فتوحات جہانگیری

سنن دار قطنی

متن

امام ابو الحسن علی بن عمر دار قطنی

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

ترجمہ
ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
دام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

الله
رسول
محمد

فتوحاتِ جہانگیری

شرح

جزء اوّل

1-2

سنن دارقطنی

متن

امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

هو القادر

نام کتاب ——— فتوحات جہانگیری سُنن دارقطنی
مترجم ——— ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
پروف ریڈنگ ——— ملک محمد یونس
کمپوزنگ ——— ورڈز میکر
باہتمام ——— ملک شبیر حسین
سن اشاعت ——— مئی 2011ء
سرورق ——— اے ایف ایس ایڈورٹائزر، دو
طباعت ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ہدیہ ——— -/550 روپے

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر، ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہو گا۔

شرفِ انتساب

سلسلۂ چشتیہ صابریہ کے عظیم صوفی بزرگ

مخدوم احمد عبدالحق رودلوی رحمۃ اللہ علیہ

کی نذر

ریت ہی ریت ہے اس دل میں مسافر میرے
اور یہ صحرا تیرا نقشِ کفِ پا چاہتا ہے

محمد محی الدین
(اللہ تعالٰی اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم حدیث کی ترویج و اشاعت اور درس و تدریس کرنے والوں کے لیئے

دُعاءِ نبوی

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ

اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جو کوئی بات ہم سے سن کر اسی طرح آگے پہنچا دے جیسے سنی تھی

الحدیث

اخرجہ الترمذی، بہذ اللفظ فی ''جامعہ'' کتاب العلم، باب: ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع، رقم الحدیث 2657 (و فی معناہ) ابوداؤد 3660، ترمذی 2656، 2658، ابن ماجہ 230، 231، 232، مسند احمد 4157، 16784 دارمی 229، 230، معجم اوسط 5179، 5392، 7004، 9444، شعب الایمان 1736، مجمع الزوائد 582، 583، 584، 588، 589، 591، کنز العمال 29165، 29166، 29200، 29375

اس روایت کے طرق کی وضاحت کے بارے میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے جس کا نام ''جزء فیہ قول النبی ﷺ نضر اللہ امرأ'' ہے اس کے مؤلف شیخ ابوعمرو احمد بن محمد اصبہانی مدینی ہیں۔ یہ رسالہ ''دار ابن حزم'' بیروت لبنان سے 1994ء میں شیخ بدر بن عبداللہ البدر کی تحقیق کے ہمراہ شائع ہوا تھا۔

ترتیب

جزو دوم

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے' جس کی عطاء کی ہوئی ہمت اور توفیق کے نتیجے میں ہم اس کے دین کی تعلیمات کی نشرواشاعت کے حوالے سے خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

حضرت محمد مصطفی ﷺ پر بے حد وشمار درود وسلام نازل ہو! جو اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں' جن کا لایا ہوا دین انسانیت کی ہدایت ورہنمائی کے لیے کافی ہے۔

آپ ﷺ کے ہمراہ آپ ﷺ کے تمام اہلِ بیت' آپ ﷺ کی آل' اصحاب' آپ کی اُمت کے تمام افراد پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں!

•••——•••——•••

آپ کا ادارہ شبیر برادرز ایک طویل عرصے سے اسلامی کتب کی نشرواشاعت کی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ پہلے آپ کے ادارے کو ''کتب فتاویٰ'' کی نشرواشاعت کے حوالے سے امتیازی مقام حاصل تھا۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کے فضل وکرم سے آج بھی حاصل ہے۔

چند برس پیشتر جب حضرت استاذِ زمن واقف اسرارِ آیات وسنن ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ نے ادارے کی علمی سرپرستی قبول کی تو انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا' اب ہمیں اپنی زیادہ توجہ علمِ حدیث کی خدمت کی طرف مبذول کرنی چاہیے۔ حضرت جہانگیر کی رہنمائی وسرپرستی میں ادارہ کے انتظامیہ نے علمِ حدیث کی خدمت کے عظیم کام کا بیڑا اُٹھایا اور صرف چند برسوں کے اندر بہت سی کتب احادیث کو شائع کرنے کا شرف حاصل کیا۔

ان کتب میں سے اکثر کے ترجمہ وتحقیق کی خدمت حضرت جہانگیر نے سرانجام دی اور عوام وخواص نے اس خدمت کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا۔

•••——•••——•••

کتب احادیث کی خدمت کے اسی سلسلے کی ایک اور کڑی ''سنن دارقطنی'' کے ترجمہ وتشریح کی شکل میں اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے' جس میں سنن دارقطنی کی احادیث کی اسناد میں ذکر ہونے والے راویوں کا اجمالی تعارف بھی ہے اور ان کے حالات کے لیے اصل مآخذ کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

بعض مقامات پر مسئلے کی تحقیق کرتے ہوئے' متقدمین اہلِ علم کی آراء نقل کرتے ہوئے' اصل ماخذ میں سے اصل عربی

متن اور اس کا ترجمہ بھی ساتھ دیا گیا ہے' ہماری ناقص معلومات کے مطابق ابھی تک اُردو زبان میں کتب احادیث کی شرح کرتے ہوئے اصل عربی عبارات نقل کرنے کا اہتمام کسی نے نہیں کیا' یہ روایت بھی حضرت جہانگیر نے قائم کی ہے۔اس کے ساتھ انہوں نے بیروت سے شائع ہونے والے سنن دارقطنی کے ایک تحقیقی نسخے سے احادیث کی تخریج بھی نقل کردی ہے۔اور سب سے اہم بات یہ ہے' سنن دارقطنی اُردو زبان میں ترجمے کے ساتھ پہلی مرتبہ شائع ہو رہی ہے۔اور ہماری معلومات کے مطابق آج تک اس کتاب کی کوئی عربی شرح بھی شائع نہیں ہوئی۔اس اعتبار سے فاضل مصنف یقیناً مبارک باد کے مستحق ہیں' انہوں نے علمِ حدیث کے اس اہم ماخذ کو اُردو میں منتقل کرنے کے ساتھ اس کی شرح تحریر کر کے ایک اہم خدمت سرانجام دی ہے' جس کے لیے ادارہ' اس کی انتظامیہ' علمِ حدیث کے اساتذہ' طلباء اور عام قارئین بجا طور پر ان کے شکرگزار ہیں۔

•••——•••——•••

ہم سے جو خدمت ہو سکتی تھی' وہ ہم نے کردی ہے۔اب یہ آپ کا کام ہے' آپ علمِ حدیث کے ان انوار سے خود بھی فیض یاب ہوں اور انہیں دوسروں تک بھی منتقل کریں۔

ہماری درخواست ہے: آپ اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے متن' مترجم و شارح' کے ساتھ ادارہ کی انتظامیہ اور اس کے متعلقین کو بھی اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے دین اور اس کی عظیم تعلیمات کی زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر خدمت کرنے کی توفیق عطا کرے۔(آمین)

ملک شبیر حسین

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ

(سوانحی خاکہ)

نام

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کا نام علی بن عمر اور ان کی کنیت ابوالحسن ہے۔

سلسلۂ نسب

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے:

اسمِ منسوب

علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان بن دینار بن عبداللہ۔

آپ بغداد کے محلے "دارقطن" کے رہنے والے تھے اور اسی نسبت سے مشہور ہوئے۔

پیدائش

آپ کی پیدائش چوتھی صدی ہجری کے آغاز میں 306 ہجری میں ہوئی۔

•••——•••——•••

اساتذہ ومشائخ

آپ نے درج ذیل حضرات سے احادیث کا سماع کیا:

ابوالقاسم بغوی، یحییٰ بن محمد، ابوبکر بن ابوداؤد، محمد انماطی، ابوحامد، محمد بن ہارون، علی بن عبداللہ بن مبشر، ابوعلی محمد بن سلمان مالکی، ابوعمر محمد بن یوسف اور دیگر بہت سے افراد سے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث کا سماع کیا۔

تلامذہ ومسترشدین

آپ کے شاگردوں میں امام حاکم (جو مستدرک حاکم کے مصنف ہیں)، حافظ الحدیث شیخ عبدالغنی، مشہور فقیہہ ابوحامد اسفرائنی، ابونعیم اصفہانی، ابوبکر برقانی اور دیگر بہت سے حضرات شامل ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ علوم کا سمندر تھے، آپ کو مختلف علوم وفنون میں امامت کا درجہ حاصل تھا، علمِ حدیث کے حافظ تھے، علل

الحدیث اور رجال الحدیث کی بھرپور معرفت رکھتے تھے۔ فقہاء کے نظریات اوران کے اختلاف کے ماہر تھے' تاریخ وسیرت پر دسترس رکھتے تھے' قرأت اورنحو کے امام تھے۔

•••——•••——•••

شیخ ابوذر بیان کرتے ہیں: میں نے امام حاکم سے دریافت کیا: کیا آپ نے دارقطنی جیسا (فاضل) کوئی دوسرا شخص دیکھا ہے؟ تو امام حاکم نے جواب دیا: انہوں نے خود اپنے جیسا کوئی نہیں دیکھا ہوگا' تو پھر بھلا میں کیسے دیکھ سکتا ہوں؟

علمِ حدیث کے ماہر حافظ عبدالغنی ازدی رحمۃ اللہ علیہ جب امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی بات نقل کرتے تو یہ کہا کرتے تھے:

''ہمارے استاد صاحب نے یہ فرمایا ہے''۔

قاضی ابوطیب طبری فرماتے ہیں: امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ ''امیر المؤمنین فی الحدیث'' تھے۔

یہی قاضی ابوطیب طبری بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا' میں نے ان کے سامنے وہ احادیث پڑھیں جو انہوں نے شرمگاہ کو چھونے (پر وضو لازم ہونے یا نہ ہونے) کے بارے میں جمع کی تھیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر اس وقت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ یہاں موجود ہوتے تو وہ بھی ان احادیث سے استفادہ کرتے۔

79 برس کی بھرپور زندگی گزارنے کے بعد جمعرات کے دن 8 ذیقعدہ 385 ہجری میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی۔

سنن دار قطنی

(ایک اجمالی تعارف)

جیسا کہ سابقہ صفحات میں ہم یہ بات واضح کر چکے ہیں' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے میں علمِ حدیث' علل الحدیث اور رجال الحدیث کے بڑے ماہر تھے۔ ان کی یہ مہارت اور فضیلت ان کی شہرۂ آفاق تصنیف ''سنن دارقطنی'' کے بالاستیعاب تحقیقی مطالعے کے نتیجے میں آشکار ہوتی ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس عظیم تصنیف میں مختلف موضوعات سے متعلق کم وبیش 4749 کے لگ بھگ احادیث نقل کی ہیں۔

تاہم یہ بات پیش نظر رہے' روایات کی یہ تعداد سند اور متن کے اختلاف کے ساتھ ہے' ورنہ متن کے موضوع کو سامنے رکھ کر اگر مکررات کو نکال دیا جائے' تو تعداد کافی کم رہ جاتی ہے۔

•••——•••——•••

دوسری بات یہ پیش نظر رہنی چاہیے: امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں صرف وہ روایات نقل کی ہیں' جو فقہی احکام سے متعلق ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے عقائد' فضائل' تفسیر' سیرت وغیرہ سے متعلق روایات کو اس کتاب میں نقل نہیں کیا۔

•••——•••——•••

تیسری بات یہ پیش نظر رہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے ساتھ صحابہ کرام کے آثار اور بعد کے زمانوں کے اہلِ علم' بطورِ خاص تابعین عظام کے فقہی اقوال بھی نقل کیے ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کا اسلوب یہ ہے: وہ پہلے کسی فقہی مسئلے سے متعلق باب کا عنوان قائم کرتے ہیں' پھر اس موضوع سے متعلق تمام روایات ایک ہی جگہ اسناد اور متن کے الفاظ کے اختلاف کے ہمراہ نقل کر دیتے ہیں۔

اگر کسی روایت کی سند میں کوئی ضعیف راوی ہو' تو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اس کی وضاحت کر دیتے ہیں۔

اگر کسی روایت میں کوئی خفیہ علت پائی جاتی ہو' یعنی وہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے' حالانکہ درحقیقت وہ روایت ''موقوف'' ہو' یا کسی ایک سند کے ساتھ وہ روایت ''متصل'' طور پر منقول ہو' حالانکہ درحقیقت وہ ''مرسل'' ہو' تو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اس کی وضاحت کر دیتے ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس کتاب میں فقہی موضوعات سے متعلق مرفوع، موقوف، مقطوع، صحیح، حسن، ضعیف احادیث وآ ثار متعدد طرق کے ساتھ نقل کر دیئے ہیں۔

•••———•••———•••

ترجمہ کرتے ہوئے ہمارے سامنے ''سنن دارقطنی'' کے دو نسخے موجود تھے۔

ان میں سے ایک نسخہ ''دارالمعرفہ'' بیروت، لبنان سے 1422 ہجری بمطابق 2001 عیسوی میں شائع ہوا۔ اس نسخے کی تحقیق اور تعلیق نگاری کی خدمت شیخ عادل احمد عبدالموجود اور شیخ علی محمد معوض نے سرانجام دی ہے، ہم نے احادیث کی تخریج اور راویوں کا اجمالی تعارف، مختصر کمی وبیشی کے ہمراہ، اسی نسخے سے نقل کر دیا ہے۔

•••———•••———•••

سنن دارقطنی کا دوسرا نسخہ جو ہمارے پیشِ نظر ہے، یہ دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان سے 1424 ہجری بمطابق 2003 عیسوی میں، دو جلدوں میں شائع ہوا۔ اس نسخے کی تحقیق وتعلیق نگاری کی خدمت شیخ مجدی بن منصور بن سید الشوری نے سرانجام دی ہے۔ فاضل محقق نے کتاب کے آخر میں کچھ فہارس بھی شامل کی ہیں۔

اس نسخے کے مطابق سنن دارقطنی میں مذکور احادیث وآ ثار کی مجموعی تعداد 4790 ہے۔

حدیثِ دل

اللہ تعالیٰ کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جو اپنی شان کے لائق صفات سے متصف ہے' اور ان تمام صفات سے پاک ہے جو اس کی شان کے لائق نہ ہوں۔

حضرت محمد ﷺ پر اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں' بلکہ جملہ مخلوقات کی طرف سے بے حد وشمار درود وسلام نازل ہو! جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے سب سے مقرب اور اس کی مخلوق میں سب سے برگزیدہ شخصیت ہیں۔

آپ کے ہمراہ آپ کے تمام اصحاب' اہل بیت' آپ کی اُمت کے اہلِ علم اور عام افراد پر' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں' جنہوں نے آپ کی احادیث کا علم حاصل کیا' انہیں دوسروں تک پہنچایا' ان پر عمل کیا۔

•••——•••——•••

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کے فضل وکرم کے تحت ہم نے علمِ حدیث کی خدمت کے جس کام کا آغاز کیا تھا' اپنے معزز قارئین کی دعاؤں کی بدولت اس میں ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے' ہم اس وقت علمِ حدیث کی اہم کتاب ''سنن دارقطنی'' کا ترجمہ اور تشریح آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ اس عظیم کتاب کے مؤلف چوتھی صدی ہجری کے عظیم مایۂ ناز محدث امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی ہیں۔ جن کے مرتبہ ومقام کا اندازہ صرف اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ''المستدرک'' کے مؤلف امام ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری ان کے شاگردوں کی صف میں شامل ہیں۔ ہم یہ بیان کرتے ہوئے بہت خوشی محسوس کررہے ہیں' اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کے فضل وکرم کے تحت ''سنن دارقطنی'' کا اُردو زبان میں پہلی مرتبہ ترجمہ برادرانِ اسلام کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف ہمیں حاصل ہو رہا ہے' کیونکہ تادمِ تحریر اس کتاب کا کوئی ترجمہ شائع نہیں ہوا ہے۔

متن کے ترجمے کے ساتھ ہم نے احادیث کی مختصر شرح بھی تحریر کی ہے کیونکہ سنن دارقطنی میں مذکور تمام تر روایات فقہی احکام سے متعلق ہیں' اس لیے قارئین کی سہولت کے لیے یہ امر ضروری تھا کہ متن میں مذکور مسائل کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کر دی جائے۔ ویسے بھی ہماری ناقص معلومات کے مطابق سنن دارقطنی کی کوئی باقاعدہ شرح آج تک شائع نہیں ہوئی ہے۔ اس اعتبار سے یہ نعمت بھی ہمارے حصے میں آئی ہے۔

احادیث کی تخریج اور رجال کا تعارف ہم نے جس نسخے میں سے نقل کیا ہے' اس کی وضاحت آئندہ صفحات میں کر دی گئی ہے۔

ائمہ محدثین کی وساطت سے نبی اکرم ﷺ تک جانے والی اپنی سند حدیث ہم نے ''صحیح بخاری'' (مترجم' مطبوعہ شبیر برادرز) اور جامع ترمذی (مترجم' مطبوعہ شبیر برادرز) کے آغاز میں ذکر کر دی ہے۔

•••——•••——•••

اس کتاب کی خدمت کی تکمیل کے لیے جن احباب کا تعاون شاملِ حال رہا' ہم ان سب کے شکرگزار ہیں' جن میں سرِفہرست برادرِ مکرم خرم زاہد ہیں جنہوں نے تصنیف و تالیف کے لئے سازگار ماحول فراہم کیا۔ ملک محمد یونس جنہوں نے مسودہ پڑھنے' متن کی تصحیح وغیرہ کے حوالے سے ہماری بہت مدد کی۔ ریحان علی' فیصل رشید جنہوں نے نہایت سرعت کے ساتھ مسودہ کمپوز کیا' مخدوم قاسم شاہد جنہوں نے اسے دیدہ زیب انداز میں مرتب کیا۔ محترم شبیر احمد جنہوں نے خوبصورت سرِورق ڈیزائن کیا۔ منصور صاحب جنہوں نے اپنی ذاتی نگرانی میں یہ کام کروایا۔ خلیفہ مجیب احمد اور برادرم عرفان حسین جنہوں نے خوبصورت جلد بندی کی۔ اور ملک شبیر حسین جنہوں نے اشاعت کے تمام امور کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جس کے نتیجے میں یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

شکریہ کے ان جذبات میں ایک بڑا حصہ ہمارے اساتذہ و مشائخ اور والدین کے لیے بھی ہے جن کی دعاؤں اور تربیت کے طفیل ہم اس لائق ہو سکے۔

•••——•••——•••

سب سے آخر میں قاسم پیرزادہ کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسبِ حال ہے۔

اپنی تلاش کا سفر ختم بھی کیجئے کبھی
خواب میں چل رہے ہیں آپ' آپ بہت عجیب ہیں

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

روایات میں تعارض کی بحث

﴿از ملا احمد جیون انبیٹھوی﴾

تعارض کی بحث:

بعض اوقات ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے سامنے موجود شرعی دلائل میں تعارض واقع ہوگیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ہمیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ دونوں متعارض دلائل میں سے کون سا حکم ناسخ ہے؟ اور کون سا منسوخ ہے؟ وگرنہ شرعی دلائل میں کسی قسم کا تعارض نہیں پایا جاسکتا اور وہ بھی اللہ کے کلام میں' کیونکہ کلام میں تعارض عیب ہے اور اللہ کی ذات اس سے پاک ہے۔

تعارض کی تعریف:

تعارض کا مطلب یہ ہے کہ دو دلیلیں (جو ایک دوسرے کی ضد ہوں) اس طرح سے ایک دوسرے کے مقابل آجائیں کہ ان میں سے کسی ایک کو دوسری پر ترجیح نہ دی جاسکے نہ ذات میں اور نہ ہی صفات میں ایسا ہوسکے۔

لہٰذا مفسر اور محکم کے درمیان تعارض نہیں پایا جائے گا اسی طرح عبارۃ النص اور اشارۃ النص کے درمیان بھی تعارض نہیں پایا جائے گا کیونکہ ان میں صرف ظاہری طور پر ایک دوسرے کی مخالفت ہوتی ہے ورنہ درحقیقت ان دونوں میں سے ایک کو دوسرے پر وصف کے اعتبار سے ترجیح حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح مشہور حدیث اور خبر واحد حدیث کے درمیان تعارض نہیں ہوتا۔ اسی طرح کتاب اللہ کے خاص حکم اور ایسے عام حکم جس میں سے بعض افراد کو خاص کرلیا گیا ہو' درحقیقت تعارض ہوتا ہی نہیں ہے کیونکہ ان دونوں میں سے کسی ایک قسم کو ذاتی اعتبار سے دوسری قسم پر ترجیح حاصل ہوتی ہے۔

تعارض کیلئے یہ بات شرط ہے کہ دونوں متضاد دلائل سے دو متضاد احکام ثابت ہو رہے ہوں یعنی ایک دلیل کے ذریعے کسی چیز کی حلت ثابت ہو رہی ہو اور دوسری دلیل کے ذریعے اسی چیز کی حرمت ثابت ہو رہی ہو یہ شرط نہایت ضروری ہے البتہ یہاں اسے ضمنی طور پر الگ سے ذکر کیا گیا ہے۔

تعارض کیلئے یہ بات شرط ہے کہ مسئلے کا محل اور وقت ایک ہو لیکن دونوں دلائل کے ذریعے حکم متضاد ثابت ہوتا ہو جیسے جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ نکاح کرتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ عورت اس کیلئے حلال ہو جاتی ہے اور اسی نکاح کی وجہ سے اس عورت کی ماں اس کیلئے حرام ہو جاتی ہے (اب نکاح ایک ہی ہے اور اس کے ذریعے ثابت ہونے والے حکم دو ہیں یعنی حلت اور حرمت ہے لیکن ان دونوں متضاد احکام کا محل مختلف ہے یعنی حلت کے حکم کا تعلق ایک عورت کے ساتھ ہے اور حرمت کے حکم کا تعلق

دوسری عورت کے ساتھ ہے' یہ مثال محل کی تھی وقت کی مثال یہ ہے)۔

ابتداء اسلام میں شراب پینا جائز تھا بعد میں اسے حرام قرار دے دیا گیا (اب یہاں حلت اور حرمت دو متضاد حکم ہیں اور دونوں کا محل یعنی شراب نوشی ایک ہی ہے لیکن اس کے باوجود یہاں تعارض موجود نہیں ہوگا کیونکہ دونوں کا وقت ایک نہیں ہے)

اسی طرح اگر محل اور وقت ایک ہوں اور حکم ایک نہ ہو تو اسے تعارض نہیں کیا جا سکتا اور یہ بات واضح ہے۔

بعض علماء نے یہاں اس بات کا اضافہ کیا ہے کہ حکم کے ساتھ اس کی نسبت بھی یکساں ہونی چاہئے جیسے (نکاح کی وجہ سے) بیوی شوہر کے لئے حلال ہوتی ہے اور اس کے علاوہ دیگر تمام مردوں کیلئے حرام ہوتی ہے لیکن اس اختلاف کو تعارض نہیں کہا جا سکتا۔

اگر دو آیات کے درمیان بظاہر تعارض نظر آئے تو سنت کی طرف رجوع کیا جائے گا کیونکہ تعارض کی وجہ سے دونوں آیات کا حکم ساقط ہو جائے گا اس لیے اسی دلیل کی طرف رجوع کرنا ہوگا جو آیایت کے بعد سب سے زیادہ مستند ہو اور وہ سنت ہے ایسی صورت میں کسی تیسری آیت کی طرف رجوع نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ آپ کثرت کی وجہ سے ایک دلیل کو دوسری دلیل پر ترجیح دے رہے ہیں اور یہ درست نہیں ہے۔

اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے

''(نماز میں) تم سے قرآن کا جو حصہ پڑھا جا سکے پڑھ لے لو!'' (المزمل:20)

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے

''جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو''۔ (الاعراف:204)

پہلی آیت کے عمومی حکم سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں مقتدی کیلئے بھی قرات کرنا فرض ہے جبکہ دوسری آیت کے خصوصی حکم سے اس کی نفی ہوتی ہے اور یہ دونوں آیات نماز ہی کے بارے میں ہیں اس لیے اس تعارض کی موجودگی میں حدیث کی طرف رجوع کیا جائے گا اور وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے۔

''جس شخص کے آگے امام کھڑا ہو تو امام کی قرات ہی اس کیلئے کافی ہوگی۔''

سنت میں تعارض:

اگر دو حدیثوں کے درمیان تعارض آ جائے تو صحابہ کرام کے اقوال یا قیاس کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ امام فخر الاسلام بزدوی نے یہی اصول بیان کیا ہے تاہم بعض علما اس بات کے قائل ہیں کہ صحابہ کرام کے اقوال کو قیاس پر ترجیح حاصل ہوگی۔ خواہ وہ قیاس کے مطابق ہوں یا نہ ہوں بعض علماء کے نزدیک مطلق طور پر قیاس کو ترجیح حاصل ہوگی بعض علماء نے یہ رائے پیش کی ہے کہ جن مسائل کا حل قیاس کے ذریعے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ ان میں صحابہ کرام کے اقوال کو مقدم رکھا جائے گا اور جن مسائل کو قیاس کے ذریعے حل کیا جا سکتا ہے ان میں قیاس کو مقدم رکھا جائے گا اس کی مثال یہ ہے کہ

بعض احادیث میں یہ بات منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز کسوف میں دو رکعت ادا کی تھیں جن میں سے ہر ایک رکعت میں ایک مرتبہ رکوع کیا اور دو مرتبہ سجدہ کیا جبکہ سیدہ عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز کسوف میں چار رکعات ادا کی تھیں اور ان میں سے ہر ایک رکعت میں چار مرتبہ رکوع کیا تھا اور چار مرتبہ سجدہ کیا تھا (یہ دونوں روایات متعارض ہیں) اس لیے قیاس کی طرف رجوع کیا جائیگا اور نماز کسوف کو بھی دیگر نمازوں پر قیاس کرتے ہوئے (اس روایت کو ترجیح دی جائیگی جس میں ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدوں کا ذکر ہے)

اگر صحابہ کرام کے اقوال اور قیاس کی طرف رجوع کرنے کے بعد بھی مسئلے کا حل سامنے نہ آسکے تو ہر ایک صورت کو اس کی اصل کے مطابق لیا جائے گا اس کی مثال یہ ہے کہ گدھا اگر پانی میں منہ ڈال دے تو اس کا حکم کیا ہوگا؟ اس بارے میں احادیث مختلف ہیں جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کا گوشت حرام قرار دیا تھا جبکہ غالب بن فہر روایت کرتے ہیں۔ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی گدھوں کے علاوہ میرا تمام مال ضائع ہو چکا ہے تو آپ نے فرمایا تمہارے مال میں سے جو بھی جانور موٹا تازہ ہو تم اس کا گوشت کھا سکتے ہو تو جب اس کے گوشت کے بارے میں تعارض واقع ہو گیا تو اس کے جوٹھے کا بھی یہی حکم ہوگا کیونکہ منہ کا لعاب گوشت سے پیدا ہوتا ہے ایک حدیث میں یہ بات موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے گدھے کے جوٹھے پانی کا حکم دریافت کیا گیا کہ اس کے ذریعے وضو کیا جا سکتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا ہاں! یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے پالتو گدھوں کو ناپاک قرار دیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا جوٹھا بھی ناپاک ہوگا گدھے کے جوٹھے پانی کا حکم قیاس کے ذریعے بھی واضح نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اسے پسینے پر قیاس نہیں کیا جائے گا۔ اسی طرح اس کو دودھ پر بھی قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ اس کو کتے کے جوٹھے پر قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ کتے کا جوٹھا ناپاک ہوتا ہے اور (سابقہ زمانوں میں) انسان کو کتے سے زیادہ گدھے کی ضرورت ہوتی تھی اس طرح گدھے کے جوٹھے کو بلی کے جوٹھے پر بھی قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ بلی کا جوٹھا پاک ہوتا ہے اور گدھے کی بہ نسبت گھر میں بلی کی آمدورفت زیادہ ہوتی ہے لہٰذا جب یہ تمام دلائل باہمی طور پر متعارض ہو گئے تو اب وضو کرنے اور پانی کے استعمال کا حکم اپنی اصل پر باقی رہے گا۔

مذکورہ بالا مسئلے کا یہ حکم ہوگا کہ پانی کیونکہ اپنی اصل کے اعتبار سے پاک ہوتا ہے اس لیے گدھے کے جوٹھے پانی کو نجس قرار نہیں دیا جائے گا لہٰذا اس پانی کے ذریعے وضو کرنا واجب ہوگا۔ (جب کوئی اور پانی موجود نہ ہو) اور انسان کیونکہ اپنی اصل کے اعتبار سے بے وضو ہوتا ہے اس لیے ایسے پانی سے اس کا حدث زائل نہیں ہوگا اس لیے اسے اس وضو کے ہمراہ احتیاطاً تیمم بھی کرنا پڑے گا یہاں یہ سوال نہیں کیا جا سکتا کہ پانی اپنی اصل کے اعتبار سے انسان کو پاک کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اس لیے تیمم کی ضرورت نہیں ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسی صورت میں آدمی کے بجائے صرف پانی کے اصل حکم کا خیال رکھا گیا ہوگا۔ یہاں یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ جب کسی مسئلے کے بارے میں حلال اور حرام دونوں حال سے نجات حاصل کی جا سکے۔ ہم اس کا جواب یہ دیں گے یہ ترجیح احتیاط کے پیش نظر دی جاتی ہے اور ہم نے یہاں احتیاط کے پیش نظر پہلے ہی یہ

فتویٰ دیا ہے کہ احتیاط کے پیش نظر اس پانی سے وضو بھی کر لیا جائے اور بعد میں تیمم بھی کر لیا جائے۔ گدھے کے جوٹھے پانی کو مشکوک اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اس کی حلت یا حرمت کے بارے میں منقول دلائل میں تعارض پایا جاتا ہے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اس کا حکم ہی پتہ نہیں ہے کیونکہ ان کا حکم موجود ہے اور وہ یہ کہ اگر کوئی دوسرا پانی موجود نہ ہو تو اسی پانی کے ذریعے وضو کرنا واجب ہے اور اس کے ساتھ تیمم بھی کیا جائے گا۔

قیاس میں تعارض:

اگر دو طرح کے قیاس کے درمیان تعارض آ جائے تو اس تعارض کی وجہ سے وہ دونوں ساقط نہیں ہونگے کیونکہ قیاس کے بعد مزید کوئی دلیل نہیں ہوتی۔ سوائے اس کے کہ ہر چیز کو اس کی اصل پر باقی رکھا جائے جیسا کہ ضرورت کے پیش نظر گدھے کے جوٹھے کے حکم میں ایسا کیا گیا تھا لیکن یہ عمل ہمارے (فقہائے احناف کے) نزدیک حجت نہیں ہے اس لیے جب دو قیاسوں کے درمیان تعارض آ جائے تو مجتہد اپنے ذہن کے فیصلے کے مطابق ان دونوں میں سے کسی ایک پر عمل کر سکتا ہے یعنی مجتہد پہلے دونوں طرح کے قیاسوں میں غور وفکر کرے گا اور پھر اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نور فراست کی مدد سے اس کا ذہن جس قیاس پر مطمئن ہوگا اس کے مطابق فیصلہ دیدیگا۔ امام شافعی کے نزدیک ایسی صورت میں دل کی گواہی شرط نہیں ہے یہی وجہ ہے اکثر مسائل میں ان کے مختلف فتاویٰ منقول ہیں۔ اس کے برعکس ہمارے آئمہ میں سے کسی ایک امام کے' کسی مسئلے کے بارے میں دو فتاویٰ موجود ہوں بھی تو ان کا تعلق دو الگ زمانوں سے ہوگا لیکن کیونکہ تاریخی طور پر یہ پتہ نہیں چل پاتا کہ دونوں میں پہلا فتویٰ کون سا ہے؟ تاکہ دوسرے پر عمل کیا جا سکے اسی لیے بعد میں آنیوالے فقہاء دونوں میں سے کسی ایک قول پر فتویٰ دے دیتے ہیں۔ یہ تمام بحث حقیقی تعارض کے بارے میں تھی جس کا حکم یہ ہے کہ اس کی موجودگی میں متعارض دلائل ساقط ہو جائیں گے۔ تعارض کی دوسری صورت ظاہری تعارض ہے جس کا حکم یہ ہے کہ اس میں ظاہری طور پر متعارض دلائل میں سے کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح دی جاتی ہے اس کی ممکنہ صورتیں درج ذیل ہیں۔

(i) یہ تعارض دلیل کی حیثیت کے حوالے سے ہوگا یعنی وہ دونوں متعارض دلیلیں مساوی حیثیت کی مالک نہیں ہونگی جیسے ان میں سے کوئی ایک خبر مشہور ہو اور دوسری خبر واحد ہو یا ان میں سے کوئی ایک (اصول فقہ کی اصطلاح کے مطابق) ''نص'' ہو اور دوسری ''ظاہر'' ہو تو ایسی صورت میں اعلیٰ کو ادنیٰ پر ترجیح دی جائے گی۔

(ii) ظاہری تعارض کا تعلق حکم کے اعتبار سے ہوگا یعنی ایک حکم کا تعلق دنیا سے ہوگا اور دوسرے کا تعلق آخرت سے ہوگا جیسے سورہ بقرہ اور سورہ مائدہ میں قسم اٹھانے سے متعلق آیات موجود ہیں۔

سورہ بقرہ 225 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں کا موخذہ نہیں کرے گا بلکہ وہ تمہارے دل میں موجود نیت کا مواخذہ کرے گا''۔

اس آیت میں موجود حکم میں غموس اور منعقد دونوں نوعیت کی اقسام شامل ہیں۔ لہٰذا اس سے ثابت یہ ہوتا ہے کہ ہمیں غموس میں بھی مواخذہ ہوگا جبکہ دوسری طرف سورہ المائدہ 89 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اللہ تعالیٰ انہی قسموں کے بارے میں تمہارا مواخذہ کرے گا جنہیں تم نے مضبوط کیا ہے (یعنی صرف یمین منعقدہ پر مواخذہ ہوگا'')

لہٰذا اس آیت کے تحت یمین غموس لغو اقسام میں داخل ہوگی جس کا مطلب یہ ہوا کہ یمین غموس پر مواخذہ نہیں ہوگا۔

جب یہ دونوں آیتیں یمین غوس کے بارے میں تعارض کا شکار ہوگئیں تو جہاں یمین غموس پر مواخذہ ہونے کا ذکر ہے اس سے مراد اخروی مواخذہ یعنی گناہ ہوگا اور جہاں یمین غموس پر مواخذہ نہ ہونے کا ذکر ہے اس سے مراد دنیاوی مواخذہ یعنی قسم توڑنے کا کفارہ نہ ہونا ہے۔ ہم اس موضوع پر پہلے ہی تفصیل سے بحث کر چکے ہیں۔

(iii) ظاہری تعارض کی ایک صورت یہ ہوسکتی ہے کہ اس کا تعلق مخصوص حالت سے ہو یعنی دونوں متعارض دلائل میں سے ایک کو ایک حالت پر محمول کیا جائے اور دوسرے کو دوسری حالت پر محمول کیا جائے جیسے ارشاد باری تعالیٰ حتی ''یطھرن'' میں ''ہ'' پر ''شد'' بھی پڑھی گئی ہے اور اس حرف کو ''شد'' کے بغیر بھی پڑھا گیا ہے۔ آیت یہ ہے۔

''(حائضہ بیویوں کے ساتھ) اس وقت تک صحبت نہ کرو جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں''۔ (البقرہ: 222)

اس آیت میں اگر حرف ''ہ'' پر ''شد'' نہ پڑھی جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جب ان کے خون کی آمد منقطع ہو جائے تو خواہ انہوں نے غسل کیا ہو یا نہ کیا ہو ان سے صحبت کرنا جائز ہے اگر ''ہ'' پر ''شد'' پڑھی جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جب تک وہ غسل نہ کرلیں تو ان کے ساتھ صحبت کرنا جائز نہیں ہوگا۔ قرات کے اس اختلاف کی وجہ سے آیت کے حکم میں تعارض آ گیا ہے اور یہ دو متعارض آیات کی مانند ہوگئی ہے اس لیے ان دونوں قراتوں کے درمیان مطابقت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی یعنی جس قرات میں ''شد'' نہیں پڑھی گئی اس سے مراد وہ صورت ہوگی جب خون کی آمد دس دن گزر جانے کے بعد منقطع ہوئی ہو کیونکہ مزید حیض کی آمد کا امکان باقی نہیں ہے لہٰذا ایسی صورت میں محض خون کی آمد منقطع ہو جانے سے ہی صحبت کرنا درست ہوگا جبکہ ''شد'' والی قرات کو ایسی صورتحال پر محمول کیا جائیگا۔ جب دس دن پورے ہونے سے پہلے خون کی آمد منقطع ہو جائے تو ایسی صورت میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ شاید یہ دوبارہ خون آ جائے اس لیے خون کے انقطاع کو یقینی سمجھنے کیلئے ضروری ہوگا کہ عورت غسل کرے یا پھر خون کے انقطاع کے بعد ایک نماز کا وقت گزر جائے تا کہ معنوی طور پر عورت کی طہارت کا حکم جاری ہو جائے۔

لیکن اس جواب پر یہ اعتراض وارد ہوگا کہ اس آیت کے اگلے حصے میں لفظ تطھرن ''شد'' کے ساتھ منقول ہے جس کا لازمی مطلب یہ ہوگا کہ دونوں صورتوں میں غسل ہی کی تاکید ہوگی اس لیے اب اس تعارض کو ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ''شد'' والی قرات غسل کے وجوب کے بجائے اس کے استحباب پر دلالت کرتی ہے۔

(iv) ظاہری تعارض کو ختم کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ دونوں دلائل میں سے ہر ایک کو صریح طور پر مختلف زمانوں پر محمول کیا جائے۔ یہ اس وقت ہوگا جب یہ پتہ نہ ہو کہ دونوں دلائل میں سے کون سا حکم پہلے موجود تھا؟ کیونکہ اگر یہ پتہ چل جائے تو پھر پہلے حکم کو منسوخ اور دوسرے کو ناسخ ماننا ضروری ہوگا جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بعد میں نازل ہوا۔

''حاملہ عورتوں کی عدت (کا اختتامی وقت) وضع حمل ہے''۔(طلاق:4)

جب کہ یہ فرمان پہلے نازل ہوا تھا۔

''جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے وہ چار ماہ دس دن تک عدت بسر کرے''۔(البقرہ:234)

اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہوگی خواہ وہ عورت حاملہ ہو یا نہ ہولیکن پہلی آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حاملہ عورت کی عدت کا اختتامی وقت بچے کی پیدائش ہوگا خواہ وہ عورت طلاق یافتہ ہو یا بیوہ ہولہٰذا ان دونوں کے درمیان عموم' خصوص من وجہ کی نسبت پائی جاتی ہے لہٰذا اجتماعی صورت میں دونوں آیات کے درمیان تعارض آ جائے گا یعنی حاملہ بیوہ کی عدت کیا ہوگی؟ ایسی صورت کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ یہ ہے کہ احتیاط کے پیش نظر عورت وہ عدت بسر کرے گی جو دونوں میں سے زیادہ طویل ہو یعنی اگر بچے کی پیدائش نزدیک ہو تو عورت کی عدت چار ماہ دس دن ہوگی اور اگر بچے کی پیدائش دور ہو تو اس کی پیدائش تک عدت بسر کرے گی۔ یہ اس وقت ہوگا جب یہ پتہ نہ چل سکے کہ دونوں میں سے کون سی آیت پہلے نازل ہوئی تھی لیکن اسی صورتحال کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود کا فتویٰ یہ ہے کہ ایسی عورت کی عدت بچے کی پیدائش کے ساتھ ختم ہوگی وہ یہ کہا کرتے تھے کہ میں اس بارے میں مباہلہ کرنے کیلئے تیار ہوں کہ سورہ طلاق کی آیت (جس میں حاملہ کی عدت بچے کی پیدائش ہونے کا ذکر ہے) سورہ بقرہ کی آیت (جس میں بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن ہونے کا ذکر ہے) کے بعد نازل ہوئی تھی۔

لہٰذا جب یہ واضح ہو گیا کہ کون سی آیت بعد میں نازل ہوئی تھی تو اس سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ بعد میں نازل ہونے والی آیت نے پہلے نازل ہونے والی آیت کے حکم کو منسوخ کر دیا ہے۔ اسی لیے ایسی صورت کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا کہ اگر مرحوم شوہر کی میت غسل کے تختے پر پڑی ہوئی ہو اور اسی دوران اس کی حاملہ بیوہ کے ہاں بچے کی پیدائش ہو جائے تو اسی وقت اس بیوہ کی عدت ختم ہو جائے گی اور اب اگر وہ چاہے تو دوسرے شخص سے نکاح کر سکے گی۔ امام ابوحنیفہ اور امام شافعی بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

(v) ظاہری تعارض کو ختم کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ دونوں دلائل کو دلالت کے اعتبار سے مختلف زمانوں پر محمول کیا جائے جیسے ایک ہی چیز کے بارے میں دو مختلف دلائل سامنے آ جائیں جن میں سے ایک کے ذریعے اس کا مباح ہونا ثابت ہوتا ہو اور دوسری دلیل کے ذریعے مباح نہ ہونا ثابت ہوتا ہو تو مباح نہ ہونے والی دلیل کو دلالت کے اعتبار سے موخر قرار دیا جائے گا۔

اس دلالت کی صورت یہ ہوگی کہ ہر شے اپنی اصل کے اعتبار سے مباح ہوتی ہے اس لیے جب ہم حرام قرار دینے والی دلیل کو اختیار کریں گے تو اباحت ثابت کرنے والی دلیل اس اصول سے مل جائے گی کہ ہر شے اصل میں مباح ہوتی ہے لہٰذا حرمت ثابت کرنے والی دلیل کے ذریعے ان دونوں طریقوں سے ثابت ہونے والی اباحت کو منسوخ قرار دیا جائے گا۔ اس کے برعکس اگر ہم اباحت ثابت کرنے والی دلیل کو موخر قرار دیں تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ حرمت ثابت کرنے والی دلیل کے ذریعے پہلے شے

کی اصل اباحت کو منسوخ قرار دیا جائے گا اور پھر اباحت ثابت کرنے والی دلیل کے ذریعے حرمت ثابت کرنے والی دلیل کو منسوخ قرار دیا جائے گا یوں ایک ہی مسئلے میں نسخ میں تکرار آ جائے گی جو عقل کے خلاف ہے۔

یہ بہت بڑا بنیادی اصول ہے جس کے ذریعے بہت سی جزئیات کا حل پیش کیا جا سکتا ہے لیکن یہ ان حضرات کے موقف کے مطابق ہوگا جو اس بات کے قائل ہیں کہ ہر شے میں اصل اباحت ہوتی ہے البتہ بعض علماء کے نزدیک ہر شے میں اصل حرمت ہوتی ہے بعض علماء اس نظریے کے قائل ہیں کہ شے کے اصل حکم کے بارے میں خاموشی اختیار کی جائے گی۔ یہاں تک اس کے حرام اور حلال ہونے کی دلیل سامنے آ جائے ہم نے اپنی کتاب ''تفسیرات احمدیہ'' میں اس موضوع پر تفصیل سے بحث کی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کا بیان

قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمُّنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِالْقَادِرِ[1]، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ بِشْرَانَ[2]، قَالَ: قَالَ:

(کتاب کے راوی کہتے ہیں:) ہمارے چچا شیخ عبدالرحمٰن بن احمد نے یہ بات بیان کی ہے: شیخ محمد بن عبدالملک بن بشران نے ہمیں یہ بتایا ہے: (یعنی سنن دارقطنی کو روایت کیا ہے جو آئندہ سطور میں شروع ہو رہی ہے)

1- باب حُكْمِ الْمَآءِ اِذَا لَاقَتْهُ النَّجَاسَةُ

باب: جب پانی میں نجاست مل جائے، تو اس کا حکم

1- حَدَّثَنَا الْإِمَامُ الْحَافِظُ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ مَهْدِيٍّ الدَّارَقُطْنِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ حَدَّثَنَا

۱- اخرجه ابوداود (۱۷/۱) كتاب الطهارة، باب ما ينجس الماء، الحديث (۶۳) والطيالسي رقم (۱۹۵٤)- وابن ابي شيبة في المصنف (۱٤٤/۱) وعبد بن حميد في المنتخب رقم (۸۱۷) ومن طريقه ابن الجوزي في التحقيق (۹/۱) رقم (۷)-.....

و ابن حبان في صحيحه (٥۷/٤) رقم (۱۲٤۹) والطحاوي في مشكل الآثار (۲٦٦/۳) والحاكم في المستدرك (۱/ ۱۳۲- ۱۳۳) والبيهقي في السنن (۱/ ۲٦۰، ۲٦۱) وابن الجارود في المنتقى رقم (٤٥) من طرق عن ابي اسامة، عن الوليد بن كثير، عن محمد بن جعفر، عن عبد الله- المكبر- عن ابن عمر، به- قال الحاكم: (هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، فقد احتجا جميعًا بجميع رواته ولم يخرجاه واظنهما- والله اعلم- لم يخرجاه لخلاف فيه على ابي اسامة وعلى الوليد بن كثير)- اه- وقال ابن حزم في المحلى (۱۵۱/۱): (صحيح ثابت لا مغمز فيه)- اه-

و قد اعل هذا الحديث بعلل يمكن اجمالها في: الاضطراب في الاسناد- والاضطراب في المتن- واعلاله بالوقف-

و قد دافع عن الحديث ورد هذا العلل الحافظ ابن حجر في التلخيص (۱/ ۱۸- ۲٤) رقم (٤) وابن الملقن في البدر المنير (۲/ ۸۷- ۱۱٤) رقم (٤) والزيلعي في نصب الراية (۱/ ۱۰٤ وما بعدها)- والحديث طرقه كثيرة، سيوردها المصنف جميعًا ويبين الخلاف فيها-

[1] ابوطاہر عبدالرحمٰن بن احمد بن عبدالقادر بن محمد بن یوسف بغدادی البزار۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ''، ''صدوق''، ''ثبت'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 511ء میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۹/ ۲۹۷-۲۹۸)، والمنتظم (۹/ ۱۹۴)۔

[2] ابوبکر محمد بن الواعظ الامام ابی القاسم عبدالملک بن محمد بن عبداللہ بن بشران الاموری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 373ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۸/ ۶۰)، والمنتظم (۸/ ۱۷۶)۔

الْقَاضِي اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُعَدَّلُ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْمَآءِ يَكُوْنُ بِاَرْضِ الْفَلَاةِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ. وَقَالَ ابْنُ اَبِي السَّفَرِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَادَةَ مِثْلَهُ.

☆☆ عبداللہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی ویرانے میں ہوتا ہے اور جس میں سے درندے اور جانور آ کر پیتے ہیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

ایک روایت میں اسی کی مانند الفاظ ہیں۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

آپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی بہن سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ تھیں۔ آپ کا تعلق قریش کے خاندان بنوعدی سے ہے۔

آپ نے بچپن میں اسلام قبول کرلیا تھا۔ آپ نے اپنے والد کے ہمراہ اسلام قبول کیا تھا۔

اس بات پر تمام مؤرخین کا اتفاق ہے کہ آپ کی کمسنی کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غزوۂ بدر میں شرکت کی اجازت نہیں دی تھی۔ البتہ غزوۂ اُحد کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: آپ کو غزوۂ اُحد میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: غزوۂ اُحد میں بھی آپ کو کم سنی کی وجہ سے شریک نہیں کیا گیا تھا۔

طبقات ابن سعد (142/4) طبقات خلیفۃ (190/22) التاریخ الکبیر (2/5) الجرح والتعدیل (107/5) معجم الصحابۃ للبغوی (ق 171 / ب) الثقات لابن حبان (209/3) المستدرک للحاکم (556/3) المعجم الکبیر للطبرانی (199/12) الاستیعاب (950/3) اسد الغابۃ (236/3) سیر اعلام النبلاء (303/3) تجرید اسماء الصحابۃ (325/1) الکاشف (100/2) الاصابۃ (107/4) التہذیب (328/5) التقریب (ص 315) الریاض المستطابۃ (ص 194) بقی بن مخلد و مقدمۃ مسندہ (ص 79)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتویٰ دینے میں نہایت احتیاط سے کام لیتے تھے۔

ذاتی طور پر نہایت متقی اور پرہیزگار شخصیت کے مالک تھے۔

اہل شام آپ کو خلیفہ بنانا چاہتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود آپ نے مسلمانوں کو کسی بھی قسم کے اختلاف سے بچانے کے لئے اس کو قبول نہیں کیا۔

آپ نے کبھی بھی کسی بھی فتنے سے متعلق معاملے میں شرکت نہیں کی۔ یہاں تک کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کسی جنگ میں شرکت نہیں کی لیکن بعد میں آپ کو اپنے اس عمل پر افسوس ہوا۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن حبیب بیان کرتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے دنیا میں کسی بھی بات کے معاملے میں کسی بھی چیز کی آرزو نہیں ہے۔ البتہ مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر باغیوں کے ساتھ لڑائی کیوں نہیں کی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس کی طرف دنیا نہ جھکی ہو اور وہ دنیا کی طرف نہ جھکا ہو۔ صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسے ہیں (کہ نہ دنیا ان کی طرف جھکی اور نہ وہ دنیا کی طرف جھکے)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بکثرت حج اور عمرہ کیا کرتے تھے۔ یہ بکثرت صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بھی احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث روایت کرنے والوں میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت شامل ہے جن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے سالم' عبداللہ' حمزہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع اور اسلم بھی شامل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا انتقال' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی شہادت کے تین ماہ بعد سن ۷۲ ہجری میں ہوا۔

نوٹ: ان سے منقول روایات جلد ہشتم میں ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں جگہ کی کمی کی وجہ سے ہم اس کی تفصیل نقل نہیں کر سکے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوعبداللہ حسین بن اسماعیل بن محمد ابن اسماعیل بن سعید بن ابان، ضبی بغدادی محاملی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے، یہ ''سنن'' کے مؤلف ہیں' ان کی پیدائش 235 ہجری میں ہوئی۔ ان کا انتقال 330ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۵/ ۲۵۸-۲۶۱) المنتظم (۶/ ۳۲۷-۳۲۹)۔

○ یعقوب بن ابراہیم بن کثیر بن زید بن افلح عبدی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو یوسف الدورقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 252ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ۱۰۸۷ (۷۸۶۶)۔

○ حماد بان اسامة قرشی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) الکوفی ابو اسامة' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ''، ''صدوق''، ''ثبت'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 252ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۹۵)۔

○ ابو عبد اللہ احمد بن علی بن العلاء جوزجانی ثم بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 328ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۵/۲۴۸)، العبر (۲/۲۱۱)۔

○ احمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن ابوالسفر: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۹۳) رقم (۶۰)۔

○ محمد بن عبادة ابن بختری اسدی العجلی باہلی، ابو عبد اللہ واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲/۴۱۹) (۶۳۴۴)۔

○ شیخ الاسلام ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن زیاد بن واصل بن میمون نیشاپوری، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۵/۶۵، ۶۶)، المنتظم (۶/۲۸۶-۲۸۷)۔

توضیح مسئلہ:

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے جس باب کے تحت اس حدیث کو ذکر کیا ہے' اس کا عنوان انہوں نے یہ تجویز کیا ہے' جب کسی پانی میں نجاست مل جائے تو اس کا حکم کیا ہوگا؟

شریعتِ اسلامیہ کے مطابق شرعی طور پر طہارت کے حصول کا بنیادی ذریعہ پانی ہے' اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اور اسی نے آسمان سے تم پر پانی نازل کیا تاکہ وہ اس کے ذریعے تمہیں پاک کردے''۔

اس آیت میں اس آیات کی صراحت موجود ہے' اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اس لیے نازل کیا ہے تاکہ وہ اس پانی کے ذریعے اہلِ ایمان کو پاک وصاف کردے۔ یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے' پانی طہارت اور پاکیزگی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور اگر تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی کے ذریعے تیمم کر لو''۔

اس آیت کے ذریعے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ طہارت کے حصول کا اصل ذریعہ پانی ہے' اگر کوئی شخص پانی نہیں پاتا تو اب اسے شریعت نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ وہ پاک مٹی سے بھی شرعی طور پر طہارت کر سکتا ہے۔

تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں: ہر قسم کا پانی اپنی اصل کے اعتبار سے خود بھی پاک ہوتا ہے اور دوسرے کو بھی پاک کر دیتا ہے۔

صرف ابتدائی زمانے کے فقہاء میں سے بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: سمندر کا پانی مطلق طور پر پاک نہیں ہوتا۔

لیکن اس کے برخلاف نبی اکرم ﷺ کی حدیث موجود ہے' جس کے مطابق نبی اکرم ﷺ سے جب سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''اس کا پانی پاک ہوتا ہے اور اس کا مردار حلال ہوتا ہے''۔

اس بات پر بھی تمام اہل علم کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے' کوئی چیز اگر پانی میں مل جائے اور وہ اس پانی کے ذائقے' رنگ یا بو کو تبدیل کر دے' تو ایسے پانی کے ساتھ وضو کرنا بھی جائز نہیں ہے اور غسل کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

اس بارے میں بھی تمام فقہاء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے: اگر پانی زیادہ مقدار میں موجود ہو اور پھر اس میں کوئی ایسی نجاست گر جائے جو اس پانی کی کسی صفت کو تبدیل نہ کرے لیکن وہ نجاست نظر آ رہی ہو' تو یہ نجاست اس پانی کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی' یعنی اس پانی کے صاف والے حصے کے ساتھ آدمی وضو یا غسل کر سکتا ہے۔

یہاں فقہاء کے درمیان کچھ اختلاف پایا جاتا ہے' اگر پانی میں نجاست مل گئی ہو اور اس نے پانی کی کسی صفت کو تبدیل نہ کیا ہو' تو اس بارے میں حکم کیا ہو گا؟

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: ایسا پانی پاک شمار ہو گا خواہ اس پانی کی مقدار کم ہو یا زیادہ ہو۔

ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں'

جبکہ بعض اصحاب ظواہر نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض دیگر فقہاء نے پانی کی کم مقدار اور زیادہ مقدار کے درمیان حکم کے فرق کی وضاحت کی ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: اگر پانی کی مقدار کم ہو گی تو ایسا پانی ناپاک ہو جائے گا اور اگر اس کی مقدار زیادہ ہو گی تو وہ پانی ناپاک نہیں ہو گا۔

یہاں فقہاء کے درمیان پھر یہ اختلاف سامنے آتا ہے' آپ کتنی مقدار کے پانی کو کم قرار دیں گے اور کتنی مقدار سے زیادہ پانی کو زیادہ قرار دیا جائے گا؟

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی مقدار یہ مقرر کی ہے: اگر پانی کے ایک طرف والے حصے میں پانی کو حرکت دی جائے تو

اس حرکت کا اثر دوسری طرف ظاہر نہیں ہونا چاہیے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب پکی مٹی کے بنے ہوئے دو مٹکوں میں آنے والے پانی جتنی مقدار ہو تو نجاست اسے ناپاک نہیں کرے گی۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں جو روایات نقل کی ہیں ان کے ذریعے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کا مقصود یہ ہے: وہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی تائید میں دلائل نقل کریں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں کم وبیش چالیس روایات نقل کی ہیں جن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جب پانی دو قلے ہو اور اس میں نجاست شامل ہو جائے تو وہ پانی کو ناپاک نہیں کرتی ہے۔

احناف اس روایت کو تسلیم نہیں کرتے ہیں احناف نے یہ بات بیان کی ہے: سند اور متن دونوں حوالوں سے اس روایت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

احناف نے دوسرا نکتہ یہ اٹھایا ہے: حدیث میں لفظ دو قلے یعنی پکی مٹی کے بنے ہوئے دو گھڑے استعمال ہوا ہے اس گھڑے کی مقدار کیا ہوگی؟ اس کا کہیں ذکر نہیں ہے تو جب اس کی مقدار مجہول ہو جائے گی تو ہم اس کی بنیاد پر کوئی حکم جاری نہیں کر سکیں گے۔

اس کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر یہ بات ثابت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کیونکہ اس نے پھر اسی پانی سے غسل کرنا ہوگا''۔

اس بارے میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے باقاعدہ ایک باب کے تحت تین روایات نقل کی ہیں ان میں ایک حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور بقیہ دو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں ان کے الفاظ میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن ان سب کا نفس مضمون یہی ہے ''ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہیں کیا جاتا''۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایات نقل کی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے اگر پانی کی مقدار دو قلے ہو تو اس میں نجاست شامل ہونے سے وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

اگر اس روایت کو درست تسلیم کر لیا جائے تو اس سے یہ ثابت ہوگا اگر کسی جگہ پر دو قلے کی مقدار میں پانی موجود ہو اور کوئی شخص اس پانی میں پیشاب کر دے تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوگا لیکن اس بات کو کوئی بھی تسلیم نہیں کرے گا اور احناف بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

•••———•••———•••

2- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا دَعْلَجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شِيرَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا

اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَكِيْعِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَغَيْرُهُمَا قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْمَآءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ . قَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ .

هٰذَا لَفْظُ اَبِیْ دَاوُدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ مِنْ بَيْنِهِمْ فِیْ حَدِيْثِهٖ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ .

☆☆ عبداللہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس میں سے جانور اور درندے آ کر پیتے ہیں' تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب پانی دو قلے ہو' تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابومحمد، عبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن بن شیرویہ بن اسد قرشی مطلبی نیشاپوری علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ''، ''صدوق''، ''ثبت'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 305ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۶۸-۱۶۶/۱۴)، العبر (۱۲۹/۲)۔

○ اسحاق بن ابراہیم بن مخلد حنظلی ابومحمد بن راھویہ مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ''، ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 238ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۴/۱) رقم (۳۷۴)۔

○ احمد بن محمد بن زیاد بن بشر بن درھم، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 340ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۴۱۰-۴۰۷/۱۵)، المنتظم (۳۷۱/۶)۔

۲- اخرجه ابو داؤد (۱۷/۱) كتاب الطهارة: باب ما ينجس الماء: الحديث (۶۳) وابن الجارود رقم (۴۴) وابن ابي حاتم في العلل (۱/ ۴۴) رقم (۹۶) وابن حبان في صحيحه (۶۳/۴) رقم (۱۲۵۳) وهو في الموارد رقم (۱۱۷) والحاكم (۱/ ۱۴۴) والبيهقي (۱/ ۲۶۰، ۲۶۱)۔

وقد سال ابن ابي حاتم عنه اباه! وقال ابو حاتم: (محمد بن عباد بن جعفر ثقة، ومحمد بن جعفر بن الزبير ثقة- والحديث لمحمد بن جعفر بن الزبير اشبه)- اه-

○ ابواسحاق ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم بن بشیر بغدادی الحربی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 285ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۳/۳۵۶-۳۶۴)، المنتظم (۶/۳-۷)۔

○ ابوعبدالرحمٰن احمد بن جعفر کوفی وکیعی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 2ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۰/۵۷۴-۵۷۵)، ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴/۵۸-۵۹)۔

○ جعفر بن محمد بن احمد بن الحاکم واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 353ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۶/۳۰)، العبر (۲/۲۹۷)۔

○ عبد اللہ بن محمد بن ابوشیبۃ ابراہیم بن عثمان واسطی الاصل، ابوبکر بن ابوشیبۃ کوفی، یہ ثقہ ہیں۔ حافظ، صاحب تصانیف یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 235ھ میں ہوا۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۴۵) رقم (۵۸۹)۔

○ قاضی ابوحسن محمد بن عبداللہ بن زکریا بن حیویہ نیشاپوری ثم مصری شافعی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 366ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۶/۱۶۰،۱۶۱)، العبر (۲/۳۴۲)۔

○ احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار، ابوعبدالرحمٰن نسائی، یہ ''سنن نسائی'' کے مؤلف ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 303ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۶) رقم (۵۷)، ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۴/۱۲۵-۱۳۳)، المنتظم (۶/۱۳۱-۱۳۲)۔

○ ہناد بن السری بن مصعب بن ابوبکر بن شبر تمیمی الدارمی ابوالسری کوفی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 243ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۳۰/۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳) (۶۶۰۳)، ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۲۱) رقم (۱۱۳)، ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۱/۴۶۶)۔

○ حسین بن حریث بن حسن بن ثابت بن قطبۃ خزاعی ابوعمار مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ''، قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 244ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۷۵) (۳۵۲)، والتہذیب (۶/۳۵۸) رقم (۱۳۰۳)، ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی

(۴۰۰/۱۱)۔

○ محمد بن مخلد بن حفص ابوعبداللہ الدوری ثم بغدادی عطار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 275ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۵/۲۵۶، ۲۵۷) (۱۰۸)، ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۳۱۰-۳۱۱)۔

○ سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی ابوداود، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ''، ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 248ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۲۱)(۴۱۰)۔

○ محمد بن العلاء بن کریب ابوکریب ہمدانی کوفی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۱/۳۹۴-۳۹۶)، العبر (۱/۴۵۳)۔

•••———•••———•••

3- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ سُفْيَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْمَآءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ .فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ وَتَابَعَهُ الشَّافِعِيُّ عَنِ الثِّقَةِ عِنْدَهُ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ .وَتَابَعَهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ وَيَعِيْشُ بْنُ الْجَهْمِ وَابْنُ كَرَامَةَ وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ الْبَلْخِيُّ فَرَوَوْهُ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى ح وَاَخْبَرَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ صَالِحِ الشِّيْرَازِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا نَحْوَهُ .

☆☆ عبداللہ بن عبداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس میں سے درندے اور جانور پیتے ہوں' ہوتو آپ نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو' تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔ یہی روایت بعض دیگر اسناد سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوحسن علی بن عبداللہ بن مبشر واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 324ھ

میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۵/۲۵-۲۶) (۱۳)، العبر (۲/۲۰۳)۔

○ عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ قرشی الحمیدی کی ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 219ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۱۵) (۳۰۵)۔

○ محمد بن حسان بن فیروز شیبانی الازرق ابوجعفر بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 257ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۵۳) (۱۳۲)۔

○ یعیش بن جہم، عن عبداللہ بن نمیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۷/۲۸۷) (۹۸۵۰)۔

○ محمد بن عثمان بن کرامۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 256 میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۹۰) رقم (۵۲۱)۔

○ احمد بن الفرات بن خالد ضبی ابومسعود رازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ت (۸۸)۔

○ محمد بن الفضیل بن العباس بن حجاج بلخی، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الثقات لابن حبان (۹/۱۲۳)۔

○ محمد بن عبداللہ بن ابراہیم بن عبدویہ بن موسیٰ بن بیان ابوبکر البزار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 354ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ 'خطیب بغدادی'' (۵/۴۵۸) (۲۹۹۵)۔

○ بشر بن موسیٰ بن صالح ابوعلی اسدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 288ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۷/۸۸، ۸۹، ۹۰) رقم (۳۵۲۵)۔

•••———•••———•••

4- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ ح وَأَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَكْرٍ السُّكَّرِيُّ حَدَّثَنَا يَعِيشُ بْنُ الْجَهْمِ بِالْحَدِيثَةِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْمَآءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ .

وَقَالَ يَعِيْشُ بْنُ الْجَهْمِ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ .فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ .

★★ عبداللہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں سے جانور اور درندے پانی پیتے ہوں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: درندے اور جانور۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن العباس بن عمر بن مہران بن فیروز بن سعید ابوعلی وراق، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 323ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: (''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ''خطیب بغدادی'') (۶/۳۰۰) (۳۳۳۹)۔

○ عثمان بن بکر ابوالقاسم سکری۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 323ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ''خطیب بغدادی'' (۱۱/۲۹۶) (۶۰۷۷)۔

•••——•••——•••

5-حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْمَآءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ .فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ .

★★ عبداللہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں سے درندے اور جانور پیتے ہوں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو' تو اُسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

6-حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهُ وَقَالَ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس کے یہ الفاظ ہیں: جانور اور درندے (یعنی لفظ جانور پہلے

منقول ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن محمد بن فضل بن جابر ابوالعباس الزیات، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 322ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۹۶/۶) (۳۴۴۰)۔

○ علی بن شعیب بن عدی السمسار البزار بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۸/۲) (۳۵۳)۔

7- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ الْمُزَنِیُّ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى وَالرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالاَ حَدَّثَنَا الشَّافِعِیُّ اَخْبَرَنَا الثِّقَةُ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجَسًا اَوْ خَبَثًا۔

☆☆ عبداللہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب پانی دو قلے ہو' تو وہ نجس نہیں ہوتا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: ناپاک نہیں ہوتا)''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوابراہیم اسماعیل بن یحییٰ بن اسماعیل بن عمرو بن مسلم مزنی مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 264ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۴۹۲/۱۲-۴۹۵)، العبر (۲۸/۲)۔

○ ربیع بن سلیمان بن عبد جبار المرادی ابومحمد مصری المؤذن صاحب شافعی۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 270ھ میں ہوا۔ اس وقت ان کی 96 برس تھی۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۴۵/۱) (۴۳)۔

---

۷ اخرجه الشافعي في مسنده (۲۱/۱) رقم (۳۶- ترتيب المسند) وفي الام (۱۸/۱) كتاب الطهارة' باب الماء الركد۔

•••———•••———•••

8-حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ الدَّرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْمَآءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ .

☆☆ عبداللہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا (جس میں سے جانور اور درندے پیتے ہوں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

———

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن احمد بن علی بن اسماعیل ابوحفص قطان المعروف بالدربی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 327ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۲۹/۱۱) (۵۹۶۳)۔

•••———•••———•••

9-حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ .

قَالَ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ وَرَاَيْتُهُ فِيْ كِتَابٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ التِّرْمِذِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ . وَذَكَرَهُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغَلِّسِ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى الْخَصِيْبِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهٰذَا مِثْلَهُ .

قَالَ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ فَاتَّفَقَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ وَيَعِيْشُ بْنُ الْجَهْمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْاَسْوَدِ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ

9-اخرجه البيهقي في السنن (۲٦١/١) كتاب الطهارة: باب الفرق بين القليل الذي ينجس والكثير الذي لا ينجس من طريق الدارقطني به- وانظر الحديث رقم (۲)-

الْحَمِيدِ الْحَارِثِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ سُفْيَانَ الْوَاسِطِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْخَصِيبِ وَابُو مَسْعُوْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ الْبَلْخِيُّ فَرَوَوْهُ عَنْ اَبِي اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ وَتَابَعَهُمُ الشَّافِعِيُّ عَنِ الثِّقَةِ عِنْدَهُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ .وَقَالَ يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُ فِي اَوَّلِ الْكِتَابِ عَنْ اَبِي اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَلَمَّا اخْتُلِفَ عَلَى اَبِي اُسَامَةَ فِي اِسْنَادِهِ اَحْبَبْنَا اَنْ نَعْلَمَ مَنْ اَتَى بِالصَّوَابِ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا شُعَيْبَ بْنَ اَيُّوبَ قَدْ رَوَاهُ عَنْ اَبِي اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَلَى الْوَجْهَيْنِ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ثُمَّ اَتْبَعَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ فَصَحَّ الْقَوْلاَنِ جَمِيعًا عَنْ اَبِي اُسَامَةَ وَصَحَّ اَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ كَثِيرٍ رَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ فَكَانَ اَبُو اُسَامَةَ مَرَّةً يُحَدِّثُ بِهِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَمَرَّةً يُحَدِّثُ بِهِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ .وَاللّٰهُ اَعْلَمُ - فَاَمَّا حَدِيثُ شُعَيْبِ بْنِ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الرَّجُلَيْنِ جَمِيعًا .

★★ یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ عبداللہ بن عبداللہ نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

○ احمد بن محمد بن سعید بن عبد الرحمٰن بن ابراہیم بن زیاد بن عبد اللہ بن عجلان، =علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 332ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "سیر اعلام النبلاء" از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۵/۳۴۰-۳۵۵)، "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۵/۱۴-۲۲)۔

○ ابوجعفر احمد بن عبد الحمید بن خالد حارثی کوفی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 269ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "سیر اعلام النبلاء" از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۲/۵۰۸) (۱۸۸)۔

○ ابوجعفر محمد بن احمد بن نصر ترمذی شافعی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ امام دار قطنی فرماتے ہیں' یہ "ثقہ" اور "مامون" ہیں۔ ان کی پیدائش 201ھ میں ہوئی اور ان کا انتقال 95ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "سیر اعلام النبلاء" از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۳/۵۴۵-۵۴۷)، العبر (۲/۱۰۳)۔

○ حسین بن علی بن اسود عجلی ابوعبداللہ کوفی، :علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے لیکن یہ روایت نقل کرتے ہوئے بہت زیادہ غلطیاں کرتے ہیں اور مستند نہیں سمجھے جاتے۔ امام ابوداؤد نے ان کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب

التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۷۷)(۳۷۲)۔

○ جعفر بن محمد بن مغلس ابوالقاسم، : امام دارقطنی نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 319ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۷/۲۱۱)۔

○ علی ابن محمد بن ابوخصیب، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے لیکن ، بعض اوقات غلطی کرتے ہیں۔ راویوں کے دسویں طبقے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۳)(۴۰۵)۔

•••———•••———•••

10- فَحَدَّثَنَا بِهِ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الصَّيْدَلَانِيُّ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ .

☆☆ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس میں سے درندے اور جانور پیتے ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد صیدلانی، : امام طبرانی نے ان کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۱۳۷)(۲۵۶۱)۔

•••———•••———•••

11- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ عبداللہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں۔

۱۰- اخرجه البيهقي في السنن (۱/ ۲۶۰) كتاب الطهارة' باب الفرق بين القليل الذي ينجس- من طريق الدار قطني به' وانظر الحديث رقم (۱)-

۱۱- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/ ۲۶۱) من طريق الدارقطني' به وانظر تخريج الحديث رقم (۱)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن حسین بن اسحاق ابوالعباس ضریر رازی، یہ ''ثقہ'' اور حافظ ہیں۔ ان کا انتقال رمضان کے مہینے میں 399ھ میں ''رے'' (تہران) میں ہوا۔

•••———•••———•••

12- وَاَمَّا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ الْبَلْخِيِّ فَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الرَّازِيُّ الضَّرِيْرُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبداللہ کے حوالے سے ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

13- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ الْاِمَامُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ صُهَيْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنِ الْمَآءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ .

☆☆ عبیداللہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا (جس میں سے جانور اور درندے پیتے ہوں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوبکر محمد بن علی بن سہل انصاری بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ابن عدی نے انہیں ''لین'' قرار دیتے ہوئے یہ بات کہی ہے: مجھے اُمید ہے ان سے روایت نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ان کا انتقال 293ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۳/۵۱۶) (۲۵۶)۔

○ حسن بن علی بن عبدالصمد بن یونس بن مہران، ابوسعید بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 308ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۷/۳۷۸) (۳۹۰۷)۔

۱۲- تقدم برقم (۱)، من طریق ابی اسامۃ عن الولید، عن محمد بن جعفر، عن عبد اللہ، عن ابیہ-

○ عباد بن صہیب بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۴/۲۸) (۴۱۲۷)۔

○ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب العدوی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 106ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳۵) (۱۴۷۱)۔

•••——•••——•••

14- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

سَمِعْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنِ الْمَآءِ يَكُوْنُ بِاَرْضِ الْفَلَاةِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا كَانَ الْمَاءُ قَدْرَ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ .

قَالَ ابْنُ عَرَفَةَ وَسَمِعْتُ هُشَيْمًا يَقُوْلُ تَفْسِيْرُ الْقُلَّتَيْنِ يَعْنِي الْجَرَّتَيْنِ الْكِبَارَ . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَيَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَعَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ وَاَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ اَخُو حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَزَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) .

☆☆ عبید اللہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا' آپ ﷺ سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی ویران جگہ پر ہو اور اس میں سے جانور اور درندے پانی پیتے ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

ابن عرفہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ہشیم نامی راوی کو ''قلے'' کی وضاحت کرتے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد دو بڑے مٹکے ہے۔

۱۴-اخرجه ابو داؤد (۱/۱۷) كتاب الطهارة' باب ماينجس الماء' الحديث رقم (٦٤)' والترمذي (۱/۹۷) كتاب الطهارة' باب (٥٠)' الحديث رقم (٦٧)' وابن ماجه (۱/۱۷۲) كتاب الطهارة' باب مقدار الماء الذي لا ينجس' الحديث (٥١٧)' والدارمي (۱/۱٥۲)' واحمد (۲/۲۷)' وابن ابي شيبة (۱/۱٤٤)' وابي يعلى (۹/٤۳۸) رقم (٥٥۹۰)' والطحاوي في شرح المعاني (۱/۱٥)' والبيهقي في الكبرى (۱/۲٦۱)' والبغوي في شرح السنة (۲/٥۸)' وابن الجوزي في التحقيق (۱/۹) رقم (۲)-

وقد صرح ابن اسحاق بالتحديث عند الدارقطني رقم (١٥)-

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن نوح،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 321 ھ میں ہوا'ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''سیر اعلام النبلاء''از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۵/۳۴)(۱۸)۔و''تاریخ بغداد''از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ''خطیب بغدادی'' (۳/۳۲۴)۔

○ ہارون بن اسحاق بن محمد بن مالک ہمدانی،ابوالقاسم کوفی،انہیں ''صدوق'' قرار دیا گیا ہے۔یہ دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 258ھ میں ہوا۔مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب''از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۱۱)(۲)۔

○ عبدالرحمٰن بن محمد بن زیاد المحاربی ابومحمد کوفی،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان سے روایت نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔تاہم یہ بعض اوقات رُوایت نقل کرتے ہوئے تدلیس کرجاتے ہیں۔یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 295ھ میں ہوا'ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب''از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۹۷)(۱۱۰۲)۔

○ عبداللہ بن جعفر بن احمد خشیش ابوالعباس صیرفی،امام دارقطنی نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 318ھ میں ہوا'ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ''خطیب بغدادی'' (۹/۴۲۸)(۵۰۴۴)۔

○ یوسف بن موسیٰ بن راشد قطان ابویعقوب کوفی،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 253ھ میں ہوا'ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب''از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۸۳)(۴۵۸)۔

○ جریر بن عبدالحمید بن قرط،:علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 188ھ میں ہوا'اس وقت ان کی عمر 71 برس تھی بعض روایات کے مطابق یہ عمر کے آخری حصے میں وہم کا شکار ہوگئے تھے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب''از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۲۷)(۵۶)۔

○ احمد بن عبداللہ بن محمد ابوبکر النحاس،:علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 325ھ میں ہوا'ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تاریخ بغداد''از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ''خطیب بغدادی'' (۴/۲۲۹،۲۳۰)(۱۹۳۶)۔

○ حسن بن عرفۃ بن یزید عبدی ابوعلی بغدادی،:علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان

کا راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 257ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۶۸)(۲۸۹)۔

○ عبدۃ بن سلیمان کلابی ابومحمد کوفی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 87ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳۰)(۱۴۱۷)۔

○ ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن عوف زہری ابواسحاق مدنی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ البتہ ان پر تنقید بھی کی گئی ہے' لیکن وہ غیر واضح ہے۔ ان کا راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 185ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۵)(۲۰۲)۔

○ حماد بن سلمۃ بن دینار بصری ابوسلمۃ،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 167ھ میں ہوا' آخری عمر میں ان کا حافظہ متغیر ہو گیا تھا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۹۷)(۵۴۲)۔

○ یزید بن زریع، بصری ابومعاویۃ،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ اور ثبت'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۶۴)(۲۵۰)۔

○ عبداللہ بن المبارک مروزی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 181ھ میں ہوا' (یہ مشہور صوفی عبداللہ بن مبارک ہیں جن کا تذکرہ داتا صاحب نے کشف المحجوب میں کیا ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فیض یافتگان کی صف میں شامل ہیں' اور صحاح ستہ کے تمام مؤلفین ان کے بلاواسطہ یا بالواسطہ شاگرد ہیں۔) ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۴۵)(۵۸۳)۔

○ عبداللہ بن نمیر، ہمدانی ابوہشام کوفی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے نویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 299ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۵۷)(۶۹۸)۔

○ عبدالرحیم بن سلیمان کنانی طائی ابوعلی الاشل مروزی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 187ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۰۴)(۱۱۷۵)۔

○ محمد بن خازم، ابومعاویۃ ضریر کوفی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ بعض اوقات وہم کا شکار ہو جاتے تھے البتہ اعمش کے حوالے سے روایات نقل کرنے میں انہیں سب سے زیادہ مستند سمجھا جاتا ہے۔ یہ بچپن

میں نابینا ہوگئے تھے۔ان کا راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 295ھ میں ہوا' ان پر یہ بھی الزام عائد کیا گیا ہے کہ یہ ارجاء کا عقیدہ رکھتے تھے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۵۷/۲) رقم (۱۶۷)۔

○ یزید بن ہارون بن زاذان، سلمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوخالد واسطی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 206ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۷۲/۲) (۳۴۰)۔

○ اسماعیل بن عیاش بن سلیم العنسی، ابوعتبۃ حمصی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 182ھ میں ہوا' بعض اوقات یہ اختلاط کا شکار ہو جاتے تھے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۳/۱) (۵۴۱)۔

○ احمد بن خالد بن موسیٰ وہبی کندی ابوسعید، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 214ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۴/۱) (۳۳)۔

○ سفیان بن سعید بن مسروق الثوری ابوعبداللہ کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ حافظ'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق ہے۔ البتہ بعض اوقات تدلیس کر دیتے ہیں' ان کا انتقال 161ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۱/۱) (۳۱۲)۔

○ سعید بن زید بن درھم ازدی جہضمی ابوحسن بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ البتہ یہ وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان کا انتقال 167ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۹۶/۱) (۱۶۹)۔

○ زائدۃ بن قدامۃ ثقفی ابوصلت کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 160ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۵۶/۱)۔

•••———•••———•••

15- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمَآءِ يَكُوْنُ بِاَرْضِ الْفَلَاةِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ سے ایک شخص نے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا تھا' جو کسی ویران جگہ پر ہوتا ہے' جس میں سے جانور اور درندے پیتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلّے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن احمد بن عبداللہ بن یزید ابوعمرو الدقاق المعروف بابن السماک، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ ثبت'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ربیع الاوّل 344ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۱/۳۰۲،۳۰۳) (۶۰۹۲)، المیزان (۵/۴۱) (۵۴۹۲)۔

○ علی بن ابراہیم بن عبدالمجید واسطی الیشکری ابوحسین، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 274ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۱) (۹۱)، الخلاصۃ (۲/۲۴۲) (۴۹۴۱)۔

○ محمد بن موسیٰ بن ابونعیم واسطی ہذلی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔البتہ یحییٰ بن معین نے انہیں متروک قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 223ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۱۱) (۷۴۷)۔

16- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ شَاهِينٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن کامل بن خلف بن شجرۃ بن منصور بن کعب بن یزید ابوبکر قاضی، امام دارقطنی سے ان کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ ''تساہل'' کا شکار ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات اپنے حافظے کے حوالے سے ایسی روایات بیان کر دیتے ہیں جو ان کے پاس تحریری طور پر موجود نہیں ہوتی ہیں۔ان کی خود پسندی نے انہیں ہلاکت کا شکار کر دیا۔ان کا انتقال 350ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴/۳۵۷-۳۵۹) (۲۲۰۹)۔

○ احمد بن سعید بن شاہین ابوالعباس، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال

293ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۴۱/۴)(۱۸۴۹)۔

○ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) بصری، نزیل بغداد، کاتب الواقدی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 230ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۶۳)(۲۴۴)۔

○ محمد بن عمر بن واقد اسلمی، واقدی، مدنی قاضی نزیل بغداد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ اگرچہ یہ بہت بڑے عالم مانے جاتے ہیں۔ ان کا راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 207ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۹۴) (۵۶۷)۔

•••——•••——•••

17- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن علی بن ولید جعفی کوفی مقری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۷۷)(۳۷۶)۔

•••——•••——•••

18- حَدَّثَنَا اَبُو سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ دِينَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقَلِيبِ يُلْقَى فِيهِ الْجِيَفُ وَيَشْرَبُ مِنْهُ الْكِلَابُ وَالدَّوَابُّ فَقَالَ مَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ . كَذَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَالْمَحْفُوظُ عَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے کنویں کے

بارے میں دریافت کیا گیا جس میں مردار ڈال دیئے جاتے ہیں اور جس میں سے کتے اور دیگر جانور پانی پیتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو یا اس سے زیادہ ہو جائے تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبیداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن عبدالعزیز بن محمد بن دینار ابوالقاسم فارسی البزار، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 341ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۱/۲۳۹-۲۴۰)(۵۹۸۵)۔

○ محمد بن اسماعیل بن یوسف سلمی ابواسماعیل ترمذی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 280ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۴۵) رقم (۵۴)۔

○ محمد بن وہب بن سعید بن عطیہ دمشقی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۱۶)(۷۹۷)۔

○ محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن شہاب بن عبداللہ بن حارث بن زہرۃ بن کلاب قرشی زہری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے علم وفضل اور جلالتِ شان پر محدثین کا اتفاق ہے۔ یہ چوتھے طبقے کے اکابر راویوں میں شمار ہوتے ہیں۔ان کا انتقال 125ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۰۷)(۷۰۲)۔

19- وَرُوِىَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ اللَّبَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بِذٰلِكَ .وَرَوَاهُ عَاصِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَكَانَ فِىْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قُوَّةٌ لِرِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ حَدَّثَ بِهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ . وَخَالَفَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ فَرَوَاهُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ

۱۹-اخرجه ابن حبان في الثقات (۸/۴۷۶-۴۷۷)

اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ مَوْقُوفًا غَيْرَ مَرْفُوعٍ .وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا اَيْضًا .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ عبداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

تاہم بعض راویوں نے اسے ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن احمد بن خزیمۃ ابومحمد الباوردی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۹/۳۷۹) (۴۹۵۶)۔

○ علی بن سلمۃ بن عقبۃ قرشی لبقی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 252ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۷)(۳۴۷)۔

○ عبدالوہاب بن عطاء الخفاف ابونصر عجلی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) بصری، نزیل بغداد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔البتہ بعض اوقات یہ روایت نقل کرتے ہوئے غلطی کر جاتے ہیں۔بعض حضرات یہ کہتے ہیں: یہ تدلیس کر دیتے ہیں۔ان کا راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 204ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۲۸)(۱۴۰۶)۔

○ حماد بن زید بن درہم ازدی جہضمی ابواسماعیل بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ ثبت'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 179ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۹۷)(۵۴۱)۔

○ عاصم بن منذر بن زبیر بن عوام اسدی مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۸۶)(۲۹)۔

○ ابوبکر بن عبیداللہ بن عمر بن خطاب، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 130ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۹۸) رقم (۵۸)۔

○ اسماعیل بن ابراہیم بن مقسم اسدی موالاھم ابوبشر بصری، المعروف بابن علیۃ، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 193ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۶۵) (۴۷۶)۔

•••———•••———•••

20- فَاَمَّا حَدِيْثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ فَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بُسْتَانًا فِيْهِ مَقْرَاةُ مَاءٍ فِيْهِ جِلْدُ بَعِيْرٍ مَيِّتٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ فَقُلْتُ لَهُ اَتَوَضَّاُ مِنْهُ وَفِيْهِ جِلْدُ بَعِيْرٍ مَيِّتٍ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ.

★★ عاصم بن منذر بیان کرتے ہیں: میں عبیداللہ بن عبداللہ کے ہمراہ ایک باغ میں داخل ہوا' جس میں پانی کا ایک تالاب تھا جس میں ایک مردہ اونٹ کی کھال پڑی تھی تو عبیداللہ بن عبداللہ نے اس سے وضو کر لیا' میں نے ان سے کہا: آپ اس سے وضو کر رہے ہیں؟ اس کے اندر ایک مردہ اونٹ کی کھال پڑی ہے' تو انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان مجھے بتایا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

جب پانی دو قلے ہو جائے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تین قلے ہو جائے تو اسے کوئی بھی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن محمد بن صباح زعفرانی ابوعلی بغدادی، : یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 206ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۷۰) (۳۱۵)۔

○ حسن بن سفیان بن عامر بن عبدالعزیز بن نعمان بن عطاء، ابوالعباس شیبانی خراسانی نسوی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں: حسن بن سفیان اپنے زمانے کے' خراسان کے سب سے بڑے محدث' فقیہ اور ادیب تھے۔ ان کا انتقال 303ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۴/۱۵۷-۱۶۰) (۹۲)، العبر (۲/۱۲۴-۱۲۵)، المیزان (۱/۴۹۲-۴۹۳)۔

۲۰- اخرجه ابو داؤد (۱/۱۷) كتاب الطهارة باب ما ينجس الماء' الحديث رقم (۶۵)' وابن ماجه (۱/۱۷۲) كتاب الطهارة باب مقدار الماء الذي لا ينجس' الحديث (۵۱۸)' وابن الجارود رقم (۴۶)' والطيالسي رقم (۱۹۵۴)' وابن المنذر في الاوسط (۱/۲۷۰) رقم (۱۸۹)' والطحاوي في شرح معاني الآثار (۱/۱۶)' والبيهقي في الكبرٰى (۱/۲۶۲)-

○ ابراہیم بن حجاج بن زید السامی، ابواسحاق بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ البتہ بعض اوقات یہ وہم میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ ان کا انتقال 231ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۳)(۱۸۶)۔

○ ہدبۃ ابن خالد بن اسود قیسی ابوخالد بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔البتہ امام نسائی نے انہیں ''لین'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 230ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۱۵) (۵۲)۔

○ احمد بن نصر بن طالب، ابوطالب، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔امام دارقطنی نے انہیں اپنا استاد قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 323ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی' (۵/۱۸۲،۱۸۳)(۲۶۲۹)، ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۵/۶۸) (۳۵)،شذرات الذھب (۲/۲۹۸)۔

○ کامل بن طلحہ جحدری ابویحییٰ بصری نزیل بغداد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 232ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۳۱)(۱)۔

○ عفان بن مسلم بن عبداللہ باہلی ابوعثمان صفار بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ ثبت'' قرار دیا ہے۔بعض اوقات وہم کا شکار ہوجاتے ہیں اور روایت کے کسی لفظ کے بارے میں شک ذکر کرتے ہیں۔ان کا راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 219ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التقیب (۲/۲۵)(۲۲۶)۔

○ یعقوب بن اسحاق بن زید حضرمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابومحمد مقری نحوی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 205ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۷۵)(۳۷۲)۔

○ بشر بن سری ابوعمرو افوہ، بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان پر یہ الزام ہے کہ یہ جہمیوں کے سے عقائد رکھتے تھے تاہم بعد میں انہوں نے توبہ کرلی تھی۔ان کا راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 295ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۹۹)(۵۶)۔

○ علاء بن عبد جبار انصاری ولاھم عطار بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 212ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب

التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۲/۲)(۸۲۵)۔

○ موسیٰ بن اسماعیل منقری، ابوسلمۃ تبوذ کی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ ثبت'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے نویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 223ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۸۰/۲)(۱۴۳۱)۔

○ عبیداللہ بن محمد ابن عائشۃ، حفص بن عمر بن موسیٰ بن عبیداللہ بن معمر قرشی تیمی، ان کی نسبت عائشہ بنت طلحہ کی طرف ہے۔ کیونکہ یہ ان کی اولاد سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان پر یہ الزام ہے کہ یہ قدریوں کے سے عقائد رکھتے تھے۔ تاہم یہ بات مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔ان کا راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 228ھ میں ہوا۔

•••——•••——•••

20/2- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِهٰذَا وَلَمْ يَقُلْ أَوْ ثَلَاثًا . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَهُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ وَكَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالُوا فِيهِ إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا . حَدَّثَنَا بِهِ دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَجَّاجِ وَهُدْبَةَ بْنِ خَالِدٍ. وَأَخْبَرَنَا بِهِ الْقَاضِي أَبُو طَاهِرِ بْنُ نَصْرٍ وَدَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِذٰلِكَ وَرَوَاهُ عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ وَبِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمَكِّيُّ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالُوا فِيهِ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَنْجُسْ . وَلَمْ يَقُولُوا أَوْ ثَلَاثًا .

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس سند میں یہ الفاظ منقول نہیں ہیں۔

''راوی کو شک ہے' یا شاید تین قلے''۔

یہی روایت ایک اور شخص کے ہمراہ بھی منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جب پانی دو قلے ہو جائے تو (راوی کو شک ہے) شاید یہ الفاظ تین قلے ہو جائے''۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے جس میں بعض راویوں سے یہ بات منقول ہے:

''جب پانی دو قلے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔ (ان راویوں نے یہ بت نقل نہیں کی۔ راوی کو شک ہے شاید تین قلے ہو جائے)۔

21- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ كُنَّا فِي بُسْتَانٍ لَنَا أَوْ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَحَضَرَتِ

الصَّلَاةُ فَقَامَ عُبَيْدُ اللّٰهِ اِلٰى مَقْرًى فِي الْبُسْتَانِ فَجَعَلَ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ وَفِيْهِ جِلْدُ بَعِيْرٍ فَقُلْتُ اَتَوَضَّأُ مِنْهُ وَفِيْهِ هٰذَا الْجِلْدُ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَنْجُسْ .

☆☆ عاصم بن منذر بیان کرتے ہیں: ہم ایک باغ میں موجود تھے۔ راوی کو شک ہے' یہ الفاظ ہیں: وہ ہمارا تھا یا شاید یہ الفاظ ہیں' وہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ کا تھا' اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا تو عبداللہ اُٹھے' اور باغ میں موجود حوض کے پاس گئے اور اس سے وضو کرنا شروع کر دیا' حالانکہ اس حوض میں اونٹ کی کھال پڑی ہوئی تھی' میں نے کہا: آپ اس سے وضو کر رہے ہیں' اس میں کھال پڑی ہوئی ہے تو انہوں نے بتایا: میرے والد نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث مجھے سنائی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب پانی دو قلے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا''۔

22- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى ح حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ صَالِحٍ الشِّيْرَازِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ قَوْلِ عَفَّانَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَنْجُسْ .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد سے منقول ہے۔

''جب پانی دو قلے ہو جائے تو وہ'' ناپاک نہیں ہوتا''۔

23- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى وَابْنُ عَائِشَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَاِنَّهُ لَا يَنْجُسُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جب پانی دو قلے ہو جائے تو وہ'' ناپاک نہیں ہوتا''۔

24- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ .

☆☆ عبیداللہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب پانی دو قلے ہو جائے تو کوئی بھی چیز اسے ناپاک نہیں کرتی''۔

۲۴- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱/ ۸۰) رقم (۲۶۶)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسماعیل بن اسحاق بن بحر ابوعبداللہ فارسی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 335ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵۰/۲)(۴۴۷)۔

○ ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم بن عباد صنعانی دبری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 285ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۴۱۶/۱۳)(۲۰۳)، العبر (۷۴/۲)، المیزان (۱۸۱/۱-۱۸۲)۔

○ عبدالرزاق بن ہمام بن نافع، ابوبکر حمیری، صنعانی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ علمِ حدیث کی مشہور کتاب ''مصنف عبدالرزاق'' کے مؤلف ہیں۔ یمن میں اپنے زمانے کے علمِ حدیث کے استاد ہیں۔ صحاح ستہ کے تمام مؤلفین ان کے بالواسطہ شاگردوں کی صف میں شامل ہیں۔ احمد عجلی یہ کہتے ہیں: ''ہے ان کی طبیعت میں تشیع بھی ذرا سا'' ان کا انتقال 211ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۵۶۳/۹-۵۸۰)، العبر (۳۶۰/۱)، میزان الاعتدال (۶۰۹/۲)۔

○ ابراہیم بن محمد بن ابویحییٰ الاسلمی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 184ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۱۵) ت (۲۴۳)۔

○ ابوبکر بن عمر بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمر قرشی العدوی مدنی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق ہے۔ انہوں نے اپنے پردادا کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں' وہ متصل نہیں سمجھی جاتی ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹۹/۲)(۶۴)۔

•••———•••———•••

25- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمِصِّيصِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَلَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ

رَفَعَهُ هٰذَا الشَّيْخُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ زَائِدَةَ . وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَائِدَةَ مَوْقُوفًا وَهُوَ الصَّوَابُ

۲۵-اخرجه البيهقي في السنن (۲۶۲/۱) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد-

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب پانی دو قلے ہو جائے تو کوئی بھی چیز اسے ناپاک نہیں کرتی''۔

بعض روایات میں یہ الفاظ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہیں' جبکہ بعض میں ''موقوف'' حدیث کے طور پر منقول ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابو محمد عبداللہ بن حسین بن جابر بغدادی مصیصی ثغری بزار: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ روایات کے الفاظ میں تقلیب کرتے تھے اور سرقہ کے مرتکب ہوتے تھے۔ جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہوں تو وہ مستند تسلیم نہیں کی جائے گی۔ ان کا انتقال 280ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۳/۱/۳۰۷، ۳۰۸) (۱۴۱)، المیزان (۲/۴۰۸)۔

○ محمد بن کثیر بن ابوعطاء ثقفی صنعانی، ابویوسف،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ لیکن یہ غلطیاں بہت کرتے ہیں۔ ان کا راویوں کے نویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 210ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۰۳) رقم (۶۵۳)۔

○ لیث بن ابوسلیم بن زنیم،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ البتہ آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔ جس کی وجہ سے انہیں ''متروک'' قرار دیا گیا۔ ان کا راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 148ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۳۸) ○ ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۸/۱۳۶) (۱۲)۔

○ مجاہد بن جبر، ابوحجاج مخزومی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مکی،: یہ مشہور تابعی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس کے شاگردِ خاص ہیں۔ علمِ تفسیر کے امام سمجھے جاتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 104ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۲۹) (۹۲۲)۔

•••——•••——•••

26 حَدَّثَنَا بِهِ الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو

۲۶- اخرجه البيهقي في السنن (۱/۲۶۲) من طريق الدارقطني به موقوفاً۔

حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ مَوْقُوفًا.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مجاہد کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے **"موقوف"** حدیث کے طور پر منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن شاکر صائغ ابومحمد بغدادی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے بہت بڑے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 279ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۲/۱)(۹۶)۔

○ معاویہ بن عمرو بن مہلب بن عمرو ازدی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے طبقے نویں سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 214ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۶۰/۲)(۱۲۳۸)۔

•••——•••——•••

27 حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شِيرَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي رِزْمَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ الْقِلَالُ الْخَوَابِي الْعِظَامُ.

★★ عاصم کہتے ہیں: روایات کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''القلال'' سے مراد ''بڑے مٹکے'' ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن ابورزمہ، یشکری (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابومحمد مروزی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے نویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 206ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۰۹/۱)(۱۲۱۹)۔

•••——•••——•••

28- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو حُمَيْدٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى اَنَّ يَحْيَى بْنَ عُقَيْلٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ يَحْيَى بْنَ يَعْمُرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا

۲۷- اخرجه البيهقي في السنن (۱/ ۲٦٤)-

۲۸- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/ ۲٦۲) كتاب الطهارة باب قدر القلتين من طريق الدارقطني به' ولم يذكر فيه قول ابن عباس' وقد ساقه في سننه ايضا (۲٦۲/۱) كتاب الطهارة باب الفرق بين القليل الذي ينجس والكثير الذي لا ينجس ما لم يتغير-

كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجَسًا وَّلَا بَأْسًا . فَقُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ قِلَالُ هَجَرَ قَالَ قِلَالُ هَجَرَ . فَاَظُنُّ اَنَّ كُلَّ قُلَّةٍ تَأْخُذُ فَرَقَيْنِ .

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَّاَخْبَرَنِىْ لُوطٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ مُّجَاهِدٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَصَاعِدًا لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ.

★★ یحییٰ بن عقیل بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب پانی دو قلے ہو جائے تو وہ نجس نہیں ہوتا اور (اسے استعمال کرنے میں) کوئی حرج نہیں ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد یحییٰ بن عقیل سے دریافت کیا' اس سے مراد ''ہجر'' کے مٹکے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس سے مراد ہجر کے مٹکے ہیں' تو میں نے یہ اندازہ لگایا: ایک قلہ دو ''فرق'' کے برابر ہوتا ہے۔

مجاہد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''جب پانی دو قلے یا اس سے زیادہ ہو' تو کوئی چیز اسے ناپاک نہیں کرتی''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن محمد بن تمیم ابوحمید مصیصی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۴۶)۔

○ حجاج بن محمد مصیصی اعور ابومحمد ترمذی الاصل: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ لیکن آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔ ان کا راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۵۴)(۱۶۱)۔

○ عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مکی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ بعض اوقات تدلیس بھی کر دیتے ہیں اور ارسال بھی کر دیتے ہیں۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 150ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۶۲۴) رقم (۴۲۲۱)۔

○ یحییٰ بن عقیل خزاعی بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ امام بخاری نے ان کے حوالے سے ''الادب المفرد'' میں احادیث نقل کی ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التہذیب (۳۱/۴۷۳) (۶۸۸۷)۔

○ یحیٰی بن یعمر بصری ابوسلیمان، قاضی مرو: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التہذیب (۵۳/۳۲) (۲۹۵۲)۔

○ عمرو بن عبداللہ ہمدانی ابواسحاق السبیعی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 192ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۳/۲) (۶۲۳)۔

•••——•••——•••

29- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَمَّا رُفِعْتُ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فِي السَّمَآءِ السَّابِعَةِ نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَوَرَقُهَا مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيَلَةِ يَخْرُجُ مِنْ سَاقِهَا نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ مَا هٰذَا قَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب مجھے ساتویں آسمان سے سدرۃ المنتہٰی کی طرف بلند کیا گیا' تو اس کے پھل ''ہجر'' کے مٹکوں کی طرح بڑے بڑے تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے' اس کی جڑ میں سے دونہریں نکل رہی تھیں' جو ظاہری تھیں اور دونہریں تھیں جو باطنی تھیں' میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا: باطنی نہریں جنت میں ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔

۲۹- اخرجه البخاري (٦/ ٤٤٥-٤٤٧) كتاب بدء الخلق، حديث (٣٢٠٧)، واطرافه في (٣٣٩٣، ٣٤٣٠، ٣٨٨٧)- مسلم (١/ ٤٨٦-٤٨٨) كتاب الايمان، باب: الاسراء برسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث (٢٥٩/ ١٦٢)، فذكر القلال دون ان يذكر هجر، واحمد (٤/ ٢٠٧-٢٠٨)، والبيهقي (١/ ٢٦٥) كتاب الطهارة باب: (قدر القلتين)-

واخرجه الطبراني (٢/ ١٣١) دون ذكر القلال، والحاكم (١/ ٨١)-

قال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد، ولم يخرجاه بهذه السياقة، ووافقه الذهبي، ثم قال الحاكم: وله شاهد غريب من حديث شعبة، عن قتادة، عن انس صحيح الاسناد ولم يخرجاه ثم اخرجه، فذكر طرفا من حديث المعراج، ثم قال: قلت لشيخنا: ابي عبد الله: لم لم يخرجا هذا الحديث!

قال: لان انس بن مالك لم يسمعه من النبي صلى الله عليه وسلم انما سمعه من مالك بن صعصعة- قال الحاكم: ثم نظرت فاذا الاحرف التي سمعها من مالك بن صعصعة غير هذه- وليعلم طالب هذا العلم ان حديث المعراج قد سمع انس بعضه من النبي صلى الله عليه وسلم، وبعضه من ابي ذر الغفاري، وبعضه من مالك بن صعصعة غير هذه، وبعضه من ابي هريرة)- اه-

قلت: قد بينا ان الشيخين اخرجه الحديث من رواية انس عن مالك بن ابي صعصعة-

ولتمام الفائدة اقول: ان السبب الذي جعل الدارقطني - رحمه الله- اورد هذا الحديث هنا؛ كانه اراد ان يقول: ان القلة هي كقلال هجر، والدليل على ذلك ان النبي صلى الله عليه وسلم لما وصف لهم نبق سدرة المنتهى، وصفها لهم بقلال هجر، لعلمهم بها ولانها هي المشهورة لديهم، فعلم انه ان اطلقها فانما اراد بها قلال هجر، وقد ذكر هذا الدليل، بناء على ان ما ورد من وصفها في احاديث المياه بقلال هجر احاديث لا تثبت عند التحقيق- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ معمر بن راشد ازدی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابوعروۃ بصری نزیل الیمن، :علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 145ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۶۶)(۱۳۸۴)۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے:

انس بن مالک بن نضر بن ضمضم بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔

آپ کا تعلق خزرج قبیلے کی شاخ "بنوعدی بن نجار" سے ہے۔

آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص ہیں اور اس نسبت پر بہت فخر کیا کرتے تھے۔

آپ کی کنیت "ابوحمزہ" تھی۔ یہ کنیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجویز کی تھی۔ اس کی وجہ تسمیہ کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے' "حمزہ" ایک سبزی کا نام تھا جسے یہ کھاتے نہیں تھے۔

ان کی والدہ سیّدہ اُمّ سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ زرد رنگ کا خضاب استعمال کیا کرتے تھے۔

بعض حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: آپ مہندی لگایا کرتے تھے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: آپ ورس لگایا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے لمبے بال رکھے ہوئے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دس برس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ دعا دی تھی

(اللہ تعالیٰ ان کے مال اور اولاد میں برکت پیدا کرے) تو ان کا ایک باغ تھا جہاں سال میں دو مرتبہ پھل لگا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بہت سی احادیث منقول ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کرنے والوں میں ابن سیرین' حمید طویل' ثابت بنانی' قتادہ' حسن بصری' زہری

طبقات ابن سعد (22/6) طبقات خلیفۃ (ص 133/71) التاریخ الکبیر (434/1) الجرح والتعدیل (278/2) معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم (300/2) الاستیعاب (133/1) اسد الغابۃ (118/1) تہذیب الکمال (286/3) تجرید اسماء الصحابۃ (23/1) الاصابۃ (60/1) التہذیب (359/1) التقریب ص 113)

اور دیگر بہت سے افراد شامل ہیں۔

ان کے پاس نبی اکرم ﷺ کا ایک عصاء مبارک بھی تھا۔ جب ان کا انتقال ہونے لگا تو انہوں نے یہ وصیت کی' وہ عصاء بھی میرے ساتھ دفن کیا جائے۔ چنانچہ وہ عصاء ان کے پہلو میں رکھ دیا گیا۔

بعض حضرات کے بیان کے مطابق حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا انتقال ۹۱ ہجری میں ہوا جبکہ بعض روایات میں ۹۲ ہجری اور ۹۰ ہجری کا ذکر بھی ملتا ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: انتقال کے وقت ان کی عمر ۱۶۳ برس تھی۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: ۱۱۰ برس تھی۔ بعض نے ۱۰۷ برس کا تذکرہ کیا ہے۔ بعض نے ۹۰ برس کا تذکرہ کیا ہے اور بعض نے کچھ اس سے کم اور زیادہ کا تذکرہ کیا ہے لیکن زیادہ قرین قیاس یہی ہے کہ ان کی عمر ۱۰۰ کے لگ بھگ تھی۔

بصرہ میں انتقال کرنے والے یہ سب سے آخری صحابی ہیں۔

•••——•••——•••

30- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ هَارُوْنَ الْبَلَدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُلْوَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَسَارَ لَيْلاً فَمَرُّوا عَلٰى رَجُلٍ جَالِسٍ عِنْدَ مَقْرَاةٍ لَهٗ فَقَالَ عُمَرُ يَا صَاحِبَ الْمَقْرَاةِ اَوَلَغَتِ السِّبَاعُ اللَّيْلَةَ فِيْ مَقْرَاتِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا صَاحِبَ الْمَقْرَاةِ لاَ تُخْبِرْهُ هٰذَا مُكَلِّفٌ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَنَا مَا بَقِيَ شَرَابٌ وَّطَهُوْرٌ .

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سفر پر تشریف لے گئے' آپ رات بھر چلتے رہے' آپ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا' جو تالاب کے کنارے بیٹھا ہوا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے تالاب والے شخص! کیا تمہارے اس تالاب میں گزشتہ رات درندوں نے پانی پیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: اے تالاب کے مالک! تم اسے اس بارے میں نہ بتاؤ' یہ شخص احتیاط پسند ہے' ان درندوں نے جو پی لیا وہ ان کا ہوا اور جو باقی بچ گیا' وہ ہمیں مشروب کے طور پر مل گیا۔

———

۳۰- في اسناده ايوب بن خالد الجهني' ابو عثمان الحراني: ضعيف- وقد اخرج ابن ماجه (۱/۱۷۳) كتاب الطهارة' باب: الحياض' حديث (۵۱۹) والبيهقي (۱/۲۵۸) كتاب الطهارة' باب: الماء الكثير لا ينجس بنجاسة تحدث فيه مالم يتغير- كلاهما من طريق عبد الرحمن بن اسلم' عن ابيه' عن عطاء بن يسار' عن ابي سعيد الخدري- رضي الله عنه- ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن الحياض التي بين مكة والمدينة تردها السباع والكلاب والحمر' وعن الطهارة منها؛ فقال: لها ما حملت في بطونها' ولنا ما غبر طهور) وهذا لفظ ابن ماجه ولفظ البيهقي بنحوه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن احمد بن صالح ابومحمد سبیعی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 371ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۷۲/۷)(۳۷۶۰)۔

○ علی بن حسن بن ہارون بن عبدالجبار بن زید بلدی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 400ھ کے بعد ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الانساب (۳۸۹/۱) (بلدی)۔

○ ایوب بن خالد جہنی ابوعثمان حرانی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۹/۱)(۶۹۵)۔

○ محمد بن علوان، امام ابوحاتم نے الجرح والتعدیل (۴۹/۸) میں انہیں (مجہول) قرار دیا ہے۔:ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۶۲/۶)(۷۹۶۵)۔

○ نافع ابوعبداللہ مدنی مولی ابن عمر، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 117ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۹۶/۲)(۳۰)۔

31- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خطاب بن قاسم حرانی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔یہ آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہوگئے تھے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۲۴/۱)(۱۳۲)۔

○ عبدالکریم بن مالک جزری ابوسعید مولی بنی امیۃ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 127ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۱۶/۱)(۱۲۸۳)۔

32- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ السَّلُوْلِيُّ اَبُوْ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ اَهْلُ الْعِلْمِ يَكْتُبُوْنَ مَا لَهُمْ وَمَا عَلَيْهِمْ وَاَهْلُ الْاَهْوَاءِ لَا يَكْتُبُوْنَ اِلَّا مَا لَهُمْ.

★★ وکیع کہتے ہیں: اہلِ علم ہر چیز کو نوٹ کرتے ہیں' خواہ وہ ان کے حق میں ہوتی ہے' یا حق میں نہیں ہوتی ہے۔ اور بدعتی لوگ صرف اسی چیز کو نوٹ کرتے ہیں' جو ان کے حق میں ہوتی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ وکیع بن جراح بن ملیح الرواسی، ابوسفیان کوفی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 297ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۳۱/۲)(۴۰)۔

•••——•••——•••

33- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ اَبِىْ زَائِدَةَ يَقُوْلُ كِتَابَةُ الْحَدِيْثِ خَيْرٌ مِّنْ مَّوْضِعِهٖ.

یحییٰ بن ابوزائدہ فرماتے ہیں: حدیث نوٹ نہ کرنے سے' نوٹ کر لینا زیادہ بہتر ہے۔

34- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ وَبُرْهَانٌ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الدِّيْنَوَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ اَرْبَعِيْنَ قُلَّةً فَاِنَّهٗ لَا يَحْمِلُ الْخَبَثَ . كَذَا رَوَاهُ الْقَاسِمُ الْعُمَرِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ وَّوَهِمَ فِىْ اِسْنَادِهٖ وَكَانَ ضَعِيْفًا كَثِيْرَ الْخَطَاِ وَخَالَفَهٗ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ رَوَوْهُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوْفًا وَرَوَاهُ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ مِنْ قَوْلِهٖ لَمْ يُجَاوِزْهُ .

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب پانی چالیس قلے کی حد تک پہنچ جاتا ہے' تو وہ ناپاک نہیں ہوتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ تاہم اس کی سند میں وہم پایا جاتا ہے۔

ایک اور راوی نے اس روایت کو دوسری سند کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

۳۴- اخرجه البيهقي (۲۶۲/۱) كتاب الطهارة' باب: الفرق بين القليل الذي ينجس والكثير الذي لا ينجس ما لم يتغير-

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن منکدر سے ان کے اپنے قول کے طور پر منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:
''اس سے زیادہ نہ ہو''۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے:

جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام بن کعب بن غنم بن مالک بن سلمہ۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: آپ کو غزوۂ بدر میں شرکت کرنے کا شرف حاصل ہے جبکہ بعض نے یہ بات بیان کی ہے: آپ کو اس میں شرکت کرنے کا شرف حاصل نہیں ہے۔ اسی طرح غزوۂ اُحد میں ان کی شرکت کے بارے میں بھی اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔

بعض محدثین نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ۱۷ غزوات میں شرکت کی ہے۔

جنگ صفین کے دوران حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے تھے۔

آخری عمر میں یہ نابینا ہو گئے تھے۔

یہ زرد رنگ کا خضاب استعمال کیا کرتے تھے۔

بیعت عقبہ میں شرکت کرنے والوں میں سے' سب سے آخر میں مدینہ منورہ میں انہی کا انتقال ہوا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بکثرت احادیث روایت کرنے والے صحابہ کرام میں سے ایک ہیں۔

آپ سے امام باقر رضی اللہ عنہ' ابو عمرو بن دینار' ابو زبیر مکی' عطاء' مجاہد وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

طبقات خلیفة (ص 78 99) معرفة الصحابة لابی نعیم (228/3) الجمهرة لابن حزم (ص 354) الاستيعاب (205/1) اسد الغابة (271/1) تجريد اسماء الصحابة (63/1) الاصابة (201/1) التهذيب (9/2) التقريب (ص 132)

طبقات خليفة (ص 94) التاريخ الكبير (167/2) الجرح والتعديل (356/2) معجم الصحابة للبغوی (ق 30/ب) الثقات لابن حبان (43/3) معرفة الصحابة لابی نعيم (219/3) الاستيعاب (200/1) اسد الغابة (275/1) تهذيب الكمال (366/4) تجريد اسماء الصحابة (64/1) الاصابة (203/1) التهذيب (12/2) التقريب (ص 133) المغنى لمحمد طاهر (ص 144) الرياض المستطابة (ص 42) بقى ابن مخلد ومقدمة مسنده (ص 136)

طبقات ابن سعد (88/7) طبقات خليفة (ص 102) التاريخ الكبير (207/2) الجرح والتعديل (492/2) معجم الصحابة للبغوی (ق 34/ب) الثقات لابن حبان (51/3) المستدرك للحاكم (564/3) معرفة الصحابة لابی نعيم (ج 1 ق 121/ا) الاستيعاب (219/1) اسد الغابة (307/1) سير اعلام النبلاء (189/3) تجريد اسماء الصحابة (73/1) الكاشف (122/1) الاصابة (222/1) التهذيب (42/2) التقريب (ص 136) الرياض المستطابة ص 44)

مشہور قول کے مطابق حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا انتقال ۷۴ ہجری میں ہوا۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۹۴ برس تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن زکریا بن ابوزائدۃ ہمدانی، ابوسعید کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 184ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۴۷/۲)(۶۳)۔

○ ابوحسین عبدالصمد بن علی بن محمد بن مکرم بغدادی الطستی الوکیل: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 346ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۵۵۵/۱۵-۵۵۶)۔

○ محمد بن بکیر، ابن واصل بغدادی ابوحسن نزدیل اصبھان، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ لیکن یہ غلطی کر جاتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۴۸/۲)(۸۳)۔

○ قاسم بن عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب، العمری مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں کذاب قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 160ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۸/۲)(۲۶)۔

○ محمد بن منکدر بن عبداللہ بن الھدیر، تیمی مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرا طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 130ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۱۰/۲)(۷۳۶)۔

•••———•••———•••

35- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ اَرْبَعِيْنَ قُلَّةً لَمْ يَنْجُسْ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب پانی چالیس قلے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

۳۵-اخرجه ابن جرير الطبري في تهذيب الآثار رقم (۱۰۸۹) من طريق روح بن القاسم' به- واخرجه ابن ابي شيبة (۱/ ۱٤٤)' وابو عبيد في الطهور رقم (۱۷۰)' والعقيلي في الضعفاء (۲/ ٤٧۲)' والبيهقي (۱/ ۲٦۲)' وابن المنذر في الاوسط (۱/ ۲٦٤)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبید اللہ عمر بن میسرۃ قواریری ابوسعید بصری، نزیل بغداد: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 235ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳۷)(۱۴۸۹)۔

○ روح بن قاسم تمیمی عنبری ابوغیاث: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 141ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: (۱/۲۴۵)(۱۲۲)۔

•••———•••———•••

36- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَأَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ أَرْبَعِينَ قُلَّةً لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب پانی چالیس قلے ہو' تو کوئی چیز اسے ناپاک نہیں کرتی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسماعیل بن بختری، حسانی، ابوعبد اللہ واسطی نزیل بغداد: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۴۴)(۴۵)۔

○ فضل بن دکین، کوفی تیمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) الاحول ابونعیم الملائی، یہ امام بخاری کے استاد ہیں: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 218ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۱۰)(۳۴)۔

37- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مِثْلَهُ سَوَاءً.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۳۷- رواه البيهقي (۱/۲۶۲)- وانظر الحديث رقم (۳۵)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن صالح بن عبدالرحمٰن ابوعلی صفار النحری صاحب مبرد: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 341ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۰۲/۶)(۳۳۴۴)۔

○ احمد بن منصور بن سیار البغدادی الرمادی ابوبکر: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 265ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۷۲/۱)(۳۲۵)۔

38- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِى الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ اَرْبَعِيْنَ قُلَّةً لَمْ يُنَجِّسْهُ شَىْءٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب پانی چالیس قلے ہو جائے تو کوئی بھی چیز اسے ناپاک نہیں کرتی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن یحییٰ بن جعد عبدی ابوعلی بن ابوربیع جرجانی نزیل بغداد: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 263ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۷۲/۱)(۳۲۵)۔

39- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِىُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ اَرْبَعِيْنَ قُلَّةً لَمْ يَنْجُسْ .اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا.

☆☆ محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: جب پانی چالیس قلے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا' یا شاید اسی کی مانند کوئی لفظ انہوں نے بیان کیا ہے۔

40- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِىُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ

۳۹- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۱۴۴/۱)' وابن جرير في تهذيب الآثار رقم (۱۰۹۰)' والعقيلي في الضعفاء الكبير (۴۷۲/۳)' والبيهقي في السنن (۲۶۲/۱)-

۴۰- اخرجه ابو عبيد في الطهور رقم (۱۷۱)-

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَدْرَ أَرْبَعِينَ قُلَّةً لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا . كَذَا قَالَ وَخَالَفَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ رَوَوْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالُوا أَرْبَعِينَ غَرْبًا وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ أَرْبَعِينَ دَلْوًا .سُلَيْمَانُ بْنُ سِنَانٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ كَذَا ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ .

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابوہریرہ اپنے والد (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) کا یہ قول نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں:

''جب پانی چالیس قلے کی مقدار تک پہنچ جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا''۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' بعض روایات میں ''چالیس بڑے ڈول'' کا لفظ استعمال ہوا ہے' بعض روایات میں ''چالیس چھوٹے ڈول'' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

(یعنی یہ لفظ ''قلے'' کی جگہ استعمال ہوا ہے۔)

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہارون بن معروف مروزی ابوعلی خزاز ضریر نزیل بغداد،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 231ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۳/۲)(۲۵)۔

○ عبداللہ بن لھیعۃ، ابن عقبۃ حضرمی ابوعبدالرحمٰن مصری قاضی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 174ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۴۴/۱)(۵۷۴)

○ یزید بن ابوحبیب مصری ابورجاء،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 128ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۶۳/۲)(۲۳۷)۔

○ سلیمان بن سنان مزنی مدنی نزیل مصر،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۶/۱)(۴۴۹)۔

○ عبدالرحمٰن بن ابوہریرۃ،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہوں نے اپنے والد حضرت ابوہریرہ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔ شیخ ابن حبان نے کتاب ''الثقات'' میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الثقات (۸۲/۵)۔

2- باب الْمَآءِ الْمُتَغَيِّرِ

باب: وہ پانی جو تبدیل ہو چکا ہو

41- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ السَّرَّاجِ حَدَّثَنَا اَبُوْ شُرَحْبِيلَ عِيسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلٰى رِيْحِهٖ اَوْ عَلٰى طَعْمِهٖ.

☆☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''پانی پاک کرنے والی چیز ہے' ماسوائے اس پانی کے' جس کی بو یا ذائقے پر (ناپاک چیز) غالب آ جائے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن سراج بن عبداللہ ابوحسن، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 308ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱/۴۳۱-۴۳۳) (۶۳۲۳)۔

○ عیسیٰ بن خالد خراسانی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۶/۲۷۵) (۱۵۲۵)۔

○ مروان بن محمد بن حسان اسدی دمشقی طاطری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 210ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۳۹) (۱۰۲۴)۔

○ رشدین، ابن سعد بن مفلح مھری، ابوحجاج مصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 188ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۵۱) (۹۲)۔

○ معاویہ بن صالح بن حدیر، حضرمی ابوعمرو او ابوعمرو او ابوعبدالرحمٰن حمصی قاضی الاندلس، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 198ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۵۹) (۱۳۳۲)۔

○ راشد بن سعد مقرائی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرا طبقے

۴۱- اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۱/۲۵۹-۲۶۰)، نحوه وقد ضعف الحديث ابن الملقن في البدر المنير (۲/۷۶)، والحافظ في التلخيص (۱/۱۶)، وكذا الزيلعي في نصب الراية (۱/۹۵)-

سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 108ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۴۰)(۳)۔

توضیح مسئلہ:

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب کے تحت مختلف روایات نقل کی ہیں' جس میں سے بعض احادیث ہیں' بعض تابعین کے اقوال ہیں اور بعض آثار ہیں۔ ان روایات میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: اگر پانی میں کوئی چیز مل جاتی ہے اور وہ پانی کے رنگ' بو یا ذائقے کو تبدیل کر دیتی ہے تو اس کا حکم کیا ہوگا؟

اگر پانی میں کوئی نجاست گر جاتی ہے تو اب سب سے پہلے اس بات کا جائزہ لیا جائے گا' وہ پانی ٹھہرا ہوا ہے یا بہہ رہا ہے؟ یا پھر بعض حصہ ٹھہرا ہوا ہے اور بعض حصہ بہہ رہا ہے؟

اگر وہ پانی ٹھہرا ہوا ہو' تو پھر آپ نجاست کا جائزہ لیں گے۔ اگر وہ کوئی ایسی نجاست ہو جو پانی میں حل ہو سکتی ہو' جیسے پیشاب ہو یا کوئی ایسا مردار ہو جس کا خون یا غلاظت بہہ سکتی ہو' تو پھر اس بات کا جائزہ لیا جائے گا' اگر وہ نجاست پانی کی کسی ایک صفت کو تبدیل کر دیتی ہے' یعنی وہ صفت ذائقہ بھی ہو سکتی ہے' رنگ بھی ہو سکتا ہے اور بو بھی ہو سکتی ہے' تو ایسی صورت میں وہ پانی ناپاک شمار ہوگا۔

اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''پانی پاک ہوتا ہے' اسے کوئی بھی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے ماسوائے اس چیز کے جو پانی کے ذائقے یا بو کو تبدیل کر دے''۔

اس حدیث میں اگرچہ صرف ذائقے اور بو کا لفظ استعمال ہوتا ہے لیکن فقہاء نے رنگ کو بھی اس پر قیاس کیا ہے' کیونکہ یہ بھی پانی کے بنیادی اوصاف میں سے ایک ہے۔ جس طرح ذائقہ اور بو پانی کے اوصاف میں سے ایک ہے' ہم اس سے پہلے بھی یہ بات بیان کر چکے ہیں' اور اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے: جب نجاست پانی کے ذائقے' رنگ یا بو کو تبدیل کر دے' تو ایسے پانی کے ساتھ وضو کرنا یا طہارت حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔

•••———•••———•••

42- حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَحْوَصِ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَنْجُسُ الْمَاءَ اِلَّا مَا غَيَّرَ طَعْمَهُ اَوْ رِيْحَهُ . لَمْ يُجَاوِزْ بِهٖ رَاشِدٌ وَّاَسْنَدَهُ الْغُضَيْضِيُّ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ.

☆☆ حضرت راشد بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

۴۲- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/ ۲٦٠) كتاب الطهارة' باب نجاسة الماء الكثير اذا غيرته النجاسة' والطحاوي في شرح معاني الآثار (۱/ ۱٦)' وابن ابي حاتم في العلل (۱/ ٤٤)' وقد رواه عبد الرزاق في المصنف (۱/ ۸٠) رقم (۲٦٤)۔

''پانی کو کوئی بھی چیز ناپاک نہیں کرتی' ماسوائے جو چیز اس کے ذائقے یا بو کو تبدیل کر دیں''۔
مذکورہ روایت راشد بن سعد تک منقول ہے' تاہم غضیضی نے اس حدیث کو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن حسن بن اسحاق بن ابراہیم بن عبداللہ ابوعلی المعروف بابن صواف، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 359ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۸۹/۱)(۱۴۰)۔

○ حامد بن محمد بن شعیب بن زہیر ابوالعباس بلخی مودب، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 309ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۶۹/۸-۱۷۰) رقم (۴۲۸۰)۔

○ سریج بن نعمان بن مروان جوہری ابوحسن بغدادی،علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 210ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۸۵/۱)(۶۲)۔

43- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ الْاَبَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْغَضِيضِيُّ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ اَبُو الْحَجَّاجِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لاَ يُنَجِّسُ الْمَاءَ شَيْءٌ اِلَّا مَا غَيَّرَ رِيحَهُ اَوْ طَعْمَهُ . لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَالصَّوَابُ فِيْ قَوْلِ رَاشِدٍ .

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی' ماسوائے اس چیز کے جو اس پانی کی بو اور ذائقے کو تبدیل کر دے۔

اس روایت کو ''مرفوع'' کے طور پر صرف رشدین بن سعد نے نقل کیا ہے اور یہ راوی مستند نہیں ہے' صحیح یہ ہے' یہ راشد بن سعد کے قول پر منقول ہے۔

۴۳- اخرجه ابن ماجه (۱/ ۱۷٤) كتاب الطهارة وسننها' باب الحياض الحديث (۵۲۱)' والبيهقي في الكبرٰى (۱/ ۲۵۹)' (۱/ ۲۵۹-۲٦۰) كتاب الطهارة' باب نجاسة الماء الكثير اذا غيرته نجاسة- والطبراني في الكبير (۷/ ۱۲۳) رقم (۷۵۰۳)-

حدیث روایت کرنے والے صحابی کا تعارف:

حضرت صدی بن عجلان رضی اللہ عنہ (ابوامامہ باہلی)

ان کا سلسلہ نسب یہ ہے:
صدی بن عجلان بن حارث۔ بعض حضرات نے صدی بن عجلان بن وہب بیان کیا ہے۔ ان کی کنیت ''ابوامامہ بن باہلی'' ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ باہلہ کی شاخ سہم سے ہے۔ تاہم یہ ان کنیت ''ابوامامہ باہلی'' سے زیادہ مشہور ہیں۔ انہوں نے شام کے شہر حمص میں رہائش اختیار کی تھی۔

سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: شام میں صحابہ کرام میں سب سے آخر میں انہی کا انتقال ہوا۔

تاہم دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: شام میں انتقال کرنے والے آخری صحابی حضرت عبداللہ بن بشیر رضی اللہ عنہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوالعباس احمد بن علی بن مسلم الابار، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 290ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۳، ۴۴۳، ۴۴۴) (۲۱۸)، ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۰۶/۴-۳۰۷)، العبر (۸۵/۲-۸۶)۔

○ محمد بن یوسف بن صباح الغضیضی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 239ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۹۲/۳) (۱۵۱۳)۔

•••———•••———•••

44- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرَّانِيُّ اَبُوْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْحَرَشِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی''۔

۴۴-وقع في اسناده (محمد بن موسى الحرشي)' وهو تحريف' فانه (محمد بن موسى الحرشي)' فانه هو الذي يروي عن فضيل بن سليمان النميري كما في تهذيب الكمال (۲۲/ ۴۷۴)' وكذا ايضا ذكره ابن الملقن في البدر المنير (۷۵/۲)- والحديث عزاه ابن الملقن الى (قاسم بن اصبغ وحسن اسناده' وللحديث شواهد من حديث جابر وابن عباس وعائشة- ينظر تخريجها في تلخيص الحبير والبدر المنير-

حدیث روایت کرنے والے صحابی کا تعارف:

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے:
سہل بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو
آپ انصار کے خاندان بنو ساعدہ سے تعلق رکھتے ہیں۔
آپ کی کنیت "ابوالعباس" بعض لوگوں نے ابویحییٰ بیان کی ہے۔
حضرت سہل رضی اللہ عنہ کا انتقال 88 ہجری میں 96 برس کی عمر میں ہوا۔
بعض حضرات کے بیان کے مطابق آپ کا انتقال 91 ہجری میں 100 برس کی عمر میں ہوا۔
مدینہ منورہ میں انتقال کرنے والے یہ سب سے آخری صحابی ہیں۔
ابوحاجر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' وہ فرماتے ہیں: جب میں فوت ہو جاؤں گا تو تم کسی کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنو گے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: (یعنی پھر کوئی صحابی باقی نہیں رہے گا)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ الامام ابوحسن علی بن احمد بن عبدالعزیز جرجانی محتسب: انہوں نے امام فربری سے "صحیح بخاری" روایت کی ہے۔ جبکہ امام حاکم نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ان کا انتقال 366ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "سیر اعلام النبلاء" از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۶/ ۲۴۷) (۱۷۳)۔

○ محمد بن موسیٰ بن نفیع الحرشی، :علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "لین" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 248ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۱۱) (۷۴۸)۔

○ فضیل بن سلیمان النمیری، ابوسلیمان بصری علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 183ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۱۲) (۶۳)۔

○ سلمۃ بن دینار ابوحازم اعرج الاثور التمار مدنی قاضی، :علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۱۶) (۳۶۰)۔

•••———•••———•••

45- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَيْهِ رِيْحُهُ اَوْ طَعْمُهُ . مُرْسَلٌ .وَوَقَفَهُ اَبُوْ اُسَامَةَ عَلٰى رَاشِدٍ.

☆☆ راشد بن سعد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

پانی کو کوئی بھی چیز ناپاک نہیں کرتی ماسوائے اس چیز کے جس کی بو یا ذائقہ اس پانی پر غالب آ جائے۔

یہ روایت ''مرسل'' ہے اور ابواسامہ نامی راوی نے اسے راشد بن سعد تک ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

46- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُو الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ وَّرَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَا اَلْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ اِلَّا مَا غَيَّرَ رِيْحَهُ اَوْ طَعْمَهُ.

☆☆ ابوعون راشد بن سعد بیان کرتے ہیں: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی' ماسوائے اس چیز کے' جو پانی کی بو یا اس کے ذائقے کو تبدیل کر دے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوبختری عبداللہ بن محمد بن شاکر عنبری بغدادی مقری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 270ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۳/۳۳،۳۴) (۱۹)، ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۰/۸۲-۸۳)۔ المنتظم (۵/۷۷)۔

○ محمد بن عبید اللہ بن ابوسعید ابوعون ثقفی کوفی اعور، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۸۷)(۴۹۲)۔

•••———•••———•••

47- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ كُلُّهُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

☆☆ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پانی پاک ہوتا ہے' اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

۴۵- رواہ البیہقی فی الکبری (۱/۲۶۰) کتاب الطہارۃ' باب الماء الکثیر اذا غیرتہ النجاسۃ-

۴۷- اخرجہ البیہقی فی الکبری (۱/۲۵۹) کتاب الطہارۃ باب الماء الکثیر لا ینجس بنجاسۃ-

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں سعید بن میتب رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ نقل کیا ہے۔ جن کا اجمالی تعارف درج ذیل ہے:

حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ

سعید بن میتب ابن حزن بن ابووہب بن عمرو بن عائذ بن عمران ابومحمد القرشی المخزومی، عالم اہل المدینۃ،

انہوں نے حضرت عمر کی زیارت کی ہے۔ اور حضرت عثمان' حضرت علی' حضرت زید بن ثابت' حضرت ابوموسیٰ اشعری' حضرت سعد بن ابی وقاص' سیّدہ عائشہ صدیقہ' سیّدہ اُم سلمہ' حضرت ابو ہریرہ' حضرت عبداللہ بن عباس اور دیگر صحابہ کرام سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ان سے احادیث روایت کرنے والے حضرات یہ ہیں:

ادریس بن صبیح-اسامۃ بن زید اللیثی-اسماعیل بن امیۃ-بشیر-عبد الرحمٰن بن حرملۃ-عبد الرحمٰن بن حمید بن عبدالرحمٰن-عبد الکریم الجزری-عبد المجید بن سہیل-عبیداللہ بن سلیمان العبدی-عثمان بن حکیم-عطاء الخراسانی-عقبۃ - ابن حریث-علی بن جدعان-علی بن نفیل الحرانی-عمارۃ بن عبداللہ ابن طعمۃ-عمرو بن شعیب-عمرو بن دینار-عمرو بن مرۃ-عمرو بن مسلم اللیثی-غیلان بن جریر-القاسم بن عاصم-ابنہ محمد بن سعید-قتادۃ-محمد بن صفوان-محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولبیبۃ-ابوجعفر بن علی-محمد بن عمرو بن عطاء-الزہری-ابن المنکدر-معبد ابن ہرمز-معمر بن ابوحبیبۃ-موسیٰ بن وردان-میسرۃ الاشجعی-... بن مہران-ابوسہیل نافع بن مالک- الزہری-قتادۃ-عمرو بن دینار-یحییٰ بن سعید الانصاری-بکیر بن الاشج-داود بن ابوہند-سعد بن ابراہیم-علی بن زید بن جدعان-شریک بن ابونمر-عبدالرحمٰن بن حرملۃ

آپ کی کنیت ابومحمد ہے۔ آپ قریش سے تعلق رکھتے ہیں۔

آپ اپنے وقت کے مدینہ منورہ کے جلیل القدر عالم تھے۔

آپ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مرسل احادیث نقل کی ہیں۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور ان کے والد حضرت میتب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ ان کی احادیث بخاری و مسلم میں موجود ہیں۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ' حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ' حضرت معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ان کی روایات صحیح مسلم میں منقول ہیں۔

*طبقات ابن سعد 119/5 ، طبقات خلیفۃ ت 2096، تاریخ البخاری 510/3 ، المعارف 437، المعرفۃ والتاریخ 468/1 ، الجرح والتعدیل القسم الاول المجلد الثانی 59، الحلیۃ 161/2 ، طبقات الفقہاء للشیرازی 57، تہذیب الاسماء واللغات القسم الاول من الجزء الاول 219-فیات الاعیان 375/2 ، تہذیب الکمال ص 505، تاریخ الاسلام 4/ 4 و 188، تذکرۃ الحفاظ 51/1 ، العبر 110/1 ، تذہیب التہذیب 2/ 28 آ، البدایۃ والنہایۃ 99/9 ، غایۃ النہایۃ ت 1354، تہذیب التہذیب 84/4 ، النجوم الزاہرۃ 228/1 ، طبقات الحفاظ للسیوطی 17، خلاصۃ تذہیب التہذیب 143، شذرات الذہب 102./1

انہوں نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو احادیث نقل کی ہیں۔ وہ صحیح بخاری میں موجود ہیں۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو احادیث نقل کی ہیں وہ چاروں سند میں موجود ہیں۔

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرسل روایات نقل کی ہیں۔

ان سے بکثرت لوگوں نے احادیث نقل کی ہیں۔

حضرت سعید بن میتب رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں پیدا ہوئے تھے۔

قتادہ فرماتے ہیں: میں نے سعید بن میتب سے بڑا عالم اور کوئی نہیں دیکھا۔

علی بن مدینی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق تابعین میں سعید بن میتب سے بڑا عالم اور کوئی نہیں ہے۔ وہ میرے نزدیک سب سے جلیل القدر تابعی ہیں۔ ابن موسیٰ بیان کرتے ہیں: جب سعید بن میتب فتویٰ دیتے تھے۔ اس وقت بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حیات تھے۔

محمد بن یحییٰ بن حبان بیان کرتے ہیں: اپنے زمانے میں سعید بن میتب فتویٰ دینے میں مقدم تھے۔

سعید بن میتب کا انتقال ۹۴ ہجری میں ہوا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یعقوب بن ابراہیم بن احمد بن عیسیٰ بن بختری ابوبکر بزاز یعرف بالجراب، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 322ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۴/۲۹۳-۲۹۴)(۷۵۹۷)۔

○ ہشیم، ابن قاسم بن دینار السلمی ابومعاویۃ بن ابوخازم، واسطی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 183ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۲۰)(۱۰۳)۔

○ داؤد بن ابوھند قشیری (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابوبکر او ابومحمد بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 140ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۳۵)(۴۵)۔

○ سعید بن میتب بن حزن بن ابووہب بن عمرو بن عابد بن عمران بن مخزوم قرشی مخزومی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۰۵،۳۰۶)(۲۶۰)۔

•••———•••———•••

48- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ - يَعْنِىْ ابْنَ

اَبِیْ شَیْبَةَ - حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ سَاَلْنَاهُ عَنِ الْغُدْرَانِ وَالْحِیَاضِ تَلِغُ فِیْهَا الْکِلَابُ فَقَالَ اُنْزِلَ الْمَاءُ طَهُوْرًا لَا یُنَجِّسُهُ شَیْءٌ.

☆☆ داؤد بن ابوہند بیان کرتے ہیں: ہم نے سعید بن مسیب سے کنویں اور ایسے حوض کے بارے میں دریافت کیا جس میں سے کتے بھی پی لیتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: پانی تو پاک چیز کے طور پر نازل کیا گیا ہے' اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ وقع فی (ط): (محمد) والصواب ما اثبتناہ وقد تقدمت الترجمۃ۔ ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۱/۳۰۲،۳۰۳) (۲۰۹۲)۔

○ یحییٰ بن ابوطالب جعفر بن الزبرقان، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۷/۱۹۱) (۹۵۵۵)۔

49- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْفَارِسِیُّ وَعُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ اَنْبَاَنَا دَاوُدُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی الْمَاءَ طَهُوْرًا فَلَا یُنَجِّسُهُ شَیْءٌ.

☆☆ داؤد سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے پانی کو پاک چیز کے طور پر نازل کیا ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی''۔

50- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّیَّاتُ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِی الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ کَرَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ کَثِیْرٍ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِی الْحُسَیْنُ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ کَثِیْرٍ الْمَخْزُوْمِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ کَعْبٍ الْقُرَظِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَتَوَضَّاُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِیَ یُلْقٰی فِیْهَا الْمَحِیْضُ وَالنَّتْنُ

۴۸- اخرجه ابن ابي شيبة (۱/۱۳۲) رقم (۱۵۱۸) قال: حدثنا ابن علية به كما ذكره المصنف' ومن طريق المصنف اخرجه البيهقي (۱/۲۵۹)-

۵۰- اخرجه ابو داؤد (۱/۵۵) كتاب الطهارة' باب ما جاء في بئر بضاعة' الحديث (۶۷)' والشافعي في المسند (۱/۲۱) كتاب الطهارة' باب في المياه' الحديث (۳۵)' وابو داؤد الطيالسي (۲۹۲)' واحمد (۳/۳۱) في مسند ابي سعيد الخدري رضي الله عنه' والترمذي (۱/۹۵): كتاب الطهارة' باب ماجاء ان الماء لا ينجسه شيء' الحديث (۶۶)' والنسائي (۱/۱۷۴): كتاب المياه' باب ذكر بئر بضاعة' وابن الجارود ص (۲۷) باب في طهارة الماء' الحديث (۴۷)' والطحاوي في شرح معاني الآثار (۱/۱۱) كتاب الطهارة' والبيهقي (۱/۲۵۷) كتاب الطهارة' باب الماء الكثير لا ينجس بنجاسة-

وَقَالَ يُوسُفُ وَالْجِيَفُ وَقَالُوا وَلُحُومُ الْكِلَابِ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ .

وَالْحَدِيثُ عَلَى لَفْظِ ابْنِ أَبِي عَوْنٍ .وَقَالَ يُوسُفُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! ہم لوگ ''بضاعہ'' کنویں سے وضو کر لیتے ہیں' حالانکہ اس میں حائضہ عورتوں کے کپڑے اور دیگر گندی چیزیں ڈالی جاتی ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''مردار'' ڈالا جاتا ہے۔

بعض راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کتے کا گوشت ڈال دیا جاتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی پاک ہوتا ہے' اُسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

حدیث کے یہ الفاظ ابن ابوعون نامی راوی کے نقل کردہ الفاظ کے مطابق ہیں۔

حدیث روایت کرنے والے صحابی کا تعارف:

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ (ابوسعید خدری)

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بن حنان بن عبید بن ثعلبہ بن امجد (یہ امجد نامی صاحب کا نام خدرہ ہے) بن اوس بن حارث بن خزرج۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج سے ہے۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی کنیت کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کی کنیت ''ابوسعید خدری'' ہے۔

یہ مشہور اور فاضل صحابہ کرام میں سے ایک ہیں۔

آپ سے بہت سی احادیث منقول ہیں۔

انہوں نے سب سے پہلے غزوۂ خندق میں شرکت کی تھی۔

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ۱۲ غزوات میں شرکت کی تھی۔

صحابہ کرام میں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

تابعین میں سے ابوسلمہ' عبیداللہ بن عبداللہ' عطاء بن عبداللہ' عطاء بن یسار' ابوامامہ بن سہل اور دیگر حضرات نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا انتقال ۷۴ ہجری میں ہوا اور انہیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

توضیح مسئلہ:

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

''بضاعہ'' کے کنوئیں کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ علامہ جزری فرماتے ہیں: ''بضاعہ'' مدینہ منورہ میں موجود ایک معروف کنویں کا نام ہے' عام طور پر اس لفظ میں حرف ''ب'' پر پیش پڑھی جاتی ہے' البتہ بعض حضرات نے اس پر ''زبر'' بھی پڑھی ہے۔ اس طرح بعض حضرات نے ''ض'' کی جگہ ''ص'' نقل کیا ہے۔[1]

صاحب ہدایہ بیان کرتے ہیں:

''بضاعہ'' ایک ایسا کنواں تھا جس کا پانی بہتا ہوا باغات میں جایا کرتا تھا' اور بہتے ہوئے پانی کا حکم یہ ہے: اگر اس میں نجاست گر بھی گئی ہو' تو اس پانی کے ساتھ وضو کرنا جائز ہوتا ہے' بشرطیکہ اس نجاست کا اثر پانی میں موجود نہ ہو' کیونکہ پانی کے بہاؤ کے ساتھ وہ نجاست ایک جگہ پر ٹھہر نہیں سکتی' اور یہاں نجاست کے اثر سے مراد اس کی بو' ذائقہ یا رنگ ہے۔

بہتے ہوئے پانی سے مراد یہ ہے: جسے تکرار کے ساتھ استعمال نہ کیا جا سکے' کیونکہ جسے پہلے استعمال کیا گیا ہوگا' وہ تو بہہ کے آگے جا چکا ہوگا' اور دوبارہ استعمال ہونے والا پانی مختلف ہوگا۔[2]

•••———•••———•••

51- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالِجٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ سَلِيطِ بْنِ اَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يُقَالُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ يُسْتَقَى الْمَاءُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ يُلْقَى فِيهَا لُحُومُ الْكِلَابِ وَالْمَحَائِضُ وَعَذِرُ النَّاسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ .

خَالَفَهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ رَوَاهُ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ سَلِيطٍ فَقَالَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ قَالَهُ يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' جب آپ سے یہ عرض کی گئی: یارسول اللہ! ہم لوگ ''بضاعہ'' کے کنویں سے پانی پیتے ہیں' حالانکہ اس میں کتوں کا گوشت' حیض والی عورتوں کے کپڑے اور لوگوں کی گندگی ڈال دی جاتی ہے (تو اس کا کیا حکم ہے)؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی پاک ہوتا ہے' اسے کوئی بھی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس کی سند میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔

---

[1] النہایہ فی غریب الاثر از ابن اثیر جزری صفحہ 469/1

[2] الہدایہ شرح بدایۃ المبتدی از ابوالحسن علی بن ابوبکر الفرغانی' کتاب الطہارۃ

۵۱- اخرجه ابو داؤد (۱۸/۱) کتاب الطهارة باب ما جاء في بئر بضاعة الحديث (٦٧)' واحمد في مسنده (٨٦/٣)' والطحاوي في شرح معاني الآثار (١١/١)' والطيالسي رقم (٢١٩٩)' والبيهقي في سننه (٢٥٦/١) كتاب الطهارة' باب الماء القليل ينجس بنجاسة-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن معاویۃ بن مالج، ابوجعفر بغدادی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۰۸)(۷۱۶)۔

○ محمد بن سلمۃ بن عبد اللہ باہلی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) حرانی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 291ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۶۶)(۲۶۵)۔

○ سلیط ابن ایوب بن حکم انصاری' مدنی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۱۹)(۳۹۵)۔

•••——•••——•••

52- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَيَّارٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُسْتَوْرِدِ حَدَّثَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِىْ تَكُوْنُ فِيْمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ الْكِلَابَ وَالسِّبَاعَ تَرِدُ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهَا مَا اَخَذَتْ فِىْ بُطُوْنِهَا وَلَنَا مَا بَقِىَ شَرَابٌ وَّطَهُوْرٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان حوضوں کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو مکہ مکرمہ اور مدینہ کے راستے میں مختلف جگہ پر آتے ہیں' آپ کو بتایا گیا: کتے اور درندے ان حوضوں سے پانی پیتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے پیٹ میں جو کچھ وہ ڈال لیتے ہیں وہ ان کا ہوا اور جو بچ جائے وہ ہمارے پینے کے قابل ہے اور صاف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد اللہ بن المستورد' یہ ابوسیار کے نام سے معروف ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۴۲۷)(۲۹۳۹)۔

اخرجه البيهقي (۱/۲۵۸) كتاب الطهارة باب الماء الكثير لا ينجس بجاسة تحدث فيه ما لم يتغير' وعزاه الزيلعي في نصب الراية (۱/۱۳۶) الى ابن ماجه-

○ احمد بن عمرو بن عبداللہ بن عمرو بن السرح، ابوالطاہر مصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 62ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۳)(۹۷)۔

○ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم، العدوی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 255ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۸۰)(۹۴۱)۔

○ زید بن اسلم العدوی، مولی عمر، ابوعبداللہ، او ابواسامۃ، مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 182ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۷۲)(۱۵۷)۔

○ عطاء بن یسار ہلالی، ابومحمد مدنی، مولی میمونۃ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 94ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۳)(۲۰۴)۔

•••——•••——•••

53- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَوْكَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي سَلِيطُ بْنُ اَيُّوبَ بْنِ الْحَكَمِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قِيلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ اِنَّهُ يُسْتَقَى لَكَ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ بِئْرِ بَنِي سَاعِدَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا مَحَائِضُ النِّسَاءِ وَلُحُومُ الْكِلَابِ وَعَذِرُ النَّاسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: آپ کے لیے ''بضاعہ'' نامی کنویں سے پانی لایا جاتا ہے' جو ''بنوساعدہ'' کا کنواں ہے' اس کنویں میں حیض والی عورتوں کے کپڑے' کتوں کا گوشت اور لوگوں کی گندگی ڈالی جاتی ہے۔تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی پاک ہوتا ہے' اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن صالح بن علی بن سیار علی بن ابوطالب بن ابولیلیٰ ابوبکر ازدی :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 324ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد' از شیخ ابوبکر

احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۰۸/۱) رقم (۱۸۵)

○ محمد بن شوکر بن رافع بن شداد، ابوجعفر طوسی الاصل، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۵۲/۵) (۲۸۷۰)۔

○ یعقوب بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن عوف زہری ابویوسف، مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 208ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۷۴/۲) (۳۶۹)۔

○ محمد بن سعد بن محمد بن حسن بن عطیۃ العوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 276ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۶۲/۶) (۷۵۸۹)۔

•••——•••——•••

54- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ سَلِيطِ بْنِ اَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِى سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

55- حَدَّثَنَا اَبُو ذَرٍّ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى بَكْرٍ الْوَاسِطِيُّ وَالْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِى عَمِّى حَدَّثَنَا اَبِى عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى سَلَمَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ

اَنَّهُ قِيلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَوَضَّاُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِىَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا الْمَحِيضُ وَلَحْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَىْءٌ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! ہم لوگ بضاعہ نامی کنویں سے وضوء کرلیا کریں؟ جس میں حیض والی عورتوں کے کپڑے' کتوں کا گوشت اور گندگی ڈال دی جاتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی پاک ہوتا ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن محمد بن سلیمان بن حارث بن عبدالرحمٰن، ابوذر الزدی المعروف باابن الباغندی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۸۶/۵) (۲۴۷۹)۔

○ العباس بن العباس بن محمد بن عبداللہ بن مغیرۃ، ابوحسین جوہری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 328ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲/۱۵۷)(۶۶۳۴)۔

○ عبیداللہ بن سعد بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری، ابوفضل بغدادی، قاضی اصبھان، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 260ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳۳)(۱۳۴۹)۔

○ عبداللہ بن ابوسلمۃ الماجشون، تیمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 106ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۲۰)(۳۵۴)۔

•••——•••——•••

56- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَوْكَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

57- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الزِّيَادِىُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ يَحْيَى الْاَسْلَمِىِّ عَنْ اُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِىَّ يَقُوْلُ شَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ.

☆☆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''بضاعہ'' کنویں کا پانی پیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ہارون بن عبداللہ بن حمید بن سلیمان بن مباح۔ ابوحامد حضرمی المعروف بالبعرانی :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 321ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۳۵۸)(۱۴۶۶)۔

○ محمد بن زیاد بن عبیداللہ الزیادی، ابوعبداللہ بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا

۵۷- اخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار (۱/۱۲)۔

ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۶۱)(۲۲۳)۔

○ محمد بن ابویحییٰ الاسلمی، مدنی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 147ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۴۳۵)۔

•••———•••———•••

58- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ وَيَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّ عُمَرَ وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرَّا بِحَوْضٍ فَقَالَ عَمْرٌو يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ اَتَرِدُ عَلٰى حَوْضِكَ هٰذَا السِّبَاعُ فَقَالَ عُمَرُ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَاِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا.

☆☆ ابوسعید اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ایک حوض کے پاس سے گزرے تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے حوض کے مالک! کیا تمہارے اس حوض پر درندے بھی آ کر پانی پیتے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حوض کے مالک! تم ہمیں اس بارے میں نہ بتاؤ (کیونکہ اس طرح کے حوض سے پانی پینے کے لیے) کبھی ہم درندوں کے بعد آ جاتے ہیں اور کبھی وہ ہمارے بعد آ جاتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن سعید بن فروخ، تیمی، ابوسعید قطان بصری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 198ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۴۸)(۷۲)۔

○ محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد تیمی، ابوعبداللہ، مدنی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 120ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۴۰) ت (ر)۔

○ ابوسلمۃ بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری، مدنی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 94ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب

۵۸- اخرجه مالك في الموطا (۱/ ۲۳-۲۴) كتاب الطهارة' باب الطهور للوضوء' الحديث (۱۴) ومن طريقه عبد الرزاق في المصنف (۱/ ۷۶) (۲۵۰)' والبيهقي (۱/ ۲۵۰) كتاب الطهارة' باب: سور سائر الحيوانات سوى الكلب والخنزير-

التہذیب''از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۳۰/۲)(۶۳)۔

○ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب بن ابوبلتعۃ، ابومحمد او ابوبکر مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 104ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب''از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۲/۲)(۱۱۷)۔

•••——•••——•••

3- باب الْوُضُوْءِ بِمَآءِ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب کے پانی سے وضو کرنا

59- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبُوشَنْجِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثُونَا عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَمَّا كُنَّا بِالشَّامِ اَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ جِئْتَ بِهٰذَا الْمَآءِ مَا رَاَيْتُ مَاءً عَذْبًا وَلَامَاءَ سَمَاءٍ اَطْيَبَ مِنْهُ .قَالَ قُلْتُ جِئْتُ بِهِ مِنْ بَيْتِ هٰذِهِ الْعَجُوْزِ النَّصْرَانِيَّةِ فَلَمَّا تَوَضَّاَ اَتَاهَا فَقَالَ اَيَّتُهَا الْعَجُوْزُ اَسْلِمِي تَسْلَمِي بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْحَقِّ .قَالَ فَكَشَفَتْ عَنْ رَاْسِهَا فَاِذَا مِثْلُ الثَّغَامَةِ فَقَالَتْ عَجُوْزٌ كَبِيْرَةٌ وَّاَنَا اَمُوتُ الْاٰنَ .فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

☆☆ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب ہم لوگ شام میں تھے تو میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پانی لے کر آیا' انہوں نے اس پانی سے وضو کرلیا اور پھر دریافت کیا: تم یہ پانی کہاں سے لے کر آئے ہو؟ میں نے اس سے زیادہ میٹھا اور اس سے زیادہ صاف کوئی آسمانی پانی بھی نہیں دیکھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: میں اسے ایک بوڑھی عیسائی عورت کے گھر سے لے کر آیا ہوں' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وضو کرلیا تو آپ اس خاتون کے پاس تشریف لائے' آپ نے ارشاد فرمایا: اے بوڑھی خاتون! تم اسلام قبول کرلو' سلامت رہو گی' اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس خاتون نے اپنے سر سے چادر ہٹائی تو اس کے بال ثغامہ (پھولوں کی طرح سفید) تھے' وہ بوڑھی عورت بولی: اب تو میں مرنے والی ہوں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہنا!

۵۹- اخرجه الشافعي في الام (۵٦/۱) كتاب الطهارة: باب ماء النصراني والوضوء منه' ومن طريقه البيهقي في الكبرى (۳۲/۱) كتاب الطهارة: باب التطهر في اواني المشركين اذا لم يعلم نجاسة' وفي المعرفة (۱۴۸/۱) كتاب الطهارة: باب الآنية' الحديث (۱۴۰)۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بن نفیل کا تعلق قریش کی شاخ ''بنو عدی'' سے ہے۔

آپ کی کنیت ''ابوحفص'' ہے۔

ایک روایت کے مطابق وہ ہشام بن مغیرہ کی صاحبزادی تھیں۔ اس روایت کی بنیاد پر ابوجہل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حقیقی ماموں تھا۔ جبکہ پہلی روایت کی بنیاد پر آپ کی والدہ ابوجہل کی چچازاد بہن تھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں حرب حجار کے چار برس بعد پیدا ہوا۔

اسلام قبول کرنے سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا شمار قریش کے معزز سرداروں میں ہوتا تھا۔ زمانۂ جاہلیت میں سفارت کا عہدہ انہی کے ساتھ مخصوص تھا۔ قریش کا یہ دستور تھا کہ جب ان کی آپس میں لڑائی ہوتی تھی یا کسی دوسری قوم کے ساتھ جنگ درپیش ہوتی تھی تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر بھیجا کرتے تھے مؤرخین نے یہ بات نقل کی ہے جس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا' اس وقت ان سے پہلے ۳۹ مردوں اور خواتین نے اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے پر ان کی تعداد ۴۰ ہوگئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان لے کر نازل ہوئے۔

''اے نبی! تمہارے لئے اللہ کافی ہے اور جو مومن تمہارے پیروکار ہیں وہ کافی ہیں''۔

مؤرخین نے یہ بات بھی نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دارارقم میں پوشیدگی کی زندگی بسر کر رہے تھے وہاں آپ نے یہ دعا کی تھی۔

''اے اللہ! عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام (یعنی ابوجہل) میں سے جو تجھے پسندیدہ ہو' اسے اسلام کی دولت سے نواز کر اسلام کو غلبہ عطا کر''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا قبول ہوئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ مؤرخین نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے ان کی بہن اور ان کے بہنوئی اسلام قبول کر چکے تھے اور انہی کی قرأت سن کر اور متاثر ہو کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے علم کے مطابق تمام مہاجرین نے چھپ چھپا کر ہجرت کی تھی لیکن عمر بن خطاب وہ فرد ہیں کہ جب انہوں نے ہجرت کا ارادہ کیا تو اپنی تلوار گردن میں لٹکائی' کمان کندھے پر رکھی' تیر ہاتھ میں لیے' لمبا نیزہ ہاتھ میں پکڑ کر خانہ کعبہ کے پاس آئے۔ قریش کے عمائدین خانہ کعبہ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہایت شان کے ساتھ سات مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ پھر مقام ابراہیم کے پاس آ کر اطمینان سے نماز پڑھی۔ پھر ہر ایک کی چوپال کے پاس گئے اور انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی ماں اسے روئے' اس کا بیٹا اس پر ماتم کرے' اس

کی بیوی بیوہ ہو جائے' اسے چاہئے کہ شہر سے باہر آ کر مجھے روک لے۔

دیگر روایات کے مطابق حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہلے ہجرت کی تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل اور مناقب بے شمار ہیں جن میں سے بعض روایات امام بخاری نے باقاعدہ عنوان کے تحت نقل کی ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔

بعض روایات کے مطابق حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دس سال چھ ماہ اور پانچ دن تک مسلمانوں کے خلیفہ رہے۔

ذوالحج کی ۲۶ تاریخ کو سن ۲۳ ہجری میں صبح کی نماز میں آپ کو زخمی کیا گیا اور اگلے برس محرم کی یکم تاریخ سن ۲۴ ہجری میں آپ کو دفن کیا گیا۔ آپ کو ایک ایرانی غلام ابولؤلؤ فیروز نے زخمی کیا تھا۔

آپ کی شہادت کے بعد حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

شعراء نے آپ کے انتقال پر مرثیے کہے جن میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مرثیے کے اشعار یہ ہیں:

''وہ تین لوگ جن کے فضائل ظاہر ہوئے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ)۔ وہ تروتازہ رہے۔ ان کو ان کے پروردگار نے جب ظاہر کیا تو کوئی مومن صاحب بصیرت ایسا نہیں ہے جو ان تینوں حضرات کے فضائل کا انکار کرے۔ یہ تینوں اپنی زندگی میں بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے تھے اور مرنے کے بعد بھی ان کی قبریں ایک دوسرے کے ساتھ مل گئیں''۔

واقدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ چمکتے ہوئے سفید رنگ کے مالک تھے۔ جن میں سرخی غالب تھی۔ آپ اپنی داڑھی پر زرد رنگ کا خضاب لگایا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن ابراہیم بن مہران بوشنجی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۱۰/۱) (۲۷۷)۔

○ سفیان بن عیینہ بن ابوعمران میمون ہلالی، ابومحمد، کوفی، ثم مکی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 198 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۲/۱) (۳۱۸)۔

•••——•••——•••

60- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَوَضَّاَ مِنْ بَيْتِ نَصْرَانِيَّةٍ اَتَاهَا فَقَالَ اَيَّتُهَا الْعَجُوزُ اَسْلِمِي تَسْلَمِي بَعَثَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ مُحَمَّدًا

(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَكَشَفَتْ عَنْ رَاْسِهَا فَاِذَا هِيَ مِثْلُ الثَّغَامَةِ فَقَالَتْ عَجُوْزٌ كَبِيْرَةٌ وَّاَنَا اَمُوْتُ الْاٰنَ ـ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ـ

☆☆ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عیسائی عورت کے گھر سے وضو کیا' پھر آپ اس خاتون کے پاس گئے' آپ نے ارشاد فرمایا: اے بڑی بی! اسلام قبول کر لو' تم سلامت رہو گی' اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ اس عورت نے اپنے سر سے چادر ہٹائی تو (اس کے بال ثغامہ پھول کی طرح سفید) تھے' اس بوڑھی عورت نے کہا: اب تو میں مرنے والی ہوں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہنا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خلاد بن اسلم صفار، ابوبکر بغدادی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۲۹)(۱۷۲)۔

4- باب الْبِئْرِ اِذَا وَقَعَ فِيْهَا حَيَوَانٌ

باب: جب کنویں میں کوئی جانور گر جائے

61- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ زِنْجِيًّا وَقَعَ فِيْ زَمْزَمَ يَعْنِيْ فَمَاتَ فَاَمَرَ بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاُخْرِجَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُنْزَحَ - قَالَ - فَغَلَبَتْهُمْ عَيْنٌ جَاءَ تْهُمْ مِنَ الرُّكْنِ فَاَمَرَ بِهَا فَدُسِمَتْ بِالْقَبَاطِيِّ وَالْمَطَارِفِ حَتّٰى نَزَحُوْهَا فَلَمَّا نَزَحُوْهَا انْفَجَرَتْ عَلَيْهِمْ.

☆☆ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک حبشی زم زم کے کنویں میں گر گیا' یعنی گر کے مر گیا' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حکم کے تحت اس کی لاش کو باہر نکالا گیا اور کنویں کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ ہدایت دی کہ اُسے صاف کر دیا جائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: لیکن چشمے کا پانی لوگوں کے قابو میں نہیں آیا' وہ رکن (حجر اسود) کی طرف سے آ گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے بارے میں ہدایت کی: وہ پوری طرح سے کپڑوں کے ذریعے بند کیا جائے' یہاں تک کہ وہ مکمل بند ہو جائے' جب لوگوں نے اُسے بند کیا تو پھر اس میں سے پانی باہر نکل آیا۔

٦١- اخرجه البيهقي في الكبرى (١/٢٦٦) كتاب الطهارة' باب ما جاء في نزح زمزم' وفي المعرفة (١/٣٢٢) كتاب الطهارة' باب نزح زمزم وغيرها من الآبار رقم (٤٠٥)-

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

آپ کا سلسلہ نسب ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔

آپ کی کنیت ''ابوالعباس'' ہے۔آپ قبیلہ قریش کی شاخ ''بنو ہاشم'' سے تعلق رکھتے ہیں۔آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں۔

آپ کی والدہ سیّدہ لبابہ کبریٰ بنت حارث رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔

ان کی عظمت علم کی وجہ سے انہیں ''حبر الامۃ'' (امت کا بڑا عالم) کا خطاب دیا گیا۔

جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خاندان کے افراد سمیت شعب ابی طالب میں محصور تھے۔

انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعابِ دہن ان کے منہ میں ڈالا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے دو مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی زیارت کی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ میرے لیے دعا کی ہے۔

ایک اور روایت میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ لپٹا لیا اور دعا کی:

''اے اللہ! اسے حکمت کا علم عطا کر''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی عمر ۱۳ برس تھی اور بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اس وقت ان کی عمر ۱۵ برس تھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ حکومت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بصرہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت سے کچھ عرصہ پہلے یہ بصرہ کو چھوڑ کر واپس حجاز چلے گئے تھے۔جنگِ جمل میں انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شرکت کی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

طبقات ابن سعد 365/2 طبقات خلیفة (ص 3/126/189) التاریخ الکبیر (3/5) الجرح والتعدیل (116/5) معجم الصحابة للبغوی (ق173/ب) الثقات لابن حبان (207/3) معرفة الصحابة لابی نعیم (ج 2ق17/ا) الاستیعاب (933/3) اسد الغابة (186/3) سیر اعلام النبلاء (331/3) تجرید اسماء الصحابة (320/1) الکاشف (90/2) الاصابة (90/4) التهذیب (276/5) التقریب (ص309) الریاض المستطابة (ص198) بقی بن مخلد و مقدمة مسنده (ص80)

جبکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کرنے والوں میں صحابہ کرام میں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بھائی کثیر بن عباس شامل ہیں۔

تابعین میں سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے علی' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عکرمہ اور کریب' ان کے علاوہ عطاء بن ابی رباح' مجاہد' ابن ابی ملیکہ' عمرو بن دینار' عبید بن عمیر' سعید بن مسیب' محمد عبیداللہ بن عبداللہ' سلیمان بن یسار' عروہ بن زبیر' ابوزبیر' محمد بن کعب' طاؤس' وہب بن منبہ اور دیگر بہت سے افراد نے احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا انتقال ''طائف'' میں ہوا۔

آپ کی نمازِ جنازہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے) محمد بن حنفیہ نے پڑھائی۔

جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی قبر کی مٹی کو برابر کر دیا گیا تو محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اللہ کی قسم! آج اس امت کا ایک بڑا عالم فوت ہو گیا ہے''۔

مشہور قول کے مطابق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا انتقال ۷۸ ہجری میں ہوا۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۷۰ سال تھی۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: وصال کے وقت ان کی عمر ۸۱ سال تھی اور ان کا انتقال ۷۰ ہجری میں ہوا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبداللہ بن مثنی بن عبداللہ بن انس بن مالک انصاری بصری، قاضی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۸۰)(۴۱۰)۔

○ ہشام بن حسان ازدی القردوسی، ابوعبداللہ بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 147ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۱۸)(۷۶)۔

○ محمد بن سیرین انصاری، ابوبکر بن ابوعمرۃ، بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 110ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۶۹)(۲۹۵)۔

•••——•••——•••

62- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِى

الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ غُلامًا وَقَعَ فِيْ بِئْرِ زَمْزَمَ فَنُزِحَتْ.

☆☆ حضرت ابوطفیل بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک لڑکا زم زم کے کنویں میں گر گیا تو اس کا سارا پانی نکالا گیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباس بن محمد بن حاتم الدوری، ابوفضل بغدادی، خوارزمی الاصل، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 271ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۹۹)(۱۶۱)۔

○ قبیصۃ بن عقبۃ بن محمد بن سفیان السوائی، ابوعمار کوفی :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۲۲)(۷۵)۔

○ جابر بن یزید بن حارث الجعفی ابوعبداللہ کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 127ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۲۳)(۱۷)۔

•••——•••——•••

63- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ كُلُّ نَفْسٍ سَائِلَةٍ لاَ يُتَوَضَّأُ مِنْهَا وَلٰكِنْ رُخِّصَ فِي الْخُنْفَسَاءِ وَالْعَقْرَبِ وَالْجَرَادِ وَالْجُدْجُدِ اِذَا وَقَعْنَ فِي الرِّكَاءِ فَلاَ بَأْسَ بِهِ .

قَالَ شُعْبَةُ وَاَظُنُّهُ قَدْ ذَكَرَ الْوَزَغَةَ .

☆☆ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ہر وہ جاندار جس کا خون بہتا ہو (اگر وہ کنویں میں گر جائے) تو اس کنویں کے پانی سے وضو نہیں کیا جائے گا' البتہ خنفساء' بچھو' ٹڈی' جھینگر' اگر کنویں میں گر جاتے ہیں' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے (یعنی ایسے کنویں کے پانی سے وضو کیا جا سکتا ہے)

شعبہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے' انہوں نے گرگٹ کا بھی ذکر کیا تھا۔

۶۲- اخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار (۱۷/۱)' حدثنا حسين بن نصر' ثنا الفريابي' ثنا سفيان' اخبرنا جابر' عن ابي الطفيل' فذكره' وذكره البيهقي في الكبرٰى (۲۶۶/۱)' وفي المعرفته (۳۲۴/۱)۔

۶۳- و الطحاوي في شرح المعاني (۱۷/۱)' وذكره ابن المنذر في الاوسط (۲۷۵/۱)۔

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ذکر کیا ہے جن کا تعارف درج ذیل ہے:

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ

ابوعمران، ابراہیم بن یزید بن قیس ابن الاسود بن عمرو بن ربیعۃ بن ذہل بن سعد بن مالک بن النخع، نخعی، الیمانی ثم الکوفی،

انہوں نے ان حضرات سے احادیث روایت کی ہیں:

مسروق-علقمۃ بن قیس-عبیدۃ سلمانی-ابو زرعۃ بجلی-خیثمۃ بن عبدالرحمٰن-ربیع بن خثیم-ابو شعثاء محاربی-سم بن منجاب-سوید بن غفلۃ-قاضی شریح-شریح ابن ارطاۃ-ابومعمر عبد اللہ بن سخبرۃ-عبید بن نضیلۃ-عمارۃ بن عمیر-ابوعبیدۃ بن عبد اللہ-ابوعبدالرحمٰن سلمی-ان کے ماموں عبد الرحمٰن بن یزید-ہمام بن الحارث-اور ان کے علاوہ دیگر اکابر تابعین سے احادیث روایت کی ہیں۔

ان سے احادیث روایت کرنے والے حضرات یہ ہیں:

حکم بن عتیبۃ-عمرو بن مرۃ-حماد بن ابوسلیمان-سماک بن حرب-مغیرۃ بن مقسم-ابومعشر بن زیاد بن کلیب-ابوحصین عثمان بن عاصم-منصور بن معتمر-عبیدۃ بن معتب-ابراہیم بن مہاجر-حارث عکلی-سلیمان الاعمش-ابن عون-شباک الضبی-شعیب بن حبحاب-عبیدۃ بن معتب-عطاء ابن سائب-عبد الرحمٰن بن ابوشعثاء محاربی-عبد اللہ بن شبرمۃ-علی بن مدرک-فضیل بن عمرو فقیمی-ہشام بن عائذ اسدی-واصل بن حیان احدب-زبید یامی-محمد بن خالد ضبی-محمد ابن سوقۃ-یزید بن ابوزیاد-ابوحمزۃ الاعور میمون-اور ان کے علاوہ بھی بہت سے لوگ ہیں۔

آپ اپنے وقت کے جلیل القدر امام اور حافظ ہیں۔ آپ کوفہ کے رہنے والے تھے۔

ہمارے علم کے مطابق آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کسی بھی ایک حدیث کا سماع نہیں کیا۔ حالانکہ ان کے زمانے میں کوفہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ جب یہ کم سن تھے اس وقت یہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے لیکن ان کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث کا سماع ثابت نہیں ہے۔

امام ابوداؤد، امام نسائی اور امام ابن ماجہ کی کتابوں میں ان کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے احادیث روایت کرنا موجود ہیں لیکن علم الحدیث کے ماہرین نے انہیں متصل تسلیم نہیں کیا۔ اگرچہ علم الحدیث کے ماہرین ان کا شمار تابعین میں کرتے ہیں

*طبقات ابن سعد 6/270، طبقات خلیفۃ ت 1140، تاریخ البخاری 1/333، المعارف 463، المعرفۃ والتاریخ 2/100 و 604، الجرح والتعدل القسم الاول من المجلد الاول 144، الحلیۃ 4/219، طبقات الفقہاء للشیرازی 82، تہذیب الاسماء واللغات القسم الاول من الجزء الاول 104، فیات الاعیان 1/25، تہذیب الکمال ص 68، تذکرۃ الحفاظ 1/69، تاریخ الاسلام 3/335، العبر 1/113، تذہیب التہذیب 1/45 آ، البدایۃ والنہایۃ 9/140، غایۃ النہایۃ ت 125، تہذیب التہذیب 1/177، طبقات الحفاظ للسیوطی ص 29، خلاصۃ تذہیب التہذیب 23 شذرات الذہب 1/111

لیکن یہ اکابر تابعین میں سے نہیں ہیں۔

آپ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے علم کی سب سے زیادہ ماہر تھے۔ بہت بلند شان کے مالک تھے اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ بکثرت روایات کرنے والے تھے۔ فقیہ النفس تھے۔

اپنے زمانے میں یہ اور امام شعبی اہل کوفہ کے مفتی تھے۔

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ابراہیم نخعی کی نقل کردہ ''مراسیل'' میرے نزدیک شعبی کی نقل کردہ ''مراسیل'' سے زیادہ محبوب ہیں۔

سعید بن جبیر فرماتے ہیں: کیا تم لوگ مجھ سے فتویٰ طلب کرتے ہو جبکہ تمہارے درمیان ابراہیم نخعی موجود ہیں۔

ان کے بارے میں منقول ہے: یہ ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

محمد بن سعد بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

یحییٰ بن سعید القطان فرماتے ہیں: ابراہیم نخعی کا انتقال حجاج کے مرنے کے چار یا شاید پانچ ماہ بعد ہوا۔ اس وقت ان کی عمر ۵۰ برس کے لگ بھگ تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ولید بن عبدالمجید قرشی بسری بصری، یلقب حمدان،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۱۶)(۹۷۲)۔

○ محمد بن جعفر مدنی بصری المعروف بغندر،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 194ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۵۱)(۱۰۸)۔

○ شعبۃ بن حجاج بن الورد عتکی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوبسطام واسطی ثم بصری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 160ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۵۱)(۶۷)۔

○ مغیرۃ بن مقسم -بکسر المیم- (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوہشام کوفی، الاعمی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 136ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۶۶)(۶۸۹۹)۔

○ ابراہیم بن یزید بن قیس بن اسود النخعی، ابوعمران کوفی فقیہ،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا

ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 176ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:
''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۸)(۲۷۲)۔

•••——•••——•••

5- باب فِيْ مَآءِ الْبَحْرِ

باب: سمندر کا پانی

64- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْحُبَابِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي عِمْرَانَ الْخَيَّاطُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ تَمَّامٍ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنَّ الْبَحْرَ حَلَالٌ مَيْتَتُهُ طَهُوْرٌ مَاؤُهُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سمندر کا مردار حلال ہے اور اس کا پانی پاک کرنے والا ہے۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے:
جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام بن کعب بن غنم بن مالک بن سلمہ۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: آپ کو غزوۂ بدر میں شرکت کرنے کا شرف حاصل ہے جبکہ بعض نے یہ بات بیان کی ہے: آپ کو اس میں شرکت کرنے کا شرف حاصل نہیں ہے۔ اسی طرح غزوۂ اُحد میں ان کی شرکت کے بارے میں بھی اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔

بعض محدثین نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ۱۷ غزوات

٦٤- في اسناد (مبارك بن فضالة)، قال الحافظ في التقريب (٢/ ٢٢٧): (صدوق يدلس ويسوى)، والحديث من هذه الطريق ذكره ابن الملقن في البدر (٢/ ٢٣) وقال: (مبارك هذا كان يدلس ايضا وضعفه احمد والنسائي)- اه- وسياتي حديث جابر هذا من طريق عنه، كما في (٦٥)، (٦٦)-

طبقات ابن سعد (88/7) طبقات خليفة (ص102) التاريخ الكبير (207/2) الجرح والتعديل (492/2) معجم الصحابة للبغوي (ق 34/ب) الثقات لابن حبان (51/3) المستدرك للحاكم (584/3) معرفة الصحابة لابي نعيم (ج1 ق121/أ) الاستيعاب (219/1) اسد الغابة (307/1) سير اعلام النبلاء (189/3) تجريد اسماء الصحابة (78/1) الكاشف (122/1) الاصابة (222/1) التهذيب (42/2) التقريب (ص136) الرياض المستطابة (ص44)

میں شرکت کی ہے۔

جنگ صفین کے دوران حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے تھے۔

آخری عمر میں یہ نابینا ہو گئے تھے۔

یہ زرد رنگ کا خضاب استعمال کیا کرتے تھے۔

بیعت عقبہ میں شرکت کرنے والوں میں سے' سب سے آخر میں مدینہ منورہ میں انہی کا انتقال ہوا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بکثرت احادیث روایت کرنے والے صحابہ کرام میں سے ایک ہیں۔

آپ سے امام باقر رضی اللہ عنہ' ابوعمرو بن دینار' ابوزبیر مکی' عطاء' مجاہد وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

مشہور قول کے مطابق حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا انتقال ۷۴ ہجری میں ہوا۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۹۴ برس تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن فضل بن احمد بن الحباب، ابوالقاسم بزاز: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲/۴۸)(۶۴۲۲)۔

○ احمد بن ابوعمران، ابوالعباس بغدادی الخیاط۔ : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 282ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۱۴۲)(۲۵۷۵)۔

○ سہل بن تمام بن بزیع، السعدی بصری، ابوعمرو، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۳۵)(۵۴۹)۔

○ مبارک بن فضالۃ، ابوفضالۃ بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 166ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۲۷)(۹۰۴)۔

○ محمد بن مسلم بن تدرس، اسدی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوزبیر مکی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 126ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۰۷)(۶۹۷)۔

توضیح مسئلہ:

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف احادیث و آثار نقل کیے ہیں' جن سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے: سمندر کے پانی کے

ذریعے وضواور غسل کیا جا سکتا ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ''موطأ امام محمد'' میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''(سمندر کا) پانی پاک ہوتا ہے اور اس کا مردار حلال ہوتا ہے''۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد یہ فرماتے ہیں: ہم اسے اختیار کرتے ہیں' سمندر کا پانی پاک ہوتا ہے' جس طرح دیگر پانی پاک ہوتے ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور عام فقہاء اسی بات کے قائل ہیں۔

علامہ عبدالحیٔ لکھنوی اس کی شرح میں یہ بات تحریر کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ان حضرات نے سمندر کے پانی کے ذریعے وضو کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

امام ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی حدیث نقل کی ہے' اس کے بعد وہ تحریر کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں' جن میں سے حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ ان حضرات کے نزدیک سمندر کے پانی کے ذریعے (وضو یا غسل کرنے) میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے سمندر کے پانی کے ذریعے وضو کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' ان میں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آگ ہے۔ (جامع ترمذی 100/1)

•••——•••——•••

65- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِيْ بْنُ قَانِعٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْبَحْرِ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سمندر کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالباقی بن قانع بن مرزوق بن واثق، ابوحسین اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)۔

٦٥ اخرجه الحاكم (١/ ١٤٢) والطبراني في الكبير (٢/ ١٨٦-١٨٧) برقم (١٧٥٩)-

○ محمد بن علی بن شعیب بن عدی بن ھمام، ابوبکر سمسار، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۶۶/۳) رقم (۱۰۳۳)۔

○ حسن بن بشر بن سلم، ہمدانی او بجلی، ابوعلی کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 221ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۶۳/۱)(۲۴۸)۔

○ معافی بن عمران ازدی، فہمی، ابومسعود موصلی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 285ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۵۸/۲)(۱۲۱۵)۔

••• —— ••• —— •••

66- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْاَدَمِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ وَالْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ اَبِى الزِّنَادِ حَدَّثَنِىْ اِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ ابْنِ مِقْسَمٍ - وَهُوَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنِ الْبَحْرِ فَقَالَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ .

لَفْظُ الْفَضْلِ بْنِ زِيَادٍ وَّخَالَفَهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عِمْرَانَ - وَهُوَ ابْنُ اَبِىْ ثَابِتٍ - وَلَيْسَ بِالْقَوِىِّ فَاَسْنَدَهُ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَعَلَهُ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ.

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

روایت کے یہ الفاظ فضل بن زیاد نامی راوی سے منقول ہیں' ایک اور سند میں یہ روایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن اسماعیل، ابوبکر مقری ادمی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 327ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۸۹/۴)(۲۲۷۵)۔

۶۶- اخرجه احمد (۳۷۳/۳) ومن طريقه ابن ماجه (۱۳۷/۱) كتاب الطهارة وسننها' باب الوضوء بماء البحر' حديث (۳۸۸)' وابن خزيمة ۵۹/۱ حديث (۱۱۲)' وابن حبان (۵۱/۴) كتاب الطهارة' باب: المياه' حديث (۱۲۴۴)۔

○ فضل بن سہل بن ابراہیم اعرج، بغدادی، اصلہ من خراسان، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 255ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۱۰)(۳۷)۔

○ فضل بن زیاد قطان، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲/۳۶۳)(۶۷۹۷)۔

○ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بن ہلال بن ادشیبانی مروزی، نزیل بغداد، ابوعبداللہ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 241ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۴)(۱۱۰)۔

○ ابوالقاسم بن ابوالزناد مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۶۳)(۲)۔

○ اسحاق بن حازم، وقیل: ابن ابوحازم، بزاز مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۷)(۳۹۱)۔

○ فی (۱): عبداللہ۔

○ عبیداللہ بن مقسم، مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳۹)(۱۵۱۱)۔

○ عمر بن شبۃ، ابن عبید بن زید النمیر ی، ابوزید ابن ابومعاذ، بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 262ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۵۷)(۴۵۲)۔

•••——•••——•••

67- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ اَبُوْ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

٦٧- وعزاه في البدر المنير للدارقطني من طريق عبد العزيز بهذا الاسناد' ثم قال: وعبد العزيز هذا احد المتروكين' وقال يحيى: ليس بثقة' وقال البخاري: لا يكتب حديثه- وقال النسائي: متروك الحديث- وقال الترمذي والدارقطني: ضعيف- وقال ابن حبان: يروي المناكير عن المشاهير- ثم رواه الدارقطني موقوفًا على ابي بكر الصديق-

عَوْفٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ حَازِمٍ الزَّيَّاتِ مَوْلٰى اٰلِ نَوْفَلٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنْ مَّاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهٗ .

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات ذکر کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت عبداللہ بن عثمان (ابوبکر صدیق) رضی اللہ عنہ

آپ کا نام عبداللہ بن عثمان ہے آپ کے والد عثمان بن عامر ابوقحافہ کی کنیت سے مشہور ہیں۔ جبکہ آپ کہ خود ابوبکر کی کنیت سے مشہور ہوئے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے والے سب سے پہلے فرد ہیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی قریبی ساتھی تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی دعوت وتبلیغ کے نتیجے میں بہت سے افراد نے اسلام قبول کیا۔ جن میں حضرت عثمان غنی کا نام نمایاں ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ذاتی مال میں سے ان غلام مسلمانوں کو رہائی دلائی جنہیں اسلام قبول کرنے کی وجہ سے ان کے آقا تکالیف دیا کرتے تھے۔ ان میں نمایاں نام حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کرنے کا شرف حاصل ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص نے ہمارے ساتھ بھلائی کی ہم نے اس کا بدلہ اسے دے دیا' سوائے ابوبکر کے' اس کی کی ہوئی بھلائیوں کا بدلہ اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں دے گا''۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب میں بہت سی احادیث منقول ہیں۔

طبقات ابن سعد (169/3) طبقات خلیفة (ص 17) التاریخ الصغیر للبخاری (57/1) الثقات للعجلی (ص 491) الجرح والتعدیل (111/5) معجم الصحابة للبغوی (ق 168/ب) المستدرك (61/3) معرفة الصحابة لابی نعیم (159/1) اسد الغابة (205/3) تجرید اسماء الصحابة (323/1) تذکرة الحفاظ (2/1) الکاشف (97/2) الاصابة (101/4) التهذیب (315/5) التقریب (ص/313) الریاض المستطابة (ص140)

آپ کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی ظاہری زندگی کے آخری ایام میں' نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت' آپ ہی مسلمانوں کی امامت کرتے رہے۔

نبی اکرم ﷺ کے وصالِ ظاہری کے بعد آپ کو مسلمانوں کا خلیفہ منتخب کیا گیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال 13 ہجری میں ہوا اور آپ کو نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف

○ محمد بن یحییٰ بن علی بن عبد الحمید الکنانی، ابوغسان مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۱۸)(۸۱۳)۔

○ عبد العزیز بن عمران بن عبد العزیز بن عمر بن عبد الرحمٰن بن عوف زہری، مدنی، الاعوج، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 197ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۱۱)(۱۲۴۲)۔

○ اسحاق بن حازم الزیات، مدینی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجامع فی الجرح والتعدیل (۱/۶۲)(۲۹۳)۔

○ وہب بن کیسان، قرشی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابونعیم مدنی، المعلم، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 127ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۳۹)(۱۲۴)۔

•••——•••——•••

68- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنْ مَّاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهٗ.

☆☆ ابوطفیل بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

۶۸- اخرجہ ابو عبید فی الطہور رقم (۲۳۸)' وابن حبان فی المجروحین (۲/۱۳۹)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حفص بن عمرو بن ربال، ابن ابراہیم الربالی، الرقاشی بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۸۸)۔

○ عبیداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب، العمری، مدنی، ابوعثمان، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 142ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳۷)۔

•••——•••——•••

69- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ مَّاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ.

★★ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے ان کے والد (امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سگے چچا زاد بھائی ہیں۔ آپ کی پرورش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کی۔ آپ

تہذیب التہذیب (4/211-213) والتقریب (ص402)وتذھیب تہذیب الکمال (2/250) والاصابۃ (4/269-271) وطبقات ابن سعد (2/5'54' 4/296)والتاریخ الکبیر (6/359) والاستیعاب (3/197-225) والاستبصار (ص 390) والریاض المستطابۃ (ص163) وتاریخ بغداد (1/133) وازمنۃ التاریخ الاسلامی (1/773) والبدایۃ والنہایہ (7/223-224) وتذکرۃ (1/10) والتاریخ لابن معین (2/49) ومروج الذھب (2/358) والتبصرۃ والتذکرۃ (1/26) والشذرات (1/49) والزھد لوکیع (1014) وطبقات الشیرازی (ص41) والتحفۃ اللطیفۃ (3/226) والعبر (ص524) والریاض النضرۃ (1/201) وتاریخ الخلفاء (6/191)وتجرید اسماء الصحابۃ (1/392) والتاریخ الصغیر (5/435) والجرح والتعدیل (6/191) وتاریخ الاسلام (3/8) وبقی بن مخلد (105) وتنقیح فہوم الاثر (ص110'367) وصفۃ الصفوۃ (1/308) وغایۃ النہایۃ (1/546) ومعرفۃ القراء الکبار (1/30) والاعلام (4/295) وحلیۃ الاولیاء (2/971) وطبقات الحفاظ (ص4)

٦٩- اخرجه الحاكم (١/١٤٢-١٤٣)-

کا تعلق قریش کی شاخ بنو ہاشم سے ہے۔ آپ کی کنیت ''ابوحسن'' اور ''ابوتراب'' ہے۔ آپ نے دس برس کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا۔

نبی اکرم ﷺ آپ سے بہت محبت کرتے تھے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے حضرت علی سے یہ فرمایا تھا:

''تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ مفسرین کے بیان کے مطابق قرآن کی بعض آیات کا شانِ نزول حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ کی بعض احادیث بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت' ذہانت عربوں میں ضرب المثل کی حیثیت رکھتی ہے۔

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کا چوتھا خلیفہ منتخب کیا گیا۔

آپ نے 21 رمضان المبارک سن 40 ہجری میں جامِ شہادت نوش کیا۔

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

مشہور مؤرخ حافظ ابونعیم اصفہانی' مدینہ منورہ کے رہنے والے' عبادت و ریاضت کے حوالے سے مشہور تابعین کا تعارف کرواتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

''زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) علی بن حسین اس طبقے سے تعلق رکھتے ہیں' وہ عبادت گزاروں کی زینت تھے' حقیقی عبادت گزار اور نہایت سخی تھے''۔

اصفہانی ان کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

''امام زین العابدین رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے وضو کر کے فارغ ہوتے تھے تو وضو اور نماز کے دوران ان پر کپکپی طاری ہو جاتی تھی' ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو انہوں نے فرمایا: کیا تم یہ نہیں جانتے کہ میں کس (عظیم پروردگار) کی بارگاہ میں کھڑا ہونے اور مناجات کرنے لگا ہوں؟''

امام ابن شہاب زہری کے بارے میں منقول ہے: وہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے رو پڑتے تھے اور یہ فرماتے تھے: وہ ''عبادت گزاروں کی زینت'' ہیں۔

ابوحمزہ ثمالی بیان کرتے ہیں: امام زین العابدین رضی اللہ عنہ' رات کے وقت روٹیوں کی بوری اپنی پشت پر لاد کے صدقہ کرنے لے جاتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے:

''خفیہ طور پر دیا جانے والا صدقہ پروردگار کی ناراضگی کو ختم کر دیتا ہے''۔

شیبہ بن نعامہ بیان کرتے ہیں' جب امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو یہ پتہ چلا کہ وہ مدینہ منورہ کے ایک سو

گھرانوں کو (صدقہ کے طور پر) خوراک فراہم کرتے تھے۔

جریر نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ بات نقل کی ہے: جب امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اور انہیں غسل دیا جانے لگا تو لوگوں کو ان کی پشت پر سیاہ رنگ کے نشان نظر آئے انہوں نے اس کی تحقیق کی تو پتہ چلا کہ یہ آٹے کی ان بوریوں کو اٹھانے کی وجہ سے ہیں جنہیں امام زین العابدین رضی اللہ عنہ رات کے وقت اپنی پشت پر لاد کر مدینہ منورہ کے غریبوں تک پہنچاتے تھے

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ عراق سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ میرے پاس آئے انہوں نے حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم) کے بارے میں کچھ کلام کیا۔ جب وہ لوگ اپنی بات کر کے فارغ ہو گئے تو میں نے دریافت کیا:[1]

کیا' آپ مجھے بتائیں گے؟ کیا آپ ہی وہ لوگ ہیں (جن کے بارے میں آیت ہے؟)

''پہلے ہجرت کرنے والے وہ لوگ جنہیں ان کے علاقے اور اموال (زمینوں) سے نکال دیا گیا۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا فضل اور رضا (حاصل کرنا) چاہتے ہیں' انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مدد کی' یہی لوگ سچے ہیں''۔

(ان عراقیوں نے) جواب دیا: جی نہیں! (اس سے مراد ہم لوگ نہیں ہیں)

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اس سے مراد تم لوگ ہو (جن کا ذکر اس آیت میں ہے؟)

''جنہوں نے' ان سے پہلے' اس جگہ (مدینہ منورہ) اور ایمان کو اپنا ٹھکانا بنا لیا۔ یہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے ان کی طرف آتے ہیں' اور یہ اپنے سینوں میں اس کی حاجت نہیں پاتے' جو انہیں دیا گیا۔ اور یہ دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں' اگر چہ انہیں خود اس چیز کی ضرورت ہو' اور جسے نفس کے بخل سے بچا لیا گیا' وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں''۔

(ان عراقیوں نے) جواب دیا: جی نہیں! اس سے مراد ہم نہیں ہیں۔

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں نے یہ اعتراف کر لیا ہے کہ تمہارا ان دونوں گروہوں میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی تعلق نہیں ہے اور اب میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' تم لوگ ان افراد میں بھی شامل نہیں ہو جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اور جو لوگ ان کے بعد آئیں گے وہ یہ کہیں گے' اے ہمارے پروردگار! ہماری مغفرت کر دے اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی' جو ہم سے پہلے اسلام لا چکے ہیں' اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی کینہ نہ رکھنا جو ایمان لا چکے ہیں' اے ہمارے پروردگار! بے شک تو مہربان اور رحم کرنے والا ہے''۔

[1] ہجویری' علی بن عثمان' ''کشف المحجوب'' (مترجم) صفحہ ۱۱۴' مطبوعہ شبیر برادرز' لاہور

(پھر امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اب تم یہاں سے نکل جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں (برباد) کرے۔

خلف بن حوشب بیان کرتے ہیں' امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اے اہل کوفہ کے گروہ! ہمارے ساتھ وہ محبت رکھو جو اسلامی تعلیمات کے مطابق ہو اور ہمیں ہمارے حق سے بلند نہ کرو۔''

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے ان کی بکثرت گریہ وزاری کا سبب دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ مجھے ملامت نہ کرو۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے تو صرف ایک صاحبزادے لاپتہ ہوئے تھے۔ اور وہ اتنا روتے رہے کہ ان کی بینائی رخصت ہوگئی حالانکہ انہیں یہ پتہ نہیں چلا تھا کہ وہ صاحبزادے فوت ہو چکے ہیں (یا نہیں؟) جبکہ میں نے اپنے خاندان کے چودہ افراد کو ایک ہی موقعہ پر شہید ہوتے ہوئے دیکھا ہے کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو' کہ ان کا دکھ میرے دل سے ختم ہو جائے گا؟

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حسین بن عبد الملک، ابوجعفر، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 299ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' -۴/۹۷)۔

•••——•••——•••

70- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِقْلٌ عَنِ الْمُثَنّٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَيْتَةُ الْبَحْرِ حَلَالٌ وَّمَاؤُهُ طَهُوْرٌ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سمندر کا مردار حلال ہے اور اس کا پانی پاک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسحاق بن جعفر، وقیل: محمد بن اسحاق بن محمد ابوبکر الصاغانی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثبت'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 270ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱/۲۴۰)۔

○ حکم بن موسیٰ بن ابوزہیر بغدادی، ابوصالح، قنطری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا

۷۰- اخرجه الحاکم (۱/۱۴۳)-

ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 232ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۹۳)۔

○ ہقل، ابن زیاد سکسکی، دمشقی، ایک قول کے مطابق یہ ان کا لقب ہے اور ان کا نام محمد' یا شاید عبداللہ ہے۔ یہ امام وزاعی کے سیکرٹری تھے۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 279ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۲۱)۔

○ مثنی بن صباح، الیمنی، الابناوی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے () ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 149ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۲۸)۔

○ عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 118ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۷۲)۔

○ شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۵۳)۔

•••——•••——•••

71- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبَانَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي مَآءِ الْبَحْرِ قَالَ الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ . اَبَانُ بْنُ اَبِي عَيَّاشٍ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سمندر کے پانی کے بارے میں یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس کا مردار حلال ہے اور اس کا پانی پاک ہے۔

اس روایت کا راوی ابان بن ابوعیاش ''متروک الحدیث'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوحسن علی بن عبداللہ بن مبشر واسطی: ان کا انتقال 324ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

۷۱- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱/۹٤) رقم (۳۲۰)۔

''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۵/۲۵)۔

○ محمد بن حرب واسطی النشائی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 140ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۱۹)۔

○ ابان بن ابوعیاش، فیروز بصری، ابواسماعیل عبدی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 140ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التقریب (۱/۳۱)۔

72- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبَانَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

73- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ مَّاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ مَاءُ الْبَحْرِ طَهُوْرٌ . كَذَا قَالَ وَالصَّوَابُ مَوْقُوْفٌ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے۔

راویوں نے اسی طرح نقل کیا ہے' تاہم درست یہ ہے: یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

آپ کا سلسلہ نسب ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔

آپ کی کنیت ''ابوالعباس'' ہے۔ آپ قبیلہ قریش کی شاخ ''بنو ہاشم'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں۔

آپ کی والدہ سیّدہ لبابہ کبریٰ بنت حارث رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔

۷۳- اخرجه الحاكم (۱/۱۴۰)۔

ان کی عظمت علم کی وجہ سے انہیں ''حبر الامۃ'' (امت کا بڑا عالم) کا خطاب دیا گیا۔

جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خاندان کے افراد سمیت شعب ابی طالب میں محصور تھے۔

انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ان کے منہ میں ڈالا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے دو مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی زیارت کی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دومرتبہ میرے لیے دعا کی ہے۔

ایک اور روایت میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ لپٹالیا اور دعا کی:

''اے اللہ! اسے حکمت کا علم عطا کر''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی عمر ۱۳ برس تھی اور بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اس وقت ان کی عمر ۱۵ برس تھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور حکومت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بصرہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت سے کچھ عرصہ پہلے یہ بصرہ کو چھوڑ کر واپس حجاز چلے گئے تھے۔ جنگِ جمل میں انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شرکت کی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں

جبکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کرنے والوں میں صحابہ کرام میں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بھائی کثیر بن عباس شامل ہیں۔

تابعین میں سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے علی' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عکرمہ اور کریب' ان کے علاوہ عطاء بن ابی رباح' مجاہد' ابن ابی ملیکہ' عمرو بن دینار' عبید بن عمیر' سعید بن مسیب' محمد عبیداللہ بن عبداللہ' سلیمان بن یسار' عروہ بن زبیر' ابوزبیر' محمد بن کعب' طاؤس' وہب بن منبہ اور دیگر بہت سے افراد نے احادیث روایت کی ہیں۔

طبقات ابن سعد(365/2)طبقات خلیفۃ (ص 189/126/3) التاریخ الکبیر (3/5) الجرح والتعدیل (116/5) معجم الصحابۃ للبغوی (ق173/ب) الثقات لابن حبان (207/3) معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم (ج 2ق 17 /ا) الاستیعاب (933/3) اسد الغابۃ (186/3) سیر اعلام النبلاء (331/3) تجرید اسماء الصحابۃ (320/1)الکاشف (90/2) الاصابۃ (90/4) التہذیب (276/5) التقریب (ص309)الریاض المستطابۃ (ص198) بقی بن مخلد و مقدمۃ مسندہ (ص80)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا انتقال ''طائف'' میں ہوا۔
آپ کی نمازِ جنازہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے) محمد بن حنفیہ نے پڑھائی۔
جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی قبر کی مٹی کو برابر کر دیا گیا تو محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
''اللہ کی قسم! آج اس امت کا ایک بڑا عالم فوت ہو گیا ہے''۔
مشہور قول کے مطابق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا انتقال ۷۸ ہجری میں ہوا۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۷۰ سال تھی۔
بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: وصال کے وقت ان کی عمر ۸۱ سال تھی اور ان کا انتقال ۷۰ ہجری میں ہوا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن موسیٰ بن العباس بن مجاهد ابوبکر مقری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 324ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۴۴/۵)(۲۵۸۰)۔

○ ابراہیم بن راشد بن سلیمان، ابواسحاق الادمی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 264ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۷۴/۶)۔

○ یزید بن حمید الضبعی، ابوالتیاح، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 128ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۶۳/۲)۔

○ موسیٰ بن سلمۃ بن محبق - ہذلی، بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۸۳/۲)۔

•••———•••———•••

74- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ لَمْ يُطَهِّرْهُ مَاءُ الْبَحْرِ فَلَا طَهَّرَهُ اللّٰهُ .
اِسْنَادٌ حَسَنٌ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جسے سمندر کا پانی پاک نہیں کر سکتا' اللہ تعالیٰ

۷۴- اخرجه البیهقي (۱/٤) کتاب الطهارة' باب: التطهیر بماء البحر-

بھی اُسے پاک نہ کرے۔

اس حدیث کی سند ''حسن'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوالقاسم عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بن المرزبان بن سابور بن ساھنشاہ البغوی الاصل بغدادی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 317ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۰/۱۱۱)۔

○ محمد بن حمید بن حیان رازی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 230ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۵۶)۔

○ ابراہیم بن مختار تمیمی، ابواسماعیل رازی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 182ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۳)۔

○ عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز بن مروان اموی، ابومحمد، مدنی، نزیل الکوفۃ، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 150ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۱۱)۔

75- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُما قَالَ لَقَدْ ذُكِرَ لِي اَنَّ رِجَالاً يَغْتَسِلُونَ مِنَ الْبَحْرِ الْاَخْضَرِ ثُمَّ يَقُوْلُونَ عَلَيْنَا الْغُسْلُ مِنْ مَّاءٍ غَيْرِهِ وَمَنْ لَمْ يُطَهِّرْهُ مَاءُ الْبَحْرِ فَلاَ طَهَّرَهُ اللّٰهُ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میرے سامنے یہ بات ذکر کی گئی' کچھ لوگ بحرِ اخضر میں نہانے کے بعد یہ کہتے ہیں: ہم پر یہ لازم ہے' ہم دوسرے پانی سے بھی نہالیں (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:) جس شخص کو سمندر کا پانی پاک نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ اُسے پاک نہ کرے۔

۷۵-تقدم في (۷٤) من حديث ابي هريرة مرفوعاً-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد الملک بن عمرو القیسی، ابوعامر، العقدی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 205ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۲۱/۱)۔

○ سلیمان بن بلال تیمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابومحمد وابوایوب مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 177ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۲/۱)۔

○ عمرو بن ابوعمرو، میسرۃ، مولی المطلب، مدنی، ابوعثمان، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 150ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۵/۲)۔

○ عکرمۃ بن عبد اللہ، مولی ابن عباس، اصلہ بربری، یہ ثقہ ہیں۔ ثبت، عالم بالتفسیر، لم یثبت تکذیبہ عن ابن عمر: یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 107ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰/۲)۔

•••———•••———•••

76- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ الْمَحَامِلِيُّ وَأَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ آلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ

۷۶- اخرجه مالك (۲۲/۱) كتاب الطهارة' باب الطهور للوضوء الحديث (۱۲)' والشافعي في (۱۶/۱) كتاب الطهارة' ومحمد بن الحسن في الموطأ (۴۲): كتاب الطهارة: باب الوضوء بماء البحر' الحديث (۴۶)' وابن ابي شيبة (۱۳۱/۱) كتاب الطهارات' باب من رخص في الوضوء وبماء البحر' واحمد (۳۶۱/۲)' والدارمي (۱۸۶/۱) كتاب الطهارة' باب الوضوء من ماء البحر' والبخاري في التاريخ الكبير (۴۷۸/۳)' وابو داؤد (۶۴/۱) كتاب الطهارة' باب الوضوء بماء البحر' الحديث (۸۳)' والترمذي (۱۰۰/۱-۱۰۱) كتاب الطهارة باب ما جاء في ماء البحر انه طهور' الحديث (۶۹)' والنسائي (۱۷۶/۱) كتاب الطهارة باب الوضوء بماء البحر' وابن ماجه (۱۳۶/۱) كتاب الطهارة باب الوضوء بماء البحر' الحديث (۳۸۶)' وابن خزيمة (۵۹/۱) كتاب الطهارة باب الرخصة في الغسل والوضوء من ماء البحر' الحديث (۱۱۱)' وابن حبان في (موارد الظمآن الى زوائد ابن حبان) كتاب الطهارة' باب ما جاء في الماء' الحديث (۱۱۹)' وابن الجارود ص (۲۵) باب في طهارة الماء' والقدر الذي ينجس الماء والذي لا ينجس' والحاكم (۱۴۰/۱-۱۴۱) كتاب الطهارة' والبيهقي في (۳/۱) كتاب الطهارة' باب التطهير بماء البحر- وفي (معرفة السنن والآثار) (۱۵۰/۱-۱۵۱)۔

الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ وَالْحَدِيْثُ عَلٰى لَفْظِ الْقَعْنَبِيِّ وَاخْتَصَرَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یارسول اللہ! ہم لوگ سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے کر جاتے ہیں اگر ہم اس سے وضو کرلیں تو خود پیاسے رہ جائیں گے کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کرلیا کریں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسماعیل بن محمد سہمی ابوحذافۃ : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 259ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱/۱)۔

○ عبدالرحمٰن بن مہدی بن حسان عنبری (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوسعید بصری : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 298ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۹۹/۱)۔

○ عبداللہ بن مسلمۃ بن قعنب، قعنبی حارثی، ابوعبدالرحمٰن بصری : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 221ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۵۱/۱)۔

○ صفوان بن سلیم مدنی، ابوعبداللہ زہری : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 132ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۶۸/۱)۔

○ سعید بن سلمۃ بن ابوالحسام، العدوی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوعمرو مدنی : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۹۷/۱)۔

○ مغیرۃ بن ابوبردۃ : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 105ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۶۸/۳)۔

77- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُورٍ الْفَقِيهُ اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ الْبِطِّيخِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْوُضُوْءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے پانی سے وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد اللہ بن منصور، ابواسماعیل شیبانی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 283ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴۳۱/۵)۔

○ سلیمان بن عبد الرحمٰن بن عیسیٰ تیمی دمشقی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 233ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۷/۱)۔

○ محمد بن غزوان، قال ابوزرعۃ: منکر الحدیث، وقال ابن حبان: یقلب الاخبار، ویرفع الموقوف، لایحل الاحتجاج بہ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۹۲/۶)۔

○ عبد الرحمٰن بن عمرو بن ابوعمرو الاوزاعی، ابوعمرو، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 132ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۹۳/۱)۔

○ یحییٰ بن ابوکثیر طائی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابونصر الیمامی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۶/۲)۔

78- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَهْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُدَامِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ اَيُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا: کیا اس سے وضو کرلیا جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن محمد بن ربیعہ بن القدامی مصیصی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴/۱۸۰) (۴۵۴۹)۔

79- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الْقَلَانِسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَيْتَةُ الْبَحْرِ حَلَالٌ وَّمَاؤُهُ طَهُوْرٌ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سمندر کا مردار حلال ہے اور اس کا پانی پاک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن حماد، ابوفضل رملی القلانسی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۴/۱۰۸)۔

6- باب كُلِّ طَعَامٍ وَّقَعَتْ فِيْهِ دَابَّةٌ لَيْسَ لَهَا دَمٌ

باب: جس کھانے میں ایسا جانور (یعنی کیڑا مکوڑا) گر جائے جس میں خون نہیں ہوتا

80- حَدَّثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ الْحِمْصِيُّ قَالَ وَجَدْتُ فِيْ كِتَابِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ الْحِمْصِيِّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ بِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ سُهَيْلٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي الْاَخْيَلِ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِيْ

۷۹- نقله ابن الملقن في البدر (۲/۳۱-۳۲) عن المصنف، وقال: (ابن عياش هذا: هو اسماعيل ابو عتبة الحمصي ليس بالقوي، وحديثه عن الحجازيين ضعيف بخلاف الشاميين، والمثنى بن الصباح مكي، فتكون هذه الطريقة ضعيفة)- اهـ- ثم قال: والاعتماد انما هو على الطريق الاول، وهذه متابعة له)- اهـ- والطريق الاول هو الذي تقدم رقم (۷۰)-

۸۰- اخرجه ابن عدي في الكامل (۲/۱۲۴۲) والبيهقي في الكبرٰى (۱/۲۵۳) كتاب الطهارة، باب (ما لا نفس له سائلة اذا مات في الماء القليل)-

سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا سَلْمَانُ كُلُّ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ وَّقَعَتْ فِيْهِ دَابَّةٌ لَيْسَ لَهَا دَمٌ فَمَاتَتْ فِيْهِ فَهُوَ حَلَالٌ اَكْلُهُ وَشُرْبُهُ وَوُضُوْءُهُ . لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ بَقِيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الزُّبَيْدِيِّ وَهُوَ ضَعِيْفٌ۔

☆☆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اے سلمان! ہر وہ کھانا یا مشروب جس میں کوئی ایسا جانور (یعنی کیڑا مکوڑا) گر جائے، جس کا خون نہیں ہوتا' اور وہ کھانے کی چیز میں مر جائے تو اسے کھانا اور پینا کپڑا اور اس پانی سے وضو کرنا حلال ہوگا۔

اس روایت کو سعید بن ابوسعید زبیدی کے حوالے سے صرف بقیہ نے نقل کیا ہے اور یہ ''ضعیف'' ہے۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبداللہ'' ہے اور یہ ''خیر'' کے لقب سے مشہور ہیں۔

ایک مرتبہ لوگوں نے ان سے ان کا نسب دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا۔ میں ابن اسلام ہوں۔ یہ اصل میں ایران کے شہر رام ہرمز کے رہنے والے تھے۔ بعض لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ اصفہان کے شہر کے رہنے والے تھے۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے ان کا نام کچھ اور تھا۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ خود بیان کرتے ہیں: میرے والد ایک زمیندار تھے۔ ہم آگ کی پوجا کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ میرے والد نے کسی کام کے سلسلے میں زمینوں پر بھیجا۔ راستے میں میرا گزر ایک گرجے کے پاس سے ہوا۔ وہاں لوگ عبادت کر رہے تھے۔ مجھے ان کا طریقہ عبادت پسند آیا۔ میں نے یہ سوچا کہ ان کا دین ہمارے دین کے مقابلے میں بہتر ہے۔ میں اس دن ان کے ساتھ رہا۔ شام کو جب واپس آیا تو والد صاحب نے دریافت کیا۔ تم کہاں رہ گئے تھے۔ زمینوں پر کیوں نہیں گئے تو میں نے انہیں بتایا کہ میں ایک گرجے میں چلا گیا تھا۔ مجھے ان لوگوں کا دین پسند آیا۔ میرا یہ خیال ہے کہ ان کا دین ہمارے دین کے مقابلے میں بہتر ہے تو میرے والد نے مجھے بیڑیاں ڈال کر قید کر دیا۔ پھر میں کسی طرح وہاں سے جان چھڑوا کر گرجے والوں کے پاس آیا۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے مذہب کی اصل شام میں ہے تم وہاں پر چلے جاؤ! وہاں تمہیں ہمارے مذہب کا بڑا عالم مل جائے گا۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں وہاں سے شام چلا گیا۔ میں نے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا۔ مجھے ایک بڑے پادری کے بارے میں بتایا گیا۔ میں اس کے ساتھ رہنے لگ پڑا۔ وہ شخص ایک بددیانت شخص تھا۔ وہ شخص لوگوں کو صدقہ کرنے کے لئے کہتا تھا اور لوگ جو صدقے کے طور پر دیتے تھے وہ اسے اپنے پاس رکھتا تھا۔ یہاں تک کہ

اس نے سونے اور چاندی کے سات مٹکے بھر لئے تھے۔ جب وہ مرگیا تو میں نے لوگوں کو اس کی حقیقت کے بارے میں بتایا۔ لوگ مجھے لے کر اسی جگہ پر آئے جہاں اس نے مال دفن کیا ہوا تھا۔ جب واقعی وہاں سے مال نکلا تو لوگوں نے اس پادری کو دفن نہیں کیا بلکہ سنگسار کیا اور اس کی جگہ ایک دین دار شخص کو اپنا پیشوا مقرر کر دیا۔ وہ دین دار شخص مجھ سے محبت کرنے لگا۔ جب وہ مرنے لگا تو اس نے مجھے بتایا تم یہاں سے فلاں جگہ چلے جاؤ۔ وہاں تمہیں عیسائیت کا ایک بڑا عالم مل جائے گا۔ تم اس کے ساتھ رہنا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں وہاں سے اس جگہ آ گیا۔ وہاں اس بڑے پادری کے پاس گیا۔ اس کے ساتھ رہا۔ جب اس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو اس نے مجھے بتایا کہ تم یہاں سے عموریہ چلے جاؤ۔ وہاں تمہیں ایک بڑا پادری مل جائے گا۔ میں وہاں سے عموریہ چلا گیا۔

وہاں کے پادری کے پاس کافی عرصہ رہا۔ اس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو میں نے اس سے کہا کہ تم مجھے ایک بڑے اور نیک پادری کے بارے میں بتاؤ۔ اس شخص نے جواب دیا۔ میرے علم کے مطابق اب ایسا کوئی شخص نہیں ہے جو ہمارے جیسی حالت پر ہو۔ البتہ نبی آخر الزماں کی بعثت کا زمانہ قریب ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کی پیروی کریں گے۔ کھجوروں کی سرزمین کی طرف ہجرت کر کے آئیں گے۔ ان کی واضح نشانیاں ہوں گی۔ ان کے دونوں کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت ہوگی۔ صدقہ قبول نہیں کریں گے۔ تحفہ قبول کر لیا کریں گے۔ ہو سکے تو تم ان کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ اس پادری کا انتقال ہو گیا۔

میرے پاس کچھ بکریاں اور بھیڑیں تھیں۔ بنو کلب قبیلے کا ایک قافلہ وہاں سے گزرا تو میں نے ان سے کہا: تم لوگ مجھے اپنے ساتھ لے جاؤ۔ میں معاوضے کے طور پر اپنی بکریاں اور گائے تمہیں دیتا ہوں۔ وہ لوگ مجھے اپنے ساتھ لے کر وادی قرہ کے اندر آ گئے اور مجھے ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ کھجوروں کے درخت دیکھ کر مجھے اندازہ ہو گیا کہ میں اپنی منزل کے قریب پہنچ چکا ہوں۔ پھر اس یہودی نے مجھے ایک شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ وہ شخص مجھے لے کر مدینہ آ گیا اور مدینہ منورہ کو دیکھ کر مجھے اندازہ ہو گیا کہ یہی میری منزل ہے۔ میں اس شخص کے پاس کھجوروں کے باغ میں کام کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو مبعوث کر دیا لیکن مجھے اس کا پتہ نہیں چلا۔

جب نبی اکرم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے اور آپ نے ایک محلے میں قیام کیا تو اس وقت میں ایک کھجور کے درخت پر چڑھا کھجوریں اتار رہا تھا۔ اسی دوران میرے مالک کا بھتیجا وہاں آیا اور بولا: چچا جان! فلاں قبیلے کے لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں۔ میں ان کے پاس سے ہو کر آ رہا ہوں۔ انہوں نے مکہ سے آنے والے ایک شخص کے گرد ہجوم کیا ہوا ہے' وہ مکہ والا شخص خود کو نبی کہتا ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں یہ سن کر خوش ہو گیا اور کانپنے لگا۔ یہاں تک کہ یہ قریب تھا کہ میں درخت سے نیچے گر جاتا۔ میں جلدی سے درخت سے نیچے اترا اور اس سے پوچھا: تم نے یہ کیا بات بتائی ہے۔ میرے مالک نے مجھے ایک مکا مارا اور بولا: تمہیں اس سے کیا مطلب ہے۔ تم اپنا کام جاری رکھو۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں اپنا کام کرتا رہا۔ یہاں تک کہ شام ہو گئی اور میں کچھ کھجوریں لے کر نبی

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے ساتھ آپ کے کچھ اصحاب بھی موجود تھے۔ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: میرے پاس کچھ کھجوریں ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ میں انہیں صدقہ کردوں۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ ایک نیک آدمی ہیں اور آپ کے ساتھیوں کو بھی کھجوروں کی ضرورت ہے تو میں یہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک کھینچ لیا اور اپنے اصحاب کو ہدایت کی کہ وہ ان کھجوروں کو کھالیں (کیونکہ یہ صدقے کی کھجوریں تھیں) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے دل میں سوچا کہ ایک نشانی تو ظاہر ہوگئی (یعنی یہ نبی صدقہ استعمال نہیں کرتے)۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں وہاں سے واپس آ گیا۔ اگلے دن میں پھر کچھ کھجوریں لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: میں آپ کو ایک نیک بزرگ سمجھتا ہوں اور آپ کے لئے تحفہ لایا ہوں۔ یہ صدقہ نہیں ہے تو نبی اکرم ﷺ نے خود بھی ان کھجوروں کو کھایا اور اپنے ساتھیوں کو بھی کھلایا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے کہا دوسری نشانی بھی ظاہر ہوگئی۔ (نبی اکرم ﷺ تحفہ قبول کر لیتے ہیں)۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' میں وہاں سے واپس آ گیا۔ پھر ایک دن مجھے ایک جنازے میں شرکت کرنے کا موقع ملا۔ نبی اکرم ﷺ بھی اس میں شامل تھے۔ آپ کے گرد آپ کے اصحاب تھے۔ میں آپ کے قریب آیا اور آپ کی پشت کی طرف آنے لگا تاکہ آپ کی مہر نبوت کی زیارت کرسکوں۔ آپ کو میرے ارادے کا اندازہ ہوگیا۔ آپ نے اپنی چادر سرکائی تو میں نے آپ کے دو کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھ لی۔ میں نے اسے بوسہ دیا اور رونے لگا۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے سامنے بٹھایا۔ میں نے آپ کو پورا واقعہ سنایا۔

(حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) اے ابن عباس! جس طرح میں تمہیں یہ واقعہ سنا رہا ہوں۔

نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے سلمان! تم اپنے آقا کے ساتھ کتابت کرلو۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنے آقا سے کتابت کرنے کے لئے کہا۔ یہاں تک کہ اس نے یہ شرط پیش کی کہ میں انہیں تین سو درخت لگا کر دوں گا اور چالیس اوقیہ سونا ادا کروں گا۔ جب یہ طے پایا تو میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کو بتایا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو فرمایا: تم اپنے بھائی کی درخت لگانے میں مدد کرو۔ اس طرح تین سو درخت لگا دیے گئے۔ جب سونے کی ادائیگی کی باری آئی تو ایک شخص سونے کا ایک انڈہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جو اسے کسی کان میں سے ملا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے ہدایت کی کہ یہ سلمان کو دے دو۔ میں نے اس کے ذریعے اپنا کتابت کا معاوضہ ادا کیا اور آزاد ہوگیا۔

ابوطفیل نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے سونے کا انڈہ مجھے عنایت کر کے میری مدد کی تھی۔ اگر میں اس انڈے کو احد پہاڑ کے برابر وزن کرتا تو وہ اس سے بھی زیادہ وزنی ہوتا۔

غلام ہونے کی وجہ سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر اور غزوۂ اُحد میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ آپ نے سب سے پہلے غزوۂ خندق میں شرکت کی تھی اور غزوۂ خندق کے موقع پر خندق کھودنے کا مشورہ آپ ہی نے دیا تھا۔ جو ایرانیوں کا جنگ کرنے کا مخصوص انداز ہے۔ اس کے بعد حضرت سلمان فارسی تمام غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اور حضرت ابودرداء کو بھائی بھائی بنا دیا تھا۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بھی منقول ہیں۔ جیسا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنت تین لوگوں کی مشتاق ہے (علی، عمار اور سلمان)۔

غزوۂ خندق کے موقع پر جب خندق کھودنے کا موقع آیا تو کیونکہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ تکنیکی طور پر اس کام سے واقف تھے۔ اس لیے وہ زیادہ بہتر طریقے سے خندق کھودرہے تھے۔ اس پر مہاجرین اور انصار کے درمیان (ہنسی مذاق کے طور پر) اختلاف ہوگیا۔ مہاجرین نے کہا: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا تعلق ہمارے ساتھ ہے اور انصار نے کہا: ان کا تعلق ہمارے ساتھ ہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: سلمان ہم میں سے ہے۔ یعنی اہل بیت میں سے ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کرنے والے صحابہ کرام میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

اس کے علاوہ تابعین کی ایک بڑی جماعت نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے آخر میں ہوا۔ یہ سن ۳۵ ہجری کی بات ہے۔ بعض کے بیان کے مطابق آپ کا سن وفات ۳۱ ہجری بیان کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

- عبدالغافر بن سلامۃ بن احمد بن عبدالغافر بن سلامۃ بن ازہر، ابوہاشم الحضومی: یہ ثقہ ہیں، ان کا انتقال 265ھ میں ہوا۔

- یحییٰ بن عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار قرشپ، حمصی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 255ھ میں ہوا، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۲/۳۵۳) (۱۳۰)۔

- بقیۃ بن ولید بن صائد بن کعب الکلاعی، ابوتحمد، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 197ھ میں ہوا، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۱/۱۰۵) (۱۰۸)۔

- سعید بن عبدالجبار، زبیدی، ابوعثمان حمصی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۱/۲۹۹) (۲۰۳)۔

- بشر بن منصور السلیمی، ابومحمد ازدی بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ

راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 131ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۰۱)(۷۶)۔

○ علی بن زید بن عبداللہ بن زہیر بن عبداللہ بن جدعان، تیمی ، بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 131ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۷)(۳۴۲)۔

○ محمد بن حمید بن سہیل بن اسماعیل بن شداد، ابوبکر مخرمی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 361ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲/۲۶۴)(۷۳۴)۔

○ احمد بن ابوالاخیل سلفی حمصی: ان کی کنیت ابواحمد تھی۔ بغداد آ کر انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے غری روایات نقل کی تھی۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' (۴/۱۲۸)(۱۸۰۵)

توضیح مسئلہ:

''تحفۃ الفقہاء'' کے مصنف تحریر کرتے ہیں:

مردار نجاستوں کی دو بنیادی اقسام ہیں۔

ان میں سے بعض وہ مردار ہوتے ہیں' جن میں بہنے والا خون نہیں ہوتا' ہمارے نزدیک یہ نجس نہیں ہوتے۔اس بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے مختلف ہے' جیسا کہ ہم آگے چل کر اس کا تذکرہ کریں گے۔

دوسری قسم یہ ہے: جس مردار میں بہنے والا خون موجود ہو' اس بارے میں ہم یہ کہتے ہیں' اس بارے میں کوئی اختلاف موجود نہیں ہے' ہر وہ جزو جس میں بہنے والا خون موجود ہو' جیسے گوشت' چربی اور کھال وغیرہ تو یہ نجس ہوتے ہیں۔اس لیے اگر یہ پانی میں مل جائیں گے تو پانی ناپاک ہو جائے گا' کیونکہ ان میں خون ملا ہوا ہوتا ہے۔

یہاں اس باب میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ عنوان تجویز کیا ہے: جب کسی کھانے کی چیز میں کوئی ایسا جانور یا پرندہ گر جائے جس کا خون نہ بہتا ہو' تو اس کا حکم کیا ہوگا؟

اس باب کے تحت امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے' جس میں واضح طور پر یہ حکم دیا گیا ہے' جب بھی کسی کھانے یا پینے کی چیز میں کوئی ایسا جانور یا پرندہ گر جائے جس کا خون نہ بہتا ہو اور وہ اس چیز میں گر کر مر جائے تو اس چیز کو کھانا حلال ہوتا ہے' پینا حلال ہوتا ہے' اس کے ذریعے وضو کیا جا سکتا ہے۔

تاہم اس حدیث میں باقاعدہ وضاحت نہیں کی گئی۔اس کی تائید میں دوسری روایت وہ شامل کر سکتے ہیں' جسے امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کسی شخص کے برتن میں مکھی گر جائے تو وہ اسے مکمل طور پر اس میں ڈبو دے' پھر اسے پھینکے کیونکہ اس مکھی

کے ایک پَر میں شفاء ہوتی ہے اور دوسرے میں بیماری ہوتی ہے''۔ (حدیث: 5544، صحیح بخاری)

شمس الائمہ سرخسی کا بیان:

شمس الائمہ سرخسی فرماتے ہیں: اگر برتن میں مکھی وغیرہ کوئی ایسا پرندہ گر جائے جس کا بہتا ہوا خون نہ ہو تو ہمارے نزدیک وہ اس برتن (موجود) کو فاسد نہیں کرے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: وہ اسے فاسد کردے گا ماسوائے اس جانور یا حشرات الارض کے جو پیدا ہی اس چیز میں ہو جیسے سرکے کا کیڑا ہوتا ہے وہ اگر اس میں مرجاتا ہے تو سرکہ خراب نہیں ہوگا۔ اسی طرح پھلوں کے کیڑے اگر پھل کے اندر مرجاتے ہیں تو وہ پھل خراب نہیں ہوگا انہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''تمہارے لیے مردار کو حرام قرار دیا گیا ہے''۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: یہ اس بات پر نص ہے ہر مردار نجس ہوتا ہے تو جب وہ مرنے کی وجہ سے خود نجس ہوگا تو جس چیز میں وہ مرجائے گا وہ بھی نجس ہو جائے گی۔ البتہ ضرورت کے پیش نظر اس چیز کو جائز قرار دیا جائے گا جس میں وہ مردار پیدا ہوتا ہے کیونکہ اس سے بچنا ممکن نہیں ہے لہٰذا یہ معاف شمار ہوگا۔

اس کے مقابلے میں احناف نے اپنے مؤقف کی تائید میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث پیش کی ہے جسے ہم سابقہ سطور میں نقل کر چکے ہیں[1]

شیخ ابن قدامہ کی وضاحت

مشہور حنبلی فقیہہ امام موفق الدین ابن قدامہ تحریر کرتے ہیں: عام فقہاء اسی بات کے قائل ہیں: ایسا پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ شیخ ابن منذر فرماتے ہیں:

''میرے علم کے مطابق اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے''۔ البتہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اس بارے میں دو اقوال منقول ہیں ان کا ایک قول یہ ہے: اگر وہ پانی تھوڑی مقدار میں ہو تو اس (مچھر مکھی وغیرہ کے مرنے کی وجہ سے) ناپاک ہو جائے گا۔

ان کے بعض اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے (یہی حکم ہوگا) یہ حکم قیاس کے مطابق ہے۔

جبکہ دوسرا قول یہ ہے: ایسا پانی ناپاک نہیں ہوگا اور لوگوں کے لیے اسی میں بہتری ہے۔

اس کے بعد امام ابن قدامہ نے اپنے مؤقف کی تائید میں وہی حدیث پیش کی ہے جسے ہم سابقہ سطور میں امام بخاری کے حوالے سے نقل کر چکے ہیں جس کے بعد امام ابن قدامہ نے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

پھر حضرت سلمان فارسی سے منقول روایت نقل کی ہے اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے کے ساتھ یہ وضاحت بھی کی ہے

[1] مبسوط سرخسی، صفحہ 49، جلد نمبر 1

امام ترمذی نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

7- باب الْمَآءِ الْمُسَخَّنِ

باب: گرم کیا گیا پانی

81- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِدْرِيسُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُسَخَّنُ لَهُ مَاءٌ فِي قُمْقُمَةٍ وَيَغْتَسِلُ بِهِ .
هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیلئے ایک مٹکے میں پانی گرم کیا جاتا تھا' وہ اس پانی کے ذریعے غسل کرتے تھے۔

اس حدیث کی سند ''صحیح'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن غراب، ابوحسن المحاربی، کوفی، : امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲/۴۵)(۶۴۱۸)۔

○ ہشام بن سعد مدنی، ابوعباد، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 160ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۱۸)(۸۱)۔

توضیح مسئلہ:

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں اثر نقل کیا ہے' انہوں نے گرم پانی کے ساتھ غسل کیا تھا۔

شیخ ابن قدامہ کی توضیح:

امام موفق الدین ابن قدامہ حنبلی تحریر کرتے ہیں: گرم کیے گئے پانی سے غسل کرنا مکروہ نہیں ہے' البتہ اگر وہ اتنا زیادہ گرم ہو کہ اس کی گرمی کی وجہ سے آدمی اچھی طرح وضو نہ کر سکے تو حکم مختلف ہوگا۔ گرم کیے گئے پانی کے ساتھ وضو (یا غسل) کے جواز کے قائلین میں حضرت عمر' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت انس رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

اہلِ حجاز اور اہلِ عراق بھی اسی بات کے قائل ہیں' صرف مجاہد کا اس بارے میں مؤقف مختلف ہے۔

۸۱- اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۱/۶) كتاب الطهارة' باب التطهير بالماء المسخن من طريق المصنف به-

امام ابن قدامہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت بھی نقل کی ہے: ایک مرتبہ وہ ''جحفہ'' کے مقام پر حمام میں تشریف لے گئے تھے (اور حمام میں عام طور پر گرم پانی ہوا کرتا ہے)۔

اس کے بعد امام ابن قدامہ نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کی سواری تیار کرنے والے صحابی حضرت شریق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (سفر میں شریک تھا) مجھے جنابت لاحق ہوگئی میں نے لکڑیاں اکٹھی کیں اور ان کے ذریعے پانی گرم کیا' پھر میں نے اس پانی کے ساتھ غسل کیا' جب میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کو بتایا تو آپ نے میرے اس عمل کو غلط قرار نہیں دیا''۔

ہمیں اس حدیث کے کسی دوسرے حوالے کا پتا نہیں چلا' لیکن اس روایت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے' نبی اکرم ﷺ کے سامنے گرم کیے گئے پانی سے غسل کیا گیا اور آپ ﷺ نے اس بات کا انکار نہیں کیا۔ (المغنی 45/1)

•••——•••——•••

82- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَدْ سَخَّنْتُ مَاءً فِي الشَّمْسِ فَقَالَ لَا تَفْعَلِي يَا حُمَيْرَاءُ فَاِنَّهُ يُورِثُ الْبَرَصَ .

غَرِيبٌ جِدًّا .خَالِدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے' اس دوران میں نے دھوپ میں کچھ پانی گرم کیا تھا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے گوری! ایسا نہ کیا کرو' کیونکہ اس کے نتیجے میں برص ہو سکتا ہے۔

یہ روایت انتہائی ''غریب'' ہے' اس کا راوی خالد بن اسماعیل ''متروک'' ہے۔

حدیث کی راوی صحابی خاتون کا تعارف:

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

آپ کا نام عائشہ ہے۔ آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی محبوب ترین زوجہ محترمہ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے آپ کے علاوہ اور کسی کنواری خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی۔

۸۲- اخرجہ البیہقی (۶/۱) کتاب الطہارۃ: باب کراھیۃ التطہیر بالماء المشمس- وابن عدی فی الکامل (۳/۹۱۲)؛ وعزاہ ابن الملقن فی البدر المنیر (۶/۲) الی ابی نعیم فی کتاب (الطب)۔

نبی اکرم ﷺ بعض اوقات آپ کو 'حمیرا'' (گوری) کہا کرتے تھے۔
سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے کیونکہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا اس لیے ان کی نسبت سے وہ ''اُمّ عبداللہ'' کی کنیت اختیار کرتی تھیں۔
سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام زینب تھا اوران کی کنیت ''ام رومان رضی اللہ عنہا'' تھی۔
سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بعثت کے ۴ برس بعد شوال المکرّم کے مہینے میں پیدا ہوئی تھیں۔
اعلانِ نبوت کے دسویں برس نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا۔ تاہم ان کی رخصتی ہجرت مدینہ کے بعد ہوئی۔
سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا علم وفضل کے اعتبار سے نمایاں حیثیت کی مالک ہیں۔
آپ سے بہت سی احادیث منقول ہیں۔
اس کے علاوہ آپ نے بہت سے معاملات میں دیگر صحابہ کرام سے اختلاف کر کے اپنی رائے پیش کی ہے اور بعد میں آنے والے حضرات نے ان کی رائے کا احترام بھی کیا ہے۔ اس کے علاوہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا علم الانساب' تاریخ اور علم طب کی بھی بڑی ماہر تھیں۔
نبی اکرم ﷺ جب اس دنیا سے رخصت ہوئے تو وہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مخصوص باری کا دن تھا اور آپ ﷺ کو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں دفن کیا گیا۔
سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ کی برأت میں قرآن پاک کی دس آیات نازل ہوئی تھیں۔
سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ۵۸ ہجری میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں انتقال کیا۔ انتقال کے وقت ان کی عمر کم وبیش ۶۷ برس تھی۔
ان کی وصیت کے مطابق انہیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو اس وقت مدینہ منورہ کے قائم مقام گورنر تھے انہوں نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعدان بن نصر بن منصور، ابوعثمان ثقفی البزار: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۰۵/۹) (۴۷۸۳)۔

○ خالد بن اسماعیل بن ولید مخزومی، ابوولید: امام دارقطنی نے ان کا تذکرہ ضعفاء ومتروکین میں کیا ہے۔

○ ہشام بن عروۃ بن زبیر بن عوام اسدی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 146ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۹/۲)(۹۲)۔

○ عروۃ بن زبیر بن عوام بن خویلد اسدی، ابوعبداللہ مدنی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 94ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۹/۲)(۱۵۷)۔

توضیح مسئلہ:

اس روایت میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ مسئلہ بیان کیا ہے' جس پانی کو دھوپ میں رکھ کے گرم کیا گیا ہو' اس کے ذریعے وضو یا غسل کرنے کا حکم کیا ہوگا؟

حدیث کے الفاظ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے: ایسا کرنا درست نہیں ہے' کیونکہ اس کے نتیجے میں بیماری پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

شیخ ابن قدامہ حنبلی فرماتے ہیں:

''جس پانی کو دھوپ میں رکھ کر گرم کیا گیا ہو' اس کے ساتھ طہارت حاصل کرنا مکروہ نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: ایسے پانی کے ساتھ طہارت حاصل کرنا مکروہ ہوگا جسے برتن میں ڈال کر دھوپ میں رکھ دیا گیا ہو۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ بھی فرماتے ہیں: میں صرف اسے طبی حوالے سے مکروہ قرار دیتا ہوں کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''ایسے پانی کے نتیجے میں برص پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے''۔[1]

•••———•••———•••

83- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْقَلَانِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَعْسَمُ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يُتَوَضَّا بِالْمَآءِ الْمُشَمَّسِ اَوْ يُغْتَسَلَ بِهٖ وَقَالَ اِنَّهُ يُورِثُ الْبَرَصَ . عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَعْسَمُ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ . وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ فُلَيْحٍ غَيْرُهُ وَلَا يَصِحُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' ایسے پانی کے ذریعے وضو کیا جائے جسے دھوپ میں رکھا گیا ہو' یا اس کے ذریعے غسل کیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس کے نتیجہ میں برص ہوسکتا ہے۔

[1] المغنی از موفق الدین ابن قدامہ حنبلی 46/1

۸۳- اخرجه البيهقي في الكبرى (۷/۱) كتاب الطهارة باب كراهية التطهير بالماء المشمس-

اس روایت کا راوی عمر بن محمد اعسم منکرالحدیث ہے۔
اس روایت کو اس کے علاوہ اور کسی نے بھی فلیح سے نقل نہیں کیا ہے۔ اور زہری سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ حدیث مستند نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن الفتح، ابوابکر القلانسی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 333ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۶۷/۳) (۱۲۱۲)۔

○ عمرو بن محمد بن حسن، الرحمن المعروف بالاعسم، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''منکرالحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۰۴/۱۲) (۶۶۶۳)۔

○ فلیح بن سلیمان بن ابومغیرۃ خزاعی، الاسلمی، ابویحییٰ مدنی، یہ ''صدوق'' ہیں لیکن بکثرت غلطیاں کرتے ہیں۔ ان کا انتقال 168ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' (۱۱۴/۴)

84- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِىْ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ حَسَّانَ بْنِ اَزْهَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لا تَغْتَسِلُوْا بِالْمَآءِ الْمُشَمَّسِ فَاِنَّهٗ يُوْرِثُ الْبَرَصَ .

☆☆ حسان بن ازہر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دھوپ میں گرم کیے گئے پانی سے غسل نہ کرو' کیونکہ اس کے نتیجہ میں برص پیدا ہوسکتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن رشید، ہاشمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، الخوارزمی نزیل بغداد، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 239ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۱/۱) (۱۰)۔

○ صفوان بن عمرو بن ہرم سکسکی ابوعمرو حمصی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ

۸۴- رواہ ایضا البیہقی (۶/۱) کتاب الطہارۃ باب کراہیۃ التطہیر بالماء المشمس-

راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 155ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۶۸/۱)(۱۰۹)۔

•••——•••——•••

8- باب الْمَآءِ يُبَلُّ فِيهِ الْخُبْزُ

باب: وہ پانی جس میں روٹی بھگوئی گئی ہو

85- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِیُّ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ عَنْ اُمِّ هَانِءٍ اَنَّهَا كَرِهَتْ اَنْ يُتَوَضَّاَ بِالْمَآءِ الَّذِی يُبَلُّ فِيهِ الْخُبْزُ.

☆☆ سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ منقول ہے: انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے' ایسے پانی سے وضو کیا جائے جس میں روٹی بھگوئی گئی ہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن ربیع، ابوعلی بجلی البورانی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 220ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۰۷/۷)(۳۸۲۴)۔

○ ابراہیم بن محمد بن حارث بن اسماء بن خارجۃ بن حصن بن حذیفۃ الفزاری الامام، ابواسحاق، یہ ''ثقہ'' ہیں۔ آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 185ھ میں ہوا۔

•••——•••——•••

9- باب تَاْوِيلِ (اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ)

باب: (ارشادِ باری تعالیٰ:) ''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو'' کی تفسیر

86- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ

۸۵-اخرجه البيهقي (۸/۱) كتاب الطهارة: باب التطهير بالماء الذي خالطه طاهر لم يغلب عليه-

۸۶-اخرجه مالك في الموطا (۲۱/۱) كتاب الطهارة باب وضوء النائم اذا قام الى الصلوة: حديث (۱۰)، ومن طريقه الطبري في تفسيره (۴۵۲/۴) رقم (۱۱۳۳۲) (۱۱۳۳۳)، والبيهقي في سننه (۱۱۷/۱) كتاب الطهارة: باب الوضوء من النوم- وقد ذكره السيوطي في الدر (۴۶۳/۲)-

(اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلاۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوھَکُمْ) قَالَ یَعْنِیْ اِذَا قُمْتُمْ مِنَ النَّوْمِ

☆☆ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو دھولو''۔

زید بن اسلم فرماتے ہیں: اس سے مراد ہے جب تم نیند سے بیدار ہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن حماد بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید بن درھم ابواسحاق ازدی، مولی آل جریر بن حازم۔ یہ ثقہ ہیں۔ ان کا انتقال 323ھ میں ہوا۔

○ عباس بن یزید بن حبیب البحرانی، بصری، یلقب عباسویہ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۰۰)(۱۶۶)۔

○ بشر بن عمر بن حکم زہرانی، ازدی، ابومحمد بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 209ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۰۰)(۶۸)۔

توضیح مسئلہ:

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے سابقہ روایت کے متن میں قرآن مجید کی جس آیت کی تفسیر میں شیخ زید بن اسلم کا بیان نقل کیا ہے' اسی آیت کے بارے میں مشہور مفسر حافظ ابوالفداء عماد الدین ابن کثیر دمشقی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

ابن کثیر کی وضاحت:

قال کثیرون من السلف فی قولہ: ﴿اذا قمتم الی الصلاۃ﴾ : یعنی وانتم محدثون وقال آخرون: اذا قمتم من النوم الی الصلاۃ و کلاھما قریب وقال آخرون: بل المعنی اعم من ذلک فالآیۃ آمرۃ بالوضوء عند القیام الی الصلاۃ ولکن ھو فی حق المحدث واجب وفی حق المتطھر ندب وقد قیل: ان الامر بالوضوء لکل صلاۃ کان واجبا فی ابتداء الاسلام ثم نسخ وقال الامام احمد بن حنبل: حدثنا عبد الرحمن حدثنا سفیان عن علقمۃ بن مرثد عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال: کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضا عند کل صلاۃ فلما کان یوم الفتح توضا ومسح علی خفیہ وصلی الصلوات بوضوء واحد فقال لہ عمر: یارسول اللہ انک فعلت شیئا لم تکن تفعلہ قال ﴿انی عمدا فعلتہ یا عمر﴾ وھکذا رواہ مسلم واھل السنن

من حدیث سفیان الثوری عن علقمة بن مرثد ووقع فی سنن ابن ماجه عن سفیان عن محارب بن دثار بدل علقمة بن مرثد کلاهما عن سلیمان بن بریدة به وقال ترمذی: حسن صحیح[1]

بہت سے اسلاف نے یہ بات بیان کی ہے' اس سے مراد یہ ہے: جب تم بے وضو حالت میں ہو اور نماز کے لیے اُٹھنے لگو' جب کہ بعض دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے' جب تم نیند سے بیدار ہونے لگو اور نماز پڑھنے لگو (اس وقت وضو کرو) اور یہ دونوں مفہوم ایک دوسرے کے قریب ہیں۔

بعض دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اس کا مفہوم اس سے عام ہے کیونکہ آیت میں نماز کے لیے کھڑے ہونے کے وقت وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے' جبکہ بے وضو شخص کے حق میں وضو کرنا واجب ہے' اور جو شخص پہلے سے باوضو ہو' اس کے حق میں وضو کرنا مستحب ہے۔

ایک روایت یہ بھی ہے: ابتدائے اسلام میں ہر نماز کے لیے وضو کرنا واجب ہوا کرتا تھا' پھر بعد میں اس حکم کو منسوخ کر دیا گیا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے حوالے سے سلیمان بن بریدہ کا بیان نقل کیا ہے' وہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے' فتح مکہ کے موقع پر آپ نے وضو کیا اور وضو کے دوران دونوں موزوں پر مسح کر لیا' پھر اس کے بعد آپ نے ایک ہی وضو کے ذریعے کئی نمازیں ادا کیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا عمل کیا ہے جو آپ نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے''۔

ابن کثیر لکھتے ہیں: امام مسلم اور اصحابِ سنن نے اس روایت کو اسی طرح سفیان ثوری کے حوالے سے علقمہ سے نقل کیا ہے' جبکہ سنن ابن ماجہ میں یہ روایت سفیان کے حوالے سے محارب سے منقول ہے' وہاں علقمہ کی جگہ محارب کا ذکر ہوا ہے۔ ان دونوں حضرات نے اس روایت کو سلمان بن بریدہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' امام ترمذی اس روایت کو نقل کرنے کے بعد یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

علامہ آلوسی کی وضاحت:

آیت کے اسی حصے کے بارے میں علامہ شہاب الدین محمود بن عبداللہ حسینی آلوسی نے یہ بات بیان کی ہے:

﴿اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصلاۃ﴾ ای اذا اردتم القیام الیها والاشتغال بها ، فعبر عن ارادة الفعل بالفعل المسبب عنها مجازاً ، وفائدته الایجاز والتنبیه علی ان من اراد العبادة ینبغی ان یبادر الیها بحیث لا ینفك الفعل عن الارادة ، وقیل: یجوز ان یکون المراد اذا قصدتم الصلاة ، فعبر عن احد لازمی الشیء بلازمه

[1] تفسیر القرآن العظیم از حافظ ابن کثیر (زیر آیت سورۃ المائدہ:٦

الآخر .وظاهر الآية يوجب الوضوء على كل قائم الى الصلاة وان لم يكن محدثاً نظراً الى عموم[1]

''اس سے مراد یہ ہے: جب تم نماز کے لیے اُٹھنے کا ارادہ کرو اور جب تم نماز میں مشغول ہونے کا ارادہ کرو (اس وقت وضو کرو)۔ تو یہاں فعل کے ارادے کو فعل سے تعبیر کیا گیا ہے' کیونکہ وہ ارادہ اس فعل کے ارتکاب کا سبب بنتا ہے اور ایسا مجازی طور پر ہوا ہے''۔

اس کا فائدہ یہ ہے: اس میں ایجاز پایا جاتا ہے' اور اس بات پر تنبیہ ہے' جو شخص عبادت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو' اسے چاہیے کہ وہ تیزی سے اس کی طرف جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے' کوئی بھی فعل ارادے سے عاری نہیں ہوتا۔

ایک قول یہ بھی ہے: یہاں یہ بھی ہوسکتا ہے' اس سے مراد یہ ہو' جب تم نماز کا قصد کرو (اس وقت وضو کرو) تو یہاں شے کے دو لوازمات میں سے ایک لازم کے ذریعے' دوسرے لازم کو مراد لیا گیا ہے۔

آیت سے بظاہر یہ ثابت ہوتا ہے' نماز کے لیے اُٹھنے والے ہر شخص پر وضو کرنا لازم ہے خواہ وہ پہلے سے باوضو ہو' کیونکہ عموم کا تقاضا یہی ہے''۔

•••———•••———•••

87- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ) قَالَ اِذَا قُمْتُمْ مِنَ النَّوْمِ.

☆☆ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے زید بن اسلم کا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اے ایمان والو! جب تم نماز کیلئے کھڑے ہو''۔

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں:

اس سے مراد یہ ہے: جب تم نیند سے بیدار ہو (تو وضو کرو)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن نصیر بن قاسم، ابومحمد الخواص المعروف بالخلدی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ صوفیاء کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۲۶/۷) (۳۷۱۵)، سیر اعلام النبلاء (۵۵۸/۱۵) (۳۴۳)۔

○ حسن بن علی بن شبیب، ابوعلی المعمری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 295ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب

[1] تفسیر روح المعانی از شہاب الدین آلوسی (زیر آیت سورۃ المائدہ: ۶)

بغدادی'' (۳۶۹/۷)(۳۸۹۲)۔

○ ولید بن مسلم، قرشی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوالعباس دمشقی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 195ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۳۶/۲)(۸۹)۔

•••———•••———•••

10- باب الْوُضُوْءِ بِفَضْلِ السِّوَاكِ

باب: جس پانی میں مسواک رکھی گئی ہو اس سے وضو کرنا

88- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهُ اَنْ يَتَوَضَّئُوا بِفَضْلِ السِّوَاكِ .

☆☆ قیس' حضرت جریر (بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ) کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اپنے اہلِ خانہ کو یہ ہدایت کرتے تھے' وہ اس پانی سے وضو کرلیں جس میں مسواک رکھی گئی ہو۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے:

جریر بن عبداللہ بن جابر بن مالک بن نصر بن ثعلبہ بن جشم بن عوف بن خزیمہ۔

آپ کی کنیت ''ابوعمرو'' ہے اور بعض حضرات کے بیان کے مطابق ''ابوعبداللہ'' ہے۔

آپ کو قبیلہ بجیلہ کی نسبت کی وجہ سے ''بَجَلِیّ'' کہا جاتا ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا تعلق یمن سے ہے۔ بعض نے کہا ہے۔ یہ قبیلہ نزار کی ایک شاخ ہے۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چالیس دن پہلے مسلمان ہوئے تھے۔

یہ بہت وجیہہ وشکیل آدمی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے بارے میں یہ فرمایا کرتے تھے: یہ اس امت کے حضرت یوسف

۸۸- اخرجه البيهقي (۲۵۵/۱) كتاب الطهارة' باب: بصاق الانسان ومخاطه- وعلقه البخاري (۲۹٤/۱) كتاب الوضوء' باب: استعمال فضل وضوء الناس-

طبقات ابن سعد (**22/6**)طبقات خليفة (ص **116 138**) التاريخ الكبير (**211/2**) الجرح والتعديل (**502/2**) معجم الصحابة(ق **44/1**) الثقات لابن حبان (**54/3**) المستدرك للحاكم(**464/3**)معرفة الصحابة لابي نعيم (ج **1** ق **132**/ب) اسد الغابة(**333/1**) سير اعلام النبلاء (**530/2**) تجريد اسماء الصحابة (**82/1**) الكاشف(**126/1**) الاصابة(**242/1**) التهذيب(**73/2**)التقريب (ص **139**) الرياض المستطابة (ص **46**) بقي بن مخلد ومقدمة مسنده (ص **83**)

علیہ السلام ہیں۔

یہ اپنی قوم کے سردار تھے جب یہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کی عزت افزائی فرمائی اور ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار آئے تو اس کی عزت افزائی کیا کرو۔

انہوں نے عراق کی مختلف لڑائیوں میں' جیسے قادسیہ وغیرہ میں' بہت سی نمایاں کارنامے انجام دیئے۔

بعد میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں سکونت اختیار کی تو جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لے آئے تو حضرت جریر رضی اللہ عنہ وہاں سے قرقیسیا چلے گئے اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے سنِ وفات کے بارے میں دو آراء پائی جاتی ہیں۔ ایک بیان کے مطابق آپ کا انتقال ۵۱ ہجری میں ہوا اور دوسری روایت کے مطابق آپ کا انتقال ۵۴ ہجری میں ہوا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن محشر بن معدان، ابواسحاق الکاتب، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 254ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۸۴/۶)(۳۲۳۹)۔

○ اسماعیل بن ابوخالد الاحمسی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) بجلی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 146ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۸/۱)(۵۰۳)۔

○ قیس بن ابوحازم بجلی، ابوعبداللہ کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: یہ صحابی ہیں۔ ان کا انتقال 90ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۷/۲)(۱۳۲)۔

توضیح مسئلہ:

امام بخاری نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اثر کو صحیح بخاری میں ترجمۃ الباب میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے تعلیق کے طور پر نقل کیا ہے' یعنی اس کی سند نقل نہیں کی ہے۔

وامر جریر بن عبد اللہ اھلہ ان یتوضؤوا بفضل سواکہ

''حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اہلِ خانہ کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ ان کی مسواک سے بچے ہوئے پانی کے ذریعے وضو کرلیں''۔[1]

[1] صحیح بخاری' از امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری' کتاب الوضو' باب استعمال فضل وضوء الناس' ۸۰/۱

ابن حجر کی وضاحت:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ مذکورہ بالا اثر کی شرح کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی تحریر کرتے ہیں:

هذا الاثر وصله بن ابی شیبة والدارقطنی وغیرهما من طریق قیس بن ابی حازم عنه وفی بعض طرقه کان جریر یستاك ویغمس راس سواكه فی الماء ثم یقول لاهله توضؤوا بفضله لا یری به باسا وهذه الروایة مبنیة للمراد وظن بن التین وغیره ان المراد بفضل سواكه الماء الذی ینتقع فیه العود من الاراك وغیره لیلین فقالوا یحمل علی انه لم یغیر الماء وانما اراد البخاری ان صنیعه ذلك لا یغیر الماء وكذا مجرد الاستعمال لا یغیر الماء فلا یمتنع التطهر به وقد صححه الدارقطنی بلفظ كان یقول لاهله توضؤوا من هذا الذی ادخل فیه سواكی وقد روی مرفوعا اخرجه الدارقطنی من حدیث انس ان النبی صلی الله علیه وسلم كان یتوضا بفضل سواكه وسنده ضعیف وذكر ابو طالب فی مسائله عن احمد انه ساله عن معنی هذا الحدیث فقال كان یدخل السواك فی الاناء ویستاك فاذا فرغ توضا من ذلك الماء وقد استشكل ایراد البخاری له فی هذا الباب المعقود لطهارة الماء المستعمل واجیب بانه ثبت ان السواك مطهر للفم فاذا خالط الماء ثم حصل الوضوء بذلك الماء كان فیه استعمال للمستعمل فی الطهارة[1]

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن شیبہ نے اس ''اثر'' کو ''موصول'' روایت کے طور پر قیس بن ابوحازم سے نقل کیا ہے۔

بعض روایات میں یہ منقول ہے: حضرت جریر رضی اللہ عنہ مسواک کرنے کے بعد مسواک کا کنارا پانی میں ڈبو دیتے تھے اور پھر اپنی اہلیہ سے کہتے تھے: (یا اپنے گھر والوں سے یہ کہتے تھے:) تم لوگ اس پانی سے وضو کرلو۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

اس کے بعد علامہ حجر عسقلانی نے یہ بات بھی تحریر کی ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ''صحیح'' قرار دیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''حضرت جریر رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ (یا اہل خانہ) کو یہ کہتے تھے: تم لوگ اس پانی سے وضو کرلو جس میں میں نے پانی مسواک ڈال دی تھی''۔

جبکہ یہی بات مرفوع روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے بھی نقل کیا ہے۔

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسواک سے بچے ہوئے پانی کے ساتھ وضو کرلیا کرتے تھے''۔

(ابن حجر کہتے ہیں:) اس کی سند ضعیف ہے۔

شیخ ابوطالب نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے جو مسائل ذکر کیے ہیں' ان میں انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے: انہوں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے مفہوم کے بارے میں دریافت کیا تو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا:

---

[1] فتح الباری' از حافظ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' رقم الحدیث: ۱۳۷۹

''آپ ﷺ اپنی مسواک کو برتن میں ڈال دیتے تھے' پھر بعد میں آپ اس مسواک کے ذریعے مسواک کر لیتے تھے' اس سے فارغ ہونے کے بعد اسی برتن کے پانی کے ذریعے وضو بھی کر لیتے تھے''۔

علامہ عینی کی وضاحت:

اسی روایت کے بارے میں حافظ بدرالدین محمود عینی یہ فرماتے ہیں:

والمراد من فضل الوضوء يحتمل ان يكون ما يبقى في الظرف بعد الفراغ من الوضوء ويحتمل ان يراد به الماء الذي يتقاطر عن اعضاء المتوضيء وهو الماء الذي يقول له الفقهاء الماء المستعمل واختلف الفقهاء فيه فعن ابي حنيفة ثلاث روايات فروى عنه ابويوسف انه نجس مخفف وروى الحسن بن زياد انه نجس مغلظ وروى محمد بن الحسن وزفر وعافية قاضي انه طاهر غير طهور وهو اختيار المحققين من مشايخ ما وراء النهر وفي ﴿المحيط﴾ وهو الاشهر الاقيس وقال في ﴿المفيد﴾ وهو الصحيح وقال الاسبيجابي وعليه الفتوى وقال قاضيخان ورواية التغليظ رواية شاذة غير ماخوذ بها وبه يرد على ابن حزم قوله الصحيح عن ابي حنيفة نجاسته وقال عبد الحميد قاضي ارجو ان لا تثبت رواية النجاسة فيه عن ابي حنيفة وعند مالك طاهر وطهور وهو قول النخعي والحسن البصري والزهري والثوري وابي ثور وعند الشافعي طاهر غير طهور وهو قوله الجديد وعند زفر ان كان مستعمله طاهرا فهو طاهر وطهور وان محدثا فهو طاهر غير طهور[1]

''یہاں وضو کے بچے ہوئے پانی سے مراد یہ بھی ہو سکتا ہے' وضو سے فارغ ہونے کے بعد برتن میں جو پانی رہ گیا ہے اور یہاں یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے' اس سے مراد وہ پانی ہو جو وضو کرنے والے شخص کے اعضاء سے گرتا ہے اور یہ وہی پانی ہے جسے فقہاء ''آبِ مستعمل'' کہتے ہیں۔

اس بارے میں فقہاء نے اختلاف کیا ہے' اس بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے تین طرح کی روایات منقول ہیں۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے یہ روایت نقل کی ہے' ایسا پانی خفیف طور پر نجس ہوگا۔

امام حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت نقل کی ہے' ایسا پانی غلیظ طور پر نجس ہوگا۔

اور امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ' امام زفر رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

''ایسا پانی پاک ہوگا' البتہ اسے وضو کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا''۔

''ماوراء النہر'' کے مشائخ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

''المحیط'' نامی کتاب میں یہ تحریر ہے: یہ روایت مشہور بھی ہے اور قیاس کے مطابق بھی ہے۔

''المفید'' نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: یہ روایت درست ہے۔

---

1. عمدۃ القاری از حافظ بدرالدین محمود عینی' صفحہ ۳/۷۳

''شیخ اسبیجابی'' نے یہ بات بیان کی ہے: فتویٰ اسی قول پر دیا جاتا ہے۔
علامہ قاضی خان یہ فرماتے ہیں: غلیظ طور پر نجس ہونے کی روایت شاذ ہے اور اسے اختیار نہیں کیا گیا۔
علامہ ابن حزم نے جو یہ بات کہی ہے: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے صحیح طور پر یہ بات منقول ہے' یہ پانی نجس ہوتا ہے۔
ابن حزم کا یہ بیان درست شمار نہیں ہوگا۔
شیخ عبدالحمید قاضی نے یہ بات بیان کی ہے: میں یہ سمجھتا ہوں' اس بارے میں اس پانی کے نجس ہونے کی روایت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت نہیں ہے۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسا پانی ہوتا ہے اور اس کے ذریعے وضو بھی کیا جاسکتا ہے۔
امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ' حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ' ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ' سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' ابوثور رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہی حکم ہے۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: ایسا پانی پاک ہوتا ہے' البتہ اس کے ذریعے وضو نہیں کیا جاسکتا اور یہ رائے انہوں نے بعد میں اختیار کی تھی۔
امام زفر رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: اگر اس شخص نے باوضو حالت میں اسے استعمال کیا تھا تو یہ پانی پاک ہوگا اور اس کے ذریعے کوئی دوسرا بھی وضو کرسکتا ہے' لیکن اگر اس نے بے وضو حالت میں اسے استعمال کیا تھا تو یہ پانی پاک شمار ہوگا' البتہ اس کے ذریعے وضو نہیں کیا جاسکتا۔

•••——•••——•••

89- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ كَانَ جَرِيْرٌ يَقُوْلُ لاَهْلِهٖ تَوَضَّئُوا مِنْ هٰذَا الَّذِىْ اُدْخِلُ فِيْهِ سِوَاكِى .
هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

☆☆ قیس بیان کرتے ہیں: حضرت جریر (بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ) اپنے اہل خانہ کو یہ ہدایت کرتے تھے: تم اس پانی سے وضو کرلو جس میں' میں نے مسواک رکھی تھی۔
اس کی سند ''صحیح'' ہے۔

90- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَسَّانَ الضَّبِّىُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ شَاذَانُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْاَعْوَرِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَسْتَاكُ بِفَضْلِ وَضُوْئِهٖ .

٩٠-اخرجه الخطيب في تاريخ بغداد (١١/١٦) من طريق الدارقطني لهذا' وهو اسناد ضعيف' لضعف مسلم بن كيسان الاعور' وضعفه ابن الملقن في البدر (٢٠٧/٢) وانظر الحديث التالي-

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے بچے ہوئے پانی سے مسواک کرلیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن صلت بن عبد اللہ بن مخرمۃ بن المطلب بن عبد مناف قرشی المطلبی ابویعقوب مصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تعجیل المنفعۃ (۵۸۵/۱)(۳۷۸)۔

○ سلیمان بن مہران اسدی الکاھلی، ابومحمد کوفی الاعمش، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 147ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۳۱/۱)(۵۰۰)۔

○ مسلم بن کیسان-ضبی ابوعبد اللہ کوفی اعور۔ یہ منکر الحدیث ہے۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲۶/۳)۔

•••——•••——•••

91- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَيَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِیْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَسْتَاكُ بِفَضْلِ وَضُوْئِهِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وضو کے بچے ہوئے پانی سے مسواک کرلیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالوہاب بن عیسیٰ بن عبدالوہاب بن ابوحیۃ، ابوالقاسم وراق الجاحظ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 319ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۸/۱۱)(۵۶۹۵)۔

○ اسحاق بن ابواسرائیل ابراہیم بن کامجرا ابویعقوب مروزی، نزیل بغداد، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 245ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۵/۱)(۳۸۰)۔

۹۱-اخرجہ ابو یعلی (۸۶/۷) برقم (۱۲۶۵) من طریق یوسف بن خالد بہذا الاسناد' وخالد ترکوہ' وکذبہ ابن معین' وکان من فقہاء الحنفیۃ' والتقریب (۲۸۰/۲)' والحدیث اخرجہ البزار (۱۴۴/۱) کتاب الطہارۃ' باب: الوضوء بفضل السواک' حدیث (۲۷۴) بنحوہ من طریق خالد بن یوسف قال: ثنا ابی' ثنا الاعمش' عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتوضا بفضل سواکہ- قال البزار: رواہ محمد بن الصلت' عن الاعمش' عن مسلم' قال الہیثمی فی مجمع الزوائد (۲۲۱/۱): رواہ البزار' والاعمش لم یسمع من انس-

○ یوسف بن خالد بن عمیر السمتی ابوخالد بصری، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 189ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۸۰)(۴۳۱)۔

•••——•••——•••

11- باب اَوَانِی الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب: سونے اور چاندی کے برتن

92- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْفَاكِهِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ مَسَرَّةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ شَرِبَ فِيْ اِنَاءِ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ اَوْ اِنَاءٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ ۔اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جوشخص سونے یا چاندی کے

۹۲-اخرجه الطبراني في (الصغير) (۱/۲۰۴) من طريق العلاء بن برد بن سنان' عن ابيه' عن نافع' عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (من شرب في اناء من ذهب او اناء من فضة فانما يجرجر في بطنه نار جهنم) قال الطبراني: لم يروه عن برد الا ابنه العلاء- قال الهيثمي في المجمع (۵/۷۰): رواه الطبراني في الصغير والاوسط' وفيه العلاء بن برد بن سنان ضعفه احمد- والحديث اخرجه البيهقي (۱/۲۸-۲۹) من طرق اخرى عن ابن عمر' وللحديث شواهد من حديث ام سلمة وعائشة وابن عباس رضي الله عنهم جميعا-

فاما حديث ام سلمة: فاخرجه مالك (۲/۹۲٤) كتاب صفة النبي صلى الله عليه وسلم باب النهي عن الشراب في آنية الفضة حديث (۱۱)' والبخاري (۱۰/۹۸)' كتاب الاشربة: باب آنية الفضة' حديث (۵٦۳٤)' ومسلم (۳/۱٦۳۵)' كتاب اللباس والزينة' باب تحريم استعمال اواني الذهب والفضة' حديث (۱)' وابن ماجه (۲/۱۱۳۰) كتاب الاشربة' باب الشرب في آنية الفضة' حديث (۳٤۱۳)' والدارمي (۲/۱۲۱) كتاب الاشربة' باب الشراب في المفضض' واحمد (٦/ ۳۰۱' ۳۰۲' ۳۰٤' ۳۰٦)' والطيالسي (۱٦۰۱)' كلهم من طريق نافع' عن زيد بن عبد الله بن عمر' عن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابي بكر' عن ام سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (الذي يشرب في آنية الفضة انما يجرجر في بطنه نار جهنم)-

واما حديث عائشة فاخرجه ابن ماجه (۲/۱۱۳۰) كتاب الاشربة' باب الشرب في آنية الفضة' حديث (۳٤۱۵)' واحمد (۹۸٦) من طريق نافع' عن امراة ابن عمر' عن عائشة' عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (من شرب في اناء فضة فكانما يجرجر في بطنه نار جهنم)- قال البوصيري في (الزوائد) (۳/۱۱۰): هذا اسناد صحيح رجاله ثقات-

واما حديث ابن عباس فاخرجه ابو يعلى (۵/۱۰۱-۱۰۲) رقم (۲۷۱۱) من طريق محمد بن يحيى ثنا سليم بن مسلم المكي' ثنا نصر بن عربي' عن عكرمة' عن ابن عباس' قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ان الذي يشرب في آنية الذهب والفضة انما يجرجر في بطنه نارا- وقال الهيثمي في (المجمع) (۵-۸۰): رواه ابو يعلى والطبراني في الثلاثة' وفيه محمد بن يحيى بن ابي سمينة وثقه ابو حاتم وابن حبان وغيرهما' وفيه كلام لايضر' وبقية رجاله ثقات- قلت: ومحمد ابن يحي ليس في اسناد الطبراني' فقد اخرجه في (الصغير) (۱/۱۱۵) من طريق محمد بن بحر' ثنا سليم بن مسلم' به وقال: تفرد به محمد بن بحر- قلت: وفيه نظر فقد رواه محمد بن يحيى ايضاً' كما تقدم-

برتن میں یا کسی ایسے برتن میں جس میں سونا یا چاندی لگا ہوا ہو کچھ پیئگا تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرے گا۔اس کی سند ''حسن'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن محمد بن اسحاق بن یزید بن نصر بن مہران ابوالقاسم، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۴۴/۱۰)۔

○ یحیٰ بن محمد بن عبداللہ بن مہران مدنی، مولی بنی نوفل، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۷/۲) (۱۶۷)۔

توضیح مسئلہ:

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے جو مذکورہ بالا روایت نقل کی ہے اس کا بنیادی حکم سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال کی حرمت کو ثابت کرنا ہے اس بارے میں فقہاء کے جزوی اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن عبدالبر اندلسی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

علامہ ابن عبدالبر کی وضاحت:

واختلف العلماء فی جواز اتخاذ اوانی الفضة بعد اجماعهم علی انه لا یجوز استعمالها لشرب ولا غیره

فقالت طائفة یجوز اتخاذها کما یجوز اتخاذ الحریر والدیباج ولکنها لا یستعمل شیء منها وتزکی ان اتخذت

وقال الجمهور من العلماء انه لا یجوز اتخاذها ولا استعمالها ومن اتخذها کان عاصیا باتخاذها

قال ابوعمرو معلوم ان من اتخذها لا یسلم من بیعها او استعمالها لانها لیست ماکولة ولا مشروبة فلا فائدة فیها غیر استعماله فکذلك لا یجوز اتخاذها عند جماعة الفقهاء وجمهور العلماء

وکلهم مجمعون علی ایجاب الزکاة فیها علی متخذها اذا بلغت النصاب من الذهب او الفضة

اس بات پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے: سونے اور چاندی کے برتن کھانے پینے کے لیے استعمال نہیں کیے جا سکتے' تاہم اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' کوئی شخص ویسے ہی اپنے پاس یہ برتن رکھ سکتا ہے یا نہیں رکھ سکتا؟

اہلِ علم کے ایک گروہ نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی ویسے اپنے پاس یہ برتن رکھ سکتا ہے جس طرح مرد کے لیے ریشم اور دیباج پہننا حرام ہے' لیکن وہ اپنے پاس اس کپڑے کو رکھ سکتا ہے' وہ انہیں استعمال نہیں کر سکتا۔

جمہور اہلِ علم نے یہ رائے بیان کی ہے: سونے اور چاندی کے برتنوں کو اپنے پاس رکھنا اور استعمال کرنا دونوں ہی جائز نہیں ہیں' اور جو شخص انہیں اپنے پاس رکھے گا' وہ انہیں اپنے پاس رکھنے کی وجہ سے گناہ گار شمار ہوگا۔

شیخ ابن عبدالبراندلسی فرماتے ہیں: یہ بات تو طے ہے' جو شخص انہیں اپنے پاس رکھے گا وہ یا تو انہیں فروخت کرے گا یا استعمال کرے گا' کیونکہ اگر ان میں کچھ کھایا بھی نہیں جائے گا اور پیا بھی نہیں جائے گا تو پھر انہیں اپنے پاس رکھنے کا فائدہ کوئی نہیں ہے' فائدہ صرف انہیں استعمال کرنے میں ہی ہے' اس لیے فقہاء کے نزدیک ان برتنوں کو اپنے پاس رکھنا بھی جائز نہیں ہے۔

البتہ اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے' اگر کوئی شخص اپنے پاس سونے چاندی کے برتن رکھ لیتا ہے اور ان کی مقدار زکوٰۃ کے شرعی نصاب تک پہنچ جاتی ہے تو ان برتنوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔[1]

علامہ عینی کی وضاحت:

اس حکم سے متعلق حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ بدرالدین محمود عینی نے بھی یہ بات بیان کی ہے:

واما السبعة التی نهانا عنها فاولها آنية الفضة والنهی فيه تحريم وكذلك الآنية الذهب بل هی اشد قال اصحابنا لا يجوز استعماله آنية الذهب والفضة للرجال والنساء لما فی حديث حذيفة عند الجماعة ولا تشربوا فی آنية الذهب والفضة ولا تاكلوا فی صحافها الحديث قالوا وعلی هذا المجمرة والملعقة والمدهن والميل والمكحلة والمرآة ونحو ذلك فيستوی فی ذلك الرجال والنساء لعموم النهی وعليه الاجماع ويجوز الشرب فی الاناء المفضض والجلوس علی السرير المفضض اذا كان يتقی موضع الفضة ای يتقی فمه ذلك وقيل يتقی اخذه باليد وقال ابويوسف يكره وقول محمد مضطرب ويجوز التجمل بالاوانی من الذهب والفضة بشرط ان لا يريد به التفاخر والتكاثر لان فيه اظهار نعم الله تعالی[2]

''وہ ساتویں چیز جس سے ہمیں منع کیا گیا ہے وہ چاندی کے برتن ہیں اور یہ ممانعت ''تحریم'' کے طور پر ہے اور سونے سے بنے ہوئے برتن کا بھی یہی حکم ہے' بلکہ اس کی ممانعت زیادہ شدید ہے۔

ہمارے مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے' سونے اور چاندی کے بنے ہوئے برتنوں کو استعمال کرنا مردوں اور خواتین کسی کے لیے بھی جائز نہیں ہے' کیونکہ محدثین نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

---

[1] الاستذکار فی معرفۃ مذاہب علماء الامصار' از حافظ ابوعمرو یوسف بن عبداللہ بن عبدالبراندلسی مالکی' مطبوعہ دارالکتب العلمیہ' بیروت' ۱۴۲۱ھ

[2] عمدۃ القاری' از حافظ بدرالدین محمود عینی' ۸/۱۱

''سونے اور چاندی کے برتنوں میں پیو نہیں اور ان سے بنے ہوئے پیالوں میں کھاؤ نہیں''۔

علماء نے یہ بات بیان کی ہے' انگیٹھی' تیل کی شیشی' سرمہ دانی' شیشے وغیرہ کسی بھی چیز میں سونے کا استعمال جائز نہیں ہے اور اس بارے میں مردوں اور خواتین کا حکم برابر ہے' کیونکہ یہ ممانعت عمومی اعتبار سے ہے' اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔

جہاں تک ایسے برتن کا تعلق ہے جس پر چاندی سے کام ہوا ہو یا ایسے پلنگ کا تعلق ہے جس پر چاندی سے نقش و نگار بنائے گئے ہوں تو اس بارے میں یہ کہا گیا ہے: جس جگہ چاندی لگی ہوئی ہو' اگر اس جگہ کو استعمال کرنے سے بچا جا سکتا ہے (یعنی پینے کے برتن میں وہاں منہ نہیں لگایا جاتا اور بیٹھتے ہوئے اس چاندی پر نہیں بیٹھا جاتا) تو پھر اس کی اجازت ہے۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اسے بھی مکروہ (یعنی حرام) قرار دیا ہے اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی رائے اس بارے میں مضطرب طور پر منقول ہے۔

سونے اور چاندی کے برتنوں کو آرائش کے طور پر گھر میں رکھنا جائز ہے' لیکن اس کے لیے شرط ہے' یہ فخر (یعنی تکبر) کے اظہار کے طور پر نہ ہو' اس کی وجہ یہ ہے: اس طرح انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اظہار کرتا ہے۔

•••——•••——•••

93- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْاَنْصَارِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبِيْ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ لَنَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهٰى عَنْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ اَنْ يُشْرَبَ فِيْهَا وَاَنْ يُؤْكَلَ فِيْهَا وَنَهٰى عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ وَعَنْ ثِيَابِ الْحَرِيْرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ.

☆☆ ابو بردہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ میں اور میرے والد (حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' سونے یا چاندی کے برتن میں کچھ پیا جائے یا اس میں کچھ کھایا جائے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی' میثرہ' ریشمی کپڑے (ریشم کی مختلف اقسام ہیں) کو استعمال کرنے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن محمد بن صاعد بن کاتب، ابو محمد ہاشمی بغدادی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 318ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۴/۵۰) (۲۸۳)۔

۹۳- اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۱/۲۸) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد' وفي اسناده مسلم بن حاتم الانصاري صدوق ربما وهم' كما في التقريب (۲/۲٤٤)-

○ مسلم بن حاتم انصاری، ابوحاتم بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۴۴/۲)(۱۰۷۵)۔

○ عبدالکبیر بن عبدالمجید بن عبید اللہ بصری، ابوبکر الحنفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۱۵/۱)(۱۲۷۶)۔

○ یونس بن ابواسحاق سبیعی، ابواسرائیل کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 152ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۸۴/۲)(۱۷۱)۔

○ ابوبردۃ بن ابوموسیٰ اشعری، : ایک قول کے مطابق ان کا نام ''عامر'' ہے۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 104ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹۴/۲)(۷)۔

•••———•••———•••

12- باب تَطْهِيرِ الدِّبَاغِ

باب: چمڑے کو پاک کرنا

94 - حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِءٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ يُوْنُسَ وَعُقَيْلٍ جَمِيْعًا عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِاِهَابِهَا ۔ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ ۔ قَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا ۔ زَادَ عُقَيْلٌ اَوَلَيْسَ

۹۴- اخرجه مالك (۲/۴۹۸) كتاب الصيد' باب ما جاء في جلود الميتة' الحديث (۱۶)' والشافعي (۱/۲۷) كتاب الطهارة' الباب الثالث في الآنية والدباغ' الحديث (۵۹)' واحمد (۱/۳۲۹)' والدارمي (۲/۸۶): كتاب الاضاحي: باب الاستمتاع بجلود الميتة' والبخاري (۲/۳۵۵) كتاب الزكاة' باب الصدقة على موالي ازواج النبي صلى الله عليه وسلم الحديث (۱۴۹۲)' ومسلم (۱/۲۷۶) كتاب الحيض' باب طهارة جلود الميتة بالدباغ' الحديث (۱۰۱/ ۳۶۳)' وابو داؤد (۴/۳۶۶) كتاب اللباس' باب في اهب الميتة' الحديث (۴۱۲۱)' والنسائي (۷/۱۷۲) كتاب الفرع العتيرة' باب جلود الميتة' وابن ماجه (۲/۱۱۹۳) كتاب اللباس باب لبس جلود الميتة اذا دبغت' الحديث (۳۶۱۰)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار)(۱/۴۶۹) كتاب الصلوة' باب دباغ الميتة' وفي (مشكل الآثار)(۱/۴۹۷)' والبيهقي (۱/۱۵) كتاب الطهارة' باب طهارة جلد الميتة بالدبغ' وابو عوانة (۱/۲۱۱)' وابن عبد البر في (التمهيد)(۴/۱۵۴)' من حديث الزهري' عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة' عن ابن عباس-

فِی الْمَآءِ وَالدِّبَاغِ مَا يُطَهِّرُهَا . وَقَالَ ابْنُ هَانِئٍ اَوَلَيْسَ فِی الْمَآءِ وَالْقَرَظِ مَا يُطَهِّرُهَا .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: تم اس کی کھال کو استعمال کیوں نہیں کرتے؟' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ مردار ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھانا حرام ہے۔

عقیل نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔

''کیا پانی اور دباغت کے ذریعے اسے پاک نہیں کیا جاسکتا''۔

ابن ہانی کی روایت کے یہ الفاظ ہیں:

''کیا پانی اور کیکر کی چھال کے ذریعہ اسے پاک نہیں کیا جاسکتا''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوحامد بن ہارون بن عبداللہ بن حمید حضرمی بغدادی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 321ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۵/۲۵)(۱۲)۔

○ محمد بن سہل بن عسکر، تمیمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوبکر البخاری، نزیل بغداد، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 251ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۶۷)(۲۸۴)۔

○ عمرو بن ربیع بن طارق کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 219ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۷۰)(۵۸۱)۔

○ یحییٰ بن ایوب الغافقی ابوالعباس مصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۴۳)(۲۲)۔

○ یونس بن زید بن ابوالنجاد ایلی ابوزید مولی آل ابی سفیان، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 159ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۸۶)(۴۹۶)۔

○ عقیل ابن خالد بن عقیل ایلی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 144ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۹) (۲۶۹)۔

○ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبۃ بن مسعود ہذلی، ابوعبداللہ مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 94ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳۵) (۱۴۶۹)۔

○ ابراہیم بن ہانی، ابواسحاق نیشاپوری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 265ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۶/۲۰۴) (۳۲۶۱)۔

توضیح مسئلہ:

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع سے متعلق روایات نقل کی ہیں' جب کسی جانور کی کھال کی دباغت کر لی جائے تو وہ کھال استعمال کے لیے پاک ہو جاتی ہے۔

ابن رشد کا بیان:

مشہور مالکی فقیہہ علامہ ابن رشد بیان کرتے ہیں:

مردار کی کھال سے نفع حاصل کرنے کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: مردار کی کھال کو استعمال کیا جا سکتا ہے خواہ اس کی دباغت ہوئی ہو یا دباغت نہ ہوئی ہو۔

دوسرے گروہ کی رائے اس سے مختلف ہے' وہ اس بات کے قائل ہیں: مردار کی کھال کو استعمال کیا نہیں جا سکتا' خواہ دباغت ہوئی ہو یا دباغت نہ ہوئی ہو۔

تیسرا فریق اس بات کا قائل ہے: دباغت شدہ اور دباغت کے بغیر کھال کے استعمال کے حکم کے بارے میں فرق ہوگا۔

یہ حضرات اس بات کے قائل ہیں: دباغت کے نتیجے میں کھال پاک ہو جاتی ہے (یعنی اسے استعمال کیا جا سکتا ہے)۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے اس حوالے سے دو طرح کی روایات منقول ہیں' ایک روایت کے مطابق ان کا بھی وہی مؤقف ہے جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے' جبکہ دوسرے قول کے مطابق ان کے نزدیک دباغت کے ذریعے بھی کھال پاک نہیں ہوتی ہے' البتہ اس سے خشک چیزیں بنائی جا سکتی ہیں۔

جن حضرات نے دباغت کو کھال کے پاک ہونے کا ذریعہ قرار دیا ہے' ان کے نزدیک یہ حکم ان جانوروں کے ساتھ

مخصوص ہوگا جنہیں شرعی طور پر ذبح کیا جاتا ہے یعنی جن جانوروں کا گوشت کھانا جائز ہے۔

جن جانوروں کو ذبح نہیں کیا جاتا (یعنی جن کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے) دباغت کے ذریعے اُن کی کھال پاک ہوتی ہے یا نہیں ہوتی۔ اس بارے میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: دباغت کے ذریعے وہی کھال پاک ہوتی ہے جو اس جانور کی ہو جس کا گوشت کھانا جائز ہوتا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: خنزیر کے علاوہ تمام جانوروں کی کھال دباغت کے نتیجے میں پاک ہو جاتی ہے۔

اہلِ علم کے اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: اس بارے میں مختلف طرح کی روایات منقول ہیں۔

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے ایک حدیث منقول ہے جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جب جانور کی کھال کی دباغت کر دی جائے تو اس سے مطلقاً نفع حاصل کیا جا سکتا ہے اور یہ عمل مباح ہے۔ اس حدیث میں یہ بات مذکور ہے:

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردہ جانور کے پاس سے گزرے تو آپ نے دریافت کیا: تم لوگ اس کی کھال سے نفع حاصل کیوں نہیں کرتے''۔

اس کے برعکس حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم لوگ مردار سے نفع حاصل نہ کرو نہ اس کی کھال سے اور نہ ہی اس کی ہڈیوں سے''۔

انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان آپ کے وصالِ ظاہری سے ایک سال پہلے کا ہے۔

جبکہ بعض احادیث میں یہ بات مذکور ہے: دباغت کے بعد کھال کو استعمال کیا جا سکتا ہے البتہ دباغت سے پہلے اس کا استعمال ممنوع قرار دیا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کھال کی دباغت کر لی جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے''۔

ان اہلِ علم کے درمیان اختلاف کی بنیادی وجہ ان تینوں روایات کا آپس میں اختلاف ہے۔

بعض حضرات نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت کے مطابق جمع اور تطبیق کا طریقہ اختیار کیا ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے جس کھال کی دباغت کر لی گئی ہو اور جس کی نہ کی گئی ہو ان دونوں کا حکم مختلف ہوگا۔

دوسرے فریق نے نسخ کے پہلو کو ترجیح دی ہے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایات کو ناسخ قرار دیا ہے کیونکہ اس میں اس بات کی تصریح موجود ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصالِ ظاہری سے ایک سال پہلے کا واقعہ ہے۔

تیسرے فریق نے ترجیح کے پہلو کو اختیار کیا ہے انہوں نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کو ترجیح دی ہے۔

وہ یہ سمجھتے ہیں: اس روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث پر اضافہ ہے اور حضرت عبداللہ بن

عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے ذریعے دباغت سے پہلے نفع حاصل کرنے کی حرمت ثابت نہیں ہوتی' کیونکہ نفع حاصل کرنا اور چیز ہے جبکہ طہارت دوسری چیز ہے۔

•••——•••——•••

95- حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ زَادَ عُقَيْلٌ فِي حَدِيثِهِ

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلَيْسَ فِي الْمَاءِ وَالْقَرَظِ مَا يُطَهِّرُهَا وَالدِّبَاغ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم عقیل نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا پانی اور کیکر کی چھال کے ذریعے دباغت کر کے اسے پاک نہیں کیا جا سکتا''۔

96- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ مَا هٰذِهِ. قَالُوا اُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اَفَلَا اَخَذُوا اِهَابَهَا فَدَبَغُوهُ فَانْتَفَعُوا بِهِ. قَالُوا اِنَّهَا مَيِّتَةٌ فَقَالَ اِنَّمَا حَرُمَ مِنَ الْمَيِّتَةِ اَكْلُهَا.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے' آپ نے دریافت کیا: یہ کس کی ہے؟ لوگوں نے بتایا ہے: یہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی کنیز کو صدقے کے طور پر دی گئی تھی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں نے اس کی کھال اتار کر اس کو دباغت کر کے اس سے فائدہ کیوں نہیں اُٹھایا' لوگوں نے عرض کی: یہ مردار ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مردار کو کھانا حرام ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالجبار بن علاء بن عبدالجبار عطار بصری، ابوبکر، نزیل مکۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۶۶) (۷۹۴)۔

○ محمد بن عبداللہ بن یزید مقری، ابویحیٰی، مکی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 256ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۸۱) (۴۲۱)۔

•••——•••——•••

97- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ اِمْلَاءً وَّالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَقُرِءَ عَلٰى ابْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ بِشَاةٍ دَاجِنٍ لِبَعْضِ اَهْلِهٖ قَدْ نَفَقَتْ فَقَالَ اَلَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِجِلْدِهَا . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ اِنَّ دِبَاغَهَا ذَكَاتُهَا .

وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ اِنَّ دِبَاغَهٗ ذَكَاتُهٗ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنی ایک اہلیہ محترمہ کی پالتو بکری کے پاس سے گزرے جو مر چکی تھی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کی کھال کو استعمال کیوں نہیں کرتے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ مردار ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دباغت کے ذریعے پاک ہو جاتی ہے۔

ابن صاعد کی نقل کردہ روایت میں کچھ لفظی اختلاف ہے (یعنی ضمیر مجرور متصل واحد مؤنث غائب کی بجائے واحد مذکر غائب منقول ہے)

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابراہیم بن نیروز، ابوبکر الانماطی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 318ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱/۴۰۸)(۳۸۹)۔

○ ابوعتبہ احمد بن الفرج بن سلیمان کندی حمصی، الملقب بالحجازی المؤذن: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 321ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۲/۵۸۴)(۲۲۱)۔

○ محمد بن ولید بن عامر زبیدی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 149ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۱۵)(۷۹۱)۔

98- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ وَاَبُوْ سَلَمَةَ الْمِنْقَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا وَقَالَ اِنَّمَا حَرُمَ لَحْمُهَا وَدِبَاغُ اِهَابِهَا طَهُوْرُهَا .

★★ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس کا گوشت حرام ہے' اس کی کھال کو دباغت کے ذریعے پاک کیا جاسکتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن ابوبکر بن علی بن عطاء بن مقدم، ابوعثمان المقدمی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 263ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۹۸/۴)(۲۲۹۴)۔

○ محمد بن کثیر عبدی بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 223ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۰۳/۲)(۶۵۴)۔

○ سلیمان بن کثیر عبدی، بصری، ابوداود، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 133ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۹/۱)(۴۸۳)۔

99- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ الْعَلاَءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا وَقَالَ اِنَّمَا حَرُمَ عَلَيْكُمْ لَحْمُهَا وَرُخِّصَ لَكُمْ فِي مَسْكِهَا .

هٰذِهِ اَسَانِيدُ صِحَاحٌ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم پر اس کا گوشت حرام قرار دیا گیا ہے اور اس کی کھال (کو استعمال کرنے) کی اجازت دی گئی ہے''۔

اس حدیث کی سند ''صحیح'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہلال بن العلاء بن ہلال بن عمر، باہلی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوعمر الرقی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 208ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۴/۲)(۶۴۱)۔

○ عبداللہ بن جعفر بن غیلان ابوعبدالرحمٰن قرشی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، یہ ثقہ ہیں۔ یہ دسویں طبقے سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کا انتقال 220ھ میں ہوا۔ ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۰۶/۱) (۲۳۰)۔

○ عبید اللہ بن عمرو بن ابوولید اسدی، ابووہب الرقی مولی بنی اسد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 180ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التہذیب (۱۳۶/۱۹) (۳۶۷۱)۔

○ اسحاق بن راشد جزری، ابوسلیمان، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۰/۱) (۵۷)۔

•••——•••——•••

100- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لاَهْلِ شَاةٍ مَاتَتْ اَلَّا نَزَعْتُمْ اِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ وَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردہ بکری کے مالک سے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اس کی کھال کو کیوں نہیں اتارا؟ تم اس کی دباغت کرتے اور اس سے فائدہ حاصل کرتے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یونس بن عبدالاعلی بن میسرۃ صدفی، ابوموسیٰ مصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 264ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۸۵/۲) (۴۸۱)۔

○ اسامۃ بن زید لیثی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوزید مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 153ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات

۱۰۰-اخرجه الحميدي (۱/ ۲۲۹-۲۳۰) برقم (۴۹۱)' واحمد (۱/ ۲۲۷' ۲۷۷' ۳۷۲)- ومسلم (۲/ ۲۸۸) كتاب الحيض' باب: طهارة جلود الميتة بالدباغ' حديث (۱۰۲/ ۳۶۳' ۱۰۴/ ۳۶۵)' والترمذي (۴/ ۲۲۰-۲۲۱) كتاب اللباس' باب من جاء في جلود الميتة اذا دبغت' والنسائي (۷/ ۱۷۲) كتاب الفرع والعتيرة' باب جلود الميتة' حديث (۴۲۳۸)- والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۴۶۹)- والبيهقي (۱/ ۱۶) كتاب الطهارة' باب طهارة جلد الميتة بالدبغ' وعبد الرزاق (۱/ ۶۲-۶۳) كتاب الطهارة' باب جلود الميتة اذا بلغت' حديث (۱۸۷) كلهم من طريق عطاء عن ابن عباس' رضي الله عنه-

کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۳/۱)(۳۵۸)۔

○ عطاء بن ابورباح قرشی و(یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مکی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 114ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۲/۲)(۱۹۰)۔

•••——•••——•••

101- حَدَّثَنَا بِهِ اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ دَاجِنَةً لِمَيْمُوْنَةَ مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِاِهَابِهَا اَلَّا دَبَغْتُمُوْهُ فَاِنَّهُ ذَكَاةٌ لَهُ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی پالتو بکری مرگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی کھال کو استعمال کیوں نہیں کرتے' اس کی دباغت کرو' کیونکہ اس طرح وہ پاک ہو جاتی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم، عبدی، ابومحمد نیشاپوری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 260ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۷۳/۱)(۸۷۶)۔

○ یحییٰ بن سعد بن ابان بن سعید بن العاص، اموی، ابوایوب کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 194ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۴۸/۲)(۶۹)۔

○ مسدد بن مسرھد بن مسربل بن مستورد اسدی، بصری، ابوحسن، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 228ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۴۲/۲)(۱۰۵۲)۔

•••——•••——•••

۱۰۱- تقدم برقم (۱۰۰) وقد ورد الحديث من طريق عطاء' عن ابن عباس' عن ميمونة: اخرجه واحمد (۳۲۹/۶)- ومسلم (۲۸۸/۲) كتاب الحيض' باب: طهارة جلود الميتة بالدباغ' حديث (۱۰۳/ ۳۶٤)' والنسائي (۱۷۲/۷) كتاب الفرع والعتيرة' باب جلود الميتة' حديث (٤۲۳۷)' وعبد الرزاق في (مصنفه) (۶۳/۱) كتاب الطهارة' باب جلود الميتة اذا ذبحت' حديث (۱۸۸)' وابن حبان في صحيحه (۲۹/٤) كتاب الطهارة' باب: جلود الميتة' حديث (۱۲۸۳)' والبيهقي (۲۲/۱)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۶۹/۱)-

102- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ ذَكَاةُ الْمَيْتَةِ دِبَاغُهَا . قَالَ اِبْرَاهِيمُ وَكَانَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُونَ ذَكَاةُ الصُّوفِ غَسْلُهُ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: مردار کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے: اس کی دباغت کی جائے۔

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرات فرمایا کرتے تھے:

''اون کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے: اُسے دھولیا جائے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن محمد بن احمد بن سعید، ابوعثمان الحنّاط ، یہ ثقہ ہیں' ان کا انتقال 311ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۰۶/۹)(۴۷۰۲)۔

○ عبدالرحمٰن بن یونس بن محمد الرقی، ابومحمد السراج، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 246ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۰۳/۱)(۱۱۶۳)۔

○ شریک بن عبداللہ النخعی کوفی، قاضی بواسط ثم الکوفۃ، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 178ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۱/۱)(۶۴)۔

○ الاسود بن یزید بن قیس النخعی ، ابوعمرو او ابوعبدالرحمٰن، مخضرم، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 75ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۷/۱)(۵۷۹)۔

۱۰۲- اخرجه النسائي (۷/ ۱۷٤) كتاب الفرع والعتيرة' باب جلود الميتة' من طرق عن شريك' عن الاعمش' عن ابراهيم' عن الاسود' عن عائشة' به- واخرجه احمد (٦/ ۱٥٤' ۱٥٥)' والنسائي (۷/ ۱۷٤) كتاب الفرع والعتيرة' باب جلود الميتة' والطحاوي في شرح المعاني (٤۷۰/۱)' وابن حبان (۱۰٥/٤)(۱۲۹۰) من طريق الحسين بن محمد المروذي' عن شريك' عن الاعمش' عن عمارة' عن الاسود' عن عائشة' وياتي عند المصنف رقم (۱۰۳)' ورواه النسائي (۷/ ۱۷٤)' والطحاوي (٤۷۰/۱) من طريق اسرائيل' عن الاعمش' عن ابراهيم' عن الاسود' به- واخرجه الطحاوي (٤۷۰/۱) من طريق عمر بن حفص بن غياث' عن ابيه' عن الاعمش قال حدثنا اصحابنا' عن عائشة- ورواه الدارقطني رقم (۱۲۰)' والبيهقي (۲۱/۱) كتاب الطهارة' باب اشتراط الدباغ في طهارة جلد ما لا يوكل لحمه وان ذكي- ورواه الطحاوي (٤۷۰/۱) من طريق جرير بن عبد الحميد' عن منصور' عن ابراهيم' عن الاسود' به- ورواه الطبراني في (الصغير)(۱۸۹/۱-۱۹۰)' من طريق محمد بن مسلم الطائفي' عن عبد الرحمن ابن القاسم' عن ابيه' عن عائشة-

103- خَالَفَهُ حُسَيْنٌ الْمَرْوَرُوذِيُّ عَنْ شَرِيكٍ فَقَالَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دِبَاغُهَا طَهُورُهَا .

حَدَّثَنَاهُ ابْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ عَنْهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: اس کی دباغت کرنا ہی اسے پاک کرنا ہے۔
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمارۃ بن عمیر تیمی، کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۵۰)(۴۷۷)۔

○ احمد بن ابوخیثمۃ زہیر بن حرب بن شداد، یہ ''ثقہ'' ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۱/۴۹۲)، وتذکرۃ الحفاظ (۲/۵۹۶)۔

104- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حُذَافَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ سُبَيْعٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَدَّثَتْهَا أَنَّهُ مَرَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَفَرٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّونَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا . قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ . قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ .

☆☆ عالیہ بنت سبیع بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے' وہ لوگ اپنی بھیڑ بکری کو اس طرح کھینچ رہے تھے جیسے (مردار) گدھے کو کھینچا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اگر تم اس کی کھال حاصل کر لو (تو یہ مناسب ہوگا) ان لوگوں نے عرض کی: یہ مردار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی اور کیکر کے پتے اسے پاک کر دیں گے۔

۱۰۴- اخرجه احمد (۶/۳۳۲-۳۳۴) وابو داؤد (۴/۶۶-۶۷) كتاب اللباس: باب في اهب الميتة: حديث (۴۱۲۶) والنسائي (۷/۱۷۴ ۱۷۵) كتاب الفرع والعتيرة: باب ما يدبغ به جلود الميتة: حديث (۴۲۴۸)- والمزي في تهذيب الكمال (۱۵/۵۰۷) في ترجمة عبد الله بن مالك بن حذافة: وابن حبان (۴/۱۰۶) كتاب الطهارة: باب جلود الميتة: حديث (۱۲۹۱) والبيهقي (۱/۱۹) كتاب الطهارة: باب وقوع الدباغ بالقراظ او ما يقوم مقامه: والطحاوي في شرح معاني الآثار (۱/۴۷۰-۴۷۱) كلهم من طريق كثير بن فرقد بهذا الاسناد وقد تحرف عبد الله بن حذافة الى عبيد الله هنا عند الدارقطني وفي بعض المصادر: وصوابه: (عبد الله بن مالك بن حذافة) كذا في تهذيب الكمال (۱۵/۵۰۷)-

حدیث کی راوی صحابی خاتون کا تعارف:

اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا

سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا تعلق خانوادہ قریش سے ہے۔ آپ کی پہلی شادی مذکور بن عمرو ثقفی سے ہوئی۔ ان سے علیحدگی ہو گئی۔ اس کے بعد دوسری شادی ابورہم بن عبدالعزیٰ سے ہوئی۔ ۷ ہجری میں ان کا انتقال ہوگیا تو اس کے بعد ذی قعدہ کے مہینے میں ۷ ہجری میں عمرہ کے سفر کے دوران مکہ مکرمہ کے راستے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شادی کی۔

یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری شادی تھی اور سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری زوجہ محترمہ ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام "سرف" میں ان کے ساتھ شادی کی تھی اور اتفاق یہ ہے کہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال بھی مقام سرف میں ہوا۔ مشہور روایات کے مطابق آپ کا انتقال ۵۱ ہجری میں ہوا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن حارث بن یعقوب انصاری (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مصری، ابوایوب،: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 175ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۶۷)(۵۵۵)۔

○ لیث بن سعد بن عبدالرحمٰن فہمی، ابوحارث، مصری،: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۳۸)۔

○ کثیر بن فرقد، مدنی،: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۳۳)(۲۱)۔

○ عبداللہ بن مالک بن حذافہ،: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "مقبول" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۴۴)(۵۷۷)۔

•••———•••———•••

105- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دَعَا فِىْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ بِمَاءٍ مِنْ عِنْدِ امْرَاَةٍ فَقَالَتْ مَا عِنْدِىْ مَاءٌ اِلَّا فِىْ قِرْبَةٍ لِىْ مَيْتَةٍ .فَقَالَ اَلَيْسَ قَدْ دَبَغْتِهَا . قَالَتْ بَلَى .قَالَ

فَإِنَّ ذَكَاتَهَا دِبَاغُهَا .

☆☆ حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے ایک خاتون سے پانی طلب کیا تو اس نے عرض کی: میرے پاس جو پانی ہے وہ ایک ایسے مشکیزے میں ہے جو ایک مردہ (جانور) کا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس (کی کھال) کی دباغت نہیں کر لی تھی؟ اس خاتون نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دباغت کے نتیجے میں یہ پاک ہو جاتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن ہیثم بن عثمان، (اور ایک قول کے مطابق:) ابن محمد بن ہیثم، عبدی، ابومحمد، بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 261ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۵۸)(۷۱۵)۔

○ معاذ بن ہشام بن ابوعبداللہ الدستوائی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۵۷)(۱۲۱۱)۔

○ ہشام ابی عبداللہ سنبر ابوبکر بصری الدستوائی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 154ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۳۴۹)۔

○ حسن بن ابوحسن بصری انصاری (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 110ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ترجمۃ (۱۲۲۷)۔

○ جون ابن قتادۃ بن اعور بن ساعدۃ تمیمی ثم السعدی، بصری :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ترجمۃ (۹۹۳)۔

۱۰۵- اخرجه احمد (۳/۴۷٦)، (۵/۷۰٦)، وابو داؤد (٦٦/٤)، كتاب (اللباس)، باب في اهب الميتة، حديث (٤١٢٥)، والنسائي (۷/۱۷۳، ۱۷٤)، كتاب الفرع والعتيرة، باب: جلود الميتة، حديث (٤٢٤٣)، والحاكم (٤/١٤١)، وابن حبان (٣٨١/١٠) كتاب السير، باب الخلافة والامارة، حديث (٤٥٢٢)، والبيهقي (١٧/١) كتاب الطهارة، باب طهارة جلد الميتة بالدبغ، والطبراني في (الكبير) (٧/٥٣) برقم (٦٣٤٠-٦٣٤٣)، والطحاوي (٤٧١/١)- كلهم من طرقه عن سلمة بن المحبق- قال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد، ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي-

106- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا وَقَالَ دِبَاغُ الْاَدِيمِ ذَكَاتُهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''چمڑے کو دباغت کرنے سے وہ پاک ہو جاتا ہے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن داؤد بن الجارود، ابوداود الطیالسی، بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۳/۱) رقم (۴۲۸)۔

•••——•••——•••

107- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا وَقَالَ دِبَاغُهَا طَهُوْرُهَا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اس کی دباغت ہی اسے پاک کر دیتی ہے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبدالملک بن مروان واسطی، ابوجعفر الدقیقی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 266ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص۸۷۳ (۶۱۴۱)۔

○ بکر بن بکار القیسی، ابوعمرو بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۷۵) (۷۴۴)۔

•••——•••——•••

108- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَالْحَوْضِيُّ وَمُوْسٰى قَالُوْا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا

وَقَالَ دِبَاغُهَا ذَكَاتُهَا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اس کی دباغت اسے پاک کر دیتی ہے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حفص بن عمر بن حارث بن سخبرۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 255ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۲۵۸) (۱۴۲۱)۔

○ ہمام بن یحییٰ بن دینار العوذی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابوعبداللہ او ابوبکر بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 165ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۰۲۴) (۷۳۱۹)۔

109- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ الْمِصْرِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دِبَاغُ كُلِّ اِهَابٍ طَهُوْرُهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر کھال دباغت کے ذریعے پاک ہو جاتی ہے''۔

۱۰۹- اخرجه مالك (۲/ ٤۹۸) كتاب الصيد' باب ما جاء في جلود الميتة' الحديث (۱۷)' والشافعي في (المسند) (۱/ ۲٦)' كتاب الطهارة الباب الثالث في الآنية والدباغة' الحديث (٥۸)' واحمد (۱/ ۲۱۹)' والدارمي (۲/ ۸٦)؛ كتاب الاضاحي باب الاستمتاع بجلود الميتة' ومسلم (۱/ ۲۷۷) كتاب الحيض' باب طهارة جلود الميتة بالدباغ' الحديث (۱۰٥/ ۳٦٦)' وابو داؤد (٤/ ۳٦۷) كتاب اللباس' باب في اهب الميتة' الحديث (٤۱۲۳)' والترمذي (٤/ ۲۲۱) كتاب اللباس باب ما جاء في جلود الميتة اذا دبغت' الحديث (۱۷۲۸)' والنسائي (۷/ ۱۷۳) كتاب الفرع والعتيرة' باب جلود الميتة' وابن ماجه (۲/ ۱۱۹۳) كتاب اللباس' باب لبس جلود الميتة اذا دبغت' الحديث (۳٦۰۹)' وابن الجارود ص (۲۹٥)' باب ما جاء في الاطعمة' الحديث (۸۷٤)' والطحاوي (۱/ ٤٦۹) كتاب الصلوة' باب دباغ الميتة عند لفظان: (ايما اهاب دبغ فقد طهر)' والطبراني في (الصغير) (۱/ ۲۳۹)' والبيهقي (۱/ ۲۰) كتاب الطهارة' باب اشتراط الدباغ في طهارة جلد ما لا يوكل لحمه وان ذكي' وابن شاهين في (الناسخ والمنسوخ) (ص۱۱۷)' والبغوي في شرح السنة (۱/ ۲۹۲) من طرق عن ابن وعلة' عن ابن عباس' به' وله الفاظ مختلفة- وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن بکار بن الریان ہاشمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوعبداللہ بغدادی، الرصافی۔ یہ ثقہ ہیں۔ دسویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 230ھ میں ہوا۔ التقریب (۱۱۴۰)۔

○ عبدالرحمٰن بن وعلۃ مصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۰۴)(۴۰۶۶)۔

•••——•••——•••

110- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَذْعُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِیُّ حَدَّثَنِیْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

قَالَ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب چمڑے کی دباغت کر لی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

———

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن محمد بن عبید الدراوردی، ابومحمد جہنی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مدنی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 187ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۱۵)(۴۱۲۷)۔

•••——•••——•••

111- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْهُذَلِیُّ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْاَزْرَقُ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا جَدِّی حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ سَلَّامٍ اَبُوْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زَافِرٌ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الْهُذَلِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ (قُلْ لَا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ)

قَالَ الطَّاعِمُ الْاٰكِلُ فَاَمَّا السِّنُّ وَالْقَرْنُ وَالْعَظْمُ وَالصُّوْفُ وَالشَّعْرُ وَالْوَبَرُ وَالْعَصَبُ فَلَا بَاْسَ بِهٖ لِاَنَّهٗ يُغْسَلُ .

۱۱۱- اخرجه البيهقي (۱/۲۳) كتاب الطهارة' باب: المنع من الانتفاع بشعر الميتة' وذكره السيوطي في الدر (۳/۱۴۵) نحوه' وعزاه الى ابن ابي حاتم وابن المنذر-

وَقَالَ شَبَابَةُ اِنَّمَا حَرُمَ مِنَ الْمَيْتَةِ مَا يُؤْكَلُ مِنْهَا وَهُوَ اللَّحْمُ فَاَمَّا الْجِلْدُ وَالسِّنُّ وَالْعَظْمُ وَالشَّعْرُ وَالصُّوْفُ فَهُوَ حَلَالٌ ۔

اَبُوْ بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ ضَعِيْفٌ.

☆☆ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''تم یہ فرما دو! میری طرف جو چیز وحی کی گئی ہے' اس میں' میں ایسی کسی چیز کو نہیں پاتا جو کھانے والے پر حرام قرار دی گئی ہو''۔

اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: یہاں طاعم (کھانے والے) سے مراد کھانے والا شخص ہے' جہاں تک دانت' سینگ' ہڈی' اُون' بال' وبر' کا تعلق ہے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے' کیونکہ انہیں دھولیا جاتا ہے۔

شبابہ نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے:

''مردار کی وہ چیز حرام ہوتی ہے' جسے کھایا جاتا ہے اور وہ چیز گوشت ہے جہاں تک کھال' ہڈی' دانت' بال' اُون کا تعلق ہے' تو انہیں (دوسرے کاموں کے لیے) استعمال کرنا جائز ہے''۔

اس روایت کا راوی ابوبکر ہذلی ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ شبابۃ بن سوار مدائنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 206ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۲۹)۔

○ ابوبکر ہذلی، امام بخاری نے انہیں ''متروک الحدیث'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 167ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۲۰)(۱۰۵۹)۔

○ یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن بہلول بن حسان بن سنان، ابوبکر الازرق تنوخی الکاتب، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 329ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۲۱/۱۴)(۷۶۴۴): علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ایضاً ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۲۸۹/۱۵)، والمنتظم (۳۲۵/۶)۔

○ اسحاق بن بہلول بن حسان بن سنان ابویعقوب تنوخی۔ :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۲/۲۱۴) وترجمۃ فی ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۶/۳۶۶)، وسیر اعلام النبلاء (۱۲/۴۸۹)۔

○ زافر بن سلیمان ابوسلیمان الایادی القوھستانی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۹۹۰)۔

•••——•••——•••

112- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَلْحَةَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِبَيْرُوتَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَيُّوْبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ السَّفَرِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ

لَا بَاْسَ بِمَسْكِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَ وَلَا بَاْسَ بِصُوفِهَا وَشَعْرِهَا وَقُرُوْنِهَا اِذَا غُسِلَ بِالْمَآءِ .

يُوْسُفُ بْنُ السَّفَرِ مَتْرُوْكٌ وَّلَمْ يَاْتِ بِهٖ غَيْرُهٗ.

☆☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب مردار کی کھال کی دباغت کر لی جائے تو پھر اسے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' اس کی اُون' اس کے بال' اس کے سینگ استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' جب انہیں پانی کے ذریعہ دھولیا جائے۔

اس روایت کا راوی یوسف بن سفر' متروک ہے اور اس سے اس روایت کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے۔ (یا اس روایت کو صرف اسی نے نقل کیا ہے)۔

حدیث کی راوی صحابی خاتون کا تعارف:

اُم المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام ''ہند'' ہے۔ آپ کا تعلق قریش کے خاندان ''بنومخزوم'' سے ہے۔
آپ کے والد ابوامیہ' مکہ کے مشہور صاحب حیثیت شخص تھے۔

۱۱۲- اخرجه البيهقي (۱/۲۴) كتاب الطهارة؛ باب: المنع من الانتفاع بشعر الميتة-

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی حضرت عبداللہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی جو''ابوسلمہ'' کی کنیت سے مشہور ہیں۔

ایک روایت کے مطابق یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی ہیں۔

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے ہمراہ آغاز اسلام میں ہی اسلام قبول کرلیا تھا۔

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی تھی۔انہوں نے کچھ عرصہ وہاں قیام کیا اور پھر مکہ مکرمہ آ گئیں۔اس کے بعد انہوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تھی۔

بعض سیرت نگاروں کے بیان کے مطابق یہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر کے جانے والی پہلی خاتون ہیں۔

آپ کے شوہر حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ غزوۂ احد میں زخمی ہوئے اور کچھ عرصے بعد ان زخموں کی وجہ سے ان کا انتقال ہو گیا۔

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سن ۴ ہجری میں شوال کے مہینے میں سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی۔

مؤرخین اور سیرت نگاروں نے سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی ذہانت اور سمجھداری کے مختلف واقعات نقل کیے ہیں۔

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ۶۳ ہجری میں ہوا۔انتقال کے وقت آپ کی عمر کم وبیش ۸۴ برس تھی۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور انہیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن عبد الکریم بن یزید بن سعید، ابوطلحۃ الفزاری بصری المعروف بالوساوسی: علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 320ھ میں ہوا'ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ''خطیب بغدادی'' (۵/۵۷)(۲۴۲۳)۔

○ یوسف بن السفر، ابوالفیض، کاتب لاوزاعی، الشامی امام بخاری نے انہیں متروک الحدیث قرار دیا ہے۔علل الحدیث (۸۵۴)(التاریخ الکبیر ۸/ ۳۸۷)علل الحدیث (۸۵۴)۔

•••———•••———•••

113- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ السَّفَرِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ یوسف بن سفر کے حوالے سے منقول ہے۔

○ اسماعیل بن فضل بن موسیٰ بن مسمار بن ہانی، ابوبکر البلخی، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 286ھ میں ہوا'ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۶/۲۹۰)(۳۳۱۹)۔

•••———•••———•••

114- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْاُبُلِّيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبُسْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ

حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَخِيْهِ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنَ الْمَيْتَةِ لَحْمَهَا وَاَمَّا الْجِلْدُ وَالشَّعْرُ وَالصُّوْفُ فَلَا بَاْسَ بِهِ .

عَبْدُ الْجَبَّارِ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردار کا گوشت (کھانے) کو حرام قرار دیا ہے جہاں تک اس کی کھال اس کے بال اور اُون کا تعلق ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس روایت کا راوی ''عبدالجبار'' ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن علی بن اسماعیل بن فضل، ابوعبداللہ ایلی حافظ۔ :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۷۷)(۱۰۵۴)۔

○ محمد بن آدم بن سلیمان جہنی :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۸۲۴)(۵۷۵۶)۔

○ عبدالجبار بن مسلم، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۴/۲۴۰)(۴۷۵۰)۔

115- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْعَابِدُ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ الْاَوْدِيِّ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَوْ زَيْنَبَ اَوْ غَيْرِهِمَا مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّ مَيْمُوْنَةَ مَاتَتْ شَاةٌ لَهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِاِهَابِهَا . فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَسْتَمْتِعُ بِهَا وَهِيَ مَيْتَةٌ فَقَالَ طَهُوْرُ الْاَدِيْمِ دِبَاغُهُ .

وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَتْ لَنَا شَاةٌ فَمَاتَتْ.

۱۱۴- تقدم تخریجه برقم (۱۱۱) من طریق ابي بکر الهذلي' عن الزهري' بنحوه-

۱۱۵- عزاه ابن الملقن في البدر المنیر (۲/۴۳۲) الی البیهقي' ولم اجده في السنن الکبرٰی' ثم قال: (ورواه الطبراني من هذا الطریق وفیه: (لتستمتعي باهابها)' ثم قال: (لم یرو هذا الحدیث عن شعبة الا عباد بن تفرد به یحیی بن ایوب)- قلت: (ولا یضر تفرده بذلك' لانه ثقة ثبت' مخرج حدیثه في الصحیح) اه- وانظر: تخریج حدیث میمونة المتقدم في الحدیث (۱۰۱)-

☆☆ ہزیل بن شرحبیل ٗ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا یا سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا ٗ یا ان دونوں کے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی اور زوجہ محترمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی بکری مرگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی کھال کو استعمال کیوں نہیں کرتے؟ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اسے کیسے استعمال کر سکتے ہیں ٗ یہ تو مردار ہے ٗ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دباغت کے ذریعے چمڑہ پاک ہو جاتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ سے منقول ہے ٗ جس کے یہ الفاظ ہیں: ہماری ایک بکری تھی جو مرگئی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ایوب المقابری بغدادی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 234ھ میں ہوا ٗ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی ٗ (۱۰۵۰)(۷۵۶۲)۔

○ عباد بن عباد بن حبیب بن مہلب بن ابوصفرۃ ازدی مہلبی ، ابومعاویہ بصری ،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 179ھ میں ہوا ٗ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی ٗ (۴۸۱)(۳۱۴۹)۔

○ عبدالرحمٰن بن ثروان ابوقیس الاوردی کوفی ،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 120ھ میں ہوا ٗ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی ٗ (۵۷۳)(۳۸۴۷)۔

116- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِي هَوْذَةَ حَدَّثَنَا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ اَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ

(قُلْ لَا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ)

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِّنَ الْمَيْتَةِ حَلَالٌ اِلَّا مَا اُكِلَ مِنْهَا فَاَمَّا الْجِلْدُ وَالْقَرْنُ وَالشَّعْرُ وَالصُّوْفُ وَالسِّنُّ وَالْعَظْمُ فَكُلُّ هٰذَا حَلَالٌ لِاَنَّهٗ لَا يُذَكّٰى .

اَبُوْ بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

(اللہ تعالیٰ نے) ارشاد فرمایا ہے:

''تم یہ فرمادو! میری طرف جو چیز وحی کی گئی ہے اس میں' میں نے یہ چیز نہیں پائی جو اس کے کھانے والے کے لیے حرام ہو''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''مردار کی ہر چیز حلال ہے ماسوائے اس چیز کے جو کھائی جاتی ہے' جہاں تک کھال' سینگ' بال' اُون' دانت' ہڈی کا تعلق ہے' تو یہ سب حلال ہیں' کیونکہ انہیں ذبح نہیں کیا جاتا۔

اس روایت کا راوی ابوبکر ہذلی ''متروک'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن حرب بن عبدالرحمٰن جندیسابوری، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۹۱) (۴۷۳۶)۔

117- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَقِيْلِ بْنِ خُوَيْلِدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ .

هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ.

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جس کھال کی دباغت کر دی جائے' وہ پاک ہو جاتی ہے۔

۱۱۷- نقله الزيلعي في نصب الراية (۱/۱۱٦) عن المصنف' ونقل قوله: (اسناد حسن) ساكتا عليه' وذكره الذهبي في الميزان (٦/٢٦١) في ترجمة محمد بن عقيل الخزاعي - وقال فيه: (شيخ نيسابوري معروف لا باس به الا انه تفرد بهذا)' ثم ذكر له هذا الحديث كانه ينكره عليه-

والحديث: رواه المصنف رقم (۱۱۹)' وابن شاهين في الناسخ والمنسوخ رقم (۱٦۰- بتحقيقنا) من طريق القاسم' عن عبد الله' عن عبد الله بن دينار' عن عبد الله بن عمر' مرفوعاً- وقد عزاه ابن الملقن في البدر المنير (۲/٤٢٤) للطبراني' ونقل فيه قول الطبراني: (القاسم ضعيف) ثم قال: وهو كما قال- ولم اجده عند الطبراني فالله اعلم- قال ابن الملقن (۲/٤٢٤): (رواه الحافظ ابو احمد الحاكم في الكنى من حديث حفص بن قيس الخراساني' عن نافع' عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (جلود الميتة دباغها) يعني طهورها' ثم قال: (ابو سهل هذا في حديثه بعض المناكير)' وقال: (ولا اعرف لعبد الله بن عمر بن الخطاب في هذا الباب حديثا ولا رواية من مخرج يعتمد عليه' بل كل ما روي عنه فيه واه غير محفوظ)- اه-

اس کی سند''حسن'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عقیل ابن خویلد بن معاویہ خزاعی، نیشاپوری، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 257ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب''از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۷۹)(۶۱۸۶)۔

○ حفص بن عبداللہ بن راشد سلمی، ابوعمرو نیشاپوری یہ وہاں کے قاضی تھے :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 209ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب''از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۵۷)(۱۴۱۷)۔

○ ابراہیم بن طہمان خراسانی، ابوسعید، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 168ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۹)(۱۹۱)۔

118- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ مَرْدَانْشَاهْ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِى اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِىُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِىُّ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِىِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

قَالَ دِبَاغُ جُلُودِ الْمَيْتَةِ طَهُوْرُهَا .

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مردار کی کھال کی دباغت کر دینا اس کو پاک کر دیتا ہے''۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے:

۱۱۸-قال ابن الملقن في البدر المنير (۲/۴۳۲): (رواه الطبراني من طريق الواقدي وهو مكشوف الحال)- اه- قلت: لم اجده عند الطبراني في الكبير ولا ذكره صاحب مجمع الزوائد فليراجع والحديث عزاه الحافظ في التلخيص (۱/۸۲) الى (تاريخ نيسابور) والى (الكنى) للحاكم ابي احمد-

زید بن ثابت بن ضحاک بن زید عمرو بن عبد بن اوف بن غنم بن مالک بن نجار۔

آپ کا تعلق انصار کے قبیلے بنوخزرج کی شاخ ''بنونجار'' سے ہے۔

جب نبی اکرم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس وقت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عمر ۱۱ برس تھی۔

جنگ بیاض کے موقع پر ان کی عمر ۶ سال تھی۔ ان کے والد اس جنگ میں مارے گئے تھے۔

غزوۂ بدر میں کم سنی کی وجہ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو شریک نہیں کیا گیا۔

البتہ غزوۂ اُحد میں انہیں شرکت کا شرف حاصل ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: انہیں غزوۂ اُحد میں بھی شرکت کرنے کا موقع نہیں ملا۔

انہوں نے سب سے پہلے غزوۂ خندق میں شرکت کی تھی۔

یہ دیگر مسلمانوں کے ساتھ مٹی اٹھا کر لا رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے: یہ بہت اچھا لڑکا ہے۔

غزوۂ تبوک کے موقع پر بنو مالک بن نجار کا علم ایک صحابی کے پاس تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے وہ علم لے کر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔

حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ کو میری طرف سے کوئی شکایت پہنچی ہے تو آپ نے (علم واپس لے لیا ہے؟) تو نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا نہیں۔ لیکن قرآن کو ہر چیز پر فوقیت حاصل ہے اور زید تم سے زیادہ قرآن کا عالم ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا شمار کاتبینِ وحی میں کیا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں غیر ملکی سربراہوں کی طرف سے مختلف زبانوں میں خطوط آیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو عبرانی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عبرانی زبان سیکھی اور وہ ان خطوط کا ترجمہ کر کے نبی اکرم ﷺ کو سنایا کرتے تھے اور نبی اکرم ﷺ ان خطوط کا ترجمہ عبرانی میں کر کے ان لوگوں کو بھجوایا کرتے تھے۔

ابن اثیر نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا قائم مقام مقرر کیا۔ دو مرتبہ حبشہ جاتے ہوئے اور ایک مرتبہ جب وہ شام تشریف لے گئے تھے۔

اسی طرح جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی حج کے لئے جاتے تھے تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اپنا قائم مقام مقرر کرتے تھے۔

طبقات ابن سعد (358/2) طبقات خلیفة (ص 89) التاریخ الکبیر (380/3) المعرفة والتاریخ (383'300/1) الجرح والتعدیل (558/3) معجم الصحابة للبغوی (ق 105/ب) الثقات لابن حبان (135/3) المعجم الکبیر للطبرانی (111/5) المستدرك للحاکم (421/3) معرفة الصحابة لابی نعیم (ج 1 ق 252/ب) الاستیعاب (537/2) اسد الغابة (278/2) سیر اعلام النبلاء (426/2) تجرید اسماء الصحابة (197/1) الکاشف (264/1) الاصابة (22/3) التهذیب (399/3) التقریب (ص 222) بقی بن مخلد و مقدمة مسنده (ص 83) الریاض المستطابة (ص 84)

حضرت زید رضی اللہ عنہ کی ایک خصوصیت یہ ہے: آپ علم وراثت میں سب سے بڑے عالم تھے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ ''زید تم میں سب سے زیادہ علم وراثت کا علم رکھتا ہے''۔
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے انہیں بیت المال کا نگران مقرر کیا تھا۔
حضرت زید رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بارے میں مختلف اقوال میں ۴۱' ۴۲' ۴۵' ۵۱' ۵۲' ۵۵ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابراہیم بن محمد، ابویعقوب صفار، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 262ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۷۴/۶)(۳۴۰۴)۔

○ معاذ بن محمد بن معاذ بن محمد بن ابوکعب، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۵۲)(۶۷۸۶)۔

○ عطاء بن ابومسلم، ابوعثمان خراسانی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 135ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ی ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص(۶۷۹)(۴۶۳۳)۔

•••—•••—•••

119- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُبَيْشٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُسَاوِرٍ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ عَلٰى شَاةٍ فَقَالَ مَا هٰذِهِ . قَالُوْا مَيْتَةٌ .قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اذْبِغُوا اِهَابَهَا فَاِنَّ دِبَاغَهُ طَهُوْرُهُ . اَلْقَاسِمُ ضَعِيْفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بکری کے پاس سے گزرے' آپ نے دریافت کیا: اسے کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ مردار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کی کھال کی دباغت کرو' کیونکہ اس کی دباغت اسے پاک کر دیتی ہے۔
اس روایت کا راوی قاسم ''ضعیف'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن علی بن حبیش بن احمد بن عیسیٰ بن خاقان ابوحسین الناقد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 359ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی

المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۸۶)(۱۰۷۱)۔

○ احمد بن قاسم بن مساور، ابوجعفر جوہری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 293ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴/۳۴۹)(۲۱۹۰)۔

○ سوید بن سعید بن سہل ہروی الاصل ثم الحدثانی، ابومحمد: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 240ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۲۳)(۲۷۰۵)۔

○ عبداللہ بن دینار العدوی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوعبدالرحمٰن مدنی مولی ابن عمر: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 127ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۰۴)(۳۳۲۰)۔

•••———•••———•••

120- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ

عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ طَهُوْرُ كُلِّ اَدِيْمٍ دِبَاغُهُ .

هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: چمڑے کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے' اس کی دباغت کر لی جائے۔

اس کی سند ''حسن'' ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن ہیثم بن مہلب، ابواسحاق بلدی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 277ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۶/۲۰۶)(۳۲۶۳)۔

○ علی بن عیاش الالہانی حمصی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 219ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۰۲)(۴۳۱۳)۔

○ محمد بن مطرف بن داؤد لیثی، ابوغسان، مدنی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ

راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 160ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۰۸) (۱۲۷)۔

•••———•••———•••

121- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ يُوسُفَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى الطَّبَّاعُ قَالَ حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا كَانَتْ لَهَا شَاةٌ تَحْتَلِبُهَا فَفَقَدَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ مَا فَعَلَتِ الشَّاةُ . قَالُوا مَاتَتْ .قَالَ اَفَلَا انْتَفَعْتُمْ بِاِهَابِهَا . قُلْنَا اِنَّهَا مَيْتَةٌ .فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ دِبَاغَهَا يُحِلُّ كَمَا يُحِلُّ خَلُّ الْخَمْرِ .

تَفَرَّدَ بِهِ فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

★★ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ان کی ایک بکری تھی جس کا وہ دودھ دوہ لیا کرتی تھیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بکری نظر نہیں آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: بکری کہاں ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: وہ مرگئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی کھال سے نفع حاصل کیوں نہیں کرتے؟ ہم نے عرض کی: وہ تو مردار ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی دباغت اسے حلال کردیتی ہے' جس طرح سرکہ' شراب کو حلال کردیتا ہے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں فرج بن فضالہ منفرد ہے اور یہ ''ضعیف'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن یوسف، ابوبکر راقی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 262ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴/۲۷) (۱۶۲۸)۔

○ محمد بن عیسیٰ بن نجیح بغدادی، ابوجعفر ابن طباع بغدادی نزیل اذنۃ، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 224ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۸۶، ۸۸۷) (۶۲۵۰)۔

○ فرج بن فضالۃ بن نعمان تنوخی، ابوفضالۃ شامی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 177ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۸۰) (۵۴۱۸)۔

۱۲۱- اخرجه البيهقي (۶/۳۷-۳۸) كتاب الرهن' باب: ذكر الخبر الذي ورد فيه خل الخمر- وابن عدي في الكامل (۶ / ۲۰۵۴)' وفي اسناده فرج بن فضالة ضعيف' كما في التقريب (۲/۱۰۸)' والحديث ضعفه البيهقي ايضاً-

○ عمرۃ بنت عبد الرحمٰن بن سعد بن زرارۃ انصاریۃ، مدنیۃ، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ سے پہلے ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۶۵)(۸۷۴۲)۔

•••———•••———•••

122- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُغَلِّسٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اسْتَمْتِعُوا بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ اِذَا هِيَ دُبِغَتْ تُرَابًا كَانَ اَوْ رَمَادًا اَوْ مِلْحًا اَوْ مَا كَانَ بَعْدَ اَنْ تُرِيدَ صَلَاحَهُ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مردہ جانور کی کھال استعمال کرو' اس کی مٹی' راکھ یا نمک یا کسی بھی چیز کے ذریعے دباغت کرلی گئی ہو یا (راوی کو شک ہے یہ الفاظ ہیں:) یا جس چیز کے (ذریعے دباغت کرلینے) کے بعد وہ استعمال کے قابل ہو جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن المغلس، ابوعبداللہ البزار، : ان کا انتقال 318ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۰۴/۵)(۲۵۰۵)۔

○ احمد بن ازھر بن منیع، ابوالازھر عبدی، نیشاپوری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 263ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۵)(۵)۔

○ معروف بن حسان، قال ابن عدی: منکر الحدیث: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''منکر الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۴۶۷)(۸۶۱۰)۔

○ عمر بن ذر بن عبداللہ بن زراۃ ہمدانی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 153ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۱۸)(۴۹۲۷)۔

۱۲۲-اخرجه البيهقي (۲۰/۱) كتاب الطهارة' باب: وقوع الدباغ بالقرظ او ما يقوم مقامه- من طريق احمد بن الازهر بن خالد البلخي باسناد الدارقطني ومتنه- واخرجه مالك (۴۹۸/۲) كتاب (الصيد)' باب: ما جاء في جلود الميتة' حديث (۱۸) عن يزيد بن عبد الله بن قسيط' عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان' عن امه' عن عائشة...... فذكره بنحوه- ومن طريقه احمد (۷۳/۶' ۱۰۴' ۱۴۸' ۱۵۳)' وابو داؤد (۶۶/۴) كتاب اللباس' باب: في اهب الميتة' حديث (۴۱۲۴)' والنسائي (۱۷۶/۷) كتاب الفرع والعتيرة' باب الرخصة في الاستمتاع بجلود الميتة اذا دبغت' حديث (۴۲۵۲) الا انه قال: (محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان' عن ابيه)' وابن ماجه (۱۱۹۴/۲) كتاب اللباس باب: لبس جلود الميتة اذا دبغت' حديث (۳۶۱۲)- والدارمي (۸۶/۲) كتاب الاضاحي' باب: الاستمتاع بجلود الميتة-

○ معاذۃ بنت عبداللہ العدویۃ، ام الصہباء بصریۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۷۲)(۸۷۸۲)۔

•••—— ••• ——•••

13- باب غَسْلِ الْيَدَيْنِ لِمَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهِ

باب: نیند سے بیدار ہونے والے شخص کا دونوں ہاتھ دھونا

123- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَعُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ الْقَطَّانُ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۱۲۳-اخرجه مسلم (۱/۲۳۳) كتاب الطهارة' باب: كراهة غمس المتوضيء وغيره يده' وابو عوانة (۱/۲۶۳)' واحمد (۲/۴۵۵)' وابن خزيمة (۱/۷۵) رقم (۱۴۵)' وابن حبان (۱۰۶۱' ۱۰۶۲-الاحسان)' والدارقطني (۱/۴۹) كتاب الطهارة: باب غسل اليدين لمن استيقظ من نومه حديث (۱)' والبيهقي (۱/۴۶) كتاب الطهارة' باب التكرار في غسل اليدين' كلهم من طريق خالد الحذاء بهذا الاسناد- وهذا الحديث مشهور من حديث ابي هريرة' وقد رواه عن ابي هريرة جماعة كثيرة من اصحابه-

الطريق الاول: اخرجه مالك (۱/۲۱) كتاب الطهارة' باب وضوء النائم اذا قام من نومه' حديث (۹)' والبخاري (۱/۲۶۳) كتاب الوضوء' باب الاستجمار وترا' حديث (۱۶۲)' ومسلم (۱/۲۳۳) كتاب الطهارة' باب كراهة غمس المتوضي وغيره يده حديث (۸۸/۲۷۸)' والشافعي (۱/۳۹- الام) كتاب الطهارة' باب غسل اليدين قبل الوضوء' وفي المسند (۱/۲۹-۳۰) كتاب الطهارة' باب في صفة الوضوء حديث (۶۸' ۶۹' ۷۰)' واحمد (۲/۴۶۵)' والحميدي (۲/۴۳۲) رقم (۹۵۲)' وابن حبان (۱۰۶۰-الاحسان)' وابن المنذر في (الاوسط) (۱/۱۴۳)حديث (۳۵)' وابو عوانة (۱/۲۶۳) كتاب الطهارة' باب ايجاب غسل اليدين' والبيهقي (۱/۴۵) كتاب الطهارة' باب غسل اليدين قبل ادخالهما في الاناء' والبغوي في (شرح السنة (۱/۳۰۲-بتحقيقنا)' كلهم من طريق ابي الزناد' عن الاعرج' عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (اذا استيقظ احدكم من نومه' فليغسل يديه قبل ان يدخلهما في وضوئه فان احدكم لا يدري: اين باتت يده!)-

الطريق الثاني: اخرجه مسلم (۱/۲۳۴) كتاب الطهارة' باب كراهة غمس المتوضي وغيره يده حديث (۸۸/۲۷۸)' وابو عوانة (۱/۲۶۳) كتاب الطهارة' باب ايجاب غسل اليدين ثلاثا على المستيقظ' والنسائي (۱/۶) كتاب الطهارة' باب تاويل قوله - عزوجل - (اذا قمتم الى الصلوة)' والدارمي: (۱/۱۹۶) كتاب الطهارة: باب اذا استيقظ احدكم من نومه' وابن ابي شيبة (۱/۹۸)' والشافعي (۱/۲۹) كتاب الطهارة: باب في صفة الوضوء حديث (۶۷)' واحمد (۲/۲۴۱)' والحميدي (۲/۴۳۲-۴۳۳) رقم (۹۵۱)' وابن خزيمة (۱/۵۲) برقم (۹۹)' وابو يعلى (۱۰/۲۷۲) برقم (۵۹۶۱)' وابن حبان (۱۰۵۹- الاحسان)' وابن الجارود في (المنتقى رقم (۹)' وابن عدي في (الكامل) (۱/۱۹۴)' والبيهقي (۱/۴۵) كتاب الطهارة' باب غسل اليدين قبل ادخالهما في الاناء' والبغوي في (شرح السنة) (۱/۳۰۲- بتحقيقنا)' كلهم من طريق الزهري عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (اذا استيقظ احدكم من نومه فلا يغمس يده في وضوئه حتى يغسلها ثلاثا' فان احدكم لا يدري: اين باتت يده!) وقد توبع الزهري' تابعه محمد بن عمرو-

اخرجه احمد (۲/۲۸۲)' وابن ابي شيبة (۱/۹۸)' وابو يعلى (۱۰/۳۰۷ ۳۷۸) رقم (۵۹۷۳)' وابو عبيد في (كتاب الطهور) ص (۳۲۶) رقم (۲۷۹)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۲۲) كتاب الطهارة' باب سور الكلب' من طريق محمد بن عمرو' عن ابي سلمة' عن ابي هريرة' قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (اذا قام احدكم من النوم فليفرغ على يده من وضوئه فانه لا يدري: اين باتت يداه)

وقد رواه الزهري عن سعيد بن المسيب وابي سلمة معا عن ابي هريرة اخرجه الترمذي (۱/۳۶) كتاب الطهارة' باب اذا استيقظ احدكم من منامه' حديث (۲۴)' وابن ماجه (۱/۱۳۸)' كتاب الطهارة' باب الرجل يستيقظ من منامه' حديث (۳۹۳)' وابن جميع في (معجم شيوخه) (ص۳۴۱' ۳۴۲) رقم (۳۳۳)' والخطيب في (تاريخ بغداد) (۱۱/۳۰۰)' كلهم من طريق الاوزاعي' عن الزهري' عن سعيد بن المسيب وابي سلمة' عن ابي هريرة' عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (اذا استيقظ احدكم من نومه فلا يدخل يده (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

في الاناء حتى يفرغ عليها مرتين او ثلاثا، فانه لا يدرى: اين باتت يده!)- وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح-

الطريق الثالث: اخرجه مسلم (۱/ ۲۳۳) كتاب الطهارة، باب كراهة غمس المتوضى وغيره يده، حديث (۸۷/ ۲۷۸) وابو عوانة (۱/ ۲٦٤) والنسائي (۱/ ۲٦٥) كتاب الغسل باب الامر بالوضوء من النوم، واحمد (۲/ ۲٦٥) وابو عبيد في (كتاب الطهور) رقم (۲۸۱) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۲۲) كتاب الطهارة، باب سور الكلب، من طريق الزهري، عن سعيد ابن المسيب، عن ابي هريرة، به-

الطريق الرابع: اخرجه مسلم (۱/ ۲۳۳) كتاب الطهارة، باب كراهة غمس المتوضي او غيره يده، حديث (۸۸/ ۲۷۸) واحمد (۲/ ۲۹۵، ۵۰۷) من طريق هشام بن حسان، عن محمد بن سيرين، عن ابي هريرة، به-

الطريق الخامس: اخرجه ابو داؤد (۱/ ۷٦) كتاب الطهارة، باب في الرجل يدخل يده في الاناء، حديث (۱۰٤) واحمد (۲/ ۲۵۳) وابو عوانة (۱/ ۲٦٤) وابو داؤد الطيالسي (۱/ ۵۱، ۵۲-منحة) رقم (۱۷۰) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۲۲) كتاب الطهارة، باب سور الكلب، وابن عدي في (الكامل) (۳/ ۲۹٤) والسهمي في (تاريخ جرجان) (ص ۱۲۸) وابو نعيم في (تاريخ اصبهان) (۲/ ۲۲۲-۲۲۳) والبيهقي (۱/ ٤۷) كتاب الطهارة، باب صفة غسل اليدين، من طرق عن الاعمش، عن ابي صالح، عن ابي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (اذا استيقظ احدكم من نومه فلا يغمس يده في الاناء حتى يغسلها ثلاث مرات فانه لا يدري: اين باتت يده!)-

واخرجه مسلم (۱/ ۲۳۳) كتاب الطهارة، باب كراهة غمس المتوضى وغيره يده، حديث (۸۷/ ۲۷۸) وابو عوانة (۱/ ۲٦٤) واحمد (۲/ ٤۷۱) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۲۲) والبيهقي (۱/ ٤۵) كتاب الطهارة، باب التكرار في غسل اليدين، وابو داؤد (۱/ ۷٦) كتاب الطهارة، باب في الرجل يدخل يده في الاناء حديث (۱۰۳) من طريق الاعمش عن ابي صالح وابي رزين، عن ابي هريرة بمثل حديث ابي صالح وحده-

الطريق السادس: اخرجه ابو داؤد (۱/ ۷۸) كتاب الطهارة، باب في الرجل يدخل يده في الاناء، حديث (۱۰۵) وابن حبان (۱۰۵۸-الاحسان) والبيهقي (۱/ ٤٦) كتاب الطهارة، باب التكرار في غسل اليدين، كلهم من طريق معاوية بن صالح، عن ابي مريم، عن ابي هريرة قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (اذا استيقظ احدكم من نومه فلا يدخل يده في الاناء حتى يغسلها ثلاثا، فان احدكم لا يدري: اين باتت يده، او اين باتت تطوف يده) لفظ الدارقطني وقال: وهذا اسناد حسن- قال الحافظ في (التلخيص) (۱/ ۳٤): قال ابن منده: وهذه الزيادة رواتها ثقات ولا اراها محفوظة- وسياتي هذا الطريق عن المصنف رقم (۱۳٦)-

الطريق السابع: اخرجه مسلم (۱/ ۲۳۳) كتاب الطهارة، باب كراهة غمس المتوضى يده حديث (۷۸/ ۲۷۸) واحمد (۲/ ۳۱٦) وابو عوانة (۱/ ۲٦٤) من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام بن منبه، عن ابي هريرة، به-

الطريق الثامن: اخرجه مسلم (۱/ ۲۳۳) كتاب الطهارة، باب كراهة غمس المتوضى يده حديث (۸۷/ ۲۷۸) وابو عوانة (۱/ ۲٦٤) واحمد (۲/ ٤۰۳) و ابو يعلى (۱۰/ ۲۵٦، ۲۵۷) رقم (۵۸٦٤) والبيهقي (۱/ ٤۷) كتاب الطهارة، باب صفة غسل اليدين، من طريق ابي الزبير، عن جابر ان ابا هريرة اخبره ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (اذا استيقظ احدكم من منامه فليفرغ على يديه ثلاث مرات قبل ان يدخلهما، فانه لا يدري فيم باتت يده!)-

الطريق التاسع: اخرجه مسلم (۱/ ۲۳۳-۲۳٤) كتاب الطهارة، باب كراهة غمس المتوضى وغيره يده، حديث (۸۸/ ۲۷۸) واحمد (۲/ ۲۷۱) وابو عوانة (۱/ ۲٦٤) كلهم من طريق ابن جريج، عن زياد، عن ثابت؛ مولى عبد الرحمن بن زيد، عن ابي هريرة، به-

الطريق العاشر: اخرجه احمد (۲/ ۵۰۰) من طريق محمد بن اسحاق، عن موسى بن يسار، عن ابي هريرة، به-

الطريق الحادي عشر: اخرجه مسلم (۱/ ۲۳۳) كتاب الطهارة، باب كراهة غمس المتوضى وغيره يده، حديث (۸۸/ ۲۷۸) وابو عوانة (۱/ ۲٦٤) والبيهقي (۱/ ٤۵) كتاب الطهارة، باب غسل اليدين قبل ادخالهما في الاناء، من طريق عبد الرحمن بن يعقوب، عن ابي هريرة، به- وللحديث طرق اخرى عند مسلم (۱/ ۲۳۳) من طريق ثابت؛ مولى عبد الرحمن بن زيد، عن ابي هريرة- وعند ابن عدي في (الكامل) (٦/ ۲۷٤) من طريق معلى بن الفضل، ثنا الربيع بن صبيح، عن الحسن، عن ابي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (اذا استيقظ احدكم من منامه فلا يغمس يده في الاناء حتى يغسلها ثلاثا ثم ليتوضا فان غمس يده في الاناء قبل ان يغسلها فليهرق ذلك الماء)- قال ابن عدي: قوله في هذا المتن: (فليهرق ذلك الماء) منكر لا يحفظ- وقال في ترجمة معلى: وفي بعض رواياته نكرة-

رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِىْ اِنَائِهٖ اَوْ فِىْ وَضُوْئِهٖ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِىْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ مِنْهُ ۔ تَابَعَهٗ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اس وقت تک اپنا ہاتھ کسی برتن میں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) وضو کے پانی میں داخل نہ کرے جب تک ان ہاتھوں کو تین مرتبہ دھو نہ لے کیونکہ وہ یہ بات نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے؟

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خالد بن مہران، ابوالمنازل، الحذاء، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۹۲)(۱۶۹۰)۔

○ عبداللہ بن شقیق عقیلی، بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 108ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۱۵)(۳۴۰۶)۔

توضیح مسئلہ:

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایت نقل کی ہے اس میں وضو کے پانی میں ہاتھ دھوئے بغیر داخل کرنے کا حکم بیان کیا گیا ہے' لیکن اس مسئلے کی جزئیات کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' مشہور مالکی فقیہ شیخ ابن عبدالبر اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فقہاء کے اس اختلاف کو درج ذیل الفاظ میں واضح کیا ہے:

شیخ ابن عبدالبر کی وضاحت:

واما قوله في الحديث ﴿فليغسل يده قبل ان يدخلها في وضوئه﴾ فان اكثر اهل العلم ذهبوا الى ان ذلك ندب لا ايجاب وسنة لا فرض

وكان مالك يستحب لكل من كان على غير وضوء سواء قام من نوم او غيره ان يغسل يده قبل ان يدخلها في وضوئه

وروى اشهب عنه في ذلك تاكيدا واستحبابا وروى بن وهب وبن نافع عن مالك في المتوضىء يخرج منه ريح لحدثان وضوئه ويده طاهرة قال يغسل يده قبل ان يدخلها في الاناء احب الى

قال بن وهب وقد كان قبل ذلك يقول ان كانت يده طاهرة فلا باس ان يدخلها في الوضوء قبل ان يغسلها

ثم قال احب الی ان یغسل یده اذا احدث قبل ان یدخلها فی وضوئه وان كانت طاهرة
وذكر بن عبد الحكم عنه قال من استيقظ من نومه او مس فرجه او كان جنبا او امراة حائضا فادخل احدهم يده في وضوئه فليس ذلك يضره كان الماء قليلا او كثيرا الا ان يكون في يده نجاسة
قال ولا يدخل احدهم يده في وضوء قبل ان يغسلها
قال ابوعمر الفقهاء على هذا كلهم يستحبون ذلك ويامرون به
فان ادخل احد يده بعد قيامه من نومه في وضوئه قبل ان يغسلها ويده نظيفة لا نجاسة فيها فلا شیء عليه ولا يضر ذلك وضوءه
وقد ذكرنا في ﴿التمهيد﴾ عن جماعة من الصحابة والتابعين انهم كانوا يتوضؤون من المطاهر
وفي ذلك ما يدلك على ان ادخال اليد السالمة من الاذى في اناء الوضوء لا يضره ذلك
وقد كان الحسن البصري فيما روى عنه اشعث الحمراني يقول اذا استيقظ احدكم من النوم فغمس يده في الاناء قبل ان يغسلها اهراق ذلك الماء
والى هذا ذهب اهل الظاهر فلم يجيزوا الوضوء به لانه عندهم ماء منهي عن استعماله لان عندهم المنهي عنه لا معنى له الا هذا كانه قال فلا يدخل يده فان فعل لم يتوضا بذلك الماء[1]

وضو کے پانی میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے انہیں دھو لینے کا حکم اکثر فقہاء کے نزدیک استحباب کے طور پر ہے' ایجاب کے طور پر نہیں ہے ایسا کرنا سنت ہے فرض نہیں ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں' ہر وہ شخص جو بے وضو ہو' وہ وضو کے پانی میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے ہاتھ دھوئے گا اور ایسا کرنا مستحب ہوگا' خواہ وہ شخص نیند سے بیدار ہوا ہو یا ویسے ہی بیدار ہو۔

فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے' جو شخص نیند سے بیدار ہوا ہو' یا اس نے اپنی شرمگاہ کو چھولیا ہو' یا کوئی شخص جنابت کی حالت میں ہو' یا عورت حیض کی حالت میں ہو اور پھر ان میں سے کوئی اپنا ہاتھ دھونے سے پہلے وضو کے برتن میں داخل کر لے تو اس سے پانی ناپاک نہیں ہوگا' خواہ وہ پانی کم مقدار میں ہو یا زیادہ مقدار میں ہو' البتہ اگر ان کے ہاتھ پر نجاست لگی ہوئی ہو' تو حکم مختلف ہوگا' کیونکہ نجاست لگے ہونے کی وجہ سے پانی ناپاک ہو جائے گا۔

علامہ ابن عبدالبر نے یہ بات بیان کی ہے: بہت سے صحابہ کرام اور تابعین کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ حضرات وضو کے بڑے برتنوں کے ذریعے وضو کر لیا کرتے تھے اور یہ بات اس بات پر دلالت کرتی ہے' جس ہاتھ پر نجاست نہ لگی ہوئی ہو' اسے وضو کے پانی میں داخل کرنے پر پانی سے کچھ اثر نہیں ہوتا۔

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں:

[1] الاستذکار فی معرفۃ مذاہب علماء الامصار' از حافظ ابوعمر و یوسف بن عبداللہ بن عبدالبر اندلسی مالکی' مطبوعہ دارالکتب العلمیہ' بیروت' ۱۴۲۱ھ

''جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہونے کے بعد ہاتھ کو دھونے سے پہلے وضو کے پانی میں داخل کر لے تو ایسے پانی کو بہا دیا جائے گا''۔

اصحابِ ظواہر نے یہ بات بیان کی ہے: اگر ہاتھ دھونے سے پہلے وضو کے پانی میں داخل کر دیا جائے تو ایسے پانی کے ذریعے وضو کرنا جائز نہیں ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے: ان کے نزدیک ایسا پانی عمومی طور پر ممنوع اور ناقابلِ استعمال ہوگا۔

علامہ عینی کی وضاحت:

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ اسی حدیث کی شرح میں تحریر کرتے ہیں:

ان اول الحديث يقتضي وجوب الغسل للنهي عن ادخال اليد في الاناء قبل الغسل و آخره يقتضي استحباب الغسل للتعليل بقوله فانه لا يدري اين باتت يده يعني في مكان طاهر من بدنه او نجس فلما انتفى الوجوب لمانع في التعليل المنصوص ثبتت السنية لانها دون الوجوب وقال خطابي الامر فيه امر استحباب لا امر ايجاب وذلك لانه قد علقه بالشك والامر المضمن بالشك لا يكون واجبا واصل الماء الطهارة وكذلك بدن الانسان واذا ثبتت الطهارة يقينا لم تزل بامر مشكوك فيه قلت مذهب عامة اهل العلم ان ذلك على الاستحباب وله ان يغمس يده في الاناء قبل غسلها وان الماء طاهر ما لم يتيقن نجاسة يده وممن روى عنه ذلك عبيدة وابن سيرين وابراهيم النخعي وسعيد بن جبير وسالم والبراء بن عازب والاعمش فيما ذكره البخاري وقال ابن المنذر قال احمد اذا انتبه من النوم فادخل يده في الاناء قبل الغسل اعجب الى ان يريق ذلك الماء اذا كان من نوم الليل ولا يهراق في قول عطاء ومالك والاوزاعي والشافعي وابي عبيدة واختلفوا في المستيقظ من النوم بالنهار فقال الحسن البصري نوم النهار ونوم الليل واحد في غمس اليد وسهل احمد في نوم النهار ونهى عن ذلك اذا قام من نوم الليل قال ابوبكر وغسل اليدين من ابتداء الوضوء ليس بفرض وذهب دائود طبري الى ايجاب ذلك[1]

اس حدیث کے آغاز میں یہ حکم دیا گیا ہے: ہاتھ کو دھونے سے پہلے وضو کے پانی میں داخل نہیں کیا جا سکتا۔

یہ حصہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے: وضو کے پانی میں داخل کرنے سے پہلے ہاتھ کو دھونا واجب ہے، جبکہ حدیث کے آخری حصے میں یہ بات بیان کی گئی ہے: اس حکم کی علت یہ ہے: وہ شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے؟

یہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے: وضو کے پانی میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے اسے دھو لینا مستحب ہوگا۔

علامہ خطابی نے بھی یہی بات بیان کی ہے: یہاں پر ''امر'' کا صیغہ استحباب کے طور پر ہے، وجوب ثابت کرنے کے لیے نہیں ہے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے شک کے ساتھ معلق کیا ہے، اور جو حکم شک کے ساتھ معلق ہو، وہ واجب نہیں ہوتا، اور اپنی اصل کے اعتبار سے پانی بھی پاک ہوتا ہے اور انسان کا پورا جسم بھی پاک ہوتا ہے تو جب طہارت یقینی طور پر ثابت ہوگی تو یہ کسی مشکوک امر کی وجہ سے زائل نہیں ہوگی۔

---

[1] عمدۃ القاری از حافظ بدرالدین محمود عینی

(علامہ عینی کہتے ہیں:) عام اہلِ علم کا مذہب بھی یہی ہے' یہ حکم استحباب کے طور پر ہے اور آدمی کو اس بات کا حق حاصل ہے' وہ ہاتھ کو دھونے سے قبل برتن میں داخل کرلے' اور پانی اس وقت تک پاک شمار ہوگا' جب تک آدمی کے ہاتھ پر نجاست لگنے کا یقین نہ ہو۔

جن حضرات سے یہ بات منقول ہے' ان میں حضرت براء بن عازب' حضرت عبیدہ' ابن سیرین' ابراہیم نخعی' سعید بن جبیر' سالم' اعمش اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

امام احمد نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو اور وہ ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں داخل کرلے تو میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے' وہ اس پانی کو بہادے جبکہ وہ شخص رات کی نیند سے بیدار ہوا ہو۔

البتہ عطاء بن ابی رباح' امام مالک' امام وزاعی' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوعبیدہ کے نزدیک ایسے پانی کو بہایا نہیں جائے گا۔

دن کے وقت نیند سے بیدار ہونے والے شخص کا حکم کیا ہوگا؟

اس بارے میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں:

''دن کی نینداور رات کی نیند کا حکم یکساں ہوگا''۔

جبکہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دن کی نیند میں یہ حکم نہیں ہوگا۔

شیخ ابوبکر نے یہ بات بیان کی ہے:

وضو کے آغاز میں دونوں ہاتھ دھونا فرض نہیں ہے جبکہ داؤد ظاہری نے اسے واجب قرار دیا ہے۔

علامہ نووی کی وضاحت:

صحیح مسلم میں مذکور اسی حدیث کی تشریح کرتے ہوئے صحیح مسلم کے حاشیہ نگار امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

واعلم ان الواجب في ازالة النجاسة الانقاء فان كانت النجاسة حكمية وهي التي لا تشاهد بالعين كالبول ونحوه وجب غسلها مرة ولا تجب الزيادة ولكن يستحب الغسل ثانية وثالثة لقوله صلى الله عليه وسلم اذا استيقظ احدكم من نومه فلا يغمس يده في الاناء حتى يغسلها ثلاثا وقد تقدم بيانه واما اذا كانت النجاسة عينية كالدم وغيره فلا بد من ازالة عينها ويستحب غسلها بعد زوال العين ثانية وثالثة وهل يشترط عصر الثوب اذا غسله فيه وجهان الاصح انه لا يشترط واذا غسل النجاسة العينية فبقي لونها لم يضره بل قد حصلت الطهارة وان بقي طعمها فالثوب نجس فلا بد من ازالة الطعم وان بقيت الرائحة ففيه قولان للشافعي اصحهما يطهر والثاني لا يطهر والله اعلم[1]

[1] الحاشيه للنووي علىٰ صحيح مسلم '

یہ بات جان لیں نجاست کے ازالے کے لیے صفائی کرنا لازم ہے اگر وہ کوئی ایسی نجاست ہو جو حکمی ہو یعنی جسے آنکھ کے ذریعے دیکھا نہ جا سکے' جیسے پیشاب وغیرہ تو اب اُسے ایک مرتبہ دھونا لازم ہوگا' مزید دھونا لازم نہیں ہوگا' البتہ دوسری یا تیسری مرتبہ دھونے کو مستحب قرار دیا جائے گا' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنے ہاتھ کو برتن میں اُس وقت تک نہ ڈالے جب تک اُسے تین مرتبہ دھو نہ لے"۔

اس کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے۔

البتہ اگر وہ نجاست ایسی ہو جو (خشک ہو جانے کے بعد بھی) آنکھ کے ذریعے دیکھی جا سکے' جیسے خون وغیرہ تو اب اُس نظر آنے والی نجاست کو زائل کرنا لازم ہوگا' اور اس کے زائل ہو جانے کے بعد اُس (جسم کے حصے یا کپڑے) کو دوسری یا تیسری مرتبہ دھونا مستحب ہوگا۔

جب ایسے کسی کپڑے کو دھویا جائے تو اسے نچوڑنا بھی شرط ہوگا؟ اس بارے میں دو آراء ہیں۔ درست رائے یہ ہے کہ یہ بات شرط نہیں ہے۔

جب نظر آنے والی نجاست کو دھو لیا جائے اور اُس کا رنگ باقی رہ جائے تو یہ چیز نقصان دہ نہیں ہوگی بلکہ طہارت حاصل ہو جائے گی لیکن اگر اُس کا ذائقہ باقی ہو تو کپڑا ناپاک شمار ہوگا۔ اور اس ذائقے کو زائل کرنا ضروری ہوگا۔ اگر اس نجاست کی بو باقی ہو تو اس بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دو قول منقول ہیں۔ زیادہ فصیح قول یہ ہے کہ وہ کپڑا پاک شمار ہوگا اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ پاک نہیں ہوگا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

•••——•••——•••

124- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ الْبَكَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ النَّوْمِ فَاَرَادَ اَنْ يَتَوَضَّاَ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ وَلَا عَلٰى مَا وَضَعَهَا .

اِسْنَادٌ حَسَنٌ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو اور وضو کرنا چاہے تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں اس وقت تک داخل نہ کرے' جب تک اسے دھو نہ لے' کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا' اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے؟ اور اس نے اسے کہاں رکھا تھا؟

اس کی سند "حسن" ہے۔

۱۲۴- اخرجه ابن ماجه (۱/۱۳۹) كتاب الطهارة' باب الرجل يستيقظ من منامه حديث (۳۹۵)' والخطيب في (تاريخ بغداد) (۱۰/٤٥٠) من طريق زياد بن عبد الله البكائي بهذا الاسناد- قال البوصيري في (الزوائد) (۱/۱٦٤): هذا اسناد صحيح' رجاله ثقات-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن العباس بن ابی مہران، ابوعلی مقری رازی: ان کا انتقال 89ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۷/۳۹۷) (۳۹۳۵)۔

○ محمد بن نوح بن میمون بن عبدالحمید بن ابوالرجال، : ان کا انتقال 218ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۳۲۲) (۱۴۲۵)۔

○ زیاد بن عبداللہ بن الطفیل العامری، البکائی، ابومحمد کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 183ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۴۶) (۲۰۹۶)۔

○ عبدالملک بن ابوسلیمان میسرۃ العرزمی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 145ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۲۳) (۴۲۱۲)۔

•••——•••——•••

125- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ وَجَابِرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ اَوْ اَيْنَ طَافَتْ يَدُهُ . فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ حَوْضًا فَحَصَبَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَتَقُوْلُ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ حَوْضًا .

اِسْنَادٌ حَسَنٌ.

☆☆ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

۱۲۵- اخرجه ابن ماجه(۱/ ۱۳۹) كتاب الطهارة' باب الامر بغسل اليدين ثلاثا حديث (۳۹۴) وابن خزيمة (۱/ ۷۵) رقم (۱۴۶)' والبيهقي (۱/ ۴۶) كتاب الطهارة' باب: التكرار في غسل اليدين كلهم من طريق ابن وهب بهذا الاسناد- وقال البوصيري في (الزوائد) (۱/ ۱۶۴): هذا اسناد صحيح على شرط مسلم رواه الدارقطني في سننه' وقال: اسناد حسن' وللحديث شاهد- ايضا- من حديث عائشة- رضي الله عنها- اخرجه ابو داؤد الطيالسي (۱/ ۵۱- منحة) رقم (۱۶۹) حدثنا ابن ابي ذئب' حدثني من سمع ابا سلمة يحدث عن عائشة' ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (من استيقظ من منامه فلا يغمس يده في طهور حتى يفرغ على يده ثلاث غرفات)' ولم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل ذلك حتى يفرغ على يده ثلاثا- قال ابن ابي حاتم في (العلل) (۱/ ۶۲) رقم (۱۶۲): سئل ابو زرعة عن حديث رواه ابن ابي ذئب عمن سمع ابا سلمة بن عبد الرحمن يحدث عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم: (اذا استيقظ احدكم من النوم' فليغرف على يده ثلاث غرفات قبل ان يدخلها في وضوئه' فانه لا يدري حيث باتت يده)- ورواه الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا الحديث فقال ابو زرعة: هذا عندي وهم' يعني: حديث ابن ابي ذئب-

ہے: جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں اس وقت تک نہ ڈالے جب تک اسے تین مرتبہ دھو نہ لے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات کے وقت کہاں رہا ہے یا اس کے ہاتھ نے کہاں کا طواف کیا ہے؟

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ کہا: آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر وہ شخص حوض سے وضو کرنا چاہ رہا ہو (تو پھر بھی اسے ایسا کرنا پڑے گا)؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے کنکری ماری اور بولے: میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث سنا رہا ہوں اور تم یہ کہہ رہے ہو" آپ کا کیا خیال ہے اگر اس نے حوض سے وضو کرنا ہو؟"

اس روایت کی سند "حسن" ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب بن مسلم مصری، وہبی، : علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 264ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۴) (۶۷)۔

○ جابر بن اسماعیل حضرمی، ابوعباد مصری، : علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "مقبول" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۹۱) (۸۷۲)۔

126- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الدَّقَّاقُ اِمْلَاءً وَّاَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِیْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ اَوْ اَيْنَ بَاتَتْ تَطُوْفُ يَدُهٗ ۔

وَهٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ اَيْضًا ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ اس وقت تک برتن میں داخل نہ کرے جب تک اسے تین مرتبہ دھو نہ لے کیونکہ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے؟ یا اس کا ہاتھ رات بھر کہاں گھومتا رہا ہے؟

یہ حدیث "حسن" ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بحر بن نصر بن سابق حولانی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مصری، ابوعبداللہ: یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 267ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۶۳) (۶۴۵)۔

○ ابومریم انصاری ابوالخصوصی: ان کے نام عبدالرحمٰن بن ماعز ہے اور یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۲۰۴) (۸۴۲۳)۔

14- باب النِّيَّةِ

باب: نیت کا بیان

127- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَجَعْفَرُ بْنُ

۱۲۷- اخرجه البخاري (۹/۱) كتاب بدء الوحي' باب كيف كان بدء الوحي؛ حديث (۱)' (۱۹۰/۵) كتاب العتق' باب الخطا والنسيان' حديث (۲۵۲۹)' (۲٦۷/۷) كتاب مناقب الانصار' باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه الى المدينة' حديث (۳۸۹۸)' (۱۷/۹) كتاب النكاح' باب من هاجر او عمل خيرًا لتزوج امراة' فله ما نوى' حديث (۵۰۷۰)' (۵۸۰/۱۱) كتاب الايمان والنذر' باب النية في الايمان حديث (٦٦۸۹)' (۳۴۲/۱۲-۳۴۳) كتاب الحيل باب من ترك الحيل' حديث (٦۹۵۳)' ومسلم (۱۵۱۵/۳) كتاب الامارة' باب قوله صلى الله عليه وسلم : (انما الاعمال بالنيات)' حديث (۱۹۰۷/۱۵۵)' وابو داؤد (٦۵۱/۲) كتاب الطلاق' باب فيما عني به الطلاق والنيات' حديث (۲۲۰۱)' والنسائي (۵۸/۱-۵۹) كتاب الطهارة' باب النية في الوضوء' والترمذي (۱۷۹/٤) كتاب فضائل الجهاد' باب ما جاء فيمن يقاتل رياء' حديث (۱٦٤۷)' وابن ماجه (۱٤۱۳/۲) كتاب الزهد' باب النية' حديث (٤۲۲۷)' واحمد (۲۵/۱' ٤۳)' والحميدي (۱٦/۱-۱۷) رقم (۲۸)' وابو داؤد الطيالسي (۲۷/۲-منحة) رقم (۱۹۹۷)' وابن خزيمة (۷۳/۱-۷٤) رقم (۱٤۲)' وابن حبان (۲۸۸' ۲۸۹- الاحسان)' وابن الجارود في (المنتقى) رقم (٦٤)' وابن المبارك في الزهد (ص ٦۲' ٦۳)' وابن ابي عاصم في (الزهد) (ص ۱۰۱) رقم (۲۰٦)' وهناد بن السري في (الزهد) (٤٤۱/۲) رقم (۸۷۱)' ووكيع في (الزهد) رقم (۳۵۱)' وابن المنذر في (الاوسط) (۳٦۹/۱)' وابن ابي حاتم في (مقدمة الجرح والتعديل) ص ۲۱۳' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۹٦/۳) كتاب الطلاق' باب طلاق المكره' وابو نعيم في (حلية الاولياء) (٤۲/۸)' وفي (تاريخ اصبهان) (۱۱۵/۲' ۲۲۷)' وابن عساكر في (تاريخ دمشق) (٤۰۲/۱-تهذيب)' والقضاعي في (مسند الشهاب) (۱۱۷۲'۲۰۱' ۱۱۷۳)' وابن حزم في (المحلى) (۷۳/۱)' والبيهقي (٤۱/۱) كتاب الطهارة' باب النية في الطهارة' وفي (معرفة السنن والآثار) (۱۵۲/۱)' وا شعب الايمان) (۳۳٦/۵) رقم (٦۸۳۷)' وا الاعتقاد) رقم (۲۵٤)' وفي (الزهد الكبير) (ص۱۳۲) رقم (۲٤۱)' وفي (الآداب) رقم (۱۱۳۸)' والخطيب في (تاريخ بغداد) (۲٤٤/٤' ۱۵۲/٦' ۳٤۵/۹-۳٤٦)' والقاضي عياض في (الالماع) (ص ۵٤-۵۵) باب ما يلزم من اخلاص النية في طلب الحديث وانتقاد ما يوخذ عنه' وابن جميع في (معجم شيوخه) (ص۱۱۷) رقم (٦٦)' والبغوي في (شرح السنة) (۵٤۱/۱-بتحقيقنا) والرافعي في (تاريخ قزوين) (۷۷/٤)' والنووي في (الاذكار) (ص۳۲)' والذهبي في (تذكرة الحفاظ) (۲/ ۷۷٤)' والحافظ ابن حجر في (تخريج احاديث المختصر) (۲٤۲/۲' ۲٤۳) كلهم من طريق يحيى بن سعيد' عن محمد بن ابراهيم التيمي' عن علقمة بن وقاص' عن عمر بن الخطاب۔

قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح - اھ-

وقال ابو نعيم: هذا الحديث من صحاح الاحاديث وعيونها - اھ- وقال ابن عساكر: هذا حديث صحيح (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

عَوْنٍ وَّاللَّفْظُ لِيَزِيْدَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ.

من حديث امير المومنين ابي حفص عمر بن الخطاب وثابت من حديث علقمة بن وقاص الليثي' لم يروه عنه غير ابي عبد الله: محمد بن ابراهيم التيمي' واشتهر عنه برواية ابي سعد يحي بن سعيد بن قيس الانصاري المدني القاضي' وهو ممن انفرد به كل واحد من هو لا. عن صاحبه- ورواه عن يحيى العدد الكثير والجم الغفير- اه-

قال الحافظ في (التلخيص) (۱/ ۵۵): وقال الحافظ ابو سعيد محمد بن علي الخشاب: رواه عن يحيى بن سعيد نحو من مائتين وخمسين انساناً- وقال الحافظ ابو موسي: سمعت عبد الجليل ابن احمد في المذاكرة يقول: قال ابو اسماعيل الهروي عبد الله بن محمد الانصاري: كتبت هذا الحديث عن سبعمائة نفر من اصحاب يحيى بن سعيد - قلت-اي: الحافظ-تتبعته من الكتب والاجزاء حتى مررت على اكثر من ثلاثة آلاف جزء فما استطعت ان اكمل له سبعين طريقا- وقال البزار والخطابي وابو علي بن السكن ومحمد بن عتاب وابن الجوزي وغيرهم: انه لا يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم الا عن عمر بن الخطاب...... اه-

قلت: وقد روى هذا الحديث غير يحيى بن سعيد عن محمد بن ابراهيم' اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۳/ ۱۳۶) من طريق الربيع بن زياد: ابو عمرو الضبي' عن محمد بن عمرو' عن محمد بن ابراهيم التيمي' عن علقمة بن وقاص' عن عمر بن الخطاب' عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (انما الاعمال بالنيات وانما لكل امرى ما نوى' فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله' ومن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او امراة يتزوجها فهجرته الى ما هاجر اليه)- قال ابن عدي: وهذا الاصل فيه يحيى بن سعيد الانصاري' عن محمد بن ابراهيم' وقد رواه عن يحيى ائمة الناس واما عن محمد بن عمرو' عن محمد بن ابراهيم لم يروه عنه غير الربيع بن زياد' وقد روى الربيع بن زياد عن غير محمد بن عمرو من اهل المدينة باحاديث لا يتابع عليها- اه-

و في الباب عن جماعة من الصحابة وهم: ابو سعيد الخدري وانس بن مالك وعلي بن ابي طالب وابو هريرة وهزال بن يزيد الاسلمي-

۱-حديث ابي سعيد الخدري: اخرجه الخليلي في (الارشاد) (۱/ ۲۳۳)' والدارقطني في (غرائب مالك)' والحاكم في (تاريخ نيسابور) كما في (تخريج احاديث المختصر) لا بن حجر (۲/ ۲۴۷-۲۴۸)' وابو نعيم في (الحلية) (۶/ ۳۴۲)' والقضاعي في (مسند الشهاب) (۱۷۷۴) كلهم من طريق عبد المجيد بن عبد العزيز بن ابي رواد' ثنا مالك بن انس' عن زيد بن اسلم' عن عطاء بن يسار' عن ابي سعيد الخدري قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (انما الاعمال بالنيات ولكل امرى ما نوى' فمن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او امراة ينكحها فهجرته الى ما هاجر اليه)قال الخليلي: وعبد المجيد قد اخطا في هذا الحديث الذي يرويه عن مالك في الحديث الذي يرويه مالك والخلق عن يحيى بن سعيد الانصاري وهو غير محفوظ من حديث زيد بن اسلم بوجه- اه- وقال الدارقطني: تفرد به عبد المجيد عن مالك- اه- وقال ابو نعيم: غريب من حديث مالك عن زيد' تفرد به عبد المجيد ومشهوره وصحيحه ما في الموطا: مالك عن يحيى بن سعيد ا- ه- وقد حكم ببطلان هذا الطريق ابو حاتم الرازي فقال ولده في (العلل) (۱/ ۱۳۱) رقم (۳۶۲): سئل ابي عن حديث رواه نوح بن حبيب' عن عبد المجيد بن عبد العزيز بن ابي رواد' عن مالك بن انس' عن زيد بن اسلم' عن عطاء بن يسار' عن ابي سعيد الخدري' عن النبي صلى الله عليه وسلم (انما الاعمال بالنيات)؟ قال ابي: هذا حديث باطل لا اصل له انما هو مالك' عن يحيى بن سعيد' عن محمد بن ابراهيم التيمي' عن علقمة بن وقاص' عن عمر' عن النبي صلى الله عليه وسلم اه-

وقد اخرجه الحافظ ابن حجر في (تخريج المختصر) (۲/ ۲۴۷) من طريق عبد المجيد بن عبد العزيز' عن مالك' عن زيد' به- وقال: هذا حديث غريب من هذا الوجه- وقال -ايضاً-: وعبد المجيد وثقه احمد وابن معين والنسائي وتكلم فيه ابو حاتم والدارقطني' وقيل: ان هذا مما اخطا فيه على مالك والمحفوظ عن مالك' عن يحيى بن سعيد بالسند المعروف المتقدم)- اه- قلت: وقد حاول بعضهم الصاق الخطابنوح بن حبيب الراوي عن عبد المجيد كالبزار مثلا- فقال الزيلعي في (نصب الراية) (۱/ ۳۰۲): وقال-يعني البزار- في مسند الخدري حديث روي عن مالك' عن زيد بن اسلم' عن عطاء بن يسار' عن ابي سعيد الخدري' عن النبي صلى الله عليه وسلم قال:

☆☆ علقمہ بن وقاص بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اعمال (کی جزاء) کا دارومدار نیت پر ہے' اور ہر شخص کو وہی ملے گا جو اس نے نیت کی ہوگی' جس شخص نے ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف کی ہوگی' اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی' اور جس شخص نے ہجرت دنیا کے لیے کی تھی تا کہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کے لیے کی تھی تا کہ وہ اس سے شادی کر لیتا تو اس کی ہجرت اسی طرف ہوگی جس کی طرف (نیت کر کے) اس نے ہجرت کی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن عون بن جعفر بن عمرو بن حریث مخزومی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 207ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۲۰۰) (۹۵۶)۔

○ یحییٰ بن سعید بن قیس انصاری، مدنی، ابوسعید قاضی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 144ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص ((۱۰۵۶)) (۷۶۰۹)۔

(الاعمال بالنية) اخطافيه نوح بن حبيب' ولم يتابع عليه' وليس له اصل عن ابي سعيد ا-ه-

قلت: وفي كلام البزار نظر- اما ان الحديث ليس له اصل عن ابي سعيد فهذا صواب' اما الصاقه الخطا بنوح بن حبيب' ودعواه انه تفرد به ولم يتابع عليه فهذا الخطا- فقد توبع نوح بن حبيب على هذا الحديث تابعه اثنان وهما: ابراهيم بن محمد بن مروان بن هشام عند الدارقطني في (غرائب مالك) وعلي بن الحسن الذهلي عند الحاكم في (تاريخ نيسابور) - ينظر: (تخريج المختصر) لابن حجر (۲/۲۴۷-۲۴۸) ومنه تعلم ان نوحًا لم يتفرد به بل تابعه اثنان وان الذي تفرد به هو عبد المجيد بن عبد العزيز بن ابي رواد' وهو الذي اخطا في الحديث-

۲-حديث انس بن مالك: اخرجه ابن عساكر في اماليه' كما في (تخريج المختصر) لابن حجر (۲/۲۴۶)' وقال الحافظ: وفي سنده ضعف- وقال الحافظ العراقي في (طرح التثريب) (۲/۴): رواه ابن عساكر من رواية يحيى بن سعيد عن محمد بن ابراهيم' عن انس بن مالك' وقال: هذا حديث غريب جدًا' والمحفوظ حديث عمر-

۳-حديث ابي هريرة: قال العراقي في (طرح التثريب) (۲/۴): رواه الرشيد العطار في بعض تخاريجه وهو وهم ايضا- وقال ابن حجر في (تخريج احاديث المختصر) (۲/۲۴۶): اخرجه الرشيد العطار في فوائده بسند ضعيف-

۴-حديث علي بن ابي طالب: قال الحافظ العراقي في (طرح التثريب) (۲/۴): رواه محمد ابن ياسر الجياني في نسخة منطريق اهل البيت اسنادها ضعيف- وقال الحافظ ابن حجر في (تخريج احاديث المختصر) (۲/۲۴۶): اخرجه ابو علي بن الاشعث' وهو واه جدا-

۵-حديث هزال بن يزيد الاسلمي: اخرجه الحاكم في (تاريخ نيسابور)' كما في (تخريج احاديث المختصر) (۲/۲۴۸) في ترجمة ابي بكر: محمد بن احمد بن بالويه' من طريق محمد ابن يونس' عن روح بن عبادة' عن شعبة' عن محمد بن المنكدر' عن ابن هزال' عن ابيه' عن النبي صلى الله عليه وسلم ...... فذكره- قال الحاكم: ذكرته لابي علي الحافظ فانكره جدا وقال لي: قل لابي بكر لا يحدث به بعد هذا- اه- قال الحافظ: محمد بن يونس شيخه هو الكديمي' وهو معروف بالضعف والمحفوظ بالسند المذكور قصة ماعز فلعله دخل عليه حديث في حديث- وهزال هو: ابن يزيد الاسلمي وهو صحابي معروف' واسم ابنه: نعيم وهو مختلف في صحبته ا-ه- قلت: مما سبق نبين ان حديث: (انما الاعمال بالنيات) لم يصح الا من حديث عمر-

توضیح مسئلہ:

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح بخاری'' کے بالکل آغاز میں نقل کیا ہے۔ اس حدیث کی اہمیت کے پیش نظر صحیح بخاری کے عظیم شارح حافظ بدرالدین محمود عینی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کے متن سے متعلق فقہاء کے اختلاف پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ جس میں سے چند ایک مباحث درج ذیل ہیں:

استنباط الاحکام﴾ وهو على وجوه الاول احتجت الائمة الثلاثة به فى وجوب النية فى الوضوء والغسل فقالوا التقدير فيه صحة الاعمال بالنيات والالف واللام فيه لاستغراق الجنس فيدخل فيه جميع الاعمال من الصوم والصلاة والزكاة والحج والوضوء وغير ذلك مما يطلب فيه النية عملا بالعموم ويدخل فيه ايضا الطلاق والعتاق لان النية اذا قارنت الكناية كانت كالصريح وقال النووى تقديره انما الاعمال تحسب اذا كانت بنية ولا تحسب اذا كانت بلا نية وفيه دليل على ان الطهارة وسائر العبادات لا تصح الا بنية وقال خطابى قوله انما الاعمال بالنيات لم يرد به اعيان الاعمال لانها حاصلة حسا وعيانا بغير نية وانما معناه ان صحة احكام الاعمال فى حق الدين انما تقع بالنية وان النية هى الفاصلة بين ما يصح وما لا يصح وكلمة انما عاملة بركنيها ايجابا ونفيا فهى تثبت الشىء وتنفى ما عداه فدلالتها ان العبادة اذا صحبتها النية صحت واذا لم تصحبها لم تصح ومقتضى حق العموم فيها يوجب ان لا يصح عمل من الاعمال الدينية اقوالها وافعالها فرضها ونفلها قليلها وكثيرها الا بنية وقال البيضاوى الحديث متروك الظاهر لان الذوات غير منتفية والمراد به نفى احكامها كالصحة والفضيلة والحمل على نفى الصحة اولى لانه اشبه بنفى الشىء نفسه ولان اللفظ يدل بالتصريح على نفى الذات وبالتبع على نفى جميع الصفات فلما منع الدليل دلالته على نفى الذات بقى دلالته على نفى جميع الصفات وقال الطيبى كل من الاعمال والنيات جمع محلى باللام الاستغراقية فاما ان يحملا على عرف اللغة فيكون الاستغراق حقيقيا او على عرف الشرع وحينئذ اما ان يراد بالاعمال الواجبات والمندوبات والمباحات وبالنيات الاخلاص والرياء او ان يراد بالاعمال الواجبات وما لا يصح الا بالنية كالصلاة لا سبيل الى اللغوى لانه ما بعث الا لبيان الشرع فكيف يتصدى لما لا جدوى له فيه فحينئذ يحمل انما الاعمال بالنيات على ما اتفق عليه اصحابنا اى ما الاعمال محسوبة لشىء من الاشياء كالشروع فيها والتلبس بها الا بالنيات وما خلا عنها لم يعتد بها فان قيل لم خصصت متعلق الخبر والظاهر العموم كمستقر او حاصل فالجواب انه حينئذ يكون بيانا للغة لا اثباتا لحكم الشرع وقد سبق بطلانه ويحمل انما لكل امرىء ما نوى على ما تثمره النيات من القبول والرد والثواب والعقاب ففهم من الاول انما الاعمال لا تكون محسوبة ومسقطة للقضاء الا اذا كانت مقرونة بالنيات ومن الثانى ان النيات انما تكون مقبولة اذا كانت مقرونة بالاخلاص انتهى

وذهب ابو حنيفة وابو يوسف ومحمد وزفر والثوری والاوزاعی والحسن بن حی ومالك فی رواية الی ان الوضوء لا يحتاج الی نية وكذلك الغسل وزاد الاوزاعی والحسن التيمم وقال عطاء ومجاهد لا يحتاج صيام رمضان الی نية الا ان يكون مسافرا او مريضا وقالوا التقدير فيه كمال الاعمال بالنيات او ثوابها او نحو ذلك لانه الذی يطرد فان كثيرا من الاعمال يوجد ويعتبر شرعا بدونها ولان اضمار الثواب متفق عليه

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں تحریر کرتے ہیں:

احکام کا استنباط:

یہ کئی حوالوں سے ہے۔ آئمہ ثلاثہ نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے وضواور غسل میں نیت کرنا واجب ہے۔

ان حضرات کا یہ کہنا ہے اصل عبارت یہ ہوگی' اعمال کی صحت کا مدار نیت پر ہے' اس میں استعمال ہونے والے ''ال'' کو استغراق جنس کے لئے سمجھا جائے گا۔ اس لیے اس میں تمام اعمال جیسے روزہ' نماز' زکوٰۃ' حج' وضو وغیرہ شامل ہوں گے۔ جن میں نیت مطلوب ہوتی ہے' کیونکہ عموم پایا جارہا ہے۔ نیز اس میں طلاق دینا اور غلام کو آزاد کرنا بھی شامل ہوگا۔ کیونکہ جب نیت ''کنایہ'' کے ساتھ مل جاتی ہے تو وہ کنایہ ''صریح'' کی مانند ہو جاتا ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں: اصل عبارت یہ ہوگی: اعمال کو شمار کیا جائے گا جب نیت ہوگی اور جب وہ نیت کے بغیر ہوں گے تو ان کو شمار نہیں کیا جائے گا' اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے' طہارت اور دیگر تمام عبادات صرف نیت کے ساتھ ہی درست شمار ہوتی ہیں۔

شیخ خطابی فرماتے ہیں: حدیث کے یہ الفاظ ''اعمال کا مدار نیت پر ہوتا ہے'' میں اعمال سے مراد فی نفسہ اعمال نہیں ہیں' کیونکہ وہ نیت کے بغیر حسی اور مشاہداتی طور پر حاصل ہو جاتے ہیں' بلکہ یہاں مراد یہ ہے: دین کے حوالے سے اعمال کے حکم کا صحیح ہونا نیت کے ذریعے ہی واقع ہوتا ہے اور نیت ہی وہ بنیادی چیز ہے جو درست اور نادرست کے درمیان حد فاصل قائم کرتی ہے' اور لفظ ''انما'' اپنے دونوں ارکان پر ایجاب یا نفی کے حوالے سے عمل کرتا ہے تو یہ ان کے علاوہ ہر چیز کو ثابت کر دیتے ہیں یا ہر چیز کی نفی کر دیتے ہیں' تو یہ اس مفہوم پر دلالت کرے گا' عبادت کے ساتھ جب نیت موجود نہیں ہوگی تو عبادت درست نہیں ہوگی' اس میں عموم کے مفہوم کا بنیادی تقاضا یہ ہے: اس بات کو لازم کرے کہ دینی اعمال' خواہ وہ قولی ہوں' ان کا تعلق فعل سے ہو' وہ فرض ہوں' نفل ہوں' تھوڑے ہوں' زیادہ ہوں (ہر حال میں) وہ صرف نیت کے ساتھ ہی درست شمار ہوں گے۔

امام بیضاوی فرماتے ہیں:

حدیث کا ظاہر متروک ہے (یعنی اسے مراد نہیں لیا جاتا) کیونکہ یہاں اعمال کے وجود کی نفی نہیں کی جارہی بلکہ ان کے حکم کی نفی کی جارہی ہے یعنی ان کی صحت اور فضیلت (کی نفی مراد لی جاسکتی ہے)۔

اور یہاں (روایت کے الفاظ کو) صحت کی نفی پر محمول کرنا زیادہ مناسب ہے' کیونکہ یہ چیز کے وجود کی نفی سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے: لفظ صراحت کے ساتھ ذات کی نفی کر رہا ہے اور ثانوی طور پر تمام صفات کی نفی کر رہا ہے تو جب دلیل کی بنیاد پر اس کا ذات کی نفی پر دلالت کرنا ممنوع شمار ہوگا تو صرف یہ صورت باقی رہ جائے گی' وہ تمام صفات کی نفی پر دلالت کرے۔

شیخ طیبی فرماتے ہیں:

(روایت کے الفاظ میں) نیت اور اعمال ان دونوں الفاظ کو "ل" استغراق کے ذریعے آراستہ کیا گیا ہے' اب یا تو انہیں زبان کے محاورے پر محمول کیا جائے گا۔

اس اعتبار سے استغراقِ حقیقی شمار ہوگا یا پھر اسے شریعت کے عرف پر محمول کیا جائے گا۔

اس صورت میں اعمال سے مراد واجب' مستحب اور مباح اعمال ہوں گے اور نیت سے مراد' اخلاص والی نیت' یا ر[illegible]ری والی نیت ہوگی' یا پھر یہ ہوسکتا ہے' اعمال سے مراد واجب (یعنی فرض) اعمال ہوں جو نیت کے بغیر درست نہیں ہوتے۔ جیسے نماز پڑھنا ہے۔

اب یہاں لغوی مفہوم مراد لینے کی کوئی صورت نہیں بنتی' کیونکہ نبی اکرم ﷺ کو شرعی احکام بیان کرنے کے لیے مبعوث کیا گیا ہے تو آپ ﷺ کسی ایسی چیز کے درپے کیسے ہوسکتے ہیں جس کے ساتھ آپ کا واسطہ نہیں ہے۔

اس لئے حدیث کے الفاظ "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے" کو جیسا کہ ہمارے اصحاب اس بات پر متفق ہیں' اس مفہوم پر محمول کیا جائے گا' اعمال اسی وقت شمار ہوں گے جب ان میں نیت موجود ہوگی' جیسے کسی بھی فعل کا آغاز کرنا اور اسے سرانجام دینا' اور نیت کے بغیر انہیں شمار نہیں کیا جائے گا۔

اگر یہاں یہ سوال کیا جائے: آپ نے خبر کے متعلق کو مخصوص کیوں کیا ہے؟ کیونکہ ظاہر تو عموم کا تقاضا کرتا ہے' جیسے مستقر اور حاصل ہے۔

اس کا جواب یہ ہے: یہ اس صورت میں لغوی مفہوم واضح کرنے کے لیے ہوگا۔ شرعی حکم کے اثبات کے لیے نہیں ہوگا' لیکن اس کا بطلان ثابت ہو چکا ہے۔

تو اب اسے اس مفہوم پر محمول کیا جائے گا' ہر شخص نے جو نیت کی ہوگی اسے وہی ملے گا' یعنی جو نیت کا ثمرہ ہوتا ہے' جیسے قبول ہونا' مسترد ہونا' ثواب ملنا' سزا ہونا۔

تو پہلی صورت میں یہ مفہوم سامنے آئے گا' اعمال اسی وقت قابل اعتبار شمار ہوں گے جب ان کے ساتھ نیت بھی موجود ہوگی۔

دوسرے مفہوم کے اعتبار سے یہ مطلب سامنے آئے گا' نیت اسی وقت مقبول ہوگی جب اس کے ساتھ اخلاص بھی موجود ہوگا۔

امام ابوحنیفہ' امام ابویوسف' امام محمد بن حسن شیبانی' امام زفر' امام سفیان ثوری' امام اوزاعی' امام حسن بن حئی اور ایک روایت

کے مطابق امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: وضو کے لیے نیت شرط نہیں ہے جبکہ غسل کا بھی یہی حکم ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام حسن بن حیّ کے نزدیک تیمم میں بھی نیت شرط نہیں ہے۔

عطاء اور مجاہد یہ فرماتے ہیں: رمضان کا روزہ رکھنے کے لیے بھی نیت شرط نہیں ہے۔ البتہ اگر انسان بیمار ہو یا مسافر ہو (تو ایسی صورت میں اس پر روزہ فرض نہیں ہوتا۔ اب اگر اس حالت میں وہ روزہ رکھتا ہے تو اس کے لیے) نیت کرنا شرط ہوگا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: عبارت کا مطلب یہ ہوگا: اعمال صرف نیت کے ساتھ کامل ہوتے ہیں' یا یہ مطلب ہوگا: ان کا ثواب نیت کی بنیاد پر ملتا ہے یا اسی طرح کا کوئی اور مفہوم مراد ہوگا' کیونکہ یہی وہ چیز ہے جو الگ ہوتی ہے' کیونکہ بہت سے اعمال ایسے ہوتے ہیں جو نیت کے بغیر پائے جاتے ہیں اور شرعی طور پر ان کا اعتبار کیا جاتا ہے' اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے' یہاں ثواب محذوف تسلیم کرنے کی صورت میں اتفاق پایا جائے گا۔

•••———•••———•••

128- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَبِيُّ ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُجَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصُحُفٍ مُخَتَّمَةٍ فَتُنْصَبُ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ أَلْقُوا هَذَا وَاقْبَلُوا هَذَا فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ وَعِزَّتِكَ مَا رَأَيْنَا إِلَّا خَيْرًا فَيَقُولُ وَهُوَ أَعْلَمُ إِنَّ هَذَا كَانَ لِغَيْرِي وَلَا أَقْبَلُ الْيَوْمَ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهِي.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن کچھ صحیفے لائے جائیں گے' جن پر مہر لگی ہوئی ہوگی' انہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھا جائے گا' تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرمائے گا: انہیں پرے کر دو! تو فرشتے عرض کریں گے: ہمیں تیری عزت کی قسم! ہمیں تو ان میں صرف بھلائی نظر آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا' حالانکہ وہ زیادہ علم رکھتا ہے' یہ سب کام دوسروں کے لیے تھے' آج کے دن میں صرف وہی عمل قبول کروں گا' جو صرف میری رضا کے لیے کیا گیا تھا۔

۱۲۸- اخرجه البيهقي في (شعب الايمان) (٥/ ٣٣٥-٣٣٦)، حديث (٦٨٣٦)، والعقيلي (١/ ٢١٨- ٢١٩) في ترجمة الحارث بن غسان، والذهبي في الميزان من طريق العقيلي (٢/ ١٧٧)، والطبراني في (الاوسط)، كما في مجمع البحرين (٤٧٩٠) كلهم من طريق الحارث ابن غسان بهذا الاسناد- قال العقيلي: فلا يتابع عليه بهذا الاسناد، وقد حدث لهذا الشيخ بمناكير- وقال الذهبي في (الميزان): الحارث بن غسان عن ابي عمران الجوني مجهولان- والحديث اخرجه الطبراني في (الاوسط)، كما في مجمع البحرين (٨/ ١٠٣) برقم (٤٧٨٩) من طريق الحارث بن عبيد ابو قدامة، عن ابي عمران الجوني عن انس- رضي الله عنه- به بنحوه- قال الهيثمي في (المجمع) (١٠/ ٣٥٣): رواه الطبراني في (الاوسط) باسنادين، ورجال احدهما رجال الصحيح- وقال المنذري في (الترغيب والترهيب) (١/ ٨٩): رواه البزار والطبراني باسنادين، رواة احدهما رواة الصحيح، والبيهقي-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ادریس بن منذر حنظلی، ابوحاتم رازی: یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 277ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۸۲۴) (۵۷۵۵)۔

○ عبداللہ بن عبدالوہاب حجبی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 228ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۵۲۳) (۳۴۷۲)۔

○ حارث بن غسان مزنی: یہ راوی مجہول ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۸۵/۲) (۳۹۳)۔

○ عبدالملک بن حبیب ازدی او کندی، بصری، ابوعمران الجونی، :یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 128ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۶۲۱) (۴۲۰۰)۔

•••———•••———•••

129- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّجعفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ الصَّنْدَلِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ وَّغَيْرُهُ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ الْفِهْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ اَنَا خَيْرُ شَرِيكٍ فَمَنْ اَشْرَكَ مَعِي شَرِيكًا فَهُوَ لِشَرِيكِي يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَخْلِصُوا اَعْمَالَكُمْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ لاَ يَقْبَلُ اِلاَّ مَا اُخْلِصَ لَهُ وَلاَتَقُولُوا هٰذَا لِلّٰهِ وَلِلرَّحِمِ فَاِنَّهَا لِلرَّحِمِ وَلَيْسَ لِلّٰهِ مِنْهَا شَيْءٌ وَلاَتَقُولُوا هٰذَا لِلّٰهِ وَلِوُجُوهِكُمْ فَاِنَّهَا لِوُجُوهِكُمْ وَلَيْسَ لِلّٰهِ مِنْهَا شَيْءٌ.

☆☆ حضرت ضحاک بن قیس فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ یہ ارشاد فرماتا ہے: میں شریک سے پاک ہوں تو جو شخص میرے ساتھ کسی کو شریک کرے گا' تو وہ عمل میرے شریک کے لیے ہو گا (یعنی اسی سے وہ شخص اپنے بدلے کا طلبگار رہو)

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اے لوگو! اپنے اعمال کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرلو! کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف اس عمل کو قبول کرے گا جو خالص اس کے لیے ہو' اور تم یہ نہ کہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور یہ رشتہ داری کی وجہ سے ہے۔

۱۲۹- اخرجه البزار (۲۵۶۷- كشف)، والاصبهاني في الترغيب (۹۷)، والبيهقي في الشعب (۳۳۶/۵) رقم (۶۸۳۶) قال الهيثمي في المجمع (۲۲۴/۱۰): رواه البزار عن شيخه ابراهيم بن مجشر، وثقه ابن حبان وغيره، وفيه ضعف، وبقية رجاله رجال الصحيح - اه- قال المنذري في الترغيب (۶۱/۱): رواه البزار باسناد لا باس به، والبيهقي لكن الضحاك بن قيس مختلف في صحبته-

اس کی وجہ یہ ہے: وہ رشتے داری کے حوالے سے ہوگا' اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوگا اور تم یہ بھی نہ کہو: یہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور یہ تمہاری وجہ سے ہے' کیونکہ وہ تمہاری وجہ سے ہی ہوگا' اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن یعقوب، ابوفضل الصندلی،: ان کا انتقال 318ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۱۱/۷)(۳۶۸۶)۔

○ عبیدۃ بن حمید کوفی، ابوعبد الرحمٰن المعروف بالحذاء تیمی۔: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 190ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۶۵۴)(۴۴۴۰)۔

○ عبد العزیز بن رفیع ابوعبد اللہ مکی، نزیل الکوفۃ،: یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 130ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۶۱۲)(۴۱۲۳)۔

○ تمیم بن طرفۃ طائی، مسلی: یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 95ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۸۲)(۸۱۰)۔

15- باب الْاِغْتِسَالِ فِي الْمَآءِ الدَّائِمِ

باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنا

130- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى بَنِيْ زُهْرَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ . فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ تَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا .

اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص جب جنبی ہو' تو وہ ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔ راوی نے دریافت کیا: اے حضرت ابوہریرہ! پھر وہ کیا کرے؟ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ پانی حاصل کرلے (اور ایک طرف ہو کر غسل کرے)۔

اس کی سند "صحیح" ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بکیر بن عبداللہ بن اشج، مولیٰ بنی مخزوم، ابوعبداللہ او ابو یوسف مدنی، نزیل مصر: یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے

۱۳۰-اخرجه مسلم (۱/۲۳٦) كتاب الطهارة: باب النهي عن البول في الماء الراكد' حديث (۲۸۲)' وابو عوانة (۱/۲۷٦)' والنسائي (۱/۱۲٤-۱۲۵) كتاب الطهارة: باب النهي عن اغتسال الجنب في الماء الدائم' وابن ماجه (۱/۱۹۸) كتاب الطهارة' حديث (٦۰۵)' وابو عبيد في كتاب الطهور (ص۲۵۵)' وابن الجارود في (المنتقى) رقم (۵٦)' وابن خزيمة (۱/٤۹-۵۰)' وابن حبان (۱۲٤۹- الاحسان)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱٤) كتاب الطهارة' والبيهقي (۱/۲۳۷) كتاب الطهارة' باب الدليل على انه ياخذ كل عضو ماء جديداً- كلهم منطريق ابن وهب بهذا الاسناد- وللحديث طرق اخرى عن ابي هريرة-رضي الله عنه-

واخرجه مسلم (۱/۲۳۵) كتاب الطهارة' باب النهي عن البول في الماء الراكد حديث (۹۵/۲۸۲)' واحمد (۲/۳٦۲' ٤۹۲)' وابو داؤد (۱/۵٦) كتاب الطهارة' باب النهي عن البول في الماء الراكد حديث (٦۹) والنسائي (۱/۱۷۵) كتاب الطهارة' باب النهي عن اغتسال الجنب في الماء الدائم' والدارمي (۱/۱۵۲) كتاب الطهارة' وابو عوانة (۱/۲۷٦)' وعبد الرزاق (۱/۱۸۹) رقم (۳۰۰)' وابو عبيد في (كتاب الطهور) ص (۲۳۲)' والحميدي (۲/٤۳۹) رقم (۹٦۹)' وابن الجارود في (المنتقى) رقم (۵٤)' وابو يعلى (۱۰/٤٦۱-٤٦۲) رقم (٦۰۷٦)' وابن خزيمة (۱/۵۰) رقم (٦٦)' وابن حبان (۱۲٤۸-الاحسان)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱٤) كتاب الطهارة' والخطيب في (تاريخ بغداد) (۱۰/۱۰۵)' والبيهقي (۱/۹۷) كتاب الطهارة' باب النهي عن البول في الماء الراكد' وابن حزم في (المحلى) (۱/۱۳۹)- كلهم من طريق محمد بن سيرين' عن ابي هريرة' عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (لا يبولن احدكم في الماء الدائم ثم يتوضا منه)-

واخرجه مسلم (۱/۲۳۵) كتاب الطهارة' باب النهي عن البول في الماء الراكد حديث (۹٦/۲۸۲)' وابو عوانة (۱/۲۷٦)' وعبد الرزاق (۱/۸۹) رقم (۲۹۹)' واحمد (۲/۳٦٦)' والترمذي (۱/۱۰۰) كتاب الطهارة' باب كراهية البول في الماء الراكد' حديث (٦۸)' وابن الجارود في (المنتقى) رقم (۵٤)' والبيهقي (۱/۹۷) كتاب الطهارة' باب النهي عن البول في الماء الراكد' والبغوي في (شرح السنة) (۱/۳۷٤- بتحقيقنا) من طريق همام بن منبه' عن ابي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (لا يبال في الماء الدائم الذي لا يجري ثم يغتسل فيه)-

واخرجه احمد (۲/٤۳۳)' وابو داؤد (۱/٦٦) كتاب (الطهارة)' باب البول في الماء الراكد حديث (۷۰)' وابن ماجه (۱/۱۲٤) كتاب الطهارة' باب النهي عن البول في الماء الراكد حديث (۳٤٤)' وابن ابي شيبة (۱/۱٤۱)' وابو عبيد في (كتاب الطهور) (ص۲۳۲)' وابن حبان (۱۲۵٤- الاحسان)' والبيهقي (۱/۲۳۸) من طريق عجلان' عن ابي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (لا يبولن احدكم في الماء الدائم ولا يغتسل فيه من جنابة)' واخرجه البخاري (۱/۳٤٦) كتاب الوضوء' باب البول في الماء الدائم' حديث (۲۳۹)' والنسائي (۱/۱۹۷) كتاب الغسل والتيمم' باب ذكر نهي الجنب عن الاغتسال في الماء الدائم' وابو عبيد في (كتاب الطهور) (ص۲۳۲' ۲۳۳) من طريق ابي الزناد' عن الاعرج' عن ابي هريرة' واخرجه احمد (۲/۳٤٦) من طريق حميد بن عبد الرحمن' عن ابي هريرة واخرجه (۲/۲۵۹)' والخطيب في (تاريخ بغداد) (۱۰/۱۰۵) من طريق خلاس' عن ابي هريرة واخرجه (۲/۲۵۹)' والخطيب في (تاريخ بغداد) (۱۰/۱۰۵) من طريق خلاس' عن ابي هريرة- واخرجه ابن خزيمة رقم (۹٤)' وابن حبان (۱۲۵٦- الاحسان) من طريق عطاء بن ميناء' عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (لا يبولن احدكم في الماء الدائم ثم يتوضا منه او يشرب)-

واخرجه العقيلي في (الضعفاء) (۱/۲٤۲) من طريق الحسن بن محمد' ثنا محمد بن عمرو' عن ابي سلمة' عن ابي هريرة قال: نهى النبي صلى الله عليه وسلم ان يبال في الماء الراكد- وقال العقيلي: الحسن بن محمد منكر الحديث...... والحديث غير محفوظ لا يتابع عليه' وقد روي عن ابي هريرة باسناد صحيح-

تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 120ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۷۷) (۷۶۸)۔

○ ابوالسائب انصاری، مدنی، مولی عبد اللہ بن ہشام بن زھرۃ: ان کا نام عبداللہ بن سائب ہے۔علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۱۵۱) (۸۱۷۴)۔

توضیح مسئلہ:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

واما احکام المسالة فقال العلماء من اصحابنا وغيرهم يكره الاغتسال فى الماء الراكد قليلا كان او كثيرا وكذا يكره الاغتسال فى العين الجارية قال الشافعى رحمه الله تعالى فى البويطى اكره للجنب ان يغتسل فى البئر معينة كانت او دائمة وفى الماء الراكد الذى لا يجرى قال الشافعى وسواء قليل الراكد وكثيره اكره الاغتسال فيه هذا نصه وكذا صرح اصحابنا وغيرهم بمعناه وهذا كله على كراهة التنزيه لا التحريم واذا اغتسل فيه من الجنابة فهل يصير الماء مستعملا فيه تفصيل معروف عند اصحابنا وهو انه ان كان الماء قلتين فصاعدا لم يصر مستعملا ولو اغتسل فيه جماعات فى اوقات متكررات واما اذا كان الماء دون القلتين فان انغمس فيه الجنب بغير نية ثم لما صار تحت الماء نوى ارتفعت جنابته وصار الماء مستعملا وان نزل فيه الى ركبتيه مثلا ثم نوى قبل انغماس باقيه صار الماء فى الحال مستعملا بالنسبة الى غيره وارتفعت الجنابة عن ذلك القدر المنغمس بلا خلاف وارتفعت ايضا عن القدر الباقى اذا تمم انغماسه على المذهب الصحيح المختار المنصوص المشهور لان الماء انما يصير مستعملا بالنسبة الى المتطهر اذا انفصل عنه وقال ابو عبد الله الخضرى من اصحابنا وهو بكسر الخاء واسكان الضاد المعجمتين لا يرتفع عن باقيه والصواب الاول وهذا اذا تمم الانغماس من غير انفصاله فلو انفصل ثم عاد اليه لم يجزئه ما يغسله به بعد ذلك بلا خلاف ولو انغمس رجلان تحت الماء الناقص عن قلتين ان تصورا ثم نويا دفعة واحدة ارتفعت جنابتهما وصار الماء مستعملا فان نوى احدهما قبل الآخر ارتفعت جنابة الناوى وصار الماء مستعملا بالنسبة الى رفيقه فلا ترتفع جنابته على المذهب الصحيح المشهور وفيه وجه شاذ انها ترتفع وان نزلا فيه الى ركبتيهما فنويا ارتفعت جنابتهما عن ذلك القدر وصار مستعملا فلا ترتفع عن باقيهما الا على الوجه الشاذ والله اعلم[1]

ہمارے علماء نے اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے:

[1]۔ الحاشیہ الصحیح مسلم للنووی 189/3

''ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنا مکروہ ہے' خواہ وہ پانی تھوڑا ہو یا زیادہ ہو' اسی طرح بہتے ہوئے چشمے میں غسل کرنا بھی مکروہ ہے''۔

امام شافعی عشاللہ فرماتے ہیں:

میرے نزدیک جنبی شخص کا کنویں میں غسل کرنا مکروہ ہے' خواہ اس کا پانی بہتا ہو یا کھڑا رہتا ہو' اسی طرح وہ ٹھہرا ہوا پانی جو بہتا نہ ہو' اس میں بھی (جنبی شخص کا غسل کرنا) مکروہ ہے۔

امام شافعی عشاللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حکم برابر ہے خواہ وہ ٹھہرا ہوا پانی تھوڑا ہو یا زیادہ ہو' میں اس میں غسل کرنے کو مکروہ قرار دوں گا۔

یہ امام شافعی عشاللہ کی تصریح ہے' اسی طرح ہمارے اصحاب (یعنی فقہائے احناف) اور دیگر (مسالک کے فقہاء) نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

لیکن یہ سب کراہت تنزیہی پر محمول ہوگا' کراہت تحریمی پر محمول نہیں ہوگا۔

اگر کوئی شخص ایسے پانی میں غسل جنابت کر لیتا ہو' تو کیا وہ پانی ''مستعمل'' ہو جائے گا؟

اس بارے میں کچھ تفصیل ہے۔

اگر وہ پانی دو قلے یا اس سے زیادہ ہو' تو وہ مستعمل نہیں ہوگا' خواہ اس میں کئی لوگ مختلف اوقات میں غسل جنابت کر لیں۔

اگر پانی دو قلے سے کم ہو اور جنبی شخص نیت کے بغیر اُس میں داخل ہو جائے اور پھر پانی میں داخل ہو جانے کے بعد وہ غسل کی نیت کرے تو اس کی جنابت ختم ہو جائے گی اور پانی مستعمل ہو جائے گا۔

لیکن اگر وہ اپنے گھٹنوں تک اس پانی میں اترتا ہے' پھر مکمل طور پر اس میں داخل ہونے سے پہلے نیت کر لیتا ہے تو پانی اسی وقت مستعمل ہو جائے گا' کیونکہ اب اس کی نیت دوسری طرف ہو گئی ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے' اس نے جتنا حصہ پانی میں داخل کیا تھا' اس سے جنابت ختم ہو جائے گی۔

صحیح یہ ہے' اس کے بقیہ جسم سے بھی جنابت ختم ہو جائے گی' اگر وہ مکمل طور پر اس میں داخل ہو جاتا ہے' صحیح اور مختار قول یہی ہے' اس کی وجہ یہ ہے' پانی اس وقت مستعمل ہوگا جب اس کی نسبت طہارت حاصل کرنے والے کی طرف کی جائے گی' اس وقت جب وہ پانی اس طہارت حاصل کرنے والے سے جدا ہو جائے۔

اگر دو افراد ایک ساتھ ایسے پانی میں داخل ہوتے ہیں جو دو قلے سے کم ہو اور ان دونوں نے کوئی نیت نہیں کی لیکن پھر داخل ہونے کے بعد وہ دونوں نیت کر لیتے ہیں اور ان دونوں کی نیت ایک ساتھ ہوتی ہے تو ان دونوں کی جنابت ختم ہو جائے گی' البتہ پانی مستعمل ہو جائے گا' لیکن اگر ان میں سے ایک دوسرے سے پہلے نیت کر لیتا ہے تو جس نے نیت کی تھی' اس کی جنابت ختم ہو جائے گی اور اس دوسرے شخص کے لیے وہ پانی مستعمل شمار ہوگا' جس کے ذریعے طہارت حاصل نہیں کی جا سکتی' اس لیے صحیح قول کے مطابق دوسرے شخص کی جنابت ختم نہیں ہوگی۔

البتہ ایک شاذ قول یہ بھی ہے اس کی بھی جنابت ختم ہو جائے گی۔

•••——•••——•••

16- باب اسْتِعْمَالِ الرَّجُلِ فَضْلَ وَضُوْءِ الْمَرْاَةِ

باب: مرد کا عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا

131- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُجَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِىُّ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَارِثَةُ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنِىْ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَتَطَهَّرُ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اپنے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے: ہم ایک ہی برتن سے طہارت حاصل کرلیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن ایوب بن زیاد بغدادی، ابوہاشم، طوسی الاصل،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 252ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۳۴۳) (۲۰۶۷)۔

○ زکریا بن یحییٰ بن زکریا بن ابوزائدۃ الوادعی، ابوزائدۃ کوفی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۳۳۹) (۲۰۴۱)۔

○ عبیدۃ بن حمید: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 190ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۴۷)۔

○ شجاع بن ولید بن قیس السکونی، ابوبدر کوفی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ

۱۳۱- اخرجه البخاري (۱/۳۷۲) كتاب الغسل' باب هل يدخل الجنب يده في الاناء قبل ان يغسلها الحديث (۲۶۱) وليس عنده: (من الجنابة)' وانما هي عند مسلم' ومسلم (۱/۲۵٦) كتاب الحيض' باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة' الحديث (۴۵/۳۲۱)' وابو داؤد (۱/٦۷-٦۸) كتاب الطهارة' باب الوضوء بفضل وضوء المراة رقم (۷۷)' والنسائي (۱/۱۲۸-۱۲۹) كتاب الطهارة' باب ذكر اغتسال الرجل والمراة من اناء واحد رقم (۲۳۲' ۲۳۳' ۲۳۴' ۲۳۵)' والترمذي (۴/۲۰۵) كتاب اللباس' باب ما جاء في الجمة واتخاذ الشعر' رقم (۱۷۵۵)' وابن ماجه (۱/۱۳۳) كتاب الطهارة' باب الرجل والمراة يغتسلان من اناء واحد' حديث (۳۷٦)' واحمد (٦/۱۹۲)' والطيالسي (۱/۴۲) رقم (۱۱٦)' والحميدي (۱۵۹)' وابو عوانة (۱/۲۳۲-۲۳۴)' وابن خزيمة (۲۵۰)' وابن حبان (۱۰۹۷) من طرق كثيرة عن عائشة-

راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 204ھ میں ہوا'ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب''از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص(۳۳۲)(۲۷۶۵)۔

○ حارثہ بن ابورجال انصاری ثم نجاری مدنی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 149ھ میں ہوا'ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب''از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص(۲۱۵)(۱۰۶۹)۔

توضیح مسئلہ:

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے مشہور فقیہ حافظ ابن عبدالبر اندلسی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

مالك عن نافع ان عبد الله بن عمر كان يقول لا باس ان يغتسل بفضل المراة ما لم تكن حائضا او جنبا

قال ابوعمر هذا معنى قد اختلفت فيه الآثار واختلفت فيه ايضا فقهاء الامصار

قال الوليد بن مسلم سمعت الاوزاعي يقول لا باس بفضل وضوء المراة الا ان تكون حائضا او جنبا

قال الوليد وقال مالك والليث بن سعد يتوضا به اذا لم يجد غيره ولا يتيمم

وفي هذه المسالة للسلف خمسة اقوال

احدها قول بن عمر هذا وبه قال الاوزاعي وروى ذلك عن الحسن والشعبى رواه هشيم وغيره عن يونس عن الحسن

وقال اسماعيل بن ابى خالد سالت الشعبى عن فضل وضوء الحائض والجنب فنهى ان يتوضا به

والثاني الكراهية ان يتوضا الرجل بفضل المراة وان تتوضا المراة بفضل الرجل

رواه داؤد بن عبد الله الاودى عن حميد بن عبد الرحمن الحميرى قال لقيت رجلا صحب النبى -عليه السلام- ما صحبه ابوهريرة اربع سنين فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغتسل الرجل بفضل المراة ولا تغتسل المراة بفضله

هكذا رواه ابوخيثمة زهير بن معاوية عن داؤد بن عبد الله الاودى عن حميد بن عبد الرحمن الحميرى

ورواه ابوعوانة عن داؤد الاودى عن حميد بن عبد الرحمن الحميرى عن ابى هريرة فاخطا فيه

وروى عبد العزيز بن المختار عن عاصم الاحول عن عبد الله بن سرجس ان النبى -عليه السلام- نهى ان يتوضا الرجل بفضل المراة والمراة بفضل الرجل ولكن ليشرعا جميعا

وقد روى سليمان التيمى عن الاعرج عن ابى هريرة ان النبى -عليه السلام- نهى ان يغتسل الرجل

والمراة من اناء واحد

والوجه الثالث الكراهية ان يتوضا الرجل بفاضل طهور المراة والترخيص فى ان تتطهر المراة بفضل طهور الرجل

ورواه شعبة عن عاصم الاحول عن عبد الله بن سرجس عن النبى عليه السلام

ورواه سليمان التيمى عن ابى حاجب عن رجل من اصحاب النبى عن النبى عليه السلام ورواه شعبة عن عاصم الاحول وهو عاصم بن سليمان عن ابى حاجب عن الحكم الغفارى عن النبى عليه السلام

واسم ابى حاجب سوادة بن عاصم

وهو قول الحسن وسعيد بن المسيب رواه قتادة عنهما

وروى الوليد بن مسلم قال اخبرنى سالم انه سمع الحسن يقول اكره الوضوء بفضل المراة حائضا كانت او غير حائض

والقول الرابع انهما اذا شرعا جميعا فى التطهر فلا باس به واذا خلت المراة بالطهور فلا خير فى ان يتوضا بفضل طهورها

روى ذلك عن جويرية زوج النبى عليه السلام

ورواه الشيبانى عن عكرمة

ورواه الاوزاعى عن عطاء

وهو قول احمد بن حنبل

قال الاثرم قلت لابى عبد الله -يعنى احمد بن حنبل -فضل وضوء المراة فقال اذا خلت به تتوضا منه انما الذى رخص فيه ان يتوضا معا جميعا

وذكر حديث الحكم بن عمرو الغفارى فقال هو يرجع الى ان الكراهة اذا خلت به المراة قيل له فالمراة تتوضا بفضل الرجل قال اما الرجل فلا باس به انما كرهت المراة

وجاء عن عطاء انه قال لا يصلح للرجل ان يغتسل بماء اغتسلت به المراة الا ان يشرعا فيه جميعا

ذكره دحيم عن محمد بن شعيب عن الاوزاعى ومعاوية بن سلام عن عطاء

وذكره عبيد الله بن موسى عن زكريا عن الشعبى قال لا يغتسل الرجلان جميعا اذا اجنبا والرجل والمراة يغتسلان جميعا

وهذا غريب عجيب

والقول الخامس انه لا باس ان يتطهر كل واحد منهما بفضل طهور صاحبه شرعا جميعا او خلا كل واحد منهما به

وعلى هذا القول فقهاء الامصار وجمهور العلماء والآثار في معناه متواترة

فمنها حديث بن عباس ان امراة من نساء النبي -عليه السلام- اغتسلت من الجنابة راى رسول الله ان يغتسل من فضلها فاخبرته انها اغتسلت منه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ﴿الماء لا ينجسه شيء﴾

وروى عكرمة عن بن عباس من طرق كثيرة ومنهم من يجعله عن بن عباس عن ميمونة ومنهم من قال فيه بعض ازواج النبي عليه السلام

وروى بن عيينة عن عمرو بن دينار عن ابى الشعثاء جابر بن زيد عن بن عباس ان ميمونة اخبرته انها كانت تغتسل هي والنبي -عليه السلام- من اناء واحد -هو الفرق- من الجنابة

ولحديث عائشة طرق متواترة منهم من يقول فيه يشرعان فيه جميعا

ومنهم من يقول فيه وهما جنبان

وروى ايضا حديث عائشة من طرق سعيد بن المسيب وعكرمة ومعاذة العدوية كلهم عن عائشة بمعنى واحد

وروى ابوسلمة بن عبد الرحمن عن ام سلمة مثله قالت كنت اغتسل انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد من الجنابة

وروى من حديث علي بن ابى طالب وجابر بن عبد الله وانس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل هو وبعض نسائه من اناء واحد

وروى عن ام صبية الجهنية -وهي خولة بنت قيس- انها قالت اختلفت يدى ويد رسول الله صلى الله عليه وسلم في اناء واحد

ومن حديث ام هانىء قالت اغتسل رسول الله صلى الله عليه وسلم وميمونة من اناء واحد

وقال بن عمر كان الرجال والنساء يتوضؤون من اناء واحد في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم

وقال بن عباس لا باس ان تتوضا بفضلها وتتوضا بفضلك وكان يقول هن الطف بنانا واطيب ريحا

وقال الزهرى تتوضا بفضلها كما تتوضا بفضلك

وقال مالك لا باس بذلك حائضا كانت او جنبا

وقال الشافعي لا باس ان يتوضا بفضل الحائض والجنب لان النبي -عليه السلام- اغتسل هو وعائشة من اناء واحد فكل واحد منهما مغتسل بفضل وضوء صاحبه وليست الحيضة في اليد وليس المؤمن بنجس وانما هو متعبد بان يمس الماء في بعض حالاته دون بعض.

الاستذکار فی معرفۃ مذاہب علماء الامصار، باب جامع غسل الجنابۃ 297/1

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں:
''اس میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی عورت کے (وضو یا غسل) کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرلے بشرطیکہ وہ عورت حائضہ نہ ہو یا جنابت کی حالت میں نہ ہو''۔

علامہ ابن عبدالبر اندلسی بیان کرتے ہیں: اس بارے میں آثار مختلف ہیں اور اس بارے میں فقہاء نے اختلاف بھی کیا ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ وہ عورت حیض یا جنابت کی حالت میں نہ ہو۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام لیث بن سعد یہ بیان فرماتے ہیں: اگر آدمی کو عورت کے بچے ہوئے پانی کے علاوہ اور کوئی پانی نہیں ملتا تو وہ اسی پانی کے ذریعے وضو کرلے گا اور وہ تیمم نہیں کرے گا۔

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: حائضہ عورت یا جنبی شخص کے بچے ہوئے پانی سے وضو نہیں کیا جائے گا۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے مرد کا عورت کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنا اور عورت کا مرد کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے۔

بعض محدثین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کوئی مرد کسی عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے یا کوئی عورت مرد کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: مرد کا عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے البتہ عورت مرد کے وضو کے پانی سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرسکتی ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے اگر مرد اور عورت ایک ساتھ وضو کرنا شروع کرتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر عورت پہلے وضو کرلیتی ہے تو اب مرد اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو نہیں کرے گا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے اگر عورت پہلے کسی پانی سے وضو کرلیتی ہے تو اب مرد اس کے ذریعے وضو نہیں کرے گا کیونکہ اس بارے میں جو اجازت دی گئی ہے وہ یہ ہے: وہ دونوں ایک ساتھ وضو کرلیں۔

پانچواں قول یہ ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے مرد یا عورت میں سے کوئی ایک دوسرے کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے ذریعے وضو (یا غسل) کرسکتا ہے خواہ وہ دونوں ایک ساتھ (وضو یا غسل کرنا) شروع کریں یا ان دونوں میں سے کوئی ایک پہلے کرلے اور دوسرا بعد میں کرے۔

اکثر فقہاء اور اہلِ علم نے اسی بات کو اختیار کیا ہے۔

اور اس بات کی تائید اُس حدیث سے بھی ہو جاتی ہے جسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نقل کیا ہے:
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ نے غسل جنابت کیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے غسل

کرنے لگے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں اطلاع دی (کہ وہ اس پانی سے پہلے ہی غسل کر چکی ہیں) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی''۔

یہی روایت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اور اسی نوعیت کی روایت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مختلف حوالوں سے منقول ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں مرد اور خواتین (یعنی میاں، بیوی) ایک ہی برتن کے ذریعے وضو کر لیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی یہ بات بیان کی ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، تم عورت کے (وضو سے) بچے ہوئے پانی کے ذریعے وضو کر لو یا وہ تمہارے وضو سے بچے ہوئے پانی کے ذریعے وضو کر لے۔

زہری نے بھی یہ بات بیان کی ہے، تم اس (عورت) کے بچے ہوئے پانی کے ذریعے وضو کر سکتے ہو اور وہ تمہارے وضو کے بچے ہوئے پانی کے ذریعے وضو کر سکتی ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، خواہ وہ عورت حیض کی حالت میں ہو یا جنابت کی حالت میں ہو۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں کوئی حرج نہیں ہے، کوئی شخص حیض والی عورت یا جنابت کی حالت والی عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی کے ذریعے وضو کر لے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے یہ بات ثابت ہے، آپ ﷺ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک ہی برتن میں وضو کر لیتے تھے، تو گویا ان میں سے ہر ایک دوسرے کے وضو کے بچے ہوئے پانی کے ذریعے غسل کرتا تھا، ویسے بھی حیض ہاتھ میں نہیں ہوتا اور مومن ناپاک نہیں ہوتا۔ یہ امر تعبدی ہے کہ بعض صورتوں میں پانی استعمال کرنا پڑتا ہے اور بعض میں نہیں کرنا پڑتا ہے۔

•••———•••———•••

132- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ

لَقَدْ رَاَيْتُنِى اَتَوَضَّاُ مَعَ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِى الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اپنے بارے میں اچھی طرح یاد ہے، میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک ہی برتن سے وضو کر لیا کرتی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن فضل سدوسی، ابونعمان بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 224ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۸۸۹) (۶۲۶۶)۔

○ عبید بن عمیر بن قتادۃ اللیثی، ابوعاصم مکی۔ امام مسلم نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ہی پیدا ہوئے تھے۔

•••———•••———•••

133- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَبِىْ حَرْبٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ اَجْنَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ مِنْ جَفْنَةٍ فَفَضَلَتْ فِيْهَا فَضْلَةٌ فَجَآءَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَغْتَسِلُ مِنْهُ فَقُلْتُ اِنِّىْ قَدِ اغْتَسَلْتُ مِنْهُ فَقَالَ الْمَاءُ لَيْسَ عَلَيْهِ جَنَابَةٌ . فَاغْتَسَلَ مِنْهُ .اخْتُلِفَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى سِمَاكٍ وَّلَمْ يَقُلْ فِيْهِ عَنْ مَيْمُوْنَةَ غَيْرُ شَرِيْكٍ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ فرماتی ہیں: مجھے جنابت لاحق ہوگئی' میں نے ایک برتن سے غسل کرلیا اور اس میں کچھ پانی بچ گیا' پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے' آپ اس سے غسل کرنے لگے تو میں نے عرض کی: میں نے اس برتن سے غسل کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس پانی کو جنابت لاحق نہیں ہوئی ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اس برتن سے غسل کرلیا۔

اس روایت میں سماط نامی راوی سے اختلاف کیا گیا ہے اور اس میں صرف شریک نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن احمد بن ہیثم بن خالد، ابوحسن البزار، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 328ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۲۰/۱۱) (۶۱۲۹)۔

۱۳۳- اخرجه احمد (۶/۳۳۰)' وابو داؤد (۱/۵۵-۵۶) کتاب الطهارة' باب الماء يجنب' الحديث (۶۸)' والترمذي (۱/۹۴) کتاب الطهارة' باب الرخصة في فضل طهور المراة' الحديث (۶۵)' والنسائي (۱/۱۷۳) کتاب المياه باب (۱)' وابن ماجه (۱/۱۳۲) کتاب الطهارة' باب الرخصة بفضل وضوء المراة' الحديث (۳۷۰)' عن ابن عباس..... فذكره نحو هذه القصة' قال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح)' وصححه ابن خزيمة برقم (۱۰۹)-

وقال ابن ابي حاتم في العلل (۱/۴۳): سالت ابا زرعة عن حديث رواه سفيان' عن سماك' عن عكرمة' عن ابن عباس' ان بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم اغتسلت من جنابة' فجاء النبي فقالت له' فتوضا بفضلها' وقال: (الماء لا ينجسه شيء)- ورواه شريك' عن سماك' عن عكرمة' عن ابن عباس' عن ميمونة؟ فقال: الصحيح عن ابن عباس' عن النبي صلى الله عليه وسلم بلا ميمونة)- وللحديث شاهد من حديث ابن عباس بنحو حديث ميمونة- وانظر: تخريج الحديث (۱۳۷)-

○ عیسیٰ بن موسیٰ بن ابوحرب، ابویحییٰ صفار بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 267ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۱/۱۶۵)(۵۸۶۳)۔

○ یحییٰ بن ابوبکیر، الکرمانی، کوفی الاصل، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 209ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۰۵۰)(۷۵۶۶)۔

○ سماک ابن حرب بن اوس بن خالد الذھلی البکری کوفی، ابومغیرۃ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 123ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۳۲/۱)(۵۱۹)۔

•••——•••——•••

134- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

كُنَّا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّاُ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ .

تَابَعَهٗ اَيُّوْبُ وَمَالِكٌ وَّابْنُ جُرَيْجٍ وَّغَيْرُهُمْ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں مرد اور خواتین (یعنی میاں بیوی) ایک ہی برتن سے وضو کرلیا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۳۴-اخرجه مالك في (الموطا) (۲٤/۱) كتاب الطهارة' باب الطهور للوضوء' حديث (۱٥) عن نافع' عنه' به نحوه- ومن طريق مالك اخرجه البخاري (۲۹۹/۱) كتاب الوضوء' باب: وضوء الرجل مع امراته وفضل وضوء امراته' وتوضا عمر بالحميم ومن بيت نصرانية' حديث (۱۹۳)' وابو داؤد (۲۰/۱) كتاب الطهارة' باب: الوضوء بفضل وضوء المراة' حديث (۷۹)- والنسائي (٥۷/۱) كتاب الطهارة وسننها' باب: الرجل والمراة يتوضآن من اناء واحد' حديث (۳۸۱)- والشافعي (۲۳/۱) كتاب الطهارة' باب: في المياه' حديث (٤۱)- وابن حبان (۷٦/٤) كتاب الطهارة' باب: الوضوء بفضل وضوء المراة' حديث (۱۲٦٥)- والبيهقي (۱۹۰/۱) كتاب الطهارة' باب: فضل المحدث-

واخرجه احمد (۱۰۳/۲)' وابو داؤد (۲۰/۱) كتاب الطهارة' باب الوضوء بفضل وضوء المراة' حديث (۸۰)' وابن خزيمة (٦۳/۱) برقم (۱۲۱)' وابن حبان (۷٥/٤) كتاب الطهارة' باب الوضوء بفضل وضوء المراة' حديث (۱۲٦٤) وابن الجارود (٦۱/۱) برقم (٥۸)' والبيهقي (۱۹۰/۱) كتاب الطهارة' باب فضل المحدث- كلهم من طريق عبيد الله باسناد الدارقطني' واخرجه ابو داؤد (۷۹)' وابن خزيمة (۱۰۲/۱-۱۰۳) (۲۰٥)' والبيهقي (۱۹۰/۱) كلهم من طرق' عن نافع' به-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یزید بن محمد بن کثیر عجلی، ابوہشام الرفاعی، کوفی، قاضی المدائن: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۹۰۹) (۶۴۴۲)۔

○ سلیمان بن حیان ازدی، ابوخالد الاحمر کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 190ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۴۰۶) (۲۵۶۲)۔

•••——•••——•••

135- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ عِلْمِىْ وَالَّذِىْ يَسْكُنُ عَلٰى بَالِىْ اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ حَدَّثَنَا اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ

اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُوْنَةَ ۔

اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے (غسل یا وضو کے) بچے ہوئے پانی سے غسل کرلیا کرتے تھے۔

اس کی سند ''صحیح'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن یحییٰ بن سعید قطان، ابوسعید بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۹۹) (۱۰۷)۔

○ روح بن عبادۃ بن العلاء بن حسان القیسی، ابومحمد بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 207ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۳۲۹) (۱۹۷۳)۔

۱۳۵- اخرجه احمد (۱/۳۶۶)، ومسلم (۱/۲۵۷) كتاب الحيض' باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة' الحديث (۴۸/۳۲۳)، والبيهقي (۱/۱۸۸)؛ كتاب الطهارة' باب في فضل الجنب' من حديث ابن جريج' عن عمرو بن دينار' قال: اكبر علمي' والذي يخطر على بالي ان ابا الشعثاء اخبرني' ان ابن عباس اخبره: (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل بفضل ميمونة)- والحديث اخرجه ابن خزيمة (۱/۵۷) رقم (۱۰۸)، وانظر: تخريج الحديث (۱۳۲)-

○ جابر بن زید ازدی، الیحمدی، ابوالشعثاء، الجوفی، بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴/۲۳۴)(۸۶۶)

•••———•••———•••

136- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ عِلْمِي وَالَّذِي يَخْطُرُ عَلَى بَالِي أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ أَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ

أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُونَةَ .

إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے (غسل یا وضو کے) بچے ہوئے پانی سے غسل کرلیا کرتے تھے۔

اس کی سند ''صحیح'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حمید بن مخلد بن قتیبہ بن عبداللہ ازدی، ابواحمد بن زنجویہ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 248ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۲۷۶) (۱۵۶۷)۔

•••———•••———•••

137- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّأَ بِفَضْلِ غُسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ .

وَقَالَ الرَّمَادِيُّ تَوَضَّأَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غسل جنابت سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرلیا تھا۔

رمادی نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے جنابت کی حالت میں پانی سے وضو کیا تھا' اس کے بچے ہوئے پانی سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تھا۔

۱۳۶- اخرجه احمد (۱/۳۶۶)؛ والبیہقی (۱/۱۸۸)؛ وابن خزیمۃ (۱/۵۷) رقم (۱۰۸) من طریق عبد الرزاق' بہ' وانظر: الحدیث السابق-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زید بن اخزم طائی نبہانی ابوطالب بصری، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 257ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۰)(۲۱۲۶)۔

•••——•••——•••

138- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو

اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى اَنْ يُتَوَضَّاَ بِفَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْاَةِ اَوْ قَالَ شَرَابِهَا.

قَالَ شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى اَنْ يُتَوَضَّاَ بِفَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْاَةِ .

اَبُوْ حَاجِبٍ اسْمُهُ سَوَادَةُ بْنُ عَاصِمٍ وَّاخْتُلِفَ عَنْهُ فَرَوَاهُ عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ وَّغَزْوَانُ بْنُ حُجَيْرٍ السَّدُوسِيُّ عَنْهُ مَوْقُوْفًا مِّنْ قَوْلِ الْحَكَمِ غَيْرَ مَرْفُوْعٍ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

☆☆ حضرت حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' مرد عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) عورت کے پینے کے بعد بچے ہوئے پانی سے (وضو کرے)۔

شعبہ نامی راوی یہ بات بیان کرتے ہیں: سلیمان تیمی نے یہ بات بیان کی ہے: ابوحاجب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کیا جائے۔

۱۳۸-اخرجه ابو داؤد (۱/ ۶۳) كتاب الطهارة' باب: النهي عن الوضوء بفضل المراة' الحديث (۸۲)' والترمذي (۱/ ۹۳) كتاب الطهارة' باب: في كراهية فضل طهور المراة' الحديث (٦٤)' والطيالسي ص (۱۷٦)' والحديث (۱۲۵۲)' واحمد (٦٦/٥)' والبخاري في التاريخ الكبير (۱۸٥/٤)' والنسائي (۱/ ۱۷۹): كتاب المياه' باب النهي عن فضل وضوء المراة' وابن ماجه (۱/ ۱۳۲) كتاب الطهارة' باب النهي عن فضل وضوء المراة' الحديث (۳۷۳)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۲٤) كتاب الطهارة' باب سور بني آدم' والبيهقي (۱/ ۱۹۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في النهي عن فضل المحدث' وابن حبان (۲۲٤-موارد الظمآن) كتاب الطهارة' باب فضل طهور المراة' كلهم من رواية شعبة' عن عاصم الاحول قال: سمعت ابا حاجب يحدث عن الحكم بن عمرو الغفاري به' وقال الترمذي: هذا حديث حسن' وصححه ابن حبان-

وقال البيهقي في السنن (۱/ ۱۹۳): (وبلغني عن الترمذي انه قال: سالت محمدا - يعني: البخاري - عن هذا الحديث! فقال: ليس بصحيح)' ثم اسند عن الدارقطني انه قال: (اختلف فيه' فرواه عمران بن حدير' وغزوان بن جرير السدوسي عنه موقوفاً من قول الحكم غير مرفوع الى النبي صلى الله عليه وسلم ' ما ما ذكره البيهقي عن الترمذي فهو في (علله الكبير) (ص۴۰)-

ابوحاجب نامی راوی کا نام سوادہ بن عاصم ہے' ان کے حوالے سے اس روایت میں اختلاف کیا گیا ہے' بعض راویوں نے اسے حکم کے قول کے طور پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اسے نبی اکرم ﷺ تک ''مرفوع'' روایت کے طور نقل نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عاصم بن سلیمان الاحول، ابوعبدالرحمٰن بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 140ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۴۷۱) (۳۰۷۷)۔

○ سوادۃ بن عاصم عنزی ابوحاجب بصری :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۴۲۲) (۲۶۹۶)۔

139- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ اَنْبَاَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَالِمٌ اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَتْنِيْ مَوْلَاتِيْ خَوْلَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اَنَّهَا كَانَتْ تَخْتَلِفُ يَدُهَا وَيَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ تَتَوَضَّاُ هِيَ وَالنَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) .

☆☆ سیّدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ فرماتی ہیں:) ان کا ہاتھ اور نبی اکرم ﷺ کا دستِ مبارک ایک ہی برتن میں آگے پیچھے داخل ہوتے تھے' وہ اور نبی اکرم ﷺ (ایک ساتھ) وضو کیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زید بن حباب ابوحسین عکلی :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 203ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۱) (۲۱۳۶)۔

○ خارجۃ بن عبداللہ بن سلیمان بن زید بن ثابت انصاری، ابوزید مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں

۱۳۹- اخرجه احمد (٦/٣٦٦، ٣٦٧)، وابو داؤد (١/٢٠) كتاب الطهارة، باب الوضوء بفضل وضوء المراة، حديث (٧٨)، وابن ماجه (١/١٣٥) كتاب الطهارة، باب الرجل والمراة يتوضآن من اناء واحد، حديث (٣٨٢)- والبخاري في (الأدب المفرد) (١٠٦٢)، والبيهقي في (السنن) (١/١٩٠) كتاب الطهارة، باب: فضل المحدث كلهم عنها، به- وخولة بنت قيس هي: ام حبيبة-

''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 165ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۲۸۳) (۱۶۲۱)۔

○ سالم بن سرج ابونعمان مدنی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۶۰،۳۵۹) (۲۱۸۷)۔

•••——•••——•••

17- بَابُ الْإِسْتِنْجَاءِ

باب: استنجاء کا بیان

140- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لَهُ بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ يَسْتَهْزِءُ بِهِ إِنِّي لَأَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ أَجَلْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَدْبِرَهَا وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا وَلَا نَكْتَفِيَ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا عَظْمٌ وَلَا رَجِيعٌ۔

☆☆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: کسی مشرک نے ان کا مذاق اُڑاتے ہوئے ان سے یہ کہا: میں نے یہ بات نوٹ کی ہے' آپ کے آقا نے آپ کو ہر چیز کی تعلیم دی ہے یہاں تک کہ رفع حاجت کے طریقے کی بھی تعلیم دی ہے' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کے رسول نے ہمیں یہ ہدایت کی ہے' ہم استنجاء کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رُخ یا پیٹھ نہ کریں اور دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء نہ کریں اور تین پتھروں سے کم کے ذریعہ استنجاء نہ کریں' ان پتھروں میں کوئی ہڈی یا مینگنی نہیں ہونی چاہیے۔

<u>راویانِ حدیث کا تعارف:</u>

○ عبدالرحمٰن بن یزید بن قیس نخعی، ابوبکر کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 83ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب

۱۴۰- اخرجه الطيالسي ص (۹۱)' الحديث (۶۵۴)' واحمد (۵/۴۳۷' ۴۳۹)' ومسلم (۱/۲۲۳): كتاب الطهارة' باب الاستطابة' الحديث (۵۷/۲۶۲)' وابو داؤد (۱/۱۷) كتاب الطهارة' باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة' الحديث (۷)' والترمذي (۱/۲۴) كتاب الطهارة' باب الاستنجاء بالحجارة' الحديث (۱۶) وابن ماجه (۱/۱۱۵) كتاب الطهارة' باب الاستنجاء بالحجارة والنهي عن الروث والرمة' الحديث (۳۱۶)' وابن الجارود (ص: ۲۰) كتاب الطهارة' باب كراهية استقبال القبلة للغائط والبول والاستنجاء' الحديث (۲۹)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۲۲) كتاب الطهارة' باب الاستجمار بالعظام' والبيهقي (۱/۱۰۲)' كتاب الطهارة' باب وجوب الاستنجاء بثلاثة احجار-

التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۰۴)(۴۷۰)۔

توضیح مسئلہ:

لفظ''استنجاء'' کا مطلب اگلی یا پچھلی شرمگاہ میں سے نکلنے والی چیز کو زائل (صاف) کرنا ہے' اس مقام سے جہاں سے وہ نکلی ہے' خواہ یہ عمل پانی کے ذریعے کیا جائے یا پتھر کے ذریعے یا ان کی مانند کسی بھی اور چیز کے ذریعے کیا جائے۔

استنجاء کو''استطابہ''(پاکیزگی حاصل کرنا) بھی کہا جاتا ہے' بالکل اسی طرح جیسے اسے''استجمار'' بھی کہا جاتا ہے' البتہ لفظ استجمار پتھروں کے ذریعے استنجاء کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے' جن کے ذریعے انسان مخرج سے نجاست کو صاف کر دیتا ہے (یہ لفظ''استجمار' لفظ''جمار'' سے ماخوذ ہے' جو چھوٹی کنکریوں کو کہتے ہیں)۔

استنجاء کو''استطابہ''اس لیے کہتے ہیں' کیونکہ اس عمل کے نتیجے میں انسان کی طبیعت پاک صاف اور ہلکی پھلکی ہو جاتی ہے۔

اس عمل کو''استنجاء'' اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ لفظ''نجوت الشجرۃ'' سے ماخوذ ہے' جس کا مطلب درخت کو کاٹنا ہے' کیونکہ اس عمل کے ذریعے نجاست کو اس کے مقام سے الگ کر دیا جاتا ہے (اس لیے اسے استنجاء کا نام دیا گیا ہے)۔

استنجاء کرنے میں اصلی طریقہ یہ ہے: وہ پانی کے ذریعے کیا جائے' جہاں تک پانی کے ذریعے استنجاء کرنے کا تعلق ہے' تو یہ ہم سے پہلے کی اُمتوں میں بھی مشروع تھا۔

یہ بات روایت کی گئی ہے' سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پانی کے ذریعے استنجاء کیا تھا۔

لیکن اسلامی شریعت میں چونکہ آسانی اور نرمی کا پہلو پایا جاتا ہے' اس لیے شریعت نے یہ حکم دیا ہے' پتھر وغیرہ کے ذریعہ بھی استنجاء کیا جا سکتا ہے۔

استنجاء کے حکم کے حوالے سے احناف کی یہ رائے ہے: عام عادت کے اعتبار سے جب تک نجاست اپنے مخرج سے تجاوز نہ کرے' اس وقت تک استنجاء کرنا سنت مؤکدہ ہے' یہ حکم مردوں اور خواتین دونوں کے لیے ہے۔

اس کی دلیل احناف نے یہ پیش کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''(استنجاء کرنے کے لیے) جو شخص پتھر استعمال کرے وہ طاق تعداد میں انہیں استعمال کرے' جو ایسا کرے گا تو اس نے اچھا کیا اور جو نہیں کرتا تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ' مسند احمد' سنن بیہقی' ابن حبان)

لیکن اگر نجاست اپنے مخرج سے تجاوز کر جاتی ہے تو اگر تجاوز کرنے والی نجاست کی مقدار ایک درہم جتنی ہو' تو اسے پانی کے ذریعے صاف کرنا واجب ہو جائے گا۔

دیگر فقہاء اس بات کے قائل ہیں: ''سبیلین'' سے عام عادت کے مطابق خارج ہونے والی ہر چیز کے لیے استنجاء کرنا یا پتھر کے ذریعے انہیں صاف کرنا واجب ہے۔ عام عادت کے مطابق خارج ہونے والی چیزوں میں پیشاب' پاخانہ' مذی وغیرہ شامل ہیں۔

ان حضرات نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے' ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
''اور ناپاکی سے لاتعلق رہو''۔
یہاں ''امر'' کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔
اس حکم میں عمومی مفہوم پایا جاتا ہے' اور یہ ہر جگہ اور محل کو عام ہوگا' خواہ اس کا تعلق لباس کے ساتھ ہو یا جسم کے ساتھ ہو۔

ان حضرات نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل بھی پیش کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''کوئی بھی شخص تین پتھروں سے کم کے ذریعے استنجاء نہ کرے''۔
حدیث کے یہ الفاظ امام مسلم نے نقل کیے ہیں۔

امام ابوجعفر طحاوی کی تحقیق:

اس موضوع سے متعلق امام ابوجعفر طحاوی نے بعض روایات نقل کی ہیں' انہیں نقل کرنے کے بعد امام طحاوی یہ تحریر فرماتے ہیں:

''کچھ حضرات نے اس رائے کو اختیار کیا ہے: استنجاء کرتے وقت تین سے کم پتھر استعمال کرنا جائز نہیں ہیں اور انہوں نے دلیل کے طور پر وہ روایات نقل کی ہیں' جنہیں ابھی ہم ذکر کر چکے ہیں۔

بعض دیگر حضرات نے اس کے برعکس رائے پیش کی ہیں' وہ یہ کہتے ہیں: جب انسان (استنجاء کرتے ہوئے) پتھر استعمال کرے تو اتنے استعمال کرنے چاہئیں جس کے ذریعے گندگی صاف ہو جائے' خواہ وہ تین ہوں' یا اس سے زیادہ ہوں یا اس سے کم ہوں' طاق تعداد میں ہو یا طاق تعداد میں نہ ہو' تو وہ شخص پاک ہو جاتا ہے۔

ان حضرات نے اس بارے میں یہ دلیل پیش کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہاں طاقت تعداد میں (پتھر لانے کا) جو حکم دیا ہے' اُس میں اِس بات کا احتمال پایا جاتا ہے' طاق تعداد استعمال کرنا استحباب کے طور پر ہو' ایسا نہ ہو کہ جو شخص طاق تعداد میں انہیں استعمال نہ کرے' وہ پاک ہی نہ ہو' اور اس میں اس بات کا بھی احتمال پایا جاتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ تعداد اس حوالے سے متعین کی ہو' جو شخص طاق تعداد میں انہیں استعمال نہ کرے' وہ (شرعی طور پر) پاک شمار نہ ہو۔

تو اب ہم اس بات کا جائزہ لیں گے: کیا ہمیں اس حوالے سے کوئی ایسی روایت ملتی ہے؟ جو اس بارے میں ہماری رہنمائی کر سکے!

اس حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جو شخص سرمہ لگائے وہ طاق تعداد میں لگائے' جو ایسا کرے گا تو اس نے اچھا کیا اور جو ایسا نہیں کرتا تو اس میں (شرعی اعتبار سے) کوئی حرج نہیں ہے' اور جو شخص (استنجاء کرتے ہوئے) پتھر استعمال کرے' وہ طاق تعداد میں کرے' جو ایسا کرے گا اس نے اچھا کیا (اور جس نے ایسا نہ کیا تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں) اور جو شخص کسی

(تیلی) وغیرہ کے ذریعے دانتوں کا خلال کرے اسے (خلال کے نتیجے میں نکلنے والی چیز کو پھینک دینا چاہیے) اور جو شخص زبان کے ذریعے مَل کر (دانتوں میں سے کوئی چیز نکال دے) اُسے وہ نگل لینی چاہیے' جو شخص ایسا کرے گا تو اس نے اچھا کیا اور جو نہیں کرے گا تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے' جو شخص قضائے حاجت کرنے کے لیے آئے' اُسے پردہ کر لینا چاہیے' یہاں تک کہ پردہ کرنے کے لیے اُسے ٹیلہ ملے تو اسے ہی اکٹھا کر کے اس کے ذریعے پردہ کرے' کیونکہ شیطان آدم کی شرمگاہوں کی کھیلتا ہے''۔

اس کے بعد امام ابوجعفر طحاوی نے یہ بات بیان کی ہے' یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''جو شخص (استنجاء کرتے ہوئے) پتھر استعمال کرے تو وہ طاق تعداد میں استعمال کرے' اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اچھا کرتا ہے' اگر وہ ایسا نہیں بھی کرتا تو کوئی حرج بھی نہیں ہے''۔

(امام ابوجعفر طحاوی نے یہ بات بیان کی ہے) اس سے یہ ثابت ہوتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے سابقہ ذکر شدہ آثار میں طاق تعداد میں پتھر استعمال کرنے کا جو حکم دیا ہے' وہ طاق تعداد کے استحباب کے طور پر ہے' یہ لازم نہیں ہے' اس کے بغیر استنجاء کرنا جائز ہی نہیں ہے۔

اس کے بعد امام ابوجعفر طحاوی نے یہ بات بیان کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت نقل کی گئی ہے' جو اس مفہوم کی وضاحت کرتی ہے۔

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا' آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تین پتھر لا دو۔ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے انہیں تلاش کیا تو مجھے دو پتھر اور ایک مینگنی ملی' تو نبی اکرم ﷺ نے مینگنی کو پھینک دیا اور پتھر لے لیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (مینگنی) ناپاک ہوتی ہیں''۔

اس کے بعد ابوجعفر طحاوی نے اسی روایت کی ایک اور سند نقل کی ہے' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے' اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے' نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لیے ایک ایسے مقام پر موجود تھے جہاں پتھر نہیں تھے' کیونکہ آپ ﷺ کا حضرت عبداللہ کو یہ کہنا: مجھے تین پتھر لا دو' یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے' وہاں ایسی صورتِ حال تھی' کیونکہ اگر نبی اکرم ﷺ کے آس پاس پتھر موجود ہوتے تو آپ ﷺ کو دوسرے کو کہنے کی ضرورت نہیں تھی' وہ آپ ﷺ کو پتھر لا کر دے۔

پھر جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' آپ ﷺ کی خدمت میں دو پتھر اور ایک مینگنی لے کر حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے مینگنی کو ایک طرف کر دیا اور دو پتھر لے لیے۔

یہ بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس وقت دو پتھر استعمال کیے ہوں گے۔

اور یہ اس بات پر بھی دلالت کرتا ہے' نبی اکرم ﷺ کے نزدیک ان دونوں پتھروں کے ذریعے طہارت حاصل کرنا اسی طرح جائز ہے' جس طرح تین پتھروں کے ذریعے طہارت حاصل کرنا جائز ہے۔

کیونکہ اگر تین سے کم پتھروں کے ذریعے طہارت حاصل کرنا جائز نہ ہوتا تو نبی اکرم ﷺ دو پتھروں پر اکتفاء نہ کرتے۔

اور آپ ﷺ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیتے' وہ آپ ﷺ کے لیے تیسرا پتھر تلاش کر کے لائیں' تو آپ ﷺ کا اس عمل کو ترک کرنا اس بات کی دلیل ہے: آپ ﷺ نے صرف دو پتھروں پر اکتفاء کیا۔

روایات کے مفہوم کی تصحیح کے حوالے سے اس بارے میں یہ بحث تھی۔

(امام جعفر طحاوی فرماتے ہیں:) اب ہم قیاس کے اعتبار سے اس مسئلے کا جائزہ لیتے ہیں' ہم نے یہ بات دیکھی: پاخانہ یا پیشاب جب ان دونوں کو پانی کے ذریعے ایک مرتبہ دھولیا جائے اور اس ایک مرتبہ دھونے کے نتیجے میں ان دونوں کا اثر یا ان کی بو ختم ہو جائے اور اس کا کوئی بھی اثر باقی نہ رہے تو وہ جگہ پاک شمار ہوتی ہے' لیکن اگر ان کا اثر زائل نہ ہو' تو اس مقام کو دوسری مرتبہ دھونے کی ضرورت پیش آتی ہے' اگر دوسری مرتبہ دھونے کے ساتھ نجاست صاف ہو جاتی ہے تو اس کے ذریعے انسان پاک ہو جائے گا' بالکل اسی طرح جس طرح ایک مرتبہ دھونے سے بھی پاک ہو سکتا ہے' لیکن اگر دو مرتبہ دھونے سے بھی وہ نجاست زائل نہیں ہوتی تو اب اس کے بعد پھر اسے دھونے کی ضرورت پیش آئے گی' جب تک وہ نجاست صاف نہیں ہو جاتی۔ اس لیے پتھروں کے استعمال کے ذریعے بھی وہی مقصد حاصل کیا جاتا ہے جو پانی کے استعمال کے ذریعے سے حاصل کیا جاتا ہے' جس طرح دھونے میں کوئی متعین مقدار نہیں ہے' اس طرح پتھروں کے استعمال میں بھی کوئی متعین مقدار نہیں ہونی چاہیے۔

اس کے بعد امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہڈی یا مینگنی کے ذریعے سے پاکیزگی حاصل کرنے سے منع کیا ہے۔

اس کے بعد امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے حوالے سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں:

''ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے' ہڈی یا مینگنی کے ذریعے استنجاء کریں''۔

اس کے بعد ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور صحابی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' مینگنی یا ہڈی کے ذریعے استنجاء کیا جائے۔

اس کے بعد امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں بعض دیگر روایات نقل کی ہیں' ان تمام روایات کو نقل کرنے کے بعد امام ابوجعفر طحاوی نے یہ بات بیان کی ہے' ان احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ہڈی کے ذریعے استنجاء کرنے سے اس لیے منع فرمایا ہے' کیونکہ یہ جنات کی خوراک ہے' آپ ﷺ نے اس حوالے سے منع نہیں کیا' ہڈی کے

ذریعے استنجاء کرنے سے انسان پاک نہیں ہوتا' بالکل اسی طرح جس طرح پتھر کے ذریعے استنجاء کرنے سے انسان پاک ہو جاتا ہے۔

ہڈی کے ذریعے استنجاء کر کے بھی انسان پاک ہو جاتا ہے۔

یہی امام ابوحنیفہ' امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ہے۔

•••———•••———•••

141- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حمید بن ربیع بن حمید بن مالک بن سحیم: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲/۳۸۵) (۲۳۳۰)۔

•••———•••———•••

142- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَا اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ

قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّا نَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتّٰى يُعَلِّمَكُمُ الْخِرَاءَةَ. قَالَ اَجَلْ اِنَّهٗ لَيَنْهَانَا اَنْ يَّسْتَنْجِيَ اَحَدُنَا بِيَمِيْنِهٖ اَوْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَيَنْهَانَا عَنِ الرَّوْثِ وَالْعِظَامِ وَقَالَ لَا يَسْتَنْجِي اَحَدُكُمْ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ .

اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: کچھ مشرکین نے ان سے یہ کہا: ہم نے یہ بات نوٹ کی ہے' آپ کے آقا نے آپ کو ہر طرح کی بات کی تعلیم دی ہے' یہاں تک کہ آپ کو استنجاء کرنے کے طریقے کی بھی تعلیم دی ہے' تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے' ہم میں سے کوئی شخص اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کرے یا قبلہ کی طرف رخ کر کے استنجاء کرے' اور آپ نے ہمیں مینگنی اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے بھی منع کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی شخص تین پتھروں سے کم (پتھروں کے ذریعے) استنجاء نہ کرے۔

اس حدیث کی سند ''صحیح'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سنان بن اسد بن حبان ابوجعفر قطان واسطی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 259ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۹۰) (۴۴)۔

○ منصور بن المعتمر بن عبداللہ سلمی، ابوعتاب کوفی، ''ثقہ'' یہ اعمش کے طبقے سے تعلق رکھتی ہیں۔ انتقال 132 ہجری میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۹۷۳) (۶۹۵۶)۔

•••——•••——•••

143- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَّالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ مُسْلِمٍ وَّهُوَ ابْنُ قُرْطٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ لِحَاجَتِهٖ فَلْيَسْتَطِبْ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَاِنَّهَا تُجْزِئُهٗ . اِسْنَادٌ حَسَنٌ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے تو وہ تین پتھروں کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرے' ایسا کرنا اس کے لیے کافی ہوگا''۔

اس روایت کی سند ''حسن'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن ابوحازم سلمۃ بن دینار مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 184ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۱۱) (۵۹۳۷)۔

○ مسلم بن قرط مدنی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی'

۱۴۳- اخرجه احمد (۶/۱۰۸)' وابو داؤد (۱/۳۷)' كتاب الطهارة' الحديث (۴۰)' والنسائي (۱/۴۱-۴۲) كتاب الطهارة' باب الاجتزاء في الاستطابة بالحجارة دون غيرها' والدارمي (۱/۱۷۰)' والبيهقي (۱/۱۰۳) وله شاهد من حديث ابي ايوب مرفوعاً: (اذا توضا احدكم فليمسح بثلاثة احجار' فان ذلك كافية)' اخرجه الطبراني في (الاوسط) كما في مجمع الزوائد (۱/۲۱۴)' والكبير (۴/۱۷۴) الحديث (۴۰۵۵)- وقال الهيثمي: ورجاله موثقون الا ان ابا شعيب صاحب ابي ايوب ولم ارفيه تعديلا ولا جرحا-

(۹۴۰)(۲۶۸۳)۔

•••——•••——•••

144- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِى الرَّبِيعِ الْجُرْجَانِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ زَنْجَوَيْهِ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الصَّنْعَانِيُّ قَالُوْا اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ فَاَمَرَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَنْ يَّاْتِيَهٗ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَجَآءَهٗ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ فَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ اِنَّهَا رِكْسٌ اِئْتِنِىْ بِحَجَرٍ . تَابَعَهٗ اَبُوْ شَيْبَةَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُوْلٍ حَدَّثَنَا جَدِّىْ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ اَبِىْ شَيْبَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فَاَمَرَنِىْ اَنْ اٰتِيَهٗ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ قَالَ فَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ اِنَّهَا رِكْسٌ فَاْتِنِىْ بِغَيْرِهَا . اخْتُلِفَ عَلٰى اَبِىْ اِسْحَاقَ فِىْ اِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ بَيَّنْتُ الْاِخْتِلَافَ فِىْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی: وہ آپ کے لیے تین پتھر لے کر آئیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دو پتھر اور ایک مینگنی لے آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مینگنی کو پھینک دیا اور فرمایا: یہ گندگی ہے' تم پتھر لے کر آؤ۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' جس کے مطابق حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کہیں جا رہا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی: میں آپ کے لیے تین پتھر لے کر آؤں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں آپ کے پاس دو پتھر اور ایک مینگنی لے کر آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مینگنی کو ایک طرف ڈال دیا اور ارشاد فرمایا: یہ گندگی ہے' تم اس کی بجائے دوسری چیز (پتھر) میرے پاس لے کر آؤ۔

اس روایت میں ابواسحاق نامی راوی پر اختلاف کیا گیا ہے' (امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں نے کسی دوسرے مقام پر

۱۴۴- اخرجه احمد في المسند (۴۵۰/۱) حدثنا عبد الرزاق' قال حدثنا معمر فذكره وكذا رواه الطبراني في الكبير (۷۳/۱۰) رقم (۹۹۵۱) من طريق عبد الرزاق' به- ورواه ابن خزيمة (۳۹/۱) رقم (۷۰)' والطحاوي في شرح معاني الآثار (۱۲۲/۱)' والبيهقي (۱۰۸/۱) كتاب الطهارة' باب: الاستنجاء بما يقوم مقام الحجارة في الانقاء دون ما نهي عن الاستنجاء به' والطبراني في (الكبير) (۷۶/۱۰) رقم (۹۹۶۰) كلهم من طريق ابي اسحاق' عن عبد الرحمن بن الاسود' عن علقمة' عن عبد الله' به- واخرجه البخاري (۳۰۸/۱) كتاب الوضوء' باب لا يستنجي بروث' حديث (۱۵۶)' والنسائي (۳۹/۱-۴۰) كتاب الطهارة' باب الرخصة في الاستطابة بحجر' حديث (۴۲)' وابن ماجه (۱۱۴/۱) كتاب الطهارة' باب الاستنجاء بالحجارة والنهي عن الروث والرمة' حديث (۳۱۳)' واحمد (۴۱۸/۱)' وابن المنذر في (الاوسط) رقم (۲۹۶)' وابو يعلى (۶۳/۹) رقم (۵۱۲۷)' والبيهقي (۴۱۳/۲)' والطبراني في (الكبير) (۹۹۵۳) كلهم من طريق زهير بن معاوية' عن ابي اسحاق- واخرجه ابو داؤد الطيالسي (۴۷/۱- منحة) رقم (۱۴۱)' حدثنا زهير' عن ابي اسحاق' عن عبد الرحمن بن الاسود' عن ابن مسعود- فسقط ذكر الاسود بن يزيد- واخرجه الترمذي (۲۵/۱-۲۶) كتاب الطهارة' باب ما جاء في الاستنجاء بالحجرين' حديث (۱۷)' واحمد (۳۸۸/۱' ۴۶۵)' والطبراني في (الكبير) (۷۳/۱۰-۷۴) رقم (۹۹۵۲)

اس اختلاف کی وضاحت کر دی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن محمد بن فضل بن جابر ابوالعباس الزیات، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 322ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۶/۳۹۲) (۳۴۴۳)۔علقمۃ بن قیس بن عبداللہ النخعی ،کوفی ،''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۸۹) (۴۷۱۵)۔

○ بہلول بن حسان بن سنان ابوہیثم تنوخی ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۰۸/۷) (۳۵۴۹)۔

○ ابراہیم بن عثمان عبسی ابوشیبۃ کوفی:علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 169ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۱۲) (۲۱۷)۔

145- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ عَمْرٍو السَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ نَسْتَنْجِىَ بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثٍ اَوْ حُمَمَةٍ .

اِسْنَادٌ شَامِيٌّ لَيْسَ بِثَابِتٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے' ہم ہڈی' مینگنی یا کوئلے کے ذریعے استنجاء کریں۔

اس روایت کی سند شامی ہے اور یہ مستند نہیں ہے۔

---

۱۴۵ - اخرجه ابو داؤد (۱۰/۱) كتاب الطهارة' باب ما ينهى عنه ان يستنجى به' الحديث (۳۹)- ومن طريق ابي داؤد' اخرجه البيهقي في الكبرى (۱۰۹/۱) كتاب الطهارة' باب الاستنجاء بما يقوم مقام الحجارة من طريق اسماعيل بن عياش' به' بهذا الاسناد- وانظر الحديث (۱۴۴)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہشام بن عمار بن نصیر سلمی، دمشقی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 245ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۲۲)(۷۳۵۳)۔

○ یحیٰی بن ابوعمرو السیبانی ابوزرعۃ حمصی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 148ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۰۶۳)(۷۶۶۶)۔

○ عبداللہ بن فیروز الدیلمی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۵۳۵)(۳۵۵۸)۔

•••——•••——•••

146- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِىْ مُوْسَى بْنُ عُلَـىٍّ عَـنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهٰى اَنْ نَسْتَنْجِىَ بِعَظْمٍ حَائِلٍ اَوْ رَوْثَةٍ اَوْ حُمَمَةٍ .

عُلَىُّ بْنُ رَبَاحٍ لَا يَثْبُتُ سَمَاعُهُ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' ہم بوسیدہ ہڈی' مینگنی یا کوئلے کے ذریعہ استنجاء کریں۔

اس روایت کے راوی علی بن رباح کا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بالکل ابتداء میں اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے جب سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور ان کی اہلیہ سیّدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔

۱۴۶- اخرجه احمد في المسند (۱/۴۵۷) والبيهقي (۱/۱۰۹-۱۱۰) كتاب الطهارة: باب الاستنجاء بما يقوم مقام الحجارة- كلاهما رواه من طريق عبد الله بن وهب قال: اخبرنا موسى بن علي بن رباح عن ابيه عن عبد الله بن مسعود- وانظر حديث ابن مسعود المتقدم (۱۴۴) (۱۴۵)-

جب سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ فرمایا تھا: جب تمہیں میری آواز سنائی دے اور پردہ گرا ہوا نہ ہو تو تمہیں اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اجازت لیے بغیر اندر آ سکتے ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تکیہ مبارک اور مسواک مبارک کو اٹھانے کا شرف حاصل ہے (یعنی آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے)۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اور میرے بھائی جب یمن سے آئے تو ہم کافی عرصے تک یہی سمجھتے رہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں شامل ہیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ بکثرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آیا جایا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو حبشہ اور مدینہ منورہ دونوں کی طرف ہجرت کرنے کا شرف حاصل ہے۔

آپ نے دونوں قبلوں کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی ہوئی ہے۔

آپ نے غزوۂ بدر، غزوۂ اُحد، غزوۂ خندق، بیعت الرضوان بلکہ تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی ہے۔

علامہ ابن اثیر نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنت کی بشارت دی تھی اگرچہ روایتی طور پر ان کا شمار عشرۂ مبشرہ میں نہیں ہوتا)

صحابہ کرام میں سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

تابعین میں سے علقمہ، ابووائل، اسود، مسروق، عبیدہ، قیس بن ابوحازم اور دیگر نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل میں احادیث بھی منقول ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ابن اُمّ عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے طریقے پر عمل کرو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر میں نے مشورے کے بغیر کسی کو امیر مقرر کرنا ہوتا تو میں ابن اُمّ عبد کو مقرر کرتا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ بھیجا تھا اور اہل کوفہ کو یہ خط لکھا تھا: میں عمار بن یاسر کو بطور امیر اور عبداللہ بن مسعود کو بطور

طبقات ابن سعد (342/2) طبقات خلیفۃ (ص 128/26/16) التاریخ الکبیر (2/5) الجرح والتعدیل (149/5) معجم الصحابۃ للبغوی (ق 170/ ا) الثقات لابن حبان (208/3) المستدرک للحاکم (312/3) معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم (ج 1 ق 33/ ا) الاستیعاب (987/3) اسد الغابۃ (280/3) سیر اعلام النبلاء (461/1) الکاشف (116/2) تجرید اسماء الصحابۃ (334/1) الاصابۃ (129/4) التہذیب (27/6) التقریب (ص 323) بقی بن مخلد و مقدمۃ مسندہ (ص 80) الریاض المستطابۃ (ص 185)

معلم اور وزیر کے بھیج رہا ہوں۔ یہ دونوں نبی اکرم ﷺ کے منتخب اصحاب میں سے ہیں جنہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔تم لوگ ان کی پیروی کرنا' ان کے احکام کی اطاعت کرنا' ان کی باتیں غور سے سننا۔ میں اپنے اوپر ایثار کر کے عبداللہ کوتمہاری طرف بھیج رہا ہوں۔

ایک روایت کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشادفرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے کسی کام کے لئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو درخت پر چڑھنے کا حکم دیا۔ نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے کمزور پاؤں اور پسلیوں کو دیکھ کرمسکرادیے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: تم کیوں مسکرارہے ہو؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا پاؤں' نامہ اعمال میں قیامت کے دن اُحد پہاڑ سے زیادہ وزنی ہوگا۔

مشہور قول کے مطابق حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتقال ۳۲ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوا اور آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

بعض مؤرخین کے بیان کے مطابق حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی تھی اور بعض کے بیان کے مطابق حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی تھی۔آپ کورات کے وقت دفن کیا گیا۔

وفات کے وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی عمر ۶۰ برس سے کچھ زیادہ تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن علی ابن رباح اللخمی، ابوعبدالرحمٰن بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 163ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۸۳)(۷۰۴۳)۔

○ علی بن رباح بن قصیر اللخمی ابوعبداللہ مصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 110ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۹۵)(۴۷۶۶)۔

•••———•••———•••

147- حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ وَّعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالاَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُّوْسَى بْنِ اَبِىْ اِسْحَاقَ الْاَنْصَارِىِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۱۴۷- رواه البيهقي في الكبرٰى (۱/ ۱۱۰-۱۱۱) كتاب الطهارة' باب الاستنجاء بالجلد المدبوغ' من طريق الدارقطني' به بهذا الاسناد والمتن- ورواه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۱۲۲) قال: حدثنا يونس قال: اخبرنا ابن وهب' فذكره به- قال الزيلعي في نصب الراية (۱/ ۱۲۰): (قال ابن القطان في (كتابه): وعلته الجهل بحال موسى بن ابي اسحاق- قال: وذكره ابن ابي حاتم ولم يعرف من امره شيء' فهو عنده مجهول - قال: وهو ايضا مرسل' لانه عمن لم يسم ممن يذكر عن نفسه انه راى او سمع' وان لم يشهد لاحدهم التابعي الراوي عنه بالصحبة)- اه-

عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنَ الْاَنْصَارِ اَخْبَرَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

اَنَّهُ نَهَى اَنْ يَّسْتَطِيبَ اَحَدٌ بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثٍ اَوْ جِلْدٍ .

هٰذَا اِسْنَادٌ غَيْرُ ثَابِتٍ اَيْضًا .عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَجْهُوْلٌ.

☆☆ عبداللہ بن عبدالرحمان' نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی' جو انصاری تھے' کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: کوئی شخص ہڈی 'مینگنی یا چمڑے کے ذریعے استنجاء کرے۔

اس روایت کی سند ثابت نہیں ہے۔

اس روایت کا راوی عبداللہ بن عبدالرحمان مجہول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن سواد ابن اسود بن عمرو العامری، ابومحمد بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 245ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۷۳۷)(۵۰۸۱)۔

○ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن الحباب۔ :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۲۸)(۴۲۵)۔

148- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَّاَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ كَاسِبٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

اِنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى اَنْ يُّسْتَنْجَى بِرَوْثٍ اَوْ بِعَظْمٍ وَّقَالَ اِنَّهُمَا لَا يُطَهِّرَانِ .

اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' مینگنی یا ہڈی کے ذریعے استنجاء کیا جائے' آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ دونوں چیزیں پاک نہیں کرتی ہیں۔

۱۴۸- اخرجه ابن عدي في الكامل (۳/۱۱۷۹) في ترجمة سلمة بن رجاء الكوفي- واعله به-

اس روایت کی سند ''صحیح'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یعقوب بن حمید کاسب مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 241 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۰۸۸) (۷۸۶۹)۔

○ سلمۃ بن رجاء تیمی، ابوعبدالرحمٰن کوفی: ''صدوق'' علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۰۸۸)۔

○ حسن بن الفرات بن ابوعبدالرحمٰن تیمی القزاز، کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۲۴۲) (۱۲۸۷)۔

○ فرات بن ابوعبدالرحمٰن القزاز کوفی :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۷۷۹) (۵۴۱۵)۔

○ سلمان، ابوحازم اشجعی، کوفی، یہ ثقہ ہیں۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 100 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۳۹۸) (۲۴۹۲)۔

•••——•••——•••

149- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا اُبَيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنْ الْإِسْتِطَابَةِ فَقَالَ اَوَلَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ ثَلَاثَةَ اَحْجَارٍ حَجَرَانِ لِلصَّفْحَتَيْنِ وَحَجَرٌ لِّلْمَسْرُبَةِ .

اِسْنَادٌ حَسَنٌ .

☆☆ اُبی بن عباس اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے استنجاء کرنے کے طریقہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں تین پتھر نہیں ملتے

۱۴۹- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/ ۱۱۴) كتاب الطهارة' باب كيفية الاستنجاء من طريق عتيق بن يعقوب الزبيري عن ابي بن العباس به' مثل حديث المصنف-

ہیں؟ دو پتھر مخرج کے کناروں (کو صاف کرنے کے لیے) اور ایک پتھر مخرج (کو صاف کرنے) کے لیے۔
اس کی سند ''حسن'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن حرب بن محمد بن علی طائی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 265ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۹۱) (۴۷۳۵)۔

○ عتیق بن یعقوب بن صدیق بن موسیٰ بن عبداللہ بن زبیر بن عوام، :مشہور صحابی رسول حضرت زبیر بن عوام کی اولادِ امجاد میں سے ہیں۔ بعض روایات کے مطابق انہوں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں ہی ''المؤطا'' حفظ کر لی تھی۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۴۶/۷) (۲۶۱)۔

○ ابی بن العباس بن سہل بن سعد انصاری، الساعدی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۲۰) (۲۸۳)۔

○ عباس بن سہل بن سعد الساعدی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۴۸۶) (۳۱۸۷)۔

150- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِيْ مُبَشِّرُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

قَالَتْ مَرَّ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلَجِيُّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَاَلَهُ عَنِ التَّغَوُّطِ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّتَنَكَّبَ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَقْبِلَهَا وَلَا يَسْتَدْبِرَهَا وَلَا يَسْتَقْبِلَ الرِّيْحَ وَاَنْ يَّسْتَنْجِيَ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ اَوْ ثَلَاثَةِ اَعْوَادٍ اَوْ ثَلَاثِ حَثَيَاتٍ مِّنْ تُرَابٍ .

لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ مُبَشِّرِ بْنِ عُبَيْدٍ وَّهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

۱۵۰- اخرجہ البیہقی فی الکبریٰ (۱۱۱/۱) کتاب الطہارۃ' باب ما ورد فی الاستنجاء بالتراب- وفی اسنادہ مبشر بن عبید' وھو متروک' کما قال المصنف- قال الذہبی فی المیزان (۱۷/۶): (قال احمد: کان یضع الحدیث' وقال البخاری: روی عن بقیۃ' منکر الحدیث)- اھ- قال الحافظ فی (التقریب) (۲۲۸/۲): (متروک رماہ احمد بالوضع' من السابعۃ' لہ فی ابن ماجہ حدیث واحد فی غسل المیت)- اھ- وفیہ ایضاً- حجاج بن ارطاۃ صدوق' لکنہ کثیر الخطا والتدلیس' کما قال الحافظ فی (التقریب) (۱۵۲/۱)-

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ سراقہ بن مالک مدلجی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور آپ سے قضائے حاجت کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ ہدایت کی: وہ قبلہ کی طرف سے ہٹ کر بیٹھے' اس کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرے اور جس طرف ہوا چل رہی ہو' اس طرح منہ نہ کرے' اور وہ تین پتھروں کے ذریعے استنجاء کرے' جس میں کوئی مینگنی شامل نہ ہو یا تین لکڑیوں کے ذریعے کرے یا مٹی کے تین لپ کے ذریعے کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سلیمان بن محمد بن سلیمان بن عمرو بن الحصین، ابوجعفر باہلی، نعمانی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 322ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۰۲/۵)(۲۸۰۸)۔

○ مبشر بن عبید حمصی، ابوحفص، کوفی الاصل،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۹۱۹)(۶۵۰۹)۔

○ حجاج بن ارطاۃ ابن ثور بن ہبیرۃ النخعی، ابوارطاۃ کوفی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 145ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۲۲۲)(۱۱۲۷)۔

○ سراقۃ بن مالک بن جعشم بن مالک بن عمرو بن تیم بن مدلج بن مرۃ بن عبد مناف بن کنانۃ الکنانی المدلجی، ان کی کنیت ابوسفیان تھی۔ یہ صحابی رسول ہیں۔ ان کا انتقال 24ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: اسد الغابۃ (۴۱۲/۲)(۱۹۵۵)۔

151- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِيْ بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُضَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ حَاجَتَهٗ فَلْيَسْتَنْجِ بِثَلَاثَةِ اَعْوَادٍ اَوْ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ بِثَلَاثِ حَثَيَاتٍ مِّنَ التُّرَابِ.

۱۵۱- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱۱۱/۱) كتاب الطهارة' باب ما ورد في الاستنجاء بالتراب- ومن طريق الدارقطني رواه ابن الجوزي في العلل المتناهية (۳۳۰/۱-۳۳۱)- وقد رواه البيهقي (۱۱۱/۱) من طريق الدارقطني مرسلا بالاسناد الآتي (۱۵۲)- ثم قال البيهقي: (ولا يصح وصله ولا رفعه)- اه- قال الزيلعي في نصب الراية (۱۰۳/۲-۱۰۴): (قال عبد الحق في (احكامه): وقد اسند هذا عن ابن عباس ولا يصح' اسنده احمد بن الحسن المصري وهو متروك' قال ابن القطان في (كتابه): والمرسل ايضا ضعيف فانه دائر على زمعة بن صالح' وقد ضعفه احمد بن حنبل وابن معين وابو حاتم)- اه-

قَالَ زَمْعَةُ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ طَاوُسٍ فَقَالَ اَخْبَرَنِى اَبِى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِهٰذَا سَوَاءً لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ الْمُضَرِىِّ وَهُوَ كَذَّابٌ مَتْرُوكٌ وَّغَيْرُهُ يَرْوِيهِ عَنْ اَبِى عَاصِمٍ عَنْ زَمْعَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ عَنْ طَاوُسٍ مُرْسَلاً .لَيْسَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ وَهْبٍ وَّوَكِيعٌ وَّغَيْرُهُمْ عَنْ زَمْعَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ عَنْ طَاوُسٍ قَوْلَهُ .وَقَدْ سَاَلْتُ سَلَمَةَ عَنْ قَوْلِ زَمْعَةَ اَنَّهُ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمْ يَعْرِفْهُ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص قضائے حاجت کرے تو وہ تین لکڑیوں کے ذریعے یا تین پتھروں کے ذریعے یا تین مرتبہ مٹھی میں مٹی بھر کر اس کے ذریعے استنجاء کرے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے اور اس کی سند میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حسن بن ابان مضری ایلی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱/۲۲۴) (۳۲۹)۔

○ ضحاک بن مخلد بن ضحاک بن مسلم شیبانی، ابوعاصم النبیل بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 212ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۴۵۹) (۲۹۹۴)۔

○ زمعۃ ابن صالح جندی یمانی، نزیل مکۃ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۳۴۰) (۲۰۴۶)۔

○ سلمۃ بن وھرام، یمانی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۰۲) (۵۲۸)۔

○ طاؤس بن کیسان، فقیہ قدوۃ عالم الیمن، ابوعبدالرحمٰن فارسی، ثم یمنی جندی حافظ :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 106ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۵/۳۸) (۱۳)۔

152- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْبَرَازَ فَلْيُكْرِمْ قِبْلَةَ اللَّهِ فَلَا يَسْتَقْبِلْهَا وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا ثُمَّ لِيَسْتَطِبْ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ ثَلَاثَةِ أَعْوَادٍ أَوْ ثَلَاثِ حَثَيَاتٍ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ لِيَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَخْرَجَ عَنِّي مَا يُؤْذِينِي وَأَمْسَكَ عَلَيَّ مَا يَنْفَعُنِي.

☆☆ سلمہ بن وہرام بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص پاخانہ کرنے لگے تو وہ اللہ تعالیٰ کے قبلے کا احترام کرے اور اس کی طرف رخ یا پیٹھ نہ کرے پھر تین پتھروں کے ذریعے طہارت حاصل کرے یا تین لکڑیوں کے ذریعے کرے یا پھر تین مرتبہ مٹھی بھر مٹی کے ذریعہ طہارت حاصل کرے اور پھر یہ پڑھے:

''ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے میرے اندر سے اس چیز کو باہر نکال دیا جو مجھے اذیت دے سکتی تھی اور میرے اندر اس چیز کو باقی رکھا جو میرے لیے فائدہ مند ہے''۔

153- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ وَابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا مُرْسَلًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ طاؤس کے حوالے سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن طاؤس بن کیسان یمانی، ابومحمد: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 132ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۱۶)(۳۴۱۸)۔

•••——•••——•••

154- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَمْعَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ طاؤس کے حوالے سے منقول ہے۔

155- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ وَحَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ وَهْرَامَ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ أَكَانَ زَمْعَةُ يَرْفَعُهُ قَالَ نَعَمْ فَسَأَلْتُ سَلَمَةَ عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ يَعْنِي لَمْ يَرْفَعْهُ.

۱۵۵- واسنادہ (حسن) فان سلمة بن وهرام؛ انما ضعف احمد رواية زمعة؛ عنه كما رواه عنه عبد الله؛ كما في التهذيب (۱۱/ ۳۲۹): (روى عنه زمعة احاديث مناكير؛ اخشى ان يكون حديثه ضعيفاً) وقال ابن عدي: (ارجو انه لا باس بروايات الاحاديث التي يرويها عنه غير زمعة)- ولذلك قال الحافظ في (التقريب) (۱/ ۳۱۹): (صدوق)- وانظر رقم (۱۵۱)-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ طاؤس سے منقول ہے اور ان کے قول کے طور پر منقول ہے انہوں نے اس روایت کو "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

علی نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان سے دریافت کیا: کیا زمعہ نامی راوی نے اس روایت کو "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر میں نے سلمہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ اس چیز سے واقف نہیں تھے یعنی یہ روایت "مرفوع" حدیث کے طور پر منقول ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں طاؤس کے حوالے سے منقول مرسل روایت نقل کی ہے طاؤس کا تعارف درج ذیل ہے:

حضرت طاؤس بن کیسان رحمۃ اللہ علیہ

ابن کیسان، فقیہ قدوۃ عالم یمن، ابوعبدالرحمٰن الفارسی، ثم یمنی جندی

انہوں نے ان حضرات سے احادیث کا سماع کیا ہے:

حضرت زید بن ثابت - عائشۃ - ابو ہریرۃ - زید بن ارقم - ابن عباس،

انہوں نے ان حضرات سے احادیث روایت کی ہیں:

جابر - سراقۃ بن مالک - صفوان بن امیۃ - ابن عمر - عبداللہ بن عمرو - زیاد الاعجم - حجر مدری - اور ایک گروہ ہے۔

انہوں نے حضرت معاذ بن جبل سے مرسل روایات نقل کی ہیں۔

ان سے احادیث روایت کرنے والے حضرات یہ ہیں:

عطاء - مجاہد - عبد اللہ - حسن بن مسلم - ابن شہاب - ابراہیم بن میسرۃ - ابو الزبیر مکی - سلیمان تیمی - سلیمان بن موسیٰ دمشقی - قیس بن سعد مکی - عکرمۃ بن عمار - اسامۃ بن زید لیثی - عبدالملک بن میسرۃ - عمرو بن دینار - عبداللہ بن ابونجیح - حنظلۃ بن ابوسفیان - اور ان کے علاوہ بھی بہت سے لوگ ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرا یہ خیال ہے کہ طاؤس جنتی آدمی ہے۔

قیس بن سعد بیان کرتے ہیں: ہمارے درمیان ان کی وہی مثال ہے جو بصرہ میں ابن سیرین کی ہے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: ابراہیم بن میسرہ نے قبلہ کی طرف رخ کر کے ہمارے سامنے قسم اٹھا کر یہ بات کہی کہ اس عمارت کے پروردگار کی قسم ہے۔ میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس کے سامنے امیر اور غریب یکساں اہمیت رکھتے ہوں۔ صرف طاؤس ایسے شخص ہیں۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: اگر آپ طاؤس کی زیارت کر لیں تو یہ بات جان جائیں گے کہ یہ شخص جھوٹ نہیں بول سکتا۔

طاؤس خود بیان کرتے ہیں: میں نے پچاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی ہے۔

جریر بن حازم بیان کرتے ہیں: انہوں نے طاؤس کو دیکھا ہے: وہ گہری سرخ مہندی لگایا کرتے تھے۔

عبدالرحمان بن ابوبکر فرماتے ہیں: میں نے طاؤس کو دیکھا ہے: ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان سجدے کا نشان موجود تھا۔

ابن شوذب بیان کرتے ہیں: میں 105 ہجری میں مکہ میں طاؤس کے جنازے میں شریک ہوا ہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حمزۃ بن محمد بن العباس بن فضل بن حارث بن جنادۃ بن شبیب بن یزید، ابواحمد الدھقان، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 347ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۸۳/۸)(۴۳۰۶)۔

○ علی بن عبد اللہ بن جعفر بن نجیح سعدی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوحسن ابن مدنی بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 234ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۹۹) (۴۷۹۴)۔

•••——•••——•••

18- باب السِّوَاكِ

باب: مسواک کا بیان

156- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ بُرْدٍ الْاَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِى السِّوَاكِ عَشْرُ خِصَالٍ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ تَعَالٰى وَمَسْخَطَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَمَفْرَحَةٌ لِلْمَلَائِكَةِ جَيِّدٌ لِلَّثَةِ وَيُذْهِبُ بِالْحَفْرِ وَيَجْلُو الْبَصَرَ وَيُطَيِّبُ الْفَمَ وَيُقَلِّلُ الْبَلْغَمَ وَهُوَ مِنَ السُّنَّةِ وَيَزِيْدُ فِى الْحَسَنَاتِ .

قَالَ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ مُعَلَّى بْنُ مَيْمُوْنٍ ضَعِيْفٌ مَتْرُوْكٌ.

*طبقات ابن سعد 615/2 ، التاريخ الكبير 338/5 ، تاريخ الفسوى 615/2 ، الجرح والتعديل 276/5 ، تهذيب الكمال: 813، تنہیب التہذیب 2/ 226 /1 ، تاريخ الاسلام 78/4 ، تهذيب التهذيب 256/6 ، خلاصة تذهيب الكمال .233 :طبقات ابن سعد 537/5 ، طبقات خليفة 287 ؛ تاريخ خليفة 236 ؛ التاريخ الكبير 365/4 ، التاريخ الصغير 252/1 ، تاريخ الفسوى 705/1 ، الجرح والتعديل 500/4 ، حلية الاولياء 3/4 ، 23، طبقات الفقهاء للشيرازى 73، اللباب 241/1 ، تهذيب الاسماء واللغات 251/1 ۔وفيات الاعيان 509/2 ، تهذيب الكمال 623 ؛ تذهيب التهذيب 2/ 101 /2 ، تاريخ الاسلام 126/4 ، تذكرة الحفاظ 90/1 ، العبر 130/1 ، طبقات القراء 341/1 ، تهذيب التهذيب 8/5 ، النجوم الزاهرة 260/1 ، طبقات الحفاظ 34 ؛ خلاصة تذهيب الكمال 181 ؛ شذرات الذهب 133./1

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: مسواک میں دس خوبیاں ہیں: یہ پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے' شیطان کی ناراضگی کا باعث ہے' فرشتوں کوخوش کرنے کا باعث ہے' مسوڑھوں کی صحت اور خوبصورتی کا باعث ہے' دانتوں کی میل کوختم کردیتی ہے' بصارت کو تیز کرتی ہے' منہ میں خوشبو پیدا کرتی ہے' بلغم کوکم کرتی ہے' مسواک کرنا سنت ہے اور یہ نیکیوں میں اضافہ کرتی ہے۔

شیخ ابوالحسن بیان کرتے ہیں: اس روایت کے راوی معلی بن میمون ضعیف اور متروک ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن ولید بن محمد بن برد بن یزید بن سخت ابوولید انطاکی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 278ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تاریک بغداد (۱/۳۶۷) (۳۱۱)۔

○ موسیٰ بن داؤد ضبی، ابوعبداللہ طرسوی، نزیل بغداد، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 217ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۷۹) (۷۰۰۸)۔

○ معلیٰ بن میمون المجاشعی، بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۴۷۸) (۸۶۸۴)۔

توضیح مسئلہ:

اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا الشاہ احمد رضا خان تحریر کرتے ہیں:

علاّمہ ابراہیم حلبی فرماتے ہیں:

قد عدہ القدوری والاکثرون من السنن وھو الاصح

امام قدوری اور اکثر حضرات نے اسے سنت قرار دیا ہے اور یہی رائے زیادہ درست ہے۔

۱۵۶- اخرجه ابن الجوزي في العلل المتناهية (۱/ ۳۲۵)، الحديث رقم (۵۴۸) من طريق الدارقطني، لكن الذي وقع في العلل مرفوعاً، ولست ادري وجه الصواب - قال ابن الملقن في البدر المنير (۲/ ۱۶۶): (وذكر هذه الرواية ابن الجوزي في (علله) من حديث ابن عباس مرفوعا من طريق الدارقطني) كما تقدم، ثم قال: (هذا حديث لا يصح) وعلله بما قدمناه والذي رايته في سننه ما قدمته)- اه- والعلة التي قدمها ابن الملقن هي قوله (۳/ ۱۶۵): (هو من رواية معلى ابن ميمون وهو ضعيف الحديث)- اه- وله شاهد من حديث عائشة- اخرجه النسائي (۱/ ۱۰) كتاب الطهارة، باب الترغيب في السواك، حديث (۵)، واحمد (۶/ ۱۲۴)، وابو يعلى (۸/ ۳۱۵) رقم (۴۹۱۶)، وابن حبان (۱۴۳- موارد)، والحميدي (۱۶۲)، وابن المنذر في (الاوسط) (۳۳۸)، وابو نعيم في (الحلية) (۷/ ۱۵۹)، والبيهقي (۱/ ۳۴)، وابن خزيمة رقم (۱۳۵) من حديث عائشة- وعلقه البخاري (۴/ ۱۵۸) باب: سواك الرطب واليابس للصائم، بصيغة الجزم فهو صحيح عنده وصححه ايضا ابن خزيمة وابن حبان- وقال البغوي في (شرح السنة) (۱/ ۲۹۴- بتحقيقنا): (هذا حديث حسن)- وقال النووي في (المجموع) (۱/ ۳۲۴): (حديث صحيح وفي الباب عن جماعة من الصحابة)-

ردالمحتار میں ہے: وعلیه المتون' متون اسی پر دلالت کرتے ہیں۔
درمختار میں ہے: السواك سنة مؤكدة كما في الجوهرة
مسواک کرنا سنت مؤکدہ ہے' جیسا کہ ''الجوہرۃ'' میں تحریر ہے۔
ہدایہ میں ہے: الاصح انه مستحب
زیادہ درست یہ ہے: یہ مستحب ہے۔
امام زیلعی فرماتے ہیں: الصحيح انهما مستحبان يعني السواك والتسمية لانهما ليسا من خصائص الوضوء
صحیح رائے یہ ہے' یہ دونوں یعنی مسواک کرنا اور بسم اللہ پڑھنا مستحب ہیں' کیونکہ یہ دونوں وضو کے خصائص میں شامل نہیں ہیں۔
محقق علی الاطلاق فرماتے ہیں: الحق انه من مستحبات الوضوء
حق یہ ہے' یہ وضو کے مستحبات میں شامل ہیں۔
امام ابن امیر الحاج بعد ذکر حدیث فرماتے ہیں: هذا عند التحقيق انما يفيد الاستحباب فلا جرم ان قال في خير مطلوب هو الصحيح وفي الاختيار قالوا والا صح انه مستحب
تحقیق کے مطابق یہ چیز استحباب کا فائدہ دیتی ہے' تو یہ لازمی ہوگا' انہوں نے یہ بات ایسی نیکی کے بارے میں کی ہو' جو مطلوب ہوتی ہے' اور یہی درست ہے۔
علامہ خیر الدین رملی قول بحر دربارہ استحباب نقلا عن الفتح هو الحق ﴿فتح سے نقل کیا گیا کہ وہ حق ہے۔ ت﴾
پھر قول صغیری دربارہ سنیت ھو الاصح نقل کرکے فرماتے ہیں: فقد علم بذلك اختلاف التصحيح اه كما في المنحة
''الاختیار'' نامی کتاب میں یہ تحریر ہے' علماء فرماتے ہیں: زیادہ درست یہ ہے: یہ مستحب ہے۔
علامہ خیر الدین رملی استحباب کے بارے میں ''بحر'' کا قول نقل کرتے ہیں' جو انہوں نے ''الفتح'' کے حوالے سے ذکر کیا ہے اور یہی حق ہے۔
اس سے یہ بات پتہ چل گئی' اسے صحیح قرار دینے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' جیسا کہ ''المنہاۃ'' نامی کتاب میں درج ہے۔
جیسا کہ (اہلِ علم نے) اس کی تشریح کی ہے۔
وجہ دوم: خود امام مذہب رضی اللہ عنہ سے سنیت پر نص وارد۔ امام عینی فرماتے ہیں:
المنقول عن ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه على ماذكره صاحب المفيد ان السواك من سنن الدين اه نقله الشلبي على الكنز۔
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے' جیسا کہ ''المفید'' کے مصنف نے یہ بات ذکر کی ہے۔ (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مسواک کرنا دینی سنت ہے' اسے شلبی نے ''کنز'' (کے حاشیے) پر نقل کیا ہے۔

بلکہ ہمارے صاحب مذہب کے تلمیذ جلیل امام الفقہاء امام المحدثین امام الاولیاء سیدنا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اگر بستی کے لوگ سنّیت مسواک کے ترک پر اتفاق کریں تو ہم اُن پر اس طرح جہاد کریں گے جیسا مرتدوں پر کرتے ہیں تاکہ لوگ اس سنّت کے ترک پر جرات نہ کریں۔

فتاوٰی حجہ میں ہے: قال عبدالله بن المبارك لو ان اهل قرية اجتمعوا على ترك سنة السواك نقاتلهم كما نقاتل المرتدين كيلا يجترء الناس على ترك سنة السواك وهو من احكام الاسلام۔

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں، اگر کسی بستی کے لوگ اس بات پر متفق ہو جائیں کہ وہ مسواک کی سنت کو ترک کر دیں گے تو ہم ان لوگوں کے ساتھ اسی طرح جنگ کریں گے، جس طرح ہم مرتد ہو جانے والوں لوگوں کے ساتھ جنگ کرتے ہیں، تاکہ لوگوں کو مسواک کرنے کی سنت ترک کرنے کا حوصلہ نہ ہو، یہ اسلام کے احکام میں شامل ہے۔

حلیہ میں اسے نقل کر کے فرمایا: وهذا يفيد انه من سنن الدين كما حكاه قولا في المفيد وليس ببعيد.

یہ اس بات کا فائدہ دیتی ہے، یہ (مسواک کرنا) دینی اعتبار سے سنت ہے، جیسا کہ "المفید" نامی کتاب میں قول نقل کیا گیا ہے اور (یہ حکم بیان کرنا) بعید بھی نہیں ہے۔

وجہ سوم: یہی اقوی من حیث الدلیل ہے کہ احادیث متوافرہ اُس کی تاکید اور اس میں قولاً وفعلاً اہتمام شدید پر ناطق جن سے کتبِ احادیث مملو ہیں بلکہ حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُس پر مواظبت ومداومت گویا ضروریات وبدیہیات سے ہے ہر شخص کہ احوال قدسیہ پر مطلع ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُس پر مداومت فرمانا جانتا ہے، خود ہدایہ میں فرمایا: والسواك لانه صلى الله تعالى عليه وسلم كان يواظب عليه.

اور مسواک کرنا سنت ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اسے باقاعدگی کے ساتھ سرانجام دیا ہے۔

تبیین میں فرمایا: وقد واظب عليه النبي صلى الله تعالى عليه وسلم۔ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر مداومت فرمائی۔

بہت زیادہ علم رکھنے والے بادشاہ (یعنی اللہ تعالیٰ کی) مدد کے ساتھ اس مقصد کی تکمیل کے لیے بقیہ کلام آپ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

ثانیاً: سنّیت کو مواظبت درکار اب ہم وضو میں کُلّی کے وقت احادیث کو دیکھتے ہیں تو ہرگز اُس وقت مسواک پر مواظبت ثابت نہیں ہوتی۔ خود امام محقق علی الاطلاق کو اس کا اعتراف ہے اور اسی بنا پر قول استحباب اختیار فرمایا۔ فتح میں فرماتے ہیں: المطلوب مواظبته عليه الصلوة والسلام عند الوضوء ولم اعلم حديثا صريحا فيه.

اصل مقصد یہ ہے: وضو کے وقت اس پر (مسواک کرنے پر) نبی اکرم ﷺ کی مواظبت (یعنی باقاعدگی) ثابت ہو جائے اور میرے علم کے مطابق اس بارے میں کوئی صریح حدیث منقول ؟؟ ہے۔

اقول: بلکہ مواظبت درکنار چوبیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے صفتِ وضو قولاً وفعلاً نقل فرمائی:

✦ امیر المومنین عثمان غنی	✦ امیر المومنین مولا علی	✦ عبداللہ بن عباس
✦ عبداللہ بن زید بن عاصم	✦ مغیرہ بن شعبہ	✦ مقدام بن معدی کرب
✦ ابو مالک اشعری	✦ ابوبکرہ نفیع بن الحارث	✦ ابو ہریرہ
✦ وائل بن حجر	✦ نفیر بن مالک حضرمی	✦ ابوامامہ باہلی
✦ انس بن مالک	✦ ابوایوب انصاری	✦ کعب بن عمرو یامی
✦ عبداللہ بن ابی اوفی	✦ براء بن عازب	✦ قیس بن عائذ
✦ ام المومنین صدیقہ	✦ رُبیع بنت معوذ بن عفراء	✦ عبداللہ بن اُنیس
✦ عبداللہ بن عمرو بن عاص	✦ امیر معاویہ	

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک فرد جن کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔

اوّل کے بیس علامہ محدث جلیل زیلعی نے ذکر کئے اُن کے بعد کے دو امام محقق علی الاطلاق نے زیادہ فرمائے اخیر کے دو اس فقیر غفرلہ نے بڑھائے اور ان کے پچیسویں امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں مگر ان سے خود اُن کے وضو کی صفت مروی ہے اگرچہ وہ بھی حکم مرفوع میں ہے، رواہ سعید بن منصور فی سننہ عن الاسود بن الاسود بن یزید قال بعثنی عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ الی عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ الحدیث۔ والحدیث قبلہ رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ والعدنی والخطیب عن رجل من الانصار ان رجلا قال الا اریکم کیف کان وضوء رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم قالوا بلی الحدیث وحدیث معٰویۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ عند ابن عساکر۔

سعید بن منصور نے اس روایت کو اپنی ''سنن'' میں اسود کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا۔ (الحدیث)

اس سے پہلے اس حدیث کو شیخ ابوبکر بن ابوشیبانی؟؟ اور مدنی اور خطیب نے ایک انصاری کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ صاحب بیان کرتے ہیں: کیا میں آپ لوگوں کو یہ کر کے دکھاؤں؟ نبی اکرم ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! (الحدیث)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کو ابن عساکر نے نقل کیا ہے۔

ان پچیس صحابہ کی بہت کثیر التعداد حدیثیں اس وقت فقیر کے پیش نظر ہیں ان میں کہیں وضو یا کُلی کرتے میں مسواک فرمانے کا اصلاً ذکر نہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ وضو زبان سے بتایا انہوں نے مسواک کا ذکر نہ کیا، جنہوں نے اسی لئے وضو کر کے دکھایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ مسنونہ بتائیں انہوں نے مسواک نہ کی علی الخصوص امیر المومنین ذوالنورین وامیر المومنین مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ دونوں حضرات سے بوجوہ کثیرہ بارہا بکثرت حضور

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کر کے دکھانا مروی ہوا، کسی بار میں مسواک کا ذکر نہیں۔

عثمان غنی سے راوی اُن کے مولیٰ حمران عند احمد والبخاری ومسلم وابی داود والنسائی وابن ماجۃ وابن خزیمۃ والبزار وابی یعلی والعدنی وابن حبان والدارقطنی وابن بشران فی امالیہ وابی نُعیم فی الحلیۃ۔ابن الجارود عند الامام الطحاوی وابن حبان والبغوی فی مسند عثمان وسعید بن منصور۔ابو وائل شقیق بن سلمہ عند عبدالرزاق وابن منیع والدارمی وابی داؤد وابن خزیمۃ والدارقطنی۔ابودارہ عند احمد والدارقطنی والضیاء۔عبدالرحمن سلمانی عند البغوی فیہ۔عبداللہ بن جعفر ابوعلقمہ کلاھما عند الدارقطنی عبداللہ بن ابی مُلکیہ عند ابی داؤد ابو مالک دمشقی عند سعید بن منصور قال حُدثت ابوالنضر سالم عند ابن منیع والحارث وابی یعلی ولم یلق عثمٰن۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو ان کے آزاد کردہ غلام حمران نے نقل کیا ہے۔

اس روایت کو امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام ابن خزیمہ، امام بزار، امام ابویعلیٰ، عدنی، ابن حبان، دارقطنی، ابن بشران نے اپنی ''امالی'' میں، ابونعیم نے ''حلیہ'' اور میں ابن جارود نے نقل کیا ہے۔

امام طحاوی، ابن حبان نے نقل کیا ہے، بغوی نے مسند عثمان میں نقل کیا ہے، سعید بن منصور نے نقل کیا ہے۔

امام عبدالرزاق، ابن منیع، داؤدی، ابوداؤد، ابن خزیمہ، دارقطنی نے اسے وائل کے حوالے سے شقیق بن سلمہ سے نقل کیا ہے۔

ایک راوی ابودارہ ہیں، جن کی روایت امام احمد، امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور ضیاء مقدسی نے نقل کی ہے۔

ایک راوی عبدالرحمٰن؟؟ سلمانی ہیں، ان کی روایت امام بغوی نے نقل کی ہے۔

ایک راوی عبداللہ بن جعفر اور ابوعلقمہ ہیں، ان دنوں کی روایت امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے۔

ایک راوی عبداللہ بن ابومولقاہ ہیں، ان کی روایت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے۔

ایک راوی ابو مالک دمشقی ہیں، ان کی روایت سعید بن منصور نے نقل کی ہے۔

وہ یہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے، ابونضر سالم نامی راوی کی جو روایت ابن منیع نے نقل کی ہے اور حارث اور ابویعلیٰ نے نقل کی ہے، ان صاحب کی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

علی مرتضیٰ سے راوی عبد خیر، عندعبدالرزاق وابی بکر بن ابی شیبۃ وسعید بن منصور والدارمی وابی داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والطحاوی وابن منیع وابن خُزیمۃ وابی یعلی وابن الجارود وابن حبان والدارقطنی والضیاء ابوحیہ عند عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ واحمد وابی داؤد الترمذی والنسائی وابی یعلی والطحاوی والھروی فی مسند علی والضیاء سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ عند النسائی وابن جریر عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنھما عند احمد وابی داؤد وابی یعلی وابن خزیمۃ والطحاوی وابن حبان والضیاء زر بن حُبَیش عند احمد وابی داؤد سمویہ والضیاء ، ابوالعریف عند احمد وابی یعلیٰ، ابومطر عند عبد بن حمید

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو عبد خیل نامی راوی نے نقل کیا ہے، ان کی روایت کو امام عبدالرزاق، امام

ابوبکر بن ابوشیبہ امام سعید بن منصور امام داؤدی امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی امام ابن ماجہ امام طحاوی امام ابن منیع امام ابن خزیمہ امام ابویعلیٰ امام ابن جارود امام ابن حبان امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور ضیاء مقدسی نے نقل کی ہے۔
اس کے دوسرے راوی ابوحیہ نامی راوی ہیں ان کی روایت کو امام عبدالرزاق امام ابن ابی شیبہ امام احمد بن حنبل امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی امام ابویعلیٰ امام طحاوی امام ہروی نے ''مسند علی'' میں ضیاء مقدسی نے نقل کیا ہے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس روایت کے ایک راوی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ہیں جن کی نقل کردہ روایت کو امام نسائی امام ابوجعفر طحاوی اور امام ابن جریر نے نقل کیا ہے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے چوتھے راوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جن کی روایت کو امام احمد بن حنبل امام ابوداؤد امام ابویعلیٰ امام ابن خزیمہ امام ابوجعفر طحاوی امام ابن حبان اور ضیاء مقدسی نے نقل کیا ہے۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے) پانچویں راوی زر بن حبیش ہیں ان کی روایت کو امام احمد بن حنبل امام ابوداؤد ؟؟ ضیامقدسی ہیں۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے اگلے راوی) ابوعریف ہیں ان کی نقل کردہ روایت کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے اگلے راوی) ابومطر ہیں ان کی روایت کو امام عبد بن حمید نے نقل کیا ہے۔
یوں ہی عبداللہ بن عباس وعبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی احادیث کثیرہ بطریق عدیدہ مروی ہوئیں سب کی تفصیل باعثِ تطویل ان تمام حدیث کا ترک ذکرمسواک پر اتفاق تو یہ بتارہا ہے کہ اس وقت مسواک نہ فرمانا ہی معتاد ورنہ کوئی تو ذکر کرتا۔

اقول : بلکہ صدہا احادیث متعلق وضو ومسواک اس وقت سامنے ہیں کسی ایک حدیث صحیح صریح سے اصلا مسواک کیلئے وقت مضمضہ یا داخل وضو ہونے کا پتہ نہیں چلتا جن بعض سے اشتباہ ہوا اُس سے دفع شبہ کریں۔
حدیث اوّل: محقق علی الاطلاق نے صرف ایک حدیث پائی جس سے اس پر استدلال ہوسکے :حیث قال بعد ذکراحادیث وفي الصحيحين قال صلى الله تعالى عليه وسلم لولاان اشق على امتي لامرتهم بالسواك مع كل صلاة اوعند كل صلاة وعند النسائي في رواية عند كل وضوء رواه ابن خُزيمة في صحيحه وصححها الحاكم وذكرها البخاري تعليقا ولا دلالة في شيء على كونه في الوضوء الاهذه وغاية مايفيد الندب وهولا يستلزم سوى الاستحباب اذيكفيه اذاندب لشيء ان يتعبد به احيانا ولا سنة دون المواظبة.

جیسا کہ انہوں نے اس بارے میں احادیث ذکر کرنے کے بعد یہ بات تحریر کی ہے۔
''صحیحین'' میں یہ بات مذکور ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (یا شاید یہ الفاظ ہیں:) ہر نماز کے وقت (مسواک کرنے کا حکم دیتا)''۔

نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ہر وضو کے وقت (مسواک کرنے کا حکم دیتا)''۔
امام ابن خزیمہ نے اس روایت کو اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔
امام بخاری نے اسے تعلیق کے طور پر نقل کیا ہے' لیکن ان میں سے کسی روایت میں بھی اس بات پر دلالت نہیں پائی جاتی کہ مسواک کرنا وضو کا حصہ ہے' اس سے زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہوتا ہے' ایسا کرنا مندوب ہے اور یہ استحباب کو مستلزم ہے' جب نبی اکرم ﷺ کسی بات کو مندوب قرار دیں تو اس کے لیے اتنا کافی ہوتا ہے' انسان کبھی کبھار اسے سرانجام دے دیا کرے۔ کسی عمل کا سنت ہونا اسی وقت ثابت ہوتا ہے' جب اس پر مواظبت ثابت ہو۔
اُنھی کا اتباع اُن کے تلمیذ محقق حلبی نے حلیہ میں کیا۔
اقول اولا: احادیث ف میں مشہور و مستفیض یہاں ذکر نماز ہے یعنی لفظ:

عند کل صلاۃ یا مع کل صلاۃ رواہ مالک واحمد والستۃ عــہ عن ابی ھریرۃ۔ یعنی
یعنی ہر نماز کے وقت' یا ہر نماز کے ساتھ' جسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد نے اور صحاح ستہ کے مصنفین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

عــہ: قال الشوکانی فی نیل الاوطار قال النووی غلط بعض الائمۃ الکبار فزعم ان البخاری لم یخرجہ وھو خطا منہ وقد اخرجہ من حدیث مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ولیس ھو فی المؤطا من ھذا الوجہ بل ھو فیہ عن ابن شھاب عن حمید عن ابی ھریرۃ قال لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک مع کل وضوء ولم یصرح برفعہ قال ابن عبدالبر وحکمہ الرفع وقد رواہ الشافعی عن مالک مرفوعا۔ ھذا کلامہ فی النیل ثم جعل یعد بعض ما ورد فی الباب ولم یعلم ما انتھی الیہ کلام الامام النووی۔

اقول: لااظن قولہ لیس ھو فی المؤطا الخ من کلام الامام وھو خطا فــ اشد واعظم فان الحدیث فی المؤطا اولا بعین السند المذکور فی البخاری رفعا ثم متصلا بہ بالسند الاخر وقفا وقد روی ھذا ایضا معن ابن عیسٰی وایوب ابن صالح وعبدالرحمٰن بن مھدی وغیرھم عن مالک مرفوعا وھؤلاء کلھم من رواۃ المؤطا اھ منہ۔

شوکانی نے ''نیل الاوطار'' میں یہ بات تحریر کی ہے' امام نووی فرماتے ہیں: بعض اکابر آئمہ نے اس بارے میں غلطی کی ہے' انہوں نے یہ کہا ہے: امام بخاری نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا' ان کا یہ کہنا غلطی ہے' کیونکہ امام بخاری نے اس حدیث کو امام مالک' ابوالزناد' اعرج کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔
البتہ موطأ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں یہ روایت اس سند کے ساتھ منقول نہیں ہے بلکہ اس میں یہ روایت ابن شہاب' حمید کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)
''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم

دیتا''۔

یہاں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کے ''مرفوع'' ہونے کی تصریح نہیں کی ہے۔

امام ابن عبدالبر فرماتے ہیں: اس کا حکم ''مرفوع'' حدیث کا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

''نیل الاوطار'' میں شوکانی نے یہ تحریر کیا ہے' پھر اس کے بعد اُنہوں نے اس بارے میں منقول ہونے والی چند روایات شمار کروائی ہیں اور یہ پتہ نہیں چلتا کہ امام نووی کا کلام کہاں ختم ہوتا ہے؟

میں یہ کہتا ہوں: میں یہ گمان نہیں کرتا کہ یہ الفاظ ''یہ روایت موطاً میں نہیں ہے'' امام نووی کا کلام ہوگا' کیونکہ یہ واضح غلطی ہے کیونکہ یہ حدیث موطاً میں موجود ہے' اور پہلے اسی سند کے ساتھ منقول ہے جو امام بخاری نے ذکر کی ہے اور ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے' اس کے بعد اس کی دوسری سند ذکر کی گئی ہے' جس میں یہ ''موقوف'' روایات کے طور پر منقول ہے۔

یہی روایت معن بن عیسیٰ' ایوب بن صالح' عبدالرحمان بن مہدی اور دیگر حضرات نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور یہ تمام موطاً کے راوی ہیں۔

واحمد وابو داؤد والنسائي والترمذي والضيا عن زيد بن خالد. واحمد بسند جيد عن ام المؤمنين زينب بنت جحش وكابن ابي خيثمة وابن جرير عن ام المؤمنين ام حبيبة. والبزار وسمويه عن انس وهما والطبراني وابو يعلى والبغوي والحاكم عن سيدنا العباس واحمد والبغوي والطبراني وابو نعيم والباوردي وابن قانع والضياء عن تمام بن العباس.

امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ترمذی' ضیاء مقدسی نے حضرت زید بن خالد کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

امام احمد نے اسے بہترین سند کے ساتھ اُم المؤمنین سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے' اسی طرح شیخ ابن ابی خیثمہ اور ابن جریر نے اسے اُم المؤمنین سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام بزار اور امام سمویہ نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ان دونوں حضرات نے امام طبرانی' امام ابویعلیٰ' امام بغوی' امام حاکم نے اسے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام احمد' امام بغوی' امام طبرانی' امام ابونعیم' شیخ باوردی' شیخ ابن قانع اور ضیاء مقدسی نے اسے حضرت تمام بن عباس کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

واحمد والباوردي عن تمام بن قثم وصوبوا كونه عن العباس. وعثمٰن بن سعيد الدارمي في الرد على الجهمية والدار قطني في احاديث النزول عن امير المؤمنين على. والطبراني في الكبير عن ابن عباس وفي

الاوسط کالخطیب عن ابن عمر وابو نعیم فی السواک عن ابن عمرو۔
امام احمد' شیخ باوردی نے اسے حضرت تمام بن قثم کے حوالے سے نقل کیا ہے' ان حضرات نے اس روایت کے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کو درست قرار دیا ہے۔
شیخ عثمان بن سعید دارمی نے اسے اپنی کتاب ''الادعلی الجھمیہ'' میں نقل کیا ہے۔
حضرت امام دارقطنی نے اسے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ''احادیثِ نزول'' میں نقل کیا ہے۔
امام طبرانی نے اسے ''معجم کبیر'' میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔
جبکہ انہوں نے اسے ''المعجم الاوسط'' میں خطیب کی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔
شیخ ابونعیم نے مسواک کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔

و سعید بن منصور عن مکحول وابو بکر بن ابی شیبة عن حسان بن عطیة کلاهما مرسل۔
سعید بن منصور نے مکحول کے حوالے سے جبکہ شیخ ابوبکر بن ابوشعبہ نے حسان بن عطیہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' یہ دونوں روایات مرسل ہیں۔

اور بعض میں ذکر وضو ہے یعنی: مع کل وضوء یا عند کل وضوء رواہ الائمة مالك والشافعي واحمد والنسائي وابن خزیمة وابن حبان والحاکم والبیهقي عن ابي هریرة۔
''یعنی ہر وضو کے ساتھ یا وضو کے وقت''۔

اس روایت کو کئی ائمہ نے جیسے امام مالک' امام شافعی' امام احمد' امام نسائی' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان' امام حاکم' امام بیہقی اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

والطبرانی فی الاوسط بسند حسن عن علي وفي الکبیر عن تمام بن العباس وابن جریر عن زید بن خالد ۔رضی اللہ تعالی عنهم اجمعین۔
نیز امام طبرانی نے اپنی ''معجم اوسط'' میں عمدہ سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' جبکہ معجم کبیر میں تمام بن عباس کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

جب روایات متواترہ میں عند کل صلاۃ یا مع کل صلاۃ آنے سے ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک نماز سے اتصال بھی ثابت نہ ہوا بلکہ اتصال حقیقی اصلاً کسی کا قول نہیں حتی کہ شافعیہ جو اُسے سننِ نماز سے مانتے ہیں تو بعض روایات میں عند کل وضوء آنے سے داخلِ وضو ہونا کیونکر رنگ ثبوت پائے گا۔فلیست فـ عند لجعل مدخولها ظرفا لموصوفها بحیث یقع فیه انما مفادها القرب والحضور حسا اومعنی فلا تقول زید عند الدار اذا کان فیها بل اذا کان قریبا منها والقرب المفهوم هو العرفي دون الحقیقي وله عرض عریض الاتری الی قوله تعالیٰ عند سدرة المنتهی عندها جنة الماوٰی مع ان السدرة في السماء السادسة کما في صحیح مسلم عن عبداللہ بن مسعود

رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ والجنۃ فوق السمٰوٰت ۔

لفظ ''عندا'' یہ مفہوم واضح کرنے کے لیے نہیں ہوتا کہ اس کا مدخول اس کے موصوف کا ایسا ظرف کہ وہ اس کے اندر ہی موجود ہوگا بلکہ یہ زیادہ سے زیادہ یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ اس کے قریب ہوگا اور پاس موجود ہوگا' خواہ وہ حسی اعتبار سے ہو' خواہ وہ معنوی اعتبار سے ہو۔

وبما قررنا ظہر ضعف ماوقع فی عمدۃ القاری تحت الحدیث فیہ اباحۃ السواک فی المسجد لان عند یقتضی الظرفیۃ حقیقۃ فیقتضی استحبابہ فی کل صلاۃ وعند بعض المالکیۃ کراھتہ فی المسجد لاستقذارہ والمسجد ینزہ عنہ ۔ اھ

ہم نے جو بات بیان کی ہے' اس سے اُس روایت کا ضعیف ہونا بھی واضح ہوگا' جو ''عمدۃ القاری'' میں تحریر ہے' جو اس حدیث کے تحت ہے جس میں مسجد میں مسواک کرنے کو جائز قرار دیا گیا ہے' کیونکہ لفظ ''عند'' حقیقت کے اعتبار سے ظرفیت کا تقاضا کرتا ہے' تو پھر تو یہ اس بات کا بھی تقاضا کرے گا کہ ہر نماز میں مسواک کرنا مستحب ہو۔ بعض مالکی حضرات نے مسجد میں مسواک کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے کیونکہ اس سے گندگی پھیلتی ہے اور مسجد کو گندگی سے صاف رکھنا ضروری ہے (یہاں گندگی پھیلنے سے مراد مسواک کرنے کے بعد انسان جو تھوک پھینکتا ہے)۔

اقول اولا : فحقیقۃ الظرفیۃ غیر معقولۃ فی الصّلوٰۃ ولا ھی مفاد عند کما علمت.

میں یہ کہتا ہوں: پہلی بات تو یہ ہے کہ نماز میں ظرفیت کی حقیقت کا مفہوم پایا ہی نہیں جا سکتا اور نہ ہی لفظ ''عند'' کے ذریعے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے' جیسا کہ آپ یہ بات جان چکے ہیں۔

وثانیا : قد قال فالامام العینی نفسہ قبل ھذا بورقۃ مانصہ فان قلت کیف التوفیق بین روایۃ عند کل وضوء وروایۃ عند کل صلاۃ قلت السواک الواقع عند الوضوء واقع للصلاۃ لان الوضوء شرع لھا ۔ اھ

دوسری بات یہ ہے کہ اس سے ایک ورق پہلے امام عینی خود ہی یہ بات تحریر کر چکے ہیں کہ اگر یہ سوال کیا جائے: ہر وضو کے وقت ہر نماز کے وقت کی دونوں روایات میں تطبیق کیسے ممکن ہوگی؟ تو میں یہ کہوں گا کہ وضو کے وقت کی جانے والی مسواک نماز کے لیے ہی شمار ہوگی' کیونکہ وضو نماز کے لیے ہی مشروع کیا گیا ہے۔

وثالثا : کیف فیباح الاستیاک فی المسجد مع حرمۃ المضمضۃ والتفل فیہ والسواک یستعمل مبلولا ویستخرج الرطوبات فلا یؤمن ان یقطر منھا شیء وکل ذلک لایجوز فی المسجد الا ان یکون فی اناء اوموضع فیہ معد لذلک من حین البناء کما بیناہ فی فتاوٰنا.

تیسری بات یہ ہے کہ مسجد میں مسواک کرنا مباح کیسے ہوسکتا ہے' حالانکہ مسجد میں کلی کرنا اور تھوک پھینکنا حرام ہے اور مسواک کو تر کر کے استعمال کیا جاتا ہے' اور مسواک کرنے کے نتیجے میں منہ سے رطوبت بھی خارج ہوتی ہے' جس کا کچھ حصہ مسجد کے فرش پر گرنے کا اندیشہ بھی موجود ہوگا اور یہ سب عمل مسجد میں کرنا جائز نہیں ہے۔ ماسوائے اس صورت کے کہ کوئی

برتن موجود ہو یا کوئی ایسی جگہ ہو جو مسجد کے تعمیر کے وقت اسی مقصد کے لیے بنائی گئی ہو (جیسے وضوخانہ ہوتا ہے)' جیسا کہ ہم اپنے فتاویٰ میں یہ بات بیان کر چکے ہیں۔

ف: مسئلہ مسجد میں مسواک کرنی نہ چاہیے ۔مسجد میں کلی کرنا حرام مگر یہ کہ کسی برتن میں یا بانی مسجد نے وقت بنائے مسجد اس میں کوئی جگہ خاص اس کام کے لئے بنادی ہو ورنہ اجازت نہیں۔

چوتھی بات یہ ہے کہ انہوں نے جو بات ذکر کی ہے' وہ بعض مالکیہ کا قول نہیں ہے' بلکہ خود امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے' امام قرطبی نے ''المفہم'' میں اسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بیان کیا ہے' جیسا کہ المواہب اللدنیہ میں مذکور ہے۔

ثانیا : عند الوضوء فمیں خصوصیت وقت مضمضہ بھی نہیں تو حدیث اگر بوجہ عدم افادہ مواظبت سنیت ثابت نہ کرے گی بوجہ عدم تعین وقت استحباب عند المضمضہ بھی نہ بتائے گی فافہم میں خصوصیت وقت مضمضہ بھی نہیں تو حدیث اگر بوجہ عدم افادہ مواظبت سنیت ثابت نہ کرے گی بوجہ عدم تعین وقت استحباب عند المضمضہ بھی نہ بتائے گی فافہم

حدیث دوم : طبرانی اوسط میں ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:ان العبداذا غسل رجليه خرجت خطاياه واذا غسل وجهه وتمضمض وتشوص واستنشق ومسح براسه خرجت خطايا سمعه وبصره ولسانه واذا غسل ذراعيه وقدميه كان كيوم ولدته امه ۔

انسان جب دونوں پاؤں دھوتا ہے تو ان میں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ چہرہ دھوتا ہے' کُلی کرتا ہے' منہ میں پانی ڈالتا ہے' ناک میں پانی ڈالتا ہے' سر کا مسح کرتا ہے تو اسکی سماعت' بصارت اور زبان کے گناہ اس میں سے نکل جاتے ہیں۔ جب وہ دونوں بازو اور دونوں پاؤں دھولیتا ہے (یعنی وضو مکمل کر لیتا ہے) تو وہ اسطرح ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

جیسا کہ ''الصحاح'' میں تحریر ہے' القاموس میں یہ تحریر ہے:ہاتھ کے ذریعے ملنا' مسواک کو چبانا' اس کے ساتھ دانت صاف کرنا' مسواک کرنا' ڈاڑھ کا درد' پیٹ کا درد' دھونا' صاف کرنا۔

وقال الرازی:الشوص الغسل والتنظيف ۔ اھ

شوص کا مطلب (کسی چیز کو) دھونا اور صاف کرنا ہے۔

وفي القاموس الدلك باليد ومضغ السواك والاستنان به اوالا ستياك ووجع الضرس والبطن والغسل والتنقية ۔

قاموس میں یہ بات تحریر ہے: (اس کا مطلب) ہاتھ کے ذریعے ملنا' مسواک چبانا' اُس سے دانت صاف کرنا' مسواک کرنا' داڑھ میں درد ہونا' پیٹ میں درد ہونا' کوئی چیز دھونا' کسی چیز کو صاف کرنا ہے۔

ثانیا: حدیث میں افعال بترتیب نہیں تو ممکن کہ مسواک سب سے پہلے ہو اور یہی حدیث کہ امام احمد نے بسند حسن مرحباً روایت کی اس میں ذکر شوص نہیں، اس کے لفظ یہ ہیں:

عن ابی امامة رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم قال ایما رجل قام الی وضوئه یرید الصلاة ثم غسل کفیه نزلت کل خطیئة من کفیه مع اول قطرة فاذا مضمض واستنشق واستنثر نزل کل خطیئة من لسانه وشفتیه مع اول قطرة فاذا غسل وجهه نزلت کل خطیئة من سمعه وبصره مع اول قطرة فاذا غسل یده الی المرفقین ورجله الی الکعبین سلم من کل ذنب کهیاة یوم ولدته امه ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص نماز پڑھنے کے لیے وضو کرنے لگتا ہے اور پھر اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے پہلے قطرے کے ساتھ اس کے دونوں ہاتھوں میں سے ہر گناہ نکل جاتا ہے' پھر جب وہ کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اس کی زبان اور دونوں ہونٹوں میں سے تمام گناہ پہلے قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کی سماعت اور بصارت کے تمام گناہ پہلے قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ جب وہ اپنا بازو کہنی تک دھوتا ہے اور پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے تو وہ ہر گناہ سے اسی طرح پاک ہو جاتا ہے' جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

فائدہ :فیہ نفیس وعظیم بشارت کہ امت محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر رب عزوجل کا عظیم فضل اور نمازیوں کیلئے کمال تہنیت اور بے نمازوں پر سخت حسرت ہے بکثرت احادیث صحیحہ معتبرہ میں وارد ہوئی اس معنی کی حدیثیں حدیث ابوامامہ کے علاوہ صحیح مسلم شریف میں امیر المومنین عثمان غنی وابو ہریرہ وعمرو بن عبسہ اور مالک واحمد ونسائی وابن ماجہ وحاکم کے یہاں عبداللہ صنابحی اور طحاوی ومعجم کبیر طبرانی میں عباد والد ثعلبہ اور مسند احمد میں مرہ بن کعب اور مسند مسدد وابی یعلی میں انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہم سے مروی ہیں ان میں حدیث صنابحی وحدیث عمرو سب سے اتم ہیں کہ ان میں ناک کے گناہوں کا بھی ذکر ہے اور مسح سر کرنے سے سر کے گناہ نکل جانے کا بھی۔

رواه ایضا احمد وابن ماجة منه .

ورواه ایضا مالك والشافعی والترمذی والطحاوی منه.

ورواه ایضا احمد وابوبکر بن ابی شیبة والامام الطحاوی والضیاء وهو عند الطبرانی فی الاوسط مختصرا وابن زنجویة بسند صحیح منه ۔

ففی الاول اذا استنثر خرجت الخطایا من انفه ثم قال بعد ذکر الوجه والیدین فاذا مسح راسه خرجت الخطایا من راسه حتی تخرج من اذنیه۔

پہلی روایت میں یہ ہے کہ جب وہ ناک صاف کرتا ہے تو اس کے ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں' پھر انہوں نے اس کا چہرہ اور دونوں ہاتھوں کا ذکر کرنے کے بعد ذکر کی ہے کہ جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے دونوں کانوں سے بھی نکل جاتے ہیں۔

وفی الثانی مامنکم رجل یقرب وضوء ہ فیتمضمض ویستنشق ویستنثر الاخرجت خطایا وجهه من فیه وخیاشیمه ثم قال بعد ذکر الوجه والیدین ثم یسمح راسه الاخرجت خطایا راسه من اطراف شعره مع الماء ء۔

دوسری روایت میں یہ ہے کہ تم میں سے جو بھی شخص وضو کرنے کے لیے کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے اور اسے صاف کرتا ہے تو اس کے چہرے میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے منہ میں سے اور ناک کے بالوں میں سے بھی نکل جاتے ہیں۔ اس کے بعد راوی نے چہرے اور دونوں ہاتھوں کا ذکر کیا ہے اور یہ الفاظ ذکر کیے ہیں: پھر وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے سر کے گناہ بھی نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے بالوں کے سروں میں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔

بہت علماء فرماتے ہیں یہاں گناہوں سے صغائر مراد ہیں۔

اقول: تحقیق یہ ہے کہ کبائر بھی ڈھلتے ہیں اگرچہ زائل نہ ہوں یہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ اکابر اولیائے کرام قدست اسرارہم کا مشاہدہ ہے جسے فقیر نے رسالہ "الطرس المعدل فی حدالماء المستعمل ﴿۰۰۰۰۰ھ﴾" میں ذکر کیا اور کرم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بحر بے پایاں ہے حدث عن البحر ولاحرج والحمدللّٰه رب العٰلمین ﴿بحر سے بیان کیا، اس میں کوئی حرج نہیں والحمدللّٰه رب العلمین ۔ اور بات وہ ہے جو خود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بشارت بیان کر کے ارشاد فرمائی کہ

لاتغتروا رواہ البخاری۔ عن عثمٰن ذی النورین رضی اللّٰه تعالٰی عنهم وحسبنا اللّٰه ونعم الوکیل۔

''اس پر مغرور نہ ہو جانا'' (یا اس حوالے سے غلط فہمی کا شکار نہ ہو جانا) اس حدیث کو امام بخاری نے حضرت عثمان ذوالنورین کے حوالے سے نقل کیا ہے' باقی ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے' وہ بہترین کارساز ہے۔

حدیث سوم: سنن بیہقی میں ہے: عن عبداللّٰه بن المثنی قال حدثنی بعض اهل بیتی عن انس بن مالك رضی اللّٰه تعالٰی عنه ان رجلا من الانصار من بنی عمرو بن عوف قال یارسول اللّٰه انك رغبتنا فی السواك فهل دون ذلك من شیء قال اصبعك سواك عند وضوء ك تمر بها علی اسنانك انه لاعمل لمن لانیة له ولا اجر لمن لاخشیة له ء۔

عبداللہ بن مثنیٰ بیان کرتے ہیں: میرے اہل خانہ میں سے ایک فرد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: بنوعمرو بن عوف سے تعلق رکھنے والے ایک انصاری نے عرض کی: یارسول اللہ! مسواک کرنے کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دے دی ہے (اگر لکڑی نہیں ملتی تو دانت صاف کرنے کی) اس کے علاوہ بھی کوئی صورت ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمہاری انگلی وضو کے وقت تمہاری مسواک ہوگی' تم اسے اپنے دانتوں پر پھیرلو' کیونکہ جس شخص کی نیت نہ ہو' اسے (عمل کا) کوئی ثواب نہیں ہوتا اور جس شخص میں خشیت نہ ہو' اسے کوئی اجر نہیں ملتا۔

اقول اولاً: یہ حدیث ضعیف ہے لما تری من الجهالة في سنده وقد ضعفه البيهقي.
اس کی وجہ یہ ہے کہ جو آپ نے ملاحظہ کی ہے' اس کی سند میں مجہول راوی پائے جاتے ہیں' امام نے بھی اسے قرار دیا ہے۔

ثانیا وثالثاً: لفظ عند وضوء کمیں وہی مباحث ہیں کہ گزرے۔

حدیث چہارم: ایک حدیث مرسل میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الوضوء شطر الايمان والسواك شطر الوضوء رواه ابوبكر بن ابي شيبة. عن حسان بن عطية و رستة في كتاب الايمان عنه بلفظ السواك نصف الوضوء والوضوء نصف الايمان. .

وضو نصف ایمان ہے اور مسواک کرنا نصف وضو ہے۔ اس حدیث کو امام ابوبکر بن ابوشیبہ نے حسان بن عطیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' جبکہ شیخ رستہ نے کتاب الایمان میں ان الفاظ میں نقل کیا ہے: ''مسواک کرنا نصف وضو ہے اور وضو نصف ایمان ہے''۔

اقول: یعنی ایمان بے وضو کامل نہیں ہوتا اور وضو بے مسواک۔ اس سے مسواک کا داخل وضو ہونا ثابت نہیں ہوتا جس طرح وضو داخل ایمان نہیں ہاں وجہ تکمیل ہونا مفہوم ہوتا ہے وہ ہر سنت کیلئے حاصل ہے قبلیہ ہو یا بعدیہ جس طرح صبح وظہر کی سنتیں فرضوں کی مکمل ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

ثالثاً اقول: جب محقق ہولیا کہ مسواک سنت ہے اور ہمارے علما اُسے سنّتِ وضو مانتے اور شافعیہ کے ساتھ اپنا خلاف یونہی نقل فرماتے ہیں کہ اُن کے نزدیک سنّتِ نماز ہے اور ہمارے نزدیک سنّتِ وضو اور متون مذہب قاطبۃً یک زبان یک زبان صریح فرمارہے ہیں کہ مسواک سنن وضو سے ہے تو اُس سے عدول کی کیا وجہ ہے، سنّتِ شے قبلیہ ہوتی ہے یا بعدیہ یا داخلہ جیسے رکوع میں تسویہ ظہر۔ مگر روشن بیانوں سے ثابت ہوا کہ مسواک وضو کی سنت داخلہ نہیں کہ سنت بے مواظبت نہیں اور وضو کرتے میں مسواک فرمانے پر مداومت درکنار اصلاً ثبوت ہی نہیں اور سنت بعدیہ نہ کوئی مانتا ہے نہ اس کا محل ہے کہ مسواک سے خون نکلے تو وضو بھی جائے۔

بحرالرائق میں ہے: وعن السراج الهندي في شرح الهداية بانه اذا استاك للصلاة ربما يخرج منه دم وهو نجس بالاجماع وان لم يكن ناقضا عندالشافعي رضي الله تعالى عنه. .

سراج ہندی نے ''شرح الہدایہ'' میں اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ جب انسان نماز کے لیے مسواک کرے گا تو بعض اوقات اس کے منہ میں سے خون بھی نکل سکتا ہے' اور جس بات پر اتفاق ہے کہ خون ناپاک ہوتا ہے' اگرچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

لاجرم ثابت ہوا کہ سنت قبلیہ ہے اور یہی مطلوب تھا اور خود حدیث صحیح مسلم اس کی طرف ناظر، اور حدیث ابی داؤد اس میں نص۔ كما تقدم اما تعليل التبيين عدم استنانه في الوضوء بانه لايختص به ۔ جیسا کہ گزرا، مگر تبیین میں

مسواک کے سنتِ وضو نہ ہونے کی علّت یہ بتانا کہ مسواک وضو کے ساتھ خاص نہیں۔﴿ت﴾

اقول اولا : لا یلزم فــ لسنة الشیء الاختصاص به الا تری ان ترك اللغوسنة مطلقا ویتاکد استنانه للصائم والمحرم والمعتکف والتسمیة کما لا تختص بالوضوء لاتختص بالاکل ولا یسوغ انکار انها سنة للاکل،وثانیا اذافــ واظب النبی صلی الله علیه وسلم علی شیء فی شیئین فهل یکون ذلك سنة فیهما او فی احدهما اولا فی شیء منهما الثالث باطل و الا یختلف المحدود مع صدق الحد وکذا الثانی مع علاوة الترجیح بلا مرجح فتعین الاول وثبت ان الاختصاص لایلزم الاستنان۔

میں یہ کہتا ہوں کہ اس بارے میں پہلی بات تو یہ ہے کہ کسی چیز کے بارے میں سنت ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ چیز اس کے ساتھ مخصوص بھی ہو' کیا آپ نے یہ بات ملاحظہ نہیں کی کہ لغو (کام یا بات) کو ترک کرنا مطلق طور پر سنت ہے' لیکن اس سنت کو اختیار کرنا روزہ دار کے لیے' حالت احرام والے شخص کے لیے اور اعتکاف کرنے والے شخص کے لیے زیادہ مؤکد ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بسم اللہ پڑھنا جس طرح وضو کے ساتھ مخصوص نہیں ہے' اسی طرح کھانے کے ساتھ بھی مخصوص نہیں ہے' لیکن اس کے کھانے کے ساتھ سنت ہونے کا انکار کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ دو مختلف کاموں کے بارے میں کسی چیز پر مواظبت فرمالیں تو کیا وہ عمل دونوں کے متعلق سنت شمار ہوگا یا ان میں سے ایک کے بارے میں سنت شمار ہوگا یا ان دونوں میں سے کسی کے بارے میں بھی سنت شمار نہیں ہوگا' یہ تیسری صورت تو باطل شمار ہوگی' کیونکہ اس سے یہ لازم آئے گا کہ حد کے صادق آنے کے ساتھ محدود واختلاف پایا جاتا ہے۔ اسی طرح دوسری صورت بھی باطل شمار ہوگی کیونکہ کسی ترجیح دینے والی صورت کے بغیر یہاں ترجیح کی صورت پائی جارہی ہے' لہٰذا صرف پہلی صورت باقی رہ جائے گی اور اس سے یہ ثابت ہوگا کہ کسی چیز کے لیے مخصوص ہونا ثابت ہونے کو لازم نہیں ہوگا۔

اما ما فی عمدة القاری اختلف العلماء فیه فقال بعضهم انه من سنة الوضوء وقال اخرون انه من سنة الصلاة وقال اخرون انه من سنة الدین وهو الاقوی نقل ذلك عن ابی حنیفة رضی الله تعالٰی عنه۔ اه ذکره فی باب السواك من ابواب الوضوء زاد فی باب السواك یوم الجمعة ان المنقول عن ابی حنیفة انه من سنن الدین فحینئذ یستوی فیه کل الاحوال ۔ اه۔

جہاں تک عمدۃ القاری میں مذکور اس بات کا تعلق ہے' اس بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: یہ (یعنی مسواک کرنا) وضو کی سنت ہے جبکہ دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: یہ (یعنی مسواک کرنا) نماز کی سنت ہے جبکہ بعض دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: یہ دین کی سنت ہے اور یہی رائے زیادہ مضبوط ہے' یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بھی منقول ہے۔ علامہ عینی نے یہ بات مسواک کا بیان' وضو کے ابواب میں نقل کی ہے' جبکہ جمعہ کے دن مسواک کرنے سے متعلق باب میں انہوں نے یہ بات اضافی نقل کی ہے:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بات نقل کی گئی ہے: یہ (یعنی مسواک کرنا) دینی سنت ہے اس اعتبار سے یہ ہر حالت میں کرنا برابر ہوگا (خواہ وضو سے پہلے کیا جائے یا مسواک کو نماز سے پہلے کیا جائے)۔

اقول : يؤيده حديث الديلمی عن ابی هريرة رضی الله تعالى عن النبی صلی الله تعالى عليه وسلم السواك سنة فاستاكوا ای وقت شئتم۔

اقول: اس کی تائید دیلمی کی اس حدیث سے ہوتی ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسواک سنت ہے تو تم جس وقت چاہو مسواک کرو۔

ولكن اوّلًا: لاكونه السنة فی الوضوء ينفی كونه من سنن الدين بل يقرره ولاكونه سنة مستقلة ينافی كونه من سنن الوضوء كما قررنا الا ترى ان الماثور عنه رضی الله تعالى عنه انه من سنن الدين واطبقت حملة عرش مذهبه المتين المتون انه من سنن الوضوء ونصها عين نصه رضی الله تعالى عنه۔

لیکن اس حوالے سے پہلی بات یہ ہے کہ اس کا وضو کی سنت ہونا' اس بات کی نفی نہیں کرتا کہ یہ دین کی سنت ہے' بلکہ یہ اس کو مزید پختہ کرتا ہے' اسی طرح اس کا مستقل طور پر سنت ہونا اس بات کے منافی نہیں ہے کہ اسے وضو کی سنت قرار دیا جائے' جیسا کہ ہم اس سے پہلے یہ بات واضح کر چکے ہیں' کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بات منقول ہے کہ یہ دین کی سنت ہے اور فقہ حنفی کے تمام اکابرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسواک کرنا وضو کی سنت ہے' ان حضرات نے اس بارے میں خود تصریح کی ہے۔

وثانيا: هذا الامام العينی فنفسه ناصا قبل هذا بنحو ورقة ان باب السواك من احكام الوضوء عند الاكثرين۔ اه فلم نعدل عن قول الاكثرين وعن اطباق المتون لرواية عن الامام لاتنافيه اصل۔

یہی امام عینی بذاتِ خود تقریباً ایک ورق پہلے اس بات کی صراحت کر چکے ہیں کہ اکثر اہلِ علم کے نزدیک مسواک وضو کے احکام سے تعلق رکھتی ہے تو پھر ہم کیوں اکثر حضرات کے قول کو ترک کریں اور متون کے اتفاق کو ترک کریں' ایک ایسی روایت کے لیے جو امام صاحب سے منقول ہے اور جو اس کے منافی بھی نہیں ہے۔

وثالثا :اعجب فمن هذا قوله رحمه الله تعالى فی شرح قول الكنز وسنته غسل يديه الى رسغيه ابتداء كالتسمية والسواك اذ قال الامام الزيلعی قوله والسواك يحتمل وجهين احدهما ان يكون مجرورا عطفا على التسمية والثانی ان يكون مرفوعا عطفا على الغسل والاول اظهر لان السنة ان يستاك عند ابتداء الوضوء۔ اه مانصه بل الاظهر هو الثانی لان المنقول عن ابی حنيفة رضی الله تعالى عنه على ما ذكره صاحب المفيد ان السواك من سنن الدين فحينئذ يستوی فيه كل الاحوال۔ اه.

تیسری بات یہ ہے کہ مجھے حیرانگی ان کے (یعنی علامہ عینی کے) اس بیان کے بارے میں بھی ہے جو انہوں نے کنز کی شرح میں تحریر کی ہے: "اس کی سنت یہ ہے کہ دونوں کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنے اور مسواک کرنے کی طرح دونوں ہاتھ گٹوں

تک دھوئے جائیں''۔

امام زیلعی نے یہ بات بیان کی ہے کہ متن کے الفاظ ''مسواک کرنا'' میں دو احتمال ہو سکتے ہیں' ان میں سے ایک احتمال یہ بھی ہے کہ اسے مجرور سمجھا جائے اور اس کا عطف ''تسمیہ'' پر ہو اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ اسے مرفوع پڑھا جائے اور اس کا عطف لفظ ''غسل'' پر ہو' پہلی صورت زیادہ واضح ہے۔ کیونکہ یہ بات سنت ہے کہ وضو کے آغاز میں مسواک کی جائے (اس پر علامہ عینی نے) یہ فرمایا ہے: بلکہ زیادہ واضح دوسری صورت ہے کیونکہ جیسا کہ ''المفید'' کے مصنف نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ مسواک کرنا دین کی سنتوں میں سے ایک ہے تو اس حوالے سے یہ ہر حالت میں ایک جیسی حیثیت رکھتی ہوگی۔

اقول: كونه من سنن الدين كان يقابل عندكم كونه من سنن الوضوء فما يغني الرفع مع كونه عطفا على خبر سنته اى سنة الوضوء وبوجه اخرف ما المراد باستواء الاحوال نفي ان يختص به حال بحيث تفقد السنية في غيره ام نفي التشكيك بحسب الاحوال بحيث لايكون التصاقه ببعضها ازيد من بعض على الاول لاوجه لاستظهار الثاني فلو كان سنة في ابتداء الوضوء اى اشد طلبا في هذا الوقت والصق به لم ينتف استنانه في غير الوضوء وعلى الثاني لاوجه للثاني ولا للاول فضلا عن كون احدهما اظهر من الاخر۔

(اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ اگر آپ کے بقول مسواک کرنے کا دین کی سنتوں میں سے ایک ہونا وضو کی سنت ہونے کے مقابل ہو تو پھر اس کو مرفوع کیسے پڑھا جا سکے گا' کیونکہ اس صورت میں اس کا عطف لفظ سنت کی خبر پر ہو گا' یعنی وضو کی سنت۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ تمام اقوال کے برابر ہونے سے مراد کیا لیا جا رہا ہے' کیا اس کا یہ مفہوم ہے کہ کسی بھی حالت میں مسواک کرنے کے حوالے سے کوئی ایسی خصوصیت نہیں ہے' جس کے نتیجے میں وہ کسی دوسری حالت میں مسنون شمار نہ کی جائے' یا پھر یہاں احوال کے تشکیک اعتبار سے کی نفی مقصود ہے' یعنی اس اعتبار سے کہ بعض احوال میں مسواک کرنے کا تعلق دیگر بعض احوال سے زیادہ نہ ہو' اگر آپ پہلا مفہوم مراد لیتے ہیں تو لفظ ''اسواک'' میں رفع پڑھنے کو زیادہ مناسب قرار دینے کی کوئی صورت نہیں ہوگی کیونکہ اگر مسواک کرنا وضو کے آغاز میں سنت ہو' یعنی اس وقت میں یہ عمل مطلوب ہو اور اس وقت کے ساتھ اس عمل کا تعلق زیادہ ہو تو اس کے ذریعے وضو کے علاوہ میں مسواک کرنے کے مسنون ہونے کی نفی نہیں ہوتی اور اگر آپ دوسرا مفہوم مراد لیتے ہیں تو اس صورت میں نہ پہلی ترکیب ٹھیک ہوگی اور نہ ہی دوسری ترکیب ٹھیک ہوگی' کہاں یہ کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو دوسری ترکیب سے زیادہ مناسب قرار دیا جائے۔

والعجب من البحر صاحب البحرانه جعل الاولى كون وقته عند المضمضة لاقبل الوضوء وتبع الزيلعي في ان الجر اظهر ليفيد ان الابتداء به سنة نبه عليه اخوه في النهر رحمهم الله تعالى جميعا.

اور مجھے ''البحر الرائق'' کے مصنف پر بھی حیرانگی ہے' کیونکہ پہلے تو انہوں نے یہ طے کیا ہے کہ مسواک کا وقت کلی

کرنے کے وقت ہے وضو سے پہلے نہیں ہے اور پھر دوسری طرف انہوں نے ''کنز الدقاق'' کے متن میں ذکر ہونے والے لفظ ''الاسواک'' میں جر (یعنی زبر پڑھنے) کی صورت زیادہ مناسب ہونے میں امام زیلعی کی پیروی بھی کر لی ہے' جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وضو کے آغاز میں (یعنی مسواک) کرنا سنت ہے' اس لیے اس پر دوسرے فقیہ میں ''النہر الفائق'' میں اُنہیں تنبیہ کی ہے۔

اما تعلیل الفتح ان لاسنیة دون المواظبة۔ ولم تثبت عند الوضوء۔

اب رہی فتح القدیر کی یہ تعلیل کہ بغیر مداومت کے سنّیت ثابت نہیں ہوتی اور وقتِ وضو مداومت ثابت نہیں۔

اقول: الدلیل اعم من الدعوی فان المقصود نفی الاستنان للوضوء والدلیل نفی کونه من السنن الداخلة فیه فلم لایختار کونه سنة قبلیة للوضوء۔

(اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: دعویٰ کے مقابلے میں دلیل زیادہ عام ہے' کیونکہ اصل مقصد یہ ہے' یعنی دعویٰ یہ ہے کہ اس بات کی نفی کی جائے کہ وضو کے لیے مسواک کرنا سنت ہے اور دلیل انہوں نے یہ دی ہے جس سے اس بات کی نفی ہوتی ہے کہ یہ وضو کے اندر کی سنتوں میں شامل ہے تو پھر اس بات کو اختیار کیوں نہ کیا جائے کہ مسواک کرنا ان سنتوں میں شامل ہے جو وضو کرنے سے پہلے کے وقت سے تعلق رکھتی ہیں۔

بالجملہ: بحکم متون واحادیث اظہر، وہی مختار بدائع وزیلعی وحلیہ ہے کہ مسواک وضو کی سنت قبلیہ ہے، ہاں سنت مؤکدہ اُسی وقت ہے جبکہ منہ میں تغیر ہو، اس تحقیق پر جبکہ مسواک وضو کی سنّت ہے مگر وضو میں نہیں بلکہ اُس سے پہلے ہے تو جو پانی کہ مسواک میں صرف ہوگا اس حساب سے خارج ہے سنّت یہ ہے کہ مسواک ف کرنے سے پہلے دھولی جائے اور فراغ کے بعد دھوکر رکھی جائے اور کم از کم اُوپر کے دانتوں اور نیچے کے دانتوں میں تین تین بار تین پانیوں سے کی جائے۔

ف: مسئلہ مسواک دھوکر کی جائے اور کر کے دھولیں اور کم از کم تین تین بار تین پانیوں سے ہو۔

دُرمختار میں ہے: اقله ثلاث فی الاعالی وثلاث فی الاسافل بمیاہ ثلثة۔

نماس کی کم از کم مقدار یہ ہے کہ تین مرتبہ اوپر کے دانتوں میں اور تین مرتبہ نیچے کے دانتوں میں کی جائے اور اسے تین مرتبہ پانی کے ساتھ دھویا جائے۔

صغیری میں ہے: یغسله عد الاستیاك وعند الفراغ منه۔

مسواک کرنے سے پہلے اور مسواک کرنے کے بعد مسواک کو دھولیا جائے۔

﴿﴾ اس قدر تو درکار ہی ہے اور اُس کے ساتھ اگر منہ میں کوئی تغیر رائحہ ہوا تو جتنی بار مسواک اور کُلّیوں سے اس کا ازالہ ہو لازم ہے اس کیلئے کوئی حد مقرر نہیں بدبودار کثیف ف بے احتیاطی کا حقہ پینے والوں کو اس کا خیال سخت ضروری ہے اور اُن سے زیادہ سگریٹ والے کہ اس کی بدبو مرکب تمباکو سے سخت تر اور زیادہ دیرپا ہے اور ان سب سے زائد اشد ضرورت تمباکو کھانے والوں کو ہے جن کے منہ میں اُس کا جرم دبا رہتا اور منہ کو اپنی بدبو سے بسا دیتا ہے یہ سب لوگ وہاں تک مسواک اور

کُلّیاں کریں کہ منہ بالکل صاف ہوجائے اور بُو کا اصلاً نشان نہ رہے اور اس کا امتحان یوں ہے کہ ہاتھ اپنے منہ کے قریب لے جا کر منہ کھول کر زور سے تین بار حلق سے پوری سانس ہاتھ پر لیں اور معاً سونگھیں بغیر اس کے اندر کی بدبو خود کم محسوس ہوتی ہے، اور جب منہ میں سے بدبو ہو تو مسجد میں جانا حرام نماز میں داخل ہونا من عون اللّٰہ الھادی۔

•••——•••——•••

19- باب اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِي الْخَلَاءِ

باب: بیت الخلاء میں قبلہ کی طرف رخ کرنا

157- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ قَالَ

رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُوْلُ اِلَيْهَا فَقُلْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ بَلٰى اِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ فِي الْفَضَاءِ فَاِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَاْسَ ۔

هٰذَا صَحِيْحٌ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ مروان اصفر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا' انہوں نے اپنی اونٹنی کو قبلہ کی طرف رخ کر کے بٹھایا اور پھر بیٹھ کر اس کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے لگے' میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمان! کیا اس بات سے منع نہیں کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں! لیکن کھلی فضا میں ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے' جب تمہارے اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز رکاوٹ ہو' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہ روایت مستند ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صفوان بن عیسیٰ زہری، ابومحمد بصری القسام، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۵۴)(۲۹۵۶)۔

○ حسن بن ذکوان، ابوسلمۃ بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں

۱۵۷- اخرجه ابو داؤد (۳/۱) كتاب الطهارة' باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة' الحديث (۱۱)' وابن خزيمة (۳۵/۱) رقم (۶۰)' والحاكم (۱/ ۱۵۴)' والبيهقي (۹۲/۱) كتاب الطهارة' باب الرخصة في ذلك في الابنية' وابن الجارود في المنتقى رقم (۳۲)' والحازمي في (الاعتبار) (ص۱۳۷) قال الحاكم: (صحيح على شرط البخاري' فقد احتج بالحسن بن ذكوان' ولم يخرجاه) ووافقه الذهبي- وقال الحازمي في الاعتبار: (هذا حديث حسن)- اه-

کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۷)(۱۲۵۰)۔

○ مروان الاصفر، ابوخلف بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۳۲)(۲۶۲۰)۔

توضیح مسئلہ:

اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہ شیخ ابن رشد اندلسی تحریر کرتے ہیں:

وانما اختلفوا من ذلك في مسالة واحدة مشهورة وهي استقبال القبلة للغائط والبول واستدبارها فان للعلماء فيها ثلاثة اقوال: انه لا يجوز ان تستقبل القبلة لغائط ولا بول اصلا ولا في موضع من المواضع وقول ان ذلك يجوز باطلاق .وقول انه يجوز في المباني والمدن ولا يجوز ذلك في الصحراء وفي غير المباني والمدن .والسبب في اختلافهم هذا حديثان متعارضان ثابتان: احدهما حديث ابي ايوب انصارى انه قال عليه الصلاة والسلام "اذا اتيتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها ولكن شرقوا او غربوا " .والحديث الثاني حديث عبد الله بن عمر انه قال "ارتقيت على ظهر بيت اختي حفصة فرايت رسول الله صلى الله عليه وسلم قاعدا لحاجته على لبنتين مستقبل الشام مستدبر القبلة "فذهب الناس في هذين الحديثين ثلاثة مذاهب: احدها مذهب الجمع .والثاني مذهب الترجيح .والثالث مذهب الرجوع الى البراءة الاصلية اذا وقع التعارض واعني بالبراءة الاصلية عدم الحكم فمن ذهب مذهب الجمع حمل حديث ابي ايوب انصارى على الصحارى وحيث لا سترة وحمل حديث ابن عمر على السترة وهو مذهب مالك .ومن ذهب مذهب الترجيح رجح حديث ابي ايوب لانه اذا تعارض حديثان احدهما فيه شرع موضوع والآخر موافق للاصل الذى هو عدم الحكم ولم يعلم المتقدم منهما من المتاخر وجب ان يصار الى الحديث المثبت للشرع لانه قد وجب العمل بنقله من طريق العدول وتركه الذى ورد ايضا من طريق العدول يمكن ان يكون ذلك قبل شرع ذلك الحكم ويمكن ان يكون بعده فلم يجز ان نترك شرعا وجب العمل به بظن لم نؤمر ان نوجب النسخ به الا لو نقل انه كان بعده فان الظنون التى تستند اليها الاحكام محدودة بالشرع: اعني التي توجب رفعها او ايجابها وليست هي اى ظن اتفق ولذلك يقولون ان العمل ما لم يجب بالظن وانما وجب بالاصل المقطوع به يريدون بذلك الشرع المقطوع به الذى اوجب العمل بذلك النوع من الظن وهذه الطريقة التى قلناها هي طريقة ابي محمد بن حزم الاندلسي وهي طريقة جيدة مبنية على اصول اهل الكلام الفقهي وهو راجع الى انه لا يرتفع بالشك ما ثبت بالدليل الشرعي .واما من

ذهب مذهب الرجوع الى الاصل عند التعارض فهو مبنى على ان الشك يسقط الحكم ويرفعه وانه كلا حكم وهو مذهب داؤد الظاهرى ولكن خالفه ابو محمد بن حزم فى هذا الاصل مع انه من اصحابه[1]

اس میں فقہاء نے ایک مشہور مسئلے میں اختلاف کیا ہے اور یہ مسئلہ پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنے کا پیٹھ کرنے کا ہے' اس بارے میں علماء کے تین اقوال ہیں۔

پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کرنا اصل کے اعتبار سے جائز نہیں ہے' خواہ جگہ کوئی بھی ہو۔ دوسرا قول یہ ہے کہ ایسا کرنا مطلق طور پر جائز ہے' تیسرا قول یہ ہے کہ ایسا کرنا عمارت کے اندر یا آبادی کے اندر جائز ہے' البتہ صحرا میں یا عمارتوں اور آبادی سے باہر ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

اس بارے میں فقہاء کے اختلاف کا سبب دو احادیث ہیں جو دونوں ثابت ہیں' لیکن (ظاہر کے اعتبار سے) ایک دوسرے سے متعارض ہیں۔

ان میں سے ایک حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب تم قضائے حاجت کے لیے قبلہ کی طرف رخ نہ کرو اور اس کی طرف پیٹھ بھی نہ کرو' بلکہ (مدینہ منورہ کے اعتبار سے) مغرب یا مشرق کی طرف رخ کرلو''۔

''دوسری حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ میں اپنی بہن (اُم المؤمنین) سیدہ حفصہ کے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے' آپ کا رخ شام کی طرف تھا اور آپ کی پیٹھ قبلہ کی طرف تھی''۔

تو اہل علم نے ان احادیث کے حوالے سے تین طرح کا مسلک اختیار کیا ہے:

1- ان کو جمع کرنا اور ان کے درمیان مطابقت کرنا

2- (دونوں میں سے ایک کو دوسری پر) ترجیح دینا

3- جب تعارض سامنے آجائے تو اصل کے اعتبار سے بَری ہونے کے اصول کی طرف رجوع کرنا' ہمارا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی حکم موجود نہ ہو تو اصل کے اعتبار سے بَری ہونے کا (فتویٰ) دینا۔

جن حضرات نے تطبیق دینے کی کوشش کی ہے' انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری کی نقل کردہ روایت کو صحرا کے ساتھ مخصوص قرار دیا ہے یا ایسے عالم کے ساتھ مخصوص قرار دیا ہے' جب آس پاس کوئی آڑ اور رکاوٹ موجود نہ ہو۔ جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کو آڑ اور رکاوٹ ہونے پر محمول کیا ہے۔ یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے۔

جن حضرات نے ترجیح دینے کی صورت کو اختیار کیا ہے' انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ترجیح دی ہے کہ جب دو احادیث کے درمیان ظاہری طور پر تعارض سامنے آجائے اور ان میں سے ایک حدیث میں کوئی شرعی

[1] بدایۃ المجتہد از ابن رشد 136/1

حکم ذکر کیا گیا ہو اور دوسری حدیث اس اصول کے مطابق ہو کہ اصل کے اعتبار سے کوئی حکم نہیں ہوتا' یہ بھی پتا نہ چل سکے زمانے کے اعتبار سے ان دونوں میں سے کون سی روایت پہلے زمانے کی ہے اور کون سی روایت بعد کے زمانے کی ہے' تو اس صورت میں اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' جس کے ذریعے شرعی حکم ثابت ہو رہا ہو' چونکہ عادل راویوں کے حوالے سے منقول ہونے کے اعتبار سے ایسی روایت پر عمل کرنا واجب ہو جاتا ہے اور عادل راویوں کے حوالے سے منقول دوسری روایت کو ترک کرنا ضروری ہو جاتا ہے' چونکہ اس بات کا احتمال پایا جاتا ہے کہ وہ حدیث اس حکم سے پہلے کی ہو یا زمانے کے اعتبار سے بعد کی ہو تو ایسی صورتِ حال میں محض ایک گمان کی وجہ سے کسی حکم کو چھوڑا نہیں جا سکتا' وہ بھی ایسا شرعی حکم جس پر عمل کرنا واجب ہے اور وہ گمان بھی ایسا ہو جسے ناسخ تسلیم کرنا واجب نہ ہو' البتہ اگر یہ پتا چل جائے کہ ناسخ روایت بعد کے زمانے کی ہے تو اس صورت میں حکم مختلف ہوگا' وہ ظن جن کا سہارا احکام لیتے ہیں' یعنی وہ ظن جو احکام کو واجب کر دیتے ہیں یا انہیں ختم کر دیتے ہیں' ان کی حد بندی شریعت کی طرف سے ہوئی ہے اور کسی بھی ظن کو یہ مقام حاصل نہیں ہے' اسی لیے فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ عمل وہ ہوتا ہے جو کسی قطعی اصل کے ذریعے واجب ہو' محض ظن کی وجہ سے واجب نہ ہو۔ اس سے مراد شرعی قطعی دلیل ہے جو اس نوعیت کے ظن پر عمل کرنے کو واجب قرار دے دیتی ہے' ہم نے یہ جو طریقہ ذکر کیا ہے' یہ شیخ ابومحمد بن حزم اندلسی کا ہے اور یہ ایک بہترین طریقہ ہے۔ جو علم فقہاء کے ماہرین کے اصولوں کے مطابق ہے۔ اس کا لب لباب یہ ہے کہ شک ایسے حکم کو ختم نہیں کر سکتا جو شرعی دلیل سے ثابت ہو۔

جن فقہاء نے تعارض سامنے آنے کے وقت اصل کے اعتبار سے بَری ہونے کے اصول پر عمل کیا ہے' ان کی بنیاد یہ ہے کہ شک حکم کو ساقط کر دیتا ہے۔ اور اس حکم کو اس طرح رفع کر دیتا ہے گویا وہ حکم موجود ہی نہیں تھا۔ شیخ داؤد ظاہری اسی مسلک کے قائل ہیں' لیکن ان کے اصحاب میں سے ابن حزم نے اس بارے میں ان سے اختلاف کیا ہے۔

•••———•••———•••

158– حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَوْكَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِىْ اَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ نَهَانَا اَنْ نَسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةَ اَوْ نَسْتَقْبِلَهَا بِفُرُوْجِنَا اِذَا اَهْرَقْنَا الْمَاءَ ثُمَّ قَدْ رَاَيْتُهُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ يَبُوْلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ .

كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .وَقَالَ ابْنُ شَوْكَرٍ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ اَوْ نَسْتَدْبِرَهَا .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے' ہم (پاخانہ کرتے ہوئے

۱۵۸– اخرجه ابو داؤد (۱/٤) كتاب الطهارة' باب: الرخصة في ذلك' حديث (۱۳)' والترمذي(۱/۱۵) كتاب الطهارة' باب: ما جاء من الرخصة في ذلك' حديث (۹)' وابن ماجه (۱/۱۱۷) كتاب الطهارة' باب: الرخصة في ذلك في الكنيف' واباحته دون الصحاري' حديث (۳۲۵)' واحمد (۳/۳٦۰)' وابن الجارود (۱/۳۸) برقم (۳۱)' وابن خزيمة (۱/۳٤) برقم (۵۸)' وابن حبان (٤/۲٦۸– ۲٦۹) كتاب الطهارة' باب: الاستطابة' حديث (۱٤۲۰)– والحاكم (۱/۱۵٤)' والبيهقي (۱/۹۲) كتاب الطهارة' باب الرخصة في ذلك في الابنية– كلهم من طريق ابن اسحاق بهذا الاسناد– والحديث صححه الترمذي' والحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي–

اور اس کے بعد) اپنی شرمگاہوں پر پانی ڈالیں تو اس وقت قبلہ کی طرف پیٹھ کریں یا رخ کریں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصالِ ظاہری سے ایک سال پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کر رہے تھے۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں اور ابن شوکر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ہم قبلہ کی طرف رخ کریں یا پیٹھ کریں''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابان بن صالح بن عمیر بن عبید قرشی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 110ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۳)(۱۳۸)۔

159- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْاَدَمِيُّ حَدَّثَنِي السَّرِيُّ بْنُ عَاصِمٍ اَبُوْ سَهْلٍ حَدَّثَنَا

۱۵۹- اخرجه بهذا الاسناد البيهقي في الكبرٰى (۱/۹۲) من طريق خالد الحذاء عن عراك عن عائشة' ورواه احمد (۶/۱۳۷' ۱۸۴' ۲۱۹' ۲۳۹)' وابن ماجه (۱/۱۱۷) كتاب الطهارة' باب الرخصة في ذلك في الكنيف واباحته دون الصحاري- الحديث (۳۲۴)' والطيالسي (۱/۴۶) رقم (۱۴۱- منحة)' والبيهقي في الكبرٰى (۱/۹۲-۹۳) كتاب الطهارة' باب الرخصة في ذلك في الابنية' والحازمي في (الاعتبار) (ص۱۳۶) من طرق عن خالد الحذاء عن خالد بن ابي الصلت' عن عراك بن مالك' عن عائشة- وسياتي عند المصنف رقم (۱۶۲)' (۱۶۳) وسماع عراك من عائشة مختلف فيه- قال العلائي في جامع التحصيل ص (۲۳۶): (عراك بن مالك روى عن عائشة- رضي الله عنها- حديث: (حولوا مقعدي نحو القبلة) قال فيه احمد بن حنبل: مرسل- قال الاثرم: فقلت له: رواه حماد بن سلمة عن خالد الحذاء وفيه عن عراك قال: سمعت عائشة فانكره' وقال: عراك بن مالك: من اين سمع عائشة!! هذا خطا انما يروى عن عروة- يعني عن عائشة رضي الله عنها- قلت: اخرج مسلم لعراك بن مالك عن عائشة حديث جاء تني مسكينة...... الحديث- والظاهر ان ذلك على قاعدته المعروفة- والله اعلم)- اه- وقال الذهبي في الميزان (۵/۸۰): (عراك بن مالك ثقة معروف' يروي عن ابي هريرة' قال الامام احمد: لم يسمع من عائشة انما هو عراك عن عروة عنها)- اه- حكى ابن ابي حاتم في المراسيل رقم (۶۰۶) عن احمد انه ساله عراك بن مالك قال: (سمعت) عائشة رضي الله عنها: فانكر وقال: عراك بن مالك من اين سمع عائشة!! ما له والعائشة!! انمايروي عن عروة- هذا خطا' قال لي: من روى هذا!! قلت: حماد بن سلمة عن خالد الحذاء- فقال: رواه غير واحد عن خالد الحذاء' ليس فيه (سمعت)- وقال غير واحد ايضاً: عن حماد بن سلمة ليس فيه (سمعت)- انتهى كلام ابن ابي حاتم- قال الزيلعي في (نصب الراية) بعد نقل كلام ابن ابي حاتم (۲/۱۰۷-۱۰۸): (قال الشيخ - يعني: صاحب الامام-: وقد ذكر عن موسى بن هارون حكى عن احمد في هذا' ولعراك احاديث عدية عن عروة عن عائشة' قال: ولكن لقائل ان يقول: اذا كان الراوي عنه' قوله: سمعت ثقة' فهو مقدم' لا حتمال انه لقي الشيخ بعد ذلك' فحدثه' اذا كان ممن يمكن لقاء ه' وقد ذكروا سماع عراك من ابي هريرة' ولم ينكروه' وابو هريرة توفي هو وعائشة في سنة واحدة' فلا يبعد سماعه من عائشة' مع كونهما في بلدة واحدة' ولعل هذا هو الذي اوجب لمسلم ان اخرج في (صحيحه) حديث عراك عن عائشة' من رواية يزيد بن ابي زياد' مولى ابن عباس عن عراك عن عائشة: جاء تني مسكينة تحمل ابنتين لها' الحديث)' وبعد هذا كله' فقد وقفت لنا رواية صريحة بسماعه من غير جهة حماد بن سلمة التي انكرها احمد' اخرجها الدارقطني عن علي - عاصم عن خالد الحذاء' وفيه: فقال عراك: حدثتني عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما بلغه قول الناس امر بمقعدته' فاستقبل بها القبلة- انتهى-

عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ اَبِي عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّ قَوْمًا يَكْرَهُونَ اَنْ يَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَاَمَرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمَوْضِعِ خَلَائِهِ اَنْ يُسْتَقْبَلَ بِهِ الْقِبْلَةُ .

بَيْنَ خَالِدٍ وَّعِرَاكٍ خَالِدُ بْنُ اَبِي الصَّلْتِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا' کچھ لوگ پاخانہ کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کرنے اور پیٹھ کرنے کو ناپسند کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پاخانہ کی ایسی جگہ پر جا کر قضائے حاجت کرنے کی ہدایت کی جس کا رخ قبلہ کی طرف تھا۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کی سند میں خالد نامی راوی اور عراک نامی راوی کے درمیان خالد بن ابوصلت نامی راوی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سری بن عاصم، ابوسہل ہمدانی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۹۲/۹)(۴۷۷۰)۔

○ ابوعوانہ، وضاح ابن عبداللہ یشکری وسطی بزاز، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 176ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۳۶)(۷۴۵۷)۔

○ عراک بن مالک الغفاری، الکنانی، مدنی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ کے آس پاس میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۷۳)(۴۵۸۱)۔

○ خالد بن ابوصلت بصری، مدنی الاصل، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۸۷)(۱۶۵۳)۔

...—...—...

160– حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْجَمَّالُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُطَيَّبٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ

كَانُوا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ مَا اسْتَقْبَلْتُ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ مُذْ كُنْتُ رَجُلاً وَعِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ عِنْدَهُ فَقَالَ عِرَاكٌ

قَالَتْ عَائِشَةُ بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّ قَوْمًا يَكْرَهُوْنَهُ فَاَمَرَ بِمَقْعَدَتِهِ فَحُوِّلَتْ اِلَى الْقِبْلَةِ .

وَهٰذَا مِثْلُهُ . تَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ مَطَرٍ عَنْ خَالِدٍ.

☆☆ خالد جزء بیان کرتے ہیں: وہ لوگ عمر بن عبدالعزیز کے پاس موجود تھے انہوں نے یہ فرمایا: میں جب سے جوان ہوا ہوں' میں نے کبھی بھی قبلہ کی طرف رخ کر کے پاخانہ نہیں کیا' عراک بن مالک ان کے پاس موجود تھے' عراک نے کہا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا پتہ چلا کہ کچھ لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بیت الخلاء کے بارے میں یہ حکم دیا' تو اس بیت الخلاء کا رخ قبلہ کی طرف کر دیا گیا۔

اسی کی مانند ایک اور روایت منقول ہے۔

یہاں پہ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ نقل کیا ہے جن کا تعارف درج ذیل ہے:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

عمر بن عبدالعزیز بن مروان بن حکم بن ابوالعاص بن امیہ بن عبد شمس۔

اپنے وقت کے جلیل القدر امام' حافظ' عالم' مجتہد' زاہد اور عبادت گزار تھے۔

آپ کو پانچواں خلیفہ راشد بھی کہا جاتا ہے۔

آپ نے عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب' سائب بن یزید' سہل بن سعد' سعید بن میتب' عروہ' ابوسلمہ بن عبدالرحمان' ابوبکر بن عبدالرحمان' عبداللہ بن ابراہیم اور دیگر کئی حضرات سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ آپ سے احادیث روایت کرنے والوں میں ابوسلمہ' جو آپ کے استاد ہیں۔ ابوبکر بن حزم رجاء بن حیوۃ' ابن المنکدر' بن سعید' ایوب سختیانی اور دیگر کئی حضرات شامل ہیں۔

امام ذہبی نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی اقتداء

سیرۃ عمر بن عبد العزیز لابن عبد الحکم، طبقات ابن سعد 5/330 ، تاریخ خلیفۃ 321 :، 322، التاریخ الکبیر 6/174 ، تاریخ الفسوی 1/568 ، 620، الطبری 6/565 ، 573، الجرح والتعدیل 6/122 ، الاغانی 9/254 ، حلیۃ الاولیاء 5/253 ، طبقات الشیرازی 64 :، سیرۃ عمر بن عبد العزیز لابن الجوزی، ابن الاثیر 5/58 ، 66، تہذیب الکمال 1017، تذہیب التہذیب 3/ 2/88 ، تاریخ الاسلام 4/164 ، تذکرۃ الحفاظ 1/118 ، العبر 1/120 ، فوات الوفیات 3/133 ، البدایۃ 9/192 ، 219، سیرۃ عمر بن عبد العزیز للآجری، العقد الثمین 6/331 ، طبقات ابن جزری 1/593 ، تہذیب التہذیب 7/475 ، النجوم الزاہرۃ 1/246 ، تاریخ الخلفاء 228 :، خلاصۃ تذہیب التہذیب 284 :، شذرات الذہب 1/119.

میں نماز ادا کی تو یہ ارشاد فرمایا: میں نے کسی بھی شخص کو اس نوجوان سے زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم ﷺ کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

ابن سعد نے اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے تابعین کے تیسرے طبقے میں ان کا ذکر کیا ہے۔

ان کی والدہ سیدہ ام عاصم بنت زید بن عمر بن خطاب ہیں۔

مشہور روایت کے مطابق حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ ۶۳ ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔

امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر قوم کا ایک نجیب ہوتا ہے اور بنو امیہ کے نجیب عمر بن عبدالعزیز ہیں۔

عمرو بن میمون فرماتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز کے سامنے (ہمارے زمانے کے علماء) شاگردوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (خلفاء راشدین) پانچ ہیں۔ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی' حضرت عمر بن عبدالعزیز (رضی اللہ عنہم)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن محمد بن سعید بن زیاد، ابومحمد مقری المعروف بابن الجمال: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 323ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۰/۱۲۰)(۵۲۴۷)۔

○ حجاج بن نصیر فساطیطی -بفتح قیسی، ابومحمد بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 214ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۲۵)(۱۱۴۸)۔

○ قاسم بن مطیب عجلی، بصری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۹۵)(۵۵۳۱)۔

•••———•••———•••

161- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِقَوْمٍ يَكْرَهُونَ اَنْ يَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَحَوَّلَ مَقْعَدَتَهُ اِلَى الْقِبْلَةِ .

هٰذَا الْقَوْلُ اَصَحُّ .

هٰكَذَا رَوَاهُ اَبُو عَوَانَةَ وَالْقَاسِمُ بْنُ مُطَيَّبٍ وَيَحْيَى بْنُ مَطَرٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِرَاكٍ . وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ عَنْ عِرَاكٍ وَتَابَعَهُمَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ

اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ عَنْ رَجُلٍ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کے بارے میں یہ بات سنی کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں' پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان کے پاخانے کے لیے بیٹھنے کی جگہ کو قبلہ کے رخ کی طرف پھیر دیا گیا۔

یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

اس روایت کو بعض دیگر راویوں نے بھی نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہشام بن بہرام مدائنی، ابو محمد، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: فی ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۲۰)(۷۳۳۷)۔

•••———•••———•••

162- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِى الصَّلْتِ قَالَ

كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِىْ خِلَافَتِهٖ وَعِنْدَهٗ عِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ عُمَرُ مَا اسْتَقْبَلْتُ الْقِبْلَةَ وَلَا اسْتَدْبَرْتُهَا بِبَوْلٍ وَّلَا غَائِطٍ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ عِرَاكٌ حَدَّثَتْنِىْ عَائِشَةُ

قَالَتْ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَوْلُ النَّاسِ فِىْ ذٰلِكَ اَمَرَ بِمَقْعَدَتِهٖ فَاسْتَقْبَلَ بِهَا الْقِبْلَةَ .

هٰذَا اَضْبَطُ اِسْنَادٍ وَّزَادَ فِيْهِ خَالِدَ بْنَ اَبِى الصَّلْتِ وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ خالد بن ابوصلت بیان کرتے ہیں: میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس ان کے زمانۂ خلافت میں بیٹھا ہوا تھا' ان کے پاس عراک بن مالک بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ عمر بن عبدالعزیز نے یہ فرمایا: میں نے اتنے عرصے سے کبھی بھی پیشاب یا پاخانہ کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ نہیں کیا اور پیٹھ نہیں کی' تو عراک نے کہا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ حدیث سنائی تھی' وہ فرماتی ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض لوگوں کی اس رائے کے بارے میں پتہ چلا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان کے پاخانے کی جگہ کا رخ قبلہ کی طرف کر دیا گیا۔

اس روایت کی سند میں زیادہ ضبط پایا جاتا ہے اور اس میں خالد بن ابوصلت نامی راوی کا اضافہ ہے اور یہ درست ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہارون بن عبداللہ بن مروان بغدادی، ابوموسیٰ حمال، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 243ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التقریب (۱۰۱۴)(۷۲۸۴)۔

○ علی بن عاصم بن صہیب واسطی، تیمی (یہ ان کے آزادکردہ غلام ہیں)، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 201ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۶۹۹)۔

•••——•••——•••

163- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِى الصَّلْتِ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا

قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اسْتَقْبِلُوْا بِمَقْعَدَتِى الْقِبْلَةَ .

وَقَالَ يَحْيٰى بْنُ اِسْحَاقَ خَرَجَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُمْ يَذْكُرُوْنَ كَرَاهِيَةَ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِالْفُرُوْجِ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ فَعَلُوْهَا حَوِّلُوْا مَقْعَدَتِىْ اِلَى الْقِبْلَةِ .

وَهٰذَا مِثْلُهٗ.

☆☆ عراک بن مالک' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا: میرے بیت الخلاء کا رخ قبلہ کی طرف کردو۔

یحییٰ بن اسحاق نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو لوگ پیشاب یا پاخانے کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنے کے پسندیدہ ہونے کا تذکرہ کررہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ ایسا کہہ رہے ہیں' تم میرے بیت الخلاء کا رخ قبلہ کی طرف کردو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن اسحاق السیلحینی ابوزکریا نزیل بغداد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 210ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۰۴۸)۔

•••——•••——•••

164- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ بِخَلَائِهِ فَحُوِّلَ اِلَى الْقِبْلَةِ لَمَّا بَلَغَهُ اَنَّ النَّاسَ كَرِهُوا ذٰلِكَ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت آپ کے بیت الخلاء کا رخ قبلہ کی طرف کردیا گیا تھا' جب آپ کو اس بات کا پتہ چلا تھا کہ کچھ لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالوہاب بن عبدالمجید بن صلت ثقفی، ابومحمد بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 194ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۶۳۳)۔

165- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْاَحْوَلُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبِيْبٍ عَنْ عِيْسَى الْحَنَّاطِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ حَاجَةٍ فَلَمَّا دَخَلْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْمَخْرَجِ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ .

قَالَ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ عِيْسَى بْنُ اَبِيْ عِيْسَى الْحَنَّاطُ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں کسی کام سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں داخل ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بیت الخلاء میں دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے قضائے حاجت کررہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ قبلہ کی طرف تھا۔

شیخ ابوالحسن (امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: عیسیٰ بن ابوعیسیٰ حناط نامی راوی ضعیف ہے۔

۱۶۵- اخرجه احمد (۲/ ۱۲)' والبخاري (۱/ ۲۴۶-۲۴۷) كتاب الوضوء' باب من تبرز على لبنتين' الحديث (۱۴۵)' ومسلم (۱/ ۲۲۴-۲۲۵) كتاب الطهارة' باب الاستطابة (۱۱۷)' الحديث (۶۱/ ۲۶۶)' وابو داؤد (۱/ ۲۱)؛ كتاب الطهارة' باب الرخصة في استقبال القبلة عند قضاء الحاجة' الحديث (۱۲)' والترمذي (۱/ ۱۶) كتاب الطهارة' باب الرخصة في ذلك' الحديث (۱۱)' والنسائي (۱/ ۲۳-۲۴)؛ كتاب الطهارة' باب الرخصة في ذلك في البيوت' وابن ماجه (۱/ ۱۱۶) كتاب الطهارة' باب الرخصة في ذلك في الكنيف' الحديث (۳۲۲)' والشافعي في (مسنده) (۶۵)' واحمد (۲/ ۴۱)' وابن خزيمة (۵۹)' وابن حبان (۱۴۱۸)' والطحاوي (۲۳۴)' والبغوي في (شرح السنة) (۱/ ۲۷۴)' والبيهقي (۱/ ۶۱)' وابن ابي شيبة (۱/ ۱۵۱)' وابن الجارود (۳۰)' والطبراني (۱۲/ رقم ۱۳۳۱۲)' وابن عبد البر في التمهيد (۱/ ۳۰۶) من طرق عن ابن عمر۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسماعیل بن سمرۃ الاحمسی ابوجعفر سراج، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 260ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۸۲۶)۔

○ فی (ا): عمرو۔

○ عیسیٰ بن ابوعیسیٰ الحناط الغفاری، ابوموسیٰ مدنی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 151ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۷۷۰)۔

○ عامر بن شراحیل الشعبی ابوعمرو، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۴۷۵) (۳۱۰۹)۔

•••——•••——•••

166- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ صَاعِقَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُنْذِرِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِی اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَاتَسْتَدْبِرُوهَا بِغَائِطٍ وَلَابَوْلٍ شَرِّقُوا اَوْ غَرِّبُوا .

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پاخانہ کرتے ہوئے یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ نہ کرو' اس کی طرف پیٹھ نہ کرو' بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو۔

۱۶۶- اخرجه الطبراني في الكبير (۱۳۷/٤) رقم (۳۹۱۷)' والخطيب (۳٦۳/۲) من طريق عمر بن ثابت' به- واخرجه البخاري (٤۹۸/۱) كتاب الطهارة' باب قبلة اهل المدينة' الحديث (۳۹٤)' ومسلم (۲۲٤/۱): كتاب الطهارة' باب الاستطابة' الحديث (٥۹/ ٦٦٤)' وابو داؤد (۱۹/۱) كتاب الطهارة' باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة' الحديث (۹)' والترمذي (۱۳/۱) كتاب الطهارة' باب النهي عن استقبال القبلة بغائط او بول' الحديث (۸) والنسائي (۲۳/۱) كتاب الطهارة' باب الامر باستقبال المشرق اوالمغرب عند الحاجة' وابن ماجه (۱۱٥/۱) كتاب الطهارة' باب النهي عن استقبال القبلة بالغائط والبول' الحديث (۳۱۸)' وابو عوانة (۱۹۹/۱)' وابن خزيمة (٥۷)' وابن حبان (۱٤۱٤)' والشافعي في (المسند) (۱/رقم ٦۳)' والحميدي (۳۷۸)' وابن ابي شيبة (۱٥۰/۱)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۳۲/٤)' وابن شاهين في (الناسخ والمنسوخ) (ص ۸۲)' والطبراني في (الكبير) (ج ٤/۳۹۳۷' ۳۹۳۸' ۳۹۳۹' ۳۹٤۰' ۳۹٤۱' ۳۹٤۲)' وابو نعيم في (اخبار اصبهان) (۱٦۸/۱)' وابن عبد البر في (التمهيد) (۳۰٤/۱)' والبيهقي (۹۱/۱)' والبغوي في (شرح السنة) (۲۷۳/۱) من طريق الزهري' عن عطاء بن يزيد' عن ابي ايوب' به-

وله طريق ثالث عن ابي ايوب: اخرجه الطبراني في (الكبير) (٤/رقم ۳۹۲۱)' والطحاوي (۲۳۲/٤)' من طريق عبد الرحمن بن يزيد بن جارية عنه' بلفظ: (نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نستقبل القبلة بغائط او بول)-

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت خالد بن زید رضی اللہ عنہ (حضرت ابوایوب انصاری)

آپ کا نسب یہ ہے:

خالد بن زید بن وکیب بن ثعلبہ بن عبدعوف بن غنم بن مالک بن نجار۔

آپ کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ ''بونجار'' سے ہے۔

آپ کی والدہ کا نام ہند بنت سعید بن عمرو تھا۔ آپ کی کنیت ''ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ'' ہے اور آپ اپنی کنیت کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔

آپ کو بیعتِ عقبہ میں' غزوۂ بدر میں' غزوۂ اُحد میں بلکہ تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کرنے کا شرف حاصل ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے جب مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو آپ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں قیام کیا تھا۔

ابن اسحاق بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپ نے بنوعمرو بن عوف کے محلے میں پانچ دن قیام کیا۔ جب آپ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے تو بنو سالم بن عوف نے آپ کی خدمت میں گزارش کی۔ یارسول اللہ! ہماری تعداد بہت زیادہ ہے اور ہم قوت والے لوگ ہیں۔ آپ ہمارے ہاں پڑاؤ کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو یہ (اللہ تعالیٰ کے) حکم کی پابند ہے (جہاں یہ بیٹھے گی میں وہی قیام کروں گا)۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک قبیلے سے ہوا تو انہوں نے آپ کی خدمت میں یہی گزارش کی تو آپ نے انہیں یہی جواب دیا۔ پھر آپ بنو ساعدہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے بھی آپ سے قیام کی درخواست کی تو آپ نے یہی ارشاد فرمایا: میری اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو یہ (اللہ تعالیٰ کے) حکم کی پابند ہے۔ پھر آپ کا گزر آپ کے ننھیالی عزیزوں سے ہوا جو عدی بن نجار تھے۔ انہوں نے درخواست کی کہ آپ اپنے ننھیالی عزیزوں کے ہاں چلئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں بھی یہی جواب دیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر بنو مالک بن نجال کے پاس سے ہوا تو اونٹنی اس جگہ پر بیٹھ گی جہاں اب مسجد کا دروازہ ہے۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا پھر تھوڑی سی دور آگے گئی۔ پھر واپس اسی مقام پر لوٹ آئی جہاں سے اٹھی تھی اور زمین پر بیٹھ گئی۔ پھر اس نے وہ آواز نکالی جو اونٹ بیٹھنے کے بعد نکالتے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی سے اترے۔ (یہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے دروازے کے پاس کی بات ہے) تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے آپ کا سامان اٹھایا اور آپ کو اپنے گھر لے گئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر مسجد کی تعمیر کا حکم دیا جہاں اونٹنی بیٹھی تھی۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے میرے گھر کے نیچے والے حصے میں قیام کیا اور ہم نے بالائی حصے میں قیام کیا۔ ایک مرتبہ پانی گر گیا تو

میں اور اُمّ ایوب کپڑے کے ذریعے اسے جذب کرنے لگے کہ کہیں وہ نبی اکرم ﷺ تک نہ پہنچ جائے۔ بعد میں میں ڈرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے یہ گزارش کی: یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ نیچے قیام کریں اور ہم اوپر قیام کریں۔ بہتر یہی ہے کہ آپ بالائی حصے میں تشریف لے جائیں۔

نبی اکرم ﷺ کے حکم کے مطابق آپ کا سامان بالائی حصے میں منتقل کر دیا گیا۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بہت سی خصوصیات کے مالک تھے۔ آپ نے جہاد کو اپنے اوپر لازم کر لیا تھا۔ وہ یہ فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم ہلکے ہو یا بھاری ہو اس جہاد کے لئے نکل کھڑے ہو''۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں یا ہلکا ہو سکتا ہوں یا بھاری ہو سکتا ہوں۔ لہٰذا دونوں صورتوں میں میرے اوپر جہاد کرنا لازم ہے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے صرف ایک بار جہاد میں شرکت نہیں کی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ اس جہاد کے لشکر کا امیر ایک نوجوان کو بنایا گیا تھا اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ بات پسند نہیں آئی لیکن بعد میں انہیں اس بات کا زندگی بھر افسوس رہا کہ انہوں نے جہاد میں شرکت کیوں نہیں کی۔ وہ یہ فرمایا کرتے تھے: جو مرضی امیر ہو؟ میرا اس کے ساتھ کیا مطلب ہے؟

صحابہ کرام میں سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ' حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں

جبکہ تابعین میں سے سعید بن مسیّب' عروہ' سالم بن عبداللہ' ابوسلمہ' عطاء بن یسار' سالم بن یزید اور دیگر تابعین نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' قسطنطنیہ (موجودہ استنبول) پر حملے کی مہم کے دوران سن ۵۰ ہجری میں واصل بحق ہوئے اور آپ کو فصیل شہر کے پاس دفن کیا گیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبدالرحیم بن ابوزہیر بغدادی بزاز، ابویحییٰ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 255ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۸۷۲)۔

○ اسماعیل بن عمر واسطی، ابومنذر، نزیل بغداد: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۴۲)۔

○ ورقاء بن عمر الیشکری، ابوبشر کوفی، نزیل المدائن،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۰۳۶)۔

○ سعد بن سعید بن قیس بن عمرو انصاری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 141ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۳۶۹)۔

○ عمر بن ثابت انصاری، الخزرجی، مدنی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۷۱۴)۔

•••——•••——•••

167- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ

١٦٧-اخرجه الحازمي في (الاعتبار) ص (١٣٩) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد' واخرجه ابن ماجه (١/١١٧) كتاب الطهارة' باب الرخصة في ذلك في الكنيف' واباحته دون الصحاري' حديث (٣٢٣) نحو تلك الرواية' واما حديث ابي هريرة فقد اخرجه ابو داؤد (١/٤٩) كتاب الطهارة' باب كراهية استقبال القبلةعند قضاء الحاجة' الحديث (٨)' وابن ماجه (١/١١٤) كتاب الطهارة' باب الاستنجاء بالحجارة' الحديث (٣١٣)' والنسائي كتاب الطهارة' باب النهي عن الاستطابة بالروث' الحديث (٤٠)' واحمد (٢/٢٤٧' ٢٥٠)' وابو عوانة (١/٢٠٠)' والشافعي في (المسند) (٦٤)' والحميدي (٢/ ٤٣٤-٤٣٥)' وابن خزيمة (١/٤٣-٤٤)' وابن حبان (١٢٨)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (٤/٢٣٣)' وابن شاهين في (الناسخ والمنسوخ) (ص٨٣)' والبيهقي (١/٩١' ١٠٢)' والبغوي في (شرح السنة) (١/٢٧٢) من طرق عن ابن عجلان' عن القعقاع' عن ابي صالح' عن ابي هريرة مرفوعا بلفظ: (انما انا مثل الوالد اعلمكم' اذا ذهب احدكم الى الخلاء فلا يستقبل القبلة ولا يستدبرها) وصححه ابن خزيمة' وابن حبان' والبغوي- واما حديث ابن عمر-رضي الله عنهما-: فقد تقدم برقم (١٦٥)' وسياتي برقم (١٦٨)-

وفي الباب عن جماعة من الصحابة منهم: عبد الله بن الحارث بن جزء' ومعقل بن ابي الهيثم وسهل بن حنيف' وسهل بن سعد' واسامة بن زيد' ورجل من الانصار-

حديث عبد الله بن الحارث بن جزء الزبيدي: اخرجه ابن ماجه (١/١١٥) كتاب الطهارة' باب النهي عن استقبال القبلة بغائط وبول' حديث رقم (٣١٧) وابن ابي شيبة (١/١٥١)' واحمد (٤/١٩٠-١٩١)' وبن شاهين في (الناسخ والمنسوخ) ص (٨٣-بتحقيقنا)' من طرق عن الليث' عن يزيد بن ابي حبيب' عن عبد الله بن الحارث قال: انا اول من سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول: (لا يبولن احدكم مستقبل القبلة)- وانا اول من حدث الناس بذلك- وذكره البوصيري في (الزوائد) (١/١٢٤)' وقال: هذا اسناد صحيح' وقد حكم بصحته ابن حبان' والحاكم' وابو ذر الهروي وغيرهم' ولا اعرف له علة-

حديث معقل بن ابي الهيثم: اخرجه ابن ابي شيبة (١/١٥١)' وابو داؤد (١/١٩) كتاب الطهارة' باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة' حديث (١٠)' وابن ماجه (١/١١٥) كتاب الطهارة' باب النهي عن استقبال القبلة بالغائط' والبول' حديث (٣١٩)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (٤/٢٣٢)' وابن عبد البر في (التمهيد) (١/٣٠٤)' والبيهقي (١/٩١) من طريق عمرو بن يحيى المازني' ثنا ابو زيد مولى الثعلبيين عنه بلفظ: (نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نستقبل القبلتين بغائط او بول)- وسنده ضعيف' لجهالة ابي زيد مولى الثعلبيين- قال الحافظ في (التقريب) (٢/٤٢٥): ابو زيد مولى بني ثعلبة' قيل: اسمه الوليد' مجهول- (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِىْ عِيسٰى قَالَ قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ عَجِبْتُ لِقَوْلِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ . قَالَ وَمَا قَالا قُلْتُ

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَاتَسْتَدْبِرُوهَا

وَقَالَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ذَهَبَ مَذْهَبًا مُوَاجِهَ الْقِبْلَةِ

فَقَالَ اَمَّا قَوْلُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَفِى الصَّحْرَاءِ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى خَلْقًا مِّنْ عِبَادِهٖ يُصَلُّوْنَ فِى الصَّحْرَاءِ فَلَا تَسْتَقْبِلُوهُمْ وَلَاتَسْتَدْبِرُوهُمْ وَاَمَّا بُيُوتُكُمْ هٰذِهِ الَّتِىْ تَتَّخِذُونَهَا لِلنَّتْنِ فَاِنَّهٗ لا قِبْلَةَ لَهَا .

عِيسَى بْنُ اَبِىْ عِيسٰى هُوَ الْحَنَّاطُ وَهُوَ عِيسَى بْنُ مَيْسَرَةَ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

☆☆ عیسیٰ بن ابوعیسیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کہا: مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول' اور نافع کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کردہ روایت' پر بڑی حیرت ہوتی ہے۔ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا: ان دونوں حضرات نے کیا بات بیان کی ہے؟ تو میں نے جواب دیا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تو یہ فرماتے ہیں: (قضائے حاجت کے وقت) قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہ کرو'

جبکہ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا: آپ قضائے حاجت کے لیے بیت الخلاء تشریف لے گئے' جس کا رخ قبلہ کی طرف تھا۔

تو امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات ارشاد فرمائی: جہاں تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کا تعلق ہے' تو وہ صحرا کے بارے میں ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو صحرا میں نماز ادا کرتے ہیں' تو تم لوگوں کو استنجاء کرتے ہوئے ان کی طرف رخ یا پیٹھ نہیں کرنی چاہیے' لیکن جہاں تک گھروں میں بنائے جانے والے بیت الخلاء کا تعلق ہے' تو ان میں قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ کرنے کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔

حديث سهل بن حنيف: اخرجه احمد (۳/۴۸۷)' والدارمي (۱/۱۳۵)' والحاكم (۳/۴۱۲) من طريق ابن جريج' عن عبد الكريم بن ابي المخارق' ان الوليد بن مالك اخبره' ان محمد بن قيس' مولى: سهل بن حنيف اخبره' ان سهلا اخبره ان النبي ﷺ بعثه' قال: (انت رسولي الى اهل مكة' قل: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرا عليكم السلام' ويامركم بثلاث: لا تحلفوا بغير الله' واذا تخليتم فلا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها' ولا تستنجوا بعظم ولا ببعرة)- وذكر الهيثمي في (المجمع) (۱/۲۰۸)' وقال: رواه احمد' وفيه عبد الكريم بن ابي المخارق' وهو ضعيف- اه- ينظر التقريب (۱/۵۱۶)-

حديث سهل بن سعد: اخرجه الطبراني في (الكبير) (۶/رقم ۵۷۳۵)' والعقيلي في: (الضعفاء) (۳/۱۰۳- ۱۰۴) من طريق الواقدي' ثنا عبد الحكيم بن عبد الله بن ابي فروة' عن العباس بن سهل' عن ابيه مرفوعا بلفظ: (اذا ذهب احدكم الى الخلاء' فلا يستقبل القبلة ولا يستدبرها)- والواقدي علة الحديث- وذكر الهيثمي في (المجمع) (۱/۲۰۸)' وقال: فيه الواقدي' وهو ضعيف-

حديث اسامة بن زيد: اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۴/۱۶۵) من طريق عبد الله بن نافع عن ابيه' عن اسامة بن زيد' ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان تستقبل القبلة بغائط او بول- قال يحيى: ضعيف' وقال البخاري: فيه نظر' وقال: منكر الحديث- وقال النسائي: متروك الحديث- اسند ذلك ابن عدي في ترجمة عبد الله بن نافع من (الكامل)-

حديث الرجل من الانصار: اخرجه مالك (۱/۱۹۳) رقم (۲)' عن نافع' عن رجل من الانصار' ان رسول الله صلى الله عليه و.. نهى' ان تستقبل القبلة لغائط' او بول-

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عیسیٰ بن ابوعیسیٰ نامی راوی حناط ہیں اور یہ عیسیٰ بن میسرہ ہے جو ضعیف راوی ہے۔

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے دومختلف روایات کے بارے میں امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا وضاحتی بیان نقل کیا ہے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف درج ذیل ہے:

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ

عامر بن شراحیل بن عبد بن ذی کبار

انہوں نے ان سے احادیث روایت کی ہیں:

سعد بن ابی وقاص-سعید بن زید-ابوموسیٰ الاشعری-عدی بن حاتم-اسامة بن زید-ابومسعود البدری-ابو ہریرة-ابو سعید-عائشة-جابر بن سمرة-ابن عمر-عمران بن حصین-مغیرة بن شعبة-عبد اللہ بن عمرو-جریر بن عبد اللہ-ابن عباس-کعب بن عجرة-عبد الرحمٰن بن سمرة-سمرة بن جندب-نعمان بن بشیر-براء بن عازب-زید بن ارقم-بریدة بن حصیب-حسن بن علی-حبشی بن جنادة-الاشعث بن قیس الکندی-وہب بن خنبش طائی-عروة بن مضرس-جابر بن عبد اللہ-عمرو بن حریث-ابو سریحة غفاری-میمونة-ام سلمة-اسماء بنت عمیس-فاطمة بنت قیس-ام ہانی-ابوجحیفة السوائی-عبد اللہ بن ابواوفی-عبد اللہ بن یزید الانصاری-عبد الرحمٰن بن ابزی-عبد اللہ بن الزبیر-المقدام بن معد یکرب-عامر بن شہر-عروة بن الجعد البارقی-عوف بن مالک الاشجعی-عبد اللہ بن مطیع بن الاسود العدوی-انس بن مالک-محمد ابن صیفی-ان کے علاوہ پچاس صحابہ کرام ہیں۔

انہوں نے ان سے بھی احادیث روایت کی ہیں:

علقمة-الاسود-الحارث الاعور-عبد الرحمٰن بن ابولیلیٰ-القاضی شریح اور ایک بڑی تعداد ہے۔

ان سے احادیث روایت کرنے والے حضرات یہ ہیں:

الحکم-حماد-ابواسحاق-داود بن ابوہند-ابن عون واسماعیل بن ابوخالد-عاصم الاحول-مکحول الشامی-منصور بن عبد الرحمٰن

طبقات ابن سعد 246/6 ، طبقات خلیفة ت 1144، تاریخ البخاری 450/6 ، تاریخ البخاری الصغیر 243/1 ، 253، 254، المعارف 449، المعرفة والتاریخ 592/2 ، =(*) =اخبار القضاة 413/2 ، المنتخب من ذیل المذیل للطبری 635، الجرح والتعدیل القسم الاول من المجلد الثالث 322، الاکلیل 145/8 ، الحلیة 310/4 ، طبقات الشافعیة للعبادی 58، تاریخ بغداد 12/227 ، طبقات الفقہاء للشیرازی 81، سمط اللآلی 751، الجمع بین رجال الصحیحین 377، تاریخ ابن عساکر (عاصم عائذ) 138-الاصل (س) 8 / 342 ب، طبقات فقہاء الیمن 70، اللباب 21/2 ، معجم البلدان (شعب)-فیات الاعیان 12/3 ، تہذیب الکمال ص 642، تاریخ الاسلام 130/4 ، تذکرة الحفاظ 74/1 ، العبر 127/1 ، تذہیب التہذیب 2/ 114 آ، البدایة والنہایة 9/230 ، غایة النہایة ت 1500، طبقات المعتزلة 130، 139، تہذیب التہذیب 65/5 ، النجوم الزاہرة 253/1 ، طبقات الحفاظ للسیوطی ص 32، خلاصة تذہیب التہذیب 184، شذرات الذہب 126/1 ، تہذیب ابن عساکر 141./7

ہمدانی-عطاء بن سائب-مغیرۃ بن مقسم-محمد بن سوقۃ-مجالد-یونس بن ابواسحاق-ابن ابولیلیٰ-ابو حنیفۃ-عیسیٰ بن ابوعیسیٰ حناط-عبداللہ بن عیاش منتوف-ابوبکر الہذلی-اوران کے علاوہ بہت سے افراد ہیں۔

آپ اپنے وقت کے امام اپنے زمانے کے علامہ ہیں۔آپ کی کنیت ابوعمرو ہمدانی ہے آپ شعبی کے اسم سے منسوب ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے چھ سال گزرنے کے بعد آپ کی پیدائش ہوئی تھی اور ایک قول کے مطابق آپ سن ۲۱ ہجری میں پیدا ہوئے ہیں۔

امام ذہبی فرماتے ہیں: آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز بھی ادا کی ہے۔ان کے علاوہ انہوں نے دیگر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بھی زیارت کی ہے۔ابوحصین بیان کرتے ہیں: میں نے شعبی سے بڑا فقیہ کوئی شخص نہیں دیکھا۔

ابومجلز بیان کرتے ہیں: میں نے شعبی سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا اور نہ سعید بن مسیب نہ طاؤس نہ عطاء نہ حسن بصری اور نہ ابن سیرین (ان سے بڑے ہیں)۔میں نے ان سب کو دیکھا ہوا ہے۔

ابوبکرہ ہذلی بیان کرتے ہیں: شیخ ابن سیرین نے مجھ سے کہا: تم شعبی کی صحبت اختیار کرو کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بکثرت صحابہ موجود تھے اس زمانے میں بھی ان سے فتویٰ لیا جاتا تھا۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: لوگوں میں بڑے عالم تین ہوئے ہیں۔حضرت عباس رضی اللہ عنہ اپنے زمانے میں شعبی اپنے زمانے میں اور ثوری اپنے زمانے میں۔

عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما شعبی کے پاس سے گزرے تو اس وقت وہ غزوات سے متعلق کوئی روایت بیان کر رہے تھے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تو اس طرح بیان کر رہا ہے جیسے ہمارے ساتھ وہاں موجود تھے بلکہ یہ اس بارے میں مجھ سے زیادہ اچھے طریقے سے یاد رکھے ہوئے ہیں اور زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

عاصم بن سلیمان بیان کرتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس کو اہل کوفہ اہل بصرہ اہل حجاز بلکہ دیگر تمام علاقوں کی احادیث کے بارے میں شعبی سے زیادہ علم ہو۔

مشہور روایات کے مطابق امام شعبی کا انتقال ۱۰۴ ہجری میں ہوا۔اس وقت ان کی عمر ۸۲ سال کے لگ بھگ تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حاتم بن اسماعیل مدنی، ابواسماعیل حارثی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 187ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۲۰۷)۔

168- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ ظَهَرْتُ عَلٰى اِجَّارٍ عَلٰى بَيْتِ حَفْصَةَ فِي سَاعَةٍ لَمْ اَظُنَّ اَحَدًا يَخْرُجُ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَاطَّلَعْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ.

☆☆ واسع بن حبان بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو میں نے یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا' ایک ایسے وقت میں جب مجھے یہ گمان تھا کہ اس وقت میں کوئی گھر سے نہیں نکلتا۔ جب میں نے توجہ کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے (قضائے حاجت) کر رہے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن حبان ابن منقذ انصاری، مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 121ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۹۰۶)۔

○ واسع بن حبان ابن منقذ بن عمرو انصاری، المازنی، مدنی، یہ صحابی ابن صحابی ہیں :بعض نے کہا ہے: یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۲۸)(۳)۔

20- بابٌ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ

باب: استنجاء کے احکام

169- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبُو يَعْقُوبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى التَّوْاَمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاتَّبَعَهُ عُمَرُ بِكُوزٍ مِّنْ مَّاءٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنِّي لَمْ اُؤْمَرْ اَنْ اَتَوَضَّاَ كُلَّمَا بُلْتُ وَلَوْ فَعَلْتُ كَانَتْ سُنَّةً.

۱۶۹- اخرجه ابو داؤد (۱/۵۸) کتاب الطهارة' باب في الاستبراء' حديث (۴۲)' وابن ماجه (۱/۱۱۸) کتاب الطهارة' باب من بال ولم يمس ماء' حديث (۳۲۷)' وابن ابي شيبة (۱/۵۴)' والبيهقي (۱/۱۱۳) کتاب الطهارة من حديث عائشة- قال النووي في (المجموع) (۲/۱۱۵): حديث ضعيف-

لَا بَاْسَ بِهٖ تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُوْ يَعْقُوْبَ التَّوْاَمُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ حَدَّثَ بِهٖ عَنْهُ جَمَاعَةٌ مِّنَ الرُّفَعَاءِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک برتن میں پانی لے کر آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا' میں جب بھی پیشاب کروں تو فوراً وضو کرلوں' اگر میں نے ایسا کیا تو یہ چیز سنت بن جائے گی۔

اس روایت کو دیگر سند کے ہمراہ بھی نقل کیا گیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خلف بن ہشام بن ثعلب مقری، بغدادی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 299ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التقیب ص (۳۰۰)۔

○ عبداللہ بن یحییٰ بن سلمان ثقفی، ابویعقوب التوءم، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۵۵۶)۔

○ عبداللہ بن عبیداللہ بن عبداللہ بن ابوملیکہ ابن عبداللہ بن جدعان : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 117ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۵۲۴)۔

○ میمونہ بنت ولید بن حارث انصاریہ، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۳۷۳)۔

170- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ اَخْبَرَنِىْ عُتْبَةُ بْنُ اَبِىْ حَكِيْمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ اَيُّوْبَ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِىْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ

(فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ) فَقَالَ

يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَثْنٰى عَلَيْكُمْ خَيْرًا فِى الطُّهُوْرِ فَمَا طُهُوْرُكُمْ هٰذَا . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَتَوَضَّاُ لِلصَّلَاةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَهَلْ مَعَ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِهٖ . قَالُوْا

لَا غَيْرَ اَنَّ اَحَدَنَا اِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ اَحَبَّ اَنْ يَّسْتَنْجِىَ بِالْمَاءِ .فَقَالَ هُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوْهُ .
عُتْبَةُ بْنُ اَبِىْ حَكِيْمٍ لَيْسَ بِقَوِيٍّ.

☆☆ طلحہ بن نافع بیان کرتے ہیں: حضرت ابوایوب انصاری' حضرت جابر بن عبداللہ انصاری اور حضرت انس بن مالک انصاری (رضی اللہ عنہم) نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس آیت کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے۔(آیت یہ ہے:)

''اس میں وہ لوگ ہیں جو اس بات کو پسند کرتے ہیں: وہ اچھی طرح پاکیزگی حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے انصار کے گروہ! اللہ تعالیٰ نے طہارت حاصل کرنے کے حوالے سے تمہاری بہت تعریف کی ہے' تمہارا طہارت حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نماز کے لیے وضو کرتے ہیں جنابت کی حالت میں غسل کر لیتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اس کے علاوہ تمہارا کوئی اور بھی طریقہ ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! البتہ جب ہم میں سے کوئی شخص پاخانہ کرتا ہے' تو وہ اس بات کو پسند کرتا ہے' وہ پانی کے ذریعے استنجاء کرے۔تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی وجہ یہی ہوگی' تم اسے اختیار کیے رکھنا۔
اس روایت کا راوی عتبہ بن ابوحکیم مستند نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن شبیب بن زیاد، ابوبکر بزاز یعرف بابن ابوشیبۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 317ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۱/۵)(۲۳۷۹)۔

۱۷۰- اخرجه ابن ماجه (۱۲۷/۱) کتاب الطهارة' باب الاستنجاء بالماء' الحدیث (۳۵۵)' وابن الجارود (ص ۲٤) کتاب الطهارة' باب الاستنجاء بالماء' الحدیث (٤۰)' والحاکم (۱۵۵/۱) کتاب الطهارة' والبیهقي (۱۰۵/۱) کتاب الطهارة' باب الجمع في الاستنجاء بین المسح بالاحجار والغسل بالماء من حدیث طلحة بن نافع' قال: حدثني ابو ایوب' وجابر بن عبد الله' وانس بن مالك الانصاریون: (ان هذه الآیة لما نزلت: (فیه رجال یحبون ان یتطهروا والله یحب المطهرین) (التوبة: ۱۰۸) فقال رسول الله صلى الله علیه وسلم: (یا معشر الانصار' ان الله قد اثنى علیکم خیرًا في الطهور' فما طهورکم هذا؟ قالوا: یا رسول الله نتوضا للصلوة ونغتسل من الجنابة' فقال رسول الله صلى الله علیه وسلم: فهل مع ذلك غیره؟ قالوا: لا' غیر ان احدنا اذا خرج من الغائط احب ان یستنجي بالماء' فقال رسول الله صلى الله علیه وسلم: هو ذاك فعلیکموه)- وقال الحاکم: (صحیح الاسناد ولم یخرجاه)' ووافقه الذهبي- وقال البوصیري في (الزوائد) (۱۵۰/۱): هذا اسناد ضعیف' عتبة بن ابي حکیم ضعیف' وطلحة لم یدرك ابا ایوب- اه- وعتبة بن ابي حکیم ذکره الحافظ في (التقریب) (۴/۲): صدوق یخطئ کثیرًا- وقال الزیلعي في (نصب الرایة) (۲۱۹/۱): اسناده حسن- اما طلحة بن نافع' فقال ابو حاتم: لم یسمع ابو سفیان من ابي ایوب شیئًا' واما انس فیحتمل' واما جابر فان شعبة یقول: سمع ابو سفیان من جابر اربعة احادیث-

○ ابوحارث محمد بن عمرو بن مسعدة البیروتی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 295ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الانساب (۱/ ۴۲۸)۔

○ محمد بن شعیب بن شابور اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، دمشقی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۵۴)(۵۹۹۶)۔

○ عتبۃ بن ابوحکیم ہمدانی ابوالعباس الاردنی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 140ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۵۷)(۴۴۵۹)۔

○ طلحۃ بن نافع واسطی، ابوسفیان الاسکاف، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۶۵)(۳۰۵۲)۔

•••——•••——•••

21- باب الْاَسْآرِ

باب: (جانوروں کے) جوٹھے پانی کا حکم

171- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّاَ بِمَا اَفْضَلَتِ السِّبَاعُ .

اِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ اَبِى يَحْيٰى ضَعِيفٌ .وَتَابَعَهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِى حَبِيبَةَ وَلَيْسَ بِالْقَوِىِّ فِى الْحَدِيثِ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے جوٹھے پانی سے وضو کیا ہے۔

اس روایت کا راوی ابراہیم ابن ابویحیٰ ہے' جو ضعیف ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۷۱- اخرجه عبد الرزاق (۱/ ۷۷) كتاب الطهارة' باب الماء ترده الكلاب والسباع' حديث (۲۵۲) بهذا الاسناد' واشار اليه البيهقي في الكبرى (۱/ ۲۴۹-۲۵۰) من طريق ابراهيم بن ابي اسحاق ثم قال: مختلف في ثقته' وضعفه اكثر اهل العلم بالحديث' وطعنوا فيه' وكان الشافعي يبعده عن الكذب- اه- وقد ورد من طريق الشافعي عن ابراهيم' كما سياتي عند المصنف في التالي-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن حصین اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوسلیمان مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 135ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۵)(۱۷۸۹)۔

○ حصین والد دواد، یہ ''لین الحدیث'' ہیں۔ یہ ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۸۴)(۴۳۰)۔

•••——•••——•••

172- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَوَضَّأُ بِمَا اَفْضَلَتِ الْحُمُرُ قَالَ وَبِمَا اَفْضَلَتِ السِّبَاعُ .

ابْنُ اَبِيْ حَبِيْبَةَ ضَعِيْفٌ اَيْضًا وَهُوَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا ہم گدھوں کے جوٹھے پانی سے وضو کرلیا کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: درندوں کے جوٹھے پانی سے (بھی وضو) کرلیا کرو۔

اس روایت کا راوی ابن ابی حبیبہ' ضعیف ہے' اس کا نام ابراہیم بن اسماعیل بن ابوحبیبہ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن سالم القداح، ابوعثمان مکی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۷۹)(۲۳۲۸)۔

○ ابراہیم بن اسماعیل بن ابوحبیۃ انصاری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 165ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۴)(۱۰۴۷)۔

•••——•••——•••

۱۷۲- اخرجہ البیہقی فی الکبرٰی (۱/۲۴۹) کتاب الطہارۃ' باب سور سائر الحیوانات سوی الکلب والخنزیر فی المعرفۃ (۱/۳۱۲-۳۱۳) کتاب الطہارۃ' باب سور ما لا یوکل لحمہ سوی الکلب والخنزیر رقم (۳۶۷) وفی بیان خطا من اخطا علی الشافعی ص (۱۳۱)۔

173- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ قَالَ وَحَدَّثَ الشَّافِعِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ بِهٰذَا نَحْوَهٗ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ داؤد بن حصین سے منقول ہے۔

174- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْحِنَّائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ عَتَّابٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ خَالِدِ السَّمْتِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَّهُوَ اَخْبَثُ مِنْهُ . يُوْسُفُ السَّمْتِيُّ ضَعِيْفٌ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کتے کی قیمت ناپاک ہے اور وہ خو اس سے بھی زیادہ ناپاک ہے۔

اس روایت کا راوی یوسف سمتی ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن زید ابوبکر حنائی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱/۳۰۵)(۱۷۴)۔

○ محمد بن احمد بن داؤد بن سیار بن ابوعتاب ابوبکر المودب: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱/۳۰۱)(۱۶۵)۔

○ فضیل بن حسین بن طلحہ جحدری، ابوکامل، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 237ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۸۵)۔

○ ضحاک بن عباد: یہ راوی مجہول ہے۔

175- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَاْتِيْ دَارَ قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَدُوْنَهُمْ دَارٌ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْتِيْ دَارَ فُلَانٍ وَلَا تَاْتِيْ دَارَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِاَنَّ فِيْ دَارِكُمْ كَلْبًا . قَالُوْا فَاِنَّ

۱۷۴- لم اجد من خرجه من طريق عكرمة عن ابن عباس بهذا اللفظ غير المصنف- ولكن سياتي نحوه من طريق اخرى عن ابن عباس في كتاب البيوع. فانظر تخريجه هناك-

فِیْ دَارِهِمْ سِنَّوْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) السِّنَّوْرُ سَبُعٌ .

تَفَرَّدَ بِهٖ عِیْسَی بْنُ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ وَهُوَ صَالِحُ الْحَدِیْثِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ انصاریوں کے گھر تشریف لے گئے' ان کے گھروں سے پہلے جو گھر تھے (وہاں آپ تشریف نہیں لے کر گئے) تو یہ بات ان لوگوں کو گراں گزری' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ فلاں صاحب کے گھر تشریف لے آئے ہیں اور ہمارے گھر تشریف نہیں لائے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے: تمہارے گھر میں کتا موجود ہے' انہوں نے عرض کی: ان کے گھر میں بلی موجود ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلی درندوں میں شامل ہے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں عیسیٰ بن میسب نامی راوی منفرد ہیں اور یہ احادیث نقل کرنے میں قابل اعتماد ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سالم بن ابوامیۃ ، ابونضر ، مولی عمر بن عبیداللہ تیمی مدنی ، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 129ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۹)(۲۱۸۲)۔

○ عیسیٰ بن مسیّب بجلی: ان کے بارے میں امام ابوزرعہ رازی نے یہ کہا ہے یہ قوی نہیں ہے۔(۶/۲۸۸)(۱۶۰۰)۔

○ ابوزرعۃ بن عمرو بن جریر بن عبد اللہ بجلی کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۲۴)(۶)۔

176– حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِیْعَةَ جَمِیْعًا عَنْ عِیْسَی بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) السِّنَّوْرُ سَبُعٌ .

۱۷۵– اخرجه احمد (۲/۴۴۲) والحاكم (۱/۱۸۳) والعقيلي في الضعفاء (۳/۲۸۶–۲۸۷) في ترجمة عيسى بن المسيب والبيهقي في الكبرى (۱/۲۵۱– ۲۵۲) كتاب الطهارة' باب: ذكر الاخبار التي يتفرق بها الكلب- كلهم من طريق عيسى بن المسيب' عن ابي زرعة' عن ابي هريرة به- قال الحاكم: (وعيسى بن المسيب تفرد عن ابي زرعة الا انه صدوق ولم يجرح قط)- اه- وتعقبه الذهبي بقوله: (قال ابو داؤد ضعيف' وقال ابو حاتم: ليس بالقوي)- روى العقيلي عن يحيى بن معين انه قال: (عيسى بن المسيب ضعيف' وفي موضع آخر: ليس بشيء' كان اسد بن عمرو ولاه القضاء بخراسان) وذكر له الحديث السابق ثم قال: (فلايتابعه الا من هو مثله او دونه)- اه- قال الهيثمي في المجمع (۴/۴۷): (رواه احمد وفيه عيسى بن المسيب وثقه ابو حاتم وضعفه غيره)- اه- وابو حاتم لم يوثقه انما قال فيه: في الجرح والتعديل (۶/۲۸۸) (محله الصدق ليس بالقوي)- اه-

وَقَالَ وَكِيعٌ الْهِرُّ سَبُعٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بلی درندہ ہے۔
ایک روایت میں بلی کے لیے لفظ ''هر'' استعمال ہوا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ربیعۃ کلابی، کوفی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 190ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۴۴)(۵۹۱۴)۔

○ مسلم بن جنادۃ بن سلم السوائی ابوالسائب کوفی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 254ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹۶)(۶۶۷۷)۔

22- باب وُلُوْغِ الْكَلْبِ فِي الْإِنَاءِ

باب: کتے کا برتن میں منہ ڈالنا

177- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ وَّاَبُو رَزِينٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ .

صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ شخص اسے سات مرتبہ دھوئے۔

۱۷۷- اخرجه مسلم (۹۹/۲- الابي) كتاب الطهارة' باب حكم ولوغ الكلب- الحديث (۲۷۹)- والنسائي (۵۳/۱) كتاب الطهارة' باب الامر باراقة ما في الاناء اذا ولغ فيه الكلب' وفي (۱۷۶/۱) كتاب المياه' باب سور الكلب' واحمد في المسند (۲۵۳/۲' ۴۲۴)' وابن حبان في صحيحه (۱۱۱/٤) رقم (۱۲۹۶)' وابن الجارود في المنتقى رقم (۵۱)' وابو عوانة (۲۰۷/۱)' والبيهقي في الكبرى (۲۳۹/۱) كتاب الطهارة' باب الدليل على ان سور الكلب نجس- كلهم من طريق الاعمش' عن ابي صالح وابي رزين' به-

واخرجه ابن ابي شيبة (۱۷۳/۱)' ومن طريق ابن ماجه (۱۳۰/۱) كتاب الطهارة وسننها' باب غسل الاناء من ولوغ الكلب- الحديث (۳۶۳) من طريق ابي معاوية عن الاعمش' عن ابي رزين وحده' عن ابي هريرة' به-

ورواه الطحاوي (۲۱/۱) من طريق حفص' عن الاعمش' به كذلك' ورواه الطبراني في الصغير (۹۳/۱) من طريق عبد الرحمن الرواسي' عن الاعمش' عن ابي رزين' به' واخرجه الطيالسي (۴۲/۱) عن شعبة' عن الاعمش' عن ابي صالح وحده' به-

یہ روایت ''صحیح'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباس بن ولید بن نصر نرسی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 238ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۸۹)(۳۲۱۰)۔

○ عبدالواحد بن زیاد عبدی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 176ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۳۰)(۴۲۶۸)۔

○ ذکوان، ابوصالح السمان الزیات، مدنی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 101ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۳)(۱۸۵۰)۔

○ مسعود بن مالک، ابورزین اسدی، کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 85ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۳۶)(۶۶۵۶)۔

توضیح مسئلہ:

یہاں اس باب میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے برتن میں کتے کے منہ ڈالنے کا حکم بیان کیا ہے۔

جس برتن میں کتا منہ ڈال لے' اس کا حکم کیا ہوگا؟

اس بارے میں اہلِ علم میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام ابن شہاب زہری' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: اگر کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے اور اس برتن میں پانی موجود ہو' تو وہ پانی بدستور پاک رہے گا اور اس وقت اس کے ساتھ وضو کرنا اور غسل کرنا جائز ہوگا' جب اس پانی کے علاوہ کوئی پانی موجود نہ ہو۔

لیکن بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے' اس پانی کے ساتھ وضو کر لینے کے ہمراہ احتیاط کے طور پر تیمم بھی کیا جائے گا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: ایسے برتن کو دھونے کا حکم (امر تعبدی) ہے' اس کا پانی کے پاک ہونے یا نہ ہونے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

فقہائے مالکیہ کتے کے جوٹھے کے پاک ہونے کی دلیل یہ دیتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے برتن کو سات مرتبہ دھونے کا حکم دیا ہے' اگر وہ برتن ناپاک ہوتا تو نجاست کے بارے میں حکم یہ ہے: جتنی مرتبہ دھونے سے نجاست زائل ہو جائے' اتنی

مرتبہ دھونا لازم ہوگا' لیکن جب امر تعبدی کے طور پر کسی چیز کو دھونے کا حکم دیا جائے تو وہ ایک سے زیادہ مرتبہ ہوسکتا ہے' جیسے وضو کے دوران اعضائے وضو کو دو یا تین مرتبہ دھویا جاتا ہے' حالانکہ ایک مرتبہ دھو لینے سے مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔

علامہ بدرالدین محمود عینی نے یہ بات بیان کی ہے' امام بخاری بھی اسی بات کے قائل ہیں: کتے کا جوٹھا ناپاک نہیں ہوتا ہے۔

علامہ عینی نے یہ بات تحریر کی ہے: احناف کے نزدیک نہ تو کتے کے جوٹھے برتن کو سات مرتبہ دھونا واجب ہے اور نہ ہی اسے پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ صاف کرنا واجب ہے۔

احناف نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے: کتے کے جوٹھے کو سات مرتبہ دھونے کی حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے' جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کے حوالے سے کتے کے جوٹھے برتن کو تین مرتبہ دھونے کی روایت' جو قولی طور پر بھی ہے اور فعلی طور پر بھی ہے' منقول روایت کے طور پر بھی ہے اور ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی ہے۔ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ہی ثابت ہے۔

ان میں سے بعض روایات امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہیں۔

جن میں ایک روایت میں یہ ذکر ہے' حضرت ابوہریرہ نے خود یہ فتویٰ دیا ہے' کتے کے جوٹھے برتن کو تین مرتبہ دھویا جائے گا۔

اس سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے' سات مرتبہ دھونے کے حکم والی روایت یا تو منسوخ ہوگی' کیونکہ اس روایت کے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں اور اصول یہ ہے' جب راوی کا اپنا فتویٰ اس کی نقل کردہ روایت کے خلاف ہو' تو پھر وہ روایت حجت شمار نہیں ہوتی ہے۔

کیونکہ کسی بھی صحابی کے بارے میں یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فرمان سنا ہو اور پھر خود ہی اس کے خلاف حکم دے دیا ہو' یا اس کے خلاف عمل کیا ہو' کیونکہ اگر وہ ایسا کرتے ہیں' تو اس کے نتیجے میں ان کی عدالت ساقط ہو جائے گی۔ اس لیے ہمیں یہی ماننا پڑے گا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک کتے کے جوٹھے برتن کو سات مرتبہ دھونے کی روایت منسوخ ہوگی اور فقہائے احناف بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام یحییٰ بن شرف نووی ''شرح صحیح مسلم'' میں تحریر کرتے ہیں:

''اس باب کی احادیث سے یہ پتہ چل جاتا ہے' جب کسی برتن میں کتا منہ ڈال لے تو وہ برتن نجس ہو جاتا ہے اور اسے دھونا واجب ہو جاتا ہے۔

یہ ہمارا (یعنی شافعی فقہاء کا) امام مالک' امام احمد اور جمہور فقہاء کا مسلک ہے (یعنی سات مرتبہ دھونا واجب ہونا' جمہور فقہاء کا مسلک ہے) اس کے برعکس امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: ایسے برتن کو تین مرتبہ دھو لینا کافی ہوتا ہے''۔

ہم اس سے پہلے یہ وضاحت کر چکے ہیں' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جو فتویٰ دیا ہے وہ کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہے۔

178- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ وَّاَبِيْ رَزِيْنٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُهْرِقْهُ وَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ . صَحِيْحٌ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ وَّرُوَاتُهٗ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ اس برتن میں موجود چیز کو بہا دے اور اس برتن کو سات مرتبہ دھولے۔

اس روایت کی سند صحیح اور حسن ہے اور اس کے تمام راوی مستند ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن الخلیل الخزاز ابوعبداللہ کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۹)(۴۴۵)۔

○ علی بن مسہر قرشی کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 189ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۰۵)(۴۸۳۴)۔

179- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

۱۷۹- اخرجه ابو داؤد في سننه (۱۹/۱) كتاب الطهارة' باب الوضوء بسور الكلب' الحديث (۷۲) من طريق المعتمر بن سليمان' وحماد بن زيد' جميعًا عن ايوب' عن محمد' عن ابي هريرة موقوفاً' كما رواه المصنف- ورواه ابو عبيد في الطهور' رقم (۲۰٤) منطريق ابن علية' عن ايوب' عن ابن سيرين' عن ابي هريرة موقوفاً' وزاد فيه: (اولهن او آخرهن بالتراب' والهر مرة)- وقد اخرجه الترمذي (۱۵۱/۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في سور الكلب' الحديث (۹۱) حدثنا سوار بن عبد الله العنبري' حدثنا المعتمر بن سليمان قال: سمعت ايوب يحدث' عن محمد بن سيرين' عن ابي هريرة...... فذكره مرفوعًا بالشك' وقد رواه ايضًا الطحاوي في شرح المعاني (۲۱/۱): حدثنا ابن ابي داؤد قال: ثنا المقدمي' ثنا المعتمر بن سليمان' عن ايوب' عن محمد' عن ابي هريرة مرفوعاً- ايضاً- وقال: (اولهن بالتراب) من غير شك- ورواه بالشك- ايضاً- الشافعي في الام (۱/٤٥) كتاب الطهارة' باب الماء الراكد' والحميدي (۲/٤۲۸) رقم (۹٦۸)' والبيهقي في الكبرٰى (۱/۲٤۱)' وابو نعيم في (الحلية) (۹/۱۵۸)' والبغوي في (شرح السنة) (۱/۳۷۸) رقم (۲۸۹- بتحقيقنا) من طريق ابن عيينة' عن ايوب' عن ابن سيرين' عن ابي هريرة مرفوعاً-

وقد رواه عبد الرزاق (۹٦/۱) رقم (۳۳۱)' واحمد في المسند (۲/۲٦۵) من طريق معمر بن راشد' عند ايوب' به مرفوعًا ايضاً- وروى احمد في المسند (۲/٤۸۹): ثنا محمد بن جعفر' قال: وسئل عن الاناء يلغ فيه الكلب؟ قال: ثنا سعيد بن ابي عروبة' عن ايوب' عن ابن سيرين' عن ابي هريرة...... فذكره مرفوعاً- وسياتي من طريق الاوزاعي عن ابن سيرين رقم (۱۸۱)' ومن طريق قرة عن ابن سيرين رقم (۱۸۲) ومن طريق لقتادة عنه رقم (۱۸۳)-

زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْكَلْبِ يَلِغُ فِي الْإِنَاءِ قَالَ يُهْرَاقُ وَيُغْسَلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ .
صَحِيحٌ مَوْقُوفٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کتے کے بارے میں یہ روایت منقول ہے: جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو وہ فرماتے ہیں: اس کے اندر موجود چیز کو بہا دیا جائے اور اس برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے۔
یہ روایت صحیح ہے اور ''موقوف'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حجاج بن ابویعقوب یوسف بن حجاج ثقفی، بغدادی المعروف بابن الشاعر، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 259ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۲۵)(۱۱۴۹)۔

•••———•••———•••

180- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ . وَيُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ طُهُورُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيهِ يُغْسَلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ الْاُولٰى بِالتُّرَابِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے' اسے سات مرتبہ دھولیا جائے' جس میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ذریعے صاف کیا جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یزید بن سنان بن یزید تمیمی، ابوفروۃ الرھاوی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 155ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۶۶)(۲۶۵)۔

○ سعید بن بشیر ازدی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوعبدالرحمٰن، او ابوسلمۃ الشامی، :علم ''اسماء الرجال'' کے

۱۸۰- لم اجد من خرجه من طريق الحسن عن ابي هريرة غير المصنف' وفيه (خالد بن يحيى) ذكره ابن عدي في الكامل (۳/ ۸۸۲)' وقال: (ولخالد هذا غير ما ذكرت من الحديث افرادات وغرائب عمن يحدث عنه' وليس بالكثير' وارجو انه لا باس به' لا ني لم ار في حديثه متنا منكرا)- اه- وقال الذهبي في الميزان (۲/ ۴۳۱- بتحقيقنا): (صويلح لا باس به)- اه- وقد رواه غيره عن قتادة عن ابن سيرين' كما سياتي عند المصنف رقم (۱۸۳)-

ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 169ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۷۴)(۲۲۸۹)

•••——•••——•••

181– حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ ابْنِ سِيْرِينَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ اَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلاهُنَّ بِالتُّرَابِ .

اَلْاَوْزَاعِيُّ دَخَلَ عَلَى ابْنِ سِيْرِينَ فِيْ مَرَضِهِ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی شخص کے برتن کو پاک کرنے کا طریقہ' جب اس میں کتے نے منہ ڈال دیا ہو' یہ ہے: اسے سات مرتبہ دھولے اور اس میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ذریعے صاف کرے۔

امام اوزاعی' ابن سیرین کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے تھے جب وہ بیمار تھے۔ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن سیرین سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

—•—•—•—

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بشر بن بکر تنیسی، ابوعبداللہ بجلی۔ دمشقی الاصل، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 205ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۶۸)(۶۸۳)۔

•••——•••——•••

182– حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَحَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِينَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طُهُوْرُ الْاِنَاءِ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْهِ يُغْسَلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ الْاُوْلٰى بِالتُّرَابِ وَالْهِرَّةُ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ . قُرَّةُ شَكَّ .هٰذَا صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: برتن کو پاک کرنے کا طریقہ' جب

۱۸۱– اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۲۴۰/۱) كتاب الطهارة' باب ادخال التراب في احدى غسلاته- وفي السنن الصغرى (۷۰/۱) رقم (۹۷) من طريق الاوزاعي عن ابن سيرين' عن ابي هريرة مرفوعاً- وانظر الحديث (۱۷۹)-

۱۸۲– اخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار (۲۱/۱)' والبيهقي في الكبرٰى (۲۴۷/۱)' والحاكم في المستدرك (۱۶۰/۱) من طريق الضحاك بن مخلد' ابي عاصم النبيل' عن قرة بن خالد' عن ابن سيرين' عن ابي هريرة مرفوعاً- قال الحاكم: (صحيح الاسناد على شرط الشيخين)- اه- وانظر تخريج الحديث (۱۷۹)-

اس میں کتے نے منہ ڈال دیا ہو' یہ ہے: اس برتن کو سات مرتبہ دھولیا جائے' جس میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ذریعے صاف کیا جائے' اگر بلی نے منہ ڈالا ہو' تو اسے ایک یا دو مرتبہ دھولیا جائے۔

یہ شک قرہ نامی راوی کو ہے' اور یہ روایت مستند ہے۔

183- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِيْرِيْنَ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ

اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِی الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ السَّابِعَةُ بِالتُّرَابِ .

وَهٰذَا صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تم اسے سات مرتبہ دھولو اور ساتویں مرتبہ مٹی کے ذریعے صاف کرو۔

یہ روایت مستند ہے۔

184- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

185- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ الْاُوْلٰى بِالتُّرَابِ .

هٰذَا صَحِيْحٌ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ صاف کیا جائے۔

یہ روایت مستند ہے۔

186- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ

۱۸۳–اخرجه ابو داؤد (۱/۱۹) كتاب الطهارة' باب البول في الماء الراكد' الحديث (۷۳) ومن طريق البيهقي (۱/۲٤۱) كتاب الطهارة' باب ادخال التراب في احدى غسلاته- من طريق ابان بن يزيد العطار- حدثنا قتادة عن ابن سيرين عن ابي هريرة مرفوعاً- كما رواه النسائي (۱/۱۷۷–۱۷۸) كتاب الطهارة' باب تعفير الاناء بالتراب من ولوغ الكلب فيه من طريق سعيد ابن ابي عروبة' عن قتادة' عن ابن سيرين' عن ابي هريرة' مرفوعاً-

۱۸٦–واخرجه النسائي (۱/۱۷۷): كتاب المياه' باب تعفير الاناء بالتراب من ولوغ الكلب فيه' والبيهقي (۱/۲٤۱) كتاب الطهارة' باب ادخال التراب في احدى غسلاته' والدارقطني (۱/٦٤) كتاب الطهارة' باب: ولوغ الكلب في الاناء' الحديث (٤)- كلهم من طريق معاذ بن هشام' عن ابيه' عن قتادة' عن خلاس' عن ابي رافع' عن ابي هريرة مثله- وقال البيهقي: (هذا حديث غريب ان كان حفظه معاذ فهو حسن' لان التراب في هذا الحديث لم يروه ثقة' غير ابن سيرين' عن ابي هريرة' وانما رواه غير هشام' عن قتادة' عن ابن سيرين' كما مضى)-

هِشَامٍ حَدَّثَنِی اَبِی عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ اَبِی رَافِعٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِی الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ .

هٰذَا صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھولو اور پہلی مرتبہ مٹی کے ذریعے (دھونا)۔

یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خلاس ابن عمرو بصری، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۰/۱)(۱۸۲)۔

○ نفیع صائغ، ابورافع مدنی، نزیل البصرۃ، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۶/۲)(۱۴۱)۔

187- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا لَهُمْ وَلَهَا . فَرَخَّصَ فِی كَلْبِ الصَّيْدِ وَفِی كَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِی الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّالثَّامِنَةَ عَفِّرُوْهُ فِی التُّرَابِ .

صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۸۷- اخرجه احمد (۸۶/٤)، والدارمي (۱۸۸/۱) كتاب الطهارة، باب في ولوغ الكلب، ومسلم (۲۳۵/۱) كتاب الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب، الحديث (۹۳/ ۲۸۰)، وابو داؤد (۵۹/۱) كتاب الطهارة، باب الوضوء بسور الكلب، الحديث (۷٤)، والنسائي (۱۷۷/۱) كتاب الطهارة، باب تعفير الاناء بالتراب من ولوغ الكلب فيه، وابن ماجه (۱۳۰/۱) كتاب الطهارة، باب غسل الاناء من ولوغ الكلب، الحديث (۳٦٥)، وابن ابي شيبة (۱۷٤/۱)، وابو عوانة (۲۰۸/۱)، وابن حبان (۱۲۹۸/٤)، وابن الجارود (۵۲)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۳/۱)، والبيهقي، وابن حزم في (المحلى) (۱۱۰/۱)، وابن عبد البر في (التمهيد) (٤۰٤/۸)، وابن عدي في (الكامل) (۱۲٦۱/۳)، والبغوي في (شرح السنة) (۳۷۸/۱) من طرق عن شعبة، عن ابي التياح، عن مطرف، عن عبد الله بن مغفل- وقال الحافظ في (التلخيص) (۲٤/۱) قال ابن منده: اسناد مجمع على صحته-

ارشاد فرمایا: لوگوں کو اس سے کیا فائدہ' پھر نبی اکرم ﷺ نے شکاری کتے' بکریوں کی حفاظت کے لیے کتے کو پالنے کی
زت دی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھولو اور آٹھویں مرتبہ مٹی کے ساتھ رگڑ لو''۔

یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

یانِ حدیث کا تعارف:

○ بہز بن اسد عمی، ابوالاسود بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے
یں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب''
افظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۰۹)(۱۴۹)۔

○ مطرف بن عبداللہ بن الشخیر ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے
رے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 95ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب''
افظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۵۳)(۱۱۷۱)۔

188- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْحِنَّائِيُّ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ
ـرَم حَدَّثَنَا الْجَارُودُ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
لَّمَ) اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اِحْدَاهُنَّ بِالْبَطْحَاءِ .

اَلْجَارُوْدُ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال
ے تو وہ شخص اسے سات مرتبہ دھولے اور ان میں سے ایک مرتبہ اسے ریت کے ذریعہ (رگڑ کر صاف کرے)۔

اس روایت کا راوی جارود' یزید کا بیٹا ہے اور ''متروک'' ہے۔

اخرجه الطبراني في الاوسط كما في مجمع البحرين (۱/ ۳۰۸) رقم (۳۷۳) حدثنا محمود' ثنا الخضر' ثنا الجارود' ثنا اسرائيل' عن ابي
ـاق' عن هبيرة بن يريم عن علي قال: فذكره مرفوعاً- قال الطبراني: لا يروى عن علي الا بهذا الاسناد-

قال الهيثمي في المجمع (۱/ ۲۹۱): (رواه الطبراني في الاوسط من طريق الجارود عن اسرائيل والجارود لم اعرفه)- اه - قال
ـافظ في التلخيص (۱/ ٦٦): (اسناده ضعيف فيه الجارود بن يزيد وهو متروك)- اه -

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمود بن محمد بن عبد العزیز، ابو محمد مروزی: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 291ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۹۴/۱۳) (۷۰۷۸)۔

○ الجارود بن یزید۔ ابو علی العامری نیشاپوری، : علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 230ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۱۰۸/۲) (۱۴۳۰)۔

○ اسرائیل بن یونس بن ابو اسحاق سبیعی ہمدانی، ابو یوسف کوفی: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 160ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۴/۱) (۴۶۰)۔

○ ہبیرۃ بن یریم شیبانی الخارفی ابو حارث کوفی، : علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۵/۲) (۵۱)۔

•••——•••——•••

189- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْكَلْبِ يَلِغُ فِي الْاِنَاءِ اَنَّهُ يَغْسِلُهُ ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کتوں کے بارے میں یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو آدمی اسے تین مرتبہ (شاید یہ الفاظ ہیں:) پانچ مرتبہ یا شاید (یہ الفاظ ہیں:) سات مرتبہ دھولے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد الوہاب بن ضحاک نیشاپوری، : علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابو الفضل احمد

۱۸۹- اخرجه الشافعي في الام (۶/۱)، واحمد (۴۶۰/۲)، والبخاري (۳۶۸/۱) كتاب الوضوء، باب اذا شرب الكلب في الاناء- الحديث (۱۷۲)- ومسلم (۱۸۵/۲) كتاب الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب، الحديث (۲۷۹)، والنسائي (۵۲/۱-۵۳) كتاب الطهارة، باب سور الكلب وابن ماجه (۳۶۴/۱) كتاب الطهارة وسننها، باب: غسل الاناء من ولوغ الكلب، الحديث (۳۶۴)، والبيهقي في الكبرىٰ (۲۴۰/۱)، وابن الجارود رقم (۵۰)، وابن حبان في صحيحه (۱۰۹/۴) رقم (۱۲۹۴)، والبغوي في شرح السنة (۲۷۸/۱) من طرق عن ابي الزناد، عن الاعرج، عن ابي هريرة مرفوعاً-

علی بن حجر عسقلانی' (۵۲۸/۱)(۱۴۰۲)۔

○ عبداللہ بن ذکوان قرشی، ابوعبدالرحمٰن، مدنی، المعروف بابی الزناد، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 117ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۱۳/۱)(۲۸۶)۔

○ عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج، ابوداود مدنی، مولی ربیعۃ بن حارث، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۰۱)(۱۱۴۲)۔

•••——•••——•••

190- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَغْسِلُ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا .

تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ وَغَيْرُهُ يَرْوِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعًا . وَهُوَ الصَّوَابُ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ شخص اسے تین مرتبہ دھوئے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پانچ مرتبہ دھولے یا سات مرتبہ دھولے۔

اس روایت کو اسماعیل نامی راوی سے نقل کرنے کے حوالے سے عبدالوہاب نامی راوی منفرد ہیں اور یہ راوی ''متروک الحدیث'' ہیں۔

دیگر راویوں نے اسماعیل نامی راوی کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے اور اس میں یہی الفاظ ہیں:''اس کو سات مرتبہ دھولو'' اور یہی روایت درست ہے۔

——•——•——

بیانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن اسحاق واسطی، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۷۳/۱)(۳۳۹)۔

•••——•••——•••

191- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ وَحَدَّثَنَا بِهِ أَبِي حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرٍو الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ

بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ . وَهٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے جس میں آپ ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''تم اسے سات مرتبہ دھولو''۔

یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالوہاب بن نجدۃ حوطی ابومحمد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 232ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۲۹/۱)(۱۴۰۸)۔

192- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ .وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاَهْرِقْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

هٰذَا مَوْقُوْفٌ وَّلَمْ يَرْوِهِ هٰكَذَا غَيْرُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تم اس میں موجود پانی کو بہادو اور پھر اسے تین مرتبہ دھولو۔

یہ روایت ''موقوف'' ہے اور عبدالملک نامی راوی کے علاوہ اور کسی نے اس طرح (''موقوف'' روایت کے طور پر) نقل نہیں کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسباط بن محمد بن عبدالرحمٰن بن خالد بن میسرۃ قرشی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابومحمد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 195ھ میں ہوا' ان

۱۹۲- اخرجه المصنف هنا من طريق سعدان عن اسحاق الازرق' عن عبد الملك' به موقوفاً- وقد خالفه الحسين بن علي الكرابيسي' فرواه عن اسحاق الازرق' ثنا عبد الملك بن ابي سليمان' عن عطاء' عن ابي هريرة مرفوعاً- اخرجه ابن عدي في الكامل (۷۷۶/۲)' وابن الجوزي في العلل (۳۳۲/۱- ۳۳۳) رقم (۵۴۴)' وقال ابن الجوزي: (هذا حديث لا يصح' لم يرفعه عن اسحاق غير الكرابيسي' وهو ممن لا يحتج بحديثه' واصل هذا انه موقوف)- اه- وقد رواه الطحاوي في شرح الآثار (۲۳/۱): حدثنا اسماعيل بن اسحاق قال: ثنا ابو نعيم قال: ثنا عبد السلام بن حرب عن عبد الملك' عن عطاء' عن ابي هريرة في الاناء يلغ فيه الكلب او الهر' قال: (يغسل ثلاث مرار)- وقد رواه ايضاً الدارقطني من طريق ابن فضل عن عبد الملك' به' وسياتي بعد هذا- قال البيهقي في معرفة السنن (۳۱۰/۱- ۳۱۱)

کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۳/۱)(۳۶۱)۔

○ اسحاق بن یوسف بن مرداس مخزومی واسطی، المعروف بالازرق، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 195ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۳/۱)(۴۵۰)۔

•••——•••——•••

193- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِى الْاِنَاءِ اَهْرَاقَهُ وَغَسَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگر کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو آدمی اس میں موجود پانی کو بہا دے اور اس برتن کو تین مرتبہ دھولے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن فضیل بن غزوان ضبی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوعبدالرحمٰن کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 195ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۰۰/۲)(۲۲۸)۔

•••——•••——•••

23- باب سُؤْرِ الْهِرَّةِ

باب: بلی کا جوٹھا

194- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَمُرُّ بِهِ الْهِرَّةُ فَيُصْغِي لَهَا الْاِنَاءَ فَتَشْرَبُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا .

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَعْقُوْبُ هٰذَا هُوَ اَبُوْ يُوْسُفَ الْقَاضِي .وَعَبْدُ رَبِّهِ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ وَهُوَ ضَعِيْفٌ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات کوئی بلی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ جاتی تھی تو آپ برتن اس کی طرف بڑھا دیتے تھے اور وہ اس میں سے پانی پی لیتی تھی اور پھر آپ بلی کے جوٹھے پانی سے وضو کرلیا کرتے تھے۔

ابوبکر نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس روایت کے راوی یعقوب ہیں یہ قاضی ابویوسف ہیں' اور عبدربہ نامی راوی عبداللہ

بن سعید مقبری ہیں' جوضعیف ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن صالح بن محمد بن مسلم جہنی، ابوصالح مصری، کاتب اللیث، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 222ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۲۳/۱)(۳۸۱)۔

○ عبداللہ بن سعید بن ابوسعید، المقبری، ابوعبادلیثی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۱۹/۱)(۳۴۴)۔

195- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فِىْ سُؤْرِ السِّنَّوْرِ يُهَرَاقُ وَيُغْسَلُ الْإِنَاءُ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ .مَوْقُوْفٌ.

★★ بلی کے جھوٹے کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ہے: اس پانی کو بہادیا جائے اور اس برتن کو ایک مرتبہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) دومرتبہ دھولیا جائے۔

یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

١٩٤-اخرجه البيهقي في الكبرٰى (٢٤٧/١) كتاب الطهارة' باب سور الهرة- من طريق الدارقطني بهذا الاسناد- واخرجه البزار (١٤٤/١-كشف) رقم (٢٧٥)' وابن شاهين في (الناسخ والمنسوخ) (ص ١٠٩- بتحقيقنا) من طريق عبد الله بن سعيد المقبري عن ابيه' عن عروة بن الزبير' عن عائشة قالت: (كان رسول الله صلى الله عليه وسلم تمر به الهرة فيصغي لها الاناء' ثم يتوضا بفضلها)-و عبد الله بن سعيد ضعيف- قال الذهبي في (المغني) (٢٠٤/١): تركوه- وقال الحافظ في (التقريب) (٤١٩/١): متروك- ولكن تابعه عبد الحميد بن عمران بن ابي انس' عن ابيه عن عروة' به- اخرجه البزار (١٤٥/١- كشف) رقم (٢٧٦)' والدارقطني (٧٠/١) من طريق الواقدي محمد بن عمر عن عبد الحميد' به' وذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد) (٢١٩/١) وعزاه للبزار' وضعفه بمحمد بن عمر الواقدي- وسياتي عند المصنف رقم (٢١٤)-

وله طريق آخر عن عائشة: من طريق ابي يوسف القاضي عن ابي حنيفة' عن حماد' عن ابراهيم' عن الشعبي' عنها به- اخرجه ابن شاهين في (الناسخ والمنسوخ) ص (١٠٩- بتحقيقنا) من طريق ابراهيم بن الحجاج' عن ابي يوسف' به' وذكره الحافظ في (التلخيص) (٤٢/١) وقال: وفيه انقطاع' قلت: وهو بين عامر وعائشة' كما قال ابو حاتم وابن معين- وينظر (جامع التحصيل) (ص٢٠٤) للحافظ العلائي- ورواه الطبراني في الاوسط كما في مجمع البحرين (٣٠٧/١) رقم (٣٧٢): حدثنا موسى' ثنا محمد بن المبارك' ثنا عبد العزيز بن محمد الدراوردي' عن داؤد بن صالح' عن ابيه' عن عائشة' والطحاوي (١٩/١): حدثنا علي بن معبد' ثنا خالد بن عمرو الخرساني' قال: ثنا صالح بن حسان' قال: ثنا عروة بن الزبير عن عائشة (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصغي الاناء للهر' ويتوضا بفضله)- قال الهيثمي في المجمع (٢١٦/١): (رواه البزار والطبراني في الاوسط ورجاله موثقون)- اهـ- وسياتي من طريق اخرى عند المصنف رقم (٢١٣)-

١٩٥-اخرجه بهذا اللفظ الطحاوي في شرح المعاني (٢٠/١) قال: حدثنا ابو بكرة قال: ثنا وهب بن جرير' به- وقد تقدم تخريجه رقم (١٨٢)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ وہب بن جریر بن حازم بن زید، ابوعبداللہ ازدی، بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 206ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۳۸)(۱۰۹)۔

•••——•••——•••

196- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْهِرُّ فِى الْاِنَاءِ فَاَهْرِقْهُ وَاغْسِلْهُ مَرَّةً.

★★ محمد بن سیرین' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں' انہوں نے فرمایا ہے: جب کوئی بلی کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تم اس میں موجود پانی کو بہادو اور اسے ایک مرتبہ دھولو۔

197- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ فِى الْهِرِّ يَلِغُ فِى الْاِنَاءِ قَالَ اغْسِلْهُ مَرَّةً وَّاَهْرِقْهُ.

★★ محمد بن سیرین' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: انہوں نے بلیوں کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر وہ کسی برتن میں منہ ڈال دے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اسے ایک مرتبہ دھولو اور اس میں موجود پانی کو بہادو۔

198- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِىُّ .وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِىُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ فِى السِّنَّوْرِ اِذَا وَلَغَ فِى الْاِنَاءِ قَالَ يَغْسِلُهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ .

لَيْثُ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمٍ لَيْسَ بِحَافِظٍ وَّهٰذَا مَوْقُوْفٌ وَّلَا يَصِحُّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ هٰذَا اَشْبَهُ اَنَّهٗ مِنْ قَوْلِ عَطَاءٍ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بلی کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب وہ کسی برتن میں منہ ڈال دے تو آدمی اسے سات مرتبہ دھولے۔

اس روایت کا راوی لیث بن ابوسلیم حافظ نہیں ہیں اور یہ روایت ''موقوف'' ہے' اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مستند طور پر منقول نہیں ہے' زیادہ امکان اس بات کا ہے' یہ عطاء کا اپنا قول ہے۔

۱۹۶- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱/۹۹) رقم (۳۴۴): حدثنا معمر به بالاسناد الآتي بعد هذا عند المصنف' وسياتي عند المصنف رقم (۲۰۲) بلفظ: (اغسله مرة او مرتين)-

۱۹۸- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۱/۳۷) (۳۳۹): حدثنا ابن علية' عن ليث' به- ومن طريق ابن ابي شيبة رواه ابن المنذر في الاوسط (۱/۳۰۰)' وسياتي عند المصنف رقم (۲۰۶) قال: ثنا ابو بكر النيسابوري' نا ابو الازهر' نا علي بن عاصم' نا ليث' به- ومن طريق رواه البيهقي في الكبرى (۱/۲۴۸) بهذا الاسناد-

199- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ فِي الْهِرِّ يَلَغُ فِي الْإِنَاءِ قَالَ يَغْسِلُهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

☆☆ حسن بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اُنہوں نے بلیوں کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جب وہ کسی برتن میں منہ ڈال دے تو آدمی اسے سات مرتبہ دھولے۔

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے بلی کے جوٹھے کے بارے میں شیخ عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ نقل کیا ہے' ان کا تعارف درج ذیل ہے:

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے ان سے ''مرسل'' روایات نقل کی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم -حضرت ابوبکر-عتاب بن اسید-عثمان بن عفان-فضل بن عباس-اور ایک بڑی تعداد شامل ہے۔

انہوں نے ان سے احادیث روایت کی ہیں:

عائشۃ-ام سلمۃ-ام ہانی-ابو ہریرۃ-ابن عباس-حکیم بن حزام-رافع بن خدیج-زید بن ارقم-زید بن خالد الجہنی-صفوان بن امیۃ-ابن الزبیر-عبداللہ بن عمرو-ابن عمر-جابر-معاویۃ-ابوسعید-ایک بڑی تعداد شامل ہے۔

عبید بن عمیر-یوسف بن ماہک-سالم بن شوال-صفوان بن یعلی بن امیۃ-مجاہد-عروۃ-ابن حنفیۃ-ایک بڑی تعداد شامل ہے۔

ان سے احادیث روایت کرنے والے حضرات یہ ہیں:

مجاہد بن جبر-ابو اسحاق سبیعی-ابوزبیر-عمرو ابن دینار-القدماء-الزہری-قتادۃ-عمرو بن شعیب-مالک بن دینار-الحکم بن عتیبۃ-سلمۃ بن کہیل- اعمش- ایوب سختیانی -مطر وراق-منصور بن زاذان-منصور بن معتمر-یحییٰ بن ابوکثیر-ابوحنیفۃ-جریر بن حازم-یونس بن عبید-اسامۃ بن زید لیثی-اسماعیل بن مسلم مکی-الاسود بن شیبان-ایوب بن موسی فقیہ-ایوب بن عتبۃ یمامی-بدیل بن میسرۃ-برد بن سنانو جعفر بن برقان-جعفر صادق-حبیب بن شہید-حجاج بن ارطاۃ-حسین معلم-خصیف جزری-رباح بن ابومعروف مکی-رقبۃ ابن مصقلۃ-الزبیر بن خریق-زید بن ابوانیسۃ-طلحۃ بن

۱۹۹-اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف (۱/۳۷) رقم (۳۴۲)-

طبقات ابن سعد 5/ 467، طبقات خلیفۃ 280 ؛ تاریخ البخاری 6/463، التاریخ الصغیر 1/ 277، تاریخ الفسوی 1/701، الجرح والتعدیل 6/330، طبقات الشیرازی 69 ؛- فیات الاعیان 3/ 261، تہذیب الکمال 938 ؛ تذہیب التہذیب 3/ 41 /1، تاریخ الاسلام =(*) 4 = /278، میزان الاعتدال 3/ 70، العبر 1/ 141، نکت الہمیان 199 ؛ البدایۃ 9/ 306، العقد الثمین 6/ 84، طبقات القراء 1/ 513، تہذیب التہذیب 7/ 199، النجوم الزاہرۃ 1/ 273، طبقات الحفاظ 309 ؛ خلاصۃ تذہیب الکمال 266 ؛ شذرات الذہب 1/ 147.

عمرو مکی-عباد بن منصور ناجی-عبد اللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوحسین-عبد اللہ ابن ابونجیح-عبد اللہ بن مؤمل مخزومی-الاوزاعی-عبد ملک بن ابوسلیمان-ابن جریج-عبد واحد بن سلیم بصری-عبد وہاب بن بخت-عبیداللہ بن عمر-عثمان بن اسود-عسل بن سفیان-عطاء خراسانی-عفیر بن معدان-عقبۃ بن عبد اللہ اصم-عکرمۃ بن عمار-علی بن حکم-عمارۃ بن ثوبان-عمارۃ بن میمون-عمر بن سعید بن ابوحسین-عمر بن قیس سندل-فطر بن خلیفۃ-قیس بن سعد-کثیر ابن شنظیر-اللیث بن سعد-مبارک بن حسان-ابن اسحاق-محمد بن جحادۃ-محمد بن سعید طائفی-محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ-محمد بن عبیداللہ عرزمی-مسلم بطین-معقل بن عبیداللہ جزری-مغیرۃ بن زیاد موصلی-موسیٰ بن نافع ابوشہاب کوفی- ہمام بن یحییٰ-عبد اللہ بن لہیعۃ-یزید بن ابراہیم تستری-ابوعمرو بن علاء-ابوملیح رقی اوران کے علاوہ دیگر بہت سے افراد ہیں۔

آپ کے والد ابو رباح کا نام اسلم تھا۔آپ کی کنیت ''ابومحمد'' تھی۔آپ خانوادۂ قریش کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

خالد نے ان کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ مجھے دوسو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کا شرف حاصل ہے۔

عمر بن سعید اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں رحمۃ اللہ علیہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں کسی مسئلے کا حل دریافت کرنے کیلئے کسی شخص کو بھیجا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے اہل مکہ! تم لوگ میرے پاس اکٹھے ہو جاتے ہو جبکہ تمہارے پاس عطاء موجود ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔تاہم اس میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر ہے۔

عمر بن سعید بیان کرتے ہیں: ان کی والدہ نے یہ بات بیان کی ہے۔انہوں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: عطاء بن ابی رباح مسلمانوں کا سردار ہے۔

ابو عاصم ثقفی بیان کرتے ہیں۔ میں نے ایک مرتبہ امام محمد بن الباقر کو لوگوں سے یہ فرماتے ہوئے سنا جو ان کے اردگرد اکٹھے تھے۔تم لوگ عطاء کے پاس جایا کرو۔اللہ کی قسم! وہ تمہارے حق میں مجھ سے زیادہ بہتر ہے۔

ایک روایت کے مطابق امام باقر فرماتے ہیں: جہاں تک ہو سکے عطاء سے استفادہ کرو۔

ایک روایت کے مطابق امام باقر فرماتے ہیں۔اس وقت روئے زمین پر مناسک حج کا کوئی بھی شخص عطاء سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔

ابراہیم بن عمر بیان کرتے ہیں: حج کے موقع پر حکومت کی طرف سے یہ اعلان ہوتا تھا: لوگوں کو فتویٰ صرف عطاء بن ابی رباح دیں گے اور اگر عطاء نہ ہوں تو عبداللہ بن ابونجیح دیں گے ۔شیخ ابوحازم بیان کرتے ہیں: فتویٰ دینے میں عطا کو تمام اہل مکہ پر فوقیت حاصل تھی۔

مشہور روایات کے مطابق عطاء بن ابی رباح کا انتقال 114 ہجری میں ہوا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن علی شروی۔انہوں نے عطاء کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ان کی روایات منکر ہوتی ہیں عقیلی کہتے

ہیں: ان کی روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۲/۲۵۲) (۱۸۹۴)۔

•••——•••——•••

200- حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ يَغْسِلُهُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً .

☆☆ سعید بن میتب فرماتے ہیں: آدمی اسے دومرتبہ (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تین مرتبہ دھولے۔

201- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ وَبَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِينَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طُهُوْرُ الْاِنَاءِ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ يُغْسَلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ الْاُولٰى بِالتُّرَابِ وَالْهِرُّ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ .

قُـرَّةُ شَكَّ .قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ كَذَا رَوَاهُ اَبُوْ عَاصِمٍ مَرْفُوْعًا وَرَوٰى غَيْرُهُ عَنْ قُرَّةَ وُلُوْغُ الْكَلْبِ مَرْفُوْعًا وَوُلُوْغُ الْهِرِّ مَوْقُوْفًا.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی برتن میں کوئی کتا منہ ڈال دے تو اسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے اسے سات مرتبہ دھولیا جائے' اور پہلی مرتبہ اسے مٹی کے ذریعے صاف کیا جائے' اور بلی کے بارے میں حکم یہ ہے اسے ایک مرتبہ یا دومرتبہ دھولیا جائے۔

یہ شک قرہ نامی راوی کو ہے۔

ابوبکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: ابوعاصم نامی راوی نے اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جبکہ دیگر راویوں نے کتے کے بارے میں حکم کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور بلی کے منہ ڈالنے کے حکم کو ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

202- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِیُّ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِءٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِينَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ فِی الْهِرِّ يَلَغُ فِی الْاِنَاءِ قَالَ اغْسِلْهُ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ .

وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بلی کے بارے میں یہ ارشاد فرماتے ہیں: جب وہ کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تم اسے ایک مرتبہ دھولو۔ (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) دومرتبہ دھولو۔

یہ روایت اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

۲۰۰-اخرجه عبد الرزاق فی مصنفه (۱/ ۹۹) رقم (۳۴۵) عن معمر عن قتادة قال: اغسله مرة او اهرقه- ورواه ايضا ابن ابی شيبة (۱/ ۲۸) كتاب الطهارة' باب من قال: لا يجزئ ويغسل منه الاناء الحديث (۳۴۵)

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن یوسف بن خالد ازدی، ابوحسن نیشاپوری المعروف بحمدان سلمی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 264ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۹/۱)(۱۴۵)۔

○ مسلم بن ابراہیم ازدی الفراھیدی، ابوعمرو بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 222ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۴۴/۲)(۱۰۷۰)۔

•••——•••——•••

203- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا عَلَّانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ اَخْبَرَنِىْ خَيْرُ بْنُ نُعَيْمٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

قَالَ يُغْسَلُ الْاِنَاءُ مِنَ الْهِرِّ كَمَا يُغْسَلُ مِنَ الْكَلْبِ .

هٰذَا مَوْقُوْفٌ وَلَايَثْبُتُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ . وَيَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ فِىْ بَعْضِ اَحَادِيْثِهِ اضْطِرَابٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ ارشاد فرماتے ہیں: بلی کے منہ ڈالنے پر برتن کو دھولیا جائے گا' بالکل اسی طرح جس طرح کتے کے منہ ڈالنے پر دھویا جاتا ہے۔

یہ روایت ''موقوف'' ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔

یحییٰ بن ایوب نامی راوی کی بعض روایات میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن حکم بن محمد بن سالم بن ابومریم الجمحی بالاولاء ابومحمد مصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 224ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۹۳/۱)(۱۴۲)۔

○ خیر بن نعیم بن مرۃ بن کریب حضرمی بصری، قاضی برقۃ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 137ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۰/۱)(۱۸۶)۔

۲۰۳- اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۶۲/۱) كتاب الطهارة' باب سور الهر' من طريق الدارقطني' ثم قال: (وقد روى عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ما لو حجة عليه في فتياه في الهرة ان صح ذلك' والا فهو محجوج بما تقدم من حديث ابي قتادة وعائشة)- اهـ-

204- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِیُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) یُغْسَلُ الْاِنَاءُ مِنَ الْهِرِّ كَمَا یُغْسَلُ مِنَ الْكَلْبِ .

قَالَ الشَّیْخُ لَا یَثْبُتُ هٰذَا مَرْفُوْعًا وَالْمَحْفُوْظُ مِنْ قَوْلِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بلی کے منہ ڈالنے پر برتن کو اسی طرح دھویا جائے گا جیسے کتے کے منہ ڈالنے پر دھویا جاتا ہے۔

شیخ (امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: یہ روایت ''مرفوع'' طور پر مستند نہیں ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر زیادہ مستند ہے اور اس بارے میں بھی اختلاف کیا گیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوحسن، علی بن محمد بن احمد بن حسن، بغدادی، الواعظ، المشهور بمصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 338ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۱۵/۳۸۱) (۲۰۴)۔

○ روح بن الفرج بن زکریا بن عبد اللہ بن بغدادی، ابوحاتم المودب، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے بارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۵۴) (۱۲۰)۔

•••——•••——•••

205- حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِیُّ حَدَّثَنَا الصَّاغَانِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُفَیْرٍ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ مَوْقُوْفًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

206- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا لَیْثُ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اِذَا وَلَغَ السِّنَّوْرُ فِی الْاِنَاءِ غُسِلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ .

مَوْقُوْفٌ لَا یَثْبُتُ .وَلَیْثٌ سَیِّءُ الْحِفْظِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بلی جس برتن میں منہ ڈال دے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھولیا جائے۔

یہ روایت ''موقوف'' ہے اور مستند طور پر منقول نہیں ہے۔

۲۰۴-اخرجه الطحاوي في شرح المعاني (۱/۲۰): حدثنا ربيع الجيزي قال: ثنا سعيد بن كثير بن عفير قال: نا يحيى بن ايوب' عن ابن جريج' عن عمرو بن دينار' عن ابي صالح السمان' عن ابي هريرة' قال: (يغسل الاناء من الهر كما يغسل من الكلب)- وقال البيهقي في الكبرى (۱/۲۴۸): (هكذا عن روح ابن الفرج عن ابن عفير مرفوعاً' وليس بشيء)- اه-

اس روایت کا راوی لیث' حافظے کے لحاظ سے مستند نہیں ہیں۔

207- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِىْ ابْنَ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ لَيْثٍ بِهٰذَا مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن کثیر بن عفیر، انصاری (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مصری، علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 226ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۰۴)(۲۴۴)۔

208- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَّابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ الْهِرَّ مِثْلَ الْكَلْبِ يُغْسَلُ سَبْعًا .قَالَ وَاَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ الْهِرُّ قَالَ هِىَ بِمَنْزِلَةِ الْكَلْبِ اَوْ شَرٌّ مِنْهُ.

☆☆ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: وہ بلی کے منہ ڈالنے پر بھی کتے کے منہ ڈالنے کی طرح برتن کو سات مرتبہ دھویا کرتے تھے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: بلی کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا: کتے کی مانند ہے یا شاید انہوں نے یہ فرمایا تھا: یہ اس سے زیادہ بری ہے۔

209- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبِىْ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ مُّجَاهِدٍ اَنَّهُ قَالَ فِى الْاِنَاءِ يَلَغُ فِيْهِ السِّنَّوْرُ قَالَ اغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

☆☆ مجاہد برتن میں بلی کے منہ ڈالنے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اس برتن کو سات مرتبہ دھولو۔

۲۰۸-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱/۹۸) رقم (۳۴۳) عن معمر' عن ابن طاوس' عن ابيه' في الهر يلغ في الاناء قال: بمنزلة الكلب يغسل سبع مرات- ومعناه عبد الرزاق (۱/۹۸) رقم (۳۴۲) عن ابن جريج قال: هو بمنزلة الكلب او شر منه-

۲۰۹-لم اجده عند غير المصنف- ولكن روى ابن ابي شيبة في المصنف (۱/۳۷) رقم (۳۴۲): حدثنا وكيع عن الحسن بن علي قال: سمعت عطاء يقول في الهر يلغ في الاناء: يغسله سبع مرات-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علاء بن ہلال بن عمرو بن ہلال باہلی، ابومحمد الرقی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۹۴)(۸۳۸)۔

○ علی بن معبد بن شداد الرقی، نزیل مصر، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 259ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۴)(۴۱۴)۔

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ بھی نقل کیا ہے' جن کا تعارف درج ذیل ہے:

حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ اپنے وقت کے جلیل القدر امام' علم قرأت اور تفسیر کے ماہرین کے استاد ہیں۔

آپ کا نام مجاہد بن جبر ہے۔ آپ سائب بن ابوسائب مخزومی کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ آپ کی کنیت ابوالحجاج ہے۔آپ مکہ مکرمہ کے رہنے والے تھے۔

آپ نے سیدہ عائشہ' حضرت ابوہریرہ' حضرت سعد بن ابی وقاص' حضرت عبداللہ بن عمرو' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت جابر بن عبداللہ' حضرت رافع بن خدیج اور دیگر کئی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے احادیث روایت کی ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں' آپ نے سب سے زیادہ استفادہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا ہے' جن سے آپ نے قرآن مجید' احادیث' فقہ' تفسیر کا علم حاصل کیا۔

آپ سے احادیث روایت کرنے والوں میں' آپ کے معاصرین میں سے طاؤس' عکرمہ اور عطاء بن ابی رباح شامل ہیں۔

ان کے علاوہ عمرو بن دینار' ابوزبیر' حکم بن عتبہ اور ایک بڑی جماعت شامل ہے۔

مجاہد بیان کرتے ہیں۔ میں نے تین مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے قرآن اس طرح پڑھا کہ ہر آیت پر ٹھہر کر ان سے سوال کیا: یہ کس بارے میں نازل ہوئی؟ اور کس طرح نازل ہوئی؟

طبقات ابن سعد 5/466 ، طبقات خلیفة ت 2535، تاریخ البخاری 7/411 ، المعارف 444، المعرفة والتاریخ 1/711، الجرح والتعدیل القسم الاول من المجلد الرابع 319، الحلیة 3/279 ، طبقات الفقهاء للشیرازی 69، تاریخ ابن عساکر 16/ 125 ب، تہذیب الاسماء واللغات القسم الاول من الجزء الثانی 83، تہذیب الکمال ص 1306، تاریخ الاسلام 4/190 ، تذکرة الحفاظ 1/ 86 ، العبر 1/125 ، تذهیب التہذیب 4/ 22 آ، البدایة والنهایة 9/224 ، العقد الثمین 7/132 ، غایة النهایة ت 2659، الاصابة ت 8363، تہذیب التہذیب 10/42 ، طبقات الحفاظ للسیوطی ص 35، خلاصة تذهیب التہذیب 369، شذرات الذهب 1/ 125.

قتادہ فرماتے ہیں: حلال وحرام کے سب سے بڑے عالم زہری ہیں۔اس کے سب سے بڑے عالم مجاہد ہیں۔

ابن سعد فرماتے ہیں: مجاہد' ثقہ' فقیہ' عالم' کثیر الحدیث ہیں۔

مجاہد کا انتقال 104 ہجری میں ہوا۔ان کے سن وفات کے بارے میں بعض دیگر اقوال بھی ہیں۔

انتقال کے وقت ان کی عمر ۹۳ برس تھی۔

•••———•••———•••

210- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا حَارِثَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَتَوَضَّأُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَقَدْ أَصَابَتْ مِنْهُ الْهِرَّةُ قَبْلَ ذٰلِكَ .

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات ایک ہی برتن سے وضو کرلیا کرتے تھے' جس میں سے بلی پہلے پانی پی چکی ہوتی تھی۔

یہ روایت ''صحیح'' ہے۔

211- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنِ الْهَيْثَمِ - يَعْنِي الصَّرَّافَ - عَنْ حَارِثَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ إِنَاءٍ قَدْ أَصَابَتْ مِنْهُ الْهِرَّةُ قَبْلَ ذٰلِكَ.

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن کے ذریعے وضو کرلیا کرتے تھے' جس میں سے بلی پہلے پانی پی چکی ہوتی تھی۔

———

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قیس بن ربیع اسدی، ابومحمد کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 164 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب''

۲۱۰- اخرجه ابن ماجه في سننه (۱۳۱/۱) كتاب الطهارة' باب الوضوء بسور الهرة والرخصة في ذلك' الحديث (۳٦۸): حدثنا عمرو بن رافع' واسماعيل بن توبة قالا: ثنا يحيى ابن زكريا بن ابي زائدة' به- ورواه ايضا عبد الرزاق في المصنف (۱۰۲/۱) رقم (۳٥٦) عن الثوري عن ابن ابي الرجال' به- قال البوصيري في الزوائد (۱٥٥/۱): (اسناده ضعيف' لضعف ابن ابي الرجال)- اه- وقال الحافظ في التلخيص (۷۰/۱): (فيه حارثة بن محمد وهو ضعيف)- اه- وقد رواه الخطيب في تاريخ بغداد (۱٤٦/۹) من طريق سلم بن المغيرة' ثنا مصعب بن ماهان' عن سفيان' عن هشام' عن ابيه' عن عائشة قالت: (توضات انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد قد اصابته الهرة قبل)- قال الحافظ في التلخيص (۷۰/۱): (فيه سلم بن المغيرة وهو ضعيف' قال الدارقطني: تفرد به عن مصعب بن ماهان' عن الثوري' عن هشام' عن ابيه' عن عائشة- والمحفوظ عن الثوري عن حارثة)-اه-

از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۸/۲)(۱۳۹)۔

○ ہیثم بن حبیب صیرفی، کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۶/۲)(۱۶۲)۔

•••——•••——•••

212- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ أَبُو حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُسَافِعٍ الْحَجَبِيُّ عَنْ مَنْصُورِ ابْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ هِيَ كَبَعْضِ أَهْلِ الْبَيْتِ . يَعْنِي الْهِرَّ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہ (بلی) ناپاک نہیں ہے بلکہ یہ گھر میں (بسنے والے جانوروں) کی طرح ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بلی کے بارے میں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبداللہ بن ابوجعفر رازی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۷۵/۲)(۳۶۶)۔

○ سلیمان بن مسافع الحجبی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۱۴/۳)(۳۵۱۴)۔

○ منصور بن عبدالرحمٰن بن طلحۃ بن حارث العبدری، حجبی مکی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 138ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۷۶/۲)(۱۳۸۸)۔

○ صفیۃ بنت شیبۃ بن عثمان بن ابوطلحۃ عبدریۃ، امام بخاری کہتے ہیں: اس خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کا سماع کیا ہے۔ جبکہ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے' اس خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا ہے۔ اس خاتون نے سیّدہ

۲۱۲- اخرجه ابن خزيمة (۱۰۲)، والحاكم (۱۶۰/۱)، والبيهقي (۲۴۶/۱)، من طريق سليمان بن مسافع، عن منصور بن صفية، عن امه، عن عائشة، به- وقال الحاكم: (اسناده صحيح)- ووافقه الذهبي، ورواه- ايضاً- العقيلي في الضعفاء (۱۶۱/۲)، وقال: وهذا يرويه عبد العزيز بن محمد الدراوردي، عن داؤد ابن صالح التمار، عن امه، عن عائشة وهو اصح من هذا الاسناد)- اه- وفي اسناد (سليمان بن مسافع)، قال العقيلي في الضعفاء: (لا يتابع عليه)-

ئشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات نقل کی ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۰۳)(۴)۔

•••——•••——•••

213- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ التَّمَّارِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِرَّةً أَكَلَتْ مِنْ هَرِيسَةٍ فَأَكَلَتْ عَائِشَةُ مِنْهَا وَقَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا .رَفَعَهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحٍ وَرَوَاهُ عَنْهُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَوَقَفَهُ عَلَى عَائِشَةَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ایک بلی نے ''ہریسہ'' میں سے کچھ کھا لیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بعد میں اس میں سے کھالیا اور یہ فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے' آپ بلی کے جوٹھے (پانی) کے ذریعے وضو کرلیا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تک ''موقوف'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر، مخزومی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 231ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۵۱)(۱۰۳)۔

○ داؤد بن صالح بن دینار التمار مدنی، مولی الانصار، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۳۲)(۱۷)۔

•••——•••——•••

214- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ كَانَ

۲۱۳- اخرجه ابو داؤد (۱/ ٦٠) كتاب الطهارة' باب سور الهرة' رقم (٧٦)' والطبراني في الاوسط (۱/ ٣٦)' والطحاوي في (مشكل الآثار) (۲/ ۲۷۰) والبيهقي (۱/ ۲٤٦- ۲٤۷)- كلهم من طريق الدراوردي بهذا الاسناد' وام داؤد بن صالح مجهولة- قال الطحاوي في (المشكل): ليست من اهل الروايات التي يوخذ عنها' ولا هي معروفة عند اهل العلم-

وله طريق ثالث عن عائشة- وقد تقدم تخريجه من طرق عن عائشة- انظر: (١٩٤)-

يُصْغِي إِلَى الْهِرَّةِ الْإِنَاءَ حَتَّى تَشْرَبَ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برتن کو بلی کی طرف انڈیل دیتے تھے اور بلی اس میں سے پانی پی لیتی تھی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلی کے جوٹھے کے ذریعے وضو کرلیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمران بن ابوانس قرشی، عامری، مدنی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 117ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۲/۲)(۵۱۵)۔

215- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ .وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدٍ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ دَخَلَ فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ لِتَشْرَبَ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا أَبُو قَتَادَةَ الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ قَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ.

☆☆ سیّدہ کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے کی اہلیہ تھیں' ایک مرتبہ

۲۱۵- اخرجہ مالك (۲۲/۱) كتاب الطهارة، باب الطهور للوضوء، الحديث (۱۳)، والشافعي في المسند (۲۲/۱) كتاب الطهارة، الباب الاول في المياه، الحديث (۳۹)، وفي (الام) (۸/۱)، واحمد (۳۰۳/۵)، وابو داؤد (۶۰/۱) كتاب الطهارة، باب سور الهرة، الحديث (۷۵)، والترمذي (۱۵۳/۱-۱۵٤) كتاب الطهارة، باب ما جاء في سور الهرة، الحديث (۹۲)، والنسائي (۵۵/۱) كتاب الطهارة، باب سور الهرة، وابن ماجه (۱۳۱/۱) كتاب الطهارة، باب الوضوء بسور الهرة، الحديث (۳۶۷)، وابن خزيمة (۵۵/۱) كتاب الطهارة، باب الرخصة في الوضوء بسور الهرة، الحديث (۱۰٤)، وابن حبان في (موارد الظمآن الى زوائد ابن حبان) كتاب الطهارة، باب في سور الهرة، الحديث (۱۲۱)، والحاكم (۱۶۰/۱) كتاب الطهارة، والبيهقي (۲٤۵/۱) كتاب الطهارة، باب سور الهرة، واخرجه ايضا عبد الرزاق (۳۵۳)، وابن ابي شيبة (۳۶/۱)، وابن سعد في (الطبقات) (٤۷۸/٤)، وابن عبد البر (۳۱۹/۱)، وابن حزم في (المحلى) (۱۱۷/۱)، والبغوي في (شرح السنة) (۳۷۶/۱)، وابن الجارود في (المنتقى) رقم (۶۰)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۸/۱-۱۹) وفي (المشكل) (۲۷۰/۳)- كلهم من طريق اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة، عن حميدة بنت عبيد، عن كبشة بنت كعب بن مالك، عن ابي قتادة، به- وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وقال العقيلي (۱٤۲/۲): هذا اسناد ثابت صحيح، وقال الحاكم: صحيح الاسناد ولم يخرجاه- وللحديث طريق آخر عن ابي قتادة-

اخرجه احمد (۳۰۹/۵)، والبيهقي (۲٤۶/۱) من طريق الحجاج بن ارطاة، عن قتادة بن عبد الله بن ابي قتادة، عن ابيه قال: (كان ابو قتادة يصغي الاناء للهر، فيشرب، ثم يتوضا به، فقيل له في ذلك، فقال: ما صنعت الا ما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع؟ وذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۲۱۷/۱) وقال: (رجاله ثقات، غير ان فيه الحجاج بن ارطاة وهو ثقة مدلس)-

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے تو اس خاتون نے ان کے لیے وضو کا پانی رکھا۔ اس دوران ایک بلی آئی تاکہ وہ اس میں سے پانی پی لے تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن اس کی طرف انڈیل دیا' اس بلی نے پانی پی لیا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے میری طرف دیکھا کہ میں ان کی طرف بڑے غور سے دیکھ رہی ہوں تو انہوں نے دریافت کیا: اے میری بھتیجی! کیا تم اس بات پر حیران ہو رہی ہو؟ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ (بلی) ناپاک نہیں ہے' بلکہ یہ تمہارے ہاں آنے جانے والے (پالتو) جانوروں میں سے ایک ہے۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت حارث بن ربعی رضی اللہ عنہ (حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ)

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے:

حارث بن ربعی بن بلدمہ بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب۔

آپ کی کنیت ''ابوقتادہ'' ہے اور آپ اسی کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔ آپ انصار کے قبیلے خزرج سے تعلق رکھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سواروں میں سے ایک تھے۔ بعض حضرات نے ان کا نام ''نعمان'' ذکر کیا ہے۔ (۱)

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن عیسیٰ بن نجیح بغدادی، ابویعقوب بن الطباع، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 214ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۶۰) (۴۲۴)۔

○ اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحۃ انصاری مدنی، ابویحییٰ، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 132ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۹) (۴۱۴)۔

○ حمیدۃ بنت عبید بن رفاعۃ انصاریۃ المدینۃ، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ

طبقات ابن سعد (15/6) طبقات خلیفۃ (ص 102) التاریخ الکبیر (258/2) الجرح والتعدیل (74/3) معجم الصحابۃ للبغوی (ق 50/ب) الثقات لابن حبان (73/3) المعجم الکبیر للطبرانی (270/3) المستدرک (380/3) معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم (ج 1 ق 161/ب) الاستیعاب (289/1، 1731/4) اسد الغابۃ (391/1، 250/5) سیر اعلام النبلاء (449/2) تجرید اسماء الصحابۃ (99/1، 194/2) الکاشف (325/3) الاصابۃ (155/7) التہذیب (204/12) التقریب (ص 666) الریاض المستطابۃ (ص 273)

ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۵۹۵)(۱۴)۔

•••——•••——•••

216- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا سُئِلَ عَنْ سُؤْرِ السِّنَّوْرِ فَقَالَ هِيَ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا بَأْسَ بِهِ .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ (یا شاید امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) سے بلی کے جوٹھے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ درندوں میں شامل ہے اور اس میں (یعنی اس کے جوٹھے میں) کوئی حرج نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مسعدۃ بن الیسع باہلی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۴۰۸)(۸۴۷۳)۔

○ جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب ہاشمی ابوعبداللہ، یہ امام جعفر صادق ہیں۔ ان کا انتقال 148ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۳۲)(۹۲)۔

○ محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب، ابوجعفر الباقر (یہ امام باقر رضی اللہ عنہ ہیں)،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 113ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۹۲)(۵۴۲)۔

24- باب التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوءِ

باب: وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا

217- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۲۱۶- اخرجه ابن ابي شيبة (۱/۳۷) كتاب الطهارة' باب من رخص في الوضوء بسور الهر' حديث (۳۳۶) عن علي بنحوه- وفي الباب ايضا عن انس وجابر- حديث انس: اخرجه الطبراني في (الصغير) (۱/۲۲۷-۲۲۸)' وابو نعيم في (اخبار اصفهان) (۲/۷۱) من طريق جعفر بن عنبسة الكوفي' ثنا عمر بن حفص المكي' عن جعفر بن محمد' عن ابيه' عن جده علي بن الحسين' عن انس بن مالك' عن النبي صلى الله عليه وسلم ولفظه: (يا انس' ان الهر من متاع البيت لن يقذر شيئاولا ينجسه)- وذكره الهيثمي في (المجمع) (۱/۲۱۹)' وقال: وفيه حفص بن عمر المكي' وثقه ابن حبان' وقال الذهبي: لا يدرى من هو- حديث جابر: اخرجه ابن شاهين في (الناسخ والمنسوخ) (ص۱۱۰- بتحقيقنا) من طريق محمد ابن اسحاق عن صالح' عن جابر قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع الاناء للسنور' فيلغ فيه' ثم يتوضا من فضله- ومحمد بن اسحاق مدلس' وقد عنعنه-

الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ وَّقَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَظَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَضُوْءًا فَلَمْ يَجِدُوْا فَقَالَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَا هُنَا مَاءٌ. فَاُتِىَ بِهٖ فَرَاَيْتُ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَضَعَ يَدَهٗ فِى الْاِنَاءِ الَّذِىْ فِيْهِ الْمَاءُ ثُمَّ قَالَ تَوَضَّئُوا بِسْمِ اللّٰهِ. فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَفُوْرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ وَالْقَوْمُ يَتَوَضَّئُوْنَ حَتّٰى فَرَغُوا مِنْ اٰخِرِهِمْ. قَالَ ثَابِتٌ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ تَرَاهُمْ كَانُوْا قَالَ نَحْوًا مِّنْ سَبْعِيْنَ رَجُلاً.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا تو انہیں پانی نہیں ملا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کہیں تھوڑا سا پانی بھی ہے؟ (وہ موجود تھا)' وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ مبارک اس برتن پر رکھا جس میں پانی موجود تھا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا نام لے کر وضو کرنا شروع کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے اور لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا' یہاں تک کہ سب لوگوں نے وضو کرلیا۔

ثابت نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اس وقت آپ کی تعداد کتنی تھی؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: (ہم) 70 کے قریب لوگ تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ثابت بن اسلم بنانی ابومحمد بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 123ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۱۵)(۱)۔

218– حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ يَزِيْدَ الظَّفَرِىُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ النَّجَّارِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا تَوَضَّاَ مَنْ لَمْ يَذْكُرِ

۲۱۷–اخرجه عبد الرزاق (۱۱/۲۷٦) برقم (۲۰۵۳۵)' ومن طريقه احمد (۳/۱٦۵)' والنسائي (۱/٦۱) كتاب الطهارة' باب التسمية عند الوضوء' وابو يعلى (۵/۳۷۹) برقم (۳۰۳٦)' وابن خزيمة (۱/۷٤) برقم (۱٤٤)' وابن حبان (۱٤/٤۸۲) كتاب التاريخ' باب: المعجزات' حديث (٦۵٤٤)-

۲۱۸–اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۱/٤٤) كتاب الطهارة' باب التسمية على الوضوء' والحافظ ابن حجر في نتائج الافكار (۱/۲۲٦)' كلاهما منطريق الدارقطني' به- وليس فيه عند البيهقي (وما آمن بي من لم يحبني ...... الخ)' وقال البيهقي: (هذا الحديث لا يعرف من حديث يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة الا من هذا الوجه' وكان ايوب بن النجار يقول: لم اسمع من يحيى بن ابي كثير الا حديثا واحداً' وهو حديث: (التقى آدم وموسى ......) ذكره يحيى بن معين فيما رواه عن ابن ابي مريم' فكان حديثه هذا منقطعًا والله اعلم)- اه- وقال الحافظ في نتائج الافكار: (هذا حديث غريب تفرد به الظفري ورواته من ايوب فصا عدًا مخرج لهم في الصحيح' لكن قال الدارقطني في الظفري: ليس بقوي) ثم ذكر الحافظ عن ابن معين مثل ما نقله البيهقي-

اسْمَ اللّٰهِ وَمَا صَلَّى مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ وَمَا آمَنَ بِي مَنْ لَمْ يُحِبَّنِي وَمَا أَحَبَّنِي مَنْ لَمْ يُحِبَّ الْأَنْصَارَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے شروع میں اللہ کا نام نہیں لیا' اس نے گویا وضو ہی نہیں کیا اور جس شخص نے وضو نہیں کیا اس نے گویا نماز ہی نہیں پڑھی اور جو شخص مجھ سے محبت نہیں رکھتا وہ گویا مجھ پر ایمان ہی نہیں لایا اور جو شخص انصار سے محبت نہیں کرتا گویا وہ مجھ سے بھی محبت نہیں کرتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمود بن محمد الظفری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے () طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۳۸۳)(۸۳۷۶)۔

○ ایوب بن النجار بن زیاد الحنفی، ابواسماعیل، قاضی الیمامۃ،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۱/۱)(۷۱۲)۔

219- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا رُبَيْحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ .

☆☆ ربیح بن عبدالرحمان اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو اس کے آغاز میں اللہ کا نام نہیں لیتا (یعنی بسم اللہ نہیں پڑھتا)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ کثیر بن زید الاسلمی، ابومحمد مدنی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

۲۱۹- اخرجه ابن ماجه (۱۳۹/۱) كتاب الطهارة' باب: ما جاء في التسمية في الوضوء' حديث (۳۹۷)' والترمذي في (العلل الكبير) ص (۳۳)' وابن ابي شيبة (۱/۲-۳)' واحمد (۴۱/۳)' وابو عبيد في كتاب الطهور ص (۱۴۳' ۱۴۴)' وابو يعلى (۲/۳۲۴) رقم (۱۰۶۰)' والدارمي (۱۴۱/۱) كتاب الطهارة' وعبد بن حميد في (المنتخب) من المسند ص (۲۸۵) رقم (۹۱۰)' والدارقطني وابن السني في (عمل اليوم والليلة) رقم (۲۶)' والطبراني في (الدعاء) (۹۷۲/۲) رقم (۳۸۰)' والحاكم (۱۴۷/۱) كتاب الطهارة' والبيهقي (۴۳/۱) كتاب الطهارة' باب التسمية على الوضوء- كلهم من طريق كثير بن زيد' ثنا ربيح بن عبد الرحمن بن ابي سعيد' عن ابيه' عن جده- قال ابن هانئ: قلت لا حمد بن حنبل: التسمية في الوضوء؟ قال: احسن شيء فيه حديث ربيح بن عبد الرحمن بن ابي سعيد' عن ابيه' عن ابي سعيد الخدري- وقال اسحاق ابن راهويه: هو اصح ما في الباب كما في (التلخيص) (۷۴/۱)' والحديث اخرجه الحافظ في (نتائج الافكار) (۲۳۰/۱) من طريق عبد ابن حميد' وقال: حديث حسن-

ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۳۱)(۱۱)۔

○ ربیع ابن عبدالرحمٰن بن ابوسعید الخذری مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۴۳)(۳۰)۔

○ عبدالرحمٰن بن ابوسعید الخذری، انصاری الخزرجی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 112ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۸۱)(۵۹۰)۔

•••——•••——•••

220- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِیُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ حَدَّثَنَا حَارِثَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِی السَّفَرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ الْاَحْمَرُ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ اَبِی الرِّجَالِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا مَسَّ طَهُوْرَهٗ يُسَمِّى اللّٰهَ .وَقَالَ اَبُوْ بَدْرٍ كَانَ يَقُوْمُ اِلَى الْوُضُوْءِ فَيُسَمِّى اللّٰهَ ثُمَّ يُفْرِغُ الْمَاءَ عَلٰى يَدَيْهِ.

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب وضو کے (برتن کو) چھونے لگتے تھے تو آپ پہلے بسم اللہ پڑھ لیتے تھے۔

ابو بدر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے (یعنی روایت میں یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم ﷺ جب وضو کے لیے اُٹھتے تھے تو بسم اللہ پڑھ لیا کرتے تھے' پھر برتن میں سے پانی اپنے ہاتھ پر اُنڈیلتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبیداللہ بن یزید بغدادی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 272ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۸۸)(۴۹۸)۔

○ جعفر بن زیاد الاحمر کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 167ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۳۰)(۸۱)۔

۲۲۰- اخرجه البزار (۱/۱۳۷- کشف) رقم (۲۶۱) وابن ابي شيبة (۱/۲) من طريق حارثة بن محمد عن عمرة عن عائشة بنحوه- والحديث ذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۱/۲۲۳) وقال: رواه ابو يعلى والبزار ومداره على حارثة بن محمد وقد اجمعوا على ضعفه-

221- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ . وَيَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ عَنْ اَبِيْ ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَبَاحَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَتْنِيْ جَدَّتِيْ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهُ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِيْ وَلَا يُؤْمِنُ بِيْ مَنْ لَمْ يُحِبَّ الْاَنْصَارَ .

قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ يُقَالُ اِنَّ اَبَاهَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ .

☆☆ رباح بن عبدالرحمان اپنی دادی کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس شخص کا وضو نہ ہو اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو آغاز میں اللہ کا نام نہ لے (یعنی بسم اللہ نہ پڑھے) اور وہ شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا جو مجھ پر ایمان نہ رکھے اور وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا جو انصار سے محبت نہ کرے۔

ابن صاعد نامی راوی یہ بیان کرتے ہیں: یہ بات کی گئی' اس خاتون کے والد حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ تھے۔

۲۲۱-اخرجه ابن ابي شيبة (۱/ ۳) والترمذي (۱/ ۳۷-۳۸) كتاب الطهارة: باب في التسمية عند الوضوء: حديث (۲۵) وفي (العلل الكبير) ص (۳۱) رقم (۱۶) وابن ماجه (۱/ ۱۴۰) كتاب الطهارة: باب: ما جاء في التسمية عند الوضوء: حديث (۳۹۸) وابو داؤد الطيالسي (۱/ ۵۱-منحة) رقم (۱۶۷) واحمد (۴/ ۷۰) والطحاوي في (شرح معني الآثار) (۱/ ۲۶-۲۷) وابن المنذر في (الاوسط) (۱/ ۳۶۷) وابو عبيد في (كتاب الطهور) ص (۱۴۱) والعقيلي (۱/ ۱۷۷) والحاكم (۴/ ۶۰) والبيهقي (۱/ ۴۳) كتاب الطهارة: باب: التسمية على الوضوء وابن الجوزي في (العلل المتناهية) (۱/ ۳۳۶- ۳۳۷) رقم (۵۵۱) والبزار والضياء في المختارة كما في (تلخيص الحبير) (۱/ ۷۴)- كلهم من طريق ابي ثفال عن رباح بن عبد الرحمن: حدثتني جدتي انها سمعت اباها يقول: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: (لا صلاة لمن لا وضوء له ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه) قال الترمذي: سالت محمدًا عن هذا الحديث فقال: ليس في هذا الباب حديث احسن عندي من هذا...... اه-

وصححه الضياء المقدسي في المختارة وصححه الحاكم كم في (نصب الراية) (۱/ ۴) وليس في النسخة التي بين ايدينا قال الزيلعي: اعله ابن القطان في (كتاب الوهم والايهام) وقال: فيه ثلاثة مجاهيل الاحوال: جدة رباح لا يعرف لها اسم ولا حال ولا تعرف بغير هذا ورباح -ايضاً- مجهول الحال وابو ثفال مجهول الحال ايضا- اه- وقال ابن ابي حاتم في (العلل) (۱/ ۵۲): سمعت ابي وابا زرعة وذكرت لهما حديثا رواه عبد الرحمن بن حرملة عن ابي ثفال قال: سمعت رباح بن عبد الرحمن بن ابي سفيان بن حويطب قال: اخبرتني جدتي عن ابيها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه)- فقالا: ليس عندنا بذاك الصحيح ورباح مجهول - اه- وابو ثفال وقع اسمه في (نتائج الافكار) (۱/ ۲۳۰): ثمامة بن وائل بن حصين قال الحافظ: وهو موثق-

قال الحافظ في (التلخيص) (۱/ ۷۴-۷۵): وقال البزار: ابو ثفال مشهور ورباح وجدته لا نعلمهما رويا الا هذا الحديث ولا حديث عن رباح الا ابو ثفال فالخبر من جهة النقل لا يثبت- اه- وقد اختلف في اسناد هذا الحديث اختلافا كثيرًا- قال الحافظ في (التلخيص) (۱/ ۷۴): وقال الدارقطني في (العلل): اختلف فيه فقال وهيب وبشر بن المفضل وغير واحد: هكذا- اي بالاسناد الذي تكلمنا عليه- وقال حفص بن ميسرة وابو معشر واسحاق بن حازم: عن ابن حرملة عن ابي ثفال عن جدته انها سمعت ولم يذكروا اباها- ورواه الدراوردي عن ابي ثفال عن رباح عن ابن ثوبان مرسلاً- ورواه صدقة: مولى آل الزبير عن ابي ثفال عن ابي بكر بن حويطب مرسلاً- وابو بكر بن حويطب: هو رباح المذكور قاله الترمذي: قال الدارقطني: والصحيح قول وهيب وبشر بن المفضل ومن تابعهما- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسماعیل بن مسلم بن ابوفدیک الدیلی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مدنی ابواسماعیل،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 180ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۴۵/۲) (۵۲)۔

○ سلطمہ بن شبیب مسمعی نیشاپوری، نزیل مکۃ،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 243ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۶/۱) (۳۶۵)۔

○ عبد الرحمٰن بن حرملۃ بن عمرو بن سنۃ الاسلمی، ابوحرملۃ، مدنی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 145ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۷۷/۱) (۹۱۰)۔

○ ثمامۃ بن وائل بن حصین، ابوثفال،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۰/۱) (۴۸)۔

○ رباح بن عبد الرحمٰن بن ابوسفیان بن حویطب قرشی العامری ابوبکر حویطبی، مدنی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 32ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۴۲/۱) (۲۳)۔

•••———•••———•••

222- حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا قَالَا حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن قاسم بن زکریا المحاربی کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے () طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 326ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۰۵/۶) (۸۰۷۹)۔

223- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ اَبِیْ ثِفَالٍ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَدَّتَهُ تُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا صَلَاةَ اِلَّا بِوُضُوْءٍ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِیْ وَلَا يُؤْمِنُ بِیْ مَنْ لَّا يُحِبُّ الْاَنْصَارَ.

☆☆ رباح بن عبدالرحمان اپنی دادی کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور جو شخص شروع میں اللہ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں ہوتا اور وہ شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا جو مجھ پر ایمان نہ رکھے اور جو شخص انصار سے محبت نہیں رکھتا' وہ درحقیقت مجھ پر ایمان نہیں رکھتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نصر بن علی بن صہبان ازدی جہضمی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 150ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۹۹)(۶۸)۔

○ بشر بن مفضل بن لاحق، الرقاشی ابواسماعیل بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 187ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۰۱)(۷۵)۔

224- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ اَنَّهُ قَالَ سَمِعَ اَبَا ثِفَالٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَبَاحَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِیْ جَدَّتِیْ اَنَّهَا سَمِعَتْ اَبَاهَا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهُ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ . الْحَدِيْثَ.

☆☆ رباح بن عبدالرحمان اپنی دادی کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے والد حضرت سعید بن زید بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص کا وضو نہ ہو اس کی نماز نہیں ہوتی اور جو شخص شروع میں بسم اللہ نہ پڑھے' اس شخص کا وضو نہیں ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ وہب بن خالد بن عجلان، باہلی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوبکر بصری، علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 165ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۳۹) (۱۴۸)۔

•••———•••———•••

225- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ حَرْمَلَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِیْ ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدَّتِهِ اَنَّهَا سَمِعَتْ اَبَاهَا سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهُ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ.

☆☆ رباح بن عبدالرحمان اپنی دادی کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے والد حضرت سعید بن زید بن عمرو رضی اللہ عنہ نفیل کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص کا وضو نہ ہو اس کی نماز نہیں ہوتی اور جو شخص شروع میں "بسم اللہ" نہ پڑھے' اس شخص کا وضو نہیں ہوتا۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا نسب یہ ہے:

سعید بن زید بن عمرو بن نفیل بن عبد بن رواح بن عبداللہ بن قرض بن رزاح۔

آپ کا تعلق قریش کی شاخ "بنو عدی" سے ہے۔

یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بہنوئی بھی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن سیدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا ان کی اہلیہ ہیں۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابواعور" ہے۔ ایک روایت کے مطابق ان کی کنیت "ابوثور" ہے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور ان کی اہلیہ سیدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا نے آغاز اسلام میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا اور ان دونوں کا اسلام ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کا باعث بنا۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ "مہاجرین اولین" میں سے ایک ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غزوۂ بدر

کے مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا تھا۔ بعض روایات کے مطابق اس کی وجہ یہ تھی' یہ اس وقت مدینہ منورہ میں موجود نہیں تھے۔
غزوۂ بدر کے علاوہ یہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تمام غزوات میں شریک ہوئے تھے۔ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں (بلکہ عشرہ مبشرہ سے متعلق حدیث ان سے ہی منقول ہے)۔

صحابہ کرام اور تابعین میں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' ابوطفیل رضی اللہ عنہ' عبداللہ رضی اللہ عنہ' عروہ بن زبیر' ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا انتقال ۵۰ ہجری میں ہوا۔ ان کی عمر ۷۰ برس کے لگ بھگ تھی۔ آپ کا انتقال مدینہ منورہ کی نواحی آبادی ''عقیق'' میں ہوا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔ آپ کو غسل دیا۔ آپ کو خوشبو لگائی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو قبر میں اتارا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اصبغ بن الفرج بن سعید اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، فقیہ مصری، ابوعبداللہ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 225ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۱/۱)(۶۱۲)۔

○ یعقوب بن عبد الرحمٰن بن محمد بن عبد اللہ بن عبد القاری، مدنی، نزیل الاسکندریۃ، حلیف بنی زھرۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 181ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۷۶/۲)(۳۸۴)۔

•••———•••———•••

226- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

227- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِى الشَّوْكِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ هَاشِمٍ وَّحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ وَّحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ

۲۲۷- اخرجه البيهقي (۴۴/۱) كتاب الطهارة' باب التسمية على الوضوء ومن طريقه الحافظ ابن حجر في نتائج الافكار (۲۵۴/۱)' ورواه ابن جميع في معجم شيوخه ص (۲۹۱-۲۹۲): حدثنا طلحة بن عبيد الله بن موسى بن اسحاق ابو محمد الانصاري بالبصرة قال: حدثنا موسى بن اسحاق' حدثني يحيى بن هاشم' به- قال البيهقي: (وهذا ضعيف' لا اعلمه رواه عن الاعمش غير يحيى بن هاشم ويحيى بن هاشم متروك الحديث)- اه- وتعقبه الحافظ في نتائج الافكار بقوله: (قلت: بل تابعه محمد بن جابر اليمامي عن الاعمش' اخرجه ابو الشيخ في كتاب الثواب من طريق مقتصرًا على اواخره)- اه- ثم قال: (و محمد بن جابر اصلح حالا من يحيى بن هاشم)- اه- والحديث ضعفه الحافظ الزيلعي في نصب الراية (۷/۱) حيث نقل ذلك عن ابن القطان ساكتًا عليه- وضعفه ايضا الحافظ ابن حجر في التلخيص (۱۲۰/۱)-

اِبْرَاهِيمَ بْنِ سُنَيْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ إِذَا تَطَهَّرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُطَهِّرُ جَسَدَهُ كُلَّهُ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَى طُهُورِهِ لَمْ يَطْهُرْ مِنْهُ إِلَّا مَا مَرَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ طُهُورِهِ فَلْيَشْهَدْ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ. يَحْيَى بْنُ هَاشِمٍ ضَعِيفٌ.

✰✰ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی شخص وضو کرنے لگے تو وہ پہلے بسم اللہ پڑھ لے' کیونکہ یہ چیز اس کے پورے جسم کو پاک کر دے گی' اگر وہ وضو سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھتا تو اس کا صرف وہی حصہ پاک ہوگا جس پر پانی لگا ہوگا اور پھر جب آدمی وضو کر کے فارغ ہو' تو وہ کلمہ شہادت پڑھ لے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اور رسول ہیں' جب وہ یہ پڑھ لے گا' تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

اس روایت کا راوی یحییٰ بن ہاشم ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن محمد بن احمد بن ابوالشوک، ابومحمد الزیات: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 329ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۷/۴۱۹)(۳۹۷۹)۔

○ حسن بن مکرم ابوعلی بغدادی بزاز، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 274ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۳/۱۹۲)، (۱۰۹) ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۷/۴۳۲) (۴۰۰۷)۔

○ یحییٰ بن ہاشم السمسار، ابوزکریا الغسانی کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۷/۲۲۴)(۹۶۵۱)۔

○ محمد بن غالب تمتام، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۲۹۲)(۸۰۴۹)۔

○ اسحاق بن ابراہیم بن سنین ختلی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 283ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱/۳۳۰)(۷۲۹)۔

○ شقیق بن سلمۃ اسدی، ابووائل کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال عمر

بن عبدالعزیز کے عہد خلافت میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۴/۱)(۹۶)۔

•••———•••———•••

228- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّهَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مِرْدَاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَائِذٍ الطَّائِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ تَوَضَّاَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ تَطَهَّرَ جَسَدُهُ كُلُّهُ وَمَنْ تَوَضَّاَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يَتَطَهَّرْ اِلَّا مَوْضِعُ الْوُضُوْءِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص وضو کرے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے (یعنی بسم اللہ پڑھے) تو اس کا پورا جسم پاک ہو جاتا ہے اور جو شخص وضو کرے اور اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے (یعنی بسم اللہ نہ پڑھے) تو اس کا صرف وہی حصہ پاک ہوتا ہے جس پر اس نے وضو کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مرداس بن محمد بن عبداللہ۔عن محمد بن ابان واسطی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۹۴/۶) (۸۴۲۰)، ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۴۰/۲)(۱)۔

○ محمد بن ابان واسطی محدث شہیر: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 238ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴۱/۶) (۷۱۳۳)۔

○ ایوب بن عائذ ابن مدلج طائی بحتری، کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۰/۱)(۷۰۰)۔

•••———•••———•••

229- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

۲۲۸- اخرجه البيهقي (۴۵/۱) كتاب الطهارة' باب التسمية على الوضوء' والحافظ ابن حجر في (نتائج الافكار) (۲۲۷/۱)- كلاهما من طريق الدارقطني' وقال الحافظ: (هذا حديث غريب' تفرد به مرداس: وهو من ولد ابي موسى الاشعري ضعفه جماعة' وذكره ابن حبان في الثقات وقال: يغرب ويتفرد- قلت: وبقية رجاله ثقات)- اه- واعله -ايضاً- في التلخيص (۱۲۹/۱) بمرداس بمحمد بن ابان-

۲۲۹- اخرجه البيهقي في الكبرى (۴۴/۱) كتاب الطهارة' باب (التسمية على الوضوء) من طريق محمد بن غالب بهذا الاسناد- وذكره الحافظ في نتائج الافكار (۲۳۷/۱)' وقال: (تفرد به ابو بكر الداهري' واسمه: عبد الله بن حكيم' وهو متروك الحديث)- اه- وقريباً من هذا في التلخيص (۱۲۹/۱)- وفي الباب عن سهل بن سعد وابي سبرة وانس وعلي وام سبرة- (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بْنُ حَكِيمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

حديث سهل بن سعد: اخرجه ابن ماجه (١/ ١٤٠) كتاب الطهارة، باب ما جاء في التسمية في الوضوء، حديث (٤٠٠)، والحاكم (١/ ٢٦٩)، والبيهقي (٢/ ٣٧٩)، والطبراني في (الكبير) (٦/ ١٢١) رقم (٥٦٩٨) من طريق عبد المهيمن بن عباس بن سهل بن سعد الساعدي، عن ابيه، عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (لا صلاة لمن لم يذكر اسم الله عليه، ولا صلاة لمن لم يصل على النبي، ولا صلاة لمن لم يحب الانصار)- ومن هذا الوجه اخرجه الدارقطني (١/ ٣٥٥) مقتصرًا على قوله: (ولا صلاة لمن لم يصل على النبي)- وقال: عبد المهيمن ليس بالقوي- وقال الحاكم: ولم يخرج هذا الحديث على شرطهما، لا نهما لم يخرجا عبد المهيمن - وقال الذهبي: عبد المهيمن- وقال الحافظ في (نتائج الافكار) (١/ ٢٢٥): وعبد المهيمن ضعيف- اه- قلت: لكنه لم ينفرد به، فقد تابعه عليه اخوه ابي بن عباس، اخرجه الطبراني في (المعجم الكبير) (٦/ ١٢١) من طريق ابي بن عباس بن سهل بن سعد الساعدي، عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (لا صلاة لمن لا وضوء له، ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه، ولا صلاة لمن لم يصل على النبي صلى الله عليه وسلم ولا صلاة لمن لم يحب الانصار)-

ومن طريق الطبراني اخرجه الحافظ في (نتائج الافكار) (١/ ٢٣٤)، وقال: هذا حديث غريب، اخرجه ابن ماجه من رواية عبد المهيمن بن العباس بن سهل بن سعد، وعبد المهيمن ضعيف واخواه ابي الذي سقته من روايته اقوى منه- اه- قلت: وابي بن العباس اخرج له البخاري حديثا واحدًا (٢٨٥٥) (ان النبي صلى الله عليه وسلم كان له فرس يقال له: اللحيف)- وقدذكر الحافظ ابي ابن العباس في (هدي الساري) ص (٤٠٨)، وقال: ضعفه احمد وابن معين، وقال النسائي: ليس بالقوي- اه-

حديث ابي سبرة: اخرجه الدولابي في (الكنى والاسماء) (١/ ٣٦)، والطبراني في (الكبير) (٢٢/ ٢٩٦)، وفي (الاوسط) رقم (١١١٩) من طريق يحيى بن عبد الله، ثنا عيسى بن سبرة، عن ابيه، عن جده، قال: (لا صلاة الا بوضوء، ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه، ولا يومن بالله من لم يومن بي، ولم يومن بي من لم يعرف حق الانصار)- واخرجه الطبراني في (الدعاء)، كما في (نتائج الافكار) (١/ ٢٣٦)، ومن طريقه اخرجه الحافظ، وقال: هذا حديث غريب، اخرجه ابو القاسم البغوي في (كتاب الصحابة) عن الصلت بن مسعود عن يحيى بن عبد الله بن يزيد بن عبد الله بن انيس، به- وقال: عيسى منكر الحديث-

والحديث: ذكره الحافظ في (الاصابة) (٢/ ١٤٦)، وعزاه الى ابن منده في (معرفة الصحابة)، وابن السكن وسمويه في (فوائده)، وابي نعيم في (المعرفة) والحديث ذكره الهيثمي في (المجمع) (١/ ٢٢٣) وقال: يحيى بن ابي يزيد بن عبد الله لم ادمن ترجمه- اه- قلت: وفيه نظر، فهو من رجال التهذيب- وقال الحافظ في (التقريب) (٢/ ٣٥٢): صدوق-

حديث: انس اخرجه ابو موسى المديني في (معرفة الصحابة) كما في (الازهار المتناثرة) (ص ٢٥) عن عبد الملك بن حبيب الاندلسي، عن اسد بن موسى، عن حماد بن سلمة، عن ثابت، عن انس بلفظ: (لا صلاة الا بوضوء ولا وضوء لمنلم يسم الله)- قال الحافظ في (التلخيص) (١/ ٧٥): وعبد الملك شديد الضعف-

حديث علي: اخرجه ابن عدي في (الكامل) (٥/ ٢٤٣) من طريق عيسى بن عبد الله، عن ابيه، عن ابيه، جده عن علي بن ابي طالب بنحو حديث سهل- وضعفه ابن عدي، فقال: وبهذا الاسناد احاديث حدثناها ابن مهدي ليست بمستقيمة-

حديث ام سبرة: اخرجه ابو موسى المديني في (معرفة الصحابة) كما في (التلخيص) (١/ ٧٥) وقال الحافظ: وهو ضعيف-

وحديث التسمية عند الوضوء: قواه جماعة من الاشمق المحدثين، قال اسحاق بن راهوية: اصح شيء فيه حديث كثير بن زيد- وقال احمد: حديث سعيد بن زيد احسن شيء في هذا الباب- وقال البخاري: ليس في الباب حديث احسن من هذا، اي: حديث سعيد بن زيد- وقد تقدم كل هذا اثناء التخريج- وفي (التلخيص) (١/ ٧٥) قال ابو بكر بن ابي شيبة: ثبت لنا ان النبي صلى الله عليه وسلم قاله- وقال الحافظ المنذري في (الترغيب) (١/ ٢٢٥): وفي الباب احاديث كثيرة، لا يسلم شيء منها من مقال، وقد ذهب الحسن، واسحاق بن راهويه، واهل الظاهر الى وجوب التسمية في الوضوء حتى انه اذا تعمد تركها اعاد الوضوء، وهو رواية عن الامام احمد، ولا شك ان الاحاديث التي وردت فيها، وان كان لا يسلم شيء منها عن مقال- فانها تتعاضد بكثرة طرقها تكتسب قوة- اه- وقال الحافظ في (التلخيص) (١/ ٧٥): والظاهر ان مجموع الاحاديث يحدث منها قوة، تدل على ان له اصلا-

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ تَوَضَّاَ فَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى وُضُوْئِهِ كَانَ طُهُوْرًا لِجَسَدِهِ .
قَالَ وَمَنْ تَوَضَّاَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى وُضُوْئِهِ كَانَ طُهُوْرًا لاعْضَائِهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص وضو کرے اور وضو کے آغاز میں اللہ کا نام لے' تو اس کا پورا جسم پاک ہو جاتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: جو شخص وضو کرے اور شروع میں اللہ کا نام نہ لے تو اس کے صرف مخصوص اعضاء پاک ہوتے ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن حکیم ابوبکر داہری بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۸۵/۴) (۴۲۸۱)۔

○ عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر بن خطاب العمری مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۸۵/۱) (۲۸)۔

25- باب الْوُضُوْءِ بِالنَّبِيْذِ

باب: نبیذ کے ذریعے وضو کرنا

230- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ الْبَاقِىْ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَلَبِىُّ عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) النَّبِيْذُ وَضُوْءٌ لِّمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ .

قَالَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَعْنِى الَّذِىْ لَا يُسْكِرُ كَذَا قَالَ وَوَهِمَ فِيْهِ الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ فِىْ مَوْضِعَيْنِ فِىْ ذِكْرِ ابْنِ

۲۳۰- اخرجه ابن الجوزي في العلل المتناهية (۳۵۷/۱) رقم (۵۹۱) من طريق الدارقطني - ورواه البيهقي (۱۲/۱) كتاب الطهارة' باب: منع التطهير بالنبيذ من طريق المسيب بن واضح به- وقد رواه ابن الجوزي في العلل (۳۵۷/۱) من طريق الدارقطني قال: نا عبد الباقي بن قانع' قال: نا السري بن سهل...... فذكره بالاسناد الآتي رقم (۲۳۸)- وقال ابن الجوزي عقبه: (في الطريق الاول: المسيب بن واضح وكان كثير الوهم' وقد وهم فيه' لان المحفوظ من قول عكرمة- واما الطريق الثاني: فان مجاعة ضعيف' وابان متروك)- اه- وقد رواه المصنف' كما سياتي رقم (۲۳۲) من طريق هقل بن زياد' عن الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير قال: قال عكرمة: فذكره- وتابع الوليد بن مسلم هقلا عليه' فرواه المصنف رقم (۲۳۳)' وابو يعلى في مسنده (۲۷۲/۹) رقم (۵۳۹۵)' وقد اشار اليه البيهقي في الكبرى (۱۲/۱) من طريق الوليد ابن مسلم عن الاوزاعي' به موقوفا على عكرمة' وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (۲۲۰/۱) بعد ان ذكره عن عكرمة من قوله: (رواه ابو يعلى' ورجاله ثقات)- اه-

عَبَّاسٍ وَفِيْ ذِكْرِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَدِ اخْتُلِفَ فِيْهِ عَلَى الْمُسَيَّبِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص پانی نہ پائے اس کے لیے نبیذ وضو کا ذریعہ ہے۔

امام ابومحمد بیان کرتے ہیں: اس سے مراد وہ نبیذ ہے جو نشہ آور نہ ہو۔ امام نے یہ بات بھی بیان کی ہے: اس روایت میں مسیّب نامی راوی کو وہم ہوا ہے اور یہ وہم دو جگہ پر ہے' ایک یہ کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ کیا ہے اور دوسرا یہ کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے۔

اس روایت میں مسیّب کے حوالے سے کچھ الفاظ میں اختلاف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مسیّب بن واضح سلمی تلمنسی حمصی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 246ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۳۱/۶) (۸۵۵۴)۔

○ مبشر بن اسماعیل: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۲/۶) (۷۰۵۷)۔

231- فَحَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَوْقُوفًا غَيْرَ مَرْفُوْعٍ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالْمَحْفُوْظُ اَنَّهٗ مِنْ قَوْلِ عِكْرِمَةَ غَيْرُ مَرْفُوْعٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَلَااِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ .وَالْمُسَيَّبُ ضَعِيْفٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مسیّب کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے' ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نہیں ہے۔

زیادہ مستند طور پر یہ بات ثابت ہے: یہ عکرمہ کا قول ہے' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ''مرفوع'' حدیث نہیں ہے' نہ ہی اس کی نسبت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف درست ہے۔

مسیّب نامی راوی ضعیف ہیں۔

۲۳۱- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱۲/۱) كتاب الطهارة: باب: منع التطهير بالنبيذ- واشار الى ان الصواب انه قول عكرمة- وانظر: السابق رقم (۲۳۰)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن مظفر حافظ۔ یہ ثقہ ہیں۔ ابوالولید باجی نے انہیں شیعہ کہا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۳۴۰)(۸۱۸۹)۔

○ محمد بن محمد بن سلیمان، ابوبکر الباغندی حافظ المعمر، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 312ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۳۲۱)(۸۱۳۶)۔

•••——•••——•••

232- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِقْلٌ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ قَالَ قَالَ عِكْرِمَةُ النَّبِيذُ وَضُوءٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدْ غَيْرَهُ.

☆☆ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبیذ اس شخص کے لیے وضو کا ذریعہ ہے' جس کو نبیذ کے علاوہ وضو کرنے کے لیے اور کچھ نہ ملے (یعنی اس کو پانی نہ ملے)۔

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے نبیذ کے ساتھ وضو کرنے کے بارے میں عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ نقل کیا ہے' جن کا تعارف درج ذیل ہے:

عکرمہ بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

عکرمۃ، ابوعبداللہ القرشی، مولاہم، المدنی

انہوں نے ان سے احادیث روایت کی ہیں:

ابن عباس- عائشۃ- ابوہریرۃ- ابن عمر- عبداللہ بن عمرو- عقبۃ بن عامر- علی بن ابوطالب- (حضرت علی کے حوالے سے ان کی روایت سنن نسائی میں ہے اور میرا (امام ذہبی کا) گمان یہ ہے کہ یہ روایت مرسل ہوگی۔ صفوان بن امیۃ- الحجاج بن عمرو الانصاری- جابر بن عبداللہ- حمنۃ بنت جحش- ابوسعید الخدری- ام عمارۃ الانصاریۃ اور ایک بڑی تعداد ہے۔

ان سے احادیث روایت کرنے والے حضرات یہ ہیں:

ابراہیم نخعی- شعبی- ان دونوں کا انتقال عکرمہ سے پہلے ہوگیا تھا۔ عمرو بن دینار- ابوشعثاء جابر بن زید- حبیب بن

*طبقات ابن سعد 5/287، طبقات خلیفة 280 :، التاریخ الصغیر 1/257، 258و 2/119، مقدمة فتح الباری 424 :، 429، تاریخ الفسوی 2/5، الجرح والتعدیل 7/7، طبقات الشیرازی 70، حلیة الاولیاء 3/326 — 347، تہذیب الاسماء واللغات 1/340 فیات الاعیان 3/265، تہذیب الکمال 954 :، 957، تذہیب التہذیب 3/ 49 /2، تذکرۃ الحفاظ 1/95، میزان الاعتدال 3/93، العبر 1/131، تاریخ الاسلام 4/156، دول الاسلام 75 :، العقد الثمین 6/123، 125، تہذیب التہذیب 7/263، النجوم الزاہرۃ 1/163، طبقات الحفاظ 37، خلاصة تذہیب الکمال 270 :، طبقات المفسرین 1/380، شذرات الذہب 1/130، شرح العلل 1/325، 326(*)

ابوثابت-حصین بن عبدالرحمٰن-الحکم بن عتیبۃ-عبد اللہ بن کثیر داری-عبد الکریم جزری-عبد الکریم ابوامیۃ بصری-علی بن الاقمر-قتادۃ-مطر وراق-موسیٰ بن عقبۃ-ابواسحاق ہمدانی-ابواسحاق شیبانی-ابوصالح مولی ام ہانی ء مع تقدمہ-ابوزبیر مکی-خلق کثیر من جلۃ تابعین-ایوب سختیانی-اشعث بن سوار-ثور بن زید دیلی-ثو بن یزید حمصی-جابر جعفی-ابو بشر جعفر-حجاج بن ارطاۃ-حسن بن زید والدست نفیسۃ-حسین بن عبداللہ عباسی-حسین بن قیس رحبی-حسین بن واقد مروزی-الحکم بن ابان-حمید طویل، وخالد حذاء-داود بن حصین-ابو جحاف داؤد بن ابوعوف-داود ابن ابوہند-الزبیر بن حریث-زید ابواسامۃ حجام-زید مولی قیس حذاء-سعید بن مسروق-سفیان بن دینار تمار-سفیان بن زیاد عصفری-اعمش-سلمۃ بن وہرام-سماک بن حرب-صالح بن رستم خزاز-صفوان بن عمرو حمصی-عاصم بن بہدلۃ-عاصم

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور آپ قریش کے ساتھ نسبت ولاء کی وجہ سے قرشی کہلاتے ہیں۔

مدینہ منورہ میں رہائش پذیر رہے۔ اس نسبت سے مدنی کہلاتے ہیں۔ نسل کے اعتبار سے آپ عجمی ہیں۔

ایک قول کے مطابق آپ معین بن ابوحر عنبری کے غلام تھے۔ انہوں نے آپ کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ہبہ کر دیا تھا۔

ابن مدینی کہتے ہیں آپ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

عکرمہ بیان کرتے ہیں: میں نے چالیس سال تک علم حاصل کیا ہے۔ (بعض اوقات ایسا بھی ہوا) میں دروازے پر کھڑا ہو کر فتویٰ بیان کر رہا ہوتا تھا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ گھر کے اندر موجود ہوتے تھے۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ نے میرے پاس کچھ مسائل بھجوائے اور فرمایا: ان کے بارے میں عکرمہ سے دریافت کرو۔ وہ یہ فرمایا کرتے تھے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام عکرمہ' یہ ایک سمندر ہیں' تم ان سے سوال کیا کرو۔

ایک شیخ فرماتے ہیں: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سب سے بڑے عالم ہیں۔

ایک روایت کے مطابق سعید بن جبیر سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ اپنے سے بڑے کسی عالم کے بارے میں جانتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! عکرمہ۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: انہوں نے اپنے بعد اپنے جیسا کوئی شخص نہیں چھوڑا۔

امام شعبی فرماتے ہیں: اب اللہ تعالیٰ کی کتاب کا عکرمہ سے بڑا عالم کوئی باقی نہیں رہا۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: حلال اور حرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ مناسک کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے عطاء ہیں اور تفسیر کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے عکرمہ ہیں۔

عکرمہ کا انتقال مدینہ منورہ میں ۱۰۴ ہجری میں ہوا۔

•••———•••———•••

233- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ النَّبِيْذُ وَضُوْءٌ اِذَا لَمْ يَجِدْ غَيْرَهُ .قَالَ الْاَوْزَاعِیُّ اِنْ كَانَ مُسْكِرًا فَلَا يَتَوَضَّاُ بِهٖ .قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَبِیْ كُلُّ شَیْءٍ تَحَوَّلَ عَنِ اسْمِ الْمَآءِ لَا يُعْجِبُنِیْ اَنْ يَتَوَضَّاَ بِهٖ وَيَتَيَمَّمُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ يَتَوَضَّاَ بِالنَّبِيْذِ.

☆☆ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: جو شخص نبیذ کے علاوہ اور کوئی چیز نہ پائے وہ نبیذ کے ذریعے وضو کرسکتا ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اگر وہ نبیذ نشہ آور ہو تو آدمی اس کے ذریعے وضو نہیں کرے گا۔

عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: ہر وہ چیز جسے پانی نہ کہا جاسکے اس کے بارے میں میرے نزدیک پسندیدہ رائے یہی ہے آدمی اس کے ذریعے وضو نہ کرے اور مجھے یہ زیادہ پسند ہے آدمی نبیذ کے ذریعے وضو کرنے کی بجائے تیمم کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن احمد بن محمد بن حنبل شیبانی رحمۃ اللہ علیہ، ابوعبدالرحمٰن، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے بارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 290ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۰۱)(۱۷۹)۔

توضیح مسئلہ:

اس باب میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات پر بحث کی ہے۔

آیا اگر کسی شخص کو پانی نہیں ملتا تو کیا وہ نبیذ کے ذریعے وضو کرسکتا ہے؟

اس بات کے آغاز میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جس شخص کو پانی نہیں ملتا اس کے لیے نبیذ وضو کرنے کا ذریعہ ہے''۔

اس کے بعد امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کی وضاحت کی ہے: اس سے مراد وہ نبیذ ہے جو نشہ آور نہ ہو۔

لغوی طور پر لفظ ''نبیذ'' سے ماخوذ ہے جس کا مطلب کسی چیز کو پرے کردینا اور دور کردینا ہے۔

اصطلاح میں نبیذ سے مراد یہ ہے کچھ کھجوریں پانی میں بھگو دی جائیں تاکہ وہ میٹھا مشروب بن جائے۔

عام طور پر کسی بھی پھل کو جیسے منقّیٰ' شہد' گندم' جَو وغیرہ کو اگر پانی میں بھگو دیا جائے تاکہ وہ پانی شربت بن جائے تو اسے بھی ''نبیذ'' کہا جاتا ہے۔

اس میں ایسی کوئی شرط نہیں ہے' وہ نبیذ نشہ آور ہوگی یا نہیں ہوگی۔
جو نبیذ نشہ آور ہوتی ہے' اس پر بھی لفظ نبیذ کا اطلاق ہوتا ہے اور جو نبیذ نشہ آور نہیں ہوتی' اس پر بھی لفظ نبیذ کا ہی اطلاق ہوتا ہے۔
نبیذ کے ساتھ وضو کرنے کے جواز کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

ابن بطال کی وضاحت:

صحیح بخاری کے شارح امام ابوالحسن علی بن خلف مالکی جو ''ابن بطال'' کے نام سے معروف ہیں' وہ ''شرح صحیح بخاری'' میں تحریر کرتے ہیں:
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' نبیذ کے ساتھ وضو کرنا جائز نہیں ہے' خواہ صرف پانی میں (میوہ) ملا کر نبیذ تیار کی گئی ہو یا اسے پکا کر تیار کیا گیا ہو' خواہ (وضو کرنے والے شخص کے پاس) پانی موجود ہو یا نہ ہو' خواہ وہ نبیذ کھجور سے بنی ہوئی ہو یا کسی اور پھل سے بنی ہوئی ہو' اگر وہ نبیذ گاڑھی ہو جائے تو وہ نجس ہوگی' اسے پینا بھی جائز نہیں ہوگا اور اس کے ساتھ وضو کرنا بھی جائز نہیں ہوگا۔
امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے نبیذ کے ذریعے وضو کرنے کو درست قرار دیا ہے۔
امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فتویٰ دیا ہے: نبیذ کی تمام اقسام کے ساتھ وضو کرنا جائز ہے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے (انہوں نے بھی نبیذ کی تمام اقسام کے ساتھ وضو کرنے کو جائز قرار دیا ہے)۔[1]

ابن قدامہ کی وضاحت:

مشہور حنبلی فقیہہ شیخ موفق الدین ابن قدامہ حنبلی تحریر کرتے ہیں:
حضرت علی کے نزدیک نبیذ کے ساتھ وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔
(مشہور تابعی) عکرمہ (جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے شاگرد رشید ہیں) وہ یہ فرماتے ہیں:
''جس شخص کو پانی نہ ملے وہ نبیذ کے ساتھ وضو کر لے''۔
اسحاق نے یہ فتویٰ دیا ہے: مستحب یہ ہے' نبیذ کے ساتھ وضو بھی کر لیا جائے اور ساتھ میں تیمم بھی کر لیا جائے۔
امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ منقول ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جس شخص کو (وضو کرنے کے لیے) پانی نہ ملے وہ کھجور سے بنی ہوئی نبیذ کے ذریعے وضو کر لے' وہ (پانی نہ ہونے کی وجہ سے) تیمم نہ کرے۔

---

[1] (شرح صحیح بخاری از ابن بطال: ۱/۳۶۶-مطبوعہ دارالکتب العلمیہ' بیروت)

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: ایسا شخص تیمم کرے گا' وہ (نبیذ کے ذریعے) وضو نہیں کرے گا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: وہ شخص اس نبیذ کے ذریعے وضو کر لے گا' پھر اس کے بعد تیمم بھی کر لے گا' البتہ وہ کھجور کے علاوہ بنی ہوئی کسی بھی نبیذ سے وضو نہیں کرے گا۔

صاحبِ ہدایہ کی وضاحت:

مشہور حنفی فقیہہ ''صاحب الہدایہ'' تحریر کرتے ہیں:

''اگر کھجور سے بنی ہوئی نبیذ کے علاوہ (کسی شخص کو) پانی نہیں ملتا (جس کے ذریعے وہ وضو کر سکے) تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا ہے: وہ شخص اس نبیذ کے ذریعے وضو کر لے گا' ایسا شخص صرف تیمم کر کے (نماز ادا نہیں کر سکتا)۔ اس کی دلیل وہ حدیث ہے' جو جنوں سے ملاقات والی رات کے بارے میں ہے' کیونکہ اس میں یہ بات مذکور ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کے لیے پانی دستیاب نہ ہوا تو آپ نے نبیذ سے وضو کر لیا تھا''۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ بھی یہ فرماتے ہیں: ایسا شخص تیمم کرے گا' وہ نبیذ کے ذریعے وضو نہیں کرے گا۔

ایک روایت کے مطابق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ یہ حضرات تیمم کے حکم سے متعلق آیت پر عمل کرتے ہیں' کیونکہ وہ زیادہ مستند طور پر ثابت ہے' نیز ان کے نزدیک نبیذ کے ساتھ وضو کرنے کا حکم منسوخ ہے' کیونکہ تیمم کے حکم سے تعلق رکھنے والی آیت مدینہ منورہ میں نازل ہوئی تھی اور جنات کی حاضری کا واقعہ مکہ مکرمہ میں پیش آیا تھا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے' ایسا شخص نبیذ کے ساتھ وضو کرنے کے بعد احتیاط کے طور پر تیمم بھی کرے گا' کیونکہ حدیث میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس لیے دونوں کے حکم کو جمع کیا جائے گا کیونکہ احتیاط کا تقاضا یہی ہے۔

(صاحب ہدایہ لکھتے ہیں:) ہم یہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جنات کی حاضری کا واقعہ کئی مرتبہ پیش آیا' اس لیے نبیذ کے ساتھ وضو کر لینے کے حکم کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کرنا درست شمار نہیں ہوگا۔ مزید برآں یہ حدیث مشہور ہے' صحابہ کرام نے بھی اس پر عمل کیا ہے اور اس نوعیت کی حدیث کے ذریعے کتاب اللہ کے حکم پر اضافہ کرنا جائز ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

اس موضوع پر امام بخاری نے بھی ایک مستقل ترجمۃ الباب قائم کیا ہے' جس میں وہ تحریر کرتے ہیں:

''نبیذ اور کسی بھی نشہ آور چیز کے ذریعے وضو کرنا جائز نہیں ہے''۔

اس ترجمۃ الباب میں امام بخاری نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ ابوالعالیہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' ان حضرات نے نبیذ کے ساتھ وضو کرنے کو مکروہ (یعنی ناجائز) قرار دیا ہے۔

اس کے بعد امام بخاری نے یہ بات بھی تحریر کی ہے' مشہور تابعی عطاء بن ابی رباح' جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے جلیل القدر شاگرد ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں:

''میرے نزدیک نبیذ یا دودھ کے ساتھ وضو کرنے کے مقابلے میں تیمم کر لینا زیادہ پسندیدہ ہے''۔

•••———•••———•••

234- حَدَّثَنَا اَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ الْوُضُوْءُ بِالنَّبِيْذِ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ.

☆☆ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبیذ کے ذریعے وہ شخص وضو کرسکتا ہے' جسے پانی نہیں ملتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ شیبان بن عبد الرحمٰن تمیمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، نحوی، ابومعاویۃ بصری، نزیل الکوفۃ، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 164ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۶/۱)(۱۱۵)۔

•••———•••———•••

235- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ النَّبِيْذُ وَضُوْءٌ لِّمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ.

☆☆ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: جس شخص کو پانی نہیں ملتا' وہ نبیذ کے ذریعے وضو کرسکتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن مبارک ہنائی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۳/۲)(۴۰۰)۔

•••———•••———•••

236- حَدَّثَنَا اَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُو تُمَيْلَةَ عَنْ عِيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ وَسُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ لَا يَقْدِرُ عَلَى الْمَآءِ قَالَ يَتَوَضَّأُ بِالنَّبِيْذِ.

۲۳۴- ذكره البيهقي في الكبرٰى (۱۲/۱) وفيه متابعة للاوزاعي عليه' فقد رواه شيبان هٰهنا عن يحيٰى' عن عكرمة-

۲۳۵- اشار اليه البيهقي في الكبرٰى (۱۲/۱)' وفيه متابعة اخرى للاوزاعي عليه عن عكرمة-

☆☆ عیسیٰ بن عبید بیان کرتے ہیں: میں نے عکرمہ کو سنا' ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس کو پانی نہیں ملتا۔ عکرمہ نے فرمایا: وہ شخص نبیذ کے ذریعے وضو کر لے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عمر بن محمد بن ابان بن صالح بن عمیر، اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 239ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۳۵) (۴۹۴)۔

○ یحییٰ بن واضح انصاری، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوتمیلۃ مروزی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۵۹) (۱۹۳)۔

○ عیسیٰ بن عبید بن مالک کندی، ابوالمنیب: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۹۹) (۸۹۶)۔

237- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَرَّرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيْذُ وَضُوْءٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ. ابْنُ مُحَرَّرٍ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبیذ کے ذریعے وہ شخص وضو کر سکتا ہے' جسے پانی نہیں ملتا۔

اس روایت کا راوی ابن محرر ''متروک الحدیث'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یزید بن سنان جزری، ابوعبداللہ بن ابوفروۃ، الرہاوی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 220ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۱۹) (۸۲۵)۔

○ عبداللہ بن محرر: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ابوجعفر منصور کے عہد خلافت میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۴۵/۱)(۵۸۲)۔

•••——•••——•••

238- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ سَهْلٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ مُجَّاعَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ مَاءً وَّوَجَدَ النَّبِيذَ فَلْيَتَوَضَّأْ بِهِ ۔ اَبَانُ هُوَ ابْنُ اَبِي عَيَّاشٍ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ وَمُجَّاعَةُ ضَعِيْفٌ وَّالْمَحْفُوْظُ اَنَّهُ رَاْيُ عِكْرِمَةَ غَيْرُ مَرْفُوْعٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو پانی نہ ملے اور اگر اسے نبیذ مل جائے تو وہ نبیذ کے ذریعے وضو کرلے۔

اس روایت کا راوی ابان' ابوعیاش کا بیٹا ہے اور یہ ''متروک الحدیث'' ہے جبکہ مجاعہ نامی راوی ''ضعیف'' ہے۔

زیادہ مستند طور پر یہ بات ثابت ہے' یہ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ہے اور ''مرفوع'' حدیث نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن رشید جندیسابوری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الانساب (۹۵،۹۴/۲)۔

○ ابوعبیدۃ مجاعۃ بن زبیر، : امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۳،۲۲/۶)(۷۰۷۴)۔

•••——•••——•••

239- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاعِظُ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنْبَاعِ رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا

۲۳۸- ذكره الزيلعي في نصب الراية (۱/۱۴۷-۱۴۸)، ونقل عقبه كلام المصنف- وقد تقدم في (۲۳۰)-

۲۳۹- اخرجه احمد (۱/۳۹۸)، والبزار كما في نصب الراية (۱/۱۴۷)، والطبراني في الكبير (۱۰/۷۶، ۷۷) رقم (۹۹۶۱)- كلهم من طريق ابن لهيعة، حدثني قيس بن الحجاج عن حنش الصنعاني، عن ابن عباس عن ابن مسعود...... فذكره- وقد رواه ابن ماجه (۱/۱۳۵-۱۳۶) كتاب الطهارة، باب الوضوء بالنبيذ، الحديث (۳۸۵)، والطحاوي في شرح المعاني (۱/۹۴)من طريق ابن لهيعة، به..... عن ابن عباس- رضي الله عنه-: ان ابن مسعود خرج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجن- قال الغماري في تخريج احاديث البداية (۱/۲۰۴): (فاما الطحاوي وابن ماجه فوقع عندهما كما قال ابن رشد: انه ابن مسعود فجعلاه من مسند ابن عباس واما الباقون فقالوا عن ابن عباس عن ابن مسعود فجعلوه من مسنده وهو الصواب، لان ابن عباس لم يحضر القصة ولا كان وقتها من اهل الرواية)- اه- وقال البوصيري في الزوائد (۱/۱۶۰): (هذا اسناد ضعيف لضعف ابن لهيعة)- اه-

يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ حَنَشٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ وَضَّأَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْلَةَ الْجِنِّ بِنَبِيذٍ فَتَوَضَّأَ بِهِ وَقَالَ شَرَابٌ وَّطَهُورٌ .

ابْنُ لَهِيعَةَ لا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ وَقِيلَ إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْلَةَ الْجِنِّ كَذَلِكَ رَوَاهُ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ وَّأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَغَيْرُهُمَا عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ مَا شَهِدْتُ لَيْلَةَ الْجِنِّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جنات سے ملاقات (کی رات) اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیذ کے ذریعے وضو کروایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذریعے وضو کرلیا' آپ نے فرمایا: یہ پینے کی چیز ہے اور پاک ہے۔

ابن لہیعہ نامی راوی مستند نہیں سمجھا جاتا۔ ایک قول یہ بھی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جنات سے ملاقات کی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود نہیں تھے۔

علقمہ بن قیس نے اسی طرح نقل کیا ہے۔

ابوعبیدہ بن عبداللہ اور دیگر راویوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ فرماتے ہیں: جنات سے ملاقات کی رات' میں موجود نہیں تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قیس بن حجاج الکلاعی مصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 129ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۲۸) رقم (۱۳۴)۔

○ حنش بن عبداللہ، یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۰۵) (۶۳۰)۔

توضیح مسئلہ:

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جنات کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے بارے میں حدیث نقل کی ہے اور اس روایت کے مختلف طرق بیان کیے ہیں' جن میں سند کے اختلاف کے ساتھ روایات کے الفاظ کے بارے میں مذکور اختلاف کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

یہی وہ روایت ہے' جس کی بنیاد پر احناف نے یہ فتویٰ دیا ہے: نبیذ کے ساتھ وضو کرنا جائز ہے' کیونکہ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کے ساتھ ملاقات کی رات میں نبیذ کے ساتھ وضو کیا تھا' لہٰذا اب اگر کوئی شخص

وضو کرنے کے لیے عام سادہ پانی نہیں پاتا اور اس کے پاس نبیذ موجود ہوتی ہے تو ایسا شخص نبیذ کے ساتھ وضو کرے گا' وہ محض تیمم کر کے نماز ادا نہیں کرے گا۔

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی تنقید:

احناف کی تائید میں پیش کی جانے والی اس حدیث پر صحیح بخاری کے مشہور شارح حافظ ابن حجر عسقلانی نے ان الفاظ میں تبصرہ کیا ہے:

''احناف نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے' جس میں یہ مذکور ہے' جنات کے ساتھ ملاقات کی رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تمہارے پاس موجود مشکیزے میں کیا ہے؟ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی: نبیذ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھجوریں پاکیزہ ہوتی ہیں اور ان کا پانی پاک کرنے والا ہوتا ہے''۔

اور اس روایت میں امام ترمذی نے یہ بات اضافی طور پر نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نبیذ سے وضو کر لیا۔

(حافظ ابن حجر کہتے ہیں:) تمام متقدمین اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے' یہ حدیث ''ضعیف'' ہے۔ اگر اس حدیث کو مستند بھی تسلیم کر لیا جائے تو یہ منسوخ شمار ہوگی' کیونکہ جنات کے ساتھ ملاقات کا یہ واقعہ مکہ مکرمہ میں پیش آیا تھا اور تیمم کے حکم سے متعلق آیت کے بارے میں سب کا اتفاق ہے' یہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی تھی۔

یہاں یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے' (اس حدیث میں جس پانی کا تذکرہ ہے) اس سے مراد وہ پانی ہے جس میں خشک کھجوریں بھگو دی گئی ہوں اور ان کھجوروں نے پانی کی صفت کو تبدیل نہ کیا ہو۔ اس طرح کی نبیذ اس لیے تیار کی جاتی تھی کیونکہ عام پر اس کا پانی میٹھا نہیں ہوتا تھا۔

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ:

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی لکھتے ہیں:

''میں یہ کہتا ہوں: اہلِ علم نے اس حدیث کو اس وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ امام ترمذی نے اسے نقل کرنے کے بعد یہ بات تحریر کی ہے' یہ حدیث حضرت ابوزید کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ اور ابوزید نامی یہ راوی محدثین کے نزدیک مجہول ہیں' ان کے حوالے سے صرف یہی ایک روایت منقول ہے''۔

اس کے بعد علامہ عینی نے یہ بات تحریر کی ہے: اس حدیث کو امام ترمذی نے ابوزید نامی راوی کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے' جنہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے لیکن جب احادیث کی تحقیق کی جاتی ہے تو یہ بات سامنے آتی ہے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے چودہ افراد نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

حافظ ابن حجر نے یہ بات بیان کی ہے: نبیذ کے ساتھ وضو کرنے سے متعلق یہ حکم منسوخ ہے۔

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے علامہ عینی یہ کہتے ہیں: ان صاحب نے شیخ ابن قصار مالکی اور شیخ ابن حزم ظاہری کے حوالے سے یہ اعتراض نقل کیا ہے اور ہمیں ان پر بہت حیرانی ہے کیونکہ انہیں یہ پتا ہے' یہ اعتراض مردود ہے' اس کے باوجود انہوں نے اسے تحریر کر دیا۔ ہے۔ اس کے مردود ہونے کی وجہ یہ ہے: امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت جبرائیل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مکہ مکرمہ کے بالائی حصے میں نازل ہوئے' انہوں نے اپنی ایڑی کے ذریعے اشارہ کیا تو وہاں سے پانی نکلنے لگا' پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کا طریقہ سکھایا۔

شیخ سہیلی نے یہ بات بیان کی ہے: وضو کے حکم سے متعلق آیت مکی ہے' البتہ تلاوت کے اعتبار سے یہ مدنی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے آیتِ تیمم کہا ہے' آیت وضو نہیں کہا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: وضو اس سے پہلے فرض ہو چکا تھا۔ البتہ اس آیت کی قرآن میں تلاوت اس وقت شروع ہوئی' جب تیمم کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوگئی۔ اسی طرح شیخ قاضی عیاض مالکی نے یہ بات تحریر کی ہے: پہلے وضو کرنا سنت تھا' یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں قرآن کا حکم نازل ہوگیا۔

•••——•••——•••

240- حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ حَنَشٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْلَةَ الْجِنِّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَعَكَ مَاءٌ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ . فَقَالَ مَعِي نَبِيْذٌ فِيْ اِدَاوَةٍ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صُبَّ عَلَيَّ مِنْهُ . فَتَوَضَّاَ وَقَالَ هُوَ شَرَابٌ وَّطَهُوْرٌ .

تَفَرَّدَ بِهٖ ابْنُ لَهِيعَةَ وَهُوَ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے' یہ وہ رات تھی جب جنات سے ملاقات ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ فرمایا: اے ابن مسعود! کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے پاس برتن میں نبیذ موجود ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہی مجھ پر بہا دو' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذریعے وضو کیا اور ارشاد فرمایا: یہ پینے کی چیز بھی ہے اور اس سے پاکی بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں ابن لہیعہ نامی راوی منفرد ہیں اور یہ ضعیف راوی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن مصفی بن بہلول حمصی قرشی، یہ ''صدوق'' ہیں۔ اوھام، یدلس یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے

ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 240ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۰۸)(۷۱۱)۔

○ عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار قرشی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابوعمرو حمصی، یہ ثقہ ہیں۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 209ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۹)(۶۲)۔

•••——•••——•••

241- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ

قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَشَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَحَدٌ مِّنْكُمْ لَيْلَةَ اَتَاهُ دَاعِی الْجِنِّ فَقَالَ لَا .

هٰذَا الصَّحِيْحُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ .

☆☆ علقمہ بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: جنات کے نمائندے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے' اس رات آپ میں سے کوئی ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں!

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ روایت مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن المقدام ابوالاشعث عجلی بصری، یہ ''صدوق'' ہیں: یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۶)(۱۳۴)۔

•••——•••——•••

242- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ عُبَيْدَةَ حَضَرَ

۲۴۱- اخرجه مسلم (۲/۴۰۴- نووی) کتاب الصلوة' باب: الجهر بالقراء ة فی الصبح' حدیث (۱۵۰/۴۵۰)- وابو داؤد (۱/۲۱-۲۲) کتاب الطهارة' باب: الوضوء بالنبیذ' حدیث (۸۵)- والترمذی (۵/۳۸۲) کتاب تفسیر القرآن' باب ومن سورة الاحقاف' حدیث (۳۲۵۸) والنسائی فی الکبرٰی (۶/۴۹۹) کتاب التفسیر' باب: (سورة الجن) حدیث (۱۱۶۳۲)- واحمد (۱/۴۳۶) وابن خزیمة (۱/۴۴) برقم (۸۲)' والبیهقی (۱/۱۱) کتاب الطهارة' باب منع التطهر بالنبیذ- کلهم من طرق عن علقمة عنه' به مطولا- قال الترمذی: هذا حدیث حسن صحیح-

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَيْلَةَ الْجِنِّ قَالَ لَا قُرِءَ عَلٰى اَبِى الْقَاسِمِ بْنِ مَنِيعٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى بَنِىْ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهٗ لَيْلَةَ الْجِنِّ اَمَعَكَ مَاءٌ . قَالَ لَا . قَالَ اَمَعَكَ نَبِيْذٌ . اَحْسَبُهٗ قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّاَ بِهٖ .

لَا يَثْبُتُ مِنْ وَجْهَيْنِ وَنُكْتَةُ ذَكَرْتُهَا فِيْهِ.

☆☆ عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبیدہ سے دریافت کیا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جنات سے ملاقات کی رات موجود تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں!

ایک اور روایت میں یہ بات منقول ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنات سے ملاقات کی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ تو اُنہوں نے عرض کی: نہیں! آپ نے پھر دریافت کیا: کیا تمہارے پاس نبیذ ہے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نبیذ کے ذریعے وضو کرلیا۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت دو حوالوں سے ثابت نہیں ہے اس کو میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز بن المرزبان البغوی الاصل، بغدادی

○ علی بن جعد بن عبید جوہری بغدادی، ان پر شیعہ ہونے کا الزام ہے۔ یہ راویوں کے "نویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 230ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۳)(۳۰۳)۔

○ عمرو بن مرۃ بن عبداللہ بن طارق الجملی۔ بفتح الجیم والمیم المرادی ابوعبداللہ کوفی الاعمی، یہ ثقہ ہیں۔ علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 118ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۷۸) (۶۷۷)۔

○ محمد بن عباد الزبرقان مکی نزیل بغداد، یہ "صدوق" ہیں۔ یہ راویوں کے "دسویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 234ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر

۲۴۲- اخرجه البیهقی (۱/۱۱)، کتاب الطهارة، باب منع التطهیر بالنبیذ من طریق شعبة بهذا الاسناد فذکر طرفه الاول- واما طریق حماد بن سلمة فسیاتی تخریجه برقم (۲۴۳)-

عسقلانی' (۲/۱۷۴)(۳۴۸)۔

•••———•••———•••

243- حَدَّثَنَا الْقَاضِیْ اَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسِ بْنِ كَامِلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى بَنِیْ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ .عَلِیُّ بْنُ زَيْدٍ ضَعِيْفٌ وَّاَبُوْ رَافِعٍ لَمْ يَثْبُتْ سَمَاعُهُ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِیْ مُصَنَّفَاتِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَقَدْ رَوَاهُ اَيْضًا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِیْ رِزْمَةَ وَلَيْسَ هُوَ اَيْضًا بِقَوِیٍّ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس کے مختلف راویوں پر جرح کی گئی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبید بصری ابوسعید، مولی بنی ہاشم نزیل مکۃ، یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 197ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۸۷)(۱۰۰۷)۔

•••———•••———•••

244- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ زَاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِیْ رِزْمَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْلَةَ الْجِنِّ اَمَعَكَ مَاءٌ .قَالَ لاَ مَعِی نَبِيْذٌ قَالَ فَدُعِیَ بِهٖ فَتَوَضَّاَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات سے ملاقات کی رات دریافت کیا: کیا تمہارے پاس پانی ہے' تو انہوں نے عرض کی: نہیں! میرے پاس نبیذ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اس نبیذ کو لایا گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذریعے وضو کرلیا۔

۲۴۳–اخرجه احمد (۱/۴۵۵) والطحاوي في (شرح المعاني) (۱/۹۵) كلاهما من طريق حماد بن سلمة' عن علي بن زيد' عن ابي رافع' عن ابن مسعود فذكره- وعلي بن زيد بن جدعان قال ابن معين: ليس بحجة' وقال ابن المديني هو ضعيف عندنا- قال ابو حاتم: ليس بالقوي يكتب حديثه ولا يحتج به- قال ابو زرعة: ليس بقوي' وقال الجوزجاني: واهي الحديث ضعيف- وقال ابن حبان: كان يهم في الاخبار ويخطئ في الآثار حتى كثر ذلك في اخباره' وتبين فيها المناكير التي يرويها عن المشاهير' فاستحق ترك الاحتجاج به- وقال الحافظ ابن حجر: ضعيف- ينظر: تاريخ ابن معين رواية الدوري (۴۶۹۹)' سوالات محمد بن عثمان لابن المديني (۴۱)' والجرح والتعديل (۱۸۶/۱/۳)' واحوال الرجال للجوزجاني (۱۸۵)' والمجروحين (۱۰۳/۲)' والتقريب (۳۷/۲)- وقد توبع عبد العزيز: تابعه ابو عمر الحوضي' اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۹۵/۱)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن منصور بن راشد حنظلی، مروزی، یہ ''صدوق'' ہیں۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 258ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۲۶)(۱۲۶)۔

•••——•••——•••

245- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ صَالِحٍ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْلَةَ الْجِنِّ فَاَتَاهُمْ فَقَرَاَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ اَمَعَكَ مَاءٌ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ . قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اِدَاوَةً فِيْهَا نَبِيْذٌ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَّمَاءٌ طَهُوْرٌ . فَتَوَضَّاَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) .

اَلْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ هٰذَا يَضَعُ الْاَحَادِيْثَ عَلَى الثِّقَاتِ .

☆☆ ابووائل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: جنات سے ملاقات کی رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے' آپ نے ان کے سامنے قرآن پڑھا۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے رات کے کسی حصے میں دریافت کیا: اے ابن مسعود! تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں! اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! میرے پاس برتن میں صرف نبیذ موجود ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھجور پاکیزہ ہوتی ہے اور اس کا پانی پاک کرنے والا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذریعے وضو کرلیا۔

حسین بن عبیداللہ نامی راوی ثقہ راویوں کے حوالے سے روایات ایجاد کر کے اپنی طرف سے بیان کر دیتا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فضل بن صالح بن علی بن عیسیٰ بن جعفر بن ابوجعفر منصور، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 300ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲/۳۷۴)(۶۸۲۱)۔

○ حسین بن عبیداللہ عجلی ابوعلی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''کذاب'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید

۲۴۵- ذکرہ الزیلعي في نصب الرایة (۱/۱۴۲-۱۴۳)؛ وعزاہ الی المصنف' ونقل قولہ بعدہ- وقال العیني في تخریج الهدایة (۱/۲۰۹): (روایة ابي وائل اخرجها الدارقطني بسند ساقط)- اہ-

حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲/۲۹۶) (۲۰۲۴)۔

•••———•.•———•••

246- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ وَاَبِى الْاَحْوَصِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَرَّ بِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ خُذْ مَعَكَ اِدَاوَةً مِنْ مَّاءٍ . ثُمَّ انْطَلَقَ وَاَنَا معه فَذَكَرَ حَدِيْثَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ - قَالَ - فَلَمَّا اَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ اِذَا هُوَ نَبِيذٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْطَاْتُ بِالنَّبِيذِ فَقَالَ تَمْرَةٌ حُلْوَةٌ وَّمَاءٌ عَذْبٌ .

تَفَرَّدَ بِهِ الْحَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ .وَالْحَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى ضَعِيفَانِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اپنے ساتھ پانی کا برتن لے لو' پھر آپ چلتے رہے' میں بھی آپ کے ساتھ رہا' پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جنات سے ملاقات والے واقعہ کا تذکرہ کیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے اس برتن پر سے آپ پر پانی انڈیلا تو وہ نبیذ تھی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھ سے غلطی ہوگئی ہے' میں نبیذ لے آیا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھجور میٹھی ہوتی ہے اور اس کا پانی میٹھا ہے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں حسن بن قتیبہ نامی راوی منفرد ہیں اور یہ حسن بن قتیبہ اور محمد بن عیسیٰ نامی راوی دونوں ضعیف ہیں۔

———◆———◆———◆———

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عیسیٰ بن حبان ابوعبداللہ مدائنی، امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے جبکہ خطیب بغدادی نے یہ بات نقل کی ہے یہ صاحب غفلت کا شکار تھے۔ انہیں یہ پتہ نہیں چلتا تھا روایت کے اصل الفاظ کیا ہیں؟ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲/۳۹۸) (۹۲۰)۔

○ حسن بن قتیبہ خزاعی مدائنی؛ یہ بکثرت وہم کا شکار ہوتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف' متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲/۲۷۰) (۱۹۳۶)۔

○ عبیدۃ بن عمرو السمانی المرادی ابوعمرو کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 72ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۴۷) (۱۵۹۸)۔

۲۴۶- تفرد به المصنف من طريق عبيدة وابي الاحوص' وقد تقدم ما يوجده من حديث ابن عباس وابي رافع وابي وائل- كلهم عن ابن عباس-

○ عوف بن مالک بن نضلة جشمی ابوالاحوص کوفی یہ ثقہ ہیں۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال حجاج بن یوسف کے عہد حکومت میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۹۰)(۷۹۶)۔

•••——•••——•••

247- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي حَسَّانَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ اَخِيهِ زَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ اَبِي سَلَّامٍ عَنْ فُلَانِ بْنِ غَيْلَانَ الثَّقَفِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ دَعَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْلَةَ الْجِنِّ بِوَضُوْءٍ فَجِئْتُهُ بِاِدَاوَةٍ فَاِذَا فِيهَا نَبِيْذٌ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) .الرَّجُلُ الثَّقَفِيُّ الَّذِي رَوَاهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَجْهُوْلٌ قِيْلَ اسْمُهُ عَمْرٌو وَقِيْلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ غَيْلَانَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جنات سے ملاقات کی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وضو کا پانی ساتھ لانے کے لیے کہا تو میں ایک برتن لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس میں نبیذ موجود تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذریعے وضو کر لیا۔

اس روایت کو جس ثقفی نامی راوی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے: وہ مجہول ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام عمرو ہے اور ایک قول کے مطابق اس کا نام عبداللہ بن عمرو ہے۔

——✽——✽——✽——

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابراہیم بن ابوحسان ابویعقوب الانماطی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 302ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۶/۳۸۴)(۳۴۲۲)۔

○ ہشام بن خالد بن یزید بن مروان الازرق ابومروان الدمشقی یہ ''صدوق'' ہیں۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۱۸)(۷۸)۔

○ معاویہ بن سلام ابن ابوسلام ابوسلام، دمشقی یہ ثقہ ہیں۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 170ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ

۲۴۷- عزاه الزيلعي في نصب الراية (۱/۱۴۲) الى المصنف وابي نعيم في (كتاب دلائل النبوة) من طريق الطبراني بسنده الى معاوية عن عمرو بن غيلان- الخ- قال ابو حاتم وابو زرعة في العلل (۱/۴۵): (وهذا ايضاً ليس بشيء، ابن غيلان مجهول، ولا يصح في هذا الباب شيء)- الخ-

ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۵۹/۲)(۱۲۳۱)۔

○ زید بن سلام بن ابوسلام ممطور حبشی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التقری (۲۷۵/۱)(۱۸۵)۔

○ ممطور اسود حبشی ابوسلام، یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۷۳/۲)(۱۳۵۹)۔

○ فلان بن غیلان ثقفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان کی نقل کردہ روایات مستند نہیں ہوتی ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴۴۲/۵)(۶۷۸۷)۔

•••——•••——•••

248- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لاَبِی الْعَالِيَةِ رَجُلٌ لَيْسَ عِنْدَهُ مَاءٌ وَّعِنْدَهُ نَبِيْذٌ اَيَغْتَسِلُ بِهِ مِنْ جَنَابَةٍ قَالَ لاَ فَذَكَرْتُ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَقَالَ اَنْبِذَتُكُمْ هٰذِهِ الْخَبِيثَةُ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ زَبِيْبٌ وَّمَاءٌ.

★★ ابوخلدہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوالعالیہ سے دریافت کیا: ایک ایسا شخص جس کے پاس پانی موجود نہ ہو' اس کے پاس نبیذ موجود ہو' تو کیا وہ اس نبیذ کے ذریعے غسل جنابت کرسکتا ہے' تو ابوالعالیہ نے جواب دیا: نہیں! تو میں نے ان کے سامنے جنات سے ملاقات والی حدیث کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: تمہارے ہاں جو نبیذ بنائی جاتی ہے' یہ خبیث ہوتی ہے' وہ جو چیز تھی وہ کشمش اور پانی تھا۔

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ نقل کیا ہے' جن کا تعارف درج ذیل ہے:

حضرت شیخ ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ

رفیع بن مہران، الریاحی بصری،

انہوں نے ان حضرات سے احادیث کا سماع کیا ہے:

حضرت عمر-علی-ابی-ابو ذر-ابن مسعود-عائشہ-ابو موسیٰ-ابو ایوب-ابن عباس-زید بن ثابت-اور دیگر حضرات ہیں۔

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔ یہ اس وقت نوجوان تھے لیکن انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد

۲۴۸-اخرجه ابو داؤد (۲۲/۱) كتاب الطهارة' باب الوضوء بالنبيذ' حديث (۸۷)- والبيهقي (۱۲/۱- ۱۳) كتاب الطهارة' باب منع التطهير بالنبيذ- كلاهما من حديث ابي العالية بنحوه-

خلافت میں اسلام قبول کیا تھا اور ان کی خدمت میں حاضر بھی ہوئے ہیں۔ انہوں نے قرآن مجید حفظ کیا ہے اور اس کی قرأت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سامنے کی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابوالعالیہ نے قرآن پڑھنا سیکھا اور اسے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے پڑھ کرسنایا بھی ہے۔

ایک قول کے مطابق انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے بھی قرآن پڑھ کرسنایا ہے۔

ایک روایت کے مطابق ابوالعالیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے تین مرتبہ قرآن پورا پڑھ کرسنایا ہے۔

ابوالعالیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مجھے اپنے ساتھ پلنگ پر بٹھایا کرتے تھے اور قریش کے (سردار) پلنگ سے نیچے بیٹھتے تھے۔ اس بات پر قریش میرے بارے میں الجھن کا اظہار کرنے لگے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

علم معزز شخص کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور غلام کو تخت پر بٹھا دیتا ہے۔

ابوبکر بن ابوداؤد بیان کرتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد قرآن کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا ابوالعالیہ کے علاوہ اور کوئی شخص نہیں ہے۔ سعید بن جبیران کے بعد آتے ہیں۔

ابوالعالیہ فرماتے ہیں: مجھے امید ہے کہ ایسا شخص ہلاکت کا شکار نہیں ہوگا جسے یہ دو نعمتیں حاصل ہوں۔ ایک نعمت کے حصول پر وہ اللہ کی حمد بیان کرے اور دوسرا گناہ کے ارتکاب پر اللہ سے مغفرت طلب کرے۔

امام بخاری بیان کرتے ہیں:

شیخ ابوالعالیہ کا انتقال ۹۳ ہجری میں ہوا۔

ایک روایت کے مطابق آپ کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اسلام قبول کرلیا تھا لیکن یہ یمن سے (حجاز) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں منتقل ہوتے تھے۔ (اس لیے نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل نہیں ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مروان بن معاویۃ بن حارث بن اسماء فزاری ابوعبداللہ کوفی نزیل مکۃ، یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 193ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات

طبقات ابن سعد 112/7، الزہد لاحمد 302، صفات خلیفة ت 1634، تاریخ البخاری 326/3، المعارف 454، الجرح والتعدیل القسم الثانی من المجلد الاول 510، الحلیة 217/2 تاریخ اصبہان 314/1، طبقات الفقہاء للشیرازی 88، تاریخ ابن عساکر 6/ 131 آ، تہذیب الاسماء واللغات القسم الاول من الجزء الثانی 251، تہذیب الکمال ص 417و 1625، تذکرۃ الحفاظ 58/، تاریخ الاسلام 3/ 319 و 79/4، العبر 108/1، تذہیب التہذیب 1/ 226 ب- 4/ 219 ب، غایة النہایة 1272، الاصابة ت 2740وکنی ت 838، تہذیب التہذیب 284/3، طبقات الحفاظ للسیوطی ص 22، خلاصة تذہیب التہذیب 119، طبقات المفسرین 172/1، شذرات الذہب 102/1، تہذیب ابن اکر 326./5

کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۹/۲)(۱۰۲۶)۔

○ خالد بن دینار تمیمی سعدی ابوخلدۃ، یہ ''صدوق'' ہیں۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۱۳/۱)(۲۶)۔

○ رفیع ابن مہران ابوالعالیہ ریاحی یہ ثقہ ہیں۔ کثیر الارسال، یہ راویوں کے ''دوسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 93ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۵۲/۱)(۱۰۵)۔

توضیح مسئلہ:

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوالعالیہ کا واقعہ نقل کیا ہے' جس میں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: جب شیخ ابوالعالیہ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا جس میں جنات کے ساتھ ملاقات والی روایت میں نبیذ کے ذریعے طہارت حاصل کرنے کا تذکرہ ہے' تو شیخ نے یہ جواب دیا:

''تمہاری آج کل کی نبیذیں ناپاک ہوتی ہیں' وہ صرف کھجور اور پانی تھا''۔

اس سے بالواسطہ طور پر یہ بات ثابت ہوتی ہے' اگر پانی میں صرف کھجور کو ملا دیا جائے تو اس کے ذریعے وضو کرنا شیخ ابوالعالیہ کے نزدیک درست ہوگا' کیونکہ انہوں نے حدیث کو غلط قرار نہیں دیا بلکہ اپنے زمانے کی مروجہ نبیذ کو ناپاک قرار دیا ہے۔

ہم اس سے پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں' امام بخاری نے اپنے ترجمۃ الباب میں شیخ ابوالعالیہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' انہوں نے نبیذ کے ذریعے وضو کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' شاید ان کا اشارہ اسی واقعہ کی طرف ہو۔

•••——•••——•••

249- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا بِالْوُضُوْءِ مِنَ النَّبِيْذِ .تَفَرَّدَ بِهٖ حَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهٖ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ نبیذ کے ذریعے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۲۴۹- قال البیهقي في السنن (۱۲/۱) کتاب الطهارة' باب منع التطهیر بالنبیذ: (وقد روی الحجاج بن ارطاة عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي' انه کان لا یری باسا بالوضوء من النبیذ- ورواه ابو اسحاق الکوفي - واسمه: عبد الله بن میسرة' ویقال له: ابو لیلی الخراساني - عن مزیدة بن جابر عن علي: لا باس بالوضوء بالنبیذ- وعبد الله بن میسرة متروك' والحارث الاعور' ضعیف والحجاج بن ارطاة لا یحتج به)- اه- وقال ابن الجوزي في التحقیق (۲۹/۱): (هذا من روایة الحارث الاعور' وقال علي بن المدیني: الحارث کذاب' ومن روایة مزیدة بن جابر' قال ابو زرعة: لیس بشيء)- اه- وانظر: نصب الرایة (۱۴۲/۱)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حارث بن عبداللہ اعور ہمدانی حوتی کوفی، علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال حضرت عبداللہ بن زبیر کے عہد خلافت میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۴۱/۱)(۴۰)۔

توضیح مسئلہ:

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی حارث کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نبیذ کے ساتھ وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' جبکہ اس سے اگلی روایت میں انہوں نے مزیدہ بن جابر نامی راوی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"نبیذ کے ساتھ وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے"۔

ان دونوں روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک نبیذ کے ساتھ وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں تھا' لہٰذا احناف نے اپنے مؤقف کی تائید میں جو حدیث نقل کی تھی' آثارِ صحابہ کے ذریعے اس کی تائید ہو جاتی ہے۔

•••——•••——•••

250- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاق الْكُوفِيِّ عَنْ مَزِيْدَةَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَلِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ اَبِىْ لَيْلَى الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ مَزِيْدَةَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَا بَاْسَ بِالْوُضُوْءِ بِالنَّبِيْذِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: نبیذ کے ذریعے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن میسرۃ حارثی ابوولید کوفی واسطی، یدلسہ، یہ راویوں کے "چھٹے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۵۵/۱)(۶۷۸)۔

○ مزیدۃ ابن جابر عصری عبدی: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۴۰/۲)(۱۰۳۶)۔

اللہ رسول محمد

فتوحاتِ جہانگیری

شرح

سُنن دارقطنی

جزء دوم

1-2

متن

امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

اَدامَ اللہ تعالیٰ معالیہ وبارَکَ ایّامہ ولیالیہ

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

الله جل جلاله

26- باب الْحَثِّ عَلَى التَّسْمِيَةِ ابْتِدَاءَ الطَّهَارَةِ

باب: وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنے کی ترغیب

251- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ سَلَمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهُ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس کا وضو نہ ہو اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو شروع میں بسم اللہ نہ پڑھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن مسلم بن سعید طوسی نزیل بغداد: یہ ''صدوق'' ہیں۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۴/۲)(۴۱۲)۔

○ محمد بن موسیٰ فطری یہ ''صدوق'' ہیں۔ رمی بالتشیع، یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۱۱/۲)(۷۴۵)۔

○ یعقوب بن سلمۃ لیثی مدنی، یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۷۵/۲)(۳۷۸)۔

○ سلمۃ لیثی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مدنی، یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''لین'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ

۲۵۱- اخرجه احمد (۴۱۸/۲)' وابو داؤد (۷۵/۱)' كتاب الطهارة' باب التسمية في الوضوء' حديث (۱۰۱)' وابن ماجه (۱۴۰/۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في التسمية في الوضوء' حديث (۳۹۹)' والترمذي في (العلل) (ص۳۲)' وابو يعلى (۲۹۳/۱۱) رقم (۶۴۰۹)' والحاكم (۱۴۶/۱)' وابن السكن كما في (تلخيص الحبير) (۷۲/۱)' والبيهقي (۱' ' كتاب الطهارة' باب التسمية على الوضوء' والبغوي في (شرح السنة) (۲۰۳/۱ - بتحقيقنا)- كلهم من طريق يعقوب بن سلمة' عن ابيه' عن ابي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (لا صلاة لمن لا وضوء له ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه)- قال الحاكم: صحيح الاسناد فقد احتج مسلم بيعقوب بن ابي سلمة الماجشون' واسم ابي سلمة: دينار- وتعقبه الذهبي بانه يعقوب بن سلمة الليثي' وقال ق (اسناده فيه لين)- وقال الحافظ في (التلخيص) (۷۲/۱): (ادعى الحاكم انه الماجشون والصواب انه الليثي)-ه- وقال الترمذي في (العلل): سالت محمدًا عن هذا الحديث؟ فقال: يعقوب بن سلمة مدني لا يعرف له سماع من ابيه' ولا يعرف لابيه سماع من ابي هريرة-

ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۹/۱)(۳۹۱)۔

•••——•••——•••

252- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْمَخْزُوْمِيُّ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قتیبۃ بن سعید بن جمیل ابن طریف ثقفی ابورجاء البغلانی یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 240ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۳/۲)(۸۵)۔

•••——•••——•••

27- باب وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

باب: نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ

253- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ بِهٖ مَرَّةً مَرَّةً ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَظِيفَةُ الْوُضُوْءِ الَّذِىْ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً اِلَّا بِهٖ . ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ تَوَضَّاَ بِهٖ كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ . ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْئِىْ وَوُضُوْءُ النَّبِيِّيْنَ قَبْلِىْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وضو کے لیے پانی منگوایا' آپ نے اس کے ذریعے ایک' ایک مرتبہ وضو کیا اور پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وضو کا وہ طریقہ ہے جس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرتا' پھر آپ نے پانی منگوایا اور اس کے ذریعہ دو' دو مرتبہ وضو کیا' پھر ارشاد فرمایا: یہ اس شخص کے وضو کا طریقہ ہے' جسے وضو کرنے پر دوگنا اجر ملے گا' پھر آپ کچھ دیر ٹھہرے رہے' پھر آپ نے پانی منگوایا' پھر تین' تین مرتبہ وضو کیا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ

۲۵۳- اخرجہ ابن ماجہ (۱۴۵/۱) کتاب الطہارۃ' باب ما جاء فی الوضوء مرۃ ومرتین وثلاثا' حدیث (۴۱۹)' والطیالسی (۵۲/۱) (۱۸۱- منحۃ) والبیہقی (۸۰/۱-۸۱) کتاب الطہارۃ' باب: فضل التکرار فی الوضوء' والحاکم (۱۵۰/۱) - کلہم من طریق زید العمی بہذا الاسناد' واخرجہ احمد (۹۸/۲) من طریق زید العمی' عن نافع' عن ابن عمر' فذکرہ' بنحوہ- والحدیث سکت عنہ الحاکم' وتعقبہ الذہبی بان مدارہ علی زید العمی' وھو واہ-

میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کے وضو کا طریقہ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباد بن یعقوب رواجنی ابوسعید کوفی یہ "صدوق" ہیں۔ یہ رافضی ہیں ان سے منقول ایک روایت صحیح بخاری میں بھی ہے۔ یہ راویوں کے "دسویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۹۴)(۱۱۸)۔

○ محمد بن فضل بن عطیہ بن عمر عبدی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) کوفی: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 150ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۰۰)(۶۲۶)۔

○ زید بن حواری ابوالحواری، عمی بصری قاضی ہراۃ: یہ راویوں کے "پانچویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۷۴)(۱۷۵)۔

○ معاویہ بن قرۃ بن ایاس بن ہلال مزنی ابوایاس بصری: یہ راویوں کے "تیسرے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 113ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۶۱)(۱۲۴۲)۔

...—...—...

254- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ حَدَّثَنَا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَلَّامٍ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن موسیٰ فزاری ابومحمد او ابواسحاق کوفی، یہ راویوں کے "دسویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 245ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۷۵)(۵۶۱)۔

○ سلام ابن سلیم ابوسلیمان طویل، مدائنی، یہ راویوں کے "ساتویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 77ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب

التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ۳۴۲/۱)(۶۱۱)۔

•••——•••——•••

255- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ الطَّوِيلُ ح حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ اَيْضًا حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ سَلْمٍ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِذٰلِكَ .النَّقَلَةُ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ضُعَفَاءُ وَزَيْدٌ الْعَمِّيُّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس کے بعض راویوں کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

256- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ رُشَيْدٍ وَّحَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَوَضَّاَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّةً مَرَّةً وَّقَالَ هٰذَا وُضُوءُ مَنْ لَّا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ الصَّلَاةَ اِلَّا بِهٖ . ثُمَّ تَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ هٰذَا وُضُوءُ مَنْ يُضَاعِفُ اللّٰهُ لَهُ الْاَجْرَ مَرَّتَيْنِ . ثُمَّ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ هٰذَا وُضُوئِي وَوُضُوءُ الْمُرْسَلِينَ مِنْ قَبْلِي . تَفَرَّدَ بِهِ الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَالْمُسَيَّبُ ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک' ایک مرتبہ وضو کیا اور ارشاد فرمایا: یہ وہ وضو ہے' جس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرتا' پھر آپ نے دو' دو مرتبہ وضو کیا' اور ارشاد فرمایا: یہ اس شخص کا وضو کرنے کا طریقہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ دوگنا اجر عطاء کرے گا' پھر آپ نے تین' تین مرتبہ وضو کیا اور ارشاد فرمایا: یہ میرا اور مجھ سے پہلے رسولوں کے وضو کا طریقہ ہے۔

اس روایت کو حفص بن میسرہ سے نقل کرنے میں میتب بن واضح نامی راوی منفرد ہے۔ اور میتب نامی یہ راوی ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حفص بن میسرۃ عقیلی ابوعمر صنعانی یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے

۲۵۶- اخرجه البيهقي (۸۰/۱) كتاب الطهارة' باب: فضل التكرار في الوضوء' من طريق المسيب بن واضح - قال البيهقي: وهذا الحديث من هذا الوجه ينفرد به المسيب بن واضح 'وليس بالقوي' وروي من وجه آخر عن ابن عمر' رضي الله عنه- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۲۸/۱): وقال في المعرفة: المسيب بن واضح غير محتج به' وقد روى هذا الحديث من اوجه كلها ضعيفة- اه- وقال عبد الحق في احكامه: هذا الطريق من احسن طرق هذا الحديث' ونقل عن ابن ابي حاتم انه قال: المسيب صدوق' لكنه يخطئ كثيراً- انتهى من النصب-

ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 181ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۸۹)(۴۶۸)۔

•••——•••——•••

257- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ زَیْدٍ الْعَمِّیِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ مَرَّةً وَّاحِدَةً فَتِلْكَ وَظِیْفَةُ الْوُضُوْءِ الَّتِیْ لَا بُدَّ مِنْهَا وَمَنْ تَوَضَّاَ ثِنْتَیْنِ فَلَهٗ كِفْلَانِ وَمَنْ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا فَذٰلِكَ وُضُوْئِیْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص ایک بار وضو کرتا ہے' تو یہ وضو کا ایسا طریقہ ہے جو ضروری ہے اور جو شخص دو مرتبہ وضو کرتا ہے' تو اسے دوگنا اجر ملے گا اور جو شخص تین مرتبہ وضو کرتا ہے' تو یہ میرا اور مجھ سے پہلے آنے والے انبیاء کا طریقہ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسود بن عامر شامی نزیل بغداد: یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 208ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۷۶)(۵۷۳)۔

○ اسماعیل بن خلیفہ عبسی، ابواسرائیل الملائی کوفی: یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 199ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۶۹)(۵۰۵)۔

•••——•••——•••

258- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَرَادَةَ الشَّیْبَانِیُّ عَنْ زَیْدِ بْنِ الْحَوَارِیِّ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً وَّقَالَ هٰذَا وَظِیْفَةُ الْوُضُوْءِ

۲۵۷- اخرجه احمد (۲/۹۸)' وقد تقدم الكلام عنه برقم (۲۵۲)-

۲۵۸- اخرجه ابن ماجه (۱/۱۴۵-۱۴۶) كتاب الطهارة' باب: (ما جاء في الوضوء مرة ومرتين وثلاثا)' حديث (۴۲۰)- قال البوصيري في (الزوائد) (۱/۱۷۲): هذا اسناد ضعيف' زيد ابو الحواري' هو: العمي ضعيف' وكذلك الراوي عنه- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۲۹): وهو ضعيف' قال ابن معين في زيد بن ابي الحواري' ليس بشيء- وقال البخاري: منكر الحديث - وقال ابن حبان: لا يجوز الا حتجاج به-

وَوُضُوْءُ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ . ثُمَّ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ تَوَضَّأَهُ اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كِفْلَيْنِ مِنَ الْاَجْرِ . ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْئِى وَوُضُوْءُ الْمُرْسَلِيْنَ قَبْلِى .

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس کے ذریعے ایک ایک مرتبہ وضو کیا اور پھر ارشاد فرمایا: یہ وضو کا وہ طریقہ ہے جو شخص اس طرح وضو نہ کرے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی پھر آپ نے دو دو مرتبہ وضو کیا پھر ارشاد فرمایا: یہ اس شخص کے وضو کا طریقہ ہے جو اس طرح وضو کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے دوگنا اجر عطاء کرے گا پھر آپ نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ میرا اور مجھ سے پہلے آنے والے پیغمبروں کا طریقہ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عثمان بن صالح سہمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مصری، یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 282ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۵۴/۲)(۱۳۱)۔

○ اسماعیل بن مسلمۃ بن قعنب حارثی قعنبی ابوبشر مدنی نزدیل مصر: یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 189ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۵/۱)(۵۶۰)۔

○ عبداللہ بن عرادۃ سدوسی ابوشیبان مصری، یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۳۳/۱)(۴۷۴)۔

○ عبید بن عمر بن قتادۃ لیثی ابوعاصم مکی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ تابعین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال حضرت عبداللہ بن عمر کے انتقال سے پہلے ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۴۴/۱)(۱۵۶۱)۔

259- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِىُّ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِىُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّأُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَرَاَيْتُهُ يَتَوَضَّأُ مَرَّةً مَرَّةً.

☆☆ عبیداللہ بن ابورافع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے تین تین

۲۵۹- رواه البزار والطبراني في الكبير ورجاله رجال الصحيح كما في (مجمع الزوائد) (۲۲۴/۱)۔

مرتبہ وضو کیا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایک مرتبہ بھی وضو کرتے دیکھا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عمر بن عبدالرحمٰن بن عبدالحمید بن زید بن خطاب خطابی بصری، یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 233ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۳۵) (۴۹۲)۔

○ عبیداللہ بن ابورافع مدنی' ان کے والد حضرت ابورافع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے جبکہ یہ خود یعنی عبیداللہ' حضرت علی کے سیکرٹری تھے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳۲) (۱۴۴۱)۔

•••——•••——•••

260- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ ثَابِتٍ - يَعْنِي الثُّمَالِيَّ - قَالَ قُلْتُ لِاَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ .

اَلثُّمَالِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَابْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ ثِقَةٌ.

★★ ثابت ثمالی بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوجعفر (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) سے یہ دریافت کیا: کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آپ کو یہ حدیث سنائی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک' ایک مرتبہ اور دو' دو مرتبہ اور تین' تین مرتبہ وضو کیا ہے' تو امام ابوجعفر (یعنی امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) نے جواب دیا: جی ہاں!

اس روایت کا راوی ثمالی مستند نہیں ہے اور اس روایت کا دوسرا راوی ابن بنت سدی ثقہ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ثابت بن ابوصفیہ ابوحمزہ کوفی ضعیف رافضی، یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ابوجعفر منصور کے عہد خلافت میں ہوا۔ ان کے مزید

۲۶۰- اخرجه الترمذي (۱/۶۵) كتاب الطهارة' باب: ما جاء في الوضوء مرة ومرتين وثلاثا' الحديث رقم (۴۵' ۴۶)' وابن ماجه (۱/۱۴۳) كتاب الطهارة' باب ما جاء في الوضوء مرة مرة' الحديث (۴۱۰) عن ثابت بن ابي صفية قال: قلت لابي جعفر - يعني: الباقر - حدثك جابر...... فذكر الحديث- قال الترمذي بعد الحديث الثاني: وهذا اصح من حديث شريك' لانه قد روي من غير وجه هذا عن ثابت نحو رواية وكيع' وشريك كثير الغلط' وثابت بن ابي صفية هو ابو حمزه الثمالي-

حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۱۶)(۹)۔

•••——•••——•••

261- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الَّذِىْ اُرِىَ النِّدَاءَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَرِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ كَذَا قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَاِنَّمَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِىُّ وَلَيْسَ هُوَ الَّذِىْ اُرِىَ النِّدَاءَ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن زید جہنی رضی اللہ عنہ جن کو خواب میں اذان دینے کا طریقہ دکھایا گیا تھا' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' آپ نے اپنے چہرۂ مبارک کو تین مرتبہ دھویا' دونوں بازوؤں کو دو مرتبہ دھویا اور دونوں پاؤں دو مرتبہ دھوئے۔

ابن عیینہ نے اسی طرح نقل کیا ہے' ویسے اس کے راوی حضرت عبداللہ بن زید المازنی رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ وہ صحابی نہیں ہیں' جنہیں خواب میں اذان دینے کا طریقہ سکھایا گیا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن حماد بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید بن درہم ابواسحاق ازدی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 323ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۶/۶۱، ۶۲)(۳۰۹۳)۔

○ عمرو بن یحییٰ بن عمارۃ بن ابوحسن المازنی، مدنی، یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 130ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۸۱)(۷۰۷)۔

○ یحییٰ بن عمارۃ بن ابوحسن انصاری مدنی، یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۵۴)(۱۳۸)۔

•••——•••——•••

۲۶۱- اخرجه الحميدي (۴۱۷)، واحمد (۴/۴۰)، والترمذي (۱/۶۶) كتاب الطهارة، باب: ما جاء فيمن يتوضا بعض وضوئه مرتين وبعضه ثلاثاً، حديث (۴۷)، والنسائي (۱/۷۲) كتاب الطهارة، باب عدد مسح الراس، حديث (۹۹)- وفي الكبرى (۱/۸۱) كتاب الطهارة، باب الوضوء مرتين مرتين وثلاثاً، حديث (۸۶)، وابن خزيمة (۱/۸۰) برقم (۱۵۶)- كلهم من طريق سفيان بن عيينة بهذا الاسناد، قال الترمذي: لهذا حديث حسن صحيح-

262- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الَّذِىْ اُرِىَ النِّدَاءَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ مَرَّتَيْنِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن زید جہنی رضی اللہ عنہ جنہیں خواب میں اذان دینے کا طریقہ دکھایا گیا تھا' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے وضو کیا تو آپ نے چہرۂ مبارک کو تین مرتبہ دھویا' دونوں بازو دو مرتبہ دھوئے اور دونوں پاؤں دو مرتبہ دھوئے اور اپنے سر کا دو مرتبہ مسح کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن منصور بن داؤد طوسی نزیل بغداد ابوجعفر یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 256ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۱۰)(۷۳۵)۔

263- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِىُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَرِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں دو مرتبہ دھوئے''۔

264- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِىِّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ بِهِ. اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا اور دونوں بازوؤں کو دو' دو مرتبہ دھویا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن علی بن زید صائغ، ابوعبداللہ مکی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۳/۴۲۸)، (۲۱۲) الثقات (۹/۱۵۲)۔

○ سعید بن منصور بن شعبۃ ابوعثمان خراسانی نزیل مکۃ، یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 227ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۶/۱) (۲۶۳)۔

•••——•••——•••

265- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِالْمَدِيْنَةِ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ اَبِىْ حَسَنٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَبِىْ حَسَنٍ الْمَازِنِيَّ اَتٰى اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَّهُوَ ابْنُ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُرِيَنِىْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّأُ قَالَ نَعَمْ فَدَعَا لَهُ بِتَوْرِ مَاءٍ فَاَكْفَاَ التَّوْرَ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يُكْفِءُ التَّوْرَ عَلٰى يَدَيْهِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَيْهِ فِى التَّوْرِ فَغَرَفَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ اسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ غُرُفَاتٍ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ يَدٍ مَّرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقِ ثُمَّ اَخَذَ مِنَ الْمَآءِ فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ اَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ .

☆☆ عمرو بن یحییٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عمرو بن ابوحسن مازنی' حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' یہ حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ ہیں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ عمرو بن ابوحسن نے گزارش کی: کیا آپ ہمیں یہ کر کے دکھا سکتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! پھر حضرت عبداللہ نے پانی کا برتن منگوایا' انہوں نے اس برتن میں سے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا اور دائیں ہاتھ کو تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے برتن میں سے پانی اپنے دونوں ہاتھوں پر انڈیلا اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ برتن میں داخل کیے اور ایک چلو پانی لے کر اس کے ذریعے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا' پھر

۲۶۵- واخرجه مالك (۱۸/۱) كتاب الطهارة' باب: العمل في الوضوء' حديث (۱)- عن عمرو بن يحيى المازني' عن ابيه' انه قال لعبد الله بن زيد بن عاصم' وهو جد عمرو بن يحيى المازني وكان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم: (هل تستطيع ان تريني كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضا؟ فقال عبد الله بن زيد بن عاصم -رضي الله عنه-: نعم- فدعا بوضوء فافرغ على يده' فغسل يديه مرتين مرتين ثم تمضمض' واستنثر ثلاثا ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل يديه مرتين مرتين الى المرفقين' ثم مسح راسه بيديه فاقبل بهما وادبر' بدا بمقدم راسه ثم ذهب بهما الى قفاه' ثم ردهما حتى رجع الى المكان الذي بدا منه' ثم غسل رجليه- ومن طريق مالك: اخرجه البخاري (۲۸۷/۱-۲۸۸) كتاب الوضوء' باب مسح الراس كله' حديث (۱۸۵) لكنه قال- ان رجلا قال لعبد الله بن زيد - واطراف حديث البخاري (۱۸۶' ۱۹۱' ۱۹۲' ۱۹۷' ۱۹۹)' ومسلم (۱۲۲/۲-۱۲٤) كتاب الطهارة' باب: في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم' حديث (۲۳۵/۱۸)' وابو داؤد (۲۹/۱-۳۰) كتاب الطهارة' باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم' حديث (۱۱۸)-

والترمذي (٤۷/۱) كتاب الطهارة' باب: ما جاء في مسح الراس' حديث (۳۲)- والنسائي (۷۱/۱) كتاب الطهارة' باب: حد الغسل' حديث (۹۷' ۹۸)' وفي الكبرى برقم (۱۰۲)- وابن ماجه (۱٤۹/۱-۱۵۰) كتاب الطهارة' باب ما جاء في مسح الراس' حديث (٤۳٤) وعبد الرزاق (٦/۱) كتاب الطهارة' باب: مسح الراس' حديث (۵)' ومن طريق عبد الرزاق اخرجه ابن خزيمة (۸۰/۱)' حديث (۱۵۵) كلاهما مختصراً- ومن طريق مالك ايضا اخرجه ابن حبان (۳٦۵/۳-۳٦٦) كتاب الطهارة' باب سنن الوضوء' حديث (۱۰۸٤)- والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۳۰/۱) كتاب الطهارة' باب فرض مسح الراس في الوضوء- قال الترمذي: حديث عبد الله ابن زيد اصح شيء في الباب واحسن' وبه يقول الشافعي واحمد اسحاق-

انہوں نے تین مرتبہ چلّو میں پانی لے کرناک صاف کیا' پھرانہوں نے اپنے چہرے کوتین مرتبہ دھویا' ہرایک بازوکوکہنیوں تک دھویا' پھرکچھ پانی لے کراس کے ذریعے سرکامسح کیا' وہ اپنے ہاتھ آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے' پھرپیچھے سے آگے کی طرف لائے' پھرانہوں نے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھولیے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یعقوب بن عبدالوہاب بن یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر بن عوام ابوعمر زبیری مدنی، یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۲۰، ۲۲۱)(۸۳۷)۔

○ محمد بن فلیح بن سلیمان الاسلمی اوخزاعی مدنی، : یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 197ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۰۱)(۶۲۹)۔

266- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا يَوْمًا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّكَانَ عُلَمَاؤُنَا يَقُوْلُوْنَ هٰذَا

۲۶۶-اخرجه النسائي (۸۰/۱) كتاب الطهارة' باب حد الغسل' والبيهقي في سننه (۴۹/۱) كتاب الطهارة' باب سنة التكرار في المضمضة والاستنشاق' وفي (۶۸/۱) كتاب الطهارة' باب التكرار في غسل الرجلين' وفي المعرفة (۱۷۳/۱)' وابن حبان في صحيحه (۲۴۰/۳) رقم (۱۰۵۸) من طرق عن عبد الله بن وهب بهذا الاسناد- واخرجه عبد الرزاق في المصنف (۴۴/۱) رقم (۱۳۹) عن معمر' عن الزهري' به- ومن طريق عبد الرزاق: اخرجه احمد (۵۹/۱)' وابو داؤد (۳۶/۱) كتاب الطهارة' باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم الحديث (۱۰۶)' والبيهقي (۵۷/۱-۵۸) كتاب الطهارة' باب المسح بالراس' واخرجه البخاري (۶۶۲/۴) كتاب الصوم' باب السواك الرطب واليابس للصائم الحديث (۱۹۳۴) والنسائي (۶۴/۱) في الطهارة' باب المضمضة والاستنشاق والبيهقي (۵۶/۱) كتاب الطهارة' باب التكرار في غسل اليدين والبغوي في شرح السنة (۳۱۴/۱) رقم (۲۲۱- بتحقيقنا) من طريق عبد الله عن معمر عن الزهري' به- وله طرق اخرى عن الزهري-

الْوُضُوْءُ اَسْبَغُ مَا يَتَوَضَّأُ بِهِ اَحَدٌ لِلصَّلَاةِ.

☆☆ حمران بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک دن وضو کے لیے پانی منگوایا' پھر انہوں نے وضو کیا' دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' پھر کلی کی' پھر ناک میں پانی ڈالا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے دائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا اور پھر بائیں بازو کو بھی اسی طرح دھویا' پھر انہوں نے سر کا مسح کیا' پھر انہوں نے اپنے دائیں پاؤں کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا اور پھر بائیں پاؤں کو بھی اس طرح دھویا' اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے اسی طرح وضو کیا جس طرح میں نے وضو کیا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

''جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے اور پھر اُٹھ کر دو نفل ادا کرلے' جن میں وہ اپنے خیالوں میں گم نہ رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کردے گا''۔

ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں: ہمارے علماء نے یہ بات بیان کی ہے: نماز کے لیے اچھی طرح وضو کرنے کا یہی طریقہ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عطاء بن یزید لیثی مدنی نزیل الشام، یہ ثقہ ہیں۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 107ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۳)(۲۰۳)۔

○ حمران ابن ابان' یہ حضرت عثمان بن عفان کے غلام ہیں: یہ راویوں کے ''دوسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 75ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۹۸)(۵۵۹)۔

267- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا تَوَضَّاَ اَدَارَ الْمَاءَ عَلٰى مِرْفَقَيْهِ .ابْنُ عَقِيْلٍ لَيْسَ بِقَوِيٍّ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے تو آپ اپنی کہنیوں تک پانی بہایا کرتے تھے۔

۲۶۷- اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۱/۵٦) كتاب الطهارة: باب ادخال المرفقين في الوضوء من طريق الدارقطني به- ورواه ايضا عن عمر بن احمد العبدوي: ثنا ابو احمد الحافظ نا ابو القاسم عبد الله بن محمد بن عبد العزيز البغوي ببغداد' وحدثني سويد- يعني: ابن سعيد ثنا القاسم بن محمد العقيلي' به بلفظ (كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضا ادار الماء على مرفقيه)-

اس روایت کا راوی ابن عقیل مستند نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن بہلول بن حسان بن سنان ابوجعفر تنوخی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 317ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۱،۳۰/۴)(۱۶۳۵)۔

○ قاسم بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عقیل ہاشمی طالبی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: (المیزان)(۴۶۰،۴۵۹/۵)(۶۸۴۴)۔

○ عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابوطالب ہاشمی، ابومحمد مدنی، یہ ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 140ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۴۷/۱)(۶۰۷)۔

268- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ حَرَّكَ خَاتَمَهُ . مَعْمَرٌ وَّاَبُوْهُ ضَعِيْفَانِ وَلَايَصِحُّ هٰذَا.

☆☆ عبیداللہ نامی راوی نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے تو آپ (ہاتھ دھوتے ہوئے) اپنی انگوٹھی کو حرکت دیتے تھے۔

اس روایت کا راوی معمر اور اس کا والد دونوں ضعیف ہیں اور یہ روایت مستند نہیں ہے۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ (ابورافع مولیٰ رسول اللہ)

آپ کی کنیت ابورافع ہے اور آپ اسی کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔ان کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔بعض حضرات نے ان کا نام ''اسلم'' بیان کیا ہے جبکہ بعض مؤرخین نے ان کا نام ''ہرمز'' بیان کیا ہے جبکہ بعض لوگوں نے

۲۶۸- اخرجه ابن ماجه (۱۵۳/۱) كتاب الطهارة وسننها' باب تخليل الاصابع' الحديث (۴۴۹)' والبيهقي في الكبرٰى (۵۷/۱) كتاب الطهارة' باب تحريك الخاتم في الاصبع عند غسل اليدين- قال البوصيري في الزوائد (۱۸۱/۱): (هذا اسناد ضعيف' لضعف معمر وابيه محمد بن عبيد الله)- اه-

ان کا نام ''ابراہیم'' بیان کیا ہے۔

یہ ایک قبطی غلام تھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیئے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی یہ سعید بن العاص کے غلام تھے۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو غزوۂ اُحد غزوۂ خندق اور ان کے بعد پیش آنے والے تمام غزوات میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ البتہ انہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل نہیں ہے کیونکہ یہ اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے۔

ان کے انتقال کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات کے بیان کے مطابق ان کا انتقال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے ہوا تھا اور بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے' ان کا انتقال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد الملک بن محمد بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الملک رقاشی ابوقلابۃ بصری: یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 276ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۲۲) رقم (۱۳۴۴)۔

○ معمر بن محمد بن عبید اللہ بن ابورافع ہاشمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مدنی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''منکر الحدیث'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۶۷) رقم (۱۲۹۲)۔

○ محمد بن عبید اللہ ابن ابورافع ہاشمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۸۷) (۴۹۱)۔

•••——•••——•••

269- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ التَّيْمِيِّ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ هَلُمُّوا اَتَوَضَّاْ لَكُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ حَتّٰى مَسَّ اَطْرَافَ الْعَضُدَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ

طبقات ابن سعد (73/4) طبقات خلیفۃ (ص 8) مسند الامام احمد (9/6) التاریخ الکبیر (23/2) الجرح والتعدیل (149/2) معجم الصحابۃ للبغوی (ق1/13) الثقات لابن حبان (16/3) المعجم لکبیر للطبرانی (286/1) المستدرک للحاکم (597/3) معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم (147/2) الاستیعاب (83/1) اسد الغابۃ (52/1' 93' 106/5) سیر اعلام النبلاء (16/2) تجرید اسماء الصحابۃ (164/2) الکاشف (294/3) الاصابۃ (12/1' 37' 65) التہذیب (92/12) التقریب (ص639) بقی بن مخلد و مقدمۃ مسندہ (84)

۲۶۹ اخرجہ احمد (۶۸/۱): حدثنا یعقوب' قال: حدثنا ابی عن ابن اسحاق فذکرہ بہذا الاسناد - وانظر تخریج الحدیث (۲۶۶)۔

ثُمَّ اَمَرَّ يَدَيْهِ عَلٰى اُذُنَيْهِ وَلِحْيَتِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ .

☆☆ حمران بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سنا' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ لوگ آگے آئیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق وضو کر کے آپ لوگوں کو دکھاؤں' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے چہرے کو دھویا' بازوؤں کو کہنیوں تک دھویا' یہاں تک کہ انہوں نے اپنے کندھوں کے کناروں تک کو چھولیا' پھر انہوں نے اپنے سر کا مسح کیا' اور دونوں ہاتھ کانوں اور داڑھی پر سے گزارے اور پھر دونوں پاؤں کو دھولیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد تیمی ابوعبداللہ مدنی، یہ ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 120ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۴۰)(۴)۔

○ معاذ بن عبدالرحمٰن بن عثمان بن عبیداللہ بن عثمان تیمی یہ حضرت طلحہ کی اولاد سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۵۶)(۱۲۰۴)۔

28- بَابُ مَا رُوِىَ فِى الْحَثِّ عَلَى الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ وَالْبَدَاءَةِ بِهِمَا اَوَّلَ الْوُضُوْءِ

باب: کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کی ترغیب' وضو کا آغاز ان دونوں سے کیا جائے

270- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ مِنَ الْوُضُوْءِ الَّذِىْ لَا بُدَّ مِنْهُ.

۲۷۰- اخرجه ابن الجوزي في العلل المتناهية (۱/۳۳۷) رقم (۵۵۲) بسنده الى الدارقطني بهذا الاسناد' ورواه ايضا البيهقي في الكبرٰى (۱/۵۲) من طريق ابن عدي عن ابي بكر بن ابي داؤد بهذا الاسناد- وقال البيهقي: ورواه اسماعيل بن بشر البلخي عن عصام نحوه الا انه قال: (من الوضوء الذي لا تتم الصلوٰة الا به)- اه- وقد نقل ابن الجوزي في (العلل) عبارة المصنف: (تفرد به سليمان ابن موسى) ثم قال: (اما سليمان: فقال البخاري: عنده مناكير- وقال علي بن المديني: سليمان مطعون- عليه واما عصام: فكالمجهول)- اه- والحديث ذكره الذهبي في الميزان (۲/۲۱۸) في ترجمة سليمان بن موسى' وقال: (كان سليمان فقيه اهل الشام في وقته قبل الاوزاعي' وهذه الغرائب التي تستنكر له يجوز ان يكون حفظها)- اه- وقد رواه المصنف رقم (۲۷۲) مرسلا' ورجح المرسل' وقد نقل هذا كله البيهقي عنه (۱/۵۲)' وسياتي حديث آخر بهذا الاسناد رقم (۳۳۱)-

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا وضو کا ایک ایسا حصہ ہے جو ضروری ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن سلیمان اشعث ابوبکر بجستانی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 316ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۳/۲۲۱-۲۳۷)، ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۹/۴۶۴-۴۶۸)۔

○ عصام بن یوسف بلخی یہ ابراہیم بن یوسف کے بھائی ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 210ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۵/۸۶)(۵۶۳۴)۔

○ سلیمان بن موسیٰ اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) دمشقی الاشدق، یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۳۱)(۵۰۱)۔

توضیح مسئلہ:

کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے حکم کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور محدث اور فقیہ شیخ ابن عبدالبر اندلسی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

والمضمضة معروفة وليس ادخال الاصبع ودلك الاسنان بها من المضمضة فمن شاء فعل ومن شاء لم يفعل

وحسب المتمضمض اخذ الماء من اليد بفيه وتحريكه متمضمضا به وطرحه عنه فان فعل ذلك ثلاثا فقد بلغ غاية الكمال

واما الاستنثار فهو دفع الماء من الانف والاستنشاق اخذه بريح الانف

وهما كلمتان مرويتان في الآثار المرفوعة وغيرها متداخلتان في المعنى واهل العلم يعبرون بالواحدة عن الاخرى

فاما اختلاف العلماء في حكمهما فان مالكا والشافعي واصحابهما يقولون المضمضة والاستنثار سنة لا فريضة لا في الوضوء ولا في الجنابة

وهذا قول الاوزاعي والليث بن سعد

وبه قال محمد بن جرير طبري

وروی ذلك عن الحسن البصری وبن شهاب والحكم بن عتيبة ويحيى بن سعيد وقتادة

فمن توضا ولم يات بهما ولا عملهما فی وضوئه وصلى فلا اعادة عليه عند واحد من هؤلاء العلماء

وحجة من لم يوجبهما ان الله لم يذكرهما فی كتابه ولا اوجبهما رسوله ولا اتفق الجميع على ايجابهما والفرائض لا تثبت الا من هذه الوجوه

وقال ابوحنيفة واصحابه والثورى هما فرض فی الجنابة وسنة فی الوضوء فان تركهما فی غسله من الجنابة وصلى اعاد كمن ترك لمعة ومن تركهما فی وضوئه فلا شی عليه

والحجة لهم قوله -عليه السلام ﴿تحت كل شعرة جنابة فبلوا الشعر وانقوا البشر﴾ وفی الانف ما فيه من الشعر وانه لا يوصل الى غسل الاسنان والشفتين الا بالمضمضة

وقد قال عليه السلام ﴿العينان تزنيان والفرج يزنی﴾ ونحو ذلك الى اشياء نزعوا بها تركت ذكرها

وقال بن ابی ليلى وحماد بن ابی سليمان هما فرض فی الغسل والوضوء جميعا وهو قول اسحاق بن راهويه

وروى عن عطاء والزهرى مثل ذلك ايضا وروى عنهما مثل قول مالك والشافعی

وكذلك اختلف اصحاب داؤد فمنهم من قال هما فرض فی الغسل والوضوء جميعا ومنهم من قال ان المضمضة سنة والاستنشاق فرض

وكذلك اختلف عن احمد بن حنبل على هذين القولين المذكورين عن داؤد واصحابه

ولم يختلف قول ابی ثور وابی عبيد ان المضمضة سنة والاستنشاق واجب قالا من ترك الاستنشاق وصلى اعاد ومن ترك المضمضة لم يعد

وكذلك القول عند احمد بن حنبل فی رواية وعند اصحاب داؤد ايضا مثله

واحتج من اوجبهما فی الوضوء وفی غسل الجنابة ان الله تعالى قال ﴿ولا جنبا الا عابرى سبيل حتى تغتسلوا﴾ النساء 43

كما قال فی الوضوء ﴿فاغسلوا وجوهكم﴾ المائدة 6

فما وجب فی الواحد من الغسل وجب فی الآخر

ولم يحفظ احد عن النبی صلى الله عليه وسلم انه ترك المضمضة والاستنشاق فی وضوئه ولا غسله للجنابة وهو المبين عن الله عز وجل مراده

وقد بين ان مراد الله بقوله ﴿فاغسلوا وجوهكم﴾ المضمضة والاستنشاق مع غسل سائر الوجه

وحجة من فرق بين المضمضة والاستنشاق ان النبی -عليه السلام -فعل المضمضة ولم يامر بها

وافعاله مندوب اليها ليست بواجبة الا بدليل

وفعل عليه السلام الاستنثار وامر به وامره على الوجوب الا ان يستبين غير ذلك من مراده

وهذا على اصلهم فى ذلك ولكل واحد منهم اعتلالات وترجيحات يطول ذكرها[1]

کلی کرنا ایک معروف عمل ہے' اس میں انگلیاں منہ میں داخل کرنا' انگلی کے ذریعے دانتوں کو صاف کرنا' کلی کرنے کا حصہ شمار نہیں ہوگا' جو چاہے وہ ایسا کرسکتا ہے اور جو چاہے وہ ایسا نہ کرے۔

کلی کرنے والے کے لیے اتنا ہی کافی ہے' وہ ہاتھ کے ذریعے منہ میں پانی ڈالے' پانی کو حرکت دیتے ہوئے اس کے ساتھ کلی کرے اور پھر باہر نکال دے' اگر وہ تین مرتبہ ایسا کرے تو اس نے اس عمل کو مکمل طور پر سرانجام دے دیا۔

لفظ ''استنشار'' کا مطلب ناک سے پانی باہر نکالنا ہے اور لفظ ''استنشاق'' کا مطلب ناک کی ہوا کے ذریعے پانی حاصل کرنا ہے' ان دونوں کا ذکر ''مرفوع'' روایات میں ہوا ہے اور ''مرفوع'' کے علاوہ دیگر روایات میں بھی ہوا ہے۔ ان دونوں کا مفہوم ایک دوسرے سے قریب ہے۔ عام طور پر اہلِ علم ان میں سے کوئی ایک لفظ بول کر دوسرے لفظ کا مفہوم مراد لیتے ہیں۔

جہاں تک ان دونوں کے حکم کا تعلق ہے تو اس بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان دونوں حضرات کے اصحاب یہ کہتے ہیں: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے' فرض نہیں ہے' نہ تو یہ وضو میں فرض ہے اور نہ ہی یہ غسلِ جنابت میں فرض ہے۔

امام اوزاعی' امام لیث بن سعد بھی اسی بات کے قائل ہیں اور شیخ محمد بن جریر طبری نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

یہی بات حسن بصری' ابن شہاب زہری' حکم بن عتیبہ' یحییٰ بن سعید اور قتادہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔ جو شخص وضو کرتے ہوئے ان دونوں کو سرانجام نہیں دیتا (یعنی کلی بھی نہیں کرتا اور ناک میں پانی بھی نہیں ڈالتا) اور وضو کر کے نماز ادا کرتا ہے تو ان تمام علماء میں سے کسی ایک کے نزدیک بھی اس شخص پر دوبارہ نماز پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔

جن حضرات نے ان دونوں کو واجب قرار نہیں دیا' ان کی دلیل یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ان دونوں کا ذکر نہیں کیا ہے' اللہ کے رسول نے ان دونوں کو واجب قرار نہیں دیا ہے اور سب لوگوں کا ان کے واجب ہونے پر اتفاق بھی نہیں ہے تو کسی بھی چیز کی فرضیت تو انہی صورتوں میں ثابت ہوسکتی ہے (اور وہ یہاں نہیں پائی جاتی ہیں)۔

امام ابوحنیفہ' اُن کے اصحاب اور سفیان ثوری فرماتے ہیں: یہ دونوں (یعنی کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا) غسلِ جنابت میں فرض ہیں اور وضو میں سنت ہیں' اگر کوئی شخص غسلِ جنابت میں ان دونوں کو ترک کر دیتا ہے اور پھر بعد میں نماز ادا کر لیتا ہے تو اب اس پر اس نماز کو دہرانا لازم ہوگا' یہ بالکل اسی طرح ہوگا جیسے اس نے کوئی فرض ترک کر دیا لیکن اگر کوئی شخص وضو میں ان دونوں کو ترک کر دیتا ہے تو اب اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

[1] الاستذكار فى معرفة مذاهب علماء الامصار 124/1

ان حضرات کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:
''ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے تو تم بالوں کو تر کرلو اور کھال کو صاف کرلو''۔
اور کیونکہ ناک میں بال موجود ہوتے ہیں (اس لیے غسلِ جنابت میں ناک کو دھونا فرض ہوگا) اسی طرح دانتوں اور ہونٹوں تک پانی اسی صورت پہنچایا جا سکتا ہے' جب کلی کی جائے (تو اس سے ثابت یہ ہوا کہ غسلِ جنابت کے دوران کلی کرنا بھی فرض ہے)۔
نبی اکرم ﷺ نے یہ بات پھر ارشاد فرمائی ہے:
''دونوں آنکھیں زنا کا ارتکاب کرتی ہیں اور شرم گاہ بھی زنا کا ارتکاب کرتی ہے''۔
اور اس کی مانند اور چیزوں کا بھی ذکر ہے جن کا تذکرہ میں نے ترک کردیا ہے۔
شیخ ابن ابی لیلیٰ اور شیخ حماد بن ابوسلیمان فرماتے ہیں: یہ دونوں عمل یعنی (کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا) غسل میں بھی فرض ہیں اور وضو میں بھی فرض ہیں۔
شیخ اسحٰق بن راہویہ اسی بات کے قائل ہیں۔
اسی طرح کی روایت عطاء اور زہری سے نقل کی گئی ہے' البتہ ان دونوں حضرات کے حوالے سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کی مانند بھی قول نقل کیا گیا ہے۔
اسی طرح داؤد ظاہری کے شاگردوں نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے' ان میں سے بعض حضرات نے یہ کہا ہے: یہ دونوں غسل اور وضو دونوں میں فرض ہیں۔ اور بعض حضرات نے یہ کہا ہے: کلی کرنا سنت ہے اور ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے۔
اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اسی طرح کے دو قول منقول ہیں' جن کا ذکر داؤد اور ان کے شاگردوں کے حوالے سے کیا گیا ہے۔
اس بارے میں شیخ ابوثور اور شیخ ابوعبید کے قول میں کوئی اختلاف نہیں ہے' وہ یہ کہتے ہیں: کلی کرنا سنت ہے اور ناک میں پانی ڈالنا واجب ہے۔
یہ دونوں حضرات یہ کہتے ہیں: جو شخص ناک میں پانی نہیں ڈالے گا اور اس کے بغیر ہی نماز ادا کرے گا تو وہ اس نماز کو دوبارہ دہرائے گا' البتہ جو شخص کلی نہیں کرتا تو اس پر نماز کو دہرانا لازم نہیں ہوگا۔
ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں اور داؤد ظاہری کے شاگرد بھی اسی مؤقف کے قائل ہیں' جن حضرات نے ان دونوں کو وضو میں اور غسلِ جنابت میں واجب قرار دیا ہے' ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:
''اور نہ ہی جنبی شخص' البتہ اگر وہ راستہ عبور کرنے کے طور پر (گزرے تو حکم مختلف ہوگا) جب تک تم لوگ غسل نہ کرلو''۔

یہ اسی طرح ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے وضو کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے: ''اور تم اپنے چہروں کو دھولو''۔
تو ایک میں جس کو دھونا واجب ہوگا تو دوسرے میں بھی اسے دھونا واجب ہوگا۔
نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ایسی کوئی روایت منقول نہیں ہے۔
جس میں اس بات کا تذکرہ ہو کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کے دوران یا غسلِ جنابت کے دوران کبھی کلی کرنے یا ناک میں پانی ڈالنے کو ترک کیا ہو اور نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی مراد کو زیادہ واضح کرنے والے تھے اور آپ ﷺ نے یہ بات واضح کی ہے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''تم اپنے چہروں کو دھولو'' میں اللہ تعالیٰ کی مراد کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا ہے' جو پورے چہرے کو دھونے کے ساتھ شامل ہے۔

جن حضرات نے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے حکم میں فرق کیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کلی کرنے کا عمل سرانجام دیا ہے' لیکن آپ ﷺ نے اس کا حکم نہیں دیا اور آپ ﷺ کے افعال پر عمل کرنا مستحب ہوتا ہے' انہیں واجب قرار نہیں دیا جاتا' البتہ اگر کوئی دوسری دلیل موجود ہو (تو انہیں واجب قرار دیا جا سکتا ہے)۔

جبکہ ناک میں پانی ڈالنے کا عمل نبی اکرم ﷺ نے خود بھی سرانجام دیا ہے اور اس کا حکم بھی دیا ہے اور نبی اکرم ﷺ کا حکم وجوب کو ثابت کرتا ہے' ماسوائے ایسی صورت کے' جب کسی دوسرے قرینے کے ذریعے یہ بات واضح ہو جائے' یہاں امر کے ذریعے وجوب ثابت نہیں ہو رہا۔ یہ اس بارے میں ان حضرات کا بنیادی اصول تھا' ان میں سے ہر ایک نے اپنے مؤقف کی کوئی علت بیان کی ہے اور کوئی وجہ ترجیح ذکر کی ہے' جس کا ذکر طوالت کا باعث ہوگا۔

•••——•••——•••

271- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ النَّقَّاشُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِ بْنِ يُوْسُفَ التِّرْمِذِىُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ بِشْرٍ الْبَلْخِىُّ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ يُوْسُفَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ مِنَ الْوُضُوْءِ الَّذِىْ لَا يَتِمُّ الْوُضُوْءُ اِلَّا بِهِمَا .

تَفَرَّدَ بِهِ عِصَامٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَوَهِمَ فِيْهِ وَالصَّوَابُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيَتَمَضْمَضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ . وَاَحْسَبُ عِصَامًا حَدَّثَ بِهِ مِنْ حِفْظِهِ فَاخْتَلَطَ عَلَيْهِ وَاشْتَبَهَ بِاِسْنَادِ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:
''یہ وضو کا ایک ایسا حصہ ہے' جس کے بغیر وضو مکمل نہیں ہوتا''۔
اس روایت کو نقل کرنے میں عصام نامی راوی منفرد ہیں اور انہیں اس بارے میں وہم ہوا ہے۔ صحیح روایت وہ ہے' جسے ابن جریج نامی راوی نے سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات

ارشادفرمائی ہے:

''جو شخص وضو کرے اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی ڈالنا چاہیے''۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرا یہ خیال ہے' عصام نامی راوی نے اس حدیث کو اپنے حافظے کے حوالے سے بیان کیا اور یہ بات ان پر مختلط ہوگئی' اور ان پر اس روایت کی سند مشتبہ ہوگئی جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر منقول ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

''جس عورت کا نکاح اس کے ولی کی اجازت کے بغیر کیا گیا ہو' تو اُس کا نکاح باطل ہوگا''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حسین بن محمد بن حاتم: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۱۹/۶) (۷۴۳۰)۔

272- وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى فِى الْمَضْمَضَةِ وَالاِسْتِنْشَاقِ فَحَدَّثَنَا بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَسَّانِىُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيُمَضْمِضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ .

☆☆ جہاں تک ابن جریج کی سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کا تعلق ہے' جو کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے بارے میں ہے' تو وہ یہ ہے:

ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشادفرمائی ہے:

''جو شخص وضو کرے' اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی ڈالنا چاہیے''۔

273- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيُمَضْمِضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ

☆☆ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشادفرمائی ہے:

''جو شخص وضو کرے اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی ڈالنا چاہیے''۔

274- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا السَّرِىُّ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ

۲۷۲-هذا المرسل هو الصواب' كما رجحه المصنف في الذي قبله- وانظر: تخريج الحديث (۲۷۰)-

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيُمَضْمِضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ .

☆☆ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص وضو کرے اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی ڈالنا چاہیے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن عبدالرحمٰن ابومحمد قاری موذن: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 329ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۲۲/۷) (۳۷۰۲)۔

○ سری بن یحییٰ بن ایاس بن حرملۃ، ابوہیثم شیبانی بصری، امام احمد نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے جبکہ ابوالفتح ازدی کا یہ کہنا ہے: ان کی نقل کردہ روایات ''منکر'' ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۷۵/۳)

275- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى الشَّامِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ سلیمان بن موسیٰ شامی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' اس کے بعد حسبِ سابق حدیث ہے۔

276- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ بِبَلْخٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْاَزْهَرِ الْجَوْزَجَانِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى السِّينَانِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيُمَضْمِضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ .

مُحَمَّدُ بْنُ الْاَزْهَرِ هٰذَا ضَعِيْفٌ وَّهٰذَا خَطَاٌ وَّالَّذِيْ قَبْلَهُ الْمُرْسَلُ اَصَحُّ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص وضو کرے اسے کلی کرنا چاہیے اور ناک میں پانی ڈالنا چاہیے۔

اس روایت کا راوی محمد بن ازہر ضعیف ہے اور یہ روایت غلط ہے' اس سے پہلے جو ''مرسل'' روایت نقل کی گئی تھی' وہ زیادہ مستند ہے۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

---

۲۷۶ قال الحافظ في التلخيص (۱۶۱/۱): (فيه محمد بن الازهر' وقد كذبه احمد)- اهـ- وسياتي ايضا عند المصنف بهذا الاسناد رقم (۲۲۵)' وانظر تخريج الحديث (۲۷۰)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن فضل بن طاہر بن نصر بن محمد ابوحسن بلخی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 323ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲/۴۷)(۶۴۲۱)۔

○ حماد بن محمد بلخی، : خطیب بغدادی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے ان کے بارے میں کوئی جرح و تعدیل نقل نہیں کی ہے۔

○ محمد بن ازہر جوزجانی: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے روایات نقل کرنے سے منع کیا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ بیان کی ہے: یہ ''کذاب'' راویوں سے نقل کرتا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۵۵، ۵۶) (۷۲۰۰)۔

○ فضل بن موسیٰ سینانی ابوعبداللہ مروزی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 192ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب تہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۱۱)(۵۴)۔

•••———•••———•••

277- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ غُصْنٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ سُنَّةٌ .

اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (وضو کے دوران) کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے۔

اس روایت کا راوی اسماعیل بن مسلم ''ضعیف'' ہے۔

۲۷۷- اخرجه المصنف رقم (۲٤۱) بهذا الاسناد' وزاد فيه: (والاذنان من الراس)' ثم قال عقبة: (اسماعيل بن مسلم ضعيف' والقاسم بن غصن مثله)- ورواه الخطيب في تاريخه (٦/ ۲۸٤) من طريق سويد بن سعيد' به بهذا الاسناد مقتصرا على قوله: (الاذنان من الراس)' وضعفه الحافظ في التلخيص (۱/ ۱۳۲)' ونقله عنه الشوكاني في نيل الاوطار (۱/ ۱٦٦)-

والحديث ذكره الزيلعي في نصب الراية (۱/ ۷۷)' ووقع في طبعة المجلس العلمي: (القاسم ابن عصر)' واشار المحقق في الهامش ان في نسخة (ابن غصن) قلت: والذي اشار اليه في الهامش هو الصواب- والله اعلم- وسياتي الكلام على هذا الحديث -ايضا- في رقم (۲٤۱)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قاسم بن غصن، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۵/۴۵۷) (۶۸۳۵)۔

○ اسماعیل بن مسلم مکی ابواسحاق، یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۷۴) (۵۵۲)۔

•••——•••——•••

278- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ الْقَدَّاحُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِىْ عَلْقَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا يَوْمًا بِوَضُوْءٍ ثُمَّ دَعَا نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَفْرَغَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى وَغَسَلَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ فَاَنْقَاهُمَا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّاُ مِثْلَ هٰذَا الْوُضُوْءِ الَّذِىْ رَاَيْتُمُوْنِىْ تَوَضَّاْتُهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ . ثُمَّ قَالَ اَكَذٰلِكَ يَا فُلَانُ قَالَ نَعَمْ .ثُمَّ قَالَ اَكَذٰلِكَ يَا فُلَانُ قَالَ نَعَمْ حَتّٰى اسْتَشْهَدَ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ وَافَقْتُمُوْنِىْ عَلٰى هٰذَا.

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' انہوں نے ایک دن وضو کا پانی منگوایا اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کچھ افراد کو بلایا' پھر انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اسے تین مرتبہ دھویا۔ انہوں نے تین مرتبہ کلی کی' اس کے بعد ناک میں پانی ڈالا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک تین' تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے اپنے سر کا مسح کیا' پھر انہوں نے اپنے دونوں پاؤں دھولیے اور انہیں اچھی طرح صاف کیا' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے اسی طرح وضو کیا' جیسے ابھی آپ لوگوں نے مجھے وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے' پھر اس کے بعد وہ دو رکعت نماز ادا کرے تو اپنے گناہوں کے حوالے سے وہ اس طرح ہو جاتا ہے' جیسے اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا''۔

۲۷۸- اخرجه ابو داؤد في سننه (۱/۲۷) كتاب الطهارة' باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم الحديث (۱۰۹)- ومن طريق ابي داؤد اخرجه البيهقي (۱/۴۷) كتاب الطهارة' باب صفة غسلها- قال ابو داؤد: حدثنا ابراهيم بن موسى' اخبرنا عيسى' اخبرنا عبيد الله- يعني: ابن ابي زياد- عن عبد الله بن عبيد بن عمير' عن ابي علقمة ان عثمان دعا بماء فتوضأ' فافرغ بيده اليمنى على اليسرى...... فذكره نحوه- وانظر: تخريج الحديث (۲۶۶)-

پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی: اے فلاں صاحب! کیا اسی طرح ہے؟ ان صاحب نے جواب دیا: جی ہاں! پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے فلاں صاحب! کیا یہ اسی طرح ہے؟ تو ان صاحب نے بھی جواب دیا: جی ہاں! یہاں تک کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کچھ افراد کو اس بات پر گواہ بنایا (یعنی ان سے تصدیق کروائی) اور پھر یہ بات ارشاد فرمائی:

''ہر طرح کی حمد' اس اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے (جس کی عطاء کردہ توفیق کی بدولت آپ لوگوں نے اس بارے میں میری موافقت کی ہے)''۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ آپ کا تعلق قریش کی شاخ بنوامیہ سے ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو صاحبزادیوں کا نکاح' یکے بعد دیگرے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا تھا اور اسی نسبت کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ''ذوالنورین'' کہا جاتا ہے۔

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعوت کے نتیجے میں اسلام قبول کیا تھا۔

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے پہلے اپنی اہلیہ سیّدہ رقیہ کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر واپس مکہ آ گئے پھر حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر واپس مکہ آ گئے پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔

غزوۂ بدر کے ایام میں حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیّدہ رقیہ بہت شدید بیمار تھیں۔ جس کی وجہ سے غزوۂ بدر میں شرکت نہیں کر سکے۔ لیکن کیونکہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس میں شریک نہیں ہوئے تھے اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے اجر اور مالِ غنیمت میں انہیں حصہ دیا۔

سیّدہ رقیہ کے انتقال کے بعد سیّدہ اُم کلثوم کی شادی ان کے ساتھ کی تھی۔

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کا شمار عشرۂ مبشرہ میں ہوتا ہے۔

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے مال کے ذریعے اسلام کی بہت زیادہ خدمت کی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کا خلیفہ مقرر کیا گیا۔ ان کے دورِ خلافت میں

تہذیب التہذیب (4/91-92) والتقریب (ص 385) وتذہیب تہذیب الکمال (2/219) وطبقات ابن سعد (2/78) والاصابۃ (4/223-224) والمؤتلف والمختلف (ص 81) والاباطیل والمناکیر (1/36) والزہد لوکیع، ص 521) والتبصرۃ والتذکرۃ (1/131) وبقی بن مخلد (ص 28) وتاریخ الدوری (2/394) وفضائل الصحابۃ (1/448) والتاریخ الصغیر (1/58) والتاریخ الکبیر (6/208) وثقات العجلی (ص 37) والقضاۃ لوکیع (1/110) ووفیات ابن زبر (ص 12) والاستیعاب (3/155-165)

اسلامی سلطنت کی حدود وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی گئی لیکن اس کے ساتھ داخلی انتشار بھی پیدا ہونا شروع ہوا جس کے نتیجے میں 17 ذوالحج جمعہ کے دن' سن 35 ہجری میں' قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے' حضرت عثمان غنی کوشہید کر دیا گیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن بکر بن عثمان برسانی ابوعثمان بصری: یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۴۷)(۷۷)۔

○ عبید اللہ بن ابوزیاد قداح ابوالحصین مکی، لیس بالقوی، یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 150ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳۳)(۱۴۴۷)۔

○ عبداللہ بن عبید ابن عمیر لیثی مکی: یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 113ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۳۱)(۴۵۳)۔

○ ابوعلقمۃ فارسی مصری مولی بنی ہاشم: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۵۲)(۱۴۴)۔

•••——•••——•••

279- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِى اَبِى حَدَّثَنَا ابْنُ الْاَشْجَعِيِّ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ اَبِى النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَتَى عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْمَقَاعِدَ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَرِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هٰكَذَا يَتَوَضَّاُ يَا هٰؤُلَاءِ اَكَذٰلِكَ قَالُوْا نَعَمْ لِنَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

عِنْدَهُ .صَحِيْحٌ اِلَّا التَّاْخِيرَ فِى مَسْحِ الرَّاْسِ فَاِنَّهُ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَهٰذَا اللَّفْظِ .وَرَوَاهُ الْعَدَنِيَّانِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ وَيَزِيْدُ بْنُ اَبِى حَكِيْمٍ وَالْفِرْيَابِىُّ وَاَبُوْ اَحْمَدَ وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ عَنِ الثَّوْرِىِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالُوْا كُلُّهُمْ اِنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۲۷۹ اخرجه احمد في المسند (۱/ ٦٧): حدثنا ابن الاشجعي ... فذكره بهذا الاسناد- ورواه ايضا (۱/ ٦٧) حدثنا عبد الله بن الوليد عن سفيان الثوري به- ورواه البيهقي (۱/ ۷۹) كتاب الطهارة' باب الوضوء ثلاثا ثلاثا- قال الهيثمي في المجمع (۱/ ۲۲٤): (رواه احمد وحديث عثمان في الصحيح- ورجال هذا رجال الصحيح)- اه- ورواية ابي انس عن عثمان ستاتي بعد هذا-

(صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) یَتَوَضَّأُ لَمْ یَزِیْدُوْا عَلٰی هٰذَا وَخَالَفَهُمْ وَکِیْعٌ رَوَاهُ عَنِ الثَّوْرِیِّ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ اَبِی اَنَسٍ عَنْ عُثْمَانَ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا کَذَا قَالَ وَکِیْعٌ وَّاَبُوْ اَحْمَدَ عَنِ الثَّوْرِیِّ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ اَبِی اَنَسٍ وَّهُوَ مَالِكُ بْنُ اَبِی عَامِرٍ ۔ وَالْمَشْهُوْرُ عَنِ الثَّوْرِیِّ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عُثْمَانَ ۔

☆☆ بسر بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ''مقاعد'' میں تشریف لائے' آپ نے وضو کا پانی منگوایا' کلی کی' پھر ناک میں پانی ڈالا اور پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دونوں بازوؤں کو تین' تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے پاؤں تین' تین مرتبہ دھوئے' پھر سر کا مسح کیا اور یہ بات ارشاد فرمائی: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ یاد ہے' آپ نے اسی طرح وضو کیا' پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے حضرات! کیا یہ اسی طرح ہے؟ تو ان حضرات نے جواب دیا: جی ہاں!

یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہی تھی' جو اس وقت وہاں موجود تھے۔

یہ روایت مستند ہے' البتہ سر کے مسح میں تاخیر ہونا یہ محفوظ نہیں ہے۔ اس کو نقل کرنے میں ایک راوی منفرد ہے۔ جبکہ دیگر راویوں نے اپنی سند کے ہمراہ اس کو نقل کیا ہے۔ سب راویوں نے یہی بات نقل کی ہے: حضرت عثمان غنی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اعضاء کو تین' تین مرتبہ دھویا' پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ان راویوں نے اس کے علاوہ مزید کوئی بات نقل نہیں کی۔ اس کے برخلاف وکیع نامی راوی نے اپنی سند کے ہمراہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں ہر عضو کو تین' تین مرتبہ دھویا۔

بعض دیگر راویوں نے بھی اس کو اسی حوالے سے نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوعبیدۃ بن عبید اللہ بن عبد الرحمٰن اشجعی: یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۴۸) (۸۸)۔

○ بسر بن سعید مدنی عابد مولی ابن حضرمی، یہ راویوں کے ''دوسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 100ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۹۷) (۳۵)۔

○ عبد اللہ بن ولید بن میمون ابومحمد مکی المعروف بالعدنی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ

ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۵۹)(۷۲۶)۔

○ یزید بن ابوحکیم الدنی: یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 220ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۶۳)(۲۳۹)۔

○ محمد بن یوسف بن واقد بن عثمان ضبی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں): علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 212ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۲۱)(۸۴۴)۔

○ محمد بن عبداللہ بن زبیر بن عمرو بن درہم اسدی ابواحمد زبیری کوفی: یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۷۶)(۳۷۷)۔

○ موسیٰ بن مسعود نہدی ابوحذیفہ بصری: یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 220ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۸۸)(۱۵۰۵)۔

•••——•••——•••

280- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى النَّضْرِ عَنْ اَبِىْ اَنَسٍ اَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّاَ بِالْمَقَاعِدِ وَعِنْدَهُ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَتَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اَلَيْسَ هٰكَذَا رَاَيْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّاُ قَالُوْا نَعَمْ.

وَتَابَعَهُ اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِىُّ عَنِ الثَّوْرِىِّ. وَالصَّوَابُ عَنِ الثَّوْرِىِّ عَنْ اَبِى النَّضْرِ عَنْ بُسْرٍ عَنْ عُثْمَانَ.

☆☆ ابوانس بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بیٹھک میں وضو کیا' اس وقت ان کے پاس کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ہر عضو کو تین' تین مرتبہ دھویا اور پھر یہ دریافت کیا: کیا آپ حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ تو ان حضرات نے جواب دیا: جی ہاں!

۲۸۰- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۱/۱۷) رقم (۶۲) عن وكيع' عن سفيان' به- ووقع فيه (ابن انس) بدلًا من (ابي انس) والثاني هو الصواب فقد رواه مسلم (۲/۱۱۲) كتاب الطهارة' باب فضل الوضوء والصلوة عقبه' الحديث (۲۳۰)' والبيهقي (۱/۷۸) كتاب الطهارة' باب الوضوء ثلاثًا ثلاثًا' كلاهما من طريق ابن ابي شيبة عن وكيع' به- ورواه احمد في مسنده (۱/۵۷) قال: حدثنا وكيع..... فذكره وقد تقدم في (۲۷۹) طريق ابي النضر' عن بسر' عن عثمان- وقد رواه ابو يعلى بنحوه' كما في المطالب العالية (۱/۲۰) رقم (۵۸) عن ابي النضر: انه راى عثمان بن عفان دعا بوضوء' وعنده علي وطلحة..... فذكره نحوه' وقد وقع فيه: (عن ابي النضر عن ابي !) ولعله زيادة من بعض النساخ فان الهيثمي ذكره في مجمع الزوائد (۱/۲۲٤) عن ابي النضر: ان عثمان..... فذكره- ثم قال: (رواه ابو يعلى وابو النضر لم يسمع من احد من العشرة وفيه- ايضًا- غسان بن الربيع ضعفه الدارقطني مرة وقال مرة- صالح- وذكره ابن حبان في الثقات)- اه-

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

281- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنْ اِسْرَائِيلَ .وَحَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ قَالَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَتَوَضَّاُ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ خَلَّلَ اَصَابِعَهُ وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ثَلَاثًا حِيْنَ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَعَلَ كَالَّذِىْ رَاَيْتُمُوْنِىْ فَعَلْتُ .

لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ حَرْفًا بِحَرْفٍ قَالَ مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ وَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَوْضِعٌ فِيْهِ عِنْدَنَا وَهَمٌ لِاَنَّ فِيْهِ الْاِبْتِدَاءَ بِغَسْلِ الْوَجْهِ قَبْلَ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ اِسْرَائِيلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فَبَدَاَ فِيْهِ بِالْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ قَبْلَ غَسْلِ الْوَجْهِ .وَتَابَعَهُ اَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اِسْرَائِيلَ فَبَدَاَ فِيْهِ بِالْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ قَبْلَ الْوَجْهِ وَهُوَ الصَّوَابُ .

☆☆ ابووائل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے وضو کیا اور دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' پھر چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر تین مرتبہ کلی کی' تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' پھر دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے سر اور دونوں کانوں کے باہر والے حصے اور اندرونی حصے کا مسح کیا اور پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھو لیے' پھر انہوں نے اپنی انگلیوں کا خلال کیا' جب انہوں نے اپنا چہرہ دھویا تھا تو اس دوران انہوں نے تین مرتبہ اپنی داڑھی کا خلال بھی کیا تھا' پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے اسی طرح (وضو) کیا تھا جیسے آپ حضرات نے مجھے (وضو) کرتے دیکھا ہے۔

یہ روایت ان ہی الفاظ سے منقول ہے تاہم اس روایت میں ایک مقام پر راوی کو وہم لاحق ہوا ہے' کیونکہ اس میں وضو کے آغاز کا تذکرہ چہرہ دھونے سے کیا گیا ہے' اور یہ چہرہ دھونا' کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے سے پہلے ہے۔

جبکہ عبدالرحمٰن نامی راوی نے اس روایت کو اسی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے اور اس میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے ذریعے وضو کا آغاز کرنے کا تذکرہ ہے اور یہ عمل چہرہ دھونے سے پہلے ہے۔

۲۸۱- اخرجه ابن ابي شيبة (۱۷/۱) رقم (٦٣): حدثنا وكيع' عن اسرائيل ... فذكره مختصراً- وقد رواه الدارقطني لهنا' وابن حبان في صحيحه (۳٦٢/۳) رقم (۱۰۸۱) من طريق ابن ابي شيبة عن عبد الله بن نمير عن اسرائيل به- وهو عند ابن حبان مختصرًا ايضاً- واخرجه عبد الرزاق (٤۱/۱) رقم (۱۲۵)' وابو داؤد (۲۷/۱) كتاب الطهارة' باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم ' الحديث (۱۱۰)' والترمذي (٤٦/۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في تخليل اللحية' الحديث (۳۱) وابن ماجه (۱٤۸/۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في تخليل اللحية' الحديث (٤۳۰)- والدارمي (۱۷۸/۱-۱۷۹) كتاب الوضوء' باب في تخلل اللحية' وابن خزيمة في صحيحه رقم (۱۵۱)' (۱۵۲)' وابن الجارود في المنتقى رقم (۷۲)' والحاكم (۱٤۹/۱)' والبيهقي في سننه (٦۳/۱) من طرق عن اسرائيل- وقال الحاكم: (هذا اسناد صحيح قد احتجا بجميع رواته غير عامر بن شقيق' ولا اعلم في عامر بن شقيق طعنًا بوجه من الوجوه)-

ابوغسان نامی راوی نے اس روایت میں ان کی متابعت کی ہے اور اس روایت میں چہرہ دھونے سے پہلے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے ذریعے وضو کا آغاز کرنے کا ذکر ہے اور یہی روایت درست ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن علاء بن کریب ہمدانی ابوکریب: یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 247ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۹۷)(۶۰۱)۔

○ مصعب بن مقدام خثعمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابوعبداللہ کوفی: یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 203ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۵۲)(۱۱۶۰)۔

○ عامر بن شقیق بن جمرۃ اسدی کوفی، یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۸۷)(۴۷)۔

282- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ .وَاَخْبَرَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ رَاْسَهُ وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ وَخَلَّلَ اَصَابِعَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ .يَتَقَارَبَانِ فِيْهِ .

☆☆ شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے وضو کیا' پہلے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' پھر کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' ایسا تین مرتبہ کیا' پھر چہرے کو تین مرتبہ دھویا' دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے سر کا مسح کیا اور پھر دونوں کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کیا' انہوں نے اپنی داڑھی میں تین مرتبہ خلال کیا اور پھر دونوں پاؤں دھو لیے' انہوں نے اپنے پاؤں کی انگلیوں کا بھی تین مرتبہ خلال کیا اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح (وضو) کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے میں نے یہ (وضو) کیا ہے۔

ان دونوں روایات کے الفاظ قریب ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن نضر بن عبداللہ بن مصعب ابوبکر: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 291ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۶۴/۱)(۳۰۶)۔

○ زہیر بن حرب بن شداد ابوخیثمہ نسائی نزیل بغداد، یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 234ھ میں ہوا۔ مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۶۴/۱)(۷۳)۔

•••——•••——•••

29- باب الْمَسْحِ بِفَضْلِ الْيَدَيْنِ

باب: بازو دھونے سے بچنے والے پانی سے مسح کرنا

283- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّاَ وَمَسَحَ رَاْسَهُ بِبَلَلِ يَدَيْهِ.

☆☆ سیّدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور آپ نے بازو دھونے کے بعد بچنے والی تری کے ذریعے سر کا مسح کیا۔

حدیث کی راوی صحابی خاتون کا تعارف:

سیّدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا

سیّدہ ربیع رضی اللہ عنہا کا تعلق انصار کے قبیلے ''خزرج'' کی شاخ ''بنونجار'' سے ہے۔

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا۔ انہوں نے غزوات میں شرکت کی ہے جس میں یہ

۲۸۳- اخرجه ابو داؤد (۳۲/۱) كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم الحديث (۱۳۰) ومن طريقه اخرجه البيهقي في الكبرى (۲۳۷/۱) كتاب الطهارة، باب الدليل على انه يأخذ لكل عضو ماء جديداً ولا يتطهر بالماء المستعمل، من طريق مسدد، ثنا عبد الله بن داؤد، به، وقد روى هذا الحديث من طرق عن عبد الله بن محمد بن عقيل مطولة ومختصرة، ولكن رواية سفيان التي فيها: (انه مسح راسه بفضل ماء كان في يده)- قال البيهقي (۲۳۷/۱): (هكذا رواه جماعة عن عبد الله بن داؤد وغيره، عن الثوري- وقال بعضهم: (ببلل يديه)؛ وكانه اراد اخذ جديداً فصب بعضه ومسح راسه ببلل يديه- وعبد الله بن محمد بن عقيل لم يكن بالحافظ، واهل العلم بالحديث مختلفون في جواز الاحتجاج برواياته)- اه- قال الزيلعي في نصب الراية (۱۰۰/۱): (قال في (الامام): وليس فيه تصريح بان الماء كان مستعملا لكن رواه الاثرم في كتابه، ولفظه: (انه -عليه السلام- مسح بماء بقي من ذراعيه، وقال هذا اظهر في المقصود)- اه-

زخمیوں کی دیکھ بھال کرتی تھیں اور انہیں پانی پلایا کرتی تھیں۔

انہوں نے غزوۂ حدیبیہ میں بھی شرکت کی تھی اور بیعت رضوان میں بھی انہیں شرکت کا شرف حاصل ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن داؤد بن عامر ہمدانی ابوعبدالرحمٰن خریبی: یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 213ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۱۲، ۴۱۳)(۲۸۰)۔

•••———•••———•••

284- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَاْتِيْنَا فَيَتَوَضَّأُ فَمَسَحَ رَاْسَهُ بِمَا فَضَلَ فِيْ يَدَيْهِ مِنَ الْمَآءِ وَمَسَحَ هٰكَذَا وَوَصَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ بِيَدَيْهِ مِنْ مُؤَخَّرِ رَاْسِهِ اِلٰى مُقَدَّمِهِ ثُمَّ رَدَّ يَدَيْهِ مِنْ مُقَدَّمِ رَاْسِهِ اِلٰى مُؤَخَّرِهِ.

☆☆ سیّدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے' جب آپ وضو کرتے تھے تو آپ دونوں بازوؤں کو دھونے کے بعد بچنے والے پانی کے ذریعہ سر کا مسح کر لیتے تھے اور اس طرح مسح کرتے تھے۔

اس کے بعد عبداللہ بن داؤد نامی راوی نے وہ مسح کر کے دکھایا اور وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو سر کے پیچھے والے حصے سے آگے والے حصے کی طرف لے کر آئے اور پھر دونوں ہاتھوں کو سر کے آگے والے حصے سے پیچھے والے حصے کی طرف لے گئے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن عبدالکریم بن نافع ازدی بصری نزیل بغداد، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم

۲۸۴ - اخرجه ابو داؤد (۱/۳۱) کتاب الطهارة' باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم' الحديث (۱۲۶): حدثنا مسدد' ثنا بشر بن المفضل' ثنا عبد الله بن محمد بن عقيل' عن الربيع بنت معوذ بن عفراء قلت: (كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ياتينا .....) فذكر قصة نحوه- ورواه ايضاً رقم (۱۲۷)' (۱۲۸)' (۱۲۹) من طرق عن عبد الله بن محمد بن عقيل به' ومن طريق بشر بن المفضل عن عبد الله بن محمد - اخرجه - ايضاً - الترمذي في سننه (۱/۴۸) کتاب الطهارة' باب ما جاء انه يبدا بموخر الراس رقم (۳۳)' وابن ماجه (۱/۱۵۱) کتاب الطهارة' باب ما جاء في مسح الاذنين' الحديث (۴۴۰' ۴۴۱)' واحمد في المسند (۶/۳۵۸' ۳۵۹)' والبيهقي في الكبرى (۱/۲۳۷) کتاب الطهارة' باب الدليل على انه ياخذ لكل عضو ماء جديداً' والبغوي في شرح السنة (۱/۳۱۸) رقم (۲۲۵) من طرق عن عبد الله بن محمد بن عقيل به- وانظر الحديث السابق (۲۸۳)-

''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 252ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۱۷)(۸۱۱)۔

*** ——— *** ——— ***

30- باب مَا رُوِیَ فِیْ جَوَازِ تَقْدِیمِ غَسْلِ الْیَدِ الْیُسْرٰی عَلَی الْیُمْنٰی.

باب: (وضو کے دوران) دائیں ہاتھ سے پہلے بائیں ہاتھ کو دھولینا جائز ہے

285- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ عَنْ زِیَادٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَسَاَلَهُ عَنِ الْوُضُوْءِ فَقَالَ اَبْدَاُ بِالْیَمِیْنِ اَوْ بِالشِّمَالِ فَاَضْرَطَ عَلِیٌّ بِهٖ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَبَدَاَ بِالشِّمَالِ قَبْلَ الْیَمِیْنِ.

☆☆ زیاد نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا اور بولا: میں دائیں ہاتھ کے ذریعہ آغاز کروں یا بائیں ہاتھ کے ذریعے آغاز کروں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے جھڑکا اور پھر آپ نے پانی منگوایا اور (وضو کرتے ہوئے) دائیں ہاتھ سے پہلے بائیں ہاتھ کو دھولیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زیاد مولی بنی مخزوم انہوں نے حضرت عثمان غنی کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔ جبکہ ان سے اسماعیل بن ابوخالد نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳/۱۴۲)(۲۹۷۵)۔

توضیح مسئلہ:

وضو کے دوران دائیں طرف کے اعضاء کو پہلے دھونے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور حنفی فقیہ امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

ویستحب للمتوضیء ان ینوی الطهارة ویستوعب راسه بالمسح ویرتب الوضوء فیبدا بما بدا الله تعالی بذکره وبالمیامن –

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: وضو کرنے والے شخص کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ طہارت حاصل کرنے کی نیت

۲۸۵- اخرجه البیهقی (۱/۸۷) کتاب الطهارة' باب الرخصة فی البداءة بالیسار' من طریق الدارقطنی بهذا الاسناد- وفی اسناده زیاد مولی بنی مخزوم' قال فیه ابن معین: (لاشیء) کما فی میزان الاعتدال (۲/۱۴۲)' وهو غیر زیاد بن ابی زیاد' واسمه: میسرة المخزومی' یقال له: (زیاد مولی بنی مخزوم) ایضا کما فی تعجیل المنفعة (۱/۵۵۸)-

[1] مختصر القدوری' کتاب الطهارة وسنن الطهارة 9/1:

کرے اپنے پورے سر کا مسح کرے ترتیب کے ساتھ وضو کرے یعنی اس عضو سے آغاز کرے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے (اور بائیں طرف والے عضو کے مقابلے میں) دائیں طرف والے کو (پہلے دھوئے) [1]

یہاں متن کے الفاظ بِالْمَيَامِنِ کی وضاحت کرتے ہوئے الجوہرۃ النیرۃ کے مصنف تحریر کرتے ہیں:

﴿قَوْلُهُ: وَبِالْمَيَامِنِ﴾ اَیْ یَبْدَأُ بِالْیَدِ الْیُمْنٰی قَبْلَ الْیُسْرٰی وَبِالرِّجْلِ الْیُمْنٰی قَبْلَ الْیُسْرٰی وَهُوَ فَضِیْلَةٌ عَلَی الصَّحِیْحِ ؛ لِاَنَّ ﴿النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُحِبُّ اَنْ یَبْدَاَ بِالْمَیَامِنِ فِی كُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی فِی لُبْسِ نَعْلَیْهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ﴾ وَفِی هٰذَا اشَارَةٌ اِلٰی اَنَّهُ كَانَ یَنْبَغِی اَنْ یُقَدِّمَ مَسْحَ الْاُذُنِ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی كَمَا فِی الْیَدَیْنِ وَالرِّجْلَیْنِ لٰكِنَّا نَقُوْلُ الْیَدَانِ وَالرِّجْلَانِ یُغْسَلَانِ بِیَدٍ وَاحِدَةٍ فَیَبْدَاُ فِیْهِمَا بِالْمَیَامِنِ ، وَاَمَّا الْاُذُنَانِ فَیُمْسَحَانِ مَعًا بِالْیَدَیْنِ جَمِیْعًا لِكَوْنِ ذٰلِكَ اَسْهَلَ حَتّٰی لَوْ لَمْ یَكُنْ لَهُ اِلَّا یَدٌ وَاحِدَةٌ اَوْ بِاِحْدٰی یَدَیْهِ عِلَّةٌ وَلَا یُمْكِنُهُ مَسْحُهُمَا مَعًا فَاِنَّهُ یَبْدَاُ بِالْاُذُنِ الْیُمْنٰی ثُمَّ بِالْیُسْرٰی كَمَا فِی الْیَدَیْنِ وَالرِّجْلَیْنِ وَاَلْحَقَ بَعْضُهُمُ الْخَدَّیْنِ بِالْاُذُنَیْنِ فِی الْحُكْمِ وَلَیْسَ فِی اَعْضَاءِ الطَّهَارَةِ عُضْوَانِ لَا یُسْتَحَبُّ تَقْدِیْمُ الْاَیْمَنِ مِنْهُمَا اِلَّا الْاُذُنَیْنِ [1]

متن کے الفاظ ''دائیں طرف کے ساتھ'' سے مراد یہ ہے' وہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے پہلے دھوئے گا اور دائیں پاؤں کو بائیں پاؤں سے پہلے دھوئے گا اور صحیح قول کے مطابق ایسا کرنے میں فضیلت پائی جاتی ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ آپ ﷺ ہر بارے میں دائیں طرف سے پہل کریں' یہاں تک کہ آپ ﷺ جوتا پہننے میں بھی (دائیں پاؤں میں پہلے پہنتے تھے)۔

اس میں اس بات کی طرف اشارہ موجود ہے' ہونا تو یہ چاہیے کہ بائیں کان سے پہلے دائیں کان کا مسح کیا جائے' جس طرح دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے بارے میں حکم ہے' لیکن ہم یہ کہتے ہیں: دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں ایک ہاتھ کے ذریعے دھوئے جاتے ہیں' اس لیے ان میں پہلے دائیں والے سے آغاز کیا جائے گا لیکن جہاں تک دونوں کانوں کا تعلق ہے تو ان دونوں پر دونوں ہاتھوں سے ایک ساتھ مسح کیا جا سکتا ہے' ویسے بھی ایسا کرنا زیادہ آسان ہے' البتہ اگر کسی شخص کا صرف ایک ہی ہاتھ ہو یا جس کا ایک ہاتھ معذور ہو اور وہ دونوں کانوں کا ایک ساتھ مسح نہ کر سکتا ہو' وہ پہلے دائیں کان کا مسح کرے گا اور پھر بائیں کان کا مسح کرے گا' بالکل اسی طرح جیسے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں میں (پہلے دائیں کو دھویا جاتا ہے اور پھر بائیں کو دھویا جاتا ہے)۔

بعض حضرات نے اس حکم میں دونوں گالوں کو بھی دونوں کانوں کے ساتھ شامل کیا ہے۔ بہرحال طہارت کے اعضاء میں سے کوئی ایسا عضو نہیں ہے جس میں دائیں کو پہلے دھونا مستحب نہ ہو' صرف کان ایسے ہیں (جن میں دائیں کو پہلے دھونے کو مستحب قرار نہیں دیا گیا)۔

•••———•••———•••

[1] الجوهرة النيرة ' كتاب الطهارة وسنن الطهارة

286- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ زِيَادٍ مَوْلٰى بَنِي مَخْزُومٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ عَلِيًّا اَبْدَاُ بِالشِّمَالِ قَبْلَ يَمِينِي فِي الْوُضُوْءِ فَاضْرَطَ بِهٖ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَبَدَاَ بِشِمَالِهٖ قَبْلَ يَمِينِهٖ .

☆☆ زیاد نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: میں وضو کے دوران اپنے دائیں ہاتھ سے پہلے بائیں ہاتھ کو دھو سکتا ہوں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے ڈانٹا' پھر انہوں نے پانی منگوایا اور دائیں ہاتھ سے پہلے بائیں ہاتھ کو دھو لیا۔

287- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ زِيَادٍ مَوْلٰى بَنِي مَخْزُومٍ قَالَ قِيلَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ بَدَاَ بِمَيَامِنِهٖ فِي الْوُضُوْءِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ فَبَدَاَ بِمَيَاسِرِهٖ.

☆☆ زیاد نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وضو میں ہمیشہ دائیں عضو کو پہلے دھوتے ہیں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا اور وضو کرتے ہوئے بائیں طرف سے آغاز کیا۔

288- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا اُبَالِي اِذَا اَتْمَمْتُ وُضُوئِي بِاَيِّ اَعْضَائِي بَدَاْتُ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب میں وضو پورا کرتا ہوں تو میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ میں نے (دائیں یا بائیں) کون سے عضو کی طرف سے آغاز کیا ہے؟

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ معتمر بن سلیمان تیمی ابومحمد بصری یلقب بالطفیل: یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 187ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۶۳/۲) (۱۲۶۰)۔

○ عوف بن ابوجمیلہ بصری: یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں

۲۸۷- اخرجه ابو عبيد في كتاب (الطهور) رقم (۳۲۳) قال: ثنا هشيم' قال اخبرنا اسماعيل...... فذكره- ورواه ايضا رقم (۳۲۲): ثنا هشيم' قال: اخبرنا مغيرة عن ابراهيم ان ابا هريرة كان يبدا بميامنه في الوضوء' فبلغ ذلك عليا- عليه السلام- فبدا بمياسره-

۲۸۸- اخرجه ابو بكر بن ابي شيبة (۴۳/۱) رقم (۴۱۸) ومن طريقه ابن المنذر في الاوسط (۴۳۲/۱)- ورواه ابو عبيد في كتاب الطهور رقم (۳۲۴) ثنا الانصاري' عن عوف' قال: ثنا عبد الله بن عمرو بن هند...... فذكره- ومن طريق الانصاري رواه احمد: كما ذكره البيهقي في (الكبرى) (۸۷/۱) كتاب الطهارة' باب الرخصة في البداءة باليسار-

''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 147ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۹/۲)(۸۹۳)۔

○ عبداللہ بن عمرو بن ہند مرادی جملی کوفی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۳۷/۱)(۵۰۹)۔

•••——•••——•••

289- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَّخَلَفُ بْنُ اَيُّوبَ عَنْ عَوْفٍ بِهٰذَا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خلف بن ایوب عامری ابوسعید بلخی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۲۵/۱)(۱۳۴)۔

•••——•••——•••

290- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ زِيَادٍ قَالَ قَالَ عَلِىٌّ مَا اُبَالِى لَوْ بَدَاْتُ بِالشِّمَالِ قَبْلَ الْيَمِيْنِ اِذَا تَوَضَّاْتُ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا' جب میں وضو کرنے لگوں تو دائیں ہاتھ سے پہلے بائیں ہاتھ سے آغاز کرلوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حفص بن غیاث، شیخ یروی عن میمون بن مہران،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۸۹/۱)(۴۶۶)۔

•••——•••——•••

۲۹۰- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۴۲/۱) رقم (۴۱۹) ومن طريقه اخرجه المصنف هنا۔

291- حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا بَاْسَ اَنْ تَبْدَاَ بِرِجْلَيْكَ قَبْلَ يَدَيْكَ .هٰذَا مُرْسَلٌ وَلَا يَثْبُتُ.

☆☆ حضرت عبداللہ (بن عباس رضی اللہ عنہما) یہ بات بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے تم (وضو میں) اپنے دونوں پاؤں دونوں بازوؤں سے پہلے دھولو۔

یہ روایت ''مرسل'' ہے اور یہ ثابت نہیں ہے۔

292- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْعُوْدِيِّ حَدَّثَنِىْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِى الْعُبَيْدَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَوَضَّاَ فَبَدَاَ بِمَيَاسِرِهٖ فَقَالَ لَا بَاْسَ .صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو وضو کرتے ہوئے بائیں طرف کے اعضاء کو پہلے دھو لیتا ہے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہ روایت مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کوفی مسعودی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 160 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۸۷)(۱۰۰۸)۔

○ سلمۃ بن کہیل حضرمی ابویحییٰ کوفی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۱۸)(۳۸۱)۔

۲۹۱-اخرجه ابو بكر بن ابي شيبة في المصنف (۱/۴۳) رقم (۴۲۰) ومن طريقه اخرجه ابن المنذر في (الاوسط) (۱/۴۲۲) وذكره البيهقي في الكبرى (۱/۸۷) كتاب الطهارة' باب الرخصة في البداءة باليسار - ونقل فيه قول المصنف: (هذا مرسل ولا يثبت) ثم قال: لان مجاهدا لم يدرك عبد الله بن مسعود -

۲۹۲-اخرجه ابو عبيد في الطهور رقم (۳۲۶): ثنا هشيم' قال اخبرنا المسعودي.... فذكره- ورواه رقم (۳۲۵): ثنا هشيم' (اخبرنا المسعودي عن ابي محمد الهلالي عن ناس من قومه انهم سالوا ابن مسعود عن الرجل يبدا بمياسره قبل ميامنه في الوضوء! فقال: لا باس به- ورواه البيهقي (۱/۸۷) كتاب الطهارة' باب الرخصة في البداءة باليسار- اخبرنا ابو الحسين بن بشران العدل ببغداد' ثنا ابو عمرو بن سماك' ثنا حنبل بن اسحاق' ثنا ابو عبد الله-يعني احمد بن حنبل' ثنا وكيع' ثنا المسعودي' عن ابي بحر قال: اخبرنا اشياخنا الهلاليون: سئل بن مسعود عن الرجل يتوضا فيبدا بشماله قبل يمينه! فرخص في ذلك-

○ معاویۃ بن سبرۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 98ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۵۹) (۱۲۲۶)۔

•••———•••———•••

31- باب صِفَةِ وُضُوءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ''صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ''

باب: نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ

293- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَنْ اَبِىْ حَنِيفَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوْسُفَ الْمَرْوَرُّوذِيُّ قَالَ وَجَدْتُ فِىْ كِتَابِ جَدِّى حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ الْقَاضِىْ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيفَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلاَثًا وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلاَثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلاَثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ ثَلاَثًا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاَثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى وُضُوءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَامِلاً فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا وَقَالَ شُعَيْبٌ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّاُ .

هٰكَذَا رَوَاهُ اَبُوْ حَنِيفَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ فِيهِ وَمَسَحَ رَاْسَهُ ثَلاَثًا .وَخَالَفَهُ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْحُفَّاظِ الثِّقَاتِ مِنْهُمْ زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَشَرِيكٌ وَّاَبُو الْاَشْهَبِ جَعْفَرُ بْنُ الْحَارِثِ وَهَارُوْنُ بْنُ سَعْدٍ وَّجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ وَاَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ وَعَلِيُّ بْنُ صَالِحِ بْنِ حُيَيٍّ وَحَازِمُ بْنُ

۲۹۳—اخرجه احمد (۱/۱۲۵، ۱۵٤) وعبد الله بن احمد في زوائده على المسند (۱/۱۱۵، ۱۱٦، ۱۲۲، ۱۲۵، ۱٤۱)، وابو داؤد (۱/۲۷) كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم الحديث (۱۱۱)، (۱۱۲)، والنسائي (۱/٦۷) كتاب الطهارة، باب باي اليدين يستنثر؛ وفي (۱/٦۸) باب غسل الوجه، ورواه في الكبرى (۱/۷۹) كتاب الطهارة، باب الوضوء من الاناء والوضوء في الطست، الحديث (۷۷)، وفي (۱/۸۲) باب الاستنثار باليسرى، الحديث (۹٤)، وابن خزيمة (۱/۷٦) رقم (۱٤۷)، وابن حبان في صحيحه (۲/۲۲۷) رقم (۱۰۵٦)، والبيهقي (۱/٤۷) كتاب الطهارة، باب صفة غسلهما، (۱/٤۸) كتاب الطهارة، باب كيفية المضمضة والاستنشاق، (۱/۵۸) كتاب الطهارة، باب المسح بالراس، وفي (۱/۷٤) كتاب الطهارة، باب الدليل على ان فرض الرجلين الغسل، وان مسحهما لا يجزي، والطحاوي في شرح المعاني (۱/۲۵) من طرق عن خالد بن علقمة عن عبد خير عن علي بالفاظ مطولة ومختصرة، واخرجه ابو داؤد (۱/۲۸) كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم الحديث (۱۱۲)، والنسائي (۱/٦۸) كتاب الطهارة، باب غسل الوجه، واحمد (۱/۱۲۲، ۱۳۹)، والبيهقي (۱/۵۰–۵۱) كتاب الطهارة، باب الجمع بين المضمضة والاستنشاق، وابن المبارك (۱/٦۹)، والطحاوي في شرح المعاني (۱/۲۵) من طرق عن شعبة عن مالك بن عرفطة عن عبد خير به، واخرجه ابو داؤد (۱/۲۸–۲۹) كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، الحديث (۱۱٦)، والترمذي (۱/٦۲) كتاب الطهارة، باب ما جاء في الوضوء ثلاثا ثلاثا، الحديث (٤٤)، وفي (۱/٦۷) كتاب الطهارة، باب ما جاء في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم كيف كان؟ الحديث (٤۸)، والنسائي (۱/۷۰) كتاب الطهارة، باب عدد غسل اليدين، وفي (۱/۷۹) كتاب الطهارة، باب عدد غسل الرجلين، وفي (۱/۸۷) كتاب الطهارة، باب الانتفاع بفضل الوضوء، واحمد (۱/۱۲۰، ۱۲۵، ۱۲۷، ۱٤۲)، والبيهقي (۱/۷۵) كتاب الطهارة، باب الدليل على ان فرض الرجلين الغسل، وان مسحهما لا يجزي، والطحاوي (۱/۳۵) من طرق عن ابي اسحاق عن ابي حية بن قيس عن علي مختصرا ومطولا۔

اِبْرَاهِيمَ وَحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ وَّجَعْفَرٌ الْاَحْمَرُ فَرَوَوْهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ فَقَالُوْا فِيهِ وَمَسَحَ رَاْسَهُ مَرَّةً اِلَّا اَنَّ حَجَّاجًا مِنْ بَيْنِهِمْ جَعَلَ مَكَانَ عَبْدِ خَيْرٍ عَمْرًا ذَا مُرٍّ وَوَهِمَ فِيهِ وَلَانَعْلَمُ اَحَدًا مِّنْهُمْ قَالَ فِي حَدِيثِهِ اِنَّهُ مَسَحَ رَاْسَهُ ثَلَاثًا غَيْرَ اَبِي حَنِيفَةَ . وَمَعَ خِلَافِ اَبِي حَنِيفَةَ فِيمَا رَوٰى لِسَائِرِ مَنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَدْ خَالَفَ فِي حُكْمِ الْمَسْحِ فِيمَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اِنَّ السُّنَّةَ فِي الْوُضُوْءِ مَسْحُ الرَّاْسِ مَرَّةً وَّاحِدَةً . وَرَوَاهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي يَحْيٰى وَاَبُوْ يُوْسُفَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ .

☆☆ عبد خیر نامی راوی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے وضو کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ پہلے دھوئے' پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا' پھر چہرے کو تین مرتبہ دھویا' دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا اور پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھو لیے اور پھر یہ ارشاد فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ دیکھ لے' تو وہ اس طریقے کو دیکھ لے۔

شعیب نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

(حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نامی راوی نے اس روایت کو خالد نامی راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے' اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا تھا' جبکہ محدثین کی ایک جماعت نے بھی اس روایت کو دیگر حوالوں سے نقل کیا ہے اور اس میں سر کا مسح ایک مرتبہ کرنے کا ذکر ہے۔

ان دیگر محدثین میں سے صرف حجاج نامی راوی کو ایک مقام پر وہم ہوا ہے' انہوں نے عبد خیر نامی راوی کی جگہ عمرو ذامر نامی راوی کا ذکر کیا ہے۔ ہمارے علم کے مطابق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ اور کسی بھی راوی نے سر کا مسح تین مرتبہ کرنے کا ذکر نہیں کیا ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس روایت میں دیگر راویوں سے مختلف بات نقل کی ہے' جبکہ دوسری طرف مسح کے حکم کے بارے میں بھی ان کی اپنی رائے مختلف ہے۔ اس روایت سے' جسے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے' کیونکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی یہ بات بیان کرتے ہیں: وضو میں سر کا مسح ایک مرتبہ کرنا سنت ہے۔

اس بات کو ابراہیم بن ابویحییٰ اور قاضی ابویوسف نے اپنی سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محمود ابوحسن واسطی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سوالات السہمی (۳۶۷)۔

○ عبدالحمید بن عبدالرحمان حمانی ابویحییٰ کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ

راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 202ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۶۹)(۸۲۵)۔

○ نعمان بن ثابت کوفی (یہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں): علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 150ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۰۳)(۱۰۸)۔

○ یعقوب بن ابراہیم قاضی (یہ قاضی ابویوسف ہیں جو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر شاگرد ہیں): علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۷/۲۷۲)(۹۸۰۲)۔

○ خالد بن علقمۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۱۶)(۵۹)۔

○ عبدخیر بن یزید ہمدانی ابوعمارۃ کوفی مخضرم: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۷۰)(۸۴۱)۔

○ جعفر بن حارث واسطی ابوالاشہب: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۳۰)(۷۷)۔

○ ابان بن تغلب۔ ابوسعید کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 140ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۰)(۱۵۷)۔

○ علی بن صالح بن صالح بن حی ہمدانی ابومحمد کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 151ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۸)(۳۵۶)۔

○ حازم بن ابراہیم بجلی بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے ان کے بارے میں کوئی جرح وتعدیل نقل نہیں کی ہے۔ البتہ ابن عدی نے یہ کہا ہے: مجھے اُمید ہے ان میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲/۱۸۳)(۱۶۶۶)۔

○ حسن بن صالح بن صالح بن حی وھو حیان بن شفی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اِن کا انتقال 199 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۶۷)(۲۸۴)۔

○ عمرو ذومر۔ انہوں نے حضرت علی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: ان کا تعارف حاصل نہیں ہوسکا۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱/۳۵۴)(۶۴۸۷)۔

•••——•••——•••

294 حَدَّثَنَاهُ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَجَّاجٍ .وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ .وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ .وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ الرَّاسِبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَيَحْيٰى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ قَالُوْا اَخْبَرَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ خَيْرٍ قَالَ جَلَسَ عَلِيٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا صَلَّى الْفَجْرَ فِى الرَّحَبَةِ ثُمَّ قَالَ لِغُلَامِهِ ائْتِنِىْ بِطَهُوْرٍ فَاَتَاهُ الْغُلَامُ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ وَنَحْنُ نَنْظُرُ اِلَيْهِ فَاَخَذَ بِيَمِيْنِهِ الْاِنَاءَ فَاَكْفَاَ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى الْاِنَاءَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ فَعَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِى الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِى الْاِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِى الْاِنَاءِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِى الْاِنَاءِ حَتّٰى غَمَرَهَا الْمَاءُ ثُمَّ رَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا مَرَّةً ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى قَدَمِهِ الْيُمْنٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِى الْاِنَاءِ فَغَرَفَ بِكَفِّهِ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ هٰذَا طُهُوْرُ نَبِىِّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى طُهُوْرِ نَبِىِّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَهٰذَا طُهُوْرُهُ .وَبَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلٰى بَعْضٍ الْكَلِمَةَ وَالشَّىْءَ وَمَعْنَاهُ قَرِيْبٌ صَحِيْحٌ .

☆☆ عبدخیر بیان کرتے ہیں: ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد باہر میدان میں آ کر بیٹھ گئے' پھر آپ نے اپنے خادم سے یہ ارشاد فرمایا: وضو کا پانی لے کر آؤ! وہ خادم ایک برتن میں پانی لے کر آیا اور ساتھ ایک طشت ... آیا۔ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف ہی دیکھ رہے تھے' انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ سے برتن کو پکڑا اور اپنے بائیں ہاتھ پہ پان

اُنڈیلا' پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور پھر انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے برتن کو پکڑا اور اس کے ذریعے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیل کر اپنے دونوں ہاتھوں کو دھولیا' ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا۔

عبد خیر نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس میں سے ہر ایک مرتبہ میں انہوں نے اپنا ہاتھ برتن کے اندر داخل نہیں کیا بلکہ برتن سے پانی انڈیل کر تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن کے اندر ڈالا اور (پانی لے کر) اس کے ذریعے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ انہوں نے بائیں ہاتھ کے ذریعے ناک کو اندر سے صاف کیا' ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا' اس کے بعد انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا اور اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھولیا' اس کے بعد انہوں نے اپنا دایاں بازو کہنی تک' تین مرتبہ دھویا اور اپنا پھر بایاں بازو کہنی تک تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا' یہاں تک کہ ان کا ہاتھ پانی سے بھر گیا' پھر انہوں نے اسے اس پانی سمیت بلند کیا اور پھر اپنا بایاں ہاتھ اس پر پھیرا اور دونوں ہاتھوں کے ذریعے ایک مرتبہ سر کا مسح کر لیا' پھر انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے دائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ کے ذریعے اس پاؤں کو تین مرتبہ دھولیا' انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ کے ذریعے اسے بھی دھولیا' پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور اپنے چلو میں کچھ پانی لے کر اسے پی لیا' پھر یہ بات ارشاد فرمائی: یہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ ہے جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقے کو دیکھ لے' تو یہ آپ ﷺ کا طریقہ ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کے بعض الفاظ میں کچھ کمی و بیشی نقل کی ہے' تاہم ان سب کا مفہوم ایک دوسرے کے قریب ہے اور مستند طور پر ثابت ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن فضیل رسعنی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۲/۱) (۹۴)۔

○ ہشام بن عبد الملک باہلی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابوولید طیالسی بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 227ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۹/۲) (۹۱)۔

...—...—...

32- باب تَجْدِيْدِ الْمَآءِ لِلْمَسْحِ

باب: مسح کرنے کے لیے نئے سرے سے پانی لینا

295- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْقَطْوَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ سَيْفِ بْنِ عُمَيْرَةَ حَدَّثَنِيْ اَخِي عَلِيُّ بْنُ سَيْفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَاَخَذَ لِرَاْسِهِ مَاءً جَدِيْدًا۔

☆☆ عبدخیر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشادفرمائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے تین' تین مرتبہ تمام اعضاء کو دھویا اور سر کے لیے نئے سرے سے پانی لیا۔

○ سیف بن عمیرۃ نخعی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التہذیب (۱۲/۳۲۷) (۲۶۷۷)۔

توضیح مسئلہ:

سر کے مسح کے لئے نئے سرے سے پانی لینے کے حکم پر بحث کرتے ہوئے شیخ ابن قدامہ لکھتے ہیں:

فصل: ویمسح الراس بماء جدید

فصل: ویمسح راسه بماء جدید غیر ما فصل عن ذراعیه وهو قول ابی حنیفة و الشافعی والعمل علیه عند اکثر اهل العلم قاله ترمذی وجوزه الحسن و عروة و الاوزاعی لما ذکرنا من حدیث عثمان ویتخرج لنا مثل ذلك اذا قلنا المستعمل لا یخرج عن طهوریته سیما الغسلة الثانیة والثالثة

ولنا ما روی عبد الله بن زید قال: ﴿مسح رسول الله صلی الله علیه و سلم راسه بماء غیر فضل یدیه﴾ وکذلك حکی علی ومعاویة رواهن ابوداود وقال ترمذی: وقد روی من وجه ان النبی صلی الله علیه وسلم اخذ لراسه ماء جدیدا ولان البلل الباقی فی یده مستعمل فلا یجزء المسح به کما لو فصله فی اناء ثم استعمله

اور آدمی اپنے سر کا نئے پانی سے مسح کرے گا' جو اس پانی سے علیحدہ ہو' جو بازو دھوتے ہوئے اس نے استعمال کیا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں' اکثر اہلِ علم نے اس پر عمل کیا ہے' یہ بات امام ترمذی نے بیان کی ہے۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ' عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جائز قرار دیا ہے' اس کی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ہم ذکر کر چکے ہیں' لیکن اس نوعیت کی روایت ہمارے سامنے اس وقت

[1] المغنی' فصل: ویمسح الراس بماء جدید 147/1

پیش کی جاسکتی ہے جب ہم یہ کہتے ہیں' استعمال شدہ پانی پاک کرنے کی کیفیت سے اس وقت خارج نہیں ہوتا' جب اس کے ذریعے دوسری یا تیسری مرتبہ عضو کو دھویا گیا ہو۔

ہماری دلیل وہ روایت ہے: جسے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے سر مبارک کا مسح ایسے پانی کے ساتھ کیا جو دونوں بازوؤں کے بچے ہوئے پانی سے علیحدہ تھا۔

اسی طرح کی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی منقول ہے اور اس روایت کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی نے بھی یہ بات بیان کی ہے' دیگر حوالوں سے منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے اپنے سر مبارک (کا مسح کرنے کے لیے) نئے سرے سے پانی لیا تھا۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے' ہاتھ میں باقی رہ جانے والی تری مستعمل شمار ہوتی ہے' اس لیے اس کے ذریعے مسح کرنا جائز نہیں ہوگا' اور یہ اسی طرح ہوگا جیسے انسان برتن میں سے اسے الگ کر لے اور پھر اسے استعمال کر لے۔

•••——•••——•••

33- باب دَلِيلِ تَثْلِيثِ الْمَسْحِ

باب: تین مرتبہ مسح کرنے کی دلیل

296- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَنْ اَبِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهُ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ ثَلَاثًا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّاُ هٰكَذَا. اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے وضو کیا تو اپنے ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' تین مرتبہ کلی کی' پھر تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھویا' دونوں بازوؤں میں سے ہر ایک کو تین' تین مرتبہ دھویا' اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا' پھر اپنے پاؤں تین' تین مرتبہ دھوئے' پھر یہ بات بیان کی' میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح

۲۹۶- اخرجه البيهقي (۱/ ۶۳) كتاب الطهارة' باب التكرار في مسح الراس' اخبرنا عبد الخالق بن علي بن عبد الخالق المؤذن' ثنا ابو [illegible] بن حبيب' ثنا محمد بن اسماعيل' ثنا ايوب...... فذكره- قال الحافظ في التلخيص (۱/ ۱۴۶): (فيه اسحاق بن يحيى وليس [illegible] هو ابن طلحة بن عبيد الله' قال الذهبي في الميزان (۱/ ۳۶۰): (قال القطان: شبه لا شيء- وقال ابن [illegible] والنسائي: متروك الحديث- وقال البخاري: يتكلمون في حفظه)- اه- وقد ذكره ابن حبان في [illegible] لا يتابع عليه)- وانظر البدر المنير (۲/ ۲۸۰-۲۸۱)-

وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

اس روایت کا راوی اسحاق بن یحییٰ' ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ایوب بن سلیمان بن بلال قرشی مدنی ابویحییٰ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 224ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۹/۱) (۶۹۷)۔

○ اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ تیمی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۲/۱) (۴۴۳)۔

○ معاویۃ بن عبد اللہ بن جعفر بن ابوطالب ہاشمی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۶۰/۲) (۱۲۳۴)۔

توضیح مسئلہ:

کیا دیگر اعضائے وضو کی طرح سر کے مسح میں بھی تکرار مسنون ہے' اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے شیخ ابن قدامہ تحریر کرتے ہیں:

فصل: ولا يسن تكرار مسح الراس في الصحيح من المذهب وهو قول ابي حنيفة و مالك وروى ذلك عن ابن عمر وابنه سالم والنخعي ومجاهد وطلحة بن مصرف والحكم قال ترمذي: والعمل عليه عند اكثر اهل العلم من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم وعن احمد انه يسن تكراره ويحتمله كلام الخرقي لقوله: الثلاث افضل وهو مذهب الشافعي وروى عن انس قال ابن عبد البر: كلهم يقولم مسح الراس مسحة واحدة وقال الشافعي: يمسح براسه ثلاثا لان ابا داؤد روى عن شقيق بن سلمة قال: رايت عثمان بن عفان غسل ذراعيه ثلاثا ومسح براسه ثلاثا ثم قال: رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل مثل وروى مثل ذلك من غير واحد من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وروى عثمان وعلي وابن عمر وابو هريرة وعبد الله بن ابي اوفى و ابومالك والربيع وابي بن كعب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضا ثلاثا ثلاثا وفي حديث ابي قال: ﴿هذا وضوئي ووضوء المرسلين قبلي﴾ رواه ابن ماجة ولان الراس اصل في الطهارة فسن تكرارها فيه كالوجه

ولنا: ان عبد الله بن زيد وصف وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ومسح براسه مرة واحدة متفق عليه وروى على رضى الله عنه انه توضا ومسح براسه مرة واحدة وقال: هذا وضوء النبى صلى الله عليه وسلم من احب ان ينظر الى طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم فلينظر الى هذا قال ترمذى: هذا حديث صحيح وكذلك وصف عبد الله بن ابى اوفى وابن عباس وسلمة بن الاكوع والربيع كلهم قالوا: ومسح براسه مرة واحدة وحكايتهم لوضوء النبى صلى الله عليه وسلم اخبار عن الدوام ولا يداوم الا على الافضل الاكمل وحديث ابن عباس حكاية وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الليل حال خلوته ولا يفعل فى تلك الحال الا الافضل ولانه مسح فى طهارة فلم يسن تكراره كالمسح فى التيمم والمسح على الجبيرة وسائر المسح ولم يصح من احاديثهم شىء صريح قال ابو داود احاديث عثمان الصحاح كلها تدل على ان مسح الراس مرة فانهم ذكروا الوضوء ثلاثا ثلاثا وقالوا فيها: ومسح براسه ولم يذكروا عددا كما ذكروا فى غيره والحديث الذى ذكر فيه مسح راسه ثلاثا رواه يحيى بن آدم وخالفه وكيع فقال: توضا ثلاثا فقط والصحيح عن عثمان انه توضا ثلاثا ثلاثا ومسح راسه ولم يذكر عددا هكذا رواه البخارى و مسلم وقال ابوداود: وهو الصحيح ومن روى عنه ذلك سوى عثمان فلم يصح فانهم الذى رووا احاديثنا وهى صحاح فيلزم من ذلك ضعف من خالفها والاحاديث التى ذكروا فيها ان النبى صلى الله عليه وسلم توضا ثلاثا ثلاثا ارادوا بها ما سوى المسح فان رواتها حين فصلوها قالوا: ومسح براسه مرة واحدة والتفصيل يحكم به على الاجمال ويكون تفسيرا له ولا يعارض به كالخاص مع العام وقياسهم منقوض بالتيمم فان قيل يجوز ان يكون النبى صلى الله عليه وسلم قد مسح مرة ليبين الجواز ومسح ثلاثا ليبين الافضل كما فعل فى الغسل فنقل الامران نقلا صحيحا من غير تعارض بين الروايات قلنا قول الراوى: هذا طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم يدل على انه طهوره على الدوام ولان الصحابة رضى الله عنهم انما ذكروا صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم لتعريف سائلهم ومن حضرهم كيفية وضوئه فى دوامه فلو شاهدوا وضوءه على صفة اخرى لم يطلقوا هذا الاطلاق الذى يفهم منه انهم لم يشاهدوا غيره لان ذلك يكون تدليسا وابهاما بغير الصواب فلا يظن ذلك بهم وتعين حمل حل الرواى لغير الصحيح على الغلط لا غير ولان الرواة اذا رووا حديثا واحدا عن شخص واحد فاتفق الحفاظ منهم على صفة وخالفهم فيها واحد حكموا عليه بالغلط وان كان ثقة حافظا فكيف اذا لم يكن معروفا بذلك ا ۔[1]

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اوران کے بعد (آنے والے) اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

[1] المغنی فصل: ولا یسن التکرار 144/1

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت منقول ہے: سر کے مسح میں تکرار کرنا سنت ہے۔

خرقی کا کلام اس کا احتمال رکھتا ہے کیونکہ انہوں نے یہ بات کہی ہے اور تین مرتبہ کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مؤقف ہے۔

یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

شیخ ابن عبدالبر فرماتے ہیں: تمام فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: سر پر ایک مرتبہ مسح کیا جائے گا' جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سر پر تین مرتبہ مسح کیا جائے گا۔

اس کی دلیل یہ ہے: امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے شقیق بن سلمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے اپنے دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھوئے اور پھر اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا' پھر انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

اسی طرح کی روایت دیگر کئی صحابہ سے منقول ہے۔

اسی طرح حضرت عثمان غنی' حضرت علی' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت ابوہریرہ' حضرت عبداللہ بن ابواوفی' حضرت ابومالک' سیدہ ربیع' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم (ان تمام صحابہ کرام سے) یہ بات منقول ہے' یہ حضرات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو تین' تین مرتبہ کرتے تھے (یعنی ہر عضو کو تین مرتبہ دھوتے تھے)۔

حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں یہ بات موجود ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

''یہ میرا اور مجھ سے پہلے آنے والے انبیاء کے وضو کا طریقہ ہے''۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔ اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے' سر میں اصل چیز طہارت کا حصول ہے' اس لیے چہرے کی طرح اس میں بھی تکرار مسنون ہونی چاہیے۔

لیکن ہماری دلیل یہ ہے: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا جو طریقہ نقل کیا ہے' اس میں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک پر ایک مرتبہ مسح کیا اور یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے: انہوں نے وضو کرتے ہوئے اپنے سر پر ایک مرتبہ مسح کیا اور یہ بات بیان کی: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ ہے' جو شخص یہ چاہتا ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے طریقے کو دیکھ لے' تو وہ اسے دیکھ لے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن ابواوفی اور حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت سلمہ بن اکوع' سیدہ ربیع رضی اللہ عنہم ان سب نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر ایک مرتبہ مسح کیا۔

ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے طریقے کے بارے میں جو روایت نقل کی ہے' وہ ایک ایسے عمل کے بارے

میں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم با قاعدگی کے ساتھ کیا کرتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم با قاعدگی کے ساتھ وہی عمل سرانجام دیا کرتے تھے جو زیادہ فضیلت رکھتا تھا اور زیادہ مکمل ہوتا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ بیان کیا گیا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت تنہائی میں کیا تھا اور ایسی حالت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ عمل سرانجام دیا کرتے تھے جو سب سے زیادہ فضیلت رکھتا تھا' پھر اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باوضو حالت میں بھی مسح کیا ہے' اس لیے اس کی تکرار سنت نہیں ہوگی' جس طرح تیمم میں' مسح کرنے میں اور پٹی پر مسح کرنے میں اور دیگر تمام طرح کے مسح کرنے میں (تکرار سنت نہیں ہے)۔

اس بارے میں احادیث میں صراحت کے ساتھ کوئی مستند روایت موجود نہیں ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول تمام روایات ''صحیح'' ہیں' اور وہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں: سر پر ایک مرتبہ مسح کیا جائے گا' کیونکہ ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو میں (تمام اعضاء کو) تین' تین مرتبہ (دھونے) کا ذکر کیا ہے اور پھر ان سب نے اس روایت میں یہ بات ذکر کی ہے: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح کیا' لیکن مسح کے بارے میں انہوں نے تعداد کا ذکر نہیں کیا' جس طرح دیگر اعضاء کے بارے میں انہوں نے تعداد کا ذکر کیا ہے۔

جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے' جس میں سر پر تین مرتبہ مسح کرنے کا ذکر ہے تو اس حدیث کو یحییٰ بن آدم نے روایت کیا ہے' جبکہ وکیع نامی راوی نے اس کے برخلاف روایت نقل کی ہے' انہوں نے صرف یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''انہوں نے تین مرتبہ وضو کیا''۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مستند طور پر یہ بات منقول ہے: انہوں نے تین' تین مرتبہ وضو کیا (یعنی اعضائے وضو کو دھویا) اور سر کا مسح کیا لیکن (سر کے مسح کے بارے میں) تعداد کا ذکر نہیں ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے اسی طرح نقل کیا ہے' جبکہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: یہی ''صحیح'' ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے علاوہ جن حضرات نے اس روایت کو نقل کیا ہے' وہ مستند نہیں ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہماری احادیث روایت کی ہیں اور یہ مستند ہیں' تو اس سے یہ بات لازم آ جائے گی' اس کے برخلاف جو روایت نقل کی گئی ہیں' وہ ضعیف ہیں۔

ان احادیث میں راویوں نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین' تین مرتبہ وضو کیا تھا۔ ان روایت کرنے والے حضرات کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے: مسح کے علاوہ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اعضاء کو تین' تین مرتبہ دھویا تھا)۔

اس کی وجہ یہ ہے: ان تمام راویوں نے اس کا ذکر الگ سے کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنے سر مبارک کا مسح کیا تھا۔

اور جب تفصیل آ جائے تو اس کے ذریعے اجمال پر حکم لگایا جا سکتا ہے اور یہ تفصیل اس اجمال کی وضاحت بن جاتی ہے' یہ اس سے متعارض شمار نہیں ہوتی' جیسے ''عام'' کے ساتھ ''خاص'' ہوتا ہے۔

ان حضرات نے (جنہوں نے تین مرتبہ سر کے مسح کو مسنون قرار دیا ہے) جو قیاس پیش کیا ہے' وہ تیمم کے مسئلے میں ختم ہو جاتا ہے۔

اگر یہ کہا جائے: یہ بات جائز ہے' نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ بھی مسح کیا ہو' تا کہ آپ ایک دفعہ کے جواز کو واضح کر دیں اور آپ نے تین مرتبہ بھی مسح کیا ہو' تا کہ آپ زیادہ فضیلت والے عمل کو واضح کر دیں' جس طرح نبی اکرم ﷺ نے اعضاء کے دھونے کے مسئلے میں ایسا کیا ہے' تو اس طرح یہ دونوں طریقے مستند طور پر منقول شمار ہوں گے اور روایات کے درمیان کوئی تعارض باقی نہیں رہے گا۔

ہم یہ کہتے ہیں: روایت کرنے والے (صحابی) کا یہ کہنا: یہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ ہے' یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے' نبی اکرم ﷺ باقاعدگی کے ساتھ اسی طریقے سے وضو کرتے تھے اور صحابہ کرام نے جب نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ ذکر کیا تا کہ سوال کرنے والے کو جواب دیں اور موجود حاضرین کو بھی اس بات کا پتہ چل جائے کہ نبی اکرم ﷺ ہمیشہ کس طرح وضو کیا کرتے تھے' اگر صحابہ کرام نے کسی دوسرے طریقے کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہوتا تو وہ اس طرح مطلق طور پر اس بات کا تذکرہ نہ کرتے' جس سے یہ مفہوم سامنے آتا ہے' انہوں نے اس طریقے کے علاوہ اور کسی بھی طریقے کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کو وضو کرتے ہوئے نہیں دیکھا' کیونکہ اس صورت میں یہ ''تدلیس'' ہو جائے گی اور ابہام ہو جائے گا جو درست نہیں ہوگا اور یہ بات ان صحابہ کرام کے بارے میں گمان نہیں کی جا سکتی۔

اس لیے اب یہ بات متعین ہو جائے گی: جس راوی نے صحیح روایت کے برعکس روایت نقل کی ہے' اس کو غلطی پر محمول کیا جائے اور اس کے علاوہ کوئی صورت نہیں ہے' کیونکہ جب روایت کرنے والے حضرات کسی ایک حدیث کو کسی ایک شخصیت سے روایت کرتے ہیں اور پھر حدیث کے ماہرین اس میں ایک طریقہ ذکر کریں لو رکوئی ایک شخص اس کے برخلاف دوسری بات نقل کر دے' تو اس صورت میں اہلِ علم اس ایک شخص کے غلط ہونے کا فیصلہ دے دیتے ہیں' اگرچہ وہ ثقہ اور حافظ ہی کیوں نہ ہوں' تو اس صورت میں کیا حال ہوگا' جب کوئی شخص اس حیثیت سے معروف ہی نہ ہو۔

•••——•••——•••

297- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقِ بْنِ جَمْرَةَ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ تَوَضَّاَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ ثَلَاثًا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَعَلَ هٰذَا.

☆☆ شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے وضو کیا' تو پہلے کلی کی' پھر ناک میں پانی ڈالا' ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنی داڑھی کا تین مرتبہ خلال کیا' پھر دونوں بازوؤں کو تین' تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا' دونوں پاؤں کو تین' تین مرتبہ دھویا اور پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح (وضو) کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن آدم بن سلیمان کوفی ابوزکریا مولی بنی امیۃ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 203ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۴۱)(۷)۔

298- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيلُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَرْدَانَ اَخْبَرَنِى اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ حُمْرَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلاَثًا وَوَجْهَهُ ثَلاَثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلاَثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثَلاَثًا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاَثًا وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّاُ هٰكَذَا وَقَالَ مَنْ تَوَضَّاَ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ اَجْزَاَهٗ.

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے وضو کے لیے پانی منگوایا' پھر اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا' پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے' انہوں نے یہ بھی فرمایا: جو شخص اس سے کم وضو کرے تو ایسا کرنا بھی جائز ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن وردان الغفاری ابوبکر مکی المؤذن، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۰۲)(۱۱۴۸)۔

۲۹۸- اخرجه ابو داؤد (۱/۲۶) كتاب الطهارة' باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم' الحديث (۱۰۷)' ومن طريقه البيهقي في الكبرى (۱/۶۲) كتاب الطهارة' باب التكرار في مسح الراس' عن محمد بن المثنى' ثنا الضحاك بن مخلد' ثنا عبد الرحمن بن وردان' به بهذا الاسناد- وقد تقدم تخريجه من طرق عن حمران' به-

299- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنِ ابْنِ دَارَةَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ يَعْنِيْ عُثْمَانَ مَنْزِلَهُ فَسَمِعَنِيْ وَاَنَا اَتَمَضْمَضُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ .قُلْتُ لَبَّيْكَ .قَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنْ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُلْتُ بَلٰى .قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اُتِيَ بِمَاءٍ وَّهُوَ عِنْدَ الْمَقَاعِدِ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَنَثَرَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ ثَلَاثًا وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمُوْهُ .

☆☆ ابن دارہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کے گھر داخل ہوا' انہوں نے میری آواز سنی کہ میں کلی کر رہا ہوں تو آواز دی: اے محمد! میں نے کہا: میں حاضر ہوں! انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ نہ بتاؤں! میں نے عرض کی: جی ہاں! تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اچھی طرح یاد ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی لایا گیا' آپ اس وقت صحن میں تشریف فرما تھے' آپ نے تین مرتبہ کلی کی' تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھویا' تین' تین مرتبہ دونوں بازوؤں کو دھویا' تین مرتبہ اپنے سر کا مسح کیا' تین' تین مرتبہ اپنے دونوں پاؤں دھوئے اور (پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے) یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ اسی طرح ہے' میں نے یہ بات پسند کی کہ میں تمہیں یہ دکھا دوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبداللہ بن مبارک مخرمی ابوجعفر بغدادی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۷۹/۲)(۶۰۹)۔

300- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهُ تَوَضَّاَ

۲۹۹-اخرجه احمد (۶۱/۱) حدثنا صفوان بن عيسى...... فذكره ورواه البيهقي (۶۲/۱-۶۳): اخبرنا ابو الحسن علي بن محمد بن علي المقرئ' ثنا ابو الحسن بن محمد بن اسحاق الاسفرائني' ثنا يوسف بن يعقوب القاضي' ثنا مسدد بن مسرهد' ثنا صفوان بن عيسى' به...... وعزاه الحافظ في التلخيص (۱۴۶/۱) الى ابن السكن ايضاً' ثم قال: (و ابن دارة مجهول الحال)- اه- ومحمد بن عبد الله بن ابي مريم- قال الحافظ في تعجيل المنفعة (۱۸۹/۲): (روى عنه صفوان بن عيسى ومالك' وابن جريج وسليمان بن بلال' وابو ضمرة' ويحيى القطان-وقال: لم يكن به باس... وآخرون- وقال ابو حاتم: شيخ مدني صالح الحديث- وذكره ابن حبان في الثقات)- اه- وابن دارة قال الحافظ في (تعجيل المنفعة) (۵۷۸/۲): (ذكره ابن منده في الصحابة فسماه عبد الله' ولم يذكر دليلاً على صحبته' بل قال: كان في زمن النبي صلى الله عليه وسلم' ولا يعرف له عنه رواية)- اه-

بِالْمَقَاعِدِ وَالْمَقَاعِدُ بِالْمَدِيْنَةِ حَيْثُ يُصَلَّى عَلَى الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلاثًا ثَلاثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلاثًا وَمَضْمَضَ ثَلاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ ثَلاثًا وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلاثًا وَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ وَّهُوَ يَتَوَضَّاُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى فَرَغَ فَلَمَّا فَرَغَ كَلَّمَهُ يَعْتَذِرُ اِلَيْهِ وَقَالَ لَمْ يَمْنَعْنِىْ اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ اِلَّا اَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ هٰكَذَا وَلَمْ يَتَكَلَّمْ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْوُضُوْءَيْنِ.

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے مقاعد (کھلی جگہ) میں وضو کیا' مدینہ منورہ میں مقاعد (کھلی جگہ) وہ ہے جہاں مسجد کے قریب نمازِ جنازہ ادا کی جاتی ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پہلے اپنے دونوں ہاتھ تین' تین مرتبہ دھوئے' پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' پھر تین مرتبہ کلی کی' اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا' پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے' ایک شخص نے انہیں سلام کیا' وہ ابھی وضو کر رہے تھے' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا' یہاں تک کہ وہ وضو کر کے فارغ ہو گئے' فارغ ہوئے تو اس کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے اس کے سامنے عذر پیش کیا اور فرمایا: میں نے تمہیں اس لیے سلام کا جواب نہیں دیا' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اس طرح وضو کرے اور وضو کے دوران کوئی کلام نہ کرے اور یہ (وضو کے بعد) پڑھے:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے' حضرت محمد رضی اللہ عنہ اس کے خاص بندے اور خاص رسول ہیں''۔

تو اس شخص کے دو مرتبہ وضو کرنے کے درمیان کیے جانے والے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صالح بن عبد الجبار۔ انہوں نے ابن جریج کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ تاہم ان کی نقل کردہ روایات ''منکر'' قرار دی گئی ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: المیزان (۳/۳۰۷) (۳۸۱۴)۔

○ محمد بن عبد الرحمٰن بن بیلمانی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

۲۰۰- عزاه الحافظ في تلخيص الحبير (۱/۱۴۶) الى الدارقطني' وقال: (وابن البيلماني ضعيف جدا وابوه ضعيف ايضاً)- اه- وضعفه ابن الملقن في البدر المنير (۲/۲۸۱)' وقال الذهبي في الميزان (۶/۲۲۴-۲۲۵): محمد بن عبد الرحمن البيلماني عن ابيه ضعفوه- قال البخاري وابو حاتم: منكر الحديث - وقال الدارقطني وغيره: ضعيف- وقال ابن حبان: حدث عن ابيه بنسخة شبيهًا بما تتي حديث كلها موضوعة)- اه- والحديث رواه -ايضاً- ابو يعلى' قال الهيثمي في المجمع (۱/۲۴۴): (رواه ابو يعلى' وفيه محمد بن عبد الرحمن بن البيلماني وهو مجمع على ضعفه)- اه-

ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۸۲/۲)(۴۴۲)۔

○ عبدالرحمٰن بن بیلمانی مولی عمر: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۷۲) (۳۸۴۳)۔

•••——•••——•••

301- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُسْهِرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَاُذُنَيْهِ ثَلَاثًا وَقَالَ هٰكَذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمُوْهُ.

☆☆ عبدخیر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے وضو کرتے ہوئے ہر عضو کو تین' تین مرتبہ دھویا اور اپنے سر اور دونوں کانوں کا تین مرتبہ مسح کیا اور یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا یہی طریقہ ہے' میں نے یہ بات پسند کی کہ میں تمہیں یہ دکھا دوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مسہر بن عبدالملک بن سلع ہمدانی کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۴۹/۲)(۱۱۳۰)۔

○ عبدالملک بن سلع ہمدانی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۱۹/۱)(۱۳۱۴)۔

•••——•••——•••

302- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيُّ اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْحَضْرَمِيُّ وَعَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ صُبَيْحٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۳۰۲-في اسناده ابن البيلماني وابوه وقد تقدم الكلام عليهما في الحديث (۳۰۰)- والحديث ذكره ابن الملقن في البدر المنير (۳۸۹/۳) واعله بابن البيلماني وابيه- ورواه- ايضاً- الحافظ ابن حجر في نتائج الافكار (۲۵۱/۱) من طريق الدارقطني به- وقال عقبه: عن ابن البيلماني: (اتفقوا على ضعفه واشد ما رايت فيه قول ابن عدي: كل ما يرويه ابن البيلماني فالبلاء فيه منه- وذكره انه كان يضع الحديث وانه كان يسرق الحديث وقد رواه مرة اخرى فخالف في الصحابي)- اه- قلت: يقصد انه رواه عن عثمان: كما تقدم رقم (۳۰۰)-

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ رَاْسَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص وضو کرے اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھوئے' تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے' تین مرتبہ کلی کرے' اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کو تین' تین مرتبہ دھوئے' اپنے سر پر تین مرتبہ مسح کرے' اپنے دونوں پاؤں تین' تین مرتبہ دھوئے' پھر یہ پڑھے:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد اس کے خاص بندے اور رسول ہیں''۔

کسی بھی شخص سے بات کرنے سے پہلے وہ ایسا کرے تو اس شخص کے اس وضو اور (سابقہ یا اگلے) وضو کے درمیان والے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

303- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ خَرَجَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمَقَاعِدِ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَّغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّاَ كُنْتُ عَلٰى وُضُوْءٍ وَّلٰكِنْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ تَوَضَّاَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ وہ اپنے کچھ ساتھیوں سمیت تشریف لائے اور مقاعد (کھلی جگہ) میں تشریف فرما ہوئے' انہوں نے وضو کے لیے پانی منگوایا' پھر اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' تین مرتبہ کلی کی' تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا' اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا' پھر اپنے دونوں پاؤں تین' تین مرتبہ دھوئے اور پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے' میں پہلے سے باوضو حالت میں تھا' لیکن میں نے یہ بات پسند کی' میں تم لوگوں کو دکھاؤں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے۔

۳۰۳- تقدم حديث عثمان من طرق بعضها في الصحيحين لكن هذه الرواية لم اقف عليها لغير الدارقطني - قال الحافظ ابن حجر في تلخيص الحبير (۱/۱۴۳): (رواه الدارقطني مطولاً' وفيه: الوضوء ثلاثاً) وفيه: (و مسح برأسه مرة واحدة) وهو في الصحيحين مطلق غير مقيد) - اه - في اسناده عمر بن عبد الرحمن' قال ابن ابي حاتم في الجرح والتعديل (۶/۱۲۲): (عمر بن عبد الرحمن بن سعيد المخزومي روى عن جده' روى عنه زيد بن الحباب' سمعت ابي يقول ذلك)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن عبدالرحمٰن بن سعید صرم مخزومی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے ان کے بارے میں جرح وتعدیل سے متعلق کچھ نقل نہیں کیا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۶/۱۲۲) (۶۶۲)۔

•••——•••——•••

304- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِىُّ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ہوئے ہر عضو کو دو مرتبہ دھویا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن جعفر بن احمد بن یزید ابوبکر صیرفی مطیری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 335ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲/۱۴۵،۱۴۶)(۵۶۱)۔

○ عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان عنسی بالنون دمشقی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 165ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۷۴)(۸۸۶)۔

○ عبداللہ بن فضل بن عباس بن ربیعۃ بن حارث بن عبدالمطلب ہاشمی مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۴۰)(۵۴۰)۔

•••——•••——•••

305- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْمِصْرِىُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ كَامِلٍ اِمْلاَءً حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

۳۰۴-اخرجه ابو داؤد (۱/۳٤) كتاب الطهارة، باب الوضوء مرتين مرتين الحديث (۱۳٦)، والترمذي (۱/٦۲) كتاب الطهارة، باب ما جاء في الوضوء مرتين مرتين، الحديث (٤۳)، واحمد (۲/۲۸۸، ۳٦٤)، وابن حبان (۳/۳۷۳) رقم (۱۰۹٤)، وابن الجارود في المنتقى رقم (۷۱) بلفظ قريب، والبيهقي في السنن (۱/۷۹) كتاب الطهارة، باب الوضوء مرتين مرتين، والحاكم (۱/۱۵۰)، وصححه ووافقه الذهبي كلهم من طريق ابن ثوبان قال: حدثني عبد الله بن الفضل عن الاعرج عن ابي هريرة مرفوعاً- وقال الترمذي: (هذا حديث حسن غريب، لا نعرفه الا من حديث ابن ثوبان عن ابي هريرة مرفوعاً- وقال الترمذي: (هذا حديث حسن غريب، لا نعرفه الا من حديث ابن ثوبان عن عبد الله بن الفضل، وهو اسناد حسن صحيح)- اه-

مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو دو مرتبہ وضو کیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یوسف بن یزید بن کامل قراطیسی ابو یزید مولی بنی امیۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 287ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۸۳/۲)(۴۶۴)۔

○ عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری مدنی قاضی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 135ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۰۵/۱)(۲۱۵)۔

○ عباد بن تمیم بن غزیۃ انصاری مازنی مدنی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹۱/۱)(۸۵)۔

...

306- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَبُوْ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ حَرَّكَ خَاتَمَهُ فِیْ اِصْبَعِهٖ.

☆☆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے وضو کرتے تھے تو اپنی انگلی میں موجود انگوٹھی کو حرکت دیتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قاسم بن اسماعیل بن محمد بن ابان ابوعبید محاملی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا

۳۰۵- اخرجه البخاري (۲٤۷/۱) كتاب الوضوء' باب الوضوء مرتين مرتين' الحديث (۱۵۸)' واحمد (٤۱/٤)' وابن خزيمة في صحيحه (۸۷/۱) رقم (۱۷۰)' والبيهقي (۷۹/۱) كتاب الطهارة' باب الوضوء مرتين مرتين من طريق فليح بن سليمان عن عبد الله بن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عباد بن تميم عن عبد الله بن زيد به- وله شاهد ايضا من حديث ابي هريرة المتقدم قبل هذا-

انتقال 323ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲/۴۴۷، ۴۴۸) رقم (۶۹۲۵)۔

○ علی بن سہل بن مغیرۃ بزاز بغدادی نسائی الاصل، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۸)(۳۵۰)۔

•••——•••——•••

34- باب مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُتَوَضِّءِ وَالْمُغْتَسِلِ اَنْ يَّسْتَعْمِلَهُ مِنَ الْمَاءِ.

باب: وضو کرنے والے شخص اور غسل کرنے والے شخص کے لیے کتنا پانی استعمال کرنا مستحب ہے؟

307- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِى الْجَهْمِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِيْنَةَ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوَضِّئُهُ الْمُدُّ وَيُغَسِّلُهُ الصَّاعُ.

☆☆ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام سفینہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ''مد'' پانی کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور ایک ''صاع'' پانی کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن منصور بن نضر بن اسماعیل ابوبکر المعروف بابن ابوجہم :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 321ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۲۵۱)(۱۳۴۱)۔

○ عمرو بن علی بن بحر بن کنیز ابوحفص الفلاس صیرفی باہلی بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۷۵)(۶۴۰)۔

۳۰۷- اخرجه مسلم (۲/ ۲٤۰) كتاب الحيض: باب القدر المستحب من الماء: حديث (۳۲٦) من طريق عمرو بن علي: به: واخرجه مسلم (۲/ ۲٤۰) كتاب الحيض: باب القدر المستحب من الماء: الحديث (۳۲٦)؛ والترمذي (۱/ ۸۳-۸٤) كتاب الطهارة: باب الوضوء بالمد الحديث (٥٦)؛ وابن ماجه (۱/ ۹۹) كتاب الطهارة: باب ما جاء في مقدار الماء للوضوء والغسل من الجنابة: الحديث (۲٦۷)؛ والدارمي (۱/ ۱۷٥) كتاب الصلوة: باب كم يكفي في الوضوء؛ واحمد في مسنده (٥/ ۲۲۲)؛ وابن المنذر في (الاوسط) (۱/ ۳٥۹)؛ والبيهقي (۱/ ۱۹٥) كتاب الطهارة: باب لا وقت فيما يتطهر به المتوضئ والمغتسل: والطحاوي (۲/ ٥۰)؛ وابو عبيد في (الطهور) رقم (۱۱۰) من طرق عن ابي ريحانة: عن سفينة: به-

○ عبداللہ بن مطر ابوریحانۃ بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۵۱)(۶۴۲)۔

•••———•••———•••

308- حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِی الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّأُ بِنَحْوِ الْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِنَحْوِ الصَّاعِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً ایک ''مد'' پانی کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور تقریباً ایک ''صاع'' پانی کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

309- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَّعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّوَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ مُوْسَى بْنُ نَصْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَتَوَضَّأُ بِرَطْلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ثَمَانِيَةَ اَرْطَالٍ. تَفَرَّدَ بِهٖ مُوْسَى بْنُ نَصْرٍ وَّهُوَ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو ''رطل'' پانی کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور ایک ''صاع'' آٹھ رطل پانی کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں موسیٰ بن نصر نامی راوی منفرد ہیں اور یہ صاحب ضعیف ہیں۔ (اس کو چیک کرنا ہے)

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جریر بن یزید بن جریر بن عبداللہ بجلی (یہ صحابی حضرت جریر بن عبداللہ بجلی کے پوتے ہیں): علم ''اسماء الرجال'' کے

۳۰۸- اخرجه ابو داؤد (۱/۲۳) كتاب الطهارة: باب ما يجزئ من الماء في الوضوء حديث (۹۲)، والنسائي (۱/۱۷۹-۱۸۰) كتاب المياه: باب القدر الذي يكتفي به الانسان من الماء للوضوء والغسل، وابن ماجه (۱/۹۹) كتاب الطهارة، باب ما جاء في مقدار الماء للوضوء والغسل من الجنابة، حديث (۲۶۸)، واحمد (۶/۲۳۴، ۲۴۹)، وابو عبيد في (كتاب الطهور) رقم (۱۱۱)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲/۴۹)، والبيهقي (۱/۱۹۵) كلهم من طريق قتادة، عن صفية، عن عائشة، به- واخرجه مسلم (۱/۲۵۷) كتاب الطهارة: باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة حديث (۴۶)، والطيالسي (۱۱۸)، والحميدي (۱/۹۰) رقم (۱۶۸)، وابو عوانة (۱/۲۲۲-۲۲۴)، وابو عبيد في كتاب (الطهور) رقم (۱۱۲) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲/۵۰) من طريق معاذ، عن عائشة، به-

۳۰۹ عزاه المتقي الهندي في كنز العمال (۹/۴۶۳) رقم (۲۶۹۶۶) الى سعيد بن منصور، والحديث سياتي مرة اخرى في كتاب زكاة الفطر بسنده ومتنه، وفي اسناده (موسى بن نصر): لم اقف له على ترجمة عند غير المصنف هنا- والحديث سياتي عند الدارقطني -ايضاً- في كتاب زكاة الفطر، من طريق ابن ابي ليلى عن عبد الكريم عن انس- قال البيهقي في الكبرى (۴/۱۷۲): اسناد هما ضعيف، والصحيح عن انس بن مالك: (كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضا بالمد ويغتسل بالصاع)-

ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۲۷) (۵۷)۔

•••——•••——•••

35- باب السُّنَنِ الَّتِیْ فِی الرَّأْسِ وَالْجَسَدِ .

باب: سر اور جسم میں کیا چیز مسنون ہے؟

310- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَشْرَةٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالاِسْتِنْشَاقُ بِالْمَاءِ وَقَصُّ الأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ . قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ . رَوَاهُ خَارِجَةُ عَنْ زَكَرِيَّا وَقَالَ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الاِسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ . تَفَرَّدَ بِهِ مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ . وَخَالَفَهُ أَبُو بِشْرٍ وَسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ فَرَوَيَاهُ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ قَوْلَهُ غَيْرَ مَرْفُوعٍ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دس چیزیں فطرت کا حصہ ہیں' مونچھیں چھوٹی کروانا' داڑھی بڑھانا' مسواک کرنا' پانی کے ذریعہ ناک صاف کرنا' ناخن تراشنا' بغل کے بال صاف کرنا' زیر ناف بال صاف کرنا اور پانی کے ذریعے استنجاء کرنا۔

زکریا نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: مصعب نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: دسویں بات میں بھول گیا ہوں' البتہ وہ کلی کرنا ہوگی۔

خارجہ نامی راوی نے اس بات کو زکریا نامی راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: حدیث میں

۳۱۰- اخرجه مسلم (۲/۱۴۹) كتاب الطهارة' باب خصال الفطرة' الحديث (۲۶۱)' وابو داؤد (۱/۱۴) كتاب الطهارة' باب السواك من الفطرة' الحديث (۵۳)' والترمذي (۵/۹۱) كتاب الادب' باب ما جاء في تقليم الاظفار' الحديث (۲۷۵۷)' والنسائي (۸/۱۲۶) كتاب الزينة' باب من السنن الفطرة' وابن ماجه (۱/۱۰۷) كتاب الطهارة' باب الفطرة' الحديث (۲۹۳)' واحمد (۶/۱۳۷)' وابن خزيمة (۱/۴۷) رقم (۸۸)' وابو يعلى في مسنده (۸/۱۴) رقم (۴۵۱۷)' وابن المنذر في الاوسط (۱/۳۶۴) رقم (۳۳۹)' والطحاوي في شرح المعاني (۴/۲۲۹)' والبيهقي في الكبرى (۱/۳۶) كتاب الطهارة' باب الدليل على ان السواك سنة ليس بواجب' في (۱/۵۲) باب سنة المضمضة والاستنشاق من طرق عن وكيع' ثنا زكريا بن ابي زائدة' عن مصعب بن شيبة' به- قال الزيلعي في نصب الراية (۱/۷۶): (وهذا الحديث وان كان مسلم اخرجه في (صحيحه)' ففيه علتان ذكرهما الشيخ تقي الدين في الامام) وعزاهما لابن منده: احداهما: الكلام في مصعب ابن شيبة قال النسائي في (سننه) منكر الحديث' وقال ابو حاتم: ليس بقوي' ولا يحمدونه-

الثانية: ان سليمان التيمي رواه عن طلق بن حبيب عن ابن الزبير مرسلاً: هكذا رواه النسائي في (سننه) ورواه- ايضاً- عن ابي بشر' عن طلق بن حبيب' عن ابن الزبير مرسلاً- قال النسائي: وحديث التيمي وابي بشر اولى' وابو مصعب منكر الحديث- انتهى- ولاجل هاتين العلتين لم يخرجه البخاري' ولم يلتفت مسلم اليهما: لان مصعباً عنده ثقة' والثقة اذا وصل حديثا يقدم وصله على الارسال)- اه-

استعمال ہونے والے لفظ ''انتقاص الماء '' کا مطلب پانی کے ذریعے استنجاء کرنا ہے۔اس بات کونقل کرنے میں مصعب بن شیبہنامی راوی منفرد ہیں۔

ابوبشر اورسلیمان نامی راوی نے اس بات کومختلف طور پرنقل کیا ہے انہوں نے اس روایت کوطلق بن حبیب کے حوالے سے اُن کے اپنے قول کے طور پرنقل کیا ہے۔اور یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پرنقل نہیں کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مصعب بن شیبۃ بن جبیر بن شیبۃ بن عثمان العبدری مکی حجبی ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۵۱)(۱۱۵۵)۔

○ طلق ابن حبیب عنزی بصری یہ ''صدوق'' ہیں۔ عابد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرا طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 90ھ کے آس پاس میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۸۰)(۴۷)۔

36- باب وُجُوْبِ غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ وَالْعَقِبَيْنِ .

باب: دونوں پاؤں اور ایڑھیوں کودھونا فرض ہے

311- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ وَبُطُوْنِ الْاَقْدَامِ مِنَ النَّارِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (بعض) ایڑھیوں اور تلووں کے لیے جہنم کی بربادی ہے۔

۳۱۱ اخرجه احمد (۱۹۱/٤)' والحاكم (۱۶۲/۱) كتاب الطهارة' وابن خزيمة (۸٤/۱) رقم (۱۶۳)' وابو عبيد في (كتاب الطهور) (ص۲۷۵ - ۲۷۶)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۳۸/۱) كتاب الطهارة' والبيهقي (۷۰/۱) كتاب الطهارة: باب الدليل على ان فرض الرجلين الغسل' وفي (معرفة السنن والآثار) (۱۶۹/۱) رقم (۷۲)- كلهم من طريق حيوة بن شريح' عن عقبة بن مسلم التجيبي عن عبد الله بن الحارث بن جزء الزبيدي قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ...... فذكره-

وقال الحاكم: صحيح' ولم يخرجا ذكر بطون الاقدام' ووافقه الذهبي' وصححه ابن خزيمة- وقال الحافظ الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۲٤۵/۱): (رواه احمد والطبراني في الكبير ...) ورجال احمد والطبراني ثقات)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حیوۃ ابن شریح بن صفوان تجیبی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 159ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۰۸)(۱۵۸)۔

○ عقبۃ بن مسلم تجیبی ابومحمد بصری امام الجامع: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 120ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۸)(۲۵۲)۔

توضیح مسئلہ:

وضو کے دوران پاؤں کی ایڑیاں دھونے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح مسلم کے حاشیہ نگار امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

فی الباب قوله صلی الله علیه وسلم ﴿ویل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء﴾ ومراد مسلم رحمة الله تعالی بایراده هنا الاستدلال به علی وجوب غسل الرجلین وان المسح لا یجزء وهذه مسالة اختلف الناس فیها علی مذاهب فذهب جمع من الفقهاء من اهل الفتوی فی الاعصار والامصار الی ان الواجب غسل القدمین مع الکعبین ولا یجزء مسحهما ولا یجب المسح مع الغسل ولم یثبت خلاف هذا عن احد یعتد به فی الاجماع وقالت الشیعة الواجب مسحهما وقال محمد بن جریر والجبائی راس المعتزلة یتخیر بین المسح والغسل وقال بعض اهل الظاهر یجب الجمع بین المسح والغسل وتعلق هؤلاء المخالفون للجماهیر بما لا تظهر فیه دلالة وقد اوضحت دلائل المسالة من الکتاب والسنة وشواهدها وجواب ما تعلق به المخالفون بابسط العبارات المنقحات فی شرح المهذب بحیث لم یبق للمخالف شبهة اصلا الا وضح جوابها من غیر وجه والمقصود هنا شرح متون الاحادیث والفاظها دون بسط الادلة واجوبة المخالفین ومن اخصر ما نذکره ان جمیع من وصف وضوء رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مواطن مختلفة وعلی صفات متعددة متفقون علی غسل الرجلین وقوله صلی الله علیه وسلم ویل للاعقاب من النار فتواعدها بالنار لعدم طهارتها ولو کان المسح کافیا لما تواعد من ترك غسل عقبیه وقد صح من حدیث عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رجلا قال یارسول الله کیف الطهور فدعا بماء فغسل کفیه ثلاثا الی ان قال ثم غسل رجلیه ثلاثا ثم قال هکذا الوضوء فمن زاد علی هذا او نقص فقد اساء وظلم هذا حدیث صحیح اخرجه ابوداود وغیره باسانیدهم الصحیحة والله اعلم[1]

---

[1] الحاشیه للنووی علی الصحیح لمسلم 127/3

اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''بعض ایڑیوں کے لیے جہنم (کے عذاب) کی بربادی ہے' اچھی طرح وضو کیا کرو''۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو یہاں اسی لیے نقل کیا ہے' تاکہ اس کے ذریعے اس بات پر استدلال کریں کہ دونوں پاؤں دھونا فرض ہے اور صرف مسح کر لینا کافی نہیں ہوگا۔

اس مسئلے کے بارے میں لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہے اور ان کے مختلف مسالک ہیں' فتویٰ دینے کے اہل' مختلف علاقوں اور زمانوں سے تعلق رکھنے والے فقہاء کے ایک بڑے گروہ نے یہ مؤقف اختیار کیا ہے: ٹخنوں سمیت پاؤں کو دھونا فرض ہے اور ان پر صرف مسح کرنا جائز نہیں ہے' اسی طرح دھونے کے ساتھ مسح کو شامل کرنا بھی واجب نہیں ہے۔ اس بارے میں ایسے کسی شخص سے اختلافی رائے منقول نہیں ہے' جسے اجماع کے مسئلے میں قابل اعتماد شمار کیا جائے۔

اہلِ تشیع یہ کہتے ہیں: ان دونوں پر مسح کرنا فرض ہے۔

شیخ محمد بن جریر اور شیخ ابوعلی جبائی جو معتزلہ کے سردار ہیں' ان دونوں نے (وضو کے دوران پاؤں کو) دھونے یا اس پر مسح کرنے کے بارے میں اختیار دیا ہے۔

بعض اہلِ ظاہر نے یہ بات بیان کی ہے: مسح کرنے اور دھونے کو ایک ساتھ کرنا واجب ہے۔

(امام نووی فرماتے ہیں:) ان اختلافی رائے رکھنے والے حضرات نے جمہور کے مقابلے میں جو مؤقف اختیار کیا ہے' اس میں کوئی دلالت (پختگی) نہیں پائی جاتی۔ ہم نے اس مسئلے کے بارے میں کتاب وسنت کے دلائل' ان کے شواہد' مخالفین نے جو اعتراضات کیے ہیں' ان کے جوابات بڑی شرح وبسط کے ساتھ اپنی تصنیف ''شرح المہذب'' میں تحریر کر دیے ہیں' اس طرح سے کہ مخالف کے لیے کوئی شبہ باقی نہیں رہ جاتا۔ اور کئی حوالوں سے واضح جوابات تحریر کیے ہیں' لیکن کیونکہ یہاں ہمارا مقصد احادیث کے متن اور اس کے الفاظ کی وضاحت کرنا ہے۔ دلائل یا مخالفین کے جوابات کو وضاحت کے ساتھ بیان کرنا مقصود نہیں ہے۔ تو مختصر طور پر ہم یہاں یہ ذکر کریں گے' مختلف مواقع پر نبی اکرم ﷺ کے وضو کرنے کا جو طریقہ ذکر کیا گیا ہے' ان سب میں یہ بات متفق ہے' آپ ﷺ نے پاؤں دھوئے ہیں۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بعض ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے''۔

تو آپ ﷺ نے جہنم کی وعید اس وجہ سے سنائی ہے کیونکہ انہیں پاک نہیں کیا گیا تھا' اگر ان پر مسح کرنا کافی ہوتا تو ایڑیاں نہ دھونے کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ اس پر وعید نہ فرماتے۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' ایک مستند روایت میں یہ بات مذکور ہے' عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! وضو کس طرح کیا جاتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوایا' آپ ﷺ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں تین مرتبہ دھوئیں (یہاں تک کہ اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:) راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وضو اسی طرح ہوتا ہے: جو اس سے زیادہ کرے یا اس سے کم

کرے تو اس نے غلطی کی اور زیادتی کی"۔

(امام نووی فرماتے ہیں:) یہ حدیث "صحیح" ہے اسے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین نے نقل کیا ہے اور مستند اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

•••——•••——•••

312- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مَنْصُوْرٍ

۳۱۲- اخرجه ابن ماجه (۱/ ۱۵٤) كتاب الطهارة، باب غسل العراقيب، حديث (٤٥١)، وابو عوانة (۱/ ۲۵۲) من طريق هشام بن عروة، عن ابيه، عن عائشة، وهو ضعيف : كما في نصب الراية (۱/ ۳٦)، وكشف الخفاء (۱/ ٤٥٩) وقد جاء الشطر الاخير من الحديث من طرق عن عائشة: فاخرجه ابن ماجه (۱/ ۱۵٤) كتاب الطهارة: باب غسل العراقيب حديث (٤٥۲)، واحمد (٦/ ۱۹۱- ۱۹۲)، وابن ابي شيبة (۱/ ۳٦)، وعبد الرزاق (۱/ ۲۲) رقم (٦۹)، والحميدي (۱/ ۸۷) رقم (۱٦۱)، وابو عوانة (۱/ ۲۵۱)، والترمذي في (العلل الكبير) ص (۳۵) رقم (۲۲)، وابن المنذر في (الاوسط) (۱/ ٤۰٦)، وابو عبيد في (كتاب الطهور) ص (۳۷٦)، وابو يعلى (۷/ ٤۰۰) رقم (٤٤۳٦)، وابن حبان (۱۰۵٤- الاحسان)، والشافعي (۱/ ۳۲) كتاب الطهارة، باب في صفة الوضوء حديث (۸۲)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۳۸) كتاب الطهارة، والبيهقي في (معرفة السنن والآثار) (۱/ ۱٦۷) رقم (۷۰)- كلهم من طريق سعيد بن ابي سعيد عن ابي سلمة قال: توضا عبد الرحمن، عند عائشة، فقالت: (يا عبد الرحمن اسبغ الوضوء: اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (ويل للاعقاب من النار)- ومن هذا الوجه صححه ابن حبان، وقال البيهقي: قال احمد: رواه عكرمة بن عمار، عن يحيى بن ابي كثير، عن ابي سلمة، عن سالم مولى المهري، عن عائشة، وهو من ذلك الوجه مخرج في كتاب مسلم-

و الترمذي في (العلل): سالت محمدًا عن هذا الحديث! فقال: حديث ابي سلمة، عن عائشة حديث حسن ا-ه- فحديث عائشة من هذا الطريق حسنه البخاري، وصححه ابن حبان- والطريق الذي اشار اليه احمد: اخرجه مسلم (۱/ ۲۱۳) كتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين، حديث (۲۵/ ۲٤۰)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۳۸) كتاب الطهارة، وابو عبيد في (كتاب الطهور) (ص۳۸۲)، والبيهقي (۱/ ۲۳۰) من طريق عكرمة بن عمار، عن يحيى بن ابي كثير، عن ابي سلمة، عن سالم مولى المهري، عن عائشة بمثل الطريق الاول، وقد خولف عكرمة بن عمار في هذا الحديث: خالفه الاوزاعي وحرب بن شداد وابو معاوية النحوي، وعلي ابن المبارك، وحسين المعلم، فرووه عن يحيى بن ابي كثير، عن سالم مولى المهري، عن عائشة دون ذكر ابي سلمة، فانفرد عكرمة بن عمار بزيادة ابي سلمة في الاسناد- وكما هو معروف: فان رواية عكرمة بن عمار عن يحيى مضطربة، قال احمد: عكرمة مضطرب الحديث عن يحيى بن ابي كثير- وقال ابن المديني: احاديث عكرمة عن يحيى بن ابي كثير مناكير، ليست بذاك كان يحيى بن سعيد يضعفها- وقال البخاري: مضطرب في حديث يحيى بن ابي كثير- وقال ابو داؤد: ثقة، وفي حديثه عن يحيى بن ابي كثير اضطراب- وقال النسائي: ليس به باس الا في حديث يحيى بن ابي كثير- ينظر: التهذيب (۷/ ۲٦۲)، وقال الحافظ في (التقريب) (۲/ ۳۰): صدوق يغلط، وفي حديثه عن يحيى بن ابي كثير اضطراب اه- ومخالفة الاوزاعي عند ابي عبيد في (كتاب الطهور) (ص۳۷۷) وابو عوانة (۱/ ۲۳۰-۲۳۱)، وابن ابي حاتم في (العلل) (۱/ ۵۷) رقم (۱٤۸)، ومخالفة حرب بن شداد، عند الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۳۸)، ومخالفة ابي معاوية النحوي عن ابي عبيد في (كتاب الطهور) (ص۳۸۲)، وابن ابي حاتم في (العلل) (۱/ ۵۷-۵۸) رقم (۱٤۸)، ومخالفة علي بن المبارك عند ابي عوانة (۱/ ۲۳۰)-

ومخالفة حسين المعلم عن ابن ابي حاتم في العلل (۱/ ۵۷) رقم (۱٤۸)، فهولاء الخمسة الثقات خالفوا عكرمة بن عمار، فلم يذكروا ابا سلمة في الاسناد- وقد رجح ابو زرعة رواية الاوزاعي وحسين المعلم، كما في (العلل) لابن ابي حاتم (۱/ ۵۷-۵۸) رقم (۱٤۸)- ومما يدل على ان عكرمة بن عمار وهم في هذه الرواية ان جماعة تابعوا يحيى بن ابي كثير فرووا الحديث عن سالم عن عائشة، ولم يذكروا ابا سلمة، فاخرجه مسلم (۱/ ۲۱٤) كتاب الطهارة: باب وجوب غسل الرجلين حديث (۲۵/ ۲٤۰) وابو عوانة (۱/ ۲۳۰) والبيهقي (۱/ ٦۹) كتاب الطهارة: باب الدليل على ان فرض الرجلين الغسل، من طريق مخرمة بن بكير عن ابيه عن سالم مولى شداد قال: دخلت على عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم يوم توفي سعد بن ابي وقاص، فدخل عبد الرحمن (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّأُ وَيُخَلِّلُ بَيْنَ اَصَابِعِهِ وَيَدْلُكُ عَقِبَيْهِ وَيَقُوْلُ خَلِّلُوْا بَيْنَ اَصَابِعِكُمْ لاَ يُخَلِّلُ اللّٰهُ تَعَالٰى بَيْنَهَا بِالنَّارِ وَيْلٌ لِلاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے تو آپ (اپنے پاؤں کی) انگلیوں کا خلال کیا کرتے تھے اور اپنی ایڑھیوں کو مَلا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے: اپنی انگلیوں کا خلال کیا کرو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان آگ کو داخل نہیں کرے گا اور بعض ایڑھیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حارث بن منصور واسطی زاھد، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۴۴)(۶۸)۔

○ عمر بن قیس مکی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۶۲)(۴۹۸)۔

313- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مَيْمُوْنِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَلِّلُوْا بَيْنَ اَصَابِعِكُمْ لاَ يُخَلِّلُهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي النَّارِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کیا کرو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان قیامت کے دن آگ کے ذریعہ خلال نہیں کرے گا۔

بن ابي بكر' فتوضنا عندها فقالت: يا عبد الرحمن' اسبغ الوضوء' فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (ويل للاعقاب من النار)- واخرجه مسلم (۱/ ۲۱۴) كتاب الطهارة: باب وجوب غسل الرجلين حديث (۲۵/ ۲۴۰) من طريق نعيم بن عبد الله المجمر' عن سالم' عن عائشة واخرجه مسلم (۱/ ۲۱۴) كتاب الطهارة: باب وجوب غسل الرجلين حديث (۲۵/ ۲۴۰) من طريق محمد بن عبد الرحمن عن سالم' عن سالم' عن عائشة' واخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۳۸) من طريق ابي الاسود يتيم عروة' عن سالم' عن عائشة-

۳۱۳ قال العجلوني في كشف الخفاء (۱/ ۴۵۹): (رواه الدارقطني بسند واه)- اه- قلت: فيه (يحيى بن ميمون بن عطاء ابو ايوب البصري التمار)- قال الذهبي في الميزان (۷/ ۲۲۲): (قال الفلاس: كتبت عنه' وكان كذاباً- وقال احمد: خرقنا حديثه- وقال النسائي: ليس بثقة- وقال الدارقطني وغيره: متروك)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن میمون بن عطاء قرشی ابوایوب تمار انصاری نزیل بغداد: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 190ھ کے آس پاس میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۹/۲)(۱۸۶)۔

•••———•••———•••

314- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَالْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ وَاللَّفْظُ لأَبِي الْوَلِيدِ قَالاَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلاَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كَانَ رِفَاعَةُ وَمَالِكُ بْنُ رَافِعٍ أَخَوَيْنِ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَوْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَالِسٌ وَنَحْنُ حَوْلَهُ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ . فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُصَلِّي وَنَحْنُ نَرْمُقُ صَلاَتَهُ لاَ نَدْرِي مَا يَعِيبُ مِنْهَا فَلَمَّا صَلَّى جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ . قَالَ هَمَّامٌ فَلاَ أَدْرِي أَمَرَهُ بِذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا فَقَالَ الرَّجُلُ مَا أَلَوْتُ فَلاَ أَدْرِي مَا عِبْتَ عَلَيَّ مِنْ صَلاَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّهَا لاَ تَتِمُّ صَلاَةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ فَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحُ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُكَبِّرُ اللَّهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ يَقْرَأُ أُمَّ الْقُرْآنِ وَمَا أُذِنَ لَهُ فِيهِ وَتَيَسَّرَ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ وَيَضَعُ كَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ وَيَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَيَسْتَوِي قَائِمًا حَتَّى يُقِيمَ صُلْبَهُ وَيَأْخُذَ كُلُّ عَظْمٍ مَأْخَذَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْجُدُ فَيُمَكِّنُ وَجْهَهُ - قَالَ هَمَّامٌ وَرُبَّمَا قَالَ جَبْهَتَهُ - فِي الأَرْضِ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْتَوِي قَاعِدًا عَلَى مَقْعَدَتِهِ وَيُقِيمُ صُلْبَهُ . فَوَصَفَ الصَّلاَةَ هَكَذَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ قَالَ لاَ تَتِمُّ صَلاَةُ أَحَدِكُمْ

۳۱۴- اخرجه ابو داؤد (۲۲۷/۱) كتاب الصلوة' باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود' الحديث (۸۵۸)' والدارمي (۳۰۵/۱) كتاب الصلوة' باب في الذي لا يتم الركوع والسجود' والبخاري في التاريخ الكبير (۳۱۹/۳)' والحاكم (۲۴۱/۱)' والبيهقي (۱۰۲/۲) في الصلوة' باب امكان الجبهة من الارض في السجود' وفي (۳۴۵/۲) باب من سها فترك ركناً' وابن الجارود رقم (۱۹۴) من طريق همام نا اسحاق به بهذا الاسناد- واخرجه عبد الرزاق (۳۷۰/۲) رقم (۳۷۳۹)' واحمد (۳۴۰/۴)' وابو داؤد رقم (۸۵۷)' (۸۵۹)' (۸۶۰)' (۸۶۱)' والترمذي (۱۰۰/۱) كتاب الصلوة' باب ما جاء في وصف الصلوة الحديث (۳۰۲)' والنسائي (۱۹۳/۲) كتاب الافتتاح' باب الرخصة في ترك الذكر في الركوع' و(۲۲۵/۲) باب الرخصة في ترك الذكر في السجود' والطحاوي في شرح المعاني (۲۳۲/۱)' والطبراني في الكبير رقم (۴۵۲۰)- (۴۵۲۹)' والبيهقي (۱۳۳/۲' ۱۳۴' ۳۷۲' ۳۷۳' ۳۷۴' ۳۸۰)' وابن خزيمة (۵۴۵)' وابو يعلى (۴۹۸/۱۱) رقم (۶۶۲۳) من طرق عن علي بن يحيى بن خلاد بهذا الاسناد-

حَتّٰی يَفْعَلَ ذٰلِكَ.

☆☆ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مالک بن رافع رضی اللہ عنہ یہ دونوں بھائی ہیں اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے ہیں۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ہم آپ کے اردگرد موجود تھے اسی دوران ایک شخص وہاں آیا۔ اس نے قبلے کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی جب اس نے نماز مکمل کر لی تو آ کر اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور حاضرین کو بھی سلام کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم پر لازم ہے تم واپس جاؤ اور جا کر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے درحقیقت نماز ادا نہیں کی اس شخص نے پھر نماز ادا کرنا شروع کی ہم اس کی نماز کا غور سے جائزہ لیتے رہے ہمیں سمجھ نہیں آئی کہ اس نے کیا غلطی کی ہے؟ جب اس نے نماز ادا کر لی تو وہ آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حاضرین کو سلام کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم پر لازم ہے تم جاؤ اور جا کر دوبارہ نماز ادا کرو تم نے درحقیقت نماز ادا نہیں کی۔

ہمام نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ پتہ نہیں ہے حدیث میں کیا مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو مرتبہ اس بات کی ہدایت کی یا تین مرتبہ ہدایت کی پھر اس شخص نے عرض کی: میں نے کیا کمی کی ہے؟ مجھے یہ نہیں پتہ چل سکا کہ آپ میری نماز کے کس حصے کو غلط قرار دے رہے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بھی شخص کی نماز اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک وہ اچھی طرح سے اسی طرح وضو نہیں کر لیتا جیسے اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے آدمی پہلے اپنے چہرے کو دھوئے پھر دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھوئے پھر اپنے سر کا مسح کرے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا ذکر کرے اس کی ثناء بیان کرے پھر سورۂ فاتحہ پڑھے پھر جو اس کے نصیب میں ہو اسے آسان لگے (قرآن کے کچھ حصے) کی تلاوت کرے پھر تکبیر کہے اور رکوع میں جائے اور اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے یہاں تک کہ اس کے جوڑ مطمئن ہو جائیں اور کشادہ رہیں پھر وہ ''سمع اللہ لمن حمدہ'' پڑھے اور سیدھا کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ اس کی پشت سیدھی ہو جائے اور ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جائے پھر وہ تکبیر کہہ کر سجدے میں چلا جائے اور اپنی پیشانی کو جما کر رکھے۔

ہمام نامی راوی نے یہاں بعض اوقات یہ لفظ نقل کیے ہیں: اپنی پیشانی زمین پر رکھے یہاں تک کہ اس کے جوڑ اطمینان کی حالت میں آ جائیں اور کشادہ ہو جائیں پھر وہ تکبیر کہتے ہوئے اپنی سرین کے بل بیٹھ جائے اور اپنی پشت کو سیدھا رکھے۔

اس کے بعد انہوں نے چاروں رکعات میں نماز کے طریقے کو اسی طرح بیان کیا یہاں تک کہ اسے مکمل بیان کر دیا اور (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) یہ ارشاد فرمایا:

''کسی بھی شخص کی نماز اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک وہ ایسا نہ کرے''۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ

ان کا سلسلہ نسب یہ ہے:
رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زرق۔
ان کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ ''بنو زریق'' سے تھا۔ یہ بیعتِ عقبہ میں شریک ہوئے ہیں۔
انہیں غزوۂ بدر' غزوۂ اُحد اور غزوۂ خندق' بیعت رضوان بلکہ تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کرنے کا شرف حاصل ہے۔
ان کے بھائی مالک بھی غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف رکھتے ہیں۔
حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شرکت کی تھی اور جنگ صفین میں بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شرکت کی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حجاج بن منہال انماطی ابومحمد سلمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) بصری، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 217ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۵۴)(۱۶۳)۔

○ علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع بن مالک بن عجلان زرقی انصاری: یہ ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 129ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۶)(۴۲۷)۔

○ یحییٰ بن خلاد بن رافع بن مالک عجلانی انصاری زرقی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 70ھ کے آس پاس میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۴۶)(۵۳)۔

•••———•••———•••

315- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ اَرْسَلَهُ اِلَى الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ يَسْاَلُهَا عَنْ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ اِنَّهُ كَانَ يَاْتِيهِنَّ وَكَانَتْ تُخْرِجُ لَهُ الْوَضُوْءَ - قَالَ - فَاَتَيْتُهَا فَاَخْرَجَتْ اِلَيَّ اِنَاءً فَقَالَتْ فِي هٰذَا كُنْتُ اُخْرِجُ الْوَضُوْءَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَيَبْدَاُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ

يَتَوَضَّأُ فَيَغْسِلُ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ يُمَضْمِضُ ثَلَاثًا وَيَسْتَنْشِقُ ثَلَاثًا ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِرَأْسِهِ مُقْبِلاً وَّمُدْبِرًا ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ .قَالَتْ وَقَدْ اَتَانِي ابْنُ عَمٍّ لَكَ - تَعْنِيْ ابْنَ عَبَّاسٍ - فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا اَجِدُ فِي الْكِتَابِ اِلَّا غَسْلَتَيْنِ وَمَسْحَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهَا فَبِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ الْاِنَاءُ قَالَتْ قَدْرَ مُدٍّ بِالْهَاشِمِيِّ اَوْ مُدٍّ وَرُبْعٍ .قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ حَدَّثَتْ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ بَدَاَ بِالْوَجْهِ قَبْلَ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ وَقَدْ حَدَّثَ اَهْلُ بَدْرٍ مِّنْهُمْ عُثْمَانُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما اَنَّهُ بَدَاَ بِالْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ قَبْلَ الْوَجْهِ وَالنَّاسُ عَلَيْهِ .

☆☆ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے سیّدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے سیّدہ ربیع رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا تو سیّدہ ربیع رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لایا کرتے تھے تو وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی رکھا کرتی تھیں۔

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اس خاتون کے پاس آیا تو انہوں نے میرے سامنے برتن نکالا اور بتایا: اس برتن میں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کرنے کے لیے پانی نکالا کرتی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے آغاز میں دونوں ہاتھوں کو برتن میں داخل کرنے سے پہلے تین مرتبہ دھویا' پھر آپ نے وضو شروع کیا اور اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر تین مرتبہ کلی کی' پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' دونوں بازوؤں کو دھویا' پھر اپنے سر کا آگے سے پیچھے کی طرف اور پیچھے سے آگے کی طرف مسح کیا' پھر دونوں پاؤں کو دھولیا' پھر اس خاتون نے بتایا: میرے پاس تمہارے چچازاد بھی آئے تھے' اس خاتون کی مراد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے' تو میں نے انہیں بھی اس بارے میں بتایا تھا تو انہوں نے یہ کہا تھا: مجھے تو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں دو چیزوں کو دھونے اور دو چیزوں پر مسح کرنے کا حکم ملتا ہے۔

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس خاتون سے دریافت کیا: اس برتن میں کتنا پانی آ جاتا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: جتنا ایک ''ہاشمی مد'' ہوتا ہے' جتنا ایک عام مد اور ایک چوتھائی مد ہوتا ہے۔

عباس بن یزید نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: اس خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات روایت کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے سے پہلے اپنے چہرے کو دھویا تھا' جبکہ اہلِ بدر نے یہ بات بیان کی ہے' جن میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کا آغاز کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے سے کرتے تھے اور یہ عمل چہرہ دھونے سے پہلے کرتے تھے اور لوگوں کا عام معمول بھی یہی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسین بن علی بن ابوطالب (یہ حضرت امام زین العابدین ہیں): علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ابن شہاب زہری کہتے ہیں: میں نے ان سے زیادہ فضیلت والا کوئی قریشی شخص نہیں دیکھا۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 93ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب

التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۵)(۳۲۱)۔

•••———•••———•••

37- باب مَا رُوِیَ مِنْ قَوْلِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

باب: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے: ''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''

316- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ یَحْیٰی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ الْعُرْیَانِ الْهَرَوِیُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ . کَذَا قَالَ وَهُوَ وَهَمٌ وَّالصَّوَابُ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ الْفِهْرِیِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دونوں کان سر کا حصہ ہے''۔

راوی نے یہ بات اس طرح نقل کی ہے: تاہم یہ راوی کا وہم ہے' کیونکہ درست بات یہ ہے: یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جراح بن مخلد عجلی بصری بزاز: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۲۶)(۴۷)۔

○ یحیٰی بن عریان ہروی: ان کے بارے میں صرف یہ ذکر کیا گیا ہے کہ ان کا شمار بغداد کے محدثین میں ہوتا ہے۔ جرح وتعدیل سے متعلق کوئی روایت منقول نہیں ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۴/۱۶۱)(۷۴۷۴)۔

۳۱۶- اخرجه البیهقي في الخلافیات (۱/۱۶۷)' والخطیب في تاریخ بغداد (۱۴/۱۶۱)- وفي الموضح (۱/۱۱۱) کلهم من طریق اسامة بن زید عن نافع عن ابن عمر مرفوعا به- وقد تعقب ابن الجوزي المصنف في کتاب التحقیق (۱/۲۸٤)' فقال: (والذي یرفعه یذکر زیادة والزیادة من الثقة مقبولة' والصحابي قد یروي الشيء مرفوعاً وقد یقوله علی سبیل الفتوی)- اه-

قلت: کان من الممکن ان نسلم لا بن الجوزي- رحمة الله- في هذا الکلام لو صح الاسناد' لکن فیه (اسامة بن زید اللیثي)' وقد وصفه الحافظ في التقریب (۱/۵۳) بانه صدوق یهم' وقد اختلف علیه في هذا الحدیث فمرة یرویه مرفوعاً' ومرة اخری موقوفاً' وسیاتي الموقوف عند المصنف رقم (۳۱۹)' والمرفوع له طرق اخری' سیاتي تخریجها-

توضیحِ مسئلہ:

کیا سر کے مسح والے پانی کے ذریعے کانوں کا مسح کیا جاسکتا ہے؟ اس بارے میں اہلِ علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور حنفی فقیہ شیخ زین الدین ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

صاحبِ بحر الرائق کی وضاحت:

﴿قَوْلُهُ وَاُذُنَيْهِ بِمَائِهِ﴾ اَیْ بِمَاءِ الرَّاْسِ وَفِی الْمُجْتَبٰی يَمْسَحُهُمَا بِالسَّبَّابَتَيْنِ دَاخِلَهُمَا وَبِالْإِبْهَامَيْنِ خَارِجَهُمَا ، وَهُوَ الْمُخْتَارُ كَذَا فِی الْمِعْرَاجِ وَعَنْ

الْحَلْوَانِیِّ وَشَيْخِ الْاِسْلَامِ يُدْخِلُ الْخِنْصَرَ فِی اُذُنَيْهِ وَيُحَرِّكُهُمَا وَاسْتَدَلَّ الْمَشَايِخُ بِالْحَدِيْثِ ﴿الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ﴾ اَیْ يُمْسَحَانِ بِمَا يُمْسَحُ بِهِ الرَّاْسُ وَتَمَامُ تَقْرِيرِهِ فِی غَايَةِ الْبَيَانِ وَاسْتَدَلَّ فِی فَتْحِ الْقَدِيرِ بِفِعْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ﴿اَنَّهُ اَخَذَ غَرْفَةً فَمَسَحَ بِهَا رَاْسَهُ وَاُذُنَيْهِ﴾ عَلٰی مَا رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ ، وَاَمَّا مَا رُوِیَ ﴿اَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَخَذَ لِاُذُنَيْهِ مَاءً جَدِيدًا﴾ فَيَجِبُ حَمْلُهُ عَلٰی اَنَّهُ لِفَنَاءِ الْبِلَّةِ قَبْلَ الِاسْتِيعَابِ تَوْفِيقًا بَيْنَهُمَا مَعَ اَنَّهُ لَوْ اَخَذَ مَاءً جَدِيدًا مِنْ غَيْرِ فَنَاءِ الْبِلَّةِ كَانَ حَسَنًا كَذَا فِی شَرْحِ مِسْكِينٍ فَاسْتُفِيدَ مِنْهُ اَنَّ الْخِلَافَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الشَّافِعِیِّ فِی اَنَّهُ اِذَا لَمْ يَاْخُذْ مَاءً جَدِيدًا وَمَسَحَ بِالْبِلَّةِ الْبَاقِيَةِ هَلْ يَكُونُ مُقِيمًا لِلسُّنَّةِ فَعِنْدَنَا وَعِنْدَهُ لَا اَمَّا لَوْ اَخَذَ مَاءً جَدِيدًا مَعَ بَقَاءِ الْبِلَّةِ ، فَاِنَّهُ يَكُونُ مُقِيمًا لِلسُّنَّةِ اتِّفَاقًا .

﴿قَوْلُهُ: فَمَحْمُولٌ عَلَيْهِ بِمَاءٍ وَاحِدٍ ، وَهُوَ مَشْرُوعٌ الخ﴾ قَالَ فِی فَتْحِ الْقَدِيرِ رَوَی الْحَسَنُ عَنْ اَبِی حَنِيفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِی الْمُجَرَّدِ اِذَا مَسَحَ ثَلَاثًا بِمَاءٍ وَاحِدٍ كَانَ مَسْنُونًا ﴿قَوْلُهُ: وَمَا قَالَهُ بَعْضُهُمْ الخ﴾ اَیْ فِی كَيْفِيَّةِ الِاسْتِيعَابِ وَبَيَانُهُ كَمَا ذَكَرَهُ فِی النَّهْرِ اَنْ يَضَعَ يَدَيْهِ وَيَضَعَ بُطُونَ ثَلَاثِ اَصَابِعَ مِنْ كُلِّ كَفٍّ عَلٰی مُقَدَّمِ الرَّاْسِ وَيَعْزِلَ السَّبَّابَتَيْنِ وَالْإِبْهَامَيْنِ وَيُجَافِی الْكَفَّيْنِ وَيَجُرُّهُمَا اِلَی الرَّاْسِ ثُمَّ يَمْسَحُ الْفَوْدَيْنِ بِالْكَفَّيْنِ وَيَجُرُّهُمَا اِلٰی مُقَدَّمِ الرَّاْسِ وَيَمْسَحُ ظَاهِرَ الْاُذُنَيْنِ بِبَاطِنِ الْاِبْهَامَيْنِ وَبَاطِنَ الْاُذُنَيْنِ بِبَاطِنِ السَّبَّابَتَيْنِ وَيَمْسَحُ رَقَبَتَهُ بِظَاهِرِ الْيَدَيْنِ حَتّٰی يَصِيرَ مَاسِحًا بِبَلَلٍ لَمْ يَصِرْ مُسْتَعْمَلًا هٰكَذَا رَوَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا مَسْحَهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اهـ وَنُقِلَ عَنِ الْحَوَاشِی السَّعْدِيَّةِ اَنَّ قَوْلَهُ لَمْ يَصِرْ مُسْتَعْمَلًا يَعْنِی حَقِيقَةً ، وَاِنْ لَمْ يَصِرْ مُسْتَعْمَلًا حُكْمًا فِی عُضْوٍ وَاحِدٍ ﴿قَوْلُهُ: اَمَّا لَوْ اَخَذَ مَاءً جَدِيدًا الخ﴾ مُقْتَضٰی هٰذَا اَنْ يَكُونَ اَخْذُ مَاءٍ جَدِيدٍ مَطْلُوبًا عِنْدَنَا خُرُوجًا مِنَ الْخِلَافِ لِتَكُونَ عِبَادَةً مُجْمَعًا عَلَيْهَا لٰكِنَّ تَقْيِيدَ الْمُتُونِ كَوْنَهُ بِمَاءِ الرَّاْسِ يَقْتَضِی اَنَّهُ السُّنَّةُ وَكَذَا اسْتِدْلَالُهُمْ بِحَدِيثِ ﴿الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ﴾ وَلَا يُسَنُّ تَجْدِيدُ مَاءٍ لِلرَّاْسِ فَكَذَا لِمَا كَانَ مِنْهُ وَفِی شَرْحِ الْمُنْيَةِ لِابْنِ اَمِيرِ حَاجٍّ ثُمَّ السُّنَّةُ عِنْدَنَا وَعِنْدَ اَحْمَدَ اَنْ يَكُونَ بِمَاءِ الرَّاْسِ خِلَافًا لِمَالِكٍ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ فِی رِوَايَةٍ الخ فَمَا ذَكَرَهُ مِسْكِينٌ رِوَايَةٌ وَالْمُتُونُ وَالشُّرُوحُ عَلٰی خِلَافِهَا تَاَمَّلْ [1]

[1] البحر الرائق شرح کنز الدقائق کتاب الطہارۃ سنن الوضوء.

امام زین الدین ابن نجیم فرماتے ہیں: متن کے الفاظ ''دونوں کانوں کا اسی پانی کے ذریعے'' سے مراد یہ ہے: سر کے پانی کے ذریعے (کانوں کا مسح کرے گا)۔
''المجتبیٰ'' نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: آدمی شہادت کی دونوں انگلیوں کے ذریعے کانوں کے اندرونی حصے کا مسح کرے گا اور دونوں انگوٹھوں کے ذریعے کانوں کے بیرونی حصے کا مسح کرے گا' یہی قول مختار ہے' جیسا کہ ''المعراج'' میں تحریر ہے: حلوانی اور شیخ الاسلام کا یہ قول منقول ہے' ایسا شخص اپنی چھوٹی انگلی کو کانوں کے اندر داخل کرے گا اور انگلیوں کو حرکت دے گا۔

ان مشائخ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے: ''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔
یعنی ان دونوں کانوں کا اسی پانی کے ذریعے مسح کیا جائے گا' جس کے ذریعے سر کا مسح کیا گیا ہو۔
اس کی پوری تقریر ''غایۃ البیان'' میں ہے۔
فتح القدیر میں نبی اکرم ﷺ کے فعل مبارک کو بھی دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے (حدیث میں مذکور ہے:)
''نبی اکرم ﷺ نے چلّو میں پانی لیا اور پھر اس کے ذریعے اپنے سر مبارک اور دونوں مبارک کانوں کا مسح کیا''۔
اس روایت کو امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان اور امام حاکم نے نقل کیا ہے۔
جہاں تک اس روایت کا تعلق ہے (جس میں یہ مذکور ہے:)
''نبی اکرم ﷺ نے دونوں کانوں کا مسح کرنے کے لیے نئے سرے سے پانی لیا تھا''۔
تو یہ ضروری ہو گا کہ اس روایت کو ایسی صورتِ حال پر محمول کیا جائے' اس وقت کانوں کا مسح پورے ہونے سے پہلے آپ ﷺ کے ہاتھ خشک ہو گئے تھے تاکہ دونوں طرح کی روایات کے درمیان مطابقت پیدا ہو جائے۔
باوجودیکہ اگر ہاتھوں کی تری ختم ہونے سے پہلے کوئی شخص کانوں پر مسح کرنے کے لیے نئے سرے سے پانی لے لیتا ہے تو ایسا کرنا بھی بہتر ہے۔ ''شرح مسکین'' میں مذکور ہے:
اس سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے: ہمارے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان اصل اختلاف یہ ہے' اگر کوئی شخص (کانوں کے مسح کے لیے) نئے سرے سے پانی نہیں لیتا اور وہ پہلے (سر کے مسح سے) باقی رہ جانے والی تری سے مسح کر لیتا ہے تو کیا ایسا شخص سنت پر عمل کرنے والا شمار ہو گا' ہمارے نزدیک وہ شمار ہو گا اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شمار نہیں ہو گا' البتہ اگر پہلے سے ہاتھ میں تری موجود ہو' پھر بھی (کانوں کے مسح کے لیے) نئے سرے سے پانی لے تو اس بات پر اتفاق ہے' ایسا شخص سنت پر عمل کرنے والا شمار ہو گا۔ متن کے یہ الفاظ ''اسے ایک ہی پانی پر محمول کیا جائے گا'' اور یہ ''مشروع'' ہے۔
مصنف نے (فتح القدیر میں) یہ بات تحریر کی ہے: حسن نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب کوئی شخص ایک ہی پانی کے ذریعے تین مرتبہ مسح کرے تو یہ مسنون ہو گا۔
متن کے یہ الفاظ: ''اور وہ جو بعض حضرات نے بیان کیا ہے' اس سے مراد استیعاب (پورے عضو کا مسح کرنا) کی کیفیت

ہے اس کا بیان وہ ہے جسے ''النہر'' میں ذکر کیا گیا ہے: وہ شخص اپنے دونوں ہاتھ رکھے گا اور پھر دونوں ہاتھوں کی (آخری) تین انگلیاں سر کے شروع میں رکھے گا اور شہادت کی دونوں انگلیوں' دونوں انگوٹھوں اور دونوں ہتھیلیوں کو (سر سے) پیچھے رکھے گا' پھر وہ ان انگلیوں کو سر کے پچھلے حصے تک لے جائے گا' پھر وہ سر کے دونوں اطراف والے حصے کا ہتھیلیوں کے ذریعے مسح کرے گا اور انہیں پیچھے سے آگے کی طرف لے کر آئے گا' پھر وہ دونوں انگوٹھوں کے ذریعے دونوں کانوں کے باہر والے حصے کا مسح کرے گا اور پھر شہادت کی دونوں انگلیوں کے اندرونی حصے کے ذریعے دونوں کانوں کے اندرونی حصے کا مسح کرے گا' پھر وہ ہاتھ کے اوپری حصے کے ذریعے گردن کا مسح کرے گا تو اس صورت میں وہ ایسی تری کے ذریعے مسح کرنے والا ہوگا جو مستعمل نہیں ہوئی تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح یہ بات ذکر کی ہے' نبی اکرم ﷺ یوں مسح کرتے تھے۔

''الحواشی السعدیہ'' کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: متن کے یہ الفاظ ''وہ مستعمل نہیں ہوگا'' سے مراد یہ ہے: وہ حقیقت کے اعتبار سے مستعمل نہیں ہوگا' چونکہ حکم کے اعتبار سے دیکھا جائے تو ایک ہی عضو میں پانی مستعمل نہیں ہوتا۔

متن کے یہ الفاظ: ''لیکن اگر وہ نئے سرے سے پانی لیتا ہے'' یہ اس بات کا تقاضا کرتے ہیں: نئے سرے سے پانی لینا ہمارے نزدیک بھی مطلوب ہے' تاکہ اختلاف سے باہر آجائیں اور عبادت ایسی ہو جائے' جس پر اتفاق پایا جاتا ہے لیکن متون میں یہ قید ذکر کی گئی ہے' کان کے مسح کے لیے سر والا پانی ہونا چاہیے' یہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے' ایسا کرنا سنت ہے' اسی طرح ان حضرات نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے: ''دونوں کان سر کا حصہ''۔

تو کیونکہ سر کے مسح کے لیے نئے سرے سے پانی لینا مسنون نہیں ہے' اس لیے جو چیز اس کا حصہ شمار ہوگی (اس کے لیے بھی نئے سرے سے پانی لینا مسنون نہیں ہوگا)۔

''شرح المنیہ'' جو ابن امیر الحاج کی تصنیف ہے' اس میں یہ تحریر ہے:

''ہمارے اور امام احمد کے نزدیک سنت یہ ہے: سر کے (مسح کے) پانی سے (دونوں کانوں کا مسح کیا جائے)''۔

امام مالک' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' اور ایک روایت کے مطابق امام احمد کی رائے اس کے برخلاف ہے۔

مسکین نے جو بات ذکر کی ہے' وہ ایک روایت ہے جبکہ مطون اور شروح میں اس کے برخلاف منقول ہے تو آپ اس حوالے سے غور کریں۔

مسئلہ: ماتن فرماتے ہیں: اور وہ شخص دونوں کانوں کے لیے نئے سرے سے پانی لے گا اور دونوں کانوں کے باہر والے اور اندرونی حصے کا مسح کرے گا۔

شیخ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان:

اسی موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے شیخ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

مسالة: قال: واخذ ماء جديد للاذنين ظاهرهما وباطنهما

المستحب ان ياخذ لاذنيه ماء جديد قال احمد: انا استحب ان ياخذ لاذنيه ماء جديدا كان ابن عمر

ياخذ لاذنيه ماء جديدا وبهذا قال مالك و الشافعي وقال ابن المنذر هذا الذى قالوه غير موجود فى الاخبار وقد روى ابوامامة وابو هريرة وعبد الله بن زيد ان النبى صلى الله عليه وسلم قال: ﴿الاذنان من الراس﴾ رواهن ابن ماجة وروى ابن عباس و الربيع بنت معوذ والمقدام بن معد يكرب ان النبى صلى الله عليه وسلم ﴿مسح براسه واذنيه مرة واحدة﴾ رواهن ابوداود ولنا ان افرادهما بماء جديد قد روى عن ابن عمر وقد ذهب الزهرى الى انهما من الوجه وقال الشعبى: ما اقبل منهما من الوجه وظاهرهما من الراس وقال الشافعي و ابوثور: ليس من الوجه ولا من الراس ففى افرادهما بماء جديد خروج من الخلاف فكان اولى وان مسحهما بماء الراس اجزاه لان النبى صلى الله عليه وسلم فعله[1]

(ابن قدامہ کہتے ہیں:) مستحب یہ ہے: آدمی دونوں کانوں کے لیے نئے سرے سے پانی لے۔

امام احمد فرماتے ہیں: میں اس بات کو مستحب سمجھتا ہوں' آدمی دونوں کانوں کے لیے نئے سرے سے پانی لے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں کانوں کے لیے نئے سرے سے پانی لیتے تھے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ شیخ ابن المنذر فرماتے ہیں: ان حضرات نے جو بات بیان کی ہے احادیث میں وہ مذکور نہیں ہے' کیونکہ حضرت ابوامامہ' حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن زید (رضی اللہ عنہم) نے یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

اس روایت کو امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس' سیدہ ربیع بنت معوذ' حضرت مقدام رضی اللہ عنہم نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک اور دونوں کانوں کا ایک ہی مرتبہ مسح کرلیا''

اس روایت کو حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔ ہماری دلیل یہ ہے: نئے سرے سے پانی لے کر ان دونوں (یعنی سر اور کانوں کے مسح کو الگ کرنا) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: یہ دونوں چہرے کا حصہ ہیں۔

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کا آگے والا حصہ چہرے کا حصہ ہے اور پیچھے والا حصہ سر کا حصہ شمار ہوگا۔sbr

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوثور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ نہ تو چہرے کا حصہ ہیں اور نہ ہی سر کا حصہ ہیں۔

(مصنف فرماتے ہیں:) نئے سرے سے پانی لے کر ان دونوں کو الگ کر دینے سے اختلاف سے نکلا جا سکتا ہے' اس لیے ایسا کرنا بہتر ہوگا' البتہ اگر کوئی شخص سر کے پانی سے ہی ان دونوں کا مسح کر لیتا ہے تو جائز ہوگا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

•••——•••——•••

[1] المغنی لابن قدامه 117/1

317 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ وَالْقَاضِي اَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ قَالاَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْتَلِمِ بْنِ حَيَّانَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى بْنِ يُونُسَ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ . رَفْعُهُ وَهَمٌ وَّالصَّوَابُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهٖ .وَالْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى هٰذَا ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

راوی نے اس روایت کو ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ ان کا وہم ہے۔صحیح بات یہی ہے' یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے اپنے قول کے طور پر منقول ہے۔

اس روایت کا راوی قاسم بن یحییٰ ضعیف ہے۔

318 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَيُّوبَ الْمُعَدِّلُ بِالرَّمْلَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ وُهَيْبٍ الْغَزِّيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ . كَذَا قَالَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَرَفْعُهُ اَيْضًا وَهَمٌ .وَرَوَاهُ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَاضِي غَزَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِي السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ . وَرَفْعُهُ اَيْضًا وَهَمٌ وَّوَهِمَ فِي ذِكْرِ الثَّوْرِيِّ وَاِنَّمَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَخِي عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْهُ مَوْقُوفًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

راوی نے اس روایت کو اسی طرح ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' لیکن یہ ان کا وہم ہے' جبکہ دیگر راویوں نے بھی اسے عبیداللہ کے حوالے سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' لیکن یہ بھی ان کا وہم ہے' اس کے علاوہ ثوری نامی راوی کا ذکر کرنے میں بھی راوی کو وہم واقع ہوا ہے' تاہم ایک اور سند کے ہمراہ یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

۳۱۷ - اخرجه البيهقي (۱/۱٦۸) اخبرنا الاستاذ ابو بكر محمد بن الحسين بن فورك' نا القاضي ابو بكر احمد بن محمود بن خرزاذ الاهوازي بها' نا احمد بن محمد القرشي' نا عيسى ابن يونس الرملي' نا ضمرة بن ربيعة' عن اسماعيل بن عياش' به- ثم قال: (وهكذا رواه القاسم بن يحيى بن يونس البزاز' عن اسماعيل بن عياش - والقاسم بن يحيى ضعيف)- اه - ونقل تضعيف المصنف بسنده الى الدارقطني ثم قال: وضمرة بن ربيعة ايضا ليس بالقوي فان سلم منهما فالحمل فيه على اسماعيل بن عياش ورفعه وهم' والصواب موقوف)- اه -

۳۱۸ اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۱۷۰- ۱۷۱) من طريق ابن ابي السري' ثنا عبد الرزاق' به فذكره مرفوعاً' وقد رواه عبد الرزاق في المصنف (۱/۱۱) رقم (۲٤) عن عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر موقوفاً' ومن طريق عبد الرزاق اخرجه المصنف رقم (۳۱۹)' ومن طريق المصنف رواه البيهقي في الخلافيات (۱/۱۷۱)-

319- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ. مَوْقُوفٌ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

یہ روایت ''موقوف'' ہے اور یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

320- حَدَّثَنَا بِهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْسَحُ أُذُنَيْهِ وَيَقُولُ هُمَا مِنَ الرَّأْسِ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں کانوں کا مسح کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: یہ دونوں سر کا حصہ ہیں۔

321- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن نافع، (ان کے والد نافع حضرت عبداللہ بن عمر کے غلام تھے۔) علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''منکر الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 154ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۱۲/۴) (۴۶۵۱)۔

○ ہلال بن اسامہ فہری مدنی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ ان کے حوالے سے صرف اسامہ بن زید لیثی نامی راوی نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۲/۲) (۱۲۳)۔

322- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا

۳۲۰-اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۱۷۲): اخبرنا ابو بكر الحارثي' انا علي بن عمر الدارقطني' به- واخرجه ابن جرير (۱ / ۱۱۱) والطحاوي في شرح المعاني (۱/ ۳٤)- كلاهما من طريق ابن اسحاق' به-

۳۲۱-اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۱۷٤) من طريق الدارقطني به- وانظر الحديث (۳۲۰)' (۳۱۹)' والمرفوع تقدم تخريجه رقم (۳٦٦)-

جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ الْفِهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ.

☆☆ ہلال بن اسامہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

323- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ مَرْجَانَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسرائیل بن موسیٰ ابوموسیٰ بصری نزیل ہند: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۴/۱)(۴۵۹)۔

○ سعید ابن مرجانہ، یہ سعید بن عبداللہ ہیں۔ مرجانہ ان کی والدہ کا نام تھا: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 97ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۴/۱)(۲۵۱)۔

324- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَكِيْمِ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا

۳۲۲- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۲٤/۱) رقم (۱۶۳)' ورواه الخطيب في الموضح (۱۹۵/۱) من طريق الدارقطني' واخرجه البيهقي في الخلافيات (۲٤۹/۱-۲۵۰) من طريق ابن ابي شيبة عن ابي اسامة عن اسامة به- والذي عند ابن ابي شيبة (ابو اسامة)' كما هو عند المصنف هنا- وقال البيهقي: (وقد روى عن ابي زيد الهروي باسناد واه عن هاشم بن اسماعيل مثله مسندا' ومن رواه مسندا ليس ممن يقبل منه ما تفرد به اذا لم تثبت عدالته فكيف' اذا خالف الثقات' مثل: وكيع بن الجراح الحافظ' وابي اسامة حماد بن اسامة المتفق على عدالتهما' وقد انبا به موقو فا!!)- اه-

۳۲۳- اخرجه عبد الرزاق (۱۱/۱) رقم (۲۵)' وابن المنذر في الاوسط (٤۰۱/۱)' وابن جرير في تفسيره (۱۱۳۷٤)' وذكره البيهقي في الخلافيات (۲۵۱/۱) من طريق سفيان' به-

۳۲٤- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۲۶۳/۱) رقم (۱۶٤) من طريق الدارقطني' وابو عبيد في الطهور' رقم (۳۶۲)' والطحاوي في شرح السعاني (۳٤/۱)' وابن جرير الطبري في تفسيره (٤۵۸/٤) رقم (۱۱۳۷۰) ورقم (۱۱۳۷۳) من طريق هشيم به' ورواه الطبري في تفسيره (٤۵۸/٤) رقم (۱۱۳۷۱): حدثنا عبد الكريم بن ابي عمير' قال: حدثنا ابو مطرف' قال: حدثنا غيلان مولى بني مخزوم' قال: سمعت ابن عمر يقول: (الاذنان من الراس)- ورواه الطبري ايضا (٤۵۸/٤) رقم (۱۱۳۷۵) حدثني ابن المثنى' قال: حدثني وهب بن جرير' قال: حدثنا شعبة' عن رجل' عن ابن عمر' قال فذكره-

غَيْلَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ .وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّحَّاسُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى بَنِىْ مَخْزُومٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالحکیم بن منصور واسطی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴/۲۴۳،۲۴۴)(۴۷۶۵)۔

○ غیلان بن عبداللہ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سوالات البرقانی (۴۱۴)۔

325- وَرُوِىَ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا حَدَّثَنَا بِهِ اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِدْرِيسُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَنَزِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ .مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ هُوَ ابْنُ عَطِيَّةَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

اس روایت کا راوی محمد بن فضل محمد بن فضل بن عطیہ ہے اور یہ ''متروک الحدیث'' ہے۔

326- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُوْرِىُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِىُّ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

۳۲۵- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۵۹) رقم (۱۵۵) من طريق الدارقطني به؛ واخرجه ابن عدي في الكامل (۲/ ۱۰۵۷)؛ ومن طريقه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۵۹-۲۶۰) رقم (۱۵۶)؛ قال ابن عدي: ثنا محمد بن حلبس النجاري؛ حدثني نصر بن صالح: ابو الليث الهمداني؛ ثنا حفص بن داؤد: ابو عمر الربعي النجاري؛ ثنا عيسى الغنجار؛ ثنا محمد بن الفضل؛ عن زيد العمي؛ عن نافع؛ عن ابن عمر؛ وفي اسناده (زيد العمي) قال الحافظ في التقريب (۱/ ۲۷۴): (ضعيف)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عمرو حافظ ابوبکر بزار:(یہ مسند بزار کے مؤلف ہیں) علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 292ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱/۲۶۷) رقم (۵۰۴)۔

•••——•••——•••

327- حَدَّثَنِی بِهِ اَبِی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَیْمَانَ الْبَاغَنْدِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ کَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ بِهٰذَا مِثْلَهُ .تَفَرَّدَ بِهِ اَبُوْ کَامِلٍ عَنْ غُنْدَرٍ وَّوَهِمَ عَلَیْهِ فِیْهِ .وَتَابَعَهُ الرَّبِیْعُ بْنُ بَدْرٍ - وَهُوَ مَتْرُوْكٌ - عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ وَّالصَّوَابُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) مُرْسَلاً.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے' جس میں بعض مقام پر راوی کو وہم ہوا ہے۔ اس روایت کا تابع بھی موجود ہے لیکن اس کو نقل کرنے والا راوی متروک ہے۔ تاہم زیادہ درست یہ ہے' یہ روایت سلیمان بن موسیٰ نامی راوی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن احمد بن مھدی بن مسعود بن نعمان بن دینار بن عبداللہ،(یہ امام دارقطنی کے والد ہیں) علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۱/۲۳۹)(۵۹۸۲)۔

•••——•••——•••

328- فَاَمَّا حَدِیْثُ الرَّبِیْعِ بْنِ بَدْرٍ فَحَدَّثَنَا بِهِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یَزِیْدَ الزَّعْفَرَانِیُّ اَبُو الْحَسَنِ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ سَعِیْدٍ الْهَمَذَانِیُّ قَالاَ حَدَّثَنَا اَبُوْ یَحْیٰی بْنُ اَبِیْ مَسَرَّةَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ

۳۲۶ اخرجه البیهقي في الخلافیات (۱/۳۶۸) رقم (۱۷۰)' وابن الجوزي في التحقیق (۱/۹۴) رقم (۱۵۲) من طریق الدارقطني به' واخرجه البزار في مسنده: کما في (النکت علی ابن الصلاح) (۱/۴۱۲) للحافظ ابن حجر' وعزاه الالباني في الصحیحة (۱/۵۱) الی ابي عبد الله الفلاکي في الفوائد' من طریق ابي کامل الجحدري به' ونقل ابن الجوزي کلام الدارقطني' ثم قال: (ابو کامل لا نعلم احدًا طعن فیه' والرفع زیادة' والزیادة من الثقة مقبولة' کیف وقد وافقه غیره! فان لم یعتد بروایة الموافق اعتبرتها' ومن عادة المحدثین انهم اذا راوا من وقف الحدیث ومن رفعه - وقفوا مع الواقف: احتیاطًا- ولیس هذا مذهب الفقهاء' ومن الممکن ان یکون ابن جریج سمعه من عطاء مرفوعًا' وقد رواه له سلیمان عن رسول الله صلی الله علیه وسلم غیر مسند)- اه- وقد نقل الزیلعي في نصب الرایة (۱/۱۹) عن ابن القطان انه قال: (اسناده صحیح: لا تصاله' وثقة رواته)- اه- والحدیث اخرجه ایضًا البیهقي في الخلافیات (۱/۳۶۶) رقم (۱۶۷) اخبرنا الحاکم ابو عبد الله محمد بن عبد الله الحافظ' ثنا بکیر بن محمد بن الحداد الصوفي بمکة' ثنا الحسن بن علي بن شبیب المعمري عن ابي کامل' به- وسیاتي في الذي بعده من طریق الباغندي عن ابي کامل' به-

۳۲۷ اخرجه ابن عدي في الکامل (۴/۱۵۱۲)' ومن طریقه رواه البیهقي في الخلافیات (۱/۳۶۷) رقم (۱۶۹) ثنا محمد بن محمد الباغندي عن ابي کامل فذکره- وانظر تخریج الحدیث السابق-

بْنُ بَدْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن یزید بن یحییٰ ابوحسن زعفرانی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 325ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲۱/۵)(۲۵۳۸)۔

○ محمد بن حسین ہمدانی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: والمیزان (۱۱۷/۶)(۷۴۲۱)۔

○ یحییٰ بن قزعۃ قرشی مکی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۶/۲)(۱۵۲)۔

○ ربیع بن بدر بن عمرو بن جراد تمیمی سعدی ابوالعلاء بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 178ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۴۳/۱)(۳۲)۔

•••—•••—•••

329- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ النَّحَّاسِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ بَدْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَمَضْمَضُوْا وَاسْتَنْشِقُوْا وَالْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ . اَلرَّبِيْعُ بْنُ بَدْرٍ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

---

۳۲۸ -اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۳۷٤) رقم (۱۷٤): اخبرناه ابو جعفر كامل بن احمد المستملي قراءة عليه انا حامد بن محمد الرفاء: ثنا محمد بن صالح الاشج: ثنا عبد الله بن الجراح القهستاني: ثنا الربيع بن بدر: انا ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (مضمضوا واستنشقوا والاذنان من الراس)- اه-وسياتي في الذي بعد هذا من طريق اخرى عن الربيع بنفس لفظ البيهقي المذكور- ومدار هذا الحديث على (الربيع بن بدر) قال الحافظ في التقريب (۱/ ۲٤۳): (متروك)- اه- وبه ضعف البيهقي الحديث في الخلافيات-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (وضو کرتے ہوئے) کلی کرو اور ناک میں پانی ڈالو اور دونوں کان سر کا حصہ ہیں (یعنی سر کی طرح دونوں کانوں پر بھی مسح کیا جائے گا)۔
اس روایت کا راوی ربیع بن بدر متروک الحدیث ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباد بن ولید بن خالد غبری ابوبدر مودب سکن بغداد، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹۴/۱)(۱۱۲)۔

•••——•••——•••

330- وَاَمَّا حَدِيْثُ مَنْ رَوَاهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَلَى الصَّوَابِ فَحَدَّثَنَا بِهِ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ .وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ .

☆☆ سلیمان بن موسیٰ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:
''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

331- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَّقَبِيْصَةُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهٗ.

☆☆ سلیمان بن موسیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

332- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا صِلَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ .

☆☆ سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۳۳۰- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۳۶۸) رقم (۱۷۱) من طريق الدارقطني' به' ورواه ابن ابي شيبة في المصنف (۱/ ۲۲) رقم (۱۵۶): حدثنا وكيع بن الجراح عن ابن جريج عن سليمان بن موسى قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: (من توضا فليمضمض' والاذنان من الراس) وسليمان بن موسى: هو الاموي الدمشقي الاشدق' قال الحافظ في التقريب (۱/ ۳۳۱): (صدوق فقيه' في حديثه بعض لين' وخلط قبل موته بقليل' من الخامسة)- وقد وهم من ظنه (سليمان بن موسى الزهري) فان هذا من الثامنة' وابن جريج من السادسة فكيف يروي عنه! ! واما حديث عبد الرزاق' فهو في المصنف (۱/ ۱۱) رقم (۲۳) عن ابن جريج به-

۳۳۱- اشار اليه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۳۶۸) بدون اسناد عن سفيان به' ورواه (۱/ ۱۳۶) رقم (۲۴۴): اخبرنا ابو بكر محمد بن ابراهيم بن احمد الاصبهاني' انبا ابو نصر الداني' انبا ابو سفيان بن محمد الجوهري' انبا علي بن الحسين عن عبد الله العدل عن سفيان' به-

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صلۃ بن سلیمان عطار ابوزید واسطی روی عبادعن یحیٰ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴۳۹/۳) (۳۹۲۳)۔

333- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

334- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ . وَهِمَ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ فِى قَوْلِهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) . وَالَّذِى قَبْلَهُ اَصَحُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

اس روایت کو نقل کرنے میں علی بن عاصم نامی راوی کو وہم ہوا ہے' انہوں نے اس کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے' اس سے پہلے ابن جریج کے حوالے سے جو روایت نقل کی گئی ہے' وہ زیادہ مستند ہے۔

۳۳۲-اشار اليه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۳۶۹)- وصلة بن سليمان قال فيه الذهبي في الميزان (۳/ ۴۳۹): (روى عباس عن يحيى: ليس بثقة' وروى معاوية بن صالح عن يحيى: ضعيف- قال النسائي: متروك' وقال الدارقطني: يترك حديثه عن ابن جريج وشعبة' ويعتبر حديثه عن اشعث الحمراني)- اه-

۳۳۳-اشار اليه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۳۶۹)' وفي اسناده عبد الوهاب بن عطاء الخفاف' قال الحافظ في التقريب (۱/ ۵۲۸): صدوق ربما اخطا' انكروا عليه حديثا في فضل العباس' يقال: (دلسه عن ثور)- اه- ولهذا الحديث المرسل رواه وكيع وسفيان وعبد الرزاق وصلة بن سليمان عبد الوهاب- وكلها تقدمت- ورواه ابو عبيد في الطهور رقم (۳۶۰): ثنا حجاج عن ابن جريج عن سليمان بن موسى ...... رفعه- ورواه ابن جرير الطبري في التفسير (۴/ ۴۵۹) رقم (۱۱۳۸۵): حدثنا ابو الوليد الدمشقي' قال: حدثنا الوليد بن مسلم' قال: اخبرني ابن جريج وغيره عن سليمان بن موسى: ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (الاذنان من الراس)-

۳۳۴-اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۳۷۲-۳۷۳) رقم (۱۷۴)' وابن الجوزي في التحقيق رقم (۱۵۴) كلاهما من طريق الدارقطني به- وسياتي حديث عطاء عن ابي هريرة رقم (۳۴۲)' وحديث البختري عن ابيه عن ابي هريرة رقم (۳۴۹)- اما الحديث من هذا الطريق فضعيف جدا: فيه (علي بن عاصم): قال الحافظ في التقريب (۲/ ۳۹): (صدوق يخطيء ويصر' ورمي بالتشيع)- اه- وانظر ترجمته في ميزان الاعتدال (۵/ ۱۶۵) رقم (۵۸۷۹)' والحديث اعله الدارقطني بالارسال' واجاب عنه ابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۹۵) رقم (۱۵۴)' بما اجاب عليه في حديث ابن عباس المتقدم (۳۲۶)-

335- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ الْبَلْخِيُّ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ بِبَلْخٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْاَزْهَرِ الْجَوْزَجَانِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيُمَضْمِضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ وَالْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ . كَذَا قَالَ وَالْمُرْسَلُ اَصَحُّ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشادفرمایا ہے: جوشخص وضوکرے اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی ڈالنا چاہیے اور دونوں کان سر کا حصہ ہیں' (یعنی ان پر بھی مسح کیا جائے گا۔)

اس کوراوی نے اسی طرح نقل کیا ہے' تاہم اس کا ''مرسل'' ہونا زیادہ مستند ہے۔

336- وَرُوِىَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ عَطَاءٍ وَّاخْتُلِفَ عَنْهُ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَكْرٍ اَبُوْ سَعِيْدٍ بِبَالِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقُرْقُسَانِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمَضْمِضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ وَالْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشادفرمائی ہے:
جب کوئی شخص وضوکرے تو اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی ڈالنا چاہیے اور دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن بکر بالسی (اور ایک قول کے مطابق): ابن بکرویہ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۱۹/۱) (۳۰۸)۔

۳۳۵ اخرجه البيهقي في الخلافيات (۴۳۵/۱) رقم (۲۴۳) وابن الجوزي في التحقيق (۹۶/۱) رقم (۱۵۵) من طريق الدارقطني عن علي بن الفضل به قال الزيلعي في نصب الراية (۲۰/۱): (في سنده محمد بن الازهر كذبه احمد بن حنبل وضعفه الدارقطني)- اه- وكذا ضعفه الحافظ في التلخيص (۱۶۱/۱)- والحديث اخرجه البيهقي في الخلافيات (۴۳۴/۱) رقم (۲۴۱): اخبرنا ابو جعفر العزائمي اخبرني احمد بن ابراهيم الحوري ثنا ابو اسحاق ابراهيم بن اسحاق المروزي حدثنا اسماعيل بن بشر البلخي ثنا عصام بن يوسف ثنا ابن المبارك ثنا ابن جريج عن سليمان بن موسى عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت: (المضمضة والاستنشاق من الوضوء الذي لا تتم الصلوة الا به والاذنان من الراس)- اه-

ورواه ايضا من طريق الحاكم اخبرني ابو سعيد احمد بن ابراهيم الفقيه المعدل ..... فذكره بمثل الذي قبله حرفا بحرف- ورواه ابن عدي في الكامل (۱۱۲/۲): ثنا الحسن بن علي بن مهران ثنا عصام بن يوسف به وقال: (لا اعرفه الا من هذا الوجه)- اه-

۳۳۶- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۳۷۵/۱) رقم (۱۷۸) من طريق الدارقطني به ورواه ابن عدي في الكامل (۱۹۱/۱) حدثنا يحيى بن محمد به وقد رواه البيهقي في الخلافيات (۳۷۷/۱) رقم (۱۷۹): حدثنا محمد بن القاسم بن زكريا ثنا عباد بن يعقوب ثنا ابو مطيع عن ابراهيم بن طهمان عن جابر عن عطاء قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (ان المضمضة والاستنشاق من وظيفة الوضوء ولا يتم الوضوء الا بهما والاذنان من الراس)- اه- وقد روى عن اسماعيل بن مسلم عن عطاء عن ابن عباس مرفوعا وسياتي رقم (۳۴۱)-

○ محمد بن مصعب بن صدقہ قرقسائی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 208ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۰۸)(۷۰۹)۔

•••———•••———•••

337- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْحَسَنِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ سَوَاءً اِلَّا اَنَّهُ قَالَ وَلْيَسْتَنْثِرْ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ''ولیستنثر''۔

338- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرِ بْنِ الْبَلْخِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَمْدَانَ الْعَائِذِيُّ اَبُو الْحَسَنِ الْاَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْجُنَيْدِ الدَّامَغَانِيُّ - وَكَانَ رَجُلاً صَالِحًا - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يُونُسَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ مِنَ الْوُضُوْءِ الَّذِي لَا يَتِمُّ الْوُضُوْءُ اِلَّا بِهِمَا وَالْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ . جَابِرٌ ضَعِيفٌ . وَقَدِ اخْتُلِفَ عَنْهُ فَاَرْسَلَهُ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُو مُطِيعٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَطَاءٍ وَهُوَ اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا وضو کا ایسا حصہ ہے جس کے بغیر وضو مکمل نہیں ہوتا اور دونوں کان سر کا حصہ ہیں (یعنی ان دونوں پر مسح کیا جائے گا)۔

اس روایت کا راوی جابر ضعیف ہے' اس سے نقل کرنے کے حوالے سے اس روایت میں اختلاف کیا گیا ہے۔ حکم بن عبداللہ نامی راوی نے اسے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہی زیادہ درست محسوس ہوتا ہے۔

———

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن جنید دامغانی قومسی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۷۴)(۳۴۹)۔

○ علی بن یونس مدنی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے

۳۳۷-هو ايضا من طريق جابر عن عطاء عن ابن عباس مرفوعاً' وانظر الذي قبله-

۳۳۸-ذكر البيهقي في الخلافيات (۱/۲۷۶) قول الدارقطني هذا: (جابر ضعيف......) ثم ذكر الحديث التالي' فانظره-

ملاحظہ ہو: المیزان (۱۹۸/۵) (۵۹۸۰)۔

•••——•••——•••

339- حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُطِيعٍ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ مِنْ وَظِيفَةِ الْوُضُوْءِ لَا يَتِمُّ الْوُضُوْءُ اِلَّا بِهِمَا وَالْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ . وَرَوَاهُ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوْفًا .

☆☆ عطاء نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا وضو کے ان اعمال میں سے ایک ہے' جن کے بغیر وضو مکمل نہیں ہوتا اور دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

اس روایت کو عمر بن قیس نامی راوی نے اپنی سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حکم بن عبداللہ ابومطیع بلخی (یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردِ رشید ہیں): علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 199ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۳۹/۲) (۲۱۸۵)۔

•••——•••——•••

340- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ حَامِدٍ الْخَصِيبُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ فِى الْوُضُوْءِ وَمِنَ الْوَجْهِ فِى الْاِحْرَامِ . عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ ضَعِيفٌ . وَرُوِىَ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وضو میں دونوں کان سر کا حصہ ہیں (یعنی دونوں کانوں پر بھی مسح

۳۳۹- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۲۷۷/۱) رقم (۱۷۹) من طريق الدارقطني به' وفي اسناده ابو مطيع الخولاني' واسمه: الحكم بن عبد الله صاحب ابي حنيفة- قال الذهبي في الميزان (۳۳۹/۲): (تفقه به اهل تلك الديار' وكان بصيرًا بالراي كبير الشان' ولكنه واه في ضبط الاثر)- اه-

۳۴۰- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۲۸٦/۱) رقم (۱۹۵) عن ابي بكر عن الدارقطني به' وفي اسناد عمر بن قيس: وهو المكي' قال البيهقي: (عمر بن قيس ضعيف)- اه- قال الحافظ في التقريب (٦۲/۱): (عمر بن قيس- المعروف بسندل بفتح المهملة وسكون النون وآخره لام: متروك من السابعة)- اه-

کیا جائے گا) اور احرام میں یہ چہرے کا حصہ ہیں (یعنی ان دونوں کو ڈھانپا نہیں جائے گا)۔

اس روایت کا راوی عمر بن قیس ضعیف ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے تاہم اس میں کچھ اختلاف کیا گیا ہے۔

341- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ غُصْنٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْمَضْمَضَةُ وَالاِسْتِنْشَاقُ سُنَّةٌ وَّالْاُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ ۔ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ ضَعِيْفٌ وَّالْقَاسِمُ بْنُ غُصْنٍ مِثْلُهٗ ۔ خَالَفَهٗ عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ فَرَوَاهُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلَايَصِحُّ اَيْضًا ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے اور دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

اس روایت کا راوی اسماعیل بن مسلم ضعیف ہے اور قاسم بن غصن بھی اس کی مانند ضعیف ہے۔

علی بن ہاشم نے اس روایت کو نقل کرنے میں کچھ اختلاف کیا ہے انہوں نے اسے اپنی سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے لیکن یہ بھی مستند نہیں ہے۔

342- قُرِءَ عَلٰى اَبِيْ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ وَحَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ مِنْ كِتَابِهٖ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ كَعْبٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمَضْمِضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ وَالْاُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ ۔ وَرُوِيَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص وضو کرے تو اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی ڈالنا چاہیے اور دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

343- حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ مَسَرَّةَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ

۳۴۲- اخرجه ابو يعلى في مسنده (۱۱/۲۵۳) رقم (۶۳۷۰)، والبيهقي في الخلافيات (۱/۳۷۸) رقم (۱۸۲)، وابن حبان في المجروحين (۲/۱۱۰)- كلهم من طريق علي بن هاشم عن اسماعيل به- وفي اسناده علي بن هاشم، قال الحافظ في التقريب (۱/۴۵): (صدوق يتشيع)- قال ابن حبان: كان غاليًا في التشيع ممن يروي المناكير عن المشاهير: حتى كثر ذلك في رواياته مع ما يقلب من الاسانيد ا- اه- وفيه ايضا اسماعيل، وقد تقدم الكلام عليه-

۳۴۳- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۳۸۲) رقم (۱۸۹) من طريق الدارقطني، واخرجه ابن عدي في الكامل (۶/۲۱۴۱)، وابن حبان في المجروحين (۲/۲۵۰-۲۵۱)، وابو نعيم في الحلية (۴/۹۶)، والعقيلي في الضعفاء (۴/۶۷)، كلهم من طريق محمد بن زياد به- قال البيهقي: محمد بن زياد هذا هو الطحان: كذاب خبيث، قال العقيلي: متروك الحديث- ثم روى عن عمرو بن زرارة قال: كان محمد بن زياد يتهم بوضع الحديث- وروى عن عبد الله بن احمد، قال: سالت ابي عن محمد بن زياد، كان يحدث عن ميمون بن مهران! فقال: كذاب خبيث اعور يضع الحديث-

یَحْیٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خلاد بن یحیٰ بن صفوان سلمی ابومحمد کوفی نزیل مکۃ: (یہ امام بخاری کے اکابر اساتذہ میں سے ہے) علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 113ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۰/۱) (۱۷۸)۔

○ محمد بن زیاد یشکری طحان اعور: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''کذاب'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۶۲/۲) (۲۲۶)۔

○ میمون بن مہران جزری ابوایوب کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 117ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۹۲/۲) (۱۵۵۳)۔

344- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَیَّاشٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عوف بن سفیان طائی ابوجعفر حمصی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 273ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۹۷/۲) (۵۹۹)۔

345- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ يَاسِينَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِجٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ بِهٰذَا مِثْلَهُ .مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ هٰذَا مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ .وَرَوَاهُ يُوْسُفُ بْنُ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوْفًا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور اس کا ایک راوی محمد بن زیاد متروک الحدیث ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

346-حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ .وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔
یہی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی نقل کی گئی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یوسف بن مہران بصری: یہ صاحب یوسف بن ماہک نہیں ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۸۲/۲)(۴۵۷)۔

347-حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَاثَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَمَضْمَضُوْا وَاسْتَنْشِقُوا وَالْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ .عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ وَابْنُ عُلَاثَةَ ضَعِيْفَانِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''(وضو کرتے ہوئے) کلی کرو اور ناک میں پانی ڈالو دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔
اس روایت کے ایک راوی عمرو بن حصین اور دوسرے راوی ابن علاثہ دونوں ضعیف ہیں۔

۳۴۶-اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۱/ ۲۴) رقم (۱۶۰): حدثنا وكيع عن حماد بن سلمة فذكره. واخرجه ابو عبيد في الطهور رقم (۳۶۱)؛ وابن جرير (۴/ ۴۵۸) رقم (۱۱۳۷۶)؛ وابن المنذر في الاوسط (۱/ ۴۰۱) رقم (۳۹۴)- كلهم من طريق حماد بن سلمة عن علي بن زيد به. وفي اسناده علي بن زيد بن جدعان؛ وهو ضعيف كما في التقريب (۱/ ۳۷)-

۳۴۷-اخرجه ابن ماجه في سننه (۱/ ۱۵۲) كتاب الطهارة' باب الاذنان من الراس' الحديث (۴۴۵): حدثنا محمد بن يحيى' ثنا عمرو بن الحصين به' ورواه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۲۹۷) رقم (۳۰۷): اخبرناه ابو عبد الله محمد بن عبد الله الحافظ-رحمه الله- انا ابو بكر محمد بن جعفر بن احمد المزكي' ثنا محمد بن ابراهيم العبدي' ثنا ابو عثمان عمرو بن الحصين' به- قال البوصيري في الزوائد (۱/ ۱۷۹): (اسناده ضعيف: لضعف محمد بن عبد الله ابن علاثة وعمرو بن الحصين)- اه- وقال الحافظ ايضا في التلخيص (۱/ ۱۶۰): (فيه عمرو بن الحصين وهو متروك)- اه- وانظر-ايضاً- نصب الراية (۱/ ۲۰)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ایوب بن ہشام رازی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''کذاب'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲/۶۸)(۷۲۶۰)۔

○ عمرو بن حصین عقیلی بصری ثم جزوی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 230ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۶۸)(۵۶۳)۔

○ محمد بن عبد اللہ بن علاثۃ: یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 198ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۷۹)(۴۰۳)۔

•••———•••———•••

348- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَرَّرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ ‏.‏ ابْنُ مُحَرَّرٍ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

اس روایت کا ایک راوی ابن محرر متروک ہے۔

349- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ الْقَلاَنِسِيِّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْبَخْتَرِيُّ ‏.‏ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ حَدَّثَنَا الْبَخْتَرِيُّ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ ‏.‏ الْبَخْتَرِيُّ بْنُ عُبَيْدٍ ضَعِيفٌ وَّاَبُوهُ مَجْهُولٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دونوں کان سر کا حصہ ہے''۔

اس روایت کا راوی بختری بن عبید ضعیف ہے اور اس کا والد مجہول ہے۔

---

۳۴۸ - اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱/۱۲) رقم (۲۷) ومن طريق المصنف رواه البيهقي في الخلافيات (۱/۴۰۲) رقم (۲۱۴) وفي اسناده ابن محرر هذا وهو متروك؛ كما قال المصنف-

۳۴۹ - اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۴۰۱) رقم (۲۱۳) من طريق الدارقطني بالاسنادين كليهما- ورواه ابن عدي (۲/۴۹۰)؛ ثنا محمد بن بشر ومحمد بن خريم - الدمشقيان جميعاً- عن هشام بن عمار عن البختري به؛ وفيه البختري وابوه؛ وبهما اعله ايضا الزيلعي في نصب الراية (۱/۲۰)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بختری بن عبید طائی: یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۴/۱)(۱۰)۔

○ عبداللہ بن احمد بن ثابت بن سلام ابوالقاسم بزاز: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 329ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تاریک بغداد (۹/۳۸۷) (۴۹۷۵)۔

○ سعید بن شرحبیل کندی کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 212ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۹۸/۱)(۱۹۴)۔

○ عبید' یہ بختری بن عبید کے والد ہیں۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ ان سے ان کے صاحبزادے بختری نے روایات نقل کی ہیں۔: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۶/۷)(۳۷)۔

•••——•••——•••

350- وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ .حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ الْاَحْمَرُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ .رَفَعَهُ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ وَّالْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِیْ مُوْسٰی .

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

اس روایت کو علی بن جعفر نامی راوی نے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' لیکن زیادہ درست یہ ہے' یہ روایت ''موقوف'' ہے' اس روایت کے راوی حسن نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

۳۵۰- اخرجه ابو حاتم الرازي في العلل (۱/ ۳۵) رقم (۱۳۳)، ومن طريقه المصنف، ومن طريق المصنف رواه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۳۹٤)رقم (۳۰٤)، واخرجه ايضا ابن عدي في الكامل (۱/ ۳٦٤) من طريق ابي حاتم الرازي به- واخرجه ابن عدي في الكامل (۱/ ۳٦٤)، والطبراني في الاوسط (٥/ ٥٥- ٥٦) رقم (٤۰۹٦)، وهو في مجمع البحرين رقم (٤۱۷) قال: ثنا علي بن سعيد بن بشير ثنا علي بن جعفر به- قال ابن ابي حاتم في العلل: (سمعت ابي ......) وذكر الحديث، فقال ابي: ذاكرت ابا زرعة بهذا الحديث فقال: حدثنا ابراهيم بن موسى عن عبد الرحيم، فقال ن عن ابي موسى موقوفا)- اه- وقال العقيلي: (ابو جعفر لا يتابع عليه- الاسانيد في هذا الباب لينة)- اه- وصوب الدارقطني الموقوف ايضا في العلل (۷/ ۲٥۰)، واشعث بن سوار ضعيف: كما قال الحافظ في التقريب (۱/ ۷۹)، والحسن لم يسمع من ابي موسى: لذلك قال الحافظ في التلخيص (۱/ ۱٦۱): (اخرجه الدارقطني واختلف في وقفه ورفعه وصوب الوقف، وهو منقطع ايضا)- اه- وسياتي موقوفا على ابي موسى-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اشعث بن سوار کندی نجار افرق اثرم: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 136ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۹/۱)(۶۰۰)۔

•••———•••———•••

351- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ - يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ - عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ .مَوْقُوفٌ .تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْفَرَّاءُ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ. وَرُوِيَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ .

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

بعض دیگر راویوں نے اس کی متابعت کی ہے۔

یہی روایت حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

———

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن محمد بن ابوشیبۃ حافظ الکبیر حجۃ ابوبکر: (یہ مصنف ابن ابی شیبہ کے مؤلف ہیں) علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 235ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان (۱۸۲/۴)(۴۵۵۴)۔

•••———•••———•••

352-حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَأَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الزِّيَادِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ .وَكَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْمَاقَيْنِ وَأَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً .شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ .وَقَدْ وَقَفَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادٍ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ.

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

۳۵۱ اخرجه ابن ابي شيبة (۱/ ۲٤) رقم (۱۵۸) ومن طريقه رواه المصنف هنا وابن عدي في الكامل (۱/ ۲٦٤) وابن المنذر في الاوسط (۱/ ٤۰۱): ثنا عبد الرحيم به. ورواه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۲۹۵- ۲۹٦) رقم (۲۰۵) من طريق الدارقطني به- وقد صوب ابو زرعة والحافظ في التلخيص وغيرهما الموقوف: كما مر في الحديث السابق-

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

(انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے:) نبی اکرم ﷺ دونوں آنکھوں کے گوشوں کا بھی مسح کیا کرتے تھے اور نبی اکرم ﷺ اپنے سر مبارک کا ایک مرتبہ مسح کیا کرتے تھے۔

اس روایت کا راوی شہر بن حوشب مستند نہیں ہے۔

سلیمان بن حرب نامی راوی نے اس روایت کو ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ راوی ثقہ اور مستند ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سنان بن ربیعۃ باہلی بصری ابو ربیعۃ، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۴۴/۱) (۵۳۴)۔

○ شہر بن حوشب اشعری شامی مولی اسماء بنت یزید بن سکن، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 112ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے

۲۵۲- ورد ھذا الحدیث من طرق کثیرۃ عن حماد بن زید:

۱- اخرجہ ابن ماجہ (۱۵۲/۱) کتاب الطہارۃ' باب الاذنان من الراس' الحدیث (۴۴۴): حدثنا محمد بن زیاد' انا حماد بن زید فذکرہ' ورواہ المصنف ایضا فی المؤتلف والمختلف (۱۴۰۶/۳): ثنا ابو حامد' بہ-

۲- و اخرجہ ابن جریر الطبری (۴۵۹/۴) رقم (۱۱۳۸۲): حدثنا ابو کریب' قال: حدثنا معلی بن منصور عن حماد بن زید فذکرہ' وسیاتی عند المصنف رقم (۲۵۴)-

۳- واخرجہ ابو داؤد (۳۳/۱) کتاب الطہارۃ' باب صفۃ وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم' الحدیث (۱۳۴)' ومن طریقہ البیہقی فی السنن الکبری (۶۷/۱) کتاب الطہارۃ' باب مسح الاذنین بماء جدید' وفی الخلافیات (۴۳۳/۱) رقم (۲۲۸)- کلہم من طریق سلیمان بن حرب ومسدد وقتیبۃ بن سعید عن حماد بن زید' بہ- وسیاتی عند المصنف رقم (۲۵۶)' واخرجہ الترمذی (۵۳/۱) کتاب الطہارۃ' باب ما جاء ان الاذنین من الراس الحدیث (۳۷)' وقال الترمذی: (قال قتیبۃ قال حماد: لا ادری ھذا من قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم او من قول ابی امامۃ!)- اھ-

۴- و سیاتی عند المصنف ایضا من طریق الہیثم بن جمیل عن حماد بہ رقم (۲۵۳)-

۵- و اخرجہ الطبرانی فی الکبیر (۱۴۲/۸-۱۴۳) رقم (۷۵۵۴): ثنا علی بن عبد العزیز' ثنا عارم ابو النعمان (ح) وثنا ابو مسلم الکشی' ثنا ابو عمر الضریر (ح) وثنا احمد بن محمد البصری' ثنا عفان بن مسلم' قالوا: ثنا حماد' بہ- وحدیث عفان بن مسلم عن حماد: اخرجہ احمد (۲۵۸/۵) وابو عبید فی الطہور رقم (۸۸)' (۳۵۹)' وسیاتی عند المصنف رقم (۲۵۵) من طریق ابی عمر ومحمد بن ابی بکر' قالا: نا حماد' فذکرہ-

۶- وقد رواہ ابن المنذر فی الاوسط (۳۸۱/۱) رقم (۳۶۳) ثنا علی بن الحسن' ثنا عبد اللہ ابن الجراح' ثنا حماد بہ نحوہ-

۷- و اخرجہ ایضا ابن جریر فی تفسیرہ (۴۵۸/۴) رقم (۱۱۳۸۳)' والبیہقی فی الخلافیات (۴۰۶/۱) رقم (۲۱۹) من طریق ابی اسامۃ عن حماد بن زید' بہ- وعند الطبری (عن شہر عن ابی امامۃ او عن ابی ھریرۃ) شک ابن بزیع: راویہ عن ابی اسامۃ- قال الزیلعی فی نصب الرایۃ (۱۸/۱-۱۹)

ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۵۵)(۱۱۲)۔

•••——•••——•••

353- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ .

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہیثم بن جمیل بغدادی ابوسہل نزیل انطاکیۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 213ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۲۶)(۱۶۱)۔

•••——•••——•••

354- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِنَانٍ عَنْ شَهْرٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَوْ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ . بِالشَّكِّ.

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

یعنی اس روایت میں شک پایا جاتا ہے۔

355- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ . اَسْنَدَهُ هٰؤُلَاءِ عَنْ حَمَّادٍ وَخَالَفَهُمْ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّهُوَ ثِقَةٌ حَافِظٌ .

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

راویوں نے حماد نامی راوی کے حوالے سے اسے اسی طرح نقل کیا ہے' تاہم سلیمان بن حرب نامی راوی نے مختلف بات نقل کی ہے۔

یہ صاحب ثقہ ہیں اور حافظ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سلیمان بن حسن بن اسرائیل بن یونس ابوبکر فقیہ حنبلی المعروف بالنجاد۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۸۹/۴)(۱۸۷۹)۔

○ حفص بن عمر ابوعمر ضریر اکبر بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 220ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۸۸/۱)(۱۴۵۹)۔

○ محمد بن ابوبکر بن علی بن عطاء بن مقدم مقدمی ابوعبداللہ ثقفی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 234ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (ص۸۲۹)(۵۷۹۸)۔

○ سلیمان بن حرب ازدی واشحی بصری قاضی بمکۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 224ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۲/۱)(۴۲۳)۔

•••——•••——•••

356- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ اَنَّهُ وَصَفَ وُضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ مَسَحَ مَاقَيْهِ بِالْمَاءِ .قَالَ اَبُو اُمَامَةَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ .قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ اِنَّمَا هُوَ قَوْلُ اَبِىْ اُمَامَةَ فَمَنْ قَالَ غَيْرَ هٰذَا فَقَدْ بَدَّلَ اَوْ كَلِمَةً قَالَهَا سُلَيْمَانُ اَىْ اَخْطَاَ .خَالَفَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ رَوَاهُ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ غَسَلَ مَاقَيْهِ بِاِصْبَعَيْهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْاُذُنَيْنِ .حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ سَاَلْتُ مُوسَى بْنَ هَارُونَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَيْسَ بِشَىْءٍ فِيهِ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ وَشَهْرٌ ضَعِيفٌ وَالْحَدِيثُ فِىْ رَفْعِهِ شَكٌّ .وَقَالَ ابْنُ اَبِىْ حَاتِمٍ قَالَ اَبِىْ سِنَانُ بْنُ رَبِيعَةَ اَبُو رَبِيعَةَ مُضْطَرِبُ الْحَدِيثِ.

۳۵۶- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ٤٢٤) رقم (۲۲۹) من طريق الدارقطني به. وانظر تخريجه في الحديث (۳۵۲)۔

☆☆ شہر بن حوشب نامی راوی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ بیان کیا تو یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے تو پانی کے ذریعے اپنی آنکھوں کے کناروں کا مسح کیا کرتے تھے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

سلیمان بن حرب نے یہ بات بیان کی ہے: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔ یہ بات حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے' جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور بات کہتا ہے، (یعنی اس کو حدیث قرار دیتا ہے) تو اس نے تبدیلی کی۔

یہاں پر سلیمان نامی راوی نے کوئی اور بات کہی تھی' جس کا مطلب یہی تھا: اس نے غلطی کی ہے۔

بعض دیگر راویوں نے اس سے مختلف بات نقل کی ہے' انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے تو آپ اپنی انگلیوں کے ذریعے دونوں آنکھوں کے گوشوں کو دھویا کرتے تھے۔ تاہم انہوں نے اس روایت میں دونوں کانوں کا تذکرہ نہیں کیا۔

دعلج بن احمد بیان کرتے ہیں: میں نے موسیٰ بن ہارون سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے' اس کی سند میں ایک راوی شہر بن حوشب ہے اور شہر نامی راوی ضعیف ہے اور اس حدیث کے ''مرفوع'' ہونے کے بارے میں شک پایا جاتا ہے۔

ابن ابوحاتم نے یہ بات بیان کی ہے: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: ابوربیعہ سنان بن ربیعہ نامی راوی حدیث نقل کرنے میں اضطراب کا شکار ہو جاتا ہے۔

357- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُمَيْدٍ الْحِمْصِيُّ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيْوَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ . هٰذَا مُرْسَلٌ وَّرُوِىَ عَنْهُ مُتَّصِلاً عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَلَايَصِحُّ .وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت راشد بن سعد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

۳۵۷- كذا اخرجه المصنف هنا مرسلاً ورواه ايضا مسندًا رقم (۳۵۸): حدثنا ابو بكر النيسابوري...... الحديث ومن طريقه اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۴۲۷) رقم (۳۳۵) واخرجه ابن عدي في الكامل (۱/۱۹۵): ثنا موسى بن العباس ثنا احمد بن عيسى به- وقال ابن عدي: (وبهذا الاسناد لا يرويه الا احمد بن عيسى وانما يروي هذا حماد بن زيد عن سنان بن ربيعة عن شهر بن حوشب عن ابي امامة)- اه- وهذا الحديث في اسناده (ابو بكر بن ابي مريم): قال ابو حاتم في (الجرح والتعديل) (۲/۴۰۵): (ضعيف الحديث طرقته لصوص فاخذوا متاعه فاختلط)- وقال ابن حبان في المجروحين (۳/۱۴۶): (رديء الحفظ لا يحتج به اذا انفرد)- اه- قال الحافظ في التقريب (۲/۳۹۸): (ابو بكر بن عبد الله بن ابي مريم الغساني الشامي وقد ينسب الى جده قيل: اسمه بكير وقيل: عبد السلام- ضعيف وكان قد سرق بيته فاختلط)- اه- وايضا احمد بن عيسى التنيسي: قال الحافظ في التقريب (۱/۲۳): (ليس بالقوي)- اه-

یہ روایت ''مرسل'' ہے اور یہ روایت ''متصل'' طور پر حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے لیکن یہ مستند نہیں ہے۔

اس روایت کا راوی ابوبکر بن مریم ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن مغیرۃ بن سنان ازدی حمصی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 264ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۵)(۱۱۳)۔

○ شریح بن یزید حضرمی ابوحیوۃ حمصی مؤذن، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 233ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۵۰)(۵۷)۔

○ ابوبکر بن عبداللہ بن ابومریم غسانی شامی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 156ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۹۸)(۵۲)۔

358- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْخَشَّابُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَاشِدَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ.

☆☆ راشد بن سعد' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عیسیٰ تنیسی خشاب، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱/۲۶۹)(۵۰۷)۔

○ عبداللہ بن یوسف تنیسی ابومحمد الکلامی اصلہ من دمشق، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا

ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 218ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۶۳/۱)(۶۰ ۷)۔

•••——•••——•••

359– حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ . وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عِيسٰى مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ قَطَنٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّرْقُفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَابِرٍ اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ . جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

اس روایت کا راوی جعفر بن زبیر متروک ہے۔

——✽——✽——✽——

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن قطن بن خالد بن حبان بن مسلم: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 325ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۳۴/۱)(۲۴۲)۔

○ عباس بن عبداللہ بن ابوعیسیٰ واسطی نزیل بغداد المعروف بالترقفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 268ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹۷/۱)(۱۴۴)۔

○ محمد بن عبدالرحمٰن ابوجابر بیاضی مدنی عن سعید بن مسیب: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۲۴/۶)(۷۸۳۲)۔

○ جعفر بن زبیر: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۳۳/۲)(۱۵۰۴)۔

---

۳۵۹ اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۱۲۵) رقم (۲۳۱) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد' ورواه ابن عدي في الكامل (۷/ ۲۶۹۵): ثنا محمد بن موسى الحلواني' ثنا عمر بن يحيى الايلي' ثنا يحيى بن كثير عن جعفر بن الزبير' به- وفي اسناده جعفر بن الزبير' وهو الدمشقي' قال الحافظ في التقريب (۱/ ۱۳۰): (متروك الحديث' وكان صالحًا في نفسه من السابعة) - اه - وقد تابعه ابو معاذ الالهاني' اخرجه تمام في الفوائد رقم (۱۷۹): انا ابو اسحاق ابراهيم بن محمد' نا ابو علي الحسن بن علي بن جرير الصوري' نا سليمان بن عبد الرحمن' نا عثمان بن فائد' نا ابو معاذ الالهاني' له ترجمة في تهذيب الكمال (۲۵/ ۲۱۹) ت رقم (۵۲۲۲) لكن كنيته: ابو سفيان -

○ قاسم بن عبدالرحمٰن دمشقی ابوعبدالرحمٰن: یہ حضرت ابوامامہ باہلی کے شاگرد ہیں۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں صدوق قرار دیا ہے تاہم یہ مرسل روایات بکثرت نقل کرتے ہیں۔ان کا انتقال 112 ھ میں ہوا۔مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب''از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۸/۲)(۲۹)۔

•••———•••———•••

360- وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ سَيَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَكَمِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ . عَبْدُ الْحَكَمِ لَا يُحْتَجُّ بِهٖ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

اس روایت کے ایک راوی عبدحکم کو مستند نہیں سمجھا جاتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عفان بن سیار باہلی ابوسعید جرجانی: علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں''صدوق'' قرار دیا ہے۔یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب''از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۵/۲)(۲۲۵)۔

○ عبدالحکیم بن عبداللہ قسملی: علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں''منکرالحدیث'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۴۲/۴)(۴۷۵۹)۔

•••———•••———•••

361- وَرُوِیَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مِنْ قَوْلِهٖ .وَفِیْ اِسْنَادِهٖ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ رَوَاهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُثْمَانَ .حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ قَبِيْصَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاُذُنَيْنِ مِنَ الرَّاْسِ .

۳۶۰-اخرجه ابن عدي في الكامل (۲/ ۴۵۰): ثنا عبد الله بن ابي سفيان' ثنا الحسين بن مرزوق' ثنا بسر بن محمد الواسطي' ثنا عبد الحكم به- قال البيهقي في الخلافيات (۱/ ۴۰۳): قال ابو الحسن الدارقطني: (عبد الحكم لا يحتج به)- اخبرنا ابو عبد الرحمن السلمي' انبا ابو الحسين السمي' انبا ابو الحسين الحجاجي' ثنا ابو الجهم' ثنا ابراهيم بن يعقوب الجوزجاني' قال: زياده بن ميمون وابو هرمز وعبد الحكم الذين يروون عن انس' لا ينبغي ان يشتغل بحديثهم)-

۳۶۱-اسناده ضعيف: شيخ عروة بن قبيصة مجهول' وكذا ابوه-

★★ عروہ بن قبیصہ نے ایک انصاری کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: ''تم لوگ یہ بات جان لو! دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن ایاس ابومسعود جریری بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 144ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۸۸/۳)(۳۱۴۵)۔

○ عروۃ بن قبیصۃ، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تعجیل المنفعۃ (۱۱/۲)(۷۳۴)۔

362- وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا طَالُوتُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا الْيَمَانُ اَبُوْ حُذَيْفَةَ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْاُذُنَيْنِ فَقَالَتْ مِنَ الرَّاْسِ وَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمْسَحُ اُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا اِذَا تَوَضَّاَ .اَلْيَمَانُ ضَعِيْفٌ.

★★ عمرہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دونوں کانوں کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: یہ دونوں سر کا حصہ ہیں' پھر انہوں نے یہ بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کانوں کے باہر والے حصے اور اندرونی حصے کا وضو کرتے ہوئے مسح کیا کرتے تھے۔

اس روایت کا ایک راوی یمان ''ضعیف'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ طالوت بن عباد صیرفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 238ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴۵۷/۳)(۳۹۸۰)۔

○ یمان بن مغیرۃ بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 160ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از

۳۶۲- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۴۳۷/۱) رقم (۲۴۵) من طريق الدارقطني به- واليمان ابو حذيفة؛ هو ابن المغيرة البصري، قال البخاري في التاريخ (۴۲۵/۸) ت (۳۵۷۹)؛ (قال وكيع التيمي؛ منكر الحديث)- اه- وقال يعقوب الفسوي في المعرفة والتاريخ (۶۰/۲)؛ (بصري ضعيف)- اه- وضعفه النسائي في الضعفاء والمتروكين رقم (۶۸۱) قال؛ ليس بثقة- وقال الحافظ في التقريب (۳۷۹/۲)؛ ضعيف. وقد تقدم الحديث من طريق عروة عن عائشة رقم (۳۲۵)-

حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۷۹)(۴۲۱)۔

•••——•••——•••

363- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ .وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ اَخْبَرَنَا اَبُو الْوَلِيدِ وَيَحْيَى بْنُ اَبِى بُكَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ حَدَّثَنِى عَبْدُ خَيْرٍ قَالَ جَلَسَ عَلِيٌّ بَعْدَ مَا صَلَّى الْفَجْرَ فِى الرَّحَبَةِ ثُمَّ قَالَ لِغُلَامِهِ ائْتِنِى بِطَهُورٍ فَاَتَاهُ الْغُلَامُ بِاِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ وَنَحْنُ نَنْظُرُ اِلَيْهِ فَاَخَذَ بِيَمِينِهِ الْاِنَاءَ فَاَكْفَاَهُ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى الْاِنَاءَ فَاَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ فَعَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِى الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِى الْاِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِى الْاِنَاءِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَى الْمِرْفَقِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَى الْمِرْفَقِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِى الْاِنَاءِ حَتّٰى غَمَرَهَا الْمَاءُ ثُمَّ رَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا مَرَّةً ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى قَدَمِهِ الْيُمْنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى قَدَمِهِ الْيُسْرَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِى الْاِنَاءِ فَغَرَفَ بِكَفِّهِ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ هٰذَا طُهُورُ رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى طُهُورِ رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَهٰذَا طُهُورُهُ .وَقَدْ زَادَ بَعْضُهُمُ الْكَلِمَةَ وَالشَّىْءَ وَالْمَعْنَى قَرِيبٌ .

★★ عبد خیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد صحن میں آ کر بیٹھے پھر آپ نے اپنے خادم سے فرمایا: میرے لیے وضو کا پانی لے کر آ ؤ! خادم ایک برتن میں آپ کے پاس پانی لے کر آیا' ساتھ ایک طشت لے آیا' ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ رہے تھے' انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ سے برتن کو پکڑا اور بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا' پھر دونوں ہتھیلیوں کو دھویا' پھر آپ نے دائیں ہاتھ کے ذریعے برتن کو پکڑا اور اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا' پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا' ایسا اُنہوں نے تین مرتبہ کیا۔ عبد خیر نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہر مرتبہ ہاتھ دھوتے ہوئے اُنہوں نے اپنا ہاتھ برتن میں داخل نہیں کیا' یہاں تک کہ دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھولیا تو پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور (اس کے ذریعے پانی لے کر) کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے ناک صاف کیا' ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا' پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے اپنا دایاں بازو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے اپنا بایاں بازو کہنی تک تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے اپنا بایاں ہاتھ برتن

میں داخل کیا اور اس میں پانی بھر لیا' پھر اس میں جتنا بھی پانی تھا' اس پانی سمیت ہاتھ کو بلند کیا اور بائیں ہاتھ کے ذریعے اس ہاتھ کا مسح کیا اور پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا' پھر انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنے بائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور اپنے بائیں پاؤں کے ذریعے تین مرتبہ اس کو دھویا' پھر انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ کے ذریعے اسے تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور اپنی چلّو میں تھوڑا سا پانی لے کر اسے پی لیا' پھر یہ ارشاد فرمایا: یہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ ہے' جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقے کو دیکھ سکے تو یہ آپ ﷺ کا طریقہ ہے۔

بعض راویوں نے اس کے بعض کلمات میں کمی وبیشی کی ہے' لیکن ان کا مفہوم قریب' قریب ہے۔

364- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ صَاحِبُ السَّابِرِىِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الْوَرَّاقُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِى الْحُنَيْنِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ زَنْجَوَيْهِ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُوْ خَالِدٍ الْقُرَشِىُّ قَالَ رَاَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ اَبِى الْحَسَنِ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَجِىءَ بِكُوزٍ مِنْ مَّاءٍ فَصَبَّ فِى تَوْرٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّمَضْمَضَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّاسْتَنْشَقَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّغَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّمَسَحَ رَاْسَهُ وَمَسَحَ اُذُنَيْهِ وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِى اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

☆☆ ایوب بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بن ابوالحسن کو دیکھا' انہوں نے وضو کے لیے پانی منگوایا تو ان کے لیے پانی کا ایک بڑا برتن لایا گیا' پھر وہ پانی پیالے میں ڈال دیا گیا' انہوں نے سب سے پہلے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' پھر تین مرتبہ کلی کی' پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' پھر تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھویا' پھر دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے سر کا مسح کیا' پھر دونوں کانوں کا مسح کیا اور اپنی داڑھی کا خلال کیا' پھر اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھو لیے' پھر یہ بات بیان کی: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے' نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ یہ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن علی بن عبداللہ بن مہران ابوجعفر وراق: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 272ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تاریخ (۶۱/۳) (۱۰۱۳)۔

○ محمد بن حسین بن موسیٰ بن ابوحنین: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 277ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی''

۳۶۴- ذكره الزيلعي في نصب الراية (۱۴/۱) وسكت عليه-

(۲/۲۲۵)(۶۷۴)۔

○ معلیٰ بن اسد عمی ابوہیثم بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 218ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۹۶۰)(۶۸۵۰)۔

○ ایوب بن عبداللہ بن مکرز عامری قرشی خطیب: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۶۰)(۶۲۲)۔

•••———•••———•••

365- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذٍ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّأَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ وَمُؤَخَّرَهُ وَصُدْغَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ فَمَسَحَ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا.

☆☆ سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے' آپ ﷺ نے اپنے سر کے آگے والے حصے اور پیچھے والے حصے اور دونوں کنپٹیوں کا مسح کیا' پھر آپ ﷺ نے اپنی شہادت کی دونوں انگلیاں داخل کر کے ان کے ذریعے کان کے باہر والے حصے اور اندرونی حصے کا مسح کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محرز بن عون ہلالی ابوالفضل بغدادی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 231ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۳۱)(۹۴۵)۔

○ مسلم بن خالد مخزومی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مکی المعروف بالزنجی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 179ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۴۵)(۱۰۷۹)۔

•••———•••———•••

366- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ فَمَسَحَ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَعَلَ ذٰلِكَ قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ هٰكَذَا يَقُولُ الثَّقَفِيُّ وَغَيْرُهُ يَرْوِيهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِنْ فِعْلِهِ.

☆☆ حمید بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے تھے تو اپنے کان پر والے حصے اور اندرونی حصے کا مسح کرتے تھے اور پھر یہ بیان کیا کرتے تھے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

دیگر راویوں نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کے فعل کے طور پر روایت کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن بشار بن عثمان عبدی بصری ابوبکر بندار، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 252ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (ص۸۲۸)(۵۷۹۱)۔

○ حمید بن مخلد بن قتیبۃ بن عبد اللہ ازدی ابواحمد بن زنجویہ وھو لقب ابیہ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۶۰)(۱۵۶۷)۔

•••——•••——•••

367- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ اُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَاْمُرُ بِالْاُذُنَيْنِ.

☆☆ حمید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' انہوں نے اپنے دونوں

٣٦٦-اخرجه البيهقي في معرفة السنن (١/١٧٨) رقم (١٧٨) رقم (٩١): اخبرنا ابو الحسن علي بن احمد ابن عبدان' اخبرنا احمد بن عبيد' ثنا تمتام' حدثني محمد بن بكار' قال: حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن حميد عن انس: انه كان يمسح ظاهر اذنيه وباطنهما' وقال: هكذا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل)- ثم قال: (رواه الشافعي في (كتاب حرملة) عن عبد الوهاب- وقد وهم فيه عبد الوهاب' انما الرواية المحفوظة عن حميد عن انس انه فعل ذلك- ثم عزاه الى عبد الله بن مسعود' وروي عن زائده عن الثوري عن حميد مرفوعًا الى النبي صلى الله عليه وسلم - وهو ايضًا غير محفوظ- والله اعلم)- اه- وحديث زائدة عن سفيان اخرجه البيهقي في الخلافيات (١/٢٤٦) رقم (١٢٩)-

٣٦٧-اخرجه ابو عبيد في الطهور رقم (٢٥٧): ثنا هشيم ومروان بن معاوية عن حميد الطويل به' واخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (١/٣٤): ثنا علي بن شيبة ثنا يحيى بن يحيى عن هشيم به' وقد اخرجه البيهقي -ايضاً- في الخلافيات (١/٢٤٥) رقم (١٢٨): اخبرنا محمد بن موسى بن الفضل' ثنا ابو العباس محمد بن يعقوب' ثنا اسيد بن عاصم' ثنا الحسين ابن حفص عن سفيان الثوري عن حميد قال: (رايت انس بن مالك يتوضا ومسح اذنيه ظاهرهما وباطنهما' فنظرنا اليه' قال: كان ابن ام عبد يامر بذلك)- ورواه ايضًا في الكبرى (١/٦٤) كتاب الطهارة' باب مسح الاذنين' قال: اخبرنا محمد بن عبد الله الحافظ ثنا ابو العباس' به- ورواه ايضًا الطحاوي (١/٣٤): ثنا ابن ابي داؤد' ثنا ابن ابي مريم' ثنا يحيى بن ايوب' ثني حميد' به- وقد رفعه مرفوعًا ايضًا ولا يصح ا كما تقدم في الذي قبل هذا رقم (٣٦٦)-

کانوں کے اندرونی حصے اور باہر والے حصے کا مسح کیا اور پھر یہ بتایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں کانوں (کا مسح کرنے کا) حکم دیا کرتے تھے۔

368 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ وَّاَبُوْ اُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النَّاصِحِ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ دُحَيْمٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ اَبِي الْعِشْرِيْنَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ عَرَكَ عَارِضَيْهِ بَعْضَ الْعَرْكِ وَشَبَّكَ لِحْيَتَهُ بِاَصَابِعِهِ مِنْ تَحْتِهَا .

وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ قَالَ اَبِيْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ وَقَتَادَةَ قَالَا كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُرْسَلًا وَّهُوَ الصَّوَابُ . وَرَوَاهُ اَبُو الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ مَوْقُوْفًا .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے تو اپنے دونوں رخساروں کو نرمی سے ملتے تھے اور پھر اپنی انگلیوں کے ذریعے نیچے کی طرف سے داڑھی کا خلال کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابراہیم بن مسلم خزاعی ابوامیہ طرسوی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 273ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (ص۸۲۰)(۵۷۳۶)۔

○ عبدالحمید بن حبیب بن ابوعشرین دمشقی ابوسعید، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۶۴)(۳۷۸۱)۔

○ عبدالواحد بن قیس سلمی ابوحمزۃ دمشقی افطس نحوی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (ص۶۳۱)(۴۲۷۶)۔

۳۶۸- اخرجه ابن ماجه (۱/۱۴۹) كتاب الطهارة' باب ما جاء في تخليل اللحية الحديث (۴۳۲): حدثنا هشام بن عمار...... فذكره- واخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۵۵) كتاب الطهارة' باب عرك العارضين' قال: اخبرنا ابو سعد احمد بن محمد الصوفي' انا ابو احمد بن عدي الحافظ' ثنا ابن دحيم وجماعة قالوا: ثنا هشام بن عمار...... فذكره- ثم قال البيهقي: تفرد به عبد الواحد بن قيس' واختلفوا في عدالته: فوثقه يحيى بن معين وأباه يحيى بن سعيد القطان ومحمد بن اسماعيل البخاري- قال البوصيري في الزوائد (۱/۱۷۷): (هذا اسناد فيه عبد الواحد وهو مختلف فيه)- اه-

369-حَدَّثَنَا بِهِ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ فَذَكَرَ نَحْوَ قَوْلِ ابْنِ اَبِى الْعِشْرِينَ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْهُ وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب وضو کرتے تھے (اس کے بعد انہوں نے حسب سابق روایت نقل کی ہے)۔

البتہ انہوں نے اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا اور یہی درست ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد القدوس بن حجاج خولانی ابومغیرۃ حمصی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 212ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۱۸)(۴۱۷۳)۔

370- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنِى اَبِى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا مَسَحَ رَاْسَهُ رَفَعَ الْقَلَنْسُوَةَ وَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَاْسِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ اپنے سر کا مسح کرتے تھے تو اپنی ٹوپی اٹھا دیتے تھے اور سر کے اگلے حصے کا مسح کیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن یحییٰ بن سعید بن ابان بن سعید بن العاص اموی ابوعثمان بغدادی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹۰)(۲۴۲۸)۔

۳۶۹-اخرجه البيهقي في الكبرىٰ (۱/۵۵) كتاب الطهارة' باب غرك العارضين من طريق الدارقطني به' وانظر الحديث السابق (۳۶۸)۔
۳۷۰-اخرجه البيهقي في الكبرىٰ (۱/۶۱) كتاب الطهارة' باب ايجاب المسح بالراس وان كان متعمماً' من طريق الدارقطني' به۔

38- باب مَا رُوِیَ فِیْ فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَاسْتِیعَابِ جَمِیعِ الْقَدَمِ فِی الْوُضُوْءِ بِالْمَاءِ.

باب: وضو کی فضیلت اور وضو کے دوران پورے پاؤں تک اچھی طرح پانی پہنچانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

371- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الزَّيَّاتُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لَهُ حَفْصٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا تَوَضَّاْنَا لِلصَّلَاةِ اَنْ نَغْسِلَ اَرْجُلَنَا .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی' جب ہم نماز کے لیے وضو کریں تو اپنے پاؤں دھولیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ انصاری کوفی قاضی ابوعبدالرحمٰن، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 148ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۷۱)(۶۱۲۱)۔

372- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَحَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ الرَّازِیُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِیُّ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ اَخْبَرَنَا شَدَّادٌ اَبُوْ عَمَّارٍ وَّكَانَ قَدْ اَدْرَكَ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ قَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ لِعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ بِاَیِّ شَیْءٍ تَدَّعِیْ اَنَّكَ رُبُعُ الْاِسْلَامِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ رَّجُلٍ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهٗ ثُمَّ يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَنْتَثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا فِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهٖ مَعَ

۳۷۱- في اسناده من لا اعرفه- (حفص): لم اجد له ترجمة' وقد رواه ابن عدي في الكامل (۶/ ۲۱۱۴) من طريق محمد بن عبيد الله العرزمي عن عطاء عن جابر- والعرزمي: قال الذهبي في الميزان (۶/۲۴۷): (هو من شيوخ شعبة' المجمع على ضعفهم' ولكن كان من عباد الله الصالحين)- اه-

۳۷۲- اخرجه مسلم (۳/۱۸۲-۱۸۴- شرح الابي) كتاب صلاة المسافرين وقصرها- باب اسلام عمرو بن عبسة' حديث (۲۹۴/۸۳۲) من حديث عمرو بن عبسة- واحمد (۴/۱۱۲)' وابن ماجه (۱/۱۰۴) كتاب الطهارة وسننها' باب ثواب الطهور' رقم (۲۸۳)- وفي الباب عن عطاء بن يسار نحوه' اخرجه النسائي (۱/۷۴' ۷۵) كتاب الطهارة' باب مسح الاذنين رقم (۱۰۳)' ومالك في (الموطا) (۱/۳۱) كتاب الطهارة' باب جامع الوضوء رقم (۳۰)- وفي الباب من حديث عطاء بن يسار' اخرجه ابن ماجه (۱/۱۰۳) كتاب الطهارة وسننها' باب ثواب الطهور رقم (۲۸۲)' والبيهقي (۱/۸۱)' وابو عوانة (۱/۲۴۵)-

الْمَآءِ ثُمَّ يَغْسِلُ وَجْهَهُ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى مِرْفَقَيْهِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِرَاْسِهٖ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَاْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَطْرَافِ اَصَابِعِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيُثْنِیْ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ.

★★ ابوعمار بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم ﷺ کے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کا شرف حاصل ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کس بات کے دعوے دار ہیں؟ آپ کو بہت پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے؟ (اس کے بعد انہوں نے پورا واقعہ بیان کیا ہے)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے وضو کے بارے میں کچھ بتائیے! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی شخص وضو کرنے لگے تو وہ پہلے کلی کرے' پھر ناک میں پانی ڈالے اور ناک صاف کرے تو اس میں سے اس کے تمام گناہ' یہاں تک کہ اس کے ناک کے بانسے سے' تمام گناہ پانی سمیت باہر نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے' تو اس کے چہرے میں سے تمام گناہ' یہاں تک کہ اس کی داڑھی کے کناروں میں سے بھی' پانی کے ہمراہ گر جاتے ہیں' پھر جب وہ دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھوتا ہے' تو اس کے دونوں بازوؤں میں سے' یہاں تک کہ ناخنوں میں سے بھی' تمام گناہ پانی سمیت گر جاتے ہیں' پھر جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو اس کے بالوں کے کناروں سمیت' اس کے سر کے تمام گناہ پانی سمیت گر جاتے ہیں' پھر جب وہ اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے' تو اس کے دونوں پاؤں کی انگلیوں کے کناروں میں سے بھی تمام گناہ پانی سمیت گر جاتے ہیں' پھر وہ اُٹھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق اس کی حمد بیان کرتا ہے' اس کی ثناء بیان کرتا ہے' پھر دو رکعت نماز ادا کرتا ہے' تو وہ اپنے گناہوں سے (اس طرح پاک) ہو جاتا ہے' جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالکریم بن ہیثم بن زیاد بن عمران ابویحییٰ قطان: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 278ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۱/۷۸) (۵۷۵۳)۔

○ عکرمۃ بن عمار عجلی ابوعمار الیمامی اصلہ من البصرۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 160ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے

ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۸۷)(۴۷۰۶)۔

○ شداد بن عبداللہ قرشی ابوعمار دمشقی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۳۲)(۲۷۷۱)۔

373- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ .

هٰذَا اِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيْحٌ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس کی سند ''ثابت'' اور ''صحیح'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یزید بن عبداللہ بن یزید بن میمون بن مہران الیمامی نزیل مکۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۷۸)(۷۷۹۴)۔

374- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَابِطٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ اَوْ عَنْ اَخِي اَبِي اُمَامَةَ قَالَ رَاَى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَوْمًا عَلٰى اَعْقَابِ اَحَدِهِمْ مِثْلُ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ اَوْ مِثْلُ مَوْضِعِ الظُّفُرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ قَالَ - فَجَعَلَ يَقُوْلُ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ . فَكَانَ اَحَدُهُمْ يَنْظُرُ فَاِنْ رَاَى مَوْضِعًا لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ اَعَادَ الْوُضُوْءَ .

★★ عبدالرحمان بن سابط نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یا شاید حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے بھائی کے

۳۷۴- اخرجه الطبراني (۸/۲۴۸-۲۴۹) رقم (۸۱۱۶) من طريق عبد الواحد بهذا الاسناد' واخرجه الطبراني في (الكبير) (۸/۳۴۷) رقم (۸۱۰۹) من طريق علي بن مسهر عن ليث ابن ابي سليم عن عبد الرحمن بن سابط عن ابي امامة واخيه' قالا: ابصر رسول الله صلى الله عليه وسلم قومًا يتوضؤن' فقال: (ويل للاعقاب من النار) واخرجه الطبراني (۸/۲۴۷-۲۴۸) رقم (۸۱۱۰' ۸۱۱۱' ۸۱۱۲' ۸۱۱۴' ۸۱۱۵) من طرق عن ليث عن عبد الرحمن بن سابط عن ابي امامة وحده' به- وقال الهيثمي في (المجمع) (۱/۲۴۵): رواه الطبراني في (الكبير) من طرق ففي بعضها عن ابي امامة واخيه' وفي بعضها عن ابي امامة فقط' وفي بعضها عن اخيه فقط ...... ومدار طرقه كلها عن ليث بن ابي سليم وقد اختلط- اه- وحديث: (ويل للاعقاب من النار) صرح السيوطي بتواتره في (الازهار المتناثرة) ص (۳۶) رقم (۱۶) وتبعه الشيخ ابو الفيض الكتاني ص (۶۸' ۶۹) وقال: ومن صرح بانه متواتر الشيخ عبد الرء وف المناوي في (شرح الجامع الصغير)' وشارح كتاب مسلم الثبوت في الاصول- اه-

حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا (وضو کرتے ہوئے) ان میں سے کسی شخص کی ایڑھی کے ایک درہم جتنے یا شاید ایک ناخن جتنے حصہ تک پانی نہیں پہنچا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمانا شروع کیا: بعض ایڑھیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) آدمی کو اس بات کا جائزہ لے لینا چاہیے اگر وہ کوئی ایسی جگہ دیکھے جہاں تک پانی نہیں پہنچا تو وہ دوبارہ وضو کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن سابط، (اور ایک قول کے مطابق:) ابن عبداللہ بن سابط، علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 118ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۷۹)(۳۸۹۲)۔

375- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ اَنَّهُ سَمِعَ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلاً جَاءَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ تَوَضَّاَ وَتَرَكَ عَلٰى قَدَمَيْهِ مِثْلَ الظُّفُرِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ارْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ. تَفَرَّدَ بِهِ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے وضو کر لیا تھا اور اپنے پاؤں کا ایک ناخن جتنا حصہ چھوڑ دیا تھا (وہاں تک پانی نہیں پہنچا تھا) تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا: تم واپس جاؤ اور اچھی طرح وضو کرو۔

اس روایت کو قتادہ سے نقل کرنے میں جریر بن حازم نامی راوی منفرد ہیں اور یہ راوی ثقہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جریر بن حازم بن زید بن عبداللہ ازدی ابونضر بصری والد وہب، علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 170ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے

۳۷۵- اخرجه احمد (۳/۱۴۶)، وابنه عبد الله في زوائد المسند (۳/۱۴۶)، وابو داؤد (۱/۴۴) كتاب الطهارة، باب تفريق الوضوء، الحديث (۱۷۳)، وابن ماجه (۱/۲۱۸) كتاب الطهارة وسننها، باب من توضا فترك موضعًا لم يصبه الماء، الحديث (۶۶۵)، وابن خزيمة رقم (۱۶۴) وابو يعلى في مسنده (۵/۳۲۲) رقم (۲۹۴۴)- قال ابو داؤد: (وهذا الحديث ليس بمعروف عن جرير بن حازم، ولم يروه الا ابن وهب، وقد روى عن معقل بن عبيد الله الجزري عن ابي الزبير عن جابر عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه قال: (ارجع فاحسن وضوءك)- اه-

ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۹۶)(۹۱۹)۔

376- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا اَبُوْ فَرْوَةَ يَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سِقْلَابٍ حَدَّثَنَا الْوَازِعُ بْنُ نَافِعٍ وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سِقْلَابٍ الْحَرَّانِيُّ عَنِ الْوَازِعِ بْنِ نَافِعٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنْ اَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَجَآءَ رَجُلٌ.

وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ بَهْرَامٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سِقْلَابٍ عَنِ الْوَازِعِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ جَاءَ رَجُلٌ قَدْ تَوَضَّا وَبَقِيَ عَلٰى ظَهْرِ قَدَمِهٖ مِثْلُ ظُفُرِ اِبْهَامِهٖ لَمْ يَمَسَّهُ الْمَاءُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِرْجِعْ فَاَتِمَّ وُضُوْءَكَ . فَفَعَلَ . وَالْمَعْنٰى مُتَقَارِبٌ . الْوَازِعُ بْنُ نَافِعٍ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

☆☆ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران ایک شخص آیا۔

ایک اور روایت میں یہ بات منقول ہے' سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص آیا' جس نے وضو کیا تھا اور اس نے اپنے پاؤں کی پشت کا کچھ حصہ' جو اس کے پاؤں کے ناخن کے انگوٹھے جتنا تھا' اس تک پانی نہیں پہنچایا تھا (یعنی وہ حصہ وضو میں خشک رہ گیا تھا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم واپس جاؤ اور اپنے وضو کو مکمل کرو! تو اس شخص نے ایسا ہی کیا۔

اس حدیث کا مفہوم ایک دوسرے کے قریب ہے' اس کا ایک راوی وازع بن نافع علمِ حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یزید بن محمد بن یزید بن سنان ابوفروۃ الرھاوی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے ان کے بارے میں جرح و تعدیل کے حوالے سے کچھ نقل نہیں کیا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۹/۲۸۸)(۱۲۳۰)۔

○ مصعب بن سعید ابوخیثمۃ مصیصی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۴۳۵)(۸۵۶۷)۔

۳۷۶- اخرجه الطبراني في الاوسط كما في مجمع البحرين رقم (۴۲۹)، وفي الصغير (۱/۱۷-۱۸)، والعقيلي في الضعفاء (۴/۱۸۲) من طريق المغيرة بن سقلاب عن الوازع به- قال الطبراني في الصغير: (لا يروى عن ابي بكر الصديق الا بهذا الاسناد، تفرد به المغيرة بن سقلاب)- اه- وقال العقيلي في ترجمة مغيرة بن سقلاب: (لا يتابعه الا من هو نحوه)- اه- وقال الهيثمي في المجمع (۱/۲۴۶): رواه الطبراني في الاوسط والصغير، وفيه الوازع بن نافع وهو مجمع على ضعفه)- اه-

○ مغیرۃ بن سقلاب ابوبشر حرانی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف اور متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المجروحین (۳/ ۸)۔

○ واسع بن نافع عقیلی جزری قال ابن معین: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۷/ ۱۱۵) (۹۳۲۸)۔

377- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى رَجُلاً فِي رِجْلِهِ لُمْعَةٌ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ حِينَ تَطَهَّرَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْوُضُوءِ تَحْضُرُ الصَّلاَةَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ اللُّمْعَةَ وَيُعِيدَ الصَّلاَةَ.

☆☆ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ایک شخص کو دیکھا جس کے پاؤں کا کچھ حصہ خشک تھا اور وضو کرتے ہوئے وہاں تک پانی نہیں پہنچا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اس وضو کے ساتھ تم نماز میں شریک ہو گئے تھے؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا' وہ اس خشک جگہ کو دھوئے اور دوبارہ نماز پڑھے۔

378- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ وَعَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى رَجُلاً وَبِظَهْرِ قَدَمِهِ لُمْعَةٌ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَبِهَذَا الْوُضُوءِ تَحْضُرُ الصَّلاَةَ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْبَرْدُ شَدِيدٌ وَمَا مَعِي مَا يُدْفِئُنِي فَرَقَّ لَهُ بَعْدَ مَا هَمَّ بِهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ اغْسِلْ مَا تَرَكْتَ مِنْ قَدَمِكَ وَأَعِدِ الصَّلاَةَ وَأَمَرَ لَهُ بِخَمِيصَةٍ.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' ایک مرتبہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا' جس کے پاؤں کی پشت کا کچھ حصہ خشک تھا' وہاں تک پانی نہیں پہنچا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا اس وضو کے ساتھ تم نماز میں شامل ہوئے ہو؟ اس نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! سردی بہت زیادہ ہے اور میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو اس کو روک سکے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہلے اس پر سختی کرنے لگے تھے' یہ بات سن کر نرم پڑ گئے اور اس سے فرمایا: تم نے اپنے پاؤں کا جو حصہ چھوڑا ہے' اسے دھو لو اور نماز دوبارہ پڑھو' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے جبہ دینے کی ہدایت کی۔

379- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ صَالِحٍ

۳۷۷ اخرجه ابو بكر بن ابي شيبة في المصنف (۱/ ۴۵) رقم (۴۴۶) وسياتي عند المصنف بعد هذا من طريق احمد بن عبد الله' نا الحسن بن عرفة كما سياتي' ومن طريقه اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/ ۸۴) كتاب الطهارة' باب تفريق الوضوء- واخرجه عبد الرزاق (۱/ ۳۶) رقم (۱۱۸) عن معمر عن خالد الحذاء عن ابي قلابة: ان عمر بن الخطاب راى رجلا يصلي' وقد ترك من رجله موضع ظفره' فامره ان يعيد الوضوء والصلوة- ورواه ابن ابي شيبة (۱/ ۴۵) رقم (۴۴۷): حدثنا ابن علية عن خالد عن ابي قلابة: ان عمر راى رجلا يصلي قد ترك على ظهر قدمه مثل الظفر' فامره ان يعيد وضوءه وصلاته- وقد اخرج مسلم (۲/ ۱۲۲) كتاب الطهارة' باب وجوب استيعاب جميع اجزاء محل الطهارة' الحديث (۲۴۳) وغيره- وذكره ابو داؤد (۱/ ۴۴) كتاب الطهارة' باب تفريق الوضوء' الحديث (۱۷۳) من طريق ابي الزبير عن جابر عن عمر ان رجلا توضا' فترك موضع ظفر على قدمه' فابصره النبي صلى الله عليه وسلم' فقال: (ارجع فاحسن وضوءك) فرجع ثم صلى-

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرْضِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَجَ عَلَيْهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَّقَدِ اغْتَسَلَ وَقَدْ بَقِيَتْ لُمْعَةٌ مِّنْ جَسَدِهٖ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ لُمْعَةٌ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَكَانَ لَهٗ شَعْرٌ وَّارِدٌ فَقَالَ بِشَعْرِهٖ هٰكَذَا عَلَى الْمَكَانِ قَبْلَهٗ .عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ هٰذَا بَصْرِيٌّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَغَيْرُهٗ مِنَ الثِّقَاتِ يَرْوِيْهِ عَنْ إِسْحَاقَ عَنِ الْعَلَاءِ مُرْسَلًا.

☆☆ علاء بن زیادٔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے ایک صاحب کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے۔آپ نے غسل کیا ہوا تھا' لیکن آپ کے جسم کا کچھ حصہ خشک رہ گیا تھا جہاں تک پانی نہیں پہنچا تھا۔ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ حصہ خشک رہ گیا ہے' یہاں تک پانی نہیں پہنچا'! نبی اکرم ﷺ کے بال مبارک گھنے تھے' آپ نے اپنے (گیلے) بالوں کی نمی کے ذریعے اس حصے کو تر کرلیا۔

اس روایت کا ایک راوی عبدسلام بن صالح بصری ہے اور مستند نہیں ہے۔

دیگر ثقہ راویوں نے اسے اسحاق نامی راوی کے حوالے سے' علاء نامی راوی کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالسلام بن صالح بن سلیمان ابوصلت ہروی مولی قریش نزل نیشاپور، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۰۸)(۴۰۹۸)۔

○ اسحٰق بن سوید بن ہبیرۃ عدوی، بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 131ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۹)(۳۶۱)۔

○ علاء بن زیاد بن مطر عدوی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 194ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۶۰)(۵۲۷۳)۔

۲۷۹- اخرجه ابو داؤد في المراسيل رقم (۷): حدثنا موسى بن اسماعيل' اخبرنا حماد عن اسحاق بن سويد عن العلاء بن زياد عن النبي صلى الله عليه وسلم ...... فذكره بمعناه- ورواه ابن ابي شيبة (۴۵/۱) رقم (۴۴۴): حدثنا هشيم وابن علية ومعتمر عن اسحاق بن سويد العدوي قال: حدثنا العلاء ...... فذكره- وقد اخرجه ابن ابي شيبة (۴۶/۱) رقم (۴۵۶)' ومن طريقه ابن ماجه في سننه (۲۱۷/۱) كتاب الطهارة' باب من اغتسل من الجنابة' الحديث (۶۶۳): ثنا يزيد بن هارون' ثنا مسلم بن سعيد عن ابي علي الرحبي عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم اغتسل من جنابة' فرأى لمعة لم يصبها الماء فقال بجمته فبلها عليها- قال البوصيري (۲۲۹/۱): (هذا اسناد ضعيف: ابو علي الرحبي اسمه: حسين بن قيس' اجمعوا على ضعفه)- اه-

380- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ قَالاَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ الْعَدَوِيِّ حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ زِيَادٍ الْعَدَوِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَرَأَى عَلَى عَاتِقِهِ لُمْعَةً بِهٰذَا وَقَالَ فَقَالَ بِشَعْرِهِ وَهُوَ رَطْبٌ هٰذَا مُرْسَلٌ وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ علاء بن زیاد عدوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے غسل جنابت کیا' پھر آپ نے اپنی گردن پر تھوڑا سا خشک حصہ ملاحظہ کیا' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے سر کو حرکت دی تو (تو بالوں سے گرنے والے پانی کے قطروں سے) وہ تر ہو گیا۔

یہ روایت مرسل ہے اور یہی درست ہے۔

39- باب التَّنَشُّفِ مِنْ مَّاءِ الْوُضُوْءِ.

باب: وضو کے (پانی) یعنی اعضاء کو خشک کرنا

- **381**حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خِرْقَةٌ يَتَنَشَّفُ بِهَا بَعْدَ وُضُوئِهِ .أَبُو مُعَاذٍ هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ وَهُوَ مَتْرُوكٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا ایک مخصوص کپڑا تھا جس کے ذریعے آپ وضو کے اعضاء کو خشک کر لیتے تھے۔

اس روایت کا راوی ابومعاذ' سلیمان بن ارقم ہے اور یہ متروک ہے۔

382- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الأَزْرَقُ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ الأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَخَذْتُ مِنْ وَضُوئِهِ فَصَبَبْتُهُ فِي بِئْرِي.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا' میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی لیا اور اسے

۳۸۱ –اخرجه الترمذي (۱/ ۷٤) كتاب الطهارة' باب ما جاء في التمندل بعد الوضوء' الحديث (٥٣): حدثنا سفيان بن وكيع بن الجراح' حدثنا عبد الله بن وهب' به فذكره بسنده ومتنه' ومن طريقه ابن الجوزي في العلل رقم (٥٨٣)' وكذا رواه الحاكم (۱/ ٥٤): حدثنا ابو العباس محمد ابن يعقوب' انبا محمد بن عبد الله بن عبد الحكم' انبا ابن وهب فذكره' ومن طريقه البيهقي في الكبرى (۱/ ۱۸٥) كتاب الطهارة' باب التمسح بالمنديل' وقال الترمذي: (محديث عائشة ليس بالقائم' ولا يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب شيء- وابو معاذ: يقولون: هو (سليمان بن ارقم)' وهو ضعيف عند اهل الحديث)- اه- وقال الحاكم: (ابو معاذ هذا: هو الفضل بن ميسرة بصري' روى عنه يحيى بن سعيد' واثنى عليه)- اه- وضعف الحديث البغوي في شرح السنة (۱/ ۲٤۲)' والزيلعي في نصب الراية (۱/ ۱۰۱)' والحافظ في التلخيص (۱/ ۱۷۱)-

۳۸۲ لم نقف عليه عند غير المصنف' والله اعلم- وفي اسناده عمر بن ابي سلمة بن عبد الرحمن' وثقه جماعة' قال الذهبي في الميزان (٥/ ۲٤۲): (لعمر عن ابيه مناكير' وقد علق له البخاري قصة جريج الرعي' فقال: وقال عمر بن ابي سلمة عن ابيه)- اه-

اپنے کنوئیں میں ڈال دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عنبسۃ بن سعید بن ابان بن سعید بن العاص بن سعید اموی اخو یحییٰ بن سعید: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۶۲/۵) (۶۵۱۶)۔

○ عبداللہ بن مبارک مروزی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 181ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۴۰) (۳۵۹۵)۔

○ عمر بن ابوسلمۃ بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 132ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۲۰) (۴۹۴۴)۔

40- باب فِیْ نَضْحِ الْمَآءِ عَلَی الْفَرْجِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

باب: وضو کرنے کے بعد شرمگاہ پر پانی چھڑکنا

383- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغَوِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ اَبُوْ يَحْيَى الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَاهُ فِيْ اَوَّلِ مَا اُوحِيَ اِلَيْهِ فَاَرَاهُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ اَخَذَ حَفْنَةً مِنَ الْمَآءِ فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهُ.

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اپنے والد حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جب آپ پر پہلی مرتبہ وحی نازل ہوئی تھی' اس کے قریب کے زمانے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

۳۸۳- اخرجه ابن ماجه (۱۵۷/۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في النضح بعد الوضوء' الحديث (٤٦٢)' والحاكم (۲۱۷/۳)' والبيهقي (۱٦۱/۱) كتاب الطهارة' باب الانتضاح بعد الوضوء : لرد الوسواس' واحمد (۱٦۱/٤) وعبد بن حميد (۲۸۳- منتخب) من طريق ابن لهيعة عن عقيل بن خالد عن ابن شهاب عن عروة عن اسامة بن زيد عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم ' به- وقد رواه احمد وابنه عبد الله (۲۰۳/۵) من طريق رشيد بن سعد بن عقيل' به' وسياتي عند المصنف في الحديث التالي (۳۸٤)- وللحديث شاهد من حديث ابي هريرة- اخرجه الترمذي (۷۱/۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في النضح بعد الوضوء' الحديث (٥۰): حدثنا نصر بن علي الجهضمي واحمد بن ابي عبيد الله السليمي البصري' قالا: ثنا ابو قتيبة سلم بن قتيبة عن الحسن بن علي الهاشمي عن عبد الرحمن الاعرج عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (جاء نيجبريل فقال: (يا محمد' اذا توضات فانتضح) ورواه بن ماجه (۱۵۷/۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في النضح بعد الوضوء' الحديث (٤٦۳)' من طريق سلم بن قتيبة به بلفظ: (قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا توضات فانتضح)- اه- قال الترمذي: هذا حديث غريب' وسمعت محمدا يقول: الحسن بن علي الهاشمي منكر الحديث)- اه-

خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو وضو کرنے اور نماز پڑھنے کا طریقہ کر کے دکھایا۔ جب وہ وضو کر کے فارغ ہوئے تو انہوں نے چلّو میں پانی لیا اور اسے اپنی شرمگاہ پر چھڑک دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن ابراہیم بن قریش بن حازم بن صبیح بن صباح ابوعبداللہ الکاتب یعرف بالحکیمی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 336ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱/۲۶۷)(۱۰۲)۔

○ ہیثم بن خارجۃ مروزی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 227ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۳۰)(۷۳۱۴)۔

○ قرۃ بن عبدالرحمٰن بن حیویل معافری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 147ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۰۰)(۵۵۷۶)۔

384- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا حَمْدَانُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا هَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ عَنْ عُقَيْلٍ وَقُرَّةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَرَاهُ الْوُضُوْءَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوْئِهٖ اَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَّاءٍ فَرَشَّ بِهَا فِي الْفَرْجِ.

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئے تو (ابتدائی زمانے میں) انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو وضو کا طریقہ کر کے دکھایا' جب وہ وضو کر کے فارغ ہوئے تو انہوں نے چلّو میں پانی لے کر اسے اپنی شرمگاہ پر چھڑک لیا۔

حدیث روایت کرنے والے صحابی کا تعارف:

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

(آپ کا شجرہ نسب یہ ہے) اسامہ بن زید بن حارثہ بن شراحیل بن کعب بن عبدالعزی بن زید بن امرء القیس بن عامر بن نعمان بن عامر بن عبدود بن عوف بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ کلبی۔

ان کی والدہ سیّدہ اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ''دائی ماں'' تھیں۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی کنیت بعض حضرات نے ''ابومحمد'' نقل کی ہے اور بعض نے ''ابوزید'' نقل کی ہے جبکہ بعض نے ''ابوخارجہ'' بھی نقل کی ہے۔

یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں اور حب رسول اللہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب شخصیت) کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اسامہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) میرے محبوب لوگوں میں سے ایک ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اٹھارہ برس کی عمر میں عامل مقرر کیا تھا۔

مشہور روایت کے مطابق حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت کے آخری دور میں سن ۵۸ یا ۵۹ میں انتقال فرمایا۔

بعض لوگوں کے بیان کے مطابق ان کا انتقال ۵۴ ہجری میں ہوا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبداللہ بن میمون الاسکندرانی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 262ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التہذیب (۵۶۴/۲۵)(۵۳۲۸)۔

طبقات ابن سعد (189/2) طبقات خلیفه (ص 297/6) التاریخ الکبیر (20/2) الجرح والتعدیل (283/2) الثقات لابن حبان (2/3) المستدرك (596/3) معرفة الصحابة لابی نعیم (181/2) الاستیعاب (75/1) تہذیب الکمال (338/2) اسد الغابة (79/1) الاصابة (29/1) التہذیب (208/1) التقریب (ص 98) وانظر ایضا مناقبة فی صحیح البخاری (87/7) ومسلم (1884/4) الریاض المستطابة (ص 30)

۲۸۵-اخرجه الترمذي (۱/ ۱۸۰-۱۸۱) كتاب الطهارة: باب ما جاء: اذا التقى الختانان وجب الغسل، الحديث (۱۰۸)، وابن ماجه (۱/ ۱۹۹) كتاب الطهارة: باب ما جاء في وجوب الغسل اذا التقى الختانان، الحديث (۱۰۸)، واحمد (۱/ ۱٦۱)، والنسائي (۱/ ۱۰۸) كتاب الطهارة: باب وجوب الغسل اذا التقى الختانان، الحديث (۱۹٦) من السنن الكبرى، والبيهقي في الكبرى (۱/ ۱٦٤) كتاب الطهارة: باب وجوب الغسل بالتقاء الختانين، وابن حبان في صحيحه (۲/ ٤٥۲) رقم (۱۱۷٦)- كلهم من طريق الوليد بن مسلم عن الاوزاعي' به' وقد اخرجه المصنف والبيهقي (۱/ ۱٦٤) من طريق الوليد بن مزيد عن الاوزاعي' به' وسياتي بعد هذا عند المصنف- ورواه ابن الجارود في المنتقى رقم (۹۳) منطريق بشر بن بكر عن الاوزاعي' به' بلفظ المصنف والبيهقي- قال الحافظ في التلخيص (۱/ ۲۳۳): (اعله البخاري بان الاوزاعي اخطا فيه' ورواه غيره عن عبد الرحمن بن القاسم مرسلاً' واستدل على ذلك بان ابا الزناد قال: سالت القاسم بن محمد سمعت في هذا الباب شيئاً؟ فقال: لا- واجاب من صححه بانه يحتمل ان يكون القسم نسيه ثم تذكر' فحدث به ابنه' اوكان حدث به ابنه ثم نسي' ولا يخلو الجواب عن نظر)- اه- وللحديث طرق عن عائشة' بعضها في صحيح مسلم' وانظر الحديث رقم (۲۸۷)-

41- باب فِيْ وُجُوبِ الْغُسْلِ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ وَاِنْ لَمْ يُنْزِلْ

باب: شرمگاہوں کے مل جانے سے غسل واجب ہو جاتا ہے اگرچہ انزال نہ ہوا ہو

385- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاغْتَسَلْنَا.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب شرمگاہ شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ایسا کرتے تھے تو ہم دونوں غسل کیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق تیمی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 126ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۹۵)(۴۰۰۷)۔

توضیح مسئلہ:

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے جو مسئلہ ذکر کیا ہے اس کے بارے میں بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان کے درمیان اختلاف منقول ہے۔ مشہور مالکی فقیہ شیخ ابن رُشد مالکی رحمۃ اللہ علیہ ان حضرات کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

﴿المسالة الاولی﴾ اختلف الصحابة رضی الله عنهم فی سبب ایجاب الطهر من الوطء فمنهم من رای الطهر واجبا فی التقاء الختانین انزل ام لم ینزل وعلیه اکثر فقهاء الامصار مالك واصحابه والشافعی واصحابه وجماعة من اهل الظاهر وذهب قوم من اهل الظاهر الی ایجاب الطهر مع الانزال فقط والسبب فی اختلافهم فی ذلك تعارض الاحادیث فی ذلك لانه ورد فی ذلك حدیثان ثابتان اتفق اهل الصحیح علی تخریجهما .قال قاضی رضی الله عنه: ومتی قلت ثابت فانما اعنی به ما اخرجه البخاری ومسلم او ما اجتمعا علیه: احدهما حدیث ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی علیه الصلاة والسلام انه قال "اذا قعد بین شعبها الاربع والزق الختان بالختان فقد اوجب الغسل "والحدیث الثانی حدیث عثمان انه سئل فقیل له " ارایت الرجل اذا جامع اهله ولم یمن ؟ قال عثمان: یتوضا کما یتوضا للصلاة سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم "فذهب العلماء فی هذین الحدیثین مذهبین: احدهما مذهب النسخ والثانی مذهب الرجوع الی ما علیه الاتفاق عند التعارض الذی لا یمکن الجمع فیه ولا الترجیح .فالجمهور راوا ان

حديث ابی هريرة ناسخ لحديث عثمان ومن الحجة لهم على ذلك ما روی عن ابی بن كعب انه قال: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انما جعل ذلك رخصة في اول الاسلام ثم امر بالغسل خرجه ابو داود. واما من رای ان التعارض بين هذين الحديثين هو مما لا يمكن الجمع فيه بينهما ولا الترجيح فوجب الرجوع عنده الى ما عليه الاتفاق وهو وجوب الماء من الماء. وقد رجح الجمهور حديث ابی هريرة من جهة القياس قالوا: وذلك انه لما وقع الاجماع على ان مجاورة الختانين توجب الحد وجب ان يكون هو الموجب للغسل وحكموا ان هذا القياس ماخوذ عن الخلفاء الاربعة ورجح الجمهور ذلك ايضا من حديث عائشة لاخبارها ذلك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرجه مسلم [1]

توضیح مسئلہ:

صحبت کی وجہ سے غسل لازم ہونے کے سبب کے بارے میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

ان میں سے بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں: محض شرم گاہیں مل جانے کی وجہ سے غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

اکثر فقہاء اسی بات کے قائل ہیں؛ جن میں امام مالک' ان کے اصحاب' امام شافعی' ان کے اصحاب اور اہلِ ظاہر کی ایک جماعت شامل ہے۔

اہلِ ظاہر کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: غسل اس وقت لازم ہوتا ہے جب انزال ہو۔

ان حضرات کے درمیان اختلاف کی وجہ وہ روایات ہیں جن میں ظاہر طور پر تعارض پایا جاتا ہے کیونکہ اس حوالے سے دو طرح کی روایات منقول ہیں جو دونوں مستند طور پر منقول ہیں اور حدیث کی مستند کتابوں کے مصنفین نے انہیں نقل کیا ہے۔

قاضی (یعنی شیخ ابن رشد) فرماتے ہیں: جب میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت ثابت ہے تو میری اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کیا ہے۔

اس حوالے سے ان دونوں حضرات نے جو روایت نقل کی ہے' ان میں سے ایک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب مرد عورت کا قرب اختیار کرے اور شرم گاہ کو شرم گاہ سے ملا دے تو غسل واجب ہو جاتا ہے''۔

جبکہ دوسری حدیث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' ان سے یہ سوال کیا گیا ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے لیکن اسے انزال نہیں ہوتا؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کرے گا (یعنی اس پر غسل کرنا لازم نہیں ہے) پھر انہوں نے یہ بات بتائی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

---

[1] (بداية المجتهد 'كتاب الطهارة من الحدث' الباب الثانی فی معرفة نواقض هذه الطهارة 65/1)

(مصنف فرماتے ہیں:) ان دونوں احادیث کے حوالے سے علماء نے دو طرح کا طرزِ عمل اختیار کیا ہے' ایک نسخ کے طور پر ہے جبکہ دوسرا تعارض کی صورت میں ہے' جب دونوں روایات کے درمیان جمع اور تطبیق ممکن نہ رہے اور اس وقت وہ اس صورت کو اختیار کریں جس پر اتفاق ہو۔

جمہور اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت اس حدیث کے حکم کو منسوخ قرار دیتی ہے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ان کے حق میں وہ روایت بھی پیش کی جا سکتی ہے جسے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے آغاز میں اس بات کی اجازت دی تھی' پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی صورت میں غسل کرنے کا حکم دیا۔

اس روایت کو امام ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

جو فقہاء اس بات کے قائل ہیں: ان دونوں روایات میں موجود تعارض کو جمع اور تطبیق کے طور پر یا ترجیح کے ساتھ ختم نہیں کیا جا سکتا ان کے نزدیک ایسی صورتِ حال میں اس حکم کی طرف رجوع کرنا لازم ہو جاتا ہے جس پر اتفاق پایا جاتا ہو اور وہ حکم یہ ہے: جب انزال ہوگا' اس وقت غسل کرنا لازم ہوتا ہے (اس پر سب کا اتفاق ہے)۔

جمہور اہلِ علم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کو قیاس کے حوالے سے ترجیح دی ہے۔

انہوں نے یہ قیاس پیش کیا ہے: جب شرم گاہ' شرم گاہ سے مل جائے (یعنی ناجائز طور پر مل جائے) تو اس کے نتیجے میں حد لازم ہو جاتی ہے اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے (حد کے لازم ہونے کے لیے انزال شرط نہیں ہے) تو غسل بھی محض اسی وجہ سے لازم ہونا چاہیے۔

اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: یہ قیاس چاروں خلفائے راشدین سے منقول ہے۔

اسی طرح جمہور نے اپنے موقف کی تائید میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول اس روایت کو بھی پیش کیا ہے' کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی ہے جسے امام مسلم نے نقل کیا ہے۔

386- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ الْاَوْزَاعِيَّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ الْمَرْاَةَ فَلَا يُنْزِلُ الْمَاءَ قَالَتْ فَعَلْتُهُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاغْتَسَلْنَا مِنْهُ جَمِيْعًا .رَفَعَهُ الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَّالْوَلِيْدُ بْنُ مَزْيَدٍ .وَرَوَاهُ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ وَّاَبُو الْمُغِيْرَةِ وَعَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْمِصِّيْصِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ وَّغَيْرُهُمْ مَوْقُوْفًا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور اسے انزال نہیں ہوتا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ایسا کرتے تھے تو ہم دونوں ایک ساتھ غسل کیا کرتے تھے۔

یہی روایت بعض دیگر حوالوں سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر منقول ہے اور بعض اسناد کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباس بن ولید بن مزید بیروتی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 269ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۸۹)(۳۲۰۹)۔

○ ولید بن مزید عذری ابوالعباس البیروتی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 183ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۴۱)(۷۵۰۴)۔

387- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ -يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ - قَالَ اَخْبَرَتْنِي اُمُّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ اَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ هَلْ عَلَيْهِ غُسْلٌ وَّعَائِشَةُ جَالِسَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنِّي لَاَفْعَلُ ذٰلِكَ اَنَا وَهٰذِهِ ثُمَّ نَغْتَسِلُ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اُم کلثوم رضی اللہ عنہا نے مجھے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بتائی ہے' ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور پھر انزال ہونے سے پہلے (صحبت ختم کر دیتا ہے)' کیا اس پر غسل کرنا لازم ہوگا؟ تو اس وقت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی وہاں بیٹھی ہوئی تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: میں اور یہ (یعنی سیّد عائشہ رضی اللہ عنہا) بعض اوقات اس طرح بھی کر لیتے ہیں لیکن پھر ہم غسل کرتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیاض بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن فہری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل

۳۸۷-اخرجه مسلم في صحيحه (۲/ ۲۷٦) كتاب الحيض' باب نسخ الماء من الماء' الحديث (۳۵۰)- والنسائي (۵/ ۳۵۲) كتاب عشرة النساء' باب الرخصة في ان يحدث الرجل بما يكون بينه وبين زوجته' الحديث (۹۱۲٦)' واحمد في المسند (٦/ ٦۸' ۷٤' ۱۱۰)' والطحاوي في شرح المعاني (۱/ ۵۵)' والبيهقي (۱/ ۱٦٤) كتاب الطهارة' باب وجوب الغسل بالتقاء الختانين من طريق ابي الزبير المكي عن جابر بن عبد الله عن ام كلثوم عن عائشة' به-

احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۶۵)(۵۳۱۳)۔

○ ام کلثوم بنت ابی بکر صدیق، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق کی صاحبزادی ہیں ان کی پیدائش سے پہلے حضرت ابوبکر کا انتقال ہوگیا تھا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۸۴) (۸۸۵۷)۔

388- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا الْمُتَوَكِّلُ بْنُ فُضَيْلٍ اَبُوْ اَيُّوْبَ الْحَدَّادُ بَصْرِىٌّ عَنْ اَبِىْ ظِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةَ الصُّبْحِ وَقَدِ اغْتَسَلَ مِنْ جَنَابَةٍ فَكَانَ نُكْتَةٌ مِثْلُ الدِّرْهَمِ يَابِسٌ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْمَوْضِعَ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ فَسَلَتَ شَعْرَهُ مِنَ الْمَآءِ وَمَسَحَهُ بِهٖ وَلَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ .

الْمُتَوَكِّلُ بْنُ فُضَيْلٍ ضَعِيْفٌ .وَرُوِىَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی۔ آپ نے غسل جنابت کیا ہوا تھا' آپ کے جسم مبارک پر ایک درہم جتنا حصہ خشک رہ گیا تھا جہاں تک پانی نہیں پہنچا تھا۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس جگہ تک پانی نہیں پہنچا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بالوں میں سے پانی کو اس جگہ ٹپکایا اور وہاں ہاتھ پھیر لیا' آپ نے نماز ازسرنو ادا نہیں کی۔

اس روایت کا راوی متوکل بن فضیل ضعیف ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' جس کا ایک راوی متروک الحدیث ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ متوکل بن فضیل حداد۔ عن ابی ظلال: علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۱۸) (۷۰۶۲)۔

○ ہلال بن ابوہلال او ابن ابومالک، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۲۸)(۷۳۹۹)۔

۳۸۸- اخرجه ابن الجوزي في العلل (۱/۳٤٦) رقم (٥٦٨) من طريق الدارقطني به' واعله ايضا بالمتوكل قال ابو حاتم الرازي: هو مجهول- وانظر الحديث (۳۷۹) (۳۸۰)-

389- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ غَنِيَّةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ جَنَابَةٍ فَرَاٰى لُمْعَةً بِجِلْدِهٖ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَعَصَرَ خُصْلَةً مِنْ شَعْرِ رَاْسِهٖ فَاَمَسَّهَا ذٰلِكَ الْمَاءَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا' پھر آپ کو اپنی جلد پر ایک چھوٹا سا حصہ نظر آیا' جس تک پانی نہیں پہنچا تھا تو آپ نے اپنے سر کے بالوں میں سے کچھ پانی نچوڑا اور وہ پانی اس جگہ پر لگا دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالملک بن حمید بن ابوغنیہ خزاعی، کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۲۲)(۴۲۰۴)۔

○ عطاء بن عجلان حنفی، ابومحمد بصری عطار: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۷۸)(۴۶۲۷)۔

390- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ وَاَجْهَدَ نَفْسَهٗ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ اَنْزَلَ اَوْ لَمْ يُنْزِلْ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص عورت کے ساتھ صحبت کرے تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ اسے انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

391- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ وَمَطَرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا

۳۸۹- اخرجه ابن الجوزي في العلل (۱/۳٤٦) رقم (۵٦۹) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد' وقد تقدم من حديث ابن عباس (۳۷۹)- وانظر الحديث السابق-

۳۹۰- اخرجه البخاري (۱/۳۹۵) كتاب الغسل' باب اذا التقى الختانان' الحديث (۲۹۱)' ومسلم (۱/۲۷۱) كتاب الحيض: باب نسخ الماء من الماء ووجوب الغسل بالتقاء الختانين' الحديث (۸۷/۳٤۸)' وابو داؤد (۱/۱۰۵) كتاب الطهارة' باب في الاكسال رقم (۲۱٦)' وابن ماجه (۱/۲۰۰) كتاب الطهارة' باب ما جاء في وجوب الغسل اذا التقى الختانان رقم (٦۰۸)' والدارمي (۱/۱۹٤) كتاب الطهارة' باب في مس الختان الختان' والدارقطني (۱/۱۱۳) كتاب الطهارة' باب في وجوب الغسل بالتقاء الختانين' والبيهقي (۱/۱٦٤)' والطيالسي (۱/۵۹)' واحمد (۲/۲٤۷' ٤۷۰) بلفظ: (اذا جلس بين شعبها ثم جهدها فقد وجب الغسل)- من طرقه عن الحسن عن ابي رافع عن ابي هريرة مرفوعاً-

الْاَرْبَعِ وَاجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ ۔ قَالَ اَحَدُهُمَا وَاِنْ لَمْ يُنْزِلْ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ صحبت کرے تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔

ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں' اگرچہ اس کو انزال نہ ہوا ہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مطر ابن طہمان وراق، ابو رجاء سلمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 125ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۴۷)(۶۷۴۴)۔

392– حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُرْشِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْغُسْلُ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ وَالْجُمُعَةِ وَالْحِجَامَةِ وَغُسْلِ الْمَيِّتِ ۔

مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَلَا بِالْحَافِظِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: چار وجہ سے غسل لازم ہو جاتا ہے: جنابت کی وجہ سے' جمعہ کے دن' پچھنے لگوانے کے بعد اور میت کو غسل دینے کے بعد۔

اس روایت کا ایک راوی مصعب بن شیبہ مستند نہیں ہے اور حافظ بھی نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن بشر عبدی، ابو عبداللہ کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 203ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب''

---

۳۹۲ اخرجه ابن الجوزي في العلل (۱/۳۷۶) رقم (۶۲۹) من طريق الدارقطني به' واخرجه ابو داؤد (۱/۹۶) كتاب الطهارة' باب في الغسل يوم الجمعة' الحديث (۳۴۸)' وفي (۳/۲۰۱) كتاب الجنائز' باب في الغسل من غسل الميت' الحديث (۳۱۶۰)' وابن خزيمة (۱/۱۲۶) رقم (۲۵۶)' والحاكم (۱/۱۶۳)' والخطيب في موضح الاوهام (۱/۱۳۲-۱۳۳)' والبيهقي في الكبرٰى (۱/۲۹۹) كتاب الطهارة' باب الغسل من غسل الميت- كلهم من طريق زكريا بن ابي زائدة' عن مصعب بن شيبة' عن طلق بن حبيب العنزي' عن عبد الله بن الزبير' عن عائشة: انها حدثته ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يغتسل من اربع..... فذكروه من فعل النبي صلى الله عليه وسلم - وزكريا وان كان مدلسا الا انه صرح بالتحديث عند ابي داؤد رقم (۳۱۶۰) وقد تابعه - عليه - ايضا عبد الله بن ابي السفر' فرواه عن مصعب عن احمد في المسند (۶/۱۵۲)' وقال ابن ابي حاتم في العلل (۱/۴۹): (سالت ابا زرعة عن الغسل من الحجامة' قلت: يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم الغسل من اربع؟ فقال: لا يصح هذا' رواه مصعب بن شيبة' وليس بالقوي- قلت لابي زرعة: لم يرو عن عائشة من غير حديث مصعب؟ قال: لا)- اه-

از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۲۸)(۵۷۹۳)۔

393- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْاُبُلِّيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْمَازِنِيُّ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ عَلَى الْمَآءِ جَنَابَةٌ وَّلَا عَلَى الْاَرْضِ جَنَابَةٌ وَّلَا عَلَى الثَّوْبِ جَنَابَةٌ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پانی پر جنابت لاحق نہیں ہوتی' زمین پر اثر انداز نہیں ہوتی اور کپڑے پر اثر انداز نہیں ہوتی (یعنی کوئی جنبی شخص اگر پانی میں ہاتھ ڈال دے یا زمین پر لیٹ جائے یا کوئی کپڑا پہن لے تو وہ ناپاک نہیں ہوتے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیم ابن حیان ہذلی، بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۰۴)(۲۵۴۶)۔

○ سعید بن مینا، مولیٰ بختری بن ابوذباب، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۸۹)(۲۴۱۶)۔

394- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَرْبَعٌ لَا يَجْنُبْنَ الْاِنْسَانُ وَالْمَاءُ وَالْاَرْضُ وَالثَّوْبُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: چار چیزوں میں جنابت نہیں ہے: انسان میں' پانی میں' زمین میں اور کپڑے میں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن ادریس بن یزید بن عبدالرحمٰن الاودی ابومحمد کوفی یہ ثقہ ہیں۔ فقیہ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 192ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات

۳۹۳- ذكره المتقي الهندي في كنز العمال (۹/۲۹٦) رقم (۲٦٦٥٥) وعزاه للدارقطني فقط-

۳۹٤- اخرجه البيهقي (۱/۲٦۷) كتاب الطهارة' باب ما جاء في نزح زمزم من طريق الحميدي عن سفيان به' لكن بلفظ: (اربع لا يجنبن) ثم رواه من طريق ابي يحيى الحماني عن زكريا بلفظ: (يجنبن)-

کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۰۱)(۱۸۱)۔

395- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِهِ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ شَعْرِهِ حَتّٰى إِذَا خُيِّلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدِ اسْتَبْرَأَ الْبَشْرَةَ غَرَفَ بِيَدَيْهِ مِلْءَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا فَصَبَّهَا عَلٰى رَأْسِهِ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَأَفَاضَ الْمَاءَ عَلٰى جَسَدِهِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ غسل جنابت کرتے تھے تو سب سے پہلے آغاز میں آپ اپنے دونوں ہاتھ دھوتے تھے' پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کیا کرتے تھے' پھر آپ اپنا دست مبارک برتن میں داخل کرتے تھے اور پھر پانی کے ذریعے اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ جب آپ کو یہ اندازہ ہو جاتا کہ آپ نے اپنی جلد کو اچھی طرح دھولیا ہے' تو آپ دونوں ہاتھوں میں پانی بھر کر تین مرتبہ اپنے سر پر بہا دیتے تھے' پھر اس کے بعد پورے جسم کو دھو لیتے تھے۔

396- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَيْرٍ أَحَدُ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي وَخَالَتِي عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُفِيضُ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَنَحْنُ نُفِيضُ عَلٰى رُءُوسِنَا خَمْسًا مِنْ أَجْلِ الضَّفْرَةِ.

☆☆ جمیع بن عمیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اپنی والدہ اور خالہ کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں

۳۹۵- اخرجه مالك (۱/ ٤٤) كتاب الطهارة' باب العمل في غسل الجنابة' الحديث (٦٧)' والبخاري (٦/ ٥٢) كتاب الغسل' باب الوضوء قبل الغسل' الحديث (٢٤٨)' وفي باب تخليل الشعر' الحديث س٢٧)' واحمد (٦/ ٥٢)' ومسلم (١/ ٢٥٣) كتاب الحيض' باب صفة غسل الجنابة' الحديث (٣١٦/٣٥)' وابو داؤد (١/ ١٦٧-١٦٨) كتاب الطهارة' باب في الغسل من الجنابة' الحديث (٢٤٢)' والترمذي (١/ ١٧٤) كتاب الطهارة' باب ما جاء في الغسل من الجنابة' الحديث (١٠٤)' والنسائي (١/ ٢٠٥) كتاب الغسل والتيمم' باب الابتداء بالوضوء في غسل الجنابة' وابن ماجه (١/ ١٩٠) كتاب الطهارة' باب ما جاء في الغسل منالجنابة' الحديث (٥٧٤)' والدارمي (١/ ١٩١) كتاب الطهارة' باب في الغسل من الجنابة' والشافعي في (الام) (١/ ٤٠) باب كيف الغسل' وفي المسند (١/ ٢٩) كتاب الطهارة' باب في احكام الغسل' حديث (١١٠)' وعبد الرزاق (١/ ٢٦٠-٢٦١) رقم (٩٩٧)' والحميدي (١/ ٨٨) رقم (١٦٣)' وابو يعلى (٧/ ٤٠٥-٤٠٦) رقم (٤٤٢٠)' والبيهقي (١/ ١٧٥) كتاب الطهارة' باب تخليل اصول الشعر بالماء' والبغوي في (شرح السنة) (١/ ٣٤٠' ٣٤١)- كلهم من طريق هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة' قالت: (كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ......)-

۳۹٦- اخرجه احمد (٦/ ١٨٨)' وابو داؤد (١/ ٦٣) كتاب الطهارة' باب الغسل من الجنابة' الحديث (٢٤١)' والنسائي في الكبرٰى كما في تحفة الاشراف (١/ ٢٨٩) رقم (١٦٠٥٣)- كلهم من طريق عبد الرحمن بن مهدي عن زائده به' ورواه ابن ماجه (١/ ١٩٠) كتاب الطهارة' باب ما جاء في الغسل من الجنابة' الحديث (٥٧٤): حدثنا محمد بن عبد الملك ابن ابي الشوارب' ثنا عبد الواحد بن زياد' ثنا صدقة بن سعيد الحنفي' ثنا جميع بن عمير به- ورواه ايضا الدارمي (١/ ٢٦٢) كتاب الصلوة والطهارة' باب اغتسال الحائض اذا وجب الغسل عليها قبل ان تحيض' قال: اخبرنا ابو الوليد' قال: حدثنا زائدة...... فذكره' وفي اسناده صدقة ابن سعيد: قال الحافظ في التقريب (١/ ٣٦٦): (مقبول' من السادسة)- وجميع بن عمير: قال الحافظ في التقريب (١/ ١٣٢): (صدوق يخطئ' ويتشيع' من الثالثة)- اه-

حاضر ہوا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (غسل کرتے ہوئے) نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے پھر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتے تھے اور ہم (خواتین) اپنے سر پر پانچ مرتبہ پانی بہاتی تھیں کیونکہ ہم نے بال باندھے ہوئے ہوتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صدقہ بن سعید حنفی، کوفی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۵۱)(۲۹۲۸)۔

○ جمیع بن عمیر تیمی، اب الاسود کوفی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۰۲)(۹۷۶)۔

397- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِى مَيْمُونَةُ قَالَتْ اَدْنَيْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) غُسْلاً مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِى الْمَآءِ فَاَفْرَغَ عَلٰى فَرْجِهٖ وَغَسَلَ بِشِمَالِهٖ ثُمَّ دَلَكَ بِشِمَالِهِ الْاَرْضَ دَلْكًا شَدِيْدًا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ بِمِلْءِ كَفَّيْهِ ثُمَّ تَنَحّٰى مِنْ مَّقَامِهٖ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَاَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيْلِ فَرَدَّهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی ہے' ایک مرتبہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کرنے لگے تو میں آپ کے قریب ہوئی' تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دو یا شاید تین مرتبہ دھوئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک پانی میں داخل کیا اور اپنی شرمگاہ پر پانی ڈال کر بائیں ہاتھ کے ذریعے اسے دھویا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں ہاتھ کو زمین پر اچھی طرح مل کر صاف کیا' پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کیا' پھر آپ نے دونوں ہتھیلیوں میں پانی بھر کر اپنے پورے جسم کو دھویا' پھر آپ اس جگہ سے تھوڑا سا ہٹ گئے اور آپ نے اپنے دونوں پاؤں دھو لیے' پھر میں آپ کے پاس رومال لے کر آئی (تاکہ آپ اپنا جسم پونچھ لیں) تو آپ نے اسے قبول نہیں کیا۔

۳۹۷- اخرجه احمد (٦/ ٣٣٠) والدارمي (١/ ١٩١) كتاب الطهارة' باب في الغسل من الجنابة' والبخاري (١/ ٣٦٨) كتاب الغسل' باب الغسل مرة واحدة' الحديث (٢٥٧)' ومسلم (١/ ٢٥٤) كتاب الحيض' باب صفة غسل الجنابة' الحديث (٣٧/ ٣١٧)' وابو داؤد (١/ ١٦٩) كتاب الطهارة' باب الغسل من الجنابة' الحديث (٢٤٥)' والترمذي (١/ ١٧٣- ١٧٤) كتاب الطهارة' باب ما جاء في الغسل من الجنابة' الحديث (١٠٣)' والنسائي (١/ ٢٠٤) كتاب الطهارة' باب ما جاء في الغسل من الجنابة' الحديث (١٠٣)' والنسائي (١/ ٢٠٤) كتاب الغسل والتيمم' باب مسح اليد بالارض بعد غسل الفرج' وابن ماجه (١/ ١٩٠) كتاب الطهارة' باب ما جاء في الغسل من الجنابة' الحديث (٥٧٣)' والبيهقي (١/ ١٧٣) كتاب الطهارة' باب دلك اليد بالارض بعده وغسلها' من طرق عن الاعمش' عن سالم بن ابي الجعد' عن كريب' عن عبد الله بن عباس' عن ميمونة- وهذا الحديث له روايات مطولة ومختصرة في الكتب الستة وغيرها-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سالم بن ابوجعد رافع غطفانی، اشجعی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 98ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۹)(۲۱۸۳)۔

○ کریب بن ابومسلم ہاشمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مدنی، ابورشدین، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۱۱)(۵۶۷۳)۔

398- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) غُسْلاً فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَاَكْفَاَ الْاِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَلٰى يَمِينِهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِى الْاِنَاءِ فَاَفَاضَ عَلٰى فَرْجِهِ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ عَلَى الْحَائِطِ اَوْ بِالْاَرْضِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی خالہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھا' کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کرنا تھا۔ آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو تین' تین مرتبہ دھویا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور اپنی شرمگاہ پر پانی بہایا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ دیوار یا زمین پر ملا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے اور بازوؤں کو دھویا اور پھر آپ نے اپنے پورے جسم پر پانی بہالیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ سے ہٹ گئے اور دونوں پاؤں کو دھولیا۔

399- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ مُوسٰى عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِى سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ امْرَاَةً اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِى فَسَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اِنَّمَا يَكْفِيكِ اَنْ تَحْثِى عَلٰى رَاْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ اَوْ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ تُفْرِغِى عَلَيْكِ فَاِذَا اَنْتِ قَدْ طَهُرْتِ .

☆☆ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے بال چوٹیوں کی شکل میں سختی سے بندھے ہوئے ہوتے تھے' میں نے

۳۹۹- اخرجہ احمد (۶/۳۱۵)' ومسلم (۱/۲۵۹) کتاب الحیض' باب حکم ضفائر المغتسلۃ' الحدیث (۵۸/۳۳۰)' وابو داؤد (۱/۱۷۲- ۱۷۴) کتاب الطہارۃ' باب فی المراۃ ھل تنقض شعرھا عند الغسل؟ الحدیث (۲۵۱)' والترمذی (۱/۱۷۵-۱۷۶) کتاب الطہارۃ' باب ھل تنقض المراۃ شعرھا عند الغسل' الحدیث (۱۰۵)' والنسائی (۱/۱۳۱) کتاب الطہارۃ' باب ترک المراۃ نقض ضفر راسھا عند اغتسالھا من الجنابۃ' وابن ماجہ (۱/۱۹۸) کتاب الطہارۃ' باب ما جاء فی غسل النساء من الجنابۃ' الحدیث (۶۰۳)- کلھم من طریق ایوب عن سعید' بہ-

اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے اتنا کافی ہے' تم اپنے سر پر تین مرتبہ دونوں ہاتھ بھر کر پانی بہالیا کرو۔

(یہاں حدیث کے لفظ میں راوی کو شک ہے) تم اپنے پورے جسم پر پانی بہالیا کرو' تو تم پاک ہو جاؤ گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن ابوسعید کیسان مقبری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 120ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۷۹)(۲۳۳۴)۔

○ عبداللہ بن رافع مخزومی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۱۳/۱)(۲۸۹)۔

42- باب مَا رُوِیَ فِی الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ فِیْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

باب: غسل جنابت میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

400- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الاِسْتِنْشَاقَ فِی الْجَنَابَةِ ثَلَاثًا.

☆☆ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غسلِ جنابت میں ناک میں تین مرتبہ پانی ڈالنے کو سنت قرار دیا ہے۔

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے ان حضرات سے احادیث کا سماع کیا ہے:

ابوہریرۃ-عمران بن حصین-ابن عباس-عدی بن حاتم-ابن عمر-عبیدۃ السلمانی-شریحا القاضی-انس بن مالک-خلقا سواہم۔

ان سے احادیث روایت کرنے والے حضرات یہ ہیں:

۴۰۰-اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۶۸/۱) رقم (۷۳۶)' حدثنا وكيع عن سفيان فذكره' ورجاله ثقات لكنه مرسل' وسيأتي مسندا عن ابي هريرة في الحديث (۴۰۲)-

قتادة-ایوب-یونس بن عبید-ابن عون-خالدالحذاء-ہشام بن حسان-عوف الاعرابی-قرة بن خالد-مہدی ابن میمون-جریر بن حازم-ابو ہلال محمد بن سلیم-یزید بن ابراہیم التستری-عقبة بن عبد اللہ الاصم-سعید بن ابوعروبہ-ابوبکر سلمی الہذلی-حیان بن حصین-شبیب بن شیبة-سلیمان بن مغیرة-خلید بن دعلج

امام محمد بن سیرین کے بھائی انس بن سیرین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے بھائی محمد جب پیدا ہوئے تو اس کے دو برس بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا۔

ابن عون بیان کرتے ہیں: امام محمد بن سیرین حدیث کو مکمل الفاظ کے ساتھ نقل کرتے تھے جبکہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ حدیث کو معنوی طور پر نقل کرتے تھے۔

حبیب بن شہید بیان کرتے ہیں: میں عمرو بن دینار کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے طاؤس جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا تو ایوب سختیانی بولے جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے' اللہ کی قسم! اگر وہ محمد بن سیرین کو دیکھ لیتے تو یہ بات نہ کہتے۔

عثمان بیان کرتے ہیں: بصرہ میں محمد بن سیرین سے زیادہ قضا (فیصلہ کرنے) کا علم رکھنے والا اور کوئی نہیں تھا۔

ابن یونس بیان کرتے ہیں: ابن سیرین بعض معاملات میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ سمجھدار تھے۔

امام شعبی نے ان کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: تم لوگ ان کی صحبت کو لازم اختیار کرو۔

مورق عجلی فرماتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو محمد بن سیرین سے زیادہ دین میں فقیہ اور فقہ میں زاہد ہو۔

ابوعونہ بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن سیرین کو بازار میں دیکھا ہے۔ انہیں جو بھی شخص دیکھتا تھا اسے اللہ یاد آ جاتا تھا۔

محمد بن عمر باہلی فرماتے ہیں: میں نے سفیان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ کوفہ یا بصرہ کا رہنے والا کوئی بھی شخص زہد و تقویٰ میں محمد بن سیرین کا ہم پلہ نہیں ہے۔

امام محمد بن سیرین کا انتقال حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے ایک سو دن بعد ہوا۔

یہ 110 ہجری کی بات ہے۔

ایک روایت کے مطابق ان کا انتقال ۹ شوال ایک سو دس ہجری میں ہوا۔

طبقات ابن سعد 7/193 ، الزہد لاحمد 306، طبقات خلیفة ت 1728، تاریخ البخاری 1/90 ، المعارف 442، المعرفة والتاریخ 2/54 ، ذیل المذیل 640، الجرح والتعدیل القسم الثانی من المجلد الثالث 280، الحلیة 2/263 ، تاریخ بغداد 5/331 ، طبقات الفقہاء للشیرازی 88، تاریخ ابن عساکر 15/ 210 آ، تہذیب الاسماء واللغات القسم الاول من الجزء الاول 82-فیات الاعیان 4/ 181، تہذیب الکمال ص 1207، تاریخ الاسلام 4/192 ، تذکرة الحفاظ 1/73 ، العبر 1/135 ، تذہیب التہذیب 3/ 210 ب، مرآة الجنان 1/232 ، البدایة والنہایة 9/ 267 و 274، غایة النہایة ت 3057، تہذیب التہذیب 9/214 ، النجوم الزاہرة 1/ 268، طبقات الفقہاء للسیوطی 31، خلاصة تذہیب التہذیب 340، شذرات الذہب 1/ 138.

توضیح مسئلہ:

یہاں امام دارقطنی عیشلیہ نے اس مسئلے کا ذکر کیا ہے کہ غسلِ جنابت کے دوران کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا حکم کیا ہے؟

ابن حجرؒ کا بیان:

امام بخاری عیشلیہ نے اس مسئلے کے بارے میں ایک ترجمۃ الباب قائم کیا ہے جس کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح بخاری کے مشہور شارح حافظ ابن حجر عسقلانی عیشلیہ تحریر کرتے ہیں:

﴿قوله باب المضمضة والاستنشاق فی الجنابة﴾

ای فی غسل الجنابة والمراد هل هما واجبان فيه ام لا واشار بن بطال وغيره الى ان البخاری استنبط عدم وجوبهما من هذا الحديث لان فی رواية الباب الذی بعده فی هذا الحديث ثم توضا وضوء ه للصلاة فدل على انهما للوضوء وقام الاجماع على ان الوضوء فی غسل الجنابة غير واجب والمضمضة والاستنشاق من توابع الوضوء فاذا سقط الوضوء سقطت توابعه ويحمل ما روی من صفة غسله صلى الله عليه وسلم على الكمال وفضل.ا

امام بخاری نے اس مسئلے کے بارے میں صحیح بخاری میں ایک ترجمۃ الباب قائم کیا ہے اس کے الفاظ کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن حجر عسقلانی تحریر کرتے ہیں:

متن کے یہ الفاظ: ''(غسل) جنابت میں کلی کرنا' ناک میں پانی ڈالنا'' اس کا مطلب یہ ہے: غسلِ جنابت میں اسے کرنے کا کیا حکم ہے؟ مراد یہ ہے: یہ دونوں غسلِ جنابت میں واجب ہیں یا نہیں ہیں؟

شیخ ابن بطال اور دیگر حضرات نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے' امام بخاری نے اس حدیث کے ذریعے ان دونوں کے فرض نہ ہونے کا استنباط کیا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: کیونکہ اس کے بعد والے باب کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: پھر آپ نے وضو کیا' جس طرح نماز کا وضو ہوتا ہے۔ تو یہ الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں' کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اس کے لیے تھا اور اس بات پر اتفاق ہے: غسلِ جنابت میں وضو کرنا واجب نہیں۔ اور کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا چونکہ وضو کے توابع کی حیثیت رکھتے ہیں' اسی لیے جب وضو ساقط ہوگا' تو اس کے توابع بھی ساقط ہو جائیں گے اور نبی اکرم ﷺ کے غسل کی صفت کے بارے میں جو روایت ذکر کی گئی ہیں' انہیں کمال اور زیادہ فضیلت پر محمول کیا جائے گا۔

ابن حجرؒ کی مزید وضاحت:

ایک اور مقام پر علامہ ابن حجر لکھتے ہیں:

ا فتح الباری' لابن حجر عسقلانی' 372/1

وعلى مشروعية المضمضة والاستنشاق فى غسل الجنابة لقوله فيها ثم تمضمض واستنشق وتمسك به الحنفية للقول بوجوبهما وتعقب بان الفعل المجرد لا يدل على الوجوب الا اذا كان بيانا لمجمل تعلق به الوجوب وليس الامر هنا كذلك قاله بن دقيق العيد[1]

غسلِ جنابت میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کی مشروعیت متن کے ان الفاظ میں ہے: آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ احناف نے اس کے ذریعے یہ استدلال کیا ہے: یہ دونوں واجب ہیں۔

اس پر یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے: محض فعل کسی چیز کے وجود پر دلالت نہیں کرتا' ماسوائے اس صورت کے' جب وہ کسی مجمل چیز کو واضح کرنے کے لیے استعمال ہو' جس کے ساتھ وجود کا تعلق ہو اور یہاں ایسی کوئی صورتِ حال نہیں ہے۔ یہ بات شیخ ابن دقیق العید نے بیان کی ہے۔ (362/1)

علامہ عینیؒ کا تبصرہ:

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے علامہ عینی تحریر کرتے ہیں:

وفيها مشروعية المضمضة والاستنشاق فى غسل الجنابة وقال بعضهم وتمسك الحنفية للقول بوجوبهما وتعقب بان الفعل المجرد لا يدل على الوجوب الا اذا كان بيانا لمجمل تعلق به الوجوب وليس الامر هنا كذلك قلت ليس الامر هنا كذلك لانهم انما اوجبوهما فى الغسل بالنص لقوله تعالى وان كنتم جنبا فاطهروا ﴿سورة المائدة 6﴾ اى طهروا ابدانكم وهذا يشمل الانف والفم وقد حققناه فيما مضى[2]

اس میں غسلِ جنابت میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کی مشروعیت کا ذکر ہے' بعض حضرات (علامہ ابن حجر مراد ہیں) نے یہ کہا ہے: احناف نے ان دونوں کے وجوب کا فتویٰ اس روایت کی بنیاد پر دیا ہے۔

لیکن اس پر یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے: محض فعل کسی چیز کے وجود پر دلالت نہیں کرتا' ماسوائے اس صورت کے' جب وہ کسی مجمل چیز کو واضح کرنے کے لیے ہو' جس کے ساتھ وجوب کا تعلق ہو' اور یہاں ایسی صورتِ حال نہیں ہے۔

(علامہ عینی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: معاملہ اس طرح نہیں ہے' کیونکہ احناف نے غسل میں ان دونوں کو واجب قرآن کی اس نص کی وجہ سے قرار دیا ہے' ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور جب تم جنابت کی حالت میں ہو تو اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرو''۔

یعنی اپنے بدن کو پاک کرو اور اس میں ناک اور منہ بھی شامل ہیں' ہم اس سے پہلے اس موضوع پر تحقیق کر چکے ہیں۔

علامہ عینیؒ کا مزید تبصرہ:

ایک اور مقام پر علامہ عینی تحریر کرتے ہیں:

---

[1] فتح البارى ' لابن حجر عسقلانى ' 362/1

[2] عمدة القارى لبدر الدين عينى ' 194/3

ای ھذا باب فی بیان حکم المضمة والاستنشاق فی غسل الجنابة ھل ھما واجبان ام سنتان وقال بعضھم اشار ابن بطال وغیرہ الی انالبخاری استنبط عدم وجوبھما من ھذا الحدیث لان فی روایة الباب الذی بعدہ فی ھذا الحدیث ثم توضأ وضوء ہ للصلاة فدل علی انھما للوضوء وقام الاجماع علی ان الوضوء فی غسل الجنابة غیر واجب والمضمضة والاستنشاق من توابع الوضوء فاذا اسقط الوضوء سقط توابعہ ویحمل ما روی من صفة غسلہ علیہ الصلاة والسلام علی الکمال وفضل قلت ھذا الاستدلال غیر صحیح لان ھذا الحدیث لیس لہ تعلق بالحدیث الذی یاتی وفیہ التصریح بالمضمضة والاستنشاق ولا شك ان النبی لم یترکھما فدل علی المواظبة وھی تدل علی الوجوب فان قلت ما الدلیل علی المواظبة قلت عدم النقل عنہ بترکہ ایاھما وسقوط الوضوء القصدی لا یستلزم سقوط الوضوء الضمنی وعلی کل حال لم ینقل ترکھما وایضا النص یدل علی وجوبھما کما ذکرنا فیما مضی[1]

(متن کے یہ الفاظ) جنابت میں کلّی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا' یعنی یہ باب غسلِ جنابت میں ناک میں پانی ڈالنا اور کلّی کرنے کے حکم کے بیان میں ہے: کیا یہ دونوں واجب ہیں یا یہ دونوں سنت ہیں؟ بعض حضرات نے (اس سے مراد علامہ ابن حجر ہیں) یہ بات بیان کی ہے۔ ابن بطال اور دیگر حضرات نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے' امام بخاری نے ان دونوں کے واجب نہ ہونے کا اس حدیث کے ذریعے استنباط کیا ہے' کیونکہ اس باب کے بعد آنے والی روایت میں مذکور ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا۔ یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے' کلّی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا تعلق وضو کے ساتھ تھا اور اس بات پر اتفاق ہے: غسلِ جنابت میں وضو کرنا فرض نہیں ہے۔ کلّی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا وضو کے توابع ہیں' اس لیے جب وضو ساقط ہوگا تو اس کے توابع بھی ساقط ہو جائیں گے اور یہ ہوسکتا ہے' نبی اکرم ﷺ کے غسل کے طریقے کے بارے میں جو روایت نقل کی گئی ہے' اسے کمال اور فضیلت پر محمول کیا جائے۔

(علامہ عینی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ استدلال درست نہیں ہے' کیونکہ اس حدیث کا اس حدیث کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے جو آگے آ رہی ہے اور اس میں کلّی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کی تصریح ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے' نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کو کبھی ترک نہیں کیا اور یہ بات آپ ﷺ کی مواظبت پر دلالت کرتی ہے اور یہ چیز وجوب پر دلالت کرتی ہے' اگر آپ یہ کہیں' مواظبت کی دلیل کیا ہے؟ تو میں یہ کہوں گا: نبی اکرم ﷺ سے ایسی کوئی روایت منقول نہیں ہے' آپ ﷺ نے کبھی ان دونوں کو ترک کیا ہو۔ ویسے بھی قصد اور ارادے کے تحت جو وضو کیا جاتا ہے' اس کا ساقط ہونا مستلزم نہیں ہوگا کہ وہ وضو بھی ساقط شمار ہو' جو ضمنی طور پر کیا جاتا ہے۔ بہر حال کسی بھی حالت میں یہ بات منقول نہیں ہے' نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کو ترک کیا ہو' ویسے بھی نص ان دونوں کے وجود پر دلالت کرتی ہے' جیسا کہ ہم سابقہ صفحات میں اس بات کا تذکرہ کر چکے ہیں۔

[1] عمدة القاری لبدر الدین عینی' 206/3

صاحبِ ہدایہ کی وضاحت:

وفرض الغسل: المضمضة والاستنشاق وغسل سائر البدن وعند الشافعي رحمه الله تعالى هما سنتان فيه لقوله عليه الصلاة والسلام ﴿عشر من الفطرة﴾ اى من السنة ﴿وذكر منها المضمضة والاستنشاق﴾ ولهذا كانا سنتين فى الوضوء ولنا قوله تعالى: ﴿وان كنتم جنبا فاطهروا﴾ ﴿المائدة: 6﴾ وهو امر بتطهير جميع البدن الا ان ما يتعذر ايصال الماء اليه خارج عن النصب بخلاف الوضوء لان الواجب فيه غسل الوجه والمواجهة فيهما منعدمة والمراد بما روى حالة الحديث بدليل قوله عليه الصلاة والسلام ﴿انهما فرضان فى الجنابة سنتان فى الوضوء﴾[1]

صاحبِ ہدایہ تحریر کرتے ہیں: غسل کے فرض یہ ہیں: کلّی کرنا' ناک میں پانی ڈالنا اور پورے جسم کو دھونا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ دونوں یعنی (کلّی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا) غسل میں سنت ہیں۔ ان کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''میں چیزیں فطرت سے تعلق رکھتی ہیں'' یعنی سنت سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے کلّی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا ذکر کیا ہے' یہی وجہ ہے' وضو میں بھی ان دونوں کو سنت قرار دیا گیا ہے۔

ہماری (احناف کی) دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو' تو اچھی طرح سے پاکیزگی حاصل کرو''۔

اس میں پورے جسم کو پاک کرنے کا حکم دیا گیا ہے' ماسوائے اس حصے کے' جہاں تک پانی پہنچنا عملی طور پر ناممکن ہے' جبکہ وضو کا حکم اس کے برخلاف ہے' چونکہ اس میں چہرے کو دھونا فرض ہے اور ان دونوں میں یعنی منہ کے اندرونی حصے میں اور ناک کے اندرونی حصے میں مواجہت کا مفہوم نہیں پایا جاتا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایت نقل کی ہے' اس سے مراد بے وضو ہونے کی حالت ہے' اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''یہ دونوں غسل (جنابت) میں فرض ہیں اور وضو میں سنت ہیں''۔

امام نوویؒ کی توضیح:

اسی موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی تحریر کرتے ہیں:

واما تطهير الرجل والمراة من اناء واحد فهو جائز باجماع المسلمين لهذه الاحاديث التى فى الباب واما تطهير المراة بفضل الرجل فجائز بالاجماع ايضا واما تطهير الرجل بفضلها فهو جائز عندنا وعند مالك وابى حنيفة وجماهير العلماء سواء خلت به او لم تخل قال بعض اصحابنا ولا كراهة فى ذلك للاحاديث الصحيحة الواردة به وذهب احمد بن حنبل وداود الى انها اذا خلت بالماء واستعملته لا يجوز

[1] البداية شرح بداية المبتدى' 19/1

للرجل استعمال فضلها وروی هذاعن عبد الله بن سرجس والحسن البصری وروی عن احمد رحمه الله تعالی کمذهبنا وروی عن الحسن وسعید بن المسیب کراهة فضلها مطلقا والمختار ما قاله الجماهیر لهذه الاحادیث الصحیحه فی تطهیره صلی الله علیه وسلم مع ازواجه وکل واحد منهما یستعمل فضل صاحبه ولا تاثیر للخلوة وقد ثبت فی الحدیث الآخر انه صلی الله علیه وسلم اغتسل بفضل بعض ازواجه رواه ابوداود وترمذی والنسائی واصحاب السنن قال ترمذی هو حدیث حسن صحیح واما الحدیث الذی جاء بالنهی وهو حدیث الحکم بن عمرو فاجاب العلماء عنه باجوبة احدها انه ضعیف ضعفه ائمة الحدیث منهم البخاری وغیره الثانی ان المراد النهی عن فضل اعضائها وهو المتساقط منها وذلک مستعمل الثالث ان النهی للاستحباب والافضل والله اعلم

جہاں تک مرد اور عورت (یعنی میاں بیوی) کا ایک ہی برتن سے طہارت حاصل کرنے (وضو کرنے یا غسل کرنے) کا تعلق ہے تو اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے ایسا کرنا جائز ہے اس کی دلیل وہ احادیث ہیں جو اس باب میں ذکر کی گئی ہیں۔

جہاں تک اس مسئلے کا تعلق ہے عورت مرد کے بچائے ہوئے پانی کے ساتھ طہارت حاصل کرے تو اس بات پر بھی اتفاق ہے ایسا کرنا جائز ہے لیکن جہاں تک عورت کے بچائے ہوئے پانی کے ساتھ مرد کے طہارت حاصل کرنے کا تعلق ہے تو یہ ہمارے (شوافع) امام مالک امام ابوحنیفہ اور جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے خواہ عورت نے (وضو یا غسل کرنے کے لیے اس پانی کو) اکیلے استعمال کیا ہو یا اکیلے استعمال نہ کیا ہو۔

ہمارے بعض مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے: اس میں کوئی کراہت نہیں ہے کیونکہ اس بارے میں مستند احادیث منقول ہیں۔

امام احمد بن حنبل اور امام داؤد ظاہری اس بات کے قائل ہیں: جب عورت نے اکیلے میں اس پانی کو استعمال کیا ہو (یعنی صرف عورت نے وضو کیا ہو) تو اب مرد کے لیے یہ بات جائز نہیں ہوگی وہ اب عورت کے بچائے ہوئے پانی کو استعمال کرے۔

یہی بات حضرت عبداللہ بن سرجس اور حسن بصری کے حوالے سے روایت کی گئی ہے۔

ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل بھی اسی بات کے قائل ہیں جو ہمارا مؤقف ہے۔

حسن بصری اور سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے عورت کے بچائے ہوئے پانی کو استعمال کرنا مطلق طور پر مکروہ ہے۔

لیکن مختار رائے وہی ہے جو جمہور علماء نے بیان کی ہے جس کی بنیاد یہ مستند احادیث ہیں جن میں یہ مذکور ہے: نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج کے ہمراہ طہارت حاصل کرلیا کرتے تھے اور ان دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے بچائے ہوئے پانی کو استعمال کرلیتا تھا۔

ا۔ الحاشية للنووی علی صحیح مسلم 2/4

ویسے بھی (عورت کے) اکیلے (پانی کو استعمال کرنے کا شرعی حکم پر) کوئی اثر نہیں ہوگا۔

دوسری حدیث سے یہ بات ثابت ہے: نبی اکرم ﷺ نے اپنی کسی زوجہ محترمہ کے بچائے ہوئے پانی کے ساتھ بھی غسل کیا ہے۔

اس روایت کو امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور اصحابِ سنن نے روایت کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے' جو اس بارے میں ممانعت کے حوالے سے منقول ہے' تو یہ حضرت حکم بن عمرو کے حوالے سے منقول ہے۔

علماء نے اس کے کئی جوابات دیئے ہیں جن میں سے ایک جواب یہ ہے: یہ روایت ضعیف ہے' علمِ حدیث کے ماہرین جن میں امام بخاری بھی شامل ہیں اور دیگر حضرات بھی شامل ہیں' انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' دوسرا جواب یہ ہے: یہاں ممانعت اس پانی کے بارے میں ہے جو اعضاء سے بچا ہوا ہو' یعنی عورت کے اعضاء سے لگ کر گرا ہو اور یہ پانی مستعمل ہوتا ہے' تیسرا جواب یہ ہے: یہ ممانعت استحباب اور افضل ہونے کے حوالے سے ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

401- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُو السَّرِيِّ يَعْنِىْ هَنَّادَ بْنَ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

402- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِىْ بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ بَحْرٍ الْعَسْكَرِيُّ وَغَيْرُهُمَا قَالُوْا حَدَّثَنَا بَرَكَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ اَسْبَاطٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَعَلَ الْمَضْمَضَةَ وَالاِسْتِنْشَاقَ لِلْجُنُبِ ثَلَاثًا فَرِيْضَةً. هٰذَا بَاطِلٌ وَّلَمْ يُحَدِّثْ بِهٖ غَيْرُ بَرَكَةَ وَبَرَكَةُ هٰذَا يَضَعُ الْحَدِيْثَ وَالصَّوَابُ حَدِيْثُ وَكِيْعٍ الَّذِىْ

۴۰۲- اخرجه ابن حبان في المجروحين (۱/ ۲۰۲) وابن عدي في الكامل (۲/ ۲۷۹) ومن طريقه ابن الجوزي في الموضوعات (۲/ ۸۱) من حديث بركة بن محمد الحلبي' عن يوسف ابن اسباط' عن سفيان' عن خالد الحذاء عن ابن سيرين' عن ابي هريرة- وبركة هذا: قال ابن حبان: (يروي عن يوسف بن اسباط واهل الشام' ثنا عنه شيوخنا' كان يسرق الحديث' وربما قلبه' واذا ادخل عليه حديث حدث به: لا يجوز الاحتجاج به اذا انفرد)- اه- وقال الذهبي في الميزان (۲/ ۱۲): (متهم بالكذب)- اه- وللحديث طريق آخر' رواه ابن الجوزي في الموضوعات من طريق الدارقطني' من طريق سليمان بن الربيع النهدي حدثنا همام- ثم قال ابن الجوزي: (هذا حديث موضوع لا شك فيه- فاما الطريق الاول: ففيه بركة بن محمد' وكان كذاباً- واما الطريق الثاني: ففيه همام بن مسلم' ولعله سرقه من يوسف' وقال ابن حبان: (كان يروي عن الثقات ما ليس من حديثهم' ويسرق الحديث: فبطل الاحتجاج به' وفيه سليمان بن الربيع! قال الدارقطني! غير اسماء مشايخ' وفعل عنهم مناكير)- اه- وسئل عنه المصنف في العلل (۸/ ۱۰۴-۱۰۵)! فقال: (يرويه بركة بن محمد بن زيد الحلبي' وقيل: الانصاري عن يوسف بن اسباط عن الثوري عن خالد الحذاء عن ابن سيرين عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم' وتابعه سليمان بن الربيع النهدي عن همام بن مسلم عن الثوري' وكلاهما متروك' وهو وهم' والصواب ما رواه وكيع وغيره عن الثوري عن خالد الحذاء عن ابن سيرين مرسلاً: ان النبي صلى الله عليه وسلم سن في الاستنشاق في الجنابة ثلاثاً- وبركة الحلبي متروك)- اه-

كَتَبْنَاهُ قَبْلَ هٰذَا مُرْسَلاً عَنِ ابْنِ سِيْرِينَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَنَّ الْاِسْتِنْشَاقَ فِى الْجَنَابَةِ ثَلَاثًا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جنبی شخص کے لیے (غسل جنابت میں) تین مرتبہ کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کو فرض قرار دیا ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت باطل ہے۔ برقہ نامی راوی کے علاوہ اور کسی نے اسے بیان نہیں کیا اور برقہ نامی یہ راوی اپنی طرف سے حدیثیں بنایا کرتا تھا۔

صحیح روایت وہ ہے جسے وکیع نامی راوی نے نقل کیا ہے جسے ہم اس سے پہلے ''مرسل'' روایت کے طور پر ابن سیرین کے حوالے سے نقل کر چکے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے غسل جنابت کی حالت میں ناک میں تین مرتبہ پانی ڈالنے کو سنت قرار دیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن نصر بن بحر، ابوجعفر عسکری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 290ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۸۵/۵) (۲۶۳۵)۔

○ برکتہ بن محمد حلبی، قال شمس الدین بن الذھبی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''کذاب'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 2ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۲/۲) (۱۱۵۱)۔

○ یوسف بن اسباط شیبانی الزاھد الواعظ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴۱۱/۶) (۹۴۵۰)۔

403- وَتَابَعَ وَكِيعًا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى وَغَيْرُهُ .حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنِ ابْنِ سِيْرِينَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْاِسْتِنْشَاقِ مِنَ الْجَنَابَةِ ثَلَاثًا.

☆☆ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غسل جنابت کی حالت میں تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنے کی ہدایت کی ہے۔

404- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنْ كَانَ مِنْ جَنَابَةٍ اَعَادَ الْمَضْمَضَةَ وَالْاِسْتِنْشَاقَ وَاسْتَاْنَفَ الصَّلَاةَ . وَقَالَ ابْنُ عَرَفَةَ اِذَا نَسِيَ الْمَضْمَضَةَ

۴۰۴- اخرجه ابن المنذر في الاوسط (۳۷۹/۱) رقم (۳۶۱) من طريق حفص بن غياث وهشيم عن حجاج به' وعلقه البيهقي في السنن (۱۷۹/۱) فقال: (ورواه حجاج بن ارطاة عن عائشة بنت عجرد- والحجاج بن ارطاة ليس بحجة)- اه-

وَالاِسْتِنْشَاقَ اِنْ كَانَ مِنْ جَنَابَةٍ انْصَرَفَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاَعَادَ الصَّلاَةَ .قَالَ الشَّيْخُ الْحَافِظُ لَيْسَ لِعَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرَدٍ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثُ عَائِشَةُ بِنْتُ عَجْرَدٍ لاَ تَقُوْمُ بِهَا حُجَّةٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اگر غسل جنابت میں (آدمی کلی کرتا ہو اور ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے) تو وہ دوبارہ کلی کرے گا اور ناک میں پانی ڈالے گا اور جہاں سے نماز چھوڑی تھی' وہیں سے پڑھ لے گا۔

ابن عرفہ بیان کرتے ہیں: اگر آدمی غسل جنابت میں کلی کرنا ہو اور ناک میں پانی ڈالنے بھول جائے' اور (نماز کے دوران اسے یاد آئے) تو وہ نماز چھوڑ کر جائے گا' کلی کرے گا' ناک میں پانی ڈالے گا اور نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: عائشہ بنت عجرد نامی راوی خاتون سے صرف یہی روایت منقول ہے اور ان کی نقل کردہ روایت مستند قرار نہیں دی جاسکتی۔

405- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُثْمَانَ السُّلَمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يُعِيْدُ فِي الْجَنَابَةِ وَلاَيُعِيْدُ فِي الْوُضُوْءِ.

☆☆ عائشہ بنت عجرد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: آدمی غسل جنابت میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کو بھولنے کی صورت میں نماز دوبارہ پڑھے گا' البتہ وضو میں وہ ایسا نہیں کرے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نعیم بن حماد بن معاویہ بن حارث خزاعی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 228ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۰۰۶) (۷۲۱۵)۔

406- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لاَ يُعِيْدُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ جُنُبًا .

☆☆ عائشہ بنت عجرد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: آدمی نماز اسی وقت دُہرائے گا جب وہ جنبی ہو۔

407- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرَدٍ فِيْ جُنُبٍ نَسِيَ الْمَضْمَضَةَ وَالاِسْتِنْشَاقَ قَالَتْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيُعِيْدُ الصَّلاَةَ.

۴۰۵- علقه البيهقي في الكبرٰى (۱/۱۷۹) فقال: (رواه الثوري عن عثمان)- اه - وانظر السابق-

۴۰۶- اخرجه البيهقي (۱/۱۷۹) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد' والخوارزمي في جامع المسانيد (۱/۲۲۹) وانظر رقم (۴۰۴) (۴۰۵)-

☆☆ عائشہ بنت عجرد نے جنبی شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو (غسل کرتے ہوئے) کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھول جاتا ہے۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وہ کلی کرے گا' ناک میں پانی ڈالے گا اور دوبارہ نماز ادا کرے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن الجنید الدقاق ابوجعفر۔: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۱۸۳/۷)۔

○ عبداللہ بن یزید مکی، ابوعبدالرحمٰن مقری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 213ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۵۵۸) (۳۷۳۹)۔

408- وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُوْرِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ قَالاَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْمَضْمَضَةِ وَالاِسْتِنْشَاقِ .تَابَعَهُ دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ فَوَصَلَهُ وَاَرْسَلَهُ غَيْرُهُمَا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کی ہدایت کی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور یہ ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔ تاہم دیگر راویوں نے اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

۴۰۸- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۸٤/۱) رقم (۱۳٦) من طريق الدارقطني به' ورواه البيهقي في الكبرٰى (۵۲/۱) كتاب الطهارة' باب تاكيد المضمضة والاستنشاق' قال: اخبرنا ابو الحسن علي بن احمد بن عبدان' انا احمد بن عبيد الصفار' ثنا ابراهيم بن احمد الواسطي' ثنا هدبة بن خالد به' لكن لفظه: (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بالمضمضة والاستنشاق)- قال البيهقي: (كذا في هذا الحديث اظنه هدبة ارسله مرة' ووصله اخرى' وتابعه داؤد بن المحبر عن حماد في وصله- وغيرهما يرويه مرسلاً- كذلك ذكره ابو بكر الفقيه عن ابي الحسن الدارقطني' وخالفهما ابراهيم بن سليمان الخلال شيخ ليعقوب بن سفيان' فقال: عن حماد عن عمار' عن ابن عباس' وكلاهما غير محفوظ)- اه- وقد اجاب ابن الجوزي في التحقيق (۸۷/۱) عن علة الارسال بقوله: (الجواب ان هدبة ثقة' اخرجا عنه في الصحيحين' فاذا رفعه' كان رفعه زيادة على قول من وقفه- والزيادة من الثقة مقبولة' ومن وقفه لم يحفظ ما حفظ الرافع)- اه- وتبعه ايضا ابن عبد الهادي في (التنقيح)- وانظر نصب الراية (۷۷/۱-۷۸)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن احمد بن موسیٰ بن زیاد، ابومحمد جوالیقی قاضی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 306ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۹/۳۷۸)۔

○ عمار بن ابوعمار، مولی بنی ہاشم، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 120ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۴۰۹) (۴۸۶۳)۔

409- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ .لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ حَمَّادٍ غَيْرُ هٰذَيْنِ وَغَيْرُهُمَا يَرْوِيهِ عَنْهُ عَنْ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) .وَلَايَذْكُرُ اَبَا هُرَيْرَةَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' تاہم اس کی سند میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔

ایک سند میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن یوسف بن احمد بن خلاد بن منصور بن احمد بن خلاد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۲۲۰)۔

○ حارث بن محمد بن ابواسامۃ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 282ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۸/۲۱۸) ت (۴۳۳۲)۔

43- باب النَّهْيِ عَنِ الْغُسْلِ بِفَضْلِ غُسْلِ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی ممانعت

۴۰۹- فی اسناد داؤد بن المحبر: قال الذهبی فی میزان الاعتدال (۲/۳۲): قال احمد: (لا یدری ما الحدیث)- وقال ابن المدینی: (ذهب حدیثه)' وقال ابو زرعة وغیره: (ضعیف)- وقال ابو حاتم: (ذاهب الحدیث غیر ثقة)' وقال الدارقطنی: (متروك)- وقال الحافظ فی التقریب (۱/۲۳۱): (متروك' واکثر کتاب العقل الذی صنفه موضوعات' من التاسعة)- اه- وانظر تخریج الحدیث السابق-

410- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهٰى اَنْ يَّغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ وَالْمَرْاَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلٰكِنْ يَّشْرَعَانِ جَمِيْعًا .خَالَفَهُ شُعْبَةُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' آدمی عورت کے (غسل کے) بچے ہوئے پانی سے غسل کرے' یا عورت مرد کے (غسل کے) بچے ہوئے پانی سے غسل کرے' البتہ وہ دونوں ایک ساتھ غسل کر سکتے ہیں۔

شعبہ نامی راوی نے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن المحبر ابن قحذم ثقفی بکراوی، ابوسلیمان بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 206ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۳۰۸) (۱۸۲۰)۔

○ عبدالعزیز بن مختار الدباغ بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۶۱۵) (۴۱۴۸)۔

411- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ تَتَوَضَّاُ الْمَرْاَةُ وَتَغْتَسِلُ مِنْ فَضْلِ غُسْلِ الرَّجُلِ وَطَهُوْرِهٖ وَلَا يَتَوَضَّاُ الرَّجُلُ

۴۱۰- اخرجه ابن ماجه (۱/۱۳۳) كتاب الطهارة' باب النهي عن فضل وضوء المراة' الحديث (۳۷۴)' والطحاوي في شرح المعاني (۱/۲۴)' وابن حزم في المحلى (۱/۲۱۲)' كلهم من طريق معلى بن اسد ثنا عبد العزيز بن المختار' ثنا عاصم الاحول عن عبد الله بن سرجس به' قال ابن ماجه: (هذا وهم' والصواب حديث الحكم بن عمرو)- اه- ونقل الترمذي في العلل ص (۴۰) عن البخاري انه قال: (حديث عبد الله بن سرجس ...... هو موقوف' ومن رفعه فهو خطا)- اه-

وقال البوصيري في (الزوائد) (۱/۱۵۷): وحديث عبد الله بن سرجس له شاهد من حديث ابي هريرة' رواه ابو بكر بن ابي شيبة موقوفاً' ورواه البيهقي (۱/۱۹۲- ۱۹۳) كتاب الطهارة' باب ما جاء في النهي عن فضل المحدث' من طريق ابراهيم بن الحجاج' ثنا عبد العزيز بن المختار به' ثم قال: كما قال الدارقطني' بعد ان اسنده من طريقه' ثم قال: (وبلغني عن ابي عيسى الترمذي' عن البخاري انه قال: حديث عبد الله بن سرجس' الصحيح انه موقوف ورفعه خطا)- وللحديث شاهد من حديث رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم' اخرجه احمد (۴/۱۱۱)' وابو داؤد (۱/۶۳) كتاب الطهارة' باب النهي عن الوضوء بفضل المراة' الحديث (۸۱)' والنسائي (۱/۱۳۰) كتاب الطهارة' باب ذكر النهي عن الاغتسال بفضل الجنب' والطحاوي (في شرح معاني الآثار) (۱/۲۴) كتاب الطهارة' باب سؤر بني آدم' من طريق داؤد بن عبد الله الاودي' عن حميد بن عبد الرحمن الحميري' قال: (لقيت رجلا صحب النبي صلى الله عليه وسلم - كما صحبه ابو هريرة- اربع سنين' قال: (نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تغتسل المراة' ويغتسل الرجل بفضل المراة وليغترفا جميعا)-

بِفَضْلِ غُسْلِ الْمَرْاَةِ وَلَاطَهُوْرِهَا . وَهٰذَا مَوْقُوْفٌ صَحِيْحٌ وَّهُوَ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عورت مرد کے غسل یا وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو یا غسل کرسکتی ہے' البتہ مرد عورت کے غسل یا وضو سے بچے ہوئے پانی کے ذریعے وضو نہیں کرسکتا۔

یہ روایت ''موقوف'' طور پر زیادہ مستند ہے اور یہی زیادہ درست ہے۔

44- باب فِي النَّهْيِ لِلْجُنُبِ وَالْحَائِضِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ.

باب: جنبی شخص اور حائضہ عورت کے لیے قرآن کی تلاوت کی ممانعت

412- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَقْرَاُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْآنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حائضہ عورت اور جنبی شخص قرآن بالکل نہ پڑھیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن عقبہ بن ابوعیاش اسدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 141ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۸۳)(۷۰۴۱)۔

توضیح مسئلہ:

حیض والی عورت اور جنبی شخص کے لئے قرآن کی تلاوت کرنے کا شرعی حکم کیا ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

۴۱۲- اخرجه الترمذي (۲۳٦/۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في الجنب والحائض انهما لا يقرآن القرآن' حديث (۱۳۱) وابن ماجه (۱۹۵/۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في قراءة القرآن على غير طهارة' حديث (۵۹۵) وابو الحسن القطان في (زوائده على ابن ماجه) (۵۹٦) والعقيلي في (الضعفاء) (۹۰/۱) والبيهقي (۸۹/۱)- كلهم من طريق اسماعيل بن عياش عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر' به- قال الترمذي: وسمعت محمد بن اسماعيل يقول: ان اسماعيل بن عياش يروي عن اهل الحجاز واهل العراق مناكير! كانه ضعف روايته عنهم- وقال العقيلي: حدثنا عبد الله بن احمد قال: قال ابي: هذا باطل انكره على اسماعيل بن عياش- يعني: انه وهم من اسماعيل بن عياش- ونقل ابن ابي حاتم في العلل (۴۹/۱) رقم (۱۱٦) عن ابيه قال: (هذا خطا انما هو عن ابن عمر قوله)- اه- وياتي الحديث من طريق عبد الملك بن مسلمة: حدثني المغيرة بن عبد الرحمن عن موسى بن عقبة' به' رقم (۴۱٦)- قال العلامة احمد شاكر في شرح الترمذي (۲۳۸/۱): (اكثر ما في رواية ابن عياش خوف الغلط منه' فمتابعة مثل عبد الملك بن مسلمة له ترفع احتمال الخطا' وتويد صحة الحديث)- اه-

صاحب ہدایہ کا بیان:

ولیس للحائض والجنب والنفساء قراء ة القرآن لقوله صلی اللہ علیہ وسلم ﴿لا تقرا الحائض والجنب شيئا من القرآن﴾ وهو حجة على مالك رحمه الله في الحائض وهو باطلاقه يتناول ما دون الآية فيكون حجة على الطحاوي في اباحته وليس لهم مس المصحف الا بغلافه

''حیض والی عورت' جنبی شخص اور نفاس والی عورت قرآن نہیں پڑھ سکتے ہیں''۔

اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''حیض والی عورت اور جنابت والا شخص قرآن کا کوئی حصہ نہیں پڑھ سکتے''۔

یہ روایت امام مالک کے خلاف حجت ہے کیونکہ انہوں نے حیض والی عورت (کے لیے تلاوت کی اجازت دی ہے) اور یہ روایت اپنے اطلاق کی وجہ سے ایک آیت سے کم حصے کو بھی شامل ہوگی' اس اعتبار سے یہ امام طحاوی کے خلاف حجت ہوگی جنہوں نے اسے جائز قرار دیا ہے' یہ لوگ (یعنی حیض' جنابت اور نفاس والی عورت) مصحف (قرآن مجید) کو صرف اس کے غلاف کے ساتھ تھام سکتے ہیں[1]

وقال ابراهيم لا باس ان تقرا الآية ولم ير ابن عباس بالقراء ة للجنب باسا[2]

قوله قال ابراهيم هو ابراهيم النخعي قوله لا باس اى لا حرج ان تقرا اى الحائض الآية من القرآن وقد وصله الدارمي بلفظ اربعة لا يقرؤون القرآن الجنب والحائض وعند الخلاء وفي الحمام الا آية وعن ابراهيم فيه اقوال في قول يستفتح راس الآية ولا يتمها وهو قول عطاء وسعيد بن جبير لما روى ابن ابي شيبة حدثنا ابوخالد الاحمر عن حجاج عن عطاء وعن حماد عن ابراهيم وسعيد بن جبير في الحائض والجنب يستفتحون راس الآية ولا يتمون آخرها وفي قول يكره قراء ة القرآن للجنب وروى ابن ابي شيبة حدثنا وكيع عن شعبة بن حماد ان سعيد بن المسيب قال يقرا الجنب القرآن قال فذكرته لابراهيم فكرهه وفي قول يقرا ما دون الآية ولا يقرا آية تامة وروى ابن ابي شيبة حدثنا وكيع عن مغيرة عن ابراهيم قال يقرا ما دون الآية ولا يقرا آية تامة وفي قوله يقرا القرآن ما لم يكن جنبا وحدثنا وكيع عن شعبة عن حماد عن ابراهيم عن عمر قال تقرا الحائض القرآن

ولم ير ابن عباس بالقراء ة للجنب باسا

هذا الاثر وصله ابن المنذر بلفظ ان ابن عباس كان يقرا ورده وهو جنب وقال ابن ابي شيبة حدثنا الثقفي عن خالد عن عكرمة عن ابن عباس انه كان لا يرى باسا ان يقرا الجنب الآية والآيتين وكان احمد يرخص للجنب ان يقرا الآية ونحوها وبه قال مالك وقد حكى عنه انه قال تقرا الحائض ولا يقرا الجنب لان الحائض اذا لم تقرا نسيت القرآن لان ايام الحائض تتطاول ومدة الجنابة لا تطول[3]

---

[1] البداية: كتاب الطهارة باب الحيض والاستحاضة 32/1

[2] صحيح بخاری كتاب الحيض ' باب تقضى الحائض المناسك كلها الا الطواف بالبيت [3] عمدة القارى ' للعينى ' 274/3

(امام بخاری نے صحیح بخاری میں اس حوالے سے یہ بات نقل کی ہے)

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' وہ ایک آیت کی تلاوت کرے جبکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک جنابت والے شخص کے قراءت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس کی تشریح کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

ان کا یہ کہنا: ابراہیم نے یہ فرمایا ہے' سے مراد ابراہیم نخعی ہیں' روایت کے یہ الفاظ ''لا باس'' اس سے مراد یہ ہے: کوئی حرج نہیں ہے' یعنی اس میں کہ کوئی حیض والی عورت قرآن کی ایک آیت کو پڑھ لے۔

امام دارمی نے اس روایت کو ان الفاظ میں موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

جنابت والا شخص' حیض والی عورت' بیت الخلاء میں موجود شخص اور حمام میں موجود شخص قرآن کی تلاوت نہیں کر سکتے' البتہ ایک آیت کی تلاوت کر سکتے ہیں۔

اس بارے میں شیخ ابراہیم نخعی سے مختلف اقوال منقول ہیں۔

ایک قول کے مطابق ایسا شخص آیت کا ابتدائی حصہ پڑھ سکتا ہے لیکن وہ اسے مکمل نہیں پڑھ سکتا۔

عطاء بن ابی رباح' سعید بن جبیر بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

اس کا ثبوت وہ روایت ہے جس کو امام ابن ابی شیبہ نے اپنی سند کے حوالے سے عطاء' حماد' ابراہیم نخعی اور سعید بن جبیر کے بارے میں نقل کیا ہے: یہ حضرات یہ فرماتے ہیں: حیض والی عورت اور جنابت والا شخص آیت کا ابتدائی حصہ پڑھ سکتے ہیں' لیکن وہ اسے مکمل نہیں پڑھ سکتے۔

ایک قول کے مطابق ابراہیم نخعی کے نزدیک جنبی شخص کے لیے قرآن کی تلاوت کرنا مکروہ ہے۔

اس روایات کو امام ابن ابی شیبہ نے نقل کیا ہے' سعید بن مسیب فرماتے ہیں: ''جنبی شخص قرآن کی تلاوت کرسکتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم نخعی سے کیا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

ایک قول کے مطابق ابراہیم نخعی اس بات کے قائل ہیں: ایسا شخص ایک آیت سے کم حصے کو تلاوت کرسکتا ہے' ایک مکمل آیت کی تلاوت نہیں کرسکتا۔

امام ابن ابی شیبہ نے اپنی سند کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: ''ایسا شخص ایک آیت سے کم حصے کی تلاوت کرسکتا ہے لیکن وہ ایک مکمل آیت کی تلاوت نہیں کرسکتا''۔

ایک قول کے مطابق (ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں:) آدمی قرآن کی تلاوت کرسکتا ہے جب تک وہ جنابت کی حالت میں نہ ہو۔

ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان منقول ہے:

''حیض والی عورت قرآن کی تلاوت کرسکتی ہے''۔

اس بارے میں گفتگو کرتے ہوئے علامہ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک جنابت والے شخص کے قراءت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
اس روایت کو شیخ ابن منذر نے موصول روایت کے طور پر ان الفاظ میں نقل کیا ہے:
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنا ورد پڑھ لیا کرتے تھے حالانکہ وہ جنابت کی حالت میں ہوتے تھے (یعنی بعض اوقات ایسا ہوتا تھا)۔
شیخ ابن ابی شیبہ نے اپنی سند کے ساتھ عکرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' جنابت والا شخص ایک یا دو آیات کی تلاوت کرے۔
امام احمد بن حنبل نے جنابت والے شخص کو اس بات کی اجازت دی ہے' وہ ایک آیت یا اس کی مانند (کسی بڑی آیت کا حصہ) پڑھ سکتا ہے۔
امام مالک نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔
ان کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: حیض والی عورت قراءت کر سکتی ہے لیکن جنابت والا شخص قراءت نہیں کر سکتا' اس کی وجہ یہ ہے: حیض والی عورت اگر قرآن نہیں پڑھے گی تو اسے قرآن بھول جائے گا کیونکہ حیض کے ایام کافی دن تک باقی رہتے ہیں جبکہ جنابت کی حالت زیادہ دیر تک برقرار نہیں رہتی ہے۔

413- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

414- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ .تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور اس کی متابعت بھی کی گئی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن یعقوب طالقانی، ابوبکر، یہ ثقہ ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 240ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۹/۱)۔

415- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَالِحِ الْاَبْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رَزِينٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَمُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبداللہ بن محمد بن صالح، ابوبکر فقیہ مالکی الابھری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 375ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۴۶۲)۔

○ ابراہیم بن علاء بن ضحاک بن مہاجر بن عبدالرحمٰن بن زید زبیدی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 235ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التہذیب (۲/۱۶۱)۔

416- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَّادٍ الْاٰمُلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَقْرَاُ الْجُنُبُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ . عَبْدُ الْمَلِكِ هٰذَا كَانَ بِمِصْرَ وَهٰذَا غَرِيْبٌ عَنْ مُّغِيرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ثِقَةٌ وَّرُوِيَ عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُقْبَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنبی شخص قرآن بالکل نہ پڑھے۔
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حمدویہ بن سہل ابونصر مروزی حافظ المعروف بالفازی نزیل بغداد: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 329ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التذکرۃ (۳/۸۷۲)۔

۴۱۶- هذا الاسناد فيه متابعة لاسماعيل بن عياش وقد صحح ابن سيد الناس - رحمه الله - هذه الطريق كما في التلخيص (۱/۱۴۰) وتعقبه الحافظ بقوله: (اخطا في ذلك: فان فيها عبد الملك بن مسلمة وهو ضعيف: فلو سلم منه لصح اسناده وان كان ابن الجوزي ضعفه بمغيرة ابن عبد الرحمن فلم يصب في ذلك: فان مغيرة ثقة - وكان ابن سيد الناس تبع ابن عساكر في قوله (في الاطراف): ان عبد الملك بن مسلمة هذا هو القعنبي وليس كذلك بل هو آخر) - اه -

قلت: عبد الملك بن مسلمة قال الذهبي في الميزان (۴/۴۱۱): (عن الليث وابن لهيعة قال ابن يونس: منكر الحديث - وقال ابن حبان: يروي مناكير كثيرة عن اهل المدينة) - اه - وقد فهم الشيخ احمد شاكر - رحمه الله - في تعليقه على الترمذي (۱/۲۳۸) من قول الدارقطني في هذا الحديث: (وهو ثقة) - ان الضمير يعود على عبد الملك بن مسلمة -

○ عبداللہ بن حماد بن ایوب، ابوعبدالرحمٰن الآملی روی البخاری عن عبداللہ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے بارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 269ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۰۱)(۳۳۰۰)۔

○ عبدالملک بن مسلمۃ مصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۳۷۱/۵)۔

○ مغیرۃ بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام مخزومی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 103ھ کے پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۶۵)(۶۸۹۲)۔

417- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَسَّانِيُّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ لَا يَقْرَآنِ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جنبی شخص اور حائضہ عورت قرآن بالکل نہ پڑھیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نجیح بن عبدالرحمٰن سندی مدنی، ابومعشر، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 170ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۹۸)(۷۱۵۰)۔

418- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيْقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ السِّمْطِ حَدَّثَنَا اَبُو الْغَرِيْفِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ فِي الرَّحْبَةِ فَخَرَجَ اِلَى اَقْصَى الرَّحْبَةِ فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِي اَبَوْلًا اَحْدَثَ اَمْ غَائِطًا ثُمَّ جَاءَ فَدَعَا بِكُوْزٍ مِّنْ مَّاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ قَبَضَهُمَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَرَاَ صَدْرًا مِّنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا لَمْ يُصِبْ اَحَدَكُمْ جَنَابَةٌ فَاِنْ اَصَابَتْهُ

۴۱۷- في اسناده مجهول- و(ابو معشر): هو نجيح بن عبد الرحمن' قال الحافظ في التقريب (۲۹۸/۱): (ضعيف' من السادسة' اسن واختلط)- اه- والحديث ضعفه الحافظ في (التلخيص) (۲۴۰/۱)' وابن الجوزي في (التحقيق) (۱۰۹/۱)' وتبعه ابن عبد الهادي في (تنقيح التحقيق)-

۴۱۸- اخرجه البيهقي في الكبرى (۸۹/۱) كتاب الطهارة: باب نهي الجنب عن قراءة القرآن' اخبرنا عمر بن عبد العزيز بن قتادة' نا ابو الفضل بن خميرويه' نا احمد بن نجدة' ثنا احمد بن يونس' ثنا الحسن بن حي عن عامر بن السمط عن ابي الغريف عن علي في الجنب' قال: لا يقرأ القرآن ولا حرفاً- وقد روى هذا الحديث مرفوعاً' رواه احمد في المسند (۱۱۰/۱)' وابو يعلى في مسنده (۱/ ۳۰۰-۳۰۱) رقم (۳۶۵) من طريق عائذ بن حبيب' به' وقال الهيثمي في المجمع (۲۸۱/۱): (رواه ابو يعلى' ورجاله موثقون)- اه- وقد ورد الحديث عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علي مرفوعاً' وحياتي رقم (۴۴۲)-

جَنَابَةٌ فَلَا وَلَا حَرْفًا وَاحِدًا .هُوَ صَحِيحٌ عَنْ عَلِيٍّ.

☆☆ ابوظریف ہمدانی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کھلے میدان میں موجود تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ اس میدان کے کنارے تک تشریف لے گئے' اللہ کی قسم! مجھے یہ پتہ نہیں ہے' انہوں نے پیشاب کیا کہ پاخانہ کیا' انہوں نے پانی کا برتن منگوایا' پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا اور پھر ان دونوں کو جوڑ کر قرآن کا ابتدائی حصہ تلاوت کیا اور پھر یہ فرمایا:

تم لوگ قرآن کی تلاوت اس وقت تک کر سکتے ہو جب تک کسی شخص کو جنابت لاحق نہ ہو' اگر اسے جنابت لاحق ہو جائے تو پھر وہ اس کا ایک لفظ بھی نہیں پڑھ سکتا۔

یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مستند طور پر منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عامر بن سمط، (اور ایک قول کے مطابق:) ابن السبط، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التھذیب (۲۵/۱۴)۔

○ عبید اللہ بن خلیفۃ، ابوالغریف ہمدانی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۳۷)(۴۳۱۴)۔

419- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ النَّخَعِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ النَّخَعِيُّ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحَاقَ السَّبِيعِيُّ عَنِ الْحَارِثِ

۴۱۹-لم اجده عن غير المصنف- وقال الزبيدي في اتحاف السادة (۹۷/۳): (فيه ابو نعيم النخعي وهو كذاب)- اه- قلت: قال الذهبي في الميزان (۳۲٤/٤): (قال احمد: ليس بشيء- ورماه يحيى بالكذب- وقال ابن عدي: عامة ما يرويه لا يتابع عليه)- اه- وقال الحافظ في التقريب (۵۰۱/۱): (صدوق له اغلاط' افرط ابن معين فكذبه- وقال البخاري: هو في الاصل صدوق)- اه- وايضا شيخه عبد الملك بن حسين ابو مالك النخعي: قال الحافظ في التقريب (٤٦۸/۲): (متروك)- وقد اخرجه ابن ماجه (۲۸۹/۱) كتاب اقامة الصلوة' باب الجلوس بين السجدتين' الحديث (۸۹۵): حدثنا محمد بن ثواب' ثنا ابو نعيم النخعي عن ابي مالك عن عاصم بن كليب عن ابيه عن ابي موسى وابي اسحاق عن الحارث عن علي' قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم : (يا علي' لا تقع اقعاء الكلب)- اه- لكن الحديث اخرجه الترمذي (۷۲/۱) كتاب الصلوة' باب ما جاء في كراهية الاقعاء في السجود' الحديث (۲۸۲)' واحمد (۸۲/۱)' وعبد ابن حميد رقم (٦۷)' والبيهقي في الكبرٰى (۱۲۰/۲) كتاب الصلوة' باب الاقعاء المكروه في الصلوة' كلهم من طريق اسرائيل عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي' قال: قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم : (يا علي' احب لك ما احب لنفسي' واكره لك ما اكره لنفسي' لا تقع بين السجدتين) واللفظ للترمذي' ورواه-ايضا- ابو داؤد (۲۳۹/۱) كتاب الصلوة' باب النهي عن التلقين' الحديث (۹۰۸)' من طريق يونس ابن ابي اسحاق عن الحارث عن علي -رضي الله عنه- قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (يا علي' لا تفتح على الامام في الصلوة)- قال ابو داؤد: (ان ابا اسحاق لم يسمع من الحارث الا اربعة احاديث' ليس هذا منها)-

عَنْ عَلِيٍّ.

قَالَ اَبُوْ مَالِكٍ وَّاَخْبَرَنِيْ عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوسَى .قَالَ اَبُوْ نُعَيْمٍ وَّاَخْبَرَنِيْ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى كِلَاهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا عَلِيُّ اِنِّيْ اَرْضَى لَكَ مَا اَرْضَى لِنَفْسِيْ وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِيْ لَا تَقْرَاِ الْقُرْآنَ وَاَنْتَ جُنُبٌ وَلَا وَاَنْتَ رَاكِعٌ وَلَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ وَلَا تُصَلِّ وَاَنْتَ عَاقِصٌ شَعْرَكَ وَلَا تُدَبِّحْ تَدْبِيحَ الْحِمَارِ .

☆☆ ایک روایت کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے۔ دوسری سند کے مطابق حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

اے علی! میں تمہارے لیے اس بات سے راضی ہوں جس بات سے اپنے لیے راضی ہوں' اور تمہارے لیے اس بات کو ناپسند کرتا ہوں جسے اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں' تم اس وقت قرآن کی تلاوت نہ کرو جب تم جنابت کی حالت میں ہو اور نہ ہی اس وقت کرو جب تم رکوع کی حالت میں ہو اور نہ ہی اس وقت کرو جب سجدے کی حالت میں ہو' اور تم اس وقت نماز ادا نہ کرو جب تم نے بالوں کو باندھ رکھا ہو اور (نماز کے دوران رکوع کی حالت میں) اس طرح نہ جھکو جیسے گدھا اپنے سر کو جھکا دیتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن ہانی بن سعید کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 211ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۰۳) (۴۰۵۹)۔

○ ابو مالک نخعی، واسطی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۹۹) (۸۴۰۳)۔

○ عاصم بن کلیب بن شہاب بن مجنون الرمی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 133ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۷۳) (۳۰۹۲)۔

○ ابوبردۃ بن ابوموسیٰ اشعری، قیل: اسمہ عامر، حارث: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 104ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۱۲) (۸۰۰۹)۔

420- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ

عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِی الْكَنُودِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْغَافِقِيِّ قَالَ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمًا طَعَامًا ثُمَّ قَالَ اسْتُرْ عَلَيَّ حَتّٰى اَغْتَسِلَ فَقُلْتُ لَهٗ اَنْتَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَخَرَجَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اِنَّ هٰذَا يَزْعُمُ اَنَّكَ اَكَلْتَ وَاَنْتَ جُنُبٌ فَقَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّاْتُ اَكَلْتُ وَشَرِبْتُ وَلَا اَقْرَاُ حَتّٰى اَغْتَسِلَ۔

☆☆ حضرت عبداللہ غافقی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے کچھ کھایا اور پھر فرمایا: میرے لیے پردہ ٹانک دو تاکہ میں غسل کرلوں! میں نے آپ سے دریافت کیا: کیا آپ جنابت کی حالت میں ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! بعد میں، میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اس نے یہ بتایا ہے' آپ ﷺ نے جنابت کی حالت میں کچھ کھایا پیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: ہاں! جب میں وضو کرلوں تو میں کھاپی سکتا ہوں لیکن میں قراءت اس وقت تک نہیں کرسکتا جب تک غسل نہ کرلوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نصر بن عبدالجبار بن نضیر مرادی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 219ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التہذیب (۳۹۱/۲۹)۔

○ عبداللہ بن سلیمان بن زرعۃ حمیری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 136ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۱۴) (۳۳۹۱)۔

○ ثعلبۃ بن ابوالکنود الحمراوی، : انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔ جب کہ ان کے حوالے سے خالد بن یزید اور سلیمان بن ابوزینب نے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۴۶۳/۲)۔

421- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْعَلَّافُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِی الْكَنُودِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ الْغَافِقِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِذَا تَوَضَّاْتُ وَاَنَا جُنُبٌ اَكَلْتُ وَشَرِبْتُ وَلَا اُصَلِّيْ وَلَا اَقْرَاُ حَتّٰى اَغْتَسِلَ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن مالک غافقی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے

۴۲۰- اخرجه الطبراني في الكبير (۲۹۵/۱۹) رقم (٦٥٦): حدثنا بكر بن سهل' ثنا عبد الله بن يوسف' ثنا ابن لهيعة' به- ورواه ايضا البيهقي في الكبرٰى (۸۹/۱) كتاب الطهارة' باب نهي الجنب عن قراءة القرآن من طرق عن ابن لهيعة' به- قال الهيثمي في (المجمع (۲۷۹/۱)): (رواه الطبراني في الكبير' وفيه ابن لهيعة)- اه-

یہ فرماتے ہوئے سنا: جب میں جنابت کی حالت میں وضو کرلوں تو میں کھاپی سکتا ہوں لیکن میں جب تک غسل نہ کروں اس وقت تک نماز ادا نہیں کرتا اور قرآن کی تلاوت نہیں کرسکتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ایوب بن بادی وزن نادی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 289ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۰۴۹)۔

422- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ الْعَابِدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ وَشُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَحْجُبُهُ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَكُونَ جُنُبًا .قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِي شُعْبَةُ مَا أُحَدِّثُ بِحَدِيثٍ أَحْسَنَ مِنْهُ .

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کی تلاوت کرنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنتی تھی' ماسوائے اس صورت کے' جب آپ جنابت کی حالت میں ہوں۔

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: شعبہ نے مجھ سے یہ فرمایا: میں نے اس سے بہترین حدیث بیان نہیں کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن عمران بن رزین بن وہب اللہ قرشی مخزومی العابدی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 245ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التہذیب (۳۷۸/۱۵)۔

○ مسعر بن کدام بن ظہیر بن عبیدۃ بن حارث بن ہلال بن عامر بن صعصعۃ ہلالی العامری، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 155ھ میں ہوا' ان کے

٤٢٢-اخرجه احمد (١/١٠٦- ١٢٤)، وابو داؤد (١/١٥٥) كتاب الطهارة: باب في الجنب يقرا القرآن (٩١)، الحديث (٢٢٩)، والترمذي (١/٢٧٣- ٢٧٤) كتاب الطهارة: باب في الرجل يقرا القرآن على كل حال ما لم يكن...... الحديث (١٤٦)، والنسائي (١/ ١٤٤) كتاب الطهارة: باب حجب الجنب من قراءة القرآن، وابن ماجه (١/١٩٥) كتاب الطهارة: باب ما جاء في قراءة القرآن على غير طهارة، الحديث (٥٩٤)، والدارقطني (١/١١٩) كتاب الطهارة: باب في النهي للجنب والحائض عن قراءة القرآن، الحديث (١٠)، والحاكم (٤/١٠٧) كتاب الاطعمة، والبيهقي (١/٨٨-٨٩) كتاب الطهارة: باب نهي الجنب عن قراءة القرآن، وابو يعلى الموصلي (١/٢٤٧)، الحديث (٢٨٧/٢٧)، والطيالسي (١٠١-منحة)، والطحاوي (١/ ٥٢)، وابن الجارود (٥٢، ٥٣)، وابن حبان (٩٢- موارد)، وابن خزيمة (١/ ١٠٤) رقم (٢٠٨)، والبزار كما في (التلخيص) (١/ ١٣٩)، وهكذا صححه ابن خزيمة، وابن السكن، وابن حبان، وعبد الحق، والبغوي في (شرح السنة): كما في (التلخيص) (١/ ١٣٩)، وروى ابن خزيمة (١/ ١٠٤) باسناده عن شعبة، قال: (هذا الحديث ثلث راس مالي)- كلهم من طريق عمرو بن مرة، به، وقد تقدم من غير طريق عمرو بن مرة هذا- انظر: الحديث (٤١٨)-

مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۴۳/۲)۔

○ عمرو بن مرۃ بن عبداللہ بن طارق بن حارث بن سلمۃ بن کعب بن وائل بن جمل بن کنانۃ بن ناجیۃ بن مراد مرادی جملی ،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 118ھ میں ہوا'ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۸/۲)۔

○ عبداللہ بن سلمۃ مرادی کوفی ،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۲۰/۱)۔

423- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَيُّوْبَ الْمُعَدَّلُ بِالرَّمْلَةِ وَالْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ الْمُعَدَّلُ بِمَكَّةَ قَالاَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يُوْنُسَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ السِّمْسَارُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى اَنْ يَقْرَاَ اَحَدُنَا الْقُرْآنَ وَهُوَ جُنُبٌ .اِسْنَادُهُ صَالِحٌ وَغَيْرُهُ لاَ يَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: کوئی شخص جنابت کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرے۔

اس روایت کی سند بہترین ہے۔

بعض دیگر راویوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابراہیم بن یونس منجنیقی وراق ،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 304ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۶)(۳۳۷)۔

424- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ زَمْعَةَ بْنِ

۴۲۳- هذا الحديث والذي بعده مداره على اسماعيل بن عياش عن زمعة' به- واسماعيل ابن عياش: قال الحافظ في التقريب (۷۳/۱): (صدوق في روايته عن اهل بلده' مخلط في غيرهم)- اهـ- وزمعة بن صالح هذا: قال الحافظ في التقريب (۲۶۳/۱): (يماني نزيل مكة ابو وهب ضعيف' وحديثه عند مسلم مقرون' من السادسة)- اهـ- وقد رواه الحسن بن عرفة عن اسماعيل بن عياش عن زمعة بن صالح عن سلمة بن وهرام عن عكرمة عن عبد الله بن رواحة' وعكرمة لم يلحق ابن رواحة؛ فانه قد استشهد في غزوة موته- رضي الله عنه- وسياتي بعد هذا- وقد قال البيهقي في الخلافيات (۲۲۹/۱): (روى عن اسماعيل بن عياش عن زمعة كذلك موصولا' وليس بالقوي)- اهـ- وسياتي من غير طريق اسماعيل بن عياش-

صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يَّقْرَاَ اَحَدُنَا الْقُرْاٰنَ وَهُوَ جُنُبٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے: کوئی شخص جنابت کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرے۔

425- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ دُبَيْسِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ رَوَاحَةَ مُضْطَجِعًا اِلٰى جَنْبِ امْرَاَتِهِ فَقَامَ اِلٰى جَارِيَةٍ لَهٗ فِيْ نَاحِيَةِ الْحُجْرَةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا وَفَزِعَتِ امْرَاَتُهٗ فَلَمْ تَجِدْهُ فِيْ مَضْجَعِهٖ فَقَامَتْ وَخَرَجَتْ فَرَاَتْهُ عَلٰى جَارِيَتِهٖ فَرَجَعَتْ اِلَى الْبَيْتِ فَاَخَذَتِ الشَّفْرَةَ ثُمَّ خَرَجَتْ وَفَرَغَ فَقَامَ فَلَقِيَهَا تَحْمِلُ الشَّفْرَةَ فَقَالَ مَهْيَمْ فَقَالَتْ مَهْيَمْ لَوْ اَدْرَكْتُكَ حَيْثُ رَاَيْتُكَ لَوَجَاْتُ بَيْنَ كَتِفَيْكَ بِهٰذِهِ الشَّفْرَةِ قَالَ وَاَيْنَ رَاَيْتِنِيْ قَالَتْ رَاَيْتُكَ عَلَى الْجَارِيَةِ فَقَالَ مَا رَاَيْتِنِيْ وَقَالَ قَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يَّقْرَاَ اَحَدُنَا الْقُرْاٰنَ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَتْ فَاقْرَاْ فَقَالَ

اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ يَتْلُوْ كِتَابَهٗ ... كَمَا لَاحَ مَشْهُوْرٌ مِّنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ

اَتٰى بِالْهُدٰى بَعْدَ الْعَمٰى فَقُلُوْبُنَا ... بِهٖ مُوْقِنَاتٌ اَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ

يَبِيْتُ يُجَافِيْ جَنْبَهٗ عَنْ فِرَاشِهٖ ... اِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِيْنَ الْمَضَاجِعُ

فَقَالَتْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ الْبَصَرَ ثُمَّ غَدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَخْبَرَهٗ فَضَحِكَ حَتّٰى رَاَيْتُ نَوَاجِذَهٗ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

☆☆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ کے پہلو میں سو رہے تھے' وہ اُٹھے اور گھر کے کنارے میں موجود اپنی کنیز کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے ساتھ صحبت کرنے لگے' ان کی اہلیہ خواب میں ڈر گئیں' وہ بیدار ہوئیں تو انہیں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بستر پر نہیں ملے' وہ اُٹھیں اور باہر آئیں تو دیکھا کہ وہ اس کنیز کے ساتھ صحبت کر رہے ہیں' وہ خاتون گھر کے اندر گئی' اس نے چھری لی اور باہر نکلی تو اس دوران حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ صحبت کر کے فارغ ہو چکے تھے اور واپس آ رہے تھے۔ ان کا اپنی اہلیہ سے سامنا ہوا جس نے چھری اُٹھائی ہوئی تھی' تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا ہوا؟ تو ان کی اہلیہ نے جواب دیا: ہونا کیا ہے' اگر میں آپ کو اس حالت میں پاتی جس حالت میں' میں نے آپ کو پہلے دیکھا ہے' تو میں نے یہ چھری آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مار دینی تھی۔ ابن رواحہ نے دریافت کیا: تم نے مجھے کہاں دیکھ لیا؟ تو اہلیہ نے جواب دیا: میں نے آپ کو کنیز کے ساتھ صحبت کرتے ہوئے دیکھا ہے' تو ابن رواحہ نے یہ فرمایا: تم نے مجھے نہیں دیکھا' پھر حضرت ابن رواحہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' کوئی

۴۲۵- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۲۲۸- ۲۲۹) من طريق الدارقطني به' وفي اسناده (زمعة بن صالح) وهو ضعيف' تقدمت ترجمته ترجمته في الحديث (۴۲۳) وهو ايضا مرسل۔

شخص جنابت کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرے تو اہلیہ نے کہا: پھر آپ تلاوت کریں تو حضرت ابن رواحہ نے یہ اشعار پڑھے:

''ہمارے پاس اللہ کے رسول تشریف لائے جو اس کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں جو چمکدار اور روشن صبح سے بھی زیادہ مشہور اور روشن ہے وہ ہمارے پاس ہدایت لے کر آئے اس کے بعد کہ ہمارے دل نابینا ہو چکے تھے وہ ایسی ہدایت تھی جو یقین دلانے والی تھی اور انہوں نے جو فرمایا وہ واقع ہوا وہ رات ایسی حالت میں بسر کرتے تھے کہ ان کا پہلو بستر سے الگ ہوتا تھا اس وقت جب مشرکوں کے بستر ان کے وزن سے بوجھل ہوتے تھے''۔

تو اس خاتون نے کہا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتی ہوں اور اپنی آنکھوں سے دیکھی ہوئی بات کو غلط قرار دیتی ہوں پھر اگلے دن حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ مجھے آپ کے اطراف کے دانت دکھائی دیئے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن دبیس بن احمد بن علی حداد، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۶/۷۲)۔

○ محمد بن سلیمان بن حارث، ابوبکر، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 283ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۲۹۸)۔

426 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زُرَيْقٍ عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى اَنْ يَّقْرَاَ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن رواحہ گھر داخل ہوئے (اس کے بعد انہوں نے پورا واقعہ بیان کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:) حضرت عبداللہ بن رواحہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کوئی شخص جنابت کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرے۔

۴۲۶- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۲۹) من طريق الدارقطني به- وابن عمار الموصلي: هو محمد بن عبد الله بن عمار الخزاعي نزيل الموصل ثقة حافظ كما في التقريب (۲/۱۷۸-۱۷۹)- ذكر المزي في تهذيب الكمال (۲۵/۵۱۰) ممن روى عنه عمر بن زريق وضبطه الدكتور بشار عواد فقال: (بضم الزاي المعجمة والراء المهملة والياء آخر الحروف والقاف) قيده الذهبي في (المشتبه) (۳۱۵)- اه- ولم اجد لعمر بن زريق او رزيق هذا ترجمة-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہیثم بن خلف، ابومحمد الدوری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 307ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تذکرۃ الحفاظ (۷۶۵/۲)۔

○ محمد بن عبداللہ بن عمار، خزاعی ازدی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 242ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۷۸/۲)۔

427- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْاَبَّارُ حَدَّثَنَا اَبُو الشَّعْثَاءِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لاَ يَقْرَاُ الْحَائِضُ وَلاَ الْجُنُبُ وَلاَ النُّفَسَاءُ الْقُرْآنَ .يَحْيٰى هُوَ ابْنُ اَبِى اُنَيْسَةَ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حائضہ عورت' جنبی شخص اور نفاس والی عورت قرآن کی تلاوت نہیں کریں گے۔

اس روایت کا راوی یحییٰ' یہ ابن ابی انیسہ ہے اور یہ ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسن بن سلیمان حضرمی، واسطی الاصل، کوفی، و :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 233ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۹۲)(۴۷۳۹)۔

○ یحییٰ بن ابوانیسہ ابوزید جزری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 146ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۴۳/۲)۔

45- باب فِيْ نَهْيِ الْمُحْدِثِ عَنْ مَسِّ الْقُرْآنِ .

باب: بے وضو شخص کے لیے قرآن کو چھونا منع ہے

۴۲۷- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۲۳۱/۱) من طريق الدارقطني به' قال البيهقي في الكبرى (۸۹/۱) كتاب الطهارة' باب ذكر الحديث الذي ورد في نهي الحائض عن قراءة القرآن' وفيه نظر: (وروي عن جابر بن عبد الله من قوله في الجنب والحائض والنفساء' وليس بالقوي)- اه- قال الحافظ في التلخيص (۲۴۱/۱): (فيه يحيى بن انيسة وهو كذاب)- اه- وقد روي من حديث جابر مرفوعا من طريق محمد بن الفضل عن ابيه عن طاوس عن جابر' به' وسياتي عند المصنف في كتاب الجنائز' باب تخفيف القراءة لحاجة-

428- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِی الرَّبِیعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی بَكْرٍ عَنْ اَبِیهِ قَالَ كَانَ فِی كِتَابِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَلَّا تَمَسَّ الْقُرْآنَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ .مُرْسَلٌ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ.

☆☆ عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو جو خط لکھا تھا' اس میں یہ بات بھی تھی: تم قرآن کو صرف باوضو حالت میں چھونا۔

یہ روایت ''مرسل'' ہے اور اس کے راوی ''ثقہ'' ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 120 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۱۸)(۸۰۴۵)۔

توضیح مسئلہ:

بے وضو حالت میں قرآن کو چھونے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن عبدالبر اندلسی تحریر کرتے ہیں:

ابن عبدالبرؒ کا بیان:

وكتاب عمرو بن حزم هذا قد تلقاه العلماء بالقبول والعمل وهو عندهم اشهر واظهر من الاسناد الواحد المتصل وهو قول مالك والشافعي وابي حنيفة واصحابهم والثوري والاوزاعي واحمد بن حنبل واسحاق بن راهويه وابي ثور وابي عبيد وهؤلاء ائمة الراى والحديث في اعصارهم

وروى ذلك عن سعد بن ابي وقاص وعبد الله بن عمر وطاؤس والحسن والشعبي والقاسم بن محمد وعطاء وهؤلاء من ائمة التابعين بالمدينة ومكة واليمن والكوفة والبصرة

قال اسحاق بن راهويه لا يقرا احد في المصحف الا وهو متوضىء وليس ذلك لقول الله عز وجل ﴿لا يمسه الا المطهرون﴾ الواقعة 79

ولكن لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمس القرآن الا طاهر

وهذا كقول مالك ومعنى ما في الموطا

وقال الشافعي والاوزاعي وابو ثور واحمد لا يمس المصحف الجنب ولا الحائض ولا غير المتوضىء[1]

امام دارقطنی نے یہاں اس روایت میں نبی اکرم ﷺ کے مکتوب کا ذکر کیا ہے جو آپ ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم کو

[1] الاستذکار فی معرفۃ مذاہب علماء الامصار 472/2

تحریر کیا تھا' اس خط کی استدلالی حیثیت پر گفتگو کرتے ہوئے شیخ ابن عبدالبر نقل کرتے ہیں:
حضرت عمرو بن حزم کے حوالے سے منقول اس خط کو اہلِ علم نے قبول کیا ہے اور اس پر عمل کیا ہے اور یہ اتنا مشہور ہے کہ اس کے لیے کوئی ایک متصل سند پیش کرنا ضروری نہیں ہے' امام مالک' امام شافعی اور امام ابوحنیفہ' ان کے اصحاب' امام سفیان ثوری' امام اوزاعی' امام احمد بن حنبل' امام اسحاق بن راہویہ' امام ابوثور اور امام ابوعبید (نے اسے قبول کیا ہے) اور یہ وہ حضرات ہیں جو اپنے زمانے میں اہل رائے اور اہل حدیث کے امام ہیں۔
اس بارے میں حضرت سعد بن ابی وقاص' حضرت عبداللہ بن عمرو' طاؤس' حسن بصری' امام شعبی' امام قاسم بن محمد' عطاء بن ابی رباح سے بھی روایات منقول ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں' جو تابعین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اور مدینہ منورہ' مکہ مکرمہ' یمن' کوفہ اور بصرہ کے امام مانے جاتے ہیں۔
شیخ اسحاق بن راہویہ نے یہ بات بیان کی ہے: کوئی بھی شخص صرف وضو کی حالت میں قرآن کو پڑھ سکتا ہے (یعنی اسے چھو سکتا ہے) اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں ہے:
''اسے صرف پاک لوگ چھو سکتے ہیں''۔
بلکہ اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: ''قرآن کو صرف پاک شخص چھو سکتا ہے''۔
یہ رائے بھی امام مالک کے قول کی طرح ہے اور اسی مفہوم کی حامل ہے جسے موطأ میں نقل کیا گیا ہے۔
امام شافعی' امام اوزاعی' امام ابوثور اور امام احمد یہ کہتے ہیں: جنابت والا شخص' حیض والی عورت اور بے وضو شخص قرآن کو چھو نہیں سکتے ہیں۔

429- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ اَبِى

۴۲۸- اخرجه عبد الرزاق (۱/۳۴۱- ۳۴۲) رقم (۱۳۲۸)؛ ومن طريقه المصنف هنا؛ ومن طريق المصنف؛ اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۸۷) كتاب الطهارة؛ باب في نهي المحدث عن مس المصحف؛ وسياتي عند المصنف رقم (۴۳۱) من طريق عبد الرزاق؛ نا معمر عن عبد الله ومحمد ابني ابي بكر عن ابيهما ان النبي صلى الله عليه وسلم ...... الحديث-
وقد اخرجه ابن خزيمة (۴/۱۹) رقم (۲۲۶۹) قال: حدثنا عبد الرحمن بن بشر بن الحكم؛ حدثنا عبد الرزاق؛ اخبرنا معمر عن عبد الله بن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده؛ به؛ فلم يرسله؛ ورواه ايضا البيهقي في الخلافيات (۱/۴۹۸) اخبرنا ابو بكر بن الحارث؛ انا ابو محمد بن حيان؛ ثنا محمد بن سهل؛ ثنا ابو مسعود؛ انبا عبد الرزاق؛ به- وفيه: (عن ابيه عن جده)؛ وقد اخرجه ايضا مالك في الموطا (۱/۱۹۹) رقم (۱۴۱)؛ ومن طريقه اخرجه ابو داؤد في المراسيل رقم (۹۳)؛ والبيهقي في المعرفة (۱/۱۸۶) رقم (۱۰۶) عن عبد الله بن ابي بكر ان الكتاب الذي كتبه رسول الله صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم الا يمس القرآن الا طاهر؛ قال البيهقي في المعرفة: (رواه الشافعي عن مالك وهو منقطع؛ وقد رويناه في كتاب السنن موصولا من حديث سليمان بن داؤد عن الزهري عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده؛ عن النبي صلى الله عليه وسلم)- اه- وسياتي حديث سليمان بن داؤد هذا رقم (۴۳۲)-

قال الغماري في تخريج البداية (۱/۴۳۷): (وصححه ابن حبان والحاكم وغيرهما؛ وهو الحق الذي لا يمتري فيه الا متعسف: فانه وان وقع في اسناده اختلاف في الوصل والارسال واضطراب في الرواية؛ الا ان ذلك كله بالنسبة لنسبة عمرو بن حزم؛ والكتاب كان عندهم في بيتهم؛ فكان يروى عن جميعهم؛ ثم هو لشهرته يستغنى فيه عن الاسناد؛ كما قال المحققون من الائمة والحفاظ- ومن راى اسانيده وطرقه وشهرته في كتب الحديث؛ عرف ثبوته وصحته بالضرورة)- اه-

بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ كَانَ فِي كِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حِيْنَ بَعَثَهُ اِلٰى نَجْرَانَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو جو خط لکھا تھا' جب انہیں نجران بھیجا تھا تو اس میں یہ بات بھی تھی' (اس کے بعد حسبِ سابق روایت ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمارة بن عمرو بن حزم انصاری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التهذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۸۱)(۶۲۰۷)۔

430- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوَّابٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَمَسُّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ.

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قرآن کو صرف باوضو شخص چھوئے۔

431- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدِ ابْنَيْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِمَا اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَتَبَ كِتَابًا فِيْهِ وَلَا يَمَسُّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ.

☆☆ عبداللہ بن ابوبکر اور محمد بن ابوبکر اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں خط لکھا تھا' جس میں یہ بات بھی تھی: قرآن کو صرف باوضو شخص چھوئے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ

۴۳۰- اخرجه البيهقي (۸۸/۱) كتاب الطهارة' باب نهي المحدث عن مس المصحف' وفي الخلافيات (۵۰۸/۱- ۵۰۹) من طريق الدارقطني به' واخرجه الطبراني في الكبير (۳۱۳/۱۲-۳۱۴) رقم (۱۳۲۱۷)' واللالكائي في اصول الاعتقاد (۲۴۴/۱) رقم (۵۷۲) من طريق سعيد بن محمد بن ثواب' به- قال الحافظ ابن حجر في التلخيص (۱۳۱/۱): (واسناده لا باس به) وقال الهيثمي في المجمع (۲۷۶/۱): (رواه الطبراني في الكبير والصغير' ورجاله موثقون)- اھ-

۴۳۱ انظر: تخريجه في الحديث (۴۲۸)-

راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 132ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۲۹)(۵۸۰۰)۔

432- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِءٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنِى الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ كِتَابًا فَكَانَ فِيْهِ لَا يَمَسُّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ.

☆☆ ابوبکر بن محمد اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اہلِ یمن کو یہ خط لکھا تھا جس میں یہ بات بھی تھی: قرآن کو صرف باوضو شخص چھوئے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن حمزۃ بن واقد حضرمی، ابوعبدالرحمٰن دمشقی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 183ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۵۲)۔

433- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِىْ عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنِىْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمِنْقَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَبُوْ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهٗ لَا تَمَسَّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا وَاَنْتَ عَلٰى طُهْرٍ قَالَ لَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ سَمِعْتُ جَعْفَرًا يَقُوْلُ سَمِعَ حَسَّانُ بْنُ بِلَالٍ مِّنْ عَآئِشَةَ وَعَمَّارٍ .قِيْلَ لَهٗ سَمِعَ مَطَرٌ مِّنْ حَسَّانَ فَقَالَ نَعَمْ .

☆☆ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا تھا: تم قرآن کو صرف اس وقت چھونا جب تم وضو کی حالت میں ہو۔

۴۳۲- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۰۸) رقم (۱۷۸) من طريق الدارقطني به' وانظر الحديث (۴۲۸)' (۴۳۱)-

۴۳۳- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۵۱۳) رقم (۳۰۳) من طريق الدارقطني' واخرجه الحاكم في المستدرك (۳/۴۸۵)' ومن طريقه البيهقي في الخلافيات (۱/۵۱۰- ۵۱۱) رقم (۳۰۲): انا احمد بن سليمان الفقيه به (بغداد)' ثنا جعفر بن ابي عثمان الطيالسي' به' واخرجه الطبراني في الكبير (۳/۲۲۹) رقم (۳۱۳۵): حدثنا بكر بن مقبل البصري' ثنا اسماعيل بن ابراهيم' به- وقال في الاوسط: (لم يرو هذا الحديث عن مطر الوراق الا سويد ابو حاتم' ولا يروى عن حكيم بن حزام الا بهذا الاسناد)- اه- وقال الحاكم: (صحيح الاسناد ولم يخرجاه)- اه- قال الحافظ في تلخيص الحبير (۱/۲۲۷): (في اسناده سويد ابو حاتم' وهو ضعيف' وذكر الطبراني في الاوسط انه تفرد به' وحسن الحازمي اسناده)- وقال الهيثمي في (المجمع) (۱/۲۷۷): (وفيه سويد ابو حاتم ضعفه النسائي وابن معين في رواية ووثقه في رواية- وقال ابو زرعة: ليس بالقوي' حديثه حديث اهل الصدق)- اه- وسويد هذا: قال فيه الحافظ في التقريب (۱/۳۴۰): (صدوق' سيء الحفظ له اغلاط' وقد افحش ابن حبان فيه القول)- اه- ومطر الوراق ايضا قال فيه الحافظ في التقريب (۲/۲۵۲): (صدوق كثير الخطا' وحديثه عن عطاء ضعيف)- اه-

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن ابوعثمان، ابوفضل طیالسی بغدادی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 282ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التذکرۃ (۲/۶۲۶)۔

○ سوید بن ابراہیم ۔ ندری، ابوحاتم بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 167ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۲۳)(۲۷۰۲)۔

○ حسان بن بلال مزنی، بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۲)(۱۲۰۶)۔

434- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجُنَيْدِ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْاٰدَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُنَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَصْرِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ عُمَرُ مُتَقَلِّدًا السَّيْفَ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ خَتَنَكَ وَاُخْتَكَ قَدْ صَبَوَا فَاَتَاهُمَا عُمَرُ وَعِنْدَهُمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ يُقَالُ لَهُ خَبَّابٌ وَّكَانُوْا يَقْرَءُوْنَ (طه) فَقَالَ اَعْطُوْنِى الْكِتَابَ الَّذِىْ عِنْدَكُمْ فَاَقْرَؤُهُ وَكَانَ عُمَرُ يَقْرَاُ الْكُتُبَ فَقَالَتْ لَهُ اُخْتُهُ اِنَّكَ رِجْسٌ وَّلَا يَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ فَقُمْ فَاغْتَسِلْ اَوْ تَوَضَّاْ فَقَامَ عُمَرُ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ اَخَذَ الْكِتَابَ فَقَرَاَ (طه) اَلْقَاسِمُ بْنُ عُثْمَانَ لَيْسَ بِقَوِيٍّ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ گلے میں تلوار لٹکا کر نکلے تو انہیں بتایا گیا' آپ کے بہنوئی اور آپ کی بہن بے دین ہو گئے ہیں (یعنی اُنہوں نے اسلام قبول کر لیا ہے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان دونوں کے

۴۳۴-اخرجه البيهقي في الكبرىٰ (۸۸/۱) كتاب الطهارة' باب نهي المحدث عن مس المصحف' وفي دلائل النبوة (۲/ ۲۱۹) من طريق اسحاق بن يوسف الازرق' به قريبًا من هذا- ورواه الطبراني في الاوسط كما في مجمع البحرين (۶/ ۲۴۰) رقم (۳۶۵۴): حدثنا احمد' ثنا اسماعيل بن عيسى' ثنا اسحاق بن يوسف الازرق عن القاسم بن عثمان ابو العلاء البصري' عن انس بن مالك؛ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا عشية الخميس فقال: (اللهم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بعمرو بن هشام): فاصبح عمر يوم الجمعة فاسلم- ثم قال الطبراني: (لا يروى عن انس الا بهذا الاسناد' تفرد به اسحاق)- والقاسم: قال العقيلي في الضعفاء (۳/ ۴۸۰): (عن انس لا يتابع على حديثه' حدث عنه اسحاق الازرق احاديث لا يتابع منها على شيء)- اه- قال الذهبي في الميزان (۵/ ۴۵۶): (عن انس قال البخاري: له احاديث لا يتابع عليها- قلت: حدث عن اسحاق الازرق بمتن محفوظ' وبقصة اسلام عمر وهي منكرة جدا)- اه- والقصة رواها ابن اسحاق؛ كما في سيرة ابن هشام (۱/ ۳۶۵-۳۶۸) ومن طريق ابن اسحاق البيهقي في الخلافيات (۱/ ۵۱۶-۵۱۷) رقم (۳۱۰) وفي الدلائل (۲/ ۲۲۱- ۲۲۲) من كلام ابن اسحاق مرسلاً-

پاس آئے' ان دونوں کے پاس اس وقت ایک مہاجر شخص بیٹھا ہوا تھا' جس کا نام حباب تھا۔ یہ لوگ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کر رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے پاس جو یہ کتاب موجود ہے' یہ مجھے بھی دو تاکہ میں اس کو پڑھوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کتاب کو پڑھنا چاہتے تھے لیکن ان کی بہن نے ان سے کہا: آپ ناپاک ہیں' اسے صرف پاکیزہ لوگ چھو سکتے ہیں' اُٹھیں اور غسل کریں یا وضو کریں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُٹھے' انہوں نے وضو کیا' پھر انہوں نے اس تحریر کو لیا اور سورۂ فاتحہ کو پڑھا۔

اس روایت کا راوی قاسم بن عثمان مستند نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبداللہ بن غیلان، ابوبکر خزاز یعرف بالسوسی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 322ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴۴۵/۵)۔

○ قاسم بن عثمان بصری، امام بخاری فرماتے ہیں: انہوں نے ایسی روایات نقل کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴۵۶/۵)۔

435- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فِيْ سَفَرٍ فَقَضٰى حَاجَتَهُ فَقُلْنَا لَهُ تَوَضَّاْ حَتّٰى نَسْاَلَكَ عَنْ اٰيَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ سَلُوْنِيْ فَاِنِّيْ لَسْتُ اَمَسُّهُ فَقَرَاَ عَلَيْنَا مَا اَرَدْنَا وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ مَاءٌ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ خَالَفَهُ جَمَاعَةٌ .

☆☆ علقمہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے' انہوں نے قضائے حاجت کی' ہم نے ان سے کہا: آپ وضو کرلیں تاکہ ہم آپ سے قرآن کی ایک آیت کے بارے میں سوال کریں' تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم مجھ سے سوال کرو' میں قرآن کو چھو تو نہیں رہا' پھر انہوں نے ہمارے سامنے وہ آیت تلاوت کی' جو ہم چاہ رہے تھے اور اس وقت ہمارے اور ان کے درمیان پانی موجود نہیں تھا۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں اور ایک جماعت نے اس سے اختلاف کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلام بن سلیم حنفی (یہ ان ۔ کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوالاحوص کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں

۴۳۵- اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۱۸۳) ومن طريقه البيهقي في الخلافيات (۱/۵۱۴) رقم (۳۰۵) قال: حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب' ثنا العباس بن محمد الدوري' به- قال الحاكم: (هذا حديث صحيح على شرط الشيخين' ولم يخرجاه: لتوقيفه- وقد رواه ايضا جماعة من الثقات عن الاعمش عن ابراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد عن سلمان)- اه- وسياتي بعد هذا على الوجه الذي ذكره الحاكم-

''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 179ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۲۵)(۲۷۱۸)۔

436- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ فَخَرَجَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ لَوْ تَوَضَّاْتَ لَعَلَّنَا اَنْ نَسْاَلَكَ عَنْ اٰيَاتٍ فَقَالَ اِنِّيْ لَسْتُ اَمَسُّهُ اِنَّمَا لَا يَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ فَقَرَاَ عَلَيْنَا مَا شِئْنَا . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ عبدالرحمان بن یزید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے' وہ تشریف لے گئے' انہوں نے قضائے حاجت کی' پھر وہ تشریف لائے تو میں نے عرض کی: اے ابوعبداللہ! اگر آپ وضو کرلیں تو مناسب ہوگا' تاکہ ہم آپ سے کچھ آیات کے بارے میں دریافت کریں' تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں قرآن کو چھو نہیں رہا' اسے صرف باوضو لوگ چھو سکتے ہیں۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) پھر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے وہ آیات تلاوت کیں جو ہم چاہتے تھے۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

437- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَهُ فِيْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ فَقُلْتُ اَيْ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ تَوَضَّاْ لَعَلَّنَا نَسْاَلُكَ عَنْ اٰيٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ سَلُوْنِيْ فَاِنِّيْ لَا اَمَسُّهُ اِنَّهُ لَا يَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ فَسَاَلْنَاهُ فَقَرَاَ عَلَيْنَا قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ . وَالْمَعْنٰى قَرِيْبٌ . كُلُّهَا صِحَاحٌ.

☆☆ عبدالرحمان بن یزید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر میں شریک تھے' وہ تشریف لے گئے' انہوں نے قضائے حاجت کی' پھر وہ تشریف لائے تو میں نے عرض کی: اے ابوعبداللہ! آپ وضو کرلیں تاکہ ہم آپ سے قرآن کی کچھ آیات کے بارے میں دریافت کرلیں' تو انہوں نے فرمایا: تم مجھ سے سوال کرو میں اسے چھو نہیں رہا' اسے صرف باوضو لوگ چھو سکتے ہیں' پھر ہم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے سوالات کیے' اور انہوں نے وضو کرنے سے پہلے ہی ہمارے سامنے کچھ آیات کی تلاوت کی۔

---

۴۳٦ اخرجه البيهقي في الخلافيات (۵۱۳/۱) رقم (۳۰۸)' وفي السنن الكبرى (۸۸/۱) كتاب الطهارة' باب نهي المحدث عن مس المصحف' ورواه ايضا اللالكائي في (شرح اصول اعتقاد اهل السنة) (۳۴۵/۲) رقم (۵۷۵): اخبرنا محمد بن عمر بن حميد' ثنا محمد بن مخلد به' ورواه الحاكم (۱۸۳/۱)' ومن طريقه البيهقي في الخلافيات (۵۱۴/۱) رقم (۳۰٦) قال الحاكم: (حدثناه ابو عبد الله محمد بن عبد الله الصفار' ثنا احمد بن يونس الضبي' ثنا ابو بدر شجاع بن الوليد عن الاعمش' به)- وسياتي عند المصنف رقم (۴۳۷)' ورواه ايضا الحاكم (۱۸۳/۱)' ومن طريقه البيهقي في الخلافيات (۵۱۵/۱) رقم (۳۰۷): اخبرنا ابو الوليد' ثنا الحسن بن سفيان' ثنا محمد بن عبد الله ابن نمير' ثنا ابي وابو معاوية عن الاعمش' به- وهو عند البيهقي ايضا في المعرفة (۱۸۵/۱) من نفس طريق الحاكم- ورواه ابن ابي شيبة (۹۸/۱) رقم (۱۱۰۰): حدثنا ابو معاوية عن الاعمش' به- وسياتي من طريق ابي معاوية عند المصنف رقم (۴۳۷)-

اس روایت کا مضمون قریب قریب ہے' اور تمام اسناد مستند طور پر منقول ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبداللہ بن نمیر ہمدانی کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 234ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۶۲)(۶۰۹۳)۔

438- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ بِنَحْوِهٖ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ عبدالرحمان بن یزید کے حوالے سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عمر بن حفص بن جہم بن واقد کندی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 235ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۲)(۸۳)۔

439- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعَبْسِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ سَلْمَانَ اَنَّهٗ قَرَاَ بَعْدَ الْحَدَثِ .كُلُّهَا صِحَاحٌ.

☆☆ علقمہ اور اسود کے حوالے سے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے بے وضو ہونے کی حالت میں قرآن کی آیت کی تلاوت کی تھی۔ یہ تمام اسناد مستند ہیں۔

46- باب مَا وَرَدَ فِيْ طَهَارَةِ الْمَنِيِّ وَحُكْمِهٖ رَطْبًا وَيَابِسًا.

باب: تر یا خشک منی کے پاک ہونے اور اس کے حکم کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

۴۳۸- رواه الحاكم في المستدرك (۲/۴۷۷): اخبرنا ابو زكريا العنبري' ثنا محمد بن عبد السلام' ثنا اسحاق' انبا جرير عن الاعمش عن ابراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد' قال: كنا مع سلمان...... فذكره نحوه- وقال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين' ولم يخرجاه) ووافقه الذهبي' وانظر الحديث (۴۳۵)' (۴۳۶)' (۴۳۷)-

۴۳۹- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۱/۹۸) رقم (۱۱۰۱): حدثنا وكيع عن سفيان' به-

440- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ .قَالَ اِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُخَاطِ وَالْبُزَاقِ وَاِنَّمَا يَكْفِيكَ اَنْ تَمْسَحَهُ بِخِرْقَةٍ اَوْ بِاِذْخِرَةٍ .لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ اِسْحَاقَ الْاَزْرَقِ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ اَبِى لَيْلٰى ثِقَةٌ فِى حِفْظِهِ شَىْءٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کپڑوں پر منی لگ جانے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ بلغم اورتھوک کی طرح ہے' تمہارے لیے اتنا کافی ہوگا' تم اسے کسی کپڑے یا گھاس کے ذریعے صاف کرلو۔

صرف اسحاق نامی راوی نے اس روایت کو''مرفوع'' روایت کے طور پرنقل کیا ہے۔

توضیح مسئلہ:

منی کی طہارت یا عدم طہارت کے بارے میں اہلِ علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح مسلم کے حاشیہ نگارامام ابوزکریا یحیٰی بن شرف نووی تحریر کرتے ہیں:

امام نوویؒ کا بیان:

اختلف العلماء فی طهارة منی الآدمی فذهب مالك و ابو حنيفة الى نجاسته الاان ابا حنيفة قال يكفی فی تطهيره فركه اذا كان يابسا وهو رواية عن احمد وقال مالك لا بد من غسله رطبا ويابسا وقال الليث هو نجس ولا تعاد الصلاة منه وقال الحسن لا تعاد الصلاة من المنی فی الثوب وان كان كثيرا وتعاد منه فی الجسد وان قل وذهب كثيرون الى ان المنی طاهر روی ذلك عن علی بن ابی طالب وسعد بن ابی وقاص وبن عمر وعائشة وداود واحمد فی اصح الروايتين وهو مذهب الشافعی واصحاب الحديث وقد غلط من اوهم ان الشافعی رحمه الله تعالى منفرد بطهارته ودليل القائلين بالنجاسة رواية الغسل ودليل القائلين بالطهارة رواية الفرك فلو كان نجسا لم يكف فركه كالدم وغيره قالوا ورواية الغسل محمولة على

ا۔ الحاشیة للنووی علی صحیح مسلم 198/3

۴۴۰- اخرجه الطبرانی فی الكبير (۱۱/ ۱۴۸) رقم (۱۱۳۲۱): حدثنا الحسين بن اسحاق التستری: ثنا سعيد بن يحيى الازهر' به- ورواه البيهقی (۲/ ۴۱۸) كتاب الطهارة' باب المنی يصيب الثوب: انبا ابو بكر بن الحارث الفقيه' انبا ابو محمد بن حيان' ثنا عبد الله بن قحطبة: ثنا مريح الخادم' ثنا اسحاق الازرق' به- قال البيهقی: (رواه وكيع عن ابن ابی ليلى موقوفًا على ابن عباس' وهو الصحيح)- اه- وقال الهيثمی فی المجمع (۱/ ۲۸۴): (رواه الطبرانی فی الكبير' وفيه محمد بن عبيد الله العرزمی' وهو مجمع على ضعفه)- اه- قلت: وهذا وهم من الهيثمی - رحمه الله - فانه ليس فی اسناده العرزمی هذا ! فتنبه- والله اعلم- ومحمد بن عبد الرحمن بن ابی ليلى: قال فيه المصنف هنا: (ثقة فی حفظه شیء)' وقال فی السنن ايضًا (۲/ ۲۶۳) (ردیء الحفظ' كثير الوهم)- وقال فيه الحافظ فی التقريب (۲/ ۱۸۴): (صدوق سیء الحفظ جدا)- اه-

الاستحباب والتنزيه واختيار النظافة والله اعلم هذا حكم منى الآدمى ولنا قول شاذ ضعيف ان منى المراة نجس دون منى الرجل وقول اشذ منه ان منى المراة والرجل نجس والصواب انهما طاهران ؎

انسان کی منی کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے' امام مالک اور امام ابوحنیفہ نے اسے نجس قرار دیا ہے' البتہ امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں: اگر وہ خشک ہو چکی ہو تو اسے پاک کرنے کے لیے صرف کھرچ دینا کافی ہے' ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل بھی اس بات کے قائل ہیں۔

امام مالک یہ کہتے ہیں: منی خشک ہو چکی ہو یا تر حالت میں ہو' اسے دھونا ضروری ہے۔

شیخ لیث بن سعد فرماتے ہیں: یہ ناپاک ہوتی ہے (لیکن کپڑے پر اگر یہ لگی ہوئی ہو اور آدمی نے نماز ادا کر لی ہو) تو اب اس نماز کو دُہرایا نہیں جائے گا۔

حسن بصری یہ فرماتے ہیں: کپڑے پر منی لگی ہوئی ہو تو اس نماز کو دُہرایا نہیں جائے گا خواہ وہ زیادہ ہی ہو لیکن اگر وہ جسم پر لگی ہوئی ہو تو اس نماز کو دُہرایا جائے گا خواہ وہ تھوڑی ہی ہو۔

اکثر اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: منی پاک ہوتی ہے۔

یہ روایت حضرت علی بن ابوطالب' حضرت سعد بن ابی وقاص' حضرت عبداللہ بن عمر' سیدہ عائشہ صدیقہ' داؤد ظاہری اور صحیح روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل سے منقول ہے۔

امام شافعی اور علمِ حدیث کے ماہرین بھی اسی بات کے قائل ہیں' اس نے یہ غلط بیان کی ہے جس نے یہ کہا ہے' امام شافعی اسے پاک قرار دینے میں منفرد ہیں۔

جو حضرات اس کے نجس ہونے کے قائل ہیں' انہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں اسے دھونے والی روایت پیش کی ہے' جو حضرات اس کے پاک ہونے کے قائل ہیں' انہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں کھرچ دینے والی روایت پیش کی ہے۔

اگر یہ ناپاک ہوتی تو محض اسے کھرچ دینا کافی نہ ہوتا' جیسے خون وغیرہ کا یہی حکم ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: دھونے والی روایت کو استحباب اور پاک صاف کرنے پر محمول کیا جائے گا کہ انسان نفاست کو اختیار کرے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

یہ حکم مرد کی منی کے بارے میں ہے اور ہمارے ہاں ایک شاذ اور ضعیف قول یہ ہے: عورت کی منی ناپاک ہوتی ہے اور مرد کی منی ناپاک نہیں ہوتی۔

اور اس سے بھی زیادہ شاذ قول یہ ہے: مرد اور عورت دونوں کی منی ناپاک ہوتی ہے' درست یہ ہے: یہ دونوں پاک ہوتی ہیں۔

حافظ ابن حجر کا بیان:

اسی موضوع کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح بخاری کے عظیم شارح حافظ ابن حجر عسقلانی تحریر کرتے ہیں:

لم يخرج البخارى حديث الفرك بل اكتفى بالاشارة اليه فى الترجمة على عادته لانه ورد من حديث

عائشة ايضا كما سنذكره وليس بين حديث الغسل وحديث الفرك تعارض لان الجمع بينهما واضح على القول بطهارة المنى بان يحمل الغسل على الاستحباب للتنظيف لا على الوجوب وهذه طريقة الشافعى واحمد واصحاب الحديث و كذا الجمع ممكن على القول بنجاسته بان يحمل الغسل على ما كان رطبا والفرك على ما كان يابسا وهذه طريقة الحنفية والطريقة الاولى ارجح لان فيها العمل بالخبر والقياس معا لانه لو كان نجسا لكان القياس وجوب غسله دون الاكتفاء بفركه كالدم وغيره[1]

امام بخاری نے کھرچ دینے سے متعلق روایت کونقل نہیں کیا بلکہ ترجمۃ الباب میں اس کی طرف اشارہ کر دیا ہے جیسا کہ ان کا عام معمول ہے کیونکہ اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حدیث منقول ہے جسے ہم عنقریب ذکر کریں گے ویسے بھی دھو دینے اور کھرچ دینے والی روایات میں تعارض نہیں پایا جاتا کیونکہ ان دونوں کو جمع کرنا واضح ہے یعنی آپ اس بات کے قائل ہوں کہ منی پاک ہوتی ہے اور غسل کو استحباب پر محمول کیا جائے تاکہ اچھی طرح صفائی حاصل ہو جائے یہ وجوب کے طور پر نہ ہو یہ امام شافعی امام احمد بن حنبل اور محدثین کا طریقہ ہے۔

اسی طرح اس قول کے مطابق بھی اسے جمع کرنا ممکن ہے کہ اسے نجس قرار دیا جائے اور دھونے کے حکم کو اس صورتِ حال پر محمول کیا جائے جب وہ تر ہو اور کھرچنے کو اس صورتِ حال پر محمول کیا جائے جب وہ خشک ہو چکی ہو۔

یہ احناف کا طریقہ ہے لیکن پہلے والا طریقہ زیادہ قابل ترجیح ہے کیونکہ اس میں حدیث اور قیاس دونوں پر عمل کیا جا رہا ہے اس لیے کہ اگر یہ ناپاک ہوتی تو قیاس کا تقاضا یہ تھا: اسے دھونا لازم ہوتا محض کھرچ دینا کافی نہ ہوتا (جیسا کہ خون وغیرہ کا یہی حکم ہے)۔

علامہ عینیؒ کا تبصرہ:

علامہ ابن حجر کے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

وقال بعضهم لم يخرج البخارى حديث الفرك بل اكتفى بالاشارة اليه فى الترجمة على عادته لانه ورد من حديث عائشة رضى الله تعالى عنها ايضا قلت هذا اعتذار بارد لان الطريقة انه اذا ترجم الباب بشىء ينبغى ان يذكره وقوله بل اكتفى بالاشارة اليه كلام واه لان المقصود من الترجمة معرفة حديثها والا فمجرد ذكر الترجمة لا يفيد شيئا والحديث الذى فى هذا الباب لا يدل على الفرك ولا على غسل ما يصيب من المراة واعتذر الكرمانى عنه بقوله واكتفى بايراد بعض الحديث وكثيرا يقول مثل ذلك او كان فى قصده ان يضيف اليه ما يتعلق به ولم يتفق له او لم يجد رواته بشرطه قلت كل هذا لا يجدى ولكن حبك للشىء يعمى ويصم لم ان بعضهم ذكر فى اول هذا الباب كلاما لا يذكره من له بصيرة وروية وفيه رد لما ذهب اليه الحنفية ومع هذا اخذ كلامه هذا من كلام خطابى مع تغيير وهو انه قال وليس بين حديث

[1] فتح البارى لابن حجر عسقلانى 332/1

الغسل وحديث الفرك تعارض لان الجمع بينهما واضح على القول بطهارة المنى بان يحمل الغسل على الاستحباب للتنظيف لا على الوجوب وهذه طريقة الشافعي واحمد واصحاب الحديث وكذا الجمع ممكن على القول بنجاسته بان يحمل الغسل على ما كان رطبا والفرك على ما كان يابسا وهذه طريقة والطريقة الاولى ارجح لان فيها العمل بالخبر والقياس معا لانه لو كان نجسا لكان القياس وجوب غسله دون الاكتفاء بفركه كالدم وغيره وهم لا يكتفون فيما لا يعفى عنه من الدم بالفرك قلت من هو الذى ادعى تعارضا بين الحديثين المذكورين حتى يحتاج الى التوفيق ولا نسلم التعارض بينهما اصلا بل حديث الغسل يدل على نجاسة المنى بدلالة غسله وكان هذا هو القياس ايضا في يابسه ولكن خص بحديث الفرك وقوله بان يحمل الغسل على الاستحباب للتنظيف لا على الوجوب كلام واه وهو كلام من لا يدرى مراتب الامر الوارد من الشرع فاعلى مراتب الامر الوجوب وادناها الاباحة وهنا لا وجه للثانى لانه عليهم الصلاة والسلام لم يتركه على ثوبه ابدا وكذلك الصحابة من بعده ومواظبته على فعل شىء من غير ترك فى الجملة يدل على الوجوب بلا نزاع فيه وايضا الاصل فى الكلام الكمال فاذا اطلق اللفظ ينصرف الى الكامل اللهم الا ان ينصرف ذلك بقرينة تقوم فتدل عليه حينئذ وهو فحوى كلام اهل الاصول ان الامر المطلق اى المجرد عن القرائن يدل على الوجوب ثم قوله والطريقة الاولى ارجح الخ غير راجح فضلا ان يكون ارجح بل هو غير صحيح لانه قال فيها العمل بالخبر وليس كذلك لان من يقول بطهرة المنى يكون غير عامل بالخبر لان الخبر يدل على نجاسته كما قلنا وكذلك قوله فيها العمل بالقياس غير صحيح لان القياس وجوب غسله مطلقا ولكن خص بحديث الفرك لما ذكرنا فان قلت ما لا يجب غسل يابسه لا يجب غسل رطبه كالمخاط قلت لا نسلم ان القياس صحيح لان المخاط لا يتعلق بخروجه حدث ما اصلا والمنى موجب لاكبر الحدثين وهو الجنابة فان قلت سقوط الغسل فى يابسه يدل

قوله كالدم وغيره الى آخره قياس فاسد لانه لم يات نص بجواز الفرك فى الدم ونحوه وانما جاء فى يابس المنى على خلاف القياس فيقتصر على مورد النص [1]

بعض حضرات (اس سے ابن حجر مراد ہیں) نے یہ بات بیان کی ہے: امام بخاری نے کھرچ دینے سے متعلق روایت نقل نہیں کی ہے بلکہ اس کی طرف ترجمۃ الباب میں اشارہ کر دیا ہے جیسا کہ ان کا عام معمول ہے کیونکہ یہ روایت سیدہ عائشہ کے حوالے سے منقول ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: یہ کوئی قابل ذکر عذر نہیں ہے' کیونکہ طریقہ تو یہ ہے: جب آپ کسی چیز کے بارے میں ترجمۃ الباب قائم کرتے ہیں تو آپ اسے ذکر کریں اور ان صاحب کا یہ کہنا: انہوں نے اس کی طرف اشارہ کر دیا ہے' یہ کافی ہے' یہ مناسب کلام نہیں ہے کیونکہ ترجمۃ الباب کا مقصد یہ ہے کہ اس سے متعلق حدیث کی معرفت حاصل کی جائے' محض ترجمۃ الباب ذکر کر دینا تو کسی چیز کا فائدہ نہیں دیتا اور اس کے بعد اس باب میں جو حدیث ذکر کی گئی ہے وہ نہ تو کھرچنے پر دلالت کرتی ہے اور نہ

[1] عمدۃ القاری' للعینی' 144/3

ہی دھونے پر دلالت کرتی ہے' یعنی وہ چیز جو عورت کے جسم سے (مرد کے جسم پر لگ جاتی ہے)۔

امام کرمانی نے ان کی طرف سے یہ عذر پیش کیا ہے' یہاں پر روایت کے بعض حصے کو نقل کر دینا کافی ہے' بہت سے حضرات نے یہی بات بیان کی ہے یا پھر یہ ہے کہ ان کا مقصد یہ ہوگا کہ وہ اس کی طرف اس چیز کی نسبت کریں جو اس کے متعلق ہے اور اس کے ساتھ اتفاق نہیں ہے' ہوسکتا ہے کہ انہیں اس حوالے سے اپنی شرط کے مطابق راوی نہ ملے ہوں۔

میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بھی کوئی قابل ذکر بات نہیں ہے' کسی چیز کی محبت انسان کو اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے۔

پھر بعض حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے کہ امام بخاری نے اس باب کے آغاز میں کلام ذکر کیا ہے' جسے ایسا کوئی بھی شخص ذکر کرنا پسند نہیں کرے گا جس کے اندر تھوڑی سی بھی سمجھ بوجھ موجود ہو اور اس میں احناف کے مؤقف کی تردید ہے۔

(علامہ عینی کہتے ہیں:) انہوں نے یہ کلام خطابی کے کلام سے نقل کیا ہے اور اس میں تھوڑی سی تبدیلی کر دی ہے' انہوں نے جو یہ کہا ہے کہ دھونے اور کھرچ دینے والی حدیث کے درمیان تعارض نہیں ہے' کیونکہ ان دونوں کو جمع کیا جا سکتا ہے' اس اعتبار سے کہ منی کی طہارت کا فتویٰ دیا جائے اور دھونے والی روایت کو زیادہ صفائی حاصل کرنے کے لیے استحباب پر محمول کیا جائے' اس وجوب پر محمول نہ کیا جائے' امام شافعی' امام احمد بن حنبل اور محدثین کا طریقہ یہی ہے' اسی طرح اس کو جمع کرنا اس حوالے سے بھی ممکن ہے کہ اس کے نجس ہونے کا فتویٰ دیا جائے او دھونے کے حکم کو اس صورت پر محمول کیا جائے جب وہ تر ہو اور کھرچنے کے حکم کو اس صورت پر محمول کیا جائے جب وہ خشک ہو لیکن پہلے والا طریقہ زیادہ قابل ترجیح ہے کیونکہ اس میں خبر اور قیاس دونوں پر عمل کیا جا رہا ہے لیکن گر یہ نجس ہو تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اسے دھونا ضروری ہے محض کھرچ دینا کافی نہ ہو' جیسا کہ خون وغیرہ کا یہی حکم ہے کہ جب وہ اتنی مقدار میں لگا ہوا ہو جو قابل معافی نہ ہو تو وہ اس میں کھرچنے پر اکتفا نہیں کرتے ہیں۔

(علامہ عینی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ وہ شخص کون ہے جو اس بات کا دعوے دار ہے کہ ان دونوں روایات کے درمیان تعارض پایا جاتا ہے تاکہ ان کے درمیان توفیق کی ضرورت محسوس ہو' ہم اپنی اصل کے اعتبار سے ان دونوں کے درمیان تعارض کو تسلیم ہی نہیں کرتے ہیں بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ دھونے والی روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ منی ناپاک ہے کیونکہ دھونا اس بات پر دلالت کرتا ہے اور قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اگر وہ خشک ہو تو بھی یہی حکم ہو' لیکن کھرچنے والی روایت سے اس کی خصوصیت ثابت ہوگئی ہے (کہ اس کو استثنائی طور پر محمول کیا جائے گا)۔

ان کا یہ کہنا کہ دھونے کا حکم کو زیادہ صفائی حاصل کرنے کے لیے استحباب پر محمول کیا جائے گا' وجوب پر محمول نہیں کیا جائے گا' اس کلام میں بھی کوئی پختگی نہیں ہے' اور یہ بات ایسا شخص کہہ سکتا ہے جو شریعت کی طرف سے آنے والے احکام کے مراتب سے واقفیت نہ رکھتا ہو' امر کا سب سے بلند ترین مرتبہ وجوب ہے اور اس کا سب سے کم تر مرتبہ مباح ہونا ہے اور یہاں دوسری صورت کی تو کوئی گنجائش ہی نہیں ہے (یعنی آپ اسے مباح قرار نہیں دے سکتے) کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اسے کبھی بھی اپنے کپڑوں پر لگا نہیں رہنے دیا' اسی طرح آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرام نے بھی یہی طرز عمل اختیار کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ کا کسی بھی فعل پر باقاعدگی اختیار کرنا اور اسے کبھی ترک نہ کرنا' اس بات پر دلالت کرے گا کہ ایسا کرنا واجب ہے

اور اس بارے میں کوئی بھی اختلاف نہیں ہے۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ کلام میں اصل مفہوم کامل مراد ہوتا ہے تو جب لفظ مطلق ہوگا تو اسے کامل مفہوم کی طرف پھیرا جائے گا ماسوائے اس کے کہ کوئی قرینہ اسے کسی دوسرے مفہوم کی طرف لے جائے اور وہ پھر دوسرے مفہوم پر دلالت کر رہا ہو' علم اصول کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ جب کوئی حکم مطلق طور پر منقول ہو' یعنی کسی قرینے کے بغیر ہو تو وہ وجوب پر دلالت کرتا ہے۔

پھر ان کا (یعنی ابن حجر کا) یہ کہنا پہلا طریقہ زیادہ ہے (تو میرے بھائی) وہ تو بھی نہیں ہے چہ جائیکہ آپ اسے زیادہ قرار دیں بلکہ وہ تو صحیح بھی نہیں ہے کیونکہ اس میں انہوں نے یہ کہا ہے: اس میں خبر پر عمل بھی ہو رہا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے اس لیے کہ جو لوگ منی کی طہارت کے قائل ہیں وہ اس خبر پر عمل ہی نہیں کر رہے کیونکہ خبر تو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ ناپاک ہے' جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

اسی طرح ان کا (یعنی ابن حجر کا) یہ کہنا کہ اس میں قیاس پر بھی عمل کیا جا رہا ہے' یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ قیاس تو مطلق طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اسے دھونا لازم ہونا چاہیے' لیکن کھرچنے والی روایت سے اس کا مخصوص ہونا ثابت ہو رہا ہے' جیسا کہ ہم پہلے یہ بت بیان کر چکے ہیں۔

اگر آپ یہ سوال کریں کہ جس چیز کو خشک ہونے کی حالت میں دھونا لازم نہیں ہوتا' اسے تر ہونے کی حالت میں بھی دھونا لازم نہیں ہوتا جیسے بلغم وغیرہ کا حکم ہے تو میں یہ جواب دوں گا کہ ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ یہ قیاس درست ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ بلغم نکلنے کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے (لہٰذا بلغم اور منی کے خروج کا حکم مختلف ہوگا)۔

جبکہ منی کے خروج کی وجہ سے غسل کرنا لازم ہو جاتا ہے اور یہ حکم جنابت کا ہے۔

اگر آپ یہ کہیں کہ خشک منی کو دھونے کے حکم کا ساقط ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے جو ابن حجر نے کہی ہے کہ یہ خون کی طرح ہے تو یہ قیاس بھی درست نہیں ہوگا' اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی کوئی روایت منقول نہیں ہے جو خون کو کھرچ دینے کے بارے میں ہو' یہ روایت صرف خشک منی کے بارے میں منقول ہے اور کیونکہ یہ خلافِ قیاس ہے لہٰذا یہ اپنی اصل تک مخصوص رہے گی' (اس کے علاوہ اس کے بارے میں حکم نہیں دیا جائے گا)۔

441- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ اِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ النُّخَامَةِ وَالْبُزَاقِ اَمِطْهُ عَنْكَ بِاِذْخِرَةٍ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کپڑوں پر منی لگ جانے کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے یہ

۴۴۱- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۴۱۸) كتاب الصلوة' باب المني يصيب الثوب: انبا يحيى بن ابراهيم بن محمد بن يحيى المزكي' ثنا ابو العباس محمد بن يعقوب' انبا الربيع بن سليمان' انبا الشافعي' انبا سفيان عن عمرو بن دينار' وابن جريج كلاهما يخبره عن عطاء عن ابن عباس ...... فذكره بنحوه- ورواه الطحاوي في شرح معاني الآثار (۱/۵۲): حدثنا سليمان بن شعيب' قال: ثنا عبد الرحمن' قال: ثنا شعبة' عن عمرو بن دينار عن عطاء عن ابن عباس' ورواه ايضا في (شرح المعاني) (۱/۵۲): حدثنا حسين بن نصر' قال: ثنا ابو نعيم' قال: ثنا سفيان عن حبيب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس مختصراً- قال البيهقي: (وقد روي مرفوعاً' ولا يصح رفعه)- اه-

بات فرمائی ہے: یہ بلغم اورتھوک کی طرح ہے تم اسے گھاس کے ذریعے صاف کرلو۔

442- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا كَانَ يَابِسًا وَاَغْسِلُهُ اِذَا كَانَ رَطْبًا.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیتی تھی' جب وہ خشک ہوتی تھی اوراگر وہ تر ہوتی تھی تو میں اسے دھولیتی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زید بن ابوالزرقاء یزید ثعلبی، موصلی، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 194ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۳)(۲۱۵۰)۔

○ عمرو بن میمون بن مہران جزریپ، ابوعبداللہ وابوعبدالرحمٰن، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 147ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے بلاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۴۶)(۵۱۵۶)۔

○ سلیمان بن یسار ہلالی، مدنی، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۱۴)(۲۶۳۴)

443- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنْتُ لَاَتَّبِعُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

٤٤٢- اخرجه ابو عوانة (١/٢٠٤) من طريق الاوزاعي عن يحيى عن عمرة عن عائشة' ورواه البيهقي في الكبرٰى (٢/٤١٧) كتاب الصلوٰة' باب المني يصيب الثوب من طريق الشافعي' انبا عمرو بن ابي سلمة عن الاوزاعي عن يحيى بن سعيد عن القاسم عن عائشة...... فذكره' ثم قال: (وقيل: عن بشر بن بكر عن الاوزاعي عن يحيى عن عمرة عن عائشة-رضي الله عنها-)- وسياتي من طريق سليمان بن يسار عنها-

٤٤٣- اخرجه البخاري (١/٤٤٥) كتاب الوضوء' باب غسل المني' الحديث (٢٢٩)' واطرافه في (٢٣٠)' (٢٣١)' (٢٣٢)' ومسلم (٢/٢٠٠) كتاب الطهارة' باب حكم المني' الحديث (٢٨٩)' وابو داؤد (١/١٠٢) كتاب الطهارة' باب المني يصيب الثوب' الحديث (٣٧٣)' والترمذي (١/٢٠١) كتاب الطهارة' باب غسل المني من الثوب' الحديث (١١٧)' والنسائي (١/١٥٦) كتاب الطهارة' باب غسل المني من الثوب' وابن ماجه (١/١٧٨) كتاب الطهارة' باب المني يصيب الثوب' الحديث (٥٣٦)' واحمد في المسند (٦/٤٧' ١٤٢' ٢٣٥)' وابو عوانة في صحيحه (١/٢٠٤)' وابن حبان في صحيحه (٤/٢٢٠) رقم (١٣٨١)' (١٣٨٢) وابن خزيمة في صحيحه رقم (٢٨٧)' والبيهقي في الكبرٰى (٢/٤١٨-٤١٩) كتاب الصلوٰة' باب الاختيار في غسل المني تنظفاً' والبغوي في شرح السنة رقم (٧٩٧)- كلهم من طريق عمرو ابن ميمون عن سليمان بن يسار' به-

وَسَلَّمَ) فَاغْسِلُهُ .صَحِيْحٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اگر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں (منی کا) داغ دیکھتی تھی تو اسے دھو دیتی تھی۔ یہ روایت مستند ہے۔

444- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهُ مَنِيٌّ غَسَلَهُ ثُمَّ يَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى بُقْعِهِ مِنْ اَثَرِ الْغَسْلِ فِىْ ثَوْبِهِ .صَحِيْحٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر منی لگ جاتی تو آپ اسے دھو لیتے اور نماز کے لیے تشریف لے جاتے' جب کہ آپ کے کپڑے پر دھونے کے اثر کے نشان میں دیکھ رہی ہوتی تھی۔

445- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا الْمُتَوَكِّلُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ اُمِّ الْقَلُوْصِ عَمْرَةَ الْغَاضِرِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَرٰى عَلَى الثَّوْبِ جَنَابَةً وَّلَا الْاَرْضِ جَنَابَةً وَّلَا يُجْنِبُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ .لَا يَثْبُتُ هٰذَا .اُمُّ الْقَلُوْصِ لَا تَثْبُتُ بِهَا حُجَّةٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ سمجھتے تھے' کپڑے کو جنابت لاحق نہیں ہوتی' زمین کو جنابت لاحق نہیں ہوتی اور کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو جنبی نہیں کرتا۔

یہ روایت ثابت نہیں ہے' اس روایت کی راوی اُم قلوص نامی خاتون کو مستند تسلیم نہیں کیا گیا۔

47- باب الْجُنُبُ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ اَوْ يَاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ كَيْفَ يَصْنَعُ

باب: جب جنبی شخص سونے' کھانے یا پینے کا ارادہ کرے تو وہ کیا کرے؟

446- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ

۴۴۵-وعمرة الغاضرية ام القلوص: قال الحافظ في التقريب (۶۰۷/۲): (عن عائشة' وعنها المتوكل بن الفضل في الدارقطني)- اھ- وانظر الحديث رقم (۳۹۲)-

۴۴۶-اخرجه احمد (۹۱/۶)' من طريق ابن لهيعة' عن ابي الاسود' عن عروة' عن عائشة بلفظ: (من اراد ان ينام وهو جنب' فليتوضا وضوءه للصلوة) وهو عند الاكثرين بدون هذه الزيادة' فقد اخرجه احمد (۳۶/۶)' والبخاري (۳۹۲/۱) كتاب الغسل' باب كينونة الجنب في البيت اذا توضا قبل ان يغتسل' الحديث (۲۸۶)' ومسلم (۲۴۸/۱) كتاب الحيض' باب جواز نوم الجنب' الحديث (۳۰۵/۲۱)' وابو داؤد (۱۵۰/۱-۱۵۱) كتاب الطهارة' باب الجنب ياكل' الحديث (۲۲۲)' والنسائي (۱۳۹/۱) كتاب الطهارة' باب وضوء الجنب اذا اراد ان ينام' وابن ماجه (۱۳۹/۱) كتاب الطهارة' باب من قال: لا ينام الجنب حتى يتوضا وضوءه للصلوة' الحديث (۵۸۴)' والدارمي (۱۰۸/۲) كتاب الاطعمة' باب في الجنب ياكل من حديث ابي سلمة عنها: (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد ان ينام وهو جنب توضا وضوءه للصلوة قبل ان ينام)- ولفظ البخاري' عن ابي سلمة' قال: (سالت عائشة: اكان النبي صلى الله عليه وسلم يرقد وهو جنب؟ قالت: نعم' ويتوضا)- وفي رواية له من حديث عروة عنها قالت: (كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان ينام وهو جنب غسل فرجه' وتوضا للصلوة)-

اَبِیْ سَلَمَةَ اَوْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَاَرَادَ اَنْ يَّنَامَ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ اَكَلَ . صَحِيْحٌ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنابت لاحق ہوتی اور آپ سونے کا ارادہ کرتے تو آپ نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے' لیکن اگر اس حالت میں کچھ کھانے کا ارادہ کرتے تو آپ اپنی دونوں ہتھیلیاں دھو کر کھا لیتے۔ یہ روایت مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ طلحہ بن یحییٰ بن نعمان بن ابوعیاش زرقی، انصاری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۶۵)(۳۰۵۴)۔

447- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَاَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّطْعَمَ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ اَكَلَ .صَحِيْحٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تو آپ نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے اور اگر (جنابت کی حالت میں) کچھ کھانے کا ارادہ کرتے تو دونوں ہاتھ دھو کر وہ چیز کھا لیتے۔ یہ روایت مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسماعیل بن سالم، ابوجعفر صائغ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 276ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲/۳۸)۔

○ ابراہیم بن منذر بن عبد اللہ بن منذر بن مغیرۃ بن عبد اللہ بن خالد بن حزام اسدی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 236ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۱۶)(۲۵۵)۔

○ انس بن عیاض بن ضمرۃ، ابوعبد الرحمٰن لیثی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ

راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اُن کا انتقال 200ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۵۴)(۵۶۹)۔

448- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ وَكَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّطْعَمَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ كَفَّيْهِ وَمَضْمَضَ فَاهُ ثُمَّ طَعِمَ ۔صَحِيْحٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تو سونے سے پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے اور اگر کچھ کھانے کا ارادہ کرتے جبکہ آپ جنابت کی حالت میں ہوتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ دھو لیتے اور کلی کر کے وہ چیز کھا لیتے۔

یہ روایت مستند ہے۔

48- باب نَسْخِ قَوْلِهٖ اَلْمَاءُ مِنَ الْمَآءِ .

باب: صرف انزال کی وجہ سے غسل لازم ہونے کا حکم منسوخ ہے

449- حَدَّثَنَا الْقَاضِىْ اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ بُجَيْرٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ الْحَلَبِىُّ عَنْ مُحَمَّدٍ اَبِىْ غَسَّانَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِىْ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ اَنَّ الْفُتْيَا الَّتِىْ كَانُوْا يُفْتُوْنَ اَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَآءِ كَانَتْ رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِىْ بَدْءِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ اَمَرَنَا بِالْاِغْتِسَالِ بَعْدُ ۔صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بیان کی ہے: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں: انزال کی وجہ سے غسل لازم ہوتا ہے (حالانکہ درحقیقت) یہ ایک رخصت تھی' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے ابتدائی زمانے میں عطاء کی تھی' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں غسل کرنے کا حکم دیا۔

یہ روایت مستند ہے۔

۴۴۹- اخرجه ابو داؤد (۱/ ۱۴۷) كتاب الطهارة' باب في الاكسال' الحديث (۲۱۵)' وابن ابي شيبة (۱/ ۸۹) كتاب الطهارة' باب من قال: اذا التقى الختانان فقد وجب الغسل' واحمد (۵/ ۱۱۵)' والدارمي (۱/ ۱۹۴) كتاب الطهارة' باب الماء من الماء' والترمذي (۱/ ۱۸۳-۱۸۴): كتاب الطهارة' باب ما جاء ان الماء من الماء' الحديث (۱۱۰)' وابن ماجه (۱/ ۲۰۰) كتاب الطهارة' باب الماء من الماء' الحديث (۶۰۹)' وابن الجارود ص (۴۰) كتاب الطهارة' باب في الجنابة والتطهر لها' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۵۷) كتاب الطهارة' باب الذي يجامع ولا ينزل' والبيهقي (۱/ ۱۶۵) كتاب الطهارة' باب وجوب الغسل بالتقاء الختانين' وابن خزيمة (۱/ ۱۱۲) كتاب الطهارة' باب ذكر نسخ اسقاط الغسل في الجماع من غير امناء (۱۷۷)' الحديث (۲۲۵)' وابن حبان (موارد الظمآن الى زوائد ابن حبان) ص (۸۰) كتاب الطهارة' باب ما يوجب الغسل' الحديث (۲۲۸)' وقال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح' وصححه ابن خزيمة' وابن حبان' لكنه وقع عندهم عن الزهري عن سهل)-

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن مالک بن نجار کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج سے ہے۔
حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی دو کنیتیں ہیں۔ ان کی ایک کنیت ''ابوالمنذر'' ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجویز کی تھی۔
ان کی دوسری کنیت ابوطفیل ہے۔ یہ کنیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تجویز کی تھی کیونکہ ان کے ایک صاحب زادے کا نام طفیل تھا۔
حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں یہ فرمایا ہے: ''اُبی'' ہی تمام مسلمانوں کے سردار ہیں۔
حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے لوگوں میں صحابہ کرام میں سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما شامل ہیں جبکہ ان کے علاوہ عبداللہ بن خطاب' حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے طفیل' نے بھی ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب میں احادیث بھی منقول ہیں جیسا کہ ایک روایت کے مطابق:
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے سورہ ''لم یکن'' کی تلاوت کروں' حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ (خوشی کی وجہ سے) رونے لگے۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بارے میں مؤرخین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔
بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے ۲۲ ہجری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں انتقال کیا۔
جبکہ بعض حضرات کے بیان کے مطابق ان کا انتقال ۳۰ ہجری میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ہوا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن مہران جمال ابوجعفر رازی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 239ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۹۰۰) (۶۳۶۳)۔

طبقات ابن سعد (498/3) طبقات خلیفہ بن خیاط (ص 88) التاریخ الکبیر (39/2) الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم (29/2) المعرفۃ والتاریخ للفسوی (315/1) معجم الصحابۃ للبغوی (ق 1/1) الثقات لابن حبان (5/3) المستدرک للحاکم (302/3) معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم (163/2) المعجم الکبیر للطبرانی (197/1) الاستیعاب لابن عبد البر (65/1) تہذیب الکمال للمزی (262/2) اسد الغابۃ (61/1) سیر اعلام النبلاء (389/1) تذکرۃ الحفاظ (187/1) تجرید اسماء الصحابۃ (52/1) الکاشف (52/1) الاصابۃ (16/1) التہذیب (187/1) التقریب (ص 96) الریاض المستطابۃ (ص 27)

توضیح مسئلہ:

غسل کے وجوب کے لئے انزال ہونا شرط ہے' اس حکم کے بارے میں اہلِ علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے امام ترمذیؒ تحریر کرتے ہیں:

امام ترمذیؒ کا بیان:

وانما كان الماء من الماء في اول الاسلام ثم نسخ بعد ذلك وهكذا روى غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم: ابى بن كعب و رافع بن خديج والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم: على انه اذا جامع الرجل امراته في الفرج وجب عليهما الغسل وان لم ينزلا [۱]

انزال کی وجہ سے غسل لازم ہونے کا حکم اسلام کے ابتدائی زمانے میں تھا' اس کے بعد اسے منسوخ کر دیا گیا' کئی صحابہ کرام نے اس بات کو بیان کیا ہے' جن میں حضرت اُبی بن کعب اور حضرت رافع بن خدیج شامل ہیں۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' یعنی جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ اس کی شرم گاہ میں صحبت کرتا ہے تو اب ان دونوں پر غسل لازم ہو جاتا ہے خواہ ان دونوں کو انزال نہ ہوا ہو۔

مصنف عبدالرزاق کی روایت:

اسی حوالے سے روایت نقل کرتے ہوئے امام عبدالرزاق نے اپنی سند کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ معمر یہ کہتے ہیں:

عبد الرزاق عن معمر قال اخبرني من سمع ابا جعفر يقول كان المهاجرون يامرون بالغسل وكانت الانصار يقولون الماء من الماء فمن يفصل بين هؤلاء وقال المهاجرون اذا مس الختان الختان فقد وجب الغسل فحكموا بينهم على بن ابى طالب فاختصموا اليه فقال ارايتم لو رايتم رجلا يدخل ويخرج ايجب عليه الحد قال فيوجب الحد ولا يوجب عليه صاعا من ماء فقضى للمهاجرين فبلغ ذلك عائشة فقالت ربما فعلنا ذلك انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم فقمنا واغتسلنا [۲]

انہوں نے امام ابوجعفر (یعنی حضرت امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: مہاجرین ایسی صورت میں غسل کرنے کا حکم دیتے تھے اور انصار کا یہ کہنا تھا کہ غسل اس وقت لازم ہوتا ہے جب انزال ہو جائے تو ان حضرات نے یہ فیصلہ کیا کہ اس بارے میں کسی کو ثالث تسلیم کیا جائے کیونکہ مہاجرین یہ کہتے ہیں کہ محض شرم گاہ کے ملنے کی وجہ سے غسل لازم ہو جاتا ہے تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو انہوں نے اپنے درمیان ثالث تسلیم کیا' ان لوگوں نے اپنا مقدمہ ان کے سامنے پیش کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر ایک شخص کسی عورت کی شرم گاہ میں (زنا کے طور پر اپنی شرم گاہ کو داخل کر لیتا ہے اور اسے باہر نکال لیتا ہے' یعنی اسے انزال نہیں ہوتا) تو کیا اس شخص پر حد لازم ہو گی' (پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ

---

[۱] جامع ترمذی' ترمذی ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب ما جاء: ان الماء من الماء

[۲] مصنف عبدالرزاق ﴿کتاب الطہارۃ﴾ ﴿باب ما یوجب الغسل﴾ 249/1

نے ارشاد فرمایا:) یہ چیز حد کو تو لازم کر دیتی ہے لیکن پانی کے ایک صاع یعنی غسل کرنے کو لازم نہیں کرتی ہے' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

جب اس بات کی اطلاع سیدہ عائشہ کو ملی تو انہوں نے یہ بات بیان کی کہ بعض اوقات میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسی صورتِ حال سے دوچار ہوتے تھے تو ہم بعد میں غسل کرلیا کرتے تھے۔

450- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ سَاَلْتُ عُرْوَةَ عَنِ الَّذِيْ يُجَامِعُ وَلَايُنْزِلُ فَقَالَ قَوْلُ النَّاسِ اَنْ يَّاْخُذُوا بِالْآخِرِ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَحَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَلَايَغْتَسِلُ وَذٰلِكَ قَبْلَ فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ اغْتَسَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَمَرَ النَّاسَ بِالْغُسْلِ .

☆☆ زہری بیان کرتے ہیں: میں نے عروہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو صحبت کرتا ہے' لیکن اسے انزال نہیں ہوتا تو عروہ نے جواب دیا: لوگوں کی رائے یہ ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری حکم کو اختیار کرتے ہیں۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ایسا ہی کیا کرتے تھے اور غسل نہیں کرتے تھے' لیکن یہ مکہ فتح ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ اس کے بعد آپ نے غسل کرنا شروع کیا اور لوگوں کو بھی (ایسی صورتحال میں) غسل کرنے کی ہدایت کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حمزۃ بن عباس بن حازم، ابوعلی مروزی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۷۹/۸)۔

○ عبد اللہ بن عثمان بن جبلۃ ابن ابورواد: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 221ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۲۵، ۵۲۶) (۲۴۸۸)۔

○ محمد بن میمون، مروزی ابوحمزۃ سکری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 167ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب''

۴۵۰- اخرجه ابن حبان في صحيحه (۳/ ۴۵۴-۴۵۵) رقم (۱۱۸۰) ومن طريقه الحازمي في الاعتبار ص (۱۲۹) ورواه العقيلي في الضعفاء الكبير (۳۰۷/۱) في ترجمة حسين ابن عمران الجهني' كلهم من طريق ابي حمزة: محمد بن ميمون' نا الحسين بن عمران' به- قال العقيلي: (حسين بن عمران الجهني: قال البخاري: لا يتابع على حديثه' ومن حديثه...... ثم ساق له هذا الحديث - ثم قال: والحديث في الغسل لالتقاء الختانين ثابت عن النبي - عليه السلام - من غير هذا الوجه)- اه - وقال الحازمي في الاعتبار: (هذا حديث قد حكم ابو حاتم ابن حبان بصحته' واخرجه في صحيحه' غير ان الحسين بن عمران قد ياتي عن الزهري بالمناكير' وقد ضعفه غير واحد من اصحاب الحديث- وعلى الجملة الحديث بهذا السياق فيه ما فيه' ولكنه حسن جيد في الاستشهاد)- اه-

از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۱۲/۲)۔

○ حسین بن عمران جہنی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۷۸/۱)۔

49- باب نَجَاسَةِ الْبَوْلِ وَالامَرِ بِالتَّنَزُّهِ مِنْهُ وَالْحُكْمِ فِيْ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

باب: پیشاب کا ناپاک ہونا اور اس سے بچنے کا حکم اور جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے' ان کے پیشاب کا حکم

451- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَوْكَرِ بْنِ رَافِعٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الضَّرِيْرُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ اَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَنَا عَلٰى بِئْرٍ اَدْلُو مَاءً فِيْ رِكْوَةٍ لِي فَقَالَ يَا عَمَّارُ مَا تَصْنَعُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ وَاُمِّي اَغْسِلُ ثَوْبِيْ مِنْ نُخَامَةٍ اَصَابَتْهُ فَقَالَ يَا عَمَّارُ اِنَّمَا يُغْسَلُ الثَّوْبُ مِنْ خَمْسٍ مِّنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالْقَيْءِ وَالدَّمِ وَالْمَنِيِّ يَا عَمَّارُ مَا نُخَامَتُكَ وَدُمُوْعُ عَيْنَيْكَ وَالْمَاءُ الَّذِيْ فِيْ رِكْوَتِكَ اِلَّا سَوَاءٌ .

۴۵۱- اخرجه ابو يعلي في مسنده (۱۸۵/۳-۱۸۶) رقم (۱۶۱۱)، والبزار (۱۳۱/۱) رقم (۲۴۸- كشف)، والطبراني في الاوسط والكبير كما في مجمع الزوائد (۲۸۸/۱)، وابن عدي في الكامل (۹۸/۲) في ترجمة ثابت بن حماد، كلهم من طريق ثابت بن حماد ابو زيد، حدثنا علي بن زيد، به، ولفظه عند ابي يعلي: (مربي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اسقي ناقة لي ...)- وعند ابن عدي نحوه- ولفظ البزار: (اتى علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا على بئر ادلو ماء في ركوة لي ...... فذكره- ولم يذكر (المني)، ولفظ الطبراني: (رآني رسول الله وانا اسقي رجلين من ركوة بين يدي)، قال ابن عدي: (ولا اعلم روى هذا الحديث عن علي بن زيد غير ثابت بن حماد هذا)- اه- وقال البزار: (وثابت بن حماد لا نعلم روى الا هذا)- وقال الهيثمي في المجمع (۲۸۸/۱): (ومدار طرقه عند الجميع على ثابت بن حماد وهو ضعيف جدا)- اه- وقد علقه البيهقي في الكبرى (۱۴/۱)، ثم قال: (هذا باطل لا اصل له: علي بن زيد غير محتج به، وثابت بن حماد متهم بالوضع)- اه-

قال الزيلعي في نصب الراية (۲۱۱/۱): (و اعلم اني وجدت الحديث في نسختين صحيحتين من مسند البزار: من رواية ثابت بن حماد، وليس فيه المني، وانما قال: انما يغسل الثوب من الغائط، والبول، والقيء، والدم)- انتهى- قال البزار: وثابت بن حماد كان ثقة، ولا يعرف انه روى غير هذا الحديث)- انتهى- نقل البزار ذلك عن شيخ شيخه ابراهيم بن زكريا، وقال البيهقي في (سننه الكبرى) في (باب التطهير بالماء دون المائعات): (و اما حديث عمار بن ياسر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له: (يا عمار، ما نخامتك ......) الى آخره، فهو باطل لا اصل له، انما رواه ثابت بن حماد عن علي بن زيد عن ابن المسيب عن عمار- وعلي بن زيد غير محتج به، وثابت بن حماد متهم بالوضع)- انتهى- وكان البيهقي -رحمه الله- توهم ان تشبيه النخامة في الحديث بالماء في الطهورية، وليس كذلك، وانما التشبيه في الطهارة، اي: النخامة طاهرة لا يغسل الثوب منها، وانما يغسل من كذا وكذا، ولفظ الحديث يدل عليه، اذ لا يلزم من تشبيه شيء بشيء استواؤهما من كل الوجوه: فصح ان ما قاله غير ظاهر، وعلي بن زيد روى له مسلم مقرونا بغيره، وقال العجلي: لا باس به، وفي موضع آخر قال: يكتب حديث، وروى له الحاكم في (المستدرك)، وقال الترمذي: صدوق- وثابت هذا: قال شيخنا علاء الدين: ما رايت احدا بعد الكشف التام جعله متهما بالوضع غير البيهقي، وقد ذكره في (كتاب المعرفة) في هذا الحديث، ولم ينسبه الى الوضع، وانما حكى فيه قول الدارقطني- وقول ابن عدي المتقدمين- والله اعلم- اه-

لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ ثَابِتِ بْنِ حَمَّادٍ وَّهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا وَابْرَاهِيمُ وَثَابِتٌ ضَعِيفَانِ.

☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' میں اس وقت ایک کنوئیں کے کنارے ایک ڈول سے پانی نکال رہا تھا' آپ نے فرمایا: اے عمار! کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں اپنے کپڑے پر لگی ہوئی بلغم کو دھونا چاہ رہا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمار! کپڑے کو پانچ وجہ سے دھویا جاتا ہے: پاخانہ لگا ہو' پیشاب لگا ہو' قے لگی ہو' خون لگا ہو یا منی لگی ہو۔ اے عمار! تمہاری بلغم' تمہارے آنسو اور تمہاری چھاگل میں موجود پانی ایک جیسی حیثیت رکھتے ہیں۔

اس روایت کو صرف ثابت بن حماد نے نقل کیا ہے اور یہ بہت زیادہ ضعیف ہے۔ اس روایت کے دو راوی ابراہیم اور ثابت دونوں ضعیف ہیں۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بن عامر بن مالک بن کنانہ بن قیس بن حصین۔

ان کی کنیت ''ابو یقظان'' تھی۔

یہ ان حضرات میں سے ایک ہیں جنہوں نے بالکل ابتداء میں اسلام قبول کیا تھا۔

ایک روایت کے مطابق حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تھا' اس وقت تیس کے قریب لوگ مسلمان ہوئے تھے۔ یہ ان کے والد اور ان کی والدہ سب سابقون الاوّلون میں سے ہیں۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے اس وقت اسلام قبول کیا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم میں روپوشی کی زندگی گزار رہے تھے۔ یہ اور حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ ایک ہی موقع پر مسلمان ہوئے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ کو دار ارقم کے دروازے پر دیکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں موجود تھے تو میں نے صہیب سے پوچھا تم یہاں کیوں کھڑے ہو۔ اس نے دریافت کیا تم یہاں کیوں آئے ہو۔ میں نے جوابدیا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں اور ان کی بات سنوں تو وہ بولے: میں بھی یہی چاہتا ہوں۔

پھر یہ دونوں حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسلام کی دعوت دی اور

طبقات ابن سعد (231,217/2) وتهذيب التهذيب (257—256/4) والتقريب (ص 408) وتذهيب تهذيب الكمال (261/2) والاصابة (274'273/4) والثقات (302-301/3) والتاريخ الكبير (26-25/7) والاستيعاب (231-227/3) والرياض المستطابة (ص 211) والمصباح المضي (75/1) والتحفة اللطيفة (286/3) وتجريد اسماء الصحابة (394/1) واصحاب بدر (ص 111) والكاشف (301/2) والجرح والتعديل (389/6) وتاريخ الاسلام (346/3) وصفة الصفوة (442/1) والازمنة التاريخ الاسلامي (794/1) وبقي بن مخلد (ص 54) والبداية والنهاية (312/7) والزهد الوكيع (ص 141) سير اعلام النبلاء (406/1) اسد الغابة (ت 3804)

انہوں نے فوراً اسلام قبول کر لیا۔

ایک روایت میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی (جب میں نے اسلام قبول کیا) تو اس وقت آپ کے ساتھ صرف پانچ غلام' دو خواتین اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

مجاہد بیان کرتے ہیں' سب سے پہلے جن لوگوں نے اپنے اسلام کا اظہار کیا وہ یہ سات آدمی ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ' حضرت خباب رضی اللہ عنہ' حضرت عمار رضی اللہ عنہ' حضرت صہیب رضی اللہ عنہ' حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ۔

ایک روایت میں یہ بات منقول ہے۔ ایک مرتبہ مشرکین نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر مارنا شروع کیا اور یہ اصرار کیا کہ وہ انہیں اس وقت تک نہیں چھوڑیں گے جب تک وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برائی بیان نہ کریں اور ان کے باطل معبودوں کی تعریف نہ کریں۔ جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ایسا کر لیا تو مشرکین نے انہیں چھوڑ دیا۔ جب یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حال احوال دریافت کیے تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بہت بری خبر ہے۔ میں اس وقت صرف اس وجہ سے زندہ بچا ہوں کہ میں نے آپ کی (نہ چاہتے ہوئے) برائی بیان کی اور ان کے باطل معبودوں کی تعریف کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے دل کی کیفیت کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: دل تو ایمان پر قائم ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر (کوئی مسئلہ نہیں ہے)۔ محدثین نے یہ بات بیان کی ہے قرآن کی یہ آیت حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے نازل ہوئی ہے۔

''جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرے۔ البتہ اگر اسے مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان کے بارے میں مضبوط ہو (تو حکم مختلف ہوگا)''۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تھی اور انہیں غزوۂ بدر' غزوۂ اُحد' غزوۂ خندق' بیعت رضوان وغیرہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل میں بہت سی احادیث منقول ہیں۔ جیسا کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگو! میرے بعد ابوبکر اور عمر کی پیروی کرنا' عمار کے طریقے کو سیکھنا اور ابن اُمّ عبد (عبداللہ بن مسعود) کے حکم پر عمل کرنا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ میرے اور عمار کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ میں نے انہیں کوئی سخت بات کہہ دی۔ عمار میری شکایت کرنے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ اس وقت میری شکایت کر رہے تھے تو میں نے سخت لہجے میں پھر کوئی بات کہہ دی۔ تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ رونے لگے اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ خالد کو دیکھ رہے ہیں کہ ان کا رویہ میرے ساتھ کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور ارشاد فرمایا: جو شخص عمار سے دشمنی رکھے اللہ تعالیٰ بھی اس سے دشمنی رکھے اور جو شخص عمار سے بغض رکھے' اللہ تعالیٰ بھی اس کو ناپسند بنا دے۔ (عمار اس دوران اٹھ کر جا چکے تھے)۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اس وقت مجھے دنیا میں سب سے محبوب یہ بات تھی کہ کسی طرح عمار مجھ سے راضی ہو جائیں۔ لہٰذا میں ان کے پیچھے گیا' ان سے ملا (ان سے معافی مانگی) تو وہ مجھ سے راضی ہو گئے۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

عمار کے سامنے جب بھی کوئی دو باتیں پیش کی جائیں تو وہ اس کو اختیار کرتا ہے جو ہدایت پر مبنی ہو۔

بعض حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ چاشت کے وقت وہاں پہنچے۔ اس وقت حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے یہ مشورہ دیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی ایسی جگہ بنائیں جہاں آپ دوپہر کے وقت سائے میں آرام سے بیٹھیں اور آپ نماز بھی وہاں ادا کریں چنانچہ چند پتھر جمع کر کے مسجد قباء کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ اسلام میں قائم کی جانے والی سب سے پہلی مسجد ہے اور اس کا مشورہ دینے والے حضرت عمار بن یاسر تھے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل میں دیگر بہت سی روایات منقول ہیں۔ جیسا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ انہوں نے اہل کوفہ کے نام خط میں یہ لکھا تھا:

''اما بعد! تم یہ بات جان لو کہ میں عمار بن یاسر کو تمہارا گورنر اور عبداللہ بن مسعود کو ان کا وزیر بنا کر اور تمہارا معلم مقرر کر کے بھیج رہا ہوں۔ یہ دونوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ اصحاب میں سے ایک ہیں۔ تم نے ان دونوں کی پیروی کرنی ہے''۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ۹۰ سال سے زیادہ عمر میں جنگ صفین کے دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں انہی کپڑوں میں دفن کیا جن میں وہ شہید ہوئے تھے اور انہیں غسل نہیں دیا۔ البتہ ان کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ گندمی رنگت کے مالک تھے۔ آپ کا قد لمبا تھا۔ آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ سینہ کشادہ تھا' بال سفید ہو چکے تھے۔ تاہم آپ مہندی لگایا کرتے تھے۔ بعض روایات میں یہ آتا ہے کہ ان کے سر پر بالوں کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کرنے والوں میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے علاوہ تابعین میں سے ابوامامہ' جرو' ابوطفیل شامل ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محمد' سعید بن مسیب' ابوبکر بن عبدالرحمان' ابووائل' علقمہ' زر بن حبیش اور دیگر بہت سے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن زکریا، ابواسحاق عجلی بصری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱/۱۵۰)۔

○ ثابت بن حماد، ابوزید، بصری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید

حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۸۲/۲)۔

توضیح مسئلہ:

اس مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہہ شیخ ابن رُشد تحریر کرتے ہیں:

شیخ ابن رُشد کا بیان

اتفق العلماء على نجاسة بول ابن آدم ورجيعه الا بول الصبى الرضيع واختلفوا فيما سواه من الحيوان فذهب الشافعي وابو حنيفة الى انها كلها نجسة .وذهب قوم الى طهارتها باطلاق اعنى فضلتى سائر الحيوان البول والرجيع .وقال قوم: ابوالها وارواثها تابعة للحومها فما كان منها لحومها محرمة فابوالها وارواثها نجسة محرمة وما كان منها لحومها ماكولة فابوالها وارواثها طاهرة ما عدا التى تاكل النجاسة وما كان منها مكروهة فابوالها وارواثها مكروهة وبهذا قال مالك كما قال ابو حنيفة بذلك فى الاسآر .وسبب اختلافهم شيئان: احدهما اختلافهم فى مفهوم الاباحة الواردة فى الصلاة فى مرابض الغنم واباحته عليه الصلاة والسلام للعرنيين شرب ابوال الابل والبانها وفى مفهوم النهى عن الصلاة فى اعطان الابل .والسبب الثانى اختلافهم فى قياس سائر الحيوان فى ذلك على الانسان فمن قاس سائر الحيوان على الانسان وراى انه من باب قياس الاولى والاحرى لم يفهم من اباحة الصلاة فى مرابض الغنم طهارة ارواثها وابوالها جعل ذلك عبادة ومن فهم من النهى عن الصلاة فى اعطان الابل النجاسة وجعل اباحته للعرنيين ابوال الابل لمكان المداواة على اصله فى اجازة ذلك قال: كل رجيع وبول فهو نجس ومن فهم من حديث اباحة الصلاة فى مرابض الغنم طهارة ارواثها وابوالها وكذلك من حديث العرنيين وجعل النهى عن الصلاة فى اعطان الابل عبادة او لمعنى غير معنى النجاسة وكان الفرق عنده بين الانسان وبهيمة الانعام ان فضلتى الانسان مستقذرة بالطبع وفضلتى بهيمة الانعام ليست كذلك جعل فضلات تابعة للحوم والله اعلم .ومن قاس على بهيمة الانعام غيرها جعل فضلات كلها ما عدا فضلتى الانسان غير نجسة ولا محرمة والمسالة محتملة ولولا انه لا يجوز احداث قول لم يتقدم اليه احد فى المشهور وان كانت مسالة فيها خلاف لقيل ان ما ينتن منها ويستقذر بخلاف ما لا ينتن ولا يستقذر وبخاصة ما كان منها رائحته حسنة لاتفاقهم على اباحة العنبر وهو عند اكثر الناس فضلة من فضلات حيوان البحر وكذلك المسك وهو فضلة دم الحيوان الذى يوجد المسك فيه فيما يذكر[1]

اس بات پر تمام اہلِ علم کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے کہ انسان کا پاخانہ اور پیشاب ناپاک ہوتا ہے' البتہ دودھ پیتے بچے کا حکم مختلف ہے۔ جانوروں کے بارے میں اہلِ علم میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام شافعی اور امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ تعالیٰ

[1] بداية المجتهد كتاب الطهارة من النجس الباب الثانى فى معرفة انواع النجاسات 120/1

اس بات کے قائل ہیں: تمام جانوروں کا پیشاب و پاخانہ ناپاک ہوتا ہے۔

جبکہ بعض لوگوں نے اسے مطلق طور پر پاک قرار دیا ہے' ہمارا مطلب ہے: تمام جانوروں کے فضلے' یعنی پیشاب اور پاخانے کو۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: ان جانوروں کا پیشاب اور ان کی لید ان کے گوشت کے تابع ہوگی' یعنی جن جانوروں کا گوشت کھانا حرام ہے' ان کا پیشاب اور لید بھی ناپاک اور حرام ہوں گے اور جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے' ان کا پیشاب اور لید پاک ہوں گے' البتہ نجاست کھانے والے جانوروں کا حکم مختلف ہے' کیونکہ ان کے گوشت کھانے کو بھی مکروہ قرار دیا گیا ہے تو ان کا پیشاب اور لید بھی مکروہ ہوگا۔

امام مالک اسی بات کے قائل ہیں جیسا کہ ان جانوروں کے جوٹھے کے بارے میں امام ابوحنیفہ نے یہی بات بیان کی ہے۔

اس حوالے سے اہلِ علم کے درمیان اختلاف دو حوالوں سے پایا جاتا ہے۔

ان میں سے پہلا پہلو یہ ہے کہ بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کے جائز ہونے سے مراد کیا ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے عرینہ قبیلے کے لوگوں کو اونٹوں کا پیشاب اور ان کا دودھ پینے کی اجازت دی تھی (اس کا مفہوم کیا ہے؟)

اور نبی اکرم ﷺ نے اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے (تو اس سے مراد کیا ہوگی؟)

دوسرا سبب یہ ہے: ان حضرات کے درمیان یہ اختلاف پایا جاتا ہے' دیگر جانوروں کو انسان پر قیاس کیا جائے گا جن حضرات نے دیگر جانوروں کو انسان پر قیاس کیا ہے اور انہوں نے یہ سمجھا کہ قیاس کے حوالے سے یہ بات زیادہ مناسب اور زیادہ بہتر ہے' انہوں نے بکریوں کے باڑے میں نماز کے جائز قرار دیئے جانے کی بدولت ان بکریوں کے پیشاب یا لید کے پاک ہونے کی رائے قائم نہیں کی' انہوں نے اسے عبادت تصور کیا ہے۔

جبکہ جن حضرات نے اونٹوں کے بارے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت کی وجہ نجس ہونے کو قرار دیا ہے' انہوں نے عرینہ قبیلے کے افراد کو اونٹ کا پیشاب پینے کی اجازت کو علاج کے طور پر (محدود پیمانے پر) جائز قرار دیا ہے۔ ان حضرات نے ہر طرح کے جانور کے پیشاب اور پاخانے کو ناپاک قرار دیا ہے۔

جن اہلِ علم نے بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کے جواز کی بنیاد پر بکریوں کے پاخانے اور پیشاب کو پاک سمجھا ہے' انہوں نے عرینہ قبیلے کے لوگوں سے متعلق روایت کے ذریعے بھی ان کے پاک ہونے کو اختیار کیا ہے اور اونٹوں کے باڑے میں نماز کی ممانعت کو عبادت کے طور پر شمار کیا ہے یا اسے نجاست کے علاوہ کسی اور مفہوم پر محمول کیا ہے' ان کے نزدیک انسان اور جانور میں یہ فرق ہے کہ انسان کا پیشاب اور پاخانہ اپنی فطرت کے اعتبار سے گندہ اور نجس ہوتا ہے لیکن جانوروں کے فضلے کی یہ حیثیت نہیں ہوتی' انہوں نے جانوروں کے فضلے کو ان کے گوشت کے تابع قرار دیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

جن لوگوں نے چوپایوں کو دوسرے جانوروں پر قیاس کیا ہے' انہوں نے انسان کے علاوہ دیگر تمام قسم کے حیوانات کے فضلے کو نہ تو نجس قرار دیا ہے اور نہ ہی حرام قرار دیا ہے' یہ مسئلہ احتمالی ہے۔

اگر یہ مسئلہ نہ ہوتا کہ مشہور مسائل میں کوئی نیا قول اختیار نہیں کیا جا سکتا جس تک پہلے کسی کی رسائی نہ ہوئی ہو اور اگر یہ مسئلہ ایسا ہو کہ جس میں اختلاف موجود ہے تو یہ کہا جا سکتا ہے جو فضلہ بدبودار ہو اور جسے دیکھ کر گھن محسوس ہو اس کا حکم اس فضلے سے مختلف ہو گا جس میں بدبو نہ ہو اور جس سے گھن محسوس نہ ہو خاص طور پر ایسا فضلہ جس کی بو اچھی ہو کیونکہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ عنبر استعمال کرنا جائز ہے۔

اکثر لوگوں کے نزدیک سمندری جانور کا فضلہ بھی فضلے کی ایک قسم ہے۔

یہی حال مشک کا ہے عام روایت کے مطابق یہ جانور کے خون کا فضلہ ہوتا ہے جس میں سے مشک نکلتی ہے (جسے خوشبو کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے)۔

452- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْاَبَّارُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَنَزَّهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ . اَلْمَحْفُوْظُ مُرْسَلٌ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پیشاب سے بچو کیونکہ عام طور پر قبر میں عذاب اس وجہ سے ہوتا ہے۔

یہ روایت ''مرسل'' ہونے کے طور پر زیادہ محفوظ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوجعفر رازی، تمیمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، اور ان کا نام عیسیٰ بن ابوعیسیٰ عبداللہ بن ماھان ہے: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 160ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۰۶)۔

453- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْاٰدَمِيُّ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَيُّوْبَ الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيْفٍ عَنْ اَبِى الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا بَاْسَ بِبَوْلِ مَا اُكِلَ لَحْمُهُ . سَوَّارٌ ضَعِيْفٌ.

۴۵۲- ذكره المنذري (۱/۱۹٤)' ونقل قول الدارقطني فيه واقره' وابو جعفر الرازي قال فيه الحافظ في التقريب (۲/٤۰٦): (صدوق سيء الحفظ خصوصًا عن مغيرة)- اھ- وقال الزيلعي في نصب الراية (۱/۱۲۸): (وابو جعفر متكلم فيه: قال ابن المديني: (كان يخلط)- وقال احمد: (ليس بقوي) - وقال ابو زرعة: يهم كثيراً- اھ- وقال ابن ابي حاتم في الجرح والتعديل (۱/۲٦): (سالت ابي وابا زرعة عن حديث رواه هيان بن هلال وهرمي وابراهيم بن الحجاج' عن حماد بن سلمة عن ثمامة بن انس عن انس: ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (استنزهوا من البول : فان عامة عذاب القبر من البول)- قال ابو محمد: قال ابي: (حدثنا ابو سلمة عن حماد عن ثمامة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل)- وهذا اشبه عندي- وقال ابو زرعة: (المحفوظ عن حماد عن ثمامة عن انس' وقصر ابو سلمة)- اھ-

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس روایت کا راوی سوار ضعیف ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے:

براء بن عازب بن حارث بن عدی بن جشم بن مجدع بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری رضی اللہ عنہ۔

آپ کی کنیت ابوعمرو ہے۔ بعض حضرات نے ابوعمارہ نقل کی ہے اور یہی روایت درست ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے موقع پر ان کی کم سنی کی وجہ سے انہیں واپس کر دیا تھا اس لیے یہ سب سے پہلے غزوۂ اُحد میں شریک ہوئے۔ بعض مؤرخین نے یہ بات بیان کی ہے: یہ سب سے پہلے غزوۂ خندق میں شریک ہوئے تھے۔

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ۱۴ غزوات میں شرکت کی ہے۔ انہوں نے ''رے'' فتح کیا تھا جبکہ بعض مؤرخین نے یہ بات نقل کی ہے: ''رے'' کو فتح کرنے والے صحابی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی عبید بن عازب نے جنگ جمل، جنگ صفین اور جنگ نہروان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شرکت کی تھی۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں رہائش اختیار کی اور وہیں اقامت پذیر رہے۔ حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حکومت کے زمانے میں ان کا انتقال ہوا۔

○ عبداللہ بن محمد بن ایوب بن صبیح: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال

طبقات ابن سعد (71/6،364/4) طبقات خلیفة (ص 190،135،80) التاریخ الکبیر (117/2) الجرح والتعدیل (399/2) معجم الصحابة للبغوی (ق 19 / ب) الثقات لابن حبان (26/3) معرفة الصحابة لابی نعیم (71/3) الجمهرة لابن حزم (ص 341) الاستیعاب (155/1) اسد الغابة (205/1) تهذیب الکمال (34/4) سیر اعلام النبلاء (194/3) تجرید اسماء الصحابة (46/1) الکاشف (98/1) الاصابة (147/1) التهذیب (425/1) التقریب (ص 121) الریاض المستطابة (ص 37) المغنی لمحمد طاهر (ص 34)

۴۵۲- اخرجه ابن الجوزی فی التحقیق (۱/۵۶-۵۷) رقم (۸۸) من طریق الدارقطنی به، وعلقه البیهقی فی السنن (۱/ ۲۵۲) فقال: (ورواه یحیی بن ابی بکیر عنه باسناده: لا باس ببول ما اکل لحمه)، ای: رواه عن سوار بن مصعب - و(سوار) هذا: قال ابن الجوزی فی التحقیق (۵۷/۱): (قال احمد ویحیی بن معین والنسائی: سوار متروک الحدیث) - اه - وقال الذهبی فی المیزان (۲۴۶/۱): (قال عباس عن یحیی: کان یجیء الینا لیس بشیء - وقال البخاری: منکر الحدیث - وقال النسائی وغیره: متروک - وقال ابو داؤد: لیس بثقة - قلت: وفی (جزء ابی الجهم) عنه مناکیر) - اه - والحدیث ضعفه الزیلعی فی نصب الرایة (۱/ ۱۲۵)، والحافظ فی التلخیص (۷۱/۱)، وقد خالف یحیی علیه عبد الله بن رجاء، فرواه عن مصعب بن سوار به بلفظ: (ما اکل لحمه فلا باس بسورہ) - وسیاتی عند المصنف رقم (۴۵۵)-

265ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۸۱/۱۰)۔

○ سوار بن مصعب ہمدانی کوفی، ابوعبداللہ الاعمیٰ المؤذن، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''منکرالحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۴۳/۳)۔

○ مطرف بن طریف، کوفی، ابوبکر او ابوعبدالرحمٰن، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 141ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۵۳/۲)۔

○ سلیمان بن جہم بن ابوجہم انصاری حارثی، ابوالجہم الجوزجانی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۲/۱)۔

454- خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ فَرَوَاهُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ .حَدَّثَنَا بِهِ اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُثْمَانَ الْاَهْوَازِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا اُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَاْسَ بِبَوْلِهِ . لَا يَثْبُتُ .عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ وَيَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ ضَعِيْفَانِ وَسَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ اَيْضًا مَتْرُوْكٌ وَّقَدِ اخْتُلِفَ عَنْهُ فَقِيْلَ عَنْهُ مَا اُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَاْسَ بِسُؤْرِهِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہو' اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہ روایت مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔

اس کے بعض راوی ضعیف ہیں اور ایک راوی متروک ہے۔

ایک قول کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات منقول ہے: جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے' اس کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۴۵۴- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۵۷/۱) رقم (۸۹) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد' وعلقه ايضا البيهقي في السنن (۲۵۲/۱) كتاب الطهارة' باب الخبر الذي ورد في سور ما يوكل لحمه' فقال: (ورواه عمران بن الحصين عن يحيى بن العلاء عن مطرف عن محارب بن دثار عن جابر بن عبد الله مرفوعًا في البول- وعمران بن الحصين ويحيى بن العلاء ضعيفان' ولا يصح شيء من ذلك)- اه- وقال ابن الجوزي في التحقيق (۵۸/۱): (فيه عمرو بن الحصين' قال ابو حاتم الرازي: ليس بشيء- وقال الدارقطني متروك- واما يحيى بن العلاء: فقال احمد: كذاب يضع الحديث- وقال الفلاس: متروك الحديث)- اه- والحديث ضعفه ايضا الزيلعي في نصب الراية (۱۲۵/۱) والحافظ في تلخيص الحبير (۷۱/۱)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن عثمان بن بکر، ابوسہل الاهوازی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۵/۲)۔

○ محارب بن دثار سدوسی، کوفی، قاضی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 116ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۰/۲)۔

455- حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِي الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا اُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَاْسَ بِسُؤْرِهِ . كَذَا يُسَمِّيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ مُصْعَبَ بْنَ سَوَّارٍ فَقَلَبَ اسْمَهُ وَاِنَّمَا هُوَ سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ.

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہو' اس کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

456- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ مِنْ حِفْظِهِ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مَا اُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَاْسَ بِسَلْحِهِ.

☆☆ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہو' اس کی لید میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمود بن خالد سلمی، ابوعلی دمشقی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 247ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۲/۲)۔

۴۵۵- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۵۷/۱-۵۸) من طريق الدارقطني به- ورواه البيهقي (۲۵۲/۱) كتاب الطهارة: باب الخبر الذي ورد في سور ما يوكل لحمه: اخبرنا ابو عبد الله الحافظ وابو سعيد بن ابي عمرو' قالا: ثنا ابو العباس محمد بن يعقوب' ثنا اسيد ابن عاصم' ثنا عبد الله بن رجاء' ثنا مصعب بن سوار عن مطرف عن ابي الجهم عن البراء' به مرفوعاً' ثم قال: (كذا يسميه عبد الله بن رجاء: مصعب بن سوار): فقلب اسمه وانما هو سوار ابن مصعب' وسوار بن مصعب متروك)- اه- وانظر تخريج الحديث (۴۵۲) وايضا حديث ابن المنقدم قبل هذا رقم (۴۵۴)-

۴۵۶- و اسناده ضعيف: فيه عبد الله بن لهيعة' تقديم الكلام عليه- وانظر حديث البراء المتقدم (۴۵۲)-

○ عبداللہ بن ابوقتادۃ انصاری مدنی یہ ثقہ ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 95ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۴۱)۔

457- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ السَّمَّانُ - بَصْرِيٌّ - حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اسْتَنْزِهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ . الصَّوَابُ مُرْسَلٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پیشاب سے بچو' کیونکہ عام طور پر قبر میں عذاب اسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

زیادہ درست یہ ہے' روایت ''مرسل'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن محمد بن صالح بن مساور، ابومحمد بکری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 298ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۰/۱۰۱)۔

○ محمد بن صباح سمان، بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۱۸۹)۔

○ ازھر بن سعد سمان، ابوبکر باہلی، بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 203ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۱)۔

○ عبداللہ بن عون بن ارطبان، ابوعون بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 150ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۳۹)۔

458- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَهُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى صَالِحٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَكْثَرُ عَذَابِ

۴۵۷- سنده صحيح غير محمد بن الصباح هذا- قال الذهبي في الميزان (۶/۱۸۹): (عن ازهر السمان' لا يعرف وخبره منكر)- اهـ- وسياتي الحديث من طريق آخر عن ابي هريرة به عند المصنف رقم (۴۵۸)-

الْقَبْرِ فِي الْبَوْلِ . صَحِيحٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ روایت مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عیسیٰ بن ابوموسیٰ، ابوجعفر الابواہی۔ ان کا انتقال 268 ہجری میں ہوا۔

○ اسحاق بن منصور سلولی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوعبدالرحمٰن، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۲)(۳۸۹)۔

○ ابویحییٰ القتات: ان کا نام زاذان تھا۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۲۴)(۸۵۱۲)۔

459- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ اَبِىْ يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ عَامَّةُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ فَتَنَزَّهُوا مِنَ الْبَوْلِ . لاَ بَاْسَ بِهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ''مرفوع'' روایت کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قبر کا عذاب پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے' تو تم لوگ پیشاب سے بچو۔

اس روایت کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۴۵۸- اخرجه ابن ماجه (۱/۱۲۵) كتاب الطهارة' باب التشديد في البول' حديث (۳۴۸)' واحمد (۲/۳۲۶' ۳۸۸' ۳۸۹)' وابن ابي شيبة (۱/۱۲۱)' والحاكم (۱/۱۸۳) والآجري في (الشريعة) رقم (۳۶۲' ۳۶۳)' والبيهقي (۲/۴۱۲) من طريق الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة- وقال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين' ولا اعرف له علة)- ووافقه الذهبي- قال البوصيري في (الزوائد) (۱/۱۴۶): (هذا اسناد صحيح' رجاله عن آخرهم محتج بهم في الصحيحين)- وانظر الحديث السابق-

۴۵۹ اخرجه عبد بن حميد في (المنتخب من المسند) ص (۲۱۵) رقم (۶۴۲) من طريق ابي يحيى القتات عن مجاهد عن ابن عباس' قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (ان عامة عذاب القبر في البول' فتنزهوا من البول)- قال النووي في (المجموع) (۲/۵۶۷): (هذا الحديث رواه عبد بن حميد- شيخ البخاري ومسلم- في مسنده من رواية ابن عباس- رضي الله عنهما- باسناد كلهم عدول ضابطون بشرط الصحيحين الا رجلا واحدا وهو ابو يحيى القتات فاختلفوا فيه: فجرحه الاكثرون' ووثقه يحيى بن معين في رواية عنه' وقد روى له مسلم في صحيحه' وله متابع على حديثه وشواهد يقتضي مجموعها حسنه وجواز الاحتجاج به)- اه-

50- باب الْحُكْمِ فِي بَوْلِ الصَّبِيِّ وَالصَّبِيَّةِ مَا لَمْ يَأْكُلاَ الطَّعَامَ

باب: جو بچہ یا بچی کھانا نہیں کھاتے ہوں' ان کے پیشاب کا حکم

460- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ الْحَنَّاطُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُوَانَ بْنِ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَخَذْتُهُ أَخْذًا عَنِيفًا فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَلاَ يَضُرُّ بَوْلُهُ . وَقَالَ دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ دَعِيهِ فَإِنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الطَّعَامَ فَلاَ يُقَذِّرُ بَوْلُهُ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا' تو میں نے اسے سختی سے اُٹھالیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کھانا نہیں کھاتا' اس کے پیشاب کا کوئی نقصان نہیں ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ نے فرمایا:

اسے چھوڑ دو! کیونکہ یہ کھانا نہیں کھاتا' اس کا پیشاب گندا نہیں کرتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن عمرو بن زہیر بن عمرو بن جمیل ضبی، ابوسلیمان بغدادی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 228ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۳/۱)۔

○ موسیٰ بن نافع اسدی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۸۹/۲)۔

○ محمد بن شعبۃ بن جوان، ابوعلی :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۵۲/۵)۔

توضیح مسئلہ:

امام ابن عبدالبر اندلسی تحریر کرتے ہیں:

۴۶۰- في اسناده الحجاج بن ارطاة وهو صدوق كثير الخطا والتدليس: كما قال الحافظ في التقريب (۱۵۲/۱): ولذلك قال الحافظ في التلخيص (۶۳/۱): (اسناده ضعيف)- اهـ-

وقد اجمع المسلمون على ان بول كل صبى ياكل الطعام ولا يرضع نجس كبول ابيه واختلفوا فى بول الصبى والصبية اذا كانا يرضعان لا ياكلان الطعام

فقال مالك وابو حنيفة واصحابهما بول الصبى والصبية كبول الرجل مرضعين كانا او غير مرضعين وقال الاوزاعى لا باس ببول الصبى ما دام يشرب اللبن ولا ياكل الطعام وهو قول عبد الله بن وهب صاحب مالك

وقال الشافعى بول الصبى الذى لم ياكل الطعام ليس بنجس حتى ياكل الطعام ولا يتبين لى فرق ما بين الصبية وبينه ولو غسل كان احب الى

وقال طبرى بول الصبية يغسل غسلا وبول الصبى يتبع ماء وهو قول الحسن البصرى

وذكر عبد الرزاق عن معمر وبن جريج عن بن شهاب قال مضت السنة بان يرش بول الصبى ويغسل بول الجارية[1]

اس بارے میں تمام اہل اسلام کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے کہ جو بچہ کھانا کھاتا ہو اور دودھ چھوڑ چکا ہو اس کا پیشاب اس کے باپ کی طرح ناپاک ہوتا ہے البتہ جو بچہ اور جو بچی دودھ پیتے ہوں' کچھ کھاتے نہ ہوں' ان کے پیشاب کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک' امام ابوحنیفہ ان دونوں حضرات کے اصحاب یہ کہتے ہیں: بچی اور بچے کے پیشاب کا حکم ایک (بالغ) آدمی کے پیشاب کی طرح ہے خواہ وہ دونوں دودھ پیتے ہوں یا دودھ نہ پیتے ہوں۔

امام اوزاعی یہ کہتے ہیں: بچہ جب تک دودھ پیتا ہو اس وقت تک اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے (یعنی اگر وہ کپڑے پر لگ جائے تو کپڑا ناپاک نہیں ہوگا) شرط یہ ہے کہ وہ بچہ کھانا نہ کھاتا ہو۔

امام مالک کے شاگرد شیخ عبداللہ بن وہب بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی یہ فرماتے ہیں: جو بچہ کھانا نہ کھاتا ہو (یعنی صرف دودھ پیتا ہو) اس کا پیشاب ناپاک نہیں ہوگا اس وقت تک جب تک وہ کھانا نہ شروع کر دے اور ہمارے سامنے ایسی کوئی صورت پیش نہیں آسکی جس کے نتیجے میں یہ واضح ہو سکے کہ اس حوالے سے بچے اور بچی کے پیشاب کے درمیان کوئی اختلاف ہے' تاہم اگر اسے دھولیا جائے تو میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوگی۔

امام طبری یہ فرماتے ہیں: بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا اور بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا' شیخ حسن بصری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام عبدالرزاق نے اپنی سند کے حوالے سے ابن شہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے' یہ رواج چلا آرہا ہے کہ بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جاتا ہے اور بچی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے۔

[1] الاستذكار' ﴿2 كتاب الطهارة﴾ - ﴿28 باب ما جاء فى بول الصبى﴾ 256/1

461- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْاَدَمِيُّ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ حَرْبِ بْنِ اَبِى الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِىْ بَوْلِ الرَّضِيعِ يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ . قَالَ قَتَادَةُ وَهٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَاِذَا طَعِمَا الطَّعَامَ غُسِلاَ جَمِيعًا.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پینے والے بچے کے پیشاب کے بارے میں یہ بات ارشادفرمائی ہے: بچے کے پیشاب پر پانی بہادیا جائے' اور بچی کے پیشاب کو دھولیا جائے۔

قتادہ نامی راوی نے یہ بات واضح کی ہے' یہ اس وقت تک ہے جب وہ دونوں کچھ کھاتے نہ ہوں' اگر وہ کھانا شروع کر دیں تو ان دونوں کے (پیشاب لگے ہوئے کپڑے کو) دھویا جائے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوحرب بن ابوالاسود دیلی بصری یہ ثقہ ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 108ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۳۲)(۸۱۰۰)۔

○ ابوالاسود دیلی دولی: ان کا ظالم بن سفیان تھا۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 69ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹۱/۲)۔

462- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

٤٦١- اخرجه احمد (٧٦/١) وابو داؤد (٣٦٣/١) كتاب الطهارة' باب بول الصبي يصيب الثوب' الحديث (٣٧٧) وابن ماجه (١٧٤/١-١٧٥) كتاب الطهارة' باب ما جاء في بول الصبي الذي لم يطعم' الحديث (٥٢٥)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (٩٢/١) كتاب الطهارة' باب حكم بول الغلام والجارية قبل ان ياكلا الطعام' والحاكم (١٦٥/١-١٦٦)' والبيهقي (٤١٥/٢) كتاب الصلوة' باب ما روي في الفرق بين بول الصبي والصبية' وابن خزيمة (١٤٣/١-١٤٤) رقم (٢٨٤)' وابن حبان (٢٤٧) موارد' والبغوي في شرح السنة (٣٨٦/١) من حديث علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ...... وقال الحاكم: (حديث حسن)- قال الحافظ في (التلخيص) (٣٨/١): (اسناده صحيح' وقد اختلف في رفعه ووقفه' وفي وصله وارساله- وقد رجح البخاري صحته وكذا الدارقطني)- اه- وقد اخرجه ابو داؤد (٣٧٧)' والبيهقي (٤١٥/٢)' وابن ابي شيبة (١٢١/١)' وعبد الرزاق ٣٨١/١٠) رقم (١٤٨٨) عن علي موقوفاً-

فائدة: قال الحسن بن القطان (١٧٥/١- ابن ماجه): كتاب الطهارة' باب ما جاء في بول الصبي الذي لم يطعم (٧٧)' الحديث (٥٢٥): ثنا احمد بن موسى بن معقل' ثنا ابو اليمان المصري' قال: سالت الشافعي - رضي الله عنه- عن حديث النبي صلى الله عليه وسلم: (يرش من بول الغلام' ويغسل من بول الجارية والماء ان جميعا واحد)' قال: لان بول الغلام من الماء والطين' وبول الجارية من اللحم والدم' ثم قال لي: فهمت؟ اوقال: لقنت؟ قلت: لا! قال: ان الله تعالى لما خلق آدم خلقت حواء من ضلعه القصير' وصار بول الغلام من الماء والطين' وصار بول الجارية من اللحم والدم' قال لي: فهمت ؟ قلت: نعم' قال لي: نفعك الله به)- اه- ولهذا معنى جليل' والظاهر ان الله تعالى فتح بابه على الامام الشافعي - رضي الله عنه- وللحديث شاهد موقوف من حديث ام سلمة من فعلها اخرجه ابو داؤد (١٥٦/١-١٥٧) كتاب الطهارة' باب بول الصبي يصيب الثوب' حديث (٣٧٩) من طريق الحسن عن امه انها ابصرت ام سلمة تصب الماء على بول الغلام ما لم يطعم' فاذا طعم غسلته وكانت تغسل بول الجارية-

مِثْلَهُ. تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هِشَامٍ وَّوَقَفَهُ ابْنُ اَبِى عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ ـ وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِىُّ اَبُوْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتَوَائِىِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ اَبِى الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِىٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ بَوْلُ الْغُلَامِ يُنْضَحُ وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ ـ قَالَ قَتَادَةُ هٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَاِذَا طَعِمَا غُسِلَ بَوْلُهُمَا ـ

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

قتادہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ اس وقت ہے جب وہ کچھ کھاتے نہ ہوں' اگر وہ کھانا شروع کر دیں تو ان دونوں کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن صباح بن سفیان جرجرائی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 240ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۷۱/۲)۔

463- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ قَالَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِى مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ الطَّائِىُّ حَدَّثَنِى اَبُو السَّمْحِ

۴۶۳- اخرجه ابو داؤد (۱/ ۲۶۲) كتاب الطهارة' باب بول الصبي يصيب الثوب' الحديث (۳۷۶)' والنسائي (۱/ ۱۵۸) كتاب الطهارة' باب بول الجارية (۱۸۹)' وابن ماجه (۱/ ۱۷۵) كتاب الطهارة' باب ما جاء في بول الصبي الذي لم يطعم' الحديث (۵۲۶)' والدولابي (۱/ ۳۷) في (الكنى)' والحاكم (۱/ ۱۶۶) كتاب الطهارة' وابو نعيم ۹۰/ ۶۲)' والبيهقي (۲/ ۴۱۵) كتاب الصلوة' باب ما روي في الفرق بين بول الصبي والصبية' وابن خزيمة (۱/ ۱۴۳) رقم (۲۸۳)- قال الحاكم: صحيح الاسناد' ووافقه الذهبي' وصححه ابن خزيمة- وقال ابن الملقن في البدر المنير (۲/ ۳۰۲-۳۰۳):

(وقال البخاري: (حديث ابي السمح هذا حديث حسن)- ورواه ايضاً: ابو بكر البزار في (مسنده) بلفظ: (ينضح بول الغلام' ويغسل بول الجارية)- وقال: (ابو السمح لا يعلم حدث عن النبي صلى الله عليه وسلم الا بهذا الحديث' ولا لهذا الحديث اسناد الا هذا' ولا يحفظ هذا الحديث الا من حديث عبد الرحمن بن مهدي)- قلت: له حديث آخر؛ قاله بقي بن مخلد- وقال ابن عبد البر: (هذا حديث لا تقوم به حجة' والمحل ضعيف- ورواية من روى الصب على بول الصبي' واتباعه بالماء اصح)- وتبعه ابن عبد الحق في كتابه: (الرد على ابن حزم في المحلى)- فقال: (هذا حديث ضعيف؛ لانه من رواية يحيى بن الوليد بن المسير' ابو الزعراء' وفيه جهالة' لم يذكره ابن ابي حاتم بجرح ولا تعديل' ولا غيره من المتقدمين' الا النسائي؛ فانه قال: (لا باس به)' وفيه ايضاً: محل- بميم مضمومة' ثم حاء مهملة مكسورة' ثم لام مشددة' كذا ضبطه صاحب (الامام) - ابن خليفة' قال ابن عبد البر فيه: ضعيف- ووثقه ابن معين- وقال ابو حاتم: (صدوق)- انتهى ما ذكر ابن عبد الحق-

والحق: صحته؛ كما قاله ابن خزيمة' والحاكم' وكذا القرطبي في (شرح مسلم)- او حسنه ؛ كما قال البخاري- وتكلمنا في (يحيى بن الوليد) قول النسائي' وكذلك في (محل بن خليفة) قول ابن معين' وابي حاتم' وقد اخرجه له مع ذلك البخاري في (صحيحه)- اه-

قَالَ كُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّغْتَسِلَ قَالَ وَلِّنِىْ قَفَاكَ فَاُوَلِّيهِ قَفَاىَ وَاَنْشُرُ الثَّوْبَ يَعْنِىْ اَسْتُرُهُ فَاُتِىَ بِحَسَنٍ اَوْ حُسَيْنٍ فَبَالَ عَلٰى صَدْرِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا يُصْنَعُ يُرَشُّ مِنَ الذَّكَرِ وَيُغْسَلُ مِنَ الْاُنْثٰى ۔

☆☆ حضرت ابوسمح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا' جب آپ نے غسل کرنا ہوتا تو آپ مجھ سے فرماتے: منہ دوسری طرف کرلو تو میں منہ دوسری طرف کر لیتا اور پردہ کر دیتا۔

(ایک مرتبہ آپ نے غسل کرلیا تھا) تو آپ کے پاس جناب امام حسن رضی اللہ عنہ یا شاید امام حسین رضی اللہ عنہ کو لایا گیا' انہوں نے آپ کے سینے پر پیشاب کردیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا' اور ارشاد فرمایا: اگر لڑکا پیشاب کر دے' تو اس طرح چھڑک دیا جائے گا اور اگر لڑکی پیشاب کرے تو اسے دھویا جائے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ولید طائی، ابوزعراء کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۶۰/۲)۔

○ محل بن خلیفہ طائی کوفی :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۵۵۰)۔

464- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِىِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِىُّ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَصَابَ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَوْ جِلْدَهٗ بَوْلُ صَبِىٍّ وَهُوَ صَغِيرٌ فَصُبَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَآءِ بِقَدْرِ الْبَوْلِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر یا آپ کی جلد پر نابالغ کم سن

۴۶۴- في اسناده الواقدي محمد بن عمر: متروك: كما قال الحافظ في التقريب (۲/ ۱۹۴) وقد تقدمت ترجمته- وقد رواه المصنف من طريق ابراهيم بن ابي يحيى عن داؤد به: كما سياتي رقم (۴۶۵)، والحديث قال الحافظ في تلخيص الحبير (۱/ ۶۴): (و اسناده ضعيف ا- وايضا فيه داؤد بن الحصين: (ثقة الا في عكرمة، ورمي براي الخوارج): كما قال الحافظ في التقريب (۱/ ۲۳۱)-

فائدة: وقع التلخيص، ولعله منا لناسخ قال الحافظ (۱/ ۶۴): روى الدارقطني من طريق ابراهيم بن ابي يحيى عن خارجة بن عبد الله بن سليمان عن عكرمة عن ابن عباس، قال: (اصاب ثوب النبي صلى الله عليه وسلم او جلده بول صبي وهو صغير، فصب عليه من الماء بقدر ما كان البول)- واسناده ضعيف- اه-

قلت: والذي في سنن الدارقطني من طريقين: الاول: من طريق الواقدي نا خارجة... به وهو لهذا الحديث- والثاني: منطريق ابراهيم بن محمد بن داؤد عن عكرمة، وهو الاتي بعد لهذا رقم (۴۶۵): فحدث خلط بين الاسنادين-

بچے کا پیشاب لگ گیا تو آپ نے اس جگہ پر پانی چھڑک دیا' جہاں پیشاب لگا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن بختری بن مدرک بن ابوسلیمان، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 339ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۳۲/۳)(۱۱۵۴)۔

○ احمد بن خلیل بن ثابت بغدادی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 277ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۸)(۳۳)۔

465- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي بَوْلِ الصَّبِيِّ قَالَ يُصَبُّ عَلَيْهِ مِثْلُهُ مِنَ الْمَاءِ قَالَ كَذٰلِكَ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِبَوْلِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما . اِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ اَبِيْ يَحْيٰى ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بچے کے پیشاب کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جس حصہ پر وہ لگا ہو' اس حصے پر پانی چھڑک دیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا پیشاب لگنے پر بھی اسی طرح کیا تھا۔

اس روایت کا راوی ابراہیم' ابویحییٰ کا بیٹا ہے اور یہ ضعیف ہے۔

51- باب مَا رُوِىَ فِي النَّوْمِ قَاعِدًا لَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ .

باب: بیٹھے ہوئے سو جانا وضو نہیں توڑتا' اس بارے میں جو کچھ منقول ہے

466- قُرِءَ عَلٰى اَبِي الْقَاسِمِ بْنِ مَنِيعٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ طَالُوتُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا نَاْتِيْ مَسْجِدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَنَنَامُ فَلَا نُحْدِثُ لِذٰلِكَ وُضُوْءًا . صَحِيحٌ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آجاتے تھے' اور سو جایا کرتے تھے تو ہم لوگ

۴۶۵- في اسناده ابن ابي يحيى ضعيف؛ كما قال المصنف- وايضا في رواية داؤد عن عكرمة كلام؛ كما تقدم في الحديث السابق رقم (۴۶۴)-

(سو جانے کی وجہ سے) دوبارہ وضو نہیں کرتے تھے۔ یہ روایت مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سلیم، ابوہلال راسبی بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 167ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۶۶/۲)۔

توضیح مسئلہ:

نیند کے ناقضِ وضو ہونے کے حوالے سے مختلف احکام کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور حنفی فقیہ شیخ ابوالحسن علی بن ابوبکر فرغانی تحریر کرتے ہیں:

صاحب ہدایہ کا بیان

والنوم مضطجعا او متكئا او مستندا الى شيء لو ازيل عنه لسقط لان الا ضطجاع سبب الاسترخاء المفاصل فلا يعرى عن خروج شيء عادة والثابت عادة كالمتيقت به والاتكاء يزيل مسكة اليقظة لزوال المقعد عن الارض ويبلغ الاسترخاء غايته بهذا النوع من الاستناد غير ان السند يمنعه من السقوط وبخلاف النوم حالة القيام والقعود الركوع والسجود فی الصلاة وغيرها هو الصحيح لان بعض الاستمساك باق اذ لو زال لسقط فلم يتم الاسترخاء والاصل فيه قوله عليه الصلاة والسلام ﴿لا وضوء على من نام قائما او قاعدا او راكعا او ساجدا انما الوضوء علی من نام مضطجعا﴾ فانه اذا نام مضطجعا استرخت مفاصله[1]

سونے کے نتیجے میں وضو ٹوٹ جانے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے صاحبِ ہدایہ تحریر کرتے ہیں: لیٹ کر تکیے کے سہارے اور کسی چیز پر سہارا لے کر سو جانا' اس طرح کہ اگر اس چیز کو ہٹایا جائے تو آدمی گر جائے (یہ سونا بھی وضو کو توڑ دیتا ہے) اس کی وجہ یہ ہے کہ لیٹنے کے نتیجے میں اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں تو اس بات کا احتمال ہو سکتا ہے کہ اس دوران انسان

۴٦٦- في اسناده ابو هلال الراسبي محمد بن سليم: قال الحافظ في التقريب (۱٦٦/۲): (صدوق فيه لين)- اهـ- وطالوت بن عباد قال فيه الذهبي في الميزان (۱/٤٥۷): (ليس به باس' قال ابو حاتم: صدوق- واما ابن الجوزي فقال من غير تثبت: ضعفه علماء النقل- قلت: الى الساعة افتش فما وقعت باحد ضعفه' وقد وقع لي حديثه بعلو في (المنتقى) من حديث المخلص)- اهـ- وقد اخرجه مسلم في صحيحه (۲/۳۰۷- ۳۰۸) كتاب الحيض' باب الدليل على ان نوم الجالس لا ينقض الوضوء' الحديث (۳۷٦/۱۲۵) من طريق شعبة عن قتادة' قال: (سمعت انسا يقول: كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ينامون' ثم يصلون' ولا يتوضئون - قال: قلت: سمعته من انس! قال: اي والله!)- واخرجه البخاري (۱۲/۲٥۹) كتاب الاستئذان' باب طول النجوى' الحديث (٦۲۹۲)' ومسلم (۲/۳۰۷) كتاب الحيض' باب الدليل على ان نوم الجالس لا ينقض الوضوء' الحديث (۳۷٦/۱۲۳) من طريق شعبة عن عبد العزيز بن صهيب' وسياتي من طرق اخرى عن انس عند المصنف-

[1] البدایہ: کِتَابُ الطَّہَارَاتِ ﴿فصلٌ فِی نَوَاقِضِ الْوُضُوْءِ

کے جسم سے (ہوا) خارج ہو جائے تو جو چیز عام رواج کے مطابق ثابت ہوتی ہو اُسے یقینی خیال کیا جاتا ہے جہاں تک تکیے کے ساتھ ٹیک لگانے کا تعلق ہے تو اس کے نتیجے میں بیداری کی ہوش مندی ختم ہو جاتی ہے کیونکہ مقعد زمین سے الگ ہو جاتا ہے اور اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں' البتہ اگر کسی چیز کے ساتھ ٹیک لگا کر انسان سویا ہوا ہو تو اس کے نتیجے میں گرنے کا امکان نہیں ہوتا' جہاں تک کھڑے ہو کر بیٹھنے کی حالت میں' رکوع کی حالت میں' سجدے کی حالت میں' نماز کے دوران یا نماز کے علاوہ سو جانے کا تعلق ہے تو صحیح حکم یہ ہے کہ (ایسی حالت میں وضو نہیں ٹوٹتا ہے) چونکہ جسم پر کچھ کنٹرول باقی ہوتا ہے' یعنی اگر انسان سے وہ کیفیت زائل ہو تو وہ گرے گا نہیں' اس اعتبار سے اس کے اعضاء کا ڈھیلا ہو جانا مکمل نہیں ہوتا' ویسے بھی اس بارے میں اصل دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''ایسے شخص پر وضو کرنا لازم نہیں ہوتا جو قیام کی حالت میں قعدہ کی حالت میں' رکوع کی حالت میں یا سجدے کی حالت میں سو جاتا ہے' وضو کرنا اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو لیٹ کر سوتا ہے''۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جب انسان لیٹ کر سوتا ہے تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔

امام ابن ہمام کی وضاحت:

ہدایہ کے متن کے ان الفاظ کی وضاحت کرتے ہوئے شارح ہدایہ شیخ کمال الدین ابن ہمام سیواسی تحریر کرتے ہیں:

﴿قَوْلُهُ وَيَبْلُغُ الِاسْتِرْخَاءُ الخ﴾ ظَاهِرُ الْمَذْهَبِ عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ عَدَمُ النَّقْضِ بِهٰذَا الِاسْتِنَادِ مَا دَامَتِ الْمَقْعَدَةُ مُسْتَمْسِكَةً لِلْاَمْنِ مِنَ الْخُرُوجِ ، وَالِانْتِقَاضُ مُخْتَارُ الطَّحَاوِيِّ اخْتَارَهُ الْمُصَنِّفُ وَالْقُدُورِيُّ ؛ لِاَنَّ مَنَاطَ النَّقْضِ الْحَدَثُ لَا عَيْنُ النَّوْمِ ، فَلَمَّا خَفِيَ بِالنَّوْمِ اُدِيرَ الْحُكْمُ عَلَى مَا يَنْتَهِضُ مَظِنَّةً لَهُ ، وَلِذَا لَمْ يُنْقَضْ نَوْمُ الْقَائِمِ وَالرَّاكِعِ وَالسَّاجِدِ ، وَنُقِضَ فِي الْمُضْطَجِعِ ؛ لِاَنَّ الْمَظِنَّةَ مِنْهُ مَا يَتَحَقَّقُ مَعَهُ الِاسْتِرْخَاءُ عَلَى الْكَمَالِ وَهُوَ فِي الْمُضْطَجِعِ لَا فِيهَا ، وَقَدْ وُجِدَ فِي هٰذَا النَّوْعِ مِنَ الِاسْتِنَادِ اِذْ لَا يُمْسِكُهُ اِلَّا السَّنَدُ ، وَتَمَكُّنُ الْمَقْعَدَةِ مَعَ غَايَةِ الِاسْتِرْخَاءِ لَا يَمْنَعُ الْخُرُوجَ ، اِذْ قَدْ يَكُونُ الدَّافِعُ قَوِيًّا خُصُوصًا فِي زَمَانِنَا لِكَثْرَةِ الْاَكْلِ فَلَا يَمْنَعُهُ اِلَّا مَسْكَةُ الْيَقَظَةِ ، وَلَوْ كَانَ مُحْتَبِيًا وَرَاْسُهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ لَا يَنْقُضُ ﴿قَوْلُهُ فِي الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا﴾ هٰذَا اِذَا نَامَ عَلَى هَيْئَةِ السُّجُودِ الْمَسْنُونِ خَارِجَ الصَّلَاةِ بِاَنْ جَافَى ، اَمَّا اِذَا لَصِقَ بَطْنُهُ بِفَخِذَيْهِ فَيَنْقُضُ ، ذَكَرَهُ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الْقُمِّيُّ .

وَفِي الْاَسْرَارِ قَالَ عُلَمَاؤُنَا: لَا يَكُونُ النَّوْمُ حَدَثًا فِي حَالٍ مِنْ اَحْوَالِ الصَّلَاةِ .

وَكَذَا قَاعِدًا خَارِجَ الصَّلَاةِ اِلَّا اَنْ يَكُونَ مُتَوَرِّكًا ؛ لِاَنَّهَا جِلْسَةٌ تَكْشِفُ عَنِ الْمَخْرَجِ انْتَهَى .

وَلَا يُخَالِفُهُ مَا فِي الْخُلَاصَةِ مِنْ عَدَمِ نَقْضِ الْمُتَوَرِّكِ ؛ لِاَنَّهُ فَسَّرَهُ بِاَنْ يَبْسُطَ قَدَمَيْهِ مِنْ جَانِبٍ وَيُلْصِقَ اَلْيَتَيْهِ بِالْاَرْضِ .

وَفِي الْاَسْرَارِ عَلَّلَهُ بِاَنْ يَكْشِفَ عَنِ الْمَقْعَدَةِ فَهٰذَا اشْتِرَاكٌ فِي اسْتِعْمَالِ لَفْظِ التَّوَرُّكِ .

وَفِي الذَّخِيرَةِ: مَنْ نَامَ وَاضِعًا أَلْيَتَيْهِ عَلَى عَقِبَيْهِ وَصَارَ شِبْهَ الْمُنْكَبِّ عَلَى وَجْهِهِ وَاضِعًا بَطْنَهُ عَلَى فَخِذَيْهِ لَا يَنْتَقِضُ وُضُوءُهُ.

وَفِي غَيْرِهَا لَوْ نَامَ مُتَرَبِّعًا وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذَيْهِ نَقَضَ، وَهَذَا خِلَافُ مَا فِي الذَّخِيرَةِ: ثُمَّ أَطْلَقَ فِي الْكِتَابِ قَوْلَهُ فِي الصَّلَاةِ فَشَمَلَ مَا كَانَ عَنْ تَعَمُّدٍ وَمَا عَنْ غَلَبَةٍ.

وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ: إِذَا تَعَمَّدَ النَّوْمَ فِي الصَّلَاةِ نَقَضَ، وَالْمُخْتَارُ الْأَوَّلُ.

وَفِي فَصْلِ مَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ مِنْ فَتَاوَى قَاضِي خَانَ: لَوْ نَامَ فِي رُكُوعِهِ أَوْ سُجُودِهِ إِنْ لَمْ يَتَعَمَّدْ لَا تَفْسُدُ، وَإِنْ تَعَمَّدَ فَسَدَتْ فِي السُّجُودِ دُونَ الرُّكُوعِ اهـ. كَأَنَّهُ مَبْنِيٌّ عَلَى قِيَامِ الْمَسْكَةِ حِينَئِذٍ فِي الرُّكُوعِ دُونَ السُّجُودِ.

وَمُقْتَضَى النَّظَرِ أَنْ يُفَصَّلَ فِي ذَلِكَ السُّجُودِ إِنْ كَانَ مُتَجَافِيًا لَا يُفْسِدُ لِلْمَسْكَةِ وَإِلَّا يُفْسِدُ ﴿قَوْلُهُ هُوَ الصَّحِيحُ﴾ احْتِرَازٌ عَنْ قَوْلِ ابْنِ شُجَاعٍ: أَنَّهُ إِنَّمَا لَا يَكُونُ حَدَثًا فِي هَذِهِ الْأَحْوَالِ فِي الصَّلَاةِ.

وَفِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ لَا فَرْقَ.

وَلَوْ نَامَ قَاعِدًا فَسَقَطَ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ إِنِ انْتَبَهَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ جَنْبُهُ الْأَرْضَ أَوْ عِنْدَ الْإِصَابَةِ بِلَا فَصْلٍ لَمْ يَنْتَقِضْ.

وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ يَنْتَقِضُ.

وَعَنْ مُحَمَّدٍ إِنِ انْتَبَهَ قَبْلَ أَنْ يُزَايِلَ مَقْعَدُهُ الْأَرْضَ لَمْ يَنْتَقِضْ، وَإِنْ زَالَ قَبْلَهُ نَقَضَ.

وَالْفَتْوَى عَلَى رِوَايَةِ أَبِي حَنِيفَةَ.

وَقَالَ الْحَلْوَانِيُّ: ظَاهِرُ مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ كَمَا رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدٍ قِيلَ هُوَ الْمُعْتَمَدُ، وَسَوَاءٌ سَقَطَ أَوْ لَمْ يَسْقُطْ، وَإِنْ نَامَ جَالِسًا يَتَمَايَلُ رُبَّمَا يَزُولُ مَقْعَدُهُ وَرُبَّمَا لَا.

قَالَ الْحَلْوَانِيُّ: ظَاهِرُ الْمَذْهَبِ أَنَّهُ لَيْسَ بِحَدَثٍ اهـ.

وَيَشْهَدُ لَهُ مَا فِي أَبِي دَاوُدَ ﴿كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتَّى تَخْفِقَ رُءُوسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّئُونَ﴾ وَأَمَّا مَا فِي سُنَنِ الْبَزَّارِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ: ﴿كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُونَ الصَّلَاةَ فَيَضَعُونَ جُنُوبَهُمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَنَامُ ثُمَّ يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ﴾ فَيَجِبُ حَمْلُهُ عَلَى النُّعَاسِ [1]

متن کے یہ الفاظ استرخاء اس حد تک پہنچ جائے امام ابوحنیفہ سے منقول مذہب کے مطابق ایسی صورت میں ٹیک لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے جب تک مقعد یعنی پیٹھ زمین پر جمی ہوئی ہو کیونکہ ایسی حالت میں ہوا خارج ہونے کا امکان نہیں ہوتا ہے اور امام طحاوی نے اس بات کو اختیار کیا ہے کہ ایسی حالت میں وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

[1] فتح القدير شرح البداية: كتاب الطهارات ﴿فصل في نواقض الوضوء﴾

مصنف اور امام قدوری نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے کیونکہ وضو کے ٹوٹنے کی اصل بنیاد حدث کا لاحق ہونا ہے' نیند نہیں ہے تو جب نیند کا حکم مخفی ہو جائے گا تو اب حکم کا مدار اس چیز پر ہو گا جس کے ساتھ یہ گمان متعلق ہو گا' یہی وجہ ہے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں' رکوع کی حالت میں سو جانے والے شخص کا وضو نہیں ٹوٹتا' لیکن لیٹ کر سو جانے والے کا وضو ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ اس کے بارے میں گمان یہی ہوتا ہے کہ اس ڈھیلے پن کی وجہ سے جو کمال کی حد تک پہنچ گیا ہے' یہ صورتِ حال سامنے آ سکتی ہے اور یہ کیفیت لیٹنے کی صورت میں ہوتی ہے' دوسری صورتوں میں نہیں ہوتی۔

اسی نوعیت کے ٹیک لگانے میں یہ بھی صورت سامنے آئے گی کہ جب انسان صرف ٹیک کی وجہ سے ہی ٹھہر جائے اور اس کی پیٹھ انتہائی استرخاء کے ساتھ ہو جو ہوا کے خروج کے لیے رکاوٹ نہ بن سکے' اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی صورتِ حال اکثر پیش آ سکتی ہے' بطورِ خاص ہمارے زمانے میں کہ جب لوگوں نے کھانا پینا زیادہ کر دیا ہے تو اس صورت میں صرف بیداری کی ہوشیاری ہی اس کے لیے رکاوٹ بن سکتی ہے' اگر کوئی شخص احتباء کے طور پر بیٹھا ہوا ہو اور اس کا سر اس کے گھٹنوں کے اوپر ہو تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔

متن کے یہ الفاظ نماز میں اور نماز کے علاوہ یہ حکم اس وقت ہے کہ جب انسان سجدے کی حالت میں سویا ہو جو مسنون حالت ہے اور وہ نماز سے باہر ہو یعنی اس کے پہلو سے بازو الگ ہوں' لیکن اگر اس کا پیٹ اس کے زانوؤں کے ساتھ ملا ہوا ہو تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ شیخ علی بن موسیٰ قمی نے یہ بات بیان کی ہے۔

الاسرار نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: ہمارے علماء یہ فرماتے ہیں: نماز کے دوران کسی بھی حالت میں سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

اسی طرح نماز کے علاوہ بیٹھے ہوئے سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا' ماسوائے اس صورت کے کہ جب انسان تورک کے طور پر بیٹھا ہوا ہو' اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی صورت میں بیٹھنے کے نتیجے میں مخرج سے رکاوٹ ہٹ جاتی ہے۔

الخلاصہ نامی کتاب میں جو بات تحریر ہے' وہ اس کی مخالف نہیں ہو گی کہ تورک کے طور پر بیٹھنے والے شخص کا وضو نہیں ٹوٹتا' اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے تورک کی وضاحت یہ کی ہے: انسان انے دونوں پاؤں ایک جانب پھیلا لے اور اپنے سرین کو زمین کے ساتھ ملا دے۔

الاسرار نامی کتاب کے مصنف نے اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ اس کی صورت یہ ہو کہ انسان کے مقعد سے کپڑا ہٹ جائے (یا رکاوٹ ہٹ جائے) تو یہ دونوں مفاہیم تورک میں مشترک ہوں گے۔

الذخیرہ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: جو شخص اپنے سرین کو اپنی ایڑیوں پر رکھ کر سو جائے اور وہ اس طرح ہو کہ اس نے اپنے چہرے کو جھکایا ہوا ہو اور اس کا پیٹ اس کے زانوؤں کے ساتھ لگا ہوا ہو تو ایسے شخص کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔

دوسری کتابوں میں یہ بات تحریر ہے کہ اگر کوئی شخص چوکڑی مار کر بیٹھا ہوا سو جائے اور اس کا سر اس کے زانوؤں پر ہو تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

یہ روایت الذخیرہ نامی کتاب سے مختلف ہے پھر اس کے بعد انہوں نے کتاب میں مطلق طور پر یہ بات نقل کی ہے کہ وہ شخص نماز کی حالت میں ہوتو یہ دونوں صورتوں کو شامل ہوگا' یعنی خواہ وہ جان بوجھ کر ایسا کرے یا نیند کے غلبے کی وجہ سے یہ صورت حال پیش آئے۔

امام ابو یوسف سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ اگر کوئی شخص نماز کے دوران جان بوجھ کر سو جاتا ہے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا' تاہم پہلا قول مختار ہے۔

فتاویٰ قاضی خاں کی اس فصل میں جس میں وہ وضو کو توڑنے والی چیزوں کا تذکرہ ہے' اس میں یہ تحریر ہے کہ اگر کوئی شخص سجدے یا رکوع کی حالت میں سو جاتا ہے اور جان بوجھ کر نہیں سوتا تو اس کی نماز فاسق نہیں ہوگی' لیکن اگر وہ جان بوجھ کر سو جاتا ہے تو سجدے کی حالت میں نماز فاسد ہو جائے گی' رکوع کی حالت میں سونے سے فاسق نہیں ہوگی۔

گویا کہ اس کی بنیاد یہ ہے کہ رکوع کی حالت میں انسان کا اپنے جسم پر کنٹرول ہوتا ہے جبکہ سجدے کی حالت میں یہ کنٹرول برقرار نہیں رہتا ہے' قیاس کے اعتبار سے اگر جائزہ لیا جائے تو سجدہ کے اندر حکم میں بھی تفصیل پائی جاتی ہے' یعنی اگر سجدے کی حالت میں انسان کا پہلو زانوؤں سے الگ ہو تو اس صورت میں نماز فاسد نہیں ہونی چاہیے کیونکہ کنٹرول برقرار رہے' ورنہ فاسد ہو جانی چاہیے۔

متن کے یہ الفاظ ''صحیح یہ ہے'' اس کے ذریعے مصنف نے شیخ ابن شجاع کے اس قول پر احتراز کیا ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں: نماز کے دوران ان حالتوں میں وضو ٹوٹتا ہی نہیں ہے۔

ظاہر الروایت میں یہ ہے: اس بارے میں کوئی فرق نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص بیٹھ کر سو جاتا ہے اور پھر گر جاتا ہے۔

تو امام ابوحنیفہ سے ایک روایت یہ منقول ہے: اگر کوئی شخص اپنے پہلو کے زمین سے لگنے سے پہلے بیدار ہو جاتا ہے یا کسی رکاوٹ کے بغیر پہنچنے سے پہلے بیدار ہو جاتا ہے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا' جبکہ امام ابو یوسف سے یہ روایت منقول ہے کہ اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

امام محمد سے یہ روایت منقول ہے کہ اگر اس شخص کی پیٹھ زمین سے الگ ہونے سے پہلے وہ شخص متوجہ ہو جائے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا اور اس کے متوجہ ہونے سے پہلے اس کی پیٹھ زمین سے الگ ہو جائے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

تاہم فتویٰ امام ابوحنیفہ سے منقول روایت کے مطابق دیا جاتا ہے۔

شیخ حلوانی یہ فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا ظاہری مذہب وہی ہے جس طرح امام محمد کے حوالے سے روایت کیا گیا ہے اور ایک قول کے مطابق یہی قابل اعتماد ہے اور اس بارے میں یہ صورت برابر ہے کہ وہ شخص گر جائے یا نہ گرے' اگر کوئی شخص بیٹھے ہوئے سو جاتا ہے تو بعض اوقات وہ کسی ایک طرف جھک جاتا ہے' اس صورت میں اس کی پیٹھ زمین سے الگ ہو جاتی ہے اور بعض اوقات الگ نہیں بھی ہوتی۔

حلوانی کہتے ہیں: ظاہر مذہب کے مطابق اس صورت میں وضو نہیں ٹوٹے گا۔

اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جو امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب عشاء کی نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوتے تھے یہاں تک کہ ان کی گردنیں جھک جایا کرتی تھیں پھر وہ لوگ اُٹھ کر نماز ادا کر لیتے تھے اور ازسرِ نو وضو نہیں کرتے تھے۔

جہاں تک اس روایت کا تعلق ہے جو صحیح سند کے ساتھ مسند بزار میں منقول ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نماز کے انتظار میں ہوتے تھے وہ اپنے پہلو زمین کے ساتھ لگا دیتے تھے ان میں سے بعض لوگ سو بھی جاتے تھے پھر وہ اُٹھ کر نماز ادا کرنے لگتے تھے۔

تو لازم ہوگا کہ آپ اس صورتِ حال کو اونگھنے پر محمول کریں۔

حلوانی یہ فرماتے ہیں: پہلو کے بل لیٹنے کے اندر اونگھنے کا ذکر نہیں ہوسکتا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ وضو کو توڑتی نہیں ہے کیونکہ یہ تھوڑی نیند ہے۔

شیخ دقاق نے یہ بات بیان کی ہے کہ عام طور پر جو بات کہی جاتی ہے اس کے حوالے سے تو یہ حدث شمار نہیں ہوگا اگرچہ انسان مصحف کے ساتھ ایک یا دو حرف پڑھ لے۔

467- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوقَظُونَ لِلصَّلَاةِ حَتّٰى اِنِّىْ لَاَسْمَعُ لِاَحَدِهِمْ غَطِيطًا ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَايَتَوَضَّئُوْنَ .قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ هٰذَا عِنْدَنَا وَهُمْ جُلُوسٌ .صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے انہیں نماز پڑھنے کے لیے اُٹھایا جاتا تھا یہاں تک کہ بعض اوقات میں ان میں سے کسی کے خراٹے بھی سن لیتا تھا لیکن وہ پھر اُٹھ کر نماز پڑھ لیتے تھے اور ازسرِ نو وضو نہیں کرتے تھے۔

ابن مبارک نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: ہمارے نزدیک یہ حکم اس وقت ہے جب یہ لوگ بیٹھے ہوئے سو جاتے تھے۔

یہ حدیث مستند ہے۔

468- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى يَخْفِقُوا

٤٦٧- اخرجه البيهقي (١٢٠/١) كتاب الطهارة' باب ترك الوضوء من النوم قاعدًا: اخبرنا ابو حازم الحافظ' ثنا ابو احمد الحافظ' انا ابو القاسم البغوي' نا ابن حميد- يعني: محمدًا- ثنا ابن المبارك' به- ورواه عبد الرزاق (٥٠٤/١) رقم (١٩٣١): اخبرنا معمر عن ثابت عن انس قال: (كانت الصلوة تقام' فيكلم الرجل النبي صلى الله عليه وسلم في الحاجة تكون له فيقوم بينه وبين القبلة' فما يزال قائمًا يكلمه فربما رايت بعض القوم ينعس من طول قيام النبي صلى الله عليه وسلم)-

ورواه ابو يعلى (٤٦٧/٥) رقم (٣١٩٩)' والبزار في مسنده (٢٨٢- كشف) من طريق سعيد ابن ابي عروبة عن قتادة عن انس ان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يضعون جنوبهم فمنهم من يتوضا' ومنهم من لا يتوضا- وقال الهيثمي في المجمع (٢٤٨/١): (رواه البزار ورجاله رجال الصحيح' ورواه ابو يعلى' ورجاله رجال الصحيح) ' وياتي في النص بعده رقم (٤٦٨) من طريق هشام الدستوائي عن قتادة-

بِرُءُ وْسِهِمْ ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ يُصَلُّوْنَ وَلَايَتَوَضَّئُوْنَ .صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم عشاء کی اذان کے انتظار میں ہوتے تھے' یہاں تک کہ ان کے سر جھک جایا کرتے تھے (یعنی وہ سو جاتے تھے)' پھر وہ اُٹھ کر نماز ادا کر لیتے تھے اور ازسرنو وضو نہیں کرتے تھے۔

یہ روایت مستند طور پر منقول ہے۔

52- باب فِيْ طَهَارَةِ الْاَرْضِ مِنَ الْبَوْلِ.

باب: زمین کو پیشاب سے پاک کرنا

469- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ وَّعَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنْ شِئْتُمْ خَرَجْتُمْ اِلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ فَشَرِبْتُمْ مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا . فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ فَصَحُّوا فَاَقْبَلُوْا عَلَى الرُّعَاةِ فَقَتَلُوْهُمْ وَاسْتَاقُوا ذَوْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَارْتَدُّوا عَنِ الْاِسْلَامِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ وَتُرِكُوْا بِالْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوا.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''عرینہ'' قبیلے کے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے وہاں کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو صدقے کے اونٹوں کی طرف چلے جاؤ اور وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پیو' انہوں نے ایسا ہی کیا تو وہ تندرست ہو گئے' پھر وہ لوگ ان اونٹوں کے چرواہے کے پاس گئے اور اسے قتل کر دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو اپنے ساتھ ہانک کر لے گئے اور اسلام کو چھوڑ کر مرتد

٤٦٨- اخرجه ابو داؤد (١/٥١) كتاب الطهارة' باب الوضوء من النوم' الحديث (٢٠٠): حدثنا شاذ بن فياض' ثنا هشام الدستوائي عن قتادة عن انس' قال: (كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ينتظرون العشاء الآخرة حتى تخفق رء وسهم' ثم يصلون ولا يتوضئون)' ومن طريق ابي داؤد رواه البيهقي في الكبرى (١/١١٩) كتاب الطهارة' باب ترك الوضوء من النوم قاعدا-

٤٦٩- اخرجه البخاري (١/٤٠٠) في الوضوء' باب ابوال الابل (٢٣٣) و(٣/٤٢٨) في الزكاة' باب استعمال ابل الصدقة والبانها لابناء السبيل (١٥٠١) و(٦/١٧٧) في الجهاد والسير' باب اذا حرق المشرك المسلم هل يحرق؟ (٣٠١٨)' (٧/٥٢٤) في المغازي' باب قصة عكل وعرينة (٤١٩٢' ٤١٩٣) (٨/١٣٢) في التفسير' باب (انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الارض فسادا ان يقتلوا ...) (٤٦١٠) و(١٠/١٤٩) في الطب' باب الدواء بابوال الابل (٥٦٨٦)' وباب من خرج من ارض لا تلائمه (٥٧٢٧) و(١٢/١١١) في الحدود' باب المحاربين من اهل الكفر والردة (٦٨٠٢)' وباب لم يحسم المرتدين المحاربون حتى ماتوا (٦٨٠٤)' وباب سمر النبي صلى الله عليه وسلم اعين المحاربين (٦٨٠٥)' وفي الديات' باب القسامة (٦٨٩٩)' ومسلم (٣/١٢٩٦-١٢٩٨) في القسامة' باب حكم المحاربين والمرتدين (٩-١٤/ ١٦٧١)' وابو داؤد (٤٣٦٤-٤٣٦٨) في الحدود' باب ما جاء في المحاربة (٤٣٦٤-٤٣٦٨)' والنسائي (١/١٥٨) في الطهارة' باب بول ما يوكل لحمه (٧/٩٣-١٠٠) في تحريم الدم' باب قول الله تعالى: (انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الارض ......) باب اختلاف الناقلين لخبر حميد عن انس بن مالك فيه' باب ذكر اختلاف طلحة بن مصرف ومعاوية بن صالح على يحيى بن سعيد في هذا الحديث' واحمد (٣/١٦٣' ١٧٠' ١٩٨' ٢٣٣)-

ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے پیچھے لوگوں کو بھیجا۔ انہیں پکڑ کر لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھروا دیں اور پھر انہیں پتھریلی زمین پر ڈال دیا گیا' یہاں تک کہ وہ اسی حالت میں مر گئے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالحمید بن بیان بن زکریاء واسطی، ابوحسن سکری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۶۷/۱)۔

○ عبدالعزیز بن صہیب بنانی بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 130ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۱۰/۱)۔

توضیح مسئلہ:

زمین پر گری ہوئی نجاست کو پاک کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے صاحبِ ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

صاحبِ ہدایت کا بیان

وان اصابت الارض نجاسة فجفت بالشمس وذهب اثرها جازت الصلاة على مكانها وقال زفر والشافعی رحمهما الله: لا تجوز الانه لم يوجد المزيل و لهذا لا يجوز التيمم به ولنا قوله عليه الصلاة والسلام ﴿زكاة الارض يبسها﴾ وانما لا يجوز التيمم به لان كطهارة الصعيد ثبتت شرطا بنص الكتاب فلا تتادى بمنا ثبت بالحديث[1]

اگر زمین پر نجاست لگ جائے اور وہ دھوپ کے ذریعے خشک ہو جائے اور اس کا اثر بھی زائل ہو جائے تو اس جگہ پر نماز ادا کرنا جائز ہے۔

امام زفر اور امام شافعی یہ فرماتے ہیں: ایسی صورتِ حال میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ایسی کوئی چیز نہیں پائی جاتی جس نے نجاست کو زائل کر دیا ہو' یہی وجہ ہے کہ اس مٹی کے ذریعے تیمم کرنا بھی جائز نہیں ہوتا۔

ہماری دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: ''زمین کا خشک ہو جانا اسے پاک کر دیتا ہے''۔

ایسی مٹی کے ذریعے تیمم ناجائز اس لیے ہے' کیونکہ کتاب اللہ کی کتاب سے یہ بات ثابت ہے کہ جس مٹی کے ذریعے تیمم کیا جا رہا ہو' وہ پاک ہونی چاہیے تو اب کسی حدیث کی وجہ سے اس کے مفہوم میں اضافہ نہیں کیا جا سکتا۔

[1] البدایہ: کتاب الطہارۃ باب الانجاس وتطہیرہا 36/1

ابن ہمام کی توضیح

متن کے ان الفاظ کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب فتح القدیر شیخ کمال الدین ابن ہمام تحریر کرتے ہیں:

﴿قَوْلُهُ فَجَفَّتْ بِالشَّمْسِ﴾ اتِّفَاقِيٌّ لَا فَرْقَ بَيْنَ الْجَفَافِ بِالشَّمْسِ وَالنَّارِ اَوِ الرِّيحِ ، وَالْمُرَادُ مِنَ الْاَثَرِ الذَّاهِبِ: اللَّوْنُ اَوِ الرِّيحُ .

وَحَدِيثُ ذَكَاةِ الْاَرْضِ يُبْسُهَا ذَكَرَهُ بَعْضُ الْمَشَايِخِ اَثَرًا عَنْ عَائِشَةَ ، وَبَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، وَكَذَا رَوَاهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ عَنْهُ ، وَرَوَاهُ اَيْضًا عَنْ اَبِي قِلَابَةَ .

وَرَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْهُ: جُفُوفُ الْاَرْضِ طَهُوْرُهَا ، وَرَفَعَهُ الْمُصَنِّفُ ، وَذَكَرَهُ فِي الْمَبْسُوطِ: اَيُّمَا اَرْضٍ جَفَّتْ فَقَدْ ذَكَتْ .

حَدِيثًا مَرْفُوعًا ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِهِ .

وَفِي سُنَنِ اَبِي دَاوُدَ: بَابُ طَهُوْرِ الْاَرْضِ اِذَا يَبِسَتْ وَسَاقَ بِسَنَدِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ اَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ فَتًى شَابًّا عَزَبًا ، وَكَانَتِ الْكِلَابُ تَبُولُ وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ ، فَلَوْلَا اعْتِبَارُهَا تَطْهُرُ بِالْجَفَافِ كَانَ ذٰلِكَ تَبْقِيَةً لَهَا بِوَصْفِ النَّجَاسَةِ مَعَ الْعِلْمِ بِاَنَّهُمْ يَقُومُونَ عَلَيْهَا فِي الصَّلَاةِ اَلْبَتَّةَ اِذْ لَا بُدَّ مِنْهُ مَعَ صِغَرِ الْمَسْجِدِ وَعَدَمِ مَنْ يَتَخَلَّفُ لِلصَّلَاةِ فِي بَيْتِهِ ؛ وَكَوْنُ ذٰلِكَ يَكُونُ فِي بِقَاعٍ كَثِيرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ لَا فِي بُقْعَةٍ وَاحِدَةٍ حَيْثُ كَانَتْ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ وَتَبُولُ ، فَاِنَّ هٰذَا التَّرْكِيبَ فِي الِاسْتِعْمَالِ يُفِيدُ تَكَرُّرَ الْكَائِنِ مِنْهَا اَوْ لِاَنَّ تَبْقِيَتَهَا نَجِسَةً يُنَافِي الْاَمْرَ بِتَطْهِيرِهَا فَوَجَبَ كَوْنُهَا تَطْهُرُ بِالْجَفَافِ ، بِخِلَافِ ﴿اَمْرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِهْرَاقِ ذَنُوبٍ مِنْ مَاءٍ عَلَى بَوْلِ الْاَعْرَابِيِّ فِي الْمَسْجِدِ﴾ لِاَنَّهُ كَانَ نَهَارًا وَالصَّلَاةُ فِيهِ تَتَابَعُ نَهَارًا ، وَقَدْ لَا يَجُوزُ قَبْلَ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَاَمَرَ بِتَطْهِيرِهَا بِالْمَاءِ ، بِخِلَافِ مُدَّةِ اللَّيْلِ ، اَوْ لِاَنَّ الْوَقْتَ كَانَ اِذْ ذَاكَ قَدْ آنَ اَوْ اُرِيدَ اَنَّ ذَاكَ اَكْمَلُ الطَّهَارَتَيْنِ[1]

متن میں مصنف نے دھوپ کے ذریعے خشک ہونے کے جو الفاظ نقل کیے ہیں' یہ اتفاق کے طور پر ہیں' شرط کے طور پر نہیں ہیں کیونکہ وہ مٹی دھوپ کے ذریعے خشک ہو یا آگ کے ذریعے خشک ہو یا ہوا کے ذریعے خشک ہو' اس میں کوئی فرق نہیں ہے' اور رخصت ہو جانے والے اثر یعنی ختم ہو جانے والے نشان سے مراد یہ ہے کہ اس کا رنگ یا اس کی بو چلی جائے۔

خشک ہو جانے کی وجہ سے زمین کے پاک ہو جانے والی روایت کو بعض مشائخ نے سیدہ عائشہ کے حوالے سے نقل کیا ہے جبکہ بعض نے شیخ محمد بن حنفیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' شیخ ابن ابی شیبہ نے اسے روایت کیا ہے' اسی طرح انہوں نے اسے ابوقلابہ کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے۔

[1]۔ فتح القدیر' کتاب الطہارۃ باب الانجاس وتطہیرہ

امام عبدالرزاق نے ان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ زمین کا خشک ہو جانا اسے پاک کر دیتا ہے۔

مصنف نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ المبسوط کے مصنف نے ان الفاظ کو نقل کیا ہے:

''جو بھی زمین خشک ہو جائے وہ پاک ہو جاتی ہے'' انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

سنن ابوداؤد کے اندر یہ باب ہے:

''زمین کا خشک ہونے پر پاک ہو جانا''

اس کے بعد امام ابوداؤد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں رات کے وقت مسجد میں سوجایا کرتا تھا' میں نوجوان اور کنوارا شخص تھا' کتے (مسجد میں) پیشاب کر دیا کرتے تھے' اندر آ جاتے تھے' باہر چلے جایا کرتے تھے تو ان کے پیشاب کے اوپر کوئی چیز بہائی نہیں جاتی تھی تو اگر اس بات کا اعتبار نہ کیا جائے کہ خشک ہونے کی وجہ سے زمین پاک ہو جاتی ہے تو اب اس کا مطلب یہ ہوگا کہ مسجد نبوی کی زمین بدستور ناپاک رہتی تھی اور لوگوں کو اس کا علم بھی ہوتا تھا کہ انہوں نے وہاں پر نماز ادا کرنی ہے' پھر یہ بھی ضروری تھا کہ مسجد بہت چھوٹی سی تھی اور ایسا بھی نہیں ہوتا تھا کہ لوگ اپنے گھروں میں نماز ادا کر لیتے ہوں' پھر اس سے یہ بھی بات ثابت ہو رہی ہے کہ مسجد کے مختلف حصے تھے' وہ کتے کسی ایک جگہ پر آ کر پیشاب نہیں کیا کرتے تھے' کیونکہ روایت کے یہ الفاظ ہیں' وہ آیا کرتے تھے' وہ جایا کرتے تھے اور پیشاب کر دیا کرتے تھے' تو عام محاورے کے اعتبار سے یہ ترکیب اس بات کا فائدہ دیتی ہے کہ ایسا مختلف اوقات میں ہوتا تھا تو اب اس صورت میں مسجد کا ناپاک رہ جانا' اس بات کے منافی ہوگا کہ اسے پاک کرنے کا حکم دیا جائے تو اس سے لازم یہ ہوگا کہ خشک ہونے کے نتیجے میں زمین پاک ہو جاتی ہے۔

جہاں تک نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا تعلق ہے' جو آپ نے دیہاتی شخص کے مسجد میں پیشاب کرنے پر جاری کیا تھا کہ اس کی جگہ پر پانی بہا دیا جائے تو وہ دن کا وقت تھا اور دن کے وقت وہاں نماز بار بار ادا کی جاتی تھی' نماز کے وقت سے پہلے ایسا کرنا درست نہیں ہوگا' ایسی صورت میں پانی کے ذریعے زمین کو پاک کرنے کا حکم دیا جائے گا' لیکن رات کی طویل مدت کا حکم اس سے مختلف ہے (کیونکہ صبح تک زمین خود ہی خشک ہو چکی ہوگی) البتہ اگر نماز کا وقت ہو چکا ہو یا اس چیز کا خیال کیا جائے کہ دھونے سے زیادہ اچھے طریقے سے پاک ہو جاتی ہے (تو حکم مختلف ہوگا)۔

اس بارے میں صاحب ہدایہ مزید تحریر کرتے ہیں:

﴿وَيَجُوزُ تَطْهِيرُهَا بِالْمَاءِ وَبِكُلِّ مَائِعٍ طَاهِرٍ يُمْكِنُ اِزَالَتُهَا بِهِ كَالْخَلِّ وَمَاءِ الْوَرْدِ وَنَحْوِهِ مِمَّا اِذَا عُصِرَ انْعَصَرَ﴾ وَهٰذَا عِنْدَ اَبِي حَنِيفَةَ وَاَبِي يُوسُفَ ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَزُفَرُ وَالشَّافِعِيُّ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ: لَا يَجُوزُ اِلَّا بِالْمَاءِ لِاَنَّهُ يَتَنَجَّسُ بِاَوَّلِ الْمُلَاقَاةِ ، وَالنَّجِسُ لَا يُفِيدُ الطَّهَارَةَ اِلَّا اَنَّ هٰذَا الْقِيَاسَ تُرِكَ فِي الْمَاءِ لِلضَّرُورَةِ .

وَلَهُمَا اَنَّ الْمَائِعَ قَالِعٌ ، وَالطَّهُورِيَّةَ بِعِلَّةِ الْقَلْعِ وَالْاِزَالَةِ وَالنَّجَاسَةُ لِلْمُجَاوَرَةِ ، فَاِذَا انْتَهَتْ اَجْزَاءُ

النَّجَاسَةِ يَبْقَى طَاهِرًا ، وَجَوَابُ الْكِتَابِ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ الثَّوْبِ وَالْبَدَنِ ، وَهَذَا قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَاِحْدَى الرِّوَايَتَيْنِ عَنْ اَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ، وَعَنْهُ اَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا فَلَمْ يَجُوْزُ فِي الْبَدَنِ بِغَيْرِ الْمَاءِ[ا]

ایسی زمین کو پانی کے ذریعے یا ہر پاک مائع چیز کے ذریعے پاک کرنا جائز ہے' جس مائع چیز کے ذریعے وہ نجاست زائل ہو سکتی ہو جیسے سرکہ' پھولوں کا رس وغیرہ' جب اسے نچوڑا جائے تو وہ نچڑ جائے۔

یہ حکم امام ابوحنیفہ' امام ابویوسف کے نزدیک ہے' امام محمد' امام زفر اور امام شافعی یہ کہتے ہیں: ایسی زمین کو صرف پانی کے ذریعے ہی پاک کیا جا سکتا ہے کیونکہ ایسی زمین کے ساتھ جو بھی چیز لگے گی' وہ اس کے ساتھ ملنے کے ساتھ ہی خود ناپاک ہو جائے گی تو جو چیز خود ناپاک ہو گی' وہ کسی دوسرے کو کیسے پاک کر سکتی ہے' البتہ اس قیاس کو ضرورت کے پیش نظر پانی کے مسئلے میں ترک کر دیا گیا ہے۔

ان دونوں حضرات (یعنی امام ابوحنیفہ' امام محمد یوسف) کی دلیل یہ ہے: ہر مائع چیز نجاست کو ختم کر دیتی ہے اور طہارت کا حکم اس وقت سامنے آتا ہے جب نجاست ختم ہو جائے تو جب نجاست کے اجزاء ختم ہو جائیں گے تو زمین صاف ہو جائے گی اور کتاب کا جواب کپڑے اور جسم کے درمیان کوئی فرق ظاہر نہیں کرتا' امام ابوحنیفہ اسی بات کے قائل ہیں اور دو میں ایک روایت کے مطابق امام ابویوسف سے بھی یہی منقول ہے' تاہم ان سے یہ روایت بھی منقول ہے' کہ انہوں نے ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے' انہوں نے جسم کے بارے میں یہی کہا ہے: وہ پانی کے بغیر پاک نہیں ہوتا۔

470- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ اَبِي حَيَّةَ حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا سَمْعَانُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمَكَانِهِ فَاحْتُفِرَ فَصُبَّ عَلَيْهِ دَلْوٌ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَعْمَلْ بِعَمَلِهِمْ . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ . سَمْعَانُ مَجْهُولٌ .

۴۷۰- اخرجه ابو يعلى في مسنده (۶/ ۳۱۰) رقم (۳۶۲۶): حدثنا ابو هشام الرفاعي' حدثنا ابو بكر بن عياش به' والطحاوي في (شرح المعاني) (۱/ ۱۴) من طريق يحيى بن عبد الحميد الحماني' ثنا ابو هشام به- وعزاه الحافظ في تلخيص الحبير (۱/ ۶۰) الى الدارمي' ولم اجده في النسخة المطبوعة' وايضا لم يعزه اليه ابن الملقن في البدر المنير- قال ابن ابي حاتم في العلل (۱/ ۲۴): (سمعت ابا زرعة يقول: حديث سمعان في بول الاعرابي في المسجد عن ابي وائل عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال احفروا موضعه- قال: هذا حديث ليس بقوي)- اه-

وقال ابن الملقن (۲/ ۲۹۳): (رواه الدارقطني في (سننه) باسناد فيه ضعفان: احدهما: سمعان بن مالك: قال ابو زرعة: (ليس بالقوي) - الثاني: ابو هشام الرفاعي: قال البخاري: (رايتهم مجمعين على ضعفه)- وقال ابن ابي حاتم: (ليس لهذا الحديث اصل)- وقال ابو زرعة: (منكر)- اه - وقد ذكر الهيثمي الحديث في المجمع (۱/ ۲۹۱): (رواه ابو يعلى' وفيه سفيان بن مالك- كذا في المجمع' والصواب: سمعان بن مالك- قال ابو زرعة: ليس بالقوي' وقال ابن خراش: مجهول' وبقية رجاله رجال الصحيح)- اه- وذكره الحافظ ابن حجر في المطالب العالية (۱/ ۱۰) رقم (۱۶)- وانظر نصب الراية (۱/ ۲۱۲)-

---

ا۔ البدایہ: کتاب الطہارۃ باب الانجاس وتطہیرہا 36/1

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ ایک دیہاتی آیا' اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے کھود دیا جائے' اور پھر اس پر پانی کا ایک ڈول بہا دیا جائے' اس دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے' حالانکہ وہ ان کے عمل کی طرح عمل نہیں کرتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: وہ جس کے ساتھ محبت کرتا ہے اس کے ساتھ ہوگا۔

اس روایت کا ایک راوی سمعان مجہول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوبکر بن عیاش ابن سالم اسدی، کوفی مقری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 194ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹۹/۲)۔

○ سمعان بن مالک :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۲۸/۳)۔

471- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى الْمَالِكِيُّ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) شَيْخٌ كَبِيْرٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَتَى السَّاعَةُ فَقَالَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ لَا وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَبِيْرِ صَلَاةٍ وَّلَا صِيَامٍ اِلَّا اَنِّىْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ . قَالَ فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ . قَالَ فَذَهَبَ الشَّيْخُ فَاَخَذَهُ بَوْلُهُ فِى الْمَسْجِدِ فَمَرَّ عَلَيْهِ النَّاسُ فَاَقَامُوْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دَعُوْهُ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ . فَصَبُّوْا عَلٰى بَوْلِهِ الْمَاءَ . كَذَا قَالَ يُوْسُفُ الْمُعَلَّى الْمَالِكِيُّ . الْمُعَلَّى مَجْهُوْلٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ بڑی عمر کا آدمی تھا' اس نے عرض کیا: اے حضرت محمد! قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے جواب دیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' میں نے اس کے لیے کوئی زیادہ نمازیں اور روزے تیار نہیں کیے ہیں' البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم

۴۷۱ ذكره المصنف في العلل (۵/ ۸۰- ۸۱) وفيه: (سئل عن حديث ابي وائل شقيق ابن سلمة عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم: (المرء مع من احب) وفيه قصة الاعرابي حين بال في المسجد- فقال: يرويه ابو بكر بن عياش واختلف عنه؛ فرواه يوسف الصفار وابو كريب وحسين بن عبد الاول عن ابي بكر بن عياش عن سمعان المالكي- وقال ابو بكر بن ابي شيبة ويحيى الحماني وسليمان بن داؤد الهاشمي وابو هشام الرفاعي عن ابي بكر عن سمعان بن مالك- وقال احمد بن محمد بن ايوب عن ابي بكر عن المعلى بن سمعان الاسدي- قال احمد بن يونس عن ابي بكر عن المعلى المالكي- ويقال: ان الصواب المعلى بن سمعان- والله اعلم)- اه- وانظر تخريج الحديث السابق-

اس کے ساتھ ہو گے جس کے ساتھ تم محبت رکھتے ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ بڑی عمر کا آدمی گیا اور اس نے مسجد میں پیشاب کرنا چاہا' کچھ لوگ اس کے پاس سے گزرے اور اسے روک دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے کرنے دو! ہو سکتا ہے' یہ جنتی ہو' پھر ان لوگوں نے اس کے پیشاب پر پانی بہا دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبداللہ بن یونس بن عبداللہ بن قیس کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 227ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۳)(۶۳)۔

472- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ قَامَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى زَاوِيَةٍ مِّنْ زَوَايَا الْمَسْجِدِ فَانْكَشَفَ فَبَالَ فِيْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خُذُوا مَا بَالَ عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ فَاَلْقُوْهُ وَاَهْرِيْقُوا عَلٰى مَكَانِهٖ مَاءً ۔ قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعْقِلٍ تَابِعِيٌّ وَّهُوَ مُرْسَلٌ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک دیہاتی مسجد کے کنارے پر کھڑا ہوا' اس نے اپنا تہبند ہٹایا اور وہاں پیشاب کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس جگہ اس نے پیشاب کیا ہے' وہاں سے مٹی نکال کر پھینک دو اور اس جگہ پر پانی بہا دو۔

اس روایت کے راوی عبداللہ بن معقل تابعی ہیں اور یہ روایت ''مرسل'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالملک بن عمیر بن سوید لخمی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 136ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۲۵)(۴۲۲۸)۔

○ عبداللہ بن معقل ابن مقرن، مزنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

۴۷۲- اخرجه ابو داؤد (۱/ ۱۰۳- ۱۰۴) كتاب الطهارة: باب الارض يصيبها البول' الحديث (۳۸۱) ومن طريقه البيهقي (۲/ ۴۲۸) كتاب الصلوة: باب طهارة الارض من البول- قال ابو داؤد: (ابن معقل لم يدرك النبي صلى الله عليه وسلم قال البيهقي: (وقد روى هذا من حديث ابن مسعود- رضي الله عنه- وليس بصحيح وقد تكلمنا عليه في الخلافيات)- اه- وهو عند ابي داؤد في المراسيل رقم (۱۱) وقال عقبه: (روي متصلا ولا يصح)- اه- وانظر: البدر المنير (۲/ ۲۹۲)' وتلخيص الحبير (۱/ ۵۹- ۶۰)-

تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۴۸)(۳۶۵۹)۔

53- باب صِفَةِ مَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ وَمَا رُوِىَ فِى الْمُلامَسَةِ وَالْقُبْلَةِ

باب: اُن چیزوں کا بیان جن سے وضوٹوٹ جاتا ہے اور چھو لینے اور بوسہ دینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

473- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ وَّاَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطٍ قَالاَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو الطَّيِّبِ يَزِيْدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيْدَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَسَّانِىُّ قَالاَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِى النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَالَ الْحَسَّانِىُّ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِى الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلاَثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ رِيحٍ .لَمْ يَقُلْ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَوْ رِيحٍ غَيْرُ وَكِيعٍ عَنْ مِسْعَرٍ.

☆☆ حضرت صفوان بن عسال بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مسافر شخص کے لیے تین دنوں تک موزوں پر مسح کرنے کی رخصت دی ہے۔

البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے (تو یہ حکم صرف) پاخانہ کرنے' پیشاب کرنے یا ہوا خارج ہونے کے بارے میں ہے (یعنی اس کے بعد آدمی وضو کے دوران موزوں پر مسح کر سکتا ہے)۔

ہوا خارج ہونے کا حکم صرف ایک روایت میں ہے۔

<u>راویانِ حدیث کا تعارف:</u>

○ یزید بن حسن بن یزید ابوطیب بزاز: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 331ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۴۹/۱۴)۔

۴۷۳- اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۱/۱۱۵) كتاب الطهارة' باب الوضوء من البول والغائط من طريق الدارقطني به' ورواه (۱/ ۱۱۴-۱۱۵): قال: اخبرنا ابو عبد الله الحافظ' ثنا ابو الوليد الفقيه' ثنا عبد الله بن شيرويه' ثنا عبد الله بن هاشم' ثنا وكيع عن مسعر ...... فذكره- والحديث ورد من طريق ابن عيينة وحماد بن سلمة والثوري ومعمر وابن مغول وشعبة وابي بكر ابن عياش وحماد بن زيد وغيرهم- كلهم عن عاصم بن ابي النجود' قال: اخبرنا زر بن حبيش به- فرواياته مطولة ومختصرة- وسياتي الحديث في باب الرخصة في المسح على الخفين-

○ عاصم بن بهدلة وهو ابن ابوالنجود اسدی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 128ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۷۱)(۳۰۷۱)۔

توضیح مسئلہ:

خاتون کو چھونے سے وضو ٹوٹ جانے کے بارے میں اہلِ علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رُشد تحریر کرتے ہیں:

ابن رشد کا بیان:

اختلف العلماء فی ایجاب الوضوء من لمس النساء بالید او بغیر ذلك من الاعضاء الحساسة فذهب قوم الی ان من لمس امراة بیده مفضیا الیها لیس بینه وبینها حجاب ولا ستر فعلیه الوضوء وكذلك من قبلها لان القبلة عندهم لمس ما سواء التذ ام لم یلتذ وبهذا القول قال الشافعی واصحابه الا انه مرة فرق بین اللامس والملموس فاوجب الوضوء علی اللامس دون الملموس ومرة سوی بینهما ومرة ایضا فرق بین ذوات المحارم والزوجة فاوجب الوضوء من لمس الزوجة دون ذوات المحارم ومرة سوی بینهما . وذهب آخرون الی ایجاب الوضوء من اللمس اذا قارنته اللذة او قصد اللذة فی تفصیل لهم فی ذلك وقع بحائل او بغیر حائل بای عضو اتفق ما عدا القبلة فانهم لم یشترطوا لذة فی ذلك وهو مذهب مالك وجمهور اصحابه ونفی قوم ایجاب الوضوء من لمس النساء وهو مذهب ابی حنیفة ولكل سلف من الصحابة الا اشتراط اللذة فانی لا اذكر احدا من الصحابة اشترطها .وسبب اختلافهم فی هذه المسالة اشتراك اسم اللمس فی كلام العرب فان العرب تطلقه مرة علی اللمس الذی هو بالید ومرة تكنی به عن الجماع فذهب قوم الی ان اللمس الموجب للطهارة فی آیة الوضوء هو الجماع فی قوله تعالی ﴿او لامستم النساء﴾ وذهب آخرون الی انه اللمس بالید ومن هؤلاء من رآه من باب العام ارید به الخاص فاشترط فیه اللذة ومنهم من رآه من باب العام ارید به العام فلم یشترط اللذة فیه ومن اشترط اللذه فانما دعاه الی ذلك ما عارض عموم الآیة من ان النبی صلی الله علیه وسلم كان یلمس عائشة عند سجوده بیده وربما لمسته وخرج اهل الحدیث حدیث حبیب بن ابی ثابت عن عروة عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم "انه قبل بعض نسائه ثم خرج الی الصلاة ولم یتوضا فقلت من هی الا انت ؟ فضحكت "قال ابوعمر هذا الحدیث وهنه الحجازیون وصححه الكوفیون والی تصحیحه مال ابوعمر بن عبد البر قال: وروی هذا الحدیث ایضا من طریق معبد بن نباتة وقال الشافعی ان ثبت حدیث معبد بن نباتة فی القبلة لم ار فیها ولا فی اللمس وضوءا .وقد احتج من اوجب الوضوء من اللمس بالید بان اللمس ینطلق حقیقة علی اللمس بالید وینطلق مجازا علی الجماع وانه اذا تردد اللفظ بین الحقیقة والمجاز فالاولی ان یحمل علی الحقیقة حتی یدل الدلیل علی المجاز ولاولئك ان یقولوا ان المجاز اذا كثر استعماله كان ادل علی

المجاز منه على الحقيقة كالحال في اسم الغائط الذى هو ادل على الحدث الذى هو فيه مجاز منه على المطمئن من الارض الذى هو فيه حقيقة. والذى اعتقده ان اللمس وان كانت دلالته على المعنيين بالسواء او قريبا من السواء انه اظهر عندى في الجماع وان كان مجازا لان الله تبارك وتعالى قد كنى بالمباشرة والمس عن الجماع وهما في معنى اللمس وعلى هذا التاويل في الآية يحتج بها في اجازة التيمم للجنب دون تقدير تقديم فيها ولا تاخير على ما سياتى بعد وترتفع المعارضة التى بين الآثار والآية على التاويل الآخر. واما من فهم من الآية اللمسين معا فضعيف فان العرب اذا خاطبت بالاسم المشترك انما تقصد به معنى واحد من المعاني التى يدل عليها الاسم لا جميع المعاني التى يدل عليها وهذا بين بنفسه في كلامهم[1]

خواتین کو ہاتھ کے ساتھ یا کسی اور محسوس کرنے والے عضو کے ساتھ چھونے کے نتیجے میں وضو ٹوٹ جانے کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے کہ جو شخص کسی عورت کو ہاتھ کے ذریعے چھولے' جبکہ اس عورت اور مرد کے درمیان کوئی حجاب یا پردہ نہ ہو تو ایسے شخص پر وضو کرنا لازم ہوگا۔

اسی طرح جو شخص اپنی بیوی کا بوسہ لیتا ہے' اس کا بھی یہی حکم ہوگا کیونکہ بوسہ لینا بھی چھونے کے مترادف ہے' خواہ بوسے کے ذریعے اس شخص کو لذت محسوس ہوئی ہو یا محسوس نہ ہوئی ہو۔

امام شافعی اور ان کے اصحاب اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اوقات امام نے چھونے والے شخص اور جسے چھوا جا رہا ہے' اس کے درمیان فرق واضح کیا ہے اور چھونے والے پر وضو کو لازم قرار دیا ہے' جسے چھوا گیا ہے اس پر وضو کو لازم قرار نہیں دیا ہے' کبھی انہوں نے ان دونوں کے حکم کو یکساں قرار دیا ہے' کبھی انہوں نے محرم عورت اور بیوی کے درمیان فرق کی وضاحت کی ہے' یعنی بیوی کو چھونے والے شخص کے وضو کو لازم قرار دیا ہے لیکن محرم عورت کے چھونے پر وضو کو لازم قرار نہیں دیا ہے' کبھی انہوں نے دونوں کو یکساں قرار دیا ہے۔

بعض دیگر فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ عورت کو چھونے سے وضو اس وقت لازم ہوتا ہے جب اس چھونے کے ذریعے لذت کے حصول کا ارادہ کیا گیا ہو یا جس وقت اسے چھوا گیا ہو' اس وقت لذت محسوس ہوئی ہو خواہ وہ چھونا کسی رکاوٹ کے بغیر ہو یا درمیان میں کوئی کپڑا وغیرہ حائل ہو' خواہ اسے کسی عضو کے ذریعے چھوا جائے' البتہ بوسہ لینے کا حکم مختلف ہے کیونکہ اس میں لذت کا حصول شرط نہیں ہوگا۔ امام مالک اور ان کے تمام اصحاب اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض فقہاء نے خواتین کو چھونے کے نتیجے میں وضو ٹوٹنے کا حکم نہیں دیا ہے' امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں۔

ان میں سے ہر ایک گروہ کے مؤقف کے مطابق اسلاف کی آراء منقول ہیں' البتہ لذت کے حصول کی شرط جن حضرات نے عائد کی ہے' اس حوالے سے اسلاف سے کچھ منقول نہیں ہے' ہمارے علم کے مطابق کسی بھی صحابی نے اس حوالے سے لذت محسوس ہونے کی شرط عائد نہیں کی ہے۔

---

۱ ـ بداية المجتهد : كتاب الطهارة من الحدث الباب الرابع في نواقض الوضوء. 45/1

اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ عربوں کے کلام میں لفظ ''لمس'' سے مراد کیا ہے' یہ ایک مشترک لفظ ہے کبھی اس کے ذریعے یہ مفہوم مراد لیا جاتا ہے کہ ہاتھ کے ذریعے کسی چیز کو چھو لیا جائے' کبھی اس کے ذریعے کنایہ کے طور پر مباشرت کا عمل مراد لیا جاتا ہے۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ قرآن کا یہ حکم ہے:

''یا تم عورتوں کو چھولو''۔

یہاں لمس سے مراد صحبت کرنا ہے اور اسی کے نتیجے میں طہارت لازم ہوتی ہے۔

جبکہ دوسرے گروہ نے اس آیت میں مذکور ''لمس'' سے مراد ہاتھ کے ذریعے چھونا لیا ہے۔

اس گروہ میں سے بعض حضرات نے اسے عام لفظ قرار دیا ہے' جس کے ذریعے خاص مفہوم مراد لیا گیا ہے اور انہوں نے یہ بات کہی ہے کہ اس سے مراد وہ خاص مفہوم ہے کہ جب انسان نے لذت کے حصول کے لیے عورت کو چھولیا ہو' جبکہ بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ یہ عام حکم ہے' لہٰذا اس سے عام حکم ہی مراد لیا جائے گا وہ اس صورت میں لذت کا حصول شرط قرار نہیں دیتے۔

جن لوگوں نے لذت کے حصول کو شرط قرار دیا ہے' ان کی تائید میں وہ روایت پیش کی جاسکتی ہے جو قرآن کے اس عمومی حکم کے برخلاف ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ بعض اوقات نماز ادا کرتے ہوئے سجدے میں جاتے ہوئے سیدہ عائشہ کے ہاتھ کو چھو لیتے تھے' اسی طرح کبھی سیدہ عائشہ آپ ﷺ کو چھولیتی تھیں (لیکن آپ ﷺ دوبارہ وضو نہیں کرتے تھے)۔

علم حدیث کے ماہرین نے اس روایت کو اپنی اسناد کے ساتھ سیدہ حضرت عائشہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ بعض اوقات اپنی کسی زوجہ محترمہ کا بوسہ لیتے تھے اور پھر از سرِ نو وضو کیے بغیر نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے عرض کیا: وہ زوجہ محترمہ آپ ہی ہوسکتی ہیں' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مسکرادیں۔

شیخ اندلسی تحریر کرتے ہیں: حجاز کے محدثین نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے جبکہ اہلِ کوفہ نے اسے مستند تسلیم کیا ہے۔

شیخ ابن عبدالبر اندلسی نے اسے خود مستند قرار دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں کہ یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے منقول ہے۔

امام شافعی یہ فرماتے ہیں: اگر بوسہ لینے کے حوالے سے راوی سے منقول اس روایت کو مستند تسلیم کرلیا جائے تو پھر میرے نزدیک بوسہ لینے اور چھو لینے کے بعد وضو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

جن حضرات نے ہاتھ کے ذریعے چھونے کے نتیجے میں وضو کرنے کو لازم قرار دیا ہے' وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں: لمس کا حقیقی مطلب ہاتھ کے ذریعے چھونا ہے' البتہ مجازی طور پر اس کے ذریعے صحبت کرنا اور مباشرت کرنا مراد لیا جاتا ہے تو جب کوئی لفظ حقیقت اور مجاز دونوں کے درمیان ممکنہ احتمال رکھتا ہو تو بہتر یہ ہوتا ہے کہ اسے حقیقی معنوں پر محمول کیا جائے' تاوقتیکہ کوئی ایسی دلیل سامنے نہ آجائے جو اس کے مجازی مفہوم کو متعین کردے۔

دوسرا گروہ یہ کہتا ہے: جب کوئی لفظ مجازی طور پر بکثرت استعمال ہوتا ہوتو اب ایسا لفظ حقیقت کی بجائے مجازی مفہوم پر دلالت کرے گا' جیسے لفظ الغائط کا مجازی مطلب پاخانہ کرنا ہے جبکہ اس کا حقیقی مطلب زمین کا ہموار ہونا ہے (لیکن اس سے مراد پاخانہ کرنا لیا جاتا ہے' چونکہ یہ مجازی طور پر بکثرت استعمال ہوتا ہے)۔

میں یہ کہتا ہوں: اگرچہ یہ لفظ ''لمس'' ان دونوں مفاہیم پر تقریباً ایک جتنی دلالت کرتا ہے یا ایک دوسرے کے قریب دلالت کرتا ہے' تاہم میرے نزدیک زیادہ واضح یہ ہے' یہاں اس سے مراد صحبت کرنا ہے' اگرچہ یہ مفہوم مجازی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لفظ مباشرت اور لمس کے ذریعے صحبت کرنا مراد لیا ہے اور یہ دونوں مفہوم لفظ لمس میں پائے جاتے ہیں' اس تاویل کے اعتبار سے قرآن کی اس آیت میں کسی بھی مقدم یا مؤخر مفہوم کو مانے بغیر جنبی شخص کو تیمم کرنے کی اجازت دی جائے گی' اس کی تفصیل ہم آگے بیان کریں گے اور اس دوسری تاویل کے مطابق آثار اور آیت میں مذکور ظاہری تعارض بھی ختم ہو جائے گا۔

جن فقہاء نے قرآن کی آیت سے دونوں مفہوم مراد لیے ہیں' ان کی تاویل ضعیف ہے کیونکہ عربوں کا یہ محاورہ ہے کہ جب وہ مشترک لفظ کے ذریعے کوئی مفہوم مراد لیتے ہیں تو دونوں میں سے کوئی ایک مفہوم مراد لیتے ہیں' وہ ایک ہی وقت میں مشترک لفظ کے تمام مفاہیم مراد نہیں لیتے ہیں' جن پر وہ لفظ دلالت کرتا ہے' یہ بات ان کے کلام سے بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔

474- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ لُؤْلُؤٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ بَلَلاً وَّلاَيَذْكُرُ احْتِلاَمًا قَالَ يَغْتَسِلُ . وَعَنِ الرَّجُلِ يَرٰى اَنْ قَدِ احْتَلَمَ وَلَايَجِدُ بَلَلاً قَالَ لاَ غُسْلَ عَلَيْهِ . فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اَعَلَى الْمَرْاَةِ تَرٰى ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ اِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو تری دیکھتا ہے لیکن اسے احتلام یاد نہیں ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ غسل کر لے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے یہ یاد ہوتا ہے' اسے احتلام ہوا تھا لیکن اسے تری نظر نہیں آتی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر غسل لازم نہیں ہوگا۔

سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اگر عورت یہ چیز دیکھ لے؟ تو کیا اس پر بھی یہ حکم لازم ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! عورتیں مردوں کا پہلو ہیں۔

۴۷۴- اخرجه ابو داؤد (۶۱/۱) كتاب الطهارة' باب في الرجل يجد البلة في منامه' الحديث (۲۳۶)' ومن طريقه البيهقي في السنن الكبرى (۱۶۸/۱) كتاب الطهارة' باب المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل' والترمذي (۱/ ۱۸۹-۱۹۰) كتاب الطهارة' باب ما جاء فيمن يستيقظ فيرى بللاً' الحديث (۱۱۳)' وابن ماجه (۱/ ۲۰۰) كتاب الطهارة' باب من احتلم ولم ير بللاً' الحديث (۶۱۲) مختصراً- والدارمي (۱/ ۱۹۵- ۱۹۶)' واحمد (۶/ ۲۵۶)- كلهم من طريق عبد الله بن عمر العمري عن عبيد الله بن عمر عن القاسم عن عائشة' به-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن منیع بغوی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 259ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۵)(۳۳۰)۔

○ حماد بن خالد خیاط قرشی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۶۸)(۱۵۰۴)۔

○ قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق تیمی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 106ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۹۴)(۵۵۲۴)۔

475- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَجَّاجِ بْنِ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى السَّفَرِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْغُسْلُ مِنْ خَمْسَةٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ وَغُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَغُسْلُ الْمَيِّتِ وَالْغُسْلُ مِنْ مَّاءِ الْحَمَّامِ . مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: غسل کرنا پانچ صورتوں میں لازم ہوتا ہے' جنابت کے بعد جمعہ کے دن غسل کرنا' میت کو غسل دینے کے بعد' حمام کے پانی میں نہانے کے بعد۔

اس روایت کا راوی مصعب بن شعبہ' ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن حماد بن ابوزیاد، شیبانی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۴۶)۔

۴۷۵- اخرجه ابن الجوزي (۱/۳۷۶-۳۷۷) رقم (۶۳۰) من طريق الدارقطني به- والبيهقي (۱/۳۰۰) كتاب الطهارة' باب الغسل من غسل الميت: اخبرنا ابو عبد الله الحافظ' ثنا ابو اسحاق ابراهيم بن محمد بن حاتم الزاهد' ثنا ابو سعيد الحسن بن عبد الصمد' ثنا عبد الصمد بن حسان المروزي بنيسابور' ثنا سفيان عن عبد الله بن ابي السفر' به- وقد رواه زكريا ابن ابي زائدة عن مصعب بن شيبة به' بلفظ: (الغسل من اربعة: الجنابة' والجمعة' والحجامة' وغسل الميت)- وقد تقدم رقم (۳۹۲)-

○ عبداللہ بن ابوسفر ثوری، کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۲۰)۔

○ مصعب بن شیبۃ بن جبیر بن شیبۃ بن عثمان عبدری، مکی، الحجبی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۴۶)(۶۷۳۶)۔

476- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَا حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى يَعْنِي الْقَطَّانَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ لَا تَحِلُّ لَهُ فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يُصِيبُهُ الرَّجُلُ مِنَ امْرَأَتِهِ إِلَّا قَدْ أَصَابَهُ مِنْهَا إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يُجَامِعْهَا فَقَالَ تَوَضَّأْ وُضُوءًا حَسَنًا ثُمَّ قُمْ فَصَلِّ . قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْآيَةَ (أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ) الْآيَةَ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَهِيَ لَهُ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً فَقَالَ بَلْ هِيَ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً . صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ایسے شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ جو کسی ایسی عورت کے قریب جاتا ہے جو اس کے لیے حلال نہیں اور جو مرد عورتوں کے ساتھ کرتے ہیں' وہ ہر کام اس کے ساتھ کر لیتا ہے' البتہ اس کے ساتھ صحبت نہیں کرتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اچھی طرح وضو کرو' پھر اُٹھ کر نماز ادا کرلو۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تم نماز کو دن کے دونوں حصوں میں قائم کرو اور رات کے کچھ حصے میں بھی''۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا یہ حکم اس شخص کے لیے مخصوص ہے یا تمام مسلمانوں کے لیے مخصوص ہے؟

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے۔

یہ روایت مستند ہے۔

۴۷۶- اخرجه الواحدي في اسباب النزول رقم (۵۴۲) واحمد (۵/ ۲۴۴) والترمذي (۵/ ۲۹۱) كتاب تفسير القرآن باب ومن سورة هود الحديث (۳۱۱۲) وعبد بن حميد رقم (۱۱۰- منتخب) وابن جرير الطبري التفسير (۷/ ۱۲۲) رقم (۱۸۶۹۵) والحاكم في المستدرك (۱/ ۱۳۵) وسكت عنه والبيهقي في الكبرى (۱/ ۱۲۵) كتاب الطهارة باب الوضوء من الملامسة- كلهم من طريق ابن ابي ليلى عن معاذ بن جبل به- وقال الزيلعي في تخريج احاديث الكشاف (۲/ ۱۵۴): (هذا حديث ضعيف ليس بمتصل السند؛ فان عبد الرحمن بن ابي ليلى لم يدرك معاذا ومعاذ مات في خلافة عمر بن الخطاب وعمر قتل وعبد الرحمن بن ابي ليلى غلام صغير ابن ست سنين ا- اه- وذكره السيوطي في الدر (۲/ ۶۲۸) وزاد نسبته الى (ابي الشيخ وابن مردويه)-

54- باب مَا جَاءَ فِي مَنْ يُقَبِّلُ وَهُوَ عَلَى وُضُوءٍ

باب: باوضو حالت میں بوسہ لینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

477- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ الطَّرَسُوسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَيَّارٍ - مَدِينِيٌّ - حَدَّثَنِي اَبِي عَنِ ابْنِ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لاَ تُعَادُ الصَّلاَةُ مِنَ الْقُبْلَةِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ وَيُصَلِّي وَلاَيَتَوَضَّأُ. خَالَفَهُ مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ فِي اِسْنَادِهِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بوسہ لینے کی وجہ سے نماز کو دہرایا نہیں جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ محترمہ کا بوسہ لے لیتے تھے اور بعد میں نماز ادا کر لیتے تھے اور ازسرنو وضو نہیں کرتے تھے۔

اس روایت کی سند میں منصور بن زاذان نامی راوی نے اس طرح کی بات نقل کی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد اللہ بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب زہری، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 152ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۶۶)(۲۰۸۹)۔

478- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجَرَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُقَبِّلُنِي اِذَا خَرَجَ اِلَى الصَّلاَةِ وَمَا يَتَوَضَّأُ.

۴۷۷- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۸۳) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد، ثم قال: (رواة هذا الحديث الى ابن اخي الزهري اكثرهم مجهولون، ولا يجوز الاحتجاج باخبار يرويها المجهولون- وقد رواه غيره فخالفه فيه)- اه- وانظر ايضا المعرفة (۱/۲۱۸)، ونصب الراية (۱/۷۴)-

۴۷۸- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۸۳): اخبرنا ابو عبد الله الحافظ، انا ابو العباس محمد بن يعقوب، انا العباس بن الوليد، انا ابن شعيب، به- ثم قال: (تفرد به سعيد بن بشير، وليس بالقوي)- وذكره الغساني في تخريج الاحاديث الضعاف رقم (۸۱)- وقال ايضا البيهقي في المعرفة (۱/۲۱۸): (روي عن سعيد بن بشير- وهو ضعيف- عن منصور بن زاذان عن الزهري عن ابي سلمة عن عائشة- وروي باسناد آخر مجهول عن عيسى بن يونس عن معمر عن الزهري عن ابي سلمة عن عروة عن عائشة، ولا يصح شيء من هذا)- اه- وقال الزيلعي في نصب الراية (۱/۷۴): (سعيد هذا، وثقه شعبة ودحيم، كذا قال ابن الجوزي، واخرجه له الحاكم في المستدرك- وقال ابن عدي: (لا ارى بما يروي باسا، والغالب عليه الصدق)- انتهى- واقل احوال مثل هذا ان يستشهد به)- اه-

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کے نبی میرا بوسہ لے لیا کرتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لے جاتے تھے اور از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن عبدالعزیز بن وزیر جروی ابوعلی مصری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 257ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۲۳۹) (۱۲۶۳)۔

○ منصور بن زاذان واسطی، ابومغیرۃ ثقفی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 129ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۷۲) (۶۹۴۶)۔

479- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَعَلِيُّ بْنُ سَلْمِ بْنِ مِهْرَانَ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ .تَفَرَّدَ بِهٖ سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ وَلَيْسَ بِقَوِيٍّ فِي الْحَدِيْثِ وَالْمَحْفُوْظُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ .وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ الْحُفَّاظُ الثِّقَاتُ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِنْهُمْ مَعْمَرٌ وَّعُقَيْلٌ وَّابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ .وَقَالَ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْقُبْلَةِ الْوُضُوْءُ . وَلَوْ كَانَ مَا رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ صَحِيْحًا لَمَا كَانَ الزُّهْرِيُّ يُفْتِيْ بِخِلَافِهِ .وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے' جس میں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: بوسہ لینے کے بعد وضو لازم ہو جاتا ہے' تو اگر زہری کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کو درست تسلیم کر لیا جائے تو پھر زہری کو اس کے خلاف فتویٰ نہیں دینا چاہیے تھا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

480- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ الْوُضُوْءُ.

۴۷۹- تقدم حديث سعيد بن بشير عن منصور في الذي قبل هذا- واما حديث الزهري عن ابي سلمة عن عائشة' فسياتي رقم (۵۰۲)-

۴۸۰- اخرجه مالك في الموطا (۱/ ۴۴) كتاب الطهارة' باب الوضوء من قبلة الرجل امراته' الحديث (۶۶) ومن طريقه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۲۸۴) لكن من غير طريق الدارقطني' فسداه ايضا في معرفة السنن (۱/ ۲۱۸) رقم (۱۸۲)-

☆☆ امام مالک' ابن شہاب زہری کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: اگر شوہر اپنی بیوی کا بوسہ لے تو اس پر وضو کرنا لازم ہوگا۔

481- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .ثُمَّ ضَحِكَتْ .تَفَرَّدَ بِهِ حَاجِبٌ عَنْ وَكِيعٍ وَّوَهِمَ فِيْهِ وَالصَّوَابُ عَنْ وَكِيعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ . وَحَاجِبٌ لَمْ يَكُنْ لَهٗ كِتَابٌ اِنَّمَا كَانَ يُحَدِّثُ مِنْ حِفْظِهِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کے رسول اپنی ایک اہلیہ کا بوسہ لے لیتے تھے' پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر لیتے تھے اور ازسرِنو وضو نہیں کرتے تھے۔ (یہ بات بیان کرنے کے بعد) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مسکرا دیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے' جبکہ آپ روزے کی حالت میں ہوتے تھے۔

482- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ

٤٨١- اخرجه البيهقي في الخلافيات (١/٢٨٥) من طريق الدارقطني به- وفي اسناده حاجب بن سليمان: قال الحافظ في التقريب (١/١٣٨): (صدوق يهم)- وقال الزيلعي في نصب الراية (١/٧٥): (والنيسابوري امام مشهور' وحاجب لا يعرف فيه مطعن' وقد حدث عنه النسائي' ووثقه- وقال في موضع آخر: لا باس به- وباقي الاسناد لا يسال عنه الا ان الدارقطني قال عقيبه: تفرد به حاجب عن وكيع ووهم فيه- والصواب: عن وكيع بهذا الاسناد انه- عليه السلام- كان يقبل وهو صائم- وحاجب لم يكن له كتاب' وانما كان يحدث من حفظه- ولقائل ان يقول: هو تفرد ثقة- وتحديثه من حفظه ان كان اوجب كثرة خطئه بحيث يجب ترك حديثه: فلا يكون ثقة' ولكن النسائي وثقه' ان لم يوجب خروجه عنه الثقة: فلعله لم يهم' وكان لنسبته الى الوهم بسبب مخالفة الاكثرين له)- اه-

٤٨٢- اخرجه البيهقي (١/٢٨٩) في الخلافيات من طريق الدارقطني بهذا الاسناد- قال الزيلعي في نصب الراية (١/٧٥): (وعلي مصنف مشهور' فخرج عنه في (المستدرك)- وعاصم: اخرجه له البخاري- وابو اويس: استشهد به مسلم)- اه- وقال البيهقي في الخلافيات (١/٢٨٩): (هذا وهم من علي بن عبد العزيز هذا او عاصم او ابي اويس' والمحفوظ عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة: (ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبل وهو صائم) فقط- كذلك رواه مالك بن انس الامام' وسفيان بن عيينة' ويحيى بن سعيد القطان وغيرهم عن هشام عن عروة)- اه- وقد قال في المعرفة (١/٢١٨): (روى عن ابي اويس والحسن بن دينار وعبد الملك بن محمد وابن ابي ليلى ومحمد بن جابر عن هشام بن عروة عن عروة عن عائشة- وكلهم ضعيف لا يحتج بروايتهم- ورواه غالب ابن عبيد الله الجزري وقيل: عبد الله بن غالب عن عطاء عن عائشة' وغالب ضعيف- وروى من اوجه اخرجه عن عطاء' وكل ذلك ضعيف' والصحيح عن عطاء من قوله' وعن عطاء عن ابن عباس من قوله؛ فجعله بعض الضعفاء عن عطاء عن عائشة مرفوعاً- والصحيح عن عائشة في قبلة الصائم: فغلط بعض الضعفاء فحمله على ترك الوضوء منها)- اه-

واما رواية الحسن بن دينار عن هشام فستاتي رقم (٤٨٣)- واما رواية عبد الملك بن محمد التي اشار اليها الدارقطني في هذا الحديث' فقد اخرجها ابن راهويه في (مسنده): كما في نصب الرايه (١/٧٣): اخبرنا بقية بن الوليد' حدثني عبد الملك بن محمد عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة: (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قبلها وهو صائم)' وقال: (ان القبلة لا تنقض الوضوء' ولا تفطر الصائم' وقال: يا حميراء ان في ديننا لسعة) ومن طريق اسحاق اخرجه البيهقي في الخلافيات (١/٢٨٧)- (وعبد الملك بن محمد): قال الذهبي في الميزان (٤/٤١٠-٤١١): (قيل: عبد الرحمن ابو الزرقاء الصنعاني' ويقال: هما شيخان رويا عن الاوزاعي- قال ابو حاتم: ليس بقوي- وقال الفلاس: ثقة- وقال ابن حبان: عبد الملك بن محمد الصنعاني- صنعاء الشام- عن زيد بن جبيرة ويحيى بن سعيد الانصاري وعنه هشام بن عمار- كان يجيب في كل ما يسال حتى ينفرد عن الثقات بالموضوعات)- اه- ورواية ابن المصفى عن بقية التي ذكرها المصنف علقها البيهقي في الخلافيات (١/٢٨٧)' وذكرها الغساني في (الاحاديث الضعاف) رقم (٨٢)-

أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ بَلَغَهَا قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ فِي الْقُبْلَةِ الْوُضُوءُ. فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ لاَ يَتَوَضَّأُ. لاَ أَعْلَمُ حَدَّثَ بِهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَلِيٍّ هَكَذَا غَيْرُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ. وَذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوءٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک قول کا پتہ چلا کہ بوسہ لینے کے بعد وضو لازم ہو جاتا ہے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لے لیتے تھے اور آپ ازسرِنو وضو نہیں کرتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بوسہ لینے سے وضو کرنا لازم نہیں ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عاصم بن علی بن عاصم بن صہیب واسطی، ابوحسن تیمی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 221ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۷۲)(۳۰۸۴)۔

483- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَجُلاً قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَبِّلُ امْرَأَتَهُ بَعْدَ الْوُضُوءِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ وَلاَ يُعِيدُ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهَا لَئِنْ كَانَ ذَلِكَ مَا كَانَ إِلاَّ مِنْكِ - قَالَ - فَسَكَتَتْ. هَكَذَا قَالَ فِيهِ أَنَّ رَجُلاً قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ. وَذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا.

☆☆ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو وضو کر لینے کے بعد اپنی بیوی کا بوسہ لے لیتا ہے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

---

۴۸۳ اخرجه البيهقي في الخلافيات (۲۸۶/۱): اخبرناه محمد بن عبد الله الحافظ ومحمد ابن الحسين السلمي قالا: نا ابو العباس محمد بن يعقوب' انا العباس بن الوليد' به- وقال البيهقي: (الحسن بن دينار: كان دينار زوج امه وهو الحسن بن واصل منكر الحديث)- اه- والحديث ذكره الغساني في (الاحاديث الضعاف) رقم (۸۳)- وانظر: تخريج الحديث (۴۸۲)' (۴۸۱)- واما رواية ابن ابي داؤد: نا جعفر بن محمد بن المرزبان' نا هشام بن عبيد الله' نا محمد بن جابر عن هشام بن عروة- فرواها البيهقي في الخلافيات (۲۸۸/۱) عن الدارقطني' به- وذكره الغساني في (الاحاديث الضعاف) رقم (۸۲)' ثم قال: (محمد بن جابر ضعيف)- اه-

نبی اکرم ﷺ اپنی ایک اہلیہ کا بوسہ لے لیتے تھے اور از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے۔ وہ صاحب کہتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اگر ایسا ہی ہے تو وہ اہلیہ آپ ہی ہوں گی۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش رہی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن دینار ابوسعید تمیمی، حسن بن واصل، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲/۲۳۴)۔

○ ہشام بن عبید اللہ رازی سنی فقیہ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 221ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۰/۴۴۶)۔

484- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ حَدَّثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ غَالِبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا قَبَّلَنِى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ يُصَلِّىْ وَلَايَتَوَضَّأُ .غَالِبٌ هُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم ﷺ میرا بوسہ لے لیتے تھے اور پھر نماز ادا کرتے تھے اور از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے۔

اس روایت کا راوی غالب ابن عبید اللہ ہے' اور وہ متروک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جندل بن والق تغلبی ابوعلی کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 226ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۰۴)(۹۸۶)۔

○ غالب بن عبید اللہ عقیلی جزری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید

۴۸۴- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۲۹۱): اخبرنا محمد بن عبد الله الحافظ' ثنا ابو بكر احمد بن اسحاق الفقيه وعبد الله بن محمد الكعبي' قالا: نا محمد بن ايوب' انا جندل بن والق' به- وغالب متروك: كما قال المصنف- وقال ابن حبان في المجروحين (۲/ ۲۰۱): (كان ممن يروي المعضلات عن الثقات: حتى ربما سبق الى القلب انه كان المتعمد لها' لا يجوز الاحتجاج بخبره بحال)- وقد روى ابن حبان هذا الحديث في ترجمته تلك في المجروحين' قال: اخبرناه عمران بن فضالة الشعيري بالموصل' قال: حدثنا مسعود بن جويرية' قال: حدثنا عمر بن ايوب الموصلي' حدثنا غالب بن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر- وحديث عائشة ذكره الغساني في (الاحاديث الضعاف) ص (۷۰) رقم (۸٤)' وانظر: المعرفة (۱/ ۲۱۸)' وراجع تخريج الحديث (٤۸۲)-

حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۹۹/۵)۔

485- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُقَبِّلُ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَايَتَوَضَّأُ .يُقَالُ اِنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ صَالِحٍ وَّهِمَ فِيْ قَوْلِهٖ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ وَاِنَّمَا هُوَ حَدِيْثُ غَالِبٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷞ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ بوسہ لے لیتے تھے اور پھر نماز ادا کر لیتے تھے اور ازسرنو وضونہیں کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ولید بن صالح نخاس ضبی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۳۳/۲)۔

486- وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ مِّنْ قَوْلِهٖ وَهُوَ الصَّوَابُ .حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوْءٌ .هٰذَا هُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: بوسہ لینے سے وضو کرنا لازم نہیں ہوتا۔

یہ روایت درست ہے۔

487- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ سَهْلٍ الْبَرْبَهَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالِجٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى قَالُوْا حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهٖ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَنْ هِيَ اِلَّا

۴۸۵- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۲۹۱) من طريق الدارقطني به- وقد رواه البزار في مسنده؛ كما في نصب الراية (۱/ ۷۴)؛ حدثنا اسماعيل بن يعقوب بن صبيح' ثنا محمد بن موسى بن اعين' ثنا ابي عن عبد الكريم' به- قال الزيلعي: (وقال عبد الحق- بعد ذكره لهذا الحديث من جهة البزار-: لا اعلم له علة توجب تركه' ولا اعلم فيه مع ما تقدم اكثر من قول ابن معين: حديث عبد الكريم عن عطاء حديث ردي؛ لانه غير محفوظ' وانفراد الثقة بالحديث لا يضره؛ فاما ان يكون قبل نزول الآية' ويكون الملامسة: (الجماع)؛ كما قال ابن عباس' انتهى كلامه- فان قيل: فقد رواه الدارقطني من جهة ابن مهدي عن الثوري عن عبد الكريم عن عطاء' قال: (ليس في القبلة وضوء)- قلنا: الذي رفعه زاد' والزيادة مقبولة' والحكم للرافع' ويحتمل ان يكون عطاء افتى به مرة' ومرة اخرى رفعه- والله اعلم- اه-

۴۸۶ اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۲۹۴) من طريق الدارقطني به- وانظر: الحديث السابق-

اَنْتِ فَضَحِكَتْ وَقَالَ ابْنُ مَالِحٍ يُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَايَتَوَضَّأُ قُلْتُ مَنْ هِيَ اِلَّا اَنْتِ فَضَحِكَتْ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک اہلیہ کا بوسہ لیتے اور پھر نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور ازسرنو وضو نہیں کرتے تھے۔

عروہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا: وہ خاتون آپ کے علاوہ اور کون ہو سکتی ہیں؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مسکرا دیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک اہلیہ کا بوسہ لیتے تھے اور پھر نماز ادا کر لیتے تھے اور ازسرنو وضو نہیں کرتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) تو میں نے کہا: وہ خاتون آپ کے علاوہ اور کون ہو سکتی ہیں؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مسکرا دیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن موسیٰ بن سہل ابوبکر عطار البربھاری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 319ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۳۴۵)۔

○ حبیب بن ابوثابت قیس: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 119ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۴۸)۔

488- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصْبِحُ صَائِمًا ثُمَّ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ فَتَلْقَاهُ الْمَرْاَةُ مِنْ نِسَائِهِ فَيُقَبِّلُهَا ثُمَّ يُصَلِّي .قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَنْ تَرَيْنَهُ غَيْرُكِ فَضَحِكَتْ.

۴۸۷- اخرجه ابو داؤد (۱/ ۹۴) كتاب الطهارة' باب الوضوء من القبلة (۱۷۹)' والترمذي (۱/ ۱۳۳) ابو اب الطهارة' باب ما جاء في ترك الوضوء من القبلة (۸۶)' وابن ماجه (۱/ ۱۶۸) كتاب الطهارة' باب الوضوء من القبلة (۵۰۲' والنسائي معلقا (۱/ ۱۲٤)' واحمد (٦/ ۲۱۰)' والبيهقي (۱/ ۱۲٦) من طرق عن الاعمش عن حبيب بن ابي ثابت عن عروة عن عائشة' به- قال ابو داؤد: (قال يحيى بن سعيد القطان الرجل: احرعني: ان هذا الحديث شبه لا شيء)- قال ابو داؤد: (وروي عن الثوري انه قال: ما حدثنا حبيب الا عن عروة المزني' يعني: لم يحدثهم عن عروة بن الزبير بشيء)- وقال الترمذي: (انما ترك اصحابنا: لا نه لم يصح عندهم: لحال الاسناد- قال- سمعت ابا بكر العطار البصري' يذكر عن علي بن المديني' قال: ضعف يحيى ابن سعيد القطان هذا الحديث' وقال: هو شبه لا شيء' قال: وسمعت محمد بن اسماعيل- يعني: البخاري- يضعف هذا الحديث' وقال: حبيب بن ابي ثابت لم يسمع من عروة- قال: وليس يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب شيء)-

۴۸۸- في اسناده الحماني' وهو صدوق يخطئ' رمي بالارجاء: كما في التقريب (۱/ ٤٦۹)- وقد تقديم الكلام عليه- وانظر تخريج الحديث السابق-

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ہوتے اور نماز کے لیے وضو کر لیتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اہلیہ آپ کے سامنے آتی تو آپ ان کا بوسہ لے لیتے اور پھر نماز ادا کر لیتے (یعنی از سر نو وضو نہیں کرتے تھے)۔

عروہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے کہا: وہ آپ کے علاوہ اور کون ہو سکتی ہیں؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مسکرا دیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حسین بن ابراہیم عامری، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 261ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۵۵/۲)۔

489- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اللَّبَّانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ح حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِى النَّجْمِ بِالرَّافِقَةِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّاُ ثُمَّ يُقَبِّلُ ثُمَّ يُصَلِّىْ وَلَا يَتَوَضَّاُ .لَفْظُهُمَا وَاحِدٌ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے' پھر اپنی اہلیہ کا بوسہ لے لیتے تھے اور پھر نماز ادا کر لیتے تھے اور از سر نو وضو نہیں کرتے تھے۔

ان دونوں کا لفظ ایک ہی ہے۔

490-حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ سَعِيْدٍ وَّذُكِرَ لَهٗ حَدِيْثُ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ فَقَالَ اَمَا اِنَّ سُفْيَانَ الثَّوْرِىَّ كَانَ اَعْلَمَ النَّاسِ بِهٰذَا زَعَمَ اَنَّ حَبِيْبًا لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ شَيْئًا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ اس بارے میں سفیان ثوری جو سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں' وہ یہ کہتے ہیں: حبیب نامی راوی نے عروہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

491-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى وَذُكِرَ عِنْدَهٗ حَدِيْثَا الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ تُصَلِّىْ وَاِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيْرِ وَفِى الْقُبْلَةِ قَالَ

۴۹۰- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۷۸): اخبرنا محمد بن عبد الله الحافظ' قال: سمعت ابا بكر احمد بن اسحاق الفقيه' يقول: سمعت احمد بن محمد بن الشرقي' يقول: سمعت عبد الرحمن بن بشر بن الحكم ...... فذكره' وهو عنده في السنن الكبرٰى (۱/۱۲۶) من طريق الدارقطني' به-

۴۹۱- اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۱/۱۲۶) من طريق الدارقطني به' ورواه ايضا في الخلافيات (۱/۲۷۸): اخبرنا ابو علي الروذباري' انا ابو بكر بن داسة' نا ابو داؤد' قال يحيى ابن سعيد القطان لرجل: احك عني ان هذين الحديثين: حديث الاعمش هذا عن حبيب' وحديثه بهذا الاسناد في المستحاضة تتوضا لكل صلاة' قال يحيى: احك عني انهما شبه لا شيء- وانظر تخريج الحديث (۴۸۷)-

يَحْيٰى اَخْلِكَ عَنِّىْ اَنَّهُمَا شِبْهُ لَا شَىْءَ .

☆☆ عروہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نماز ادا کرلیتی تھیں اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوتے تھے۔ اسی طرح بوسہ لینے کے حوالے سے بھی یحییٰ نامی راوی نے بیان کیا ہے اسے میری طرف سے بیان کردو۔ ان دونوں کی حیثیت اسی طرح ہے جیسے ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صالح بن احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 266ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۹/۳۱۷)۔

492- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِىُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَخْزَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَعُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِىٍّ الْقَطَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنْ اَبِىْ رَوْقٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِىِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّاُ ثُمَّ يُقَبِّلُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّاُ ثُمَّ يُصَلِّىْ وَلَا يَتَوَضَّاُ .هٰذَا حَدِيْثُ غُنْدَرٍ وَقَالَ وَكِيْعٌ اِنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ .وَقَالَ ابْنُ مَهْدِىٍّ اِنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَبَّلَهَا وَلَمْ يَتَوَضَّاْ .وَقَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ كَانَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُقَبِّلُ ثُمَّ يُصَلِّىْ وَلَا يَتَوَضَّاُ .وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِىِّ غَيْرُ اَبِىْ رَوْقٍ عَطِيَّةَ بْنِ الْحَارِثِ وَلَا نَعْلَمُ حَدَّثَ بِهِ عَنْهُ غَيْرُ الثَّوْرِىِّ وَاَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاخْتَلَفَا فِيْهِ فَاَسْنَدَهُ الثَّوْرِىُّ عَنْ عَائِشَةَ وَاَسْنَدَهُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَفْصَةَ وَكِلَاهُمَا اَرْسَلَهُ وَاِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِىُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ وَلَا مِنْ حَفْصَةَ وَلَا اَدْرَكَ زَمَانَهُمَا وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنِ الثَّوْرِىِّ عَنْ اَبِىْ رَوْقٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِىِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ فَوَصَلَ اِسْنَادَهُ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ فِىْ لَفْظِهِ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ

٤٩٢- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (١/ ١١٤) رقم (١٩٠) من طريق الدارقطني به' واخرجه البيهقي في الخلافيات (١/ ٢٧٩) من طريق عصام به- واخرجه احمد (٦/ ٢١٠)' وابو داؤد (١/ ١٢٢) كتاب الطهارة' باب الوضوء من القبلة' الحديث (١٧٨)' وقال: ابراهيم التيمي لم يسمع من عائشة' والنسائي (١/ ١٠٤) كتاب الطهارة' باب ترك الوضوء من القبلة' وابو نعيم في (حلية الاولياء) (٤/ ٢١٩)' والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (١/ ١٢٧) كتاب الطهارة' باب الوضوء من الملامسة' وقال النسائي: (ليس في هذا الباب حديث احسن من هذا الحديث' وان كان مرسلا)- وقال البيهقي: (فهذا مرسل : ابراهيم التيمي لم يسمع من عائشة)' وابو روق ليس بقوي' ضعفه يحيى بن معين وغيره- قال العلائي في (جامع التحصيل) ص (١٤١): (قال الدارقطني: لم يسمع من عائشة ولا من حفصة ولا ادرك زمانهما- وقال الترمذي: لا نعرف لا براهيم التيمي سماعا من عائشة)-

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ . وَقَالَ عَنْهُ غَيْرُ عُثْمَانَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُقَبِّلُ وَلَايَتَوَضَّأُ . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے اور وضو کرنے کے بعد آپ (اپنی اہلیہ کا) بوسہ لے لیتے تھے اور پھر نماز ادا کرتے تھے اور ازسرنو وضو نہیں کرتے تھے۔

وکیع نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ محترمہ کا بوسہ لیتے تھے اور پھر نماز ادا کر لیتے تھے اور ازسرنو وضو نہیں کرتے تھے۔

ابن مہدی نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس (اپنی اہلیہ) کا بوسہ لیتے تھے اور ازسرنو وضو نہیں کرتے تھے۔

ابوعاصم نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی اہلیہ کا) بوسہ لیتے تھے اور پھر نماز ادا کر لیتے تھے اور ازسرنو وضو نہیں کرتے تھے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس کی سند میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لے لیتے تھے اور ازسرنو وضو نہیں کیا کرتے تھے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عطیۃ بن حارث، ابوروق ہمدانی کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۴)۔

○ معاویۃ بن ہشام قصار، ابوحسن کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۵۶)(۶۸۱۹)۔

493- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ رَوْقٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُقَبِّلُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ ثُمَّ لَا يُعِيْدُ الْوُضُوْءَ اَوْ قَالَتْ يُصَلِّيْ.

۴۹۳- اخرجه عبد الرزاق (۱/۱۳۵) رقم (۵۱۱) ومن طريقه اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۱/۱۲۶-۱۲۷) كتاب الطهارة' باب الوضوء من الملامسة- وانظر تخريج الحديث السابق-

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرنے کے بعد (اپنی اہلیہ کا) بوسہ لیتے تھے اور ازسرنو وضو نہیں کرتے تھے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ نماز ادا کر لیتے تھے۔

494- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِاِسْنَادِهِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُقَبِّلُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ ثُمَّ يُصَلِّيْ . مِثْلَهُ.

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرنے کے بعد (اپنی اہلیہ کا) بوسہ لیتے تھے اور پھر نماز ادا کر لیتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

495- وَاَمَّا حَدِيْثُ اَبِيْ حَنِيفَةَ فَحَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْجَارُوْدِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ نَصْرِ بْنِ حَاجِبٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيفَةَ عَنْ اَبِيْ رَوْقٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّاُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُقَبِّلُ وَلَا يُحْدِثُ وُضُوْءًا .

☆☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے وضو کرتے تھے اور پھر (اپنی اہلیہ کا) بوسہ لیتے تھے اور دوبارہ وضو نہیں کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن الجارود بن دینار، ابوجعفر قطان: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۱/۱۶۰)(۵۸۷)۔

496- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ رَوْقٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ . كَذَا قَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بوسہ لیتے تھے' جب کہ آپ روزے کی حالت میں ہوتے تھے۔

٤٩٤-اخرجه البيهقي في الخلافيات (١/٢٧٩): اخبرنا ابو الحسن انا احمد نا محمد ابن غالب نا قبيصة نا سفيان با سناده الا انه قال: (يقبلني وهو على وضوء ثم يصلي)- وانظر تخريج الحديث رقم (٤٩٢)-

٤٩٥-اخرجه البيهقي في الخلافيات (١/٢٨١) من طريق الدارقطني به- وقد خالف سفيان ابا حنيفة فرواه عن ابي روق عن ابراهيم عن عائشة: كما تقدم- وهو على الحالين معلول: فان ابراهيم لم يسمع من عائشة ولا من حفصة: كما تقدم رقم (٤٩٢)-

عثمان بن ابوشعبہ نے اسی طرح نقل کیا ہے۔

497- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ الدِّمَشْقِيُّ أَحْمَدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ زَيْنَبَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَبِّلُ امْرَأَتَهُ وَيَلْمَسُهَا أَيَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ فَقَالَتْ لَرُبَّمَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَيُقَبِّلُنِي ثُمَّ يَمْضِي فَيُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ .زَيْنَبُ هَذِهِ مَجْهُولَةٌ وَلَا تَقُومُ بِهَا حُجَّةٌ.

☆☆ عمرو بن شعیب' سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا کہ جو اپنی بیوی کا بوسہ لیتا ہے' اُسے چھولیتا ہے' تو کیا اس شخص پر وضو کرنا لازم ہوگا؟ تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے اور پھر میرا بوسہ لے لیتے اور پھر تشریف لے جاتے اور نماز ادا کرتے اور ازسرِنو وضو نہیں کرتے تھے۔

اس روایت کی راوی زینب نامی راوی مجہول ہے اور اس طرح کی روایت کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن بشر بن عبدالوہاب، ابوطاہر دمشقی: علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵۲/۴)(۱۶۶۰)۔

۴۹۶- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۲۸۱/۱) من طريق الدارقطني به- وقد نقل الزيلعي في نصب الراية (۷۲/۱) قول البيهقي: (ورواه ابو حنيفة عن ابي روق عن ابراهيم عن حفصة' وابراهيم لم يسمع من عائشة ولا من حفصة- قال: والحديث الصحيح عن عائشة انما هو في قبلة الصائم: فحمله الضعفاء من الرواة على ترك الوضوء منها' ولو صح اسناده لقلنا به)- انتهى- ثم عقب عليه بقوله: (قلنا: اما قوله: (ابراهيم لم يسمع من عائشة)' فقال الدارقطني في (سننه) بعد ان رواه:' (وقد روى هذا الحديث معاوية بن هشام عن الثوري عن ابي روق عن ابراهيم التيمي عن ابيه عن عائشة' فوصل سنده- ومعاوية هذا: اخرج له مسلم في (صحيحه)- وابو روق: عطية بن الحرث: اخرج له الحاكم في (المستدرك)- وقال احمد: ليس به باس- وقال ابن معين: صالح- وقال ابو حاتم: صدوق- وقال ابن عبد البر: قال الكوفيون: هو ثقة لم يذكره احد بجرح' ومراسيل الثقات عندهم حجة- واما قوله: (والحديث الصحيح عن عائشة في (قبلة الصائم)' فحمله الضعفاء من الرواة على ترك الوضوء منها)' فهذا تضعيف منه للرواة من غير دليل ظاهر' والمعنيان مختلفان: فلا يعلل: احدهما بالآخر)- اه-

۴۹۷- اخرجه ابن ماجه (۱۶۸/۱) كتاب الطهارة' باب الوضوء من القبلة' الحديث (۵۰۳)' والبيهقي في الخلافيات (۲۸۱/۱) من طريق الحجاج بن ارطاة عن عمرو بن شعيب' به- وقال البوصيري في (الزوائد) (۲۰۰/۱): (هذا اسناد ضعيف' حجاج -هو ابن ارطاة- كان يدلس' وقد رواه بالعنعنة)- وذكره ابن ابي حاتم في (العلل) (۴۸/۱)' وقال ابو هاشم وابو زرعة: (الحجاج يدلس في حديثه عن الضعفاء' ولا يحتج بحديثه)' اما الزيلعي فقال في (نصب الراية) (۷۲/۱): (وهذا سند جيد)- وفيه نظر؛ فحال الحجاج بن ارطاة معروف' والخلاف في حاله معروف ايضاً' وله ترجمة واسعة في التهذيب لخصها الحافظ ابن حجر في (التقريب) (۱۵۲/۱)' فقال: (صدوق كثير الخطا والتدليس)- وقد رواه هنا بالعنعنة وهو معروف بالتدليس عن الضعفاء والمتروكين- وزينب: قال الدارقطني: (انها مجهولة)- وقال الحافظ في (التقريب) (۶۰۰/۲): (لا يعرف حالها)-

○ زینب بنت محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۵۶)(۸۶۹۲)۔

498- حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ زَيْنَبَ السَّهْمِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُقَبِّلُهَا ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ . قَالَ وَكَانَ عَطَاءٌ لَا يَرَى فِي الْقُبْلَةِ وُضُوءًا.

☆☆ عمرو بن شعیب' سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بوسہ لے لیتے تھے اور پھر نماز ادا کرتے تھے اور از سرِنو وضو نہیں کرتے تھے۔

عطاء کے نزدیک بوسہ لینے سے وضو کرنا لازم نہیں ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباد بن عوام بن عمر کلابی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 185ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۸۲)(۳۱۵۵)۔

499- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

500- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِءُ قَالَا حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ لَا يُحْدِثُ وُضُوءًا . قَوْلُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَالِبٍ وَهَمٌ وَإِنَّمَا أَرَادَ غَالِبَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهُوَ مَتْرُوكٌ . وَأَبُو سَلَمَةَ الْجُهَنِيُّ هُوَ خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ ضَعِيفٌ وَلَيْسَ بِالَّذِي يَرْوِي عَنْهُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک اہلیہ کا بوسہ لیتے تھے اور پھر از سرِنو وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

یہاں پر راوی کا یہ کہنا کہ یہ روایت عبداللہ بن غالب سے منقول ہے' یہ وہم ہے۔ان کی مراد یہ تھی: یہ غالب بن عبیداللہ

۴۹۸-اخرجه البيهقي في الخلافيات (۲۸۱/۱) من غير طريق الدارقطني عن الحجاج بهذا الاسناد' ثم قال: قال الحاكم: (هذا اسناد لا تقوم به الحجة: فان حجاج بن ارطاة -على جلالة قدره- غير مذكور في الصحيح - وزينب السهمية: ليس لها ذكر في حديث آخر)- اه- وانظر: الحديث السابق رقم (۴۹۷)-

۵۰۰-اخرجه البيهقي في الخلافيات (۲۹۱/۱): اخبرناه علي بن محمد بن بشران ببغداد' نا ابو جعفر محمد بن عمرو الرزاز' ح: واخبرنا الفقيه ابو علي اسماعيل بن محمد الصفار' قالا: نا سعدان بن نصر المخزومي' به- وانظر تخريج الحديث (۴۸۴)-

سے منقول ہے اور یہ راوی متروک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوسلمہ جہنی: روی عنہ فضیل بن مرزوق نے ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ تاہم محدثین نے انہیں "مجہول" قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان نے کتاب الثقات میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور ان کے حوالے سے اپنی "صحیح" میں ایک روایت بھی نقل کی ہے۔ تعجیل المنفعۃ (۴۷۱/۲) (۱۲۹۳)۔

501- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوءٌ.

☆☆ عطاء اس بات کے قائل ہیں: بوسہ لینے سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

502- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ سَهْلٍ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّاُ .هٰذَا خَطَاٌ مِنْ وُجُوهٍ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی اہلیہ کا) بوسہ لے لیتے تھے جبکہ آپ روزے کی حالت میں ہوتے تھے پھر اس کے بعد آپ نماز ادا کر لیتے تھے اور ازسرِنو وضو نہیں کرتے تھے۔

اس میں کئی حوالے سے خطاء موجود ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن شعیب بن صالح بن حسین ابومنصور وراق، : علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 355ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۱۹۳/۴) (۱۸۸۳)۔

○ حامد بن سہل: محدث حافظ ابومحمد بخاری، : علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 297ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۵۰/۱۴) (۲۳)۔

503- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ

٥٠٢-اخرجه البيهقي في الخلافيات (٢٨٥/١) من طريق الدارقطني' به- وانظر تخريج الحديث (٤٧٧) (٤٧٨) (٤٧٩)-

٥٠٣-اخرجه البيهقي في الخلافيات (٢٩٥/١) من طريق الدارقطني' به- واخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (٤٨/١) رقم (٤٨٦): حدثنا هشيم بن بشير عن الاعمش عن حبيب عن سعيد ابن جبير عن ابن عباس وحجاج عن عطاء عن ابن عباس' به- وحجاج صدوق' كثير الخطا' معروف بالتدليس ا كما تقدم ذلك-

واخرجه ايضا البيهقي في الخلافيات (٢٩٥/١): اخبرنا ابو عبد الله الحافظ وابو بكر بن الحسن القاضي قالا: نا ابو العباس محمد بن يعقوب' نا الحسن بن علي بن عفان' نا ابو يحيى الحماني عن ابي حنيفة عن عطاء عن ابن عباس' قال: (ليس في القبلة وضوء)-

بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . وَالاَعْمَشُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ لاَ يَرٰى فِى الْقُبْلَةِ وُضُوْءً ا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کے نزدیک بوسہ لینے سے وضو کرنا لازم نہیں ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن جبیر بن ہشام اسدی والبی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابو محمد ابو عبداللہ کوفی: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 95ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التھذیب (۱۰/۳۵۸) (۲۲۴۵)۔

504- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ هُشَيْمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ فِى الْقُبْلَةِ وُضُوْءٌ . صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بوسہ لینے سے وضو کرنا لازم نہیں ہوتا۔

یہ روایت مستند ہے۔

505- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ وَّحَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِنْقَرِىُّ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ شُعَيْبٍ وَّيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ افْتَقَدْتُ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ذَاتَ لَيْلَةٍ مِّنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ بِيَدِىْ فَوَقَعَتْ يَدِىْ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُمَا مُنْتَصِبَتَانِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَبِكَ مِنْكَ لاَ

۵۰۵- اخرجه مسلم (۱/۳۵۲) كتاب الصلوة' باب ما يقال في الركوع والسجود' حديث (۲۲۲/۴۸۶)' والترمذي (۵/۵۲۴) كتاب الدعوات' باب (۷۶)' حديث (۳۴۹۳)' والبيهقي (۱/۱۲۷) كتاب الطهارة' باب ما جاء في (الملموس)' وفي الخلافيات (۱/۲۹۶) من طريق ابي هريرة عن عائشة- والحديث عن عائشة طريق آخر سياتي رقم (۵۰۷)-

ويشهد له حديث عائشة الآخر: اخرجه البخاري (۱/۴۹۱) كتاب الصلوة' باب الصلوة على الفراش' حديث (۳۸۲)' ومسلم (۱/۳۶۷) كتاب الصلوة' باب الاعتراض بين يدي المصلي' حديث (۲۷۲/۵۱۲)' ومالك في (الموطا) (۱/۱۱۷) كتاب صلاة الليل' باب ما جاء في صلاة الليل' حديث (۲)' وابو داؤد (۱/۲۴۷) كتاب الصلوة' باب من قال: المراة لا تقطع الصلوة' حديث (۷۱۳' ۷۱۴)' والنسائي (۱/۱۰۲) كتاب الطهارة' باب ترك الوضوء من مس الرجل امراته منغير شهوة' من طريق ابي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة قالت: (كنت انام بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم ' ورجلاي في قبلته' فاذا سجد غمزني' فقبضت رجلي' فاذا قام بسطتها والبيوت يومئذ ليس فيها مصابيح)-

واخرجه النسائي (۱/۱۰۱- ۱۰۲) كتاب الطهارة' باب ترك الوضوء من مس الرجل امراته من غير شهوة' من طريق القاسم عن عائشة قالت: (ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي' وانا معترضة بين يديه اعتراض الجنازة' حتى اذا اراد ان يوتر مسني برجله)-

أُحْصِي مِدْحَتَكَ وَثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ . هٰذَا لَفْظُ ابْنِ كَرَامَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ غَضَبِكَ . تَابَعَهُ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَخَالَفَهُمْ وُهَيْبٌ وَّمُعْتَمِرٌ وَّابْنُ نُمَيْرٍ رَوَوْهُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَقَالُوْا عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوا أَبَا هُرَيْرَةَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ فرماتی ہیں: ایک مرتبہ رات کے وقت میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر موجود نہیں پایا' میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے آپ کو تلاش کیا تو میرا ہاتھ آپ کے دونوں پاؤں پر پڑا جو کھڑے ہوئے تھے' میں نے سنا کہ آپ یہ دعا مانگ رہے تھے:

''میں تیری ناراضگی سے تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں' تیری بارگاہ میں تیری ہی مدد حاصل کی جاسکتی ہے اور میں تیری تعریف نہیں کرسکتا اور تیری ثناء بیان نہیں کرسکتا' تیری ثناء اسی طرح ہے جیسے تو نے خود اپنی ذات کی ثناء بیان کی ہے''۔

اس روایت میں سند میں کچھ اختلافات پائے جاتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حوثرۃ ابن محمد ابوزہر بصری وراق، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 256ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۰۷) (۲۴۷)۔

506- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا حُرَيْثٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنَ الْجَنَابَةِ وَلَمْ أَغْتَسِلْ بَعْدُ فَجَاءَنِي فَضَمَمْتُهُ إِلَيَّ وَأَدْفَأْتُهُ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (سردی کے موسم میں) غسل جنابت کرتے تھے اور میں نے ابھی غسل جنابت نہیں کیا ہوتا تھا' آپ میرے پاس تشریف لاتے تو میں آپ کو اپنے ساتھ لپٹا لیتی اور آپ

۵۰۶- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۱/۷۶) رقم (۸۴۷): حدثنا شريك عن حريث' به- ومن طريق ابن ابي شيبة اخرجه ابن ماجه (۱/۱۹۲) كتاب الطهارة' باب في الجنب يستدفي بامراته قبل ان تغتسل' الحديث (۵۸۰) قال: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة' به- ورواه الترمذي (۱/۲۱۰-۲۱۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في الرجل يستدفي بالمراة بعد الغسل' الحديث (۱۲۴): حدثنا هناد' حدثنا وكيع عن حريث به- ورواه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۹۷) من طريق شريك ووكيع عن حريث' به- ورواه ابن عدي في الكامل (۲/۲۰۰) في ترجمة حريث بن ابي مطر من طريق اسباط بن محمد' ثنا حريث' به- وقال الترمذي: (هذا حديث ليس باسناده باس)-

قال البيهقي: (تفرد به حريث بن ابي مطر وهو ضعيف؛ ضعفه يحيى بن معين والبخاري وغيرهما' وكان يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن المهدي لا يحدثان عنه' وهذا الحديث احد ما انكر عليه)- اه- وقال الذهبي في الميزان (۲/۲۱۸): (ضعفه غير واحد- وقال النسائي: متروك الحديث - وقال البخاري: ليس بالقوي عندهم' وقال مرة: فيه نظر)- اه-

کے جسم کو حرارت پہنچاتی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حریث بن ابومطر فزاری، ابوعمرو بن عمرو کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۰)(۱۱۹۲)۔

○ مسروق بن اجدع بن مالک ہمدانی، الوادعی ابوعائشة کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 62ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۳۵)(۶۶۴۵)۔

507- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ذَاتَ لَيْلَةٍ مِّنْ فِرَاشِي فَقُلْتُ قَامَ اِلٰى جَارِيَتِهِ مَارِيَةَ فَقُمْتُ اَتَحَسَّسُ الْجُدُرَ وَلَيْسَ لَنَا كَمَصَابِيحِكُمْ هٰذِهٖ فَاِذَا هُوَ سَاجِدٌ فَوَضَعْتُ يَدِىْ عَلٰى صَدْرِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ فِىْ سُجُوْدِهٖ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لاَ اُحْصِى ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ . اَلْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ ضَعِيفٌ .خَالَفَهُ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَوُهَيْبٌ وَّغَيْرُهُمَا رَوَوْهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلاً.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بستر پر نہیں پایا تو میں اُٹھی' میں نے یہ سوچا کہ آپ اپنی کنیز ماریہ کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے' میں اُٹھی اور دیواروں کو ٹٹولنے لگی' ان دنوں ہمارے ہاں تم لوگوں کی طرح چراغ نہیں ہوا کرتے تھے' جواب موجود ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سجدے کی حالت میں تھے' میں نے اپنے ہاتھ آپ کے پاؤں کی پشت پر رکھا تو آپ سجدے کی حالت میں یہ دعا مانگ رہے تھے:

''اے اللہ! میں تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں' تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ مانگتا ہوں' اور میر ت ''

۵۰۷- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۲۹۷/۱) من طريق الدارقطني به' واخرجه الطبراني في (المعجم الصغير) (۱۷۱/۱) من طريق بن فضالة عن يحيى بن سعيد الانصاري عن عمرة عن عائشة قالت: (فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلى من فراشه فقلت: انه قام الى جاريته مارية: فقمت التمس الجدار' فوجدته قائما يصلي' فادخلت يدي في شعره: لا نظر اغتسل ام لا ؟ فلما انصرف قال: (اخذك شيطانك يا عائشة!) قلت: ولي شيطان؟ قال: (نعم' ولجميع بني آدم) قلت: ولك شيطان ؟ قال: (نعم ولكن الله اعانني عليه فاسلم)- قال الطبراني: لم يروه عن يحيى بن سعيد الا التيمي عن عائشة- ومحمد لم يسمع من عائشة: قاله ابو حاتم- اه- قال العلائي في (جامع التحصيل) ص (۲٦۱): قال ابو حاتم: لم يسمع من جابر ولا منابي سعيد ولا من عائشة-

بارگاہ میں تیری ہی پناہ مانگتا ہوں میں تیری ثناء نہیں بیان کرسکتا' تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی ثناء بیان کی ہے''۔

اس روایت کا ایک راوی فرج بن فضالہ ضعیف ہے۔

بعض دیگر راویوں نے اسے نقل کرنے میں اختلاف کیا ہے اور اس روایت کو ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حجاج بن ابراہیم الازرق، ابومحمد او ابوابراہیم البغدادی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۲۲)(۱۱۲۶)۔

508- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ قَبَّلَ امْرَاَتَهُ وَهُوَ عَلٰى وُضُوْءٍ اَعَادَ الْوُضُوْءَ . صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کا بوسہ لے اور وہ وضو کی حالت میں ہو' تو وہ دوبارہ وضو کرے۔

یہ روایت مستند ہے۔

509- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ قُتَيْلَةَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمْسِ فَتَوَضَّئُوا مِنْهَا . صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بوسہ لینا' لمس (جس کا ذکر قرآن میں ہے) کا حصہ ہے' تو تم اس کے بعد وضو کرو۔

یہ روایت مستند ہے۔

---

۵۰۸ اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱/ ۱۳۲) رقم (۴۹۶)' واخرجه مالك في الموطا (۱/ ۴۳) كتاب الطهارة' باب الوضوء من قبلة الرجل امراته' الحديث (۶۴)' ومن طريقه الشافعي في الام (۱/ ۱۵)' ومن طريق الشافعي اخرجه البيهقي في المعرفة (۱/ ۲۱۳) رقم (۱۷۲) وفي الخلافيات (۱/ ۲۷۴) عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه قال: (قبلة الرجل امراته وجسها بيده من الملامسة' فمن قبل امراته او جسها بيده فعليه الوضوء) وسياتي رقم (۵۱۰) وسياتي ايضا رقم (۵۱۱) من طريق آخر عن الزهري-

۵۰۹- اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/ ۱۳۵)' ومن طريقه اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/ ۱۲۴) كتاب الطهارة' باب الوضوء من الملامسة' وفي الخلافيات (۱/ ۲۷۴) قال: اخبرنا محمد بن عبد الله الحافظ' انا اسماعيل بن محمد بن الفضل بن محمد الشعراني' نا جدي' نا ابراهيم بن حمزة' نا عبد العزيز بن محمد' به-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن شبیب ابوسعید ربعی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:المیزان (۴/۱۱۸)(۴۳۸۱)۔

○ یحییٰ بن ابراہیم بن عثمان بن داؤد بن ابوقتیلۃ سلمی ابوابراہیم مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۴۱)(۵)۔

○ محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان اموی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 145ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۶۴)(۶۰۷۶)۔

510- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ وَجَسِّهِ بِيَدِهِ مِنَ الْمُلاَمَسَةِ وَمَنْ قَبَّلَ امْرَاَتَهُ اَوْ جَسَّهَا بِيَدِهِ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ .صَحِيحٌ .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: انہوں نے آدمی کے اپنی بیوی کو بوسہ دینے اور ہاتھ سے چھونے کے بارے میں یہ فرمایا ہے' یہ ملامست کا حصہ ہے' تو جو شخص اپنی بیوی کا بوسہ لے اور ہاتھ کے ذریعے اسے چھوئے تو اس پر وضو لازم ہو جاتا ہے۔

یہ روایت مستند ہے۔

511- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَرَى الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمْسِ وَيَاْمُرُ فِيهَا بِالْوُضُوءِ.

☆☆ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: وہ یہ سمجھتے تھے' بوسہ لینا' لمس (چھونے' جس کا ذکر قرآن میں ہے) کا حصہ ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس بارے میں وضو کرنے کا حکم دیا۔

512- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ

۵۱۱–اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۱/۴۹) رقم (۴۹۱) ومن طريقه رواه المصنف هنا- ورواه عبد الرزاق في المصنف ايضا (۱/۱۳۲) رقم (۴۹۷) عن عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر انه سئل عن القبلة قال: منها الوضوء وهي من اللمس- وسياتي بعد هذا- وانظر: تخريج الحديث (۵۰۸) (۵۱۰)-

۵۱۲–اخرجه ابن جرير الطبري (۸/۳۹۴) رقم (۹۶۱۷) في تفسيره قال: حدثني يونس ابن عبد الاعلى قال: اخبرنا ابن وهب قال: اخبرني عبيد الله بن عمر عن نافع: ان ابن عمر كان يتوضا من قبلة المراة ويرى فيها الوضوء ويقول: (هي من اللماس)-

عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِي الْقُبْلَةِ الْوُضُوْءُ .صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بوسہ لینے کے بارے میں یہ فرمایا ہے: اس سے وضو کرنا لازم ہوتا ہے۔
یہ روایت مستند ہے۔

513- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْقُبْلَةُ مِنَ اللِّمَاسِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بوسہ لینا "لماس" کا حصہ ہے۔

514- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

515- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَّحَفْصٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ الْقُبْلَةُ مِنَ اللَّمْسِ وَفِيْهَا الْوُضُوْءُ .زَادَ ابْنُ عَرَفَةَ وَالْمُعَلّٰى وَاللَّمْسُ مَا دُوْنَ الْجِمَاعِ .صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ ارشاد فرماتے ہیں: بوسہ لینا لمس کا حصہ ہے اور اس پر وضو کرنا لازم ہو جاتا ہے۔
ابن عرفہ اور معلّٰی نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی ہے: لمس وہ چیز ہوتی ہے جو صحبت کرنے کے علاوہ ہو۔ اور یہ بات مستند ہے۔

516- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْقُبْلَةُ مِنَ اللِّمَاسِ ۔ صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ ارشاد فرماتے ہیں: بوسہ دینا "لماس" کا حصہ ہے۔
یہ روایت مستند ہے۔

517- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ

۵۱۳—في اسناده عبد الله بن عمر العمري وهو ضعيف- وقد تقدم رقم (۵۱۱): انه اخرجه عبد الرزاق رقم (۴۹۷)- وقد تقدم ايضا رقم (۵۱۲) من طريق عبيد الله العمري عن نافع عن ابن عمر في الذي قبل هذا! فانظره-

۵۱۵—اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۴۹/۱) رقم (۴۹۲) وعنه المصنف هنا' ورواه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۳۷۴) من طريق معلى بن منصور' نا هشيم' به- واخرجه ابن جرير في تفسيره (۳۹۳/۸) رقم (۹۶۱۱) من طريق ابن فضيل عن الاعمش' به- ورواه رقم (۹۶۱۲) من طريقه شريك عن الاعمش' به' وسياتي ايضا من طريق شعبة والثوري عن الاعمش- وسماع ابي عبيدة من ابيه مختلف فيه-

۵۱۶ اخرجه ابن جرير في تفسيره (۳۹۳/۸) رقم (۹۶۱۰) من طريق سفيان عن الاعمش به- وانظر تخريج الحديث السابق-

۵۱۷- تقدم تخريجه في الذي قبله- وانظر رقم (۵۱۵)-

اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْقُبْلَةُ مِنَ اللِّمَاسِ .صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ ارشاد فرماتے ہیں: بوسہ دینا "لماس" کا حصہ ہے۔

یہ روایت مستند ہے۔

518- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ .قَالَ وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ اَوْ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ نَحْوَهُ .صَحِيْحٌ .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ اسی طرح منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہلال بن یساف: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۲۸)(۷۳۰۲)۔

55- باب مَا رُوِیَ فِیْ لَمْسِ الْقُبُلِ وَالدُّبُرِ وَالذَّكَرِ وَالْحُكْمُ فِیْ ذٰلِكَ.

باب: (عورت کا اپنی) اگلی یا پچھلی شرمگاہ یا مرد کا اپنی شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے اور اس کا حکم

519- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ مَرْوَانَ حَدَّثَهُ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ قَدْ صَحِبَتِ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّيَنَّ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ قَالَ فَاَنْكَرَ

۵۱۸- علقه البيهقي في الكبرٰى (۱/ ۱۲٤) بعد روايته لرواية هشيم عن الاعمش' قال: كذا رواه الثوري وشعبة عن الاعمش' وقد رواه ابن جرير (۸/ ۳۹۳) رقم (۹٦۰۹) من طريق شعبة عن المغيرة عن ابراهيم قال: قال ابن مسعود: (اللمس ما دون الجماع)- ورواه الطبري ايضا (۸/ ۳۹٦) رقم (۹٦۳۷): حدثنا ابن وكيع' قال: حدثنا ابي عن ابيه' وحسن بن صالح عن منصور عن هلال بن يساف عن ابي عبيدة' قال: (القبلة من اللمس)-

۵۱۹- اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۱/ ۱۳۰) كتاب الطهارة' باب الوضوء من مس الذكر' وفي المعرفة (۱/ ۲۲۰) كتاب الطهارة' باب الوضوء من مس الذكر' الحديث (۱۸٦) من طريق الدارقطني' به- ورواه الحاكم في المستدرك (۱/ ۱۳۷): حدثنا ابو زكريا يحيى بن محمد العنبري' ثنا ابو عبد الله محمد بن ابراهيم البوشنجي' ثنا الحكم بن موسى' به- واخرجه ابن حبان في صحيحه (۳/ ۳۹۷- ۳۹۸) رقم (۱۱۱۳) من طريق شعيب بن اسحاق' به- واخرجه الترمذي (۱/ ۱۲۹) كتاب الطهارة' باب الوضوء من مس الذكر' الحديث (۸۳)' وابن ماجه (۱/ ۱٦۱) كتاب الطهارة' باب الوضوء من النوم' الحديث (٤۷۹)' وابن خزيمة رقم (۳۳)' وابن حبان في صحيحه (۳/ ۳۹۸) رقم (۱۱۱٤)' وابن الجارود في المنتقى رقم (۱۷)' (۱۸)' والحاكم في المستدرك (۱/ ۱۳۷)- كلهم من طريق عروة عن ابيه عن مروان عن بسرة مختصراً-

ذٰلِكَ عُرْوَةُ فَسَاَلَ بُسْرَةَ فَصَدَّقَتْهُ بِمَا قَالَ ۔

هٰذَا صَحِيْحٌ .تَابَعَهُ رَبِيْعَةُ بْنُ عُثْمَانَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحِزَامِيُّ وَعَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَحُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ فَرَوَوْهُ عَنْ هِشَامٍ هٰكَذَا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ .قَالَ عُرْوَةُ فَسَاَلْتُ بُسْرَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَصَدَّقَتْهُ.

☆☆ سیّدہ بسرہ بنت سفیان رضی اللہ عنہا' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ ہونے کا شرف حاصل ہے' یہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے تو وہ اس وقت تک نماز ادا نہ کرے' جب تک وضو نہ کر لے۔

راوی بیان کرتے ہیں: عروہ نے اس بات کا انکار کیا ہے' تو انہوں نے بسرہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو بسرہ نے ان کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کی۔ یہ بات مستند ہے۔

بعض دیگر راویوں نے اس کی مطابقت کی ہے' جس میں یہ بات بھی مذکور ہے: عروہ فرماتے ہیں' میں نے بسرہ سے اس بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے اس بات کی تدیق کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ شعیب بن اسحاق بن عبد الرحمٰن اموی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 89ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۱/۱)(۷۰)۔

○ مروان بن حکم بن ابوالعاص بن امیۃ، ابوعبد الملک اموی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 64ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۳۱)(۶۶۱۱)۔

○ ربیعۃ بن عثمان بن ربیعۃ بن عبد اللہ بن ھدیر تیمی ابوعثمان مدنی الھدیری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 154ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۲)(۱۹۲۳)۔

○ منذر بن عبد اللہ بن منذر بن مغیرۃ بن عبد اللہ بن خالد بن حزام اسدی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 181ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۷۴)۔

○ عنبسۃ بن عبد الواحد بن امیۃ بن عبد اللہ بن سعید بن عاص اموی، الخلاصۃ (۲/۳۰۷)۔

○ حمید بن اسود بن اشقر بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی

بن حجر عسقلانی' (۲۷۳)(۱۵۵۱)۔

توضیح مسئلہ:

امام ترمذی اس حوالے سے حدیث نقل کرنے کے بعد یہ تحریر کرتے ہیں:

امام ترمذیؒ کا بیان

وهو قول غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وبه يقول الاوزاعي و الشافعي و احمد و اسحق

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور کئی تابعین اسی بات کے قائل ہیں' امام اوزاعی' امام شافعی' امام احمد اور امام اسحاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ابن رُشدؒ کا بیان:

اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے شیخ ابن رشد مالکی تحریر کرتے ہیں:

اختلف العلماء فيه على ثلاثة مذاهب فمنهم من راى الوضوء فيه كيفما مسه وهو مذهب الشافعي واصحابه واحمد وداود ومنهم من لم ير فيه وضوءا اصلا وهو ابو حنيفة واصحابه ولكلا الفريقين سلف من الصحابة والتابعين .وقوم فرقوا بين ان يمسه بحال او لا يمسه بتلك الحال وهؤلاء افترقوا فيه فرقا: فمنهم من فرق فيه بين ان يلتذ او لا يلتذ .ومنهم من فرق بين ان يمسه بباطن الكف او لا يمسه فاوجبوا الوضوء مع اللذة ولم يوجبوه مع عدمها وكذلك اوجبه قوم مع المس بباطن الكف ولم يوجبوه مع المس بظاهرها وهذان الاعتباران مرويان عن اصحاب مالك وكان اعتبار باطن الكف راجع الى اعتبار سبب اللذة .وفرق قوم في ذلك بين العمد والنسيان فاوجبوا الوضوء منه مع العمد ولم يوجبوه مع النسيان وهو مروى عن مالك وهو قول داؤد واصحابه .ورای قوم ان الوضوء من مسه سنة لا واجب قال ابو عمر: وهذا الذى استقر من مذهب مالك عند اهل المغرب من اصحابه والرواية عنه فيه مضطربة .وسبب اختلافهم في ذلك ان فيه حديثين متعارضين: احدهما الحديث الوارد من طريق بسرة انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول "اذا مس احدكم ذكره فليتوضا" وهو اشهر الاحاديث الواردة في ايجاب الوضوء من مس الذكر خرجه مالك في الموطا وصححه يحيى بن معين واحمد بن حنبل وضعفه اهل الكوفة وقد روى ايضا معناه من طريق ام حبيبة وكان احمد بن حنبل يصححه وقد روى ايضا معناه من طريق ابى هريرة وكان ابن السكن ايضا يصححه ولم يخرجه البخارى ولا مسلم .والحديث الثانى المعارض له حديث طلق بن على قال "قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده رجل كانه بدوى

ا۔ جامع ترمذی' رقم الحدیث 520

فقال: یارسول اللہ ما تری فی مس الرجل ذکرہ بعد ان یتوضا ؟ فقال: وھل ھو الا بضعة منك ؟ "خرجه ایضا ابوداود وترمذی وصححه کثیر من اھل العلم الکوفیون وغیرھم فلذھب العلماء فی تاویل ھذہ الاحادیث احد مذھبین: اما مذھب الترجیح او النسخ واما مذھب الجمع فمن رجح حدیث بسرة او رآہ ناسخا لحدیث طلق بن علی قال بایجاب الوضوء من مس الذکر ومن رجح حدیث طلق بن علی اسقط وجوب الوضوء من مسه ومن رام ان یجمع بین الحدیثین اوجب الوضوء منه فی حال ولم یوجبه فی حال او حمل حدیث بسرة علی الندب وحدیث طلق بن علی نفی الوجوب والاحتجاجات التی یحتج بھا کل واحد من الفریقین فی ترجیح الحدیث الذی رجحه کثیرة یطول ذکرھا وھی موجودة فی کتبھم ولکن نکتة اختلافھم ھو ما اشرنا الیه[1]

اس بارے میں اہل علم کے تین گروہ ہیں' بعض حضرات کے نزدیک ایسی صورت میں وضو کرنا لازم ہو جاتا ہے خواہ انسان نے کسی بھی حالت میں سے چھولیا ہو' امام شافعی' ان کے اصحاب' امام احمد بن حنبل اور شیخ داؤد ظاہری اسی بات کے قائل ہیں' دوسرا موقف یہ ہے کہ ایسی صورت میں سرے سے وضو کرنا لازم ہی نہیں ہوتا' امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب اسی بات کے قائل ہیں اور ان دونوں گروہوں کی تائید میں صحابہ کرام اور تابعین کے اقوال موجود ہیں۔

ایک تیسرے گروہ نے چھونے کی کیفیت کے درمیان فرق واضح کیا ہے' ان میں پھر اس کے آگے بہت سے جزوی اختلافات ہیں' بعض حضرات نے چھونے کی اس کیفیت میں لذت کے حصول یا عدم حصول کے حوالے سے فرق کیا ہے۔

بعض حضرات نے ہتھیلی کے اندرونی حصے سے چھونے یا نہ چھونے کے بارے میں فرق کیا ہے' یعنی لذت موجود ہوگی تو وضو کو واجب قرار دیا ہے' لذت نہیں ہوگی تو اسے واجب قرار نہیں دیا ہے' اسی طرح اگر ہتھیلی کے اندرونی حصے سے چھوا ہے تو اسے واجب قرار دیا ہے اور اگر ہتھیلی کے اوپر والے حصے سے چھوا ہے تو واجب قرار نہیں دیا ہے۔

یہ دونوں اعتبارات امام مالک کے شاگردوں سے منقول ہیں۔

ہتھیلی کے اندرونی حصے سے چھونے کا اعتبار کرنا لذت کی تلاش کی خاطر ہوگا۔

جبکہ بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: جان بوجھ کر چھونے اور بھول کر چھونے کے درمیان فرق ہوگا' اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اپنی شرم گاہ کو چھولے تو اس پر وضو کرنا لازم ہوگا ورنہ لازم نہیں ہوگا۔

یہ روایت امام مالک سے بھی منقول ہے' داؤد ظاہری اور ان کے اصحاب بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ شرم گاہ کو چھو لینے کے بعد وضو کرنا سنت ہے' واجب نہیں ہے۔

شیخ ابوعمرو فرماتے ہیں: مغرب (یعنی اندلس) کے رہنے والے مالکی علماء کے نزدیک یہی رائے مستحکم ہے۔

امام مالک سے اس بارے میں جو روایت منقول ہے' اس میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

---

[1] بدایة المجتہد ' کتاب الطہارۃ من الحدث الباب الرابع فی نواقض الوضوء، 46/1

اہلِ علم کے درمیان اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے کہ اس بارے میں دو مختلف طرح کی روایات منقول ہیں' جن میں ظاہری طور پر تعارض پایا جاتا ہے۔

ایک روایت سیدہ بسرہ سے منقول ہے' وہ بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص اپنی شرم گاہ کو چھولے تو اسے وضو کرنا چاہیے''۔

شرم گاہ کو چھونے سے وضو لازم ہونے کے حوالے سے یہ سب سے زیادہ مشہور روایت ہے' اسے امام مالک نے اپنی موطأ میں نقل کیا ہے' شیخ یحییٰ بن معین' امام احمد بن حنبل نے اسے مستند قرار دیا جب کہ اہلِ کوفہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

اسی مفہوم سے متعلق ایک روایت سیدہ اُم حبیبہ سے بھی منقول ہے' جسے امام احمد بن حنبل نے مستند قرار دیا ہے۔

اسی مفہوم کی ایک روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی منقول ہے' جسے شیخ ابن نے مستند قرار دیا ہے' تاہم اس روایت کو امام بخاری' امام مسلم نے نقل نہیں کیا ہے۔

اس کے مقابلے میں آنے والی دوسری روایت حضرت طلق بن علی سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ ﷺ کے پاس ایک شخص موجود تھا جو دیہاتی لگ رہا تھا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر کوئی شخص وضو کرنے کے بعد اپنی شرم گاہ کو چھولیتا ہے تو آپ ﷺ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ (اسے دوبارہ وضو کرنا چاہیے؟) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے۔

اس روایت کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کیا ہے جبکہ بہت سے اہلِ علم نے جن کا تعلق کوفہ اور دیگر علاقوں سے ہے' انہوں نے اسے مستند قرار دیا ہے۔

تو اہلِ علم نے ان احادیث کے حوالے سے یا تو تاویل کے طریقہ کار کا اختیار کیا ہے یا ترجیح اور نسخ کی صورت کو اختیار کیا ہے یا جمع اور تطبیق کی صورت کو اختیار کیا ہے۔

جن اہلِ علم نے حضرت بسرہ سے منقول حدیث کو ترجیح دی ہے' انہوں نے اس روایت کو حضرت طلق بن علی سے منقول روایت کی ناسخ قرار دیا ہے اور ان حضرات نے شرم گاہ کو چھونے سے وضو کرنے کو لازم قرار دیا ہے' جن حضرات نے طلق بن علی کے حوالے سے منقول روایت کو ترجیح دی ہے' انہوں نے شرم گاہ کو چھونے کی وجہ سے وضو لازم ہونے کے حکم کو ساقط قرار دیا ہے۔

جن حضرات نے دونوں روایات میں جمع اور تطبیق پیدا کرنے کی کوشش کی ہے' انہوں نے ایک حالت میں وضو کو لازم قرار دیا ہے اور دوسری حالت میں لازم قرار نہیں دیا ہے یا پھر انہوں نے سیدہ بسرہ سے منقول حدیث کو استحباب پر محمول کیا ہے اور حضرت طلق بن علی سے منقول حدیث کو واجب نہ ہونے پر محمول کیا ہے' ان میں سے ہر ایک فریق نے جو دلائل پیش کیے ہیں وہ بہت سے ہیں' جن کا ذکر طوالت کا باعث ہوگا' یہ تمام دلائل ان کی کتابوں میں موجود ہیں' لیکن بنیادی اختلاف وہی ہے جسے ہم ذکر کر چکے ہیں۔

520- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِي حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ . صَحِيْحٌ .

☆☆ سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے تو وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کرے۔

یہ روایت مستند ہے۔

521- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الرَّهَاوِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيَى الرَّهَاوِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ قَدْ صَحِبَتِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ .

☆☆ سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ ہونے کا شرف حاصل ہے' یہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے تو وہ نماز کی طرح کا وضو کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن احمد بن سعید بن محمد بن یحییٰ بن خالد ابو محمد سلمی من اھل الرھا: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 329ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۷۰/۷)۔

522- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقَّاشُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ مُوْسَى الْعَدَوِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِسَائِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ .

☆☆ سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے تو وہ دوبارہ وضو کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عباس عدوی، صاحب اسماعیل الکسائی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔

۵۲۰ اخرجه ابن حبان في صحيحه (۴۰۰/۳) رقم (۱۱۱۶) من طريق سفيان عن هشام به- وانظر: الحديث السابق-

ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجامع فی الجرح والتعدیل (۱/۴۳)(۱۵۴)۔

○ اسماعیل بن سعید کسائی شالنجی طبری ابواسحاق: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۲/۱۷۳)(۵۸۷)۔

523- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ نُوحٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَوِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ۔

☆☆ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن معبد بن نوح مقری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 261ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۱/۲۹۰)(۶۰۵۹)۔

○ اسحاق بن محمد بن اسماعیل بن عبداللہ بن ابوفروۃ فروی مدنی اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 226ھ

۵۲۳- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق رقم (۱۹۶) من طريق الدارقطني' به- وعبد الله العمري: قال ابن حبان في (المجروحين) (۲/۶-۷): (كان ممن غلب عليه الصلاح والعبادة حتى غفل عن ضبط الاخبار وجودة الحفظ للآثار: فوقع المناكير في روايته)' وقد تقدم مرارا'

وله طرق كثيرة عنه:

الاول: من رواية العلاء بن سليمان' عن الزهري' عن سالم' عن ابيه' عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (من مس فرجه فليتوضا)- رواه الطبراني في (الكبير)' كما في (المجمع) (۱/۲٤۹)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۷٤) كتاب الطهارة' باب مس الفرج' وقال الطحاوي: العلاء هذا ضعيف)- وقال الهيثمي: (وفي سنده العلاء بن سليمان وهو ضعيف جداً)- اه- والعلاء بن سليمان عن الزهري: قال ابن عدي: (منكر الحديث)- وقال ابو حاتم: (ضعيف)- ينظر: المغني (۲/٤٤۰) للحافظ الذهبي-

الطريق الثاني: من رواية صدقة بن عبد الله عن نافع عن ابن عمر- اخرجه البزار (۱/۱٤۸- كشف) رقم (۲۸۵)' والطحاوي (۱/۷٤)' وقال الطحاوي: (صدقة بن عبد الله هذا ضعيف' وهشام بن زيد ليس من اهل العلم الذين يثبت بروايتهم مثل هذا)- وقال الهيثمي (۱/۲٤۹): (وفي سنده هشام بن زيد وهو ضعيف جدًا)-

الثالث: من طريق عبد العزيز بن ابان' عزاه الحافظ في (التلخيص) (۱/۱۲٤) الى الحاكم' وقال: (عبد العزيز بن ابان ضعيف)- وقال الذهبي في (المغني) (۲/۳۹٦): (عبد العزيز بن ابان متروك متهم)-

الرابع: من طريق ايوب بن عتبة: اخرجه ابن عدي في (الكامل) كما في (التلخيص) (۱/۱۲٤)' وقال: وفيه مقال' اي: ايوب- اه- قال البخاري: (عندهم لين)- وقال النسائي: (مضطرب الحديث)- وقال الذهبي: (ضعفوه: لكثرة مناكيره)- وقال الحافظ: (ضعيف)- ينظر: الضعفاء للبخاري (۲۵)' والضعفاء للنسائي (۲٤)' والمغني للذهبي (۱/۹۷)' وتقريب التهذيب (۱/۹۰)-

میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۱)(۴۸۵)۔

524- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ السَّوَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ النَّوْفَلِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَفْضٰى اَحَدُكُمْ بِيَدِهٖ اِلٰى فَرْجِهٖ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ حِجَابٌ وَّلَا سِتْرٌ فَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص اپنے ہاتھ کو اپنی شرمگاہ کی طرف لے جائے' یہاں تک کہ اس کے ہاتھ اور اس کی شرمگاہ کے درمیان کوئی حجاب (کپڑا) نہ ہو' تو وہ شخص نماز کے وضو کی طرح وضو کرے (یعنی اس پر وضو کرنا لازم ہو جاتا ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن سلام بن حماد بن ابان بن عبداللہ' ابوعلی السواق: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 277ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۳۲۶/۷)(۳۸۳۹)۔

○ عبدالعزیز بن عبداللہ بن یحییٰ بن عمرو بن اویس بن سعد بن ابوسرح اویسی: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۱۳)(۴۱۳۴)۔

○ یزید بن عبدالملک بن مغیرۃ بن نوفل بن حارث ہاشمی نوفلی: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۷۹)(۷۸۰۳)۔

---

۵۲۴ اخرجه الشافعي في الام (۱/ ۳٤) كتاب الطهارة' باب الوضوء من مس الذكر' وفي المسند (۱/ ۳٤-۳۵)' واحمد (۲/ ۳۳۳) و الطحاوي (۱/ ۷٤) كتاب الطهارة' باب مس الفرج' وابن حبان (موارد الظمآن الى زوائد ابن حبان) ص (۷۷) كتاب الطهارة' باب ما جاء في مس الفرج (۲۹)' الحديث (۲۱۰)' والحاكم (۱/ ۱۳۸) كتاب الطهارة' والطبراني في (المعجم الصغير) (۱/ ٤۲)' والبيهقي (۱/ ۱۳۱) كتاب الطهارة' باب الوضوء من مس الذكر' وابن شاهين في (الناسخ والمنسوخ) ص (۹۶- بتحقيقنا) والبغوي في (شرح السنة) (۱/ ۳۶۳- بتحقيقنا) والحازمي في الاعتبار في (الناسخ والمنسوخ) ص (۸۷-۸۸)' كلهم من طريق يزيد بن عبد الملك النوفلي' الا ابن حبان فمن طريقه وطريق نافع بن ابي نعيم: والحاكم فمن طريق الثاني فقط' كلاهما عن سعيد المقبري' عن ابي هريرة' قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (اذا افضى احدكم بيده الى فرجه' وليس بينهما ستر ولا حائل- فليتوضا وضوء ه للصلوة)۔

وقال الحاكم: (هذا حديث صحيح' وشاهده الحديث المشهور' عن يزيد بن عبد الملك عن سعيد بن ابي سعيد' عن ابي هريرة' ووافقه الذهبي' وقال البيهقي: (يزيد بن عبد الملك تكلموا فيه' ثم اسند عن الفضل بن زياد' قال: سالت احمد بن حنبل' عن يزيد بن عبد الملك النوفلي! فقال: شيخ من اهل المدينة لا باس به' ولابي هريرة فيه اصل' يقصد اصلا موقوفا: فقد اخرجه البخاري في (التاريخ الكبير) (۲/ ۲۱۶)' ومن طريقه البيهقي (۱/ ۱۳٤) عنه موقوفا' وقال البيهقي: هكذا موقوف' وله طريق آخر موقوف- اخرجه ابو نعيم في (حلية الاولياء) (۹/ ٤٤)۔

525- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلَانِسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاصِحٍ بِمِصْرَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا مَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وَإِذَا مَسَّتِ الْمَرْأَةُ قُبُلَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ.

☆☆ سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جب کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو وہ وضو کرے اور جب کوئی عورت اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو وہ وضو کرے۔

526- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مَسَّتْ فَرْجَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ وضو کرے اور جو عورت اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ وضو کرے۔

527- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَرْوَزِيُّ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

۵۲۵-في اسناده اسماعيل بن عياش وهو ضعيف في غير رواية الشاميين، وهشام حجازي مشهور- وقد تقدم الحديث من غير طريق اسماعيل - انظر: رقم (۵۱۹)، (۵۲۰)، (۵۲۱)، (۵۲۲)-

۵۲۶-اخرجه احمد (۲/۲۲۳)، واسحاق بن راهويه في مسنده كما في (المطالب العالية) (۱/۱/۴۲) رقم (۱۴۳)، وابن الجارود (۱۹)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۷۵)، والبيهقي (۱/۱۳۲)، وابن شاهين في (الناسخ والمنسوخ) ص (۹۵- بتحقيقنا)، والحازمي في (الاعتبار) ص (۴۴) من طريق بقية بن الوليد، ثني محمد بن الوليد الزبيدي، ثني عمرو بن شعيب، عن ابيه، عن جده مرفوعا بلفظ: (ايما رجل مس فرجه فليتوضأ، وايما امراة مست فرجها فلتتوضأ)- وذكره الترمذي في (العلل الكبير) ص (۴۹)، وقال: قال محمد: وحديث عبد الله بن عمرو هو عندي صحيح- وقال ابن شاهين: لا اعلم ذكر هذا الزيادة في مس المراة فرجها غير حديث عبد الله بن عمرو- وقال الحازمي: هذا اسناد صحيح-

۵۲۷-في اسناده عبد الرحمن بن عبد الله بن عمر العمري: قال الحافظ في التقريب (۱/۴۸۷-۴۸۸): متروك- قال الزيلعي في نصب الراية (۱/۶۰): (وهو معلول بعبد الرحمن هذا- قال احمد: كان كذابا- وقال النسائي وابو حاتم وابو زرعة: متروك، زاد ابو حاتم: وكان يكذب)- اه- واخرجه البزار (۱/۱۴۸- كشف) رقم (۲۸۴)، والطحاوي (۱/۷۴)، وابو نعيم في (تاريخ اصبهان) (۲/۸)، وذكره الهيثمي في (المجمع) (۱/۲۵۰)، وقال: وفيه عمر بن سريج: قال الازدي: لا يصح حديثه- قلت: وقد فاته علة اخرى، وهي ضعف ابراهيم بن اسماعيل بن ابي حبيبة الاشهلي- قال البخاري في (الضعفاء) رقم (۲): منكر الحديث- وقال الطحاوي: وعمر بن سريج لا يحتج به- قال الذهبي في الميزان (۵/۲۴۰): (لين) ويقال له: ابن سرحة، تكلم فيه ابن حبان وابن عدي، فقال ابن عدي: احاديثه عن الزهري ليست مستقيمة) وذكر الذهبي من مناكيره هذا الحديث، وضعفه الحافظ ابن حجر في التلخيص (۱/۲۳۰)- والحديث ذكره الغساني في (تخريج الاحاديث الضعاف) ص (۷۴) رقم (۷۲)- وهو يعارض ما رواه ابو يعلى في مسنده (۸/۲۸۶-۲۸۷) رقم (۴۸۷۵): حدثنا الجراح بن مخلد، حدثنا عمر بن يونس اليمامي، حدثنا المفضل بن ثواب- رجل من اهل اليمامة- قال: حدثني حسين بن فادع، عن ابيه، عن ابيه عن سيف بن عبد الله الحميري قال: دخلت انا ورجال معي على عائشة، فسالناها عن الرجل يمس فرجه؟ فقالت: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (ما ابالي اياه مست او انفي)- وقد اورده الحافظ في المطالب العالية (۱/۴۲) رقم (۱۴۶)، وعزاه الى ابي يعلى، وضعفه في التلخيص (۱/۲۲۱)، فقال: (اسناده مجهول)- وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (۱/۲۴۹): (رواه ابو يعلى من رواية رجل من اهل اليمامة عن حسين بن فادع عن ابيه عن سيف، وهولاء مجهولون، وهو اقل ما يقال فيهم)- اه-

الْقَاضِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُعَلَّی بْنِ مَنْصُورٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عَتِیقُ بْنُ یَعْقُوبَ حَدَّثَنِی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ الْعُمَرِیُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ وَیْلٌ لِّلَّذِینَ یَمَسُّونَ فُرُوجَهُمْ ثُمَّ یُصَلُّونَ وَلاَیَتَوَضَّئُونَ . قَالَتْ عَآئِشَةُ بِاَبِی وَاُمِّی هٰذَا لِلرِّجَالِ اَفَرَاَیْتَ النِّسَاءَ قَالَ اِذَا مَسَّتْ اِحْدَاکُنَّ فَرْجَهَا فَلْتَتَوَضَّا لِلصَّلاَةِ . عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْعُمَرِیُّ ضَعِیفٌ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اُن لوگوں کے لیے بربادی ہے جو اپنی شرمگاہوں کو چھو لیتے ہیں اور وضو کیے بغیر نماز ادا کر لیتے ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میرے والدین آپ پر قربان ہوں! یہ حکم تو مردوں کے لیے ہے' خواتین کے لیے آپ کی کیا رائے ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی عورت اپنی شرمگاہ کو چھولے تو اسے چاہیے کہ وہ نماز کے لیے وضو کرے۔

اس روایت کا ایک راوی عبدالرحمان عمری' ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن معلّی بن منصور، ابوعوانۃ رازی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۶۷)(۷۷۰۰)۔

○ عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۸۶)(۳۹۴۷)۔

528- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَکِیلُ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِیدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیهِ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) یَقُولُ مَنْ مَسَّ ذَکَرَهُ اَوْ اُنْثَیَیْهِ اَوْ رُفْغَیْهِ فَلْیَتَوَضَّاْ . کَذَا رَوَاهُ عَبْدُ الْحَمِیدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ هِشَامٍ وَوَهِمَ فِی ذِکْرِ الْاُنْثَیَیْنِ وَالرُّفْغِ وَاِدْرَاجِهِ ذٰلِکَ فِی حَدِیثِ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) وَالْمَحْفُوظُ اَنَّ ذٰلِکَ مِنْ قَوْلِ عُرْوَةَ غَیْرِ مَرْفُوعٍ کَذٰلِکَ رَوَاهُ الثِّقَاتُ عَنْ هِشَامٍ مِنْهُمْ اَیُّوبُ السَّخْتِیَانِیُّ

۵۲۸- اخرجه البیهقی (۱/۱۳۷) من طریق الدارقطنی به' واخرجه الطبرانی فی الکبیر (۲۴/۲۰۰) رقم (۵۱۱)' وفی الاوسط (۵/۷) رقم (۴۰۰۴)' وهو فی مجمع البحرین رقم (۴۵۲) من طریق محمد بن بکر البرسانی عن عبد الحمید بن جعفر' به- وقال الطبرانی فی الاوسط: (لم یقل فی هذا الحدیث عن هشام بن عروة عن ابیه عن بسرة: (وانثییه فلیتوضا وضوءه للصلوة) الا عبدالحمید بن جعفر- ویحتمل ان هذه الزیادة مدرجة فی الحدیث؛ فقد رواه ایوب' وذکره انه من قول عروة' وسیاتی رقم (۵۲۹)- وقال الهیثمی فی المجمع (۱/۲۵۰): (رواه الطبرانی فی الاوسط والکبیر' وهو فی السنن خلا ذکره الانثیین والرفغین' ورجاله رجال الصحیح)- اه-

وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَّغَيْرُهُمَا.

☆☆ سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے یا اپنے خصیے کو چھو لے اور اپنی بودار جگہ کو چھو لے تو وہ وضو کرے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے تاہم خصیے اور بودار جگہ کا ذکر کرنے میں راوی کو وہم ہوا ہے کیونکہ سیّدہ بسرہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت میں یہ بات مذکور نہیں ہے۔

زیادہ محفوظ یہ ہے: یہ عروہ کا قول ہے اور "مرفوع" حدیث کے طور پر منقول ہے ثقہ راویوں نے اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالحمید بن جعفر بن عبداللہ بن حکم بن رافع انصاری: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 153ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۶۴)(۳۷۸۰)۔

529- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ وَّالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدٍ السَّرَّاجُ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّاْ .قَالَ وَكَانَ عُرْوَةُ يَقُوْلُ اِذَا مَسَّ رُفْغَيْهِ اَوْ اُنْثَيَيْهِ اَوْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّاْ .وَاللَّفْظُ لِاَبِي الْاَشْعَثِ .صَحِيْحٌ.

☆☆ سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے وہ وضو کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: عروہ یہ بیان کرتے ہیں: جو شخص اپنی بودار جگہ یا اپنے خصیے کو چھو لے یا اپنی شرمگاہ کو چھو لے تو اسے وضو کرنا چاہیے۔

یہ الفاظ ابواشعث نامی راوی کے نقل کردہ ہیں' اور یہ روایت "مستند" ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محمود بن محمد بن منذر بن ثمامۃ: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید

۵۲۹- اخرجه البيهقي (۱/ ۱۳۸) كتاب الطهارة' باب في مس الانثيين من طريق الدارقطني به- وقد رواه الطبراني في الكبير (۲۴/ ۲۰۰) رقم (۵۱۰): حدثنا عبدان بن احمد' ثنا ابو كامل الجحدري' ثنا يزيد بن زريع ...... فذكره بلفظ: (اذا مس احدكم ذكره او انثييه او رفغيه فليتوضا)- اه- فادرج قول عروة في الحديث- وانظر: تخريج الحديث السابق-

حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۶۱/۳)(۱۳۵۲)۔

530- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ كَانَ اَبِىْ يَقُوْلُ اِذَا مَسَّ رُفْغَيْهِ اَوْ اُنْثَيَيْهِ اَوْ فَرْجَهُ فَلَا يُصَلِّىْ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ .كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ ہشام بن عروہ یہ بیان کرتے ہیں: میرے والد یہ فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص اپنی میل والی جگہ کو یا اپنے خصیے یا اپنی شرمگاہ کو چھو لے تو اس وقت تک نماز ادا نہ کرے جب تک وضو نہ کر لے۔

اس روایت کے تمام راوی مستند ہیں۔

531- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى الرِّجَالِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُمَيْدٍ الْمِصِّيْصِىُّ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجًا يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ وَقَدْ كَانَتْ صَحِبَتِ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ اَوْ اُنْثَيَيْهِ فَلَا يُصَلِّىْ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ.

☆☆ سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ ہونے کا شرف حاصل ہے' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو یا اپنے خصیے کو چھو لے تو وہ اس وقت تک نماز ادا نہ کرے جب تک وضو نہ کر لے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن ابراہیم بن ابورجال صلحی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سوالات السہمی (۱۱۵)۔

532- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ يَاسِيْنَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ

۵۳۰- اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۱۳۸/۱) من طريق الدارقطني به- قال البيهقي: (وروى ذلك عن هشام بن عروة من وجه آخر مدرجًا في الحديث، وهو وهم- والصواب: انه من قول عروة- والقياس ان لا وضوء في المس، وانما اتبعنا السنة في ايجابه بمس الفرج: فلا يجب بغيره)- اه- وانظر: الحديث (۵۲۸)، (۵۲۹)-

۵۳۱- اخرجه الطبراني في الكبير (۲۰۱/۲۴) رقم (۵۱۳) من طريق ابن جريج، به-

۵۳۲- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱۲۷/۱) رقم (۲۱۱)، واخرجه الطبراني في الكبير (۳۹۸/۸) رقم ۸۲۳۹، والبيهقي في الكبرٰى (۱۳۵/۱) مطولًا من طريق محمد بن جابر بهذا الاسناد، نحوه- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۲/۲): (فيه محمد بن جابر اليمامي ضعفه احمد وغيره، واختلف في الاحتجاج به)- ورواه احمد كما في مجمع الزوائد (۱۲/۲)، والطبراني في الكبير (۴۰۲/۸) رقم (۸۲۵۴) من طريق ايوب بن عتبة عن قيس بن طلق عن ابيه نحوه- قال الهيثمي: (رواه احمد، وفيه ايوب بن عتبة، واختلف في ثقته)- اه-

ورواه ايضا الطبراني في الكبير (۳۹۹/۸) رقم (۸۲۴۲): حدثنا معاذ بن المثنى، ثنا مسدد، ثنا ملازم بن عمرو، ثنا عبد الله بن بدر عن قيس بن طلق عن ابيه قال: بنيت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مسجد المدينة، فكان يقول: (قدموا اليمامي من الطين فانه من احسنكم له مسا)- قال الهيثمي في مجمع الزوائد ۱۲/۲۰: (رواه احمد والطبراني في الكبير، ورجاله موثقون)- اه-

قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُمْ يُؤَسِّسُوْنَ مَسْجِدَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ وَهُمْ يَنْقُلُوْنَ الْحِجَارَةَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَنْقُلُ كَمَا يَنْقُلُوْنَ قَالَ لَا وَلٰكِنِ اخْلِطْ لَهُمُ الطِّيْنَ يَا اَخَا الْيَمَامَةِ فَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ . قَالَ فَجَعَلْتُ اَخْلِطُهٗ لَهُمْ وَيَنْقُلُوْنَهٗ .

☆☆ حضرت قیس بن طلق رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' لوگ اس وقت مدینہ منورہ کی مسجد بنانے میں مصروف تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگ اس وقت پتھر منتقل کر رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! کیا میں بھی اسی طرح نہ کروں جیسے یہ لوگ (پتھر) منتقل کر رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ تم انہیں گارا بنادو' اے یمامہ کے رہنے والو! کیونکہ تم اس میں ماہر ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں بنادیا اور وہ لوگ اسے لے کر جانے لگے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن یونس بن یاسین، ابواسحاق المعروف بالشیعی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 323ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: اللسان (۱/۵۶۱) (۱۳۹۹)، ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۶/۲۹۹) (۳۳۳۶)۔

○ قیس بن طلق بن علی حنفی یمامی۔ یہ ''صدوق'' ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۰۵) (۵۶۱۵)۔

533 - حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَسَاَلَهٗ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِّنْكَ . قَالَ ابْنُ اَبِىْ حَاتِمٍ سَاَلْتُ اَبِىْ وَاَبَا زُرْعَةَ عَنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ هٰذَا فَقَالَا قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ لَيْسَ هُوَ مِمَّنْ تَقُوْمُ بِهٖ حُجَّةٌ وَّوَهَّنَاهُ وَلَمْ يُثْبِتَاهُ.

☆☆ حضرت قیس بن طلق رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے آپ سے شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۵۳۳- اخرجه ابو داؤد (۱/۴۷) كتاب الطهارة' باب الرخصة في ذلك' الحديث (۱۸۲)' وابن ماجه (۱/۱۶۳) كتاب الطهارة' باب الرخصة في ذلك: الحديث (۴۸۲)' واحمد (۴/۲۳)' وابن الجارود رقم (۲۰)' والطحاوي في (شرح المعاني) (۱/۷۵)' والبيهقي في الكبرى (۱/۱۳۵)' وابن الجوزي في العلل المتناهية (۱/۳۶۱) رقم (۵۹۷)' والطبراني رقم (۸۲۳۳)' (۸۲۳۴) من طريق محمد بن جابر عن قيس' به' ومحمد بن جابر ضعيف كما تقدم- قال ابن ابي حاتم في العلل (۱/۴۸): (سالت ابي وابا زرعة عن حديث محمد بن جابر...... الخ ! فلم يثبتاه' وقالا: (قيس بن طلق ليس ممن تقوم به الحجة ووهناه)- اه- وضعفه الزيلعي في نصب الراية (۱/۶۱)' واعله بمحمد بن جابر- وسياتي رقم (۵۳۶) من طريق ايوب بن محمد عن قيس' به-

فرمایا: وہ تمہارے جسم کا حصہ ہے۔

ابن ابی حاتم نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد (ابوحاتم) اور حضرت ابوشیخ زرعہ راضی سے محمد بن جابر نامی راوی کی نقل کردہ اس روایت کے بارے میں دریافت کیا تو دونوں نے جواب دیا: قیس بن طلق نامی راوی ایسے نہیں ہیں جن کو مستند تسلیم کیا جائے، تو ان دونوں حضرات نے اس راوی کو کمزور ظاہر کیا اور اسے مستند قرار نہیں دیا۔

534- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِشْدِيْنَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ - وَكَانَ مِنَ الصَّالِحِيْنَ وَذَكَرَ مِنْ فَضْلِهِ - عَنِ الصَّلْتِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهِبٍ عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ الْخَطْمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ احْتَكَكْتُ فِى الصَّلَاةِ فَاَصَابَتْ يَدِىْ فَرْجِىْ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَنَا اَفْعَلُ ذٰلِكَ.

☆☆ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی ہے۔

ایک روایت میں یہ بات منقول ہے: عصمہ بن مالک خطمی نامی راوی، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں انہوں نے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے نماز کے دوران خارش ہوئی، میں نے خارش کی تو میرا ہاتھ میری شرمگاہ کو لگ گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (کبھی) میں بھی ایسا کر لیتا ہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن عمرو بن عبدالخالق بن خلاد بن عبیداللہ ابوالعباس عتکی بزار: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 339ھ میں ہوا، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۲۷/۱) (۲۳۲)۔

○ احمد بن محمد بن حجاج بن رشدین مصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۷۵/۲) (۱۵۳)۔

○ فضل بن مختار ابوسہل بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۴۳۵/۵) (۶۷۵۶)۔

○ صلت ابن دینار ازدی، ہنائی، بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ

۵۳۴- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۲۲۸/۱) من طريق الدارقطني به- وقال: (الصلت بن دينار ابو شعيب المجنون ضعيف، وكان ممن يشتم اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، مع كثرة المناكير في حديثه- تركه احمد بن حنبل ويحيى بن معين)- اه- وقد ذكر الزيلعي في نصب الراية (۶۹/۱) حديث عصمة بن مالك، ثم قال: (وهو حديث ضعيف ايضاً- قال ابن عدي: الفضل ابن مختار احاديثه منكرة، وقال ابو حاتم: مجهول، واحاديثه منكرة، يحدث بالاباطيل)- اه-

راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۵۵)(۲۹۶۳)۔

○ عبدالرحمٰن بن مل ابوعثمان نہدی مشہور بکنیتہ، مخضرم، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 95ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۰۱)(۴۰۴۳)۔

○ عبیداللہ بن عبداللہ بن موہب، ابویحییٰ تیمی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۴۱)(۴۳۴۰)۔

535- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ فَرْوَةَ الْبَلَدِيُّ اَبُوْ رَوْحٍ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَيْهِ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ فَجَآءَ رَجُلٌ كَاَنَّهُ بَدَوِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَرٰى فِيْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ وَهَلْ هِيَ اِلَّا مُضْغَةٌ مِّنْهُ اَوْ بَضْعَةٌ . كَذَا قَالَ اَبُوْ رَوْحٍ.

☆☆ قیس بن طلق اپنے والد حضرت طلق بن علی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم ایک وفد کی شکل میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لیے روانہ ہوئے' جب ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ہم نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی' ایک شخص آیا' وہ دیہاتی لگ رہا تھا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آدمی کے نماز کے دوران اپنی شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) گوشت کا ٹکڑا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ملازم بن عمرو تمیمی، یمامی :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۵۱۲/۶)(۸۷۶۲)۔

○ عبداللہ بن بدر بن عمیرۃ حنفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے

۵۳۵- اخرجه ابن ابي شيبة (۱/۱۶۵)، وابو داؤد (۱/۴۶) كتاب الطهارة، باب الرخصة في ذلك، الحديث (۱۸۲)، والترمذي (۱/۱۳۱) كتاب الطهارة، باب ما جاء في ترك الوضوء من مس الذكر، الحديث (۸۵)، والنسائي (۱/۱۰۱) كتاب الطهارة، باب ترك الوضوء من ذلك، وفي الكبرى (۱/۹۹) كتاب الطهارة، باب الرخصة في ترك الوضوء من مس الذكر، الحديث (۱۶۰)- وابن حبان في صحيحه (۳/۴۰۲) رقم (۱۱۱۹)، (۱۱۲۰)، وابن الجارود في المنتقى رقم (۲۱)، والطحاوي (۱/۷۵- ۷۶) والضياء في المختارة (۱۶۳)، والطبراني في الكبير (۸/۳۹۹) رقم (۸۲۴۳)، والبيهقي (۱/۱۳۴) كلهم من طريق ملازم بن عمرو، عن عبد الله بن بدر، عن قيس بن طلق عن ابيه، به-

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۹۳)(۳۲۴۰)۔

536- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ مَسِّ الْفَرْجِ فَقَالَ بَضْعَةٌ مِّنْكَ . اَيُّوْبُ مَجْهُوْلٌ .

☆☆ حضرت قیس بن طلق اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ سے شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔

اس روایت کا راوی ایوب' مجہول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالملک بن صباح مسمعی، ابومحمد صنعانی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۲۳)(۴۲۱۴)۔

○ ایوب بن محمد ابوجمل یمامی عجلی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۲/۲۵۷)(۹۱۷)۔

537- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الْقَاضِي السَّرْخَسِيُّ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُرَجَّى الْحَافِظُ قَالَ اجْتَمَعْنَا فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ اَنَا وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَيَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ فَتَنَاظَرُوْا فِي مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ يَحْيَى يُتَوَضَّاُ مِنْهُ . وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ بِقَوْلِ الْكُوفِيِّيْنَ وَتَقَلَّدَ قَوْلَهُمْ وَاحْتَجَّ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ بِحَدِيْثِ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ وَاحْتَجَّ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ بِحَدِيْثِ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ وَّقَالَ لِيَحْيَى كَيْفَ تَتَقَلَّدُ اِسْنَادَ بُسْرَةَ وَمَرْوَانُ اَرْسَلَ شُرَطِيًّا حَتَّى رَدَّ جَوَابَهَا اِلَيْهِ فَقَالَ يَحْيَى وَقَدْ اَكْثَرَ النَّاسُ فِي قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ فَلَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهِ . فَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كِلَا الْاَمْرَيْنِ عَلَى مَا قُلْتُمَا فَقَالَ يَحْيَى مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

۵۳۶- اخرجه ابن الجوزي في العلل (۳۶۱/۱ - ۳۶۲) رقم (۵۹۸)، وفي التحقيق (۱۲۵/۱) رقم (۲۰۶) من طريق عبد الحميد بن جعفر عن ايوب بن محمد' به- وايوب هذا ضعفه ايضا الدارقطني في السنن (۲۴۳/۲)، وقال العقيلي في الضعفاء (۱۱۶/۱): (يهم في بعض حديثه)- قال الذهبي في الميزان (۴۶۲/۱): (ضعفه ابن معين' وقال ابو زرعة: منكر الحديث' وقال ابو حاتم: لا باس به' وقال العقيلي: يهم في بعض حديثه)-

۵۳۷- اخرجه الحاكم في المستدرك (۱۳۹/۱)، ومن طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۱۳۶/۱) كتاب الطهارة' باب ترك الوضوء من مس الفرج بظهر الكف- قال الحاكم: حدثنا ابو بكر محمد بن عبد الله بن الجراح العدل الحافظ بمرو' ثنا عبد الله بن يحيى' به-

عُمَرَ اَنَّهُ تَوَضَّاَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ .فَقَالَ عَلِيٌّ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ لاَ يُتَوَضَّأُ مِنْهُ وَاِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِّنْ جَسَدِكَ فَقَالَ يَحْيٰى عَنْ مَّنْ قَالَ سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاِذَا اجْتَمَعَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّابْنُ عُمَرَ وَاخْتَلَفَ فَابْنُ مَسْعُوْدٍ اَوْلٰى اَنْ يُتَّبَعَ فَقَالَ لَهُ اَحْمَدُ نَعَمْ وَلٰكِنْ اَبُوْ قَيْسٍ لاَ يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهِ فَقَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ .قَالَ مَا اُبَالِىْ مَسِسْتُهُ اَوْ اَنْفِىْ فَقَالَ اَحْمَدُ عَمَّارٌ وَّابْنُ عُمَرَ اسْتَوَيَا فَمَنْ شَاءَ اَخَذَ بِهٰذَا وَمَنْ شَاءَ اَخَذَ بِهٰذَا.

☆☆ رجاء بن مرجی نامی محدث بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم مسجد خیف میں اکٹھے ہوئے' جن میں احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ تھے' علی بن مدینی تھے اور یحیٰی بن معین تھے' ان لوگوں کے درمیان شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں بحث چھڑ گئی تو یحیٰی نے کہا: اس کے بعد وضو کیا جائے گا۔

علی بن مدینی نے اہلِ کوفہ کے قول کے مطابق رائے بیان کی اور ان کے قول کی تقلید کی۔

یحیٰی بن معین نے اپنے مؤقف کی تائید میں بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کی' جبکہ علی بن مدینی نے اپنے مؤقف کی تائید میں قیس بن طلق کی روایت نقل کی۔

انہوں نے یحیٰی سے کہا: تم بسرہ کی سند کی کیسے پیروی کر سکتے ہو؟ جبکہ مروان (جو مدینہ کا گورنر تھا)' اس نے ایک سپاہی کو بھیجا تھا' یہاں تک کہ وہ سپاہی اس خاتون کا جواب لے کر مروان کے پاس آیا تھا' تو یحیٰی نے کہا: اکثر لوگوں نے قیس بن طلق پر تنقید کی ہے اور ان کی روایت کو مستند قرار نہیں دیا' تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: آپ دونوں نے جو بات بیان کی' واقعہ ایسا ہے۔ یحیٰی' مہدی نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' نافع کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: اس کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں ہے' یہ تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے' تو یحیٰی نے دریافت کیا: یہ بات کس نے نقل کی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ سفیان نے ابوقیس کے حوالے سے' ہزیل کے حوالے سے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ بات نقل کی ہے۔

تو جب بھی کسی معاملے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی رائے مختلف ہو' تو حضرت عبداللہ بن مسعود اس بات کے زیادہ مستحق ہوں گے کہ ان کی پیروی کی جائے۔

تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ ایسا ہی ہے' لیکن ابوقیس نامی راوی کی روایت کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔ تو اُنہوں نے کہا: ابونعیم نے معمر کے حوالے سے' عمیر کے حوالے سے' حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں:

مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے' میں اسے (شرمگاہ کو) چھوؤں یا اپنی ناک کو چھوؤں۔

تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں ایک ہی مرتبہ کے ہیں' تو جو شخص چاہے وہ ان کی رائے کو اختیار کرے اور جو شخص چاہے وہ اُن کی رائے کو اختیار کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن یحییٰ بن موسیٰ سرخسی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''کذاب'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۴/۲۲۷)(۴۶۹۱)۔

○ رجاء بن مرجاء غفاری، مروزی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۴)(۱۹۳۸)۔

○ عمریر بن سعید نخعی، صہبانی یکنی ابا یحییٰ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 107ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۵۳)(۵۲۱۷)۔

538- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ مَا اُبَالِي مَسِسْتُ ذَكَرِي اَوْ مَسِسْتُ اَنْفِي اَوْ اُذُنِي وَاَنَا فِي الصَّلَاةِ.

☆☆ شقیق بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا' میں نے اپنی شرمگاہ کو چھولیا ہے یا اپنی ناک کو چھولیا ہے جبکہ میں نماز کی حالت میں ہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن داؤد عتکی، ابوربیع زہرانی، بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 234ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۰۷)(۲۵۷۱)۔

○ اسماعیل بن زکریا بن مرۃ خلقانی ابوزیاد کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 174ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۹)(۴۴۹)۔

○ حصین بن عبدالرحمن سلمی، ابوہذیل کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 136ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۵۳)(۱۳۷۸)۔

۵۳۸ اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۲۲) من طريق الدارقطني به' ورواه عبد الرزاق (۱/۱۱۷ - ۱۱۸) رقم (۴۲۹) عن معمر عن قتادة عن المخارق بن احمر الكلاعي' قال: سمعت حذيفة بن اليمان وعن اياد بن لقيط قال: حدثني البراء بن قيس' قال: سمعت حذيفة بن اليمان' وساله رجل عن مس الذكر في الصلوة؟ فقال: (ما ابالي مسسته او مسست انفي)-

539- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَصِينٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ مَا اُبَالِى مَسِسْتُ ذَكَرِى فِى الصَّلَاةِ اَوْ مَسِسْتُ اُذُنِى.

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا' نماز کے دوران میں اپنی شرمگاہ کو چھولیا ہے یا اپنے کان کو چھولیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن احمد بن عبداللہ بن یونس یربوعی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۹۰)(۳۲۱۴)۔

○ عبثر ابن قاسم زبیدی ابوزبید کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 179ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۸۹)(۳۲۱۴)۔

○ سعد بن عبیدۃ سلمی، ابوحمزۃ کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال عمر بن ہبیرہ کے عہدِ حکومت میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۷۰)(۲۲۶۲)۔

○ عبداللہ بن حبیب بن ربیعۃ ابوعبدالرحمٰن سلمی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 70ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۴۹)(۳۲۸۹)۔

56- باب مَا رُوِىَ فِىْ مَسِّ الْاِبْطِ وَالْوُضُوْءِ مِنْهُ.

باب: بغل کو چھونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے' اور اس کے بعد وضو کرنے کا حکم

540- حَدَّثَنَا اَبُوْ رَوْقٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنْ

۵۳۹-اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۳۳۳) من طريق الدارقطني به- وانظر: الحديث السابق-

۵۴۰-اخرجه عبد الرزاق (۱/۱۱۱) رقم (۴۰۶) عن ابن جريج عن عمرو بن دينار عن ابن شهاب عن عبد الله بن عبد الله بن عتبة عن عمر- ومن طريقه رواه المصنف رقم (۵۴۲) وقد رواه الحميدي في مسنده رقم (۱۴۳)- ورواية عبيد الله بن عبد الله عن عمر مرسلة: كما في جامع التحصيل ص (۲۳۲)- وقد رواه ايضا عبد الرزاق (۱/۱۱۱) رقم (۴۰۵) عن ابراهيم عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن رجل عن عمر قال: (من مس ابطه فليتوضا)- وانظر -ايضا-: الحديث التالي-

عَمْرٍو يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سُئِلَ عُمَرُ عَنْ مَسِّ الْإِبْطِ فَقَالَ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ .

☆☆ عبیداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بغل کو چھونے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس کے بعد وضو کیا جائے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوروق احمد بن محمد بن بکر ہزانی بصری قال عنہ الذھبی فی ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی : : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 331ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۵/۲۸۵) (۱۲۸)۔

○ احمد بن ہارون بن روح، ابوبکر برذعی ویعرف بالبردیجی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 301ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۱۹۴) (۲۶۶۱)۔

توضیح مسئلہ:

نواقضِ وضو کے بارے میں بعض اہلِ علم کی شاذ رائے کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ موفق الدین ابن قدامہ حنبلی تحریر کرتے ہیں:

فھذا جميع نواقض الطهارة ولا تنتقض بغير ذلك في قول عامة العلماء الا انه قد حكي عن مجاهد و الحكم و حماد في قص الشارب وتقليم الاظفار ونتف الابط الوضوء وقول جمهور العلماء بخلافهم ولا نعلم لهم فيما يقولون حجة الله سبحانه اعلم[1]

یہ تمام چیزیں وضو کو توڑ دیتی ہیں' عام علماء کے قول کے مطابق ان کے علاوہ اور کوئی بھی چیز وضو کو نہیں توڑتی ہے' البتہ مجاہد' حکم اور حماد سے یہ بات منقول ہے کہ اُن کے نزدیک مونچھیں تراشنے' ناخن تراشنے اور بغلوں کے بال صاف کرنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے' لیکن جمہور اہلِ علم کی رائے اس سے مختلف ہے۔

اور ہمارے علم کے مطابق ان حضرات نے جو فتویٰ دیا ہے' اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

541- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ وَمَسَّ إِبْطَهُ أَعَادَ الْوُضُوءَ . قَالَ وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ إِعَادَةٌ.

[1] المغنی لابن قدامہ الحنبلی' فصل واذا تیقن الحدث والطہارۃ معا 227/1)

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خلف بن خلیفۃ بن صاعد اشجعی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابواحمد کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 181ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۹۹) (۱۷۴۱)۔

○ ضرار بن مرۃ کوفی، ابوسنان شیبانی الاکبر: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 132ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۵۹) (۳۰۰۰)۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص وضو کرے' اس کے بعد وہ اپنی بغل کو چھولے تو وہ دوبارہ وضو کرے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے: ایسے شخص پر دوبارہ وضو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

542- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِذَا مَسَّ الْمَرْءُ اِبْطَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بغل کو چھولے تو وہ وضو کرے۔

543- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَصْطَخْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمْدَانُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ وَذُكِرَ مَسُّ الْاِبْطِ عِنْدَ اَيُّوْبَ فَقَالَ رُبَّ اِبْطٍ يَنْبَغِىْ اَنْ يُغْتَسَلَ مِنْهُ.

☆☆ حماد بن زید نے یہ بات بیان کی ہے: ایوب کے سامنے بغل کو چھونے کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: بعض بغلیں ایسی ہوتی ہیں' انہیں چھونے کے بعد غسل کرنا چاہیے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ امام قدوۃ علامۃ شیخ الاسلام ابوسعید حسن بن احمد بن یزید الاصطخری شافعی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ''

۵۴۱—اخرجه البيهقي (۱۳۸/۱) كتاب الطهارة: باب في مس الابط من طريق الدارقطني به' وفيه ايضا اثر ابن عباس' وفي اسناده ليث بن ابي سليم- وقد رواه ايضا ابن ابي شيبة في المصنف (۵۵/۱) رقم (۵۶۷): حدثنا خلف بن خليفة عن ليث عن مجاهد عن ابن عباس' قال: (ليس عليه وضوء في نتف الابط)- وليث: قال الحافظ (۱۳۸/۲): (صدوق' اختلط اخيرا' ولم يتميز حديثه: فترك)- اه-

۵۴۳—فيه مسلم بن خالد الزنجي: قال الحافظ في التقريب (۲۴۵/۲): (فقيه' صدوق' كثير الاوهام)- اه-

قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 328ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۱۵/۲۵۰) (۱۰۴)۔

57- باب فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الْخَارِجِ مِنَ الْبَدَنِ كَالرُّعَافِ وَالْقَيْءِ وَالْحِجَامَةِ وَنَحْوِهِ

باب: جسم سے نکلنے والی چیز جیسے نکسیر، قے، پچھنے (لگوانے سے نکلنے والا خون) وغیرہ کے بعد وضو کرنا

544- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْخَوْلَانِيُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اِدْرِيْسُ بْنُ يَحْيَى الْخَوْلَانِيُّ اَبُوْ عَمْرٍو الْمِصْرِيُّ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ شُعْبَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْوُضُوْءُ مِمَّا يَخْرُجُ وَلَيْسَ مِمَّا يَدْخُلُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو چیز باہر نکلتی ہے اس پر وضو کرنا لازم ہوتا ہے جو اندر داخل ہوتی ہے اس پر وضو کرنا لازم نہیں ہوتا۔

۵۴۴- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۵۱) رقم (۲۴۷) من طريق المصنف، واخرجه ابن عدي في الكامل (۶/۱۶): حدثنا عبد الله بن محمد بن المنهال، ثنا ابراهيم بن منقذ، به- وابن الجوزي في العلل (۱/۳۶۵) رقم (۶۰۶) من طريق ابن عدي، قال: نا احمد بن علي المديني، قال: نا ابراهيم بن منقذ، به- والبيهقي في الكبرى (۱/۱۱۶) كتاب الطهارة، باب الوضوء من الدم يخرج من احد السبيلين، من طريق الحاكم وابي سعيد بن ابي عمرو قالا: نا ابو العباس محمد بن يعقوب، ثنا ابراهيم بن منقذ، به- وابو نعيم في الحلية (۸/۳۲۰): حدثنا ابو احمد محمد بن احمد الغطريفي، ثنا يحيى بن محمد بن صاعد عن ابراهيم، به- وقد رواه البيهقي (۱/۱۱۶) موقوفًا على ابن عباس: انه ذكر عنده الوضوء من الطعام والحجامة للصائم، فقال انما الوضوء مما خرج وليس مما دخل، وانما الفطر مما دخل وليس مما خرج- قال البيهقي: (وروى ايضا عن علي بن ابي طالب من قوله، وروى عن النبي صلى الله عليه وسلم، ولا يثبت)- اه- قال ابن الجوزي في العلل: (هذا حديث لا يصح: اما شعبة فهو مولى ابن عباس: قال مالك: ليس بثقة- وقال يحيى: لا يكتب حديثه- وقال ابن عدي: لعل البلاء في هذا الحديث من الفضل ابن المختار لا من شعبة: لان احاديثه منكرة، والاصل في هذا انه موقوف)- اه- ونقل مثل هذا في (التحقيق)، وتبعه ابن عبد الهادي في (التنقيح)- قال الحافظ في التلخيص (۱/۲۰۸): (في اسناده الفضل بن المختار، وهو ضعيف جدا، وفيه شعبة: مولى ابن عباس وهو ضعيف- وقال ابن عدي: الاصل في هذا الحديث انه موقوف- وقال البيهقي: لا يثبت مرفوعا- ورواه سعيد بن منصور موقوفًا من طريق الاعمش عن ابي ظبيان عنه)- اه- وضعفه ايضا السخاوي في المقاصد الحسنة ص (۴۵۲)، وقد رواه الطبراني في الكبير (۸/۲۴۹) رقم (۷۸۴۸) من حديث ابي امامة قال: دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على صفية بنت عبد المطلب فعرقت له او فقربت له عرقا فوضعته بين يديه، ثم عرقت- او قربت- آخر فوضعته بين يديه، فاكل، ثم اتى المؤذن، فقال: الوضوء الوضوء، فقال: (انما علينا الوضوء فيما يخرج، وليس علينا فيمان يدخل)- اه-

قال الهيثمي في المجمع (۱/۲۵۷): (رواه الطبراني في الكبير، وفيه عبيد الله بن زحر عن علي بن يزيد، وهما ضعيفان: لا يحل الاحتجاج بهما)- اه- وضعفه ايضا الحافظ ابن حجر في التلخيص (۱/۲۰۸)، ورواه عبد الرزاق في المصنف (۱/۱۷۰) رقم (۶۵۸)، ومن طريقه الطبراني في الكبير (۹/۲۸۷ - ۲۸۸) رقم (۹۲۳۷) عن ابن مسعود موقوفاً قال: (انما الوضوء مما خرج، وليس مما دخل، والصوم مما دخل وليس مما خرج)- اه- وقال الهيثمي في المجمع (۱/۲۴۸): (رواه الطبراني في الكبير، ورجاله موثقون)- اه- وروى الدارقطني في (غرائب مالك) كما في التلخيص (۱/۲۰۸) من طريق سوادة بن عبد الله عن مالك عن نافع عن ابن عمر مرفوعا: (لا ينقض الوضوء الا ما خرج من قبل او دبر)- قال الحافظ: (واسناد ضعيف)- اه- وكذا ضعفه السخاوي في المقاصد ص (۴۵۲)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن منقذ بن ابراہیم بن عیسیٰ الامام الحجۃ خولانی ابواسحاق (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مصری عصفری؛: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 269ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۵۰۳/۱۲) (۱۸۳)، العبر (۴۰/۲)۔

○ ادریس بن یحییٰ: الامام القدوۃ الزاہد شیخ مصر ابوعمرو اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مصری المعروف باخولانی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 211ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۶۵/۱۰) (۲۸)۔

○ محمد بن عبدالرحمٰن بن مغیرۃ بن حارث بن ابوذئب قرشی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 158ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۷۱) (۶۱۲۲)۔

○ شعبۃ بن دینار ہاشمی، مولی ابن عباس، مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ہشام کے عہدِ خلافت میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۳۶) (۲۸۰۷)۔

توضیح مسئلہ:

نواقضِ وضو کے مسئلے پر تحقیق کرتے ہوئے صاحبِ ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

المعانی الناقضة للوضوء كل ما يخرج من السبيلين لقوله تعالى: ﴿او جاء احد منكم من الغائط﴾ ﴿النساء: 43﴾ و ﴿قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم: ما الحدث ؟ قال: ما يخرج من السبيلين﴾ وكلمة ﴿ما﴾ عامة فتتناول المعتاد وغيره والدم والقيح اذا خرجا من البدن فتجاوزا الى موضع يلحقه حكم التطهير والقيء ملء الفم وقال الشافعي رحمه الله: الخارج من غير السبيلين لا ينقض الوضو لما ﴿روى انه عليه الصلاة والسلام قاء فلم يتوضا﴾ ولان غسل غير موضع الاصابة امر تعبدى فيقتصر على مورد الشرع وهو المخرج المعتاد ولنا قلوله عليه الصلاة والسلام ﴿الوضوء من كل دم سائل﴾ وقوله عليه الصلاة والسلام ﴿من قاء او رعف فى صلاته فلينصرف وليتوضا ليبن على صلاته ما لم يتكلم﴾ ولانه خروج النجاسة تمؤثر فى زوال الطهارة وهذا القدر فى الاصل معقول والا قتصار على الاعضاء الاربعة غير معقول لكنه يتعدى ضرورة تعدى الاول غير ان الخروج انما يتحقق بالسيلان الى موضع يلحقه حكم التطهير وبملء الفم فى القيء لان بزوال القشرة تظهر اللانجاسة فى محلها فتكون بادية لا خارجة بخلاف السبيلين لان ذلك الموضع ليس بموضع النجاسة فيستدل بالظهور على الا نتقال والخروج

وملء الفم ان يكون بحال لا يمكن ضبطه الى بتكلف لانه يخرج ظاهرا فاعتبر خارجا وقال زفر رحمه الله تعالى: قليل القيء وكثيره سواء وكذا لا يشترط السيلا ن عنه اعتبارا بالمخرج المعتاد ولاطلاق قوله عليه الصلاة والسلام ﴿القلس حدث﴾ ولنا قوله عليه الصلاة والسلام ﴿ليس فى القطرة والقطرتين من الدم وضوء الا ان يكون سائلا﴾ وقوله على رضى الله عنه حين عد الاحداث جملة: او دسعة تملا الفم واذا تعالضت الاخبار يحمل ما رواه الشافعي رحمه الله على القليل زما رواه زفر رحمه الله على الكثير والفرق بين المسلكين قدب يناه ولو قاء متفرقا بحيث لو جمع يملا الفم فعند ابى يوسف رحمه الله يعتبر اتحاد المجلس وعند محمد رحمه الله يعتبر اتحاد السبب وهو الغثيان ثم ما لا يكون حدثا لا يكون نجسا يروى ذلك عن ابى يوسف رحمه الله تعالى وهو الصحيح لانه ليس بنجس حكما حيث لم تنتقض به الطهارة وهذا اذا قاء مر ة او طعاما او ماء فان قاء بلغما فغير ناقض عند ابى حنيفة و محمد رحمهما الله وقال ابو يوسف رحمه الله: ناقض اذا كان ملء الفم والخلاف في المرتقى من الجوف واما النازل من الراس فغير ناقض بالاتفاق لان الراس ليس بموضع النجاسة لابى يوسف رحمه الله انه نجس بالمجاورة

''وضو کو توڑنے والی چیزوں میں ہر وہ چیز شامل ہے جو سبیلین سے خارج ہو'اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''یا تم میں سے کوئی شخص پاخانہ کر کے آئے''۔

(اسی طرح اس روایت میں منقول ہے۔) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: حدث کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ چیز جو سبیلین سے خارج ہو''۔

صاحب ہدایہ کہتے ہیں: لفظ''ما''عام ہے'اس لیے یہ اُسے بھی شامل ہوگا جو عام عادت کے مطابق خارج ہوتی ہے اور اُسے بھی شامل ہوگا جو عام عادت سے ہٹ کر خارج ہو' جیسے خون یا پیپ وغیرہ' جب یہ جسم سے باہر نکلیں اور اُس جگہ سے تجاوز کر جائیں جہاں سے (خارج ہوئی تھی) اور جسے صاف رکھنا لازم ہے (تو یہ وضو کو توڑ دیں گی)۔اسی طرح منہ بھر کر قے آنا بھی (وضو کو توڑ دیتا ہے)۔

امام شافعی فرماتے ہیں: سبیلین کے علاوہ جسم سے نکلنے والی کوئی بھی چیز وضو کو توڑتی نہیں ہے' کیونکہ یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے قے کی تو آپ ﷺ نے وضو نہیں کیا۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ایسی جگہ کو دھونے کا حکم امرِ تعبدی ہے'لہٰذا یہ وہیں تک مخصوص ہوگا جس کا شریعت نے حکم دیا ہے اور وہ چیز معتاد مخرج ہے۔

ہماری دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''ہر بہنے والے خون کی وجہ سے وضو کرنا پڑے گا''۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

---

[1] - الہدایہ شرح بدایۃ المبتدی ازشیخ ابوالحسن علی بن ابوبکر الفرغانی ' کتاب الطہارۃ' فصل فی نواقض الوضو' 17/1

''جس شخص کو نماز کے دوران قے آ جائے' یا اُس کی نکسیر پھوٹ جائے تو وہ نماز ختم کرے (دوبارہ) وضو کرے اور وہیں سے نماز پڑھنا شروع کر دے (جہاں سے چھوڑ کر گیا تھا' لیکن شرط یہ ہے کہ) اس دوران اُس نے کوئی کلام نہ کیا ہو''۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ نجاست کا خروج طہارت زائل ہونے پر اثر انداز ہوتا ہے اور یہ مقدار اصل کے اعتبار سے عقل (یعنی قیاس) کے مطابق ہے' جبکہ چار اعضاء پر اکتفاء کر لینا قیاس کے خلاف ہے۔ البتہ اسے لازمی طور پر متعدی کیا جائے گا۔ تاہم ایسا ہے کہ خروج کے لیے یہ بات شرط ہو گی کہ نجاست کا بہاؤ جسم کے ایسے حصے پر ہو' جسے پاک رکھنا ضروری ہو یا قے منہ بھر کے آئی ہو' کیونکہ (زخم کا) چھلکا اُتر جانے سے نجاست اپنے محل میں ظاہر ہوتی ہے' تو اُسے نمودار کہا جائے گا' خارج نہیں کہا جائے گا' جبکہ سبیلین کا حکم اس سے مختلف ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نجاست کا مخصوص مقام نہیں ہے' اس لیے ظہور کے ذریعہ انتقال اور خروج پر استدلال نہیں کیا جائے گا۔

منہ بھر کے قے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اُس کی ایسی حالت ہو کہ انتہائی کوشش کے ساتھ اُسے روکا جا سکے' اس حوالے سے اُس کے خارج ہونے کا اعتبار کیا جائے گا۔ امام زفر یہ کہتے ہیں: قے تھوڑی ہو یا زیادہ ہو' دونوں کا حکم یکساں ہو گا۔ اسی طرح اُن سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ (نجاست کے خروج میں) بہاؤ شرط نہیں ہو گا' اُنہوں نے اسے معتاد مخرج پر قیاس کیا ہے۔ اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان مطلق ہے۔ ''قلس'' (یعنی قے) وضو کو توڑ دیتی ہے۔

ہماری دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''خون کے ایک یا دو قطرے نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک وہ بہنے والا نہ ہو''۔

اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ہے: جب اُنہوں نے وضو کو توڑنے والی چیزیں گنوائی تھیں تو اُن میں اس بات کا ذکر کیا تھا کہ وہ قے جو منہ بھر کے ہو۔

تو جب روایات میں اختلاف آ جائے تو امام شافعی کی نقل کردہ روایت کو تھوڑی مقدار پر محمول کیا جائے گا اور امام زفر کی نقل کردہ روایت کو زیادہ مقدار پر محمول کیا جائے گا' ان دونوں مسلکوں کے درمیان جو فرق ہے اُسے ہم بیان کر چکے ہیں۔

اگر کوئی شخص متفرق طور پر اتنی قے کرتا ہے کہ اگر اُسے کیا جائے تو وہ منہ بھر کے قے کے برابر ہو جائے تو امام ابو یوسف کے نزدیک مجلس ایک ہونے کا اعتبار ہو گا' جبکہ امام محمد کے نزدیک سبب ایک ہونے کا اعتبار ہو گا' اور وہ سبب غثیان ہے۔ پھر جو چیز حدث نہ ہو وہ نجس بھی نہیں ہو گی۔

یہ روایت امام ابو یوسف سے منقول ہے' اور صحیح قول یہ ہے کہ حکمی طور پر یہ نجس شمار نہیں ہو گی' جب اُس کے ذریعہ وضو نہیں ٹوٹے گا۔

اس کی صورت یوں ہو گی کہ جب کوئی شخص ایک مرتبہ کھانے سے متعلق قے کرے اور ایک مرتبہ پانی سے متعلق قے کر دے۔

اگر کوئی شخص بلغم والی قے کر دیتا ہے تو امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک یہ ناقضِ وضو نہیں ہو گی' جبکہ امام ابو یوسف یہ

فرماتے ہیں: اگر یہ منہ بھر کے ہوتو یہ ناقضِ وضو ہوگی۔

یہ اختلاف اُس صورت میں ہے جب وہ بلغم پیٹ کی طرف سے خارج ہو لیکن اگر وہ بلغم سر کی طرف سے اُتر رہی ہوتو اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ ناقضِ وضونہیں ہوگی' اس کی وجہ یہ ہے کہ سرنجاست کا مقام نہیں ہے۔

امام ابویوسف کی دلیل یہ ہے کہ مجاورت کی وجہ سے وہ ناپاک شمار ہوگی۔

545- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُقَاتِلٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ اَبُوْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) احْتَجَمَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى غَسْلِ مَحَاجِمِهِ . حَدِيْثٌ رَفَعَهُ ابْنُ اَبِى الْعِشْرِينَ وَوَقَفَهُ اَبُو الْمُغِيرَةِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ وَهُوَ الصَّوَابُ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور نماز ادا کر لی اور ازسرنو وضونہیں کیا' آپ نے صرف اس حصے کو دھویا تھا' جہاں پر پچھنے لگوائے تھے۔

ابن ابوعشرین نے اس روایت کو''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جبکہ ابومغیرہ نامی راوی نے اسے اوزاعی کے حوالے سے''موقوف'' کے طور پر نقل کیا ہے' اور یہی درست ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صالح بن مقاتل بن صالح اعور: علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 289ھ میں ہوا' ان۔ کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ''خطیب بغدادی'' (۹/۳۲۱)(۴۸۶۱)۔

○ مقاتل والد صالح: علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''لسان المیزان'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶/۱۱۳)(۸۶۰۶)۔

○ سلیمان بن داؤد بن داد بن علی بن عبداللہ بن عباس، ابوایوب بغدادی: علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 219ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۰۷)(۲۵۶۷)۔

○ حمید بن ابوحمید طویل، ابوعبیدۃ بصری: علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں

۵۴۵- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۱۴۱)، وفي الخلافيات (۱/۲۴۳)، وابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۳۵) رقم (۲۲۲) من طريق الدارقطني به- وضعفه البيهقي (۱/۱۴۰-۱۴۱)، قال الزيلعي في نصب الراية (۱/۴۲): (قال الدارقطني عن صالح بن مقاتل: ليس بالقوي، وابوه غير معروف، وسليمان بن داؤد مجهول)- اه- قال الحافظ في التلخيص (۱/۲۰۲): (في اسناده صالح بن مقاتل وهو ضعيف، وادعى ابن العربي: ان الدارقطني صححه، وليس كذلك، بل قال عقبه في السنن: (صالح بن مقاتل ليس بالقوي)، وذكره- ولم اجد هذا الكلام في السنن؛ فانظره- والله اعلم- والحديث ضعفه الالباني في (الاحاديث الضعاف) رقم (۹۶)- وسياتي الحديث مرة اخرى رقم (۵۶۹)-

کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 143ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۸۴)(۱۵۵۳)۔

58- باب تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ.

باب: داڑھی کا خلال کرنا

546- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ وَّاَبُو اُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ اَبِى الْعِشْرِينَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا تَوَضَّاَ عَرَكَ عَارِضَيْهِ بَعْضَ الْعَرْكِ وَشَبَّكَ لِحْيَتَهُ بِاَصَابِعِهِ مِنْ تَحْتِهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے (چہرے کو دھوتے ہوئے) اپنے رخساروں کو ملتے تھے اور اپنی انگلیوں کے ذریعے نیچے کی طرف سے اپنی داڑھی کا خلال کرتے تھے۔

547- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ يَعْرُكُ عَارِضَيْهِ وَيُشَبِّكُ لِحْيَتَهُ بِاَصَابِعِهِ اَحْيَانًا وَيَتْرُكُ اَحْيَانًا .مَوْقُوفٌ وَّهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ وضو کرتے تھے تو اپنے دونوں رخساروں کو ملتے تھے اور اپنی انگلیوں کے ذریعے بعض اوقات داڑھی کا خلال کرتے تھے اور بعض اوقات خلال کو ترک کر دیتے تھے۔

یہ روایت ''موقوف'' ہے اور یہی درست ہے۔

548- حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِى قَتَادَةُ وَيَزِيْدُ الرَّقَاشِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ عَرَكَ عَارِضَيْهِ بَعْضَ الْعَرْكِ وَشَبَّكَ لِحْيَتَهُ بِاَصَابِعِهِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے تو انے رخساروں کو نرمی سے ملتے تھے اور انگلیوں کے ذریعے داڑھی کا خلال کرتے تھے۔

۵۴۸- فيه عبد الواحد بن قيس وهو صدوق له اوهام كما تقدم- وقد روى هذا من طريق الاوزاعي عن عبد الواحد بهذا الاسناد مر ـ ـ وسياتي (۵۴۹)(۵۵۰)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن کثیر طویل القاری دمشقی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۱۴۴/۵) (۶۷۴)۔

○ یزید بن ابان رقاشی ابوعمر بصری قاص زاھد ضعیف، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 120ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۷۱) (۷۰۳۱)۔

549- حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ اَبِیْ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمَاعَةَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ وَيَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ . مِثْلَهُ.

☆☆ قتادہ اور یزید رقاشی نے یہ بات نقل کی ہے' نبی اکرم ﷺ جب وضو کرتے تھے (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمران بن خالد بن یزید بن مسلم بن ابوجمیل قرشی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 244ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳/۲) (۷۲۳)۔

○ اسماعیل بن عبد اللہ بن سماعۃ العدوی، مولی آل عمر، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۴۱) (۴۶۲)۔

550- وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ الْوَلِيدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مُرْسَلاً اَيْضًا . حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ وَالْمُرْسَلُ هُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ یزید رقاشی اسی کی مانند نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔

اس روایت کا ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہونا درست ہے۔

59- باب مَا جَاءَ فِي الرُّعَافِ.

باب: نکسیر کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

551- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ اَرْقَمَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا رَعَفَ اَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَغْسِلْ عَنْهُ الدَّمَ ثُمَّ لِيُعِدْ وُضُوْءَهُ وَيَسْتَقْبِلْ صَلَاتَهُ.
سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ مَتْرُوْكٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو نماز کے دوران نکسیر پھوٹ پڑے تو وہ واپس جائے' خون کو دھو کر دوبارہ وضو کرے اور نئے سرے سے نماز پڑھے۔

اس روایت کا راوی سلیمان بن ارقم' متروک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن خالد بن فروخ بن سعید تمیمی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 229ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۶۹)(۵۷۱)۔

552- حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا حَامِدٌ حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ الضَّمْضَمِ عَنِ

۵۵۱- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۲۵٦) وابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۱۳٤) رقم (۲۱۹)- كلاهما من طريق الدارقطني به- واخرجه الطبراني في الكبير (۱۱/ ۱٦٥) رقم (۱۱۳۷٤): حدثنا محمد بن عمرو بن خالد الحراني به- وابن عدي (۳/ ۲٥٤) من طرق عن محمد بن سلمة به- وفي اسناد سليمان بن ارقم: قال الحافظ في التقريب (۱/ ۳۲۱): ضعيف-

قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۱/ ۲٥۱): (رواه الطبراني في الكبير وفيه محمد بن مسلمة: ضعفه الناس- وقال الدارقطني: لا باس به ولكن رواه عن ابن ارقم عن عطاء ولا ندري من ابن ارقم!)- قلت: وابن ارقم هو سليمان ابو معاذ الانصاري البصري ترجمه ابن عدي في الكامل (۳/ ۲٥۰) وذكره له هذا الحديث- وانظر ترجمته في الميزان (۳/ ۲۷۹-۲۸۱) وانظر: نصب الراية (۲/ ٦۲) وقد ورد الحديث من طريق عمر بن رياح عن عبد الله بن طاوس- وسياتي عند المصنف رقم (٥٦۸)-

۵۵۲- في اسناده نعيم بن ضمضم: قال الذهبي في الميزان (۷/ ٤٥): (حدث عن الضحاك بحديث في الوضوء ضعفه بعضهم)- اه- ورواية الضحاك عن ابن عباس مرسلة- قال العلائي في جامع التحصيل ص (۱۹۹-۲۰۰): (الضحاك بن مزاحم الهلالي صاحب التفسير كان شعبة ينكر ان يكون لقي ابن عباس- وروى عن يونس بن عبيد انه قال: ما راى ابن عباس قط وعن عبد الملك بن ميسرة انه لم يلقه انما لقي سعيد بن جبير بالري فاخذ عنه التفسير- وروى شعبة ايضا عن مشاش انه قال: سالت الضحاك: لقيت ابن عباس؟ قال: لا - وقال الاثرم: سمعت احمد بن حنبل يسال: الضحاك لقي ابن عباس؟ قال: ما علمت - قيل فممن سمع التفسير؟ قال: يقولون: سمعه من سعيد بن جبير- قيل له: فلقي ابن عمر؟ فقال: ابو مشان يروي شيئا ما يصح عندي - قلت: فابو نجيم كان يقول في حكيم بن ديلم عن الضحاك: سمعت ابن عمر؟ فقال احمد: ليس بشيء)- اه-

الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْبَحْرُ مَاءٌ طَهُوْرٌ لِّلْمَلَائِكَةِ إِذَا نَزَلُوْا تَوَضَّئُوا وَإِذَا صَعِدُوْا تَوَضَّئُوا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: سمندر کا پانی فرشتوں کے وضو کا پانی ہے جب وہ نیچے اترتے ہیں تو اس سے وضو کرتے ہیں جب وہ اوپر چڑھتے ہیں تو اس سے وضو کرتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن ثابت دہان عطار کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 219ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۳/۲)(۳۰۲)۔

○ ضحاک بن مزاحم ہلالی، ابوالقاسم او ابومحمد خراسانی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ کے آس پاس ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۷۳/۱)(۱۷)۔

60- باب مَا جَاءَ فِي الْقَيْءِ وَالْقَلَسِ فِي الصَّلاةِ.

باب: نماز کے دوران قے آنے یا کھٹا ڈکار آنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

553- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَالْقَاسِمُ أَخُوهُ قَالَا حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدْ صَلَاتَهُ.

☆☆ حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کی نماز کے دوران ہوا خارج ہو جائے تو وہ واپس جائے' دوبارہ وضو کرے اور دوبارہ نماز ادا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن حطان رقاشی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے

۵۵۳- اخرجه ابو داؤد (۵۲/۱) كتاب الطهارة' باب من يحدث في الصلوة' الحديث (۲۰۵)' ورقم (۱۰۰۵)' ومن طريقه البيهقي في السنن (۲۵۵/۲) كتاب الصلوة' باب من احدث في صلاته قبل الاحلال من التسليم' والبغوي في شرح السنة (۳۳۰/۱) رقم (۷۵۳)' قال ابو داؤد: حدثنا عثمان بن ابي شيبة به- واخرجه ابن حبان (۷/۶) رقم (۲۲۳۷) من طريق ابي خيثمة [illegible] جرير به- واخرجه [illegible] (۴۵۹/۳) كتاب الرضاع' باب ما جاء في كراهية اتيان النساء في ادبارهن' الحديث (۱۱۶۴)' من طريق ابي معاوية' والدارمي (۲۶۰/۱) من طريق عبد الواحد بن زياد- كلاهما عن عاصم الاحول' به- ورواه الترمذي (۴۶۰/۲) كتاب الرضاع' باب ما جاء في كراهية اتيان النساء في ادبارهن' الحديث (۱۱۶۶)' واحمد (۸۶/۱)' من طريق وكيع عن عبد الملك بن مسلم بن سلام عن ابيه عن علي' به-

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۶۶)(۵۳۲۴)۔

○ مسلم بن سلام الحنفی، ابوعبدالملک، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۳۸)(۶۶۷۵)۔

554- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ اَنَّ دَاوُدَ بْنَ رُشَيْدٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيْهِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا قَاءَ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلَاتِهٖ اَوْ قَلَسَ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّاْ ثُمَّ لِيَبْنِ عَلٰى مَا مَضٰى مِنْ صَلَاتِهٖ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ . قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فَاِنْ تَكَلَّمَ اسْتَاْنَفَ .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو نماز کے دوران قے آ جائے یا کھٹا ڈکار آ جائے تو وہ واپس جائے' وضو کرے اور جتنی نماز پڑھ چکا تھا' وہی سے آگے پڑھنا شروع کر دے۔ یہ اس وقت ہے جب اس نے درمیان میں کوئی کلام نہ کیا ہو۔

ابن جریج نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے' اگر وہ کلام کر لے گا' تو نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 150ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات

۵۵٤-اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۳۱) رقم (۲۱٤)' واخرجه ابن عدي (۱/۲۹٦): حدثنا محمد بن الحسن بن قتيبة' حدثنا هشام بن عمار' حدثنا اسماعيل بن عياش' به' ومن طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۱/۱٤۲) كتاب الطهارة' باب ترك الوضوء من خروج الدم من غير مخرج الحدث' واخرجه ابن ماجه (۱/۳۸۵) كتاب اقامة الصلوة' باب ما جاء في البناء على الصلوة' الحديث (۱۲۲۱): حدثنا محمد بن يحيى' ثنا الهيثم بن خارجة' ثنا اسماعيل بن عياش' به بلفظ: (من اصابه قيء او رعاف او قلس او مذي' فلينصرف فليتوضا ثم ليبن على صلاته' وهو في ذلك لا يتكلم)- وفي اسناده اسماعيل بن عياش: روايته عن غير الشاميين ضعيفة' وقد تقدم الكلام عليه- قال البوصيري (۱/۳۹۹): (هذا اسناد ضعيف: لانه من رواية اسماعيل عن الحجازيين وهي ضعيفة)- اه- والحديث اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۳٤٦): حدثنا ابو عبد الرحمن السلمي' انا الامام ابو الوليد حسان بن محمد' انا الحسن بن سفيان' ثنا ابو الربيع' ثنا اسماعيل بهذا الاسناد عن عائشة مرفوعًا بلفظ: (من رعف او قاء' فانه يتوضا' ويبني ما لم يتكلم)- ثم قال البيهقي: (هكذا رواه اسماعيل بن عياش- وهو ممن لا تقوم به الحجة - عن ابن جريج عن عبد الله بن ابي مليكة- ورواه ايضا مرة عن ابن جريج عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم' بنحو رواية الجماعة- ومرة عن ابن جريج عن ابيه عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم' وهو وهم- ورواه ايضا اسماعيل عن عباد بن كثير' وعطاء بن عجلان عن ابن ابي مليكة' واسماعيل وعباد وعطاء بن عجلان ضعفاء' وتابعه سليمان بن ارقم عن ابن جريج عن ابن ابي مليكة' وسليمان بن ارقم متروك الحديث)- اه-

کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۲۴)(۴۲۲۱)۔

555- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التُّرْقُفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَاءَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ اَوْ قَلَسَ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّاْ وَلْيَبْنِ عَلٰى صَلَاتِهٖ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَّحَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهٗ.

☆☆ ابن جریج اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو نماز کے دوران قے آ جائے یا کھٹا ڈکار آ جائے تو وہ واپس جائے' اور وضو کرے' اور اپنی نماز وہیں سے پڑھے (جہاں سے چھوڑ کر گیا تھا)' یہ اس وقت ہے جب اس نے کلام نہ کیا ہو۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: یہ روایت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن المبارک صوری، نزیل دمشق قلانسی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۹۲)(۶۳۰۲)۔

556- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ بِهٰذَيْنِ الْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا نَحْوَهٗ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

557- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْفُضَيْلِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ قَلَسَ اَوْ قَاءَ اَوْ رَعَفَ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّاْ وَلْيُتِمَّ صَلَاتَهٗ.

☆☆ ابن جریج اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کو کھٹا ڈکار آئے یا قے آئے یا اس کی نکسیر پھوٹ پڑے (اور یہ نماز کے دوران ہو) تو وہ شخص واپس جائے' دوبارہ وضو کرے اور اپنی نماز کو مکمل کر لے۔

555- روى البيهقي في السنن (۱/۱۴۲) عن الامام احمد' قال: (اسماعيل بن عياش ما روى عن الشاميين صحيح' وما روى عن اهل الحجاز فليس بصحيح - قال: وسالت احمد عن حديث ابن عياش عن ابن جريج عن ابن ابي مليكة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (من قاء او رعف .....) الحديث ؟ فقال: هكذا رواه ابن عياش' وانما رواه ابن جريج عن ابيه' ولم يسنده عن ابيه؛ ليس فيه ذكر عائشة)- اه - وسياتي من طرق اخرى عن ابن جريج هكذا مرسلاً - انظر: (۵۶۰)' (۵۶۱)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سہل بن فضیل، ابوعبداللہ کاتب: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 325ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۱۶/۵) (۲۸۳۴)۔

○ علی بن زید بن عبداللہ ابوحسن فرائضی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 263ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴۲۷/۱۱) (۶۳۱۵)۔

○ ربیع بن نافع، ابوتوبہ حلبی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 241ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۴۶/۱) (۵۰)۔

558- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

559- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ وَعَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ . عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ ضَعِيفَانِ كَذَا رَوَاهُ اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ . وَتَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ - وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ - وَاَصْحَابُ ابْنِ جُرَيْجٍ الْحُفَّاظُ يَرْوُونَهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيهِ مُرْسَلاً وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ''مرسل'' طور پر بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباد بن کثیر ثقفی بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 140ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹۳/۱) (۱۰۴)۔

۵۵۸- لا يصح من هذا الوجه- انظر: سنن البيهقي (۱۴۲/۱) والخلافيات (۳۴۷/۱) ونصب الراية (۳۸/۱، ۳۹) وراجع تخريج الحديث (۵۵٤)-

۵۵۹- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۳٤۸/۱) من طريق الدارقطني به، وانظر: الحديث السابق-

560- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا رَعَفَ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَتِهِ أَوْ قَلَسَ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيَرْجِعْ فَلْيُتِمَّ صَلاَتَهُ عَلَى مَا مَضَى مِنْهَا مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ.

قَالَ وَحَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَ ذَلِكَ.

☆☆ ابن جریج اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کی نماز کے دوران نکسیر پھوٹ پڑے یا اسے قے آ جائے' وہ واپس جائے' وضو کرے اور واپس آ کر وہیں سے نماز کو آگے پورا کرے' جہاں سے وہ چھوڑ کر گیا تھا' (یہ حکم اس وقت تک ہے) جب تک اس نے کلام نہ کیا ہو۔

ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

بیانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حمیر بن انیس سلمی حمصی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۵۶/۲)(۱۶۳)۔

561- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ طَيْفُورٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَاءَ أَحَدُكُمْ أَوْ قَلَسَ أَوْ وَجَدَ مَذْيًا وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيَرْجِعْ فَلْيَبْنِ عَلَى صَلاَتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ. قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُولُ هَذَا هُوَ الصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَهُوَ مُرْسَلٌ وَأَمَّا حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ الَّذِي يَرْوِيهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

☆☆ ابن جریج اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو نماز کے دوران قے آ جائے یا کھٹا ڈکار آ جائے' یا ہوا خارج ہو' تو وہ واپس جائے' وضو کرے اور واپس آ کر اپنی نماز کو وہیں سے پڑھنا شروع کر دے (جہاں سے چھوڑ کر گیا تھا)' یہ اس وقت ہے جب اس نے کوئی کلام نہ کیا ہو۔

---

۵۶۰ اخرجه البيهقي في الخلافيات (۲۴۸/۱) من طريق الدارقطني به' وفيه سليمان بن ارقم متروك؛ كما تقدم- وانظر: الحديث (۵۵۶)-

۵۶۱ اخرجه البيهقي في الكبرى (۱۴۲/۱ - ۱۴۳) كتاب الطهارة' باب ترك الوضوء من خروج الدم من طريق الدارقطني به-

ابوبکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: اس کا ابن جریج سے "مرسل" روایت کے طور پر منقول ہونا درست ہے۔ تاہم ایک راوی اسماعیل بن عیاش نے اسے ابن جریج کے حوالے سے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یزید بن طیفور ابوجعفر المعروف بالطیفوری،: ان کا انتقال 266ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۳/۳۷۸)(۱۴۹۶)۔

○ ابراہیم بن مرزوق بن دینار الاموری بصری: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 275ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۳۱)(۲۷۶)۔

○ حسن بن یحییٰ بن کثیر عنبری مصیصی،: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۷۲)(۳۲۶)۔

562- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ وَجَدَ رُعَافًا اَوْ قَيْئًا اَوْ مَذْيًا اَوْ قَلَسًا فَلْيَتَوَضَّاْ ثُمَّ لِيُتِمَّ عَلٰى مَا مَضٰى مَا بَقِيَ وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ يَتَوَقّٰى اَنْ يَتَكَلَّمَ.

☆☆ ابن جریج اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص کی نکسیر پھوٹ پڑے یا قے آ جائے یا کھٹا ڈکار آ جائے تو وہ وضو کرے اور جتنی نماز گزر چکی تھی' اسے آگے مکمل کر لے جو باقی رہ گئی ہے' اور اس کے ساتھ وہ اس بات سے بچے کہ وہ کسی کے ساتھ کوئی کلام کرے۔

563- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سِرَاجٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَزِيْعٍ قَالاَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ الْفَرَّاءُ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْقَلَسُ حَدَثٌ. سَوَّارٌ مَتْرُوْكٌ وَّلَمْ يَرْوِهٖ عَنْ زَيْدٍ غَيْرُهٗ.

☆☆ امام زید بن علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمایا ہے: کھٹا ڈکار آنے سے یا (قے آنے سے) وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۵۶۳- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۳۵) رقم (۲۲۱)' والبيهقي في الخلافيات (۱/۱۳۱)- كلاهما من طريق الدارقطني به' وفيه (سوار)' وهو متروك' تقدمت ترجمته-

اس روایت کا راوی سوار ہے' یہ متروک ہے' اور اس کے علاوہ اور کسی نے اس روایت کو حضرت زید کے حوالے سے نقل نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حفص بن حمزۃ، ابوعمر ضریر مولی امیر المومنین مھدی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے ان کے بارے میں جرح و تعدیل سے متعلق کوئی بات نقل نہیں کی۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۰۱/۸) (۴۳۱۵)۔

○ زید بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب ہاشمی (یہ امام زید ہیں جن کے حوالے سے مسند امام زید منسوب ہے): علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 122ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۵) (۲۱۶۱)۔

564- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ رِزًّا أَوْ قَيْئًا أَوْ رُعَافًا فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَبْنِ عَلَى صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کسی شخص کے پیٹ میں گڑگڑاہٹ محسوس ہو' اسے قے آئے یا اس کی نکسیر پھوٹ جائے' وہ واپس جائے (وضو کرے) اور واپس آ کر وہیں سے نماز ادا کرے' جہاں سے چھوڑ کر گیا تھا' یہ اس وقت ہے جب اس نے کسی کے ساتھ کلام نہ کیا ہو۔

---

٥٦٤ - اخرجه البيهقي في الخلافيات (٣٦٢/١) من طريق الدارقطني به- قال البيهقي: (ورواه الثوري عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي رضي الله عنه- وعاصم بن ضمرة ليس بالقوي' والحارث الاعور ضعيف)-اه-

ورواه عبد الرزاق كما في نصب الراية (٤٢/١): اخبرنا معمر عن ابي اسحاق عن عاصم عن علي نحوه- ورواه البيهقي في الكبرى (٢٥٦/٢) كتاب الصلوة' باب من قال: يبني من سبقه الحدث على ما مضى من صلاته' من طريق شعبة: ثنا ابو اسحاق عن عاصم بن ضمرة ان عليا رضي الله عنه- قال فذكره' نحوه- ورواه البيهقي في الكبرى (٢٥٦/٢)' وفي الخلافيات (٣٦٢/١) من طريق اسرائيل عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي انه قال: (ايما رجل دخل في الصلوة فاصابه رز في بطنه او قيء او رعاف: فخشي ان يحدث قبل ان يسلم الامام' ليجعل يده على انفه' فان كان يريد ان يعتد بما قد مضى' فلا يتكلم حتى يتوضا' ثم يتم ما بقي فان تكلم فليستقبل- وان كان قد تشهد' وخاف ان يحدث قبل ان يسلم الامام فليسلم فقد تمت صلاته)-

قال البيهقي: (ورواه الثوري عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي ببعض معناه' والحارث الاعور ضعيف' وعاصم بن ضمرة غير قوي' وروي من وجه ثالث عن علي رضي الله عنه- وفيه ايضا ضعيف - والله اعلم - اه-

ورواية الثوري اخرجها عبد الرزاق كما في نصب الراية (٤٢/١) عنه عن ابي اسحاق عن علي- والرواية الثالثة- التي اشار اليها المصنف في رواية يونس بن ابي اسحاق' ستاتي عند المصنف بعد هذا-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عاصم بن ضمرة سلولی، کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۷۲)(۳۰۸۰)۔

565- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ وَالْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَوَجَدَ فِيْ بَطْنِهٖ رِزًّا اَوْ رُعَافًا اَوْ قَيْئًا فَلْيَضَعْ ثَوْبَهُ عَلٰى اَنْفِهٖ وَلْيَاْخُذْ بِيَدِ رَجُلٍ مِّنَ الْقَوْمِ فَلْيُقَدِّمْهُ .الْحَدِيْثَ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو اور اسے اپنے پیٹ میں گڑگڑاہٹ محسوس ہو یا اس کی نکسیر پھوٹ جائے یا اسے قے آ جائے تو وہ اپنی ناک پر کپڑا رکھے اور حاضرین میں سے کسی شخص کا ہاتھ پکڑ کر اسے آگے کر دے۔

566- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْقَلَانِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيْلِ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِي هَاشِمٍ عَنْ زَاذَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ رَآنِي النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَدْ سَالَ مِنْ اَنْفِيْ دَمٌ فَقَالَ اَحْدِثْ وُضُوْءًا .قَالَ الْمَحَامِلِيُّ اَحْدِثْ لِمَا حَدَثَ وُضُوْءًا .

☆☆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاحظہ کیا' میری ناک سے خون بہہ رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوبارہ وضو کرو۔

محاملی نامی راوی نے یہ بات واضح کی ہے' یعنی تم وضو کرو' کیونکہ وضو ٹوٹ چکا ہے۔

۵۶۵- فیہ ایضا عاصم بن ضمرة وابو اسحاق' وقد تقدم الکلام فیہما- ویونس ابی اسحاق: (صدوق یہم قلیلاً): کما فی التقریب للحافظ (۲ / ۳۸٤)- وانظر: الحدیث السابق (۵٦٤)-

۵٦٦- اخرجہ ابن الجوزی فی التحقیق (۱/ ۱۳۳) رقم (۲۱۷) من طریق الدارقطنی بہ' ورواہ البزار کما فی نصب الرایۃ (۱/ ٤۱)' قال ابن الجوزی: (ولهذا لا یصح: عمرو القرشی هو ابو خالد الواسطی' کذبہ احمد ویحیی' وقال وکیع: کان فی جوارنا یضع الحدیث' فلما فطن لہ تحول الی واسط- وکذلک قال ابن راهویہ وابو زرعة: کان یضع الحدیث)- اه- ورواہ ابن حبان فی المجروحین (۳/ ۱۰۵- ۱۰٦): اخبرناہ ابن قحطبة قال: حدثنا احمد بن عبدة' قال: حدثنا حسین بن حسن' قال: حدثنا جعفر الاحمر عن یزید ابی خالد الدالانی عن ابی هاشم الرمانی عن زاذان عن سلمان' قال: (رعفت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ' وامرنی ان احدث وضوء ا)- (ویزید ابو خالد): قال ابن حبان: (کان کثیر الخطا' فاحش الوهم' یخالف الثقات فی الروایات حتی اذا سمعها المبتدی فی هذہ الصناعة علم انها معمولة او مقلوبة' لا یجوز الاحتجاج بہ اذا وافق الثقات' فکیف اذا انفرد عنهم بالمعضلات؟!)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ھریم: ابن سفیان بجلی ابومحمد کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۱۷)(۲۶)۔

○ عمرو بن خالد قرشی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 120ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۸۳)(۶) ۔

○ ابوہاشم رمانی واسطی، ان کا نام یحییٰ بن دینار ہے :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 122ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۸۳)(۶)۔

○ زاذان، ابوعمر کندی بزاز ویکنی :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 82ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۳۳)(۱۹۸۸)۔

567- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ بْنِ جُوَانٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الْاَحْمَرُ عَنْ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ اَبِىْ هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ بِهٰذَا اَنَّهُ رَعَفَ فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَحْدِثْ لِذٰلِكَ وُضُوْءًا . عَمْرٌو الْقُرَشِىُّ هٰذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ اَبُوْ خَالِدٍ الْوَاسِطِىُّ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّيَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ اَبُوْ خَالِدٍ الْوَاسِطِىُّ كَذَّابٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: ان کی نکسیر پھوٹ پڑی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کی وجہ سے دوبارہ وضو کرو۔

اس روایت کا راوی عمرو قرشی' عمرو بن خالد' ابوخالد واسطی ہے جو متروک الحدیث ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین نے یہ بات بیان کی ہے: ابوخالد واسطی' کذاب ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن ابان وراق ازدی ابواسحاق او ابوابراہیم، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 216ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ترجمہ رقم (۴۱۴)۔

568- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رِيَاحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا رَعَفَ فِيْ صَلَاتِهٖ تَوَضَّاَ ثُمَّ بَنٰى عَلٰى مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهٖ .عُمَرُ بْنُ رِيَاحٍ مَتْرُوْكٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں: اگر نماز کے دوران نبی اکرم ﷺ کی نکسیر پھوٹ جاتی تو آپ ﷺ وضو کرتے اور جتنی نماز رہ گئی تھی' وہ ادا کر لیتے۔

اس روایت کا راوی عمرو بن ریاح' متروک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمران بن موسیٰ فزاری ابوعمرو بصری، علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 240ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۵/۲)(۷۴۴)۔

○ عمر بن رباح عبدی، بصری، ضریر، علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۵/۲)(۴۲۵)۔

569- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُقَاتِلِ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ اَبُوْ اَيُّوْبَ الْقُرَشِيُّ بِالرَّقَّةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى غَسْلِ مَحَاجِمِهٖ.

☆☆ حضرت انس بن مالک ﷛ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پچھنے لگوانے کے بعد نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے صرف اس جگہ کو دھویا' جہاں پر پچھنے لگوائے تھے۔

570- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِسْحَاقَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عِيْسَى بْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ قَالَ تَمِيْمٌ الدَّارِيُّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْوُضُوْءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ .عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ

۵۶۸-اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۳۳-۱۳۴) رقم (۲۱۸) من طريق الدارقطني' به- ورواه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۳۵٦): اخبرنا ابو بكر بن الحارث' انا ابو محمد بن حيان' نا ابراهيم بن محمد بن الحسن' نا عبد الله بن محمد بن سعيد الحراني' نا محمد بن سليمان بن ابي داؤد' نا عمر بن رباح البصري' نا عبد الله بن طاوس عن ابيه عن ابن عباس' قال: (كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رعف في صلاته توضا' ثم بنى على مابقي من صلاته)-

قال ابن الجوزي: (هذا لا يصح : قال الفلاس: عمر بن رباح دجال- وقال الدارقطني : متروك- وقال ابن حبان: يروي الموضوعات عن الثقات: لا يحل كتب حديثه الا على التعجب)- وانظر: نصب الراية (۲/ ٦۱)' وانظر: تخريج الحديث رقم (۵۵۱)-

وَلَارَآهُ وَيَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَّيَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَجْهُولَانِ.

☆☆ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر بہنے والے خون کے نکلنے سے وضو لازم ہو جاتا ہے۔

اس روایت کے راوی حضرت عمر بن عبدالعزیز نے تمیم داری سے احادیث کا سماع نہیں کیا اور ان کی زیارت بھی نہیں کی' جبکہ اس روایت کے دو راوی یزید بن خالد' یزید بن محمد' دونوں مجہول ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن منذر سلمی، ابوموسیٰ، حمصی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۲/۲)(۹۱۹)۔

○ عمر بن عبدالعزیز بن مروان بن حکم بن ابوالعاص اموی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 101ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۲۴)(۴۹۷۴)۔

571- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْقَطْرَةِ وَلَاالْقَطْرَتَيْنِ مِنَ الدَّمِ وُضُوْءٌ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ دَمًا سَائِلاً. خَالَفَهُ حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایک یا دو قطرے خون ظاہر ہونے سے وضو کرنا لازم نہیں ہوتا' ہر اس وقت لازم ہوتا ہے جب خون نکل کر بہہ پڑے۔

۵۷۰- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۱۳٤) رقم (۲۲۰) من طريق الدارقطني' به- والبيهقي في الخلافيات (۱/ ۳۵٤- ۳۵۵): اخبرنا ابو عبد الله محمد بن عبد الله الحافظ' نا ابو العباس محمد بن يعقوب' نا ابو عتبة' نا بقية' نا يزيد بن خالد' به- وانظر: نصب الراية (۱/ ۳۷)-

۵۷۱- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۳۵۷)' وابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۱۳۲)' كلاهما منطريق الدارقطني به- ومحمد بن الفضل (كذبوه): كما قال الحافظ في التقريب (۲/ ۲۰۰) اروى البيهقي في الخلافيات (۳۵۷/۱) عن ابن معين انه سئل: ان عون بن سلام يحدث باحاديث عن محمد بن الفضل الخراساني ا فقال: كان محمد بن الفضل كذاباً- وسياتي من طريق حجاج بن نصير (۵۷۲)- وانظر: نصب الراية (۱/ ٤٤)-

قال ابن الجوزي: (قالوا: قد رواه حجاج بن نصير عن محمد بن الفضل بن عطية- قال احمد: حديثه ليس بشيء' حديثه حديث اهل الكذب- وقال يحيى: كان كذاباً- وقال الفلاس والنسائي: متروك الحديث- وقال ابن حبان: يروي الموضوعات عن الاثبات' لا يحل كتب حديثه الا على سبيل الاعتبار)- اه- وضعفه الغساني في تخريج الاحاديث الضعاف رقم (۱۰۲)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن علی رزاز قرشی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح اوالتعدیل (۳/۲۱)۔

○ فضل بن عطیۃ بن عمرو بن خالد مروزی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۸۳)(۵۴۴۴)۔

572- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عَلِيِّ الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ زِيَادٍ اَبُوْ سَهْلٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِى الْقَطْرَةِ وَالْقَطْرَتَيْنِ مِنَ الدَّمِ وُضُوْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ دَمًا سَائِلاً ۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ ضَعِيفٌ وَسُفْيَانُ بْنُ زِيَادٍ وَحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ ضَعِيفَانِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایک قطرہ یا دوقطرے خون ظاہر ہونے سے وضو لازم نہیں ہوتا' جب تک وہ خون بہنے نہ لگ پڑے (اس وقت تک لازم نہیں ہوتا)۔

اس روایت کے راوی عمر بن فضل بن عتبہ ضعیف ہیں اور سفیان بن ضیاء اور حجاج بن ؟؟؟ بھی ضعیف ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عیسیٰ بن علی بن موسیٰ ... خواس، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 332ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات ــــ لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴/۲۸۱)(۲۰۳۱)۔

○ سفیان بن زیاد بن آدم عقیلی ابوسعید بصری ابوبلدی مودب، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں 'صدوق' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹۴)(۲۴۵۵)۔

573- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ قَالَ قُرِءَ عَلٰى اَحْمَدَ بْنِ مُلَاعِبٍ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الدَّاهِرِىُّ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ رَعَفَ فِىْ صَلَاتِهِ فَلْيَرْجِعْ فَلْيَتَوَضَّاْ وَلْيَبْنِ عَلٰى صَلَاتِهِ ۔ اَبُوْ بَكْرٍ الدَّاهِرِىُّ عَبْدُ

۵۷۲- اخرجه البيهقي في في الخلافيات (۱/۲۵۸) وفيه حجاج بن نصير ضعيف: كما في التقريب (۱/۱۵٤) وقد تقدمت ترجمته- وانظر: الحديث السابق (۵۷۱)-

اللّٰهِ بْنُ حَكِيمٍ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کی نماز کے دوران نکسیر پھوٹ جائے' وہ وضو کرے اور (وہیں سے نماز ادا کرے جہاں سے چھوڑ کر گیا تھا)۔

اس روایت کا راوی ابوبکر داہری' عبداللہ بن حکیم' متروک الحدیث ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن ملاعب بن حیان، ابوالفضل مخرمی حافظ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 275ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۶۸/۵)(۲۶۱۴)۔

○ عبداللہ بن حکیم، ابوبکر داہری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ آن کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴۴۶/۹)(۵۰۷۶)۔

61- باب الْعَمَلِ فِيْ مَنْ اَحْدَثَ فِي الصَّلَاةِ .

باب: جس شخص کا نماز کے دوران وضو ٹوٹ جائے' اُس کا طریقہ

574- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيْلُ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلٰى اَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ .

۵۷۳- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۲۵۲/۱)' وابن الجوزي في التحقيق (۱۳۲/۱) رقم (۲۱٦) من طريق الدارقطني' به- واخرجه ابن حبان في المجروحين (۲۲/۲): اخبرناه احمد بن يحيى بن زهير' قال: حدثنا عمر بن الخطاب السجستاني' قال ثنا حدثنا عمرو بن عون ...... فذكره بنفس الاسناد بلفظ: (اذا قاء احدكم او رعف وهو في الصلوة او احدث' فلينصرف' فليتوضا' ثم يجيء' فليبن على ما مضى)' ومن طريق ابن حبان رواه ابن الجوزي في العلل المتناهية (۳٦٦/۱) رقم (٦۰۷)- وابو بكر الداهري: هو عبد الله بن حكيم' قال الذهبي في الميزان (۸۵/٤-۸٦): (قال احمد: ليس بشيء- وكذا قال ابن المديني وغيره- وقال ابن معين مرة- ليس بثقة: وكذا قال النسائي- وقال الجوزجاني: كذاب' وبعض الناس قد مشاه وقواه' فلم يلتفت اليه)- اه- والحديث ضعفه ابن الجوزي في التحقيق وفي العلل' والبيهقي في الخلافيات-

۵۷٤- اخرجه ابو داؤد (۲۹۱/۱) كتاب الصلوة' باب استئذان المحدث الامام' الحديث (۱۱۱٤)' وابن ماجه (۳۸٦/۱) كتاب اقامة الصلوة' باب ما جاء فيمن احدث في الصلوة كيف ينصرف الحديث (۱۲۲۲)' وابن حبان في صحيحه (۹/٦-۱۰) رقم (۲۲۳۸)' (۲۲۳۹)' وابن خزيمة (۱۰۸/۲) رقم (۱۰۱۹)' وابن الجارود في المنتقى رقم (۲۲۲)' والحاكم (۱۸٤/۱)' والبيهقي (۲۵٤/۲)' من طرق عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة' وسياتي رقم (۵۷۵)' (۵۷٦)' (۵۷۸)-

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا وضوٹوٹ جائے اگر وہ نماز کی حالت میں ہو تو ناک پر ہاتھ رکھ کر واپس جائے تاکہ یہ ظاہر ہو کہ اُس کی نکسیر پھوٹ گئی ہے۔

575- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مِهْرَانَ قَالاَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ السُّكَيْنِ اَبُوْمَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ فَلْيُمْسِكْ بِاَنْفِهِ وَلْيَخْرُجْ .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کا نماز کے دوران وضوٹوٹ جائے تو اُسے اپنی ناک کو پکڑ لینا چاہیے' پھر واپس چلے جانا چاہیے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن محمد بن مہران، ابوحسن بغدادی: ان کے بارے میں جرح وتعدیل کے حوالے سے کچھ نقل نہیں ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۷۰/۱۲) (۶۴۶۸)۔

○ حسین بن سکین بن عیسیٰ، ابومنصور بلدی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 261ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵۰/۸)(۴۱۱۰)۔

576- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُمَيْدٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ فِي صَلاَتِهِ فَلْيَاْخُذْ بِاَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب کسی شخص کا نماز میں وضوٹوٹ جائے' پھر اُسے اپنی ناک پکڑ لینی چاہیے اور پھر واپس چلے جانا چاہیے۔

577- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْخَلاَّلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ وَاَخْبَرَنِي بَقِيَّةُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَخَّصَ فِي دَمِ الْحُبُونِ يَعْنِي الدَّمَامِيلَ .وَكَانَ عَطَاءٌ يُصَلِّي وَهُوَ فِي ثَوْبِهِ .هٰذَا بَاطِلٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَلَعَلَّ بَقِيَّةَ دَلَّسَهُ عَنْ رَجُلٍ ضَعِيفٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پھوڑے' پھنسی کے خون کے بارے میں اجازت دی ہے (اُس سے وضو نہیں کرنا پڑتا)۔

عطاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ایسی حالت میں نماز پڑھ لیتے تھے کہ خون اُن کے کپڑے پر لگا ہوتا تھا۔ ابن جریر سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ روایت باطل ہے' ہوسکتا ہے؟؟؟ راوی نے کسی ضعیف راوی کے حوالے سے' اسے تدلیس کے طور نقل کیا ہو' باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن خلف بن حیان بن صدقۃ بن زیاد، ابوبکر ضبی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 306ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۳۶/۵)(۲۷۲۶)۔

○ محمد بن ہارون بن حمید، ابوبکر البیع، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 312ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۵۷/۳)(۱۴۶۳)۔

○ احمد بن عبدالرحمٰن بن بکار بن عبدالملک بن ولید بن بسر: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۹/۱)(۷۶)۔

578- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَاْخُذْ عَلَى اَنْفِهِ وَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّاْ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا نماز کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو اپنی ناک کو پکڑ لے اور پھر واپس جا کر وضو کر لے۔

579- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْاٰدَمِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِيهِ اَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَعِيشُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَاءَ فَاَفْطَرَ .قَالَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِي

۵۷۹- اخرجه ابو داؤد (۲/ ۳۱۰-۳۱۱) كتاب الصوم: باب الصائم يستقي، عامداً، الحديث (۲۳۸۱)، والترمذي (۱/ ۱۴۲-۱۴۳) كتاب الصلوٰة: باب ما جاء في الوضوء من القيء والرعاف، الحديث (۸۷)، والدارمي (۱/ ۳۴۶)، واحمد (۵/ ۱۹۵، ۲۷۷-۲۷۸)، (۶/ ۴۴۹)، وابن الجارود في المنتقى رقم (۸)، والطيالسي (۹۹۳)، والحاكم (۱/ ۴۲۶)، والبيهقي (۱/ ۱۴۴) (۴/ ۲۲۰)، وفي الخلافيات (۱/ ۲۵۹)، وابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۱۳۰) رقم (۲۱۲) من طريق معدان بن طلحة عن ابي الدرداء، قال الترمذي: (هو اصح شيء في هذا الباب)- اﻫ-

مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوْءَهُ .

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کے روزہ ختم کر دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعد میں' میری ملاقات دمشق کی جامعہ مسجد میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی' میں نے اس بات کا تذکرہ اُن سے کیا' اُنہوں نے فرمایا کہ (ابودرداء نے سچ فرمایا) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدوارث بن سعید بن ذکوان عنبری، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 180ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۳۲)(۴۲۷۹)۔

○ حسین بن ذکوان معلم مکتب، عوذی، علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 145ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۴۷)(۱۳۲۹)۔

○ یعیش بن ولید بن ہشام بن معاویۃ اموی معیطی، دمشقی، علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۹۲)(۷۹۰۷)۔

○ ولید بن ہشام بن معاویۃ بن ہشام بن عقبۃ بن ابومعیط اموی، علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۴۲)(۷۵۱۱)۔

○ معدان بن ابوطلحۃ، علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۵۸)(۶۸۳۵)۔

580- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى وَاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِى الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِى كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَعِيْشَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ هِشَامٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَعْدَانُ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهُ ثُمَّ ذَكَرَ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ سعدان نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ حدیث سنائی تھی' پھر انہوں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کی تھی۔

581- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ ابْنَ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ حَدَّثَنَا مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ أَخْبَرَهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَى قَوْلِهِ أَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوءَهُ.

☆☆ معدان بن ابوطلحہ یہ بات بیان کرتے ہیں: یہ بات انہیں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بتائی ہے' اس کے بعد انہوں نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے' جس میں اس بات کا تذکرہ ہے (حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے یہ بتایا ہے:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن عیسیٰ بن ازہر، ابوالعباس برتی قاضی، ابوحسن الدارقطنی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 280ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۶۱/۵) (۲۴۳۱)۔

○ عبداللہ بن عمرو بن ابوحجاج تمیمی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 224ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۳۰) (۳۵۲۲)۔

582- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَنَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ .قَالَ ثَوْبَانُ صَدَقَ أَنَا صَبَبْتُ عَلَيْهِ وَضُوءَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے سچ فرمایا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حرب بن شداد یشکری، ابوخطاب بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 161ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۲۸) (۱۱۷۵)۔

583- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ جَحْدَرٌ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّى كُلَّمَا تَوَضَّاْتُ سَالَ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا تَوَضَّاْتَ فَسَالَ مِنْ قَرْنِكَ اِلٰى قَدَمِكَ فَلَا وُضُوْءَ عَلَيْكَ . عَبْدُ الْمَلِكِ هٰذَا ضَعِيفٌ وَلَايَصِحُّ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جب کبھی وضو کرتا ہوں (خون) بہنے لگتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم وضو کرلو پھر وہ اگر تمہاری چوٹی سے لے کر پاؤں تک بہتا رہے تو تم پر وضو کرنا لازم نہیں ہے۔

عبداللہ بن ملک نامی راوی' یہ ضعیف ہے' یہ روایت مستند نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن محمد بن سعید ابوعبداللہ بزاز المعروف بابن طبقی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 328ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۸/ ۹۷)(۴۱۹۹)۔

○ عبدالرحمٰن بن حارث کفرثوثی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴/ ۲۶۹)۔(۴۷۴۸)۔

○ عبدالملک' بن مہران، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴/ ۴۱۲)(۵۲۵۹)۔

584- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ السِّمْسَارُ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ وَهُبَيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَائِمًا فِىْ غَيْرِ رَمَضَانَ فَاَصَابَهُ غَمٌّ اٰذَاهُ فَتَقَيَّا فَقَاءَ فَدَعَانِىْ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ اَفْطَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرِيضَةٌ الْوُضُوْءُ مِنَ الْقَيْءِ قَالَ لَوْ كَانَ فَرِيضَةً لَوَجَدْتَهُ فِى

۵۸۳-اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۱/ ۲۵۷) كتاب الحيض' باب الرجل يبتلى بالمذي' والعقيلي في الضعفاء (۳/ ۳۵)' والطبراني في الكبير (۱۱/ ۱۰۹) رقم (۱۱۲۰۲)' كلهم من طريق عبد الملك بن مهران عن عمرو بن دينار عن ابن عباس' به- قال البيهقي في الكبرٰى: (قال ابو احمد: هذا منكر لا اعلم احدا رواه عن عمرو بن دينار غير عبد الملك بن مهران- قال ابو احمد: وهو مجهول' ليس بالمعروف)- اه- قال العقيلي: (عبد الملك بن مهران صاحب مناكير' غلب على حديثه الوهم' لا يقيم شيئا من الحديث)- اه- وقال الهيثمي في المجمع (۱/ ۲۵۴): (رواه الطبراني في الكبير' وفيه عبد الملك بن مهران- قال العقيلي: (صاحب مناكير)- اه-

۵۸۴-اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۱۳۵- ۱۳۶) رقم (۲۲۳) من طريق الدارقطني به' وعتبة بن السكن متروك؛ كما قال المصنف- انظر الميزان (۵/ ۳۷-۳۸)-

الْقُرْآنِ قَالَ ثُمَّ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْغَدَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ هٰذَا مَكَانُ اِفْطَارِیْ اَمْسِ. لَمْ يَرْوِهِ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ غَيْرُ عُتْبَةَ بْنِ السَّكَنِ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا' یہ رمضان کے علاوہ کی بات ہے' آپ کو کوئی تکلیف لاحق ہوئی' جس نے آپ کو اذیت دی' جس کی وجہ سے آپ کو قے آ گئی' پھر آپ نے قے کی' پھر وضو کے لیے مجھے بلا کر وضو کیا اور روزے کو ختم کر دیا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! قے کرنے کے بعد وضو کرنا فرض ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ فرض ہوتا تو تمہیں قرآن میں اس کا حکم مل جاتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے دن روزہ رکھا تھا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ میرے گزشتہ کل کے روزہ توڑنے کی قضا ہے۔

اس روایت کو اوزاعی کے حوالے سے صرف عطیہ بن سکن نے نقل کیا ہے' یہ شخص منکر الحدیث ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قاسم بن ہاشم بن سعید بن سعد بن عبداللہ بن سیف بن حبیب سمسار،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 159 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴۲۹/۱۲) (۶۸۸۲)۔

○ عتبۃ بن سکن،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۳۸،۳۷/۵) (۵۴۷۷)۔

○ ہبیرۃ بن عبدالرحمٰن بن رافع بن خدیج انصاری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۷۴/۷) (۹۲۱۵)۔

○ عمرو بن مرثد، ابواسماء، الرحبی، دمشقی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال عبدالملک کے عہدِ خلافت میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۸/۲) (۶۷۳)۔

62- بَابُ فِیْ مَا رُوِیَ فِيْمَنْ نَامَ قَاعِدًا وَقَائِمًا وَمُضْطَجِعًا وَمَا يَلْزَمُ مِنَ الطَّهَارَةِ فِیْ ذٰلِكَ

باب: جو شخص کھڑے ہوئے' بیٹھے ہوئے یا لیٹ کر سو جائے' اُس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے' اس سے طہارت کا لازم ہونا

585- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ

حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتّٰى غَطَّ اَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قَدْ نِمْتَ فَقَالَ اِنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ اِلَّا عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهُ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ ۔ تَفَرَّدَ بِهِ اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ وَلَا يَصِحُّ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے' آپ اس وقت سجدے کی حالت میں تھے' یہاں تک کہ آپ خراٹے لینے لگے' پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ تو سو گئے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کرنا اُس شخص پر لازم ہے جو لیٹ کر سوتا ہے' کیونکہ جب وہ لیٹ کر سوتا ہے' تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔

اس روایت کو ابوقتادہ کے حوالے سے نقل کرنے میں ابوخالد نامی راوی منفرد ہے' یہ روایت معتبر نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبداللہ بن غیلان، ابوبکر خزاز یعرف بالسوسی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 322ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۴۴۵)(۲۹۶۷)۔

○ عبدالسلام بن حرب بن سلمۃ نہدی ابوبکر کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 187ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۰۵)(۱۱۸۶)۔

○ ابوخالد والانی، اسدی، کوفی، ان کا نام یزید بن عبدالرحمٰن ہے۔ :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۱۹)(۴)۔

۵۸۵- اخرجه احمد في مسنده (۱/۲۵۶)' وعبد بن حميد رقم (۶۵۹)' وابو داؤد (۱/۵۲) كتاب الطهارة' باب الوضوء من النوم' الحديث (۲۰۲)' والترمذي (۱/۱۱۱) كتاب ابواب الطهارة' باب ما جاء في الوضوء من النوم' الحديث (۷۷)' والبيهقي (۱/۱۲۱) كتاب الطهارة' باب ما ورد في نوم الساجد' وابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۱۰) رقم (۱۸۱)' كلهم من طريق عبد السلام بن حرب عن يزيد الدالاني عن قتادة عن ابي العالية عن ابن عباس' به مرفوعاً-

قال ابو داؤد: (هو حديث منكر لم يروه الا يزيد ابو خالد الدالاني عن قتادة' وروى له جماعة عن ابن عباس' ولم يذكروا شيئا من هذا... قال ابو دواد: وذكرت حديث يزيد الدالاني لاحمد بن حنبل فانتهرني: استعظاما له' وقال: ما ليزيد الدالاني يدخل على اصحاب قتادة! ولم يعبا بالحديث)- اه- ويزيد الدالاني: قال الذهبي في الميزان (۷/۲۵۳): (قال ابو حاتم: صدوق - وقال احمد: لا باس به- وقال ابن حبان: فاحش الوهم: لا يجوز الاحتجاج به- وقال ابن عدي: ابو خالد له احاديث- وروى الناس عنه عبد السلام بن حرب' وفي حديثه لين' الا انه يكتب حديثه)- اه-

○ قتادۃ بن دعامۃ بن قتادۃ سدوسی، ابوخطاب بصری، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 110ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۳/۲)(۸۱)۔

توضیح مسئلہ:

نیند کے ناقض وضو ہونے کے مسئلے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہہ شیخ ابن رشد اندلسی تحریر کرتے ہیں:

اختلف العلماء فی النوم علی ثلاثة مذاهب: فقوم راوا انه حدث فاوجبوا من قليله و كثيره الوضوء وقوم راوا انه ليس بحدث فلم يوجبوا منه الوضوء الا اذا تيقن بالحدث على مذهب من لا يعتبر الشك واذا شك على مذهب من يعتبر الشك حتى ان بعض السلف كان يوكل بنفسه اذا نام من يتفقد حاله اعنى هل يكون منه حدث ام لا ؟ وقوم فرقوا بين النوم القليل الخفيف والكثير المستثقل فاوجبوا فى الكثير المستثقل الوضوء دون القليل وعلى هذا فقهاء الامصار والجمهور .ولما كانت بعض الهيئات يعرض فيها الاستثقال من النوم اكثر من بعض و كذلك خروج الحدث اختلف الفقهاء فى ذلك فقال مالك: من نام مضطجعا او ساجدا فعليه الوضوء طويلا كان النوم او قصيرا .ومن نام جالسا فلا وضوء عليه الا ان يطول ذلك به .واختلف القول فى مذهبه فى الراكع فمرة قال حكمه حكم القائم ومرة قال حكمه حكم الساجد .واما الشافعى فقال: على كل نائم كيفما نام الوضوء الا من نام جالسا وقال ابوحنيفة واصحابه: لا وضوء الا على من نام مضطجعا واصل اختلافهم فى هذه المسالة اختلاف الآثار الواردة فى ذلك وذلك ان ههنا احاديث يوجب ظاهرها انه ليس فى النوم وضوء اصلا كحديث ابن عباس "ان النبى صلى الله عليه وسلم دخل الى ميمونة فنام عندها حتى سمعنا غطيطه ثم صلى ولم يتوضا "وقوله عليه الصلاة والسلام "اذا نعس احدكم فى الصلاة فليرقد حتى يذهب عنه النوم فانه لعله يذهب ان يستغفر ربه فيسب نفسه "وما روى ايضا "ان اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم كانوا ينامون فى المسجد حتى تخفق رؤوسهم ثم يصلون ولا يتوضؤن "وكلها آثار ثابتة وههنا ايضا احاديث يوجب ظاهرها ان النوم حدث وابينها فى ذلك حديث صفوان بن عسال وذلك انه قال "كنا فى سفر مع النبى صلى الله عليه وسلم فامرنا ان لا ننزع خفافنا من غائط وبول ونوم ولا ننزعها الا من جنابة "فسوى بين البول والغائط والنوم صححه الترمذى . ومنها حديث ابى هريرة المتقدم وهو قوله عليه الصلاة والسلام "اذا استيقظ احدكم من نومه فليغسل يده قبل ان يدخلها فى وضوئه "فان ظاهره ان النوم يوجب الوضوء قليله و كثيره و كذلك يدل ظاهر آية الوضوء عند من كان عنده المعنى فى قوله تعالى ﴿يا ايها الذين آمنوا اذا قمتم الى الصلاة﴾ اى اذا قمتم من النوم على ما روى عن زيد بن اسلم وغيره من السلف فلما تعارضت ظواهر هذه الآثار ذهب العلماء

فيها مذهبين: مذهب الترجيح ومذهب الجمع فمن ذهب مذهب الترجيح اما اسقط وجوب الوضوء من النوم اصلا على ظاهر الاحاديث التي تسقطه واما اوجبه من قليله او كثيره على ظاهر الاحاديث التي توجبه ايضا اعنى على حسب ما ترجح عنده من الاحاديث الموجبة او من الاحاديث المسقطة ومن ذهب مذهب الجمع حمل الاحاديث الموجبة للوضوء منه على الكثير والمسقطة للوضوء على القليل وهو كما قلنا مذهب الجمهور والجمع اولى من الترجيح ما امكن الجمع عند اكثر الاصوليين .واما الشافعي فانما حملها على ان استثنى من هيئات النائم الجلوس فقط لانه قد صح ذلك عن الصحابة اعنى انهم كانوا ينامون جلوسا ولا يتوضؤن ويصلون .وانما اوجبه ابوحنيفة في النوم والاضطجاع فقط لان ذلك ورد في حديث مرفوع وهو انه عليه الصلاة والسلام قال "انما الوضوء على من نام مضطجعا "والرواية بذلك ثابتة عن عمر .واما مالك فلما كان النوم عنده انما ينقض الوضوء من حيث كان غالبا سبب للحدث راعى فيه ثلاثة اشياء: الاستثقال او الطول او الهيئة فلم يشترط في الهيئة التي يكون منها خروج الحدث غالبا لا الطول ولا الاستثقال واشترط ذلك في الهيئات التي لا يكون خروج الحدث منها غالبا[1]

نیند کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اوران کے تین مکاتیب فکر ہیں۔

بعض حضرات نے اسے حدث قرار دیا ہے اوراس کے نتیجے میں وضو کو لازم قرار دیا ہے خواہ نیند کم ہو یا زیادہ ہو۔

بعض حضرات کے نزدیک یہ حدث نہیں ہے اس لیے انہوں نے نیند کی وجہ سے وضو کو لازم قرار نہیں دیا ماسوائے اس صورت کے جب آدمی کو وضو کے ٹوٹ جانے کا یقین ہو جائے' ان لوگوں کا بنیادی مؤقف یہ ہے: یہ لوگ مشکوک چیز کو قابل اعتبار شمار نہیں کرتے ہیں' اس کے برعکس مشکوک چیز و جولوگ قابل اعتبار شمار کرتے ہیں' ان کے نزدیک جیسے ہی (وضو کے ٹوٹ جانے) کے بارے میں شبہ سامنے آئے گا تو اس کے نتیجے میں وضو ضروری ہو جائے گا' یہاں تک کہ یہ بات منقول ہے' بعض اسلاف سوتے وقت کسی شخص کو اس بات کا نگران مقرر کر دیتے تھے' وہ ان کی نگرانی کرتا رہے کہ کہیں نیند کے دوران ان کا وضو ٹوٹ تو نہیں گیا ہے؟

بعض فقہاء کے نزدیک کم اور ہلکی نیند جبکہ درمیانی' بھاری اور بوجھل نیند کے درمیان فرق ہے' ان کے نزدیک جب نیند زیادہ اور بوجھل ہو تو اس کے نتیجے میں وضو کرنا لازم ہوگا ورنہ لازم نہیں ہوگا۔

جمہور فقہاء اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے فقہاء اس بات کے قائل ہیں۔

کیونکہ بعض حالتیں ایسی ہوتی ہیں جن میں اس بات کا امکان زیادہ ہوتا ہے' اس حالت میں نیند بھاری ہوگی جبکہ حدث (یعنی ہوا کے خروج کی وجہ سے وضو ٹوٹ جانے) کا معاملہ بھی اسی طرح ہے' اس لیے فقہاء کا اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک نے یہ فرمایا ہے: جو شخص لیٹ کر سو جائے یا سجدے کی حالت میں سو جائے اس پر وضو کرنا لازم ہوگا خواہ اس

[1] بداية المجتهد :كتاب الطبارة من الحدث الباب الرابع في نواقض الوضوء 43/1

کی نیند طویل ہو یا مختصر ہو البتہ جو شخص بیٹھ کر سوئے اس پر وضو کرنا لازم نہیں ہوگا' صرف اس وقت لازم ہوگا جب بیٹھ کر سونے کی حالت میں اس کی نیند طویل ہو چکی ہو۔

جو شخص رکوع کی حالت میں سو جاتا ہے' اس کے بارے میں ان کے مسلک میں اختلاف پایا جاتا ہے' ایک قول کے مطابق اس کا حکم کھڑے ہوئے شخص کی مانند ہوگا اور ایک قول کے مطابق اس کا حکم سجدے میں موجود شخص کی مانند ہوگا۔

اس اختلاف کی وجہ یہ ہے' اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف پایا جاتا ہے' بعض روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' نیند کی وجہ سے سرے سے وضو کرنا لازم نہیں ہوتا' اس کی دلیل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ وہ روایت ہے:

نبی اکرم ﷺ' سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے اور وہاں سو گئے' یہاں تک کہ ہم نے آپ ﷺ کے خراٹوں کی آواز سنی' پھر آپ ﷺ بیدار ہوئے اور آپ ﷺ نے نماز ادا کرنا شروع کی' آپ ﷺ نے از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

(اس کے مقابلے میں) دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:)

''جب کسی شخص کو نماز کے دوران نیند آ جائے تو اسے سو جانا چاہیے' اس وقت تک جب تک نیند کی کیفیت ختم نہ ہو جائے کیونکہ ہوسکتا ہے (نیند کی حالت میں نماز جاری رکھنے کی صورت میں) اپنی طرف سے وہ اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کر رہا ہو لیکن درحقیقت (نیند کے غلبے کی وجہ سے) خود کو بُرا بھلا کہہ رہا ہو''۔

اسی طرح ایک حدیث میں یہ بات منقول ہے: صحابہ کرام مسجد میں (نماز کے انتظار کے دوران) نیند کی آغوش میں چلے جایا کرتے تھے' یہاں تک کہ ان کے سر لڑھکنے لگتے تھے پھر (جب جماعت کھڑی ہوتی تھی) تو وہ از سرِ نو وضو کیے بغیر نماز ادا کر لیتے تھے۔

یہ تمام تر روایات مستند طور پر منقول ہیں۔

اس کے مقابلے میں دوسری طرف وہ روایات منقول ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے' نیند کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

اس بارے میں سب سے واضح روایت وہ ہے' جو حضرت صفوان بن عسال ؓ کے حوالے سے منقول ہے' جس کے یہ الفاظ ہیں: (راوی بیان کرتے ہیں:)

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے ہمیں یہ ہدایت کی' ہم پیشاب' پاخانہ یا نیند کی وجہ سے (وضو ٹوٹ جانے کے بعد وضو کرتے ہوئے) اپنے موزے نہ اتاریں' ہم جنابت کے علاوہ اور کسی بھی حالت میں انہیں نہ اتاریں''۔

(اس روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے:) نبی اکرم ﷺ نے پاخانے' پیشاب اور نیند کو ایک ہی حیثیت کا مالک قرار دیا ہے۔

امام ترمذی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے' اس بارے میں دوسری روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول

ہے جو اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ وضو کے برتن میں اپنا ہاتھ ڈالنے سے پہلے اسے دھولے''۔

اس حدیث سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے' نیند خواہ کم ہو یا زیادہ ہو' اس کے نتیجے میں وضو کرنا لازم ہو جاتا ہے۔

اسی طرح وضو کے حکم کے بارے میں جو آیت ہے' اس کے یہ الفاظ ہیں:

''اے لوگو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو''۔

اس کا ظاہری مفہوم یہ ہے: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نیند سے بیدار ہوں' جیسا کہ زید بن اسلم اور دیگر اسلاف نے اس کی یہی تفسیر بیان کی ہے۔

تو جب ان آثار میں بظاہر تعارض سامنے آ گیا تو اس کے بارے میں علماء نے دو طرح کا طرزِ عمل اختیار کیا۔

بعض نے ترجیح کے طریقہ کار کو اختیار کیا اور بعض نے جمع اور تطبیق کے طریقے کو اختیار کیا۔

جن فقہاء نے ترجیح کی صورت کو اختیار کیا' انہوں نے یا تو وضو ساقط کرنے کے حوالے سے منقول روایات کے مطابق فتویٰ دیتے ہوئے نیند کی وجہ سے وضو کے وجوب کو ساقط قرار دے دیا یا پھر یہ ہے: انہوں نے کم یا زیادہ دونوں طرح کی نیند کے نتیجے میں وضو کو لازم قرار دے دیا جو کہ حدیث سے بھی بنیادی طور پر ثابت ہوتا ہے۔

یعنی اس مسلک کے لوگوں نے یا تو وجوب والی احادیث کو ترجیح دی یا وضو کے وجوب کو ساقط کرنے والی روایات کو ترجیح دی۔

لیکن جن حضرات نے جمع اور تطبیق کی صورت کو اختیار کیا ہے' انہوں نے وجوب سے متعلق روایات کو زیادہ (بھاری اور غافل کرنے والی) نیند پر محمول کیا اور وضو کو ساقط قرار دینے والی روایات کو (کم) اور (ہلکی) نیند پر محمول کیا۔

جمہور بھی اسی بات کے قائل ہیں اور علم فقہ کے ماہرین کے نزدیک ترجیح کے مقابلے میں یہاں جمع اور تطبیق کرنے کا طریقہ اختیار کرنا زیادہ مناسب ہے' چونکہ جہاں تک ایسا ممکن ہو سکے (آدمی کو ایسا ہی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے)۔

امام شافعی نے ان احادیث کے مفہوم کو اس طرح متعین کیا ہے' انہوں نے بیٹھنے کے علاوہ سونے کی تمام حالتوں کو اس میں شامل کر دیا ہے' اسکی وجہ یہ ہے کہ بیٹھنے کی حالت صحابہ کرام کے طرزِ عمل سے استثنائی طور پر ثابت ہے یعنی وہ لوگ بیٹھے بٹھائے سو جایا کرتے تھے' بعد میں از سر نو وضو کیے بغیر نماز ادا کر لیتے تھے۔

امام ابوحنیفہ نے اس حوالے سے صرف لیٹ کر سونے کی صورت میں وضو کو لازم قرار دیا ہے' اس کی وجہ یہ ہے: ایک مرفوع حدیث میں یہ بات مذکور ہے۔

''وضو کرنا صرف اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو لیٹ کر سو جائے''۔

یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

امام مالک اس بات کے قائل ہیں: نیند اس اعتبار سے ناقض وضو ہوتی ہے' عام طور پر ایسی حالت میں وضو ٹوٹ جاتا ہے'

اس لیے انہوں نے تین حوالوں سے ممانعت کی ہے: نیند کا بوجھل ہونا' اس کا طویل ہونا اور جس حالات میں انسان کو نیند آئی ہو اس کا اعتبار کرنا' یعنی وہ حالت ایسی ہونی چاہیے کہ عام طور پر اس حالت میں وضوٹوٹ جاتا ہو۔

اس بارے میں امام نے نیند کے بوجھل ہونے کی شرط لگائی ہے' یہاں انہوں نیند کے طویل ہونے کی شرط عائد نہیں کی ہے' لیکن یہ شرائط ایسی حالتوں کے بارے میں ہیں جن میں عام طور پر وضونہیں ٹوٹتا ہے۔

586- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ مُسَاوِرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ الْكِلَابِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْعَيْنُ وِكَاءُ السَّهِ فَاِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ.

☆☆ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آنکھ مقعد کی بندش ہے' تو جب آنکھ سو جاتی ہے' تو یہ بندش ٹوٹ جاتی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن مساور، جوہری، ابوموسیٰ بغدادی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 245ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۰۱)(۹۱۲)۔

○ عطیۃ بن قیس کلابی او الکلاعی ابویحییٰ حمصی مقری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 110ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۲۳۴)(۴۸۸۱)۔

587- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن عمر بن خالد، اقطع قرشی عامری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۴/۱۳۱)(۵۷۰)۔

---

۵۸٦ - اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (١/١١١) رقم (١٨٢) من طريق الدارقطني به- واخرجه احمد (٤/٩٦-٩٧)' وابو يعلى (١٣/٣٦٤) رقم (٧٣٧٢)' والطبراني في الكبير (١٩/٣٧٢-٣٧٣) رقم (٨٧٥)' والبيهقي (١/١١٨) كتاب الطهارة' باب الوضوء من النوم' من طريق ابي بكر بن ابي مريم عن عطية بن قيس' به- وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (١/٢٤٧): (رواه احمد وابو يعلى والطبراني في الكبير' وفيه ابو بكر بن ابي مريم' وهو ضعيف لا ختلاطه)- اه- ويشهد له حديث علي الآتي رقم (٥٨٩)-

588- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَّابِيُّ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ نَامَ جَالِسًا فَلاَ وُضُوْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ وَضَعَ جَنْبَهُ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ .

☆☆ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص بیٹھے بٹھائے سو جائے تو اس پر وضو کرنا لازم نہیں ہوتا' جو شخص اپنا پہلو (زمین) پر رکھ لے اُس پر وضو کرنا لازم ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن محمد جنابی۔ سمعانی نے ان کا تذکرہ کتاب الانساب (۸۹/۲) میں کیا ہے۔

○ یحییٰ بن بسطام، شیخ صبری قال ابوحاتم: یہ ''صدوق'' ہیں۔ وامام بخاری فرماتے ہیں: کان یذکر بالقدر، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۶۴/۷) (۹۴۷۳)۔

○ عمر بن ہارون بن یزید، ثقفی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 194ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۴/۲)(۵۲۱)۔

○ یعقوب بن عطاء بن ابورباح مکی، ضعیف، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 155ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۷۶/۲)(۳۸۶)۔

589- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ الْاَقْطَعُ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنِ الْوَضِيْنِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مَحْفُوْظِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِذٍ الْاَزْدِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْعَيْنُ وِكَاءُ السَّهِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّاْ .

۵۸۸- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱۱۱/۱) رقم (۱۸۴) من طريق الدارقطني به' واخرجه ابن عدي في الكامل (۱۳۳۱/۶)' من طريق عمر بن هارون عن يعقوب بن عطاء عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده' به' وعمر بن هارون متروك: كما قال الحافظ في التقريب (۶۴/۲)' وقد تابعه عليه عاصم بن عمارة عن يعقوب بن عطاء عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (ليس على من نام جالسًا وضوء حتى يضع جنبه)- رواه البيهقي في الخلافيات (۲۶۹/۱-۲۷۰) ثم قال: (هذا الحديث قد روي من اوجه عن يعقوب بن عطاء' واسناده ضعيف)- اه- قلت: في اسناده يعقوب بن عطاء بن ابي رباح' وهو ضعيف: كما قال الحافظ في التقريب (۳۷۶/۲)-

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آنکھ مقعد کی بندش ہے جو شخص سو جائے اُسے اچھی طرح وضو کرنا چاہیے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محفوظ بن علقمۃ حضرمی ابوجناد حمصی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۲/۲)(۹۵۰)۔

○ عبدالرحمٰن بن عائذ ثمالی کندی حمصی، و :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۸۶/۱)(۹۹۳)۔

63- باب اَحَادِيْثِ الْقَهْقَهَةِ فِي الصَّلاةِ وَعِلَلِهَا.

باب: نماز کے دوران قہقہہ لگانے (سے وضو ٹوٹ جانے) کے بارے میں احادیث

ان میں موجود علتوں کا بیان

590- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ الْكُوفِيُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ اَبِي

۵۸۹- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۱۱۰-۱۱۱) رقم (۱۸۴)' واخرجه ابو داؤد (۱/ ۱۰۴) كتاب الطهارة' باب الوضوء من النوم' حديث (۲۰۳)' وابن ماجه (۱/ ۱۶۱) كتاب الطهارة' باب الوضوء من النوم' حديث (۴۷۷)' والبيهقي (۱/ ۱۱۸) كتاب الطهارة' باب الوضوء من النوم من طريق بقية عن الوضين بن عطاء عن محفوظ بن علقمة عن عبد الرحمن بن عائذ عن علي بن ابي طالب مرفوعاً- قال النووي في (المجموع) (۲/ ۱۴): حديث حسن - واعله ابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۱۱۲) بالوضين بن عطاء' فقال: (فيه الوضين: قال السعدي: هو واهي الحديث- وقال احمد: ما كان به باس)' قال البيهقي في الخلافيات (۱/ ۲۶۱): (حديث علي الذي يرويه الوضين بن عطاء اثبت من حديث معاوية في هذا الباب)- اه- قال الزيلعي في نصب الراية (۱/ ۴۵): (واعل بوجهين: احدهما: ان بقية والوضين فيهما مقال: قاله المنذري' ونازعه ابن دقيق العيد فيهما' قال: وبقية قد وثقه بعضهم' وسال ابو زرعة عبد الرحمن بن ابراهيم عن الوضين بن عطاء! فقال: ثقة- وقال ابن عدي: ما ارى باحاديثه باسا- والثاني: الانقطاع' فذكر ابن ابي حاتم عن ابي زرعة في (كتاب العلل)' وفي (كتاب المراسيل) ان ابن عائذ عن علي مرسل)- اه-

۵۹۰- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۳۷۰- ۳۷۱) من طريق الدارقطني' به- واخرجه ابن عدي في الكامل (۲/ ۳۰۲)' ومن طريقه ابن الجوزي في العلل المتناهية (۱/ ۳۶۹) رقم (۶۱۳)' وفي التحقيق (۱/ ۱۴۲) رقم (۲۲۵)- قال ابن عدي: انا احمد بن زهير التستري' ثنا عبيد بن سعد الزهري' ثنا عمي' ثنا ابي عن ابن اسحاق' به- قال ابن الجوزي في العلل: (وهذا لا يصح' وابن دينار هو الحسن' وقد كذبه العلماء منهم شعبة)- اه- وقد تقدمت ترجمة (الحسن بن دينار)- وفيه ايضا عنعنة ابن اسحاق' وهو مدلس-

الْمَلِيحِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَوَقَعَ فِيْ حُفْرَةٍ فَضَحِكْنَا مِنْهُ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِإِعَادَةِ الْوُضُوْءِ كَامِلاً وَّاِعَادَةِ الصَّلَاةِ مِنْ اَوَّلِهَا -

قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ عَنْ اَبِيهِ مِثْلَ ذٰلِكَ ۔الْحَسَنُ بْنُ دِيْنَارٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ ضَعِيْفَانِ وَكِلَاهُمَا قَدْ اَخْطَاَ فِيْ هٰذَيْنِ الْاِسْنَادَيْنِ ۔وَاِنَّمَا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ مُرْسَلاً وَّكَانَ الْحَسَنُ كَثِيْرًا مَا يَرْوِيهِ مُرْسَلاً عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَمَّا قَوْلُ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ عَنْ اَبِيهِ فَوَهَمٌ قَبِيحٌ وَّاِنَّمَا رَوَاهُ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَوَاهُ عَنْهُ كَذٰلِكَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَهُشَيْمٌ وَّوُهَيْبٌ وَّحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَيْرُهُمْ وَقَدِ اضْطَرَبَ ابْنُ اِسْحَاقَ فِيْ رِوَايَتِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ دِيْنَارٍ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَمَرَّةً رَوَاهُ عَنْهُ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَمَرَّةً رَوَاهُ عَنْهُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ عَنْ اَبِيهِ وَقَتَادَةُ اِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ مُرْسَلاً عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَنْهُ سَعِيْدُ بْنُ اَبِي عَرُوْبَةَ وَمَعْمَرٌ وَّاَبُوْ عَوَانَةَ وَسَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ وَّغَيْرُهُمْ وَنَذْكُرُ اَحَادِيْثَهُمْ بِذٰلِكَ بَعْدَ هٰذَا.

☆☆ ابوملیح اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے اس دوران ایک شخص آیا جو نابینا تھے وہ گڑھے میں گر گیا تو ہم ہنس پڑے تو اس پر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دوبارہ مکمل وضو کرنے اور نئے سرے سے نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے اس میں حسن بن دینار اور حسن بن عمارہ دونوں راوی ضعیف ہیں انہوں نے اس کی سند میں غلطی کی ہے۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو حفصہ بن سلمان کے حوالے سے ابوالعالیہ کے حوالے سے روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

حسن بکثرت ''مرسل'' روایت نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

یہاں تک حسن بن عمارہ کا اس روایت سے تعلق ہے انہوں نے خالد کے حوالے سے ابوولید کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے اس بات کو نقل کیا ہے تو یہ بہت قبیح وہم ہے۔

اس روایت کو خالد نے حفصہ بنت سرین اور ابوالعالیہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

سفیان ثوری حماد بن سلمہ دیگر راویوں نے بھی اسی طرح اُن کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ابن اسحاق نامی راوی نے اپنی روایت میں حسن بن دینار سے منقول ہونے کے حوالے سے اضطراب نقل کیا ہے بعض

اوقات اُن کے حوالے سے' ابوقتادہ کے حوالے سے' ابوالملیح کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

قتادہ نے اس روایت کو ابوالعالیہ کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔ سعد بن ابوعروبہ' معمر' ابوعوانہ' سعد بن بشیر کے حوالے سے نقل کیا ہے اور دیگر راویوں نے ان کے حوالے سے نقل کیا ہے' اس کے بعد ہم اُن حضرات کی حدیث کو ذکر کریں گے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن علی بن محرز ابوعبداللہ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 261ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۲۶/۸)، ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵۷/۳)۔

○ حسن بن دینار ابوسعید تمیمی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۳۵/۲)(۱۸۴۶)۔

○ ابوملیح بن اسامۃ بن عمیر او عامر بن حنیف بن ناجیۃ ہذلی اسمہ عامر، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 98ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۷۶/۲)(۱۲۹)۔

○ اسامۃ بن عمیر بن عامر بن اقیش ہذلی بصری والد ابی ملیح: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۳/۱)(۳۶۰)۔

○ حسن بن عمارۃ بجلی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابومحمد کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 153ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (ص۲۴۰)(۱۲۷۴)۔

توضیح مسئلہ:

شیخ ابن تیمیہ تحریر کرتے ہیں:

ابن تیمیہ کا قول:

ومن ظن بابی حنیفة او غیره من ائمة المسلمین انهم یتعمدون مخالفة الحدیث الصحیح لقیاس او غیره فقد اخطا علیهم وتکلم اما بظن واما بهوی فهذا ابو حنیفة یعمل بحدیث التوضی بالنبیذ فی السفر مخالفة للقیاس وبحدیث القهقهة فی الصلاة مع مخالفته للقیاس لاعتقاده صحتها وان کان ائمة الحدیث

لم يصححوهما وقد بينا هذا فى رسالة رفع الملام عن الائمة الاعلام وبينا ان احدا من ائمة الاسلام لا يخالف حديثا صحيحا بغير عذر بل لهم نحو من عشرين عذرا مثل ان يكون احدهم لم يبلغه الحديث او بلغه من وجه لم يثق به او لم يعتقد دلالته على الحكم او اعتقد ان ذلك الدليل قد عارضه ما هو اقوى منه كالناسخ او ما يدل على الناسخ وامثال ذلك والاعذار يكون العالم فى بعضها مصيبا فيكون له اجران ويكون فى بعضها مخطئا بعد اجتهاده فيثاب على اجتهاده وخطؤه مغفور له لقوله تعالى ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطانا وقد ثبت فى الصحيح ان الله استجاب هذا الدعاء وقال قد فعلت ولان العلماء ورثة الانبياء [1]

جو شخص امام ابوحنیفہ یا مسلمانوں کے کسی بھی دوسرے امام کے بارے میں یہ گمان کرے کہ انہوں نے قیاس یا کسی اور وجہ سے حدیث صحیح کے خلاف فتویٰ دیا ہوگا تو اُس شخص نے ان کے بارے میں غلط سمجھا اور یہ اُس کا گمان اور خواہشِ نفس ہے کیونکہ امام ابوحنیفہ تو سفر کے دوران نبیذ کے ذریعے وضو کرنے کے بارے میں منقول حدیث پر بھی عمل کرتے ہیں' جو قیاس کی مخالف ہے' اسی طرح نماز کے دوران قہقہہ لگانے سے (وضو ٹوٹ جانے) کی حدیث پر بھی عمل کرتے ہیں' جو خلافِ قیاس ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ ان روایات کو مستند سمجھتے ہیں' حالانکہ علمِ حدیث کا ماہرین نے ان روایات کو مستند قرار نہیں دیا ہے۔ ہم نے یہ تمام مباحث ایک رسالہ میں تحریر کی ہیں جس کا نام ''رفع الملام عن الائمۃ الاعلام'' ہے' ہم نے یہ بات واضح کی ہے کہ اسلام کے ائمہ میں سے کسی نے بھی کسی عذر کے بغیر کسی حدیث کے خلاف فتویٰ نہیں دیا ہے' بلکہ ان حضرات کے پاس اس حوالے سے (کم وبیش) بیس مختلف طرح کے عذر ہو سکتے ہیں' جیسے اُن میں سے کسی ایک امام تک وہ روایت پہنچی ہی نہ ہو' یا کسی ایسے حوالے سے پہنچی ہو جو اُس امام کے نزدیک مستند نہ ہو' یا وہ امام یہ سمجھا ہو کہ یہ روایت اُس حکم پر دلالت نہیں کرتی ہے' یا وہ امام یہ سمجھا ہو کہ اُس دلیل کے مقابلہ میں کوئی دوسری دلیل بھی موجود ہے جو اُس سے زیادہ مضبوط ہے' یعنی وہ ناسخ ہو یا اُس امام تک اُس کے ناسخ ہونے کی دلیل پہنچ چکی ہو وغیرہ۔ جیسے کئی عذر ہیں' اور ان اعذار میں عالم شخص بعض اوقات درست ہوتا ہے' اس صورت میں اُسے دُگنا اجر ملتا ہے جبکہ بعض اوقات عالم اپنے اجتہاد کے بعد غلطی پر ہوتا ہے' اس صورت میں بھی اُسے اجتہاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اُس کی غلطی بخش دی جاتی ہے' جس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: (وہ لوگ یہ کہتے ہیں:)

''اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے غلطی ہو جائے تو تُو ہمارا مواخذہ نہ کرنا''۔

اور یہ بات مستند طور پر ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی اس دعا کو قبول کر لیا اور فرمایا: میں نے ایسا ہی کیا۔

نیز اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ علماءُ انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔

ابن رُشد کی وضاحت:

نماز کے دوران قہقہہ لگانے کی وجہ سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں امام ابوحنیفہ کے مسلک کی وضاحت کرتے ہوئے

[1] مجموع الفتاویٰ لابن تیمیہ 294/20)

مشہور مالکی فقیہہ شیخ ابن رُشد تحریر کرتے ہیں:

شذ ابوحنيفة فاوجب الوضوء من الضحك في الصلاة لمرسل ابي العالية وهو ان قوما ضحكوا في الصلاة فامرهم النبي صلى الله عليه وسلم باعادة الوضوء والصلاة .ورد الجمهور هذا الحديث لكونه مرسلا ولمخالفته للاصول وهو ان يكون شيء ما ينقض الطهارة في الصلاة ولا ينقضها في غير الصلاة وهو مرسل صحيح[1]

''اس بارے میں امام ابوحنیفہ کا مؤقف شاذ ہے کیونکہ اُنہوں نے نماز کے دوران ہنسنے کی وجہ سے وضو کرنے کو لازم قرار دیا ہے۔ اس کی دلیل وہ مرسل روایت ہے جو شیخ ابوالعالیہ نے نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز کے دوران ہنس پڑے تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں دوبارہ وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کرنے کا حکم دیا''۔

لیکن جمہور نے اس روایت کو قبول نہیں کیا کیونکہ یہ مرسل ہے اور یہ اصولی احکام کے برخلاف ہے یعنی ایسا نہیں ہوسکتا کہ کوئی عمل یا چیز نماز کے دوران موجود ہو تو وہ وضو کو توڑ دے لیکن اگر وہ نماز سے باہر موجود ہو تو وضو کو نہ توڑے ویسے یہ مرسل روایت صحیح ہے۔

صاحب ہدایہ کا بیان:

اسی موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

والقهقهة في كل صلاة ذات ركوعت وسجود والقياس انها لا تنقض وهو قول الشافعي رحمه الله تعالى لانه ليس بخارج نجس ولهذا لم يكن حدثا في صلاة الجنازة وسجدة التلاوة وحارج الصلاة ولنا قوله عليه الصلاة والسلام ﴿الا من ضحط منكم قهقهة فليعد الوضوء والصلاة جميعا﴾ وبمثله يترك القياس والاثر ورد في صلاة مطلقة فيقتصر عليها والقهقهة ما يكون مسموعا له ولجيرانه والضحك ما يكون مسموعا له دون جيرانه وهو على ما قيل يفسد الصلاة دون الوضوء[2]

''ہر رکوع اور سجدے والی نماز میں قہقہہ لگا کر (ہنسنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے) قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ وضو نہ ٹوٹے جیسا کہ امام شافعی کی بھی یہی رائے ہے' کیونکہ یہ باہر نکلنے والا نجس نہیں ہے' اور اسی وجہ سے یہ نمازِ جنازہ میں بھی حدث شمار نہیں ہوتا ہے اور سجدۂ تلاوت میں بھی اور نماز سے باہر بھی حدث شمار نہیں ہوتا ہے۔ ہماری دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''جو بھی شخص نماز کے دوران قہقہہ لگا کر ہنسا' وہ دوبارہ وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کرے''۔

اور اس نوعیت کی روایت کے ذریعہ قیاس کو ترک کیا جاسکتا ہے' یہ روایت کیونکہ صرف مطلق نماز کے بارے میں منقول ہے' اس لیے یہ صرف اُسی پر موقوف ہوگی اور قہقہہ سے مراد وہ ہنسنا ہے جو آدمی خود بھی سنے اور اُس کے ساتھ کھڑا ہوا شخص بھی

[1] بدایۃ المجتہد' 48/1

[2] البدایہ شرح بدایۃ المبتدی 17/1

سن لے جبکہ ہنسنے سے مراد وہ ہنسی ہے جو آدمی خود سنے لیکن اُس کے ساتھ والا شخص نہ سن سکے' یہ ہنسی نماز کو فاسد کر دیتی ہے'
البتہ یہ وضو نہیں توڑتی ہے۔

ابن ہمام کی تحقیق:

اسی کی وضاحت کرتے ہوئے ہدایہ کے مشہور شارح شیخ کمال الدین ابن ہمام تحریر کرتے ہیں:

﴿قَوْلُهُ اِلَّا مَنْ ضَحِكَ الخ﴾ حَدِيثُ الْقَهْقَهَةِ رُوِىَ مُرْسَلًا وَمُسْنَدًا .

وَاعْتَرَفَ اَهْلُ الْحَدِيثِ بِصِحَّتِهِ مُرْسَلًا ، وَمَدَارُ الْمُرْسَلِ عَلَى اَبِى الْعَالِيَةِ وَاِنْ رَوَاهُ غَيْرُهُ كَالْحَسَنِ الْبَصْرِىِّ وَاِبْرَاهِيمَ النَّخَعِىِّ وَغَيْرِهِمَا .

قَالَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ وَاَخْرَجَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: اَنَا حَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ وَعَنْ شَرِيكٍ عَنْ اَبِى هَاشِمٍ قَالَ: اَنَا حَدَّثْتُ بِهِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ ، وَاَنَّهُ قَرَاَ فِى كِتَابِ ابْنِ اَخِى الزُّهْرِىِّ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ الْحَسَنِ اهـ .

يَعْنِى وَالْحَسَنُ يَرْوِيهِ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ ، وَقَدْ رَوَاهُ اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ الْوَاسِطِىِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ اَبِى مَعْبَدٍ الْخُزَاعِىِّ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ﴿بَيْنَمَا هُوَ فِى الصَّلَاةِ اِذْ اَقْبَلَ اَعْمٰى يُرِيدُ الصَّلَاةَ ، فَوَقَعَ فِى زُبْيَةٍ فَاسْتَضْحَكَ الْقَوْمُ فَقَهْقَهُوا ، فَلَمَّا انْصَرَفَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ قَهْقَهَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ﴾ قِيلَ وَمَعْبَدٌ هٰذَا لَا صُحْبَةَ لَهُ فَهُوَ مُرْسَلٌ اَيْضًا ، وَفِيهِ نَظَرٌ ، فَاِنَّ مَعْبَدًا الَّذِى لَا صُحْبَةَ لَهُ هُوَ مَعْبَدٌ الْبَصْرِىُّ الْجُهَنِىُّ كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ فِيهِ: اِيَّاكُمْ وَمَعْبَدًا فَاِنَّهُ ضَالٌّ مُضِلٌّ . وَمَعْبَدٌ هٰذَا هُوَ الْخُزَاعِىُّ كَمَا هُوَ مُصَرَّحٌ بِهِ فِى مُسْنَدِ اَبِى حَنِيفَةَ وَلَا شَكَّ فِى صُحْبَتِهِ ، ذَكَرَهُ ابْنُ مَنْدَهْ وَاَبُو نُعَيْمٍ فِى الصَّحَابَةِ ، وَرَوَيَا لَهُ اَيْضًا حَدِيثَ جَابِرٍ اَنَّهُ قَالَ ﴿لَمَّا هَاجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرَّا بِخِبَاءِ اُمِّ مَعْبَدٍ ، فَبَعَثَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْبَدًا وَكَانَ صَغِيرًا فَقَالَ لَهُ: اُدْعُ هٰذِهِ الشَّاةَ﴾ الْحَدِيثَ ، وَلَوْ سُلِّمَ ، فَاِذَا صَحَّ الْمُرْسَلُ ، وَهُوَ حُجَّةٌ عِنْدَنَا لَمْ يَكُنْ بُدٌّ مِنَ الْقَوْلِ بِنَقْضِ الْوُضُوءِ بِهِ ، وَاَبُو الْعَالِيَةِ اسْمُهُ رُفَيْعٌ مِنْ ثِقَاتِ التَّابِعِينَ .

وَاَمَّا رِوَايَتُهُ مُسْنَدًا فَعَنْ عِدَّةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ اَبِى مُوسَى الْاَشْعَرِىِّ وَاَبِى هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ وَعِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، وَاَغْرَبُهَا طَرِيقٌ عَنْ اَنَسٍ رَوَاهَا اَبُو الْقَاسِمِ حَمْزَةُ بْنُ يُوسُفَ فِى تَارِيخِ جُرْجَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاِمَامُ اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْاِسْمَاعِيلِىُّ حَدَّثَنِى اَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ شِهَابِ بْنِ طَارِقٍ الْاَصْبَهَانِىُّ ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ فُورَكٍ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ الْاَشْعَرِىُّ ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ يَزِيدَ الْبَصْرِىُّ ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿مَنْ قَهْقَهَ فِى الصَّلَاةِ قَهْقَهَةً شَدِيدَةً فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ وَالصَّلَاةُ﴾ وَاَسْلَمُهَا حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رَوَاهُ

ابْنُ عَدِيٍّ فِي الْكَامِلِ مِنْ حَدِيثِ عَطِيَّةَ بْنِ بَقِيَّةَ: حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿مَنْ ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ قَهْقَهَةً فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ﴾ وَمَا طُعِنَ بِهِ مِنْ اَنَّ بَقِيَّةَ مُدَلِّسٌ فَكَاَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ بَعْضِ الضُّعَفَاءِ فَحَذَفَ اسْمَهُ ، دُفِعَ بِاَنَّ بَقِيَّةَ صَرَّحَ فِيهِ بِالتَّحْدِيثِ ، وَالْمُدَلِّسُ اِذَا صَرَّحَ بِالتَّحْدِيثِ وَكَانَ صَدُوقًا زَالَتْ تُهْمَةُ التَّدْلِيسِ ، وَبَقِيَّةُ مِنْ هٰذَا الْقَبِيلِ ﴿قَوْلُهُ وَالْاَثَرُ وَرَدَ فِي صَلَاةٍ مُطْلَقَةٍ﴾ اَمَّا الْوَارِدُ عَلَى وَاقِعَةِ الْحَالِ فَظَاهِرٌ .

وَاَمَّا نَحْوُ حَدِيثِ بَقِيَّةَ هٰذَا فَلِانْصِرَافِ الصَّلَاةِ مُطْلَقًا اِلَى ذَاتِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ .

وَهُوَ بِخِلَافِ الْقِيَاسِ فَيُقْتَصَرُ النَّقْضُ عَلَيْهَا .

وَالْمُرَادُ مَا اَصْلُهَا الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ ، فَاِنَّهُ لَوْ قَهْقَهَ فِيمَا يُصَلِّيهِ بِالْاِيمَاءِ لِعُذْرٍ اَوْ رَاكِبًا يُومِءُ بِالنَّفْلِ اَوْ الْفَرْضِ لِعُذْرٍ انْتَقَضَ ، وَكَذَا اَيْضًا لَا تَنْقُضُ قَهْقَهَةُ النَّائِمِ فِي الصَّلَاةِ وَلَا تُبْطِلُ الصَّلَاةَ .

وَقِيلَ تَنْقُضُ وَتُبْطِلُ .

وَعَنْ شَدَّادٍ: تَنْقُضُ وَلَا تُبْطِلُ الصَّلَاةَ وَقِيلَ عَكْسُهُ.

وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ[1]

متن کے یہ الفاظ: ''جو شخص ہنس پڑا ہو''

قہقہہ لگانے کے بارے میں یہ حدیث مرسل طور پر اور مسند طور پر روایت کی گئی ہے۔

علمِ حدیث کے ماہرین نے بھی مرسل طور پر اس کے مستند ہونے کا اعتراف کیا ہے' کیونکہ اس مرسل کا مدار شیخ ابوالعالیہ پر ہے' اگرچہ اُن کے علاوہ دیگر حضرات جیسے حسن بصری' ابراہیم نخعی اور دوسرے حضرات نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے' یہ بات شیخ عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیان کی ہے۔

اُنہوں نے اس روایت کو حماد بن زید' حفص بن سلیمان' حسن بصری' ابوالعالیہ' شریک' ابوہاشم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے یہ روایت ابراہیم نخعی کے حوالہ سے ابوالعالیہ سے منقول ہونے کے اعتبار سے بھی سن رکھی ہے۔ نیز اُنہوں نے زُہری کے بھتیجے کی تحریر کے حوالہ سے' زُہری کے حوالہ سے' سلیمان بن ارقم کے حوالہ سے اور حسن بصری سے یہ روایت سن رکھی ہے۔

اُن کا مطلب یہ ہے کہ حسن بصری نے اس روایت کو شیخ ابوالعالیہ سے نقل کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ نے اس روایت کو اپنی سند کے ساتھ حسن بصری کے حوالہ سے حضرت معبد بن ابومعبد خزاعی کے حوالہ سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ حضرت معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے' اسی دوران ایک نابینا شخص نماز میں شریک ہونے کے لیے آیا' وہ ایک گڑھے میں گر گیا تو کچھ لوگ قہقہہ لگا کر ہنس پڑے' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس نے بھی قہقہہ لگایا تھا وہ دوبارہ وضو کر کے نماز ادا کرے''۔

[1] کمال الدین ابن ہمام سیواسی' فتح القدیر شرح الہدایہ 80/1

ایک قول کے مطابق اس روایت کے راوی معبد صحابی نہیں ہیں' اس اعتبار سے یہ روایت بھی مرسل شمار ہوگی۔

تاہم یہ قول محلِ نظر ہے' کیونکہ معبد نامی جو صاحب صحابی نہیں ہیں وہ معبد بصری جُہنی ہیں' جن کے بارے میں حسن بصری نے یہ فرمایا ہے: معبد سے بچ کر رہنا' کیونکہ وہ خود گمراہ ہے اور دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔

(جبکہ مذکورہ روایت میں) معبد نامی جب صاحب کا ذکر ہے' یہ معبد خزاعی ہیں' جیسا کہ مسند ابوحنیفہ میں اس بات کی صراحت موجود ہے' ان کے صحابی ہونے کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے' شیخ ابن مندہ اور حافظ ابونعیم نے ان کا ذکر صحابہ کرام کے طبقہ میں کیا ہے۔

ان دونوں حضرات نے ان کے حوالہ سے ایک روایت بھی نقل کی ہے' جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے آ رہے تھے تو ان کا گزر سیّدہ اُم معبد کے خیمے کے پاس سے ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معبد کو بلایا جو کم سن تھے' آپ نے اُن سے فرمایا: اس بکری کو لے کر آؤ!''۔ (الحدیث)

اگر اس قول کو تسلیم کر بھی لیا جائے تو بھی جب کوئی مرسل روایت مستند طور پر منقول ہو تو ہمارے نزدیک وہ حجت شمار ہوتی ہے' اس لیے اس روایت کی بنیاد پر قہقہہ لگانے کی وجہ سے وضوٹوٹنے کا فتویٰ دینا ہمارے لیے ضروری ہے۔

شیخ ابوالعالیہ کا نام رفیع ہے اور یہ ثقہ تابعین میں سے ہیں۔

جہاں تک اس روایت کے مستند ہونے کا تعلق ہے تو یہ کئی صحابہ کرام سے منقول ہے' جن میں حضرت ابوموسیٰ اشعری' حضرت ابوہریرہ' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت انس' حضرت جابر اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

ان میں سب سے زیادہ غریب سند اُس روایت کی ہے جو حضرت انس سے منقول ہے' جسے شیخ ابوالقاسم حمزہ بن یوسف نے تاریخ جرجان میں نقل کیا ہے' وہ اپنی سند کے ساتھ فرماتے ہیں:

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص نماز کے دوران قہقہہ لگا کر ہنس پڑے' اُس پر وضو کر کے (دوبارہ) نماز ادا کرنا لازم ہے''۔

اس بارے میں منقول سب سے مستند روایت وہ ہے جسے شیخ ابن عدی نے الکامل میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتا ہے: جو شخص نماز میں قہقہہ لگا کر ہنس پڑے وہ دوبارہ وضو کر کے نماز ادا کرے''۔

اس روایت پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ اس کا ایک راوی بقیہ تدلیس کرتا ہے' یعنی اُس نے اس روایت کو کسی ضعیف راوی سے سنا' لیکن آگے نقل کرتے ہوئے اُس ضعیف راوی کا نام حذف کر دیا۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ بقیہ نے اس روایت کی سند میں اس بات کی صراحت کی ہے کہ میرے استاد نے ہی مجھے یہ حدیث سنائی ہے (جس کا میں نے ذکر کیا ہے اور اصول یہ ہے کہ) تدلیس کرنے والا راوی جب لفظ تحدیث کی صراحت کر دے تو وہ صدوق شمار ہوتا ہے اور اُس پر سے تدلیس کا الزام زائل ہو جاتا ہے اور بقیہ بھی اسی قسم سے تعلق رکھتا ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''یہ روایت مطلق طور پر نماز کے بارے میں منقول ہے'' اس سے مراد یا تو یہ ہے کہ کسی واقعہ کے بیان کے بارے میں یہ منقول ہے اور یہ مفہوم واضح ہے' یا پھر یہ بقیہ کی نقل کردہ روایت کی مانند ہوگی' اس صورت میں مطلق نماز سے مراد وہ نماز ہوگی جو رکوع اور سجدے والی ہو اور کیونکہ یہ قیاس کے خلاف ہے' اس لیے وضو ٹوٹنے کا حکم صرف اُسی نماز کے ساتھ مخصوص ہوگا (جو رکوع اور سجدے والی ہوتی ہے)۔

متن کے یہ الفاظ جس کی اصل رکوع اور سجدے ہوں' اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی نماز کے دوران قہقہہ لگاتا ہے جسے وہ کسی عذر کی وجہ سے اشارہ کے ذریعہ ادا کر رہا ہو' یا کوئی شخص سواری پر اشارہ کے ذریعہ نوافل ادا کر رہا ہو' یا کسی عذر کے ساتھ فرض نماز ادا کر رہا ہو تو ایسے شخص کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ البتہ اگر کوئی شخص نماز کے دوران سو جائے اور پھر قہقہہ لگائے تو اُس کی نماز نہیں ٹوٹے گی اور وضو بھی نہیں ٹوٹے گا۔ ایک قول کے مطابق ایسے شخص کا وضو بھی ٹوٹ جائے گا اور نماز بھی ٹوٹ جائے گی۔

شداد سے یہ روایت منقول ہے کہ ایسے شخص کا وضو ٹوٹ جائے گا لیکن نماز نہیں ٹوٹے گی۔ جبکہ ایک قول اس کے برعکس منقول ہے۔ تاہم پہلی رائے درست ہے۔

591- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْمَلِيحِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّىْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَجَآءَ رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَتَرَدّٰى فِىْ حُفْرَةٍ كَانَتْ فِى الْمَسْجِدِ فَضَحِكَ نَاسٌ مِّنْ خَلْفِهٖ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُّعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ .

الْحَسَنُ بْنُ دِيْنَارٍ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ . وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ الْبَصْرِىُّ - وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ - عَنْ سَلَّامِ بْنِ اَبِىْ مُطِيْعٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ .

☆☆ ابوالملیح اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے' اسی دوران ایک نابینا شخص آیا جو گڑھے میں گر گیا' یعنی جو کنواں مسجد میں موجود تھا' تو نبی کریم ﷺ کے پیچھے موجود بعض لوگ ہنس پڑے' تو نبی کریم ﷺ نے ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

اس حدیث کا راوی حسن بن دینار' متروک الحدیث ہے۔

اس روایت کو عبدالرحمٰن بن عمرو نے بھی نقل کیا ہے' یہ راوی بھی متروک الحدیث ہے' انہوں نے اس روایت کو سلام نامی راوی کے حوالے سے' قتادہ کے حوالے سے' ابوالعالیہ کے حوالے سے' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۵۹۱- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۴۷۰): اخبرنا ابو بكر بن الحارث الفقيه' انا ابو احمد بن حيان الاصبهاني' نا احمد بن محمد بن الحسن' نا ابن ابي شيبة' نا محمد بن الحارث الحراني' به- فيه ايضا عنعنة ابن اسحاق' و(الحسن بن دينار) وهو متهم- وانظر: الحديث السابق' ومراجع نصب الراية (۱/ ۴۹-۵۰)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد اللہ بن سلیمان حضرمی المعروف بالمطین کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سوالات سہمی۔

○ محمد بن حارث او ابن ابوحارث لیثی بزاز حرانی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 244ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۵۲/۲)(۱۲۱)۔

592- حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الدَّانَاجُ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ اَبُو الْاَحْوَصِ الْاَثْرَمُ .وَحَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْاَنْطَاكِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الطَّرَسُوسِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ اَبِيْ مُطِيعٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَعْمَى تَرَدّٰى فِيْ بِئْرٍ فَضَحِكَ نَاسٌ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُعِيدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ .وَقَالَ اَبُوْ اُمَيَّةَ عَنْ اَنَسٍ وَاَبِي الْعَالِيَةِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَدَخَلَ اَعْمَى الْمَسْجِدَ فَتَرَدّٰى فِيْ بِئْرٍ فَضَحِكَ النَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) .وَقَالَ ابْنُ مَخْلَدٍ عَنْ اَنَسٍ وَاَبِي الْعَالِيَةِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَبِئْرٌ وَسَطَ الْمَسْجِدِ فَجَاءَ اَعْمَى فَوَقَعَ فِيْهَا فَضَحِكَ نَاسٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُعِيدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ .

قَالَ اَبُوْ اُمَيَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ .قَالَ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ لَمْ يَرْوِهِ عَنْ سَلَّامٍ غَيْرُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ وَهُوَ مَتْرُوْكٌ يَضَعُ الْاَحَادِيْثَ . وَرَوَاهُ دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ - وَهُوَ مَتْرُوْكٌ يَضَعُ الْاَحَادِيْثَ - عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ خُوطٍ - وَهُوَ ضَعِيْفٌ اَيْضًا - عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نابینا شخص کنویں میں گر گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (نماز ادا کرنے والے) کچھ لوگ ہنس پڑے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

ابواُمیہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' اسی دوران ایک نابینا شخص مسجد میں داخل ہوا' وہ ایک کنویں میں گر گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کچھ لوگ ہنس پڑے۔

ابن مخلد نامی راوی نے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اور ابوالعالیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو

۵۹۲- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۱۳٤) من طريق الدارقطني' به بهذا الاسناد' قال ابن الجوزي في العلل (۱/ ۳۷۲): (رواه سلام بن ابي مطيع' فقال فيه: عن قتادة عن انس- وقال مرة: عن انس وابي العالية ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي باصحابه...... فذكر الحديث)- وانظر: نصب الراية (۱/ ٤۸)-

نماز پڑھا رہے تھے مسجد کے درمیان میں ایک کنواں تھا' ایک نابینا شخص آیا' وہ اُس میں گر گیا' تو نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کچھ لوگ نماز پڑھ رہے تھے تو وہ ہنس پڑے' نبی اکرم ﷺ نے ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور نماز پڑھنے کا حکم دایا۔

ابواُمیہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے۔

شیخ ابوالحسن فرماتے ہیں: اس روایت کو سلام نامی راوی سے عبدالرحمٰن نامی راوی نے نقل کیا ہے' یہ شخص متروک ہے جو احادیث وضع کرتا ہے۔

اس روایت کو داؤد بن محبر نے نقل کیا ہے' یہ شخص بھی متروک ہے' جو احادیث وضع کرتا ہے' اُس نے اس روایت کو ایوب کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو ضعیف ہے' انہوں نے قتادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبداللہ بن زیاد ابوجعفر حداد یقول خطیب: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴/۲۱۷) (۱۹۱۱)۔

○ علی بن محمد بن عبید بن عبداللہ بن حسا ابوحسن بزاز، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 330ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲/۷۳) (۶۴۸۰)۔

○ محمد بن نصر بن سلیمان ابوالاحوص اثرم مخرمی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 273ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۳۱۳) (۱۴۱۳)۔

○ محمد بن علی بن حمزۃ بن صالح ابوبکر انطا کی ابوہریرۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 323ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۷۷) (۱۰۵۱)۔

○ محمد بن ابراہیم بن مسلم خزاعی ابوامیہ طرسوسی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 273ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۲۰) (۵۷۳۶)۔

○ عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴/۳۰۵) (۴۹۳۳)۔

○ سلام بن ابومطیع ابوسعید خزاعی ولاھم بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 164ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۲۶)(۲۷۲۶)۔

593- حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ خُوطٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي بِنَا فَجَآءَ رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَوَطِءَ فِيْ خَبَالٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَصُرِعَ فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ ۔وَالصَّوَابُ مِنْ ذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ رَوَاهُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ مُرْسَلًا.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے' اسی دوران ایک نابینا شخص آیا' وہ ایک گڑھے میں گر گیا اور چلّانے لگا' بعض لوگ ہنس پڑے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

اس بارے میں اُس شخص کا بیان درست ہے' جس نے اُسے قتادہ کے حوالے سے' ابوالعالیہ کے حوالے سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن محمد بن مروان بن ہشام ابواسحاق المعروف بالعتیق، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 263ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۵۲/۶)(۳۱۸۹)۔

○ داؤد بن محبر ابن قحذم ثقفی بکراوی ابوسلیمان بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 206ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۴/۱)(۳۸)۔

○ ایوب بن خوط صبری ابوامیۃ :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

۵۹۳- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۳۸٦/۱) من طريق الدارقطني به- في اسناده داؤد بن المحبر تقدم الكلام عليه' قال الزيلعي في نصب الراية (۱/ ۴۸-۴۹): (وله طريق آخر رواه ابو القاسم حمزه بن يوسف السهمي في (تاريخ جرجان)' فقال: حدثنا الامام ابو بكر احمد بن ابراهيم الاسماعيلي' حدثني ابو عمرو محمد بن عمرو بن شهاب بن طارق الاصبهاني' ثنا ابو جعفر احمد بن فورك' ثنا عبيد الله بن احمد الاشعري' ثنا عمار بن يزيد البصري' ثنا موسى ابن هلال' ثنا انس بن مالك قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (من قهقه في الصلوة قهقهة شديدة' فعليه الوضوء والصلوة)- اه- وسياتي لهذا الحديث مرسلاً' وهو الصواب' وسياتي مرفوعا من طريق اخرى عن انس رقم (٦٠٢)-

پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۸۹)(۲۹۶)۔

594- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِى الرَّبِيعِ الْجُرْجَانِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ اَنَّ اَعْمَى تَرَدَّى فِىْ بِئْرٍ وَّالنَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّىْ بِاَصْحَابِهٖ فَضَحِكَ بَعْضُ مَنْ كَانَ يُصَلِّىْ مَعَ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَمَرَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ مِنْهُمْ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ.

☆☆ ابوالعالیہ یہ بیان کرتے ہیں: ایک نابینا شخص کنویں میں گر گیا' نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے' نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھنے والوں میں سے بعض افراد اس بات پر ہنس پڑے' تو نبی اکرم ﷺ نے ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن یحییٰ بن جعد عبدی ابوعلی بن ابوربیع جرجانی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 263ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ

۵۹۴- اخرجه عبد الرزاق (۲/۳۷٦) رقم (۳۷٦۱) ومن طريقه المصنف هنا- قال الزيلعي في نصب الراية (۱/۵۰-۵۱): (اما مرسل ابي العالية فله وجهان:

احدهما: روايته عن نفسه مرسلا' وهو الصحيح - جاء ذلك من جهة قتادة' وحفصة بنت سيرين' وابي هاشم الزماني' فاما حديث ابي قتادة فمن رواية معمر' وابي عوانة' وسعيد بن ابي عروبة' وسعيد بن بشير' فحديث معمر رواه عنه عبد الرزاق في (مصنفه) عن قتادة عن ابي العالية الرياحي ان اعمى تردى في بئر' والنبي صلى الله عليه وسلم يصلي باصحابه' فضحك بعض من كان يصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم ' فامر النبي صلى الله عليه وسلم من كان ضحك منهم ان يعيد الوضوء' ويعيد الصلوة- واخرجه الدارقطني من طريق عبد الرزاق بسنده- وعبد الرزاق فمن فوقه من رجال الصحيحين- وبقية الروايات عن قتادة اخرجها الدارقطني ايضاً- واما حديث حفصة' فمن جهة خالد الحذاء' وايوب السختياني' وهشام بن حسان' ومطر الوراق' وحفص بن سليمان' اخرجها كلها الدارقطني - واما حديث ابي هاشم الزماني فمن جهة شريك ومنصور' اخرجهما الدارقطني - واخرجه ابن ابي شيبة من جهة شريك فقط- وابو داؤد رواه في مراسيله)-

الوجه الثاني: روايته مرسلا عن غيره' رواه الدارقطني من جهة خالد بن عبد الله الواسطي عن هشام بن حسان عن حفصة ابي العالية عن رجل من الانصار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي' فمر رجل في بصره سوء' فتردى في بئر' فضحك طوائف من القوم' فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان ضحك ان يعيد الوضوء والصلوة- قال الدارقطني: (هكذا رواه خالد' ولم يسم الرجل' ولا ذكر انه صحبة ام لا ! ولم يصنع خالد شيئاً- وقد خالفه خمسة اثبات ثقات حفاظ' وقولهم اولى بالصواب)- انتهى- وللقائل ان يقول: زيادة خالد - هذا الرجل الانصاري - زيادة عدل لا يعارضها نقض من نقضها' ثم اسند الدارقطني عن عاصم' قال: قال ابن سيرين: لا تاخذوا بمراسيل الحسن' ولا ابي العالية' وما حدثتموني فلا تحدثوني عن رجلين من اهل البصرة: عن ابي العالية' والحسن ؛ فانهما كانا لا يباليان عمن اخذا حديثهما' واسند عن ابن عون' قال: قال محمد بن سيرين: اربعة يصدقون من حدثهم' فلا يبالون ممن يسمعون: الحسن' وابو العالية' وحميد بن هلال' ولم يذكر الرابع' وذكره غيره' فسماه: (انس بن سيرين)- اه-

ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۷۲/۱)(۳۲۵)۔

595- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّي بِاَصْحَابِهٖ فَجَآءَ ضَرِيْرٌ فَتَرَدّٰى فِيْ بِئْرٍ فَضَحِكَ الْقَوْمُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الَّذِيْنَ ضَحِكُوْا اَنْ يُعِيْدُوا الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ.

☆☆ ابوالعالیہ یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے' اسی دوران ایک شخص کنویں میں گر گیا' حاضرین میں سے کچھ لوگ ہنس پڑے' نبی اکرم ﷺ نے ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن محمد بن بشر ابوعمرو بغدادی سقطی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 356ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۸۱/۱۶) (۶۴)، ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۰۴/۱۱)۔

○ بشر بن آدم ابوعبداللہ ضریر :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵۶،۵۵/۷)(۳۵۱۵)۔

696- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهٗ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوالعالیہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن احمد بن عبداللہ بن یزید ابوعمرو الدقاق المعروف با بن سماک، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۰۲/۱۱)(۶۰۹۲)۔

○ سعید بن ابوعروبۃ مہران الیشکری (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابونضر بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۲/۱)(۲۲۶)۔

597– وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ - يَعْنِىْ ابْنَ اِسْحَاقَ - الْحَرْبِىُّ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوالعالیہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

598– حَدَّثَنَا عُثْمَانُ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ مِثْلَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوالعالیہ سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن عبدالعزیز بن الوزیر جروی ابوعلی مصری،: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۶۷)(۲۸۷)۔

599– حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ سَلْمٍ - يَعْنِىْ ابْنَ اَبِى الذَّيَّالِ - عَنْ قَتَادَةَ قَالَ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ . وَهٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ عَنْ قَتَادَةَ اتَّفَقَ عَلَيْهِ مَعْمَرٌ وَّاَبُوْ عَوَانَةَ وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوبَةَ وَسَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ فَرَوَوْهُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ وَتَابَعَهُمْ عَلَيْهِ سَلْمُ بْنُ اَبِى الذَّيَّالِ عَنْ قَتَادَةَ فَاَرْسَلَهُ فَهٰؤُلَاءِ خَمْسَةُ ثِقَاتٍ رَوَوْهُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ مُرْسَلاً وَّاَيُّوْبُ بْنُ خُوطٍ وَّدَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ دِيْنَارٍ كُلُّهُمْ مَتْرُوْكُوْنَ وَلَيْسَ فِيْهِمْ مَنْ يَّجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِرِوَايَتِهِ لَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مُخَالِفٌ فَكَيْفَ وَقَدْ خَالَفَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ خَمْسَةَ ثِقَاتٍ مِّنْ اَصْحَابِ قَتَادَةَ وَاَمَّا حَدِيْثُ الْحَسَنِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِى الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ فَهُوَ بَعِيْدٌ مِّنَ الصَّوَابِ اَيْضًا وَلَانَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَهُ عَلَيْهِ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الْكَرِيْمِ اَبُوْ اُمَيَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدُ الْكَرِيْمِ مَتْرُوْكٌ وَّالرَّاوِى لَهُ عَنْهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْحُصَيْنِ - وَهُوَ ضَعِيْفٌ اَيْضًا - وَقَدْ رَوَاهُ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَكِّىُّ الْمَعْرُوْفُ بِسَنْدَلٍ - وَهُوَ ضَعِيْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ - عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِىِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ .

☆☆ یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلم بن ابوذیال عجلان بصری،: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل

احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۳/۱)(۳۳۲)۔

600-فَحَدَّثَنَا بِهِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْاَنْطَاكِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا قَهْقَهَ اَعَادَ الْوُضُوْءَ وَاَعَادَ الصَّلَاةَ ۔ وَاَمَّا حَدِيْثُ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول کرتے ہیں: جب کوئی شخص (نماز کے دوران) قہقہہ لگا لے تو وہ دوبارہ وضو کرے اور دوبارہ نماز ادا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن حصین بن ترجمان ابوسہل مروزی الاصل،: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۶۲/۴)(۵۱۰۰)۔

601-فَحَدَّثَنَا بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّرْخُمِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ مَنْ ضَحِكَ فِى الصَّلَاةِ قَرْقَرَةً فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ ۔

۶۰۰-اخرجه الخطيب في تاريخه (۳۷۹/۹): انبانا ابو سعيد الحسن بن محمد بن حسنويه' حدثنا القاضي ابو بكر محمد بن عمر الجعابي' حدثنا عبد الله بن احمد بن حسن' حدثنا علي بن حجر' حدثنا عبد العزيز بن الحصين' به- ومن طريق الخطيب اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱۴۰/۱) رقم (۲۳۱)' وفي العلل (۳۶۸/۱) رقم (۳۶۸)' ورواه ابن عدي في الكامل (۱۰۲۷/۳)' ومن طريقه البيهقي في الخلافيات (۳۷۹/۱- ۳۸۰) من طريق عبد العزيز عن عبد الكريم' به' ايضاً- قال ابن عدي: (والبلاء في هذا الاسناد من عبد العزيز و عبد الكريم' وهما ضعيفان)- اه- قال ابن الجوزي في العلل: (وهذا لا يصح' وفيه علل: احداهن: ان الحسن لم يسمع من ابي هريرة- والثانية: عبدالكريم: فقد رماه ايوب السختياني بالكذب- وقال احمد ويحيى: ليس بشيء- وقال السعدي: غير ثقة- وقال الدارقطني: متروك- والثالثة: عبد العزيز قال يحيى: ليس بشيء فلساً- وقال مسلم بن الحجاج: ذاهب الحديث- وقال النسائي: متروك الحديث)- اه- وانظر-ايضاً-: نصب الراية (۴۸/۱)-

۶۰۱-اخرجه ابن عدي في الكامل (۷۶۲/۵)' قال: حدثنا زيد بن عبد الله بن زيد' قال: حدثنا كثير بن عبيد' قال: حدثنا بقية عن محمد الخزاعي عن الحسن عن عمران بن حصين: ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لرجل ضحك: (اعد وضوءك) - ومن طريقه اخرجه ابن الجوزي في العلل (۳۷۰/۱) رقم (۶۱۶)' وفي التحقيق (۱۴۱/۱) رقم (۲۳۳)' واخرجه ايضا البيهقي في الخلافيات (۳۷۹/۱)' وابن الجوزي في العلل (۳۷۰/۱- ۳۷۱) رقم (۶۱۷)- وفي طريق المصنف عمر بن قيس' المعروف به (سندل): ضعيف' تقدمت ترجمته- قال الزيلعي في نصب الراية (۴۹/۱): واخرجه البيهقي عن عبد الرحمن بن سلام عن عمر بن قيس' به- ولابن عدي فيه طريق آخر' اخرجه عن بقية عن محمد الخزاعي عن الحسن عن عمران بن الحصين ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لرجل ضحك في الصلوة: (اعد وضوءك)- انتهى- قال: ومحمد الخزاعي من مجهولي مشايخ بقية- قال: ويروى عن محمد بن راشد عن الحسن' وابن راشد مجهول - انتهى-

وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ اِذَا قَهْقَهَ الرَّجُلُ اَعَادَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلاَةَ .وَحَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ شَيْخٌ لاَهْلِ الْمِصِّيصَةِ يُقَالُ لَهٗ سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِىُّ - وَكَانَ ضَعِيْفًا سَيِّءَ الْحَالِ فِى الْحَدِيْثِ - حَدَّثَ بِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِذٰلِكَ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص نماز کے دوران قہقہہ لگا کر ہنسے تو وہ دوبارہ وضو کرے اور نماز ادا کرے۔

حسن نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' جو شخص قہقہہ لگائے گا' وہ دوبارہ وضو کرے گا اور نماز ادا کرے گا۔

اس حدیث کو سفیان نامی راوی نے نقل کیا ہے' جو ضعیف ہے اور علم حدیث میں اُن کی حالت بہت بُری ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن العلاء بن ضحاک بن مہاجر بن عبد الرحمٰن زبیدی حمصی : ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۰)(۲۵۲)

○ عمرو بن عبید بن باب تمیمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابوعثمان بصری معتزلی: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۷۴)(۶۳۰)۔

○ عمران بن حصین بن عبید بن خلف بن عبدنہم بن حذیفۃ: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: اسد الغابۃ (۴/۲۶۹)(۴۰۴۸)۔

602-حَدَّثَنَا بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الصُّوفِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّاَحْسَنُ حَالاَتِ سُفْيَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنْ يَّكُوْنَ وَهِمَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلَى ابْنِ وَهْبٍ اِنْ لَمْ يَكُنْ تَعَمَّدَ ذٰلِكَ فِىْ قَوْلِهٖ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ .فَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْهُمْ خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ الْمُهَلَّبِىُّ وَمَوْهَبُ بْنُ يَزِيْدَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

٦٠٢-اخرجه البيهقي في الخلافيات (١/ ٣٨٢) من طريق الدارقطني به كاملاً' واخرجه -ايضاً- في الخلافيات (٣٨١/١)' وابن الجوزي في التحقيق (١٤١/١) رقم (٢٣٢)' وفي العلل (١/ ٣٧٠) رقم (٦١٥) من طريق ابن عدي' قال: حدثنا احمد بن الحسن الصوفي' قال: نا سفيان بن محمد الفزاري' به- قال ابن الجوزي في العلل: (هذا لا يصح' وفيه ابو معاذ' واسمه: سليمان بن ارقم- قال احمد بن حنبل: ليس بشيء ؛ لا يروى عنه- وقال يحيى لا يساوي فلسا- وقال النسائي وابو داؤد والدارقطني: متروك والثاني سفيان بن محمد: قال ابن عدي: كان يسرق الاحاديث' ويسوي الاسانيد' وفي حديثه موضوعات' والبلاء في هذا الحديث منه)-اه- قلت: وسليمان بن ارقم تقدمت ترجمته' وسفيان: انظر ترجمته في: الميزان (٢/ ١٦٨)-

وَهْبٍ وَّغَيْرُهُمْ لَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ فِي الْاِسْنَادِ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَلَا ذَكَرَ فِيْهِ بَيْنَ الزُّهْرِيِّ وَالْحَسَنِ سُلَيْمَانَ بْنَ اَرْقَمَ وَاِنْ كَانَ ابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ وَابْنُ اَبِيْ عَتِيْقٍ قَدْ رَوَيَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَهٰذِهِ اَقَاوِيْلُ اَرْبَعَةٌ عَنِ الْحَسَنِ بَاطِلَةٌ كُلُّهَا لِاَنَّ الْحَسَنَ اِنَّمَا سَمِعَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حسن بن عبدالجبار بن راشد ابوعبداللہ صوفی: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۸۲/۴)(۱۷۱۹)۔

○ سفیان بن محمد بن سفیان مصیصی: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۸۵/۹)(۴۷۶۶)۔

○ خالد بن خداش: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۱۲/۱)(۲۲)۔

○ موہب بن یزید بن موہب رملی ابوسعید: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۴۱۵/۸)۔

○ سلیمان بن ارقم بصری ابومعاذ، ضعیف: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۱/۱)(۴۰۹)۔

○ حفص بن سلیمان منقری، تمیمی بصری: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۸۶/۱)(۴۴۳)۔

○ حفصۃ بنت سیرین ام ہذیل انصاریۃ بصریۃ: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۹۴/۲)(۷)۔

603- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّيْ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فِيْ بَصَرِهِ ضُرٌّ اَوْ قَالَ اَعْمَى فَوَقَعَ فِيْ بِئْرٍ فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَاَمَرَ مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ فَذَكَرْتُهُ لِحَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ فَقَالَ اَنَا حَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ عَنْ حَفْصَةَ فَهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ مُرْسَلًا .

☆☆ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے' اسی دوران ایک شخص آیا

جس کی نظر کمزوری تھی (راوی کو شک ہے) کہ وہ نابینا تھا' وہ کنویں میں گر گیا' بعض لوگ ہنس پڑے' نبی اکرم ﷺ نے ہنسنے والوں کو دوبارہ نماز پڑھنے اور وضو کرنے کا حکم دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ حفص بن سلمان سے کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے یہ روایت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو حفصہ (بنت سیرین) کے حوالے سے سنائی تھی' اور درست یہ ہے' یہ روایت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے "مرسل" روایت کے طور پر منقول ہے۔

604- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ هٰذَا الْحَدِيْثُ يَدُوْرُ عَلٰى اَبِي الْعَالِيَةِ فَقُلْتُ قَدْ رَوَاهُ الْحَسَنُ

٦٠٣-اخرجه البيهقي في الخلافيات (١/٣٧٣)' وابن الجوزي في التحقيق (١/١٤٣) رقم (٢٢٨) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد-قال الزيلعي في نصب الراية (١/٥٢-٥٣): (و علته رواية ابن اخي ابن شهاب الزهري عن عمه' قال: حدثني سليمان بن ارقم عن الحسن ان النبي صلى الله عليه وسلم امر من ضحك في الصلوة ان يعيد الوضوء والصلوة' اخرجها الدارقطني' وكذلك رواه الشافعي في (مسنده): اخبرنا الثقة- (يعني: يحيى بن حسان)- عن معمر عن ابن شهاب عن سليمان بن ارقم عن الحسن عن النبي صلى الله عليه وسلم' قال الشافعي: (ولهذا لا يقبل): لانه مرسل' قال ابن دقيق العيد: واذا آل الامر الى توسط سليمان بن ارقم بين ابن شهاب' والحسن' وهو عندهم متروك تعلل- انتهى- ورواه محمد بن الحسن في (كتاب الآثار): اخبرنا ابو حنيفة' ثنا منصور بن زاذان عن الحسن البصري...... فذكره- واسند ابن عدي في (الكامل) عن علي بن المديني' قال: قال لي عبد الرحمن بن مهدي- وكان اعلم الناس بحديث القهقهة-: انه كله يدور على ابي العالية' فقلت له: ان الحسن يرويه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا' فقال عبد الرحمن: حدثنا حماد بن زيد عن حفص بن سليمان' قال: انا حدثت به الحسن عن حفصة عن ابي العالية' قلت له: فقد رواه ابراهيم عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا' فقال عبد الرحمن: حدثنا شريك عن ابي هاشم' قال: انا حدثت به ابراهيم عن ابي العالية' قلت له: فقد رواه الزهري عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا' فقال عبد الرحمن: قرات هذا الحديث في (كتاب ابن اخي الزهري) عن الزهري عن سليمان بن ارقم عن الحسن - انتهى- وقال البيهقي في (سننه): قال الامام احمد: ولو كان عند الزهري' او الحسن فيه حديث صحيح لما استجاز القول بخلافه- وقد صح عن قتادة عن الحسن انه كان لا يرى من الضحك في الصلوة وضوءا- وعن شعيب بن ابي حمزة' وغيره عن الزهري انه قال: من الضحك في الصلوة تعاد الصلوة ولا يعاد الوضوء- قال البيهقي: وقد روي هذا الحديث باسانيد موصولة' الا انها ضعيفة' وقد بينت احاديثها في (الخلافيات)- انتهى- وقال ابن عدي في (الكامل): وقد روى هذا الحديث الحسن البصري' وقتادة' وابراهيم النخعي' والزهري مرسلا - وقد اختلف على كل واحد منهم موصولا ومرسلا- ومدار الكل يرجع الى ابي العالية والحديث له' وبه يعرف؛ ومن اجله تكلم الناس فيه' ولكن سائر احاديثه مستقيمة صالحة- انتهى- وقال الحاكم في (كتاب مناقب الشافعي): قال الشافعي: اخبار ابي العالية الرياحي رياح- قال: وهو انما اراد بذلك حديث القهقهة فقط؛ فانه يرويه مرة عن محمد بن سيرين' ومرة عن حفصة بنت سيرين' ومرة يرسله' فيقول: عن رجل- وابو العالية- واسمه: (رفيع)- من ثقات التابعين' المجمع على عدالتهم- انتهى- وقال البيهقي في (كتاب المعرفة): وقول الشافعي: اخبار الرياحي رياح' يريد به ما يرسله' فاما ما يوصله فهو فيه حجة- انتهى- وقال ابن عدي في (الكامل) في ترجمة الحسن بن زياد: بعد ان نقل عن ابن معين انه قال فيه: كذوب ليس بشيء' ونقل عن آخرين انهم رموه بحب الشباب' وله حكايات تدل على ذلك' ثم اسند الى الشافعي انه ناظر الحسن بن زياد يوما' فقال له: ما تقول في رجل قذف محصنا في الصلوة؟ قال: تبطل صلاته' قال: فوضوءه؟ قال: وضوءه على حاله' قال: فلو ضحك في الصلوة؟ قال: تبطل صلاته ووضوءه' فقال الشافعي: فيكون الضحك في الصلوة اسوا حالا من قذف المحصن؛ فافحمه- انتهى- اه-

٦٠٤-اخرجه البيهقي في الخلافيات (١/٣٩٣-٣٩٤)' وفي المعرفة (١/٢٤٤-٢٤٥) رقم (٣٢١)' وابن الجوزي في التحقيق (١/١٤٨) من طريق الدارقطني' به- وانظر الحديث السابق (٦٠٣)-

مُرْسَلاً فَقَالَ حَدَّثَنِیْ حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَیْمَانَ الْمِنْقَرِیِّ قَالَ اَنَا حَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ فَقُلْتُ قَدْ رَوَاهُ اِبْرَاهِیْمُ مُرْسَلاً فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِیْ شَرِیْكٌ عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ قَالَ اَنَا حَدَّثْتُ بِهٖ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ فَقُلْتُ قَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِیُّ مُرْسَلاً فَقَالَ قَرَاْتُهٗ فِیْ كِتَابِ ابْنِ اَخِی الزُّهْرِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ الْحَسَنِ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن صالح بن عبدالرحمٰن ابوعلی صفار نحوی صاحب مبرد: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۰۲/۶) (۳۳۴۴)۔

○ اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید بن درھم ابواسحاق ازدی۔ قال خطیب فی تاریخہ (۲۸۴/۶): کان اسماعیل فاضلا عالما متقنا فقیھا علی مذھب مالک بن انس، شرح مذھبہ والخصہ واحتج لہ، وصنف المسند وکتبا عدۃ فی علوم القرآن) اھ۔

○ علی بن عبداللہ بن جعفر بن نجیح سعدی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابوحسن ابن مدینی بصری،: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹/۲) (۳۶۸)۔

605- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِی ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ مَنْ ضَحِكَ فِی الصَّلَاةِ اَنْ یُعِیْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ.

☆☆ حسن بن ابوالحسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز کے دوران ہنسنے والوں کو یہ حکم دیا تھا: وہ دوبارہ نماز ادا کریں اور دوبارہ وضو کریں۔

606- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ الْبَرِیْعِیُّ بِالْمِصِّیْصَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِیُّ قَالَ قَرَاْتُ فِیْ صَحِیْفَةٍ عِنْدَ اٰلِ اَبِیْ عَتِیْقٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ بَیْنَا النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) یُصَلِّیْ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَوَقَعَ فِیْ بِئْرٍ فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ اَنْ یُعِیْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ.

۶۰۵-اخرجه البیهقی فی الخلافیات (۳۹۰/۱) من طریق الدارقطنی بهذا الاسناد- وفی اسناده سلیمان بن ارقم متروك الحدیث: كما تقدم مراراً- وانظر: الحدیث (۶۰۳)-

۶۰۶-فی اسناده (محمد بن عمر الواقدی) و(سلیمان بن ارقم) وكلاهما متروك وقد تقدمت ترجمتهما- وانظر: الحدیث (۶۰۳) (۶۰۵)-

☆☆ حسن بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے' اسی دوران ایک شخص آیا' کنویں میں گر گیا' بعض لوگ ہنس پڑے تو نبی اکرم ﷺ نے ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور دوبارہ نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔

607- وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً بِمُخَالَفَةِ مَا رَوَاهُ سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْهُ فَحَدَّثَنَا بِهِ اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنِي مَوْهَبُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّيْ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَوَقَعَ فِيْ حُفْرَةٍ فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَاَمَرَ مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ.

☆☆ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے' اسی دوران ایک شخص آیا اور کنویں میں گر گیا' بعض لوگ ہنس پڑے تو نبی اکرم ﷺ نے ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔

608- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّيْ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ مَنْ ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ.

☆☆ حسن بن ابوالحسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز کے دوران ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور دوبارہ نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔

609- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّيْ .مِثْلَ قَوْلِ مَوْهَبِ بْنِ يَزِيْدَ وَهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ .

☆☆ حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے' اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

610- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ لَا وُضُوْءَ فِي الْقَهْقَهَةِ وَالضَّحِكِ .فَلَوْ كَانَ مَا رَوَاهُ

۶۰۷- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۴۳) رقم (۲۲۸) من طريق الدارقطني به- وانظر: الحديث (۶۰۳)-

۶۰۸- احمد بن عبد الرحمٰن ولقب معروف بـ (بحشل): قال الحافظ في التقريب (۱/۱۹): (صدوق تغير باخرة) - اهـ- وترجمته في الميزان (۱/۲۵۳)- وانظر: الحديث السابق-

۶۰۹- انظر: رقم (۶۰۳)' (۶۰۶)' (۶۰۷)' (۶۰۸)-

۶۱۰- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۹۱)' قال: اخبرنا عبد الله عن ابي عبد الله عن ابي الوليد القرشي عن الوليد بن مسلم عن شعيب بن ابي حمزة وعبد الرحمن بن نمر انهما سمعا ابن شهاب يقول: (من الضحك يعيد الصلوٰة' ولا يعيد الوضوء)- وروى ايضًا قال: اخبرنا ابو عبد الله الحافظ' انا ابو بكر بن اسحاق الفقيه' انا عبد الله بن محمد' نا محمد بن يحيى' نا عبد الرزاق عن معمر' قال: سالت الزهري عن ذلك' فقال: ليس في الضحك وضوء- قال البيهقي: (لو كان الحديث صحيحًا عند الزهري لما استجاز ان يقول بخلافه)- اهـ- وقول الدارقطني: (وروى هذا الحديث ابو حنيفة عن منصور...... الخ) رواه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۸۸) قال: واخبرنا ابو عبد الرحمن السلمي' انا ابو الحسن علي بن عمر الحافظ' قال: ..... فذكر هذا الكلام بنصه-

الزُّهْرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَحِيْحًا عِنْدَ الزُّهْرِيِّ لَمَا اَفْتٰى بِخِلَافِهِ وَضِدِّهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَدْ كَتَبْنَاهُ قَبْلَ هٰذَا وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَبُوْ حَنِيفَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ مُرْسَلاً عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَوَهِمَ فِيهِ اَبُوْ حَنِيفَةَ عَلٰى مَنْصُوْرٍ وَّاِنَّمَا رَوَاهُ مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ مَعْبَدٍ وَّمَعْبَدٌ هٰذَا لَا صُحْبَةَ لَهُ وَيُقَالُ اِنَّهُ اَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ مِنَ التَّابِعِيْنَ حَدَّثَ بِهِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ غَيْلَانُ بْنُ جَامِعٍ وَّهُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ وَّهُمَا اَحْفَظُ مِنْ اَبِيْ حَنِيفَةَ لِلْاِسْنَادِ.

☆☆ زہری فرماتے ہیں: (نماز کے دوران) قہقہہ لگانے یا ہنسنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

زہری نے حسن کے حوالے سے جو نبی اکرم ﷺ سے جو نقل کیا ہے اگر وہ زہری کے نزدیک درست ہوتی تو وہ اس کے برخلاف اور اس کے متضاد فتویٰ نہ دیتے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

اسی طرح ہشام نامی راوی نے حسن کے حوالے سے اس روایت کو ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جسے ہم اس سے پہلے نقل کر چکے ہیں۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ معبد جوینی سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر منقول ہے' تاہم اس میں راوی کو وہم ہوا ہے' کیونکہ یہ روایت منصور کے حوالے سے محمد بن سیرین کے حوالے سے معبد سے منقول ہے۔ معبد نامی راوی یہ صحابی نہیں ہے' ایک قول کے مطابق یہ تابعین میں سے سب سے پہلے فرد تھے جنہوں نے تقدیر کے بارے میں بحث کرنے کا آغاز کیا تھا' یہی روایت دیگر اسناد میں بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن بشر بن مطر ابوبکر وراق، وھو اخو خطاب بن بشر: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۹۰/۲)(۴۸۱)۔

○ محمد بن صباح بن سفیان جرجرائی: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۷۱/۲)(۳۱۷)۔

○ منصور بن زاذان واسطی ابومغیرۃ ثقفی: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۷۵/۲)(۱۳۸۰)۔

○ معبد بن خالد جہنی، صحابی احد من حمل الویۃ جھینۃ یوم الفتح: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۶۱/۲)(۱۲۴۹)۔

○ غیلان بن جامع بن اشعث بکاری، ابوعبداللہ کوفی: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۶/۲)(۲۶)۔

611- فَاَمَّا حَدِيْثُ اَبِيْ حَنِيفَةَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ فَحَدَّثَنَا بِهِ اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَّآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ مَّنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَّعْبَدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ بَيْنَمَا هُوَ فِي الصَّلَاةِ اِذْ اَقْبَلَ اَعْمَى يُرِيْدُ الصَّلَاةَ فَوَقَعَ فِيْ زُبْيَةٍ فَاسْتَضْحَكَ الْقَوْمُ حَتّٰى قَهْقَهُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ قَهْقَهَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ.

☆☆ معبدُ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے ایک نابینا شخص آیا جو گڑھے میں گر گیا' تو کچھ لوگ ہنس پڑے یہاں تک کہ انہوں نے قہقہہ لگایا' جب آپ نے نماز ختم کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس نے بھی قہقہہ لگایا ہے' تو وہ وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کریں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر ابویعقوب فاری الفس (اور ایک قول کے مطابق:) الدارقطنی: اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر قاضی المدائن، : ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۸۳/۶) (۲۳۱۶)۔

○ مکی بن ابراہیم بن بشری تمیمی البلخی ابوسکن، : ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۷۳/۲) (۱۳۵۶)۔

612- وَاَمَّا حَدِيْثُ غَيْلَانَ بْنِ جَامِعٍ عَنْ مَّنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ بِمُخَالَفَةِ اَبِيْ حَنِيفَةَ عَنْهُ فَحَدَّثَنَا بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّهَيْرِيُّ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ الْوَاسِطِيِّ - وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ - عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ مَّعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي الْغَدَاةَ فَجَآءَ رَجُلٌ اَعْمَى وَقَرِيْبٌ مِّنْ مُّصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِئْرٌ عَلٰى رَاْسِهَا جُلَّةٌ فَجَآءَ الْاَعْمَى يَمْشِيْ حَتّٰى وَقَعَ فِيْهَا فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ

۶۱۱ اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۴۴) رقم (۲۲۹) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد- واخرجه البيهقي في الخلافيات (۲۸۲/۱)' وابن الجوزي في العلل المتناهية (۳۷۱/۱) رقم (۶۱۸) من طريق ابن عدي' قال: نا ابن صاعد' قال: حدثنا شعيب بن ايوب عن ابي يحيى الحماني عن ابي حنيفة عن منصور بن زاذان عن الحسن عن معبد عن النبي صلى الله عليه وسلم بينما هو في الصلوة: اذ اقبل اعمى يريد الصلوة' فوقع في بئر' فضحك بعض القوم حتى قهقه' فلما انصرف النبي صلى الله عليه وسلم قال: من كان منكم قهقه فليعد الوضوء والصلوة- قال ابن الجوزي: (قال ابن عدي: اخطا ابو حنيفة في اسناده لزيادة معبد' والاصل عن الحسن مرسلاً- وقال ابن صاعد: ويقال: ان الحسن سمع هذا الحديث من حفص بن سليمان المنقري عن حفصة بنت سيرين عن ابي العالية عن النبي صلى الله عليه وسلم)' وانظر- ايضا-: نصب الراية (۵۱/۱)-

۶۱۲ اخرجه البيهقي في الخلافيات (۲۸۱/۱) من طريق الدارقطني' به-

النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْدَ مَا قَضَى الصَّلَاةَ مَنْ ضَحِكَ مِنْكُمْ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ .

☆☆ معبد جہنی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے اسی دوران ایک نابینا شخص آیا' نبی اکرم ﷺ کی نماز کی جگہ کے قریب ایک کنواں تھا' جس پر ایک ٹوکرہ رکھا ہوا تھا' وہ نابینا شخص چلتا ہوا وہاں آیا اور گڑھے میں گر گیا' تو بعض لوگ ہنس پڑے' حالانکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے نماز ختم کرنے کے بعد فرمایا: تم میں سے جس نے قہقہہ لگایا ہے' وہ (دوبارہ) وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوبکر محمد بن عبداللہ بن جعفر زہیری: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الانساب (۱۸۲/۳)۔

○ یحییٰ بن یعلی بن حارث محاربی کوفی: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۶۰/۲) (۲۰۶)۔

613- وَاَمَّا حَدِيْثُ هُشَيْمٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ بِمُخَالَفَةِ رِوَايَةِ اَبِىْ حَنِيْفَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ وَعَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ وَخَالِدٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّىْ فَمَرَّ رَجُلٌ فِىْ بَصَرِهٖ سُوْءٌ عَلٰى بِئْرٍ عَلَيْهَا خَصَفَةٌ فَوَقَعَ فِيْهَا فَضَحِكَ مَنْ كَانَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ضَحِكَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ . لَفْظُ زِيَادِ بْنِ اَيُّوْبَ.

☆☆ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے' ایک شخص آیا جس کی نظر کمزور تھی' کنویں (گڑھے) کے پاس سے گزرا جس پر ٹوکرا پڑا ہوا تھا اور وہ گڑھے میں گر گیا' نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے والوں میں سے کچھ لوگ ہنس پڑے' نبی اکرم ﷺ نے نماز ختم کی اور ارشاد فرمایا: جو تم میں سے ہنسا ہے' وہ دوبارہ وضو کرے اور نماز ادا کرے۔

یہ الفاظ زیاد بن ایوب نامی راوی کے ہیں۔

614- وَحَدَّثَنَا بِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنِىْ يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ فَتَرَدّٰى فِيْهَا فَضَحِكَ نَاسٌ خَلْفَهٗ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهٗ وَهٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ وَقَوْلُ الْحَسَنِ

۶۱۳-اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۳۸۴-۳۸۵) من طريق الدارقطني به- وانظر: الحديث (۵۹۴)-

بْنِ عُمَارَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِى الْمَلِيحِ عَنْ اَبِيهِ خَطَأٌ قَبِيحٌ وَّقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَوُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ وَّحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ كَذٰلِكَ.

☆☆ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اصحاب رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے اس کے بعد حدیث حسب سابق بیان کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ شخص اس گڑھے میں گر گیا تو نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کچھ لوگ ہنس پڑے تو نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا اس کے بعد حدیث حسب سابق بیان کی ہے۔

یہ روایت مستند ہے جو خالد کے حوالے سے حفصہ کے حوالے سے ابوالعالیہ کے حوالے سے منقول ہے۔

حسن نامی محدث کا یہ کہنا ہے: یہ خالد کے حوالے سے ابوالملیح کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے منقول ہے یہ انتہائی صریح غلطی ہے۔ اسی روات کو بعض دیگر راویوں نے خالد کے حوالے سے حفصہ کے حوالے سے ابوالعالیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یوسف بن سعید بن مسلم مصیصی یہ ثقہ ہیں۔ یہ راویوں کے "گیارہویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال سنہ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۸۱/۲)(۴۳۵)۔

615- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اُمِّ الْهُذَيْلِ - وَهِىَ حَفْصَةُ - عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ فِى الصَّلَاةِ فَجَآءَ رَجُلٌ فِىْ بَصَرِهٖ سُوْءٌ فَوَقَعَ فِىْ بِئْرٍ فَضَحِكُوْا مِنْهُ فَاَمَرَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ.

☆☆ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے اسی دوران ایک شخص آیا اس کی نظر کمزور تھی وہ گڑھے میں گر گیا اُس پر لوگ ہنس پڑے تو نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا: جو لوگ ہنس پڑے ہیں وہ دوبارہ وضو کریں اور نماز ادا کریں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن محمد بن عمرو بن جراح ازدی، ابوالعباس غزی، : ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۴۸/۱)(۶۱۱)۔

616- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ وَقَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ بِهٰذَا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

617- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَّحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى وَابْنُ عَائِشَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ فَجَآءَ اَعْمٰى فَوَطِئَ عَلٰى خَصَفَةٍ عَلٰى رَاْسِ بِئْرٍ فَتَرَدّٰى فِى الْبِئْرِ فَضَحِكَ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْضَ مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ .وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ خَالِدٍ وَّاَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ .

☆☆ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے' اسی دوران ایک شخص آیا' اس نے اپنا پاؤں ٹوکرے پر رکھ دیا' جو کنویں کے سر پر رکھا ہوا تو وہ اس کنویں میں گر گیا' تو نبی اکرم ﷺ کے پیچھے لوگ ہنس پڑے' تو نبی اکرم ﷺ نے بعض ہنسنے والوں کو حکم دیا: وہ دوبارہ وضو کریں اور نماز ادا کریں۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

618- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ وَخَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ وَفِى الْقَوْمِ رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَوَقَعَ فِى الْبِئْرِ فَضَحِكَ طَوَائِفُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمَّا صَلّٰى اَمَرَ كُلَّ مَنْ كَانَ ضَحِكَ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ .وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ .

☆☆ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے' حاضرین میں ایک نابینا شخص تھا' جو کنویں میں گر گیا تو اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ ہنس پڑے تو نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی اور ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن سعید بن جریر نسائی نزیل نیشاپور یہ ''صدوق'' ہیں۔ صاحب حدیث یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی'

(۲/۳۷)(۳۴۵)۔

○ سہل بن بکار بن بشر الدارمی بصری ابوبشر المکفوف، : ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۳۵)(۵۴۸)۔

619-حَدَّثَنَا بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ .وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوالعالیہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے' یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔

620-حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا مَطَرٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فِي بَصَرِهِ سُوءٌ فَمَرَّ عَلَى بِئْرٍ قَدْ غُشِّيَ عَلَيْهَا فَوَقَعَ فِيهَا فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

وَكَذَلِكَ رَوَاهُ حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِيُّ الْبَصْرِيُّ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ .

☆☆ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ اپنے اصحاب ﷺ کو نماز پڑھا رہے تھے' اسی دوران ایک شخص آیا' جس کی نظر کمزور تھی' وہ گڑھے کے پاس سے گزرا' جس پر کوئی چیز رکھی ہوئی تھی تو وہ گڑھے میں گر گیا' تو بعض لوگ ہنس پڑے تو نبی اکرم ﷺ نے ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔

یہی روایت ایک اور سند سے منقول ہے۔

621-حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَوَقَعَ عَلَى بِئْرٍ فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَأَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ .وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ مُرْسَلاً .حَدَّثَ بِهِ عَنْهُ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ وَغَيْرُهُمْ فَاتَّفَقُوا عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَرَوَاهُ خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ

۶۲۰- في اسناده مطر بن طهمان الوراق' قال الحافظ في التقريب (۲/۲۵۲): (صدوق كثير الخطأ' وحديثه عن عطاء ضعيف)- اه- وانظر: السابق-

۶۲۱- تقدم حديث حفصة عن ابي العالية مرارًا-

رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَلَمْ يُسَمِّ الرَّجُلَ وَلَاذَكَرَ اَلَهُ صُحْبَةٌ اَمْ لَا وَلَمْ يَصْنَعْ خَالِدٌ شَيْئًا وَقَدْ خَالَفَهُ خَمْسَةٌ اَثْبَاتٌ ثِقَاتٌ حُفَّاظٌ وَقَوْلُهُمْ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ.

☆☆ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو نماز ادا کرا رہے تھے اس دوران ایک شخص آیا جو گڑھے میں گر گیا تو حاضرین میں سے کچھ لوگ ہنس پڑے تو نبی کریم ﷺ نے نماز ادا کرنے والوں میں سے ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خالد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یزید طحان واسطی مزنی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۱۵/۱)(۴۸)۔

622- فَاَمَّا حَدِيثُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ فَحَدَّثَنَا بِهِ دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّي بِاَصْحَابِهِ فَمَرَّ رَجُلٌ فِي بَصَرِهِ سُوءٌ فَتَرَدّٰى فِي بِئْرٍ فَضَحِكَ طَوَائِفُ مِنَ الْقَوْمِ فَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ كَانَ ضَحِكَ اَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

☆☆ ابوالعالیہ ایک انصاری کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو نماز ادا کرا رہے تھے اسی دوران ایک شخص آیا جس کی نظر کمزور تھی وہ گڑھے میں گر گیا تو حاضرین میں سے کچھ لوگ ہنس پڑے تو نبی اکرم ﷺ نے ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن علی بن زید صائغ: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سوالات سہمی۔

623- وَاَمَّا حَدِيثُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَنْ تَابَعَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ بِمُخَالَفَةِ رِوَايَةِ خَالِدٍ عَنْهُ فَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ وَالْوُضُوءَ.

☆☆ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہنسنے والوں کو دوبارہ نماز پڑھنے اور وضو کرنے کا حکم دیا تھا۔

٦٢٢- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (١٤٣/١) رقم (٢٣٧) من طريق الدارقطني به- وانظر: نصب الراية (٥١/١)-

624- وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فِىْ بَصَرِهِ سُوْءٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّىْ فَتَرَدّٰى فِىْ حُفْرَةٍ كَانَتْ فِى الْمَسْجِدِ فَضَحِكَ طَوَائِفُ مِنْهُمْ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ اَمَرَ مَنْ كَانَ ضَحِكَ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ.

☆☆ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا جس کی نظر کمزور تھی' نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے' وہ شخص گڑھے میں گر گیا جو گڑھا مسجد میں موجود تھا' تو کچھ لوگ ہنس پڑے' آپ ﷺ نے نماز ختم کی اور ہنسنے والوں کو حکم دیا: وہ دوبارہ وضو کریں اور نماز ادا کریں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبداللہ بن یونس بن عبداللہ بن قیس کوفی تمیمی یربوعی، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۹/۱)(۴۷)۔

625- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوالعالیہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

626- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى طَالِبٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوالعالیہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

627- وَرَوَاهُ اَبُوْ هَاشِمٍ الرُّمَّانِيُّ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا اَبِىْ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ اَنَّ اَعْمَى وَقَعَ فِىْ بِئْرٍ فَضَحِكَ بَعْضُ مَنْ كَانَ

٦٢٧- ابو هاشم الرماني' اسمه: يحيى بن دينار- وقيل: ابن الاسود' وقيل: ابن نافع- ثقة؛ كما قال الحافظ في التقريب (٢/٤٨٢)- وقد سبق الكلام عليه رقم (٥٩٤)-

خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ.

☆☆ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص گڑھے میں گر گیا تو نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کرنے والوں میں سے کچھ لوگ ہنس پڑے تو نبی اکرم ﷺ نے ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابو ہاشم الرمانی واسطی اسمہ یحییٰ بن دینار ابن اسود، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۸۳)۔

628 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ هَاشِمٍ فِيْمَا اَرٰى عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّىْ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ اَوْ بَعْضَ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَكَانَ فِى الْمَسْجِدِ بِئْرٌ وَّكَانَ رَجُلٌ فِىْ بَصَرِهٖ ضُرٌّ فَوَقَعَ فِيْهَا فَضَحِكَ النَّاسُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ مِمَّ ضَحِكْتُمْ . فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَنْ ضَحِكَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ .

☆☆ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ لوگوں کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے یا شام کی نماز پڑھا رہے تھے' مسجد میں گڑھا تھا' ایک شخص جس کی نظر کمزور تھی وہ گڑھے میں گر گیا تو بعض لوگ ہنس پڑے۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز ختم کی اور لوگوں سے ہنسنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے وجہ بتائی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہنسا تھا وہ دوبارہ وضو کرے اور نماز ادا کرے۔

629 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ قَالَ ضَحِكَ نَاسٌ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ مَنْ ضَحِكَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ .

☆☆ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں میں سے کچھ لوگ ہنس پڑے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہنس پڑا تھا وہ دوبارہ وضو کرے اور نماز ادا کرے۔

630 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَسَّانِيُّ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِىْ هَاشِمٍ وَّقَالَ اَبُوْ هِشَامٍ عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ شَرِيْكٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ اَبِىْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ اَنَّ اَعْمٰى وَقَعَ فِىْ بِئْرٍ فَضَحِكَ طَوَائِفُ مِمَّنْ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ

٦٣٠-في اسناده (ابو هشام الرفاعي)' (و شريك بن عبد الله القاضي)' كلاهما تقدمت ترجمته' والاول ليس بالقوي' والثاني صدوق يخطئ كثيرا- وانظر الكلام على الحديث (٥٩٤)-

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُعِيدُوا الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

★★ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص گڑھے میں گر گیا تو نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں میں سے کچھ لوگ ہنس پڑے تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ہنسنے والے دوبارہ وضو کریں اور نماز ادا کریں۔

631- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الصَّلَاةِ وَفِي الْمَسْجِدِ بِئْرٌ عَلَيْهَا جُلَّةٌ فَجَاءَ أَعْمَى فَسَقَطَ فِيهَا فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

★★ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے مسجد میں ایک گڑھا تھا ایک شخص آیا جو نابینا تھا تو کچھ لوگ ہنس پڑے تو آپ ﷺ نے حکم دیا ہنسنے والے دوبارہ وضو کریں اور نماز ادا کریں۔

632- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ وَالنَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الصَّلَاةِ فَعَثَرَ فَتَرَدَّى فِي بِئْرٍ فَضَحِكُوا فَأَمَرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

★★ ابراہیم بیان کرتے ہیں: ایک نابینا شخص آیا نبی اکرم ﷺ اُس وقت نماز پڑھا رہے تھے وہ شخص پھسلا اور گڑھے میں گر گیا تو لوگ ہنس پڑے نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا: جو شخص ہنس پڑا تھا وہ دوبارہ وضو کرے اور نماز ادا کرے۔

633- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْقَاضِي حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ إِبْرَاهِيمُ مُرْسَلًا. فَقَالَ حَدَّثَنِي شَرِيكٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ أَنَا حَدَّثْتُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ. رَجَعَ حَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ هَذَا الَّذِي أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي الْعَالِيَةِ لِأَنَّ أَبَا هَاشِمٍ ذَكَرَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ بِهِ عَنْهُ. قَالَ أَبُو الْحَسَنِ فَرَجَعَتْ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ كُلُّهَا الَّتِي قَدَّمْنَا ذِكْرَهَا فِي هَذَا الْبَابِ إِلَى أَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ وَأَبُو الْعَالِيَةِ أَرْسَلَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَلَمْ يُسَمِّ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ رَجُلًا سَمِعَهُ مِنْهُ عَنْهُ. وَقَدْ رَوَى عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ وَكَانَ عَالِمًا بِأَبِي الْعَالِيَةِ وَبِالْحَسَنِ فَقَالَ لَا

۶۳۲- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۳۹۱): اخبرناه ابو سعد الماليني' انا ابو احمد ابن عدي' نا ابن صاعد' نا ابو هشام الرفاعي' نا حفص بن غياث عن الاعمش عن ابراهيم: (ان قوما ضحكوا خلف النبي صلى الله عليه وسلم في الصلوة: فامرهم ان يعيدوا الوضوء والصلوة)' قال ابو احمد - يعني: ابن عدي -: (وهذا الحديث انما ارسله ابراهيم عن نفسه' فاما الحديث فهو عن ابي العالية' وذكر عن ابي هاشم الواسطي قال: انا حدثت ابراهيم عن ابي العالية)- اه- ثم روى عن ابن معين قال: (مرسلات ابراهيم صحيحة الا حديث تاجر البحرين' وحديث الضحك في الصلوة- ثم قال: وبلغني عن الثوري انه كان ينكر ان يكون الاعمش سمع من ابراهيم حديث الضحك في الصلوة)- اه- وانظر نصب الراية (۱/۵۱-۵۲)-

تَاْخُذُوا بِمَرَاسِيلِ الْحَسَنِ وَلَاَبِى الْعَالِيَةِ فَاِنَّهُمَا لَا يُبَالِيَانِ عَمَّنْ اَخَذَا .

☆☆ یہ روایت ابراہیم کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی گئی ہے' جبکہ ایک اور سند کے حوالے سے' ابراہیم کے حوالے سے' ابوالعالیہ کے حوالے سے نقل ہوئی ہے۔ جبکہ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے منقول ہے۔ محمد بن سیرین' جو ابوالعالیہ اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ واقف تھے' وہ یہ فرماتے تھے: ابوالعالیہ کی نقل کردہ ''مرسل'' روایت کو قبول نہ کیا کرو' کیونکہ یہ دونوں اس بات کی پروانہیں کرتے کہ انہوں نے اس روایت کو کس سے لیا ہے؟

634- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرًا وَذَكَرَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ لِى ابْنُ سِيرِينَ مَا حَدَّثْتَنِى فَلَا تُحَدِّثْنِى عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ وَالْحَسَنِ فَاِنَّهُمَا كَانَا لَا يُبَالِيَانِ عَمَّنْ اَخَذَا حَدِيثَهُمَا .

☆☆ عاصم بیان کرتے ہیں: ابن سیرین نے مجھ سے یہ کہا: تم نے جو حدیث سنانی ہے وہ سناؤ! لیکن بصرہ سے تعلق رکھنے والے دو آدمیوں کے حوالے سے مجھے کوئی حدیث نہ سنانا: ابوالعالیہ اور حسن' کیونکہ یہ دونوں اس بات کی پروانہیں کرتے کہ انہوں نے اپنی حدیث کو کس سے حاصل کیا ہے۔

635- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِى وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ اَرْبَعَةٌ يُصَدِّقُونَ مَنْ حَدَّثَهُمْ وَلَا يُبَالُونَ مِمَّنْ يَسْمَعُونَ الْحَدِيثَ الْحَسَنُ وَاَبُو الْعَالِيَةِ وَحُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ وَدَاوُدُ بْنُ اَبِى هِنْدٍ .وَهٰذَا حَدِيثٌ رُوِىَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ فَذَكَرَهُ وَذَكَرَ عِلَّتَهُ .

☆☆ محمد بن سیرین فرماتے ہیں: چار افراد ایسے ہیں جو ہر اُس شخص کی تصدیق کرتے ہیں جو اُن کو حدیث سنا دیتا ہے اور یہ لوگ اس بات کی پروانہیں کرتے کہ انہوں نے کس سے حدیث کو لیا ہے؟ حسن بصری' ابوالعالیہ' حمید بن ہلال' داؤد بن ابوہند۔

یہ روایت اعمش کے حوالے سے' ابوسفیان کے حوالے سے' جابر سے منقول ہے' انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس کی علت کو بھی ذکر کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن ابراہیم بن داؤد بن یزید بن روزبۃ ابوشیبۃ بغدادی: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ

۶۳۴- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۲۹۵) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد-

۶۳۵- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۲۹۵): اخبرنا محمد بن عبد الله الحافظ' اخبرني ابو سعيد احمد بن محمد بن عمرو الاحمسي بالكوفة' نا الحسين بن حميد بن الربيع' نا عثمان ابن محمد' نا ابن ادريس عن شعبة عن عبد الله بن صبيح عن محمد بن سيرين' قال: (ثلاثة يصدقون من حدثهم: انس' وابو العالية' والحسن)-

بغداد''از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ''خطیب بغدادی'' (۳۷۸/۸)(۴۴۸۰)۔

636- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَاَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَاَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ مِنْكُمْ فِىْ صَلَاتِهٖ فَلْيَتَوَضَّاْ ثُمَّ لِيُعِدِ الصَّلَاةَ .

قَالَ لَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ فَلَا يَصِحُّ وَالصَّحِيْحُ عَنْ جَابِرٍ خِلَافُهٗ قَالَ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ضَعِيْفٌ وَّيُكْنٰى بِاَبِىْ فَرْوَةَ الرَّهَاوِيِّ وَابْنُهٗ ضَعِيْفٌ اَيْضًا وَقَدْ وَهِمَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فِىْ مَوْضِعَيْنِ اَحَدُهُمَا فِىْ رَفْعِهٖ اِيَّاهُ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالْآخَرُ فِىْ لَفْظِهٖ وَالصَّحِيْحُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ مِّنْ قَوْلِهٖ مَنْ ضَحِكَ فِى الصَّلَاةِ اَعَادَ الصَّلَاةَ وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوْءَ . كَذٰلِكَ رَوَاهُ عَنِ الْاَعْمَشِ جَمَاعَةٌ مِّنَ الرُّفَعَاءِ الثِّقَاتِ مِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ وَوَكِيْعٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ وَعُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ وَغَيْرُهُمْ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ يَّزِيْدَ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: جو شخص نماز کے دوران ہنس پڑا تھا' وہ دوبارہ وضو کرے اور نماز ادا کرے۔

شیخ ابوبکر نیشاپوری فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے اور مستند نہیں ہے۔

حضرت جابر سے مستند طور پر اس کے برخلاف منقول ہے۔

شیخ ابوالحسن فرماتے ہیں: یزید بن سنان نامی راوی ہے' اس کی کنیت ابوفروہ ہادی ہے' اس کا بیٹا بھی ضعیف ہے' اسے اس حدیث میں دو مقام پر وہم ہوا ہے۔ ایک یہ کہ اس نے حدیث کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک منقول روایت کیا ہے جبکہ دوسرا وہم اس کے الفاظ کے بارے میں ہے۔ صحیح یہ ہے: یہ روایت ابوسفیان کے حوالے سے' حضرت جابر کے قول کے طور پر منقول ہے: انہوں نے یہ فرمایا ہے: جو شخص نماز میں ہنس پڑے' وہ البتہ نماز دوبارہ دُہرائے گا' وضو دُہرانا ضروری نہیں۔

اعمش اور دیگر ثقہ راویوں نے اسی طرح نقل کیا ہے' جبکہ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن ہانی نیشاپوری الامام حافظ القدوۃ العابد ابواسحاق الارغیانی فقیہ: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ

۶۳۶ اخرجہ ابن الجوزي في العلل المتناهية (۳۶۸/۱) رقم (۶۱۱) من طريق الدارقطني قال: نا ابو بكر النيسابوري به- وللحديث طرق اخرى ستاتي عند المصنف- وانظر نصب الراية (۴۹/۱) وتخريج الاحاديث الضعاف للغساني ص (۸۲) رقم (۱۰۹)-

ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۷/۱۳)، ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۰۴/۲)۔

○ عمر بن علی بن عطاء بن مقدم وکان یدلس شدیدا: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۱/۲)(۴۹۱)۔

637- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِیْ اَبُوْ عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ فِی الضَّحِكِ وُضُوْءٌ.

☆☆ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: (نماز کے دوران) ہنسنے کی وجہ سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

638- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ فِی الضَّحِكِ وُضُوْءٌ.

☆☆ حضرت جابر فرماتے ہیں: (نماز کے دوران) ہنسنے کی وجہ سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

639- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِیُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَضْحَكُ فِی الصَّلَاةِ فَقَالَ يُعِيْدُ الصَّلَاةَ وَلَا يُعِيْدُ الْوُضُوْءَ.

☆☆ سفیان بیان کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو نماز کے دوران ہنس پڑتا ہے' (تو اُنہوں نے فرمایا:) وہ نماز دوبارہ پڑھے گا' البتہ اُس پر وضو لازم نہیں ہوگا۔

640- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِذَا ضَحِكَ الرَّجُلُ فِی الصَّلَاةِ اَعَادَ الصَّلَاةَ وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوْءَ .

وَذَكَرَهٗ اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ وَعُمَرُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ مُقَدَّمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ فِی الَّذِیْ يَضْحَكُ فِی الصَّلَاةِ قَالَ يُعِيْدُ الصَّلَاةَ وَلَا يُعِيْدُ الْوُضُوْءَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نماز میں ہنس پڑے تو وہ دوبارہ نماز ادا کرے گا' البتہ اُس پر وضو لازم نہیں ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے منقول ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نماز کے دوران ہنسنے والوں کے لیے یہ فرمایا ہے: وہ شخص نماز کو دُہرائے گا' البتہ وضو کرنا اُس پر لازم نہیں۔

۶۳۷-اخرجه البيهقي في الخلافيات (۳۶۹/۱) من طريق الدارقطني' به' وقد رواه ابن الجوزي في التحقيق (۱۲۸/۱) رقم (۲۲۶) من طريق الدارقطني: حدثنا عبد الباقي بن نافع به- وسياتي رقم (۶۴۷)- وللحديث طرق اخرى موقوفًا عند الدارقطني-

۶۳۸-اخرجه البيهقي في الخلافيات (۳۶۹/۱) من طريق الدارقطني' وصححه البيهقي-

۶۳۹-رواه البيهقي في الخلافيات (۳۶۷/۱) من طريق ابراهيم بن عبد الله العبسي' نا وكيع عن الاعمش..... فذكره-

۶۴۰-عزاه الالباني في الارواء (۱۱۵/۲) الى ابن ابي شيبة (۱۵۴/۱/ ۲): نا ابو معاوية عن الاعمش به- وانظر نصب الراية (۴۹/۱)-

641- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ وَحَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ وَّحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِذَا ضَحِكَ فِی الصَّلَاةِ اَعَادَ الصَّلَاةَ وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوْءَ.

★☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نماز کے دوران ہنس پڑے تو وہ نماز کو دُہرائے گا' البتہ اُس پر وضو کرنا لازم نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن اسماعیل طالقانی ابویعقوب نزیل بغداد، : ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ۱/۵۶)(۳۸۳)۔

642- حَدَّثَنَا نَهْشَلُ بْنُ دَارِمٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبٍ حَدَّثَنَا وَرْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الضَّحِكِ فِی الصَّلَاةِ قَالَ يُعِيْدُ وَلَا يَتَوَضَّأُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے نماز کے دوران ہنسنے کے بارے میں یہ دریافت کیا گیا تو فرمایا: وہ شخص دوبارہ نماز ادا کرے گا' البتہ اُس کے لیے (وضو) کرنا لازم نہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نہشل بن دارم ابواسحاق درامی، حدث عن علی بن حرب طائی، : ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳/۴۲۵)(۷۳۰۱)۔

○ ورد بن عبداللہ تمیمی ابومحمد طبری، نزیل المدئن، : ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۳۰)(۲۸)۔

○ محمد بن طلحۃ بن مصرف یامی، : ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۷۳)(۳۳۷)۔

643- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

۶۴۲- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۳۶۸): اخبرنا ابو عبد الله الحافظ' انا ابو بكر محمد بن عبد الله بن عتاب العبدي ببغداد' نا يحيى بن ابي طالب' انا بكر بن بكار' ان ابراهيم ابن عثمان قاضي واسط' انا يزيد ابو خالد عن ابي سفيان عن جابر' قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (الكلام ينقض الصلوة ولا ينقض الوضوء)- وسياتي من طرق اخرى عند المصنف عن يزيد عن ابي سفيان-

شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سُفْيَانَ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ فِی الضَّحِكِ فِی الصَّلَاةِ لَيْسَ عَلَيْهِ اِعَادَةُ الْوُضُوْءِ .وَعَنْ يَزِيْدَ اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ مِثْلَهٗ.

☆☆ ابوسفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نماز کے دوران ہنسنے والے کے بارے میں یہ بات فرمائی ہے' وہ شخص دوبارہ نماز ادا کرے' لیکن دوبارہ وضو کرنا لازم نہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ شعبی سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ولید بن عبدالمجید قرشی بسری بصری یلقب حمدان: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۱۶/۲)(۷۹۲)۔

644- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ اَبِیْ خَالِدٍ سَمِعَ اَبَا سُفْيَانَ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ لَيْسَ عَلٰى مَنْ ضَحِكَ فِی الصَّلَاةِ وُضُوْءٌ .وَعَنْ يَزِيْدَ اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ مِثْلَهٗ.

☆☆ ابوسفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا ہے: جو شخص نماز کے دوران ہنس پڑتا ہے' اُس پر وضو لازم نہیں ہوتا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلمان بن توبۃ نہروانی، (اور ایک قول کے مطابق:) سلیمان،: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۲/۱)(۴۱۷)۔

○ مثنی بن معاذ بن معاذ عنبری اخو عبیداللہ: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۲۰)(۶۵۱۵)۔

○ معاذ بن معاذ بن نصر بن حسان عنبری، ابومثنی بصری قاضی،: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۵۲)(۶۷۸۷)۔

645- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيْدَ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ فِی الضَّحِكِ وُضُوْءٌ .وَعَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيْدَ اَبِیْ خَالِدٍ وَّعَاصِمٍ الْاَحْوَلِ

۶۴۵-اخرجه البيهقي في الخلافيات (۳۶۹/۱) من طريق الدارقطني' به بهذا الاسناد- وانظر الحديث رقم (۶۴۳)-

سَمِعَا الشَّعْبِيَّ مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (نماز کے دوران) ہنسنے کی وجہ سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

646- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَزِيْدَ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ فِي الضَّحِكِ وُضُوْءٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (نماز کے دوران) ہنسنے کی وجہ سے وضو لازم نہیں ہوتا (یعنی وضو نہیں ٹوٹتا)۔

647- وَرَوَاهُ اَبُوْ شَيْبَةَ عَنْ اَبِیْ خَالِدٍ فَرَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) .حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَرْوَانَ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ عَنْ يَزِيْدَ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الضَّحِكُ يَنْقُضُ الصَّلَاةَ وَلَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہنسنا نماز کو توڑ دیتا ہے' وضو کو نہیں توڑتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن بشر بن مروان ابوعبداللہ صیرفی: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲/۹۰)(۴۸۲)۔

648- خَالَفَهُ اِسْحَاقُ بْنُ بُهْلُوْلٍ عَنْ اَبِيْهِ فِي لَفْظِهِ حَدَّثَنَا بِهِ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنِيْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْ شَيْبَةَ عَنْ يَزِيْدَ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْكَلَامُ يَنْقُضُ الصَّلَاةَ وَلَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ.

☆☆ اس کے برعکس ایک اور روایت بھی موجود ہے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: (نماز کے دوران) کلام کرنا نماز کو توڑ دیتا ہے' وضو کو نہیں توڑتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن بہلول بن حسان بن سنان ابوجعفر تنوخی،: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ

۶۴۶- علقه البيهقي في الخلافيات (۱/۳۶۹) بعد الحديث السابق' فقال: (وكذلك رواه ابن جريج عن يزيد بن ابي خالد)- اه- وانظر الحديث (۶۴۳)' (۶۴۵)-

۶۴۷- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۳۸) رقم (۲۲۶) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد- ورواه البيهقي في الخلافيات (۱/۳۶۹) قال: اخبرناه محمد بن عبد الله الضبي' نا عبد الباقي بن قانع' به-

۶۴۸- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۳۹) رقم (۲۲۹) من طريق الدارقطني' بهذا الاسناد-

بغداد' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۴-۳۰/۴)(۱۶۳۵)۔

649- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى وَابْنُ عَائِشَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لاَ يَرٰى عَلَى الَّذِىْ يَضْحَكُ فِى الصَّلاَةِ وُضُوْءًا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کے نزدیک نماز کے دوران ہنسنے کی وجہ سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حبیب المعلم ابومحمد بصری وھو حبیب بن ابوقریبۃ: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۵۲/۱)(۱۴۱)۔

650- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لاَ يَقْطَعُ التَّبَسُّمُ الصَّلاَةَ حَتّٰى يُقَرْقِرَ. رَفَعَهُ ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُفْيَانَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسکرادینا نماز کو نہیں توڑتا' جب تک آدمی قہقہہ نہ لگائے (نماز نہیں ٹوٹتی)۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ''مرفوع'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

651- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِذَا ضَحِكَ اَحَدُكُمْ فِى الصَّلاَةِ فَعَلَيْهِ اِعَادَةُ الصَّلاَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نماز کے دوران ہنس پڑے تو اس پر دوبارہ نماز پڑھنا لازم ہوگا۔

۶۴۹- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۳۶۹/۱) من طريق الدارقطني' به-

۶۵۰- اخرجه الطبراني في الاوسط: كما في مجمع البحرين رقم (۹۰۷' ۹۰۸)' وفي الصغير (۸۵/۲)' والبيهقي في الكبرى (۲۵۱/۲) كتاب الصلوة' باب من تبسم في صلاته او ضحك فيها' من طريق سفيان عن ابي الزبير عن جابر' قال: (التبسم لا يقطع الصلوة' ولكن القرقرة)- وقد رواه من طريق ثابت بن محمد عن سفيان عن ابي الزبير عن جابر مرفوعاً- الطبراني في الاوسط كما في مجمع البحرين رقم (۹۰۷)' وفي الصغير (۸۴/۲)' وابن عدي في الكامل (۹۶/۲)' والبيهقي في السنن (۲۵۱/۲)' والخطيب في تاريخه (۲۴۵/۱۱)' وابو نعيم في تاريخ اصبهان (۸۶/۱) بلفظ: (لا يقطع الصلوة الكشر لكن يقطعها القرقرة)- اه-

۶۵۱- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۳۶۹/۱) من طريق الدارقطني به- والمسيب بن رافع وان كان (ثقة): كما قال الحافظ في التقريب (۲۵۰/۲)' الا انه لم يسمع من ابن مسعود: قال العلائي في جامع التحصيل (ص۲۸۰): (المسيب بن رافع: قال احمد بن حنبل: لم يسمع من عبد الله بن مسعود شيئاً)- اه- وفي المراسيل لابن ابي حاتم (۷۷۰): (سمعت ابي يقول: المسيب بن رافع عن ابن مسعود مرسل)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بشر بن ولید بن خالد ابوولید کندی: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۸۰/۷) (۳۵۱۹)۔

○ مسیب بن رافع اسدی کاہلی ابوالعلاء کوفی اعمی: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۵۰/۲) (۱۱۳۹)۔

652- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ خَرَجَ اَبُوْ مُوْسٰى فِيْ وَفْدٍ فِيهِمْ رَجُلٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ اَعْوَرُ فَصَلّٰى اَبُوْ مُوْسٰى فَرَكَعُوْا فَنَكَصُوا عَلٰى اَعْقَابِهِمْ فَتَرَدّٰى الْاَعْوَرُ فِيْ بِئْرٍ .قَالَ الْاَحْنَفُ فَلَمَّا سَمِعْتُهُ يَتَرَدّٰى فِيهَا فَمَا مِنَ الْقَوْمِ اِلَّا ضَحِكَ غَيْرِى وَغَيْرَ اَبِىْ مُوْسٰى فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ مَا بَالُ هٰؤُلَاءِ قَالُوْا فُلَانٌ تَرَدّٰى فِيْ بِئْرٍ فَاَمَرَهُمْ فَاَعَادُوا الصَّلَاةَ.

☆☆ حمید بن ہلال فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ایک وفد کے ہمراہ روانہ ہوئے' اس وفد میں عبدالقیس قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک نابینا شخص بھی تھا' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے' سب لوگ رکوع میں گئے' انہوں نے اپنے سر جھکائے' ان کی پشت پر موجود نابینا شخص کنویں میں گر گیا۔

احنف نامی راوی بیان کرتے ہیں: جب میں نے اُس کی آواز سنی کہ وہ کنویں میں گر گیا ہے' تو حاضرین میں سے میرے اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہر شخص ہنس پڑا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کی اور دریافت کیا: ان لوگوں کو کیا ہوا تھا؟ اُن لوگوں نے بتایا: فلاں شخص گڑھے میں گر گیا تھا' تو حضرت ابوموسیٰ نے انہیں حکم دیا کہ وہ دوبارہ نماز ادا کریں۔

○ سلیمان بن مغیرۃ قیسی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) بصری ابوسعید: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۳۰/۱) (۴۹۷)۔

653- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ صَلّٰى اَبُوْ مُوْسٰى بِاَصْحَابِهِ فَرَاَوْا شَيْئًا فَضَحِكُوْا مِنْهُ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى حَيْثُ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ مَنْ كَانَ ضَحِكَ مِنْكُمْ فَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ .

☆☆ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا رہے تھے' ان ساتھیوں

٦٥٢- في اسناده انقطاع؛ فهلال لم يسمع من ابي موسى- والحديث اخرجه الطبراني في الكبير كما في نصب الراية (٤٧/١): حدثنا احمد بن زهير التستري' ثنا محمد بن عبد الملك الدقيقي' ثنا محمد بن ابي نعيم الواسطي' ثنا مهدي بن ميمون' ثنا هشام بن حسان عن حفصة بنت سيرين عن ابي العالية عن ابي موسى مرفوعاً' نحوه- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (٢٥١/١): (رواه الطبراني في الكبير' وفيه محمد بن عبد الملك الدقيقي ولم ارمن ترجمه' وبقية رجاله موثقون)- اه- وعلى هامش النسخة: (قلت: قد ترجمه المزي في التهذيب' وهو ثقة لا طعن فيه' وعلة الحديث انما هي الانقطاع؛ فان راويه لم يسمعه من ابي موسى)- اه-

نے کوئی ایسی چیز دیکھی جس پر وہ ہنس پڑے تو حضرت ابوموسیٰ اشعری نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا: تم میں سے جو بھی شخص ہنس پڑا تھا وہ دوبارہ نماز ادا کرے۔

654- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِى مُوْسٰى الْاَشْعَرِىِّ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّىْ بِالنَّاسِ فَرَاَوْا شَيْئًا فَضَحِكَ بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعَهٗ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى حَيْثُ انْصَرَفَ مَنْ كَانَ ضَحِكَ مِنْكُمْ فَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ.

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے لوگوں نے کوئی ایسی چیز دیکھی جس پر حضرت ابوموسیٰ کی اقتداء میں بعض لوگ ہنس پڑے تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص ہنس پڑا تھا وہ دوبارہ نماز ادا کرے۔

655- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ ثَابِتٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الزُّمِّىُّ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْوَازِعِ بْنِ نَافِعٍ الْعُقَيْلِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّىْ بِاَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَتَبَسَّمَ فِى الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَبَسَّمْتَ وَاَنْتَ تُصَلِّىْ . قَالَ فَقَالَ اِنَّهٗ مَرَّ بِىْ مِيكَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلٰى جَنَاحَيْهِ غُبَارٌ فَضَحِكَ اِلَىَّ فَتَبَسَّمْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ رَاجِعٌ مِّنْ طَلَبِ الْقَوْمِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو عصر کی نماز پڑھا رہے تھے آپ نے نماز کے دوران تبسم فرمایا جب آپ نے نماز ختم کی تو عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ نے نماز کے دوران تبسم فرمایا ہے؟

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس سے میکائیل گزرے ان کے پروں پر غبار تھا وہ مجھے دیکھ کر مسکرائے تو میں انہیں دیکھ کر مسکرایا وہ (دشمن) کی ایک قوم کا پیچھا کر کے واپس آ رہے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن ثابت جزری ابواحمد ہاشمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) یہ ''صدوق'' ہیں۔ ربما اخطا، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۹۱) (۴۷۳۰)۔

○ محمد بن حاتم بن سلیمان زمی مودب خراسانی نزیل عسکر، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب

۶۵۵- اخرجه ابو يعلى في مسنده (٤/٤٩) رقم (٢٠٦٠): حدثنا عمرو الناقد' حدثنا علي ابن ثابت به' ومن طريقه اخرجه ابن عدي في الكامل (٩٥/٧) في ترجمة وازع بن نافع' ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٨٣/٦-٨٤)' وقال: (رواه ابو يعلى' وفيه الوازع بن نافع' وهو متروك)- اه- ورواه الطبراني في الاوسط (٩٩/٨) رقم (٧١٩٩): حدثنا محمد بن سعيد بن جابان الجنديسابوري' قال: حدثنا محمد بن مهران الجمال الرازي' قال: حدثنا علي بن ثابت الجزري' به- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (٨٥/٢): (رواه الطبراني في الاوسط' وفيه الوازع ابن نافع وهو ضعيف)- اه- ورواه في الكبير (١٨٨/٢) رقم (١٧٦٧) بسنده الى علي بن ثابت الجزري عن الوازع بن نافع عن ابي سلمة عن جابر بن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم' قال: (مر بي جبريل' وانا اصلي فضحك الي فتبسمت)- قال الهيثمي (٨٥/٢): (رواه الطبراني في الكبير' وفيه الوازع' وهو ضعيف)- اه-

التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۵۱/۲)(۱۱۳)۔

656- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَادَاءُ اَخْبَرَنَا صُبْحُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الضَّاحِكُ فِي الصَّلَاةِ وَالْمُلْتَفِتُ وَالْمُفَرْقِعُ اَصَابِعَهُ بِمَنْزِلَةٍ.

☆☆ سہل بن معاذ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: نماز کے دوران ہنسنے والا ادھر اُدھر دیکھنے والا اور اپنی انگلیاں چٹخانے والا ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں۔

657- حَدَّثَنَا الْقَاضِي اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنِي اَبِي مُنَاوَلَةً عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ شَرِيكٍ ح وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ شَرِيكٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى مَنْ ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ اِعَادَةُ وُضُوءٍ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ لَهُمْ حِينَ ضَحِكُوا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص نماز کے دوران ہنس پڑے' اس پر وضو کرنا لازم نہیں ہوتا' یہ حکم ان لوگوں کے لیے تھا جو نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سہل بن معاذ بن انس جہنی نزیل مصر: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ( ) طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 2ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۳۷/۱)(۵۶۸)۔

○ مسیّب بن شریک ابوسعد تمیمی شقری: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۳۷/۱۳)(۷۱۲۳)۔

۶۵۶- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱۲۸/۱) رقم (۲۲۷) من طريق الدارقطني به' ورواه احمد (۴۳۹/۳) عن حسن عن ابن لهيعة به- ورواه البيهقي في السنن (۲۸۹/۲) كتاب الصلوة' باب كراهية تفقيع الاصابع في الصلوة' وفي الخلافيات (۳۶۷/۱) قال: اخبرنا ابو عبد الله محمد بن عبد الله الحافظ' اخبرني احمد بن اسحاق' انا عبيد بن عبد الواحد' انا ابن ابي مريم' انا الليث بن سعد عن زبان بن فائد' به- قال البيهقي في الخلافيات: (قال الحاكم ابو عبد الله- رحمه الله- ! هذا حديث مصري حسن المخرج' رواته ثقات: هكذا قال الحاكم- وزبان بن فائد قد ضعفه يحيى بن معين)- اه- وقال في السنن: (معاذ هو ابن انس الجهني' وزبان بن فائد غير قوي)- اه- وقال الحافظ في التقريب (۲۵۷/۱): (ضعيف الحديث' مع صلاحه وعبادته)- اه-

۶۵۷- تقدم موقوفًا ايضًا من طرق عن الاعمش عن ابي سفيان عن جابر' به-

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر تصانیف، ترجمہ، شرح و تخریج کی ہوئی کتب

معلومات سے بھرپور فکر انگیز بصیرت افروز سوچ کے نئے در وا کرنے اور فکر کو طاقت پرواز دینے والا نسخہ کیمیا

تاریخ میں اپنی نوعیت کی پہلی واحد منفرد شرح

فیوضات جہانگیری شرح صحیح بخاری المعروف بہ

جمال السنۃ

جہانگیری

صحیح بخاری شریف

احادیث نبویہ کی سب سے مستند کتاب کا عام فہم آسان سلیس بامحاورہ ترجمہ

20 کتب سے تخریج

صحیح بخاری
- آیات الفاظ قرآنی
- صحابہ کرام کے آثار
- تابعین آئمہ مجتہدین کے اقوال
- امام بخاری کی فقہی تحقیقی آراء

8 جلدیں مکمل

جہانگیری

صحیح مسلم شریف

متن و ترجمہ

احادیث کی دوسری مستند ترین کتاب خوبصورت کتابت عمدہ طباعت مفصل تخریج آسان و عام فہم اور بامحاورہ ترجمہ جو اپنی مثال آپ ہے

امام ابو الحسین مسلم بن حجاج القشیری

3 جلدیں مکمل

جہانگیری

جامع ترمذی شریف

3 جلدیں مکمل

تصنیف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی

شبیر برادرز

اللہ
رسول
محمد

فتوحاتِ جہانگیری

سُنن دارقُطنی

متن

امام ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی

ترتیب

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

دام اللہ تعالیٰ معالیہ و بارک ایامہ و لیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

الله
رسول
محمد

فتوحاتِ جہانگیری

شرح

سُنن دار قطنی

جزو سوئم

3-4

متن

امام ابوالحسن علی بن عمر دار قطنی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو القادر

جلد دوم

نام کتاب ———— فتوحاتِ جہانگیری سُنن دارقطنی

مترجم ———— ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

پروف ریڈنگ ———— ملک محمد یونس

کمپوزنگ ———— ورڈز میکر

باہتمام ———— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ———— جولائی 2011ء

سرورق ———— اے ایف ایس ایڈورٹائزرز

طباعت ———— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ———— -/550 روپے

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر، ۴۰ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

شبیر برادرز

فتوحاتِ جہانگیری

شرح

سُنن دارقُطنی

ترتیب

كِتَابُ الْحَيْض

كِتَابُ الصَّلٰوة

65- باب التَّيَمُّمِ

باب: تیمّم کا بیان

658- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِى مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جُعِلَتِ الْاَرْضُ كُلُّهَا لَنَا مَسْجِدًا وَّجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا وَّجُعِلَتْ صُفُوْفُنَا مِثْلَ صُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ ۔

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پوری روئے زمین کو ہمارے لیے نماز پڑھنے کی جگہ بنا دیا گیا ہے اور اس کی مٹی کو ہمارے لیے طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے اور ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی مانند بنا دیا گیا ہے۔

تیمّم کی وضاحت

تیمّم کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

تیمّم کا لغوی معنی کسی چیز کا قصد کرنا اور ارادہ کرنا ہے۔

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور تم اللہ کی راہ میں دینے کے لیے گھٹیا چیز کا قصد نہ کرو''۔

فقہاء نے تیمّم کی مختلف تعریفیں کی ہیں جو آپس میں ملتی جلتی ہیں۔

احناف کے نزدیک پاک مٹی کے ذریعے چہرے اور ہاتھوں کے مسح کا نام تیمّم ہے اور اس میں انسان کا قصد شرط ہے' یہی قصد نیت شمار ہوگا۔

پاک مٹی کو ایک مخصوص طریقے کے ساتھ عبادت کی ادائیگی کے لیے استعمال کرنے کو قصد قرار دیا گیا ہے۔

تیمّم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی خصوصیت ہے' ہجرت کے چھٹے سال غزوۂ مصطلق کے موقع پر جب سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہوگیا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس ہار کی تلاش میں قافلے کو ٹھہرا لیا تھا) اور ایک آدمی کو بھیجا تھا' اسی دوران نماز کا وقت ہوگیا تھا اور اُس جگہ پانی موجود نہیں تھا تو اُس وقت تیمّم کے حکم سے متعلق کے مطابق آیت نازل ہوئی تھی

٦٥٨- اخرجه مسلم (١/٣٧١) كتاب المساجد' حديث (٤/٥٢٢)' وابن ابي شيبة (١/١٥٧)' والطيالسي ص (٥٦) رقم (٤١٨)' والنسائي في (الكبرى) (٥/١٥) كتاب فضائل القرآن' باب الآيتان في آخر سورة البقرة رقم (٨٠٢٢)' وابن خزيمة (١/١٣٢) رقم (٢٥٦)' وابن عبد البر في (التمهيد) (٥/٢٢١)' والبيهقي (١/٢١٣)' من طريق ربعي بن خراش عنه مرفوعاً- وانظر الحديث التالي-

اور تیمم کو شرعی طور پر مشروع قرار دیا گیا' یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے سورۂ نور میں بہتان کے حکم سے متعلق آیات سیدہ عائشہ کی برأت میں نازل ہوئی تھی' اسی طرح حضرت اُسید بن حضیر نے یہ بات کہی تھی:

''اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے' جب بھی تمہارے لیے کوئی ناگوار واقع پیش آیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس میں مسلمانوں کے لیے کوئی نہ کوئی گنجائش ظاہر کر دی''۔

تیمم کا حکم رخصت ہے' جبکہ حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: تیمم عزیمت ہے۔

تیمم کے دلائل درج ذیل ہیں:

''اور جب تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی شخص پاخانہ کر کے آئے یا کوئی عورت کو چھو لے اور تم (وضو کے لیے) پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کے ذریعے تیمم کر لو' اپنے چہرے اور اپنے ہاتھوں کا اس سے مسح کر لو''۔

تیمم کی مشروعیت کے بارے میں بہت سی احادیث منقول ہیں' جیسا کہ ایک روایت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''میرے لیے تمام روئے زمین کو نماز ادا کرنے کی جگہ' طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے''۔

•••———•••———•••

659- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِىُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ جُعِلَتِ الْاَرْضُ كُلُّهَا لَنَا مَسْجِدًا وَّلَنَا طَهُوْرًا اِنْ لَّمْ نَجِدِ الْمَاءَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: تمام روئے زمین کو ہمارے لیے نماز کی جگہ بنا دیا گیا ہے اور طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے' جب ہمیں پانی نہ ملے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن مسلمۃ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان اموی نزیل جزیرۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۵/۱)(۲۵۹)۔

660- حَدَّثَنَا الْقَاضِىْ اَبُوْ عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ

٦٥٩–اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (١/١٧٥– ١٧٦) رقم (٢٩٥) من طريق الدارقطني' به- وانظر تخريج الحديث السابق-

٦٦٠–اخرجه البخاري (١/٤٤١) كتاب التيمم' باب التيمم في الحضر' الحديث (٣٣٧)' و مسلم (١/٢٨١) كتاب الحيض' باب التيمم' الحديث (١١٤/٣٦٩)' وابو داؤد (١/٨٩– ٩٠) كتاب الطهارة' باب التيمم في الحضر' الحديث (٣٢٩)' والنسائي (١/١٦٥) كتاب الطهارة' باب التيمم في الحضر' وابن خزيمة (١/١٣٩)' واحمد (٤/١٦٩)' وابن الجارود رقم (١٢٧)' والبيهقي (١/٢٠٥) كتاب الطهارة' باب كيف التيمم! وفي الخلافيات (١/٤٣٥– ٤٣٦) من طريق عمير! مولى ابن عباس' به-

اَقْبَلْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبِى الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ اَبُو الْجُهَيْمِ اَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

☆☆ عمیر جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے' فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور عبداللہ بن یسار' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں' ہم دونوں حضرت ابوجہم بن حارث انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمل کے کنویں کی طرف سے تشریف لا رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص آیا' اُس نے آپ کو سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیوار کے پاس تشریف لے گئے آپ نے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا) اور پھر اُسے سلام کا جواب دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسحاق صغانی ابو بکر نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''270ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۴۴/۲)(۳۶)۔

○ عمیر بن عبداللہ ہلالی، ابوعبداللہ مدنی، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۶/۲)(۷۶۱)۔

○ ابوجہیم ابن صمۃ ابن عمر انصاری، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۰۷/۲)۔

661 - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّى حَدَّثَنَا اَبِى عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ اَبِى جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ذَهَبَ نَحْوَ بِئْرِ جَمَلٍ لِيَقْضِىَ حَاجَتَهُ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ وَّهُوَ مُقْبِلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمل کے کنویں کی طرف جارہے تھے' تاکہ آپ قضائے حاجت کریں' آپ کی ملاقات ایک شخص سے ہوئی' وہ سامنے سے آ رہا تھا' اس نے آپ کو سلام کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سلام کا جواب نہیں دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیوار کے پاس تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرہ مبارک اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا' (یعنی تیمم کیا) پھر سلام کا جواب دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباس بن عباس بن محمد بن عبد اللہ بن مغیرۃ ابوحسین جوہری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''328ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲/۱۵۷) (۶۶۳۴)۔

662- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْاَعْرَجُ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ - قَالَ وَكَانَ عُمَيْرٌ مَوْلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ ثِقَةً فِيمَا بَلَغَنِى - عَنْ اَبِى جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِبَعْضِ حَاجَتِهِ نَحْوَ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتّٰى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْجِدَارِ وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ۔ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ۔

☆☆ حضرت ابوجہم بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لیے جمل کے کنویں کی طرف تشریف لے جا رہے تھے' ایک شخص نے سامنے کی طرف سے (آ کر) آپ کو سلام کیا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہ دیا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دستِ مبارک دیوار پر رکھا اور اُس کے ذریعے اپنا چہرۂ مبارک اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا)' پھر آپ نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن محمد بن بکیر ناقد ابوعثمان بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''232ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۷۸) (۶۷۰)۔

663- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا اَبُو حَاتِمٍ اَحْمَدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ بْنِ جَمِيلِ بْنِ مِهْرَانَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبُو عِصْمَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى جُهَيْمٍ قَالَ اَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ بِئْرِ جَمَلٍ اِمَّا مِنْ غَائِطٍ وَّاِمَّا مِنْ بَوْلٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَضَرَبَ الْحَائِطَ بِيَدِهِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ اُخْرٰى فَمَسَحَ بِهَا ذِرَاعَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ۔

۶۶۳ اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۷۹) رقم (۳۰۲) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد - وفي اسناده نوح بن ابي مريم يعرف بالجامع؛ لجمعه العلوم لكن كذبوه في الحديث - وقال ابن المبارك: كان يضع؛ كذا في التقريب (۲/۳۰۹) - وانظر ترجمته في الضعفاء للعقيلي (۴/۳۰۴)، والمجروحين لابن حبان (۳/۴۸)، وابن عدي في الكامل (۷/۲۵۰۵) - قال الشيخ ابو الفيض الغماري في تخريج احاديث البداية (۲/۱۴۲): (هذا حديث موضوع من افك ابي عصمة؛ فانه كذاب دجال) - اه - وقد تقدم الحديث من طريق اخرى رقم (۶۶۰)-

قَالَ اَبُوْ مُعَاذٍ وَّحَدَّثَنِیْ خَارِجَۃُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَۃَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ جُھَیْمٍ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) مِثْلَہٗ.

☆☆ حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمل کے کنویں کی طرف سے تشریف لا رہے تھے' شاید پاخانہ کر کے یا پیشاب کر کے آ رہے تھے' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سلام کا جواب نہ دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک دیوار پر پھیرا اور اس کے ذریعے اپنے چہرۂ مبارک اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا)' پھر آپ نے مجھے سلام کا جواب دیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبداللہ بن ابراہیم بن محمد بن احمد بن غالب بن مشکان ابوسعید مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴۵۹/۵)(۲۹۹۶)۔

○ سئل عنہ یحیٰی بن معین فقال: لیس بہ باس۔ عبدالرحمٰن بن ابی حاتم کے والد کے مطابق انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۴۴/۲)(۲۳)۔

664- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیْعِ الزَّھْرَانِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَبْدِیُّ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ حَاجَۃٍ لِاِبْنِ عُمَرَ فَقَضٰی ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَہٗ فَکَانَ مِنْ حَدِیْثِہٖ یَوْمَئِذٍ اَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) فِیْ سِکَّۃٍ مِّنَ السِّکَکِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ حَتّٰی اِذَا کَادَ الرَّجُلُ یَتَوَارٰی فِی السِّکَّۃِ ضَرَبَ بِیَدَیْہِ عَلَی الْحَائِطِ فَمَسَحَ وَجْھَہٗ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَۃً اُخْرٰی فَمَسَحَ ذِرَاعَیْہِ ثُمَّ رَدَّ عَلَی الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّہٗ لَمْ یَمْنَعْنِیْ اَنْ اَرُدَّ عَلَیْکَ السَّلَامَ اِلَّا اَنِّیْ لَمْ اَکُنْ عَلٰی طُھْرٍ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے کسی کام کے سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا' جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا مقصد بیان کر دیا' تو اُس کے بعد اُس دن کی گفتگو میں اُنہوں نے یہ بات بیان کی: ایک مرتبہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا' یہ گلی کی بات ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت پاخانہ کر کے یا پیشاب کر کے تشریف لائے تھے' اُس شخص نے آپ کو سلام کیا'

٦٦٤-اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (١٨٠/١) رقم (٢٠٤) من طريق الدارقطني به- واخرجه ابو داؤد (٩٠/١) كتاب الصلوة، باب التيمم في الحضر، الحديث (٣٣٠): حدثنا احمد ابن ابراهيم الموصلي ابو علي، قال: اخبرنا محمد بن ثابت العبدي، به- وابن المنذر في الاوسط (١٩/٢) رقم (٥١٠) عن محمد بن ثابت، به- قال ابو داؤد: (لم يتابع محمد بن ثابت في هذه القصة على ضربتين عن النبي صلى الله عليه وسلم، ورووه من فعل ابن عمر)- اه- قال الزيلعي في نصب الراية (١٥٢/١-١٥٣)

آپ ﷺ نے اُس کو جواب نہ دیا' یہاں تک کہ وہ شخص گلی سے باہر نکلنے والا تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ مبارک دیوار پر پھیر کر اپنے چہرے کا مسح کیا' پھر دوبارہ پھیر کر اپنے دونوں بازوؤں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا)' پھر آپ نے اُس کے سلام کا جواب دیا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں اس لیے سلام کا جواب نہیں دیا' کیونکہ میں باوضو حالت میں نہیں تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ثابت عبدی ابوعبداللہ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دوسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۴۹/۲)(۸۹)۔

665- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بِنِ عَتَّابٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْجَرَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الْمَعَافِرِيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنَ الْغَائِطِ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ عِنْدَ بِئْرِ جَمَلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْحَائِطِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بات بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ پاخانہ کر کے تشریف لا رہے تھے' جمل کے کنویں کے قریب ایک شخص آپ کے سامنے آیا' اُس نے آپ کو سلام کیا' نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا' یہاں تک کہ آپ ﷺ دیوار کے پاس تشریف لائے اور اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا)' پھر اُس شخص کے سلام کا جواب دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن احمد بن عتاب بن محمد بن فاید بن عبدالرحمٰن ابومحمد عبدی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''318'' میں ہوا۔

○ عبداللہ بن یحییٰ المعافری برلسی، لا بأس بہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''کبار'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۶۱/۱)(۷۳۸)۔

666- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ

٦٦٥- اخرجه ابو داؤد (۹۰/۱) كتاب الطهارة: باب التيمم في الحضر' الحديث (۳۳۱) قال: حدثنا جعفر بن مسافر' قال: حدثنا عبد الله بن يحيى البرلسي' به' ومن طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۲۰۶/۱) كتاب الطهارة' باب كيف التيمم ا- وعبد الله بن يحيى البرلسي' قال الحافظ في التقريب (۴۶۱/۱)؛ (لا باس به)- اه-

سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ (وَاِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ) قَالَ اِذَا كَانَتْ بِالرَّجُلِ الْجِرَاحَةُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ الْقُرُوْحُ اَوِ الْجُدَرِيُّ فَيُجْنِبُ فَيَخَافُ اَنْ يَمُوْتَ اِنِ اغْتَسَلَ يَتَيَمَّمُ .

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب آدمی کو اللہ کی راہ میں زخم آتے ہیں' یا اُس کو پھوڑا نکلا ہو' یا خارش کی بیماری ہو' پھر اُسے جنابت لاحق ہو یا اُسے اندیشہ ہو کہ غسل کرنے کی وجہ سے وہ مرسکتا ہے' تو ایسا شخص تیمم کرے گا۔

667- حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلْمَرِيْضِ التَّيَمُّمُ بِالصَّعِيْدِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بیمار شخص کو مٹی کے ذریعے تیمم کرنے کی اجازت ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بدر بن ہیثم بن خلف القاضی فقیہ الیہ ''صدوق'' ہیں۔ معمر نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''317'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۷/۱۰۷)(۳۵۴۸)۔

○ عبداللہ بن سعید بن حصین کندی ابوسعید الاشج کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''257ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۱۹)(۳۴۲)۔

○ عبدۃ بن سلیمان کلابی ابومحمد کوفی یقال: اسمہ عبدالرحمٰن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''187ھ'' میں ہوا۔

668- وَحَدَّثَنَاهُ الْمَحَامِلِيُّ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَحْوَهُ .رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَطَاءٍ وَرَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَوَقَفَهُ وَرْقَاءُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَغَيْرُهُمَا وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ عطاء نے یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ دیگر راویوں نے اُسے

٦٦٦- اخرجه ابن خزيمة (١/١٢٨) رقم (٢٧٢) ومن طريقه ابن الجارود في المنتقى رقم (١٢٩) والبيهقي في الكبرى (١/ ٢٢٤) كتاب الطهارة: باب الجريح والقريح والمجدور يتيمم اذا خاف التلف- قال ابن خزيمة: ثنا يوسف بن موسى' قال: ثنا جرير' به- ال ابن خزيمة: هذا خبر لم يرفعه غير عطاء بن السائب- وقد تابع جريرًا عليه علي بن عاص" فرواه عن عطاء عن سعيد عن ابن عباس مرفوعاً- كما ذكره ابن ابي حاتم (١/٢٥-٢٦) ثم قال: (قال ابي: هذا خطا: اخطا فيه علي بن عاصم' ورواه ابو عوانة وورقاء وغيرهما عن عطاء بن السائب عن سعيد عن ابن عباس موقوفاً' وهو الصحيح ا- اه- وانظر تلخيص الحبير (١/ ٢٥٨)-

''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

669- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِىُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ اَخُوْ كَرْخُوَيْهِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ قَالُوْا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِىْ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ احْتَلَمْتُ فِىْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ وَّاَنَا فِىْ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاَشْفَقْتُ اِنِ اغْتَسَلْتُ اَنْ اَهْلِكَ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِاَصْحَابِى الصُّبْحَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا عَمْرُو صَلَّيْتَ بِاَصْحَابِكَ وَاَنْتَ جُنُبٌ . فَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِىْ مَنَعَنِىْ مِنَ الْاِغْتِسَالِ فَقُلْتُ اِنِّىْ سَمِعْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ (وَلَاتَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا) فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَلَمْ يَقُلْ لِىْ شَيْئًا .اَلْمَعْنٰى مُتَقَارِبٌ .

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے سردیوں کی رات میں احتلام ہوگیا' یہ غزوہ ذات السلاسل کی بات ہے' مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے غسل کیا تو میں ہلاکت کا شکار ہو جاؤں گا' اس لیے میں نے تیمم کر کے اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھائی' بعد میں اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے عمرو! تم نے جنابت کی حالت میں اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا دی' تو میں نے آپ کو اس وجہ کے بارے میں بتایا جس نے مجھے غسل کرنے سے روک دیا تھا' میں نے عرض کی: میں نے اللہ تعالیٰ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو' بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں بڑا رحم فرمانے والا ہے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کچھ نہیں فرمایا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سلیمان ابوعلی مالکی بصری رحل الیہ دارقطنی لا باس بہ، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۴۶/۶)(۷۶۴۰)۔

٦٦٩- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (١/ ١٨٤) رقم (٢١٠) من طريق الدارقطني' به- واخرجه ابو داؤد (١/ ٩٢) كتاب الطهارة' باب اذا خاف الجنب البرد: ايتيمم؟ الحديث (٣٣٤) ومن طريقه البيهقي في الخلافيات (٤٢١/١)' ورواه الحاكم (١٧٧/١)' كلهم من طريق وهب ابن جرير' به- ومن طريق الحاكم تلك اخرجه البيهقي في السنن (٢٢٦/١)' وفي الخلافيات (١/ ٤٢٢)' واخرجه ابو داؤد (١/ ٩٢) كتاب الطهارة' باب اذا خاف الجنب البرد: ايتيمم؟ الحديث (٣٣٥)' واحمد (٤/ ٢٠٣-٢٠٤) من طريق ابن لهيعة' قال: ثنا يزيد بن ابي حبيب' به- والحديث علقه البخاري في صحيحه (٥٤١/١) كتاب التيمم' باب اذا خاف الجنب على نفسه المرض او الموت بعد رقم (٣٤٤)- قال الزيلعي في نصب الراية (١/ ١٥٧): وفي رواية ان عمرًا احتلم فغسل مغابنه' وتوضأ وضوءه للصلوة' ثم صلى بهذا الحديث' رواهما الحاكم' ثم ال بيهقي' وقال الحاكم ايضاً: على شرط الشيخين' قال: وعندي انهما عللاه بالرواية الاولى- يعني: لاختلافهما - وهي قصة واحدة' قال: ولا تعلل رواية التيمم رواية الوضوء' فان اهل مصر اعرف بحديثهم من اهل البصرة؛ ويحتمل ان التيمم' والوضوء وقعا' فغسل ما امكنه' وتوضأ' وتيمم للباقي- قال النووي في (الخلاصة): وهذا الذي قاله البيهقي متعين- والحاصل ان الحديث حسن' او صحيح- انتهى-

○ محمد بن یزید ابوبکر واسطی ویعرف باخی کرخویہ۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''248ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۳۷۵)(۱۴۸۹)۔

○ یحییٰ بن ایوب الغافقی ابوالعباس مصری،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''168ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۴۳)(۲۲)۔

○ عبدالرحمٰن بن جبیر مصری موذن عامری،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''54ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۷۵)(۸۹۵)۔

670- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّى اَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِىْ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِىْ قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَانَ عَلٰى سَرِيَّةٍ وَّاَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ بَرْدٌ شَدِيْدٌ لَمْ يَرَوْا مِثْلَهٗ فَخَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدِ احْتَلَمْتُ الْبَارِحَةَ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ بَرْدًا مِثْلَ هٰذَا مَرَّ عَلٰى وُجُوهِكُمْ مِثْلُهٗ فَغَسَلَ مَغَابِنَهٗ وَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَصْحَابَهٗ كَيْفَ وَجَدْتُمْ عَمْرًا وَّصَحَابَتَهٗ لَكُمْ . فَاَثْنَوْا عَلَيْهِ خَيْرًا وَّقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰى لَنَا وَهُوَ جُنُبٌ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلٰى عَمْرٍو فَاَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ وَبِالَّذِىْ لَقِىَ مِنَ الْبَرْدِ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ (وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ) فَلَوِ اغْتَسَلْتُ مِتُّ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلٰى عَمْرٍو.

☆☆ ابوقیس جو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ایک سریہ میں گئے ہوئے تھے'اس دوران انہیں سردی کا سامنا کرنا پڑا تھا' اس سے پہلے اتنی سردی کبھی نہیں آئی تھی' وہ صبح کی نماز کے لیے تشریف لے جانے لگے تو اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے کل رات احتلام ہوا تھا' اس طرح کی سردی' اللہ کی قسم! میں نے کبھی نہیں دیکھی' پھر انہوں نے اپنے زانوں کو (جہاں احتلام کا نشان موجود تھا) دھویا' نماز کا سا وضو کر کے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا دی' جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھیوں سے دریافت کیا: تم نے عمرو کو کیسا پایا' اُس کا ساتھ کیسا رہا؟ تو اُنہوں نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی بہت تعریف کی' (اور یہ بھی بتایا) یارسول اللہ! ایک مرتبہ اُنہوں نے جنابت کی حالت میں ہمیں نماز پڑھا دی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو کو بلوایا' حضرت عمرو نے آپ کو اس صورتِ حال کے بارے میں بتایا اور عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا: ''تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو''۔

اگر میں اُس وقت غسل کر لیتا تو میں مر جاتا' تو نبی اکرم ﷺ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی اس بات پر مسکرادیے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوقیس مولی عمرو بن عاص، اسمہ عبدالرحمٰن بن ثابت، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دوسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''54ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۶۴/۲)(۲۶)۔

671- وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ دَنُوقَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الْأَسْلَعِ قَالَ أَرَانِي كَيْفَ عَلَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) التَّيَمُّمَ فَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ ثُمَّ نَفَضَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ أَمَرَّ عَلَى لِحْيَتِهِ ثُمَّ أَعَادَهُمَا إِلَى الْأَرْضِ فَمَسَحَ بِهِمَا الْأَرْضَ ثُمَّ دَلَكَ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى ثُمَّ مَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا . هٰذَا لَفْظُ إِبْرَاهِيمَ الْحَرْبِيِّ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ فِي حَدِيثِهِ فَأَرَانِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَيْفَ أَمْسَحُ فَمَسَحْتُ قَالَ فَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ ثُمَّ رَفَعَهُمَا لِوَجْهِهِ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرَى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ بَاطِنَهُمَا وَظَاهِرَهُمَا حَتَّى مَسَّ بِيَدَيْهِ الْمِرْفَقَيْنِ .

☆☆ ربیع بن بدر اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت اسلع نے کہا: آپ مجھے دکھائیں کہ نبی اکرم ﷺ نے آپ کو کس طرح تیمم کرنے کا طریقہ سکھایا تھا' تو اُنہوں نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ملیں' پھر اُن پر پھونک ماری' پھر اُن دونوں کے ذریعے اپنے چہرے کا مسح کیا' یہاں تک کہ اپنی داڑھی کا بھی مسح کیا' پھر دونوں ہاتھوں کو زمین پر لگایا' اُن کے ذریعے زمین کا مسح کیا' اُن میں سے ایک کو دوسرے پر مل لیا' اُنہوں نے اپنی ہتھیلی کے باہر والے حصے اور اندرونی حصے کا مسح کیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے سکھایا کہ میں کس طرح مسح کروں؟ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُنہوں نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھیں' پھر اُنہیں اپنے چہرے کی طرف بلند کیا' پھر دوسری ضرب لگائی' پھر دونوں ہاتھوں کے ظاہری اور اندرونی حصے کا مسح کیا' یہاں تک کہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے کہنیوں کا مسح کیا۔

---

٦٧١ اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (١٨١/١) من طريق الدارقطني' به- واخرجه البيهقي في السنن (٢٠٨/١) كتاب الطهارة' باب كيف التيمم ا: اخبرنا ابو عبد الله الحافظ انا عبد الرحمن بن الحسن القاضي' ثنا ابراهيم بن الحسين' ثنا آدم بن ابي اياس' ثنا الربيع ... فذكره- وقد رواه الطبراني في الكبير (٢٩٨/١- ٢٩٩) رقم (٨٧٥)' (٨٧٦)' من طريق عن الربيع' به بمعناه' قال الهيثمي في مجمع الزوائد (٢٦٢/١): (فيه الربيع بن بدر' وقد اجمعوا على ضعفه)- اه- وانظر نصب الراية (١٥٢/١)- وقال ايضا الحافظ ابن حجر في التلخيص (٢٦٨/١): (فيه الربيع بن بدر' وهو ضعيف)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبدالرحیم بن عمر ابواسحاق ویعرف بابن دنوقا علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''279ھ'' میں ہوا۔ ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۳۵/۶)(۳۱۷۲)۔

○ اسماعیل بن علی بن یحییٰ بن بیان ابومحمد خطمی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''269ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۰۴/۶)(۳۳۴۷)۔

○ بدر بن عمرو بن جراد سعدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے '' تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۴/۱)(۱۲)۔

○ اسلع بن شریک بن عوف الاعوجی تمیمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: اسد الغابۃ (۲۱۱/۱)(۱۱۰)۔

672- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالاَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِىْ مُوْسٰى فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلاً اَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا اَكَانَ يَتَيَمَّمُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لاَ يَتَيَمَّمُ وَاِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا .فَقَالَ لَهُ اَبُوْ مُوْسٰى فَكَيْفَ تَصْنَعُوْنَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فِىْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ (فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيْدًا طَيِّبًا) فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِىْ هٰذَا لاَوْشَكُوا اِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ اَنْ يَتَيَمَّمُوا بِالصَّعِيْدِ .قَالَ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ مُوْسٰى فَاِنَّمَا كَرِهْتُمْ هٰذَا لِهٰذَا فَقَالَ نَعَمْ .فَقَالَ لَهُ اَبُوْ مُوْسٰى اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُما بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِىْ حَاجَةٍ فَاَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِى الصَّعِيْدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ جِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ اَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ تَمْسَحَ اِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرٰى ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ .وَقَالَ يُوْسُفُ اَنْ تَضْرِبَ بِكَفَّيْكَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ تَمْسَحَهُمَا ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ .فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَمْ تَرَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ .

٦٧٢–اخرجه ابن ابي شيبة (١٥٨/١–١٥٩)، ومن طريقه مسلم في صحيحه (٢٩٢/١) كتاب الحيض، باب التيمم، الحديث (٣٦٨)، ورواه البخاري (٦٠٥/١) كتاب التيمم، باب التيمم ضربة، الحديث رقم (٣٤٥)، (٣٤٦)، (٣٤٧)، والنسائي (١٧٠/١) كتاب الطهارة، باب تيمم الجنب، واحمد (٣٦٥/٢)، وابن خزيمة رقم (٢٧٠)، وابن حبان في صحيحه (١٢٨/٤) رقم (١٣٠٤)، وابو عوانة (٣٠٤/١)، والبيهقي في السنن (٢١١/١) كتاب الطهارة، باب ذكر الروايات في كيفية التيمم عن عمار، وفي (٢٢٦/١) كتاب الطهارة، باب التيمم في السفر اذا خاف الموت- كلهم من طريق الاعمش عن شقيق، به-

☆☆ شقیق بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کا کیا خیال ہے' اگر کوئی شخص جنبی ہو جائے' اُسے ایک ماہ تک پانی نہ ملے' کیا وہ اس دوران تیمم کرتا رہے گا؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ تیمم نہیں کرے گا' اگرچہ اُسے ایک ماہ تک پانی نہ ملے' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر آپ اس آیت کے بارے میں کیا کہیں گے؟ جو سورۂ مائدہ میں موجود ہے' (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''پھر تم پانی نہیں پاتے تو پاک مٹی کے ذریعے تیمم کرلو''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر لوگوں کو اس بارے میں اجازت دی جائے' تو عنقریب ایسا وقت آئے گا جب انہیں پانی ٹھنڈا لگے گا' تو وہ پاک مٹی سے تیمم کرنے لگیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: آپ اس وجہ سے اس کو ناپسند کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: آپ نے وہ بات نہیں سنی؟ جو عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی؟ (انہوں نے بیان کیا تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام کے سلسلے میں بھیجا' میں جنبی ہو گیا' مجھے پانی نہ ملا' میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا' جس طرح کوئی جانور ہو جاتا ہے' پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے اس بات کا تذکرہ آپ سے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اتنا کافی تھا کہ تم دونوں ہاتھ زمین پر مار کر ان میں سے ایک کے ذریعے دوسرے پر مسح کر لیتے' پھر اُن دونوں کے ذریعے اپنے چہرے کا مسح کر لیتے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں غور نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بیان پر قناعت نہیں کی تھی۔

یوسف نامی راوی کے الفاظ یہ ہیں: تم اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مار کر اُن کا مسح کرو' پھر اُن کے ذریعے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کرلو۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: کیا آپ نے یہ نہیں دیکھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بیان پر قناعت نہیں کی (یعنی اکتفاء نہیں کیا)۔

673 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ظَبْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ التَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةٌ لِّلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِّلْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ . كَذَا رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ ظَبْيَانَ مَرْفُوْعًا وَّوَقَفَهُ يَحْيَى الْقَطَّانُ وَهُشَيْمٌ وَّغَيْرُهُمَا وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تیمم میں دو ضربیں ہوتی ہیں' ایک ضرب چہرے کے لئے ہوتی ہے اور ایک دونوں بازوؤں کے لئے کہنیوں تک (مسح) کرنے کے لئے ہوتی ہے۔

علی بن ظبیان نامی راوی نے اس کو مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا' جسے دیگر آدمیوں نے موقوف کے طور پر نقل کیا ہے

اور یہی درست ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ الامام المحدث ابومحمد عبداللہ بن حسین بن جابر بغدادی، علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک جب کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہوں تو اُس روایت کو مستند قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۱۳/ ۳۰۷) (۱۴۱)، المیزان (۲/ ۴۰۸)۔

○ عبدالرحیم بن مطرف بن انیس بن قدامہ [illegible]، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/ ۵۰۴) (۱۱۷۷)۔

○ علی بن ظبیان کوفی قاضی بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''192ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/ ۳۹)۔ (۳۶۴)۔

674- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح .وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَيُوْنُسُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لتَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةٌ لِّلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِّلْكَفَّيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: تیمم میں دوضربیں ہوتی ہیں' ایک ضرب چہرے کے لئے اور ایک ضرب دونوں بازوؤں پر کہنیوں تک (مسح کرنے کے لئے) ہوتی ہے۔

675- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَيَمَّمُ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

٦٧٣–اخرجه الحاكم (١/ ١٧٩) كتاب الطهارة' والطبراني في (١٣٦٧٨٢)من حديث علي ابن ظبيان' عن عبيد الله بن عمر' عن نافع' عن ابن عمر' به- وقال الحاكم: (لا اعلم احدا اسنده عن عبيد الله غير علي بن ظبيان' وهو صدوق' وتعقبه الذهبي' فقال: بل واه- قال ابن معين: ليس بشيء- وقال النسائي: ليس بثقة)- وذكره الهيثمي في (المجمع) (١/ ٢٦٧)' وقال: رواه الطبراني في (الكبير)' وفيه علي بن ظبيان: ضعفه يحيى بن معين– فقال: كذاب خبيث' وجماعة– وقال ابو علي النيسابوري: لا باس به- اه- وقال ابو حاتم: متروك' وقال ابن حبان: سقط الاحتجاج باخباره- ينظر: الجرح والتعديل (٦/ ١٩١)' والمجروحين (٢/ ١٠٥)' وانظر: نصب الراية (١/ ١٥٠)- واخرجه البيهقي (١/ ٢٠٧) كتاب الطهارة' باب كيف التيمم؛ من جهة القطان وهشيم' عن عبيد الله بن عمر موقوفا) ثم قال: (رواه علي بن ظبيان فرفعه وهو خطا' والصواب بهذا اللفظ عن ابن عمر موقوفا)- وللحديث طريق آخر عن ابن عمر- وسياتي رقم (٦٧٤)' واخرجه الحاكم (١/ ١٧٩–١٨٠) كتاب الطهارة' كلاهما من طريق سليمان بن ابي داؤد الحراني' عن سالم ونافع' عن ابن عمر' عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال في التيمم: (ضربتان: ضربة للوجه' وضربة لليدين الى المرفقين) وقال الحاكم: (سليمان بن ابي داؤد لم يخرجاه' وانما ذكرناه في الشواهد)- وفي (العلل) (١/ ٥٤): قال ابو زرعة: (هذا حديث باطل' وسليمان ضعيف الحديث)- اه- قال الذهبي في (المغني) (١/ ٢٧٩): (ضعفه غير واحد)- وسياتي ايضا رقم (٦٧٨)-

٦٧٤–اخرجه البيهقي في السنن (١/ ٢٠٧) كتاب الطهارة' باب كيف التيمم؛ من طريق الدارقطني' به- وانظر تخريج الحديث السابق-

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہنیوں تک تیمم کیا کرتے تھے۔

676- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْاُبُلِّيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ضَرَبْنَا بِاَيْدِيْنَا عَلَى الصَّعِيْدِ الطَّيِّبِ ثُمَّ نَفَضْنَا اَيْدِيَنَا فَمَسَحْنَا بِهَا وُجُوْهَنَا ثُمَّ ضَرَبْنَا ضَرْبَةً اُخْرَى الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ ثُمَّ نَفَضْنَا اَيْدِيَنَا فَمَسَحْنَا بِاَيْدِيْنَا مِنَ الْمَرَافِقِ اِلَى الْاَكُفِّ عَلٰى مَنَابِتِ الشَّعْرِ مِنْ ظَاهِرٍ وَّبَاطِنٍ.

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (آپ کے زمانۂ اقدس میں) تیمم کیا' ہم اپنے ہاتھ صاف مٹی پر مارتے تھے اور پھر اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے تھے اور پھر اُس کے ذریعے اپنے چہرے کا مسح کرتے تھے' پھر ہم دوبارہ صاف ہاتھ مٹی پر مارتے تھے اور پھر اُن کو جھاڑتے تھے اور اپنے بازوؤں کا کہنیوں سے لے کر ہتھیلیوں تک' بالوں کی جڑوں تک اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کیا کرتے تھے۔

677- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ الْمُكْرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ التُّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَزِيعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِضَرْبَتَيْنِ ضَرْبَةٍ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَضَرْبَةٍ لِلذِّرَاعَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ. سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ ضَعِيْفَانِ.

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں) تیمم کیا ہے' اس میں دو ضربیں ہوتی ہیں' ایک ضرب چہرے کے لئے' اور دونوں ہتھیلیوں کے لئے ہوتی تھی' جبکہ ایک ضرب دونوں بازوؤں کے لئے کہنیوں تک ہوتی تھی۔

اس روایت کے دو راوی سلیمان بن ارقم' سلیمان بن ابوداؤد ضعیف ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالصمد بن علی بن محمد بن مکرم بن حسان ابوحسین الوکیل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''347ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴۱/۱۱)(۵۱۸ھ)، السیر (۵۵۵/۱۵)۔

○ یحیٰ بن غیلان الراسبی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے''

۶۷۵- اخرجه مالك في الموطا (۵۶/۱) كتاب الطهارة' باب العمل في التيمم' الحديث (۹۱) ومن طريقه المصنف هنا' والبيهقي في الكبرٰى (۲۰۷/۱، ۹۲) كتاب الطهارة' باب كيف التيمم! واسناده من اصح الاسانيد-

۶۷۶- علقه البيهقي في السنن (۲۰۷/۱)' فقال: (رواه سليمان بن ارقم التيمي عن الزهري عن سالم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم ... والصحيح رواية معمر وغيره عن الزهري عن سالم عن ابن عمر منفعله)- اه- وذكره الحافظ في التلخيص (۲۶۷/۱- ۲۶۸)' ثم قال: (لكن فيه سليمان ابن ارقم وهو متروك)- اه- وسليمان بن ارقم تقدمت ترجمته مراراً- وانظر الحديث (۶۷۲)-

سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶۶/۴)۔

678- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَّاِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ نَافِعٍ وَّسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي التَّيَمُّمِ ضَرْبَتَيْنِ ضَرْبَةً لِّلْوَجْهِ وَضَرْبَةً لِّلْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اس میں دو ضربیں ہوں گی' ایک ضرب چہرے کے لئے ہوگی' دوسری ضرب کہنیوں تک ہاتھوں کے لئے ہوگی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہارون بن عبداللہ بن مروان بغدادی، ابوموسیٰ حمال، بزاز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''247ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۲/۲)۔

○ سلیمان بن ابوداؤد حرانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''لین الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۱۱۵/۴)۔

679- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَّاِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبْدُ الْبَاقِيْ بْنُ قَانِعٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَنْمَاطِيُّ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِّلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِّلذِّرَاعَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ. رِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَّالصَّوَابُ مَوْقُوْفٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تیمم میں ایک ضرب چہرے کے لیے ہوگی' ایک ضرب کلائی سے کہنیوں تک کے لئے ہوگی۔

اس کے تمام راوی ثقات ہیں' تاہم درست یہ ہے: یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

٦٧٩- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (١٨٠/١) رقم (٣٠٦) من طريق الدارقطني: حدثنا محمد بن مخلد' حدثنا ابراهيم الحربي' حدثنا عثمان بن محمد الانماطي' به- ورواه الحاكم في المستدرك (١٨٠/١): حدثنا علي بن حمشاذ وابو بكر بن بالويه' قال: ثنا ابراهيم بن اسحاق' ثنا عثمان بن محمد الانماطي' به' ومن طريقه البيهقي ايضا في السنن (٢٠٧/١)' ورواه بنفس الاسناد عن ابراهيم بن اسحاق الحربي' ثنا ابو نعيم عن عزرة بن ثابت' به موقوفاً' ومن طريقه ايضا رواه البيهقي في السنن (٢٠٧/١)- وسياتي عن المصنف في الحديث رقم (٦٨٠)' قال ابن الجوزي في التحقيق (١٨٢/١): (تكلم في عثمان بن محمد)- اه- قال الزيلعي في نصب الراية (١٥١/١): (وتعقبه صاحب التنقيح تابعًا للشيخ تقي الدين في (الامام)' وقال -ما معناه-: (ان هذا الكلام لا يقبل منه: لانه لم يبين من تكلم فيه' وقد روى عنه ابو داؤد وابو بكر بن ابي عاصم وغيرهما' وذكره ابن ابي حاتم في كتابه' ولم يذكر فيه جرحاً- والله اعلم)- اه- قال الحافظ ابن حجر في التلخيص (٣٦٨/١): (ضعف ابن الجوزي هذا الحديث بعثمان بن محمد' وقال: انه متكلم فيه' واخطا في ذلك- قال ابن دقيق العيد: لم يتكلم فيه احد- نعم روايته شاذة: لان ابا نعيم رواه عن عزرة موقوفاً)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حرمی بن عمارۃ بن ابو حفصۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''211ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۵۹)۔

680- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَّاِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَّاِنِّي تَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ قَالَ اضْرِبْ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ اُخْرٰى فَمَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص آیا اور بولا: مجھے جنابت لاحق ہوگئی' میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا' تو انہوں نے فرمایا: تم (ہاتھ) زمین پر مارو' تو اُس نے اپنا ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کے ذریعے چہرے کا مسح کیا۔ پھر اُس نے دوسرا ہاتھ زمین پر مارا اور اُس کے ساتھ ہاتھوں سے کہنیوں تک کا مسح کیا۔

681- حَدَّثَنَا الْقَاضِيَانِ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَاَبُوْ عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ سُئِلَ قَتَادَةُ عَنِ التَّيَمُّمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَكَانَ الْحَسَنُ وَاِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ يَقُوْلَانِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ .قَالَ وَحَدَّثَنِيْ مُحَدِّثٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ .قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ فَذَكَرْتُهُ لِاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَعَجِبَ مِنْهُ وَقَالَ مَا اَحْسَنَهُ.

☆☆ ابان نامی راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ سے سفر کے دوران تیمم کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے تھے: کہنیوں تک کیا جائے گا۔

حسن بصری اور ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: کہنیوں تک (مسح کیا جائے گا)۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کہنیوں تک (تیمم) کیا جائے گا۔

ابواسحاق نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ امام احمد بن حنبل سے کیا: تو اُنہیں یہ روایت بہت پسند آئی۔

اُنہوں نے فرمایا: یہ کتنی بہترین روایت ہے۔

۶۸۱- اخرجه البيهقي في السنن (۱/۲۱۰) من طريق الدارقطني به' واخرجه ابو داؤد (۱/۸۹) كتاب الطهارة' باب التيمم' الحديث رقم (۳۲۸)' ومن طريقه البيهقي في السنن (۱/۲۱۰) كتاب الطهارة' باب ذكر الروايات في كيفية التيمم عن عمار- قال ابو داؤد: حدثنا موسى بن اسماعيل' ثنا ابان' قال: سئل قتادة عن التيمم عن التيمم في السفر؟ فقال: حدثني محدث عن الشعبي عن عبد الرحمن بن ابزى عن عمار بن ياسر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (الى المرفقين)- قال البيهقي: (واما حديث قتادة عن محدث عن الشعبي' فهو منقطع لا يعلم من الذي حدثه؟ فينظر فيه' وقد ثبت من وجه آخر لا يشك حديثي في صحة اسناده)- اه- ورواه ايضا من طريق قتادة عن عزرة عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن عمار' رقم (۶۸۵)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، یہ صحابی رسول ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۷۲/۱)۔

682- حَدَّثَنَا الْقَاضِيُ اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا تَيَمَّمَ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً اُخْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَلَايَنْفُضُ يَدَيْهِ مِنَ التُّرَابِ.

☆☆ سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب وہ تیمم کرتے تھے' تو دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارتے تھے' پھر اُن دونوں کے ذریعے اپنے چہرے کا مسح کیا کرتے تھے' پھر دونوں ہاتھوں کو دوسری مرتبہ زمین پر مارتے تھے' اُن کے ذریعے ہاتھوں سے دونوں کہنیوں تک مسح کیا کرتے تھے' وہ اپنے ہاتھوں سے مٹی نہیں جھاڑتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن منصور بن سیار بغدادی الرمادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے '' گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال ''265ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۷/۱)۔

683- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَشُجَاعٌ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: (تیمم میں) دوضربیں ہوگی' ایک ضرب چہرے کے لیے ہوگی' ایک ضرب دونوں بازوؤں کے لئے ہوگی۔

۶۸۲- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۲۱۱/۱-۲۱۲) رقم (۸۱۷)' ومن طريقه المصنف هنا' وابن المنذر في الاوسط (۴۸/۲) رقم (۵۳۷)' وفي (۵۶/۲) رقم (۵۴۹)-

۶۸۳- اخرجه البيهقي في الكبرى (۲۱۲/۱) كتاب الطهارة' باب ذكر الروايات في كيفية التيمم عن عمار من طريق الدارقطني' به' ورواه ايضاً' فقال: اخبرنا ابو عبد الله الحافظ' ثنا ابو بكر بن اسحاق' ثنا عبد الله بن محمد' ثنا الحسن بن عيسى' ثنا ابن المبارك' ثنا سعيد بن ابي ايوب عن يزيد بن ابي حبيب' ان عليا وابن عباس كانا يقولان في التيمم: (الوجه والكفين)- قال: وروى عن عطاء عن ابن عباس' ثم ساق حديث الدارقطني هذا منطريق' ثم قال: (وكلاهما عن علي منقطع- وقد حكاه الشافعي في كتاب علي وعبد الله بلاغا عن هشيم عن خالد عن ابي اسحاق ان عليا قال في التيمم: ضربة للوجه' وضربة للكفين)- اه- وقد روى عبد الرزاق (۲۱۳/۱) رقم (۸۲۴)' ومن طريق ابن المنذر في الاوسط (۵۰/۲) رقم (۵۴۳) عن ابراهيم بن طهمان عن عطاء بن السائب عن ابي البختري: ان عليا قال في التيمم: (ضربة للوجه' وضربة لليدين الى الرسغين)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ شجاع بن مخلد الفلاس، ابوفضل بغوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''235ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۴۷/۱)۔

684- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ مَذْعُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَهُ بِالتَّيَمُّمِ بِالْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ .

☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چہرے اور دونوں بازوؤں کا تیمم کرنے کی ہدایت کی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن سلیمان، ابوعبداللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۳۰/۳)۔

○ سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزی، خزاعی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۰/۱)۔

685- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِىْ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِءٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِّلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ .

☆☆ حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تیمم چہرے اور دونوں بازوؤں کے لیے ضرب لگانے (یعنی اُن پر مسح کرنے) کا نام ہے۔

۶۸۴- اخرجه ابو داؤد (۸۹/۱) كتاب الطهارة' باب التيمم' الحديث (۳۲۷)' والترمذي (۲۶۸/۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في التيمم' الحديث (۱۴۴)' والدارمي (۱۹۰/۱)' واحمد (۲۶۳/۴)' وابنخزيمة في صحيحه (۱۲۴/۱) رقم (۲۶۷)' وابن حبان (۱۲۷/۴) رقم (۱۳۰۳)' وابن الجارود رقم (۱۲۶)' والطحاوي في شرح المعاني (۱۱۲/۱)' والبيهقي في السنن (۲۱۰/۱) من طريق قتادة عن عزرة عن سعيد بن عبد الرحمن' به۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عفان بن مسلم بن عبد اللہ باہلی، ابوعثمان الصفار، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۵)۔

686- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اَصَابَتْنِى جَنَابَةٌ وَّاِنِّى تَمَعَّكْتُ فِى التُّرَابِ ـ قَالَ اضْرِبْ ـ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ اُخْرٰى فَمَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ۔

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص آیا اور بولا: مجھے جنابت لاحق ہوگئی اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگیا' تو انہوں نے فرمایا: تم زمین پر ہاتھ مارو! اُس نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور پھر اُس کے ذریعے چہرے کا مسح کیا اور پھر دوبارہ اپنا ہاتھ زمین پر مارا' پھر اُن دونوں ہاتھوں کے ذریعے کہنیوں تک دونوں بازوؤں کا مسح کیا۔

687- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ح حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِىْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِّلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ ـ

قَالَ الرَّمَادِيُّ قَالَ يَزِيْدُ مَنْ اَخَذَ بِهٖ فَلَا بَاْسَ۔

☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تیمم میں ایک ہی ضرب ہوگی' جو چہرے اور دونوں بازوؤں کے لئے ہوگی۔

رمادی نامی راوی بیان کرتے ہیں: یزید نامی راوی بیان کرتے ہیں: جو شخص اس حدیث کو اختیار کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حکم بن عتیبۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے

٦٨٧- اخرجه البخاري (١/٥٨٨) كتاب التيمم' باب المتيمم' هل ينفخ فيهما؟ الحديث (٣٣٨) واطرافه في (٣٣٩)' (٣٤٠)' (٣٤١)' (٣٤٢)' (٣٤٣)' ومسلم (١/٢٩٧) كتاب الحيض' باب التيمم' الحديث (٣٦٨)' وابو داؤد (١/٨٩) كتاب الطهارة' باب التيمم' الحديث (٣٢٦)' والنسائي (١/١٦٩-١٧٠) كتاب الطهارة' وابن ماجه (١/١٨٨) كتاب الطهارة' باب ما جاء في التيمم ضربة واحدة' الحديث (٥٦٩)' وابن خزيمة رقم (٢٦٦)' (٢٦٨)' وابن حبان في صحيحيهما (٤/٧٩) رقم (١٢٦٧)' وابن خزيمة رقم (٢٦٦)' (٢٦٨)' وابن حبان وابو عوانة (١/٣٠٦)' والطحاوي في شرح المعاني (١/١١٢)' والبيهقي في السنن (١/٢٠٩)' (١/٢١٦)' كلهم من طريق الحكم عن ذر عن ابن ابزى' به-

ہیں۔ان کا انتقال ''113ھ'' کے آس پاس میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۹۲)(۴۹۴)۔

688- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَعُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ . وَضَرَبَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَدِهِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

☆☆ حضرت عمار رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ مبارک زمین پر مارا' پھر آپ نے اس پر پھونک ماری اور اُس کے ذریعے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا۔

689- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یعلی بن عبید بن ابوامیہ ،کوفی ،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال ''200ھ'' کے آس پاس میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۷۸)(۴۰۸)۔

690- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقْرِى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُو سَيَّارٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُسْتَوْرِدِ قَالاَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِى مَالِكٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اَنَّهُ اَجْنَبَ فِى سَفَرٍ لَهُ فَتَمَعَّكَ فِى التُّرَابِ ظَهْرًا لِبَطْنٍ

۶۸۹- اخرجه ابن ابي شيبة (۱/۱۵۹)، وابو داؤد (۱/۸۸) كتاب الطهارة، باب التيمم، الحديث (۳۲۲)، وابو عوانة (۱/۳۰۵)، وابن خزيمة في صحيحه رقم (۲۶۹)، والطحاوي (۱/۱۱۲) من طرق عن الاعمش عن سلمة بن كهيل عن سعيد، به- ورواه ابو داؤد (۱/۸۸- ۸۹) كتاب الطهارة، باب التيمم، الحديث (۳۲٤)، (۳۲۵)، والنسائي (۱/۱۷۰) كتاب الطهارة، باب نوع آخر، واحمد (۲/۲۶۵)، والطيالسي (۱/۶۳)، وابن خزيمة رقم (۲۶۹)، والبيهقي في (السنن) (۱/۲۱۰)، والطحاوي (۱/۱۱۲) من طريق شعبة عن سلمة بن كهيل عن ذر عن سعيد، به-

۶۹۰- لهذا الحديث علقه البيهقي في سننه (۱/۲۱۰) كتاب الطهارة، باب ذكر الروايات في كيفية التيمم، فقال: (رواه حصين بن عبد الرحمن عن ابي مالك قال: (سمعت عمارًا يخطب، فذكر التيمم، فضرب بكفيه الارض، فمسح بهما وجهه وكفيه)- ورفعه ابراهيم بن طهمان عن حصين- ورواه الاعمش: مرة عن سلمة بن كهيل عن عبد الرحمن بن ابزى، ومرة عن سلمة عن سعيد بن عبد الرحمن عن ابيه- وقال مرة في متنه: (ثم مسح وجهه والذراعين الى نصف الساعد، ولم يبلغ المرفقين)- اه-

فَلَمَّا اَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا عَمَّارُ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ اَنْ تَضْرِبَ بِكَفَّيْكَ فِي التُّرَابِ ثُمَّ تَنْفُخَ فِيهِمَا ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ اِلَى الرُّسْغَيْنِ ۔ لَمْ يَرْوِهِ عَنْ حُصَيْنٍ مَرْفُوعًا غَيْرُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ وَوَقَفَهُ شُعْبَةُ وَزَائِدَةُ وَغَيْرُهُمَا وَاَبُوْ مَالِكٍ فِي سَمَاعِهِ مِنْ عَمَّارٍ نَظَرٌ فَاِنَّ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ قَالَ فِيهِ عَنْ اَبِي مَالِكٍ عَنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ عَمَّارٍ قَالَهُ الثَّوْرِيُّ عَنْهُ ۔

☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ سفر کے دوران جنبی ہو گئے تو مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ کو اس بارے میں بتایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمار! تمہارے لیے اتنا کافی تھا کہ تم اپنے دونوں ہاتھ مٹی پر مارتے' پھر ان پر پھونک مارتے' پھر اُن دونوں کے ذریعے اپنے چہرے اور کلائیوں تک اپنے دونوں ہاتھوں کا مسح کر لیتے۔

اس روایت کو مرفوع روایت کے طور پر ابراہیم نامی راوی نے نقل کیا ہے' جبکہ دیگر راویوں نے اس کو موقوف روایت کے طور پر نقل کیا اور اس کے راوی ابو مالک کا حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع محل نظر ہے' کیونکہ دیگر راویوں نے اس ابو مالک کے حوالے سے ابن ابزیٰ کے حوالے سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن ابراہیم بن عبد اللہ بن عبد المجید، ابو محمد مقری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''328ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۸۲/۷-۲۸۳)۔

○ داؤد بن شبیب باہلی، ابو سلیمان بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''221ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۲/۱)(۱۶)۔

691- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَخْطُبُ بِالْكُوفَةِ وَذَكَرَ التَّيَمُّمَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ.

☆☆ ابو مالک نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو کوفہ میں خطبہ دیتے ہوئے سنا' تو اُنہوں نے تیمم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا: اس میں ایک مرتبہ اپنے ہاتھ کو زمین پر مارا جائے گا اور اس کے ذریعے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کر لیا جائے گا۔

692- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي مَالِكٍ عَنْ عَمَّارٍ اَنَّهُ غَمَسَ بَاطِنَ كَفَّيْهِ فِي التُّرَابِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ

اِلَى الْمِفْصَلِ وَقَالَ عَمَّارٌ هٰكَذَا التَّيَمُّمُ .وَرَوَاهُ الثَّوْرِىُّ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ عَمَّارٍ مَرْفُوْعًا.

☆☆ ابو مالک' حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے اپنی ہتھیلیوں کو مٹی پر مارا' پھر اس پر پھونک ماری اور اپنے چہرے پر پھیرا اور دونوں بازوؤں کا جوڑوں تک مسح کیا' پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیمم اس طرح ہوتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے۔

693- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبْدُ الْبَاقِىْ بْنُ قَانِعٍ قَالاَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِىِّ قَالَ مَا اُمِرَ فِيهِ بِالْغَسْلِ فَعَلَيْهِ التَّيَمُّمُ وَمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِالْغَسْلِ تُرِكَ.

☆☆ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جس عضو کو دھونے کا حکم ہے' اُس پر تیمم کرنا لازم ہوگا' جس عضو کو دھونے کا حکم نہیں ہے' اُسے تیمم میں ترک کیا جائے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مجالد بن سعید بن عمیر، ہمدانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "چھٹے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "144ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۲۹/۲)(۹۱۹)۔

694- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ وَعَبْدُ الْبَاقِىْ قَالاَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِىِّ قَالَ اُمِرْنَا بِالتَّيَمُّمِ لِمَا اُمِرْنَا فِيهِ بِالْغَسْلِ.

☆☆ امام شعبی بیان کرتے ہیں: ہمیں اپنے ان اعضاء کا تیمم کرنے کا حکم دیا گیا ہے' جن کو (وضو) میں دھونے کا حکم دیا گیا ہے۔

65- باب التَّيَمُّمِ وَاَنَّهُ يُفْعَلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ .

باب: تیمم کا بیان' اسے ہر نماز کے لیے کیا جائے گا

695- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِى حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِى الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَانَ يَتَيَمَّمُ لِكُلِّ صَلَاةٍ . وَبِهِ كَانَ يُفْتِى قَتَادَةُ.

☆☆ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لئے تیمم کیا کرتے تھے۔

۶۹۵- اخرجه عبد الرزاق (۲۱۵/۱) رقم (۸۲۳)' ومن طريقه المصنف هنا' والبيهقي في الكبرى (۲۲۱/۱) كتاب الطهارة' باب التيمم لكل فريضة' وابن المنذر في الاوسط (۵۸/۲) رقم (۵۵۲)' ورواه ايضا الطبراني في الكبير' كما في المجمع (۲۲۶/۱)۔

قتادہ خود اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

ایک تیمم سے مختلف نمازیں ادا کرنا

یہاں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' کیا ایک ہی تیمم کے ساتھ مختلف نمازیں ادا کی جا سکتی ہیں؟ یا ہر نماز کے لیے نئے سرے سے تیمم کرنا پڑے گا' فقہاء کے اس اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

قال الحنفية (2) : ان التيمم بدل مطلق، وليس ببدل ضروری، فالحدث يرتفع بالتيمم الى وقت وجود الماء في حق الصلاة المؤداة، بدليل الحديث المتقدم :التيمم وضوء المسلم، ولو الى عشر حجج، مالم يجد الماء ، او يحدث فقد سمى التيمم وضوءاً[1]، والوضوء مزيل للحدث .وقال صلّى الله عليه وسلم :جعلت لی الارض مسجدًا وطهورًا (3) ، والطهور اسم للمطهر، فدل على ان الحدث يزول بالتيمم، الا ان زواله مؤقت الى غاية وجود الماء ، فاذا وجد الماء يعود الحدث.

ويترتب عليه :انه يجوز التيمم قبل دخول الوقت، ويجوز له ان يصلی بالتيمم ما شاء من الفرائض والنوافل ما لم يجد الماء او يحدث، واذا تيمم للنفل جاز له ان يؤدی به النفل والفرض.

وقال الجمهور غير الحنفية (4) : التيمم بدل ضروری، فيباح له الصلاة مع قيام الحدث حقيقة للضرورة، كطهارة المستحاضة، لحديث ابی ذر عند الترمذی :

فاذا وجدت الماء فامسّه جلدك، فانه خير لك ولو رفع الحدث لم يحتج الى الماء اذا وجده، ولو رای الماء يعود الحدث، مما يدل على ان الحدث لم يرتفع، لكن ابيح له اداء الصلاة مع قيام الحدث للضرورة، كمافي المستحاضة.

ويترتب عليه عكس الاحكام السابقة، الا ان الحنابلة خلافًا للمالكية والشافعية اجازوا بالتيمم الواحد صلاة ما عليه من فرائض فوائت ان كانت عليه.

قال الحنفية (5) القائلون بان التيمم طهارة مطلقة :يجوز التيمم قبل الوقت، ولاكثر من

---

(1) رواہ احمد والبیہقی واسحاق بن راہویہ عن ابی ہریرۃ لکنہ ضعیف (نصب الرایۃ 156/1:). والحدیث الصحیح المتفق علیہ المتقدم عن عمران بن حصین یدل علی الاکتفاء بالتیمم بدل الغسل حال الجنابۃ وفقد الماء۔

(2) البدائع 54/1:ومابعدہا، الدر المختار 223/1. :

(3) رواہ الشیخان والنسائی عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ۔

(4) الشرح الکبیر 154/1: مغنی المحتاج 97/1: بجیرمی الخطیب 253/1: کشاف القناع 199/1. :

(5) البدائع 54/1: الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین 223/1:

فرض، ولغير الفرض من النوافل؛ لان التيمم بدل مطلق عند عدم الماء ، ويرتفع به الحدث الى وقت وجود الماء ، وليس ببدل ضروری مبيح مع قيام الحدث حقيقة، الذی هو قول الجمهور، فلا يجوز عندهم قبل الوقت، ولا يصلی به اكثر من فرض .ودليل الحنفية :ان التوقيت فی العبادات لا يكون الا بدليل سمعی، ولا دليل فيه، فيقاس علی الوضوء ، والوضوء يصح قبل الوقت.

وقال الجمهور (المالكية والشافعية والحنابلة) (1) : لا يصح التيمم الا بعد دخول وقت ما يتيمم له من فرض او نفل، فلا يتيمم لفرض قبل دخول وقت فعله، ولا لنفل معين او مؤقت كسنن الفرائض الرواتب قبل وقتها.

اما الفريضة :فلقوله تعالی :(اذا قمتم الی الصلاة) (المائدة5/6:) ، والقيام اليها بعد دخول الوقت، ولما رواه البخاری من حديث فايما رجل من امتی ادركته الصلاة فليصل وما رواه احمد :اينما ادركتنی الصلاة تمسحت وصليت ای تيممت وصليت، وهذا دليل علی ان التيمم يكون عند ادراك الصلاة، ای بعد دخول وقتها.

واما النفل :فلحديث ابی امامة مرفوعًا قال :جعلت الارض كلها لی ولامتی مسجدًا وطهورًا، فاينما ادركت رجلًا من امتی الصلاة، فعنده مسجده، وعنده طهوره (2).

واما الوضوء :فانما جاز قبل الوقت، فلكونه رافعًا للحدث، بخلاف التيمم، فانه طهارة ضرورة، فلم يجز قبل الوقت، كطهارة المستحاضة.

احناف کے نزدیک تیمم مطلق طور پر بدل ہے' یہ ضروری طور پر بدل نہیں ہے' آدمی نے جو نماز تیمم کر کے ادا کرنی ہے' اس کی وجہ سے انسان کو جب تک پانی نہیں ملتا' اُس وقت تک تیمم کی وجہ سے انسان کا حدث ختم ہو جاتا ہے' اس کی دلیل وہ روایت ہے جو پہلے ذکر کی جا چکی ہے' تیمم مسلمان کا وضو ہے خواہ اُسے دس برس تک پانی نہ ملے' یا پھر تیمم (کسی اور ناقضِ وضو کی وجہ سے) ٹوٹ جائے'' تو اس حدیث میں تیمم کو وضو قرار دیا گیا ہے اور وضو حدث کو ختم کر دیتا ہے۔ ویسے بھی نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''میرے لیے روئے زمین کو نماز ادا کرنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے''۔

طہور اُسی کو کہا جاتا ہے جو پاک کرنے والی ہوتی ہے۔

اس سے یہ بات بھی پتہ چل جاتی ہے: تیمم کی وجہ سے حدث ختم ہو جاتا ہے' البتہ اس حدث کا خاتمہ اس وقت کے ساتھ متعلق ہو گا' انسان کو جب تک پانی نہیں ملتا جیسے ہی انسان کو پانی ملے گا تو وہ حدث واپس آ جائے گا' اس تمام بحث

(1) بدایۃ المجتہد 65/1:، القوانین الفقہیۃ : ص37، مغنی المحتاج 105/1:، المہذب 34/1:، کشاف القناع 184/1.:

(2) الفقہُ الاسلامیُ وادلّتہٗ الفَصلُ السّادس :التَّیمُّم

سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے' نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے بھی اُس نماز کے لیے تیمم کیا جا سکتا ہے اور کوئی شخص ایک تیمم کے ذریعے جتنے چاہے فرض اور نوافل ادا کر سکتا ہے' انسان کا تیمم اس وقت تک باقی رہے گا جب تک اُسے پانی نہیں مل جاتا یا کوئی اور حدث لاحق نہیں ہو جاتا' اگر کوئی شخص نفل نماز ادا کرنے کے لیے تیمم کرتا ہے تو وہ اس تیمم کے ذریعے نوافل اور فرائض دونوں ادا کر سکتا ہے۔ (یہ تمام مؤقف احناف کے نزدیک ہیں)

احناف کے علاوہ دیگر تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں: تیمم کو ضروری طور پر بدل قرار دیا گیا ہے' یعنی اپنی حقیقت کے اعتبار سے حدث باقی رہتا ہے لیکن ضرورت کے پیش نظر تیمم کر کے نماز ادا کرنے کو مباح قرار دیا گیا ہے' یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے استحاضہ کا شکار عورت پاک سمجھی جاتی ہے۔

ان حضرات نے اپنے مؤقف کی تائید میں وہ روایت نقل کی ہے جسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' "جب تمہیں پانی مل جائے تو تم اُس کے ذریعے اپنا چہرہ دھو لو' یہ تمہارے لیے بہتر ہے"۔

(یہ حضرات یہ دلیل پیش کرتے ہیں) اگر تیمم کی وجہ سے حدث ختم ہو چکا تھا تو پانی مل جانے کی صورت میں پانی کے ذریعے طہارت کے حصول کی ضرورت باقی نہیں ہونی چاہیے تھی' یہی وجہ ہے' انسان کو جیسے ہی پانی مل جائے گا' اس کا حدث واپس آ جائے گا' اس کا مطلب یہ ہوا: حدث سرے سے ختم نہیں ہوا تھا' البتہ حدث موجود ہونے کے باوجود مجبوری کی وجہ سے ضرورت کے پیش نظر نماز کی ادائیگی کو جائز قرار دیا گیا تھا' بالکل اُسی طرح جیسے استحاضہ کا شکار عورت کے لیے یہی حکم ہے۔

فقہاء کے درمیان اس اختلاف کی بنیاد پر بعض جزوی مسائل میں اختلاف سامنے آتا ہے' البتہ شافعیوں اور مالکیوں کے برعکس حنابلہ نے یہ رائے پیش کی ہے: تیمم کے ذریعے قضاء نمازیں ادا کی جا سکتی ہیں۔

تیمم کے بارے میں اس اختلاف کے نتیجے میں جو جزوی اختلافات سامنے آئے ہیں' وہ درج ذیل ہیں:

احناف اس بات کے قائل ہیں: تیمم مطلق طور پر طہارت ہے' اس لیے نماز کا وقت شروع ہو جانے سے پہلے بھی اسے کیا جا سکتا ہے اور ایک تیمم کے ذریعے ایک سے زیادہ فرض نمازیں ادا کی جا سکتی ہیں' فرض اور نفل نمازیں ادا کی جا سکتی ہیں کیونکہ جب تک پانی میسر نہیں ہوتا' اُس وقت تک تیمم اُس کے بدل کی حیثیت رکھتا ہے اور انسان کو جب تک پانی دستیاب نہیں ہوتا' اُس وقت تک تیمم کی وجہ سے حدث ختم ہو جاتا ہے۔ احناف کے نزدیک یہ ضرورت کے پیش نظر بدل نہیں ہے' اپنی حقیقت کے اعتبار سے حدث باقی رہے اور محض تیمم کی وجہ سے نماز کو (ضرورت کے پیش نظر) مباح قرر دیا جائے جیسا کہ جمہور اس بات کے قائل ہیں' وقت شروع ہونے سے پہلے تیمم کرنا جائز نہیں ہے اور ایک تیمم کے ذریعے ایک سے زیادہ فرض نماز ادا نہیں کی جا سکتی۔

احناف نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ بات دلیل کے طور پر پیش کی ہے' عبادات میں وقت کا تعین کسی نقلی دلیل کے بغیر جائز نہیں ہے اور یہاں کوئی نقلی دلیل موجود نہیں ہے' اس لیے تیمم کو وضو پر قیاس کیا جائے گا اور جس طرح نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے وضو کرنا جائز ہے (اُسی طرح تیمم کرنا بھی جائز ہو گا) جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں' فرض یا نفل نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے تیمم کرنا جائز نہیں ہے' وہ نفل نماز جس کے لیے تیمم کیا جا رہا ہے' کسی فرض نماز کی ادائیگی کا

وقت شروع ہونے سے پہلے اُس فرض نماز کے لیے تیمم نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی کسی متعین نفل نماز کے لیے یا مؤکدہ سنتوں کے لیے اُن کا وقت شروع ہونے سے پہلے تیمم کرنا جائز ہے۔

فرض نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے تیمم کے ناجائز ہونے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو''۔

تو نماز کے لیے انسان اُسی وقت کھڑا ہوتا ہے' جب نماز کا وقت شروع ہو چکا ہوتا ہے۔

نفل نماز سے پہلے تیمم جائز نہ ہونے کی دلیل حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ یہ مرفوع حدیث ہے' نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میرے لیے اور میری اُمت کے لیے تمام روئے زمین کو نماز ادا کرنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے' میری اُمت کے کسی بھی فرد کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے تو اُس کی نماز ادا کرنے کی جگہ اُس کے پاس ہو گی اور اُس کے لیے طہارت کے حصول کا ذریعہ اُس کے پاس ہو گا''۔

(فقہاء یہ کہتے ہیں:) وضو کو وقت سے پہلے جائز قرار دیا گیا ہے' اُس کی وجہ یہ ہے' وہ حدث کو ختم کر دیتا ہے' لیکن تیمم کو ضرورت کے پیش نظر طہارت کے حصول کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے' یعنی مجبوری کے عالم میں اسے طہارت سمجھا گیا ہے' اس لیے وقت سے پہلے ایسا کرنا جائز نہیں ہو گا' یہ بھی اُسی طرح ہے' جیسے استحاضہ کا شکار عورت کو مجبوری کے عالم میں پاک تسلیم کیا جاتا ہے۔

696- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَتَيَمَّمُ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: ہر نماز کے لئے تیمم کیا جائے گا۔

697- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ يَتَيَمَّمُ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر نماز کے لئے تیمم کیا جائے گا۔

698- حَدَّثَنَا الْقَاضِي اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْاَحْوَلُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَيَمَّمُ لِكُلِّ صَلَاةٍ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے لئے تیمم کیا کرتے تھے۔

٦٩٦- رواه ابن ابي شيبة (١/١٤٧) عن هشيم به' ومن طريقه البيهقي (١/٢٢١) كتاب الطهارة' باب التيمم لكل فريضة' وذكره الحافظ في المطالب العالية (١/٤٧) رقم (١٧٠)' وعزاه الى مسدد وقال: (فيه ضعف)' ومن طريق مسدد رواه ابن المنذر في الاوسط (٢/٥٧) رقم (٥٥٠): حدثنا يحيى بن محمد' ثنا مسدد' ثنا هشيم عن الحجاج...... فذكره-

٦٩٧- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (١/١٤٨) رقم (١٦٩٥)' ومن طريقه المصنف هنا-

٦٩٨- اخرجه البيهقي في الكبرى (١/٢٢١) كتاب الطهارة' باب التيمم لكل فريضة من طريق ابن المبارك عن عبد الوارث به' وزاد فيه: (وان لم يحدث)' ورواه ابن المنذر في الاوسط (٢/٥٧) رقم (٥٥١) من طريق مروان' ثنا عبد الوارث' به-

699- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَّا يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بِالتَّيَمُّمِ اِلَّا صَلَاةً وَّاحِدَةً ثُمَّ يَتَيَمَّمُ لِلصَّلَاةِ الْاُخْرٰى .الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: یہ بات سنت ہے' آدمی تیمم کے ساتھ صرف ایک نماز پڑھے پھر دوسری نماز کے لیے (از سرِنو) تیمم کرے۔

اس روایت کا راوی حسن بن عمارہ ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابراہیم الدبری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''289ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۳۱/۱) (۱۰۹۸)۔

700- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَّا يُصَلّٰى بِالتَّيَمُّمِ اَكْثَرُ مِنْ صَلَاةٍ وَّاحِدَةٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: یہ بات سنت ہے: آدمی ایک تیمم کے ساتھ ایک سے زیادہ نماز نہ پڑھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ شعیب بن ایوب بن زریق الصیر فی القاضی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''261ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۱/۱) (۷۱)۔

701- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ

۶۹۹-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۲۱۵/۱) رقم (۸۳۰) ومن طريقه المصنف هنا والبيهقي في الكبرٰى (۱/ ۲۲۱-۲۲۲) كتاب الطهارة' باب التيمم لكل فريضة' وابن المنذر في الاوسط (۵۷/۲) رقم (۵۵۲) كلاهما من طريق عبد الرزاق' به' وفي اسناده الحسن بن عمارة ضعيف: كما قال المصنف- وقال الحافظ في التقريب (۱۶۹/۱): (متروك)- وانظر رقم (۷۰۰)' (۷۰۱)-

۷۰۰-اخرجه ابن الجوزي (۱۸۵/۱) رقم (۳۱۲) من طريق الدارقطني به' وعلقه البيهقي في السنن (۱/ ۲۲۲) بعد الاثر السابق' فقال: (وكذلك رواه ابو يحيى الحماني عن الحسن بن عمارة)- وقال ابن الجوزي: (الحماني وابن عمارة متروكان)- وانظر السابق-

۷۰۱-اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۲۲۲/۱) كتاب الطهارة' باب التيمم لكل فريضة' من طريق ابن وهب عن جرير بن حازم عن الحسن بن عمارة' به' ثم قال: (وهكذا رواه ابن زنجويه عن عبد الرزاق عن الحسن- والحسن بن عمارة لا يحتج به)- اه- وانظر رقم (۶۹۹)' (۷۰۰)-

الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لا يُصَلِّي بِالتَّيَمُّمِ إِلَّا صَلَاةً وَّاحِدَةً.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: تیمم کے ذریعے صرف ایک نماز ادا کی جائے۔

66- باب فِي كَرَاهِيَةِ إِمَامَةِ الْمُتَيَمِّمِ الْمُتَوَضِّئِينَ.

باب: تیمّم کرنے والوں کا وضو کرنے والوں کی امامت کرنا مکروہ ہے

702- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مَانِعٍ الْحِمْيَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْكُوفِيُّ أَسَدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ بَيَانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لا يَؤُمُّ الْمُتَيَمِّمُ الْمُتَوَضِّئِينَ .إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تیمم کرنے والا شخص وضو کرنے والوں کی امامت نہ کروائے۔

اس کی سند ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن جعفر بن رمیس بن عمرو، ابوبکر قصری، ان کا انتقال "326ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۲/۱۳۹)(۵۵۰)۔

○ عثمان بن معبد بن نوح، مقری، خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں یہ بات تحریر کی ہے: یہ ثقہ ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ خطیب بغدادی (۱۱/۲۹۰)۔

○ سعید بن سلیمان بن مانع حمیری، عن اسد بن سعید کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو "لسان المیزان" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳/۳۷)(۳۷۲۷)۔

○ اسد بن سعید ابو اسماعیل کوفی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "مجہول" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو "لسان المیزان" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۴۹۸)۔(۱۲۱۳)۔

○ صالح بن بیان ثقفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۹/۳۱۰۰)(۴۸۴۶)۔

703- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

۷۰۲- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/ ۲۳٤) كتاب الطهارة، باب كراهية من كره ذلك، وابن الجوزي في العلل (۱/ ۳۷۹-۳۸۰)، كلاهما من طريق الدارقطني- وقال ابن الجوزي: صالح بن بيان متروك-

۷۰۳- اخرجه مسدد؛ كما في المطالب العالية (۱/ ۱۲۱) رقم (٤۲۹)، ومن طريقه البيهقي في السنن (۱/ ۲۳٤) كتاب الطهارة، باب كراهية من كره ذلك، وابن المنذر في الاوسط (۲/ ٦۸) رقم (۵۵۹)، وهو من رواية الحارث عن علي، وقد تقدم الكلام عليها-

عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لا يَؤُمُّ الْمُقَيَّدُ الْمُطْلَقِينَ وَلَا الْمُتَيَمِّمُ الْمُتَوَضِّئِينَ.

☆☆ حضرت علی رٹائٹھٔ یہ فرماتے ہیں: مقید شخص مطلق لوگوں کی امامت نہ کرے اور تیمم کرنے والا شخص وضو کرنے والوں کی امامت نہ کرے۔

704- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَحَفْصٌ عَنْ حَجَّاجٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ فِي التَّيَمُّمِ.

☆☆ تیمم کے بارے میں یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ معلّٰی - بن اسد العمی ابو ہیثم بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''218ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۶۵) (۱۲۷۷)۔

67-باب فِيْ بَيَانِ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يَجُوْزُ التَّيَمُّمُ فِيْهِ وَقَدْرِهِ مِنَ الْبَلَدِ وَطَلَبِ الْمَاءِ

باب: اُس جگہ کا بیان جس جگہ تیمم کرنا جائز ہوتا ہے
شہر یا پانی ملنے سے اُس کے فاصلے (کا) حکم

705- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مِهْرَانَ السَّوَّاقُ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي رَزِينٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَيَمَّمُ بِمَوْضِعٍ يُقَالُ لَهُ مِرْبَدُ النَّعَمِ وَهُوَ يَرٰى بُيُوْتَ الْمَدِيْنَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رٹائٹھٔا یہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایک جگہ تیمم کرتے ہوئے دیکھا' جس کا نام مربدالنعم تھا' جب کہ آپ ﷺ (اُس مقام) سے مدینہ منورہ کے گھروں کی طرف مشاہدہ فرما رہے تھے۔

۷۰۴- في اسناده حجاج بن ارطاة' تقدم الكلام عليه- وانظر الحديث السابق-

۷۰۵- اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۱۸۰) ومن طريق البيهقي في الكبرٰى (۱/۲۲٤) كتاب الطهارة' باب السفر الذي يجوز فيه التيمم- قال الحاكم: حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب' ثنا محمد بن سنان' به- قال الحافظ في تلخيص الحبير (۱/۲۵۷): (قال الدارقطني في العلل: الصواب ما رواه غيره عن عبيد الله موقوفاً' وكذا رواه ايوب ويحيى بن سعد الانصاري وابن اسحاق وابن عجلان موقوفاً' وذكره البخاري في صحيحه تعليقاً- وعند البيهقي من طريق الوليد بن مسلم' قيل للاوزاعي: (حضرت العصر والماء (جائز) عن الطريق' ايجب علي ان انزل اليه؟ فقال: حدثني موسى بن يسار عن نافع عن ابن عمر انه كان يكون في السفر' فتحضر الصلوة والماء منه على غلوة او غلوتين ونحو ذلك' ثم لا يعدل اليه)- اه- وانظر (۷۰٦) (۷۰۸)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن جراح بن میمون، ابوعبداللہ الضراب۔ ان کا انتقال "324ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۴/۴۰۸)(۲۳۱۲)۔

○ علی بن محمد بن مہران، ابوحسن بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۱۲/۷۰)(۶۴۶۸)۔

○ محمد بن سنان بن یزید القزاز، ابوبکر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "گیارہویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "271ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۶۷)(۲۸۳)۔

○ عمرو بن محمد بن ابورزین، خزاعی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوعثمان بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "نویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "207ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۷۸)(۶۷۱)۔

706- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ تَيَمَّمَ بِمِرْبَدِ النَّعَمِ وَصَلَّى وَهُوَ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدْ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' مربدالنعم کے مقام پر تیمم کر لیتے تھے' وہ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے' اُس کے بعد (وہ نماز ادا کر لیتے اور پھر) مدینہ منورہ میں داخل ہوتے تو سورج پورا بلند ہوتا تھا' لیکن وہ دوبارہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فضیل بن عیاض بن مسعود تیمی، ابوعلی، (یہ مشہور صوفی فضیل بن عیاض ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "آٹھویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "187" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۱۳)(۶۷)۔

707- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۷۰۶- اخرجه البيهقي في السنن (۱/۲۳۲) من طريق الدارقطني به- واخرجه الشافعي في الام (۱/۴۵-۴۶)؛ ومن طريقه البيهقي في السنن (۱/۲۲۴) كتاب الطهارة' باب السفر الذي يجوز فيه التيمم' وابن المنذر في الاوسط (۱/۶۱) رقم (۵۵۵)؛ والحديث علقه البخاري في صحيحه (۱/۵۸۶) كتاب التيمم' باب التيمم في الحضر' قبل الحديث (۳۳۷)- وانظر الحديث السابق-

708- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِیُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِیْ حَكِيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ تَيَمَّمَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى رَاْسِ مِيْلٍ اَوْ مِيْلَيْنِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَصَلَّى الْعَصْرَ فَقَدِمَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مدینہ منورہ سے ایک یا دو میل کے فاصلے پر تیمّم کر کے عصر کی نماز ادا کی' پھر وہ (شہر) میں تشریف لے آئے تو سورج ابھی بلند تھا' اُنہوں نے دوبارہ نماز ادا نہیں کی۔

709- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلّٰى حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اِذَا اَجْنَبَ الرَّجُلُ فِی السَّفَرِ تَلَوَّمَ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اٰخِرِ الْوَقْتِ فَاِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ تَيَمَّمَ وَصَلّٰى.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب کوئی شخص سفر میں ہو' وہ اپنے اور نماز کے آخری وقت کے درمیان کے بارے میں حساب لگا لے' اگر اُسے پانی نہ مل سکتا ہو تو وہ تیمّم کرے۔

68- باب فِیْ جَوَازِ التَّيَمُّمِ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ سِنِيْنَ كَثِيْرَةً

باب: جو شخص کئی برس تک پانی نہ پائے' اُس کے لیے تیمّم کا جائز ہونا

710- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ السُّكَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْتَامِ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ وَخَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِيْنَ .

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پاک مٹی مسلمان کے لیے وضو کا ذریعہ ہے' اگرچہ اُسے دس برس تک پانی نہ ملے۔

۷۰۸-اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۲۳۱-۲۳۲) كتاب الطهارة' باب الصحيح المقيم يتوضا للمكتوبة- وانظر الحديث (۷۰۵)-

۷۰۹-اخرجه ابن ابي شيبة (۱/۱۶۰) مختصراً' والبيهقي (۱/۲۳۳) كتاب الطهارة' باب ما روي في طلب الماء' وابن المنذر في الاوسط (۲/۶۲) رقم (۵۵۷) من طريق شريك به-

۷۱۰-اخرجه الطيالسي ص (۶۶)' وابن ابي شيبة (۱/۱۵۶-۱۵۷) كتاب الطهارات' باب الرجل يجنب' وليس يقدر على الماء' واحمد (۵/۱۴۶' ۱۴۷' ۱۵۵)' وابو داؤد (۱/۲۳۵- ۲۳۶) كتاب الطهارة' باب الجنب يتيمم' الحديث (۳۳۲-۳۳۳)' والترمذي (۱/۲۱۱-۲۱۲) كتاب الطهارة' باب التيمم للجنب اذا لم يجد الماء' الحديث (۱۲۴)' والنسائي (۱/۱۷۱) كتاب الطهارة' باب الصلوات بتيمم واحد' وابن حبان (موارد الظمآن الى زوائد ابن حبان) ص (۷۵)' والحاكم (۱/۱۷۶- ۱۷۷) كتاب الطهارة' والبيهقي (۱/۲۱۲) كتاب الطهارة' باب التيمم بالصعيد الطيب-والبخاري في (التاريخ الكبير) (۶/۳۱۷) من حديث ابي ذر' وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح' وقال الحاكم: صحيح الاسناد ولم يخرجاه' وصححه ابو حاتم كما في (علل الحديث) (۱/۱۱) لابنه- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۱۴۸/۱۴۹)

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن بجدان العامری، بصری، ان سے روایات نقل کرنے میں ابوقلابہ منفرد ہیں۔ یہ راویوں کے "دوسرے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۶/۲)(۵۴۰)۔

711- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِى قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِى عَامِرٍ قَالَ نُعِتَ لِى اَبُوْ ذَرٍّ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اَنْتَ اَبُوْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ اَهْلِى لَيَزْعُمُوْنَ ذَاكَ .قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ .قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ .قُلْتُ اِنِّى اَعْزُبُ عَنِ الْمَآءِ وَمَعِى اَهْلِى فَتُصِيْبُنِى الْجَنَابَةُ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ طَهُوْرٌ مَا لَمْ تَجِدِ الْمَاءَ وَلَوْ اِلٰى عَشْرِ حِجَجٍ فَاِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَاَمِسَّهُ بَشَرَتَكَ .

☆☆ ابوقلابہ' بنوعامر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایا گیا' تو میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے اُن سے دریافت کیا: آپ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں' اُنہوں نے جواب دیا: میرے گھر والے تو یہی کہتے ہیں' پھر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بتایا: ایک مرتبہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ہلاکت کا شکار ہوگیا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تمہیں کس چیز نے ہلاکت کا شکار کردیا ہے' میں نے عرض کی: میں ایک ایسی جگہ پر تھا جہاں پانی نہیں مل سکتا تھا' میرے پاس میری بیوی بھی تھی' مجھے جنابت لاحق ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پاک مٹی طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے جب تک آدمی کو پانی نہ ملے' اگرچہ دس برس گزر جائیں' جب تمہیں پانی مل جائے' تو وہ اپنے جسم پر ڈال لو۔

712- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ الْقُلُوسِىُّ يَعْقُوبُ بْنُ اِسْحَاقَ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ صَالِحٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ مُوْسَى الْعَمِّىُّ اَخْبَرَنَا اَبِى عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِى قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ اَبِى الْمُهَلَّبِ عَنْ اَبِى ذَرٍّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ الصَّعِيْدَ طَهُوْرٌ لِّمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَاِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَاَمِسَّهُ بَشَرَتَكَ .

☆☆ مہلب' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے ابوذر! بے شک مٹی اُس شخص کے لیے طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے' جسے پانی نہیں ملتا خواہ دس برس تک نہ ملے۔ جب تمہیں پانی مل جائے تو اُسے اپنے جسم پر ڈال لو۔

۷۱۱- اخرجه ابن ابي شيبة (۱/۱۴۴) رقم (۱۶۶۱)؛ واحمد (۵/۱۴۶)؛ والطيالسي رقم (۴۸۴)؛ وابو عوانة (۱/۹۱) كتاب الطهارة: باب التيمم في الحضر، الحديث (۳۳۲) من طريق ايوب عن ابي قلابة عن رجل من بني عامر...... فذكره- وانظر الحديث (۷۱۰)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خلف بن موسیٰ بن خلف العمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''220ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۲۶/۱)(۱۴۵)۔

○ موسیٰ بن خلف العمی ابوخلف بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۸۲/۲)(۱۴۴۹)۔

○ ابوالمهلب الجرمی بصری، یہ ابوقلابہ کے چچا ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دوسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۷۸/۲)(۱۵۱)۔

713- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَلَوْ اِلٰى عَشْرِ حِجَجٍ فَاِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمِسَّ بَشْرَتَهُ الْمَاءَ فَاِنَّ ذٰلِكَ هُوَ خَيْرٌ۔

☆☆ عمرو بن بجدان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے سنا ہے: بے شک پاک مٹی مسلمان کے لیے طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے' اگر دس سال تک ایسا ہوتا رہے' جب آدمی پانی پا لے تو اسے اپنے جسم پر پانی بہالینا چاہیے' یہ اُس کے لیے زیادہ بہتر ہوگا۔

714- وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا اَبُو الْبَخْتَرِىِّ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ مِحْجَنٍ اَوْ اَبِىْ مِحْجَنٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ وَقَالَ لَهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ طَهُوْرٌ۔

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اُس میں یہ الفاظ ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے یہ فرمایا تھا۔ یہ طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

715- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ حَنَانٍ - قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ حَنَانٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنَانٍ الْحِمْصِيُّ - حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ وَضُوْءٌ وَلَوْ عَشْرَ سِنِيْنَ فَاِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَاَمِسَّهُ جِلْدَكَ . كَذَا قَالَ رَجَاءُ بْنُ عَامِرٍ وَالصَّوَابُ رَجُلٌ مِنْ بَنِىْ عَامِرٍ كَمَا قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ .

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پاک مٹی طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے' اگر چہ دس برس تک آدمی کو پانی نہ ملے' جب تم پانی پالو' اُسے اپنی جلد پر بہالو۔

رجاء بن عامر نامی راوی نے اس طرح بیان کیا ہے' تاہم درست یہ ہے: بنوعامر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے

حوالے سے یہ بات منقول ہے' جیسے کہ ابن علیہ نے ابن ایوب نامی راوی سے اسے نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن شبیب، ابوسعید الربعی، وقیل مولی بنی قیس بن ثعلبۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ذاہب الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴۷۴/۹)(۵۱۰۶)۔

○ عبداللہ بن حمزۃ یہ ابراہیم بن حمزۃ زبیری کے بھائی ہیں، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۳۹/۵)(۱۷۱)۔

○ بکر بن سوادۃ بن ثمامۃ الجذامی ابوثمامۃ مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''120ھ'' کے آس پاس ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۶/۱)(۱۱۶)۔

69- باب جَوَازِ التَّيَمُّمِ لِصَاحِبِ الْجِرَاحِ مَعَ اسْتِعْمَالِ الْمَآءِ وَتَعْصِيبِ الْجُرْحِ

زخمی شخص کے لیے پانی استعمال کرنے اور زخم پر پٹی کے ہمراہ' تیمّم کا جائز ہونا

716- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنِى عَبْدُ اللهِ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِىُّ حَدَّثَنِى عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِى سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلاَنِ فِى سَفَرٍ فَحَضَرَتْهُمَا الصَّلاَةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ بَعْدُ فِى الْوَقْتِ فَاَعَادَ اَحَدُهُمَا الصَّلاَةَ بِوُضُوءٍ وَلَمْ يُعِدِ الاٰخَرُ ثُمَّ اَتَيَا رَسُوْلَ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لِلَّذِىْ لَمْ يُعِدْ اَصَبْتَ وَاَجْزَاَتْكَ صَلاَتُكَ . وَقَالَ لِلَّذِىْ تَوَضَّاَ وَاَعَادَ لَكَ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ . تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مُتَّصِلاً وَخَالَفَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُهُ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ دو آدمی سفر پر روانہ ہوئے' اُن دونوں کے سامنے نماز کا وقت آ گیا' اُن کے پاس پانی نہیں تھا' اُن دونوں نے پاک مٹی کے ذریعے تیمّم کیا' پھر اُس نماز کے وقت کے دوران اُن دونوں کو پانی مل گیا' اُن دونوں میں سے ایک شخص نے وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کی' جب کہ دوسرے شخص نے دوبارہ نماز ادا نہ کی' پھر یہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص' جس نے نماز کا اعادہ نہیں کیا تھا' یہ فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے' تمہاری نماز درست ہوئی ہے' جس دوسرے شخص نے

۷۱۶- اخرجه ابو داؤد (۹۳/۱) كتاب الطهارة' باب في المتيمم يجد الماء بعد ما يصلي في الوقت' الحديث (۳۳۸) والنسائي (۲۱۳/۱) كتاب الغسل والتيمم' باب التيمم لمن يجد الماء بعد الصلوة' والدارمي (۱۹۰/۱) والحاكم (۱۷۶/۱-۱۷۹) والبيهقي (۲۳۱/۱) من طريق عبد الله بن نافع عن الليث' به-

وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھی تھی اُس سے یہ فرمایا: تمہیں دوگنا اجر ملے گا۔

اس روایت کو لیث نامی راوی کے حوالے سے نقل کرنے میں عبداللہ بن نافع نامی راوی منفرد ہے ابن مبارک اور دیگر محدثین نے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے۔

زخم اور پٹی پر مسح کرنے کے احکام

اگر کسی شخص کو کوئی زخم لاحق ہو جائے اور اس نے اُس زخم پر کوئی پٹی لپیٹی ہوئی ہو تو اُس پٹی پر مسح کرنے کے بارے میں فقہاء کے نظریات کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمٰن جزیری تحریر کرتے ہیں:

الجبيرة في اصطلاح الفقهاء هي الخرقة التي يربط بها العضو المريض او الدواء الذى يوضع على ذلك العضو ولا يشترط في الرباط ان يكون مشدودا باعواد من خشب او جريد او نحو ذلك كما لا يشترط ان يكون العضو المربوط مكسورا بل المعول في حكم الجبيرة على ان يكون العضو مريضا سواء كان مكسورا او مرضوضا او به آلام -روماتزمية -او نحو ذلك فالجبيرة عند الفقهاء اسم للرباط الذى يربط به العضو المريض :او الدواء الذى يوضع فوق ذلك العضو ما يفترض على من جبيرة تمنعه من استعمال الماء اذا كان على عضو من اعضاء المكلف -التي يجب غسلها في الوضوء او الغسل -جبيرة من رباط او دواء وكان غسل ذلك العضو يضره او يؤلمه فانه يفترض عليه المسح على الرباط ان كان العضو مربوطا او المسح على الدواء اذا كان العضو عليه دواء بدون رباط فان كان المسح على الدواء يضره فليربطه بخرقة نظيفة ثم يمسح على هذه الخرقة ولا يعدم المريض رباطا يربط به العضو المريض وهذا هو حكم صاحب الجبيرة الذى به الم في عضو من اعضاء الوضوء او الغسل وهو ان يفترض عليه ان يمسح على العضو المريض اذا ضره الغسل فانه ضره المسح عليه ربطه بخرقة ومسح على الرباط ولم يخالف في هذا سوى الشافعية وبعض الحنفية وقد ذكرنا مذهبيهما تحت الخط الذى امامك (الشافعية قالوا:اما ان يكون العضو المريض مربوطا او عليه ونحوه او لا .فان كان مربوطا فان المريض يجب عليه في هذه الحالة ثلاثة امور :الاول :ان يغسل الجزء السليم الثاني ان يمسح على نفس الجبيرة وهي الرباط الموضوع على محل المرض وهذا المسح يقوم مقام غسل الاجزاء السليمة التي تستتر بالرباط غالبا فاذا وضع الرباط على الجزء المريض فقط ولم ياخذ شيئا من السليم فانه لا يجب المسح على الخرقة في هذه الحالة ومثل ذلك ما اذا امكنه غسل الجزء السليم الذى تحت الرباط الامر الثالث :ان يتيمم بدل

غسل الجزء المريض ثم ان كان الشخص جنبا فانه لا يجب عليه الترتيب بين هذه الامور الثلاثة وهي :غسل الجزء السليم والمسح على الخرقة ونحوها والتيمم بحيث يجوز له ان يبدا بما شاء منها اما ان كان غير جنب فانه يجب عليه الترتيب بين الغسل والتيمم فقط بمعنى انه يغسل اولا الجزء السليم قبل التيمم .اما المسح على الجبيرة من خرقة ونحوها .فانه يصح ان يقدمه على الغسل وعلى التيمم

هذا واذا كانت الاعضاء المريضة متعددة فانه يجب عليه ان يعد التيمم بعدد هذه الاعضاء المريضة فان عم المرض جميع الاعضاء فانه يكفي ان يتيمم مرة واحدة عن الجميع .ومثل ذلك ما اذا كان المرض في عضوين متواليين في الترتيب كالوجه والذراعين فانهما اذا عمهما المرض فيكفي ان يتيمم لهما تيمما واحدا بعد ان يغسل الجزء السليم ويمسح على الجبيرة بدلا من غسل الجزء الصحيح المستتر بالجبيرة

هذا اذا كان العضو المريض مربوطا فان لم يكن مربوطا فانه يفترض عليه غسل العضو السليم والتيمم بدل غسل العضو المريض ولا يمسح على محل المرض بالماء لما عرفت ان المسح ليس مشروعا عندهم الا اذا كان بدلا من غسل الجزء السليم الذى يستره رباط الجزء المريض فهو بمنزلة المسح على الخف اما اذا كان العضو مكشوفا ولا يمكن غسله فانه لا يكون لمسحه معنى والتيمم يقوم مقام غسله فلا معنى لمسحه في هذه الحالة فاذا كان المرض في عضو من اعضاء التيمم ولا يمكنه مسحه بتراب التيمم او كان ذلك المسح يضره فانه يسقط عنه مسه وتجب عليه اعادة الصلاة بعد برئه في هذه الحالة

الحنفية قالوا :حكم المسح على الجبيرة فيه قولان :احدهما :انه واجب لا فرض وقد عرفت في "مباحث الوضوء "الفرق بين الفرض والواجب عند الحنفية وعلى هذا اذا ترك المريض المسح على العضو الذى به المرض وصلى فانه صلاته تكون صحيحة ولكنه يجب عليه اعادتها والا كان تاركا للواجب الذى يترتب عليه حرمانه من شفاعة النبي صلى الله عليه وسلم وان لم يعاقب عليه على المعتمد ثانيهما :ان المسح على الجبيرة فرض بحيث لو تركه لا تصح الصلاة كما يقول المالكية والحنابلة والقولان صحيحان عند الحنفية فيصح للمكلف ان يقلد ما يشاء منهما يشترط لصحة المسح على الجبيرة سواء كانت خرقة او دواء او نحوهما شرطان الشرط الاول :ان يكون غسل العضو المريض ضارا به .بحيث يخاف من غسله زيادة الالم او تاخر الشفاء او نحو ذلك فان كان العضو المريض عليه دواء بدون رباط ويضره المسح عليه

فانه في هذه الحالة يجب عليه ان يضع عليه رباطا لا يضر ثم يسح علي الرباط كما ذكرنا الشرط الثاني :تعميم الجبيرة بالسح بمعني ان يغسل الجزء السليم من المرض ثم يسح علي الجزء المريض جميعه هذا اذا كانت الجبيرة علي قدر محل المرض فان تجاوزت محل المرض لضرورة ربطها فانه يجب مسحها جميعها ما كان منها علي الجزء المريض وما كان منها علي الجزء السليم (الحنفية قالوا :لا يشترط تعميم الجبيرة بالسح بل يكفي مسح اكثرها فاذا كانت الجراحة مثلا في جميع اليد ووضع عليها رباطا فانه يكفي ان يسح علي ما يزيد علي نصفها الموضوع عليه الرباط هذا واذا كان الرباط زائدا علي المحل المريض فلا يخلو اما ان يكون حله ضارا او غير ضار فان كان غير ضار وجب حله وغسل ما تحته ان لم يضر الغسل فان كان الغسل ضارا بالمريض فانه يجب مسح محل المرض وغسل ما حوله من الاجزاء السلمية فان كان مسح محل الرباط يضر ايضا فانه يغسل ما حوله ثم يضع الرباط ويسح عليه .اما ان كان حل الرباط ضارا فانه يجب عليه ان يسح علي الرباط ولا يكلف حله ولو كان يستطيع غسل ما تحته او مسحه .علي ا ه يجب في هذه الحالة ان يسح علي ما يستر الصحيح والسليم .بحيث يسح علي اكثر الرباط

الحنابلة قالوا :ان وضع الجبيرة علي طهارة فان جاوزت محل المرض مسح عليها بالماء وتيمم عن الزائد فان لم توضع علي طهارة كان وضعها قبل ان يتوضا وجب عليه التيمم فقط ولا يصح منه السح فان تعددت الاعضاء المريضة وجب عليه ان يعدد التيمم

الفقه علي المذاهب الاربعة كتاب الطهارة مباحث الجبيرة

(المالكية قالوا :ن عمت الجراحة الراس فحكمه حكم الاعضاء المغسولة .وان لم تعم فان تيسر مسح بعض الراس مسحه وكمل علي العمامة .وان لم يتيسر فحكمه حكم ما عمته الجراحة

الشافعية قالوا :ان بقي من الراس جزء سليم وجب السح عليه .والا تيمم بدل مسحها

الحنفية قالوا :ان كان بعض الراس صحيحا وكان يبلغ قدر ما يجب عليه السح وهو الربع فرض السح عليه بدون حاجة للسح علي الجبيرة .وان عمت الجراحة جميع الراس كان حكمه كحكم الاعضاء المغسولة .فيجب السح عليه ان لم يضره فان ضره مسح علي الجبيرة ونحوها

الحنابلة قالوا :ان عمت الجراحة الراس .ولم يمكنه السح عليها مسح علي العصابة التي

عليها وعمها بالمسح ويتيمم ان شدها على غير طهارة كما تقدم .وان لم تعم مسح على الصحيح منها .وكمل على العصابة .لان العصابة تنوب عن الراس في المريض .ويبقى السليم على اصله

ويبطل المسح على الجبيرة لسقوطها عن موضعها .او نزعها عن مكانها .على تفصيل في المذاهب

(المالكية قالوا :ان سقطت عن برء بطل المسح عليها ووجب الرجوع الى الاصل في تطهير ما تحتها بالغسل او بالمسح ان كان متطهرا .ويريد البقاء على طهارته .ويشترط في صحة الطهارة بغسل او مسح ما تحتها ان يبادر بحيث لا تفوته الموالاة عمدا فان طال الزمن نسيانا صح وان سقطت عن غير برء ردها الى موضعها وبادر بالمسح عليها بحيث لا تفوته الموالاة فان كان سقوطها او نزعها اثناء الصلاة بطلت الطلاة ووجبت اعادتها بعد تطهير ما تحتها ان كان ذلك عن برء فان كان عن غير برء اعادها ومسح عليها نفسها

الشافعية قالوا :ان كان سقوطها عن برء في الصلاة بطلت الصلاة والطهارة وان كان عن غير برء بطلت الصلاة دون الطهارة فيرد الجبيرة الى موضعها ويمسح عليها فقط بعد تطهير ما بعدها من الاعضاء ان وجد

الحنفية قالوا :ان سقطت الجبيرة عن غيربرء لم يبطل المسح عليها سواء كان في الصلاة او خارجها .وان كان سقوطها في الصلاة عن برء فان كان قبل القعود الاخير قدر التشهد بطلت صلاته وعليه في هذه الحالة ان يطهر موضع الجبيرة فقط ويعيد الصلاة وان كان سقوطها في آخر الصلاة بعد القعود قدر التشهد فالامام يقول بالبطلان والصاحبان يقولان بالصحة لان في هذه الحالة تكون صلاته قد تمت ويكون سقوط الجبيرة بمنزلة الكلام او الحدث بعد تمام الصلاة

الحنابلة قالوا :اذا سقطت الجبيرة انتقض وضوء ه كله سواء كان سقوطها عن برء او غير برء الا انه ان كان سقوطها عن برء توضا فقط وان كان سقوطها عن غير برء اعاد الوضوء والتيمم[1]

فقہاء کی اصطلاح میں جبیرہ اُس پٹی کو کہتے ہیں جو بیمار شخص کے عضو پر باندھی جاتی ہے یا بیمار شخص کو (یا زخمی شخص کو) لگائی جاتی ہے۔اس کے لیے یہ بات شرط نہیں ہے اُس پٹی کے ساتھ لکڑی کے ٹکڑے یا کھجور کی چھال وغیرہ کو بھی باندھا گیا ہو اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں ہے جس عضو پر اُس پٹی کو باندھا گیا ہے وہ ٹوٹ چکا ہو بلکہ پٹی کا حکم اُس وقت ثابت ہو جائے گا جب اُس عضو کو کوئی مرض لاحق ہو جس پر پٹی باندھی گئی ہے خواہ وہ زخم کی شکل میں ہو خواہ وہ ٹوٹا ہوا ہو یا درد وغیرہ کی صورت

[1] الفقه على المذاهب الاربعة كتاب الطهارة مبطلات المسح على الجبيرة

میں ہو۔ مختصر یہ ہے' جبیرہ فقہاء کی اصطلاح میں اُس پٹی کو کہتے ہیں جو بیمار شخص کے عضو پر باندھی جاتی ہے یا اس دوا کو کہتے ہیں جو بیمار شخص کے عضو پر لگائی جاتی ہے۔

اگر پٹی پر پانی استعمال نہ کیا جا سکتا ہو تو اس صورت میں کیا لازم ہو گا؟

اگر کسی بھی شخص کے کسی ایسے عضو پر پٹی بندھی ہوئی ہو جس عضو کو وضو یا غسل میں دھونا ضروری ہو یا اس جگہ پر کوئی دوائی لگی ہوئی ہو اور اس عضو کو دھونے کے نتیجے میں نقصان ہونے کا اندیشہ ہو یا تکلیف بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو اب اس جگہ پر مسح کر لینا فرض ہو گا' خواہ اُس عضو پر پٹی بندھی ہوئی ہو یا پٹی نہ بندھی ہوئی ہو بلکہ صرف دوائی لگی ہوئی ہو۔

اگر لگی ہوئی دوا پر مسح کرنا نقصان دِہ ہو تو اب اس پر کوئی پٹی لپیٹ کر اُس پٹی پر مسح کر لیا جائے گا۔

بیمار شخص کے عضو پر بندھی ہوئی پٹی کو اپنی جگہ سے ہٹایا نہیں جائے گا' یہ حکم اُس شخص کے لیے ہے جس کے وضو یا غسل کے اعضاء میں سے کسی ایک پر پٹی بندھی ہو۔ مختصر یہ کہ جس جگہ پانی کا لگنا بھی نقصان دِہ ہو تو اُس جگہ پر مسح کر لینا اُس شخص پر لازم ہو گا' اگر مسح کرنا بھی نقصان دِہ ہو تو اُس جگہ پر پٹی لپیٹ کر اُس پٹی کے اوپر مسح کر لیا جائے گا' البتہ اس بارے میں شوافع اور بعض احناف کی رائے مختلف ہے' شوافع یہ کہتے ہیں: عضو پر پٹی لگی ہوئی ہو گی یا دوا لگی ہوئی ہو گی یا کچھ بھی نہیں لگا ہوا ہو گا' اگر پٹی لگی ہوئی ہو گی تو اس صورت میں بیمار شخص کے لیے تین باتیں لازم ہیں:

پہلی بات یہ لازم ہے' عضو کا جو حصہ درست ہے اسکو دھویا جائے۔

دوسری بات یہ لازم ہے' جس جگہ پر تکلیف ہے وہاں پٹی پر مسح کیا جائے اور اس میں وہ صحت مند حصہ بھی شامل ہو گا جو پٹی کے نیچے آ جاتا ہے اگر پٹی صرف اُس حصے پر لگی ہوئی جو مرض سے متاثر ہے اور پٹی کے نیچے صحت مند عضو کا کوئی حصہ نہیں ہے تو اس صورت میں ایسے پھائے پر مسح کرنا لازم نہیں ہو گا اور جب پٹی کے نیچے موجود صحت مند حصے کو دھونا ممکن ہو تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہو گا۔

تیسری بات یہ ہے: متاثرہ عضو کو دھونے کی بجائے تیمم کیا جائے' لیکن پٹی وغیرہ پر مسح کیا جائے گا اور اس کی صورت یہ ہو گی: ان دونوں میں جو کام انسان چاہے پہلے اختیار کر لے' لیکن اگر جنابت کی حالت نہیں ہے تو اس صورت میں لازم ہو گا کہ انسان دھونے اور تیمم کرنے میں ترتیب کا خیال رکھے' یعنی تیمم کرنے سے پہلے صحت مند حصے کو دھو لے' لیکن اگر پٹی کے اوپر مسح کرنا ہو تو دھونے اور تیمم سے پہلے اُس پر مسح کر لینا درست ہو گا' یہاں یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ متعدد اعضاء کا مرض لاحق ہو تو ان صورتوں میں ان اعضاء کی تعداد کے مطابق تیمم کیا جائے گا لیکن اگر تمام اعضاء کو مرض لاحق ہے تو سب کے لیے ایک ہی دفعہ تیمم کر لینا کافی ہو گا۔

یہی حکم اس صورت میں بھی ہو گا' جب دو اعضاء ترتیب کے اعتبار سے متاثر ہوں' جیسے چہرے اور ہاتھ میں بیماری ہے تو اس صورت میں صحت مند جز کو دھونے کے بعد اُن دونوں اعضاء پر ایک ہی دفعہ تیمم کر لینا کافی ہو گا اور پٹی کے نیچے موجود جسم کے صحت مند حصے پر مسح کر لیا جائے گا۔

یہ حکم اس صورت میں ہو گا' جب متاثرہ عضو پر پٹی باندھی گئی ہو' اگر اُس پر پٹی باندھی نہیں گئی ہے تو اس صورت میں صحت مند عضو کو دھونا اور متاثرہ عضو کو دھونے کی بجائے اس پر تیمم کرنا فرض ہو گا۔

جس جگہ پر تکلیف ہے وہاں پانی کے ساتھ مسح نہیں کرنا چاہیے'اس کی وجہ پہلے بیان کی جا چکی ہے'شوافع کے نزدیک مسح کرنا کوئی مشروع عمل نہیں ہے' صرف اُس صورت میں جب یہ مسح صحت مند عضو کو دھونے کی بجائے ہو' جو متاثرہ حصے پر پٹی باندھنے سے ڈھک گیا تھا' اس کی صورت بالکل اُس طرح ہوگی' جیسے موزے پر مسح کرنے کا حکم ہے' لیکن اگر متاثرہ عضو کھلا ہوا تھا اور اُس کو دھونا ممکن نہیں تھا تو اب مسح کرنا بیکار ہوگا' اس لیے اس کو دھونے کی بجائے اُس پر تیمم کرلیا جائے گا' ایسی صورت میں مسح کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی۔

اگر تیمم کے اعضاء میں سے کسی عضو کو کوئی درد لاحق ہو جاتا ہے اور تیمم کرنا ممکن نہیں رہتا یا تیمم کے مسح کے نتیجے میں نقصان ہونے کا اندیشہ ہے تو ایسی صورت میں مسح کا حکم ساقط ہو جائے گا (انسان اس کے بغیر ہی نماز ادا کرے گا) لیکن جب انسان تندرست ہو جائے گا تو اب اس پر اُس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں' پٹی پر مسح کرنے کے بارے میں اُن کے دو اقوال ہیں' ایک قول یہ ہے' یہ مسح کرنا واجب ہے فرض نہیں ہے اور احناف کے نزدیک فرض اور واجب میں فرق پایا جاتا ہے جس کی وضاحت ہم اس سے پہلے وضو سے متعلق باب میں کر چکے ہیں' اس لیے اگر کوئی بیمار شخص کسی متاثرہ عضو پر مسح نہیں کرتا اور نماز ادا کر لیتا ہے تو بھی اُس کی نماز درست ہوگی' البتہ اس پر یہ لازم ہوگا' وہ اس نماز کو دوبارہ ادا کرے ورنہ اُس پر واجب کو ترک کرنے کا گناہ عائد ہوگا' جس کے نتیجے میں نبی اکرم ﷺ کی شفاعت سے محرومی سامنے آسکتی ہے' اگرچہ معتمد قول کے مطابق ایسی حرکت کے نتیجے میں عذاب نازل نہیں ہوتا۔

احناف کا دوسرا قول یہ ہے: پٹی پر مسح کرنا فرض ہے' یعنی کہ اگر کوئی شخص اسے ترک کر دیتا ہے تو اس کی نماز درست نہیں ہوگی' یہ وہی موقف ہے جو فقہاء مالکیہ اور حنابلہ کا ہے' احناف ان دونوں اقوال کو درست مانتے ہیں' اس لیے مکلف شخص ان دونوں میں سے کسی ایک پر بھی عمل کر سکتا ہے۔

اگر پٹی بندھی ہوئی ہو یا دوائی لگی ہوئی ہو تو اس پر مسح کے درست ہونے کے لیے دو چیزیں شرط ہیں۔

اس کے لیے پہلی یہ بات شرط ہے: متاثرہ عضو کو دھونے سے نقصان ہونے کا اندیشہ ہو' یعنی دھونے کے نتیجے میں تکلیف بڑھ جانے یا تندرست ہونے میں تاخیر کا اندیشہ ہو' اگر متاثرہ حصہ پر کوئی دوائی لگائی ہوئی ہو اور پٹی باندھی ہوئی نہیں ہے' اس پر مسح کرنا نقصان دِہ ہے تو اس پر لازم ہوگا کہ اس عضو پر کوئی پٹی اس طرح سے رکھی جائے کہ نقصان دِہ نہ ہو' پھر اس پٹی پر مسح کرلیا جائے جیسے یہ بات ابھی ذکر کی گئی ہے۔

اس کے لیے دوسری شرط یہ ہے: پوری پٹی پر مسح کیا جائے' یعنی جو حصہ متاثر نہیں ہے' اسے پہلے دھولیا جائے اور پھر اس کے بعد متاثرہ حصہ پر بندھی ہوئی پٹی پر مکمل طور پر مسح کیا جائے۔ یہ حکم صرف اسی صورت میں ہوگا جب پٹی صرف اسی جگہ پر موجود ہو' جو مرض سے متاثر ہے' اگر مجبوری کی وجہ سے پٹی جسم کے صحیح حصہ پر بھی بندھی ہوئی ہو تو پٹی پر مسح کرنا واجب ہوگا' خواہ وہ پٹی متاثرہ عضو کے اوپر ہو' یا اس کے علاوہ صحت مند حصہ پر ہو۔

اگر بیماری لاحق ہونے کی جگہ وہ ہو جہاں پر وضو میں مسح کیا جاتا ہے تو اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

احناف یہ کہتے ہیں: پوری پٹی پر مسح کرنا شرط نہیں ہے بلکہ اس کے اکثر حصہ پر مسح کر لینا کافی ہے' مثال کے طور پر اگر پورے ہاتھ پر زخم موجود ہے اور اس پر پٹی رکھی گئی ہے تو جس حصہ پر پٹی ہے' اس کے نصف حصہ پر مسح کر لینا کافی ہوگا۔

اگر وہ پٹی مرض سے متاثرہ حصہ کے زیادہ حصہ پر بندھی ہوئی ہے تو پھر دو صورتیں ہوں گی' ایک یہ کہ اس پٹی کو کھولنا نقصان کا باعث ہوگا یا پھر اس پٹی کو کھولنے سے نقصان نہیں ہوگا' اگر اس پٹی کو کھولنا نقصان دِہ نہیں ہوتا تو اس پٹی کو کھولنا واجب ہوگا اور اس کے نیچے والے حصہ کو دھونے میں اگر کسی چیز کے نقصان کا اندیشہ نہیں ہے تو اس حصہ کو دھولیا جائے گا' لیکن اگر دھونے کے نتیجے میں بیماری میں اضافہ کا امکان ہو تو صرف بیماری کی جگہ پر مسح کیا جائے گا اور اس کے اردگرد کے صحت مند حصہ کو دھولیا جائے گا' جس جگہ پر پھایا رکھا گیا تھا اگر وہاں بھی مسح کرنا نقصان دِہ ہے تو اس کی اردگرد کی جگہ کو دھولیا جائے گا۔

اگر پٹی کو کھولنا نقصان کا باعث ہوسکتا ہے تو پھر پٹی پر مسح کرنا ہی لازم ہوگا' پٹی کو کھولنے کی زحمت نہیں کی جائے گی' اگرچہ اس کے نیچے کے حصے کو دھونا یا اُس پر مسح کرنا ممکن بھی ہو' کیونکہ اس حالت میں پٹی پر مسح کرنا ہی لازم ہے جو مرض سے متاثر اور غیر متاثر دونوں حصوں کو ڈھانپے ہوئے ہے۔ لیکن مسح پٹی کے اکثر حصے پر کیا جائے گا۔

حنابلہ یہ کہتے ہیں: پٹی کو پاک ہونے کی حالت میں رکھا گیا ہے اور وہ متاثرہ حصے سے آگے تک چلی گئی ہے تو اب اُس پر پانی سے مسح کیا جائے گا اور زائد حصے پر تیمم کرلیا جائے گا۔

اگر پٹی پاک ہونے کی حالت میں نہیں رکھی گئی' یعنی وضو کرنے سے پہلے ہی رکھ لی گئی تھی' تو اب صرف تیمم کرنا ہی لازم ہوگا' مسح کرنا درست نہیں ہوگا۔

اگر بیماری سے متاثرہ اعضاء کی تعداد زیادہ ہو تو تیمم بھی زیادہ مرتبہ کیا جائے گا' البتہ اگر زخم وضو یا غسل کے تمام اعضاء پر پھیلا ہو تو اس صورت میں صرف ایک دفعہ تیمم کرنا لازم ہوگا۔

سر کے مسح کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے عبدالرحمٰن جزیری بیان کرتے ہیں:

فقہاء مالکیہ نے یہ بات بیان کی ہے' اگر پورے سر پر زخم موجود نہیں ہے اور کچھ حصے کا مسح کرنا آسان ہے تو اس حصے کا مسح کرلیا جائے گا اور پھر پورے عمامے پر ہاتھ پھیر لیا جائے گا' لیکن اگر کچھ حصے کا مسح کرنا آسان نہیں ہے تو اس کا بھی وہی حکم ہوگا جو پورے سر کے زخم کا حکم ہوتا ہے۔

شوافع یہ کہتے ہیں: اگر سر کا کچھ حصہ مرض سے محفوظ ہے تو اُس پر مسح کر لینا واجب ہوگا ورنہ مسح کی بجائے تیمم کرلیا جائے گا۔

احناف یہ کہتے ہیں: اگر سر کے کچھ حصے پر مرض/زخم نہیں ہے اور وہ حصہ اتنی مقدار میں ہے جس پر مسح کرنا لازم ہے' یعنی ایک چوتھائی حصہ ہے تو اُس حصے پر مسح کرنا لازم ہوگا' پٹی پر مسح کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی اور اگر زخم پورے سر پر موجود ہے تو اسکا وہی حکم ہوگا جو ایسی صورت میں دھوئے جانے والے اعضاء کا حکم ہوتا ہے' یعنی اگر نقصان ہونے کا اندیشہ نہیں ہے تو اُس پر مسح کرنا لازم ہوگا اور اگر نقصان ہونے کا اندیشہ ہو تو پٹی پر مسح کرلیا جائے گا۔

حنابلہ یہ کہتے ہیں: اگر تمام سر پر زخم موجود ہو اور مسح کرنا ممکن نہ ہو تو سر پر موجود پگڑی پر مسح کر لیا جائے گا اور اگر وہ طہارت کی حالت میں نہ باندھی گئی ہو تو اُس پر تیمم کیا جائے گا' جیسا کہ یہ بات پہلے بیان کی گئی ہے اور اگر سر مکمل طور پر متاثر

نہیں ہے تو صرف صحت مند حصے پر مسح کر لیا جائے گا اور پھر بعد میں پورے عمامے پر ہاتھ پھیر لیا جائے گا' کیونکہ جس شخص کے سر میں تکلیف موجود ہو تو اُس کا عمامہ سر کی جگہ پر تصور ہو گا اور صحت مند حصے کی حیثیت وہی رہے گی جو پہلے تھی۔

اگر پٹی اپنی جگہ سے گر جاتی ہے یا اُتر جاتی ہے تو مسح باطل شمار ہو گا۔ اس بارے میں فقہاء کے درمیان مختلف جزئیات میں اختلاف پایا جاتا ہے' جس کی وضاحت درج ذیل ہے:

فقہاء مالکیہ یہ کہتے ہیں: اگر پٹی زخم کے بھر جانے کی وجہ سے گر جاتی ہے تو مسح باطل ہو جائے گا اور اصل حکم کی طرف رجوع کرنا لازم ہو جائے گا' یعنی پٹی کے نیچے موجود جگہ کو دھونا لازم ہو گا' یا اگر وہ پاک حالت میں باندھی گئی تھی تو اُس کا مسح کرنا ہو گا' جبکہ بقیہ حصہ بدستور پاک تصور ہو گا' طہارت کے صحیح ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے' غسل یا مسح میں جتنی جلدی ہو سکے کی جائے' یعنی موالات میں دانستہ طور پر عمل فوت نہ ہو اور اگر بھول چوک کی وجہ سے تاخیر ہو جاتی ہے تو وہ عمل درست ہو گا۔

اگر زخم کے مندمل ہونے سے پہلے پٹی اُتر جاتی ہے تو اُس پٹی کو اُس جگہ پر رکھ کر فوراً مسح کر لیا جائے گا تاکہ موالات میں فرق نہ آئے' اگر نماز کے دوران پٹی اُتر جاتی ہے یا زخم سے ہٹ جاتی ہے تو بات ختم ہو جائے گی۔

اگر زخم کے بھر جانے کی وجہ سے پٹی اُتر گئی ہے تو اب اس کے نیچے موجود جگہ کو پاک کر کے دوبارہ نماز ادا کرنا واجب ہو گا' لیکن اگر پٹی زخم بھر جانے کی بجائے کسی اور وجہ سے اُتری ہے تو اس پر دوبارہ مسح کر کے نماز ادا کی جائے گی۔

شوافع یہ کہتے ہیں: اگر نماز کے دوران زخم بھر جانے کی وجہ سے پٹی اُتر جاتی ہے تو نماز اور طہارت دونوں باطل ہو جائیں گے' اور اگر زخم بھر جانے کی بجائے کسی اور وجہ سے اُتری ہے تو اس صورت میں نماز ختم ہو گی' طہارت ختم نہیں ہو گی۔

لہٰذا پٹی کو اس کی جگہ پر رکھ کر پٹی پر مسح کیا جائے لیکن اس کے علاوہ جو جگہ ہے اگر ممکن ہو تو اسکو پاک کر لیا جائے گا۔

احناف یہ کہتے ہیں' اگر پٹی زخم کے بھرے بغیر اتر گئی ہے تو مسح باطل نہیں ہو گا' خواہ یہ عمل نماز کے دوران ہوا ہو یا نماز کے علاوہ ہوا ہو۔ اگر نماز کے دوران زخم بھر جانے کی وجہ سے پٹی اُتر جاتی ہے اور آخری قعدے میں تشہد کی مقدار سے پہلے اتری ہے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ اور اس صورت میں صرف اس جگہ کو پاک کیا جائے گا جہاں پٹی بندھی تھی۔ اور پھر دوبارہ نماز ادا کی جائے گی۔

اگر وہ پٹی آخری قعدے میں تشہد کی مقدار بیٹھنے کے بعد اتری ہے تو اس بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مؤقف یہ ہے اس شخص کی نماز ٹوٹ جائے گی جبکہ صاحبان کا کہنا ہے' اس کی نماز مکمل ہو جائے گی' کیونکہ وہ نماز مکمل ادا کر چکا ہے۔ اور پٹی گرنا نماز ختم ہونے کے بعد بولنے یا حدث لاحق ہو جانے کے مترادف ہو گا۔

حنابلہ یہ کہتے ہیں: پٹی کے اتر جانے کے نتیجے میں وضو سرے سے ٹوٹ جاتا ہے' خواہ وہ پٹی زخم کے بھر جانے کی وجہ سے اتری ہو یا کسی اور وجہ سے اتری ہو' البتہ اگر زخم بھر جانے کی وجہ سے اتری ہو تو وضو کر لینا کافی ہو گا۔ اور اگر زخم بھرنے کی وجہ سے نہیں اتری بلکہ کسی اور وجہ سے اتری ہے تو وضو یا تیمم کو دوبارہ کیا جائے گا۔

717- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

...نِ الْمُبَارَكِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ اَصَابَتْهُمَا جَنَابَةٌ فَتَيَمَّمَا .نَحْوَهُ وَلَمْ ...كُرْ اَبَا سَعِيْدٍ .

☆☆ عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے منقول ہے: عطاء بن یسار یہ بیان کرتے ہیں: اُن دونوں آدمیوں کو جنابت ...ق ہوئی تھی' اُن دونوں نے تیمم کیا۔ اس روایت میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

718- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ لَفْظًا فِیْ كِتَابِ النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوْخِ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ

۱-في اسناده ليث بن ابي سليم: قال الحافظ في التقريب (۲/ ۱۳۸): (صدوق اختلط اخيراً: فلم يميز حديثه' فترك)- اه-

۷۱۸-اخرجه ابو داؤد (۱/ ۲۳۹- ۲٤۰) كتاب الطهارة' باب في المجروح يتيمم' الحديث (۳۳٦)' والبيهقي (۱/ ۲۲۷) كتاب الطهارة' ...ب الجرح اذا كان في بعض جسده دون بعض' كلهم من طريق الزبير بن خريق' عن عطاء' عن جابر قال: (خرجنا في سفر' فاصاب ...لا منا حجر: فشجه في راسه' ثم احتلم' فسال اصحابه فقال: هل تجدون لي رخصة في التيمم؟ قالوا: ما نجد لك رخصة' وانت تقدر ...ى الماء: فاغتسل: فمات- فلما قدمنا على النبي صلى الله عليه وسلم اخبر بذلك: فقال: (قتلوه قتلهم الله' الا سالوا اذا لم يعلموا؟! ...ما شفاء العي السوال' انما كان يكفيه ان يتيمم ويعصر - او يعصب: شك الراوي - على جرحه خرقة ثم يمسح عليها' ويغسل سائر ...سده)- وقال الدارقطني: (قال ابو بكر بن ابي داؤد: هذه سنة تفرد بها اهل مكة' وحملها اهل الجزيرة' ولم يروه عن عطاء' عن جابر' ...ر الزبير بن خريق' وليس بالقوي- وخالفه الاوزاعي' فرواه عن عطاء' عن ابن عباس)-والذي اشار اليه ابو بكر بن ابي داؤد' اخرجه ...دارمي (۱/ ۱۹۲)' والحاكم (۱/ ۱۷۸)' وابو داؤد (۳۳۷)' وابن ماجه (۵۷۲)' واحمد (۱/ ۳۳۰) من طريق الاوزاعي عن عطاء عن ابن عباس' ...- قال الحافظ في (التلخيص) (۱/ ۱٤۷): وهو الصواب رواه ابو داؤد ايضا من حديث الاوزاعي قال: عن عطاء' عن ابن عباس' ورواه ...حاكم من حديث بشر بن بكر عن الاوزاعي: حدثني عطاء عن ابن عباسه- وقال الدارقطني: اختلف فيه الاوزاعي' والصواب ان ...وزاعي لرسل آخره' عن عطاء قلت- اي: ابن حجر- هي رواية ابن ماجه- وقال ابو زرعة وابو حاتم: لم يسمعه الاوزاعي من عطاء' انما ...سمعه من اسماعيل بن مسلم' عن عطاء' بين ذلك ابن ابي العشرين في روايته عن الاوزاعي - اه-وللحديث طريق آخر: اخرجه ابن ابي ...زيمة (۱/ ۱۳۸) كتاب التيمم' باب الرخصة في التيمم للمجدور والمجروح (۲۷۳)' وابن حبان (۲۰۱-موارد)' وابن الجارود (۱۲۸) من ...ريق الوليد بن عبيد الله بن ابي رباح عن عطاء عن ابن عباس ان رجلا اجنب في شتاء' فسال؟ فامر بالغسل: فمات' فذكر للنبي صلى ...عليه وسلم فقال: (ما لهم قتلوه! قتلهم الله- ثلاثاً- جعل الله الصعيد-او التيمم- طهوراً) قال: شك ابن عباس' ثم اثبته- صححه ...ن خزيمة وابن حبان- قال ابن التركماني في الجوهر النقي (۱/ ۲۲۷): (روايته عن ابن عباس تترجح على روايته عن جابر من وجهين: ...حدهما: مجيئها من طريق ذكرها الدارقطني' والرواية عن جابر لم تات الا من وجه واحد- الثاني: ضعف سند هذه الرواية من جهة ...زبير' والرواية عن ابن عباس رجال سنده ثقات)- وتعقبه ابو الفيض الغماري في تخريج احاديث البداية (۲/ ۱۱۸)- قلت: وهذا باطل من ...وه:الاول: ان روايته عن ابن عباس لم ترد الا من وجه واحد ايضا من رواية الاوزاعي وحده' والماردينى واهم جدًا فيما عزاه الى ...دارقطني من كونه رواه من وجوه' بل ذلك باطل لا اصل له-الثاني: ان الاوزاعي اضطرب في هذا الحديث على اقوال' فقال: ابو ...مغيرة' ومحمد بن شعيب' والوليد بن مزيد' واسماعيل بن سماعة' ويحيى بن عبد الله كلهم عن الاوزاعي' بلغني عن عطاء- وقال عبد ...رزاق: عنه عن رجل' عن عطاء- وهذا الرجل هو اسماعيل بن مسلم المكي' كما قال عبد الحميد بن ابي العشرين عن الاوزاعي' فيما ذكر ...و زرعة' وابو حاتم- وقال ايوب بن سويد: وكذا عبد الحميد بن ابي العشرين مرة اخرى: عن الاوزاعي' عن عطاء- وقال الفضل بن ...اد عن قال: قال عطاء- وقال بشر بن بكر: عن الاوزاعي' حدثنا عطاء' وقد اسندت هذه الاقوال كلها في (المستخرج على مسند ...شهاب)- فهذا اضطراب من يوجب عدم اعتباره-الثالث: انه لم يسمعه من عطاء' بل سمعه من اسماعيل بن مسلم المكي عنه' واسماعيل ...مذكور متروك ساقط الحديث جدًا: فالحديث اذن ضعيف واه جدًا-الرابع: ان الزبير بن خريق اتى بالحديث على وجهه بخلاف ...وزاعي-الخامس: ان جابر بن عبد الله حضر القصة بنفسه' فلو فرضنا ان عطاء حدث به عن ابن عباس ولم يكن ذلك من وهم اسماعيل ...ن مسلم المكي المتروك فهو من مراسيل ابن عباس: لانه سمعه من غيره' ولم يحضر القصة بنفسه-السادس: ان الزبير بن خريق ثقة' ...ره ابن حبان في (الثقات)' وصحح حديثه هذا ابن السكن' ولم يقل فيه: (غير قوي) الا الدارقطني: تبعًا لابي داؤد' ولم يقل فيه ذلك ...حجة' بل المخالفته للاوزاعي مع ان الحق معه لا مع الاوزاعي - وقد رواه الوليد بن عبيد الله بن ابي رباح عن عمه عطاء' عن ابن ...عباس' رواه ابن خزيمة' وابن حبان' لكن الوليد ضعفه الدارقطني' والضعفاء يمشون مع الجادة' وهي: عطاء' عن ابن عباس- والحق عن ...ر- والله اعلم-

الرَّحْمٰنِ الْحَلَبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْقٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَاَصَابَ رَجُلاً مِنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهُ فِي رَاْسِهٖ ثُمَّ احْتَلَمَ فَسَاَلَ اَصْحَابَهُ هَلْ تَجِدُونَ لِي رُخْصَةً فِي التَّيَمُّمِ قَالُوْا مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَّاَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَآءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اُخْبِرَ بِذٰلِكَ فَقَالَ قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ اَلاَ سَاَلُوْا اِذْ لَمْ يَعْلَمُوا فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ اَنْ يَّتَيَمَّمَ وَيَعْصِرَ اَوْ يَعْصِبَ عَلٰى جُرْحِهٖ ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهِ وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ . شَكَّ مُوْسٰى قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هٰذِهٖ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا اَهْلُ مَكَّةَ وَحَمَلَهَا اَهْلُ الْجَزِيرَةِ . لَمْ يَرْوِهٖ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ غَيْرُ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْقٍ وَّلَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَخَالَفَهُ الْاَوْزَاعِيُّ فَرَوَاهُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاخْتُلِفَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ فَقِيلَ عَنْهُ عَنْ عَطَاءٍ وَّقِيلَ عَنْهُ بَلَغَنِي عَنْ عَطَاءٍ وَّاَرْسَلَ الْاَوْزَاعِيُّ اٰخِرَهُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ الصَّوَابُ . وَقَالَ ابْنُ اَبِي حَاتِمٍ سَاَلْتُ اَبِي وَاَبَا زُرْعَةَ عَنْهُ فَقَالاَ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الْعِشْرِيْنَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَسْنَدَ الْحَدِيْثَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم سفر پر روانہ ہوئے' ہم میں سے ایک شخص کو پتھر لگا' جس نے اُس کے سر کو زخمی کر دیا' پھر اُس شخص کو احتلام ہو گیا۔

اُس نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا: کیا آپ سمجھتے ہیں: مجھے تیمم کرنے کی ضرورت ہے؟ ساتھیوں نے جواب دیا: جب تم پانی کے استعمال پر قادر ہو تو ہمارے نزدیک تمہارے لیے رخصت نہیں ہو گی' اُس شخص نے غسل کیا تو اُس کا انتقال ہو گیا' ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں بتایا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُن لوگوں نے اُسے مار دیا ہے' اللہ تعالیٰ ان کو برباد کرے! جب انہیں علم نہیں تھا تو اُنہوں نے دریافت کیوں نہیں کیا' بیمار شخص کی شفاء سوال کرنے میں ہے' اُس شخص کے لیے اتنا کافی تھا کہ وہ تیمم کر لیتا' (پٹی باندھ) لیتا اور (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے زخم پر پٹی لپیٹ لیتا اور اُس پر مسح کر لیتا اور باقی جسم کو دھو لیتا' یہاں پر شک موسیٰ نامی راوی کو ہے۔

شیخ ابوبکر بیان کرتے ہیں: اس روایت کو نقل کرنے میں اہلِ مکہ منفرد ہے اور اہل جزیرہ نے اسے محمول کیا ہے' انہوں نے اسے عطاء کے حوالے سے حضرت جابر سے روایت نہیں کیا ہے۔ اس روایت کو صرف زبیر نامی راوی نے نقل کیا ہے اور مستند نہیں ہے۔ امام اوزاعی نے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے' جو عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام اوزاعی سے نقل کرنے میں بھی اختلاف کیا گیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق یہ عطاء سے منقول ہے اور ایک روایت کے مطابق اُن سے یہ بات منقول ہے: مجھے عطاء کے حوالے سے یہ بات پتا چلی ہے اور امام اوزاعی نے اس کے آخری حصے کو مرسل روایت کے طور پر عطاء کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور یہی درست ہے۔

ابن ابی حاتم بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد اور شیخ ابی زرعہ نامی راوی سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو ان دونوں نے اس بات کا جواب دیا۔ اس روایت کو ابن العشرین' اوزاعی کے حوالے سے' اسماعیل کے حوالے سے' عطاء کے

حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے' ان حضرات نے اسے مستند روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن عبد الرحمٰن بن زیاد الحلبی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۸۵)(۱۴۸۰)۔

○ زبیر بن خریق الجزری، مولی عائشۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''لین الحدیث'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۵۸)(۱۸)۔

719- قُرِءَ عَلٰى اَبِى الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمُ الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً اَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَاسْتَفْتٰى فَاُفْتِىَ بِالْغُسْلِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ اَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالَ .

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: ایک شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں زخم لگ گیا' اُسے جنابت لاحق ہوئی' اُس نے مسئلہ دریافت کیا تو اُسے بتایا گیا کہ اُسے غسل کرنا ہوگا' اُس نے غسل کیا تو اس کا انتقال ہوگیا۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں نے اسے مار دیا ہے' اللہ تعالیٰ ان کو برباد کرے! کیا بیمار شخص کی شفاء سوال کرنے میں نہیں ہے۔

720- قَالَ عَطَاءٌ فَبَلَغَنِىْ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ بَعْدُ فَقَالَ لَوْ غَسَلَ جَسَدَهٗ وَتَرَكَ رَاْسَهٗ حَيْثُ اَصَابَتْهُ الْجِرَاحُ اَجْزَاَهٗ . حَدَّثَنَاهُ الْمَحَامِلِىُّ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِىُّ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

☆☆ عطاء نامی راوی بیان کرتے ہیں: انہیں یہ بات پتا چلی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ شخص اپنے جسم کو دھولیتا اور سر کو چھوڑ دیتا' جہاں زخم لگا تھا تو اس طرح کرنا اُس کے لیے جائز ہوتا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

۷۱۹- اخرجه ابن ماجه (۱/۱۸۹) كتاب الطهارة' باب في المجروح تصيبه الجنابة' فيخاف على نفسه ان اغتسل' الحديث (۵۷۲)' واحمد (۱/۳۳۰)' وابن خزيمة (۱/۱۳۸) رقم (۲۷۳)' وابن حبان رقم (۲۰۱)' والحاكم (۱/۱۷۸)' والطبراني في الكبير (۱۱۴۷۲)' وابو نعيم في الحلية (۳/۳۱۷-۳۱۸)' والبيهقي (۱/۲۲۶)' وابن الجارود في المنتقى رقم (۱۲۸) من طريق الاوزاعي عن عطاء عن ابن عباس- وانظر الحديث السابق-

721- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِنَحْوِهِ إِلَى آخِرِهِ مِثْلَ قَوْلِ هِقْلٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

○ ایوب بن سوید رملی، ابومسعود حمیری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''293ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۹۰)(۶۹۹)۔

722- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَهُ جُرْحٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ أَصَابَهُ احْتِلَامٌ فَأُمِرَ بِالِاغْتِسَالِ فَاغْتَسَلَ فَكُزَّ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ أَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالَ . قَالَ عَطَاءٌ فَبَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَوْ غَسَلَ جَسَدَهُ وَتَرَكَ رَأْسَهُ حَيْثُ أَصَابَهُ الْجُرْحُ.

☆☆ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص زخمی ہو گیا' پھر اُسے احتلام ہو گیا' تو اُسے غسل کرنے کے لیے کہا گیا' اُس نے غسل کیا تو اس کا انتقال ہو گیا' جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں نے اسے مار دیا ہے' اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو برباد کرے! بیمار شخص کی شفا سوال کرنے میں نہیں ہے؟

عطاء نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات کا پتا چلا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ شخص اپنے جسم کو دھو لیتا اور اپنے سر کے اس حصے کو چھوڑ دیتا جہاں زخم لگا ہوا تھا (تو یہ درست ہوتا)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباس بن ولید بن مزید- علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''269ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۹۹)(۱۶۴)۔

○ ولید بن مزید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''283ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۳۵)(۸۷)۔

723- حَدَّثَنَا الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِنَحْوِهِ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

724- حَدَّثَنَا الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالقدوس بن حجاج خولانی، ابومغیرۃ حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے 'نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''212ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب تہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۱۵)(۴۱۲۷)۔

725- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ بَلَغَنِي اَنَّ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَ قَوْلِ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ .وَتَابَعَهُمَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَمَاعَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے بلکہ دیگر راویوں نے اس کی متابعت بھی کی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن حسن بن احمد بن ابوشعیب- واسم ابی شعیب عبداللہ بن حسن- ابوشعیب اموی حرانی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''295ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۹/۴۳۵)، ''لسان المیزان'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳/۳۴۴)۔

○ یحییٰ بن عبداللہ بن ضحاک البابلتی ابوسعید حرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''218ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: 'تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۵۱)(۱۰۹)۔

○ اسماعیل بن عبداللہ بن سماعۃ العدوی، مولی آل عمر۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۷۱)(۵۲۵)۔

○ محمد بن شعیب بن شابور اموی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق''

قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''200ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۷۰/۲)(۳۰۸)۔

70- باب فِيْ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلٰى بَعْضِ الرَّأْسِ .

باب: سر کے بعض حصے کا مسح کرنا جائز ہے

726- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الشَّافِعِیُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَّابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ الثَّقَفِیِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّاَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلٰى عِمَامَتِهٖ وَخُفَّيْهِ.

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی' عمامے اور دونوں موزوں کا مسح کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن حسان التنیسی -علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''208ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۴۵/۲)(۴۲)۔

○ عمرو بن وہب ثقفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۱/۲)۵(۷۰۳)۔

727- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِی الْجَهْمِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ حَدَّثَنِیْ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِیُّ عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ وَعَلٰى عِمَامَتِهٖ

۷۲۶-اخرجه ابو داؤد الطيالسي (۹۵)' الحديث (۶۹۹)' واحمد (۲۴۴/۴)' ومسلم (۲۳۰/۱): كتاب الطهارة' باب المسح على الناصية والعمامة' الحديث (۸۱ / ۲۷۴)' وابو داؤد (۱/ ۱۰۴-۱۰۵) كتاب الطهارة' باب المسح على الخفين' الحديث (۱۵۰)' والترمذي (۱/ ۱۷۰-۱۷۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في المسح على العمامة مع الناصية' والنسائي (۷۶/۱) كتاب الطهارة' باب المسح على العمامة مع الناصية' الحديث (۱۰۰)' وابن ماجه (۱۸۱/۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في المسح على الخفين' الحديث (۵۴۵)' وابو عوانة (۱/ ۲۵۹-۲۶۰) كتاب الطهارة' باب اباحة المسح على العمامة' وابن الجارود في المنتقى ص (۳۷) باب المسح على الخفين' الحديث (۸۳)' والطحاوي في شرح معاني الآثار (۳۰/۱) باب فرض مسح الراس في الوضوء' والبيهقي ۵۸/۱) كتاب الطهارة' باب مسح بعض الراس- والحديث اصله عند البخاري (۱/ ۳۰۶-۳۰۷) كتاب الوضوء' باب المسح على الخفين' الحديث (۲۰۲) لكن فيه ذكر المسح على الخفين فقط' ليس فيه المسح على الناصية والعمامة-

★★ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں موزوں پر' اپنے سر کے آگے والے حصے پر اور عمامے پر مسح کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن منصور بن نصر بن اسماعیل ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''301ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۲۵۱)(۱۳۴۱)۔

728- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ بَكْرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ .وَقَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَسَحَ عَلَى مُقَدَّمِ رَاْسِهِ وَمُقَدَّمِ نَاصِيَتِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

★★ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں:

ایک راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے آگے والے حصے' پیشانی کے آگے والے حصے اور اپنے دونوں موزوں اور اپنی چادر پر مسح کیا''۔

729- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ بَكْرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّاَ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ .قَالَ بَكْرٌ وَّقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ .

★★ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' آپ نے اپنی پیشانی کا مسح کیا' دونوں موزوں کا مسح کیا اور اپنے عمامہ پر مسح کیا۔

بکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے یہ روایت حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سے سنی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن طرخان تیمی، ابوالمعتمر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''143ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۲۶)(۲۵۴)۔

○ بکر بن عبداللہ مزنی، ابوعبداللہ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''106ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب

التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۰۶)(۱۱۷)

71- باب الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

باب: موزوں پر مسح کرنا

730- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالاَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ بَالَ جَرِيرٌ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقِيلَ لَهُ أَتَفْعَلُ هَذَا وَقَدْ بُلْتَ قَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ .قَالَ الأَعْمَشُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ لأَنَّ جَرِيرًا كَانَ إِسْلاَمُهُ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ . هَذَا حَدِيثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَقَالَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ فَقِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَمْرٍو أَتَفْعَلُ هَذَا وَقَدْ بُلْتَ فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ فَكَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ يُعْجِبُهُمْ ذَلِكَ لأَنَّ إِسْلاَمَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ.

☆☆ ہمام نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا' پھر وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کرلیا تو اُن سے کہا گیا: آپ نے ایسا کیا ہے' پہلے آپ پیشاب کر چکے ہیں (آپ کو وضو میں پاؤں بھی دھونے چاہیے) اُنہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پیشاب کیا' پھر اُس کے بعد آپ نے وضو کیا اور دونوں موزوں پر مسح کیا۔

اعمش نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابراہیم یہ فرماتے ہیں: اُن لوگوں کو یہ حدیث بہت پسند تھی' اس کی وجہ یہ ہے: حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

عیسیٰ بن یونس نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ نقل کیا ہے:

ان سے کہا گیا: اے ابوعمرو! آپ ایسا کر رہے ہیں' آپ نے پہلے پیشاب کیا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: مجھے اس بات سے کون سی چیز منع کرے گی جب کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کو یہ روایت بہت پسند تھی' کیونکہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے سورۂ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

۷۳۰- اخرجه الطیالسي رقم (۹۲)' واحمد (۴/۳۵۸)' والبخاري (۱/ ۴۹۴) کتاب الصلوٰة' باب الصلوٰة في الخفاف رقم (۳۸۷)' ومسلم (۱/ ۲۲۷- ۲۲۸) کتاب الطهارة' باب المسح على الخفين' الحديث (۱۵۴)' والترمذي (۱/ ۱۵۵) کتاب الطهارة' باب المسح على الخفين' الحديث (۹۳)' والنسائي (۱/ ۸۱) کتاب الطهارة' باب المسح على الخفين' وابن ماجه (۱/ ۱۸۰-۱۸۱) کتاب الطهارة' باب ما جاء في المسح على الخفين' الحديث (۵۴۳)' وابن خزيمة في صحيحه (۱/ ۹۴) رقم (۱۸۶)' والطحاوي في مشكل الآثار (۲/ ۱۹۱)' وابن الجارود (۸۱)' وابو نعيم في الحلية (۷/ ۱۰۸) والبيهقي في السنن (۱/ ۲۷۰)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ھمام بن حارث بن قیس بن عمرو نخعی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' دوسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''162ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۱/۲)(۱۰۹)۔

موزوں پر مسح کا حکم

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے صحیح بخاری کے مشہور شارح حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

فیه جواز المسح علی الخفین ولا ینکره الا المبتدع الضال وقالت الخوراج لا یجوز وقال صاحب (البدائع) المسح علی الخفین جائز عند عامفة الفقهاء وعامة الصحابة الا شیئا روی عن ابن عباس انه لا یجوز وهو قول الرافضة ثم قال وروی عن الحسن البصری انه قال ادرکت سبعین بدریا من الصحابة کلهم یری المسح علی الخفین ولهذا رآه ابو حنیفة من شرائط اهل السنة والجماعة فقال نحن نفضل الشیخین ونحب الختنین ونری المسح علی الخفین ولا نحرم نبیذ الجر یعنی المثلث وروی عنه انه قال ما قلت بالمسح حتی جاء نی مثل ضوء النهار فکان الجحود ردا علی کبار الصحابة رضی الله تعالی عنهم ونسبته ایاهم الی الخطا فکان بدعة ولهذا قال الکرخی اخاف الکفر علی من لا یری المسح علی الخفین والامة لم تختلف ان رسول الله مسح وقال البیهقی وانما جاء کراهة ذلك عن علی وابن عباس وعائشة رضی الله تعالی عنهم فاما الروایة عن علی سبق الکتاب بالمسح علی الخفین فلم یرو ذلك عنه باسناد موصول یثبت مثله واما عائشة فثبت عنها انها احالت بعلم ذلك علی علی رضی الله تعالی عنه واما ابن عباس فانما کرهه حین لم یثبت مسح النبی صلی الله تعالی علیه وسلم بعد نزول المائدة فلما ثبت رجع الیه وقال الجوز قانی فی (کتاب الموضوعات) انکار عائشة غیر ثابت عنها وقال الکاشانی واما الروایة عن ابن عباس فلم تصح لان مداره علی عکرمة وروی انه لما بلغ عطاء قال کذب عکرمة وروی عن عطاء انه قال کان ابن عباس یخالف الناس فی المسح علی الخفین فلم یمت حتی تابعهم وفی (المغنی) لابن قدامة قال احمد لیس فی قلبی من المسح شیء فیه اربعون حدیثا عن اصحاب رسول الله ما رفعوا الی رسول الله وما لم یرفعوا وروی عنه انه قال المسح افضل یعنی من الغسل لان النبی واصحابه انما طلبوا الفضل وهذا مذهب الشعبی والحکم واسحاق وفی (هدایة الحنفیة) الاخبار فیه مستفیضة حتی ان من لم

يره كان مبتدعا لكن من رآه ثم لم يمسح اخذ بالعزيمة وكان ماجورا وحكي القرطبي مثل هذا عن مالك انه قال عند موته وعن مالك فيه اقوال احدهما انه لا يجوز المسح اصلا الثاني انه يجوز ويكره الثالث وهو الاشهر يجوز ابدا بغير توقيت الرابع انه يجوز بتوقيت الخامس يجوز للمسافر دون الحاضر السادس عكسه وقال اسحاق والحكم وحماد المسح افضل من غسل الرجلين وهو قول الشافعي واحدى الروايتين عن احمد وقال ابن المنذر هما سواء وهو رواية عن احمد وقال اصحاب الشافعي الغسل افضل من المسح بشرط ان لا يترك المسح رغبة عن السنة ولا يشك في جوازه وقال ابن عبد البر لا اعلم احدا من الفقهاء روى عنه انكار المسح الا مالكا والروايات الصحاح عنه بخلاف ذلك قلت فيه نظر لما في (مصنف) ابن ابي شيبة من ان مجاهدا وسعيد بن جبير وعكرمة كرهوه وكذا حكي ابو الحسن النسابة عن محمد بن علي بن الحسين وابي اسحاق السبيعي وقيس بن الربيع وحكاه القاضي ابو الطيب عن ابي بكر بن ابي دائود والخوارج والروافض وقال الميموني عن احمد فيه سبعة وثلاثون صحابيا وفي رواية الحسن بن محمد عنه اربعون وكذا قاله البزار في (مسنده) وقال ابن حاتم احد واربعون صحابيا وفي (الاشراف) عن الحسن حدثني به سبعون صحابيا وقال ابو عمر بن عبد البر مسح على الخفين سائر اهل بدر والحديبية وغيرهم من المهاجرين والانصار وسائر الصحابة والتابعين وفقهاء المسلمين وقد اشرنا الى رواية وخمسين من الصحابة في المسح في شرحنا (لمعاني الآثار) للطحاوي فمن اراد الوقوف عليه فليرجع اليه[1]

اس بات سے موزوں پر مسح کرنا جائز ہونا ثابت ہے اور اس جواز کا انکار صرف وہ شخص کرے گا جو بدعتی اور گمراہ ہو۔ خوارج نے یہ بات کہی ہے' یہ جائز نہیں ہے' البدائع کے مصنف نے یہ بات کہی ہے' موزوں پر مسح کرنا عام فقہاء اور عام صحابہ کے نزدیک جائز ہے۔

البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے' ایسا کرنا جائز نہیں ہے اور اہل تشیع بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے 70 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پایا ہے' جنہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے' ان سب کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

یہی وجہ ہے' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اہل سنت والجماعت میں ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے (موزوں پر مسح کرنے کا قائل ہوا جائے) وہ فرماتے ہیں: ہم شیخین کو فضیلت دیتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (دونوں) دامادوں سے محبت کرتے ہیں اور موزوں میں مسح کو درست سمجھتے ہیں اور گھڑے میں تیار کی گئی نبیذ کو حرام قرار نہیں دیتے۔ اسی طرح ان سے یہ روایت

[1] عمدۃ القاری' (کتاب الوضوء) (باب المسح علی الخفین)

بھی نقل کی گئی ہے' انہوں نے یہ فرمایا ہے' میں نے موزوں کے مسح کے بارے میں اُس وقت تک فتویٰ نہیں دیا' جب تک روزِ روشن کی طرح مجھ پر یہ مسئلہ واضح نہیں ہوگیا' اب اس کا انکار کرنا اکابر صحابہ کی تردید کرنا اور انہیں غلطی کی طرف منسوب کرنے کے مترادف ہوگا اور یہ بات بدعت ہے۔

یہی وجہ ہے کہ امام کرخی نے یہ بات بیان کی ہے: جو شخص موزوں پر مسح کو درست نہیں سمجھتا' مجھے اس کے کافر ہونے کا اندیشہ ہے۔

اُمت میں اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے (نبی اکرم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا ہے)۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس عمل کی کراہت حضرت علی' حضرت عبداللہ بن عباس' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: موزوں کے بارے میں کتاب کا حکم سبقت لے گیا ہے (کیونکہ اُس میں پاؤں دھونے کا حکم ہے)۔

تاہم یہ روایت مستند سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول نہیں ہے' جسے ثابت قرار دیا جا سکے۔

جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا تعلق ہے تو اُن کے بارے میں یہ روایت مستند طور پر منقول ہے: انہوں نے اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا تھا۔

جہاں تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تعلق ہے تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا تھا' اُس وقت جب اُن کے نزدیک نبی اکرم ﷺ کا سورۂ مائدہ کے نزول کے بعد مسح کرنا ثابت نہیں تھا' لیکن جب ان کے نزدیک یہ بات ثابت ہوگئی تو انہوں نے اپنے مؤقف سے رجوع کر لیا تھا۔

شیخ زرقانی نے اپنی کتاب ''الموضوعات'' میں یہ بات تحریر کی ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا انکار کرنا ان سے ثابت نہیں ہے۔

شیخ کاشانی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں جو روایت منقول ہے' وہ مستند نہیں ہے' کیونکہ اس کا مدار عکرمہ نامی راوی پر ہے۔

یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے' جب عطاء کو اس بات کی اطلاع ملی تو انہوں نے کہا: عکرمہ نامی نے غلط کہا ہے۔

عطاء کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' وہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں لوگوں سے مختلف رائے رکھتے تھے' لیکن انتقال سے پہلے انہوں نے لوگوں کی رائے کو درست تسلیم کر لیا۔

شیخ ابن قدامہ کی کتاب ''المغنی'' میں یہ بات تحریر ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: موزوں پر مسح کے بارے میں میرے ذہن میں کوئی اُلجھن نہیں ہے' اس بارے میں چالیس احادیث منقول ہیں جو مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: مسح کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اُن کی مراد یہ ہے' دھونے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب فضیلت والے کام کو اختیار کیا کرتے تھے۔

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ' حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

''ہدایۃ الحنفیہ'' نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے' اس بارے میں منقول روایت مشہور و معروف ہے اور جو شخص اس عمل کو جائز نہیں سمجھتا وہ بدعتی ہے' لیکن اگر کوئی شخص اسے جائز سمجھتا ہے لیکن پھر مسح نہیں کرتا تو پھر اُس نے عزیمت کو اختیار کیا اور اُس کو اجر ملے گا۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

اس بارے میں امام مالک سے مختلف اقوال منقول ہیں۔

اُن میں سے ایک قول یہ ہے' ان کے نزدیک اصل کے اعتبار سے موزوں (پر مسح کرنا جائز نہیں ہے)۔

دوسرا قول یہ منقول ہے: ایسا کرنا جائز ہے تاہم مکروہ بھی ہے۔

تیسرا قول جو زیادہ مشہور ہے' وہ یہ ہے' کسی بھی متعین مدت کے بغیر ایسا کرنا جائز ہے۔

چوتھا قول یہ ہے' ایسا کرنا جائز ہے لیکن مخصوص مدت کے لیے ہے۔

پانچواں قول یہ ہے' ایسا کرنا مسافر شخص کے لیے جائز ہے' مقیم شخص کے لیے جائز نہیں ہے۔

چھٹا قول اس کے برعکس ہے۔

اسحاق بن راھویہ رحمۃ اللہ علیہ حاکم' رحمۃ اللہ علیہ اور حماد رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: پاؤں دھونے کے مقابلے میں اُن پر مسح کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں' امام احمد سے ایک روایت یہی منقول ہے۔

شیخ ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ دونوں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں' امام احمد سے بھی یہی روایت منقول ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے' مسح کرنے کے مقابلے میں (پاؤں کو) دھونا زیادہ فضیلت رکھتا ہے لیکن اُس کے لیے یہ بات شرط ہے' وہ سنت سے منہ موڑتے ہوئے مسح کو ترک نہ کرے اور اس کے جواز کے بارے میں شک نہ کرے۔

شیخ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق فقہاء میں سے کسی ایک سے بھی اس کا انکار منقول نہیں ہے صرف امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت منقول ہے' تاہم ان سے مستند طور پر جو روایت منقول ہیں' وہ اس کے برخلاف ہیں۔

(علامہ عینی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے' کیونکہ مصنف ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ میں یہ بات تحریر ہے' مجاہد' سعید بن جبیر اور عکرمہ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

ابوالحسن نامی راوی نے امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے شیخ ابواسحاق سبیعی اور قیس بن ربیع کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے' قاضی ابوطیب نے ابوبکر بن داؤد خارجیوں اور اہل تشیع کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے۔

میمونی نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اس بارے میں سینتیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

حسن بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے' اس بارے میں چالیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات منقول ہیں۔

امام بزار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''مسند'' میں یہی بات نقل کی ہے۔
شیخ ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اکتالیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا ہے۔
الاشراف نامی کتاب میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: اس بارے میں ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھے حدیث سنائی ہے۔
شیخ ابوعمرو نے یہ بات تحریر کی ہے' غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف رکھنے والے صلح حدیبیہ میں شرکت کا شرف رکھنے والے مہاجرین اور انصار بلکہ دیگر تمام صحابہ کرام وتابعین رضی اللہ عنہم اور تمام مسلمان فقہاء کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔
(علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:) ہم نے ''معانی الآثار'' کی اپنی شرح میں پچاس کے قریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات منقول ہونے کا تذکرہ کیا ہے' جو شخص اس بارے میں واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہو' وہ اس کتاب کی طرف رجوع کر لے۔

علامہ ابن حجر کا بیان

اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی تحریر کرتے ہیں:

نقل بن المنذر عن بن المبارك قال ليس في المسح علي الخفين عن الصحابة اختلاف لان كل من روى عنه منهم انكاره فقد روى عنه اثباته وقال بن عبد البر لا اعلم روى عن احد من فقهاء السلف انكاره الا عن مالك مع ان الروايات الصحيحة عنه مصرحة باثباته وقد اشار الشافعي في الام الى انكار ذلك على المالكية والمعروف المستقر عندهم الآن قولان الجواز مطلقا ثانيهما للمسافر دون المقيم وهذا الثاني مقتضى ما في المدونة وبه جزم بن الحاجب وصحح الباجي الاول ونقله عن بن وهب وعن بن نافع في المبسوطة نحوه وان مالكا انما كان يتوقف فيه في خاصة نفسه مع افتائه بالجواز وهذا مثل ما صح عن ابى ايوب الصحابى وقال بن المنذر اختلف العلماء ايهما افضل المسح على الخفين او نزعهما وغسل القدمين
قال والذى اختاره ان المسح افضل لأجل من طعن فيه من اهل البدع من الخوارج والروافض قال واحياء ما طعن فيه المخالفون من السنن افضل من تركه اه وقال الشيخ محيي الدين وقد صرح جمع من الاصحاب بان الغسل افضل بشرط ان لا يترك المسح رغبة عن السنة كما قالوه في تفضيل القصر على الاتمام وقد صرح جمع من الحفاظ بان المسح على الخفين متواتر وجمع بعضهم رواته فجاوزوا الثمانين ومنهم العشرة وفي بن ابى شيبة وغيره عن الحسن البصرى حدثني سبعون من الصحابة بالمسح على الخفين [1]

[1] فتح الباری' کتاب الوضوء' باب المسح علی الخفین

شیخ ابن المنذر نے حضرت عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں' موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کوئی اختلاف منقول نہیں ہے' کیونکہ جس شخص نے جس صحابی کے بارے میں اس کا انکار نقل کیا ہے' اُسی صحابی کے حوالے سے اس کے اثبات کے بارے میں بھی روایات منقول ہیں۔

شیخ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق اسلاف سے تعلق رکھنے والے فقہاء میں سے کسی ایک کے حوالے سے اس کا انکار منقول نہیں ہے' صرف امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت منقول ہے' تاہم امام مالک کے حوالے سے مستند طور پر یہ روایات ثابت ہیں' جن میں اس بات کی صراحت ہے' ایسا کرنا درست ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الام'' میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے' امام مالک سے اس کا انکار منقول ہے' تاہم اہل علم کے نزدیک معروف اور مستند طور پر اس بارے میں ان کے دو اقوال منقول ہیں' ایک یہ ہے' ایسا کرنا مطلق طور پر جائز ہے اور دوسرا یہ ہے: ایسا کرنا مسافر کے لیے جائز ہے' مقیم کے لیے جائز نہیں ہے۔

دوسرا قول اس سے ثابت ہوتا ہے' جو ''المدونہ'' میں تحریر ہے۔

ابن حاجب نے اس کو جزم کے ساتھ بیان کیا ہے اور شیخ باجی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

انہوں نے اسے ابن وہب کے حوالے سے اور ابن ناسق کے حوالے سے ''المبسوط'' میں نقل کیا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بذاتِ خود اس کے بارے میں توقف سے کام لیا کرتے تھے' اگرچہ وہ اس کے جواز کا فتویٰ دیا کرتے تھے۔

اور یہ بالکل اس کی مانند ہوگا جس طرح حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں مستند طور پر مشہور ہے۔

شیخ ابن المنذر نے یہ بات بیان کی ہے' علماء کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے' موزوں پر مسح کرنا یا موزے اتار کر دونوں پاؤں کو دھولینا۔

شیخ فرماتے ہیں: جسے علماء نے اختیار کیا ہے وہ یہ ہے: مسح کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے' اہلِ بدعت جو خارجیوں اور اہل تشیع سے تعلق رکھتے ہیں' انہوں نے اس بارے میں طعن کیا ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: جن سنتوں کے بارے میں مخالفین طعن کرتے ہوں' انہیں زندہ کرنا انہیں ترک کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

شیخ محی الدین (نووی) رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے' کئی مشائخ نے اس بات کی صراحت کی ہے' دھونا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے' آدمی سنت سے منہ موڑتے ہوئے مسح کو ترک نہ کرے' یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے ان حضرات نے مکمل دھونے پر اکتفاء کرنے کو زیادہ فضیلت والا قرار دیا ہے۔

حفاظ کے ایک گروہ نے اس بات کی صراحت کی ہے' موزوں پر مسح کرنے کی روایت تواتر کے ساتھ منقول ہے' بعض حضرات نے اس کے راویوں کو جمع کیا ہے تو ان کی تعداد 80 سے زیادہ تھی جن میں عشرہ مبشرہ بھی شامل ہیں۔

ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ (کی مصنف) اور دیگر کتابوں میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' وہ فرماتے ہیں: مجھے 70 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں روایات سنائی ہیں۔

امام نووی کا بیان

اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے صحیح مسلم کے حاشیہ نگار امام نووی تحریر کرتے ہیں:

اجمع من يعتد به في الاجماع على جواز المسح على الخفين في السفر والحضر سواء كان لحاجة او لغيرها حتى يجوز للمراة الملازمة بيتها والزمن الذى لا يمشي وانما انكرته الشيعة والخوارج ولا يعتد بخلافهم وقد روى عن مالك رحمه الله تعالى روايات فيه والمشهور من مذهبه كمذهب الجماهير وقد روى المسح على الخفين خلائق لا يحصون من الصحابة قال الحسن البصرى رحمه الله تعالى حدثني سبعون من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمسح على الخفين وقد بينت اسماء جماعات كثيرين من الصحابة الذين رووه في شرح المهذب وقد ذكرت فيه جملا نفيسة مما يتعلق بذلك وبالله التوفيق واختلف العلماء في ان المسح على الخفين افضل ام غسل الرجلين فذهب اصحابنا الى ان الغسل افضل لكونه الاصل وذهب اليه جماعات من الصحابه منهم عمر بن الخطاب وابنه عبد الله وابو ايوب الانصارى رضي الله عنهم وذهب جماعات من التابعين الى ان المسح افضل وذهب اليه الشعبي والحكم وحماد وعن احمد روايتان اصحهما المسح افضل والثانية هما سواء واختاره بن المنذر والله اعلم[1]

جن لوگوں کا قول ''اجماع'' میں قابل اعتبار شمار ہوتا ہے' ان کا اس بات پر اتفاق ہے' سفر اور حضر کے درمیان موزوں پر مسح کرنا جائز ہے خواہ یہ کسی ضرورت کے پیش نظر ہو یا ضرورت کے بغیر ہو' یہاں تک کہ جو عورت گھر میں رہ رہی ہے اس کے لیے بھی ایسا کرنا جائز ہے اور وہ شخص جو چل نہیں سکتا (اس کے لیے بھی ایسا کرنا جائز ہے)۔

اہل تشیع اور خارجیوں نے اس کا انکار کیا ہے لیکن اُن کا انکار کرنا قابلِ اعتبار شمار نہیں ہوگا۔

اس بارے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے مختلف روایات نقل کی گئی ہیں' تاہم اُن کا مشہور مذہب وہی ہے جو جمہور اہل علم کا مذہب ہے۔

کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے موزوں پر مسح کرنے کی روایت نقل کی گئی ہے' حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے 70 اصحاب نے یہ بات سنائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کیا کرتے تھے۔

میں نے اپنی کتاب ''شرح المہذب'' میں ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسماء کا تذکرہ کیا ہے' جنہوں نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور میں نے اس میں اس بارے میں ایک نفیس جملہ ذکر کیا ہے' باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

اہل علم کے درمیان اس بات پر اختلاف پایا جاتا ہے: موزوں پر مسح کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا پاؤں کو دھونا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور ہمارے اصحاب اس بات کے قائل ہیں' دھونا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' کیونکہ یہ اصل ہے' اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

[1] حاشیه صحیح مسلم للنوی 'کتاب الوضوء' باب المسح علی الخفین

کی ایک جماعت بھی اسی بات کی قائل ہے جس میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور (دیگر اصحاب شامل ہیں)' تابعین کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے' مسح کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور حماد رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں' اس بارے میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے دو روایات منقول ہیں' ان میں سے زیادہ مستند یہ ہے' مسح کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے جبکہ دوسری روایت یہ ہے' ان دونوں کا حکم برابر ہے' شیخ ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کو اختیار کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

731 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَاَيْتُ جَرِيْرًا تَوَضَّاَ مِنْ مَّطْهَرَةٍ فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ تَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْكَ فَقَالَ اِنِّىْ قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ . فَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ يُعْجِبُ اَصْحَابَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا كَانَ اِسْلَامُهٗ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ.

☆☆ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے وضو کے برتن سے وضو کیا اور پھر اپنے موزوں پر مسح کر لیا' اُن سے دریافت کیا گیا: آپ اپنے موزوں پر مسح کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

یہ روایت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کو بہت پسند تھی۔

وہ یہ فرمایا کرتے تھے: حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے سورۂ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

732 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ضمرۃ بن حبیب بن صہیب زبیدی: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''130ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۷۴)(۲۵)۔

733 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ اَخْبَرَنِىْ ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ فَرَاَيْتُهٗ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

☆☆ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا تھا۔

734- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنَانٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي [ابـ]ـرَاهِيمُ بْنُ اَدْهَمَ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) [يَمْـ]ـسَحُ عَلٰى خُفَّيْهِ قَالُوْا بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ قَالَ اِنَّمَا اَسْلَمْتُ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ.

☆☆ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے' لوگوں نے [در]یافت کیا ہے' آپ نے سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد یہ دیکھا تھا' انہوں نے کہا میں نے سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد [اس]لام قبول کیا تھا۔

[ر]اویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن ادھم بن منصور عجلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں [طب]قے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''162'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از [ح]افظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱/۱) (۱۶۶)۔

○ مقاتل بن حیان، نبطی ابو بسطام بلخی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''[چھ]ٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''149ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب [الت]ہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۷۲/۲) (۱۳۴۶)۔

735- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ حَنَانٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ اَبِيْ لُبَابَةَ [عَ]نْ مُحَمَّدٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمْسَحُ مُنْذُ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ [سُ]وْرَةُ الْمَائِدَةِ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سورۂ مائدہ نازل ہو جانے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے موزوں پر مسح [ک]رتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

[ر]اویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدۃ بن ابولبابۃ، اسدی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، (اور ایک قول کے مطابق:) مولی قریش، علم حدیث

734- اخرجه الترمذي (۱۵۶/۱-۱۵۷) كتاب الطهارة' باب المسح على الخفين' الحديث (۹۴) من طريق شهر' به- صححه الشيخ احمد شاكر في شرح الترمذي (۱۵۷/۱)' وقد تابع شهرا عليه ابو زرعة- رواه ابو داؤد (۳۹/۱) كتاب الطهارة' باب المسح على الخفين' الحديث (۱۵۴)' وابن خزيمة (۹۴/۱-۹۵)' والحاكم (۱۶۹/۱- ۱۷۰)' والبيهقي (۲۷۰/۱)' وابن الجارود في المنتقى رقم (۸۳) من طريق بكير بن عامر عن ابي زرعة قال: بال جرير -رضي الله عنه- ومسح على الخفين' فعاب عليه قوم' فقالوا: ان هذا كان قبل المائدة' قال: ما اسلمت الا بعد ما نزلت المائدة' وما رايت النبي صلى الله عليه وسلم مسح الا بعد ما نزلت-

735- اخرجه الطبراني في الكبير كما في المجمع (۲۵۷/۱)' قال الهيثمي: (وفيه ابو بكر ابن ابي مريم' وهو ضعيف؛ لسوء حفظه)-

کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳۰) (۱۴۲۲)۔

○ محمد بن ثابت بن سباع خزاعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۴۸) (۸۶)۔

72- باب الرُّخْصَةِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمَا فِيهِ وَاخْتِلاَفِ الرِّوَايَاتِ

باب: موزوں پر مسح کے بارے میں رخصت اور اس بارے میں روایات میں اختلاف

736- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُهَاجِرُ اَبُوْ مَخْلَدٍ مَوْلَى الْبَكَرَاتِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلاَثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً اِذَا تَطَهَّرَ وَلَبِسَ خُفَّيْهِ اَنْ يَّمْسَحَ عَلَيْهِمَا .وَقَالَ اَبُو الْاَشْعَثِ يَمْسَحُ الْمُسَافِرُ ثَلاَثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ وَالْمُقِيمُ يَوْمًا وَّلَيْلَةً.

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے مسافر کو تین دن اور تین راتوں تک' جب کہ مقیم کو ایک دن اور ایک رات تک (موزوں پر مسح) کرنے کی اجازت دی ہے' جبکہ آدمی وضو کرنے کے بعد موزے پہنے تو وہ (اس دوران) میں موزوں پر مسح کر سکتا ہے۔

ابواشعث نامی راوی بیان فرماتے ہیں: مسافر تین دن اور تین راتوں تک جبکہ مقیم ایک دن اور ایک رات تک اُس پر مسح کر سکتا ہے۔

موزوں پر مسح کی مدت

کیا موزوں پر مسح کرنے کے لیے کوئی متعین مدت مقرر ہے؟ اس بارے میں حکم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

واما التوقيت فان الفقهاء ايضا اختلفوا فيه فراى مالك ان ذلك غير مؤقت وان لابس الخفين يمسح عليهما ما لم ينزعهما او تصيبه جنابة وذهب ابو حنيفة والشافعي الى ان ذلك مؤقت . والسبب في اختلافهم اختلاف الآثار في ذلك وذلك انه ورد في ذلك ثلاثة احاديث :احدها

۷۳۶-اخرجه ابن ماجه (۱/ ۱۸٤) كتاب الطهارة' باب ما جاء في التوقيت في المسح للمقيم والمسافر' الحديث (۵۵٦) وابن حبان في صحيحه (٤/ ۱۵۳-۱۵٤) رقم (۱۳۲٤)' وابن خزيمة (۱/ ۹٦) رقم (۱۹۲)' وابن الجارود في المنتقى رقم (۸۷)' والشافعي في المسند (۱/ ۳۲)' والبيهقي في السنن (۱/ ۲۷٦)' والبغوي في شرح السنة رقم (۲۲۷) عن عبد الوهاب الثقفي' به-

حديث علي عن النبي عليه الصلاة والسلام انه قال "جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة ايام ولياليهن للمسافر ويوما وليلة للمقيم "خرجه مسلم .والثاني حديث ابي بن عمارة "انه قال يارسول الله اامسح على الخف"؟ قال :نعم قال :يوما ؟ قال :نعم ويومين ؟ قال : نعم قال :وثلاثة ؟ قال نعم حتى بلغ سبعا ثم قال :امسح ما بدا لك "خرجه ابو دائود والطحاوى .والثالث حديث صفوان بن عسال قال :كنا في سفر فامرنا ان لا ننزع خفافنا ثلاثة ايام ولياليهن الا من جنابة ولكن من بول او نوم او غائط (هكذا رواية الترمذى ورواية النسائى "ثلاثة ايام بلياليهن "من غائط وبول ونوم الا من جنابة) . قلت :اما حديث علي فصحيح خرجه مسلم .واما حديث ابي بن عمارة فقال فيه ابو عمر بن عبد البر انه حديث لا يثبت وليس له اسناد قائم ولذلك ليس ينبغي ان يعارض به حديث علي .واما حديث صفوان بن عسال فهو وان كان لم يخرجه البخارى ولا مسلم فانه قد صححه قوم من اهل العلم بحديث الترمذى وابو محمد بن حزم وهو بظاهره معارض بدليل الخطاب لحديث ابي كحديث علي وقد يحتمل ان يجمع بينهما بان يقال :ان حديث صفوان وحديث علي خرجا مخرجا السؤال عن التوقيت وحديث ابي بن عمارة نص في ترك التوقيت لكن حديث ابي لم يثبت بعد فعلي هذا يجب العمل بحديثي علي وصفوان وهو الاظهر الا ان دليل الخطاب فيهما يعارضه القياس وهو كون التوقيت غير مؤثر في نقض الطهارة لان النواقض هي الاحداث[1]

مدت کے تعین کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' کوئی حد متعین نہیں ہے' موزے کو پہننے والا شخص اس پر مسح کرتا رہے گا' جب تک وہ خود اُسے اتار نہیں دیتا یا اُسے جنابت لاحق نہیں ہوجاتی۔ جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے لیے مدت متعین کی ہے' اس بارے میں اختلاف کی وجہ اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف ہے' اس بارے میں تین احادیث منقول ہیں' ایک حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' وہ یہ بات بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر شخص کے لیے تین دن اور تین راتوں تک جبکہ مقیم شخص کے لیے ایک دن اور ایک رات تک (موزوں پر مسح کی مدت) مقرر کی ہے۔

اس روایت کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے جبکہ دوسری روایت حضرت عمارہ کے حوالے سے منقول ہے' انہوں نے یہ دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں موزوں پر مسح کرسکتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: ایک دن تک' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: دو دن تک' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: تین دن تک' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! یہاں تک کہ سات دن تک کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] بداية المجتهد' كتاب الطهارة من الحدث الباب الثانى

اجازت عطاء فرمائی' پھر آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: جب تک تمہیں مناسب لگے تم مسح کرتے رہو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت نقل کی ہے۔

(ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:)

''ہم لوگ سفر کر رہے تھے کہ ہمیں یہ حکم دیا گیا: اپنے موزے نہیں اتاریں گے' البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے' تاہم پیشاب کرنے پاخانہ کرنے یا سو جانے کی وجہ سے (وضو ٹوٹ جانے پر وضو کرتے ہوئے) ہم انہیں نہیں اتاریں گے''۔

میں یہ کہتا ہوں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت مستند ہے'

کیونکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل کیا ہے' جہاں تک حضرت عبید بن عمارہ کے حوالے سے منقول روایت کا تعلق ہے' تو امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے' یہ روایت مستند طور پر ثابت نہیں ہے اور اس کی سند مستند نہیں ہے' اس لیے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے مقابلے میں پیش نہیں کیا جا سکتا' جہاں تک حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کا تعلق ہے تو اگرچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو نقل کیا ہے' تاہم محدثین کے ایک گروہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے' جن میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ ظاہری شامل ہیں۔

اپنے ظاہری مفہوم کے اعتبار سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرح یہ روایت بھی حضرت عبید بن عمارہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے مقابلے میں ہے' ان دونوں طرح کی روایات میں جمع اور تطبیق کی صورت اس طرح ہو سکتی ہے' حضرت صفوان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت مدت کا تعین کرتی ہے جبکہ حضرت عبید بن عمارہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں اس تعین کے ترک پر دلالت پائی جاتی ہے لیکن چونکہ حضرت عبید بن عمارہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ثابت نہیں ہے' اس لیے حضرت صفوان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت پر عمل کرنا ہوگا اور یہی زیادہ واضح تاویل ہے' لیکن کیونکہ ان دونوں روایات میں خطاب کی دلیل اور قیاس میں تردد پایا جاتا ہے اور قیاس یہ کہتا ہے' طہارت کے ختم ہونے میں وقت کا کوئی اثر نہیں ہونا چاہیے کیونکہ طہارت کو ختم کرنے والی چیز تو حدث ہوتا ہے (وقت حدث نہیں ہوتا)۔

737 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

738 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُصَيْنٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ وَسَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْعَطَّارُ - وَاللَّفْظُ لِعَلِيِّ بْنِ شُعَيْبٍ - قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَزَادَ حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْكَ قَالَ اِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ .

☆☆ عروہ بن مغیرہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اپنے

۷۳۸- اخرجه مسلم في صحيحه (۱/۱۶۹) كتاب الطهارة' باب المسح على الخفين رقم (۷۱۰/۲۷۴) من طريق الشعبي عن عروة بن المغيرة عن ابيه- وانظر تخريج الحديث رقم (۷۲۶)-

موزوں پر مسح کر رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے ان دونوں (پاؤں کو ان موزوں) میں اس حالت میں داخل کیا تھا کہ وہ دونوں پاک تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعید بن غالب بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''261ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۶۴/۲) (۲۵۳)۔

○ عروۃ بن مغیرۃ بن شعبۃ ثقفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''90ھ'' کے آس پاس ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۹/۲) (۱۶۵)۔

739- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْمَسْحُ عَلٰى ظَهْرِ الْخُفَّيْنِ خَطَطٌ بِالاَصَابِعِ.

☆☆ حضرت حسن بصری فرماتے ہیں: موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح کیا جائے گا' جیسے انگلیوں کے ذریعہ لکیریں بنائی جائیں گی۔

740- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَلَاءِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرٍ الْوَكِيْعِيُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن خضر بن عبداللہ سیوطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''361ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الانساب (۲۶۳/۱)، والعبر (۳۲۴/۲)۔

○ محمد بن احمد بن جعفر بن حسن الذہلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''300ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۴۲/۲)۔

741- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ وَضَّاْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ

۷۳۹- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۱۶۹/۱) رقم (۱۹٤۲) عن فضيل' به- ولفظه: (خطا بالاصابع)-

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَمَسَحَ اَعْلَى الْخُفِّ وَاَسْفَلَهٗ.

☆☆ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ تبوک کے موقع پر وضو کروایا تو آپ نے موزے کے اوپر والے حصے پر اور نیچے والے حصے پر مسح کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ وراد ثقفی، ابوسعید او ابوالورد، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۳۰/۲)۔

742- وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ بِالرَّمْلَةِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ .رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ ثَوْرٍ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُرْسَلاً لَيْسَ فِيْهِ الْمُغِيْرَةُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مرسل حدیث کے طور پر منقول ہے' جس میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں تھا۔

743- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَسَحَ عَلٰى ظُهُوْرِ الْخُفَّيْنِ.

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۷۴۱- اخرجه احمد (۲۵۱/۴)' وابو داؤد (۴۲/۱) كتاب الطهارة' باب كيف المسح' الحديث (۱۶۵)' والترمذي (۱۶۲/۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في المسح على الخفين اعلاه واسفله' الحديث (۹۷)' وابن ماجه (۱۸۲/۱- ۱۸۳) كتاب الطهارة' باب مسح اعلى الخف واسفله' الحديث (۵۵۰)' واحمد (۲۵۱/۴)' وابن الجارود في المنتقى (۸۴)' والبيهقي (۲۹۰/۱)' وابن الجوزي في التحقيق (۱۶۲/۱) رقم (۲۶۹) من طريق الوليد بن مسلم' به- قال الترمذي: (هذا حديث معلول)- اه- والوليد بن مسلم وان كان مدلسا الا انه صرح بالتحديث: كما سياتي رقم (۷۴۱)- وسياتي مرسلا من طريق ابن المبارك' ذكره كذلك الترمذي في سننه بعد الحديث رقم (۹۷)- وعزاه الشيخ احمد شاكر للامام احمد في مسائل ابي داؤد' ورواه ابن حزم في المحلى (۱۱۴/۲)-

۷۴۳- اخرجه ابو داؤد (۴۱/۱-۴۲) كتاب الطهارة' باب كيف المسح' الحديث (۱۶۱)' والترمذي (۱۶۵/۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في المسح على الخفين' الحديث (۹۸)' والطيالسي رقم (۶۹۲)' واحمد (۲۴۶/۴)' والبخاري في تاريخه الاوسط: كما في تلخيص الحبير (۱۵۹/۱)' وابن الجارود رقم (۸۵)' والبيهقي (۲۹۱/۱) من طريق ابن ابي الزناد عن ابيه عن عروة عن المغيرة' به- قال البيهقي: (كذا رواه ابو داؤد الطيالسي عن عبد الرحمن بن ابي الزناد- وكذلك رواه اسماعيل بن موسى عن ابن ابي الزناد- ورواه سليمان بن داؤد الهاشمي' ومحمد بن الصباح' وعلي بن حجر عن ابن ابي الزناد عن ابيه......)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن داؤد بن علی بن عبداللہ بن عباس، ابوایوب بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''219ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۳/۱)۔

744- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَاَلَ سَعْدٌ عُمَرَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَاْمُرُ بِالْمَسْحِ عَلٰى ظَهْرِ الْخُفِّ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ .

★★ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح کرنے کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے (جو مسافر کے لئے) تین دن اور تین راتیں ہیں جبکہ مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خالد بن ابوبکر بن عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب عدوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''لین الحدیث'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''162ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۱۱/۱)۔

745- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ

۷۴۴–اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۵۸– ۱۵۹) من طريق ابي بكر النيسابوري عن علي بن حرب' به- ورواه البزار كما في الكشف (۱۵۶/۱) رقم (۳۰۶): حدثنا سلمة بن شبيب وبشر بن آدم' قال: حدثنا زيد بن الحباب باسناده نحوه- قال البزار: (لا يروى عن عمر في التوقيت شيء الا من هذا الوجه- ورواه عن عمر جماعة' فلم يذكروا توقيتاً- وخالد لين الحديث' وقد روى عنه جماعة من اهل العلم)- اه

۷۴۵–اخرجه الحاكم (۱۸۱/۱) من طريق يحيى بن عبد الله بن بكير عن المفضل بن فضالة' به' وكذا البيهقي في السنن (۱/ ۲۸۰)- ورواه الحاكم (۱/ ۱۸۰–۱۸۱) من طريق بشر ابن بكر' ثنا موسى بن علي عن ابيه عن عقبة بن عامر' به- ومن طريقه البيهقي (۱/ ۲۸۰)' ورواه ابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۱۶۰) رقم (۲۶۲) من طريق ابن وهب' قال: اخبرني حيوة' قال: سمعت يزيد بن ابي حبيب' به- قال الزيلعي في نصب الراية (۱/ ۱۸۰): (وفي الامام' واخرجه النسائي' ولم اجده في اطراف ابن عساكر' ثم رواه من حديث يزيد بن حبيب: حدثني عبد الله بن الحكم عن علي بن رباح ان عقبة بن عامر حدثه انه قدم على عمر ...... فذكره' وسكت عنه- وذكر الدارقطني في (كتاب العلل) ان عمرو بن الحارث' ويحيى بن ايوب' والليث بن سعد رووه عن يزيد' فقالوا فيه: (اصبت)' ولم يقولا: (السنة)' وهو المحفوظ- قال: ورواه جرير بن حازم عن يحيى بن ايوب عن يزيد بن ابي حبيب عن علي بن رباح عن عقبة' واسقط من الاسناد عبد الله بن الحكم البلوي' وقال فيه: (اصبت السنة)؛ كما قال ابن لهيعة' والمفضل- انتهى كلامه)-

الْحَارِثِ وَابْنُ لَهِيعَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيبٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ سَاَلْتُ يَزِيدَ بْنَ اَبِىْ حَبِيبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ الْبَلَوِىُّ عَنْ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ وَفَدَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَامًا قَالَ عُقْبَةُ وَعَلَىَّ خُفَّانِ مِنْ تِلْكَ الْخِفَافِ الْغِلَاظِ فَقَالَ لِىْ عُمَرُ مَتٰى عَهْدُكَ بِلُبْسِهِمَا فَقُلْتُ لَبِسْتُهُمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْيَوْمُ الْجُمُعَةُ .فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَصَبْتَ السُّنَّةَ .وَقَالَ يُوْنُسُ فَقَالَ اَصَبْتَ .وَلَمْ يَقُلِ السُّنَّةَ.

☆☆ مفضل بن فضالہ نے بیان کرتے ہیں: میں نے یزید بن ابوحبیب سے موزوں پرمسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: عبداللہ بن حکم نے علی بن رباح کے حوالے سے حضرت عقبہ بن عامر کا یہ بیان نقل کیا ہے' حضرت عقبہ نے انہیں بتایا: ایک مرتبہ وہ وفد میں شامل ہوکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' عقبہ فرماتے ہیں: اُس وقت میں نے موٹے والے موزے پہنے ہوئے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا: تم نے یہ کب سے پہنے ہوئے ہیں؟ میں نے بتایا: میں نے جمعہ والے دن پہنے تھے' جب کہ اُس دن جمعہ ہی تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم نے سنت کے مطابق عمل کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم نے ٹھیک کہا ہے' اُس میں لفظ سنت منقول نہیں ہے۔

746- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُلَيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الشَّامِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَدَخَلْتُ الْمَدِيْنَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَدَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِىْ مَتٰى اَوْلَجْتَ خُفَّيْكَ فِىْ رِجْلَيْكَ قُلْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ فَهَلْ نَزَعْتَهُمَا قُلْتُ لَا قَالَ اَصَبْتَ السُّنَّةَ .قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ .قَالَ اَبُو الْحَسَنِ وَهُوَ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ.

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں: میں جمعہ کے دن' مدینہ منورہ جانے کے لیے' شام سے روانہ ہوا اور جمعہ کے دن ہی مدینہ منورہ پہنچا' میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے دریافت کیا: تم نے اپنے پاؤں میں موزے کب سے پہنے ہیں؟ میں نے جواب دیا: (گزشتہ) جمعہ کے دن' انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے انہیں اتارا تھا؟ میں نے جواب دیا: نہیں! تو اُنہوں نے فرمایا: تم نے سنت کے مطابق عمل کیا ہے۔

شیخ ابوبکر فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

شیخ ابوالحسن فرماتے ہیں: اس کی سند مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن شعیب بن سلیمان بن سلیم بن کیسان الکلبی' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا

٧٤٦- اخرجه الحاكم (١/١٨٠-١٨١) من طريق بشر بن بكر به' وكذا ابن المنذر في الاوسط (١/٤٣٧-٤٣٨) رقم (٤٦١) ورواه ابن ماجه (١/١٨٥) كتاب الطهارة' باب ما جاء في المسح بغير توقيت' الحديث (٥٥٨)' والبيهقي في الكبرٰى (١/٢٨٠)۔

انتقال ''273ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الانساب (۱۲۳/۵)۔

747 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لاَ يُوَقِّتُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقْتًا.

☆☆ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میعاد مقرر نہیں کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن بکر بن حبیب سہمی باہلی، ابو وہب بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''208ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۰۴/۱)۔

748 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَيُّوْبَ الْمُعَدَّلُ بِالرَّمْلَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وُهَيْبٍ الْغَزِّيُّ اَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَيْسَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقْتٌ اِمْسَحْ مَا لَمْ تَخْلَعْ.

☆☆ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: موزوں پر مسح کرنے کی کوئی میعاد نہیں ہے' تم اُس وقت تک مسح کرو جب تک تم انہیں اتار نہ دو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن متوکل بن عبدالرحمٰن ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''238ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۰۴/۲)۔

749 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا شُجَاعٌ وَّاِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالاَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يَمْسَحُ الْمُسَافِرُ عَلَى الْخُفَّيْنِ مَا لَمْ يَخْلَعْهُمَا .

۷۴۷- اخرجه البيهقي (۲۸۰/۱) كتاب الطهارة' باب ما ورد في ترك التوقيت' ورواه عبد الرزاق (۲۰۸/۱) رقم (۸۰٤) عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال: امسح على الخفين مالم (تخلعهما: كان لا يوقت لهما وقتاً' ومن طريقه اخرجه ابن المنذر في الاوسط (۴۳۸/۱) رقم (٤٦۴) وسياتي عند المصنف من طريق عبد الله بن رجاء عن عبيد الله عن نافع به' وقد علقه البيهقي في السنن (۲۰۸/۱) من لفزاد الطريق' فقال: (وسمعناه رواه عبد الله بن رجاء عن عبيد الله ابن عمر......)-اه-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بیان فرماتے ہیں: مسافر شخص موزوں پر اُس وقت تک مسح کرتا رہے جب تک وہ اُنہیں اتار نہیں دیتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن رجاء مکی، ابوعمران بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''190ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۱۴)۔

750- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ اَبِى الرَّبِيعِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِى النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ جِئْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ فَقُلْتُ جِئْتُ اَطْلُبُ الْعِلْمَ . قَالَ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ فِىْ طَلَبِ الْعِلْمِ اِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا بِمَا يَصْنَعُ . قَالَ جِئْتُ اَسْاَلُكَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ . قَالَ نَعَمْ كُنْتُ فِى الْجَيْشِ الَّذِيْنَ بَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَمَرَنَا اَنْ نَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِذَا نَحْنُ اَدْخَلْنَاهُمَا عَلٰى طُهْرٍ ثَلَاثًا اِذَا سَافَرْنَا وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً اِذَا اَقَمْنَا وَلَانَخْلَعَهُمَا مِنْ بَوْلٍ وَّلَاغَائِطٍ وَّلَانَوْمٍ وَّلَانَخْلَعَهُمَا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ اِنَّ بِالْمَغْرِبِ بَابًا مَفْتُوْحًا لِلتَّوْبَةِ مَسِيْرَتُهُ سَبْعُوْنَ سَنَةً لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ .

☆☆ زر بن حُبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُنہوں نے دریافت کیا: کیوں آئے ہو؟ میں نے جواب دیا: میں علم کے حصول کے لیے آیا ہوں' تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص علم کے حصول کے لیے اپنے گھر سے نکلتا ہے' تو فرشتے اُس کے اس عمل سے راضی ہو کر اپنے پر بچھاتے ہیں۔ زر نے کہا: میں اس لیے آیا ہوں تاکہ موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کروں' تو اُنہوں نے جواب دیا: ہاں! میں اُس لشکر میں شامل تھا' جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مہم) پر بھیجا تھا اور ہمیں یہ ہدایت کی تھی: تم اپنے موزوں پر مسح سفر کے دوران تین دن تک مسح کر سکتے ہو اور قیام کے دوران ایک دن اور ایک رات تک کر سکتے ہیں' جبکہ ہم نے اسے

۷۵۰- اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۱/۲۸۱-۲۸۲) من طريق الدارقطني' به- والحديث اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱/۲۰۴) رقم (۷۹۳)' ومن طريقه المصنف' وابن حبان في صحيحه (۱۴۷/۴) رقم (۱۳۱۹)' وقد رواه عبد الرزاق في المصنف (۱/۲۰۴) رقم (۷۹۲)' وفي (۱/۲۰۵) رقم (۷۹۵)' والشافعي في المسند (۱/۳۲)' واحمد (۴/۲۳۹' ۲۴۱)' وابن ابي شيبة (۱/۱۷۷)' والحميدي رقم (۸۸۱)' والطيالسي (۱۱۶۵)' (۱۱۶۶)' والترمذي (۱/۱۵۹) كتاب الطهارة' باب المسح على الخفين للمسافر والمقيم' الحديث (۹۶)' وايضا رقم (۳۵۳۵' ۳۵۳۶)' وابن ماجه (۱/۱۶۱) كتاب الطهارة' باب الوضوء من النوم' الحديث (۴۷۸)' وابن خزيمة رقم (۱۹۳)' (۱۹۷) والطحاوي في شرح المعاني (۱/۸۲)' والبيهقي (۱/۱۱۴)' (۱/۱۱۵' ۱۱۸' ۲۷۶' ۲۸۹)' والخطيب في تاريخه (۹/۲۲۲)' (۱۲/۷۸)' وابو نعيم في الحلية (۷/۲۰۷)' والطبراني في الصغير (۱/۹۱)-

باوضو حالت میں موزوں میں داخل کیا ہو اور ہم پیشاب کرنے کے بعد پاخانہ کرنے کے بعد یا سونے کے بعد (اُٹھ کر وضو کرتے ہوئے) نہیں اتاریں گے، ہم انہیں صرف جنابت کی حالت میں اتاریں گے۔

حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: مغرب میں ایک دروازہ ہے، جو توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت جتنی ہے، یہ اُس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج اس (مغرب) کی طرف سے طلوع نہیں ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زہیر بن محمد بن قمیر مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''258ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۶۴/۱)۔

751- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عِيسٰى قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ خُزَيْمَةَ النَّيْسَابُورِيَّ يَقُولُ ذَكَرْتُ لِلْمُزَنِيِّ خَبَرَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ هٰذَا فَقَالَ لِي حَدَّثَ بِهِ اَصْحَابُنَا فَاِنَّهُ لَيْسَ لِلشَّافِعِيِّ حُجَّةٌ اَقْوٰى مِنْ هٰذَا .يَعْنِي قَوْلَهُ اِذَا نَحْنُ اَدْخَلْنَاهُمَا عَلٰى طُهْرٍ.

☆☆ علی بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے شیخ ابوبکر بن خزیمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے عبدالرزاق کی روایت امام مزنی سے ذکر کی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: ہمارے ساتھیوں نے بھی یہ روایت بیان کی ہے، کیونکہ امام شافعی کی اس سے مستند دلیل اور کوئی نہیں ہے۔ (مصنف فرماتے ہیں:) یعنی روایت کے یہ الفاظ: جب ہم نے باوضو حالت میں انہیں ان میں داخل کیا ہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن ابراہیم بن عیسیٰ، ابوحسن مستملی المعروف بالنجاد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''253ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۳۸/۱۱)۔

○ محمد بن اسحاق بن خزیمہ، ابوبکر نیشاپوری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۱۹۶/۷)۔

752- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ وَحُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ

۷۵۱- اخرجه ابن خزيمة في صحيحه (۹۷/۱) بعد الحديث (۱۹۲)-

الْمُغِيرَةِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَيَمْسَحُ اَحَدُنَا عَلٰى خُفَّيْهِ قَالَ نَعَمْ اِذَا اَدْخَلَهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ .

☆☆ عروہ بن مغیرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی شخص اپنے موزوں پر مسح کرسکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب اُس شخص نے ان دونوں (پاؤں کوموزوں میں) باوضو حالت میں داخل کیا ہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن محمد بن میتب بن ضریس، ابوحفص، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''221ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۲۶/۱۱)۔

753- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَيَّاشٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَنَا بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً .

☆☆ حضرت عوف بن مالک اشجعی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر ہمیں موزوں پر مسح کرنے کی ہدایت کی تھی' مسافر شخص کوتین دن تین راتوں تک اور مقیم کوایک دن ایک رات تک کے لئے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن یحییٰ بن عیاش بن عیسیٰ، ابوعبداللہ الاعور القطان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''334ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۴۸/۸)۔

○ داؤد بن عمرو ازدی دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۳/۱)۔

۷۵۲ اخرجه الحميدي (۲/ ۳۳۵) رقم (۷۵۸) ومن طريقه المصنف هنا والحديث اخرجه البخاري (۱/ ۱۱۲) كتاب الوضوء باب اذا ادخل رجليه وهما طاهرتان الحديث (۲۰٦) قال: حدثنا ابو نعيم حدثنا زكريا عن عامر عن عروة بن المغيرة عن ابيه قال: كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فاهويت: لا نزع خفيه فقال: (دعهما فاني ادخلتهما طاهرتين) وهو عند مسلم رقم (۲۷٤) وقد تقدم حديث المغيرة من طرق عنه- انظر (۷۲٦)-

○ بسر بن عبید اللہ حضرمی الشامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۷/۱)۔

754- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَزِيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ قَطَنٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ اُبَيٍّ هُوَ ابْنُ عُمَارَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلّٰى فِيْ بَيْتِ عُمَارَةَ الْقِبْلَتَيْنِ وَاَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ نَعَمْ . قَالَ يَوْمًا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ . قَالَ وَيَوْمَيْنِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَثَلَاثًا . قَالَ ثَلَاثًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ . حَتّٰى بَلَغَ سَبْعًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَا بَدَا لَكَ . هٰذَا الْاِسْنَادُ لَا يَثْبُتُ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِيْهِ عَلٰى يَحْيٰى بْنِ اَيُّوْبَ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا قَدْ بَيَّنْتُهٗ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ . وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ وَاَيُّوْبُ بْنُ قَطَنٍ مَجْهُوْلُوْنَ كُلُّهُمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

★★ عبادہ بن نسی' اُبی کے حوالہ سے جو ابن عمارہ ہیں' یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمارہ کے گھر میں دونوں قبلوں کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی ہے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں اپنے موزوں پر مسح کرلوں' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک دن تک؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! (کر سکتے ہو)' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! دو دن تک؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! (کر سکتے ہو) اور تین دن تک بھی' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! تین دن تک بھی؟ یہاں تک کہ انہوں نے سات دن تک پوچھا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جتنا تمہیں مناسب لگے۔

اس کی سند ثابت نہیں ہے۔ یحییٰ بن ایوب نامی راوی سے روایت نقل کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے' جو میں نے کسی اور مقام پر ذکر کیا ہے' اس روایت کے راوی عبدالرحمٰن' محمد بن یزید اور ایوب بن قطن' سب مجہول ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن رزین بن یزید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۷۹/۱)۔

○ محمد بن یزید بن ابوزیاد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے

۷۵۳—اخرجه الطبراني في الاوسط: كما في مجمع البحرين (۱/ ۳۷) رقم (۴۷۲) والبزار كما في كشف الاستار (۱/ ۱۵۷) رقم (۳۰۹) وقال الهيثمي في المجمع (۱/ ۲٦٤): (رواه البزار والطبراني في الاوسط ورجاله رجال الصحيح)- اه- وانظر نصب الراية (۱/ ۱٦۸)-

۷۵٤—اخرجه ابو داؤد (۱/ ٤۰) كتاب الطهارة' باب التوقيت في المسح' الحديث (۱۵۸) وابن ماجه (۱/ ۱۸٤) كتاب الطهارة' باب ما جاء في المسح بغير توقيت' الحديث (۵۵۷) والحاكم (۱/ ۱۷۰-۱۷۱) والبيهقي في السنن (۱/ ۲۷۸-۲۷۹) كتاب الطهارة' باب ما ورد في ترك التوقيت' والطبراني في الكبير (۱/ ۲۰۲) رقم (٥٤٥) (٥٤٦) من طريق يحيى بن ايوب عن عبد الرحمن بن رزين' به- وانظر التلخيص (۱/ ۲۸٤-۲۸۵)-

ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۳۶۹)۔

○ ایوب بن قطن کندی فلسطینی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''لین الحدیث'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۹۰)۔

○ عبادۃ بن نسی کندی، ابوعمرو الشامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''118ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۹۵)۔

○ ابی بن عمارۃ علی الاصح، مدنی، انہوں نے مصر میں سکونت اختیار کی تھی' ایک قول کے مطابق: یہ صحابی ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مضطرب الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۸)۔

755- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ حَيْوَةُ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ اَبِىْ حَبِيْبٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بِفَتْحِ دِمَشْقَ قَالَ وَعَلَيَّ خُفَّانِ فَقَالَ لِىْ عُمَرُ كَمْ لَكَ يَا عُقْبَةُ مُنْذُ لَمْ تَنْزِعْ خُفَّيْكَ فَتَذَكَّرْتُ مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ مُنْذُ ثَمَانِيَةِ اَيَّامٍ قَالَ اَحْسَنْتَ وَاَصَبْتَ السُّنَّةَ.

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ دمشق کی فتح کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فرماتے ہیں: میں نے موزے پہنے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا: اے عقبہ! تم نے کتنے دنوں سے اپنے موزے نہیں اُتارے؟ تو مجھے یاد آیا میں نے پچھلے جمعہ سے لے کر اس جمعہ تک پہنے ہوئے تھے' میں نے بتایا: آٹھ دنوں سے' تو انہوں نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے اور سنت کے مطابق کیا ہے۔

756- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ اَيُّوْبَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ بِهٰذَا وَقَالَ اَصَبْتَ السُّنَّةَ وَلَمْ يَذْكُرْ بَيْنَ يَزِيْدَ وَعُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ اَحَدًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ موجود ہیں: تم نے سنت کے مطابق عمل کیا ہے' اس روایت کی سند میں یزید اور علی نامی راوی کے درمیان کسی اور کا تذکرہ نہیں ہے۔

757- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ

۷۵۵ اخرجه الضياء في المختارة رقم (۲۵۱) من طريق الدارقطني' به- ورواه البيهقي في السنن (۱/۲۸۰) من طريق علي بن رباح' به بنحوه- وانظر الحديث رقم (۷۴۵)-

۷۵۶- اخرجه الضياء في المختارة رقم (۲۵۲) من طريق الدارقطني به' وانظر رقم (۷۴۵)' (۷۵۵)-

یَسَارٍ اَخُو مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ قَرَاْتُ كِتَابًا لِعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مَعَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَتْ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلَّ سَاعَةٍ يَمْسَحُ الْاِنْسَانُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَلَايَخْلَعُهُمَا قَالَ نَعَمْ.

☆☆ عمر بن اسحاق' بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء بن یسار کی کتاب میں پڑھا جو عطاء بن یسار کے پاس تھی' وہ فرماتے ہیں: میں نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھیں' ان سے (موزوں پر) مسح کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آدمی ہمیشہ اپنے موزوں پر مسح کرسکتا ہے' ان دونوں کو اتارے ہی نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں!

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن مکرم بن یعقوب بن ابراہیم، ابوفضل الدوری التاجر۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''264ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۷۸/۷)۔

○ عبداللہ بن احمد بن محمد بن حنبل شیبانی، ابوعبدالرحمٰن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''بارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال ''190ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۰۱/۱)۔

○ عمر بن اسحاق بن یسار مخرمی، ان سے ابوبکر حنفی نے روایات نقل کی ہیں۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۱۹/۵)۔

758- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ زِيَادٍ سَبَلَانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لَوْ كَانَ دِيْنُ اللّٰهِ بِالرَّاْيِ لَكَانَ بَاطِنُ الْخُفَّيْنِ اَحَقَّ بِالْمَسْحِ مِنْ اَعْلَاهُ وَلٰكِنْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا .وَاللَّفْظُ لِابْنِ مَخْلَدٍ.

۷۵۷- اخرجه الامام احمد في المسند (۳۳۳/٦) ومن طريقه رواه المصنف هنا، واخرجه ابو يعلي (۹/۱۳) رقم (۷۰۹٤) من طريق ابي بكر الحنفي: حدثنا عمر بن اسحاق، قال: قرات لعطاء كتابًا معه، فاذا فيه: حدثتني ميمونة زوج النبي صلي الله عليه وسلم انها قالت: يا رسول الله، ايخلع الرجل خفيه كل ساعة؟! قال: (لا ولكن يمسحهما ما بدا له)- اه- واورده الحافظ في المطالب رقم (۱۱۳)، قال الهيثمي في المجمع (۲٦۳/۱): (وفيه عمر بن اسحاق بن يسار: قال الدارقطني: ليس بالقوي، وذكره ابن حبان في الثقات)- اه- ويشهد له حديث ابي بن عمارة، تقدم رقم (۷٥٤)-

۷٥۸- اخرجه ابن ابي شيبة (۱۸۱/۱) وابو داؤد (۱۱٤/۱) كتاب الطهارة، باب كيف المسح؟ الحديث (۱٦۲)، والدارمي (۱۸۱/۱) كتاب الطهارة، باب المسح علي النعلين، والبيهقي (۲۹۲/۱) كتاب الطهارة، باب الاقتصار بالمسح علي ظاهر الخفين- قال البيهقي: (المرجع فيه الي عبد خير، ولهو لم يحتج به صاحبا الصحيح)- اه- والحديث صححه الحافظ في التلخيص ۱٦۰/۱-

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: اگر اللہ تعالیٰ کے دین کے (احکام) رائے کے مطابق ہوتے تو موزوں کا نیچے والا حصہ مسح کرنے کا' اوپر والے حصے کے مطابق زیادہ حق دار ہوتا' لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس (اوپر والے حصے پر) مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

روایت کے الفاظ ابن مخلد نامی راوی کے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن سکن، ابوبکر قطیعی، یعرف بابی خراسان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''268ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱/۳۰۵)۔

○ ابراہیم بن زیاد بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''253ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۵)۔

759 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمُحَارِبِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ كُنْتُ اَرَی اَنَّ بَاطِنَ الْخُفَّيْنِ اَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا حَتّٰی رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمْسَحُ ظَاهِرَهُمَا .

☆☆ عبد خیر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ موزوں کا نیچے والا حصہ اوپر والے حصے کے مقابلے میں زیادہ حق دار ہے' لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اوپر والے حصے پر مسح کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سفیان بن وکیع بن جراح، ابومحمد الرواسی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۳۲)۔

73- باب الْوُضُوْءِ وَالتَّيَمُّمِ مِنْ اٰنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ .

باب: مشرکین کے برتن میں سے وضو کرنا یا تیمم کرنا

760 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُو

۷۵۹- اخرجه ابن الجوزی فی التحقيق (۱/۱۶۲) رقم (۲۶۷) من طريق الدارقطنی به- وانظر الحديث السابق-

الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَدْلَجُوا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا فِىْ وَجْهِ الصُّبْحِ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَغَلَبَتْهُمْ اَعْيُنُهُمْ حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَّنَامِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ لَا يُوقِظُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ مَّنَامِهٖ اَحَدٌ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ وَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ فَرَاَى الشَّمْسَ قَدْ بَزَغَتْ قَالَ ارْتَحِلُوْا . فَسَارَ شَيْئًا حَتّٰى اِذَا ابْيَضَّتِ الشَّمْسُ نَزَلَ فَصَلّٰى بِنَا وَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّىَ مَعَنَا . قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِىْ جَنَابَةٌ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّتَيَمَّمَ الصَّعِيْدَ ثُمَّ يُصَلِّىَ فَعَجِلَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِىْ رَكْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ اَطْلُبُ الْمَاءَ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيْدًا فَبَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِذَا نَحْنُ بِامْرَاَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ قُلْنَا لَهَا اَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ اَيْهَاتَ اَيْهَاتَ لَا مَاءَ . قُلْنَا كَمْ بَيْنَ اَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ . قُلْنَا انْطَلِقِىْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . فَقَالَتْ وَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ اَمْرِهَا شَيْئًا حَتّٰى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِىْ حَدَّثَتْنَا غَيْرَ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ قَالَ فَاَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا فَمَجَّ فِى الْعَزْلَاوَيْنِ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا حَتّٰى رَوِيْنَا وَمَلَاْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَاِدَاوَةٍ وَّغَسَّلْنَا صَاحِبَنَا غَيْرَ اَنَّا لَمْ نَسْقِ بَعِيْرًا وَّهِىَ تَكَادُ تَتَصَدَّعُ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ قَالَ لَنَا هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ . فَجَمَعَ لَهَا مِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ حَتّٰى صَرَّ لَهَا صُرَّةً فَقَالَ اذْهَبِىْ فَاَطْعِمِىْ عِيَالَكِ وَاعْلَمِىْ اَنَّا لَمْ نَرْزَاْ مِنْ مَّائِكِ شَيْئًا . فَلَمَّا اَتَتْ اَهْلَهَا قَالَتْ لَقَدْ لَقِيْتُ اَسْحَرَ النَّاسِ اَوْ هُوَ نَبِىٌّ كَمَا زَعَمُوا فَهَدَى اللّٰهُ ذٰلِكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ فَاَسْلَمَتْ وَاَسْلَمُوا . اَخْرَجَهُ الْبُخَارِىُّ عَنْ اَبِى الْوَلِيْدِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَاَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الدَّارِمِىِّ عَنْ اَبِىْ عَلِىٍّ الْحَنَفِىِّ عَنْ سَلْمِ بْنِ زَرِيْرٍ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے' یہاں تک کہ صبح کا وقت قریب آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پڑاؤ ڈالنے کا حکم دیا' لوگوں کی آنکھ لگ گئی تو وہ سو گئے' یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا' سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نیند سے بیدار نہیں کرتا تھا جب تک آپ خود بیدار نہیں ہوتے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے بیٹھ گئے اور بلند آواز میں تکبیر کہنے لگے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے' جب آپ بیدار ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ سورج بلند ہو گیا ہے' تو آپ وہاں سے

۷۶۰- اخرجه البخاري (۷/۲۷۷-۲۷۸) كتاب المناقب' باب علامات النبوة في الاسلام' الحديث (۳۵۷۱)' ومسلم (۳/۱۹۹) كتاب المساجد ومواضع الصلوة' باب قضاء الصلوة الفائتة' الحديث (۶۸۲) من طريق سلم بن زرير العطاردي عن ابي رجاء عن عمران' به' ومعناه البخاري (۱/۵۹٤) كتاب التيمم' باب الصعيد الطيب وضوء المسلم' الحديث (۳٤٤)' وطرفه في (۳٤۸)' ومسلم (۳/۲۰۰) كتاب المساجد' باب قضاء الصلوة الفائتة' الحديث (۶۸۲)' والنسائي (۱/۱۷۱) كتاب الطهارة' باب التيمم بالصعيد' واحمد (٤/٤۳٤)' وابن خزيمة رقم (۱۱۳)' (۲۷۱)' (۹۸۷)' (۹۹۷) من طريق عوف بن ابي جميلة الاعرابي عن ابي رجاء' به-

روانہ ہوئے آپ نے کچھ سفر کیا یہاں تک کہ سورج اچھی طرح چمکدار ہو گیا تو آپ نے پڑاؤ کیا اور ہمیں نماز پڑھائی۔ حاضرین میں سے ایک شخص الگ رہا اُس نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ختم کی تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کس چیز نے ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے روکا ہے؟ اُس نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے حکم دیا: وہ مٹی کے ذریعے تیمم کر کے نماز ادا کر لے پھر نبی اکرم ﷺ نے کچھ سواروں کے ساتھ مجھے آگے بھیج دیا تاکہ ہم پانی تلاش کریں کیونکہ ہم شدید پیاسے تھے ہم سفر کر رہے تھے وہاں ہمیں ایک عورت نظر آئی جس کے پاس دو مشکیزے تھے ہم نے اُس سے دریافت کیا: پانی کہاں ہے؟ اُس نے بتایا: یہاں کہیں پانی نہیں ہے ہم نے دریافت کیا: ہمارے اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ اُس نے جواب دیا: ایک دن اور ایک رات کا ہم نے کہا: تم اللہ کے رسول کے پاس چلو! اُس نے کہا: اللہ کے رسول کہاں ہیں؟ تو ہم اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس نے نبی اکرم ﷺ کو بھی وہی بات بتائی جو اس نے ہمیں بتائی تھی تاہم اُس نے یہ بات اضافی بتائی تھی کہ وہ یتیم بچوں کی ماں ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے مشکیزوں کے بارے میں حکم دیا جن کا منہ نیچے کی طرف سے کھول دیا گیا تو ہم چالیس پیاسے لوگوں نے اُس میں سے پانی پیا یہاں تک کہ ہم سیراب ہو گئے ہم نے اپنے پاس موجود ہر برتن اور پیالے کو بھر لیا ہم نے اپنے ساتھی کو غسل کے لیے پانی دیا البتہ ہم نے اپنے اونٹوں کو پانی نہیں پلایا پھر نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا: تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے اُسے لے آؤ! پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس کے لیے روٹی کے ٹکڑے کھجور وغیرہ اکٹھے کروائے اور اس کو ایک توڑا باندھ دیا اور ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور اسے اپنے گھر والوں کو کھلاؤ اور یہ بات جان لو کہ ہم نے تمہارے پانی میں کوئی کمی نہیں کی جب وہ اپنے گھر گئی تو اُس نے بتایا: میں سب سے بڑے جادوگر سے مل کر آئی ہوں یا پھر وہ نبی ہے جیسا کہ لوگوں نے بیان کیا ہے (راوی کہتے ہیں:) اُس عورت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُس کے قبیلے والوں کو ہدایت نصیب کی وہ عورت بھی مسلمان ہوگئی اور اس کے قبیلے والے بھی مسلمان ہو گئے۔

امام بخاری نے اس روایت کو ابوالولید کے حوالے سے اس سند کے ہمراہ نقل کیا ہے جبکہ امام مسلم نے اس روایت کو احمد بن سعید الدارمی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالکریم بن ہیثم بن زیاد بن عمران، ابو یحییٰ القطان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''278ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۷۸/۱۱)۔

○ سلم بن زریرؑ عطاردی، ابو بشر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''160ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۴/۱)۔

پانی تلاش کرنے کا حکم

پانی تلاش کرنے کے حکم کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں

يشترط لجواز التيمم باتفاق المذاهب الاربعة طلب الماء ما لم يتيقن عدم وجوده؛ لانه لا يسمى فاقد الماء (او غير واجده اوعادمه) الا اذا طلب الماء، فلم يجده .لكن الفقهاء اختلفوا في تقدير المسافة التي يلزم طلب الماء فيها، وقد اشرت اليها سابقًا في بحث اسباب التيمم، واذكرها هنا تفصيلًا:

مذهب الحنفية (1) : على المقيم في البلد طلب الماء قبل التيمم مطلقًا، سواء ظن قربه او لم يظن، اما المسافر او خارج المصر الذى يريد التيمم، فليس عليه طلب الماء اذا لم يغلب على ظنه ان بقربه ماء؛ لان الغالب عدم الماء في الفلوات.

وان غلب على ظنه وجود الماء، لم يجز له التيمم حتى يطلبه بنفسه او برسوله، بمقدار غَلْوة سهم من كل جانب، ولا يبلغ ميلًا (2)، وظاهره انه لا يلزمه المشي، بل يكفيه النظر في الجهات الاربع، لئلا ينقطع عن رفقته، ودفعًا للحرج عن نفسه، لقوله تعالى اثر آية التيمم: (ما يريد الله ليجعل عليكم من حرج، ولكن يريد ليطهركم) (المائدة5/6:)، ولا حرج فيما دون الميل، قال الكاساني :اقرب الاقاويل اعتبار الميل؛ لان الجواز لدفع الحرج، ثم قال: والاصح انه يطلب قدر ما لا يضر بنفسه ورفقته بالانتظار.

فان قصر في طلب الماء، وصلى ولم يطلبه، وجبت عليه الاعادة عند ابى حنيفة ومحمد.

وان كان مع رفيقه ماء طلب منه قبل ان يتيمم، لعدم المنع غالبًا، فان منعه منه تيمم لتحقق العجز .لكن لو تيمم قبل الطلب من رفيقه اجزاه عند ابى حنيفة رحمه الله؛ لانه لا يلزمه الطلب من ملك الغير .وقال الصاحبان :لا يجزيه؛ لان الماء مبذول عادة .ولو ابى ان يعطيه الا بثمن المثل، وعنده ثمنه، لا يجزئه التيمم، لتحقق القدرة، ولا يلزمه تحمل الغبن الفاحش (3).

وان لم يغلب على ظنه قرب الماء لا يجب طلبه، بل يندب ان رجا وجود الماء.

وان كان بينه وبين الماء ميل فاكثر، تيمم.

ائمہ کا اس بات پر اتفاق ہے تیمم کے جائز ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے انسان کو جب تک اس بات کا یقین نہ ہو جائے کہ پانی آس پاس موجود نہیں ہے اُس وقت تک وہ پانی تلاش کرے کیونکہ جب تک پانی تلاش کرنے کے باوجود نہیں

(1) البدائع 46/1 ومابعدہا، فتح القدیر 84/1، 98، الدرالمختار 227/1 ومابعدہا، اللباب 36/1.

لے الفِقْهُ الاسلاميُّ وادلَّتُهُ (البابُ الاوّل :الطّهارات الفَصْلُ السّادس :التَّيَمُّم المطلب الخامس ـ شروط التيمم :الشرط الثالث ـ طلب الماء:

ملتا' اُس وقت تک یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہاں پانی دستیاب نہیں ہوگا'

البتہ فقہاء کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' کتنے فاصلے تک پانی کی تلاش ضروری ہے؟ تیمم کے اسباب پر بحث کرتے ہوئے ہم نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے' اب ہم یہاں اس بات کی مزید وضاحت کریں گے۔

حنفی فقہاء کا مسلک یہ ہے جو شخص شہر میں مقیم ہو' اُس پر تیمم کرنے سے پہلے پانی تلاش کرنا فرض ہے' خواہ اُسے پانی قریب ہونے کا گمان ہو یا نہ ہو' البتہ سفر کرنے والا شخص یعنی جو شہر سے باہر ہو اور تیمم کرنا چاہتا ہو جب تک اُسے غالب گمان نہ ہو کہ آس پاس پانی نہیں مل سکے گا' اُس پر پانی کو تلاش کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ عام طور پر غیر آباد جگہوں پر پانی کے ملنے کا امکان نہیں ہوتا ہے' لیکن اگر انسان کو یہ غالب گمان ہو کہ آس پاس کہیں پانی مل جائے گا تو اُس کے لیے اُس وقت تک تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا جب تک وہ خود پانی کو تلاش نہیں کرتا یا کسی شخص کو پانی کی تلاش میں بھیجتا نہیں ہے' ایسا شخص اتنی دور تک پانی کو تلاش کرے گا جہاں تک تیر جاسکتا ہے اور اس کی زیادہ سے زیادہ مقدار ایک میل ہوگی' بظاہر اتنے سے فاصلے کے لیے خود چل کے جانا ضروری نہیں ہے بلکہ نگاہ دوڑا لینا کافی ہوگا تا کہ انسان اپنے ساتھ سفر کرنے والے لوگوں سے بچھڑ نہ جائے اور کسی دوسری پریشانی کا شکار نہ ہو جائے' اس کی وجہ یہ ہے' اللہ تعالیٰ نے تیمم کے حکم سے متعلق آیت میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ دینی معاملات میں تمہیں تنگی کا شکار نہیں کرنا چاہتا بلکہ وہ یہ چاہتا ہے' تمہیں پاک کردے''۔

ایک میل سے کم فاصلے میں پانی تلاش کرنے میں تنگی کا پہلو نہیں پایا جاتا ہے۔ شیخ کاسانی نے یہ بات بیان کی ہے' بہتر رائے یہ ہے' ایک میل کے فاصلے کو معتبر سمجھا جائے کیونکہ تیمم کو تنگی دور کرنے کے لیے جائز قرار دیا گیا ہے۔ شیخ کاسانی نے یہ بات بھی تحریر کی ہے' صحیح رائے یہ ہے' انسان اتنے فاصلے تک پانی تلاش کرے جس میں انسان کو خود بھی کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے اور ان کے ہم سفر ساتھیوں کو کسی تکلیف یا انتظار کا سامنا نہ کرنا پڑے' اگر کوئی شخص پانی تلاش کیے بغیر یا پانی کی تلاش میں کوتاہی کا ارتکاب کرتے ہوئے نماز ادا کر لیتا ہے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسے شخص پر دوبارہ نماز پڑھنا واجب ہوگا۔

اگر انسان کے کسی ساتھی کے پاس پانی موجود ہو تو وہ تیمم کرنے سے پہلے اُس شخص سے پانی مانگے گا کیونکہ عام طور پر اس نوعیت کی صورتحال میں ہر شخص پانی دے دیا کرتا ہے' اگر اُس کا ساتھی پانی نہیں دیتا تو پھر پانی کا موجود نہ ہونا ثابت ہو جائے گا' تو وہ شخص تیمم کرے گا' اگر وہ اپنے ساتھی سے پانی مانگے بغیر تیمم کر لیتا ہے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تیمم درست شمار ہوگا' کیونکہ جو چیز دوسرے کی ملکیت ہو' اُسے مانگنا لازم نہیں ہوتا جبکہ صاحبان یہ کہتے ہیں: ایسا تیمم درست نہیں ہوگا کیونکہ ایسی صورت حال میں عام طور پر پانی دے دیا جاتا ہے' اگر اس کا ساتھی پانی کی مناسب قیمت طلب کرتا ہے اور اگر اُس شخص کے پاس ادا کرنے کے لیے قیمت موجود ہو تو اب اُس کے لیے تیمم کرنا درست نہیں ہوگا کیونکہ پانی کے حصول پر قدرت موجود ہے' لیکن اگر اس کا ساتھی عام قیمت سے زیادہ قیمت طلب کر رہا ہو تو ایسی صورت میں اپنا نقصان برداشت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اگر انسان کو قریب میں پانی موجود ہونے کے بارے میں غالب گمان موجود نہ ہو تو اب اُس کے لیے پانی کو تلاش کرنا ضروری نہیں ہوگا' یہ اُس وقت لازم ہے' جب انسان کو کہیں آس پاس پانی ملنے کی اُمید ہو' اگر انسان اور پانی کے درمیان ایک

میل سے زیادہ کا فاصلہ ہو تو اب اس صورت میں ایسا شخص تیمم کر کے نماز ادا کر لے گا۔

761- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يَقُولُ سَارَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ذَاتَ لَيْلَةٍ ثُمَّ عَرَّسْنَا فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَاسْتَيْقَظَ مِنَّا سِتَّةٌ قَدْ نَسِيتُ أَسْمَاءَهُمْ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَعَلَ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يُوقِظُوا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَيَقُولُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَكُونَ احْتَبَسَهُ فِي حَاجَتِهِ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ التَّكْبِيرَ فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَتْ صَلَاتُنَا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ تَذْهَبْ صَلَاتُكُمْ ارْتَحِلُوا مِنْ هَذَا الْمَكَانِ . فَارْتَحَلَ فَسَارَ قَرِيبًا ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى فَقَالَ أَمَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَتَمَّ صَلَاتَكُمْ . فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ فُلَانًا لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا .فَقَالَ لَهُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ . قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ .قَالَ فَتَيَمَّمِ الصَّعِيدَ وَصَلِّهْ فَإِذَا قَدَرْتَ عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسِلْ . وَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلِيًّا فِي طَلَبِ الْمَاءِ وَمَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنَّا إِدَاوَةٌ مِثْلُ أُذُنِي الْأَرْنَبِ بَيْنَ جِلْدِهِ وَثَوْبِهِ فَإِذَا عَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ابْتَدَرْنَاهُ بِالْمَاءِ فَانْطَلَقَ حَتَّى ارْتَفَعَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَمْ يَجِدْ مَاءً فَإِذَا شَخْصٌ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَكَانَكُمْ حَتَّى نَنْظُرَ مَا هَذَا .قَالَ فَإِذَا امْرَأَةٌ بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ فَقِيلَ لَهَا يَا أَمَةَ اللَّهِ أَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ لَا مَاءَ وَاللَّهِ لَكُمْ اسْتَقَيْتُ أَمْسِ فَسِرْتُ نَهَارِي وَلَيْلَتِي جَمِيعًا وَقَدْ أَصْبَحْنَا إِلَى هَذِهِ السَّاعَةِ قَالُوا لَهَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ وَمَنْ رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .قَالَتْ مَجْنُونُ قُرَيْشٍ .قَالُوا إِنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ وَلَكِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ يَا هَؤُلَاءِ دَعُونِي فَوَاللَّهِ لَقَدْ تَرَكْتُ صِبْيَةً لِي صِغَارًا فِي غُنَيْمَةٍ قَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا أُدْرِكَهُمْ حَتَّى يَمُوتَ بَعْضُهُمْ مِنَ الْعَطَشِ فَلَمْ يُمَلِّكُوهَا مِنْ نَفْسِهَا شَيْئًا حَتَّى أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَا فَأَمَرَ بِالْبَعِيرِ فَأُنِيخَ ثُمَّ حَلَّ الْمَزَادَةَ مِنْ أَعْلَاهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ عَظِيمٍ فَمَلَأَهُ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى الْجُنُبِ فَقَالَ اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ .قَالَ وَايْمُ اللَّهِ مَا تَرَكْنَا مِنْ إِدَاوَةٍ وَلَا قِرْبَةٍ وَلَا إِنَاءٍ إِلَّا مَلَأْهُ مِنَ الْمَاءِ وَهِيَ تَنْظُرُ- قَالَ- ثُمَّ شَدَّ الْمَزَادَةَ مِنْ أَعْلَاهَا وَبَعَثَ بِالْبَعِيرِ وَقَالَ يَا هَذِهِ دُونَكِ مَاءَكِ فَوَاللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنِ اللَّهُ زَادَ فِيهِ مَا نَقَصَ مِنْ مَائِكِ قَطْرَةٌ . وَدَعَا لَهَا بِكِسَاءٍ فَبُسِطَ ثُمَّ قَالَ لَنَا مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَأْتِ بِهِ . فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَأْتِي بِخَلَقِ النَّعْلِ وَخَلَقِ الثَّوْبِ وَالْقَبْضَةِ مِنَ الشَّعِيرِ وَالْقَبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالْفِلْقَةِ مِنَ الْخُبْزِ حَتَّى جَمَعَ لَهَا ذَلِكَ ثُمَّ أَوْكَاهُ لَهَا فَسَأَلَهَا عَنْ قَوْمِهَا فَأَخْبَرَتْهُ - قَالَ- فَانْطَلَقَتْ حَتَّى أَتَتْ قَوْمَهَا قَالُوا مَا حَبَسَكِ قَالَتْ أَخَذَنِي مَجْنُونُ قُرَيْشٍ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَأَحَدُ الرَّجُلَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُونَ أَسْحَرَ مَنْ بَيْنَ هَذِهِ وَهَذِهِ- تَعْنِي السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ - أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ حَقًّا .قَالَ فَجَعَلَتْ خَيْلُ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تُغِيرُ عَلَى مَنْ حَوْلَهُمْ وَهُمْ آمِنُونَ قَالَ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لِقَوْمِهَا أَيْ قَوْمِ وَاللَّهِ مَا أَرَى هَذَا الرَّجُلَ إِلَّا قَدْ شَكَرَ لَكُمْ مَا أَخَذَ مِنْ مَائِكُمْ أَلَا تَرَوْنَ أَنَّهُ يُغَارُ عَلَى مَنْ حَوْلَكُمْ وَأَنْتُمْ آمِنُونَ لَا يُغَارُ عَلَيْكُمْ هَلْ لَكُمْ فِي خَيْرٍ

قَالُوْا وَمَا هُوَ قَالَتْ نَاتِي رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَنُسْلِمُ قَالَ فَجَآءَتْ تَسُوقُ بِثَلَاثِينَ اَهْلِ بَيْتٍ حَتّٰى بَايَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَسْلَمُوا .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ساتھ لے کر سفر کرتے رہے' پھر ہم نے رات کے وقت پڑاؤ کیا (اور سو گئے) تو ہم سورج کی تپش کی وجہ سے بیدار ہوئے' ہم میں سے چھ لوگ بیدار ہوئے' ان کے نام میں بھول گیا ہوں' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور انہوں نے لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار کرنے سے منع کیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ نے کسی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں ٹھہرایا ہو' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے رہے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے' لوگوں نے عرض کی: ہماری نماز قضا ہوگئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری نماز رخصت نہیں ہوئی' تم لوگ روانہ ہو جاؤ' پھر ہم لوگ روانہ ہوئے اور سفر کرتے رہے' ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا اور نماز ادا کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب تمہاری نماز مکمل ہو گئی ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں شخص نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص سے دریافت کیا: تم نے ہمارے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی؟ اُس شخص نے عرض کیا: مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مٹی سے تیمم کر کے نماز ادا کرلو' جب تم پانی پر قادر ہو جاؤ گے تو غسل کر لینا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کی تلاش میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا' ہم میں سے ہر ایک شخص کے پاس خرگوش کے کانوں جتنا برتن تھا' جو اُس کے کپڑوں اور جسم کے درمیان تھا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس محسوس ہوئی تو ہم تیزی سے آگے بڑھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کرتے رہے' یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا' ایک شخص نظر آیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ یہاں ٹھہرو! میں دیکھتا ہوں کہ یہ کون ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: وہ ایک عورت تھی جس کے پاس پانی کے دو مشکیزے تھے' اُس سے دریافت کیا گیا: اے اللہ کی بندی! پانی کہاں ہے؟ اُس نے جواب دیا: یہاں کوئی پانی نہیں ہے' اللہ کی قسم! میں گزشتہ کل پانی کی تلاش میں نکلی تھی' میں نے پورا دن اور پوری رات سفر کیا ہے' اب یہ وقت آ گیا ہے' تو اُن لوگوں نے کہا: تم اللہ کے رسول کے پاس چلو:! تو اُس نے کہا: اللہ کا رسول کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ کے رسول ہیں' اُس نے کہا: جو مجنون ہیں' جو قریش سے تعلق رکھتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: وہ مجنون نہیں ہیں' وہ اللہ کے رسول ہیں' اُس عورت نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں اپنے چھوٹے بچے بکریوں کے پاس چھوڑ کر آئی ہوں' مجھے ڈر ہے' اُن میں سے کوئی ایک پیاس کی وجہ سے مر نہ جائے' لیکن اُن لوگوں نے اُس کی ایک نہ چلنے دی اور اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اُس کا اونٹ بٹھا دیا گیا' پھر اُس کے مشکیزے کو اوپر کی طرف سے کھولا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑا برتن منگوایا' اسے پانی سے بھر دیا' وہ جنبی شخص کو دیا گیا' آپ نے فرمایا: تم جاؤ اور غسل کرلو۔ راوی بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! ہم نے وہاں موجود ہر برتن' ہر مشکیزہ' ہر برتن کو پانی سے بھر لیا' وہ عورت دیکھتی رہی' پھر اُس کے مشکیزے کا منہ اوپر کی طرف سے بند کر دیا گیا' پھر اونٹ کو کھڑا کر دیا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورت! یہ تمہارا پانی تمہارا ہوا' اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اس میں اضافہ کیا ہے۔ تمہارے پانی میں سے ایک قطرہ بھی کم نہیں ہوا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُس عورت کے لئے ایک چادر کو لایا گیا' آپ نے فرمایا: جس شخص کے پاس جو بھی چیز ہو وہ لائے' کوئی شخص جوتا لے کر آیا' کوئی شخص کپڑا لے آیا' کوئی شخص مٹھی بھر جو لے آیا' کوئی شخص مٹھی بھر گندم لے آیا' یہاں تک کہ وہ سب کچھ اُس کے لیے لایا گیا اور اُسے باندھ کر دے دیا گیا' نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے اُس کی قوم کے بارے میں دریافت کیا تو اُس نے بتایا: راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ عورت چلی گئی اوراپنی قوم میں چلی گئی ان لوگوں نے دریافت کیا' تم کہاں رہ گئی تھیں؟ اُس نے بتایا: مجھے قریش سے تعلق رکھنے والے مجنون نے پکڑ لیا تھا' اللہ کی قسم! اُس میں ایک چیز ہے' یا تو وہ اس اور اس کے درمیان جادوگر ہے' اُس عورت کی مراد آسمان اور زمین تھی' یا وہ واقعی ہی اللہ کے رسول ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے فوجی دستے اُس کی قوم کے آس پاس کے لوگوں پر حملے کرتے رہے' لیکن وہ محفوظ لوگ رہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُس عورت نے اپنی قوم سے کہا ہے: اے قوم! اللہ کی قسم! میرا یہ خیال ہے' یہ صاحب تمہارے شکریہ کے طور پر ایسا کر رہے ہیں' جو انہوں نے تمہارا پانی استعمال کیا تھا' کیا تم نے غور نہیں کیا کہ تمہارے آس پاس کے لوگوں پر حملہ کیا جا رہا ہے اور تم لوگ محفوظ ہو' تم پر حملہ نہیں کیا جاتا' کیا تم لوگ بھلائی چاہتے ہو؟ لوگوں نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟ اُس عورت نے کہا: ہم اللہ کے رسول کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ تیس خاندانوں کو لے کر آئی' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کر لی اور اسلام قبول کر لیا۔

762- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا اِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا عَوْفٌ الْاَعْرَابِيُّ عَنْ اَبِىْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيُّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِىْ سَفَرٍ وَّاِنَّا سَرَيْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِىْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ وَلَا وَقْعَةَ عِنْدَ الْمُسَافِرِ اَحْلٰى مِنْهَا فَمَا اَيْقَظَنَا اِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا فُلَانُ مَا لَكَ لَمْ تُصَلِّ مَعَنَا . قَالَ اَصَابَتْنِىْ جَنَابَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا مَاءَ . فَقَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهُ يَكْفِيكَ . وَقَالَ فِيْهِ اَيْضًا وَّدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِاِنَاءٍ فَاَفْرَغَ فِيْهِ مِنْ اَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ اَوِ السَّطِيحَتَيْنِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثُمَّ اَعَادَهُ فِى الْاِنَاءِ ثُمَّ اَعَادَهُ فِىْ اَفْوَاهِهِمَا وَاَوْكَاهُمَا وَاَطْلَقَ الْعَزَالِىَ وَنُوْدِىَ فِى النَّاسِ اَنِ اسْقُوْا وَاسْتَقُوْا فَسَقَى مَنْ سَقَى وَاسْتَقَى مَنِ اسْتَقَى وَاٰخِرُ ذٰلِكَ اَنْ اَعْطَى الرَّجُلَ الَّذِىْ اَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ اِنَاءً مِنْ مَّاءٍ فَقَالَ اَفْرِغْهُ عَلَيْكَ . وَهِىَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ اِلٰى مَا يُصْنَعُ بِمَائِهَا وَاَيْمُ اللّٰهِ لَقَدْ اَقْلَعَ عَنْهَا حِيْنَ اَقْلَعَ وَاِنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيْنَا اَنَّهَا اَشَدُّ مِلَاَةً مِّمَّا كَانَتْ حَيْثُ ابْتُدِءَ فِيْهَا . وَذَكَرَ بَاقِىَ الْحَدِيْثِ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں ہمراہ تھے' ہم رات بھر چلتے رہے' جب رات کا آخری حصہ ہوا تو ہم اُس وقت سو گئے' اُس وقت سونے سے زیادہ لطف انگیز چیز کوئی نہیں ہے' سورج کی تپش نے ہمیں بیدار کیا۔

انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے فلاں شخص! تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں ادا کی ہے؟ اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی اور پانی موجود نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مٹی استعمال کرو وہ تمہارے لیے بہتر ہو گی۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن منگوایا' مشکیزوں کے منہ کے ذریعے برتنوں میں پانی ڈالا' پھر

آپ ﷺ نے کلی کی' برتن میں دوبارہ اُس پانی کو ڈال دیا' پھر آپ نے وہ برتن والا پانی دوبارہ ان مشکیزوں میں ڈال دیا اور اُن کا منہ اوپر سے بند کر دیا اور نیچے کی طرف سے کھول دیا' پھر لوگوں میں یہ اعلان کیا: وہ خود بھی پانی پی لیں اور اپنے جانوروں کو بھی پلا دیں' جس نے خود پینا تھا خود پی لیا' جس نے جانوروں کو پلانا تھا اُن کو بھی پلا دیا۔ آخر میں اُس شخص کو پانی دیا تھا' جسے جنابت لاحق ہوئی تھی' اسے پانی کا ایک برتن دیا اور فرمایا: اسے اپنے جسم پر بہالو' وہ عورت کھڑی ہوئی اور دیکھتی رہی کہ اُس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) اللہ کی قسم! جب اُن کے منہ کو بند کیا گیا' تو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ مشکیزے پہلے سے بھی زیادہ بھرے ہوئے ہیں' جتنے آغاز میں تھے۔

انہوں نے باقی حدیث اسی کی مانند نقل کی ہے۔

763- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ اَخُو كَرْخَوَيْهِ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ فِي السَّفَرِ فَتُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ وَمَعَهُ الْمَاءُ الْقَلِيلُ يَخَافُ اَنْ يَّعْطَشَ قَالَ يَتَيَمَّمُ وَلَايَغْتَسِلُ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو سفر کر رہا ہو اور اُسے جنابت لاحق ہو جائے' اور اس کے پاس پانی بھی موجود نہ ہو' جس کی وجہ سے اُسے پیاسے رہنے کا اندیشہ ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: وہ شخص تیمم کر لے گا' وہ غسل نہیں کرے گا۔

764- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِى مَذْعُورٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اُتِىَ بِجَنَازَةٍ وَّهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَتَيَمَّمَ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ جنازہ لایا گیا' وہ اس وقت وضو کی حالت میں نہیں تھے' انہوں نے تیمم کر کے نماز جنازہ ادا کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن نمیر ہمدانی، ابوہشام کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''199ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از

۷۶۳- اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۱/ ۲۳٤) كتاب الطهارة' باب الجنب او المحدث يجد ماء لغسله' وهو يخاف العطش: فيتيمم' من طريق ابي الاحوص عن عطاء عن زاذان عن علي قال: (اذا اجنب الرجل في ارض فلاة' ومعه ماء يسير- فليؤثر نفسه بالماء وليتيمم بالصعيد)- ورواه ايضا من طريق شعبة عن عطاء عن زاذان عن علي قال: (اذا اصابتك جنابة' فاردت ان تتوضا- اوقال: تغتسل- وليس معك من الماء الا ما تشرب' وانت تخاف- فتيمم)-

۷٦٤- اخرجه البيهقي في المعرفة (۱/ ۳۰۲) رقم (۳٥۰) من طريق الدارقطني' به' ورواه ابن المنذر في الاوسط (۲/ ۷۰) رقم (٥٦۲) من طريق محمد بن عيسى' ثنا محمد بن عمرو' به' وعلقه ايضا البيهقي في الكبرٰى (۱/ ۲۳۱) وقال: (والذي روي عنه في التيمم لصلوة الجنازة يحتمل ان يكون في السفر عند عدم الماء- وفي اسناد حديث ابن عمر في التيمم ضعف ذكرناه في كتاب المعرفة)-

حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۷۵)۔

○ سماعیل بن مسلم مکی ابواسحاق یہ بصرہ کے رہنے والے تھے بعد میں انہوں نے مکہ مکرمہ میں سکونت اختیار کرلی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۷۴)۔

765- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَدْ سَلِسَ مِنْهُ الْبَوْلُ فَكَانَ يُدَارِي مَا غَلَبَهُ مِنْهُ فَلَمَّا غَلَبَهُ أَرْسَلَهُ وَكَانَ يُصَلِّي وَهُوَ يَخْرُجُ مِنْهُ.

☆☆ خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو پیشاب کے قطرے خارج ہونے کی بیماری تھی اور وہ اس طرح نماز ادا کر لیتے جبکہ قطرے خارج ہو رہے ہوتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباد بن موسیٰ ختلی ابومحمد، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''230ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۹۳)۔

○ طلحہ بن یحییٰ بن نعمان بن ابوعیاش زرقی انصاری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۸۰)۔

766- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَبِرَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ حَتَّى سَلِسَ مِنْهُ الْبَوْلُ فَكَانَ يُدَارِيهِ مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا غَلَبَ عَلَيْهِ تَوَضَّأَ وَصَلَّى.

☆☆ حضرت خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے تبیر ... ان کے پیشاب کے قطرے خارج ہونے لگے جہاں تک وہ کر سکتے تھے انہوں نے روکنے کی کوشش کی لیکن جب وہ ان پر غالب آ گیا ... نے وضو کر کے نماز ادا کر لی۔

767- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ

۷۶۵-اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۳۵٦) كتاب الحيض' باب الرجل يبتلى بالمذي او البول من طريق سليمان بن زيد عن يونس بن يزيد' به-

۷۶٦-اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۳۵٦) كتاب الحيض' باب الرجل يبتلى بالمذي او البول من طريق عبد الرزاق' بهذا الاسناد- وهو ايضا في المعرفة (۱/۲۸۵) رقم (٤۹۷): كما في الكبرى تماماً-

سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ لَوْ سَالَ عَلٰى فَخِذِىْ مَا انْصَرَفْتُ .قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِى الْبَوْلَ اِذَا كَانَ مُبْتَلًى .

☆☆ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: اگر وہ میرے زانوں پر بہہ رہا ہوتو پھر میں نماز ختم نہیں کروں گا۔

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد پیشاب ہے یعنی جب آدمی بیماری میں مبتلا ہو۔

74- باب مَا فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ بِغَيْرِ تَوْقِيتٍ.

باب: موزوں پر مسح کرنے کی کوئی مخصوص مدت نہیں ہے

768- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ وَلَبِسَ خُفَّيْهِ فَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا وَلْيُصَلِّ فِيْهِمَا وَلَايَخْلَعْهُمَا اِنْ شَاءَ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ .قَالَ وَحَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ وَّثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهٗ .قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ وَّمَا عَلِمْتُ اَحَدًا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَسَدَ بْنَ مُوْسٰى.

☆☆ زبید بن صلت بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص وضو کر کے موزے پہنے تو ان پر مسح کر کے نماز ادا کرسکتا ہے اگر وہ چاہے تو انہیں نہ اتارے البتہ جنابت کی حالت میں حکم مختلف ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ابن صاعد نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق اس حدیث کو صرف اسد بن موسیٰ نے بیان کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسد بن موسیٰ بن ابراہیم بن ولید بن عبدالملک بن داؤد اموی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''212ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۶۳)۔

769- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدِ الْمِصْرِىُّ حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِىُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمة عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ وَّثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ

۷۶۷- اسنادہ حسن، یزید ابی حکیم صدوق: کما في التقریب (۲/۳۶۳)-

۷۶۸- اثر عمر: اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۱/۲۷۹) كتاب الطهارة' باب ما ورد في ترك التوقيت' وفي المعرفة (۱/۲۱٤) رقم (٤۳۱) من طريق الدارقطني' به- واما حديث انس: فاخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱٦۰) رقم (۳٦۴) من طريق الدارقطني' به- واخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۱۸۱): حدثناه ابو جعفر محمد بن محمد بن عبد الله البغدادي' ثنا المقدام بن داؤد عن خلد الرعيني' ثنا عبد الغفار بن داؤد' ثنا حماد بن سلمة . فذكره' ومن طريق الحاكم اخرجه البيهقي في السنن (۱/۲۷۹) كتاب الطهارة' باب ما ورد في ترك التوقيت- وسياتي عند المصنف رقم (۷۷۰)- قال الحاكم: (اسناد صحيح على شرط مسلم)- قال الزيلعي في نصب الراية (۱/۱۷۹):

اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ وَلَبِسَ خُفَّيْهِ فَلْيُصَلِّ فِيهِمَا وَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا ثُمَّ لَا يَخْلَعْهُمَا اِنْ شَاءَ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص وضو کرے اور اپنے موزے پہن لے تو وہ ان میں نماز پڑھ سکتا ہے وہ ان پر مسح کرے پھر اگر وہ چاہے تو انہیں اتارے ہی نہیں البتہ جنابت کی صورت میں حکم مختلف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالغفار بن داؤد بن مہران ابو صالح حرانی، نزیل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''224ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۱۴)۔

○ عبیداللہ بن ابوبکر بن انس بن مالک ابو معاذ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳۱)۔

770 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُسْتَمْلِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالُوْا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا الْمُهَاجِرُ بْنُ مَخْلَدٍ اَبُوْ مَخْلَدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى بَكْرَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً اِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ اَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا .وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ الْمُقَوِّمُ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ .وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اَصْحَابُ بُنْدَارٍ عَنْهُ وَاَصْحَابُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانَ الْبَلْخِيِّ عَنْهُ بِمُتَابَعَةِ ابْنِ خُزَيْمَةَ عَلٰى قَوْلِهِ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ .

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے مسافر کو تین دن اور تین راتوں تک جبکہ مقیم کو ایک دن اور ایک رات تک اجازت دی ہے جب وہ باوضو ہو کر موزوں کو پہنے (اجازت یہ ہے وہ وضو کے درمیان) دونوں موزوں پر مسح کر سکتا ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بشر بن معاذ عقدی ابو سہل بصری الضریر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''240ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۰۱)۔

○ محمد بن ابان بن وزیر بلخی ابوبکر بن ابراہیم مستملی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''244ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۴۰)۔

771- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّاْىِ لَكَانَ اَسْفَلُ الْخُفِّ اَوْلٰى بِالْمَسْحِ مِنْ اَعْلَاهُ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمْسَحُ عَلٰى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اگر دین کے احکام کا تعلق رائے کے ساتھ ہوتا تو موزے کا نیچے والا حصہ اوپر والے کے مقابلے میں زیادہ حق دار ہوتا' لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر والے حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

772- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

☆☆ امام زید اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے موزوں پر مسح کرنے کی ہدایت کی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن حماد طائی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۳/۵۰)۔

○ عمرو بن خالد قرشی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابو خالد کوفی، (یہ مسند امام زید کے مرتب ابوخالد واسطی ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۶۹)۔

○ زید بن علی بن حسین بن علی بن ابو طالب ہاشمی، ابوحسین مدنی (یہ امام زید ہیں' مسند امام زید جن کی طرف منسوب ہے)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''127ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۷۶)۔

۷۷۲-في اسناده ابو خالد (عمرو بن خالد وهو (متروك- والحديث ضعفه الغساني في (تخريج الاحاديث الضعاف) ص (۸۸-۸۹) رقم (۱۱۹) والحديث اخرجه ابن ماجه (۱/۲۱۵) كتاب الطهارة باب المسح على الجبائر الحديث (۶۵۷) من طريق حسين بن حماد عن ابي خالد عن زيد بهذا الاسناد بلفظ: (انكسرت احدى زندي فسالت رسول الله صلى الله عليه وسلم ؟ فامرني ان امسح على الجبائر) - ال... رمجاني في باب جواز المسح على الجبائر-

773- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَارَةَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْمَهْدِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُوسُ بْنُ مَالِكٍ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْجَبَائِرِ .لاَ يَصِحُّ مَرْفُوْعًا .وَاَبُوْ عُمَارَةَ ضَعِيفٌ جِدًّا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پٹی پر مسح کرلیا کرتے تھے۔

یہ روایت مرفوع ہونے کے حوالے سے مستند نہیں ہے اس کا راوی ابوعمارہ بہت ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن مهدی ابوعمارۃ۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''منکرالحدیث'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۴۴)۔

774- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ خَلْدُونَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالاَسْوَدِ فِى الرَّجُلِ يَتَوَضَّاُ وَيَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ يَخْلَعُهُمَا قَالاَ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ .

☆☆ ابراہیم نخعی' علقمہ اور اسود کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: (ایسے شخص کے بارے میں) جو وضو کر کے اپنے موزوں پر مسح کرلیتا ہے' پھر انہیں اتار دیتا ہے' ان دونوں نے فرمایا: وہ اپنے پاؤں دھوئے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زید بن ابوانیسہ جزری ابواسامۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال ''119'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۷۲)۔

○ حماد بن ابوسلیمان مسلم اشعری، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابواسماعیل کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال ''124ھ'' کے آس پاس ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۹۷)۔

۷۷۳-اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱٦٦) رقم (۲۷٤) وفي العلل المتناهية (۱/۳۵۹) رقم (۵۹۵) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد. ورواه الخطيب (۱۱/۱۱۵) من طريق محمد بن احمد المهدي به. وذكره الغساني في (تخريج الاحاديث الضعاف) رقم (۱۲۰) وقال: (ابو عمارة هذا متروك)-

۷۷٤-اخرجه البيهقي في سننه (۱/۲۹۰) كتاب الطهارة: باب من خلع خفيه بعد ما مسح عليهما من طريق الدارقطني به. ثم قال: (ورواه ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم نفسه. وروى عن الحكم وغيره عن ابراهيم يصلي ولا يغسل قدميه. وهو قول الحسن)- اه- ثم روى عن ابراهيم انه قال: (اذا مسح على خفيه ثم خلعهما خلع وضوءه)- اه-

كِتَابُ الْحَيْضِ

حیض کا بیان

1- باب

باب: بلاعنوان

775- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ رَوْقٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِىْ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَدْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِىْ حُبَيْشٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنِّىْ لَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ فَاِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِىْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّىْ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! میں پاک نہیں ہوتی' کیا میں نماز کو ترک کر دوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: یہ ایک رگ کا خون ہے' یہ حیض نہیں ہے جب تمہیں حیض آئے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو' جب اُس کی مدت گزر جائے تو تم اپنے جسم سے خون دھو کر نماز ادا کرلو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محمد بن خلاد باہلی ابوعمرو بصری ابن اخی ابی بکر بن خلاد یہ ثقہ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''257ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات

۷۷۵- اخرجه مالك في الموطا (۱/ ۶۱) كتاب الطهارة' باب المستحاضة' الحديث رقم (۱۰۴)' ومن طريقه المصنف هنا' والبخاري (۱/ ۵۴۲) كتاب الحيض' باب الاستحاضة' الحديث (۳۰۶)' وابو داؤد (۱/ ۷۴) كتاب الطهارة' باب من روى ان الحيضة اذا ادبرت لا تدع الصلوة' الحديث (۲۸۳)- قال مالك عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة فذكره- واخرجه البخاري (۱/ ۵۶۵) كتاب الحيض' باب اذا حاضت في شهر ثلاث حيض' الحديث رقم (۳۲۵) من طريق ابي اسامة عن هشام عن ابيه عن عائشة' وسياتي رقم (۷۷۶)- والحديث اخرجه عبد الرزاق (۱/ ۳۰۳) رقم (۱۱۶۵)' والبخاري رقم (۲۲۸)' (۳۲۰)' (۳۳۱)' ومسلم رقم (۳۳۳)' والدارمي (۱/ ۱۹۹)' وابو داؤد رقم (۲۸۲)' والترمذي رقم (۱۲۵)' والطحاوي في شرح المعاني (۱/ ۱۰۲)' وابن الجارود رقم (۱۱۲)' وابن حبان (۴/ ۱۸۳) رقم (۱۳۵۰)' والبيهقي (۱/ ۳۲۳' ۳۲۴' ۳۲۵' ۳۲۷' ۳۲۹) من طرق عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة-

کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۰۵)۔

○ معن بن عیسیٰ بن یحییٰ اشجعی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابویحییٰ مدنی القزاز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''198ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۶۷)۔

○ عبیداللہ بن عبدالصمد مہتدی باللہ ابوعبداللہ ہاشمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''323ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۰/۳۵۱)۔

○ محمد بن بدر ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''364ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲/۱۰۸)۔

○ بکر بن سہل بن اسماعیل بن نافع ابومحمد ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) الدمیاطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۱۳/۴۲۵)۔

حیض کے احکام

لفظ ''حیض'' کا لغوی معنی کسی چیز کا بہنا ہے۔

حیض کے احکام کے بارے میں اہلِ علم نے مختلف حوالوں سے اختلاف کیا ہے۔

حیض کے احکام کے بارے میں ''اصل'' قرآنِ مجید کی یہ آیت ہے:

''لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں''۔

اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کچھ احادیث بھی منقول ہیں۔

اس بات پر تمام اہلِ ایمان کا اتفاق ہے کہ حیض کی وجہ سے چار چیزیں منع ہو جاتی ہیں:

(۱) نماز کی ادائیگی' حیض والی عورت پر نماز فرض ہی نہیں ہوتی' یعنی یہ مخصوص مدت گزر جانے کے بعد وہ عورت اس دوران رہ جانے والی نمازوں کی قضاء ادا نہیں کرے گی۔

(۲) روزہ رکھنا' حیض والی عورت کے لیے روزہ رکھنا ممنوع ہے' البتہ بعد میں وہ رمضان کے روزوں کی قضاء ادا کرے گی' اس کی دلیل مستند طور پر منقول یہ حدیث ہے' جسے امام احمد بن حنبل' امام دارمی' امام مسلم' امام نسائی' امام ابوداؤد' امام ترمذی رحمہم اللہ اور دیگر محدثین نے اپنی اپنی اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم خواتین کو روزے کی قضاء کرنے کا حکم دیا گیا تھا' نمازوں کی قضاء کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔

(۳) حیض والی عورت کے لیے تیسری ممنوع چیز بیت اللہ کا طواف ہے' اس کی دلیل بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے

منقول ایک روایت ہے' جس کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ حج کے دوران (حیض آنے کی وجہ سے) بیت اللہ کے طواف کے علاوہ دیگر تمام ارکان ادا کرلیں۔

اس روایت کو امام بخاری اور امام مالک رحمہما اللہ سمیت کئی جلیل القدر محدثین نے نقل کیا ہے۔

(۴) حیض والی عورت کے لیے چوتھی ممنوع چیز صحبت کرنا ہے' اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''خواتین (کے) حیض کے دوران تم اُن سے الگ رہو''۔

حیض کی کم از کم مدت کے بارے میں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

مشہور قول کے مطابق امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی کوئی مخصوص حد نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی کم از کم حد ایک دن اور ایک رات ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی کم از کم مدت تین دن اور تین راتیں ہے۔

اسی طرح حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت کے بارے میں بھی اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔

دومرتبہ حیض آنے کے درمیانی عرصے کو طہر کہا جاتا ہے۔

طہر کی کم از کم مدت کے بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ طہر کی کم سے کم مدت دس دن ہے۔

امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمہما اللہ کے نزدیک یہ مدت پندرہ دن ہے۔

ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں سے اہلِ بغداد نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

اسی طرح طہر کی زیادہ سے زیادہ مدت کے بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

عام فقہاء کے نزدیک اس کی زیادہ سے زیادہ مدت کی کوئی حد نہیں ہے۔

نفاس' اُس خون کو کہا جاتا ہے جو بچے کی پیدائش کے بعد کچھ دنوں تک خارج ہوتا ہے۔

نفاس کی کم از کم مدت کے بارے میں فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی کم از کم مدت کی کوئی حد نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ مدت پندرہ دن ہے' جبکہ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ مدت گیارہ دن ہے۔

اس کی زیادہ سے زیادہ مدت کے بارے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ وہ ساٹھ دن ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اسکے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

استحاضہ کی تعریف

حیض یا نفاس کے مخصوص اوقات کے علاوہ جو خون عورت کی شرم گاہ سے کسی بیماری یا خرابی کی بدولت خارج ہوتا ہے' اسے استحاضہ کہا جاتا ہے۔

اس کی درج ذیل چھ صورتیں ہوں گی:

(i) ایسی کم سن بچی کا خون نکلنا جو ابھی حیض کی عمر تک نہ پہنچی ہو۔

(ii) کسی بالغ لڑکی یا عورت کو حیض کی کم از کم مدت سے کم خون آنا۔

(iii) کسی بالغ لڑکی یا عورت کو حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت کے بعد بھی خون آنا۔

(iv) کسی بالغ لڑکی کی مخصوص عادت کے بعد بھی اتنے دن تک خون آئے جو حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت سے تجاوز کر جائے۔

(v) بچے کی پیدائش کے بعد نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت گزر جانے کے بعد خون آنا۔

(vi) حاملہ عورت کا خون خارج ہونا یہ صرف احناف اور حنابلہ کے نزدیک استحاضہ شمار ہوگا۔[1]

استحاضہ کی دو بنیادی قسمیں ہیں:

(1) بلوغت کے آغاز میں استحاضہ شروع ہو جائے اس کی مزید دو قسمیں ہیں:

(i) اس کا آغاز حیض کے ذریعے ہو۔ (ii) اس کا آغاز حمل کے دوران ہو۔

(2) بلوغت کے بعد لڑکی کی ماہانہ عادت بن جائے اور اس کے بعد استحاضہ شروع ہو جائے اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

(i) استحاضہ کا آغاز حیض کی مخصوص عادت سے متعلق ہو۔

(ii) استحاضہ کا آغاز نفاس کی مخصوص عادت سے متعلق ہو۔

پہلی قسم کا حکم

جو استحاضہ بلوغت کے آغاز میں حیض کے بعد شروع ہو یعنی لڑکی کو خون آنا شروع ہو پھر مسلسل جاری رہے ایسی صورت میں خون کی آمد کے ابتدائی دس دن جو احناف کے نزدیک حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت ہیں' حیض شمار ہوں گے اور ان کے بعد آنے والا خون استحاضہ شمار ہوگا اور اس کے بعد اگر مسلسل یہی شکایت باقی رہ گئی ہے تو ہر ماہ میں اسی حساب سے دس ایام کو حیض اور بقیہ بیس ایام میں استحاضہ قرار دیا جائے گا۔

یہ حکم بیان کرنے کی حکمت یہ ہے کہ عورت کو لگا تار خون آتا رہے گا لیکن خون کی اس آمد کے دوران جو دس دن حیض کے لیے مخصوص کیے گئے ہیں' ان میں عورت کو نماز ترک کرنا ہوگی اور اس پر حائضہ کے مخصوص احکام جاری ہوں گے یعنی قرآن کو چھونا' مسجد میں داخل ہونا وغیرہ لیکن بقیہ بیس دنوں میں وہ عورت نماز پڑھے گی' وضو کر کے قرآن چھو سکے گی' مسجد میں داخل ہو

سکے گی وغیرہ۔ اگرچہ خون کی آمد کا سلسلہ بدستور جاری رہے[1]

دوسری قسم کا حکم

دوسری قسم یہ ہے کہ حیض میں کسی عورت کی عادت مخصوص ہو جائے اس کی دو صورتیں ہیں:

(i) وہ عادت حیض کے زیادہ سے زیادہ ایام کے مطابق ہو۔

(ii) وہ عادت زیادہ سے زیادہ ایام سے کم ہو۔

شرعی طور پر حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت احناف کے نزدیک دس دن ہے بالفرض کسی عورت کی عادت پانچ دن ہو اور اسے یہ پانچ دن گزرنے کے بعد بھی خون آتا رہے تو اگر خون کی آمد کا یہ سلسلہ دس دن تک جاری رہے اور پھر ختم ہو جائے تو یہ دس دن حیض شمار ہوں گے لیکن اگر خون کی آمد کا سلسلہ دس دن کے بعد بھی جاری رہے تو پھر ابتدائی پانچ دن حیض شمار ہوں گے جو اس کی مخصوص عادت ہوگی اور بقیہ تمام ایام استحاضہ شمار ہوں گے۔

استحاضہ والی عورت کے مخصوص احکام

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں' مستحاضہ عورت' جسے پیشاب کے قطرے آنے کی تکلیف ہو' جس کی نکسیر پھوٹی رہتی ہو' اور جس کے زخم سے خون نکلنا بند نہ ہو' یہ سب ہر نماز کے لیے وضو کریں گے اور پھر اس وضو کے ذریعے اس وقت میں جتنے چاہیں فرائض یا نوافل ادا کر سکتے ہیں۔[2]

776- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَيَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ- وَقَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنِى اَبِى- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِى حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّى امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلاَ اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلاَةَ قَالَ لاَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضِ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِى الصَّلاَةَ فَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِى عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ اغْتَسِلِى . هٰذَا حَدِيثُ اَبِى مُعَاوِيَةَ وَقَالَ يَحْيَى وَاَبُو اُسَامَةَ اَفَاَدَعُ الصَّلاَةَ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ بِالْحَيْضِ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِى الصَّلاَةَ فَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِى وَصَلِّى . وَقَالَ يَحْيَى وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِى عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّى . زَادَ اَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ هِشَامٌ قَالَ اَبِى ثُمَّ تَوَضَّئِى لِكُلِّ صَلاَةٍ حَتّٰى يَجِىءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں جو استحاضہ میں مبتلا ہے' میں پاک نہیں ہوتی' کیا میں نماز ترک کر دوں؟ آپ

---

[1] حصکفی' علاؤ الدین'' درمختار'' (224)' شرنبلالی' حسن بن عمار'' مراقی الفلاح'' (25)' المالکی' احمد بن محمد دردیر'' الشرح الکبیر'' (207/1)' شربینی' محمد الخطیب'' مغنی المحتاج'' (108/1)' کشاف القناع (226/1)

[2] المرغینانی' برہان الدین علی بن ابوبکر' الہدایہ' (27/1)

نے فرمایا: نہیں! یہ ایک (دوسری) رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے۔

جب حیض آئے تو نماز پڑھنا ترک کردو جب وہ ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز ادا (کرنا شروع) کرو۔

یحییٰ نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: جب وہ رخصت ہو جائے تو اپنے جسم سے خون دھو کر نماز ادا کرلو۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ہشام بیان کرتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: پھر تم ہر نماز کے لیے وضو کرو، یہاں تک کہ وہ وقت آ جائے۔

777- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ.

☆☆ سیدہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ استحاضہ میں مبتلا تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا تھا: جب حیض کا خون آئے تو وہ زیادہ ہوگا، جو پہچانا جائے گا، جب ایسی صورتِ حال ہو تو تم نماز پڑھنا ترک کردو، لیکن جب دوسری صورتِ حال ہو تو تم وضو کر کے نماز ادا کیا کرو، کیونکہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص لیثی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''145ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۹۶/۲)۔

778- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ بِهَذَا إِمْلَاءً مِنْ كِتَابِهِ ثُمَّ حَدَّثَنَاهُ بَعْدُ مِنْ حِفْظِهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش استحاضہ میں مبتلا تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے، جو پہچانا جاتا ہے، جب وہ ہو تو تم نماز کو ترک کردو اور جب دوسری رنگت کا ہو تو وضو کر کے نماز ادا کرلو۔

۷۷۷- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱۹۴/۱) رقم (۳۲۹) من طريق الدارقطني' به- واخرجه ابو داؤد (۷۵/۱) كتاب الطهارة' باب من قال: اذا اقبلت الحيضة تدع الصلوٰة' الحديث (۲۸۶)' وفي (۸۲/۱) كتاب الطهارة' باب من قال: توضا لكل صلاة' الحديث (۳۰۴)' ومن طريقه البيهقي في السنن (۳۲۵/۱)' والحاكم (۱۷۴/۱) من طريق محمد بن المثنى بهذا الاسناد- وسياتي في الحديث القادم عن عروة عن عائشة ان فاطمة...... الحديث-

۷۷۸- اخرجه النسائي (۱۸۵/۱) كتاب الحيض والاستحاضة' باب الفرق بين دم الحيض والاستحاضة' وابن حبان في صحيحه (۱۸۰/۴) رقم (۱۳۴۸) من طريق ابن ابي عدي' به- وفي اسناده والذي قبله (محمد بن عمرو): صدوق له اوهام: كما في التقريب (۱۹۶/۲)-

779- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى قِرَاءَةً عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ . قَالَ أَبُو مُوسَى هٰكَذَا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ مِنْ كِتَابِهِ وَحَدَّثَنَا بِهِ حِفْظًا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَقَالَ فَإِذَا كَانَ الآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي قَطُّ .

☆☆ عروہ سیّدہ فاطمہ بنت ابوحبیش کا بیان نقل کرتے ہیں: وہ استحاضہ میں مبتلا ہوئیں نبی اکرم ﷺ نے اُن سے یہ فرمایا: جب حیض کا خون ہوگا' تو وہ سیاہ خون ہوگا جو پہچانا جائے گا' جب یہ خون ہوتو تم نماز پڑھنے سے باز آجاؤ اور جب دوسری رنگت کا خون ہوتو تم وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو' کیونکہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے۔

ایک روایت میں یہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے' فاطمہ بنت ابوحبیش نے' (اس کے بعد حسب ثابت حدیث ہے)۔

اس روایت میں نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ منقول ہیں: خون جب دوسری طرح کا ہوتو تم وضو کر کے نماز ادا کرلیا کرو۔

780- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ دَمًا أَسْوَدَ يُعْرَفُ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ الْعِرْقُ .

☆☆ عروہ سیّدہ فاطمہ بنت ابوحبیش کے بارے میں یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ استحاضہ میں مبتلا ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: جب حیض کا خون ہوگا وہ سیاہ ہوگا جو پہچانا جائے گا' تو تم نماز سے رُک جاؤ' جب دوسری طرح کا ہو تو تم وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو' کیونکہ یہ کسی دوسری رگ کا خون ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن یحییٰ بن اسحاق، ابوجعفر بجلی حلوانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''296ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۲۱۲)۔

○ خلف بن سالم مخرمی ابومحمد مہلبی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''231ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۲۵)۔

781- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِىْ حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَاَلَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ لِتَنْظُرْ عِدَّةَ اللَّيَالِىْ وَالْاَيَّامِ الَّتِىْ كَانَتْ تَحِيْضُهُنَّ وَقَدْرَهُنَّ مِنَ الشُّهُوْرِ فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ لِذٰلِكَ فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتَتَوَضَّاْ وَلْتَسْتَثْفِرْ ثُمَّ تُصَلِّىْ .

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں' بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں استحاضہ کی شکایت ہوئی' سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اُن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے مہینوں میں جتنے دن تک اُسے حیض آیا کرتا تھا' وہ اس تعداد کا شمار کرے اور اس دوران نماز کو ترک کرے' جب وہ وقت گزر جائے تو وہ غسل کر کے وضو کر لیا کرے اور کپڑا رکھ کے نماز ادا کر لیا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن عبدالرحمٰن بن حسان، ابوسعید، ابوعبداللہ مخزومی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''249ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۰/۱)۔

782- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِىْ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِفَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِىْ حُبَيْشٍ فَقَالَ تَدَعُ الصَّلَاةَ قَدْرَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّىْ . وَرَوَاهُ وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ بِهٰذَا وَقَالَ تَنْتَظِرُ اَيَّامَ حَيْضِهَا فَتَدَعُ الصَّلَاةَ.

☆☆ سلمان بن یسار بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے' فاطمہ بنت ابوحبیش کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ حیض کی مخصوص میعاد کے دوران نماز ترک کرے گی' اور اس کے بعد غسل کر کے نماز ادا کرے گی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے' تاہم اُس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ہیں: وہ اپنے حیض کے ایام کا انتظار کرے گی' اور نماز ترک کر دے گی۔

۷۸۱- اخرجه ابو داؤد (۷۲/۱) كتاب الطهارة: باب في المراة تستحاض: ومن قال: تدع الصلوة: الحديث (۲۷۸)' واحمد (۳۲۲/٦)' والحميدي (۱۴۴/۱) رقم (۳۰۲)' والطبراني في الكبير (۲۷۰/۲۳) رقم (۵۷۵) من طريق ايوب عن سليمان بن يسار' به- وقد رواه مالك في الموطا (٦۲/۱) كتاب الطهارة' باب المستحاضة' الحديث (۱۰۵)' ومن طريقه احمد في المسند (۳۲۰/٦)' وابو داؤد (۷۱/۱) كتاب الطهارة' باب في المراة تستحاض' ومن قال: تدع الصلوة في عدة الايام' الحديث (۲۷۴)' والنسائي (۱۱۹/۱' ۱۸۲)' ورواه احمد (۲۹۳/٦)' وابن ماجه (۲۰۴/۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في المستحاضة' الحديث (٦۲۳) وغيرهما من طريق عبيد الله بن عمر' قال: اخبرني نافع عن سليمان' به-

783- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِىْ حُبَيْشٍ اسْتُحِيضَتْ حَتّٰى كَانَ الْمِرْكَنُ يُنْقَلُ مِنْ تَحْتِهَا وَاَعْلَاهُ الدَّمُ قَالَ فَاَمَرَتْ اُمَّ سَلَمَةَ تَسْاَلُ لَهَا النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ تَدَعُ الصَّلَاةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَسْتَثْفِرُ بِثَوْبٍ وَّتُصَلِّىْ.

☆☆ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی' یہاں تک کہ اُن کے لیے ایک بڑا برتن رکھا جاتا تھا جس میں خون ہی خون ہو جاتا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کریں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: وہ حیض کے ایام کے دوران نماز ترک کرے گی' پھر غسل کر کے کپڑا باندھ کر نماز ادا کیا کرے گی۔

784- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ جَدِّىْ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِىْ حُبَيْشٍ اسْتُحِيضَتْ فَسَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَوْ قَالَ فَسُئِلَ لَهَا النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَمَرَهَا اَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا وَاَنْ تَغْتَسِلَ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ وَتَسْتَثْفِرَ بِثَوْبٍ وَّتُصَلِّى .فَقِيْلَ لِسُلَيْمَانَ اَيَغْشَاهَا زَوْجُهَا فَقَالَ اِنَّمَا نَقُوْلُ فِيْمَا سَمِعْنَا .

☆☆ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی تو اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا (راوی کو شک ہے' یہ الفاظ ہیں:) اُن کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی: وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام کے دوران نماز کو ترک کرے' اس کے علاوہ غسل کرلیا کرے گی' اور کپڑا باندھ کر نماز ادا کرلیا کرے گی۔

سلیمان نامی راوی سے دریافت کیا گیا: کیا اُن کے شوہر اُن سے صحبت کیا کرتے تھے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ہم وہی بات بیان کریں گے جو ہم نے سنی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن منیع بن عبدالرحمٰن، ابوجعفر بغوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''244ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۷)۔

785- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِىُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ

۷۸۵ - اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۵۱۱)، وفي الكبرٰى (۱/۳۲۱) من طريق الدارقطني' به- واخرجه البيهقي ايضا في السنن (۱/۳۲۱) كتاب الحيض' باب اكثر الحيض من طريق ابن ادريس عن مفضل' به- ورواه في الخلافيات (۱/۵۱۱) من طريق الربيع عن عطاء' قال: (وقت الحيض خمسة عشر' فان زاد فهي مستحاضة)-

۷۸۴- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۹۲) رقم (۲۲۸) من طريق الدارقطني' به- وانظر: الحديث (۷۸۱)-

بْنُ مُهَلْهَلٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ الْحَيْضُ خَمْسَ عَشْرَةَ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں (حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت) پندرہ دن ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

مفضل بن مہلل سعدی ابوعبدالرحمٰن کوفی: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''167ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۷۱/۲)۔

786- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ مُفَضَّلٍ وَّابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَكْثَرُ الْحَيْضِ خَمْسَ عَشْرَةَ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سعد بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف، ابوابراہیم زہری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''273ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۸۱/۴)۔

787- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ الْحَيْضُ خَمْسَ عَشْرَةَ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: (حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت) پندرہ دن ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ربیع بن صبیح سعدی بصری یہ ''صدوق'' ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''160ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۴۵/۱)۔

788- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ

۷۸۶- اخرجه البيهقي في الكبرى (۳۲۱/۱) كتاب الحيض، باب اكثر الحيض، من طريق الدارقطني، به- وانظر السابق-

۷۸۷- في اسناده الربيع بن صبيح: صدوق سيء الحفظ: كما قال الحافظ في التقريب (۲۴۵/۱)- وانظر تخريج الحديث (۷۸۵)-

۷۸۸- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۵۱۱/۱-۵۱۲) من طريق الدارقطني، به- وانظر الحديث رقم (۷۸۵)-

عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَكْثَرُ الْحَيْضِ خَمْسَ عَشْرَةَ .

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ اشعث بن عبدالملک حمرانی بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''146ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۸۰)۔

789- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِىُّ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِىُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِى رَبَاحٍ قَالَ اَدْنٰى وَقْتِ الْحَيْضِ يَوْمٌ .

قَالَ اَبُوْ اِبْرَاهِيمَ اِلٰى هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ كَانَ يَذْهَبُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّكَانَ يَحْتَجُّ بِهِمَا .

☆☆ عطاء بن ابی رباح بیان فرماتے ہیں: حیض کا کم از کم وقت ایک دن ہے۔

ابوابراہیم بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے ان دونوں روایات کو اختیار کیا ہے اور ان کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن محمد بن علی بن نفیل ابوجعفر نفیلی حرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''234ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۴۸)۔

○ معقل بن عبید اللہ جزری، ابوعبداللہ عبسی، بالموحدۃ، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''166ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۶۴)، سقط فی (۱)۔

790- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِىُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِىُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ قَالَ عِنْدَنَا

۷۸۹-اخرجه الدارقطني (۱/۲۱۱): اخبرنا الحكم بن المبارك' انا مخلد بن يزيد عن معقل ابن عبيد الله عن عطاء' قال: (ادنى الحيض يوم)- واخرجه البيهقي (۱/۳۲۰) كتاب الحيض' باب اقل الحيض من طريق النفيلي' قال: قرات على معقل عن عطاء' قال: (ادنى وقت الحيض يوم)-

۷۹۰ اخرجه البيهقي (۱/۳۲۳-۳۲۲) كتاب الحيض' باب اكثر الحيض' وفي الخلافيات (۱/۵۱۲) من طريق الدارقطني' به-

امْرَاَةٌ تَحِيضُ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ حَيْضًا مُسْتَقِيمًا صَحِيحًا .

☆☆ شریک بیان کرتے ہیں: ہمارے ہاں ایک خاتون تھی جسے ہر مہینے پندرہ دن حیض آیا کرتا تھا اور وہ حیض بالکل درست اور ٹھیک تھا۔

791 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُصْعَبٍ قَالَ سَمِعْتُ الْاَوْزَاعِيَّ يَقُولُ عِنْدَنَا هَا هُنَا امْرَاَةٌ تَحِيضُ غُدْوَةً وَّتَطْهُرُ عَشِيَّةً.

☆☆ اوزاعی بیان کرتے ہیں: ہمارے ہاں ایک خاتون تھی جسے صبح کے وقت حیض آتا تھا اور شام کے وقت وہ پاک ہو جاتی تھی۔

792 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ شَرِيكٍ وَّحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ اَكْثَرُ الْحَيْضِ خَمْسَ عَشْرَةَ.

☆☆ حسن بن صالح بیان کرتے ہیں: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے۔

793 - حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ زِيَادٍ الْقُشَيْرِيِّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْحَيْضُ ثَلَاثٌ وَّاَرْبَعٌ وَّخَمْسٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعٌ وَّثَمَانٍ وَّتِسْعٌ وَّعَشْرٌ فَاِنْ زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ ـ لَمْ يَرْوِهٖ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرُ هَارُوْنَ بْنِ زِيَادٍ وَّهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ وَلَيْسَ لِهٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ الْكُوفِيِّينَ اَصْلٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ـ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں: حیض (کم از کم) تین دن ہو سکتا ہے' یا چار یا پانچ یا چھ یا سات یا آٹھ یا نو یا دس دن تک ہو سکتا ہے' اس سے زیادہ ہو تو وہ مستحاضہ ہوگا۔

اس روایت کو اس سند کے ہمراہ اعمش کے حوالے سے ہارون بن زیاد کے علاوہ کسی نے نقل نہیں کیا اور یہ راوی ضعیف ہے۔ اور اعمش سے منقول ہونے کے اعتبار سے اہلِ کوفہ کے نزدیک اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یزداد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن یزداد، ابومحمد الکاتب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''327ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب

۷۹۱-اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱۹٦/۱) رقم (۳۳۲)' واخرجه البيهقي (۳۲۰/۱) كتاب الحيض' باب اقل الحيض من طريق محمد بن يعقوب الاصم' ثنا العباس بن محمد الدوري' به-

۷۹۲-اخرجه البيهقي في الكبرى (۳۲۲/۱) كتاب الحيض' باب اكثر الحيض- وفي الخلافيات (۵۱۲/۱) من طريق الدارقطني' به-

۷۹۳-اخرجه ابن حبان في المجروحين (۳/ ۹٤-۹۵) في ترجمة هارون بن زياد القشيري' قال: اخبرناه ابن زهير بتستر' قال: حدثنا ابو سعيد الاشج به' قال ابن حبان في هارون هذا: (شيخ يروي عن الاعمش' روى عنه خالد بن حيان الرقي' كان ممن يضع الحديث على الثقات لا يحل كتابة حديثه' ولا الرواية عنه الا على سبيل الاعتبار)- اه- قال الذهبي في الميزان (٦۱/۷) بعد ان نقل كلام ابن حبان: (قال الازدي: ضعيف- وقال ابو حاتم: متروك الحديث)-اه-

بغدادی" (۳۵۵/۱۴)۔

○ خالد بن حیان رقی، ابوزید کندی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "آٹھویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "191ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۱۲/۱)۔

○ ہارون بن زیاد قشیری، ابن حبان نے ان کا تذکرہ مجروحین میں کیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ایضاً "لسان المیزان" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۳۵/۶)۔

794- حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ الْقُرُوْءُ ثَلَاثٌ وَّاَرْبَعٌ وَّخَمْسٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعٌ وَّثَمَانٍ وَّتِسْعٌ وَّعَشْرٌ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حیض یا تین دن ہوسکتا ہے یا چار دن یا پانچ دن یا چھ دن یا سات دن یا آٹھ دن یا نو دن یا دس دن ہوسکتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جلد بن ایوب بصری، عن معاویۃ بن قرۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "متروک اور ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۵۲/۲)۔

795- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ح وَحَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ النَّهْدِيُّ الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا الْجَلْدُ بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ الْحَيْضُ ثَلَاثٌ وَّاَرْبَعٌ وَّخَمْسٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعٌ وَّثَمَانٍ وَّتِسْعٌ وَّعَشْرٌ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حیض تین، چار، پانچ، چھ، سات، آٹھ، نو، دس (دن تک ہوسکتا ہے)۔

796- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَدْنَى الْحَيْضِ ثَلَاثَةٌ وَّاَقْصَاهُ عَشْرَةٌ . قَالَ وَكِيْعٌ الْحَيْضُ ثَلَاثٌ اِلٰى عَشْرٍ فَمَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حیض کی مدت کم از کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہوسکتی ہے۔

۷۹۴- اخرجه البيهقي في السنن (۳۲۲/۱) كتاب الحيض، باب اكثر الحيض، وفي المعرفة (۳۸۲/۱) كتاب الحيض، باب اقل الحيض من طريق ابن علية عن الجلد بن ايوب: به- وانظر التالي-

۷۹۵- اخرجه ابن عدي (۱۷۷/۲) في ترجمة جلد بن ايوب من طريق عبد السلام بن حرب عن الجلد: به- واخرجه البيهقي في الخلافيات (۵۱۲/۱) من طريق حماد بن زيد عن الجلد بن ايوب عن معاوية عن انس بن مالك قال: (المستحاضة تنتظر: ثلاثاً خمساً سبعاً عشرا)-

وکیع بیان کرتے ہیں: حیض تین دن سے لے کر دس دن تک ہوسکتا ہے جو اس سے زیادہ ہو تو وہ عورت مستحاضہ ہے۔

797- حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صَبِيْحٍ عَنْ مَّنْ سَمِعَ اَنَسًا يَقُوْلُ لَا يَكُوْنُ الْحَيْضُ اَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةٍ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حیض دس دن سے زیادہ نہیں ہوسکتا۔

798- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ عُثْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ اَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثٌ وَّاَكْثَرُهٗ عَشْرٌ.

☆☆ سفیان ثوری فرماتے ہیں: حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن ابوعثمان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۵/۳۸۹)۔

799- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ دَاوٗدَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ هِيَ حَائِضٌ فِيْمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ عَشَرَةٍ فَاِذَا زَادَتْ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عورت اُس وقت تک حائض شمار ہوگی جب تک حیض دس دن تک ہو اگر اس سے زیادہ دن ہو جائیں تو وہ مستحاضہ شمار ہوگی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن داؤد بن عبداللہ بن مخراق، مخراقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۲/۱۶۷)۔

○ عبدالعزیز بن محمد بن عبید دراوردی، ابومحمد جہنی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''187ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۱۲)۔

800- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ رَاَيْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يُنْكِرُ حَدِيْثَ الْجَلْدِ بْنِ اَيُّوْبَ هٰذَا وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ لَوْ كَانَ هٰذَا صَحِيْحًا لَمْ يَقُلِ ابْنُ سِيْرِيْنَ اُسْتُحِيْضَتْ اُمُّ وَلَدٍ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَاَرْسَلُوْنِيْ اَسْاَلُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۸۰۰- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۵۱۳) من طريق الدارقطني به-

☆☆ شیخ ابوزرعہ دمشقی فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو دیکھا' انہوں نے جلد بن ایوب کی اس روایت کو تسلیم نہیں کیا' میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: اگر یہ روایت مستند مان لی جائے تو ابن سیرین نے یہ نہیں کہا ہوگا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اُم ولد کو استحاضہ ہوگیا تو اُن لوگوں نے مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تاکہ میں یہ مسئلہ دریافت کروں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن عمرو بن عبداللہ بن صفوان نصری ابوزرعۃ دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''281ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۹۳)۔

801- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حِسَابٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ذَهَبْتُ اَنَا وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ اِلَى الْجَلْدِ بْنِ اَيُّوبَ فَحَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيثِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَنْتَظِرُ ثَلَاثًا خَمْسًا سَبْعًا عَشْرًا . فَذَهَبْنَا نُوَقِّفُهُ فَاِذَا هُوَ لَا يَفْصِلُ بَيْنَ الْحَيْضِ وَالاِسْتِحَاضَةِ.

☆☆ حماد بن زید بیان کرتے ہیں: میں اور جریر بن حازم' جلد بن ایوب کے پاس گئے تو انہوں نے مستحاضہ عورت کے بارے میں یہ روایت سنائی: مستحاضہ عورت تین دن پانچ دن یا سات دن یا دس دن تک انتظار کرے گی (یعنی ان ایام کو حیض سمجھے گی)۔ پس ہم گئے اور ہم نے انہیں منع کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے حیض اور استحاضہ کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن رشیق عسکری، مصری مشہور، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲/ ۲۳۸)۔

802- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَسَعِيدٌ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ اَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ الْحَائِضُ تَنْتَظِرُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَرْبَعَةَ اَوْ خَمْسَةً اِلَى عَشَرَةِ اَيَّامٍ فَاِذَا جَاوَزَتْ عَشَرَةَ اَيَّامٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حائضہ عورت تین دن' چار' پانچ دن سے لے کر دس دن تک انتظار کرے گی' اگر دس دن سے زیادہ خون آئے تو وہ مستحاضہ ہوگی' اور وہ غسل کر کے نماز ادا کرنا شروع کر دے گی۔

803- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ

۸۰۱- اخرجه البيهقي في الكبرىٰ (۱/ ۳۲۲، ۳۲۳) كتاب الحيض: باب اكثر الحيض' من طريق سليمان بن حرب' ثنا حماد بن زيد' قال فذكره-

الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ لاَ تَكُوْنُ الْمَرْاَةُ مُسْتَحَاضَةً فِیْ یَوْمٍ وَّلَا یَوْمَیْنِ وَلَاثَلَاثَةِ اَیَّامٍ حَتّٰی تَبْلُغَ عَشْرَةَ اَیَّامٍ فَاِذَا بَلَغَتْ عَشْرَةَ اَیَّامٍ كَانَتْ مُسْتَحَاضَةً.

☆☆ عثمان بن ابوالعاص بیان کرتے ہیں: ایک یا دو یا تین دن کی وجہ سے عورت مستحاضہ شمار نہیں ہوگی' یہاں تک کہ وہ دس دن تک پہنچ جائے' جب دس دن تک پہنچ جائے تو اس کے بعد عورت مستحاضہ شمار ہوگی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خلاد بن اسلم، ابوبکر۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''249ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۴۲/۸)۔

○ اشعث بن سوار کوفی، کندی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''130ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۲۷/۱)۔

○ عثمان بن ابو العاص ثقفی، طائفی، ابوعبداللہ، یہ مشہور صحابی رسول ہیں' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰/۲)۔

804- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیَّ قَالَ الْحَائِضُ اِذَا جَاوَزَتْ عَشْرَةَ اَیَّامٍ فَهِیَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّی.

☆☆ عثمان بن ابوالعاص ثقفی بیان فرماتے ہیں: جس حائضہ عورت کو دس دن کے بعد (خون آ تا رہے) تو وہ مستحاضہ شمار ہوگی' وہ غسل کر کے نماز ادا کرے گی۔

805- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَخْرَمِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِیُّ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ الْحَیْضُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ .

☆☆ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: حیض (کی زیادہ سے زیادہ مدت) تیرہ دن ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن مسور ابن مخرمۃ، زہری، بصری۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''256ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد

۸۰۵- اخرجه الدارمي في سننه (۲۰۹/۱) كتاب الصلوة والطهارة: باب ما جاء في اكثر الحيض: اخبرنا ابو نعيم' ثنا حماد بن سلمة بهذا الاسناد' ولفظه: (الحيض الى ثلاث عشرة' فما زاد فهي مستحاضة)۔

بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۴۷)۔

○ محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب العمری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۴۰۴)، وقال حافظ فی ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۶۲)۔

806- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ اَبِىْ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَمِيرَ امْرَاَةِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِىْ حُبَيْشٍ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّمَا ذَاكِ عِرْقٌ فَانْظُرِى اَيَّامَ اَقْرَائِكِ فَاِذَا جَاوَزَتِ فَاغْتَسِلِى وَاسْتَنْقِىْ ثُمَّ تَوَضَّئِى لِكُلِّ صَلَاةٍ ۔

تَفَرَّدَ بِهِ عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ - وَهُوَ ضَعِيفٌ - عَنْ اَبِىْ يُوْسُفَ وَالَّذِىْ عِنْدَ النَّاسِ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَوْقُوْفًا الْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعُ الصَّلَاةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں استحاضہ کا شکار عورت ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کسی اور رگ کا خون ہے' تو تم اپنے حیض کے ایام کا حساب رکھو' جب اُس سے زیادہ دن ہو جائیں تو غسل کر کے صفائی کر کے نماز ادا کرلیا کرو۔

اس روایت کو نقل کرنے میں عمار نامی راوی منفرد ہے' یہ ضعیف ہیں۔ جبکہ محدثین کے نزدیک اسماعیل سے منقول ہونے کے اعتبار سے یہ روایت موقوف ہے۔ (اس میں یہ الفاظ ہیں:) استحاضہ کا شکار عورت اپنے حیض کے ایام شمار کرے گی' اُس کے بعد وہ غسل کر لے گی' اور ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن عبد الصمد بن ابو خداش اسدی، موصلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''255ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۲۳) (۳۴۶۵)۔

○ عمار بن مطر، امام ذہبی نے میزان الاعتدال میں انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''لسان المیزان'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴/۳۱۷)۔

○ قمیر بنت عمرو کوفیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو

۸۰۶- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۳٤٦) كتاب الحيض' باب النفاس من طريق عبيد الله ابن عقبة' ثنا عبد الله بن عبد الصمد' به ورواه ايضا في الخلافيات (۱/۵۲۸) من طريق عبد الملك بن ميسرة ومجالد وبيان' انهم سمعوا الشعبي يحدث عن قمير به- والصحيح رواه ابو داؤد (۱/۸۰) كتاب الطهارة' باب من قال: تغتسل من طهر الى طهر' الحديث رقم (۳۰۰)-

''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۷۶۳)۔

807- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ سَهْلٍ الْبَرْبَهَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالِجٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اُسْتُحِضْتُ فَمَا اَطْهُرُ فَقَالَ ذَرِى الصَّلَاةَ اَيَّامَ حَيْضَتِكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَّاِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ .

تَابَعَهُ وَكِيعٌ وَّالْخُرَيْبِيُّ وَقُرَّةُ بْنُ عِيسٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ وَسَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ فَرَفَعُوهُ وَوَقَفَهُ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَّاَبُو اُسَامَةَ وَاَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّهُمْ اَثْبَاتٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کی: یارسول اللہ! میں استحاضہ میں مبتلا ہوں' تو میں کیسے پاک ہوں گی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے حیض کے ایام شمار کرلو' اس میں نماز کو ترک کردو' اُس کے بعد غسل کرکے ہر نماز کے لیے وضو کیا کرو' اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بعض راویوں نے اسے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ بعض راویوں نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ راوی بھی مستند ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن ہاشم بن برید عابدی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابوحسن کوفی، ان کا انتقال ''180ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۲۵۸)۔

808- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ عِيسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ اِنِّي اُسْتَحَاضُ .فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ تَعْتَزِلَ الصَّلَاةَ اَيَّامَ حَيْضَتِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَّتُصَلِّي وَاِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک انصاری عورت' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں استحاضہ میں مبتلا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو ہدایت کی کہ وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام کے دوران نماز ادا نہ کرے' پھر اُس کے بعد غسل کرلے اور ہر نماز کے وقت وضو کرکے نماز ادا کرلیا کرے' اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

۸۰۷- اخرجه ابو داؤد (۱/۸۰) كتاب الطهارة: باب من قال: تغتسل منطهر الى طهر الحديث (۲۹۸)- وابن ماجه (۱/۲۰٤) كتاب الطهارة: باب ما جاء في المستحاضة التي قد عدت ايام اقرائها الحديث (٦٢٤) واحمد (٦/٤٢) والطحاوي (۱/۱۰۲) والبيهقي في الخلافيات ۱۰/٥٣٦) وانظر الحديث (۷۷٥)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علاء بن سالم طبری، ابوحسن الحذاء، نزل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''258ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷٦۰)(۵۲۷۵)۔

809 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ جَاءَ تْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ اجْتَنِبِي الصَّلَاةَ اَيَّامَ مَحِيضِكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَّاِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی' ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں جو استحاضہ میں مبتلا ہے' میں پاک نہیں ہوتی' کیا میں نماز کو ترک کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کسی اور رگ کا خون ہے' تم حیض کے ایام کے دوران نماز پڑھو' اس کے بعد غسل کرلیا کرو اور ہر نماز کے لیے وضو کرلیا کرو' اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

810 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَطَّارُ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ جَمِيعًا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ جَاءَ تْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ دَعِي الصَّلَاةَ اَيَّامَ اَقْرَائِكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي وَاِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ . وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ وَكِيعٍ وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں استحاضہ میں مبتلا ہوں' میں پاک نہیں ہوتی' کیا میں نماز کو ترک کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نماز کو اپنے حیض کے ایام کے دوران ترک کردو' اس کے بعد غسل کرو اور نماز پڑھنا شروع کردو' اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم ہر نماز کے لیے وضو کیا کرو۔

811 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَّصَلِّي وَاِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ہیں: تم پھر غسل کرلو' پھر

۸۰۹ اخرجه البيهقي في السنن (۱/ ۳۴۴) كتاب الحيض' باب المستحاضة تغسل عنها اثر الدم' من طريق الدارقطني' به- وانظر الحديث (۸۰۷)۔

ہر نماز کے لیے وضو کرلیا کرو اور نماز پڑھ لیا کرو اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

812 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ النَّشَائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ تْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَقَالَ اجْتَنِبِي الصَّلَاةَ اَيَّامَ مَحِيضِكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَّاِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ قَطْرًا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں استحاضہ میں مبتلا ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے حیض کے ایام کو شمار کرلو اور ان کے دوران نماز نہ پڑھو' پھر اس کے بعد غسل کرلو' پھر ہر نماز کے لیے وضو کرلیا کرو' اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

813 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ الثَّقَفِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ تُصَلِّي الْمُسْتَحَاضَةُ وَاِنْ قَطَرَ عَلَى الْحَصِيرِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: مستحاضہ عورت نماز ادا کرے گی' اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن محمد وراق ثقفی، ابوحسن کوفی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۸۷)،(۲۴۰۰)۔

814 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيِّ اِلٰى يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ قُلْنَا مِنْ عِنْدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دَاوُدَ . فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ قُلْنَا حَدَّثَنَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ الْحَدِيْثَ . فَقَالَ يَحْيٰى اَمَا اِنَّ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ كَانَ اَعْلَمَ النَّاسِ بِهٰذَا زَعَمَ اَنَّ حَبِيْبَ بْنَ اَبِيْ ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ شَيْئًا .

☆☆ عبدالرحمٰن بن بشر بیان کرتے ہیں: ہم عبداللہ بن داؤد کے پاس سے اُٹھ کر یحییٰ بن سعید کے پاس آئے تو انہوں نے دریافت کیا: تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: عبداللہ بن داؤد کے پاس سے آرہے ہیں' انہوں نے دریافت کیا: انہوں نے تمہیں سے حدیث سنائی؟ تو ہم نے جواب دیا: انہوں نے اعمش کے حوالے سے حبیب کے حوالے سے' عروہ کے حوالے سے' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سنائی' تو یحییٰ بولے: اس بارے میں سفیان ثوری کو سب

۸۱۴- اخرجه البيهقي في السنن الكبرىٰ (۱/ ۳۴۵) كتاب الحيض: باب المستحاضة تغسل عنها اثر الدم ... من طريق الدارقطني: به-

سے زیادہ علم ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔حبیب نامی راوی نے عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

815- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيَّ يَقُوْلُ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى ضَعْفِ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ هٰذَا اَنَّ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ وَّقَفَهُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَاَنْكَرَ اَنْ يَّكُوْنَ مَرْفُوْعًا وَّوَقَفَهُ اَيْضًا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَائِشَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ عَنِ الْاَعْمَشِ مَرْفُوْعًا اَوَّلُهُ وَاَنْكَرَ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَّدَلَّ عَلٰى ضَعْفِ حَدِيْثِ حَبِيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ اَيْضًا اَنَّ الزُّهْرِيَّ رَوَاهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ فِيْهِ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ .هٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِيْ دَاوُدَ.

☆☆ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: اعمش سے منقول حدیث ضعیف ہونے پر دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے: حفص نامی راوی نے اُسے موقوف روایت کے طور پر اعمش سے نقل کیا ہے اور اس بات کا انکار کیا ہے یہ روایت مرفوع ہے اور اس بات کا بھی انکار کیا ہے اس میں ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا ذکر ہے حدیث کی عروہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے ضعیف ہونے پر بھی دلالت کرتی ہے۔ زہری نے اس روایت کو عروہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔ اور اُس میں یہ الفاظ ہیں: وہ خاتون ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھی۔

یہ تمام بیان امام ابوداؤد کا ہے۔

816- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تُصَلِّيْ وَاِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلٰى حَصِيْرِهَا .وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ خَيْثَمَةَ لَمْ يَرْفَعْهُ حَفْصٌ وَّتَابَعَهُ اَبُوْ اُسَامَةَ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مستحاضہ عورت نماز ادا کرے گی اگرچہ اُس کے خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

حفص نامی راوی نے اس حدیث کو مرفوع روایت کے طور پر نقل نہیں کیا' جبکہ اُسامہ نامی راوی نے اس کی متابعت کی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن حفص بن غیاث نخعی کوفی، ان کا انتقال ''222ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۲۶۷)۔

○ حفص بن غیاث ابن طلق بن معاویہ نخعی، ابوعمرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''194ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۲۴۱)۔

817- حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ

۸۱۵- اخرجه ذلك البيهقي في السنن (۱/ ۳۴۵) كتاب الحيض: باب النفاس عن ابي داؤد نحوه۔

قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَتْ لَا تَدَعُ الصَّلَاةَ وَاِنْ قَطَرَ عَلَى الْحَصِيْرِ. تَابَعَهُمَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن سے مستحاضہ عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ نماز ترک نہیں کرے گی' اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

818- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ اَبِيْ شَيْبَةَ وَذَكَرَ حَدِيْثَ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ تُصَلِّي الْمُسْتَحَاضَةُ وَاِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيْرِ. فَقَالَ وَكِيْعٌ يَرْفَعُهُ وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ وَّحَفْصٌ يُوْقِفَانِهِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مستحاضہ عورت نماز ادا کرے گی' اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

وکیع نامی راوی نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔ علی بن ہاشم اور حفص نامی راوی نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن ادریس بن مبارک بن ہیثم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''301ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۱۴/۱۱۴)۔

819- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ قَالَ حَدَّثَ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ حَدِيْثَيْنِ وَلَيْسَ هُمَا بِشَيْءٍ.

☆☆ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: حبیب بن ثابت نامی راوی نے عروہ کے حوالے سے دو روایات نقل کی ہیں' لیکن ان دونوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن معین بن عون، غطفانی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو زکریا بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''233ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۵۸)۔

۸۱۹- قال المزي في تهذيب الكمال (۵/۳۶۲): (قال احمد بن سعد بن ابي مريم عن يحيى بن معين: ثقة حجة. قيل ليحيى: حبيب ثبت؟ قال نعم؛ انما روى حديثين- قال اظن يحيى يريد: منكرين-: حديث: (تصلي المستحاضة وان قطر الدم ...) وحديث: (القبلة للصائم) ولم يسمع ذلك من عروة)- اه-

820 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ جَاءَ تْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ فَقَالَتْ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اجْتَنِبِي الصَّلَاةَ اَيَّامَ حَيْضَتِكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصُوْمِيْ وَصَلِّيْ وَاِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيْرِ . فَقَالَتْ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ لَا يَنْقَطِعُ الدَّمُ عَنِّيْ . قَالَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَ بِحَيْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَ الْحَيْضُ فَدَعِي الصَّلَاةَ فَاِذَا اَدْبَرَ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّيْ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش آئی اور بولی: مجھے استحاضہ کی شکایت ہے میں پاک نہیں ہوتی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیض کے مخصوص ایام کے دوران نماز ادا نہ کرو' اس کے بعد غسل کرو اور پھر روزے بھی رکھو' نماز بھی پڑھو اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

اُس خاتون نے عرض کی: میں استحاضہ میں مبتلا ہوں' میرا خون نہیں رکتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کسی اور رگ کا خون ہے' یہ حیض کا خون نہیں ہے' جب حیض آ جائے تو تم نماز کو ترک کر دو اور جب وہ ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن فرج بن عبداللہ بن عبید، ابوعلی جشمی مقری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۴۱/۴)۔

821 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْعَلَّافُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَقْرَاءُ الْاَطْهَارُ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہ فرمایا کرتی تھیں: قرء سے مراد طہر ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ایوب بن بادی علاف، خولانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''289ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۴۳/۲)۔

○ سعید بن حکم بن محمد بن سالم بن ابومریم جمحی بالولاء، ابومحمد مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''244ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۷۵)(۲۲۹۹)۔

۸۲۱- اخرجه الطبري في تفسيره (۵۰۶/۴) رقم (۴۷۰۱) من طريق ابن وهب عن عبد الله ابن عمر' به-

○ عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابوبکرصدیق، تیمی، ابومحمد مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''126ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۹۵)۔

822- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِى الرَّبِيعِ الْجُرْجَانِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِىُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهٖ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهٖ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً شَدِيْدَةً كَثِيْرَةً فَجِئْتُ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَسْتَفْتِيْهِ فَاُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِىْ بَيْتِ اُخْتِىْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً فَمَا تَرٰى فِيْهَا فَقَدْ مَنَعَتْنِى الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ . قَالَ اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَاِنَّهٗ يُذْهِبُ الدَّمَ . قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ . قَالَ فَتَلَجَّمِىْ . قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ . قَالَ اتَّخِذِىْ ثَوْبًا . قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا . فَقَالَ لَهَا النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَاٰمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ اَيَّهُمَا فَعَلْتِ فَقَدْ اَجْزَاَ عَنْكِ مِنَ الْاٰخَرِ فَاِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ قَالَ لَهَا اِنَّمَا هٰذِهٖ رَكْضَةٌ مِّنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِىْ سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فِىْ عِلْمِ اللّٰهِ ثُمَّ اغْتَسِلِىْ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَيْتِ فَصَلِّىْ اَرْبَعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَوْ ثَلَاثًا وَّعِشْرِيْنَ وَاَيَّامَهَا وَصُوْمِىْ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِيْكِ وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِىْ كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيْضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ لِمِيْقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ فَاِنْ قَوِيْتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِى الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِى الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلِيْنَ حَتّٰى تَطْهُرِىْ ثُمَّ تُصَلِّيْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِىْ وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الْفَجْرِ فَصَلِّىْ وَصُوْمِىْ اِنْ قَدَرْتِ عَلٰى ذٰلِكَ . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهٰذَا اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ اِلَىَّ .

۸۲۲-اخرجه الشافعي في المسند (۱/۴۷) كتاب الطهارة' الباب العاشر في احكام الحيض والاستحاضة' الحديث (۱۴۱)' واحمد (۶/ ۴۳۹)' وابو داؤد (۱/۱۹۹-۲۰۱) كتاب الطهارة' باب من قال: (اذا اقبلت الحيضة تدع الصلوة)' الحديث (۲۸۷)' والترمذي (۱/۲۲۱-۲۲۵) كتاب الطهارة' باب ما جاء في المستحاضة انها تجمع بين الصلاتين بغسل واحد' الحديث (۱۲۸)' وابن ماجه (۱/ ۲۰۵) كتاب الطهارة' باب ما جاء في البكر اذا ابتدئت مستحاضة' الحديث (۶۲۷)' والحاكم (۱/۱۷۲-۱۷۳) كتاب الطهارة' والبيهقي كتاب الطهارة' باب المبتدئة لا تميز بين الدمين: من طريق عبد الله بن محمد بن عقيل' عن ابراهيم بن محمد بن طلحة' عن عمه: عمران بن طلحة' عن امه: حمنة' به- قال ابو داؤد: (رواه عمرو بن ثابت' عن ابن عقيل قال: فقالت حمنة: هذا اعجب الامرين الي - لم يجعله من قول النبي صلى الله عليه وسلم' جعله كلام حمنة)- قال ابو داؤد: (وكان عمرو بن ثابت رافضيا- قال: وسمعت احمد يقول: حديث ابن عقيل في نفسي منه شيء)- قال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح) وسالت محمد بن اسماعيل- يعني: البخاري- عنه' فقال: حديث حسن' وهكذا قال احمد بن حنبل: (هو حديث حسن صحيح)- وقال الحاكم: (وعبد الله بن محمد بن عقيل بن ابي طالب من اشراف قريش' واكثر هم رواية' غير انهما لم يحتجا به' لكن له شواهد- ثم ذكرها)- قال الحافظ في (التلخيص) (۱/ ۱۶۳): وقال ابن منده: (حديث حمنة لا يصح عندهم من وجه من الوجوه: لانه من رواية ابن عقيل' وقد اجمعوا على ترك حديثه)- وتعقبه ابن التركماني في الجوهر النقي (۱/ ۳۳۹): (بان احمد' واسحاق' والحميدي' كانوا يحتجون بحديثه' وحسن البخاري حديثه' وصححه ابن حنبل' والترمذي: كما تقدم)' وتعقبه ابن دقيق العيد: كما في (التلخيص) (۱/ ۱۶۳)' واستنكر منه هذا الاطلاق' وذكره ابن ابي حاتم في العلل (۱/ ۵۱) رقم (۱۲۳)' وانه سال اباه عنه؟ فوهنه' ولم يقو اسناده)-

☆☆ سیدہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں انتہائی استحاضہ میں مبتلا تھی' میں اس کے بارے میں مسئلہ دریافت کرنے کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت میری بہن زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر موجود تھے' وہ خاتون بیان کرتی ہے: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں انتہائی استحاضہ میں مبتلا ہوں اور زیادہ شکایت ہے' اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا رائے دیتے ہیں؟ اس چیز نے مجھے نماز سے روک دیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم روئی رکھ لیا کرو' خون رک جائے گا اُس خاتون نے عرض کی: زیادہ ہوتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پٹی باندھ لیا کرو' اس نے عرض کی: اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کپڑا رکھ لیا کرو' عرض کی: اس سے بھی زیادہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں دو باتوں کی ہدایت کرتا ہوں' ان میں سے جو بھی کر لو وہ دوسرے کی جگہ کافی ہے' اگر تم دونوں کی قوت رکھتی ہو تو تمہیں زیادہ پتہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شیطان کا ٹھونگا ہے' اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق تمہارے حیض کے ایام چھ یا سات دن ہیں' پھر اُس کے بعد تم غسل کر لو' پھر تم دیکھو کہ اب تم پاک ہوگئی ہو تو تم اُس جگہ کو صاف کر لو' پھر تم چوبیس دنوں تک یا تیئس دنوں تک نماز ادا کرتی رہو اور روزہ رکھتی رہو' ایسا کرنا تمہارے لیے جائز ہوگا' ہر مہینے میں اسی طرح کرو جیسا کہ عام طور پر عورتیں حیض اور طہر کے حوالے سے اپنے حیض اور طہر کی مخصوص مدت بسر کرتی ہیں اور اگر تم اس بات کی طاقت رکھتی ہو تو ظہر کی نماز کو مؤخر کرو اور عصر کی نماز کو جلدی ادا کرو' پھر غسل کر کے پھر ظہر اور عصر کو ایک ساتھ ادا کر لو' پھر تم مغرب کو مؤخر کر دو اور عشاء کو جلدی پڑھ لو اور غسل کر کے ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرو تو تم ایسا بھی کر سکتی ہو' تم فجر کے لیے الگ سے غسل کرو' اس طرح تم نمازیں ادا کرو' روزہ رکھو' اگر تم اس بات کی طاقت رکھتی ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالملک بن عمرو قیسی، ابوعمر العقدی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''204ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۲۵) (۴۲۲۷)۔

○ ابراہیم بن محمد بن طلحہ تیمی، ابو اسحاق مدنی، وقیل کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''110ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۴) (۲۳۶)۔

○ عمران بن طلحہ بن عبیداللہ تیمی، مدنی، (ایک قول کے مطابق انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۵۱) (۵۱۹۲)۔

823- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ

حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

824- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن ثابت، وھوابن ابومقدام کوفی، مولی بکر بن وائل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''172ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۶/۲)۔

ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ اسلمی' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''184ھ'' میں ہوا۔

اسحاق بن شاہین بن حارث واسطی' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''250ھ'' میں ہوا۔

825- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ الْإِسْكَافِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ بِهٰذَا نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محمد بن احمد بن مالک، ابوبکر اسکافی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''352ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۱۹/۳)۔

○ حارث بن محمد بن ابواسامۃ، ابومحمد تمیمی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''281ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۱۸/۸)۔

○ زکریا بن عدی بن صلت تیمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابویحییٰ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''212ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے

لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۳۸)(۲۰۳۵)۔

826- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِیْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن محمد بن ابو یحییٰ، الاسلمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''184ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۵)(۲۴۳)۔

827- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ شَاهِيْنَ اَبُوْ بِشْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَيْشٍ اسْتُحِيْضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا .قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْتَجْلِسْ فِیْ مِرْكَنٍ . فَجَلَسَتْ فِيْهِ حَتّٰى رَاَتِ الصُّفْرَةَ فَوْقَ الْمَآءِ فَقَالَ تَغْتَسِلُ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلاً وَّاحِدًا ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلاً وَّاحِدًا ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلاً وَّاحِدًا ثُمَّ تَوَضَّأُ بَيْنَ ذٰلِكَ .

☆☆ سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! فاطمہ بنت ابوحبیش کو اتنے عرصے سے استحاضہ کی شکایت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے! یہ شیطان کی طرف سے ہے' اُسے کسی بڑے برتن میں بیٹھنا چاہیے۔ وہ خاتون اس پر بیٹھی تو اس کے حیض کی زردی غالب آ گئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ظہر اور عصر کے لیے ایک مرتبہ غسل کرے اور مغرب اور عشاء کے لیے ایک مرتبہ غسل کرے' پھر فجر کے لیے الگ سے غسل کرے اور اس کے درمیان میں وضو کرلیا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن شاہین بن حارث واسطی، ابو بشر بن ابو عمران، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''250ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: '' ... حجر عسقلانی' (۱۲۹)(۳۶۲)۔

_جہ ابو داؤد (۱/ ۲۰۷- ۲۰۸) کتاب الطہارۃ' باب من قال: تجمع بین الصلاتین' وتغتسل لهما غسلا واحدا' الحدیث (۲۹۶)' والطحاوی فی معانی الآثار (۱/ ۱۰۰- ۱۰۱) کتاب الطہارۃ' باب المستحاضة' کیف تتطهر للصلوٰۃ؛ والبیہقی (۱/ ۳۵۳- ۳۵۴) کتاب الحیض' باب غسل المستحاضة' وابن حزم (۲/ ۲۱۲' ۲۱۳)۔

828- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ مُسْلِمٍ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ لَمْ تُصَلِّ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا . قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَذَكَرَ كَلِمَةً بَعْدَهَا اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ وَتُؤَخِّرُ مِنَ الظُّهْرِ وَتُعَجِّلُ مِنَ الْعَصْرِ وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلاً وَّاحِدًا وَّتُؤَخِّرُ مِنَ الْمَغْرِبِ وَتُعَجِّلُ مِنَ الْعِشَاءِ وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلاً وَّتُصَلِّيْ.

☆☆ سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! فاطمہ بنت ابوحبیش نے اتنے عرصے سے نماز ادا نہیں کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! یہ کسی اور رگ کا خون ہے' پھر اُس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض کے ایام کے بارے میں کوئی بات ارشاد فرمائی' پھر فرمایا: وہ ظہر کو مؤخر کرے' عصر کو جلدی کرے' پھر اُن کے لیے غسل کر کے دونوں کو ایک ساتھ نماز ادا کرے' مغرب کو مؤخر کرے' عشاء کو جلدی کرے اور اُن دونوں کے لیے ایک مرتبہ غسل کر کے نماز ادا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبدالواحد بن زیاد بن مسلم، صیرفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۵۵/۲)۔

829- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ ذَرٍّ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَنْبَسَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْكَاتِبُ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِي حُبَيْشٍ اسْتُحِيضَتْ فَلَبِثَتْ زَمَانًا لاَ تُصَلِّيْ فَاَتَتْ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ خَافَتْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَلاَ يَكُوْنَ لَهَا فِي الْاِسْلاَمِ حَظٌّ اَلْبَثُ زَمَانًا لاَ اَقْدِرُ عَلٰى صَلاَةٍ مِّنَ الدَّمِ .فَقَالَتْ لَهَا امْكُثِي حَتّٰى يَدْخُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَتَسْاَلِيْنَهُ عَمَّا سَاَلْتِيْنِي عَنْهُ فَدَخَلَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ ذَكَرَتْ اَنَّهَا تُسْتَحَاضُ وَتَلْبَثُ الزَّمَانَ لاَ تَقْدِرُ عَلَى الصَّلاَةِ وَتَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ قَدْ كَفَرَتْ اَوْ لَيْسَ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فِي الْاِسْلاَمِ حَظٌّ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُوْلِي لِفَاطِمَةَ تُمْسِكُ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ عَنِ الصَّلاَةِ عَدَدَ قُرْئِهَا فَاِذَا مَضَتْ تِلْكَ الْاَيَّامُ فَلْتَغْتَسِلْ غُسْلَةً وَّاحِدَةً تَسْتَدْخِلُ وَتُنَظِّفُ وَتَسْتَثْفِرُ ثُمَّ

۸۲۹- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/ ۳۵٤-۳۵۵) منطريق الدارقطني به- والحديث اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/ ۱۷۵) والبيهقي (۱/ ۳۵٤) كتاب الحيض باب غسل المستحاضة. وهو عند الامام احمد في المسند بنحوه (٦/ ٤٦٤) كلهم من طريق عثمان بن سعد القرشي حدثنا ابن ابي مليكة به- قال الحاكم: (هذا حديث صحيح ولم يخرجاه بهذا اللفظ. وعثمان بن سعد الكاتب: بصري ثقة عزيز الحديث يجمع حديثه)- اه- تعقبه الذهبي بقوله: (قلت صورته مرسل)- اه- وفي اسناده عثمان بن سعد التيمي: قال الحافظ في التقريب (۹/۲): (ضعيف)- وقال الذهبي في الكاشف (۲/ ۲۵۰): لينه غير واحد-

الطُّهُوْرُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي فَاِنَّ الَّذِي اَصَابَهَا رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ اَوْ عِرْقٌ انْقَطَعَ اَوْ دَاءٌ عَرَضَ لَهَا.

قَالَ عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ فَسَاَلْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ فَاَخْبَرَنِي بِنَحْوِهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ. وَقَالَ اَبُو الْاَشْعَثِ فِي الْاِسْنَادِ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ اَنَّ خَالَتَهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِي حُبَيْشٍ.

☆☆ ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہوئی' انہوں نے اتنے عرصے سے نماز ادا نہیں کی' وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: اے اُم المؤمنین! مجھے یہ اندیشہ ہے' میں جہنمی نہ ہو جاؤں اور ان کا اسلام میں کوئی حصہ نہ رہے' ایک بڑا عرصہ گزر چکا ہے' جس میں' میں نے نماز نہیں پڑھی' مجھے استحاضہ کا خون خارج ہوتا ہے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تم ٹھہرو' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح دریافت کرنا جس طرح مجھ سے کہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ فاطمہ بنت ابوحبیش ہے' اس نے مجھ سے ذکر کیا ہے' اس کو استحاضہ کی شکایت ہے اور یہ کافی عرصے سے نماز ادا کرنے پر قادر نہیں ہو سکی' اسے یہ اندیشہ ہے' کہیں یہ کافر نہ ہو جائے' یا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہ رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم فاطمہ سے کہو کہ وہ ہر مہینے میں اپنے حیض کے مخصوص ایام کے دوران نماز کو ترک کر دے' جب وہ مخصوص ایام گزر جائیں تو وہ ایک مرتبہ غسل کر کے اپنی شرم گاہ پر روئی رکھ کر اُس پر ایک چوڑی پٹی باندھ لے تاکہ (خون باہر نہ نکلے) پھر ہر نماز کے لیے وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرے' اسے جو چیز لاحق ہوئی ہے وہ شیطان کا ٹھونگا ہے' یا کوئی رگ ہے' جو منقطع ہو گئی ہے' یا کوئی بیماری ہے' جو اسے لاحق ہو گئی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

830- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْفُضَيْلِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ جَاءَتْ خَالَتِي فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ اِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اِنِّي اَخَافُ اَنْ اَقَعَ فِي النَّارِ اِنِّي اَدَعُ الصَّلَاةَ سَنَتَيْنِ اَوْ سِنِيْنَ لَا اُصَلِّي. فَقَالَتِ انْتَظِرِي حَتّٰى يَجِيءَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَجَاءَ فَقَالَتْ هٰذِهِ فَاطِمَةُ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُوْلِي لَهَا فَلْتَدَعِ الصَّلَاةَ فِي كُلِّ شَهْرٍ اَيَّامَ قُرْئِهَا ثُمَّ لِتَغْتَسِلْ فِي كُلِّ يَوْمٍ غُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ الطُّهُوْرُ بَعْدُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَلْتُنَظِّفْ وَلْتَحْتَشِي فَاِنَّمَا هُوَ دَاءٌ عَرَضَ اَوْ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ اَوْ عِرْقٌ انْقَطَعَ.

☆☆ ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں: میری خالہ سیّدہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: مجھے یہ اندیشہ ہے' میں جہنم میں چلی جاؤں گی' کیونکہ میں نے دو برس سے (راوی کو شک ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:) کئی برس سے نماز ادا نہیں کی' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم انتظار کرو' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئیں تو (ان سے دریافت کرنا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: یہ فاطمہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: حیض کے مخصوص ایام کے دوران نماز کو ترک کر دیا کرو' پھر روزانہ ایک مرتبہ غسل کر لیا کرو' اس کے بعد ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرو' اور اپنی شرمگاہ کو ڈھانپ کر رکھو' کیونکہ یہ ایک بیماری ہے' جو لاحق ہوئی ہے یا یہ شیطان کا ٹھونگا ہے یا کوئی رگ

ہے جو منقطع ہوگئی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن سعد کاتب، ابوبکر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۶۲)(۴۵۰۳)۔

831- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالاَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ دَعِي قَدْرَ الْاَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِيْ كُنْتِ تَحِيْضِيْنَ فِيْهَا ثُمَّ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِيْ وَصَلِّيْ.

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: میں استحاضہ کا شکار ہوں میں پاک نہیں ہوتی' کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ تم ان مخصوص ایام میں نماز پڑھنا ترک کرو جن میں تمہیں حیض آتا تھا' پھر اس کے بعد تم غسل کرو اور کپڑا باندھ لو اور نماز پڑھ لیا کرو۔

832- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ رَجُلٌ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ دَمًا لَا يَفْتُرُ عَنْهَا فَسَاَلَتْ اُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ الْاَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَعَدَدَهُنَّ فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّي .

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون کا خون بہت بہتا تھا' وہ رُکتا نہیں تھا' سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ عورت مخصوص ایام کا جائزہ لے گی' جس میں پہلے اسے حیض آتا تھا' وہ اتنے دن تک نماز ترک کرے گی پھر جب نماز کا وقت ہوگا تو وضو کر کے کپڑا باندھ کر نماز ادا کر لے گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صخر بن جویریہ، ابو نافع، مولی بنی تمیم او بنی ہلال، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۵۰)(۲۰۹۲)۔

833- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْكِرْمَانِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنِ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُوْلًا يَقُوْلُ

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لاَ يَكُوْنُ الْحَيْضُ لِلْجَارِيَةِ وَالثَّيِّبِ الَّتِىْ قَدْ اَيِسَتْ مِنَ الْمَحِيضِ اَقَلَّ مِنْ ثَلاَثَةِ اَيَّامٍ وَلاَ اَكْثَرَ مِنْ عَشْرَةِ اَيَّامٍ فَاِذَا رَاَتِ الدَّمَ فَوْقَ عَشْرَةِ اَيَّامٍ فَهِىَ مُسْتَحَاضَةٌ فَمَا زَادَ عَلٰى اَيَّامِ اَقْرَائِهَا قَضَتْ وَدَمُ الْحَيْضِ اَسْوَدُ خَاثِرٌ تَعْلُوْهُ حُمْرَةٌ وَّدَمُ الْمُسْتَحَاضَةِ اَصْفَرُ رَقِيقٌ فَاِنْ غَلَبَهَا فَلْتَحْتَشِى كُرْسُفًا فَاِنْ غَلَبَهَا فَلْتُعْلِيهَا بِاُخْرٰى فَاِنْ غَلَبَهَا فِى الصَّلاَةِ فَلاَ تَقْطَعُ الصَّلاَةَ وَاِنْ قَطَرَ ـ لاَ يَثْبُتُ ـ عَبْدُ الْمَلِكِ وَالْعَلاَءُ ضَعِيفَانِ وَمَكْحُولٌ لاَ يَثْبُتُ سَمَاعُهُ۔

☆☆ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کم سن لڑکی اور وہ عورت جو حیض سے مایوس ہو چکی ہو اس کا حیض تین دن سے کم نہیں ہوگا اور دس دن سے زیادہ نہیں ہوگا' اگر دس دن کے بعد بھی اسے خون نظر آئے تو وہ عورت مستحاضہ شمار ہوگی' اس کے ایامِ مخصوص سے زیادہ جو دن ہوں گے ان کی (نمازوں کی وہ) قضاء کرے گی۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:) حیض کا خون سیاہ اور گاڑھا ہوتا ہے' جس میں سرخی غالب ہوتی ہے جبکہ استحاضہ کا خون زرد اور پتلا ہوتا ہے' اگر زیادہ خون خارج ہو رہا ہو تو وہ روئی رکھ لیا کرے' اگر اور زیادہ ہو تو کوئی پٹی وغیرہ رکھ لے' اگر وہ نماز کے دوران بھی خارج ہو رہا ہو تو وہ عورت نماز نہ چھوڑے' اگرچہ اس سے قطرے ٹپک رہے ہوں۔

یہ روایت ثابت نہیں ہے' اس کے دو راوی عبدالملک اور علاء دونوں ضعیف ہیں' جبکہ مکحول نامی راوی کا سماع ثابت نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن عون واسطی، وھو ابن عون بن اوس، ابوعثمان۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۲۵۲/۶)۔

○ حسان بن ابراہیم بن عبداللہ کرمانی، ابوہشام عنزی قاضی کرمان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۶۱/۱)۔

○ علاء بن کثیر دمشقی، ابوسعد، انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ابن مدینی نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۲۹/۵)۔

○ مکحول شامی، ابوعبداللہ، یہ شام کے مشہور فقیہ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''110ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

۸۳۳- اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۱۵۲/۸) رقم (۷۵۸۶) وفی الاوسط' کما فی مجمع البحرین (۲۹۱/۱) رقم (۵۰۲) من طریق حسان بن ابراهیم عن عبد الملک بهذا الاسناد' لکن بلفظ: (اقل الحیض ثلاث' واکثره عشر) - قال الهیثمی فی المجمع (۲۸۵/۱): (رواه الطبرانی فی الکبیر والاوسط' وفیه عبد الملک الکوفی عن العلاء بن کثیر' لا ندری من هو) - اه - قلت: بل العلاء هو ابن کثیر الدمشقی - قال ابن المدینی: ضعیف - وقال البخاری: منکر الحدیث - وقال احمد وغیره: لیس بشیء - وقال ابن عدی: له عن مکحول نسخ عن الصحابة کلها غیر محفوظة: کذا فی المیزان (۵/ ۱۲۹) - وسیاتی مرة اخری عند المصنف-

''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۹۹)(۲۹۲۳)۔

834- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَهْدِيِّ الْمِصِّيْصِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُوْلًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَقَلُّ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْمَحِيْضِ لِلْجَارِيَةِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ ثَلَاثٌ وَّاَكْثَرُ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْمَحِيْضِ عَشَرَةُ اَيَّامٍ فَاِذَا رَاَتِ الدَّمَ اَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةِ اَيَّامٍ فَهِىَ مُسْتَحَاضَةٌ تَقْضِىْ مَا زَادَ عَلٰى اَيَّامِ اَقْرَائِهَا وَدَمُ الْحَيْضِ لَا يَكُوْنُ اِلَّا دَمًا اَسْوَدَ عَبِيْطًا تَعْلُوْهُ حُمْرَةٌ وَّدَمُ الْمُسْتَحَاضَةِ رَقِيْقٌ تَعْلُوْهُ صُفْرَةٌ فَاِنْ كَثُرَ عَلَيْهَا فِى الصَّلَاةِ فَلْتَحْتَشِىْ كُرْسُفًا فَاِنْ ظَهَرَ الدَّمُ عَلَيْهَا بِاُخْرٰى فَاِنْ هُوَ غَلَبَهَا فِى الصَّلَاةِ فَلَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَاِنْ قَطَرَ وَيَاْتِيْهَا زَوْجُهَا وَتَصُوْمُ ۔ عَبْدُ الْمَلِكِ هٰذَا رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ وَّالْعَلَاءُ هُوَ ابْنُ كَثِيْرٍ وَّهُوَ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ وَمَكْحُوْلٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِىْ اُمَامَةَ شَيْئًا.

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: کنواری لڑکی یا ثیبہ کی حیض کی مقدار کم از کم تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے' اگر وہ دس دن کے بعد بھی خون دیکھتی ہے' تو وہ عورت مستحاضہ شمار ہو گی' وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام سے زیادہ دنوں کی قضاء کرے گی' حیض کا خون صرف سیاہ ہوتا ہے اور گاڑھا ہوتا ہے اور اس پر سرخی غالب ہوتی ہے' جبکہ مستحاضہ عورت کا خون پتلا ہوتا ہے جس پر زردی غالب ہوتی ہے' اگر نماز کے دوران خون بکثرت خارج ہو تو وہ روئی رکھ لے' اگر پھر بھی خون باہر نکل رہا ہو تو کوئی دوسرا کپڑا یا پٹی رکھ لے' اگر اس پر نماز کے دوران غالب ہو تو نماز نہ چھوڑے' اگرچہ اس سے قطرے ٹپک رہے ہوں' مرد اس سے صحبت بھی کر سکتا ہے اور وہ عورت روزے بھی رکھے گی۔

اس روایت کا راوی عبدالملک مجہول ہے' جبکہ علاء نامی راوی علاء بن کثیر ہے اور یہ حدیث میں ضعیف ہے' جبکہ مکحول نامی راوی نے حضرت ابوامامہ سے کوئی بھی حدیث نہیں سنی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن مہدی مصیصی، بغدادی الاصل ہیں محدثین کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''124ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۶)(۲۵۱)۔

835- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَنَسٍ الشَّامِىُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

۸۳۴– اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۹۷) رقم (۲۳٤) وفي العلل المتناهية (۱/۳۹۲) رقم (٦٤٢) من طريق الدارقطني به- وانظر الحديث السابق-

۸۳۵– اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۹۷) رقم (۲۳۵) وفي العلل المتناهية (۱/۳۹۰) رقم (٦٤٣) من طريق الدارقطني به- ومحمد بن انس: قال ابن حبان في المجروحين (۲/۲۵۲): [illegible] من اهل الجزيرة [illegible] صناعة الحديث من يزيد: فلان ياتي بالشيء على الحسبان ويحدث على التوهم: فكثر المناكير في روايته [illegible] الاحتجاج به [illegible]- وانظر نصب الراية (۱/۱۹۱-۱۹۲)-

الْمِنْهَالِ الْبَصْرِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَّاَكْثَرُهُ عَشَرَةُ اَيَّامٍ ۔ حَمَّادُ بْنُ مِنْهَالٍ مَجْهُولٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَنَسٍ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔

اس روایت کا راوی حماد بن منہال مجہول ہے' جبکہ محمد بن احمد بن انس ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حماد بن منہال۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''لسان المیزان'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۰۰)۔

○ محمد بن راشد مکحولی خزاعی، دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''161ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التقریب (۲/۱۶۰)۔

836- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ اَبُوْ عَبَّادٍ الْغُبَرِیُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ سَاَلَتِ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْمَرْاَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ تَعُدُّ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ فِی كُلِّ يَوْمٍ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَّتُصَلِّی ۔ تَفَرَّدَ بِهِ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَلَا يَصِحُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ وَهِمَ فِيهِ وَاِنَّمَا هِیَ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِی حُبَيْشٍ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فاطمہ بن قیس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ میں مبتلا عورت کا مسئلہ دریافت کیا کہ اُسے کیا کرنا چاہیے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام کا شمار کرے پھر جب وہ پاک ہو جائے تو غسل کر لے اور نماز ادا کیا کرے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں جعفر بن سلیمان نامی راوی منفرد ہے' ابن جریج نے ابوزبیر کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ درست نہیں ہے' اس میں راوی کو وہم ہوا ہے' کیونکہ اُس خاتون کا نام فاطمہ بنت ابوحبیش تھا۔

---

۸۳۶ اخرجه البيهقي في السنن (۱/۳۵۵) كتاب الحيض' باب غسل المستحاضة من طريق الدارقطني' به- وقد روى ابو يعلى: كما نصب الراية (۱/۲۰۳، ۲۰۴) قال: قرئ على بشر بن الوليد الكندي وانا حاضر' قيل له: (حدثكم ابو يوسف القاضي عن عبد الله بن علي ابي ايوب الافريقي' عن عبد الله بن محمد بن عقيل' عن جابر' ان النبي صلى الله عليه وسلم امر المستحاضة بالوضوء لكل صلاة) او من طريق ابي يعلى اخرجه البيهقي في معرفة السنن (۱/۳۸۰، ۳۸۱) رقم (۴۸۹)- قال البيهقي: وابو يوسف ثقة اذا كان يروي عن ثقة' الا الافريقي لم يحتج به صاحبا الصحيح - وابن عقيل مختلف في جواز الاحتجاج به' اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قطن بن نسیر - ابوعباد بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۰۲)(۵۵۹۱)۔

○ جعفر بن سلیمان ضبعی ابوسلیمان بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۹۹)(۹۵۰)۔

837- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَتِ الْحَامِلُ لَا تَحِيضُ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: ایسی حاملہ عورت جس کو خون نظر آئے' اُس کے بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے: اس کو حیض نہیں آسکتا' وہ غسل کر کے نماز ادا کرے گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبداللہ بن احمد بن عتاب بن محمد بن ابوالورقاء، فاید بن عبدالرحمٰن، ابوبکر عبدی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''344ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴۵۲/۵)۔

○ یعقوب بن قعقاع بن اعلم ازدی، ابوحسن خراسانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۸۹)(۷۸۸۲)۔

838- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ

۸۳۷- اخرجه الدارمي في سننه (۱/ ۲۲۷) كتاب الصلوة والطهارة: باب في الحبلى اذا رأت الدم من طريق سعيد عن مطر به- ورواه مرد اخرى من طريق همام عن مطر- والحديث رواه ايضا ابن المنذر في الاوسط (۲/ ۲۳۹) رقم (۸۲۰)

۸۳۸- اخرجه ابن ابي شيبة (۱/ ۹۳) والطبراني في الكبير (۲۵/ ٦٤) رقم (۱۵۳) وابن المنذر في الاوسط (۲/ ۲۳٦) رقم (۸۱۸) من طريق هشام بن حسان عن حفصة به- واخرجه ابو داؤد (۱/ ۹۳) كتاب الطهارة: باب في المرأة ترى الكدرة والصفرة: الحديث (۳۰۷) من طريق قتادة عن حفصة وابن ماجه (۱/ ۲۱۲) كتاب الطهارة: باب ما جاء في الحائض ترى بعد الطهر الصفرة والكدرة: الحديث (٦٤۷) من طريق ايوب عن حفصة عن ام عطية: به- واصل الحديث اخرجه البخاري في صحيحه (۱/ ٥٦٦) كتاب الحيض: باب الصفرة والكدرة في غير ايام الحيض: الحديث (۳۲٦) وابو داؤد (۱/ ۸۲) كتاب الطهارة: باب في المرأة ترى الكدرة والصفرة: الحديث (۳۰۸) والنسائي (۱/ ۱۸۷-۱۹٦) كتاب الحيض: باب الصفرة والكدرة وابن ماجه (۱/ ۲۱۲)

حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنَّا لاَ نَرَى التَّرِيَّةَ بَعْدَ الطُّهْرِ شَيْئًا وَّهِيَ الصُّفْرَةُ وَالْكُدْرَةُ.

☆☆ سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم خواتین شروع ہو جانے کے بعد نظر آنے والی تری کی پروانہیں کرتے تھیں جو زرد رنگ کی یا مٹیالی رنگ کی ہوتی تھیں۔

839- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَامِعِ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ الزَّرَّادِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَمِيرَ امْرَاَةِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَرِهَتْ اَنْ يُجَامِعَ الْمُسْتَحَاضَةَ زَوْجُهَا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کو ناپسند کیا ہے' استحاضہ کی شکار عورت کے ساتھ اُس کا شوہر صحبت کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد الملک بن میسرۃ ہلالی، ابو زید عامری، کوفی زراد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۲۸) (۴۲۴۹)۔

840- حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ سَلاَّمِ بْنِ سَلْمٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقْتُ النِّفَاسِ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا اِلاَّ اَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ . لَمْ يَرْوِهِ عَنْ حُمَيْدٍ غَيْرُ سَلاَّمٍ هٰذَا وَهُوَ سَلاَّمٌ الطَّوِيلُ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نفاس کی (زیادہ سے زیادہ) مدت چالیس دن ہے' البتہ عورت اُس سے پہلے طہر دیکھ لے (تو حکم مختلف ہوگا)۔

اس روایت کو حمید نامی راوی کے حوالے سے صرف سلام نامی راوی نے نقل کیا ہے' یہ سلام طویل ہے' اور یہ حدیث میں ضعیف ہے۔

٨٣٩- اخرجه الدارمي (١/ ٢٠٨) كتاب الصلوة والطهارة: باب من قال: لا يجامع المستحاضة زوجها من طريق شعبة عن عبد الملك بن ميسرة عن الشعبي عن قمير عن عائشة قالت: المستحاضة لا يأتيها زوجها- ورواه ابن ابي شيبة في المصنف (٤/ ٢٧٨) من طريق الشعبي عن قمير عن عائشة وعلقه ابن المنذر في الاوسط (٢/ ٢١١) فقال: روينا عن عائشة انها قالت: المستحاضة لا يأتيها زوجها ا- ه

٨٤٠- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (١/ ٣٠٤) رقم (٣٤٠) وفي العلل المتناهية (١/ ٣٨٤) رقم (٦٤٦) من طريق الدارقطني به- واخرجه ابن ماجه (١/ ٢١٣) ابواب الطهارة: باب النفساء كم تجلس؟ الحديث (٦٤٩) وابو يعلى (٦/ ٤٢٣) رقم (٣٧٩١) من طريق عبد الله بن [illegible] ابو سعيد الاشج بهذا الاسناد ولفظه: (كان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت للنفساء اربعين يوما الا ان ترى الطهر قبل ذلك) وقال البوصيري في الزوائد (١/ ٢٣٢): هذا اسناد صحيح رجاله ثقات [illegible] وضعفه ابن الجوزي في التحقيق (١/ ٣٠٥) وقال في [illegible] وقال يحيى: سلام لا يكتب حديثه ا- وقال النسائي والدارقطني: متروك الحديث. وقال عبد الرحمن بن يوسف بن خراش: كذاب وقال ابن حبان: يروي عن الثقات الموضوعات كانه كان المتعمد لها [illegible] والحديث ايضا رواه ابن عدي في الكامل (٣/ ٣٠١) من طريق ابي سعيد الاشج به- وللحديث طرق عند عبد الرزاق (١/ ٣١٢) رقم (١١٩٩): اخبرنا معمر عن جابر عن خيثمة عن انس قال: تنتظر البكر اذا ولدت [illegible] الدم اربعين ليلة ثم تغتسل ا- ومن طريقه اخرجه ابن المنذر في الاوسط (٢/ ٢٥٠) رقم (٨٣٠)- وسياتي رقم (١٨٤٨)۔

841- حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِنِسَائِهٖ لَا تَشَوَّفْنَ لِى دُوْنَ الْاَرْبَعِيْنَ وَلَاتُجَاوِزْنَ الْاَرْبَعِيْنَ يَعْنِىْ فِى النِّفَاسِ .

☆☆ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ اپنی بیویوں سے یہ کہا کرتے تھے: چالیس دن گزرنے سے پہلے تم میرے سامنے آراستہ نہ ہو چالیس دن سے تجاوز نہ کرو ان کی مراد نفاس کی حالت تھی۔

842- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ الْبَلْخِىُّ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الْهُذَلِىِّ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ امْرَاَةَ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ لَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَزَيَّنَتْ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِى الْعَاصِ اَلَمْ اُخْبِرْكِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَنَا اَنْ نَعْتَزِلَ النُّفَسَاءَ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً رَفَعَهٗ عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْهُ وَخَالَفَهٗ وَكِيْعٌ.

☆☆ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی اہلیہ بیان کرتی ہیں: جب وہ نفاس سے پاک ہوئی تو انہوں نے زیب و زینت کی تو حضرت عثمان بن ابوالعاص نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں نہیں بتایا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی تھی: ہم نفاس والی عورتوں سے چالیس دن تک الگ رہیں۔

عمر بن ہارون نامی راوی نے اس کو مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ وکیع نامی راوی نے اس کے برخلاف نقل کیا ہے۔

843- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِىُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْهُذَلِىُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِنِسَائِهٖ اِذَا نُفِسَتِ امْرَاَةٌ مِنْكُنَّ فَلَا تَقْرَبِيْنِىْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اِلَّا اَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ .

وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ وَيُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَهِشَامٌ وَاخْتُلِفَ عَنْ هِشَامٍ وَمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ رَوَوْهُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ مَوْقُوْفًا وَكَذٰلِكَ رُوِىَ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهِمْ مِنْ قَوْلِهِمْ.

☆☆ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ اپنی بیویوں سے یہ کہا کرتے تھے: جب تم میں سے کسی عورت کو نفاس آ جائے تو وہ چالیس دن تک میرے قریب نہ آئے البتہ اگر وہ اس سے پہلے طہر دیکھ لے تو اس کا حکم مختلف ہے۔

۸۴۱-اخرجه الحاكم (۱۷۶/۱) من طريق ابي بلال الاشعري: ثنا ابو شهاب عن هشام بن حسان بن الحسن عن عثمان به- وسياتي عند الدارقطني رقم (۸۴۴) واخرجه عبد الرزاق (۳۱۳/۱) رقم (۱۲۰۱) والدارمي (۲۲۹/۱) وابن الجارود رقم (۱۱۸)- من طريق سفيان الثوري عن يونس عن الحسن عن عثمان بن ابي العاص به- ورواه البيهقي (۳۴۱/۱) كتاب الحيض: باب النفاس: من طريق ابي حرة عن الحسن عن عثمان بن ابي العاص به- قال الحاكم: (هذه سنة عزيزة فان سلم هذا الاسناد من ابي بلال فانه مرسل صحيح: فان الحسن لم يسمع من عثمان بن ابي العاص ووافقه الذهبي- قال الشيخ شاكر في تعليقه على المحلى (۲۰۴/۲): (و المرسل لا يكون صحيحا ولا حجة ومراسيل الحسن اضعف من مراسيل غيره)- اه-

اس روایت کونقل کرنے میں بھی اختلاف ہے بعض راویوں نے اسے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ تک موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

اسی طرح یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے اُن کے اپنے قول کے طور پر منقول ہے۔

844- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِلاَلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلنِّسَاءِ فِىْ نِفَاسِهِنَّ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا.

☆☆ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفاس والی عورتوں کی مدت چالیس دن مقرر کی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدربہ بن نافع کنانی حناط نزیل المدائن، ابوشھاب الاصغر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''172ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵٦۸)(۳۸۱۴)۔

845- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِلاَلٍ حَدَّثَنَا حِبَّانُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ .اَبُوْ بِلاَلٍ الْاَشْعَرِىُّ هٰذَا ضَعِيْفٌ وَّعَطَاءٌ هُوَ ابْنُ عَجْلاَنَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہی روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر منقول ہے۔

اس روایت کا ایک راوی ابوبلال اشعری' ضعیف ہے۔

جبکہ دوسرا راوی عطاء بن عجلان' متروک الحدیث ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حبان بن موسیٰ بن سوار سلمی، ابومحمد مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''233ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب

۸۴۴- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۲۰٤) رقم (۳٤۱) وفي العلل المتناهية (۱/ ۳۸٦) رقم (٦٤۷) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد' وانظر رقم (۸٤۱)-

۸٤۵ اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۲۰٤) رقم (۳٤۲) وفي العلل المتناهية (۱/ ۳۸٦) رقم (٦٤۸) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد' وانظر رقم (۸۵۳)-

التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۱۷)(۱۰۸۵)۔

846 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُلَاثَةَ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَنْتَظِرُ النُّفَسَاءُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَاِنْ رَاَتِ الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَهِيَ طَاهِرٌ وَّاِنْ جَاوَزَتِ الْاَرْبَعِيْنَ فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ فَاِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ تَوَضَّاَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ ۔ عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ وَابْنُ عُلَاثَةَ ضَعِيْفَانِ مَتْرُوْكَانِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نفاس والی عورت چالیس دن تک انتظار کرے گی' اگر وہ پہلے طہر دیکھ لے' پاک ہوگی' اگر چالیس دن سے زیادہ ہو جائے تو وہ عورت مستحاضہ شمار ہوگی' مستحاضہ عورت کی طرح وہ بھی غسل کر کے نماز ادا کرے گی' اگر چہ خون زیادہ جاری ہو رہا ہو' تو وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

اس روایت کا راوی عمرو بن حصین اور ابن علاثہ' دونوں ضعیف اور متروک ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن زکریا تستری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۵۴۱)۔

847 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ اَيُّوْبَ ح وَحَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي اِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ امْرَاَتَهُ نُفِسَتْ وَاَنَّهَا رَاَتِ الطُّهْرَ بَعْدَ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَتَطَهَّرَتْ ثُمَّ اَتَتْ فِرَاشَهُ فَقَالَ مَا شَاْنُكِ قَالَتْ قَدْ طَهُرْتُ قَالَ فَضَرَبَهَا بِرِجْلِهِ وَقَالَ اِلَيْكِ عَنِّيْ فَلَسْتِ بِالَّتِيْ تُغْرِيْنِيْ عَنْ دِيْنِيْ حَتّٰى تَمْضِيَ لَكِ اَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً .

وَقَالَ هِشَامٌ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو وَكَانَ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَحْتَ الشَّجَرَةِ .لَمْ يَرْوِهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ غَيْرُ الْجَلْدِ بْنِ اَيُّوْبَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

۸۴۶-اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۲۰۵) رقم (۲۴۳) وفي التحقيق (۱/۲۸۶) رقم (۶۴۹) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد. واخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۱۷۶) من طريق ابي بكر محمد بن عبد الله بن الجنيد: ثنا موسى بن زكريا بهذا الاسناد- وقال الحاكم: (عمرو بن الحصين ومحمد بن علاثة ليسا من شرط الشيخين وانما ذكرت هذا الحديث شاهدا متعجبا)- اه- وانظر نصب الراية (۱/۲۰۵)-

۸۴۷-اخرجه ابن المنذر في الاوسط (۲/۲۴۹) رقم (۸۲۹) من طريق حماد: ثنا الجلد ابن ايوب به- ورواه الدارمي (۱/۲۳۰) من طريق خالد عن معاوية بن قرة عن امراة لعائذ بن عمرو نفست فجاءت بعدما مضت عشرون ليلة فدخلت في لحافه فقال: من هذه؟ قالت: انا فلانة: اني قد طهرت فركضها برجله فقال: لا تغرني عن ديني حتى تمضي اربعون ليلة-

☆☆ عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: ان کی اہلیہ کو نفاس آ گیا' انہوں نے بیس دن کے بعد طہر دیکھ لیا وہ پاک صاف ہوکر اُن کے بستر پر آئی تو انہوں نے کہا: تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ اُس نے کہا: میں پاک ہوچکی ہوں' تو اُنہوں نے اُس خاتون کو اپنے پاؤں سے مارا اور کہا: مجھ سے دور ہو جاؤ! تم ایسی چیز نہیں ہو جو مجھے میرے دین سے الگ کر سکے' جب تک چالیس دن نہیں گزر جاتے (تم میرے قریب نہیں آ سکتی ہو)۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کی۔

اس روایت کو جلد بن ایوب کے حوالے سے صرف معاویہ نامی راوی نے نقل کیا ہے اور یہ راوی ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عائذ بن عمرو بن ہلال مزنی، ابو ہبیرۃ بصری، یہ صحابی رسول ہیں، ان کا انتقال "71ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۹۰)۔

848 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ قَالَ تَجْلِسُ النُّفَسَاءُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا .وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْبَصْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: نفاس والی عورت چالیس دن تک بیٹھی رہے گی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

849 - حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِمْصِيُّ وَلَقَبُهُ سُلَيْمٌ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا مَضَى لِلنُّفَسَاءِ سَبْعٌ ثُمَّ رَاَتِ الطُّهْرَ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ.

قَالَ سُلَيْمٌ فَلَقِيْتُ عَلِيَّ بْنَ عَلِيٍّ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ

۸۴۸- اخرجه ابن المنذر في الاوسط (۲/۲۴۹) رقم (۸۲۶) من طريق يحيى: ثنا اسرائيل عن جابر عن عبد الله بن يسار عن سعيد بن المسيب عن عمر به- ورواه عبد الرزاق في المصنف (۱/۳۱۲) (۱۱۹۷) قال: اخبرنا معمر عن جابر الجعفي فذكره نحوه- واما انس: فقد رواه عبد الرزاق (۱/۳۱۲) رقم (۱۱۹۸) ومن طريقه ابن المنذر في الاوسط (۲/۲۵۰) رقم (۸۳۰) وقد تقدم في الحديث رقم (۸۴۰)-

۸۴۹- اخرجه البيهقي في السنن (۱/۳۴۲) من طريق الدارقطني به- واخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۱۷۶)- اخبرنا ابو سعيد احمد بن محمد بن زياد النحوي ببغداد: ثنا ابو اسماعيل محمد بن اسماعيل السلمي: ثنا عبد السلام بن محمد الحمصي فذكره- ومن طريقه البيهقي ايضا في السنن (۱/۳۴۲) ثم قال الحاكم: (وقد استشهد مسلم ببقية بن الوليد- واما الاسود بن ثعلبة: فانه شامي معروف- والحديث غريب في الباب)- اه-

مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ ۔ الْاَسْوَدُ هُوَ ابْنُ ثَعْلَبَةَ شَامِيٌّ ۔

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب نفاس والی عورت کو سات دن گزر جائیں اور پھر وہ طہر دیکھ لے تو وہ غسل کر کے نماز ادا کرنا شروع کر دے۔

اس کے راوی سلیم بیان کرتے ہیں: بعد میں میری ملاقات علی بن علی محدث سے ہوئی' انہوں نے اسود عبادہ اور عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی روایت کی مانند سنائی۔

اس روایت کے راوی اسود یہ ابن ثعلبہ شامی ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن ابوعلی قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مجہول اور منکرالحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳/ ۱۷۷)۔

○ اسود بن ثعلبۃ کندی، شامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۴۵)(۵۰۴)۔

○ عبدالرحمٰن بن غنم اشعری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دوسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''78ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۹۵)(۴۰۰۴)۔

850- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا جَدِّى حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِى سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ الْاَزْدِيَّةِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتِ النُّفَسَاءُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَقْعُدُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَكُنَّا نَطْلِي وُجُوهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ.

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نفاس والی عورتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں چالیس دن تک بیٹھی

۸۵۰- اخرجه احمد (٦/ ۳۰۰، ۳۰۳، ۳۰٤، ۳۰۹)' وابو داؤد (۱/ ۸۳) كتاب الطهارة: باب ما جاء في وقت النفساء' الحديث (۳۱۱)' والترمذي (۱/ ۲٥٦) كتاب الطهارة: باب ما جاء في كم تمكث النفساء؟ الحديث (۱۳۹)' وابن ماجه (۱/ ۲۱۳) كتاب الطهارة: باب النفساء كم تجلس؟ الحديث (٦٤٨)' والحاكم (۱/ ۱۷٥)' والبغوي رقم (۳۲۲)' والبيهقي (۱/ ۳٤۱) كتاب الحيض: باب النفساء' وابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۲۰۳) رقم (۳۳۹)' وابن المنذر في الاوسط (۲/ ۲٥۰) رقم (۸۳۱)' من طريق علي بن عبد الاعلى عن ابي سهل عن مسة الازدية عن ام سلمة به' قال الترمذي: هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث ابي سهل عن مسة الازدية عن ام سلمة' واسم ابي سهل: (كثير بن زياد): قال محمد بن اسماعيل: (علي بن عبد الاعلى ثقة' وابو سهل ثقة' ولم يعرف محمد هذا الحديث الا من حديث ابي سهل)- اه- قال الحافظ في التلخيص (۱/ ۲۰۳): (و ابو سهل وثقه البخاري وابن معين' وضعفه ابن حبان' وام مسة: مسة مجهولة الحال- قال الدارقطني لا تقوم بها حجة- وقال ابن القطان: لا يعرف حالها- واغرب ابن حبان فضعفه بكثير بن زياد فلم يصب)-

بنی تھیں، ہم نشگی کی وجہ سے چہرے پر ورس مل لیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث

○ علی بن عبد الاعلی ثعلبی کوفی الاحول، حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۰۰)(۴۷۹۷)۔

○ کثیر بن زیاد، ابوسہل برسانی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۰۷)(۵۶۴۵)۔

851 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ وَاَبُو غَسَّانَ قَالاَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ اَبُو خَيْثَمَةَ اَخْبَرَنِىْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى اَبُو الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ سَهْلٍ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ تَقْعُدُ بَعْدَ نِفَاسِهَا .اَبُوْ سَهْلٍ هٰذَا هُوَ كَثِيْرُ بْنُ زِيَادٍ الْبُرْسَانِىُّ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ اپنے نفاس کے بعد بیٹھتی تھی۔
اس روایت کا راوی ابوسہل اس کا نام کثیر بن زیاد برسانی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مالک بن اسماعیل نہدی، ابوغسان کوفی، سبط حماد بن ابوسلیمان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''217ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۱۳)(۶۴۲۴)۔

○ زہیر بن معاویہ بن حدیج، ابوخیثمہ، جعی کوفی، نزیل جزیرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''174ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی'۔

852 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ سُئِلَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ عَنِ النُّفَسَاءِ كَمْ تَقْعُدُ اِذَا رَاَتِ الدَّمَ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ تَغْتَسِلُ.

☆☆ عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل سے سوال کیا گیا: میں یہ بات سن رہا تھا' ان سے نفاس والی عورتوں کے بارے میں دریافت کیا گیا: اگر وہ خون دیکھ لے تو کتنا عرصہ بیٹھی رہے' تو انہوں نے جواب دیا: چالیس دن تک' اس کے بعد وہ غسل کرے گی۔

853- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ دَاوُدَ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ زَیْدٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ الْمَکِّیِّ قَالَ سُئِلَتْ عَآئِشَةُ عَنِ النُّفَسَاءِ فَقَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهَا اَنْ تُمْسِكَ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ تَغْتَسِلُ ثُمَّ تَطَهَّرُ فَتُصَلِّی .عَطَاءٌ مَتْرُوْكُ الْحَدِیْثِ .

☆☆ عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نفاس والی عورتوں کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے یہ بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا' تو انہوں نے بتایا: چالیس دن تک ٹھہری رہے گی' پھر غسل کر کے پاک ہوکر نماز ادا کرنا شروع کرے گی۔

اس روایت کا راوی عطاء' متروک الحدیث ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابراہیم بن زید بن سلمۃ بن ربیع بن جابر تیمی ابوعثمان معدل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''340ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تاریخ اصبہان (۱/۲۶۵)(۴۳۹)۔

○ سعد بن صلت بن برد بن اسلم، القاضی الامام محدث، ان کا انتقال ''196ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۹/۳۱۷)(۱۰۰)۔

854- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْجُرَیْرِیُّ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَرْزَمِیُّ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ الْحَکَمِ بْنِ عُتَیْبَةَ عَنْ مُسَّةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهَا سَاَلَتْهُ کَمْ تَجْلِسُ الْمَرْاَةُ اِذَا وَلَدَتْ قَالَ تَجْلِسُ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اِلَّا اَنْ تَرَی الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ .

☆☆ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بیان کرتی ہیں' انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: جب عورت بچے کو جنم دیتی ہے' تو وہ کتنا عرصہ بیٹھی رہے گی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی عورت چالیس دن تک بیٹھی رہے گی' اگر وہ اس سے پہلے طہر دیکھ لے تو (اس کا حکم مختلف ہوگا)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن اسماعیل بن جریر، بجلی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''لین الحدیث'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی

۸۵۴-علقه البیهقي في السنن (۱/۳٤۳) فقال: (ورواه العرزمي محمد بن عبید الله با سانید له عن مسة عن ام سلمة)- اه- قال العلامة الشیخ احمد محمد شاکر في تعلیقه علی الترمذي (۱/۲۵۷): (هذا اسناد ضعیف: لضعف محمد بن عبید الله العرزمي)- اه- وانظر الحدیث رقم (۸۵۰)-

بن حجر عسقلانی' (۷۵۵۴)۔

○ عبد الرحمٰن بن محمد بن عبید اللہ عرزمی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۳۱۲/۴)(۴۹۵۶)۔

○ محمد بن عبید اللہ بن میسرۃ عرزمی کوفی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''155ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۲۴۷/۶)(۷۹۱۱)۔

855- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَعْلَى الثَّقَفِيِّ عَنْ عَرْفَجَةَ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلنُّفَسَاءِ اِذَا رَاَتِ الطُّهْرَ اِلَّا اَنْ تُصَلِّيَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب نفاس والی عورت طہر دیکھ لے تو اب اُس کے لیے نماز کو ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن عبد اللہ بن یعلی بن مرۃ ثقفی کوفی،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۹/۲)(۴۶۸)۔

2- باب مَا يَلْزَمُ الْمَرْاَةَ مِنَ الصَّلَاةِ اِذَا طَهُرَتْ مِنَ الْحَيْضِ.

باب: جب عورت حیض سے پاک ہو جائے تو اس پر کون سی نماز لازم ہوگی؟

856- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ اَخْبَرَهُ قَالَ سَاَلْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ عَنِ الْحَائِضِ تَطْهُرُ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ بِقَلِيْلٍ قَالَ تُصَلِّي الْعَصْرَ .قُلْتُ قَبْلَ ذَهَابِ الشَّفَقِ قَالَ تُصَلِّي الْمَغْرِبَ .قُلْتُ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ قَالَ تُصَلِّي الْعِشَاءَ . قُلْتُ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قَالَ تُصَلِّي الصُّبْحَ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَاْمُرُنَا اَنْ نُعَلِّمَ نِسَاءَ نَا .لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ وَّهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ عبدالرحمٰن بن غنم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ایسی حائضہ عورت کے بارے میں دریافت کیا' جو سورج غروب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے پاک ہو جاتی ہے' تو انہوں نے فرمایا: وہ عصر کی نماز ادا کرے گی' میں

---

۸۵۵ اخرجه البيهقي في الكبرى (۴۴۲/۱) كتاب الحيض' باب النفساء من طريق الدارقطني به' وفي اسناده عمر بن يعلى الثقفي: قال الحافظ في التقريب (۵۹/۲): (ضعيف)-وشيخه عرفجة بن عبد الله: قال الحافظ في التقريب (۱۹/۲): (مقبول)- قلت: اي: عند المتابعة والا (فلين): كما هو معروف عن الحافظ-

نے دریافت کیا: جو شفق غروب ہونے سے پہلے پاک ہوجائے' انہوں نے فرمایا: وہ مغرب کی نماز ادا کرے گی۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ صبح صادق ہونے سے پہلے پاک ہوگئی؟ انہوں نے فرمایا: وہ عشاء کی نماز ادا کرے گی۔ میں نے دریافت کیا: جو سورج طلوع ہونے سے پہلے پاک ہو جائے تو انہوں نے فرمایا: وہ صبح کی نماز ادا کرے گی نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہی ہدایت کی تھی: ہم عورتوں کو یعنی اپنی خواتین کو اس بات کی تعلیم دیں۔

اس روایت کو محمد بن سعید نامی راوی نے نقل کیا ہے: یہ شخص متروک الحدیث ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعید بن حسان حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۶۴/۲)(۶۴۹)۔

3- باب جَوَازِ الصَّلاَةِ مَعَ خُرُوْجِ الدَّمِ السَّائِلِ مِنَ الْبَدَنِ.

باب: جسم سے خون بہہ رہا ہوتو اس کے ہمراہ نماز ادا کرنا جائز ہے

857- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْكُوفِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَقِيْلِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَاَصَابَ رَجُلٌ امْرَاَةً مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَافِلاً اَتَى زَوْجُهَا وَكَانَ غَائِبًا فَلَمَّا اُخْبِرَ الْخَبَرَ حَلَفَ اَنْ لَّا يَنْتَهِيَ حَتّٰى يُهْرِيقَ دَمًا فِيْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَخَرَجَ يَتْبَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كُلَّمَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْزِلاً - وَقَالَ الْقَاضِيْ فَلَمَّا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْزِلاً - قَالَ مَنْ رَجُلٌ يَكْلَؤُنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهِ . قَالَ فَانْتَدَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَرَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ كُوْنَا بِفَمِ الشِّعْبِ . وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هُوَ وَاَصْحَابُهُ قَدْ نَزَلُوا الشِّعْبَ مِنَ الْوَادِيْ فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلاَنِ اِلٰى فَمِ الشِّعْبِ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ لِلْمُهَاجِرِيِّ اَيُّ اللَّيْلِ تُحِبُّ اَنْ اَكْفِيَكَ اَوَّلَهُ اَوْ اٰخِرَهُ قَالَ بَلِ اكْفِنِيْ اَوَّلَهُ . قَالَ فَاضْطَجَعَ الْمُهَاجِرِيُّ فَنَامَ وَقَامَ الْاَنْصَارِيُّ يُصَلِّيْ وَاَتَى الرَّجُلُ فَلَمَّا رَاٰى شَخْصَ الرَّجُلِ عَرَفَ اَنَّهُ رَبِيْئَةُ الْقَوْمِ

۸۵۷- اخرجه ابو داؤد (۱/ ۵۰، ۵۱) كتاب الطهارة: باب الوضوء من الدم، الحديث (۱۹۸)، واحمد (۳/ ۳۴۳، ۳۵۹)، وابن خزيمة في صحيحه رقم (۳۶)، وابن حبان في صحيحه (۳/ ۲۷۵، ۲۷۶) رقم (۱۰۹۶)، وهو في الموارد رقم (۲۵۰)، والبيهقي في الكبرى (۱/ ۱۴۰) كتاب الطهارة: باب ترك الوضوء من خروج الدم من غير مخرج الحدث- الحديث - من طريق محمد بن اسحاق به- والحديث علقه البخاري (۲۷۵/۱) كتاب الوضوء: باب من لم ير الوضوء الا من المخرجين: القبل والدبر- قال: (وقال جابر بن عبد الله ... [illegible]

فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَانْتَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَتَ قَائِمًا ثُمَّ رَمَاهُ بِسَهْمٍ آخَرَ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَانْتَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَتَ قَائِمًا ثُمَّ عَادَ لَهُ بِالثَّالِثِ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَنَزَعَهُ فَوَضَعَهُ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ اَهَبَّ صَاحِبَهُ فَقَالَ لَهُ اجْلِسْ فَقَدْ اُتِيتُ فَوَثَبَ فَلَمَّا رَآهُمَا الرَّجُلُ عَرَفَ اَنْ قَدْ نَذِرُوا بِهِ فَهَرَبَ فَلَمَّا رَاَى الْمُهَاجِرِيُّ مَا بِالْاَنْصَارِيِّ مِنَ الدِّمَاءِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَفَلَا اَهْبَبْتَنِي وَقَالَ اَبُو كُرَيْبٍ اَفَلَا اَنْبَهْتَنِي اَوَّلَ مَا رَمَاكَ قَالَ كُنْتُ فِي سُورَةٍ اَقْرَؤُهَا فَلَمْ اُحِبَّ اَنْ اَقْطَعَهَا حَتّٰى اُنْفِدَهَا فَلَمَّا تَابَعَ عَلَيَّ الرَّمْيَ رَكَعْتُ فَآذَنْتُكَ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا اَنْ اُضَيِّعَ ثَغْرًا اَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِحِفْظِهِ لَقُطِعَ نَفْسِي قَبْلَ اَنْ اَقْطَعَهَا اَوْ اُنْفِدَهَا.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ ذات الرقاع میں شریک ہوئے' اس دوران ایک شخص نے ایک مشرک عورت کے ساتھ صحبت کر لی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لا رہے تھے تو اس کا شوہر بھی آ گیا جو پہلے وہاں موجود نہیں تھا' اُس نے یہ قسم اُٹھائی کہ وہ اُس وقت تک باز نہیں آئے گا' جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کا خون نہیں بہائے گا' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے روانہ ہوا' جہاں کہیں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پڑاؤ کرتے۔ (قاضی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج رات کو ہماری پہرے داری کون کرے گا' تو ایک انصاری اور ایک مہاجر شخص آگے بڑھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں گھاٹی کے کنارے پر رہنا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے وادی کی گھاٹی میں پڑاؤ کیا' جب یہ دونوں حضرات گھاٹی کے سرے پر پہنچے تو انصاری شخص نے مہاجر سے کہا: تم رات کے کون سے حصے میں (سونا پسند کرو گے' پہلے حصے میں یا آخری حصے) میں؟ اُس نے کہا: پہلے حصے میں۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ مہاجر شخص ہٹ کر سو گیا' اور انصاری کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے لگا۔ وہی شخص (مشرک) آیا' جب اُس نے ایک شخص کا چہرہ دیکھا تو اُسے پتہ چل گیا کہ یہ لوگوں کی حفاظت کے لیے ہے' تو اس نے اُس انصاری کو تیر مارا' جو اُسے لگا' اس انصاری نے اُس تیر کو نکالا' کھڑا رہا' پھر اُس شخص نے دوسرا تیر مارا جو اُسے لگا' تو انصاری نے اُسے بھی نکال دیا اور خود نماز پڑھتا رہا' اُس شخص نے تیسرا تیر مارا جو اُس انصاری کو لگا' تو اس انصاری نے اُسے نکال کر رکھ دیا' پھر وہ انصاری رکوع میں گیا' پھر سجدے میں گیا' پھر اُس نے اپنے ساتھی کو اٹھا دیا' اور اس سے کہا اٹھ جاؤ! کیونکہ میرا بہت زیادہ خون بہہ گیا ہے۔ جب اُس مشرک شخص نے ان دونوں حضرات کو دیکھا تو اسے اندازہ ہو گیا کہ اب یہ اُسے ماریں گے' جب مہاجر نے انصاری کا خون بہتا ہوا دیکھا تو بولا: سبحان اللہ! تم نے مجھے پہلے بیدار کیوں نہیں کیا؟' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب اُس نے تمہیں پہلے تیر مارا تھا' تم نے اس وقت مجھے کیوں نہیں بتایا' تو اس انصاری نے کہا: میں ایک ایسی سورت پڑھ رہا تھا' اسے ختم کرنے سے پہلے مجھے درمیان میں چھوڑنا اچھا نہیں لگا' لیکن جب اس شخص نے مسلسل میری طرف تیر اندازی کی تو پھر میں رکوع میں چلا گیا۔ (نماز ختم کرنے کے بعد) پھر میں نے تمہیں بیدار کیا' اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جس چیز کی حفاظت کی ہدایت کی تھی' اگر میں اس کو ضائع کرنے والا نہ ہوتا تو (میری یہ خواہش تھی) اس کو ختم کرنے سے پہلے ہی مر جاتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبد الجبار بن محمد عطاردی، ابوعمر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''272ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۳)(۶۴)۔

○ صدقۃ بن یسار جزری، نزیل مکۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۶۶)(۹۲۰)۔

○ عقیل ابن جابر بن عبد اللہ انصاری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۹)(۲۶۳)۔

858- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْقَاضِيْ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ يَعْنِي الرَّمْلِيَّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰى وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا.

☆☆ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز ادا کرتے رہے جب کہ اُن کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

859- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت مسور بن مخرمہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن شوذب خراسانی، ابوعبدالرحمٰن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''157ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۴۰۸)۔

4-باب فِيْ بَيَانِ الْعَوْرَةِ وَالْفَخِذُ مِنْهَا.

باب: سترعورت کا بیان' ران اس کا حصہ ہے

860- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ

حَدَّثَنِی اٰلُ جَرْهَدٍ عَنْ جَرْهَدٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم) مَرَّ بِهٖ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ وَعَلَیْهِ بُرْدَةٌ قَدِ انْكَشَفَتْ فَخِذُهٗ فَقَالَ اِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ.

☆☆ حضرت جرہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس سے گزرے وہ اُس وقت مسجد میں تھے اُنہوں نے اس وقت ایسی چادر لی ہوئی تھی' جس میں سے اُن کی ران ظاہر ہو رہی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ران پردے کی چیز ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بسر بن مطر بن ثابت، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۲/ ۳۶۸)۔

○ جرہد بن رزاح اسلمی مدنی ایک قول کے مطابق یہ صحابی رسول ہیں اور اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ ان کا انتقال ''61ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۲۶)(۵۰)۔

861- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن جرہد اسلمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مجہول الحال'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۷۵)(۸۹۷)۔

862- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِی حَبِيبُ بْنُ اَبِی ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) لَا تَكْشِفْ فَخِذَكَ فَاِنَّ الْفَخِذَ مِنَ الْعَوْرَةِ.

۸۶۰- اخرجه ابو داؤد الطيالسي ص(۱۶۲-۱۶۳) الحديث (۱۱۷۶) واحمد (۳/ ۴۷۸) والدارمي (۲/ ۲۸۱) كتاب الاستئذان باب في ان الفخذ عورة' والبخاري في التاريخ الكبير' الترجمة (۲۲۵۴) وابو داؤد (۴/ ۳۰۳) كتاب الحمام' باب النهي عن التعري الحديث (۴۰۱۴) والترمذي (۵/ ۱۱۰) كتاب الادب' باب ما جاء ان الفخذ عورة' الحديث (۲۷۹۵) والبيهقي (۲/ ۲۲۸) كتاب الصلوة' باب عورة الرجل من حديث جرهد الهد لوي : ان النبي صلى الله عليه وسلم مربه وهو كاشف عن فخذه' فقال: اما علمت ان الفخذ عورة ؟- واخرجه ابن حبان (۳۵۲) والحميدي (۲/ ۲۰۹) رقم (۸۵۷) وابن ابي شيبة (۹/ ۱۱۸) والحاكم (۴/ ۱۸۰) من طرق عن جرهد به-

★★ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: تم اپنی ران پر پردہ رکھنا' کیونکہ ران پردے کی چیز ہے۔

863- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُوْنُسَ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَكْشِفْ عَنْ فَخِذِكَ وَلَاتَنْظُرْ اِلٰى فَخِذِ حَيٍّ وَّلَامَيِّتٍ .

★★ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: تم اپنی ران کو بے پردہ نہ کرنا' اور کسی زندہ یا مردہ شخص کی ران کی طرف نہ دیکھنا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابو رواد' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''206ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۱۷)(۱۲۸۹)۔

5-باب جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَبَائِرِ.

باب: پٹی پر مسح کرنا جائز ہے

864- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ الصَّائِغُ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَهُوَ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ

٨٦٣-اخرجه ابو داؤد (٣/ ١٩٦) كتاب الجنائز' باب في ستر الميت عند غسله' الحديث (٣١٤٠)' وفي (٤/ ٤٠) كتاب اللباس' باب النهي عن التعري الحديث (٤٠١٥)' وابن ماجه (١/ ٤٦٩) كتاب الجنائز' باب ما جاء في غسل الميت' الحديث (١٤٦٠)' وعبد الله بن احمد في زوائد المسند (١/ ١٤٦)' والحاكم (٤/ ١٨٠-١٨١)' والبزار كما في تلخيص الحبير (١/ ٥٠٤) من طريق ابن جريج عن حبيب بن ابي ثابت' في رواية: (اخبرت عن حبيب بن ابي ثابت) وفي اخرى: (اخبرني حبيب بن ابي ثابت عن عاصم بن ضمرة)' به' وقال ابو داؤد: هذا الحديث فيه نكارة- قال الحافظ في التلخيص (١/ ٥٠٤): وفيه ابن جريج' عن حبيب- وفي روايةابي داؤد من طريق حجاج بن محمد' عن ابن جريج قال: اخبرت عن حبيب بن ابي ثابت- وقد قال ابو حاتم في العلل: ان الواسطة بينهما هو الحسن بن ذكوان- قال: ولا يثبت لحبيب رواية عن عاصم' فهذه علة اخرى- وكذا قال ابن معين: ان حبيبًا لم يسمعه من عاصم وان بينهما رجلًا ليس بثقة' وبين البزار: ان الواسطة بينهما هو عمرو بن خالد الواسطي' ووقع في زيادات المسند' وفي الدارقطني' ومسند الهيثمين كليب- تصريح ابن جريج باخبار حبيب له' وهو وهم في نقدي' وقد تكلمت عليه في الاملاء على احاديث مختصر ابن الحاجب-

٨٦٤-اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (١/ ١٦٧) رقم (٢٧٥) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد' وعلقه البيهقي في السنن (١/ ٢٢٨)' فقال: (ورواه ابو الوليد خالد بن يزيد المكي باسناد آخر عن زيد بن علي عن علي مرسلاً' وابو الوليد ضعيف' ولا يثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب شيء)- اه- قال ابن الجوزي: (خالد بن يزيد ضعيف- وقال ابو حاتم الرازي' يحيى بن معين: كذاب)- اه- ووافقه ابن عبد الهادي في التنقيح- وانظر نصب الراية (١/ ١٨٧-١٨٨)-

عَنْهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْجَبَائِرِ تَكُوْنُ عَلَى الْكَسِيْرِ كَيْفَ يَتَوَضَّاُ صَاحِبُهَا وَكَيْفَ يَغْتَسِلُ اِذَا اَجْنَبَ قَالَ يَمْسَحَانِ بِالْمَآءِ عَلَيْهَا فِي الْجَنَابَةِ وَالْوُضُوْءِ . قُلْتُ فَاِنْ كَانَ فِيْ بَرْدٍ يَخَافُ عَلٰى نَفْسِهٖ اِذَا اغْتَسَلَ قَالَ يُمِرُّ عَلٰى جَسَدِهٖ . وَقَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا) يَتَيَمَّمُ اِذَا خَافَ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس پٹی کے بارے میں دریافت کیا' جوکسی زخم وغیرہ پر باندھی جاتی ہے' ایسا شخص کس طرح وضو کرے گا؟ اگر وہ جنبی ہو جائے تو وہ غسل کس طرح کرے گا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا شخص جنابت کی حالت میں پانی کے ذریعے اُس پر مسح کر لے گا' میں نے عرض کی: اگر سردی ہو یا اپنی جان کا اندیشہ ہو؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے پورے جسم پر مسح کر لے گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو' بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں رحم کرنے والا ہے''۔

(تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ایسے شخص کو جب اندیشہ ہو تو وہ تیمم کر لے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابوطالب، ابومحمد مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں'' تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''168ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۶۶)(۲۷۵)۔

○ زید بن حسن بن علی بن ابوطالب، ہاشمی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''120ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۲۷۴)(۱۷۲)۔

865- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الْمَوَالِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ . اَبُو الْوَلِيْدِ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْمَكِّيُّ ضَعِيْفٌ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' اس کا راوی ابوالولید' خالد بن یزید مکی ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن ابوالموالی زید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''173ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از

حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۰۰)۔

866 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْكَسَرَ إِحْدَى زَنْدَيَّ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَمَرَنِي أَنْ أَمْسَحَ عَلَى الْجَبَائِرِ .عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ هُوَ أَبُو خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ مَتْرُوكٌ.

☆☆ امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے اپنے دادا (امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرا ایک جوڑ ٹوٹ گیا' اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی: میں پٹی پر مسح کرلوں۔

اس روایت کا راوی عمرو بن خالد واسطی' متروک ہے۔

867 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عمرو بن خالد واسطی سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد وراق واسطی۔ سکن بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''265ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۷/۱۷۹)(۳۶۲۵)۔

6- باب بَيَانِ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَجُوزُ فِيهِ الصَّلَاةُ وَمَا يَجُوزُ فِيهِ مِنَ الثِّيَابِ.

باب: اُس جگہ کا بیان' جس میں نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے

868 - حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ الْخَوَارِزْمِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ

۸۶۶- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۶۷) رقم (۲۷۶) من طريق الدارقطني به- واخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱/۱۶۱) رقم (۶۲۳) ومن طريقه المصنف هنا' وابن ماجه (۱/۲۱۵) كتاب الطهارة' باب المسح على الجبائر' الحديث (۶۵۷)' وابو الحسن القطان في تعاشده على ابن ماجه' ورواه البيهقي (۱/۲۲۸) كتاب الطهارة' باب المسح على العصائب والجبائر' من طريق سعيد بن سالم القداح' حدثني اسرائيل' به- قال البيهقي: وقد تابع عمرو ابن خالد عليه عمر بن موسى بن وجيه' فرواه عن زيد بن علي مثله- وابن وجيه متروك' منسوب الى الوضع)- اه- قال الزيلعي في نصب الراية (۱/۱۸۷): (قال ابن ابي حاتم في (علله): سالت ابي عن حديث رواه عمرو بن خالد عن زيد بن علي عن آبائه...... الحديث' فقال: هذا حديث باطل' لا اصل له' وعمرو بن خالد متروك الحديث- انتهى - وقال ابن القطان في كتابه: قال: اسحاق بن راهويه: عمرو بن خالد كان يضع الحديث- وقال ابن معين: هو كذاب غير ثقة' ولا مامون- ورواه العقيلي في ضعافه واعله بعمرو بن خالد' وقال: لا يتابع عليه' ولا يعرف الا به' ونقل تكذيبه عن جماعة)- اه- وانظر الحديث رقم (۷۷۴)-

الْاَبَّـارُ عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِیْ عَیَّاشٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) فِی الْحَائِطِ تُلْقٰی فِیْهِ الْعَذِرَةُ وَالنَّتْنُ قَالَ اِذَا سُقِیَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَصَلِّ فِیْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایسی جگہ جہاں پر گندگی وغیرہ پھینکی جاتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اُس جگہ کو تین مرتبہ سیراب کرلیا جائے (یعنی دھولیا جائے) تم اس میں نماز ادا کرلو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن جعفر بن بکر بن ابراہیم، ابوشیبۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''326ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۰/۴۵۴)(۵۶۱۶)۔

○ عمر بن عبدالرحمٰن بن قیس الابار کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۵۹)(۴۷۳)۔

869- حَـدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ اَبَانَ عَنْ نَـافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْحِیطَانِ الَّتِیْ تُلْقٰی فِیْهَا هٰذِهِ الْعَذِرَاتُ وَهٰذَا الزِّبْلُ اَیُصَلّٰی فِیْهَا قَالَ اِذَا سُقِیَتْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَصَلِّ فِیْهَا وَرَفَعَ ذٰلِكَ اِلَی النَّبِیِّ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- .اخْتَلَفَا فِی الْاِسْنَادِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی جگہ کے بارے میں دریافت کیا گیا: جہاں گندگی وغیرہ پھینکی جاتی ہے' کیا وہاں نماز ادا کی جاسکتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب تین مرتبہ اسے سیراب کرلو' تو تم وہاں نماز ادا کرلو انہوں نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم اس روایت کی سند میں اختلاف پایا جاتا ہے' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے!

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہارون بن اسحاق بن محمد بن مالک بالسکون، ابوالقاسم کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''258ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے

۸۶۸- اخرجه ابن ماجه (۱/۲۴۵) کتاب المساجد والجماعات' باب این یجوز بناء المساجد' الحدیث (۷۴۱) من طریق محمد بن اسحاق نافع عن ابن عمر' وسئل عن الحیطان تلقی فیها النتنات! فقال: (اذا سقیت مرارًا فصلوا فیها) یرفعه الی النبی صلی الله علیه وسلم قال البوصیری فی الزوائد (۱/۲۶۳): (اسناد ضعیف: لتدلیس ابن اسحاق) - اه - وهو الآتی بعد هذا-

ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۱۱)(۲)

870- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ النُّوبِيُّ اَبُوْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى اٰلِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِىْ بَكْرٍ تَقُوْلُ لِلْحَجَّاجِ اِنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) احْتَجَمَ فَدَفَعَ دَمَهُ اِلٰى ابْنِىْ فَشَرِبَهُ فَاَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ . قَالَ كَرِهْتُ اَنْ اَصُبَّ دَمَكَ .فَقَالَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لاَ تَمَسَّكَ النَّارُ . وَمَسَحَ عَلٰى رَاْسِهٖ وَقَالَ وَيْلٌ لِلنَّاسِ مِنْكَ وَوَيْلٌ لَكَ مِنَ النَّاسِ .

☆☆ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے حجاج بن یوسف سے یہ کہا تھا: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے پچھنے لگوائے' آپ نے اپنا (نکلا ہوا خون) میرے بیٹے کو دیا' تو میرے بیٹے نے اُسے پی لیا' تو حضرت جبرائیل آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے (میرے بیٹے سے) دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو اس نے عرض کی: مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں آپ کے خون کو بہا دوں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہنم تمہیں کبھی نہیں چھوئے گی' پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کے لئے بربادی ہے جو تمہارے حوالے سے (جرم کے مرتکب ہوں گے یعنی تمہیں شہید کریں گے)۔ان لوگوں کے لئے بربادی ہے جو تمہارے حوالے سے (جرم کے مرتکب ہوں گے یعنی تمہیں شہید کریں گے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن مجاہد بن مسلم القاضی، الکابلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''280ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۳)(۴۰۳)۔

○ رباح نوبی، عن اسماء بنت ابی بکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''لین الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳/۵۹)(۲۷۴۹)۔

۸۷۰- اخرجه ابن عساكر في تاريخه كما في كنز العمال (۱۳/ ٤٧٢) رقم (٣٧٢٢٤) وابو نعيم في الحلية (١/ ٣٣٠) من طريق علي بن مجاهد به- وعلي بن مجاهد: قال الحافظ في التقريب (٢/ ٤٣): (متروك من التاسعة ليس في شيوخ احمد اضعف منه)- اه- وشيخه: رباح النوبي: قال الذهبي في الميزان (٣/ ٥٩): (لا يدرى من هو)-

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

1- باب

باب: بلاعنوان

871- قُرِءَ عَلٰى اَبِى الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا

۸۷۱-اخرجه ابو داؤد (٤/٢٦١) كتاب الادب' باب الهدي في الكلام' حديث (٤٨٤٠) وابن ماجه (١/٦١٠) كتاب النكاح' باب خطبة النكاح' حديث (١٨٩٤)' واحمد (٢/٣٥٩)' والنسائي في (عمل اليوم والليلة) رقم (٤٩٤)' وابن حبان (٥٧٨ موارد) وبرقم (٢١ الاحسان)' والبيهقي (٣/٢٠٨-٢٠٩) كتاب الجمعة: باب ما يستدل به على وجوب التحميد في خطبة الجمعة' كلهم من طريق الاوزاعي عن قرة عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة' به- قال ابو داؤد: رواه يونس وعقيل وشعيب وسعيد بن عبد العزيز عن الزهري عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً- اه- وكذا قال البيهقي' ورجح المرسل ايضا الدارقطني في (العلل) (٨/٢٩-٣٠)' فقال: يرويه الاوزاعي' واختلف عنه: فرواه عبيد الله بن موسى' وابن ابي العشرين' والوليد بن مسلم' وابن المبارك' وابو المغيرة عن الاوزاعي عن قرة عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم - ورواه محمد بن كثير عن الاوزاعي عن الزهري كذلك لم يذكر قرة- ورواه وكيع عن الاوزاعي عن قرة- ورواه وكيع عن الاوزاعي عن قرة عن الزهري قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مرسلاً- اه-

اما الحاكم -رحمه الله- فقد صحح لقرة بن عبد الرحمن- على شرط مسلم- حديث: (حذف السلام سنة) ووافقه الذهبي- قلت: وهذا من اوهامهما - رحمهما الله- فان قرة بن عبد الرحمن لم يرو له مسلم احتجاجاً' ولكن روى له في المتابعات' فلا نستطيع مثلا ان نصحح لقطن بن نسير او غيره ممن روى له مسلم في المتابعات' على شرط مسلم- والعجب من الذهبي في موافقته للحاكم اكثر! لانه اورد قرة بن عبد الرحمن في ميزانه (٥/٤٧٠- بتحقيقنا)' وقال: خرج له مسلم في الشواهد- اه- قلت: ومدار الحديث على قرة بن عبد الرحمن' فاليك اقوال الائمة فيه: قال ابو حاتم: ليس بقوي- وقال ابو زرعة: الاحاديث التي يرويها مناكير- وقال احمد: منكر الحديث جدا- وقال ابن معين: ليس بقوي الحديث- وقال العجلي: يكتب حديث - وقال ابن شاهين نحو يحيى: ليس به باس عدي- وقال الفسوي: ثقة- وقال ابن عدي: ارجو انه لا باس به- وقد لخص الحافظ هذه الاقوال' فقال: صدوق له مناكير- ينظر: الجرح والتعديل (٧/١٣٢) واحوال الرجال ص (١٦٥)' سؤالات ابن طهمان (٦٣٩) وثقات العجلي (١٣٨٥) وثقات ابن شاهين (١١٦٣) والمعرفة والتاريخ (٢/٤٦٠) والكامل (٦/٢٠٧٧)' والتقريب (٢/١٢٥)- قلت: وعلى افتراض ان قرة ثقة' فقد خالفه الاكثرون من اصحاب الزهري' وهم يونس وعقيل وشعيب وسعيد بن عبد العزيز' وهم بلا شك اكثر واوثق من قرة بن عبد الرحمن' وهذا الذي رجحه الدارقطني وابو داؤد والبيهقي-

ثم ان قرة قد اضطراب في لفظ هذا الحديث: فمرة يرويه بلفظ: (ابتر) ومرة بلفظ: (اجذم) ومرة بلفظ (اقطع)- ومع كل ما تقدم فقد حكم النووي في (المجموع) (١/٧٣) بانه حديث حسن' وكذلك ابن الصلاح فيما نقله عنه السبكي في (طبقات الشافعية الكبرى) (١/٩)- وقد حكم السبكي ايضا بصحته: تبعًا لابن حبان- اما الطريق الآخر الذي ذكره المصنف وهو طريق صدقة عن محمد بن سعيد عن الزهري عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك عن ابيه' فقد اشار اليه- رحمه الله- في (العلل) (٨/٣٠) فقال: ورواه محمد بن سعيد -يقال له: الوصيف- عن الزهري عن ابن كعب بن مالك عن ابيه- والصحيح عن الزهري المرسل - اه- قلت: وللحديث اسناد آخر' اخرجه الطبراني في (الكبير) (١٩/٧٢) رقم (١٤١) من طريق صدقة بن عبد الله عن محمد بن الوليد الزبيدي عن الزهري عن عبد الله بن كعب بن مالك عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم - ومن طريق الطبراني اخرجه السبكي في (الطبقات) (١/١٤)-

وفي هذا الحديث نرى ان صدقة بن عبد الله خالف قرة في اسناد هذا الحديث: فلا نعد هذه المخالفة طريقًا لتقوية الحديث- والحديث من هذا الطريق ذكره الهيثمي في (المجمع) (٢/١٩١)' وقال: وفيه صدقة بن عبد الله السمين ضعفه احمد والبخاري ومسلم وغيرهم' ووثقه ابو حاتم ووهم في رواية-

الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ اَقْطَعُ .

تَفَرَّدَ بِهٖ قُرَّةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ .وَاَرْسَلَهُ غَيْرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .وَقُرَّةُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ فِی الْحَدِيْثِ .وَرَوَاهُ صَدَقَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .وَلَا يَصِحُّ الْحَدِيْثُ .وَصَدَقَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ضَعِيْفَانِ وَالْمُرْسَلُ هُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ ذی حیثیت کام جس کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہ کی جائے' وہ نامکمل ہوتا ہے۔

اس روایت کو زہری کے حوالے سے نقل کرنے میں قرہ نامی راوی منفرد ہے۔راوی بیان کرتے ہیں' دیگر راویوں نے زہری کے حوالے سے اسے مرسل روایت کے طور پر بیان کیا ہے اور قرہ نامی راوی اس حدیث میں مستند نہیں ہے۔

اس روایت کو دیگر راویوں نے عبدالرحمٰن بن کعب کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور یہ روایت مستند نہیں ہے۔صدقہ اور محمد بن سعید نامی راوی دونوں ضعیف ہیں' اس روایت کا مرسل طور پر منقول ہونا ہی درست ہے۔

نماز کی اہمیت اور اسے ترک کرنے کا گناہ

جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے جو نماز ادا نہیں کرتا اس کو کس طرح خوف دلایا گیا ہے' کس طرح ڈرایا گیا ہے' اس بات کو سمجھنے کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کافی ہے:

''جو شخص نماز ادا نہیں کرتا' اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے''۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

''انسان اور کفر کے درمیان بنیادی فرق کفر کو ترک کرنا ہے (یعنی انسان نماز ترک کرنے کے نتیجے میں کفر تک پہنچ جاتا ہے)''۔

اس حدیث میں مسلمانوں کو اس بات پر سخت تنبیہ کی گئی ہے جو سستی کا شکار ہو جاتے ہیں' انہیں یہ بتایا گیا ہے' نماز کی ادائیگی کفر سے علیحدہ ہونے کی علامت ہے تاکہ وہ اپنی اس کاہلی کو ترک کر دیں۔

بعض مالکی فقہاء نے تو یہاں تک بات بیان کی ہے: جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کر دیتا ہے' وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے' نماز اسلام کا بنیادی ستون ہے' اگر کوئی شخص اسے ترک کر دیتا ہے تو گویا وہ اسلام کے بنیادی ستون کو ڈھانے کا ارتکاب کرتا ہے۔

آدمی کو یہ بات پتہ ہونی چاہیے' نماز کا بنیادی مقصد یہ ہے' انسان کے ذہن پر اس کائنات کے خالق کی عظمت کے نقش کو پختہ کر دیا جائے اور وہ (اللہ تعالیٰ کے عذاب) سے ڈرتے ہوئے اس کے احکامات کی تعمیل کرے اور جن چیزوں سے اس نے منع کیا ہے' اس سے اجتناب کرے۔ اسی میں تمام بنی نوع انسان کا فائدہ ہے' کیونکہ جو شخص نیکیوں پر عمل پیرا ہو اور برائیوں سے لاتعلقی اختیار کرے' اس سے صرف بھلائی اور نفع کا عمل سرزد ہوگا' اس کے برعکس جو شخص نماز پڑھ لیتا ہے لیکن اس کا دل خدا سے غافل ہوتا ہے اور وہ نفسانی اور جسمانی خواہشات کی پیروی میں مشغول رہتا ہے تو بعض علماء بقول اس شخص کے ذمے سے فرض ادا ہو جائے گا لیکن درحقیقت مطلوبہ مقصد حاصل نہیں ہوگا' اصل نماز وہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اہل ایمان فلاح پا گئے' وہ لوگ جو اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع اختیار کرتے ہیں''۔

نماز کا بنیادی مقصد یہ ہے' انسان نیازمندی کے ساتھ اس زمین اور آسمان کے خالق کی عظمت کا اعتراف کرے اور اس کی اس عظیم عظمت اور غیر فانی عزت کے آگے اپنے سر کو جھکا دے' اس لیے کوئی بھی شخص درحقیقت اس وقت تک نمازی قرار نہیں دیا جا سکتا جب تک اس کا ذہن مکمل طور پر حاضر نہ ہو' اور وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے معمور نہ ہو اور باطل وسوسوں اور نقصان پہنچانے والے خیالات سے خالی نہ ہو اور نجات کا طلبگار نہ ہو' اس لیے جب انسان اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ایسی حالت میں کھڑا ہوتا ہے' اس کا دل خشوع اور خضوع سے معمور ہوتا ہے' وہ اپنے پروردگار کو زبردست قدرت رکھنے والا' زبردست طاقت رکھنے والا' عظیم بادشاہی کا مالک' بے پناہ قدرت رکھنے والا سمجھتا ہے اور پھر اس کے سامنے عاجزی اور انکساری کے ساتھ حاضر ہوتا ہے تو وہی شخص ایسا شخص ہوگا جس اپنے گناہوں سے توبہ کر رہا ہوگا اور اپنے پروردگار کی طرف مائل ہوگا' اور اسی کے نتیجے میں اس شخص کے ظاہری اور باطنی اعمال کی درستگی ہو سکے گی' چونکہ اس کا رابطہ اپنے پروردگار کے ساتھ مضبوط ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے درمیان دین کے مقرر کردہ حدود پر قائم رہے گا اور اُن تمام اُمور سے باز رہے گا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔

یہی وجہ ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے روکتی ہے''۔

حقیقی معنی میں مسلمان ہونے کی صورت یہی ہے۔

سابقہ امتوں میں نماز کی فرضیت

قرآن مجید کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے' نماز ادائیگی کا حکم سابقہ انبیاء کی شرائع میں موجود تھا' جیسا کہ سورت مبارکہ ابراہیم میں قرآن مجید نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اے میرے پروردگار! تو مجھے نماز قائم کرنے والا اور میری اولاد کو بھی (نماز قائم کرنے والا) بنا دے''۔

اسی طرح قرآن مجید میں سورۂ مریم میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے:

''اور وہ اپنے اہل خانہ کو نماز کی ادائیگی کا حکم دیا کرتا تھا''۔

اسی طرح قرآن مجید فرقانِ حمید نے سورۃ طٰہٰ میں یہ بات ذکر کی ہے:

''تم میری یاد کے لیے نماز قائم کرو''۔

بعض مفسرین نے یہ بات بیان کی ہے' یہاں پہ خطاب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہے۔

اسی طرح سورۂ مریم میں قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اور اس نے (اللہ تعالیٰ نے) مجھے نماز کی ادائیگی کا حکم دیا ہے''۔

احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' نبی اکرم ﷺ کی اُمت کی یہ امتیازی خصوصیت ہے' اُن پر دن اور رات پر پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں' بنی اسرائیل پر صرف دو نمازیں فرض کی گئی تھیں۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے' عشاء کی نماز کی فرضیت نبی اکرم ﷺ کی اُمت کی خصوصیت ہے' یہ صرف ان پر فرض ہوئی ہے' اور انہوں نے اپنے اس مؤقف کی تائید میں وہ روایت نقل کی ہے' جسے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم اس نماز (عشاء) کو تاخیر سے ادا کرو کیونکہ تمہیں اس نماز کے حوالے سے سابقہ اُمتوں پر فضیلت دی گئی ہے''۔

نماز کی فرضیت کی تاریخ

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے' اُمت محمدیہ پر نمازوں کی فرضیت کا حکم واقعۂ معراج مین نازل ہوا تھا' لیکن احادیث کے مطالعے سے یہ بات سامنے آتی ہے' نبی اکرم ﷺ کے معراج پر تشریف لے جانے سے پہلے بھی مسلمان نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔

اس کی پہلی دلیل یہ ہے' سورۂ مزمل جو مکہ مکرمہ میں ابتدائی دور میں نازل ہوئی تھی' اس میں نبی اکرم ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی گئی ہے:

''اے چادر اوڑھنے والے اٹھو اور رات کے وقت قیام کرو' لیکن تھوڑی دیر کے لیے نصف حصہ یا اس سے بھی کم کر لو یا اس سے تھوڑا بڑھا لو اور قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھو''۔

لیکن ان روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' نبی اکرم ﷺ واقعۂ معراج سے پہلے نماز ادا کیا کرتے تھے۔ یہاں یہ سوال سامنے آتا ہے' کیا نبی اکرم ﷺ کے اصحاب بھی معراج کے واقعہ سے پہلے نمازیں ادا کیا کرتے تھے یا نہیں؟ تو اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ روایت نقل کی ہے جس میں انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھتے تھے تو اس کی وجہ سے کفار بہت پریشان ہوتے تھے کہ ان کی قرأت کی آواز سن کر کچھ لوگ مسلمان نہ ہو جائیں۔ انہوں نے آپ کو تنگ کرنا شروع کیا یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کے لیے روانہ ہو گئے۔

اس روایت میں بڑا لمبا واقعہ منقول ہے۔

اسی طرح علامہ ابن ہشام رحمۃ اللہ علیہ نے "سیرت ابن ہشام" میں یہ بات نقل کی ہے۔

ابن اسحاق نے یہ بات بیان کی ہے' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مختلف گھاٹیوں میں چھپ کر نمازیں ادا کر رہے تھے' ایک دفعہ کا ذکر ہے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تھے' وہ مکہ کی کسی گھاٹی میں نماز ادا کر رہے تھے' اسی دوران کچھ کفار وہاں آئے اور انہوں نے نماز کی برائی کرنا شروع کی اور مسلمانوں کے ساتھ اس بارے میں تکرار شروع کی تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اونٹ کی ایک بڑی ہڈی پکڑ کر ایک کافر کو ماری جس سے اس کا سر پھٹ گیا۔ (راوی کہتے ہیں:) اسلام کی راہ میں کسی کافر کا بہایا جانے والا یہ پہلا خون تھا۔

ان روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب واقعۂ معراج سے پہلے بھی نماز ادا کیا کرتے تھے۔

872 - حَدَّثَنِیْ اَبُوْ طَالِبٍ الْحَافِظُ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَقْطَعُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ ذی حیثیت کام جس کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے' وہ نامکمل ہوتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حافظ امام ثبت احمد بن نصر بن طالب بغدادی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "323ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تذکرہ حافظ (۸۳۲/۳)۔

○ عمرو بن عثمان بن سیار الکلابی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، الرقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "دسویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "219ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۴/۲)، (۶۳۳)۔

۸۷۲- تفرد الدارقطني بهذا الطريق- وينظر: طرق الحديث وتخريجها في الحديث السابق- والحديث هنا لفظه: (اقطع) مما يدل على اضطراب قرة في لفظ الحديث؛ كما اثبتناه انفاً- والله الموفق-

○ موسیٰ بن اعین جزری، مولیٰ قریش، ابوسعید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''177ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۸۱)(۱۴۳۲)۔

2- باب الصَّلَوَاتِ الْفَرَائِضِ وَاَنَّهُنَّ خَمْسٌ .

باب: فرض نمازوں کا بیان' وہ پانچ ہیں

873- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ اَخِيْهِ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَمِ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ قَالَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ . قَالَ هَلْ قَبْلَهُنَّ اَوْ بَعْدَهُنَّ شَیْءٌ قَالَ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ صَلَوَاتٍ خَمْسًا . فَحَلَفَ الرَّجُلُ بِاللّٰهِ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا يَنْقُصُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں' اس نے دریافت کیا: کیا اس سے پہلے اور ان کے بعد بھی کوئی فرض کی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں' تو اُس شخص نے اللہ کے نام کی قسم اُٹھائی کہ وہ ان پر کوئی اضافہ نہیں کرے گا اور ان میں کوئی کمی نہیں کرے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ ٹھیک کہہ رہا ہے' تو یہ جنت میں جائے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نوح بن قیس بن رباح ازدی، ابوروح بصری، اخو خالد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''184ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

۸۷۳-اخرجه احمد (۲/ ۲۶۷) والنسائي (۱/ ۲۲۸) كتاب الصلوة' باب كم فرضت في اليوم والليلة؛ حديث (۴۵۹)' وابو يعلى (۵/ ۳۱۶) رقم (۲۹۲۹) وابن حبان (۲۵۱-موارد) والحاكم (۱/ ۲۰۱) من طريق نوح بن قيس بهذا الاسناد- وقال الحاكم: صحيح على الذهبي- وصححه ابن حبان- قلت: واصل الحديث في الصحيحين مطولاً من طريقين مختلفين عن انس بن مالك -رضي الله عنه- فاخرجه البخاري (۱/ ۲۰۱) كتاب العلم' باب ما جاء في العلم' حديث (۶۳)' وابو داؤد (۴۸۶)' والنسائي (۴/ ۱۲۲-۱۲۳)' واحمد (۳/ ۱۶۸)' وابن ماجه (۱۴۰۲) من طريق الليث بن سعد عن سعيد المقبري عن شريك بن ابي نمر عن انس مطولاً' وفيه: سوال الاعرابي للنبي صلى الله عليه وسلم : (انشدك بالله' الله امرك ان تصلي الصلوات الخمس في اليوم والليلة؛ قال: اللهم نعم)- واخرجه مسلم (۱/ ۱۲۴-الابي) كتاب الايمان' باب السوال عن اركان الاسلام' حديث (۱۰/ ۱۲)' والترمذي (۶۱۹)' والنسائي (۴/ ۱۲۱-۱۲۲)' والدارمي (۱/ ۱۶۴)' واحمد (۳/ ۱۴۳) وابو عوانة (۱/ ۲-۳)' والبغوي في (شرح السنة) (۱/ ۶۲-بتحقيقنا)' كلهمن طريق سليمان بن المغيرة عن ثابت عن انس' وفيه: ان اعرابيًا قال للنبي صلى الله عليه وسلم : (فزعم رسولك ان علينا خمس صلوات في يومنا وليلتنا' قال: صدق' قال: فبالذي ارسلك الله امرك بهذا؛ قال نعم......) الى آخر الحديث-

''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۰۸)(۱۶۸)۔

○ خالد بن قیس بن رباح ازدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۱۷)(۶۸)۔

نماز کے مشروع قرار دیئے جانے کی حکمت

مصر کے مشہور محقق شیخ عبدالرحمان جزیری بیان کرتے ہیں:

ما تقدم من مباحث الطهارة انما هو وسيلة للصلاة وقد علمت ان هذه الوسائل كلها منافع للمجتمع الانساني لان مدارها علي نظافة الابدان وطهارة اماكن العبادة من الاقذار التي تنشا عنها الامراض والروائح القذرة نعم ان في بعض الوسائل ما قد يخلو عن هذا المعني ولكن ذلك لحكمة ظاهرة :وهي ان الغرض من العبادات انما هو الخشوع لله سبحانه باتباع اوامره واجتناب نواهيه اما الصلاة فهي اهم اركان الدين الاسلامي فقد فرضها الله سبحانه على عباده ليعبدوه وحده ولا يشركوا معه احدا من خلقه في عبادته قال تعالى :(ان الصلاة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا) اى فرضا محدودا باوقات لا يجوز الخروج عنها وقال عليه الصلاة والسلام " :خمس صلوات كتبهن الله على العباد فمن جاء بهن ولم يضيع منهن شيئا استخفافا بحقهن كان له عند الله عهد ان يدخله الجنة "وقد وردت احاديث كثيرة في تعظيم شان الصلاة والحث على ادائها في اوقاتها :والنهي عن الاستهانة بامرها والتكاسل عن اقامتها فمن ذلك قوله صلى الله عليه وسلم " :مثل الصلوات الخمس كمثل نهر عذب غمر بباب احدكم يقتحم فيه كل يوم خمس مرات فما ترون ذلك يبقي من درنه ؟ قالوا :لا شيء قال صلى الله عليه وسلم " :فان الصلوات الخمس تذهب الذنوب كما يذهب الماء الدرن "ومعنى ذلك ان الصلوات الخمس تطهر النفوس وتنظفها من الذنوب والآثام كما ان الاغتسال بالماء النقي خمس مرات في اليوم يطهر الاجسام وينظفها من جميع الاقذار

وسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اى الاعمال افضل :قال " :الصلاة لمواقيتها "فالصلاة هي افضل اعمال الاسلام واجلها قدرا واعظمها شانا

(الفقه على المذاهب الاربعة كتاب الصلاة حكمة مشروعيتها)

اس سے پہلے طہارت کا ذکر کیا جا چکا ہے' جو نماز کی ادائیگی کا وسیلہ ہے' اور یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ تمام وسائل انسانی

معاشرے کے لیے فائدہ مند ہوتے ہیں' اس کی وجہ یہ ہے' اس کا بنیادی مقصد جسم کو صاف ستھرا رکھنا ہے' اسی طرح عبادت کی جگہ کو بھی پاک و صاف رکھنا ہے' کیونکہ اگر وہ گندی ہوگی تو اس سے امراض اور تعفن پیدا ہوسکتا ہے' البتہ نماز میں بعض ایسے اُمور بھی شامل ہیں' جن کا بظاہر ان فوائد کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے' لیکن اُن میں سے بھی ایک حوالے سے حکمت شامل ہے' جسے یوں بیان کیا جاسکتا ہے' اس کا بنیادی مقصد یہ ہے' انسان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سرِ تسلیم خم کر دے اور اس کا طریقہ یہ ہے' انسان کو جس بات کا حکم دیا گیا ہے' وہ اس کی پیروی کرے اور جس بات سے منع کیا گیا ہے' اس سے اجتناب کرے۔

نماز کو اسلام کے تمام ارکان میں سب سے زیادہ فضیلت حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے بندوں پر فرض قرار دیا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں' جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' اور وہ اس عبادت میں کسی مخلوق کو شامل نہ کریں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''بے شک نماز (کی ادائیگی) اہل ایمان پر مقررہ اوقات میں لازم قرار دی گئی ہے''۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے بھی یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''پانچ نمازیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض قرار دیا ہے' جو شخص انہیں ادا کرے گا اور اُن میں سے کوئی بھی چیز ضائع نہیں کرے گا' یعنی ان کے حق کو کم سمجھتے ہوئے (ضائع نہیں کرے گا) تو اس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا''۔

نماز کی خوبیاں نماز کو مقررہ اوقات میں ادا کرنے کی ترغیب' اس حکم کی بجا آوری میں کوتاہی اور اسے بخوبی سرانجام دینے میں کاہلی کا ارتکاب کرنے کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کی بہت سی احادیث منقول ہیں' جن کو مختلف محدثین نے نقل کیا ہے۔

ان میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے:

''پانچ نمازوں کی مثال اس طرح ہے جیسے کسی شخص کے دروازے پر میٹھے پانی کی نہر بہہ رہی ہو اور وہ شخص روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرے تو تمہارا کیا خیال ہے' اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہ جائے گا' لوگوں نے عرض کی: اس کا میل کچیل بالکل نہیں رہے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پانچ نمازیں گناہوں کو اسی طرح ختم کر دیتی ہیں' جیسے پانی (انسانی جسم یا کسی بھی چیز) کے میل کو ختم کر دیتا ہے''۔

(مصنف فرماتے ہیں:) اس کا مطلب یہ ہے' پانچ نمازیں انسانی نفس کو پاکیزہ بنا دیتی ہیں اور اسے نافرمانی اور گناہ سے اس طرح پاک کر دیتی ہیں جس طرح صاف ستھرے پانی میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرنے سے جسم پر لگی ہوئی میل دور ہو جاتی ہے اور وہ صاف ستھرا ہو جاتا ہے۔

اسی طرح بعض روایات میں یہ بات بھی منقول ہے: نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے مقررہ اوقات میں ادا کرنا۔

مختصر یہ کہ نماز انسان کے اعمال میں سب سے بہترین عمل ہے اور اس کا رتبہ دیگر تمام اعمال پر فوقیت رکھتا ہے۔

ڈاکٹر وہبہ زحیلی کا بیان

والصلوات المکتوبات خمس في اليوم والليلة، ولا خلاف بين المسلمين في وجوبها، ولا يجب غيرها الا بنذر، للاحاديث السابقة، ولحديث الاعرابي :خمس صلوات في اليوم والليلة قال الاعرابي هل علي غيرها ؟ قال :لا، الا تطّوع (1) ولقوله صلّى الله عليه وسلم لمعاذ حين بعثه الى اليمن :اخبرهم ان الله تعالى فرض عليهم خمس صلوات في كل يوم وليلة (2).
وقال ابو حنيفة رحمه الله :الوتر واجب، لقوله صلّى الله عليه وسلم :ان الله قد زادكم صلاة، وهي الوتر (3) وهذا يقتضي وجوبه، وقال عليه السلام :الوتر واجب على كل مسلم (4).ل

ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں: دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض قرار دی گئی ہیں' ان کی فرضیت کے بارے میں مسلمان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے' ان کے علاوہ کوئی نماز پڑھنا لازم نہیں ہے' البتہ اگر کوئی شخص نوافل ادا کرنے کی نظر مان لے تو اب ان کی ادائیگی ان پر لازم ہو جائے گی' اس کی دلیل یہ حدیث ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے (ایک دیہاتی سے) یہ فرمایا تھا:

''دن اور رات میں پانچ نمازیں (پڑھنا فرض ہے)' تو اس نے عرض کی: کیا ان کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھنا بھی مجھ پر فرض ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! البتہ اگر تم نفلی طور پر پڑھنا چاہو تو (تمہاری مرضی ہے)''۔

اس طرح ایک روایت میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تھا تو ان سے یہ فرمایا تھا:

''تو تم انہیں بتا دینا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ دن اور رات میں پانچ نمازیں پڑھنا فرض قرار دیا ہے''۔

البتہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' وتر کی نماز پڑھنا واجب ہے' انہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے:

''اور اللہ تعالیٰ نے ایک مزید نماز عطاء کی ہے جو وتر کی نماز ہے''۔

وہ یہ کہتے ہیں: ان الفاظ کا تقاضا یہ ہے' اس کو واجب قرار دیا جائے' ویسے بھی نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: ''وتر ہر مسلمان پر لازم ہیں''۔

---

(2) متفق عليه عن ابن عباس :وكانت تلك البعثة سنة عشر قبل حج النبي صلّى الله عليه وسلم (سبل السلام 120/2:).
(3) ورواه ثمانية من الصحابة :خارجة بن حذافة، وعمرو بن العاص، وعقبة بن عامر، وابن عباس، وابو بصرة الغفاري، وعمرو بن شعيب عن ابيه عن جده، وابو سعيد الخدري، وكلها معلولة (نصب الراية 109/1:).
(4) رواه ابو داؤد والنسائي وابن ماجه واحمد وابن حبان والحاكم عن ابي ايوب (نصب الراية 112/1:).
ل راجع: الفقه الاسلامي وادلته' البَابُ الثَّاني :الصَّلاة الفَصْلُ الأوّل :تعريف الصَّلاة، ومشروعيّتها وحكمة تشريعها فرضيّتها وفرائضها، حكم تارك الصَّلاة

3- باب الْاَمْرِ بِتَعْلِيْمِ الصَّلَوَاتِ وَالضَّرْبِ عَلَيْهَا وَحَدِّ الْعَوْرَةِ الَّتِي يَجِبُ سَتْرُهَا

باب: نماز کی تعلیم دینے کا حکم' اس (کو چھوڑنے کی وجہ سے) مارنے کا حکم اور ستر کا حکم جس کا چھپانا لازم ہے

874- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا بَلَغَ اَوْلاَدُكُمْ سَبْعَ سِنِيْنَ فَفَرِّقُوا بَيْنَ فُرُشِهِمْ وَاِذَا بَلَغُوا عَشْرَ سِنِيْنَ فَاضْرِبُوهُمْ عَلَى الصَّلاَةِ.

☆☆ عبدالملک بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تمہاری اولاد سات سال کی ہو جائے تو ان کے بستر الگ کر دو' جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز (چھوڑنے) کی وجہ سے ان کی پٹائی کرو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالملک بن ربیع بن سبرۃ بن معبد جہنی ،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۱۹/۱)(۱۳۰۹)۔

نماز نہ پڑھنے پر بچوں کی پٹائی کرنا

ڈاکٹر وہبہ تحریر کرتے ہیں:

وهي فرض عين على كل مكلف (بالغ عاقل) ، ولكن تؤمر بها الاولاد لسبع سنين، وتضرب عليها لعشر، بيد، لا بخشبة، لقوله صلّي اللّٰه عليه وسلم :مُروا صبيانكم بالصلاة لسبع سنين،

۸۷۴-اخرجه ابو داؤد (۱/۳۳۲، ۳۳۳): كتاب الصلوة: باب متى يومر الغلام بالصلوة؛ حديث (٤٩٤)، والترمذي (۲/۲۵۹) كتاب الصلوة: باب ما جاء متى يومر الصبي بالصلوة؛ حديث (٤٠٧)، والدارمي (۱/۳۷۳)، وابن ابي شيبة (۱/۳٤۷)، واحمد (۳/۲۰۱)، وابن الجارود (۱٤۷)، وابن خزيمة (۲/۱۰۲)، والطحاوي في (مشكل الآثار) (۳/۲۳۱)، والحاكم (۱/۲۰۱)، والبيهقي (۲/۱٤) من طريق عبد الملك بن الربيع بن سبرة عن ابيه عن جده به- وقال الترمذي: حديث حسن صحيح - وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم- ووافقه الذهبي وصححه ابن خزيمة- قلت: اما على شرط مسلم فلا: فان عبد الملك بن الربيعلم يرو له مسلم الا في موضع واحد في النكاح: متابعة وليس احتجاجاً- وقال ابو الحسن بن القطان: لم تثبت عدالته وان كان مسلم اخرجه له فغير محتج به- وقال ابن معين: احاديث عبد الملك بن الربيع عن ابيه عن جده ضعاف- ينظر: (التهذيب) (٦/٣٩٣)، و(التقريب) (۱/۵۱۹)، و(الكاشف) (۲/۱۸٤)، لكن للحديث شواهد يتقوى بها- وينظر الحديث الآتي-

واضربوهم عليها لعشر سنين، وفرّقوا بينهم في المضاجع[1]

نماز ہر مکلف (یعنی عاقل اور بالغ) پر فرض ہے بچہ جب تک سات سال کا نہ ہو جائے اسے نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے گا (لیکن اس بارے میں اس کے ساتھ سختی نہیں کی جائے گی) لیکن جب وہ دس سال کا ہو جائے اور پھر بھی نماز ادا نہ کرے تو اس پر اس کی پٹائی کی جائے گی' البتہ اسے ہاتھ کے ذریعے مارا جائے گا' چھڑی کے ذریعے نہیں مارا جائے گا۔ اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کا حکم دو اور جب وہ دس سال ہو جائے تو اگر وہ نماز نہیں پڑھتا تو اس کی پٹائی کرو اور ان کے بستر الگ کر دو''۔

875- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ زَاجٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ الصَّيْرَفِيُّ وَهُوَ سَوَّارُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُرُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلَاةِ لِسَبْعٍ وَّاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا لِعَشْرٍ وَّفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ وَاِذَا زَوَّجَ اَحَدُكُمْ عَبْدَهُ اَمَتَهُ اَوْ اَجِيْرَهُ فَلَا تَنْظُرُ الْاَمَةُ اِلٰى شَيْءٍ مِّنْ عَوْرَتِهٖ فَاِنَّ مَا تَحْتَ السُّرَّةِ اِلٰى رُكْبَتِهٖ مِنَ الْعَوْرَةِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کہ سات سال کی عمر میں اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس برس کے ہو جائیں تو اس وجہ سے (یعنی نماز ترک کرنے کی وجہ سے) ان کی پٹائی کرو' اور ان کے بستر الگ کر دو اور جب کوئی شخص اپنے غلام یا ملازم کی شادی اپنی کنیز سے کر دے تو وہ کنیز اسؐ کے ستر کی طرف نہ دیکھے' کیونکہ ناف سے لے کر گھٹنوں تک ستر ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سوار بن داؤد ابوحمزۃ۔ وقیل: داؤد بن سوار۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳/۳۴۱)۔ (۳۶۱۶)۔

876- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُوْلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيْبٍ الشَّيْلَمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ

---

[1] رواہ احمد وابوداؤد والحاکم والترمذی والدارقطنی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ (نیل الاوطار 298/1:).

۸۷۵-اخرجه ابو داؤد (۱/۱۳۲) كتاب الصلوة: باب متى يؤمر الغلام بالصلوة: حديث (۴۹۵)، واحمد (۲/۱۸۷)، وابن ابي شيبة (۱/۳۴۷) والدولابي في (الكنى) (۱/۱۵۹)، والعقيلي في (الضعفاء) (۲/۱۶۷-۱۶۸)، والحاكم (۱/۱۹۷)، وابو نعيم في (حلية الاولياء) (۱۰/۲۶) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۳/۸۴) و(۷/۹۴)، والخطيب في (تاريخ بغداد) (۲/۲۷۸)، كلهم من طريق سوار بن داؤد ابي حمزة الصيرفي به- وقال العقيلي: سوار لا يتابع على هذا الحديث- قلت: لا يضر انفراده ما دام قد وثق- فقال ابو طالب عن احمد بن حنبل: شيخ بصري لا باس به، روى عنه وكيع، فقلب اسمه، وهو شيخ يوثق بالبصرة، لم يرو عنه غير هذا الحديث، يعني: حديثه عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده: (علموا اولادكم الصلوة وهم ابناء سبع سنين)- وقال ابن معين: ثقة- وقال المصنف: يعتبر به- وذكره ابن حبان في (الثقات)، وكذلك ابن شاهين- وقال الحافظ في (التقريب): صدوق- فحديثه حسن ان شاء الله- ينظر: (العلل) للامام احمد (۱/۱۲، ۲۴۹، ۲۵۷)، و(تهذيب الكمال) (۱۲/۲۳۶، ۲۳۷)، وتهذيب التهذيب (۴/ت ۲۶۷)، والتقريب (۱/۳۳۹)، والخلاصة (۱/۵، ۲۸۲)-

۸۷۶ اخرجه الخطيب في (تاريخ بغداد) (۲/۲۷۸): اخبرنا القاضي ابو الطيب طاهر بن عبد الله الطبري، قال: انبانا علي بن عمر الحافظ به- وينظر: تخريج الحديث السابق-

اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَوَّارُ أَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُرُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلَاةِ فِيْ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا فِيْ عَشْرٍ وَّفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ وَإِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ عَبْدَهُ أَوْ أَجِيْرَهُ فَلَا يَرَيَنَّ مَا بَيْنَ رُكْبَتِهِ وَسُرَّتِهِ فَإِنَّ مَا بَيْنَ سُرَّتِهِ وَرُكْبَتِهِ مِنْ عَوْرَتِهِ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سات سال کی عمر میں اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور دس سال کی عمر میں ان کی پٹائی کرو اور ان کے بستر الگ کر دو جب کوئی شخص اپنے غلام یا ملازم کی شادی کر دے تو وہ گھٹنے اور ناف کے درمیان والے حصے کی طرف نہ دیکھے' کیونکہ اس کا ناف اور گھٹنے کا درمیانی حصہ ستر ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حبیب شیلمانی حدیث عن عبداللہ بن بکر سہمی، ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲/۲۷۸)(۷۵۲)۔

مرد کے ستر کی حدود

وهي حد العورة من الرجل فذهب مالك والشافعي الى ان حد العورة منه ما بين السرة الى الركبة وكذلك قال ابو حنيفة وقال قوم :العورة هما السواتان فقط من الرجل .وسبب الخلاف في ذلك اثران متعارضان كلاهما ثابت :احدهما حديث جرهد ان النبي صلى الله عليه وسلم قال "الفخذ عورة . "والثاني حديث انس "ان النبي صلى الله عليه وسلم حسر عن فخذه وهو جالس مع اصحابه "قال البخاري وحديث انس اسند وحديث جرهد احوط

وقد قال بعضهم العورة الدبر والفرج والفخذ

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کا قائل ہیں' مرد کا ستر اس کی ناف سے لے کر گھٹنے تک ہوگا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی کہتے ہیں۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے' صرف دونوں شرمگاہیں ستر کا حصہ شمار ہوں گی۔

ان اہل علم کے درمیان اختلاف کا سبب دو روایات ہیں' جن میں ظاہری طور پر تعارض پایا جاتا ہے اور یہ دونوں روایات مستند طور پر منقول بھی ہیں۔

ایک روایت حضرت جرہد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ران (یعنی زانوں) ستر کا حصہ ہے''۔

دوسری حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زانوں مبارک سے کپڑا اٹھا دیا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی سند زیادہ مضبوط ہے جبکہ حضرت جرہد رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں زیادہ احتیاط پائی جاتی ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: (مرد کے) ستر میں پیچھے والی اور آگے والی شرمگاہ اور زانوں شامل ہوں گے۔

عورت کے ستر کی حدود

وهي حد العورة في المراة فاكثر العلماء على ان بدنها كله عورة ما خلى الوجه والكفين وذهب ابو حنيفة الى ان قدمها ليست بعورة وذهب ابو بكر بن عبد الرحمن واحمد الى ان المراة كلها عورة .وسبب الخلاف في ذلك احتمال قوله تعالى (ولا يبدين زينتهن الا ما ظهر منها) هل هذا المستثنى المقصود منه اعضاء محدودة ام انما المقصود به ما لا يملك ظهوره ؟ فمن ذهب الى ان المقصود من ذلك ما لا يملك ظهوره عند الحركة قال :بدنها كله عورة حتى ظهرها واحتج لذلك بعموم قوله تعالى (يا ايها النبي قل لازواجك وبناتك ونساء المؤمنين) الآية ومن راى ان المقصود من ذلك ما جرت به العادة بانه لا يستر وهو الوجه والكفان ذهب الى انهما ليسا بعورة واحتج لذلك بان المراة ليست تستر وجهها في الحج [1]

اکثر اہل علم کی یہ رائے ہے عورت کا پورا جسم ستر ہے صرف چہرہ اور دونوں ہاتھ اس میں شامل نہیں ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں عورت کے پاؤں بھی ستر میں داخل نہیں ہوں گے۔

شیخ ابوبکر بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں عورت کا پورا جسم ستر ہوگا۔

ان حضرات کے درمیان اختلاف کا سبب یہ آیت ہے:

''اور وہ عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں ماسوائے اس حصے کے جو ویسے ہی ظاہر ہوتا ہے''۔

(اس آیت کے مفہوم میں اختلاف پایا جاتا ہے) کیا یہاں مراد یہ ہے؟ متعین اعضاء کو مستثنیٰ قرار دیا جائے یا یہاں یہ مراد ہے صرف ان کو مستثنیٰ قرار دیا جارہا ہے جن کے ظاہر ہونے کو روکنا عورت کے بس میں نہ ہو۔

جن فقہاء نے آیت سے یہ مفہوم قرار لیا ہے اس سے مراد وہ اعضاء ہیں حرکت کے وقت جسے چھپانا ممکن نہ ہو اور یہاں ان اعضاء کا استثنیٰ کیا گیا ہے۔

ان فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے عورت کا پورا جسم ستر ہے یہاں تک کہ اس کی پیٹھ بھی ستر میں شامل ہوگی۔

ان حضرات نے دلیل کے طور پر درج ذیل آیت کو پیش کیا ہے جس کے حکم میں عموم پایا جاتا ہے۔

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

---

[1] بداية المجتهد كتاب الصلاة الباب الرابع من الجملة الثانية الفصل الاول

''اے نبی! تم اپنی بیویوں' بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے یہ کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلّو لٹکا لیا کریں' یہ زیادہ مناسب ہے تاکہ اس طرح ان کی شناخت ہو جائے اور انہیں ستایا نہ جائے اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

جن فقہاء نے آیت کے یہ الفاظ ''ماسوائے اس کے جو خود بخود ظاہر ہو'' سے یہ مراد لیا ہے' عام طور پر عام معمول میں جسم کے جو حصے کھلے رہتے ہیں' انہیں مستثنیٰ کیا گیا ہے' یعنی چہرہ اور دونوں ہاتھ۔ ان حضرات کی یہ رائے ہے' یہ دونوں حصے ستر میں شامل نہیں ہوں گے۔ ان حضرات نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے' حج میں بھی ان کو چھپانا لازم نہیں ہے (بلکہ کھلا رکھنا لازم ہے)۔

877- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْجُبُلِيُّ الضَّرَّابُ رَفِيقُ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مَنْصُورٍ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَنُوبِ - قَالَ مُوسَى اسْمُهُ عُقْبَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ - قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الرُّكْبَةُ مِنَ الْعَوْرَةِ ۔ اَبُو الْجَنُوبِ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: گھٹنا ستر کا حصہ ہے۔

اس روایت کا راوی ابوالجنوب' ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نضر بن منصور ذہلی ابوعبدالرحمٰن کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۳/۲)(۱۰۲)۔

878- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا جَدِّى حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ سَعِيدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِى اَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۸۷۷- تفرد به المصنف وذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۲۹۷/۱) من طريق المصنف وقال: قال شيخنا الذهبي في ميزانه: النضر بن منصور واه قال ابن حبان: لا يحتج به- وعقبه بن علقمة لهذا ضعفه الدارقطني وابو حاتم الرازي- وفي (الامام) قال ابو حاتم الرازي: عقبة ضعيف الحديث والنضر بن منصور مجهول انتهى - اه - والحديث ذكره الحافظ ابن حجر في (الدراية)(۱۲۳/۱) وقال: الدارقطني لحديث علي باسناد ضعيف-

۸۷۸- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى)(۲۲۹/۲) كتاب الصلوة باب عورة الرجل من طريق الدارقطني وعند البيهقي: سعيد بن ابي راشد- وضعفه البيهقي واعله بسعيد- وذكره الحافظ في (التلخيص)(۵۰۵/۱) وقال: (واسناده ضعيف فيه عباد بن كثير وهو متروك)- وفاته انما يعله ايضا بسعيد بن راشد وهو: ابو محمد المازني البصري السماك- قال البخاري: منكر الحديث- وقال النسائي والدارقطني: متروك- وكذا قال ابو حاتم وقال مرة: ضعيف الحديث- وذكره ابو زرعة في (الضعفاء)- وقال يعقوب بن سفيان: ضعيف ليس حديثه بشي- ينظر: (التاريخ الكبير)(۳/ت ۱۵۷۴) و(التاريخ الصغير)(۱۸۵/۲) و(الضعفاء الصغير)(۱۳۳) و(الضعفاء والمتروكين) للنسائي (۲۸۰) وللدارقطني (۲۷۵) وسوالات البرقاني (۱۷۹) و(علل الحديث)(۳۳۶) واسامي الضعفاء (۱۱۹) والمعرفة والتاريخ (۱۲۳/۲، ۶۶۰)-

يَقُوْلُ مَا فَوْقَ الرُّكْبَتَيْنِ مِنَ الْعَوْرَةِ وَمَا اَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ مِنَ الْعَوْرَةِ .

☆☆ حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: گھٹنوں کے اوپر کا حصہ ستر ہے ناف کے نیچے کا حصہ ستر ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن راشد مازنی سماک۔ امام بخاری نے انہیں ''متروک الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳/۱۹۸) (۳۱۷۲)۔

نماز کے دوران ستر کا حکم

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہہ علامہ ابن رُشد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے:

علماء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے ستر کو چھپانا مطلق طور پر فرض ہے۔

اتفق العلماء على ان ستر العورة فرض باطلاق واختلفوا هل هو شرط من شروط صحة الصلاة امر لا ؟ وكذلك اختلفوا في حد العورة من الرجل والمراة وظاهر مذهب مالك انها من سنن الصلاة وذهب ابو حنيفة والشافعي الى انها من فروض الصلاة وسبب الخلاف في ذلك تعارض الآثار واختلافهم في مفهوم قوله تعالى (يا بني آدم خذوا زينتكم عند كل مسجد) هل الامر بذلك على الوجوب او على الندب ؟ فمن حمله على الوجوب قال: المراد به ستر العورة واحتج لذلك بان سبب نزول هذه الآية كان ان المراة كانت تطوف بالبيت عريانة وتقول :

اليوم يبدو بعضه او كله ...وما بدا منه فلا احله

فانزلت هذه الآية "وامر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان "ومن حمله على الندب قال :المراد بذلك الزينة الظاهرة من الرداء وغير ذلك من الملابس التي هي زينة واحتج لذلك بما جاء في الحديث من انه كان رجال يصلون مع النبي عليه الصلاة والسلام عاقدي ازرهم على اعناقهم كهيئة الصبيان ويقال للنساء لا ترفعن رؤوسكن حتى يستوي الرجال جلوسا قالوا :ولذلك من لم يجد ما به يستر عورته لم يختلف في انه يصلي واختلف فيمن عدم الطهارة هل يصلي امر لا يصلي ؟[1]

البتہ اہل علم میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے نماز کے درست ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے نہیں ہے؟ اسی طرح اہل علم کے درمیان اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے مرد اور عورت کے ستر کی حدود کیا ہیں؟

[1] بداية المجتهد' كتاب الصلاة الباب الرابع من الجملة الثانية

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بظاہر یہ مسلک سامنے آتا ہے' ان کے نزدیک نماز میں ستر کو چھپانا سنت ہے۔
جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے فرض قرار دیا ہے۔
اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے' اس بارے میں منقول احادیث میں تعارض پایا جاتا ہے اور قرآن کی درج ذیل آیت کے مفہوم میں اختلاف پایا جاتا ہے:
''تم ہر نماز کے وقت زیب و زینت اختیار کرو''۔
(اختلاف یہ ہے) آیت کا حکم واجب ہے یا مستحب ہے؟
جن لوگوں نے اسے واجب قرار دیا ہے' انہوں نے یہ فتویٰ دیا ہے' نماز میں قابل ستر اعضاء کو چھپانا لازم ہے اور انہوں نے اپنے اس مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے: اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے' پہلے زمانے میں خواتین برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتی تھیں اور یہ کہا کرتی:
''آج جسم کا کچھ حصہ کھل جائے یا پورا کھل جائے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' حالانکہ ان دنوں میں اس کا بے پردہ ہونا مجھے گوارا نہیں ہوگا''۔
تو اس فعل کو روکنے کے لیے یہ آیت نازل ہوئی' یہی وجہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا:
''آج کے بعد کوئی مشرک شخص حج نہیں کر سکے گا اور کوئی شخص برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف نہیں کرے گا''۔
جن فقہاء نے آیت کے الفاظ کو استحباب پر محمول کیا ہے' ان کا یہ کہنا ہے: یہاں آیت میں اضافی لباس اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو ظاہری زیب و زینت کے طور پر اختیار کیا جاتا ہے۔
ان حضرات نے اپنے اس مؤقف کی تائید میں دلیل کے طور پر وہ حدیث پیش کی ہے جس میں یہ بات مذکور ہے:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کچھ لوگ نماز ادا کرتے ہوئے اپنے تہبند گردن پر اس طرح باندھ لیا کرتے تھے جیسے چھوٹے بچے باندھتے ہیں تو خواتین کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ سجدے سے اپنے سر کو اس وقت اُٹھائیں جب مرد پوری طرح بیٹھ چکے ہوں۔
ان فقہاء کا یہ کہنا ہے: اگر کسی شخص کو ستر کے لیے کپڑا نہیں ملتا تو اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے' وہ شخص نماز پڑھے گا' البتہ اگر کسی شخص کو (نماز کے لیے وضو کرنے کے لیے) پانی نہیں ملتا تو اس شخص کے نماز پڑھنے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ (اس سے بالواسطہ طور پر یہ بات ثابت ہوتی ہے' نماز کے دوران زیب و زینت اختیار کرنے یا ستر کو چھپانے کا حکم اضافی طور پر ہے۔)

لباس کے بارے میں مزید تحقیق

کیونکہ بعض روایات میں بعض مخصوص قسم کے لباس کو پہن کر نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے' اس لئے اس موضوع کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

اما اللباس فالاصل فیه قوله تعالی (خذوا زینتکم عند کل مسجد) والنهی الوارد عن هیئات

بعض الملابس في الصلاة وذلك انهم اتفقوا فيما احسب علي ان الهيئات من اللباس التي نهي عن الصلاة فيها مثل اشتمال الصماء وهو ان يحتبي الرجل في ثوب واحد ليس علي عاتقه منه شيء وان يحتبي الرجل في ثوب واحد ليس علي فرجه منه شيء وسائر ما ورد من ذلك ان ذلك كله سد ذريعة الا تنكشف عورته ولا اعلم ان احدا قال لا تجوز صلاة علي احدى هذه الهيئات ان لم تنكشف عورته وقد كان علي اصول اهل الظاهر يجب ذلك واتفقوا علي انه يجزء الرجل من اللباس في الصلاة الثوب الواحد لقول النبي صلى الله عليه وسلم وقد سئل ايصلي الرجل في الثوب الواحد ؟ فقال "او لكلكم ثوبان ؟ "واختلفوا في الرجل يصلي مكشوف الظهر والبطن فالجمهور علي جواز صلاته لكون الظهر والبطن من الرجل ليسا بعورة وشذ قوم فقالوا :لا تجوز صلاته لنهيه صلى الله عليه وسلم ان يصلي الرجل في الثوب الواحد ليس علي عاتقه منه شيء وتمسك بوجوب قوله تعالى (خذوا زينتكم عند كل مسجد)[1]

لباس کے بارے میں قرآن کی آیت ہے:

''ہر نماز کے وقت زینت کو اختیار کرو''۔

اس بارے میں دوسری بنیاد وہ روایات ہیں' جو جس میں نماز کے دوران مختلف قسم کے لباس کو پہننے کی ممانعت کے بارے میں ہیں۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں علماء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے کہ جس مخصوص قسم کے لباس کو نماز کے دوران پہننے سے منع کیا گیا ہے' جیسے چادر کو جسم پر لپیٹ لینا یعنی مرد کا چادر کو جسم پر اس طرح لپیٹنا کہ اس کے کندھے پر کچھ بھی موجود نہ ہو' یا مرد کا چادر کو اس طرح لپیٹنا کہ اس کی شرمگاہ پر کوئی چیز نہ ہو اور اس نوعیت کی دیگر تمام احادیث جو ہیں' ان میں بنیادی مقصد یہ ہے' ستر کے بے پردہ ہونے سے بچا جائے۔ میرے علم کے مطابق کوئی بھی شخص اس بات کا قائل نہیں ہے' اگر ایسی صورت میں انسان کا ستر پردہ میں رہتا ہے تو کسی شخص نے نماز کو ناجائز قرار دیا ہو' البتہ اہل ظاہر کے اصول کے مطابق ایسا کرنا واجب شمار ہوگا۔

علماء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے' اگر مرد صرف ایک لباس پہن کر نماز ادا کر سکتا ہے تو ایسا کرنا اس کے لیے کافی ہوگا (کیونکہ حدیث میں یہ بات منقول ہے)۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا گیا: کیا کوئی شخص ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم میں سے ہر ایک کے پاس دو لباس ہوتے ہیں؟

اہل علم نے ایسے مرد کے بارے میں اختلاف کیا ہے جس کے پیٹ اور پیٹھ پر کپڑا موجود نہ ہو۔

جمہور کے نزدیک ایسے شخص کی نماز ہو جاتی ہے' کیونکہ مرد کے لیے اس کی پیٹھ اور اس کا پیٹ ستر میں داخل نہیں ہے' البتہ بعض کے نزدیک رائے یہ ہے' ایسے لوگوں کی نماز نہیں ہوگی۔

چونکہ نبی اکرم ﷺ نے ایک کپڑے کو جسم پر ایسے لپیٹ کر نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے جب کندھے پر کچھ بھی موجود نہ

[1] بداية المجتهد' كتاب الصلاة الفصل الثاني من الباب الرابع فيما يجزء في اللباس في الصلاة

ہو! ان حضرات میں قرآن کی مذکورہ بالا آیت:

''ہر نماز کے وقت میں زینت اختیار کرو''۔

کے حکم کو وجوب کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

879- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُرُوهُمْ بِالصَّلَاةِ لِسَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا لِثَلَاثَ عَشْرَةَ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: انہیں سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو اور تیرہ سال کی عمر میں (نماز ترک کرنے) کی وجہ سے ان کی پٹائی کرو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن مثنیٰ بن عبداللہ بن انس بن مالک انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۴۵) (۵۸۴)۔

○ ثمامۃ بن عبداللہ بن انس بن مالک، انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''110ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۲۰) (۴۵)۔

4- باب تَحْرِيمِ دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ اِذَا يَشْهَدُوْا بِالشَّهَادَتَيْنِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ.

باب 3. خون اور اموال کا قابل احترام ہونا جب لوگ دونوں شہادتوں کی گواہی دیں اور نماز ادا کریں اور زکوٰۃ ادا کریں

۸۷۹- هذا الحديث اختلف في اسناده اختلافًا غريبًا' وهو عند المصنف: داؤد بن المحبر عن عبدالله بن المثنى عن ثمامة عن انس- واخرجه الطبراني في (الاوسط) (۵/۷۸-۷۹) رقم (۴۱۴۱) من طريق ابي بكر بن الاعين' ثنا داؤد بن المحبر' قال: حدثنا ابي عن ثمامة بن عبد الله بن انس عن انس بن مالك' به- قال الطبراني: لم يرو هذا الحديث عن ثمامة الا المحبر ابن قحذم' تفرد به ابنه-

قلت: اما تفرد المحبر بن قحذم به' فلا: فقد رواه ايضا عبد الله بن المثنى: كما عند المصنف- والحديث ذكره الهيثمي في (المجمع) (۱/۲۹۹) وقال: رواه الطبراني' وفيه داؤد بن المحبر: ضعفه احمد والبخاري وجماعة' ووثقه ابن معين' وذكره الحافظ ابن حجر في (المطالب العالية) (۱/۹۷) رقم (۳۴۹) وعزاه للحارث بن ابي اسامة' وقال: فيه داؤد متروك- وقال السخاوي في (المقاصد الحسنة) ص (۳۸۱): رواه الطبراني' وفي اسناده داؤد بن المحبر' وهو متروك' وقدتفرد به: فيما قاله الطبراني' وهو في نسخة سمعان بن المهدي عن انس بلفظ: (مروا الصبيان بالصلوة اذا بلغوا سبع سنين)-

880- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَا
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنِى اَبِى اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّ
اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَا
ثُمَّ قَدْ حُرِّمَ عَلَیَّ دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِیُّ عَنْ يُونُسَ
عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- .وَكَذٰلِكَ قَالَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَ
الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِى بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے: میں لوگوں کے ساتھ جنگ کروں' اُس وقت تک جب تک وہ یہ گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں' تو پھر اُن کے خون اور مال مجھ پر حرام ہو جائیں' اُن کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' جبکہ ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حنبل بن اسحاق بن حنبل بن ہلال بن اسد، الامام حافظ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے ان کا انتقال ''273ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۵۱/۱۳)(۳۸)۔

○ سعید بن کثیر بن عبید تیمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۰۴/۱)(۲۴۳)۔

○ کثیر بن عبید بن نمیر مذحجی، ابوحسن حمصی الحذاء، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''260ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۲/۲)(۱۸)۔

۸۸۰-اخرجه احمد (۲/۳۴۵)، والبخاري في (التاريخ الكبير) (۷/۳۵-۳۶)، وابن خزيمة (۴/۸) رقم (۲۲۴۸)، والحاكم (۱/۳۸۷)، كلهم من طريق سعيد بن كثير بن عبيد به- وسعيد بن كثير ثقة وثقه ابن معين والمصنف وابن حبان- وقال ابو حاتم: صالح الحديث- و الحافظ في (التقريب): ثقة- وينظر: (تهذيب الكمال) (۱۱/۳۶)، و(تهذيب التهذيب) (۴/۷۲)، و(التقريب) (۱/۳۰۴)- قول المصنف (و كذلك رواه ابو جعفر الرازي عن يونس عن الحسن عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم)- قلت: لهذا الطريق المصنف في كتاب الزكاة، واخرجه ابو نعيم في (الحلية) (۳/۱۵۹)، و(۲/۲۵)۔

کفار شرعی احکام کے پابند ہیں؟

اس ترجمۃ الباب کے تحت امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایات نقل کی ہیں' ان سب میں صرف ایک ہی بات کا ذکر ہے اور وہ یہ کہ کفار کا جان و مال اس وقت محفوظ شمار ہوگا' جب وہ اس بات کی گواہی دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ یعنی وہ کفار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں اور ساتھ میں نماز بھی ادا کریں اور زکوٰۃ بھی دیں۔

اس سے ضمنی طور پر یہ بات ثابت ہوتی ہے' اگر کوئی شخص نماز کا انکار کر دیتا ہے یا زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کر دیتا ہے تو اس کی جان اور مال محفوظ نہیں رہیں گے۔ ان کے خلاف جنگ کی جائے گی۔ جس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کرنے والوں کے خلاف جنگ کی تھی۔

اس حدیث میں اہل علم نے ایک ضمنی مسئلے پر بحث کی ہے' اور وہ یہ کہ کیا کفار شریعت کے احکام پر عمل پیرا ہونے کے پابند ہیں یا نہیں؟

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اے ایمان والو! تم اپنے اس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا ہے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ''۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مشہور مفسر امام بیضاوی نے یہ بات تحریر کی ہے۔

اس آیت میں اگرچہ کفار کو عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے' لیکن یہ حکم کفار کے ساتھ مخصوص نہیں ہے' اس کی وجہ یہ ہے' عبادت کرنے کا حکم' اس میں عبادت کا آغاز' عبادت میں اضافہ اور ہمیشہ عبادت کرنا یہ تینوں مفہوم پائے جاتے ہیں' تو کفار سے صرف اس بات کا تقاضا کیا جائے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اس کی عبادت شروع کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے' عبادت کے درست ہونے کے لیے ایمان لانا بنیادی شرط ہے' جب آپ کسی چیز کو واجب قرار دیتے ہیں تو جو چیز اس کا مقدمہ ہوتی ہے اور جس پر وہ چیز موقوف ہوتی ہے وہ بھی واجب ہو جاتا ہے' جس طرح کسی شخص کا بے وضو ہو جانا' اس پر نماز کے واجب ہونے کے منافی نہیں قرار دیا جائے گا' اسی طرح اگر کوئی شخص کافر ہے تو یہ بات اس پر عبادت کے وجوب کے منافی نہیں ہوگی بلکہ اس پر ایسا کرنا واجب ہوگا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے' اس کی بندگی اختیار کرنا شروع کر دے' جبکہ اہل ایمان سے یہ تقاضا کیا گیا ہے' وہ عبادت کرنے کے کام میں ثابت قدم رہیں اور اس میں مزید اضافہ کریں۔

اسی موضوع پر بحث کرتے ہوئے علامہ آلوسی نے یہ بات تحریر کی ہے:

اس مسئلے کے بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے صراحت کے ساتھ کوئی رائے منقول نہیں ہے' لیکن امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے یہ بات واضح ہوتی ہے' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں صراحت کے ساتھ اس لیے بیان نہیں کی ہے' کیونکہ اس اختلافات کا دنیاوی معاملات کے ساتھ کوئی فائدہ نہیں ہوگا' کیونکہ جب وہ لوگ کافر ہیں تو وہ لوگ اسلام کے فروعی احکام پر عمل نہیں کر سکتے ہیں' اسی طرح اگر وہ بعد میں مسلمان ہو جاتے ہیں تو اب آپ ان سے یہ تقاضا نہیں کریں گے کہ وہ اُن فروعی

احکام کی قضاء ادا کریں' اس اختلاف کا تعلق صرف آخرت کے ساتھ ہے۔

(آلوسی کہتے ہیں:) یعنی جن حضرات کے نزدیک کفار شریعت کے فروعی احکام کے مخاطب اور پابند ہیں' ان کے نزدیک آخرت میں کفار کو ان احکام پر اعتقاد نہ رکھنے اور ان پر عمل نہ کرنے دونوں کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا اور جن حضرات کے نزدیک کفار شریعت کے فروعی احکام کے مخاطب نہیں ہیں' یعنی ان پر عمل کرنے کے مخاطب نہیں ہیں' صرف ان پر عقیدہ رکھنے کے پابند ہیں۔ ان حضرات کے نزدیک کفار کو اس اعتقاد سے انکار کرنے کی وجہ سے آخرت میں عذاب دیا جائے گا۔

881- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا شَهِدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَكَلُوْا ذَبَائِحَنَا حُرِّمَتْ عَلَيْنَا اَمْوَالُهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَلَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے: میں مشرکین کے ساتھ اُس وقت تک لڑائی کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' وہ ہماری طرح نماز ادا کریں اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ بھی کریں' ہمارے ذبائح کو کھائیں' تو ان کے اموال اور خون ہم پر حرام ہو جائیں گے' البتہ ان کا حق برقرار رہے گا' ان کو ہر وہ چیز ملے گی جو مسلمان کو حاصل ہوگی' ان پر ہر وہ چیز لازم ہوگی جو مسلمان پر لازم ہوتی ہے۔

882- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَعْمَرُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهٗ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

۸۸۱- اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲/ ۲۱۵): حدثنا يونس بن عبد الاعلى به واخرجه ابو داؤد (۲/ ٤٤) كتاب الجهاد' باب علام يقاتل المشركون؟ حديث (۲٦٤۲): حدثنا سليمان بن داؤد المهري' اخبرنا ابن وهب' به- وقال البخاري في (صحيحه) (۲/ ٥٤) حديث (۳۹۲): وقال ابن ابي مريم: اخبرنا يحيى حدثنا حميد' حدثنا انس عن النبي صلى الله عليه وسلم ......)- قلت: وهذا التعليق قد وصله البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۹۲) من طريق يحيى بن ايوب عن سعيد ابن ابي مريم عن يحيى بن ايوب عن حميد الطويل عن انس بن مالك' به- وهذا الحديث رواه ابن المبارك عن حميد عن انس' وينظر: الحديث الآتي-

۸۸۲- اخرجه البخاري (۲/ ٥۳) كتاب الصلوٰة' باب فضل استقبال القبلة' حديث (۳۹۲) واحمد (۳/ ۱۹۹' ۲۲٤-۲۲٥) وابو داؤد (۲/ ٤٤) كتاب الجهاد' باب علام يقاتل المشركون؟ حديث (۲٦٤۱) والترمذي (٥/ ٤-٥) كتاب الايمان' باب ما جاء في قول النبي صلى الله عليه وسلم: (امرت بقتالهم ......) حديث (۲٦۰۸) والنسائي (۷/ ۷٦) كتاب تحريم الدم' حديث (۳۹٦۷) وفي (۸/ ۱۰۹) كتاب الايمان' باب علام يقاتل الناس؟ حديث (٥۰۰۳) وابن حبان (٥۸۹٥) وابو نعيم في (الحلية) (۸/ ۱۷۲) والخطيب في (تاريخه) (۱۰/ ٤٦٤) كلهم من طريق ابن المبارك به- وقال الترمذي: (حديث حسن صحيح)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ معمر بن بشر خراسانی مروزی، روی عن ابن مبارک، وذکرہ ابن ابوحاتم فی الجرح والتعدیل (۹/۳۱۳)(۱۳۵۳)۔

883- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

884- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقِرْمِيسِينِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْعَنْسِيُّ حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ الْهَيْثَمُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ سُمَيْعٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن احمد بن حسن، ابواسحاق مقری قرمیسینی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''358ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۶/۱۴)(۳۰۴۴)۔

○ ہیثم بن مروان بن ہیثم عنسی - بنون ابوالحکم دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی'' (۱۰۳۱)(۷۴۲۷)۔

○ محمد بن عیسٰی بن قاسم بن سمیع اموی، ان کا انتقال ''104ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۴۴۷)(۶۵۷۴)۔

885- حَدَّثَنَا ابْنُ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ سُمَيْعٍ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۸۸۳–اخرجه البخاري (۲/۵۲) كتاب الصلوة' باب فضل استقبال القبلة' حديث (۳۹۲): حدثنا نعيم به- وينظر الحديث السابق- قال الحافظ ابن حجر في (الفتح) (۲/۵۲): نعيم هو ابن حماد الخزاعي' ووقع في رواية: حماد بن شاكر عن البخاري (قال نعيم بن حماد)' وفي رواية كريمة والاصيلي (وقال ابن المبارك) بغير ذكر نعيم' وبذلك جزم ابو نعيم في (المستخرج)' وقد وقع لنا من طريق نعيم موصولا في سنن الدارقطني' وتابع حماد بن موسى وسعيد بن يعقوب وغير هما عن ابن المبارك- اه-

۸۸۴–اخرجه النسائي (۷/۷۵–۷٦) كتاب تحريم الدم' حديث (۳۹٦٦): اخبرنا هارون ابن محمد بن بكار بن بلال عن محمد بن عيسى' وهو ابن سميع بهذ الاسناد-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

886- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ اَبُو اِسْحَاقَ حَدَّثَنِى حَرَمِىُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّى دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے: میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں' جب وہ ایسا کرلیں گے تو وہ اپنے خون اور اپنے اموال کو مجھ سے محفوظ کرلیں گے' البتہ اسلام کے حق کا حکم مختلف ہے اور اُن کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن محمد بن عرعرۃ، بمھملات، سامی بصری۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال ''231ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

○ واقد بن محمد بن زید بن عبداللہ عدوی مدنی،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۳/۱۲۷)(۷۷۸۵)۔

887- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِىُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَرْعَرَةَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

888- حَدَّثَنَا ابْنُ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِىُّ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِى مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ حَدِيْثِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۸۸۶-اخرجه ابن حبان (۱۷۵، ۲۱۹): اخبرنا احمد بن علي بن المثنى بالموصل' حدثنا ابراهيم بن محمد بن عرعرة' به- واخرجه البخاري (۱۰۶/۱) كتاب الايمان' باب (فان تابوا واقاموا الصلوة وآتوا الزكوة فخلوا سبيلهم) حديث (۲۵) وابن منده في (الايمان) رقم (۲۵)، والبيهقي في (السنن الكبرى) (۳۶۷/۳)، و(۱۷۷/۸)، والبغوي في (شرح السنة) (۹۵/۱- بتحقيقنا) منطريق عبد الله بن محمد المسندي عن حرمي بن عمارة به- واخرجه مسلم (۵۳/۱)، كتاب الايمان' باب الامر بقتال الناس حتى يقولوا: لا اله الا الله' حديث (۳۶/۲۲)، والبيهقي في (السنن الكبرى) (۹۲/۳) من طريق عبد الملك بن الصباح عن شعبة به- وقال ابن حبان: تفرد به شعبة- قلت: هذا للبيان' وليس للاعلال' كما يظن البعض: فالتفرد لا يضر ما دام المتفرد ثقة- وقد نقل الحافظ في (الفتح) (۱۰۷/۱) كلام ابن حبان' وقال: وهو عن شعبة عزيز تفرد بروايته عنه حرمي هذا وعبد الملك تفرد به عنه ابو غسان مالك بن عبد الواحد شيخ مسلم: فاتفق الشيخان على الحاكم بصحته مع غرابته' وليس هو في مسند احمد على سعته-

۸۸۸-اخرجه احمد (۲۴۵/۵)مطولاً' وابن ماجه (۲۸/۱) المقدمة: باب في الايمان' حديث (۷۲)من طريق عبد الحميد بن بهرام به' وقال البوصيري في (الزوائد) (۵۶/۱): هذا اسناد حسن: اه- قلت: شهر بن حوشب مختلف في الاحتجاج به: فمنهم من وثقه' ومنهم من ضعفه-

وَسَلَّمَ) قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یُقِیْمُوا الصَّلَاۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکَاۃَ وَیَشْهَدُوْا . مِثْلَهٗ سَوَاءً .

★★ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے: میں لوگوں سے اُس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔اور گواہی دیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ منصور بن ابومزاحم ترکی، مولی ازد، ابونصر بغدادی الکاتب۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''235ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۵۸/۳)(۷۲۱۶)۔

○ عبدالحمید بن بھرام فزاری مدائنی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۷۸/۲)(۳۹۶۸)۔

5- باب فِیْ ذِکْرِ اَذَانِ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ وَاخْتِلَافِ الرِّوَایَاتِ فِیْهِ.

باب: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان کا تذکرہ اور اس بارے میں روایات کا اختلاف

889- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُمَیْدٍ الْمِصِّیْصِیُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّاَبُوْ اُمَیَّۃَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَغَیْرُهُمْ قَالُوْا حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا الشَّافِعِیُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَیْرِیْزٍ اَخْبَرَهٗ- وَکَانَ یَتِیْمًا فِیْ حِجْرِ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ حِیْنَ جَهَّزَهٗ اِلَی الشَّامِ- قَالَ فَقُلْتُ لِاَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ اَیْ عَمِّ اِنِّیْ خَارِجٌ اِلَی الشَّامِ وَاِنِّیْ اَخْشٰی اَنْ اُسْاَلَ عَنْ تَاْذِیْنِكَ فَاَخْبِرْنِیْ قَالَ نَعَمْ خَرَجْتُ فِیْ نَفَرٍ فَکُنَّا فِیْ بَعْضِ طَرِیْقِ حُنَیْنٍ فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ حُنَیْنٍ فَلَقِیَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) فِیْ بَعْضِ الطَّرِیْقِ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) بِالصَّلَاۃِ فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ مُتَنَکِّبُوْنَ فَصَرَخْنَا نَحْکِیْهِ وَنَسْتَهْزِءُ بِهٖ فَسَمِعَ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) الصَّوْتَ فَاَرْسَلَ اِلَیْنَا اِلٰی اَنْ وَقَفْنَا بَیْنَ یَدَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اَیُّکُمُ الَّذِیْ سَمِعْتُ صَوْتَهٗ قَدِ ارْتَفَعَ . فَاَشَارَ الْقَوْمُ کُلُّهُمْ اِلَیَّ وَصَدَقُوْا فَاَرْسَلَ کُلَّهُمْ

۸۸۹- اخرجه احمد (۴۰۹/۳) والشافعي في (المسند) (۵۹/۱) كتاب الصلوة؛ باب في الاذان حديث (۱۷۷)؛ وابو داؤد (۱۳۷/۱) كتاب الصلوة؛ باب كيف الاذان؛ حديث (۵۰۳)؛ والنسائي (۵/۲-۶) كتاب الاذان؛ باب كيف الاذان؛ حديث (۶۳۲)؛ وابن ماجاه (۲۳۴/۱-۲۳۵) كتاب الاذان؛ باب الترجيع في الاذان؛ حديث (۷۰۸)؛ والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۳۰/۱)؛ وابن خزيمة (۱۹۶/۱) رقم (۳۷۹)؛ وابن حبان رقم (۱۶۸۰)؛ والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۳۹۳/۱) كتاب الصلوة؛ باب الترجيع في الاذان؛ وفي (معرفة السنن والآثار) (۴۳۲/۱-۴۳۴) كتاب الصلوة؛ باب حكاية الاذان حديث (۵۵۵)؛ والبغوي في (شرح السنة) (۵۸/۲-۵۹)؛ كلهم من طريق ابن جريج بهذا الاسناد- وعبد العزيز بن عبد الملك بن ابي محذورة: قال الحافظ في (التقريب) (۵۱۰/۱): مقبول يعني عند المتابعة؛ والا فلين الحديث؛ ومع ذلك فقد صححه ابن خزيمة وابن حبان-

وَحَبَسَنِی فَقَالَ قُمْ فَاَذِّنْ بِالصَّلاَةِ . فَقُمْتُ وَلاَشَیْءَ اَکْرَهُ اِلَیَّ مِنَ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) وَمَا یَأْمُرُنِی بِهٖ فَقُمْتُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) فَاَلْقَی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) التَّاْذِینَ هُوَ بِنَفْسِهٖ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِیَ ارْجِعْ فَامْدُدْ مِنْ صَوْتِكَ . ثُمَّ قَالَ لِی قُلْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَی الصَّلاَةِ حَیَّ عَلَی الصَّلاَةِ حَیَّ عَلَی الْفَلاَحِ حَیَّ عَلَی الْفَلاَحِ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ . ثُمَّ دَعَانِی حِینَ قَضَیْتُ التَّاْذِینَ وَاَعْطَانِی صُرَّةً فِیهَا شَیْءٌ مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ وَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی نَاصِیَةِ اَبِی مَحْذُوْرَةَ ثُمَّ اَمَرَّهَا عَلٰی وَجْهِهٖ ثُمَّ اَمَرَّ بَیْنَ ثَدْیَیْهِ ثُمَّ عَلٰی كَبِدِهٖ حَتّٰی بَلَغَتْ یَدُهٗ سُرَّةَ اَبِی مَحْذُوْرَةَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) بَارَكَ اللّٰهُ فِیكَ وَبَارَكَ عَلَیْكَ . فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِی بِالتَّاْذِینِ بِمَكَّةَ . فَقَالَ قَدْ اَمَرْتُكَ بِهٖ وَذَهَبَ كُلُّ شَیْءٍ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ كَرَاهِیَةٍ وَّعَادَ ذٰلِكَ كُلُّهٗ مَحَبَّةً لِلنَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) فَقَدِمْتُ عَلٰی عَتَّابِ بْنِ اَسِیدٍ عَامِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) فَاَذَّنْتُ بِالصَّلاَةِ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - . قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ وَّاَخْبَرَنِی مَنْ اَدْرَكْتُ مِنْ اٰلِ اَبِی مَحْذُوْرَةَ عَلٰی نَحْوِ مَا اَخْبَرَنِی ابْنُ مُحَیْرِیزٍ . هٰذَا حَدِیْثُ الرَّبِیْعِ وَلَفْظُهٗ .

☆☆ عبداللہ بن محیریز بیان کرتے ہیں: یہ صاحب حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش تھے' جب انہیں شام بھیجا جانے لگا تو یہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے کہا: چچا جان! میں شام جانے لگا ہوں' مجھے یہ اندیشہ ہے' میں آپ سے آپ کی اذان کے بارے میں دریافت نہیں کرسکوں گا' تو آپ مجھے اس بارے میں بتایئے' تو انہوں نے جواب دیا: ہاں! میں کچھ لوگوں کے ساتھ نکلا' ہم حنین کے راستے میں تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے واپس تشریف لا رہے تھے' راستے میں ہمارا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلے) سے سامنا ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے نماز کے لیے اذان دی' حضرت ابومحذورہ فرماتے ہیں: ہم نے مؤذن کی اذان سنی تو ہم نے بھی بلند آواز میں ان الفاظ کو دہرایا' ہم اُس کا مذاق اُڑا رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آواز کو سن لیا' آپ نے ہمیں لینے کے لیے کسی کو بھیجا یہاں تک کہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا کر کھڑا کر دیا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے وہ کون شخص ہے جس کی آواز بلند تھی اور میں نے سنی؟ سب لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا' انہوں نے ٹھیک کہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سب کو چھوڑ دیا اور مجھے روک لیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اُٹھو اور نماز کے لیے اذان دو! میں اُٹھا' اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم مجھے دیا تھا' میرے نزدیک اس سے زیادہ ناپسندیدہ اور کوئی چیز نہیں تھی' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود اذان دینے کا طریقہ سکھایا اور فرمایا: تم یہ پڑھو:

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ

پھرآپ نے مجھ سے فرمایا: اسے دوبارہ پڑھو! اوراپنی آواز کو پھیلاؤ' پھرآپ نے مجھ سے فرمایا: اب تم یہ پڑھو:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

جب میں نے اذان مکمل کر لی تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور ایک تھیلی عطاء کی' جس میں تھوڑی سی چاندی تھی' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت ابومحذورہ کی پیشانی پر رکھا' پھر ہاتھ اُن کے چہرے پر پھیرا' اُن کے سینے پر پھیرا' پھر اُن کے جگر پر پھیرا' یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی ناف تک پھیرا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے اندر برکت نصیب کرے اور تمہارے اوپر برکتیں نازل فرمائے! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے مکہ مکرمہ میں اذان دینے کی اجازت دیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اس کی اجازت دیتا ہوں' اس وقت نبی اکرم ﷺ کے لیے میرے مَن میں جتنی بھی ناپسندیدگی تھی وہ سب ختم ہوگئی' اور وہ سب نبی اکرم ﷺ کی محبت میں تبدیل ہو گئی' پھر میں حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کے پاس گیا' جو نبی اکرم ﷺ کے مقرر کردہ گورنر تھے تو میں نے نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اذان دینا شروع کر دی۔

ابن جریج نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب سے اسی طرح یہ روایت سنی ہے' جس طرح ابن محیریز نے مجھے یہ حدیث سنائی تھی' یہ روایت ربیع نامی راوی کی نقل کردہ ہے' اس کے الفاظ بھی انہی کے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مسلم بن خالد مخزومی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''179ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۳۸)(۶۶۶۹)۔

○ عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابومحذورۃ جمحی مکی المؤذن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۱۰)(۱۲۳۶)۔

○ عبداللہ بن محیریز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۹۸)(۳۸۰۵)۔

اذان کا مفہوم اور اس کی فضیلت

ڈاکٹر وہبہ تحریر کرتے ہیں:

الاذان لغة :الاعلام، ومنه قوله تعالى :(واذان من الله ورسوله الى الناس) (التوبة9/3:) ، اى اعلام (واذّن في الناس بالحج) (الحج22/27:) اى اعلمهم.

وشرعًا :قول مخصوص يعلم به وقت الصلاة المفروضة (1) . او هو الاعلام بوقت الصلاة بالفاظ مخصوصة (2).

مشروعيته وفضله:

دل القرآن والسنة والاجماع على شرعية الاذان؛ لان فيه فضلًا كثيرًا واجرًا عظيمًا.

فمن القرآن :قوله تعالى :(واذا ناديتم الى الصلاة ...) (المائدة5/58:).

ومن السنة :احاديث كثيرة، منها خبر الصحيحين :اذا حضرت الصلاة، فليؤذن لكم احدكم، وليؤمّكم اكبركم (3) ، ودل حديث عبد الله بن زيد على كيفية الاذان المعروف بالرؤيا التى ايده فيها عمر بن الخطاب في حديث طويل، فقال النبى صلّى الله عليه وسلم :انها لرؤيا حق ان شاء الله، فقم مع بلال فالق عليه ما رايت، فانه اندى صوتًا منك (4).

وليس مستند الاذان الرؤيا فقط، بل وافقها نزول الوحي، فقد روى البزار :ان النبى صلّى الله عليه وسلم أُرى ليلة الاسراء ، واسمعه مشاهدة فوق سبع سموات، ثم قدّمه جبريل، فامَّ اهل السماء ، وفيهم آدم ونوح عليهم افضل الصلاة والسلام، فاكمل له الله الشرف على اهل السموات والارض، لكنه حديث غريب، والخبر الصحيح ان بدء الاذان كان بالمدينة كما اخرجه مسلم عن ابن عمر (5) . وعلى هذا كانت رؤيا الاذان في السنة الاولى من الهجرة، وايده النبى صلّى الله عليه وسلم.

(1وفي الاذان ثواب كبير، بدليل قوله صلّى الله عليه وسلم :لو يعلم الناس ما فى النداء ، والصف الاول، ثم لم يجدوا الا ان يَسْتهموا عليه، لا ستهموا عليه (6) وقوله عليه السلام :اذا

(1) مغنی المحتاج 133/1:

(2) نیل الاوطار 31/2:، اللباب شرح الکتاب 62/1:، کشاف القناع 266/1:

(3) من روایۃ مالک بن الحویرث (نیل الاوطار 32/2:).

(4) رواہ احمد وابوداؤد (نیل الاوطار 35/2: ومابعدہا).

(5) انظر نصب الرایۃ 260/1: ومابعدہا.

(6) متفق علیہ عن ابی ہریرۃ، والنداء :ہو الاذان، والصف الاول :یراد بہ المبادرۃ الی الجماعۃ، والاستہام :الاقتراع.

كنت في غنمك او باديتك، فاذنت بالصلاة، فارفع صوتك بالنداء ، فانه لا يسمع صوت المؤذن جن ولا انس ولا شيء ، الا شهد له يوم القيامة (1).

وفي حديث آخر :المؤذنون اطول الناس اعناقًا يوم القيامة (2).

واعتبر الاذان مع الاقامة عند الشافعي في الاصح والحنابلة افضل من الامامة، لقوله تعالى: (ومن احسن قولًا ممن دعا الى الله وعمل صالحًا) (فصلت33/41:) قالت عائشة :هم المؤذنون، وللاخبار السابقة في فضيلته، ولقوله عليه الصلاة والسلام :الامام ضامن، والمؤذن مؤتمن، اللّٰهم ارشد الائمة، واغفر للمؤذنين (3) والامانة اعلى من الضمان، والمغفرة اعلى من الارشاد، ولم يتوله النبي صلّى الله عليه وسلم ولا خلفاؤه لضيق وقتهم عنه (4).

وقال الحنفية :الاقامة والامامة افضل من الاذان؛ لان النبي صلّى الله عليه وسلم وخلفاء ه تولوا الامامة، ولم يتولوا الاذان.[1]

لغت میں ''اذان'' کا مطلب کسی چیز کا اعلان کرنا ہے۔

جیسے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کے لیے اعلان ہے''۔

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو''۔

شریعت کی اصطلاح میں اذان سے مراد وہ مخصوص الفاظ ہیں جو فرض نماز کا وقت بتانے کے لیے ادا کیے جاتے ہیں' یا اس سے مراد وہ مخصوص الفاظ ہیں: جن کے ذریعے نماز کے وقت کا اعلان کیا جاتا ہے۔

اذان کی حجیت کتاب وسنت سے ثابت ہے اور اجماع سے بھی ثابت ہے' اس کی بہت زیادہ فضیلت ہے اور بہت زیادہ اجر ہے' جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور جب تم نماز کے لیے بلاؤ''۔

(یہاں نماز کے لیے بلانے سے مراد اذان دینا ہے' لہٰذا اس کی حجیت قرآن سے ثابت ہوگئی۔)

اس طرح اس بارے میں بہت سی احادیث منقول ہیں' جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے یہ روایت

---

(1) اخرجه البخاري عن ابي سعيد الخدري.

(2) رواه مسلم واحمد وابن ماجه عن معاوية (نيل الاوطار33/2) ... وفي ابن ماجه عن ابن عباس مرفوعا : من اذن سبع سنين محتسبا، كتبت له براءة من النار.

(3) رواه الشافعي واحمد وابو داؤد والترمذي ... ابن حبان وابن خزيمة عن ابي هريرة (المصدر السابق) وروى الحاكم باسناد صحيح :ان خيار عباد الله الذين يراعون الشمس والقمر والنجوم والاظلة لذكر الله.

(4) المغني403/1، كشاف القناع267/1: مغني المحتاج.138/1:

[1] راجع: الفقه الاسلامي و ادلته' البَابُ الثَّاني :الصَّلاة الفَصْلُ الثَّالث :الاذان والاقامة

نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان کہے جو عمر میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔

اذان کی کیفیت کا تذکرہ' حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت سے ہوتا ہے' جس میں انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے' انہوں نے خواب میں اذان دینے کا طریقہ دیکھا تھا' اور پھر بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی تائید کر دی تھی۔

اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا تھا:

''اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ سچا خواب ہوگا' تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور جو تم نے خواب میں دیکھا ہے اسے بتاتے جاؤ کیونکہ اس کی آواز تم سے زیادہ بلند ہے (اس لیے اذان وہ دے گا)''۔

(تاہم یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے) اذان کا دارومدار صرف خواب پر نہیں ہے بلکہ اس کے بارے میں اس کی تائید میں وحی بھی نازل ہوئی تھی' جیسا کہ ''مسند بزار'' کی روایت میں یہ بات ہے: نبی اکرم ﷺ نے معراج کی رات اذان سنی' اسی طرح آپ ﷺ کو سات آسمانوں کے اوپر اذان سنوائی گئی' پھر حضرت جبرائیل نے آپ کو آگے کر دیا اور آپ نے آسمان میں سکونت پذیر افراد کو نماز پڑھائی جن میں حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام بھی شامل تھے تو اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان دونوں پر آپ کی عظمت کا سکہ قائم کر دیا۔

(ڈاکٹر وہبہ کہتے ہیں:) یہ روایت غریب ہے۔

صحیح روایت وہ ہے جس کے مطابق اذان کا آغاز مدینہ منورہ میں ہوا تھا' جیسا کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

اس بنیاد پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں' اذان کو خواب میں دیکھنے کا واقعہ ہجرت کے اگلے سال پیش آیا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے اس خواب کی تائید کر دی تھی۔

اذان دینے میں بہت ثواب پایا جاتا ہے' یہ بھی احادیث میں مذکور ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

اگر لوگوں کو اس بات کا پتہ چل جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑے ہو کر (نماز باجماعت ادا کرنے) میں کیا فضیلت ہے تو اگر ان لوگوں کو اس کام کے لیے قرعہ اندازی بھی کرنی پڑے تو وہ بھی کر لیں گے۔

اسی طرح ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب تم بکریاں چرا رہے ہو اور جنگل میں موجود ہو تو بلند آواز میں اذان کہہ کر پھر نماز ادا کرو' کیونکہ جو بھی چیز' جو بھی جن' جو بھی انسان اس اذان کی آواز کو سنے گا وہ قیامت کے دن اس شخص کے حق میں گواہی دے گا''۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں یہ بات منقول ہے:

''قیامت کے دن اذان دینے والوں کی گردنیں سب سے زیادہ لمبی ہوں گی''۔

(یعنی وہ بلند تر حیثیت کے حامل ہوں گے)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور حنابلہ کے نزدیک اذان دینا اور اقامت کہنا' امامت کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے صحیح روایت یہی منقول ہے۔
اس کی دلیل یہ ہے' اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''اس شخص سے اچھی بات اور کس کی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے''۔
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے' یہ آیت اذان دینے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔
اسی طرح پہلے جو احادیث ذکر کی گئی ہیں' ان سے بھی اذان دینے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔
ایک اور حدیث میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''امام ضامن ہوتا ہے اور مؤذن امانت دار ہوتا ہے' اے اللہ! اماموں کو راہ راست پر ثابت قدم رکھنا اور اذان دینے والوں سے درگزر کرنا''۔
(علماء یہ کہتے ہیں:) کیونکہ امانت کا درجہ ذمہ داری سے زیادہ ہوتا ہے اور مغفرت راہِ راست پر ثابت قدم رہنے سے اگلا [درج]ہ ہے۔ (تو اس لیے اذان دینا امامت کرنے کے مقابلے میں زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔)
(لیکن اس پر یہ اشکال پیش کیا جا سکتا ہے' اگر یہ زیادہ فضیلت والا عمل ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کو [اما]مت کرنے کی بجائے اذان دینی چاہیے تھی' اس کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ نے یہ بات بیان کی ہے' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ [او]ر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا یہ جواب دیا ہے) چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین اپنی مصروفیات کی زیادتی اور [وق]ت کی تنگی کی وجہ سے خود یہ عمل نہیں کر سکتے تھے' اس لیے ان حضرات نے ایسا نہیں کیا۔
تاہم احناف کے نزدیک امامت کرنے کو زیادہ فضیلت حاصل ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء نے امامت [کی] ہے' اذان نہیں دی۔

890 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ قَالَ وَاَدْرَكْتُ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ [بْ]نِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ يُؤَذِّنُ كَمَا حَكَى ابْنُ مُحَيْرِيْزٍ وَّسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ [اَبِ]يْ مَحْذُوْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمَعْنٰى مَا حَكَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَّسَمِعْتُهُ يُقِيْمُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ [اَكْبَ]رُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ [ال]صَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔وَاَحْسَبُهُ يَحْكِي الْاِقَامَةَ خَبَرًا كَمَا يَحْكِي الْاَذَانَ.

★★ ربیع بیان کرتے ہیں: امام شافعی نے یہ بات بتائی ہے: میں نے ابراہیم بن عبدالعزیز کو پایا' انہوں نے اُسی [ط]رح اذان دی جس طرح ابن محیریز نے بیان کیا ہے' میں نے انہیں اپنے والد کے حوالے سے' ابن محیریز کے حوالے سے' [حض]رت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اُسی مفہوم کی روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے' جیسی ابن

[۸۹]۰- اخرجه الشافعي في (المسند) (۶۱/۱) كتاب الصلوة' باب الاذان' حديث (۱۷۷)' وفي (الام) (۸۵/۱)' ومن طريقه البيهقي في [ال]سنن الكبرٰى) (۳۹۲/۱) كتاب الصلوة' باب الترجيع في الاذان' وفي (المعرفة) (۴۲۴/۱) كتاب الصلوة' باب حكاية الاذان' حديث (۵۵۴)۔

جریج نے بیان کی ہے میں نے انہیں اقامت کہتے ہوئے سنا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:
میرا یہ خیال ہے انہوں نے اس اقامت کو اسی روایت کے طور پر بیان کیا ہے جس طرح انہوں نے اذان کا واقعہ بیان کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابومحذورۃ جمحی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "ساتویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹/۱)(۲۳۶)۔

اذان کے بارے میں فقہی اختلافات

اذان کے کلمات کے بارے میں اہلِ علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہ علامہ ابن رشد اندلسی تحریر کرتے ہیں:

اختلف العلماء في الاذان على اربع صفات مشهورة: احداها تثنية التكبير فيه وتربيع الشهادتين وباقيه مثنى وهو مذهب اهل المدينة مالك وغيره واختار المتاخرون من اصحاب مالك الترجيع وهو ان يثني الشهادتين اولا خفيا ثم يثنيهما مرة ثانية مرفوع الصوت .والصفة الثانية اذان المكيين وبه قال الشافعي وهو تربيع التكبير الاول والشهادتين وتثنية باقي الاذان والصفة الثالثة اذان الكوفيين وهو تربيع التكبير الاول وتثنية باقي الاذان وبه قال ابو حنيفة . والصفة الرابعة اذان البصريين وهو تربيع التكبير الاول وتثليث الشهادتين وحي على الصلاة وحي على الفلاح ويبدا باشهد ان لا اله الا الله حتى يصل الى حي على الفلاح ثم يعيد كذلك مرة ثانية :اعني الاربع كلمات تبعا ثم يعيدهن ثالثة وبه قال الحسن البصري وابن سيرين . والسبب في اختلاف كل واحد من هؤلاء الاربع فرق اختلاف الآثار في ذلك واختلاف اتصال العمل عند كل واحد منهم وذلك ان المدنيين يحتجون لمذهبهم بالعمل المتصل بذلك في المدينة والمكيون كذلك ايضا يحتجون بالعمل المتصل عندهم بذلك وكذلك الكوفيون والبصريون ولكل واحد منهم آثار تشهد لقوله .اما تثنية التكبير في اوله على مذهب اهل الحجاز فروى من طرق صحاح عن ابى محذورة وعبد الله بن زيد الانصارى وتربيعه ايضا مروى عن ابى محذورة من طرق اخر وعن عبد الله بن زيد .قال الشافعي :وهي زيادات

يجب قبولها مع اتصال العمل بذلك بمكة .واما الترجيع الذى اختاره المتاخرون من اصحاب مالك فروى من طريق ابى قدامة :قال ابو عمر :وابو قدامة عندهم ضعيف .واما الكوفيون فبحديث ابى ليلى وفيه "ان عبد الله بن زيد راى فى المنام رجلا قام على خرم حائط وعليه بردان اخضران فاذن مثنى واقام مثنى وانه اخبر بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام بلال فاذن مثنى واقام مثنى "والذى خرجه البخارى فى هذا الباب انما هو من حديث انس فقط وهو "ان بلالا امر ان يشفع الاذان ويوتر الاقامة الا قد قامت الصلاة فانه يثنيها "وخرج مسلم عن ابى محذورة على صفة اذان الحجازين ولمكان هذا التعارض الذى ورد فى الاذان راى احمد بن حنبل وداؤد ان هذه الصفات المختلفة انما وردت على التخيير لا على ايجاب واحدة منها وان الانسان مخير فيها [1]

اذان کے بارے میں چار حوالے سے اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' تکبیر کے کلمات کو دہرانا شہادت کے کلمات کو چار مرتبہ ادا کرنا اور بقیہ کلمات کو دو دو مرتبہ ادا کرنا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور اہل مدینہ کے نزدیک یہ اذان دینے کا طریقہ ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے متاخر اصحاب نے ترجیع کو اختیار کیا ہے' یعنی شہادت کے الفاظ کو پہلی مرتبہ پست آواز میں دُہرانا اور دوسری مرتبہ بلند آواز میں ادا کرنا۔

اذان کا دوسرا طریقہ اہل مکہ کا ہے' جس کے مطابق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فتویٰ دیا ہے' یعنی پہلی تکبیر اور شہادت کے کلمات کو چار مرتبہ ادا کرنا اور پھر اذان کے بقیہ کلمات کو دو دو مرتبہ ادا کرنا۔

اذان کا تیسرا طریقہ اہل کوفہ کا ہے' یعنی پہلے چار مرتبہ تکبیر کہنا اور پھر اذان کے کلمات کو' دو مرتبہ ادا کرنا' یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے۔

چوتھا طریقہ اہل بصرہ کا ہے' یعنی پہلی مرتبہ تکبیر کو چار مرتبہ کہنا' پھر اس کے بعد شہادت کے کلمات اور بعد والے کلمات کو تین مرتبہ دہرانا' یعنی مؤذن پہلے ایک مرتبہ شہادت کے کلمات سے لے کر اذان کے آخر تک کلمات کو ادا کر لے' پھر اس کے بعد ان چار جملوں کو دوسری مرتبہ اور تیسری مرتبہ دہرائے۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ان چاروں مکاتب فکر میں اختلاف کی وجہ احادیث میں منقول ہونے والا فرق اور ان یک نزدیک ان کے علاقوں کے تعامل کا اختلاف ہے۔

اہل مدینہ نے اپنے مؤقف کی تائید میں مدینہ منورہ کے رواج کو پیش کیا ہے' اہل مکہ نے اپنے ہاں کے رواج کو پیش کیا ہے' کوفہ اور بصرہ والوں کا بھی یہی حال ہے' اور ان میں ہر گروہ کی تائید میں احادیث موجود ہیں۔

[1] بداية المجتهد' كتاب الصلاة الباب الثانى فى معرفة الاذان والاقامة

پہلی تکبیر کو دُہرانے کے بارے میں اہل حجاز کا جو مؤقف ہے وہ مستند اسناد کے ساتھ حضرت ابومحذورہ اور حضرت عبد
بن زید انصاری رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔
پہلی تکبیر کو چار مرتبہ دہرانا دوسری اسناد کے ساتھ حضرت ابومحذورہ اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما سے منق
ہے۔
ان کے بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے' روایت کے الفاظ میں یہ وہ اضافہ ہے جسے قبول کرنا ضروری ہے۔
مزید یہ کہ اہل مکہ کا عمل بھی اس کے مطابق ہے (یعنی ان کا رواج بھی اس کے مطابق ہے)۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے متاخرین اصحاب نے ترجیح کا جو مسلک اختیار کیا ہے' وہ ابوقدامہ سے مروی ہے۔
مشہور مالکی فقہی شیخ ابوعمرو بن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔
اہل کوفہ کے مسلک کی تائیدی روایت وہ ہے' جو ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے منقول ہے' جس کے یہ الفاظ ہیں:
''حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا تھا' ایک آدمی ایک دیوار کی منڈیر پر کھڑا تھا' اس کے جسم پر دو
چادریں تھی' اس نے اذان کے کلمات دو دو مرتبہ ادا کیے اور اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ ادا کیے' پھر اگلے دن صبح حض
عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا خواب سنایا تو حضرت بلال کھڑے ہوئے اور انہوں نے اذان کے کلمات د
مرتبہ ادا کیے اور بعد میں اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ ادا کیے''۔
اس بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جو حدیث نقل کی ہے' وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کل
طاق تعداد میں ادا کریں' البتہ ''قد قامت الصلوٰۃ'' کا حکم مختلف ہے''۔
امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' اس سے اہل حجاز کے رواج کی ت
ثابت ہوتی ہے۔
اذان کے کلمات کے سلسلے میں منقول احادیث میں مذکور اس تعارض کی وجہ سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور
ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ رائے پیش کی ہے' یہ مختلف صفات ایجاب کے طور پر نہیں ہیں' بلکہ اختیار دینے کے حوالے سے ہیں' ان
بارے میں انسان کو یہ اختیار حاصل ہے (کہ وہ ان میں سے کسی ایک کے مطابق اذان دے)۔

اذان کا حکم

مشہور مالکی فقیہ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:
اختلف العلماء فی حکم الاذان هل هو واجب او سنة مؤكدة وان كان واجبا فهل هو من فروض الاعيان او من فروض الكفاية ؟ فقيل عن مالك ان الاذان هو فرض على مساجد الجماعات وقيل سنة مؤكدة ولم يره على المنفرد لا فرضا ولا سنة .وقال بعض اهل الظاهر هو واجب على الاعيان .وقال بعضهم :على الجماعة كانت فی سفر او فی حضر .وقال بعضهم :

فی السفر .واتفق الشافعی وابو حنیفة علی انه سنة للمنفرد والجماعة الا انه آکد فی حق الجماعة .قال ابو عمر :واتفق الکل علی انه سنة مؤکدة او فرض علی المصری لما ثبت "ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کان اذا سمع النداء لم یغر واذا لم یسمعه اغار . "والسبب فی اختلافهم معارضة المفهوم من ذلك لظواهر الآثار وذلك انه ثبت ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال لمالك بن الحویرث ولصاحبه "اذا کنتما فی سفر فاذنا واقیما ولیؤمکما اکبرکما "وکذلك ما روی من اتصال عمله به صلی اللّٰه علیه وسلم فی الجماعة فمن فهم من هذا الوجوب مطلقا قال انه فرض علی الاعیان او علی الجماعة وهو الذی حکاه ابن المغلس عن دائود ومن فهم منه الدعاء الی الاجتماع للصلاة قال انه سنة المساجد او فرض فی المواضع التی یجتمع الیها الجماعة .فسبب الخلاف هو تردده بین ان یکون قولا من اقاویل الصلاة المختصة بها او یکون المقصود به هو الاجتماع[1]

اذان کے حکم کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے: یہ واجب ہے یا سنت مؤکدہ ہے۔

اگر اس کو لازم قرار دیا جائے تو یہ فرض عین ہے یا فرض کفایہ ہے؟

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت منقول ہے: ان کے نزدیک جن مساجد میں باجماعت نماز ادا کی جاتی ہو وہاں اذان دینا فرض ہے البتہ ان کا دوسرا قول یہ منقول ہے: ایسا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

جو شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو اس کے لیے اذان دینا نہ تو فرض ہے اور نہ ہی سنت ہے۔

بعض اہل ظاہر نے یہ مؤقف پیش کیا ہے یہ واجب عین ہے۔

بعض دیگر حضرات نے یہ مؤقف پیش کیا ہے جب لوگ جماعت کی شکل میں ہوں تو ان پر اذان دینا واجب ہوگا' خواہ وہ سفر کی حالت میں ہوں' یا قیام کی حالت میں ہوں۔

بعض اہل ظاہر نے صرف سفر کے دوران جماعت کے لیے اذان دینے کو واجب قرار دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ دونوں اس بات پر متفق ہیں' اذان دینا تنہا شخص اور زیادہ لوگوں' دونوں کے لیے سنت ہے' البتہ زیادہ لوگوں کے لیے (یعنی جب انہوں نے باجماعت نماز ادا کرنا ہو) یہ سنت مؤکدہ ہوگا۔

شیخ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے' اس بات پر سب کا اتفاق ہے' یہ سنت مؤکدہ ہے' یا پھر یہ ہے: یہ فرض ہے' اس کی دلیل یہ ہے' احادیث میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جگہ سے اذان کی آواز سنتے تو وہاں حملہ نہیں کرتے تھے اور جب اذان کی آواز نہیں آتی تھی تو وہاں حملہ کر دیتے تھے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے' اس بارے میں منقول احادیث کے مفہوم میں تعارض پایا جاتا ہے۔

ایک مستند طور پر منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مالک بن حویرث اور ان کے ساتھی سے

[1] بدایة المجتهد' کتاب الصلاة - القسم الثانی من الفصل الاول من الباب الثانی

یہ فرمایا تھا:

''جب تم سفر کر رہے ہو تو تم دونوں اذان دو اور اقامت کہو اور جو تم میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے''۔

اسی طرح یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے' جب ایک سے زیادہ لوگ ساتھ ہوں تو اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کا طرزِ عمل یہی رہا ہے۔

جن فقہاء نے ان احادیث سے مطلق طور پر وجوب مراد لیا ہے' انہوں نے یا تو اسے فرضِ عین قرار دیا ہے یا جماعت کے لیے اسے لازم قرار دیا ہے۔

مغلف نے امام داؤد ظاہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' جن فقہاء نے اس سے مراد یہ لیا ہے' لوگوں کو جماعت کے لیے اکٹھا کیا جائے' انہوں نے یہ کہا ہے' یہ ان مسجدوں کے اندر سنت ہے یا ان جگہوں اور مقامات کے لیے سنت ہے جہاں لوگ باجماعت نماز ادا کر رہے ہوں۔

اسی طرح اس اختلاف کا سبب یہ بھی ہے' یہ نماز کے لیے مخصوص احکام کا حصہ قرار دیا جائے گا یا اس کا مقصد صرف لوگوں کو جمع کرنا ہے۔

891- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُمَيْدٍ الْمِصِّيْصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ وَاُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلٰى حُنَيْنٍ خَرَجْتُ عَاشِرَ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ اَطْلُبُهُمْ قَالَ فَسَمِعْنَاهُمْ يُؤَذِّنُوْنَ لِلصَّلَاةِ فَقُمْنَا نُؤَذِّنُ نَسْتَهْزِءُ بِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَقَدْ سَمِعْتُ فِيْ هٰؤُلَاءِ تَاْذِيْنَ اِنْسَانٍ حَسَنِ الصَّوْتِ . فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا فَاَذَّنَّا كُلُّنَا رَجُلاً رَجُلاً فَكُنْتُ اٰخِرَهُمْ فَقَالَ حِيْنَ اَذَّنْتُ تَعَالَ . فَاَجْلَسَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَسَحَ عَلٰى نَاصِيَتِيْ وَبَارَكَ عَلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاَذِّنْ عِنْدَ الْبَيْتِ قُلْتُ كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَعَلَّمَنِي الْاَذَانَ كَمَا تُؤَذِّنُوْنَ الْاٰنَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فِي الْاُوْلٰى مِنَ الصُّبْحِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ . قَالَ وَعَلَّمَنِي الْاِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ . قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهُ عُثْمَانُ عَنْ اَبِيْهِ وَعَنْ اُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّهُمَا

۸۹۱- اخرجه النسائي (۲/۷) كتاب الاذان: باب الاذان في السفر' حديث (۶۳۲)' من طريق الحجاج عن ابن جريج بهذا الاسناد- واخرجه ابو داؤد (۱/۱۳۶) كتاب الصلوٰة' باب كيف الاذان' حديث (۵۰۱)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۳۰) كتاب الصلوٰة' باب الاذان كيف هو' وابن خزيمة (۳۸۵) من طريق ابي عاصم عن ابن جريج' به- واخرجه احمد (۳/۴۰۸)' وابن خزيمة (۳۸۵) والطحاوي في (شرح المعاني) (۱/۱۳۰) من طريق روح بن عبادة عن ابن جريج عن عثمان بن السائب عن ام عبد الملك بن ابي محذورة عن ابي محذورة' ... فذكره' وليس فيه: السائب- وينظر الحديث الآتي' لتمام التخريج-

سَمِعَا ذٰلِكَ مِنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ .

☆☆ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین تشریف لے گئے' میں مکہ کے دس آدمیوں کے ساتھ پیچھے گیا۔ وہ بیان کرتے ہیں: ہم نے ان لوگوں کو نماز کے لیے اذان دیتے ہوئے سنا تو ہم بھی اُٹھ کر اذان دینے لگے' ہم اُن کا مذاق اُڑا رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ان لوگوں میں ایسے شخص کی اذان سنی ہے' جس کی آواز بہت اچھی ہے' پھر آپ نے ہمیں بلوایا' پھر ہم میں سے ہر ایک شخص نے الگ الگ اذان دی' میں نے سب سے آخر میں اذان دی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم آگے آؤ! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سامنے بٹھا لیا پھر میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے تین مرتبہ دعا کی' پھر ارشاد فرمایا: جاؤ اور بیت اللہ کے پاس اذان دو' میں نے عرض کی: وہ کیسے؟ یارسول اللہ! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان کا طریقہ سکھایا' جس طرح آج کل اذان دی جاتی ہے۔ (اذان کے الفاظ یہ تھے):

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

یہ صبح کی پہلی اذان میں الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔

اَلصَّلَاةُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ اَلصَّلَاةُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ

حضرت ابومحذورہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اقامت کے کلمات بھی دو مرتبہ کہنے کا طریقہ تعلیم دیا۔

(اس کے الفاظ یہ ہیں:)

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .

ابن جریج بیان کرتے ہیں: یہ تمام روایت مجھے عثمان نامی راوی نے اپنے والد کے حوالے سے' اُس نے عبدالملک کے حوالے سے نقل کی ہے' جو حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن سائب، جمحی مکی، مولی ابی محذورۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹/۲)(۶۰)۔

○ سائب جمحی، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۶۴)(۲۲۱۶)۔

892- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ مَوْلًى لَهُمْ عَنْ اَبِيهِ السَّائِبِ وَعَنْ اُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي مَحْذُورَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَاهُ مِنْ اَبِي مَحْذُورَةَ قَالَا قَالَ اَبُو مَحْذُورَةَ خَرَجْتُ فِي عَشَرَةِ فِتْيَانٍ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلَى حُنَيْنٍ وَّهُوَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَيْنَا فَقُمْنَا نُؤَذِّنُ نَسْتَهْزِءُ بِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ائْتُونِي بِهَؤُلَاءِ الْفِتْيَانِ . فَقَالَ اَذِّنُوا فَاَذَّنُوا فَكُنْتُ اٰخِرَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَعَمْ هٰذَا الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ اذْهَبْ فَاَذِّنْ لِاَهْلِ مَكَّةَ وَقُلْ لِعَتَّابِ بْنِ اَسِيدٍ اَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ اُؤَذِّنَ لِاَهْلِ مَكَّةَ . وَمَسَحَ عَلٰى نَاصِيَتِي وَقَالَ قُلِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ ارْجِعْ فَاشْهَدْ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا اَذَّنْتَ بِالْاُولٰى مِنَ الصُّبْحِ فَقُلِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ وَاِذَا اَقَمْتَ فَقُلْهَا مَرَّتَيْنِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اَسَمِعْتَ . قَالَ فَكَانَ اَبُو مَحْذُورَةَ لَا يَجُزُّ نَاصِيَتَهُ وَلَا يَفْرُقُهَا لِاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَسَحَ عَلَيْهَا.

☆☆ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں دس نوجوانوں کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کے لیے روانہ ہوا' اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نزدیک سب سے ناپسندیدہ شخصیت تھے' ہم اُٹھ کر اذان دینے لگے' ہم (دراصل ان لوگوں کا) مذاق اُڑا رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان نوجوانوں کو میرے پاس لاؤ' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اذان دو! ان لوگوں نے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! یہ وہ شخص ہے جس کی میں نے اذان سنی تھی' تم جاؤ اور اہل مکہ کے لیے اذان دیا کرو۔ اور تم عتاب سے کہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے: میں اہل مکہ کے لیے اذان دوں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور کہا: تم یہ کہو۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ

یہ کلمات دو مرتبہ ہیں'

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

تم دوبارہ یہ پڑھو'

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ دو مرتبہ

۸۹۲-اخرجہ عبد الرزاق (۱/۴۵۷-۴۵۸) رقم (۱۷۷۹) ومن طریق عبد الرزاق اخرجہ ابو داؤد (۱/۱۳۶) کتاب الصلوٰۃ' باب کیف الاذان' حدیث (۵۰۱) واحمد (۴۰۸/۳) وابن خزیمۃ (۳۸۵) والبیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۱/۳۹۳-۳۹۴) کتاب الصلوٰۃ' باب الترجیع فی الاذان-

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ دومرتبہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

جب تم صبح کی پہلی اذان دو تو یہ کہو

اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ

یہ کلمات دومرتبہ ہیں' جب تم اقامت کہو

تو ان کلمات کو دومرتبہ کہو' قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃُ

کیا تم نے بات سن لی ہے؟

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ اپنی پیشانی کے بال نہیں کٹواتے تھے اور وہاں مانگ نہیں نکالتے تھے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ہاتھ پھیرا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن سعد بن عمار بن سعد قرظ موذن مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۷۹) (۳۸۹۸)۔

893 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ اِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰی قَالَا حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِیْلَ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّیْ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اَلْقٰی ھٰذَا الْاَذَانَ عَلَیْهِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔

★★ حضرت ابومحذورہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے یہ الفاظ سکھائے تھے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔

۸۹۳- اخرجه الحميدي في (مسنده) كما في (الهداية في تخريج احاديث البداية) (۲/ ۲۲۹)، ومن طريق الحميدي اخرجه البيهقي في (معرفة السنن والآثار) (۱/ ۴۲۸) كتاب الصلوة، باب حكاية الاقامة، حديث (۵۷۹، ۵۸۰)-

6- باب ذِكْرِ سَعْدِ الْقَرَظِ

باب: حضرت سعد القرظ کا تذکرہ

894- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ اِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَائِذٍ الْقَرَظِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ وَّعَمَّارٌ وَّعُمَرُ ابْنَا حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَعْدِ الْقَرَظِ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْاَذَانَ اَذَانُ بِلَالٍ الَّذِيْ اَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاِقَامَتُهُ وَهُوَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْاِقَامَةُ وَاحِدَةٌ وَّاحِدَةٌ وَّيَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ مَرَّةً وَّاحِدَةً .قَالَ سَعْدُ بْنُ عَائِذٍ وَّقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا سَعْدُ اِذَا لَمْ تَرَ بِلَالًا مَعِيْ فَاَذِّنْ وَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَاْسَهُ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ يَا سَعْدُ اِذَا لَمْ تَرَ بِلَالًا مَعِيْ فَاَذِّنْ .قَالَ فَاَذَّنَ سَعْدٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِقُبَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَلَمَّا اسْتَاْذَنَ بِلَالٌ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْخُرُوْجِ اِلَى الْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَهُ عُمَرُ اِلٰى مَنْ اَدْفَعُ الْاَذَانَ يَا بِلَالُ قَالَ اِلٰى سَعْدٍ فَاِنَّهُ قَدْ اَذَّنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِقُبَاءَ فَدَعَا عُمَرُ سَعْدًا فَقَالَ لَهُ الْاَذَانُ اِلَيْكَ وَاِلٰى عَقِبِكَ مِنْ بَعْدِكَ وَاَعْطَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْعَنَزَةَ الَّتِيْ كَانَ يَحْمِلُ بِلَالٌ لِّلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ امْشِ بِهَا بَيْنَ يَدَيَّ كَمَا كَانَ بِلَالٌ يَمْشِيْ بِهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتّٰى تَرْكُزَهَا بِالْمُصَلّٰى .فَفَعَلَ.

☆☆ عمار بن سعد اپنے والد حضرت سعد القرظ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یہ اذان حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان ہے جس کا حکم انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ

۸۹۴- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۱/ ۳۹٤) كتاب الصلوٰة، باب الترجيع في الاذان، من طريق يعقوب بن سفيان في (المعرفة والتاريخ) (۱/ ۲۸۰- ۲۸۱)؛ حدثنا ابو بكر الحميدي، به- واخرجه ابن ماجه (۱/ ۲٤۱) كتاب الاذان، باب افراد الاقامة، حديث (۷۳۱)، والطبراني في (الصغير) (۲/ ۱٤۲) من طريق هشام بن عمار ثنا عبد الرحمن بن سعد بن عمار، ابن سعد القرظ مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم، حدثني ابي عن ابيه عن جده؛ (ان اذان بلال كان مثنى مثنى واقامته مفردة) هكذا مختصراً- وقال البوصيري في (الزوائد) (۱/ ۲٥۲)؛ هذا اسناد ضعيف؛ لضعف اولاد سعد القرظ؛ عمار، وسعد، وعبد الرحمن-

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

ان کی اقامت کے الفاظ یہ ہیں: اقامت کے الفاظ ایک ایک ہو گئے اسی طرح یہ جملہ بھی ایک مرتبہ کہا جائے گا۔

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: اے سعد! جب تم بلال کو میرے ساتھ نہ دیکھو تو تم اذان دے دیا کرو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک ان کے سر پر پھیرا اور ارشاد فرمایا: اے سعد! اللہ تعالیٰ تمہیں برکت نصیب کرے! جب تم بلال کو میرے ساتھ نہ دیکھو تو اذان دے دیا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے قباء میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تین مرتبہ اذان دی۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے (اس وقت کے خلیفہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے جہاد میں جانے کی اجازت مانگی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اے بلال! اب میں اذان کا کام کس کے سپرد کروں؟ تو انہوں نے جواب دیا: سعد کے' کیونکہ انہوں نے قباء میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان دی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اذان دینے کا کام تمہارے سپرد ہے اور تمہارے بعد تمہاری اولاد کے سپرد ہو گا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں وہ نیزہ عطاء کیا جسے حضرت بلال رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اُٹھا کر لے جایا کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: تم اسے لے کر میرے آگے چلا کرو' حضرت بلال رضی اللہ عنہ اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلا کرتے تھے' اور اسے عید گاہ میں گاڑ دیا کرتے' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن محمد بن عمار بن سعد القرظ ۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۸۲/۴)(۴۵۵۵)۔

○ عمار بن حفص بن عمر بن سعد قرظ المؤذن،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۹۹/۵)(۵۹۹۰)۔

○ عمار بن سعد مؤذن، عن ابی عبیدۃ بن محمد،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۹۹/۵)(۵۹۹۴)۔

اذان کا حکم

اذان کے حکم پر بحث کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ نے یہ بات تحریر کی ہے:

الاذان والاقامة عند الجمهور (غير الحنابلة) ومنهم الخرقي الحنبلي :سنة مؤكدة للرجال جماعة في كل مسجد للصلوات الخمس والجمعة، دون غيرها ، كالعيد والكسوف والتراويح

وصلاة الجنازة، ويقال فيها عند ادائها جماعة :الصلاة جامعة لما روى البخاري ومسلم عن عبد الله بن عمرو وقال :لما انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلّى الله عليه وسلم، نودي: الصلاة جامعةٌ [1]

اما الاذان والاقامة، فلان المقصود منهما الاعلام بدخول وقت الصلاة المفروضة، والقيام اليها. ولاتسن للنافلة والمنذورة .ودليلهم على السنية الحديث السابق :لو يعلم الناس ما في النداء والصف الاول، لاستهموا عليه ولانه صلّى الله عليه وسلم لم يامر بهما في حديث الاعرابي، مع ذكر الوضوء والاستقبال واركان الصلاة .وبناء عليه :لم ياثم اهل بلدة بالاجتماع على ترك الاذان اذا قام به غيرهم ولم يضربوا ولم يحبسوا.

واضاف الشافعية والمالكية انه يستحب الاقامة وحدها لا الاذان للمراة او جماعة النساء ، منعًا من خوف الفتنة برفع المراة الصوت به .وقال الحنفية :انه تكره الاقامة كالاذان للنساء ؛ لما روى عن انس وابن عمر من كراهتها لهن، ولان مبنى حالهن على الستر ، ورفع صوتهن حرام.

جمہور فقہاء کے نزدیک اذان اور اقامت' پانچوں نمازوں کے لیے اور جمعہ کے دن باجماعت نماز کے لیے' مردوں کے لیے سنت مؤکدہ ہے۔

جبکہ دوسری نمازوں جیسے نمازِ عید' سورج گرہن کی نماز' نمازِ تراویح یا نمازِ جنازہ کے لیے اذان نہیں دی جائے گی' البتہ ان مواقع پر اعلان کیا جاسکتا ہے' جیسے یہ کہا جاسکتا ہے (نماز ہونے والی ہے)۔

اس کی دلیل یہ ہے' صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت میں یہ بات منقول ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک مرتبہ سورج گرہن ہوگیا تو یہ اعلان کیا گیا: نماز ہونے والی ہے''۔

جہاں تک اذان اور اقامت کا تعلق ہے تو اس کا بنیادی مقصد یہ ہے' فرض نماز کا وقت شروع ہونے اور فرض نماز کی جماعت کا وقت قریب ہونے کے بارے میں اعلان کیا جائے۔ اس لیے نفل نماز یا نذر (یعنی منت) کی نماز کے لیے اذان نہیں دی جائے گی اور اقامت نہیں کی جائے گی۔

اذان اور اقامت کے مسنون ہونے کی دلیل وہ حدیث ہے' جو پہلے ذکر کی جاچکی ہے' یعنی اگر لوگوں کو اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑے ہو کر (نماز باجماعت ادا کرنا) کی فضیلت کا پتہ چل جائے اور اگر انہیں اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کرنی پڑے تو وہ یہ بھی کرلیں گے۔

اسی طرح ایک دیہاتی کے بارے میں منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وضو کرنے اور قبلہ کی طرف رخ کرنے اور نماز ادا کرنے کے ارکان کی تعلیم دی' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اذان دینے یا اقامت کہنے کے بارے میں نہیں فرمایا۔

(1) فتح القدیر 167/1: 172، 178، الدر المختار 356/1: البدائع 146/1: ومابعدہا، اللباب 63-62/1: الشرح الصغیر 133/1: ومابعدہا، المہذب 55/1: بدایۃ المجتہد 103/1: نہایۃ المحتاج 300/1: المجموع 3: 8: 131.

یہی وجہ ہے' اگر شہر کے سارے لوگ مل کے اذان دینا چھوڑ دیں' لیکن وہ دیگر اسلامی فرائض اور احکام اور اعمال کو سرانجام دیتے ہوں تو ان کو تعزیر کے طور پر مارا نہیں جائے گا اور قید نہیں کیا جائے گا۔

فقہاء شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک خواتین کے لیے صرف اقامت کہنا مستحب ہے۔ اذان دینے کا حکم ان کے لیے نہیں ہے' خواہ اکیلی خاتون ہو یا ایک سے زیادہ خواتین ہوں' اس کی وجہ یہ ہے: خاتون کی آواز بلند کرنے کے نتیجے میں فتنہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

احناف رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہیں' خواتین کے لیے اذان دینا اور اقامت کہنا دونوں مکروہ ہیں۔

کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے خواتین کے لیے اذان دینے اور اقامت کہنے کو مکروہ قرار دیا ہے' ویسے بھی خواتین کے لیے پردے کا اہتمام ضروری ہے اور ان کا آواز بلند کرنا جائز نہیں ہے۔[1]

7- باب ذِكْرِ الْإِقَامَةِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِيهَا

باب: اقامت کا تذکرہ' اس بارے میں روایات کا اختلاف

895- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ أَدْرَكْتُ جَدِّي وَأَبِي وَأَهْلِي يُقِيمُونَ فَيَقُولُونَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ .

☆☆ ابراہیم بن عبدالعزیز یہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے جد امجد' اپنے والد اور اپنے دیگر رشتہ داروں کو یہ کہتے ہوئے پایا ہے: وہ ان الفاظ میں اقامت پڑھا کرتے تھے۔

اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ .

اقامت کے بارے میں فقہی اختلافات

علامہ ابن رُشد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

اختلفوا في الاقامة في موضعين في حكمها وفي صفتها .اما حكمها فانها عند فقهاء الامصار في حق الاعيان والجماعات سنة مؤكدة اكثر من الاذان وهي عند اهل الظاهر فرض ولا ادرى هل هي فرض عندهم علي الاطلاق او فرض من فروض الصلاة ؟ والفرق بينهما ان علي القول

---

[1] الفقه الاسلامي وادلته

895- اخرجه البيهقي في (معرفة السنن والآثار) (٤٢٨/١) كتاب الصلوة' باب حكاية الاقامة' حديث (٥٧٩): اخبرنا ابو سعيد الاسفرائيني' اخبرنا ابو بكر البربهاري' حدثنا بشر بن موسى' به-

الاول لا تبطل الصلاة بتركها .وعلى الثاني تبطل .وقال ابن كنانة من اصحاب مالك :من تركها عامدا بطلت صلاته .وسبب هذا الاختلاف اختلافهم هل هي من الافعال التي وردت بيانا لمجمل الامر بالصلاة فيحمل على الوجوب لقوله عليه الصلاة والسلام "صلوا كما رايتموني اصلي "ام هي من الافعال التي تحمل على الندب ؟ وظاهر حديث مالك بن الحويرث يوجب كونها فرضا اما في الجماعة واما على المنفرد .واما صفة الاقامة فانها عند مالك والشافعي .اما التكبير الذى في اولها فمثنى .واما ما بعد ذلك فمرة واحدة الا قوله قد قامت الصلاة فانها عند مالك مرة واحدة وعند الشافعي مرتين .واما الحنفية فان الاقامة عندهم مثنى مثنى وخير احمد بن حنبل بين الافراد والتثنية على رايه في التخيير في النداء .

وسبب الاختلاف تعارض حديث انس في هذا المعنى وحديث ابى ليلى المتقدم وذلك ان في حديث انس الثابت امر بلال ان يشفع الاذان ويفرد الاقامة الا قد قامت الصلاة .وفي حديث ابى ليلى انه عليه الصلاة والسلام امر بلالا فاذن مثنى واقام مثنى .والجمهور انه ليس على النساء اذان ولا اقامة .وقال مالك :ان اقمن فحسن وقال الشافعي :ان اذن واقمن فحسن وقال اسحاق :ان عليهن الاذان والاقامة .وروى عن عائشة انها كانت تؤذن وتقيم فيما ذكره ابن المنذر والخلاف آيل الى هل تؤم المراة او لا تؤم ؟ وقيل الاصل انها في معنى الرجل في كل عبادة الا ان يقوم الدليل على تخصيصها ام في بعضها هي كذلك وفي بعضها يطلب الدليل ؟

اقامت کے حوالے سے دو چیزوں میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' ایک یہ کہ اس کا حکم کیا ہے' دوسرا یہ کہ اس کا طریقہ کیا ہوگا؟

اس کے حکم کے بارے میں فقہاء کی یہ رائے ہے' آدمی تنہا ہو یا جماعت کی شکل میں ہوں' اذان کے مقابلے میں اقامت کہنا زیادہ مؤکد سنت ہے۔

اہل ظاہر نے اسے فرض قرار دیا ہے' البتہ ہمیں یہ علم نہیں ہو سکا' اہل ظاہر کے نزدیک یہ مطلق طور پر ایک فرض ہے یا نماز کے فرائض میں شامل ایک فرض ہے۔

ان دونوں کے درمیان فرق اس اعتبار سے ہوگا' اگر پہلا قول مراد لیا جائے تو اقامت نہ کہنے کی وجہ سے نماز باطل نہیں ہوگی' لیکن اگر دوسرے مؤقف کو اختیار کیا جائے تو نماز باطل ہو جائے گی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب میں سے شیخ ابن کنانہ نے یہ بات کہی ہے: جو شخص جان بوجھ کر اقامت نہیں کہتا' اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے' اہل علم کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' کیا اقامت ان افعال میں شامل ہے جو نماز کے حکم کی اجمال کی وضاحت کے لیے منقول ہوئے ہیں' تو یوں اسے وجوب پر محمول کیا جائے کیونکہ یہ نبی

اکرم ﷺ کا حکم ہے:

''تم اسی طرح نماز ادا کرو' جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے''۔

یا پھر اقامت کو ان افعال میں سے ایک قرار دیا جائے جنہیں استحباب پر محمول کی گیا ہے۔

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کا ظاہری مفہوم یہی ہے' چاہے انسان اکیلا ہو یا جماعت کی شکل میں ہو' اقامت کو ہر ایک کے لیے لازم قرار دیا جائے۔

اقامت کے طریقے کے بارے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے یہ ہے' پہلی تکبیر دو دو مرتبہ کہی جائے گی' اس کے بعد کے کلمات ایک ایک مرتبہ ادا کیے جائیں گے' صرف قد قامت الصلوٰۃ کے کلمات کو دو مرتبہ ادا کیا جائے گا' البتہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کلمے کو بھی ایک مرتبہ ادا کیا جائے گا' لیکن امام شافعی کے نزدیک دو مرتبہ ادا کیا جائے گا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں' اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ ادا کیے جائیں گے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں اختیار دیا ہے' آدمی چاہے تو ایک مرتبہ ادا کرے' چاہے تو دو مرتبہ ادا کرے' جس طرح اذان کے بارے میں بھی ان کی یہی رائے ہے (مختلف طریقوں میں سے کسی بھی طریقے کے مطابق اذان دینے کا انسان کو اختیار ہے)۔

اس اختلاف کا سبب وہ روایت ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے اور وہ روایت ہے جو حضرت ابویعلیٰ کے حوالے سے منقول ہے' جن میں بظاہر تعارض پایا جاتا ہے (جو اس سے پہلے ذکر کی جا چکی ہیں)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: وہ اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات کو ایک ایک مرتبہ ادا کریں' البتہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃِ کا حکم مختلف ہے''۔

جبکہ حضرت ابویعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا: وہ اذان کے کلمات کو دو' دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات کو بھی دو' دو مرتبہ ادا کریں''۔

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں' خواتین پر اذان دینا' یا اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: اگر وہ اقامت کہہ لیتی ہیں تو یہ بہتر ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ رائے پیش کی ہے: اگر وہ اذان دیں اور اقامت بھی کہہ لیں تو یہ بہتر ہوگا۔

امام اسحاق بن راھویہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے: ان پر اذان دینا اور اقامت کہنا دونوں لازم ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے: وہ اذان بھی دیتی تھی اور اقامت بھی کہا کرتی تھی' جیسا کہ شیخ ابن منذر نے اس کو روایت کیا ہے۔

اس اختلاف کا بنیادی اصول یہ ہے' کیا کوئی خاتون امامت کر سکتی ہے یا نہیں کر سکتی ہے؟

اس بارے میں یہ بات کہی گئی اصول تو یہ ہے' وہ ہر عبادت میں مرد کے حکم میں ہے' ماسوائے ان احکام کے' جس میں

تخصیص موجود ہو یا کوئی دلیل موجود ہو یا وہ بعض عبادات میں اسی طرح ہو گی اور بعض میں دلیل طلب کی جائے گی۔

896- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دَعَا اَبَا مَحْذُوْرَةَ فَعَلَّمَهُ الْاَذَانَ وَاَمَرَهُ اَنْ يُؤَذِّنَ فِيْ مَحَارِيْبِ مَكَّةَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ مَرَّتَيْنِ وَاَمَرَهُ اَنْ يُقِيْمَ وَاحِدَةً وَّاحِدَةً.

☆☆ ابراہیم بن ابومحذورہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابومحذورہ کو بلایا اور انہیں اذان دینے کا طریقہ تعلیم دیا اور انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ مکہ میں اذان دیں، جس میں اللہ اکبر دو مرتبہ اور نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اقامت کے کلمات ایک مرتبہ پڑھا کریں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن حسن بن زیاد بن صالح، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''279ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۸۴/۷)(۳۶۳۶)۔

○ یزید بن عبدالعزیز بن سیاہ- اسدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۶۸/۲)(۲۹۱)۔

897- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ دَعْلَجٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ الرَّازِيُّ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْوَلِيْدِ ح وَحَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْاَحْوَلُ عَنْ مَكْحُوْلٍ اَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيْزٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا مَحْذُوْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَّالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ الْاَذَانُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

۸۹۷ اخرجه ابو داؤد (۱/ ۱۳۷) كتاب الصلوة: باب كيف الاذان؛ حديث (۵۰۲)، والنسائي (۲/ ۴-۵) كتاب الاذان: باب بدء الاذان، والترمذي (۱/ ۳۶۷) كتاب الصلوة: باب ما جاء في الترجيع في الاذان، حديث (۱۹۲)، وابن ماجه (۱/ ۲۳۵) كتاب الاذان: باب الترجيع في الاذان: حديث (۷۰۹)، واحمد (۳/ ۴۰۸، ۴۰۹)، و(۶/ ۴۰۱)، وابو عوانة (۱/ ۳۳۰)، وابو داؤد الطيالسي (۱/ ۷۹- منحة) رقم (۳۳۲)، والدارمي (۱/ ۲۷۱) كتاب الصلوة: باب الترجيع في الاذان، وابن ابي شيبة (۱/ ۲۰۳)، وابن خزيمة (۱/ ۱۹۵) رقم (۳۷۷)، وابن حبان (۱۶۸۱)، وابن الجارود في (المنتقى) رقم (۱۶۲)، والدولابي في (الكنى) (۱/ ۵۳)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۱۳۰، ۱۳۵)، والطبراني في (الكبير) (۷/ ۲۰۳) رقم (۶۷۲۸)، والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱/ ۴۱۶) كتاب الصلوة: باب من قال بتثنية الاقامة وترجيع الاذان، وابو نعيم في (الحلية) (۵/ ۱۴۷)، وابن حزم في (المحلى) (۳/ ۱۵۰)، كلهم من طريق همام بن يحيى بهذا الاسناد، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وصححه ابن خزيمة، وابن حبان- واخرجه مسلم (۱/ ۲۸۷) كتاب الصلوة: باب صفة الاذان، حديث (۶/ ۳۷۹)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْاِقَامَةُ هٰکَذَا مَثْنٰی مَثْنٰی لَا یَعُوْدُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ.

☆☆ حضرت ابومحذورہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں اقامت کے انیس کلمات سکھائے تھے' اذان کے الفاظ یہ ہیں:

اسی طرح اقامت کے الفاظ دومرتبہ ادا کیے جائیں گے اور اور دہرائے نہیں جائیں گے۔

898- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِیُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِیْدِ اَبُوْ بَدْرٍ حَدَّثَنِی الْحِمَّانِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ رُفَیْعٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَحْذُوْرَةَ یَقُوْلُ کُنْتُ غُلَامًا صَبِیًّا فَاَذَّنْتُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) یَوْمَ حُنَیْنٍ الْفَجْرَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اَلْحِقْ فِیْهَا الصَّلَاةُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ.

☆☆ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں کم سن لڑکا تھا' میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے فجر کی اذان دی' یہ حنین کا واقعہ ہے' جب میں ان کلمات پر پہنچا ''حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ '' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس میں یہ جملہ شامل کرلو: ''اَلصَّلَاةُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ'' (نماز نیند سے بہتر ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عباس بن احمد بن منصور بن اسماعیل، ابوحسن صوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''322ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴/۳۲۸)۔

○ عباد بن ولید بن خالد غبری -علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''258ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۸۳)(۳۱۶۸)۔

○ ابوبکر بن عیاش بتحتانیۃ ومعجمۃ، ابن سالم، اسدی کوفی مقری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''194ھ'' کے آس پاس ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۹۹)(۶۵)۔

۸۹۸-اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۳۷) كتاب الصلوة: باب قول المؤذن في اذان الصبح: الصلوة خير من النوم والطبراني في (الكبير) (۷/۲۰۹) رقم (۶۷۳۹) وابو نعيم في (الحلية) (۸/۳۰۹-۳۱۰) من طريق ابي بكر بن عياش بهذا الاسناد- وقال ابو نعيم: لم يروه عن عبد العزيز الا ابو بكر- فيما اعلم-

اَلصَّلاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہنے کا حکم

واختلفوا في قول المؤذن في صلاة الصبح الصلاة خير من النوم هل يقال فيها ام لا ؟ فذهب الجمهور الى انه يقال ذلك فيها .وقال آخرون :انه لا يقال لانه ليس من الاذان المسنون وبه قال الشافعي .وسبب اختلافهم اختلافهم هل قيل ذلك في زمان النبي صلى الله عليه وسلم ؟ او انما قيل في زمان عمر ؟[1]

فجر کی نماز میں یہ کلمہ (نماز نیند سے بہتر ہے) کہنے کے بارے میں بھی فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے' اسے ادا کیا جائے گا یا نہیں۔

جمہور فقہاء نے اسے جائز قرار دیا ہے۔

کچھ اہل علم نے یہ رائے پیش کی ہے' اس کلمے کو نہ کہا جائے کیونکہ وہ مسنون اذان کا حصہ نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

اختلاف کا سبب یہ ہے' یہ کلمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ادا کیا جانے لگا تھا' یا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اس کا آغاز ہوا تھا۔

899- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ يَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ يُنَادَى بِهَا فَكَلَّمُوْهُ يَوْمًا فِىْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بُوْقًا مِثْلَ بُوْقِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلَا تَبْعَثُوْنَ رِجَالًا يُنَادُوْنَ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب مسلمان مدینہ منورہ آئے تو نماز کے وقت اکٹھے ہو جایا کرتے تھے' انہیں اس کے لیے (باقاعدہ طور پر) بلایا نہیں جاتا تھا۔ ایک دن انہوں نے اس بارے میں بات چیت کی تو کسی نے کہا: تم لوگ عیسائیوں کے ناقوس کی طرح ناقوس بجایا کرو' کچھ نے کہا: یہودیوں کی طرح بوق بجایا کرو' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: تم لوگ کچھ لوگوں کو بھیجتے کیوں نہیں؟ تاکہ وہ نماز کے لیے اعلان کر دیا کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے

---

[1] بدایۃ المجتہد' کتاب الصلاۃ الباب الثانی فی معرفۃ الاذان والاقامۃ

۸۹۹-اخرجه البخاري (۲/ ۲۷۸) كتاب الاذان: باب بدء الاذان' حديث (٦٠٤) ومسلم (۱/ ۲۸۵) كتاب الصلوة: باب بدء الاذان' حديث (۱/ ۳۷۷)' واحمد (۲/ ۱٤۸) من طريق عبد الرزاق' وهو في مصنفه (۱/ ٤٥٦-٤٥٧) رقم (۱۷۷٦) بهذا الاسناد- واخرجه الترمذي (۱/ ۳٦۲-۳٦۳) كتاب الصلوة: باب ما جاء في بدء الاذان' حديث (۱۹۰)' والنسائي (۲/ ۲) كتاب الاذان: باب بدء الاذان' حديث (٦۲٦)' وابن خزيمة (۳٦۱) من طريق حجاج بن محمد عن ابن جريج' به- وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابن عمر' واخرجه مسلم (۱/ ۲۸٥) كتاب الصلوة: باب بدء الاذان' حديث (۱/ ۳۷۷)' واحمد (۲/ ۱٤۸) من طريق محمد بن بكر عن ابن جريج' به- واخرجه ابن خزيمة (۳٦۱) من طريق ابي عاصم عن ابن جريج بهذا الاسناد-

بلال! تم اُٹھو اور اذان دو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبدالملک بن زنجویہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "257ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۲/۳۴۵)(۸۴۸)۔

900- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَنْصُوْرٍ يَعْنِي الْحَارِثَ بْنَ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي مَحْذُوْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهُ يَا اَبَا مَحْذُوْرَةَ ثَنِّ الْاُوْلٰى مِنَ الْاَذَانِ مِنْ كُلِّ صَلَاةٍ وَّقُلْ فِي الْاُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ.

★★ عبدالملک اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابومحذورہ ہر نماز کی اذان میں کلمات دو مرتبہ پڑھو۔ اور صبح کی اذان میں کہو "نماز نیند سے بہتر ہے"۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن ابراہیم واسطی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "گیارہویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "274ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۸۹)(۴۷۴۰)۔

901- حَدَّثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ دَاوُدَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ اَنَّ مَكْحُوْلاً حَدَّثَهُ اَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا مَحْذُوْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْاَذَانَ تِسْعَةَ عَشَرَ كَلِمَةً بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً

★★ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے اذان کے انیس کلمات سکھائے تھے' یہ مکہ فتح ہونے کے بعد کی بات ہے' جب کہ اقامت کے سترہ کلمات تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالغافر بن سلامۃ بن احمد بن عبدالغافر بن سلامۃ بن ازہر۔ ان کا انتقال "303ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۱۱/۱۳۶)(۵۸۲۹)۔

○ محمد بن عوف بن سفیان طائی، ابوجعفر حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''274ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۹۷)(۵۹۹)۔

902- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ مُؤَذِّنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ اَبَا مَحْذُوْرَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَهُ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوتِرَ الْاِقَامَةَ.

☆☆ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں پڑھنے کی ہدایت کی تھی۔

903- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْهُتَيْبِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِرٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَاْمُرُنَا اَنْ نُرَتِّلَ الْاَذَانَ وَنَحْذِفَ الْاِقَامَةَ.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہدایت کیا کرتے تھے: ہم اذان ٹھہر ٹھہر کر دیا کریں اور اقامت کے کلمات تیزی سے ادا کیا کریں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قاسم بن حکم بن کثیر عرنی ابواحمد کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''280ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۱۶)(۱۱)۔

○ عمران بن مسلم جعفی کوفی الاعمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۸۴)(۷۴۱)۔

904- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ مُؤَذِّنِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جَاءَ نَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْذِمْ. رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ عَنْ مَرْحُوْمٍ .

☆☆ بیت المقدس کے مؤذن ابوزبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: جب تم اذان دو تو ٹھہر ٹھہر کر دو' جب تم اقامت کہو تو تیزی سے کہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مرحوم بن عبدالعزیز بن مہران عطار اموی، ابومحمد بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''188ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۳۷)(۹۹۷)۔

905- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِيْ يَحْيَى الْكَعْبِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُؤَذِّنٌ يُطَرِّبُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْاَذَانُ سَمْحٌ سَهْلٌ فَاِنْ كَانَ اَذَانُكَ سَهْلاً سَمْحًا وَّاِلَّا فَلَا تُؤَذِّنْ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مؤذن تھا' جو تیزی سے اذان دیتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان نرمی اور آسانی کا راستہ ہے' اگر تم نے نرمی اور آسانی کے ساتھ اذان دینی ہے' تو ٹھیک ہے ورنہ نہ دیا کرو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن معبد بن شداد رقی، نزیل مصر، فقیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۴)۔

○ اسحاق بن ابویحییٰ کعبی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۱/۶۵)۔

906- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُمِرَ اَبُوْ

۹۰۵- اخرجه ابن حبان في (المجروحين) (۱/۱۳۷): حدثنا مكحول ببيروت' ثنا يونس بن عبد الاعلى عن علي بن معبد بهذا الاسناد' ومن طريق ابن حبان اخرجه ابن الجوزي في (الموضوعات) (۲/۸۷)' قال ابن حبان: (و ليس لهذا الحديث اصل من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم' وقال: اسحاق بن ابي يحيى الكعبي يروي عن ابن جريج' يروي عنه علي بن معبد' ينفرد عن الثقات بما ليس من حديث الاثبات' ويأتي عن الائمة المرضيين ما هو من حديث الضعفاء والكذابين' لا يحل الاحتجاج به' ولا الرواية عنه الا على سبيل الاعتبار)- اه- قال السيوطي في (اللآلي المصنوعة) (۲/۱۱): (ورجع ابن حبان' وذكره في الاثقات)- قلت: لم يرجع ابن حبان' لكنه غفل: فذكره في (الثقات)' واسحاق له ترجمة مظلمة في (الميزان) (۱/۳٦۰)' واورد له الذهبي (۱/۳٦۱) هذا الحديث من اوابده- وقال ابن عدي: (يروي نحو عشرة احاديث مناكير)-

۹۰٦- اسناده ضعيف جدا: خالد بن عبد الرحمن بن خالد بن سلمة المخزومي: قال البخاري: ذاهب الحديث- وقال ابو حاتم: تركوا حديثه- وقال الحافظ ابن حجر: متروك- ينظر: (الميزان) (۲/٤۱٦)' و(التقريب) (۱/۲۱۵)-

مَحْذُوْرَةَ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ وَيَسْتَدِيْرَ فِیْ اِقَامَتِهٖ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی گئی تھی: وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں پڑھیں اقامت کہتے ہوئے دائیں بائیں مڑ کر پکاریں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالصمد بن فضل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''منکر الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۵۵/۴)۔

○ خالد بن عبدالرحمٰن بن خالد بن سلمۃ مخزومی، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک الحدیث'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''212ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۱۵/۱)۔

○ کامل بن علاء تمیمی، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۱/۲)۔

907- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّهَيْرِیُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَّآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ الصَّيَّادُ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اذان کے کلمات دو مرتبہ اور اقامت کے الفاظ ایک مرتبہ ہوتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن مغیرۃ صیاد، ابوعثمان مصیصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''220ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۶/۱)۔

908- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۹۰۷- اخرجه ابو عوانة في (المسند) (۳۲۹/۱) من طريق سعيد بن المغيرة بن الصياد بهذا الاسناد- قال الحافظ في (التلخيص) (۱/...) (والان سعيدا وهم فيه)- قلت: ولبيان هذا الوهم ينظر: تخريج الحديث الآتي-

اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمُثَنّٰی یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ الْاَذَانُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَثْنٰی مَثْنٰی وَالْاِقَامَةُ وَاحِدَةً غَیْرَ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ کَانَ اِذَا قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ مَرَّتَیْنِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اذان کے کلمات دومرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک مرتبہ ہوتے تھے البتہ جب مؤذن ''قد قامت الصلوٰۃ'' پڑھتا تھا' تو اُسے دومرتبہ پڑھتا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابراہیم بن مسلم بن مہران بن مثنی المؤذن، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التهذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۴۱/۲)۔

○ مسلم بن مثنی، (اور ایک قول کے مطابق:) ابن مہران بن مثنی، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التهذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۴۶/۲)۔

909- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِیْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِیَّةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَیُوْتِرَ الْاِقَامَةَ اِلَّا الْاِقَامَةَ.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا گیا تھا: وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں پڑھیں' البتہ ''قد قامت الصلوٰۃ'' (دومرتبہ پڑھیں)۔

۹۰۸- اخرجه ابو داؤد (۱۴۱/۱) کتاب الصلوٰة' باب في الاقامة' حديث (۵۱۰)' والنسائي (۳/۲) كتاب الاذان: باب تثنية الاذان' حديث (۶۲۸)' واحمد (۸۵/۲' ۸۷)' وابن خزيمة (۱۹۲/۱) رقم (۳۷۴)' وابو داؤد الطيالسي (۷۹/۱- منحة) رقم (۳۳۶)' والدارمي (۲۷۰/۱) كتاب الصلوٰة' باب الاذان مثنى مثنى' والحاكم (۱۹۷/۱- ۱۹۸)' وابن حبان (۱۶۷۴' ۱۶۷۷)' والدولابي في (الكنى) (۱۰۶/۲)' والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۴۱۳/۱) كتاب الصلوٰة' باب تثنية قوله: (قد قامت الصلوٰة)' وفي (السنن الصغرى) (۱۰۰/۱) كتاب الصلوٰة' باب السنة في الاذان والاقامة للصلوٰة المكتوبة' حديث (۲۵۶/ ۱۴۴)' وفي (معرفة السنن والآثار)' (۴۴۲/۱) كتاب الصلوٰة' باب حكاية الاقامة' حديث (۵۸۹)' والبغوي في (شرح السنة) (۵۷/۲- بتحقيقنا)' كلهم من طريق شعبة بهذا الاسناد- صححه ابن خزيمة وابن حبان- وقال الحاكم: صحيح الاسناد: فان ابا جعفر هذا: عمير بن يزيد بن حبيب الخطمي' ووافقه الذهبي- قلت: قد وهما في ذلك -اي: تحديد ابي جعفر المؤذن- وقد نبه على هذا الوهم الحافظ في (التلخيص) (۲۵۴/۱)- وقد عين ابن حبان اسمه' وقال: ابو جعفر هذا هو امام مسجد الانصار بالكوفة' اسمه: محمد بن مسلم بن مهران بن المثنى- وابو المثنى اسمه: مسلم بن المثنى-

۹۰۹- اخرجه البخاري (۲۸۴/۲) كتاب الاذان' باب الاذان' باب الاذان مثنى مثنى' حديث (۶۰۵)' وابو داؤد (۱۴۱/۱) كتاب الصلوٰة' باب في الاقامة' حديث (۵۰۸)' والدارمي (۲۷۱/۱) كتاب الصلوٰة' باب الاذان مثنى مثنى' والاقامة مرة' وابو عوانة (۳۲۷/۱)' وابن خزيمة (۱۹۴/۱) رقم (۳۷۶)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۳۲/۱)' والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۴۱۲/۱- ۴۱۳) كتاب الصلوٰة: باب افراد الاقامة' وفي (معرفة السنن والآثار) (۴۴۰/۱) كتاب الصلوٰة' باب حكاية الاقامة' حديث (۵۸۵)' وابن الجارود في (المنتقى) رقم (۱۶۰)' كلهم من طريق حماد بن زيد بهذا الاسناد-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن حرب ازدی واشحی بصری، القاضی بمکۃ،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''224ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۲/۱)۔

○ سماک بن عطیہ بصری،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۳۲/۱)۔

910- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلاَبَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ بِلاَلٌ يُثَنِّى الْاَذَانَ وَيُوتِرُ الْاِقَامَةَ اِلَّا قَوْلَهُ قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک مرتبہ پڑھا کرتے تھے' البتہ 'قد قامت الصلوٰۃ'' (دو مرتبہ پڑھا کرتے تھے)۔

911- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِىْ قِلاَبَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلاَلٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوتِرَ الْاِقَامَةَ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا تھا: وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد پڑھیں۔

912- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلاَبَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ بِلاَلاً اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوتِرَ الْاِقَامَةَ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا: وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں پڑھے۔

۹۱۰- اخرجه ابو عوانة (۳۲۸/۱) وابن خزيمة (۱۹٤/۱) رقم (۳۷۵) والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (٤١۳/۱) كتاب الصلوٰة باب تثنية قوله: (قد قامت الصلوٰة) وافراد ما قبلها والبغوي في (شرح السنة) (٥٦/۲) كلهم من طريق عبد الرزاق وهو في (المصنف) (۱۷۹٤) بهذا الاسناد-

۹۱۱- اخرجه ابن الجارود في (المنتقى) رقم (۱٥۹) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۳۲/۱) كتاب الصلوٰة باب الاقامة كيف هي؟ من طريق هشيم بهذا الاسناد-

۹۱۲- اخرجه مسلم (۲۲۷/۲-الابي) كتاب الصلوٰة باب الامر بشفع الاذان وايتار الاقامة حديث (۳۷۸/٥) والنسائي (۳/۲) كتاب الاذان باب تثنية الاذان واحمد (۱۰۳/۳) وابو عوانة (۳۲۸/۱) والبيهقي في (معرفة السنن والآثار) (٤۳۹/۱) كتاب الصلوٰة باب حكاية الاقامة حديث (٥۸۲) كلهم من طريق عبد الوهاب بهذا الاسناد-

واخرجه الترمذي (۳٦۹/۱-۳۷۰) كتاب الصلوٰة باب ما جاء في افراد الاقامة حديث (۱۹۳) حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا عبد الوهاب الثقفي ويزيد بن زريع عن خالد الحذاء عن ابي قلابة عن انس به- وقال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار، ابوعبدالرحمٰن نسائی، (یہ صحاح ستہ کی پانچویں کتاب سنن نسائی کے مؤلف ہیں) علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''303ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۶)۔

913- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

914- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِيْ بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ كُسَيْبٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِلَالًا اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا: وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں پڑھیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حماد بن سفیان، ابوعبدالرحمٰن کوفی قرشی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''297ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴/۱۲۴)۔

○ حسن بن حماد بن کسیب حضرمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''241ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۶۵)۔

○ اسماعیل بن ابراہیم الاحول، ابویحییٰ تیمی، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد

۹۱۳- اخرجه البيهقي في (السنن الصغرى) (۹۹/۱) كتاب الصلوة: باب السنة في الاذان والاقامة للصلوة المكتوبة، حديث (۲۵۵ / ۱۴۳)، وفي (معرفة السنن والآثار) (۴۴۰/۱) كتاب الصلوة: باب حكاية الاقامة، حديث (۵۸۲): اخبرنا ابو عبد الله الحافظ، حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب، حدثنا العباس بن محمد الدوري بهذا الاسناد- وينظر: تخريج الحديث السابق-

۹۱۴- اخرجه البخاري (۲۸۶/۲) كتاب الاذان: باب الاقامة واحدة الا قوله: (قد قامت الصلوة، حديث (۶۰۷)، ومسلم (۲/۲۳۵-۱ الابي) كتاب الصلوة: باب الامر بشفع الاذان وايتار الاقامة، حديث (۲۷۸/۲)، واحمد (۱۸۹/۳)، وابو داؤد (۱۴۱/۱) كتاب الصلوة: باب في الاقامة، حديث (۵۰۹)، وابو عوانة (۳۲۸/۱)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۳۳/۱)، والبيهقي في (السنن الكبرى) (۴۱۲/۱) كتاب الصلوة: باب افراد الاقامة، كلهم من طريق اسماعيل بن ابراهيم بن علية بهذا الاسناد-

بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۶۶)۔

915- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِیْ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِی الرَّبِیْعِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْفَارِسِیُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلاَبَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ بِلاَلٌ يُثَنِّی الْاَذَانَ وَيُوتِرُ الْاِقَامَةَ اِلَّا قَوْلَهُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دومرتبہ اور اقامت کے الفاظ ایک مرتبہ پڑھا کرتے تھے' البتہ''قد قامت الصلوۃ'' کے الفاظ (دومرتبہ پڑھا کرتے تھے)۔

916- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِیٍّ الْمَرْوَزِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْغَزَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلاَبَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِلاَلاً اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا: وہ اذان کے کلمات دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک مرتبہ پڑھیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عثمان بن جبلۃ ابن ابو رواد عتکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال''221'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۳۲)۔

○ خارجۃ بن مصعب بن خارجۃ، ابوحجاج، سرخسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال''168ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۱۰)۔

917- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ

۹۱۶- للحديث انس طرق اخرى لم يتعرض لها المصنف: فاخرجه مسلم (۲/۲۳۷- الابي) كتاب الصلوة، باب الامر بشفع الاذان وايتار الاقامة، حديث (۵/۳۷۸)، وابو يعلى (۲۸۰۸)، والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱/۴۱۲) من طريق عبد الوارث بن سعيد عن ايوب عن ابي قلابة عن انس، به- واخرجه ابو داؤد (۱/۱۴۱) كتاب الصلوة، باب في الاقامة، حديث (۵۰۸) وابو يعلى (۲۷۹۲) وابو عوانة (۱/۳۲۷) من طريق وهيب عن ايوب، به- واخرجه ابو عوانة (۱/۳۲۷-۳۲۸) وابن حبان (۱۶۷۵) من طريق شعبة عن ايوب، به- واخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۳۲) من طريق عبيد الله بن عمرو الجزري عن ايوب، به-

۹۱۷- اخرجه الحاكم (۱/۲۰۵)، ومن طريقه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱/۴۳۲) كتاب الصلوة، باب الترغيب في الاذان، من طريق ابي طاهر وابي الربيع قالا: ثنا ابن وهب...... به، قلت: وهذا اسناد رجاله رجال الصحيح، خلا عبد الله بن لهيعة! فقد استشهد به مسلم- كذا قال الحاكم، ووافقه الذهبي- لكن هذا الحديث من قديم حديث ابن لهيعة! لان عبد الله بن وهب قد روى عنه قبل الاختلاط، وكذا هو وابن المبارك وابن يزيد المقرئ! وعليه فهذا من صحيح حديث ابن لهيعة- والله اعلم- ولتمام تخريجه يطلب ...

عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَذَّنَ اثْنَتَىْ عَشْرَةَ سَنَةً وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهُ بِكُلِّ اَذَانٍ سِتُّونَ حَسَنَةً وَّبِكُلِّ اِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص بارہ برس تک اذان دیتا رہے گا' اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی' اور ہر اذان کے بدلے ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی' ہر ایک اقامت کے عوض تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبید اللہ بن ابو جعفر مصری، ابو بکر فقیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''132ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳۱)۔

918- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِىْ يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَذَّنَ اثْنَتَىْ عَشْرَةَ سَنَةً وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهُ بِتَاْذِيْنِهِ فِىْ كُلِّ مَرَّةٍ سِتُّوْنَ حَسَنَةً وَّبِاِقَامَتِهِ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص بارہ برس تک اذان دیتا رہے گا' اُس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی' اور اُس کے اذان دینے کی وجہ سے ہر اذان کے بدلہ میں ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی' اور ہر اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

۹۱۸- اخرجه ابن ماجه (۱/۲٤۱) كتاب الاذان: باب فضل الاذان وثواب المؤذنين حديث (۷۲۸)' والحاكم (۱/ ۲۰۵)' وابن عدي في (الكامل) (٤/ ۱۵۳۳) وابن حبان في (المجروحين) (۲/ ٤۳)' والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱/ ٤۳۳) كتاب الصلوة: باب الترغيب في الاذان' وابن الجوزي في (العلل المتناهية) (۱/۲۹٦-۲۹۷) رقم (٦٦۸)' كلهم من طريق عبد الله بن صالح: كاتب الليث بهذا الاسناد- قال ابن عدي: (لا اعلم روى عن ابن جريج غير يحيى بن ايوب' ولا عن يحيى غير ابي صالح)- وقال الحاكم: (صحيح على شرط البخاري) ووافقه الذهبي- وقال المنذري في (الترغيب) (۱/ ۲۵۱): (وهو كما قال الحاكم: فان عبد الله بن صالح كاتب الليث وان كان فيه كلام' فقد روى عنه البخاري في الصحيح)- اه وقد خالفهم ابن الجوزي في (العلل) (۱/ ۲۹۷)' فقال: (هذا حديث لا يصح)- قال احمد بن حنبل: (ابو صالح ليس بشيء) وقال النسائي: (ليس بثقة): وقال البغوي في (شرح السنة) (۲/ ۷۲): (عبد الله بن صالح ابو صالح الجهني مصري' كاتب الليث' صدوق' غير انه وقع في حديثه مناكير)- وقال المناوي في (فيض القدير) (٦/ ٤٦): (اغتر به السيوطي فرمز لصحته' واورده الذهبي في (الميزان) من مناكير عبد الله كاتب الليث)- اه- والحديث ضعفه ايضا البوصيري في (الزوائد) والحافظ ابن حجر في (التلخيص) (۱/ ۲۷۲) فقال: (وفيه عبد الله بن صالح عن يحيى بن ايوب عن ابن جريج عن نافع عنه وهذا الحديث احد ما انكر عليه......)- اه- وللحديث علة اخرى: وهي عنعنة ابن جريج' فقد كان مدلسا' فرواه يحيى بن المتوكل عن ابن جريج عمن حدثه عن نافع عن ابن عمر' به- وقال البخاري: هذا اشبه- ينظر: (التاريخ الكبير) (۸/ ۳۰٦)' و(تلخيص الحبير) (۱/ ۲۷۲)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن داؤد بن یزید قنطری الآدمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''272ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۶)۔

919- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَثْنَى مَثْنَى وَالْإِقَامَةُ فَرْدًا.

☆☆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اذان کے کلمات دو مرتبہ اور اقامت کے الفاظ ایک مرتبہ ہوتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ادریس منذر حنظلی، ابو حاتم رازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''حافظ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''277'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۴۳)۔

○ عمر بن علی بن ابوبکر کندی، اسفذنی الرازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۶/۱۲۵)۔

○ محمد بن سعدان بن حیان، انہوں نے یزید بن ابوعبید کے حوالے سے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ ان کے حوالے سے محمد بن عمر اور علی بن ابوبکر الکنانی نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: کتاب الثقات از ابن حبان صفحہ نمبر 432/7۔

○ یزید بن ابوعبید اسلمی، مولی سلمۃ بن اکوع، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۶۸)۔

○ سلمۃ بن عمرو بن اکوع اسلمی، ابومسلم، مشہور صحابی رسول ہیں۔ انہیں بیعت رضوان میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ ان کا انتقال ''74ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۱۸)۔

920- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا ابْنُ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا لَمْ يُدْرِكِ الصَّلَاةَ مَعَ الْقَوْمِ أَذَّنَ وَأَقَامَ وَيُثَنِّي الْإِقَامَةَ . مَوْقُوفٌ.

☆☆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: جب وہ باجماعت ادا نہیں کر پاتے تھے تو وہ (خود نماز پڑھنے کے لئے) اذان دیتے تھے اور اقامت کہتے تھے وہ اقامت کے کلمات دو مرتبہ کہتے تھے۔

یہ روایت موقوف ہے۔

921- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ اَبُوْ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ صَالِحٍ الْمَخْزُوْمِيُّ بِالْمَدِيْنَةِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْاِقَامَةِ مُفْرِدًا وَّسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْاَذَانَ مَثْنٰى مَثْنٰى.

☆☆ امام محمد بن علی اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت جبرائیل اقامت کے کلمات الگ سے لے کر نازل ہوئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان میں کلمات دو دو مرتبہ پڑھنا مسنون قرار دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن حفص مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "مقبول" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "ساتویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۲۶۷)۔

○ عثمان بن عبدالرحمٰن بن عمر بن سعد بن ابو وقاص زہری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۲۱۷)۔

922- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ حَدَّثَنِيْ بِهِ اَبِيْ مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِيْهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَرَاَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُقِيْمُ فُرَادٰى.

☆☆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اذان دیتے ہوئے دیکھا ہے وہ (اذان کے کلمات) دو دو مرتبہ کلمات پڑھتے تھے جبکہ اقامت کے کلمات ایک مرتبہ پڑھتے تھے۔

۹۲۰-ابن الجنید: هو ابراهيم بن عبد الله بن الجنيد الختلي ثقة' روى عن سليمان بن حرب' ويحيى بن بكير' ويوسف بن عدي وغيرهم' ولم يذكر المزي في (تهذيب الكمال) في ترجمة ابي عاصم النبيل ان ابن الجنيد روى عنه' لكن روايته عنه ممكنة: روى عن سليمان بن حرب' وهو من التاسعة على تقسيم الحافظ ابن حجر' وابو عاصم النبيل ايضا من هذه الطبقة' والله اعلم- والاثر خرجه ابن المنذر في (الاوسط) (۳/ ٦١) من طريق يحيى قال: ثنا ابو عاصم عن يزيد بن ابي عبيد عن سلمة بن الاكوع' به- قلت: وقد ورد هذا النص في نسخة الاوسط محرفا تحريفا فاحشا' فقد ورد هكذا: ثنا عاصم بن يزيد بن ابي عبيد عن سلمة بن الاكوع: (انه كان اذا فاته الصلوة اذن واقاموا يبني الاقامة) هكذا-

۹۲۲-اخرجه ابن ماجه (۱/ ۲٤۲) كتاب الاذان' باب افراد الاقامة' حديث (۷۳۲) من طريق معمر بن محمد بن عبيد الله بن ابي رافع بهذا الاسناد- قال البوصيري في (الزوائد) (۱/ ۲۵۸): هذا اسناد ضعيف لاتفاقهم على ضعف معمر بن محمد بن عبيد الله وابيه محمد - اه- والحديث ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۱/ ۲۷۱) وقال: قال في الامام: ومعمر هذا متكلم فيه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ معمر بن محمد بن عبید اللہ بن ابورافع، ہاشمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''منکر الحدیث'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۶۷/۲)۔

○ محمد بن عبید اللہ ابن ابی رافع، ہاشمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۸۷/۲)۔

○ ابورافع قبطی، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اور مشہور صحابی رسول ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۴۴)(۸۱۵۰)۔

923- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالنَّاقُوسِ اَطَافَ بِىْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ فَاَلْقَى عَلَىَّ فَذَكَرَ الْاَذَانَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْاِقَامَةَ مَرَّةً مَرَّةً فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا رَاَيْتُ فَقَالَ اِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٍّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَاَيْتَ فَاِنَّهٗ اَنْدَى صَوْتًا مِنْكَ . فَسَمِعَ ذٰلِكَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ الَّذِىْ رَاٰى . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ .

☆☆ محمد بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میرے والد (حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز کے لئے) ناقوس کا حکم دیا' تو میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جو میرے پاس آیا' اُس نے مجھے یہ چیز سکھائی' اُس نے اذان کے کلمات کو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات کو ایک مرتبہ ذکر کیا' صبح کی نماز کے وقت میں نبی

۹۲۳-اخرجه احمد (٤/٤٣)' وابو داؤد (۱/۱۳۵-۱۳٦) كتاب الصلوٰة' باب كيف الاذان' حديث (٤٩٩)' وابن ماجه (۱/۲۳۲) كتاب الاذان' باب بدء الاذان حديث (٧٠٦)' والدارمي (۱/۲٦۹) كتاب الصلوٰة' باب في بدء الاذان' وعبد الرزاق (۱/٤٦٠) رقم (۱۷۸۷)' وابن خزيمة (۱/۱۹۲) رقم (۳۷۱)' وابن حبان (۲۸۷-موارد)' وابن المنذر في (الاوسط) (۳/۱۲-۱۳)' والبخاري في (خلق افعال العباد) ص (۲٤)' وابن الجارود في (المنتقى) (۱۵۸)' والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۱/۳۹۰-۳۹۱) كتاب الصلوٰة' باب بدء الاذان' وفي (معرفة السنن والآثار) (۱/٤٤٥-٤٤٦) كتاب الصلوٰة' باب حكاية الاقامة' حديث (۵۹۲)' وفي (السنن الصغرى) (۱/۹۷-۹۸) كتاب الصلوٰة باب مواقيت الصلوات الخمس' حديث (۲٤۸/۱۳۹)' كلهم من طريق محمد بن اسحاق بهذا الاسناد- واخرجه الترمذي برقم (۱۸۹) من طريق ابن اسحاق' ولكن مختصرًا' وقال: (حسن صحيح)- وقال ابن خزيمة: (سمعت محمد بن يحيى يقول: ليس في اخبار عبد الله بن زيد في قصة الاذان خبر اصح من هذا: لان محمد بن عبد الله بن زيد سمعه من ابيه)- وقال ايضاً: (هذا حديث صحيح ثابت من جهة النقل: لان محمدًا سمع من ابيه وابن اسحاق سمع من التيمي وليس هذا مما دلسه- اه- والحديث صححه ايضًا ابن حبان' وقال البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۱/۳۹۱): وفي كتاب (العلل) لابي عيسى الترمذي قال: سالت محمد بن اسماعيل البخاري عن هذا الحديث: فقال: (هو عندي صحيح)- اه- وقال ابن المنذر: (وليس في اسانيد اخبار عبد الله بن زيد اسناد اصح من هذا الاسناد)-

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس خواب کے بارے میں بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ خواب سچ ثابت ہوگا۔ تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور بلال کو وہ چیز سکھاؤ جو تم نے دیکھی ہے کیونکہ اُس کی آواز تمہارے مقابلے میں زیادہ بلند ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو وہ بولے: اُس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا ہے جس طرح کا اس نے دیکھا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ کے لیے ہر طرح حمد مخصوص ہے (جس نے ہمیں توفیق دی ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبداللہ بن عبد ربہ انصاری، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۶۱)(۶۰۵۸)۔

○ عبداللہ بن زید بن عبد ربہ بن ثعلبۃ انصاری، خزرجی، یہ مشہور صحابی رسول ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۰۸)(۳۳۵۲)۔

924- حَدَّثَنَا الْقَاضِىْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ اَذَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) شَفْعًا شَفْعًا فِى الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ .ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى هُوَ الْقَاضِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ سَيِّءُ الْحِفْظِ وَابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى لَا يَثْبُتُ سَمَاعُهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ .وَقَالَ الْاَعْمَشُ وَالْمَسْعُوْدِىُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ .وَلَا يَثْبُتُ .وَالصَّوَابُ مَا رَوَاهُ الثَّوْرِىُّ وَشُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ وَحُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى مُرْسَلاً .وَحَدِيْثُ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ مُتَّصِلٌ وَهُوَ خِلَافُ مَا رَوَاهُ الْكُوْفِيُّوْنَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اذان اور اقامت کے کلمات جفت ہوتے تھے۔

اس روایت کے راوی ابن ابی لیلیٰ' قاضی محمد بن عبدالرحمٰن ہے' علمِ حدیث میں ضعیف سمجھے جاتے تھے' کیونکہ ان کا حافظہ کمزور تھا' اسی طرح ابن ابی لیلیٰ کا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث کا سماع ثابت نہیں ہے۔

۹۲۴-اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۳۱/۱) من طريق عبد الله بن داؤد عن الاعمش عن عمرو بن مرة بهذا السند- واخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۴۲۱/۱) من طريق حصين بن نمير: ثنا ابن ابي ليلى عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن عبد الله بن زيد به- وقال البيهقي: وكذلك رواه شريك وعباد بن العوام عن حصين بن عبد الرحمن عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن عبد الله بن زيد قال: اشتد رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس في الاذان فذكر الحديث - قلت: اما حديث معاذ: فسياتي تخريجه في الحديث الآتي-

دیگر راویوں نے اس روایت کو ابن ابی لیلیٰ سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے یہ بات بھی ثابت نہیں ہے صحیح روایت وہ ہے جسے ثوری اور شعبہ نے اپنی سند کے ہمراہ ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔
جبکہ ابن اسحاق نے اپنی سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ متصل ہے اور اس روایت کے خلاف ہے جسے کوفہ والوں نے نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عقبۃ بن خالد بن عقبۃ سکونی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''188ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۸۳)(۴۶۷۰)۔

925- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ يَعْنِىْ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ رَاَيْتُ فِى النَّوْمِ كَاَنَّ رَجُلاً نَـزَلَ مِنَ السَّمَآءِ عَلَيْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ نَزَلَ عَلٰى جِذْمِ حَائِطٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ فَاَذَّنَ مَثْنٰى مَثْنٰى ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى - قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَلٰى نَحْوٍ مِّنْ اَذَانِنَا الْيَوْمَ - قَالَ عَلِّمْهَا بِلاَلاً ـ فَقَالَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ الَّذِىْ رَاٰى وَلٰكِنَّهُ سَبَقَنِىْ۔

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک انصاری شخص عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی: یارسول اللہ! میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آسمان سے نازل ہوا' اُس نے دو چادریں اوڑھی ہوئی تھیں' وہ مدینہ منورہ کی ایک دیوار پر اُترا' اُس نے اذان کے کلمات دو' دو مرتبہ کہے' پھر وہ بیٹھ گیا' پھر وہ کھڑا ہوا' پھر اُس نے وہ کلمات دو' دو مرتبہ کہے۔
ابوبکر بن عیاش نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' یہ اُسی کی مانند ہے' جس طرح آج کل اذان دی جاتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ بلال کو سکھا دو! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا ہے' جس

۹۲۵-اخرجه احمد (۵ / ۲۳۲): حدثنا اسود بن عامر قال: انبا ابو بكر بن عياش بهذا الاسناد' واخرجه احمد (۵ / ۲۳۲-۲۴۶) وابو داؤد (۱ / ۱۴۰) كتاب الصلوٰة' باب كيف الاذان' حديث (۵۰۷) وابن خزيمة (۳۸۱)' والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۱ / ۴۲۰-۴۲۱) كتاب الصلوٰة' باب ما روي في تثنية الاذان والاقامة' كلهم من طريق المسعودي: ثنا عمرو بن مرة بهذا الاسناد' ولفظه: (احيلت الصلوٰة ثلاثة احوال ..... الحديث)- وفيه: ثم ان رجلًا من الانصار' يقال له: عبدالله بن زيد اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله' اني رايت فيما يرى النائم ..... فذكره- وقال ابن خزيمة: (فهذا خبر العراقيين الذين احتجوا به عن عبد الله بن زيد في تثنية الاذان والاقامة' وفي اسانيدهم من التخليط ما بينته- وعبد الرحمن بن ابي ليلى لم يسمع من معاذ بن جبل' ولا من عبد الله بن زيد بن عبد ربه صاحب الاذان: فغير جائز ان يحتج بخبر غير ثابت على اخبار ثابتة)- اه- وقال البيهقي: (والحديث مع الاختلاف في اسناده مرسل: لان عبد الرحمن ابن ابي ليلى لم يدرك معاذًا ولا عبد الله بن زيد' ولم يسم من حدثه عنهما ولا عن احدهما-

طرح اس نے دیکھا ہے لیکن یہ مجھ سے سبقت لے گیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن یونس بن مہران، ابوعلی الزیات، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۷/۴۵۵)۔

926- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ مِنْ اَصْلِه حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَّائِيُّ حَدَّثَنَا اِدْرِيسُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَوْدِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ بِلَالًا اَذَّنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمِنًى بِصَوْتَيْنِ صَوْتَيْنِ وَاَقَامَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

☆☆ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اذان دی جس میں کلمات دو دو مرتبہ کہے پھر اسی طرح اقامت بھی کہی۔

927- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَوْنٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى الْوَاسِطِيَّانِ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الطُّفَيْلِ عَنْ اِدْرِيسَ الْاَوْدِيِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُقِيْمُ مَثْنٰى مَثْنٰى .وَقَالَ اَبُوْ عَوْنٍ بِصَوْتَيْنِ صَوْتَيْنِ وَاَقَامَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

☆☆ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اذان دی جس کے کلمات دو دو مرتبہ تھے اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ تھے۔

ابوعون نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت بھی اس کی مانند تھی۔

928- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِي الرَّبِيْعِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ بِلَالًا كَانَ يُثَنِّي الْاَذَانَ وَيُثَنِّي الْاِقَامَةَ وَاَنَّهُ كَانَ يَبْدَاُ بِالتَّكْبِيْرِ وَيَخْتِمُ بِالتَّكْبِيْرِ.

☆☆ ابراہیم نخعی اسود کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ پڑھتے تھے اور اقامت

۹۲۶- اخرجه ابن حبان في (المجروحين) (۱/۳۰۳)، والطبراني في (الكبير) (۲۲/۱۰۰-۱۰۱) رقم (۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷)، وفي (الاوسط) (۸/۴۰۱) رقم (۷۸۱۶) من طريق زياد بن عبد الله البكائي بهذا الاسناد، وقال ابن حبان: ماأقام مثل ذلك قط انما كان اذانه مثنى مثنى، واقامته فرادى- وقال الطبراني: لم يروهذا الحديث عن ادريس الا زياد بن عبد الله، والحديث ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۲۶۹)

۹۲۷- اخرجه الطبراني في (الكبير) (۲۲/۱۰۰-۱۰۱) رقم (۲۴۵، ۲۴۶)، وفي (الاوسط) (۷۸۱۶)، وابن حبان في (المجروحين) (۱/۳۰۳)، كلهم من طريق زكريا بن يحيى بهذا الاسناد- وينظر علته في الحديث السابق-

۹۲۸- اخرجه عبد الرزاق (۱/۴۶۲-۴۶۳) رقم (۱۷۹۰)، ومن طريقه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۳۴) كتاب الصلوة، باب الاقامة كيف هي؟ قال الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۲۶۹): (قال ابن الجوزي في التحقيق: والاسود لم يدرك بلالاً، قال صاحب (التنقيح): وفيما قاله نظر، وقد روى النسائي للاسود عن بلال حديثا)- انتهى-

کے الفاظ دو دومرتبہ پڑھتے تھے' وہ تکبیر کے ذریعے اذان دیا کرتے تھے' تکبیر کے ذریعے ہی ختم کرتے تھے۔

929- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ بِلَالٍ قَالَ كَانَ اَذَانُهُ وَاِقَامَتُهُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

☆☆ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کی اذان اور ان کی اقامت کے کلمے دو دومرتبہ ہوتے تھے۔

930- حَدَّثَنَا الْقَاضِي اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ بِلَالٍ مِثْلَهُ .قَالَ الرَّمَادِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ سُفْيَانُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

رمادی کہتے ہیں: سفیان نے ان سے سماع نہیں کیا۔

931- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ اَبِي عُمَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهُ حِيْنَ اُرِيَ الْاَذَانَ اَمَرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِلَالًا فَاَذَّنَ وَاَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ فَاَقَامَ .

☆☆ عبداللہ بن محمد اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب انہوں نے خواب میں اذان کا طریقہ دیکھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' تو انہوں نے اذان دی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' اُنہوں نے اقامت کہی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عتبۃ بن عبد اللہ بن عبداللہ بن مسعود ہذلی،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۵۸)(۴۴۶۴)۔

932- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِي اَذَانِ الْفَجْرِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ

۹۲۹- اخرجه عبد الرزاق (۱/ ۴۶۲) رقم (۱۷۹۱)' وذكره ابن التركماني في (الجوهر النقي) (۱/ ۴۲۵) من طريق عبد الرزاق' وقال: هذا سند جيد-

۹۳۱ اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۱۴۲) كتاب الصلوة' باب الرجلين يؤذن احدهما ويقيم الآخر' والحازمي في (الاعتبار) ص (۱۹۴) من طريق المعلى بن منصور به- واخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۱۴۲)' والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱/ ۳۹۹) كتاب الصلوة' باب الرجل يؤذن ويقيم غيره' كلاهما من طريق محمد بن سعيد الاصبهاني قال: حدثنا عبد السلام بن حرب' به- وقال البيهقي: هكذا رواه ابو العميس- واخرجه ايضا ابن شاهين في (كتاب الاذان) كما في (نصب الراية) (۱/ ۲۷۰) من طريق محمد بن سعيد الاصبهاني' ثنا عبد السلام بن حرب' بهذا الاسناد-

النَّوْمِ الصَّلاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَیْنِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لاَ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سنت یہ ہے جب مؤذن فجر کی اذان دے تو اس میں ''حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ'' کے بعد ''اَلصَّلاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ'' دومرتبہ کہے اور پھر ''اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ'' کہہ دے۔

933- حَـدَّثَـنَـا اَحْـمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْوَکِیلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَۃَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِیْـرِیْـنَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ التَّثْوِیبُ فِیْ صَلاۃِ الْغَدَاۃِ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ فَلْیَقُلِ الصَّلاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تثویب صبح کی نماز میں ہوگی' جب مؤذن فجر کی اذان میں ''حَـیَّ عَـلَـی الصَّلٰوۃِ'' اور ''حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ'' کہے گا' تو ''اَلصَّلاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ'' کہے گا۔

934- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیلَ الْحَسَّانِیُّ حَدَّثَنَا وَکِیعٌ عَنِ الْعُمَرِیِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْـنِ عُـمَـرَ عَـنْ عُـمَـرَ .وَوَکِیعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّہُ قَالَ لِمُؤَذِّنِہِ اِذَا بَلَغْتَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ فِی الْفَجْرِ فَقُلِ الصَّلاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے اپنے مؤذن سے یہ کہا تھا: تم فجر کی اذان میں ''حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ'' پر پہنچو تو یہ کہو: ''اَلصَّلاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ اَلصَّلاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ''۔

935- حَـدَّثَـنَـا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْـحَسَـنِ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الزَّجَّاجُ عَنْ اَبِیْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ بِلَالٍ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) اَنْ اُثَوِّبَ فِی الْفَجْرِ وَنَهَانِیْ اَنْ اُثَوِّبَ فِی الْعِشَاءِ.

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی تھی: میں فجر کی اذان میں تثویب کہوں' آپ نے مجھے عشاء کی اذان میں تثویب کہنے سے منع کیا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عمر بن محمد بن ابان بن صالح بن عمیر، اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین

۹۳۳—اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۳۷/۱) كتاب الصلوة' باب قول المؤذن في اذان الصبح : (الصلوة خير من النوم) وابن خزيمة (۲۰۲/۱) رقم (۳۸٦) والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (٤۲۳/۱) كتاب الصلوة' باب التثويب في اذان الصبح' كلهم من طريق محمد ابن سيرين' به- واخرجه البيهقي ايضا في (المعرفة) (٤٤۹/۱) رقم (۵۹۷)' وقال البيهقي: رواه جماعة عن ابي اسامة' وهو اسناد صحيح - وصححه ايضا ابن خزيمة-

۹۳۳—اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۳۷/۱) كتاب الصلوة' باب قول المؤذن في اذان الصبح : (الصلوة خير من النوم)' من طريق هشيم بهذا الاسناد- وينظر الحديث السابق-

۹۳٤—اخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (٤۲۳/۱) كتاب الصلوة' باب التثويب في اذان الصبح' من طريق الدارقطني به- واخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۳۷/۱)' من طريق ابي نعيم الفضل بن دكين' ثنا سفيان عن محمد بن عجلان' به-

نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''239ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۲۹) (۳۵۱۷)۔

○ عبدالرحمٰن بن حسن، ابومسعود موصلی الزجاج، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیز ان (۲۷۲/۴)۔

○ سعید بن مرزبان عبسی مولی حذیفۃ، ابوسعد کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''140ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۳۸۹/۱)۔

936- حَدَّثَنَا الْقَاضِي اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ صَعِدْتُ اِلَى ابْنِ اَبِي مَحْذُوْرَةَ فَوْقَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بَعْدَ مَا اَذَّنَ فَقُلْتُ لَهُ اَخْبِرْنِي عَنْ اَذَانِ اَبِيكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كَانَ يَبْدَاُ فَيُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰى يَاْتِيَ عَلٰى اٰخِرِ الْاَذَانِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .تَفَرَّدَ بِهِ دَاوُدُ.

☆☆ مالک بن دینار بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اذان دے کر فارغ ہوئے تو میں بھی ان کے پیچھے مسجد حرام (کے مینار) تک چڑھا اور میں نے ان سے کہا: مجھے اس اذان کے بارے میں بتائیں جو آپ کے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دی تھی' تو انہوں نے جواب دیا: انہوں (یعنی حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے) اذان کے آغاز میں تکبیر کہی' پھر یہ کلمات پڑھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

یہ ایک مرتبہ پڑھے' پھر اس کے بعد دوبارہ یہ کلمات پڑھے'

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ

یہاں تک کہ اذان کے آخر میں یہ کلمات پڑھے:

اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .

اس روایت کو نقل کرنے میں داؤد نامی راوی منفرد ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن عبدالعزیز بن مرزبان بن سابور، ابوحسن بغوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔

۹۳۶- اخرجه الطبراني في (المعجم الكبير) (۲۰۸/۷) رقم (۶۷۳۶): حدثنا علي بن عبد العزيز بهذا الاسناد-

ان کا انتقال ''286ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۱۳/۳۴۸)۔

○ مسلم بن ابراہیم ازدی فراہیدی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابوعمرو بصری حافظ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''122ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۳/۲۳)۔

○ داؤد بن ابوعبد الرحمٰن، ابوسلیمان قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الثقات (۶/۲۸۸)۔

○ مالک بن دینار، یہ مشہور صوفی ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''130'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۶)۔

937- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ جَعْفَرٍ الْكَوْكَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِيْ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَّمَهُ هٰذَا الْاَذَانَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ مَرَّتَيْنِ .

☆☆ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اذان کے یہ کلمات سکھائے تھے۔

اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ

پھر انہوں نے دوبارہ یہ کہا:
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
یہ کلمات دومرتبہ تھے
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ
یہ کلمات بھی دومرتبہ تھے
حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ
یہ کلمات بھی دومرتبہ تھے
حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن قاسم بن جعفر بن محمد بن خالد بن بشر، ابوعلی کوکبی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

ان کا انتقال ''327'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۸۶/۸)۔

○ عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور حارثی کریزان۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۱۴/۴)۔

938- حَدَّثَنَا الْقَاضِیُ اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِی حَكِيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِیُ اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِی الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ اٰخِرُ اَذَانِ بِلاَلٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لاَ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ.

☆☆ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کا اختتام ان کلمات پر ہوتا تھا۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لاَ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

939- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِی الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ بِلاَلاً قَالَ اٰخِرُ الْاَذَانِ لاَ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ.

☆☆ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے آخر میں یہ کلمات کہتے تھے: ''لاَ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ''

940- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِیُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ بِلاَلٍ قَالَ اٰخِرُ اَذَانِ بِلاَلٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لاَ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ.

☆☆ حضرت بلال کے بارے میں اسود نے یہ بات بیان کی: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے آخر میں یہ کلمات ہوتے تھے: ''اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ''

941- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ بِلاَلٍ قَالَ اٰخِرُ الْاَذَانِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لاَ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ.

☆☆ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے آخر میں یہ کلمات ہوتے تھے: ''اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ''

942- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

۹۳۸- اخرجه النسائي (۲/ ۱٤) كتاب الاذان' باب آخر الاذان' حديث (٦٥٠)' وابن ابي شيبة (۱/ ۱۸۸) كتاب الاذان والاقامة' باب قالوا: آخر الاذان ما هو؟ كلاهما من طريق سفيان بهذا الاسناد-

۹۳۹- اخرجه عبد الرزاق (۱/ ٤٥٧) رقم (۱۷۷۸) عن معمر به- واخرجه النسائي (۲/ ۱٤) كتاب الاذان' باب آخر الاذان' حديث (٦٤٩) من طريق زهير' وابن ابي شيبة (۱/ ۱۸۷) من طريق ابي معاوية' كلاهما عن الاعمش' به-

۹٤۰- اخرجه ابن ابي شيبة (۱/ ۱۸۸) كتاب الاذان' باب ما قالوا آخر الاذان ما هو؟ حديث (۲۱٥٤) من طريق وكيع به-

۹٤۱ اخرجه النسائي (۲/ ۱٤) كتاب الاذان' باب آخر الاذان' حديث (٦٤٩) من طريق الحسن بن اعين قال: حدثنا زهير' بهذا الاسناد

۹٤۲- اخرجه ابو داؤد (۱/ ۱٤٦-۱٤۷) كتاب الصلوة' باب في الاذان قبل دخول الوقت' حديث (٥۳۲)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلوة' باب التاذين للفجر' وعبد بن حميد في (المنتخب من المسند) رقم (۷۸۲)' والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱/ ۳۸۲) كتاب الصلوة' باب رواية من روى النهي عن الاذان قبل الوقت' وابن الجوزي في (العلل المتناهية) (۱/ ۳۹۲) رقم (٦٦۱)

عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ بِلاَلاً اَذَّنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يَّرْجِعَ فَيُنَادِيَ اَلاَ اِنَّ الْعَبْدَ نَامَ . ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَرَجَعَ فَنَادَى اَلاَ اِنَّ الْعَبْدَ نَامَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ .تَابَعَهُ سَعِيْدُ بْنُ زَرْبِيٍّ وَكَانَ ضَعِيْفًا عَنْ اَيُّوْبَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے صبح صادق ہونے سے پہلے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا: وہ واپس جا کر تین مرتبہ یہ اعلان کریں: خبردار! بندہ سو گیا تھا (یعنی اس سے غلطی ہو گئی)' وہ واپس گئے اور بلند آواز میں یہ کہا: خبردار! بندہ سو گیا تھا۔ یہ کلمات انہوں نے تین مرتبہ کہے۔

ایک اور راوی نے اس کی متابعت کی ہے' تاہم یہ راوی ضعیف ہے۔

نماز کے وقت سے پہلے اذان دینے کا حکم

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن رُشد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

فاتفق الجميع على انه لا يؤذن للصلاة قبل وقتها ما عدا الصبح فانه اختلفوا فيها فذهب مالك والشافعي الى انه يجوز ان يؤذن لها قبل الفجر ومنع ذلك ابو حنيفة وقال قوم :لا بد للصبح اذا اذن لها قبل الفجر من اذان بعد الفجر لان الواجب عندهم هو الاذان بعد الفجر .وقال[1] ابو محمد بن حزم :لا بد لها من اذان بعد الوقت وان اذن قبل الوقت جاز اذا كان بينهما زمان يسير قدر ما يهبط الاول ويصعد الثاني .والسبب في اختلافهم انه ورد في ذلك حديثان متعارضان :احدهما الحديث المشهور الثابت وهو قوله عليه الصلاة والسلام "ان بلالا ينادى بليل فكلوا واشربوا حتى ينادى ابن ام مكتوم وكان ابن مكتوم رجلا اعمى لا ينادى حتى يقال له اصبحت اصبحت .والثاني ما روى عن ابن عمر "ان بلالا اذن قبل طلوع الفجر فامره النبي صلى الله عليه وسلم ان يرجع فينادى :الا ان العبد قد نام "وحديث الحجازين اثبت وحديث الكوفيين ايضا خرجه ابو دائود وصححه كثير من اهل العلم فذهب الناس في هذين الحديثين اما مذهب الجمع واما مذهب الترجيح فاما من ذهب مذهب الترجيح فالحجازيون فانهم قالوا :حديث بلال اثبت والمصير اليه اوجب .واما من ذهب مذهب الجمع فالكوفيون وذلك انهم قالوا :يحتمل ان يكون نداء بلال في وقت يشك فيه في طلوع الفجر لانه كان في بصره ضعف ويكون نداء ابن ام مكتوم في وقت يتيقن فيه طلوع الفجر ويدل على ذلك ما روى عن عائشة انها قالت "لم يكن بين اذانيهما الا بقدر ما يهبط هذا ويصعد هذا "واما من قال انه يجمع بينهما :اعني ان يؤذن قبل الفجر وبعده فعلى ظاهر

[1] بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد

ماروی من ذلك فی صلاة الصبح خاصة اعنی انه كان یؤذن لها فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم مؤذنان بلال وابن ام مكتوم

اس بارے میں تمام اہل علم کا اتفاق ہے' نماز کا (شرعی وقت) شروع ہونے سے پہلے اذان نہیں دی جائے گی' البتہ فجر کی اذان کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' فجر کا (شرعی وقت) شروع ہونے سے پہلے فجر کی نماز کے لیے اذان دینا جائز ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے بھی ممنوع قرار دیا ہے۔

ایک گروہ نے یہ رائے پیش کی ہے' جب فجر کی نماز کے لیے اذان دی جائے تو اس کے لیے یہ ضروری ہے' وہ صبح صادق ہو جانے کے بعد ہو' کیونکہ جب صبح صاق ہو جائے گی تو اس کے بعد ہی اذان دینا لازم ہوگا (کیونکہ فجر کی نماز کا وقت ہی تب شروع ہوگا)۔

شیخ ابن حزم کہتے ہیں: یہ بات ضروری ہے' نماز کا وقت شروع ہو جانے کے بعد اذان دی جائے۔

البتہ وقت سے پہلے اگر اذان دے دی جاتی ہے تو یہ جائز ہے' لیکن اس کے لیے یہ شرط ہے کہ ان دونوں کے درمیان اتنا وقفہ ہو جو اتنا معمولی ہو کہ جیسے ہی اذان ختم ہو' وقت شروع ہو چکا ہو۔

اس بارے میں اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے' اس بارے میں دو متعارض احادیث منقول ہیں۔

ایک مستند طور پر منقول مشہور حدیث ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بلال رات میں ہی اذان دے دیتا ہے' تم لوگ کھاتے پیتے رہو' جب تک ابن اُم مکتوم اذان نہ دے''۔

(ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) حضرت ابن اُم مکتوم نابینا آدمی تھے وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک ان سے یہ کہہ نہیں دیا جاتا تھا کہ جناب صبح صادق ہو چکی ہے۔

جبکہ دوسری روایت میں یہ بات منقول ہے:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ صبح صادق سے پہلے اذان دے دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا: وہ واپس جا کر یہ اعلان کریں: ''خبردار! بندہ سو گیا تھا (یعنی اس نے نیند میں وقت سے پہلے اذان دے دی)''۔

اہل حجاز کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے' ویسے اہل کوفہ کی بھی روایت مستند ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور بہت سے اہل علم نے اسے مستند قرار دیا ہے۔

بعض فقہاء نے ان دونوں روایات کے حوالے سے جمع و تطبیق کا طرز عمل اختیار کیا ہے' جبکہ بعض فقہاء نے ترجیح کا پہلو اختیار کیا ہے۔

ترجیح کے طریقہ کو اہل حجاز نے اختیار کیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث زیادہ مستند

ہے اس لیے اس پر عمل کرنا زیادہ واجب ہوگا۔

جبکہ اہل کوفہ نے جمع و تطبیق کی رائے اختیار کی ہے ان کا یہ کہنا ہے اس بات کا احتمال موجود ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایسے وقت میں اذان دی ہو جس میں صبح صادق کا شبہ موجود ہو کیونکہ ان کی بصارت کچھ کمزور تھی (تو انہیں پتہ نہ چل سکا ہو)۔

جبکہ ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کی اذان ایسے وقت میں ہوئی ہو جس میں صبح صادق کا یقین ہو۔

اس پر دلالت اس روایت سے ہوتی ہے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے وہ یہ کہتی ہیں:

''ان دونوں اذانوں میں اتنا فرق ہوتا تھا کہ ایک خاموش ہوتے تھے تو دوسرے شروع ہو جاتے تھے''۔

جن فقہاء نے ان دونوں روایات کو جمع کیا ہے یعنی صبح صادق سے پہلے دی جانے والی اذان اور صبح صادق کے بعد دی جانے والی اذان تو وہ اس روایت کے ظاہر پر عمل کرتے ہیں جو بطور خاص صبح کی نماز کے بارے میں روایت کی گئی ہے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں دو مرتبہ اذان دی جاتی تھی ایک حضرت بلال رضی اللہ عنہ دیتے تھے (جو صبح صادق سے پہلے ہوتی تھی) اور ایک حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ دیا کرتے تھے (جو صبح صادق ہو جانے کے بعد ہوتی تھی)۔

943- حَدَّثَنَا ابْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِیْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ مُؤَذِّنٍ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهٗ مَسْرُوْحٌ اَذَّنَ قَبْلَ الصُّبْحِ فَاَمَرَهٗ عُمَرُ نَحْوَهٗ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مؤذن جس کا نام مسروح تھا اس نے صبح صادق ہو جانے سے پہلے اذان دے دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالواحد بن غیاث، ابو بحر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''240ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۱۱)۔

○ محمد بن یحییٰ بن محمد بن مرداس بن عبداللہ بن دینار، ابوجعفر الطیب۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴۲۶/۳)۔

○ ایوب بن منصور کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۶۱) (۶۲۹)۔

○ شعیب بن حرب مدائنی، ابو صالح، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں

۹۴۳- اخرجه ابو داؤد (۱۴۷/۱) کتاب الصلوٰة، باب في الاذان قبل دخول الوقت، حدیث (۵۳۲)، ومن طریقه البیهقي في (السنن الکبریٰ) (۳۸۴/۱)۔

طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''197ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۳۷)(۲۸۱۲)۔

○ عبد العزیز بن ابو رواد واسمہ میمون، عابد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''159ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۱۲)(۴۱۲۴)۔

944- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوبَ قَالَ اَذَّنَ بِلاَلٌ مَرَّةً بِلَيْلٍ .هٰذَا مُرْسَلٌ .

☆☆ ایوب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت اذان دیدی' یہ روایت مرسل ہے۔

945- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ اَنَّ بِلاَلاً اَذَّنَ لَيْلَةً بِسَوَادٍ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى مَقَامِهِ فَيُنَادِىَ اِنَّ الْعَبْدَ نَامَ فَرَجَعَ وَهُوَ يَقُوْلُ لَيْتَ بِلاَلاً لَمْ تَلِدْهُ اُمُّهُ وَبُلَّ مِنْ نَضْحِ دَمِ جَبِيْنِهِ .

☆☆ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت ہی اذان دے دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا: وہ اپنی جگہ پر واپس جا کر بلند آواز میں یہ اعلان کریں: خبردار! بے شک بندہ سو گیا تھا (یعنی اس سے غلطی ہوگئی) تو وہ واپس گئے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: کاش! بلال کی ماں نے اسے جنم نہ دیا ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یونس بن عبید عبدی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابو عبد اللہ بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''140ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۳/۱۹۳)۔

946- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ بِلاَلاً اَذَّنَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَغَضِبَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَمَرَهُ اَنْ يُّنَادِىَ اِنَّ الْعَبْدَ نَامَ .فَوَجَدَ بِلاَلٌ وَّجْدًا شَدِيْدًا .وَهِمَ فِيْهِ عَامِرُ بْنُ مُدْرِكٍ وَّالصَّوَابُ قَدْ تَقَدَّمَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِىْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ مُؤَذِّنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَوْلَهُ .

۹۴۴- اخرجه عبد الرزاق (۱/۴۸۳) حديث (۱۸۸۸)' وقال الحافظ في (الفتح) (۲/۱۱۲): ورواه عبد الرزاق عن معمر عن ايوب لكنه اعضله فلم يذكره نفعا ولا ابن عمر-

۹۴۵- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱/۳۸۴-۳۸۵) كتاب الصلوة' باب رواية من روى النهي عن الاذان قبل الوقت من طريق بشر بن موسى: ثنا المقري' انا سليمان بن المغيرة عن حميد بن هلال' به- وقال البيهقي: هكذا رواه جماعة عن حميد بن هلال مرسلاً-

۹۴۶- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۳۰۸)' وفي (العلل المتناهية) (۱/۳۹۲-۳۹۴) من طريق الدارقطني' به- وذكره البيهقي في (السنن الكبرى) (۱/۳۸۳)' وقال: ضعيف لا يصح' وعامر بن مدرك ليس الحديث' وعبد العزيز صدوق عابد ربما وهم- ينظر (التقريب) (۱/۳۸۹' ۵۰۹)-

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے صبح صادق ہونے سے پہلے ہی اذان دے دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا: وہ یہ اعلان کریں: بے شک بندہ سو گیا تھا' تو اس پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بہت افسوس ہوا۔

اس روایت میں عامر نامی راوی کو وہم ہوا ہے' صحیح روایت وہ ہے' جو اس سے پہلے گزر چکی ہے۔ وہ ابن حرب نامی راوی کے حوالے سے' نافع کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مؤذن کے بارے میں منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ معمر بن سل بن معمر اھوازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متقن'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الثقات (۹/۱۹۶)۔

○ عامر بن مدرک بن ابو الصفیر اء، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''لین الحدیث'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۷۸)(۳۱۲۵)۔

947- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ السَّمِيعِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ الْقَاضِىْ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ بِلَالاً اَذَّنَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يَّصْعَدَ فَيُنَادِىَ اِنَّ الْعَبْدَ نَامَ . فَفَعَلَ وَقَالَ لَيْتَ بِلَالاً لَمْ تَلِدْهُ اُمُّهُ وَابْتَلَّ مِنْ نَضْحِ دَمِ جَبِيْنِهِ .تَفَرَّدَ بِهِ اَبُوْ يُوْسُفَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوبَةَ وَغَيْرُهُ يُرْسِلُهُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے صبح صادق ہونے سے پہلے ہی اذان دے دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا: واپس جا کر یہ اعلان کریں: بے شک بندہ سو گیا تھا' تو انہوں نے ایسا ہی کیا اور یہ کہا: کاش! بلال کی ماں نے اسے جنم نہ دیا ہوتا' اور ان کی پیشانی عرق آلود ہو گئی۔

اس روایت کو نقل کرنے میں ابو یوسف نامی راوی منفرد ہیں' دیگر راویوں نے اسے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جو قتادہ سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباس بن عبدالسمیع بن ہارون بن سلیمان بن ابو جعفر المنصور، ابوفضل ہاشمی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ''

۹۴۷- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۳۰۸) وفي (العلل) (۱/ ۳۹٤) رقم (٦٦٣) من طريق الدارقطني به- وقال ابن الجوزي: (و اما حديث ابي يوسف فتفرد برفعه وغيره يرويه عن قتادة مرسلاً)- قال الشيخ القماري في (الهداية) (۲/ ۲٥۹): (ابو يوسف موثق والمرسل الصحيح -باعتراف الدارقطني- اذا ورد موصولة من وجه آخر ولو ضعيفاً كان حجة باتفاق-

قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''331ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۵۸/۱۲)۔

○ محمد بن سعد بن محمد بن حسن بن عطیۃ بن سعد بن جنادۃ، ابوجعفر عوفی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''276ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۲۲/۵)۔

○ سعد بن محمد بن حسن بن عطیۃ بن سعد، عوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲۶/۹)۔

948- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ بِلالًا اَذَّنَ ۔ وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَسًا ۔وَالْمُرْسَلُ اَصَحُّ.

☆☆ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی' اس کی سند میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں ہے' اس کا مرسل ہونا درست ہے۔

949- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْاَوْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَذَّنَ بِلالٌ فَاَمَرَهُ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يُعِيدَ فَرَقِىَ بِلالٌ وَّهُوَ يَقُولُ لَيْتَ بِلالًا ثَكِلَتْهُ اُمُّهُ وَابْتَلَّ مِنْ نَضْحِ دَمِ جَبِينِهِ يُرَدِّدُهَا حَتّٰى صَعِدَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ نَامَ مَرَّتَيْنِ ۔ثُمَّ اَذَّنَ حِينَ اَضَاءَ الْفَجْرُ ۔مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِيُّ ضَعِيفٌ جِدًّا.

☆☆ حسن بصری' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا: وہ دوبارہ اس کو دُہرائیں' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ مینار پر چڑھے اور وہ یہ کہہ رہے تھے: کاش! بلال کی ماں اسے روتی اور ان کی پیشانی عرق آلود ہوگئی۔ وہ اس جملے کو دُہراتے ہوئے مینار پر چڑھے اور یہ کہا: خبردار! بندہ سو گیا تھا' انہوں نے یہ جملہ دومرتبہ دُہرایا' پھر جب صبح صادق ہوگئی تو انہوں نے اذان دی۔

اس روایت کا راوی محمد بن قاسم اسدی نہایت ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عثمان بن حکیم بن دینار اوردی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''261ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲۴/۱)۔

۹۴۹- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۰۸/۱) وفي (العلل) (۳۹٤/۱) رقم (٦٦٤) من طريق الدارقطني به، وقال ابن الجوزي في (العلل): واما حديث انس الثاني ففيه الاسدي، قال احمد بن حنبل: احاديثه موضوعة ليس بشيء، وقال الدارقطني: يكذب- اه- وقال في (التحقيق): ومحمد بن القاسم مجروح، قال احمد بن حنبل: احاديثه موضوعة ليس بشيء، رمينا حديثه- وقال النسائي: متروك الحديث- وقال الدارقطني: يكذب- وفي اسناده ايضا الربيع بن صبيح، قال عفان: احاديثه كلها مقلوبة- وقال ابن معين: ضعيف

○ محمد بن قاسم اسدی، ابوابراہیم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۴۵۰)۔

950- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَرَادَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَشْيَاءَ لَمْ يَصْنَعْ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ فَاُرِىَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْاَذَانَ فِى الْمَنَامِ فَاَتَى النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ اَلْقِهِ عَلٰى بِلَالٍ . فَاَلْقَاهُ عَلٰى بِلَالٍ فَاَذَّنَ بِلَالٌ .قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا رَاَيْتُهُ وَاَنَا كُنْتُ اُرِيْدُهُ قَالَ فَاَقِمْ اَنْتَ .

★★ محمد بن عبداللہ اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مختلف صورتیں اختیار کرنے کا ارادہ کیا' لیکن ابھی آپ نے اس میں سے کسی کو بھی اختیار نہیں کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو خواب میں اذان کا طریقہ دکھایا گیا' وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس کے بارے میں بتایا تو آپ نے فرمایا: تم یہ بلال کو بتاؤ' انہوں نے حضرت بلال کو بتایا تو حضرت بلال نے اذان دی' حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں انہیں دیکھ رہا تھا' میں خود یہ دینا چاہتا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اقامت کہہ دو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حماد بن خالد قرشی، ابوعبداللہ الخیاط مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۲۵۱)۔

○ محمد بن عمرو انصاری، عن عبداللہ بن محمد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۴۴۵)۔

951- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ جَدِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ بِهٰذَا الْخَبَرِ فَاَقَامَ جَدِّىْ .وَقَالَ اَبُوْ دَاوُدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو مَدَنِىٌّ وَّابْنُ مَهْدِىٍّ لَا يُحَدِّثُ عَنِ الْبَصْرِىِّ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ محمد بن عبداللہ بن محمد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

950- اخرجه ابو داؤد (۱/۱۴۱-۱۴۲) كتاب الصلوة' باب في الرجل يؤذن ويقيم آخر' حديث (۵۱۲)' واحمد (۴/۴۲)' وابو داؤد الطيالسي (۱/۷۸-منحة) رقم (۳۲۵)' والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۱/۳۹۹) كتاب الصلوة' باب الرجل يؤذن ويقيم غيره' كلهم من طريق محمد بن عمرو الواقفي بهذا الاسناد- وهذا سند ضعيف: محمد بن عمرو قال الحافظ في (التقريب) (۲/۱۹۷): ضعيف- وقال البيهقي: فعله معن عن محمد بن عمرو الواقفي عن محمد ابن سيرين عن محمد بن عبد الله بن زيد عن عبد الله بن زيد' قال البخاري: فيه نظر-

951- اخرجه ابو داؤد (۱/۱۴۲) كتاب الصلوة: باب في الرجل يؤذن ويقيم آخر' حديث (۵۱۳)- وينظر الحديث السابق-

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: راوی محمد بن عمرو مدنی اور ابن مہدی نے بصری راوی سے کوئی روایت نقل نہیں کی ہے۔

اذان کا جواب دینے کا حکم

اذان سننے والا مؤذن کو کیا جواب دے اس بارے میں علامہ ابن رُشد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

اختلف العلماء فيما يقوله السامع للمؤذن فذهب قوم الى انه يقول ما يقول المؤذن كلمة بكلمة الى آخر النداء وذهب آخرون الى انه يقول مثل ما يقول المؤذن الا اذا قال حي على الصلاة حي على الفلاح فانه يقول :لا حول ولا قوة الا بالله .والسبب في الاختلاف في ذلك تعارض الآثار وذلك انه قد روى من حديث ابى سعيد الخدرى انه عليه الصلاة والسلام قال "اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول "وجاء من طريق عمر بن الخطاب وحديث معاوية ان السامع يقول عند حى على الفلاح لا حول ولا قوة الا بالله .فمن ذهب مذهب الترجيح اخذ بعموم حديث ابى سعيد الخدرى ومن بنى العام فى ذلك على الخاص جمع بين الحديثين وهو مذهب مالك بن انس

سامع (یعنی اذان سننے والا) اذان دینے والے کے جواب میں کیا کہے؟ اس بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا تا ہے۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے اذان سننے والا ان ہی کلمات کو آخر تک دہراتا چلا جائے گا' جو وہ مؤذن کی زبانی سنے گا۔

دوسرا گروہ اس بات کا قائل ہے' اذان سننے والا شخص مؤذن کے الفاظ کو دُہراتا رہے گا' لیکن یہ مؤذن حی علیٰ الصلوٰۃ کہے گا اس وقت سننے والا: لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ لے گا۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب احادیث میں مذکور تعارض ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ الفاظ ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم اذان دینے کو سنو تو اسی طرح کہو جو وہ کہتا ہے''۔

جبکہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے' سننے والا شخص حی علی الفلاح سننے کے بعد لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے گا۔

جن فقہاء نے ترجیح کے مسلک کو اختیار کیا ہے' انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں عموم کو اختیار کیا ہے اور جن فقہاء نے اس بارے میں خاص کو عام پر ترجیح دی ہے' انہوں نے دونوں روایات کے درمیان تطبیق پیدا کر

٩٥٣- اخرجه ابن ابي شيبة (٢/٢٥٥)' وابن نصر في (قيام الليل) ص (٧٩)' والبزار (١/٢٢٨) رقم (٧٠٣)' والبيهقي في (السنن الكبرى) (٢/٤٦٥-٤٦٦) كتاب الصلوة' باب من لم يصل بعد الفجر الا ركعتي الفجر' كلهم من طرق عبد الرحمن بن زياد بن انعم الافريقي بهذا الاسناد- قال البيهقي: عبد الرحمن الافريقي لا يحتج به- والحديث ذكره الهيثمي في (امجمع الزوائد) (٢/٢٢١)' وقال: رواه البزار والطبراني في (الكبير) ' فيه عبد الرحمن بن زياد بن انعم' واختلف في الاحتجاج به- اه-

دی ہے۔
امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

8-باب النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَبَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ

باب: فجر کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے کی ممانعت

952- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ تَمِيمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَانِ مِنَ الدَّهْرِ لَا تَصُومُوهُمَا وَسَاعَتَانِ مِنَ النَّهَارِ لَا تُصَلُّوهُمَا فَاِنَّ النَّصَارٰى وَالْيَهُودَ يَتَحَرَّوْنَهُمَا يَوْمُ الْفِطْرِ وَيَوْمُ الْاَضْحٰى وَبَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوبِ الشَّمْسِ۔

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دو دن ایسے ہیں جن میں تم روزے نہ رکھو اور دو گھڑیاں ایسی ہیں جن میں نماز ادا نہ کرو' کیونکہ عیسائی اور یہودی اس وقت (میں عبادت) کے متلاشی ہوتے ہیں' عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کا دن (روزہ رکھنے کے لیے منع ہے) اور صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک (نماز پڑھنا منع ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن خلیل بن ثابت، ابوجعفر برجلانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''277ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴/۱۳۳)۔

○ خلف بن تمیم بن ابوعتاب، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۲۹۱)۔

○ ابوبکر نہشلی کوفی، ان کا نام: عبداللہ بن قطاف اوابن ابوقطاف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۰۱)۔

فجر اور عصر کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے کا حکم

فجر اور عصر کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے کے حکم کے بارے میں اہل علم کی رائے کے بارے میں ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا ہے:

''صبح کی نماز پڑھ لینے کے بعد کوئی نماز نہیں ہوتی' جب تک سورج طلوع نہیں ہو جاتا اور عصر کی نماز ادا کر لینے کے بعد کوئی نماز نہیں ہوتی جب تک سورج غروب نہیں ہو جاتا''۔

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں ہوتی''۔

یہ دونوں اوقات نماز کی ممانعت کے ساتھ مختص ہیں۔

(ڈاکٹر زحیلی تحریر کرتے ہیں:) صبح اور عصر کی نمازوں کے بعد نوافل ادا کرنے کی ممانعت کا تعلق وقت سے نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے' یہ اوقات حکمی اعتبار سے فرض عبادت کے لیے مخصوص ہے اور فرض ادا کرنا نفل ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' ان دونوں نمازوں کے بعد نوافل ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے' خواہ اس وقت فجر کی دوسنتیں ادا کی جائیں یا عصر سے پہلے ادا کی جانے والی سنتیں ادا کی جائیں جو کسی وجہ سے پڑھی نہ جاسکی ہوں یا تحیۃ المسجد کی نماز پڑھی جائے یا نذر کی نماز ادا کی جائے یا طواف کے نوافل ہوں یا سجدہ سہو ہو یا اپنی نفل نماز جسے درمیان میں توڑ دیا گیا ہو' یا اُن کی قضاء کی گئی ہو (ان سب کو ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے) لیکن کراہیتِ تحریمی کے ساتھ ایسی نماز ادا ہو جائے گی۔

ان دونوں اوقات میں فرض نماز کی قضاء یا وتر نماز کی قضاء یا سجدۂ تلاوت کرنا یا نمازِ جنازہ پڑھنا مکروہ نہیں ہے' کیونکہ ان اوقات کی کراہت اس لیے تھی کیونکہ یہ اصل فرض کی ادائیگی کے لیے معروف وقت تھا' جب اصل فرض ادا ہو گیا تو کسی دوسرے فرض یا واجب عین کی ادائیگی میں مصروف ہونا مکروہ نہیں ہوگا' البتہ عصر کے بعد قضاء نماز اس وقت تک ادا کی جاسکتی ہے جب تک سورج زرد نہیں ہو جاتا' اس کے زرد ہو جانے کے بعد قضاء نماز ادا کرنا بھی جائز نہیں ہوگا' خواہ انسان نے ابھی عصر کی نماز ادا نہ بھی کی ہو۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک ان دونوں اوقات میں نوافل ادا کرنا مکروہ تنزیہی ہے اس وقت تک جب تک سورج طلوع ہو جانے کے بعد ایک نیزے کے برابر بلند نہیں ہو جاتا اور (شام کے وقت) مغرب کی نماز ادا نہیں کر لی جاتی' البتہ صبح صادق ہو جانے کے بعد روشنی پھیلنے سے پہلے اور عصر کے بعد سورج کی رنگت تبدیل ہونے سے پہلے نمازِ جنازہ ادا کرنا یا سجدۂ تلاوت کرنا مکروہ نہیں ہے بلکہ مستحب ہے' صبح صادق ہو جانے کے بعد فجر کے دوسنتیں ادا کرنا مکروہ نہیں ہے' کیونکہ احادیث میں ان کی ترغیب منقول ہے' اگر کوئی شخص اس وقت میں نماز پڑھنا شروع کرتا ہے تو اب اس کے لیے اس نماز کو توڑ دینا لازم ہوگا' البتہ اگر اس نے کسی ایسے وقت میں نماز پڑھنا شروع کی تھی جس میں نماز ادا کرنا مکروہ تھا تو اب اس نماز کو توڑنا اُس شخص کے مستحب ہوگا اور نماز کی قضاء اس شخص پر لازم نہیں ہوگی۔[1]

953 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَلَاةَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ.

[1] الفقه الاسلامی وادلته

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صبح صادق ہو جانے کے بعد (نوافل میں) صرف دو رکعات (یعنی فجر کی سنتیں) ادا کی جائیں گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم الشعبانی، ابوایوب قاضی افریقیہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''156ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۱۳۲)۔

○ عبداللہ بن یزید معافری حبلی ابوعبدالرحمٰن مصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''100ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۱۱۳)۔

954- حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا نَاتِيْ عَائِشَةَ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَاَتَيْنَاهَا يَوْمًا وَهِيَ تُصَلِّيْ فَقُلْنَا لَهَا مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ قَالَتْ نِمْتُ عَنْ جُزْئِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ اَكُنْ لِاَدَعُهُ.

☆☆ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: ہم صبح کی نماز سے پہلے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ایک دن ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ اس وقت نماز ادا کر رہی تھیں ہم نے ان سے دریافت کیا: یہ کون سی نماز ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں رات سو گئی تھی اور کچھ نوافل ادا نہ کر سکی تھی تو میں انہیں ترک نہیں کرنا چاہتی تھی۔

9- باب مَا جَاءَ فِيْ اَنَّ اَفْضَلَ الْاَعْمَالِ الصَّلَاةُ

باب: یہ جو منقول ہے: سب سے افضل عمل نماز ہے

955- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَاَشَارَ اِلٰى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَلَمْ يُسَمِّهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ اَوَّلَ وَقْتِهَا . قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ . قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي.

☆☆ عمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: ہمیں اس گھر کے مالک نے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی

955- اخرجه الحاكم (۱/۱۸۸-۱۸۹) من طريق محمد بن الحسن بن مكرم: ثنا حجاج ابن الشاعر بهذا الاسناد. وقال الحاكم: قد روى هذا الحديث جماعة عن شعبة. ولم يذكر هذه اللفظة: (الصلوة اولا وقتها) غير حجاج بن الشاعر عن علي بن حفص- وحجاج حافظ ثقة. وقد احتج مسلم بعلي بن حفص المدائني. ووافقه الذهبي- قال الحافظ ابن حجر في (الفتح) (۲/۱۹۱): (اتفق اصحاب شعبة على اللفظ المذكور في الباب وهو قوله: (على وقتها) وخالفهم علي بن حفص. وهو شيخ صدوق من رجال مسلم فقال: (الصلوة في اول وقتها) اخرجه الحاكم والدارقطني والبيهقي من طريقه-قال الدارقطني: ما احسبه حفظه: لانه كبر وتغير حفظه)- اه - والحديث بهذا اللفظ قد ورد من طريق آخر اخرجه ابن خزيمة (۱/۱٦۹) رقم (۳۲۷). وابن حبان (۲۸۰-موارد). والطبراني في (الكبير) (۱۰/۲٤) رقم (۹۸۰۸). والحاكم (۱/۱۸۸). والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱/٤۳٤) كتاب الصلوة: باب الترغيب في التعجيل بالصلوات.

طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات کہی' لیکن ان کا نام نہیں لیا۔ یہ بات بیان کی ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا' میں نے عرض کی: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' میں نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) اگر میں آپ سے مزید دریافت کرتا تو آپ مجھے مزید جواب عطا کرتے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ولید بن عیزار۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱۳۳/۳)۔

956- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قِرَاءَةً عَلَيْهِ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عُبَيْدٌ الْمُكْتِبُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ أَفْضَلُ الْعَمَلِ الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا . وَقَالَ الْمَعْمَرِيُّ فِي حَدِيثِهِ الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا .

☆☆ ابوعمرو شیبانی' نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: سب سے زیادہ فضیلت والا عمل' نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نماز اس کے ابتدائی وقت پر ادا کرنا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبید بن مہران، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۴۵/۱)۔

957- حَدَّثَنَا ابْنُ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَ

۹۵٦- اخرجه الحاكم (۱۸۹/۱) من طريق المعمري وهو عنده في (عمل اليوم والليلة) كما في (الفتح) (۱۹۱/۲) وقال الحاكم: الرجل عبد الله بن مسعود؛ لاجماع الرواة على ابي عمرو الشيباني- قال الحافظ في (الفتح) (۱۹۱/۲): والظاهر ان المعمري وهم فيه؛ لانه يحدث من حفظه- قلت: لم ينفرد به المعمري فاخرجه الطبراني في (الكبير) (۳٦/۱۰) رقم (۹۸۱٤) من طريق نعيم بن حماد: ثنا المبارك عن شعبة عن عبيد المكتب عن ابي عمرو الشيباني عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم -

سُلَيْمَانَ ذَكَرَ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَبُّ هٰذِهِ الدَّارِ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُلْتُ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِمِيقَاتِهَا الْاَوَّلِ .

☆☆ ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: اس گھر کے مالک نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے ان کی مراد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' میں نے عرض کی: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبدة ابن موسیٰ ضبی، ابوعبداللہ بصری۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''245ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۲۳)۔

○ حجاج بن ابوعثمان کندی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''143ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۱۹۷)۔

○ سلیمان بن ابوسلیمان شیبانی، ابواسحاق کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''138ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۴۱۳)۔

958- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَيْرُ الْاَعْمَالِ الصَّلَاةُ فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بہترین عمل نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عثمان بن صالح سہمی ابوزکریا مصری۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''228ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۳/۱۵۶)۔

○ یعقوب بن ولید ازدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۳/۱۸۴)۔

۹۵۷- اخرجه الطبراني في (المعجم الكبير) (۲۵/۱۰) رقم (۹۸۱۰): حدثنا سليمان بن الحسين العطار البصري' ثنا احمد بن عبدة' بهذا الاسناد-

۹۵۸- اخرجه الحاكم (۱۸۹/۱) من طريق يحيى بن عثمان بن صالح بهذا الاسناد' وقال الحاكم: يعقوب بن الوليد هذا شيخ من اهل المدينة سكن بغداد' وليس من شرط هذا الكتاب' الا انه شاهد عن عبيد الله- وقال الذهبي: يعقوب كذاب-

959- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِىْ عَقِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَىُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِمِيقَاتِهَا الْاَوَّلِ . خَالَفَهُ جَمَاعَةٌ عَنِ الْعُمَرِىِّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا۔

محدثین کی ایک جماعت نے اس کے برخلاف نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن ابراہیم تیمی ابویحییٰ الاحول کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۸۳/۱)۔

○ زہرۃ بن معبد بن عبداللہ بن ہشام بن زہرۃ تیمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "235ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۳۳۹/۱)۔

960- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِىُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِىِّ اَخْبَرَنِى الْقَاسِمُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ فَرْوَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ عِنْدَ اللّٰهِ الصَّلَاةُ فِىْ اَوَّلِ وَقْتِهَا .

☆☆ سیدہ اُم فروہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت والا عمل یہ ہے نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرلیا جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قاسم بن غنام انصاری بیاضی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۳۴۵/۲)۔

○ ام فروۃ انصاریۃ، یہ صحابیہ ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل

۹۵۹- اخرجه الحاكم (۱۸۹/۱) من طريق محمد بن حمير الحمصي عن عبد الله بن عمر ابن حفص بهذا الاسناد، وسنده ضعيف؛ لضعف عبد الله العمري؛ وينظر: (التقريب) (۴۳۶/۱)-

۹۶۰- اخرجه احمد (۳۷۵/۶)، ومن طريقه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۱۶/۱) من طريق الليث عن عبد الله بن عمر العمري به- وقال ابن الجوزي: اما حديث ام فروة، فانه لا يرويه الا العمري، وقد اضطرب فيه، فرواه عن القاسم بن غنام عن جدته ام فروة- والعمري ضعيف ضعفه يحيى وغيره-

احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۲۳/۲)۔

961- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِیُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا .

وَقَالَ وَكِيْعٌ عَنِ الْعُمَرِیِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ بَعْضِ اُمَّهَاتِهِ عَنْ اُمِّ فَرْوَةَ - وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتْ تَحْتَ الشَّجَرَةِ - عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ .حَدَّثَنَا ابْنُ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِیُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ.

☆☆ سیدہ اُم فروہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کر لینا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ بات بھی مذکور ہے: سیدہ اُم فروہ رضی اللہ عنہا ان خواتین میں سے ایک ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس پر بیعت کی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن سلیمان قیسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''100ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۷۳/۱)۔

962- وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ اَبِيْهِ الدُّنْيَا عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ فَرْوَةَ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ اُم فروہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

963- حَدَّثَنَاهُ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ جَدَّتِهِ الدُّنْيَا اُمِّ اَبِيْهِ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ فَرْوَةَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتِ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَذْكُرُ الْاَعْمَالَ يَوْمًا فَقَالَ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَعْجِيلُ الصَّلَاةِ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا .

۹۶۱-اخرجه ابو داؤد (۱/ ۱۱۵-۱۱۶) كتاب الصلوة باب في المحافظة على وقت الصلوات حديث (۴۲۶): حدثنا محمد بن عبد الله الخزاعي وعبد الله بن مسلمة قالا: ثنا عبد الله بن عمر العمري بهذا الاسناد ومن طريق ابي داؤد اخرجه البيهقي في (معرفة السنن والآثار) (۱/ ۴۵۴) كتاب الصلوة باب تعجيل الصلوات حديث (۶۰۵) وينظر: الحديث السابق-

۹۶۲-اخرجه احمد (۶/ ۳۷۴) قال: حدثنا الخزاعي قال: اخبرنا عبد الله بن عمر العمري به- وينظر: الحديث السابق-

۹۶۳-اخرجه الطبراني في (الكبير) (۲۵/ ۸۳) رقم (۲۰۸) من طريق عبد الله بن صالح حدثني الليث بن سعد بهذا الاسناد- لكن اخرجه الحاكم (۱/ ۱۹۰) من طريق عمرو بن الربيع بن طارق ثنا الليث بن سعد عن عبيد الله بن عمر - المصغر - عن القاسم بن غنام به- ونقل الحاكم بسنده عن يحيى بن معين يقول: قد روى عبد الله بن عمر عن القاسم بن غنام ولم يرو عنه اخوه عبيد الله بن عمر-

حدیث 964: سیدہ اُم فروہ رضی اللہ عنہا جواُن خواتین میں سے ایک ہیں' جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا تھا' وہ بیان کرتی ہیں: میں نے ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اعمال کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا' آپ نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرلینا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ آدم بن ابوایاس عبدالرحمٰن عسقلانی، اصلہ خراسانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''221ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۲)(۱۳۳)۔

964- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَيْمُوْنٍ الْعَتَكِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ جَدَّتِهِ عَنْ اُمِّ فَرْوَةَ - كَذَا قَالَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ فَقَالَ الصَّلَاةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا.

☆☆ سیدہ اُم فروہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: میں یہ بات سن رہی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ فضیلت والے عمل کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا۔

965- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَقِيْلٍ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ بَعْضِ اَهْلِهِ عَنْ اُمِّ فَرْوَةَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَحْتَ الشَّجَرَةِ ح .وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيْبٍ حَدَّثَنِي اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ بَعْضِ اُمَّهَاتِهِ عَنْ اُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الصَّلَاةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا ـ لَفْظُ الْعُمَرِيِّ.

☆☆ سیدہ اُم فروہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ عمری نامی راوی کے ہیں۔

۹٦٤- اخرجه الطبراني في (الكبير) (٨٢/٢٥) رقم (٢١٠) من طريق محمد بن يحيى بن ميمون العتكي بهذا الاسناد لكن عنده عبيد الله عمر، وسويد لهذه الرواية ما قاله الحاكم في (المستدرك) (١٨٩/١-١٩٠): (هذا حديث رواه الليث بن سعد والمعتمر بن سليمان وقزعة بن سويد ومحمد بن بشر العبدي عن عبيد الله بن عمر عن القاسم بن غنام)-

٩٦٥- اخرجه عبد بن حميد في (المنتخب من المسند) رقم (١٥٦٩) من طريق محمد بن بشر بالاسناد الاول- واخرجه الطبراني (الكبير) (٨٢/٢٥) رقم (٢٠٩) من طريق قزعة بن سويد به- واشار الحاكم في (المستدرك) (١٨٩/١-١٩٠) الى هذه الروايات-

966- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْحَارِثِيُّ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ الْبَيَاضِيِّ عَنِ امْرَاَةٍ مِّنَ الْمُبَايِعَاتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الْاِيمَانُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا.

☆☆ قاسم بن غنام نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کرنے والی خاتون کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا' عرض کی گئی: یارسول اللہ! پھر اس کے بعد کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔

967- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَقَدْ تَرَكَ مِنَ الْوَقْتِ الْاَوَّلِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی شخص نماز کو اس کے وقت کے اندر ادا کر لیتا ہے لیکن اس کے ابتدائی وقت میں ادا نہیں کرتا (جس نے اس نماز کو ادا کیا) اس شخص کے لیے اس کے اہل خانہ اور مال سے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔

968- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ اِلَّا مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے زندگی بھر کبھی بھی نماز آخری وقت میں ادا نہیں کی' یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ صرف دو مرتبہ ایسا ہوا

969- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ صَاحِبُ اَبِي صَخْرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی نماز آخری وقت میں ادا نہیں کی یہاں

۹٦٦-اخرجه الطبراني في (الكبير) (۸۳/۲۵) رقم (۲۱۱) من طريق يعقوب بن حميد' ثنا ابن ابي فديك بهذا الاسناد-

۹٦۸-اخرجه الترمذي (۳۲۸/۱) كتاب الصلوة' باب ما جاء في الوقت الاول من الفضل' حديث (۱۷٤) والحاكم (۱۹۰/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (٤۳۵/۱) كتاب الصلوة' باب الترغيب في التعجيل بالصلوات في اوائل الاوقات' كلهم من طريق قتيبة بن سعيد بهذا الاسناد- قال الترمذي: لهذا حديث حسن غريب' وليس اسناده بمتصل' وقال البيهقي: ولهذا مرسل: اسحاق بن عمر' لم يدرك عائشة- قلت: ولعل الترمذي حسنه باعتبار طرقه' كما سياتي' وضعف الاسناد' ليس للانقطاع المذكور فقط: فاسحاق مجروح ايضاً فذكره الذهبي في (الميزان) (۲٤۷/۱) وذكره له لهذا الحديث' وقال: تركه الدارقطني - اه- وجهله ابو حاتم وابن عبد البر- واعله ابن القطان في (كتاب) بالانقطاع وجهالة اسحاق بن عمر- وينظر: (نصب الراية) (۲٤٤/۱)-

تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہوگیا۔

970- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِى الثَّلْجِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِى اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِىُّ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِى اَنَسٍ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ وَثَّابٍ عَنْ اَبِى النَّضْرِ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اٰخَرَ صَلَاةً اِلَى الْوَقْتِ الْاٰخِرِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کبھی نبی اکرم ﷺ کو کوئی نماز آخری وقت میں ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہوگیا۔

971- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ الْمَدَنِىُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کر لینا اللہ کی رضامندی کے حصول کا باعث ہے اور آخری وقت میں ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی معافی کا باعث ہے۔

972- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيعِ حَدَّثَنِى فَرَجُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُهَلَّبِىُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِى خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِى حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَوَّلُ الْوَقْتِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَآخِرُ الْوَقْتِ عَفْوُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (نماز کا) ابتدائی وقت اللہ تعالیٰ کی رضامندی (کے حصول کا باعث) ہے اور اس کا آخری وقت اللہ تعالیٰ کی (معافی کے ملنے کا) باعث ہے۔

۹۷۰- اخرجه الحاكم (۱/ ۹۰) من طريق اسحاق بن ابي اسحاق الصفار' ثنا الواقدي بهذا الاسناد- والواقدي: هو محمد بن عمر متروك' لذا قال الحاكم: وله شاهد آخر من حديث الواقدي' وليس من شرط هذا الكتاب-

۹۷۱- اخرجه الترمذي (۱/ ۳۲۱) كتاب الصلوة' باب ما جاء في الوقت الاول من الفضل' حديث (۱۷۲): حدثنا احمد بن منيع' بهذا الاسناد' ومن طريق الترمذي اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۲۱۷) رقم (۳۶۶)' واخرجه ابن عدي في (الكامل) (۷/ ۲۶۰۶): ثنا ابراهيم بن اسباط وابن صاعد قالا: حدثنا احمد بن منيع بهذا الاسناد' ومن طريق ابن عدي اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱/ ۴۳۵)- قال الترمذي: هذا حديث غريب- وقال ابن عدي: هذا الحديث بهذا الاسناد باطل- وقال البيهقي: هذا حديث يعرف بيعقوب بن الوليد المدني' ويعقوب منكر الحديث ضعفه يحيى بن معين' وكذبه احمد بن حنبل وسائر الحفاظ' ونسبوه الى الوضع- اه- وضعفه ايضا ابن الجوزي في (التحقيق)- وقال الزيلعي في (نصب الراية) (۱/ ۲۴۲): وانكر القطان في كتابه على ابي محمد عبد الحق كونه اعل الحديث بالعمري' وسكت عن يعقوب' قال: ويعقوب هو علة الحديث' فان احمد قال فيه: كان من الكذابين الكبار' وكان يضع الحديث' وقال ابو حاتم: كان يكذب' والحديث الذي رواه موضوع' وابن عدي انما اعله به وفي بابه ذكره- اه- والحديث ذكره الحافظ ابن حجر في (التلخيص) (۱/ ۲۲۱-۲۲۲)' وتكلم عليه' وذكر اقوال الائمة في يعقوب-

۹۷۲- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۲۱۷-۲۱۸) رقم (۳۶۸) من طريق الدارقطني' به- وقال ابن الجوزي: واما حديث جرير ففيه الحسين بن حميد- قال مطين: كذاب- وينظر: (نصب الراية) (۱/ ۲۴۲)- وقال الحافظ في (التلخيص) (۱/ ۲۲۲): وفي سنده من لا يعرف-

973 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ عِيْسٰى الْفَامِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ زَكَرِيَّا مِنْ اَهْلِ عَبْدَسِيِّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ - يَعْنِىْ ابْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ - قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ جَدِّىْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَوَّلُ الْوَقْتِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَوَسَطُ الْوَقْتِ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَآخِرُ الْوَقْتِ عَفْوُ اللّٰهِ.

☆☆ ابراہیم بن عبدالملک اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: (نماز کا) ابتدائی وقت اللہ تعالیٰ کی رضامندی' درمیانہ وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت اور آخری وقت اللہ تعالیٰ کی معافی (کے حصول کا باعث ہوتا) ہے۔

10- باب ذِكْرِ بَيَانِ الْمَوَاقِيتِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: نماز کے اوقات کا تذکرہ اور اس کے بارے میں روایات کا اختلاف

974 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَخْبَرَنَا اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ قَاعِدًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَاَخَّرَ صَلَاةَ الْعَصْرِ شَيْئًا فَقَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَمَا اِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ اَخْبَرَ مُحَمَّدًا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُوْلُ . قَالَ عُرْوَةُ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِىَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَنِىْ بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ . يَحْسُبُ بِاَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّى الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَرُبَّمَا اَخَّرَهَا حِيْنَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ وَرَاَيْتُهُ يُصَلِّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ قَبْلَ اَنْ تَدْخُلَهَا الصُّفْرَةُ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِنَ الصَّلَاةِ فَيَاْتِىْ ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّى الْعِشَاءَ حِيْنَ يَسْوَدُّ الْاُفُقُ وَرُبَّمَا اَخَّرَهَا حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّاسُ - قَالَ الرَّبِيْعُ سَقَطَ مِنْ كِتَابِىْ حَتّٰى فَقَطْ - وَصَلَّى الصُّبْحَ مَرَّةً

۹۷۳-اخرجه البيهقي في (السنن الكبرىٰ) (۱/ ٤٣٥- ٤٣٦) من طريق عثمان بن احمد الدقاق بهذا الاسناد- وقال البيهقي: ابراهيم بن زكريا هذا هو العجلي الضرير' يكنى: ابا اسحاق' حدث عن الثقات بالبواطيل- وقال ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۳۱۹): واما حديث ابي محذورة' ففيه ابراهيم بن زكريا' قال ابو حاتم الرازي: هو مجهول' والحديث الذي رواه منكر' وقال ابن عدي: حدث عن الثقات بالاباطيل' وسئل احمد عن هذا الحديث؛ قال: من روى هذا! ليس هذا بثبت- اه- وينظر: (نصب الراية) (۱/ ۲٤۳)' و(تلخيص الحبير) (۱/ ۳۳۳)-

۹۷٤-اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۳۲۰) رقم (۳۷۱) من طريق الدارقطني بسنده' واخرجه ابن خزيمة (۳۵۲)' وابن حبان (۱۹٤۹' ۱۹۹٤)' و البيهقي في (السنن والكبرىٰ) (۱/ ۳٦۳- ۳٦٤) كتاب الصلوة' باب جماع ابواب المواقيت' وفي (معرفة السنن والآثار) (۱/ ۲۹٦- ۲۹۷) كتاب الصلوة' باب جماع مواقيت الصلوة' حديث (۵۱۱) من طريق الربيع بن سليمان بهذا الاسناد- قلت: وقد خالف اسامة بن زيد الليثي جماعة من اصحاب الزهري رووا هذا الحديث' فلم يذكروا هذا التفصيل' وانما رووه مختصرًا- وسياتي الكلام عليه في الحديث الآتي-

بِغَلَسٍ ثُمَّ صَلّٰی مَرَّةً اُخْرٰی فَاَسْفَرَ ثُمَّ کَانَتْ صَلَاتُهٗ بَعْدَ ذٰلِکَ بِالْغَلَسِ حَتّٰی مَاتَ ثُمَّ لَمْ یَعُدْ اِلٰی اَنْ یُسْفِرَ۔

☆☆ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز منبر پر بیٹھے ہوئے تھے (یعنی خطبہ دے رہے تھے)' انہوں نے عصر کی نماز میں ذرا تاخیر کر دی تو عروہ بن زبیر بولے: حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے وقت کے بارے میں بتایا تھا' عمر بن عبدالعزیز نے ان سے کہا: آپ ذرا سمجھنے کی کوشش کریں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں' تو عروہ نے کہا: میں نے بشیر بن ابومسعود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' انہوں نے یہ فرمایا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ جبرائیل نازل ہوئے تو انہوں نے مجھے نماز کے وقت کے بارے میں بتایا' میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی' پھر میں نے ان کے ساتھ (اگلی نماز) ادا کی' پھر میں نے ان کے ساتھ اگلی نماز ادا کی' انہوں نے اپنی انگلیوں پر پانچ نمازوں کا حساب لگا کر بتایا۔

(حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے: آپ ﷺ ظہر کی نماز اس وقت ادا کر لیتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا' البتہ جب گرمی زیادہ ہوتی تھی تو آپ اس نماز کو مؤخر کر دیا کرتے تھے' میں نے آپ ﷺ کو عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے جب سورج بلند اور روشن ہوتا تھا' ابھی اس میں زردی نہیں آئی ہوتی تھی (یعنی دھوپ ماند نہیں ہوئی ہوتی تھی) اور کوئی شخص نماز ادا کرنے کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے ذوالحلیفہ پہنچ سکتا تھا' نبی اکرم ﷺ مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج غروب ہو جاتا تھا' عشاء کی نماز آپ ﷺ اس وقت ادا کرتے تھے' جب اُفق سیاہ ہو جاتا تھا' بعض اوقات آپ ﷺ اسے اتنی دیر تک مؤخر کر دیتے تھے تاکہ لوگ اکٹھے ہو جائیں۔

(راوی کہتے ہیں: ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) صبح کی نماز کبھی آپ ﷺ اندھیرے میں ادا کر لیتے تھے اور کبھی روشنی میں ادا کیا کرتے تھے' لیکن پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے اس کو اندھیرے میں ہی ادا کرنا شروع کر دیا اور آپ ﷺ کے وصال تک یہی معمول رہا' دوبارہ آپ ﷺ نے کبھی روشنی میں یہ نماز ادا نہیں کی۔

نمازوں کے اوقات کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت

نمازوں کے اوقات کے بارے مین فقہاء کے درمیان اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زُحیلی تحریر کرتے ہیں:

فجر کا وقت

فجر کا وقت صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک باقی رہتا ہے' صبح صادق اُس روشنی کو کہتے ہیں جو مشرق کی سمت سے ظاہر ہو کے پورے اُفق پر پھیل جاتی ہے' اس کے مقابلے میں صبح کاذب ہوتی ہے جو لمبائی کی سمت میں پھیلنے والی روشنی کو کہتے ہیں جو بلند ہو کر آسمان کے وسط کی طرف سیدھی سفر کرتی ہے اور چیتے کی دُم کی طرح ہوتی ہے' اس کے بعد دوبارہ تاریکی آجاتی ہے' تمام تر شرعی احکام جیسے روزے کا آغاز' فجر کی نماز کا ابتدائی وقت' عشاء کی نماز کا انتہائی وقت' ان سب کا تعلق صبح صادق سے ہے' صبح کاذب کے ساتھ کسی بھی شرعی حکم کا کوئی تعلق نہیں ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''فجر (یعنی صبح صادق) دوطرح کی ہوتی ہے' ایک فجر وہ ہوتی ہے' جس کی وجہ سے روزہ دار کے لیے کھانا حرام ہو جاتا ہے اور صبح کی نماز ادا کرنا اس وقت جائز ہو جاتا ہے' جبکہ دوسری فجر (یعنی صبح صادق) وہ ہوتی ہے' اس وقت صبح کی نماز ادا کرنا حرام ہوتا ہے اور سحری کھانا جائز ہوتا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صحیح مسلم میں یہ روایت بھی منقول ہے۔

''صبح کی نماز کا وقت صبح صادق ہو جانے کے بعد سے لے کر سورج نکلنے (تک رہتا ہے) سے پہلے تک رہتا ہے''۔

سورج کے نکل آنے کے بعد سے لے کر ظہر کی نماز تک کے وقت کو مجمل شمار کیا گیا ہے' اس دوران کوئی نماز فرض نہیں ہے۔

ظہر کا وقت

ظہر کا وقت سورج کے زوال سے شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک برقرار رہتا ہے جب تک ہر چیز کا سایہ اُس کے اصلی سائے کے علاوہ اُس چیز کی ایک مثل ہو جائے' اصلی سائے سے مراد وہ سایہ ہوتا ہے جو زوال کے وقت موجود ہوتا ہے' یہ صاحبین اور تینوں ائمہ کی رائے ہے' البتہ ظاہر الروایت میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ رائے منقول ہے: ظہر کا وقت اُس وقت تک برقرار رہتا ہے جب تک ہر چیز کا سایہ اُس چیز سے دوگنا نہیں ہو جاتا' تاہم اس بات پر اتفاق یہ کہ یہ عصر کا وقت ہوتا ہے' اس لیے اس سے پہلے ظہر کی نماز ادا کر لینی چاہیے کیونکہ عبادت میں احتیاط بہتر ہوتی ہے۔

سورج کے ڈھلنے سے مراد یہ ہے' سورج آسمان کے وسط سے (مغرب کی جانب بڑھ جائے) جس وقت سورج عین آسمان کے وسط میں ہوتا ہے' اُس وقت کو شمس کہتے ہیں' جب وہ تھوڑا سے آگے مغرب کی سمت میں ہو جاتا ہے تو اس کا مطلب ہے' سورج ڈھل گیا ہے۔

سورج کے ڈھلنے کے عمل کو اس طرح جانا جاسکتا ہے' کوئی ایسا شخص جو سیدھا کھڑا ہو' یا کوئی سیدھا ٹیلا ہو یا ستون ہو' جو ہموار زمین پر موجود ہو' اُسے دیکھا جائے اگر اُس کا سایہ کم ہو رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے' یہ زوال سے پہلے کا وقت ہے اگر سایہ رُک گیا ہے' نہ ہی کم ہو رہا ہے' نہ ہی زیادہ ہو رہا ہے تو یہ عین دوپہر کا وقت ہوگا اور اگر سایہ بڑھنا شروع ہو گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا' سورج ڈھلنا شروع ہو گیا ہے۔

جب کسی چیز کا سایہ اس کے سائے سے بڑھنے لگے تو یہ عین دوپہر کا وقت تھا اور جب سورج مغرب کی طرف ڈھلنے لگا تو ظہر کا وقت شروع ہو جائے گا اور جب کسی چیز کا سایہ دوپہر کے سائے کے علاوہ لمبائی میں اس چیز کے برابر ہو جائے تو تب ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے' جمہور اس بات کے قائل ہیں۔

جمہور نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے:

حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت ظہر کی نماز پڑھائی تھی جب ہر چیز کا سایہ اُس کے برابر ہو چکا تھا۔

(ڈاکٹر زُحیلی کہتے ہیں:) یہ اس حوالے سے بہت قوی دلیل ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مؤقف کی تائید میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان تحریر کیا ہے:

''ظہر کو ٹھنڈے وقت میں ادا کیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش کا حصہ ہے''۔
اوران علاقوں میں جب چیز کا سایہ ان کی مثل ہوتا ہے' اس وقت گرمی شدید ہوتی ہے۔
تمام اہل علم کے نزدیک ظہر کے وقت کی آغاز کی دلیل قرآن کی یہ آیت ہے:
''سورج کے زوال کے وقت نماز ادا کرو''۔

عصر کا وقت

سابقہ سطور میں مذکور اختلاف کے اعتبار سے جب ظہر کا وقت ختم ہو جائے' اس وقت عصر کا وقت شروع ہوتا ہے اور یہ سورج غروب ہونے پر ختم ہوتا ہے۔ یعنی جمہور کے نزدیک جب کسی چیز کا سایہ ایک مثل سے ذرا بڑھ جائے گا تو عصر کا وقت شروع ہو جائے گا' جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب دو مثل بڑھ جائے' اس وقت عصر کا وقت شروع ہوگا۔

اس بات پر اتفاق ہے' یہ غروب آفتاب سے ذرا پہلے ختم ہو جاتا ہے' اس کی دلیل یہ حدیث ہے:
''جو شخص سورج کے نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پالیتا ہے' اس نے فجر کو پالیا اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کی ایک رکعت کو پالیتا ہے' اس نے عصر کی نماز کو پالیا''۔
اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں' جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے تو اس وقت عصر کی نماز ادا کرنا مکروہ ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''یہ منافق کی نماز ہے' وہ بیٹھا سورج کی طرف دیکھتا رہتا ہے اور جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان آ جاتا ہے تو اس وقت وہ منافق شخص کھڑا ہو کر چار مرتبہ ٹھونگے مار لیتا ہے اور وہ ان رکعات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کم کرتا ہے''۔
ایک اور حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے:
''عصر کا وقت اس وقت تک برقرار رہتا ہے' جب تک سورج کا رنگ زرد نہیں ہو جاتا ہے''۔
اکثر اہل علم کے نزدیک عصر کی نماز درمیانی نماز ہے' اس کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول وہ روایت ہے جس میں انہوں نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:
''اپنی نمازوں کی حفاظت کرو بطور خاص درمیانی نماز کی''۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ثوری نے یہ بات ارشاد کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز

کیونکہ دن اور رات کی درمیانی نمازوں میں ہوتی ہے۔
اسے درمیانی نماز اس لیے کہا گیا ہے' یہ دن اور رات کی دو' دو نمازوں کے درمیان ہوتی ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ سے مشہور یہ روایت منقول ہے: درمیانی نماز سے مراد صبح کی نماز ہے۔
امام نسائی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات نقل کی ہے:
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ساری رات سفر کرتے رہے اور صبح کے قریب سو گئے' آپ کی آنکھ نہیں کھلی یہاں تک کہ سورج نکل آیا' آپ نے وہ نماز ادا نہیں کی پھر جب سورج بلند ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نماز ادا کی اور فرمایا: یہ درمیانی نماز تھی''۔
(مصنف کہتے ہیں:) تاہم پہلی رائے زیادہ درست ہے' چونکہ اس کی روایات زیادہ مستند ہیں۔

مغرب کی نماز کا وقت

اس بات پر اتفاق ہے' مغرب کی نماز کا وقت سورج غروب ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے' یعنی جب سورج کی ٹکیہ مکمل طور پر غائب ہو جاتی ہے۔
جمہور کے نزدیک مغرب کی نماز کا وقت شفق کے غروب ہونے تک برقرار رہتا ہے' کیونکہ حدیث میں یہ بات منقول ہے:
''مغرب کا وقت شفق کے غروب ہونے تک رہتا ہے''۔
صاحبین' حنابلہ اور شوافع کے نزدیک شفق سے مراد سرخی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے: شفق سے مراد سرخی ہے۔
احناف کے نزدیک فتویٰ صاحبین کے قول کو دیا جاتا ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے بھی اسی قول کی طرف رجوع کیا تھا۔ لہٰذا حنفی مذہب میں بھی یہی حکم شمار ہوگا۔
تاہم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک شفق سے مراد وہ سفیدی ہے جو سرخی کے غائب ہو جانے کے بعد موجود رہتی ہے اور اس کے بعد سیاہی شروع ہو جاتی ہے۔
سرخ شفق اور سفید شفق کے درمیان تین درجوں کا فرق ہوتا ہے' اور ایک درجہ 4 منٹ کا ہوتا ہے (یعنی ان کے درمیان 12 منٹ کا فرق ہوتا ہے)۔
امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:
''مغرب کا آخری وقت اُفق کے سیاہ ہونے تک برقرار رہتا ہے''۔
اس حدیث کو حضرت ابوبکر صدیق' سیدہ عائشہ صدیقہ' حضرت معاذ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔
مالکیہ کا مشہور مذہب اور امام شافعی رحمہ اللہ کا جدید مذہب جو ظاہر نہیں ہے' لیکن شوافع کے نزدیک اُس پر عمل کیا جاتا ہے' ان کا مذہب یہ ہے' مغرب کا وقت اتنا ہوتا ہے جس میں وضو کر کے لباس سے جسم کو ڈھانپ کر اذان اور اقامت کہہ کر پانچ رکعت ادا کی جا سکیں' اس کا مطلب یہ ہے' مغرب کا وقت بہت مختصر ہوتا ہے' اس میں وسعت اور گنجائش نہیں ہوتی' اس کی وجہ

یہ ہے حضرت جبریل علیہ السلام نے دونوں دنوں میں نبی اکرم ﷺ کو ایک ہی وقت میں نماز پڑھائی تھی جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ذکر کردہ حدیث میں ہم اس سے پہلے یہ بات نقل کر چکے ہیں۔

اگر مغرب کے وقت میں کوئی گنجائش موجود ہوتی تو اسے بھی ذکر کر دیا جاتا جیسا کہ ساری نمازوں کے اوقات میں گنجائش کا ذکر کیا گیا ہے۔

اس دلیل کو اس طرح سے مسترد کیا جاسکتا ہے حضرت جبریل علیہ السلام نے ہر نماز کا مستحب وقت بیان کیا تھا جو فضیلت کا وقت ہوتا ہے جہاں تک اُس وقت کا تعلق ہے جس میں کوئی نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے تو یہی چیز وجہ اختلاف ہے اور اس حدیث میں اس بات کا ذکر نہیں ہے۔

عشاء کی نماز کا وقت

احناف کے اس قول کے مطابق جس پر فتویٰ دیا جاتا ہے: سرخ شفق کے غائب ہو جانے سے ہی عشاء کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور صبح صادق طلوع ہونے تک باقی رہتا ہے یعنی صبح صادق کے طلوع ہونے سے تھوڑا پہلے تک رہتا ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مذکورہ بالا قول میں سرخی کو شفق قرار دیا گیا ہے لہٰذا جیسے ہی شفق غائب ہو گی عشاء کی نماز کا وقت شروع ہو جائے گا۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوقتیبہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

''نیند کوتاہی کا باعث نہیں ہوتی' کوتاہی یہ ہوتی ہے' آدمی نماز ہی ادا نہ کرے' یہاں تک کہ اگلی نماز کا وقت آ جائے''۔

اس حدیث سے بظاہر یہ بات پتہ چلتی ہے' ہر نماز کے وقت میں اتنی گنجائش ہوتی ہے' اُس کے ختم ہونے کے ساتھ دوسری نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے' البتہ صرف فجر کی نماز کا حکم اس سے مستثنیٰ ہوگا۔ اس کے بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے اس کا وقت ختم ہونے کے بعد دوسری کسی بھی نماز کا وقت شروع نہیں ہوتا ہے۔

عشاء کی نماز کا مسنون وقت ایک تہائی رات یا نصف شب تک برقرار رہتا ہے کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:)

''اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی اُمت کو مشقت کا شکار کر دوں گا تو میں انہیں حکم دیتا کہ وہ عشاء کی نماز کو ایک تہائی یا نصف رات تک مؤخر کر دیا کریں''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز کو نصف شب تک مؤخر کر دیا' پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ نماز ادا کی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث نقل کی ہے:

''عشاء کی نماز کا وقت نصف رات تک برقرار رہتا ہے''۔

جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ اُس حدیث کا تعلق ہے' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے کافی دیر تک عشاء

کی نماز ادا نہیں کی، یہاں تک کہ رات کا بہت سا حصہ گزر گیا، نمازی لوگ مسجد میں سو گئے، اُس کے بعد آپ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے وہ نماز ادا کی اور ارشاد فرمایا:

"اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا خیال نہ ہوتا تو اس نماز کا یہی وقت ہے"۔

لیکن اس حدیث سے یہ واضح کرنا مقصود ہے، عشاء کی نماز کا وقت نصف شب گزرنے کے بعد بھی باقی رہتا ہے، اسی طرح اس روایت میں یہ الفاظ کہ رات گزر گئی، اس کا مطلب یہ ہے، رات کا خاصہ حصہ گزر گیا، اس کا مطلب یہ نہیں ہے، رات کا اکثر حصہ گزر گیا تھا۔

وتر کی نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہو کر صبح صادق سے پہلے تک رہتا ہے۔

975- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيْهِ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ الشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ يَسِيْرُ الرَّجُلُ حَتّٰى يَنْصَرِفَ مِنْهَا اِلٰى ذِى الْحُلَيْفَةِ سِتَّةَ اَمْيَالٍ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَالَ فِيْهِ اَيْضًا وَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيُغَلِّسُ بِهَا ثُمَّ صَلَّاهَا يَوْمًا اٰخَرَ فَاَسْفَرَ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ اِلَى الْاِسْفَارِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

جب آپ عصر کی نماز ادا کرتے تھے، اس وقت سورج روشن اور بلند ہوتا تھا، کوئی شخص چلتا ہوا جاتا تو نماز سے فارغ

۹۷- اخرجه الحاكم (۱/۱۹۲-۱۹۳)، والطبراني في (الكبير) (۱۷/۲۵۹-۲۶۰) رقم (۷۱٦)، والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۱/٤٤۱) كتاب الصلوة: باب تعجيل صلاة العصر، من طريق الليث بن سعد بهذا الاسناد- واخرجه ابو داؤد (۱/۱۰۷-۱۰۸) كتاب الصلوة: باب في المواقيت، حديث (۳۹٤)، ومن طريقه ابن عبد البر في (التمهيد) (۸/۱۸) من طريق محمد بن سلمة المرادي، ثنا ابن وهب عن اسامة بن زيد الليثي بهذا الاسناد، قال ابو داؤد: روى هذا الحديث عن الزهري معمر ومالك وابن عيينة وشعيب بن ابي حمزة والليث بن سعد وغيرهم لم يذكروا الوقت الذي صلى فيه، ولم يفسروه- اه- والحديث من هذا الطريق ذكره الخطابي في (معالم السنن) (۱/۱۳۲): حديث صحيح الاسناد- اما الحديث بدون تفسير الاوقات وتحديد الوقت الذي صلى فيه: فقد رواه جماعة عن الزهري: كما ذكره ابو داؤد انفا، فاخرجه البخاري (۲/۱۸۲) كتاب مواقيت الصلوة: باب مواقيت الصلوة وفضلها، والطبراني في (الكبير) (۱۷/۲۵۷- ۲۵۸) رقم (۷۱۴)، والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۱/۳٦۳)، كلهم من طريق مالك، وهو في (موطئه) (۱/۳-٤) كتاب وقوت الصلوة: حديث (۱) عن الزهري بهذا الاسناد مختصرًا-

واخرجه البخاري (٦/۳۰۵) كتاب بدء الخلق: باب ذكر الملائكة: حديث (۳۲۲۱)، ومسلم (۱/٤٤۵) كتاب المساجد: باب اوقات الصلوات الخمس: حديث (۱٦٦/٦۱۰)، والنسائي (۱/۲٤۵-۲٤٦) كتاب المواقيت: حديث (٤۹٤)، وابن ماجه (۱/۲۱۹-۲۲۰) كتاب الصلوة: باب مواقيت الصلوة: حديث (٦٦۸)، والطبراني (۱۷/۲۵۸-۲۵۹) رقم (۷۱۵)، وابن عبد البر في (التمهيد) (۸/۱۲-۱۳) من طريق الليث بن سعد عن الزهري: به- واخرجه البخاري (۷/۳۱۷) كتاب المغازي: حديث (٤۰۰۷) من طريق شعيب عن الزهري-

واخرجه احمد (٤/۱۲۰-۱۲۱)، وعبد الرزاق (۱/۵٤۰-۵٤۱) رقم (۲۰٤٤)، والطبراني في (الكبير) (۱۷/۲۵٦- ۲۵۷) رقم (۷۱۱) من طريق معمر عن الزهري به- قلت: وحديث ابي مسعود ذكره المصنف في (العلل) (٦/۱۸٤-۱۸۷)، وقال: هو حديث يرويه عروة بن الزبير عنه، واختلف عنه في الاسناد والمتن: فرواه الزهري عن عروة عن بشير بن ابي مسعود عن ابيه: ان جبريل نزل فصلى، فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ..... حتى عد خمسا- كذلك رواه اصحاب الزهري، وذكر فيه مواقيت الصلوة الخمس، واخرجه في حديث ابي مسعود-اه-

ہونے کے بعد ذوالحلیفہ پہنچ سکتا تھا' جو چھ میل کے فاصلے پر تھا اور وہ سورج غروب ہونے سے پہلے وہاں پہنچ سکتا تھا۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: صبح کی نماز آپ ﷺ اندھیرے میں ادا کیا کرتے تھے' پھر کسی دن آپ ﷺ اسے روشنی میں بھی ادا کر لیتے تھے (لیکن پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے اسے اندھیرے میں ہی ادا کرنے کا معمول اختیار کیا) دوبارہ کبھی روشنی میں آپ ﷺ نے یہ نماز ادا نہیں کی اور آپ ﷺ کے وصال تک آپ کا یہی معمول رہا۔

976- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ - يَعْنِي الْقَطَّانَ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيْحٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ الْاَعْظَمِ وَالْكُوْفَةُ يَوْمَئِذٍ اَخْصَاصٌ فَجَآءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ الصَّلَاةُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلْعَصْرِ فَقَالَ اجْلِسْ .فَجَلَسَ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا الْكَلْبُ يُعَلِّمُنَا بِالسُّنَّةِ فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَلّٰى بِنَا الْعَصْرَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا فَرَجَعْنَا اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ كُنَّا فِيْهِ جُلُوْسًا فَجَثَوْنَا لِلرُّكَبِ لِنُزُوْلِ الشَّمْسِ لِلْمَغِيْبِ نَتَرَاءَاهَا .زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيُّ مَجْهُوْلٌ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ غَيْرُ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيْحٍ.

☆☆ زیاد بن عبداللہ نخعی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد اعظم میں بیٹھے ہوئے تھے' کوفہ ان دنوں اخصاص تھا' مؤذن ان کے پاس آیا اور بولا: امیر المؤمنین! عصر کی نماز کا وقت ہوگیا ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ! وہ بیٹھ گیا' اس نے پھر دوبارہ یہی عرض کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ گدھا ہمیں سنت کی تعلیم دے گا' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' انہوں نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی' پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد پھر اسی جگہ پر آ کر بیٹھ گئے' جہاں پہلے بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر ہم نے گھٹنوں کے بل اُٹھ کر اس بات کا جائزہ لینے کی کوشش کی کہ سورج غروب تو نہیں ہوگیا۔

اس روایت کا راوی زیاد بن عبداللہ نخعی مجہول ہے' اس کے حوالے سے صرف عباس نامی راوی نے روایت نقل کی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباس بن ذریح الکلبی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۴۴/۲)۔

○ زیاد بن عبداللہ نخعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ

۹۷۶-اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۲۵/۱-۲۲۶) رقم (۳۸۲) من طريق الدارقطني' به- ونقل ابن الجوزي كلام الدارقطني واقره- واخرجه الحاكم في (المستدرك) (۱۹۲/۱) من طريق محمد بن شاذان الجوهري بهذا الاسناد' وقال الحاكم: صحيح الاسناد ولم يخرجاه' ووافقه الذهبي- قلت: لهذا من اوهامهما' خاصة الذهبي؛ فقد ذكر زياد بن عبد الرحمن في (الميزان) ونقل تجهيل الدارقطني له- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۲۴۶/۱): وهذا الاثر في حكم المرفوع' او قريب منه؛ لذكر السنة فيه- اه- قلت: ان صح

و: اللسان (۲/۵۷۶)۔

977- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ الْمَدِيْنَةِ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بِالْعَصْرِ - قَالَ - وَشَيْخٌ جَالِسٌ فَلَامَهُ وَقَالَ اِنَّ اَبِىْ خَبَّرَنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَاْمُرُ بِتَاْخِيْرِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ قَالَ فَسَاَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوْا هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ .

ابْنُ رَافِعٍ هٰذَا لَيْسَ بِقَوِيٍّ .وَرَوَاهُ مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ فَكَنَّاهُ اَبَا الرَّمَاحِ وَخَالَفَ فِىْ اسْمِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ فَسَمَّاهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ .

حدیث 978: عبدالواحد بن نافع بیان کرتے ہیں' میں مدینہ منورہ کی مسجد میں داخل ہوا تو مؤذن نے عصر کی اذان دی' راوی بیان کرتے ہیں: وہاں ایک بزرگ بیٹھے ہوئے تھے' انہوں نے مؤذن کو ملامت کی اور یہ بولے: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ اس نماز کو تاخیر سے ادا کرنے کی ہدایت کیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ان بزرگ کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا: یہ حضرت عبداللہ بن رافع بن خدیج ہیں (یعنی صحابیٔ رسول حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں)۔

امام دارقطنی کہتے ہیں: حضرت رافع رضی اللہ عنہ کے یہ صاحبزادے قوی نہیں ہیں' موسیٰ بن اسماعیل نامی راوی نے یہ روایت نقل کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے: ان کی کنیت ابورماح تھی' اسی طرح ان کے نام کے بارے میں بھی اختلاف ہے' بعض راویوں نے ان کا نام عبدالرحمٰن نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالوحد بن نافع الکلاعی، ابوالرماح، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴/۴۲۹)۔

○ عبداللہ بن رافع بن خدیج، عن ابیہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید

۹۷۷- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۲۲۵) رقم (۳۸۱) وفي (العلل) (۱/۳۸۷) رقم (٦٥٠) من طريق الدارقطني به- واخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۱/٤٤۳) كتاب الصلوة: باب تعجيل صلاة العصر: اخبرنا ابو بكر بن الحارث عن الدارقطني به- واخرجه ابن حبان في (المجروحين) (۲/١٥٤) من طريق عبد الواحد بن نافع به- وقال البخاري في (التاريخ الكبير) (٥/٨٩): وقال موسى بن اسماعيل: حدثنا ابو الدجاج عبد الواحد بن نافع قال: شهدت عبد الرحمن بن رافع بن خديج قال: اخبرني ابي انه كان يسمع النبي صلى الله عليه وسلم يامر بتاخير العصر- ولا يتابع عليه- وقال ابن الجوزي في (العلل): قال ابو احمد بن عدي: لهذا الحديث معروف بعبد الواحد- وقال ابو حاتم بن حبان: عبد الواحد ابو الرماح يروي عن اهل الحجاز المقلوبات وعن اهل الشام الموضوعات لا يحل ذكره في الكتب الاعلى سبيل القدح فيه- اه- قلت: ولهذا الحديث ذكره الجوزقاني في (الموضوعات) كما في (لسان الميزان) (٤/٨٠)- والحديث ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۱/٢٤٥) وقال: قال ابن القطان في (كتابه): عبد الواحد بن نافع ابو الرماح مجهول الحال مختلف في حديثه- اه-

حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴/ ۹۷)۔

978- حَدَّثَنَا بِهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْوَاحِدِ أَبَا الرِّمَاحِ الْكِلَابِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَأَذَّنَ مُؤَذِّنُهُ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَكَأَنَّهُ عَجَّلَهَا فَلَامَهُ وَقَالَ وَيْحَكَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَأْمُرُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعَصْرِ ۔

وَرَوَاهُ حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ هٰذَا وَقَالَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ نُفَيْعٍ خَالَفَ فِي نَسَبِهِ وَهٰذَا حَدِيثٌ ضَعِيفُ الْإِسْنَادِ مِنْ جِهَةِ عَبْدِ الْوَاحِدِ هٰذَا لِأَنَّهُ لَمْ يَرْوِهِ عَنِ ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ غَيْرُهُ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي اسْمِ ابْنِ رَافِعٍ هٰذَا وَلَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ رَافِعٍ وَلَا عَنْ غَيْرِهِ مِنَ الصَّحَابَةِ ۔وَالصَّحِيحُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ضِدُّ هٰذَا وَهُوَ التَّعْجِيلُ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ وَالتَّبْكِيرُ بِهَا ۔

☆☆ عبدالرحمٰن بن رافع کے بارے میں منقول ہے: ایک مرتبہ موذن نے عصر کی اذان دی' اس نے اذان ذرا جلدی دے دی تو حضرت عبدالرحمٰن بن رافع نے اسے ملامت کرتے ہوئے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! میرے والد نے (جو صحابئ رسول تھے) مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے' جبکہ بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کے برعکس منقول ہے' اس سے ثابت ہوتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز جلدی ادا کرنے کی ہدایت کی ہے' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صحیح روایت یہ (درج ذیل) ہے۔

979- فَأَمَّا الرِّوَايَةُ الصَّحِيحَةُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ۔فَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ أَخْبَرَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةَ الْعَصْرِ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُورُ فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ وَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ ۔

أَبُو النَّجَاشِيِّ هٰذَا اسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ ثِقَةٌ مَشْهُورٌ صَحِبَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ سِتَّ سِنِينَ وَرَوَى عَنْهُ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَأَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ وَغَيْرُهُمْ وَحَدِيثُهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَوْلَى مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ ابْنِ رَافِعٍ ۔وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

ابونجاشی بیان کرتے ہیں: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے' وہ فرماتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز ادا کرتے تھے' پھر اس کے بعد اونٹ قربان کیا جاتا تھا' اس کے گوشت کے دس حصے کیے جاتے تھے' پھر انہیں پکایا جاتا تھا اور سورج غروب ہونے سے پہلے ہم بھنا ہوا گوشت کھا بھی لیتے تھے۔

۹۷۹- اخرجه البخاري (۵/ ۱۲۵) كتاب الشركة: باب الشركة في الطعام، حديث (۲۴۸۵)، ومسلم (۲/ ۵۵۸- بشرح الابي) كتاب المساجد، باب استحباب التبكير بالعصر، حديث (۱۹۸- ۱۹۹/ ۶۲۵)، واحمد (۴/ ۱۴۱-۱۴۲)، وابن ابي شيبة (۱/ ۳۲۷)، وابن حبان (۱۵۱۵)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۱۹۴)، والطبراني في (الكبير) (۴۴۲۱)، كلهم من طريق الاوزاعي به۔

ابونجاشی نامی راوی کا نام عطاء بن صہیب ہے' یہ ثقہ اور مشہور ہے' یہ چھ سال تک حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہا ہے' اس کے حوالے سے عکرمہ بن عمار' امام اوزاعی' ایوب اور دیگر حضرات نے احادیث نقل کی ہیں۔

اس راوی کی نقل کردہ روایت جو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' یہ اس روایت سے زیادہ بہتر ہے' جسے عبدالواحد نامی راوی نے حضرت رافع کے صاحبزادے حوالے سے نقل کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عطاء بن صہیب انصاری ابوالنجاشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۲۳۰)۔

980- وَكَذٰلِكَ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ يَسِيْرُ الرَّجُلُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْهَا اِلٰى ذِى الْحُلَيْفَةِ سِتَّةَ اَمْيَالٍ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ ـ

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنِىْ اَبِىْ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اَبِى النَّجَاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ الْمُنَافِقِ اَنْ يُؤَخِّرَ الْعَصْرَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ كَثَرْبِ الْبَقَرَةِ صَلَّاهَا ـ

☆☆ عروہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت بشیر بن ابومسعود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز ادا کرتے تھے' اس وقت سورج چمکدار اور بلند ہوتا تھا' کوئی شخص نماز سے فارغ ہونے کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے ذوالحلیفہ پہنچ سکتا تھا' جو چھ میل کے فاصلے پر تھا۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کیا میں تمہیں منافق کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں' وہ عصر کی نماز کو مؤخر کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ گائے کے منہ مارنے کی طرح اسے ادا کرتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان بن دینار بن عبداللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا

۹۸۰- حدیث ابی مسعود الانصاری: تقدم تخریجه برقم (۹۷۴، ۹۷۵)- اما حدیث رافع بن خدیج: فاخرجه ابن الجوزی فی (التحقیق) (۱/۲۲۴-۲۲۵) رقم (۲۸۰) من طریق الدارقطنی به- واخرجه الحاکم (۱/۱۹۵) من طریق عبد السلام بن عبد الحمید بهذا الاسناد-

ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۳۹/۱۱)۔

981- وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّغَيْرِهٖ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ تَعْجِيْلِ الْعَصْرِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ الْبَاهِلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ اَبُوْ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ عَبْلَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِيْ فَيَاْتِيْهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَّالْعَوَالِيْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى سِتَّةِ اَمْيَالٍ .

وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ وَعُقَيْلٌ وَّمَعْمَرٌ وَّيُوْنُسُ وَاللَّيْثُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَشُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ وَابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ وَّابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ وَمَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ الرُّصَافِيُّ وَالنُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ وَّالزُّبَيْدِيُّ وَغَيْرُهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت ادا کیا کرتے تھے' جب سورج ابھی بلند اور روشن ہوتا تھا اور کوئی شخص مدینہ منورہ کے کسی نواحی علاقے میں جاتے ہوئے وہاں پہنچ بھی جاتا تھا اور سورج پھر بھی بلند ہوتا تھا' مدینہ منورہ کا نواحی علاقہ چھ میل کے فاصلے پر تھا۔

یہی روایت بعض دیگر راویوں کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن فرج بن سلیمان، ابوعتبۃ کندی حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۳۹/۴)۔

○ محمد بن حمیر القضاعی سلیحی حمصی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۳۹۶/۲)۔

۹۸۱-اخرجه مالك (۹/۱) كتاب وقوت الصلوٰة' حديث (۱۱)' والبخاري (۲/ ۲۱۴-۲۱۵) كتاب مواقيت الصلوٰة' باب وقت العصر' حديث (۵۵۰' ۵۵۱)' وفي (۳۳۹/۱۵) كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة' باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق اهل العلم' حديث (۷۳۲۹)' ومسلم (۲/ ۵۵۵-الابي) كتاب المساجد' باب استحباب التكبير بالعصر' حديث (۶۲۱/۱۹۲)' (۶۲۱/۱۹۳)' وابو داؤد (۱۱۱/۱) كتاب الصلوٰة' باب في وقت صلاة العصر' حديث (۴۰۴)' والنسائي (۲۵۲/۱) كتاب المواقيت' باب تعجيل العصر' وابن ماجه (۲۲۳/۱) كتاب الصلوٰة' باب وقت صلاة العصر' حديث (۶۸۲)' واحمد (۳/ ۱۶۱' ۲۱۴' ۲۱۷' ۲۲۳)' وعبد الرزاق (۲۰۶۹)' وابو داؤد الطيالسي (۲۰۹۳)' والدارمي (۲۷۴/۱)' وابن ابي شيبة (۳۲۷/۱)' وابو عوانة (۳۵۱/۱)' وابو يعلى (۲۸۱/۶) رقم (۳۵۹۳)' وابن حبان (۱۵۱۸' ۱۵۱۹' ۱۵۲۰)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۹۰/۱)' وابو نعيم في (حلية الاولياء) (۱۱۱/۳)' والبيهقي في (السنن الكبرى) (۴۴۰/۱) كتاب الصلوٰة' باب تعجيل صلاة العصر' وفي (معرفة السنن والآثار) (۴۵۷/۱) كتاب الصلوٰة' باب العصر' حديث (۶۱۳' ۶۱۴) من طرق كثيرة عن الزهري عن انس بن مالك۔

○ ابراہیم بن ابوعبلۃ شمر بن ابویقظان عقیلی ابواسماعیل او ابوالعباس مقدسی او الرملی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "152ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۵۰)۔

982- وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَاِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلٰى قُبَاءَ . قَالَ اَحَدُهُمَا فَيَاْتِيهِمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَقَالَ الْاٰخَرُ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ . حَدَّثَنَاهُ دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَالِكٍ بِذٰلِكَ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے' پھر کوئی شخص قُبا چلا جاتا تھا۔

ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ شخص وہاں پہنچتا تو وہ لوگ ابھی نماز ادا کر رہے ہوتے تھے۔

ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس وقت سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حبان بن موسیٰ بن سوار سلمی، ابومحمد مروزی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "233ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۱۹۰)۔

983- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قِرَاءَةً وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ اَبِي الْاَبْيَضِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ فَاٰتِي عَشِيْرَتِيْ وَهُمْ جُلُوْسٌ فَاَقُوْلُ مَا يُجْلِسُكُمْ صَلُّوْا فَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نمازِ عصر ادا کی تو سورج ابھی روشن تھا' پھر میں اپنے خاندان میں آیا' وہ لوگ وہاں بیٹھے ہوئے تھے' میں نے کہا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو' تم لوگ نماز ادا کرو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو نماز ادا کر چکے ہیں۔

۹۸۲-اخرجه مالك (۸/۱) كتاب وقوت الصلوة، حديث (۱۰)، ومن طريقه اخرجه البخاري (۲/۲۱۲) كتاب مواقيت الصلوة، باب وقت العصر، حديث (۵٤۸)، ومسلم (۲/۵۵۷- الابي) كتاب المساجد، باب استحباب التبكير بالعصر، حديث (۱۹٤+٦۲۱)، والنسائي (۱/۲۵۲) كتاب المواقيت، باب تعجيل العصر، وعبد الرزاق (۲۰۷۹)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۹۰)، والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۱/٤٤۳) كتاب الصلوة، باب تعجيل صلاة العصر-

۹۸۳-اخرجه ابو داؤد الطيالسي (۱/۷۱- منحة) رقم (۲۸۲)، والنسائي (۱/۲۵۳) كتاب المواقيت، باب تعجيل العصر، حديث (۵۰۸)، واحمد (۳/۱۳۱، ۱٦۹، ۱۸٤)، والبزار (۱/۱۸۹- كشف) رقم (۳۷۳)، وابو يعلى (۷/۲۹۰) رقم (٤۳۱۸)، والطحاوي في (شرح الابيض غير هذا، ولا نعلم حدث عنه الا ربعي- وذكره الهيثمي في (المجمع الزوائد) (۱/۳۱۱)، وقال: رواه ابو يعلى ورجاله رجال الصحيح، وله عند ابي يعلى والبزار: (كنا نصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم فاتي عشيرتي، فاقول لهم قوموا فصلوا؛ فقد صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم)، ورجاله ثقات-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوالابیض عنسی شامی، یہ ثقہ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دوسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''88ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۸۸)۔

984- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ اَبِى الْاَبْيَضِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّيْ بِنَا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ ثُمَّ اٰتِى عَشِيْرَتِىْ وَهُمْ فِىْ نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ جُلُوسٌ لَمْ يُصَلُّوْا فَاَقُوْلُ مَا يُجْلِسُكُمْ قُوْمُوْا صَلُّوْا فَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھا دی جبکہ سورج ابھی روشن اور چمک دار تھا' پھر میں اپنے خاندان والوں کے پاس آیا' وہ مدینہ منورہ کے کنارے میں بیٹھے ہوئے تھے' انہوں نے ابھی نماز ادا نہیں کی تھی' میں نے کہا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو' اُٹھو! نماز پڑھ لو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو نماز ادا کر چکے ہیں۔

985- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَبْعَدَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دَارًا اَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَاَهْلُهُ بِقُبَاءَ وَاَبُوْ عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ وَمَسْكَنُهُ فِىْ بَنِىْ حَارِثَةَ فَكَانَا يُصَلِّيَانِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعَصْرَ ثُمَّ يَاْتِيَانِ قَوْمَهُمَا وَمَا صَلَّوْا لِتَعْجِيلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَا .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار میں سے سب سے زیادہ دور حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا گھر تھا جو قباء میں تھا اور ابوعبیس کا گھر تھا جو بنو حارثہ کے محلّے میں تھا' یہ دونوں حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے' پھر اپنی اپنی جگہ پہنچ جاتے تھے' تو ان لوگوں نے ابھی نماز ادا نہیں کی ہوتی تھی' اس کی وجہ یہی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جلدی نماز ادا کرلیا کرتے تھے۔

986- وَقَالَ الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ الْمُنَافِقِ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتْ فَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيلاً .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کیا میں تمہیں منافق کی نماز کے بارے میں

۹۸۵- اخرجه الحاكم في (المستدرك) (۱۹۵/۱) من طريق احمد بن خالد الوهبي بهذا الاسناد- وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه' ووافقه الذهبي - قلت: وهذا من اوهامهما رحمهما الله؛ فان محمد بن اسحاق بن يسار لم يحتج به مسلم' انما روى له في المتابعات؛ فهو ليس على شرطه' كما انه مدلس مشهور' وقد عنعن في هذا الاسناد' ولم يصرح بالسماع- وهو عند الطحاوي في (شرح المعاني) (۱۸۹/۱) من طريق ابن اسحاق-

بتاؤں! وہ سورج کی طرف دیکھتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب سورج زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے تو وہ شخص اُٹھ کر چار مرتبہ ٹھونگے مارتا ہے اور وہ اِس نماز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا سا کرتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عاصم بن عمر بن قتادۃ بن نعمان انصاری ظفری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''120ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱۹/۲)۔

○ علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب حرقی' مدنی' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''130ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۲/۲)۔

987- وَقَالَ حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَ ذٰلِكَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

988- وَقَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جبکہ دھوپ ابھی میرے حجرے میں باقی ہوتی تھی اور سایہ ڈھلا نہیں ہوتا تھا۔

989- حَدَّثَنَا الْقَاضِيَان اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيُّ وَاَبُوْ عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَا

۹۸۶-اخرجه مالك (۱/ ۲۲۰) كتاب القرآن: باب النهي عن الصلوة بعد الصبح وبعد العصر' حديث (۴۶)' ومسلم (۱/ ۴۳۴) كتاب المساجد' باب استحباب التبكير بالعصر' حديث (۱۹۵/ ۶۲۲)' واحمد (۳/ ۱۰۲' ۱۰۳)' وابو داؤد (۱/ ۱۱۲-۱۱۳) كتاب العصر' باب في وقت صلاة العصر' حديث (۴۱۳)' والترمذي (۱/ ۳۰۱-۳۰۲) كتاب الصلوة' باب ما جاء في تعجيل العصر' حديث (۱۶۰)' والنسائي (۱/ ۲۵۴) كتاب المواقيت' باب التشديد في تاخير العصر' وابو عوانة (۱/ ۳۵۶) وابو يعلى (۶/ ۳۶۷) رقم (۳۶۹۶)' وابن خزيمة (۳۳۳)' وابن حبان (۲۵۹' ۲۶۱' ۲۶۲' ۲۶۳)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۱۹۲)' والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱/ ۴۴۴)' كلهم من طريق العلاء بن عبد الرحمن به- قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح-

۹۸۷-اخرجه احمد (۳/ ۲۴۷)' وابو يعلى (۸/ ۱۰۵-۱۰۶) رقم (۴۶۴۲)' وابن حبان (۲۶۰) من طريق هارون بن معروف' ثنا ابن وهب عن اسامة بن زيد عن الزهري عن حفص بن عبيد الله بن انس' به- وصححه ابن حبان-

۹۸۸-اخرجه مالك (۱/ ۴) كتاب وقوت الصلوة' حديث (۲)' والبخاري (۲/ ۳۱۰) كتاب مواقيت الصلوة' باب وقت العصر' حديث (۵۴۵' ۵۴۶)' ومسلم (۲/ ۵۳۹-الابي) كتاب المساجد' باب اوقات الصلوات الخمس' حديث (۱۶۸/ ۶۱۱)' وابو داؤد (۱/ ۱۱۱) كتاب الصلوة' باب في وقت صلاة العصر' حديث (۴۰۷)' والترمذي (۱/ ۲۹۸) كتاب الصلوة' باب ما جاء في تعجيل العصر' حديث (۱۵۹)' والنسائي (۱/ ۲۵۲) كتاب المواقيت' باب تعجيل العصر' وابن ماجه (۱/ ۲۲۲) كتاب الصلوة' باب وقت صلاة العصر' حديث (۶۸۳)' واحمد (۶/ ۸۵)' والحميدي رقم (۱۷۰)' وابن ابي شيبة (۱/ ۳۲۶)' وعبد الرزاق (۲۰۷۲)' وابن حبان (۱۵۲۱)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۱۹۲)' كلهم من طريق الزهري بهذا الاسناد- وقال الترمذي: حديث حسن صحيح-

۹۸۹-اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۲۲۳- ۲۲۴) رقم (۳۷۸) من طريق الدارقطني به- وينظر الحديث الآتي-

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِىْ سَلِمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِىْ جَزُوْرًا اُرِيْدُ اَنْ اَنْحَرَهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ تَحْضُرَهَا فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَانْصَرَفْنَا فَنُحِرَتِ الْجَزُوْرُ وَصُنِعَ لَنَا مِنْهَا وَطَعِمْنَا مِنْهَا قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ وَكُنَّا نُصَلِّى الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَيَسِيْرُ الرَّاكِبُ سِتَّةَ اَمْيَالٍ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عصر کی نماز ادا کی' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کر لی تو بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس ایک اونٹ ہے' میں اُسے قربان کرنا چاہتا ہوں' میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں موجود ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہو گئے' ہم بھی چل پڑے' پھر اس اونٹ کو قربان کیا گیا' پھر اسے ہمارے لیے تیار کیا گیا' تو سورج غروب ہونے سے پہلے ہی ہم نے اس کا گوشت بھی کھا لیا۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) ہم لوگ عصر کی نماز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ادا کرتے تھے' اس کے بعد کوئی شخص چھ میل کا فاصلہ سورج غروب ہونے سے پہلے طے کر لیا کرتا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالحمید بن عبداللہ بن عبداللہ بن اویس اصحی، ابوبکر بن ابواویس، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''202ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۶۵)(۳۷۹۱)۔

990- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِىْ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِىُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ اَنَّ مُوْسَى بْنَ سَعْدٍ الْاَنْصَارِىَّ حَدَّثَهُ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِىْ سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نَنْحَرَ جَزُوْرًا لَنَا وَنُحِبُّ اَنْ تَحْضُرَنَا .قَالَ نَعَمْ . فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ فَوَجَدْنَا الْجَزُوْرَ لَمْ تُنْحَرْ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قُطِعَتْ ثُمَّ طُبِخَ مِنْهَا فَاَكَلْنَا قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی' جب ہم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اونٹ قربان کرنا چاہتے ہیں' ہم یہ چاہتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں تشریف لائیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے! پھر نبی

۹۹۰- اخرجه مسلم (۱/۵۵۸- الابي) كتاب المساجد' باب استحباب التبكير بالعصر' حديث (۱۹۷/ ۶۲۴) وابن حبان (۴/ ۲۸۲- ۲۸۳) رقم (۱۵۱۶) كلاهما من طريق عبد الله ابن وهب بهذا الاسناد-

اکرم ﷺ تشریف لے گئے' آپ ﷺ کے ساتھ ہم بھی چلے گئے' تو وہاں ہم نے یہ صورتِ حال پائی کہ اونٹ کو ابھی قربان نہیں کیا گیا تھا' پھر اسے قربان کیا گیا' پھر اس کا گوشت بنایا گیا' پھر اسے پکایا گیا' تو سورج غروب ہونے سے پہلے ہم نے اسے کھا بھی لیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن سعید، اوسعید بن زید بن ثابت انصاری، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۸۰)(۷۰۱۴)۔

991- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِى قِلاَبَةَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرَ لاَنَّهَا تَعْصِرُ.

☆☆ ابوقلابہ کہتے ہیں: عصر کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے' کیونکہ اسے نچوڑ لیا جاتا ہے۔

992- حَدَّثَنَا الْقَاضِى اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِى الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ اَنَّ الْحَسَنَ وَابْنَ سِيرِيْنَ وَاَبَا قِلاَبَةَ كَانُوْا يُمْسُوْنَ بِالْعَصْرِ.

☆☆ خالد حذاء بیان کرتے ہیں: حسن بصری' ابن سیرین اور ابوقلابہ تاخیر سے عصر ادا کرتے تھے۔

993- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلاَنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَمِّى كَثِيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شُبْرُمَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرَ لِتَعْصِرَ.

☆☆ محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں: عصر کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے' کیونکہ اسے نچوڑ لیا جاتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ کثیر بن محمد عجلی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۵/۴۹۵)۔

○ عبداللہ بن شبرمۃ-کوفی' یہ وہاں کے قاضی تھے۔۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''144ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۶۴)۔

○ محمد بن علی بن ابوطالب ہاشمی، ابومحمد الامام، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال

۹۹۲-اخرجه عبد الرزاق (۱/۵۵۱) رقم (۲۰۸۸)-

۹۹۳-اسناده ضعيف: ابو هشام الرفاعي: هو محمد بن يزيد بن محمد بن كثير العجلي' ليس بالقوي' وذكره ابن عدي في شيوخ البخاري' وجزم الخطيب بان البخاري روى عنه' لكن قال البخاري: رايتهم مجمعين على ضعفه- ينظر: التقريب (۲/۲۱۹)-

''80ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۴۴۰/۲)۔

994- حَدَّثَنَا الْقَاضِىُ اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِى الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ اَخَّرَ طَاوُسٌ الْعَصْرَ جِدًّا فَقِيْلَ لَهُ فِىْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرَ لِتُعْصَرَ .

☆☆ ایک مرتبہ طاؤس نے عصر کی نماز تاخیر سے ادا کی ان سے اس بارے میں بات کی گئی تو وہ بولے: عصر کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے' کیونکہ اسے نچوڑ لیا جاتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن نافع مخزومی، ابواسحاق مکی حافظ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۵۸/۱)۔

○ مصعب بن محمد بن عبدالرحمن بن شرجیل، عبدی مکی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۳۲/۳)۔

995- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِىُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ وَعَلِىُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ.

☆☆ عبدالرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ عصر کی نماز تاخیر سے ادا کیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن صالح بن صالح بن حی ہمدانی، ابومحمد کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''151ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲۵۰/۲)۔

11- باب اِمَامَةِ جِبْرِيلَ.

باب: حضرت جبرائیل علیہ السلام کی امامت کا واقعہ

996- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيْسَى النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِىِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَخْبَرَنِىْ وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى كَانَ فَىْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ فَجَاءَهُ الْعَصْرَ فَقَالَ قُمْ يَا

۹۹۵- اخرجه ابن ابي شيبة (۲۸۹/۱) رقم (۳۳۱۰) حدثنا وكيع بهذا الاسناد- واخرجه عبد الرزاق (۵۵۱/۱) رقم (۲۰۸۹) عن الثوري عن ابي اسحاق بهذا الاسناد-

مُحَمَّدُ فَصَلِّ الْعَصْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ سَوَاءً ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى ذَهَبَ الشَّفَقُ فَجَآءَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ جَاءَهُ حِيْنَ سَطَعَ الْفَجْرُ بِالصُّبْحِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَاءَهُ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَيْهِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ جَاءَهُ لِلْمَغْرِبِ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقْتًا وَّاحِدًا لَمْ يَزُلْ عَنْهُ قَالَ قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ جَاءَهُ لِلْعِشَاءِ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَهُ لِلصُّبْحِ حِيْنَ اَسْفَرَ جِدًّا فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الصُّبْحَ ثُمَّ قَالَ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ كُلُّهُ وَقْتٌ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس وقت سورج ڈھل چکا تھا اور بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اُٹھیے اور ظہر کی نماز ادا کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج ڈھل جانے کے بعد ظہر کی نماز ادا کی۔

پھر کچھ وقت گزر گیا اتنا کہ جب کسی شخص کا سایہ اس کے جتنا ہو جائے تو وہ عصر کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اُٹھیے اور عصر کی نماز ادا کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کی' پھر کچھ وقت گزر گیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام بولے: اُٹھیے اور مغرب کی نماز ادا کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز اس وقت ادا کی جب سورج مکمل غروب ہو چکا تھا' پھر کچھ وقت گزر گیا یہاں تک کہ شفق رخصت ہوگئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے: اُٹھیے اور عشاء کی نماز ادا کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز ادا کی' پھر جبرائیل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آئے جب صبح صادق ہو چکی تھی' وہ بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اُٹھیے اور نماز ادا کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی' اگلے دن حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (ظہر کے وقت) اس وقت آئے جب آدمی کا سایہ اس کے

۹۹۶- اخرجه احمد (۳۲۰/۳-۳۳۱)، والترمذي (۲۸۱/۱- ۲۸۳) كتاب الصلوٰة: باب ماجاء في مواقيت الصلوٰة: حديث (۱۵۰)، والنسائي (۲۵۵/۱) كتاب المواقيت: باب آخر وقت العصر، وابن حبان (۲۷۸- موارد)، والحاكم (۱۹۵/۱-۱۹۶)، والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۳۶۸/۱) كتاب الصلوٰة: باب وقت المغرب، وابن الجوزي في (التحقيق) (۲۰۷/۱-۲۰۸) رقم (۳۴۸)، كلهم من طريق عبد الله ابن المبارك بهذا الاسناد- وقال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح غريب)- وحديث جابر في المواقيت [illegible] رواه عطاء بن ابي رباح، وعمرو بن دينار، وابو الزبير، عن جابر بن عبد الله، عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث وهب بن [illegible] عن [illegible]، وقال محمد- يعني: البخاري-: اصح شيء في المواقيت حديث جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم - وقال الحاكم: هذا حديث ووافقه الذهبي، وقال الزيلعي (۲۲۲/۱): وقال ابن القطان: هذا الحديث يجب ان يكون مرسلا: لان جابرا لم يذكر من حدثه بذلك، وجابر لم يشاهد ذلك صبيحة الاسراء: لما علم انه انصاري انما صحب بالمدينة ولا يلزم ذلك في حديث ابي هريرة، وابن عباس، فانهما روياه امامة جبريل من قول النبي صلى الله عليه وسلم - وتعقبه ابن دقيق العيد كما في (نصب الراية) (۲۲۳/۱) فقال: (وهذا المرسل غير ضار، فمن ابعد البعد ان يكون جابر سمعه من تابعي عن صحابي، وقد اشتهر ان مراسيل الصحابة مقبولة، وجهالة عينهم غير ضارة)- قلت: وقد صرح جابر بان هذا من كلام النبي صلى الله عليه وسلم : كما في (سنن الترمذي)، فقال: عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (امني جبريل......) فذكر الحديث- والحديث صححه ايضا ابن حبان-

جتنا ہو چکا ہوتا ہے اور بولے: اے حضرت محمد ﷺ! اُٹھیے اور ظہر کی نماز ادا کیجئے' نبی اکرم ﷺ اُٹھے اور آپ ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام' آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب آدمی کا سایہ اس سے دوگنا ہو چکا ہوتا ہے اور بولے: اے حضرت محمد ﷺ! اُٹھیے اور عصر کی نماز ادا کیجئے' نبی اکرم ﷺ اُٹھے اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس مغرب کے وقت آئے' جب سورج غروب ہو چکا تھا' یہ وہی ایک ہی وقت تھا (اس میں کوئی تاخیر نہیں ہوئی) وہ بولے: آپ ﷺ اُٹھیے اور مغرب کی نماز ادا کیجئے تو نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کی' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام' نبی اکرم ﷺ کے پاس عشاء کی نماز کے لیے اس وقت آئے' جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی اور بولے: اُٹھیے اور عشاء کی نماز ادا کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے یہ نماز ادا کی' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس صبح کی نماز کے لیے اس وقت آئے جب روشنی اچھی طرح پھیل چکی تھی اور بولے: اُٹھیے اور صبح کی نماز ادا کیجئے' پھر انہوں نے بتایا: ان دونوں کے درمیان کا وقت (نمازوں کا مخصوص شرعی) وقت ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن عیسیٰ بن ماسرجس- مولیٰ ابن مبارک، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''240ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۲۱۸)۔

○ حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابو طالب علوی مدنی الاصغر۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۲۲۸)۔

997- حَدَّثَنَا الْقَاضِي اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَخْبَرَنِيْ وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حجاج بکری، مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''221ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۷) (۲۳)۔

998- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ بِشْرٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُعَلِّمُهُ الصَّلَاةَ فَجَاءَهُ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) خَلْفَہُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) فَصَلَّی الظُّھْرَ ثُمَّ جَاءَ ہُ حِیْنَ صَارَ الظِّلُّ مِثْلَ قَامَۃِ شَخْصِ الرَّجُلِ فَتَقَدَّمَ جِبْرِیلُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) خَلْفَہُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) فَصَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ جَاءَ ہُ حِیْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَتَقَدَّمَ جِبْرِیلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) خَلْفَہُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثُمَّ ذَکَرَ بَاقِیَ الْحَدِیْثِ وَقَالَ فِیْہِ ثُمَّ اَتَاہُ الْیَوْمَ الثَّانِیْ حِیْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ لِوَقْتٍ وَّاحِدٍ فَتَقَدَّمَ جِبْرِیلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) خَلْفَہُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) فَصَلَّی الْمَغْرِبَ وَقَالَ فِیْ اٰخِرِہٖ ثُمَّ قَالَ مَا بَیْنَ الصَّلَاتَیْنِ وَقْتٌ . قَالَ فَسَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) عَنِ الصَّلَاۃِ فَصَلّٰی بِھِمْ کَمَا صَلّٰی بِہٖ جِبْرِیلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ عَنِ الصَّلَاۃِ مَا بَیْنَ الصَّلَاتَیْنِ وَقْتٌ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کونماز کے بارے میں بتائیں' وہ آپ کے پاس اس وقت آئے جب سورج ڈھل چکا تھا' حضرت جبرائیل علیہ السلام آگے ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو گئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس اس وقت آئے جب آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو جاتا ہے' حضرت جبرائیل علیہ السلام آگے ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کی' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا' حضرت جبرائیل علیہ السلام آگے کھڑے ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے' انہوں نے مغرب کی نماز ادا کی۔

اس کے بعد انہوں نے باقی حدیث ذکر کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

اگلے دن حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا' یہ ایک ہی وقت تھا' حضرت جبرائیل آگے ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے' انہوں نے مغرب کی نماز ادا کی۔

اس روایت کے آخر میں یہ ہے: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ان دونوں نمازوں کے درمیان (نمازوں کا شرعی) وقت ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں (کے اوقات) کے بارے میں دریافت کیا

۹۹۸- اخرجه البیهقی فی (السنن الکبری) (۱/۳۶۸-۳۶۹) کتاب الصلوۃ' باب وقت المغرب' من طریق الدارقطنی به- واخرجه النسائی (۱/۲۵۵-۲۵۶) کتاب المواقیت باب آخر وقت العصر' حدیث (۵۱۳) من طریق قدامة بن شهاب عن برد بن سنان بهذا الاسناد واخرجه احمد (۳/۳۵۱) والنسائی (۱/۲۵۱-۲۵۲) کتاب المواقیت' باب اول وقت العصر حدیث (۰۴) والطحاوی فی (شرح معانی الآثار (۱/۱۴۷) والبیهقی فی (السنن الکبری) (۱/۳۷۲-۳۷۳) کلهم من طریق عبد الله بن الحارث عن ثور عن سلیمان بن موسی عن عطاء بن ابی رباح به-

تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو اسی طرح نماز پڑھائی جس طرح حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو پڑھائی تھی' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ ان دونوں (اوقات) کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ برد بن سنان، ابو العلاء دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۵)(۶۵۹)۔

999- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الْمَاجِشُوْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَّنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ . فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فِيْ وَقْتِهَا بِالْاَمْسِ . حَدِيْثُ صَالِحِ بْنِ مَالِكٍ مُخْتَصَرٌ كَتَبْتُهُ بِلَفْظِهِ بَعْدَ اَحَادِيْثَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جبرائیل نے مکہ میں مجھے دو بار نماز پڑھائی۔

اس کے بعد انہوں نے حدیث ذکر کی ہے' جس میں ان کے یہ الفاظ ہیں:

اور مغرب کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج غروب ہو چکا تھا' اگلے دن بھی مغرب کی نماز اسی وقت میں ادا کی جس وقت میں پہلے دن ادا کی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صالح بن مالک، ابو عبداللہ خوارزمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۱۶/۹)(۴۸۵۲)۔

○ محمد بن ہیثم بن حماد بن واقد، ثقفی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''299ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۱۵/۲)(۷۸۴)۔

1000 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ اَبِى الْمُخَارِقِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلاً جَاءَ يَسْاَلُ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِىْ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ يَوْمًا بِهٰذَا وَيَوْمًا بِهٰذَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الصَّلَاةِ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا' اس نے نبی اکرم ﷺ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں اوقات میں نماز پڑھائی' ایک دن اس وقت میں اور ایک دن اُس وقت میں' پھر ارشاد فرمایا: نماز کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ ان دونوں اوقات کے درمیان (نمازوں کا مخصوص وقت) ہے۔

1001 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِىُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِىُّ وَمُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَّنِىْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ الْبَيْتِ . فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ فِى الْيَوْمِ الثَّانِىْ وَصَلّٰى بِىَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَقْتًا وَّاحِدًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جبرائیل نے بیت اللہ کے پاس دومرتبہ مجھے نماز پڑھائی۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں دوسرے دن کے بارے میں انہوں نے یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) انہوں نے مجھے مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار افطاری کر لیتا ہے' یہ ایک ہی وقت تھا۔

1001- اخرجه ابو داؤد (۱/۱۰۷) كتاب الصلوة: باب في المواقيت: حديث (۳۹۳)، والترمذي (۱/۲۷۸-۲۸۰) كتاب الصلوة: باب ما جاء في مواقيت الصلوة: حديث (۱٤۹)، واحمد (۱/۳۳۳، ۳٥٤)، وعبد الرزاق (۱/٥۳۱)، وابن خزيمة (۱/۱٦۸)، والحاكم (۱/۱۹۳)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱٤۷-۱٤۸)، وابن الجارود في (المنتقى) رقم (۱٤۹)، والبيهقي (۱/۳٦٤) كتاب الصلوة: كلهم من طريق عبد الرحمن بن الحارث بهذا الاسناد- وقال الترمذي: حديث حسن صحيح - وقال الحاكم: صحيح الاسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي - وصححه ابن خزيمة ايضا وابن حبان: كما في (نصب الراية) (۱/۲۲۱)، لكن قال الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۲۲۱): وعبد الرحمن بن الحارث هذا تكلم فيه احمد، وقال: متروك الحديث: هكذا حكاه ابن الجوزي في (كتاب الضعفاء) ولينه النسائي، وابن معين، وابو حاتم الرازي- ووثقه ابن سعد، وابن حبان، قال في (الامام): ورواه ابو بكر بن خزيمة في (صحيحه)، وقال ابن عبد البر في (التمهيد): وقد تكلم بعض الناس في حديث ابن عباس هذا بكلام لا وجه له، ورواته كلهم مشهورون بالعلم- وقد اخرجه عبد الرزاق عن الثوري، وابن ابي سبرة عن عبد الرحمن بن الحارث باسناده، واخرجه ايضا عن العمري، عن عمر بن نافع عن جبير بن مطعم، عن ابيه، عن ابن عباس نحوه، قال الشيخ: وكانه اكتفى بشهرة العلم مع عدم الجرح الثابت، واكد هذه الرواية بمتابعة ابن ابي سبرة، عن عبد الرحمن ومتابعة العمري، عن عمر بن نافع بن جبير بن مطعم، عن ابيه، وهي متابعة حسنة- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن حارث بن عبداللہ بن عیاش- ابن ابوربیعۃ مخزومی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''143ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۷۶)(۸۹۹)۔

○ محمد بن عبداللہ بن زبیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۷۷)(۳۸۷)۔

○ حکیم بن حکیم بن عباد بن حنیف انصاری، الاوسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۴۷۹)۔

1002- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلّٰى بِهِ الصَّلَوَاتِ وَقْتَيْنِ اِلَّا الْمَغْرِبَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام نمازیں دو اوقات میں پڑھائیں' البتہ مغرب کی نماز (ایک ہی وقت میں پڑھائی)۔

1003- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا بِطُوْلِهِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن ہیثم بن خالد، ابومحمد خیاط، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''326ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۰/۱۹۵)(۵۲۳۶)۔

○ زیاد بن ابوزیاد میسرۃ مخزومی، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''135ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از

حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۰۸۷)۔

1004- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا جَدِّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَّنِىْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَجَآءَنِىْ فِىْ اَوَّلِ مَرَّةٍ . فَذَكَرَ الْمَوَاقِيتَ وَقَالَ ثُمَّ جَاءَنِىْ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى بِىَ الْمَغْرِبَ وَكَذٰلِكَ فِى الْيَوْمِ الثَّانِىْ وَقْتًا وَّاحِدًا .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کی ہے: جبرائیل نے مجھے مکہ میں دو مرتبہ نماز پڑھائی' پہلی مرتبہ وہ میرے پاس آئے' پھر انہوں نے نماز کے اوقات کا ذکر کیا (اس کے بعد روایت میں یہ الفاظ ہیں:)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ میرے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا' انہوں نے مجھے مغرب کی نماز پڑھائی' اسی طرح دوسرے دن بھی اسی وقت میں پڑھائی جو ایک ہی وقت تھا۔

1005- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَاَبُوْ شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْجَهْمِ بْنِ وَاقِدٍ مَوْلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَتَانِىْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ . فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِىْ وَقْتِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ اَتَانِىْ حِيْنَ سَقَطَ الْقُرْصُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ اَتَانِىْ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ سَقَطَ الْقُرْصُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ . وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جبرائیل علیہ السلام میرے پاس اس وقت آئے جب صبح صادق ہو چکی تھی۔ (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے)

مغرب کی نماز کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: پھر وہ میرے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا اور بولے: اُٹھیے اور نماز ادا کیجئے' تو میں نے مغرب کی تین رکعت ادا کرلیں' پھر وہ اگلے دن میرے پاس اسی وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا اور بولے: اُٹھیے اور نماز ادا کیجئے تو میں نے مغرب کی تین رکعت ادا کرلیں۔

راوی نے اس روایت کو طویل حدیث کے طور پر ذکر کیا ہے۔

1006- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَنَسٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِىْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يُلْهِيْهِ عَنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ طَعَامٌ وَّلَا غَيْرُهُ .

۱۰۰۵- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۲۱۲) رقم (۳۵۸) من طريق الدارقطني به- وقال ابن الجوزي: في اسناد حديث ابن عمر حميد بن الربيع: قال يحيى: هو كذاب. وقال النسائي: ليس بشيء. وفيه محبوب بن الجهم. قال ابو حاتم بن حبان: (يروي عن عبيد الله بن عمر الاشياء التي ليست من حديثه)-

☆☆ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کھانا یا کوئی اور مصروفیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مغرب کی نماز میں تاخیر نہیں کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ طلحہ بن زید قرشی، ابومسکین، او ابومحمد الرقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۶۳)(۳۰۳۷)۔

1007- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذَكَرْتُ لِجَابِرٍ تَاْخِيرَ الْمَغْرِبِ مِنْ اَجْلِ عَشَائِهٖ فَقَالَ جَابِرٌ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَكُنْ يُؤَخِّرُ صَلَاةً لِطَعَامٍ وَّلَا غَيْرِهٖ.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے رات کے کھانے کی وجہ سے مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے یا کسی بھی اور کام کی وجہ سے (مغرب کی) نماز تاخیر سے ادا نہیں کرتے تھے۔

1008- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَسْلَمَ اَبِيْ عِمْرَانَ التُّجِيبِيِّ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ بَادِرُوْا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ طُلُوْعَ النَّجْمِ.

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ستارے نکلنے سے پہلے ہی مغرب کی نماز ادا کرلو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسلم بن یزید، ابوعمران تجیبی مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے

۱۰۰۶- ذکره السیوطی فی (الجامع الصغیر) رقم (۶۹۱۶) وعزاه للمصنف ورمز لحسنه: ولعل ذلك بطریقیه- قلت: اما لهذا الاسناد فضعیف جدا: فان فیه طلحة بن زید القرشی: قال احمد: لیس بذاك قد حدث باحادیث مناکیر' وقال ایضا: کان یضع الحدیث' وکذلك قال ابن المدینی- وقال ابو حاتم: منکر الحدیث' ضعیف الحدیث- وقال البخاری وغیره: منکر الحدیث- وقال النسائی: متروك الحدیث- وقال الدارقطنی: ضعیف- وینظر ترجمته فی (تهذیب التهذیب) (۵/ ۱۵)' وتهذیب الکمال (۱۳/ ۲۹۶-۲۹۷)' والتقریب (۱/ ۳۷۸)' وقد توبع علی لهذا الحدیث: تابعه محمد بن میمون الزعفرانی' ولهو صدوق له اوهام- وینظر (التقریب) (۲/ ۲۱۲)-

۱۰۰۸- اخرجه احمد (۵/ ۴۱۵)' ومن طریقه ابن الجوزی فی (التحقیق) (۱/ ۲۱۳-۲۱۴) رقم (۳۶۲) من طریق عبد الله بن لهیعة بهذا الاسناد- وعبد الله بن لهیعة ضعف بعد احتراق کتبه' ولم تقبل روایته الا من روایة القدامی: کابن المبارك' وابن وهب' وعبد الله بن یزید المقری-

طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۴/۱)(۴۶۳)۔

1009 - حَدَّثَنَا اَبُو طَالِبٍ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ طَالِبٍ حَدَّثَنَا اَبُو حَمْزَةَ اِدْرِيسُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَنَّاقٍ الْفَرَّاءُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جِدَارٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمَكَّةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَاَمَرَهُ اَنْ يُؤَذِّنَ لِلنَّاسِ بِالصَّلَاةِ حِينَ فُرِضَتْ عَلَيْهِمْ فَقَامَ جِبْرِيلُ اَمَامَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فَصَلَّى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْهَرُ فِيهَا بِقِرَاءَةٍ يَاْتَمُّ النَّاسُ بِرَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَيَاْتَمُّ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِجِبْرِيلَ ثُمَّ اَمْهَلَ حَتّٰى اِذَا جَاءَ وَقْتُ الْعَصْرِ صَلّٰى بِهِمْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ يَاْتَمُّ الْمُسْلِمُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَيَاْتَمُّ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِجِبْرِيلَ ثُمَّ اَمْهَلَ حَتّٰى اِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ صَلّٰى بِهِمْ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ يَجْهَرُ فِي رَكْعَتَيْنِ بِالْقِرَاءَةِ وَلَا يَجْهَرُ فِي الثَّالِثَةِ ثُمَّ اَمْهَلَهُ حَتّٰى اِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ صَلّٰى بِهِمْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَجْهَرُ فِي الْاُولَيَيْنِ بِالْقِرَاءَةِ وَلَا يَجْهَرُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ بِالْقِرَاءَةِ ثُمَّ اَمْهَلَ حَتّٰى اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام مکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب سورج ڈھل چکا تھا' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز کے لیے بلائیں' یہ اس وقت کی بات ہے جب نماز لوگوں پر فرض ہوگئی تھی' حضرت جبرائیل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑے ہوئے اور لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے چار رکعت نماز ادا کی جس میں بلند آواز میں قرأت نہیں کی' لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے رہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت جبرائیل علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا کرتے رہے' پھر اس کے بعد وقت گزر گیا جب عصر کا وقت آیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ان لوگوں کو چار رکعت پڑھائیں' انہوں نے اس میں بھی بلند آواز میں قرأت نہیں کی' مسلمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کرتے رہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت جبرائیل علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا کرتے رہے' پھر کچھ وقت گزر گیا یہاں تک کہ جب سورج غروب ہوگیا' تو انہوں نے لوگوں کو تین رکعت نماز پڑھائی جن میں سے پہلی دو رکعت میں بلند آواز میں قرأت کی اور تیسری رکعت میں بلند آواز سے قرأت نہیں کی' پھر کچھ وقت گزر گیا' یہاں تک کہ ایک تہائی رات گزر گئی تو انہوں نے لوگوں کو چار رکعت نماز پڑھائی جن میں سے پہلی دو رکعت میں بلند آواز میں قرأت کی اور آخری دو رکعت میں بلند آواز میں قرأت نہیں کی' پھر کچھ وقت گزر گیا' یہاں تک کہ صبح صادق ہوگئی تو انہوں نے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی اور انہوں نے ان دونوں رکعت میں بلند آواز میں قرأت کی۔

۱۰۰۹- ذكره عبد الحق في (الحاكم الواسطي) (۱/ ۲۵۱-۲۵۲) من طريق الدارقطني' وكذلك الزيلعي في (نصب الراية) (۱/ ۲۲۵)- وقال الزيلعي: قال ابن القطان في كتابه (الوهم والايهام): هذا حديث يرويه محمد بن سعيد بن جدار عن جرير بن حازم عن قتادة عن انس- ومحمد بن سعيد هذا مجهول- والراوي عن محمد بن سعيد ابو حمزة ادريس بن يونس بن يناق الفراء' ولا يعرف للآخر حال-

1010 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِنَحْوِهٖ مُرْسَلاً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

1011 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِىْ عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ التَّوَّزِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَمِّهٖ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ فَقَدَّمَ ثُمَّ اَخَّرَ وَقَالَ بَيْنَهُمَا وَقْتٌ .

☆☆ حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ابتدائی وقت میں نماز ادا کی' پھر آخری وقت میں نماز ادا کی اور فرمایا: ان دونوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن ابوعثمان، ابوفضل طیالسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''282ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۷/۱۸۸) (۳۶۴۰)۔

○ محمد بن صلت توزی ۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''227ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۴۱۶) (۶۳۱۹)۔

○ عبدالرحمٰن بن نمر یحصبی ۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۱۵۵،۱۵۶) (۴۲۷۱)۔

○ عبدالرحمٰن بن یزید بن قیس نخعی، ابوبکر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''63ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۱۵۸) (۴۲۸۵)۔

○ مجمع ابن جاریہ ابن عامر، یہ صحابی رسول ہیں۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال حضرت معاویہ کے عہد خلافت میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۲۱) (۶۵۲۹)۔

1012 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ سَعْدُوَيْهِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ

۱۰۱۰- اخرجه ابو داؤد في (المراسيل) ص (۷۷) رقم (۱۲) وقال عبد الحق في (الاحكام) (۱/ ۲۵۲): والمرسل اصح -

مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِيْنَ دَلَكَتِ الشَّمْسُ - يَعْنِىْ زَالَتْ - ثُمَّ ذَكَرَ الْمَوَاقِيتَ - وَقَالَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ .فَصَلّٰى ثُمَّ اَتَاهُ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقْتًا وَّاحِدًا فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ .فَصَلّٰى.

☆☆ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت آئے جب سورج ڈھل چکا تھا (اس کے بعد راوی نے اس میں نمازوں کے وقات کا ذکر کیا ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے:)

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا اور بولے: اُٹھئے ور نماز ادا کیجئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی' پھر وہ اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا (یعنی مغرب کی نماز کا) وقت ایک ہی تھا' وہ بولے: اُٹھئے اور نماز ادا کیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ الخزاز، شیخ الامام، مقری، المحدث، ابوجعفر احمد بن علی بغدادی الخزاز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''286ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۱۳/ ۳۱۸) (۲۰۵)۔

1013- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِىُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى السِّيْنَانِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هٰذَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ فَصَلّٰى .ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيْثَ الْمَوَاقِيتِ وَقَالَ فِيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ فِى الْيَوْمِ الثَّانِىْ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الْغَدِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فِىْ وَقْتٍ وَّاحِدٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دینے کے لیے آئے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی۔

اس کے بعد راوی نے نمازوں کے اوقات سے متعلق روایت ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

۱۰۱۲- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۳۱۲) رقم (۳۵۹) من طريق الدارقطني به- وقال ابن الجوزي: ايوب بن عتبة' قال يحيى: ليس بشيء- وقال النسائي: مضطرب الحديث- وقال علي بن الجنيد: شبه المتروك- وقال الزيلعي في (نصب الراية) (۱/ ۲۲۳): ورواه البيهقي في (كتاب المعرفة) من حديث ايوب بن عتبة- وقال البيهقي: ايوب بن عتبه ليس بالقوي- اه- قلت: والحديث من هذا الطريق ذكره الهيثمي في (المجمع) (۱/ ۳۰۷)' وقال: رواه الطبراني في (الكبير)' وفيه ايوب بن عتبة' والاكثر على تضعيفه-

۱۰۱۳- اخرجه النسائي (۱/ ۲٤۹- ۲۵۰) كتاب المواقيت' باب آخر وقت الظهر' حديث (۵۰۲): اخبرنا الحسن بن حريث بهذا الاسناد- واخرجه الحاكم (۱/ ۱۹٤) من طريق يوسف بن عيسى' ثنا الفضل بن موسى' بهذا الاسناد- وقال: صحيح على شرط مسلم' ووافقه الذهبي- ومن طريق الحاكم اخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۱/ ۳٦۹) كتاب الصلوٰة' باب وقت المغرب- وينظر: (نصب الراية) (۱/ ۲۲۵)-

پھر آپ ﷺ نے مغرب کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج غروب ہو چکا تھا۔

دوسرے دن کے بارے میں بھی راوی نے یہ بات نقل کی ہے:

پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اگلے دن حاضر ہوئے اور مغرب کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج غروب ہو چکا تھا اور یہ ایک ہی وقت تھا۔

1014 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِیْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ ثُمَّ جَاءَهُ الْغَدَ فَصَلّٰی لَهُ الْمَغْرِبَ لِوَقْتٍ وَّاحِدٍ حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

پھر وہ اگلے دن نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو مغرب کی نماز ایک ہی وقت میں پڑھائی جب سورج غروب ہو چکا تھا اور جس وقت روزہ دار کے لیے افطاری کرنا جائز ہو جاتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ایوب بن عتبہ یمامی، یہ وہاں کے قاضی تھے۔ ابویحیٰ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "160ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۱۲/۱) (۶۸۱)۔

1015 - حَدَّثَنَا الْقَاضِیْ اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَسِیدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدِ الْمُؤَذِّنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَدَّثَهُمْ اَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَاهُ فَصَلَّى الصَّلَوَاتِ وَقْتَيْنِ وَقْتَيْنِ اِلَّا الْمَغْرِبَ قَالَ فَجَاءَنِیْ فِی الْمَغْرِبِ فَصَلّٰی بِیْ سَاعَةَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ جَاءَنِیْ - يَعْنِیْ مِنَ الْغَدِ - فِی الْمَغْرِبِ فَصَلّٰی بِیْ سَاعَةَ غَابَتِ الشَّمْسُ . لَمْ يُغَيِّرْهُ .

☆☆ محمد بن عمار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس بات کا تذکرہ کیا، نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ بات بتائی: حضرت جرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے اور تمام نمازیں مختلف اوقات میں پڑھائیں' البتہ مغرب کی نماز (ایک ہی وقت میں پڑھائی)۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ مغرب کے وقت میرے پاس آئے اور مجھے اس وقت نماز پڑھائی جب سورج غروب

١٠١٥- اخرجه الحاكم (١/ ١٩٤)، وعنه البيهقي في (السنن الكبرى) (٣٦٩/١) كتاب الصلوة، باب وقت المغرب، من طريق العباس بن محمد الدوري بهذا الاسناد- وقال الحاكم: صحيح الاسناد ولم يخرجاه- ووافقه الذهبي- واخرجه البزار (١٨٧/١- كشف) رقم (٣٧٨) حدثنا ابراهيم بن نصر، ثنا ابو نعيم بهذا الاسناد- وقال البزار: محمد بن عمار لا نعلم روى عنه الا عمر هذا- وذكره الهيثمي في (المجمع) (٣٠٦/١)، وقال: رواه البزار وفيه عمر بن عبد الرحمن بن اسيد بن عبد الرحمن بن زيد بن الخطاب، ذكره ابن ابي حاتم، سمع منه ابو نعيم وعبد الله بن نافع، سمعت ابي يقول ذلك- وشيخ البزار لم اجد من ترجمه، وبقية رجاله موثقون- اه- قلت: شيخ البزار قد توبع، كما تقدم-

تھا' پھر وہ میرے پاس آئے۔ (یعنی راوی کہتے ہیں: اگلے دن) مغرب کی نماز کے وقت انہوں نے اسی ایک وقت میں نماز پڑھائی جب سورج غروب ہوا تھا' اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن عبدالرحمٰن بن اسید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب، ذکرہ ابن ابوحاتم فی الجرح والتعدیل (۱۲۱/۳)۔

○ محمد بن عمار بن سعد موذن مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۹۳/۲)۔

1016- حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ فَهْدِ بْنِ حَمَّادٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فُرِضَتِ الصَّلَاةُ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلَّى بِهِ الظُّهْرَ وَذَكَرَ الْمَوَاقِيتَ وَقَالَ فَصَلَّى بِهِ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ .وَقَالَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَصَلَّى بِهِ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نماز فرض ہوگئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر کی نماز پڑھائی۔

اس کے بعد راوی نے نمازوں کے اوقات کا تذکرہ کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہو گیا تھا۔

دوسرے دن کے بارے میں بھی راوی نے یہی الفاظ نقل کیے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہوگیا تھا۔

1017- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ

۱۰۱۷- اخرجه احمد (۲/ ۲۳۲) والترمذي (۱/ ۲۸۳-۲۸٤) كتاب الصلوة' باب ما جاء في مواقيت الصلوة' حديث (۱۵۱)' والعقيلي في (الضعفاء) (٤/ ۱۱۹)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۱٤۹)' والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱/ ۳۷۵-۳۷٦) كتاب الصلوة' باب آخر وقت العشاء' كلهم من طريق محمد بن فضيل بهذا الاسناد- وقال الترمذي: سمعت محمدًا يقول: حديث الاعمش عن مجاهد في المواقيت اصح من حديث محمد بن فضيل' وحديث محمد بن فضيل خطأ' اخطا فيه محمد بن فضيل- اه- وقد حكم بهذا الخطا ابو حاتم الرازي' فقد سئل عن هذا الحديث؛ كما في (علل الحديث) (۱/ ۱۰۱) رقم (۲۷۳)؛ فقال: هذا خطا وهم فيه ابن فضيل' يرويه اصحاب الاعمش عن الاعمش عن مجاهد قوله- اه- واعله ايضا يحيى بن معين [illegible] (السنن [illegible] ۳۰٦)- قلت: وقد رجح الموصول ايضا جماعة منهم: ابن الجوزي' فقال في (التحقيق) (۱/ ۲۰۹): ابن فضيل [illegible] سمعه من مجاهد مرسلاً' ومن ابي صالح مسندًا- اه- وحجه ايضا ابن حزم في (المحلى) (۳/ [illegible]) [illegible] في [illegible] الراية) (۱/ ۲۳۱): قال ابن القطان في (الوهم والايهام): ولا يبعد ان يكون عند الاعمش في هذا [illegible] مرسلة' والا [illegible] فوعة- والذي رفعه صدوق من اهل العلم' وثقه ابن معين' وهو محمد بن فضيل- اه- و قال العلامة [illegible] شاكر في (تعليقه على [illegible] مذي): والذي اختاره ان الرواية المرسلة او الموقوفة تويد الرواية المتصلة المرفوعة' ولا تكون [illegible] المسلة- اه-

الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ لِلصَّلَاةِ اَوَّلاً وَّآخِرًا وَّاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَغِيْبُ الْاُفُقُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ حِيْنَ يَغِيْبُ الْاُفُقُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ . هٰذَا لَا يَصِحُّ مُسْنَدًا وَّهِمَ فِیْ اِسْنَادِهٖ ابْنُ فُضَيْلٍ وَّغَيْرُهٗ يَرْوِيْهِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّجَاهِدٍ مُّرْسَلاً.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نماز کا ایک ابتدائی وقت ہوتا ہے اور ایک آخری وقت ہوتا ہے' ظہر کا ابتدائی وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جاتا ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے' عصر کا ابتدائی وقت وہ ہے جب وہ شروع ہوتا ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج زرد ہو جاتا ہے' مغرب کا ابتدائی وقت وہ ہے جب سورج غروب ہو جاتا ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب شفق غائب ہو جاتا ہے' عشاء کا ابتدائی وقت وہ ہے جب شفق غائب ہو جاتی ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب نصف رات گزر جاتی ہے' فجر کا ابتدائی وقت وہ ہے جب صبح صادق ہوتی ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج نکل آتا ہے۔

یہ روایت مسند ہونے کے طور پر مستند نہیں ہے' دیگر راویوں نے اسے مجاہد کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1018 - حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ اِنَّ لِلصَّلَاةِ اَوَّلاً وَّآخِرًا . ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ قَوْلِ ابْنِ فُضَيْلٍ . وَقَدْ تَابَعَ زَائِدَةَ عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ.

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے: نماز کا ایک ابتدائی وقت ہوتا ہے اور ایک آخری وقت ہوتا ہے۔

پھر انہوں نے یہ حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت پہلے نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

1019 - وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ زُبَيْدٍ - وَهُوَ عَبْثَرٌ - حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهٗ وَقَالَ فِيْهِ اَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ حِيْنَ تَكُوْنُ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ اِلٰى اَنْ تَحْضُرَ الْمَغْرِبُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مجاہد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

۱۰۱۸- اخرجه البیهقی فی (السنن الکبرٰی) (۱/ ۳۷۶) کتاب الصلوٰۃ' باب آخر وقت العشاء' من طریق معاویة بن عمرو بهذا الاسناد- واخرجه الترمذی (۱/ ۲۸۴) کتاب الصلوٰۃ' باب ما جاء فی مواقیت الصلوٰۃ' من طریق ابی اسحاق الفزاری عن الاعمش عن مجاهد-

''عصر کا ابتدائی وقت وہ ہوتا ہے جب سورج چمکدار ہوتا ہے' یہاں تک کہ مغرب کا وقت آ جائے''۔

1020- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِى عَوْنٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِشْكَابَ .وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ مَعَنَا هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ . قَالَ فَاَمَرَ بِلَالًا حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي اَمَرَهُ فَاَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَاَنْعَمَ اَنْ يُبْرِدَ بِهَا ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ اَخَّرَهَا فَوْقَ ذٰلِكَ الَّذِي كَانَ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ . فَقَامَ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَاَيْتُمْ .

☆☆ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دو دن ہمارے ساتھ نماز ادا کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کا اس وقت حکم دیا جب سورج ڈھل چکا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی' پھر نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا انہوں نے عصر کے لیے اقامت کہی جبکہ سورج ابھی بلند' روشن اور چمک دار تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے مغرب کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج غروب ہو چکا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے عشاء کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب شفق غروب ہو چکی تھی' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے فجر کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب صبح صادق طلوع ہو چکی تھی' جب دوسرا دن آیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کریں تو انہوں نے اسے ٹھنڈے وقت میں ادا کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی تو انہوں نے عصر کے لیے اقامت کہی' جب کہ سورج ابھی بلند تھا' لیکن نبی اکرم ﷺ نے اس دن پہلے دن کے مقابلے میں اس نماز کو ذرا تاخیر سے ادا کیا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی تو انہوں نے مغرب کی نماز کے لیے اقامت اس وقت کہی جب ابھی شفق غروب نہیں ہوئی تھی' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے عشاء کی نماز کے لیے اقامت اس وقت کہی جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے فجر کے لیے اقامت اس وقت کہی جب روشنی پھیل

۱۰۲۰- اخرجه مسلم (۴۲۸/۱) كتاب المساجد' باب اوقات الصلوات الخمس' حديث (۶۱۳/۱۷۶)' والترمذي (۲۸۶/۱) كتاب الصلوة' باب ما جاء في مواقيت الصلوة' حديث (۱۵۲)' وابن ماجه (۲۱۹/۱) كتاب الصلوة' باب مواقيت الصلوة' حديث (۶۶۷)' واحمد (۳۴۹/۵)' وابن خزيمة (۱۶۸/۱) رقم (۳۲۳)' وابن حبان (۱۴۹۲' ۱۵۲۵) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۴۸/۱)' وابن الجارود في (المنتقى) رقم (۱۵۱)' والبيهقي في (السنن الكبرى) (۳۷۱/۱)' كلهم من طريق اسحاق بن يوسف الازرق بهذا الاسناد-

چکی تھی' پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: نماز کے وقت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ تو اس شخص نے آپ ﷺ کو جواب دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری نماز کے اوقات ان دونوں کے درمیان میں ہیں' جو تم نے دیکھے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابوعون، واسم ابی عون محمد بن عون، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''249ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۹۸/۳)(۱۲۴۳)۔

○ علی بن حسین بن ابراہیم بن حر بن زعلان، ابوحسن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''251ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۹۲/۱۱)(۶۲۶۹)۔

○ اسحاق بن یوسف بن محمد، ابومحمد ازرق واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''195ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۱۹/۶)(۳۳۶۵)۔

○ علقمۃ بن مرثد -بمثلثہ- حضرمی، ابو حارث کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲۱۱/۲)(۴۷۰۷)۔

1021 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا مُخْتَصَرًا فِي وَقْتِي الْمَغْرِبِ .وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ السُّكَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْتَامِ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1022 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهُ مِنَ الْغَدِ بِالْمَغْرِبِ قَبْلَ اَنْ يَقَعَ الشَّفَقُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

۱۰۲۱- اخرجه النسائي (۲۵۸/۱) كتاب المواقيت' باب اول وقت المغرب' من طريق مخلد بن يزيد' بهذا الاسناد-

۱۰۲۲- اخرجه مسلم (۴۲۸/۱) كتاب المساجد' باب اوقات الصلوات الخمس' حديث (۶۱۳/۱۷۷)' وابو عوانة (۳۷۴/۱)' والبيهقي (السنن في الكبرٰى) (۳۷۴/۱)' كلهم من طريق حرمي بن عمارة' بهذا الاسناد-

پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں مغرب کی نماز کے لیے اقامت کا حکم دیا' اس وقت جب سورج غروب ہو چکا تھا پھر اگلے دن مغرب کی نماز کے لیے اقامت کا حکم اس وقت دیا جب شفق ابھی غروب نہیں ہوئی تھی۔

1023 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَتَاهُ سَائِلٌ يَسْاَلُهُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ بِالْفَجْرِ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالظُّهْرِ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ انْتَصَفَ النَّهَارُ اَوْ لَمْ وَكَانَ اَعْلَمَ مِنْهُمْ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِيْنَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعِشَاءِ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْ كَادَتْ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيْبًا مِّنَ الْعَصْرِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ ثُمَّ اَصْبَحَ فَبَعَثَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ.

☆☆ ابوبکر بن ابوموسیٰ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ واقعہ نقل کرتے ہیں: ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا' نبی اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا' آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی تو انہوں نے فجر کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب صبح صادق ہو چکی تھی اور اس وقت کوئی شخص (اندھیرے کی وجہ سے) ایک دوسرے کو پہچان نہیں سکتا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے ظہر کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج ڈھل چکا تھا اور آدمی یہ اندازہ لگا تا تھا کہ نصف النہار ہو چکا ہے' یا نہیں ہوا' ویسے نبی اکرم ﷺ کو اس کے بارے میں زیادہ علم تھا' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے عصر کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج ابھی بلند تھا' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے مغرب کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج غروب ہو چکا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے عشاء کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب شفق غروب ہو چکی تھی' پھر اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا' جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آدمی یہ کہہ سکتا تھا کہ سورج طلوع ہو چکا ہے' یا ہونے والا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا یہاں تک کہ اسے (پہلے دن کی) عصر کی نماز کے قریب میں ادا کیا' پھر نبی کریم ﷺ نے عصر کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا' جب آپ ﷺ لوگ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آدمی یہ کہہ سکتا تھا کہ سورج سرخ ہو چکا ہے (یعنی دھوپ ماند پڑ چکی ہے)' پھر نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا یہاں تک کہ وہ شفق غروب ہونے سے کچھ دیر پہلے ادا کی' پھر نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا کیا کہ ایک تہائی رات گزر چکی تھی' اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نے

۱۰۲۳- اخرجه مسلم (۱۲۰/۳- نووي) كتاب المساجد باب اوقات الصلوات الخمس' حديث (۱۷۸/ ٦١٤)' وابو داؤد (۱/ ۱۰۸-۱۰۹) كتاب الصلوة' باب في المواقيت' حديث (۳۹۵)' والنسائي (۱/ ۲٦۰) كتاب المواقيت' باب آخر وقت المغرب' حديث (۵۲۳) من طرق عن بدر بن عثمان' بهذا الاسناد- واخرجه احمد (٤/ ٤١٦) من طريق ابي نعيم الفضل بن دكين' بهذا الاسناد-

سوال کرنے والے شخص کو بلوایا اور فرمایا: ان دونوں کے درمیان (ان نمازوں کا) وقت ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بدر بن عثمان اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۴/۱)۔

○ ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری، اسمہ عمرو او عامر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''106ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۰۰/۲)۔

1024 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي مُوسَى عَنْ اَبِيهِ اَنَّ سَائِلاً اَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَاَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا ثُمَّ اَمَرَ بِلَالاً فَاَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ فَصَلَّى ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الظُّهْرَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ زَالَتِ الشَّمْسُ اَوْ لَمْ تَزُلْ - وَهُوَ كَانَ اَعْلَمَ مِنْهُمْ - وَاَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَاَمَرَهُ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ قَالَ وَصَلَّى الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ وَالْقَائِلُ يَقُولُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْ لَمْ تَطْلُعْ - وَهُوَ اَعْلَمُ مِنْهُمْ - وَصَلَّى الظُّهْرَ قَرِيبًا مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالاَمْسِ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُلُثَ اللَّيْلِ الاَوَّلَ ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ الْوَقْتُ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ .

☆☆ ابوبکر بن ابوموسیٰ اپنے والد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی تو انہوں نے صبح کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب صبح صادق ہو چکی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نماز ادا کر لی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت انہوں نے ظہر کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب آدمی یہ سوچتا کہ سورج ڈھل چکا ہے' یا ابھی نہیں ڈھلا' ویسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں صحیح علم تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت انہوں نے عصر کی نماز کے لیے اقامت اس وقت کہی جب سورج ابھی بلند تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت مغرب کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج غروب ہو چکا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت عشاء کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب شفق غروب ہو چکی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: اگلے دن نبی

۱۰۲٤ اخرجه ابن ابي شيبة (۲۸۱/۱) رقم (۳۲۲۱)' وعنه مسلم (۱۲۰/۲) كتاب المساجد' باب اوقات الصلوات الخمس' حديث (۶۱۴/۱۷۹) من طريق وكيع' بهذا الاسناد۔

اکرم ﷺ نے فجر کی نماز جس وقت ادا کی تو آدمی یہ سوچتا تھا کہ سورج نکل آیا ہے' یا ابھی نہیں نکلا' ویسے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں زیادہ پتا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز اس وقت کے قریب ادا کی جس وقت میں آپ ﷺ نے پہلے دن عصر کی نماز ادا کی تھی' پھر جب آپ نے عصر کی نماز ادا کی تو آدمی یہ سوچتا تھا کہ سورج تو سرخ ہو چکا ہے (یعنی دھوپ ماند پڑ چکی ہے)' پھر نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز شفق غروب ہونے سے کچھ دیر پہلے ادا کی' پھر عشاء کی نماز آپ ﷺ نے ایک تہائی رات گزر جانے کے بعد ادا کی' پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ ان دونوں وقتوں کے درمیان (نمازوں کا مخصوص) وقت ہے۔

1025 - حَدَّثَنَا الْقَاضِيْ اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ كَذَا قَالَ الْقَاضِيْ مُخْتَصَرًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوبکر بن ابوموسیٰ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے' راوی نے اس حدیث کو ذکر کرتے ہوئے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''توانہوں نے مغرب کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج غروب ہو چکا تھا''۔

راوی کہتے ہیں: پھر اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا یہاں تک کہ شفق غروب ہونے کے قریب تھی۔

قاضی نامی راوی نے اسے اسی طرح مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن سعد بن عبید، ابوداؤد حفری نسبۃ الی موضع بالکوفۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''203ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۶/۲) (۴۴۴)۔

12- باب الْحَثِّ عَلَى الرُّكُوْعِ بَيْنَ الْاَذَانَيْنِ فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ وَّالرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَالْاِخْتِلَافِ فِيْهِ.

باب: ہر نماز میں اذان اور اقامت کے درمیان نوافل ادا کرنے کی ترغیب مغرب کی نماز سے پہلے دو نفل ادا کرنا اور اس بارے میں مذکور اختلاف

1026 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ غُلَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا

۱۰۲۵- اخرجه النسائي (۲۶۰/۱) كتاب المواقيت: باب آخر وقت المغرب: حديث (۵۲۴) من طريق ابي داؤد الحفري وبهذا الاسناد-

حَیَّانُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) اِنَّ عِنْدَ کُلِّ اَذَانَیْنِ رَکْعَتَیْنِ مَا خَلاَ صَلاَۃَ الْمَغْرِبِ ۔

☆☆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مغرب کی نماز کے علاوہ ہر اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعت (نفل یا سنت) ادا کی جائیں گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن غلیب-ازدی مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''290ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۷۰)(۳۰۹)۔

○ حیان بن عبید اللہ بن زہیر، ابو زہیر عدوی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ترجمۃ فی المیزان (۲/۴۰۰)۔

مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے کا حکم

مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے کے حکم کے بارے میں اہل علم کی آراء کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زُحیلی تحریر کرتے ہیں:

احناف اور مالکیوں کے نزدیک مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنا مکروہ ہے' کیونکہ عام احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' مغرب کی نماز کو جلد ادا کر لیا جائے جیسا کہ حضرت سلمہ بن اکوع ؓ روایت کرتے ہیں: جیسے ہی سورج غروب ہوتا

۱۰۳۶-اخرجہ البزار (۱/۳۳۴-کشف) رقم (۶۹۳)' والبیہقی فی (السنن الکبرٰی) (۲/۴۷۴) کتاب الصلوٰۃ' باب من جعل قبل صلاۃ المغرب رکعتین' وابن الجوزی فی (الموضوعات) (۲/۹۲) من طرق عن حیان بن عبیداللہ' بہذا الاسناد- وقال البزار: لا نعلم احدًا یرویہ الا بریدۃ' ولا رواہ الا حیان' وہو بصری مشہور' لیس بہ باس- وقال البیہقی: قال ابن خزیمۃ: حیان بن عبید اللہ قد اخطا فی الاسناد: لان کہمس بن الحسن' وسعید بن ایاس الجریری' وعبد المومن العتکی -رووا الخبر عن ابن بریدۃ عن عبد اللہ بن مغفل' لا عن ابیہ' ہذا علمی من الجنس الذی کان الشافعی -رحمہ اللہ- یقول: اخذ طریق المجرۃ: فہذا الشیخ لما رای اخبار ابن بریدۃ عن ابیہ توہم ان ہذا الخبر ہو ایضا عن ابیہ' ولعلہ لما رای العامۃ لا تصلی قبل المغرب' توہم انہ لا یصلی قبل المغرب: فزاد ہذہ الکلمۃ فی الخبر- وزاد علمنا بان ہذا الروایۃ خطا: ان ابن المبارک قال فی حدیثہ عن کہمس: (فکان ابن بریدۃ یصلی قبل المغرب رکعتین) فلو کان ابن بریدۃ قد سمع من ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہذا الاستثناء الذی زاد حیان بن عبید اللہ فی الخبر: (ما خلا صلاۃ المغرب)- لم یکن یخالف خبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم -اہ- وقال ابن الجوزی: ہذا حدیث لا یصح - قال الفلاس: کان حیان کذابًا- والحدیث ذکرہ الہیثمی فی (امجمع الزوائد) (۲/۲۳۴)' وقال: رواہ البزار' وفیہ حیان بن عبید اللہ: ذکرہ ابن عدی' وقیل: انہ اختلط- وقد تعقب السیوطی فی اللآلی (۲/۱۵) ابن الجوزی' فقال: (و حیان ہذا الذی کذبہ الفلاس ذاک حیان ابن عبد اللہ بالتکبیر ابو جبلۃ الدارمی' وہذا حیان بن عبید اللہ بالتصغیر ابو زہیر البصری' ذکر ہما الذہبی فی (المیزان)' وقال فی ترجمۃ البصری: قال البخاری: ذکر الصلت عنہ الاختلاط' وکذا فی اللسان- وزاد فی ترجمۃ البصری: وقال ابو حاتم: صدوق - وقال اسحاق بن راہویہ: کان رجل صدق' وذکرہ ابن حبان فی الثقات- وقال ابن حزم: مجہول: فلم یصب)- اہ -

تھا اور چھپ جاتا تھا' نبی اکرم ﷺ مغرب کی نماز ادا کرلیا کرتے تھے۔
اسی طرح حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے (کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:)
''میری امت اس وقت تک بھلائی پر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) فطرت پر گامزن رہے گی جب تک وہ مغرب میں اتنی تاخیر نہ کردیں کہ ستارے نکل آئیں (یعنی مغرب کی نماز جلدی ادا کرلیں)''۔
کیونکہ ان نوافل کی ادائیگی کی وجہ سے مغرب کی نماز میں تاخیر ہو جاتی ہے اور مغرب کی نماز کو جلد ادا کرنا مستحب ہے۔
شوافع اس بات کے قائل ہیں' مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت ادا کرنا مستحب ہے' البتہ یہ سنت غیر مؤکدہ ہے۔
حنابلہ کے نزدیک یہ دو رکعت جائز ہیں' انہیں سنت قرار نہیں دیا جائے گا' ان کی دلیل وہ روایت ہے جیسے امام ابن حبان نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کی تھی۔
اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ہم لوگ سورج غروب ہونے کے بعد اور مغرب کی نماز ادا کرنے سے پہلے دو رکعات ادا کرلیا کرتے تھے۔
اسی طرح حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے یہ روایت بھی نقل کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مغرب سے پہلے دو رکعت ادا کرلیا کرو' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مغرب سے پہلے دو رکعت ادا کرلیا کرو' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جو چاہے (وہ ان دو رکعت کو ادا کرے)۔
راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو یہ بات پسند نہیں آئی کہ لوگ اسے سنت بنالیں۔
قاضی شوکانی نے یہ بات بیان کی ہے' حقیقت یہ ہے' مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت ادا کرنے کے بارے میں جو روایات منقول ہیں' انہوں نے مغرب کی نماز جلد ادا کرنے کے مستحب ہونے کے عمومی دلائل میں تخصیص پیدا کردی ہے۔[1]

1027- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا حَيَّانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنُ صَلَاةِ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَمِعَ الْاَذَانَ قَالَ قُومُوا فَصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْإِقَامَةِ فَإِنَّ اَبِى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عِنْدَ كُلِّ اَذَانَيْنِ رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْإِقَامَةِ مَا خَلَا اَذَانَ الْمَغْرِبِ . قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ لَقَدْ اَدْرَكْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُصَلِّى تَيْنِكَ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْمَغْرِبِ لَا يَدَعُهُمَا عَلٰى حَالٍ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْإِقَامَةِ ثُمَّ انْتَظَرْنَا حَتّٰى خَرَجَ الْإِمَامُ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ الْمَكْتُوبَةَ .

خَالَفَهُ حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ وَسَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ وَكَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَحَيَّانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ لَيْسَ بِقَوِيٍّ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ حیان بن عبیداللہ عدوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے مؤذن نے ظہر کی نماز کے لیے اذان دی' جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اذان سنی تو فرمایا: اٹھو اور اقامت سے پہلے دو نفل ادا

[1] راجع: الفقه الاسلامي وادلته

کرلو کیونکہ میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مغرب کی اذان کے علاوہ ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت کے درمیان) اقامت سے پہلے دو رکعت ادا کی جائیں گی۔

عبداللہ بن بریدہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مغرب کے وقت بھی ان دو رکعت کو ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے وہ انہیں کسی بھی حالت میں ترک نہیں کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم اُٹھے اور ہم نے اقامت سے پہلے دو رکعت ادا کرلیں پھر ہم انتظار کرنے لگے یہاں تک کہ امام تشریف لائے تو ہم نے ان کی اقتداء میں فرض نماز ادا کی۔

حسین معلم، سعید جریری، کہمس بن حسن نے ان کے برخلاف روایت نقل کی ہے یہ تمام راوی ثقہ ہیں جبکہ حیان بن عبیداللہ نامی راوی زیادہ مستند نہیں ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن ایاس جریری- ابومسعود بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "پانچویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "144ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۹۱/۱) (۱۲۷)۔

1028- قُرِءَ عَلٰى اَبِى الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ . ثُمَّ قَالَ صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ . ثُمَّ قَالَ صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ لِمَنْ شَاءَ . خَشْيَةَ اَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً .هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الَّذِىْ قَبْلَهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

☆☆ عبداللہ بن بریدہ حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مغرب (کے فرائض) سے پہلے دو رکعت (نوافل) ادا کر لو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: مغرب کے (فرائض) سے پہلے دو رکعت (نوافل) ادا کرلو پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مغرب (کے فرائض) سے پہلے دو رکعت (نوافل) ادا کرلو یہ حکم اس کے لیے ہے جو چاہے۔ (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے اس اندیشے کے تحت یہ فرمایا کہیں لوگ اسے سنت کے طور پر اختیار نہ کرلیں۔

(امام دارقطنی فرماتے ہیں:) یہ روایت پہلے والی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

۱۰۲۸- اخرجه البخاري (۷۱/۳) كتاب التهجد: باب الصلوة قبل المغرب: حديث (۱۱۸۳) (۲۴۸/۱۳) كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة: باب نهي النبي صلى الله عليه وسلم على التحريم الا ما تعرف اباحته: حديث (۷۳۶۸) وابو داؤد (۴۱۰/۱) كتاب الصلوة: باب الصلوة قبل المغرب: حديث (۱۲۸۱) وابن حبان (۴۵۷/۴) رقم (۱۵۸۸) والبيهقي (۴۷۴/۲) كتاب الصلوة: وابن خزيمة (۱۲۸۹) والبغوي في (شرح السنة) (۴۲۸/۲)- كلهم من طريق حسين المعلم بهذا الاسناد-

1029- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی دَاوُدَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا الْجُرَیْرِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) بَیْنَ كُلِّ اَذَانَیْنِ صَلَاةٌ بَیْنَ كُلِّ اَذَانَیْنِ صَلَاةٌ- مَرَّتَیْنِ- لِمَنْ شَاءَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر اذان اور اقامت کے درمیان (نفل) نماز ادا کی جائے گی' ہر اذان اور اقامت کے درمیان (نفل) نماز ادا کی جائے گی (یہ جملہ آپ نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا اور پھر فرمایا: یہ حکم اس کے لیے ہے) جو (انہیں ادا کرنا) چاہے۔

1030- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِی الثَّلْجِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُرَیْدَةَ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ بَیْنَ كُلِّ اَذَانَیْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو چاہے وہ اذان اور اقامت کے درمیان (نفل) نماز ادا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عون بن کہمس بن حسن تمیمی، ابوحسن بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۰/۲)(۸۰۳)۔

○ کہمس بن حسن تمیمی، ابوحسن بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''149ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۷/۲)(۷۵)۔

1031- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ

۱۰۲۹- اخرجه البخاري (۲ / ۳۱٤) كتاب الاذان: باب كم بين الاذان والاقامة؛ حديث (٦٢٤)؛ ومسلم (۱ / ۵۷۳) كتاب صلاة المسافرين: باب بين كل اذانين صلاة: حديث (۸۳۸)؛ وابو داؤد (۲ / ۲٦) كتاب الصلوة: باب الصلوة قبل المغرب: حديث (۱۲۸۳)؛ واحمد (۵ / ۵۷)؛ والدارمي (۱ / ۳۳٦)؛ وابن ابي شيبة (۲ / ۳۵٦)؛ وابو عوانة (۲ / ۳۱)؛ وابن خزيمة (۱۲۸۷)؛ وابن حبان (۱۵٦۰)؛ والبيهقي في (السنن الكبرى (۲ / ٤۷٤)؛ كلهم من طريق سعيد ابن اياس الجويري: بهذا الاسناد-

۱۰۳۰- اخرجه البخاري (۲ / ۱۳۰) كتاب الاذان: باب بين كل اذانين صلاة لمن شاء: حديث (٦۲۷)؛ ومسلم (۱ / ۵۷۳) كتاب صلاة المسافرين: باب بين كل اذانين صلاة: حديث (۸۳۸)؛ والترمذي (۱ / ۳۵۱) كتاب الصلوة: باب ما جاء في الصلوة قبل المغرب: حديث (۱۸۵)؛ والنسائي (۱ / ۲۸۱) كتاب الاذان: باب الصلوة بين الاذان والاقامة: وابن ماجه (۱ / ۳٦۸) كتاب الصلوة: باب ما جاء في الركعتين قبل المغرب: حديث (۱۱٦۲)؛ واحمد (۵ / ۵٤، ۵٦)؛ وابن ابي شيبة (۲ / ۳۵٦)؛ وابو عوانة (۲ / ۳۲، ۲٦۵)؛ وابن خزيمة (۱۲۸۷)؛ وابن حبان (۱۵۵۹)؛ (۱۵٦۱)؛ والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲ / ٤۷۲)؛ والبغوي في (شرح السنة) (۲ / ۷۸)؛ كلهم من طريق كهمس بهذا الاسناد- وقال الترمذي: (حديث حسن صحيح)-

الْجُرَيْرِيّ وَكَهْمَسٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ مَا بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ مَا بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِّمَنْ شَاءَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے ہر اذان اور اقامت کے درمیان (نفل) نماز ادا کی جائے گی' ہر اذان اور اقامت کے درمیان نفل نماز ادا کی جائے گی' ہر اذان اور اقامت کے درمیان جو چاہے نفل نماز ادا کر لے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن علی بن عفان عامری، ابومحمد کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''270ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۶۸)(۲۹۵)۔

1032- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِى ح وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّرْقُفِيُّ ح وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ اَبُوْ عُتْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ الْخَبَائِرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا مِنْ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ اِلَّا بَيْنَ يَدَيْهَا رَكْعَتَانِ . لَفْظُ ابْنِ اَبِى دَاوُدَ وَقَالَ اِسْمَاعِيْلُ مَا مِنْ صَلَاةٍ مَفْرُوْضَةٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر فرض نماز سے پہلے دو رکعت (سنت یا نفل) ادا کی جائیں گی۔

یہ الفاظ ابن ابوداؤد نامی راوی کے ہیں۔ اسماعیل نامی راوی نے لفظ ''مکتوبة'' کی جگہ لفظ ''مفروضة'' نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار، قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''250ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۷۴)(۶۳۲)۔

○ عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار، قرشی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''209ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۹)(۶۲)۔

○ محمد بن مہاجر انصاری، شامی، اخو عمرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''170ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۱۱)(۷۴۰)۔

○ سلیمان بن عامر کلاعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''130ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۲۰)(۴۰۳)۔

1033 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ زَاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْجُدِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شَدَّادٍ الْجُدَيْدِيُّ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنْ كَانَ الْغَرِيبُ لَيَدْخُلُ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ وَقَدْ نُودِىَ بِالْمَغْرِبِ فَيَرٰى اَنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بعض اوقات کوئی اجنبی شخص مدینہ منورہ کی مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں داخل ہوتا اور وہاں لوگ مغرب کے وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تو یوں محسوس ہوتا کہ شاید لوگ نماز (باجماعت) ادا کر چکے ہیں' کیونکہ مغرب سے پہلے کی دو رکعت ادا کرنے والے لوگ اتنے زیادہ ہوتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالملک بن ابراہیم جدی-مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''204ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۱۷)(۱۲۹۳)۔

○ عبدالملک بن شداد از دی الحدیدی ذکرہ ابن ابوحاتم فی الجرح والتعدیل (۵/۳۵۳)(۱۶۷۱)۔

1034 - قُرِءَ عَلٰى اَبِى الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَنِيعٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْبُنَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِالْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِىَ يُصَلُّوْنَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَيَجِيءُ الْجَائِى فَيَظُنُّ اَنَّهُمْ قَدْ صَلَّوُا الْمَكْتُوبَةَ لِكَثْرَةِ مَنْ يَرٰى مَنْ يُصَلِّيهَا .

☆☆ عبدالعزیز بنانی بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا یہ معمول تھا کہ جب مؤذن مغرب کی اذان دے دیتا تو وہ تیزی سے ستونوں کی طرف لپکتے تھے تاکہ مغرب سے پہلے دو رکعت ادا کرلیں' اگر کوئی شخص اس وقت وہاں ہوتا تو وہاں اتنی زیادہ تعداد میں ان دو نوافل ادا کرنے والے لوگوں کو دیکھتا تھا تو یہی سمجھتا کہ شاید فرض نماز ادا کی جا چکی ہے۔

۱۰۳٤- اخرجه مسلم (۲/۲۸۵ نووی) كتاب صلاة المسافرين: باب استحباب ركعتين قبل صلاة المغرب: حديث (۲۰۲/۸۳۷)؛ والبيهقي في (السنن الكبرىٰ) (۲/٤۷۵) من طريق عبد الوارث عن عبد العزيز بن صهيب عن انس: به-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن صہیب بنانی - بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چو طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''130ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۱۰/۱)(۱۲۲۸)۔

1035- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِیْ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانُوْا اِذَا سَمِعُوْا اَذَانَ الْمَغْرِبِ قَامُوْا يُصَلُّوْنَ كَاَنَّ فَرِيضَةٌ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب مغرب کی اذان سنتے تھے تو وہ اُٹھ کر نوافل ادا کر لگتے تھے یوں جیسے یہ فرض ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ کثیر بن ہشام کلابی، ابوسہل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نوویں طبق سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''207ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حا ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۱۰)(۵۶۶۸)۔

1036- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوْسُفَ الْمَرْوَرُّوذِيُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْ سُلَيْمَانَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا الرَّكْعَتَيْنِ قَبْ الْمَغْرِبِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .قُلْنَا لاَنَسٍ رَآكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَ وَسَلَّمَ) قَالَ رَآنَا فَلَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں مغرب سے پہلے دونواف ادا کیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ لوگوں کو یہ نماز ادا کر ہوئے دیکھا ہے؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۳۵-اخرجه احمد (۲۸۲/۳)' وابن ماجه (۳۶۸/۱) كتاب الصلوة' باب ما جاء في الركعتين قبل المغرب' حديث (۱۱۶۳)' كلاهما من طري شعبة بهذا الاسناد-

۱۰۳۶-اخرجه ابو داؤد (۲۶/۲) كتاب الصلوة' باب الصلوة قبل المغرب' حديث (۱۲۸۲)' وابو عوانة (۳۲/۲)' كلاهما من طريق سعيد سليمان' بهذا الاسناد- واخرجه مسلم (۲۸۴/۳-نووي) كتاب صلاة المسافرين' باب استحباب ركعتين قبل صلاة المغرب' حديث (۸۳۶/۳۰۲)' وابو عوانة (۳۱/۲)' والبيهقي في (السنن الكبرى) (۴۷۵/۲)' كلهم من طريق محمد بن فضيل عن المختار بن فلفل به-

نے ہمیں یہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا اور اس سے منع بھی نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ منصور بن ابو اسود لیثی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۷۵)(۱۳۷۸)۔

1037- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ اِذَا اُذِّنَ بِالْمَغْرِبِ ابْتَدَرَ الْقَوْمُ السَّوَارِىَ يُصَلُّونَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتّٰى اِنَّ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيُرٰى اَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيهَا.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں ہمارا یہ معمول تھا' جب مغرب کی اذان دی جاتی تھی تو ہم لوگ تیزی سے ستونوں کی طرف لپکتے تھے اور دو رکعت (فرض سے پہلے نوافل کے طور پر) ادا کرتے تھے' یہاں تک کہ کوئی اجنبی شخص مسجد میں داخل ہوتا تو اسے یہی محسوس ہوتا کہ شاید نماز ادا کی جا چکی ہے' کیونکہ ان دو رکعت کو ادا کرنے والے کثیر تعداد میں ہوتے تھے۔

1038- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ اَخْبَرَنِى عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِى حَبِيبٍ اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيَّ قَامَ لِيَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ انْظُرْ اِلٰى هٰذَا اَىُّ صَلَاةٍ يُصَلِّى فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ فَرَآهُ فَقَالَ هٰذِهِ صَلَاةٌ كُنَّا نُصَلِّيهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

☆☆ شیخ ابوالخیر بیان کرتے ہیں: شیخ ابوتمیم جیشانی اُٹھ کر نمازِ مغرب سے پہلے دو رکعت ادا کرنے لگے تو میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: ان کی طرف توجہ کریں! یہ کون سی نماز پڑھ رہے ہیں؟ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر انہیں دیکھا اور بولے: یہ وہ نماز ہے' جو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ادا کیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن عثمان بن محمد بن سعید نفیلی - حرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''272ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب

۱۰۳۸-اخرجه النسائي (۱/ ۲۸۲) كتاب المواقيت' باب الرخصة في الصلوة قبل المغرب' حديث (۵۸۲): اخبرنا علي بن عثمان النفيلي بهذا الاسناد' واخرجه احمد (۴/ ۱۵۵)' والبخاري(۳/ ۲۷۸) كتاب التهجد' باب الصلوة قبل المغرب' حديث (۱۱۸۴) من طريق سعيد بن ابي ايوب' قال: حدثني يزيد بن ابي حبيب عن مرثد بن عبد الله اليزني عن عقبة بن عامر' به- واخرجه ايضا البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۴۷۵)-

التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۱/۲)(۳۸۰)۔

○ سعید بن عیسیٰ بن سعید بن تلید- الرعینی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''219ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۳/۱)(۲۳۹)۔

○ بکر بن مضر بن محمد بن حکیم مصری، ابومحمد او ابوعبداللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''174ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۷/۱)(۱۲۷)۔

○ مرثد بن عبداللہ یزنی- ابوالخیر مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''90ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۶/۲)(۹۹۲)۔

13- باب مَا رُوِیَ فِیْ صِفَةِ الصُّبْحِ وَالشَّفَقِ وَمَا تَجِبُ بِهِ الصَّلَاةُ مِنْ ذٰلِكَ.

باب: صبح صادق کی علامت' شفق کی علامت اور ان کی وجہ سے کون سی نماز فرض ہوتی ہے؟

1039- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَسَّانِیُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْفَجْرُ فَجْرَانِ فَاَمَّا الْفَجْرُ الَّذِیْ يَكُوْنُ كَذَنَبِ السِّرْحَانِ فَلَا يُحِلُّ الصَّلَاةَ وَلَا يُحَرِّمُ الطَّعَامَ وَاَمَّا الَّذِیْ يَذْهَبُ مُسْتَطِيْلًا فِی الْاُفُقِ فَاِنَّهٗ يُحِلُّ الصَّلَاةَ وَيُحَرِّمُ الطَّعَامَ.

☆☆ محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صبح صادق دو قسم کی ہوتی ہے' ایک وہ صبح صادق ہوتی ہے' جو سانپ کی دُم کی طرح (چوڑائی کی سمت میں) پھیلتی ہے' ایسے وقت میں (فجر کی نماز) ادا کرنا جائز نہیں ہوتا اور سحری کرنے والے کے لیے کھانا حرام نہیں ہوتا' البتہ جو (روشنی) اُفق میں لمبائی کی سمت میں پھیلتی ہے وہ (فجر کی) نماز کو حلال کر دیتی ہے (یعنی اس وقت نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے) اور سحری کرنے والے کے لیے کھانے کو حرام کر دیتی ہے (یعنی اس وقت سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حارث بن عبدالرحمٰن قرشی عامری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''129ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب

۱۰۳۹- اخرجه الحاكم (۱۹۱/۱)' وعنه البيهقي في (السنن الكبرىٰ) (۳۷۷/۱) كتاب الصلوٰة' باب الفجر فجران' عن عبد الله بن محمد الصدائني' ثنا يزيد بن هارون' بهذا الاسناد- وقال الحاكم: اسناده صحيح' ووافقه الذهبي-

التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۴۲)(۴۲)۔

○ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان عامری، عامر قریش، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۸۲)(۴۴۳)۔

صبح صادق اور صبح کاذب میں فرق کی وضاحت

صبح صادق کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فتاویٰ ہندیہ کے مرتب تحریر کرتے ہیں:

وَقْتُ الْفَجْرِ مِنَ الصُّبْحِ الصَّادِقِ وَهُوَ الْبَيَاضُ الْمُنْتَشِرُ فِي الْاُفُقِ اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِبْرَةَ بِالْكَاذِبِ وَهُوَ الْبَيَاضُ الَّذِىْ يَبْدُوْ طُوْلًا ثُمَّ يَعْقُبُهُ الظَّلَامُ فَبِالْكَاذِبِ لَا يَدْخُلُ وَقْتُ الصَّلَاةِ وَلَا يَحْرُمُ الْاَكْلُ عَلَى الصَّائِمِ.

هٰكَذَا فِى الْكَافِى اخْتَلَفَ الْمَشَايِخُ فِىْ اَنَّ الْعِبْرَةَ لِاَوَّلِ طُلُوْعِ الْفَجْرِ الثَّانِىْ اَوْ لِاِسْتِطَارَتِهٖ وَانْتِشَارِهٖ

كَذَا فِى الْمُحِيْطِ وَالثَّانِىْ اَوْسَعُ وَاِلَيْهِ مَالَ اَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ.

هٰكَذَا فِىْ مُخْتَارِ الْفَتَاوٰى وَالْاَحْوَطُ فِى الصَّوْمِ وَالْعِشَاءِ اعْتِبَارُ الْاَوَّلِ وَفِى الْفَجْرِ اعْتِبَارُ الثَّانِىْ.

كَذَا فِىْ شَرْحِ النُّقَايَةِ لِلشَّيْخِ اَبِى الْمَكَارِمِ [1]

فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے' اس سے مراد وہ سفیدی ہے جو اُفق میں چوڑائی کی سمت میں پھیلتی ہے اور یہ وقت سورج نکلنے تک برقرار رہتا ہے' اس بارے میں صبح کاذب کا اعتبار نہیں کیا جائے گا' اس سے مراد وہ سفیدی ہوتی ہے جو لمبائی کی سمت میں ظاہر ہوتی ہے اور اس کے بعد پھر تاریکی آ جاتی ہے تو صبح کاذب کے وقت فجر کی نماز کا وقت شروع نہیں ہو گا اور نہ ہی روزہ رکھنے والے کے لیے کھانا حرام ہوگا'' ''الکافی'' نامی کتاب میں اسی طرح تحریر ہے۔

مشائخ نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے' دوسری صبح (یعنی صبح صادق) کے آغاز کا اعتبار کیا جائے گا' یا اُس کے پھیل جانے اور منتشر ہونے کا اعتبار کیا جائے گا۔ ''المحیط'' نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے۔

''مختار الفتاویٰ'' نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے' دوسرے قول میں زیادہ گنجائش پائی جاتی ہے اور اکثر اہل علم اسی کی طرف مائل ہیں۔

شیخ ابومکارم نے ''شرح نقایہ'' میں یہ بات تحریر کی ہے: زیادہ احتیاط اس میں ہے' روزہ رکھنے اور عشاء کی نماز ادا کرنے کے حوالے سے پہلے قول کا اعتبار کیا جائے اور فجر کی نماز کا وقت شروع ہونے کے حوالے سے دوسرے قول کا اعتبار کیا جائے۔

14- باب فِىْ صِفَةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ.

باب: مغرب اور صبح کا تذکرہ

1040- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ ثَوْرٍ

[1] الفتاوى الهندية كِتَابُ الصَّلَاةِ اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِى الْمَوَاقِيْتِ

بْنِ يَزِيْدَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَشَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالاَ الشَّفَقُ شَفَقَانِ الْحُمْرَةُ وَالْبَيَاضُ فَاِذَا غَابَتِ الْحُمْرَةُ حَلَّتِ الصَّلاَةُ وَالْفَجْرُ فَجْرَانِ الْمُسْتَطِيْلُ وَالْمُعْتَرِضُ فَاِذَا انْصَدَعَ الْمُعْتَرِضُ حَلَّتِ الصَّلاَةُ.

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہما یہ دونوں حضرات یہ بیان کرتے ہیں: شفق دوطرح کی ہوتی ہے' سرخی والی اور سفیدی والی' جب سرخی والی شفق ڈوب جاتی ہے' تو اس وقت نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور اسی طرح صبح صادق دوطرح کی ہوتی ہے' ایک لمبائی والی اور ایک چوڑائی والی' جب چوڑائی والی ختم ہو جاتی ہے' تو اس وقت نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن حمزۃ بن واقد حضرمی، ابوعبدالرحمٰن دمشقی قاضی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''183ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۴۶/۲)(۴۹)۔

1041 - حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ مَوْلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ اَبِى لَبِيْبَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ الشَّفَقُ الْحُمْرَةُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شفق' سرخی کو کہتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یعقوب بن محمد بن عیسیٰ بن عبدالملک بن حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف، ابو یوسف زہری مدینی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''213'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۶۹/۱۴)(۷۵۶۳)۔

○ محمد بن ابراہیم بن دینار مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''182ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۴۰/۲)(۵)

○ محمد بن عبدالرحمٰن بن لبیبۃ - (اور ایک قول کے مطابق:) ابن ابولبیبۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب''

۱۰۴۰- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۳۷۳/۱) كتاب الصلوة' باب دخول وقت العشاء بغيبوبة الشفق' من طريق الدارقطني به- قلت: وهذا اسناد منقطع؛ مكحول الشامي لم يدرك عبادة بن الصامت ولا شداد بن اوس- وينظر (جامع التحصيل) (ص۲۸۵)-

از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۷۰)(۲۱۲۰)۔

1042- قَرَأْتُ فِي أَصْلِ كِتَابِ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الرَّمْلِيِّ بِخَطِّهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الشَّفَقُ الْحُمْرَةُ فَإِذَا غَابَ الشَّفَقُ وَجَبَتِ الصَّلَاةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشادفرمائی ہے: شفق سے مراد سرخی ہے' جب شفق غروب ہو جائے تو نماز فرض ہو جاتی ہے (یعنی اس کا وقت شروع ہو جاتا ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ الامام حافظ الناقد ابوبکر احمد بن عمرو بن جابر الطحان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''333ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۱۵/۴۶۱)(۲۶۰)۔

○ علی بن عبدالصمد، ابوحسن طیالسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''288ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲/۲۸)(۶۳۹۳)۔

○ ہارون بن احمد، ابوالقاسم وردانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۴/۲۵)(۷۳۵۸)۔

○ عتیق بن یعقوب مدنی زبیری ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۷/۴۶)(۲۶۱)۔

شفق کے مفہوم میں اہلِ علم کا اختلاف

شفق کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فتاویٰ ہندیہ کے مرتب تحریر کرتے ہیں:

وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مِنْهُ اِلَى غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ وَهُوَ الْحُمْرَةُ عِنْدَهُمَا وَبِهِ يُفْتَى .

هٰكَذَا فِي شَرْحِ الْوِقَايَةِ وَعِنْدَ اَبِي حَنِيفَةَ الشَّفَقُ هُوَ الْبَيَاضُ الَّذِي يَلِي الْحُمْرَةَ .

هٰكَذَا فِي الْقُدُورِيِّ وَقَوْلُهُمَا اَوْسَعُ لِلنَّاسِ وَقَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَحْوَطُ ؛ لِاَنَّ الْاَصْلَ فِي بَابِ الصَّلَاةِ اَنْ لَا يَثْبُتَ فِيهَا رُكْنٌ وَلَا شَرْطٌ اِلَّا بِمَا فِيهِ يَقِينٌ .

كَذَا فِي النِّهَايَةِ نَاقِلًا عَنِ الْاَسْرَارِ وَمَبْسُوطِ شَيْخِ الْاِسْلَامِ [1]

[1] الفتاوى الهندية كِتَابُ الصَّلَاةِ الْبَابُ الْاَوَّلُ فِي الْمَوَاقِيتِ

مغرب کی نماز کا وقت سورج غروب ہونے سے لے کر شفق کے غائب ہونے تک رہتا ہے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شفق سے مراد سرخی ہے اور فتویٰ بھی اسی بات پر ہے' یہ بات شرح نقایہ میں تحریر ہے۔

قدوری میں یہ بات تحریر ہے: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شفق سے مراد سفیدی ہے جو سرخی کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔

صاحبین کا قول لوگوں کے لیے زیادہ گنجائش رکھتا ہے جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول زیادہ احتیاط پر مبنی ہے' کیونکہ نماز کے باب میں اصل حکم یہ ہے' اس حوالے سے کوئی رُکن اور کوئی بھی شرط اس وقت ثابت ہوتے ہیں جب یقینی علم ہو' یہ بات ''النہایہ'' نامی کتاب میں ''الاصرار'' اور شیخ الاسلام کی ''مبسوط'' کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔

1043 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الشَّفَقُ الْحُمْرَةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: شفق سے مراد سرخی ہے۔

15- باب فِي صِفَةِ صَلاَةِ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ.

باب: عشاء کی نماز کا تذکرہ

1044 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِى بِشْرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ إِنِّى لأَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلاَةِ صَلاَةِ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ.

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس نماز یعنی عشاء کی نماز کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے اس وقت ادا کرتے تھے جب تیسری رات کا چاند ڈوب جاتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد الاعلیٰ بن حماد بن نصر باہلی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

۱۰۴۲- قال البیهقي في (السنن الكبرىٰ) (۱/ ۳۷۳): وروي عن عتيق بن يعقوب عن مالك عن نافع مرفوعاً' والصحيح موقوفا- ثم اخرجه من طريق علي بن عبد الصمد بهذا الاسناد-

۱۰۴۳- اخرجه عبد الرزاق (۱/ ۵۵۹) رقم (۲۱۲۲) عن عبد الله بن نافع عن ابيه عن ابن عمر' ومن طريق عبد الرزاق اخرجه البيهقي في (السنن الكبرىٰ) (۱/ ۳۷۳) كتاب الصلوٰة' باب دخول وقت العشاء بغيبوبة الشفق- واخرجه (۱/ ۳۷۳) من طريق عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر-

۱۰۴۴- اخرجه ابو داؤد (۱/ ۱۱۴) كتاب الصلوٰة' باب في وقت العشاء الآخرة' حديث (۴۱۹) والترمذي (۱/ ۲۰۶) كتاب الصلوٰة' باب ما جاء في وقت صلاة العشاء الآخرة' حديث (۱۶۵' ۱۶۶)' والنسائي (۱/ ۲۶۴) كتاب المواقيت' باب الشفق' واحمد (۴/ ۲۷۴)' والدارمي (۱/ ۲۷۵)' والحاكم (۱/ ۱۹۴)' والبيهقي في (السنن الكبرىٰ) (۱/ ۴۴۸)' كلهم من طريق ابي عوانة بهذا الاسناد- قال الترمذي: روى هذا الحديث هشيم عن ابي بشر عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير' ولم يذكر فيه: (هشيم عن بشير بن ثابت)- وحديث ابي عوانة اصح عندنا؛ لان يزيد بن هارون روى عن شعبة عن ابي بشر نحو رواية ابي عوانة- اه- وصححه ايضا الحاكم وابن حبان-

''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''237ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۴۶۴)(۷۸۰)۔

○ بشیر بن ثابت انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: خلاصۃ الخزرجی ت (۷۹۶)۔

1045- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَيْلَةَ ثَالِثَةٍ أَوْ رَابِعَةٍ شَكَّ شُعْبَةُ .وَرَوَاهُ هُشَيْمٌ وَّرَقَبَةُ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنِ النُّعْمَانِ وَقَالُوْا لَيْلَةَ ثَالِثَةٍ وَّلَمْ يَذْكُرُوْا بَشِيرًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: (راوی کوشک ہے) تیسری رات کا چاند یا چوتھی رات کا چاند (ڈوب جاتا تھا)۔

بعض دیگر راویوں نے بھی اسے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور انہوں نے اس میں ''تیسری رات کا چاند'' کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

16- باب الْاِجْتِهَادِ فِي الْقِبْلَةِ وَجَوَازِ التَّحَرِّي فِيْ ذٰلِكَ.

باب: قبلہ (کی سمت معلوم کرنے کے لیے) اجتہاد کرنا

اور اس بارے میں اندازہ لگانے کا جائز ہونا

1046- حَدَّثَنَا أَبُوْ يُوْسُفَ الْخَلَّالُ يَعْقُوْبُ بْنُ يُوْسُفَ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوْبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ - يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ - عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق اور مغرب کی درمیانی جگہ قبلہ ہے۔

۱۰۴۵-اخرجه احمد (۴/۲۷۲)، والحاكم (۱/۱۹۴) من طريق يزيد بن هارون بهذا الاسناد- واخرجه احمد (۴/۲۷۰)، وابن ابي شيبة (۱/۳۲۰) والطيالسي (۷۹۷)، والحاكم (۱/۱۹۴) من طريق هشيم عن ابي بشر عن حبيب بن سالم عن النعمان، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي- واخرجه النسائي (۱/۲۶۴) كتاب المواقيت، باب الشفق، من طريق رقبة بن مصقلة عن ابي بشر عن حبيب بن سالم عن النعمان، به-

۱۰۴۶-اخرجه الحاكم (۱/۲۰۵)، والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/۹) كتاب الصلوٰة، باب من طلب با جتهاده جهة الكعبة، من طريق ابي يوسف الخلال يعقوب بن يوسف، بهذا الاسناد- وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين؛ فان شعيب بن ايوب ثقة وقد اسنده- ورواه محمد بن عبد الرحمن بن مجبر وهو ثقة عن نافع عن ابن عمر مسندًا- وقال البيهقي: تفرد به يعقوب بن يوسف الخلال-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حبیب بن سالم انصاری، مولی نعمان بن بشیر وکاتبہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۴۹)(۱۱۵)۔

1047 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ الْكُرْدِيِّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُجَبِّرِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق اور مغرب کی درمیانی جگہ قبلہ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جابر بن کردی-علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''255ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۲۳)(۱۳)۔

○ محمد بن عبدالرحمٰن بن مجبر-علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۷/۳۲۰)(۱۷۳۰)۔

1048 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَلِيٍّ اَبُوْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ وَجَدْتُ فِيْ كِتَابِ اَبِيْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الْعَرْزَمِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَرِيَّةً كُنْتُ فِيْهَا فَاَصَابَتْنَا ظُلْمَةٌ فَلَمْ نَعْرِفِ الْقِبْلَةَ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنَّا قَدْ عَرَفْنَا الْقِبْلَةَ هِيَ هَا هُنَا قِبَلَ الشَّمَالِ فَصَلَّوْا وَخَطُّوْا خَطًّا وَقَالَ بَعْضُنَا الْقِبْلَةُ هَا هُنَا

۱۰۴۷-اخرجه الحاكم (۲۰۶/۱)' والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۹/۲) من طريق يزيد بن هارون بهذا الاسناد' وصححه الحاكم- وقال البيهقي: تفرد به ابن المجبر-

۱۰۴۸-اخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۱۱/۲-۱۲) كتاب الصلوة' باب استبيان الخطا بعد الاجتهاد' من طريق محمد بن الحارث العسكري: حدثني احمد بن عبيد الله بن الحسن العنبري' بهذا الاسناد- وقال البيهقي: وكذلك رواه الحسن بن علي بن شبيب المعمري' محمد بن محمد بن سليمان الباغندي عن احمد بن عبيد الله - ولم نعلم لهذا الحديث اسنادًا قويا صحيحاً' والطريق الى عبد الملك العرزمي غير واضح: لما فيه من الوجادة وغيرها- اه- وزاد ابن القطان اعلال الحديث بجهل حال احمد بن عبيد الله' وما مس به والده من المذهب' وقد رد عليه الحافظ ابن حجر في (اللسان) (۲۱۸/۱-۲۱۹)' ونفي اعلال الحديث بتلك العلل التي ادعاها ابن القطان- وللمحدث احمد بن الصديق الغماري كلام حسن في تصحيحه لهذا الاسناد' والكلام على الوجادة التي اعل بها البيهقي الاسناد- وينظر كتابه القيم: (الهداية في تخريج احاديث البداية) (۲۸۷/۲-۲۸۸)-

لَ الْجَنُوبِ وَخَطُّوا خَطًّا فَلَمَّا اَصْبَحُوا وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ اَصْبَحَتْ تِلْكَ الْخُطُوطُ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَلَمَّا قَفَلْنَا مِنْ سَفَرِنَا سَاَلْنَا النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ ذٰلِكَ فَسَكَتَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ) اَىْ حَيْثُ كُنْتُمْ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الْعَرْزَمِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهَا نَزَلَتْ فِي التَّطَوُّعِ خَاصَّةً حَيْثُ وَجَّهَ بِكَ بَعِيرُكَ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی' میں بھی اس میں موجود تھا' ایک مرتبہ انتہائی تاریکی کے اندر ہمیں قبلہ کی سمت کا اندازہ نہیں ہو سکا' تو ہم میں سے کئی لوگوں نے یہ کہا کہ ہمیں قبلہ کا اندازہ ہو گیا ہے' وہ اُس طرف ہے' انہوں نے شمال کی طرف اشارہ کیا' انہوں نے اس طرف رخ کر کے نماز ادا کر لی اور یادداشت کے طور پر ادھر ایک لکیر لگا دی' بعض لوگوں نے کہا کہ قبلہ اس سمت ہے انہوں نے جنوب والی سمت کی طرف اشارہ کیا تھا' انہوں نے اس طرف ایک لکیر لگا دی' جب صبح ہوئی اور سورج نکلا تو وہ دونوں لکیریں قبلہ کی سمت میں نہیں تھیں' جب ہم اپنے سفر سے واپس آئے اور ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''مشرق اور مغرب اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں' تم جس طرف بھی رخ کرو گے تو اسی طرف اللہ تعالیٰ کی ذات موجود ہو گی''۔

(اس سے مراد یہ ہے:) یعنی تم جہاں کہیں بھی ہو گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ آیت بطور خاص نفل نماز کے بارے میں نازل ہوئی تھی' یعنی تمہاری سواری کا رخ جس طرف بھی ہو گا تم اس طرف منہ کر کے نماز پڑھ سکتے ہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

- احمد بن عبیداللہ عنبری۔ ابن حبان نے ان کا تذکرہ کتاب الثقات میں کیا ہے۔ (۳۱/۸)۔
- عبیداللہ بن حسین بن حصین بن ابوالحر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۳۱/۱) (۱۴۳۴)۔

سمتِ قبلہ معلوم کرنے کے لئے تحری کا حکم

قبلہ کی سمت معلوم کرنے کے لیے تحری کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

يجب التحرى والاجتهاد في القبلة اى بذل المجهود لنيل المقصود بالدلائل على من كان عاجزًا عن معرفة القبلة، واشتبهت عليه جهتها، ولم يجد احدًا ثقة يخبره بها عن علم اى

یقین ومشاهدة لعینها، فمن وجده اتبعه؛ لان خبره اقوی من الاجتهاد.

والدلیل علی وجوب التحری :ما روی عامر بن ربیعة انه قال :کنا مع رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلم فی لیلة مظلمة، فلم ندر این القبلة، فصلی کل رجل منا علی حیاله، فلما اصبحنا ذکرنا ذلك لرسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلم، فنزلت (فاینما تولوا فثمّ وجه اللّٰه) (البقرة2/115:).

ومن لم یجد ثقة یقلده اعتمد علی الدلائل کالفجر والشفق والشمس والقطب وغیره من الکواکب، والریح الشرقی او الغربی او الجنوبی، وغیرها کثیر، واضعفها الریاح واقواها نجم القطب فی اللیل [1]

قبلہ کی سمت معلوم کرنے کے لیے اندازہ لگانا اور تحری کرنا واجب ہے یعنی کہ جس شخص کو اس بات کا علم نہ ہو کہ قبلہ کی سمت کون سی ہے اور اسے قبلہ کی جہت کے بارے میں شبہ ہو اور وہاں کوئی ایسا قابل اعتماد شخص بھی موجود نہ ہو جو اُسے قبلہ کی سمت کے بارے میں صحیح طور پر بتا سکے جو اپنے یقینی علم یا مشاہدہ کی بنیاد پر قبلہ کی سمت کے بارے میں آگاہ کر سکے تو ایسے شخص کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ دلائل کے ذریعے قبلہ کی جہت معلوم کرنے پر قادر ہو جائے اگر کوئی قابل اعتماد آدمی اُسے بتا دیتا ہے تو وہ شخص اُس شخص کے بتائے پر عمل کرلے گا اپنے غور وفکر کے مقابلے میں کسی شخص کی دی ہوئی اطلاع پر عمل کرنا زیادہ قوی ہے۔

قبلہ کی سمت معلوم کرنے کے لیے غور وفکر کے لازم ہونے کی دلیل عامر بن ربیعہ کی نقل کردہ روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ انتہائی سخت رات میں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے ہمیں یہ پتہ نہیں چل سکا: قبلہ کس سمت میں ہے ہم میں سے ہر شخص نے اپنی تحقیق کے مطابق ایک طرف رُخ کر کے نماز ادا کر لی صبح جب نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو اس بارے میں قرآن کا یہ حکم نازل ہوا:

''تم لوگ جس طرف بھی رخ کرو گے اللہ تعالیٰ کی ذات اُسی طرف ہوگی''۔

اگر کسی کو کوئی ایسا شخص نہ مل سکے جس کے بیان پر وہ قبلہ کی سمت کے بارے میں اعتماد کر سکے تو وہ اپنے دلائل پر اعتماد کرے گا جیسے صبح صادق شفق سورج قطبی ستارے وغیرہ کو دیکھ کر یا مشرق مغرب اور جنوب کی جانب سے آنے والی ہواؤں سے اندازہ لگا کے (وہ نماز ادا کرے گا) البتہ ہوا کے ذریعے اندازہ لگانا خاصا کمزور ہے اور اس کے مقابلے میں رات کے وقت قطبی ستارے کے ذریعے اندازہ لگانا زیادہ قوی ہے۔

1049- قُرِءَ عَلٰی اَبِی الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَکُمْ دَاوٗدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَزِیْدَ الْوَاسِطِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ

[1] الفقهُ الاسلاميُ وادلّتُهُ البَابُ الثّاني :الصَّلاة شروط صحة الصلاة :الشرط الخامس۔ استقبال القبلة:

۱۰۴۹- اخرجه الحاكم (۲۰۶/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۰/۲) كتاب الصلوة باب الاختلاف في القبلة عند التحري من طريق داؤد بن عمرو بهذا الاسناد واخرجه البيهقي (۱۰/۲) من طريق الدارقطني به- وقال الحاكم: رواته محتج بهم كلهم غير محمد بن سالم فاني لا اعرفه بعدالة ولا جرح-

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي مَسِيْرٍ اَوْ سَفَرٍ فَاَصَابَنَا غَيْمٌ فَتَحَيَّرْنَا فَاخْتَلَفْنَا فِي الْقِبْلَةِ فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا عَلَى حِدَةٍ وَّجَعَلَ اَحَدُنَا يَخُطُّ بَيْنَ يَدَيْهِ لِنَعْلَمَ اَمْكِنَتَنَا فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمْ يَاْمُرْنَا بِالْاِعَادَةِ وَقَالَ قَدْ اَجْزَاَتْ صَلَاتُكُمْ . كَذَا قَالَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ .وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ عَطَاءٍ وَّهُمَا ضَعِيْفَانِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے' اسی دوران بادل آ گیا' ہم بہت پریشان ہوئے' قبلہ کے بارے میں ہمارے درمیان اختلاف ہو گیا' ہم میں سے ہر شخص نے اپنی پسندیدہ سمت کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لی اور کچھ لوگوں نے اپنے سامنے نشان بھی لگا لیا' تا کہ ہمیں اپنی جگہ کے بارے میں یاد رہے بعد میں ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس نماز کو دُہرانے کا حکم نہیں دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: تمہاری نماز درست ہوئی ہے۔

محمد بن سالم نامی راوی کے حوالے سے اسی طرح منقول ہے' جبکہ بعض دیگر راویوں نے اسے دوسری سند سے نقل کیا ہے اور یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن عمرو بن زہیر بن عمرو بن جمیل ضبی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''228ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۳۳)(۳۰)۔

○ محمد بن سالم ہمدانی۔ بالسکون۔ ابوسہل کوفی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۹۳۵)۔

1050- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ .وَحَدَّثَنَا اَشْعَثُ السَّمَّانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي السَّفَرِ فِي لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ كَيْفَ الْقِبْلَةُ فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا عَلَى حِيَالِهِ قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ

۱۰۵۰- اخرجه الترمذي (۲/۱۷٦) كتاب الصلوة: باب ما جاء في الرجل يصلي لغير القبلة' حديث (۳٤۵)' وابن ماجه (۱/۳۲٦) كتاب الصلوة: باب من يصلي لغير القبلة وهو لا يعلم' حديث (۱۰۲۰)' وعبد بن حميد في (المنتخب من المسند) ص (۱۳۰) رقم (۳۱٦)' والطبري في (تفسيره) (۲/۵۳۱)' والعقيلي في (الضعفاء) (۱/۳۱)' كلهم من طريق اشعث السمان بهذا الاسناد- وقال الترمذي: ليس اسناده بذاك' لا نعرفه الا من حديث اشعث السمان- واشعث بن سعيد ابو الربيع السمان يضعف في الحديث- وقال العقيلي: ليس يروى من وجه يثبت متنه- وقال الشيخ احمد شاكر في (التعليقه على الطبري) (۲/۵۳۱): حديث ضعيف-

لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَنَزَلَتْ (فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ)

☆☆ عبداللہ بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ہم نے ا سفر کے دوران ایک انتہائی تاریک رات میں نماز ادا کی ہمیں یہ پتہ نہیں چل سکا کہ قبلہ کس سمت میں ہے ہم میں سے ہر شخص نے جدھر اس کا رخ تھا' اُدھر منہ کر کے نماز ادا کر لی' اگلے دن ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو اس بار میں یہ آیت نازل ہوئی:

''تو تم جہاں بھی ہو وہیں اللہ کی ذات موجود ہوگی''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسماعیل بن سمرۃ احمسی - ابوجعفر السراج، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ا کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۵ (۴۸)۔

○ اشعث بن سعید بصری، ابوربیع، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چ طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن عسقلانی' (۱/۷۹)(۵۹۸)۔

○ عاصم بن عبیداللہ بن عاصم بن عمر بن خطاب عدوی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''132ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۸۴)(۱۵)۔

○ عبداللہ بن عامر بن ربیعۃ عنزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''80 میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلا (۱/۳۸۷)(۴۱)۔

○ عامر بن ربیعۃ بن کعب بن مالک عنزی - یہ صحابی رسول ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۸۷)(۴۱)۔

1051 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى وَعَلِيُّ بْنُ اِشْكَابَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا اَشْعَثُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُو الرَّبِيْعِ السَّمَّانُ بِهٰذَا وَقَ فَجَعَلَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا بَيْنَ يَدَيْهِ اَحْجَارًا يُصَلِّيْ اِلَيْهَا فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا نَحْنُ اِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ہم میں سے ہر شخص نے اپنے سامنے کی سمت موجود پتھروں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر لی' جب صبح ہوئی تو ہمارا رخ قبلہ کی طرف نہیں تھا' ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

1052- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ سَعِيْدٍ بِهٰذَا مِثْلَ قَوْلِ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

17- باب فِيْ ذِكْرِ الْاَمْرِ بِالْاَذَانِ وَالْاِمَامَةِ وَاَحَقِّهِمَا.

باب: اذان اور امامت کا حکم دینا' ان دونوں کا زیادہ حق دار کون ہوگا؟

1053- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْنَا النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَحِيْمًا رَفِيْقًا فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اِلٰى اَهْلِنَا وَسَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِيْ اَهْلِنَا فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَاَقِيْمُوا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَبَرُّوْهُمْ وَصَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ وَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ .

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم جوان لوگ تھے' ہماری عمریں ایک دوسرے کے قریب قریب تھیں' ہم آپ ﷺ کی خدمت میں بیس دن ٹھہرے رہے' نبی اکرم ﷺ بڑے مہربان اور نرم طبیعت کے مالک تھے' آپ ﷺ کو یہ اندازہ ہوگیا کہ اب ہمارے لیے اپنے گھر سے دور رہنا مشکل ہورہا ہے' آپ ﷺ نے ہم سے اس بارے میں دریافت کیا: ہم اپنے گھر میں کیا چھوڑ کر آئے ہیں' ہم نے آپ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اب اپنے گھر واپس چلے جاؤ اور وہیں قیام کرو' ان لوگوں کو تعلیم دو' ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو' جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' اسی طرح نماز ادا کرتے رہنا' جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور تم میں جو شخص عمر میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرائے۔

۱۰۵۲- اخرجه ابو داؤد الطيالسي (۱۱۴۵): ومن طريقه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/ ۱۱) كتاب الصلوة: باب استبان الخطا بعد الاجتهاد عن اشعث بن سعيد وعمر بن قيس عن عاصم بن عبيد الله به-

۱۰۵۳- اخرج البخاري (۱۲/ ۵۰) كتاب الادب: باب رحمة الناس والبهائم' حديث (۶۰۰۸)' وفي (الادب المفرد) رقم (۲۱۳)' ومسلم (۳/ ۱۸۷- نووي) كتاب المساجد: باب من احق بالامامة! حديث (۲۹۲/ ۶۷۴)' وابو داؤد (۱/ ۱۶۱) كتاب الصلوة: باب من احق بالامامة! حديث (۵۸۹)' والنسائي (۲/ ۹) كتاب الاذان: باب اجتزاء المرء باذان غيره في الحضر' واحمد (۳/ ۴۳۶)' وابن خزيمة (۳۹۸)' وابن حبان (۱۶۵۸)' والطبراني في (الكبير) (۱۹/ رقم ۶۴۰' ۶۴۱)' والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/ ۱۷)' و(۳/ ۵۴' ۱۲۰)' كلهم من طريق اسماعيل بن ابراهيم بهذا الاسناد-

امامت کا زیادہ حقدار کون ہوگا؟

اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے جس کی وضاحت کرتے ہوئے مصر کے مشہور محقق شیخ عبدالرحمٰن یزیدی تحریر کرتے ہیں:

(الحنفية قالوا :الاحق بالامامة الاعلم باحكام الصلاة صحة وفسادا بشرط ان يجتنب الفواحش الظاهرة ثم الاحسن تلاوة وتجويدا للقراء ة ثم الاورع ثم الاقدم اسلاما ثم الاكبر سنا ان كانا مسلمين اصليين ثم الاحسن خلقا ثم الاحسن وجها ثم الاشرف نسبا ثم الانظف ثوبا فان استووا في ذلك كله اقرع بينهم ان تزاحموا على الامامة والا قدموا من شاؤوا فان اختلفوا ولم يرضوا بالقرعة قدم من اختاره اكثرهم فان اختار اكثرهم غير الاحق بها اساؤوا بدون اثم وهذا كله اذا لم يكن بين القوم سلطان او صاحب منزل اجتمعوا فيه او صاحب وظيفة والا قدم السلطان ثم صاحب البيت مطلقا ومثله الامام الراتب في المسجد واذا وجد في البيت مالكه ومستاجره فالاحق بها المستاجر

الشافعية قالوا :يقدم ندبا في الامامة الوالي بمحل ولايته ثم الامام الراتب ثم الساكن بحق ان كان اهلا لها فان لم يكن فيهم من ذكر قدم الافقه فالاقرا :فالازهد فالاورع فالاقدم هجرة .فالاسن في الاسلام فالافضل نسبا فالاحسن سيرة فالانظف ثوبا وبدنا وصنعة فالاحسن صوتا فالاحسن صورة فالمتزوج فان تساووا في كل ما ذكر اقرع بينهم ويجوز للاحق بالامامة ان يقدم غيره لها ما لم يكن تقدمه بالصفة كالافقه فليس له ذلك

المالكية قالوا :اذا اجتمع جماعة كل واحد منهم صالح للامامة يندب تقديم السلطان او نائبه ولو كان غيرهما افقه وافضل ثم الامام الراتب في المسجد ورب المنزل ويقدم المستاجر له على المالك .فان كان رب المنزل امراة كانت هي صاحبة الحق ويجب عليها ان تنيب عنها لان امامتها لا تصح ثم الاعلم باحكام الصلاة ثم الاعلم بفن الحديث رواية وحفظا ثم العدل على مجهول الحال ثم الاعلم بالقراء ة ثم الزائد في العبادة ثم الاقدم اسلاما ثم الارقى نسبا ثم الاحسن في الخلق ثم الاحسن لباسا وهو لابس الجديد المباح فان يتساوى اهل رتبة قدم اورعهم وحرم على عبدهم فان استووا في كل شيء اقرع بينهم الا اذا رضوا بتقديم احدهم فاذا كان تزاحمهم بقصد العلو والكبر سقط حقهم جميعا

الحنابلة قالوا :الاحق بالامامة الافقه الاجود قراء ة ثم الفقيه الاجود قراء ة ثم الاجود قراء ة فقط وان لم يكن فقيها اذا كان يعلم احكام الصلاة ثم الحافظ لما يجب للصلاة الافقه ثم الحافظ لما يجب لها الفقيه ثم الحافظ لما يجب العالم فقد صلاته ثم قارء لا يعلم فقه صلاته فان استووا في عدم القراء ة قدم الاعلم باحكام الصلاة فان استووا في القراء ة والفقه قدم

اکبرهم سنا ثم الاشرف نسبا فالاقدم هجرة بنفسه والسابق بالاسلام كالسابق بالهجرة ثم الاتقى ثم الاورع فان استووا فيما تقدم اقرع بينهم واحق الناس بالامامة فی البيت صاحبه ان كان صالحا للامامة وفی المسجد الامام الراتب ولو عبدا فيهما وهذا اذا لم يحضر البيت او المسجد ذو سلطان والا فهو الاحق)

تكره امامة الفاسق الا اذا كان اماما لمثله باتفاق الحنفية والشافعية اما الحنابلة والمالكية فانظر مذهبيهما تحت الخط (الحنابلة قالوا :امامة الفاسق ولو لمثله غير صحيحة الا فی صلاة الجمعة والعيد اذا تعذرت صلاتهما خلف غيره فتجوز امامته للضرورة

المالكية قالوا :امامة الفاسق مكروهة ولو لمثله[1]

احناف اس بات کے قائل ہیں: امامت کا زیادہ حق دار وہ شخص ہوگا جو نماز کے درست ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں مسائل سے زیادہ آگاہ ہو اور جو شخص گناہوں کے کھلے عام ارتکاب سے بچتا ہو۔

اس کے بعد امامت کا زیادہ حق دار وہ ہوگا جو قرآن مجید کی تلاوت تجوید کے قواعد وضوابط کے مطابق کر سکتا ہو۔

اس کے بعد وہ شخص زیادہ حق دار ہوگا جو پہلے اسلام لایا ہو۔

اس کے بعد وہ شخص زیادہ حق دار ہوگا جس کی عمر زیادہ ہو۔

اس کے بعد وہ شخص زیادہ حق دار ہوگا جس کی جسمانی ساخت بہتر ہو۔

اس کے بعد وہ شخص زیادہ حق دار ہوگا جو ولی مرشدی ہو۔

اس کے بعد وہ شخص زیادہ حق دار ہوگا جس کا خاندان دوسروں سے ممتاز ہو۔

اس کے بعد وہ شخص زیادہ حق دار ہوگا جس کا لباس دوسروں سے زیادہ صاف ہو۔

اگر کچھ لوگ ان تمام اُمور کے حوالے سے برابر کی حیثیت رکھتے ہوں اور امامت کے بارے میں ان کے درمیان اختلاف ہو جائے تو اس حوالے سے قرعہ اندازی کی جائے گی' ورنہ وہ لوگ اپنے میں سے جس شخص کو اہیں امامت کے لیے آگے کر دیں گے۔

اگر لوگ قرعہ اندازی کے لیے تیار نہیں ہوتے ہیں تو جس شخص کے حق میں زیادہ لوگ راضی ہوں' اسے امام مقرر کر دیا جائے گا۔

بعض اوقات اگر اکثریت کسی ایسے شخص کو امام منتخب کر لے جو مستحق نہ ہو تو انہوں نے غلط کام کا ارتکاب کیا لیکن اسے گناہ قرار نہیں دیا جائے گا۔ لیکن یہ تمام احکام اس صورت میں ہیں جب کسی علاقہ کا بادشاہ' یا اس جگہ کا مالک' یا باقاعدہ طور پر وظیفہ لینے والا امام موجود نہ ہو' ورنہ امامت کا سب سے زیادہ حق دار حاکم وقت ہوتا ہے۔

گھر میں امامت کا زیادہ حق دار گھر کا مالک ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی مسجد میں وظیفہ کے ساتھ مقرر شدہ امام موجود ہو تو وہ امامت کا زیادہ حق دار ہوتا ہے۔

---

1. الفقه على المذاهب الاربعة كتاب الصلاة من له التقدم فی الامامة

اگر کسی گھر کے اندر گھر کا اصل مالک اور وہاں کرایہ دار کے طور پر رہنے والا شخص موجود ہوں تو جو شخص کرایہ دار کے طور پر رہ رہا ہے وہ شخص امامت کا زیادہ حق دار ہوگا (چونکہ گھر میں مقیم وہی شخص ہے)۔

فقہاء شوافع یہ کہتے ہیں: جو شخص اپنے علاقہ کا حکمران ہو زیادہ مستحب یہ ہے اسے ہی امامت کے لیے مقرر کیا جائے اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جسے کسی مسجد میں امامت کے لیے مقرر کیا گیا ہو اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جسے وہاں رہنے کا جائز حق حاصل ہو لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے وہ شخص امامت کا اہل بھی ہو اگر ان تینوں اقسام کے افراد میں سے کوئی بھی فرد موجود نہ ہو تو علم دین میں زیادہ مہارت رکھنے والے شخص کو مقدم قرار دیا جائے گا اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہو گا جو شخص قرآن کی بہتر تلاوت کر سکتا ہو اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو زیادہ پرہیز گار ہو۔ اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو (نفلی طور پر) زیادہ عبادت گزار ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس نے ہجرت پہلے کی ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو پہلے مسلمان ہوا ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو دین داری کے اعتبار سے فضیلت رکھتا ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس کا اخلاق بہتر ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس کا لباس جسم اور پیشہ زیادہ صاف ستھرا ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس کی آواز زیادہ خوبصورت ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس کی شکل وصورت زیادہ خوبصورت ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو شادی شدہ ہو۔

اگر کچھ لوگ ان تمام حوالوں سے یکساں حیثیت کے مالک ہوں تو ان کے درمیان قرعہ اندازی کر کے کسی ایک کو امام مقرر کر دیا جائے گا۔ جس شخص کو امامت کا زیادہ حقدار سمجھا گیا ہو اور وہ امامت کے لیے کسی اور شخص کو آگے کر دیتا ہے تو ایسا کرنا بھی جائز ہوگا لیکن یہ اس وقت ہوگا جب اسے کسی خاص صفت یعنی علم دین میں مہارت وغیرہ کی وجہ سے مقدم نہ سمجھا گیا ہو اگر ایسی صورت ہوگی تو ایسا کرنا درست نہیں ہوگا۔

فقہاء مالکیہ یہ کہتے ہیں: اگر کسی جگہ پر کچھ ایسے افراد اکٹھے ہو جائیں جن میں ہر ایک امام بننے کی صلاحیت رکھتا ہو تو حاکم وقت یا اس کے نائب کو مقدم کرنا مستحب ہوگا اگرچہ علم وفضل کے اعتبار سے ان سے برتر حیثیت کا مالک کوئی شخص بھی وہاں موجود ہو۔

اس کے بعد مرتبہ اس شخص کا ہوگا جسے باقاعدہ طور پر اس مسجد کے لیے امام مقرر کیا گیا ہو۔ اسی طرح اگر گھر میں نماز ادا کی جا رہی ہو تو گھر کا مالک امامت کرنے کا زیادہ حق دار ہوگا البتہ اگر کوئی شخص کسی گھر میں کرایہ دار کے طور پر رہ رہا ہو تو مالک مکان کے مقابلے میں وہ زیادہ حقدار ہوگا البتہ اگر گھر میں باجماعت نماز ادا کرنے کی صورت میں وہ گھر کسی عورت کی

ت ہوتو امامت کا حق اس عورت کے لیے مخصوص ہوگا' لیکن چونکہ عورت امامت نہیں کر کتی' اس لیے وہ جسے امام مقرر کرے وہی امامت کا زیادہ حق دار ہوگا۔

اس کے بعد امامت کا زیادہ حق اس شخص کو حاصل ہوگا' جو نماز کے مسائل کے بارے میں زیادہ جانتا ہو۔ پھر اس کے اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو علم حدیث میں روایت اور حفظ کے حوالے سے زیادہ مہارت رکھتا ہو' پھر اس کے بعد زیادہ نیک اور یز گار شخص کا مرتبہ ہوگا۔

پھر اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس کو علم قرأت سے زیادہ اچھی طرح سے واقفیت حاصل ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو (نفلی طور پر) زیادہ عبادت گزار ہو' پھر اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس نے پہلے اسلام ل کیا ہو' پھر اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو نسب کے لحاظ سے فضیلت رکھتا ہو۔

پھر اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس کا اخلاق دوسروں سے زیادہ اچھا ہو۔ پھر وہ شخص ہوگا جس کا لباس دوسروں سے بہتر ہوگا' ں وہ شخص جس نے نیا اور مبہم لباس پہنا ہوا ہو۔

اگر ان تمام حوالوں سے سب لوگ برابر ہوں تو جو شخص زیادہ پرہیزگار ہوگا' اسے مقدم کیا جائے گا' اسی طرح آزاد کو غلام ترجیح دی جائے گی' لیکن اگر سب لوگوں اس حوالے سے برابر کی حیثیت رکھتے ہوں تو پھر ان کے درمیان قرعہ اندازی کی ئے گی۔

البتہ اگر سب لوگ ایک شخص کی امامت پر راضی ہو جاتے ہیں تو اسی کو امام مقرر کیا جائے گا۔

لیکن اگر لوگوں کے درمیان یہ اختلاف تکبر اور باہمی چپقلش کی وجہ سے ہوتا ہے تو ان سب لوگوں کا امامت کا حق ختم ہو ئے گا۔

فقہاء اس بات کے قائل ہیں' امامت کرنے کا سب سے زیادہ حق دار وہ شخص ہوگا جو علم فقیہہ کا (یعنی علم دین کا) زیادہ ہر ہو' قرآن کی قرأت زیادہ اچھے طریقے سے کر سکتا ہو۔

اس کے بعد اس شخص کو حق حاصل ہوگا جو علم دین اور علم قرأت کے حوالے سے بہتر واقفیت رکھتا ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو زیادہ اچھے طریقے سے قرأت کر سکتا ہو' اگرچہ وہ فقیہہ نہ ہو۔ لیکن اُسے نماز کے سائل سے واقف ہونا چاہیے۔ اُس کے بعد اُس شخص کا مرتبہ زیادہ ہوگا جسے قرآن کی اتنی آیات یاد ہوں جتنی آیات کا علم کسی فقہی کے لیے ضروری ہوتا ہے' اُس کے بعد حافظ شخص کا مرتبہ ہوگا جو نماز کے بنیادی مسائل سے آگاہ ہو' اُس کے بعد قاری مرتبہ ہوگا جو مسائل فقہ سے واقف نہ ہو' اگر کچھ لوگ علم قرأت سے ناواقف ہونے کے حوالے سے برابر کی حیثیت رکھتے ں تو اُس شخص کو فوقیت حاصل ہوگی' جسے نماز کے مسائل کے بارے میں زیادہ علم ہو' اگر قرأت اور علم فقہ کے حوالے سے لوگ ابر کی حیثیت رکھتے ہوں تو اُس شخص کو مقدم رکھا جائے گا جس کی عمر زیادہ ہو۔ اُس کے بعد اُس شخص کا مرتبہ زیادہ ہوگا جو ب کے اعتبار سے بہتر سمجھا جاتا ہو' اُس کے بعد اُس شخص کا مرتبہ ہوگا جس نے خود پہلے ہجرت کی ہو' اسی طرح جو شخص پہلے

مسلمان ہوا' اُس کی حیثیت پہلے ہجرت کرنے والے کی مانند ہوگی۔ اُس کے بعد زیادہ پرہیزگار شخص کا مرتبہ ہوگا' اُس کے بعد زیادہ عبادت گزار شخص کا مرتبہ ہوگا اگر کچھ لوگ ان تمام حوالوں سے برابر ہوتے ہیں' اُن کے درمیان قرعہ اندازی کی جا گی۔

اگر کسی گھر میں باجماعت نماز ادا کی جانے لگے تو گھر کا مالک امامت کا زیادہ حقدار ہوگا' لیکن اس کے لیے یہ بات ش ہے' اُس میں امامت کی صلاحیت ہونی چاہیے۔

اگر مسجد میں نماز ادا کی جا رہی ہے تو مسجد کا مقرر شدہ امام امامت کرنے کا زیادہ حق دار ہوگا' اگرچہ امام یا مہتمم میں کوئی غلام ہی کیوں نہ ہو۔

یہ تمام مسائل اُس صورت میں ہیں جب گھر یا مسجد میں اختیار رکھنے والا شخص موجود نہ ہو' اگر وہ موجود ہوگا تو اُسی اخ رکھنے والے شخص کو زیادہ حق حاصل ہوگا۔

فقہاء اس بات کے قائل ہیں: فاسق کی امامت درست نہیں ہے' خواہ وہ اپنے ہی جیسے دیگر فاسق لوگوں کو نماز پڑھا البتہ جمعہ اور عید کی نماز میں ایسا کیا جا سکتا ہے اور وہ بھی صرف اُس وقت جب اُس فاسق امام کے علاوہ اور کوئی ایسا شخص مو نہ ہو جو ان لوگوں کی امامت کر سکتا ہو' یعنی مجبوری کے عالم میں ایسا کیا جا سکتا ہے۔

فقہاء مالکیہ نے یہ بات بیان کی ہے: فاسق شخص کا امام بننا مکروہ ہے' خواہ وہ اپنے ہی جیسے فاسق افراد کی امامت کر ہو۔

1054- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَ قِلَابَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ وَقَالَ فِيْهِ اَيْضًا صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْ اُصَلِّيْ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''تم لوگ اسی طرح نماز ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے''۔

1055- حَدَّثَنَا الْقَاضِىْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَحْ الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا اجْتَمَعَ ثَلَا

١٠٥٤- اخرجه البخاري (٢/ ٢٢١) كتاب الاذان' باب الاذان للمسافر اذا كانوا جماعة' حديث (٦٣١)' وفي (١٥/ ١٥١) كتاب اخبار الآح باب ما جاء في اجازة خبر الواحد الصدوق' حديث (٧٢٤٦)' ومسلم (٣/ ١٨٨- نووي) كتاب المساجد' باب من احق بالامامة' حد (٢٩٢/ ٦٧٤)' والطحاوي في (مشكل الآثار) (٢/ ٢٩٦- ٢٩٧)' وابن خزيمة (٣٩٧)' والطبراني في (الكبير) (١٩/ رقم ٦٣٧) والبيهقي (السنن الكبرى) (٣/ ١٢٠)' كلهم من طريق عبد الوهاب الثقفي بهذا الاسناد- وللحديث طريق آخر من جهة خالد الحذاء عن قلابة- وسياتي تخريجها في باب ذكر الركوع والسجود' ومايجزئ فيهما-

اَمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ۔

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تین آدمی اکٹھے ہوں تو ان میں سے کوئی ایک ان کی امامت کرائے (یعنی انہیں باجماعت نماز ادا کرنی چاہیے) اور ان میں سے امامت کا زیادہ حق دار وہ ہوگا جو قرأت اچھے طریقے سے کرسکتا ہو (یا زیادہ آیات کا حافظ ہو)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سالم بن نوح بن ابوعطاء بصری، ابوسعید عطار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''200ھ'' کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۸۱/۱)(۲۲۱)۔

○ منذر بن مالک بن قطعۃ' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۷۵/۲)(۱۳۷۲)۔

18-باب التَّحْوِيْلِ اِلَى الْكَعْبَةِ وَجَوَازِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِىْ بَعْضِ الصَّلَاةِ.

باب: خانہ کعبہ کی طرف رخ کر لینا اور نماز کے درمیان قبلہ کی طرف رخ کرنے کا جائز ہونا

1056- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيْسَى بْنِ اَبِىْ حَيَّةَ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ قُدَامَةَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِىْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فِىْ قُبَاءَ اِذْ جَاءَ هُمْ

۱۰۵۵-اخرجه مسلم (۱۸۶/۲-نووي) كتاب المساجد' باب من احق بالامامة' حديث (۲۸۹/ ۶۷۲)' والنسائي (۷۷/۲) كتاب الامامة' باب اجتماع القوم في موضع هم فيه سواء' والدارمي (۲۸۶/۱) كتاب الصلوة' باب من احق بالامامة' واحمد (۳/ ۲۴' ۳۴' ۳۶)' وابن ابي شيبة (۳۴۳/۱)' والطيالسي (۲۱۵۲)' وابو يعلى (۱۲۹۱)' وابن خزيمة (۱۵۰۸)' وابن حبان (۲۱۳۲)' والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۱۹/۳)' كلهم من طريق ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري مرفوعاً-

۱۰۵۶-اخرجه مالك في (الموطا) (۱۹۵/۱) كتاب القبلة' باب ما جاء في القبلة' حديث (۶) عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر- ومن طريق مالك اخرجه البخاري (۶۵/۲) كتاب الصلوة' باب ما جاء في القبلة' حديث (۴۰۳)' وفي (۲۷/۹) كتاب التفسير' باب (الذين اتيناهم الكتب يعرفونه كما يعرفون ابناء هم) حديث (۴۴۹۱)' وباب: (و من حيث خرجت فول وجهك شطر المسجد الحرام)' حديث (۴۴۹۴)' وفي (۱۵۲/۱۵) كتاب اخبار الآحاد' باب ما جاء في اجازة خبر الواحد الصدوق' حديث (۷۲۵۱)' ومسلم (۳/ ۱۲-نووي) كتاب المساجد' باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة' حديث (۵۲۶/۱۳)' والنسائي (۶۱/۲) كتاب القبلة' باب استبانة الخطا بعد الاجتهاد' حديث (۷۴۵)' والشافعي في (المسند) (۶۴/۱)' وفي (الام) (۱۱۳/۲)' وابو عوانة ۱/ ۳۹۴)' وابن حبان (۱۷۱۵)' والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۱۲/۲)-وقد توبع مالك عليه' تابعه سفيان' اخرجه البخاري (۲۶/۹) كتاب التفسير' باب :وما جعلنا القبلة التي كنت عليها) حديث (۴۴۸۸)' والترمذي (۱۷۰/۲) كتاب الصلوة' باب ما جاء في ابتداء القبلة' حديث (۳۴۱)' واحمد (۲/ ۱۶' ۱۰۵)' وابن ابي شيبة (۳۳۵/۱)' كلهم من طريق سفيان عن عبد الله بن دينار به- وتابعه سليمان بن بلال' اخرجه البخاري (۲۷/۹)' حديث (۴۴۹۰)' والدارمي (۲۸۱/۱) من طريق سليمان بن بلال عن عبد الله بن دينار' به- وتابعه ايضا عبد العزيز بن مسلم' اخرجه البخاري (۲۸/۹)' حديث (۴۴۹۳)' ومسلم (۳/ ۱۲-نووي) حديث (۵۲۶/۱۳) من طريق عبد العزيز بن مسلم عن عبد الله بن دينار به- وتابعه موسى بن عقبة' اخرجه مسلم (۱۲/۳-نووي)' حديث (۵۲۶/۱۴) من طريق موسى بن عقبة عن عبد الله بن دينار' به-

رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَّاَمَرَهُ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ اَلَا فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُ النَّاسِ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا مُوَجِّهِيْنَ اِلَى الْكَعْبَةِ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ کچھ لوگ قباء میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے بتایا: گزشتہ رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کا حکم نازل ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا ہے آپ خانہ کعبہ کی طرف رخ کر لیں تو اے لوگو! تم بھی اس کی طرف رخ کر لو۔ (راوی کہتے ہیں:) اس وقت ان لوگوں کا رخ شام (یعنی بیت المقدس) کی طرف تھا تو وہ اسی وقت گھوم کر خانہ کعبہ کی طرف منہ (کر کے نماز ادا) کرنے لگے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صالح بن قدامۃ بن ابراہیم بن محمد بن حاطب قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "مقبول" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "آٹھویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۶۲/۱)(۴۶)۔

نماز کے دوران قبلہ کی طرف رُخ کرنا

نماز کے دوران قبلہ کی طرف رُخ کرنے کے جواز کے بارے میں اہل علم کے مؤقف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

ان تيقن الخطا في اجتهاده، فقال الحنفية :ان كان في الصلاة استدار وبنى عليها اى اكمل صلاته، فلو صلى كل ركعة لجهة، جاز .وان كان بعد الصلاة صلى الصلاة القادمة، ولا اعادة عليه لما مضى، لاتيانه بما في وسعه، قال علي :قبلة المتحرى جهة قصده ومن صلى بلا تحرٍ واصاب، لم تصح صلاته، لتركه فرض التحرى، الا اذا علم اصابته بعد فراغه، فلا يعيد بالاتفاق عندهم.

ومن امَّ قومًا في ليلة مظلمة، فتحرى القبلة وصلى الى جهة اخرى، وتحرى من خلفه، وصلى كل واحد منهم الى جهة، وكلهم خلف الامام، فمن علم منهم بحال امامه تفسد صلاته، ومن لم يعلم ما صنع الامام، صحت صلاته واجزاه، لوجود التوجه الى جهة التحرى، ومخالفة الماءمومين لامامهم لا تمنع صحة الصلاة، كالصلاة في جوف الكعبة.

وقال المالكية :ان تبين المجتهد في القبلة خطا :يقينًا او ظنًا، في اثناء الصلاة، قطعها ان كان

بصيرًا منحرفًا كثيرًا، بان استدبر او شرّق او غرب، وابتداها باقامة، ولا يكفي تحوله لجهة القبلة.

وان كان اعمى، او كان منحرفًا انحرافًا يسيرًا، فلا اعادة عليه .وان كان بصيرًا منحرفًا كثيرًا او ناسيًا للجهة التي اداه اجتهاده اليها، او التي دله عليها العارف، اعاد في الوقت على المشهور.

وقال الشافعية :ان تيقن الخطا في الصلاة اوبعدها، استانفها اى اعادها من جديد؛ لانه تعين له يقين الخطا فيما يامن مثله في القضاء، فلم يعتد بما مضى، كالحاكم اذا حكم ثم وجد النص بخلافه .وان تغير اجتهاده للصلاة الثانية، فاداه اجتهاده الى جهة اخرى، صلى الصلاة الثانية الى الجهة الثانية، ولا يلزمه اعادة ما صلاه الى الجهة الاولى، كالحاكم اذا حكم باجتهاده، ثم تغير اجتهاده، لم ينقض ما حكم فيه بالاجتهاد الاول.

ويجتهد لكل فرض، فان تحير، صلى كيف شاء، ويقضي وجوبًا لان ذلك امر نادر.

وقال الحنابلة :ان بان له يقين الخطا وهو في الصلاة، استدار الى جهة الكعبة، وبنى على ما مضى من الصلاة، كما قرر الحنفية؛ لان ما مضى منها كان صحيحًا، فجاز البناء عليه، كما لو لم يبن له الخطا .وكذلك تستدير الجماعة مع الامام ان بان لهم الخطا في حال واحدة.

وان تبين خطا اجتهاده بعد الصلاة، بان صلى الى غير جهة الكعبة يقينًا لم يلزمه الاعادة، ومثل المجتهد في هذا :المقلد الذى صلى بتقليده، وهذا موافق لمذهب الحنفية.

اما من صلى في الحضر الى غير الكعبة سواء اكان بصيرًا ام اعمى، ثم بان له الخطا، فعليه الاعادة؛ لان الحضر ليس بمحل الاجتهاد؛ لان من فيه يقدر على معرفة القبلة بالمحاريب، ويجد من يخبره عن يقين غالبًا، فلا يكون له الاجتهاد، كالقادر على النص في سائر الاحكام.

والخلاصة :ان الحنفية والحنابلة يقررون البناء على الصلاة في اثنائها، ولا يوجبون الاعادة في حال الاجتهاد .وتبين الخطا بعد الفراغ من الصلاة الا المقيم في الحضر عند الحنابلة. والمالكية والشافعية يقررون قطع الصلاة اذا عرف الخطا فيها، واعادة الصلاة اذا عرف الخطا بعدها، لكن المالكية يوجبون الاعادة في الوقت الضروري فقط .والشافعية يوجبون الاعادة مطلقًا في الوقت وبعده، لتبين فساد الاولى[1]

اگر نماز پڑھنے والے شخص کو اپنے اجتہاد میں غلطی کا یقین ہو تو احناف اس بات کے قائل ہیں: اگر وہ شخص ابھی نماز ادا کر رہا تھا تو نماز کے دوران ہی وہ اسی طرف گھوم کے رُخ کر لے گا' جس طرف قبلہ ہے اور اپنی نماز جاری رکھے گا اور مکمل کر لے گا' ایسی صورتِ حال میں اگر اس نے ہر رکعت مختلف سمت میں ادا کی تو بھی اُس کی نماز جائز ہو گی۔

---

[1] الفِقهُ الاسلاميُّ وادلّتُهُ 'البَابُ الثّاني :الصّلاة شروط صحة الصلاة :الشرط الخامس۔ استقبال القبلة :الخطا في الاجتهاد:

اگر اسے نماز پڑھنے کے بعد اس بات کا پتہ چلتا ہے تو اب وہ اگلی نماز قبلہ کی طرف رُخ کر کے ادا کرے گا' سابقہ نماز کو دوبارہ نہیں پڑھے گا' کیونکہ اُس نے اپنی طاقت کے مطابق نماز ادا کر لی تھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص غور وفکر کر لینے کے بعد کسی ایک سمت کو قبلہ سمجھ لیتا ہے تو وہی اُس کا قبلہ شمار ہوگا''۔

اگر کوئی شخص غور وفکر کے بغیر کسی ایک جانب رُخ کر کے نماز ادا کر لیتا ہے تو اگرچہ وہ رُخ درست سمت ہی کیوں نہ ہو' اُس کی نماز نہیں ہوگی' کیونکہ اُس نے غور وفکر کرنے کا فرض ادا نہیں کیا' اگر اُسے نماز پڑھ لینے کے بعد اس بات کا پتہ چلتا ہے' اُس کی جہت درست تھی تو اس پر اتفاق ہے' وہ دوبارہ اُس نماز کو ادا نہیں کرے گا۔

اگر کوئی شخص تاریک رات میں کچھ لوگوں کو نماز پڑھاتا ہے' امام غور وفکر کرنے کے بعد کسی ایک جہت کو قبلہ قرار دیتا ہے' جبکہ مقتدی بھی غور وفکر کرتے ہیں اور وہ الگ الگ جہت کو قبلہ قرار دے دیتے ہیں اور اُن میں سے ہر ایک اپنی متعین کردہ جہت کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر لیتا ہے' لیکن وہ سب لوگ امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں تو جس شخص کو یہ پتہ چل جائے کہ امام کا رُخ تو دوسری جہت میں ہے تو اُس شخص کی نماز ادا نہیں ہوگی اور جس شخص کو اس بات کا پتہ نہ چل سکے' اُس کی نماز ادا ہو جائے گی اور اس کے لیے نماز کو دُہرانا ضروری نہیں ہوگا' اس کی وجہ یہ ہے' ہر شخص نے اپنے اندازے کے مطابق صحیح سمت میں رُخ کیا ہے' اگر مقتدیوں کا رُخ امام کے رُخ کے مطابق نہیں ہوتا تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا' یہ بالکل اُسی طرح ہے جیسے خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کی صورت میں اگر مقتدیوں کا رخ امام کے رخ کے مطابق نہیں ہوتا تو بھی نماز درست شمار ہوگی۔

فقہاء مالکیہ اس بات کے قائل ہیں' اگر کسی شخص کو نماز کے دوران اس بات کا غالب گمان ہو جائے یا یقین ہو جائے کہ اُس نے اجتہاد کے ذریعے قبلہ کے جس رُخ کا تعین کیا تھا وہ غلط تھا' اگر وہ شخص دیکھنے پر قادر ہے اور وہ قبلہ کی سمت سے ہٹا ہوا ہے' یعنی قبلہ کی طرف اس کی پیٹھ ہے یا اُس نے مشرق یا مغرب کی طرف منہ کیا ہوا ہے' تو ایسا شخص نماز توڑ دے گا اور نئے سرے سے نماز ادا کرے گا' اُس کے لیے یہی کافی نہیں ہوگا کہ وہ قبلہ کی طرف منہ کر لے۔

اگر وہ شخص نابینا ہے یا قبلہ کی سمت سے تھوڑا سا ہٹا ہوا ہے تو اُس کے لیے نماز کو دُہرانا ضروری نہیں ہوگا۔

اگر وہ شخص دیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور قبلہ کی سمت سے زیادہ ہٹا ہوا ہے یا وہ بھول گیا تھا کہ اُس نے غور وفکر کے ساتھ کون سی سمت متعین کی تھی یا بتانے والے شخص نے اُسے کون سی سمت کے بارے میں بتایا تھا تو اگر نماز کا وقت باقی ہو تو وہ اُس نماز کو دوبارہ ادا کرے گا۔

فقہاء شوافع اس بات کے قائل ہیں' اگر نماز ادا کر لینے کے دوران یا نماز ادا کر لینے کے بعد غلطی کا یقین ہو جائے تو ایسا شخص نئے سرے سے نماز پڑھے گا' کیونکہ اُس شخص کو ایسے کام میں غلطی کا یقین ہو گیا ہے' جس نوعیت کے کام میں فیصلہ کرتے ہوئے غلطی سے بچنا ممکن تھا' اُس نے جو کام کیا تھا' اُس کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا' یہ بالکل اُسی طرح ہو جائے گا جیسے قاضی فیصلہ دے دیتا ہے اور بعد میں پتہ چلتا ہے' اس کا یہ فیصلہ نص کے خلاف تھا۔

اگر دوسری نماز ادا کرنے کے وقت اُس شخص کا اجتہاد تبدیل ہو جاتا ہے تو اب وہ نئے اجتہاد کے مطابق سمت کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے گا' اب پہلی جہت کی طرف منہ کر کے ادا کی جانے والی نماز کو دوبارہ دُہرانا اُس پر لازم نہیں ہوگا۔

یہ بالکل اُسی طرح ہوگا' جیسے قاضی اجتہاد کے مطابق کوئی فیصلہ دیتا ہے اور پھر اُس کے بعد اُس کا فیصلہ تبدیل ہو جاتا ہے تو دوسرا اجتہاد پہلے پر اثر انداز نہیں ہوگا۔

ہر فرض نماز کے لیے ہر آدمی کو نئے سرے سے غور وفکر کرنا ہوگا' اگر اسے کچھ پتہ نہیں چلتا اور جس طرف اُسکا جی چاہا اُس نے اس طرف منہ کر کے نماز ادا کر لی تو بعد میں اس نماز کی قضاء ادا کرے گا کیونکہ اس طرح کے واقعات بڑے نادر ہوتے ہیں۔

حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: اگر نماز کے دوران میں انسان کو غلطی کا علم ہو جاتا ہے تو وہ خانہ کعبہ کی طرف رُخ کرے گا اور نماز جاری رکھے گا' وہی جہاں سے وہ پڑھ رہا تھا' یہ بالکل اُسی طرح ہے جیسے احناف اس بات کے قائل ہیں' اس کی وجہ یہ ہے: اُس نے پہلے' جو نماز ادا کر لی ہے وہ درست ہے تو اسے جاری رکھنا اس طرح جائز ہوگا' جس طرح اُس وقت جائز ہوتا کہ جب اُسے اپنی غلطی کا علم نہ ہوتا تو اس صورت میں بھی وہ نماز کو جاری رکھتا۔

اگر نماز باجماعت کے دوران نمازیوں کو پتہ چل جائے کہ وہ غلطی پر ہیں تو امام کے ساتھ اقتداء کرنے والے سب لوگ قبلہ کی طرف منہ کر لیں گے۔

اگر نماز پڑھنے کے بعد پتہ چلتا ہے: اُس نے خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہیں کی تھی' تو اُس وقت اس نماز کو دُہرانا لازم نہیں ہوگا اور اس بارے میں اپنے ذاتی اجتہاد کے ذریعے قبلہ کی سمت کا فیصلہ کرنے والا اور دوسرے کے بیان پر اعتماد کر کے قبلہ کی سمت کا فیصلہ کرنے والا دونوں برابر ہوں گے۔ حنابلہ کی یہ رائے احناف کے مؤقف کے مطابق ہے۔

اگر کوئی شخص شہر میں رہتے ہوئے خانہ کعبہ کی سمت سے ہٹ کر نماز ادا کرتا ہے تو خواہ وہ شخص دیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہو یا نابینا ہو' بعد میں اُسے پتہ چلتا ہے' وہ غلط سمت کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتا رہا ہے تو اب اُس پر نماز کو دُہرانا لازم ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے' شہر میں اس نوعیت کے اجتہاد کی ضرورت نہیں ہوتی ہے' وہاں موجود مساجد کی محراب کے ذریعے قبلہ کی سمت کے بارے میں پتہ کیا جا سکتا ہے اور بالعموم ایسے افراد بھی موجود ہوتے ہیں جو قبلہ کی سمت کے بارے میں بتا سکتے ہیں' اس لیے شہر میں اجتہاد کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی ہے' یہ اس طرح ہو جائے گا کہ جب کسی چیز کا حکم نص سے معلوم ہو سکتا ہے اور انسان اُس کے بارے میں اجتہاد کرنا شروع کر دے۔

اس ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے: اجتہاد کی صورت میں احناف اور حنابلہ کے نزدیک نماز کو جاری رکھا جائے' اسی مقام سے جہاں سے آدمی کو قبلہ کی سمت کے بارے میں اپنی غلطی کا پتہ چلا تھا اور اگر انسان کو نماز ادا کر لینے کے بعد اس چیز کا پتہ چلا تھا' اب اُس پر اس نماز کو دہرانا لازم نہیں ہوگا۔

مالکیہ اور شوافع اس بات کے قائل ہیں' نماز کے دوران اس غلطی کا علم ہوتا ہے' تو وہ نماز کو وہیں سے توڑ دے گا اور اگر اُسے نماز پڑھ لینے کے بعد اس بات کا علم ہوتا ہے تو اب وہ نماز دوبارہ ادا کرے گا۔

البتہ مالکیوں نے ایسی صورت میں دوبارہ نماز پڑھنے کو اُس وقت لازم قرار دیا ہے جب نماز کا وقت ابھی باقی ہو جبکہ شوافع نے مطلق طور پر اس نماز کو دوبارہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے خواہ اس نماز کا وقت ابھی باقی ہو یا اس نماز کا وقت گزر چکا ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے: انسان کو اس بات کا پتہ چل گیا ہے اُس کی پہلی نماز درست نہیں تھی۔

1057- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْدَ قُدُومِهِ الْمَدِيْنَةَ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ عَلِمَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ هَوٰى نَبِيِّهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَنَزَلَتْ (قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) فَاَمَرَهُ اَنْ يُوَلِّيَ اِلَى الْكَعْبَةِ وَمَرَّ عَلَيْنَا رَجُلٌ وَّنَحْنُ نُصَلِّيْ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ اِنَّ نَبِيَّكُمْ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ حَوَّلَ وَجْهَهُ اِلَى الْكَعْبَةِ .فَتَوَجَّهْنَا اِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ.

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد تقریباً سولہ ماہ تک ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے رہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش سے واقف تھا' اس نے یہ آیت نازل کی:

''ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف اُٹھنا دیکھ رہے ہیں' ہم تمہیں اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے' جس سے تم راضی ہو گے تو تم اپنا رخ مسجد حرام کی طرف کرلو''۔

تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا: آپ اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کرلیں۔ (راوی کہتے ہیں:) ایک شخص ہمارے پاس سے گزرا' ہم لوگ اس وقت بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہے تھے۔ اس شخص نے بتایا: تمہارے نبی نے اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کرلیا ہے (یعنی وہ اس طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے لگے ہیں) تو ہم نے اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کرلیا حالانکہ ہم اس وقت دو رکعت نماز ادا کر چکے تھے۔

1058- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا

۱۰۵۷-اخرجه البخاري (۱/ ۵۹۸) كتاب الصلوة' باب التوجه نحو القبلة حيث كان' حديث (۳۹۹)' (۲٤۸) كتاب التفسير' باب (ولكل وجهة هو موليها)' حديث (٤٤۹۲)' (۱۳/ ۲٤۵) كتاب اخبار الآحاد' باب ما جاء في اجازة خبر الواحد' حديث (۷۲۵۲)' ومسلم (۱/ ۳۷۲) كتاب المساجد' باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة' حديث (۱۲/ ۵۲۵)' والترمذي (۵/ ۱۹۱) كتاب التفسير' باب سورة البقرة' حديث (۲۹٦۲)' والنسائي (۱/ ۲٤۲-۲٤۳) كتاب الصلوة' باب فرض القبلة' حديث (٤۸۸)' وابن ماجه (۱/ ۳۲۲-۳۲۳) كتاب الصلوة' باب القبلة' حديث (۱۰۱۰)' وابو عوانة (۲/ ۸۱-۸۲)' واحمد (٤/ ۲۸۳' ۲۸۸' ۲۸۹-۳۰٤)' وابو داؤد الطيالسي (۷۱۹)' وابن الجارود في (المنتقى)' (۱٦۵) وابن خزيمة (۱/ ۲۲۲' ۲۲٦)' وابن حبان (۱۷۱٦)' وابن ابي شيبة (۱/ ۳۳٤)' وابن سعد (۱/ ۲٤۲- ۲٤۳)' والبيهقي (۲/ ۲-۳) كتاب الصلوة' والبغوي في (شرح السنة) (۲/ ۹۵- بتحقيقنا)منطرق كثيرة عن ابي اسحاق عن البراء بن عازب به' وفيه: (فخرج رجل ممن صلى معه' فمر على اهل مسجد وهم راكعون' فقال: اشهد بالله: لقد صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل مكة' فداروا كما هم قبل البيت)- وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح-

۱۰۵۸-اخرجه مسلم (۲/ ۱۲- نووي) كتاب المساجد باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة' حديث (۱۵/ ۵۲۷)' واحمد (۳/ ۲۸٤) وابن خزيمة (٤۳۰' ٤۳۱) من طريق حماد بن سلمة عن ثابت عن انس-

جَمِيلُ بْنُ عُبَيْدٍ اَبُو النَّضْرِ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ مُنَادِیُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ اِلَى الْكَعْبَةِ وَالْاِمَامُ فِى الصَّلَاةِ قَدْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ الْمُنَادِیْ قَدْ حُوِّلَتِ الْقِبْلَةُ اِلَى الْكَعْبَةِ فَصَلَّوْا الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ اِلَى الْكَعْبَةِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک شخص نے یہ اعلان کیا خانہ کعبہ کو قبلہ بنا دیا گیا ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) اس وقت امام صاحب نماز پڑھا رہے تھے اور وہ دو رکعت ادا کر چکے تھے' اس اعلان کرنے والے نے یہ اعلان کیا' اب خانہ کعبہ کو قبلہ بنا دیا گیا ہے' تو سب لوگوں نے بقیہ دو رکعت خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے ادا کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدۃ بن عبد اللہ صفار، خزاعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''258ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳۰)(۱۴۲۰)۔

○ جمیل بن عبید طائی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۲/۵۱۹)(۲۱۵۱)۔

1059- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا حُوِّلَتِ الْقِبْلَةُ اِلَى الْكَعْبَةِ مَرَّ رَجُلٌ بِاَهْلِ قُبَاءَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَقَالَ لَهُمْ قَدْ حُوِّلَتِ الْقِبْلَةُ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاسْتَدَارُوْا وَاِمَامُهُمْ نَحْوَ الْكَعْبَةِ.

☆☆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب خانہ کعبہ کو قبلہ بنا دیا گیا' تو ایک شخص قباء کے رہنے والے لوگوں کے پاس سے گزرا' وہ لوگ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے' اس شخص نے ان سے کہا' خانہ کعبہ کو قبلہ بنا دیا گیا ہے' تو ان لوگوں نے اور ان کے امام نے خانہ کعبہ کی طرف رخ کر لیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد السلام بن حفص، ابومصعب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۰۶)(۱۱۸۷)۔

۱۰۵۹-اخرجه الطبراني في (الكبير) (٦/١٦٢) رقم (٥٨٦٠) من طريق عبيد الله بن موسى' ثنا عبد السلام بن مصعب عن ابي حازم عن سهل بن سعد به- وذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد) (٢/١٧) وقال: ورجاله موثقون-

19-باب ذِكْرِ صَلَاةِ الْمُفْتَرِضِ خَلْفَ الْمُتَنَفِّلِ .

باب: نفل ادا کرنے والے کی اقتداء میں فرض نماز ادا کرنا

1060- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعِشَاءَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ هِيَ لَهٗ تَطَوُّعٌ وَّلَهُمْ فَرِيْضَةٌ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کرتے تھے اور پھر اپنے محلے میں واپس چلے جاتے تھے اور اُن لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے' وہ نماز حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے نفل ہوتی تھی اور ان لوگوں کے لیے فرض ہوئی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن دینار مکی، ابومحمد الاثرم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''126ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۹/۲)(۵۷۵)۔

امام قدوری کی تحقیق

نفل نماز ادا کرنے والے کی اقتداء میں فرض نماز کرنے والے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری اپنی مشہور تصنیف ''التجرید'' میں تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے' فرض نماز ادا کرنے والے کے لیے یہ جائز نہیں ہے' وہ نفل ادا کرنے والے کے پیچھے نماز ادا کرلے' اسی طرح ایک فرض نماز ادا کرنے والے کے لیے یہ جائز نہیں ہے' وہ دوسرا فرض پڑھنے والے کی اقتداء میں نماز ادا کرے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسا کرنا جائز ہے' ہماری دلیل یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے اور تم اس کے خلاف نہ کرو''۔

(امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) جب امام اور مقتدی میں ایک مختلف فرض پڑھ رہا ہوگا تو ان کے درمیان مخالفت آجائے گی اور یہ چیز منع ہے۔ یہ درست نہیں ہوگا' آپ روایت کے الفاظ کو افعال میں مخالفت پر محمول کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے' الفاظ کو اپنے عمومی مفہوم پر محمول کرنا زیادہ بہتر ہوگا' پھر اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے' افعال میں مخالفت کا حکم تو روایت کے آخری الفاظ سے ہی ثابت ہو جاتا ہے' جس میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

۱۰۶۰- اخرجه الشافعي (۱/۱۴۲)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۴۰۹) من طريق ابن جريج بهذا الاسناد- قال الحافظ في (الفتح) (۲/۴۲۸): وهو حديث صحيح' رجاله رجال الصحيح' وقد صرح ابن جريج في رواية عبد الرزاق بسماعه فيه فانتفت شبهة تدليسه؛ فقول ابن الجوزي: (انه لا يصح مردود)-

''جب وہ رکوع میں جائے تم بھی رکوع میں جاؤ' جب وہ سجدہ کرے' تم بھی سجدہ کرو''۔

تو لفظ کو تکرار پر محمول کرنا درست نہیں ہوگا۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے' امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے شخص کا امام کی نیت کے ساتھ نماز ادا کرنا درست نہیں ہے بلکہ اسے امام کی مقتدی کی نیت کرنی پڑے گی' لہٰذا وہ اس حوالے سے امام کی اقتداء بھی نہیں کر سکے گا' اس کی مثال یہ ہے' فجر کی نماز ادا کرنے والا شخص کسی ایسے شخص کی اقتداء کرتا ہے جو نمازِ کسوف ادا کر رہا ہے یا ظہر کی نماز ادا کرنے والا شخص اس شخص کی اقتداء کر رہا ہے جو جمعہ کی نماز ادا کر رہا ہے۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے' مقتدی کے حق میں جائز نہیں ہے' وہ کسی ایک نماز کی بنیاد پر دوسری نماز کو جاری رکھے تو اسی طرح اس کے لیے اپنے اور امام کے حق میں بھی ایسا کرنا جائز نہیں ہونا چاہیے۔ اس کی اصل وہ ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں[1]

1061- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ وَّاَبُو الْاَزْهَرِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعِشَاءَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّيْ لَهُمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ هِيَ لَهٗ نَافِلَةٌ وَّلَهُمْ فَرِيْضَةٌ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کیا کرتے تھے اور پھر اپنے محلے میں چلے جاتے اور ان لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے' جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے نفل ہوتی تھی اور اُن لوگوں کے لیے فرض۔

امام اور مقتدی کی نیت میں فرق کا حکم

نماز کے دوران آدمی کی نیت اُس کے امام سے مختلف ہونے کے بارے میں علماء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے موطأ کے شارح حافظ ابن عبدالبر اندلسی بیان کرتے ہیں:

علماء نے ایسی نماز کے بارے میں اختلاف کیا ہے جس میں نماز پڑھنے والے کی نیت اُس کے امام کی نیت سے مختلف ہو۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: ایسے کسی بھی شخص کی نماز جائز نہیں ہوگی جو نفل ادا کرنے والے کی اقتداء میں فرض نماز ادا کرے یا جو شخص عصر کی نماز ایسے شخص کے پیچھے ادا کر رہا ہو جو ظہر کی نماز ادا کر رہا ہو' جب امام اور مقتدی کی نیت میں اختلاف آ جائے' فرضیت کے بارے میں مقتدی کی نماز باطل ہو جائے گی' البتہ امام کی نہیں ہوگی' اسی طرح جو شخص فرض نماز نفل ادا کرنے والے کی اقتداء میں پڑھ رہا ہو (اُس کا بھی وہی حکم ہوگا)۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' ان کے اصحاب' سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ کے رہنے والے اکثر تابعین کا یہی فتویٰ ہے۔

ان حضرات کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

[1] التجرید مسئلہ 200' صفحہ 281/2

''امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تا کہ اُس کی پیروی کی جائے''۔

تو جس شخص کی نیت امام کی نیت کے برخلاف ہو تو وہ اُس کی پیروی کرنے والا شمار نہیں ہوگا۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اُس (امام) سے اختلاف نہ کرو''۔

اور نیت کے اختلاف سے زیادہ شدید اختلاف اور کیا ہوگا' کیونکہ نیت پر ہی اعمال کا دارومدار ہوتا ہے۔

ان حضرات نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے واقعہ کی یہ علت بیان کی ہے: جو عمرو بن یحییٰ نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے نقل کی ہے: ایک صاحب نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس بات کی شکایت کی' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو طویل نماز پڑھاتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا: تم لوگوں کو آزمائش میں مبتلا نہ کرو یا تو میرے ساتھ نماز ادا کر لیا کرو یا اپنی قوم کو مختصر نماز پڑھایا کرو۔

یہ حضرات یہ کہتے ہیں: یہ بات اس بات پر دلالت کرتی ہے: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کو جو نماز پڑھایا کرتے تھے وہ فرض نماز ہوتی تھی اور وہ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نفل نماز ادا کیا کرتے تھے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں: نفل نماز ادا کرنے والا شخص ایسے شخص کی اقتداء میں نماز ادا کر سکتا ہے جو فرض نماز ادا کر رہا ہو۔ علماء کا اجماع ہے' ایسا کرنا جائز ہے۔

امام شافعی' امام رازی' امام داؤد ظاہری' طبری رحمہم اللہ علیہم اور مشہور قول کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: ایسا کرنا جائز ہے' فرض نماز ادا کرنے والا شخص نفل نماز ادا کرنے والے کی اقتداء کرے یا ظہر کی نماز ادا کرنے والا عصر کی نماز ادا کرنے والے کی اقتداء میں نماز ادا کر لے' اس کی وجہ یہ ہے: ہر نمازی اپنے لیے نماز پڑھ رہا ہے' اُسے اُس کے مطابق اجر ملے گا جس نماز کی اُس نے نیت کی ہے کیونکہ اعمال کے اجر کا دارومدار نیت پر ہے۔

ان حضرات نے یہ دلیل پیش کی ہے: ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے' ہم امام کے اُن اعمال کی پیروی کریں جو افعال ہمارے سامنے ظاہر ہوتے ہیں' جہاں تک نیت کا تعلق ہے تو وہ ایک پوشیدہ چیز ہے اور یہ بات ناممکن ہے: ہمیں نیت کی پیروی کرنے کا حکم دیا جائے یا ایسی چیز کی پیروی کا حکم دیا جائے جو ہم سے پوشیدہ ہوتی ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: اس حدیث میں بھی اس بات پر دلالت موجود ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تا کہ اس کی پیروی کی جائے' جب وہ رکوع میں جائے تو تم رکوع میں جاؤ' جب وہ سر اُٹھائے تو تم بھی اُٹھ جاؤ۔

بیمار شخص کے بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھانے کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہ شیخ ابن عبدالبر اندلسی بیان کرتے ہیں:

علماء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے' فرض نماز میں قیام کرنا فرض ہے' اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''اور اس کی بارگاہ میں احترام کے ساتھ کھڑے رہو''۔

تو کسی بھی شخص کے لیے یہ جائز نہیں ہے: وہ بیٹھ کر فرض نماز ادا کرے جبکہ وہ کھڑے ہونے پر قادر ہو۔

جب کوئی تندرست شخص جو کسی کا مقتدی ہو وہ کسی ایسے امام کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کرے جو امام بیمار ہو کھڑا نہ ہو سکتا ہو تو اس کے بارے میں فقہاء نے اختلاف کیا ہے۔

اہل علم کے گروہ نے اسے درست قرار دیا ہے انہوں نے اس حدیث کی پیروی کرتے ہوئے اس بات کا فتویٰ دیا ہے اور اسی طرح ان کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

اس سے مراد یہی ہے: جب وہ کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کرے۔

یہ روایت کئی حوالوں سے حضرت ابوہریرہ حضرت عبداللہ بن عباس حضرت عبداللہ بن عمر حضرت انس حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے مستند طور پر منقول ہے۔

جن حضرات نے یہ فتویٰ دیا ہے: جب امام کسی بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو تو اُس کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کریں گے خواہ وہ تندرست ہوں اور کھڑے ہونے کی قدرت رکھتے ہوں یہ فتویٰ دینے والوں میں حماد بن زید امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ امام اسحاق بن راھویہ رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں انہوں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے اور اسی کی مانند بعض دیگر حضرات جنہوں نے ان کی پیروی کرتے ہوئے یہ فتویٰ دیا ہے بعض اہل ظاہر نے بھی اس کے مطابق رائے اختیار کی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: اس کے بعد چار صحابہ کرام نے ایسا ہی کیا ہے جن میں حضرت اسید بن حضیر حضرت قیس بن فہد حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

علامہ ابن عبدالبر اندلسی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہم نے ان روایات کی اسناد کتاب ''التمہید'' میں نقل کر دی ہیں۔

جمہور علماء یہ فرماتے ہیں: کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے وہ کوئی بھی نماز بیٹھ کر ادا کرے جب کہ وہ تندرست ہو اور کھڑے ہونے کی قدرت رکھتا ہو نہ امام کے لیے ایسا کرنا جائز ہے نہ تنہا نماز ادا کرنے والے کے لیے یہ جائز ہے اور نہ ہی امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے کے لیے ایسا کرنا جائز ہے۔

پھر ان حضرات میں اختلاف پایا جاتا ہے ان میں سے بعض حضرات نے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے شخص کی نماز کو درست قرار دیا ہے جبکہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھانے والے کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو کیونکہ امام پر تو قیام فرض نہیں ہے (کیونکہ وہ بیمار ہے)۔

ان حضرات کی دلیل وہ حدیث جس میں یہ بات مذکور ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے وہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی میں نماز ادا کر رہے تھے جو بیٹھے ہوئے تھے یہ اس بیماری کے دوران کی بات ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تھا لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پیروی کرتے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے۔

یہ روایت اس کے بعد والے باب میں آئے گی۔

اس حدیث کے مطابق جن حضرات نے فتویٰ دیا ہے ان میں امام شافعی امام ابوثور امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور داؤد ظاہری رحمہم اللہ شامل ہیں۔

ولید بن مسلم نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے بیمار امام کے لیے اس بات کو جائز قرار دیا' وہ بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھائے جبکہ لوگ کھڑے ہو کر نماز ادا کریں گے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے' امام کے پہلو میں ایسا شخص کھڑا ہو جائے جو امام کی نماز کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرتا رہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب کے نزدیک اُن کے حوالے سے منقول یہ روایت غریب ہے۔

امام ابن قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا شخص بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کی پیروی میں فرض نماز یا نفل نماز ادا نہیں کر سکتا' البتہ بیٹھ کر نماز ادا کرنے والا شخص کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کی اقتداء میں نماز ادا کر سکتا ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ بیٹھ کر فرض یا نفل نماز میں کسی کی امامت کرے' اگر کسی شخص کو کوئی ایسی بیماری لاحق ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ کھڑا نہیں ہو سکتا تو وہ کسی کو اپنا نائب مقرر کر دے (یعنی کوئی دوسرا شخص نماز پڑھا دے)۔

شیخ ابن قاسم نے دلیل کے طور پر یہ بات پیش کی ہے: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ اس وقت بیمار تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امام تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی' پھر بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: کسی بھی نبی کا اُس وقت تک وصال نہیں ہوا جب تک اُس کی امت کے کسی فرد نے اُس کی امامت نہیں کی۔

شیخ ابن قاسم کہتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: ہمارے نزدیک ربیعہ کے حوالے سے منقول اس حدیث پر عمل کیا جائے گا اور یہ روایت میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

شیخ سحنون مالکی نے یہ بات بیان کی ہے: شیخ ابن قاسم نے اس روایت کو نقل کیا ہے' یہ روایت ''موطأ'' میں نہیں ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امام تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدی کے طور پر نماز ادا کی تھی' جبکہ ''موطأ'' میں اس کے برخلاف روایت منقول ہے' جس میں یہ مذکور ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے اور لوگ بھی کھڑے ہوئے تھے' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔

شیخ ابومصعب نے اپنی مختصر میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: بیٹھ کر نماز ادا کرنے والا شخص لوگوں کی امامت نہیں کرے گا' اگر وہ بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھاتا ہے تو امام کی اور تمام مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (ایسا اس وقت ہو گا جب امام کسی عذر کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھاتا ہے)۔

وہ یہ فرماتے ہیں: اگر امام بیمار ہو تو امام کی نماز مکمل ہو جائے گی اور اس کے پیچھے نماز ادا کرنے والوں کی نماز فاسد ہو

جائے گی۔

وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی علت کے بغیر بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے تو وہ اپنی نماز دوبارہ ادا کرے گا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے منقول شیخ ابومصعب کی اس روایت کے مطابق جو شخص بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے بیمار امام کی اقتداء میں کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے' اُس پر یہ لازم ہے' اُس نماز کے وقت کے دوران ہی اُس نماز کو دوبارہ ادا کر لے (یا اس نماز کا وقت گزر چکا ہو تو بھی دوبارہ ادا کر لے)۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات بھی روایت کی گئی ہے: ان کے نزدیک مقتدی لوگ صرف نماز کے وقت کے دوران ہی اس کا اعادہ کریں گے' اگر (اس کا وقت گزر جاتا ہے تو اُن پر دوبارہ نماز ادا کرنا لازم نہیں ہوگا)

ویسے تو اللہ بہتر جانتا ہے' لیکن شاید اس کی دلیل وہ روایت ہے' جسے ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کر رہے تھے جو بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑے ہوئے تھے اور لوگ بھی قیام کی حالت میں نماز ادا کر رہے تھے اور وہ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی کر رہے تھے۔

اور اس کی دلیل وہ روایت ہے جو موطأ میں منقول نہیں ہے' لیکن جسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ربیعہ کے حوالے سے نقل کیا ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے کھڑے ہوئے تھے اور نبی اکرمؐ نے اُن کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

تو جب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں اختلاف کو دیکھا تو انہوں نے احتیاط کے پیش نظر نماز کے وقت کے دوران دوبارہ نماز ادا کرنے کی رائے کو اختیار کیا تاکہ امام اور مقتدی میں سے ہر ایک اپنے فرض کو اپنی حالت کے مطابق ادا کر لے۔

امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ نے (اپنی موطأ) میں اپنے مؤقف کی تائید میں اس باب میں وہ حدیث ذکر کی ہے' جسے شیخ ابومصعب نے نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے بعد کوئی بھی شخص بیٹھ کر امامت نہیں کر سکتا۔

اہلِ علم کے نزدیک یہ روایت مستند طور پر ثابت نہیں ہے کیونکہ اس روایت کو جابر جعفی نامی راوی نے شعبی کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور جابر جعفی نامی راوی مستند نہیں ہے' اُن روایات میں بھی جن کو اُس نے ''مسند'' کے طور پر نقل کیا ہو تو جو روایت اس نے مرسل کے طور پر نقل کی ہو' اُس میں کیسے مستند ہو سکتا ہے۔

جہاں تک امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب کا اس بارے میں قول ہے تو یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کسی بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے اور وہ رکوع کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے اور وہ صرف اسی کی طاقت رکھتا ہے اور وہ ایسے لوگوں کو نماز پڑھاتا ہے جو کھڑے بھی ہو سکتے ہیں' رکوع بھی کر سکتے ہیں' سجدہ بھی کر سکتے ہیں تو ایسی صورت میں امام کی نماز جائز ہوگی اور مقتدیوں کی نماز باطل ہوگی لیکن اگر اُس کی اقتداء میں ایسا شخص موجود ہو جو بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو' وہ کھڑا نہ ہو سکتا ہو تو اُسکا حکم بھی امام کے حکم کی طرح ہوگا' یعنی اُس کی نماز بھی جائز ہوگی لیکن جو شخص ایسے امام کی اقتداء میں خواہ کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہو' یا بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو اور وہ قیام کی طاقت بھی رکھتا ہو' ان سب کی نماز باطل ہوگی اور اُن پر یہ لازم ہوگا' وہ یہ نماز دوبارہ ادا کریں۔

امام ابوحنیفہ' امام ابویوسف رحمہما اللہ یہ فرماتے ہیں: بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے لوگوں کی نماز ایسے امام کے پیچھے جائز ہو گی۔

امام زفر رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

اس بارے میں امام ابوحنیفہ' امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ علیہم کی رائے متفق ہے: اگر امام کی ایسی حالت ہو کہ وہ صرف اشارہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے' بیٹھنے' رکوع کرنے یا سجدہ کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو اور اس اشارہ کر کے نماز ادا کرنے والے امام کی اقتداء میں کچھ ایسے لوگ نماز ادا کریں جو کھڑے بھی ہو سکتے ہوں' رکوع بھی کر سکتے ہوں' سجدہ بھی کر سکتے ہوں تو ان لوگوں کی نماز جائز نہیں ہو گی' البتہ امام کی نماز جائز ہو جائے گی۔

امام زفر رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: اُن لوگوں کی بھی نماز جائز ہو جائے گی کیونکہ ان لوگوں نے اپنے فرض کے مطابق نماز ادا کی ہے اور امام نے اپنے فرض کے مطابق نماز ادا کی ہے۔

20- باب ذِكْرِ الصَّلَاةِ فِي اَعْطَانِ الْإِبِلِ وَمَرَاحِ الْغَنَمِ.

باب: اونٹوں کے باڑے اور بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرنا

1062- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيْعِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيْقِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يُصَلَّى فِيْ اَعْطَانِ الْإِبِلِ وَرَخَّصَ اَنْ يُصَلَّى فِيْ مَرَاحِ الْغَنَمِ .وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ نُصَلِّيَ فِيْ مَرَاحَاتِ الْغَنَمِ وَنَهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْ اَعْطَانِ الْإِبِلِ .

☆☆ عبدالملک بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کی جائے' البتہ آپ نے اس بات کی اجازت دی ہے: بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کی جا سکتی ہے۔

ابن صاعد نامی راوی نے یہ الفاظ ادا کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے: ہم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کریں اور آپ نے ہمیں اس بارے میں منع کیا ہے' ہم اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کریں۔

کن جگہوں پر نماز ادا کرنا منع ہے؟

اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے حافظ ابن رُشد تحریر کرتے ہیں:

۱۰۶۲- اخرجه احمد (۳/ ۴۰۴، ۴۰۵) و(۵/ ۱۰۲)، والطبراني في (الكبير) (۷/ ۱۲۴) رقم (۶۵۴۴)، كلاهما من طريق يعقوب بهذا الاسناد- وينظر الحديث الآتي-

واما المواضع التی یصلی فیها فان من الناس من اجاز الصلاۃ فی کل موضع لا تکون فیه نجاسة ومنهم من استثنی من ذلك سبعة مواضع :المزبلة والمجزرة والمقبرة وقارعة الطریق والحمام ومعاطن الابل وفوق ظهر بیت الله ومنهم من استثنی من ذلك المقبرة فقط ومنهم من استثنی المقبرة والحمام ومنهم من کره الصلاۃ فی هذه المواضع المنهی عنها ولم یبطلها وهو احد ما روی عن مالك وقد روی عنه الجواز وهذه روایة ابن القاسم .وسبب اختلافهم تعارض ظواهر الآثار فی هذا الباب وذلك ان ههنا حدیثین متفق علی صحتهما وحدیثین مختلف فیهما .فاما المتفق علیهما فقوله علیه الصلاۃ والسلام "اعطیت خمسا لم یعطهن احد قبلی وذکر فیها :وجعلت لی الارض مسجدا وطهورا فاینما ادرکتنی الصلاۃ صلیت "وقوله علیه الصلاۃ والسلام "اجعلوا من صلاتکم فی بیوتکم ولا تتخذوها قبورا "واما الغیر المتفق علیهما فاحدهما ما روی "انه علیه الصلاۃ والسلام نهی ان یصلی فی سبعة مواطن :فی المزبلة والمجزرة والمقبرة وقارعة الطریق وفی الحمام وفی معاطن الابل وفوق ظهر بیت الله " خرجه الترمذی .والثانی ما روی انه قال علیه الصلاۃ والسلام "صلوا فی مرابض الغنم ولا تصلوا فی اعطان الابل "فذهب الناس فی هذه الاحادیث ثلاثة مذاهب :احدهما مذهب الترجیح والنسخ والثانی مذهب البناء :اعنی بناء الخاص علی العام والثالث مذهب الجمع . فاما من ذهب مذهب الترجیح والنسخ فاخذ بالحدیث المشهور وهو قوله علیه الصلاۃ والسلام "جعلت لی الارض مسجدا وطهورا "وقال هذا ناسخ لغیره لان هذه هی فضائل له علیه الصلاۃ والسلام وذلك مما لا یجوز نسخه .واما من ذهب مذهب بناء الخاص علی العام فقال : حدیث الاباحة عام وحدیث النهی خاص فیجب ان یبنی الخاص علی العام .فمن هؤلاء من استثنی السبعة مواضع ومنهم من استثنی الحمام والمقبرة وقال :هذا هو الثابت عنه علیه الصلاۃ والسلام لانه قد روی ایضا النهی عنهما مفردین .ومنهم من استثنی المقبرة فقط للحدیث المتقدم .واما من ذهب مذهب الجمع ولم یستثن خاصا من عام فقال احادیث النهی محمولة علی الکراهة والاول علی الجواز

جہاں تک ان جگہوں کے احکام کا تعلق ہے جہاں نماز ادا کی جا سکتی ہے تو اس بارے میں بعض حضرات نے ہر جگہ پر نماز ادا کرنے کو جائز قرار دیا ہے یعنی وہ جگہ جہاں پر نجاست موجود نہ ہو جبکہ ان میں سے بعض نے سات مقامات کو مستثنیٰ قرار دیا ہے وہ یہ ہیں: کوڑا پھینکنے کی جگہ بوچڑ خانہ قبرستان راستے کا بلند حصہ حمام اونٹوں کا باڑا اور خانہ کعبہ کی چھت۔

ان میں سے بعض حضرات نے صرف قبرستان کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

[1] بدایة المجتهد کتاب الصلاۃ الباب السادس

ان میں سے بعض حضرات نے ان مقامات پر نماز کی ادائیگی کو مکروہ قرار دیا ہے البتہ اُن کے نزدیک نماز ہو جاتی ہے ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں جبکہ اُن سے دوسری روایت اس کے جواز سے نقل کی گئی ہے' یہ روایت ابن قاسم نے نقل کی ہے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے' اس بارے میں منقول روایات کے درمیان تردد پایا جاتا ہے' دو احادیث ایسی ہیں جن کی صحت پر اتفاق پایا جاتا ہے اور دو احادیث ایسی ہیں جن کے مستند ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے جن روایات کے بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے' وہ یہ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں' جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی ہیں''۔

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اس بات کا تذکرہ کیا:

''میرے لیے تمام روئے زمین کو نماز ادا کرنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے تو جہاں کہیں نماز کا وقت ہو جائے گا' میں نماز ادا کرلوں گا''۔

جبکہ دوسری روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اپنے گھروں میں بھی نماز ادا کیا کرو انہیں قبرستان نہ بناؤ''۔

جن روایات پر اتفاق نہیں پایا جاتا' اُن میں سے ایک وہ روایت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مقامات پر نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے:

''کوڑا پھینکنے کی جگہ' بوچڑ خانہ' قبرستان' راستے کا بلند حصہ' حمام' اونٹوں کا باڑا' خانہ کعبہ کی چھت''۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' جبکہ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلیا کرو' البتہ اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کیا کرو''۔

تو فقہاء نے ان روایات کے بارے میں تین طرح کے مسلک اختیار کیے ہیں۔

بعض فقہاء نے ترجیح اور نسخ کا طریقہ اختیار کیا ہے' بعض نے خاص کو عام پر استوار کیا ہے اور بعض نے جمع اور تطبیق کے مسلک کو اختیار کیا ہے' جن حضرات نے نسخ اور ترجیح کا طریقہ اختیار کیا ہے' انہوں نے مشہور حدیث کو ترجیح دی ہے' جو یہ ہے:

''میرے لیے تمام روئے زمین نماز کے ادا کرنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دی گئی ہے''۔

انہوں نے اس روایت کو باقی تمام روایات کے لیے ناسخ قرار دیا ہے' کیونکہ یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل سے تعلق رکھتی ہے اور اس روایت کو منسوخ تصور نہیں کیا جا سکتا۔

جن فقہاء نے خاص کو عام پر استوار کرنے کا طریقہ اختیار کیا ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے' حلت کے حکم سے متعلق روایت عام ہے' جبکہ ممانعت کے حکم سے متعلق حدیث مخصوص ہے اور خاص کو عام پر استوار کرنا لازم ہے تو ان میں سے

ایک گروہ نے سات مقامات کو مستثنیٰ قرار دیا ہے جبکہ دوسرے گروہ نے صرف حمام' قبرستان کو مستثنیٰ قرار دیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم ﷺ سے صرف یہی ثابت ہے' کیونکہ ان دونوں کی ممانعت الگ' الگ طور پر منقول ہے' جبکہ ان میں بعض حضرات نے پہلے بیان کردہ روایت کی روشنی میں صرف قبرستان کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

جن حضرات نے جمع اور تطبیق کا طریقہ اختیار کیا ہے' انہوں نے خاص کو عام سے مستثنیٰ تسلیم نہیں کیا' انہوں نے ممانعت کے حکم سے متعلق روایت کو کراہیت پر محمول کیا ہے اور پہلی قسم کی روایات کو جواز پر محمول کیا ہے۔

1063- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَا حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنِیْ عَمِّی عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلُّوْا فِیْ مَرَاحَاتِ الْغَنَمِ وَلَاتُصَلُّوْا فِیْ مَرَاحَاتِ الْاِبِلِ.

☆☆ عبدالملک بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلو اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کرو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالجبار بن علاء بن عبدالجبار عطار بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''248ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۶۶/۱)(۷۹۴)۔

○ محمد بن عبداللہ بن حکم بن اعین مصری فقیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''268ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۷۸/۲)(۳۹۰)۔

○ حرملۃ بن عبدالعزیز بن سبرۃ، جہنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۵۸/۱)(۲۰۱)۔

1064- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهٰى اَنْ يُّصَلّٰى فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ وَكَانَ

۱۰۶۳- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۴۴۹/۲) كتاب الصلوة: باب كراهية الصلوة في اعطان الابل دون مراح الغنم: من طريق محمد بن عبد الله بن عبد الحكم بهذا الاسناد- واخرجه الطبراني في (الكبير) (۱۳۴/۷) رقم (۶۵۴۳) من طريق الحميدي عن حرملة بهذا الاسناد- وينظر الحديث الآتي-

۱۰۶۴- اخرجه ابن ابي شيبة (۳۸۵/۱) وابن ماجه (۲۵۳/۱) كتاب المساجد والجماعات: باب الصلوة في اعطان الابل ومراح الغنم: حديث (۷۷۰) والطبراني في (الكبير) (۱۳۵/۷) رقم (۶۵۴۵) من طريق زيد بن الحباب: بهذا الاسناد-

رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي فِيْ مَرَاحَاتِ الشَّاءِ.

☆☆ عبدالملک بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کی جائے' نبی اکرم ﷺ خود بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلیا کرتے تھے۔

21-باب اِعَادَةِ الصَّلاَةِ فِيْ جَمَاعَةٍ.

باب: پہلے پڑھی ہوئی نماز' جماعت کے ساتھ دوبارہ پڑھنا

1065- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ السَّائِبِ الطَّائِفِيُّ عَنْ نُوحِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا جِئْتَ اِلَى الصَّلاَةِ فَوَجَدْتَ النَّاسَ يُصَلُّوْنَ فَصَلِّ مَعَهُمْ فَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُوْنُ لَكَ نَافِلَةً وَّهٰذِهِ مَكْتُوْبَةٌ.

☆☆ حضرت یزید بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لیے (مسجد میں آؤ) اور لوگوں کو نماز ادا کرتے ہوئے پاؤ تو ان کے ساتھ نماز ادا کرو' اگر تم پہلے ہی وہ نماز ادا کر چکے ہو تو وہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی اور یہ فرض شمار ہو گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن یزید بن حریب ابن قطان ابی احمد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''60ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: اللسان (۱/۵۵۹)(۱۳۹۲)۔

○ سعید بن سائب بن یسار ثقفی طائی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''171ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۹۶)(۱۷۳)۔

○ نوح بن صعصعہ مکی، مستور، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۰۸)(۱۶۷)۔

۱۰۶۵-اخرجه ابو داؤد (۱/۱۵۷-۱۵۸) كتاب الصلوة' باب في الجمع في المسجد مرتين' حديث (۵۷۷): حدثنا قتيبة' ثنا معن' بهذا الاسناد- ومن طريق ابي داؤد اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۳۰۲) كتاب الصلوة' باب من قال: (الثانية فريضة)- وقال النووي في (الخلاصة): اسناده ضعيف- وينظر: (نصب الراية) (۲/۱۵۰)-

پہلے ادا کی ہوئی نماز کو جماعت کے ساتھ دوبارہ پڑھنے کا حکم

اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر چکا ہو اور بعد میں اُسے باجماعت نماز مل جائے تو اس کا حکم کیا ہوگا۔

تو اس بارے میں ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

فقہاء کا اس بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے جو شخص تنہا نماز ادا کر چکا ہو' اب اس کو جماعت مل جائے اب وہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کر لے گا' اس کی دوسری نماز نفل شمار ہوگی۔ اس کی دلیل یزید بن اسود کی نقل کردہ مذکورہ بالا حدیث ہے۔ جس سے یہ حکم ثابت ہے۔ ایک دوسری حدیث میں یہ بات منقول ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص مسجد میں آیا' نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر چکے تھے' آپ نے فرمایا: کون شخص ہے جو نیکی کرے اور اس شخص کے ساتھ نماز ادا کر لے تو ایک آدمی اُٹھا اور جا کر اس شخص کے ساتھ نماز ادا کر لی۔

احناف کے نزدیک جو شخص تنہا نماز ادا کر چکا ہو' اس کے لیے باجماعت نماز ادا کرنا جائز ہے' دوسری نماز اُس کے لیے نفل ہو جائے گی' انہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں یزید بن اسود کی نقل کردہ روایت پیش کی ہے۔ جو فرض کی ادائیگی کی صورت میں گزر چکی ہے۔ یہ بات مذکور ہے' دو آدمیوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز ادا نہیں کی تھی' وہ صف کے آخر میں بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا تھا: جب تم اقامت گاہ میں یہ نماز ادا کر چکے ہو' پھر تم مسجد میں آؤ اور اس وقت جماعت کا وقت ہو چکا ہو تو نماز ادا کر لو' یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی' تو جب دوسری نماز نفل قرار دی جائے گی تو اس سے نفل کے احکام دیئے جائیں گے' اس لیے اس اعتبار سے نماز کو دوبارہ پڑھنا مکروہ ہوگا کیونکہ عصر کی نماز کے بعد نوافل ادا کرنا مکروہ ہوتا ہے۔

اگر امام جماعت کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہو اور جماعت میں تین سے زائد لوگ ہوں تو اس کے پیچھے نفل کی نیت سے کھڑے ہونا مکروہ ہوگا' اگر تین سے زائد لوگ نہیں ہیں اور اذان کے بغیر نوافل ادا کیے جا رہے ہیں تو یہ مکروہ نہیں ہوگا' لیکن اگر اذان دے کر نوافل کا ارادہ کیا جا رہا ہے تو یہ مطلق طور پر مکروہ ہوگا' اگر امام فرض پڑھ رہا ہو تو اس کی ابتداء میں نفل پڑھنا مکروہ نہیں ہوگا۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک نماز ادا کر لے' وہ اسے دوبارہ ادا نہیں کرے گا البتہ تین مساجد کا حکم مختلف ہے (مسجد حرام' مسجد نبوی' مسجد اقصیٰ) اگر وہ ان میں سے کسی مسجد میں داخل ہوتا ہے تو اس کے لیے نماز دوبارہ پڑھنا مستحب ہوگا' لیکن جو شخص پہلے تنہا نماز ادا کرتا ہے' اس کے بعد اس نماز کو دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز ہے' لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے: اس جماعت میں دو یا دو سے زیادہ افراد موجود ہوں' اگر جماعت میں صرف ایک شخص ہو تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا' البتہ اگر ایک شخص مستقل امام ہو تو اس کے ساتھ نماز ادا کرنا جائز ہوگا' اس کی وجہ یہ ہے' مستقل امام کی حیثیت جماعت کی طرح ہوتی ہے۔

مغرب کی نماز کے علاوہ ہر ایک نماز کو اس طرح ادا کیا جا سکتا ہے۔

وتر ادا کرنے کے بعد عشاء کی نماز کو دوبارہ ادا نہیں کیا جا سکتا۔

جماعت کا ثواب لینے کے لیے ایسی صورت میں جماعت کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کرنا حرام ہوگا۔

اسی طرح مغرب کی نماز کو بھی ادا نہیں کرے گا' کیونکہ مغرب کی نماز میں تین رکعت ہوتی ہیں' تو پہلی تین رکعت کے ساتھ مل کر جفت ہو جائیں گی' کیونکہ دہرائی جانے والی نماز نوافل کے حکم میں ہے اور عشاء کی نماز وتر سے پہلے دہرائی جا سکتی ہے' وتر کے بعد دہرائی نہیں جا سکتی کیونکہ اگر وہ وتر کو بھی دہرا لیتا ہے تو اس کے نتیجے میں نبی اکرم ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی ہو جائے گی' ایک ہی رات میں دو مرتبہ وتر ادا نہیں کیے جا سکتے اور اگر وہ شخص وتر کو دہراتا نہیں ہے تو نبی اکرم ﷺ کے دوسرے فرمان کی خلاف ورزی ہو جائے گی' آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے: رات کی نماز میں سب سے آخر میں وتر ادا کرو۔

ہر وہ شخص جو اکیلے نماز ادا کر چکا ہو' اس کے لیے اس طرح سے دوبارہ نماز ادا کرنا جائز ہے' البتہ اگر کوئی شخص مذکورہ بالا تین مساجد میں کسی ایک مسجد میں تنہا نماز ادا کر چکا ہو تو ان مساجد سے باہر جا کر کسی اور جماعت کے ساتھ اس نماز کو دوبارہ ادا نہیں کرے گا' البتہ ان مساجد کے اندر جماعت کے ساتھ وہ دوبارہ ان نمازوں کو ادا کر سکتا ہے۔

اگر وہ مقتدی ہو گا تو دوبارہ ادا کرے گا لیکن اگر وہ امام ہو گا تو دوبارہ ادا کرنا درست نہیں ہو گا جیسا کہ احناف اسی بات کے قائل ہیں۔

فرض نماز کو ادا کرنے والا اس بات کی نیت کرے گا کہ یہ معاملہ اللہ کے سپرد ہے' وہ ان میں سے جسے چاہے فرض کے طور پر قبول کر لے' شوافع اس بات کے قائل ہیں' کوئی شخص جو تنہا نماز ادا کر چکا ہو اور جو صحیح قول کے مطابق جماعت کے ساتھ نماز ادا کر چکا ہو' اُن کے لیے بھی اس نماز کو دوبارہ ادا کرنا مسنون ہو گا' فرض کو دوبارہ فرض کی نیت سے ادا کرے گا۔

خواہ وہ دوسری جماعت اکیلے نمازی کے ساتھ ہو یا جماعت کے ساتھ ہو' جو اُس وقت کے اندر ادا کی جا رہی ہو۔

1066 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْاَسَدِيُّ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلاً جَاءَ وَقَدْ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَامَ يُصَلِّيْ وَحْدَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ يَّتَّجِرُ عَلٰى هٰذَا فَلْيُصَلِّيْ مَعَهُ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا' نبی اکرم ﷺ اس وقت نماز ادا کر چکے تھے' وہ شخص اُٹھ کر تنہا نماز ادا کرنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون شخص اس کے ساتھ تعاون کرے گا؟ وہ اس کے ساتھ (دوبارہ) یہ نماز ادا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن محمد بن حسن بن زبیر اسدی - کوفی' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "گیارہویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "250ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب

۱۰۶۶- اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۸/ ۱۴۰-۱۴۱) رقم (۷۲۸۲): حدثنا محمد بن العباس الاخرم' قال: حدثنا عمر بن محمد بن الحسن' بهذا الاسناد- وقال الطبراني: لم يروه عن حماد الا محمد بن الحسن الاسدي - وذكره الهيثمي في (المجمع) (۲/ ۴۹) وقال: رواه الطبراني في الاوسط' وفيه محمد بن الحسن' فان كان ابن زبالة فهو ضعيف- قلت: هو محمد بن الحسن ابن الزبير الاسدي' وهو صدوق' فيه لين- ينظر: التقريب (۲/ ۱۵۵)- والحديث ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۲/ ۵۷-۵۸) من طريق الدارقطني' وقال: (و سنده جيد)-

التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۲/۲)(۵۰۴)۔

○ محمد بن حسن بن زبیر اسدی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''200ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۵۴/۲)(۱۳۹)۔

1067 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عِيسٰى الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ الصَّدَفِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهِبٍ عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَعَدَ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلَا رَجُلٌ يَقُوْمُ فَيَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ .

☆☆ حضرت عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ادا کر لینے کے بعد مسجد میں تشریف فرما تھے' اسی دوران ایک شخص اندر آیا اور نماز ادا کرنے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی شخص اُٹھ کر اس کے ساتھ بھلائی کرے گا کہ وہ اس کے ساتھ نماز ادا کرے؟

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن داؤد بن عیسیٰ، ابویعقوب شعرانی مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''261ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۷۴/۶)(۳۴۰۳)۔

22-باب فِيْ ذِكْرِ الْجَمَاعَةِ وَاَهْلِهَا وَصِفَةِ الْاِمَامِ.

باب: جماعت' اس کے اہل کا تذکرہ اور امام کی صفت

1068 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ النَّطَّاحِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ نَدَبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ الْمَكِّيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا كَانَ اثْنَانِ صَلَّيَا مَعًا فَاِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً تَقَدَّمَ اَحَدُهُمْ .

۱۰۶۷-اخرجه الطبراني في (الكبير) (۱۸۱/۱۷) رقم (۴۷۹) من طريق خالد بن عبد السلام الصدفي بهذا الاسناد' وذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۴۹/۲)' وقال: رواه الطبراني في الكبير' اسناده ضعيف' ولا يصح عن عصمة حديث- اه- وذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۵۸/۲) من طريق الدارقطني ايضا' وقال: وهو ضعيف بالفضل بن المختار- قال ابن عدي: الفضل بن المختار احاديثه منكرة- وقال ابو حاتم الرازي: مجهول' واحاديثه منكرة' يحدث بالاباطيل-

۱۰۶۸-اخرجه الترمذي (۴۵۲/۱-۴۵۳) كتاب الصلوة' باب ما جاء في الرجل يصلي مع الرجلين' حديث (۲۳۳) منطريق اسماعيل بن مسلم المكي بهذا الاسناد- وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب- قلت: وفيه نظر؛ اسماعيل بن مسلم المكي ضعفه غير واحد- وقال الحافظ في (التقريب) (۷۴/۱): ضعيف' والحسن البصري مدلس' وقد عنعنه- وفي سماعه من سمرة فيه خلاف كبير' فقد اثبته بعضهم' ونفاه آخرون-

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جب دو آدمی ہوں تو وہ ایک ساتھ کھڑے ہو کر نماز ادا کر لیں اور اگر تین ہوں تو پھر اُن میں سے ایک آگے ہو جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خالد بن عبد السلام بن خالد بن یزید صدفی، ابو یحییٰ مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۳/۳۴۲)(۱۵۴۵)۔

دو آدمیوں کا با جماعت نماز ادا کرنا

دو آدمیوں کے باجماعت نماز ادا کرنے کا طریقہ کیا ہوگا' اس کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

اقل الجماعة اثنان :امام ومأموم ولو مع صبي عند الشافعية والحنفية (1) ، ولا تنعقد الجماعة مع صبي مميز عند المالكية والحنابلة (2) ؛ لكن عند الحنابلة في فرض لانفل فتصح به؛ لان الصبي لا يصلح اماماً في الفرض، ويصح ان يؤم صغيراً في نفل؛ لان النبي صلّى الله عليه وسلم امّ ابن عباس، وهو صبي في التهجد.

ودليلهم علي اقل الجماعة :قوله صلّى الله عليه وسلم :الاثنان فما فوقها جماعة (3).

''کم از کم دو افراد باجماعت نماز ادا کر سکتے ہیں جن میں سے ایک امام ہوگا اور دوسرا مقتدی ہوگا' احناف اور شوافع کے نزدیک وہ مقتدی بچہ بھی ہو تو بھی نماز درست ہوگی' جبکہ فقہاء مالکیہ و حنابلہ کے نزدیک بچے کو امام مقرر نہیں کیا جا سکتا' تاہم حنابلہ سے یہ بات منقول ہے: اُن کے نزدیک بچے کے اقتداء میں فرض نماز ادا نہیں کی جا سکتی' نوافل ادا کیے جا سکتے ہیں' اسی طرح نفل نماز میں بچے کو مقتدی بنانا جائز ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تہجد کی نماز میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی امامت کی تھی۔

کم از کم دو افراد کی نماز باجماعت درست ہونے کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''دو اور اُس سے زیادہ افراد جماعت ہوتے ہیں''۔

اس مسئلے کے فروعی احکام

اس بارے میں فروعی احکام کی وضاحت کرتے ہوئے فتاویٰ عالمگیری کے مرتب تحریر کرتے ہیں:

(1) الدر المختار 517/1 :، المجموع 93/4 :ومابعدها، مغني المحتاج 229/1 :، 233، البدائع 156/1 :

(2) كشاف القناع 532/1، المغني 178/1 :، الشرح الكبير 321/1 :، الشرح الصغير 427/1 :ومابعدها.

(3) رواه ابن ماجه والحاكم والبيهقي والعقيلي عن ابي موسى الاشعري . واخرجه البيهقي عن انس، واخرجه الدارقطني عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده، ورواه ابن عدي من حديث الحكم بن عميرة، وكلها ضعيفة (نصب الراية 198/2 :).

ا۔ الفقه الاسلامي وادلته' الفَصْلُ العَاشِر :أنواعُ الصَّلاة

اِذَا كَانَ مَعَ الْإِمَامِ رَجُلٌ وَاحِدٌ اَوْ صَبِيٌّ يَعْقِلُ الصَّلَاةَ قَامَ عَنْ يَمِينِهِ وَهُوَ الْمُخْتَارُ وَلَا يَتَاَخَّرُ عَنِ الْإِمَامِ فِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ .

هٰكَذَا فِي الْمُحِيطِ وَلَوْ وَقَفَ عَلٰى يَسَارِهِ جَازَ وَقَدْ اَسَاءَ .

كَذَا فِي مُحِيطِ السَّرَخْسِيِّ وَلَوْ وَقَفَ خَلْفَهُ جَازَ وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدٌ الْكَرَاهِيَةَ نَصًّا وَاخْتَلَفَ الْمَشَايِخُ فِيهِ قَالَ بَعْضُهُمْ :يُكْرَهُ هُوَ الصَّحِيحُ .

هٰكَذَا فِي الْبَدَائِعِ وَاِذَا كَانَ مَعَهُ اثْنَانِ قَامَا خَلْفَهُ وَكَذٰلِكَ اِذَا كَانَ اَحَدُهُمَا صَبِيًّا وَاِنْ كَانَ مَعَهُ رَجُلٌ وَامْرَاَةٌ اَقَامَ الرَّجُلَ عَنْ يَمِينِهِ وَالْمَرْاَةُ خَلْفَهُ وَاِنْ كَانَ رَجُلَانِ وَامْرَاَةٌ اَقَامَ الرَّجُلَيْنِ خَلْفَهُ وَالْمَرْاَةُ وَرَاءَهُمَا وَاِنْ كَانَ مَعَهُ رَجُلَانِ وَقَامَ الْإِمَامُ وَسَطَهُمَا فَصَلَاتُهُمْ جَائِزَةٌ .

اگر امام کے ساتھ ایک شخص موجود ہو یا ایک (نابالغ) لڑکا موجود ہو جو نماز کو سمجھتا ہو تو وہ مقتدی امام کے دائیں طرف کھڑا ہو یہی مختار ہوگا' ظاہر الروایت کے مطابق وہ شخص امام کے پیچھے کھڑا نہیں ہوگا۔

المحیط نامی کتاب میں اسی طرح تحریر ہے۔

اگر وہ شخص امام کے بائیں طرف کھڑا ہو جاتا ہے تو یہ بھی جائز ہے لیکن یہ غلط ہے۔''محیط سرخسی'' میں اسی طرح تحریر ہے۔

اگر وہ امام کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے تو یہ بھی جائز ہے' کیونکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے لفظی طور پر اس کے کمزور ہونے کی صراحت نہیں کی ہے۔

فقہاء کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' بعض حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اور یہی درست ہے' جیسا کہ ''البدائع'' میں تحریر ہے۔

اگر امام کے علاوہ دو افراد ہوں' تو وہ امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے' اگر اُن میں سے ایک بچہ ہو تو بھی وہ اسی طرح کھڑے ہوں گے۔

اگر امام کی اقتداء میں ایک مرد اور ایک عورت ہوں تو مرد امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا اور خاتون امام کے پیچھے کھڑی ہوگی۔

اگر امام کی اقتداء میں دو مرد اور ایک خاتون ہوں تو امام دونوں مردوں کو اپنے پیچھے کھڑا کرے گا اور خاتون ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہوگی۔

اگر امام کے ساتھ دو آدمی ہوں اور امام اُن دونوں کے درمیان میں کھڑا ہو جائے تو بھی ان لوگوں کی نماز جائز ہوگی۔

صاحبِ ہدایہ کا بیان

ومن صلی مع واحد اقامه عن یمینه لحدیث ابن عباس رضی الله عنهما فانه علیه الصلاة

[1] الفتاوی الهندیه' كِتَابُ الصَّلَاةِ الْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي بَيَانِ مَقَامِ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ

والسلام به واقامه عن يمينه ولاى يتاخر عن الامام وعن محمد رحمه الله انه يضع اصابعه عند عقب الامام والاول هو الظاهر فان صلى خلفه او في يساره جاز وهو مسيء لانه خالف السنة وان ام اثنين تقدم عليهما وعن ابى يوسف رحمه الله يتوسطهما ونقل ذلك عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه

ولنا انه عليه الصلاة والسلام تقدم على انس واليتيم حين صلى بهما فهذا للافضلية والاثر دليل الاباحة

صاحبِ ہدایہ تحریر کرتے ہیں: جو شخص ایک شخص کے ساتھ نماز ادا کرے گا' وہ امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا' اس کی دلیل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ وہ روایت ہے' نبی اکرم ﷺ کے ساتھ انہوں نے نماز ادا کی تھی تو وہ نبی اکرم ﷺ کے دائیں جانب کھڑے ہوئے تھے۔

ایسا شخص امام سے کچھ پیچھے ہوئے کھڑا ہوگا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت منقول ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: ایسا شخص اپنی انگلیاں امام کی ایڑی کے قریب رکھے گا' تاہم پہلا قول ظاہر ہے' اگر وہ شخص امام پیچھے کھڑا ہوکر یا امام کے یا اس کے بائیں طرف کھڑا ہوکر نماز ادا کر لیتا ہے تو وہ بھی جائز ہو گا' تاہم ایسا کرنا غلط ہوگا کیونکہ اس شخص نے سنت کی خلاف ورزی کی ہے'

اگر امام دو آدمیوں کو نماز پڑھاتا ہے تو وہ اُن دونوں سے آگے ہو کر کھڑا ہوگا' امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت منقول ہے: وہ ان دونوں آدمیوں کے درمیان کھڑا ہوگا۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بات روایت ہے' وہ ان دونوں کے درمیان کھڑا ہوگا۔ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت ہے' وہ ان دونوں کے درمیان کھڑا ہوگا۔

اگرچہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی گئی ہے' تاہم ہماری دلیل یہ روایت ہے: نبی اکرم ﷺ' حضرت انس رضی اللہ عنہ یتیم لڑکے کے آگے کھڑے ہوتے تھے' جب آپ ﷺ نے ان دونوں کو نماز پڑھائی تھی' اور یہ بات زیادہ فضیلت ظاہر کرتی ہے۔

1069- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ جُمَيْعٍ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ وَرَقَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَذِنَ لَهَا اَنْ يُؤَذَّنَ لَهَا وَيُقَامَ وَتَؤُمَّ نِسَاءَ هَا .

☆☆ سیدہ اُم ورقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ اجازت دی تھی' اُن کے لیے اذان دی جائے اور اُن کے لیے اقامت کہی جائے اور وہ خواتین کی امامت کریں (یعنی انہیں باجماعت نماز پڑھائیں)۔

---

[1] الهدايه شرح بداية المبتدى' كتاب الصلاة باب الامامة

١٠٦٩- اخرجه ابو داؤد (١٦١/١) كتاب الصلوة' باب امامة النساء' حديث (٥٩١) من طريق الوليد بن جميع قال: حدثتني جدتي' وعبد الرحمن بن خلاد الانصاري عن ام ورقة بنت نوفل' به- واخرجه الحاكم (٢٠٣/١) من طريق الوليد عن ليلى بنت قائف' وعبد الرحمن بن خلاد عن ام ورقة' ومن طريقه البيهقي في (السنن الكبرى)(١٣١/٢) كتاب الصلوة' باب اثبات امامة المراة- وقال الحاكم: قد احتج

مسلم بالوليد بن جميع وهذه سنة غريبة لا اعرف في الباب حدثنا غير هذا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فضل بن مختار ابوسہل بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''منکرالحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: اللسان (۴/۵۳۱)(۶۶۳۴)۔

○ عبید اللہ بن عبد اللہ بن موہب، ابو یحییٰ تیمی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''106ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳۵)(۱۴۷۲)۔

خواتین کی باجماعت نماز کا حکم

خواتین کے باجماعت نماز ادا کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

صرف خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ ہے' کیونکہ اس صورت میں ان سے کوئی بھی حرمت والا کام سرزد ہو سکتا ہے' یعنی امام کو صف کے درمیان میں کھڑا کرنا تو یہ مکروہ ہوگا جس طرح برہنہ لوگوں کے لیے ہے لیکن اگر وہ خواتین ایسا کر لیتی ہیں (یعنی صرف خواتین باجماعت نماز ادا کرتی ہیں) تو ان کی امام ان کے درمیان میں کھڑی ہوگی' اس کی دلیل یہ ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا تھا' اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے باجماعت نماز ادا کرنے کو ابتدائے اسلام کے دور پر محمول کیا جائے گا' اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے' خاتون امام کو آگے کرنے سے بے پردگی کا زیادہ امکان ہے۔

شارح ہدایہ امام کمال الدین ابن ہمام کی وضاحت

صاحب ہدایہ کی اس عبارت پر بحث کرتے ہوئے ہدایہ کے شارح کمال الدین ابن ہمام تحریر کرتے ہیں:

(متن کے یہ الفاظ) ان کے فعل کو ابتدائے اسلام پر محمول کیا جائے گا۔ (ابن ہمام کہتے ہیں:) ''المبسوط'' نامی کتاب میں اسی طرح تحریر ہے۔ شیخ سروج نے اس کے بعد یہ تحریر کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اعلانِ نبوت کے بعد مکہ مکرمہ میں تیرہ برس قیام کیا' جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو نقل کیا ہے' پھر اس کے بعد آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی اور ان کی رخصتی مدینہ منورہ میں ہوئی' اس وقت ان کی عمر نو برس تھی۔ وہ نو برس نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہیں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خواتین کی امامت اسی وقت کریں گی جب وہ بالغ ہو چکی ہوں' تو پھر یہ ابتدائے اسلام پر کیسے محمول ہو سکتا ہے' البتہ یہ کہا جا سکتا ہے: یہ حکم منسوخ ہو چکا ہو اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ کام اس وقت کیا ہو جب خواتین باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے وہاں آ گئی ہوں۔ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی شادی کرنے کے حوالے سے جو بات انہوں نے نقل کی ہے' اس میں کچھ خلل پایا جاتا ہے۔ یعنی کلام کو اس صورتِ حال پر محمول کرنا کہ یہ ابتدائے اسلام کے بارے میں تھا' اس بنیاد پر کہ اب یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے' خلل یہ ہے: ''المستدرک'' نامی کتاب میں یہ بات مذکور ہے: سیدہ عائشہ اذان بھی دلوایا کرتی تھیں' اقامت بھی کہلوایا کرتی تھیں اور خواتین کی امامت بھی کرتی تھیں اور

ان کے درمیان میں کھڑی ہوا کرتی تھیں۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الآثار میں یہ بات منقول ہے: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رمضان کے مہینے میں خواتین کی امامت کیا کرتی تھیں اور ان کے درمیان میں کھڑی ہوا کرتی تھیں۔

یہ بات تو طے ہے تراویح کی نماز کو باجماعت ادا کرنے کا رواج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد شروع ہوا تھا' اسی طرح امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے سیدہ اُم ورقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر میں تشریف لے جانے لگے تو اس خاتون نے آپ کی خدمت میں عرض کی' یا رسول اللہ! آپ مجھے بھی جنگ میں اپنے ساتھ شریک ہونے کی اجازت دیں' میں آپ کے زخمیوں کی تیمارداری کروں گی' ہوسکتا ہے' اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت نصیب کر دے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے گھر میں ٹھہری رہو' اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت نصیب کر دے گا' تو اس خاتون کو ''شہیدہ'' کہا جاتا تھا۔ وہ خاتون قرآن پڑھا کرتی تھیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت لی کہ وہ اپنے گھر میں ایک مؤذن مقرر کریں جو ان کے لیے اذان دے دیا کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس خاتون نے اپنے ایک غلام اور ایک کنیز کو مدبر کر دیا تو ان دونوں نے مل کر رات کے وقت چادر کے ذریعے اس خاتون کا گلہ گھونٹ کر اسے قتل کر دیا' اس عورت کا انتقال ہو گیا اور وہ دونوں مجرم فرار ہو گئے (یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کی بات ہے)' اگلے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: جس کسی کے پاس ان دونوں کے بارے میں علم ہو' یا جس کسی نے انہیں دیکھا ہو وہ ان دونوں کو پکڑ کر لے آئے (انہیں پکڑ کے لایا گیا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت ان دونوں کو مصلوب کیا گیا' مدینہ منورہ میں مصلوب کیے جانے والے یہ دونوں پہلے افراد تھے۔

اسی طرح انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت بھی نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس خاتون کے ہاں جایا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کے لیے مؤذن مقرر کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو ہدایت کی تھی' وہ اہلِ محلہ کی (خواتین کی) امامت کیا کرے۔

عبدالرحمٰن نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے اس خاتون کے مؤذن کو دیکھا تھا جو بوڑھا ہو چکا تھا۔

تو یہ تمام روایات اس بات کی نفی کرتی ہیں' خواتین کی باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔

دوسری روایت میں ولید بن جمیع اور عبدالرحمٰن بن خالد انصاری نامی راوی ہیں' جن کے بارے میں یحییٰ بن سعید القطان نے یہ کہا ہے: اُن کے بارے میں کوئی پتہ نہیں ہے' تاہم امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

اس کا یہ جواب دیا جا سکتا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس خاتون کے ہاں تشریف لے جانا (یعنی اس خاتون کا یہ طرزِ عمل) نسخ کے حکم سے پہلے کا ہو۔

روایت کے یہ الفاظ: وہ خاتون رمضان کے مہینے میں امامت کیا کرتی تھیں' اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ تراویح کی نماز پڑھایا کرتی تھیں۔

روایت کے یہ الفاظ: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے مؤذن مقرر کیا تھا اور اسے یہ ہدایت کی تھی کہ وہ امامت کیا کرے'' اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ خاتون نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصالِ ظاہری تک لوگوں کی امامت کرتی رہی۔

جہاں تک اس روایت کا تعلق ہے جسے امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: عورت دیگر خواتین کی امامت کرسکتی ہے وہ ان کے درمیان میں کھڑی ہوگی۔

تو یہ اس بات کا تقاضا نہیں کرتا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بات کا علم تھا کہ اس حکم کا مشروع ہونا بھی باقی ہے کیونکہ اس بات کا امکان موجود ہے ان کی مراد یہ ہو: وہ اس بات کو واضح کریں کہ ایسی صورت میں عورت کو کھڑے کہاں ہونا ہے یا یہ ہوسکتا ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کے نسخ کا علم نہ ہوسکا ہو۔

لیکن اب یہاں یہ بحث باقی رہ جاتی ہے اس کا ناسخ کون سی چیز ہوگی کیونکہ اس کے لیے کوئی ناسخ دلیل موجود ہونی چاہیے تو اس کے نسخ کے حوالے سے صرف وہی روایت نقل کی جاتی ہے جسے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اور امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''عورت کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا اس کے حجرے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور عورت کا اپنے گھر کی اندرونی کوٹھڑی میں نماز ادا کرنا گھر کے اندر نماز ادا کرنے سے بہتر ہے''۔

اس سے مراد وہ خزانہ ہے جو گھر میں موجود ہوتا ہے (یعنی وہ کال کوٹھڑی جس میں چیزیں سنبھال کے رکھی جاتی ہیں)۔

اسی طرح امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عورت کی سب سے زیادہ پسندیدہ نماز وہ ہے جو گھر کے سب سے زیادہ تاریک حصے میں ادا کی جائے''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت بھی نقل کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:)

''عورت اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سب سے زیادہ مقرب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے انتہائی اندرونی حصے میں ہو''۔

اور یہ بات طے شدہ ہے گھر کا ایسا اندرونی حصہ وہاں جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کی جاسکتی اسی طرح گھر کی کال کوٹھڑی جو انتہائی تاریک ہوتی ہے (وہاں بھی نماز باجماعت ادا نہیں کی جاسکتی) اب ان دلائل میں جو چیز پائی جاتی ہے وہ مخفی نہیں ہے اگر ان کو تسلیم کرلیا جائے تو یہ اس بات کا فائدہ دیتے ہیں اس حکم کا سنت ہونا منسوخ ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا اس کے ذریعے کراہت تحریمی ثابت ہوجاتی ہے بلکہ آپ اسے مکروہ قرار دے سکتے ہیں اور اس سے بھی زیادہ یہ کہ اسے خلاف اولیٰ کہا جائے۔ اس لیے ہم پر یہ لازم نہیں ہے ہم اس بات کو درست تسلیم کریں اصل مقصد حق کی پیروی کرنا ہوتا ہے خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہو۔ خواتین کے تنہا یا جماعت نماز ادا کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زُحیلی تحریر کرتے ہیں:

شوافع کے نزدیک خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ نہیں ہے بلکہ مستحب ہے اور ان کی امام ان کے درمیان میں کھڑی ہوگی۔ اس بارے میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے دو طرح کی روایات منقول ہیں ایک روایت کے مطابق صرف خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا مستحب ہے جبکہ دوسری روایت کے مطابق یہ مستحب نہیں ہے۔

فقہائے مالکیہ کے نزدیک کسی عورت کا (دیگر خواتین کی) امامت کرنا درست نہیں ہے کیونکہ مالکیوں کے نزدیک امام

کے لیے مرد ہونا شرط ہے۔

احناف کے نزدیک صرف خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے' خواہ وہ تراویح کی نماز ہو' البتہ اگر صرف خواتین باجماعت نمازِ جنازہ ادا کر لیتی ہیں تو یہ مکروہ نہیں ہوگا' کیونکہ یہ ایک ایسا فرض ہے جس میں تکرار نہیں پائی جاتی جو بار بار نہیں آتا۔

(احناف اس بات کے قائل ہیں:) اگر صرف خواتین باجماعت نماز ادا کرتی ہیں تو برہنہ افراد کی طرح ان خواتین کی اما بھی ان کے درمیان میں کھڑی ہوگی۔

احناف نے اس کے مکروہ ہونے کی دلیل یہ پیش کی ہے' (نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:)

''خاتون کے لیے گھر کی بہ نسبت اپنے کمرے میں نماز ادا کرنا زیادہ بہتر اور کمرے کی بہ نسبت کوٹھڑی میں نماز ادا کرنا زیادہ بہتر ہے''۔

اس کی وجہ احناف نے یہی بیان کی ہے: خواتین کی جماعت میں کوئی نہ کوئی قباحت ضرور پیدا ہو جاتی ہے' ایک تو قباحت یہ ہوتی ہے' ان کی امام ان کے درمیان میں کھڑی ہوئی ہے اور ایسا کرنا مکروہ ہے' اگر وہ آگے کھڑی ہو جاتی ہے' تو خواتین کے لیے یہ بھی مکروہ ہے' تو اس صورت میں خواتین کی مثال ایسے افراد کی طرح ہوگی جن کے لیے یہ شرعی حکم نہیں ہے' وہ الگ باجماعت نماز ادا کریں۔ یہی وجہ ہے: اذان بنیادی طور پر باجماعت نماز بلانے کے لیے اعلان ہے' اگر خواتین کی جماعت مکروہ نہ ہوتی تو ان کے لیے باجماعت نماز کے لیے اذان دینا درست ہوتا۔

ڈاکٹر وہبہ زُحیلی کا بیان

خواتین کی نمازِ جمعہ باجماعت ادا کرنے کے بارے میں ڈاکٹر وہبہ زُحیلی بیان کرتے ہیں:

اگر مقتدی صرف خواتین ہوں تو شوافع اور حنابلہ کے نزدیک ان کی امامت کے لیے مرد کا ہونا ضروری نہیں ہے' بلکہ عورت دیگر عورتوں کی امامت کر سکتی ہے۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت سیدہ عائشہ اور اُم سلمہ رضی اللہ عنہما' عطاء سے منقول ہے: ایک خاتون دیگر خواتین کی امامت کر سکتی ہے۔

اسی طرح امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ سے سیدہ اُم ورقہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس بات کی اجازت دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں خواتین کی امامت کر لیا کریں۔

شوافع کے نزدیک عورتوں کا باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ نہیں ہے' بلکہ مستحب ہے اور ان کی امام ان کے درمیان کھڑی ہوگی۔

اس بارے میں امام احمد سے دو طرح کی روایات منقول ہیں۔ ایک روایت کے مطابق عورتوں کا باجماعت نماز ادا کرنا مستحب ہے' اور دوسری روایت کے مطابق ان کے نزدیک ایسا کرنا مستحب نہیں ہے۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک عورت کا امام بننا درست نہیں ہے' امام ہونے کے لیے مرد ہونا شرط ہے۔

احناف کے نزدیک صرف خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ ہے' خواہ وہ تراویح کی نماز ہی کیوں نہ ہو۔

البتہ نمازِ جنازہ کے بارے میں ایسا نہیں ہے یعنی اس کو مکروہ قرار نہیں دیا گیا' کیونکہ یہ فرض ہے ایسا فرض ہے جسے بار بار ادا نہیں کیا جاتا۔

اگر خواتین باجماعت نماز ادا کرتی ہیں تو ان کی امام ان کے درمیان کھڑی ہو گی۔

فقہاء احناف نے عورتوں کے باجماعت نماز ادا کرنے کو جو مکروہ قرار دیا ہے۔ اس کی دلیل انہوں نے یہ روایت پیش کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خاتون کا اپنے گھر کی بہ نسبت اپنے مخصوص کمرے میں نماز ادا کرنا زیادہ بہتر ہے اور عام کمرے کی بہ نسبت اندر کوٹھڑی میں نماز ادا کرنا زیادہ بہتر ہے''۔

اس کی وجہ یہ ہے' عورتوں کے باجماعت نماز ادا کرنے کے نتیجے میں کوئی نہ کوئی قباحت پیدا ہو جاتی ہے۔

23-باب مَنْ اَحَقُّ بِالاِمَامَةِ.

باب: امامت کا زیادہ حق دار کون ہے؟

1070- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَفْقَهُهُمْ فِي الدِّيْنِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الدِّيْنِ سَوَاءً فَاَقْرَؤُهُمْ لِلْقُرْآنِ وَلَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهِ وَلَا يُقْعَدُ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ . وَكَانَ يُسَوِّي مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُوْلُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ.

☆☆ حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: لوگوں کی امامت وہ کرے جس نے سب سے پہلے ہجرت کی ہو' اگر وہ سب ہجرت میں برابر ہوں تو وہ امامت کرے' جسے دین کی زیادہ سمجھ حاصل ہو' اگر وہ دین کی معلومات کے لحاظ سے برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرے جو قرآن کو زیادہ اچھی طرح سے پڑھ سکتا ہو (یا جسے قرآن کی زیادہ آیات یاد ہوں) کوئی شخص کسی دوسرے کی بادشاہی میں' یعنی اس کے گھر میں جہاں وہ بڑا ہو' اس کی امامت نہ کرے اور اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر نہ بیٹھے' البتہ اس کی اجازت کے ساتھ بیٹھ سکتا ہے۔

۱۰۷۰-اخرجه مسلم (۱/٤٦٥) كتاب المساجد' باب من احق بالامامة؛ (۲۹۰/٦۷۳)' واحمد (٤/۱۱۸)' وابو داؤد (۱/۳۹۰)' كتاب الصلوة' باب من احق بالامامة' الحديث (۵۸۲)' والترمذي (۱/۱٤۹)' كتاب لا صلاة' باب من احق بالامامة' الحديث (۲۳۵)' والنسائي (۲/۷٦)؛ كتاب الامامة' باب من احق بالامامة؛ وابن ماجه (۱/۳۱۳) كتاب اقامة الصلوة باب من احق بالامامة؛ الحديث (۹۸۰)' وابو عوانة (۲/۳۵/۳٦)' وابن الجارود (۳۰۸)' والدارقطني (۱/۳۰۸)' والطيالسي (٦۱۸)' والبيهقي (۳/۱۱۹' ۱۲۵)' وابن خزيمة (۳/٤) رقم (۱۵۰۷)' والحميدي رقم (٤۵۷)' وعبد الرزاق (۳۸۰۸' ۳۸۰۹)' وابن حبان (۲۱۲۷)' والطيالسي (٦۱۸)' وابو نعيم في (الحلية) (۷/۱۱۳-۱۱٤)' والحاكم (۱/۲٤۳)' والبغوي في (شرح السنة) (۳/۳۹۷-بتحقيقنا)' كلهم من طريق اسماعيل بن رجاء الزبيدي' قال: سمعت اوس بن ضمعج يحدث عن ابي مسعود...... فذكره' وقال الترمذي: حديث حسن صحيح - واخرجه الحاكم بزيادة' فقال: قد اخرج مسلم حديث اسماعيل بن رجاء هذا' ولم يذكر فيه: (افقههم فقها) وهذه لفظة غريبة عزيزة بهذا الاسناد الصحيح -

(راوی بیان کرتے ہیں:) نماز کے آغاز میں نبی اکرم ﷺ ہمارے کندھے سیدھے کروایا کرتے تھے' آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: تم آپس میں اختلاف نہ کرو' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا اور تم میں سے میرے نزدیک' زیادہ سمجھ دار اور تجربہ کار لوگ کھڑے ہوں' پھر اس کے بعد درجہ بدرجہ (سمجھدار اور تجربہ کار) لوگ کھڑے ہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عصمۃ بن مالک، یہ صحابی رسول ہیں، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۱)(۱۸۶)۔

○ محمد بن صالح بن مہران بصری، ابوجعفر ابن نطاح، ہاشمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''252ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۵۵)(۶۰۰۱)۔

○ حسن بن حبیب بن ندبۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' نویں'' تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''197ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۶۴)(۲۵۹)۔

○ ولید بن عبد اللہ بن جمیع زہری، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۴۸۲)۔

○ اسماعیل بن رجاء بن ربیعۃ زبیدی۔ ابو اسحاق کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۴۷)۔

○ اوس بن ضمعج۔ کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' دوسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''74ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۸۱)۔

1071- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنْبَاعِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَكْثَرُهُمْ قُرْآنًا فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقُرْآنِ وَاحِدًا فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ وَاحِدًا فَاَفْقَهُهُمْ فِقْهًا فَاِنْ كَانَ الْفِقْهُ وَاحِدًا فَاَكْبَرُهُمْ سِنًّا.

۱۰۷۱- اخرجه الحاكم (۱/۲۴۳) من طريق يحيى بن بكير بهذا الاسناد- وينظر تخريج الحديث السابق-

☆☆ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو قرآن زیادہ جانتا ہو' اگر وہ قرآن کے علم کے حوالے سے برابر ہوں تو وہ شخص کرے' جس نے پہلے ہجرت کی ہو' اگر وہ ہجرت کے حساب سے برابر ہوں تو وہ شخص ان کی امامت کرے جس کو دین کی زیادہ معلومات ہوں' اور اگر وہ دین کے علم کے حساب سے برابر ہوں تو پھر وہ شخص امامت کرے جس کی عمر زیادہ ہو۔

24-باب الِاثْنَانِ جَمَاعَةٌ

باب: دوآدمی بھی جماعت ہوتے ہیں

1072- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ يَعْنِي الْوَاقِدِيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ بَدْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الِاثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ .

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دوآدمی یا اس سے زیادہ لوگ جماعت ہوتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن واقد بن مسلم البغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "دسویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "247ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۰۶۳)۔

1073- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو السَّدُوْسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دوآدمی اور اس سے زیادہ لوگ جماعت ہوتے ہیں (یعنی انہیں باجماعت نماز ادا کرنی چاہیے)۔

۱۰۷۲- اخرجه ابن ماجه (۱/ ۳۱۲) كتاب الصلوة' باب الاثنان جماعة' حديث (۹۷۲)' وابو يعلى (۱۳/ ۱۸۹-۱۹۰) (۷۲۲۳)' والحاكم (٤/ ۳۳٤) كتاب الفرائض' باب الاثنان فما فوقهم جماعة' وابن عدي في (الكامل) (۳/ ۹۸۹)' والبيهقي (۳/ ٦۹) كتاب الصلوة' باب الاثنين فما فوقهما جماعة' كلهم من طريق الربيع بن بدر عن ابيه عن جده عن ابي موسى قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (اثنان فما فوقهما جماعة)- قال البوصيري في (الزوائد) (۱/ ۳۳۱): (هذا اسناد ضعيف: لضعف الربيع ووالده بدر بن عمرو)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن عمرو السدوسی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''203ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۷۸)۔

25-باب مَنْ يَّصْلُحُ اَنْ يَّقُوْمَ خَلْفَ الْإِمَامِ .

باب: کون سے لوگ امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے؟

1074- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَوْزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَتَقَدَّمُ الصَّفَّ الْاَوَّلَ اَعْرَابِيٌّ وَّلَا اَعْجَمِيٌّ وَّلَا غُلَامٌ لَّمْ يَحْتَلِمْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پہلی صف میں کوئی دیہاتی کوئی عجمی اور کوئی نابالغ لڑکا کھڑا نہ ہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن جعفر بن حمویہ، ابوحسین الجوزی، ویعرف بابن مشکان۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''341ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴/۴۰۷)(۲۳۰۸)۔

○ العباس بن سلیم۔ قال ابن قطان: مجہول، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''لسان المیزان'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳/۲۹۲)(۴۴۷۱)۔

○ عبیداللہ بن سعید بن مسلم الجعفی، ابومسلم کوفی، قائد الاعمش، ضعیف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۳۲۴)۔

1075- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ اَنْ لَّا يَقُوْمَ فِىْ مَوْضِعِهِ الَّذِىْ صَلّٰى فِيْهِ فَيُصَلِّىْ تَطَوُّعًا حَتّٰى يَنْحَرِفَ اَوْ يَتَحَوَّلَ اَوْ يَفْصِلَ بِكَلَامٍ .

١٠٧٤- اخرجه ابن الجوزي في (العلل المتناهية) (١/٤٢٥) رقم (٧٢٣) من طريق الدارقطني به- وقال ابن الجوزي: عبيد الله بن سعيد مجهول- قالت: ليس بمجهول؛ فقد عرفه غيره لكن بالضعف؛ فقال ابو داؤد: عنده احاديثه موضوعة- وقال البخاري: في حديثه نظر- وقال ابن حبان في (الثقات): يخطئ - قد ذكر الذهبي هذا الحديث من مناكيره- ينظر: (الميزان) (٥/١٢)-

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: سنت کے احکام میں یہ بات شامل ہے: جب امام سلام پھیر دے تو جس جگہ کسی شخص نے فرض نماز ادا کی ہو وہ اسی جگہ کھڑا ہو کر نوافل ادا نہ کرے بلکہ وہاں سے کچھ ہٹ کر ایک طرف ہو کے یا درمیان میں کچھ گفتگو کر کے نوافل ادا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن عبد الغفار الفقیمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''لسان المیزان'' از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۲۳/۴)(۶۳۴۵)۔

○ منہال بن عمرو اسدی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۹۶۶)۔

○ عباد بن عبد اللہ اسدی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۵۳)۔

26-باب الصَّلاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ.

باب: ایک کپڑا پہن کر نماز ادا کرنا

1076-قُرِءَ عَلٰى اَبِىْ مُحَمَّدٍ يَحْيٰى بْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ-يَعْنِى

۱۰۷۵-اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۹۱/۲) كتاب الصلوة' باب الامام يتحول عن مكانه اذا اراد ان يتطوع في المسجد: حدثنا ابو الحسن بن الفضل القطان' انبا ابو عمرو عثمان بن احمد' بهذا الاسناد- وقال البيهقي: ورواه الثوري عن ميسرة بن حبيب عن المنهال بن عمرو' الا انه قال: (لا يصلح للامام) وفي رواية: (لاينبغي للامام)-

۱۰۷٦-اخرجه البخاري (۲۵/۲) كتاب الصلوة' باب الصلوة في القميص والسراويل والتبان والقباء' حديث (۳٦۵)' ومسلم (۳٦۷/۱) كتاب الصلوة' باب الصلوة في الثوب الواحد' حديث (۵۱۵/۲۷٦) واحمد (۲/ ۲۳۰' ٤۹۵)' وابو داؤد الطيالسي (۱/ ۸۳- منحة) رقم (۳۵۵)' ابن حبان (۲۲۹۸)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۳۷۸/۱)' وابو نعيم في (حلية الاولياء) (۳۰۷/٦)' والبيهقي (۲۳٦/۲)' كلهم من طريق محمد بن سيرين' به- وا خرجه احمد (۲۳۰/۲)' والبخاري (٤۷۵/۱) كتاب الصلوة' باب الصلوة في القميص' الحديث (۳٦۵)' ومسلم (۳٦۷/۱) كتاب الصلوة' باب الصلوة في ثوب واحد' الحديث (۵۱۵/۲۷۵)' وابو داؤد (۱/ ٤۱٤) كتاب الصلوة: باب جماع ابواب ما يصلى فيه' الحديث (٦۲۵)' والنسائي (٦۹/۲) كتاب القبلة' باب الصلوة في الثوب الواحد' وابن ماجه (۱/ ۳۳۳) كتاب اقامة الصلوة' باب الصلوة في الثوب الواحد' الحديث (۱۰٤۷)' والحميدي (٤۱۸/۲) رقم (۹۳۷)' وابن خزيمة رقم (۷۵۸)' وابو يعلى (۲۸٦/۱۰) رقم (۵۸۸۳)' وابن حبان (۲۲۸٦-الاحسان)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۳۷۹/۱)' والبيهقي (۲۳۷/۲) كتاب الصلوة' باب الصلوة في ثوب واحد' والبغوي في (شرح السنة) (۵۱/۲-بتحقيقنا) من طريق الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة ان سائلا سال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصلوة في ثوب واحد! فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (اولكلكم ثوبان)!- واخرجه مسلم (۳٦۷/۱)' واحمد (۲۸۵/۲)' والبيهقي (۲۹۷/۲) من طرق عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة-

الْعِجْلِيُّ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الْقُرْدُوسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَالَ اَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ . قَالَ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ قَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَالَ اِذَا اَوْسَعَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَوْسِعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ ثُمَّ جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ فَصَلّٰى فِيْ اِزَارٍ وَّرِدَاءٍ فِيْ اِزَارٍ وَّقَمِيْصٍ فِيْ اِزَارٍ وَّقَبَاءٍ فِيْ سَرَاوِيْلَ وَرِدَاءٍ فِيْ سَرَاوِيْلَ وَقَمِيْصٍ فِيْ سَرَاوِيْلَ وَقَبَاءٍ قَالَ وَاَحْسَبُهُ قَالَ فِيْ تُبَّانٍ وَّقَمِيْصٍ فِيْ تُبَّانٍ وَّرِدَاءٍ فِيْ تُبَّانٍ وَّقَبَاءٍ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص کھڑا ہوا' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرسکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سب لوگوں کے پاس دو کپڑے ہیں؟

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص ان کے سامنے کھڑا ہوا اور بولا: اے امیر المومنین! کیا کوئی شخص ایک کپڑا پہن کر نماز ادا کرسکتا ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں گنجائش دی ہے' تو تم بھی اپنے آپ کو گنجائش دو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد وہ شخص تہبند پہن کر اوپر چادر اوڑھ کر' یا قمیض پہن کر اور تہبند پہن کر' یا شلوار پر قباء پہن کر یا شلوار پہن کر اور اوپر چادر لپیٹ کر' یا شلوار پہن کر اور اوپر قمیض پہن کر' یا قباء پہن کر نماز پڑھا کرتا تھا۔

راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں: وہ پائجامہ اور قمیض پہن کر یا پائجامہ پہن کر اوپر چادر لپیٹ کر' یا پائجامہ پہن کر اوپر قباء پہن کر نماز ادا کیا کرتا تھا۔

1077 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَمُتْ نَبِيٌّ حَتّٰى يَؤُمَّهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ . ابْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ لَيْسَ بِقَوِيٍّ .

☆☆ عروہ بن مغیرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کسی بھی نبی کا اس وقت تک وصال نہیں ہوا جب تک اس کی قوم کے کسی شخص نے اس کی امامت نہیں کی۔

(امام دارقطنی یہ کہتے ہیں:) اس روایت کا ایک راوی ابن ابواُمیہ مستند نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن عبد اللہ بن محمد بن خرزاد- علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''281ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۶۵)(۴۵۲۲)۔

۱۰۷۷- اخرجہ الحاکم (۱/۲۴۳-۲۴۴) من طریق الحارث بن ابی اسامۃ' ثنا عبد اللہ بن ابی امیۃ بھذا الاسناد- وقال الحاکم: صحیح علی شرط الشیخین' ولم یخرجاہ' ووافقہ الذھبی- ولہ اسناد آخر' ذکرہ الحافظ فی (المطالب العالیۃ) (۴/۷۷) رقم (۱۰۱۰) من طریق عاصم بن کلیب' حدثنا نفر من بنی تمیم عن عمر بن الخطاب عن ابی بکر الصدیق بہ' وعزاہ للحارث بن ابی اسامۃ۔

○ عبداللہ بن ابو امیہ، قال الذہبی المیزان (۶۲/۴)۔

○ اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابو وقاص الزہری مدنی، ابومحمد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''184ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۸۳)۔

27-باب الْحَثِّ عَلٰى اسْتِوَاءِ الصُّفُوْفِ.

باب: صفیں درست کرنے کی ترغیب دینا

1078- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاَمَوِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا-يَعْنِي ابْنَ اَبِي زَائِدَةَ-قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الْقَاسِمِ وَهُوَ الْجَدَلِيُّ حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ اَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ قَالَ اَقِيْمُوا صُفُوْفَكُمْ-ثَلَاثَ مَرَّاتٍ-فَوَاللّٰهِ لَتُقِيْمُنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَتَخْتَلِفَنَّ قُلُوْبُكُمْ . فَرَاَيْتُ الرَّجُلَ مِنَّا يَلْزَقُ كَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ وَرُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهِ وَمَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِهِ.

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا: صفیں سیدھی کرو' یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' (پھر فرمایا:) اللہ کی قسم! یا تو تم لوگ اپنی صفیں سیدھی رکھو گے' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا۔

(راوی کہتے ہیں:) تو میں نے دیکھا' ہر شخص اپنے ساتھی کی پنڈلی کے ساتھ پنڈلی' اس کے گھٹنے کے ساتھ گھٹنا' اس کے کندھے کے ساتھ کندھا ملا رہا تھا (یعنی صف بالکل سیدھی کرنے کی کوشش کر رہا تھا)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن یحییٰ بن سعید بن ابان بن سعید بن عاص اموی، ابوعثمان بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''249ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۴۲۸)۔

○ حسین بن حارث جدلی-علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر

۱۰۷۸-اخرجه ابو داؤد (۱/۱۷۸) کتاب الصلوٰۃ' باب تسویة الصفوف' حدیث (۶۶۲)' وابن خزیمة (۱/۸۲-۸۳) رقم (۱۶۰)' وابن حبان (۲۱۷۶)' والدولابي في (الكنى والاسماء) (۸۶/۲)' والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۳/۱۰۰-۱۰۱)' والحافظ ابن حجر في (التغليق) (۳۰۲/۲) كلهم من طريق زكريا بن ابي زائدة بهذا الاسناد- وعلقه البخاري (۴۴۷/۲) كتاب الاذان' باب الزاق المنكب بالمنكب- قال: قال النعمان بن بشير: (رايت الرجل منا يلزق كعبه بكعب صاحبه)- وصححه ابن خزيمة وابن حبان- وقال الحافظ في (التغليق) (۳۰۲/۲-۳۰۳): (رواه ابو داؤد وابن خزيمة' واسناده حسن)-

عسقلانی' (۱۳۲۲)۔

28-باب فِیْ اَخْذِ الشِّمَالِ بِالْیَمِیْنِ فِی الصَّلَاۃِ.

باب: نماز کے دوران دائیں ہاتھ سے بائیں (بازو کی کلائی) کو پکڑنا

1079- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبَانَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنِیْ مِنْدَلٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ یَاْخُذُ شِمَالَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فِی الصَّلَاۃِ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران دائیں ہاتھ سے بائیں کو پکڑا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن ابان الوراق ازدی، ابواسحاق اوابوابراہیم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''216ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۶۵)(۴۷۰)۔

1080- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ مَنْصُوْرٌ اَخْبَرَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ثَلَاثَةٌ مِنَ النُّبُوَّۃِ تَعْجِیْلُ الْاِفْطَارِ وَتَاْخِیْرُ السُّحُوْرِ وَوَضْعُ الْیَدِ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی فِی الصَّلَاۃِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تین چیزیں نبوت (کے معمولات میں) ہیں: افطار جلدی کرنا' سحری تاخیر سے کرنا اور نماز کے دوران دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنا۔

1081- حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اُمِرْنَا مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ اَنْ نُعَجِّلَ اِفْطَارَنَا وَنُؤَخِّرَ سُحُوْرَنَا وَنَضْرِبَ بِاَیْمَانِنَا عَلٰی شَمَائِلِنَا فِی الصَّلَاۃِ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہمیں (یعنی) انبیاء کو حکم دیا گیا ہے: ہم افطار جلدی کریں' سحری تاخیر سے کریں اور نماز کے دوران اپنے دائیں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھیں۔

۱۰۸۰- اخرجه البیهقی فی (السنن الكبریٰ) (۲/ ۲۹) كتاب الصلوٰۃ' باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلوٰۃ' من طریق الدارقطنی به-

۱۰۸۱- اخرجه ابن الجوزی فی (التحقیق) (۱/ ۲۸٤) رقم (٤٨٠) من طریق الدارقطنی' به- وذكره الزیلعی فی (نصب الرایة) (۱/ ۳۱۸) من طریق المصنف' وقال: النضر بن اسماعیل' قال فیه ابن معین: لیس بشیء- وقال النسائی وابو زرعة: لیس بالقوی- وابن ابی لیلی ایضا ضعیف-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نضر، ابن اسماعیل بن حازم بجلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''182ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۱/۲)(۸۲)۔

نماز کے دوران ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے پکڑنا

نماز کے دوران ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے پکڑنے کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہہ ابن رُشد اندلسی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

اختلف العلماء في وضع اليدين احداهما على الاخرى في الصلاة فكره ذلك مالك في الفرض واجازه في النفل .ورای قوم ان هذا الفعل من سنن الصلاة وهم الجمهور .والسبب في اختلافهم انه قد جاء ت آثار ثابتة نقلت فيها صفة صلاته عليه الصلاة والسلام ولم ينقل فيها انه كان يضع يده اليمنى على اليسرى وثبت ايضا ان الناس كانوا يؤمرون بذلك .وورد ذلك ايضا من صفة صلاته عليه الصلاة والسلام في حديث ابي حميد فرای قوم ان الآثار التي اثبتت ذلك اقتضت زيادة على الآثار التي لم تنقل فيها هذه الزيادة وان الزيادة يجب ان يصار اليها . ورای قوم ان الاوجب المصير الى الآثار التي ليس فيها هذه الزيادة لانها اكثر ولكون هذه ليست مناسبة لافعال الصلاة وانما هي من باب الاستعانة ولذلك اجازها مالك في النفل ولم يجزها في الفرض وقد يظهر من امرها انها هيئة تقتضي الخضوع وهو الاولى به[1]

نماز کے دوران ہاتھوں کو ایک دوسرے کے اوپر رکھنے کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرض نماز میں ایسا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' البتہ نفل نماز میں ایسا کرنا جائز ہے۔

اہل علم کے ایک گروہ نے اسے نماز میں سنت قرار دیا ہے اور جمہور اسی بات کے قائل ہیں۔

اس اختلاف کی وجہ یہ ہے' مستند طور پر جو روایات منقول ہیں' جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے طریقے کا تذکرہ ہے' اُن میں یہ منقول نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں دستِ مبارک بائیں ہاتھ پر رکھا ہو۔

یہ بات بھی مستند طور پر ثابت ہے' لوگوں کو اس بات کا حکم دیا جاتا تھا۔

حضرت ابوحمید ساعدی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا جو طریقہ بیان کیا ہے' اُس میں اسی بات کا تذکرہ ہے۔

بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: اس بات کو ثابت کرنے والی احادیث اُن روایات پر اضافہ ہیں' جن میں یہ اضافہ نقل نہیں ہوا ہے' اس لیے اس اضافے پر عمل کرنا ضروری ہوگا'

[1] بداية المجتهد' الجملة الثالثة من كتاب الصلاة' الفصل الثاني في الافعال التي هي اركان

جبکہ اہل علم کے دوسرے گروہ نے یہ مؤقف بیان کیا ہے اُن روایات پر عمل کرنا زیادہ مناسب ہوگا جن میں یہ اضافہ منقول نہیں ہے کیونکہ اس طرح کی روایات تعداد کے اعتبار سے زیادہ ہیں۔

کیونکہ اس فعل کا تعلق براہِ راست نماز کے افعال سے نہیں ہے بلکہ آپ اسے استعانت کے حصے میں رکھ سکتے ہیں اس لیے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے نفل میں اس کی اجازت دی ہے لیکن فرض میں اسے جائز قرار نہیں دیا ہے۔

احادیث کے حکم سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے ایک ایسی ہیئت ہے جو خشوع خضوع کے متقاضی ہوتی ہے اور زیادہ مناسب بھی یہی ہے۔

1082- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنَّا مَعْشَرَ الْاَنْبِيَاءِ اُمِرْنَا اَنْ نُؤَخِّرَ السُّحُورَ وَنُعَجِّلَ الْاِفْطَارَ وَاَنْ نَمْسِكَ بِاَيْمَانِنَا عَلٰى شَمَائِلِنَا فِي الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہم انبیاء کرام کو یہ حکم دیا گیا ہے: ہم سحری تاخیر سے کریں افطاری جلدی کریں اور نماز کے دوران اپنے دائیں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ طلحہ بن عمرو بن عثمان، حضرمی مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''152ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۷۹/۱)(۳۷)۔

1083- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي الْجَحِيمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ سَيَّارٍ اَبِي الْحَكَمِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلَاةِ مِنَ السُّنَّةِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز کے دوران ایک ہاتھ دوسرے پر رکھنا سنت ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عیسیٰ بن علی بن موسیٰ، ابوبکر الخواص۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال

۱۰۸۲- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۸۴/۱) رقم (۴۷۹) من طريق الدارقطني به- واخرجه ابو داؤد الطيالسي (۹۱/۱- منحة) رقم (۲۹۳) ومن طريقه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲۳۸/۴) عن طلحة بن عمرو بهذا الاسناد- وذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۳۱۸/۱) من طريق الدارقطني وقال: وطلحة هذا قال فيه احمد: متروك الحديث وقال ابن معين: ليس بشيء- وتكلم فيه البخاري وابو داؤد والنسائي وابو حاتم وابو زرعة وابن حبان وابن عدي والدارقطني-

۱۰۸۳- اخرجه ابو داؤد (۲۰۱/۱) كتاب الصلوٰة باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلوٰة حديث (۷۵۸) من طريق عبد الواحد بن زياد بهذا الاسناد- وقال ابو داؤد: سمعت احمد ابن حنبل يضعف عبد الرحمن بن اسحاق-

''342'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۸۱/۴)(۲۰۳۱)۔

○ محمد بن محبوب البنانی - بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''223ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۰۴/۲)(۶۷۰)۔

○ عبدالرحمٰن بن اسحاق بن حارث واسطی، ابوشیبۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''122ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۷۲/۱)(۸۶۴)۔

○ سیار: ابوالحکم العنزی - بنون وزای، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۴۳/۱)(۶۲۷)۔

1084- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ عَاصِمٍ الْجَحْدَرِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ ظُهَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ) قَالَ وَضْعُ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِى الصَّلَاةِ.

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''تو تم اپنے پروردگار کے لیے نماز ادا کرو اور قربانی کرو''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھا جائے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یزید بن زیاد بن ابوالجعد اشجعی، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۶۴/۲)(۲۵۱)۔

○ عاصم جحدری یعد فی بصریین۔ ذکرہ البخاری فی التاریخ (۴۸۶/۶)(۳۰۶۱)، ولم یذکرہ فیہ جرحا ولا تعدیلا۔

○ عقبۃ بن ظبیان، عقبۃ بن ظہیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۳۱۳/۶)(۱۷۳۹)۔

1085- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلٰى شِمَالِهِ

فِی الصَّلاَۃِ .لَفْظُھُمَا وَاحِدٌ .

☆☆ قبیصہ بن ھلب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے دوران اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے دیکھا ہے۔

ان دونوں کے الفاظ ایک سے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قبیصۃ بن ھلب-علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۳/۲)(۷۹)۔

○ ھلب- طائی، صحابی نزل الکوفۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۱/۲)(۱۰۷)۔

1086- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَعُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَحْوَلُ قَالاَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُمَيْرٍ الْعَنْبَرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلٰى شِمَالِهِ فِى الصَّلاَةِ.

☆☆ علقمہ بن وائل حضرمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے دوران اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے دیکھا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن جعفر بن محمد بن حاتم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''324ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۹۷/۱۱)(۶۰۸۰)۔

○ موسیٰ بن عمیر تمیمی عنبری کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر

۱۰۸۵- اخرجہ احمد (۲۲۶/۵)، وابن ابی شیبۃ (۳۴۲/۱) رقم (۳۹۳۴)، والترمذی (۳۲/۲) کتاب الصلوٰۃ، باب ما جاء فی وضع الیمین علی الشمال فی الصلوٰۃ، حدیث (۲۵۲)، وابن ماجہ (۲۶۶/۱) کتاب الصلوٰۃ، باب وضع الیمین علی الشمال فی الصلوٰۃ، حدیث (۸۰۹)، والبیہقی فی (السنن الکبرٰی) (۲۹/۲) کتاب الصلوٰۃ، باب وضع الید الیمنی علی الید الیسری فی الصلوٰۃ، وابن الجوزی فی (التحقیق) (۲۸۳/۲-۲۸۴) رقم (۴۷۸)، کلھم من طریق سماک بہ- وقال الترمذی: ھذا حدیث حسن-

۱۰۸۶- اخرجہ مسلم (۳۰۱/۱) کتاب الصلوٰۃ، باب وضع الیمنی علی الیسری، حدیث (۵۴/۴۰۱) من طریق علقمۃ بن وائل عن ابیہ-

عسقلانی' (۲۸۶/۲)(۱۴۹۰)۔

1087- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ زَيْدٍ السُّوَائِىُّ عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِى الصَّلَاةِ وَضْعَ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نماز کے دوران یہ بات سنت ہے' ایک ہاتھ کو دوسرے پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن زید سوائی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۶۸/۱)(۱۱۰)۔

1088- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ وَضْعَ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ تَحْتَ السُّرَّةِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نماز کی سنتوں میں یہ بات بھی شامل ہے' دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نعمان بن سعد بن حبتہ-علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۴/۲)(۱۱۴)۔

۱۰۸۷-اخرجه ابن ابي شيبة (۱/ ۳۴۳) رقم (۳۹٤٥) وعبد الله بن احمد في (زوائد المسند) (۱/ ۱۱۰) وابو داؤد (۱/ ۲۰۱) كتاب الصلوٰة' باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلوٰة' حديث (۷٥٦) والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/ ۳۱) كتاب الصلوٰة' باب وضع اليدين على الصدر في الصلوٰة من السنة' وابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۲۸٥) رقم (٤۸۱)' كلهم من طريق عبد الرحمن بن اسحاق بهذا الاسناد- وقال ابن الجوزي: لا يصح - قال احمد: عبد الرحمن بن اسحاق ليس بشيء' وقال يحيى: متروك- وقال البيهقي في (المعرفة) (۱/ ٤۹۹): لم يثبت اسناده: تفرد به عبد الرحمن بن اسحاق الواسطي' وهو متروك-

۱۰۸۸-اخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/ ۳۱) كتاب الصلوٰة' باب وضع اليدين على الصدر في الصلوٰة من السنة' من طريق الدارقطني به- وقال البيهقي: عبد الرحمن بن اسحاق هذا: هو الواسطي القرشي' جرحه احمد بن حنبل ويحيى بن معين والبخاري وغيرهم- وينظر: الحديث السابق-

1089- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا وَالْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ قَالاَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُمَيْرٍ الْعَنْبَرِيِّ وَقَيْسِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا كَانَ قَائِمًا فِي الصَّلَاةِ قَبَضَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ.

☆☆ علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ (کی کلائی) کو پکڑ لیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سوید بن نصر بن سوید مروزی، ابوفضل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''240ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۴۱)(۶۰۸)۔

○ قیس بن سلیم عنبری کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۲۹)(۱۴۶)۔

1090- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَّالْحَسَنُ قَالاَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَبِيْ زَيْنَبَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَآنِي النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَضَعْتُ شِمَالِي عَلٰى يَمِيْنِيْ فِي الصَّلَاةِ فَاَخَذَ يَمِيْنِيْ فَوَضَعَهَا عَلٰى شِمَالِي .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے ملاحظہ فرمایا' میں نے نماز کے دوران اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے میرے دائیں ہاتھ کو پکڑ کر بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حجاج بن ابوزینب سلمی، ابویوسف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے

۱۰۸۹-اخرجه النسائي (۲/۱۲۵-۱۲۶) كتاب الافتتاح' باب وضع اليمين على الشمال في الصلوة' حديث (۸۸۷): حدثنا سويد بن نصر بهذا الاسناد- وينظر: رقم (۱۰۸۶)-

۱۰۹۰-اخرجه ابو داؤد (۱/۲۰۰-۲۰۱) كتاب الصلوة' باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلوة' حديث (۷۵۵)' والنسائي (۲/۱۲۷) كتاب الافتتاح' باب في الامام اذا راى الرجل وضع شماله على يمينه' حديث (۸۸۸)' وابن ماجه (۱/۲۶۶) كتاب الصلوة' باب وضع اليمين على الشمال في الصلوة' حديث (۸۱۱) من طريق الحجاج بن ابي زينب السلمي بهذا الاسناد- وذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۳۱۸) وقال: وفي اسناده حجاج بن ابي زينب' فيه لين- قال ابن المديني: ضعيف- وقال النسائي: ليس بالقوي- وقال ابن معين: ليس به باس- وقال ابن عدي: ارجو انه لا باس به- وقال النووي في (الخلاصة): اسناد صحيح على شرط مسلم - قلت لم يخرج مسلم لحجاج بن ابي زينب سوى حديث واحد وهو: (نعم الادام الخل)-

طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۵۳)(۱۵۲)۔

1091 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَوْزِيُّ حَدَّثَنَا مُضَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَبِي زَيْنَبَ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِرَجُلٍ وَّضَعَ شِمَالَهُ عَلٰى يَمِيْنِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاحب کے پاس سے گزرے' جنہوں نے اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا۔ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مضر بن محمد بن خالد بن ولید بن مضر ابومحمد اسدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''277'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۳/۲۶۸)(۷۲۲۲)۔

○ محمد بن حسن بن عمران المزنی واسطی القاضی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۳۷)(۵۸۵۵)۔

1092 - وَذَكَرَهُ ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَبِي زَيْنَبَ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَرَّ بِهِ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يُصَلِّيْ وَاضِعٌ شِمَالَهُ عَلٰى يَمِيْنِهِ فَاَخَذَ بِيَمِيْنِهِ فَجَعَلَهَا عَلٰى شِمَالِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے' وہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے اور انہوں نے اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا دایاں ہاتھ پکڑ کر بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمار بن خالد بن یزید بن دینار واسطی التمار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''260ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۰۸)(۴۸۵۴)۔

1093- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ اَبُو الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَامَ فِى الصَّلَاةِ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَتَعَادَلُوْا.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دائیں اور بائیں کے بارے میں اس طرح اور اس طرح فرماتے اور پھر ارشاد فرماتے: (صف کو) سیدھا رکھو اور برابر رہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سوار-بتشدید الواو- ابن راشد ازدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''248ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۵۲)(۵۹۷۷)۔

○ سلیمان بن حیان ازدی، ابو خالد الاحمر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''190ھ یا اس سے پہلے'' ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۳/۱)(۴۲۵)۔

29-باب ذِكْرِ التَّكْبِيْرِ وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْاِفْتِتَاحِ وَالرُّكُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ وَقَدْرِ ذٰلِكَ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ.

باب: تکبیر تحریمہ' نماز کے آغاز میں' رکوع میں جاتے ہوئے' رکوع سے اُٹھتے ہوئے رفع یدین کرنا' اس کی مقدار اور اس بارے میں روایات کا اختلاف

1094- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ اَبِى الزِّنَادِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ عَلِىٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ

۱۰۹۳-اخرجه احمد (۳/ ۱۲۵، ۲۲۹) حدثنا سليمان بن حيان ابو خالد الاحمر بهذا الاسناد-

۱۰۹۴-اخرجه احمد (۱/ ۹۳)، وابو داؤد (۱/ ۱۹۸) كتاب الصلوة، باب افتتاح الصلوة، حديث (۷۴۴)، وفي (۱/ ۲۰۲-۲۰۳) كتاب الصلوة، باب ما يستفتح به الصلوة من الدعاء، حديث (۷۶۱)، والترمذي (۵/ ۴۸۷-۴۸۸) كتاب الدعوات، باب ما جاء في الدعاء عند افتتاح الصلوة بالليل، حديث (۳۴۲۳)، وابن ماجه (۱/ ۲۸۰-۲۸۱) كتاب الصلوة، باب رفع اليدين اذا ركع، حديث (۸۶۴)، والبخاري في (رفع اليدين) رقم (۹۱)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۱۹۹، ۲۲۹)، وفي (مشكل الآثار) (۱/ ۴۸۸)، وابن خزيمة (۴۶۴، ۵۸۴)، والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۷۴) كتاب الصلوة، باب رفع اليدين عن الركوع، كلهم من طريق عبد الرحمن بن ابي الزناد بهذا الاسناد- وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح-

اللّٰہِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ إِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ وَكَبَّرَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے' جب آپ اپنی قرأت مکمل کر لیتے اور رکوع میں جانے لگتے پھر ایسا ہی کرتے' جب آپ رکوع سے اُٹھتے پھر ایسا ہی کرتے' اس کے بعد آپ نماز کے دوران رفع یدین نہیں کرتے تھے' اس وقت جب آپ بیٹھے ہوئے ہوتے' جب آپ دورکعت ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تو پھر اس وقت اسی طرح رفع یدین کرتے اور تکبیر کہتے۔

1095- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ وَالْحَسَنُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا يَفْعَلُهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے' یہاں تک کہ وہ دونوں آپ کے کندھوں کے برابر آ جاتے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے' پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جانے لگتے تو ایسا ہی کرتے' پھر جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو ایسا ہی کرتے' البتہ جب آپ سجدے سے سر اُٹھاتے تھے' اس وقت ایسا نہیں کرتے تھے۔

1096- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاهِلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى إِذَا كَانَتَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ كَبَّرَ ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَهُمَا حَتّٰى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَهُمَا كَذٰلِكَ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْفَعَ صُلْبَهُ رَفَعَهُمَا حَتّٰى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. ثُمَّ سَجَدَ فَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي السُّجُودِ وَيَرْفَعُهُمَا فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ يُكَبِّرُهَا قَبْلَ الرُّكُوعِ حَتّٰى تَنْقَضِيَ صَلَاتُهُ.

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے

۱۰۹۵- اخرجه عبد الرزاق (۶۷/۲) رقم (۲۵۱۸)، ومسلم (۲۹۲/۱) كتاب الصلوة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين، حديث (۳۹۰/۲۲) وابن خزيمة (۲۳۲/۱-۲۳۳) رقم (۴۵۶)، والبيهقي في (السنن الكبرى) (۶۶/۲)، كلهم من طريق ابن جريج بهذا الاسناد-

۱۰۹۶- اخرجه ابو داؤد (۱۹۲/۱) كتاب الصلوة، باب رفع اليدين في الصلوة، حديث (۷۲۲)، ومن طريقه البيهقي في (السنن الكبرى) (۸۳/۲) كتاب الصلوة، باب السنة في رفع اليدين كلما كبر للركوع، والبغوي في (شرح السنة) (۱۸۷/۲) من طريق محمد بن المصفى الحمصي، ثنا بقية بن الوليد، بهذا الاسناد- وقال البيهقي: الزبيدي هذا اسمه: محمد بن الوليد بن عامر-

کھڑے ہوتے' اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے یہاں تک کہ وہ دونوں آپ کے کندھوں کے مقابل آ جاتے' پھر آپ ﷺ اس کے ساتھ تکبیر کہتے' پھر جب آپ ﷺ رکوع میں جانے لگتے تو ان دونوں کو بلند کرتے' یہاں تک کہ وہ دونوں آپ کے کندھوں کے مقابل آ جاتے پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے جاتے' پھر جب آپ رکوع سے اُٹھتے تو ان دونوں کو بلند کرتے یہاں تک کہ یہ دونوں آپ کے کندھوں کے مقابل آ جاتے' پھر آپ ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' پڑھتے' پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے جاتے' البتہ سجدوں کے درمیان آپ ﷺ رفع یدین نہیں کرتے تھے' پوری نماز کے دوران جب بھی آپ رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر کہتے تو رفع یدین کرتے تھے۔

1097- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ. وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا' یہاں تک کہ وہ دونوں آپ کے کندھوں کے مقابل آ گئے' پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی' ایسا ہی آپ نے اس وقت کیا جب آپ نے رکوع سے سر مبارک کو اُٹھایا پھر آپ نے ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' پڑھا لیکن جب آپ نے سجدے سے سر اُٹھایا تو اس وقت آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن ابراہیم بن عیسیٰ بن مثرود- غافقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''261ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۷/۲)(۸۶۸)۔

1098- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ حَدَّثَنَا سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا يَرْفَعُ ثُمَّ يُكَبِّرُ.

۱۰۹۷- اخرجه البخاري (۴۵۸/۲) كتاب الاذان: باب رفع اليدين اذا كبر' حديث (۷۳۶) ومسلم (۲۹۲/۱) كتاب الصلوة: باب استحباب رفع اليدين عند المنكبين' حديث (۲۹۰/۲۲) والنسائي (۱۲۱/۲-۱۲۲) كتاب الافتتاح' باب رفع اليدين قبل التكبير' كلهم من طريق يونس بهذا الاسناد-

۱۰۹۸- اخرجه مسلم (۲۹۲/۱) كتاب الصلوة' باب استحباب رفع اليدين عند المنكبين' حديث (۲۹۰/۲۲) والبخاري في (رفع اليدين) رقم (۷۸) من طريق عقيل بهذا الاسناد-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ موجود ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں: آپ نے رفع یدین کیا اور پھر تکبیر کہی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عزیز -ابن عبد اللہ بن زیاد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''267ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۹۱/۲)(۵۲۸)۔

○ سلامۃ بن روح بن خالد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نوویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''138ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۴۳/۱)(۶۲۲)۔

1099- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالاَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى اِذَا كَانَتَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ كَبَّرَ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے' یہاں تک کہ وہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں کے برابر آجاتے تھے (اس کے ساتھ آپ) تکبیر کہتے۔ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

1100- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَاَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے یہاں تک کہ وہ دونوں آپ کے کندھوں کے برابر یا اس کے قریب آجاتے تھے (اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث بیان کی ہے)

1101- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ وَّاَبُو الْيَمَانِ قَالاَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ

۱۰۹۹- اخرجه ابن الجارود في (المنتقى) (۱۷۸) حدثنا محمد بن يحيى بهذا الاسناد- واخرجه احمد (۲ / ۱۳٤): ثنا يعقوب بن ابراهيم بهذا الاسناد- وابن اخي الزهري: هو محمد بن عبد الله بن مسلم بن عبيد الله' وقد لينه بعضهم-

۱۱۰۰- اخرجه عبد الرزاق (۲/ ٦٧) رقم (۲۵۱۷)' واحمد (۲/ ۱٤٧)' والنسائي (۲/ ۲۰٦) كتاب الافتتاح' باب ترك رفع اليدين عن السجود' كلهم من طريق معمر بهذا الاسناد-

۱۱۰۱- اخرجه البخاري (۲/ ٤٦۰) كتاب الاذان' باب الى اين يرفع يديه' حديث (۷۳۸)' وفي رفع اليدين رقم (٤۰)' والنسائي (۲/ ۱۲۱) كتاب الافتتاح' باب العمل في افتتاح الصلوة' والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/ ۷۰) كتاب الصلوة' باب رفع اليدين عند الركوع' وعند رفع الراس منه' كلهم من طريق شعيب بن ابي حمزة بهذا الاسناد-

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا اِذَا افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ موجود ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں تکبیر کہتے تو دونوں ہاتھ بلند کرتے' اس وقت جب آپ تکبیر کہہ رہے ہوتے' یہاں تک کہ وہ دونوں ہاتھ آپ کے کندھوں کے برابر آ جاتے۔ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن عیاش- ابن مسلم الالھانی، ابوحسن حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''219ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۲۵۴) (۵۰۳۰)۔

○ الحاکم بن نافع القضاعی بہرانی، ابوالیمان حمصی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''222ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۲۴۷) (۱۵۶۵)۔

1102- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ اَخْبَرَنِي سَالِمٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى اِذَا كَانَتَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ كَبَّرَ ثُمَّ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا حَتّٰى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَكَبَّرَ وَهُمَا كَذٰلِكَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْفَعَ صُلْبَهُ رَفَعَهُمَا حَتّٰى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَسْجُدُ فَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ السُّجُودِ وَيَرْفَعُهُمَا فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَتَكْبِيرَةٍ يُكَبِّرُهَا قَبْلَ الرُّكُوعِ حَتّٰى تَنْقَضِيَ صَلَاتُهُ.

☆☆ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے ہوئے تکبیر کہتے' پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جانے لگتے تو ان دونوں کو کندھوں تک بلند کر کے تکبیر کہتے' پھر آپ رکوع میں چلے جاتے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اُٹھاتے تو ان دونوں کو کندھوں تک بلند کرتے' پھر یہ پڑھتے: ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ '' (اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بات کو سن لیا' جس نے اس کی حمد بیان کی) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے جاتے' سجدوں کے درمیان آپ رفع یدین نہیں کرتے تھے' آپ ہر رکعت میں تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے' جب آپ رکوع میں جانے سے پہلے تکبیر کہتے تھے' یہاں تک کہ آپ کی نماز مکمل ہو جاتی (یعنی آپ پوری نماز کے دوران یہ عمل کرتے تھے)۔

1103- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ اَبِي عِمْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا رَاَى رَجُلًا يُصَلِّي لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ حَصَبَهُ حَتّٰى يَرْفَعَ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی ایسے شخص کو دیکھتے جو نماز ادا کرتے ہوئے

۱۱۰۲- اخرجه البخاري في (رفع اليدين) رقم (۱۴) والحميدي في (مسنده) رقم (۶۱۵) من طريق الوليد بن مسلم بهذا الاسناد-

ہوئے رفع یدین نہیں کرتا تھا تو وہ اسے کنکریاں مارنے کے لیے اُٹھالیتے تھے یہاں تک کہ وہ شخص رفع یدین کرنے لگتا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زید بن واقد قرشی، ابوعمرو دمشقی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''138'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱/۳۵۵)(۲۲۸۱)۔

1104 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ فِيمَا سَأَلْنَاهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثقفي - ثنا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَاِذَا سَجَدَ .لَمْ يَرْوِهِ عَنْ حُمَيْدٍ مَرْفُوْعًا غَيْرُ عَبْدِ الْوَهَّابِ وَالصَّوَابُ مِنْ فِعْلِ اَنَسٍ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے۔

اس روایت کو حمید کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر صرف عبدالوہاب نے نقل کیا ہے درست یہ ہے' یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے فعل کے طور پر منقول ہے۔

1105 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا مَنْكِبَيْهِ وَحِيْنَ اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْاَيْمَنِ وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْاَيْسَرِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً وَّدَعَا هٰكَذَا - وَاَشَارَ سُفْيَانُ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ - قَالَ وَاَتَيْتُهُمْ يَعْنِيْ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَوَجَدْتُهُمْ يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِي بَرَانِسِهِمْ فِي الشِّتَاءِ .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے آغاز میں رفع یدین کیا' یہاں تک کہ آپ کے دونوں ہاتھ آپ کے کندھوں کے برابر آ گئے' پھر جب آپ رکوع میں جانے لگے (اس وقت کیا) پھر جب آپ نے سر اُٹھایا (اس وقت کیا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیٹھنے کے دوران) اپنا دایاں ہاتھ دائیں زانوں پر رکھا اور بایاں ہاتھ بائیں زانوں پر رکھا' پھر آپ نے اپنے (دائیں ہاتھ کا) حلقہ بنایا اور اس طرح اشارہ کیا' سفیان نامی راوی نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔

۱۱۰۴- اخرجه البخاري في (رفع اليدين) رقم (۸)، وابن ماجه (۲۸۱/۱) كتاب الصلوة، باب رفع اليدين اذا ركع، حديث (۸۶۶)، كلاهما من طريق عبد الوهاب الثقفي بهذا الاسناد- قال البوصيري في (الزوائد) (۳۰۰/۱): هذا اسناد صحيح رجاله رجال الصحيحين الا ان الدارقطني اعله بالوقف، رواه ابو بكر بن ابي شيبة في مسنده، ورواه ابن خزيمة في صحيحه-

۱۱۰۵- اخرجه احمد (۳۱۶/۴، ۳۱۷، ۳۱۸)، والنسائي (۲۳۶/۲)، باب موضع اليدين عند الجلوس للتشهد الاول، حديث (۱۱۵۹)، وفي (۳۴/۳-۳۵) كتاب السهو، باب صفة الجلوس في الركعة التي يقضي فيها الصلوة، حديث (۱۲۶۳)، والحميدي (۸۸۵) من طريق سفيان بهذا الاسناد-

راوی بیان کرتے ہیں: میں ان حضرات (یعنی صحابہ کرام) کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان حضرات کو ایسی حالت میں پایا کہ وہ سردی کے موسم میں اوپر اوڑھی ہوئی چادر میں بھی رفع یدین کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عاصم بن کلیب بن شھاب الجرمی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ۱۳۷ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۲۰) (۳۲۴۴)۔

○ کلیب بن شھاب الجرمی۔ بجیم۔ کوفی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۳۶۸) (۵۹۷۵)۔

○ البرانس: جمع برنس، والبرنس: کل ثوب راسہ منہ ملترق بہ من درعۃ اوجبۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: النھایۃ (۱۲۲۱)۔

1106 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ .وَحَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَهُ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ صَلَّيْنَا فِى مَسْجِدِ الْحَضْرَمِيِّينَ فَحَدَّثَنِى عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ رَاٰى رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلاَةَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا سَجَدَ .فَقَالَ اِبْرَاهِيمُ مَا اُرٰى اَبَاكَ رَاٰى رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلَّا ذٰلِكَ الْيَوْمَ الْوَاحِدَ فَحَفِظَ ذٰلِكَ وَعَبْدُ اللّٰهِ لَمْ يَحْفَظْ ذٰلِكَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ اِبْرَاهِيمُ اِنَّمَا رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلاَةِ . لَفْظُ جَرِيرٍ .

☆☆ حصین بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ہم ابراہیم (نخعی) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عمرو بن مرہ نے انہیں یہ بات بتائی' انہوں نے بتایا: ہم نے حضرمیوں کی مسجد میں نماز ادا کی تو علقمہ بن وائل نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات بیان کی: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے آغاز میں رکوع میں جاتے ہوئے اور سجدے میں جاتے ہوئے رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

تو ابراہیم نخعی نے یہ فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں' آپ کے والد نے نبی اکرم ﷺ کو صرف اسی ایک دن ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہوگا اور یہ بات یاد رکھی ہوگی تو کیا حضرت عبداللہ (بن مسعود) نے یہ بات یاد نہیں رکھی ہوگی؟

اس کے بعد ابراہیم نخعی نے فرمایا: رفع یدین صرف نماز کے آغاز میں کیا جائے گا۔

روایت کے یہ الفاظ جریر نامی راوی کے ہیں۔

۱۱۰۶- اخرجہ البیہقی فی (السنن الکبرٰی) (۲/۸۱) کتاب الصلوۃ: باب من لم یذکر الرفع الا عند الافتتاح' من طریق الدارقطنی بہ- واخرجہ الطحاوی فی (شرح معانی الآثار) (۱/۲۲٤) والطبرانی فی (الکبیر) (۲۲/۱۲) رقم (۹۰۸) من طریق حصین بہذا الاسناد- واخرجہ ایضا البخاری فی (رفع الیدین) رقم (۲۲) من طریق حصین بہ-

1107- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلٰى اُذُنَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ . رَفَعَ يَدَيْهِ.

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے نماز کے آغاز میں' رکوع میں جاتے ہوئے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' پڑھا (یعنی رکوع سے اٹھتے ہوئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک بلند کیے (یعنی رفع یدین کیا)۔

1108- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ يَعْنِي عَنْ قَتَادَةَ . وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلاةَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ ابْنُ مُبَشِّرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوعِ . وَقَالَ اَبُوْ عَوَانَةَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا كَبَّرَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ . يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ.

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے تھے' رکوع میں جاتے ہوئے کرتے تھے' جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے' اس وقت کرتے تھے۔

ابن مبشر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے تھے' پھر جب آپ رکوع میں جانے لگتے تھے' جب آپ رکوع سے سر اُٹھاتے تھے (اس وقت بھی رفع یدین کرتے تھے)۔

ابوعوانہ نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تھے اس وقت رفع یدین کرتے تھے' جب رکوع میں جاتے تھے' جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے اور ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' پڑھتے تھے اس وقت اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کیا کرتے تھے۔

۱۱۰۸-اخرجه البخاري في (رفع اليدين) (۹۸٬۷)٬ وابو داؤد (۱۹۹/۱) كتاب الصلوة٬ باب افتتاح الصلوة٬ حديث (۷۴۵) والنسائي (۲/۱۲۲-۱۲۳) كتاب الافتتاح٬ باب رفع اليدين حيال الاذنين٬ حديث (۸۸۰)٬ واحمد (۵/۵۳)٬ والطيالسي (۱۲۵۳)٬ والدارمي (۱/۲۸۵)٬ كتاب الصلوة٬ باب رفع اليدين في الركوع والسجود٬ وابن حبان (۱۸۶۳)٬ والطبراني في (الكبير) (۱۹/۲۸۴) رقم (۶۲۵)٬ كلهم من طريق شعبة بهذا الاسناد-

واخرجه مسلم (۲/۲۹۳) كتاب الصلوة٬ باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين٬ حديث (۳۹۱/۲۵) من طريق ابي عوانة بهذا الاسناد- واخرجه البخاري في (رفع اليدين) رقم (۶۵)٬ ومسلم (۱/۲۹۳) كتاب الصلوة٬ باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين٬ حديث (۳۹۱/۲۶)٬ واحمد (۳/۴۳۶٬ ۴۳۷)٬ و(۵/۵۳)٬ والنسائي (۲/۱۲۲) كتاب الافتتاح٬ باب رفع اليدين حيال الاذنين٬ حديث (۸۸۱)٬ والطبراني (۱۹/۲۸۵) رقم (۶۳۰)٬ كلهم من طريق سعيد بن ابي عروبة عن قتادة بهذا الاسناد-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نصر بن عاصم لیثی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۹۹)(۷۱۶۳)۔

1109 حدثنا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شِيرَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ قَالَ هَلْ اُرِيكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ لِلرُّكُوعِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا فَاصْنَعُوْا وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقے کے مطابق (نماز ادا کر کے) دکھاؤں! پھر انہوں نے تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ بلند کیے' پھر تکبیر کہی اور رکوع میں جانے کے لیے دونوں ہاتھ بلند کیے' پھر ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' پڑھا تو دونوں ہاتھ بلند کیے (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) انہوں نے فرمایا: اسی طرح تم لوگ کرو۔ (راوی کہتے ہیں:) انہوں نے دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ امام حافظ فقیہ، ابومحمد عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن شیرویہ بن اسد، وتذکرہ الحفاظ (۲/۷۰۵-۵۰۶)۔

○ ازرق بن قیس حارثی بلحارث بن کعب، بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''120'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۶۴)(۳۳۶)۔

○ حطان بن عبداللہ الرقاشی بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''70ھ'' کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۲۳۷)(۱۴۹۸)۔

1110- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ الشَّامَاتِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بِاِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ .رَفَعَهُ هٰذَانِ عَنْ حَمَّادٍ وَوَقَفَهُ غَيْرُهُمَا عَنْهُ .سَمِعْتُ الْقَاضِىَ اَبَا جَعْفَرٍ اَحْمَدَ بْنَ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ يَقُوْلُ وَاَمْلَاهُ عَلَيْنَا اِمْلَاءً قَالَ كَانَ مَذْهَبِىْ مَذْهَبَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَرَاَيْتُ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِى النَّوْمِ يُصَلِّىْ فَرَاَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِىْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ ثُمَّ اِذَا رَكَعَ ثُمَّ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ .

۱۱۰۹- ذکره الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۴۱۵) من جهة المصنف، وقال الزيلعي: واخرجه البيهقي عن محمد بن حميد الرازي عن زيد بن الحباب عن حماد به- قال الشيخ في (الامام): وهاتان الروايتان مرفوعتان- ورواه ابن المبارك عن حماد بن سلمة، فوقفه عن ابي موسى - اهـ - واشار المصنف الى هذا الطريق في (العلل) (۷/ ۲۵۴) وقال: والصواب من حديث الازرق بن قيس عن حطان قول من وقفه عن حماد بن سلمة-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔
دو راویوں نے اسے حماد کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ ان دونوں کے علاوہ بقیہ راویوں نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔
میں نے قاضی ابوجعفر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: پہلے میرا بھی وہی مؤقف تھا جو اہلِ عراق کا ہے لیکن پھر میں نے خواب میں نبی اکرم ﷺ کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' آپ ﷺ نے نماز کے آغاز میں تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے رفع یدین کیا' پھر رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین کیا' پھر رکوع سے سر اُٹھاتے ہوئے رفع یدین کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن احمد بن ابوعبد الرحمن الشاماتی، الامام المحدث الرحال المصنف ،ابومحمد نیشاپوری،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''292ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۱۴/۱۵)(۲)

1111- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِى زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا كَبَّرَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى نَرٰى اِبْهَامَيْهِ قَرِيبًا مِّنْ اُذُنَيْهِ.

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے تو ہم دیکھتے تھے کہ آپ ﷺ کے دونوں انگوٹھے کانوں کے قریب آ چکے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن رزیق الرسعنی من راس العین، یروی عن ابی نعیم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''259ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الثقات (۸/۱۲۱)(۳)

○ ابراہیم بن خالد الیمان الکلبی ، ابوثور، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''240ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۴۴)(۲۰۴)۔

○ الابہام: الاصبع الغلیظ الخامسۃ من اصابع الید والرجل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المعجم الوسیط (بھم)

1112- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِى زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِى لَيْلٰى يَقُولُ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ فِي هٰذَا الْمَجْلِسِ يُحَدِّثُ قَوْمًا مِّنْهُمْ

۱۱۱۱- اخرجه عبد الرزاق في (المصنف) (۲/ ۷۰) رقم (۲۵۳۰) عن الثوري بهذا الاسناد. وينظر: الاحاديث الآتية في هذا الباب-

۱۱۱۲- اخرجه احمد (۴/ ۳۰۳): حدثنا محمد بن جعفر' قال: حدثنا شعبة' بهذا الاسناد-

كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ فِى اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ.

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے اس محفل میں حضرت براء رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث سناتے ہوئے سنا' جس محفل میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے نماز کے آغاز میں پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا۔

1113- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مِشْكَانَ الْمَرْوَزِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ لَمْ يَثْبُتْ عِنْدِىْ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَفَعَ يَدَيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْ .وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدِىْ حَدِيْثُ مَنْ يَّرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ .قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ ذَكَرَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْعُمَرِىُّ وَمَالِكٌ وَّمَعْمَرٌ وَّسُفْيَانُ وَيُوْنُسُ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

☆☆ عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: میرے نزدیک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول یہ روایت مستند نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے آغاز میں صرف ایک دفعہ رفع یدین کیا تھا' اس کے بعد رفع یدین نہیں کیا۔

میرے نزدیک وہ حدیث مستند ہے جس میں یہ مذکور ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اُٹھاتے ہوئے رفع یدین کیا تھا۔

عبداللہ بن مبارک نے یہ بات بیان کی ہے: عبیداللہ عمری' امام مالک' معمر' سفیان' یونس' محمد بن ابوحفصہ نے زہری کے حوالے سے' سالم کے حوالے سے' ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حافظ الیہ ثقہ مامون ہیں۔ محدث مرو، ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن محمود بن عبداللہ السعدی مروزی، ان کا انتقال "311ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۱۴/۳۹۹)۔ وتذکرہ الحفاظ (۲/۷۱۸)(۷۳۲)۔

○ وہب بن زمعہ تمیمی مروزی، عن ابن مبارک وعبدالعزیز بن ابورزمہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۳/۱۳۷)(۷۸۶۵)۔

۱۱۱۳- اخرجه البيهقي في (معرفة السنن والآثار) (۱/۵۵۱) كتاب الصلوة' باب من قال: لا يرفع يديه في الصلوة الا عند الافتتاح' حديث (۷۸۱) من طريق الدارقطني به' واخرجه في (السنن الكبرى) (۲/۷۹) كتاب الصلوة' باب من لم يذكر الرفع الا عند الافتتاح' من طريق ابي بكر الجراحي' ثنا يحيى بن ساسويه' ثنا عبد الكريم' بهذا الاسناد- وزاد: قال عبد الله- يعني: ابن المبارك-: كاني انظر الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يرفع يديه في الصلوة لكثرة الاحاديث' وجودة الاسناد- اه- قلت: اما حديث ابن مسعود' فسياتي تخريجه برقم (۱۱۲۸)' واما حديث ابن عمر: فتقدم تخريجه برقم (۱۰۹۵) الى رقم (۱۱۰۲)-

○ سفیان بن عبد الملک مروزی۔ عن ابن مبارک فقط۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''200ھ'' سے قبل ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۳۹۶)(۲۵۸۷)۔

1114- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَى بِهِمَا اُذُنَيْهِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ اِلٰى شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ .

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ دونوں کانوں تک بلند کیے' پھر اس کے بعد نماز سے فارغ ہونے تک رفع یدین نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سلیمان بن حبیب اسدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''46ھ یا 45ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۵۰)(۵۹۶۲)۔

1115- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا لُوَيْنٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ يَزِيْدَ-يَعْنِيْ ابْنَ اَبِيْ زِيَادٍ-عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ مِثْلَ ذٰلِكَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عدی بن ثابت انصاری کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''126ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۷۱)(۴۵۷۱)۔

1116- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ شَاهِيْنَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّهُ رَاٰى النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِيْنَ قَامَ اِلٰى

۱۱۱۴-اخرجه البخاري في (رفع اليدين) رقم (۳۳، ۳٤)، وابو داؤد (۱/۲۰۰) كتاب الصلة، باب من لم يذكر الرفع عند الركوع، حديث (۷٤۹، ۷۵۰) واحمد (٤/۲۸۲، ۳۰۱، ۳۰۳)، والحميدي (۷۲٤) منطرق عن يزيد بن ابي زياد، بهذا الاسناد-

۱۱۱۵-اخرجه البيهقي (۲/۷٦) عن الحميدي، قال: حدثنا سفيان، ثنا يزيد بن ابي زياد بمكة...... فذكر لهذا الحديث، ليس فيه: (ثم لا يعود) قال سفيان: فلما قدمت الكوفة، سمعته يحديث به، فيقول فيه: (ثم لايعود)، فظننت انهم لقنوه، وقال الي اصحابنا: ان حفظه قد تغير، او قالوا: قدساء- قال الحميدي: (قلنا للمحتج بهذا: انما رواه يزيد، ويزيد يزيد)، وهو عند الحميدي (۷۲٤)-

الصَّلاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ.

قَالَ وَحَدَّثَنِي اَيْضًا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمِثْلِهِ وَهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ وَاِنَّمَا لُقِّنَ يَزِيْدُ فِي اٰخِرِ عُمُرِهِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ فَتَلَقَّنَهُ وَكَانَ قَدِ اخْتَلَطَ.

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور یہی درست ہے۔

یزید نامی راوی کو ان کی آخری عمر میں تلقین کی گئی تھی' وہ یہ الفاظ نقل کریں: ''پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا'' تو انہوں نے اس تلقین کو قبول کیا' اس روایت کے الفاظ ان کے لیے خلط ملط ہو گئے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن ہارون، ابوجعفر الاسکافی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴۲۶/۳) (۱۵۶۴)۔

1117 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْاٰدَمِيُّ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَيُّوْبَ الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى سَاوٰى بِهِمَا اُذُنَيْهِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ قَالَ عَلِيٌّ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْكُوْفَةَ قِيْلَ لِيْ اِنَّ يَزِيْدَ حَيٌّ فَاَتَيْتُهُ فَحَدَّثَنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى سَاوٰى بِهِمَا اُذُنَيْهِ فَقُلْتُ اِنَّهٗ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى اَنَّكَ قُلْتَ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ. قَالَ لَا اَحْفَظُ هٰذَا فَعَاوَدْتُهٗ فَقَالَ مَا اَحْفَظُهٗ.

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک بلند کیا' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ (نماز میں رفع یدین نہیں کیا)۔

علی بن عاصم راوی بیان کرتے ہیں: جب میں کوفہ آیا تو مجھے بتایا گیا' یزید نامی راوی حیات ہیں' میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی' انہوں نے بتایا: عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک بلند کیا۔

میں نے انہیں کہا: مجھے ابن ابی لیلیٰ نے یہ روایت سنائی ہے' آپ نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر

میں رفع یدین نہیں کیا' تو انہوں نے یہ جواب دیا: مجھے یہ الفاظ یادنہیں ہیں' میں نے اپنی بات دوبارہ ان کے سامنے دُہرائی انہوں نے یہی کہا: مجھے یہ بات یادنہیں ہے۔

1118 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيْسَى بْنِ اَبِىْ حَيَّةَ قَالاَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَعَ اَبِىْ بَكْرٍ وَّمَعَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَرْفَعُوْا اَيْدِيَهُمْ اِلَّا عِنْدَ التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى فِىْ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ .قَالَ اِسْحَاقُ بِهٖ نَاْخُذُ فِى الصَّلَاةِ كُلِّهَا .تَفَرَّدَ بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ-وَكَانَ ضَعِيْفًا-عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَغَيْرُ حَمَّادٍ يَرْوِيْهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مُرْسَلاً عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ فِعْلِهٖ غَيْرَ مَرْفُوْعٍ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں' اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نمازیں ادا کی ہیں' یہ حضرات صرف نماز کے آغاز میں پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا کرتے تھے۔

اسحٰق نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: ہم نماز پڑھنے کے طریقے کے بارے میں اس روایت کو اختیار کریں گے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں محمد بن جابر نامی راوی منفرد ہیں اور یہ صاحب ضعیف ہیں' محمد بن جابر نے اسے حماد نامی راوی کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے نقل کیا ہے' جبکہ حماد کے علاوہ دیگر راویوں نے اسے ابراہیم نخعی سے مرسل روایت کے طور پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کے اپنے فعل کے طور پر نقل کیا ہے' انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہو اور یہی روایت درست ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن جابر حیمی - الیمامی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۳۷۸) (۶۱۰۴)۔

1119 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا لُوَيْنٌ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ الْوَاسِطِىُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لاَنْظُرَ كَيْفَ يُصَلِّىْ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا اُذُنَيْهِ فَلَمَّا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى جَعَلَهُمَا بِذٰلِكَ الْمَنْزِلِ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى جَعَلَهُمَا بِذٰلِكَ الْمَنْزِلِ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ مِنْ رَاْسِهٖ بِذٰلِكَ الْمَنْزِلِ.

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ خود اس بات کو

۱۱۱۸-اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۶/۲۱۶۲) والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/۷۹-۸۰) كتاب الصلوة: باب من لم يذكر الرفع الا عند الافتتاح وابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۲۷۵-۲۷۶) رقم (۴۶۷) وفي (الموضوعات) (۲/۹۶) كلهم من طريق محمد بن جابر اليمامي بهذا الاسناد-

دیکھوں کہ آپ ﷺ کیسے نماز ادا کرتے ہیں' آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا' پھر تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک بلند کیا' پھر جب آپ ﷺ رکوع میں گئے تو آپ ﷺ نے پھر رفع یدین کیا' یہاں تک کہ انہیں اسی جگہ تک بلند کیا پھر جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو دونوں ہاتھوں کو اتنا ہی بلند کیا' جب آپ ﷺ سجدے میں گئے تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ سر کے اسی حصے کے مقابل میں رکھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صالح بن عمر واسطی ثم حلوانی۔ عن ابی مالک اشجعی وعاصم بن کلیب۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''186ھ یا 187ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۴۶۳/۱)(۳۰۴۹)۔

1120 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا لُوَيْنٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ السُّجُودَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تاہم اس میں سجدے کا ذکر نہیں ہے۔

1121 - حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ اَبُو عُتْبَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ .

وَعَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ .

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے' جب آپ ﷺ رکوع میں جاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو اسی طرح رفع یدین کرتے تھے۔

30-باب دُعَاءِ الْاِسْتِفْتَاحِ بَعْدَ التَّكْبِيرِ .

باب: تکبیر کے بعد نماز کے آغاز کی دُعا

1122 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ

۱۱۲۱- اخرجه احمد (۲/ ۱۳۲)' والبخاري في (رفع اليدين) رقم (٥٦)' وابن ماجه (۱/ ۲۷۹) كتاب الصلوة' باب رفع اليدين اذا ركع واذا رفع راسه من الركوع' حديث (۸٦۰)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۲۲٤)' كلهم من طريق اسماعيل بن عياش' بهذا الاسناد - قال البوصيري في (الزوائد) (۱/ ۲۹۹): هذا اسناد ضعيف؛ فيه رواية اسماعيل بن عياش عن الحجازيين' وهي ضعيفة۔

۱۱۲۲- اخرجه مسلم (۳/ ۳۱۰-نووي) كتاب صلاة المسافرين' باب صلاة النبي صلى الله عليه وسلم ودعائه بالليل' حديث (۲۰۲/ ۷۷۱)' وابو داؤد (۱/ ۲۰۱/ ۲۰۲) كتاب الصلوة' باب ما يستفتح به الصلوة من الدعاء' حديث (۷٦۰)' والترمذي (٥/ ٤۸٦-٤۸۷) كتاب الدعوات' حديث (۳٤۲۲)' والنسائي (۲/ ۱۲۹' ۱۳۰) كتاب الافتتاح' باب نوع آخر من الدعاء بين التكبيرة والقراءة' واحمد (۱/ ۹٤' ۱۰۲' ۱۰۳)' والطيالسي (۱۵۲) وابن ابي شيبة (۱/ ۲۳۲)' وابو عوانة (۲/ ۱۰۰)' والدارمي (۱/ ۲۸۲)

عَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِنَّ صَلَاتِىْ وَنُسُكِىْ وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّىْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِىْ فَاغْفِرْ لِىْ ذُنُوْبِىْ جَمِيعًا اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِىْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ . وَاِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِىْ وَبَصَرِىْ وَمُخِّىْ وَعِظَامِىْ وَعَصَبِىْ . وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرَضِينَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَىْءٍ بَعْدُ . فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَاَحْسَنَ صُوْرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِينَ . فَاِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّىْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ . قَالَ الدَّارَقُطْنِىُّ بَلَغَنَا عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ - وَكَانَ مِنَ الْعُلَمَاءِ بِاللُّغَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ - قَالَ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ . قَالَ الشَّرُّ لَيْسَ مِمَّا يُتَقَرَّبُ بِهِ اِلَيْكَ.

☆☆ حضرت علی ﷛ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو تکبیر کہنے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

''میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا جس نے آسمان وزمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا ہے اور میں مشرک نہیں ہوں' میری نماز' میری قربانی' میری زندگی' میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے' مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں' اے اللہ! تو بادشاہ ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو میرا پروردگار ہے' میں تیرا بندہ ہوں' میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں تو میرے تمام گناہوں کو بخش دے' گناہوں کو تیرے علاوہ اور کوئی بخش نہیں سکتا ہے' میں حاضر ہوں' تیری بارگاہ میں بھلائی اور سعادت سب تیرے دستِ قدرت میں ہے اور بُرائی تیری طرف نہیں آسکتی ہے' میں تیری مدد سے سب کچھ کر سکتا ہوں' تیری طرف رجوع کرتا ہوں' تیری ذات برکت والی ہے' تو بلند و برتر ہے' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

نبی اکرم ﷺ جب رکوع میں جاتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا' میں تجھ پر ایمان لایا' میں تیرے سامنے جھک گیا' میری سماعت' میری بصارت' میرا مغز' میری ہڈیاں' میرے پٹھے (تیری بارگاہ میں جھک گئے)''۔

نبی اکرم ﷺ جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:
''جس شخص نے اللہ کی حمد بیان کی' اللہ تعالیٰ نے اس کی حمد کو سن لیا' اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے' جو اتنی ہو جو آسمان و زمین کو بھر دے اور ان کے درمیان موجود جگہ کو بھر دے اور اس کے علاوہ جو تو چاہے اس حصے کو بھی بھر دے''۔
نبی اکرم ﷺ جب سجدے میں جاتے تو یہ پڑھتے تھے:
''اے اللہ! میں نے تیری بارگاہ میں سجدہ کیا' میں تجھ پر ایمان لایا' تیرے لیے اسلام قبول کیا' میرا سر اس ذات کے لیے جھکا ہوا ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے' اُسے صورت دی ہے اور اچھی صورت دی ہے' اسے سماعت اور بصارت سے نوازا ہے' اللہ کی ذات برکت والی ہے' جو سب سے بہترین خالق ہے''۔
نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھنے کے بعد سلام پھیرتے تو آپ ﷺ یہ دعا مانگتے تھے:
''اے اللہ! جو میں پہلے کر چکا ہوں' جو بعد میں کروں گا' جو خفیہ طور پر کیا' جو اعلانیہ طور پر کیا' جو اسراف کیا' جس کے بارے میں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے' تو ان سب کے بارے میں میری مغفرت کر دے' تو آگے کرنے والے ہے' تو پیچھے کرنے والا ہے' تیرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں''۔
امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: نضر بن شمیل کے حوالے سے یہ بات پتہ چلی ہے' جو علم لغت کے ماہرین میں سے ہیں' وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ ''بُرائی تیری طرف نہیں جاسکتی'' اس سے مراد یہ ہے' بُرائی ایسی چیز نہیں ہے' جس کے ذریعے تیرا قرب حاصل کیا جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن ابوسلمۃ الماجشون تیمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''106ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۱۲)(۳۳۸۶)۔

نماز کے آغاز میں پڑھی جانے والی دعا کے بارے میں فقہاء کا اختلاف

نماز کے آغاز میں کون سی دعا پڑھی جائے گی' اس موضوع پر اہل علم کے درمیان اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی عظیم تصنیف ''التجرید'' میں تحریر کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے' ہم یہ سمجھتے ہیں' نماز کے آغاز میں سبحانك اللهم پڑھا جائے گا۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نمازی نماز کے آغاز میں وجهت وجهی پڑھے گا۔
ہماری دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

"اگر تم کھڑے ہوتو اپنے رب کی حمد کے ہمراہ اس کی تسبیح بیان کرو"۔

ضحاک بن مزاحم کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے' وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے' جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوئیہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے' یہ ذکر وہ ہے جو قیام کی حالت سے متعلق ہے اور وہ ذکر تسبیح کرنا ہے۔

یہاں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ اس بات کا تقاضا کرے گا کہ انسان تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے اسے پڑھے کیونکہ تکبیر تحریمہ سے پہلے کوئی بھی ذکر کرنا سنت نہیں ہے اور حکم یہ ہے' اسے مسنون طریقے پر محمول کیا جائے' جب اس کا وجوب ساقط ہو چکا ہو۔

اسی مفہوم پر وہ روایت بھی دلالت کرتی ہے جسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو آپ ﷺ دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے ہوئے تکبیر کہتے تھے' پھر یہ کہتے:

سبحانك اللھم ....

اسی طرح حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے' نبی اکرم ﷺ نماز کا آغاز سبحانك اللھم ...... پڑھنے سے کرتے تھے۔

شیخ ابواحوص' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے' نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے

شیخ محمد بن منکدر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ' عیسیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے ان تمام حضرات نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہی روایت نقل کی ہے'

اس کے بعد امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں دو روایات نقل کی ہیں' جس میں اس بات کا تذکرہ ہے' یہ حضرات بھی نماز کے آغاز میں سبحانك اللھم پڑھا کرتے تھے۔

ان تمام روایات سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے' جب کوئی شخص نماز کا آغاز کرے تو وہ تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد نماز کے آغاز میں سب سے پہلے سبحانك اللھم پڑھے گا' احناف بھی اسی بات کے قائل ہیں[1]۔

1123- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا ابْتَدَاَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اَنْتَ رَبِّي وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ

---

[1] التجرید از امام قدوری

۱۱۲۳- اخرجه ابو عوانة (۱۰۲/۲)، وابن حبان (۱۷۷۱) من طريق يوسف بن سعيد، بهذا الاسناد- واخرجه ابن حبان (۱۷۷۲، ۱۷۷۴) من طريق احمد بن ابراهيم الدورقي، ثنا حجاج، بهذا الاسناد- واخرجه الشافعي في (المسند) (۷۲/۱، ۷۳) من طريق ابن جريج به-

الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِیْ لاَحْسَنِ الْاَخْلاَقِ لاَ یَهْدِیْ لاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَهَا لاَ یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ بِیَدَیْكَ وَالْمَهْدِیُّ مَنْ هَدَیْتَ وَاَنَا بِكَ وَاِلَیْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَیْكَ ۔ قَالَ وَكَانَ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا سَجَدَ فِی الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِیَ الْحَدِیْثِ ۔

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے آغاز میں یہ پڑھتے تھے: ''میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کرلیا جس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے' میں نے (ہر غلط دین سے روگرداں ہوتے ہوئے) مسلمان کے طور پر (اپنا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف کیا ہے) اور میں مشرک نہیں ہوں' میری نماز' میری قربانی' میری زندگی' میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' جس کا کوئی شریک نہیں' مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا اور میں مسلمان ہوں' اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' تو پاک ہے' حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تو میرا پروردگار ہے' میں تیرا بندہ ہوں' میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں' تو میرے تمام گناہوں کی بخشش کردے' تیرے علاوہ کوئی اور گناہوں کی بخشش نہیں کرسکتا' اچھے اخلاق کی طرف تو ہی راہنمائی کرسکتا ہے' اور تو برے اخلاق کو مجھ سے دور کردے' مجھ سے برے اخلاق کو صرف تو ہی دور کرسکتا ہے' میں حاضر ہوں' بھلائی اور سعادت تیرے دست قدرت میں ہے' وہی شخص ہدایت یافتہ ہے جسے تو ہدایت نصیب کرے' میں تیری مدد سے سب کچھ کرتا ہوں' تیری طرف رجوع کرتا ہوں' تو برکت والا ہے' بلند و برتر ہے' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز میں سجدے میں جاتے تھے' اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

1124- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قَادِمٍ الْبَغْدَادِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَیْوَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِیْمِ بْنُ الْهَیْثَمِ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ حَدَّثَنَا شُرَیْحُ بْنُ یَزِیْدَ اَبُوْ حَیْوَةَ عَنْ شُعَیْبِ بْنِ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلاَةَ قَالَ اِنَّ صَلاَتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لاَ شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ لاَحْسَنِ الْاَخْلاَقِ وَاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ لاَ یَهْدِیْ لاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِیْ سَیِّئَ الْاَخْلاَقِ وَالْاَعْمَالِ لاَ یَقِیْ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ ۔ قَالَ شُعَیْبٌ قَالَ لِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ وَغَیْرُهٗ مِنْ فُقَهَاءِ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ اِنْ قُلْتَ اَنْتَ هٰذَا الْقَوْلَ فَقُلْ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْكَرِیْمِ ۔

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

۱۱۲۴- اخرجه النسائي (۲/۱۲۹) کتاب الافتتاح' باب نوع آخر من الدعاء بین التکبیر والقراءة' حدیث (۸۹۶): اخبرنا عمرو بن عثمان بن سعید: قال: حدثنا شریح بن یزید الحضرمي' بهذا الاسناد۔

''بے شک میری نماز' میری قربانی' میری زندگی' میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' جس کا کوئی شریک نہیں ہے' مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے مسلمان ہوں' اے اللہ! اچھے اخلاق کی طرف اور اچھے اعمال کی طرف میری راہنمائی کر' اچھے اخلاق اور اچھے اعمال کی طرف صرف تو ہی راہنمائی کر سکتا ہے' بُرے اخلاق اور بُرے اعمال سے مجھے بچالے' ان سے صرف تو ہی بچا سکتا ہے''۔

شعیب نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: محمد بن منکدر اور دیگر فقہاء نے مجھے یہ کہا: اگر تم یہ الفاظ بھی پڑھ لو' تو بہتر ہو گا: ''اور میں مسلمان ہوں''۔

روایت کے یہ الفاظ عبدالکریم نامی راوی کے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ شریح بن یزید حضرمی، ابوحیوۃ حمصی، المؤذن۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''203ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۵۰)(۵۷)۔

1125- حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ يَاسِيْنَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيُّ قَالَ اِسْحَاقُ وَكَانَ يُشَبَّهُ بِالنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ اسْتَفْتَحَ صَلَاتَهُ فَكَبَّرَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ رَبَّنَا وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَاۤاِلٰهَ غَيْرُكَ-ثَلَاثًا-اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْثِهٖ وَنَفْخِهٖ ۔ قَالَ ثُمَّ يَقْرَاُ ۔

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو نماز کے آغاز میں تکبیر کہنے کے بعد یہ پڑھتے تھے:

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا نام برکت والا ہے' تو بلند و برتر ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتے تھے:

''میں سماعت اور علم رکھنے والے اللہ کی مردود شیطان' اس کے وسوسوں اور چالوں سے پناہ مانگتا ہوں''۔

۱۱۲۵-اخرجه ابو داؤد (۲۰۶/۱) كتاب الصلوٰة' باب من راى الاستفتاح ب (سبحانك اللهم وبحمدك)' حديث (۷۷۵)' والترمذي (۹/۲-۱۰) كتاب الصلوٰة' باب ما يقول عند افتتاح الصلوٰة' حديث (۲۴۲)' وابن ماجه (۲٦٤/۱) كتاب الصلوٰة' باب افتتاح الصلوٰة' حديث (۸۰٤)' والنسائي (۱۳۲/۲) كتاب الافتتاح' باب نوع آخر من الدعاء بين افتتاح الصلوٰة وبين القراءة' حديث (۸۹۹' ۹۰۰)' واحمد (۵۰/۳' ٦۹)' والدارمي (۲۸۲/۱) كتاب الصلوٰة' باب ما يقال بعد افتتاح الصلوٰة' وابو يعلى (۲۵۸/۲) رقم (۱۱۰۹)' وابن خزيمة (٤٦۷)' والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۳۲/۲) كتاب الصلوٰة' باب افتتاح الصلوٰة بعد التكبير' وفي (معرفة السنن والآثار) (۵۰۳/۱) كتاب الصلوٰة' باب افتتاح الصلوٰة بعد التكبير' حديث (٦۸٦)' كلهم من طريق جعفر بن سليمان الضبعي بهذا الاسناد-

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد آپ قرأت کیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن یونس بن یاسین، ابواسحاق، المعروف بالشیعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۹۹/۶)(۳۳۳۶)۔

○ علی بن داؤد (اور ایک قول کے مطابق:) ابن داؤد- ابومتوکل الناجی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''180ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۹۵)(۴۷۶۵)۔

1126 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ الْمُلَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ اَبِى الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَااِلٰهَ غَيْرُكَ ۔ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ لَمْ يَرْوِهٖ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ غَيْرُ طَلْقِ بْنِ غَنَّامٍ وَلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِالْقَوِيِّ۔

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں یہ پڑھا کرتے تھے:

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا نام برکت والا ہے' تیری عزت و بزرگی بلند و برتر ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

اور امام ابوداؤد نے یہ بات بیان کی ہے۔ عبدالسلام نامی راوی کے حوالے سے اس روایت کو صرف طلق بن غنام نے نقل کیا ہے' اور یہ حدیث مستند نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن عیسیٰ بن حمران طائی، ابوعلی البسطامی القومسی ثم نیشاپوری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''247ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲۳۰/۱)(۱۴۴۴)۔

○ طلق بن غنام- ابن طلق بن معاویۃ النخعی، ابومحمد کوفی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''211ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱۴/۲)(۳۲۱۱)۔

۱۱۲۶- اخرجه ابو داؤد (۲۰۶/۱) کتاب الصلوة باب من رای الاستفتاح ب (سبحانک اللهم بحمدک) حدیث (۷۷۶): ثنا الحسین بن عیسی بهذا الاسناد- واخرجه البیهقی فی (السنن الکبرٰی) (۳۲/۲-۳۴) من طریق العباس بن محمد الدوری ثنا طلق بن غنام بهذا الاسناد- وهو عند الحاکم (۲۳۵/۱) وقال: صحیح الاسناد ولم یخرجاه وتعقبه الذهبی فقال: علی شرطهما- وقال ابو داؤد: هذا الحدیث لیس بالمشهور عن عبد السلام بن حرب لم یروه الا طلق بن غنام-

○ بدیل-مصغر-عقیلی- ابن میسرۃ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''103ھ یا 85ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۶۴)(۶۵۲)۔

○ اوس بن عبداللہ الربعی-ابوالجوزاء-بالجیم والزاری- بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''83ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۵۵)(۵۸۲)۔

1127- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَحْوَلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَااِلٰهَ غَيْرُكَ . وَاِذَا تَعَوَّذَ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ هَمْزِ الشَّيْطَانِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ . رَفَعَهُ هٰذَا الشَّيْخُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَالْمَحْفُوْظُ عَنْ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ كَذٰلِكَ رَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر بن خطاب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لیے تکبیر کہہ دیتے تھے تو پھر یہ پڑھتے تھے:

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا نام برکت والا ہے' تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے''۔

جب آپ تعوذ پڑھتے تھے تو یہ پڑھتے تھے

''میں شیطان' اس کے وسوسوں اور اس کی چالوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

اس بزرگ نے اپنے والد کے حوالے سے' نافع کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے' اس روایت کو اسی طرح مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

تاہم زیادہ محفوظ روایت یہ ہے' یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کی گئی ہے۔ اس کو ابراہیم نے علقمہ اور اسود کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

یحییٰ بن ایوب نے اپنی سند کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر نقل کیا ہے' یہی درست ہے۔

۱۱۲۷- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۲۸۵-۲۸۶) برقم (٤٨٢) من طريق الدارقطني به- وقال ابن الجوزي: عبد الرحمن ثقة' اخرجه عنه البخاري في صحيحه' ومن وقفه على عمر' فقد سمع عمر يقوله' وانما كان قد يقوله: اقتداء برسول الله صلى الله عليه وسلم - اه- قلت: لم اجد في رجال البخاري من اسمه: عبد الرحمن بن عمر' بل لم اجد من ترجمه اصلاً-

1134- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ اَبِى الرِّجَالِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَااِلَهَ غَيْرُكَ

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں یہ پڑھتے تھے:

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا نام برکت والا ہے' تیری بزرگی بلند و برتر ہے' تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے''۔

1135- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِىِّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيْهِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' اس میں یہ الفاظ اضافی ہیں:

''آپ دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھاتے تھے اور پھر یہ پڑھتے تھے: تو پاک ہے اے اللہ!''۔

1136- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِىُّ وَعُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدٌ عَنْ اَبِى مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا كَبَّرَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَااِلَهَ غَيْرُكَ يُسْمِعُ ذٰلِكَ مَنْ يَلِيْهِ.

☆☆ علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب تکبیر کہتے تو پھر یہ پڑھتے تھے:

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا نام برکت والا ہے' تیری بزرگی بلند و برتر ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ اتنی آواز میں یہ الفاظ پڑھتے تھے) کہ ان کے پاس کھڑا ہوا شخص سن سکتا تھا۔

1137- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى وَغَيْرُهُ وَاللَّفْظُ لِيُوسُفَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ

۱۱۳۴-اخرجه الترمذي (۲/ ۱۱) كتاب الصلوٰة' باب ما يقول عند افتتاح الصلوٰة' حديث (۲۴۳)' وابن ماجه (۱/ ۲۶۵) كتاب الصلوٰة' باب افتتاح الصلوٰة' حديث (۸۰۶)' والحاكم (۱/ ۲۳۵)' والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/ ۳۴) كتاب الصلوٰة' باب الاستفتاح ب (سبحانك اللهم وبحمدك)' وفي (معرفة السنن والآثار) (۱/ ۵۰۲) كتاب الصلوٰة' باب افتتاح الصلوٰة بعد التكبير' حديث (۶۸۴)' كلهم من طريق ابي معاوية بهذا الاسناد- قال الترمذي: هذا حديث لا نعرفه من حديث عائشة الا من هذا الوجه' وحارثة قد تكلم فيه من قبل حفظه- وابو الرجال اسمه: محمد ابن عبد الرحمن المديني- وقال البيهقي في (السنن): وهذا لم نكتبه الا من حديث حارثة بن ابي الرجال' وهو ضعيف- وقال في (المعرفة): وحارثة بن محمد: هو حارثة بن ابي الرجال' وهو ضعيف' لا يحتج به؛ ضعفه يحيى بن معين واحمد بن حنبل والبخاري وغيرهم-

۱۱۳۶-اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۱۹۸) من طريق سعيد بن ابي عروبة بهذا الاسناد-

بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ قَالَا حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَامِرٍ اَبُوْ عَامِرٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَاَلْتُهَا عَنِ افْتِتَاحِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ كَانَ اِذَا كَبَّرَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: میں اور عبید بن عمیر' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے آغاز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا نام برکت والا ہے' تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سہل بن عامر بجلی۔عن مالک بن مغول۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''منکرالحدیث' ضعیف الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''لسان المیزان'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳/۱۳۷) (۴۰۳۶)۔

○ مالک بن مغول۔بکسر اولہ وسکون المعجمۃ وفتح الواو۔کوفی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال ''159ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۱۷) (۶۴۹۲)۔

1138- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ .يُسْمِعُنَا ذٰلِكَ وَيُعَلِّمُنَا .

☆☆ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نماز کا آغاز کرتے تو یہ پڑھتے تھے:

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا نام برکت والا ہے' تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز میں یہ الفاظ پڑھتے تھے' تاکہ آپ ہمیں ان کی تعلیم دیں۔

1139- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ

۱۱۳۸- اخرجه ابن ابي شيبة (۱/ ۲۱٤) كتاب الصلوات' باب في التعوذ' كيف هو قبل القراءة او بعدها؛ حديث (۲٤٥٥): حدثنا حفص' بهذا الاسناد-

وَلَاإِلٰهَ غَيْرُكَ يُسْمِعُنَا ذٰلِكَ.

✰✰ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نماز کے آغاز میں یہ دعا پڑھتے تھے:

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا نام برکت والا ہے' تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے''۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ الفاظ ہمیں سناتے تھے (یعنی بلند آواز میں یہ الفاظ پڑھتے تھے)۔

اللہ
رسول
محمد

فتوحاتِ جہانگیری

شرح

سُنن دارقطنی

جزو چہارم

3-4

متن

امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

اداما اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

31-باب وُجُوْبِ قِرَاءَةِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) فِي الصَّلَاةِ وَالْجَهْرِ بِهَا وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِيْ ذٰلِكَ.

باب: نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا واجب ہے اسے بلند آواز میں پڑھنا اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف

1140- حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْرَأُ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) فِيْ صَلَاتِهٖ.

☆☆ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حماد اسحاق بن اسمٰعیل بن حماد بن زید درهم ازدی القاضی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ان کا انتقال "276ھ" میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۲/۲۷۲)(۷۴۳)۔

○ عبداللہ بن موسیٰ ہاشمی روی عن حسن بن طیب بغوی وروی عنہ ابومحمد الخلال التنوخی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "374ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۴/۲۰۶)۔

○ موسیٰ بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابو طالب۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ مامون" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۱۳/۲۵)(۶۹۸۶)۔

○ عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابو طالب ہاشمی مدنی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ

۱۱۴۰-اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۲۹۲) رقم (۴۹۱) من طريق الدارقطني به- وذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۳۲۴-۳۲۵) من جهة الدارقطني- وقال الزيلعي: قال شيخنا ابو الحجاج المزي: هذا اسناد لا يقوم به حجة، وسليمان هذا لا اعرفه-

راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''145ھ کے اوائل میں'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۹۲)۔

نماز میں بلند آواز میں بسم اللہ پڑھنے کی بحث

نماز میں بلند آواز میں بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے اور اس بارے میں منقول روایت میں مذکور اختلاف کی توضیح کرتے ہوئے مشہور فقیہہ امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

نعیم بن مجمر نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے' راوی فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی' جب انہوں نے ولا الضالین پڑھا تو آمین بھی کہا' انہیں بھی آمین کہا' نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کی دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں تم سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا رہوں''۔

اسی طرح ایک اور سند کے ساتھ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں نماز ادا کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں بسم اللہ پڑھی' پھر سورۂ فاتحہ پڑھی۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں روایات کو نقل کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں۔

بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں۔

بسم اللہ' سورۂ فاتحہ کا حصہ ہے۔ اس لیے نمازی کو چاہیے کہ جس طرح وہ سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے اسی طرح اس کے ساتھ بسم اللہ بھی پڑھا کرے۔

ان حضرات نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے منقول درج ذیل روایات کو بھی اپنے مؤقف کی تائید کے لیے نقل کیا ہے۔

''اُسید بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو انہوں نے بلند آواز میں بسم اللہ پڑھی''۔

راوی کہتے ہیں: میرے والد بھی بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے تھے۔

اسی طرح سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بلند آواز میں بسم اللہ پڑھا کرتے ہیں۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ سورت سے پہلے اور سورت کے بعد جب اگلی سورت پڑھتے' تو بسم اللہ پڑھنا ترک نہیں کرتے تھے' یعنی نماز کے دوران (اسے ترک نہیں کرتے تھے)۔

اسی طرح یزید نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ (بلند آواز میں) قرأت کا آغاز بسم اللہ سے کیا کرتے تھے۔

اسی طرح ازرق بن قیس نے یہ بات نقل کی ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کی اقتداء میں نماز ادا کی تو میں نے بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے ہوئے سنا' ولا الضالین پڑھنے کے بعد انہوں نے پھر بلند آواز میں بسم اللہ پڑھی۔

ان حضرات نے درج ذیل روایات سے بھی استدلال کیا ہے۔

سعید بن جبیر' عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور ہم نے تمہیں سبع مثانی عطاء کی ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ سورۂ فاتحہ ہے' پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے تلاوت کی بسم اللہ پڑھی اور بولے: یہ ساتویں آیت ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے اسی طرح تلاوت کی' جس طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کے سامنے تلاوت کی تھی۔

(امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اس کے بعد مزید تحریر کرتے ہیں:) بعض دیگر حضرات نے اس کے خلاف بیان کیا ہے' وہ کہتے ہمارے خیال میں نماز کے دوران بلند آواز میں بسم اللہ نہیں پڑھی جائے گی' ان میں پھر اس بارے میں اختلاف پایا جاتا

بعض نے کہا ہے: پست آواز میں پڑھی جائے گی' جبکہ بعض نے کہا ہے: بسم اللہ سرے سے پڑھی ہی نہیں جائے گی' نہ آواز میں' نہ ہی بلند آواز میں۔

پہلے مؤقف کے قائلین نے اپنی تائید میں یہ دلائل پیش کیے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے تھے تو الحمد للہ سے قرأت آغاز کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم (قرأت سے پہلے) خاموش نہیں ہوتے تھے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے: بسم اللہ سورۂ فاتحہ کا حصہ نہیں ہے' کیونکہ اگر سورۂ فاتحہ کا حصہ ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت میں بھی اس کی اسی طرح تلاوت کرتے' جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی تھی۔

جن حضرات نے پہلی رکعت میں اسے بلند آواز میں پڑھنے کو مستحب قرار دیا ہے۔ اس بنیاد پر کہ ان کے نزدیک بسم اللہ' سورۂ فاتحہ کا حصہ ہے' انہوں نے دوسری رکعت میں بھی اس کو پڑھنے کو بھی اس کو مستحب قرار دیا ہے۔

لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس حدیث سے اس بات کی نفی ہو جاتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت میں بسم اللہ پڑھی تھی' تو دوسری رکعت کی نفی کے ذریعے (بالواسطہ طور پر) پہلی رکعت کی بھی نفی ہو جائے گی۔ لہٰذا اب یہ روایت اس روایت کے مقابلے میں آ جائے گی' جسے نعیم بن مجمر نے اپنی سند کے حوالے سے نقل کیا تھا' حالانکہ یہ والی روایت سند اور صحت کے اعتبار سے نعیم کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

اسی طرح ان حضرات نے یہ بات بیان کی ہے:

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جو روایت نقل کی گئی ہے اسے نقل کرنے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے بعض راویوں نے اس روایت کو اسی طرح نقل کیا ہے جیسے ہم نقل کر چکے ہیں۔ جبکہ بعض راویوں نے درج ذیل طریقے سے نقل کیا ہے۔

یعلیٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کے قرأت کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم ﷺ کی قرأت الگ الگ ہوتی تھی جس میں ایک ایک حرف الگ الگ ہوتا تھا۔

اس میں یہ بات ذکر ہے: سیدنا اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے جو بسم اللہ پڑھی تھی وہ اس کے ذریعے اس بات کا تذکرہ کرنا چاہتی تھیں کہ نبی اکرم ﷺ پورا قرآن پاک اس طرح ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کیا کرتے تھے۔ اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں نبی اکرم ﷺ (نماز کے دوران سورت کی تلاوت سے پہلے) بسم اللہ پڑھا کرتے تھے۔

لہٰذا اس روایت کا مفہوم اس روایت کے مفہوم سے مختلف ہوگا جو ابن جریج نامی راوی کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔

ایسا بھی ہوسکتا ہے: ابن جریج کی روایت میں سورۂ فاتحہ کے الفاظ کو الگ الگ پڑھنے کا جو ذکر ہے یہ ابن جریج کی طرف سے ہو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے طریقے کو وضاحت سے بیان کیا ہو یہ بالکل اُسی طرح ہے جیسے لیث نے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے نقل کیا ہے تو اس کے ذریعے اس بات کی بھی نفی ہو جائے گی اس حوالے سے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت سے کوئی استدلال کیا جا سکتا ہے۔

یہ حضرات یہ بھی کہتے ہیں: تم نے سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں جو روایت کی ہے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور ہم نے تمہیں سبع مثانی عطاء کیا''۔

اور تم نے جو اس بات کا تذکرہ کیا ہے یہ سورۂ فاتحہ ہی سبع مثانی ہے تو اس بارے میں ہمیں اس آپ کی اطلاعات نہیں ہیں آپ کا یہ کہنا کہ بسم اللہ بھی اس کا حصہ ہے تو اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں وہ روایت منقول ہے جسے آپ نے ذکر کیا ہے لیکن دیگر حوالوں سے ان کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بلند آواز میں بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے۔

اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے سورۂ فاتحہ کی سات آیات ہیں جن حضرات نے بسم اللہ کو سورۂ فاتحہ کی آیت قرار دیا ہے وہ اسے مستقل آیت شمار کرتے ہیں اور جنہوں نے بسم اللہ کو سورۂ فاتحہ کا حصہ قرار نہیں دیا ان کے نزدیک ''انعمت'' ایک الگ آیت ہے تو جب ان حضرات کے درمیان ان حوالے سے یہ اختلاف ہو گیا تو یہ ضروری ہوگا: ہم اس بارے میں غور وفکر کریں گے تو اس بارے میں ہم عنقریب اپنے مقام پر بحث کریں گے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں

نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: سورۃ الانفال جو سات بڑی سورتوں میں شامل ہے اور سورۂ براءۃ جو 100 آیات پر مشتمل سورت ہے آپ نے ان دونوں کو کیوں ملا دیا ہے اور آپ نے ان کے درمیان بسم اللہ بھی تحریر نہیں کی ہے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی آیت نازل ہوتی تھی تو آپ حکم دیتے تھے کہ اسے فلاں سورت میں شامل کر دو جس میں فلاں اور فلاں چیزوں کا ذکر ہے۔ ان دونوں کا واقعہ چونکہ ایک جیسا تھا لہٰذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال بھی ہو گیا تو میں اس بارے میں آپ سے دریافت نہیں کر سکا' بعد میں مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ یہ بعد والی سورت پہلی والی سورت کا حصہ نہ ہو تو میں نے ان دونوں کو ساتھ ملا دیا اور ان کے درمیان بسم اللہ تحریر نہیں کی اور میں نے ان دونوں کو سات طویل سورتوں میں شامل کر دیا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس روایت میں اس بات کی یوں وضاحت کر رہے ہیں' بسم اللہ سورت کا حصہ نہیں تھی' بلکہ وہ بسم اللہ کو اس لیے تحریر کرتے تھے' تا کہ دو سورتوں کے درمیان فرق ہو جائے۔ لہٰذا یہ بسم اللہ ان سورتوں کے علاوہ ہو گی تو اس صورت میں یہ روایت اس چیز کے خلاف ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس بارے میں منقول ہے۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے بارے میں' متواتر طور پر یہ بات منقول ہے: یہ حضرات نماز کے دوران بلند آواز میں بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے۔

جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مغفل نے یہ روایت نقل کی ہے: راوی کہتے ہیں: وہ اسلام میں کسی بھی نئی روایت کے پیدا ہونے کے سب سے سخت مخالف تھے۔

راوی کہتے ہیں: انہوں نے مجھے بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: میرے لیے اسلام میں نئی روایتیں قائم کرنے سے بچو' پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے' میں نے (ان میں سے) کسی کو بھی بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا' لہٰذا تم قرأت کا آغاز الحمدللہ سے کیا کرو۔

اسی طرح حضرت انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز سے قرأت کا آغاز الحمدللہ سے کیا کرتے تھے۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے' میں نے ان میں سے کسی کو بھی بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے نہیں سنا۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے' یہ حضرات نماز کے آغاز میں قرأت کا آغاز بسم اللہ سے نہیں کرتے تھے۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے' حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر' حضرت عمر رضی اللہ عنہما

(یہاں پر راوی کو شک ہے) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ذکر کیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے حسب حدیث ذکر کی ہے۔

اس کے بعد امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول بعض دیگر روایات کا تذکرہ مختلف کے ساتھ کیا ہے' جنہیں نقل کرنے کے بعد امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں۔

یہ متواتر روایات ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہیں۔

ان میں سے بعض میں اس بات کا تذکرہ ہے: یہ حضرات الحمد اللہ سے قرأت کا آغاز کیا کرتے تھے' اور ان میں اس کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے' یہ حضرات الحمد للہ سے پہلے یا اس کے بعد بسم اللہ پڑھتے تھے' کیونکہ یہاں قرأت سے مراد کی قرأت ہے۔

اب اس میں اس بات کا احتمال ہوسکتا ہے' یہ حضرات بسم اللہ کو قرآن کا حصہ شمار نہیں کرتے تھے' بلکہ اسے ''سبحا اللّٰھم'' کی طرح ذکر شمار کرتے تھے' یا وہ کلمات جو نماز کے آغاز میں ادا کیے جاتے ہیں' اور وہ قرآن کی تلاوت اس کے کرتے تھے' الحمد للہ کے ذریعے تلاوت کا آغاز کرتے تھے۔

جبکہ بعض روایات میں یہ بات منقول ہے: یہ حضرات بلند آواز میں بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے' تو اس میں اس بات کی دلیل ہوسکتی ہے' یہ حضرات پست آواز میں بسم اللہ پڑھ لیتے ہوں کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو بلند آواز کے الفاظ کے ذریعے ا نفی کرنے کی کوئی ضرورت نہ ہوتی۔

تو ان آثار کو صحیح قرار دینے کے لیے یہ بات سامنے آئے گی' بسم اللہ کو بلند آواز میں نہیں پڑھا جائے گا اور پست میں پڑھ لیا جائے گا۔

اسی طرح کی روایت حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے منقول ہے۔

جیسا کہ شیخ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بلند آواز میں بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے بالا اللہ نہیں پڑھتے تھے اور آمین نہیں کہتے تھے۔

عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' انہوں نے بلند آواز میں ب پڑھنے کے بارے میں فرمایا ہے: یہ دیہاتیوں کا طریقہ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت اس روایت کے خلاف ہے جسے ہم اس فصل کے آغاز میں اس حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کر چکے ہیں۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: شیخ عبدالرحمٰن اعرج بیان کرتے ہیں: میں نے ائمہ (یعنی حضرات خ راشدین) کو پایا ہے' وہ حضرات قرأت کا آغاز الحمد للہ سے کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔
یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے بہت سے علماء کو پایا ہے وہ لوگ اسے (بلند آواز میں) تلاوت نہیں کرتے تھے۔
شیخ عبدالرحمان بن قاسم بیان کرتے ہیں: میں حضرت قاسم کو بسم اللہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔
امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد کے زمانے کی افراد سے بسم اللہ بلند آواز سے نہ پڑھنا ثابت ہو گیا تو اس سے یہ بات ثابت ہو گئی' یہ قرآن کا حصہ نہیں ہے' کیونکہ اگر یہ قرآن کا حصہ ہوتی تو قرآن کے بقیہ حصوں کی طرح اسے بھی بلند آواز سے پڑھنا لازمی ہوتا۔
کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ سورۃ النمل میں مذکور بسم اللہ کو اسی طرح بلند آواز سے تلاوت کی جاتی ہے' اس کی وجہ یہی ہے' وہ قرآن پاک کا حصہ ہے۔
جب یہ بات ثابت ہو گئی' سورۂ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ کو پست آواز میں پڑھا جائے گا تو قرآن کو بلند آواز میں پڑھا جائے گا تو اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے' بسم اللہ قرآن کا حصہ نہیں ہے اور اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے' بسم اللہ کو پست آواز میں پڑھا جائے گا جس طرح اعوذ باللہ کو آہستہ آواز میں پڑھا جاتا ہے۔
اسی طرح ہم نے یہ بات بھی دیکھی ہے' بسم اللہ کو سورتوں کے آغاز میں مصحف میں لکھا گیا ہے۔
سورۂ فاتحہ کے آغاز میں بھی لکھا گیا ہے اور دیگر سورتوں کے آغاز میں بھی لکھا گیا ہے' سورۂ فاتحہ کے علاوہ دیگر سورتوں میں یہ سورت سورتوں کا حصہ شمار نہیں ہوتی' تو پھر اس سے ثابت ہوتا ہے' یہ سورۂ فاتحہ کا بھی حصہ نہیں ہو گی۔
یہ وہ بحث تھی جو بسم اللہ کا سورۂ فاتحہ کا حصہ نہ ہونے اور نماز کے آغاز میں اسے بلند آواز میں قرأت نہ کیے جانے کے بارے میں کی ہے۔
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

1141- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا مَحْفُوْظُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) فِى السُّوْرَتَيْنِ جَمِيْعًا.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سورتوں کے ساتھ بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۴۱-ذكره الغساني في (تخريج الاحاديث الضعاف من سنن الدارقطني) ص (۱۲۶-۱۲۷) رقم (۲۰۵)، وقال: عيسى بن عبد الله ضعيف الحديث- قلت: عيسى: قال ابن حبان: يروي عن ابيه اشياء موضوعة- وقال الدارقطني: متروك الحديث- وينظر: (ميزان الاعتدال ۵/۲۸)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابو طالب العلوی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۵/۳۸۰) (۶۵۸۴)۔

○ عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابو طالب، ابو محمد العلوی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال ''خلافت منصور'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۵/۳۸۰) (۶۵۸۴)۔

○ محمد بن عمر بن علی بن ابو طالب، یہ ''صدوق'' ہیں۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال ''130ھ کے بعد'' ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۸۱) (۶۲۱۰)۔

○ عمر بن علی بن ابو طالب ہاشمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۲۵) (۴۹۸۵)۔

1142 - حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ دَلِيلٍ الْاِخْبَارِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِى عَمُّ اَبِى الْحَسَنِ بْنِ مُوْسَى حَدَّثَنِى اَبِى مُوْسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَيْفَ تَقْرَاُ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلَاةِ . قُلْتُ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) فَقَالَ قُلْ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ).

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے ان کے والد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد امام حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہو تو قرأت کیسے کرتے ہو؟ میں نے عرض کی: میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ پڑھتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بھی پڑھا کرو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حسن بن علی بن حسین، ابو علی مقری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴/۸۸) (۱۷۲۲)۔

○ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابو طالب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ

"خطیب بغدادی" (۲/۳۷)(۴۲۹)۔

○ موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابو طالب ہاشمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۶۳/۳)(۷۲۵۷)۔

1143- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَسَنِ الزُّبَيْدِيُّ حَدَّثَنَا اُسَيْدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُما اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَجْهَرُ فِی الْمَكْتُوبَاتِ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز میں بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن احمد بن ثابت بن سلام ابو القاسم بزاز۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ان کا انتقال "329ھ" میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۹/۳۸۷)(۴۹۷۵)۔

○ اسید بن زید الجمال علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "دسویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ترجمۃ فی المیز ان (۱/۲۱۹) ت (۹۸۸)۔

1144- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَجِيحٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ ظُهَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السُّلَمِیُّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَبْسِیُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ حَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ ظُهَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْعَبْدِیُّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ وَعَمَّارًا يَقُولَانِ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما دونوں حضرات یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عثمان بن ابوشیبہ ابوجعفر عبسی کوفی حافظ کان عالما بصیرا بالحدیث والرجال، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "لسان المیز ان" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵/۲۸۰)۔

○ محمد بن ابراہیم بن عبدالحمید، ابوبکر حلوانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۹۸/۱)(۳۶۹)۔

1145- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحُلْوَا حَدَّثَنَا اَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ فِي الصَّلَاةِ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْ انرَّحِيْمِ پڑھا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالسلام بن صالح بن سلیمان بن ایوب بن میسرۃ، ابوصلت ھروی، مولی عبدالرحمٰن بن سمرۃ قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''136ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تار بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴۶/۱۱)(۵۷۲۸)۔

1146- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِىْ بِاللّٰهِ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ حَمْزَةَ الْاَنْطَاكِيُّ وَاَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ اِسْمَاعِيلَ الْاُبُلِّيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ اَبِيهِ قَالَ صَلَّى بِنَا اَمِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمَهْدِيُّ الْمَغْرِبَ فَجَهَرَ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) قَالَ فَقُلْتُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا هٰذَا فَقَا حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَهَرَ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْ الرَّحِيْمِ) قَالَ قُلْتُ نَاْثِرُهُ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ .

☆☆ احمد بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: امیر المؤمنین مہدی نے ہمیں مغر کی نماز پڑھائی انہوں نے بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: امیر المؤمنین! یہ

۱۱۴۵- ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۲۴۵/۱) من جهة المصنف- وقال الزيلعي: ابو الصلت متروك- قال ابن ابي حاتم: سالت ا عنه؛ فقال: ليس عندي بصدوق؛ ولم يحدثني عنه- واما ابو زرعة: فانه ضرب على حديثه؛ وقال: لا احدث عنه؛ ولا ارضاه - وقا الدارقطني: رافضي خبيث؛ اتهم بوضع: (الايمان اقرار باللسان وعمل بالاركان)- وانتهى- وكان هذا الحديث -والله اعلم- م سرقه ابو الصلت من غيره؛ والزقه بعباد بن العوام؛ وزاد فيه: (ان الجهر في الصلوة)؛ فان غير ابي الصلت رواه عن عباد فارسله؛ ولم فيه: انه في الصلوة-

۱۱۴۶- اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۵۳/۱) رقم (۲۵)؛ حدثنا احمد بن محمد بن يحيى بن حمزة الدمشقي بهذا الاسناد- واخر بهذا الاسناد ايضا في (الكبير) (۲۲۷/۱۰-۲۲۸) رقم (۱۰٦۱)؛ وذكره الحافظ في (التلخيص) (۴۲۴/۱-۴۲۵) من طريق المصنف والطبراني؛ ولم يتكلم على سنده- قال الذهبي في (المغني) (۴۵۲)؛ احمد بن محمد بن يحيى بن حمزة عن ابيه له مناكير- قال ابو اح الحاكم: فيه نظر-

کیا طریقہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا: میرے والد نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا ہم اِسے آپ کے حوالے سے روایت کر سکتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1147 - حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِىْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھا کرتے تھے۔

1148 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَنْبَسَةَ بْنِ عَمْرٍو الْكُوْفِىُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْمَكِّىُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَزَلْ يَجْهَرُ فِى السُّوْرَتَيْنِ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) حَتّٰى قُبِضَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال ظاہری تک دونوں سورتوں کے ساتھ بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے رہے۔

1149 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ رُشْدِ بْنِ خُثَيْمٍ الْهِلَالِىُّ حَدَّثَنَا عَمِّىْ سَعِيْدُ بْنُ

۱۱۴۷- اخرجه الترمذي (۲/ ۱۴) كتاب الصلوة، باب الجهر بالبسملة، حديث (۲۴۵)، والعقيلي في (الضعفاء الكبير) (۱/ ۸۰-۸۱)، والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/ ۴۷) كتاب الصلوة، باب الدليل على ان (بسم الله الرحمن الرحيم) آية تامة من الفاتحة، كلهم من طريق معتمر بهذا الاسناد- قال الترمذي: هذا حديث ليس اسناده بذاك- وقال العقيلي في ترجمة اسماعيل: حديثه غير محفوظ، ويحكيه عن مجهول- قلت: والمجهول الذي قصده العقيلي هو: ابو خالد الوالبي: كما قال الترمذي عقب الحديث- وقد روى له ابو داؤد- وقال الحافظ في (التقريب) (۲/ ۴۱۶) مقبول- اه- اي عند المتابعة، والا فهو لين الحديث: كما نص على ذلك الحافظ في مقدمة التقريب- و اخرجه البزار (۱/ ۲۵۵- كشف) رقم (۵۳۶) من طريق المعتمر بن سليمان، ثنا اسماعيل ابن حماد عن ابي خالد عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يجهر ب (بسم الله الرحمن الرحيم) في الصلوة- قال البزار: تفرد به اسماعيل، وليس بالقوي في الحديث - وابو خالد: احسبه الوالبي- اه- واخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/ ۴۷) من طريق اسحاق بن راهويه عن معتمر بن سليمان، قال: سمعت اسماعيل بن حماد بن ابي سليمان عن ابي خالد عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرا (بسم الله الرحمن الرحيم) في الصلوة- يعني: كان يجهر بها- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۱/ ۳۴۷): هكذا رواه بهذا اللفظ، وهذا التفسير ليس من قول ابن عباس، انما هو قول غيره من الرواة- وكل من روى هذا الحديث بالجهر، فانما رواه بالمعنى، مع انه حديث لا يحتج به على كل حال-

۱۱۴۸- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۳۰۲) رقم (۵۱۱) من طريق الدارقطني - وقال ابن الجوزي: يرويه عمر بن حفص، وقد اجمعوا على ترك حديثه- قال الذهبي في (المغني) (۲/ ۴۶۴): عمر بن حفص العبدي المكي عن ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس، قال: (لم يزل النبي صلى الله عليه وسلم يجهر ب (بسم الله الرحمن الرحيم) حتى مات)- لا يعرف، والخبر موضوع- وقال الحافظ في (اللسان) (۴/ ۳۰۰): عمر بن حفص القرشي المكي عن ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس- رضي الله عنهما - قال: (لم يزل النبي صلى الله عليه وسلم يجهر ب (بسم الله الرحمن الرحيم) حتى مات) لا يدرى من ذا والخبر منكر- اه- والحديث ذكره الحافظ الغساني في (تخريج الاحاديث الضعاف من سنن الدارقطني) ص (۱۲۸)، وقال: عمر بن حفص ضعيف الحديث-

خُثَيْمٍ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِى سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَجْهَرُ بِهَا ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے تھے اور اس بات کا تذکرہ کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن خثیم - ابن رشد - ہلالی، ابومعمر کوفی، یہ ''صدوق'' ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''180ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۷۶) (۲۳۰۸)۔

○ حنظلة بن ابوسفیان الاسود بن عبدالرحمٰن بن صفوان بن امیہ الجمحی، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''151ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۷۹) (۱۵۹۱)۔

1150- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ وَهْبٍ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالاَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِىُّ قَالاَ حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوْبَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَرْوَزِىُّ حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَبْدَاُ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) وَقَالَ النَّيْسَابُوْرِىُّ يَقْرَاُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھا کرتے تھے' نیشاپوری نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں قرأت کرتے تھے۔

۱۱۴۹- ذكره الغساني في (الاحاديث الضعاف في سنن الدارقطني) ص (۱۲۸) رقم (۳۰۹) وقال: احمد بن رشد ضعيف- وذكره ايضا الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۳۴۸) من جهة الدارقطني- وقال الزيلعي: وهذا ايضا لا يصح' وسعيد بن خثيم تكلم فيه ابن عدي وغيره' والحمل فيه على ابن اخيه احمد بن رشد بن خثيم: فانه متهم' وله احاديث اباطيل- والراوي عنه هو ابن عقدة الحافظ وهو كثير الغرائب والمناكير' روى في الجهر احاديث كثيرة عن ضعفاء وكذابين ومجاهيل' والحمل فيها عليهم لا عليه- اه- وذكره ايضا الشوكاني في (انيل الاوطار) (۱/۲۲۵)' واعله باحمد بن رشد' وعمه-

۱۱۵۰- اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۱/۴۴۶) رقم (۸۰۴): حدثنا احمد بن يحيى الحلواني بهذا الاسناد- وقال الطبراني: لم يرو هذا الحديث عن عبيد الله الا ابن اخيه' تفرد به عتيق بن ايوب- والحديث ذكره الهيثمي في (المجمع) (۲/۱۱۲)' وقال: وفيه عبد الرحمن بن عبد الله بن عمر العمري' وهو ضعيف جدًا- اه- وذكره الغساني في (الاحاديث الضعاف) ص (۱۲۸) رقم (۳۱۰)' وقال: عبد الرحمن العمري ضعيف- قلت: بل هو متروك- وينظر: (التقريب) (۱/۴۸۸)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن وہب بن ہیثم بن خداش۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "305ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۳۶/۴)(۱۶۴۲)۔

1151- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَكَانُوا يَجْهَرُونَ بِـ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نمازیں ادا کی ہیں' وہ حضرات بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن مروان القطان کوفی، الذہبی فی المیزان (۱۴۷/۲)۔

○ احمد بن عیسیٰ ہاشمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "لسان المیزان" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' رقم (۷۶۴)۔

1152- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَبِيبٍ الْقُرَشِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلْحِيُّ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِذَا جَاءَنِي بِالْوَحْيِ أَوَّلُ مَا يُلْقِي عَلَيَّ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ).

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۱۱۵۱- ذكره الغساني في (تخريج الاحاديث الضعاف من الدارقطني) ص (۱۲۸) رقم (۲۱۱)- وقال: ابو الطاهر ضعيف الحديث- وذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۳۴۹/۱) من طريق الدارقطني- وقال الزيلعي: وهذا باطل من هذا الوجه لم يحدث به ابن ابي فديك قط- والمتهم به احمد بن عيسى بن عبد الله بن محمد ابو طاهر الهاشمي- وقد كذبه الدارقطني- وهو كما قال: فان من روى مثل هذا الحديث عن مثل محمد بن اسماعيل بن ابي فديك الثقة المشهور المخرج له في (الصحيحين) عن محمد بن عبد الرحمن بن ابي ذئب- الامام المشهور- عن نافع عن ابن عمر- فانه يكون كاذبًا في روايته- وعمر بن الحسن الشيباني شيخ الدارقطني: تكلم فيه الدارقطني ايضا- وقال: هو ضعيف- وقال الخطيب: سالت الحسن بن محمد الخلال عنه! فقال: ضعيف- فاما جعفر بن محمد بن مروان من اهل الكوفة- فليس مشهورًا بالعدالة- وقد تكلم الدارقطني ايضا- وقال: لا يحتج به-

۱۱۵۲- ذكره السيوطي في (الدر المنثور) (۲۶/۱)- وعزاه للمصنف- وضعف السيوطي سنده- وقال الغساني في (الاحاديث الضعاف) ص (۱۲۹): فمداره داؤد بن عطاء- وليس بالقوي-

''جب جبرائیل میرے پاس وحی لے کر آئے تو انہوں نے سب سے پہلے میرے سامنے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن عطاء المزنی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوسلیمان مدنی اومکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۷)(۱۸۱۱)۔سقط فی (ا)۔

1153- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا اَبِيْ وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالاَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلاَلٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ اَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَرَاَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) ثُمَّ قَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْآنِ حَتّٰى بَلَغَ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلاَالضَّالِّيْنَ) قَالَ اٰمِيْنَ وَقَالَ النَّاسُ اٰمِيْنَ وَيَقُوْلُ كُلَّمَا سَجَدَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ مِنَ اثْنَتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لاَشْبَهُكُمْ صَلاَةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- .وَهٰذَا صَحِيْحٌ وَّرُوَاتُهٗ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

☆☆ نعیم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی' انہوں نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی' پھر سورۂ فاتحہ پڑھی' یہاں تک کہ اس آیت تک پہنچے: ''غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلاَالضَّالِّيْنَ '' پھر انہوں نے آمین کہا' لوگوں نے بھی آمین کہا' وہ جب بھی سجدے میں جاتے تو اللہ اکبر کہتے ہوئے جاتے اور جب دو رکعت کے بعد اُٹھتے تو اللہ اکبر کہتے' پھر جب انہوں نے سلام پھیرا تو یہ ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں تم سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہوں''۔

(امام دارقطنی فرماتے ہیں:) یہ حدیث مستند ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن حکم بن ابوزیاد قطوانی-علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں

۱۱۵۳ - اخرجه ابن خزيمة (۲۵۱/۱) رقم (۴۹۹)، وعنه ابن حبان (۴۵۱- موارد) عن محمد بن عبد الله بن عبد الحكم بهذا الاسناد- واخرجه النسائي (۲/ ۱۳۴) كتاب الافتتاح باب قراءة: بسم الله الرحمن الرحيم حديث (۹۰۵): اخبرنا محمد بن عبد الله بن عبد الحكم عن شعيب بهذا الاسناد، واخرجه الحاكم (۲۳۲/۱)، ومن طريقه البيهقي في (السنن الكبرى) (۴۶/۲) كتاب الصلوٰة، باب افتتاح القراءة بالبسملة، عن ابي العباس محمد بن يعقوب، ثنا محمد بن عبد الله بن عبد الحكم، بهذا الاسناد- وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين- ولم يخرجاه- ووافقه الذهبي- وصححه ابن خزيمة وابن حبان وينظر الحديث الآتي-

" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "255ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التھذیب" از ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۰۰) (۳۲۹۸)۔

○ نعیم بن عبداللہ مجمر، مولی آل عمر، ابوعبداللہ مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۳/۹۸) (۷۵۴۴)۔

1154- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ وَّيَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَيْضًا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالُوْا حَدَّثَنَا ... عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْمِصْرِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1155- حَدَّثَنَا بِهٖ دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عَمِّيْ اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ح وَحَدَّثَنَا بِهٖ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَعْلَى الْاَسْلَمِيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن یعلی الاسلمی، ابوزکریا کوفی القطوانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۳/۱۶۴) (۸۰۸۰)۔

1156- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ الْحَافِظُ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِيْ مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا جَدِّيْ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُوَيْسٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِيْ مُزَاحِمٍ مِّنْ كِتَابِهٖ ثُمَّ مَحَاهُ بَعْدُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُوَيْسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ

۱۱۵۴- اخرجه ابن الجارود في (المنتقى) رقم (۱۸٤)، والحاكم (۱/۲۳۲)، والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/٤٦) كتاب الصلوة، كلهم من طريق سعيد بن ابي مريم بهذا الاسناد- واخرجه ابن حبان (۱۷۹۷) من طريق حرملة بن يحيى، ثنا ابن وهب، اخبرني حيوة بهذا الاسناد- وصحح اسناده البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/٤٦)-

۱۱۵٦- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/٤٦-٤۷) كتاب الصلوة، باب افتتاح القراءة في الصلوة ب (بسم الله الرحمن الرحيم)، والجهر بها اذا جهر بالفاتحة، من طريق الدارقطني - وذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۳٤۱)، وقال: ولو ثبت هذا عن ابي اويس فهو غير محتج به: لان ابا اويس لا يحتج بما انفرد به، فكيف اذا انفرد بشيء، وخالفه فيه من هو اوثق منه! مع انه متكلم فيه فوثقه جماعة، وضعفه آخرون، وممن ضعفه: احمد بن حنبل، وابن معين، وابو حاتم الرازي- وممن وثقه الدارقطني، وابو زرعة- وقال ابن عدي: يكتب حديثه- وروى له مسلم في صحيحه-

عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) كَانَ اِذَا قَرَاَ وَهُوَ يَؤُمُّ النَّاسَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ هِىَ اٰيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اقْرَءُوا اِنْ شِئْتُمْ فَاتِحَةَ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّهَا الْاٰيَةُ السَّابِعَةُ. وَقَالَ الْفَارِسِىُّ اِنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا اَمَّ النَّاسَ قَرَاَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) .لَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو جب نماز پڑھاتے ہوئے قرأت کرتے تھے تو قرأت کا آغاز بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ سے کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ اللہ کی کتاب کی ایک آیت ہے' اگر تم چاہو تو قرآن کے آغاز میں یہ پڑھ سکتے ہو یہ سورۂ فاتحہ کی ساتویں آیت ہے۔

فارسی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کی امامت کرتے تھے تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھتے تھے۔ انہوں نے اس کے علاوہ مزید کوئی الفاظ نقل نہیں کیے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن منصور بن ابومزاحم، ابو طالب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۹۶)(۲۴۹۴)۔

○ عبداللہ بن عبداللہ بن اویس بن مالک بن ابو عامر الاصبحی، ابو اویس، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''197ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲/۷۰)(۳۵۹۲)۔

○ عبدالرحمٰن بن یعقوب جہنی۔ مولی الحرقة من جھینة، مدنی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲/۱۵۸)(۴۲۸۹)۔

○ قال حافظ فی ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ت (۵۷۴۴): محمد بن احمد بن ابوالثلج (کذا ذکرہ صاحب الکمال)۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۴۲۵،۴۲۶)(۲۹۳۷)۔

1157 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِى الثَّلْجِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِىُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اِلْيَاسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِى سَعِيدٍ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَّمَنِى جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الصَّلَاةَ فَقَامَ فَكَبَّرَ لَنَا ثُمَّ قَرَاَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) فِيمَا يُجْهَرُ بِهِ

۱۱۵۷- ذكره الغساني في (الاحاديث الضعاف) ص (۱۲۹) رقم (۲۱۲) وقال: خالد بن الياس ليس بالقوي- وقال الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۳۴۳): وهذا اسناد ساقط : فان خالد بن الياس مجمع على ضعفه قال البخاري عن الامام احمد: انه منكر الحديث' وقال النسائي: متروك الحديث' وقال ابن معين: ليس بشيء' ولا يكتب حديثه' وقال ابن ابي حاتم عن ابيه: منكر الحديث- وقال البخاري: ليس بشيء- وقال ابن حبان يروي الموضوعات عن الثقات- وقال الحاكم: روى عن المقبري' ومحمد بن المنكدر' وهشام بن عروة احاديث موضوعة-

كُلِّ رَكْعَةٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''جبرائیل نے مجھے نماز کا طریقہ بتایا' وہ اُٹھے' اُنہوں نے ہمارے سامنے تکبیر کہی' پھر انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی' اس نماز میں جس میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے اور ایسا ہر رکعت میں نہیں کیا''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خالد بن یاس-اوایاس-بن صخر بن ابوالجہم بن حذیفہ،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۸۴)(۱۶۲۷)۔

1158 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِسْحَاقَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ إِلْيَاسَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَّنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَرَأَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ).

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جبرائیل نے مجھے نماز پڑھائی تو انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی۔

1159 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَعْشَرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) الصَّوَابُ أَبُو مَعْشَرٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے تھے۔

درست یہ ہے: (روایت کی سند میں منقول معشر) ابومعشر ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم بن مہران بن عبداللہ، ابواسحاق ثقفی السراج نیشاپوری،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب

۱۱۵۹-اخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۴۷/۲) كتاب الصلوة باب افتتاح القراء ة ب (بسم الله الرحمن الرحيم) والجهر بها اذا جهر بالفاتحة' من طريق احمد بن عبيد الصفار' ثنا ابراهيم بن اسحاق السراج' بهذا الاسناد- قال البيهقي: كذا قاله السراج عن عقبة عن يونس عن معشر عن ابن قيس- ورواه الحسن بن سفيان عن عقبة بن مكرم عن يونس عن ابي معشر عن محمد بن قيس بن مخرمة' وهو الصواب- اه- وذكره المصنف في (العلل) (۱۳۹/۸) وذكر الاختلاف في سنده' ورجح الموقوف على ابي هريرة- وينظر: (نصب الراية) (۳۴۳/۱)- والحديث عند الحاكم ايضا (۲۳۲/۱) من طريق محمد بن قيس مرفوعاً-

بغدادی'' (۲۶/۶)(۳۰۵۸)۔

○ عقبۃ بن مکرم ضبی، ابونعیم کوفی، یہ ''صدوق'' ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''234ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۸۵)(۴۶۸۷)۔

○ محمد بن قیس بن مخرمۃ مطلبی مکی۔ عن ابی ہریرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۴۵۱/۲)(۶۶۰۵)۔

1160- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ الْبَلْخِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقْرَاُ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) فَقَطَّعَهَا اٰيَةً اٰيَةً وَّعَدَّهَا عَدَّ الْاَعْرَابِ وَعَدَّ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) اٰيَةً وَّلَمْ يَعُدَّ (عَلَيْهِمْ)

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح تلاوت کرتے تھے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ۔ آپ ان آیات کو الگ الگ' ایک ایک کر کے پڑھتے تھے۔ اس کے بعد راوی نے ان آیات کی گنتی کی تو انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو ایک آیت شمار کیا اور انہوں نے ''علیھم'' کو ایک الگ آیت شمار نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعید بن سلیمان کوفی، ابوجعفر حمدان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ متقن'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''220ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۴۰۷/۲)(۶۲۵۳)۔

1161- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا الْجَهْمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَيْفَ تَقْرَاُ اِذَا قُمْتَ فِى الصَّلَاةِ قُلْتُ اَقْرَاُ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) قَالَ قُلْ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ).

۱۱۶۰- اخرجہ الحاکم (۲۳۲/۱) وابن خزیمۃ (۲۴۸/۱) رقم (۴۹۳) والبیہقی فی (السنن الکبرٰی) (۴۴/۲) کتاب الصلوٰۃ: باب الدلیل علی ان بسم اللہ الرحمن الرحیم آیۃ تامۃ من الفاتحۃ وفی (معرفۃ السنن والآثار) (۵۱۱/۱) کتاب الصلوٰۃ

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں'
رم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہو تو کس طرح قرأت کرتے ہو؟ میں نے جواب دیا: میں
مْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ پڑھتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھا کرو۔

یانِ حدیث کا تعارف:

○ جہم بن عثمان، عن جعفر صادق، اس راوی کو مجہول قرار دیا گیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان
ذال (۱۵۹/۲)(۱۵۸۷)۔

1162 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا
مْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَّجَرِيْرٌ -يَعْنِيْ ابْنَ حَازِمٍ- قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَيْفَ
انَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَاَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) يَمُدُّ
مِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ الرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ الرَّحِيْمِ.

☆☆ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح قرأت کیا
رتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ قرأت کھینچ کر ہوتی تھی' پھر انہوں نے یہ پڑھا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ' اس
یں انہوں نے لفظ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو کھینچ کر پڑھا تو لفظ الرحمٰن کو لمبا کر کے پڑھا اور لفظ الرحیم کو بھی لمبا کر کے
پڑھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن عاصم کلابی، یہ ''صدوق'' ہیں۔مشہور، من علماء التابعین۔ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ابن معین، علم
حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''213ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:
میزان (۳۲۵/۵)(۶۳۹۷)۔

1163 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عِيْسَى بْنِ زَيْدٍ قَالَ
حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عِيْسَى بْنِ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاهِرِ بْنِ يَحْيَى
الْحُسَيْنِيُّ الْعَلَوِيُّ الْمَعْرُوْفُ بِمُسْلِمٍ بِمِصْرَ مِنْ كِتَابِ جَدِّهِ حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ طَاهِرُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِيْ اَبِيْ يَحْيَى
بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عِيْسَى بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ
عَنْ حَاتِمِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ الْمَكِّيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

1164-قَرَاْتُ فِیْ اَصْلِ كِتَابِ اَبِیْ بَكْرٍ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الرَّمْلِيِّ بِخَطِّ يَدِهٖ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ بْنِ اَبِی السَّرِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ مِنَ الصَّلَوَاتِ مَا لَا اُحْصِيهَا الصُّبْحَ وَالْمَغْرِبَ فَكَانَ يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) قَبْلَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبَعْدَهَا وَسَمِعْتُ الْمُعْتَمِرَ يَقُوْلُ مَا اٰلُو اَنْ اَقْتَدِیَ بِصَلَاةِ اَبِیْ .وَقَالَ اَبِیْ مَا اٰلُو اَنْ اَقْتَدِیَ بِصَلَاةِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ .وَقَالَ اَنَسٌ مَا اٰلُو اَنْ اَقْتَدِیَ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ محمد بن متوکل بیان کرتے ہیں: میں نے معتمر بن سلیمان کی اقتداء میں فجر اور مغرب کی نماز اتنی مرتبہ ادا کی ہے: میں اسے شمار نہیں کر سکتا' وہ سورۂ فاتحہ سے پہلے اور اس کے بعد (یعنی اگلی سورت پڑھنے سے پہلے) بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھا کرتے تھے۔

میں نے معتمر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں ہمیشہ اپنے والد کے نماز پڑھنے کے طریقے کی پیروی کرتا رہوں گا' میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: میں ہمیشہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے نماز پڑھنے کے طریقے کی پیروی کرتا رہوں گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں ہمیشہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے طریقے کی پیروی کرتا رہوں گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن متوکل عسقلانی، ھو محمد بن ابو السری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ' لین الحدیث' کثیر الخلط'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''238ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۳۱۷) (۸۱۲۰)۔

1165-حَدَّثَنِیْ سَهْلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَاضِیْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْقَاضِی السُّحَيْمِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الطَّائِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ الْقَاضِی التَّيْمِیُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد سحیمی، قدم همذان علی قضائها۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید

۱۱۶۴- اخرجه الحاکم (۱/۲۳۲، ۲۳۴) من طریق عثمان بن خرزاذ بهذا الاسناد- وقال الحاکم: رواة هذا الحدیث عن آخرهم ثقات' ووافقه الذهبی- وینظر: (نصب الرایة) (۱/۳۵۱)-

۱۱۶۵- اخرجه الطبرانی: کما فی (نصب الرایة) (۱/۳۵۲)' وقد اختلف فی سنده' کما بین ذلك الزیلعی-

حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الانساب (۲۲۹/۳)۔

○ ابراہیم بن محمد، ابواسحاق تیمی، قاضی البصرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''250ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۵۰/۶)(۳۱۸۷)۔

1166- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَمَّادٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَّنِىْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَجَهَرَ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''حضرت جبرائیل نے خانہ کعبہ کے نزدیک مجھے نماز پڑھائی تو انہوں نے بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حماد ہمدانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''لسان المیزان'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، رقم (۵۲۸)۔

○ مسلم بن صبیح - بالضم مصغرا - ہمدانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''100ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲۵/۳)(۶۹۷۲)۔

1167- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَكْتَتَانِ سَكْتَةٌ اِذَا قَرَاَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) وَسَكْتَةٌ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبُوْا اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَتَبَ اَنْ صَدَقَ سَمُرَةُ .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (قرأت کے دوران) دومرتبہ سکتہ کرتے تھے' ایک سکتہ اس وقت ہوتا تھا جب آپ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے تھے اور ایک سکتہ اس وقت ہوتا تھا' جب آپ قرأت کر کے فارغ

۱۱۶۶- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۰۲/۱) رقم (۵۰۹) من طريق الدارقطني' وقال ابن الجوزي: يرويه فطر بن خليفة: قال السعدي: هو غير ثقة- قلت: وفي هذا الاعلال قصور' كما سياتي - وذكره الغساني ص (۱۳۰) رقم (۲۱۷)' وقال: لا يثبت هذا : احمد بن حماد ضعيف- والحديث ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۳۴۹/۱)' وقال: حديث منكر' بل موضوع - ويعقوب بن يوسف الضبي ليس بمشهور' وقد فتشت عليه في عدة كتب من الجرح والتعديل' فلم ار له ذكرًا اصلاً' ويحتمل ان يكون هذا الحديث مما عملت يداه- واحمد بن حماد: ضعفه الدارقطني' وسكوت الدارقطني والخطيب وغيرهما من الحفاظ عن مثل هذا بعد روايتهم له قبيح جدًا' ولم يعلله ابن الجوزي في هذا الحديث الا على فطر بن خليفة وهو تقصير منه: اذ لو نسب اليه لكان حديثا حسناً' وكانه اعتمد على قول السعدي فيه: هو زائغ غير ثقة' وليس هذا بطائل: فان فطر بن خليفة روى له البخاري في صحيحه' ووثقه احمد بن حنبل ويحيى القطان وابن معين-

ہوتے تھے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا تو لوگوں نے اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا تو انہوں نے جواب میں لکھا: سمرہ نے صحیح بیان کیا ہے۔

1168- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ صَا[لِحٍ] الْاَحْمَرُ عَنْ يَزِيدَ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِىْ اُمَيَّةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى ا[للّٰهُ] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا اَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى اُخْبِرَكَ بِآيَةٍ اَوْ بِسُورَةٍ لَمْ تَنْزِلْ عَلٰى نَبِيٍّ بَعْدَ سُلَيْمَانَ غَيْرِى . قَ[الَ] فَمَشٰى وَتَبِعْتُهُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَاَخْرَجَ رِجْلَهُ مِنْ اُسْكُفَّةِ الْمَسْجِدِ وَبَقِيَتِ الْاُخْرٰى فِ[ى] الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ بَيْنِى وَبَيْنَ نَفْسِى اَنَسِىَ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَىَّ بِوَجْهِهِ فَقَالَ بِاَىِّ شَىْءٍ تَفْتَحُ الْقُرْآنَ اِذَا افْتَتَحْ[تَ] الصَّلَاةَ . قَالَ قُلْتُ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) قَالَ هِىَ هِىَ . ثُمَّ خَرَجَ.

☆☆ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں مسجد سے نکلنے سے پہلے تمہ[یں] ایک آیت (راوی کو شک ہے شاید یہ لفظ) ایک سورۃ کی تعلیم دوں گا' جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد آنے والے ان[بیاء] میں سے صرف مجھ پر نازل ہوئی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کر چل پڑے تو میں بھی آپ کے پیچھے گیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے دروازے تک پہنچے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی چوکھٹ سے ایک پاؤں باہر نکال لیا اور دوسرا پاؤں ابھی مسجد کے اندر ہی تھا میں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ کوئی وعدہ کیا تھا' شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: [نبی] اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مڑ کر میری طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: تم نماز کے آغاز میں قرأت کا آغاز کس چیز سے کرتے ہو؟ راوی کہ[تے] ہیں: میں نے جواب دیا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہی ہے' یہ وہی ہے' پھر آپ تشریف لے گئے۔

1169- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْمُسْتَوْرِدِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْ[نُ] عُثْمَانَ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَجْهَرُ بِ[هَا] وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ وَابْنُ الْحَنَفِيَّةِ.

☆☆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز

١١٦٨- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (١٩٥/١) رقم (٥٠١) من طريق الدارقطني' به- وقال: وفي رواية الخطيب: (انزل علي الليلة لم تنزل على نبي غير سليمان وغيري' وهي (بسم الله الرحمن الرحيم)- وقال ابن الجوزي: يرويه سلمة بن صالح الاحمر عن يزيد ابي خالد عن عبد الكريم ابي امية- فاما سلمة وعبد الكريم؛ فقال احمد ويحيى: ليسا بشيء- وقال النسائي: يزيد متروك الحديث- وا[خرجه] واخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (٦٢/١٠) كتاب الايمان' باب ما يقرب من الحنث لا يكون حنثاً: اخبرنا ابو الفتح هلال بن محمد بن جعفر' ثنا الحسين بن يحيى بن عياش بهذا الاسناد- وقال البيهقي: اسناده ضعيف-

میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔
عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسے بلند آواز میں پڑھا کرتے تھے۔
اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہم (بھی اسے بلند آواز میں پڑھا کرتے تھے)۔

1170- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ اِسْحَاقَ الْحَمَّارُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اَبِي حَبِيبٍ الطَّائِفِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُمَيْرٍ وَكَانَ بَدْرِيًّا قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَجَهَرَ فِي الصَّلَاةِ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَصَلَاةِ الْغَدَاةِ وَصَلَاةِ الْجُمُعَةِ .

☆☆ حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ جو بدری (صحابی) ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے تھے' رات (عشاء کی) صبح (فجر کی) اور جمعہ کی نماز میں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے تھے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن موسیٰ بن اسحاق الحمار، من اھل الکوفۃ۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الثقات (۸/۵۳)۔

○ ابراہیم بن حبیب بن شہید ازدی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بصری۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''230ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۴۳) (۱۹۲)۔

○ موسیٰ بن ابو حبیب نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ابو حاتم، وخبرہ ساقط۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۵۳۹) (۸۸۶۳)۔

○ الحکم بن عمیر، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جاء فی احادیث منکرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲/۳۴۴) (۲۱۹۶)۔

1171- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ اَبِي حَامِدٍ وَاِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ الْاَنْمَاطِيُّ كِيْلَجَةُ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الرِّجَالِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۱۱۷۰- ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۲۴۹-۲۵۰) من جهة الدارقطني - قال الزيلعي: وهذا من الاحاديث الغريبة المنكرة' بل هو حديث باطل: لوجوه احدها: ان الحكم بن عمير ليس بدريا' ولا في البدريين احد اسمه: الحكم بن عمير' بل لا يعرف له صحبة: فان موسى بن حبيب الراوي عنه لم يلق صحابيا' بل هو مجهول' لا يحتج بحديثه-

۱۱۷۱- اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲/۳۰۳) من طريق محمد بن ابراهيم: ابي امية' ثنا يحيى بن صالح الوحاظي بهذا الاسناد - وقال ابن عدي: وبهذا الاسناد ايضا غير ما ذكرت اكثر من خمسة عشر حديثا كلها مع ما ذكرته موضوعة' وما هو منها معروف المتن فهو باطل بهذا الاسناد' وكل احاديثه مما لا يتابعه الثقات عليه وضعفه بين على حديثه-

عَبۡدُوسٍ الۡحَرَّانِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا یَحۡیٰی بۡنُ صَالِحٍ الۡوَحَاظِیُّ حَدَّثَنَا یَحۡیٰی بۡنُ حَمۡزَةَ عَنِ الۡحَکَمِ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ سَعۡدٍ عَنِ الۡقَاسِمِ بۡنِ مُحَمَّدٍ عَنۡ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ) کَانَ یَجۡهَرُ بِ (بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ).

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ بلند آواز میں بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن موسیٰ بن نضر بن حکیم بن علی بن زربی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''321ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۹۱/۵) (۲۴۸۸)۔

○ یحییٰ بن صالح الوحاظی- ابوزکریا حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''222ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۵۱/۳) (۷۹۷۰)۔

○ الحکم بن عبداللہ بن سعد الایلی، ابوعبداللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۳۳۷/۲) (۲۱۸۳)۔

1172- حَدَّثَنَا اَبُوۡ بَکۡرٍ النَّیۡسَابُوۡرِیُّ حَدَّثَنَا الۡحَسَنُ بۡنُ یَحۡیٰی الۡجُرۡجَانِیُّ حَدَّثَنَا عَبۡدُ الرَّزَّاقِ اَخۡبَرَنَا ابۡنُ جُرَیۡجٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوۡ بَکۡرٍ حَدَّثَنَا الرَّبِیۡعُ بۡنُ سُلَیۡمَانَ اَخۡبَرَنَا الشَّافِعِیُّ اَخۡبَرَنَا عَبۡدُ الۡمَجِیۡدِ بۡنُ عَبۡدِ الۡعَزِیۡزِ عَنِ ابۡنِ جُرَیۡجٍ اَخۡبَرَنِیۡ عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ عُثۡمَانَ بۡنِ خُثَیۡمٍ اَنَّ اَبَا بَکۡرِ بۡنَ حَفۡصِ بۡنِ عُمَرَ اَخۡبَرَهٗ اَنَّ اَنَسَ بۡنَ مَالِكٍ اَخۡبَرَهٗ قَالَ صَلّٰی مُعَاوِیَةُ بِالۡمَدِیۡنَةِ صَلَاةً فَجَهَرَ فِیۡهَا بِالۡقِرَاءَةِ فَلَمۡ یَقۡرَاۡ (بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ) لِاُمِّ الۡقُرۡآنِ وَلَمۡ یَقۡرَاۡ بِهَا لِلسُّوۡرَةِ الَّتِیۡ بَعۡدَهَا وَلَمۡ یُکَبِّرۡ حِیۡنَ یَهۡوِیۡ حَتّٰی قَضٰی تِلۡكَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ مَنۡ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ الۡمُهَاجِرِیۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ مِنۡ کُلِّ مَکَانٍ یَا مُعَاوِیَةُ اَسَرَقۡتَ الصَّلَاةَ اَمۡ نَسِیۡتَ قَالَ فَلَمۡ یُصَلِّ بَعۡدَ ذٰلِكَ اِلَّا قَرَاَ (بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ) لِاُمِّ الۡقُرۡآنِ وَلِلسُّوۡرَةِ الَّتِیۡ بَعۡدَهَا وَکَبَّرَ حِیۡنَ یَهۡوِیۡ سَاجِدًا . کُلُّهُمۡ ثِقَاتٌ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں نماز ادا کی' انہوں نے اس میں بلند آواز میں قرأت ادا کی' لیکن بلند آواز میں بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نہیں پڑھی' نہ انہوں نے سورۂ فاتحہ سے پہلے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھی نہ بعد والی سورہ سے پہلے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھی' اسی طرح جھکتے ہوئے (یعنی رکوع میں جاتے ہوئے یا سجدے میں جاتے ہوئے) انہوں نے تکبیر بھی نہیں کہی' جب انہوں نے نماز مکمل کر لی اور سلام پھیر

۱۱۷۲- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۴۹/۲) كتاب الصلوة' باب افتتاح القراءة في الصلوة ب (بسم الله الرحمن الرحيم) والجهر بها' ومن طريق الدارقطني بهذا الاسناد- وقال البيهقي: كذلك رواه عبد الرزاق عن ابن جريج - واخرجه الشافعي في (الام ۱۰۸/۱) انا عبد المجيد بن عبد العزيز بهذا الاسناد- ومن طريق الشافعي اخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۴۹/۲) وفي (معرفة السنن والآثار) (۵۱۸/۱) رقم (۷۱۴)- واخرجه عبد الرزاق (۹۲/۲) رقم (۲۶۱۸) عن ابن جريج بهذا الاسناد-

دیا تو جن مہاجرین اور انصار تک ان کی آواز پہنچی تھی' انہوں نے بلند آواز میں انہیں مخاطب کرتے ہوئے یہ کہا: اے حضرت معاویہ! کیا آپ نے نماز میں کمی کی ہے' یا آپ بھول گئے تھے؟ راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے جو بھی نماز ادا کی' اس میں بلند آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی' سورۂ فاتحہ سے پہلے بھی اور سورۂ فاتحہ کے بعد والی سورت سے پہلے بھی (بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی) اور سجدے میں جاتے ہوئے تکبیر بھی کہی۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عثمان بن خثیم مکی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۴۴/۴) (۴۴۴۷)۔

1173 - حَدَّثَنَا الْقَاضِيْ اَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ السِّنْدِيِّ بْنِ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَيُّوْبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمْ يَقْرَاْ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) حِيْنَ افْتَتَحَ الْقُرْآنَ وَقَرَاَ بِاُمِّ الْكِتَابِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ مِنْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا اَتَرَكْتَ صَلَاتَكَ يَا مُعَاوِيَةُ اَنَسِيْتَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) فَلَمَّا صَلّٰى بِهِمُ الْاُخْرٰى قَرَاَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) .قَالَ الشَّيْخُ وَقَدْ رَوَى الْجَهْرَ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِهِ وَمِنْ اَزْوَاجِهِ غَيْرُ مَنْ سَمَّيْنَا كَتَبْنَا اَحَادِيْثَهُمْ بِذٰلِكَ فِيْ بَابِ الْجَهْرِ بِهَا مُفْرَدًا وَّاقْتَصَرْنَا هَا هُنَا عَلٰى مَنْ قَدَّمْنَا ذِكْرَهُ طَلَبًا لِلاخْتِصَارِ وَالتَّخْفِيْفِ وَكَذٰلِكَ ذَكَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ اَحَادِيْثَ مَنْ جَهَرَ بِهَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالتَّابِعِيْنَ لَهُمْ وَالْخَالِفِيْنَ بَعْدَهُمْ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ .

☆☆ اسماعیل بن عبید اپنے والد کے حوالے سے اپنا دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ کرنے کے لیے مدینہ منورہ تشریف لائے' انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے قرأت کے آغاز میں (بلند آواز میں) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نہیں پڑھی اور سورۂ فاتحہ پڑھنی شروع کر دی' جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو مہاجرین اور انصار مسجد کے مختلف گوشوں سے اُٹھ کر ان کے پاس آئے اور بولے: اے معاویہ! آپ نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ جان بوجھ کر ترک کی ہے' یا اسے پڑھنا بھول گئے تھے؟

۱۱۷۳- اخرجه الشافعي في (الام) (۱۰۸/۱): اخبرنا ابراهيم بن محمد' حدثني عبد الله ابن عثمان بن خثيم عن اسماعيل بن عبيد عن ابيه به- ولم يذكر جده- ومن طريق الشافعي اخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۴۹/۲-۵۰)' وفي (معرفة السنن والآثار) (۵۱۸/۱- ۵۱۹) وقال البيهقي: فمداه اسماعيل بن عياش عن ابن خثيم عن اسماعيل بن عبيد بن رفاعة عن ابيه عن جده' ويحتمل ان يكون ابن خثيم سمعه منهما- الله-

(راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو اگلی نماز پڑھائی تو اس میں بلند آواز سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی۔)

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کے بارے میں جو روایات ہم نے نقل کی ہیں' ان کے علاوہ بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اور ازواج مطہرات نے بھی یہ بات نقل کی ہے۔ہم نے بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کے مسئلے میں ان روایات کو الگ طور پر اکٹھا کیا ہے' یہاں ہم نے اختصار کے ساتھ وہ روایات نقل کی ہیں جو پہلے گزر گئی ہیں تاکہ اختصار اور تلخیص موجود رہے۔اسی طرح ہم نے اس مقام پر وہ روایات بھی نقل کی ہیں جو یہ واضح کرتی ہیں' نبی اکرم کے اصحاب' تابعین اور ان کے بعد آنے والے اہلِ علم میں سے کون سے حضرات بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سندی بن حسن بن بحر، ابوبکر الحداد۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''359ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۸۷/۷)(۱۸۷۴)۔

○ سلیمان بن عبدالرحمٰن بن عیسیٰ تمیمی دمشقی ابن بنت شرجیل ابوایوب۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۶۰۳)۔

○ اسماعیل بن عبیداللہ بن رفاعۃ بن رافع عجلانی ابن عبید بلا اضافۃ ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی'، (۴۷۱)۔

○ عبدی اللہ بن رفاعۃ بن رافع بن مالک، انصاری الزرقی یقال فیہ عبید اللہ (۴۴۰۳) ولد فی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ونے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔عجلی۔

○ رفاعۃ بن رافع بن مالک بن عجلان، ابومعاذ انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: فی ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ت (۱۹۵۷)۔

1174- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْاَزْرَقُ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ حَدَّثَنَا اَبِيْ

۱۱۷۴–اخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۴۰/۲) كتاب الصلوٰة' باب تعين القراء ة بفاتحة الكتاب في طريق الدارقطني' به- واخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۳۹/۲–۴۰) وفي (القراء ة خلف الامام) رقم (۷۵) من طريق آدم بن ابي اياس العسقلاني' انا عبد الله بن زياد ابن سمعان بهذا الاسناد- وقال البيهقي: وهذه الزيادة مما تفرد به ابن سمعان' وليس بالقوي- وهذا الحديث دون زيادة ابن سمعان صحيح - وقال ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۹۶/۱): تفرد به عبد الله بن زياد بن سمعان عن العلاء' وقد اجمعوا على ترك حديثه' وقال مالك: كان كذابا- وينظر (نصب الراية) (۳۳۹/۱ - ۳۴۰)-

حَدَّثَنَا ابْنُ سَمْعَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَاْ فِيهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ . قَالَ فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّيْ رُبَّمَا كُنْتُ مَعَ الْاِمَامِ .قَالَ فَغَمَزَ ذِرَاعِي ثُمَّ قَالَ اقْرَاْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنِّيْ قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لَهُ يَقُوْلُ عَبْدِيْ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) فَيَذْكُرُنِيْ عَبْدِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) فَاَقُوْلُ حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) فَاَقُوْلُ اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) فَاَقُوْلُ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ (اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ) فَهٰذِهِ الْاٰيَةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ وَآخِرُ السُّوْرَةِ لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ . ابْنُ سَمْعَانَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادِ بْنِ سَمْعَانَ وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ .وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ جَمَاعَةٌ مِنَ الثِّقَاتِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَرَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ عَجْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ وَاَبُوْ اُوَيْسٍ وَغَيْرُهُمْ عَلٰى اخْتِلَافٍ مِنْهُمْ فِي الْاِسْنَادِ وَاتِّفَاقٍ مِنْهُمْ عَلَى الْمَتْنِ فَلَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِنْهُمْ فِيْ حَدِيْثِهِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) وَاتِّفَاقُهُمْ عَلٰى خِلَافِ مَا رَوَاهُ ابْنُ سَمْعَانَ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص نماز پڑھتے ہوئے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا تو وہ نماز نامکمل ہوتی ہے' پوری نہیں ہوتی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! بعض اوقات میں امام کی اقتداء میں ہوتا ہوں' انہوں نے میری پنڈلی پر (کوئی چیز) چبھوتے ہوئے فرمایا: پھر تم دل میں اسے پڑھ لو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز (میں قرأت) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے' اس کا نصف حصہ اس کے لیے ہے' میرا بندہ نماز کے آغاز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتا ہے' تو میرا بندہ میرا ذکر کرتا ہے' پھر وہ کہتا ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ' تو میں کہتا ہوں: میرے بندے نے میری حمد بیان کی' پھر وہ کہتا ہے: الرحمٰن' تو میں کہتا ہوں: میرے بندے نے میری تعریف کی' پھر وہ کہتا ہے: مالک' تو میں کہتا ہوں: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی' پھر وہ کہتا ہے: اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ' تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم ہو گی' سورۃ کا آخری حصہ میرے بندہ کے لیے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا ہے وہ اسے ملے گا''۔

ابن سمعان نامی راوی' عبداللہ بن سمعان ہے اور یہ شخص متروک الحدیث ہے۔

ثقہ راویوں کی ایک جماعت نے اس حدیث کو علاء بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ان راویوں میں امام مالک بن انس' شیخ ابن جریج' شیخ روح بن قاسم' شیخ ابن عیینہ' ابن عجلان' حسن بن حُر' ابواویس اور

دیگر حضرات شامل ہیں۔ ان حضرات نے اس روایت کی سند میں اختلاف نقل کیا ہے تاہم متن پر ان کا اتفاق ہے ان میں سے کسی ایک نے بھی اپنی روایت میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے الفاظ نقل نہیں کیے۔

تو ان تمام حضرات کا متفقہ طور پر ابن سمعان کی نقل کردہ روایت کے خلاف نقل کرنا درست سمجھا جائے گا' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن زیاد بن سمعان مدنی فقیہ ترکوہ یکسنی ابا عبدالرحمٰن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴/۱۰۰)(۴۳۲۹)۔

1175 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِىْ نُوحُ بْنُ اَبِىْ بِلاَلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَرَاْتُمُ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ) فَاقْرَءُوا (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) اِنَّهَا اُمُّ الْقُرْاٰنِ وَاُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِىْ وَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) اِحْدَاهَا.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ پڑھو تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بھی پڑھو کیونکہ یہ اُم القرآن' اُم الکتاب اور سبع مثانی ہے اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اس کی ایک (آیت) ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالحمید بن جعفر بن عبداللہ بن حکم انصاری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴/۲۴۷)(۴۷۷۲)۔

○ نوح بن ابو بلال مدنی۔ عن علی بن حسین۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۳/۱۰۱)(۷۵۶۴)۔

۱۱۷۵- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى)۲/ ٤٥) كتاب الصلوٰة' باب الدليل على ان (بسم الله الرحمن الرحيم) آية تامة من الفاتحة من طريق الدارقطني' به- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۱/ ۳٤۳)-:قال عبد الحق في (احكامه الكبرٰى): رفع هذا الحديث عبد الحميد بن جعفر' وهو ثقة؛ وثقه احمد وابن معين' وكان سفيان الثوري يضعفه' ويحمل عليه- ونوح ثقة مشهور- اه- وتعقبه الزيلعي' فقال: وهذا ليس فيه دلالة على الجهر' ولئن سلم' فالصواب فيه الوقف؛ كما هو في متن الحديث- اه- وقد ذكر الدارقطني هذا الحديث في (علله) (۸/ ۱٤۸-۱٤۹)' وقال: يرويه نوح ابن ابي بلال' واختلف عنه فرواه عبد الحميد بن جعفر عنه' واختلف عنه: فرواه المعافي بن عمران عن عبد الحميد عن نوح بن ابي بلال عن ابي سعيد المقبري عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم' وخالفه علي بن ثابت وابو بكر الحنفي روياه عن عبد الحميد عن نوح بن ابي بلال عن سعيد بن ابي سعيد عن ابي هريرة مرفوعًا ايضا- ورواه اسامة بن زيد وابو بكر الحنفي عن نوح بن ابي بلال عن سعيد بن ابي سعيد عن ابي هريرة موقوفاً' وهو اشبهها بالصواب- اه-

1176-قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ثُمَّ لَقِيتُ نُوحًا فَحَدَّثَنِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تاہم یہ مرفوع حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسن بن قحطبۃ، ابوالقاسم الصیقل۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''323ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۸۲/۱۱)(۶۲۴۹)۔

1177-قُرِءَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اَبُوْ خَيْثَمَةَ وَقُرِءَ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ قَحْطَبَةَ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ وَقُرِءَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيِّ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَرَاَ يُقَطِّعُ قِرَاءَ تَهُ اٰيَةً اٰيَةً (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَّكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .قَالَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّرَوَاهُ عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَزَادَ فِيْهِ كَلَامًا .

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قرأت کرتے تھے تو ایک' ایک آیت کو الگ' الگ کر کے پڑھتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ عبداللہ بن محمد نامی راوی کے ہیں' اس کی سند مستند ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

عبداللہ بن محمد نے ہمارے سامنے یہ بات بیان کی ہے: عمر بن ہارون نے اسے ابن جریج کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں کچھ اضافی الفاظ نقل کیے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارۃ انصاری، وابوہ ھو ابن عبداللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا

۱۱۷٦-اخرجه احمد (٦/٣٠٢)' وابو داؤد (٤/٢٤٩) كتاب الحروف والقراءات' باب (١)' حديث (٤٠٠١)' والبيهقي في (السنن الكبرى' ٢/٤٤) كتاب الصلوة' باب الدليل على ان (بسم الله الرحمن الرحيم) آية تامة من الفاتحة' كلهم من طريق سعيد بن يحيى الاموي بهذا الاسناد- وينظر: الحديث (١١٦٠)-

ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''124ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۸۳/۲)(۴۵۱)۔

1178 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْهَةً .لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ اَبِيْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ وَوَقَفَهُ غَيْرُهُ مِنْ فِعْلِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ پڑھتے تھے' پھر اس کے بعد تھوڑی دیر کے لیے خاموشی اختیار کرتے تھے۔

اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر شعبہ کے حوالے سے صرف ابوداؤد نامی راوی نے نقل کیا ہے' جبکہ دیگر راویوں نے اسے موقوف روایت کے طور پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے فعل کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن نبہان العبری۔ عن حسن۔ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ابو حاتم وغیرہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۷۴/۵)(۶۲۳۶)۔

1179 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نَبْهَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ وَفِيْ خُفَّيْهِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے پہن کر اور موزے پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالاعلیٰ بن واصل بن عبدالاعلیٰ اسدی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''218ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۶۵/۱)(۷۸۹)۔

۱۱۷۸ اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۳۲/۵) من طريق ابي قتيبة بهذا الاسناد - والاحاديث التي ذكرها ابن عدي لعمر بن نبهان من انكر الروايات التي رواها - وذكره ابن طاهر في (الذخيرة) (۱۳۸٤/۲) وقال: رواه عمر بن نبهان البصري عن قتادة عن انس' وهذا لا يتابع عليه' وقد انكر عليه البخاري-

۱۱۷۹ اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (٤٥/۲) كتاب الصلوة' باب الدليل على ان بسم الله الرحمن الرحيم آية تامة من الفاتحة من طريق الدارقطني به-

○ خلاد بن خالد شیبانی، ابوعیسیٰ مقری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۳/۳۶۸)(۱۶۷۶)۔

○ اسباط بن نصر ہمدانی، نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ابن معین، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱/۳۲۵)(۷۱۱)۔

1180- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلٍ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْمُقْرِي حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ السَّبْعِ الْمَثَانِيْ فَقَالَ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ) فَقِيْلَ لَهُ اِنَّمَا هِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ فَقَالَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) اٰيَةٌ.

☆☆ عبدخیر بیان کرتے ہیں: حضرت علی سے ''سبع مثانی'' کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: الْحَمْدُ لِلّٰهِ 'ان سے کہا گیا: یہ تو چھ آیات ہیں' تو انہوں نے فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بھی ایک آیت ہے۔

32-باب مَا يُجْزِيهِ مِنَ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْعَجْزِ عَنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

باب: جو شخص (نماز میں) سورۂ فاتحہ نہ پڑھ سکتا ہو اس کے لیے کون سی دعا کو پڑھ لینا کافی ہوگا؟

1181- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ -وَاللَّفْظُ لِسَعِيْدٍ- قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ وَاَبُوْ شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ اَنَّهُ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْئًا -وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا يُجْزِئُنِيْ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاِنِّيْ لَا اَقْرَاُ- قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ . قَالَ فَضَمَّ عَلَيْهَا

۱۱۸۱-اخرجه ابو داؤد (۱/۲۸۰) كتاب الصلوة: باب ما يجزئ الامي والاعجمي من القراءة: حديث (۸۳۲) والنسائي (۲/۱۴۳) كتاب الافتتاح: باب ما يجزئ من القراءة لمن لا يحسن القرآن' واحمد (۴/۳۵۳، ۳۸۲) والحميدي (۲/۳۱۳) رقم (۷۱۷) وعبد بن حميد في (المنتخب من المسند) رقم (۵۲۴) وعبد الرزاق (۲۷۴۷)' وابن خزيمة (۱/۲۷۳) رقم (۵۴۴)' وابن حبان (۴۷۳ موارد) والحاكم (۱/۲۴۱) والطيالسي (۸۱۳) والبيهقي (۲/۳۸۱) كتاب الصلوة: باب الذكر الذي يقوم مقام القراءة' وابو نعيم في الحلية (۷/۲۲۱) والبغوي في (شرح السنة) (۳/۲۲۴ بتحقيقنا) كلهم من طريق ابراهيم السكسكي عن ابي هريرة به- وقال الحاكم: صحيح على شرط البخاري ووافقه الذهبي- وصححه ابن خزيمة وابن حبان' وصححه ايضا ابن السكن' كما في (خلاصة البدر المنير) (۱/۱۲۳) وصحح ابن الملقن صحته- وقال الحافظ في (التلخيص) (۱/۲۳۶): وفيه ابراهيم السكسكي' وهو من رجال البخاري' لكن عيب عليه اخراج حديثه وضعفه النسائي- وقال ابن القطان: ضعفه قوم فلم ياتوا بحجة' وذكره النووي في الخلاصة في فصل الضعيف- وقال في شرح المهذب: رواه ابو داؤد والنسائي' باسناد ضعيف' وكان سببه كلام من في ابراهيم- وقال ابن عدي: لم اجد له حديثا منكر المتن- انتهى- ولم ينفرد به' بل رواه الطبراني وابن حبان في صحيحه ايضاً' من طريق طلحة بن مصرف عن ابن ابي اوفى' ولكن في اسناده الفضل بن موفق ضعفه ابو حاتم)-

بِيَدِهِ وَقَالَ هٰذَا لِرَبِّي فَمَا لِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي . فَضَمَّ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى وَقَامَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ وہ قرآن مجید کو یاد نہیں کرسکتا۔

ابن عیینہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیں جو میرے لیے قرآن کی جگہ ہو کیونکہ میں قرأت نہیں کرسکتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ دعا پڑھو:

''اللہ تعالیٰ پاک ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور اللہ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس نے اپنی انگلیاں بند کر کے (ان کلمات کو یاد کیا) اور پھر بولا: یہ تو میرے پروردگار کی تعریف کے لیے ہیں' میرے لیے (دعا کے طور پر) کیا ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ دعا مانگو:

''اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے! تو مجھ پر رحم کر! مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ! تو مجھے رزق عطاء کر اور تو مجھے عافیت نصیب کر!''۔

(راوی کہتے ہیں:) تو اس نے دوسرے ہاتھ کی انگلیاں بند کر کے (ان کلمات کو یاد کیا) اور اُٹھ کر (چل دیا)۔

1182- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِي خَالِدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ - وَلَيْسَ بِالنَّخَعِيِّ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى اَنَّ رَجُلاً جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فَمَا يُجْزِئُنِي فِي صَلَاتِي قَالَ تَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ . قَالَ هٰذَا لِلّٰهِ فَمَا لِي قَالَ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَا يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ . وَقَبَضَ كَفَّيْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں قرآن نہیں سیکھ سکتا تو نماز میں میرے لیے کیا پڑھنا کافی ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے' تمام تعریفیں اللہ کے لیے مخصوص ہیں' اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے''۔

اس شخص نے عرض کی: یہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے' میرے لیے (دعا کے طور پر) کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے! تو مجھ پر رحم کر! تو مجھے رزق عطاء کر! تو مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ! تو مجھے

عافیت نصیب کر!"۔
نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے اپنے دونوں ہاتھ بھلائی سے بھر لیے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں:) اس شخص نے اپنی دونوں مٹھیاں بند کر لی تھیں (یعنی انگلیوں پر ان کلمات کو گن کر ہاتھ بند کیا تھا)۔

1183 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ خَالِدٍ الدَّالاَنِىِّ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّكْسَكِىِّ عَنِ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ لاَ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اٰخُذَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْئًا عَلِّمْنِىْ مَا يُجْزِئُنِىْ مِنْهُ قَالَ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ـ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لِلّٰهِ فَمَا لِىْ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں قرآن نہیں سیکھ سکتا' آپ مجھے ایسی دعا کی تعلیم دیں جو میرے لیے اس کی جگہ کافی ہو' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

"اللہ تعالیٰ کے نام سے (برکت حاصل کرتے ہوئے میں اپنے کام کا آغاز کرتا ہوں) تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے"۔

اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے' میرے لیے کیا ہوگا (اس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالجبار بن ورد مخزومی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوہشام مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۱۱۷) (۳۹۶۲)۔

1184 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى الْخَصِيْبِ الْاَنْطَاكِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِىْ مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ وَسُئِلَتْ عَنْ اٰيَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَقَالَتْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (الم اللّٰهُ لاَ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ) اِلٰى

۱۱۸۳—عبد الجبار بن الورد بن ابي الورد: قال احمد: ثقة لا باس به- وقال ابو حاتم وابو داؤد وابن معين: ثقة- وقال ابن المديني: لم يكن به باس- وذكره ابن حبان في الثقات' وقال: يخطئ ويهم- وقال البخاري: يخالف في بعض حديثه- وقال ابن حجر: صدوق يخطئ- ينظر (تهذيب الكمال) (۱۶/۲۹۶-۲۹۷)' وتهذيب التهذيب (۶/۱۰۵-۱۰۶)' والتقريب (۱/۴۶۶)-

۱۱۸۴—اخرجه ابو القاسم البغوي في (الجعديات) (۱/۲۸۲) رقم (۹۲۶)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۲۰۲)' وابن حبان (۱۷۹۹)' والذهبي في (سير اعلام النبلاء) (۷/۲۱۸)' كلهم من طريق علي بن الجعد بهذا الاسناد- وصححه ابن حبان- وقال الذهبي: هذا حديث ثابت ما عليه غبار' وقتادة حافظ يؤدي الحديث بحروفه-

قَوْلِہٖ (یَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِیْلِہٖ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗ اِلَّا اللّٰہُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ) فَاِذَا رَاَیْتُمْ اُولٰئِكَ فَھُمُ الَّذِیْنَ سَمَّاھُمُ اللّٰہُ فَاحْذَرُوْھُمْ

☆☆ ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سنا' ان سے قرآن کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے یہ پڑھا:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے آغاز کرتی ہوں' جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے' الم' اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہ حَیّ اور قیوم ہے' اس نے تم پر کتاب نازل کی ہے''۔

یہ آیت یہاں تک ہے:

''وہ لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں جو اس میں سے متشابہہ ہیں' تاکہ وہ فتنہ تلاش کریں اور اس کی تاویل تلاش کریں' حالانکہ اس کی تاویل کو صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور جن لوگوں کو علم میں رسوخ حاصل ہوتا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: ہم اس پر ایمان لائے''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو تو یہ وہی لوگ ہوں گے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے' تو تم ان سے بچو!

33- باب ذِكْرِ اخْتِلَافِ الرِّوَايَةِ فِى الْجَهْرِ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)

باب: نماز کے دوران (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) بلند آواز سے پڑھنے کے بارے میں روایات کا اختلاف

1184- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغَوِىُّ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَشَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُم فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے' میں نے ان میں سے کسی کو بھی بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

1185- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِىُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُم فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَقْرَاُ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَّحَجَّاجُ بْنُ

۱۱۸۵- اخرجه مسلم (۱/ ۲۹۹) كتاب الصلوة، باب حجة من قال: لا يجهر بالبسملة، حديث (۵۰/ ۳۹۹)، واحمد (۳/ ۱۷۶، ۲۷۳)، وابن خزيمة (۴۹۴)، وابو يعلى (۵/ ۳۶۰) رقم (۳۰۰۵)، كلهم من طريق محمد بن جعفر بهذا الاسناد-

مَّدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ وَقُرَادُ اَبُوْ نُوحٍ وَّآدَمُ بْنُ اَبِى اِيَاسٍ وَّعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى
النَّضْرِ وَخَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْمَزْرَفِيُّ عَنْ شُعْبَةَ مِثْلَ قَوْلِ غُنْدَرٍ وَّعَلِيِّ بْنِ الْجَعْدِ عَنْ شُعْبَةَ سَوَاءً وَّرَوَاهُ وَكِيْعُ
الْجَرَّاحِ وَاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِلَفْظٍ اٰخَرَ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم
اقتداء میں نماز ادا کی ہے، میں نے ان میں سے کسی کو بھی بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے ہوئے نہیں

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے بھی منقول ہے، تاہم اس میں کچھ لفظی اختلاف پایا جاتا ہے۔

1186- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
كَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ
صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَبِى بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ يَجْهَرُوْا بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم
اقتداء میں نماز ادا کی ہے، یہ حضرات بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نہیں پڑھتے تھے۔

1187- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ بِمِثْلِ قَوْلِ وَكِيْعٍ سَوَاءً. وَرَوَاهُ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ شُعْبَةَ فَقَالَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَجْهَرُوْنَ. وَتَابَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ
مُوْسٰى عَنْ شُعْبَةَ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں کچھ لفظی اختلاف ہے۔ اس روایت کی
متابعت بھی کی گئی ہے۔

1188- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ اَخْبَرَنِى شُعْبَةُ
بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
وَاَبِى بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُم فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَجْهَرُوْنَ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان
غنی رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے، یہ حضرات بلند آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نہیں پڑھتے تھے۔

1189- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى

۱۱۸۶- اخرجه احمد (۳/ ۱۷۹، ۲۷۵) وابن خزيمة (۴۹۵) كلاهما من طريق وكيع بهذا الاسناد-

۱۱۸۷- رواية اسود بن عامر: اشار اليها البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۵۱) كتاب الصلوة: باب من قال: لا يجهر بها-

۱۱۸۸- قال البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۵۱) كتاب الصلوة: باب من قال: لا يجهر بها: ورواه زيد بن الحباب عن شعبة: فلم يكونوا
يجهرون-

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَبَا بَ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما لَمْ يَكُوْنُوْا يَجْهَرُوْنَ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) وَرَوَاهُ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَيَحْ بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَالْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى الْاَشْيَبُ وَيَحْيٰى بْنُ السَّكَنِ وَاَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ وَعَمْرُو بْنُ مَرْزُ وَّغَيْرُهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ الَّذِیْ تَقَدَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَ وَسَلَّمَ) وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَ ةَ بِ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) وَكَذٰلِكَ رُوِیَ عَ الْاَعْمَشِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ .وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَامَّةُ اَصْحَابِ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ مِنْهُمْ هِشَ الدَّسْتَوَائِیُّ وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ وَاَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ وَاَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِ وَالْاَوْزَاعِیُّ وَسَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ وَّغَيْرُهُمْ .وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَّهَمَّامٌ وَّاخْتُلِفَ عَنْهُمَا فِیْ لَفْظِهِ وَهُوَ الْمَحْفُوْ عَنْ قَتَادَةَ وَغَيْرِهِ عَنْ اَنَسٍ

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نہیں پڑھتے تھے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم بلند آواز میں قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سے کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس میں لفظی اختلاف پایا جاتا ہے۔

1190 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْ زَنْجَوَيْهِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَ ةَ بِ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم (نماز کے دوران بلند آواز میں) قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سے کرتے تھے۔

1191 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ السَّكَنِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَشُعْبَةُ وَعِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَبِیْ بَكْرٍ

۱۱۸۹- اخرجه ابن الجارود في (المنتقى) رقم (۱۸۲) من طريق عبيد الله بن موسى قال: حدثنا شعبة عن قتادة عن انس به- واخرجه احمد (۲۸۹/۳) والبخاري في (جزء القراءة)(۱۲۲) من طريق همام عن قتادة عن انس به-

۱۱۹۰- اشار الى رواية يزيد بن هارون البيهقي في (معرفة السنن والآثار) (۱/ ۵۲٤)-

مَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم فَكَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم اقتداء میں نماز ادا کی ہے' یہ حضرات بلند آواز میں قرأت کا آغاز سے کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن محمد بن سکن قرشی ابو عبید بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱۵۹/۳)(۸۰۳۹)۔

1192- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ شَرِيْكٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فِيْمَا يُجْهَرُ

★★ حضرت انس بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے' یہ حضرات بلند آواز سے قرأت والی نماز میں' قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سے کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عثمان بن ثابت بن اسماعیل بن ابان، ابوبکر الصید لانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''344ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف ''خطیب بغدادی'' (۴۸/۳)(۹۸۳)۔

1193- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْلَمَةَ - هُوَ سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَزْدِيُّ - قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْتَفْتِحُ بِ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) اَوْ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) فَقَالَ اِنَّكَ لَتَسْاَلُنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَا اَحْفَظُهُ وَمَا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ . قُلْتُ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّيْ فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ .هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ .

★★ سعید بن یزید ازدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بلند

۱۱۹۲- اخرجه البخاري في (جزء القراءة) رقم (۱۲۰) ومسلم (۲۹۹/۱) كتاب الصلوة: باب حجة من قال: لا يجهر بالبسملة' حديث

۱۱۹۳- اخرجه البيهقي في (معرفة السنن والآثار) (۵۲٤/۱) كتاب الصلوة' باب الابتداء بقراءة ام القرآن قبل ما يقرا بعدها' من طريق الدارقطني' به۔

آواز میں) قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سے کرتے تھے یا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے کرتے تھے؟
انہوں نے فرمایا: تم نے مجھ سے ایک ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے' جو مجھے اچھی طرح یاد ہے اور تم سے پہلے اس کے بارے میں کسی نے مجھ سے سوال نہیں کیا۔
(راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ جوتے پہن کر نماز پڑھ لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!
اس کی سند صحیح ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ غسان بن مضر۔ وثقوہ۔ قال عبد الصمد بن عبد الوارث: کان قدریا، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۵/۴۰۵) (۶۶۷۰)۔

○ سعید بن یزید بن سلمۃ ازدی ثم الطاحی، ابو سلمۃ بصری القصیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "چوتھے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۰۸) (۲۸۳)۔

34- باب وُجُوبِ قِرَاءَةِ أُمِّ الْكِتَابِ فِي الصَّلاةِ وَخَلْفَ الإِمَامِ.

باب: نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور امام کی اقتداء میں (سورۂ فاتحہ پڑھنا)

1194- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِى مُوسَى النَّهْرَتِيرِىَّ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ حَدَّثَنَا فَيْضُ بْنُ اِسْحَاقَ الرَّقِّىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلَّى صَلَاةً مَكْتُوبَةً مَعَ الْاِمَامِ فَلْيَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِىْ سَكَتَاتِهِ وَمَنِ انْتَهَى اِلَى اُمِّ الْقُرْآنِ فَقَدْ اَجْزَاَهُ .

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص امام کے ساتھ فرض نماز ادا کرے' اسے امام کے سکتہ کے دوران سورۂ فاتحہ پڑھ لینی چاہیے اور جو شخص سورۂ فاتحہ مکمل پڑھ لے تو ایسا کرنا اس کے لیے کافی ہوگا۔

محمد بن عبداللہ بن عبید نامی راوی ضعیف ہے۔

۱۱۹۴- اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۸۰) رقم (۱۷۲) من طريق الدارقطني' به- واخرجه الحاكم (۱/۲۳۸): حدثنا علي بن حمشاذ العدل' نا محمد بن موسى النهرتيري' بهذا الاسناد- ومن طريقه اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۸۰) رقم (۱۷۱)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن موسیٰ بن ابوموسیٰ، ابوعبداللہ، المعروف بالنھر تیری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''289ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۲۴۱)(۱۳۲۵)۔

○ ایوب بن محمد بن زیاد الوزان، ابومحمد الرقی، مولی ابن عباس، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''49ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۶۰)(۶۲۷)۔

○ فیض بن اسحاق، ابو یزید الرقی، خادم الفضیل بن عیاض۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۷/۸۸)(۴۹۹)۔

1195- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاِصْطَخْرِيُّ الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ مِنْ كِتَابِهٖ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ جَوَّابٍ التَّيْمِيِّ وَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَرِيْكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عُمَرَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَالَ اقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .قُلْتُ وَاِنْ كُنْتَ اَنْتَ قَالَ وَاِنْ كُنْتُ اَنَا .قُلْتُ وَاِنْ جَهَرْتَ قَالَ وَاِنْ جَهَرْتُ .رُوَاتُهٗ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ یزید بن شریک بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کا مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: اگرچہ (امام) آپ ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: اگرچہ (امام) میں ہوں۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: اگرچہ آپ بلند آواز میں قرأت کر رہے ہوں؟ تو انہوں نے جواب دیا: اگرچہ میں بلند آواز میں قرأت کر رہا ہوں (پھر بھی تم سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو)۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابواسحاق شیبانی: سلیمان بن ابوسلیمان فروز، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''140ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۰۸)(۲۵۸۳)۔

○ جواب بن عبداللہ تیمی۔ ۔ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ابن معین، و نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ابن نمیر، علم

۱۱۹۵- اخرجه الحاكم (۱/۲۳۹) من طريق حفص بن غياث بهذا الاسناد' وصححه الحاكم' ووافقه الذهبي- واخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص(۹۱) رقم (۱۸۸'۱۸۹) عن الحاكم' واخرجه البخاري في (جزء القراءة) (۵۱) من طريق الشيباني به-

حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۱۵۹/۲) (۱۵۹۱)۔

○ ابراہیم بن محمد بن منتشر بن اجدع ہمدانی کوفی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۵۴/۱) (۲۷۳)۔

○ حارث بن سوید تیمی، ابو عائشۃ کوفی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱۸۳/۱) (۱۱۳۷)۔

○ یزید بن شریک تیمی کوفی مخضرم۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱۷۱/۳) (۸۱۳۹)۔

امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کا شرعی حکم

امام کی اقتداء میں نماز میں قرأت کرنے کے مسئلے پر اظہار خیال کرتے ہوئے امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی تو اس دوران آپ کو قرأت کرنے میں دشواری محسوس ہوئی' جب آپ نے سلام پھیر لیا تو ارشاد فرمایا:

کیا تم لوگ میرے پیچھے قرأت کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرو' صرف سورۂ فاتحہ پڑھا کرو' کیونکہ جو شخص اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نقل کی ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہر وہ نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی گئی ہو' وہ نامکمل ہوتی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص نماز پڑھتے ہوئے اس میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت نہیں کرتا تو اس کی وہ نماز ناقص ہوتی ہے' مکمل نہیں ہوتی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے ابوہریرہ! بعض اوقات میں امام کی اقتداء میں ہوتا ہوں تو کیا (اس وقت بھی مجھے سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہیے) تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے فارسی! (اس وقت) تم دل میں پڑھ لو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: بعض حضرات نے ان روایات کو اختیار کیا ہے۔انہوں نے تمام نمازوں میں امام کی اقتداء میں بھی سورۂ فاتحہ پڑھنے کو واجب قرار دیا ہے۔

جبکہ بعض حضرات نے اس کے بارے میں ان کے برخلاف رائے پیش کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں۔

امام کی اقتداء میں سورۂ فاتحہ یا دوسری کوئی بھی سورت تلاوت نہیں کی جائے گی۔

ان حضرات نے پہلے مؤقف کی قائلین کے مقابلے میں یہ دلائل پیش کیے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں جو روایات نقل کی گئی ہیں' ان میں اس بات کا ذکرہ ہے' جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے' وہ نامکمل ہوتی ہے' ان روایات میں اس بات کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے' یہاں امام کی اقتداء میں ادا کی جانے والی نماز بھی شامل ہوگی۔

کیونکہ اس بات کا امکان موجود ہے: یہاں وہ نماز مراد ہو جو انسان امام کی اقتداء کے علاوہ (یعنی اکیلے میں) ادا کرتا ہے۔

کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے: جو انسان امام کی اقتداء میں ہو تو امام کا قرأت کرنا ہی اس انسان کا قرأت کرنا شمار ہوگا' تو اس حکم کی بنیاد پر امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والا شخص مذکورہ بالا روایت کے حکم سے خارج ہو جائے گا۔

اس لیے امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والا شخص امام کی قرأت کے تابع شمار ہوگا اور وہ اس شخص کے حکم سے خارج ہو جائے گا' جو نماز کے دوران سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا' جس کی نماز ناقص ہوتی ہے۔

ہم نے اس بات کا جائزہ لیا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے جن کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے' ان کے نزدیک یہ حکم امام کی اقتداء کرنے والے شخص کے لیے نہیں ہے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہر نماز میں قرآن کی تلاوت کی جائے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تو ایک انصاری نے عرض کی: یہ کام لازم ہوگیا' راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں: جب امام لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو تو وہ لوگوں کی طرف سے (قرأت کرنے کے حوالے سے) کافی ہوتا ہے۔

یہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی' ہر نماز میں قرآن کی تلاوت کرنا لازم ہے' تو جب ایک انصاری نے یہ عرض کی: یہ پڑھنا لازم ہوگیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انصاری کی اس بات کا انکار نہیں کیا' لیکن اس کے بعد حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: یہ حکم حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس شخص کے بارے میں ہے' جو تنہا نماز ادا کرتا ہے' جو شخص امامت کر رہا ہو' یہ حکم مقتدیوں پر لاگو نہیں ہوتا۔

ان کی یہ رائے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی رائے کے خلاف ہے' جن کے نزدیک امام اور مقتدیوں پر سورۂ فاتحہ پڑھنا لازمی ہوتا ہے' لہٰذا ان دونوں میں سے کسی ایک فریق کے پاس بھی اپنے مخالف فریق کے مقابلے میں کوئی مستند دلیل نہیں ہے۔

حضرت عبدہ کے حوالے سے منقول روایت کا تعلق ہے' تو ان کے معاملے کو واضح کر دیا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کر دی ہے' کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے والوں کو سورۂ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

(امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا جائزہ لیں گے: یہ دوسری روایت کے متضاد ہے' نہیں ہے۔

تو اس بارے میں ایک روایت یہ منقول ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی نماز ختم کی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں قرأت کی تھی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کسی شخص نے ابھی میرے ساتھ تلاوت کی تھی' ایک شخص نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھی یہ سوچ رہا تھا

کہ کیا وجہ ہے؟ قرآن میں میرے ساتھ مقابلہ کیا جا رہا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو اس کے بعد وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں قرأت کرنے سے باز آ گئے یعنی اُن نمازوں میں جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں قرأت کیا کرتے تھے' ایسا انہوں نے اُس وقت کیا جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی۔

ایک اور روایت میں یہ بات منقول ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اسی کی مانند نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''تو لوگوں نے اس سے نصیحت حاصل کی اور اس کے بعد وہ لوگ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں) تلاوت نہیں کرتے تھے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے تو جب وہ قرأت کرے تو تم لوگ خاموش رہو۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' پہلے لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں قرأت کیا کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے میرے لیے قرأت کرنا مختلط کر دیا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا امام موجود ہو تو امام کا قرأت کرنا ہی اس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص ایک رکعت ادا کرے جس میں وہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت نہ کرے' تو گویا اُس نے وہ نماز ادا نہیں کی' البتہ اگر وہ امام کی اقتداء میں ہو (تو حکم مختلف ہوگا)۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے' راوی نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: میں اسے مرفوع حدیث کے طور پر روایت کروں تو اُنہوں نے فرمایا: اسے اُسی طرح روایت کرو جیسے وہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: تم اُس وقت بھی تلاوت کرتے ہو' جب امام تلاوت کر رہا ہوتا ہے تو وہ خاموش رہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ

اُن سے یہ سوال کیا تو انہوں نے عرض کی: ہم ایسا کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب ایسا نہ کرنا۔

امام طحاوی فرماتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے جو آیات یہاں نقل کی ہیں' یہ اُس روایت کے خلاف ہیں' جو حضرت عبیدہ کے حوالے سے منقول ہے۔

(امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) تو اس بارے میں منقول روایات میں جب تضاد اور اختلاف سامنے آ گیا تو اب ہم غور وفکر اور قیاس کے حوالے سے اس کا حکم تلاش کریں گے۔

ہم نے اس بات کا جائزہ لیا: تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے: اگر کوئی شخص ایسے وقت میں آئے کہ جب امام رکوع کی حالت میں ہو اور پھر وہ شخص تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے تو اُس شخص کی وہ رکعت شمار ہوگی اگرچہ اُس نے قیام کی حالت میں کوئی تلاوت نہیں کی' اب رکعت فوت ہو جانے کے خوف کی وجہ سے ایسا کرنا جائز ہے۔

تو یہاں اس بات کا احتمال ہو سکتا ہے' اسے ضرورت کے پیشِ نظر جائز قرار دیا گیا ہو اور یہاں اس بات کا بھی احتمال ہو سکتا ہے' اسے اس بنیاد پر جائز قرار دیا گیا ہو کہ امام کے پیچھے قرأت کرنا فرض نہیں ہوتا۔

تو جب ہم نے اس بات کا اعتبار کیا تو اس بات کا جائزہ لیا: وہ تمام حضرات ایسے شخص کے بارے میں اختلاف نہیں کرتے ہیں' جو اس وقت آتا ہے جب امام رکوع کی حالت میں تھا اور اُس نے نماز کے آغاز میں تکبیر نہیں کہی اور سیدھا رکوع میں چلا گیا تو ایسا کرنا اس شخص کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

تو اگر اُس شخص کا قرأت کو ترک کرنا ضرورت کی وجہ سے رکعت فوت ہو جانے کے خوف کی وجہ سے معاف ہوتا تو ضرورت کے پیش نظر اس کا قیام کو ترک کرنا بھی معاف ہونا چاہیے تھا تو جو چیز نماز میں فرض ہوتی ہے' اُس کی یہ صورت ہے اُسے ادا کرنا ضروری ہوتا ہے اور اُسے ادا کیے بغیر نماز درست نہیں ہوتی' تو جب قرأت کا حکم اس کے برخلاف ہوگا' اور ضرورت کے پیش نظر اسے ساقط کیا جا سکتا ہو تو یہ اُس جنس (یعنی فرض کی جنس) سے تعلق نہیں رکھے گی۔

تو اس قیاس سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے: ضرورت کے علاوہ بھی یہ ساقط ہوگی' غور وفکر کے اعتبار سے یہی حکم تھا' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے: بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' وہ حضرات امام کی اقتداء میں خود بھی قرأت کر لیتے تھے اور لوگوں کو بھی قرأت کرنے کا حکم دیتے تھے۔

جیسا کہ ابوابراہیم تیمی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کے بارے میں دریافت کیا' انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم قرأت کر لیا کرو' میں نے دریافت کیا: اگرچہ میں آپ کی اقتداء میں ہوں' تو انہوں نے فرمایا: اگرچہ تم میری اقتداء میں ہوں' میں نے کہا: اگرچہ آپ بھی قرأت کر رہے ہوں' تو انہوں نے فرمایا: اگرچہ میں بھی قرأت کر رہا ہوں۔

مجاہد بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو ظہر کی نماز میں امام کی اقتداء میں سورۂ مریم کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

مجاہد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز ادا کی تو انہوں نے امام کی اقتداء میں قرأت بھی کی۔

(امام طحاوی فرماتے ہیں:) تو اس شخص کو یہ جواب دیا جائے گا جن حضرات کے حوالے سے یہ روایات نقل کی ہے' انہی حضرات کے بارے میں اس کے برعکس بھی روایات منقول ہیں۔

جیسا کہ ایک سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص امام کی اقتداء میں قرأت کرتا ہے' وہ سنت پر عمل پیرا نہیں ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: قرأت کے وقت تم خاموش رہو کیونکہ نماز مشغولیت ہے اور تمہارے لیے (امام کا قرأت کر لینا کافی ہوگا)۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص امام کی اقتداء میں قرأت کرتا ہے' کاش اُس کے منہ میں خاک بھر جائے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

عبیداللہ مقسم فرماتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت زید بن ثابت' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے اس بارے میں دریافت کیا: تو اُن حضرات نے یہی جواب دیا: ہم امام کی اقتداء میں کسی بھی نماز میں قرأت نہیں کرتے ہیں۔

عبیداللہ بن مقسم بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' اُس کے بعد انہوں نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم امام کی اقتداء میں کسی بھی نماز میں قرأت نہ کرو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ابوحمزہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: جب امام میرے آگے موجود ہو' تو کیا میں اُس کی اقتداء میں قرأت ادا کرلوں' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: نہیں۔

نافع بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ کوئی شخص امام کی اقتداء میں قرأت کرسکتا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: جب کوئی شخص امام کی اقتداء میں ہو تو امام کا قرأت کرنا اُس شخص کے لیے کافی ہوگا۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود امام کی اقتداء میں قرأت نہیں کیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں' تمہارے لیے امام کا قرأت کر لینا کافی ہے۔

(امام طحاوی فرماتے ہیں:) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی یہ جماعت اس بات پر متفق ہے' امام کی اقتداء میں قرأت

نہیں کی جائے گی۔

اوراس کی تائید اُن روایات سے بھی ہوتی ہے جواس حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہیں' جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

پھر قیاس کے ذریعے بھی اسی مؤقف کی تائید ہوتی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے' لہٰذا یہ اس کے برخلاف مؤقف کے مقابلے میں زیادہ بہتر شمار ہوگا۔

1196- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ جَوَّابٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ سَاَلْتُ عُمَرَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فَاَمَرَنِىْ اَنْ اَقْرَاَ . قَالَ قُلْتُ وَاِنْ كُنْتَ اَنْتَ قَالَ وَاِنْ كُنْتُ اَنَا . قُلْتُ وَاِنْ جَهَرْتَ قَالَ وَاِنْ جَهَرْتُ . هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

☆☆ یزید بن شریک بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کا مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے مجھے ہدایت کی' میں قرأت کرلیا کروں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: خواہ آپ امام ہوں (تو بھی قرأت کرلیا کروں)؟ انہوں نے جواب دیا: خواہ میں امام ہوں (تو بھی تم قرأت کرلیا کرو)۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے عرض کیا: اگرچہ آپ بلند آواز میں قرأت کررہے ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: اگرچہ میں بلند آواز میں قرأت کررہا ہوں۔

اس کی سند مستند ہے۔

1197- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيْقُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الرَّازِيُّ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنْ اَبِىْ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى الْهُذَيْلِ قَالَ سَاَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ اَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ نَعَمْ .

☆☆ عبداللہ بن ہذیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا میں امام کے پیچھے قرأت کرلیا کروں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن سلیمان، ابو یحییٰ عبدی کوفی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''199ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۲۴/۶) (۳۳۶۸)۔

۱۱۹۶—اخرجه الحاكم (۲۳۹/۱)؛ وعنه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۹۱) رقم (۱۸۹) من طريق ابي كريب بهذا الاسناد؛ وصححه الحاكم؛ ووافقه الذهبي۔

۱۱۹۷—اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۹۳-۹۴) رقم (۱۹۹) من طريق الدارقطني به- واخرجه البخاري في (جزء القراءة) رقم (۵۴) من طريق ابي سنان به-

○ عبداللہ بن ابو ہذیل کوفی، ابومغیرۃ،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دوسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''خالد القسری کی خلافت میں عراق'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۵۸)(۷۰۹)۔

1198- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ- وَكَانَ يَسْكُنُ اِيْلِيَاءَ- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصُّبْحَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّىْ لَاَرَاكُمْ تَقْرَءُوْنَ مِنْ وَرَاءِ اِمَامِكُمْ . قَالَ قُلْنَا اَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا . قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَاِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَاْ بِهَا . هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ جو ایلیاء میں قیام پذیر تھے' وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرأت کرنے میں کچھ دشواری محسوس ہوئی' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا خیال ہے' تم لوگ اپنے امام کے پیچھے قرأت کر رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! ایسا ہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کیا کرو' البتہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو! چونکہ جو شخص اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز (کامل) نہیں ہوتی۔

یہ سند ''حسن'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مومل بن ہشام یشکری- ابو ہشام بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''253ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۹۰)(۱۵۳۶)۔

○ محمود بن ربیع بن سراقۃ بن عمرو الخزرجی، ابونعیم او ابومحمد مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۳۳) (۹۵۶)۔

۱۱۹۸- اخرجه ابو داؤد (۱/۲۱۷) كتاب الصلوٰة' باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب' حديث (۸۲۳)' والترمذي (۲/۱۱۶-۱۱۷) كتاب الصلوٰة' باب ما جاء في القراءة خلف الامام' حديث (۳۱۱)' واحمد (۵/۳۱۶)' والبخاري في (جزء القراءة خلف الامام) رقم (٦٤' ۲۵۷' ۲۵۸)' وابن خزيمة (۱۵۸۱)' وابن حبان (٤٦٠ - موارد)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۲۱۵) والحاكم (۱/۲۳۸)' والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/۱٦٤) كتاب الصلوٰة' باب لا يقرا خلف الامام على الاطلاق' وفي (جزء القراءة) ص (٥٦-٥٧) رقم (۱۰۸ الى رقم ۱۱۲)' وابن حزم في (المحلى) (۳/۲۳٦)' كلهم من طريق محمد بن اسحاق بهذا الاسناد' وقال الترمذي: حديث حسن' وصححه ابن خزيمة وابن حبان-

1199- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ الْقَاضِيُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .وَقَالَ كَأَنَّكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفِي . قُلْنَا أَجَلْ هٰذًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ .قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِهَا .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ اسی طرح منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''(یوں لگتا ہے) گویا تم میرے پیچھے قرأت کرتے ہو! ہم نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! تیزی کے ساتھ (ہم قرأت کرتے ہیں)' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو' البتہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن علی بن محمد، ابوعبداللہ العمی بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۰۲/۴)(۲۰۸۲)۔

○ عمر بن حبیب بن محمد بن محمد العدوی القاضی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''60ھ یا 207ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۱۵)(۴۹۰۸)۔

1200- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجُوزَجَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بِهٰذَا.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن یعقوب بن اسحاق الجوزجانی- نزیل دمشق، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''259ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۸)(۲۷۵)۔

1201- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي

۱۲۰۱- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) ۲/ ۱٦٤) كتاب الصلوة، باب من قال: لا يقرأ خلف الامام على الاطلاق. وفي (جزء القراءة) ص (۵۸) رقم (۱۱٤) من طريق الدارقطني به- وقال البيهقي: وهذا اسناد صحيح ذكر فيه سماع محمد بن اسحاق من مكحول. واخرجه محمد بن اسماعيل البخاري- رحمه الله- هذا الحديث في كتاب وجوب القراءة خلف الامام، عن احمد ابن خالد الوهبي عن محمد بن اسحاق، واحتج به، وقال: رايت علي بن المديني يحتج بحديث ابن اسحق- قال: وقال علي عن ابن عيينة: ما رايت احدا يتهم ابن اسحاق- اه-

مَكْحُولٌ بِهٰذَا وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ اِنِّي لَارَاكُمْ تَقْرَءُ وْنَ خَلْفَ اِمَامِكُمْ اِذَا جَهَرَ . قُلْنَا اَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَذًّا .قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّهٗ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَاْ بِهَا .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے' تم لوگ اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو' جب وہ بلند آواز میں قرأت کررہا ہوتا ہے! ہم نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! ہم تیزی سے پڑھ لیتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کیا کرو' البتہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو کیونکہ جو شخص اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

1202 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَافِعٌ اَبْطَاَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَاَقَامَ اَبُوْ نُعَيْمٍ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ- وَكَانَ اَبُوْ نُعَيْمٍ اَوَّلَ مَنْ اَذَّنَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ- فَصَلّٰى بِالنَّاسِ اَبُوْ نُعَيْمٍ وَّاَقْبَلَ عُبَادَةُ وَاَنَا مَعَهٗ حَتّٰى صَفَفْنَا خَلْفَ اَبِي نُعَيْمٍ وَّاَبُوْ نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَجَعَلَ عُبَادَةُ يَقْرَاُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لِعُبَادَةَ قَدْ صَنَعْتَ شَيْئًا فَلَا اَدْرِي اَسُنَّةٌ هِيَ اَمْ سَهْوٌ كَانَ مِنْكَ .قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقْرَاُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ يَجْهَرُ قَالَ اَجَلْ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَالْتَبَسَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ هَلْ تَقْرَءُ وْنَ اِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ . فَقَالَ بَعْضُنَا اِنَّا لَنَصْنَعُ ذٰلِكَ .قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا وَاَنَا اَقُوْلُ مَالِي اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ فَلَا تَقْرَءُ وْا بِشَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ حضرت نافع بن محمود بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں تاخیر سے پہنچے' ابونعیم نامی مؤذن نے نماز کے لیے اقامت کہہ دی' ابونعیم وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے بیت المقدس میں اذان دی تھی' ابونعیم لوگوں کو نماز پڑھانے لگے' اسی دوران حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ آ گئے' میں ان کے ساتھ تھا' ہم نے ابونعیم کی اقتداء میں صف قائم کر لی' ابونعیم نے بلند آواز میں قرأت کرنا شروع کی تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بھی سورۂ فاتحہ پڑھنے لگے۔

(راوی کہتے ہیں:) جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو میں نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے ایک ایسا عمل کیا ہے جس کے بارے میں مجھے اندازہ نہیں ہو سکا کہ کیا یہ سنت ہے؟ یا آپ نے غلطی سے ایسا کر لیا ہے؟ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کون سا ہے؟ راوی کہتے ہیں: میں نے آپ کو سورۂ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا ہے جبکہ ابونعیم بلند آواز میں قرأت کر رہے تھے' تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا ہی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک نماز پڑھائی جس میں بلند آواز میں قرأت کی جاتی ہے' تو اس دوران آپ ﷺ کو قرأت کرنے میں دشواری محسوس ہوئی' جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ہماری طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: جب میں بلند آواز میں قرأت کر رہا تھا تو کیا تم بھی قرأت کر رہے تھے؟ تو ہم میں سے بعض حضرات نے کہا: ہم نے ایسا کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کرو' میں بھی یہ سوچ رہا تھا کہ کیا قرآن کے حوالے سے میرے ساتھ مقابلہ کیا جا رہا ہے' جب میں بلند آواز میں قرأت کر رہا ہوں تو تم قرآن کی قرأت

کیا کرو' البتہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہیثم بن حمید الغسانی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو احمد او ابو حارث، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں 'صدوق' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: 'تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۳۰)(۷۴۱۲)۔

○ نافع بن محمود بن ربیع، اسم جدہ ربیعۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مستور'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے 'تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۹۶)(۷۱۳۲)۔

1203- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو بِدِمَشْقَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِيْ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ مَّكْحُوْلٍ عَنْ مَّحْمُوْدٍ عَنْ اَبِىْ نُعَيْمٍ اَنَّـهٗ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ هَلْ تَقْرَءُ وْنَ فِى الصَّلَاةِ مَعِى . قُلْنَا نَعَمْ . قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ قَوْلُهٗ عَنْ اَبِىْ نُعَيْمٍ اِنَّمَا كَانَ اَبُوْ نُعَيْمِ الْمُؤَذِّنُ وَلَيْسَ هُوَ كَمَا قَالَ الْوَلِيْدُ عَنْ اَبِىْ نُعَيْمٍ عَنْ عُبَادَةَ.

☆☆ ابونعیم بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: کیا تم لوگ میرے ساتھ نماز ادا کرتے ہوئے قرأت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا نہ کیا کرو' ہاں! البتہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ولید بن عتبہ اشجعی، ابوالعباس دمشقی، مقری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

۱۲۰۲- اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (٦٥) رقم (١٢٢) من طريق الدارقطني به- واخرجه ابو داؤد (١/ ٢١٧-٢١٨) كتاب الصلوة باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب حديث (٨٢٤) من طريق الهيثم بن حميد ... - ومن طريق ابي داؤد اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (٢/ ١٦٤) كتاب الصلوة باب من قال: لا يقرا خلف الامام ... على الاطلاق وينظر: (القراءة خلف الامام) للبيهقي رقم (١٢٠، ١٢١)-

۱۲۰۳- اخرجه الحاكم (١/ ٢٣٨) وعنه البيهقي في (السنن الكبرى) (٢/ ١٦٥) كتاب الصلوة ... من قال: لا يقرا خلف الامام على الاطلاق وفي (جزء القراءة) ص (٦٦) رقم (١٢٥) من طريق ابي زرعة: عبد الرحمن الدمشقي ... بهذا الاسناد-

''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''240ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۳۹)(۴۸۹ے)۔

○ سعید بن عبدالعزیز التنوخی، دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''167ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۸۳)(۲۳۷۱)۔

1204- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ قَالَ مَكْحُولٌ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَاَلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَلْ تَقْرَءُوْنَ مَعِي وَاَنَا اُصَلِّي . قُلْنَا اِنَّا نَقْرَاُ نَهُذُّهُ هَذًّا وَنَدْرُسُهُ دَرْسًا . قَالَ فَلَا تَقْرَءُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْآنِ سِرًّا فِيْ اَنْفُسِكُمْ . هٰذَا مُرْسَلٌ .

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دریافت کیا: کیا تم لوگ میرے ساتھ قرأت کرتے ہو جب میں نماز پڑھا رہا ہوتا ہوں؟ ہم نے عرض کی: ہم قرأت کرتے ہیں لیکن ہم تیزی سے پڑھ لیتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قرأت نہ کیا کرو البتہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو اور وہ بھی دل میں پڑھا کرو۔

یہ روایت ''مرسل'' ہے۔

1205- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجَوَيْهِ وَاَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيْمٍ وَمَكْحُوْلٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُوْدِ بْنِ رَبِيْعَةَ - كَذَا قَالَ - اَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقْرَاُ بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَقُلْتُ رَاَيْتُكَ صَنَعْتَ فِيْ صَلَاتِكَ شَيْئًا قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقْرَاُ بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ قَالَ نَعَمْ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ يَجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَقْرَاُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ اِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ . قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَنَا اَقُوْلُ مَا لِيْ اُنَازَعُ الْقُرْآنَ لَا يَقْرَاَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ اِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْآنِ . هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ كُلُّهُمْ .وَرَوَاهُ يَحْيَى الْبَابْلُتِّيُّ عَنْ صَدَقَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ سَوْدَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُوْدٍ.

☆☆ نافع بن محمود بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو (باجماعت نماز میں) سورۂ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا' ابونعیم (امام صاحب) بلند آواز میں قرأت کر رہے تھے (نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں نے حضرت

۱۲۰۴- اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۶۷) رقم (۱۴۸) من طريق كثير بن عبيد نا بقية بن الوليد بهذا الاسناد- قال البيهقي: وروي في ذلك عن رجاء بن حيوة مرسلا وموقوفا- اه- ومكحول الدمشقي لم يدرك عبادة بن الصامت- وينظر: (جامع التحصيل) ص (۲۸۵)-

۱۲۰۵- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۱۶۵- ۱۶۶) كتاب الصلوة: باب من قال: لا يقرا خلف الامام على الاطلاق وفي (جزء القراءة) ص (۶۱) رقم (۱۲۰) من طريق هشام بن عمار نا صدقة بن خالد بهذا الاسناد- وقال البيهقي: والحديث صحيح عن عبادة بن الصامت عن النبي صلى الله عليه وسلم وله شواهد-

عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا:) میں نے آپ کو نماز کے دوران ایک ایسا عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے (جس پر مجھے حیرانگی ہوئی ہے)' حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کون سا ہے؟ نافع نے کہا: میں نے آپ کو سورۂ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا ہے حالانکہ ابو نعیم (امام) بلند آواز میں قرأت کر رہے تھے' تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نماز پڑھائی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں قرأت کی' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں بلند آواز میں قرأت کر رہا تھا تو کیا تم میں سے کوئی شخص قرآن کی تلاوت کر رہا تھا؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھی یہ سوچ رہا تھا کہ کیا قرآن میں میرے ساتھ مقابلہ کیا جا رہا ہے' تم میں سے کوئی بھی شخص قرآن کا کوئی بھی حصہ نہ پڑھے' اس وقت جب میں بلند آواز سے قرأت کر رہا ہوتا ہوں' البتہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرے۔

اس روایت کی سند ''حسن'' ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صدقہ بن خالد اموی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوالعباس دمشقی یہ ثقہ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''171ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۵۱) (۲۹۲۷)۔

○ حرام- ابن حکیم بن خالد بن سعد انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۲۷) (۱۱۷۲)۔

1206 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الضَّحَّاكِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي سَوْدَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ اَتَيْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ فَلَا يَقْرَاَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَاْ بِهَا.

☆☆ نافع بن محمود بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث ذکر کی (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:)

''تم میں سے کوئی بھی شخص ہرگز قرأت نہ کرے البتہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرے کیونکہ جو شخص اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن سیف بن یحییٰ بن درھم طائی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوداؤد حرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "گیارہویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "272ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۰۸)(۲۵۸۶)۔

○ عثمان بن ابوسودۃ المقدسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "تیسرے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۶۶)(۴۵۰۹)۔

1207 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِى اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ الْعَتِيقُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَامَ اِلٰى جَنْبِىْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَقَرَاَ مَعَ الْاِمَامِ وَهُوَ يَقْرَاُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لَهٗ اَبَا الْوَلِيْدِ تَقْرَاُ وَتَسْمَعُ وَهُوَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ قَالَ نَعَمْ اِنَّا قَرَاْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَغَلِطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ سَبَّحَ فَقَالَ لَنَا حِيْنَ انْصَرَفَ هَلْ قَرَاَ مَعِى اَحَدٌ ۔ قُلْنَا نَعَمْ ۔ قَالَ قَدْ عَجِبْتُ قُلْتُ مَنْ هٰذَا الَّذِىْ يُنَازِعُنِى الْقُرْآنَ اِذَا قَرَاَ الْاِمَامُ فَلَا تَقْرَءُوْا مَعَهٗ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَاِنَّهٗ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِهَا ۔ مُعَاوِيَةُ وَاِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ فَرْوَةَ ضَعِيْفَانِ.

☆☆ حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ میرے ساتھ آ کر کھڑے ہوئے اور انہوں نے امام کی اقتداء میں قرأت شروع کر دی حالانکہ امام بھی اس وقت قرأت کر رہا تھا' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو میں نے ان سے کہا: ابوولید! آپ بھی قرأت کرنے لگ پڑے تھے حالانکہ آپ سن رہے تھے کہ امام بلند آواز میں قرأت کر رہا ہے' تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! ایک مرتبہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں اسی طرح قرأت کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرأت میں دشواری پیش آئی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: کیا کوئی شخص میرے ساتھ قرأت کر رہا تھا؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی حیران ہو رہا تھا' میں یہ سوچ رہا تھا کہ کون شخص میرے ساتھ قرآن میں مقابلہ کر رہا ہے' جب امام قرأت کر رہا ہو تو تم اس کے ساتھ قرأت نہ کیا کرو البتہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو کیونکہ جو شخص اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

معاویہ اور اسحاق بن ابوفروہ نامی راوی ضعیف ہیں۔

۱۲۰۷- اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (٦٣) رقم (١١٨) من طريق اسحاق بن سليمان الرازي بهذا الاسناد - وقال البيهقي: فـ[illegible] وربما لهذا لما روى والاعتماد على ما مضى من رواية ابن اسحاق ومن تابعه' وقد روى عن زيد بن واقد عن حرام بن حكيم' ومكحول عن نافع ابن محمود-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ معاویۃ بن یحییٰ، ابوروح، صدفی دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: البخاری الکبیر (۳۳۶/۷)۔

○ عبد اللہ بن عمرو بن حارث بن ابوضرار بن مصطلق خزاعی، تہذیب الکمال (۷۱۵/۲) تہذیب التہذیب (۳۳۵/۵) الخلاصۃ (۸۲/۲)۔

1208- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاهِبِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلّٰى صَلَاةً مَكْتُوبَةً اَوْ تَطَوُّعًا فَلْيَقْرَاْ فِيهَا بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ مَعَهَا فَاِنِ انْتَهٰى اِلٰى اُمِّ الْكِتَابِ فَقَدْ اَجْزَاَ وَمَنْ صَلّٰى صَلَاةً مَعَ اِمَامٍ يَجْهَرُ فَلْيَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي بَعْضِ سَكَتَاتِهٖ فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَصَلَاتُهٗ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ . مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ضَعِيفٌ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص فرض یا نفل نماز ادا کر رہا ہو وہ اس میں سورۂ فاتحہ پڑھے اور اس کے ساتھ ایک سورۃ کی تلاوت کرے اگر وہ صرف سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے تو یہ بھی اس کے کافی ہوگا اور جو شخص امام کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہو جس میں امام بلند آواز سے قرأت کرر ہا ہو تو اسے چاہیے کہ امام کے سکوت کے دوران سورۂ فاتحہ پڑھ لے اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو اس کی نماز نامکمل ہو گی پوری نہیں ہوگی۔

محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر نامی راوی ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبدالوہاب، ابویحییٰ القناد، سکری کوفی، تہذیب الکمال (۱۲۳۶/۳)، تہذیب التہذیب (۳۲۰/۹)، الثقات (۴۴۳/۷)۔

1209- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

۱۲۰۸- اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) (ص ۸۰-۸۱) رقم (۱۷۳) من طريق الدارقطني به- وقال البيهقي: ومحمد بن عبد الله بن عبيد بن عمير وان كان غير محتج به وكذلك بعض من تقدم ممن رواه عن عمرو بن شعيب فلقراءة المأموم فاتحة الكتاب في سكتة الامام شواهد صحيحة عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده: خبرا عن فعلهم؛ وعن ابي هريرة وغيره من فتواهم-

۱۲۰۹- اخرجه احمد (۴۲۸/۲) وابو داؤد (۲۱۶/۱) كتاب الصلوة: باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب حديث (۸۲۰) والحاكم (۲۳۹/۱) والبيهقي في (جزء القراءة) ص (۲۷) رقم (۴۱) كلهم من طريق يحيى بن سعيد القطان بهذا الاسناد- وقال الحاكم: هذا حديث صحيح لا غبار عليه: فان جعفر بن ميمون العبدي من ثقات البصريين ويحيى بن سعيد لا يحدث الا عن الثقات. ووافقه الذهبي- واخرجه ابو داؤد (۲۱۶/۱) كتاب الصلوة: باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب حديث (۸۱۹) وابن حبان (۴۵۳- موارد) والبيهقي في (جزء القراءة) ص (۲۷) رقم (۴۲) كلهم من طريق عيسى بن يونس: نا جعفر بن ميمون بهذا الاسناد-

الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَهُ اَنْ يَّخْرُجَ يُنَادِىْ فِى النَّاسِ اَنْ لاَ صَلاَةَ اِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ جا کر لوگوں میں یہ اعلان کریں، نماز اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک سورۂ فاتحہ نہ پڑھ لی جائے۔ اور مزید تلاوت نہ کی جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن میمون، ابوعلی، ابوالعوام، بصری تمیمی الانماطی، تہذیب التہذیب (۲/۲۰۸)، والخلاصۃ (۱/۱۷۰)، الثقات (۶/۱۳۵)۔

1210- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ - وَاللَّفْظُ لِسَوَّارٍ - قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِى الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لاَ صَلاَةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . وَقَالَ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ فِىْ حَدِيْثِهٖ لاَ تُجْزِئُ صَلاَةٌ لاَ يَقْرَاُ الرَّجُلُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ .

☆☆ محمود بن ربیع بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا۔

زیاد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس شخص کی نماز درست نہیں ہوتی جو شخص اس میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا''۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سوار بن عبداللہ بن سوار بن عبداللہ بن قدامۃ بن عنزۃ، قاضی الرصافۃ، ابوعبداللہ، تہذیب التہذیب (۴/۲۶۸)

۱۲۱۰- اخرجه البخاري(۲/ ۲۸۰) كتاب الاذان: باب وجوب القراءة للامام والماموم: حديث (۷۵۶)، ومسلم (۲/ ۳۶۰- الابي) كتاب الصلوة: باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة: حديث (۳۴/ ۳۹۴)، وابو داؤد (۱/ ۲۱۷) كتاب الصلوة: باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب: حديث (۸۲۲) والنسائي (۲/ ۱۳۷) كتاب الافتتاح: باب ايجاب قراءة فاتحة الكتاب في الصلوة، والترمذي (۲/ ۲۵) كتاب الصلوة: باب ما جاء انه لا صلاة الا بفاتحة الكتاب: حديث (۲۴۷) وابن ماجه (۱/ ۲۷۳) كتاب الصلوة: باب القراءة خلف الامام: حديث (۸۳۷)، واحمد (۵/ ۳۱۴)، وابو عوانة (۲/ ۱۲۴)، والحميدي (۳۸۶)، والشافعي في (المسند) (۱/ ۷۵)، وابن ابي شيبة (۱/ ۳۶۰)، وابن خزيمة (۴۸۸)، وابن حبان (۱۷۸۲)، وابن الجارود في (المنتقى) رقم (۱۸۵)، والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۳۸، ۱۶۴)، وفي (جزء القراءة) ص (۲۰- ۲۱) رقم (۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱)، والبغوي في (شرح السنة) (۲/ ۴۰۰)، كلهم من طريق سفيان بن عيينة بهذا الاسناد- وقال الترمذي: حديث حسن صحيح-

و''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۳۹)، والخلاصۃ (۱/۴۳۰)۔

1211- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِىْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ . وَهٰذَا صَحِيْحٌ اَيْضًا .وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَمَعْمَرٌ وَّالْاَوْزَاعِىُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ وَغَيْرُهُمْ عَنِ الزُّهْرِىِّ.

☆☆ حضرت محمود بن ربیع' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا۔

(یہ روایت بھی مستند ہے) یہی روایت بعض دیگر راویوں نے بھی نقل کی ہے۔

1212- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِىُّ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَابِرٍ وَّهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ فَمَا صَنَعَ فَاصْنَعُوْا . قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ هٰذَا تَصْحِيْحٌ لِمَنْ قَالَ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: امام ضامن ہوتا ہے' جو وہ کرے تم بھی وہ کرو۔

شیخ ابوحاتم نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت سے ان لوگوں کے مؤقف کی تصحیح ہو جاتی ہے' جو اس بات کے قائل ہیں: امام کی اقتداء میں قرأت کی جائے گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن شیبۃ اوابن ابوشیبۃ ۔ مجہول' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے

۱۲۱۱–اخرجه مسلم (۲/۲۶۰–الابي) كتاب الصلوٰة: باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة' حديث (۳۵/ ۳۹۴)' والدارمي (۱/ ۲۲۸)' وابو عوانة (۲/ ۱۲۵)' والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/ ۱۶۴)' وفي (جزء القراءة) ص (۲۱–۲۲) رقم (۲۲)' كلهم من طريق يونس بن يزيد بهذا الاسناد- واخرجه مسلم (۲/ ۲۶۲–الابي) كتاب الصلوٰة: باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة' حديث (۳۶/ ۳۹۴)' واحمد (۵/ ۳۲۱)' وابو عوانة (۲/ ۱۲۴)' والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/ ۳۷۴' ۳۷۵)' كلهم من طريق صالح بن كيسان عن الزهري' به- واخرجه مسلم (۲/ ۲۶۲–الابي)' حديث (۳۷/ ۳۹۴)' واحمد (۵/ ۳۲۲)' وابو عوانة (۲/ ۱۲۴)' وابن حبان (۱۷۸۶)' والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/ ۳۷۴)' كلهم من طريق عبد الرزاق' وهو في (مصنفه) (۲۶۲۳) عن معمر عن الزهري' به-و اخرجه النسائي (۲/ ۱۳۸) كتاب الافتتاح: باب ايجاب قراءة فاتحة الكتاب في الصلوٰة' من طريق ابن المبارك عن معمر عن الزهري' به- وينظر: بقية الطرق في (جزء القراءة) ص (۲۴–۲۵)-

۱۲۱۲–اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۴/ ۳۲۱) رقم (۳۵۶۹)' والخطيب في (تاريخ بغداد) (۸/ ۳۳۲) كلاهما من طريق الحميدي بهذا الاسناد- وقال الطبراني: لا يروى هذا الحديث عن جابر بن عبد الله الا بهذا الاسناد تفرد به الحميدي' والحديث ذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۲/ ۶۹)' وقال: وفيه موسى بن شيبة من ولد كعب بن مالك' ضعفه احمد' ووثقه ابو حاتم' وذكره ابن حبان في الثقات-

طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۸۴)(۱۴۶۹)۔

1213- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ حَدَّثَنَا اَشْهَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اُمُّ الْقُرْآنِ عِوَضٌ مِنْ غَيْرِهَا وَلَيْسَ غَيْرُهَا مِنْهَا عِوَضٌ . تَفَرَّدَ بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ عَنْ اَشْهَبَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ .وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ محمود بن ربیع' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
سورۂ فاتحہ دیگر تمام سورتوں کا عوض ہے' لیکن کوئی دوسری سورت اس کا عوض نہیں ہوسکتی۔
اس روایت کو نقل کرنے میں محمد بن خلاد نامی راوی منفرد ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سیار بن ایوب، ابوحسن مروزی فقیہ، امام نسائی نے ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ تہذیب التہذیب (۱/۳۵)، والخلاصۃ (۱/۱۶)، "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۴/۱۸۷)۔

○ محمد بن خلاد بن ہلال الاسکندرانی، ان کے بارے میں معلوم نہیں ہوسکا یہ کون ہیں؟ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۱۳۵)(۷۴۹۴)۔

○ اشہب بن عبدالعزیز بن داؤد بن ابراہیم، ابوعمرو فقیہ مصری، تہذیب التہذیب (۱/۳۵۹)، الثقات (۸/۱۳۶)، الجرح التعدیل (۲/۳۴۲)۔

1214- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَاْمُرُ اَوْ يَقُوْلُ اقْرَاْ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَّفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

۱۲۱۳- اخرجه الحاكم (۱/۲۳۸)' وعنه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۲۱) رقم (۲۱) من طريق احمد بن سيار المروزي بهذا الاسناد- وقال الحاكم: قد اتفق الشيخان على اخراج هذا الحديث من اوجه مختلفة بغير هذا اللفظ- ورواة هذا الحديث اكثرهم ائمة' وكلهم ثقات على شرطهما' ووافقه الذهبي - قلت: محمد بن خلاد الاسكندراني لا يدرى من هو- وقال ابن يونس: يروي مناكير- ينظر: (الميزان) (۶/۱۳۵)-

۱۲۱۴ اخرجه الحاكم (۱/۲۳۹)' وعنه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۹۲) رقم (۱۹۵) من طريق عن الصمد بن النعمان بهذا الاسناد- وصححه الحاكم ووافقه الذهبي - قلت: سفيان بن حسين ثقة' لكنه ضعيف في الزهري خاصة؛ قاله احمد وابن معين وابو داؤد والنسائي وابن حبان وابن عدي وغيرهم- وينظر: (تهذيب التهذيب) (۴/۱۰۷)' والميزان (۲/۲۴۰)' و(التقريب) (۱/۳۱۰)-

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ ہدایت کرتے تھے: (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ فرمایا کرتے تھے: امام کی اقتداء میں پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھا کرو اور آخری دو رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالصمد بن نعمان بصری، ابومحمد بزاز نسائی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''216ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۱/۳۹) (۵۷۱۴)۔

○ سفیان بن حسین بن حسن، ابومحمد، اوابوحسن واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۱۰) (۳۰۳)۔

1215 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ ابْنِ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ اَوْ يُحِبُّ اَنْ يَقْرَاَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَّفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ الْاِمَامِ .هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَنْ شُعْبَةَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کا حکم دیتے تھے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ اس بات کو پسند کرتے تھے' ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی ایک سورت پڑھی جائے اور آخری دو رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے' اس وقت جب انسان امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو۔

اس روایت کی سند مستند ہے۔

1216 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .هٰذَا صَحِيحٌ عَنْ شُعْبَةَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حجاج بن صلت، ابوالعباس اسدی، ابن اخی بن صلت۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''262ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف

۱۲۱۵–اخرجه الحاكم (۱/۳۳۹) وعنه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۹۲) رقم (۱۹٤) من طريق ابي العباس محمد بن يعقوب ثنا محمد بن اسحاق الصغاني بهذا الاسناد- وصححه الحاكم ووافقه الذهبي- وفيه نظر يعرف من الحديث السابق-

یہ ''خطیب بغدادی'' (۴/۱۱۷)(۱۷۸۳)۔

1217 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يَقُوْلُ اقْرَءُوْا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْاِمَامِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ . وَهٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعت میں امام کی اقتداء میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھا کرو۔

اس کی سند مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسلم نخعی وھو ابن سلمان، ابومعاذ قرشی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۳/۱۱۴)(۵۲۸)۔

35- باب ذِكْرِ قَوْلِهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ . وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ.

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: جس کا کوئی امام ہو (یعنی جو باجماعت نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کا قرأت کرنا اس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا (اس بارے میں روایات کا اختلاف)

1218 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ . لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ غَيْرُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ وَهُمَا ضَعِيْفَانِ .

۱۲۱۷- اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۹۲) رقم (۱۹۶) من طريق معمر بهذا الاسناد-

۱۲۱۸- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۳۲۰) رقم (۵۲۹) من طريق الدارقطني' به- واخرجه محمد بن الحسن الشيباني في (الآثار) (۱/۱۶۸) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۲۱۷) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۱۵۹) كتاب الصلوٰة' باب من قال: لا يقرأ خلف الامام على الاطلاق' وفي (جزء القراءة) ص (۱۴۷) رقم (۳۲۴' ۳۲۵) وفي (معرفة السنن والآثار) (۲/۴۹) كتاب الصلوٰة' باب القراءة خلف الامام' حديث (۹۱۵) كلهم من طريق ابي حنيفة النعمان بهذا الاسناد- وقد روي هذا الحديث مرسلاً ورجحه المصنف' كما سياتي- ورجحه ايضا جماعة منهم البيهقي' فقال في (جزء القراءة): هذا حديث رواه جماعة من اصحاب ابي حنيفة موصولاً- وخالفهم عبد الله بن المبارك الامام' فرواه عنه مرسلاً- ثم اخرجه برقم (۳۲۶' ۳۲۷) من طريق ابن المبارك' انا سفيان وشعبة وابو حنيفة عن موسى بن ابي عائشة عن عبد الله بن شداد مرسلاً- وقد رجح هذا الامام ابو حاتم الرازي' فقال ابنه في (العلل) (۱/ ۱۰۴ ۱۰۵) رقم (۲۸۴)

☆☆ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا امام ہو (یعنی جو باجماعت نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کی قرأت اس شخص کی قرأت شمار ہوگی۔

اس روایت کو موسیٰ نامی راوی سے صرف امام ابوحنیفہ اور حسن نامی راوی نے نقل کیا ہے اور یہ دونوں ضعیف ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن ابو عائشہ ہمدانی۔ (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوحسن کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۸۵) (۱۴۷۴)۔

○ عبداللہ بن شداد بن ھاد لیثی، ابوالولدی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''کبار تابعین کے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''81ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۱۴) (۳۴۰۳)۔

امام کی اقتداء میں قرأت

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایات نقل کی ہیں' ان سے یہ ثابت ہوتا ہے' اگر کوئی شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو تو امام کی قرأت ہی اُس شخص کی قرأت شمار ہوگی' یعنی اُس شخص کو امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

ولا يقرا المؤتم خلف الامام خلافا للشافعي رحمه الله في الفاتحة له ان القراء ة ركن من الاركان فيشتركان فيه

ولنا قوله عليه الصلاة والسلام (من كان له امام فقراء ة الامام له قراء ة) وعليه اجماع الصحابة رضي الله عنهم وهو ركن مشترك بينهما لكن حظ المقتدى الانصات والاستماع قلا عليه الصلاة والسلام (واذا قرا الامام فانصتوا) ويستحسن على سبيل الا حتياط فيما يروى عن محمد رحمه الله ويكره عندهما لما فيه من الوعيد

الهدايه كتاب الصلاة :فصل في القراء ة.

''مقتدی شخص امام کی اقتداء میں قراءنہیں کرے گا' ہماری دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے: جس شخص کا امام ہو تو امام کا قرأت کرنا ہی اُس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا''۔

اس بات پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اتفاق بھی ہے' یہ رکن امام اور مقتدی دونوں کے درمیان مشترک ہے' البتہ مقتدی کا یہ کام ہے' وہ اس دوران خاموش رہے گا اور قرأت سنے گا۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب امام قرأت کررہا ہو تو تم خاموش رہو۔
امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے اور ایک بات یہ بھی منقول ہے وہ فرماتے ہیں: استحسان کے طور پر احتیاط کے پیش نظر مقتدی بھی قرأت کرے گا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' امام کی اقتداء میں قرأت کرنا مکروہ ہے' کیونکہ اس پر وعید موجود ہے۔

شیخ ابن ہمام کی وضاحت

اسی عبارت کی تشریح کرتے ہوئے ہدایہ کے عظیم شارح شیخ کمال الدین ابن ہمام تحریر کرتے ہیں:

وَاَمَّا الثَّانِيَةُ فَلِقَوْلِهِ تَعَالَى (فَاقْرَءُ وا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ) وَهُوَ عَامٌّ فِي الْمُصَلِّينَ ، وَكَذَا قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا صَلَاةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ) (قَوْلُهُ وَلَنَا قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ)) فَاِذَا صَحَّ وَجَبَ اَنْ يُخَصَّ عُمُومُ الْآيَةِ وَالْحَدِيثِ عَلَى طَرِيقَةِ الْخَصْمِ مُطْلَقًا فَيَخْرُجُ الْمُقْتَدِي ، وَعَلَى طَرِيقَتِنَا يُخَصُّ اَيْضًا لِاَنَّهُمَا عَامٌّ خُصَّ مِنْهُ الْبَعْضُ ، وَهُوَ الْمُدْرِكُ فِي الرُّكُوعِ اِجْمَاعًا فَجَازَ تَخْصِيصُهُمَا بَعْدَهُ بِالْمُقْتَدِي بِالْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ .

وَكَذَا يُحْمَلُ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ) عَلَى غَيْرِ حَالَةِ الْاِقْتِدَاءِ جَمْعًا بَيْنَ الْاَدِلَّةِ ، بَلْ يُقَالُ الْقِرَاءَةُ ثَابِتَةٌ مِنَ الْمُقْتَدِي شَرْعًا فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ قِرَاءَةٌ لَهُ ، فَلَوْ قَرَاَ لَكَانَ لَهُ قِرَاءَتَانِ فِي صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ غَيْرُ مَشْرُوعٍ ، بَقِيَ الشَّاْنُ فِي تَصْحِيحِهِ.

وَقَدْ رُوِيَ مِنْ طُرُقٍ عَدِيدَةٍ مَرْفُوعًا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ضُعِّفَ ، وَاعْتَرَفَ الْمُضَعِّفُونَ لِرَفْعِهِ مِثْلُ الدَّارَقُطْنِيِّ وَالْبَيْهَقِيِّ وَابْنِ عَدِيٍّ بِاَنَّ الصَّحِيحَ اَنَّهُ مُرْسَلٌ لِاَنَّ الْحُفَّاظَ كَالسُّفْيَانَيْنِ وَاَبِي الْاَحْوَصِ وَشُعْبَةَ وَاِسْرَائِيلَ وَشَرِيكٍ وَاَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ وَجَرِيرٍ وَعَبْدِ الْحَمِيدِ وَزَائِدَةَ وَزُهَيْرٍ رَوَوْهُ عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلُوهُ .

وَقَدْ اَرْسَلَهُ مَرَّةً اَبُو حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَذَلِكَ ، فَنَقُولُ :الْمُرْسَلُ حُجَّةٌ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ فَيَكْفِينَا فِيمَا يَرْجِعُ اِلَى الْعَمَلِ عَلَى رَاْيِنَا ، وَعَلَى طَرِيقِ الْاِلْزَامِ اَيْضًا بِاِقَامَةِ الدَّلِيلِ عَلَى حُجِّيَّةِ الْمُرْسَلِ ، وَعَلَى تَقْدِيرِ التَّنَزُّلِ عَنْ حُجِّيَّتِهِ فَقَدْ رَفَعَهُ اَبُو حَنِيفَةَ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ .

رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي مُوَطَّئِهِ :اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ ، حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ اَبِي عَائِشَةَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَنْ صَلّٰى خَلْفَ اِمَامٍ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ).

وَقَوْلُهُمْ اِنَّ الْحُفَّاظَ الَّذِينَ عَدُّوهُمْ لَمْ يَرْفَعُوهُ غَيْرُ صَحِيحٍ.

قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ فِي مُسْنَدِهِ :اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشَرِيكٌ عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ) قَالَ :وَحَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ جَابِرٍ ، وَرَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ :حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الزُّهَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ ، وَاِسْنَادُ حَدِيثِ جَابِرٍ الْاَوَّلِ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ فَهٰؤُلَاءِ سُفْيَانُ وَشَرِيكٌ وَجَرِيرٌ وَاَبُو الزُّهَيْرِ رَفَعُوهُ بِالطُّرُقِ الصَّحِيحَةِ فَبَطَلَ عَدُّهُمْ فِيمَنْ لَمْ يَرْفَعْهُ ، وَلَوْ تَفَرَّدَ الثِّقَةُ وَجَبَ قَبُولُهُ لِاَنَّ الرَّفْعَ زِيَادَةٌ وَزِيَادَةُ الثِّقَةِ مَقْبُولَةٌ فَكَيْفَ وَلَمْ يَنْفَرِدْ ، وَالثِّقَةُ قَدْ يُسْنِدُ الْحَدِيثَ تَارَةً وَيُرْسِلُهُ اُخْرٰى .

وَاَخْرَجَهُ ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ فِي تَرْجَمَتِهِ ، وَذَكَرَ فِيهِ قِصَّةً وَبِهَا اَخْرَجَهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحَاكِمُ قَالَ :حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ (اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى وَرَجُلٌ خَلْفَهُ يَقْرَاُ ، فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاهُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ وَقَالَ :اَتَنْهَانِي عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَتَنَازَعَا حَتّٰى ذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ صَلّٰى خَلْفَ اِمَامٍ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ) وَفِي رِوَايَةٍ لِاَبِي حَنِيفَةَ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِي الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ هٰكَذَا (اِنَّ رَجُلًا قَرَاَ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَنَهَاهُ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ :اَتَنْهَانِي) الْحَدِيثَ .

وَهٰذَا يُفِيدُ اَنَّ اَصْلَ الْحَدِيثِ هٰذَا ، غَيْرَ اَنَّ جَابِرًا رُوِيَ عَنْهُ مَحَلَّ الْحُكْمِ فَقَطْ تَارَةً وَالْمَجْمُوعَ تَارَةً[1]

قرآن مجید میں نمازی کوقرأت کرنے کا حکم دیا گیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] فتح القدیر کتاب الصلاۃ فصل فی القراءۃ

''اس میں سے جتنا آسانی سے پڑھ سکتے ہو اُس کی تلاوت کرلو''۔
نبی اکرم ﷺ نے بھی یہ حکم دیا ہے: کوئی بھی نماز قرآن کی تلاوت کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔
بلکہ مستند روایت میں یہ منقول ہے: ''جس شخص کا امام موجود ہو تو امام کا قرأت کرنا اس شخص کی قرأت کرنا شمار ہوگا''۔
تو اس صورت میں مذکورہ بالا آیت اور حدیث کے حکم کی تخصیص کرنا ضروری ہوگا' جیسا کہ تینوں ائمہ کے نزدیک بنیادی اصول ہے' اس اعتبار سے امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والا شخص اس حکم کے عموم سے خارج ہوگا۔
پھر یہ پہلو بھی ہے' جو شخص رکوع میں نماز کو پالیتا ہے' وہ نماز کی رکعت کو پالیتا ہے حالانکہ اُس رکعت کے دوران اُس نے قرأت نہیں کی ہوتی۔
اس حکم سے یہ پتہ چل جاتا ہے' رکوع کو پانے والا شخص قرأت کے عمومی حکم سے خارج شمار ہوگا۔
اسی طرح ایک روایت میں یہ بات بھی منقول ہے:
''تم اللہ اکبر کہو' پھر قرآن کا جو حصہ تمہیں یاد ہو' اُس کی تلاوت کرلو''۔
اس حکم کو بھی اُس صورتِ حال پر محمول کیا جائے گا جب کوئی شخص امام کی اقتداء میں نہ ہو' تاکہ دلائل کے درمیان باہمی طور پر مطابقت پیدا کی جاسکے۔
بلکہ یہ بھی کہا جاسکتا ہے: مقتدی کے لیے بھی شرعی طور پر قرأت ثابت ہے' کیونکہ امام کا قرأت کرنا ہی اُس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا اور اگر اب مقتدی بھی قرأت کرلیتا ہے تو ایک نماز میں دو قرأتیں ہوجائیں گی۔
مذکورہ بالا حدیث متعدد سندوں کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے: جسے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ' امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے' اس روایت کا مرفوع ہونا ضعیف ہے' درست یہ ہے: یہ روایت ''مرسل'' حدیث کے طور پر منقول ہے' کیونکہ کئی صحابہ نے اسے ''ارسال'' کے طور پر نقل کیا ہے۔
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک سند کے ساتھ اسے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔
(ابن ہمام کہتے ہیں:) ہم اس کے جواب میں یہ کہیں گے: اکثر اہل علم کے نزدیک ''مرسل'' حدیث بھی حجت شمار ہوتی ہے۔
اس کے علاوہ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح سند کے ساتھ مرفوع حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔
جیسا کہ امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ''موطأ'' میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' شیخ ابوالحسن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ عبداللہ بن شداد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کررہا ہو تو امام کا قرأت کرنا ہی اُس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا''۔
اس روایت کو شیخ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' شریک رحمۃ اللہ علیہ' جریج رحمۃ اللہ علیہ' شیخ زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اپنی اسانید کے ساتھ اپنی اپنی ''مسانید'' میں ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

سفیان کی نقل کردہ سند امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط کے مطابق ''صحیح'' ہے۔
اس لیے مخالف حضرات کا اس روایت کو ''مرسل'' قرار دینے پر اصرار کرنا غلط ہوگا۔
(اصول یہ ہے:) اگر کوئی ثقہ راوی کسی حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو ایسی روایت کو قبول کرنا لازم ہوتا ہے اور کسی ''مرسل'' روایت کو مرفوع روایت کے طور پر نقل کرنا اس پر زیادتی شمار ہوتا ہے تو اگر کوئی ثقہ راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہو تو بھی اُس کی نقل کردہ زیادتی مقبول شمار ہوتی ہے تو یہاں تو چار سے زیادہ راویوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔
ایسا بھی ہوتا ہے: کوئی ثقہ راوی کسی روایت کو ایک سند کے ساتھ ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کرتا ہے اور کسی دوسری سند کے ساتھ ''متصل'' روایت کے طور پر بھی نقل کردیتا ہے۔
امام حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ بات نقل کی ہے' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی' ایک شخص نے آپ کی اقتداء میں قرأت کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے اُسے قرأت کرنے سے روکا' جب نماز ختم ہوگئی تو اُس شخص نے اُس صحابی سے یہ کہا: کیا آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتداء میں قرأت کرنے سے روک رہے تھے' اس بارے میں دونوں کے درمیان تکرار ہوگئی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ معاملہ پیش ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کررہا ہو تو امام کا قرأت کرنا ہی اس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے: ایک مرتبہ ظہر یا عصر کی نماز میں ایک شخص نے قرأت کرنا شروع کردی تو ایک صحابی نے اُسے روکا۔
اس سے یہ بات پتہ چل جاتی ہے: حدیث کی اصل یہ واقعہ ہے تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کبھی پورا واقعہ ذکر کیا اور کبھی صرف اس کا حکم ذکر کردیا اور کبھی صرف امام کی اقتداء میں قرأت کی ممانعت کا ذکر کردیا۔

1219 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ حَنِيفَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِیْ عَآئِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَخَلْفَهُ رَجُلٌ يَقْرَاُ فَنَهَاهُ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمَّا انْصَرَفَ تَنَازَعَا فَقَالَ اَتَنْهَانِیْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَتَنَازَعَا حَتّٰى بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلّٰى خَلْفَ اِمَامٍ فَاِنَّ قِرَاءَتَهُ لَهُ قِرَاءَةٌ . وَرَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ اَبِیْ يُوْسُفَ عَنْ اَبِیْ حَنِيفَةَ .

☆☆ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک صاحب نے قرأت کرنا شروع کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک نے اسے روکا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ان دونوں نے بحث شروع کردی پہلے والے صاحب بولے: کیا آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں قرأت کرنے سے روک رہے ہیں' ان دونوں کے درمیان

بحث چھڑ گئی' اس بات کا پتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت شمار ہوتی ہے۔

اس روایت کو امام لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسید بن عمرو بن عامر بن عبداللہ بن عمرو بن عامر بن اسلم، ابومنذر بجلی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''188ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۶/۷) (۳۴۸۴)۔

1220 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَعْقُوْبَ عَنِ النُّعْمَانِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلاً قَرَاَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ قَرَاَ مِنْكُمْ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) .قَالَ فَسَكَتَ الْقَوْمُ فَسَاَلَهُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يَسْكُتُوْنَ ثُمَّ قَالَ رَجُلٌ اَنَا .قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا .

☆☆ لیث بن سعد' امام ابو یوسف اور امام ابوحنیفہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت شروع کی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو دریافت کیا: تم میں سے کس نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں۔ سب لوگ خاموش رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ان سے یہ سوال کیا' ہر مرتبہ وہ خاموش رہے' پھر اس شخص نے عرض کی: میں نے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ تم میں سے کوئی ایک میرے لیے دشواری پیدا کر رہا ہے۔

1221 - قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ اَبِي الْوَلِيْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلاً قَرَاَ خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَنَهَاهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَتَنْهَانِيْ اَنْ اَقْرَاَ خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَتَذَاكَرَا ذٰلِكَ حَتّٰى سَمِعَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاءَتَهُ لَهُ قِرَاءَةٌ . اَبُو الْوَلِيْدِ هٰذَا مَجْهُوْلٌ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ

۱۲۲۰ اخرجه البيهقي في ا جزء القراءة) ص (۱۵۰) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد - وينظر حديث (۱۱۱۸)-

۱۲۲۱ اخرجه البيهقي في ا جزء القراءة) ص (۱۴۹ - ۱۵۰) رقم (۳۴۱) من طريق الليث ابن سعد عن يعقوب بن ابي يوسف عن ابي حنيفة عن موسى بن ابي عائشة عن عبد الله بن شداد ابن الهاد عن ابي الوليد عن جابر به - وقد رجح هذه الرواية البيهقي فقال: هذا هو الصحيح عن الليث بن سعد عن يعقوب - وكذلك رواه خلف بن ايوب عن ابي يوسف عن ابي حنيفة والحكم بن ايوب عن زفر عن ابي حنيفة عن موسى بن ابي عائشة عن عبد الله بن شداد عن ابي الوليد عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم مختصرا في قراءة الامام في القراءة-

...رًا غَيْرُ اَبِیْ حَنِيفَةَ.

وَرَوَاهُ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِیْ حَنِيفَةَ وَالْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِیْ عَآئِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ...دٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا .

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نماز ...قرأت کی' ایک دوسرے شخص نے اس کو اشارے سے روکا' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو پہلا شخص بولا: کیا تم مجھے نبی ...م صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں قرأت کرنے سے روک رہے تھے' ان دونوں کے درمیان بحث چھڑ گئی' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ...نے بھی اس بات کو سن لیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو تو امام کی قرأت اس شخص کی ...اَت شمار ہوتی ہے۔

ابوالولید نامی یہ راوی مجہول ہے' اس کی سند میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا ذکر صرف امام ابوحنیفہ نے کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

...اویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابو ولید مکی، عن جابر، ھو سعید بن مینا، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن ...علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۲۱) (۸۵۰۵)۔

1222 - حَدَّثَنَا بِهِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اَبِی الْاَزْهَرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيفَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ بِهٰذَا .اَلْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ .وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَاِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ وَشَرِيكٌ وَّاَبُوْ خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ وَاَبُو الْاَحْوَصِ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَغَيْرُهُمْ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِیْ عَآئِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ مُرْسَلاً عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ الصَّوَابُ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے' بعض اسناد میں یہ روایت مرسل حدیث کے طور پر منقول ہے اور یہی درست ہے۔

۱۲۲۲- اخرجه البيهقي في (المعرفة) (۲/ ٤٩) كتاب الصلوة: باب القراءة خلف الامام: حديث (٩١٤) وفي (جزء القراءة) ص (١٤٨- ١٤٩) رقم (٣٣٨) من طريق يونس بن بكير بهذا الاسناد- قال البيهقي: هكذا رواه يونس بن بكير عنهما- والحسن بن عمارة متروك الحديث جرحه شعبة بن الحجاج وسفيان بن عيينة فمن بعدهما من ائمة اهل الحديث- اه- قلت: اما روايته مرسلا فقد تقدم- وينظر حديث (١١١٨)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبید بن یعیش محاملی، ابومحمد کوفی العطار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں صفار طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''228ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۵۳) (۴۴۳۵)۔

1223 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرَاءَ تُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ . مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جس شخص کا امام ہو (یعنی جو باجماعت نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کا قرأت کرنا اس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔

اس روایت کا راوی محمد بن فضل متروک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ہشام بن بختری، ابوجعفر مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''289ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۳۶۱) (۱۴۷۲)۔

○ سلیمان بن فضل۔ قال ابن عدی: رایت لہ غیر حدیث منکر۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۳/۳۰۹) (۳۵۰۱)۔

○ فضل بن عطیہ بن عمرو بن خالد مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۱۱) (۴۴)۔

1224 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ وَاَبُوْ بَكْرِ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

۱۲۲۳- اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۸۵) رقم (۴۰۳)، وابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۳۲۱) رقم (۵۳۴) من طريق الدارقطني به- وقال ابن الجوزي: محمد بن الفضل. قال احمد: ليس بشيء، حديثه حديث اهل الكذب، وكذا قال يحيى: ليس بشيء. لا يكتب حديثه ليس بشيء- وقال الفلاس والنسائي: متروك الحديث- اه- وقد توبع محمد بن الفضل تابعه ابو عصمة: نوح بن ابي مريم، وهو اسوء حالا منه- اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) (۴۰۲) ونقل عن ابي علي الحافظ قوله: (هذا كذب باطل، وابو عصمة: نوح بن ابي مريم كذاب)- وقال البيهقي: (حال ابي عصمة في خروجه عن حد الاحتجاج برواياته؛ لكثرة ما وجد من المناكير في احاديثه- اشهر من ان يحتاج ههنا الى نقل اقوال اهل العلم بالحديث فيه)-

عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (وَاِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ) قَالَ نَزَلَتْ فِیْ رَفْعِ الْاَصْوَاتِ وَهُمْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِی الصَّلَاةِ .لَفْظُ ابْنِ اَبِیْ دَاوُدَ .عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس آیت کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''اور جب قرآن کی تلاوت کی جائے تو تم خاموش رہو اور غور سے سنو تاکہ تم پر رحم کیا جائے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ ایک آواز بلند کرنے کے بارے میں نازل ہوئی تھی' لوگ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ ابن ابوداؤد نامی راوی کے ہیں' اس روایت کا راوی عبداللہ بن عامر ضعیف ہے۔

1225- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنْدَوَيْهِ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّیْ بِالنَّاسِ وَرَجُلٌ يَقْرَاُ خَلْفَهٗ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِیْ يُخَالِجُنِیْ سُوْرَتِیْ . فَنَهَاهُمْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ .لَمْ يَقُلْ هٰكَذَا غَيْرُ حَجَّاجٍ وَّخَالَفَهٗ اَصْحَابُ قَتَادَةَ مِنْهُمْ شُعْبَةُ وَسَعِيْدٌ وَّغَيْرُهُمَا فَلَمْ يَذْكُرُوْا اَنَّهٗ نَهَاهُمْ عَنِ الْقِرَاءَةِ .وَحَجَّاجٌ لَا يُحْتَجُّ بِهٖ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں قرأت کرنا شروع کی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کون شخص میری سورت (تلاوت) کے بارے میں رکاوٹ ڈال رہا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو امام کی اقتداء میں قرأت کرنے سے منع کر دیا۔

روایت کے یہ الفاظ صرف حجاج نامی راوی نے نقل کیے ہیں' قتادہ کے دیگر شاگردوں یعنی شعبہ' سعید اور دیگر حضرات نے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے' انہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل نہیں کیے۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قرأت کرنے سے منع کر دیا''۔

حجاج نامی راوی مستند نہیں ہے۔

۱۲۲۴-اخرجه الطبراني في (تفسيره) (۶/۱۶۲) رقم (۱۵۵۹۷): حدثني العباس بن الوليد بهذا الاسناد' وذكره السيوطي في (الدر المنثور) (۳/۲۸۵) وزاد نسبته الى ابن ابي حاتم وابي الشيخ وابن مردويه وابن عساكر-

۱۲۲۵-اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۶۴) رقم (۳۶۳)' وابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۳۲۲) رقم (۵۲۵)' كلاهما من طريق الدارقطني به- واخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲/۲۲۸): حدثنا عبد الله بن الحسين الصفار وابن صاعد' قالا: حدثنا يوسف بن موسى' بهذا الاسناد- ومن طريق ابن عدي اخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/۱۶۲) كتاب الصلوٰة' باب من قال: لا يقرا خلف الامام على الاطلاق' وفي (جزء القراءة) ص (۱۶۴) رقم (۳۶۰) قال ابن صاعد: قوله: (فنهى عن القراءة خلف الامام)' تفرد بروايته حجاج- وقد رواه عن قتادة شعبة وابن ابي عروبة ومعمر واسماعيل بن مسلم وحجاج بن حجاج وايوب بن مسكين وهمام وابان وايوب وسعيد بن بشير' فلم يقل احد منهم ما تفرد به حجاج- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن نصر بن سندویہ بن یعقوب بن حسان، ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''321ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۸۲/۵)(۲۶۲۸)۔

○ سلمۃ بن فضل الابرش-بالمعجمۃ-مولی الانصار، قاضی الری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق' کثیر الخطاء'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''190ھ کے بعد'' ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۸/۱)(۳۷۷)۔

1226- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كُلُّ صَلَاةٍ لَا يَقْرَاُ فِيْهَا بِاُمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ وَرَاءَ اِمَامٍ . يَحْيٰى بْنُ سَلَّامٍ ضَعِيْفٌ وَّالصَّوَابُ مَوْقُوْفٌ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ ہو'تو وہ ناقص ہوتی ہے ماسوائے اس نماز کے جو امام کی اقتداء میں ہو۔

یحییٰ بن سلام نامی راوی ضعیف ہے' درست یہ ہے: یہ روایت موقوف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن سلام بصری۔ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ الدارقطنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۱۸۳/۷)(۹۵۳۴)۔

1227- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَهُ مَوْقُوْفًا.

۱۲۲۶-اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۲۱/۱) رقم (۵۳۱) من طريق الدارقطني' به- واخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۱۸/۱): حدثنا بحر بن نصر' بهذا الاسناد-و اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲۵۲/۷) ومن طريقه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۵۹-۱۶۰) رقم (۳۴۹) من طريق جعفر بن الحجاج وجماعة' قالوا: حدثنا بحر بن نصر بهذا الاسناد- قال ابن عدي: وهذا الحديث عن مالك بهذا الاسناد لم يرفعه عن مالك يحيى بن سلام- وهذا الحديث في (الموطا) من قول جابر موقوف- اه- وقال البيهقي: قال لنا ابو عبد الله الحافظ-فيما قرئ عليه : وهم يحيى بن سلام على مالك بن انس في رفع هذا الخبر' ويحيى بن سلام كثير الوهم- وقد روى مالك بن انس هذا الخبر في (الموطا) عن وهب بن كيسان عن جابر منقوله' قال: وقد روي من وجه آخر مرفوعاً' وهم الراوي في رفعه- ثم اخرجه البيهقي برقم (۳۵۰) من طريق عبد الله بن محمود السعدي' نا اسماعيل بن موسى السدي عن مالك به مرفوعاً- قال البيهقي: قال ابو عبد الله: وهم الراوي عن اسماعيل السدي في رفعه بلا شك- اه -وله طريق آخر مرفوع- اخرجه الدارقطني في (غرائب مالك)' كما في (نصب الراية) (۱۰/۲) والبيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۶۱) رقم (۳۵۲) من طريق عاصم بن عصام عن يحيى بن نصر ابن حاجب عن مالك عن وهب عن جابر مرفوعاً-

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى الظُّهْرَ فَقَرَاَ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى) فَقَالَ اَيُّكُمُ الْقَارِءُ . فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا . فَقَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا . قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ اَكَرِهَ ذٰلِكَ قَالَ لَوْ كَرِهَ لَنَهَى عَنْهُ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی' آپ نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں کون شخص قرأت کر رہا تھا' ایک شخص نے عرض کی: میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص میری قرأت میں رکاوٹ ڈال رہا ہے۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیا تھا؟ اُنہوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسندیدہ قرار دیا ہوتا تو اس سے منع فرما دیتے

1228- قُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا .

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْاَشْهَلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے' جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو' جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

1229- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا وَالْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْاَشْهَلِيُّ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا .

۱۲۲۸- اخرجه احمد (۴۲۰/۲)، ومسلم (۳۰۴/۱) كتاب الصلوة، باب التشهد في الصلوة، حديث (۶۳/ ۴۰۴)، وابو داؤد (۱۶۵/۱) كتاب الصلوة، باب الامام يصلي من قعود، حديث (۶۰۴)، والنسائي (۱۴۱/۲) كتاب الافتتاح، باب (واذا قرئ القران فاستمعوا ترحمون)، وابن ماجه (۲۷۶/۱) كتاب الصلوة، باب اذا قرا الامام فانصتوا، حديث (۸۴۶)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۱۷/۱)، والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۵۶/۲) كتاب الصلوة، باب من قال: يترك المأموم القراءة فيما جهر فيه الامام، وفي (جزء القراءة) ص (۱۴۱) رقم (۳۱۱)، كلهم من طريق ابي خالد الاحمر بهذا الاسناد- قال ابو داؤد: هذه الزيادة: (واذا قرا فانصتوا) ليست بمحفوظة، والوهم عندنا من ابي خالد- وتعقبه العلامة الغمازي، فقال في (الهداية) (۲۴۳/۳): كذا قال، وقد وهم في ذلك: لان ابا خالد ثقة، ومع ذلك فلم ينفرد به حتى يحكم عليه بالوهم، فقد تابعه ثلاثة كلهم زادوا تلك الزيادة عن محمد بن عجلان- اه- وقد ضعف هذا الحديث جماعة، منهم: البخاري، وابن معين، وغيرهما- ومنهم من الصقه بمحمد بن عجلان، وجعله متخاليطه: كابي حاتم الرازي، والبيهقي- ومنهم من صححه: كاحمد، والمنذري، وغيرهما- وينظر: (نصب الراية) (۱۵/۲-۱۶)-

۱۲۲۹- اخرجه النسائي (۱۴۲/۲) كتاب الافتتاح، باب (واذا قرئ القرآن فاستمعوا له) ثنا محمد بن عبد الله المخرمي، بهذا الاسناد-

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَ الْمُخَرِّمِيُّ يَقُوْلُ هُوَ ثِقَةٌ .يَعْنِيْ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تا کہ اس کی پیروی کی جائے' جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

امام ابوعبدالرحمٰن نے یہ بات بیان کی ہے: مخرمی کہتے ہیں: یہ شخص ثقہ ہے' یعنی محمد بن سعد نامی راوی (ثقہ ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعد انصاری اشہلی، ابوسعد مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''200ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات جاننے کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۶۴/۲)(۲۴۷)۔

○ الامام حافظ الیہ ''صدوق'' ہیں۔ احمد بن حازم بن محمد بن یونس بن قیس بن ابوغرزۃ، ابوعمرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''276ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۲۳۹/۱۳)(۱۲۰)۔

1230- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبَانَ الْغَنَوِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَمُصْعَبِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوا وَاِذَا قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقُوْلُوْا اٰمِينَ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوسًا اَجْمَعِينَ .اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبَانَ ضَعِيفٌ .

۱۲۳۰- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۵۶/۲) كتاب الصلوة' باب من قال: يترك المأموم القراءة فيما جهر فيه الامام' من طريق ابي الازهر' ثنا اسماعيل بن ابان بهذا الاسناد- واسند البيهقي عن يحيى بن معين انه قال في حديث ابن عجلان (اذا قرا فانصتوا): ليس بشيء- واسند عن ابي حاتم انه قال: (ليست هذه الكلمة محفوظة هي من تخاليط ابن عجلان)- اه- قال الفاري في (الهداية) (۲۴۵/۳)- اخرجه الدارقطني' والبيهقي من روايته عن محمد بن عجلان ايضاً' ثم قال الدرقطني: اسماعيل بن ابان ضعيف- امام البيهقي' فجعل الوهم في الحديث من ابن عجلان' وسبقه الى ذلك ابو حاتم في (العلل)' فاسند البيهقي عن عباس الدوري قال: سمعت يحيى بن معين يقول في حديث ابن عجلان: (اذا قر فانصتوا)' قال: ليس بشيء' ثم اسند عن ابن ابي حاتم' قال في (العلل): سمعت ابي وذكر هذا الحديث' فقال: ليست هذه الكلمة محفوظة هي من تخاليط ابن عجلان- قال: وقد رواه خارجة بن مصعب ايضاً' يعني: عن زيد بن اسلم- وخارجة ايضا ليس بالقوي- قال البيهقي: (وقد رواه يحيى بن العلاء الرازي كما رويناه- ويحيى بن العلاء متروك)- وهذا تعسف ظاهر يحمل على عدم فهم الجمع بين الاخبار المتعارضة ظاهرًا مع انه لا تعارض اصلاً: اذ معنى قوله صلى الله عليه وسلم: (واذا قرا فانصتوا) في غير الفاتحة: لحديث عبادة وغيره: (اذا كنتم خلفي فلا تقرءوا الا بفاتحة الكتاب: فانه لا صلاة لمن لم يقرا بها): وهذا ظاهر في رفع التعارض فلا يحتاج معه الى تعسف وتوهين للاحاديث الصحيحة بدون حجة' وقد صححه مسلم في صحيحه) ثم ساله عنه ابو بكر ابن اخت النضر' فقال له: فحديث ابي هريرة: (واذا قرا فانصتوا)؟ فقال: هو عندي صحيح' فقال له: فلم لم تضعه ههنا؟ فقال: ليس كل شيء عندي صحيح وضعته ههنا' انما وضعت ههنا ما اجمعوا عليه- اه-

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے' تم اس سے اختلاف نہ کرو جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو' جب ''غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ'' کہے' تو تم آمین کہو' جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ۔
جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے' تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو' جب وہ سجدے میں جائے تو تم سجدے میں جاؤ' جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔
اس روایت کا راوی اسماعیل بن ابان ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن ابان، ابواسحاق غنوی کوفی۔ کان سیء الحال فی الروایۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۶/۲۴۰)(۳۲۷۸)۔

1231- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعْدٍ الصَّاغَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا .اَبُوْ سَعْدٍ الصَّاغَانِيُّ ضَعِيفٌ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔
اس روایت کا راوی ابوسعد الصاغانی ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالملک بن احمد بن نصر بن سعید بن عیسیٰ بن عبدالرحمٰن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''138ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۰/۴۲۷)(۵۵۸۵)۔

○ محمد بن میسر۔ جعفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی'

۱۲۳۱- اخرجہ احمد (۲/۳۷۶) من طریق ابی سعد الصاغانی بہذا الاسناد- واخرجہ البیہقی فی (جزء القراءۃ) (۳۱۲) من طریق ابن منیع' نا ابی سعد' بہ-

(۹۰۱)(۲۳۸۴)۔

1232- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لاَ قِرَاءَةَ خَلْفَ الإِمَامِ . هٰذَا مُرْسَلٌ.

☆☆ امام شعبی روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: امام کی اقتداء میں قرأت نہیں کی جائے گی۔

یہ روایت مرسل ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سالم ہمدانی - بالسکون - ابو سہل کوفی، ضعیف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۴۶)(۵۹۳۵)۔

○ احمد بن یوسف، ابو عبداللہ تغلبی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''273ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۱۸/۵)(۲۶۹۳)۔

○ غسان بن ربیع بن منصور، ابو محمد الغسانی ازدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''226ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۲۹/۱۲)(۶۷۷۰)۔

1233- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَاَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ التَّغْلِبِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ وَجَمَاعَةٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا غَسَّانُ ح وَقُرِءَ عَلٰى اَبِيْ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَاَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ التَّغْلِبِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَقْرَاُ خَلْفَ الإِمَامِ اَوْ اُنْصِتُ قَالَ بَلْ اَنْصِتْ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ . تَفَرَّدَ بِهِ غَسَّانُ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَقَيْسٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ ضَعِيفَانِ وَالْمُرْسَلُ الَّذِیْ قَبْلَهُ اَصَحُّ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

۱۲۳۲- اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۸۸) رقم (۴۱۳) من طريق الدارقطني به-

۱۲۳۳- اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۱۵۵/۶) ومن طريقه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۸۷) رقم (۴۱۲) من طريق علي بن حرب بهذا الاسناد، واخرجه البيهقي في (جزء القراءة) (ص ۱۸۷) رقم (۴۱۱) من طريق احمد بن يوسف التغلبي بهذا الاسناد- وقال ابن عدي: وهذا لا يرويه غير محمد بن سالم عن الشعبي، وليس بالمحفوظ وقيس بن الربيع يرويه عنه- وقال: والضعف على روايات محمد بن سالم بين-

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: کیا میں امام کی اقتداء میں قرأت کرلیا کروں یا میں خاموش رہا کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم خاموش رہا کرو یہ تمہارے لیے کافی ہوگا۔

اس روایت کونقل کرنے میں غسان نامی راوی منفرد ہیں اور یہ صاحب ضعیف ہیں جبکہ اس روایت کے دوسرے دوراوی قیس اور محمد بن سالم ضعیف ہیں۔

اس سے پہلے نقل کی جانے والی ''مرسل'' روایت اس سے زیادہ مستند ہے باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1234- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ وَّسَعِيْدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا اَبُوْ مُوْسٰى فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُعَلِّمُنَا اِذَا صَلّٰى بِنَا قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوا . هٰكَذَا اَمْلَاهُ عَلَيْنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُخْتَصَرًا .سَالِمُ بْنُ نُوحٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

☆☆ حطان بن عبداللہ رقاشی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی حضرت ابوموسیٰ نے ہمیں بتایا: نبی اکرم ﷺ جب ہمیں نماز پڑھاتے تھے تو آپ ﷺ ہمیں تعلیم دیا کرتے تھے آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ قرأت کرے تو تم لوگ خاموش رہو۔

شیخ ابوحامد نے اس روایت کو اسی طرح مختصر طور پر ہمیں املاء کروایا ہے۔

اس روایت کا راوی سالم بن نوح مستند نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن عامر سلمی بصری، یہ وہاں کے قاضی تھے۔ یہ ''صدوق'' ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''135ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۲۲)(۴۹۵۹)۔

○ یونس بن جبیر باہلی، ابو غلاب بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''60ھ کے بعد 100ھ سے پہلے'' ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۰۹۸)(۷۹۵۸)۔

1235- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ

۱۲۳۴- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۵۶/۲) كتاب الصلوة: باب من قال: يترك المأموم فيما يجهر فيه الامام من طريق الدارقطني به- واخرجه في (جزء القراءة) ص (۱۳۰) رقم (۳۱۰) من طريق ابراهيم بن ابي طالب نامحمد بن يحيى القطعي بهذا الاسناد- وينظر الحديث الآتي-

سَلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ غَلَّابٍ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ .فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ وَقَالَ فِيْهِ فَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَنَا فَكَانَ يُعَلِّمُنَا صَلَاتَنَا وَيُبَيِّنُ لَنَا سُنَّتَنَا قَالَ اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوا . قَدْ رُوِیَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الصَّيَّادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَرَوَاهُ هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ وَشُعْبَةُ وَهَمَّامٌ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَاَبَانُ وَعَدِيُّ بْنُ اَبِیْ عُمَارَةَ كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ فَلَمْ يَقُلْ اَحَدٌ مِنْهُمْ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوا . وَهُمْ اَصْحَابُ قَتَادَةَ الْحُفَّاظُ عَنْهُ.

☆☆ حطان بن عبداللہ رقاشی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ہم نے عشاء کی نماز ادا کی۔

اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کا طریقہ سکھایا اور ہمارے سامنے اپنی سنت کو بیان کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ صفوں کو قائم رکھو (یعنی سیدھا رکھو) پھر تم میں سے کوئی ایک شخص تمہاری امامت کرے' جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو' جب وہ قرأت کرے تو تم لوگ خاموش ہو جاؤ''۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے منقول ہے' تاہم بعض راویوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اور جب وہ قرأت کرے تو تم لوگ خاموش رہو''۔

1236 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ الصَّيْدَلَانِيُّ وَاَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يُحَدِّثُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَالَ الْاِمَامُ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) فَاَنْصِتُوا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب امام ''غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ'' پڑھے تو تم خاموش رہو۔

۱۲۳۵- اخرجه مسلم (۱/ ۳۰۳) كتاب الصلوٰة' باب التشهد في الصلوٰة' حديث (۶۲/ ۴۰۴)' وابو داؤد (۱/ ۲۵۶) كتاب الصلوٰة' باب التشهد' حديث (۹۷۳)' والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/ ۱۵۵- ۱۵۶)' وفي (جزء القراء ة) ص (۱۲۸) رقم (۳۰۵)؛ كلهم من طريق سليمان التيمي بهذا الاسناد- قال ابو داؤد: ليس بمحفوظ' لم يجيء به الا سليمان التيمي في هذا الحديث- وقال البيهقي: اخبرنا الحاكم' قال: سمعت ابا علي الحافظ يقول: خالف جرير عن التيمي اصحاب قتادة كلهم في هذا الحديث' والمحفوظ عن قتادة رواية هشام الدستوائي وهمام وسعيد بن ابي عروبة ومعمر بن راشد وابي عوانة والحجاج بن الحجاج ومن تابعهم على روايتهم' يعني: دون هذه اللفظة- اه- وقد صحح الامام مسلم هذا الحديث: فاودعه صحيحه' كما تقدم- وقد تعقبه النووي في (شرح مسلم) (۴/ ۱۲۳)؛ فانظره-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یونس بن موسیٰ قرشی السامی کدیمی بصری حافظ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''286ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/ ۳۷۸) (۸۳۵۹)۔

1237 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَكَرِيَّا التَّمَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِىْ سُهَيْلٍ عَنْ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَكْفِيكَ قِرَاءَ ةُ الْاِمَامِ خَافَتَ اَوْ جَهَرَ . عَاصِمٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَرَفْعُهُ وَهَمٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: امام کا قرأت کرنا تمہارے لیے کافی ہوگا خواہ وہ پست آواز میں قرأت کرے یا بلند آواز میں قرأت کرے۔

اس روایت کا راوی عاصم مستند نہیں ہے' اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرنا وہم ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ بن عبداللہ بن یزید خطمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''244ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۶۱) (۳۳۸)۔

○ عاصم بن عبدالعزیز بن عاصم اشجعی مدنی، یہ ''صدوق'' ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۸۴) (۱۴)۔

○ عون بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ہذلی، ابوعبداللہ کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''120ھ سے پہلے'' ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۵۸) (۵۲۵۸)۔

1238 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّيَحْيٰى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمٍ وَّجَابِرٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۲۳۷–اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۹۶) رقم (۴۳۳) من طريق الدارقطني به- واخرجه ايضا برقم (۴۳۲) من طريقين عن ابي موسى الانصاري بهذا الاسناد- قال ابو موسى: قلت لاحمد بن حنبل في حديث ابن عباس هذا في القراءة؟ فقال: هذا منكر-

۱۲۳۸–اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۳۲۰) رقم (۵۲۸) من طريق الدارقطني به- واخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۱۶۰) وفي (جزء القراءة) ص (۱۵۷) رقم (۳۴۵) وابن عدي في (الكامل) (۶/ ۸۹–۹۰) من طريق العباس بن محمد الدوري بهذا الاسناد- واخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۲۱۷) والبيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۵۵) رقم (۳۴۳)

قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرَاءَ تُهُ لَهُ قِرَاءَ ةٌ ۔ جَابِرٌ وَّلَيْثٌ ضَعِيفَانِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشادفرمائی ہے: جس شخص کا امام ہو(یعنی جو باجماعت نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کا قرأت کرنا اس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔

اس روایت کے دوراوی جابر اور لیث دونوں ضعیف ہیں۔

1239- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَّشَاذَانُ وَاَبُوْ غَسَّانَ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ ح.

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1240- حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِىُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْاَحْمَسِىُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عَلِىٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ قَرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَخْطَاَ الْفِطْرَةَ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشادفرماتے ہیں: جو شخص امام کی اقتداء میں قرأت کرے' اس نے سنت کی خلاف ورزی کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن سلیمان اصبہانی ، روی عن عکرمۃ ونحوہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۸۸/۴)(۴۸۸۹)۔

○ مختار بن عبداللہ بن ابولیلیٰ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''منکرالحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۸۵/۶)(۸۳۸۳)۔

○ عبداللہ بن ابولیلیٰ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ

۱۲۳۹- اخرجه ابن ماجه (۲۷۷/۱) كتاب الصلوة' باب اذا قرا الامام فانصتوا' الحديث (۸۵۰)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۱۷/۱) كتاب الصلوة' باب القراءة خلف الامام' والبيهقي في (جزء القراءة خلف الامام) ص (۱۵۵) رقم (۳٤٤)' وعبد بن حميد في (المنتخب من المسند) ص (۳۲۰)' رقم (۱۰۵۰)' وابو نعيم في (الحلية) (۳۲٤/۸)' من طرق عن الحسن ابن صالح' عن جابر الجعفي' عن ابي الزبير عنه' به- قال ابو نعيم: مشهور من حديث الحسن- اه- وجابر الجعفي مجروح' وقد تقدمت ترجمته' فروى عن ابي حنيفة انه قال: ما رايت اكذب من جابر- والحديث من هذا الوجه ذكره الحافظ البوصيري في (الزوائد) (۱۹۵/۱) وقال: هذا اسناد ضعيف' جابر هو ابن يزيد الجعفي متهم- اه- وينظر الحديث السابق-

۱۲٤۰- اخرجه البيهقي في (القراءة خلف الامام) ص (۱۹۰) رقم (٤۱۷) من طريق الدارقطني به- قال ابن حبان في (المجروحين) (۵/۲): عبد الله بن ابي ليلى يروي عن علي: (من قرا خلف الامام فقد اخطا الفطرة) روى عنه ابنه المختار بن عبد الله' وهذا شيء لا اصل له عن علي: لان المشهور عن علي ما روى عنه عبيد الله بن ابي رافع: انه كان يرى القراءة خلف الامام- وابن ابي ليلى هذا رجل مجهول' ما اعلم له شيئا يرويه عن علي غير هذا الحرف المنكر' الذي يشهد اجماع المسلمين قاطبة ببطلانه-

ہو: المیزان (۶/۳۸۵) (۸۳۸۳)۔

○ عبداللہ بن ابولیلیٰ، عن علی، لا یعرف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴/۱۷۴) (۴۵۳۶)، والمغنی (۱/۳۵۲)۔

1241 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ مِثْلَهُ .خَالَفَهُ قَيْسٌ وَّابْنُ اَبِي لَيْلَى عَنِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ وَلَايَصِحُّ اِسْنَادُهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس کی سند مستند نہیں ہے۔

1242 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ قَرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَخْطَاَ الْفِطْرَةَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

جو شخص امام کی اقتداء میں قرأت کرتا ہے اس نے سنت کی خلاف ورزی کی۔

1243 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْمُنْذِرِ مِنْ اَصْلِ كِتَابِ اَبِيهِ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ قَرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَخْطَاَ الْفِطْرَةَ .

خَالَفَهُ ابْنُ اَبِي لَيْلَى فَقَالَ عَنِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنِ الْمُخْتَارِ عَنْ عَلِيٍّ وَلَايَصِحُّ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص امام کی اقتداء میں قرأت کرتا ہے اس نے سنت کی خلاف ورزی کی۔

یہی روایت ایک اور حوالے سے منقول ہے تاہم یہ مستند نہیں ہے۔

۱۲۴۲- اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۹۱) رقم (۴۱۸) من طريق الدارقطني به- وقال البيهقي: وكذلك رواه الحسن بن عمارة عن عبد الرحمن بن الاصبهاني عن عبد الله بن ابي ليلى قال: سمعت عليا- رضي الله عنه- يقول: (من قرا خلف الامام فقد اخطا الفطرة)-

۱۲۴۳- اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۹۱) رقم (۴۲۰) من طريق الدارقطني به- واسند عن ابن عدي قول البخاري: عبد الله بن يسار: هو ابن ابي ليلى ولا يصح عن علي- قال البيهقي: فرواه سوار بن مصعب- وهو ضعيف- عن عبد الرحمن بن الاصبهاني عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن علي قال: (من قرا خلف الامام فقد اخطا الفطرة- او ترك الفطرة)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن یحییٰ بن منذر مدینی، ابوعبداللہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱/۳۱۰) (۶۵۳)۔

○ یحییٰ بن منذر کندی، عن اسرائیل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۷/۲۲۲) (۹۶۴۶)۔

○ عمار بن معاویۃ الدھنی - ابومعاویۃ بجلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''133ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۱۰) (۴۸۶۷)۔

1244- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ وَاَبُو شِهَابٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ اَبِى لَيْلٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِىِّ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ اِنَّمَا يَقْرَاُ خَلْفَ الْإِمَامِ مَنْ لَيْسَ عَلَى الْفِطْرَةِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: امام کی اقتداء میں وہ شخص قرأت کرے گا جو سنت پر عمل پیرا نہ ہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن فضل بن سلمۃ ابوعمر الوصفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''291ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۱۵۴،۵۳) (۱۱۸۵)۔

1245- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الصَّاغَانِىُّ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِى لَيْلٰى اَخْبَرَنِىْ رَجُلٌ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: تمہارے لیے امام کا قرأت کر لینا کافی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہاشم بن قاسم بن مسلم، لیثی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بغدادی، ابونضر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

۱۲۴۴- اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۹۰) رقم (۴۱۵) من طريق احمد بن يونس' ثنا الحسن بن صالح بهذا الاسناد- واخرجه رقم (۴۱۶) من طريق سعيد بن منصور عن ابي شهاب بهذا الاسناد-

۱۲۴۵- اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۹۲ - ۱۹۳) رقم (۴۲۴) من طريق الدارقطني به- ونقل عن ابي علي الحافظ قال: هذا حديث مضطرب الاسناد فاسد' ولا يجوز الاحتجاج بمثل هذا الاسناد' ولا يوقف على سماع عبد الرحمن بن الاصبهاني عن المختار بن ابي ليلى' ولا سماع المختار بن ابي ليلى منعلي-

''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''207ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۱۴) (۳۹)۔

1246- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِى لَيْلٰى اَخْبَرَنِى رَجُلٌ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

1247- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوبَ وَغَيْرُهٗ قَالُوْا حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِى اَبُو الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَفِىْ كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ هٰذِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِىْ وَكُنْتُ اَقْرَبَ الْقَوْمِ اِلَيْهِ مَا اَرَى الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ . كَذَا قَالَ . وَهُوَ وَهَمٌ مِنْ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ .

وَالصَّوَابُ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ مَا اَرَى الْاِمَامَ اِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ .

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کیا ہر نماز میں قرأت کی جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تو انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی: تو یہ واجب ہوگئی۔ (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: میں کیونکہ حاضرین میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب بیٹھا ہوا تھا' (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) امام جب لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو تو اس کا قرأت کرنا ہی ان لوگوں کے لیے کافی ہوگا۔

راوی نے اسے اسی طرح نقل کیا ہے تاہم زید نامی راوی کو اس میں وہم ہوا ہے۔

(سابقہ روایت کی درست شکل یہ ہے:) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''میں یہ سمجھتا ہوں کہ امام کا قرأت کر لینا ان سب لوگوں کے لیے کافی ہوگا''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حدیر-حضرمی، ابوالزاہریہ حمصی، یہ ''صدوق'' ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''100ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۵۶) (۱۸۰)۔

۱۲۴۷-اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۳۲۲-۳۲۳) رقم (۵۳۶) من طريق الدارقطني' به- واخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۱۶۲-۱۶۳) كتاب الصلوة' باب من قال: لا يقرا خلف الامام على الاطلاق' من طريق ابي صالح عن معاوية بن صالح' بهذا الاسناد' وقال البيهقي: كذا رواه ابو صالح كاتب الليث' وغلط فيه- وكذلك رواه زيد بن الحباب في احدى الروايات عنه' واخطا فيه- والصواب: ان ابا الدرداء قال ذلك لكثير بن مرة- اه- والحديث اخرجه النسائي (۲/۱۴۲) كتاب الافتتاح' باب اكتفاء الماموم بقراءة الامام' حديث (۹۲۳) من طريق زيد بن الحباب بهذا الاسناد-

1248- حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِى مُعَاوِيَةُ بِهٰذَا وَقَالَ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ يَا كَثِيْرُ مَا اَرَى الْإِمَامَ اِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ.

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے کثیر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ امام کا قرأت کر لینا ان سب کے لیے کافی ہوگا۔

1249- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى التَّيْمِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرَاءَ تُهُ لَهُ قِرَاءَ ةٌ . اَبُوْ يَحْيَى التَّيْمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ ضَعِيْفَانِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا امام ہو تو امام کا قرأت کرنا اس کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔

ابویحییٰ تیمی اور محمد بن عباد' یہ دونوں ضعیف ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فضل بن عباس، ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''270ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲/۳۶۷) (۶۸۰۳)۔

○ محمد بن عباد بن ابویحییٰ تیمی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المغنی (۲/۵۹۵) (۵۶۵۸)۔

1250- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَقَارُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةً فَلَمَّا قَضَاهَا قَالَ هَلْ قَرَاَ اَحَدٌ مِنْكُمْ مَعِى بِشَىْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنِّىْ اَقُوْلُ مَا لِى اُنَازَعُ الْقُرْآنَ اِذَا اَسْرَرْتُ بِقِرَاءَ تِىْ فَاقْرَءُ وْا مَعِى وَاِذَا جَهَرْتُ بِقِرَاءَ تِىْ فَلَا يَقْرَاَنَّ مَعِى اَحَدٌ . تَفَرَّدَ بِهٖ زَكَرِيَّا الْوَقَارُ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھائی' جب آپ نے اسے مکمل کر لیا تو

۱۲۴۸- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۱۶۳) وفي (جزء القراءة ص (۱۷۳) رقم (۳۸۱) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد۔

۱۲۴۹- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۳۴۳) رقم (۵۲۷) من طريق الدارقطني به- واخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۹۴) رقم (۴۲۶) من طريق محمد بن اسماعيل السلمي' ثنا محمد بن عباد الرازي' بهذا الاسناد-

۱۲۵۰- اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۴۲) رقم (۳۲۳) من طريق زكريا بن ابي يحيى بهذا الاسناد-

دریافت کیا: کیا تم میں سے کسی شخص نے میرے ساتھ قرآن کی قرأت کی ہے؟ حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: میں نے یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں بھی یہ سوچ رہا تھا کہ قرأت میں کون میرے ساتھ مقابلہ کر رہا ہے جب میں پست آواز میں قرأت کر رہا ہوں تو تم بھی میرے ساتھ قرأت کر لیا کرو اور جب میں بلند آواز میں قرأت کروں تو کوئی شخص میرے ساتھ قرأت نہ کرے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں زکریا نامی راوی منفرد ہے اور یہ شخص منکر الحدیث ہے اور متروک ہے۔

1251- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ صَالِحٍ الْوَزَّانُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَبِی سُهَيْلٍ عَنْ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ خَافَتَ اَوْ قَرَاَ . قَالَ اَبُو مُوسَى قُلْتُ لِاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فِی حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا فِی الْقِرَاءَةِ فَقَالَ هٰذَا مُنْكَرٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تمہارے لیے امام کا قرأت کر لینا کافی ہے خواہ وہ پست آواز میں قرأت کرے یا بلند آواز میں کرے۔

ابوموسیٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول قرأت کے بارے میں اس روایت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ روایت منکر ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن صالح بن عطاء، ابوبکر الوزان۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴/۲۸، ۲۹) (۱۶۳۰)۔

36- باب التَّاْمِينِ فِی الصَّلَاةِ بَعْدَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالْجَهْرِ بِهَا.

باب: نماز کے دوران سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہنا' اسے بلند آواز میں کہنا

1252- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی دَاوُدَ السِّجِسْتَانِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِیُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَالْمُحَارِبِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرٍ اَبِی الْعَنْبَسِ وَهُوَ ابْنُ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) قَالَ اٰمِينَ . يَمُدُّ بِهَا

۱۲۵۲- اخرجه احمد (۴/۳۱۶، ۳۱۷) وابو داؤد (۱/۲۴۶) كتاب الصلوة: باب التامين وراء الامام حديث (۹۳۲) والترمذي (۲/۲۷) كتاب الصلوة: باب ما جاء في التامين حديث (۲۴۸) وابن ابي شيبة (۲/۴۲۵) والدارمي (۱/۲۸۴) والطبراني في (الكبير) (۲۲/۴۴) رقم (۱۱۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۵۷) كتاب الصلوة: باب جهر الامام بالتامين وفي (السنن الصغرى) (۱/۱۴۸) كتاب الصلوة: باب الامام يجهر بالتامين حديث (۳۸۳/۱۹۱) وفي (معرفة السنن والآثار) (۱/۵۲۰) كتاب الصلوة: باب التامين حديث (۷۲۸) كلهم من طريق سفيان بهذا الاسناد- وقال الترمذي: حديث حسن- قال الحافظ في (التلخيص) (۱/۴۲۷، ۴۲۸): وسنده صحيح- واعله ابن القطان بحجر بن عنبس وانه لا يعرف- واخطا في ذلك بل هو ثقة معروف قيل: له صحبة ووثقه يحيى بن معين وغيره اھ-

صَوْتَهٗ .قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هٰذِهٖ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا اَهْلُ الْكُوفَةِ .هٰذَا صَحِيْحٌ وَّالَّذِىْ بَعْدَهٗ .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب امام ''غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ'' پڑھے تو وہ آمین کہے اور اس میں آواز کو کھینچے۔

ابوبکر نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایسا کرنا سنت ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں اہل کوفہ منفرد ہیں۔

یہ روایت مستند ہے اور اس کے بعد والی روایت بھی مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حجر بن عنبس۔ حضرمی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دوسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۵۵)(۱۷۱)۔

نماز کے دوران سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد آمین کہنے کا حکم

نماز کے دوران سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد آمین کہنے کے حکم کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

هو ان يقول المصلى امامًا او مامومًا او منفردًا :(آمين) اى استجب، بعد الانتهاء من الفاتحة، وذلك عند الحنفية والمالكية سرًا، وعند الشافعية والحنابلة :سرًا فى الصلاة السرية، وجهرًا فيما يجهر فيه بالقراء ة .ويؤمن المأموم مع تامين امامه.

ودليلهم حديث ابى هريرة :ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال :اذا امّن الامام فامنوا، فانه من وافق تامينه تامين الملائكة، غفر له ماتقدم من ذنبه وقال ابن شهاب الزهرى :كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول :آمين (1).

واضاف الحنابلة (2) : فان نسى الامام التامين امن المأموم، ورفع صوته، ليذكر الامام، فياتى به؛ لانه سنة قولية اذا تركها الامام اتى بها المأموم كالاستعاذة، وان اخفاها الامام جهر بها المأموم .وان ترك المصلى التامين نسيانًا او عمدًا حتى شرع فى قراء ة السورة لم يات به؛ لانه سنة فات محلها.

(1) رواه الجماعة الا ان الترمذى لم يذكر قول ابن شهاب (نيل الاوطار 222/2:).

(2) المغنى 490/1:

والدليل على كون التامين سرًا عند المالكية والحنفية قول ابن مسعود :اربع يخفيهن الامام: التعوذ والتسمية والتامين والتحميد(1) اى قول :ربنا لك الحمد.

ودليل الجهر به عند الشافعية والحنابلة :حديث ابى هريرة :كان رسول الله صلّى الله عليه وسلم اذا تلا :غير المغضوب عليهم ولا الضالين، قال :آمين، حتى يسمع من يليه من الصف الاول (2) وحديث وائل بن حُجْر :سمعت النبى صلّى الله عليه وسلم قرا :غير المغضوب عليهم ولا الضالين، فقال :آمين، يُمدُّ بها صوته(3).

نماز پڑھنے والا شخص خواہ امام ہو یا مقتدی ہو یا تنہا نماز ادا کر رہا ہو جب وہ سورۂ فاتحہ پڑھ لے گا تو آمین کہے گا۔ احناف اور مالکیوں کے نزدیک پست آواز میں آمین کہے گا' جبکہ شوافع' حنابلہ کے نزدیک سرّی نمازوں میں پست آواز میں جبکہ جہری نمازوں میں بلند آواز میں مقتدی شخص امام کی آمین کے ساتھ آمین کہے گا۔

اس کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول وہ روایت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو' جس شخص کا آمین کہنا ملائکہ کے آمین کہنے کے ساتھ ہو گا' اُس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جائے گا''۔

شیخ ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی آمین کہا کرتے تھے۔

حنابلہ نے یہ بات اضافی طور پر نقل کی ہے: اگر امام آمین کہنا بھول جاتا ہے تو مقتدی خود آمین کہے گا اور بلند آواز میں کہے گا تاکہ امام کو آمین کہنا یاد آ جائے اور وہ بھی آمین کہہ دے کیونکہ یہ قولی سنت ہے۔

اگر امام اُسے ترک کر دیتا ہے تو بھی مقتدی آمین کہے گا جیسا کہ تعوذ کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔

اگر کوئی نمازی' نماز کے دوران آمین کہنا بھول جاتا ہے یا جان بوجھ کر آمین نہیں کہتا اور اگلی سورت پڑھنا شروع کر دیتا ہے تو اب وہ بعد میں آمین نہیں کہے گا کیونکہ اب اس کا موقع نہیں رہا ہے۔

آمین آہستہ آواز میں کہنے کے بارے میں مالکیوں اور احناف کی دلیل وہ روایت ہے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''امام چار چیزیں آہستہ آواز میں پڑھے گا: تعوذ' تسمیہ' آمین' وربنا لک الحمد۔

شوافع اور حنابلہ نے اپنے مؤقف کی تائید میں یعنی بلند آواز میں آمین کہنے کی تائید میں' حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''غیر المغضوب علیہم ولاالضالین'' پڑھتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی بلند آواز میں آمین کہتے تھے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہلی صف میں کھڑے ہوئے لوگ اُسے سن لیتے تھے۔

(1) فتح القدیر 204/1: والقول رواہ ابن ابی شیبۃ عن ابراہیم النخعی۔

(2) رواہ ابوداؤد وابن ماجہ وقال : حتی یسمعہا اہل الصف الاول، فیرتج بہا المسجد (نیل الاوطار 224/2:)۔

(3) رواہ احمد وابوداؤد والترمذی (المصدر السابق)۔

اسی طرح حضرت وائل بن حجر نے یہ روایت نقل کی ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا' جب نبی اکرم ﷺ نے ولا الضالین پڑھا تو آمین کہا اور اس لفظ کو کھینچ کر ادا کیا۔

1253 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِآمِينَ إِذَا قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ)

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بلند آواز میں آمین کہتے ہوئے سنا' جب آپ نے ''غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ'' پڑھا تھا۔

1254 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ قَالَ سَمِعْتُ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَأَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقَالَ آمِينَ . وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَشَدُّ شَيْءٍ فِيهِ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَسْأَلُ سُفْيَانَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَأَظُنُّ سُفْيَانَ تَكَلَّمَ بِبَعْضِهِ وَالرَّجُلَ بِبَعْضِهِ . خَالَفَهُ شُعْبَةُ فِي إِسْنَادِهِ وَمَتْنِهِ.

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا' آپ ﷺ نے ''غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ'' پڑھا تو پھر آپ ﷺ نے آمین کہا' آپ نے اس میں آواز کو کھینچا (یعنی بلند کیا)۔

اس روایت کے ایک راوی عبدالرحمٰن کہتے ہیں: اس بارے میں زیادہ شدید یہ ہے' ایک شخص نے (اس روایت کے دوسرے راوی) سفیان سے اس کے بارے میں دریافت کیا' تو میرا یہ خیال ہے' سفیان نے اس کے بعض حصے کے بارے میں کلام کیا اور اس شخص نے دوسرے حصے کے بارے میں کلام کیا۔

شعبہ نامی راوی نے اس کی سند اور متن میں اختلاف نقل کیا ہے۔

1255 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَ

۱۲۵۴-تقدم تخريجه- وينظر حديث (۱۲۵۲) وقد توبع سفيان الثوري على هذا الحديث تابعه العلاء بن صالح ومحمد بن سلمة فاخ ابو داؤد (۱/۲٤٦) كتاب الصلوة: باب التامين وراء الامام حديث (۹۳۲) والترمذي (۲/۲۹) كتاب الصلوة: باب ما جاء في التا حديث (۲٤۹) وابن ابي شيبة (۱/۲۹۹) والطبراني في (الكبير) (۲۲/٤۵) رقم (۱۱٤) من طريق العلاء بن صالح عن سلمة بن كهيل حجر ابي العنبس عن وائل به- واخرجه الطبراني (۲۲/٤۵) رقم (۱۱۳) من طريق محمد بن سلمة بن كهيل عن ابيه به-

۱۲۵۵ اخرجه احمد (٤/٤۱٦) والطيالسي (۱/۹۲ منحة) رقم (٤۰۱) والحاكم (۲/۲۳۲) وابن حبان (٤٤۷- موارد) والطبرا (الكبير) (۲۲/٤۳ ٤۵) رقم (۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۲) والبيهقي في السنن الكبرى) (۲/۵۷) كتاب الصلوة: باب جهر الامام بالتامين كلهم طريق شعبة بهذا الاسناد- قال الترمذي عقب حديث (۲٤۸): سمعت محمدا يقول: حديث سفيان اصح من حديث شعبة في هذا شعبة في مواضع في هذا الحديث فقال: (عن حجر ابي العنبس) وانما هو (حجر بن عنبس) ويكنى: ابا السكن وليس فيه: (عن علق انما هو (عن حجر بن عنبس عن وائل بن حجر) وقال: (وخفض بها صوته) وانما هو: (ومد بها صوته) - اه- قلت: وقد رجح سفيان على رواية شعبة جماعة منهم: البخاري والترمذي وابو زرعة وابن الجوزي والبيهقي وغيرهم- وينظر: (التلخيص) (۱/ وا معرفة السنن والآثار) (۱/۵۲۱ ۵۲۲)-

سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرٍ اَبِى الْعَنْبَسِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَائِلٌ اَوْ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَمِعْتُهُ حِيْنَ قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) قَالَ اٰمِيْنَ . وَاَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَسَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .كَذَا قَالَ شُعْبَةُ وَاَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ وَيُقَالُ اِنَّهُ وَهِمَ فِيْهِ لِاَنَّ سُفْيَانَ الثَّوْرِىَّ وَمُحَمَّدَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَّغَيْرَهُمَا رَوَوْهُ عَنْ سَلَمَةَ فَقَالُوْا رَفَعَ صَوْتَهُ بِآمِيْنَ .وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ حضرت وائل بن حجر ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی' میں نے آپ ﷺ کو سنا' جب آپ نے ''غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ'' پڑھا تو آپ ﷺ نے آمین کہا' آپ نے اس میں اپنی آواز کو پست رکھا۔ نماز کے دوران آپ ﷺ نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں ہاتھ پر رکھا تھا اور آپ نے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

شعبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پست آواز میں آمین کہی تھی۔

ایک قول کے مطابق اس روایت میں انہیں وہم ہوا ہے' کیونکہ دیگر راویوں نے اسے سلمہ نامی راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہی بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز میں آمین کہی تھی اور یہی روایت درست ہے۔

1256- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ شُعَيْبٍ يَعْنِى الْحَرَّانِىَّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فَلَمَّا قَالَ (وَلَا الضَّالِّيْنَ) قَالَ اٰمِيْنَ . مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت وائل بن حجر ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی' جب آپ ﷺ نے ''وَلَا الضَّالِّيْنَ'' پڑھا تو آپ ﷺ نے آمین کہا اور آپ ﷺ نے اس میں آواز کو بلند کیا۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن احمد بن ابوشعیب، ابومسلم حرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''250ھ یا اس کے بعد'' ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۶۳)(۲۴۳)۔

۱۲۵۶- اخرجه احمد (۳۱۸/٤) والنسائي (۱٤٥/۲) كتاب الافتتاح باب قول الماموم اذا عطس خلف الامام وابن ماجه (۲۷۸/۱) كتاب الصلوة باب الجهر ب (آمين) حديث (۸٥٥) والطبراني في (الكبير) (۲۲/۲۰-۲۲) من رقم (۳۰) الى رقم (٤۰) والبيهقي في (السنن الكبرى) (٥۸/۲) كتاب الصلوة باب جهر الامام بالتامين كلهم من طريق ابي اسحاق بهذا الاسناد۔

○ خالد بن ابو یزید سماک بن رستم اموی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''41ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۲۱)(۱۰۱)۔

○ عبدالجبار بن وائل بن حجر - یہ ثقہ ہیں۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''112ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۶۶)(۷۹۵)۔

1257 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الدَّقَّاقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مَنْصُورٍ اَبُوْ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا بَحْرٌ السَّقَّاءُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا قَالَ (وَلَا الضَّآلِّيْنَ) قَالَ اٰمِيْنَ . يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ.

وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ . بَحْرٌ السَّقَّاءُ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ''وَلَا الضَّآلِّيْنَ'' پڑھتے تھے تو آمین کہتے تھے اور بلند آواز میں کہتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

سابقہ روایت کا راوی بحر ثقہ ضعیف ہے۔

1258 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَسَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ اُمِّ الْقُرْاٰنِ رَفَعَ صَوْتَهُ وَقَالَ اٰمِيْنَ . هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سورۂ فاتحہ پڑھ کر فارغ ہوتے تھے تو بلند آواز میں آمین کہتے تھے۔

اس روایت کی سند ''حسن'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابراہیم بن علاء حمصی ابن زبریق، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''238ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب

۱۲۵۸- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۳۱۵ - ۳۱۶) رقم (۵۱۹) من طريق الدارقطني به-

التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۴)(۳۷۱)۔

○ عمرو بن حارث بن ضحاک زبیدی-حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۶۷)(۵۵۲)۔

○ عبداللہ بن سالم اشعری، ابو یوسف حمصی، یہ ثقہ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''79ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۱۷)(۳۲۲)۔

37- باب مَوْضِعِ سَكَتَاتِ الْإِمَامِ لِقِرَاءَةِ الْمَأْمُوْمِ.

باب: امام کا (قرأت کے دوران) سکوت کرنا تا کہ مقتدی بھی قرأت کرے

1259- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَزِيْدَ وَعَلِيُّ بْنُ اِشْكَابَ وَالْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْبُسْتَنْبَانِ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ حَفِظْتُ سَكْتَتَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الصَّلَاةِ . وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمُرَةُ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَكْتَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ سَكْتَةً اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ حَتّٰى يَقْرَاَ وَسَكْتَةً اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَصَدَّقَ سَمُرَةَ .اَلْحَسَنُ مُخْتَلَفٌ فِيْ سَمَاعِهِ مِنْ سَمُرَةَ وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ حَدِيْثًا وَّاحِدًا وَّهُوَ حَدِيْثُ الْعَقِيْقَةِ فِيْمَا زَعَمَ قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ.

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے' آپ نماز کے دوران دو مرتبہ سکوت کرتے تھے' ایک اس وقت جب امام نے تکبیر کہہ دی ہو اور قرأت شروع کرنی ہو اور دوسرا سکوت اس وقت ہوتا تھا جب آپ سورۂ فاتحہ پڑھ کر فارغ ہوتے تھے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا' تو ان لوگوں نے مدینہ منورہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا تو انہوں نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے بیان کی تصدیق کی۔

۱۲۵۹- اخرجه ابو داؤد (۱/۲۰۶) كتاب الصلوة' باب السكتة عند الافتتاح' حديث (۷۷۷)' وابن ماجه (۱/ ۲۷۵-۲۷٦) كتاب الصلوة' باب في سكتتي الامام' حديث (۸٤٥)' واحمد (۵/ ۲۱)' كلهم من طريق اسماعيل بن علية بهذا الاسناد- واخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/۱۹٦) كتاب الصلوة' باب في سكتتي الامام' من طريق ابي داؤد-وللحديث طريق آخر اخرجه عبد الرزاق (۲/ ۱۳٤) كتاب الصلاة' باب القراءة خلف الامام' الحديث (۲۷۹۲)' واحمد (۵/ ۷)' وابو داؤد (۲/ ٤۹۲' ٤۹۳) كتاب الصلوة' باب السكتة عند الافتتاح' الحديث (۷۷۹' ۷۸۰)' والترمذي (۲/ ۳۰-۳۱) كتاب الصلوة' باب ما جاء في السكتتين في الصلوة' الحديث (۲۵۱)' وابن ماجه (۱/ ۲۷۵) كتاب اقامة الصلوة' باب في سكتتي الامام' الحديث (۸٤٤)' والبيهقي (۲/ ۱۹۵-۱۹٦)' كتاب الصلوة' باب سكتتي الامام' والبخاري في (جزء القراءة) ص (۲۳)

حسن بصری کے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کے سماع کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' حسن بصری نے ان سے ایک حدیث سنی ہے اور یہ وہ حدیث ہے' جو عقیقہ کے بارے میں ہے' جسے قریش بن انس نے حبیب نامی راوی سے نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابومحمد سعدان بن یزید بغدادی بزاز۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۱۲/۳۵۸)(۱۵۱)۔

○ حسین بن سعید بن عبداللہ الخرمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۸/۴۶)(۴۱۰۴)۔

1260 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً وَإِذَا قَرَأَ (وَلَا الضَّالِّينَ) سَكَتَ سَكْتَةً فَأُنْكِرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ فَكُتِبَ فِي ذَلِكَ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَتَبَ أَنَّ الْأَمْرَ كَمَا صَنَعَ سَمُرَةُ.

☆☆ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نماز کا جب آغاز کرتے تھے تو تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہتے تھے' پھر جب وَلَا الضَّالِّينَ پڑھ لیتے تھے' تو تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہتے تھے' اس بارے میں ان پر اعتراض کیا گیا' اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا گیا تو انہوں نے فرمایا: حکم اسی طرح ہے جیسے سمرہ نے کیا ہے۔

1261 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيْهَةً فَقُلْتُ يَا

۱۲۶۰-اخرجه احمد (۵/ ۲۲) قال: حدثنا هشيم' قال: اخبرنا منصور ويونس عن الحسن عن سمرة' به- وينظر: الحديث السابق-

۱۲۶۱-اخرجه البخاري (۲/ ۲۲۷) كتاب الاذان' باب ما يقول بعد التكبير' الحديث (۷۴۴)' ومسلم (۱/ ۴۱۹) كتاب المساجد' باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام والقراءة' الحديث (۱۴۷/ ۵۹۸)' واحمد (۲/ ۲۳۱)' والدارمي (۱/ ۲۸۳-۲۸۴) كتاب الصلوة' باب في السكتتين' وابو داؤد (۱/ ۴۹۳)' كتاب الصلوة' باب السكتة عن الافتتاح' الحديث (۷۸۱)' والنسائي (۲/ ۱۲۸-۱۲۹) كتاب الافتتاح' باب الدعاء بين التكبيرة والقراءة' وابن ماجه (۱/ ۲۶۴-۲۶۵) كتاب اقامة الصلوة' باب افتتاح الصلوة' الحديث (۸۰۵)' وابو عوانة (۲/ ۹۸)' والدارمي (۱/ ۲۸۳-۲۸۴) كتاب الصلوة' باب في السكتتين' وابن ابي شيبة (۱۰/ ۲۱۳-۲۱۴)' وابن خزيمة (۱/ ۲۳۷) رقم (۴۶۵)' وابن حبان (۱۷۷۵' ۱۷۷۶' ۱۷۷۸)' وابن الجارود في (المنتقى) رقم (۳۲۰)' وابو يعلى (۱۰/ ۴۶۶) رقم (۶۰۸۱)' والبيهقي (۲/ ۱۹۵)' وابن حزم في (المحلى) (۴/ ۹۶)' والبغوي في (شرح السنة) (۲/ ۱۹۸- بتحقيقنا) من طريق عن عمارة بن القعقاع عن ابي زرعة عن ابي هريرة' به- وللحديث شاهد من حديث عائشة-اخرجه البخاري (۱۱/ ۱۸۰) كتاب الدعوات' باب التعوذ من المأثم والمغرم' حديث (۶۳۶۸)' ومسلم كتاب الذكر والدعاء' باب التعوذ من شر الفتن وغيرها' حديث (۵۸۹)' وابو داؤد (۱/ ۴۸۲) كتاب الصلوة' باب في الاستعاذة' حديث (۱۵۴۳)' والترمذي (۵/ ۴۹۱) كتاب الدعوات' باب الاستعاذة من عذاب القبر والدجال (۳۴۸۹)' والنسائي (۱/ ۵۱) كتاب الطهارة' باب الوضوء بماء الثلج رقم (۶۱)' وابن ماجه (۲/ ۱۲۶۲) كتاب الدعاء' باب ما تعوذ منه رسول الله صلى الله عليه وسلم (۳۸۳۸)' واحمد (۶/ ۵۷' ۲۰۷)' وابن ابي شيبة (۱۰/ ۱۸۹)' وابو يعلى (۷/ ۴۴۷-۴۴۸) رقم (۴۴۷۴)' والبيهقي (۲/ ۱۵۴) من طريق عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة' قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (اللهم اغسل خطاياي بماء الثلج والبرد' ونق قلبي من الخطايا؛ كما ينقى الثوب الابيض من الدنس)- وهذا لفظ النسائي' ورواه بعضهم مطولاً- وقال الترمذي: حديث حسن صحيح-

سُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا تَقُوْلُ فِیْ صَلَاتِكَ بَیْنَ التَّكْبِیْرِ وَالْقِرَاءَ ةِ قَالَ اَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا كَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں جب تکبیر کہتے تھے تو تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہتے تھے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں! آپ تکبیر کہنے اور قرأت کرنے کے درمیان میں کیا پڑھتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں:

''اے اللہ! تو میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ پیدا کر دے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے' اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے' اے اللہ! میری خطاؤں کو برف' پانی اور اَولوں کے ذریعے دھو دے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمارۃ بن قعقاع بن شبرمۃ-ضبی-کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۱/۲)(۳۸۱)۔

38- باب قَدْرِ الْقِرَاءَ ةِ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالصُّبْحِ.

باب: ظہر' عصر' فجر میں قرأت کی مقدار

1262- حَدَّثَنَا الْقَاضِی الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِیُّ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِی الصِّدِّیْقِ النَّاجِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِیَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِیَامَهُ فِی الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِیْنَ اٰیَةً قَدْرَ سُوْرَةِ السَّجْدَةِ فِی الرَّكْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ وَفِی الْاُخْرَیَیْنِ عَلَی النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِیَامَهُ فِی الرَّكْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ فِی الْعَصْرِ عَلٰی قَدْرِ الْاُخْرَیَیْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِیَامَهُ فِی الْاُخْرَیَیْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَی النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ .هٰذَا ثَابِتٌ صَحِیْحٌ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہر اور عصر کی نماز میں قیام کا اندازہ لگایا

۱۲۶۲-اخرجہ مسلم (۱/ ۳۳٤) کتاب الصلوٰۃ: باب القراءۃ فی الظھر والعصر' حدیث (٤۵۲)' وابو داؤد (۱/ ۲۱۲) کتاب الصلوٰۃ: باب تخفیف الاخریین' حدیث (۸۰٤)' والنسائی (۱/ ۲۳۷) کتاب الصلوٰۃ: باب عدد صلاۃ العصر فی الحضر' واحمد (۳/ ۲)' وابو عوانۃ (۲/ ۱۵۲)' والدارمی (۱/ ۲۹۵)' وابن ابی شیبۃ (۱/ ۳۵۵' ۳۵٦)' والطحاوی فی (شرح معانی الآثار) (۱/ ۲۰۷)' وابو یعلٰی (۱۱۳٦' ۱۲۹۲)' وابن خزیمۃ رقم (۵۰۹)' وابن حبان (۱۸۲۸' ۱۸۵۸)' والبیہقی فی (السنن الکبرٰی) (۲/ ٦٦) کتاب الصلوٰۃ: باب من قال: یسوی بین الرکعتین الاولیین' وفی (۲/ ۳۹۰-۳۹۱) باب قدر القراءۃ فی الظھر والعصر' کلھم من طریق ھشیم بھذا الاسناد۔

تو ہم نے یہ اندازہ لگایا کہ ظہر کی نماز میں آپ ﷺ کا قیام اتنا طویل ہوتا ہے جتنی دیر میں تیس آیات تلاوت کی جاسکیں یعنی جتنی سورۂ سجدہ بڑی ہے' یہ اندازہ پہلی دو رکعت کے بارے میں تھا۔

جبکہ آخری دو رکعت میں اس سے نصف ہوتا تھا۔

اسی طرح ہم نے عصر کی پہلی رکعت میں آپ ﷺ کے قیام کا اندازہ لگایا تو وہ ظہر کی آخری دو رکعت جتنا ہوتا تھا اور ہم نے عصر کی آخری دو رکعت میں آپ ﷺ کے قیام کا اندازہ لگایا تو وہ اس سے نصف ہوتا تھا۔

یہ روایت ثابت اور صحیح ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بکر بن عمرو - وقیل ابن قیس - ابو الصدیق الناجی - بالنون والجیم - بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "تیسرے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "108ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۰۶) (۱۲۲)۔

1263 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْاَوْدِيُّ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَامِرٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِالْبَصْرَةِ فَقَرَاَ فِي اَوَّلِ رَكْعَةٍ بِالْحَمْدِ وَاَوَّلِ اٰيَةٍ مِّنَ الْبَقَرَةِ ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ فَقَرَاَ بِالْحَمْدِ وَالْاٰيَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ (فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ) .هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ وَّفِيهِ حُجَّةٌ لِّمَنْ يَّقُولُ اِنَّ مَعْنٰى قَوْلِهٖ (فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ) اِنَّمَا هُوَ بَعْدَ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ .وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں بصرہ میں نماز ادا کی' انہوں نے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھی اور سورۂ بقرہ کی پہلی آیت پڑھی' پھر وہ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو انہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور سورۂ بقرہ کی دوسری آیت پڑھی' پھر وہ رکوع میں چلے گئے' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے ہماری طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"تم اس میں سے جو آسانی سے پڑھ سکو' اس کی تلاوت کرلو"۔

اس روایت کی سند "حسن" ہے۔

اس میں ان لوگوں کے لیے دلیل موجود ہے' جو اس بات کے قائل ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "تم اس میں سے جو آسانی سے پڑھا جاسکتا ہو پڑھ لو" سے مراد وہ تلاوت ہے' جو سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد کی جاتی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۲۶۳- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۴۰) كتاب الصلوٰة' باب تعيين القراءة بفاتحة الكتاب' من طريق الدارقطني' به-

1264- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَّعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ قَالاَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِى الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفِيْ كُلِّ صَلَاةٍ قُرْآنٌ قَالَ نَعَمْ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَ هٰذَا . فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ يَا كَثِيْرُ - وَاَنَا اِلٰى جَنْبِهٖ - لا اَرَى الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ . رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا اَرَى الْاِمَامَ اِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ . وَوَهِمَ فِيْ ذٰلِكَ وَالصَّوَابُ اَنَّهٗ مِنْ قَوْلِ اَبِى الدَّرْدَاءِ كَمَا قَالَ ابْنُ وَهْبٍ . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کھڑا ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہر رکعت میں تلاوت کی جائے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: یہ لازم ہو گئی ہے۔

(اس روایت کے راوی) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے (اپنے شاگرد سے) فرمایا: اے کثیر! (کثیر کہتے ہیں: میں اس وقت ان کے پہلو میں موجود تھا) میں یہ سمجھتا ہوں' امام جب لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو تو اس کا قرأت کرنا ہی ان لوگوں کے لیے کافی ہوگا۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے' تاہم ان میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: میں یہ سمجھتا ہوں کہ امام کا قرأت کر لینا ان لوگوں کے لیے کافی ہوگا۔

راوی کو اس روایت میں وہم ہوا ہے۔ درست یہ ہے: یہ الفاظ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ہیں' جیسا کہ ابن وہب نامی راوی نے نقل کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

39- باب ذِكْرِ نَسْخِ التَّطْبِيْقِ وَالاَمْرِ بِالاَخْذِ بِالرُّكَبِ.

باب: تطبیق اور گھٹنوں کو پکڑنے کا حکم منسوخ ہے

1265- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصَّلَاةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَكَعَ وَطَبَّقَ وَجَعَلَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ اَخِيْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ اُمِرْنَا بِهٰذَا . وَجَعَلَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ يَعْنِيْ فِي الرُّكُوْعِ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھنے کا طریقہ تعلیم دیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کیا اور پھر آپ رکوع میں چلے گئے اور دونوں ہاتھوں کو ملا لیا اور دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیے۔

(راوی کہتے ہیں:) اس روایت کا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی (حضرت عبداللہ بن

۱۲۶۵- اخرجه احمد (۱/۴۱۸)' والبخاري في (رفع اليدين) رقم (۳۲)' وابو داؤد (۱/۱۹۹) كتاب الصلوة' باب افتتاح الصلوة' حديث (۷۴۷) والنسائي (۲/۱۸۴) كتاب التطبيق' حديث (۱۰۳۱)' وابن خزيمة (۵۹۵)' والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۷۸-۷۹) كتاب الصلوة' باب من لم يذكر الرفع الا عند الافتتاح' كلهم من طريق عبد الله بن ادريس' بهذا الاسناد-

مسعود رضی اللہ عنہ) نے ٹھیک کہا ہے' ہم پہلے ایسا ہی کیا کرتے تھے' لیکن پھر ہمیں اس طرح کرنے کا حکم دیا گیا' پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ گھٹنوں کے اوپر رکھے (اس سے مراد یہ ہے: رکوع میں ایسا کرنے کا حکم دیا گیا)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن ادریس بن یزید بن عبدالرحمٰن الازودی: ابومحمد کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''92ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۰۱/۱)۔

تطبیق کا حکم منسوخ ہے

تطبیق کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے وہ روایت نقل کی ہے جس میں اس بات کا تذکرہ ہے: رکوع کے دوران گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا سنت ہے اور پھر اس کے بعد امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا ہے:

والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللّٰه علیه وسلم والتابعین ومن بعدهم لا اختلاف بینهم فی ذلك الا ما روی عن ابن مسعود وبعض اصحابه انهم كانوا یطبقون والتطبیق منسوخ عند اهل العلم

اس روایت پر اہل علم کے نزدیک عمل کیا جاتا ہے' وہ اہل علم جن کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب' تابعین اور اُن کے بعد کے زمانوں سے ہے' اس بارے میں ان حضرات کے درمیان کوئی اختلاف نہیں' البتہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے بعض شاگردوں کے حوالوں سے یہ بات نقل کی گئی ہے: وہ تطبیق کیا کرتے تھے' تاہم اہلِ علم کے نزدیک تطبیق کا حکم منسوخ ہے۔

تطبیق کے حکم پر گفتگو کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی تحریر کرتے ہیں:

وقد ورد ذلك عن بن مسعود متصلا فی صحیح مسلم وغیره من طریق ابراهیم عن علقمة والاسود انهما دخلا علی عبد اللّٰه فذكر الحدیث قال فوضعنا ایدینا علی ركبنا فضرب ایدینا ثم طبق بین یدیه ثم جعلهما بین فخذیه فلما صلی قال هكذا فعل رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وحمل هذا علی ان بن مسعود لم یبلغه النسخ وقد روی بن المنذر عن بن عمر باسناد قوی قال انما فعله النبی صلی اللّٰه علیه وسلم مرة یعنی التطبیق وروی بن خزیمة من وجه آخر عن علقمة عن عبد اللّٰه قال علمنا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فلما اراد ان یركع طبق یدیه بین ركبتیه فركع فبلغ ذلك سعدا فقال صدق اخی كنا نفعل هذا ثم امرنا بهذا یعنی الامساك بالركب فهذا شاهد قوی لطریق مصعب بن سعد وروی عبد الرزاق عن عمر ما یوافق قول سعد اخرجه من وجه آخر عن علقمة والاسود قال صلینا مع عبد اللّٰه فطبق ثم لقینا عمر

فصلینا معه فطبقنا فلما انصرف قال ذلك شیء كنا نفعله ثم ترك [1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت صحیح سند کے ساتھ صحیح مسلم اور دیگر کتابوں میں منقول ہے' علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: یہ دونوں حضرات عبداللہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی ہے' (جس میں یہ مذکور ہے) ہم نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ہمارے ہاتھوں پر مارا اور پھر انہوں نے ہمارے ہاتھوں کو ملایا اور دونوں ہاتھوں کو ہمارے زانوں کے درمیان رکھوایا' پھر جب انہوں نے نماز ادا کر لی تو ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

اس روایت کو اس بات پر محمول کیا گیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع نہیں مل سکی کہ یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے۔

شیخ ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مستند سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایسا کیا تھا' یعنی ایک مرتبہ تطبیق کی تھی۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ علقمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کی تعلیم دی' پھر جب انہوں نے رکوع میں جانے کا ارادہ کیا تو دونوں ہاتھوں کو ملا لیا اور رکوع کیا' جب اس بات کی اطلاع حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی نے ٹھیک کہا ہے' ہم اس طرح کیا کرتے تھے' لیکن پھر ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا' یعنی گھٹنوں کو پکڑنے کا حکم دیا گیا۔

تو یہ ایک مستند ثبوت ہے جو مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے قول کی تائید کرتی ہے' انہوں نے ایک اور سند کے ساتھ علقمہ اور اسود کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو ہم نے تطبیق کی تو پھر ہماری حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی' ہم نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی' ہم نے تطبیق کی تو جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا: پہلے ہم اس طرح کیا کرتے' لیکن پھر اس طریقے کو ترک کر دیا۔

اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے صحیح مسلم کے حاشیہ نگار امام ابوزکریا یحیٰی بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

ونسخ التطبيق مذهبنا ومذهب العلماء كافة ان السنة وضع اليدين على الركبتين وكراهة التطبيق الا بن مسعود وصاحبيه علقمة والاسود فانهم يقولون ان السنة التطبيق لانه لم يبلغهم الناسخ وهو حديث سعد بن ابى وقاص رضى الله عنه والصواب ما عليه الجمهور لثبوت الناسخ الصريح [2]

---

[1] فتح الباری' قولہ باب وضع الاکف علی الرکب فی الرکوع

[2] حاشية النووى على الصحيح لمسلم كتاب المساجد ومواضع الصلاة (باب الندب الى وضع الايدى على الركب فى الركوع)

تطبیق کے حکم کا منسوخ ہونا ہمارا اور تمام علماء کا مذہب ہے' سنت یہ ہے: رکوع کے دوران گھٹنوں پر ہاتھ رکھا جائے اور تطبیق مکروہ ہے' البتہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور اُن کے دو ساتھی علقمہ اور اسود ان کی رائے مختلف ہے' یہ حضرات فرماتے ہیں: رکوع کے دوران تطبیق کے طور پر ہاتھ رکھنا سنت ہے' اس کی وجہ یہ ہے: ان حضرات تک اس روایت کی ناسخ دلیل نہیں پہنچ سکی اور وہ ناسخ دلیل حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت ہے' درست مؤقف وہی ہے جس پر جمہور عامل ہیں اور اس کی دلیل اس کے صریح ناسخ کا ثابت ہونا ہے۔

1266- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ بِهٰذَا وَقَالَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ اَخِي كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ اُمِرْنَا بِهٰذَا وَضْعِ الْكَفَّيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ . هٰذَا اِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيْحٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

انہوں نے تکبیر کہی' دونوں ہاتھ بلند کیے' پھر جب وہ رکوع میں گئے تو دونوں ہاتھ جوڑ کر دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی نے ٹھیک کہا ہے' ہم پہلے اسی طرح کیا کرتے تھے' لیکن پھر ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ ہم دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھ لیا کریں۔

یہ سند ثابت ہے اور صحیح ہے۔

1267- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمَذَانِيُّ بِهَمَذَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا رَكَعَ فَرَّجَ اَصَابِعَهُ وَاِذَا سَجَدَ ضَمَّ اَصَابِعَهُ الْخَمْسَ .

قَالَ دَعْلَجٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ ثُمَّ لَقِيتُ مُوْسٰى فَحَدَّثَنِي بِهِ.

☆☆ علقمہ بن وائل اپنے والد (حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے تو اپنی انگلیاں کشادہ رکھتے تھے اور جب سجدے میں جاتے تھے تو پانچوں انگلیاں ملا لیتے تھے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

40- باب مَا يُقَالُ عِنْدَ رَفْعِ الرَّاْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ

باب: رکوع سے سر اُٹھاتے وقت کیا پڑھا جائے گا؟

1268- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ كَعْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ

۱۲۶۷- اخرجه ابن خزيمة (۱/ ۳۰۱) رقم (۵۹٤)، وابن حبان (۱۹۲۰)، والحاكم (۱/ ۲۲۷)، والطبراني في (الكبير) (۲۲/ ۱۹) رقم (۲٦)، والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۱۱۲) كتاب الصلوة، باب يضم اصابع يديه في السجود، كلهم من طريق الحارث بن عبد الله، بهذا الاسناد- وصححه ابن خزيمة وابن حبان- وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبي- قلت: وقد وهما في ذلك؛ فمسلم لم يرد للحارث- والحديث ذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۲/ ۱۲۸)، وقال: رواه الطبراني في (الكبير)، واسناده حسن-

عُثْمَانَ الْخَزَّازُ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ لِى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا بُرَيْدَةُ اِذَا رَفَعْتَ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَقُلْ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَآءِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَىْءٍ بَعْدُ.

☆☆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے بریدہ! جب تم رکوع سے سر اُٹھاؤ تو یہ پڑھو:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَآءِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَىْءٍ بَعْدُ

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بات کو سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی' اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' جو اتنی ہو جو آسمان کو بھر دے اور زمین کو بھر دے اور ان کے علاوہ جس چیز کو تو چاہے اسے بھی بھر دے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن سعید بن جریر نسائی، نزیل نیشاپور، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''250ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۹۶) (۴۷۷۱)۔

○ علی بن حسین بن عبید بن بسطام بن کعب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''لسان المیزان'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۶۴/۴) (۵۸۴۸)۔

1369- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ الْحَافِظُ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرٍ الدِّمَشْقِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَمْرِو بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رَاشِدٍ اَبُو الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ .قَالَ مَنْ وَرَاءَهُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم جب نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے تو آپ ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' پڑھتے تھے' آپ ﷺ کے پیچھے موجود شخص بھی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھتا تھا۔

۱۳۶۸- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۴۲/۱) رقم (۵۶۷) من طريق الدارقطني' به- وذكره الهندي في (كنز العمال) (۱۹۷۴۳) وعزاه للدارقطني' وضعفه- والاسناد ضعيف جدا' ففيه عمرو بن شمر' وجابر الجعفي' وهما متروكان-

۱۳۶۹- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۴۳/۱) رقم (۵۷۳) من طريق الدارقطني' به-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عمرو بن عمارۃ لیثی دمشقی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۹/۱۷۷) (۷۳۴)،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الثقات (۹/۲۶۵)۔

1270- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ الْحَافِظُ اَيضًا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ عُمَارَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَلْيَقُلْ مَنْ وَرَاءَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ۔ هٰذَا هُوَ الْمَحْفُوْظُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھے تو پیچھے والا شخص اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھے۔

یہ روایت اس سند کے حوالے سے محفوظ ہے' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1271- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّيَالِسِيُّ زَغَاثٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ جَنْزَةَ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ بَدْرٍ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَتَقْرَءُوْنَ خَلْفَ الْاِمَامِ ۔ فَقُلْنَا اِنَّ فِيْنَا مَنْ يَّقْرَاُ ۔قَالَ فَبِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ۔ الرَّبِيْعُ بْنُ بَدْرٍ ضَعِيْفٌ ۔كَذَا رَوَاهُ الرَّبِيْعُ بْنُ بَدْرٍ وَّخَالَفَهُ سَلَّامٌ اَبُو الْمُنْذِرِ فَرَوَاهُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلَايَثْبُتُ ۔وَخَالَفَهُمَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ وَرَوَاهُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ۔ وَرَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةَ وَغَيْرُهُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ مُرْسَلًا ۔وَرَوَاهُ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی' پھر آپ نے ہماری طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ امام کی اقتداء میں قرأت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کی: ہمارے درمیان ایک صاحب ہیں جنہوں نے یہ تلاوت کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔

۱۲۷۰ اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۳۴۲) رقم (۵۷۱) من طريق الدارقطني به-

۱۲۷۱ اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۳۲۶) رقم (۵۴۰) من طريق الدارقطني به- واخرجه ابن عدي (۳/ ۱۲۸) من طريق زاهر بن نوح: ثنا عليلة الربيع بن بدر بهذا الاسناد- ومن طريق ابن عدي اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص(۷۵) رقم (۱۵۲)- وقال ابن عدي: ولهذا اخطا فيه عليلة على ايوب فقال: عن الاعرج عن ابي هريرة- ورواه عبيد الله بن عمرو بن ايوب عن ابي قلابة عن انس وهذا ايضا خطا عن ايوب: اخطا عليه عبيد الله بن عمرو- والصواب ما رواه جماعة عن ايوب عن ابي قلابة عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ۔

اس روایت کا راوی ربیع بن بدر ضعیف ہے' بعض دیگر راویوں نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور اسے نقل کرنے میں کچھ اختلاف بھی کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ شیخ حافظ: ابوموسیٰ عیسیٰ بن عبداللہ بن سنان بن دلویہ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''277ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۱۲/۶۱۸) (۳۴۱)۔

○ یزید بن عمر بن جنزۃ مدائنی۔ قال الخطیب: ماعلمت من حالہ الاخیرا۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۴/۳۴۷) (۷۶۶۳)۔

1272 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ الزِّمِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَتَقْرَءُونَ فِي صَلَاتِكُمْ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ . فَسَكَتُوا قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ قَائِلٌ أَوْ قَائِلُونَ إِنَّا لَنَفْعَلُ .قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا وَلْيَقْرَأْ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ . لَفْظُ حَدِيثِ الْفَارِسِيِّ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے ان کی طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ نماز کے دوران قرأت کر رہے تھے جب کہ امام بھی قرأت کر رہا تھا؟ لوگ خاموش رہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی تو ایک صاحب بولے یا چند حضرات نے یہ بات بیان کی: ہم نے ایسا کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کیا کرو' تم لوگ دل میں سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔

یہ الفاظ فارسی نامی راوی کے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن یوسف الزمی۔ خراسانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں کبار طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''20ھ یا کچھ زیادہ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۶۱) (۲۱۱)۔

۱۲۷۲- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۳۲٦) رقم (٥٤١) من طريق الدارقطني به- واخرجه ابو يعلى (٥/۱۸۷-۱۸۸) رقم (۲۸۰٥) وابن حبان (٤٥۸، ٤٥۹- موارد) والبيهقي في (جزء القراءة) ص (۷۲-۷۳) رقم (۱٤۱، ۱٤۲، ۱٤۳، ۱٤٤، ۱٤٥) والخطيب في (تاريخ بغداد) (۱۳/۱۷٥-۱۷٦) من طرق عن عبيد الله بن عمرو الرقي بهذا الاسناد- وصححه ابن حبان- وذكره الهيثمي في (المجمع الزوائد) (۲/۱۱۳) وقال: رواه ابو يعلى والطبراني في (الاوسط) ورجاله ثقات-

1273- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْقُوهِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالاَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهُ ۔لَفْظُ حَدِيْثِ الْفَارِسِيِّ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن ابراہیم بن مالک، ابوعلی القوہستانی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''67ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۹/۴)(۱۵۹۱)۔

○ یوسف بن عدی بن زریق تیمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''32ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۸۱/۲)(۴۴۲)۔

1274- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ الْعَلاَءِ حَدَّثَنَا اَبِیْ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ جَهْوَرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو بِهٰذَا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سلمان بن حسن بن اسرائیل بن یونس، ابوبکر النجاد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۳۸/۱)(۳۹۵)۔

1275- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ زَاجٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِقَوْمٍ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ فَيَجْهَرُوْنَ بِهٖ خَلَّطْتُمْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ . وَكُنَّا نُسَلِّمُ فِی الصَّلاَةِ فَقِيْلَ لَنَا اِنَّ فِی الصَّلاَةِ شُغْلاً.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین سے فرمایا' جو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء

۱۲۷۳- اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۷۳) رقم (۱٤٦) من طريق يوسف بن عدي بهذا الاسناد- وينظر: الحديث السابق-

۱۲۷۵- اخرجه البزار (۲۳۹/۱ كشف) رقم (٤۸۸) وابو يعلى (۲۷۵/۹) رقم (۵۲۹۷) من طريق النضر بن شميل بهذا الاسناد- واخرجه احمد (٤۵۱/۱) والبزار (۲۳۹/۱) رقم (٤۸۸) وابو يعلى (٤۲۳/۸) رقم (۵۰۰٦) من طريق ابي احمد الزبيري عن يونس بن ابي اسحاق بهذا الاسناد- قال البزار: لا نعلم رواه هكذا الا يونس- وذكره الهيثمي في (المجمع) (۱۱۲/۲) وقال: رواه احمد وابو يعلى والبزار' ورجال احمد رجال الصحيح-

میں) بلند آواز میں قرأت کر رہے تھے (اُن سے یہ فرمایا:) تم نے میرے لیے تلاوت کرنا مشکل کر دیا۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) پہلے ہم نماز میں سلام کا جواب (دے دیا کرتے تھے) پھر ہمیں یہ بتایا گیا: نماز ایک مشغولیت ہے (اس لیے نماز کے درمیان کوئی بات چیت یا کلام نہ کیا جائے)۔

1276 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اِذَا اَدْرَكْتَ الْقَوْمَ رُكُوْعًا فَكَبِّرْ وَارْكَعْ فَاِنَّهَا تُجْزِئُكَ وَاحِدَةٌ لِلتَّكْبِيْرِ وَالرُّكُوْعِ .وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِيْمَنْ نَسِيَ التَّكْبِيْرَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ اَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُهُ.

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: جب تم کچھ لوگوں کو رکوع کی حالت میں پاؤ تو تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جاؤ' تو وہ ایک تکبیر ہی تمہارے لیے تکبیر تحریمہ اور رکوع میں جانے والی تکبیر کے طور پر کافی ہوگی۔

سعید بن مسیب سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص نماز کے آغاز میں تکبیر تحریمہ کہنا بھول جائے' پھر وہ رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہے' تو ایسا کرنا اس کے لیے کافی ہوگا۔

41-باب صِفَةُ مَا يَقُوْلُ الْمُصَلِّیْ عِنْدَ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ

باب: نمازی رکوع اور سجدے میں کیا پڑھے؟

1277 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقُوْلُ فِیْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ . ثَلَاثًا وَّفِیْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ . ثَلَاثًا .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ تین مرتبہ پڑھتے تھے اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰى تین مرتبہ پڑھتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عمر بن ابان قرشی کوفی مشکدانہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "239ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۵۳/۴) (۴۴۷۸)۔

1278 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سَمُرَةَ الْاَحْمَسِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِیُّ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا السَّرِیُّ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ

۱۲۷۷- اخرجه ابن خزيمة (۶۰۴، ۶۶۸) وابن ابي شيبة (۲۲۳/۱) كتاب الصلوات' باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده' حديث (۲۵۵۷) كلاهما من طريق حفص بن غياث بهذا الاسناد- واخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۳۵/۱) من طريق مجالد بن سعيد عن الشعبي بهذا الاسناد- وقد روي هذا عن حذيفة بسند آخر دون ذكر زيادة: ثلاثاً- اخرجه مسلم وغيره' وسياتي-

اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّقُوْلَ الرَّجُلُ فِىْ رُكُوعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهٖ وَفِىْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ بات سنت ہے: آدمی رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهٖ' اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ پڑھے۔

1279- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسَلَّمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا سَجَدَ فِى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ اَنْتَ رَبِّى سَجَدَ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ . وَكَانَ اِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ اَنْتَ رَبِّى خَشَعَ لَكَ سَمْعِى وَبَصَرِى وَمُخِّى وَعَظْمِىْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ . وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فِى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَىْءٍ بَعْدُ . هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز میں سجدے میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا' میں تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تیرے لیے اسلام قبول کیا' تو میرا پروردگار ہے' میرا چہرہ اس ذات کی بارگاہ میں سربسجود ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے' اسے شکل وصورت عطاء کی ہے' اسے ساعت اور بصارت نصیب کی ہے' تو اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے' سب سے عظیم خالق ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا' میں تجھ پر ایمان لایا' میں نے تیرے لیے اسلام قبول کیا' تو میرا پروردگار ہے' میری ساعت' میری بصارت' میرا مغز' میری ہڈیاں' میرا پورا وجود اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکا ہوا ہے' جوتمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز میں رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تمام حمد تیرے لیے مخصوص ہے' جو اتنی ہو جو آسمانوں کو بھرے اور زمین کو بھر دے اور اس کے علاوہ جس چیز کو تو چاہے اسے بھی بھر دے''۔

اس روایت کی سند صحیح حسن ہے۔

۱۲۷۸ ذكره الحافظ في (التلخيص) (۱/ ۲۲۸، ۲۲۹) من طريق المصنف عن ابن مسعود - وقال الحافظ: وفيه السري بن اسماعيل عن الشعبي عن مسروق عنه- والسري ضعيف' وقد اختلف فيه على الشعبي-

1280- حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا رَكَعَ قَالَ مِثْلَ قَوْلِ حَجَّاجٍ فِي الرُّكُوعِ خَاصَّةً دُونَ غَيْرِهِ وَزَادَ رَوْحٌ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ.

☆☆ ایک اور سند کے حوالے سے یہ بات منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رکوع میں جاتے۔

اس میں بطور خاص رکوع کا ذکر ہے دوسری چیزوں کا ذکر نہیں ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''میری ہڈیاں اور میرے پٹھے''۔

1281- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ اِذَا رَكَعَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رکوع میں جاتے تو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ تین مرتبہ پڑھتے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن عبیداللہ بن حمزۃ بن صہیب بن سنان حمصی، ضعیف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۱۱)(۱۲۳۹)۔

1282- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَقْرَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ فِيْ رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ . ثَلَاثًا.

☆☆ عبیداللہ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے: آپ ﷺ رکوع میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھتے تھے۔

۱۲۸۱- اخرجه البزار (۱/۲۶۱- کشف) رقم (۵۳۷)؛ والطبرانی فی (الکبیر) (۲/۱۳۵) رقم (۱۵۷۲) کلاهما من طریق سلیمان بن عبد الرحمن الدمشقی؛ ثنا اسماعیل بن عیاش؛ بهذا الاسناد- قال البزار: لا نعلمه عن جبیر الا من هذا الوجه وعبد العزیز صالح ولیس بالقوی؛ روی عنه اهل العلم- وذکره الهیثمی فی (المجمع) (۲/۱۳۱)؛ وقال: رواه البزار والطبرانی فی (الکبیر) وعبد العزیز بن عبید الله صالح الحدیث-

۱۲۸۲- ذکره الغسانی فی (الاحادیث الضعاف) ص (۱۵۶) رقم (۲۸۳)؛ وقال: ابراهیم بن سلیمان لیس بمشهور-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن سلمان مدنی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''لسان المیزان'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۶۲)(۱۶۳)۔

1283- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ يُسَبِّحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّهُ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مِنْ جَسَدِهٖ ثَلَاثَةٌ وَّثَلَاثُونَ وَثَلَاثُمِائَةِ عَظْمٍ وَّثَلَاثَةٌ وَّثَلَاثُونَ وَثَلَاثُمِائَةِ عِرْقٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص رکوع کرے تو تین مرتبہ تسبیح پڑھے کیونکہ وہ اپنے جسم کے ساتھ تین تسبیح پڑھ رہا ہوگا اور اس کے ساتھ تین سوتینتیس ہڈیاں اور تین سوتینتیس رگیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر رہی ہوں گی۔

1284- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى ذِئْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ فِى رُكُوعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
جب کوئی شخص رکوع میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيمِ پڑھ لے تو اس کا رکوع مکمل ہو جائے گا' یہ اس کی کم از کم مقدار ہے۔

پاک ہے وہ ذات جو ہر عیب سے پاک ہے' جو فرشتوں کا اور جبرائیل امین کا پروردگار ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن یزید ہذلی مدنی،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''اسحاق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۳)(۳۹۷)۔

1285- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِىُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقُوْلُ فِى رُكُوعِهٖ سُبُّوحٌ

۱۲۸۳-ذكره الفسائي في (الاحاديث الضعاف) ص (۱۵۶) رقم (۲۸٤) وقال: ابراهيم بن الفضل ضعيف-

۱۲۸٤- اخرجه ابو داؤد (۱/ ۲۲٤) كتاب الصلوة' باب مقدار الركوع والسجود' حديث (۸۸٦) والترمذي(۲/ ٤٦ - ٤۷) كتاب الصلوة' باب ما جاء في التسبيح في الركوع والسجود' حديث (۲٦۱)' وابن ماجه (۱/ ۲۸۷ - ۲۸۸) كتاب الصلوة' باب التسبيح في الركوع والسجود' حديث (۸۹۰)' كلهم من طريق ابن ابي ذئب بهذا الاسناد- واخرجه ايضا الشافعي في (الام) (۱/ ۱۱۱)' وفي (المسند) (۱/ ۸۹) رقم (۲۱۹) منطريق ابن ابي ذئب به- قال الحافظ في (التلخيص) (۱/ ۲۳۸)؛ وفيه انقطاع؛ ولاجله قال الشافعي بعد ان اخرجه: ان كان ثابتاً-

قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ .

قَالَ وَحَدَّثَنِي هِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ . قُلْتُ لِسُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ شُعْبَةُ يَقُولُ حَدَّثَنِي هِشَامٌ .قَالَ كَذَا قَالَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ دعا پڑھتے تھے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں یہ پڑھا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے سلیمان بن حرب سے دریافت کیا: شعبہ نے یہ بات بیان کی ہے: ہشام نے مجھے یہ روایت بیان کی ہے' انہوں نے فرمایا: انہوں نے یہی بات بیان کی ہے۔

42-باب ذِكْرِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَمَا يُجْزِى فِيهِمَا.

باب: رکوع اور سجدے کا تذکرہ' ان میں کیا جائز ہے؟

1286- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الْأَحْمَرُ عَنْ حَارِثَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا سَجَدَ اسْتَقْبَلَ بِأَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تو آپ کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہوتا تھا۔

1287- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَصْبَغَ بْنِ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ.

۱۲۸۵- اخرجه مسلم (۲/۴۴۱- نووي) كتاب الصلوة: باب ما يقال في الركوع والسجود: حديث (۲۲۴/۴۸۷)، والنسائي (۲/۱۹۰-۱۹۱) كتاب التطبيق، واحمد (۶/۹۴، ۱۷۶، ۱۹۳، ۲۰۰، ۲۴۴)، وابن خزيمة (۶۰۶)، كلهم من طريق شعبة بهذا الاسناد، واخرجه مسلم (۲/۴۴۰- نووي) كتاب الصلوة: باب ما يقال في الركوع والسجود: حديث (۲۲۳/۴۸۷)، والنسائي (۲/۲۲۴) كتاب التطبيق، واحمد (۶/۱۹۳، ۲۶۶) وابو عوانة (۲/۱۶۷)، وابن ابي شيبة (۱/۲۵۰)، وابن حبان (۱۸۹۹)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۲۲۴)، والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۸۷، ۱۰۹)، كلهم من طريق سعيد بن ابي عروبة عن قتادة بهذا الاسناد-

۱۲۸۶- هذا اسناد ضعيف: حارثة بن ابي الرجال: قال البخاري: منكر الحديث- وقال النسائي: متروك الحديث- وقال ابو زرعة الرازي: واه- وقال البزار: ليس الحديث- ينظر: الضعفاء الصغير (۹۵) للبخاري، الضعفاء والمتروكين (۱۱۳) للنسائي، اسامي الضعفاء (۲/۴۲۲) لابي زرعة، كشف الاستار (۲۶۱)- وقال النووي: في (المجموع) (۲/۴۰۶): حديث عائشة غريب- وقال الحافظ في (التلخيص) (۱/۲۵۶): هذا الحديث بيض له المنذري، ولم يعرفه النووي، بل قال: يغني عنه حديث ابي حميد، وقد رواه الدارقطني بلفظ: (كان اذا سجد يستقبل باصابعه القبلة)، وفيه حارثة بن ابي الرجال، وهو ضعيف- لكن رواه ابن حبان عن عائشة في حديث اوله: (فقدت رسول الله، وكان معي على فراشي، فوجدته ساجدا راصا عقبيه، مستقبلا باطراف اصابعه القبلة)-

۱۲۸۷- اخرجه ابن خزيمة (۱/۳۱۸-۳۱۹) رقم (۶۲۷) من طريق محمد بن عمرو بن تمام المصري، حدثنا اصبغ بن الفرج، بهذا الاسناد- واخرجه الحاكم (۱/۲۲۶) من طريق محرز ابن سلمة، ثنا الدراوردي بهذا الاسناد- وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم، ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تھے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن حسین بن عبد الرحمٰن، ابوعبداللہ انطا کی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''319ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۸/۳۹)(۴۰۹۴)۔

1288- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رِجْلَيْهِ وَلَا يَبْرُكْ بُرُوْكَ الْبَعِيْرِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص سجدے میں جائے تو اپنے دونوں ہاتھ ٹانگوں سے پہلے رکھے اور وہ اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمود بن خالد سلمی، ابوعلی دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''247ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۲۴)(۶۵۵۳)۔

○ محمد بن عبداللہ بن حسن بن علی ہاشمی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''145ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب

۱۲۸۸- اخرجه احمد (۲/ ۳۸۱) والدارمي (۱/ ۳۰۳): كتاب الصلوة' باب اول ما يقع من الانسان على الارض للسجود' وابو داؤد (۱/ ۵۲۵) كتاب الصلوة' باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه' الحديث (۸۴۰) والنسائي (۲/ ۲۰۷) كتاب الافتتاح' باب ما يصل الى الارض من الانسان في السجود' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۲۵۴) كتاب الصلوة' باب ما يبدا بوضعه في السجود' والبيهقي (۲/ ۱۰۰) كتاب الصلوة' باب يضع يديه قبل ركبتيه- والحازمي في (الاعتبار) ص (۱۵۸' ۱۵۹)' والبغوي في (شرح السنة) (۲/ ۲۴۹- بتحقيقنا) كلهم من طريق من رواية عبد العزيز بن محمد الدراوردي' عن محمد بن عبد الله بن الحسن' عن ابي الزناد' عن الاعرج عن ابي هريرة' به- وقال الترمذي (۱/ ۱۶۸) كتاب الصلوة' باب ما جاء في وضع اليدين قبل الركبتين في السجود' الحديث (۲۶۸): (غريب لا نعرفه من حديث ابي الزناد الا من هذا الوجه)- وقد ورد من غير رواية الدراوردي' عن محمد بن عبد الله' فاخرجه ابو داؤد (۱/ ۵۲۵) كتاب الصلوة' باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه' الحديث (۸۴۱) والترمذي (۱/ ۱۶۸) كتاب الصلوة' باب وضع اليدين قبل الركبتين' الحديث (۲۶۸)' والنسائي (۲/ ۲۰۷) كتاب الافتتاح' باب ما يصل الى الارض من الانسان في السجود' والبيهقي (۲/ ۱۰۰) كتاب الصلوة' باب يضع يديه قبل ركبتيه' من رواية عبد الله بن نافع' عن محمد بن عبد الله بن الحسن' به: ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (يعمد احدكم فيبرك في صلاته كما يبرك الجمل)-

التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۶۰)(۶۰۴۸)۔

1289- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَابِتٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بِاِسْنَادِهٖ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَلَا يَبْرُكْ بُرُوْكَ الْجَمَلِ.

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص سجدے میں جائے تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں سے پہلے رکھے اور اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبید اللہ بن محمد بن زید مدنی، ابو ثابت، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۷۴)(۶۱۵۰)۔

1290- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ مَنْ خَلْفَهٗ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

☆☆ ایک اور روایت میں یہ اضافہ ہے:

جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے' تو پیچھے والا شخص یہ پڑھے:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی حمد کو سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی' اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے''۔

1291- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ

۱۲۹۰-اخرجه ابن ابي شيبة (۱/۲۲۷) كتاب الصلوات' باب في الامام اذا رفع راسه من الركوع ماذا يقول من خلفه' حدثنا ابن علية بهذا الاسناد-

۱۲۹۱-اخرجه الدارمي (۱/۳۰۳) كتاب الصلوة' باب اول ما يقع الانسان على الارض للسجود' وابو داؤد (۱/۵۲٤) كتاب الصلوة' باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه' الحديث (۸۳۸)' والترمذي (۲/۵٦) كتاب الصلوة' باب ما جاء في وضع اليدين قبل الركبتين' الحديث (۲٦۸)' والنسائي (۲/۲۳٤) كتاب التطبيق' باب رفع اليدين قبل الركبتين' وابن ماجه (۱/۲۸٦) كتاب اقامة الصلوة: باب السجود' الحديث (۸۸۲)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۲۵۵) كتاب الصلوة' باب السجود' الحديث (۸۸۲)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۲۵۵) كتاب الصلوة' باب ما يبدا بوضعه في السجود' والبيهقي (۲/۹۸) كتاب الصلوة باب وضع الركبتين قبل اليدين' والحاكم (۱/۲۲٦)' وابن خزيمة (۱/۳۱۸) رقم (٦۲٦)' وابن حبان (٤۸۷-موارد)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۲۵۵)' من حديث يزيد بن هارون' عن شريك' عن عاصم بن كليب' عن ابيه' عن وائل به- وقال الترمذي: (حسن غريب' لا نعرف احدا رواه غير شريك' وصححه ابن خزيمة' وابن حبان' والحاكم' ووافقه الذهبي)-

اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا سَجَدَ تَقَعُ رُكْبَتَاهُ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ .وَقَالَ ابْنُ اَبِىْ دَاوُدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ .تَفَرَّدَ بِهٖ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ شَرِيكٍ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهٖ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ غَيْرُ شَرِيكٍ .وَشَرِيكٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِيْمَا يَتَفَرَّدُ بِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تھے تو اپنے دونوں گھٹنے اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے رکھتے تھے اور جب اُٹھتے تھے تو دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں سے پہلے اُٹھاتے تھے۔

ایک اور راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

آپ اپنے دونوں گھٹنے دونوں ہاتھوں سے پہلے رکھتے تھے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں راوی یزید منفرد ہیں۔ انہوں نے شریک سے روایت کیا ہے اور یہ راوی مستند نہیں ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن عبد الکریم بن نافع، ابوعبداللہ ازدی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''252ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴۱۴/۳) (۱۵۴۷)۔

1292- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَبَّرَ حَتّٰى حَاذَى بِاِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ رَكَعَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ مِفْصَلٍ مِّنْهُ فِيْ مَوْضِعِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ مِفْصَلٍ مِّنْهُ فِيْ مَوْضِعِهٖ ثُمَّ انْحَطَّ بِالتَّكْبِيْرِ فَسَبَقَتْ رُكْبَتَاهُ يَدَيْهِ .تَفَرَّدَ بِهِ الْعَلَاءُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنْ حَفْصٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی یہاں تک کہ آپ نے اپنے دونوں انگوٹھے کانوں تک اُٹھالیے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر ٹھہر گیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اُٹھایا یہاں تک کہ آپ کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر آ گیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم

١٢٩٢- اخرجه الحاكم (١/٢٢٦)' وعنه البيهقي في (السنن الكبرى) (٢/٩٩) كتاب الصلوة' باب وضع الركبتين قبل اليدين' من طريق ابي العباس محمد بن يعقوب' ثنا العباس بن محمد الدوري بهذا الاسناد- قال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين' ولا اعرف له علة' ووافقه الذهبي- وقال البيهقي: تفرد به العلاء بن العطار' والعلاء مجهول وذكر ابن ابي حاتم في (علل الحديث) (١/١٨٨)' رقم (٥٢٩)' ونقل عن ابيه قوله: هذا حديث منكر- اه- والعلاء اخرجه له الحاكم' وسكت عنه الذهبي' ولم يورده في كتابه (المغني)- قال الحافظ ابن حجر في (ترجمته من اللسان) (٤/١٨٣): وخالفه عمر بن حفص بن غياث' وهو من اثبت الناس في ابيه' فرواه عن ابيه' عن الاعمش' عن ابراهيم' عن علقمة وغيره' عن عمر موقوفًا عليه' وهذا هو المحفوظ والله اعلم- اه- ومن هذا الطريق اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (١/٢٥٦)' فهد بن سليمان' عن عمر بن حفص به-

تکبیر کہتے ہوئے جھکے تو آپ نے اپنے دونوں گھٹنے دونوں ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھے۔
اس روایت کو نقل کرنے میں بھی العلاء بن اسماعیل منفرد ہے' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1293- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ قَالَ جَاءَ نَا اَبُوْ سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ مَسْجِدَنَا فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاُصَلِّىْ وَمَا اُرِيْدُ الصَّلَاةَ وَلٰكِنِّىْ اُرِيْدُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّى .قَالَ فَقَعَدَ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْاٰخِرَةِ .هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ ثَابِتٌ وَّكَذٰلِكَ مَا بَعْدَهُ .

☆☆ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہماری مسجد میں تشریف لائے' انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمہیں نماز پڑھ کر دکھاتا ہوں' میرا اس وقت نماز ادا کرنے کا ارادہ نہیں ہے' لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ میں تمہیں یہ کر کے دکھاؤں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔
راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ پہلی رکعت میں دوسرا سجدہ کرنے کے بعد اُٹھے تو پہلے بیٹھ گئے (اس کے بعد کھڑے ہوئے)۔
اس کی سند صحیح ہے اور ثابت ہے۔
اسی طرح بعد والی روایت کا بھی یہی حکم ہے۔

1294- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِىِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يُصَلِّىْ فَكَانَ اِذَا كَانَ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى اَوِ الثَّالِثَةِ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِىَ قَاعِدًا .هٰذَا صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے' جب آپ پہلی اور تیسری رکعت میں تھے تو آپ اس وقت تک نہیں اُٹھے جب تک پہلے سیدھے بیٹھ نہیں گئے۔
اس روایت کی سند مستند ہے۔

1295- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِىُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

۱۲۹۳-اخرجه احمد (۳/۴۳۶) و(۵/۵۳،۵۴)' والبخاري (۲/۵۶۴) كتاب الاذان' باب كيف يعتمد على الارض اذا قام من الركعة؛ حديث (۸۲۴)' وابو داؤد (۱/۲۲۲-۲۲۳) كتاب الصلوة' باب النهوض في الفرد' حديث (۸۴۲)' (۸۴۳)' والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/۱۲۳-۱۲۴) كتاب الصلوة' باب كيف القيام من الجلوس ؛ كلهم من طريق ايوب السختياني بهذا الاسناد-

۱۲۹۴-اخرجه البخاري (۲/۵۶۳) كتاب الاذان' باب من استوى قاعدًا في وتر من صلاته' ثم نهض' حديث (۸۲۳)' وابو داؤد (۱/۲۲۳) كتاب الصلوة' باب النهوض في الفرد' حديث (۸۴۴)' والنسائي (۲/۲۳۴) كتاب التطبيق' باب الاستواء للجلوس عند الرفع من السجدتين' والترمذي (۲/۷۹) كتاب الصلوة' باب ما جاء كيف النهوض من السجود؛ حديث (۲۸۷)' وابن خزيمة (۶۸۶)' وابن حبان (۱۹۳۴)' والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/۱۲۳) كتاب الصلوة' باب كيف القيام من الجلوس؛ كلهم من طريق هشيم بهذا الاسناد-
وقال الترمذي هٰذا حديث حسن صحيح-

مُحَمَّدِ بْنِ الْمِسْوَرِ الزُّهْرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْقُرَشِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ وَاَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ اَنَّهُمْ اَتَوُا النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَحَدُهُمَا وَصَاحِبٌ لَهُ اَيُّوْبُ اَوْ خَالِدٌ فَقَالَ لَهُمَا اِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا وَصَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِیْ اُصَلِّی ۔ هٰذَا صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' ان کے ساتھ ان کے ایک ساتھی بھی تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے یہ فرمایا: جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم دونوں اذان دینا' تم دونوں اقامت کہنا اور تم دونوں میں سے وہ شخص امامت کروائے جو تم دونوں میں سے عمر میں بڑا ہے اور تم اسی طرح نماز ادا کرنا جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

یہ روایت مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن ثابت جحدری، ابوبکر بصری، یہ ''صدوق'' ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''250ھ کے بعد'' ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۷)(۱۸)۔

1296- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الْمَخْزُوْمِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنْ سَرَّكُمْ اَنْ تُزَكُّوا صَلَاتَكُمْ فَقَدِّمُوْا خِيَارَكُمْ ۔ اَبُو الْوَلِيْدِ هُوَ خَالِدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری نماز پاکیزہ ہو جائے تو تم اپنے نیک لوگوں کو آگے کرو (یعنی ان سے امامت کراؤ)۔

ابوالولید نامی راوی خالد بن اسماعیل ہے اور یہ ضعیف ہے۔

43- باب مَنْ اَدْرَكَ الْاِمَامَ قَبْلَ اِقَامَةِ صُلْبِهٖ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ.

باب: جو شخص امام کے کمر اُٹھانے سے پہلے امام کو پالے' اس نے نماز کو پالیا

1297- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِيْنَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ اِسْمَاعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ رِشْدِيْنَ حَدَّثَنَا

۱۲۹۶- اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۳ / ۴۲) من طريق خالد بن اسماعيل بهذا الاسناد - وقال ابن عدي: وهذا الحديث عن ابن جريج بهذا الاسناد منكر - وقال ايضا: خالد بن اسماعيل ابو الوليد المخزومي يضع الحديث على ثقات المسلمين-

حَرْمَلَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا قَبْلَ اَنْ يُقِيْمَ الْاِمَامُ صُلْبَهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص نماز کی ایک رکعت کو پالے اس نے اس نماز کو پالیا' یعنی وہ اس سے پہلے پائے کہ امام (آخری رکعت کے رکوع سے) کمر اُٹھا چکا ہو (یعنی کھڑا ہو چکا ہو)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن سواد- ابن اسود بن عمرو العامری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''245ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۲۷)(۵۰۸۱)۔

○ محمد بن یحیٰی بن اسماعیل تمیمی التمار۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۳۶۷)(۸۳۱۸)۔

○ یحیٰی بن حمید۔ امام بخاری فرماتے ہیں: ان کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۷/۱۷۰)(۹۴۹۶)۔

رکوع میں امام کے ساتھ شامل ہونے کا مسئلہ

یہاں مصنف نے یہ مسئلہ بیان کیا ہے' اگر کوئی شخص امام کے رکوع سے سر اُٹھانے سے پہلے جماعت کی نماز میں شریک

۱۲۹۷- اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۷/ ۲۲۸) من طريق عمرو بن سواد بهذا الاسناد- وقال ابن عدي: هكذا زاد في متنه: (قبل ان يقيم الامام صلبه)- وهذه الزيادة يقولها يحيى بن حميد' وهو مصري' لا اعرف له' ويحضرني غير هذا- وقال الحافظ في (اللسان) (۶/ ۲۵۰):قال البخاري: لا يتابع في حديثه' وضعفه الدارقطني' واخرجه ابن خزيمة حديث في صحيحه' وذكره ابن حبان في الثقات والعقيلي في الضعفاء' وذكر له حديث عن قرة عن ابي سلمة عن ابي هريرة رفعه: (من ادرك ركعة من الصلوة' فقد ادركها قبل ان يقيم الامام صلبه)- وقد رواه مالك وغيره من حفاظ اصحاب الزهري' ولم يذكروا الزيادة الاخيرة' ولعلها كلام الزهري- اه- واخرجه البخاري (۲/ ۵۷) كتاب المواقيت' باب من ادرك ركعة من الصلوة' الحديث (۵۸۰)' ومسلم (۱/ ۴۲۳) كتاب المساجد' باب من ادرك ركعة من الصلوة' الحديث (۱۶۱/ ۶۰۷)' وابو داؤد (۱/ ۶۶۹) كتاب الصلوة' باب من ادرك ركعة من الصلوة' الحديث (۱۱۲۱)' والترمذي (۲/ ۱۹) كتاب الجمعة' باب من يدرك من الجمعة ركعة' الحديث (۵۲۴)' والنسائي (۱/ ۲۷۴) كتاب المواقيت' باب من ادرك ركعة من الصلوة' وابن ماجه (۱/ ۳۵۶) كتاب اقامة الصلوة' باب فيمن ادرك من الجمعة ركعة' الحديث (۱۱۲۲)' واحمد (۲/ ۲۷۱)- ومالك في (المؤطا) (۱/ ۱۰) كتاب وقوت الصلوة' باب من ادرك ركعة من الصلوة (۱۵)- وعبد الرزاق (۲/ ۲۸۱) رقم (۳۳۶۹)' والحميدي (۲/ ۴۲۱- ۴۲۲) رقم (۹۴۶)' وابو عوانة (۲/ ۸۰- ۸۱)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۱۵۱)' وابن خزيمة (۳/ ۱۷۳) رقم (۱۸۴۹)' وابن حبان (۱۴۷۴)' وابو يعلى (۱۰/ ۳۷۳) رقم (۵۹۶۳)' والدارمي (۱/ ۲۷۷) كتاب الصلوة' باب من ادرك ركعة من الصلوة فقد ادرك' والخطيب في (تاريخ بغداد) (۳/ ۴۹)' والبيهقي (۲/ ۲۰۳)' كلهم من طرق عن الزهري عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة' به-

ہو جاتا ہے تو وہ اس نماز کو (یعنی اس رکعت کو) پانے والا شمار ہو گا۔

اس موضوع پر فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن الرشد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

اس بارے میں تین اقوال ہیں' جمہور اس بات کے قائل ہیں' اگر رکوع سے سر اُٹھانے سے پہلے مقتدی امام کو پالیتا ہے تو یعنی اس کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جاتا ہے تو اس نے اس رکعت کو پالیا اور اب اس پر اس رکعت کو قضاء کے طور پر (یعنی اُسے نماز کے آخر میں دوبارہ) ادا کرنا لازم نہیں ہو گا۔

اس کے بعد ان اہل علم کے درمیان اس بات میں اختلاف پایا جاتا ہے' ایسے شخص کے لیے کیا یہ بات شرط ہو گی' اُس نے تکبیر تحریمہ اور رکوع کی تکبیر کہی ہو یا پھر صرف رکوع کی تکبیر کہہ لینا اُس کے لیے کافی ہو گا۔

اگر صرف رکوع کی تکبیر کہہ لینا اُس کے لیے کافی ہوتا تو کیا تکبیر تحریمہ کی نیت کرنا اُس کے لیے شرط ہو گا یا نہیں ہو گا؟

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے' ایسے شخص کے لیے ایک ہی مرتبہ تکبیر کہنا کافی ہے' اگر اُس نے نماز کے آغاز کی تکبیر کی نیت کی تھی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' تاہم مختار قول یہ ہے' ایسا شخص دو تکبیریں کہے گا۔

دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے' دونوں تکبیریں کہنا لازمی ہے' ایک گروہ کے نزدیک ایک تکبیر کہنا کافی ہے' اگرچہ مقتدی نے نماز کا آغاز کرنے کی تکبیر نہ کی ہو۔

بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں' جب امام رکوع میں جا چکا ہو تو مقتدی کی وہ رکعت فوت ہو جائے گی اور اس کی تلافی اُس وقت ہو سکتی ہے' وہ نماز کے آخر میں کھڑا ہو کر دوبارہ اُس رکعت کو ادا کرے' یہ قول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔

جس وقت مقتدی صف کے آخر تک پہنچتا ہے' اُس وقت امام اپنا سر اُٹھا چکا تھا' لیکن بعض مقتدیوں نے اپنا سر نہیں اُٹھایا تھا تو ایسی صورت میں بھی مقتدی امام کو' یعنی اس رکعت کو پانے والا شمار ہو گا۔

اس کی وجہ یہ ہے' لوگ امام کے حوالے سے ایک دوسرے سے متعلق ہوتے ہیں' یہ قول امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

فقہاء کے درمیان اس اختلاف کا بنیادی سبب لفظ رکعت کا اطلاق ہے کہ اس سے مراد کیا ہے۔

اس سے مراد فعل ہے یعنی جھکنا ہے' یا پھر جھک کر دوبارہ کھڑے ہونا ہے' اس کی وجہ یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص نے نماز کی ایک رکعت کو پالیا اس نے اس نماز کو پالیا''۔

شیخ ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر منقول ہے۔

جن فقہاء کے نزدیک لفظ رکعت کا اطلاق جھک جانے اور جھکنے کے بعد دوبارہ کھڑے ہونے' ان دونوں افعال پر ہوتا ہے' اس شخص کا قیام رہ جاتا ہے تو اس کی رکعت بھی رہ جائے گی اور جن حضرات کے نزدیک صرف جھکنا ہے' ایسا شخص رکوع کو پالیتا ہے' اس لفظ میں جو اشتراک کا مفہوم پایا تا ہے' وہ لغوی اور شرعی دونوں اعتبار سے ہے۔

اس کی وضاحت یوں کی جاسکتی ہے' رکعت کا مطلب جھکنا ہے اور شریعت میں اس سے مراد قیام اور رکوع کرنا اور سجدہ کرنا تینوں شامل ہیں۔

جن فقہاء نے مذکورہ بالا حدیث سے رکعت سے مراد ان کا شرعی مفہوم لیا ہے اور ان لوگوں کے مسلک کو اختیار نہیں کیا جو لفظ کے بعد کو اختیار کرنے کے قائل ہیں' انہوں نے کہا ہے' امام کے ساتھ تینوں احوال میں' یعنی قیام میں' رکوع میں اور سجدہ میں مقتدی کا شریک ہونا ضروری ہے' یہاں اس بات کا بھی احتمال ہوسکتا ہے' جن حضرات کے نزدیک رکعت سے مراد جھکنے کا مفہوم ہے' انہوں نے اس مفہوم کا اعتبار کیا ہو' جس پر لفظ دلالت کرتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے' جس مقتدی نے رکوع کو پالیا' اس نے اس رکعت کو پالیا جس کے جھکنے کا فعل فوت ہوگیا تھا تو اس نے رکعت کا صرف ایک حصہ پایا ہے' اس بنیاد پر اختلاف کی بنیاد اسماء کی دلالت کے بعض حصوں یا کل حصوں کو اختیار کرنے حوالے سے ہوگی۔ اور اس میں دونوں پہلوؤں کے اعتبار سے انحراف کا تصور کیا جاسکتا ہے۔

جن فقہاء نے صف میں شامل دیگر مقتدیوں کے رکوع کا اعتبار کیا ہے تو اس کی وجہ انہوں نے یہ قرار دی ہے' نماز میں رکعت کی نسبت کبھی امام کی طرف جاتی ہے' کبھی اس کی نسبت امام اور مقتدی سب کی طرف بھی جاتی ہے' تو یہاں اختلاف کا سبب یہ ہے' اس نسبت میں احتمال کیا پایا جاتا ہے' یعنی نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں نے ایک رکعت کو پالیا تو اس میں رکعت کی نسبت میں دونوں احتمال پائے جاتے ہیں۔ لیکن جمہور نے جس مسلک کو اختیار کیا ہے' وہ زیادہ واضح ہے۔

ایک یا دو تکبیروں کے کافی ہونے کے بارے میں جو فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' یعنی جس وقت مقتدی نماز میں شامل ہوتا اور امام رکوع کی حالت میں ہوتو اس وقت مقتدی ایک تکبیر کہنے کا پابند ہوگا یا دو تکبیریں کہنے کا پابند ہوگا' اس اختلاف کا سبب یہ مسئلہ ہے' تکبیر تحریمہ کے لیے یہ بات شرط ہے' اسے کھڑے ہو کر کہا جائے یا یہ بات شرط نہیں ہے' جن فقہاء نے یہ بات کہی ہے' تکبیر کے لیے یہ بات شرط ہے' وہ قیام کی حالت میں ہو کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا یہی طرزِ عمل تھا اور جو فقہاء پوری تکبیر کہنے کو فرض قرار دیتے ہیں' ان کے نزدیک دونوں تکبیریں کہنا لازم ہوگا' لیکن جن فقہاء کے نزدیک تکبیریں کہنا شرط نہیں ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: ''تکبیر کے ذریعے نماز شروع ہوتی ہے'' تو یہ الفاظ عام ہیں' ان حضرات کے نزدیک صرف تکبیر تحریمہ فرض ہے' انہوں نے ایک تکبیر کو کافی قرار دیا ہے۔

جن فقہاء نے ایک تکبیر کو کافی قرار دیا ہے' خواہ تکبیر تحریمہ کی نیت نہ بھی کی ہوتو اس سلسلے میں ایک قول یہ ہے' ان لوگوں نے ان فقہاء کے مسلک کو اپنایا ہے جو تکبیر تحریمہ کہنے کو فرض قرار نہیں دیتے ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے' انہوں نے ان فقہاء کے مسلک کو بنیاد بنایا ہے' جن کے نزدیک تکبیر تحریمہ کی نماز کی نیت سے تاخیر جائز ہے' کیونکہ جب آدمی تکبیر تحریمہ کی نیت کرلے گا تو اس کا مطلب یہ ہے' وہ نماز میں شامل ہونے کی نیت بھی ساتھ ہی کر رہا ہے۔ تکبیر تحریمہ کی دو صفات ہیں یعنی ایک نیت کا شامل ہونا اور دوسرا آغاز میں' یعنی نماز کے آغاز میں ہونا تو جن فقہاء نے ان دونوں اوصاف کو شرط قرار دیا ہے' انہوں نے نیت کی شمولیت کو لازمی قرار دیا ہے' اور جن فقہاء نے اسے ایک وصف کافی قرادیا ہے' انہوں نے ایک تکبیر کو کافی قرار دیا ہے[1]

[1] بدایۃ المجتہد

اگرچہ انسان کی نیت شامل نہ بھی ہو۔

1298- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي الْعَتَّابِ وَابْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعُدُّوهَا وَمَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم سجدے کی حالت میں ہوں تو تم بھی سجدے میں چلے جاؤ لیکن اس کو رکعت شمار نہ کرنا اور جو شخص ایک رکعت کو پالے اس نے نماز کو پالیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نافع بن یزید الکلاعی-ابو یزید مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''168ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۹۶)(۷۱۳۴)۔

○ یحییٰ بن ابوسلیمان مدنی، ابوصالح، یہ ''لین الحدیث'' ہیں۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''لین الحدیث'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۵۷)(۷۶۱۵)۔

○ زید بن ابوعتاب-(اور ایک قول کے مطابق:) زید ابوعتاب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۵)(۲۱۵۷)۔

44-باب لُزُومِ إِقَامَةِ الصُّلْبِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

باب: رکوع اور سجدے میں کمر سیدھی رکھنا واجب ہے

1299- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ إِمْلَاءً حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

۱۲۹۸ اخرجه ابو داؤد (۱/ ۲۳۶) كتاب الصلوة: باب في الرجل يدرك الامام ساجدا كيف يصنع؟ حديث (۸۹۳) والحاكم (۱/ ۲۱۶، ۲۷۳ ۲۷۴) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۸۹) كلهم من طريق سعيد بن ابي مريم بهذا الاسناد. وقال الحاكم: صحيح الاسناد ويحيى ابن ابي سليمان من ثقات المصريين- ووافقه الذهبي - اما البيهقي فقال: تفرد به يحيى بن ابي سليمان المدني وقد روي باسناد آخر اضعف من ذلك عن ابي هريرة- اه - واخرجه ايضا ابن عدي في (الكامل) (۷/ ۲۳۰) من طريق سعيد بن ابي مريم وقال: وليحيى بن ابي سليمان غير ما ذكرت وهو ممن يكتب احاديثه وان كان بعضها غير محفوظة- اه - وقد اسند عن البخاري انه قال في يحيى هذا: منكر الحديث-

اِدْرِيسَ وَوَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَحَمَّادُ بْنُ سَعِيْدِ الْمَازِنِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَلَاةَ لِرَجُلٍ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ . هٰذَا اِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيْحٌ.

★★ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع اور سجدے میں کمر سیدھی نہیں رکھتا۔

اس حدیث کی سند ثابت اور صحیح ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حماد بن سعید البراء، بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''منکرالحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیز ان (۳۵۹/۲) (۲۲۵۲)۔

○ عبداللہ بن سخبرۃ-ازدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دوسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۱۸/۱) (۳۲۸)۔

1300- حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ وَاَبُوْ اُسَامَةَ وَالْمُحَارِبِيُّ وَيَعْلٰى عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تُجْزِءُ صَلَاةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ صُلْبَهُ . مِثْلَهُ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو شخص نماز میں کمر کو قائم نہیں رکھتا''۔

45-باب وُجُوْبِ وَضْعِ الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ.

باب: پیشانی اور ناک کو رکھنا واجب ہے

1301- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ الْمُهْتَدِىْ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ خَلَفٍ الدِّمَشْقِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

۱۲۹۹-اخرجه ابو داؤد (۵۳۳/۱) كتاب الصلوة: باب صلاة من لا يقيم صلبه، حديث (۸۵۵)، والترمذي (۵۱/۲) كتاب الصلوة: باب ما جاء فيمن لا يقيم صلبه، حديث (۲۶۵)، والنسائي (۱۸۳/۲) كتاب الافتتاح: وباب اقامة الصلب في الركوع، (۲۱۴/۲) باب اقامة الصلب في السجود، وابن ماجه (۲۸۴/۱) كتاب الصلوة: باب الركوع في الصلوة، حديث (۸۷۰)، والدارمي (۳۰۴/۱)، واحمد (۱۱۲/۴، ۱۱۹، ۱۲۲)، والحميدي (۴۵۴)، وعبد الرزاق (۲۸۵۶)، وابن خزيمة (۳۰۰/۱) رقم (۵۹۱، ۶۶۶)، وابن حبان (۵۰۱، ۵۰۲-موارد)، وابن الجارود في (المنتقى) رقم (۱۹۵)، والطحاوي في (مشكل الآثار) (۷۹/۱-۸۰)، والطيالسي (۶۱۳)، والبيهقي (۸۸/۲، ۱۱۷)، وابو نعيم في (حلية الاولياء) (۱۱۶/۸)، والطبراني في (الكبير) (۲۱۲/۱۷-۲۱۴) رقم (۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴)، والبغوي في (شرح السنة) (۲۲۹/۲)، كلهم من طريق عمارة بن عمير عن ابي معمر عن ابي مسعود البدري به- وقال الترمذي: حسن صحيح - وصححه ابن خزيمة وابن حبان-

بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الْمَلِكِ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ بِدِمَشْقَ قَالاَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا نَاشِبُ بْنُ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا مُقَاتِلُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَبْصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) امْرَاَةً مِنْ اَهْلِهٖ تُصَلِّيْ وَلَاتَضَعُ اَنْفَهَا بِالْاَرْضِ .فَقَالَ يَا هٰذِهٖ ضَعِيْ اَنْفَكِ بِالْاَرْضِ فَاِنَّهٗ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَضَعْ اَنْفَهٗ بِالْاَرْضِ مَعَ جَبْهَتِهٖ فِي الصَّلَاةِ .نَاشِبٌ ضَعِيْفٌ وَلَايَصِحُّ مُقَاتِلٌ عَنْ عُرْوَةَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک اہلیہ کو دیکھا جو نماز ادا کر رہی تھی' وہ اپنی ناک زمین پر نہیں رکھ رہی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خاتون! تم اپنی ناک زمین پر رکھو کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اپنی ناک پیشانی کے ساتھ' نماز کے دوران زمین پر نہیں رکھتا۔

اس روایت کا راوی ناصب ضعیف ہے اور مقاتل کی عروہ کے حوالے سے نقل کے حوالے سے یہ روایت مستند نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ناشب بن عمرو۔عن مقاتل بن حیان۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف' منکر الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳/۷)(۸۹۹۳)۔

سجدے میں ناک اور پیشانی زمین پر رکھنے کا حکم

یہاں مصنف نے سجدے کے دوران ناک اور پیشانی زمین پر رکھنے کا مسئلہ بیان کیا ہے۔

اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے امام ابوالحسین احمد القدوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب ''التجرید'' میں بیان کرتے ہیں:

جب کوئی شخص پیشانی کو چھوڑ کر صرف ناک سجدہ کرے تو ایسا کرنا جائز ہوگا' جبکہ یہ دونوں حضرات (امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ) بیان کرتے ہیں: (اگر اسے پیشانی زمین پر رکھنے کی قدرت حاصل ہو) تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

ہماری دلیل یہ ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ رکوع کرو اور سجدہ کرو''۔

اس کے ظاہری الفاظ اس بات کا تقاضا کرتے ہیں' وہ چیز واجب ہے' جسے سجدے (یعنی سر جھکائے) کا نام دیا جا سکے اور یہ چیز یہاں پائی جا رہی ہے' اگرچہ پیشانی کو زمین پر نہیں رکھا گیا ہے' اس کی وجہ یہ ہے' سجدے کا مطلب زمین کے ساتھ ملنا ہے۔جیسے کہا جاتا ہے: سجد البعیر اس وقت ہوتا ہے جب وہ اپنی گردن کا اگلا حصہ زمین پر رکھ دیتا ہے' پھر اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے' چہرہ جھکا ہوا ہونا چاہیے اور یہ بالکل اس طرح ہوگا جیسے پیشانی کے صرف ایک حصے کو زمین پر رکھا جائے [1]

---

[1] التجرید از امام قدوری

1302- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَضَعْ اَنْفَهُ عَلَى الْاَرْضِ . رَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلاً .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اپنی ناک زمین پر نہیں رکھتا۔

دیگر راویوں نے اس کو مرسل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عکرمۃ بن خالد بن سلمۃ بن عاص بن ہشام مخزومی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''عکرمہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۰) (۲۷۳)۔

1303- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَرَاَى رَجُلاً يُصَلِّيْ مَا يُصِيبُ اَنْفَهُ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا يُصِيبُ اَنْفَهُ مِنَ الْاَرْضِ مَا يُصِيبُ الْجَبِينَ . قَالَ لَنَا اَبُوْ بَكْرٍ لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ اِلَّا اَبُوْ قُتَيْبَةَ وَالصَّوَابُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلاً .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا جو ناک زمین پر نہیں رکھ رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اس وقت ناک زمین پر نہیں رکھتا جب وہ پیشانی زمین پر رکھتا ہے۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ مرسل حدیث کے طور پر منقول ہے۔

1304- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ اَبُوْ بَكْرٍ وَّجَمَاعَةٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا

۱۳۰۱- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۴۹/۱) رقم (۵۸۴) من طريق الدارقطني به- ونقل قول الدارقطني وتعقبه فقال: ما قدح فيه غيره ولا يقبل التضعيف حتى يتبين سببه-

۱۳۰۲- اخرجه ابن جوزي في (التحقيق) (۳۵۰/۱) رقم (۵۸۶) من طريق الدارقطني به- وقد روي لهذا الحديث عن عكرمة مرسلا' اخرجه ابن ابي شيبة (۲۲۵/۱) رقم (۲۶۹۵): ثنا ابن فضيل عن عاصم عن عكرمة مرسلا- واخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۱۰۴) من طريق سفيان عن عاصم الاحول عن عكرمة مرسلا ايضا- وقال البيهقي: وكذلك رواه سفيان بن عيينة وعبدة بن سليمان عن عاصم الاحول عن عكرمة مرسلا- وقال البيهقي في (معرفة السنن والآثار) (۲/ ۹): واما حديث عكرمة' فانما هو مرسل' وانما رواه بذكر ابن عباس فيه ابو قتيبة عن سفيان' وشعبة عن عاص' عن عكرمة' وغلط فيه- ورواه سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس موقوفاً- قال ابو عيسى الترمذي -فيما قرات في كتابه-: حديث عكرمة مرسلا اصح- وكذلك قاله غيره من الحفاظ-

۱۳۰۳- اخرجه الحاكم (۲۷۰/۱) من طريق الجراح بن مخلد بهذا الاسناد- وقال: صحيح على شرط البخاري' ولم يخرجاه' وقد اوقفه شعبة عن عاصم- ثم اخرجه من طريق عاصم الاحول عن عكرمة عن ابن عباس موقوفاً- وقال ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۵۰/۱): فان قالوا: قال ابو بكر بن ابي داؤد: لم يرفعه الا ابو قتيبة' قلنا: هو ثقة اخرجه له البخاري' والرفع زيادة وهي من الثقة مقبولة-

اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لِوَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ يَا اَبَا نُعَيْمٍ مَا لَكَ لَا تُمَكِّنُ جَبْهَتَكَ وَاَنْفَكَ مِنَ الْاَرْضِ قَالَ ذٰلِكَ اَنِّي سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْجُدُ بِاَعْلٰى جَبْهَتِهِ عَلٰى قِصَاصِ الشَّعَرِ .تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ وَهْبٍ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

☆☆ عبدالعزیز بیان کرتے ہیں' میں نے وہب سے کہا: اے ابونعیم! آپ نماز کے دوران اپنی پیشانی اور ناک زمین پر کیوں نہیں رکھتے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' آپ ﷺ نے پیشانی کے اوپر والے حصے' یعنی جہاں سے بالوں کا آغاز ہوتا ہے' ان پر سجدہ کیا تھا۔

اس روایت کو نقل کرنے میں عبدالعزیز نامی راوی منفرد ہیں اور یہ مستند نہیں ہیں۔

46-باب صِفَةِ الْجُلُوْسِ لِلتَّشَهُّدِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

باب: تشہد میں اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا طریقہ

1305- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ وَبُنْدَارٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا اَبُو مُوسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لِاَبِي مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سُنَّةُ الصَّلَاةِ اَنْ تَفْتَرِشَ الْيُسْرٰى وَتَنْصِبَ الْيُمْنٰى .تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْوَهَّابِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نماز میں (بیٹھنے کا) سنت طریقہ یہ ہے' بائیں پاؤں کو بچھا لیا جائے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھا جائے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں عبدالوہاب نامی راوی ''منفرد'' ہے۔

○ ابوعباس قلوری-بکسر قاف وتشدید لام مفتوحۃ وسکون واو بعدھا راء-عصفری، بصری، اسمہ احمد، وقیل: محمد بن عمرو بن عباس بن عبیدۃ، وقیل: عبید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 263ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۴۴/۲) (۲۵)۔

○ عبداللہ بن عبداللہ بن جابر، (اور ایک قول کے مطابق):: جبیر بن عتیک انصاری، مدنی، ثقہ یہ راویوں کے چوتھے

۱۳۰۴-اخرجہ ابن الجوزی فی (التحقیق) (۱/۲۵۰-۲۵۱) رقم (۵۸۷) من طریق الدارقطنی بہ- وقال ابن الجوزی: عبد العزیز عبید اللہ: قال یحیی بن معین: ضعیف- وقال ابو زرعۃ: مضطرب الحدیث واھی الحدیث- وقال النسائی: واسماعیل بن عیاش ضعیف- وقال ابن حبان: خرج عن حد الاحتجاج بہ- اہ- والحدیث اخرجہ ایضا ابن عدی فی (الکامل) (۲۸۵/۵) من طریق الحسن بن عرفۃ بہذا الاسناد- وقال ابن عدی: وھذہ الاحادیث التی ذکرتہا لعبد العزیز ھذا مناکیر کلہا' وما رایت احدا یحدث عنہ غیر اسماعیل بن عیاش-

۱۳۰۵-اخرجہ البیہقی فی (السنن الکبری) (۱۲۹/۲-۱۳۰) کتاب الصلاۃ' باب کیفیۃ الجلوس فی التشہد الاول و الثانی' من طریق جعفر بن عون' انبا یحیی بن سعید بہذا الاسناد- و ینظر: الحدیث الآتی-

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۲۶/۱) (۴۰۸)۔

تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ

تشہد میں بیٹھنے کے طریقے کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زُحیلی بیان کرتے ہیں:

احناف کے نزدیک تشہد میں بیٹھنے کا وہی طریقہ ہے جو دو سجدوں کے درمیان جلسہ کے دوران بیٹھنے کا طریقہ ہے' یعنی بائیں پاؤں کو بچھایا جائے گا جس کا طریقہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں خواہ تشہد آخری ہو یا درمیان والا تشہد ہو' ان حضرات کی دلیل حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ وہ روایت ہے جس میں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے طریقے کے بارے میں بیان کیا ہے' جب نبی اکرم ﷺ تشہد کے لیے بیٹھتے تھے تو آپ ﷺ اپنا بایاں پاؤں بچھا لیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے اُس کا رُخ قبلہ کی طرف کر دیتے تھے۔

(ایک اور حدیث میں یہ بات منقول ہے:)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں مدینہ منورہ گیا تا کہ اس بات کا جائزہ لوں' نبی اکرم ﷺ کس طرح نماز ادا کرتے ہیں' جب نبی اکرم ﷺ نماز میں تشہد کے لیے بیٹھے تو آپ ﷺ نے اپنے بائیں پاؤں کو بچھا لیا اور بایاں ہاتھ بائیں زانوں کے اوپر رکھا اور آپ ﷺ نے اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیا۔

فقہاء مالکیہ یہ کہتے ہیں: پہلے اور دوسرے تشہد میں سرین کو زمین پر ٹیک کر بیٹھا جائے گا کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نماز کے درمیان والے اور آخری تشہد میں اسی طرح بیٹھا کرتے تھے۔

حنابلہ اور شوافع یہ کہتے ہیں: دوسرے تشہد میں سرین کے اوپر ٹیک لگا کر بیٹھنا سنت ہے۔ اس طرح کہ بایاں پاؤں دائیں طرف سے نکال کر سرین کو زمین پر لگا کر اس پر ٹیک رکھی جائے۔

ان کی دلیل حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ یہ روایت ہے' نبی اکرم ﷺ جب نماز کی آخری رکعت میں ہوتے تھے تو بائیں پاؤں کو پیچھے کر لیتے تھے اور ایک طرف زمین پر ٹیک لگا کر بیٹھ جاتے تھے اور پھر سلام پھیرا کرتے تھے۔

اس طرح بیٹھنے کو تورک کہا جاتا ہے' نماز میں تورک کا مطلب یہ ہے' بائیں سرین کو زمین پر ٹیک لگا کر بیٹھا جائے اور ران کے اوپر جو جگہ ہے اُسے ورکان کہا جاتا ہے جیسا کہ بازو کے آخری حصے کو کعبین کہا جاتا ہے۔

حنابلہ یہ کہتے ہیں: صبح کی نماز میں تشہد میں سرین کے بل نہیں بیٹھا جائے گا کیونکہ یہ دوسرا تشہد نہیں ہے۔

حضرت ابوحمید ساعدی کی نقل کردہ حدیث سے یہ بات واضح ہوئی کہ نبی اکرم ﷺ پہلے اور دوسرے تشہد میں فرق ظاہر کرنے کے لیے دوسرے تشہد میں اس طرح بیٹھا کرتے تھے کہ جن نمازوں میں صرف ایک تشہد ہو گا' وہاں اس طرح کے طریقے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی' اس لیے وہاں فرق کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے' دوسرے تشہد میں سرین کے بل بیٹھنا جمہور کے نزدیک سنت ہے' لیکن احناف کے نزدیک یہ سنت نہیں ہے۔[1]

---

[1] الفقہ الاسلامی وادلتہ

1306- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ وَاللَّفْظُ لِاَبِىْ مُوْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ اَنْ تُضْجِعَ الْيُسْرٰى وَتَنْصِبَ الْيُمْنٰى.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نماز میں (بیٹھنے کا) طریقہ یہ ہے: تم بائیں پاؤں کو بچھالو اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرلو۔

1307- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُنَّةُ الصَّلَاةِ اَنْ تَفْتَرِشَ الْيُسْرٰى وَتَنْصِبَ الْيُمْنٰى .هٰذِهِ كُلُّهَا صِحَاحٌ لَمْ يَرْوِهَا اِلَّا الثَّقَفِىُّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نماز (میں بیٹھنے) کا سنت طریقہ یہ ہے: تم بائیں پاؤں کو بچھالو اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرلو۔

یہ تمام روایات مستند ہیں' لیکن انہیں صرف ثقفی نامی راوی نے نقل کیا ہے۔

47-باب صِفَةِ التَّشَهُّدِ وَوُجُوبِهِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِيْهِ.

باب: تشہد کا طریقہ' اس کا واجب ہونا' اس بارے میں روایات کا اختلاف

1308- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا جَلَسَ يَدْعُوْ-يَعْنِىْ فِى التَّشَهُّدِ-يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنٰى وَيُشِيْرُ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَيَضَعُ الْاِبْهَامَ عَلَى الْوُسْطٰى وَيَضَعُ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى فَخِذَهُ الْيُسْرٰى .

☆☆ عامر بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب (نماز کے دوران) تشریف فرما ہوتے تھے تو دعا کیا کرتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) یعنی تشہد میں دعا کیا کرتے تھے' آپ اپنا دایاں دست مبارک رکھتے تھے اور پھر شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا کرتے تھے' آپ اس وقت اپنا انگوٹھا درمیانی انگلی پر رکھتے تھے' جبکہ آپ نے اپنا بایاں دست مبارک اپنے بائیں زانوں پر رکھا ہوتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں دست مبارک سے اپنے بائیں زانوں کو پکڑا ہوتا تھا۔

۱۳۰۶-اخرجه ابن ابي شيبة (۱/ ۲۵٤) رقم (۲۹۲۷): حدثنا ابن فضيل و ابو اسامة عن يحيى بن سعيد بهذا الاسناد- و ينظر السابق-

۱۳۰۷-اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۳۶۲) رقم (۶۰۷) من طريق الدارقطني به-

۱۳۰۸-اخرجه مسلم (۱/ ٤۰۸) كتاب المساجد' باب صفة الجلوس في الصلاة' حديث (۱۱۲/ ۵۷۹)' و ابن حبان (۱۹٤۲)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۱۳۱) كتاب الصلاة' باب كيف يضع يديه على فخذيه و الاشارة بالمسبحة' كلهم من طريق ابي خالد الاحمر بهذا الاسناد-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عامر بن عبداللہ بن زبیر بن عوام اسدی ابوحارشامدنی' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے اور یہ عابد وزاہد سمجھے جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 121ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۳۸۸)(۵۳)۔

تشہد کا حکم اور اس کے کلمات

تشہد کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں: احناف کے نزدیک صحیح روایت کے مطابق اتنی دیر تک بیٹھنا فرض ہے جب تک عبدهٗ ورسولهٗ کے کلمات پڑھے جائیں' اگر مقتدی امام سے پہلے فارغ ہو جاتا ہے اور اس دوران کوئی ابت کر لیتا ہے یا کچھ کھا پی لیتا ہے تو اس کی نماز مکمل ہو جائے گی۔

شوافع اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں' اتنی دیر تک بیٹھنا' تشہد پڑھنا اور درود شریف پڑھنا یہ سب لازمی رکن ہیں۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک تشہد اور سلام کی مقدار تک بیٹھنا یہ رکن ہے۔

یہاں یہ بات واضح رہنی چاہیے: احناف کے نزدیک پہلا اور دوسرا تشہد پڑھنا واجب ہیں جبکہ جمہور کے نزدیک پہلا تشہد پڑھنا سنت ہے اور دوسرے تشہد میں درود شریف پڑھنا مالکیوں اور حنفیوں کے نزدیک سنت ہے۔

احناف کی دلیل یہ روایت ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تشہد کے یہ کلمات سکھائے تھے اور پھر ارشاد فرمایا تھا:

''جب تم انہیں پڑھ لو یا ایسا کر لو تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی''۔

اس سے مراد یہ ہے: جب تم تشہد کے کلمات پڑھ لو یا اتنے دیر تک بیٹھے رہو تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز کی تکمیل کو اتنی دیر تک بیٹھنے سے مشروط قرار دیا ہے خواہ انسان نے تشہد کے کلمات پڑھے ہوں یا نہ پڑھے ہوئے ہوں' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد پڑھنے یا بیٹھے رہنے' دونوں میں سے کوئی ایک شرط عائد کی ہے اور بیٹھے بغیر تشہد نہیں پڑھا جا سکتا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی بیٹھے بغیر تشہد نہیں پڑھا ہے' تو اس اعتبار سے درحقیقت نماز کی تکمیل کے لیے تشہد کی مقدار میں بیٹھنا شرط ہے' کیونکہ تشہد کے لیے بیٹھنا ضروری ہے' جب ایک چیز کو دوسری چیز سے مشروط قرار دے دیا جائے گا تو وہ اُس کے بغیر نہیں پائی جائے گی' کیونکہ نماز کی تکمیل واجب یا فرض ہے اور آخری قعدہ کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی' اس لیے آخری قعدہ بھی واجب یا فرض ہو گا' کیونکہ جس کام کے بغیر واجب مکمل نہ ہوتا ہو' وہ کام کرنا بھی واجب ہوتا ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث خبر واحد ہے' اس سے فرضیت کیسے ثابت ہو سکتی ہے' تو اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے' یہ خبر واحد' اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مجمل حکم کو بیان کر رہی ہے اور اگر بیان ظنی بھی ہو تو بھی اُس سے فرضیت ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کے برعکس نماز کے دوران سورۂ فاتحہ پڑھنے کی فرضیت اس

لیے ثابت نہیں ہوتی کیونکہ نماز میں قرأت کرنے کا حکم قرآن میں موجود ہے اور وہ حکم مجمل نہیں ہے بلکہ وہ حکم خاص ہے۔ اس اعتبار سے خبر واحد کے ذریعے اُس حکم پر اضافہ کرنا قرآن کے حکم کو منسوخ کرنے کے برابر ہوگا اور ایسا کرنا درست نہیں ہے۔

فقہاء مالکیہ یہ کہتے ہیں: تشہد کے الفاظ پڑھنا اور تشہد کی مقدار میں بیٹھنا' اس لیے واجب نہیں ہے' اگر کوئی شخص اسے بھول بھی جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ عمل سنت کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔

فقہاء شوافع اور حنابلہ نے یہ دلیل پیش کی ہے' نبی اکرم ﷺ خود بھی قعدہ میں بیٹھتے تھے' آپ ﷺ باقاعدگی کے ساتھ اس میں بیٹھے رہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم دیا اور فرمایا: (التحیات للہ) پڑھو۔

پھر یہ بات بھی منقول ہے: جب کبھی نبی اکرم ﷺ اسے بھول گئے تو سجدۂ سہو کیا' اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے:

''جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے رہے ہو' اُسی طرح نماز ادا کرو''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں: تشہد کے کلمات لازم ہونے سے پہلے ہم یہ کہا کرتے تھے:

''بندوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ پر سلام ہو' حضرت جبریل پر سلام ہو' حضرت میکائیل پر سلام ہو' فلاں صاحب پر سلام ہو''۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا: تم یہ نہ کہا کرو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے' تم یہ پڑھا کرو:

''تمام طرح کی جسمانی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں''۔

اس حدیث سے دو طرح استدلال کیا گیا ہے۔

ایک استدلال یہ ہے کہ اس میں تشہد کے لیے فرض ہونے کا لفظ استعمال کیا گیا ہے' دوسرا یہ ہے' اس میں اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور اسے قعدہ اخیرہ میں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے تو جہاں تک بیٹھنے کا تعلق ہے تو وہ تشہد کے پڑھنے کا محل ہے' اس لیے اس کے تابع شمار ہوگا۔[1]

1309 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ

[1] الفقه الاسلامي وادلته

۱۳۰۹- اخرجه الشافعي (۱/۹۷) كتاب الصلاة: باب التشهد' الحديث (۲۷۶)' و احمد (۱/۲۹۲)' و مسلم (۱/۳۰۲) كتاب الصلاة: باب التشهد في الصلاة' الحديث (۶۰/۴۰۳)' و ابو داود (۱/۵۹۶-۵۹۷) كتاب الصلاة: باب التشهد' الحديث (۹۷۴) و الترمذي (۲/۸۳) كتاب الصلاة: باب ما جاء في التشهد' الحديث (۲۹۰)' و النسائي (۲/۲۴۲) كتاب التطبيق: باب في التشهد' و ابن ماجه (۱/۲۹۱) كتاب اقامة الصلاة: باب ما جاء في التشهد' الحديث (۹۰۰)' و ابو عوانة (۲/۲۲۷-۲۲۸)' و ابن خزيمة (۷۰۵)' و ابن حبان (۱۹۵۲' ۱۹۵۳' ۱۹۵۴) و الطحاوي في (شرح معاني آثار) (۱/۲۶۳)' و الطبراني في (الكبير) (۱۱/۴۶) رقم (۱۰۹۹۶)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۱۴۰) كتاب الصلاة: باب التشهد' (۲/۲۷۷) باب وجوب التشهد الآخر' و في (معرفة السنن و الآثار) (۲/۳۰) كتاب الصلاة: باب التشهد' حديث (۸۸۲' ۸۸۳)' و ابن جوزي في (التحقيق) (۱/۲۵۷-۲۵۸) رقم (۵۹۹)' كلهم من طريق الليث بهذا الاسناد' و قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب-

كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ وَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کے کلمات اسی طرح تعلیم دیا کرتے تھے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن کی تعلیم دیتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے:

''تمام قولی اور جسمانی مبارک پاکیزہ عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں''۔

اس روایت کی سند ''صحیح'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن حماد بن مسلم تجیبی، ابوموسیٰ انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۷/۲) (۸۷۲)۔

1310 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِيْ بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ عَطَاءٍ وَّطَاوُسٍ وَّسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس تشہد کی تعلیم (ان الفاظ میں) دیتے تھے:

''تمام مبارک پاکیزہ عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ

۱۳۱۰- اخرجه الطبراني في (الكبير) (۱۰۹۹۷، ۱۱۴۰۶): حدثنا احمد بن محمد بن الحجاج بن رشدين بن سعد بهذا الاسناد - وينظر: الحديث السابق-

تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے ہیں اور اللہ کے رسول ہیں''۔

تشہد کے الفاظ کے بارے میں اختلاف کی وضاحت

تشہد کے الفاظ کے بارے میں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' جس کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

احناف اور حنابلہ کے نزدیک تشہد میں یہ کلمات پڑھے جائیں گے:

''میری تمام زبانی' جسمانی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ ﷺ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں''۔

تشہد کے یہ کلمات وہ ہیں' جو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سکھائے تھے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: وہ تشہد بہترین ہے جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''تمام زبانی' مالی اور جسمانی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں''۔

اس میں دو الفاظ اضافی منقول ہیں۔

(اس کے بعد وہی الفاظ ہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں۔)

شوافع کے نزدیک تشہد کے الفاظ مختلف ہیں۔

یہ تشہد کے کم از کم کلمات ہیں جب کہ مکمل تشہد وہ ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ہمیں تشہد کے کلمات یوں سکھایا کرتے تھے کہ جس طرح قرآن کی سورت کے الفاظ سکھایا کرتے تھے۔[1]

1311 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ اِمْلاءً حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِیُّ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يُفْرَضَ التَّشَهُّدُ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

[1] الفقه الاسلامي وادلته

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ ۔

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تشہد فرض ہونے سے پہلے ہم یہ پڑھا کرتے تھے:

''اللہ تعالیٰ پر سلام ہو جبرائیل اور میکائیل پر سلام ہو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ نہ پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے بلکہ تم یہ پڑھا کرو:

''تمام جسمانی اور قولی عبادتیں پاکیزہ عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

اس کی سند مستند ہے۔

1312- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ اَسْبَاطٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ وَمَنْصُوْرٌ وَّالاَعْمَشُ وَحَمَّادٌ وَّمُغِيرَةُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) التَّشَهُّدَ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ ۔ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ.

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کی تعلیم ان الفاظ میں دیتے تھے:

''تمام عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں'' (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

1313- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهٗ قَالَ فِی التَّشَهُّدِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ۔ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُ فِيْهَا وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ

۱۳۱۱- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة' باب مبتدا فرض التشهد' من طريق الدارقطني به- و اخرجه النسائي (۴۰/۳) كتاب السهو' باب ايجاب التشهد' حديث (۱۲۷۷) حدثنا سعيد بن عبد الرحمن ابو عبيد الله المخزومي بهذا الاسناد- و اخرجه الطيالسي (۳۳/۱)' الحديث (۲۴۹)' و احمد (۳۸۲/۱)' و الدارمي (۳۰۸/۱) كتاب الصلاة' باب في التشهد' و البخاري (۳۱۱/۲)' كتاب الاذان' باب التشهد في الآخرة' الحديث (۸۳۱)' و مسلم (۳۰۱/۱) كتاب الصلاة' باب التشهد في الصلاة' الحديث (۴۰۲/۵۵)' و ابو داود (۵۹۱/۱) كتاب الصلاة' باب التشهد' الحديث (۹۶۸)' و الترمذي (۸۱/۲) كتاب الصلاة' باب ما جاء في التشهد' الحديث (۲۸۹)' و النسائي (۲۳۹/۲-۲۴۰) كتاب التطبيق' باب كيف التشهد الاول! و ابن ماجه (۲۹۰/۱) كتاب اقامة الصلاة' باب ما جاء في التشهد' الحديث (۸۹۹)' و ابن الجارود (۸۰/۱) كتاب الصلاة' باب صفة صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم' الحديث (۲۰۵)' و ابو عوانة (۲۲۹/۲-۲۳۰)' و ابن خزيمة (۳۴۸/۱-۳۴۹)' و ابن حبان (۳۱۰/۲-۳۱۱)' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۶۲/۱)' و ابن جارود في (المنتقى) رقم (۲۰۵)' و البيهقي (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة' باب التشهد' و البغوي في (شرح السنة) (۲۷۵/۲)

۱۳۱۲- اخرجه الطبراني في (الكبير) (۵۳/۱۰-۵۴) رقم (۹۹۰۱) من طريق المسيب بن واضح بهذا الاسناد' و اخرجه عبد الرزاق في (المصنف) (۳۰۶۱): اخبرنا الثوري عن منصور و الاعمش' و ابي هاشم عن ابي وائل' به- و من طريق عبد الرزاق اخرجه احمد (۴۲۳/۱)' و ابن ماجه (۲۹۰/۱) كتاب الصلاة' باب ما جاء في التشهد' حديث (۸۹۹)' و ابن حبان (۱۹۵۰)' و الطبراني في (الكبير) (۴۹/۱۰) رقم (۹۸۸۸)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۳۷۷/۲)-

۱۳۱۳- اخرجه ابو داود (۲۵۵/۱) كتاب الصلاة' باب التشهد' حديث (۹۷۱): حدثنا نصر بن علي بهذا الاسناد-

عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَزِدْتُ فِيهَا وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ۔ هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ ۔ وَقَدْ تَابَعَهُ عَلٰى رَفْعِهِ ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ وَوَقَفَهُ غَيْرُهُمَا۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشہد میں یہ پڑھتے تھے:

''تمام قولی اور جسمانی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے:

''اور اس کی برکتیں بھی نازل ہوں''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تشہد کے یہ الفاظ ہیں:)

''ہم پر اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلامتی نازل ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں اس میں ان الفاظ کا اضافہ کرتا ہوں:

''وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تشہد کے یہ الفاظ ہیں:) میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اس روایت کی سند مستند ہے۔

بعض راویوں نے بھی اسے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ دیگر نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن نصر بن علی جہضمی - بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھنے والے اکابرین میں سے ہیں۔ ان انتقال 187ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۵/۲) (۴۲۰)۔

1314 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ السُّكَّرِيُّ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبِ بْنِ خَارِجَةَ ح وَحَدَّثَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ عُثْمَانَ الْغَازِى اَبُوْ سَعِيْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو

۱۳۱۴- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۳۵۸) رقم (۶۰۰) من طريق الدارقطني به- و قال ابن الجوزي: لا يصح قال يحيى: خارجة ليس بثقة' و قال احمد لا يشء؛ لا نكتب عنه' وقال ابن حبان: لا يحل الاحتجاج بخبره' قال احمد: ولا تحل عندي الرواية عن موسى بن عبيدة- و قال يحيى: لا يحتج بحديثه-

الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُولِیُّ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبِ بْنِ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا مُغِيثُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . ثُمَّ يُصَلِّیْ عَلَى النَّبِیِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .هٰذَا لَفْظُ ابْنِ اَبِیْ عُثْمَانَ .مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ وَخَارِجَةُ ضَعِيْفَانِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ان الفاظ میں تشہد کی تعلیم دیتے تھے:

''تمام پاکیزہ عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' وہ ایک ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر وہ نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ ابن ابوعثمان نامی راوی کے ہیں۔

اس روایت کے دو راوی موسیٰ بن عبیدہ اور خارجہ یہ دونوں ضعیف ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوعباس محمد بن عبدالرحمٰن بن سابور دغولی، احد ائمة مسلمین، وکان شیخ خراسان فی عصرہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: انساب (۴۸۳/۲)، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از شمس دین ذہبی (۵۵۷/۱۴)(۳۲۰)۔

1315 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيْرٍ الدِّمَشْقِیُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ لَهِيعَةَ اَخْبَرَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ الْاَشَجِّ اَنَّ عَوْنَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ كَتَبَ لِیْ فِی التَّشَهُّدِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَخَذَ بِيَدِیْ فَزَعَمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَخَذَ بِيَدِهٖ فَزَعَمَ لَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَخَذَ بِيَدِهٖ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ الْمُبَارَكَاتُ لِلّٰهِ . هٰذَا اِسْنَادٌ

۱۳۱۵- اخرجه الحاكم (۲٦٦/۱) من طريق الوليد بن مسلم بهذا الاسناد- و ذكر المصنف في (العلل) (۲/ ۸۲-۸۳) و قال: اسنده الوليد بن مسلم' و عبد الله بن يوسف التنيسي عن ابن لهيعة' و لا نعلم رفعه عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم غيره- و المحفوظ ما رواه عروة عن عبد الرحمن بن عبد القاري: ان عمر كان يعلم الناس التشهد من قوله غير موفوع- اه-

حَسَنٌ .وَابْنُ لَهِيعَةَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

☆☆ یعقوب بن اشج نامی راوی بیان کرتے ہیں: عون بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول تشہد کے کلمات مجھے لکھ کر دیئے' پھر انہوں نے میرا ہاتھ تھاما اور بتایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بار ان کا ہاتھ تھام کر یہ بتایا تھا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ تھام کر انہیں تشہد کے کلمات کی تعلیم دی تھی' (وہ کلمات یہ ہیں:)

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ الْمُبَارَكَاتُ لِلّٰهِ .

''تمام قولی اور جسمانی عبادات اللہ کے لیے مخصوص ہیں''۔

اس روایت کی سند ''حسن'' ہے اور اس کا راوی ابن لہیعہ مستند نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن عبیدۃ بن نشیط، ابوعبدعزیز مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ولاسیمافی عبد اللہ بن دینار، وکان عابدا، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھنے والے کم عمر افراد میں سے ہیں۔ ان انتقال 153ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۸۶/۲)(۱۴۸۳)۔

○ محمد بن وزیر بن حکم سمی دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 250ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۱۵/۲)(۷۸۶)۔

1316- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِى يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى غَلَّابٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ اَنَّهُمْ صَلَّوْا مَعَ اَبِى مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَنَا فَكَانَ يُبَيِّنُ لَنَا مِنْ صَلَاتِنَا وَيُعَلِّمُنَا سُنَّتَنَا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ اَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . زَادَ فِيهِ عَلٰى اَصْحَابِ قَتَادَةَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَخَالَفَهُ هِشَامٌ وَّسَعِيدٌ وَّاَبَانُ وَاَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ .وَهٰذَا اِسْنَادٌ مُتَّصِلٌ حَسَنٌ .

☆☆ حطان بن عبداللہ رقاشی بیان کرتے ہیں: ان لوگوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو حضرت ابوموسیٰ اشعری نے بتایا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ہمارے سامنے نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سنت کی تعلیم دی۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

جب کوئی شخص قعدہ میں بیٹھے تو یہ الفاظ پڑھے:

''تمام قولی اور جسمانی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں''۔

قتادہ نامی راوی کے شاگردوں نے اس میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

''وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے''۔

جبکہ دیگر راویوں نے قتادہ کے حوالے سے اس کے برعکس نقل کیا ہے' اس روایت کی سند متصل ہے اور حسن ہے۔

1317- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ سَيَّارٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ رَاشِدٍ وَّعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّغَيْرُهُمْ قَالُوْا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ هَارُوْنَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ قَالَ اَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِيْ وَقَالَ اَخَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بِيَدِيْ وَقَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَدِيْ فَعَلَّمَنِي التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ تَابَعَهُ ابْنُ عَجْلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ۔

☆☆ قاسم نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ علقمہ نے میرا ہاتھ تھاما اور بتایا: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ نے میرا ہاتھ تھام کر یہ بتایا تھا: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے نماز کے دوران تشہد کے کلمات کی تعلیم دی۔ (وہ کلمات یہ ہیں:)

''تمام قولی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں' اور ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں''۔

دیگر راویوں نے اسے نقل کرنے میں متابعت کی ہے۔

۱۳۱۷- اخرجه احمد (۱/ ٤٥٠)' و ابن ابي شيبة (۱/ ۲۹۱)' و ابن حبان (۱۹٦۳)' و الطبراني في (الكبير) (۹۹۲٦)' كلهم من طريق الحسين بن علي الجعفي بهذا الاسناد- و ينظر : الحديث الآتي-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن حر بن حکم جعفی اونخعی، کوفی، ابومحمد، ثقہ فاضل یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 133ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۶۴)(۲۶۰)۔

○ قاسم بن مخیمرۃ، ابوعروۃ ہمدانی کوفی، ثقہ فاضل، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 100ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۲۰)(۵۵)۔

1318- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ رِشْدِيْنَ عَنْ حَيْوَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .وَرَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ فَزَادَ فِيْ اٰخِرِهٖ كَلَامًا وَّهُوَ قَوْلُهٗ اِذَا قُلْتَ هٰذَا -اَوْ فَعَلْتَ هٰذَا- فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَقُوْمَ فَقُمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ .فَاَدْرَجَهٗ بَعْضُهُمْ عَنْ زُهَيْرٍ فِي الْحَدِيْثِ وَوَصَلَهٗ بِكَلَامِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَفَصَلَهٗ شَبَابَةُ عَنْ زُهَيْرٍ وَّجَعَلَهٗ مِنْ كَلَامِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّقَوْلُهٗ اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ مِنْ قَوْلِ مَنْ اَدْرَجَهٗ فِيْ حَدِيْثِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِاَنَّ ابْنَ ثَوْبَانَ رَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ كَذٰلِكَ وَجَعَلَ اٰخِرَهٗ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّلِاتِّفَاقِ حُسَيْنٍ الْجُعْفِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ وَمُحَمَّدِ بْنِ اَبَانَ فِيْ رِوَايَتِهِمْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ عَلٰى تَرْكِ ذِكْرِهٖ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ مَعَ اتِّفَاقِ كُلِّ مَنْ رَوَى التَّشَهُّدَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَنْ غَيْرِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَلٰى ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' بعض راویوں نے اس کے آخر میں اضافی کلمات نقل کیے ہیں' وہ یہ ہیں:

''جب تم یہ پڑھ لو گے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) تم ایسا کر لو گے تو تم نے اپنی نماز کو مکمل کر دیا' اب اگر تم اُٹھنا چاہو تو اُٹھ جاؤ اور اگر بیٹھے رہنا چاہو تو بیٹھے رہو''۔

بعض راویوں نے اس روایت کو زہیر کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے ان کلمات کو حدیث میں درج کر دیا ہے اور انہیں نبی اکرم ﷺ کے کلام کے ساتھ ملا دیا ہے' جبکہ شبابہ نامی راوی نے اسے زہیر کے حوالے سے الگ سے نقل کیا ہے اور ان کلمات کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کلام کے طور پر نقل کیا ہے اور ان کلمات کا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا کلام ہونے زیادہ

۱۳۱۸- اخرجه الطبراني في (الكبير) (۱۰/۶۱-۶۲) رقم (۹۹۲۳) من طريق محمد بن عجلان بهذا الاسناد- قال المصنف في (العلل) (۵/۱۲۷-۱۲۸): رواه الحسن بن الحر عن القاسم بن مخيمرة عن علقمة عن عبد الله حدث به عنه محمد بن عجلان و الحسين بن علي الجعفي و زهير بن معاوية و عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان- فاما ابن عجلان و حسين الجعفي فاتفقا على اللفظ- و اما زهير فزاد عليهما في آخره كلاما ادرجه بعض الرواة عن زهير في حديث النبي صلى الله عليه وسلم و هو قوله: (اذا قضيت هذا او فعلت هذا فقد قضيت صلاتك ان شئت ان تقوم فقم)-

مناسبت لگتا ہے' بہ نسبت اس کے' کہ اسے نبی اکرم ﷺ کی حدیث میں درج کر دیا جائے۔
بعض دیگر راویوں نے اس حدیث کونقل کرتے ہوئے ان اضافی کلمات کونقل کیا ہے اور بعض نے نقل نہیں کیا ہے۔

1319- وَاَمَّا حَدِيثُ شَبَابَةَ عَنْ زُهَيْرٍ فَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ قَالَ اَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِى فَقَالَ اَخَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ بِيَدِى وَقَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَدِى فَعَلَّمَنِى التَّشَهُّدَ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ مِنَ الصَّلَاةِ فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَقُوْمَ فَقُمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ ۔شَبَابَةُ ثِقَةٌ وَّقَدْ فَصَلَ اٰخِرَ الْحَدِيْثِ جَعَلَهٗ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّهُوَ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ مَنْ اَدْرَجَ اٰخِرَهٗ فِىْ كَلَامِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔وَقَدْ تَابَعَهٗ غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيْعِ فَرَوَاهُ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ كَذٰلِكَ وَجَعَلَ اٰخِرَ الْحَدِيْثِ مِنْ كَلَامِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّلَمْ يَرْفَعْهُ اِلَى النَّبِىِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-۔

☆☆ قاسم نامی راوی بیان کرتے ہیں: علقمہ نے میرا ہاتھ تھاما اور بتایا: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ تھام کر یہ بتایا تھا: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے تشہد کے کلمات کی تعلیم دی' (وہ کلمات یہ ہیں:)

''تمام قولی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم یہ پڑھ لو گے تو تم نے اپنے اوپر لازم نماز کو ادا کر لیا' اب اگر تم اُٹھنا چاہو تو اُٹھ جاؤ اور اگر بیٹھے رہنا چاہو تو بیٹھے رہو۔

یہاں پر اس روایت کے راوی شبابہ ثقہ ہیں' انہوں نے روایت کے آخر میں الگ سے یہ بات ذکر کی ہے: یہ کلمات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کلام ہیں اور یہ روایت اس روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے' جس میں ان کلمات کو نبی اکرم ﷺ کے الفاظ کے ساتھ ملا دیا گیا ہے' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

بعض دیگر راویوں نے بھی اسے اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کلام کے طور پر نقل کیا ہے' انہوں نے ان (اضافی کلمات کو) مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

1320- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا

۱۳۲۰- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۳۵۵) رقم (۵۹۵) من طريق الدارقطني به- و اخرجه احمد (۱/ ۴۲۲)' و ابو داود (۱/ ۲۵۴-۲۵۵) كتاب الصلاة: باب التشهد' حديث (۹۷۰)' و الدارمي (۱/ ۳۰۹)' و ابن حبان (۱۹۶۱)' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۲۷۵)' و الطيالسي (۲۷۵)' و الطبراني في (الكبير) (۹۹۲۵) من طرق عن زهير بن معاوية بهذا الاسناد-

زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ قَالَ اَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِىْ وَزَعَمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَخَذَ بِيَدِهٖ وَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَخَذَ بِيَدِهٖ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ـ ثُمَّ قَالَ اِذَا قَضَيْتَ هٰذَا اَوْ فَعَلْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَقُوْمَ فَقُمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَجْلِسَ فَاجْلِسْ ـ

☆☆ قاسم نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ علقمہ نے میرا ہاتھ تھاما اور بتایا' ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ تھام کر انہیں یہ بتایا تھا' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ تھاما اور انہیں تشہد کے کلمات کی تعلیم دی' (جو یہ ہیں:)

''تمام قولی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں' اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں''۔

پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: جب تم یہ پورا کرلو گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جب تم ایسا کرلو گے تو تم نے اپنی نماز کو ادا کرلیا' اب اگر تم اُٹھنا چاہو تو اُٹھ جاؤ اور اگر بیٹھے رہنا چاہو تو بیٹھے رہو۔

1321- وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ الَّذِىْ رَوَاهُ عَنْهُ غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيْعِ بِمُتَابَعَةِ شَبَابَةَ عَنْ زُهَيْرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ فَحَدَّثَنَا بِهٖ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْكُمَيْتِ حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيْعِ ح وَحَدَّثَنَا بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَرَّانِىُّ وَعُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُعَدِّلُ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ اَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِىْ وَاَخَذَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِيَدِ عَلْقَمَةَ وَاَخَذَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ـ ثُمَّ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا فَرَغْتَ مِنْ هٰذَا فَقَدْ فَرَغْتَ مِنْ صَلَاتِكَ فَاِنْ شِئْتَ فَاثْبُتْ وَاِنْ شِئْتَ فَانْصَرِفْ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

۱۳۲۱- اخرجه الطبراني في (الكبير) (۱۰/۶۲) رقم (۹۹۲۴) و في (الاوسط) (۵/۱۹۷) رقم (۴۲۸۶): حدثنا عبد الله بن محمد بن عزيز الموصلي' ثنا غسان بن الربيع' بهذا الاسناد- و ينظر: (السنن الكبرى) (۲/۱۷۴) و (نصب الراية) (۱/۴۲۴-۴۲۵)-

قاسم نامی راوی بیان کرتے ہیں: علقمہ نے میرا ہاتھ تھاما اور (روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے علقمہ کا ہاتھ تھاما تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما اور تشہد کے کلمات کی تعلیم دی تھی (جو یہ ہیں:)

''تمام قولی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر اللہ تعالیٰ کے نیک تمام بندوں پر سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا: جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ گے تو تم نماز سے فارغ ہو جاؤ گے' اب اگر تم چاہو تو بیٹھے رہو اور اگر چاہو تو اُٹھ جاؤ۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن کمیت بن بھلول بن عمر، ابوعلی موصلی، قال خطیب: کان ثقۃ۔ وتوفی فی سنۃ اربع وتسعین و مائتین۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۸۷)۔

48-باب ذِكْرِ وُجُوبِ الصَّلاةِ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي التَّشَهُّدِ وَاخْتِلافِ الرِّوَايَاتِ فِيْ ذٰلِكَ.

باب: تشہد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا واجب ہے' اس بارے میں منقول روایات کا اختلاف

1322- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ الْخَيَّاطُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنِيْ مُجَاهِدٌ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى اَوْ اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ عَلَّمَنِيْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ التَّشَهُّدَ وَقَالَ عَلَّمَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَصَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ . قَالَ وَكَانَ مُجَاهِدٌ يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ فَبَلَغَ وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ

۱۳۲۲- اخرجه الطبراني في (الكبير) (۶۶/۱۰) رقم (۹۹۳۷): حدثنا عبدان بن احمد' ثنا محمد بن يحيى ثنا محمد بن بكر بهذا الاسناد- و الحديث ذكر الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۱۴۸/۲) وقال: و فيه عبد الوهاب بن مجاهد' و هو ضعيف-

الصَّالِحِيْنَ فَقَدْ سَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ وَاَهْلِ الْاَرْضِ ۔ابْنُ مُجَاهِدٍ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ ۔

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ابومعمر نے یہ بات بیان کی ہے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھے تشہد کے کلمات سکھائے تھے اور یہ بات بیان کی تھی' یہ کلمات مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح سکھائے تھے' جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیا کرتے تھے' (وہ کلمات یہ ہیں:)

''تمام پاکیزہ جسمانی اور قولی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور خاص رسول ہیں' اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل کر اور ان کے اہل بیت پر بھی جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر درود نازل کیا' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے' اے اللہ! تو ان کے ساتھ ہم پر بھی درود نازل کر' اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اہل بیت پر برکتیں نازل کر' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر برکتیں نازل کیں' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے' اے اللہ! ان کے ساتھ ہم پر بھی برکتیں نازل کر' اللہ تعالیٰ کا درود اور اہل ایمان کا درود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو' جو نبی ہیں' اُمّی ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں''۔

مجاہد فرماتے ہیں: جب انسان سلام بھیجتے ہوئے یہ الفاظ استعمال کرے: ''اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو' تو اس نے آسمان اور زمین میں بسنے والے تمام لوگوں پر سلام بھیج دیا۔

عبدالوہاب بن مجاہد نامی راوی ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن صالح بن سعید خیاط خلقانی - مولی بنی کنانۃ ، بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: (''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۶۳) (۴۵۱۱)۔

○ عبدالوہاب بن مجاہد بن جبر مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ وکذبہ ثوری، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۲۸/۱) (۱۴۰۷)۔

تشہد میں درود شریف پڑھنے کا حکم

نماز کے آخر میں تشہد کے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے پر شرعی حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں: جہاں تک تشہد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا تعلق ہے تو علماء کا اس بات پر اتفاق ہے' نماز کے علاوہ درود پڑھنا واجب نہیں ہے' جس سے یہ بات متعین ہو جاتی ہے' صرف نماز کے دوران درود شریف پڑھنا واجب ہے' احادیث میں

یہ بات منقول ہے: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: یارسول اللہ! ہمیں یہ تو پتہ ہے' ہم آپ پر سلام کیسے بھیجیں' لیکن ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپ ہمیں اس بارے میں بتائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل کر''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: نماز کے دوران جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہیں تو اس کا طریقہ کیا ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم یہ پڑھو۔

نماز کے آخر میں تشہد کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہی درود پڑھنے کا مناسب موقع ہے' اس لیے اس وقت درود پڑھنا واجب ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود وتر کی نماز میں اپنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہے' جیسا کہ امام ابوعوانہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں اس روایت کو نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واجب بھی قرار دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے:

''جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو' اسی طرح نماز پڑھو''۔

اور اس حکم کو واجب کے درجے سے نکالنے والی کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔

درود کے واجب ہونے کی ایک دلیل حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول وہ روایت ہے جسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح قرار دیا ہے' جس میں یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا تذکرہ ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے''۔

تشہد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہوتا ہے' درود شریف پڑھنے کے واجب ہونے کی سب سے قوی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وہ روایت ہے جسے امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ میں نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی نماز کے دوران تشہد پڑھے تو وہ یوں پڑھے: اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل کر''۔

شوافع کے نزدیک پہلے تشہد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا سنت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر بھیجنا سنت نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے' پہلا تشہد مختصر ہوتا ہے' جبکہ دوسرے تشہد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیجنا بھی سنت ہے۔ ایک قول کے مطابق دوسرے تشہد میں درود شریف پڑھنا واجب ہے' کیونکہ مذکورہ بالا حدیث میں یہ الفاظ ہیں' تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل کر''۔

یہاں امر کا صیغہ استعمال ہوا ہے اور امر ''وجوب'' کا تقاضا کرتا ہے۔

امام قدوری کا بیان

تشہد کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور حنفی فقیہہ امام ابوالحسین احمد بن محمد القدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

---

[1] الفقہ الاسلامی وادلتہ

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شرط نہیں ہے' جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تشہد کے بعد درود پڑھنا شرط ہے' اگر کوئی شخص تشہد سے پہلے اسے پڑھ لیتا ہے یا قعدہ سے پہلے اسے پڑھ لیتا ہے تو اُس کے ذمے سے یہ فرض ساقط نہیں ہوگا۔

ہماری دلیل وہ روایات ہیں جو اس سے پہلے ہم تشہد کے مسئلے میں بیان کر چکے ہیں اور دو قیاس ہیں جن کا تذکرہ ہم پہلے کر چکے ہیں' اس کی وجہ یہ ہے' تشہد نماز کا ایک بنیادی رکن ہے' تو اب آپ اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کو شرط قرار نہیں دیں گے' جس طرح دیگر ارکان کا یہ حکم ہے (دوسری کسی چیز کو ہم نے شرط قرار نہیں دیا گیا ہے)[1]

1323- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ وَحَدَّثَنِىْ فِى الصَّلَاةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ صَلّٰى عَلَيْهِ فِىْ صَلَاتِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِىُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْاَنْصَارِىِّ اَخِىْ بَلْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِىِّ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰى جَلَسَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّىْ عَلَيْكَ اِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِىْ صَلَاتِنَا قَالَ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتّٰى اَحْبَبْنَا اَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْاَلْهُ ثُمَّ قَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَىَّ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ . هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ مُتَّصِلٌ .

☆☆ ابن اسحاق نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے:

''انہوں نے نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بارے میں مجھے یہ حدیث سنائی ہے: جب کوئی مسلمان شخص نماز کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے''۔

(ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر بیٹھ گیا' ہم اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آس پاس موجود تھے' اس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کے طریقے سے تو ہم واقف ہو چکے ہیں' جب ہم نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں تو اس دوران آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے یہ آرزو کی کہ اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال نہ کیا ہوتا'

[1] التجرید از امام قدوری

۱۳۲۳-اخرجه ابن خزيمة (۷۱۱)' و ابن حبان (۱۹۵۹)' و الحاكم (۲۶۸/۱)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۴۶/۲-۱۴۷) كتاب الصلاة' باب الصلاة على النبي في التشهد' من طريق ابي الازهر احمد بن الازهر بهذا الاسناد- صححه ابن خزيمة و ابن حبان- و قال الحاكم: صحيح على شرط مسلم' و لم يخرجاه' ووافقه الذهبي - قلت: محمد بن اسحاق بن يسار' لم يحتج به مسلم' انما روى له متابعة- و اخرجه احمد (۱۱۹/۴) عن يعقوب بن ابراهيم بن سعد بهذا الاسناد- و اخرجه ابو داود (۲۵۸/۱) كتاب الصلاة' باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد' حديث (۹۸۱)' و الطبراني في (الكبير) (۲۵۱/۱۷) رقم (۶۹۸) من طريق محمد بن اسحاق بهذا الاسناد-

لیکن پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم مجھ پر درود بھیجنا چاہو تو یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ ﷺ پر درود نازل کر' جو اُمّی ہیں اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر بھی (درود نازل کر)' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر درود نازل کیا تھا اور حضرت محمد جو اُمّی نبی ہیں اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکتیں نازل کر' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر برکتیں نازل کیں' بے شک تو لائقِ حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

اس روایت کی سند حسن متصل ہے۔

1324- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ كَعْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا بُرَيْدَةُ اِذَا جَلَسْتَ فِىْ صَلَاتِكَ فَلَا تَتْرُكَنَّ التَّشَهُّدَ وَالصَّلَاةَ عَلَىَّ فَاِنَّهَا زَكَاةُ الصَّلَاةِ وَسَلِّمْ عَلٰى جَمِيعِ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَسَلِّمْ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ.

☆☆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بریدہ! جب تم نماز میں تشہد میں بیٹھو تو تشہد کے کلمات اور مجھ پر درود بھیجنا ہرگز ترک نہ کرنا' کیونکہ یہ نماز کی زکوٰۃ ہے اور اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء اور رسولوں پر بھی سلام بھیجنا اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام بھیجنا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن شمر، جعفی کوفی شیعی، ابوعبداللہ۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر حدیث ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳۲۴/۵)۔

1325- حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عِيسٰى الْكَاتِبُ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ مُسْلِمٍ الْحَبْرِىُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ الشَّعْبِىُّ سَمِعْتُ مَسْرُوْقَ بْنَ الْاَجْدَعِ يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنِّى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ اِلَّا بِطُهُوْرٍ وَّبِالصَّلَاةِ عَلَىَّ . عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ وَّجَابِرٌ الْجُعْفِىُّ ضَعِيفَانِ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وضو اور مجھ پر درود بھیجے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔

عمرو بن شمر اور جابر جعفی یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔

۱۳۲٤- ذکرہ السیوطي في (الجامع الصغیر) رقم (۵۵۵)' و عزاہ للدارقطني و رمزلہ بالضعف-

۱۳۲۵- قال ابن الملقن في (خلاصة البدر المنیر) (۱/ ۱٤۰): رواہ الدارقطني و البیہقي' و ضعفاہ- و قال الحافظ في (التلخیص) (۱/ ۲٦۳): و فیہ عمرو بن شمر' و ھو متروک' رواہ عن جابر الجعفي' و ھو ضعیف-

1326- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلٰى نَبِيِّهٖ . عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اپنے نبی پر درود نہیں بھیجتا۔

اس روایت کا ایک راوی عبدالمہیمن عباس مستند نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن بحر بن بری: بغدادی، فارسی اصل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ فاضل، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 234ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۲/۲)(۲۹۶)۔

○ عبدالمہیمن بن عباس بن سھل بن سعد ساعدی انصاری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 170ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۲۵/۱)۔

○ عباس بن سھل بن سعد ساعدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 2ھ میں ہوا۔ فی حدود عشرین، وقیل: قبل ذلک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۹۷/۱)۔

1327- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَجِيْحٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ

۱۳۲۶- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳٦۰/۱) رقم (٦۰۲) من طريق الدارقطني به- و اخرجه ابن ماجه (۱٤۰/۱) كتاب الطهارة، باب ما جاء في التسمية في الوضوء، حديث (٤۰۰)، و الحاكم (٦۲۹/۱)، و الطبراني في (الكبير) (٥٦۹۸)، و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۷۹/۲)، كلهم من طريق عبد المهيمن بن عباس بهذا الاسناد- وقال الحاكم: لم يخرج هذا الحديث على شرطهما لانهما لم يخرجا عبد المهيمن- و قال الذهبي: عبد المهيمن واه-

۱۳۲۷- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳٦۰/۱) رقم (٦۰۲) من طريق الدارقطني به- وذكره المصنف في (العلل) (۱۹۸/٦) من هذا الطريق-

صَبِيحٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْحَرِيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يُصَلِّ فِيْهَا عَلَيَّ وَلَا عَلٰى اَهْلِ بَيْتِىْ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ . جَابِرٌ ضَعِيْفٌ وَقَدِ اخْتُلِفَ عَنْهُ .

☆☆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص نماز پڑھتے ہوئے اس میں مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہیں بھیجتا' اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

اس روایت کا ایک راوی جابر ضعیف ہے' اس سے روایت نقل کرنے میں اختلاف بھی کیا گیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سفیان بن ابراہیم کوفی، قال ذہبی: ذکرہ ازدی، فقال: زائغ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۴۰/۳)، لسان (۶۰/۲)۔

○ عبدالمؤمن بن قاسم انصاری، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴۲۱/۴)۔

1328- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ لَوْ صَلَّيْتُ صَلَاةً لَا اُصَلِّيْ فِيْهَا عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ مَا رَاَيْتُ اَنَّ صَلَاتِىْ تَتِمُّ.

☆☆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: اگر میں نماز پڑھتے ہوئے اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نہیں بھیجتا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ میری نماز مکمل نہیں ہوئی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن سلام بن حماد بن ابان بن عبد اللہ، ابوعلی سواق۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 277ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۲۶/۷)۔

1329- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الطَّلْحِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مُوْسَى الْكِنْدِيُّ اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَابِرٌ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ مَا صَلَّيْتُ صَلَاةً لَا اُصَلِّيْ فِيْهَا عَلٰى مُحَمَّدٍ اِلَّا ظَنَنْتُ اَنَّ صَلَاتِىْ لَمْ تَتِمَّ.

۱۳۲۸- ذکرہ المصنف فی (العلل) (۱۹۸/۶)؛ فقال: وخالفه اسرائیل و شریک و قیس؛ فرووہ عن جابر عن ابی جعفر عن ابی مسعود: (لو صلیت صلاة لم یصل فیها علی النبی صلی الله علیه وسلم ولا علی اهل بیته؛ لرایت انها لا تتم)- موقوفاً؛ و هو الصواب عن جابر-

☆☆ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: میں جس نماز کے دوران حضرت محمد ﷺ پر درود نہ بھیجوں اس کے بارے میں میرا یہی گمان ہے میری نماز مکمل نہیں ہوئی۔

49-باب ذِكْرِ مَا يُخْرَجُ مِنَ الصَّلَاةِ بِهِ وَكَيْفِيَّةِ التَّسْلِيمِ.

باب: نماز سے کیسے باہر آیا جائے؟ سلام پھیرنے کا طریقہ

1330- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ .هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

☆☆ عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ دائیں طرف سلام پھیرا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آجاتی تھی اور بائیں طرف سلام پھیرا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔

اس روایت کی سند مستند ہے۔

1331- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِيُّ وَيَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ فَضَالَةُ بْنُ الْفَضْلِ التَّمِيمِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَاِذَا سَلَّمَ عَنْ يَسَارِهِ يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ وَكَانَ تَسْلِيمُهُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ.

☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب دائیں طرف سلام پھیرتے تھے تو آپ کے دائیں رخسار کی سفیدی نظر آجاتی تھی اور جب بائیں طرف سلام پھیرتے تھے تو آپ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آجاتی تھی آپ ﷺ ان الفاظ میں سلام پھیرتے تھے: ''السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ''۔

۱۳۳۰-اخرجه الشافعي (۹۸/۱) كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' الحديث (۲۸۱)' و الدارمي (۳۱۰/۱) كتاب الصلاة' باب التسليم في الصلاة' و مسلم (۴۰۹/۱) كتاب المساجد' باب السلام للتحليل من الصلاة' الحديث (۱۱۹)' و ابو عوانة (۲۳۷/۲) كتاب الصلاة' باب بيان التسليمتين عند الفراغ من التشهد' و النسائي (۶۱/۳) كتاب السهو' باب السلام' و ابن ماجه (۲۹۶/۱) كتاب اقامة الصلاة' باب التسليم' حديث (۹۱۵)' و ابو عوانة (۲۳۷/۲)' و ابن خزيمة (۷۲۶' ۷۲۷)' و ابن حبان (۱۹۹۲)' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۶۷/۱)' و ابو نعيم في (الحلية) (۱۷۶/۸)' و البيهقي في (السنن و الكبرى) (۱۷۸/۲) كتاب الصلاة' باب الاختيار ان يسلم تسليمتين' و في (معرفة السنن و الآثار) (۵۹/۲-۶۰) كتاب الصلاة' باب السلام في الصلاة' حديث (۹۳۱)' كلهم من طريق اسماعيل بن محمد بن سعد بهذا الاسناد-

۱۳۳۱-اخرجه ابن ماجه (۲۹۶/۱) كتاب الصلاة' باب التسليم' حديث (۹۱۶)' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۶۸/۱)' كلاهما من طريق ابي بكر بن عياش بهذا الاسناد- قال البوصيري في (الزوائد) (۳۱۶/۱): (هذا اسناد احسن! هكذا وقع في بعض النسخ' و في بعضها: صلة بن زفر' عن حذيفة- و يريد انه عن عمار! ان الدارقطني روى هذا الوجه فقال: عن عمار-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فضالۃ بن فضل بن فضالۃ تمیمی ابوفضل کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 250ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۰۹/۲)۔

1332- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ وَاَبِى الْاَحْوَصِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ـ حَتّٰى يُنْظَرَ اِلٰى بَيَاضِ خَدِّهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ـ اخْتُلِفَ عَلٰى اَبِىْ اِسْحَاقَ فِىْ اِسْنَادِهِ ـ وَرَوَاهُ زُهَيْرٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ اَحْسَنُهُمَا اِسْنَادًا ـ

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دائیں طرف سلام پھیرتے تھے تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس رخسار کی سفیدی نظر آجاتی تھی اور جب بائیں طرف سلام پھیرتے تھے (تو بھی ایسا ہی ہوتا تھا)۔

اس روایت کو نقل کرنے میں ابواسحاق نامی راوی سے اختلاف کیا گیا ہے' اس روایت کی دوسری سند زیادہ بہتر ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمود بن آدم مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 258ھ میں ہوا۔ ذکرہ ابن عدی فی شیوخ بخاری۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۲/۲)۔

○ حسین بن واقد مروزی، ابوعبداللہ قاضی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ لہ اوھام بن سابعۃ، ان انتقال 157ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: قریب (۱۸۰/۱)۔

1333- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الرُّؤَاسِىُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ

۱۳۳۲-اخرجه النسائي (۲/ ۶۳-۶٤) كتاب السهو' باب كيف السلام على الشمال' حديث (۱۳۲۵)' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲٦۸/۱) كلاهما من طريق علي بن الحسن بن شقيق' قال: انبانا الحسين بن واقد' بهذا الاسناد-

۱۳۳۳-اخرجه الطيالسي (۲۷۹)' و ابن ابي شيبة (۲۹۹/۱)' و احمد (۳۸٦/۱' ۳۹٤)' و النسائي (۲/ ۲۳۰) كتاب التطبيق' باب التكبير عند الرفع من السجود' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲٦۸/۱)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۷۷/۲) كتاب الصلاة' باب الاختيار في ان يسلم تسليمتين' و في (معرفة السنن و الآثار) (٦۳/۲) كتاب الصلاة' باب السلام في الصلاة' حديث (۹۳۸)' و الطبراني في (الكبير) (۱۰/ ۱۵۰-۱۵۱) رقم (۱۰۱۷۲)' كلهم عن طريق زهير بن معاوية' بهذا الاسناد-

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَّوَضْعٍ وَّقِيَامٍ وَّقُعُوْدٍ وَّيُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهِ وَعَنْ يَّسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ۔ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ وَرَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے آپ ہر مرتبہ اُٹھتے ہوئے اور جھکتے ہوئے قیام کرتے ہوئے اور بیٹھتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے اور آپ دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ '' کہا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حمید بن عبدالرحمٰن بن حمید بن عبدالرحمٰن رواسی-ابوعوف کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 189ھ یا 190ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۰۳)۔

○ عبدالرحمٰن بن اسود بن یزید بن قیس نخعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 99ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۴۷۳)۔

1334- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَتَيْنِ.

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو مرتبہ (یعنی دونوں طرف) سلام پھیرا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حریث بن ابی مطر فزاری، ابوعمرو بن عمرو کوفی، حناط-علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۵۹)۔

1335- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِيْ مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ

۱۳۳۴ اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۳۶۷) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه ابن ابي شيبة (۱/۲۹۹) ' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۲۶۹) ' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۱۷۷) كتاب الصلاة' باب الاختيار في ان يسلم تسليمتين' كلهم من طريق حريث' بهذا الاسناد-

سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا نَسِيتُ مِنَ الْأَشْيَاءِ فَلَمْ أَنْسَ تَسْلِيمَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الصَّلَاةِ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ۔ ثُمَّ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ خَدَّيْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں جو کچھ مرضی بھول جاؤں لیکن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز کے دوران سلام کرنے کا طریقہ نہیں بھولوں گا' آپ دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے ''السلام علیکم ورحمة الله' السلام علیکم ورحمة الله'' کہا کرتے تھے۔

اس کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں رخساروں کی سفیدی کا منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن مسلم بن ابی وضح ثنی قضائی جزوی، نزیل بغداد، ابوسعید مودب، مشہور بکنیۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ بھم، یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 180ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۸/۲)۔

1336- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ يَمِيلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ قَلِيلاً ۔

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ایک سلام پھیرا کرتے تھے اور وہ بھی سامنے کی طرف رخ کر کے (سلام کے کلمات) کہا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑا سا دائیں طرف مائل ہوتے تھے۔

۱۳۳۵-اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۶۵/۱) رقم (۶۱۱) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۷۷/۲) كتاب الصلاة' باب الاختيار ان يسلم تسليمتين' و ابن حبان كلاهما من طريق منصور بن ابي مزاحم' بهذا الاسناد' وفي (العلل) للمصنف (۲۶۳/۵)' ورواه عن الشعبي زكريا' و هو غريب عنه' قيل للشيخ: هو بن ابي زائدة؟ قال: الله اعلم- اه- و في (علل الحديث) لا بن ابي حاتم (۱۰۹/۱) قال ابي: كنا نرى ان هذا زكريا بن ابي زائده حتى قيل لي: انه زكريا بن حكيم الحبطي-

۱۳۳۶-اخرجه الترمذي (۹۰/۲) كتاب الصلاة' باب ما جاء في التسليم في الصلاة' حديث (۲۹۶) و ابن ماجه (۲۹۷/۱) كتاب الصلاة' باب من يسلم تسليمة و احدة' حديث (۹۱۹)' و الحاكم (۲۳۰/۱-۲۳۱)' و ابن خزيمة (۳۶۰/۱) رقم (۷۲۹)' و ابن حبان (۵۱۸-موارد) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۷۰/۱) كتاب الصلاة' باب السلام في الصلاة' كيف هو؟ و البيهقي (۱۷۹/۲) كتاب الصلاة' باب جواز الاقتصار على تسليمة و احدة' و ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۶۷/۱) رقم (۶۱۹)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن مسافر بن راشد تنیسی، ابوصالح ھذلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 254ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳۲/۱)۔

○ محمد بن مسلم بن عثمان بن عبداللہ، ابوعبداللہ رازی، معروف بابن وارہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان انتقال 256ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۵۶/۳)۔

1337- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ اَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُسَلِّمُ وَاحِدَةً فِي الصَّلَاةِ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ سَلَّمَ عَنْ يَسَارِهِ .

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سامنے کی طرف منہ کر کے ایک مرتبہ سلام پڑھا کرتے تھے' لیکن جب آپ دائیں طرف سلام پھیرتے تھے' تو بائیں طرف بھی پھیر دیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ روح بن عطاء بن ابی میمونہ۔ قال احمد: منکر حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان میزان (۵۴۰/۲)۔

○ عطاء بن ابی میمونہ بصری، ابومعاذ، واسم ابی میمونہ: منیع، ثقہ ان پر یہ الزام ہے' یہ "قدریہ" عقائد کے مالک تھے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 131ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳/۲)۔

1338- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ اَبُو سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَّاحِدَةً عَنْ يَمِينِهِ مِنَ الصَّلَاةِ.

☆☆ عبدالمہیمن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں طرف ایک سلام پھیرا کرتے تھے۔

1339- حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

١٣٣٧ اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (١/٣٦٨) رقم (٦٢١) من طريق الدارقطني - و قال الجوزي: و في الحديث روح' قال احمد: منكر الحديث' و تركه يحيى - و اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى)(٢/١٧٩) كتاب الصلاة' باب جواز الاقتصار على تسليمة و احدة' من طريق نعيم بن حماد بهذا الاسناد' و اخرجه ابن عدي في (الكامل) (٥/٣٦٨) من طريق ابي كامل الجحدري' ثنا روح بن عطاء بهذا الاسناد -

الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً لاَ يَزِيْدُ عَلَيْهَا.

☆☆ عبدالمہیمن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک سلام پھیرا کرتے تھے آپ ﷺ مزید سلام نہیں کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زبیر بن بکار بن عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر اسدی، ابوعبداللہ بن ابی بکر، قاضی مدینۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 256ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۵۷)۔

50-باب مِفْتَاحُ الصَّلاَةِ الطُّهُوْرُ.

باب: نماز کی کنجی وضو ہے

1340- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ السَّعْدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِفْتَاحُ الصَّلاَةِ الْوُضُوْءُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ. وَقَالَ ابْنُ اَبِىْ دَاوُدَ الطُّهُوْرُ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمائی ہے: نماز کی کنجی وضو ہے تکبیر کہہ کر نماز کا آغاز ہوتا ہے اور سلام پھیر کر یہ ختم ہوتی ہے۔

ایک راوی نے لفظ وضو کی جگہ لفظ طہور نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن منذر طریقی-کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یتشیع، یہ راویوں کے دسویں

۱۳۳۹-اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۳۶۸) رقم (۶۲۰) من طريق الدارقطني به- وضعفه ابن الجوزي و اعله بعبد المهيمن و قد تقدم حاله-

۱۳۴۰-اخرجه الترمذي (۲/۳) كتاب الصلاة باب ما جاء في تحريم الصلاة و تحليلها حديث (۲۳۸) و ابن ماجه (۱/۱۰۱) كتاب الطهارة باب مفتاح الصلاة الطهور حديث (۲۷۶) و الحاكم (۱/۱۳۲) و العقيلي في (الضعفاء الكبير) (۲/۲۲۹) و ابن عدي في (الكامل) (۴/۱۱۷) و ابن ابي شيبة (۱/۲۲۹) كلهم من طريق ابي سفيان: طريف بن شهاب بهذا الاسناد- وقال: الترمذي: و حديث علي بن ابي طالب في هذا اجود اسنادا و اصح من حديث ابي سعيد- و اعله العقيلي و ابن عدي و ضعفه ايضا عبد الحق في (الاحكام الوسطى) و اعله بابي سفيان: طريف بن شهاب- و ينظر: (نصب الراية) (۱/۳۰۸، ۳۶۲)-

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 256ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۴/۲)۔

○ طریف بن شہاب او ابن سعد، سعدی بصری، اشل- (اور ایک قول کے مطابق): اعسم' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۷۷/۱)۔

1341- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ وَعُمَرُ بْنُ شَبَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَسْفَاطِیُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ الْقَاسِمِ اَبُوْ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ نُسَلِّمَ عَلٰی اَئِمَّتِنَا وَاَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰی بَعْضٍ۔

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا: ہم اپنے حکمرانوں پر سلام بھیجا کریں اور ایک دوسرے پر بھی سلام بھیجا کریں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یزید بن عبد ملک، اسفاطی بصری اعور، خال عباس بن فضل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۱۹/۲)۔

○ عبداعلی بن قاسم ہمدانی، ابوبشر بصری لولوی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۶۵/۱)۔

1342- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِیْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ عَوَانَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اِذَا قَعَدَ قَدْرَ التَّشَهُّدِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهٗ۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب نمازی تشہد کی مقدار میں بیٹھا رہے' تو اس کی نماز مکمل ہو جاتی ہے۔

۱۳۴۱ اخرجه ابن خزيمة (۳ / ۱۰۴) رقم (۱۷۱۰): حدثنا محمد بن يزيد الاسفاطي بهذا الاسناد' و اخرجه ابن ماجه (۲۹۷/۱) كتاب الصلاة' باب رد السلام على الامام' حديث (۹۲۲)' و ابن خزيمة (۳ / ۱۰۴) رقم (۱۷۱۰) من طريقين عن عبد الاعلى بن القاسم بهذا الاسناد' و اخرجه ابو داود (۲۶۳/۱) كتاب الصلاة: باب الرد على الامام' حديث (۱۰۰۱)' و ابن ماجه (۲۹۷/۱) كتاب الصلاة' باب رد السلام على الامام' حديث (۹۲۱)' و ابن خزيمة (۳ / ۱۰۴) رقم (۱۷۱۱) من طريق قتادة عن الحسن عن سمرة' به-

۱۳۴۲ اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۷۳/۲) كتاب الصلاة' باب تحليل الصلاة بالتسليم' من طريق ابي عاصم بهذا الاسناد- و قال البيهقي: عاصم بن ضمرة ليس بالقوي' و امير المومنين علي بن ابي طالب -رضي الله عنه- لا يخالف ما رواه عن النبي صلى الله عليه وسلم' و ان صح ذلك عنه' فهو محجوج بما رواه هو وغيره عن سيدنا المصطفى صلى الله عليه وسلم' الذي لا حجة في قول احد من امته معه-

1343- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّزَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ حَكِيمٍ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ مُّحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيْمُ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نماز کی کنجی وضو ہے' تکبیر کے ذریعے یہ شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر ختم ہو جاتی ہے۔

1344- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ صَعْصَعَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ افْتِتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيْمُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: نماز سے پہلے وضو کیا جاتا ہے' تکبیر کے ذریعے یہ شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر ختم ہو جاتی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ایوب بن عبدالرحمٰن بن صعصعۃ ، ایک قول کے مطابق: ایوب بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی صعصعۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۹۰)۔

۱۳۴۳-اخرجه الشافعي (۱/۷۰) كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' الحديث (۲۰۶)' و ابن ابي شيبة (۱/۲۲۹) كتاب الصلوات' باب في مفتاح الصلاة ما هو؟ و احمد (۱/۱۲۹)' و الدارمي (۱/۱۷۵) كتاب الصلاة' باب مفتاح الصلاة الطهور' و ابو داود (۱/۴۱۱) (كتاب الصلاة' باب الامام يحدث بعدما يرفع راسه' الحديث (۶۱۸)' و الترمذي (۱/۸-۹) كتاب الطهارة' باب ان مفتاح الصلاة الطهور' الحديث (۳)' و ابن ماجه (۱/۱۰۱) كتاب الطهارة' باب مفتاح الصلاة الطهور' الحديث (۲۷۵)' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۲۷۳) (كتاب الصلاة' باب السلام في الصلاة' ابو نعيم في الحلية (۸/۳۷۲)' و البيهقي (۲/۱۷۳) كتاب الصلاة' باب تحليل الصلاة بالتسليم' و ابو يعلى (۱/۴۵۶) رقم (۶۱۶)' و الخطيب (۱۰/۱۹۷)' و العقيلي في (الضعفاء) (۲/۱۳۷)' من حديث عبد الله بن محمد بن عقيل' عن محمد بن الحنفية' عن علي' عن النبي صلى الله عليه وسلم - و قال الترمذي: (انه اصح شيء في هذا الباب و احسن)- و عبد الله بن محمد بن عقيل صدوق' و قد تكلم فيه بعض اهل العلم من قبل حفظه)- و سمعت محمد بن اسماعيل يقول: كان احمد بن حنبل' و اسحاق' و الحميدي' يحتجون بحديثه' قال محمد: و هو مقارب الحديث- اه-

۱۳۴۴-اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۸/۸۶) رقم (۷۱۷۱): حدثنا محمد بن احمد الرقام' قال: حدثنا محمد بن يحيى الازدي قال: حدثنا الواقدي بهذا الاسناد- و قال الطبراني: لا يروي هذا عن عبد الله بن زيد الا بهذا الاسناد' تفرد به الواقدي- اه- و الواقدي متروك- وقد توبع الواقدي على هذا الحديث' تابعه محمد بن موسى بن مسكين' اخرجه ابن حبان في (المجروحين) (۲/۲۸۹) من طريقه' عن فليح بن سليمان عن عبد الله بن ابي بكر' عن عباد بن تميم' عن عمه عبد الله بن زيد' به- وقال ابن حبان عنه: كان ممن يسرق الحديث' و يحدث به و يروي عن الثقات اشياء موضوعات-

51- باب صَلَاةِ الْإِمَامِ وَهُوَ جُنُبٌ أَوْ مُحْدِثٌ .

باب: امام جب جنابت یا بے وضو حالت میں ہو اس وقت اس کا نماز ادا کرنا

1345- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي مَذْعُورٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَاءَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا كَبَّرَ انْصَرَفَ وَأَوْمَأَ إِلَيْهِمْ أَيْ كَمَا أَنْتُمْ ثُمَّ خَرَجَ ثُمَّ جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَنَسِيتُ أَنْ أَغْتَسِلَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لائے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہہ دی تو پھر آپ وہاں سے واپس مڑ گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اشارہ کیا کہ تم جس حالت میں ہو ویسے ہی رہو' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے' جب آپ تشریف لائے تو آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے' آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا: میں جنابت کی حالت میں تھا اور مجھے غسل کرنا یاد نہیں رہا۔

1346- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي صَلَاتِهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرْنَا مَعَهُ ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْقَوْمِ كَمَا أَنْتُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتَّى أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدِ اغْتَسَلَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً . خَالَفَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ الْخَفَّافُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا آغاز کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ہم نے بھی تکبیر کہی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین کو اشارہ کیا کہ تم جس حالت میں ہو ایسے ہی رہنا تو ہم قیام کی حالت میں رہے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس واپس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر کے آئے تھے آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

عبدالوہاب نامی راوی نے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے۔

۱۳۴۵- اخرجه البيهقي في (معرفة السنن و الآثار) (۲/ ۳۱۹) من طريق الدارقطني به- و اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۳۹۷-۳۹۸) كتاب الصلاة' باب امامة الجنب' من طريق محمد بن ابي مذعور بهذا الاسناد- و اخرجه احمد (۲/ ۴۴۸): حدثنا وكيع بهذا الاسناد' و اخرجه الشافعي في (الام) (۱/ ۱۶۷) و من طريقه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۳۹۷) و في (معرفة السنن و الآثار) (۲/ ۳۱۹) عن الثقة عن اسامة بن زيد بهذا الاسناد- و اخرجه ابن ماجه (۱/ ۳۸۵) كتاب الصلاة' باب ما جاء في البناء على الصلاة' حديث (۱۲۲۰) من طريق عبد الله ابن موسى التيمي عن اسامة بن زيد به- قال البوصيري في (الزوائد) (۱/ ۳۹۹): هذا اسناد ضعيف لضعف اسامة-

۱۳۴۶- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۳۹۹) كتاب الصلاة' باب امامة الجنب' من طريق عثمان بن سعيد الدارمي' ثنا عبيد الله بن معاذ' بهذا الاسناد- و قال البيهقي: خالفه عبد الوهاب بن عطاء' فرواه عن سعيد عن قتادة عن بكر بن عبد الله المزني عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن سعید بن بشیر رازی، قال ذہبی: امام دارقطنی فرماتے ہیں: لیس بذاک، تفرد باشیاء۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: مغنی (۴۴۸/۲)(۴۲۶۹)، میزان (۱۶۰/۵)(۵۸۵۶)۔

1347- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دَخَلَ فِىْ صَلَاتِهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ مَنْ خَلْفَهُ فَانْصَرَفَ فَاَشَارَ اِلٰى اَصْحَابِهِ اَىْ كَمَا اَنْتُمْ فَلَمْ يَزَالُوْا قِيَامًا حَتّٰى جَاءَ وَرَاْسُهُ يَقْطُرُ .

قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ وَبِهِ نَاْخُذُ.

☆☆ حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا آغاز کیا' آپ نے تکبیر کہی' آپ کے پیچھے موجود لوگوں نے بھی تکبیر کہی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو توڑ دیا اور اپنے اصحاب کو اشارہ کیا کہ تم لوگ جس حالت میں ہو ویسے ہی رہنا تو وہ لوگ قیام کی حالت میں رہے' یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے

عبدالوہاب نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہم بھی اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

52-باب الصَّلاةِ خَلْفَ الصَّفِّ.

باب: صف کے پیچھے نماز ادا کرنا

1348- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِى الْجَهْمِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ اَنَّهُ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يُعِيْدَ الصَّلَاةَ .

☆☆ حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز دوبارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبید بن ابی جعد غطفانی-علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۴۲/۱)۔

۱۳۴۸-اخرجہ الدارمی (۲۹۵/۱) والبیہقی فی (السنن الکبری) (۱۰۵/۳) من طریق عبد اللہ بن داود بہذا الاسناد- و قال الشیخ احمد شاکر فی (تعلیقہ علی الترمذی) (۴۴۹/۱): وھذا اسناد صحیح - اھ- و للحدیث طرق اخری- و ینظر الحدیث الآتی-

○ زیاد بن ابی جعد رافع کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۶۶/۱)۔

1349- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَمِّهِ عُبَيْدٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ وَابِصَةَ أَنَّ رَجُلاً صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يُعِيدَ.

☆☆ حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز دوبارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

1350- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو يُحْمِدَ الْكَلَاعِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ جُوَيْبِرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِقَوْمٍ وَلَيْسَ هُوَ عَلَى وُضُوءٍ فَتَمَّتْ لِلْقَوْمِ وَأَعَادَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وضو کی حالت میں نہیں تھے لوگوں کی نماز مکمل ہوگئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کو دُہرایا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن عبد اللہ انصاری۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں:: لاینبغی ان یحتج بما انفرد بہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳۸۱/۵)۔

○ جویبر- تصغیر جابر- یقال: اسمہ جابر و جویبر لقب، ابن سعید ازدی، ابوقاسم بلخی، نزیل کوفۃ، راوی تفسیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 140ھ کے بعد ہوا۔

۱۳۴۹- اخرجه احمد (۲۲۸/۴)، و الطبراني في (الكبير) (۱۴/۲۲) رقم (۳۷۴)، و ابن حبان (۲۲۰۱) من طريق وكيع بهذا الاسناد- و للحديث طرق عن وابصة: فاخرجه احمد (۲۲۸/۴)، و الطيالسي (۱۲۰۱)، و ابو داود (۴۳۹/۱) كتاب الصلاة، باب الرجل يصلي وحده خلف الصف (۶۸۲)، و الترمذي (۴۴۸/۱) كتاب الصلاة، باب الصلاة خلف الصف وحده، الحديث (۲۳۱)، و ابن حبان (۴۰۳- موارد)، و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۳۹۳/۱)، و البيهقي (۱۰۴/۳)، من طريق عمرو بن مرة، عن هلال بن يساف، عن عمرو بن راشد، عن وابصة به- واخرجه الترمذي (۴۴۵/۱- ۴۴۶) كتاب الصلاة، باب الصلاة خلف الصف وحده (۲۳۰)، و ابن ماجه (۳۲۱/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة الرجل خلاف الصف وحده (۱۰۰۴)، و الدارمي (۲۹۴/۱) كتاب الصلاة، باب في صلاة الرجل خلف الصف وحده، و ابن حبان (۴۰۵ موارد)، و الحميدي (۳۹۲/۲) رقم (۸۸۴)، و البيهقي (۱۰۴/۳- ۱۰۵)، و الطبراني (۱۴۲/۲۲)، و ابو يعلى (۱۶۳/۳)، رقم (۱۵۸۹)،

۱۳۵۰- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۴۰۰/۲) كتاب الصلاة، باب امامة الجنب، من طريق ابي عتبة احمد بن الفرج بهذا الاسناد- و اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲۵۲/۵) من طريق محمد بن مصفى، ثنا بقية، بهذا الاسناد، و هذا الاسناد في غاية الضعف؛ عيسى بن عبد الله يروي مالا يتابع عليه: كما قال ابن حبان و ابن عدي- و ينظر: (الكامل) (۲۵۴/۵)، و جويبر ابن سعيد متروك، و الضحاك لم يسمع البراء-

ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۳۶)۔

1351- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ دَاوُدَ الْخَفَّافُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا وَقَالَ اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ بِالْقَوْمِ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ اَجْزَاَتْ صَلَاةُ الْقَوْمِ وَيُعِيْدُ هُوَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں آپ ﷺ کے یہ الفاظ ہیں:
جب امام لوگوں کو نماز پڑھائے' وہ اس وقت بھولے سے بے وضو حالت میں ہو' تو لوگوں کی نماز درست ہوگی اور امام اس نماز کو دوبارہ ادا کرے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زکریا بن داؤد بن بکر، ابویحییٰ، خفاف نیسابوری، قال خطیب: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔
ان انتقال 286ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۴۶۲)۔

1352- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْبَزَّازُ يُعْرَفُ بِابْنِ الْمُطَبَّقِيِّ حَدَّثَنَا جَحْدَرُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عِيْسَى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ جُوَيْبِرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَيُّمَا اِمَامٍ سَهَا فَصَلّٰى بِالْقَوْمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَدْ مَضَتْ صَلَاتُهُمْ ثُمَّ لِيَغْتَسِلْ هُوَ ثُمَّ لِيُعِدْ صَلَاتَهُ وَاِنْ صَلّٰى بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَمِثْلُ ذٰلِكَ . كَذَا قَالَ عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ.

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو امام بھول کر لوگوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھا دے تو ان لوگوں کی نماز درست ہوگی' پھر اس امام کو چاہیے کہ وہ غسل کر کے اپنی نماز کو دُہرائے' اسی طرح اگر وہ (بھول کر) وضو کے بغیر نماز پڑھائے تو بھی یہی حکم ہوگا۔
عیسیٰ بن ابراہیم نامی راوی نے یہی الفاظ نقل کیے ہیں۔

1353- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَطَاءٍ الْجَلَّابُ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ اَبِيْ جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلّٰى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ فَاَعَادَ وَاَعَادُوْا .هٰذَا مُرْسَلٌ .وَاَبُوْ جَابِرٍ الْبَيَاضِيُّ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جنابت کی حالت میں (بھول کر) لوگوں کو نماز پڑھا دی' نبی اکرم ﷺ نے بھی اپنی نماز کو دُہرایا اور لوگوں نے بھی اپنی نماز کو دُہرایا۔
یہ روایت مرسل ہے اور ابوجابر نامی راوی متروک الحدیث ہے۔

۱۳۵۳- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۴۰۰) كتاب الصلاة' باب امامة الجنب' من طريق الدارقطني' به- وقال: هذا مرسل' و ابو جابر البياضي متروك الحديث' كان مالك بن انس لا يرتضيه' و كان يحيى بن معين يقول: ابو جابر البياضي كذاب - و ذكره في (المعرفة) (۲/ ۲۲۲-۲۲۳) معلقاً بدون اسناد' و اعله بالارسال' و كذب البياضي-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن یحیٰی بن عطاء، ابوعبداللہ جلاب۔ قال خطیب: اخبرنا علی بن ابی علی، قال: قرانا علی حسین بن ھارون، عن ابن سعید، قال: احمد بن یحیٰی بن عطاء جلاب عسکری، معروف حدیث، ان انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۰۱/۵) (۲۶۷۴)۔

○ محمد بن عبدالرحمٰن، ابوجابر بیاضی مدنی۔ قال نسائی وغیرہ: متروک حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۲۴/۶)۔

1354- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَبَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ صَلّٰى بِالْقَوْمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَاَعَادَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ فَاَعَادُوْا .عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ هُوَ اَبُوْ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ رَمَاهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ بِالْكَذِبِ.

☆☆ عاصم بن ضمرہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے (بھولے سے) جنابت کی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھا دی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوبارہ وہ نماز ادا کی اور لوگوں کو بھی یہ ہدایت کی کہ وہ نماز کو دُہرائیں۔

اس روایت کا راوی عمرو بن خالد' یہ شخص ابوخالد واسطی ہے (جس نے امام زید کے حوالے سے مسند امام زید نقل کی ہے)' یہ شخص متروک الحدیث ہے' امام احمد بن حنبل نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

1355- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ الشَّرِيْدِ الثَّقَفِيِّ اَنَّ عُمَرَ صَلّٰى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ فَاَعَادَ وَلَمْ يَاْمُرْهُمْ اَنْ يُعِيْدُوْا .

☆☆ شرید ثقفی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھا دی' وہ جنابت کی حالت میں تھے' انہوں نے اس نماز کو دُہرایا لیکن انہوں نے لوگوں کو وہ نماز دُہرانے کا حکم نہیں دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ شرید- ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۵۰/۱)۔

۱۳۵۴-اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۴۰۱/۲) كتاب الصلاة' باب امامة الجنب' وفي (معرفة السنن و الآثار) (۲۲۲/۲) كتاب الصلاة' باب الصلاة بالنجاسة' حديث (۱۲۲۵) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد- قال قال البيهقي في (السنن): هذا انما يرويه عمرو بن خالد ابو خالد الواسطي' و هو متروك' رماه الحفاظ بالكذب- وقال في (المعرفة): و هذا الحديث احد ما انكره عليه و كيع وغيره' وكان سفيان الثوري يقول: لم يرو حبيب بن ابي ثابت عاصم بن ضمرة شيئاً قط-

۱۳۵۵- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۳۹۹ - ۴۰۰) كتاب الصلاة' باب امامة الجنب' و في (معرفة السنن والآثار) (۲۲۱/۲) كتاب الصلاة' باب الصلاة بالنجاسة' حديث (۱۲۲۱)من طريق الدارقطني' به-

1356- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِي ضِرَارٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ صَلّٰى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ فَلَمَّا اَصْبَحَ نَظَرَ فِي ثَوْبِهِ احْتِلاَمًا فَقَالَ كَبِرْتُ وَاللّٰهِ اِلاَّ اُرَانِي اُجْنِبُ ثُمَّ لاَ اَعْلَمُ ثُمَّ اَعَادَ وَلَمْ يَاْمُرْهُمْ اَنْ يُعِيدُوا .قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَاَلْتُ سُفْيَانَ عَنْهُ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ وَلاَاَجِيءُ بِهِ كَمَا اُرِيدُ .قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ الْجُنُبُ يُعِيدُ وَلاَيُعِيدُونَ مَا اَعْلَمُ فِيهِ اخْتِلاَفًا .وَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ وَلاَاَحْفَظُهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا .

☆☆ محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھا دی' وہ اس وقت جنابت کی حالت میں تھے' بعد میں جب انہوں نے اپنے کپڑے پر احتلام کا نشان دیکھا تو بولے: میں بوڑھا ہو گیا ہوں' اللہ کی قسم! میرا خیال ہے' مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی لیکن مجھے اس کا پتا نہیں چل سکا' پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نماز کو دُہرایا' البتہ انہوں نے لوگوں کو وہ نماز دوبارہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا۔

عبدالرحمٰن نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس بات پر اتفاق ہے' جنابت والا شخص اس نماز کو دُہرائے گا' البتہ لوگ اس نماز کو دوبارہ ادا نہیں کریں گے' میرے علم کے مطابق اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

1357- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ فِي رَجُلٍ صَلّٰى بِقَوْمٍ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوءٍ قَالَ يُعِيدُ وَلاَيُعِيدُونَ.

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا) ایسے شخص کے بارے میں فرمان نقل کرتے ہیں جو لوگوں کو بے وضو حالت میں نماز پڑھا دیتا ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ شخص اس نماز کو دوبارہ ادا کرے' البتہ لوگ اس نماز کو دوبارہ ادا نہیں کریں گے۔

1358- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بِاَصْحَابِهِ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّهُ مَسَّ ذَكَرَهُ فَتَوَضَّاَ وَلَمْ يَاْمُرْهُمْ اَنْ يُعِيدُوا .قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ عَلِمْتَ اَنَّ اَحَدًا قَالَ يُعِيدُونَ قَالَ لاَ اِلاَّ حَمَّادٌ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی' بعد میں انہیں یاد آیا

۱۳۵۶-اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۴۰۰) كتاب الصلاة' باب امامة الجنب' و في (معرفة السنن والآثار) (۲/ ۲۲۱) كتاب الصلاة' باب الصلاة بالنجاسة' حديث (۱۲۲۲)من طريق الدارقطني' به-

۱۳۵۷-اخرجه عبد الرزاق (۲/ ۳۴۸) رقم (۳۶۵۰) عن معمر عن الزهري بهذا الاسناد- و من طريق عبد الرزاق اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۴۰۰) كتاب الصلاة' باب امامة الجنب' و في (معرفة السنن والآثار) (۲/ ۲۲۲) كتاب الصلاة' باب الصلاة بالنجاسة' حديث (۱۲۲۳)-

کہ انہوں نے اپنی شرمگاہ کو چھولیا تھا (جس کی وجہ سے ان کا وضو ٹوٹ چکا ہے) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دوبارہ وضو کیا (اور دوبارہ نماز ادا کی) البتہ انہوں نے ان لوگوں کو وہ نماز دوبارہ ادا کرنے کی ہدایت نہیں کی۔

ابن مہدی بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات سے واقف ہیں' کسی راوی نے یہ بات بھی نقل کی ہو؟ اُن لوگوں نے بھی دوبارہ نماز ادا کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! صرف حماد نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے۔

53-باب مَا جَاءَ فِيْ اعْتِرَاضِ الشَّيْطَانِ لِلْمُصَلِّيْ لِيُفْسِدَ عَلَيْهِ الصَّلاَةَ.

باب: شیطان کا نمازی کے سامنے آنا تاکہ اس کی نماز خراب کردے

1359- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلاَةً مَكْتُوبَةً فَضَمَّ يَدَهُ فِي الصَّلاَةِ فَلَمَّا صَلّٰى قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدَثَ فِي الصَّلاَةِ شَيْءٌ قَالَ لاَ اِلاَّ اَنَّ الشَّيْطَانَ اَرَادَ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيَّ فَخَنَقْتُهُ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ لِسَانِهِ عَلٰى يَدِيْ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلاَ مَا سَبَقَنِيْ اِلَيْهِ اَخِيْ سُلَيْمَانُ لاَرْتُبِطَ اِلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى يُطِيفَ بِهِ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ.

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک فرض نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران اپنے ہاتھوں کو ملالیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے نماز کے دوران ایک نیا کام کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! شیطان یہ چاہتا تھا کہ وہ میرے آگے سے گزرے تو میں نے اسے گردن سے پکڑلیا' یہاں تک کہ میں نے اس کی زبان کی ٹھنڈک اپنے ہاتھوں پر محسوس کی' اللہ کی قسم! اگر مجھ سے پہلے میرے بھائی سلیمان علیہ السلام یہ دعا نہ کر چکے ہوتے تو میں اس شیطان کو اس مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیتا اور مدینہ منورہ کے بچے اس کے گرد گھومتے (اور اس کا مذاق اُڑاتے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن بدیل بن قریش بن حارث، ابوجعفر یامی کوفی۔ سئل ابوالحسن دارقطنی عن احمد بن بدیل؟ فقال: فیہ لین۔ ان انتقال 258ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴۹/۴) (۱۶۵۶)۔

○ مفضل بن صالح اسدی نخاس کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۷۱/۲)

۱۳۵۹- اخرجه الطبراني في (الكبير) (۲۵۱/۲) رقم (۲۰۵۲): حدثنا محمد بن فضاء الجوهري' ثنا احمد بن بديل بهذا الاسناد' و ذكره الهيثمي في (امجمع الزوائد) (۶۴/۲)' و قال: رواه الطبراني في (الكبير)' و فيه المفضل بن صالح: ضعفه البخاري و ابو حاتم- و اخرجه احمد (۱۰۴/۵' ۱۰۵) من طريق اسرائيل' و زهير عن سماك' به- و قال الهيثمي في (المجمع) (۹۰/۲): (ورجاله رجال الصحيح)-

(۱۳۴۳)۔

1360- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ صَلّٰى صَلَاةً فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِى يُفْسِدُ عَلَىَّ الصَّلَاةَ فَاَمْكَنَنِى اللّٰهُ مِنْهُ فَذَعَتُّهُ وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُوثِقَهُ اِلٰى سَارِيَةٍ حَتّٰى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ اَجْمَعُوْنَ-اَوْ كُلُّكُمْ-فَذَكَرْتُ قَوْلَ سُلَيْمَانَ رَبِّ (هَبْ لِى مُلْكًا لَا يَنْبَغِى لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِى) فَرَدَّهُ اللّٰهُ خَاسِئًا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ نے ارشاد فرمایا: شیطان میرے سامنے آیا تھا تاکہ میری نماز خراب کرے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو دے دیا' میں نے اسے پکڑ لیا' میں نے یہ ارادہ کیا کہ اسے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح تم سب لوگ اسے دیکھ لو (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) پھر مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا یاد آ گئی:

''اے میرے پروردگار! مجھے ایسی بادشاہی عطاء کر جو میرے بعد کسی اور کو نہ ملے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو رسوا کر کے واپس کر دیا۔

1361- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى دَاوُدَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ شَاذَانُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَرَوِىُّ حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيفَةَ عَنْ اَبِى سُفْيَانَ عَنْ اَبِى نَضْرَةَ عَنْ اَبِى سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ وَالتَّكْبِيْرُ تَحْرِيْمُهَا وَالتَّسْلِيْمُ تَحْلِيْلُهَا وَفِىْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَسَلِّمْ . قَالَ اَبُوْ حَنِيفَةَ يَعْنِى التَّشَهُّدَ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وضو نماز کی کنجی ہے' تکبیر کہہ کر اس کا آغاز ہوتا ہے اور سلام پھیر کر یہ ختم ہوتی ہے' ہر دو رکعت کے بعد تم سلام پھیر دیا کرو۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد تشہد پڑھنا ہے (یعنی ہر دو رکعت کے بعد تم تشہد پڑھا کرو)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن حسین جعفی، ابوحسن ہروی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 256ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ

۱۳۶۰-اخرجه البخاري (۲/ ۱۲۸) كتاب الصلاة' باب الاسير او الغريم يربط في المسجد' حديث (٤٦١)' و في (۳/ ٤٠٥) كتاب العمل في الصلاة' باب ما يجوز من العمل في الصلاة' حديث (۱۲۱۰)' و في (٦/ ٤٨٩) كتاب بدء الخلق' باب صفة ابليس و جنوده' حديث (۳۲۸٤)' و في (۷/ ١٢٤) كتاب احاديث الانبياء' باب قول الله تعالىٰ: (ووهبنا لداود سليمان)' حديث (۳٤۲۳)' و في (۹/ ٥٠٩) كتاب التفسير' باب قوله: (هب لي ملكا لا ينبغي لا حد من بعدي انك انت الوهاب) حديث (٤٨٠٨)' و مسلم (۳/ ۳۲-نووي) كتاب المساجد' باب جواز لعن الشيطان' حديث (٥٤١/۳۹)' و احمد (۲/ ۲۹۸)' و النسائي في (التفسير) رقم (٤٦٠)' و ابن حبان (٦٤١٩)' و البيهقي في (السنن الكبرى)(۲/ ۷۹)' كلهم من طريق شعبة بهذا الاسناد-

ابن حجر عسقلانی (۱/۴۷۷)(۹۱۵)۔

○ عبداللہ بن یزید مخزومی، مدنی مقری اعور، من شیوخ مالک، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 148ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۶۲/۱)(۷۵۰)۔

54-باب صِفَةِ السَّهْوِ فِي الصَّلاَةِ وَاَحْكَامِهِ وَاخْتِلاَفِ الرِّوَايَاتِ فِيْ ذٰلِكَ وَاَنَّهُ لاَ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ شَيْءٌ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ .

باب: نماز کے دوران سہو کی صورت اور اس کے احکام اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف' کسی بھی چیز کے آگے سے گزرنے کی وجہ سے نماز نہیں ٹوٹتی

1362- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِحْدٰى صَلاَتَيِ الْعَشِيِّ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ -قَالَ-فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهَا اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ ثُمَّ خَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَصُرَتِ الصَّلاَةُ قَصُرَتِ الصَّلاَةُ وَفِى النَّاسِ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَهَابَاهُ اَنْ يُكَلِّمَاهُ فَقَامَ رَجُلٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُسَمِّيْهِ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسِيتَ اَمْ قَصُرَتِ الصَّلاَةُ قَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرِ الصَّلاَةُ . قَالَ بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ . فَاَوْمَئُوا اَىْ نَعَمْ فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلٰى مُقَامِهِ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ

۱۳۶۲-اخرجه مالك (۱/۹۳) كتاب الصلاة' باب ما يفعل من سلم من ركعتين ساهيا' حديث (۵۸) و البخاري (۱/۶۷۴) كتاب الصلاة' باب تشبيك الاصابع في المسجد' حديث (۴۸۲)' (۲/۲۰۵) كتاب الاذان' باب هل ياخذ الامام اذا شك بقول الناس' حديث (۷۱۴)' (۲/۱۱۸) كتاب السهو' باب من لم يتشهد في سجدتي السهو' حديث (۱۲۲۸)' و باب من يكبر في سجدتي السهو' حديث (۱۲۲۹)' (۱۰/۴۸۳) كتاب الادب' باب ما يجوز من ذكر الناس' حديث (۶۰۵۱)' (۱۳/۲۴۵) كتاب اخبار الآحاد' باب ما جاء في اجازة خبر الواحد' حديث (۷۲۵۰)' و مسلم (۱/۴۰۳) كتاب المساجد' باب السهو في الصلاة و السجود له' حديث (۹۷/۵۷۳)' و ابو داود (۱/۳۲۰' ۳۲۱) كتاب الصلاة' باب السهو في السجدتين' حديث (۱۰۰۸-۱۰۱۱)' و الترمذي (۲/۲۴۷) كتاب الصلاة' باب ما جاء في الرجل يسلم في الركعتين من الظهر و العصر' حديث (۳۹۹)' و النسائي (۳/۲۲) كتاب السهو' باب ما يفعل من سلم من ركعتين ناسيا' و ابن ماجه (۱/۳۸۳) كتاب الصلاة' باب فيمن سلم من ثنتين او ثلاث ساهيا' حديث (۱۲۱۴)' و الدارمي (۱/۳۵۱) كتاب الصلاة' باب سجود السهو من الزيادة' و ابو عوانة (۲/۱۹۶)' و احمد (۲/۲۳۴-۲۳۵)' و الحميدي (۲/۴۳۳) رقم (۹۸۳)' و عبد الرزاق (۳۴۴۸)' و ابن الجارود في (المنتقى) رقم (۲۴۳)' و ابن خزيمة (۲/۳۶-۳۷) رقم (۸۶۰)' (۲/۱۱۷-۱۱۸) رقم (۱۰۳۵' ۱۰۳۶)' و ابن حبان (۲۲۴۰' ۲۲۴۶)' و البيهقي (۲/۳۵۴) كتاب الصلاة' باب من قال: يسلم عن سجدتي السهو' (۲/۳۵۶) باب الكلام في الصلاة على وجه السهو' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۴۴۴) باب الكلام في الصلاة: لما يحدث فيها من السهو' و الطبراني في (المعجم الصغير) (۱/۱۱۳)' و البزار كما في (نظم الفرائد) ص (۲۲۲)' و البغوي في (شرح السنة) (۲/۲۲۸) من طريق محمد بن سيرين عن ابي هريرة' به- قال الترمذي: حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح-

كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَكَبَّرَ . فَقِيْلَ لِمُحَمَّدٍ سَلَّمَ فِى السَّهْوِ قَالَ لَمْ اَحْفَظْ مِنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر یا شاید عصر کی نماز پڑھائی۔ راوی بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا' پھر آپ مسجد کے اگلے حصے میں موجود لکڑی کے پاس کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھ دیئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کے اوپر رکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے ناراضگی کا اظہار ہو رہا تھا' جلد باز لوگ مسجد سے باہر چلے گئے' وہ یہ کہہ رہے تھے: نماز مختصر ہوگئی ہے' نماز مختصر ہوگئی ہے' حاضرین میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے' لیکن انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرنے کی جرأت نہیں ہوئی' ایک شخص کھڑا ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ذوالیدین (دو ہاتھوں والا) کا نام دیا تھا' اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بھول گئے تھے یا نماز مختصر ہوگئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ تو میں بھولا ہوں اور نہ ہی نماز مختصر ہوئی ہے' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! شاید آپ بھول گئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین کی طرف دیکھا اور دریافت کیا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟ تو لوگوں نے اشارہ کیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس اپنی جگہ پر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقیہ دو رکعت پڑھانے کے بعد پھر سلام پھیرا' پھر آپ نے تکبیر کہتے ہوئے عام سجدوں کی طرح یا اس سے کچھ زیادہ طویل سجدہ کیا' پھر آپ نے سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

محمد نامی راوی سے دریافت کیا گیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ سہو کرنے سے پہلے سلام پھیرا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ یاد نہیں ہیں' البتہ مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی ہے: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔

1363- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ . قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ كُلُّ مَنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ لَمْ يَقُلْ فَاَوْمَئُوْا اِلَّا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: تو لوگوں نے اشارہ کیا۔ یہ الفاظ صرف حماد بن زید نامی راوی نے نقل کیے ہیں۔

1364- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْطَاكِىُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْخَوْلَانِىُّ حَدَّثَنَا اِدْرِيْسُ بْنُ يَحْيٰى اَبُوْ عَمْرٍو الْمَعْرُوْفُ بِالْخَوْلَانِىِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

۱۳۶۴- ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۲/ ۷۷) من طريق الدارقطني- و ذكر ان ابن الجوزي رواه في (العلل المتناهية) من طريقه' و نقل عن ابن الجوزي انه قال: و اما حديث انس: ففيه صخر بن عبدالله' قال ابن عدي: يحدث عن الثقات بالاباطيل' عامة ما يرويه منكر' او من موضوعاته- وقال ابن حبان: لا يحل الرواية عنه- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۲/ ۷۷): و تعقبه صاحب (التنقيح)' و قال: انه و هم- اي: ابن الجوزي- في صخر هذا: فان صخر بن عبد الله ابن حرملة' الراوي عن عمر بن عبد العزيز لم يتكلم فيه ابن عدي ولا ابن حبان' بل ذكره ابن حبان في (الثقات)- و قال النسائي: هو صالح' و انما ضعف ابن عدي صخر بن عبد الله الكوفي' المعروف بالحاجبي' و هو متاخر عن ابن حرملة- روى عن مالك والليث و غيرهما-

بْنِ حَرْمَلَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَقُوْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلّٰى بِالنَّاسِ فَمَرَّ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ حِمَارٌ فَقَالَ عَيَّاشُ بْنُ اَبِىْ رَبِيْعَةَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنِ الْمُسَبِّحُ اٰنِفًا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ .قَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ سَمِعْتُ اَنَّ الْحِمَارَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ .قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَىْءٌ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے آپ کے سامنے سے کچھ گدھے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں میں سے عیاش بن ابوربیعہ نے سبحان اللہ کہنا شروع کر دیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو ارشاد فرمایا: ابھی کون سبحان اللہ کہہ رہا تھا؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے کہا ہے' کیونکہ میں نے یہ بات سن رکھی ہے' گدھا آگے سے گزرے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی چیز (آگے سے گزر کے) نماز کو نہیں توڑتی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صخر بن عبداللہ بن حرملۃ مدلجی، حجازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔غلط ابن جوزی، فنقل عن ابن عدی انہ اتھملہ، وانما متھم صخر بن عبداللہ حاجبی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۶۵/۱) (۷۷)۔

1365- حَدَّثَنَا الْقَاضِىْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِىْ ح وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا جَدِّىْ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ قَالُوْا لَا يَقْطَعُ صَلَاةَ الْمُسْلِمِ شَىْءٌ وَّادْرَاْ مَا اسْتَطَعْتَ .

☆☆ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مسلمان کی نماز کو کوئی بھی چیز نہیں توڑتی' البتہ جہاں تک ہو سکے تم اسے روکنے کی کوشش کرو (کہ وہ نماز کے دوران تمہارے آگے سے نہ گزرے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحیٰ بن متوکل باھلی، بصری، ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 2ھ میں ہوا۔ بالمصیصۃ۔ان

۱۳۶۵- اخرجه ابن الجوزي في (العلل المتناهية) (۴۴۵/۱) رقم (۷۶۱) من طريق الدارقطني' وقال ابن الجوزي: لا يصح - قال احمد و النسائي: ابراهيم الخوزي متروك- و قال يحيى: ليس بشيء- اه- و ينظر: (نصب الراية) (۷۷/۲)-

کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۰۶۵)(۶۸۴)۔

1366- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنْ اَبِى الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَىْءٌ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی ہے (یعنی آگے سے گزر کر نماز کو نہیں توڑتی ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جبر بن نوف ہمدانی بکالی ابووداک، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ (روایت کے فاظ نقل کرنے میں) یہ وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۲۵/۱)(۳۳)۔

1367- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّغْدِىُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَىْءٌ.

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی چیز نماز کو نہیں توڑتی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ایوب بن سلیمان بن داؤد، معروف بالصغدی، وکان ثقہ، قال عثمان بن احمد دقاق: ان کا انتقال 247ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱/۷)(۳۴۷۴)۔

1368- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْاَشْيَبُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَالِمٍ وَّنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ يُقَالُ لَا يَقْطَعُ

۱۳۶۶- اخرجه ابو داود (۴۶۰/۱) كتاب الصلاة باب من قال: لا يقطع الصلاة شيء حديث (۷۱۹) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۷۸/۲) كتاب الصلاة باب الدليل على ان مرور الكلب وغيره بين يديه لا يفسد الصلاة و البغوي في (شرح السنة) (۱۷۵/۲) و ابن الجوزي في (العلل المتناهية) (۴۴۵/۱) كلهم من طريق مجالد بن سعيد بهذا الاسناد- قال ابن الجوزي: قال احمد: مجالد ليس بشيء- و قال ابن حبان: يقلب الاسانيد فيرفع المراسيل لا يجوز الاحتجاج به- وقال النووي في (المجموع) (۲۲۵/۳): رواه ابو داود باسناد ضعيف- و الحديث ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۷۶/۲) و قال: و مجالد بن سعيد فيه مقال و اخرجه له مسلم مقرونا بجماعة من اصحاب الشافعي-

۱۳۶۷- اخرجه الطبراني في (الكبير) (۱۹۳/۸) رقم (۷۶۸۸) من طريق عفير بن معدان بهذا الاسناد- و ذكره الهيثمي في (المجمع) (۶۵/۲) و قال: و اسناده حسن- قلت: انى له الحسن و في الاسناد عفير بن معدان و قد ذكره الهيثمي نفسه في (المجمع) (۱۸۰/۲) و قال: و فيه عفير بن معدان و قد اجمعوا على ضعفه وقال الزيلعي في (نصب الراية) (۷۷/۲): و قال ابن الجوزي: و اما حديث ابي امامة: ففيه عفير بن معدان- قال احمد: ضعيف منكر الحديث- وقال يحيى: ليس بثقة- و قال ابو حاتم: ليس بثقة-

صَلَاةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: مسلمان کی نماز کو کوئی بھی چیز نہیں توڑتی (یعنی کسی بھی چیز کے آگے سے گزرنے کی وجہ سے نماز نہیں ٹوٹتی ہے)۔

1369- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِسْحَاقَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَقْطَعُ صَلَاةَ الْمَرْءِ امْرَاَةٌ وَّلَا كَلْبٌ وَّلَا حِمَارٌ وَّادْرَاْ مَا بَيْنَ يَدَيْكَ مَا اسْتَطَعْتَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آدمی کی نماز کو عورت' کتا' گدھا (آگے سے گزر کر) نہیں توڑتے ہیں' البتہ جہاں تک تم سے ہو سکے انہیں اپنے آگے سے گزرنے سے روکو۔

1370- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ كُرْدِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَارَ الْعَبَّاسَ فِيْ بَادِيَةٍ لَهُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعَصْرَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كُلَيْبَةٌ وَّحِمَارٌ لَمْ يُؤَخَّرَا وَلَمْ يُزْجَرَا.

☆☆ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لیے ان کے نواحی علاقے میں ان کے ہاں آئے' وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے چھوٹا کتا اور گدھا گزرے' لیکن انہیں پرے نہیں کیا گیا اور انہیں جھڑکا نہیں گیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباس بن عبید اللہ بن عباس، ھاشمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۹۸/۱) (۱۵۰)۔

1371- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الْاَعْوَرُ قَالَ ابْنُ

۱۳۶۸ اخرجه مالك (۱۵۶/۱) كتاب قصر الصلاة في السفر' باب الرخصة في المرور بين يدي المصلي حديث (۴۰) عن الزهري عن سالم عن ابيه- و من طريق مالك اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۷۸/۲-۲۷۹) كتاب الصلاة' باب الدليل على ان مرور الكلب وغيره بين يديه لا يفسد الصلاة-

۱۳۶۹ اخرجه ابن الجوزي في (العلل المتناهية) (۴۴۵/۱-۴۴۶) رقم (۷۶۲) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۳۲۷/۱-۳۲۸)' من طريق عمرو بن عثمان عن اسماعيل بن عياش' به- و ذكره لهذا الحديث ابن حبان في (المجروحين) (۱۳۲/۱) و قال: قد روى اسحاق بن ابي فروة احاديث منكرة-

۱۳۷۰ اخرجه احمد (۲۱۱/۱) و النسائي (۶۵/۲) كتاب القبلة' باب ذكر ما يقطع الصلاة' كلاهما من طريق ابن جريج بهذا الاسناد-

جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ زَارَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعَبَّاسَ مِثْلَهُ.

★★ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لیے آئے (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

1372- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْجَمَّالِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ فِىْ بَادِيَةٍ لَّنَا فَصَلّٰى بِنَا الْعَصْرَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كُلَيْبَةٌ وَّحِمَارٌ لَّنَا فَمَا نَهْنَهَهُمَا وَمَا رَدَّهُمَا.

★★ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' اس وقت ہم اپنی رہائش گاہ میں تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی' آپ کے سامنے سے چھوٹا کتا اور گدھا گزرے' جو ہمارے (پالتو) تھے' لیکن ہم نے انہیں روکا نہیں اور انہیں واپس نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ معاذ بن فضالۃ زہرانی، طفاوی، ابوزید بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وھو من کبار شیوخ بخاری، ان کا انتقال 210ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ کیجیے: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۵۷) (۱۲۰۷)۔

1373- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَبْرَشُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اُذَاكِرُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ شَيْئًا مِّنْ اَمْرِ الصَّلَاةِ فَاَتٰى عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقُلْنَا نَعَمْ. قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِى النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَكُوْنَ الشَّكُّ فِى الزِّيَادَةِ.

۱۳۷۱- اخرجه احمد (۱/۲۱۱) و النسائي (۲/۶۵) كلاهما من طريق حجاج الاعور' بهذا الاسناد- و ينظر: الحديث السابق-

۱۳۷۲- اخرجه ابو داود (۱/۱۹۱) كتاب الصلاة' باب من قال الكلب لا يقطع الصلاة' حديث (۷۱۸) من طريق يحيى بن ايوب بهذا الاسناد-

۱۳۷۳- اخرجه عبد الرزاق (۲/۳۰۷-۳۰۸) رقم (۳٤۷۶)' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/٤۳۲)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۳۳۲) كتاب الصلاة' باب لا تبطل صلاة المرء بالسهو فيها' كلهم من طريق اسماعيل بن مسلم' بهذا الاسناد- و الحديث ذكره الحافظ في (التلخيص) (۲/۱۰) و عزاه الى اسحاق بن راهويه و الهيثم بن كليب في مسنديهما' وقال: و في اسنادهما اسماعيل بن مسلم المكي ضعيف- اه- و قد اشار الترمذي (۲/۲٤۶) الى هذه الرواية' فقال: رواه الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس عن عبد الرحمن بن عوف عن النبي صلى الله عليه وسلم -

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز کے کسی مسئلے پر گفتگو کر رہا تھا' اسی دوران حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی ہمارے پاس تشریف لے آئے' انہوں نے فرمایا: کیا میں آپ لوگوں کو وہ حدیث سناؤں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' ہم نے کہا: جی ہاں! تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کسی شخص کو نماز میں کسی کمی کے بارے میں شک ہو تو وہ اتنی نماز ادا کرے کہ وہ شک اضافے کے بارے میں ہو جائے۔

1374- حَدَّثَنَا الْقَاضِي اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ فَلَا يَدْرِي اَزَادَ اَمْ نَقَصَ فَاِنْ كَانَ شَكَّ فِي الْوَاحِدَةِ وَالثِّنْتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَّاِنْ كَانَ شَكَّ فِي الثَّلَاثِ وَالثِّنْتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهُمَا ثِنْتَيْنِ وَاِنْ كَانَ شَكَّ فِي الثَّلَاثِ وَالْاَرْبَعِ فَلْيَجْعَلْهُ ثَلَاثًا حَتّٰى يَكُوْنَ الْوَهَمُ فِي الزِّيَادَةِ . قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ لِيْ حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَسْنَدَ لَكَ مَكْحُوْلٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ قُلْتُ مَا سَاَلْتُهُ .قَالَ فَاِنَّهُ ذَكَرَهُ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ .

٭٭ مکحول بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو اور اسے یہ اندازہ نہ ہو سکے کہ اس نے زیادہ (رکعات) پڑھ لی ہیں یا کم پڑھی ہیں' تو اگر شک ایک رکعت یا دو رکعت کے بارے میں ہو تو اسے ایک سمجھے' اگر دو اور تین ہونے کے بارے میں ہو تو اسے دو سمجھے' اگر تین اور چار ہونے کے بارے میں ہو تو اسے تین سمجھے' یہاں تک کہ اسے وہم زیادہ ہو جانے کے بارے میں ہو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1375- حَدَّثَنَا اَبُوْ ذَرٍّ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْاُبُلِّيُّ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ

۱۳۷٤- اخرجه احمد (۳/ ۸۷) من طريق اسماعيل بن علية عن محمد بن اسحاق' به- و قد رواه جماعة محمد بن اسحاق' فارسلوه: كحماد بن زيد' و اسماعيل بن علية' و عبد الله ابن مبير' و عبد الرحمن المحاربي- و ينظر: (العلل) للمصنف (٤/ ٢٥٨)- و قد ورد الحديث مسندا' فاخرجه الترمذي (۲/ ۲٤٤) كتاب الصلاة' باب ما جاء فيمن يشك في صلاته' حديث (۱۲۰۹)' و ابو يعلى (۸۲۹)' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ٤۳۲)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۳۳۲)' كلهم من طريق محمد بن اسحاق' حدثني مكحول عن كريب مولى ابن عباس عن ابن عباس عن عبد الرحمن بن عوف-

۱۳۷۵- اخرجه الحاكم (۱/ ۳۲٤) من طريق جعفر بن محمد بن فضيل' ثنا عمار بن مطر الرهاوي' بهذا الاسناد- و قال الحاكم: صحيح الاسناد' و لم يخرجاه- و تعقبه الذهبي' فقال: عمار بن مطر الرهاوي تركوه- و الحديث ذكره السيوطي في (الجامع الصغير) (۱۵٦/٦ -فيض)' و عزاه للحاكم' و رمزله بالضعف-

الْعَنْبَرِیُّ یَنْزِلُ الرُّهَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَیْبٍ مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ سَهَا فِیْ ثَلَاثَةٍ اَوْ اَرْبَعَةٍ فَلْیُتِمَّ فَاِنَّ الزِّیَادَةَ خَیْرٌ مِنَ النُّقْصَانِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص کونماز کی رکعت تین یا چار ہونے کے بارے میں شک ہو وہ نماز کومکمل کر لے (یعنی ایک مزید رکعت ادا کر لے) کیونکہ اس میں اضافہ ہو جانا اس میں کمی رہ جانے سے بہتر ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبیداللہ بن جریر بن جبلۃ بن ابی داؤد، ابوعباس- وقیل ابوحسن- عتکی بصری۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 222ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۰/۳۲۵)(۵۴۶۸)۔

○ کریب بن ابی مسلم ھاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مدنی، ابورشدین، مولی ابن عباس، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 98ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۳۴)(۴۳)۔

○ ثابت بن ثوبان، عنسی، شامی، والد عبدالرحمٰن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۱۵)(۳)

1376- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِیْدٍ الرُّهَاوِیُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ الرُّهَاوِیُّ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا سَهَا اَحَدُكُمْ فِی الثِّنْتَیْنِ اَوِ الْوَاحِدَةِ فَلْیَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَّاِذَا شَكَّ فِی الثِّنْتَیْنِ اَوِ الثَّلَاثِ فَلْیَجْعَلْهَا اثْنَتَیْنِ وَاِذَا شَكَّ فِی الثَّلَاثِ اَوِ الْاَرْبَعِ فَلْیَجْعَلْهَا ثَلَاثًا ثُمَّ لِیُتِمَّ مَا بَقِیَ حَتّٰی یَكُوْنَ الْوَهَمُ فِی الزِّیَادَةِ وَلَایَكُوْنُ فِی النُّقْصَانِ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو دو یا ایک رکعت کے بارے میں غلطی لگ جائے تو وہ اُسے ایک سمجھے اور جب اسے دو یا تین کے بارے میں شک ہو تو وہ انہیں دو سمجھے اور جب اسے تین یا چار رکعت کے بارے میں شک ہو تو وہ انہیں تین سمجھے اور پھر باقی رہ جانے والی نماز کومکمل کرنے یہاں تک کہ اُسے وہم زیادہ ہو جانے کے بارے میں ہو' کمی کے بارے میں نہ ہو' اس کے بعد جب وہ بیٹھا ہوا ہو (یعنی تشہد پڑھ رہا ہو) اس وقت دو سجدے کرے (یعنی سجدۂ سہو کرے)۔

1377- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ الْهَمْدَانِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح

وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِذٰلِكَ اَنَّهُ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ يَوْمَ جَاءَهُ ذُو الْيَدَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ .لَفْظُهُمَا وَاحِدٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: جس دن حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے تھے (یعنی جس دن انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں سہو جانے کے بارے میں بتایا تھا) اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کیے تھے۔

ان دونوں روایات کا لفظ ایک ہی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سعید بن بسر ہمدانی، ابوجعفر مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۵/۲)(۴۵)۔

○ سعید بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن جمیل بن عامر بن جذیم بن سلامان بن ربیعۃ بن سعد بن جمح ،ابوعبداللہ مدنی، سئل عنہ احمد بن حنبل؟ فقال: لیس بہ باس۔ وسئل عنہ یحیٰی بن معین؟ فقال: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ وقال فیہ یعقوب بن سفیان: لین حدیث۔ ان کا انتقال 176ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۶۷/۹)(۴۶۵۴)۔

1378- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ ذِى الْيَدَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ .وَاللَّفْظُ لِاَحْمَدَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ذوالیدین (کے توجہ دلانے والے دن) سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کیا تھا۔

روایت کے یہ الفاظ احمد بن عبدالرحمن کے ہیں۔

1379- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ

۱۳۷۸- اخرجه النسائي (۳/ ۲٦) كتاب السهو' باب ذكر الاختلاف على ابي هريرة في السجدتين' حديث (۱۲۲٤)' و ابن خزيمة (۱۰۳٦)' كلاهما من طريق عبد الله بن وهب' بهذا الاسناد- و ينظر: حديث (۱۳٦۲' ۱۳٦۳)-

۱۳۷۹- اخرجه النسائي (۳/ ۲۷) كتاب السهو' باب اتمام المصلي على ما ذكر اذا شك' حديث (۱۲۲۹)' و احمد (۲/ ۸٤)' و ابو عوانة (۲/ ۱۹۲)' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ٤۳۲)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۳۳۱) كتاب الصلاة' باب من شك في صلاته' و في (معرفة السنن الآثار) (۲/ ۱٦٤) كتاب الصلاة' باب سجود السهو' حديث (۱۱۲۰)' كلهم من طريق عبد العزيز بن ابي سلمة' بهذا الاسناد-

بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا لَمْ یَدْرِ اَحَدُکُمْ کَمْ صَلّٰی ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ رَکْعَةً ثُمَّ لِیَسْجُدْ بَعْدَ ذٰلِكَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِنْ کَانَ صَلّٰی خَمْسًا شَفَعَتَا لَهُ صَلَاتَهُ وَاِنْ کَانَتْ اَرْبَعًا اَرْغَمَتَا الشَّیْطَانَ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو اندازہ نہ ہو سکے کہ اس نے کتنی رکعت ادا کی ہیں' تین یا چار تو وہ مزید ایک رکعت پڑھ لے اور پھر اس کے بعد سہو کے دو سجدے کر لے' جب وہ بیٹھا ہوا ہو (یعنی تشہد پڑھ رہا ہو) اگر وہ پانچ رکعت ادا کر لیتا ہے' تو اس میں سے جفت تعداد (یعنی چار رکعت) اس کی نماز ہو جائے گی اور اگر وہ چار رکعت ادا کر لیتا ہے' تو یہ دونوں شیطان کو رسوا کر دیں گے۔

1380- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَاَبُو النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا الْمَاجِشُوْنُ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُکُمْ وَهُوَ یُصَلِّیْ فِی الثَّلَاثِ وَالْاَرْبَعِ فَلْیُصَلِّ رَکْعَةً حَتّٰی یَکُوْنَ الشَّكُّ فِی الزِّیَادَةِ ثُمَّ لِیَسْجُدْ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ قَبْلَ اَنْ یُسَلِّمَ فَاِنْ کَانَ صَلّٰی خَمْسًا شَفَعَتَا لَهُ صَلَاتَهُ وَاِنْ کَانَ اَتَمَّهَا فَهُمَا تُرْغِمَانِ الشَّیْطَانَ . زَادَ هٰذَا فِیْ حَدِیْثِهٖ قَبْلَ اَنْ یُسَلِّمَ .

وَتَابَعَهُ سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ مِنْ رِوَایَةِ مُوْسَی بْنِ دَاوُدَ عَنْهُ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو نماز پڑھنے کے دوران شک ہو جائے کہ اس نے تین رکعت ادا کی ہیں یا چار رکعت ادا کی ہیں تو ایک مزید رکعت ادا کرے یہاں تک کہ اسے وہ شک زیادہ ہو جانے کے بارے میں ہو' پھر اس کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کر لے' اگر اس نے پانچ رکعت ادا کی ہوں گی تو اس میں سے چار جفت تعداد' اس کی نماز ہو جائے گی اور اگر اس نے مکمل نماز ادا کی ہو گی تو یہ دونوں شیطان کی رسوائی کا باعث ہوں گی۔

اس روایت میں راوی نے ''سلام سے پہلے'' کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

1381-حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ النُّعْمَانِیُّ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْجَرَائِیُّ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا شَكَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ یَدْرِ کَمْ صَلّٰی ثَلَاثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْیَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْیَبْنِ عَلٰی مَا اسْتَیْقَنَ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُسَلِّمَ فَاِنْ کَانَ صَلّٰی خَمْسًا کَانَتَا شَفْعًا لِصَلَاتِهٖ وَاِنْ کَانَ صَلّٰی تَمَامَ الْاَرْبَعِ کَانَتَا تَرْغِیْمًا لِلشَّیْطَانِ .

۱۳۸۱-اخرجه مسلم (۱/۴۰۰) کتاب المساجد' باب السهو فی الصلاة' حدیث (۸۸/۵۷۱) و احمد (۳/۸۳) و ابو عوانة (۲/۱۹۲-۱۹۳) و البیهقی فی (السنن الکبری) (۲/۳۳۱) کلهم من طریق موسی بن داود بهذا الاسناد- و اخرجه ابو عوانة (۲/۱۹۲-۱۹۳) و ابن حبان (۲۶۶۹) کلاهما من طریق خالد بن مخلد' حدثنا سلیمان بن بلال' بهذا الاسناد-

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو نماز کے دوران شک ہو جائے اور اسے اندازہ نہ ہو کہ اس نے کتنی رکعت ادا کی ہیں' تین یا چار؟ تو وہ شک کو ایک طرف رکھ دے اور جس پر یقین ہو اس پر بنیاد رکھے' پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے' اگر اس نے پانچ رکعت ادا کی ہوں گی تو اس میں سے جفت تعداد اس کی نماز ہو جائے گی اور اگر اس نے چار رکعت ادا کی ہوں گی تو یہ دونوں (سجدے) شیطان کے لیے رسوائی کا باعث ہوں گے۔

1382- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلَاتِهِ فَلْيُلْقِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِيْنِ فَاِنِ اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فَاِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ نَافِلَةً وَّالسَّجْدَتَانِ وَاِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ تَمَامًا لِصَلَاتِهِ وَالسَّجْدَتَانِ تُرْغِمَانِ اَنْفَ الشَّيْطَانِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ شک کو ایک طرف رکھے اور یقین پر بنیاد رکھے اور جب وہ یقینی طور پر مکمل نماز ادا کرے (تو آخر میں) دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے' اگر اس کی نماز مکمل ہو گی تو ایک رکعت اور دو سجدے اس کے لیے نفل کی حیثیت اختیار کر جائیں گے اور اگر اس کی نماز پہلے نامکمل تھی تو اس ایک رکعت کے ذریعے اس کی نماز مکمل ہو جائے گی اور سہو کے دونوں سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے۔

1383- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ سَبْرَةَ ابْنُ اَخِىْ اَبِىْ بَكْرٍ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ سَبْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى اَرْبَعًا اَوْ ثَلَاثًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِيْنِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَقْرَاُ فَيُصَلِّىْ رَكْعَةً ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ فَاِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ اَرْبَعًا وَّقَدْ زَادَ رَكْعَةً كَانَتْ هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ تَشْفَعَانِ الْخَامِسَةَ وَاِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثًا كَانَتِ الرَّابِعَةُ تَمَامَهَا وَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيْمٌ لِّلشَّيْطَانِ.

۱۳۸۲- اخرجه ابن خزيمة (۱۰۲۳)' وابن حبان (۲۶۶۴) من طريق ابي سعيد الاشج بهذا الاسناد- و اخرجه ابو داود (۱/۲۶۹) كتاب الصلاة' باب اذا صلى خمسا' حديث (۱۰۲۴)' و ابن ماجه (۱/۳۸۲) كتاب الصلاة' باب ما جاء فيمن شك في صلاته' فرجع الى اليقين' حديث (۱۲۱۰)' و ابن ابي شيبة (۲/۲۵)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۳۵۱) كتاب الصلاة' باب الدليل على ان سجدتي السهو للسهو نافلة' و في (معرفة السنن والآثار) (۲/۱۶۳) كتاب الصلاة' باب سجود السهو' حديث (۱۱۲۹)' كلهم من طريق ابي خالد الاحمر' بهذا الاسناد- و اخرجه النسائي (۳/۲۷) كتاب السهو' باب اتمام المصلي على ما ذكر اذا شك' حديث (۱۲۳۸)' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار)(۱/۴۳۳) من طريق محمد بن عجلان' بهذا الاسناد-

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے اور اسے یہ اندازہ نہ ہو کہ اس نے کتنی رکعت ادا کی ہیں' چار یا تین؟ تو وہ شک کو ایک طرف رکھے اور یقین پر بنیاد رکھے' پھر اُٹھ کر قرأت کرے اور ایک رکعت ادا کرے' پھر جب وہ بیٹھا ہوا ہو (یعنی تشہد پڑھ رہا ہو) تو سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے' اگر اس نے پہلے چار رکعت ادا کی تھی تو اب اس کی ایک رکعت زائد ہو جائے گی اور یہ دونوں سجدے اسے جفت کر دیں گے جو پانچویں رکعت تھی اور اگر اس نے پہلے تین رکعت ادا کی تھیں' تو چوتھی رکعت اسے مکمل کر دے گی اور سہو کے دونوں سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد جبار بن سعید مساحقی، قال عقیلی: لہ مناکیر۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۳۹/۴) (۴۷۴۵)۔

○ ابوبکر بن عبداللہ بن محمد بن ابی سبرۃ ابن ابی رھم بن عبدعزی قرشی عامری مدنی، قیل: اسمہ عبداللہ، وقیل: محمد، وقد ینسب ی جدہ، رموہ بالوضع، وقال مصعب زبیری: کان عالما۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 162ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۹۷/۲) (۵۱)۔

1384 - حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ يَاسِيْنَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلَاتِهٖ فَاِنِ اسْتَيْقَنَ اَنَّهٗ قَدْ صَلّٰى ثَلَاثًا فَلْيُصَلِّ وَاحِدَةً بِرَكْعَتِهَا وَسَجْدَتَيْهَا ثُمَّ لِيَتَشَهَّدْ فَاِذَا فَرَغَ فَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اَنْ يُّسَلِّمَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يُسَلِّمُ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى ثَلَاثًا وَّكَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِىْ صَلّٰى رَابِعَةً كَانَتِ السَّجْدَتَانِ تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطَانِ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى اَرْبَعًا وَّكَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِىْ صَلّٰى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِسَجْدَتَيْنِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو اگر اسے یہ یقین ہو کہ وہ تین رکعت ادا کر چکا ہے' تو وہ مزید ایک رکعت اور دو سجدے ادا کرے' پھر اس کے بعد تشہد میں بیٹھے اور پھر جب اس سے فارغ ہو جائے اور کچھ پڑھنے کے لیے باقی نہ رہ جائے' صرف سلام پھیرنا ہو' اس وقت وہ دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے' پھر وہ سلام پھیر دے' اگر اس نے تین رکعت ادا کی تھی تو اب جو رکعت ادا کی ہے' وہ چوتھی رکعت ہو جائے گی اور سجدۂ سہو کے دونوں سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے' اور اگر اس نے پہلے چار رکعت ادا کی تھی تو اب جو اس نے ادا کی ہے' اس کے ساتھ یہ پانچویں ہو جائے گی اور یہ دونوں سجدے اس پانچویں رکعت کو جفت کر دیں گے۔

1385 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنِىْ ذُوَيْبُ بْنُ عِمَامَةَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عَمْرٍو وَكَانَ مِنَ النُّقَبَاءِ مِنْ بَنِى سَاعِدَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَجَدَ سَجْدَتَىِ السَّهْوِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ .يُقَالُ لَمْ يُرْوَ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عَمْرٍو غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيثِ.

☆☆ عبدالمہیمن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان کرتے ہیں: یہ صحابی بنو ساعدہ کے نقباء میں سے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا تھا۔

ایک قول کے مطابق حضرت منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صرف یہی ایک روایت منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ذویب بن عمامة سہمی۔ ان کا انتقال 220ھ میں ہوا۔ ان کے مرید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان میزان (۵۰۶/۲، ۵۰۷)(۳۳۴۵)۔

1386- حَدَّثَنَا اَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ اَزَادَ اَمْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يُسَلِّمُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اسے اندازہ نہ ہو سکے' اس نے زیادہ رکعت ادا کر لی ہیں یا کم ادا کی ہیں؟ تو وہ دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے جب وہ بیٹھا ہوا ہو (یعنی تشہد کے دوران ایسا کرے) پھر اس کے بعد وہ سلام پھیر دے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محمد بن مرزوق، ابوعبداللہ باہلی بصری، قال فیہ خطیب: کان ثقة۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۹۹/۳) (۱۲۴۴)۔

○ عمر بن یونس بن قاسم یمامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 260ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی

۱۳۸۵-اخرجه ابن قانع و ابن السکن' کما فی (الاصابة) (۱۷۲/۶)- من طریق عبد المهیمن بهذا الاسناد- و نقل الحافظ عن الدارقطنی: لم یرو المنذر غیر لهذا الحدیث- و عبد المهیمن لیس بالقوی- و تعقبه الحافظ' فقال: و فی السند غیره - اه - قلت : قول الدارقطنی غیر موجود فی السنن' فلعله فی الافراد-

۱۳۸۶ -اخرجه البخاری (۴۳۵/۲ ۴۳۶) کتاب السهو' باب اذا لم یدر کم صلی؛ حدیث (۱۲۳۱)' و مسلم (۶۱/۳ نووی) کتاب المساجد' باب السهو فی الصلاة و السجود له' حدیث (۳۸۹/۸۲)' و النسائی (۳۱/۳) کتاب السهو' باب التحری' و الدارمی (۳۷۲/۱ ۳۵۰، ۳۵۱)' و الطیالسی (۲۳۴۵)' و عبد الرزاق (۳۴۶۲)' و ابن ابی شیبة (۳۲۹/۱)' و ابن حبان (۱۶)' و البیهقی فی (السنن الکبری) (۳۳۱/۲)' کلهم من طریق یحیی بن ابی کثیر' بهذا الاسناد-

(۲/۶۴)(۵۲۷)۔

○ عکرمۃ بن عمار العجلی، ابوعمار یمانی، اصلہ من بصرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یغلط، وفی روایۃ عن یحیٰی ابن ابی کثیر اضطراب، ولم یکن لہ کتاب، یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 160ھ سے قبل ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۰)(۲۷۶)۔

55-باب اِدْبَارِ الشَّيْطَانِ مِنْ سَمَاعِ الْاَذَانِ وَسَجْدَتَي السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ.

باب: اذان کی آواز سن کر شیطان کا پیٹھ پھیر کر بھاگنا اور سجدۂ سہو سلام سے پہلے کیا جائے گا

1387- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّي يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الطُّوْسِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ ثُمَّ الزُّرَقِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ خَرَجَ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسْجِدِ لَهُ حُصَاصٌ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ رَجَعَ فَاِذَا اَقَامَ الْمُؤَذِّنُ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَلَهُ ضُرَاطٌ فَاِذَا سَكَتَ رَجَعَ حَتّٰى يَاْتِيَ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ فِيْ صَلَاتِهِ فَيَدْخُلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نَفْسِهِ لَا يَدْرِيْ اَزَادَ فِيْ صَلَاتِهِ اَمْ نَقَصَ فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ يُسَلِّمْ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب مؤذن اذان دیتا ہے' تو شیطان مسجد سے نکلتا ہے' اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے' جب مؤذن خاموش ہوتا ہے' تو شیطان واپس آ جاتا ہے' پھر جب مؤذن اقامت کہتا ہے' تو شیطان پھر مسجد سے نکل جاتا ہے اور اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے' پھر جب مؤذن خاموش ہوتا ہے' تو وہ واپس آ جاتا ہے' وہ مسلمان شخص کے پاس اس کی نماز کے دوران آتا ہے اور اس کے ذہن میں طرح طرح کے خیالات پیدا کرتا ہے' جس کے بعد اسے یہ یاد نہیں رہتا کہ اس نے نماز میں اضافہ کر دیا ہے' یا کمی کر دی ہے' جب کسی شخص کو اس طرح کی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑے تو جب وہ بیٹھا ہوا ہو (یعنی تشہد پڑھنے کے دوران) وہ دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے' ایسا وہ سلام پھیرنے سے پہلے کرے اور پھر سلام پھیر دے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلمۃ بن صفوان بن سلمۃ انصاری، زرقی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۳۱۷)

۱۳۸۷-اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى)(۲/ ۳٤۰) كتاب الصلاة: باب من قال: يسجدهما بعد التسليم' من طريق الدارقطني- و ينظر: الحديث السابق-

-(۳۶۸)

1388- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ صَلّٰى ثَلَاثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ فَاِنْ كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِىْ صَلّٰى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيْمٌ لِّلشَّيْطَانِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشادفرمائی ہے: جس کونماز میں شک ہو جائے اور اسے پتا نہ چلے کہ اس نے تین رکعت ادا کی ہیں یا چار رکعت ادا کی ہیں؟ تو وہ اُٹھ کر ایک اور رکعت ادا کرلے اور پھر اس کے بعد جب وہ بیٹھا ہوا ہو تو سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلے اس نے جو رکعت ادا کی ہے اگر وہ پانچویں ہوگی تو یہ دو سجدے اسے جفت کر دیں گے اور اگر وہ چوتھی ہوگی تو یہ دونوں سجدے شیطان کی ناک گرد آلود کر دیں گے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن احمد بن مروان، ابواسحاق واسطی۔ ذکر ابوعبداللہ بن بیع انہ سمع دار قطنی یقول: ابراہیم بن احمد بن مروان یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۶/۵)(۳۰۳۳)۔

1389- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ الْمُكْرَمِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ اَثَلَاثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا فَلْيُتِمَّ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ اَنْ قَدْ اَتَمَّ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ فَاِنْ كَانَتْ صَلَاتُهٗ وِتْرًا كَانَتْ شَفْعًا لِصَلَاتِهٖ وَاِنْ كَانَتْ صَلَاتُهٗ شَفْعًا كَانَتْ تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطَانِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشادفرمائی ہے: جب کوئی شخص نماز ادا کرے اور اسے یہ اندازہ نہ ہو کہ اس نے تین رکعت ادا کی ہیں یا چار ادا کی ہیں' تو وہ اسے مکمل کر لے یہاں تک کہ اسے یقین ہو جائے کہ اس نے مکمل نماز ادا کر لی ہے۔ پھر اس کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے اگر اس کی نماز طاق ہوگی تو یہ (سجدے) اسے جفت کر دیں گے اور اگر اس کی نماز پہلے ہی جفت تھی تو یہ سجدے شیطان کی رسوائی کا باعث بن جائیں گے۔

۱۳۸۸-اخرجه ابو عوانة (۲/۱۹۲) و ابن خزيمة (۱۰۲٤) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۴۳۲) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۳۳۱) كلهم من طريق هشام بن سعد' بهذا الاسناد-

۱۳۸۹-اخرجه احمد (۳/۷۲) : حدثنا يونس بن محمد ' حدثنا فليح بن سليمان' بهذا الاسناد-

1390- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى الْمِصْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ يُحَدِّثُ اَنَّ مُعَاوِيَةَ صَلّٰى بِهِمْ فَقَامَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ وَعَلَيْهِ الْجُلُوْسُ فَسَبَّحَ النَّاسُ بِهٖ فَاَبٰى اَنْ يَّجْلِسَ حَتّٰى اِذَا جَلَسَ لِلتَّسْلِيْمِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّى .وَقَالَ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَعَلَ هٰذَا.

☆☆ محمد بن یوسف بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی' وہ دو رکعت پڑھنے کے بعد پھر کھڑے ہو گئے' حالانکہ ان پر بیٹھنا لازم تھا' لوگوں نے اس بات پر سبحان اللہ کہا' لیکن وہ بیٹھے نہیں یہاں تک کہ جب وہ سلام پھیرنے کے لیے (آخری تشہد میں) بیٹھے تو انہوں نے دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لیا' انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

نیشاپوری نامی راوی کے یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عیسیٰ تنیسی مصری، یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 273ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳/۱) (۱۰۱)۔

○ مخرمۃ بن بکیر بن عبداللہ بن اشج، ابومسور مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ وروایتہ عن ابیہ وجادۃ من کتابہ، قالہ احمد وابن معین وغیرہما وقال ابن مدینی: سمع من ابیہ قلیلاً، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 159ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۴/۲) (۹۷۲)۔

○ محمد بن یوسف قرشی، مولیٰ عثمان، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۲۱/۲) (۸۴۵)۔

○ یوسف قرشی اموی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۸۴/۲) (۴۷۰)۔

۱۳۹۰- اخرجه احمد (۴/ ۱۰۰)، و النسائي (۳/ ۳۳) كتاب السهو، باب ما يفعل من نسي شيئاً من صلاته، حديث (۱۲۶۰)، كلاهما من طريق محمد بن يوسف بهذا الاسناد- و اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۳۳۴-۳۳۵) كتاب الصلاة، باب سجود السهو في النقص، من طريق بكر بن مضر عن عمرو بن الحارث عن بكير عن العجلان -مولى فاطمة- عن محمد بن يوسف، به- و قد جود ابن التركماني في (الجوهر النقي) (۲/ ۳۳۴) اسناد النسائي، و اظهر وجوها في اختلاف طرق الحديث: فلتراجع-

56-باب الْبِنَاءِ عَلٰی غَالِبِ الظَّنِّ.

باب: غالب گمان پر بنیاد رکھنا

1391- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةً قَالَ اِبْرَاهِيمُ فَلَا اَدْرِي اَزَادَ اَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ لَا وَمَا ذَاكَ . قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنٰى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ اَنْبَاْتُكُمُوهُ وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ يُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھائی۔

اس روایت کے راوی ابراہیم بیان کرتے ہیں: مجھے یہ نہیں پتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نماز میں کسی اضافہ ہوجانے کا ذکر کیا گیا ہے' یا کسی کمی کا ذکر کیا گیا ہے۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! کیوں کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس' اس طرح نماز ادا کی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ٹانگیں سیدھی کیں' اپنا رخ قبلے کی طرف کیا اور دومرتبہ سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دیا' جب آپ نے سلام پھیر دیا تو ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہوتا تو میں بتا دیتا' میں بھی انسان ہوں میں بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تم لوگ بھول جاتے ہو تو جب میں کوئی چیز بھول جاؤں تو مجھے یاد کروادیا کرو اور جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ درست صورت کے بارے میں کوشش کرے' پھر اسی حساب سے نماز کو مکمل کرے' پھر سلام پھیرے اور اس کے بعد دومرتبہ سجدۂ سہو کرے۔

1392- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ .

۱۳۹۱- اخرجه البخاري (۱/ ۶۲) كتاب الصلاة' باب التوجه نحو القبلة حيث كان' حديث (۴۰۱)' و مسلم (۱/ ۴۰۰) كتاب المساجد' باب السهو في الصلاة' حديث (۸۹/ ۵۷۲)' و ابو داود (۱/ ۶۲۰) كتاب الصلاة' باب اذا صلى خمسا' حديث (۱۰۲۰)' و احمد (۱/ ۳۷۹)' و ابو عوانة (۲/ ۲۰۲)' و ابو يعلى (۹/ ۷۶) رقم ۵۱۴۲۰' و ابن حبان (۲۶۶۲)' و ابن ابي شيبة (۲/ ۱۵)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۳۳۵) كتاب الصلاة' باب سجود السهو في الزيادة في الصلاة بعد التسليم' كلهم من طريق جرير' بهذا الاسناد-

۱۳۹۲- اخرجه مسلم (۱/ ۴۰۰) كتاب المساجد' باب السهو في الصلاة' حديث (۹۰/ ۵۷۲)' و ابن ماجه (۱/ ۳۸۲) كتاب الصلاة' باب من شك في صلاته' حديث (۱۲۱۲)' و ابو نعيم في (الحلية) (۷/ ۲۳۶)' و ابو يعلى (۸/ ۴۱۹) رقم (۵۰۰۲)' و الخطيب في (تاريخ بغداد) (۱۱/ ۵۷)' كلهم من طريق مسعر بهذا الاسناد-

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ درست صورت اختیار کرنے کی کوشش کرے پھر دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے۔

1393- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ السُّكَيْنِ اَبُوْ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاَيُّكُمْ شَكَّ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحْرٰى ذٰلِكَ بِالصَّوَابِ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں بھی انسان ہوں میں بھول جاتا ہوں جس طرح تم لوگ بھول جاتے ہو اگر کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ اس بات کا جائزہ لے کہ کون سی صورت نماز کے درست ہونے کے قریب ہے پھر اسی حساب سے نماز کو مکمل کرے اور پھر دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے۔

57- باب سُجُوْدِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ.

باب: سجدۂ سہو سلام پھیرنے کے بعد کیا جائے گا

1394- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ وَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَجَدَهُمَا بَعْدَ التَّسْلِيْمِ.

☆☆ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا تھا اور انہوں نے یہ بات بتائی تھی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ دونوں سجدے سلام پھیرنے کے بعد کیے تھے۔

1395- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الظُّهْرَ فَقَامَ فِي اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يَجْلِسْ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ.

۱۳۹۴- اخرجه مسلم (۱/۴۰۱) كتاب المساجد: باب السهو في الصلاة: حديث (۹۰/۱۵۷۲)، و احمد (۱/۴۵۵)، و الطحاوي (۱/۴۴۱)، كلهم من طريق سفيان: بهذا الاسناد-

۱۳۹۵- اخرجه البخاري (۳/۹۲) كتاب السهو: باب (۱)، الحديث (۱۲۲۴)، و مسلم (۱/۳۹۹): كتاب المساجد: باب السهو في الصلاة: الحديث (۸۵/۵۷۰)، و ابو داود (۱/۶۲۵) كتاب الصلاة: باب من قام من اثنتين: الحديث (۱۰۳۴)، و الترمذي (۲/۲۴۲)، كتاب الصلاة: باب سجدتي السهو قبل السلام: الحديث (۳۸۹)، و النسائي (۳/۱۹) كتاب السهو: باب من قام من اثنتين ناسيا، و ابن ماجه (۱/۳۸۱) كتاب اقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن قام من اثنتين ساهيا: الحديث (۱۲۰۶)، (۱۲۰۷)- و الحميدي (۲/۴۰۲) رقم (۹۰۳)، و مالك (۱/۹۶) رقم (۶۵)، و ابن ابي شيبة (۱/۱۷۹)، و الدارمي (۱/۳۵۳)، و ابو عوانة (۲/۱۹۳- ۱۹۴)، و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۴۵۴)، و ابن الجارود ص (۷۰-۷۱) رقم (۲۴۲)، و البيهقي (۲/۱۳۴، ۳۴۰، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۵۲) من طرق عن الاعرج عن ابن بحينة به- و قال الترمذي: حديث ابن بحينة حديث حسن و العمل على هذا عند بعض اهل العلم- و تعقبه المباركفوري في (شرح الترمذي) (۲/۳۳۷) فقال: بل هو صحيح اخرجه الشيخان-

☆☆ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی' آپ دو رکعت پڑھنے کے بعد کھڑے ہو گئے' آپ بیٹھے نہیں' جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا اور پھر اس کے بعد سلام پھیرا۔

58-باب لَيْسَ عَلَى الْمُقْتَدِىْ سَهْوٌ وَّعَلَيْهِ سَهْوُ الْإِمَامِ.

باب: مقتدی پر سہو کرنا لازم نہیں ہوگا لیکن امام کے سہو (پر سجدہ کرنا) اس پر لازم ہوگا

1396- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ هَارُوْنَ بْنِ رُسْتُمَ السَّقَطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ يَحْيَى الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ اَبِى الْحُسَيْنِ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلٰى مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ سَهْوٌ فَاِنْ سَهَا الْإِمَامُ فَعَلَيْهِ وَعَلٰى مَنْ خَلْفَهُ السَّهْوُ وَاِنْ سَهَا مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَيْسَ عَلَيْهِ سَهْوٌ وَّالْاِمَامُ كَافِيْهِ.

☆☆ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص امام کی اقتداء میں ہو (اس کی کسی اپنی غلطی کی وجہ سے) اس پر سجدۂ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا لیکن اگر امام سے کوئی غلطی ہو جائے تو امام پر بھی سجدۂ سہو کرنا لازم ہوگا اور اس کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں پر بھی لازم ہوگا۔

لیکن اگر امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے سے کوئی غلطی ہوتی ہے' تو اب اس پر سجدۂ سہو لازم نہیں ہوگا بلکہ امام اس کے لیے کافی ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوحسین مدنی۔ قال بیہقی: مجہول۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: سنن کبری (۳۵۲/۲)۔

1397- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَّادٍ الْاٰمُلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ

١٣٩٦-ذكره البيهقي في (السنن الكبرى) (٣٥٢/٢) كتاب الصلاة' باب من سها خلف الامام' من طريق خارجة بن مصعب' و الحديث ذكره الحافظ في (بلوغ المرام) رقم (٣٦٠)' وقال: رواه الترمذي و البيهقي بسند ضعيف- قلت: ليس عن الترمذي هذا الحديث' و لعله البزار؛ كماجاء في (التعليق المغني)-

١٣٩٧-اخرجه الحاكم (٣٢٤/١)' و عنه البيهقي في (السنن الكبرى) (٢/ ٣٤٤-٣٤٥) كتاب الصلاة' باب من سها فجلس في الاولى' من طريق عثمان بن سعيد الدارمي ثنا يحيى بن صالح' بهذا الاسناد- و قال الحاكم: صحيح الاسناد' و لم يخرجاه- ووافقه الذهبي- اما البيهقي فقد ضعفه' فقال: هذا حديث ينفرد به ابو بكر العنسي' و هو مجهول- و تعقبه ابن التركماني في (الجوهر النقي) (٢/ ٣٤٤-٣٤٥) فقال: ليس بمجهول؛ لان ابن ماجه اخرجه له وروى عنه الوحاظي و بقية' ولكنه متكلم فيه' و لعله اشتبه على البيهقي بآخر' يقال له: ابو بكر العنسي مجهول يروي عن عمر' ذكره صاحب الميزان-

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لاَ سَهْوَ فِي وَثْبَةِ الصَّلاَةِ اِلَّا قِيَامٌ عَنْ جُلُوسٍ اَوْ جُلُوسٌ عَنْ قِيَامٍ .

☆☆ سالم بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: نماز میں کسی بھی غلطی پر سجدہ سہو اسی وقت لازم ہوگا جب آدمی بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو جائے یا کھڑے ہونے کی بجائے بیٹھ جائے۔

1398- حَدَّثَنَا الْقَاضِيُ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَاكَرَنِيْ عُمَرُ السَّهْوَ فِي الصَّلَاةِ فَاَتَانَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَوَقَفَ عَلَيْنَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ مَنْ شَكَّ فِيْ صَلَاتِهِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَكُوْنَ شَكُّهُ فِي الزِّيَادَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے ساتھ نماز میں سہو ہو جانے کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے اسی دوران حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے وہ ہمارے پاس آ کر ٹھہر گئے انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: جس شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ اتنی نماز ادا کرے کہ اس کا وہ شک نماز میں اضافے کے بارے میں ہو جائے۔

1399- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عُمَرَ نَتَذَاكَرُ الصَّلَاةَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ اِذَا شَكَكْتَ فِي النُّقْصَانِ فَصَلِّ حَتّٰى تَشُكَّ فِي الزِّيَادَةِ .

☆☆ عبیداللہ بن عبداللہ (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان) نقل کرتے ہیں: ایک دفعہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا ہم نماز کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے اسی دوران حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے بتایا: کیا میں آپ حضرات کو وہ روایت سناؤں جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے؟ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تمہیں نماز کے دوران کسی کمی کے بارے میں شک ہو تو تم نماز ادا کرتے رہو یہاں تک کہ وہ شک اضافے کے بارے میں ہو جائے۔

59-باب الْبِنَاءِ عَلَى التَّحَرِّي وَالسَّجْدَةِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ وَالتَّشَهُّدِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا .

باب: اندازے کی بنیاد پر (نماز جاری رکھنا) اور سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کرنا اس سے پہلے یا اس کے بعد تشہد پڑھنا

۱۳۹۸-ذکرہ المصنف في (العلل) (٤/٢٥٩) و قال: نحو و تمم و اشار اليه البيهقي في (السنن الكبرى) (٢/٣٣٣)- قلت: و سفيان بن حسين ضعيف في الزهري-

۱۳۹۹-تقدم تخريجه برقم (۱۳۷۳)- و ازيد هنا فاقول: ان الحديث اخرجه الهيثم بن كليب في (مسنده) رقم (۲۳۱، ۲۳۲) من طريقين عن اسماعيل بن مسلم بهذا الاسناد- و من طريق الهيثم اخرجه الضياء في (المختارة) رقم (۹۰۱، ۹۰۲)- وقال الضياء: رواه اسحاق بن راهويه عن عبد الرزاق عن ابن المبارك عن اسماعيل بن مسلم- اه- و ينظر: (العلل) للمصنف (٤/٢٥٧-٢٦٠)-

1400 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا كُنْتَ فِىْ صَلَاةٍ فَشَكَكْتَ فِىْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ وَّاَكْثَرُ ظَنِّكَ عَلٰى اَرْبَعٍ تَشَهَّدْتَ ثُمَّ سَجَدْتَ سَجْدَتَيْنِ وَاَنْتَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ تُسَلِّمَ ثُمَّ تَشَهَّدْتَ اَيْضًا ثُمَّ تُسَلِّمُ . قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ خُصَيْفٍ وَّلَمْ يَرْفَعْهُ . وَوَافَقَ عَبْدَ الْوَاحِدِ سُفْيَانُ وَشَرِيْكٌ وَّاِسْرَائِيْلُ وَاخْتَلَفُوْا فِىْ مَتْنِهٖ.

☆☆ ابوعبیدہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم نماز کی حالت میں ہو اور تمہیں تین یا چار رکعت ہونے کے بارے میں شک ہو اور تمہارا زیادہ گمان یہ ہو کہ چار پڑھی ہیں تو تم تشہد پڑھنے کے بعد دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لو یہ اس وقت کرو جب تم بیٹھے ہوئے ہو اور سلام پھیرنے سے پہلے کرو' پھر اس کے بعد دوبارہ تشہد پڑھو اور پھر سلام پھیرو۔

بعض دیگر راویوں نے اسے نقل کیا ہے لیکن انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

بعض دیگر راویوں نے اسے نقل کرتے ہوئے اس کے متن میں کچھ اختلاف نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خصیف بن عبدالرحمٰن جزری، ابوعون، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ سیٔ ءحفظ، خلط، بآخرہ ورمی بالارجاء، یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 137ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۲۴/۱) (۱۲۶)۔

○ ابوعبیدۃ بن عبداللہ بن مسعود، مشھور بکنیتہ، والاشھر ان لا اسم لہ غیرھا، (اور ایک قول کے مطابق): اسمہ عامر، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ تیسرے طبقے کے اکابر راویوں میں سے ایک ہیں۔ والراجح انہ لا یصح سماعہ من ابیہ، ان کا انتقال 80ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۴۸/۲) (۸۶)۔

۱۴۰۰- اخرجہ ابو داود (۲۷۰/۱) کتاب الصلاۃ: باب من قال: یتم علی اکبر ظنہ' حدیث (۱۰۲۸)' و احمد (۴۲۸/۱-۴۲۹)' و الطحاوی فی (شرح معانی الآثار) (۴۴۱/۱)' و البیہقی فی (السنن الکبری) (۳۵۶/۲) کتاب الصلاۃ' باب بتشہد بعد سجدتی السہو' کلہم من طریق محمد بن سلمۃ بہذا الاسناد- و ہذا اسناد فیہ علل: الاولی: ان محمد بن سلمۃ' قد خولف فی ہذا الحدیث' خالفہ: سفیان' و شریک' و محمد بن فضیل' و اسرائیل' و عبد الواحد: فرووہ عن خصیف موقوفاً- الثانی: ان خصیف ہو ابن عبد اللہ الجزری: قال الحافظ فی (التقریب) (۲۲۴/۱): صدوق سیٔ الحفظ' خلط بآخرہ- الثالث: ان ابا عبیدۃ بن عبد اللہ بن مسعود لم یدرک ابن مسعود- قال العلائی فی (جامع التحصیل) ص (۲۰٤): قال ابو حاتم و الجماعۃ: لم یسمع من ابیہ شیئاً- اھ- و ینظر: (الہدایۃ فی تخریج احادیث البدایۃ) (۱۰۹/۴): فقد تکلم علی علل ہذا الحدیث کلاماً شافیاً-

60-باب الرُّجُوْعِ اِلَى الْقُعُوْدِ قَبْلَ اسْتِتْمَامِ الْقِيَامِ.

باب: (بھولنے کی صورت میں) پورا کھڑا ہونے سے پہلے دوبارہ بیٹھ جانا

1401- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْعَدَنِيُّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ حَكِيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَابِرٌ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُبَيْلٍ الْاَحْمَسِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَامَ الْاِمَامُ فِى الرَّكْعَتَيْنِ فَاِنْ ذَكَرَ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَاِنِ اسْتَتَمَّ قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَىِ السَّهْوِ . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ الْفِرْيَابِىُّ وَمُؤَمَّلٌ وَّغَيْرُهُمَا عَنِ الثَّوْرِىِّ.

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب امام دو رکعت ادا کرنے کے بعد (بیٹھنے کی بجائے) کھڑا ہو جائے تو اگر اسے پورا کھڑا ہونے سے پہلے ہی یہ بات یاد آ جائے تو اسے بیٹھ جانا چاہیے لیکن اگر وہ پورا کھڑا ہو چکا ہو تو پھر وہ نہ بیٹھے اور بعد میں سجدۂ سہو کر لے۔

دیگر راویوں نے اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مغیرۃ بن شبل- بجلی احمسی، ابوطفیل کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۶۹/۲ (۱۳۱۶)۔

1402- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فَقَامَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَتَمَّ قَائِمًا فَلْيَمْضِ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَاِنْ لَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَلَا سَهْوَ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو شک ہو جائے اور وہ دو رکعت پڑھنے کے بعد (بیٹھنے کی بجائے) کھڑا ہو جائے تو اگر وہ پورا کھڑا ہو چکا ہو تو اسی طرح نماز پڑھتا

۱۴۰۱-اخرجه ابو داود (۱/ ۲۷۲) كتاب الصلاة: باب من نسي ان يتشهد و هو جالس: حديث (۱۰۳۶)؛ و ابن ماجه (۱/ ۳۸۱) كتاب الصلاة: باب ما جاء فيمن قام من اثنتين ساهيا: حديث (۱۲۰۸)؛ و احمد (٤/ ۲۵۳)؛ و عبد الرزاق (۲/ ۳۱۰) رقم (۳٤۸۳)؛ و الطبراني في (الكبير) (۲۰/ ۳۹۹) رقم (۹٤۷)؛ و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۳٤۳) كتاب الصلاة: باب من سها فصلى خمسا، كلهم من طريق سفيان، بهذا الاسناد-

۱۴۰۲-اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ٤٤۰) من طريق شبابة بن سوار: ثنا قيس بن الربيع، بهذا الاسناد- و اخرجه احمد (٤/ ۲۵٤)؛ و الطحاوي (۱/ ٤٤۰)؛ من طريق شعبة عن جابر بن يزيد، بهذا الاسناد-

رہے اور بعد میں دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے لیکن اگر وہ پورا کھڑا نہ ہوا ہو تو اسے بیٹھ جانا چاہیے اب اس پر سجدۂ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

1403- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ لَمْ يُتَكَلَّمْ فِيْ جَابِرٍ فِيْ حَدِيْثِهِ اِنَّمَا تُكُلِّمَ فِيْهِ لِرَاْيِهِ .قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ وَجَابِرٌ عِنْدِیْ لَيْسَ بِالْقَوِیِّ فِیْ حَدِيْثِهِ وَرَاْيِهِ .

اس روایت کے بعض راویوں پر تنقید کی گئی ہے۔

61-باب تَحْلِيلُ الصَّلاَةِ التَّسْلِيمُ.

باب: سلام پھیر کر نماز ختم ہوتی ہے

1404- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِیُّ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلاَّمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِفْتَاحُ الصَّلاَةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيْمُ .وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَاِحْرَامُهَا .وَاِحْلاَلُهَا .

☆☆ محمد بن حنفیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وضو نماز کی کنجی ہے تکبیر تحریمہ کے ذریعے یہ شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر یہ ختم ہوتی ہے۔

عبیداللہ نامی راوی نے کچھ الفاظ مختلف نقل کیے ہیں۔

62-باب مَنْ اَحْدَثَ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فِیْ اٰخِرِ صَلاَتِهِ اَوْ اَحْدَثَ قَبْلَ تَسْلِيمِ الْإِمَامِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلاَتُهُ.

باب: جو شخص نماز کے آخر میں سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے' یا امام کے سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے' اس کی نماز مکمل ہو گی

1405- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِیُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ الْاِفْرِيقِیُّ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ فِیْ اٰخِرِ رَكْعَةٍ ثُمَّ اَحْدَثَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِهِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ الْاِمَامُ فَقَدْ تَمَّتْ صَلاَتُهُ .عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ضَعِيفٌ لاَ يُحْتَجُّ بِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب امام آخری

۱۴۰۳- قال ابو داود (۱/۲۷۲): (و ليس في كتابي عن جابر الجعفي الا لهذا الحديث)- ينظر ترجمته: في (تهذيب الكمال) (۴/۴۶۵-۴۷۲)، و (تهذيب التهذيب) (۲/۴۶ ۵۱)-

رکعت پڑھنے کے بعد تشہد میں بیٹھا ہوا ہو اور اس کی اقتداء میں امام کے سلام پھیرنے سے پہلے کسی شخص کا وضوٹوٹ جائے" تو اس شخص کی نماز مکمل شمار ہوگی۔

اس روایت کا راوی عبدالرحمٰن بن زیاد ضعیف ہے اس کو مستند تسلیم نہیں کیا گیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن رافع، تنوخی مصری، قاضی افریقیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 123ھ میں ہوا۔ (اور ایک قول کے مطابق): بعدھا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۴۷۹)(۹۲۸)۔

1406- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ وَّبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا قَضَى الْاِمَامُ الصَّلَاةَ وَقَعَدَ فَاَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ وَمَنْ كَانَ خَلْفَهُ مِمَّنْ اَتَمَّ الصَّلَاةَ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب امام نماز مکمل کر لے اور وہ بیٹھا ہوا ہو اسی دوران سلام پھیرنے سے پہلے اس کا وضوٹوٹ جائے تو اس کی نماز مکمل ہوگی اور جو شخص اس کی اقتداء میں ہو اس کی نماز پوری ہوگی۔

1407- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ -يَعْنِيْ ابْنَ مُوْسٰى- حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ الْاِفْرِيْقِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَحْدَثَ الْاِمَامُ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنْ اٰخِرِ سَجْدَةٍ وَّاسْتَوٰى جَالِسًا تَمَّتْ صَلَاتُهُ وَصَلَاةُ مَنْ خَلْفَهُ مِمَّنْ اَتَمَّ بِهٖ

١٤٠٥- اخرجه ابو داود (١/١٦٧) كتاب الصلاة: باب الامام يحدث بعدما يرفع راسه من آخر ركعة، حديث (٦١٧)، و الترمذي (٢/٢٦١) كتاب الصلاة، باب ما جاء في الرجل يحدث في التشهد، حديث (٤٠٨)، و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (١/٢٧٤-٢٧٥)، و البيهقي في (السنن الكبرى) (٢/١٧٦) كتاب الصلاة: باب تحليل الصلاة التسليم، و البغوي في (شرح السنة) (٢/٢٢٩)، كلهم من طريق عبد الرحمن بن زياد بن انعم، بهذا الاسناد- قال الترمذي: (هذا حديث اسناده ليس بذاك القوي، و قد اضطربوا في اسناده- و عبد الرحمن بن انعم: هو الافريقي، وقد ضعفه بعض اهل الحديث، منهم-: يحيى بن سعيد، و احمد بن حنبل)- اه- وقال البيهقي: و عبد الرحمن بن زياد ينفرد به، و هو مختلف عليه في لفظه، و عبد الرحمن لا يحتج به: كان يحيى القطان و عبد الرحمن بن مهدي لا يحدثان عنه، لضعفه، و جرحه احمد بن حنبل و يحيى بن معين و غيرهما من الحفاظ- و ينظر: (معرفة السنن و الآثار) (٢/٦٥)- و الحديث ضعفه الغماري في (الهداية) (٣/٧١)، فقال: (و اتفق الحفاظ على نكارته وضعفه، و حتى الحنفية القائلون به، يستحيون من ذكره: لا نهم معترفون في قرارة نفوسهم بسقوطه، و عندي انه باطل موضوع، لم ينطق به النبي صلى الله عليه وسلم ......)- اه-

١٤٠٦- اخرجه ابو داود (١/١٦٧) كتاب الصلاة: باب الامام يحدث بعدما يرفع راسه من آخر ركعة، حديث (٦١٧): ثنا احمد بن يونس بهذا الاسناد- و من طريق ابي داود، اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (١/١٧٦) كتاب الصلاة: باب تحليل الصلاة بالتسليم- وينظر: الحديث السابق-

١٤٠٧- اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (١/٢٧٤-٢٧٥) من طريق سفيان بهذا الاسناد- و ينظر: حديث (١٤١٢، ١٤١٣)-

مِمَّنْ اَدْرَكَ اَوَّلَ الصَّلاَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب آخری سجدے سے سر اُٹھانے اور سیدھے بیٹھ جانے کے بعد امام کا وضوٹو جائے تو اس کی نماز مکمل شمار ہوگی اور اس شخص کی بھی نماز مکمل شمار ہوگی جو اس کی اقتداء میں نماز کے آغاز سے شریک ہوا تھا۔

63-باب صَلاَةِ الْمَرِيضِ لاَ يَسْتَطِيعُ الْقِيَامَ وَالْفَرِيضَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ.

باب: ایسے بیمار شخص کی نماز کا حکم جو قیام نہ کرسکتا ہو سواری پر فرض نماز ادا کرنے کا حکم

1408- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ -قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُوْلُ كَانَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ثَبْتًا فِي الْحَدِيْثِ- عَنْ حُسَيْنٍ الْمُكْتِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتْ بِيْ بَوَاسِيْرُ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍكَ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے بواسیر کی شکایت تھی' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم کھڑے ہو کر نماز ادا کرو' اگر ایسا نہیں کر سکتے تو بیٹھ کر کرو' اگر ایسا بھی نہیں کر سکتے تو پہلو کے بل لیٹ کر کرو۔

1409- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ .قَالَ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ عَبْدَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسن بن شقیق ، ابوعبدالرحمٰن مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ یا اس سے قبل ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۴/۲)(۳۱۱)۔

۱۴۰۸-اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۳۰۴) كتاب الصلاة' باب صلاة المريض' من طريق ابي الحسن محمد بن الحسين بن محمد بن الفضل القطان ببغداد' انبا اسماعيل بن محمد الصفار' بهذا الاسناد- و اخرجه البخاري (۲/ ۲۰۱) كتاب تقصير الصلاة' باب اذا لم يطق قاعدا صلى على جنب' حديث (۱۱۱۷)' و ابن خزيمة (۹۷۹' ۱۲۵۰)' و البيهقي في (معرفة السنن و الآثار) (۲/ ۱۴۸) كتاب الصلاة' باب المريض' حديث (۱۰۷۷)' كلهم من طريق ابن المبارك بهذا الاسناد-

۱۴۰۹-اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۳۰۷-۳۰۵) كتاب الصلاة' باب صلاة المريض' اخبرنا ابو الحسن' انبا اسماعيل' بهذا الاسناد- و قال البيهقي: رواه البخاري في الصحيح عن عبدان عن ابن المبارك - و ينظر: الحديث السابق' و الحديث الآتي-

1410- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنْدَوَيْهِ الْبُنْدَارُ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ بِیَ النَّاصُوْرُ فَسَاَلْتُ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے ''ناصور'' کی شکایت تھی' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اگر یہ نہیں کر سکتے تو بیٹھ کر ادا کرو' اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو پہلو کے بل ادا کرو۔

1411- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ بِهٰذَا وَقَالَ الْبَاسُوْرُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں بیماری کا نام ''باسور'' نقل کیا گیا ہے۔

1412- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَيْرُوْزَ الْاَنْمَاطِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَزْوَانَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ الرَّمَّاحِ قَاضِیْ بَلْخٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زِيَادٍ اَبِیْ سَهْلٍ الْبَصْرِیِّ الْعَتَكِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ انْتَهَيْنَا مَعَ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلٰى مَضِيْقٍ السَّمَاءُ مِنْ فَوْقِنَا وَالْبِلَّةُ مِنْ اَسْفَلِنَا وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَاَمَرَ الْمُؤَذِّنُ فَاَذَّنَ وَاَقَامَ اَوْ اَقَامَ بِغَيْرِ اَذَانٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ النَّبِیُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلّٰى بِنَا عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَصَلَّيْنَا خَلْفَهٗ عَلٰى رَوَاحِلِنَا وَجَعَلَ سُجُوْدَهٗ اَخْفَضَ مِنْ رُكُوْعِهٖ.

☆☆ حضرت یعلیٰ بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے ہوئے ایک ایسی جگہ پر پہنچے جو تنگ تھی' ہمارے اوپر آسمان تھا اور ہمارے نیچے نشیب تھا' نماز کا وقت ہو گیا' مؤذن کو حکم دیا گیا' اس نے اذان دی اور اقامت کہی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اذان کے بغیر ہی اقامت کہہ دی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور آپ نے اپنی سواری پر موجود رہتے ہوئے نماز پڑھائی' ہم نے بھی اپنی سواریوں پر موجود رہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر لی' آپ نے سجدے میں اپنے سر مبارک کو رکوع سے تھوڑا زیادہ جھکایا۔

١٤١٠- اخرجه ابو داود (١/ ٢٥٠) كتاب الصلاة' باب في صلاة القاعد' حديث (٩٥٣)' و الترمذي (٢/ ٢٠٨) كتاب الصلاة' باب ما جاء ان صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم' حديث (٣٧٢)' و ابن ماجه (١/ ٣٨٦) كتاب الصلاة' باب ما جاء في صلاة المريض' حديث (١٢٢٣)' و احمد (٤/ ٤٣٦)' و ابن خزيمة (٩٧٩' ١٢٥٠)' و ابن الجارود في (المنتقى) رقم (٢٣١)' كلهم من طريق وكيع بهذا الاسناد- و قال الترمذي: و لا نعلم احدا روى عن حسين المعلم نحو رواية ابراهيم بن طهمان- قال الحافظ في (الفتح) (٢/ ٣٠١)

١٤١١- تقدم تخريجه- و ينظر: (١٤٠٨' ١٤٠٩' ١٤١٠)-

١٤١٢- اخرجه الطبراني في (الكبير) (٢٢/ ٢٥٦- ٢٥٧) رقم (٦٦٣) من طريق داود بن عمرو الضبي' قال: ثنا ابن الرماح قاضي بلخ' بهذا الاسناد- و هذا اسناد ضعيف' كما سياتي-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابی نوح عبدالرحمن بن غزوان، مولی خزاعۃ، معروف والدہ بقراد، یکنی ابا عبداللہ۔ قال ابوحسن دارقطنی: محمد بن عبدالرحمن ابی نوح بن قراد متروک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۱۱/۲) (۷۹۴)۔

○ عمر بن میمون بن بحر بن سعد، رماح بلخی، ابوعلی قاضی، وسعد ھو رماح، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ وعمی فی آخر عمرہ، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 171ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳/۲) (۵۱۴)۔

○ عثمان بن یعلی بن امیۃ ثقفی، مجھول، یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۷۰) (۴۵۶۱)۔

○ یعلی بن امیۃ بن ابی عبیدۃ بن ھمام تمیمی، خلیف قریش، وھو یعلی ابن منیۃ۔ بضم میم وسکون نون بعدھا تحتانیۃ مفتوحۃ۔ وھی امہ، صحابی مشھور، ان کا انتقال 47ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۷۷/۲) (۴۰۱)۔

شیخ علاؤالدین سمرقندی کا بیان

سواری پر نماز ادا کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ''تحفۃ الفقہاء'' کے مصنف شیخ علاؤالدین ثمرقندی تحریر کرتے ہیں:

سواری پر نماز ادا کرنے کی تین صورتیں ہیں' نماز فرض ہوگی' واجب ہوگی یا نفل ہوگی' جہاں تک فرض نماز کا تعلق ہے' تو وہ دو شرائط کے ساتھ سواری پر ادا کرنا جائز ہوگا۔

ایک شرط یہ ہے: آدمی شہر سے باہر ہو' خواہ وہ مسافر ہو' یا ویسے ہی اپنی زرعی اراضی کی طرف گیا ہو۔

دوسری صورت یہ ہے: اسے کوئی ایسا عذر لاحق ہو جس کی وجہ سے وہ سواری سے نیچے نہ اتر سکتا ہو اور وہ بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہو' یا دشمن کا اندیشہ ہو' یا درندے کا اندیشہ ہو' یا نیچے کیچڑ زیادہ ہو' لیکن ایسا شخص رکوع اور سجدہ کیے بغیر اشارے کے ساتھ نماز ادا کرے گا' سجدے میں وہ اپنے سر کو رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکا دے گا۔

کیا سواری پر باجماعت نماز ادا کی جاسکتی ہے؟

اس طرح کہ بعض لوگ دوسروں کے پہلو میں کھڑے ہو جائیں اور وہ لوگ اپنے امام کو آگے کھڑا کر دیں' یا اپنے درمیان میں کھڑا کرلیں' تو ظاہر الروایۃ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' ایسا کرنا جائز نہیں ہے' خواہ کوئی بھی صورت ہو۔

البتہ امام محمد رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جب وہ لوگ ایک صف بنا کر کھڑے ہوں' اس طرح کہ ان کے درمیان کوئی کشادگی نہ ہو اور ان کا امام ان کے درمیان میں کھڑا ہو' تو ایسا کرنا جائز ہوگا' ورنہ جائز نہیں ہوگا۔

جہاں تک واجب نماز کا تعلق ہے' تو اس کا بھی یہی حکم ہے' کیونکہ احکام میں وہ فرض نماز کے ساتھ شامل ہوتی ہے' اس کی مثال وتر ہے' کیونکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک وتر کی نماز ادا کرنا واجب ہے' جبکہ صاحبین کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے

کیونکہ یہ سنت مؤکدہ ہے۔

حسن نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: فجر کی دو سنتیں سواری پر ادا کرنا جائز نہیں ہے جبکہ کوئی عذر نہ ہو۔

نذر نماز کا بھی یہی حکم ہے۔

اسی طرح وہ نفل نماز جس کی قضاء کرنا واجب ہو اسے بھی ادا نہیں کیا جا سکتا' اسی طرح وہ سجدۂ تلاوت جو زمین پر تلاوت کرنے کی وجہ سے لازم ہوا ہو اسے بھی سواری پر ادا نہیں کیا جا سکتا۔

لیکن اگر کوئی شخص سواری پر آیتِ سجدہ کو تلاوت کر لیتا ہے' تو وہ سواری پر ہی اشارے کے ساتھ سجدہ کر لے گا' ایسا کرنا جائز ہوگا کیونکہ وہ اسی حالت میں واجب ہوا تھا۔

اگر کوئی شخص سواری پر سوار ہوتے ہوئے اپنے اوپر دو رکعات ادا کرنا لازم قرار دے دیتا ہے اور پھر ان دونوں کو سواری پہ ادا کر لیتا ہے' تو ایسا کرنا جائز ہوگا۔

امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طرح ذکر کیا ہے

جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: جس شخص نے اپنے اوپر دو رکعات لازم کی ہوں' جبکہ وہ سوار ہو اور پھر وہ ان دونوں کو سواری پر ہی ادا کرے' تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا' یعنی انہوں نے اس حوالے سے کوئی فرق نہیں کیا: نذر ماننے والا شخص سوری پر سوار تھا' یا زمین پر موجود تھا۔

جہاں تک نفل نماز کا تعلق ہے' تو سواری پر اسے ادا کرنا جائز ہے' خواہ سوار شخص کسی بھی حالت میں ہو' وہ مسافر ہو' یا مسافر نہ ہو' اس صورت میں جبکہ وہ شہر سے باہر جا چکا ہو' اگرچہ وہ سواری سے نیچے اترنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو' عام علماء اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: یہ بات صرف مسافر کے لیے جائز ہے' جو شخص شہر سے باہر نکل کر کسی نواحی آبادی میں جاتا ہے' اس کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں ہے' کیونکہ اس بارے میں منقول حدیث کا تعلق سفر کے ساتھ ہے۔

صحیح قول وہی ہے' جو عام علماء نے بیان کیا ہے' اس کی دلیل وہ روایت ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے لیے تشریف لے گئے تھے تو آپ اپنی سواری پر نفل نماز ادا کر رہے تھے' حالانکہ مدینہ منورہ اور خیبر کے درمیان اتنا فاصلہ نہیں ہے' جو شرعی مدتِ سفر کے برابر ہو۔

جہاں تک شہر کے اندر سواری پر نفل نماز ادا کرنے کا تعلق ہے' تو ظاہر الروایہ کے مطابق ایسا کرنا جائز نہیں ہے

جبکہ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: استحسان کے طور پر ایسا کرنا جائز ہے۔

پیدل چلنے والے شخص کے لیے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے' لڑائی کے دوران لڑتے ہوئے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے پانی میں تیرتے ہوئے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے' کیونکہ نص کا تعلق صرف سواری پر سوار ہونے کی حالت کے ساتھ ہے۔

[1] تحفۃ الفقہاء' شیخ علاؤالدین سمرقندی

64-باب الْحَثِّ عَلٰى صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَالْأَمْرِ بِهَا.

باب: باجماعت نماز کی ترغیب اور اس کا حکم دینا

1413- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُعَلَّى حَدَّثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَقْدِرُ عَلَى قَائِدٍ يُلَازِمُنِي فِي كُلِّ سَاعَةٍ وَبَيْنِي وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ أَنْهَارٌ وَأَشْجَارٌ فَيَسَعُنِي أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي قَالَ أَتَسْمَعُ الْإِقَامَةَ قَالَ نَعَمْ .قَالَ فَأْتِهَا.

☆☆ حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی ساتھ لانے والا نہیں ہوتا' جو ہر وقت میرے ساتھ رہے جبکہ میرے اور مسجد کے درمیان میں نالے بھی ہیں' درخت بھی ہیں تو کیا میرے لیے اس بات کی گنجائش ہے' میں اپنے گھر میں نماز ادا کرلوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اقامت کی آواز سنتے ہو' انہوں نے عرض کی: جی ہاں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم یہاں (مسجد میں) آیا کرو۔

باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے؟

باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے؟ اس بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہ علامہ ابن رُشد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

علماء کا اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' جمہور نے اسے سنت یا فرض کفایہ کہا ہے' جبکہ اہل ظاہر کے نزدیک باجماعت نماز ادا کرنا فرض ہے اور مکلف شخص اس کا پابند ہے۔

اس اختلاف کی وجہ وہ روایات ہیں جو اس بارے میں منقول ہیں اور جن کے مفہوم میں تعارض پایا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس گنا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ستائیس گنا فضیلت رکھتا ہے''۔

اس حدیث سے بظاہر یہ ثابت ہوتا ہے' باجماعت نماز ادا کرنا مستحب ہے' یعنی اس میں فرض نماز تنہا ادا کرنے کے مقابلے میں اضافی خوبی پائی جاتی ہے (جو زیادہ اجر وثواب ہے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مقصود یہ ظاہر ہوتا ہے کہ باجماعت نماز ادا کرنا اکیلے نماز ادا کرنے کے مقابلے میں زیادہ مکمل ہوتا ہے اور کمال ایک ایسی چیز ہے' جو بنیادی اجزاء سے اضافی شمار کی جاتی ہے۔

اسی طرح نابینا کے بارے میں منقول مشہور حدیث ہے' جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باجماعت نماز ادا کرنے سے مستثنیٰ قرار دیا تھا

۱۴۱۳- اخرجه احمد (۳/۴۲۳)' و ابن خزيمة (۱۴۷۹)' و الحاكم (۲۴۷/۱) من طريق حصين بن عبد الرحمن' بهذا الاسناد- و صححه الحاكم' ووافقه الذهبي' و صححه ابن خزيمة-

کیونکہ اسے ساتھ لانے والا کوئی شخص موجود نہیں تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو' اُس نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مجھے تمہارے لیے کوئی رخصت نہیں ملتی ہے۔

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' جب کوئی عذر نہ ہو تو باجماعت نماز ادا کرنا واجب ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کی تائید میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ روایت بھی پیش کی جاسکتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں' انہیں اکٹھا کیا جائے اور پھر میں نماز کے لیے حکم دوں' اس کے لیے اذان دی جائے' پھر میں کسی شخص کو ہدایت کروں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور خود میں ان لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کے گھروں سمیت انہیں جلا دوں' اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر انہیں اس بات کا پتہ ہو کہ انہیں ایک پُر گوشت ہڈی ملے گی یا پائے ملیں گے تو یہ عشاء کی نماز میں (یعنی باجماعت) ضرور شریک ہوں''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ہدایت کے طریقوں کی تعلیم دی تھی' ہدایت کے اُن طریقوں میں سے ایک بات یہ بھی شامل ہے' مسجد میں نماز ادا کی جائے جہاں اذان دی جاتی ہے۔

بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے''۔

فقہاء کے دونوں گروہوں نے اپنے مؤقف کے برعکس منقول روایت میں تاویل کر کے جمع وتطبیق کا طریقہ اختیار کیا ہے' انہوں نے اپنے مؤقف کے برعکس منقول روایت کے ظاہری الفاظ کو اس مفہوم کی طرف لے جانے کی کوشش کی ہے جو انہوں نے اختیار کیا ہے۔

اہل ظاہر یہ کہتے ہیں: افضلیت کا مقابلہ خود واجبات کے اندر بھی ہوسکتا ہے اور اس بارے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے' یعنی باجماعت نماز ادا کرنا فرض ہے اور زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اس منفرد شخص کی نماز سے جو کسی عذر کی وجہ سے باجماعت نماز کا پابند نہیں رہتا ہے' علماء ظاہر نے یہ بات بیان کی ہے اس تاویل کی روشنی میں دونوں روایات میں کوئی تعارض باقی نہیں رہے گا' انہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں درج ذیل حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے:

''بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز' کھڑے ہوئے شخص کی نماز میں نصف فضیلت رکھتی ہے''۔

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں' نابینا شخص کے بارے میں منقول نماز کے مقابلے کو جمعہ کی نماز پر محمول کیا جائے گا' یہی وہ اذان ہے جس پر سننے والے شخص پر یہ لازم ہے' وہ مسجد جائے اور (جمعہ کی نماز ادا کرے) اس بارے میں تمام فقہاء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے' تاہم یہ بہت دور کی تاویل محسوس ہوتی ہے' کیونکہ حدیث کے الفاظ میں یہ بات منقول ہے: نابینا شخص' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے آپ ﷺ کی خدمت میں یہ درخواست پیش کی: اے اللہ کے

رسول! مجھے ساتھ لانے کے لیے کوئی آدمی نہیں ملتا جو مجھے مسجد تک پہنچا سکے تو اُس شخص نے اللہ کے رسول سے اس بات کی اجازت طلب کی کہ وہ اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لے' نبی اکرم ﷺ نے اسے رخصت عنایت کر دی تھی' لیکن جب وہ جانے لگا تو آپ ﷺ نے اُسے واپس بلایا اور دریافت کیا: کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو تم اُس کا جواب دو۔

حدیث کے ظاہری الفاظ سے یہ مفہوم بھی محسوس ہوتا ہے کہ اس سے جمعہ کی اذان مراد لی جائے کیونکہ جمعہ کی نماز ادا کرنا اُس شخص پر لازم ہوتا ہے جو شہر میں رہتا ہو خواہ اُس نے اذان کی آواز نہ بھی سنی ہو اور جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے' اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا۔

اسی طرح حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے متعارض روایت مذکور ہے جو موطأ میں منقول ہے۔

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ جو نابینا تھے' وہ (اپنے محلے کے افراد کی) امامت کیا کرتے تھے' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: بعض اوقات تاریکی ہوتی ہے اور بارش اور سیلاب کا بھی اندیشہ ہوتا ہے' جبکہ مجھے بصارت کی کمی کی شکایت ہے (یا میں نابینا ہوں) تو اے اللہ کے رسول! آپ میرے گھر تشریف لائیں اور وہاں کسی جگہ نماز ادا کر لیں جسے میں مستقل طور پر جائے نماز بنا لوں' نبی اکرم ﷺ اُن کے ہاں تشریف لے گئے تھے' نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: تم کہاں نماز ادا کرنا چاہتے ہو؟ تو انہوں نے گھر کے ایک حصے کی طرف اشارہ کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے وہاں نماز ادا کی تھی۔

(اس سے یہ ثابت ہوتا ہے' نابینا شخص کو اس بات کی اجازت ہے' وہ جماعت نماز میں شامل نہ ہو' تو یہ سابقہ مذکورہ نابینا والی روایت سے متعارض ہے۔)[1]

65-باب قَضَاءِ الصَّلاَةِ بَعْدَ وَقْتِهَا وَمَنْ دَخَلَ فِيْ صَلاَةٍ فَخَرَجَ وَقْتُهَا قَبْلَ تَمَامِهَا

باب: نماز کا وقت گزر جانے کے بعد قضاء نماز ادا کرنا جو شخص نماز پڑھنا شروع کر دے اور اسے مکمل کرنے سے پہلے اس کا وقت گزر جائے (اس کا حکم)

1414- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ بِلاَلٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ سَفَرٍ فَنَامَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ بِلاَلاً فَأَذَّنَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّوُا الْغَدَاةَ.

☆☆ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے' آپ ﷺ سو گئے' یہاں تک کہ سورج نکل آیا' نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' انہوں نے اذان دی' پھر نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور آپ نے دو رکعت ادا کی' پھر اس کے آپ ﷺ نے صبح کی نماز (قضاء کے طور پر) ادا کی۔

[1] بداية المجتهد

نمازوں کے مکروہ اوقات

فتاویٰ ہندیہ (جو فتاویٰ عالمگیری کے نام سے مشہور ہے) اس میں یہ بات تحریر ہے:

ثَلَاثُ سَاعَاتٍ لَا تَجُوزُ فِيهَا الْمَكْتُوبَةُ وَلَا صَلَاةُ الْجِنَازَةِ وَلَا سَجْدَةُ التِّلَاوَةِ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَعِنْدَ الِانْتِصَافِ اِلَى اَنْ تَزُولَ وَعِنْدَ احْمِرَارِهَا اِلَى اَنْ يَغِيبَ اِلَّا عَصْرَ يَوْمِهِ ذٰلِكَ فَاِنَّهُ يَجُوزُ اَدَاؤُهُ عِنْدَ الْغُرُوْبِ .

هٰكَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ مَا دَامَ الْاِنْسَانُ يَقْدِرُ عَلَى النَّظَرِ اِلَى قُرْصِ الشَّمْسِ فَهِيَ فِي الطُّلُوعِ .

كَذَا فِي الْخُلَاصَةِ هٰذَا اِذَا وَجَبَتْ صَلَاةُ الْجِنَازَةِ وَسَجْدَةُ التِّلَاوَةِ فِي وَقْتٍ مُبَاحٍ وَاُخِّرَتَا اِلٰى هٰذَا الْوَقْتِ فَاِنَّهُ لَا يَجُوزُ قَطْعًا اَمَّا لَوْ وَجَبَتَا فِي هٰذَا الْوَقْتِ وَاُدِّيَتَا فِيهِ جَازَ ؛ لِاَنَّهَا اُدِّيَتْ نَاقِصَةً كَمَا وَجَبَتْ .

كَذَا فِي السِّرَاجِ الْوَهَّاجِ وَهٰكَذَا فِي الْكَافِي وَالتَّبْيِينِ لٰكِنَّ الْاَفْضَلَ فِي سَجْدَةِ التِّلَاوَةِ تَاْخِيرُهَا وَفِي صَلَاةِ الْجِنَازَةِ التَّاْخِيرُ مَكْرُوهٌ .

هٰكَذَا فِي التَّبْيِينِ وَلَا يَجُوزُ فِيهَا قَضَاءُ الْفَرَائِضِ وَالْوَاجِبَاتِ الْفَائِتَةِ عَنْ اَوْقَاتِهَا كَالْوِتْرِ .

هٰكَذَا فِي الْمُسْتَصْفَى وَالْكَافِي .

وَالتَّطَوُّعُ فِي هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ يَجُوزُ وَيُكْرَهُ كَذَا فِي الْكَافِي وَشَرْحِ الطَّحَاوِيِّ حَتّٰى لَوْ شَرَعَ فِي التَّطَوُّعِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ اَوْ غُرُوبِهَا ثُمَّ قَهْقَهَ كَانَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ وَلَوْ صَلّٰى فَرِيضَةً سِوَى عَصْرِ يَوْمِهِ لَا تَنْتَقِضُ طَهَارَتُهُ بِالْقَهْقَهَةِ .

هٰكَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ فِي نَوَاقِضِ الْوُضُوءِ وَيَجِبُ قَطْعُهُ وَقَضَاؤُهُ فِي وَقْتٍ غَيْرِ مَكْرُوهٍ فِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ وَلَوْ اَتَمَّهُ خَرَجَ عَنْ عُهْدَةِ مَا لَزِمَهُ بِذٰلِكَ الشُّرُوعِ .

هٰكَذَا فِي فَتْحِ الْقَدِيرِ وَقَدْ اَسَاءَ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ .

كَذَا فِي شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ

وَلَوْ قَضَاهُ فِي وَقْتٍ مَكْرُوهٍ جَازَ وَقَدْ اَسَاءَ .

كَذَا فِي مُحِيطِ السَّرَخْسِيِّ .

وَلَوْ نَذَرَ اَنْ يُصَلِّيَ فِي الْوَقْتِ الْمَكْرُوهِ فَاَدّٰى فِيهِ يَصِحُّ وَيَاْثَمُ وَيَجِبُ اَنْ يُصَلِّيَ فِي غَيْرِهِ .

كَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ .

اِذَا نَذَرَ مُطْلَقًا اَوْ فِي غَيْرِ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ فَاِنَّهُ لَا يَجُوزُ الْاَدَاءُ فِيهَا وَهُوَ .

هَكَذَا فِى شَرْحِ مُنْيَةِ الْمُصَلِّى لِابْنِ اَمِيرِ الْحَاجِ .
تِسْعَةُ اَوْقَاتٍ يُكْرَهُ فِيهَا النَّوَافِلُ وَمَا فِى مَعْنَاهَا لَا الْفَرَائِضُ .
هَكَذَا فِى النِّهَايَةِ وَالْكِفَايَةِ فَيَجُوزُ فِيهَا قَضَاءُ الْفَائِتَةِ وَصَلَاةِ الْجِنَازَةِ وَسَجْدَةِ التِّلَاوَةِ .
كَذَا فِى فَتَاوَى قَاضِى خَانْ .
مِنْهَا مَا بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ .
كَذَا فِى النِّهَايَةِ وَالْكِفَايَةِ يُكْرَهُ فِيهِ التَّطَوُّعُ بِاَكْثَرَ مِنْ سُنَّةِ الْفَجْرِ .
وَمَنْ صَلَّى تَطَوُّعًا فِى آخِرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا صَلَّى رَكْعَةً طَلَعَ الْفَجْرُ كَانَ الْاِتْمَامُ اَفْضَلَ ؛ لِاَنَّ وُقُوعَهُ فِى التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْفَجْرِ لَا عَنْ قَصْدٍ وَلَا تَنُوبَانِ عَنْ سُنَّةِ الْفَجْرِ عَلَى الْاَصَحِّ .
هَكَذَا فِى السِّرَاجِ الْوَهَّاجِ وَالتَّبْيِينِ .
وَلَوْ شَرَعَ اَرْبَعًا فَالشَّفْعُ الَّذِى بَعْدَ الطُّلُوعِ يَنُوبُ عَنْ سُنَّةِ الْفَجْرِ هُوَ الْمُخْتَارُ .
كَذَا فِى خِزَانَةِ الْفَتَاوَى وَمِنْهَا مَا بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ .
هَكَذَا فِى النِّهَايَةِ وَالْكِفَايَةِ وَلَوْ اَفْسَدَ سُنَّةَ الْفَجْرِ ثُمَّ قَضَاهَا بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ لَمْ يُجْزِهِ كَذَا فِى مُحِيطِ السَّرَخْسِىِّ .
وَمِنْهَا مَا بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ التَّغَيُّرِ .
هَكَذَا فِى النِّهَايَةِ وَالْكِفَايَةِ لَوْ افْتَتَحَ صَلَاةَ النَّفْلِ فِى وَقْتٍ مُسْتَحَبٍّ ثُمَّ اَفْسَدَهَا فَقَضَاهَا بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ مَغِيبِ الشَّمْسِ لَا يُجْزِيهِ هَكَذَا فِى مُحِيطِ السَّرَخْسِىِّ .
وَمِنْهَا مَا بَعْدَ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَعِنْدَ الْاِقَامَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعِنْدَ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ وَالْكُسُوفِ وَالِاسْتِسْقَاءِ هَكَذَا فِى النِّهَايَةِ وَالْكِفَايَةِ .
وَيُكْرَهُ التَّنَفُّلُ عِنْدَ خُطْبَةِ الْحَجِّ وَخُطْبَةِ النِّكَاحِ .
هَكَذَا فِى شَرْحِ مُنْيَةِ الْمُصَلِّى لِابْنِ اَمِيرِ الْحَاجِ .
وَيُكْرَهُ التَّطَوُّعُ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ لِلْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ .
كَذَا فِى مُنْيَةِ الْمُصَلِّى .
اِذَا شَرَعَ فِى الْاَرْبَعِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ خَرَجَ الْاِمَامُ لِلْخُطْبَةِ يُتِمُّ اَرْبَعًا وَهُوَ الصَّحِيحُ وَاِلَيْهِ مَالَ الْاِمَامُ الصَّدْرُ الْاَجَلُّ الشَّهِيدُ الْاُسْتَاذُ حُسَامُ الدِّينِ كَذَا فِى الظَّهِيرِيَّةِ .
وَيُكْرَهُ التَّنَفُّلُ اِذَا اُقِيمَتْ الصَّلَاةُ اِلَّا سُنَّةَ الْفَجْرِ اِنْ لَمْ يَخَفْ فَوْتَ الْجَمَاعَةِ ، وَقَبْلَ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ مُطْلَقًا وَبَعْدَهَا فِى الْمَسْجِدِ لَا فِى الْبَيْتِ وَبَيْنَ صَلَاتَىِ الْجَمْعِ بِعَرَفَةَ وَمُزْدَلِفَةَ .

هٰكَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ .

وَيُكْرَهُ جَمِيعُ الصَّلَوَاتِ سِوَى الْوَقْتِيَّةِ اِذَا ضَاقَ وَقْتُ الْمَكْتُوبَةِ .

هٰكَذَا فِي شَرْحِ مُنْيَةِ الْمُصَلِّي لِابْنِ اَمِيرِ الْحَاجِ نَاقِلًا عَنِ الْحَاوِي .

وَيُكْرَهُ الصَّلَاةُ وَقْتَ مُدَافَعَةِ الْبَوْلِ اَوِ الْغَائِطِ وَوَقْتَ حُضُورِ الطَّعَامِ اِذَا كَانَتِ النَّفْسُ تَائِقَةً اِلَيْهِ وَالْوَقْتَ الَّذِي يُوجَدُ فِيهِ مَا يَشْغَلُ الْبَالَ مِنْ اَفْعَالِ الصَّلَاةِ وَيُخِلُّ بِالْخُشُوعِ كَائِنًا مَا كَانَ الشَّاغِلُ ، وَيُكْرَهُ اَدَاءُ الْعِشَاءِ مَا بَعْدَ نِصْفِ اللَّيْلِ .

هٰكَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ [1]

تین اوقات ایسے ہیں جن میں فرض نماز ادا کرنا یا سجدہ تلاوت کرنا جائز نہیں ہے:

ایک وہ وقت جب سورج نکل رہا ہو' یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے' ایک وہ وقت' جب سورج عین درمیان میں پہنچ جائے یہاں تک کہ وہ ڈھل جائے اور وہ وقت جب سورج سُرخ ہو جائے (یعنی اس کی دھوپ ماند پڑ جائے) یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے' البتہ اسی دن کی عصر کی نماز کا حکم مختلف ہے' کیونکہ اگر کوئی شخص اس وقت میں اسی دن کی عصر کی نماز ادا کرتا ہے تو یہ ادا کرنا جائز ہوگا۔ فتاویٰ قاضی خان میں یہی بات تحریر ہے۔

شیخ ابوبکر محمد بن فضل یہ فرماتے ہیں: جب تک آدمی سورج کی ٹکیہ کی طرف دیکھنے پر قادر ہے' سورج طلوع شمار ہوگا' الخلاصہ نامی کتاب میں اسی طرح تحریر ہے۔

یہ حکم اس وقت ہے جب نمازِ جنازہ یا سجدۂ تلاوت ایک ایسے وقت میں لازم ہوئے ہوں جو ان کے لیے مباح وقت تھا' لیکن آدمی نے اس کو اتنا مؤخر کر دیا: یہ وقت آ جائے (جس میں انہیں ادا کرنا مکروہ ہے) تو ایسی صورت میں یہ قطعی طور پر جائز نہیں ہوں گے' البتہ اگر یہ اسی وقت میں واجب ہوتے ہیں اور وہ شخص اسی وقت میں ان دونوں کو ادا کر دیتا ہے تو یہ جائز ہوگا' کیونکہ یہ جس طرح ناقص طور پر لازم ہوئے تھے' اسی طرح ناقص طور پر ادا کر لیے گئے ہیں۔

''السراج الوہاج'' نامی کتاب میں اسی طرح تحریر ہے' اسی طرح کتاب ''الکافی'' اور کتاب ''التبیین'' میں مذکور ہے۔

تاہم سجدہ تلاوت کے بارے میں یہ بات زیادہ فضیلت رکھتی ہے: اسے مؤخر کر دیا جائے لیکن نمازِ جنازہ میں چونکہ تاخیر کرنا مکروہ ہے (اس لیے اس میں ایسا نہیں کیا جائے گا)۔

''التبیین'' نامی کتاب میں اسی طرح تحریر ہے۔

ان اوقات میں کسی فرض نماز کی قضاء ادا کرنا یا کسی واجب کی قضاء ادا کرنا بھی جائز نہیں ہے' ''المستصفی'' اور ''الکافی'' میں اسی طرح تحریر ہے۔

ان اوقات میں نوافل ادا کرنا جائز ہے' لیکن ایسا کرنا مکروہ ہوگا' ''الکافی'' اور ''شرح طحاوی'' میں اسی طرح تحریر ہے۔

یہی وجہ ہے: اگر کوئی شخص سورج کے طلوع ہونے کے وقت یا غروب ہونے کے وقت کوئی نفل نماز شروع کرتا ہے اور

[1] الفتاوى الهندية (كِتَابُ الصَّلَاةِ (اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي بَيَانِ الْاَوْقَاتِ الَّتِي لَا تَجُوزُ فِيهَا الصَّلَاةُ وَتُكْرَهُ فِيهَا)

نماز کے دوران قہقہہ لگا کر ہنستا ہے اب اس پر وضو دوبارہ کرنا لازم ہو گا لیکن اگر کوئی شخص اس وقت میں اس دن کی عصر کی نماز کے علاوہ کوئی اور فرض (یعنی قضاء فرض نماز) ادا کرتا ہے تو اب قہقہہ لگانے کی وجہ سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ ''فتاویٰ قاضی خان'' میں وضو کو توڑنے والی چیزوں کی بحث میں اسی طرح تحریر ہے۔

ایسے شخص پہ یہ بات لازم ہے وہ نماز کو توڑ دے اور اس کی قضاء ایسے وقت میں ادا کرے جس میں نماز ادا کرنا مکروہ نہ ہو۔

ظاہر الروایت میں یہ بات مذکور ہے اگر کوئی شخص اس نماز کو مکمل کر لیتا ہے تو اب اس کے ذمے سے وہ فرض ادا ہو جائے گا ''فتح القدیر'' میں اسی طرح تحریر ہے۔

''شرح طحاوی'' میں یہ بات مذکور ہے: ایسے شخص نے غلط کیا' تاہم اس پر مزید کوئی ادائیگی لازم نہیں ہو گی۔

''محیط سرخسی'' میں یہ تحریر ہے: اگر کوئی شخص نماز کو مکروہ وقت میں قضاء کے طور پر ادا کرتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہو گا' لیکن اس شخص نے غلط حرکت کا ارتکاب کیا ہے۔

''البحر الرائق'' نامی کتاب میں یہ بات مذکور ہے: اگر کوئی شخص یہ نذر مانتا ہے وہ مکروہ وقت میں نماز ادا کرے گا اور پھر وہ اس وقت میں نماز ادا کر لیتا ہے تو ایسا کرنا درست ہو گا' البتہ وہ شخص گنہگار ہو گا' ایسے شخص پہ لازم ہو گا کہ وہ اسے دوسرے کسی وقت میں بھی ادا کرے۔

شیخ ابن امیر الحاج کی تصنیف ''شرح منیۃ المصلی'' میں یہ بات تحریر ہے: اگر کسی شخص نے مطلق طور پر نذر مانی ہو یا ان اوقات کے علاوہ کسی اور وقت میں نذر مانی ہو تو اب ان اوقات میں نماز ادا کرنے سے اس کی نذر پوری نہیں ہو گی' اس کی مختلف صورتیں ہیں۔

''نہایہ'' اور ''کفایہ'' میں یہ بات تحریر ہے: نو اوقات ایسے ہیں جن میں نوافل اور ان کے حکم جیسی دیگر نمازیں ادا کرنا مکروہ ہے۔

''فتاویٰ قاضی خان'' میں یہ تحریر ہے ان اوقات میں قضاء نماز ادا کرنا' نماز جنازہ ادا کرنا اور سجدۂ تلاوت ادا کرنا جائز ہے۔

ان میں سے ایک وقت وہ ہے جو صبح صادق ہو جانے کے بعد سے لے کر نمازِ فجر ادا کرنے سے پہلے تک کا وقت ہے' یہ بات ''نہایہ'' اور ''کفایہ'' میں لکھی ہوئی ہے۔

''السراج الوہاج'' میں یہ بات تحریر ہے' اور ''التبیین'' میں بھی یہ لکھا ہے: جو شخص رات کے آخری حصے میں نفل ادا کر رہا ہو اور اس کے ایک رکعت پڑھ لینے کے بعد صبح صادق ہو جائے تو اس کے لیے زیادہ فضیلت یہی رکھتا ہے' وہ ان دو رکعت کو پورا کر لے' کیونکہ اس شخص نے صبح صادق ہو جانے کے بعد نوافل ادا کرنے کا قصد نہیں کیا ہے اور صحیح قول کے مطابق یہ نفل فجر کی دو سنتوں کے قائم مقام بھی نہیں ہو سکتے ہیں۔

اگر کوئی شخص ایسی صورتِ حال میں چار رکعت ادا کر لیتا ہے تو صبح صادق ہو جانے کے بعد اس نے جو دو رکعت ادا کی ہیں وہ فجر کی سنتوں کے قائم مقام شمار ہوں گی' مختار قول یہی ہے جو ''خزانۃ الفتاویٰ'' میں تحریر ہے۔

ان اوقات میں سے ایک وقت وہ ہے' جب صبح کی نماز ادا کر لی گئی ہو اور پھر اس کے بعد سے لے کر سورج نکلنے تک کا

وقت جو ہے" نہایہ" اور" کفایہ" میں یہی تحریر ہے۔

اگر کوئی شخص فجر کی سنتیں ادا کرتے ہوئے انہیں فاسد کر دیتا ہے اور پھر فجر پڑھ لینے کے بعد ان سنتوں کی قضاء ادا کرتا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا' یہ بات "محیط سرخسی" میں تحریر ہے۔

"نہایہ" اور" کفایہ" میں یہ بات تحریر ہے: ان اوقات میں سے ایک وقت یہ ہے' عصر کی نماز ادا کر لینے کے بعد سے لے کر سورج متغیر ہو جانے تک کا وقت ہے۔

اگر کوئی شخص مستحب وقت میں نفل نماز کا آغاز کرتا ہے' پھر اس کو توڑ دیتا ہے' پھر عصر کی نماز کے بعد سورج کے غروب ہونے سے پہلے ان کی قضاء کرتا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ یہ بات محیط سرخسی میں تحریر ہے۔

ان اوقات میں سے ایک وقت یہ ہے' جب سورج غروب ہو چکا ہو' اس کے بعد سے لے کر مغرب کی نماز ادا کرنے سے پہلے کا وقت ہے۔

ایک وقت وہ ہے جب جمعہ کی نماز کے لیے اقامت کہی جا چکی ہو۔

ایک وقت وہ ہے جب جمعہ' عیدین' کسوف یا استقاء کی نماز کا خطبہ دیا جا رہا ہو' یہ سب باتیں" نہایہ" اور" کفایہ" میں تحریر ہیں۔

جب حج یا نکاح کا خطبہ پڑھا جا رہا ہو تو اس وقت نوافل ادا کرنا مکروہ ہے۔ یہ بات "منیۃ المصلّی" میں تحریر ہے۔

اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز سے پہلے والی چار رکعت پڑھنا شروع کر دے اور اسی دوران امام خطبہ دینے کے لیے آ جائے تو صحیح یہی ہے' وہ شخص پہلے ان چار رکعت کو پورا کر لے۔ شیخ صدر شہید حسام الدین نے" فتاویٰ ظہیریہ" میں یہ بات تحریر کی ہے۔

جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی گئی ہو تو اس وقت نوافل ادا کرنا مکروہ ہے' لیکن اگر جماعت کے فوت ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو تو فجر کی سنتیں ادا کرنا جائز ہے۔

عیدین کی نماز ادا کرنے سے پہلے گھر میں یا مسجد میں نوافل ادا کرنا مکروہ ہے اور عیدین کی نماز ادا کر لینے کے بعد مسجد میں نوافل ادا کرنا مکروہ ہے' گھر میں ادا کرنا مکروہ نہیں ہے۔

عرفہ اور مزدلفہ میں جب دو نمازوں کو ایک ساتھ ادا کیا جاتا ہے تو ان دونوں نمازوں کے درمیان میں نوافل ادا کرنا مکروہ ہے' یہ بات بحر الرائق میں تحریر ہے۔

جب کسی نماز کا وقت بہت تھوڑا رہ چکا ہو تو اس وقت کے فرض کے علاوہ کوئی بھی نماز ادا کرنا مکروہ ہے' یہ بات شرح منیۃ المصلّی میں تحریر ہے' جو ابن امیر الحاج نے لکھی ہے' انہوں نے اسے" الحاوی" نامی کتاب سے نقل کیا ہے۔

پیشاب یا پاخانہ کی حاجت کو روک کر نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

جب کھانا سامنے موجود ہو اور انسان کی طبیعت بھی اس کی طرف مائل ہو' تو ایسے وقت میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے' بلکہ جس وقت میں کوئی ایسا سبب پایا جا رہا ہو' جس کی وجہ سے نماز کی طرف توجہ مبذول نہ ہو رہی ہو' اور خشوع اور خضوع میں خلل واقع ہو' تو اس وقت میں نماز ادا کرنا مکروہ ہوگا' خواہ وہ کوئی بھی سبب ہو۔

آدھی رات گزار جانے کے بعد عشاء کی نماز ادا کرنا مکروہ ہے' یہ بات ''بحرالرائق'' میں تحریر ہے۔

1415- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص صبح کی نماز کی ایک رکعت ادا کر چکا ہو' اسی دوران سورج نکل آئے تو وہ دوسری رکعت بھی ادا کر لے۔

1416- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سُئِلَ قَتَادَةُ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ حَدَّثَنِي خِلَاسٌ عَنْ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يُتِمُّ صَلَاتَهُ.

☆☆ ہمام نامی راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو صبح کی نماز کی ایک رکعت ادا کر چکا ہو اور پھر سورج نکل آئے' تو قتادہ نے بتایا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے: ایسا شخص اپنی نماز مکمل کرے گا۔

1417- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ اَحْمَدُ بْنُ عَتِيقٍ الْعَتِيقِيُّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ صَلَّى رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص صبح کی نماز کی ایک رکعت ادا کر چکا ہو اور پھر اسی دوران سورج نکل آئے' وہ شخص اپنی نماز کو مکمل کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سنان باہلی، ابوبکر بصری، عوقی - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں ''ثبت'' شمار کیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 223ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۶۷)(۲۸۲)۔

۱۴۱۴- اخرجه ابن خزيمة (۲/ ۹۹) رقم (۹۹۸): حدثنا ابو يحيى محمد بن عبد الرحيم' بهذا الاسناد - قلت: و هذا اسناد منقطع؛ سعيد بن المسيب لم يلق بلالاً -

۱۴۱۵- اخرجه النسائي في (السنن الكبرى) (۱/ ۱۷۶) كتاب الصلاة الاول' باب عدد صلاة الصبح' حديث (۴۶۳)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۱/ ۳۷۹) كتاب الصلاة' باب الدليل على انها لا تبطل بطلوع الشمس فيها' من طريقين عن معاذ بن هشام بهذا الاسناد -

۱۴۱۶- اخرجه احمد (۲ / ۴۹۰)' و النسائي في (السنن الكبرى) (۱/ ۱۷۶) كتاب الصلاة الاول' باب عدد صلاة الصبح' حديث (۴۶۴)' و الحاكم (۱/ ۲۷۴) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۱/ ۳۷۹)' كلهم من طريق همام بهذا الاسناد - و اخرجه احمد (۲/ ۲۳۶' ۴۸۹)' و البيهقي (۱/ ۳۷۹)' كلاهما من طريق سعيد بن ابي عروبة عن قتادة' به-

1418- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ اَحْمَدُ بْنُ عَتِيقٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ صَلَّى رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّ الصُّبْحَ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص صبح کی نماز کی ایک رکعت ادا کر چکا ہو' پھر اسی دوران سورج نکل آئے تو وہ شخص صبح کی نماز ادا کر لے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بشیر بن نھیک - سدوسی، (اور ایک قول کے مطابق): سلوسی، ابوشعثاء بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۰۴) (۱۰۰)۔

1419- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو بَدْرٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّهِمَا .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص نے فجر کی دو رکعت (مکمل) ادا نہ کی ہوں' یہاں تک کہ سورج نکل آئے وہ ان دونوں کو ادا کرے۔

1420- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ هَارُوْنَ الْإِسْكَافِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ اَبُوْ بِشْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي

۱۴۱۸- اخرجه احمد (۲/۲۴۷، ۵۲۱) و ابن خزيمة (۲/ ۹۴) رقم (۹۸۶) كلاهما من طريق عبد الصمد' قال: حدثنا همام' بهذا الاسناد - و اخرجه احمد (۲/۳۰۶): حدثنا بهز قال: حدثنا همام' قال: حدثنا قتادة عن بشير بن نهيك عن ابي هريرة' قال همام: و جدت في كتابي عن بشير بن نهيك ولا اظنه الا عن النضر بن انس عن بشير بن نهيك عن ابي هريرة...... فذكره-

۱۴۱۹- اخرجه الترمذي (۲/۲۸۷-۲۸۸) كتاب الصلاة' باب ما جاء في اعادتهما بعد طلوع الشمس' حديث (۴۲۳)' و ابن خزيمة (۲/ ۱۶۵) رقم (۱۱۱۷)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۴۸۴) كتاب الصلاة' باب من اجاز قضائهما بعد طلوع الشمس الى ان تقام الظهر' كلهم من طريق عمرو بن عاصم بهذا الاسناد- و قال الترمذي: هذا حديث لا نعرفه الا من هذا الوجه' و لا نعلم احدا روى هذا الحديث عن همام بهذا الاسناد نحو هذا الا عمرو بن عاصم الكلابي - و المعروف من حديث قتادة عن النضر بن انس عن بشير بن نهيك عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ...... فذكر الحديث السابق- اه- و قال البيهقي: تفرد به عمرو بن عاصم' و عمرو بن عاصم ثقة-

۱۴۲۰- اخرجه ابو داود (۱/ ۱۲۱) كتاب الصلاة' باب فيمن نام عن الصلاة او نسيها' حديث (۴۴۳)' و الطبراني في الكبير (۱۸/ ۱۵۲-۱۵۳) رقم (۳۳۲)' و الحاكم (۱/ ۲۷۴)' كلهم من طريق خالد بن عبد الله بهذا الاسناد- و قال الحاكم: هذا حديث صحيح على ما قدمنا ذكره من صحة سماع الحسن عن عمران' و لم يخرجاه- و وافقه الذهبي - قلت: و الحسن لم يسمع من عمران' كما قرره غير واحد- و ينظر: (جامع التحصيل) ص (۱۶۳)-

مَسِيرٍ لَهُ فَنَامُوا عَنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَاسْتَيْقَظُوا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَارْتَفَعُوا قَلِيلاً حَتّٰى اسْتَقَلَّتْ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَذَّنَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَقَامَ الْمُؤَذِّنُ فَصَلَّى الْفَجْرَ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں شریک تھے سب لوگ فجر کی نماز کے وقت سوئے رہ گئے وہ لوگ سورج کی تپش کی وجہ سے بیدار ہوئے جب سورج تھوڑا سا بلند ہو گیا اور اچھی طرح روشن ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موذن کو حکم دیا اس نے اذان دی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کرنے سے پہلے دو رکعت ادا کیں موذن نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز (قضاء کے طور پر) ادا کی۔

1421- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي مَسِيرٍ لَهُ فَنِمْنَا عَنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَذَّنَ ثُمَّ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ حَتّٰى اِذَا اَمْكَنَتْنَا الصَّلَاةُ صَلَّيْنَا .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے ہم سوئے رہ گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موذن کو حکم دیا اس نے اذان دی ہم نے فجر کی دو رکعات ادا کیں پھر ہم نے آرام سے نماز ادا کی۔

1422- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَنَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّهُ جَاءَ وَالنَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي صَلَاةَ الْفَجْرِ فَصَلّٰى مَعَهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ فَقَالَ لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُهُمَا قَبْلَ الْفَجْرِ . فَسَكَتَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا.

☆☆ یحییٰ بن سعید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ (مسجد میں) آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھا رہے تھے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو ان صاحب نے اُٹھ کر دو رکعت ادا کی (جب وہ اس سے فارغ ہوئے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: یہ دو رکعت کون سی ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: میں نے انہیں فجر سے پہلے ادا نہیں کیا تھا (یعنی یہ فجر کی دو سنتیں ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے آپ نے کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی۔

1423- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاٰى رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۴۲۲- اخرجه ابن خزيمة (۱۱۱٦): اخبرنا الربيع بن سليمان و نصر بن مرزوق بهذا الاسناد و من طريق ابن خزيمة اخرجه ابن حبان (۲۴۷۱) و اخرجه الحاكم (۱/ ۲۷۴ ۲۷۵) و عنه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۴۸۳) كتاب الصلاة باب من اجاز قضاء هما بعد الفراغ من الفريضة من طريق محمد بن يعقوب عن الربيع بن سليمان بهذا الاسناد- و قال الحاكم: صحيح على شرطهما- قلت: كذا قال: و هو وهم: فوالد يحيى بن سعيد بن قيس لم يخرجا له- و ينظر: الحديث الآتي-

وَسَلَّمَ) رَجُلاً يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَصَلَاةَ الصُّبْحِ مَرَّتَيْنِ ۔ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّي لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ ۔قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ– ۔قَيْسٌ هٰذَا هُوَ جَدُّ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ۔

☆☆ حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو فجر کی نماز کے بعد دو رکعت ادا کر رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا صبح کی نماز دو مرتبہ پڑھی جاتی ہے؟ ان صاحب نے عرض کی: میں نے فجر سے پہلی والی دو رکعت (سنت) ادا نہیں کی تھیں' اس لیے اب انہیں ادا کر لیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خاموش رہے۔

یہاں قیس نامی راوی سے مراد یحییٰ سعید کے دادا ہیں۔

1424- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي غَزْوَةٍ–اَوْ قَالَ فِي سَرِيَّةٍ–فَلَمَّا كَانَ اٰخِرُ السَّحَرِ عَرَّسْنَا فَمَا اسْتَيْقَظْنَا حَتّٰى اَيْقَظَنَا حَرُّ الشَّمْسِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا يَثِبُ فَزِعًا دَهِشًا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَنَا فَارْتَحَلْنَا ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَقَضَى الْقَوْمُ حَوَائِجَهُمْ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالاً فَاَذَّنَ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَمَرَ فَاَقَامَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ فَقُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلَا نَقْضِيهَا لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَيَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الرِّبَا وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ ۔

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) سریہ میں شرکت کے لیے ایک سفر میں شریک تھے' جب رات کا آخری حصہ ہوا تو ہم نے پڑاؤ کر لیا (اور سو گئے)' ہم بیدار نہ ہو سکے یہاں تک کہ سورج کی تپش نے ہمیں بیدار کیا' ہم لوگ خوفزدہ ہو گئے' جب نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے تو انہوں نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم وہاں سے روانہ ہو جائیں' پھر ہم نے کچھ سفر کیا' یہاں تک کہ سورج کچھ بلند ہو گیا' تو لوگوں نے قضائے حاجت کی' پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا: وہ اذان دیں' پھر ہم نے دو رکعت ادا کی' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی' ہم نے عرض کی: اے

۱۴۲۳- اخرجه احمد (۵/ ۴۴۷)' و ابو داود (۲/ ۲۲) كتاب الصلاة' باب من فاتته متى يقضيها' حديث (۱۲۶۷)' و ابن ماجه (۱/ ۳۶۵) كتاب الصلاة' باب ما جاء فيمن فاتته الركعتان قبل صلاة الفجر' حديث (۱۱۵۴)' و الحاكم (۱/ ۲۷۵)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۴۸۳)' كلهم من طريق عبد الله بن نمير بهذا الاسناد - و اخرجه الترمذي (۲/ ۲۸۴) كتاب الصلاة' باب ما جاء فيمن تفوته الركعتان قبل الفجر' حديث (۴۲۲) من طريق عبد العزيز الدراوردي عن سعد بن سعيد بهذا الاسناد -وقال الترمذي: حديث محمد بن ابراهيم لا نعرفه الا من حديث سعد بن سعيد - و قال سفيان بن عيينة سمع عطاء بن ابي رباح من سعد بن سعيد هذا الحديث' و انما يروى هذا الحديث مرسلاً - وقال الترمذي ايضاً: و اسناد هذا الحديث ليس بمتصل' محمد بن ابراهيم التيمي لم يسمع من قيس' وروى بعضهم هذا الحديث عن محمد بن ابراهيم ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج فراى قيساً - و هذا اصح من حديث عبد العزيز عن سعد بن سعيد-

۱۴۲۴- اخرجه احمد (۴/ ۴۴۱)' و ابن خزيمة (۹۹۴)' و ابن حبان (۱۴۶۱)' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۳۸۵)' و الطبراني في (الكبير) (۱۸/ ۱۶۸- ۱۶۹) رقم (۳۷۸)' كلهم من طريق هشام بن حسان' بهذا الاسناد-

اللہ کے نبی! کیا ہم اسے کل اس کے وقت میں قضاء نہ کریں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو سود سے منع کرے گا اور خود اسے تم سے قبول کرے گا۔

1425- قُرِءَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ حَدِيْثَ الْمِيضَاةِ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ فِى النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ عَلٰى مَنْ لَّمْ يُصَلِّ حَتّٰى يَجِىْءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْاُخْرٰى فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِيْنَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَاِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا .

☆☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے) جس میں یہ الفاظ ہیں:

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے میں تفریط نہیں ہے' تفریط اس شخص کے لیے ہے' جو نماز ادا نہیں کرتا' یہاں تک کے اگلی نماز کا وقت آ جاتا ہے' جو شخص ایسا کرے تو وہ اس نماز کو اسی وقت ادا کرے جب وہ اس پر متنبہ ہو جائے' یا پھر جب اگلا دن آئے تو اس کے وقت میں اسے ادا کرلے۔

1426- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنْ كَانَ اَمْرَ دُنْيَاكُمْ فَشَاْنَكُمْ وَاِنْ كَانَ اَمْرَ دِيْنِكُمْ فَاِلَىَّ . قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرَّطْنَا فِىْ صَلَاتِنَا . فَقَالَ لَا تَفْرِيْطَ فِى النَّوْمِ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِى الْيَقْظَةِ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوْهَا وَمِنَ الْغَدِ لِوَقْتِهَا .

☆☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر کوئی تمہارا دنیاوی کام ہو تو یہ تمہارا معاملہ ہے' اور اگر کوئی دینی معاملہ ہو تو وہ میری طرف آئے گا' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اپنی نماز کے بارے میں تفریط کا شکار ہو جاتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوئے رہ جانے میں تفریط نہیں ہوتی۔ تفریط بیداری میں ہوتی ہے' جب ایسی صورتِ حال ہو جائے تو اس نماز کو (بیدار ہونے کے بعد) ادا کرلو یا اگلے دن اس کے وقت میں ادا کرلو۔

تارکِ نماز کا حکم

علامہ ابن رُشد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

۱۴۲۵- اخرجہ مسلم (۱/۲۷۲ - ۲۷۳) کتاب المساجد' باب قضاء الصلاۃ الفائتۃ' حدیث (۶۸۱) من طریق شیبان بن فروخ بہذا الاسناد - و اخرجہ ابو داود (۱/۱۲۱) کتاب الصلاۃ' باب فیمن نام عن صلاۃ او نسیہا' حدیث (۴۴۱)' و النسائی (۱/۲۹۴) کتاب المواقیت' باب فیمن نام عن الصلاۃ' و ابو عوانۃ (۲/۲۵۷)' و ابن حبان (۱۴۶۰)' و ابن الجارود فی (المنتقی) رقم (۱۵۳)' و البیہقی فی (السنن الکبری) (۱/۴۰۴) و (۲/۲۱۶)' کلہم من طریق سلیمان بن المغیرۃ بہذا الاسناد-

۱۴۲۶- اخرجہ احمد (۵/۲۹۸)' و ابو داود (۱/۱۱۹ ، ۱۲۰) کتاب الصلاۃ' باب فیمن نام عن الصلاۃ او نسیہا' حدیث (۴۳۷)' و الطحاوی فی (شرح معانی الآثار) (۱/۴۰۱)' کلہم من طریق حماد بن سلمۃ' بہذا الاسناد - و اخرجہ الترمذی (۱۷۷)' و النسائی (۱/۲۹۴)' و ابن خزیمۃ (۹۸۹)' و ابن حزم فی (المحلی) (۲/۱۵) من طریق حماد بن زید عن ثابت بہذا الاسناد - وقال الترمذی: حسن صحیح-

(المسالة الرابعة) واما ما الواجب علي من تركها عمدا وامر بها فابى ان يصليها لا جحودا لفرضها فان قوما قالوا :يقتل وقوما قالوا :يعزر ويحبس والذين قالوا يقتل منهم من اوجب قتله كفرا وهو مذهب احمد واسحاق وابن المبارك ومنهم من اوجبه حدا وهو مالك والشافعي وابو حنيفة واصحابه واهل الظاهر ممن راى حبسه وتعزيره حتي يصلي .والسبب في هذا الاختلاف اختلاف الآثار وذلك انه ثبت عنه عليه الصلاة والسلام انه قال "لا يحل دم امرء مسلم الا باحدى ثلاث :كفر بعد ايمان او زنا بعد احصان او قتل نفس بغير نفس "وروى عنه عليه الصلاة والسلام من حديث بريدة انه قال "العهد الذى بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر "وحديث جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال "ليس بين العبد وبين الكفر (او قال الشرك) الا ترك الصلاة "فمن فهم من الكفر ههنا الكفر الحقيقي جعل هذا الحديث كانه تفسير لقوله عليه الصلاة والسلام "كفر بعد ايمان "ومن فهم ههنا التغليظ والتوبيخ اى ان افعاله افعال كافر وانه في صورة كافر كما قال "لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ولا يسرق السارق حين يسرق وهو مؤمن "ولم ير قتله كفرا .واما من قال يقتل حدا فضعيف ولا مستند له الا قياس شبه ضعيف ان امكن وهو تشبيه الصلاة بالقتل في كون الصلاة راس المامورات والقتل راس المنهيات

وعلى الجملة فاسم الكفر انما ينطلق بالحقيقة على التكذيب وتارك الصلاة معلوم انه ليس بمكذب الا ان يتركها معتقدا لتركها هكذا فنحن اذن بين احد امرين :اما ان اردنا ان نفهم من الحديث الكفر الحقيقي يجب علينا ان نتاول انه اراد عليه الصلاة والسلام من ترك الصلاة معتقدا لتركها فقد كفر واما ان يحمل على اسم الكفر على غير موضوعه الاول وذلك على احد معنيين :اما على ان حكمه حكم الكافر :اعني في القتل وسائر احكام الكفار وان لم يكن مكذبا واما على ان افعاله افعال كافر على جهة التغليظ والردع له :اى ان فاعل هذا يشبه الكافر في الافعال اذ كان الكافر لا يصلي كما قال عليه الصلاة والسلام "لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن "وحمله على ان حكمه حكم الكافر في احكامه لا يجب المصير اليه الا بدليل لانه حكم لم يثبت بعد في الشرع من طريق يجب المصير اليه فقد يجب اذا لم يدل عندنا على الكفر الحقيقي الذى هو التكذيب ان يدل على المعنى المجازى لا على معنى يوجب حكما لم يثبت بعد في الشرع بل يثبت ضده وهو انه لا يحل دمه اذ هو خارج عن الثلاث الذين نص عليهم الشرع فتامل هذا فانه بين والله اعلم .اعني انه يجب علينا احد امرين : اما ان نقدر في الكلام محذوفا ان اردنا حمله على المعنى الشرعي المفهوم من اسم الكفر

واما ان نحمله على المعنى المستعار واما حمله على ان حكمه حكم الكافر في جميع احكامه مع انه مؤمن فشيء مفارق للاصول مع ان الحديث نص في حق من يجب قتله كفرا او حدا ولذلك صار هذا القول مضاهيا لقول من يكفر بالذنوب[1]

جو شخص جان بوجھ کر نماز ادا نہیں کرتا' یعنی اسے حکم دیا جاتا ہے اور وہ نماز پڑھنے سے انکار کر دیتا ہے' البتہ اس کی فرضیت کا انکار نہیں کرتا (فرضیت کا قائل رہتا ہے) تو ایسے شخص کو کیا سزا دی جائے گی؟

اہل علم کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے' اس شخص کو قتل کر دیا جائے گا۔

دوسرا گروہ اس بات کا قائل ہے' اسے تعزیر کے طور پر سزا دی جائے گی اور اسے قید کر دیا جائے گا۔

جن حضرات نے اسے قتل کرنے کی تجویز پیش کی ہے' ان کے اس بارے میں دو مؤقف ہیں۔

ان میں سے بعض حضرات نے یہ بات اس لیے بیان کی ہے' کیونکہ ان کے نزدیک نماز ترک کرنے والا شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور دائرۂ اسلام سے خارج ہونے والا شخص مرتد ہوتا ہے اور مرتد کو قتل کر دیا جاتا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ' امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام عبداللہ بن مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

جبکہ اہل علم کے دوسرے گروہ نے حد کے طور پر اس کے قتل کا فتویٰ دیا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' ان کے اصحاب اور بعض اہل ظاہر اسی بات کے قائل ہیں۔

جن حضرات نے یہ کہا ہے' نماز ترک کرنے والے شخص کو تعزیر کے طور پر سزا دی جائے گی' یہاں تک کہ وہ نماز ادا کرنے لگے' انہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''کسی بھی مسلمان کا خون تین میں سے کسی ایک وجہ سے حلال ہوتا ہے: ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرنا' شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کرنا یا کسی کو ناحق قتل کر دینا''۔

اسی طرح حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ہمارے اور ان کے درمیان (معاہدے کی بنیاد) نماز ہے' جس نے اسے ترک کیا' اس نے کفر کا ارتکاب کیا''۔

اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بندے اور کفر کے درمیان (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اور شرک کے درمیان نماز ترک کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے''۔

جن لوگوں نے یہاں روایت سے مراد ''حقیقی کفر'' لیا ہے' انہوں نے اس حدیث کو اس سے پہلے والی حدیث یعنی ایمان قبول کر لینے کے بعد کفر اختیار کرنے کی تفسیر قرار دیا ہے۔

جن اہل علم نے یہ بات کہی ہے' یہاں بنیادی مقصد انکار کا اظہار ہے' اور شدت کے ساتھ ملامت کا اظہار ہے' انہوں نے اس

[1] بداية المجتهد كتاب الصلاة الجملة الاولى

حدیث کا یہ مفہوم مراد لیا ہے' ایسے شخص کا فعل کفریہ ہوگا اور بظاہر وہ کافر کی شکل اختیار کرلے گا۔
اس کی مثال کے طور پر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''زنا کرنے والا شخص زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' چوری کرنے والا شخص چوری کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا''۔
اس لیے ان حضرات نے نماز نہ پڑھنے والے شخص کے قتل کو کفر کی وجہ سے لازم قرار نہیں دیا۔
جن حضرات نے حد کے طور پر اسے قتل کرنے کا حکم دیا ہے' ان کے مؤقف میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ اور ان کے پاس اس حوالے سے کوئی واضح دلیل موجود نہیں ہے' صرف چند قیاسات ہیں' اگر انہیں قبول کرنا ممکن ہو اور وہ قیاس یہ ہے کہ آپ نماز کو قتل کے مشابہہ قرار دیں کیونکہ نماز تمام احکامات یعنی اوامر میں سرفہرست ہے' جبکہ قتل تمام منہیات میں سرفہرست ہے' مختصر طور پر یہ کہہ سکتے ہیں: کفر کا لفظ حقیقی اعتبار سے تکذیب پر دلالت کرتا ہے' اور یہاں یہ بات طے ہے' جو شخص نماز ادا نہیں کررہا' وہ اس کی تکذیب کے جرم کا مرتکب نہیں ہو رہا' البتہ اگر وہ نماز ترک کرنے (کے جائز ہونے) کا عقیدہ بھی رکھے تو حکم مختلف ہوگا۔
اب ہم دو میں سے کسی ایک صورت کو اختیار کرسکتے ہیں' یعنی یا تو یہ ہو جائے کہ ہم حدیث کے الفاظ سے ''حقیقی کفر'' مراد لیں' اس صورت میں حدیث کی تاویل یہ ہوگی: جو شخص نماز ترک کردے اور جو شخص نماز ترک کرنے کے جائز ہونے کا عقیدہ بھی رکھے' وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے' یا پھر یہ ہوسکتا ہے' روایت میں نقل ہونے والے لفظ کفر کو دوسرے معنی پر محمول کیا جائے اور اس میں دو احتمال ہوسکتے ہیں۔
یا تو ہم اس سے یہ مفہوم قرار لیں کہ اس پر کافر کا حکم لگے گا' یعنی اسے قتل کردیا جائے گا' یعنی کفار کے تمام احکام نافذ ہوں گے اگرچہ اس نے تکذیب نہیں کی ہے۔
یا پھر یہ وہ سکتا ہے' ہم یہاں یہ مراد لیں کہ اس سے مراد یہ ہے' زجر و توبیخ کی جائے اور انکار کے اظہار کے طور پر انسان کے اس فعل کو کفریہ قرار دیا جائے' یعنی وہ شخص اس جرم کے ارتکاب کے حوالے سے اپنے افعال میں کفار کی مشابہت اختیار کرگیا ہے' کیونکہ کافر شخص بھی نماز نہیں پڑھتا ہے۔
جیسا کہ حدیث میں یہ بات مذکور ہے:
''زنا کرنے والا شخص زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا''۔
ایسے شخص پر کفر کا حکم لگانا اسی وقت قابل قبول ہوسکتا ہے جب اس کی کوئی دلیل موجود ہو' کیونکہ یہ ایک ایسا حکم ہے جو شریعت میں کسی ایسے طریقے سے ثابت نہیں ہے جس پر عمل کرنے کو واجب قرار دیا جائے۔
تو جب ہمارے پاس کفر کے حقیقی معنی مراد لینے کی کوئی دلیل نہیں ہے تو اب یہ لازم ہوگا کہ ہم یہاں مجازی طور پر کفر کا معنی مراد لیں' جو کوئی ایسا مفہوم نہ ہو جس کے نتیجے میں ایسا حکم ثابت ہو رہا ہو جو شریعت میں ثابت نہ ہو' بلکہ اس کے برعکس حکم ثابت ہو رہا ہو اور وہ حکم یہ ہے' ایسے شخص کا خون بہانا جائز نہیں ہے' کیونکہ یہ ان تین افراد میں شامل نہیں ہے' جن کے بارے

میں شریعت نے صراحت کے ساتھ یہ حکم دیا ہے (کہ انہیں قتل کیا جا سکتا ہے) آپ اس پہ غور وفکر کریں' یہ بات واضح ہے۔
یعنی اس کا مطلب یہ ہوگا کہ دو میں سے کسی ایک مؤقف کو اختیار کرنا لازم ہے۔
یا تو یہ ہوگا: ہم کلام کو محفوظ تسلیم کر لیں' اگر ہم لفظ کفر کے شرعی مفہوم پہ اُسے محمول کرتے ہیں یا پھر یہ ہوسکتا ہے' ہم اسے مستعار معنی پر محمول کریں' اور اس وقت حدیث کا مفہوم یہ بنے گا: تارکِ صلوٰۃ شخص پر کافر شخص کے تمام احکام نافذ ہوتے ہیں حالانکہ وہ مؤمن ہوتا ہے۔
تو ان میں ایک ایسا مفہوم ہے جو اصول سے متصادم ہے' حالانکہ حدیث ایسے لوگوں کے حق میں نہیں ہے' جو تارکِ صلوٰۃ شخص کے قتل کو کفر یا حد کی وجہ سے لازم قرار دیتے ہیں۔ اس لیے یہ قول ان کے مؤقف سے ملتا جلتا ہوگا جو گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے انسان کو کافر قرار دے دیتے ہیں۔

1427 - حَدَّثَنَا اَبُوْ طَلْحَةَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَوْمُهُمْ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِى النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِى الْيَقَظَةِ فَاِذَا نَسِىَ اَحَدُكُمْ صَلَاةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا وَلِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ.

قَالَ فَسَمِعَنِىْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَّاَنَا اُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ لِىْ يَا فَتَى احْفَظْ مَا كُنْتَ تُحَدِّثُ فَاِنِّىْ قَدْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) .

☆☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لوگوں کے نماز کے وقت سوئے رہ جانے کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوئے رہ جانے میں تفریط نہیں ہے' تفریط بیداری میں ہے' جب کوئی شخص نماز بھول جائے' یا نماز کے وقت سویا رہ جائے تو جیسے ہی اُسے یاد آئے' اس وقت اسے ادا کر لے یا اگلے دن اسی نماز کے وقت میں (قضاء کے طور پر) اسے ادا کرے۔
راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو مجھ سے فرمایا: اے نوجوان! تم جو حدیث بیان کر رہے ہو' اسے یاد رکھنا کیونکہ میں نے بھی یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہوئی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن یحیٰی بن حسان، ابوخطاب حسانی، نکری- بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے- یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 254ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۷۰)(۱۳۹)۔

○ حماد بن واقد عیشی - ابوعمرو صفار بصری، علم حدیث، کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے، لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۹۸)

(۵۵۱)۔

1428- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْخٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ يَحْيٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِنَحْوِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قُلْنَا اَلَا نُصَلِّيْهَا فِيْ غَدٍ قَالَ يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الرِّبَا وَيَاْخُذُهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے جس میں اسی طرح کا قصہ ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

ہم نے عرض کی: کیا ہم اسے کل ادا نہ کرلیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں سود سے منع کیا ہے اور خود وصول کرے گا۔

1429- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا وَقَالَ يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الرِّبَا وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (اس کے بعد انہوں نے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں سود سے منع کیا ہے اور خود اسے تم سے قبول کرے گا۔

66-باب قَدْرِ الْمَسَافَةِ الَّتِيْ تُقْصَرُ فِيْ مِثْلِهَا صَلَاةٌ وَّقَدْرِ الْمُدَّةِ

باب: اس مسافت کی مقدار کا بیان جس کی وجہ سے نماز قصر ہو جاتی ہے نیز قصر کی مدت کا بیان

1430- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْهِ وَعَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا اَهْلَ مَكَّةَ لَا تَقْصُرُوا الصَّلَاةَ فِيْ اَدْنٰى مِنْ اَرْبَعَةِ بُرُدٍ مِّنْ مَّكَّةَ اِلٰى عُسْفَانَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اہل مکہ! چار بُرید سے کم (مسافت کے سفر) میں نماز قصر نہ کرو' جتنا مکہ سے عسفان تک کا فاصلہ ہے۔

۱۴۲۸- اخرجه عبد الرزاق (۴۲۴۱) عن ابن عيينة عن اسماعيل بن مسلم المكي بهذا الاسناد' و من طريق عبد الرزاق' اخرجه الطبراني في (الكبير) (۱۷۵/۱۸) رقم (۳۹۹)-

۱۴۳۰- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۳۷/۳-۱۳۸) كتاب الصلاة' باب السفر الذي لا تقصر في مثله الصلاة' من طريق الدارقطني' به- و قال البيهقي: و هذا حديث ضعيف اسماعيل بن عياش لا يحتج به' و عبد الوهاب بن مجاهد ضعيف بمرة- و الصحيح ان ذلك من قول ابن عباس- و اخرجه الطبراني في (الكبير) (۹۶/۱۱-۹۷) رقم (۱۱۱٦۲)' و البيهقي في (معرفة السنن الآثار) (۴۲۱/۲) كتاب الصلاة' باب السفر الذي تقصر في مثله الصلاة' حديث (۱۵۸٦) من طريق اسماعيل بن عياش' بهذا الاسناد- و قال البيهقي: و اسماعيل بن عياش غير محتج به' و رواياته عن غير اهل الشام ضعيفة- و عبد الوهاب بن مجاهد ضعيف بمرة- و الصحيح موقوفاً-

قصر نماز کے احکام

صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:
وہ سفر جس کی وجہ سے احکام تبدیل ہو جاتے ہیں' وہ (ایسا سفر) ہے کہ انسان تین دن اور تین راتوں کی مسافت (کی دوری پر جانے) کا قصد کرے (وہ مسافت) اونٹ کے چلنے کی رفتار کے اعتبار سے ہو' یا پیدل چلنے کے اعتبار سے ہو' اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: ''مقیم شخص مکمل ایک دن اور ایک رات تک (موزوں پر) مسح کر سکتا ہے جبکہ سفر کرنے والا شخص تین دن اور تین راتوں تک ایسا کر سکتا ہے''۔
یہ رخصت جنس کے اعتبار سے عمومی ہے' تو اس سے لازمی طور پر متعین مدت کا عموم ہونا لازم آئے گا۔
امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی مقدار دو دن (کی مسافت) بیان کی ہے' اور تیسرے دن کا اکثر حصہ بیان کیا ہے
جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہر مدت ایک دن اور ایک رات (کی مسافت) ہے۔ یہ ایک قول کے مطابق ہے۔ تاہم ان حضرات کے خلاف وہ حدیث دلیل ہونے کے لیے کافی ہے' جس سفر کا ہم نے تذکرہ کیا ہے' اس سے مراد درمیانی رفتار سے سفر کرنا ہے۔
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بھی روایت نقل کی گئی ہے: انہوں نے یہ مدت مراحل کے اعتبار سے متعین کی ہے اور یہ چیز پہلی رائے کے قریب ہے۔
صحیح قول کے مطابق اس بارے میں فرسخ کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔
(اور اس مدت کا) پانی میں سفر میں اعتبار نہیں کیا جائے گا' اس سے مراد یہ ہے: (سمندر میں سفر کرتے ہوئے) خشکی پر سفر کرنے کی مدت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔
سمندر میں اس چیز کا اعتبار کیا جائے گا جو اس کی حالت کے لائق ہو' جس طرح پہاڑوں کے بارے میں یہی حکم ہے
مصنف فرماتے ہیں: مسافر پر چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پڑھنا فرض ہے' وہ ان کے علاوہ مزید رکعات ادا نہیں کرے گا' جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس پر چار رکعت پڑھنا ہی فرض ہے' البتہ قصر کرنے کی اسے رخصت دی گئی ہے۔
اس کی وضاحت کرتے ہوئے ہدایہ کے مشہور شارح حافظ بدرالدین عینی تحریر کرتے ہیں:
قصر کا لفظی مطلب مسافت کو قطع کرنا ہے' لیکن یہاں پر مطلق طور پر یہ مفہوم مراد نہیں ہے بلکہ اس سے مراد مخصوص مسافت کو قطع کرنا' اور یہی وجہ ہے' مصنف نے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں' وہ مسافت جس کی وجہ سے احکام تبدیل ہو جاتے ہیں' احکام کے تبدیل ہونے سے مراد نماز کا قصر ہونا ہے' روزہ نہ رکھنے کا جائز ہونا ہے' تین دن اور تین راتوں تک مسح کی اجازت ہونا ہے' جمعہ اور عیدین کی ادائیگی کا ساقط ہو جانا ہے' قربانی کا ساقط ہو جانا ہے' عورت کا محرم کے بغیر اتنے سفر کا ممنوع ہونا ہے۔
قصد کا مطلب ایسا ارادہ کرنا ہے' جو عمل کے ساتھ ملا ہوا ہو' مصنف نے اس قید کو اس لیے ذکر کیا ہے' کیونکہ اگر کوئی شخص مسافت یا سفر کے قصد کے بغیر پوری دنیا بھی گھوم لیتا ہے' تو وہ شرعی طور پر مسافر شمار نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر وہ قصد کر لیتا ہے' لیکن یہ بات نیت کے ساتھ ظاہر نہیں ہوتی تو بھی یہی حکم ہوگا' تو احکام کی تبدیلی انسان کے حق میں اس وقت ثابت ہوگی جب

دونوں چیزیں ایک ساتھ جمع ہوں گی۔

صاحب ہدایہ نے جو پیدل چلنے یا اونٹ پر سوار ہو کر سفر کرنے کا ذکر کیا ہے' تو اس سے مراد پوری رات اور پورا دن چلنا نہیں ہے' بلکہ اس سے مراد صرف دن کے وقت سفر کرنا ہے' اس کی وجہ یہ ہے: رات تو آرام کے لیے بنائی گئی ہے' اسی طرح یہ بھی شرط نہیں ہے' ایک دن صبح سے لے کر اگلے دن صبح تک سفر کیا جائے۔ کیونکہ آدمی اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ اسی طرح دن کے بعض حصے میں جانور بھی سفر کرنے کی طاقت نہیں رکھتا' اس لیے سفر کی تکمیل کے حق میں راحت حاصل کرنے کے لیے پڑاؤ کرنا بھی سفر کا حصہ شمار ہوگا۔

یہاں اس مسئلے میں اختلاف پایا جاتا ہے' ہمارے اصحاب اور اہلِ کوفہ نے یہ کہا ہے: مسافت کی کم از کم مقدار جس میں نماز کو قصر کیا جاتا ہے' وہ تین دن اور تین راتوں کا سفر ہے' جو اونٹ پر سوار ہو کر کیا جائے' یا پیدل چل کر کیا جائے' اور یہ دن وہ ہیں' جو سردیوں کے دنوں کے سب سے چھوٹے دن ہوتے ہیں۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ نے جو اس سفر کی مدت کے دو دن اور تیسرے دن کا اکثر حصہ قرار دیا ہے' تو امام حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے مطابق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ جبکہ محمد بن سماعہ کی روایت کے مطابق امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: تیسرے دن کا اکثر حصہ شامل ہوگا' یعنی جب وہ تیسرے دن زوال کے بعد اپنی منزل پر پہنچ جائے گا۔

امام مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ اور عام مشائخ نے اس کا تعین فرسخ کے اعتبار سے کیا ہے' ایک قول کے مطابق یہ 21 فرسخ ہوگا۔ ایک قول کے مطابق یہ 18 فرسخ ہوگا۔ صاحب ہدایہ نے یہ بات بیان کی ہے: فتویٰ اسی بات پر ہے۔

یوام الفقہ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: یہی قول مختار ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد پندرہ فرسخ ہوگا۔

مصنف نے جو بات ذکر کی ہے' حضرت عثمان غنی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اور سوید بن علقمہ کا مذہب ہے' جبکہ کتاب التمہید میں یہ بات تحریر ہے: حضرت حذیفہ یمانی' ابوقلابہ' شریک بن عبداللہ' ابن جبیر' ابن سیرین' شعبی' نخعی' ثوری اور حسن بن یحییٰ کا بھی یہی مذہب ہے۔

ایک مصنف نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان کی وہی رائے ہے' جو ہمارا مذہب ہے۔

تاہم حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے حوالے سے مستند طور پر دوسرا قول منقول ہے۔

بعض مشائخ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے قصر کی مسافت کے بارے میں سات مختلف اقوال منقول ہیں' ایک مقام پر انہوں نے اس کی مسافت اڑتالیس میل قرار دی ہے۔ ایک جگہ پر چھیالیس میل قرار دی ہے۔ ایک جگہ پر چالیس میل سے زیادہ قرار دی ہے' ایک جگہ پر چالیس میل قرار دی ہے' ایک جگہ پر دو دن کی مسافت تحریر کی ہے' ایک جگہ پر ایک دن اور ایک رات کی مسافت تحریر کی ہے۔

تاہم امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: تین دن اور تین راتوں سے کم سفر میں نماز کو قصر نہ کیا جائے' ایسا انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مؤقف کی وجہ سے کہا ہے' تا کہ اختلاف سے باہر آیا جائے۔ ''مختصر المزنی'' نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے:

''میں اس بات کو پسند کرتا ہوں۔ تین دن سے کم سفر میں نماز کو قصر نہ کروں' میں اپنی ذات کے لیے احتیاط کے طور پر ایسا کرتا ہوں''۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے جو یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے مرحلے کے اعتبار سے اس مسافت کا تعین کیا ہے' تو اس کا مطلب یہ ہے: ان کے نزدیک سفر کی مدت میں تین مراحل کے سفر کا اعتبار کیا جائے گا' اور اس کا پہلے قول سے قریب ہونے کا مطلب یہ ہے: تین دن اور تین راتوں تک سفر کرنے سے بھی اتنا ہی سفر طے ہوتا ہے' کیونکہ درمیانی رفتار کے ساتھ روزانہ ایک مرحلہ طے کیا جا سکتا ہے' خاص طور پر ان دنوں میں جو سال کے چھوٹے دن ہوتے ہیں۔

مصنف نے جو یہ کہا ہے: ''اس بارے میں فرسخ کا اعتبار نہیں کیا جائے گا اور یہی بات صحیح ہے'' تو اس کے ذریعے انہوں نے بعض مشائخ کے قول سے احتراز کیا ہے' کیونکہ ان مشائخ نے فرسخ کے اعتبار سے اس مسافت کا تعین کیا ہے' پھر اس بارے میں ان مشائخ کے درمیان اختلاف ہے' ایک قول کے مطابق یہ مسافت اکیس فرسخ ہو گی' ایک قول کے مطابق اٹھارہ فرسخ ہو گی' ایک قول کے مطابق پندرہ فرسخ ہو گی۔

''الدرایہ'' نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: فتویٰ اٹھارہ فرسخ کے قول پر ہے' کیونکہ یہ درمیانے درجے کا عدد ہے جبکہ ''جوامع الفقہ'' نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: یہی قول مختار ہے۔

جبکہ ''المجتبیٰ'' نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: خوارزم کے اکثر مشائخ نے پندرہ فرسخ کے قول پر فتویٰ دیا ہے

جبکہ شیخ بقالی نے ''الاربعین'' میں بارہ فرسخ کا قول ذکر کیا ہے۔

یہاں مصنف نے یہ بات بھی بیان کی ہے: پانی میں سفر کرتے ہوئے خشکی کی مسافت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

مصنف نے جو یہ کہا ہے: چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پڑھنا اس پر فرض ہے' اس کے ذریعے انہوں نے سنت سے احتراز کیا ہے' کیونکہ سنت کی یہ حیثیت نہیں ہے (کہ چار سنتوں والی نماز کی دو سنتیں پڑھی جائیں) اور چار رکعت والی قید کے ذریعے انہوں نے فجر' مغرب اور وتر کی نماز سے احتراز کیا ہے' کیونکہ انہیں مختصر نہیں کیا جا سکتا۔

ان دونوں میں اضافہ نہیں کیا جائے گا' اس سے مراد یہ ہے: ان دو رکعات سے زیادہ رکعات ادا نہیں کی جائیں گی۔

شیخ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: سفر کے دوران دو رکعات ادا کی جائیں گی' ان کے علاوہ ادا کرنا درست نہیں ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: اگر کوئی شخص دو رکعت ادا کرنے کے بعد تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے' تو اس کے لیے یہ کافی ہو گا کہ وہ سجدۂ سہو کر لے۔

شیخ حسن بن یحییٰ نے یہ بات بیان کی ہے: کوئی شخص جان بوجھ کر چار رکعات ادا کر لیتا ہے' تو اسے دوبارہ اس نماز کو ادا کرنا ہو گا' اگر وہ آسانی سے اسے ادا کر سکے۔

ہمارا مذہب نماز کو قصر کرنا ہے اور یہ مسافر کے لیے فرض ہے' حضرت عمر' حضرت علی' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت جابر' حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم' سفیان ثوری' حماد بن ابوسلیمان (ان سب حضرات نے) اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

شیخ اثرم یہ کہتے ہیں: مسافر کے لیے اس بات کی گنجائش نہیں ہے' وہ سفر کے دوران چار رکعات ادا کرے۔

شیخ ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے "الاشراف" نامی کتاب میں یہ بات تحریر کی ہے: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: میں اس مسئلے سے عافیت کو پسند کرتا ہوں۔

بغوی کہتے ہیں: اکثر علماء اس بات کے قائل ہیں:

خطابی یہ کہتے ہیں: بہتر یہ ہے: قصر کر لیا جائے تا کہ آدمی اختلاف سے باہر نکل آئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں عمل اسی چیز پر کیا جائے گا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے کیا ہے اور یہ قصر نماز ادا کرنا ہے۔

شیخ محمد بن سحنون رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

قاضی اسماعیل بن اسحٰق مالکی نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی روایت منقول ہے جس کا تذکرہ شیخ ابن المنذر نے کیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کہنا ہے: اس کے لیے فرض چار رکعت ادا کرنا ہے' یعنی مسافر کے لیے چار رکعت پڑھنا فرض ہے۔

ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔[1]

1431 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّأَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ قَالَا حَدَّثَنَا لُوَيْنٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ وَّحُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَقَامَ سَبْعَ عَشْرَةَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّنَحْنُ إِذَا سَافَرْنَا فَأَقَمْنَا سَبْعَ عَشْرَةَ قَصَرْنَا وَإِذَا زِدْنَا أَتْمَمْنَا .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سترہ دن قیام کیا' اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم قصر نماز ادا کرتے رہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب ہم مسافر ہوں اور تیرہ دن قیام کریں تو ہم نماز قصر کرتے ہیں' اگر اس سے زیادہ قیام کریں تو مکمل نماز ادا کرتے ہیں۔

---

[1] تلخیص البنایہ شرح الہدایہ ج۲ ص۳' مطبوعہ دار الفکر

۱۴۳۱- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۳/ ۱۵۰) كتاب الصلاة: باب المسافر يقصر ما لم يجمع مكثاً من طريق لوين بهذا الاسناد- و اخرجه ابو داود (۲/ ۲٤) كتاب الصلاة: باب متى يتم المسافر؛ حديث (۱۲۳۰)، و ابن حبان (۲۷۵۰)، و البيهقي في (السنن الكبرى) (۳/ ۱۵۰) كتاب الصلاة: باب المسافر يقصر ما لم يجمع مكثاً و في (معرفة السنن و الآثار) (۲/ ٤۳۲) كتاب الصلاة: باب المقام الذي يتم بمثله الصلاة: حديث (۱٦۰۷)، كلهم من طريق عاصم عن عكرمة عن ابن عباس-

قصر نماز کا حکم

سفر کے دوران مسافر کا قصر نماز ادا کرنا کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے۔

کتاب اللہ کی دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے:

"اور جب تم زمین میں سفر کرو تو اس بارے میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا کہ اگر تم نماز کو قصر کر لیتے ہو اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ کفار تمہیں آزمائش میں مبتلا کر دیں گے"۔

حضرت یعلیٰ بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: قرآن میں یہ الفاظ ہیں: تم قصر نماز ادا کر لیتے ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا" تو اب تو ہم امن کی حالت میں ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس بات پر آپ حیران ہوئے ہیں' اس بات پر میں بھی حیران ہوا تھا اور میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: یہ وہ رعایت ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطاء کی ہے' تو تم اُس کی اس رعایت کو قبول کرو۔

جہاں تک سنت کا تعلق ہے تو اس بارے میں متواتر احادیث منقول ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران قصر نماز ادا کیا کرتے تھے' جب آپ حج کرنے کے لیے' یا عمرہ کرنے کے لیے' یا کسی غزوہ میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک آپ کے ساتھ رہا ہوں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مراد یہ تھی' میں سفر کے دوران بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں' سفر کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت سے زیادہ ادا نہیں کیا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے وصال تک (سفر کے دوران) دو سے زیادہ رکعت ادا نہیں کی ہیں۔

حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں (سفر کے دوران) دو رکعت ادا کی ہیں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دو رکعت ادا کی ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دو رکعت ادا کی ہیں' اب تم لوگوں نے مختلف راستے اختیار کر لیے ہیں تو میری یہ خواہش ہے: چار کے مقابلے میں دو مقبول رکعت مجھے مل جائیں۔

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے:

ایک مرتبہ ہم لوگ مکہ جانے کے لیے نکلے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس آنے تک دو رکعت ادا کی' ہم نے اس دوران مکہ میں دس دن قیام کیا اور واپس آنے تک قصر نماز ہی ادا کرتے رہے' یہ تمام روایات مستند ہیں۔

اسی طرح تمام اہل علم کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے: جو شخص کسی سفر پر روانہ ہوتا ہے تو وہ سفر کے دوران قصر نماز ادا کرے گا' خواہ وہ حج کا سفر ہو' عمرے کا سفر ہو یا جہاد کا ہو' کیونکہ اس بات کا اختیار حاصل ہے: وہ چار رکعت والی نماز کو دو رکعت ادا کرے۔

علامہ ابن قدامہ نے یہ بات نقل کی ہے: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے یہ دریافت کیا گیا: نماز کو کب قصر کیا جائے گا' یعنی

کتنے فاصلے میں قصر کیا جائے گا؟ تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: چار برید کے فاصلے تک کا سفر کرنا ہو تو نماز کو قصر کیا جائے گا۔ ان سے پوچھا گیا: اگر کسی شخص نے مکمل ایک دن سفر کرنا ہو تو کیا یہ حکم ہوگا؟ تو انہوں نے کہا: نہیں! چار برید سفر ہونا چاہیے جو سولہ فرسخ ہوتا ہے اور دو دن میں طے ہوتا ہے۔ تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے: قصر اس وقت تک کرنا جائز نہیں ہے جب تک سولہ فرسخ سے کم سفر ہو ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے اس اعتبار سے یہ اڑتالیس میل بن جائیں گے۔ قاضی نامی شیخ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک میل میں بارہ ہزار قدم ہوتے ہیں۔

اسی طرح علامہ ابن قدامہ نے یہ بات بھی نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ دس فرسخ کے سفر میں قصر نماز ادا کیا کرتے تھے۔

بعض فقہاء کے نزدیک قصر کی مسافت دو دن کا سفر ہوگی اور یہ حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی رائے ہے امام مالک، امام لیث بن سعد اور امام شافعی رحمہم اللہ علیہم نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ایک دن کا سفر ہو تو بھی نماز کو قصر کیا جائے گا البتہ اس سے کم سفر کے لیے نماز کو قصر نہیں کیا جائے گا امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اختیار کیا ہے۔

عام علماء نے یہ بات بیان کی ہے: ایک دن کا سفر کافی ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: وہ تین دن کی مسافت کے سفر میں نماز قصر کیا کرتے تھے۔

امام سفیان رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے اور اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''مسافر شخص تین دن اور تین راتوں تک (موزوں پر) مسح کر سکتا ہے''۔

البتہ بعض اسلاف سے بھی یہ بات منقول ہے: وہ ایک دن سے کم کے سفر میں بھی نماز کو قصر کر لیا کرتے تھے۔[1]

1432- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقَمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ سَفَرٍ سَبْعَ عَشْرَةَ نَقْصُرُ الصَّلَاةَ .قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَنَحْنُ نَقْصُرُ سَبْعَ عَشْرَةَ فَإِنْ زِدْنَا اَتْمَمْنَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر کے دوران ایک جگہ پر سترہ دن قیام کیا اس دوران ہم قصر نماز ادا کرتے رہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم سترہ دن تک قصر نماز ادا کریں گے اگر اس سے زیادہ قیام کرنا ہو تو مکمل نماز ادا کریں گے۔

---

[1] المغنی لابن قدامہ' مسئلہ، فتوٰی مسافت القصر

۱۴۳۲–اخرجہ البیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۳/ ۱۵۰) کتاب الصلاۃ: باب المسافر یقصر ما لم یجمع مکثا من طریق الدارقطنی بہ- و ینظر: الحدیث السابق-

قصر کے لیے اقامت کی نیت کی بحث

کتنی مدت تک اقامت کی نیت ہو تو انسان قصر نماز ادا کر سکتا ہے اور کتنی مدت سے زیادہ نیت ہو تو قصر نماز ادا نہیں کر سکتا' اس بارے میں علامہ ابن قدامہ نے بحث کرتے ہوئے یہ بات ذکر کی ہے: امام احمد بن حنبلؒ سے یہ بات منقول ہے:
اگر مسافر شخص کسی شہر میں اکیس دن سے زیادہ قیام کی نیت کرے تو اب وہ مکمل نماز ادا کرے گا'
جبکہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بھی منقول ہے: اگر کوئی شخص چار دن قیام کی نیت کر کے تو اب وہ بھی مکمل نماز ادا کرے گا' لیکن اگر وہ چار دن سے کم قیام کی نیت کرتا ہے تو وہ قصر نماز ادا کرے گا۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔
اس کی وجہ یہ ہے: تین کا عدد کم از کم حد ہے' اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:
''باہر سے آنے والا شخص حج کے ارکان ادا کرنے کے بعد تین دن تک قیام کر سکتا ہے''۔
وہ مسافت جسے طے کرنے کی نیت کے نتیجے میں قصر نماز ادا کرنا جائز ہو جاتا ہے' اُس کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:
جس مسافت کے نتیجے میں قصر کرنا جائز ہوتا ہے' اُس مسافت کی مقدار کے تعین کے بارے میں فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔
احناف کے نزدیک مسافت کی وہ کم از کم مدت جس میں قصر نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے' وہ معتدل ممالک کے سب سے چھوٹے دنوں میں تین دن کے سفر کی مقدار ہے' خواہ یہ سفر اونٹ کے ذریعے کیا جائے یا پیدل کیا جائے' تاہم اس سفر کے لیے یہ بات شرط نہیں ہے: وہ پورے دن کا ہو' یعنی صبح سے لے کر رات تک سفر جاری رہے' بلکہ صبح سے لے کر ظہر کا وقت شروع ہونے تک جتنا فاصلہ طے کیا جا سکتا ہے وہ فاصلہ مراد ہو گا' یہ سفر درمیانی رفتار سے ہونا چاہیے اور عام معمول کے آرام کے ہمراہ ہونا چاہیے' اگر کوئی شخص تیزی سے سفر کرتے ہوئے اتنا فاصلہ تھوڑی مدت میں طے کر لیتا ہے' جیسا کہ آج کل کے دور میں ذرائع مواصلات کے ذریعے سے یہ ممکن ہو گیا ہے تو ایسے شخص کے لیے بھی قصر کرنا جائز ہو گا۔
اگر کوئی شخص اتنے سفر کا ارادہ کر کے سفر کا آغاز کر دیتا ہے: اس کے اور اس کی منزل کے درمیان تین دن کی مسافت ہو تو اب اس شخص کے لیے قصر نماز ادا کرنا جائز ہو گا لیکن اگر وہ کسی متعین جگہ کی نیت نہیں کرتا یا کوئی شخص کسی تعین کے بغیر تین دن تک سفر کرتا ہوا پوری دنیا گھوم لیتا ہے تو اب اُسے قصر نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں ہو گی۔
تین مراحل کی مقدار تین دن کی مسافت کے بالکل برابر ہوتی ہے' کیونکہ عام طور پر ایک دن میں ایک مرحلہ طے کیا جا سکتا ہے' خاص طور پر سال کے چھوٹے دنوں میں (ایک ہی مرحلہ طے کیا جا سکتا ہے) اس سے کم مسافت کی مقدار میں قصر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہو گا۔ احناف کے نزدیک فرسخ کے حوالے سے مسافت کا اندازہ لگانا درست نہیں ہے اور یہی قول درست ہے۔
احناف نے اس کے تعین کے لیے موزوں پر مسح کی مدت کا اعتبار کیا ہے جو سنت سے ثابت ہے' انہوں نے اس مسافت

کو اس مدت پر قیاس کیا ہے اور اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں:
''مقیم شخص ایک دن اور ایک رات جبکہ مسافر شخص تین دن اور تین راتوں تک موزوں پر مسح کرے گا''۔
سمندر اور پہاڑی علاقوں میں وہاں کے مخصوص حالات کے مطابق جتنی مسافت طے کی جاسکتی ہے' وہی مسافت مراد ہو گی۔

سمندر میں اتنی مسافت مراد ہوگی: جو معتدل ہوا کے اندر طے کی جاسکتی ہو' جو بالکل ساکن بھی نہ ہو اور بہت تیز بھی نہ ہو' ا سی صورتِ حال میں جتنی مسافت طے کی جاسکتی ہے' وہ مراد ہوگی۔

اسی طرح پہاڑی علاقوں میں وہاں کے حالات کے مطابق تین دن' تین راتوں میں جتنی مسافت طے کی جاسکتی ہے' وہ مراد ہوگی' اگر اتنی مسافت ہموار علاقے میں ہو تو اُس سے کم وقت میں طے ہو جائے گی۔

تین دنوں کو گھنٹوں کے حساب سے اگر مجموعہ مرتب کیا جائے تو وہ مختلف ملکوں کے اعتبار سے مختلف ہو گا' مصر اور اس جیسے دوسرے ممالک میں یہ سفر بیس گھنٹے بنتے ہیں' جس میں روزانہ کے پونے سات گھنٹے ہوں گے' شام وغیرہ میں تین دنوں کا مجموعہ تقریباً انیس گھنٹے چالیس منٹ کے قریب کا سفر بنتا ہے' جس میں ایک دن میں تقریباً چھ گھنٹے اور چالیس منٹ سے کچھ کم وقت ہوگا۔

احناف کے علاوہ جمہور اس بات کے قائل ہیں: وہ طویل سفر کہ جس کے نتیجے میں قصر نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے' وہ وقت کے اعتبار سے قصر نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے' وہ وقت کے اعتبار سے معتدل ایام میں دو دن کا سفر ہے یا پھر اتنا سفر ہے جو بوجھ اُٹھا کر معمول کے مطابق سامان اُتارنے اسے رکھنے اور کھانے پینے' نماز وغیرہ کو شامل کر کے کوئی اونٹ دو مرحلے کا سفر طے کرتا ہے' جیسے جدہ اور مکہ کے درمیان جو فاصلہ ہے یا طائف اور مکہ کے درمیان جو فاصلہ ہے یا عسفان اور مکہ کے درمیان فاصلہ ہے' جو ایک طرف کی مسافت کے اعتبار سے چار برید یا سولہ فرسخ یا اڑتالیس ہاشمی میل بنتے ہیں' ایک میل چھ ہزار ذراع کے برابر ہوگا جیسا کہ شوافع اور احناف نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے۔

مالکیہ اس بات کے قائل ہیں: ایک میل تین ہزار پانچ سو ذراع کے برابر ہوتا ہے اور اس اعتبار سے مسافت کا اندازہ 89 کلومیٹر یا 88.704 کلومیٹر بنتا ہے' اب کوئی اگر اتنی مسافت کو ایک گھنٹے میں طے کر لیتا ہے' یعنی جہاز یا گاڑی کے ذریعے کر لیتا ہے تو بھی وہ مسافر شمار ہوگا' کیونکہ اُس نے چار برید کا فاصلہ طے کر لیا ہے تو وہ قصر نماز ادا کرے گا' سمندر کا سفر بھی خشکی کے سفر کی مانند تصور ہوگا۔

ان حضرات کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:
''اے مکہ کے رہنے والو! چار برید سے کم مسافت پر قصر نماز ادا نہ کرو''۔
یعنی وہ فاصلہ جو مکہ اور عسفان کے درمیان ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: یہ دونوں حضرات چار برید کی مسافت پر دو رکعت نماز ادا کرتے تھے اور اتنی مسافت کے سفر کے دوران روزہ رکھنا ترک کر دیتے تھے' اس سے کم مسافت میں وہ حضرات ایسا نہیں کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے: اتنی مسافت میں سفر کرنے اور سوار ہونے' سواری سے اُترنے

کی مشقت کا ارادہ ہو جاتا ہے' اس سے کم میں ایسا نہیں ہوتا ہے۔

شوافع کے نزدیک یہ مسافت مکمل طور پر مقررہ اور متعین ہے' اگر اس میں ذرا سی بھی کمی ہوگی تو سفر باقی نہیں رہے گا' جبکہ حنابلہ اور مالکیوں کے نزدیک یہ مقرر اور متعین نہیں ہے بلکہ اندازے کے حوالے سے ہے' اگر اس میں دو ایک میل کی مقدار کم ہو جاتی ہے تو حنابلہ کے نزدیک اس سے فرق نہیں پڑے گا جبکہ مالکیوں کے نزدیک اگر یہ آٹھ میل تک کم ہوتی ہے تو بھی اس سے کوئی حرج نہیں ہوگا۔

جمہور کے برخلاف فقہاء مالکیہ نے یہ رائے بیان کی ہے: مکہ کے رہنے والے لوگ منیٰ' مزدلفہ اور مہلب تک کی مسافت میں مستغنی قرار دیئے جائیں گے اور اگر یہ لوگ عرفات میں وقوف کرنے کے لیے نکلیں گے اور ان کے ذمے حج کے ایسے اعمال باقی ہوں جو انہوں نے اپنے وطن واپس جانے سے پہلے ادا کرنے ہوں تو سنت پر عمل کرنے کا تقاضا یہ ہے: وہ لوگ اس طرف جاتے ہوئے اور وہاں سے واپس آتے ہوئے قصر نماز ادا کریں گے' لیکن اگر انہوں نے وہ افعال اپنے وطن (مکہ پہنچ کر ادا کرنے ہوں) تو پھر وہ پوری نماز ادا کریں گے۔

67-باب الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلاتَيْنِ فِي السَّفَرِ .

باب: سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا

1433- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَعَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي السَّفَرِ قُلْنَا بَلَى .قَالَ كَانَ اِذَا زَاغَتْ لَهُ الشَّمْسُ فِيْ مَنْزِلِهِ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ يَّرْكَبَ وَاِذَا لَمْ تَزِغْ لَهُ فِيْ مَنْزِلِهِ سَارَ حَتّٰى اِذَا حَانَتِ الْعَصْرُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَاِذَا حَانَتْ لَهُ الْمَغْرِبُ فِيْ مَنْزِلِهِ جَمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ وَاِذَا لَمْ تَحِنْ فِيْ مَنْزِلِهِ رَكِبَ حَتّٰى اِذَا حَانَتِ الْعِشَاءُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا .

قَالَ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُسَيْنٌ عَنْ كُرَيْبٍ وَّحْدَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .وَرَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَجِيْدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ فَاحْتُمِلَ اَنْ يَّكُوْنَ ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعَهُ اَوَّلاً مِنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ حُسَيْنٍ كَقَوْلِ عَبْدِ الْمَجِيْدِ عَنْهُ ثُمَّ لَقِيَ ابْنُ جُرَيْجٍ حُسَيْنًا فَسَمِعَهُ مِنْهُ كَقَوْلِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَحَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ حُسَيْنٌ وَّاحْتُمِلَ اَنْ يَّكُوْنَ حُسَيْنٌ سَمِعَهُ مِنْ عِكْرِمَةَ وَمِنْ كُرَيْبٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَانَ يُحَدِّثُ بِهٖ مَرَّةً عَنْهُمَا جَمِيْعًا كَرِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْهُ وَمَرَّةً

۱۴۳۳ اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۱۶۳ - ۱۶۴) كتاب الصلاة' باب الجمع بين الصلاتين في السفر' من طريق الدارقطني - و اخرجه عبد الرزاق (۴۴۰۵) و من طريقه احمد (۱/ ۳۶۷)' و الطبراني في (الكبير) (۱۱/ ۲۱۰) رقم (۱۱۵۲۲) و لهذا الاسناد ضعيف جدا: لضعف حسين بن عبد الله ' و لعل وجوه الاختلاف في هذا الحديث منه۔

عَنْ كُرَيْبٍ وَّحْدَهُ كَقَوْلِ حَجَّاجٍ وَّابْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ وَّمَرَّةً عَنْ عِكْرِمَةَ وَحْدَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَقَوْلِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ وَتَصِحُّ الْاَقَاوِيْلُ كُلُّهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

☆☆ کریب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں آپ لوگوں کو سفر کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے طریقے کے بارے میں بتاؤں؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے بتایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی رہائش گاہ میں موجود ہوتے تھے اور اس دوران سورج ڈھل جاتا تھا (یعنی دوپہر کا وقت ہو جاتا تھا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر روانہ ہونے سے پہلے ہی ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی (گھر میں) موجودگی کے وقت سورج نہیں ڈھلا ہوتا تھا (یعنی دوپہر نہیں ہوئی ہوتی تھی) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ ہونا ہوتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو جاتے تھے' پھر جب عصر کا وقت ہو جاتا تھا تو اُس وقت آپ سفر روک کر ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کیا کرتے تھے' اسی طرح اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رہائش گاہ میں مغرب کا وقت ہو جاتا تو آپ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اور اگر مغرب کا وقت نہ ہوا ہوتا تو آپ روانہ ہو جاتے اور عشاء کی نماز کے وقت میں ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کے بارے میں اختلاف کی وضاحت

دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں:

احناف کے علاوہ دیگر تمام کے نزدیک ظہر اور عصر کی نماز کو تقدیم کی صورت میں' یعنی پہلی نماز (یعنی ظہر کی نماز) کے وقت میں ادا کرنا یا تاخیر کی صورت میں یعنی دوسری نماز (یعنی عصر کی نماز) کے وقت میں جمع کر کے ادا کرنا جائز ہے اور تقدیم کے حوالے سے جمعہ بھی ظہر کی مانند ہے' اسی طرح مغرب اور عشاء کو تقدیم کی شکل میں یا تاخیر کی شکل میں جمع کرنا جائز ہے' لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے: سفر طویل ہونا چاہیے' یعنی اتنا طویل ہو کہ اُس میں قصر نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے۔

جن نمازوں کو جمع کر کے ایک ساتھ ادا کرنا ہے وہ ظہر اور عصر کی نماز ہے اور مغرب و عشاء کی نماز ہے' ان دو میں سے کسی ایک کے وقت میں ان دونوں کو ادا کیا جا سکتا ہے' اگر انہیں پہلی نماز کے ساتھ ادا کیا جائے تو اسے جمع تقدیم کہتے ہیں اور اگر دوسری نماز کے ساتھ ادا کیا جائے تو اُسے جمع تاخیر کہتے ہیں۔

تاہم زیادہ فضیلت اس بات میں ہے: انسان ان دونوں نمازوں کو جمع کر کے ادا نہ کرے' تاکہ اس حوالے سے اختلاف سے بچ سکے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقاعدگی سے اس پر عمل نہیں کیا ہے' اگر یہ زیادہ فضیلت والا کام ہوتا تو آپ قصر کی طرح اس پر بھی باقاعدگی سے عمل پیرا ہوتے۔

جمع تاخیر (یعنی دوسری نماز کے وقت میں دونوں نمازیں ادا کرنا) احادیث سے ثابت ہے' جو حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں۔

ان میں پہلی حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر سورج سے

ڈھل جانے سے پہلے سفر شروع کرنا ہوتا تھا تو آپ ﷺ ظہر کی نماز کو عصر کی نماز تک مؤخر کر دیتے تھے پھر (عصر کے وقت میں) دونوں نمازیں ادا کیا کرتے تھے اور اگر (نبی اکرم ﷺ کے روانہ ہونے سے پہلے) سورج ڈھل چکا ہوتا تھا تو آپ ﷺ روانگی سے پہلے ہی ظہر کی نماز ادا کر لیتے تھے پھر اس کے بعد روانہ ہوا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہیں اپنے گھر جلدی پہنچنے کا پیغام ملا تو انہوں نے تیزی سے سفر شروع کیا اور مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیا جب شفق غروب ہو گئی تو سواری سے نیچے اُترے انہوں نے مغرب اور عشاء کی نمازوں کو ایک ساتھ ادا کیا اور پھر یہ بات بیان کی: نبی اکرم ﷺ نے جب تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

جمع تقدیم کی دلیل حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ منقول مستند روایت ہے: نبی اکرم ﷺ غزوۂ تبوک کے موقع پر جب مغرب کے بعد روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے عشاء کو بھی مغرب کی نماز کے ساتھ ادا کر لیا پھر اس کے بعد آپ ﷺ روانہ ہوئے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: جس شخص نے حج کا احرام باندھا ہوا ہو وہ عرفہ کے دن ظہر اور عصر کی نماز کو ایک ہی اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ جمع تقدیم کے طور پر ادا کرے گا کیونکہ عصر کی نماز کو اُس کے عام مقررہ وقت سے پہلے ادا کیا جا رہا ہے دوسری اقامت کے ذریعے لوگوں کو اس بات سے آگاہ کیا جائے گا اسی طرح مزدلفہ کی رات مغرب اور عشاء کی نماز کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ جمع تاخیر کے طور پر ادا کرنا جائز ہو گا کیونکہ عشاء کی نماز اپنے وقت میں ادا کی جا رہی ہے اس لیے اسے ادا کرنے کے لیے نئے سرے سے اعلان کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ اس کے علاوہ کسی بھی وقت میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

احناف کی دلیل یہ ہے: نمازوں کے اوقات تواتر کے ساتھ ثابت ہیں اس لیے خبرِ واحد کی بنیاد پر انہیں ترک کرنا جائز نہیں ہو گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے! نبی اکرم ﷺ ہمیشہ اپنے وقت پر نماز ادا کیا کرتے تھے آپ ﷺ نے کبھی بھی وقت سے پہلے یا وقت کے بعد نماز ادا نہیں کی البتہ دو نمازیں ہیں (جنہیں آپ ﷺ نے اپنے وقت سے ہٹ کر ادا کیا) وہ ظہر اور عصر کی نماز جو عرفہ میں ایک ساتھ ادا کی تھی اور مغرب اور عشاء کی نماز جو مزدلفہ میں ادا کی تھی۔

(ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں:) درست بیان یہ ہے: احادیث سے دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا ثابت ہے اور قرآن کی طرح حدیث بھی (شرعی احکام کا) بنیادی مآخذ ہے۔

جن حضرات نے تقدیم یا تاخیر کی صورت میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کو جائز قرار دیا ہے اُن کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے صرف تین صورتوں میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جا سکتی ہیں: جب سفر درپیش ہو یا بارش برف باری سردی بہت

شدید ہو اور عرفہ و مزدلفہ میں (دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جا سکتی ہیں)۔

ان تین صورتوں کے علاوہ کسی بھی صورت میں ''نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کی شرط کے بارے میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک ظہر اور عصر کی نماز کو جبکہ مغرب وعشاء کی نماز کو تقدیم یا تاخیر کی صورت میں ایک ساتھ ادا کرنے کے اسباب چھ ہیں: سفر' بارش' کیچڑ' تاریکی' بیماری (جیسے بیہوشی وغیرہ) عرفہ اور مزدلفہ۔

عرفہ اور مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا سنت ہے' جبکہ دیگر مواقع کے بارے میں مرد اور خواتین دونوں کے لیے نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کی اجازت نہیں۔

اس طرح سفر کے دوران مطلق طور پر نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جائز ہے' خواہ سفر طویل ہو یا مختصر ہو' لیکن اُس کے لیے یہ بات شرط ہے وہ سفر خشکی کا ہونا چاہیے' سمندر کا نہ ہو کیونکہ سمندری سفر میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جائز نہیں ہے' اس کی وجہ یہ ہے: یہ رخصت ہے اور رخصت کو صرف انہیں صورتوں میں محدود رکھا جائے گا جن میں رخصت دی گئی ہے۔

اسی طرح یہ بات بھی شرط ہے: وہ سفر کسی گناہ کے لیے نہیں ہونا چاہیے یا محض سیر و تفریح کے لیے نہیں ہونا چاہیے۔

1434- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَّاِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ اَخَّرَهُمَا حَتّٰى يُصَلِّيَهُمَا فِيْ وَقْتِ الْعَصْرِ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا' جب سورج ڈھل جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اور جب آپ سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہوتے تو آپ ان دونوں نمازوں کو مؤخر کر دیتے تھے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں نمازوں کو عصر کی نماز کے وقت میں ادا کرتے تھے۔

1435- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَدْرٍ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا فَزَالَتِ الشَّمْسُ لَمْ يَرْتَحِلْ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ وَاِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الزَّوَالِ صَلّٰى كُلَّ وَاحِدَةٍ لِوَقْتِهَا۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جگہ پر پڑاؤ کرتے اور اس دوران سورج ڈھل چکا ہوتا تو آپ روانہ نہیں ہوتے تھے جب تک عصر کی نماز بھی ادا نہیں کر لیتے تھے اور اگر آپ زوال سے پہلے روانہ ہو چکے ہوتے تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں نمازوں کو عصر کی نماز کے وقت میں ادا کرتے تھے۔

۱۴۳۴- اخرجه عبد بن حميد في (المنتخب من المسند) رقم (۶۱۳) و الطبراني في (الكبير) (۱۱ / ۲۱۱) رقم (۱۵۲۴) من طريق ابي بكر بن ابي شيبة' ثنا ابو خالد الاحمر' بهذا الاسناد۔

1436- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ السَّمِيعِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ مَاهَانَ اَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا ارْتَحَلَ حِيْنَ تَزِيغُ الشَّمْسُ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَاِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ ذٰلِكَ اَخَّرَ ذٰلِكَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کے ڈھل جانے کے بعد روانہ ہونا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کرتے تھے اور اگر آپ نے اس سے پہلے روانہ ہونا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کو عصر کے وقت تک مؤخر کر دیتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن ھیثم بن ماھان، ابوربیع کسائی رازی۔ امام دارقطنی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے: ''ان میں کوئی حرج نہیں ہے''۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۴۵/۸) (۴۲۴۱)۔

موسیٰ بن ربیعۃ مصری۔ امام ابوزرعہ سے ان کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۱۴۲/۸) (۶۴۲)۔

1437- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السَّفَرِ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَدْخُلَ اَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سفر کے دوران ظہر اور عصر کی نماز کو ایک ساتھ ادا کرنا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے' یہاں تک کہ عصر کا ابتدائی وقت آ جاتا (تو اس وقت میں دونوں نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے)۔

1438-وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ سَارَ حَتّٰى يَدْخُلَ وَقْتُ الْعَصْرِ فَيَنْزِلُ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَاِذَا لَمْ يَرْتَحِلْ حَتّٰى تَزِيغَ الشَّمْسُ

۱۴۳۶- اخرجه الطبراني في (الكبير) (۲۱۱/۱۱) رقم (۱۱۵۲۳) من طريق ابي الطاهر بن السرح' ثنا موسى بن ربيعة عن محمد بن عجلان' به- ليس فيه ابن الهاد- و حسين بن عبد الله تقدم ضعفه-

۱۴۳۷- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۱/۳) كتاب الصلاة' باب الجمع بين الصلاتين في السفر' من طريق الدارقطني' به- و اخرجه مسلم (۴۸۹/۱) كتاب صلاة المسافرين' باب جواز الجمع بين الصلاتين' حديث (۷۰۴/۴۷)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۲/۳) كتاب الصلاة' باب الجمع بين الصلاتين في السفر' و في (معرفة السنن و الآثار) (۴۴۶/۲) كتاب الصلاة' باب الجمع بين الصلاتين في سفر' حديث (۱۶۴۶)' كلهم من طريق شبابة بن سوار بهذا الاسناد-

صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ ذَهَبَ.

☆☆ ابن شہاب' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج ڈھل جانے سے پہلے سفر پر روانہ ہونا ہوتا تو آپ روانہ ہو جاتے' یہاں تک کہ جب عصر کا وقت شروع ہو جاتا تو آپ پڑاؤ کر کے ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے تک روانہ نہ ہوئے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد روانہ ہوتے۔

1439- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ يُوْنُسَ الْقَصَّارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ وَّاللَّيْثُ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَدْخُلَ اَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نماز کو ایک ساتھ ادا کرنا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے' یہاں تک کہ عصر کا ابتدائی وقت شروع ہو جاتا' پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

1440- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّاَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ الْعُذْرِيُّ بِبَيْرُوتَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَقْبَلَ مِنْ مَّكَّةَ وَجَاءَهُ خَبَرُ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِىْ عُبَيْدٍ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ اِنْسَانٌ مِنْ اَصْحَابِهِ الصَّلاَةَ فَسَكَتَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ الصَّلاَةَ فَسَكَتَ فَقَالَ الَّذِىْ قَالَ لَهُ الصَّلاَةَ اِنَّهُ لَيَعْلَمُ مِنْ هٰذَا عِلْمًا لاَ اَعْلَمُهُ فَسَارَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ سَاعَةً نَزَلَ فَاَقَامَ الصَّلاَةَ وَكَانَ لاَ يُنَادٰى لِشَيْءٍ مِّنَ الصَّلاَةِ فِي السَّفَرِ -وَقَالَ النَّيْسَابُوْرِيُّ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ فِي السَّفَرِ- وَقَالاَ جَمِيعًا فَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ اَنْ يَّغِيبَ الشَّفَقُ سَاعَةً وَّكَانَ يُصَلِّیْ عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ اَيْنَ تَوَجَّهَتْ بِهِ السُّبْحَةَ فِي السَّفَرِ وَيُخْبِرُهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ .

١٤٣٨-اخرجه احمد (٣٦٥/٢)' و عبد بن حميد (١١٦٥)' كلاهما من طريق يحيى بن غيلان' بهذا الاسناد- و اخرجه البخاري (٥٨٢/٢) كتاب تقصير الصلاة' باب اذا ارتحل بعدما زاغت الشمس' الحديث (١١٢)' و مسلم (٤٨٩/١) كتاب صلاة المسافرين' باب جواز الجمع بين الصلاتين' الحديث (٤٦/ ٧٠٤)' و ابو عوانة (٣٥١/٢)' و ابو داؤد (٣٨٩/١) كتاب الصلاة' باب الجمع بين الصلاتين' (١٢١٨)' و النسائي (٢٨٤/١) كتاب المواقيت' باب الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين الظهر و العصر (٥٨٦)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (١٦١/٣) كتاب الصلاة' باب الجمع بين الصلاتين في السفر' كلهم من طريق المفضل بن فضالة بهذا الاسناد-

١٤٣٩-اخرجه البيهقي في (معرفة السنن و الآثار)(٤٤٦/٢) كتاب الصلاة' باب الجمع بين صلاتين في السفر' حديث (١٦٣٥) من طريق ابراهيم بن الحسين' حدثنا ابو صالح : عبد الله بن صالح' بهذا الاسناد- و ينظر الحديث (١٤٣٧' ١٤٣٨)-

١٤٤٠-اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى)(١٥٩/٣ -١٦٠) كتاب الصلاة' باب الجمع بين الصلاتين في السفر' من طريق الدارقطني' به-

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ تشریف لائے انہیں ان کی اہلیہ صفیہ بنت ابوعبید کی بیماری کی اطلاع ملی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سفر تیز کر دیا' جب سورج غروب ہوگیا' تو ان کے ساتھیوں میں سے کسی صاحب نے کہا: نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ خاموش رہے' ان کے جس ساتھی نے انہیں نماز کے لیے کہا تھا' اس نے یہ سوچا کہ ضرور ان کے پاس اس بارے میں کوئی ایسی معلومات ہوں گی جس سے میں واقف نہیں ہوں' پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چلتے رہے' یہاں تک کہ جب شفق غروب ہوگئی تو انہوں نے پڑاؤ کیا اور نماز کے لیے اقامت کہی' وہ سفر کے دوران نماز کے لیے اذان نہیں دیا کرتے تھے۔

یہاں پر نیشاپوری راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے' اس کے بعد کے الفاظ راویوں کے متفقہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی' پھر انہوں نے یہ بات بتائی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفق غروب ہو جانے کے تھوڑی دیر بعد مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کیا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران اپنی سواری کی پشت پر ہی نماز ادا کر لیا کرتے تھے' خواہ سواری کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان لوگوں کو بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن زید بن عبداللہ بن عمر بن خطاب مدنی، نزیل عسقلان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۲/۲)(۵۰۵)۔

1441- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَخِيْهِ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ اَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ خَبَرٌ مِنْ صَفِيَّةَ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ ثُمَّ ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهٗ وَقَالَ بَعْدَ اَنْ غَابَ الشَّفَقُ بِسَاعَةٍ .تَابَعَهٗ ابْنُ وَهْبٍ.

☆☆ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ان کی (اہلیہ) صفیہ کی بیماری کی اطلاع ملی تو وہ تیزی سے سفر کرنے لگے' پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی' جس میں یہ الفاظ ہیں: ''شفق غروب ہونے کے تھوڑی دیر بعد''۔

ابن وہب نامی راوی نے ان کی متابعت کی ہے۔

1442- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا ارْتَحَلَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ جَمَعَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَاِذَا مَدَّ لَهُ السَّيْرُ اَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ

الْعَصْرَ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَهُمَا.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھل جانے کے وقت سفر کے لیے روانہ ہونے لگتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کرلیا کرتے' اور جب آپ اس سے پہلے روانہ ہونے لگتے تو آپ ظہر کی نماز کو مؤخر کردیتے اور عصر کی نماز جلدی ادا کرلیتے تھے اور ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ منذر بن محمد بن منذر۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۶/۵۱۵)(۸۷۷۰)۔

1443- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَمُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ سُفْيَانُ بَعْدُ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اِلٰى رُبُعِ اللَّيْلِ .قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ اَحَدُهُمْ فِيْ حَدِيْثِهٖ اِلٰى رُبُعِ اللَّيْلِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔

ایک راوی نے اس روایت میں: ''ایک چوتھائی رات تک'' کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

ایک اور راوی نے بھی ''چوتھائی رات تک'' کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

1444- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَ قَوْلِ النَّيْسَابُوْرِيِّ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عاصم بن جعفر معافری، مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۵۷)(۶۰۲۲)۔

1445- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ

۱۴۴۳- اخرجه احمد (۲/۸۰): حدثنا عبد الرزاق: ثنا سفيان الثوري: بهذا الاسناد-

بْنِ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَاِنْ تَرَحَّلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذٰلِكَ اِنْ غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَاِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ تبوک کے موقع پر (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روانہ ہونے سے پہلے سورج ڈھل چکا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہو جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے' یہاں تک کہ عصر کی نماز کے لیے پڑاؤ کرتے تھے' اسی طرح آپ مغرب کی نماز ادا کیا کرتے تھے' اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روانہ ہونے سے پہلے سورج غروب ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیتے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورج غروب ہونے سے پہلے روانہ ہوتے تو آپ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے' پھر عشاء کے لیے پڑاؤ کرتے تھے اور ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کر لیتے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یزید بن خالد بن یزید بن عبداللہ بن موہب - رملی، ابوخالد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ عابد، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 232ھ یا اس کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۶۴/۲) (۲۴۴)۔

1446 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلَانِسِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْمُفَضَّلَ بْنَ فَضَالَةَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس کی سند کچھ مختلف ہے۔

1447 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِيْ بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ اِذَا ارْتَحَلَ

۱۴۴۵- اخرجه ابو داود (۲/ ۵) كتاب الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين، حديث (۱۲۰۸)، و من طريقه البيهقي في (السنن الكبرى) (۳/ ۱۶۲- ۱۶۳) كتاب الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين في السفر، و في (معرفة السنن و الآثار) (۲/ ۴۴۵) كتاب الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين في السفر، حديث (۱۶۳۲)-

۱۴۴۷- اخرجه احمد (۵/ ۲۴۱)، و ابو داود (۲/ ۷- ۸) كتاب الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين، حديث (۱۲۲۰)، و الترمذي (۲/ ۴۳۸، ۴۳۹) كتاب الصلاة، باب ما جاء في الجمع بين الصلاتين، حديث (۵۵۳)، و الحاكم في (علوم الحديث) ص (۱۱۹)، و البيهقي في (السنن الكبرى) (۳/ ۱۶۳) كتاب الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين في السفر، كلهم من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الاسناد-

قَبْلَ اَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَجْمَعَهَا مَعَ الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ثُمَّ سَارَ وَكَانَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ .قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ هٰذَا لَمْ يَرْوِهِ اِلَّا قُتَيْبَةُ .

٭٭ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا (سفر کے دوران پڑاؤ سے) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے' یہاں تک کہ عصر کے وقت میں اُن دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے اور جب آپ سورج کے ڈھل جانے کے بعد روانہ ہوتے تو آپ ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کرتے تھے' پھر روانہ ہوتے تھے' اسی طرح جب آپ مغرب سے پہلے روانہ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے' یہاں تک کہ اسے عشاء کی نماز کے ساتھ ادا کرتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورج غروب ہونے کے بعد روانہ ہوتے تو پھر آپ عشاء کی نماز جلدی ادا کرتے اور اُسے مغرب کے ساتھ ادا کر لیتے تھے۔

امام ابوداؤد نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کو صرف قتادہ نامی راوی نے نقل کیا ہے۔

1448- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِيْ بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْاَعْيَنُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهٰذَا مِثْلَهُ.

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابی عتاب بغدادی، ابوبکر اعین، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 240ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۸۷) (۶۱۶۶)۔

1449- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّجَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَاللَّفْظُ لِوَكِيعٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتُصْرِخَ عَلٰى صَفِيَّةَ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ فَسَارَ حَتّٰى اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قِيلَ لَهُ الصَّلَاةَ فَسَارَ حَتّٰى اِذَا كَادَ يَغِيبُ الشَّفَقُ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا نَابَتْهُ حَاجَةٌ صَنَعَ هٰكَذَا.

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ان کی اہلیہ سیدہ صفیہ کی بیماری کی اطلاع ملی۔ وہ اس وقت سفر کی حالت میں تھے' انہوں نے رفتار تیز کر دی جب سورج غروب ہو گیا' تو ان سے نماز کے لیے کہا گیا لیکن وہ چلتے رہے یہاں تک کہ جب شفق غروب ہونے کے قریب تھی تو انہوں نے پڑاؤ کیا اور مغرب کی نماز ادا کی' پھر وہ انتظار کرتے رہے

۱۴۴۸- اخرجه احمد (۵/۲۴۱-۲۴۲): ثنا قتيبة بن سعيد بهذا الاسناد- و ينظر: الحديث السابق-

۱۴۴۹- اشار البيهقي في (السنن الكبرى) (۳/۱۶۰) الى هذه الرواية- و ينظر: الحديث الآتي-

یہاں تک کہ شفق غروب ہوگئی' تو انہوں نے عشاء کی نماز ادا کی' پھر انہوں نے ہمیں یہ بات بتائی' نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی کام ہوتا تھا تو وہ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

1450- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا وَقَالَ حَتّٰى اِذَا كَانَ قَبْلَ غُيُوبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا عَجَّلَ بِهِ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِىْ صَنَعْتُ.

☆☆ نافع' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: یہاں تک کہ شفق غروب ہونے سے پہلے انہوں نے پڑاؤ کیا اور مغرب کی نماز ادا کر لی اور پھر وہ انتظار کرتے رہے' یہاں تک کہ شفق غروب ہوگئی تو انہوں نے عشاء کی نماز ادا کی' پھر انہوں نے یہ بتایا: جب نبی اکرم ﷺ نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ اسی طرح کیا کرتے تھے جیسے میں نے اب کیا ہے۔

1451- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَخْبَرَنِى الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جَابِرٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِىْ نَافِعٌ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَهُوَ يُرِيْدُ اَرْضًا لَهُ فَنَزَلَ مَنْزِلًا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِىْ عُبَيْدٍ لَمَا بِهَا وَلَا اَظُنُّ اَنْ تُدْرِكَهَا .وَذٰلِكَ بَعْدَ الْعَصْرِ -قَالَ- فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَّمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ عَهْدِىْ بِصَاحِبِىْ وَهُوَ مُحَافِظٌ عَلَى الصَّلَاةِ فَقُلْتُ الصَّلَاةَ فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَىَّ وَمَضٰى كَمَا هُوَ حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ الصَّلَاةَ وَقَدْ تَوَارَى الشَّفَقُ فَصَلّٰى بِنَا الْعِشَاءَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا عَجَّلَ بِهِ اَمْرٌ صَنَعَ هٰكَذَا.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ روانہ ہوا' وہ اپنی زمین کی طرف جا رہے تھے انہوں نے راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا' ایک شخص ان کے پاس آیا اور اُس نے بتایا: (ان کی اہلیہ) صفیہ بنت ابوعبید کی حالت نازک ہے اور میرا یہ خیال ہے' آپ (ان کے انتقال سے پہلے) اُن تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ (راوی کہتے ہیں:) یہ عصر کے بعد کی بات ہے' راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تیزی سے وہاں سے نکلے' ان کے ساتھ قریش کا ایک شخص بھی تھا' ہم لوگ سفر کرتے ہوئے جا رہے تھے یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا' میرا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ گہرا تعلق تھا' وہ

۱۴۵۰- اخرجه ابو داود (۶/۲) كتاب الصلاة' باب الجمع بين الصلاتين' حديث (۱۲۱۲): ثنا محمد بن عبيد المحاربي بهذا الاسناد- و قال ابو داود: رواه ابن جابر عن نافع نحو هذا باسناده-

۱۴۵۱- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۰/۳) كتاب الصلاة' باب الجمع بين الصلاتين في السفر' اخبرنا ابو عبد الله الحافظ و ابو بكر بن الحسن القاضي قالا: ثنا ابو العباس محمد بن يعقوب' ثنا العباس بن الوليد بن مزيد بهذا الاسناد- قال البيهقي: و بمعناه رواه فضيل ابن غزوان' و عطاف بن خالد عن نافع- و ينظر: الحديث الآتي-

نماز بڑی باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے میں نے عرض کی: نماز کا وقت ہو گیا ہے انہوں نے میری طرف توجہ نہیں کی اور چلتے رہے جیسے پہلے چل رہے تھے یہاں تک کہ جب شفق کا آخری وقت ہو گیا' تو انہوں نے پڑاؤ کیا اور مغرب کی نماز ادا کی پھر انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی تو اسی دوران شفق غروب ہو گئی تو انہوں نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی' پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر ہمیں یہ بتایا: جب نبی اکرم ﷺ نے کسی معاملے میں جلدی کرنی ہوتی تھی تو آپ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن یزید بن جابر ازدی، ابوعتبہ شامی دارانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 157ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۰۴)(۴۰۶۸)۔

1452 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

1453 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِىْ نَافِعٌ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ صَادِرِيْنَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ اسْتُصْرِخَ عَلٰى زَوْجَتِهِ صَفِيَّةَ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ وَكَانَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَلَمَّا كَانَ تِلْكَ اللَّيْلَةُ ظَنَنَّا اَنَّهُ نَسِىَ الصَّلَاةَ فَقُلْنَا لَهُ الصَّلَاةَ فَسَارَ حَتّٰى اِذَا كَادَ اَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ نَزَلَ فَصَلّٰى وَغَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى الْعَتَمَةَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ هٰكَذَا كُنَّا نَصْنَعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ سے آ رہے تھے' یہاں تک کہ راستے میں انہیں ان کی اہلیہ سیدہ صفیہ کی شدید بیماری کے بارے میں بتایا گیا' تو انہوں نے سفر کو تیز کر دیا' ان کا یہ معمول تھا' جیسے ہی سورج غروب ہوتا تھا' اسی وقت اتر کر مغرب کی نماز ادا کر لیتے تھے' لیکن اس رات ایسا نہیں ہوا' یہاں تک کہ ہمیں یہ گمان ہوا کہ شاید وہ نماز کو بھول گئے ہیں' ہم نے ان سے کہا: جناب! نماز کا وقت ہو چکا ہے' لیکن وہ چلتے رہے یہاں تک کہ جب شفق غروب ہونے والی تھی' اس وقت انہوں نے اُتر کر نماز ادا کی' پھر جب شفق غروب ہو گئی اس وقت انہوں نے کھڑے ہو کر عشاء کی نماز بھی ادا کر لی' پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بتایا: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

۱۴۵۲- اخرجه ابو داود ، ۲/۶) كتاب الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين، حديث (۱۲۱۲): ثنا ابراهيم بن موسى بهذا الاسناد- و اخرجه النسائي (۲۸۷/۱) من طريق الوليد بن مسلم' قال: حدثنا ابن جابر' بهذا الاسناد-

۱۴۵۳- اخرجه النسائي في (السنن الكبرى) (۴۸۹/۱) كتاب مواقيت الصلاة: باب الوقت الذي يجمع فيه المسافر المغرب و العشاء' حديث (۱۵۶۸): انا قتيبة بن سعيد' قال: حدثنا العطاف بن خالد' بهذا الاسناد-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن موسیٰ بن یزید تمیمی، ابواسحاق فراء رازی، یلقب بالصغیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 220ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۴/۱) (۲۸۹)۔

68-باب صِفَةِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ وَالْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَّصِفَةِ الصَّلَاةِ فِي السَّفِينَةِ.

باب: سفر کے دوران نماز کا طریقہ، کسی عذر کے بغیر دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا، کشتی میں نماز ادا کرنے کا طریقہ

1454- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ مَّيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِ حَدِيْثٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن برقان- بضم موحدة وسكون راء بعدها قاف- كلابي، ابوعبداللہ رقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ (روایت کے الفاظ نقل کرنے میں) یہ وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ فی حدیث زہری، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 50ھ یا اس کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۲۹/۱)۔

1455- حَدَّثَنَاهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوُدَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ مِنْ ثَقِيْفٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ مَّيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَهُ اَنْ يُّصَلِّيَ قَائِمًا اِلَّا اَنْ يَّخْشَى الْغَرَقَ .قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ يَعْنِيْ فِي السَّفِيْنَةِ فِيْهِ رَجُلٌ مَّجْهُوْلٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں

۱۴۵۵- اخرجه البزار (۱/۳۲۹ كشف) رقم (۶۸۳): حدثنا ابراهيم بن محمد التيمي' ثنا عبد الله بن داود' بهذا الاسناد- قال البزار: لا نعلمه عن النبي صلى الله عليه وسلم متصلا من وجه من الوجوه الا من هذا' و لا له الا هذا الاسناد' و لا نعلم من سمى هذا الثقفي- و ذكر بعض اصحابنا هذا الحديث عن (عمر بن عبد الغفار عن جعفر بن برقان عن ميمون بن مهران عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لجعفر) - و احسب انه غلط' و انما هو عندي عن ابن عمر- اه- و ذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۲/۱۶۶) وقال: رواه البزار' و فيه رجل لم يسم' و بقية رجاله ثقات' و اسناده متصل-

یہ ہدایت کی تھی: وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کیا کریں' ماسوائے اس صورت کے' کہ انہیں ڈوبنے کا اندیشہ ہو۔

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: مراد یہ ہے: وہ کشتی میں کھڑے ہو کر نماز ادا کیا کریں۔

کشتی میں نماز ادا کرنے کا حکم

کشتی میں نماز ادا کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن مازہ تحریر کرتے ہیں:

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی شخص کشتی سے باہر آ کر نماز ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو میں اس کے لیے یہ بات پسند کروں گا' وہ کشتی سے باہر آ کر زمین پر نماز ادا کرے' لیکن اگر وہ کشتی میں بھی نماز ادا کر لیتا ہے' تو ایسا کرنا جائز ہوگا' جواز کی دلیل ابن سیرین کی نقل کردہ وہ روایت ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں کشتی میں بیٹھ کر نماز ادا کی' اگر ہم چاہتے تو ہم خشکی پر جا سکتے تھے۔

اسی طرح مجاہد نے یہ بات بیان کی ہے: ہم نے حضرت جنادہ بن ابوامیہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی' اگر ہم چاہتے تو ہم کھڑے ہو سکتے تھے۔

اسی طرح کی روایت امام شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ کے کلام کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں ایک کشتی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ موجود تھا' جن میں حضرت ابودرداء' حضرت ابوسعید خدری' حضرت جابر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم شامل تھے' اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا' تو ان کا امام آگے ہوا اور ان سب حضرات نے کشتی میں ہی نماز ادا کر لی' اگر ہم چاہتے تو ہم خشکی پر جا سکتے تھے۔

(مصنف کہتے ہیں:) اس کی وجہ یہ ہے: معنوی طور پر کشتی بھی زمین کی حیثیت رکھتی ہے' کیونکہ قرأت کے لیے اس پر بیٹھنا مباح ہے' جس طرح زمین پر بیٹھنا مباح ہے' تو کشتی کی مثال پلنگ کی طرح ہو گی۔[1]

1456- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ كُرْدِيٍّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عُلْوَانَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَعْفَرَ بْنَ اَبِي طَالِبٍ اِلَى الْحَبَشَةِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ اُصَلِّي فِي السَّفِينَةِ قَالَ صَلِّ فِيهَا قَائِمًا اِلَّا اَنْ تَخَافَ الْغَرَقَ . حُسَيْنُ بْنُ عُلْوَانَ مَتْرُوكٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو حبشہ بھیجا تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کشتی میں کس طرح نماز ادا کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرو' البتہ تمہیں ڈوبنے کا اندیشہ ہو (تو بیٹھ کر نماز ادا کرو)۔

اس روایت کا ایک راوی حسین بن علوان متروک ہے۔

---

[1] حوالہ المحیط البرہانی ص ۵۸

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن علوان، من اھل کوفۃ، کان یضع حدیث علی ھشام بن عروۃ، وغیرہ من ثقات، وضعا لاتحل کتابۃ حدیثہ الا علی جھۃ تعجب، کذبہ احمد بن حنبل، رحمہ اللہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: مجروحین (۲۴۴/۱)۔

1457 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ سَهْلٍ الْبَرْبَهَارِيُّ مِنْ اَصْلِه حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ فَافَا حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الصَّلَاةِ فِي السَّفِيْنَةِ قَالَ قَائِمًا اِلَّا اَنْ تَخَافَ الْغَرَقَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی میں نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: وہ کھڑے ہوکرادا کی جائے گی البتہ اگر تمہیں ڈوب جانے کا اندیشہ ہو (تو حکم مختلف ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بشر بن فافا، ابوھیثم، عن ابی نعیم ۔ضعفہ دارقطنی ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳۶/۲)۔

1458 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيْسَى بْنِ اَبِىْ حَيَّةَ وَاَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ صَلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ اَتَى بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْكَبَائِرِ . قَالَ الشَّيْخُ حَنَشٌ هٰذَا اَبُوْ عَلِيٍّ الرَّحَبِيُّ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی عذر کے بغیر دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے گا' وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا۔

شیخ فرماتے ہیں: حنش نامی راوی ابوعلی رجبی ہیں اور یہ متروک ہیں۔

۱۴۵۶ اخرجه ابن الجوزي في (العلل المتناهية) (۴۱۳/۱) رقم (۶۹۸) من طريق الدارقطني به- و قال ابن الجوزي: قال ابو حاتم الرازي و الدارقطني: متروك- وقال يحيى : كذاب- و قال ابن عدي: يضع الحديث-

۱۴۵۷ اخرجه ابن الجوزي في (العلل المتناهية) (۴۱۳/۱) رقم (۶۹۹) من طريق الدارقطني به- و قال ابن الجوزي: بشر لا يعرف- قلت: بل عرفه الدارقطني و قد ضعفه- ينظر: (الميزان) (۳۶/۲) و قد توبع بشر عليه، فاخرجه الحاكم (۲۷۵/۱) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۵۵/۳) كتاب الصلاة، باب القيام في الفريضة و ان كان في السفينة مع القدرة- و قال الحاكم: صحيح الاسناد على شرط مسلم و لم يخرجاه وهو شاذ بمرة- و وافقه الذهبي - اما البيهقي: فقد حسنه-

۱۴۵۸ اخرجه الترمذي (۳۵۶/۱) كتاب الصلاة، باب ما جاء في الجمع بين الصلاتين في الحضر، حديث (۱۸۸)، و ابو يعلى (۱۳۶/۵) رقم (۲۷۵۱)، والحاكم (۲۷۵/۱) و الطبراني في (الكبير) (۲۱۶/۱۱) رقم (۱۱۵۴۰)، و البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۹/۳)، و ابن حبان في (المجروحين) (۲۴۳/۱) ليهثلثم من طريق المعتمر بن سليمان بهذا الاسناد- و قال الترمذي: و حنش هذا هو ابو علي الرحبي، و هو حسين بن قيس، و هو ضعيف عند اهل الحديث، ضعفه احمد وغيره- وقال البيهقي: تفرد به حسين بن قيس ابو علي الرحبي المعروف بـ (حنش) و هو ضعيف عند اهل النقل لا يحتج بخبره- اما الحاكم فقال: ثقة، و تعقبه الذهبي فقال: بل ضعفوه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن قیس، رحبی واسطی، ابوعلی، ولقبہ حنش، قال احمد: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ لہ حدیث واحد حسن فی قصۃ شوم، امام بخاری فرماتے ہیں: لا یکتب حدیثہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳۰۳/۲)۔

69-باب صِفَةِ صَلاَةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ وَاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الصَّلاَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب: سفر کے دوران نفل نماز ادا کرنے کا طریقہ اور نماز کے وقت سواری پر رہتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کرنے کا حکم

1459- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ اَبِى حَيَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِى اِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا رِبْعِىُّ بْنُ الْجَارُودِ الْهُذَلِىُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِى الْحَجَّاجِ حَدَّثَنِى الْجَارُودُ بْنُ اَبِى سَبْرَةَ حَدَّثَنِى اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا سَافَرَ فَاَرَادَ اَنْ يَتَطَوَّعَ لِلصَّلاَةِ اسْتَقْبَلَ بِنَاقَتِهِ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کر رہے ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل نماز ادا کرنا ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کا رُخ قبلہ کی طرف کرتے تھے اور پھر تکبیر کہتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ربعی بن عبداللہ بن جارود، بن ابی سبرۃ-ھذلی بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۴/۱)۔

○ عمرو بن ابی حجاج میسرۃ، منقری- بکسر میم وسکون نون وفتح قاف،- بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۳۲) (۵۰۴۲)۔

سواری پر نماز ادا کرنے کا حکم

سواری پر نماز ادا کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ برہان الدین ابن مازہ بخاری تحریر کرتے ہیں:

مصنف نے الاصل میں یہ بات تحریر کی ہے: مسافر شخص اپنی سواری پر اشارے کے ساتھ نفل نماز ادا کرسکتا ہے خواہ اس سواری کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔ اس کی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے وہ بیان

۱۴۵۹- اخرجه احمد (۲۰۲/۳) و عبد بن حميد في (المنتخب من المسند) رقم (۱۲۳۳) و الضياء المقدسي في (المختارة) رقم (۱۸۳۸، ۱۸۳۹) كلهم من طريق يزيد بن هارون: ثنا ربعي بهذا الاسناد- و اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۵/۲) كتاب الصلاة باب استقبال القبلة بالناقة عند الاحرام: من طريق علي بن المديني: ثنا ربعي به- و اشار الى هذا الطريق الضياء المقدسي في (المختارة ۲۱۲/۵)- و اخرجه الضياء برقم (۱۸۴۱) من طريق يحيى ابن يحيى انبا ربعي بهذا الاسناد-

کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایک غزوہ (کے سفر کے دوران) دیکھا' آپ اپنی سواری پر اشارے کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے' آپ کا رخ مشرق کی سمت میں تھا۔

ایک اور حدیث میں یہ الفاظ مذکور ہیں:

''جب آپ نے وتر کی نماز ادا کرنا ہوتی یا فرض نماز ادا کرنا ہوتی تو سواری سے نیچے اتر کر (اس نماز کو ادا کرتے تھے)''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ روایت نقل کی ہے:

''نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر نفل نماز ادا کر لیتے تھے' خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو' پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تلاوت کی:

''مشرق اور مغرب اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں تو تم جہاں کہیں بھی رخ کرو گے' اللہ کی ذات اسی طرف ہوگی بے شک اللہ تعالیٰ وسعت والا اور علم والا ہے''۔

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) فرض نماز ادا کرنے کے لیے نبی اکرم ﷺ سواری سے نیچے اتر جاتے تھے (اور زمین پر ادا کرتے تھے)''۔

وتر کی نماز کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایات مختلف ہیں' یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے:

''نبی اکرم ﷺ سواری پر ہی وتر کی نماز ادا کر لیتے تھے''۔

ان کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے:

''نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز ادا کرنے کے لیے سواری سے نیچے اتر آتے تھے''۔

شمس الائمہ حلوانی نے یہ بات بیان کی ہے: شیخ حاکم نے اپنے ''اشارات'' میں یہ بات نقل کی ہے' یہ جو روایت نقل کی گئی ہے:''آپ اپنی سواری پر ہی وتر ادا کر لیتے تھے' اس کی تاویل یہ کی جا سکتی ہے: نبی اکرم ﷺ بیماری یا کیچڑ کے عذر کی وجہ سے ایسا کیا کرتے تھے۔ یا وتر کا مؤکد حکم نازل ہونے سے پہلے ایسا کیا کرتے تھے' لیکن جب وتر کا مؤکد حکم نازل ہو گیا' تو آپ سواری سے اتر کر انہیں ادا کیا کرتے تھے' ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ اپنے گدھے پر ہی نفل نماز ادا کر لیتے تھے' جس کا رخ خیبر کی سمت میں تھا''۔

کیونکہ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے: سواری پر نفل نماز ادا کی جا سکتی ہے' اس کی وجہ یہ ہے: ہر وقت سواری سے نیچے اترنا ممکن نہیں ہے' کیونکہ انسان کو اپنی ذات کے بارے میں اندیشہ ہوگا' جانور کے بارے میں اندیشہ ہوگا تو اس عذر کی بنیاد پر نفل نماز کو سواری پر ادا کرنا جائز ہونا چاہیے' اگرچہ سواری پر نفل نماز ادا کرنے کا فائدہ صرف یہی ہوتا ہے' زبان (کلام سے) محفوظ رہتی ہے' انسان کا نفس (ادھر اُدھر توجہ کرنے سے) محفوظ رہتا ہے' وسوسوں اور خیالات فاسدہ سے محفوظ رہتا ہے۔

بہرحال یہ بھی کافی ہے ایسی نماز میں سجدے میں رکوع کے مقابلے میں سر کو زیادہ جھکایا جائے گا کیونکہ رکوع اور سجدہ

کرنے سے عاجز ہونے کے حوالے سے سواری پر سوار شخص بیمار شخص کی مانند ہوگا۔

بہرحال جس بھی روایت پر عمل کیا جائے اگر وہ شخص سواری پر نفل نماز ادا کر لیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا کیونکہ روایت میں مطلق طور پر ''سواری'' کا لفظ ''چوپایہ'' استعمال ہوا ہے اور لفظ ''چوپایہ'' تمام جانوروں پر صادق آتا ہے۔

پھر امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلے کو کتاب ''الاصل'' میں مسافر سے متعلق احکام میں نقل کیا ہے جبکہ امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں یہ بات ذکر کی ہے: صحرا میں سواری پر نفل نماز ادا کرنا جائز ہے خواہ انسان مسافر ہو یا مقیم ہو خواہ سواری کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: ان حضرات نے بطور خاص صرف مسافر کے لیے اس بات کی اجازت دی ہے اس کی وجہ یہ ہے: اشارے کے ذریعے کسی نماز کا جائز ہونا قیاس کے خلاف ہے اور ضرورت کے پیش نظر ہے اور یہ ضرورت صرف سفر کے دوران ہی متحقق ہوتی ہے حضر کے دوران متحقق نہیں ہوتی ہے۔

تاہم صحیح قول یہ ہے: یہ مسافر اور غیر مسافر دونوں کے لیے برابر ہے اس وقت جب وہ اپنے شہر سے باہر آ جاتا ہے یہاں تک کہ جو شخص شہر سے نکل کر اپنی زرعی اراضی کی طرف جاتا ہے اس کے لیے یہ بات جائز ہے وہ اپنی سواری پر نفل نماز ادا کرے اگرچہ وہ شرعی طور پر مسافر شمار نہیں ہوتا۔

اس کے بعد کلام اس حوالے سے کیا جائے گا: اس کی مقدار کیا ہوگی؟ کوئی مقیم شخص اپنے شہر سے کتنا دور ہوگا تو اس کے لیے سواری پر نفل نماز ادا کرنا جائز ہوگا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الاصل میں یہ بات نقل کی ہے: جب وہ اپنے شہر سے نکل کر دو فرسخ یا تین فرسخ تک چلا جاتا ہے تو اسے اس بات کی اجازت ہوگی وہ سواری پر نماز ادا کر سکتا ہے۔

امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔

بعض مشائخ نے اس کی مقدار دو فرسخ یا اس سے زیادہ مقرر کی ہے

وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی اور شہر کے درمیان دو فرسخ کا فاصلہ ہو تو اب اسے اس بات کی اجازت ہوئی وہ اپنی سواری پر نماز ادا کرے لیکن اگر اس سے کم فاصلہ ہو تو ایسا کرنا اس کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اگر انسان اور شہر کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہو تو اب آدمی کے لیے یہ بات جائز ہوگی وہ اپنی سواری پر نماز ادا کرے لیکن اگر اس سے کم فاصلہ ہو تو جائز نہیں ہوگا۔

بعض مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے: اگر آدمی اور شہر کے درمیان اتنا فاصلہ ہو جتنا شہر کی آبادی اور عیدگاہ کے درمیان ہوتا ہے تو اب اس کے لیے یہ بات جائز ہے وہ نفل نماز ادا کر لے لیکن اگر اس سے کم ہوتا ہے تو ایسا کرنا اس کے لیے جائز نہیں ہوگا۔[1]

1460 - حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

[1] حوالہ المحیط البرہانی مصنف برہان الدین محمود بن احمد بن مازہ بخاری ج ۲ ص ۳۳ فصل ۳۱

الْجَارُودِ بْنِ اَبِی سَبْرَةَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ اَبِی الْحَجَّاجِ عَنِ الْجَارُودِ بْنِ اَبِی سَبْرَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا كَانَ فِیْ سَفَرٍ فَاَرَادَ اَنْ يُصَلِّیَ عَلٰی رَاحِلَتِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ ثُمَّ صَلّٰی حَيْثُ وُجِّهَتْ بِهِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کی حالت میں ہوتے تھے اور آپ نے نفل نماز ادا کرنی ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف رخ کر لیتے تھے اور پھر تکبیر کہتے تھے' پھر اس کے بعد سواری کا رخ خواہ کسی بھی سمت میں ہو جائے (آپ نماز ادا کرتے رہتے تھے)۔

1461- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا رِبْعِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَارُودِ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ اَبِی الْحَجَّاجِ حَدَّثَنِی الْجَارُودُ بْنُ اَبِی سَبْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا سَافَرَ فَاَرَادَ اَنْ يَّتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ بِنَاقَتِهِ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلّٰی حَيْثُ وُجِّهَتْ بِهِ رِكَابُهُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کر رہے ہوتے اور آپ نے نفل نماز ادا کرنی ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کا رخ قبلہ کی طرف کر دیتے' پھر تکبیر کہتے اور اس کے بعد نماز ادا کرنا شروع کر دیتے خواہ بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب کا رخ کسی بھی سمت میں ہوتا۔

1462- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِحَاجَةٍ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ عَلٰی رَاحِلَتِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَیَّ شَيْئًا وَّرَاَيْتُهُ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لِیْ مَا صَنَعْتَ فِیْ حَاجَتِكَ . قُلْتُ صَنَعْتُ كَذَا وَكَذَا . قَالَ اِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِیْ اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ اِلَّا اَنِّیْ كُنْتُ اُصَلِّیْ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام سے بھیجا' جب میں واپس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنی سواری پر موجود تھے' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا' پھر میں نے آپ کو اشارے کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو میں ایک طرف ہو کر کھڑا ہو گیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم نے اپنے کام کا کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: میں نے ایسے ایسے کر لیا ہے۔
پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں سلام کا جواب اس لیے نہیں دیا کیونکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔

70-باب صَلَاةِ الْمَرِيضِ جَالِسًا بِالْمَأْمُوْمِيْنَ .

باب: بیمار شخص کا بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھانا

۱۴۶۱- اخرجه ابو داود (۲/ ۹) کتاب الصلاة' باب التطوع على الراحلة و الوتر' حديث (۱۲۲۵): ثنا مسدد بهذا الاسناد- و اخرجه الضياء في (المختارة) رقم (۱۸۴۰) من طريق مسدد ايضا-

۱۴۶۲- اخرجه احمد (۳۵۱/۳) من طريق عبد الصمد و كثير بن هشام' قال: ثنا هشام' بهذا الاسناد-

1463- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْأَنْمَاطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ قَدِ اشْتَكَى عِرْقَ النَّسَا وَكَانَ لَنَا إِمَامًا وَكَانَ يَخْرُجُ إِلَيْنَا فَيُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ أَنِ اجْلِسُوا فَنَجْلِسُ فَيُصَلِّي بِنَا جَالِسًا وَنَحْنُ جُلُوسٌ.

☆☆ محمود بن لبید بیان کرتے ہیں: حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کو ''عرق النساء'' کی شکایت ہوگئی' وہ ہمارے امام تھے' وہ ہمارے پاس تشریف لاتے' ہمیں ہاتھ کے ذریعے اشارہ کرتے کہ تم لوگ بیٹھے رہو' ہم بیٹھے رہتے تو وہ بیٹھ کر ہمیں نماز پڑھاتے اور ہم بھی بیٹھ کر نماز ادا کر لیتے۔

1464- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مَوْلَاهُ السَّائِبِ عَنْ عَائِشَةَ رَفَعَتْهُ قَالَتْ صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ إِلَّا الْمُتَرَبِّعَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات بیان کرتی ہیں: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے مقابلے میں نصف ثواب ملتا ہے' ماسوائے اس شخص کے جو چوکڑی مار کر بیٹھے۔

1465- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ الْمُعَدِّلُ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چوکڑی مار کر بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1466- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

١٤٦٤- اخرجه احمد (٦/ ٧١): حدثنا ابراهيم بن ابي العباس' قال: حدثنا شريك بهذا الاسناد- و اخرجه احمد (٦/ ٢٢٠' ٢٢١): حدثنا حجاج' قال: اخبرنا شريك' بهذا الاسناد- و اخرجه احمد (٦/ ٢٢٠): حدثنا اسحاق بن يوسف عن شريك عن ابراهيم بن المهاجر عن مجاهد عن مولى عبد الله بن السائب عن عائشة-

١٤٦٥- اخرجه النسائي (٣/ ٢٢٤) كتاب قيام الليل' باب كيف صلاة القاعد؛ حديث (١٦٦١): حدثنا هارون بن عبد الله بهذا الاسناد- و اخرجه ابن خزيمة (٢/ ٨٩) رقم (٩٧٨) من طريق محمد بن عبد الله بن المبارك المخزومي و يوسف بن موسى عن ابي داود الحفري بهذا الاسناد- و قال النسائي: لا اعلم احدا روى هذا الحديث غير ابي داود و هو ثقة ولا احسب هذا الحديث الا خطا- و صححه ابن خزيمة-

١٤٦٦- اخرجه البخاري (٢/ ٢٣٩) كتاب الاذان' باب الرجل ياتم بالامام حديث (٧١٣)' و مسلم (١/ ٣١١) كتاب الصلاة' باب استخلاف الامام اذا عرض له عذر من مرض و سفر' حديث (٩٠/ ٤١٨)' و مالك (١/ ١٧٠-١٧١) كتاب قصر الصلاة في السفر' باب جامع الصلاة' حديث (٨٣)' و الترمذي (٥/ ٥٧٣) كتاب المناقب' باب مناقب ابي بكر' حديث (٣٦٧٢)' و النسائي (٢/ ٩٩) كتاب الامامة' باب الائتمام بالامام يصلي قاعدا' حديث (٨٣٣)' و ابن ماجه (١/ ٣٨٩) كتاب الصلاة' باب ما جاء في صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه' حديث (١٢٣٢)' و احمد (٦/ ٩٦' ١٥٩' ٢٣١' ٢٧٠)' و البيهقي (٣/ ٨٢)' و ابو عوانة (٢/ ١١٧-١١٨)' و الدارمي (١/ ٣٩) المقدمة' باب في وفاة النبي صلى الله عليه وسلم -

سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ وَجِعًا فَاَمَرَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خِفَّةً فَجَآءَ فَقَعَدَ اِلٰى جَنْبِ اَبِىْ بَكْرٍ فَاَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَبَا بَكْرٍ وَّهُوَ قَاعِدٌ وَّاَمَّ اَبُوْ بَكْرٍ النَّاسَ وَهُوَ قَائِمٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتری محسوس کی' تو تشریف لے آئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں آ کر بیٹھ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھائی' آپ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔

1467- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى السَّفَرِ عَنِ الْاَرْقَمِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِىْ مَرَضِهٖ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ . وَوَجَدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَتَاَخَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَشَارَ اِلَيْهِ مَكَانَكَ فَجَآءَ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِ اَبِىْ بَكْرٍ فَقَرَاَ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِىْ انْتَهٰى اَبُوْ بَكْرٍ مِنَ السُّوْرَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کے دوران یہ فرمایا: تم ابوبکر سے کہو! وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہتری محسوس ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر چلتے ہوئے (مسجد میں) تشریف لے گئے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا' تم اپنی جگہ پر رہو' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں تشریف فرما ہو گئے۔ آپ نے اسی جگہ سے تلاوت کرنا شروع کی' جہاں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تلاوت چھوڑی تھی۔

1468- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَؤُمَّنَّ اَحَدٌ بَعْدِىْ جَالِسًا .

لَمْ يَرْوِهٖ غَيْرُ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَهُوَ مَتْرُوْكٌ وَّالْحَدِيْثُ مُرْسَلٌ لَا تَقُوْمُ بِهٖ حُجَّةٌ.

☆☆ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص بیٹھ کر امامت نہ کرے۔ اس روایت کو صرف جابر نامی راوی نے نقل کیا ہے اور یہ شخص متروک ہے اور یہ روایت بھی مرسل ہے' اسے مستند قرار نہیں

١٤٦٧- اخرجه احمد (٢٠٩/١): حدثنا يحيى بن آدم بهذا الاسناد- و ذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد ٥ / ١٨٤) و قال: رواه احمد و الطبراني و البزار باختصار كثير و ابو يعلى اتم منهم- و فيه قيس بن الربيع؛ و ثقه شعبة و الثوري؛ و بقية رجاله ثقات-

١٤٦٨- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (٨٠/٣) كتاب الصلاة؛ باب النهي عن الامامة جالسًا من طريق الدارقطني - و قال البيهقي: قال علي بن عمر: الدارقطني فذكر كلامه- و اسند عن الشافعي قال: قد علم الذي احتج بهذا ان ليست فيه حجة؛ و انه لا يثبت؛ و انه مرسل؛ ولانه عن رجل يرغب الناس عن الرواية عنه- وقال ابن عبد البر في (التمهيد) (١٤٣/٦): و هو حديث لا يصح عند اهل العلم بالحديث؛ انما يرويه جابر الجعفي عن الشعبي مرسلا- و جابر الجعفي لا يحتج بشيء يرويه مسندًا؛ فكيف بما يرويه مرسلا!- قا الحافظ في : التبي (٢ / ٤٠٢ ، ٤٠٣):

دیا جا سکتا۔

71-باب الصَّلَاةِ فِي الْقَوْسِ وَالْقَرْنِ وَالنَّعْلِ وَطَرْحِ الشَّيْءِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا كَانَ فِيهِ نَجَاسَةٌ.

باب: کمان' سینگ' جوتا پہن کر نماز پڑھنا' جب کسی چیز میں نجاست لگی ہوئی تو اسے نماز کے دوران اتار دینا

1469- حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْقَوْسِ وَالْقَرْنِ فَقَالَ اطْرَحِ الْقَرْنَ وَصَلِّ فِي الْقَوْسِ .

☆☆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کمان یا سینگ میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سینگ کو اتار دو اور کمان پہن کر نماز پڑھو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فرات بن سائب، ابوسلیمان، وقیل: ابومعلی جزوی امام بخاری فرماتے ہیں: منکر حدیث، وقال ابن معین: لیس بشیء، امام دارقطنی فرماتے ہیں: وغیرہ: متروک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴۱۲/۵)۔

نجاست کی کتنی مقدار معاف ہے؟

نجاست کی جتنی مقدار معاف ہوتی ہے' اس کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

حددوا المعفو عنه بحسب نوع النجاسة مغلظة او مخففه :يعفى من النجاسة المغلظة او المخففه :القدر القليل، دون الكثير، وقدروا القليل في النجاسة الجامدة المغلظة :بما دون الدرهم (2،975غم) : وهو ما يزن عشرين قيراطًا، وبما دون مقعر الكف في النجاسة المائعة.

وتكره الصلاة تحريمًا في المشهور بالقدر القليل من النجاسة، مع كونه معفوًا عنه.

والقليل من النجاسة المخففة في الثياب :ما دون ربع الثوب، وفي البدن :مادون ربع العضو المصاب كاليد والرجل.

كما يعفى عن القليل من بول او خرء الهرة والفارة، في الطعام والثياب للضرورة .وعن انتضاح غسالة لا تظهر مواقع قطرها في الاناء ، وعن رشاش بول، كرؤوس الابر، للضرورة،

۱۴۶۹-ذكره الغساني في (تخريج الاحاديث الضعاف من سنن الدارقطني) ص(۱۶۸) رقم (۳۲۰) و قال موسى بن محمد ضعيف-

وان امتلا منه الثوب والبدن، لكن لو وقع في ماء قليل نجّسه في الاصح، لان طهارة الماء آكد، ومثله الدم الذى يصيب الجزار، واثر الذباب الذى وقع على نجاسة .ومثله ايضًا روث الحمار وخِثْي البقر والفيل في حالة الضرورة والبلوى.

ويعفى عما لا يمكن الاحتراز او الامتناع عنه من غسالة الميت ما دام في تغسيله، لعموم البلوى .كما يعفى عن طين الشوارع، الا اذا علم عين النجاسة للضرورة.

ويعفى عن الدم الباقي في عروق الحيوان المذكى (المذبوح) لتعذر الاحتراز عنه، وعن دم الكبد والطحال والقلب، لانه دم غير مسفوح، وعن الدم الذى لا ينقض الوضوء في الصحيح، وعن دم البق والبراغيث والقمل وان كثر، وعن دم السمك في الصحيح وعن لعاب البغل والحمار، والمذهب طهارته، وعن دم الشهيد في حقه وان كان مسفوحًا.

ويعفى للضرورة عن بخار النجس وغباره ورماده لئلا يحكم بنجاسة الخبز في سائر الامصار، وعن ريح هبت على نجاسة فاصابت الريح الثوب، الا اذا ظهر اثر النجاسة في الثوب.

ويعفى عن بعر الابل والغنم اذا وقع في البئر او في الاناء ما لم يكثر كثرة فاحشة او يتفتت، فيتلون به الماء .والقليل :هو ما يستقله الناظر اليه، والكثير :ما يستفحشه الناظر اليه.

واما خرء الطيور الماكولة التي تذرق في الهواء ، فهو طاهر، وان لم تذرق فهو نجاسة مخففة.

وهكذا فان سبب العفو اما الضرورة، او عموم البلوى، او تعذر الاحتراز (الامتناع) عن النجس[1]

احناف کے نزدیک معافی کی مقدار کے تعین کی بنیاد نجاست کا غلیظ ہونا اور خفیف ہونا ہے' نجاست خواہ غلیظہ ہو' یا خفیفہ ہو' اس کی کم مقدار معاف ہوگی' زیادہ معاف نہیں ہوگی۔

ٹھوس نجاست غلیظہ کی کم مقدار کا تعین اس اعتبار سے کیا گیا ہے' وہ ایک درہم' یعنی تین اعشاریہ سترہ گرام سے کم ہو' جو بیس قیراط کے برابر ہے۔ جبکہ مائع نجاست غلیظہ کو ہتھیلی کے بیچ کی گہرائی سے کم ہونا چاہیے۔

اگر چہ نجاستِ غلیظہ کی یہ مقدار معافی کے درجے میں ہے' تاہم احناف کے نزدیک مشہور روایت کے مطابق اتنی نجاست کے ساتھ نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

نجاست خفیفہ کی کم مقدار کا تعین اس طرح سے کیا گیا ہے' اگر وہ کپڑے پر لگ چکی ہو تو چوتھائی کپڑے سے کم حصے پر لگی ہو اور تو اگر وہ جسم پر لگ گئی تھی تو جس عضو پر جیسے ہاتھ یا پاؤں پر لگی تھی' تو اس کی چوتھائی مقدار سے کم حصے پر لگی ہو۔

چوہے کا اور بلی کا تھوڑا سا پیشاب یا پاخانہ کپڑے پر لگ گیا ہو تو یہ معاف ہے' کیونکہ اس میں مجبوری پائی جاتی ہے۔

اسی طرح اگر استعمال شدہ پانی کے چھینٹے برتن میں گر جاتے ہیں اور معلوم نہ ہو سکے' وہ کہاں' کہاں گرے ہیں (تو وہ بھی

[1] فتح القدير 146-140/1 : الدر المختار وحاشية ابن عابدين 309-295/1 : مراقي الفلاح :ص 25 وما بعدها .

معاف ہیں)۔

اسی طرح پیشاب کے اتنے باریک چھینٹے جو سوئی کے ناکے کی طرح ہوں' وہ بھی معاف ہیں وہ پورے جسم پر لگ گئے ہوں یا پورے لباس پر لگ گئے ہوں' کیونکہ اس میں بھی مجبوری پائی جاتی ہے' لیکن اگر معمولی سا پیشاب تھوڑے پانی میں گر جاتا ہے' تو اس صورت میں ظاہر روایت کے مطابق وہ پانی ناپاک ہو جائے گا' اس کی وجہ یہ ہے: پانی کی طہارت کی تاکید زیادہ ہے۔

اسی طرح قصاب کے جسم پر جو خون لگ جاتا ہے' یا کوئی مکھی گندگی پر بیٹھ کر واپس آ کر کسی چیز پر بیٹھ جاتی ہے' اسی طرح گدھے کی لید' گائے اور ہاتھی کا گوبر وغیرہ یہ سب چیزیں معاف ہیں کیونکہ یہ مجبوری ہیں' اس میں عام ابتلاء پایا جاتا ہے۔

میت کو نہلاتے ہوئے استعمال شدہ پانی کے قطروں سے بچنا ممکن نہیں ہے' وہ بھی معاف ہے' کیونکہ اس میں بھی عام ابتلاء پایا جاتا ہے۔

اسی طرح راستے میں موجود مٹی اور کیچڑ سے بچنا بھی ممکن نہیں ہے' البتہ اگر اس میں کوئی ایسی نجاست ٹھہری ہوئی ہو جو نظر آ رہی ہو تو اس کا حکم مختلف ہوگا' وہ معاف نہیں ہے۔

ذبح کیے ہوئے جانور کی رگوں میں جو خون باقی رہ جاتا ہے' وہ بھی معاف ہے' کیونکہ اس سے بچنا ممکن نہیں ہے۔

اسی طرح جگر' تلی اور دل کا خون بھی معاف ہے' کیونکہ یہ بہنے والا خون شمار نہیں ہوتا ہے۔

ایسا خون جس سے وضو نہیں ٹوٹتا یعنی جو بہا نہ ہو' صحیح روایت کے مطابق وہ بھی معاف ہے۔

جوں' مچھر' کھٹمل کا خون بھی معاف ہے خواہ وہ زیادہ ہی کیوں نہ ہو' صحیح روایت کے مطابق مچھلی کا خون بھی معاف ہے۔

خچر اور گدھے کا لعاب احناف کے نزدیک پاک ہے۔

شہید شخص کا خون اگرچہ بہہ رہا ہو' پھر بھی اس شہید کے اپنے حق میں پاک ہے۔

نجاست کے بخارات' اس کا غبار اس کی راکھ یہ سب چیزیں معاف ہیں' کیونکہ ان سب میں مجبوری پائی جاتی ہے' ورنہ یہ کہا جائے گا: دنیا بھر میں پکنے والی تمام روٹیاں ناپاک ہوتی ہیں۔

اسی طرح نجاست پر چلنے والی ہوا اگر کپڑوں کو لگ جاتی ہے' تو وہ کپڑے کو ناپاک نہیں کرے گی لیکن اگر کپڑے پر نجاست کا اثر ظاہر ہو جاتا ہے' تو وہ کپڑے ناپاک ہو جائیں گے۔

اونٹ اور بکری کی مینگنیاں اگر کنویں یا برتن میں گر جاتی ہیں تو اگر وہ بہت زیادہ نہ ہوں یا وہ ٹوٹ کر پانی کو متغیر نہ کر دیں تو وہ معاف ہیں۔

کم مقدار سے مراد اتنی مقدار ہے: جسے دیکھنے والا کم شمار کرلے اور زیادہ مقدار سے مراد وہ مقدار ہے جسے کوئی بھی دیکھنے والا زیادہ شمار کرلے۔

حلال پرندے جو فضا میں بیٹ کر دیتے ہیں' ان کی بیٹ پاک ہے' اگر وہ فضاء میں بیٹ نہیں کرتے ہیں تو اسے نجاستِ خفیفہ قرار دیا جائے گا۔ بہرحال احناف کے نزدیک معافی کا دارومدار یا تو ضرورت اور مجبوری پر ہے' یا عام ابتلاء پر ہے' یا اس

حکم پر ہے' نجس چیز سے بچنا بہت مشکل ہو۔

1470- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ سَمِيْنَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (خُذُوا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ) قَالَ الصَّلَاةُ فِی النَّعْلَيْنِ وَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِیْ نَعْلَيْهِ فَخَلَعَهُمَا فَخَلَعَ النَّاسُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ لِمَ خَلَعْتُمْ نِعَالَكُمْ . قَالُوْا رَاَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا . قَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَانِیْ فَقَالَ اِنَّ فِيْهِمَا دَمَ حَلَمَةٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرو''۔

وہ یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد جوتے پہن کر نماز ادا کرنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے پہن کر نماز ادا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اُتارا تو لوگوں نے بھی اپنے جوتے اُتار دیئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگوں نے اپنے جوتے کیوں اُتارے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے اُتار دیئے ہیں تو ہم نے بھی اُتار دیئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے یہ بتایا تھا کہ ان پر خون لگا ہوا ہے۔

72-باب تَلْقِيْنِ الْمَاْمُوْمِ لِاِمَامِهٖ اِذَا وَقَفَ فِیْ قِرَاءَ تِهٖ.

باب: مقتدی کا اپنے امام کو تلقین کرنا جب وہ قرأت کے درمیان وقوف کرے

1471- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافُ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ غَيْلَانَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَزِيْعٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا نَفْتَحُ عَلَى الْاَئِمَّةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اپنے امام کو لقمہ دیا کرتے تھے۔

امام یا کسی دوسرے شخص کو لقمہ دینا

نماز کے دوران امام کو لقمہ دینے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زُحیلی تحریر کرتے ہیں:

تبطل الصلاة بارشاد المأموم غير امامه الى صواب القراءة لانه تعليم وتعلم، فكان من جنس

۱۴۷۰-ذكره الغساني في (تخريج الاحاديث الضعاف من سنن الدارقطني) ص (۱۶۸) رقم (۳۲۱) وقال : صالح و فرات ضعيفان-

۱۴۷۱-اخرجه الحاكم (۱/۲۷۶) و عنه البيهقي في (السنن الكبرى) (۳/۲۱۲) كتاب الصلاة' باب اذا حصر الامام لقن من طريق الفضل بن عباس بهذا الاسناد- و قال الحاكم: يحيى ابن غيلان و عبد الله بن بزيع التستريان ثقتان و هذا حديث صحيح' و وافقه الذهبي قلت: عبد الله ابن بزيع فيه لين- و الحديث ذكره الغساني في (الاحاديث الضعاف) ص (۱۶۹) رقم (۳۲۲) وقال: عبد الله بن بزيع لين مغوي-

كلام الناس، اما ارشاد الماموم امامه ففيه تفصيل بين الفقهاء :

قال الحنفية (2) : اذا توقف الامام في القراء ة او تردد فيها، قبل ان ينتقل الى آية اخرى، جاز للماموم ان يفتح عليه اى يرده الى الصواب، وينوى الفتح على امامه دون القراء ة على الصحيح؛ لانه مرخص فيه، اما القراء ة خلف الامام فهي ممنوعة مكروهة تحريمًا .فلو كان الامام انتقل الى آية اخرى، تفسد صلاة الفاتح، وتفسد صلاة الامام لو اخذ بقوله، لوجود التلقين والتلقن من غير ضرورة.

وينبغي للمقتدى الا يعجل الامام بالفتح، ويكره له المبادرة بالفتح، كما يكره للامام ان يلجء الماموم اليه، بل يركع حين الحرج اذا جاء اوان التردد في القراء ة، او ينتقل الى آية اخرى.

وتبطل الصلاة ان فتح الماموم على غير امامه الا اذا قصد التلاوة لا الارشاد، ويكون ذلك مكروهًا تحريمًا.

كما تبطل الصلاة بارشاد غير المصلي له، او بامتثال امر الغير، كان يطلب منه غيره سد فرجة، فامتثل وسدها، وانما ينبغي ان يصبر زمنًا ثم يفعل من تلقاء نفسه.

ودليل جواز الفتح على الامام :حديث المُسَوَّر بن يزيد المكي قال :صلى رسول الله صلّى الله عليه وسلم، فترك آية، فقال له رجل :يا رسول الله، آية كذا وكذا، قال :فهلّا ذكّرْتنيها ؟(1)

وحديث ابن عمر :ان النبى صلّى الله عليه وسلم صلى صلاة، فقرا فيها، فَلَبَس عليه، فلما انصرف، قال لِابى :اصليت معنا ؟قال :نعم، قال :فما منعك ؟(2).

وقال المالكية (3) : تبطل الصلاة بالفتح على غير الامام سواء من المصلي او من غيره، بان سمعه يقرا، فتوقف في القراء ة، فارشده للصواب؛ لانه من باب المكالمة، اما الفتح على الامام اذا وقف وتردد في القراء ة، ولو في غير الفاتحة فجائز لا يبطل الصلاة، بل هو واجب، فان وقف ولم يتردد كره الفتح عليه.

وقال الشافعية (4) : الفتح على الامام :هو تلقين الآية عند التوقف فيها .ويفتح عليه اذا

---

(1) رواہ ابوبکر الاثرم وابن ابی داؤد عن عائشۃ.

(2) فتح القدیر 283/1 :ومابعدہا، الدر المختار 581/1 :ومابعدہا.

(1) رواہ ابوداؤد وعبداللہ بن احمد فی مسند ابیہ (نیل الاوطار 322/2 :).

(2) رواہ ابوداؤد (المصدر السابق).

(3) الشرح الصغیر 347/1:، القوانین الفقہیۃ :ص.74.

(4) مغنی المحتاج 158/1 0:وقال الحنابلۃ (1) : للمصلی ان یفتح علی امامہ اذا ارتج علیہ (منع من القراءۃ) اوغلط فی قرأتہ، فرضا کانت الصلاۃ اونفلا. ویجب الفتح علی امامہ اذا ارتج علیہ اوغلط فی الفاتحۃ لتوقف صحۃ صلاتہ علی ذلک، کما یجب تنبیہہ عند نسیان سجدۃ ونحوہا من الارکان.

سکت، ولا يفتح عليه ما دام يردد التلاوة وسؤال الرحمة والاستعاذة من عذاب، لقراءة آيتها.

والفتح في حالة السكوت لا يقطع في الاصح موالاة قراءة الماموم، اما في حالة التردد فيقطع موالاة قرأته، ويلزمه استئناف القراءة.

ولا بد لمن يفتح على امامه ان يقصد القراءة وحدها او يقصدها مع الفتح، فان قصد الفتح وحده، او لم يقصد شيئًا اصلًا، بطلت صلاته على المعتمد .اما الفتح على غير امامه فيقطع موالاة القراءة.

اگر قرأت کرتے ہوئے کوئی شخص غلط پڑھ جاتا ہے' تو کیا اسے بتایا جائے گا کہ صحیح کیا ہے؟

اگر مقتدی اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دے دیتا ہے' تو اس صورت میں اس کی نماز باطل ہو جائے گی' کیونکہ لقمہ دینے کا مطلب یہ ہے: آپ اگلے کو کوئی بات سکھا رہے ہیں اور یہ گفتگو کرنے کی مانند ہو جائے گا' لیکن اگر مقتدی اپنے امام کو لقمہ دیتا ہے' تو اس بارے میں حکم کیا ہوگا؟ اس حوالے سے فقہاء کے درمیان تفصیل پائی جاتی ہے۔

احناف کے نزدیک اگر امام قرأت کرتے ہوئے رک جاتا ہے' یا اسے شک ہو جاتا ہے' تو اس کے دوسری آیت کے شروع کرنے سے پہلے مقتدی کے لیے یہ بات جائز ہے' وہ امام کو لقمہ دے کر اسے بتادے کہ صحیح آیت کیا ہے؟ اور مقتدی اس بات کا خیال رکھے کہ وہ قرأت کرنے کی نیت نہ کرے بلکہ امام کو لقمہ دینے کی نیت کرے' اس کی وجہ یہ ہے: لقمہ دینے کی اجازت ہے لیکن امام کے پیچھے قرأت کرنا مقتدی کے لیے مکروہ تحریمی ہے۔

اگر امام اگلی آیت کی تلاوت شروع کر چکا ہو تو ایسی صورت میں لقمہ دینے والے شخص کی نماز ٹوٹ جائے گی اور اگر ایسی صورت میں امام اس لقمے کو حاصل کر لیتا ہے' تو اس کی بھی نماز ٹوٹ جائے گی' کیونکہ اب یہ کسی ضرورت کے بغیر لقمہ دینا اور لینا شمار ہوگا۔

مقتدی کے لیے یہ بات مناسب ہے' وہ امام کو فوراً لقمہ دینے اور لقمہ دینے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے' بالکل اسی طرح جیسے امام کے لیے بھی یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے' وہ مقتدی کو لقمہ دینے پر مجبور کرے۔ مناسب یہ ہے: اس دوران امام قرأت روک دے' یا رکوع میں چلا جائے' یا پھر اگلی آیت کی تلاوت شروع کر دے۔

اگر مقتدی اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دے دیتا ہے' تو ایسی صورت میں اس کی نماز ٹوٹ جائے گی' البتہ اگر وہ لقمہ دینے کی بجائے' تلاوت کی نیت سے بلند آواز میں آیت پڑھ لیتا ہے' تو اس صورت میں نماز نہیں ٹوٹے گی' البتہ ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہوگا۔

اگر کسی نمازی کو نماز سے باہر کسی شخص نے لقمہ دیا اور نمازی نے اس لقمے کو قبول کر لیا تو اس صورت میں اس نمازی کی نماز ٹوٹ جائے گی' اسی طرح اگر کوئی نماز سے باہر کا شخص کوئی کام کرنے کے لیے جیسے وہ صف کے درمیان خالی جگہ کو پُر کرنے

(1) کشاف القناع 442/1 : ،المغنی .60 - 56/2 :

(2) رواہ البخاری ومسلم ابوداؤد واحمد وابن ابی شیبۃ وابن ماجہ عن ابن مسعود، وھو صحیح۔

کے لیے کہے اور کوئی نمازی اس کی بات مان کر وہ کام کرے تو اس نمازی کی نماز ٹوٹ جائے گی' ایسی صورت میں مناسب یہ ہے: وہ کچھ دیر انتظار کرے اور پھر اس کے بعد ایسی بات پر عمل کرے (جس پر عمل کرنے سے بذاتِ خود نماز نہیں ٹوٹتی ہے)۔
امام کو لقمہ دینے کے جواز کی دلیل وہ روایت ہے' جو مسور بن یزید مکی نے نقل کی ہے۔
وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھاتے ہوئے ایک آیت کو چھوڑ دیا' نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! فلاں آیت رہ گئی تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے اس وقت کیوں نہیں یاد دلایا۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت میں یہ بات ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھائی تو قرأت کے دوران قرأت خلط ملط ہوگئی' جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے میرے والد سے دریافت کیا: کیا تم نے میرے ساتھ نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم نے کس وجہ سے مجھے بتایا نہیں؟

فقہائے مالکیہ کے نزدیک امام کے علاوہ کسی بھی دوسرے شخص کو لقمہ دینے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے' خواہ لقمہ دینے والا نمازی شخص ہو' یا نماز نہ پڑھ رہا ہو' اس کی صورت یہ ہوگی: اگر کوئی شخص کسی کو قرأت پڑھتے ہوئے سنتا ہے اور دیکھتا ہے' وہ شخص قرأت کرتے ہوئے رُک گیا ہے' تو پھر وہ اسے صحیح الفاظ بتا دیتا ہے' سو ایسی صورت میں یہ گفتگو کرنے کے مترادف ہو جائے گا۔ البتہ اگر امام درمیان میں رک جاتا ہے' یا آیت کو دہرانے لگ جاتا ہے' خواہ وہ سورۂ فاتحہ کے علاوہ کوئی اور آیت ہو تو ایسی صورت میں اسے لقمہ دینا جائز ہوگا' اس سے نماز نہیں ٹوٹے گی بلکہ اس لقمہ کو دینے کو واجب قرار دیا جائے گا۔ البتہ اگر امام درمیان میں رک جاتا ہے اور آیت کو دہراتا نہیں ہے' تو ایسی صورت میں لقمہ دینا مکروہ ہوگا۔
شوافع کے نزدیک امام کو لقمہ دینے کا مطلب یہ ہے: جب امام رُک جاتا ہے اور خاموش ہو جاتا ہے' تو اس وقت اسے صحیح آیت بتائی جائے' جب تک امام خود آیت کو دہرا رہا ہوتا ہے' اس دوران اسے لقمہ نہیں دیا جائے گا۔ اسی طرح اگر وہ رحمت یا عذاب کی آیات پڑھتے ہوئے بار بار رحمت کی دعا مانگتا ہے' یا عذاب سے پناہ مانگ رہا ہوتا ہے' تو بھی اسے لقمہ نہیں دیا جائے گا۔

امام کے خاموش ہونے کے وقت لقمہ دینے سے مقتدی کی قرأت کا تسلسل نہیں ٹوٹے گا' البتہ اگر امام دہرا رہا ہو تو اس صورت میں لقمہ دینے سے مقتدی کی قرأت کا تسلسل ٹوٹ جائے گا اور اسے نئے سرے سے قرأت کرنا ہوگی۔
جو شخص امام کو لقمہ دینے لگا ہے' اس کے لیے یہ بات ضروری ہوگی' وہ صرف قرأت کرنے کی نیت کرے یا قرأت کرنے اور لقمہ دینے' دونوں کاموں کی نیت کرے۔ اگر صرف لقمہ دینے کی نیت کرتا ہے' یا کسی نیت کے بغیر لقمہ دے دیتا ہے' تو مستند روایت کے مطابق اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔
امام کے علاوہ کسی بھی اور شخص کو لقمہ دینے کے نتیجے میں قرأت کا تسلسل ٹوٹ جاتا ہے۔
حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: اگر امام قرأت کرتے ہوئے رک جاتا ہے' یا غلط پڑھنے لگتا ہے' تو مقتدی اسے لقمہ دے

گا' خواہ وہ فرض نماز ادا کر رہا ہو' یا نفل نماز ادا کر رہا ہو' اگر امام سورۂ فاتحہ پڑھتے ہوئے رُک جاتا ہے' یا غلط پڑھ لیتا ہے' تو اسے لقمہ دینا واجب ہے' اس کی وجہ یہ ہے: سورۂ فاتحہ صحیح پڑھی جائے گی تو نماز درست ہوگی' اسی طرح اگر امام کوئی رکن بھول جاتا ہے جیسے سجدہ کرنا بھول جاتا ہے' تو اس حوالے سے بھی اسے لقمہ دینا لازم ہے۔

1472- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَبَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَنْ فَتَحَ عَلَى الْإِمَامِ فَقَدْ تَكَلَّمَ .مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ مَتْرُوْكٌ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص امام کو لقمہ دے' اس نے کلام کر لیا (یعنی اس کی نماز ٹوٹ جائے گی)۔

اس روایت کا راوی محمد بن سالم متروک ہے۔

1473- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ هُوَ كَلَامٌ .يَعْنِى الْفَتْحَ عَلَى الْإِمَامِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: یہ کلام ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) یعنی امام کو لقمہ دینا۔

1474- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ اُرَاهُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِذَا اسْتَطْعَمَكُمُ الْإِمَامُ فَاَطْعِمُوْهُ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب امام تم سے کچھ کھانے کے لیے مانگے تو اسے کھلا دو (یعنی اسے بھولنے پر لقمہ دو)۔

1475- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نَجِيحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةً فَقَرَاَ سُوْرَةً فَاَسْقَطَ اٰيَةً مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰيَةُ كَذَا وَكَذَا اُنْسِخَتْ قَالَ لاَ .قُلْتُ فَاِنَّكَ لَمْ تَقْرَاْهَا .قَالَ اَفَلَا لَقَّنْتَنِيهَا .

☆☆ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھا رہے تھے' آپ نے ایک سورۃ پڑھنی شروع کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے ایک آیت کو چھوڑ دیا' جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا فلاں آیت منسوخ ہوگئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قرأت نہیں کی'

۱۴۷۲- ذکرہ الغسانی فی (الاحادیث الضعاف) ص (۱۶۹) رقم (۳۲۳) و قال: محمد بن سالم ضعیف متروک- قلت: و الحارث الاعور ضعیف-

۱۴۷۳- ذکرہ الغسانی فی (الاحادیث الضعاف) ص (۱۶۹) رقم (۳۲٤) وقال: الحارث لا یحتج بہ-

۱۴۷٤- اخرجہ البیہقی فی (السنن الکبری) (۳ / ۲۱۲) کتاب الصلاۃ' باب اذا حصر الامام لقن' من طریق الدارقطنی-

۱۴۷۵- ذکرہ الغسانی فی (الاحادیث الضعاف) ص (۱۷۰) رقم (۳۲۵) وقال : عمر بن نجیح ضعیف- و ابو معاذ: ھو سلیمان بن ارقم' و ھو متروک-

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے لقمہ کیوں نہیں دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن نجیح، عن سلیمان بن ارقم، ضعفہ دارقطنی، حدیثہ فی فتح علی امام۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۷۵/۵)(۶۲۳۹) ومغنی (۴۷۵/۲)۔

1476- حَدَّثَنِیْ ابْنُ مَنِیعٍ حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا جَارِیَةُ بْنُ هَرِمٍ حَدَّثَنَا حُمَیْدُ الطَّوِیْلُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) یُلَقِّنُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِی الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نماز کے دوران ایک دوسرے کو لقمہ دے دیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جاریۃ بن ہرم، ابوشیخ فقیمی، بصری، ہالک۔ قال نسائی: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: متروک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱۰۹/۲)۔

73- باب قَدْرِ النَّجَاسَةِ الَّتِی تُبْطِلُ الصَّلَاةَ.

باب: نجاست کی وہ مقدار جو نماز کو باطل کر دیتی ہے

1477- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَیْدِ اللّٰهِ الْمُعَدِّلُ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِیُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ غُطَیْفٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ تُعَادُ الصَّلَاةُ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ مِنَ الدَّمِ. خَالَفَهُ اَسَدُ بْنُ عَمْرٍو فِیْ اسْمِ رَوْحِ بْنِ غُطَیْفٍ فَسَمَّاهُ غُطَیْفًا وَّوَهِمَ فِیْهِ.

١٤٧٦- اخرجه الحاكم (٢٧٦/١) وعنه البيهقي في (السنن الكبرى) (٢١٢/٢) كتاب الصلاة باب اذا حصر الامام لقن من طريق زياد بن ايوب بهذا الاسناد- قال الذهبي: جارية متروك- و ذكره الغساني في (الاحاديث الضعاف) ص (١٧١) رقم (٢٢٦) و قال: جارية بن هرم ضعيف-

١٤٧٧- اخرجه ابن عدي في (الكامل) (١٣٨/٣) و العقيلي في (الضعفاء الكبير) (٥٦/٢) و البيهقي في (السنن الكبرى) (٤٠٤/٢) كلهم من طريق روح بن غطيف بهذا الاسناد- و اخرجه ابن الجوزي في (الموضوعات) (٧٦/٢) من طريق الدارقطني به- وقال ابن الجوزي: روح بن غطيف قال البخاري: هذا الحديث باطل و روح منكر الحديث- وقال ابن حبان يروي الموضوعات عن الثقات لا يحل كتب حديثه- اه- و قال ابن عدي: و هذا قد رواه عن روح بن غطيف القاسم بن مالك ولا يرويه عن الزهري فيما اعلمه غير روح و هو منكر بهذا الاسناد- قال الحافظ ابن حجر في (التلخيص) (٥٠٢/١): وقال الذهلي: اخاف ان يكون هذا موضوعا و قال البخاري: حديث باطل وقال ابن حبان: موضوع و قال البزار: اجمع اهل العلم على نكرة هذا الحديث-

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: ایک درہم جتنا خون لگا ہوتو وہ نماز دوبارہ پڑھی جائے گی۔

بعض دیگر راویوں نے اسے نقل کرنے میں اختلاف نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قاسم بن مالک مزنی، ابوجعفر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ فیہ لین، یہ آٹھویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 190ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۹۴)(۵۵۲۲)۔

1478- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ غُطَيْفٍ الطَّائِفِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا كَانَ فِى الثَّوْبِ قَدْرُ الدِّرْهَمِ مِنَ الدَّمِ غُسِلَ الثَّوْبُ وَاُعِيدَتِ الصَّلَاةُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کپڑے پر ایک درہم جتنا خون لگا ہوتو اس کپڑے کو دھویا جائے گا اور وہ نماز دوبارہ ادا کی جائے گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یوسف بن بھلول تمیمی- انباری- زیل کوفہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 218ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۰۹۲)(۷۹۱۳)۔

1479- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ عَمْرٍو بِهٰذَا .لَمْ يَرْوِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرُ رَوْحِ بْنِ غُطَيْفٍ وَّهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور اس کا ایک راوی متروک ہے۔

۱۴۷۸ - اخرجه ابن الجوزي في (الموضوعات) (۲/ ۷٦) من طريق الدارقطني' به- و نقل عن ابن حبان: هذا حديث موضوع لا شك فيه' ما قاله رسول الله صلى الله عليه وسلم ' و انما هو اختراع احدثه اهل الكوفة في الاسلام- و قال ابن الجوزي: و اما اسد بن عمرو فقال يزيد بن هارون: لا يحل لاحد ان يروي عنه- وقال يحيى: هو كذاب ليس بشيء-

74-باب الْإِمَامِ يَسْبِقُ الْمَأْمُومِينَ بِبَعْضِ الصَّلَاةِ فَيَدْخُلُ مَعَهُمْ مِنْ حِينَ أَدْرَكَهُ وَيَكُونُ أَوَّلَ صَلَاتِهِ.

باب: جب امام نماز کا کچھ حصہ مقتدیوں سے پہلے ادا کر چکا ہو اور مقتدی اس وقت شامل ہو (جب نماز درمیان میں ہو) یا اس کا نماز کے آغاز میں شامل ہونا

1480- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْخَرَّازُ -وَهُوَ خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ خُصَيْفِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ فَسَلِّمْ عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَلَا تَسْتَقْبِلَنَّ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِكَ بَعْدَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: جب امام سلام پھیر دے تو تم دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیر لو اس کے بعد تم اپنی نماز کے کسی بھی حصہ کا رخ نہ کرو۔

1481- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ مَا أَدْرَكْتَ مَعَ الْإِمَامِ فَهُوَ أَوَّلُ صَلَاتِكَ وَاقْضِ مَا سَبَقَكَ بِهِ مِنَ الْقُرْآنِ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مِثْلَ قَوْلِ عَلِيٍّ.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو نماز تم امام کے ساتھ پالو وہی تمہاری ابتدائی نماز ہوگی اور جو قرأت پہلے گزر چکی ہو اس کو تم بعد میں ادا کرلو۔

سعید بن مسیب کی بھی وہی رائے ہے' جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہے۔

1482- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حِصْنٍ أَبُو سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ سَأَلْتُ الْأَوْزَاعِيَّ وَسَعِيدَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا يَجْعَلُ مَا أَدْرَكَ مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ أَوَّلَ صَلَاتِهِ.

☆☆ محمد بن شعیب بیان کرتے ہیں: میں نے امام اوزاعی اور سعید بن عبدالعزیز سے اس بارے میں دریافت کیا: ان دونوں نے یہ فرمایا: تم نے امام کے نماز کا جو حصہ پایا ہے' اسے اپنی نماز کا ابتدائی حصہ سمجھو۔

1483- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمْدُونُ بْنُ عَبَّادٍ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَرِضَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۴۸۱- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۲۹۹) كتاب الصلاة' باب ما ادرك من صلاة الامام' من طريق الدارقطني' به- و اخرجه عبد الرزاق (۲/۲۲۶) رقم (۳۱٦۰)-

۱۴۸۲- اخرجه البيهقي في السنن (۲/۲۹۹) كتاب الصلاة' باب ما ادرك من صلاة الامام' فهو اول صلاته' عن ربيعة ان عمر بن الخطاب و ابا الدرداء- رضي الله عنهما- قال: (ما ادركت من آخر صلاة الامام فاجعله اول صلاتك)- قال الوليد بن مسلم: فذكرت ذلك لابي عمرو- يعني: الاوزاعي- وسعيد بن عبد العزيز' فقالا: (ما ادركت من صلاة الامام الاول صلاتك)-

عَشْرَةَ اَيَّامٍ وَّكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ تِسْعَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْعَاشِرِ وَجَدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادَى بَيْنَ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَصَلّٰى خَلْفَ اَبِىْ بَكْرٍ قَاعِدًا.

☆☆ حسن بن بصری بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ دس دن بیمار رہے' تو اس میں سے نو دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' دسویں دن نبی اکرم ﷺ کو کچھ بہتری محسوس ہوئی تو آپ حضرت فضل بن عباس اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم کے درمیان سہارے سے چلتے ہوئے تشریف لائے اور آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حمدون بن عباد، ابوجعفر بزاز، معروف بالفرغانی۔ قال محمد بن مخلد: حمدون بن عباد علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ مامون۔ ان کا انتقال 270ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۱۷۷)۔

○ مغیرۃ بن مسلم ازدی، قسملی - ابوسلمۃ خراسانی سراج - بتشدید راء - مدائنی، اصلہ من مرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۶۶) (۶۸۹۸)۔

75-بَاب ذِكْرِ نِيَابَةِ قِرَاءَةِ الْاِمَامِ عَنِ الْمَأْمُوْمِيْنَ.

باب: امام کا قرأت کرنا مقتدیوں کی جگہ کافی ہوتا ہے

1484- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْاِمَامِ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ . هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ .وَسَهْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کرے تو امام کی قرأت اس کی قرأت شمار ہوگی۔

یہ روایت منکر ہے' اس کا راوی سہل بن عباس متروک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سہل بن عباس ترمذی۔ عن اسماعیل بن علیۃ ۔ ترکہ دارقطنی، وقال: لیس ب علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳/۳۳۵)۔

1485- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَلْمَانَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ خَارِجَةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلَّى خَلْفَ اِمَامٍ فَاِنَّ قِرَاءَ ةَ الْاِمَامِ لَهُ قِرَاءَ ةٌ . قَالَ اَبُو الْحَسَنِ رَفْعُهُ وَهَمٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کررہا ہو تو امام کا قرأت کرنا اس کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔

ابوالحسن نامی راوی نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ وہم ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن علی بن سلمان، ابوبکر مروزی، عن علی بن حجر، ضعفہ دارقطنی، وقال: یضع حدیث۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱/۲۶۱)۔

○ انس بن سیرین، اخومولی انس، ابوعبداللہ او ابوحمزۃ بصری۔و علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ابن معین۔قال خلیفۃ: ان کا انتقال 118ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: خلاصۃ (۱/۱۰۵)۔

1486-وَالصَّوَابُ عَنْ اَيُّوبَ وَعَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ وَّاَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ فِي الْقِرَاءَ ةِ خَلْفَ الْاِمَامِ تَكْفِيكَ قِرَاءَ ةُ الْاِمَامِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں: تمہارے لیے امام کا قرأت کرلینا کافی ہے۔

1487- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرَاءَ ةُ الْاِمَامِ لَهُ قِرَاءَ ةٌ . لَا يَصِحُّ هٰذَا عَنْ سُهَيْلٍ تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الرَّازِيُّ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا امام موجود ہو تو امام کی قرأت اس کی قرأت شمار ہوگی۔

۱۴۸۵-اخرجه الخطيب في (تاريخ بغداد) (۱/۳۳۷) من طريق خارجة بهذا الاسناد و اخرجه ايضا البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۸۰) رقم (۳۹۲) من طريق خارجة به-

۱۴۸۶-اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۸۱) رقم (۳۹۳) من طريق الدارقطني به-

یہ روایت مستند نہیں ہے اُسے نقل کرنے میں محمد بن عباد رازی نامی راوی منفرد ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔

1488- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِى الْمُجَالِدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِى الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَفِىْ كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ . فَالْتَفَتَ اِلَىَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَكُنْتُ اَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ فَقَالَ يَا كَثِيْرُ مَا اَرَى الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ.

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا ہر نماز میں قرأت کی جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے کہا: یہ واجب ہوگئی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیونکہ میں حاضرین میں ان کے سب سے زیادہ قریب بیٹھا ہوا تھا' انہوں نے فرمایا: اے کثیر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو تو اس کا قرأت کرنا ان لوگوں کے لیے کافی ہوتا ہے۔

76-باب صَلَاةِ النِّسَاءِ جَمَاعَةً وَّمَوْقِفِ اِمَامِهِنَّ.

باب: خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا' ان کی امام کہاں کھڑی ہوگی؟

1489- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِىُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ جُمَيْعٍ حَدَّثَتْنِىْ جَدَّتِىْ عَنْ اُمِّ وَرَقَةَ وَكَانَتْ تَؤُمُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَذِنَ لَهَا اَنْ تَؤُمَّ اَهْلَ دَارِهَا .

☆☆ سیدہ اُم ورقہ رضی اللہ عنہا (خواتین کی) امامت کیا کرتی تھیں' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ اجازت تھی' وہ اپنے اہل محلہ کی (خواتین کی) امامت کرلیا کریں۔

1490- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِىْ مَيْسَرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ النَّهْدِىُّ عَنْ رَيْطَةَ الْحَنَفِيَّةِ قَالَتْ اَمَّتْنَا عَائِشَةُ فَقَامَتْ بَيْنَهُنَّ فِى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ .

☆☆ ریطہ حنفیہ بیان کرتی ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہماری امامت کیا کرتی تھیں' آپ فرض نماز میں خواتین کے درمیان کھڑی ہوا کرتی تھیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ میسرۃ بن حبیب نھدی - ابوحازم کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے

۱۴۹۰ اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى (۲ / ۱۳۱) كتاب الصلاة' باب المراة تؤم النساء' فتكون و سطهن' من طريق وكيع' ثنا سفيان بهذا الاسناد-

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۸۸)(۸۰۸۶)۔

1491 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ حُجَيْرَةَ بِنْتِ حُصَيْنٍ قَالَتْ اَمَّتْنَا اُمُّ سَلَمَةَ فِيْ صَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَامَتْ بَيْنَنَا . حَدِيْثٌ رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ فَوَهِمَ فِيْهِ وَخَالَفَهُ الْحُفَّاظُ شُعْبَةُ وَسَعِيْدٌ وَّغَيْرُهُمَا.

☆☆ حجیرہ بنت حصین بیان کرتی ہیں: سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عصر کی نماز میں ہماری امامت کی تو وہ ہمارے درمیان کھڑی ہوئیں۔

یہی روایت بعض دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے تاہم اس کی سند میں کچھ وہم بھی ہے اور کچھ نے اس کی مخالفت کی ہے۔

1492 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنْدَوَيْهِ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَرَجُلٌ يَقْرَاُ خَلْفَهُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُخَالِجُ سُوْرَتَهُمْ . فَنَهَاهُمْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ . قَوْلُهُ فَنَهَاهُمْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ وَهَمٌ مِنْ حَجَّاجٍ وَّالصَّوَابُ مَا رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ وَغَيْرُهُمَا عَنْ قَتَادَةَ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں قرأت کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون شخص ان سورتوں کے درمیان خلل ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو امام کی اقتداء میں قرأت کرنے سے منع کر دیا۔

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو امام کی اقتداء میں قرأت کرنے سے منع کر دیا' یہ راوی کا وہم ہے' جو حجاج نامی راوی کو لاحق ہوا ہے۔ درست روایت وہ ہے' جو دیگر راویوں نے قتادہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1493 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى الظُّهْرَ فَقَرَاَ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) فَقَالَ اَيُّكُمُ الْقَارِءُ . فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا . قَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا . قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ اَكَرِهَ ذٰلِكَ قَالَ لَوْ كَرِهَ لَنَهٰى عَنْهُ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کرتے ہوئے اس میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی' (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کون شخص قرأت کر رہا تھا' ایک

۱۴۹۱- اخرجه الشافعي في (المسند) (۱/۱۰۷) رقم (۲۹۹) عن سفيان بهذا الاسناد - و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۳/۱۳۱) كتاب الصلاة: باب المراة تؤم النساء' فتقوم و سطهن' و في (معرفة السنن و الآثار) (۲/۴۱۰) كتاب الصلاة: باب اثبات امامة المراة: حديث (۱۵٦٤)-

شخص نے عرض کی: میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا' کوئی شخص درمیان میں رکاوٹ ڈال رہا ہے۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں' میں نے قتادہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اگر آپ ﷺ نے اسے ناپسندیدہ سمجھا ہوتا تو آپ اس سے منع کر دیتے۔

77-باب الصَّلَاةِ مَعَ خُرُوجِ الدَّمِ

باب: جب خون نکل رہا ہو' اسی حالت میں نماز ادا کرنا

1494- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ يُصَلِّي وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا.

☆☆ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نماز ادا کر رہے تھے' حالانکہ ان کے زخم سے خون جاری تھا۔

78-باب بَيَانِ تَكْبِيرَاتِ صَلَاةِ الْجَنَازَةِ.

باب: نمازِ جنازہ کی تکبیرات

1495- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَبِيبٍ الْقَاضِي أَبُو حُصَيْنٍ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ أَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ بِالْعِرَاقِ الْخَمْسَ وَالأَرْبَعَ وَالسَّبْعَ وَكَانَ يَقُولُ قَدْ كَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِحْدَى عَشْرَةَ وَتِسْعًا وَسَبْعًا وَسِتًّا وَخَمْسًا وَأَرْبَعًا.

☆☆ صعصعہ بن صوحان بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عراق میں (نماز جنازہ میں) پانچ مرتبہ بھی تکبیر کہی ہے' چار مرتبہ بھی کہی ہے اور سات مرتبہ بھی کہی ہے۔

انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے (نمازِ جنازہ میں) گیارہ مرتبہ' نو مرتبہ' سات مرتبہ' چھ مرتبہ' پانچ مرتبہ' چار مرتبہ تکبیر کہی ہوئی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حسین بن حبیب، ابوحصین وادعی قاضی، من اهل کوفۃ۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 96ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲/۲۲۹)۔

۱۴۹۴ اخرجه مالك في (الموطا) (۱/۳۹-۴۰) كتاب الطهارة: باب العمل فيمن غلبه الدم من جرح او رعاف، حديث (۵۱) عن هشام بن عروة، بهذا الاسناد-

○ عون بن سلام، ابوجعفر قرشی کوفی، مولی بنی ھاشم۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 230ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۲/۲۹۳)۔

○ صعصعۃ بن صوحان- عبدی، نزیل کوفۃ، تابعی کبیر، مخضرم، فصیح، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال حضرت معاویہ کے عہد خلافت میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۵۲)(۲۹۴۳)۔

79-باب سُجُوْدِ الْقُرْآنِ.

باب: قرآن میں موجود سجدے

1496- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ لَفْظًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ادَمَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَجَدَ فِىْ (ص) .قَالَ ابْنُ اَبِىْ دَاوُدَ لَمْ يَرْوِهِ اِلَّا حَفْصٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ ''ص'' میں سجدہ کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اسے صرف حفص نامی راوی نے نقل کیا ہے۔

سجدہ تلاوت کی تحقیق

سجدۂ تلاوت کی وضاحت کرتے ہوئے صاحبِ ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

قرآن میں چودہ سجدۂ تلاوت ہیں: سورۃ الاعراف کے آخر میں' سورۃ الرعد میں' سورۃ النحل میں' سورۂ بنی اسرائیل میں' سورۂ مریم میں' سورۃ الحج کا آغاز میں' سورۃ الفرقان میں' سورۃ النمل میں' سورۃ الم التنزیل میں' سورۂ ص میں' سورۂ حم السجدہ میں' سورۃ النجم میں' سورۃ الانشقاق میں اور سورۃ العلق میں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تیار کردہ مصحف میں اسی طرح تحریر ہے اور اسی پر اعتماد کیا جاتا ہے۔

سورۃ الحج میں دوسرا سجدہ ہمارے نزدیک مسجد کے لیے ہے۔

جبکہ سورۂ حم السجدہ میں لفظ ''لا یسامون'' میں سجدہ کرنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق ہے اور احتیاط کے پیش نظر اسے بھی اختیار کیا گیا ہے۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے ہدایہ کے شارح امام کمال الدین ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

اس بارے میں ہمارے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے' قرآن میں چودہ سجدے ہیں' البتہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سورۃ الحج میں دو سجدے ہیں اور سورۂ ص میں کوئی سجدہ نہیں ہے' جبکہ ہمارے نزدیک سورۂ ص میں سجدہ

۱۴۹۶- اخرجه المصنف بهذا الاسناد في (العلل) (۸/۱۲)، و اخرجه ابو يعلى (۱۰/۳۳۶) رقم (۵۹۱۹)، و الطبراني في (الاوسط) (۶/۹۱) رقم (۵۱۹۰) كلاهما من طريق حفص بن غياث بهذا الاسناد- و قال الطبراني: لم يرو هذا الحديث عن محمد بن عمرو الا حفص بن غياث- و ذكره الهيثمي في (المجمع) (۲/۲۸۷) وقال: رواه الطبراني في الاوسط و ابو يعلى، و فيه محمد بن عمرو، و فيه كلام، وحديثه حسن-

ہے اور سورۃ الحج میں ایک سجدہ ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل وہ روایت ہے جسے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے:

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے سورۂ ص کی تلاوت کی' جب آپ سجدے کے حکم سے متعلق آیت تک پہنچے تو آپ منبر سے نیچے اترے' آپ نے سجدہ کیا' آپ کے ساتھ ہم نے بھی سجدہ کیا' پھر آپ نے دوبارہ اس آیت کو تلاوت کیا' جب آپ سجدے کے مقام پر پہنچے تو ہم سجدہ کرنے کے لیے تیار ہوئے جب آپ نے ہمیں ملاحظہ کیا تو فرمایا: یہ ایک نبی کی توبہ کا واقع ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ تم سجدہ کرنے کے لیے تیار ہو''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے' آپ نے سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ ہم نے بھی سجدہ کیا۔

ان کی دوسری دلیل وہ روایت ہے جسے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ ص پڑھتے ہوئے سجدہ کیا تو ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے توبہ کرتے ہوئے یہ سجدہ کیا تھا اور ہم شکر کے طور پر یہ سجدہ کر رہے ہیں''۔

ہم یہ کہتے ہیں: اس میں زیادہ سے زیادہ یہ ہے' حضرت داؤد علیہ السلام کے حق میں سبب اور ہمارے حق میں سبب کا تذکرہ کیا گیا ہے اور اس کا شکر ہونا اس کے وجوب کے منافی نہیں ہوگا' کیونکہ تمام فرائض اور واجبات کو اللہ تعالیٰ کی لگاتار نعمتوں کے شکر کی وجہ سے واجب قرار دیا گیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ''مسند'' جمع کرنے والے صاحب شیخ ابومحمد عبداللہ بن محمد حارثی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ ص میں سجدہ کیا تھا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے خواب میں دیکھا: میں سورۂ ص لکھ رہا ہوں' جب میں سجدے کے مقام پر پہنچا تو میں نے دوات اور قلم کو دیکھا اور اپنے پاس موجود ہر چیز کو دیکھا کہ وہ سجدے میں چلی گئی' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے یہ واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا' تو اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر ہمیشہ سجدہ کیا کرتے تھے''۔

اس سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے' اب یہ معاملہ باقاعدگی کی شکل اختیار کر گیا تھا۔ جس طرح دیگر سجدوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ آپ نے اسے کبھی ترک نہیں کیا' اور پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باقاعدگی سے ایسا نہیں کرتے تھے' لیکن بعد میں آپ نے باقاعدگی سے ایسا کرنا شروع کر دیا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مؤقف کی تائید میں جو بات نقل کی تھی' وہ اس واقعے سے پہلے کی ہوگی۔[1]

---

1 حوالہ فتح القدیر ج ۲ ص ۱۱

1497- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقُوْلُ فِى سُجُوْدِ الْقُرْآنِ سَجَدَ وَجْهِى لِلَّذِىْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدۂ تلاوت میں یہ پڑھا کرتے تھے:

''میرا چہرہ اس ذات کی بارگاہ میں جھکا ہوا ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے اسے سماعت اور بصارت اپنی مدد اور قوت سے عطاء کی ہے''۔

1498- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَزِيعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ سَجَدَهَا نَبِىُّ اللّٰهِ دَاوُدُ تَوْبَةً وَّسَجَدْنَاهَا شُكْرًا يَعْنِىْ (ص).

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے یہاں توبہ کی وجہ سے سجدہ کیا تھا اور ہم شکر کی وجہ سے سجدہ کرتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد سورۂ ص میں مذکور سجدہ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن ذر بن عبداللہ بن زرارۃ ہمدانی - بالسکون+مرہبی، ابوذر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ رمی بالارجاء، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 153ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۱۸)(۴۹۲۷)۔

1499- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْحِنَّائِىُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَلِىِّ بْنِ مُوْسَى الْخُتَّلِىُّ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ بِاِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِى السَّجْدَةِ الَّتِىْ فِىْ (ص) سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً وَّنَحْنُ نَسْجُدُهَا شُكْرًا .

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ روایت منقول ہے جو اس سجدے کے بارے میں جو سورۂ ص میں ہے حضرت داؤد علیہ السلام نے توبہ کے طور پر یہ سجدہ کیا تھا اور ہم شکر کے طور پر یہ سجدہ کرتے ہیں۔

۱۴۹۷- اخرجه ابو داود (۲/ ۱۲۶-۱۲۷) كتاب الصلاة: باب ما يقول اذا سجد: حديث (۱۴۱۴) و الترمذي (۲/ ۴۷۴) كتاب الصلاة: باب ما يقول في سجود القرآن: حديث (۵۸۰) و النسائي (۲/ ۲۲۲) كتاب التطبيق و احمد (۶/ ۳۰) و الحاكم (۱/ ۲۲۰) و البيهقي (۲/ ۳۲۵) و البغوي في (شرح السنة) (۲/ ۲۴۹- بتحقيقنا) من حديث عائشة- و قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح - وزاد الحاكم و البيهقي في الحديث: (فتبارك الله احسن الخالقين)- و قال الحاكم: (ان هذه الزيادة على شرط الشيخين)-

۱۴۹۸- قال البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۳۱۹) و في (المعرفة) (۲/ ۱۵۶): و قد روي من اوجه عن عمر بن ذر عن ابيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس موصولاً و ليس بقوي- وقد روي هذا مرسلاً: فرواه الشافعي في (القديم) كما في (السنن الكبرى) (۲/ ۳۱۹)- عن سفيان ابن عيينة عن عمر بن ذر عن ابيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : سجدها داود عليه السلام: لتوبة و سجدها: نحن شكرا-

1500- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسَلَّمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ رَاَيْتُ عُمَرَ قَرَاَ عَلَى الْمِنْبَرِ (ص) فَنَزَلَ فَسَجَدَ ثُمَّ رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ.

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر سورۂ ص کی تلاوت کرتے ہوئے سنا' وہ منبر سے نیچے اُترے انہوں نے سجدہ تلاوت کیا اور پھر منبر پر چڑھ گئے۔

1501- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسَلَّمٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَرَاَ (ص) عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ .

☆☆ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منبر پر سورۂ ص کی تلاوت کی تو نیچے اتر کر انہوں نے سجدہ تلاوت کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سائب بن یزید بن سعید بن ثمامۃ، کندی- (اور ایک قول کے مطابق): غیر ذلک فی نسبہ- ویعرف بابن اخت نمر، صحابی صغیر، لہ احادیث قلیلۃ، وحج بہ فی حجۃ وداع، وھو ابن سبع سنین، وولاء عمر سوق مدینۃ، ان کا انتقال 91ھ میں مدینہ منورہ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۸۳)۔

شیخ ابن ہبیرہ شیبانی کا بیان

سجدۂ تلاوت کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابوالمظفر یحییٰ بن محمد بن ہبیرہ شیبانی تحریر کرتے ہیں:

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے: سجدہ تلاوت واجب نہیں ہے' البتہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تلاوت کرنے والے شخص اور اسے سننے والے شخص پر اسے لازم قرار دیا ہے' خواہ سننے والے نے قصد کے ساتھ اسے سنا ہو' یا قصد کے بغیر سنا ہو۔

پھر جن حضرات نے اسے واجب قرار نہیں دیا' ان کا اس بات پر اتفاق ہے: ایسا کرنا مستحب ہے اور تلاوت کرنے والے شخص اور سننے والے شخص پر سجدہ کرنا سنت کے طور پر مؤکد ہے' خواہ اس نے قصد کے ساتھ اسے سنا ہو' یا قصد کے بغیر سنا ہو۔ البتہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں تلاوت سننے والے شخص کے لیے اسے مؤکد سنت قرار نہیں دوں گا' لیکن اگر وہ سجدہ کر لیتا ہے' تو یہ اچھی بات ہے۔

تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے: سورۂ حج میں دو سجدے ہیں' البتہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

١٥٠٠- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى)(٢/٣١٩) كتاب الصلاة' باب سجدة (ص)' من طريق الدارقطني-

١٥٠١- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى)(٢/٣١٩) كتاب الصلاة' باب سجدة (ص)' من طريق الدارقطني-

مختلف ہے' ان دونوں حضرات نے یہ کہا ہے: اس میں صرف پہلے والا سجدہ ہے۔

1502- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا اَبِيْ وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالاَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلاَلٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمًا فَقَرَاَ (صٓ) فَلَمَّا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ وَقَرَاَهَا مَرَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَيَسَّرْنَا لِلسُّجُوْدِ فَلَمَّا رَآنَا قَالَ اِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَلٰكِنِّيْ اَرَاكُمْ قَدِ اسْتَعْدَدْتُمْ لِلسُّجُوْدِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ ص کی تلاوت کی' جب آپ سجدے سے متعلق مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اُترے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نے بھی سجدہ کیا' پھر آپ نے دوبارہ اس سورت کی تلاوت کی' جب آپ سجدے کے مقام پر پہنچے تو ہم سجدہ کرنے کے لیے تیار تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ملاحظہ کیا تو فرمایا: یہ ایک نبی کی توبہ کا واقعہ ہے اور میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ سجدہ کرنے کے لیے تیار ہو' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اُترے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو ہم نے بھی سجدہ کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح- قرشی عامری' مکی' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے- یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں- ان کا انتقال 100ھ میں ہوا- ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۶۵)(۵۳۱۲)۔

1503- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِشْدِيْنَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ الْعُتَقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُنَيْنٍ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ كَلاَلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَقْرَاَهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا ثَلاَثٌ فِي

۱۵۰۲- اخرجه ابو داود (۲/ ۱۲۴) كتاب الصلاة: باب السجود في (ص)' الحديث (۱۴۱۰)' و الحاكم ۲/ ۴۳۱) كتاب التفسير' باب تفسير سورة (ص)' و البيهقي (۲/ ۳۱۸) كتاب الصلاة' باب سجدة (ص)- وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين- وقال البيهقي: حسن الاسناد صحيح-

۱۵۰۳- اخرجه ابو داود (۲/ ۱۲۰) كتاب الصلاة: باب كم سجدة في القرآن؛ الحديث (۱۴۰۱)' و ابن ماجه (۱/ ۳۳۵)' باب عدد سجود القرآن' الحديث (۱۰۵۷)' و الحاكم (۱/ ۲۲۳) كتاب الصلاة' باب خمس عشرة سجدة في القرآن' و البيهقي (۲/ ۳۱۴) كتاب الصلاة' باب في القرآن خمس عشرة سجدة' كلهم من حديث الحارث بن سعيد عن عبد الله بن منين' عن عمرو بن العاص ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقراه خمس عشرة سجدة في القرآن: ثلاثة في المفصل' و سورة الحج سجدتين' وقال الحاكم: (هذا حديث رواته مصريون' وقد احتج الشيخان باكثرهم' و ليس في عدد سجود القرآن اتم منه)' ووافقه الذهبي- و فيه نظر من الذهبي' فقد ذكر الذهبي عبد الله بن منين في (المغني) (۱/ ۳۵۹)' و قال: لم يرو عنه غير الحارث بن سعيد' فهو مجهول- و الحارث بن سعيد: قال الحافظ في (التقريب) (۱/ ۱۴۰): مقبول' يعني: عند المتابعة' و الا فهو لين الحديث' كما نص على ذلك الحافظ في مقدمة التقريب -

اَلْمُفَصَّلِ وَفِیْ سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَیْنِ .

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قرآن مجید میں پندرہ مقامات پڑھائے تھے جہاں سجدہ ہے ان میں سے تین مفصل سورتوں میں ہیں اور سورۂ حج میں دو سجدے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن عمرو بن عبد خالق بن خلاد بن عبید اللہ، ابوعباس عتکی بزار۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 339ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱/۳۲۷)۔

○ حارث بن سعید، (اور ایک قول کے مطابق): ابن یزید، عتقی - مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۴۰)۔

○ عبد اللہ بن منین - بنون مصغرا - یحصبی - مصری، وعلم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یعقوب بن سفیان، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۴۵۴)۔

1504- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَی بْنِ اَعْيَنَ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی اَبِیْ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ اَنَّ مِشْرَحَ بْنَ هَاعَانَ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِیْ سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ قَالَ نَعَمْ اِنْ لَمْ تَسْجُدْهُمَا فَلَا تَقْرَاْهُمَا

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا سورۂ حج میں دو سجدے ہیں؟

---

۱ حوالہ اختلاف الائمہ العلماء از ابوالمظفر یحییٰ بن محمد بن ہبیرہ شیبانی ج۱ص۱۳۱)

۱۵۰۴- اخرجه ابو داود (۲/۱۲۰-۱۲۱) كتاب الصلاة، باب كم سجدة في القرآن، الحديث (۱۴۰۲)، و الترمذي (۲/۴۶) كتاب السفر، باب السجدة في الحج، الحديث (۵۷۵)، و الحاكم (۱/۲۲۱) كتاب الصلاة، باب فضلت سورة الحج بسجدتين، و البيهقي (۲/۳۱۷) كتاب الصلاة، باب سجدتي سورة الحج، و احمد (۴/۱۵۱)، من حديث ابن لهيعة، عن مشرح بن هاعان، عن عقبة بن عامر، قال: قلت يا رسول الله: في سورة الحج سجدتان؟ قال: نعم، و من لم يسجد فلا يقراهما- و لفظ الحاكم مرفوعا: فضلت سورة الحج بسجدتين، فمن لم يسجدهما فلا يقراهما، و سكت عليه هو و الذهبي - وقال الترمذي: (اسناده ليس بالقوي)، و قال البيهقي: (رواه الكبار عن ابن لهيعة، وروى ابو داود في (المراسيل)، عن احمد بن عمرو بن السرح، انبانا ابن وهب، اخبرني معاوية بن صالح، عن عامر بن جشب، عن خالد بن معدان، ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (فضلت سورة الحج على القرآن بسجدتين)- قال ابو داود: و قد اسند هذا ولا يصح - قال البيهقي: و قد روي ذلك عن جماعة من الصحابة)- و اخرجه البيهقي (۲/۳۱۷) كتاب الصلاة، باب سجدتي الحج، عن عمر و ابن عمر، و علي، و ابن مسعود، و عمار بن ياسر، و ابي موسى، و ابي الدرداء: انهم كانوا يسجدون في الحج - و اخرجه عن ابن عباس (۲/۳۱۸) كتاب الصلاة، باب سجدتي الحج: انه قال: فضلت سورة الحج بسجدتين-

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگر تم ان کو ادا نہیں کرتے تو پھر تم اس سورت کی تلاوت نہ کرو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن موسیٰ بن اعین، جزری، ابویحییٰ حرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 223ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۱۱)۔

○ مشرح- ابن ھاعان، معافری- بصری، ابومصعب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 128ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۵۰)۔

1505- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسَلَّمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنِىْ شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَعْلَبَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ سَجَدَ فِى الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ . قُلْتُ فِى الصُّبْحِ قَالَ فِى الصُّبْحِ .

☆☆ عبداللہ بن ثعلبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے سورۂ حج میں دو سجدے کیے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا صبح کی نماز میں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! صبح کی نماز میں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعد بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری، ابواسحاق بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ولی قضاء واسط وغیرھا، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 201ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۸۶)۔

○ عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر- بال (اور ایک قول کے مطابق): ابن ابی صعیر، لہ رویۃ، ولم یثبت لہ سماع، ان کا انتقال 89ھ یا 70ھ یا 90ھ کے قریب ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۴۰۵)۔

1506- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِاٰخِرِ النَّجْمِ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ وَالشَّجَرُ . قَالَ لَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوُدَ لَمْ يَرْوِهٖ عَنْ هِشَامٍ اِلَّا مَخْلَدٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (اور آپ کے ساتھ) جنات' انسانوں اور درختوں

۱۵۰۵- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۳۱۷) كتاب الصلاة' باب سجدتي سورة الحج' من طريق شعبة بهذا الاسناد-

نے سورۂ نجم کی آخری آیت میں سجدہ کیا۔

1507- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِى النَّجْمِ وَسَجَدَ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم کی تلاوت کرتے ہوئے سجدہ کیا اور مسلمانوں اور مشرکین نے بھی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) سجدہ کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:-

○ عبدصمد بن عبدوارث بن سعید، العنبری، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، تنوری- ابوسہل بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ثبت فی شعبۃ، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 207ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۵۰۷)۔

1508- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَبُوْ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مِسْكِيْنُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (وَالنَّجْمِ) فَسَجَدَ فِيْهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورہ پڑھی: النجم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سجدہ کیا۔

1509- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِىْ قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَعَافِرِىُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَّصَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِىْ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) وَ (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ''سورۂ انشقاق اور سورۂ علق'' میں سجدہ تلاوت کیا ہے۔

۱۵۰۷- اخرجه البخاري (۲/ ۵۳) كتاب سجود القرآن' باب سجود المسلمين مع المشركين' حديث (۱۰۷۱)' و الترمذي (۲/ ٤٦٤) كتاب الصلاة' باب ما جاء في السجدة في النجم' حديث (۵۷۵)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۳۱٤) كتاب الصلاة' باب سجدة النجم- و قال الترمذي: (حديث حسن صحيح)-

۱۵۰۹- اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۳۵۷)' و ابن عدي في (الكامل) (٤/ ۲۰۰)' كلاهما من طريق ابن وهب' بهذا الاسناد- واخرجه مسلم (۱/ ٤٠٦) كتاب المساجد' باب سجود التلاوة' حديث (۵۷۸) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۳٦٦) من طريق عبد الرحمن الاعرج مولى بني مخزوم- عن ابي هريرة' به- و ينظر: (العلل) للمصنف (۸/ ۲۲٤-۲۲۵)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن صالح مصری، ابوجعفر ابن طبری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ تکلم فیہ نسائی بسبب اوهام لہ قلیلۃ، ونقل عن ابن معین تکذیبہ، وجزم ابن حبان بانہ انما تکلم فی احمد بن صالہ شمومی، فظن نسائی انہ عنی ابن طبری۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۱)(۴۸)۔

1510- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ وُهْبٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ صَخْرٍ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَرَضْتُ النَّجْمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمْ يَسْجُدْ مِنَّا اَحَدٌ .قَالَ اَبُوْ صَخْرٍ وَّصَلَّيْتُ وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَبِىْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ فَلَمْ يَسْجُدَا .

☆☆ خارجہ بن زید اپنے والد حضرت زید بن ثابت انصاری کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے سورۂ نجم کی تلاوت کی تو ہم میں سے کسی نے بھی سجدہ نہیں کیا۔

ابوصخر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز اور ابوبکر بن حزم کی اقتداء میں (نماز ادا کی جس میں انہوں نے اس سورت کی تلاوت کی) تو ان دونوں نے سجدۂ تلاوت نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن داؤد بن داؤد بن علی بن عبداللہ بن عباس، ابوایوب بغدادی ھاشمی فقیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 219ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۳۲۳)۔

○ حمید بن زیاد، ابوصخر، ابن ابی مخارق، خراط، صاحب عباء، مدنی سکن مصر، (اور ایک قول کے مطابق): حمید بن صخر، ابومودود خراط، وقیل: انھما اثنان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ (روایت کے الفاظ نقل کرنے میں) یہ وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 189ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۰۲)۔

۱۵۱۰- اخرجہ ابو داود (۳/ ۵۸) کتاب الصلاۃ: باب من لم یر السجود فی المفصل: حدیث (۱۴۰۵)؛ و ابن خزیمۃ (۵۶۶)؛ کلاھما من طریق ابن وھب بھذا الاسناد- و اخرجہ البخاری (۲/ ۵۵۴) کتاب سجود القرآن: باب من قرا السجدۃ و لم یسجد: الحدیث (۱۰۷۲) و (۱۰۷۳)؛ و مسلم (۱/ ۴۰۶) کتاب المساجد: باب سجود التلاوۃ: الحدیث (۱۰۶/ ۵۷۷)؛ و ابو داود (۲/ ۱۲۱) کتاب الصلاۃ: باب من لم یر السجود فی المفصل: الحدیث (۱۴۰۴)؛ و الترمذی (۲/ ۴۴) کتاب السفر: باب من لم یسجد فی النجم: الحدیث (۵۷۳)؛ و النسائی (۲/ ۱۶۰) کتاب الافتتاح: باب ترك السجود فی النجم: و البیھقی (۲/ ۳۲۰-۳۲۱) کتاب الصلاۃ: باب من لم یر وجوب سجود التلاوۃ: و الطبرانی فی (الکبیر) (۵/ ۱۳۶) رقم (۴۸۳۹)؛ و ابن خزیمۃ (۵۶۸)؛ و ابن حبان (۶۲ ۲۷) من طریق یزید بن قسیط عن عطاء بن یسار عن زید بن ثابت بنحوہ-

○ یزید بن عبد اللہ بن قسیط - ابن اسامۃ لیثی، ابوعبد اللہ مدنی، اعرج، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 122ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۶۷)۔

80-باب السُّنَّةِ فِيْ سُجُوْدِ الشُّكْرِ.

باب: سجدۂ شکر کرنا سنت ہے

1511- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَاٰى رَجُلاً مِنَ النُّغَاشِيِّيْنَ فَخَرَّ سَاجِدًا.

☆☆ ابوجعفر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو الناقص الخلق دیکھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے۔

1512- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَتَاهُ الشَّيْءُ يَسُرُّهُ خَرَّ سَاجِدًا شُكْرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى.

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی خوشی کی اطلاع ملتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے شکر کے لیے سجدے میں چلے جاتے تھے۔

1513- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الدَّقِيْقِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَتَاهُ اَمْرٌ يُسَرُّ بِهِ اَوْ يَسُرُّهُ خَرَّ سَاجِدًا .

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی خوشی کی صورتِ حال درپیش ہوتی تھی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی بات پر خوش ہوتے تھے تو آپ سجدہ میں چلے جاتے تھے۔

1514- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سُئِلَ قَتَادَةُ عَنْ رَجُلٍ صَلّٰى رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ خِلَاسٌ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

۱۵۱۱- قال البيهقي في (المعرفة) (۲۰۱/۲): قال الشافعي في القديم: بلغنا ان النبي صلى الله عليه وسلم راى نغاشيا: فسجد شكرا لله- و اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۳۷۱/۲) من طريق سفيان عن جابر الجعفي' به- قال البيهقي: و هذا منقطع' و راويه جابر الجعفي-
۱۵۱۲- اخرجه ابو داود (۸۹/۳) كتاب الجهاد' باب في سجود الشكر' حديث (۲۷۷٤)' و الترمذي (۱٤۱/٤) كتاب السير' باب ما جاء في سجدة الشكر' حديث (۱۵۷۸)' و ابن ماجه (٤٤٦/۱) كتاب الصلاة' باب ما جاء في الصلاة و السجدة عند الشكر' حديث (۱۳۹٤)' و ابن عدي في (الكامل) (٤۳/۲)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۳۷۰/۲) كتاب الصلاة' باب سجود الشكر' و في (معرفة السنن و الآثار) (۲۰۱/۲) كتاب الصلاة' باب سجود الشكر' حديث (۱۱۷٤)' كلهم من طريق بكار بن عبد العزيز' بهذا الاسناد- و قال الترمذي: هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث بكار بن عبد العزيز- و بكار بن عبد العزيز مقارب الحديث-

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يُتِمُّ صَلَاتَهُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہ نماز کو مکمل کر دیتا ہے۔

81-باب مَنْ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَحْدَهُ ثُمَّ اَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ فَلْيُصَلِّ مَعَهَا.

باب: جو شخص صبح کی نماز تنہا ادا کر چکا ہو پھر وہ جماعت کو بھی پالے تو وہ جماعت کے ساتھ بھی نماز ادا کرے

1515- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ وَانْصَرَفَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمَا. فَاُتِيَ بِهِمَا تَرْعُدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا. قَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا. قَالَ لَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ.

☆☆ جابر بن یزید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے حج میں شریک ہوا ہوں میں نے آپ کی اقتداء میں صبح کی نماز مسجد خیف میں ادا کی جب آپ نے اپنی نماز کو مکمل کر لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو وہاں لوگوں کے پیچھے دو آدمی موجود تھے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا: ان کو میرے پاس لے کر آؤ ان دونوں کو لایا گیا تو دونوں کانپ رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم دونوں نے ہمارے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کر چکے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو جب تم اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کر چکے ہو اور پھر تم مسجد میں آؤ جہاں جماعت کے ساتھ نماز ادا ہو رہی ہو تو لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کریں کرو یہ تمہارے لیے نفل نماز بن جائے گی۔

1516- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَشُعْبَةُ وَشَرِيْكٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ. قَالَ شَرِيْكٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِيْ. فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ.

۱۵۱۵- اخرجه احمد (۱۶۰/۴) و الترمذي (۴۲۴/۱-۴۲۵) كتاب الصلاة: باب ما جاء في الرجل يصلي وحده، حديث (۲۱۹) و النسائي (۱۱۲/۲) كتاب الامامة: باب اعادة الفجر مع الجماعة لمن صلى وحده، حديث (۸۵۸) و ابن خزيمة (۱۲۷۹، ۱۶۳۸) و ابن حبان (۱۵۶۵) كلهم من طريق هشيم بهذا الاسناد- و اخرجه ابو داود (۱۵۷/۱) كتاب الصلاة: باب فيمن صلى في بيته ثم ادرك الجماعة، حديث (۵۷۵، ۵۷۶) و احمد (۱۶۱/۴) و الطيالسي (۱۲۴۷) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۳۶۳/۱) و ابن خزيمة (۱۶۳۸) و ابن حبان (۱۵۶۴) و الطبراني في (الكبير) (۲۳۲/۲۲، ۲۳۳) رقم (۶۱۰، ۶۱۱) كلهم من طريق شعبة: ثنا يعلى بن عطاء بهذا الاسناد-

۱۵۱۶- اخرجه احمد (۱۶۱/۴): حدثنا يزيد بن هارون بهذا الاسناد- و ينظر: الحديث السابق- و صححه ابن خزيمة (۱۶۳۸)-

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''ان دونوں میں سے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ ہمارے لیے دعائے مغفرت کیجئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کر دی ہے''۔

1517- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْفَجْرَ بِمِنًى فَانْحَرَفَ فَرَاٰى رَجُلَيْنِ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ فَدَعَا بِهِمَا فَجِيءَ بِهِمَا تَرْعُدُ فَرَائِصُهُمَا. فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ . فَقَالَا قَدْ كُنَّا صَلَّيْنَا فِي الرِّحَالِ . قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فِيْ رَحْلِهٖ ثُمَّ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ مَعَ الْاِمَامِ فَلْيُصَلِّهَا مَعَهٗ فَاِنَّهَا لَهٗ نَافِلَةٌ .

☆☆ جابر بن یزید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے منٰی میں فجر کی نماز پڑھائی' جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے لوگوں کے پیچھے دو آدمیوں کو دیکھا' دونوں کو بلوایا' دونوں لائے گئے تو وہ کانپ رہے تھے' آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کیا۔ ان دونوں نے عرض کی: ہم اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کر چکے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو جب کوئی شخص اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کر چکا ہو اور پھر وہ امام کے ساتھ باجماعت نماز کو بھی پالے تو وہ امام کی اقتداء میں بھی اس نماز کو ادا کرلے تو یہ اس کے لیے نفل ہو جائے گی۔

1518- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَّحَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَقَالَ فَصَلُّوْا مَعَهٗ وَاجْعَلُوْهَا سُبْحَةً . قَالَ الشَّيْخُ خَالَفَهُمْ اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ عَنِ الثَّوْرِيِّ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ساتھ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''تو تم لوگ اس کے ساتھ نماز ادا کرلو اور اسے نفل نماز قرار دو''۔

بعض دیگر راویوں نے اس کے برخلاف روایت نقل کی ہے۔

1519- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمَّا انْصَرَفَ رَاٰى رَجُلَيْنِ فِيْ مُؤَخَّرِ الْقَوْمِ - قَالَ - فَدَعَا بِهِمَا فَجَآءَا تَرْعُدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا لَكُمَا لَمْ تُصَلِّيَا مَعَنَا . قَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْنَا فِي الرِّحَالِ . قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فِيْ رَحْلِهٖ ثُمَّ جَاءَ اِلَى الْاِمَامِ فَلْيُصَلِّ مَعَهٗ وَلْيَجْعَلِ الَّتِيْ صَلّٰى فِيْ بَيْتِهٖ نَافِلَةً . خَالَفَهٗ اَصْحَابُ الثَّوْرِيِّ وَمَعَهُمْ اَصْحَابُ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ مِّنْهُمْ شُعْبَةُ وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَشَرِيْكٌ وَّغَيْلَانُ بْنُ جَامِعٍ وَّاَبُوْ خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ وَمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَهُشَيْمٌ وَّغَيْرُهُمْ

۱۵۱۷ اخرجه احمد (۱۶۱/۴): حدثنا عبد الرحمن بن مهدي' بهذا الاسناد' و الحديث تقدم تخريجه-

۱۵۱۸ اخرجه ابن خزيمة (۱۶۳۸) من طريق وكيع' بهذا الاسناد- و ينظر: الحديث السابق-

رَوَوْهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ مِثْلَ قَوْلِ وَكِيعٍ وَّابْنِ مَهْدِيٍّ.

☆☆ جابر بن یزید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی' جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے لوگوں کے پیچھے دو آدمیوں کو دیکھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کو بلوایا تو وہ دونوں کانپتے ہوئے آئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں نے ہمارے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی' اُن دونوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم نے اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کر لی تھی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کرو جب کسی شخص نے اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کر لی ہو اور پھر وہ امام کے پاس آئے تو اسے امام کے ساتھ بھی نماز ادا کر لینی چاہیے اور جو نماز اس نے اپنی رہائش گاہ میں ادا کی تھی' اسے نفل قرار دینا چاہیے۔

بعض دیگر راویوں نے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عطاء عامری، طائفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۳)(۲۰۸)۔

1520- وَرَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ وَقَالَ فَتَكُونُ لَكُمَا نَافِلَةً وَّالَّتِي فِي رِحَالِكُمَا فَرِيضَةٌ . حَدَّثَنَاهُ النَّيْسَابُورِيُّ وَغَيْرُهُ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حَجَّاجٍ بِذٰلِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں' تاہم اس میں یہ الفاظ درج ہیں:

''یہ تم دونوں کے لیے نفل نماز بن جائے گی اور جو تم نے اپنی رہائش گاہ میں ادا کی تھی' وہ فرض نماز ہوگی''۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

1521- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَفَّافُ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ وَمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَ قَوْلِ هُشَيْمٍ.

۱۵۲۰- اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲/۲۲۸) من طريق ابي خالد عن الحجاج' بهذا الاسناد- قال ابن عدي: هكذا قال حجاج عن يعلى بن عطاء عن ابيه عن عبد الله بن عمرو' و اخطا في الاسناد' و كان هذا الاسناد اسهل عليه: لان يعلى بن عطاء يروي عن ابيه عن عبد الله ابن عمرو احاديث' و انما روى هذا الحديث الثقات عن يعلى بن عطاء عن جابر بن يزيد بن الاسود عن ابيه فذكر الحديث- اه- وقد سئل ابو زرعة عن حديث عبد الله بن عمرو؟ فقال: هذا وهم عندي- و ينظر: (علل الحديث) لا بن ابي حاتم (۱/۱۸۵)-

۱۵۲۱- اخرجه احمد (۴/۱۶۱): حدثنا بهز' حدثنا ابو عوانة' بهذا الاسناد- و اخرجه الطبراني في (الكبير) (۲۲/۲۳۴) رقم (۶۱۳) من طريق حجاج بن المنهال' ثنا ابو عوانة' به- و اخرجه الطبراني في (الكبير) (۲۲/۲۳۴) رقم (۶۱۴) من طريق الهيثم بن جميل' ثنا مبارك بن فضالة' بهذا الاسناد-

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ جابر بن یزید کے حوالے سے ان کے والد سے منقول ہے۔

1522- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأُبُلِّيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عِيسَى بْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ ذِي حِمَايَةَ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَامِعٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ جابر بن یزید کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبدحمید بن ذی حمایۃ رحبی، ابواسحاق، من اھل حمص، من فقہاء شام، کان علی قضاء اھل حمص، یروی عن ابن منکدر وحمید طویل، روی عنہ جراح بن ملیح واھل بلدہ، تحول فی آخر عمرہ ی طرسوس، وان کا انتقال 2ھ میں ہوا۔ بھا مرابطا۔

ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ثقات (۱۳/۶)۔

1523-خَالَفَهُ بَقِيَّةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ ذِي حِمَايَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ .حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْوُصَابِيُّ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنَانٍ قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ ذِي حِمَايَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ .

☆☆ یہی روایت جابر بن یزید کے حوالے سے شعبہ کی حدیث کی مانند منقول ہے۔

82-باب تَكْرَارِ الصَّلَاةِ.

باب: نماز کو دوبارہ پڑھنا

1524- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ح

۱۵۲۲- اخرجه الطبراني في (الكبير) (۲۲/۳۲۵) رقم (۶۱۶) من طريق محمد بن عبيدة بهذا الاسناد-

۱۵۲۳- اخرجه ابن منده من طريق بقية' بهذا الاسناد؛ كما في (التلخيص) (۲/۶۲)-

۱۵۲۴- اخرجه مالك (۱/۱۳۲) كتاب الصلاة الجماعة' باب اعادة الصلاة مع الامام' الحديث (۸)' و الشافعي (۱/۱۰۲) كتاب الصلاة' باب في الجماعة و الامامة' الحديث (۲۹۹)' و النسائي (۲/۱۱۲) كتاب الامامة' باب اعادة الصلاة مع الجماعة بعد صلاة الرجل لنفسه' و الحاكم (۱/۲۴۴) كتاب الصلاة' باب الصلاة مع الجماعة لمن صلى وحده' و البيهقي (۲/۳۰۰) كتاب الصلاة' باب الرجل يصلي وحده' ثم يدرك الجماعة' و عبد الرزاق (۲/۴۲۱)' رقم (۳۹۳۲)' و ابن حبان (۴۳۳ موارد)' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۳۶۳)' كلهم من طريق زيد بن اسلم' عن بسر بن محجن' عن ابيه محجن' به- وقال الحاكم: هذا حديث صحيح - ووافقه الذهبي' و صححه ابن حبان- و قال البغوي في (شرح السنة) (۲/۴۱۶): هذا حديث حسن-

وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي الدِّيلِ يُقَالُ لَهُ بُسْرُ بْنُ مِحْجَنٍ عَنْ اَبِيْهِ مِحْجَنٍ اَنَّهُ كَانَ فِيْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاُذِّنَ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلّٰى ثُمَّ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِيْ مَجْلِسِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ . قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ صَلَّيْتُ فِيْ اَهْلِي فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ . اَللَّفْظُ لِحَدِيْثِ مَالِكٍ وَّالْمَعْنٰى وَاحِدٌ.

☆☆ بسر بن محجن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔

زید بن اسلم' بنو دیل کے ساتھ تعلق رکھنے والے ایک صاحب بسر بن محجن کے حوالے سے' ان کے والد حضرت محجن کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم ﷺ اُٹھے' آپ ﷺ نے نماز ادا کی' جب آپ واپس تشریف لائے تو حضرت محجن اپنی جگہ پر ہی بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے' تم نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کی؟ کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! لیکن میں اپنے گھر میں نماز ادا کر چکا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: جب تم آؤ تو لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کرلو' خواہ تم پہلے نماز ادا کر چکے ہو۔

حدیث کے یہ الفاظ امام مالک سے منقول روایت کے ہیں اور اس کا مفہوم قریب قریب ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بسر بن محجن دیلی، وقیل: بکسر اولہ ومعجمۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۶۷) (۶۷۴)۔

83-باب لَا يُصَلِّىْ مَكْتُوبَةً فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ .

باب: ایک ہی فرض نماز دن میں دو مرتبہ نہیں ادا کی جائے گی

1525- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّسَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ وَّعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالُوْا

۱۵۲۵-اخرجه احمد (۲/ ۱۹، ۴۱)، و ابو داود (۱/ ۳۸۹) كتاب الصلاة: باب اذا صلى في جماعة، و ادرك جماعة ايعيد؟ الحديث (۵۷۹)، و النسائي (۲/ ۱۱۴): كتاب الامامة: باب سقوط الصلاة عن صلى في المسجد جماعة، و ابن السكن في صحيحه: كما في (التلخيص، (۱/ ۱۵۶)، و ابن ابي شيبة (۲/ ۲۷۸-۲۷۹)، و ابن خزيمة (۳/ ۶۹) رقم (۱۶۴۱)، و ابن حبان (۴/ ۵۷) رقم (۲۳۸۹)، و ابن عبد البر في (التمهيد (۴/ ۲۴۴)، و ابو نعيم في (الحلية) (۸/ ۲۸۵) من طريق سليمان بن يسار، عن ابن عمر، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (لا تصلوا صلاة في اليوم مرتين)-

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِى سُلَيْمَانُ مَوْلَى مَيْمُونَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ لاَ تُصَلُّوا صَلاَةً فِى يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (ایک ہی) فرض نماز ایک دن میں دومرتبہ ادا نہ کرو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محجن بن ابی محجن دیلی، صحابی، قلیل حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۲۳)(۶۵۳۹)۔

1526- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِىُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ بِهٰذَا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1527- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبِى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنِى حُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ أَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِى سُلَيْمَانُ مَوْلَى مَيْمُونَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ جَالِسٌ بِالْبَلاَطِ وَالنَّاسُ فِى صَلاَةِ الْعَصْرِ فَقُلْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّاسُ فِى الصَّلاَةِ .قَالَ إِنِّى قَدْ صَلَّيْتُ إِنِّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ لاَ تُصَلَّى صَلاَةٌ مَكْتُوبَةٌ فِى يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ . قَالَ الشَّيْخُ تَفَرَّدَ بِهِ حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَّاللّٰهُ أَعْلَمُ.

☆☆ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام سلیمان بیان کرتے ہیں' ایک دن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ اُس وقت بلاط میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ اُس وقت عصر کی نماز ادا کر رہے تھے' میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! لوگ نماز پڑھ رہے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: میں نماز ادا کر چکا ہوں' (اب میں اس لیے لوگوں کے ساتھ یہ نماز ادا نہیں کر رہا) کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک فرض نماز ایک دن میں دومرتبہ ادا نہیں کی جائے گی۔

84-باب صَلاَةِ النَّافِلَةِ فِى اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ .

باب: رات اور دن میں نوافل ادا کرنا

1528- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ

وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ وَّعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَيُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّىْ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَّيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهُ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ فَيَخْرُجَ مَعَهُ .وَبَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلٰى بَعْضٍ فِیْ قِصَّةِ الْحَدِيْثِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سے لے کر صبح صادق ہونے تک کے درمیانی وقت میں گیارہ رکعت ادا کیا کرتے تھے' اُن میں آپ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیتے تھے اور ایک رکعت کے ذریعے اُنہیں طاق کر لیتے تھے' آپ ﷺ اُس میں ایک سجدہ اتنا طویل کرتے تھے کہ جتنی دیر میں کوئی شخص پچاس آیات کی تلاوت کر لیتا ہے' پھر جب مؤذن فجر کی اذان دے کر فارغ ہوتا اور صبح صادق ہو چکی ہوتی تو نبی اکرم ﷺ اُٹھ کر دو مختصر رکعات ادا کر لیتے تھے' پھر آپ ﷺ دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے' یہاں تک کہ مؤذن آپ ﷺ کو نماز کے لیے بلانے آتا' تو آپ ﷺ اُس کے ساتھ تشریف لے جاتے۔

مختلف راویوں نے یہ واقعہ الفاظ کی کمی و بیشی کے ساتھ نقل کیا ہے۔

85-باب مَا جَاءَ فِیْ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى

باب: رات اور دن کے نوافل دو' دو کر کے ادا کیے جائیں گے

1529- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَّعْلَى بْنِ عَطَاءٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا الْاَزْدِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ

۱۵۲۸- اخرجه ابو داود (۲/ ۳۹) كتاب الصلاة: باب في صلاة الليل: حديث (۱۳۳۷)' و النسائي (۲/ ۳۰) كتاب الاذان: باب ايذان المؤذنين الائمة بالصلاة: حديث (۶۸۵)' كلاهما من طريق ابن وهب' بهذا الاسناد- و للحديث طرق كثيرة عن الزهري' و سياتي تخريجها في مواضعها-

۱۵۲۹- اخرجه ابو داود (۲/ ۲۹) كتاب الصلاة: باب في صلاة النهار: حديث (۱۲۹۵)' و الترمذي (۲/ ۴۹۱) كتاب الصلاة: باب ما جاء ان صلاة الليل و النهار مثنى مثنى: حديث (۵۹۷)' و النسائي (۳/ ۲۲۷) كتاب قيام الليل: باب كيف صلاة الليل: حديث (۱۶۶۶)' و ابن ماجه (۱/ ۴۱۹) كتاب الصلاة: باب ما جاء في صلاة الليل و النهار مثنى مثنى: حديث (۱۳۲۲)- و احمد (۲/ ۲۶' ۵۱)' و ابن خزيمة (۱۲۱۰)' و ابن حبان (۲۴۸۲)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۴۸۷)' كلهم من طريق شعبة' بهذا الاسناد- و قال الترمذي: اختلف اصحاب شعبة فيه' فرفعه بعضهم' و وقفه بعضهم' و رواه الثقات عن عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم' و لم يذكروا فيه: (صلاة النهار)- و قال النسائي: هذا الحديث عندي خطأ- و قال ابن عبد البر في (التمهيد) (۱۳/ ۱۸۵): و كان يحيى بن معين يخالف احمد في حديث علي الازدي' و يضعفه' و لا يحتج به- اه-

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى ۔ قَالَ لَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوُدَ وَهٰذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا اَهْلُ مَكَّةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: رات اور دن کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے جائیں گے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سلیمان، ابوعلی مالکی، بصری ۔رحل بہ دارقطنی فی حدود عشرین وثلاثمائۃ۔ قال ذہبی: لا باس بہ ان شاء اللہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۶/۱۷۶)۔

○ علی بن عبداللہ بارقی ازدی، ابوعبداللہ بن ابی ولید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۴۰)۔

1530- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْاَصَمُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ بَحْرٍ بِجَبَلَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رات اور دن کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے جائیں گے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یوسف بن بحر بن عبدالرحمن، ابوقاسم تمیمی۔ قال خطیب: اخبرنا برقانی، قال: رایت بخط ابی حسن دارقطنی مکتوبا: یوسف بن بحر یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۴/۳۰۵)۔

○ داؤد بن منصور نسائی، ابوسلیمان ثغری۔ سکن بغداد ثم مصیصۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ (روایت کے الفاظ نقل کرنے میں) یہ وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 123 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۳۴)۔

1531- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَّابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ اَبِىْ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعِ ابْنِ الْعَمْيَاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الصَّلَاةُ مَثْنٰى مَثْنٰى اَنْ تَشَهَّدَ فِىْ كُلِّ

۱۵۳۰- ذكره الحافظ في (التلخيص) (۲ / ۴۸ - ۴۹) من جهة المصنف- وقال: وفي اسناده نظر-

رَكْعَتَيْنِ وَتَبَأَسَ وَتَمَسْكَنَ وَتُقْنِعُ بِيَدِكَ وَتَقُولَ اللّٰهُمَّ اللّٰهُمَّ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ . رَوَاهُ اللَّيْثُ - يَعْنِيْ ابْنَ سَعْدٍ - عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ وَّاَسْنَدَهٗ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ .

☆☆ حضرت مطلب رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (نفل) نماز دو، دو کر کے ادا کی جائے گی، دو رکعت پڑھنے کے بعد تم تشہد میں بیٹھو گے، خشوع و خضوع کا اظہار کرو گے اور اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر یا اللہ، یا اللہ کہو گے۔ جو شخص ایسا نہیں کرے گا (تو اُس کی نماز) نامکمل ہوگی۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن نافع بن عمیاء، مجہول، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۵۶/۱)۔

86-باب لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ اِلَّا سَجْدَتَيْنِ

باب: صبح صادق ہو جانے کے بعد صرف دو رکعت (سنت) ادا کی جائیں گی

1532- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا قُدَامَةُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُصَيْنِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عَلْقَمَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ يَسَارٍ مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاٰنِيْ ابْنُ عُمَرَ اُصَلِّيْ بَعْدَ الْفَجْرِ فَحَصَبَنِيْ وَقَالَ يَا يَسَارُ كَمْ صَلَّيْتَ قُلْتُ لَا اَدْرِيْ . قَالَ لَا دَرَيْتَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَجَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلَاةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْنَا تَغَيُّظًا شَدِيْدًا ثُمَّ قَالَ لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ اَنْ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ اِلَّا سَجْدَتَيْنِ .

☆☆ یسار بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے صبح صادق ہو جانے کے بعد (نفل) نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو مجھے کنکریاں مارتے ہوئے فرمایا: اے یسار! تم نے کتنی رکعت ادا کی ہیں؟ میں نے جواب دیا: مجھے یاد

۱۵۳۱-اخرجه احمد (۱۶۷/٤)' و ابو داود (۲۹/۲) كتاب الصلاة' باب في صلاة النهار' حديث (۱۲۹۶)' و ابن ماجه (۱/ ٤۱۹' ٤۲۰) كتاب الصلاة' باب ما جاء في صلاة الليل و النهار مثنى مثنى' حديث (۱٤۲۵)' و الترمذي في (العلل) (۱۲۸)' و ابن خزيمة (۱۲۱۲)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ٤۸۸)' كلهم من طريق شعبة' بهذا الاسناد- و قال الترمذي: سمعت محمد بن اسماعيل يقول: رواية الليث بن سعد اصح من حديث شعبة- و شعبة اخطا في هذا الحديث في مواضع: فقال: (عن انس بن ابي انس) و انما هو: (عن عمران بن ابي انس)' وقال: (عن عبد الله بن الحارث)' و انما هو: (عبد الله بن نافع عن ربيعة بن الحارث)-و ربيعة بن الحارث: هو ابن عبد المطلب' فقال: (هو عن المطلب)' و لم يذكر فيه: (عن الفضل بن عباس)- وقال ابن ابي حاتم في (العلل) (۱/ ۱۳۲' ۱۳۳):

۱۵۳۲-اخرجه الترمذي (۲/ ۲۷۸-۲۷۹) كتاب الصلاة' باب ما جاء: لا صلاة بعد طلوع الفجر الا ركعتين' حديث (٤۱۹)' و ابن ماجه (۸۶/۱) المقدمة' باب من بلغ علما' حديث (۲۳۵)' كلاهما من عبد العزيز بن محمد' بهذا الاسناد-وقال الترمذي: حديث غريب' لا نعرفه الا من حديث قدامة بن موسى' وروى عنه غير واحد- اه- و اخرجه ايضا البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ٤۶۵) من طريق الدراوردي' به-

نہیں ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: تمہیں سمجھ بھی نہیں ہے' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم یہ نماز (یعنی اس وقت میں نوافل) ادا کر رہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ہم پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا اور ارشاد فرمایا: تمام موجود لوگ غیر موجود افراد تک یہ بات پہنچا دیں: صبح صادق ہو جانے کے بعد (نوافل میں) صرف دو رکعت (سنت) ادا کی جاسکتی ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قدامة بن موسیٰ بن عمر بن قدامة بن مظعون جمحی، مدنی، امام مسجد نبوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ عمر، یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 153ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۲۴/۲)۔

○ محمد بن حصین تمیمی، وسماہ بعضھم ایوب، وکنیۃ ابیہ ابوایوب، مجھول، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۵۵/۲)۔

○ یسار مدنی، مولی ابن عمر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۷۳/۲)۔

1533 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِىْ عَلْقَمَةَ عَنْ يَسَارٍ مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَآنِىْ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اُصَلِّىْ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَالَ يَا يَسَارُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَجَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نُصَلِّىْ هٰذِهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ لَا تُصَلُّوْا بَعْدَ الْفَجْرِ اِلَّا سَجْدَتَيْنِ.

☆☆ یسار بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے دیکھا' میں صبح صادق ہو جانے کے بعد نوافل پڑھ رہا تھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے یسار! ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اُس وقت یہی نماز (یعنی اس وقت میں نوافل) ادا کر رہے تھے' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام موجود لوگ غیر موجود افراد تک یہ بات پہنچا دیں: صبح صادق ہو جانے کے بعد (نوافل میں) صرف دو رکعت (سنت) ادا کرو (اس کے علاوہ کوئی نماز ادا نہیں کی جاسکتی)۔

1534 - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْحَسَنِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صبح صادق ہو جانے کے بعد

۱۵۳۳ اخرجه احمد (۲/ ۱۰۴) و ابو داود (۲/ ۲۵) كتاب الصلاة: باب من رخص فيهما اذا كانت الشمس مرتفعة حديث (۱۲۷۸) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۴۶۵) من طريق وهيب بهذا الاسناد وقد رجح البيهقي لهذه الرواية-

دو رکعت (سنت) کے علاوہ اور کوئی نماز ادا نہیں کی جا سکتی۔

87-باب الْحَثِّ لِجَارِ الْمَسْجِدِ عَلَى الصَّلاَةِ فِيهِ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ.

باب: مسجد کے پڑوس میں (یعنی قریب) رہنے والے شخص کو اس بات کی ترغیب دینا کہ وہ مسجد میں نماز ادا کرے' البتہ اگر کوئی عذر ہو تو (حکم مختلف ہے)

1535- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو السُّكَيْنِ الطَّائِيُّ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا جُنَيْدُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو السُّكَيْنِ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُكَيْنٍ الشَّقَرِيُّ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُكَيْرٍ الْغَنَوِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَقَدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَوْمًا فِي الصَّلاَةِ فَقَالَ مَا خَلَّفَكُمْ عَنِ الصَّلاَةِ . قَالُوا لِحَاءٍ كَانَ بَيْنَنَا . فَقَالَ لاَ صَلاَةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ . هَذَا لَفْظُ ابْنِ مَخْلَدٍ وَقَالَ أَبُو حَامِدٍ لاَ صَلاَةَ لِمَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ ثُمَّ لَمْ يَأْتِ إِلَّا مِنْ عِلَّةٍ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز (باجماعت) کے دوران کچھ لوگوں کو غیر موجود پایا تو دریافت کیا: وہ لوگ نماز میں کیوں شریک نہیں ہوئے؟ تو لوگوں نے بتایا: انہیں کچھ کام تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد کے پڑوس میں رہنے والے کی نماز صرف مسجد میں ہوتی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ابن مخلد نامی راوی کے ہیں' جبکہ ابوحامد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص اذان سنے اور (مسجد میں) نہ آئے' اُس کی نماز نہیں ہوتی' البتہ اگر کوئی علّت (یعنی عذر) ہو تو (حکم مختلف ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زکریا بن یحییٰ بن عمر بن حصن طائی، ابوسکین-کوفی، خزاز-بعجمات- علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 251ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۶۳/۱)۔

○ جنید بن حکیم بن جنید، ابوبکر ازدی دقاق۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کا انتقال 283ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۴۱/۷)۔

۱۵۳۵-اخرجه العقیلي في (الضعفاء) (۸۰/۴-۸۱) من طریق ابي السکین بهذا الاسناد- و قال العقیلي: حدثني آدم قال: سمعت البخاري قال: محمد بن سکین موذن شقرة في اسناده نظر- و قال العقیلي: لهذا یروی بغیر هذا الاسناد من وجه صالح- و ینظر: (نصب الرایة) (۴۱۳/۴) و (تلخیص الحبیر) (۶۶/۲)-

○ محمد بن سکین۔ عن عبد اللہ بن بکیر، لا یعرف، وخبرہ منکر۔ امام بخاری فرماتے ہیں: فی اسنادہ نظر۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۶/۱۷۰)۔

○ عبد اللہ بن بکیر غنوی، کوفی۔ عن محمد بن سوقۃ۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: کان من عتق شیعۃ۔ وقال ساجی: من اھل صدق، ولیس بقوی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴/۷۰)۔

○ محمد بن سوقۃ۔ غنوی۔ ابوبکر کوفی عابد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ مرضی، عابد یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۶۸)۔

1536- حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُذَكِّرُ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْعَطَّارُ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ غَالِبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْيَمَامِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَلَاةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِى الْمَسْجِدِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مسجد کے پڑوس میں رہنے والے کی نماز صرف مسجد میں ہوتی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن داؤد یمامی، ابوجمل صاحب یحییٰ بن کثیر، قال ابن معین: لیس بشیء۔ امام بخاری فرماتے ہیں: منکر حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳/۲۸۸)۔

○ مطلب بن زیاد بن ابی زہیر، ثقفی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ربما وھم، یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 185ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۵۴)۔

1537- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنِى الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَنْ كَانَ جَارَ الْمَسْجِدِ فَسَمِعَ الْمُنَادِىَ يُنَادِىْ فَلَمْ يُجِبْهُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلَا صَلَاةَ لَهٗ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص مسجد کے پڑوس میں رہتا ہو اور مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنے اور کوئی

۱۵۳۶- اخرجہ الحاکم (۱/۲۴۶)، والبیہقی فی (السنن الکبری) (۳/۵۷)، کلاھما من طریق سلیمان بن داود الیمامی بھذا الاسناد- و سکت عنہ الحاکم- و قال البیہقی: ھو ضعیف- و قال ابن القطان فی (کتابہ): و سلیمان بن داود الیمامی المعروف ب (ابی الجمل) ضعف، و عامۃ مایرویہ بھذا الاسناد لا یتابع علیہ- و ینظر: (نصب الرایۃ) (۴/۴۱۲)-

۱۵۳۷- اخرجہ البیہقی فی (السنن الکبری) (۳/۵۷) کتاب الصلاۃ، باب ما جاء من التشدید فی ترک الجماعۃ من غیر عذر، من طریق سفیان عن ابی اسحاق بھذا الاسناد-

عذر کے بغیر (نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد میں) نہ آئے تو اُس کی نماز نہیں ہوتی۔

1538- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلاَ صَلاَةَ لَهُ إِلاَّ مِنْ عُذْرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اذان سن کر اُس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے مسجد میں نہ آئے) اُس کی نماز نہیں ہوتی' البتہ اگر کوئی عذر ہو تو (حکم مختلف ہے)۔

1539- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا قُرَادٌ عَنْ شُعْبَةَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. قَالَ الشَّيْخُ رَفَعَهُ هُشَيْمٌ. وَقُرَادٌ شَيْخٌ مِنَ الْبَصْرِيِّينَ مَجْهُولٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔جبکہ بعض راویوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

1540- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنْ مَغْرَاءَ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ. قَالُوا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ الصَّلاَةَ الَّتِي صَلَّى.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اذان دینے والے کو سنے اور کوئی عذر اُس کی بات ماننے (یعنی باجماعت نماز کے لیے جانے) میں رکاوٹ نہ ہو۔لوگوں نے دریافت کیا: عذر سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوف یا بیماری' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تو اُس شخص نے (اپنے گھر میں) جو نماز ادا کی ہے' اللہ تعالیٰ اُس کی وہ نماز قبول نہیں کرے گا۔

١٥٣٨-اخرجه ابن ماجه (١/٢٦٠) كتاب المساجد' باب التغليظ في التخلف عن الجماعة' حديث (٧٩٣) عن علي بن عبد الله بن مبشر' بهذا الاسناد- و اخرجه البغوي في (شرح السنة) (٢/٣٦٩-٣٧٠) من طريق الحسن بن سفيان' نا عبد الحميد بن بيان' بهذا الاسناد- و اخرجه الطبراني في (الكبير) (١٢٢٦٥) من طريق هشيم' به- و اخرجه الحاكم (١/٢٤٥)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (٣/٥٧) من طريق شعبة بهذا الاسناد- و قال الحاكم: هذا حديث قد اوقفه غندر و اكثر اصحاب شعبة' و هو صحيح على شرط الشيخين' و لم يخرجاه- و هشيم و قراد ابو نوح ثقتان' فاذا وصلاه' فالقول فيه قولهما-

١٥٣٩-اخرجه البغوي في (شرح السنة) (٢/٣٧٠) من طريق ابي العباس الاصم' نا العباس بن محمد الدوري بهذا الاسناد- و ينظر: الحديث السابق-

١٥٤٠-اخرجه ابو داود (١/٢٠٦) كتاب الصلاة' باب في التشديد في ترك الجماعة' حديث (٥٥١)' و الحاكم (١/٢٤٥-٢٤٦)' و الطبراني في (الكبير) (١٢٢٦٦) من طريق قتيبة ابن سعيد' بهذا الاسناد- و ابو جناب هو يحيى بن ابي حية و هو ضعيف-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحیٰی بن ابی حیہ-کلبی، ابوجناب- یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 150ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۴۶/۲)۔

88-باب الرَّجُلِ يَذْكُرُ صَلَاةً وَّهُوَ فِيْ اُخْرٰى .

باب: جس شخص کو نماز کے دوران دوسری نماز یاد آ جائے (یعنی جو اُس نے ادا نہیں کی تھی)؟

1541- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلَاةً فَذَكَرَهَا وَهُوَ فِيْ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ فَلْيَبْدَاْ بِالَّتِيْ هُوَ فِيْهَا فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا صَلَّى الَّتِيْ نَسِيَ .

عُمَرُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ مَجْهُوْلٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص کوئی نماز بھول جائے اور پھر وہ نماز اُسے اُس وقت یاد آئے جب وہ کوئی دوسری نماز پڑھ رہا ہو' تو اُسے چاہیے کہ پہلے اپنی موجودہ نماز ادا کرلے جب اُس سے فارغ ہو جائے تو پھر وہ نماز ادا کرے جسے وہ بھول گیا تھا۔

عمر بن ابوعمر نامی راوی مجہول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن حجر-ابن ایاس، سعدی مروزی، نزیل بغداد، ثم مرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ نویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔ان کا انتقال 244ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۳/۲)۔

○ عمر بن ابی عمر کلاعی-علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔من شیوخ بقیۃ مجھولین، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۱/۲)۔

1542- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلَاةً فَلَمْ يَذْكُرْهَا اِلَّا

۱۵۴۱- اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲۲/۵) و من طريق البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۲۲/۲) كتاب الصلاة' باب من ذكر صلاة و هو في اخرى' من طريق علي بن حجر بهذا الاسناد-وقال ابن عدي: عمر ابن ابي عمر مجهول' ولا اعلم يروي عنه غير بقية' كما يروي عن سائر المجهولين- قال الحافظ ابن حجر في (التلخيص) (۲۷۲/۱): قال ابن العربي: جمع ضعفاً و انقطاعاً- اه

وَهُوَ مَعَ الْإِمَامِ فَلْيُصَلِّ مَعَ الْإِمَامِ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَلْيُصَلِّ الصَّلَاةَ الَّتِي نَسِيَ ثُمَّ لْيُعِدْ صَلَاتَهُ الَّتِي صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ.

قَالَ مُوسٰى وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ اِبْرَاهِيمَ التَّرْجُمَانِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَّرَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَوَهِمَ فِيْ رَفْعِهِ فَاِنْ كَانَ قَدْ رَجَعَ عَنْ رَفْعِهِ فَقَدْ وُفِّقَ لِلصَّوَابِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کوئی نماز بھول جائے اور پھر اُسے وہ نماز اُس وقت یاد آئے جب وہ امام کی اقتداء میں ہو تو اُسے چاہیے کہ امام کی اقتداء والی نماز ادا کرلے جب اُس نماز سے فارغ ہو جائے تو پھر وہ نماز ادا کرے جسے وہ بھول گیا تھا' پھر اُسے چاہیے کہ اُس نماز کو دوبارہ ادا کرے جو اُس نے امام کے ساتھ ادا کی تھی۔

بعض راویوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' لیکن اس بارے میں اُن راویوں کو وہم ہوا ہے۔

89-باب فَضْلِ صَلَاةِ الْقَائِمِ عَلٰى صَلَاةِ الْقَاعِدِ وَكَيْفِيَّةِ صَلَاةِ الصَّحِيحِ خَلْفَ الْجَالِسِ

باب: بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کے مقابلے میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کی فضیلت' بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے (امام کے پیچھے) تندرست شخص کا نماز ادا کرنے کا طریقہ

1543- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنْدَوَيْهِ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ وَصَلَاةُ النَّائِمِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَاعِدِ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بیٹھ کر نماز ادا کرنا کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کے مقابلہ میں (اجر و ثواب کے حوالے سے) نصف حیثیت رکھتا ہے اور لیٹ کر نماز ادا کرنا' بیٹھ کر

۱۵۴۲-اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۴۶۷/۱)' و البيهقي (۲۲۱/۲) كتاب الصلاة' باب من ذكر صلاة و هو في اخرى' من طريق ابي ابراهيم اسماعيل بن ابراهيم الترجماني' عن سعيد بن عبد الرحمن الجمحي' عن عبيد الله بن عمرو عن نافع' عن ابن عمر' عن النبي صلى الله عليه وسلم' به- قال البيهقي: تفرد ابراهيم الترجماني برواية هذا الحديث مرفوعاً' و الصحيح انه من قول ابن عمر موقوفاً- و هكذا رواه غير ابي ابراهيم عن سعيد- ثم اخرجه (۲۲۱/۲): كتاب الصلاة' باب من ذكر صلاة و هو في اخرى' من طريق يحيى بن ايوب' عن سعيد' به موقوفاً على ابن عمر' ثم قال: (و كذلك رواه مالك بن انس' و عبد الله بن عمر العمري' عن نافع' عن ابن عمر موقوفاً)-وقال ابن ابي حاتم في (العلل) (۱۰۸/۱)' رقم (۲۹۳): سالت ابا زرعة عن حديث رواه اسماعيل بن ابراهيم بن بسام الترجماني' عن سعيد بن عبد الرحمن الجمحي' عن عبيد الله' عن نافع' عن ابن عمر' عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (من نسي صلاة فلم يذكرها الا و هو مع الامام' فليصل مع الامام' فاذا فرغ من صلاته' فليعد الصلاة التي نسي' ثم لم يعد الصلاة التي صلى مع الامام)!-

۱۵۴۳-اخرجه احمد (۴۳۵/۴)' و البخاري (۵۸۴/۲) كتاب تقصير الصلاة' باب صلاة القاعد' الحديث (۱۱۱۵)' و ابو داود (۵۸۴/۱) كتاب الصلاة' باب في صلاة القاعد' الحديث (۹۵۱)' و الترمذي (۲۳۱/۱) كتاب الصلاة' باب ما جاء في صلاة القاعد' الحديث (۳۶۹)' و النسائي (۲۲۳/۳-۲۲۴) كتاب قيام الليل' باب فضل صلاة القاعد على صلاة النائم' و ابن ماجه (۲۸۸/۱) كتاب اقامة الصلاة' باب صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم' حديث (۱۲۳۱) و ابن الجارود رقم (۲۳۱)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۴۹۱/۲) من حديث عمران-

نماز ادا کرنے کے مقابلہ میں (اجر و ثواب کے حوالے سے) نصف حیثیت رکھتا ہے۔

1544- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صُرِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ ظَهْرِ فَرَسِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ عَلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ فَانْفَكَّتْ قَدَمُهٗ فَقَعَدَ فِيْ بَيْتٍ لِعَآئِشَةَ فَاَتَيْنَاهُ نَعُوْدُهٗ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّيْ قَاعِدًا تَطَوُّعًا فَقُمْنَا خَلْفَهٗ ثُمَّ اَتَيْنَاهُ يُصَلِّيْ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً فَقُمْنَا خَلْفَهٗ فَاَوْمَا اِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ ائْتَمُّوْا بِالْاِمَامِ مَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا وَّاِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَّلَا تَفْعَلُوْا كَمَا تَفْعَلُ فَارِسُ لِعُظَمَائِهَا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں گھوڑے پر سوار تھے' تو کھجور کے تنے کی وجہ سے زخمی ہو گئے' جس کے نتیجہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پر چوٹ آئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم 'سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں قیام پذیر ہوئے' ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نوافل ادا کرتے ہوئے پایا' ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ پھر جب ہم (اگلی مرتبہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت فرض نماز ادا کر رہے تھے' ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اشارہ کیا کہ ہم بیٹھ جائیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو ارشاد فرمایا: امام کی پیروی کرو' جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو اور جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرو تو تم کھڑے ہو کر نماز ادا کرو۔ تم اُس طرح کا رویہ اختیار نہ کرو جو اہلِ فارس اپنے بڑوں کے لیے اختیار کرتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبدوہاب بن حبیب بن مہران عبدی، ابواحمد فراء نیسابوری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ عارف، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 272ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۸۷)۔

1545- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ بِهٰذَا وَلَمْ يَقُلْ تَطَوُّعًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں لفظ ''نفل'' مذکور نہیں ہے۔

1546- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبَّاسٍ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اِيَاسٍ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَوَجَدْتُهٗ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ جَالِسًا فَلَمَّا انْصَرَفَ سَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ قُلْتُ لَهُمْ اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقُوْمَ فَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تُصَلُّوْا بِصَلَاتِيْ فَاجْلِسُوْا فَاِنِّيْ

۱۵٤٤- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۷۹-۸۰) كتاب الصلاة' باب ما روي في صلاة المأموم جالسًا' من طريق محمد بن عبد الوهاب' بهذا الاسناد- و اخرجه ابو داود (۱/۱٦٤) كتاب الصلاة' باب الامام يصلي من قعود' حديث (٦٠٢)' و احمد (۳/۳۰۰)' و ابن ابي شيبة (۲/۳۲٥-۳۲٦)' و ابن خزيمة (۱٦٥۱)' و ابن حبان (۲۱۱۲' ۲۱۱٤)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۳/۷۹-۸۰)' كلهم من طريق الاعمش بهذا الاسناد-

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ فَاِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَّاِنْ صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا .

☆☆ ابراہیم بن عبید بیان کرتے ہیں: میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہیں اپنے ساتھیوں کو بیٹھ کر نماز پڑھاتے ہوئے پایا' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو میں نے اُن سے اس بارے میں دریافت فرمایا' اُنہوں نے فرمایا: میں اصل میں کھڑا نہیں ہوسکتا' تو جب تم نے میری اقتداء میں نماز پڑھنی ہو تو بیٹھ کر ادا کرو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: امام ڈھال ہے' اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبید بن رفاعۃ بن رافع بن مالک بن عجلان زرقی، انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۳۹)۔

90-باب وَقْتِ الصَّلَاةِ الْمَنْسِيَّةِ.

باب: جو نماز بھول چکی ہو' اُسے ادا کرنے کا وقت

1547- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ اَبِي الْعَطَّافِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَوَقْتُهَا اِذَا ذَكَرَهَا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص نماز بھول جائے تو اُسے ادا کرنے کا وقت وہی ہوگا جب وہ اُسے یاد آ جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حفص بن عمر بن ابی عطاف سہمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 180 ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۸۷)۔

۱۵۴۷-اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲/ ۲۸٤)، و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۲۱۹) من طريق ابي ثابت: ثنا حفص بن عمر بن ابي العطاف بهذا الاسناد- و حفص ضعيف- و ينظر: اقوال الائمة فيه في (الكامل) (۲/ ۲۸۳-۲۸٤)-

91-باب جَوَازِ النَّافِلَةِ عِنْدَ الْبَيْتِ فِيْ جَمِيعِ الْاَزْمَانِ.

باب: بیت اللہ کے پاس کسی بھی وقت میں نفل نماز ادا کی جاسکتی ہے

1548- حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ اِنْ وُلِّيتُمْ مِنْ هٰذَا الْاَمْرِ شَيْئًا فَلَا تَمْنَعُنَّ طَائِفًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے بنو عبد مناف! اگر تم اس کام کے نگران بن جاؤ تو تم کسی بھی شخص کو اس بیت اللہ کا طواف کرنے اور یہاں نماز ادا کرنے سے ہرگز نہ روکنا' خواہ دن یا رات کا کوئی بھی وقت ہو۔

1549- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُوْلٍ حَدَّثَنَا جَدِّيْ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مِنْهَالٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ سَمِعَ اَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ- اَوْ يَا بَنِيْ قُصَيٍّ- لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَيُصَلِّيَ اَيَّةَ سَاعَةٍ شَآءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے بنو عبد مناف! (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اے قصی کی اولاد! تم کسی بھی شخص کو بیت اللہ کا طواف کرنے اور یہاں نماز ادا کرنے سے نہ روکنا' خواہ رات یا دن جو بھی حصہ ہو۔

۱۵٤۸- اخرجه الشافعي (۱/۵۷، ۵۸) كتاب الصلاة، الباب الاول في مواقيت الصلاة، حديث (۱۷۰، ۱۷۲)، و احمد (۴/۸۰)- و الحاكم (۱/٤٤۸) كتاب المناسك، و ابو داود (۲/٤٤۹) كتاب المناسك (الحج)، باب الطواف بعد العصر، حديث (۱۸۹٤)، و الترمذي (۳/۲۲۰) كتاب الحج، باب ما جاء في الصلاة بعد العصر و بعد الصبح لمن يطوف، حديث (۸٦۸)، و النسائي (۵/۲۲۳) كتاب الحج، باب اباحة الطواف في كل الاوقات، و ابن ماجه (۱/۳۹۸) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الرخصة في الصلاة بمكة في كل وقت (۱٤۹)، و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲/۱۸٦) كتاب مناسك الحج، باب الصلاة للطواف بعد الصبح و بعد العصر، و الحميدي (۱/۲۲۵) رقم (۵٦۱)، و ابن خزيمة (۲/۲٦۳) رقم (۱۲۸۰)، و ابن حبان (٦۲٦- موارد)، و ابو يعلى (۱۳/۳۹۰) رقم (۷۳۹٦)، و البيهقي (۲/٤٦۱)، و الدارمي (۲/۷۰)، كتاب المناسك، باب الطواف في غير وقت الصلاة، من طريق سفيان بن عيينة عن ابي الزبير عن عبد الله بن باباه عن جبير بن مطعم به- وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم، و لم يخرجاه، ووافقه الذهبي- و قال الترمذي: حديث حسن صحيح، و قد رواه عبد الله بن ابي نجيح عن عبد الله بن باباه ايضا- و صححه ابن خزيمة و ابن حبان- و الطريق الذي اشار اليه الترمذي هو طريق ابن ابي نجيح عن ابن باباه- اخرجه احمد (٤/۸۲)، والبيهقي (۵/۱۱۰)، و ابن حبان (۱۵٤٤- الاحسان)، من طريق ابن اسحاق عن عبد الله بن ابي نجيح عن عبد الله بن باباه به- و اخرجه عبد الرزاق (۵/٦۱) رقم (۹۰۰٤)، و احمد (٤/۸٤)، و ابن خزيمة رقم (۱۲۸۰) من طريق ابن جريج عن ابي الزبير به- وروي هذا الحديث مرسلا: اخرجه الشافعي في (مسنده) (۱/۵۸) كتاب الصلاة، باب في مواقيت الصلاة (۱۷۲) عن عطاء مرسلا-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جراح بن منہال بن عطوف جزری، عن زہری، قال احمد: کان صاحب غفلۃ، وامام بخاری فرماتے ہیں: وسلم: منکر حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲/۱۱۵)۔

1550- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرُّهَاوِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ مَعْشَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ اَلَا لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا صَلّٰى عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: اے بنوعبد مناف! خبردار! تم کسی بھی شخص کو اس بیت اللہ کے پاس نماز ادا کرنے سے نہ روکنا' خواہ رات یا دن کا کوئی بھی وقت ہو۔

1551- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الرَّبَالِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ اَظُنُّهُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا يَطُوْفُ بِهٰذَا الْبَيْتِ اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے بنوعبد مناف! تم کسی بھی شخص کو اس بیت اللہ کا طواف کرنے سے نہ روکنا' خواہ رات یا دن کا جو بھی وقت ہو۔

1552- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ الْحَافِظُ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ الْاَعْمٰى بِحَرَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الضَّحَّاكِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُنَّ اَحَدًا يُصَلِّىْ عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ اَىَّ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ .

☆☆ نافع بن جبیر اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے بنوعبد مناف! تم ایسے کسی شخص کو منع نہ کرنا جو اس بیت اللہ کے پاس نماز ادا کر رہا ہو' خواہ رات یا دن کا جو بھی وقت ہو۔

1553- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ مَوْلٰى عَفْرَاءَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَدِمَ اَبُوْ ذَرٍّ مَكَّةَ فَاَخَذَ بِعِضَادَتَىِ الْبَابِ فَقَالَ مَنْ عَرَفَنِىْ فَقَدْ عَرَفَنِىْ وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِىْ فَاَنَا جُنْدُبٌ اَبُوْ ذَرٍّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

۱۵۵۳- اخرجه البيهقي في (معرفة السنن والآثار) (۲/ ۲۷۵): حديث (۱۳۱۶) من طريق الدارقطني' بهذا الاسناد- وقال البيهقي: و حديث مجاهد عن ابي ذر مرسل- واخرجه في (السنن الكبرى) (۲/ ۴۶۱) من طريق الشافعي' به- و اخرجه احمد (۵/ ۱۶۵) من طريق يزيد عن عبد الله ابن المؤمل' به' الا انه لم يذكر حميدا في سنده- و اخرجه ابن عدي (۴/ ۱۳۷) من طريق سعدى ابن سالم عن ابن المؤمل' به' الا انه لم يذكر قيسا- و ينظر: (تلخيص الحبير) (۱/ ۲۳۹-۲۴۰)-

اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ .

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے' تو اُنہوں نے خانۂ کعبہ کے دروازے کی چوکھٹ کو پکڑ کر فرمایا: جو شخص مجھے جانتا ہے وہ تو مجھ سے واقف ہے' لیکن جو مجھے نہیں جانتا (تو وہ جان لے) میں جندب (ہوں اور میری کنیت) ابوذر ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: فجر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج نکلنے تک کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی جاسکتی اور عصر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی جاسکتی' البتہ مکہ کا حکم مختلف ہے' البتہ مکہ کا حکم مختلف ہے' البتہ مکہ کا حکم مختلف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن مومل بن وہب اللہ مخزومی، و مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ حدیث، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 160ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۵۰)(۳۶۷۳)۔

○ حمید بن قیس مکی اعرج، ابوصفوان قاری، لیس بہ باس، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 170ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۰۳)۔

○ قیس بن سعد بن عبادۃ، خزرجی انصاری، صحابی جلیل، ان کا انتقال 60ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۲۸)۔

○ عبداللہ بن احمد بن زکریا بن حارث، مکی، ابویحییٰ بن ابی مسرۃ، قال ابن ابی حاتم: کتبت عنہ بمکۃ، ومحلہ صدق۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۵/۶) تنبیۃ: فی ط: ابی مسرۃ۔

○ خلاد بن یحییٰ بن صفوان سلمی، ابومحمد کوفی، نزیل مکۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ رمی بالارجاء، وھومن کبار شیوخ بخاری، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 213ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۰۳)(۱۷۷۶)۔

1554- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ السَّمِيعِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ مَسَرَّةَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ حَدَّثَنِيْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جُبَيْرًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا تَمْنَعُنَّ مُصَلِّيًا عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ فِيْ سَاعَةٍ مِّنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے بنوعبدالمطلب! تم اس بیت اللہ کے پاس کسی بھی شخص کو نماز ادا کرنے سے نہ روکنا' خواہ رات یا دن کا کوئی بھی وقت ہو۔

1555- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ الْبَرْذَعِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ

الْمُحَارِبِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ يَا بَنِیْ هَاشِمٍ اِنْ وُلِّيتُمْ هٰذَا الْاَمْرَ يَوْمًا فَلَا تَمْنَعُنَّ طَائِفًا بِهٰذَا الْبَيْتِ اَوْ مُصَلِّيًا اَیَّ سَاعَةٍ مِّنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ .

☆☆ نافع بن جبیر اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اے بنوعبدمناف! اے بنوہاشم! جب یہ معاملہ تمہارے اختیار میں ہوتو تم اس گھر کا طواف کرنے والے کسی شخص (اور اس کے پاس) نماز ادا کرنے والے کسی بھی شخص کو (طواف کرنے یا نماز ادا کرنے) سے ہرگز نہ روکنا' خواہ رات یا دن کا کوئی بھی وقت ہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن صفوان بن اسحاق بن ابراہیم، ابوعلی بردعی، قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ا، ان کا انتقال 340ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۵۴/۸)۔

○ احمد بن محمد بن صاعد، ابوعباس۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۵/۵)۔

1556- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا كُرْدُوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''رات یا دن کے کسی بھی وقت میں اس بیت اللہ کا طواف کرنے والے کسی بھی شخص کو تم نہ روکنا''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خلف بن محمد بن عیسیٰ خشاب، قافلانی - ابوحسین بن ابی عبد اللہ واسطی، لقبہ کردوس-علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 274ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۹۹) (۱۷۴۴)۔

1557- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الْعَدَنِیُّ حَدَّثَنَا رَجَاءُ اَبُوْ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۵۵۵-اخرجه الطبراني في (الكبير) (۲ / ۱۲٤) رقم (۱۵٦۷) من طريق ابي معاوية بهذا الاسناد و ضعفه الحافظ (۱ / ۲٤۱) و اسماعيل بن مسلم المكي ضعيف-

قَالَ يَا بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَوْ يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ لاَ تَمْنَعُوْا اَحَدًا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَيُصَلِّىْ فَاِنَّهُ لاَ صَلاَةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَاصَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلَّا عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ يَطُوْفُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنوعبدالمطلب! (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اے بنوعبد مناف! اس بیت اللہ کا طواف کرنے والے (یا اسکے قریب) نماز ادا کرنے والے کسی بھی شخص کو تم نہ روکنا' کیونکہ صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز نہیں ہوتی اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں ہوتی' البتہ مکہ میں اس گھر کے پاس کا حکم مختلف ہے' (یہاں) لوگ (ان اوقات میں) طواف بھی کر سکتے ہیں اور نماز بھی پڑھ سکتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ رجاء بن حارث، انہوں نے مجاہد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ ابوسعید بن عوذ ہیں۔ یحییٰ بن معین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ فضل سینانی اور ابوولید عدانی نے ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳/۷۰)، وقال حافظ فی ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۴۸):

۱۵۵۷ ذکرہ الزیلعی من جہۃ المصنف فی (نصب الرایۃ) (۱/ ۲۵۴) و قال: قال صاحب التنقیح: و ابو الولید العدنی لم ادلہ ذکرا فی (الکنی) لابی احمد الحاکم- واما رجاء بن الحارث ابو سعید المکی: فضعفہ ابن معین-

فتوحاتِ جہانگیری

سُنن دارقُطنی

متن

امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی

ترجمہ
ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
دام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار، لاہور

اللہ رسول محمد

فتوحاتِ جہانگیری

شرح

سُنن دارقطنی

جز وپنجم

5-6

متن

امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو القادر

جلد سوم

نام کتاب ______ فتوحاتِ جہانگیری شرح سنن دارقطنی

مترجم ______ ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

پروف ریڈنگ ______ ملک محمد یونس

کمپوزنگ ______ ورڈز میکر

باہتمام ______ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ______ جولائی 2011ء

سرورق ______ اے ایف ایس ایڈورٹائزرز

طباعت ______ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ______ 600/- روپے

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کردی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

ترتیب

جمعہ کا بیان

وتر کا بیان

عیدین کا بیان

نمازِ استسقاء

جنائز کا بیان

زکوٰۃ کا بیان

صدقہ فطر کے احکام

روزے کا بیان

جزء ششم

حج کا بیان

خرید و فروخت کے احکام

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا بیان

1- باب مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ.

باب 1: کس شخص پر جمعہ پڑھنا فرض ہے

1558- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِىْ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ نَافِعِ بْنِ خَالِدٍ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنِىْ مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِىُّ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا مَرِيْضٌ اَوْ مُسَافِرٌ اَوِ امْرَاَةٌ اَوْ صَبِىٌّ اَوْ مَمْلُوْكٌ فَمَنِ اسْتَغْنَى بِلَهْوٍ اَوْ تِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص اللہ تعالیٰ پر آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے دن نمازِ جمعہ ادا کرنا لازم ہے البتہ بیمار شخص، مسافر شخص، عورت، (نابالغ) بچے اور غلام کا حکم مختلف ہے (ان پر جمعہ فرض نہیں) تو جو شخص کسی دلچسپی کی چیز یا تجارت کی وجہ سے اس سے بے نیازی اختیار کرے (یعنی اسے ادا نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے بے نیازی اختیار کرے گا اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور لائقِ حمد ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبید اللہ بن عبدصمد مہتدی باللہ، ابوعبداللہ ہاشمی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 323ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۰/۳۵۱،۳۵۲)۔

○ ذکرہ مزی فی رواۃ عن سعید بن ابی مریم، ولہ ذکر فی تاریخ اسلام للذھبی فی وفیات سنۃ (۲۹۰) ص (۳۳۳)، وقال: روی عنہ ابوقاسم طبرانی، وروی عن سعید بن ابی مریم۔

۱۵۵۸- اخرجه ابن عدي في الكامل (٦/٤٣٢-٤٣٣) قال: ثنا البغوي ثنا كامل بن طلحة ثنا ابن الهيعة به- و من طريق ابن عدي اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (٣/١٨٤) كتاب الجمعة باب من لا تلزمه الجمعة- و في الشعب (٦/٣٦٩) رقم (٣٠١٣)- قال: اخبرنا ابو سعد الماليني انبا ابو احمد بن عدي ... فذكره- و قال ابن عدي: (ومعاذ لهذا غير معروف و ابن لهيعة يحديث عن ابي الزبير عن جابر نسخة و لهذا اخرجه عن معاذ بن محمد عن ابي الزبير و معاذ لا اعرفه الا من لهذا الحديث)- اه- اخرجه البخاري في التاريخ (٣/٣٣٥) و الطبراني في (المعجم الكبير) (٢/٥١) رقم (١٢٥٧) و البيهقي في (الكبرى) مختصراً (٣/١٨٣) من رواية ضرار بن عمرو- وعزاه الهيثمي في (المجمع) (٣/١٧٣) للطبراني ثم قال: (وفيه ضرار: روى عن التابعين و اظنه ابن عمرو الملطي و لهو ضعيف)- اه- و سئل ابو زرعة الرازي- كما في (العلل) لا بن ابي حاتم (١/٢١٢) (٦١٣)- عن حديث تميم لهذا! فقال: (لهذا حديث منكر)- وروي عن مولى لآل الزبير قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (الجمعة واجبة على كل محتلم الا اربعة: الصبي والعبد والمراة و المريض)- اخرجه ابن ابي شيبة في (المصنف) (١/٤٤٦) والبيهقي في (الكبرى) (٣/١٨٤) من رواية ابي حازم عن مولى لآل الزبير به-

جمعہ کے احکام

جمعہ کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

جمعہ صرف ''مصر جامع'' میں یا شہر کی عیدگاہ میں ادا کیا جا سکتا ہے' گاؤں میں جمعہ پڑھنا جائز نہیں ہے' اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''جمعہ' تشریق' عید الفطر کی نماز' عید الاضحیٰ کی نماز صرف مصر جامع میں ادا کی جا سکتی ہے''۔

''مصر جامع'' سے مراد ہر وہ جگہ ہے' جس کا امیر ہو اور وہاں قاضی بھی موجود ہو' جو احکام کا نافذ کرے اور حدود کو قائم کرے۔

یہ روایت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے' تاہم ان سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے' اگر لوگ اپنی بڑی مساجد میں اکٹھے ہو جائیں تو ان کے لیے اس بات کی گنجائش نہیں ہوگی۔

پہلے قول کو امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے اور یہ ظاہر ہے' جبکہ دوسرے قول کو ثلجی نے اختیار کیا ہے' جبکہ عیدگاہ پر حکم عائد کرنا مقصود نہیں ہے' بلکہ شہر کے آس پاس کی کھلی جگہوں میں کسی بھی جگہ اسے ادا کیا جا سکتا ہے' کیونکہ شہر والوں کی ضروریات کے اعتبار سے اس کی بھی وہی حیثیت ہے' اسی طرح منیٰ میں جمعہ ادا کرنا جائز ہے' اگر وہاں حجاز کا امیر موجود ہو' یا خلیفہ خود سفر کر کے وہاں آیا ہو' یہ حکم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: منیٰ میں جمعہ نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ ایک گاؤں ہے' یہی وجہ ہے' وہاں عید کی نماز بھی ادا نہیں کی جا سکتی' امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل یہ ہے: حج کے دنوں میں منیٰ ایک شہر کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے اور لوگوں کی سہولت کے لیے یہاں عید کی نماز ادا نہیں کی جاتی۔

مسافر شخص' عورت' بیمار شخص' غلام اور نابینا شخص پر جمعہ پڑھنا واجب نہیں ہے' اس کی وجہ یہ ہے: مسافر کے لیے جمعہ میں شریک ہونا اس کے لیے حرج کا باعث ہوگا' یہی حال بیمار اور نابینا شخص اور غلام کا ہے' کیونکہ غلام تو اپنے آقا کی خدمت میں مصروف ہوگا' اسی طرح عورت اپنے شوہر کی خدمت میں مصروف ہوگی تو حرج کو دور کرنے کے لیے ان سب کو معذور قرار دیا جائے گا' لیکن اگر یہ سب لوگ نماز میں شریک ہو کر لوگوں کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کر لیتے ہیں تو اس وقت کے فرض (یعنی ظہر کی نماز کی جگہ) پر ادا کر لینا ان کے لیے جائز ہوگا' اس کی وجہ یہ ہے: اس صورت میں اس حرج کو انہوں نے خود برداشت کر لیا ہے' تو یہ اس مسافر کی طرح ہو جائیں گے' جو روزہ رکھ لیتا ہے۔

مسافر شخص' بیمار اور غلام کے لیے یہ بات جائز ہے' وہ جمعہ کی نماز کی امامت کریں۔

امام زفر رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: ایسا کرنا ان کے لیے جائز نہیں ہے' کیونکہ ان پر تو جمعہ فرض ہی نہیں ہے' تو وہ بچے اور عورت کی طرح ہو جائیں گے' جبکہ ہماری دلیل یہ ہے: یہ بات رخصت ہے' لہٰذا جب وہ مسجد میں حاضر ہو جائیں گے تو یہ چیز ان پر فرض ہو جائے گی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں' جہاں تک بچے کا تعلق ہے' تو اس میں یہ اہلیت ہی موجود نہیں ہوتی جبکہ خاتون مردوں

کی امامت کر ہی نہیں سکتی۔

اگر مقتدیوں میں صرف یہ لوگ ہوں (یعنی مسافر' بیمار شخص یا غلام) تو ان کے ذریعے جمعہ منعقد ہو جائے گا' اس کی وجہ یہ ہے: جب یہ لوگ امامت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں تو اقتداء کرنے کی بدرجہ اولیٰ صلاحیت رکھتے ہوں گے۔

اگر کوئی شخص جمعے کے دن امام کے جمعے کی نماز ادا کرنے سے پہلے اپنے گھر میں ظہر کی نماز ادا کر لیتا ہے حالانکہ اس شخص کو کوئی عذر لاحق نہیں ہوتا تو ایسا کرنا اس شخص کے لیے مکروہ ہے' تاہم اس کی یہ نماز درست ہوگی۔

امام زفر رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: ان کی یہ نماز اس کے لیے درست نہیں ہوگی' اس کی وجہ یہ ہے: امام زفر رحمہ اللہ کے نزدیک اپنی اصل کے اعتبار سے جمعہ پڑھنا ہی فرض ہے۔

اور ظہر کی نماز اس کے بدل کی حیثیت رکھتی ہے' اس لیے اصل پر قدرت رکھنے کی صورت میں بدل کی طرف جانا درست نہیں ہوگا۔

ہدایہ کی مذکورہ بالا عبارت کی تشریح کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی ''البنایہ'' میں تحریر کرتے ہیں:

لفظ جمعہ میں ''ج'' اور ''م'' پر پیش پڑھی جاتی ہے' جبکہ بعض حضرات نے ''ج'' پر پیش اور ''م'' پر زبر بھی پڑھی ہے۔

اس لفظ کی جمع ''جمعات'' اور ''جمع'' آتی ہے' اسے یہ نام اس لیے دیا گیا ہے' کیونکہ اس میں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔

ایک قول کے مطابق اسے یہ نام اس لیے دیا گیا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دن میں بہت سی بھلائیاں جمع کر دی ہیں' اور یہ ایک شرعی نام ہے۔

ایک قول کے مطابق اسے یہ نام اس لیے دیا گیا کیونکہ اس دن میں حضرت آدم علیہ السلام کے جسمانی وجود (کے اجزائے ترکیبی) کو جمع کیا گیا تھا' اور یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

اس دن کی فضیلت بہت زیادہ ہے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور شاہد اور مشہود کی قسم''۔

یہاں ''شاہد'' سے مراد ''جمعہ کا دن'' ہے اور ''مشہود'' سے مراد ''عرفہ کا دن'' ہے۔

اس روایت کو امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی ''سنن کبریٰ'' میں نقل کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''سب سے بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے' اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا' اسی دن میں انہیں جنت میں داخل کیا گیا' اسی دن میں انہیں وہاں سے زمین پر اتارا گیا اور قیامت بھی جمعے کے دن ہی قائم ہوگی''۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے اس روایت کو اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ اور امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

''اسی دن ان کی توبہ قبول کی گئی اور اسی دن ان کا انتقال ہوا' روئے زمین پر موجود ہر جانور جمعہ کے دن چیختا ہے' اس وقت جب سورج طلوع ہوتا ہے' وہ ایسا اس لیے کرتے ہیں' کیونکہ انہیں یہ خوف ہوتا ہے: شاید آج قیامت قائم ہو جائے گی صرف جنات اور انسان کو (اس بارے میں احساس نہیں ہوتا)''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

''اس میں ایک گھڑی ایسی ہے: بندۂ مسلم اگر اس وقت میں نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ اس دوران اللہ تعالیٰ سے جو مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطاء کرے گا''۔

دعا کی مقبولیت کی اس گھڑی کے بارے میں تیرہ اقوال ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے: یہ گھڑی صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ جمعہ کے دن عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک ہوتی ہے۔

حسن اور ابوالعالیہ نے یہ بات بیان کی ہے: یہ سورج ڈھلنے کے بعد ہوتی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ جمعے کی اذان کے وقت ہوتی ہے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''صحیح'' میں یہ بات نقل کی ہے: یہ اس وقت ہوتی ہے جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے اور یہ اس کے (خطبے سے) فارغ ہونے تک باقی رہتی ہے۔

حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ وہ گھڑی ہے جس میں نماز کی ادائیگی کو اللہ تعالیٰ نے اختیار کیا ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ (سورج) نکلنے سے لے کر اس وقت تک ہوتی ہے جب تک وہ ایک ہاتھ تک بلند نہیں ہو جاتا۔

طاؤس اور حضرت عبداللہ بن عباس نے یہ بات بیان کی ہے: یہ عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک کے درمیانی عرصے میں ہوتی ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: یہ اس وقت ہوتی ہے جب نماز قائم ہو جاتی ہے اور نماز ختم ہونے تک باقی رہتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسے تین مقامات پر تلاش کرو' صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک' امام کے (خطبے سے فارغ ہونے کے بعد منبر سے) نیچے اترنے سے لے کر اس کے تکبیر کہنے تک اور عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک۔

شیخ ابن المنذر نے یہ بات بیان کی ہے: تمام مسلمانوں کا جمعہ کے واجب ہونے پر اجماع پایا جاتا ہے۔

شیخ خطابی نے یہ بات بیان کی ہے: اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں: جمعہ پڑھنا فرضِ کفایہ ہے لیکن علماء نے یہ بات بیان کی ہے: یہ غلط ہے۔

امام فرماتے ہیں: جمعہ کی نماز کی ادائیگی ہر اُس شخص پر فرض ہے' جسے کوئی عذر لاحق نہ ہو۔
شیخ ابوطیب نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض شاگردوں کے حوالے سے یہ بات غلط نقل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: یہ فرض کفایہ ہے۔
شیخ ابن العربی نے یہ بات بیان کی ہے: ہمیں جمعہ کی فرضیت کے لیے کوئی دلیل تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے' کیونکہ اجماع اس بارے میں سب سے قوی دلیل ہے۔
شیخ ابن وہب نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اسے سنت قرار دیا ہے اور پھر یہ فرمایا ہے: مالکی فقہاء نے اس بارے میں کلام کیا ہے۔
حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جمعہ پڑھنا اس شخص پر لازم ہے' جو (جمعہ کی) اذان کی آواز سنتا ہے''۔
امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو نقل کیا ہے:
سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''ہر بالغ شخص پر جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لیے جانا واجب ہے''۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے' جو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط کے مطابق ہے' یہ بات امام نے بیان کی ہے۔
''الدرایہ'' نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: جمعہ کی نماز ادا کرنا فرض ہے اور اس بات پر اتفاق ہے' اس کا انکار کرنے والے شخص کو کافر قرار دیا جائے گا۔
یہ فرضِ عین ہے' البتہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب میں سے بعض حضرات نے اسے فرضِ کفایہ قرار دیا ہے' لیکن یہ بات غلط ہے۔ یہ بات ''الحلیہ'' اور ''شرح الوجیز'' نامی کتاب میں تحریر ہے۔
جمعہ کی فرضیت' کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے۔
جہاں تک کتاب کا تعلق ہے' تو اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:
''اے ایمان والو! جب جمعے کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف چل پڑو''۔
یہاں ذکر سے مراد خطبہ ہے' اس بات پر تمام مفسرین کا اتفاق ہے اور امر کا صیغہ وجوب کے لیے ہے' تو جب خطبے کے لیے چل کر جانا فرض ہوگا وہ خطبہ جو نماز کے جواز کے لیے شرط ہے' تو اصل نماز کی طرف جانا بدرجہ اولیٰ واجب قرار دیا جائے گا اور اس کا واجب ہونا زیادہ مؤثر ہوگا' ان الفاظ کے ذریعے'' اور خرید وفروخت کو چھوڑ دو'' یعنی اذان ہو جانے کے بعد خرید وفروخت حرام ہے' تو کسی مباح کام کو صرف کسی واجب کی وجہ سے ہی حرام قرار دیا جا سکتا ہے۔

جہاں تک سنت کا تعلق ہے' تو اس کی دلیل حضرت جابر اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ یہ حدیث ہے' یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا' اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے:) ''تم لوگ یہ بات جان لو! اللہ تعالیٰ نے تم پر جمعے کی نماز فرض قرار دی ہے''۔

اس روایت کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اس کی سند میں عبداللہ بن محمد عدوی نامی راوی ہے' جو منکر الحدیث ہے' اس کی روایت کی متابعت نہیں کی جاتی' یہ بات امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔

''المبسوط'' نامی کتاب میں اس روایت کا مضمون زیادہ الفاظ کے ساتھ منقول ہے اور اسی روایت کے بعض حصے کو ''المہذب'' کے مصنف نے بھی نقل کیا ہے'

جہاں تک اجماع کا تعلق ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس سے لے کر ہمارے آج کے دن تک کے تمام مسلمانوں کا اس کی فرضیت پر اجماع ہے' کسی ایک سے بھی اس کا انکار منقول نہیں ہے۔

تاہم اہل علم کے درمیان اس وقت کے اصل فرض کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی جدید رائے یہ ہے اور امام زفر رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ایک روایت کے مطابق امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں: اس وقت میں جمعہ پڑھنا فرض ہے جبکہ ظہر کی نماز کو اس کا بدل قرار دیا جائے گا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور قدیم قول کے مطابق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں: اس وقت میں فرض' ظہر کی نماز ادا کرنا ہے' اور جس شخص کو کوئی عذر لاحق نہ ہو' اگر وہ جمعے کی نماز ادا نہیں کر پاتا تو اسے ظہر ادا کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

ایک روایت کے مطابق امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز متعین طور پر فرض نہیں ہے' تاہم انہوں نے ظہر کی ادائیگی کی رخصت دی ہے۔

ان حضرات کے درمیان اختلاف کا فائدہ اس وقت ظاہر ہوگا' جب کوئی آزاد مقیم شخص ظہر کی نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کر لیتا ہے' تو ایسا کرنا مطلق جائز ہوگا' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد جمعہ پڑھنے کے لیے جاتا ہے' یا جمعہ پڑھنے کے لیے نہیں جاتا تو اس کا ظہر کا فرض باطل نہیں ہوگا

جبکہ دیگر مشائخ کے نزدیک ظہر کی نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوگا' خواہ وہ شخص جمعے کو پالیتا ہے' یا جمعے کو نہیں پاتا' وہ جمعے کی طرف چل کے جاتا ہے' یا نہیں جاتا۔

جہاں تک معنوی (یعنی قیاس کے ذریعے حکم ثابت کرنے کا) تعلق ہے' تو اس کی صورت یہ ہے: ہم نے جمعہ کی ادائیگی کی صورت میں ظہر کی نماز ترک کرنے کا حکم دیا' جبکہ ظہر کی نماز فرض ہے' تو کسی ایک فرض کو کسی دوسرے ایسے فرض کی وجہ سے ہی چھوڑا جا سکتا ہے' جو اس سے زیادہ مؤکد ہو' تو اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے' فرض ہونے کے اعتبار سے جمعہ کی نماز' ظہر کی نماز سے زیادہ مؤکد ہے۔

مصر جامع کی وضاحت

صاحب ہدایہ نے جو یہ کہا ہے: ''جامع مصر'' کے علاوہ جمعہ ادا کرنا درست نہیں ہے' اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی تحریر کرتے ہیں:

جمعہ کے لازم ہونے کی شرائط بارہ ہیں' چھ کا تعلق نمازی سے ہے' یعنی آزاد ہونا' مرد ہونا' مقیم ہونا' تندرست ہونا' دونوں پاؤں اور بصارت کا سلامت ہونا۔

تاہم مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے: اگر نابینا شخص کو ساتھ لے کر جانے والا کوئی آدمی مل جاتا ہے' تو اس پر بھی جمعے کی نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔

چھ شرائط کا تعلق نمازی کی ذات کے علاوہ سے ہے' وہ شہر کا جامع ہونا' سلطان کا موجود ہونا' جماعت کا موجود ہونا' خطبہ ہونا' نماز کا وقت ہونا اور اظہار ہونا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی والی شہر کے دروازے تک آ جاتا ہے اور وہاں ہجوم اکٹھا کر لیتا ہے' لیکن لوگوں کو شہر کے اندر داخلے کی اجازت نہیں ہوتی تو جمعہ پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔

شیخ تمرتاشی نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے نماز کے نادر احکام ذکر کرتے ہوئے یہ بات بھی ذکر کی ہے' اگر امیر اپنے لشکر کو کسی قلعے کے پاس جمع کرتا ہے' لیکن شہر کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور امیر وہاں کے لوگوں کو جمعہ پڑھا دیتا ہے' تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا' تو مصنف نے پہلی شرط کی طرف ان الفاظ میں اشارہ کیا ہے: جمعہ صرف جامع شہر میں ادا کیا جا سکتا ہے۔

حدیث کی تحقیق

صاحب ہدایہ نے جو حدیث نقل کی ہے: مصر جامع کے علاوہ جمعہ' تشریق' عید الفطر اور عید الضحیٰ کی نماز نہیں ہو سکتی' اس کے بارے میں حافظ بدر الدین عینی تحریر کرتے ہیں:

امام زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کا مرفوع ہونا غریب ہے' ہمیں یہ روایت موقوف روایت کے طور پر ملی ہے' جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔

اسے امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''مصنف'' میں نقل کیا ہے' انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جمعہ' تشریق' عید الفطر کی نماز' عید الضحیٰ کی نماز صرف جامع مصر یا بڑے شہر میں ادا کی جا سکتی ہے''۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو اپنی کتاب ''معرفة السنن والآثار'' میں بھی نقل کیا ہے' تاہم یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ تک موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کوئی بات منقول نہیں ہے۔

اسی طرح شیخ ابن حزم نے اپنی کتاب ''المحلی'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

اس کے بعد علامہ عینی نے یہ بات تحریر کی ہے: امام زیلعی رحمۃ اللہ علیہ یا امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ تک اس روایت کا مرفوع حدیث کے طور پر نہ پہنچنا یہ ثابت نہیں کرتا کہ یہ مرفوع حدیث ہے ہی نہیں' اس کی وجہ یہ ہے: امام خواہرزادہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''مبسوط'' میں حضرت امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث میں حجت ہیں' اور اگر ہم اس روایت کا موقوف ہونا تسلیم کر لیں تو بھی یہ مستند طور پر موقوف ہے اور اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع پر محمول کیا جائے گا کیونکہ یہ کوئی ایسا حکم نہیں ہے' جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی طرف سے بیان کر دیں۔

مصر جامع کی تعریف کرتے ہوئے علامہ عینی نے یہ بات نقل کی ہے۔

اس کی تعریف میں اختلاف پایا جاتا ہے' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت منقول ہے: ''مصر جامع'' اس کو کہتے ہیں جس میں دین اور دنیا کے مختلف معاملات سے تعلق رکھنے والے ہر طرح کے لوگ بستے ہوں۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: ہر وہ جگہ جہاں ہر امیر اور قاضی موجود ہو' جو احکام کو نافذ کر سکیں اور حدود کو قائم کر سکیں تو وہ مصر قرار دیا جائے گا اور وہاں کے رہنے والوں پر جمعہ پڑھنا واجب ہوگا۔

امام حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سفیان ثوری کہتے ہیں: مصر جامع اسے کہا جائے گا جسے لوگ شہر کہتے ہوں' اس وقت جب شہروں کا تذکرہ کیا جاتا ہے' جیسے بخارا اور سمرقند ہیں۔

امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مصر جامع اس شہر کو کہا جائے گا جہاں حدود قائم کی جا سکیں اور احکام نافذ ہو سکیں۔ زمخشری نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

اس کے بعد امام عینی رحمۃ اللہ علیہ نے شہر کی تعریف کے بارے میں مزید مختلف اقوال نقل کیے ہیں[1]

1559 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِى الْعَنْبَسِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ فِىْ جَمَاعَةٍ اِلَّا عَلٰى اَرْبَعٍ عَبْدٍ مَمْلُوْكٍ اَوْ صَبِيٍّ اَوْ مَرِيْضٍ اَوِ امْرَاَةٍ.

☆☆ طارق بن شہاب' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

سب لوگوں پر جمعہ پڑھنا واجب ہے' صرف چار پر نہیں ہے: غلام شخص' (نابالغ) بچہ' بیمار اور عورت۔

---

[1] تلخیص البنایہ شرح الہدایہ از امام حافظ بدرالدین محمود عینی' ص 45/2

۱۵۵۹- اخرجه البيهقي في الكبرى (۳/ ۱۸۳) كتاب الجمعة' باب من لا تلزمه الجمعة من طريق محمد بن احمد بن عبدان' ثنا ابراهيم بن اسحاق بن ابي العنبس' ثنا اسحاق بن منصور' به- و اخرجه ابو داود في سننه (۱/ ۲۸۰) كتاب الصلاة' باب الجمعة للمملوك و المراة' الحديث (۱۰۶۷): حدثنا العباس بن عبد العظيم' حدثني اسحاق بن منصور' به- و اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/ ۲۸۸)' و صححه على شرط الشيخين' و وافقه الذهبي- و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي في المعرفة (۲/ ۴۷۱)' و علقه في الكبرى (۳/ ۱۷۲-۱۷۳) كتاب الجمعة' باب من تجب عليه الجمعة' وقال: (ليس بمحفوظا فقد اخرجه غير العباس ايضا عن اسحاق بدون ذكر ابي موسى فيه)-اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن اسحاق بن ابی عنبس زھری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۶-۲۵/۶) و''سیر اعلام النبلاء'' از شمس دین ذہبی (۱۹۸/۱۳)۔

○ ابراہیم بن محمد بن منتشر بن اجدع، ہمدانی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۱۱۵) (ت ۲۴۲)۔

○ قیس بن مسلم مذحجی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۰۶) (۵۶۲۷)۔

1560- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغَوِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِیْ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهٗ فَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ الْيَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

(ہم دنیا میں) بعد میں آنے والے ہیں اور قیامت کے دن آگے ہونے والے ہوں گے اس کی وجہ یہ ہے: ان لوگوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہم کو ان کے بعد کتاب دی گئی تو یہ وہ دن ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لازم کیا تھا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں ہماری رہنمائی کی تو اس بارے میں لوگ ہمارے پیروکار ہیں' یہودیوں کا دن کل (ہفتے کا دن ہے) اور عیسائیوں کا دن کل کے بعد والا (اتوار کا دن) ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فضیل بن سلیمان نمیری- بالنون مصغر- ابوسلیمان بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا

۱۵۶۰- اخرجه مسلم (۸۵۶) في الجمعة' باب هداية هذه الامة ليوم الجمعة' و النسائي (۸۷/۳) في الجمعة: باب ايجاب الجمعة' و ابن ماجه (۱۰۸۳) في اقامة الصلاة' باب في فرض الجمعة' من طريق ابي حازم عن ابي هريرة- و اخرجه عبد الرزاق عن معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة مرفوعاً به- و من هذا الوجه اخرجه البخاري (۶۶۲۴) (۷۰۳۶) ومسلم (۸۵۵) و احمد (۲/ ۲۷۴' ۳۱۲) و البغوي (۱۰۴۵) و ابن حبان (۲۷۸۴) و البيهقي في سننه (۱۷۱/۳) اول كتاب الجمعة- و اخرجه ابو الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة به- و من هذا الوجه اخرجه البخاري (۲۳۸) (۸۷۶) (۲۹۵۶) (۶۸۸۷) (۷۴۹۵) و مسلم (۸۵۵) و احمد (۲/ ۲۴۳' ۲۴۹) والنسائي (۳/ ۸۵-۸۶) و ابن خزيمة رقم (۱۷۲۰)- و البغوي في شرح السنة رقم (۲۴۷۱) و البيهقي (۱۷۰/۳)- واخرجه ابو صالح عن ابي هريرة' اخرجه مسلم (۸۵۵) و احمد (۲/ ۲۴۹' ۲۵۰' ۲۷۴)- و اخرجه طاوس عن ابي هريرة' اخرجه البخاري (۸۹۶) (۳۴۸۶) و مسلم (۸۵۵) و النسائي (۳/ ۸۵) و احمد (۲/ ۲۴۹' ۲۷۴) و البيهقي (۱۷۰/۳) كتاب الجمعة- و اخرجه عبد الرحمن بن آدم عن ابي هريرة' نحوه' اخرجه احمد ۲/ ۲۳۶' ۵۱۲)- واخرجه عبد الرحمن مولى ام برثن عن ابي هريرة' نحوه' اخرجه احمد (۲/ ۳۸۸' ۴۹۱)- واخرجه ابو سلمة عن ابي هريرة: اخرجه احمد (۲/ ۵۰۲)- واخرجه سعيد المقبري عن ابيه عن ابي هريرة' اخرجه احمد ۲/ ۵۱۷-۵۱۸)-

ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 183ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:
''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۸۵)(ت ۵۴۶۲)۔

2- باب ذِكْرِ الْعَدَدِ فِى الْجُمُعَةِ.

باب 2: جمعہ کی نماز میں تعداد کا تذکرہ

1561- قُرِءَ عَلَى اَبِى عِيسٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هَارُوْنَ الْاَنْبَارِىِّ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اِسْحَاقُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ بِبَالِسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِى رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ فِى كُلِّ ثَلَاثَةٍ اِمَامٌ وَّفِى كُلِّ اَرْبَعِيْنَ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ جُمُعَةً وَّاَضْحٰى وَفِطْرًا وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ جَمَاعَةٌ . قَالَ وَكَذٰلِكَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِىِّ .

☆☆ عطاء بن ابی رباح' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: یہ طریقہ چلا آ رہا ہے' جب تین لوگ موجود ہوں تو ان میں سے ایک امام ہوگا اور جہاں چالیس لوگ یا اس سے زیادہ لوگ ہوں تو وہاں جمعہ کی نماز بھی ہوگی' عید الضحیٰ کی نماز بھی ہوگی اور عید الفطر کی نماز بھی ہوگی' اس کی وجہ یہ ہے: یہ لوگ ایک جماعت شمار ہوتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن عبداللہ بن ہارون بن ہاشم بن شہاب، ابوعیسیٰ انباری، سکن بغداد فی جانب شرقی منھا، وذکرہ ابن ثلاج انہ ان کا انتقال 330ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۸۹/۱۰)۔ ووقع فی (ا): انصاری۔

○ قال ذھبی فی میزان: اسحاق بن خالد بن یزید۔ ان کے مزید حالات کیلئے ملاحظہ ہو: میزان (۳۴۱/۱)، ثقات (۱۲۰/۸)۔

○ محمد بن حسن بن محمد بن زیاد بن ہارون بن جعفر۔ ان کا انتقال 351ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۰۱/۲)۔

1562- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِىُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ

۱۵۶۱- اخرجه البيهقي في (الكبرى) (۱۷۷/۳)، و اشار اليه في (المعرفة) (۶۳۳۷) كتاب الجمعة، باب العدد الذين اذا كانوا في قرية و جبت عليهم الجمعة- و قال في (المعرفة): (وهذا حديث ضعيف: لا ينبغي ان يحتج به)- و ضعفه في السنن ايضاً بعبد العزيز بن عبد الرحمن، و نقل ذلك عنه الزيلعي في نصب الراية (۱۹۸/۲)- قال الحافظ في التلخيص (۱۱۴/۲): (و عبد العزيز قال احمد: اضرب على حديثه: فانها كذب او موضوعة- و قال النسائي: ليس بثقة- و قال الدارقطني: منكر الحديث- و قال ابن حبان: لا يجوز ان يحتج به)- اه- و في اسناده ايضاً خصيف: و هو ابن عبد الرحمن الجزري، صدوق، سيء الحفظ، خلط بآخره، و رمي بالارجاء: كما في التقريب (ت ۱۷۲۸)-

۱۵۶۲- اخرجه الطبراني في الكبير (۲۸۱/۸)، الحديث رقم (۷۹۵۲): حدثنا الحسين بن اسحاق التستري، ثنا سهل بن عثمان، ثنا مروان بن معاوية عن جعفر بن الزبير، و لفظه: (الجمعة على الخمسين رجلاً، و ليس على ما دون الخمسين جمعة)-وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۷۹/۲): (فيه جعفر بن الزبير صاحب القاسم، و هو ضعيف جدا)- اه- و الحديث اشار اليه البيهقي في سننه (۱۷۹/۳) كتاب الجمعة، باب العدد الذين اذا كانوا في قرية و جبت عليهم الجمعة، فقال: (وقد روي في هذا الباب حديث في الخمسين لا يصح اسناده)- اه- و لم اقف عليه مسنداً عند البيهقي في السنن ولا في المعرفة، فلعله في (الخلافيات)- و قال الحافظ ابن حجر في تلخيص الحبير (۱۱۴/۲): (و في اسناده جعفر ابن الزبير: و هو متروك، و هياج بن بسطام: و هو ضعيف ايضاً- و في طريق البيهقي النقاش المفسر، و هو واه ايضاً)- اه-

اِدْرِيسَ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْهَيَّاجِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ عَلَى الْخَمْسِينَ جُمُعَةٌ لَيْسَ فِيمَا دُونَ ذٰلِكَ ۔ جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَتْرُوكٌ۔

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

(جس بستی میں) پچاس افراد ہوں ان پر جمعہ لازم ہوگا' اس سے کم پر واجب نہیں ہوگا۔

اس روایت کا راوی جعفر بن زبیر متروک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن ہروی، سمع احمد بن حنبل وطبقتہ ببغداد۔ ان کا انتقال 301ھ میں ہوا۔ وانظر ترجمتہ فی ''سیر اعلام النبلاء'' از شمس دین ذہبی (۱۴/۱۱۴)۔

○ حسین بن ادریس انصاری ہروی، معروف بابن خرم مشہور۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۲/۲۸۴)۔

○ خالد بن ھیاج بن بسطام۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۲/۴۳۰)۔

○ ھیاج بن بسطام ہروی۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: ان کی حدیث نوٹ کی جائے گی۔ وقال یحیٰی بن معین: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 177ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۷/۱۰۳)۔

1563- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ عِيسٰى اَبُو مُحَمَّدٍ الْفَامِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ عَلَى الْخَمْسِينَ جُمُعَةٌ۔

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

پچاس افراد پر جمعہ پڑھنا لازم ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن سلیمان بن عیسیٰ بن ھیثم، وقیل: ابن عیسیٰ بن سندی بن سیرین، ابومحمد وراق، معروف بالفامی، وثقہ خطیب فی تاریخہ۔ ان کا انتقال 328ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۹/۴۶۹)۔

○ ابراہیم بن حکم بن ابان عدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۱۰۶) (ت ۱۶۸)۔

○ حکم بن ابان عدنی، ابوعیسیٰ۔ عن طاوس وعکرمۃ۔ وثقہ ابن معین ونسائی، وقال احمد عجلی: علم حدیث کے ماہرین نے

انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 154ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۳۳۴/۲)۔

1564- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ جُمُعَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
مسافر شخص پر جمعہ پڑھنا لازم نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن نافع کوفی، ابوجعفر ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۵۲) (ت ۳۶۸۴)۔

1565- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْاَدَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُنَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ اَقْبَلَتْ عِيرٌ تَحْمِلُ الطَّعَامَ حَتّٰى نَزَلُوا بِالْبَقِيعِ فَالْتَفَتُوا اِلَيْهَا وَانْفَضُّوا اِلَيْهَا وَتَرَكُوا رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ مَعَهُ اِلَّا اَرْبَعُونَ رَجُلًا اَنَا مِنْهُمْ - قَالَ - وَاَنْزَلَ

١٥٦٤- اخرجه الطبراني في (الاوسط) (٨١٨/٥): حدثنا احمد بن يحيى الحلواني' ثنا عبيد الله بن عمر القواريري' به- و قال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن نافع الا ابنه عبد الله' تفرد به: ابو بكر الحنفي)- اه- وروي عن الحسن البصري قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (ليس على المسافر جمعة)- اخرجه عبد الرزاق (١٧٤/٣) عن ابن عيينة' عن عمرو' عن الحسن' به- و هو مرسل من هذا الوجه-وحديث ابن عمر سكت عنه الحافظ في التلخيص (١٣٠/٢)- و قال في (بلوغ المرام -مع سبل السلام) (٤٣٨): (اخرجه الطبراني باسناد ضعيف)- اه-و ضعفه الالباني في (الارواء) (٦١/٣) بعبد الله بن نافع - و له شاهد من حديث ابي هريرة مرفوعاً: اخرجه الطبراني في الاوسط كما في مجمع البحرين رقم (٩٤٢) عن ابراهيم بن حماد ابن ابي حازم المديني' نا مالك بن انس عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة مرفوعاً' به- وقال الالباني: (و هو سند ضعيف' ابراهيم هذا ضعفه الدارقطني)- اه-

١٥٦٥- اخرجه البيهقي في سننه (١٨٢/٣)كتاب الجمعة' باب الانفضاض' من طريق المصنف- و قد خالف علي بن عاصم عليه جمع من الرواية' فرووه عن حصين' فذكروا العدد (اثني عشر رجلاً)' اخرجه عن حصين هكذا: عبد الله بن ادريس' و محمد بن فضيل' و زائدة بن قدامة و هشام' و جرير بن عبد الحميد' وسليمان بن كثير' و عبثر بن القاسم' و هو الصواب-اخرجه البخاري (٩٣٦) في الجمعة' باب اذا نفر الناس عن الامام في صلاة الجمعة' فصلاة الامام و من بقي جائزة' و (٢٠٥٨) في البيوع: باب قول الله تعالى: (و اذا راوا تجرة او لهوا انفضوا اليها)' و (٢٠٦٤)' و مسلم (٨٦٣) في الجمعة' باب في قوله تعالى: (و اذا راوا تجرة او لهوا انفضوا اليها و تركوك قائما)' و الترمذي (٣٣١١) في التفسير' باب و من سورة الجمعة' و ابن ابي شيبة (١١٣/٢)' و احمد (٣٧٠/٣)' و الطبري في التفسير (١٠٥/٢٨)' و البيهقي (١٩٧/٣)' و ابو يعلى (١٨٨٨)' و الواحدي في (اسباب النزول) ص (٢٨٦)' كلهم من طريق حصين عن سالم بن ابي الجعد عن جابر بن عبد الله' به- و من هذا الوجه ايضاً اخرجه النسائي في الجمعة (٥٦)' و ابن الجارود (٢٩٢)- و قال الترمذي: حسن صحيح - و اخرجه حصين ايضا عن ابي سفيان عن جابر' و في بعض الروايات: (عن ابي سفيان و سالم بن ابي الجعد)- و من هذا الوجه اخرجه البخاري (٤٨٩٩)' و مسلم (٨٦٣)' و الترمذي (٣٣١١)' و ابن خزيمة (١٨٥٢)' و الطبري (١٠٤/٢٨-١٠٥)' و ابن حبان (٦٨٧٦) (٦٨٧٧)' و ابو يعلى (١٩٧٩)' و الواحدي ص (٢٨٦)-وروي عن الحسن مرسلاً نحو هذا القصة بدون ذكر العدد' و ذكره قتادة عقب كلام الحسن (اثنا عشر رجلا و امراة) هكذا اخرجه ابن بشكوال في (غوامض الاسماء المبهمة) (٨٥١)' و البيهقي في (الشعب) (٢٧٤/٦)- وروي عن مرة نحو اصل القصة بدون ذكر العدد: اخرجه ابن بشكوال ايضا (٨٥١)-

اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) (وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوًا انْفَضُّوا اِلَیْھَا وَتَرَکُوکَ قَائِمًا) .لَمْ یَقُلْ فِی ھٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا اَرْبَعِیْنَ رَجُلاً غَیْرُ عَلِیِّ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ حُصَیْنٍ وَّخَالَفَہُ اَصْحَابُ حُصَیْنٍ فَقَالُوْا لَمْ یَبْقَ مَعَ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلاً .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ہمیں خطبہ دے رہے تھے اسی دوران ایک قافلہ آیا جو اناج لے کر آیا تھا اور وہ قافلہ کھلے میدان میں ٹھہر گیا لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور اس کی طرف چلے گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ گئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف چالیس افراد رہ گئے جن میں میں بھی شامل تھا' تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کی:

''اور جب انہوں نے تجارت اور دلچسپی کی چیز کو دیکھا تو اس کی طرف چلے گئے اور تمہیں قیام کی حالت میں چھوڑ گئے''۔

صرف علی بن عامر نامی راوی نے اس روایت میں چالیس افراد کی موجودگی کا تذکرہ کیا ہے' جبکہ دیگر راویوں نے یہ بات ذکر کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ افراد رہ گئے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن عاصم بن صہیب واسطی، تیمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ ویصر، ورمی بالتشیع، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 201ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۹۹) (ت ۴۷۹۲)۔

1566- حَدَّثَنَا اَبُوْ شَیْبَۃَ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ھُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا حُصَیْنٌ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ وَسَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) قَائِمٌ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِذْ قَدِمَتْ عِیرٌ فَذَکَرَہُ وَقَالَ لَمْ یَبْقَ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلاً مِّنْھُمْ اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ .الْحَدِیْثَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے اس دوران قافلہ آیا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے' جس کے بعد یہ الفاظ ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ افراد باقی رہ گئے جن میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدعزیز بن جعفر بن بکر بن ابراہیم، ابوشیبۃ، یعرف بابن خوارزمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 326ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۰/۴۵۴)۔

○ علی بن مسلم بن سعید طوسی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۰۵)(۴۸۳۳)۔

1567- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ یُوْسُفَ یَعْقُوْبُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کُنْتُ قَائِدَ اَبِیْ حِیْنَ ذَهَبَ بَصَرُهُ فَاِذَا خَرَجْتُ بِهٖ اِلَی الْجُمُعَةِ فَسَمِعَ الْاَذَانَ صَلّٰی عَلٰی اَبِیْ اُمَامَةَ وَاسْتَغْفَرَ لَهٗ- قَالَ- فَمَکَثَ کَذٰلِكَ حِیْنًا لَا یَسْمَعُ الْاَذَانَ بِالْجُمُعَةِ اِلَّا فَعَلَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهٗ یَا اَبَهْ اَرَاَیْتَ اسْتِغْفَارَكَ لِاَبِیْ اُمَامَةَ کُلَّمَا سَمِعْتَ اَذَانَ الْجُمُعَةِ مَا هُوَ قَالَ اَیْ بُنَیَّ هُوَ اَوَّلُ مَنْ جَمَّعَ بِالْمَدِیْنَةِ فِیْ هَزْمٍ مِّنْ حَرَّةِ بَنِیْ بَیَاضَةَ یُقَالُ لَهٗ نَقِیْعُ الْخَضَمَاتِ قَالَ قُلْتُ وَکَمْ اَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ قَالَ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا .

☆☆ محمد بن ابوامامہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبدالرحمن بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اپنے والد کو ساتھ لے کر جایا کرتا تھا' جب ان کی بینائی رخصت ہوگئی تھی' ایک مرتبہ میں انہیں لے کو جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لیے گیا' تو انہوں نے اذان کی آواز سننے کے بعد حضرت ابوامامہ کے لیے دعائے رحمت کی اور دعائے مغفرت کی اور پھر کچھ دیر اسی حالت میں رہے' وہ جب بھی جمعہ کی اذان سنا کرتے تھے' وہ ایسا ہی کیا کرتے تھے' میں نے ان سے دریافت کیا: اے اباجان! آپ جب بھی جمعہ کی اذان سنتے ہیں تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے استغفار کرتے ہیں' اس کی وجہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اے میرے بیٹے! وہ (حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ) پہلے فرد ہیں جنہوں نے مدینہ میں بنو بیاضہ کے پتھریلے میدان کی پست زمین میں جمعہ کے آغاز کیا تھا' اس جگہ کا نام ''نقیع الخضمات'' ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا کہ اس وقت آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: چالیس افراد تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ہارون بن عبداللہ بن حمید بن سلیمان بن میاح، ابوحامد حضرمی۔ ان کا انتقال 321ھ میں ہوا۔ ان کے مزید

۱۵۶۷ اخرجه الحاكم في المستدرك (۲۸۱/۱): اخبرنا ابو عمرو عثمان بن احمد بن السماك ببغداد' ثنا علي بن ابراهيم الواسطي' ثنا وهب بن جرير' ثنا ابي' به- والحديث اخرجه ابو داود في سننه (۲۸۰/۱) كتاب الصلاة' باب الجمعة في السفر' الحديث (۱۰۶۹)- و من طريقه البيهقي في سننه (۱۷۷/۳) كتاب الجمعة' باب العدد الذين اذا كانوا في قرية و جبت عليهم الجمعة' من طريق ابن ادريس عن محمد بن اسحاق' به- و سياتي عند المصنف بعد الحديث التالي- و سياتي ايضاً بعد هذا من طريق يونس بن بكير عن ابن اسحاق' به- واخرجه ايضاً ابن ماجه (۳۴۲/۱) كتاب اقامة الصلاة' باب في فرض الجمعة' الحديث (۱۰۸۲)' و ابن حبان في صحيحه (۱۵/ ۴۷۶) رقم (۷۰۱۳)' و ابن خزيمة رقم (۱۷۲۴)' و المروزي في الجمعة (۱)' و ابن ابي شيبة (۲۸۱/۱)- و قال البيهقي في (السنن): (واخرجه جرير بن حازم' و محمد بن سلمة عن ابن اسحاق' قال: حدثني محمد بن ابي امامة: كما قال يونس بن بكير- و محمد بن اسحاق اذا ذكر سماعه في الرواية' و كان الراوي عنه ثقة استقام الاسناد' و هذا حديث حسن الاسناد صحيح- و قد روي فيه حديث آخر' لا يحتج بمثله)- اه- وقال في (الدلائل): (يحتمل الا يخالف هذا قول ابن شهاب' و كان مصعبا جمع بهم بمعونة اسعد بن زرارة: فاضافه كعب اليه- و الله اعلم)- وقد ساقه البيهقي في (المعرفة) (۶۲۱۱)' ثم قال عقبه (۶۲۱۵- ۶۲۱۹):

حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ اسلام (وفیات-۳۲۱) وان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳/۳۵۸)۔

○ یعقوب بن اسماعیل بن حماد بن زید بن درھم، ابویوسف بصری، مولی آل جریر بن حازم ازدی ولی قضاء وقدم بغداد و حدث بھا ان کا انتقال 246ھ میں ہوا۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ و ذکرہ ابن حبان فی (الثقات) ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۹/۲۰۴)، ثقات (۹/۲۸۶)، تاریخ بغداد (۱۴/۲۷۵-۲۷۶)۔

○ محمد بن ابی امامۃ اسعد بن سھل بن حنیف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۲۷) (ت ۵۷۸۵)۔

1568- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بِهٰذَا.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبد جبار عطاردی، ان کا انتقال 272ھ میں ہوا۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۴)، وان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۱/۲۵۲)۔

1569- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْهِ بِاِسْنَادِهٖ وَقَالَ فِيْ هَزْمِ النَّبِيْتِ مِنْ حَرَّةِ بَنِيْ بَيَاضَةَ فِيْ نَقِيْعٍ يُقَالُ لَهٗ نَقِيْعُ الْخَضِمَاتِ وَالْبَاقِيْ مِثْلُهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ بھی ہیں:
بنو بیاضہ کی پتھریلی زمین کے اس پست حصے میں جہاں نباتات اُگتے ہیں اور جس کا نام ''نقیع الخضمات'' ہے۔
باقی روایت سابقہ روایت کی مانند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحیٰی بن محمد بن مرداس بن عبد اللہ بن دینار، ابوجعفر، حدث عن حسن بن عرفۃ و ابی داود، روی عنہ دارقطنی وغیرہ۔ وثقہ خطیب فی تاریخ۔ انظر: تاریخ بغداد (۳/۴۲۶-۴۲۷)۔

۱۵۶۸- اخرجه الطبراني في الكبير (۱/۳۰۵) رقم (۹۰۰) و في (۱۹/۹۱) رقم (۱۷۶) و الحاكم في المستدرك (۲/۱۸۷) و من طريقه البيهقي في سننه (۳/۱۷۶-۱۷۹) كتاب الجمعة باب العدد الذين اذا كانوا في قرية وجبت عليهم الجمعة و في الدلائل (۲/۴۴۱) من طريق يونس بن بكير عن ابن اسحاق به-

3-باب الْجُمُعَةِ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ .

باب 3: جمعہ اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو اذان سنے

1570- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ بِمَدَى الصَّوْتِ . قَالَ دَاوُدُ يَعْنِي حَيْثُ يَسْمَعُ الصَّوْتَ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جمعہ اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو (مؤذن کی) آواز سنتا ہے۔

داؤد نامی راوی یہ بات بیان کرتے ہیں: حدیث کے الفاظ کا مطلب یہ ہے: وہ شخص (مؤذن) کی آواز سنتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن رشید- ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، خوارزمی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 209ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۳۰۵) (ت ۱۷۹۴)۔

1571- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنَّمَا الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جمعہ اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو اذان کی آواز سنتا ہے''۔

۱۵۷۰- عزاه الالباني في الارواء (۳/ ۵۹) الى الدارقطني' و عنه ابن الجوزي و ابن اخي ميمي في الفوائد المنتقاة (۱/۹۱/ ۲) عن محمد بن الفضل بن عطية عن حجاج عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده- و محمد بن الفضل: قال غير واحد: متروك' وقال احمد: حديثه حديث اهل الكذب' و لكن اخرجه الدارقطني في الذي بعده من رواية لهشام بن خالد' نا الوليد عن زهير بن محمد عن عمرو باسناده مرفوعاً- و من طريق الدارقطني اخرجه البيهقي (۳/ ۱۷۳)-وروي عن ابن المسيب انه قال: (تجب الجمعة على من سمع النداء)- اخرجه الشافعي في (الام) (۱/ ۱۹۲) باب : من تجب عليه الجمعة بسكنه' و من طريقه البيهقي في (الكبرى) (۳/ ۱۷۵)' و في (المعرفة) (۶۲۸۹) قال الشافعي: اخبرنا ابراهيم بن محمد' حدثني عبد الله ابن يزيد عن سعيد بن المسيب' به-لكن اخرجه ابن ابي شيبة (۲/ ۲۲۲) عن ابي خالد الاحمر عن عبد الله بن يزيد عن ابن المسيب' به: فزالت العلة- و اخرجه عبد الرزاق (۵۱۵۶) عن رجل من اسلم عن عثمان بن محمد: انه ارسل الى ابن المسيب يساله: على من تجب عليه الجمعة؟ قال: على من سمع النداء- و سئل الزهري عن المسافر ينزل بقرية يوم الجمعة؟ فقال: (اذا سمع الاذان فليشهد الجمعة)- اخرجه عبد الرزاق (۵۲۰۵) عن معمر عن الزهري' به-

۱۵۷۱ اخرجه البيهقي في سننه (۳/ ۱۷۳) كتاب الجمعة' باب وجوب الجمعة على من كان خارج المصر في موضع يبلغه النداء' و قد تقدم في الذي قبله-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہشام بن خالد بن زید بن مروان ازرق، ابومروان دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۳۴۱) ص (۱۰۲۱)۔

○ زہیر بن محمد تمیمی، ابومنذر خراسانی، سکن شام ثم حجاز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 162ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۳۴۲) ت (۲۰۶۰)۔

1572 – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا قَبِیصَةُ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَیْهٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هَارُوْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰی مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ ۔ قَالَ لَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ هُوَ الطَّائِفِیُّ ثِقَةٌ وَّهٰذِهٖ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا اَهْلُ الطَّائِفِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جمعہ اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو جمعہ کی اذان سنتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن عبداللہ بن خالد بن فارس بن ذویب ذہلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ حافظ جلیل، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۴۲۷)۔

○ محمد بن سعید طائفی، ابوسعید موذن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۴۸) (ت ۵۹۵۳)۔

○ ابوسلمۃ بن نبیہ- بنون موحدۃ، مصغر- مدنی، مجہول، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۱۵۵) (ت ۸۲۰۴)۔

۱۵۷۲– اخرجه ابو داود (۱۰۵۶) كتاب الصلاة: باب من تجب عليه الجمعة، و البيهقي (۳/ ۱۷۳) كتاب الجمعة: باب وجوب الجمعة لمن يبلغه النداء، و الخطيب في (الموضح) (۱/ ۱۲)، و ابو نعيم في (الحلية) (۷/ ۱۰۴)، و المروزي في (الجمعة) (۸۶)، كلهم من رواية قبيصة بن عقبة، عن سفيان، عن محمد بن سعيد، عن ابي سلمة بن نبيه، عن عبد الله بن هارون، عن عبد الله بن عمرو، عن النبي صلى الله عليه وسلم به- و قال ابو داود: (روى هذا الحديث جماعة عن سفيان مقصوراً على عبد الله بن عمرو، و لم يرفعوه، و انما اسنده قبيصة)- اه- قال البيهقي: (و قبيصة بن عقبة من الثقات- و محمد بن سعيد هذا: هو الطائفي ثقة- و له شاهد من حديث عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده)- اه-

○ عبداللہ بن ہارون وابن ابی ہارون، حجازی، مجہول، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۶۹۸)۔

1573- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ وَقَالَ التَّاذِينُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم یہاں لفظ ''تاذین'' استعمال ہوا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حمید بن ربیع بن حمید بن مالک بن سحیم، ابوحسن اللخمی خزاز کوفی۔ عن ھشیم وابن عیینۃ۔ وعنہ محاملی ومحمد بن مخلد۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: تکلموا فیہ بلا حجۃ۔ قال نسائی: لیس بشیء۔ واحسن قول فیہ احمد بن حنبل۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۲/۳۸۵)۔

4- باب الْجُمُعَةِ عَلٰى اَهْلِ الْقَرْيَةِ.

باب 4: بستی میں رہنے والوں پر جمعہ لازم ہوتا ہے

1574- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَعِيْدٍ التُّجِيبِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّوْسِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ قَرْيَةٍ وَّاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهَا اِلَّا اَرْبَعَةٌ . يَعْنِيْ بِالْقُرٰى الْمَدَائِنَ . لَا يَصِحُّ هٰذَا عَنِ الزُّهْرِيِّ .

☆☆ سیّدہ اُم عبداللہ دوسیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

ہر بستی میں رہنے والوں پر جمعہ لازم ہوتا ہے' اگرچہ اس بستی میں صرف چار افراد رہ جائیں۔

یہاں پر بستی سے مراد شہر ہے اور یہ بات زہری سے مستند طور پر منقول نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن وھب بن سعید بن عطیۃ دمشقی، وقیل بحذف (سعید)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر

۱۵۷۴- اخرجه البيهقي (۳/۱۷۹) كتاب الجمعة' باب العدد الذين اذا كانوا في قرية و جبت عليهم الجمعة من طريق المصنف- و الحديث اخرجه ابن عدي في الكامل (۲/۲۰٤): اخبرنا ابن مسلم' حدثنا محمد بن مصفى' حدثنا بقية' حدثنا معاوية بن يحيى ثنا معاوية بن سعيد التجيبي عن الحكم بن عبد الله بن سعد عن الزهري عن ام عبد الله الدوسية- و من طريق ابن عدي اخرجه البيهقي (۳/۱۷۹) وقال: (الحكم بن عبد الله متروك- و معاوية بن يحيى ضعيف- ولا يصح هذا عن الزهري- و قد روي في هذا الباب حديث في الخمسين' لا يصح اسناده- و يذكر عن الزهري: ان مصعب بن عمير حين بعثه النبي صلى الله عليه وسلم الى المدينة جمع بهم' و هم اثنا عشر رجلا)- اه- و الحديث اخرجه الدارقطني' وضعفه من طريق الوليد بن محمد عن الزهري' به- و سياتي في الحديث التالي- و نقل الزيلعي في نصب الراية (۲/۱۹۷) عن عبد الحق' قال في (احكامه): لا يصح في عدد الجمعة شيء-

عسقلانی ص (۹۰۵) (ت ۶۴۱۷)۔

○ معاویۃ بن یحییٰ طرابلسی، ابومطیع علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ قال ابن معین وابوحاتم و غیرھما: طرابلسی اقوی من صدفی۔ وعکس دارقطنی، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۹۵۷) (ت ۶۸۲۱)۔

○ معاویۃ بن سعید بن شریح تجیبی - (اور ایک قول کے مطابق): معاویۃ بن یزید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "مقبول" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۹۵۴) (ت ۶۸۰۵)۔

1575- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْاُبُلِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُنَيْسٍ الْكَلَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّوْسِيَّةُ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ قَرْيَةٍ فِيْهَا اِمَامٌ وَّاِنْ لَّمْ يَكُوْنُوْا اِلَّا اَرْبَعَةً ۔ اَلْوَلِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْمُوَقَّرِيُّ مَتْرُوْكٌ وَّلَايَصِحُّ هٰذَا عَنِ الزُّهْرِيِّ كُلُّ مَنْ رَّوَاهُ عَنْهُ مَتْرُوْكٌ ۔

☆☆ سیدہ اُم عبداللہ دوسیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

ہر اس بستی والوں پر جمعہ پڑھنا لازم ہے جس میں امام موجود ہو اگرچہ اس بستی میں صرف چار افراد موجود ہوں۔

اس روایت میں ایک راوی ولید بن محمد متروک ہے اور یہ روایت زہری سے مستند طور پر منقول نہیں ہے' اسے نقل کرنے والے تمام راوی متروک ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن محمد بن عطاء دمیاطی بلقاوی مقدسی واعظ، ابوطاہر۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: متروک۔ ان کے مزید حالات کیلئے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۶/۵۵۹)۔

○ ولید بن محمد مرقری، ابوبشر بلقاوی، مولی بنی امیۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 182ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۵۰۳) ص (۱۰۴۱)۔

1576- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُبُلِّيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّوْسِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ اَلْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى اَهْلِ كُلِّ قَرْيَةٍ وَّاِنْ لَّمْ يَكُوْنُوْا اِلَّا ثَلَاثَةً رَابِعُهُمْ اِمَامُهُمْ ۔ اَلزُّهْرِيُّ لَا يَصِحُّ سَمَاعُهُ مِنَ الدَّوْسِيَّةِ وَالْحَكَمُ هٰذَا مَتْرُوْكٌ ۔

۱۵۷۶- اخرجه ابن عدي في الكامل (۲/ ۲۰۴) و من طريقه البيهقي (۳/ ۱۷۹)۔

☆☆ سیّدہ اُم عبداللہ دوسیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
ہر بستی کے رہنے والوں پر جمعہ پڑھنا لازم ہے اگرچہ وہاں صرف تین افراد رہ جائیں اور چوتھا ان کا امام ہو۔
زہری کا سیّدہ دوسیہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع مستند طور پر ثابت نہیں ہے اور اس روایت کا راوی حکم متروک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عثمان بن صالح سہمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ رمی بالتشیع، ولینہ بعضھم؛ لکونہ حدث من غیر اصلہ، روی لہ ابن ماجہ، یہ راویوں کے گیارھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۶۵۵)۔ وفی (ط): محمد بن عثمان۔

○ عمرو بن ربیع بن طارق کوفی ھلالی، ابوحفص، نزل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 182ھ میں ہوا۔ انظر ترجمۃ فی ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۵۰۶۵)، وتہذیب الکمال (۲۲/۲۳-۲۴)، وجرح، تعدیل (۶/۲۳۳)۔

○ مسلمۃ بن علی خشنی - ابوسعید دمشقی، بلاطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 2ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۹۴۳) (ت ۶۷۰۶)۔

5-باب فِيمَنْ يُدْرِكُ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً اَوْ لَمْ يُدْرِكْهَا.

باب 5: جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پاتا ہے یا جو شخص جمعہ نہیں پاتا

1577- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ عُمَرَ

۱۵۷۷- اخرجه ابن الجوزي في العلل المتناهية (۱/ ٤٦٥) رقم (۷۹۷) و في التحقيق (۱/ ۵۰۷) من طريق الدارقطني به- و قال ابن الجوزي: قال يحيى: عبد الرزاق ليس بشيء، كذاب- و قال ابو حاتم الرازي: لا يكتب حديثه)- اه-و الحديث اخرجه النسائي (۲/ ۱۱۲) من طريق سفيان عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة به- و اخرجه ابن ماجه رقم (۱۱۲۱) من طريق عمر بن حبيب عن ابن ابي ذئب عن الزهري عن ابي سلمة و سعيد بن المسيب عن ابي هريرة به مرفوعاً- و عمر بن حبيب ضعيف! كما في التقريب (٤٩٠٨)- لكن طريق النسائي سنده صحيح، رجاله ثقات، و ذكر (الجمعة) فيه خطأ، كما سياتي- اخرج الدارقطني حديث ابي هريرة هذا من وجوه عن الزهري باسناده الى ابي هريرة بهذا اللفظ، ولا يصح منها شيء- فاخرجه عن عبد الرزاق بن عمر الدمشقي، و الحجاج، و ياسين بن معاذ، و اسامة بن زيد، و عمر بن قيس، و غيرهم- و سياتي تخريجها جميعاً- و قد خالفهم جماعة من اكابر اصحاب الزهري فرووه عنه باسناده الى ابي هريرة مرفوعاً، بلفظ: (من ادرك ركعة من الصلاة، فقد ادرك الصلاة)- و روي عن ابي هريرة كذلك ايضاً من غير طريق الزهري من غير وجه- و قد اورده الدارقطني في آخر الباب باسناد آخر عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة، و لا يصح ايضاً، كما سياتي هنالك- و حديث ابي هريرة مرفوعاً: (من ادرك من الصلاة ركعة، فقد ادرك الصلاة) ورد من وجوه كالتالي: اخرجه مالك (۱/ ۱۰) في وقوت الصلاة، باب من ادرك ركعة من الصلاة، عن ابن شهاب عن ابي سلمة عن ابي هريرة مرفوعاً: (من ادرك ركعة من الصلاة، فقد ادرك الصلاة)- اه-و من طريق مالك اخرجه الشافعي في مسنده (۱/ ۵۱)، و في الام (۱/ ۲۰۵)، باب من ادرك ركعة من الجمعة، و البخاري (۵۸۰) في المواقيت، باب من ادرك من الصلاة ركعة، و مسلم (۶۰۷) في المساجد، باب من ادرك ركعة فقد ادرك الصلاة، و ابو داود (۱۱۲۱) في الصلاة، باب من ادرك من الجمعة ركعة، و النسائي (۱/ ۲۷٤) في المواقيت، باب من ادرك ركعة من الصلاة، و الطحاوي في (مشكل الآثار) (۲/ ۱۰۵)، و في (المعاني) (۱/ ۱۵۱)، و البغوي في (شرح السنة) (٤۰۰)، و ابن حبان (۱٤۸۲)

الدِّمَشْقِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُضِفْ اِلَيْهَا اُخْرٰى .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
جو شخص جمعے کی ایک رکعت پاتا ہے' وہ اس کے ساتھ دوسری شامل کرلے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حکم بن موسیٰ بن ابی زہیر بغدادی، ابوصالہ قنطری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 232ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۲۶۴) (ت ۱۴۷۰)، ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۲/ ۳۴۷)۔

1578- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
جو شخص جمعے کی ایک رکعت پائے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کرلے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدقدوس بن بکر بن خنیس کوفی، کنیۃ ابوجہم۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: لا باس بحدیثہ۔ وذکرہ ابن حبان فی ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۶/ ت ۲۹۸)، وثقات (۸/ ۴۱۹)، و''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/ ۵۱۵)۔

1579- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا اَسِيْدُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا يَاسِيْنُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً صَلّٰى اِلَيْهَا اُخْرٰى فَاِنْ اَدْرَكَهُمْ جُلُوْسًا صَلَّى الظُّهْرَ اَرْبَعًا .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
جو شخص جمعے کی ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کرلے اور اگر وہ لوگوں کو جمعے کی نماز کے دوران جلسے کی

۱۵۷۸- اخرجه ابو يعلى في مسنده (۵/ ۳۶) رقم (۲۶۲۵) من طريق الحجاج به- في اسناده الحجاج بن ارطاة- قال الحافظ في التقريب (ت ۱۱۲۷): صدوق كثير الخطا و التدليس- و قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۲/ ۱۹۵): (فيه الحجاج بن ارطاة و فيه كلام)-
۱۵۷۹- في اسناده (ياسين بن معاذ الزيات): قال ابن معين: ليس حديثه بشيء- و قال البخاري: منكر الحديث- و قال النسائي و ابن الجنيد: متروك- انظر: ترجمته في الميزان (۷/ ۱۵۴-۱۵۵)- و انظر: تخريج الحديث قبل السابق-

حالت میں پائے تو چار رکعت ادا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن مسقلة، ابوعلی تیمی ۔سمع زبیر بن بکار واحمد بن یحییٰ سوسی ۔ وعنہ ودابی نعیم وطبرانی ۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ اصبہان (۱۶۴/۱)، وذکرہ ذھبی فی تاریخہ فی وفیات 306ھ وفی (ط): احمد بن احمد بن مسعدة۔

○ اسید بن عاصم، ابوحسین اصبھانی، حافظ محدث امام، صنف مسندا، وقال ابن ابی حاتم: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔رضی ۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۳۱۸/۲)، وطبقات محدثین باصبهان (۳۰۶/۲)، واخبار اصبہان (۲۷۲/۱)۔

○ بکر بن بکار قیسی، ابوعمرو بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں ۔ روی لہ نسائی اثرا واحدا فی اثناء صلاۃ روایۃ ابن احمر، ولم یذکرہ مزی ۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۴۴)۔

1580- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ زُغْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص جمعے کی ایک رکعت پائے' وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن محمد بن احمد بن حسن، ابوحسن واعظ، ومعروف بالمصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 338ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۷۵/۱۲، ۷۶)، ومنتظم (۳۶۵/۶)، وسیر اعلام النبلاء (۳۸۱/۱۵)، وعبر (۲۴۷/۲)۔

○ احمد بن حماد بن مسلم، ابوجعفر مصری لقبہ زغبۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 296ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۸) (ت ۲۸)۔

○ یحییٰ بن ایوب غافقی - ابوعباس مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 198ھ میں ہوا۔

۱۵۸۰ اخرجه الحاكم في المستدرك (۲۹۱/۱) من طريق الفضل بن محمد الشعراني' ثنا سعيد بن ابي مريم' به- و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي في سننه (۲۰۳/۳)- و صححه الحاكم على شرط الشيخين- و في اسناده اسامة بن زيد الليثي؛ قال الحافظ في التقريب (ت ۳۱۹) : صدوق يهم-

ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:''التقریب''از حافظ ابن حجر عسقلانی ص(۱۰۴۹)(ت ۷۵۶۱)۔

1581- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَلْحَةَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَّاَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرَى.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص جمعے کی نماز کی ایک رکعت پائے' وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کر لے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن ابی حزم-قطعی- بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:''التقریب''از حافظ ابن حجر عسقلانی ص(۹۰۶)(ت ۶۴۲۲)۔

○ محمد بن بکر بن عثمان برسانی- ابوعثمان بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ قد روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:''التقریب''از حافظ ابن حجر عسقلانی ص(۸۲۹)(ت ۵۷۹۷)۔

1582- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَنْجِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِي زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَا اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِي الْاَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرَى فَاِنْ اَدْرَكَهُمْ جُلُوْسًا صَلَّى اَرْبَعًا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص جمعے کی ایک رکعت پا لے' وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کر لے اور اگر وہ لوگوں کو جلسے کی حالت میں پائے تو پھر چار رکعت ادا کرے۔

۱۵۸۱- في اسناده عمر بن قيس المكي' المعروف ب(سندل) تركه احمد و النسائي و الدارقطني- و قال يحيى: ليس بثقة- و قال البخاري: منكر الحديث- و قال احمد ايضاً: احاديثه بواطيل- و ترجمته في الميزان (۵/ ۲۶۳-بتحقيقنا)-

۱۵۸۲- اخرجه البيهقي في سننه (۳/ ۲۰۳) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه الحاكم (۱/ ۲۹۱) من طريق حماد بن زيد عن مالك و صالح بن ابي الاخضر' به- (و صححه الحاكم على شرط الشيخين)- قال الالباني في الارواء (۳/ ۸۵): (وفيه عندهم يحيى بن المتوكل الباهلي' و هو صدوق يخطئ: كما في التقريب- و صالح بن ابي الاخضر ضعيف' يعتبر به' و مع ذلك فقد صحح الحاكم ووافقه الذهبي)- اه-قلت: ليس فيه عند الحاكم يحيى بن المتوكل' انما اخرجه من طريق حماد بن زيد عن مالك و صالح بن ابي الاخضر- و ايضاً قد تابع مالك صالحًا عليه- كما ترى- و هي متابعة قوية: فمالك-رحمه الله- امام حافظ ثقة-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن محمد بن حسین بن زنجی بن ابراہیم، ابوعبداللہ دباغ، (اور ایک قول کے مطابق) صواف۔ ان کا انتقال 325ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۹۷/۸)۔

○ حسین بن ابی زید، ابوعلی دباغ، واسم ابی زید منصور، انظر ترجمۃ فی تاریخ بغداد (۸/۱۱۰-۱۱۱)، والمنتظم (۱۲/۷۷)۔

○ یحییٰ بن متوکل باھلی بصری، ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت۷۶۸۴)۔

1583 - حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَاسِينٍ الزَّيَّاتِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ اَوْ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا . اَوْ قَالَ الظُّهْرَ اَوْ قَالَ الْاُوْلٰى .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص جمعے کی ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کرے اور جس کی دو رکعت فوت ہو جائیں تو وہ چار رکعت (ظہر) ادا کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ظہر کے چار رکعت ادا کرے (یہ الفاظ ہیں)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہارون بن اسحاق بن محمد بن مالک ہمدانی - بالسکون - ابوقاسم کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۱۰۱۳) (ت۷۲۷۰)۔

1584 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ يُوْنُسَ الْقَصَّارُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْفُضَيْلِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ يَاسِينَ بْنِ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمُ الرَّكْعَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْجُمُعَةَ وَاِذَا اَدْرَكَ رَكْعَةً فَلْيَرْكَعْ اِلَيْهَا اُخْرٰى فَاِنْ لَّمْ يُدْرِكْ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ . لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ . قَالَ الشَّيْخُ يَاسِينُ ضَعِيْفٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

۱۵۸۳- اخرجه ابن عدي في الكامل (۷/ ۱۸٤) من طريقين عن ياسين' حدثني الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة به- و سال عنه ابن ابي حاتم اباه؛ كما في العلل (۱/ ۲۰۳) رقم (۵۸٤) فقال: (اما حديث سعيد عن ابي هريرة؛ فمتنه: (من ادرك من الصلاة ركعة' فقد ادركها)- و هذا حديث لا اصل له- اه- قلت: يا سين ضعيف- قال ابن حبان في المجروحين (۲/ ۱٤۲): (كان ممن يروي الموضوعات عن الثقات' و ينفرد بالمعضلات عن الاثبات' لا يجوز الاحتجاج به بحال)- اه-

جب کوئی شخص جمعہ کی دو رکعت پالے تو اس نے جمعے کی نماز کو پالیا جب کوئی شخص ایک رکعت پائے تو وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کرے اور اگر کوئی شخص ایک رکعت بھی نہ پائے تو پھر وہ چار رکعت (ظہر) کی نماز ادا کرے۔

شیخ نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کا راوی یاسین ضعیف ہے ان دونوں روایات کے الفاظ برابر ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہاشم بن یونس عصار مصری۔ (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: انساب (۱۹۹/۴)، وتوضیع مشتبہ (۲۸۳/۶)، واکمال (۳۸۸/۶)۔ وفی (ط): ہاشم بن یونس قصار۔

○ محمد بن سھل بن فضیل کاتب۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۱۶/۵)۔

○ علی بن داؤد بن یزید قنطری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 272ھ میں ہوا۔ قالہ حافظ فی ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی۔ روی عنہ ابن ماجہ۔ انظر: تقریب التہذیب ت (۴۷۶۴)، وانظر تہذیب الکمال (۹۶۶/۲)۔

○ عبداللہ بن صالح بن محمد بن مسلم جہنی، ابوصالح مصری، کاتب لیث، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 222ھ میں ہوا۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۵۱۵)، وانظر: تہذیب الکمال (۹۸/۱۵)۔

1585- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ بَحْرٍ الْبَيْرُوذِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَزِيْدَ الْخَصَّافُ الرَّقِّيُّ - وَاسْمُهُ خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَدْرَكَ الرُّكُوْعَ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيُضِفْ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَمَنْ لَمْ يُدْرِكِ الرُّكُوْعَ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ فَلْيُصَلِّ الظُّهْرَ اَرْبَعًا.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص جمعہ کے دن دوسری رکعت کا رکوع پالے تو اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی ادا کر لے اور جو شخص دوسری رکعت کا رکوع بھی نہ پائے تو وہ ظہر کی چار رکعت ادا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ **احمد بن محمد بن احمد بن سلم، ابوحسن مخرمی کاتب، ولی عباس بن محمد ہاشمی، ان کا انتقال 327ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۶۲/۴)، وفی (ط): احمد بن محمد بن سالم۔**

۱۵۸۵- فی اسنادہ سلیمان بن ابی داود المعروف ب (بومة): ضعفه ابو حاتم - و قال البخاري: منكر الحديث- و قال ابن حبان: لا يحتج به- و انظر: ترجمته في الميزان (۲۹۲/۲) و المجروحين لابن حبان (۳۳۱/۱)- وقال الحافظ في التلخيص (۸۵/۲): سليمان متروك -

○ حسین بن بحر بن یزید، ابوعبداللہ، من نواحی اھواز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ جمیل۔ ان کا انتقال 366ھ میں ہوا۔ تاریخ بغداد (۸/۲۳)۔

○ علی بن بحر بن بری- بغدادی، فارسی اصل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ فاضل، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 234ھ میں ہوا۔ تقریب التہذیب ص (۹۶۰) رقم (۴۷۲۵)۔

1586- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَرَّانِيُّ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي جَدِّي مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي دَاوُدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ اِذَا اَدْرَكْتَ الرَّكْعَةَ الْاٰخِرَةَ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَصَلِّ اِلَيْهَا رَكْعَةً وَّاِذَا فَاتَتْكَ الرَّكْعَةُ الْاٰخِرَةُ فَصَلِّ الظُّهْرَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جب تم جمعے کے دن کی دوسری رکعت کو پالو تو اس کے ساتھ ایک اور ادا کرلو اور اگر دوسری رکعت بھی فوت ہو جائے تو پھر ظہر کی چار رکعت ادا کرلو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسین بن احمد بن فروخ، ابوحسین حرانی، امام دارقطنی فرماتے ہیں: لم یکن قویا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱/۳۸۲-۳۸۳)۔

○ سلیمان بن عبداللہ بن محمد بن سلیمان بن ابی داود حرانی، ابوایوب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ نسائی۔ تقریب التہذیب رقم (۲۵۹۵)۔

1587- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ حَكِيمٍ اَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَدْرَكَ الْاِمَامَ جَالِسًا قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ . لَمْ يَرْوِهِ هٰكَذَا غَيْرُ نُوحِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص امام کو جلسے کی حالت میں پائے اس نے سلام نہ پھیرا ہو تو اس نے اس نماز کو پالیا۔

اس روایت کو نوح بن ابومریم کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور یہ روایت حدیث میں ضعیف ہے اور متروک ہے۔

۱۵۸۷- في اسناده (نوح بن ابي مريم)- له ترجمة في الميزان (۷/۵۵-۵۶) -وقال الحافظ في التقريب (ت ۷۲۵۹): (يعرف بالجامع ; لجمعه العلوم لكن كذبوه في الحديث- و قال ابن المبارك كان يضع)- اھ- و الحديث سئل عنه الدارقطني في العلل (۷/۲۷۵): فقال: (يرويه نوح بن ابي مريم عن الزهري عن سعيد عن ابي هريرة، حدث به عنه شداد بن حكيم و مقاتل بن ابراهيم- و من ذكر في هذا ابن جريج فقد وهم)- اھ-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن فضل بلخی انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ رحال، جوال، انہیں ''ثبت'' شمار کیا گیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۲/ ۴۷-۴۸)، ومنتظم (۶/ ۲۸۰)، وسیر اعلام النبلاء (۱۵/ ۶۹-۷۰)، وتذکرہ حفاظ (۳/ ۸۱)۔

○ عبدصمد بن فضل۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴/ ۳۵۵)۔

○ شداد بن حکیم بلخی، ابوعثمان۔ روی عن ابن مبارک وعبدوھاب بن مجاھد۔ روی عنہ محمد بن عصمۃ بلخی۔ جرح وتعدیل (۴/ ۳۳۲)۔

1588- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَا اَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَيْلِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا فَلْيُضِفْ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ . وَقَالَ عَمْرٌو وَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ . قَالَ لَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ لَمْ يَرْوِهِ عَنْ يُوْنُسَ اِلَّا بَقِيَّةُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص جمعہ کی نماز یا کسی اور نماز کی ایک رکعت پالے تو وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت شامل کر لے تو اس کی نماز مکمل ہو جائے گی۔

عمرو نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس شخص نے نماز کو پالیا۔

ابوبکر بن ابوداؤد نے یہ بات نقل کی ہے ان الفاظ کو یونس کے حوالے سے بقیہ نامی راوی نے نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن مصفی بن بھلول قرشی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/ ۲۰۸)، تہذیب الکمال (۲۶/ ۴۶۵)۔

○ عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر قرشی، ابوحفص حمصی، مولی بنی امیۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/ ۷۴)، وتہذیب الکمال (۲۲/ ۱۴۴)۔

۱۵۸۸ - اخرجه النسائي (۱/ ۲۷٤) كتاب المواقيت: باب من ادرك ركعة من الصلاة- و ابن ماجه (۱/ ۳۵٦) كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب ما جاء فيمن ادرك من الجمعة ركعة: الحديث (۱۱۲۳) من طريق بقية بن الوليد: قال: حدثنا يونس بن يزيد: به: و سال ابن ابي حاتم عن هذا الحديث اباه في العلل (۱/ ۲۱۰): فقال: هذا خطأ انما هو الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة مرفوعاً- قال الحافظ في التلخيص (۲/ ۸٦): (ان سلم من وهم بقية ففيه تدليس التسوية: لانه عنعن لشيخه)- اه- قلت: صرح بالتحديث عند النسائي: و بعيد جداً ان يكون قد اسقط اثنا بين الزهري و سالم- قلت: و الحديث اخرجه النسائي في الكبرى (۱/ ٤۸۱) كتاب مواقيت الصلاة: باب من ادرك ركعة من الصلاة: الحديث (۱٥٤۰) من طريق سليمان بن بلال عن يونس عن ابن شهاب عن سالم مرسلاً- و اخرجه ايضاً ابن حبان في المجروحين (۱/ ۱۰۹) من حديث ابراهيم بن عطية الثقفي عن يحيى بن سعيد عن الزهري: به-قال الحافظ في (التلخيص (۲/ ۸٦): و ابراهيم منكر الحديث جداً: و كان هشيم يدلس عنه اخباراً لا اصل لها- و حباني من طريق يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر قريباً-

○ یونس بن یزید بن ابی نجاد، ایلی - ابویزید مولیٰ آل ابی سفیان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ ساتویں طبقے کے اکابر اہلِ علم میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 159ھ میں ہوا۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۸۶/۲)۔

1589- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ رَاشِدٍ الْبَرَّاءُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُضِفْ اِلَيْهَا اُخْرَى .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی شامل کر لے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عمرو بن عبداللہ بن عمرو بن سرح - ابوطاہر مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ مسلم و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳/۱)۔

○ اسحاق بن فرات بن جعد، تجیبی، ابونعیم بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ فقیہ، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۰/۱)۔

○ یحییٰ بن راشد مازنی، ابوسعید بصری براء - قال حافظ: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ روی لہ ابن ماجہ۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۴۷/۲)۔

1590- حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا يَعِيشُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ

١٥٨٩- اخرجه ابن عدي في الكامل (٢١١/٢): ثنا محمد بن عمر بن يوسف الاندلسي بمصر و محمد بن زبان بن حبيب، قالا: ثنا ابو الطاهر بن السرح، به- قال الحافظ في التلخيص (٨٥/٢): (فيه يحيى بن راشد البراء، و هو ضعيف)- اهـ-

١٥٩٠- اخرجه الطبراني في الاوسط (٤١٨٨) من رواية ابراهيم بن سليمان الدباس: نا عبد العزيز بن مسلم، به- وقال: (لم يرو هذا الحديث عن يحيى بن سعيد الا عبد العزيز، تفرد به ابراهيم)- اهـ- و قال الهيثمي في مجمع الزوائد (١٩٥/٢): فيه ابراهيم بن سليمان الدباس: ذكره ابن ابي حاتم، و لم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، و ذكره ابن حبان في الثقات)- اهـ- قلت: لم يتفرد به ابراهيم، بل اخرجه غيره عن عبد العزيز؛ كما عند الدارقطني هنا- و من ثم و هم ابن حجر في زعمه بتفرد ابراهيم بن سليمان به عن عبد العزيز- و لم يتفرد به عبد العزيز عن يحيى، بل تابعه ابن نمير عن يحيى؛ كما عند الدارقطني هنا- و من ثم و هم ابن حجر الطبراني في زعمه بتفرد عبد العزيز به ايضا؛ كما في (تلخيص الحبير) (٤٢/٢)- و الحديث اخرجه عبد الرزاق (٥٤٧٠) عن معمر عن خصيف الجزري عن سعيد بن جبير عن ابن عمر قال: (اذا ادرك الرجل يوم الجمعة ركعة صلى اليها ركعة اخرى)- اهـ- هكذا موقوفاً- وقد اخرجه ابن ابي شيبة من وجه آخر عن ابن عمر موقوفاً عليه (٢٤٨/٢) عن هشيم عن يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر- و اخرجه عبد الرزاق (٥٤٧١- ٥٤٧٢) من وجوه عن ابن عمر موقوفاً عليه- وله شاهد من قول ابن مسعود موقوفاً عليه ايضاً؛ اخرجه عبد الرزاق (٥٤٧٧) (٥٤٧٩) و البيهقي في (المعرفة ٦٤٥٤)، قال الشافعي في (الام) (٢٠٦/١) باب من ادرك ركعة من الجمعة: (وبهذا نقول؛ لانه موافق معنى ما روينا عن النبي صلى الله عليه وسلم)- اهـ-

اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَلْيُضِفْ اِلَيْهَا اُخْرَى ۔ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرَى ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص جمعہ کے دن (جمعے کی نماز) میں ایک رکعت کو پالے اس نے اس نماز کو پالیا اور وہ اس رکعت کے ساتھ دوسری شامل کرلے۔

ابن نمیر نامی راوی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کرلے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یعیش بن جہم ابوحسن حدیثی ۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔جرح وتعدیل (۳۱۰/۹) ومیزان (۲۸۷/۷)۔

○ محمد بن صالح بن عبدالرحمٰن بغدادی، ابوبکر انماطی صوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۰۰)۔

○ عیسیٰ بن ابراہیم بن سیار- (اور ایک قول کے مطابق) ابن دینار-شعیری- برکی- بصری-علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۳۱۹)۔

○ عبدعزیز بن مسلم قسملی- ابوزید، مروزی ثم بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ عابد، ربما وھم، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرج لہ بخاری ومسلم ونسائی وابوداود وترمذی۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱۲/۱)۔

1591- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ تَمَّامٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرَى ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

۱۵۹۱- عبيد الله بن تمام: ضعفه الدارقطني وغيره، و مع ذلك فقد سبق الحديث عن ابي هريرة من وجود مطلقاً ليس فيه التقييد بالجمعة- وقد خولف عبيد الله بن تمام في اسناده ايضا، فاخرجه شعبة عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة مرفوعاً لم يذكر فيه الجمعة- و شعبة مقدم على عبيد الله، و رواية شعبة عند ابن خزيمة (۹۸۵)، و الطحاوي في (شرح المعاني) (۱۵۰/۱)-

جب تم میں سے کوئی ایک شخص جمعے کی ایک رکعت کو پالے تو اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کر لے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ معمر بن سھل، ذکرہ ابن حبان فی ثقات (۹/۱۹٦)

○ عبیداللہ بن تمام، ابوعاص، عن یونس بن عبید، وسلیمان تیمی۔ ضعفہ دارقطنی وابوحاتم، وابوزرعۃ وغیرھم۔ وھو من اھل واسط۔ روی عنہ معمر بن سھل اھوازی وغیرہ۔ ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۵/۵) (ت ۵۳۵۳)۔

6-باب فِي الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ.

باب 6: جب کوئی شخص آئے امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت دو رکعت ادا کرنا

1592- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلاَءً حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ الْمُقَوِّمُ حَدَّثَنَا أَبُو بَحْرٍ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ يَعْنِي أَبَا سُفْيَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ وَرَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَلَسَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ آئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جمعے کے دن خطبہ دے رہے تھے، وہ صاحب نماز ادا کرنے سے پہلے ہی بیٹھ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی کہ وہ دو رکعت ادا کریں، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرۂ مبارک لوگوں کی طرف پھیرا اور ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص جمعے کی نماز کے لیے آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو اس شخص کو چاہیے کہ وہ دو رکعت ادا کر لے اور انہیں مختصر ادا کرے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن حکیم مقوم- ابوسعید بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ابوداود والنسائی وابن ماجہ۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۴۵)۔

○ ابو بحر بکراوی، اسمہ عبدالرحمٰن بن عثمان۔ روی عن حسین معلم۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ ابوداود و ابن ماجہ۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۴۹۰)۔

۱۵۹۲- اخرجہ ابو داود (۱۱۱۷) فی الصلاۃ: باب اذا جاء الرجل و الامام یخطب، و احمد (۳/۲۹۷)، و الطبرانی فی الکبیر (۷/۱٦۲) من روایۃ ابن ابی عروبۃ عن الولید ابی بشر، بہ۔

○ ولید بن مسلم بن شہاب عنبری ابوبشر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ مسلم وابوداود ونسائی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۵۰۵)۔

1593- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ وَالنَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ النَّاسَ فَجَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ لِيَجْلِسْ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے' وہ بیٹھ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص جمعہ کے دن آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو وہ شخص دو مختصر رکعت ادا کر لے اور پھر بیٹھے۔

1594- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ وَعَبَّاسٌ التَّرْقُفِيُّ قَالُوْا اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ سُلَيْكٍ الْغَطَفَانِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو وہ شخص دو مختصر رکعت ادا کرے اور انہیں جلدی ادا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبدملک بن زنجویہ، ابوبکر غزال، بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ واخرجہ لہ اصحاب سنن۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۸۶/۲)۔

○ عبداللہ بن محمد بن عمرو غزی ابوعباس۔ روی عن فریابی واسد بن موسیٰ آدم بن ابی ایاس۔ علم حدیث کے ماہرین نے

۱۵۹۳- اخرجه مسلم (۸۷۵) في الجمعة' باب التحية و الامام يخطب' و احمد (۳۱۶/۳-۳۱۷' ۳۸۹)' و الطحاوي في شرح المعاني (۳۶۵/۱)' و البيهقي (۱۹٤/۳) و عبد الرزاق (٥٥١٤)' و ابن حبان (۲۵۰۰-۲۵۰۲)' و ابن خزيمة (۱۸۳۵)' و الطبراني في الكبير (۱٦۱/۷)' و البغوي (۳٦٤/٤)' و ابو يعلى (۱۳٤/٤) من طرق عن الاعمش' به-

۱۵۹٤- اخرجه احمد في المسند (۳۸۹/۳): حدثنا عبد الرزاق' قال: اخبرنا سفيان عن الاعمش عن ابي سفيان عن جابر عن السليك الغطفاني به- و الحديث ذكره الهيثمي في المجمع (۱۸۷/۲)' و قال: (اخرجه احمد و الطبراني في الكبير و رجاله الصحيح)- اه-

انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ جرح وتعدیل (١٦٣/٥)۔

○ عباس بن عبداللہ ترقفی -علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ عابد، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ ابن ماجہ۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (٣٩٧/١)۔

○ حسن بن یحییٰ بن جعد عبدی، ابوعلی بن ابی ربیع جرجانی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی عنہ ابن ماجہ۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (١٧٢/١) رقم (٣٢٥)۔

1595 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو''۔

راوی کا یہ شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں' امام آچکا ہو' تو وہ شخص دو رکعت ادا کرلے۔

1596 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ . قُلْتُ لِعَمْرٍو اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ جَابِرٍ

١٥٩٥- اخرجه البخاري (٩٣٠) في الجمعة' باب اذا راى الامام رجلاً جاء و هو يخطب' امره ان يصلي' و (٩٣١) (١١٧٠)' و مسلم (٨٧٥)' و ابو داود (١١١٥)' و الترمذي (٥١٠) في الصلاة' باب ما جاء في الركعتين اذا جاء الرجل و الامام يخطب' و النسائي (١٠٣/٣) في الجمعة' باب الصلاة يوم الجمعة لمن جاء و الامام يخطب' و ابن ماجه (١١١٢) في اقامة الصلاة' باب ما جاء فيمن دخل المسجد و الامام يخطب' و ابن خزيمة (١٨٣٢) (١٨٣٣)(١٨٣٤)' و الشافعي (١٤٠/١-المسند)' و الطيالسي (١٦٩٥)' والدارمي (٣٦٤/١)' و الطحاوي في المعاني (٣٦٥/١)' و البيهقي في الكبرى (١٩٣/٣' ٢١٧)' و في المعرفة (٦٤٠٣)' و ابن الجارود (٢٩٣)' و البغوي (١٠٨٣)' و الطبراني في الكبير (١٦٢/٧' ١٦٣)' و ابن بشكوال في (غوامض الاسماء المبهمة)(٦٢) من طرق عن عمرو بن دينار' به- و اخرجه ابو الزبير عن جابر ايضاً- و من هذا الوجه اخرجه مسلم (٨٧٥)' و النسائي في الجمعة (٤٦)' و البيهقي (١٩٤/٣)' و الشافعي في المسند (١٤٠/١)' و السنن (١٢٢)- و من طريقه البيهقي في المعرفة (٦٤٠٤)' و الطبراني في الكبير (١٦٣/٧)' و ابو يعلى في المسند (٤٦٤/٣)' و ابن خزيمة (١٦٦/٣)' و الطحاوي في المعاني (٣٦٥/١)- و ابن بشكوال في (غوامض الاسماء المبهمة)(٦٣)-

١٦٠٠- ذكر الدارقطني الخلاف في اسناده' و صوب الارسال فيه' و لم يتعرض لزيادة: (و امسك عن الخطبة حتى فرغ من صلاته) في متنه' و قد اخرجه في الذي بعده من حديث معتمر ابن سليمان عن ابيه مرسلاً و هو الصواب- و قد مضى تخريج الحديث من طريق ليس فيه هذا الزيادة من حديث جابر' و له شاهد من حديث ابي سعيد الخدري' نحوه بدونها ايضاً: اخرجه ابو داود (١٦٧٥) في الزكاة' باب الرجل يخرج من ماله' و النسائي (١٠٦/٣- ١٠٧) في الجمعة' باب حث الامام على الصدقة يوم الجمعة في خطبته' و (٦٣/٥) في الزكاة' و الترمذي (٥١١) في الصلاة' باب ما جاء في الركعتين اذا جاء الرجل والامام يخطب' و البيهقي (١٨١/٤)' و الطحاوي في المعاني (٣٦٦/١)' و احمد (٢٥/٣)' وا لحميدي (٧٤١) من طرق عن ابن عجلان: حدثني عياض عن ابي سعيد الخدري' به- و اخرجه ابو داود (١١١٤) و غيره من حديث ابي هريرة ايضا بدون هذا الزيادة- ولم يرد في شيء من الروايات ان النبي صلى الله عليه وسلم قطع خطبته حتى فرغ الرجل من صلاته-

قَالَ نَعَمْ.

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو وہ شخص دو رکعت ادا کر لے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد عمرو سے دریافت کیا کہ آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ حدیث سنی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سعید بن صخر دارمی، ابوجعفر سرخسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ جماعۃ عدا نسائی۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۵) (ت ۴۶)۔

○ احمد بن منصور بن راشد حنظلی، مروزی، لقبہ زاج۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۶) (ت ۱۲۶)۔

○ نضر بن شمیل۔ مازنی۔ ابوحسن نحوی، نزیل مرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں ''ثبت'' شمار کیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھنے والے اکابرین میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۰۱) (ت ۸۷)۔

1597 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَوْ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی:

جب کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو وہ شخص دو رکعت ادا کر لے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عیاش بن عیسیٰ، ابوزکریا قطان۔ حدیث عن عمر بن حبیب قاضی وسکن بن نافع۔ روی عنہ یحییٰ بن صاعد ومحمد بن مخلد۔ ان کا انتقال 269ھ میں ہوا۔ تاریخ بغداد (۱۴/۲۱۹)۔

○ سعید بن ربیع عامری حرشی۔ ابوزید ہروی بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ نویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔ وھو اقدم شیخ للبخاری وفاۃ۔ اخرجہ لہ بخاری ومسلم وترمذی ونسائی۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر

عسقلانی (۲۹۵/۱) (ت ۱۵۹)۔

1598- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَ فَقَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو وہ شخص دو رکعت ادا کرلے''۔

1599- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَزِيعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے اسی دوران ایک شخص اندر آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدایت کی کہ دو رکعت ادا کرلے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو وہ شخص دو رکعت ادا کرلے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ذکرہ مزی فی تہذیب الکمال (۳۱، ۴۹۴) فیمن روی عن یحییٰ بن غیلان راسبی۔

1600- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الصُّورِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ. وَاَمْسَكَ عَنِ الْخُطْبَةِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ. اَسْنَدَهُ هٰذَا الشَّيْخُ عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَوَهِمَ فِيهِ وَالصَّوَابُ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ اَبِيهِ مُرْسَلٌ كَذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُعْتَمِرٍ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قیس قبیلے کا ایک شخص (مسجد میں) داخل ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم اُٹھو اور دو رکعت ادا کرلو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے کو روک لیا' یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو گیا۔

اس روایت کو اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے' تاہم راوی کو اس میں وہم ہوا ہے' درست یہ ہے: یہ معتمر نامی راوی کے والد کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے' تاہم امام احمد بن حنبل نے اسے اسی طرح روایت

کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبید بن محمد عبدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ وقال فی علل: بصری، لیس بشیء۔ قالہ حافظ فی لسان (۴/۱۴۵)۔

1601 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنِيْ اَبِىْ اَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَّالنَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ فَقَالَ يَا فُلَانُ اَصَلَّيْتَ . قَالَ لَا . قَالَ فَصَلِّ . ثُمَّ انْتَظَرَهُ حَتّٰى صَلّٰى.

☆☆ معتمر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص (مسجد کے اندر) آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے فلاں! تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو تم نماز ادا کرلو' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ اس نے نماز ادا کر لی۔

1602 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْاٰدَمِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ اَبِى الْحَجَّاجِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلَا تَعُدْ لِمِثْلِ هٰذَا . قَالَ فَرَكَعَهُمَا ثُمَّ جَلَسَ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ (مسجد کے اندر) داخل ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم دو رکعت ادا کرلو اور دوبارہ ایسا نہیں کرنا (نماز پڑھے)۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو انہوں نے وہ دو رکعت ادا کی اور پھر بیٹھے۔

1603 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِىْ مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِيْنَ اَمَرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ اَمْسَكَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْخُطْبَةِ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ رَكْعَتَيْهِ ثُمَّ عَادَ اِلٰى خُطْبَتِهِ . هٰذَا مُرْسَلٌ وَلَا تَقُوْمُ بِهِ حُجَّةٌ . وَاَبُوْ مَعْشَرٍ اسْمُهُ نَجِيْحٌ وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

۱۶۰۱- اسناده صحيح لكنه مرسل- ابو معتمر: هو سليمان التيمي من كبار التابعين-

۱۶۰۲- اخرجه ابن حبان في صحيحه (۶/۲۵۰) رقم (۲۵۰۴) قال: اخبرنا احمد ابن محمد ابن الحسن بن الشرقي' قال: حدثنا احمد بن الازهر' قال: حدثنا يعقوب بن ابراهيم' به- (و اسناده حسن؛ فقد صرح ابن اسحاق بالتحديث عن ابن حبان' فقال: حدثني ابان بن صالح)-

۱۶۰۳- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۱/۴۴۷) رقم (۵۱۶۳): حدثنا هشيم' قال: اخبرنا ابو معشر عن محمد بن قيس' به- و ضعفه الزيلعي في نصب الراية (۲/۲۰۳)-

★★ محمد بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دو رکعت ادا کرنے کی ہدایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے کو روک دیا' یہاں تک کہ وہ دو رکعت پڑھ کر فارغ ہوئے تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے کو جاری رکھا۔

یہ روایت مرسل ہے اور اسے دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا ہے۔

اس روایت کا راوی ابو معشر جس کا نام نجیح ہے اور یہ راوی ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن قیس، شیخ لابی معشر، یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۲۸۶)۔

1604 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمَّا اَمَرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ اَمْسَكَ عَنِ الْخُطْبَةِ حَتّٰى فَرَغَ .هٰذَا اَيْضًا مُرْسَلٌ .

★★ محمد بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں یہ نماز پڑھنے کی ہدایت کی تو آپ نے اپنے خطبے کو روک دیا یہاں تک کہ وہ صاحب نماز پڑھ کر فارغ ہو گئے۔

یہ روایت بھی مرسل ہے اور ابو معشر نامی راوی ضعیف ہے' اس کا نام نجیح ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یوسف بن سعید بن مسلم مصیصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۹۲۲)۔

7-باب صَلَاةِ الْجُمُعَةِ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ .

باب 7: زوال سے پہلے نمازِ جمعہ ادا کرنا

1605 - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيْدَ الْبَزَّازُ اَبُو الطَّيِّبِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا

۱۶۰۵- اخرجه ابن ابي شيبة (۲/ ۳۳٦) عن وكيع' به' و اخرجه عبد الرزاق (۵۲۱۰) عن معمر عن جعفر بن برقان' به مختصرا- و قال الزيلعي في (نصب الراية) (۲/ ۱۹۵-۱۹٦): (حديث ضعيف' قال النووي في (الخلاصة) (۲/ ۷۷۲): اتفقوا على ضعف ابن سيدان ا- اه- وقال ابن حجر في (الفتح) (۲/ ۳۲۱): (غير معروف العدالة- قال ابن عدي: شبه المجهول- وقال البخاري: لا يتابع على حديثه' بل عارضه ما هو اقوى منه...... الخ)- اه -قلت: و قال البخاري في (التاريخ الكبير) (۵/ ۱۱۰): (عبد الله بن سيدان المطرودي- فخذ من بني سليم- شهد ابا بكر و عمر رضي الله عنهما: قاله ابو نعيم عن جعفر بن برقان عن ثابت ابن الحجاج' نسبه محمد بن العبد- يروي عن ابي ذر و حذيفة و عثمان و سلمان رضي الله عنهم- سمع منه ميمون بن مهران و حبيب بن ابي مرزوق- هو من اهل الربذة' لا يتابع في حديثه ا- اه-

وَكِيعٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْكِلَابِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سِيدَانَ السُّلَمِيِّ قَالَ شَهِدْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ ثُمَّ شَهِدْتُهَا مَعَ عُمَرَ وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ اِلٰى اَنْ اَقُوْلَ انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ شَهِدْتُهَا مَعَ عُثْمَانَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ اِلٰى اَنْ اَقُوْلَ زَالَ النَّهَارُ فَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا عَابَ ذٰلِكَ وَلَا اَنْكَرَهُ .

☆☆ عبداللہ بن سیدان سلمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نمازِ جمعہ ادا کی ہے' ان کی نماز اور ان کا خطبہ نصف نہار سے پہلے ہوتے تھے' پھر مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمعے کا موقع ملا تو ان کی نماز اور ان کا خطبہ اتنی دیر میں ہوتے تھے کہ میں یہ سمجھتا تھا' اب دن ڈھل چکا ہے تو میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ جس نے ان پر اس بارے میں اعتراض ہو یا انکار کیا ہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ثابت بن حجاج، کلابی، رقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۱۵)۔

○ عبداللہ بن سیدان مطرودی سلمی۔ امام بخاری فرماتے ہیں: لا یتابع علی حدیثہ۔ وقال لالکائی: مجھول، لا حجۃ فیہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴/۱۱۷)۔

1606 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ اِيَاسَ بْنَ سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَرْجِعُ وَلَا نَجِدُ فَيْئًا نَسْتَظِلُّ بِهِ .

☆☆ ایاس بن سلمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم اپنے والد کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نمازِ جمعہ کی نماز ادا کرتے تھے' پھر جب ہم واپس آتے تھے تو ہمیں کوئی سایہ نہیں ملتا تھا' جس کے سائے میں ہم آ جائیں۔

1607 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ

۱۶۰۶- اخرجه البخاري (۴۱۶۸) في المغازي' باب غزوة الحديبية' و مسلم (۸۶) في الجمعة' و النسائي (۳/ ۱۰۰) في الجمعة' و ابن ماجه (۱۱۰۰) في الاقامة' و الدارمي (۱/ ۳۶۳)' و الطبراني في الكبير (۶۲۵۷)' و ابن خزيمة (۱۸۳۹) و ابن حبان (۱۵۱۱) (۱۵۱۲)' و ابن ابي شيبة (۲/ ۱۰۸)' و البيهقي في السنن (۳/ ۱۹۰' ۱۹۱)' من رواية يعلى بن الحارث المحاربي: حدثني اياس بن سلمة بن الاكوع عن ابيه' به-و من هذا الوجه ايضا اخرجه ابو داود في السنن (۱/ ۲۸۴)' و ابو نعيم في (تسمية ما انتهى الينا من الرواة عن الفضل بن دكين عاليا) (۱۰۶)' والبغوي في (شرح السنة) (۴/ ۲۳۹)' و ابن المنذر في الاوسط (۲/ ۳۴۹)' من رواية يعلى بن الحارث المحاربي' به-وله شاهد من حديث جابر مرفوعاً بلفظ: (كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا زالت الشمس صلى الجمعة' فنرجع وما نجد فيئا نستظل به)- اه- اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۶۴۴۳) من رواية يحيى بن سليمان الحفري' حدثنا سليمان بن بلال عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر' به- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن سليمان بن بلال الا يحيى بن سليمان)- اه-قال الهيثمي في (المجمع) (۲/ ۱۸۷): (و فيه يحيى بن سليمان' ضعفه ابن خراش' وروى عنه ابن صاعد' و كان يفخم امره' و ذكره ابن حبان في الثقات وقال: يخطئ)- اه-وله شاهد عن عمار بن ياسر' نحوه- عزاه الهيثمي (۲/ ۱۸۶) للطبراني في الكبير' وقال: (وفيه سعيد بن حنظلة' و لم اجد من ترجمه)- اه-وله شاهد اخر عن الزبير بن العوام' نحوه-اخرجه احمد (۱/ ۱۶۷)' و ابو يعلى (۲/ ۴۱) (۶۸۰)' و الدارمي (۱/ ۳۶۳)' و الطيالسي (۱/ ۱۴۱)' و لم يسم الراوي عن الزبير في رواية لاحمد-

حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ .

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم جمعہ کے بعد قیلولہ کرتے تھے اور کھانا کھاتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مبشر بن مکسر قیسی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۳۴۳/۸)، تاریخ ومعرفۃ (۱۴۴/۲)۔

○ ازھر بن جمیل بن جناب ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بصری شطی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱/۱)۔

1608- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ اَبُو حَفْصٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا اَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَتَغَدَّى وَنَقِيلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ.

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ جمعہ کے بعد قیلولہ کیا کرتے تھے اور کھانا کھایا کرتے تھے۔

1609- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

1610- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا اَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّى مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْجُمُعَةَ ثُمَّ تَكُونُ الْقَائِلَةُ بَعْدُ.

☆☆ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرتے تھے اور پھر اس کے بعد قیلولہ ہوتا تھا۔

1611- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ مُكَسِّرٍ حَدَّثَنَا اَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنِى سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نُبَكِّرُ اِلَى الْجُمُعَةِ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَتَغَدَّى وَنَقِيلُ.

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لیے جلدی چلے جاتے تھے' پھر جب ہم واپس آتے تھے تو دوپہر کا کھانا کھاتے تھے اور قیلولہ کیا کرتے تھے۔

١٦٠٧ اخرجه البخاري (٩٣٩) كتاب الجمعة' باب اذا قضيت الصلاة' و مسلم (٨٥٩) كتاب الجمعة' باب صلاة الجمعة حين تزول الشمس' و ابو داود (١٠٨٦) كتاب الصلاة' باب في وقت الجمعة' و الترمذي (٥٢٤) كتاب الجمعة' باب في القائلة يوم الجمعة' و ابن ماجه (١٠٩٩) في اقامة الصلاة' باب ما جاء في وقت الجمعة' و ابن خزيمة (٣ / ١٨٤)' و البغوي (٤ / ٢٤٠)' و ابن ابي شيبة (١ / ٤٤٤)' و عبد بن حميد (١ / ٤١٢)' و الطبراني في الكبير (٦ / ١٤٤' ١٦٠' ١٧٣' ١٩١' ١٩٢' ٢٠٢) من طرق عن ابي حازم عن سهل بن سعد' به-

١٦١٠ لم من لهذا الطريق عند الطبراني في الكبير (٦ / ١٤٤) رقم (٥٧٨٧): حدثنا يحيى ابن عثمان' ثنا سعيد بن ابي مريم' به' بهذا اللفظ-

1612- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ الْخُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوْسٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے دیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبے دیتے تھے اور ان دونوں کے درمیان کچھ دیر کے لیے بیٹھتے تھے۔

۱۶۱۲- اخرجه البخاري (۹۲۸) في الجمعة: باب القعدة بين الخطبتين يوم الجمعة، و مسلم (۸۶۱) في الجمعة: باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة وما فيهما من الجلسة، و ابو داود (۱۰۹۲) في الصلاة: باب الجلوس اذا صعد المنبر، و الترمذي (۵۰۶) في الصلاة: باب ما جاء في الجلوس بين الخطبتين، و النسائي (۳/۱۰۹) في الجمعة: باب الفصل بين الخطبتين بالجلوس، و ابن ماجه (۱۱۰۳) في اقامة الصلاة: باب ما جاء في الخطبة يوم الجمعة، و البيهقي في الكبرى (۳/۱۹۷)، و البغوي (۴/۲۴۶)، و ابن خزيمة (۳/۱۴۲)، و الطبراني في الكبير (۱۲/۳۷۷)، و الدارمي (۱/۳۰۴)، و الطيالسي (۲۵۴)، و الشافعي في المسند (۶۶)، و عبد الرزاق (۳/۱۸۸)، و ابن ابي شيبة (۱/۴۴۹)، و احمد (۲/۳۵) من حديث بن عمر به- وقال الترمذي: (حسن صحيح)-قلت: وله شاهد من حديث جابر بن سمرة مرفوعا نحوه-اخرجه مسلم (۸۶۲) في الجمعة: باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة، و ابو داود (۱۰۹۵) في الصلاة: باب الخطبة قائماً، و النسائي (۳/۱۱۰) في الجمعة: باب السكوت في القعدة بين الخطبتين، و الترمذي (۵۰۷)، وابن ماجه، و ابن ماجه (۱۱۰۵)، و الطيالسي (۷۵۷)، و احمد (۵/۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵)، و ابن الجارود (۱۱۰)، و ابن خزيمة (۳/۳۵۰)، و ابن حبان (۲۸۰۱) (۲۸۰۲)، و عبد الرزاق (۳/۱۸۷)، وعبد الله بن احمد في زوائد المسند (۵/۹۴، ۱۰۲)، و الحاكم في المستدرك (۱/۲۸۶)، و صححه على شرط مسلم- وقد سبق اخراج مسلم له- و الطبراني في الكبير (۲/۲۲۴، ۲۲۹، ۲۳۶، ۲۴۰، ۲۵۰)، و ابن ابي شيبة (۱/۴۵۰)، و الدارمي (۱/۳۰۴)، و ابو يعلى (۵/۳۲)، و البغوي (۴/۲۵۱)-

كِتَابُ الْوِتْرِ

وتر کا بیان

1-باب صِفَةِ الْوِتْرِ وَأَنَّهُ لَيْسَ بِفَرْضٍ وَّأَنَّهُ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ.

باب 1: وتر کا طریقہ یہ فرض نہیں ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر بھی وتر ادا کیے ہیں

1613- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا أَبُو جَنَابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ ثَلَاثٌ هُنَّ عَلَيَّ فَرَائِضُ وَهُنَّ لَكُمْ تَطَوُّعٌ النَّحْرُ وَالْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تین چیزیں ایسی ہیں جو مجھ پر فرض ہیں اور تمہارے لیے وہ نفل ہیں: قربانی کرنا' وتر کی نماز ادا کرنا اور فجر کی دو رکعت سنت ادا کرنا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن خلف حداری ابوبکر بغدادی مقری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 261ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۸۹۷)۔

•••———•••———•••

١٦١٣- اخرجه احمد (١/٢٣١)، والحاكم (١/٣٠٠)، و ابو نعيم في الحلية (٩/٢٣٢)، و ابن الجوزي في العلل (١/٤٤٩-٤٥٠)- و اخرجه البيهقي (٢/٤٦٨)، (٢٦٤٩)، كلهم من طريق ابي بدر شجاع بن الوليد عن يحيى بن ابي حية به- وقال الذهبي في (التلخيص): (ما تكلم الحاكم عليه، و هو غريب منكر- و يحيى ضعفه النسائي و الدارقطني)- قال الحافظ في التلخيص (٢/٣٨): و مداره على ابي جناب الكلبي عن عكرمة- و ابو جناب ضعيف و مدلس ايضاً، و قد عنعنه- و اطلق الائمة على هذا الحديث الضعف: كاحمد، و البيهقي و ابن الصلاح، و ابن الجوزي، و النووي، و غيرهم- و خالف الحاكم، فاخرجه في مستدركه، لكن لم يتفرد به ابو جناب، بل تابعه اضعف منه هو جابر الجعفي، اخرجه احمد و البزار، و عبد بن حميد من طريق اسرائيل عنه، عن عكرمة، عنه بلفظ: (امرت بركعتي الفجر والوتر، وليس تكتب عليكم)- و له متابع آخر من رواية وضاح بن يحيى، عن مندل بن علي، عن يحيى بن سعيد، عن عكرمة، قال ابن حبان في الضعفاء (٣/٨٥): (وضاح لا يحتج به، كان يروي عن الثقات الاشياء المقلوبات التي كانها معمولة، و مندل ايضاً ضعيف)- اه-

وتر کے حکم کی وضاحت

وتر کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور شافعی فقیہہ شیخ ابواسحاق شیرازی تحریر کرتے ہیں:

جہاں تک وتر کا تعلق ہے تو یہ سنت ہیں اس کی دلیل وہ روایت ہے جسے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وتر حق ہیں لیکن یہ واجب نہیں ہیں جو شخص پانچ وتر ادا کرنا پسند کرے وہ ایسا کرلے جو تین ادا کرنا پسند کرے وہ ایسا کرلے اور جو شخص ایک وتر ادا کرنا پسند کرے وہ ایسا کرلے۔

اس کی زیادہ سے زیادہ تعداد تیرہ رکعت ہیں۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعت ادا کیا کرتے تھے اور ان میں سے ایک وتر کرلیتے۔

اس کی کم از کم تعداد ایک رکعت ہے اس کی دلیل وہ روایت ہے جو ہم نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے تاہم کامل ہونے کے اعتبار سے کم از کم حق دار تین رکعت ہیں جن میں سے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد الاعلیٰ پڑھی جائے گی دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون پڑھی جائیں گی تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھی جائے گی۔

اس کی دلیل یہ روایت ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

جو شخص وتر کی نماز ادا کرتا ہے اور ایک رکعت سے زیادہ ادا کرتا ہے تو اسکے لیے سنت یہ ہے: وہ دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے اس کی دلیل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ یہ روایت ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جفت اور طاق نماز کے دوران (سلام پھیر کر) فصل کرتے تھے''۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے تیسری رکعت میں بھی جہر میں قرأت کی جاتی ہے اگر یہ پہلی دو رکعت کے ساتھ ملی ہوتی تو اس میں جہری قرأت نہ کی جاتی جیسے مغرب کی نماز کی تیسری رکعت میں نہیں کی جاتی ہے۔

یہ بھی جائز ہے ان کو ایک سلام کے ساتھ جمع کرلیا جائے اس کی دلیل سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ روایت ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعت ادا کرنے کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

سنت یہ ہے: رمضان کے مہینے کے آخری نصف حصے میں وتر میں دعائے قنوت پڑھی جائے اس کی دلیل وہ روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب رمضان کا نصف مہینہ گزر جائے تو تم وتر کی نماز میں سمع اللہ لمن حمدہ پڑھنے کے بعد کفار پر لعنت کرو اور پھر یہ کہو: اے اللہ! کفار کو برباد کردے!

شیخ ابوعبداللہ زبیری بیان کرتے ہیں: پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی اس کی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت نے نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں تین رکعت ادا کیا کرتے تھے اور رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

مذہب وہی ہے جو پہلے بیان کیا گیا ہے۔
حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت علم حدیث کے ماہرین کے مطابق ثابت نہیں ہے وتر کی نماز میں قنوت پڑھنے کا موقع وہی ہے جب رکوع سے سر اُٹھایا جائے گا' ہمارے اصحاب میں سے بعض نے یہ بات بیان کی ہے: وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کا موقع رکوع سے پہلے ہے' اس کی دلیل حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت ہے' تاہم صحیح قول وہی ہے جو پہلے ذکر کیا گیا ہے اور اس کی دلیل وہ روایت ہے جو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ذکر کی ہے' اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے' صبح کی نماز میں دعائے قنوت رکوع سے اُٹھنے کے بعد پڑھی جاتی ہے تو وتر کی نماز میں بھی اسی طرح ہونی چاہیے۔
وتر کی نماز کا وقت یہ ہے: عشاء کی نماز پڑھ لینے کے بعد سے لے کر صبح صادق طلوع ہونے تک ہے' اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:
''اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز ادا کی ہے اور وہ وتر نماز ادا کی ہے' تم اُسے عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق ہونے تک کے درمیانی وقت میں ادا کرلو''۔
اگر نمازی ایسا شخص ہو کہ جو تہجد کی نماز ادا کرتا ہو تو اُس کے لیے زیادہ بہتر یہ ہے: وہ اس نماز کو مؤخر کردے' یہاں تک کہ تہجد کی نماز ادا کرنے کے بعد اس نماز کو ادا کرے لیکن اگر کوئی شخص تہجد کی نماز ادا نہیں کرتا تو اُس کے لیے زیادہ مناسب یہ ہے: وہ عشاء کی سنتیں ادا کرنے کے بعد اسے ادا کرے' اس کی دلیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ یہ روایت ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''تم میں سے جس شخص کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار نہیں ہو سکے گا' تو وہ رات کے ابتدائی حصے میں ہی وتر کی نماز ادا کرلے' پھر اُس کے بعد سو جائے اور جس شخص کو یہ اُمید ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں اُٹھ جائے گا' تو وہ رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرے''۔
اس کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور شافعی فقیہہ امام یحییٰ بن شرف نووی تحریر کرتے ہیں:
ہمارے نزدیک وتر ادا کرنا سنت ہے اور اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے' اس کی کم از کم مقدار ایک رکعت ہے اور اس بارے میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے اور اس کے کمال کی کم از کم مقدار تین رکعت ہے اور پانچ رکعت ادا کرنا اس سے زیادہ کامل ہے' پھر سات رکعت ہے' پھر نو رکعت ہے اور پھر گیارہ رکعت ہیں۔ اور مشہور قول کے مطابق زیادہ سے زیادہ تعداد یہی ہے۔
مصنف نے اور اکثر اہلِ علم نے قطعیت کے ساتھ اس کے مطابق رائے دی ہے۔
تاہم اس میں ایک صورت ہے وہ یہ ہے: اس کی زیادہ سے زیادہ رکعت تیرہ ہونی چاہیے' اس بات کو فرغان سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کی ایک جماعت نے نقل کیا ہے اور اس بارے میں صحیح احادیث بھی مذکور ہیں۔
جن حضرات نے گیارہ رکعت کا فتویٰ دیا ہے' انہوں نے اس کی تعبیر یہ کی ہے' راوی نے عشاء کی دو سنتوں کو بھی اس

کے ساتھ شمار کرلیا ہوگا۔

اگر کوئی شخص تیرہ رکعات سے زیادہ وتر کی نماز ادا کرتا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا اوراس کے وتر درست شمار نہیں ہوں گے اور یہ بات جمہور کے نزدیک ہے۔

تاہم اس میں بھی غور وفکر کی گنجائش ہے' جس کو امام الحرمین اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے' ایسا کرنا جائز ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مختلف صورتوں میں ادا کیا ہے' جس میں رکعات کی تعداد مختلف ہوا کرتی تھی اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے' یہ کسی مخصوص عدد میں منحصر نہیں ہے۔

جمہور نے اس بات کا جواب یہ دیا ہے' تعداد کا اختلاف اُس حد تک ہے' جب یہ تیرہ رکعات سے زیادہ نہ ہوں' تیرہ رکعات سے زیادہ ادا کرنا منقول نہیں ہے' لہٰذا یہ اس بات پر دلالت کرے گا کہ یہ ممنوع ہے۔

یہ اختلاف اُسی اختلاف سے مشابہت رکھتا ہے جو قصر نماز ادا کرنے کے جواز کے بارے میں پایا جاتا ہے' جب کوئی شخص اٹھارہ دن سے زیادہ قیام کی نیت کرلیتا ہے اور جس طرح نمازِ خوف میں دو رکعات سے زیادہ ادا کرنے کے جواز کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

جب کوئی شخص گیارہ رکعت وتر ادا کرتا ہے تو اُس کے لیے فضیلت یہ بات رکھتی ہے' وہ ہر دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا کرے' اسکی دلیل وہ مستند روایت ہے' جس کا میں عنقریب ذکر کروں گا' جب میں علماء مذاہب کے فروعی اختلافات کا ذکر کروں گا۔

اگر کوئی شخص ان تمام رکعات کو ایک تشہد کے ساتھ اکٹھا کردیتا ہے اور تشہد آخر میں پڑھتا ہے تو ایسا کرنا بھی جائز ہے۔

اگر کوئی شخص دو تشہد کے ساتھ اور ایک سلام کے ساتھ جمع کرنا چاہتا ہے' یعنی وہ آخری رکعت میں اور اس سے پہلی رکعت میں قعدہ پڑھتا ہے تو ایسا کرنا بھی جائز ہے۔

شیخ نورانی اور امام الحرمین نے ایک مسئلہ یہ بیان کیا ہے' دو تشہد کے ساتھ ایسا کرنا جائز نہیں ہے بلکہ ایک تشہد پر اکتفاء کرنا شرط ہے۔

اس مؤقف کے قائلین نے اس بارے میں منقول اُن احادیث کو جن میں دو مرتبہ تشہد پڑھنے کا ذکر ہے' اس مفہوم پر محمول کیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر تشہد میں سلام پھیر دیا کرتے تھے۔

امام یہ فرماتے ہیں: یہ وجہ قابلِ قبول نہیں ہے اور اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے جبکہ شیخ رافع نے اس کے برعکس بات بیان کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں' ایک تشہد پر اکتفاء کرنا جائز نہیں ہے تاہم یہ دونوں صورتیں غلط ہیں۔

صحیح احادیث میں اس بات کی صراحت موجود ہے' یہ دونوں مؤقف غلط ہیں اور درست بات یہ ہے: ایسا کرنا جائز ہے جیسا کہ ہم اس سے پہلے یہ بات بیان کرچکے ہیں۔

تاہم بحث یہ ہے: ایک تشہد پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا دو تشہد پڑھنا یا یہ دونوں فضیلت میں ایک جیسی فضیلت رکھتے

ہیں۔
اس بارے میں تین صورتیں پائی جاتی ہیں، شیخ رویانی نے اس بات کو اختیار کیا ہے ایک تشہد پڑھنا فضیلت رکھتا ہے۔
البتہ جب کوئی شخص دو تشہد سے زیادہ پڑھ لیتا ہے اور ہر دو رکعت کے بعد بیٹھتا ہے اور ایک سلام پر اکتفاء کرتا ہے جو وہ آخر میں پھیرتا ہے تو اس بارے میں دو صورتیں ہیں جن کا تذکرہ شیخ رافع نے کیا ہے۔ ان میں سے ایک قول یہ ہے: ایسا کرنا جائز ہے اس کے وتر درست ہوں گے یہ بالکل اسی طرح ہے اگر کوئی شخص مطلق طور پر نفل نماز ادا کر رہا ہو اور اس میں مختلف تشہد پڑھے اور سلام ایک دفعہ پھیر لے تو صحیح مذہب کے مطابق ایسا کرنا جائز ہے۔
جیسا کہ قرآن کریم میں اس بارے میں تذکرہ کیا گیا ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔
اس کی دوسری صورت یہ ہے جو درست ہے ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: یہ نبی اکرم ﷺ سے منقول طریقہ کار کے برخلاف طریقہ ہے اور امام الحرمین اور دیگر حضرات نے قطعی طور پر یہی فتویٰ دیا ہے۔
امام نووی یہ فرماتے ہیں: وتر کی نماز اور مطلق نوافل کے درمیان فرق یہ ہے: مطلق نوافل میں رکعت کی تعداد میں اور تشہد کی تعداد میں کوئی حصہ نہیں ہوتا جبکہ وتر کا حکم اس کے برخلاف ہے۔
جب کوئی شخص تین رکعت وتر ادا کرنا چاہتا ہے تو اس میں زیادہ فضیلت والا طریقہ کیا ہو گا اس بارے میں مختلف اقوال ہیں۔
صحیح قول یہ ہے: اس کے لیے زیادہ فضیلت یہ رکھتا ہے وہ دو مرتبہ سلام پھیرنے کے ساتھ ان کے درمیان فصل کر لے کیونکہ بکثرت احادیث اس بارے میں منقول ہیں۔ اور اس میں عبادت میں بھی کثرت ہو جاتی ہے کیونکہ اس صورت میں نیت دوبارہ کی جاتی ہے اور آخر میں دعا اور درود شریف کو دوبارہ پڑھا جاتا ہے۔
دوسری صورت یہ ہے: اگر کوئی شخص ایک سلام کے ساتھ انہیں ملا لیتا ہے تو یہ بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔
شیخ ابوزید مروزی نے اختلاف سے بچنے کے لیے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں سلام پھیر کے فصل نہیں کی جا سکتی۔
تیسری صورت یہ ہے: اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو تو اس کے لیے فصل کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام ہو تو اس کے لیے ملا کے نماز پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے تاکہ تمام مقتدیوں کے لیے اس کی اقتداء درست ہو جائے۔
چوتھی صورت اس کے برعکس ہے جسے شیخ رافع نے نقل کیا ہے۔
یہاں یہ سوال ہے کیا تین رکعت کو ملا کر پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا ایک رکعت کو الگ سے پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے تو اس بارے میں بھی مختلف اقوال ہیں جن کو امام الحرمین نے اور دیگر اہل علم نے ذکر کیا ہے صحیح یہ ہے: تین رکعات کو پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے شیخ قفال نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔
دوسرا قول یہ ہے: ایک رکعت کو الگ سے پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے امام الحرمین نے یہ بات بیان کی ہے اس قول کے

قائل نے غلو سے کام لیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: گیارہ رکعات ملا کر پڑھنے کے مقابلے میں ایک رکعت الگ سے پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

اس کی دوسری صورت یہ ہے: اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو تو اُس کے لیے ایک رکعت کو الگ سے پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور اگر کوئی شخص امام ہو تو اس کے لیے تینوں رکعتوں کو ملا کر پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

پھر اسی طرح یہ اختلاف اس مسئلے میں بھی پایا جاتا ہے کہ فصل (یعنی درمیان میں سلام پھیرنے) اور وصل (یعنی سلام پھیرے بغیر تینوں رکعات ایک ساتھ ادا کرنے) میں سے فضیلت کسے حاصل ہے؟ تو تین رکعات کو ملا کر پڑھنے میں فضیلت حاصل ہے لیکن تین رکعات سے زیادہ رکعات کو پڑھنے کے مقابلے میں اُن کے درمیان سلام پھیر کر فصل کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اس بارے میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے یہ بات امام الحرمین نے ذکر کی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

پھر یہ کہ اگر کوئی شخص ایک رکعت وتر ادا کرنا چاہے تو وہ اس ایک رکعت کے لیے بھی وتر کی نیت کرے گا اور اگر کوئی شخص زیادہ تعداد میں وتر کی نماز ادا کرنا چاہتا ہے اور ایک سلام پر اکتفاء کرنا چاہتا ہے تو وہ بھی وتر کی نماز کی نیت کرے گا۔

جب کوئی شخص سلام پھیر کے دو رکعت کو الگ کرے اور دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے تو وہ ان دونوں رکعات کے بارے میں وتر کی دو رکعات کی نیت کرے گا یہی قول مختار ہے تاہم اسے اس بات کا حق حاصل ہے وہ اس کے علاوہ بھی نیت کر سکتا ہے جیسا کہ نماز کے طریقے کے آغاز سے متعلق باب میں اس کا بیان گزر چکا ہے۔

وتر کی نماز کا وقت جہاں تک اس کے ابتدائی وقت کا تعلق ہے تو اس بارے میں تین اقوال ہیں صحیح اور مشہور قول وہ ہیں جس کے بارے میں مصنف نے قطعیت کے ساتھ بیان کیا ہے اور جمہور نے بھی یہی بات بیان کی ہے عشاء کی نماز کے فرائض سے فارغ ہونے کے بعد شروع ہو جاتا ہے خواہ نمازی نے اُن فرائض اور وتر کی نماز کے درمیان کوئی نفل نماز پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو خواہ اُس نے ایک رکعت وتر ادا کیے ہوں یا زیادہ رکعات میں ادا کیے ہوں۔

اگر کوئی شخص عشاء کی نماز ادا کرنے سے پہلے وتر کی نماز ادا کر لیتا ہے تو اس کے وتر درست نہیں ہوں گے خواہ اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہو یا بھول چوک کی وجہ سے ایسا کر لیا ہو اور اس نے یہ گمان کیا ہو کہ اس نے عشاء کی نماز ادا کر لی تھی یا کوئی شخص یہ گمان کرتا ہو کہ ایسا کرنا جائز ہے (سب صورتوں کا حکم ایک ہی ہے)۔

اسی طرح اگر کوئی شخص عشاء کی نماز یہ گمان کرتے ہوئے ادا کر لیتا ہے وہ پاک ہے (یا باوضو ہے) پھر وہ بے وضو ہو جاتا ہے پھر وہ دوبارہ وضو کر کے وتر کی نماز ادا کر لیتا ہے بعد میں اُس کے سامنے یہ بات آتی ہے وہ عشاء کی نماز ادا کرتے وقت بے وضو تھا تو اب اس کے وتر باطل ہو جائیں گے۔

دوسری صورت یہ ہے: وتر کا وقت عشاء کا وقت شروع ہونے کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے آدمی کو اس بات کا اختیار ہے اگر وہ چاہے تو عشاء کی نماز سے پہلے وتر ادا کرے۔ امام الحرمین اور دیگر حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے اور قاضی ابوطیب نے قطعیت کے ساتھ اس بارے میں (فتویٰ دیا ہے) یہ حضرات یہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حکم برابر ہوگا خواہ اس نے جان

بوجھ کرایسا کیا ہو یا بھول چوک کی وجہ سے ایسا کیا ہو۔

تیسری صورت یہ ہے: اگر کوئی شخص ایک رکعت سے زیادہ وتر ادا کرتا ہے تو اب اُس کا وقت عشاء کی ادائیگی سے شروع ہو گا اور اگر کوئی شخص ایک رکعت وتر ادا کرتا ہے تو اُس ایک رکعت کے درست ہونے کے لیے یہ بات درست ہے' اُس نے عشاء کے فرائض پورے کرنے کے بعد کوئی نفل نماز بھی ادا کی ہو' لیکن اگر کوئی شخص ایک رکعت وتر نماز ادا کرنے سے پہلے کوئی نفل نماز ادا نہیں کرتا اور ایک رکعت ادا کر لیتا ہے تو اُس کا وتر ادا کرنا درست نہیں ہوگا۔

امام الحرمین فرماتے ہیں: یہ رکعت اُس کے لیے نفل شمار ہوگی۔

شیخ رافع فرماتے ہیں: مناسب یہ ہے: اُس ایک رکعت کے درست ہونے کے لیے کوئی نفل نماز بھی ہونی چاہیے' لہٰذا مکمل طور پر اُس ایک رکعت کا باطل ہونا اُسی اختلاف کے حوالے سے ہے' جو اس سے پہلے گزر چکا ہے' جو شخص زوال سے پہلے ظہر کی نماز شروع کر دیتا ہے (یا اُس کی تکبیر تحریمہ کہہ دیتا ہے)۔

جہاں تک وتر کے آخری وقت کا تعلق ہے تو اس بارے میں صحیح قول وہی ہے جس کے بارے میں مصنف نے صراحت کی ہے اور جمہور بھی اس بات کے قائل ہیں: یہ صبح صادق ہونے تک رہتا ہے اور صبح صادق طلوع ہونے کے ساتھ ہی اس کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

شیخ متولی نے امام شافعی رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ اس بات کے قائل ہیں: وتر کا وقت صبح کی نماز کے فرائض ادا کرنے تک باقی رہتا ہے۔

جہاں تک وتر کی نماز کے مستحب وقت کا تعلق ہے تو مصنف نے یہ صراحت کی ہے اور جمہور بھی اسی بات کے قائل ہیں: انسان وتر کی نماز کو رات کے نوافل کے سب سے آخر میں ادا کرے اور اگر کوئی شخص تہجد نماز ادا نہیں کرتا تو اس کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ عشاء کے فرائض اور سنتیں ادا کر لینے کے بعد رات کے ابتدائی حصے میں ہی وتر کی نماز ادا کرے' لیکن اگر وہ تہجد کی نماز ادا کرتا ہے تو اس کے لیے یہ بات زیادہ ضروری ہے' وہ وتر کی نماز کو مؤخر کر دے تاکہ وہ تہجد پڑھنے کے بعد اسے ادا کرے' اس صورت میں تہجد کی نماز پڑھنے کے بعد انہیں ادا کرے' اس صورت میں وتر کی نماز اس کے رات کے نوافل کا آخری حصہ بن جائے گی۔

امام الحرمین اور امام غزالی رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے' وتر کی نماز کو رات کے ابتدائی حصے میں ہی ادا کر لینا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

جیسا کہ ان دونوں حضرات کے علاوہ دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے' یہ اختلاف فقہاء کے درمیان پایا جاتا ہے۔

شیخ رافعی یہ فرماتے ہیں: یہ بھی ہو سکتا ہے' ان دونوں کے قول کو اس شخص پر محمول کیا جائے' جو عام طور پر رات کے نوافل ادا نہیں کرتا' اور یہ بھی ہو سکتا ہے' اسے اس بات پر محمول کیا جائے' اس بارے میں رائے میں اختلاف پایا جاتا ہے' اس بارے میں معاملہ قریب ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: کیونکہ اس کے بارے میں درست رائے وہی ہے جو تفصیل کے ساتھ پہلے گزر چکی ہے اور وہ یہی کہ جو شخص تہجد کی نماز ادا کرتا ہے' اس کے لیے وتر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا مستحب ہے' اسی طرح جو شخص تہجد کی نماز نہیں ادا کرتا اور اسے اس بات کا یقین ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار ہو جائے گا' خواہ وہ خود بیدار ہو یا کوئی دوسرا شخص اُسے بیدار کرے' اس کے لیے بھی یہ بات مستحب ہے' وتر کی نماز کو مؤخر کرے' تا کہ رات کے آخری حصے میں اُسے ادا کرے' اس کی دلیل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایت ہے' وہ بیان کرتی ہیں:

''نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے' جب صرف وتر باقی رہ جاتے تو آپ ﷺ مجھے بیدار کر دیتے تو میں بھی وتر ادا کر لیتی تھی''۔

امام مسلم نے اس روایت کو نقل کیا ہے' مسلم ہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب آپ ﷺ وتر ادا کرنے لگتے تو آپ ﷺ ارشاد فرماتے: ''عائشہ اُٹھو! اور وتر ادا کرلو''۔

رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرنے کے مستحب ہونے کی دلیل بہت سی احادیث ہیں' اُن میں سے ایک روایت (صحیح بخاری) میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے' وہ بیان کرتی ہیں:

''نبی اکرم ﷺ رات کے ہر حصے میں وتر ادا کر لیتے تھے' ابتدائی حصے میں بھی' آخری حصے میں بھی' آپ ﷺ کے وتر ادا کرنے کا آخری وقت سحری کے قریب ہوتا تھا''۔

اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کیا ہے[۱]

وتر کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

امام ابوحنیفہ کے نزدیک وتر واجب ہیں' جبکہ صاحبین یہ فرماتے ہیں: یہ سنت ہیں' کیونکہ اس میں وہی احکام پائے جاتے ہیں' جو سنتوں میں پائے جاتے ہیں' یعنی اس کے منکر کو کافر قرار نہیں دیا جا سکتا اور ان کے لیے اذان نہیں دی جاتی جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز ادا کی ہے' وہ وتر کی نماز ہے' تم اُسے عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق ہونے تک کے درمیانی وقت میں ادا کر لیا کرو''۔

یہاں پر امر کا صیغہ استعمال ہوا ہے' جو وجوب کے لیے ہوتا ہے' یہی وجہ ہے: اس بات پر اتفاق ہے' وتر کی قضاء ادا کی جائے گی' اس کے منکر کو کافر اس لیے قرار نہیں دیا گیا کیونکہ اس کا وجوب سنت سے ثابت ہے۔

اس کی تشریح کرتے ہوئے ہدایہ کے مشہور شارح حافظ بدرالدین محمود عینی نے اپنی تصنیف ''البنایہ شرح الہدایہ'' میں تحریر کرتے ہیں:

''المحیط'' نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے' امام ابوحنیفہ سے اس بارے میں تین روایات منقول ہیں' ایک قول کے مطابق یہ

---

[۱] المجموع شرح المہذب' از امام یحیٰی بن شرف نووی'

واجب ہیں اور یہ اُن کا آخری قول ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ درست قول بھی یہی ہے۔ قاضی خان نے بھی یہ بات بیان کی ہے' یہی قول زیادہ درست ہے۔

دوسرا قول یہ ہے: یہ فرض ہے۔ امام زفر رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

شیخ ابوبکر ابن العربی نے اپنی کتاب العارفہ میں یہ بات بیان کی: شیخ سحنون اور شیخ اصبغ جو فقہاء مالکیہ سے تعلق رکھتے ہیں' یہ حضرات بھی اس کے وجوب کے قائل ہیں اور اُن کی مراد ان کا فرض ہونا ہے۔

''المغنی'' نامی کتاب میں امام احمد بن حنبل کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: جو شخص جان بوجھ کر وتر کی نماز کو ترک کر دیتا ہے تو وہ ایک بُرا آدمی ہے اور مناسب یہ ہے: ایسے شخص کی گواہی کو قبول نہ کیا جائے۔

شیخ ابوبکر کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے' وتر واجب' یعنی فرض ہیں۔

شیخ ابن بطال نے شرح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما اور شیخ ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' اہلِ قرآن پر وتر واجب ہیں' البتہ دوسروں پر واجب نہیں ہیں اور وجوب سے اُن کی مراد فرض ہونا ہے' شیخ علم الدین نحوی نے اس بات کو اختیار کیا ہے' یہ فرض ہیں۔

امام ابوحنیفہ سے تیسری روایت یہ منقول ہے' یہ سنت مؤکدہ ہیں اور یہی اکثر علماء کا قول ہے اور الدرایہ کے مصنف نے یہ بات بیان کی ہے' ظاہر روایت میں اس بارے میں کوئی بات منقول نہیں ہے' تاہم حماد بن یزید نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' یہ فرض ہیں اور امام زفر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے۔

یوسف بن خالد تیمی نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' یہ واجب ہیں' بظاہر ان کا مذہب یہی محسوس ہوتا ہے۔

نوح بن مریم اور ایک اور قول کے مطابق اسد بن عمرو نے یہ روایت نقل کی ہے' یہ سنت ہیں' امام ابویوسف' امام محمد' امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ (تلخیص البنایہ شرح الہدایہ ص 4732)

صاحب ہدایہ نے وتر کے بارے میں صاحبین کا مؤقف یہ بیان کیا تھا' ان دونوں حضرات کے نزدیک وتر سنت ہیں اور اس کی دلیل یہ ہے: اُس میں وہ احکام پائے جاتے ہیں' جو سنت میں پائے جاتے ہیں' اس کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

مصنف نے اس بارے میں کوئی دلیل نقل نہیں کی' تاہم ان کی دلیل وہ روایت ہے جسے امام ابوداؤد اور امام اوزاعی رحمہما اللہ نے عبداللہ بن معیز سے نقل کیا ہے' انہوں نے بنوکنانہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: شام میں ایک صاحب تھے جن کی کنیت ابومحمد تھی' وہ فرماتے تھے: وتر پڑھنا واجب ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں' میں جب حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوا تو میں نے کہا کہ ابومحمد یہ کہتے ہیں' وتر پڑھنا واجب ہے' تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: ابومحمد نے غلط کہا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' پانچ

نمازیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض قرار دی ہیں۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل بھی پیش کی ہے' ایک دیہاتی نے نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا تھا' ان پانچ نمازوں کے علاوہ میرے اوپر کوئی اور نماز پڑھنا بھی لازم ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: نہیں! البتہ اگر تم نفل نماز ادا کرلو (تمہاری مرضی ہے)۔

یہ بات بھی فرضیت اور وجوب کی نفی کرتی ہے۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تین چیزیں ایسی ہیں جو مجھ پر فرض ہیں' جو تمہارے لیے نفل ہیں' وتر' فجر کی (سنت) نماز اور چاشت کی نماز''۔

اس روایت کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مستدرک میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تین''۔ الحدیث

ہمارے اصحاب کی کتابوں میں یہ الفاظ ہیں:

''تین چیزیں ایسی ہیں جو مجھ پر فرض قرار دی گئی ہیں اور تم پر فرض قرار نہیں دی گئی ہیں' وہ تمہارے لیے سنت ہیں' وتر' چاشت کی نماز اور قربانی''۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل بھی پیش کی ہے' نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز سواری پر ادا کر لیتے تھے اور کسی عذر کے بغیر فرض نماز سواری پر ادا نہیں کی جاسکتی۔

(علامہ عینی تحریر کرتے ہیں:) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کا جواب یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص کو پانچ فرض نمازوں کے بارے میں بتایا تھا جبکہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ وتر کی فرضیت کے قائل نہیں ہیں' جس طرح ظہر کی نماز فرض ہے' وہ تو اس کے وجوب کے قائل ہیں اور واجب اور فرض کے درمیان فرق واضح ہے اور قطعی ہے' اس لیے یہ روایت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف حجت نہیں ہوسکتی' اُن کا یہ کہنا کہ ابو محمد نے غلط کہا ہے' تو اس سے مراد یہ ہے: اُنہوں نے غلطی کی ہے۔

دیہاتی کے بارے میں حدیث کا یہ جواب دیا جا سکتا ہے' وہ وتر کے واجب ہونے سے پہلے کا واقعہ ہو' اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز ادا کی ہے'' جو آگے آرہا ہے' اس میں اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے' یہ فرمان نمازوں کی فرضیت کے حکم کے بعد کا ہے' اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''تم یہ فرمادو کہ جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے' میں اُس میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس میں کھانے والے کے لیے حرام قرار دیا گیا ہو ماسوائے اسکے جو مردار ہو یا بہا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت''۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد نوکیلے دانتوں والے پرندے اور نوکیلے پنجوں والے پرندے کو بھی حرام قرار دیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث جسے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین نے نقل کیا ہے وہ بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ واقعہ بعد کا ہوگا کیونکہ اُس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز زکوٰۃ اور روزے کے بارے میں دریافت کیا اور آخر میں کہا کہ میں اللہ کی قسم! اس میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا اور کوئی کمی نہیں کروں گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ ٹھیک کہہ رہا ہے تو یہ کامیاب ہوگیا ہے۔

اس حدیث میں حج کا تذکرہ نہیں ہے تو یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ حج کے واجب ہونے سے پہلے کا واقعہ ہوگا تو اسی طرح یہ بھی ممکن ہے اس کا یہ سوال پانچ نمازوں کے بعد مزید نماز کا حکم ملنے سے پہلے کا ہو لہٰذا یہ روایت حجت نہیں بن سکتی۔

جہاں تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول حدیث کا تعلق ہے (یعنی تین چیزیں مجھ پر لازم قرار دی گئی ہیں) تو یہ روایت ضعیف ہے۔ یہ روایت غریب اور منکر ہے اس کی وہ سند جس کے حوالے سے اسے امام حاکم امام احمد بن حنبل امام ابن حبان اور امام کلبی رحمہم اللہ نے نقل کیا ہے امام نسائی اور امام دارقطنی رحمہما اللہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ اس کی دوسری سند میں جابر جعفی پایا جاتا ہے جس کے بارے میں اختلاف ہے۔

اسی طرح امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جس سند کے ساتھ نقل کیا ہے اُس میں ابوحیان راوی ہے۔ مصنف یہ کہتے ہیں یہ راوی ضعیف ہے اور تدلیس کرتا ہے اس کا نام یحییٰ بن حی ہے۔

صاحب ہدایہ نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مؤقف کی تائید میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو فرمان نقل کیا ہے اس کے بارے میں علامہ عینی تحریر کرتے ہیں:

اس حدیث کو صحابہ کرام کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

حضرت خارجہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت منقول ہے اُسے امام ابوداؤد امام ترمذی امام ابن ماجہ رحمہم اللہ نے نقل کیا ہے حضرت خارجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطاء کی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے یہ وتر کی نماز ہے اس نے اس نماز کو تمہارے لیے عشاء اوسط سے لے کر صبح صادق تک کے درمیانی وقت تک مقرر کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت غریب ہے۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے المستدرک میں اس حدیث کو نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''مسند'' میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''معجم'' میں اسے نقل کیا ہے۔

اسی طرح حضرت عمرو بن العاص اور حضرت عقبہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام اسحاق بن راھویہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''مسند'' میں جو روایت نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک اضافی نماز عطاء کی ہے یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے یہ وتر کی نماز ہے جو تمہارے

لیے عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق تک کے درمیانی وقت میں مقرر کی گئی ہے''۔

اسی سند کے حوالے سے امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو اپنی ''معجم'' میں نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت منقول ہے' اُسے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند میں اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے معجم میں نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش وخرم دکھائی دے رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطا کی ہے' وہ وتر کی نماز ہے''۔

اس روایت کی سند میں ابوعمرو بن خفار نامی راوی پایا جاتا ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

حضرت ابوبصرہ غفاری کے حوالے سے بھی ایک روایت منقول ہے' جسے امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے المستدرک میں اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

اُس کے بعد علامہ عینی نے مزید روایات اور اُن پر ہونے والے تبصرے کو بھی نقل کیا ہے۔

صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

وتر کی تین رکعات ہیں' ان کے درمیان سلام کے ذریعے فصل نہیں کی جائے گی' اس کی دلیل سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ یہ روایت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا کیا کرتے تھے جبکہ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات نقل کی ہے' اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے (کہ وتر کی رکعات تین ہیں)۔

ایک قول کے مطابق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں: جبکہ ایک قول کے مطابق اُن کے نزدیک وتر کی نماز میں دومرتبہ سلام پھیرا جائے گا' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مؤقف ہے' ان دونوں حضرات کے خلاف دلیل وہ روایت ہے جو ہم نقل کر چکے ہیں۔

صاحب ہدایہ کا یہ کہنا کہ وتر کی رکعات تین ہیں' جس کے درمیان سلام کے ذریعے فصل نہیں کی جائے گی' اُس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی یہ کہتے ہیں: بلکہ دو رکعات پڑھنے کے بعد تشہد پڑھا جائے لیکن سلام نہیں پھیرا جائے گا' پھر تیسری رکعت پڑھنے کے بعد تشہد پڑھا جائے اور پھر سلام پھیرا جائے گا۔

حضرت عمر' حضرت علی' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت ابی بن کعب' حضرت انس' حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت ابوامامہ' حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہم' اکثر اہل علم اور ابنِ مبارک نے اسی بات کو اختیار کیا ہے۔

العارفہ نامی کتاب میں دوروں سے متعلق کتاب میں یہ بات تحریر ہے' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

شیخ ابن بطال فرماتے ہیں: وتر کی رکعات تین ہیں' حضرت حذیفہ' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما مدینہ منورہ کے ساتوں فقہاء اور سعید بن مسیب اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اور (دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم) کی ایک جماعت اسی بات کی قائل ہے۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رمضان میں تین رکعت وتر ادا کیے جائیں گے جبکہ رمضان کے علاوہ ایک رکعت ادا کی جائے

گی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: اس طرح وتر کی رکعت ادا نہیں کی جائے گی کہ اُس سے پہلے کوئی نماز نہ ہو نہ ہی سفر میں نہ ہی حضر میں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وتر کی کم از کم تعداد ایک رکعت ہے اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور کمال کے اعتبار سے اس کی کم از کم مقدار تین رکعات ہے اور زیادہ سے زیادہ مقدار گیارہ رکعات ہیں اور ایک قول کے مطابق تیرہ رکعات ہیں' اگر کوئی شخص اس سے زیادہ رکعات ادا کر لیتا ہے تو اُس کے وتر جمہور کے نزدیک درست نہیں ہوں گے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: جس بات کو میں اختیار کرتا ہوں' وہ یہ ہے: وتر کی ایک رکعت کو اس سے پہلے کی نماز کے ذریعے (سلام پھیر کر الگ کیا جائے گا)۔

وہ یہ فرماتے ہیں' اگر کوئی شخص تین رکعات ادا کر لیتا ہے اور سلام نہیں پھیرتا تو میرے نزدیک اُس پر کوئی تنگی نہیں' تاہم مجھے یہ بات پسند ہے' وہ دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' اگر پھر وہ ایسا کر لیتا ہے تو ٹھیک ہے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو بھی ٹھیک ہے۔

صاحب ہدایہ نے اپنے مؤقف کی تائید میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت کو پیش کیا تھا' اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام عینی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام نہیں پھیرا کرتا تھا''۔

اسی روایت کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے المستدرک میں نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں' یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ کی شرط کے مطابق مستند ہے' تاہم ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہیں کیا ہے' امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف ان کے آخر میں سلام پھیرتے تھے''۔

اس کے بعد امام عینی رحمۃ اللہ علیہ نے وتر کی رکعات تین ہونے اور ان کے آخر میں سلام پھیرنے کی تائید میں یہ روایت نقل کی ہے' جسے چار ائمہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۃ الاعلیٰ پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون پڑھتے تھے اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص اور معوذتین پڑھتے تھے۔

اس روایت کو بھی امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں' یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے' البتہ اُن دونوں نے اسے نقل نہیں کیا' اسی طرح امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔

صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں: وتر کی تیسری رکعت میں رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھی جائے گی' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رکوع کے بعد پڑھی جائے گی' اس کی دلیل وہ روایت ہے جس میں مذکور ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کے

آخر میں دعائے قنوت پڑھی تھی اور یہ صورت رکوع کے بعد بھی ہو سکتی ہے' بلکہ ہماری دلیل وہ روایت ہے' نبی اکرم ﷺ نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی تھی۔ (امام شافعی کی دلیل کا جواب یہ ہے:) جو چیز نصف حصے سے زائد ہو اُسے آخر قرار دیا جاتا ہے۔

صاحبِ ہدایہ کی اس عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے امام عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صاحبِ ہدایہ کا یہ کہنا کہ تیسری میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی' اس سے مراد تیسری رکعت ہے اور ان کا یہ کہنا کہ رکوع سے پہلے پڑھی جائے گی' یہی وقت حضرت عمر' حضرت علی' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت ابوموسیٰ اشعری' حضرت براء بن عازب' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت انس' حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہم' عبیدہ سلمانی' حمید طویل' ابن ابی لیلیٰ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' اسحاق بن راھویہ اور عبداللہ بن مبارک سے منقول ہے۔

شیخ ابن المنذر نے حضرت ابوبکر صدیق اور سعید بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی اسی بات کا تذکرہ کیا ہے۔

ایوب سختیانی' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ دونوں طریقے جائز ہیں۔

طاؤس نے یہ بات بیان کی ہے' وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بدعت ہے' لیکن طاؤس کا یہ قول مردود ہے۔

شوافع میں سے ابن شریح نے ہمارے مذہب کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ جو کہا ہے' رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی جائے گی تو صحیح روایت کے مطابق اُن کا مذہب یہی ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسکے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

شرح الارشاد میں یہ بات تحریر ہے' اس بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی تصریح نہیں کی ہے' تاہم اُن کے شاگردوں نے یہ بات بیان کی ہے' مناسب یہی ہے' اسے رکوع کے بعد پڑھا جائے' جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے' آدمی کو اختیار ہے' وہ رکوع سے پہلے پڑھ لے یا بعد میں پڑھ لے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تائید میں جو روایت نقل کی گئی ہے' اُسے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے سوید بن غفلہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں' میں نے ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ وتر کے آخر میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے اور یہ سب حضرات ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

میرے علم کے مطابق شارحین میں سے کسی ایک نے بھی اس حدیث کو بیان نہیں کیا اور نہ ہی صحابہ کرام میں سے کسی ایک کی طرف اس کی نسبت کی ہے۔

صاحبِ ہدایہ نے احناف کی تائید میں جو روایت نقل کی ہے' اُس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: اس روایت کو صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے' جن میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ شامل ہیں' ان کی نقل کردہ روایت کو امام نسائی' امام ابن ماجہ رحمہما اللہ نے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے وتر ادا کرتے ہوئے رکوع

سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔

روایت کے یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں' جبکہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ الفاظ ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا کرتے تھے' جس میں پہلی رکعت میں سورۂ الاعلیٰ کی تلاوت کرتے اور دوسری رکعت میں سورۂ الکافرون کی تلاوت کرتے تھے اور تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھ لیا کرتے تھے''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے' اُن کی روایت کو امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

اس روایت کی سند میں ابان بن ابوعیاش نامی راوی متروک ہے۔

خطیب نے اسی طرح کی روایت کو نقل کیا ہے' تاہم وہ اس کے حوالے سے خاموش رہے ہیں۔

ایک روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے' اس روایت کو حافظ ابونعیم نے اپنی کتاب ''الحلیہ'' میں تحریر کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعت وتر ادا کیے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی' مصنف نے کہا ہے' یہ روایت غریب ہے۔

☆☆☆☆

ایک روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے' جسے امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''معجم اوسط'' میں نقل کیا ہے' (وہ بیان کرتے ہیں:)

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا کرتے تھے اور دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھا کرتے تھے''۔

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے معجم اوسط میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بھی نقل کی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

اسود کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے اور جب وتر کی نماز کے اندر دعائے قنوت پڑھتے تھے تو رکوع سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''وہ کسی بھی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے' صرف وتر میں رکوع سے پہلے پڑھتے تھے''۔

امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مصنف میں علقمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہ کرام وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں کہ پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی' جبکہ امام شافعی کی رائے اس کے برخلاف

ہے وہ اس بات کے قائل ہیں: رمضان کے آخری حصے میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے جو آپ ﷺ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد فرمایا تھا: اُس وقت جب آپ ﷺ نے انہیں دعائے قنوت کی تعلیم دی تھی (آپ ﷺ نے فرمایا تھا:)

''اسے اپنے وتر میں کسی فصل کے بغیر شامل کر لو''۔

صاحب ہدایہ کی اسی عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی تحریر کرتے ہیں:

اور پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی اس بات کے قائل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حسن بصری، ابراہیم نخعی، عبداللہ بن مبارک، اسحاق بن راھویہ اور ابوثور ہیں۔

منصور نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے۔

ثوری کہتے ہیں: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب میں سے جمہور اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض فقہاء یہ کہتے ہیں: پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی البتہ رمضان کے آخری نصف حصے میں نہیں پڑھی جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: (وہ فرماتے ہیں:) کسی بھی صورت میں وتر یا صبح کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھی جائے گی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے: وتر میں رمضان کے آخری نصف حصے میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی ایک قول کے مطابق اُن کے نزدیک بھی پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی تاہم اُن کا مستند طور پر منقول مذہب یہی ہے وتر میں دعائے قنوت پڑھنے کا مستحب ہونا رمضان کے آخری نصف حصے کے ساتھ مخصوص ہے۔

الروضہ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: ایک قول کے مطابق پورے رمضان کے مہینے میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی ایک قول کے مطابق پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تصریح کی ہے: (رمضان کے) آخری حصے میں دعائے قنوت پڑھنا سنت ہے (ایک قول کے مطابق) دن کے وقت پڑھی جائے گی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب میں اس بارے میں اختلاف ہے ایک قول کے مطابق یہ بات جائز ہے آدمی دعائے قنوت پڑھ لے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے ایک قول کے مطابق ایسا کرنا مستحب ہے بلکہ اُن کے جمہور اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے استحباب کا حکم رمضان کے آخری حصے کے ساتھ مخصوص ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے دعائے قنوت صرف رمضان کے مہینے میں پڑھی جائے گی بعض حضرات نے یہ کہا ہے رمضان کے ابتدائی نصف حصے میں پڑھی جائے گی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دعائے قنوت پڑھنا مستحب ہے اور اس کا محل صبح کی نماز ہے۔

بعض حضرات نے یہ کہا ہے ہر نماز میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: رمضان کے آخری نصف حصے میں دعائے قنوت پڑھنے کا قول صرف امام شافعی اور امام لیث بن سعد رحمہما اللہ کا ہے۔

میں (علامہ عینی) یہ کہتا ہوں: امام ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''مغنی'' میں یہ بات تحریر کی ہے' حضرت علی' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما' ابن سیرین' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی اُسی بات کے قائل ہیں جو امام شافعی کا قول ہے۔

صاحب ہدایہ نے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' اُس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

وتر میں دعائے قنوت کے بارے میں جو روایت ہے' اُسے چار مصنفین نے ابوثور' حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات تعلیم دیئے تھے' جنہیں میں وتر میں پڑھا کروں' اور ایک روایت کے مطابق یہ الفاظ ہیں: جنہیں میں وتر کی دعائے قنوت میں پڑھوں (وہ یہ ہیں:)

''اے اللہ! ان لوگوں میں مجھے بھی ہدایت دے جنہیں تو نے ہدایت دی ہے اور اُن میں مجھے بھی عافیت نصیب کر' جن کو تو نے عافیت نصیب کی ہے اور اُن میں تو میرا بھی والی بن جا جن کا تو والی بنا ہے اور تو جو مجھے عطاء کرتا ہے' اُس میں میرے لیے برکت رکھ دے اور جو تو نے فیصلہ کیا ہے' مجھے اُس کے شر سے بچالے' بے شک تو ہی فیصلہ کر سکتا ہے' تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا اور جس کا تو حامی و ناصر ہو' اے پروردگار! وہ ذلیل نہیں ہوگا' اے ہمارے پروردگار! تو برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جسے ابوالحوراء سعدی نے نقل کیا ہے' ان صاحب کا نام ربیعہ بن شیبان ہے اور ہمارے علم کے مطابق دعائے قنوت کے بارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے زیادہ کوئی اور روایت منقول نہیں ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اپنی مسند میں' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں' امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مستدرک میں نقل کیا ہے اور اس بارے میں خاموشی اختیار کی ہے' امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اپنی سنن میں نقل کیا ہے اور اس میں کچھ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔

اسی طرح امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کچھ لفظ اضافی نقل کیے ہیں۔

ایک اور روایت میں بھی الفاظ کا اختلاف ہے اور اُس میں بھی اضافی الفاظ منقول ہیں۔

اس حدیث کی بنیاد پر ہمارے اصحاب نے یہ دلیل دی ہے' وتر میں دعائے قنوت پڑھنے والے کے لیے یہ مستحب ہے' وہ اس دعا کو دعائے قنوت میں پڑھے۔

---

[1] تلخیص البنایہ شرح الہدایہ از حافظ بدرالدین محمود العینی

1614- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَرُّوذِىُّ قَالَ وَجَدْتُ فِىْ كِتَابِ جَدِّى وَحَدَّثَنِىْ بِهِ اَبِىْ عَنْ جَدِّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَرَّرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اُمِرْتُ بِالْوِتْرِ وَالاَضْحٰى وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَىَّ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
مجھے وتر کی نماز ادا کرنے اور قربانی کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور مجھے اس کا پابند نہیں کیا گیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن سعید بن حسن بن یوسف بن عبدالرحمٰن، ابوقاسم وراق مروزی اصل۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ خطیب۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۲۶/۷)۔

○ حسن بن یوسف بن عبدالرحمٰن ابوعلی معروف باخی ہرش۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴۵۵/۷)۔

○ سعید بن حسن بن یوسف بن عبدالرحمٰن، ابواسحاق وراق۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۹۶/۹)۔

1615- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ اَسِيْرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ- قَالَ سَعِيْدٌ- فَلَمَّا خَشِيْتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ ثُمَّ اَدْرَكْتُهُ فَقَالَ لِىْ ابْنُ عُمَرَ اَيْنَ كُنْتَ قُلْتُ لَهُ خَشِيْتُ الْفَجْرَ فَنَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ .فَقَالَ اَوَلَيْسَ لَكَ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اُسْوَةٌ

١٦١٤ اخرجه ابن شاهين في الناسخ و المنسوخ رقم (١٩٨) و من طريقه ابن الجوزي في العلل المتناهية (٧٧١) من طريق مروان بن معاوية عن عبد الله بن محرر -وقال الزيلعي في نصب الراية (١/١١٥): و فيه عبد الله بن محرر و هو ساقط- قال ابن حبان: كان يكذب ا- اه- قال الحافظ في التلخيص (٢/٣٩): (من رواية عبد الله بن محرر و هو ضعيف جدا ا- اه- قلت: و ابن محرر: قال فيه ابن حبان في المجروحين (٢/٢٢ ٢٣): (يروي عن قتادة الزهري- روى عنه عبد الرزاق و العراقيون- و كان من خيار عباد الله- ممن يكذب ولا يعلم و يقلب الاخبار و لا يفهم ا- ثم ساق باسناده الى ابن المبارك قال: (لو خيرت بين ان ادخل الجنة و بين ان القى عبد الله بن محرر لا خترت ان القاه ثم ادخل الجنة- فلما رايته كانت بعرة احب الي منه ا- و ساق الى ابن معين قال: (عبد الله بن محرر ليس بثقة ا- اه -و راجع ترجمته في (الميزان) للذهبي (٢/٥٠٠)- و الحديث اخرجه عبد الرزاق (٤٥٧٢) عن عبد الله بن محرر به-

١٦١٥ اخرجه مالك (١/١٢٠) في صلاة الليل باب الامر بالوتر- و من طريق مالك اخرجه البخاري (٩٩٩) في الوتر باب الوتر على الدابة و مسلم (٧٠٠) في صلاة المسافرين باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت و الترمذي (٤٧٢) في الصلاة باب ما جاء في الوتر على الراحلة و ابو داود (١٢٢٦) في الصلاة باب التطوع على الراحلة و الوتر و النسائي (٣/٢٣٢) في قيام الليل باب الوتر على الراحلة و ابن ماجه (١٢٠٠) في اقامة الصلاة باب ما جاء في الوتر على الراحلة و احمد (٢/٥٧) و الدارمي (١/٣٧٣) و الطحاوي في المعاني (١/٤٢٩) و ابو عوانة (٢/٣٤٢ ٣٤٣) و البيهقي في الكبرى (٢/٥) و ابن خزيمة (١٢٦٨) و ابن حبان (٢٤١٣) و عبد الرزاق (٤٥١٩) و الشافعي في السنن (٧٩) قال ابن عبد البر في (الاستذكار) (٥/٢٧٢): (فيه اوضح الدلائل على ان الوتر ليس بواجب فرضا ولا يشبه المكتوبات: لان الاجماع منعقد انه لا يجوز لاحد ان يصلي على الدواب شيئا من فرائض الصلوات الا في شدة الخوف خاصة- و في غلبة المطر عليه اذا كان الماء فوقه و تحته فانهم اختلفوا في ذلك- وقد ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يتنفل على البعير و يوتر عليه- فبان بذلك خروج الوتر عن طريق الوجوب)- اه- وراجع بقية كلام ابن عبد البر في (الاستذكار)-

حَسَنَةٌ قُلْتُ بَلٰى .قَالَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ.

☆☆ سعید بن یسار بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مکہ کے راستے میں سفر کر رہا تھا۔ سعید بیان کرتے ہیں: جب مجھے یہ اندیشہ ہوا' صبح صادق ہونے والی ہے تو میں سواری سے اُترا اور وتر کی نماز ادا کر لی' پھر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے آ کر ملا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے دریافت کی: تم کہاں رہ گئے تھے؟ میں نے عرض کی: مجھے صبح صادق ہونے کا اندیشہ تھا' اس لیے میں نے سواری سے اتر کر وتر کی نماز ادا کی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تمہارے لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا کافی نہیں ہے تو میں نے جواب دیا: بالکل ہے' تو انہوں نے فرمایا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر ہی وتر ادا کر لیتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوبکر بن عمر بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمر قرشی عدوی، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ ساتویں طبقے کے اکابر اہلِ علم میں سے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۹۹/۱)۔

1616- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَمُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَيُصَلِّي التَّطَوُّعَ عَلَيْهَا حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ يُوْمِءُ بِرَأْسِهِ إِيْمَاءً.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کے اوپر ہی نوافل ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر کے ذریعے اشارہ کر کے (رکوع اور سجدہ) کیا کرتے تھے۔

۱۶۱۶ اخرجه البخاري (۱۰۰۰) في الوتر' باب الوتر في السفر' و (۱۰۹۵) في تقصير الصلاة' و النسائي (۲۳۲/۳) في قيام الليل' باب الوتر على الراحلة' و ابن ابي شيبة (۳۰۳/۲)' و احمد (۱۳/۲)' و البيهقي (۶/۲)' و الطحاوي في شرح المعاني (۴۲۹/۱) من طرق عن نافع' به- وقد روي من طرق عن ابن عمر غير ما مضى' فاخرجه عبد الله بن دينار عن ابن عمر' به- اخرجه البخاري (۱۰۹۶) في تقصير الصلاة' باب الايماء على الدابة' و مسلم (۷۰۰) في صلاة المسافرين' باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت' و النسائي (۲۴۴/۱) في الصلاة' باب الحال التي يجوز فيها استقبال غير القبلة' و في القبلة (۶۱/۲)' باب الحال التي يجوز عليها استقبال غير القبلة' و مالك في الموطا (۱۵۱/۱)' و عنه الشافعي في المسند (۸۰)' و احمد (۶۶/۲)' و اخرجه ايضاً: ابو عوانة (۳۴۳/۲)' و ابن حبان (۲۵۱۷)' و البيهقي (۴/۲) من طرق عن ابن دينار' به- و اخرجه سالم عن ابيه' به- علقه البخاري في صحيح (۱۰۹۸)' ووصله الاسماعيلي في (المستخرج) كما في (التغليق) لابن حجر (۴۳۳/۲)-ووصله ايضاً مسلم في المسافرين (۷۰۰)' باب جواز صلاة النافلة على الدابة..... و النسائي (۲۴۳/۱ - ۲۴۴) في الصلاة' و ابو داود في الصلاة (۱۲۲۴)' باب التطوع على الراحلة و الوتر' و ابن خزيمة (۱۰۹۰)' و البيهقي (۶/۲ - ۷)' و ابو عوانة (۳۴۲/۲)' و ابن الجارود في (المنتقى) (۲۷۰)' و احمد (۱۳۷/۲' ۱۳۸)' و ابن حبان (۲۴۲۱) من رواية سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه' به- و له شاهد من حديث جابر بمعناه' اخرجه مسلم (۵۴۰) في المساجد' باب تحريم الكلام في الصلاة' و النسائي (۶/۳) في السهو' باب رد السلام بالاشارة في الصلاة' و ابن ماجه (۱۰۱۸) في اقامة الصلاة' باب المصلي يسلم عليه كيف يرد' من رواية الليث بن سعد: حدثنا ابو الزبير عن جابر مرفوعاً نحوه- و اخرجه النسائي (۶/۳) من رواية عمرو بن الحارث عن ابي الزبير عن جابر' نحوه- و اخرجه البخاري (۴۱۴۰) في المغازي' باب غزوة انمار من رواية عثمان بن عبد الله بن سراقة عن جابر' نحوه- و اخرجه محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن جابر ايضاً-اخرجه البخاري في الصلاة (۴۰۰) و في تقصير الصلاة (۱۰۹۴)' (۱۰۹۹)' و عبد الرزاق (۴۵۱۰)' (۴۵۱۶)-

1617- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّیْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا وَيَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اپنی سواری کے اوپر ہی وتر نماز ادا کر لیتے تھے اورانہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اس بات کا تذکرہ کیا ہے۔(یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرلیا کرتے تھے)

1618- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّیْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ نَزَلَ فَاَوْتَرَ عَلَى الْاَرْضِ قَالَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رُبَّمَا اَوْتَرَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَرُبَّمَا نَزَلَ.

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری کے اوپر ہی نفل نماز ادا کر لیتے تھے جب انہوں نے وتر ادا کرنے ہوتے تھے تو سواری سے اتر کر وتر ادا کرلیا کرتے تھے۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بعض اوقات اپنی سواری کے اوپر ہی وتر ادا کر لیتے تھے اور بعض اوقات (نیچے اتر کر پھر وتر ادا کرتے تھے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عوف بن سفیان طائی، ابوجعفر حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 273 یا 272ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۹۷)۔

2-باب مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ اَوْ نَسِيَهٗ .

باب 2: جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے

1619- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفِ بْنِ سُفْيَانَ الطَّائِیُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ اَوْ نَسِيَهٗ فَلْيُصَلِّهٖ اِذَا اَصْبَحَ اَوْ ذَكَرَهٗ.

١٦١٨ اخرجه عبد الرزاق (٤٥٤١) عن معمر عن ايوب عن سعيد بن جبير عن ابن عمر به- و هذا مخالف لكل الروايات السابقة عن ابن عمر- و نافع مقدم في ابن عمر على سعيد بن جبير- و قد ذكر نافع وغيره ان ابن عمر كان يصلي الوتر على راحلته و يذكر ان النبي صلى الله عليه وسلم فعل ذلك- و هذا اولى من قول ايوب عن سعيد بن جبير عن ابن عمر-

١٦١٩ اخرجه ابو داود (١٤٣١) في الصلاة: باب في الدعاء بعد الوتر- و الترمذي (٤٦٥) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل ينام عن الوتر او ينساه- و ابن ماجه (١١٨٨) في الصلاة: باب من نام عن وتر او نسيه- و الحاكم (٣٠٢/١) و البيهقي في الكبرى (٤٨٠/٢) و السنن الصغير (٧٥٨) و احمد (٣١/٣)- و قال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين) و صححه العراقي ايضا-

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
جو شخص وتر ادا کیے بغیر سو جائے یا وتر ادا کرنا بھول جائے تو وہ اسے صبح کے وقت ادا کرے یا اس وقت ادا کر لے جب اسے یاد آ جائے۔

1620- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ السَّمَرْقَنْدِیُّ نَبِيرَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلِمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِی سَعِيدٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قِيلَ لَهُ اِنَّ اَحَدَنَا يُصْبِحُ وَلَمْ يُوتِرْ .قَالَ فَلْيُوتِرْ اِذَا اَصْبَحَ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: ہم میں سے کوئی ایک شخص صبح کر لیتا ہے اور اس نے ابھی وتر ادا نہیں کیے ہوتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ صبح کے وقت ہی وتر ادا کر لے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابراہیم سمرقندی کسائی، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۳۴/۵)، کشف حثیث (۶۰۵)۔

○ محمد بن اسماعیل جعفری۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: منکر حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۶۸/۶)۔

1621- حَدَّثَنَا الْقَاضِی الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَبُو عِصَامٍ رَوَّادٌ حَدَّثَنَا نَهْشَلٌ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ فَاتَهُ الْوِتْرُ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقْضِهِ مِنَ الْغَدِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جو شخص رات کے وقت وتر ادا نہ کر پائے' وہ اگلے دن ان کی قضاء ادا کر لے''۔

۱۶۲۰ اخرجه الطبراني في الاوسط (۸۸٤۲) من رواية عبدالرحمن بن زيد بن اسلم عن ابيه عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل' فقيل له: ان احدنا يصبح و لم يوتر؛ يغلبه النوم؟ قال: (فليوتر اذا اصبح)- اه-وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث موصولاً عن زيد بن اسلم' الا ابنه عبد الرحمن- و اخرجه جماعة مقطوعاً عن عطاء بن يسار)- اه -قلت: الذي في مصنف عبد الرزاق (٤٥٩٢)' و كذلك (الاستذكار) لابن عبد البر (۲۸۷/٥)(٦٨٢٩) قول عطاء بن ابي رباح: و سئل عن رجل قم يوتر حتى فجر الفجر؟ فقال: (قد فاته الوتر فلا يوتر)- اه - اخرجه عبد الرزاق عن ابن جريج عن عطاء' و حكاه ابن عبد البر عن عطاء' بنحو -بلا اسناد- في اثناء سرده لمذاهب الناس في الباب-

۱۶۲۱ رواد ضعيف' و نهشل كذبه ابن راهويه' و تركه غيره- وروى البيهقي نحو هذا المعنى عن ابن عمر من قوله موقوفاً عليه- راجع السنن الكبرى (۴۸۰/۲)' والمعرفة (٥۲۹۷)' و راجع لهذا الحديث ايضاً : (الكامل) لابن عدي (۱۰۲۹/۳)(۲٥۲۱/۷)-

3-باب الْوِتْرُ بِخَمْسٍ اَوْ بِثَلَاثٍ اَوْ بِوَاحِدَةٍ اَوْ بِاَكْثَرَ مِنْ خَمْسٍ.

باب3: وتر پانچ ہوتے ہیں، وتر تین ہوتے ہیں، وتر ایک ہوتا ہے یا وتر پانچ سے زیادہ ہوتے ہیں

1622- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ وَّاجِبٌ فَمَنْ شَاءَ اَنْ يُّوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيُوْتِرْ وَمَنْ شَاءَ اَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيُوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ . قَوْلُهُ وَاجِبٌ لَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ لَا اَعْلَمُ تَابَعَ ابْنَ حَسَّانَ عَلَيْهِ اَحَدٌ.

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

وتر حق ہے اور واجب ہے' جو شخص تین وتر ادا کرنا چاہے' وہ تین ادا کر لے جو شخص ایک ادا کرنا چاہے تو وہ ایک رکعت وتر ادا کر لے۔

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: اس روایت کا لفظ ''واجب'' محفوظ نہیں ہے اور مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے' جس نے اس حوالے سے ابن حسان نامی راوی کی متابعت کی ہو۔

•••———•••———•••

وتر کی رکعات کی تعداد کی وضاحت

وتر کی رکعات کی تعداد کی تحقیق کرتے ہوئے امام ابوجعفر طحاوی نے سب سے پہلے ایک روایت نقل کی ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وتر رات (کے نوافل کے آخر میں) ایک رکعت ہے۔

اس کے بعد امام طحاوی نے اس روایت کی مختلف اسناد نقل کی ہیں پھر امام طحاوی تحریر کرتے ہیں' بعض حضرات نے اس روایت کو اختیار کیا ہے' انہوں نے اس کی پیروی کی ہے اور اسے اصل قرار دیا ہے۔

جبکہ بعض دیگر افراد نے ان کے برخلاف رائے نقل کی ہے' یہ دو حصوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔

۱۶۲۲- كذا اخرجه الدارقطني من رواية محمد بن حسان عن سفيان عن الزهري مرفوعاً و اعله بابن حسان و به اعله ابن الجوزي ايضاً كما في (تلخيص الحبير) لابن حجر (۲/ ۱۴)- لكنه - يعني: ابن الجوزي - صحفه فتعقبه ابن حجر فذكر انه ثقة- وعلى كل حال: فقد ورد الحديث عن سفيان عن الزهري به موقوفاً على ابي ايوب: اخرجه النسائي (۳/ ۲۳۹) و الطحاوي في المعاني (۱/ ۲۹۱)- و تابعه على وقفه معمر: عند عبد الرزاق (۴۶۳۳)- و ابن اسحاق عند الحاكم (۱/ ۳۰۳)- و اخرجه جماعة عن الزهري باسناده عن ابي ايوب مرفوعاً- به- فاخرجه ابو الربيع الزهراني' نا محمد بن حازم ابو معاوية' نا اشعث ابن سوار عن الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن ابي ايوب رفعه- اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۱۹۴۴) و (الكبير) (۴/ ۱۴۷) (۳۹۶۴)- و قال في (الاوسط): (لم يرو هذا الحديث عن اشعث الا ابو معاوية)- اه- و اخرجه بكر بن وائل عن الزهري باسناده مرفوعاً- اخرجه ابو داود (۱۴۲۲) في الصلاة: باب كم الوتر؟ و البيهقي في (المعرفة) (۵۴۷۶)- و قال البيهقي في (المعرفة): (و هذا حديث قد رفعه بكر بن وائل و تابعه على رفعه: الاوزاعي و هو امام- و سفيان بن حسين و محمد بن ابي حفصة- و كذلك اخرجه وهب بن خالد عن معمر عن الزهري- و اخرجه جماعة عن الزهري فوقفوه على ابي ايوب: فيحتمل ان يكون يرويه مرفوعاً مرة و من روايته اخرى) - اه- و اخرجه الاوزاعي عن الزهري مرفوعاً و اختلف عليه فيه- كما سياتي في الذي بعده-

بعض نے یہ کہا ہے وتر کے تین رکعات ہوتی ہیں اوران میں صرف آخر میں سلام پھیرا جائے گا' جبکہ بعض نے یہ کہا ہے:
وتر کی تین رکعت ہوتی ہیں' لیکن دو رکعات پڑھنے کے بعد بھی سلام پھیرا جائے گا اور آخر میں بھی سلام پھیرا جائے گا۔
نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "(نماز کے نوافل) وتر ایک رکعت ہوتی ہے"۔
ہمارے نزدیک یہ اس بات کا احتمال رکھتا ہے جو پہلے مؤقف کے قائلین نے بیان کی ہے اور اس بات کا بھی احتمال رکھتا ہے' یہ رکعت جفت (دو مزید رکعت) کے ساتھ ہو' جو اس سے پہلے ادا کی جا چکی ہوں اور یہ سب مل کر وتر (یعنی طاق) بن جائیں گے تو اس صورت میں وہ ایک رکعت' جفت نماز کو طاق کر دے گی۔

اس بات کو ان حضرات نے بیان کیا جنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایات نقل کی ہیں۔
جیسا کہ نافع بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے' ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: دو دو کر کے ادا کی جائیں' جب تمہیں صبح صادق ہونے کا اندیشہ ہو' تو تم ایک رکعت ادا کر لو' یہ تمہاری نماز کو طاق کر دے گی۔

امام طحاوی نے اس روایت کی مختلف اسناد نقل کی ہیں۔
سالم بن عبداللہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اپنی جفت اور وتر نماز کے درمیان ایک مرتبہ سلام پھیر کر فصل کرتے تھے۔
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔
تو انہوں نے یہ بات بتائی کہ پہلے وہ جفت اور پھر طاق نماز ادا کیا کرتے تھے اور یہ سب مل کر مجموعی طور پر وتر بن جاتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ کہ وہ سلام پھیر کر فصل کرتے تھے' اس میں اس بات کا بھی احتمال موجود ہے' سلام پھیرنے سے مراد تشہد پڑھنا ہو اور اس بات کا بھی احتمال موجود ہے' وہ سلام پھیرنا ہو جس سے نماز ختم ہو جاتی ہے اور اب ہم اس بات کا جائزہ لیں گے۔

نافع نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وتر کی نماز میں ایک اور دو وتر میں سلام پھیر دیتے تھے۔ اور اس دوران کسی کام کے لیے بھی کہہ دیتے تھے۔
سالم بن عبداللہ نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ہمیں دو رکعت پڑھائیں' پھر اس کے بعد انہوں نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! ہمارے لیے سواری تیار کرو' پھر وہ اُٹھ کر کھڑے ہوئے اور پھر انہوں نے ایک رکعت ادا کی تو ان تمام روایات میں اس بات کا ذکر ہے' وہ تین رکعت ادا کرتے تھے اور ایک اور دو رکعت کے درمیان فصل کرتے تھے' لہٰذا وتر کی نماز کے بارے میں ان سے متفقہ طور پر یہ بات منقول ہے: وہ تین رکعت ہوتی ہیں۔
اس بارے میں ان کے حوالے سے جو ذاتی رائے منقول ہے' اس بات کی تائید کرتی ہے' ہم اس سے پہلے جو نبی اکرم ﷺ

کا فرمان ذکر کر چکے ہیں' وتر کی رکعت ایک ہوتی ہے' اس میں اسی تاویل کا احتمال موجود ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔

جیسا کہ عقبہ بن مسلم نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وتر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا کہ تم دن کے وتر سے واقف ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ مغرب کی نماز ہے' تو انہوں نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے' (یا یہ فرمایا: تم نے اچھی بات بیان کی ہے)۔[1]

1623- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُوْتِرْ بِخَمْسٍ وَّمَنْ شَاءَ فَلْيُوْتِرْ بِثَلَاثٍ وَّمَنْ شَاءَ فَلْيُوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ .

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''وتر حق ہے جو شخص چاہے وہ پانچ رکعت ادا کرے' جو شخص چاہے وہ تین وتر ادا کر لے اور جو شخص چاہے وہ ایک رکعت وتر ادا کر لے''۔

1624- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ دُبَيْسٍ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَا اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ يُوْسُفَ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْوِتْرُ خَمْسٌ اَوْ ثَلَاثٌ اَوْ وَاحِدَةٌ .

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

وتر پانچ ہوتے ہیں' تین ہوتے ہیں یا ایک ہوتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عیسیٰ بن نجیح، ابوجعفر بن طباع بغدادی، نزیل اذنہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 224ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:

---

[1] شرح معانی الآثار از امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت' کتاب الصلوٰۃ' باب الوتر 277/1

۱۶۲۳- اخرجه النسائي (۳/۲۳۸) في قيام الليل' باب ذكر الاختلاف على الزهري في حديث ابي ايوب في الوتر' و ابن ماجه (۱۱۹۰) في اقامة الصلاة' باب ما جاء في الوتر بثلاث و خمس و سبع و تسع' و الدارمي (۳۷۱/۱)' و الطحاوي (۲۹۱/۱)' و الحاكم (۳۰۲/۱) و صححه' و ابن حبان (۲۴۱۰) و الطبراني في (الكبير) (۳۹۶۱) من طرق الاوزاعي' به- قال ابن ابي حاتم في (العلل) (۱/۱۷۱-۱۷۲) (۴۹۰): (سالت ابي عن حديث اخرجه الفرياني عن الاوزاعي عن الزهري عن عطاء بن يزيد عن ابي ايوب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (الوتر حق' فمن شاء اوتر بثلاث' و من شاء اوتر بخمس)' و اخرجه عمر بن عبد الواحد عن الاوزاعي عن الزهري عن عطاء بن يزيد عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً' و لم يذكر ابا ايوب-قلت لابي: ايهما اصح: مرسل ام متصل؟ قال: لا هذا' ولا هذا- هو من كلام ابي ايوب- قال ابو محمد: اخبرنا العباس بن الوليد بن مزيد عن الاوزاعي' فقال: عن ابي ايوب عن النبي صلى الله عليه وسلم - وروى بكر بن وائل و الزبيدي و محمد بن ابي حفص و سفيان بن حسين و وهيب عن معمر فقالوا: كلهم-: عن الزهري عن عطاء بن يزيد بن ابي ايوب عن النبي صلى الله عليه وسلم -واما من وقفه: فابن عيينة' ومعمر- من رواية عبد الرزاق- و شعيب بن ابي حمزة)- اه- قلت: و اخرجه ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب عن عطاء عن ابي ايوب مرفوعاً ايضاً' اخرجه ابن حبان (۲۴۰۷) (۲۴۱۱)-

''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۹۸/۲)۔

○ یزید بن یوسف حمیری، ابو یوسف شامی، سکن بغداد، وحدث بھا عن جماعۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۶۶/۷)۔

1625- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا جَحْدَرُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ اَخْبَرَنِي ضُبَارَةُ بْنُ اَبِي السُّلَيْكِ حَدَّثَنَا دُوَيْدُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَّمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَّمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَّمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ۔

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وتر حق ہے جو شخص چاہے وہ صبح سات رکعت ادا کرے' جو چاہے وہ پانچ رکعت ادا کرے' جو شخص چاہے وہ تین وتر ادا کرے اور جو شخص چاہے وہ ایک وتر ادا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ دوید بن نافع، اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوعیسیٰ شامی، نزل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۶/۱)۔

1626- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَوْتِرْ بِخَمْسٍ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلَاثٍ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةٍ فَاِنْ شِئْتَ فَاَوْمِءْ اِيْمَاءً۔

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم پانچ رکعت وتر ادا کرو' اگر اس کی استطاعت نہیں رکھتے تو تین ادا کرو اور اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتے تو تین ادا کرو' اگر تم چاہو تو اشارے کے ساتھ پڑھ لو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سفیان بن حسین بن حسن، ابومحمد، او ابوحسن واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ہارون الرشید کے عہد خلافت میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ

۱۶۲۵ اخرجہ النسائی (۲۳۹/۲) باب ذکر الاختلاف علی الزھری فی حدیث ابی ایوب فی الوتر' عن عمرو بن عثمان؛ حدثنا بقیۃ؛ حدثنی ضبارۃ بن ابی السلیل' ثنا دوید بن نافع' بہ مرفوعاً۔

۱۶۲۶ اخرجہ احمد (۴۱۸/۵) عن یزید عن سفیان بن حسین' بہ۔ ذکرہ الھیثمی فی المجمع (۲۴۴/۲) و قال: رجالہ رجال الصحیح۔ اھ۔

ہو:''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۱۰/۱)۔

1627- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا بِنَحْوِهٖ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1628- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِى الثَّلْجِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَرْدِ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِى اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُوْتِرْ بِخَمْسٍ وَّمَنْ شَاءَ فَلْيُوْتِرْ بِثَلَاثٍ وَّمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ وَّمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اِلَّا اَنْ يُّوْمِءَ فَلْيُوْمِءْ . هٰكَذَا رَوَاهُ عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مَعْمَرٍ مُسْنَدًا . وَوَقَفَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَّوَقَفَهُ اَيْضًا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ .

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وتر حق ہے جو شخص چاہے وہ پانچ وتر ادا کرے' جو شخص چاہے وہ تین رکعت ادا کرے اور جو شخص چاہے وہ ایک رکعت وتر ادا کرے اور جو شخص صرف اشارہ کرنے کی استطاعت رکھتا ہو' وہ اشارہ کرے۔

ایک سند کے حوالے سے یہ روایت مستند کے طور پر منقول ہے' جبکہ دیگر اسناد کے حوالے سے موقوف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ورد بن عبداللہ، ابوزکریا تیمی مخرمی، وثقہ بغدادی، ان کا انتقال 262ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۱۴/۱۴)۔

○ ورد بن عبداللہ تیمی، ابومحمد طبری، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۳۰/۲)۔

○ عدی بن فضل تیمی، ابوحاتم بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 171ھ میں ہوا۔

1629- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا مَوْقُوْفًا وَاَسْنَدَهُ بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ اَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1630- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ نِيخَابَ الطِّيبِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى

۱۶۲۸- كذا اخرجه عدي بن الفضل عنم معمر مرفوعاً و سبق من رواية عبد الرزاق عن معمر موقوفاً- قال ابن حجر في (التلخيص) (۱۴/۲): (وصحح ابو حاتم و الذهلي و الدارقطني في العلل و البيهقي و غير واحد وقفه و هو الصواب)- اه-

۱۶۲۹- انظر تخريج الحديث الاول في هذا الباب-

بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ اَخْبَرَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ تَمِيمٍ الْبَصْرِيُّ عَنْ اَبِي غَالِبٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِكَمْ اُوتِرُ قَالَ بِوَاحِدَةٍ . قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اُطِيقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ . قَالَ فَبِثَلَاثٍ . ثُمَّ قَالَ بِخَمْسٍ ثُمَّ قَالَ بِسَبْعٍ . قَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ فَوَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کتنے وتر ادا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک' میں نے عرض کی: یا نبی اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تین' پھر انہوں نے فرمایا: پانچ' پھر فرمایا: سات۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کاش! اس وقت میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عطاء کردہ رخصت کو اختیار کرلیا ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن نجاب، ابوحسن طیبی، نزیل بغداد، قال خطیب بغدادی: ولم اسمع فیہ اخیرا ا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴/۳۵)۔ وفی (ط): احمد بن اسحاق بن بنجاب، والصحیح من تبصیر منتبہ (۴/۱۴۲۹)۔

○ ھو ابراہیم بن حسین بن علی ہمدانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "مامون" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۱/۴۸-۴۹)، سیر اعلام نبلاء (۱۳/۱۸۴-۱۹۲)۔ وفی (ط): ابراہیم بن حسن مھرانی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ معتمر بن سلیمان تیمی، ابومحمد بصری، یلقب بالطفیل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھنے والے اکابرین میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 187ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۶۳)۔

○ ابوغالب، صاحب ابی امامۃ، بصری، نزل اصبھان، قیل: اسمہ حزور، وقیل: سعید بن حزور، وقیل: نافع، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔، یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۴۶۰)۔

1631 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْاَدَمِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ يُوْتِرُ بَعْدَهُمَا بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَ (قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَيَقْرَاُ فِي الْوِتْرِ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) وَ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ).

۱۶۲۰- الحديث ذكره الحافظ في التلخيص (۲/۲۰) ساكتاً عليه' و الذهبي اسامة حديث آخر- اخرجه احمد في المسند (۵/۲۶۹) و الطبراني كما في التلخيص (۲/۲۰) من حديث ابي غالب عن ابي امامة قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بتسع حتى اذا بدن و كثر لحمه: اوتر بسبع' وصلى ركعتين و هو جالس فقرا ب (اذا زلزلت) و (قل يايها الكافرون)-

سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جن دو رکعت والی بعد کی رکعت کو وتر بناتے تھے ان دو رکعت میں ''سورۃ الاعلیٰ'' اور سورۃ الکافرون'' پڑھتے تھے' جب کہ وتر والی رکعت میں سورۃ الاخلاص' سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

سعید بن عفیر: سعید بن کثیر بن عفیر انصاری (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۹۵)۔

4- باب لَا تُشَبِّهُوا الْوِتْرَ بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ .

باب 4: وتر کی نماز کو مغرب کی نماز کے مشابہ نہ کرو

1632- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مَوْهِبُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تُوْتِرُوْا بِثَلَاثٍ اَوْتِرُوْا

۱۶۳۱- اخرجه الحاكم (۳۰۵/۱)، و (۵۲۰/۲)، و البيهقي (۳۷/۳، ۳۸)، و البغوي في (شرح السنة) (۹۷۳)، و الطحاوي في المعاني (۲۸۵/۱)، و ابن حبان (۲۴۳۲)-وقال الحاكم (صحيح على شرط الشيخين)-و اخرجه ابن حجر في (نتائج الافكار) (۵۱۳/۱) من طريق البيهقي، ثم قال ابن حجر: (هذا حديث حسن، اخرجه محمد بن نصر في كتاب قيام الليل عن محمد بن يحيى الذهلي عن سعيد ابن كثير بن عفير، و هو المذكور في روايتنا- فوقع لنا بدلاً عالياً، و رجاله رجال البخاري، لكنه لم يخرج ليحيي بن ايوب الا استشهاداً)- اه -وقال ابن حجر في (التلخيص) (۱۹/۲): (وتفرد به يحيى بن ايوب، و فيه مقال، و لكنه صدوق- قال العقيلي في الضعفاء (۳۹۲/۴): اسناده صالح، و لكن حديث ابن عباس و ابي بن كعب باسقاط المعوذتين اصح- و قال ابن الجوزي: انكر احمد و يحيى بن معين زيادة المعوذتين، وروى ابن السكن في صحيحه له شاهداً من حديث عبد الله بن سرجس باسناد غريب)- اه -و اخرجه ابو داود (۴۵۱/۱-۴۵۲) كتاب الصلاة، باب ما يقرا في الوتر (۱۴۲۴)، و الترمذي (۴۶۳) ابواب الصلاة، باب ما جاء فيما يقرا به في الوتر، و ابن ماجه (۱۱۷۳) في اقامة الصلاة السنة فيها، باب ما جاء فيما يقرا به في الوتر، و البغوي في شرح السنة (۴۹۸/۲)، و الحاكم (۵۲۰/۲-۵۲۱)، و البيهقي (۳۸/۳)، و ابن حجر في (النتائج) (۵۱۲/۱) من طريق الامام احمد (۲۲۷/۶)، من طريق محمد بن سلمة الحراني، ثنا خصيف عن عبد العزيز بن جريج قال: سالت عائشة-رضي الله عنها-: باي شيء كان يقرا رسول الله صلى الله عليه وسلم في الوتر؟ قالت: كان يقرا في الركعة الاولى: (سبح اسم ربك الاعلى)، وفي الثانية: (قل يايها الكافرون)، و في الثالثة: (قل هو الله احد)، و (قل اعوذ برب الفلق)، و (قل اعوذ برب الناس)-وقال الترمذي: (حسن غريب)- و قال ابن حجر: (حديث حسن)-

۱۶۳۲- اخرجه الحاكم (۳۰۴/۱) من طريق عبد الله بن سليمان شيخ الدارقطني، به- وقال: صحيح على شرطهما، و اخرجه البيهقي (۳۱/۳)، وفي المعرفة (۵۵۰۹)، و ابن حبان (۲۴۲۹) من طرق عن ابن وهب، به- و سياتي في الذي بعده من وجه آخر عن سليمان بن بلال، به- و اخرجه الحاكم (۳۰۴/۱)، و البيهقي (۳۱/۳، ۳۲) من رواية الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن عراك بن مالك عن ابي هريرة، مرفوعاً نحوه- قال الحافظ في التلخيص (۳۰/۲): (ورجاله كلهم ثقات، ولا يضره وقف من وقفه)- اه- قال البيهقي في (المعرفة) (۵۵۱۱-۵۵۱۴): (وهذا يخالف قول من جعلها ثلاثاً كالمغرب في الظاهر- و المراد من الخبر: الزيادة فيها، و ترك الاقتصار فيها على الثلاث، كما اختاره الشافعي، و ذهب في الاختيار الى رواية الزهري- و بالله التوفيق)- اه- قلت: و سياتي في الباب الذي بعده- ان شاء الله تعالى- قول من جعلها ثلاثاً كالمغرب-

بِخَمْسٍ اَوْ سَبْعٍ وَلَاتُشَبِّهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ . وَاللَّفْظُ لِمَوْهَبِ بْنِ يَزِيْدَ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

تین رکعت وتر ادا نہ کرو پانچ یا سات رکعت ادا کرو اور اسے مغرب کی نماز کے مشابہہ نہ کرو۔

یہ الفاظ موہب بن یزید کے ہیں اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

1633- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ وَعَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تُوْتِرُوا بِثَلَاثٍ وَّاَوْتِرُوا بِخَمْسٍ اَوْ سَبْعٍ وَلَاتُشَبِّهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تین رکعت وتر ادا نہ کرو پانچ رکعت یا سات رکعت ادا کرو اسے مغرب کی نماز کے مشابہہ نہ کرو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدملک بن مسلمۃ بن یزید، عن لیث و ابن لھیعۃ۔ قال ابن یونس: منکر حدیث۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: یروی مناکیر کثیرۃ عن اھل مدینۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴/۴۱۲)۔

1634- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ سَعْدًا صَلَّى بَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَةً فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ .

قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے عشاء کے بعد ایک رکعت ادا کی تو میں نے دریافت کیا: یہ کون سی نماز ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رکعت وتر ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۶۳۴- اخرجه الطبراني في الاوسط (۲/۲۰۰) رقم (۲۰۲۸): حدثنا احمد بن زهير قال: نا القاسم بن محمد المروزي' به- و هو في مجمع البحرين رقم (۱۰۹۱)- و اخرجه البزار في مسنده (۱/۲۵۵- كشف) رقم (۷۴۱) من طريق البخاري' ثنا عبد الله بن عثمان' به- و الحديث ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۲/۲۴۲)' و قال: (فيه جابر الجعفي' و ثقه الثوري وغيره' و ضعفه الائمة)- اه -اخرجه عبد الرزاق (۴۶۴۲' ۴۶۴۷) (۴۶۵۱) من وجود عن سعد بن ابي وقاص: انه كان يوتر بواحدة- و هو عند البيهقي (۳/۲۵)' و ابن نصر في قيام الليل ص (۱۱۹' ۱۲۲)-و ذكره مالك ص (۱/۱۲۵) عن ابن شهاب ان سعد بن ابي وقاص كان يوتر بعد العتمة بواحدة' و قال مالك: (وليس على هذا العمل عندنا' و لكن ادنى الوتر ثلاث)- اه -وراجع (الاستذكار) لا بن عبد البر (۵/۲۸۴)- وقد ورد الوتر بواحدة مرفوعا من حديث عائشة و ابن عباس- فاما حديث عائشة: فاخرجه ابو داود (۱۳۳۶) (۱۳۳۷) في الصلاة' باب في صلاة الليل' و النسائي (۲/۳۰) في الاذان' باب في ايذان المؤذنين الائمة بالصلاة' و (۳/۶۵) في السهو' و ابن ماجه (۱۱۷۷) في الاقامة' باب ما جاء في الوتر بركعة' و ابن ابي شيبة (۲/۲۹۱)-و اما حديث ابن عباس: فاخرجه مالك في الموطا (۱/۱۲۱-۱۲۲)' و من طريقه البخاري (۱۸۳ و مواضع اخرى) في الوضوء' باب قراءة القرآن بعد الحدث وغيره' ومسلم في صلاة المسافرين (۷۶۳)' باب الدعاء في صلاة الليل و قيامه' و الترمذي في الشمائل (۲۶۴)' و النسائي (۳/۲۱۰) في قيام الليل باب ذكر ما يستفتح به القيام' و ابو داود في الصلاة (۱۳۶۷) باب في صلاة الليل' و ابن ماجه (۱۳۶۳) في اقامة الصلاة و السنة فيها' باب ما جاء في كم يصلي بالليل-

5- باب الْوِتْرُ ثَلَاثٌ كَثَلَاثِ الْمَغْرِبِ.

باب5: وتر کی بھی تین رکعت ہوں گی جیسے مغرب کی تین رکعت ہوتی ہیں

1635- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَمَّادٍ الدُّولَابِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وِتْرُ اللَّيْلِ ثَلَاثٌ كَوِتْرِ النَّهَارِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ . يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا هٰذَا يُقَالُ لَهُ ابْنُ اَبِى الْحَوَاجِبِ ضَعِيْفٌ .وَلَمْ يَرْوِهِ عَنِ الْاَعْمَشِ مَرْفُوْعًا غَيْرُهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
رات کے وتر تین ہیں جس طرح دن کے وتر (یعنی مغرب کی نماز) کی تین رکعت ہیں۔
اس روایت کونقل کرنے والے راوی یحییٰ بن زکریا کو ابن ابوالحواجب کہا جاتا ہے اور یہ ضعیف ہے صرف اسی نے اس کو اعمش نامی راوی کے حوالے سے منقول کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن رشیق عسکری، مصری۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲/ ۲۳۸)۔

○ محمد بن احمد بن حماد۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یتکلمون فیہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: منتظم (۶/ ۱۶۹)، و "سیر اعلام النبلاء" از شمس دین ذہبی (۱۴/ ۳۰۹)۔

1636- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر وتر ادا کیا کرتے تھے۔

1637- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ فَقَالَ لِى ابْنُ عُمَرَ اَلَيْسَ لَكَ فِىْ

۱۶۳۵- اخرجه ابن الجوزي في العلل المتناهية (۱/ ۴۵۱) رقم (۷۷۳) من طريق المصنف- و اخرجه البيهقي في الكبرى (۲/ ۳۰-۳۱) كتاب الصلاة: باب من اوتر بثلاث موصولات من رواية ابن نمير عن الاعمش' به موقوفاً مثله- ثم قال: (هذا صحيح من حديث عبد الله بن مسعود من قوله غير مرفوع- و قد رفعه يحيى بن زكريا بن ابي الحواجب الكوفي عن الاعمش' و هو ضعيف' و روايته تخالف رواية الجماعة عن الاعمش)- اه- وله شاهد عن عائشة مرفوعاً: (الوتر ثلاث كثلاث المغرب)- اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۷۱۷۰) من رواية ابي بحر البكراوي: ثنا اسماعيل بن مسلم عن الحسن عن سعد بن هشام عن عائشة' به مرفوعاً- و هو في مجمع البحرين رقم (۱۰۸۹)- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن الحسن الا اسماعيل بن مسلم' تفرد به ابو بحر)- اه- قال الهيثمي في المجمع (۲/ ۲۴۲): (فيه ابو بحر البكراوي' و فيه كلام كثير)- اه-

۱۶۳۶- تقدم في باب صفة الوتر' و انه ليس بفرض-

رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قُلْتُ بَلٰى .قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ .

☆☆ سعید بن یسار بیان کرتے ہیں: میں نے سواری سے اتر کر وتر ادا کیے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہارے لیے اللہ کے رسول کا اسوۂ حسنہ کافی نہیں ہے، میں نے عرض کی: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری کے اوپر ہی وتر ادا کیا کرتے تھے۔

6-باب فَضِيلَةِ الْوِتْرِ. باب 6: وتر کی فضیلت

1638- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُرَّةَ الزَّوْفِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِىَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلٰى اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ .

☆☆ حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطاء کی ہے، جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے، وہ وتر کی نماز ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق تک اس کا وقت مقرر کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن حماد بن مسلم، تجیبی، ابوموسیٰ، انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۹۷)۔

1639- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَبْدُ

۱۶۳۷- تقدم في باب صفة الوتر، و انه ليس بفرض-

۱۶۳۸- اخرجه ابو داود (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب استحباب الوتر، رقم (۱۴۱۸) و الترمذي (۴۵۱) كتاب الوتر، باب فضل الوتر، و ابن ماجه (۱۱۶۸) في الاقامة، باب ما جاء في الوتر، و الحاكم (۳۰۶/۱) في الوتر، باب الوتر حق، و البيهقي (۴۶۹/۲) في الصلاة، باب تاكيد صلاة الوتر، من رواية يزيد بن ابي حبيب باسناده- وقال الترمذي: (غريب لا نعرفه الا من حديث يزيد بن ابي حبيب)- و قال الحاكم: (صحيح الاسناد، و لم يخرجاه)- و قال الزيلعي في (نصب الراية) (۱۰۹/۲): (و اخرجه ابن عدي في الكامل، و نقل عن البخاري انه قال: لا يعرف سماع بعض هؤلاء من بعض)- اه- و ذكر الذهبي في (المغني) (۳۵۷/۱) عبد الله بن ابي مرة الزوفي عن خارجة، قال: (لم يصح خبره)- و ذكر السيوطي ان عبد الله الزوفي و من فوقه، ليس لهم في السنة الا هذا الحديث- راجع (تحفة الاحوذي) للمباركفوري (۴۴۰/۲)-و اخرجه النسائي في الكنى -ايضاً- كما في نصب الراية (۱۰۹/۲) عن قتيبة بن سعيد عن الليث بن سعد عن يزيد بن ابي حبيب باسناده-

۱۶۳۹- اخرجه ابن الجوزي في العلل المتناهية (۴۴۸/۱- ۴۴۹) رقم (۷۶۸) من طريق الدارقطني، به- و اخرجه الطبراني في الكبير (۲۵۳/۱۱) رقم (۱۱۶۵۲) من طريق منصور بن ابي مزاحم، ثنا عبد الحميد الحماني، به- و الحديث ذكره الزيلعي في نصب الراية (۱۱۰/۲) و نقل عقبه كلام الدارقطني هذا -و الحديث ذكره -ايضاً- عبد الحق الاشبيلي في الاحكام الوسطى (۴۴/۲) وقال: (و النضر هذا ضعيف عن الجميع؛ ضعفه البخاري و احمد بن حنبل و ابو حاتم و ابو زرعة و النسائي، و يحيى ابن معين يقول فيها لا تحل الرواية عنه، و قد ضعفه غير هؤلاء)- اه-

الْحَمِيدِ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَبُو عُمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَجَ عَلَيْهِمْ يُرَى الْبِشْرُ أَوِ السُّرُورُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ وَهِيَ الْوِتْرُ . النَّضْرُ أَبُو عُمَرَ الْخَزَّازُ ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک سے خوشی اور سرور کی کیفیت نمایاں تھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو مزید ایک نماز عطاء کی ہے اور وہ وتر کی نماز ہے۔

اس روایت کا راوی ابوعمر نضر خزاز ضعیف ہے۔

1640- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ مَكَثْنَا زَمَانًا لَا نَزِيدُ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاجْتَمَعْنَا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ زَادَكُمْ صَلَاةً . فَأَمَرَنَا بِالْوِتْرِ . مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعَرْزَمِيُّ ضَعِيفٌ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک طویل عرصہ ایسا گزرگیا کہ ہم پانچ نمازوں کے علاوہ مزید کوئی نماز نہیں ادا کرتے تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تو ہم اکٹھے ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک اور نماز عطاء کی ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وتر ادا کرنے کی تلقین کی۔

اس روایت کا راوی (یعنی عبیداللہ) محمد بن عبیداللہ عزیم ضعیف ہے۔

7-بَاب مَا يُقْرَأُ فِي رَكَعَاتِ الْوِتْرِ وَالْقُنُوتِ فِيهِ.

باب 7: وتر کی رکعت میں کون سی سورت کی قرأت کی جائے' اس میں دعائے قنوت پڑھنا

1641- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ- قَالَ أَبُو بَكْرٍ رُبَّمَا قَالَ الْمُسَيَّبُ عَنْ عَزْرَةَ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْ- عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ

۱٦٤٠- اخرجه احمد في (المسند) (٢/ ١٨٠، ٢٠٨) عن الحجاج بن ارطاة، و (٢/ ٢٠٦) عن المثنى بن الصباح، كلاهما عن عمرو بن شعيب به- و الحجاج مدلس، و المثنى ضعيف و العرزمي متروك، فلا يصح الحديث عن عمرو بن شعيب، و الله اعلم - و الحديث ذكره عبد الحق في الاحكام الوسطى (٢/ ٤٤)، و قال: (و كان حجاج يدلس حديث العرزمي عن عمرو ابن شعيب)- اه- و للحديث شواهد عن ابن عمر، و غيره، انظر: (نصب الراية) للزيلعي (٢/ ١١٠، ١١١)- قال البزار- كما في نصب الراية (٢/ ١١١)-: (و قد روي في هذا المعنى احاديث كلها معلولة)- اه -

۱٦٤١- اخرجه النسائي (٣/ ٢٣٥) في قيام الليل: باب ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر ابي ابن كعب في الوتر عن اسحاق بن ابراهيم، حدثنا عيسى بن يونس بن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن ابي بن كعب، به- و اخرجه من طريق يحيى بن موسى، اخبرنا عبد العزيز بن خالد، حدثنا سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن عزرة عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن ابي بن كعب، به-

يَقْرَأُ فِيهَا بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَكَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَكَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ . مَرَّتَيْنِ يُسِرُّهُمَا وَالثَّالِثَةَ يَجْهَرُ بِهَا وَيَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ .

☆☆ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا کرتے تھے' جن میں سورۃ الاعلیٰ' سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے' آپ رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے' جب آپ سلام پھیر دیتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

''پاک ہے وہ بادشاہ جو ہر عیب سے پاک ہے''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو مرتبہ یہ الفاظ پست آواز میں پڑھتے تھے اور تیسری مرتبہ بلند آواز میں کھینچ کر ادا کرتے تھے۔

•••———•••———•••

وتر کی نماز میں قرأت کا طریقہ

وتر کی نماز میں قرأت کے طریقے کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں:

احناف کے نزدیک وتر کی ہر رکعت میں قرأت کرنا واجب ہے اور یہ بات مستحب ہے' پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص کی تلاوت کی جائے' کیونکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول روایت میں مذکور ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ' دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھا کرتے تھے اور آخر میں سلام پھیرا کرتے تھے۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک وتر کی ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص اور معوذتین پڑھی جائے گی' البتہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون پڑھی جائے گی' ان رکعات کی پہلے الگ سے نیت کی جائے گی اور تیسری رکعت کی وتر کے لیے الگ سے نیت کی جائے گی' دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا جائے گا' البتہ اگر کوئی شخص کسی ایسے امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو' جو تین رکعت ہی پڑھاتا ہو تو اب اس صورت میں مقتدی نماز نہیں پڑھے گا' البتہ ایسے شخص کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے علاوہ کسی شخص کا تنہا نماز ادا کرتے ہوئے ایک ہی مرتبہ تین رکعت ادا کر لینا مکروہ ہے' اسی طرح پہلی دو رکعت ادا کیے بغیر صرف ایک رکعت وتر ادا کرنا بھی مکروہ ہے' خواہ وہ نمازی مسافر ہو یا بیمار شخص ہو۔

شوافع کے نزدیک جو شخص تین رکعت نماز ادا کر رہا ہو' اس کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ کی دوسری رکعت میں الکافرون کی اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص اور معوذتین کی تلاوت کرے' البتہ جو شخص تین سے زیادہ وتر ادا کرنا چاہتا ہو' اس کے لیے بھی یہ مناسب ہے' وہ انہی سورتوں کی تلاوت کرے۔

کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ الاعلیٰ' دوسری رکعت میں سورہ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص اور معوذتین کی تلاوت کرتے تھے۔

حنابلہ کے نزدیک تیسری رکعت میں صرف سورۃ الاخلاص پڑھ لینا مستحب ہے کیونکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے

سے مذکورہ روایت کا تقاضا یہی ہے' جہاں تک سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مذکور روایت کا تعلق ہے تو یہ ثابت نہیں ہے' کیونکہ اس کے ایک راوی یحییٰ بن ایوب کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے روایت کے الفاظ میں ''معوذتین'' کے اضافے کو درست قرار نہیں دیا گیا ہے۔

1642- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ فِطْرٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى) وَ (قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ فَاِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ فِى الْاٰخِرَةِ وَيَقُوْلُ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ.

☆☆ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعت میں سورۃ الاعلیٰ' سورۃ الکافرون' سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے اور رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے' پھر جب آپ سلام پھیرتے تھے تو ''سبحان الملك القدوس'' پڑھتے تھے اور آخری مرتبہ میں آواز کو بلند کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے:

رب الملائكة والروح .

''فرشتوں اور روح کا پروردگار''۔

1643- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّشْتَكِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زُبَيْدٍ وَّطَلْحَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوْتِرُ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى) وَ (قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ حَفْصٍ الْاَبَّارُ وَيَحْيَى بْنُ اَبِي زَائِدَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زُبَيْدٍ وَّطَلْحَةَ . وَرَوَاهُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ مَعْنٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عن طَلْحَةَ وَحْدَهُ .

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ' سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

الفقہ الاسلامی وادلتہ' از ڈاکٹر وہبہ زحیلی' المبحث السابع صلوٰۃ الوتر

۱۶۴۲- اخرجه البيهقي في سننه (۲/۳۸-۳۹) من طريق مسعر عن زبيد' به- واخرجه ايضاً في سننه (۳/۳۸) كتاب الصلاة' باب ما يقرا في الوتر بعد الفاتحة من طريق حصين عن ذر عن سعيد ابن عبد الرحمن' به- وسياتي بعد هذا مباشرة من طريق اخرى عن زبيد و طلحة عن ذر' به-

۱۶۴۳- اخرجه البيهقي في سننه (۳/۳۸) كتاب الصلاة' باب ما يقرا في الوتر بعد الفاتحة- من طريق المصنف- و اخرجه ابو داود (۱۴۲۳) في الصلاة' باب ما يقرا في الوتر' و ابن ماجه (۱۱۷۱) في الاقامة' باب ما جاء فيما يقرا في الوتر' من رواية عثمان بن ابي شيبة' و ابن حبان (۲۴۳۶) باب ذكر اباحة الوتر بثلاث ركعات لمن اراد' من رواية ابن معين' كلاهما عن ابي حفص الابار عن الاعمش عن زبيد و طلحة عن ذر باسناده- و اخرجه ابو داود (۴۲۲) من رواية محمد بن انس عن الاعمش' به- و اخرجه النسائي (۳/۲۴۴) في قيام الليل' باب نوع آخر من القراءة في الوتر' من رواية ابي جعفر الرازي عن الاعمش' به- و اخرجه النسائي (۳/۲۴۴) من رواية محمد بن الحسين بن ابراهيم بن اشكاب' و ابن حبان (۲۴۵۰) من رواية محمد بن عبد الله بن نمير' كلاهما عن محمد بن ابي عبيدة عن ابيه عن الاعمش باسناده-

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن عبداللہ بن سعد بن عثمان دشتکی - ابومحمد رازی مقری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 218ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۴۸۶)۔

1644- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا أَبَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بِتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لأَنْظُرَ كَيْفَ يَقْنُتُ فِيْ وِتْرِهِ فَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ ثُمَّ بَعَثْتُ أُمِّي أُمَّ عَبْدٍ فَقُلْتُ بِيْتِي مَعَ نِسَائِهِ فَانْظُرِي كَيْفَ يَقْنُتُ فِيْ وِتْرِهِ فَأَتَتْنِيْ فَأَخْبَرَتْنِيْ أَنَّهُ قَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ. أَبَانُ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ٹھہر گیا تا کہ اس بات کا جائزہ لوں کہ وتر کی نماز میں دعائے قنوت کب پڑھتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی' پھر میں نے اپنی والدہ سیدہ اُم عبد کو بھیجا اور ان سے کہا کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ کے ہاں ٹھہریں اور اس بات کا جائزہ لیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں دعائے قنوت کیسے پڑھتے ہیں' تو میری والدہ نے آ کر مجھے یہ بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی تھی۔

اس روایت کا ایک راوی ابان متروک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن محمد بن صباح زعفرانی، ابوعلی بغدادی، صاحب شافعی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 260ھ یا اس سے ایک سال قبل ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۷۰)۔

1645- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي

۱۶۴۴- الحديث اخرجه ابن عدي في الكامل (۲/ ۵۸- بتحقيقنا) و العقيلي في الضعفاء الكبير (۱/ ۳۸) من طريق ابان به- و من [illegible] الوجه ايضا اخرجه ابن ابي شيبة و البيهقي (۳/ ۴۱)- وله طريق آخر ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۲/ ۱۲۴) و عزاه للخطيب البغدادي في (كتاب القنوت) و ذكره ابن الجوزي في (التحقيق) من جهة الخطيب من رواية منصور بن ابي مزاحم عن شريك عن منصور عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله مرفوعا نحوه- و شريك سيء الحفظ ايضاً- وله شواهد من حديث جماعة من الصحابة منهم: ابن عباس: اخرجه ابو نعيم في (الحلية) و استغربه: و ابن عمر- اخرجه الطبراني في (الاوسط) و ذكر ان سعيد بن سالم القداح تفرد به عن عبيد الله بن عمر- كما قال الزيلعي في نصب الراية (۲/ ۱۲۴) و حديث ابن عمر هذا اخرجه الطبراني في الاوسط رقم (۷۸۹۵)- و قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۲/ ۱۴۱): (فيه سهل بن العباس [illegible] الدارقطني: ليس بثقة)- اه-

الْوِتْرِ قَبْلَ الرَّكْعَةِ- قَالَ- فَأَرْسَلْتُ أُمِّي إِلَيْهِ الْقَابِلَةَ فَأَخْبَرَتْنِي أَنَّهُ فَعَلَ ذٰلِكَ.

★★ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگلے دن میں نے اپنی والدہ کو بھیجا تو انہوں نے بھی ایسا ہی فرمایا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن غنام بن حفص بن غیاث۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ کذا سماہ ابن ماکولا فی اکمال (۷/ ۲۸)، ودارقطنی فی (المؤتلف ومختلف) (۴/ ۱۷۶۵)، وحکاہ ابن ناصر دین فی (توضیح مشتبہ) (۶/ ۱۸۸)۔ وحکی ایضاً عن باوردی انہ سماہ عبید اللہ بن غنام، وذکرہ مزی فی (تہذیب الکمال) (۲۰/ ۲۲۷)۔

1646- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِرٍ عَنْ سَلَامٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيًّا يَقُولُونَ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي آخِرِ الْوِتْرِ وَكَانُوا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ.

★★ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی رضی اللہ عنہم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں دعائے قنوت پڑھتے تھے' یہ صحابہ کرام بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

1647- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ.

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعت ادا کرنے کے بعد سلام نہیں

۱٦٤٦- تفرد به الدارقطني من هذا الوجه- و عمرو بن شمر منكر الحديث- كما قال البخاري' و كذبه غيره - قال ابن حبان في المجروحين (۲/ ۷٥): (كان ممن يروي الموضوعات عن الثقات)- و الحديث ذكره الشوكاني في نيل الاوطار (۳/ ٤٤)' و اعله بعمرو بن شمر هذا- و مع ذلك' فمتنه هذا يخالف الاحاديث السابقة في القنوت قبل الركوع-

۱٦٤٧- اخرجه النسائي (۳/ ۲۳٥) في قيام الليل' باب كيف الوتر بثلاث! اخبرنا اسماعيل ابن مسعود' و حدثنا بشر بن المفضل' حدثنا سعيد عن قتادة' باسناده و متنه-و اخرجه الحاكم (۱/ ۳۰٤) من رواية يحيى بن ابي طالب' ثنا عبد الوهاب بن عطاء' انبا سعيد-و من رواية ابراهيم بن موسى: ثنا عيسى بن يونس' ثنا سعيد بن ابي عروبة عن قتادة' باسناده بلفظ: (لا يسلم في الركعتين الاوليين من الوتر): كذا ذكره الحاكم' وقال: (صحيح على شرط الشيخين' و لم يخرجاه)- اه-وقتادة مدلس' و قد عنعن في هذا الاسناد- و سعيد كان قد اختلط باخرة- وقد روى عبد الرزاق (٤٦٦٧) عن معمر عن هشام بن عروة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر بخمس ما يقعد بينهن- وروى نحو ذلك عن ام سلمة و غيرها-و عن عطاء عن ابن عباس قال: (الوتر مثل صلاة المغرب' الا انه لا يجلس الا في الثالثة)- اخرجه عبد الرزاق (٤٦٧١)' و اخرجه ايضاً (٤٦٧٢) عن عبد الله بن محرر عن قتادة ان ابا موسى الاشعري و ابا هريرة و ابن عمر كانوا يسلمون فيها بين الركعتين و الوتر' لكن ابن محرر ضعيف جداً' كما سبق-

پھیرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن سلیمان، ابوعبداللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ دارقطنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳/۱۳۰)۔

1648- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْدَ الرُّكُوْعِ.

☆☆ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دعائے قنوت کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدوھاب بن عبدمجید بن صلت، ثقفی، ابومحمد بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 194ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۵۲۸)۔

1649- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ

۱۶۴۸- اخرجه البخاري (۱۰۰۱) في الوتر' باب القنوت قبل الركوع و بعده' و مسلم (٦٧٧) في المساجد' باب استحباب القنوت في جميع الصلاة' و ابو داود (١٤٤٤) في الصلاة' باب القنوت في الصلوات' و النسائي (٢/٢٠٠) في التطبيق' باب القنوت في صلاة الصبح' و ابن ماجه (١١٨٤) في الاقامة' باب ما جاء في القنوت قبل الركوع و بعده' من رواية ايوب عن محمد بن سيرين عن انس' به-و اخرجه مسلم (٦٧٧)' و ابو داود (١٤٤٥)' و احمد (٣/١٨٤)' و ابو عوانة (٢/٢٨٦) من رواية حماد بن سلمة عن محمد بن سيرين عن انس' به-واخرجه مسلم (٦٧٧)' و احمد (٣/٢٥٩)' و ابو عوانة (٢/٢٨١) من طريق شعبة عن موسى ابن انس عن انس' به- و اخرجه البخاري (١٠٠٣) في الوتر' و مسلم (٦٧٧) في المساجد' والطحاوي في المعاني (١/٢٤٤)' و احمد (٣/١١٦) من رواية سليمان التيمي عن ابي مجلز-: لا حق بن حميد- عن انس بن مالك' به- و اخرجه البخاري (٢٨١٤) في الجهاد' و في المغازي (٤٠٩٥)' و مسلم (٦٧٧) في المساجد' و ابو عوانة (٢/٢٨٦)' و احمد (٣/٢١٥) من رواية مالك عن اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس' به- و اخرجه همام عن اسحاق بن عبد لله ابن ابي طلحة بمتابعة مالك' و من هذا الوجه اخرجه البخاري في الجهاد (٢٨٠١)' و في المغازي (٤٠٩١)' و احمد (٣/٢١٠، ٢٨٩)' و الدارمي (١/٣٤٤)' و الطحاوي (١/٢٤٤)-و اخرجه عاصم الاحول عن انس' به- اخرجه البخاري في الوتر (١٠٠٢) و في الجنائز (١٣٠٠) و في الجزية (٣١٧٠) وفي المغازي (٤٠٩٦)' و في الدعوات (٦٣٩٤) و في الاعتصام (٧٣٤١)' و مسلم (٦٧٧) في المساجد' و الدارمي (١/٣٧٤) و عبد الرزاق (٤٩٦٣)' و احمد (٣/١٦٧)' و الطحاوي (١/٢٤٣، ٢٤٤)' و ابو عوانة (٢/٢٨٥)' و البيهقي في الكبرى (٢/١٩٩)' و البغوي (٦٢٥) من رواية عاصم الاحول عن انس' به-واخرجه قتادة عن انس' به- و من هذا الوجه اخرجه البخاري في المغازي (٤٠٨٩) و مسلم (٦٧٧) في المساجد' و النسائي في التطبيق (٢/٢٠٣)' و الطحاوي في المعاني (١/٢٤٥) من رواية هشام الدستوائي عن قتادة' به- و تابعه سعيد بن ابي عروبة عن قتادة' به- و اخرجه البخاري في الجهاد (٣٠٦٤)' و في المغازي (٤٠٩٠) و ابن خزيمة (٦٢٠) و البيهقي في الكبرى (٢/١٩٩)- و تابعهما شعبة عن قتادة' به- اخرجه مسلم (٦٧٧) والنسائي (٢/٢٠٣)' و احمد (٣/٢١٦، ٢٧٨)' و الطحاوي (١/٢٤٤) و ابو عوانة (٢/٢٨١)- واخرجه عن انس جماعة من اصحابه غير من سبق' منهم: ابو قلابة: اخرجه البخاري (١٠٠٤)' و عبد العزيز بن صهيب: اخرجه البخاري (٤٠٨٨)' ثمامة بن عبد الله بن انس: اخرجه البخاري (٤٠٩٢)' و حميد: اخرجه ابن ماجه (١١٨٣) و الطحاوي (١/٢٤٤)-وروى عبد الرزاق (٤٩٦٦) عن ابي جعفر عن حميد عن انس قال: قلت له: كيف كنتم تقنتون؟ قال: (كل ذلك قبل الركوع و بعده)-لكن ابا جعفر- و هو الرازي : تكلم فيه العلماء' و هو سيء الحفظ' لكنه قد توبع عند ابن ماجه والطحاوي-

مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لاَنَسٍ هَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِیْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوعِ ۔ قَالَ ثُمَّ سُئِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ هَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِیْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيْرًا۔

★★ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (پڑھی ہے)۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر اس بارے میں سوال کیا گیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! رکوع کے تھوڑا بعد میں پڑھی ہے۔

1650- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِیْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ- رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ مَازِنٍ- عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَنَتَا فِیْ صَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ الرُّكُوعِ.

★★ ابوعثمان بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما صبح کی نماز میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابی اسرائیل ابراہیم کامجر- مروزی ابویعقوب، نزیل بغداد، انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ان کا انتقال 245ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: خلاصة (۱/۷۰)۔

○ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان عامری عامر قریش، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۱۰۸)۔

○ محمد بن عبدرحیم بن ابی زہیر بغدادی بزار، ابویحییٰ معروف بصاعقة، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۱۳۱)۔

1651- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ سَعْدًا صَلَّى بَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَةً فَقُلْتُ مَا هٰذِهٖ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ.

★★ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو عشاء کی نماز کے بعد ایک رکعت ادا کرتے ہوئے

۱۶۵۰- هكذا ساقه الدارقطني و تفرد بروايته و قد اختلفت الرواية في ذلك: فروى عبد الرزاق (٤٩٤٦) عن عبد الله بن محرر عن الزهري قال: (قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم و ابو بكر و عمر و لهم لا يقنتون)- اه -وروى عبد الرزاق (٤٩٧١) عن مبارك عن عاصم بن سليمان عن ابي عثمان النهدي: ان عمر كان يقنت في الصبح قدر مائة آية من القرآن- و اخرجه ابن نصر في (قيام الليل) ص (١٣٦) و ابن ابي شيبة (٢/٤٣٧) عن هشيم عنعلي بن زيد عن ابي عثمان به- و علي بن زيد هو ابن جدعان ليس بشي- وروى عبد الرزاق (٤٩٨٦) عن معمر عن رجل عن الحسن ان عمر قنت بعد الركوع و ان عثمان قنت قبل الركوع: لان يدرك الناس الركعة)-

۱۶۵۱- تقدم تخريجه في باب لا تشبهوا الوتر بصلاة المغرب-

دیکھا تو دریافت کیا: یہ کون سی نماز ہے؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رکعت وتر ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1652- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا هِقْلٌ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِى وَقَّاصٍ صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا اَبَا اِسْحَاقَ اَلَمْ اَرَكَ اَوْتَرْتَ بِوَاحِدَةٍ .قَالَ يَا اَعْوَرُ اَنْتَ تُعَلِّمُنِى دِينِى

☆☆ محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز ادا کی' پھر ایک رکعت وتر ادا کیے تو ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: اے ابواسحاق! کیا میں نے آپ کو ایک رکعت وتر ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ تو انہوں نے دریافت کیا' تو حضرت سعد نے فرمایا: اے اندھے! کیا تم مجھے میرے دین کی تعلیم دو گے۔

1653- حَدَّثَنَا ابْنُ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ بِهٰذَا نَحْوَهُ وَقَالَ اَنْتَ تُعَلِّمُنِى صَلَاتِى.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''کیا تم مجھے میری نماز کا طریقہ سکھاؤ گے''۔

1654- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُو يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ هُوَ ابْنُ اَبِى سُفْيَانَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

1655- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ قُلْتُ لَا يَغْلِبُنِى اللَّيْلَةَ عَلَى الْمَقَامِ اَحَدٌ فَجَاءَ رَجُلٌ حَتّٰى وَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَىَّ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانُ فَتَنَحَّيْتُ فَافْتَتَحَ الْقُرْآنَ فَقَرَاَهُ فِى رَكْعَةٍ فَقُلْتُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِنَّمَا صَلَّيْتَ رَكْعَةً .قَالَ هِىَ وِتْرِى.

☆☆ عبدالرحمٰن بن عثمان بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ میں نے سوچا کہ آج رات مجھے کوئی مقام ابراہیم سے الگ نہ کر سکے گا' ایک شخص آیا' اس نے میرے دونوں کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھا' میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے' میں پیچھے ہٹ گیا' انہوں نے قرآن کی تلاوت شروع کی اور ایک رکعت میں اسے پڑھ لیا' میں نے عرض کی:

١٦٥٥- اخرجه البيهقي في الكبرى (٢/ ٢٥)' و في المعرفة (٥٤٦٦- ٥٤٦٧)- وقال في (المعرفة) (٥٤٦٨): (وهذا يرد قول من حمل فعل عثمان هذا على الوهم؛ لانه لو كان ذلك منه سهواً' لتنبه له بقول عبد الرحمن' و الا عاد الوتر ثلاثاً' و لكن قال: (هي وتري فالمعلوم بان الوتر بركعة غير منكر)- اه -و قد اخرجه البيهقي من طريق محمد بن المنكدر' باسناده- و اخرجه من طريق الشافعي: اخبرنا عبد المجيد عن ابن جريج عن يزيد بن خصيفة عن السائب بن يزيد' ان رجلاً سال عبد الرحمن التيمي عن صلاة طلحة' فقال: (ان شئت اخبرتك عن صلاة عثمان ......) فذكره بمعناه-

اے امیر المؤمنین! آپ نے ایک رکعت ادا کی؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ میرے وتر تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زید بن حباب-عکلی ابوحسین خراسانی کوفی حافظ جوال۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 203ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: خلاصۃ (۳۵۰/۱)۔

1656- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ مُعَاوِيَةَ اِنَّهُ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ .قَالَ اَحْسَنَ اِنَّهُ فَقِيهٌ.

★★ ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر حیرت نہیں ہوتی' وہ ایک رکعت وتر ادا کرتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ٹھیک ہے وہ فقیہہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن ایوب طوسی ابوہاشم دلویہ- حافظ- روی عنہ بخاری وابوداود وترمذی ونسائی ووثقہ۔ان کا انتقال 252ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: خلاصۃ (۳۴۱/۱)۔

○ محمد بن یزید کلاعی، مولی خولان، ابوسعید او ابویزید او ابواسحاق واسطی، اصلہ شامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ثبت عابد، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھنے والے اکابرین میں سے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۴۴۳)۔

1657- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الَّتِي يُوتِرُ بَعْدَهُمَا بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى) وَ (قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَيَقْرَاُ فِي الْوَتْرِ بِ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) وَ (قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ (قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ)

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی جن دو رکعت کے بعد والی رکعت وتر ہوتی تھی' ان میں آپ سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الکافرون کی تلاوت کرتے تھے اور پھر وتر والی رکعت میں سورۃ الاخلاص' سورۃ الفلق اور

۱۶۵۶- اخرجه البخاري في فضائل الصحابة (۳۷۶۵) باب: ذكر معاوية رضي الله عنه: حدثنا ابن ابي مريم' حدثنا نافع بن عمر ...... به' و اخرجه البخاري ايضاً (۳۷۶۴) من رواية عثمان بن الاسود عن ابن ابي مليكة' به' لكن بلفظ: (دعه فانه صحب رسول الله صلى الله عليه وسلم) و اخرجه الشافعي: اخبرنا عبد المجيد عن ابن جريج' اخبرني عتبة بن محمد بن الحارث' ان كريباً: مولى ابن عباس اخبره انه راى معاوية صلى العشاء' ثم اوتر بركعة واحدة لم يزد عليها' فاخبر ابن عباس فقال: (اصاب' اي بني ليس احد منا اعلم من معاوية: هي واحدة او خمس او سبع الى اكثر من ذلك' الوتر ما شاء)- و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي في الكبرى (۳/۲۶)' و في (المعرفة) (۵۴۶۹)- و قال في (المعرفة): (ولا يحل لاحد ان يحمل قول ابن عباس على التقية منه' فا بن عباس كان ابعد الناس من ان يخاف معاوية في سكوته عن فعل اخطا فيه' و كان اعلم واورع من ان يقول لاصحابه في دين الله تعالىٰ ما يعتقد خلافه' و كذلك غيره من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كانوا يرتحلون الى معاوية و يصلون مسامعه بالامر بالمعروف و النهي عن المنكر' فكيف يظن بابن عباس ان يقول لاصحابه فيما بينهم: (اصاب معاوية) في شيء ينكره بقلبه!!)- الا- وراجع بقية ما ذكره البيهقي في (المعرفة) (۵۴۷۴-۵۴۷۵)-
۱۶۵۷- تقدم في باب الوتر بخمس او بثلاث او بواحدة-

سورۃ الناس کی تلاوت کرتے تھے۔

1658- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَفِي الثَّانِيَةِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَفِي الثَّالِثَةِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ)

★★ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا کرتے تھے' پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون پڑھتے اور تیسری میں سورۃ الاخلاص' سورہ الفلق اور سورۃ الناس پڑھتے تھے۔

1659- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ افْصِلْ بَيْنَ الْوَاحِدَةِ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بِالسَّلَامِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کسی شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو رکعت اور ایک رکعت کے درمیان سلام کے ذریعے فاصلہ کر دیا کرو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن عبداللہ بن محمد بن خرزاذ- علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ گیارہویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 281ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب (۴۵۲۲)۔

1660- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ إِلْيَاسَ بْنِ صَدَقَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ وَقَالَ فِيهِ الْوِتْرُ وَاحِدَةٌ افْصِلْ بَيْنَ الثِّنْتَيْنِ وَالْوَاحِدَةِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

۱۶۵۸- تقدم في باب الوتر بخمس او بثلاث او بواحدة-

۱۶۵۹- في اسناده ابن لهيعة و الكلام فيه مشهور' و قد اختلف عليه في هذا الحديث: فاخرجه الدارقطني هنا من رواية ابن لهيعة عن يزيد عن نافع عن ابن عمر' بلا واسطة- واخرجه عنه عن يزيد عن بكير عن نافع' به بواسطة (بكير)- و الصواب عن نافع ما اخرجه مالك في الموطا (۱۲۵/۱) عن نافع ان عبد الله بن عمر كان يسلم بين الركعتين و الركعة: حتى يامر ببعض حاجته)- اه- و من هذا الوجه اورده البيهقي (۲۶/۳)- و روى عبد الرزاق (۴۶۷۰) عن معمر عن قتادة (ان ابن عمر كان يامر بحاجته في ركعتين قبل الوتر)- اه- و معمر متكلم فيه في البصريين و منهم قتادة' لكنه جيد من وجه صحيح عن ابن عمر-و حديث الباب ذكره الطحاوي في (المعاني) نحوا من رواية الوضين بن عطاء' اخبرني سالم ابن عبد الله بن عمر عن ابن عمر: انه كان يفصل بين شفعه ووتره بتسليمة- و اخبر ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك- اه- و قوى اسناده ابن حجر في (الفتح)-واورد الطحاوي ايضاً من فعل ابن عمر: انه فصل بين الركعتين و بين ركعة الوتر' و اورده من رواية سعيد بن منصور' ثنا هشيم عن منصور عن بكر بن عبد الله بن عمر' و صحح اسناده ابو الطيب في (التعليق المغني على الدارقطني)' لكن فيه هشيم- وهو ابن بشير- مدلس' و قد عنعن-

''وتر ایک رکعت ہے' تم دو اور ایک کے درمیان فصل پیدا کرو''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن یاس بن صدقة مصری کباش۔ روی عن نعیم بن حماد ونضر بن عبد جبار واصبغ بن فرج فقیہ۔ روی عنہ طبرانی۔ ذکرہ ذھبی فی تاریخہ وفیات (۲۸۲)۔

○ نضر بن عبد جبار مرادی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مصری، ابواسود، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۱۹۳)۔

1661- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَيْنَ تَوَجَّهَ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ اَنَّهُ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ .

★★ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کے اوپر نفل ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت ہو' آپ اس پر وتر بھی ادا کر لیتے تھے' البتہ آپ سواری پر فرض نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

1662- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِیْ ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر وتر کی نماز ادا کر لیتے تھے۔

8-باب فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ.

باب 8: وتر کے بعد دو رکعت ادا کرنا

1663- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِیْ سَفَرٍ فَقَالَ اِنَّ السَّفَرَ جَهْدٌ وَثِقَلٌ فَاِذَا اَوْتَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ وَاِلَّا كَانَتَا لَهُ .

★★ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر مشکل اور تھکن کا باعث ہوتا ہے' جب کوئی شخص وتر ادا کرے تو وہ اس کے ساتھ دو رکعت ادا کر لے' اگر وہ بیدار ہو گیا' تو ٹھیک ہے' ورنہ یہ دو رکعت اس کے لیے کافی ہوں گی۔

1664- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ وَالْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ مُوسَى الْمَرَائِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ- زَادَ الْمَحَامِلِيُّ- وَهُوَ جَالِسٌ.

☆☆ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت مختصر ادا کیا کرتے تھے۔
محاملی نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دو رکعت بیٹھ کر ادا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حماد بن مسعدۃ تمیمی، ابوسعید بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۵۱۳)۔

○ میمون بن موسیٰ، (اور ایک قول کے مطابق): ابن عبدالرحمٰن بن صفوان بن قدامۃ مرئی، ابوموسیٰ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ مدلس، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۰۹۹)۔

1665- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ

۱۶۶۳- اخرجه الدارمي في الوتر (۱/ ۳۷۴) باب في الركعتين بعد الوتر، اخبرنا مروان عن عبد الله بن وهب عن معاوية بن صالح عن شريح بن عبيد باسناده-و اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۶۴۳۹): حدثنا محمد بن عبد الله بن عرس المصري، ثنا هارون بن سعيد الايلي، ثنا ابن وهب، حدثني معاوية بن صالح، حدثني ابو الزاهرية، حدثني جبير بن نفير، حدثني ثوبان، به-وقال الطبراني: (لا يروى هذا الحديث عن ثوبان الا بهذا الاسناد، تفرد به ابن وهب)- اه- و اخرجه ايضاً البزار (كشف الاستار) (۱/ ۳۳۲) رقم (۶۹۲)-قلت: كذا ورد الاسناد عند الطبراني، و سبق عند الدارقطني و الدارمي بشكل آخر، و سياتي في الرواية بعد الآتية عند الدارقطني بعد حديث ام سلمة الآتي- ان شاء الله- من وجه آخره عن عبد الله بن صالح، ثنا معاوية بن صالح ...... باسناده الذي هنا عند الدارقطني-و ابو الزاهرية في اسناد الطبراني: هو حدير بن كريب الحضرمي، و هو ثقة، و ثقه ابن معين والنسائي و غيرهما- و قد اختلف على معاوية بن صالح في هذا الاسناد: فاخرجه عند عبد الله بن صالح -كاتب الليث- وهو متكلم فيه، اخرجه عن معاوية عن شريح عن عبد الرحمن بن جبير عن ابيه عن ثوبان، و اخرجه ابن وهب عن معاوية عن ابي الزاهرية عن جبير عن ثوبان- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۲/ ۲۴۹): (اخرجه الطبراني في الكبير والاوسط، و في عبد الله بن صالح كاتب الليث، و فيه كلام)- اه- قال في المجمع ايضاً (۲/ ۱۶۶): (اخرجه البزار ... فيه عبد الله بن صالح -كاتب الليث- و اختلف في الاحتجاج به)- اه- و قد وهم الهيثمي في الموضع الاول، فان اسناد الطبراني ليس فيه عبد الله بن صالح- و الله اعلم-

۱۶۶۴- اخرجه الترمذي في الصلاة (۴۷۱) باب ما جاء لا وتران في ليلة: حدثنا محمد بن بشار، حدثنا حماد بن مسعدة، به- و قال الترمذي: (وقد روي نحو هذا عن ابي امامة و عائشة و غير واحد عن النبي صلى الله عليه وسلم)-اه-وقال الشيخ احمد شاكر: (حديث حسن، ميمون بن موسى المرئي صدوق لا باس به)- اه-و اخرجه ابن ماجه في الاقامة (۱۱۹۵): حدثنا محمد بن بشار، به- لكنه زاد في آخره: (و هو جالس)- و اخرجه كذلك احمد في مسنده (۶/ ۲۹۸) قال: حدثنا حماد بن مسعدة، به-قال البوصيري في (الزوائد): (اسناده مقال: لان ميمون بن موسى، قال فيه احمد: ما ارى به باساً- و قال ابو حاتم: صدوق- و قال ابو داود: لا باس به، و لينه غير واحد، و ذكره ابن حبان في الثقات و الضعفاء، وقال: منكر الحديث، لا يجوز الاحتجاج به اذا انفرد)- اه- وله شاهد من حديث عائشة- رضي الله عنها- قالت: (كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بواحدة، ثم يركع ركعتين يقرا فيهما و هو جالس، فاذا اراد ان يركع، قام فركع)- اه-اورده ابن ماجه في الاقامة (۱۱۹۶) باب ما جاء في الركعتين بعد الوتر جالساً: حدثنا عبد الرحمن بن ابراهيم الدمشقي، ثنا عمر بن عبد الواحد، ثنا الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة حدثتني عائشة، به- و قال في (الزوائد): (اسناده صحيح، رجاله ثقات)- اه-

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِىْ سَفَرٍ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا السَّفَرَ جَهْدٌ وَّثِقَلٌ فَاِذَا اَوْتَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ وَاِلَّا كَانَتَا لَهُ.

★★ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے' آپ نے فرمایا: سفر پریشانی اور تھکن کا باعث ہوتا ہے تو جب کوئی شخص وتر ادا کر لے' تو اس کے بعد دو رکعت ادا کر لے' اگر وہ بیدار ہو گیا' تو ٹھیک ہے ورنہ اس کے لیے یہ دو رکعت کافی ہوں گی۔

9-باب صِفَةِ الْقُنُوْتِ وَبَيَانِ مَوْضِعِهِ.

باب 9: دعائے قنوت کا طریقہ اور اس کا مقام

1666 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَنَتَ فِىْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ .قَالَ لَنَا اَبُوْ بَكْرٍ لَمْ يَقُلْ فِيْهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ اِلَّا بَقِيَّةُ.

★★ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر اور مغرب کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی ہے۔

ابوبکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کے شعبہ کے حوالے سے ابواسحاق سے منقول ہونے کا تذکرہ' بقیہ نامی راوی نے کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ کثیر بن عبید بن نمیر مذحجی، ابوحسن حمصی حذاء مقری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (٥٦٥٣)۔

1667 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

١٦٦٦- هكذا اخرجه بقية بن الوليد عن شعبة معنعناً' و بقية مدلس' و لم يصرح بالتحديث' و قد تفرد بهذه الرواية عن شعبة' و خالفه ابن مهدي' و محمد بن جعفر غندر' و ابن ادريس' و وكيع' و ابو نعيم' و ابو الوليد الطيالسي' فرووه جميعاً عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن البراء- و توبع شعبة على رواية الجماعة عنه؛ تابعه سفيان الثوري؛ مما يوك خطا بقية في قوله: (عن شعبة عن ابي اسحاق عن البراء)-

١٦٦٧- اخرجه مسلم في المساجد (٦٧٨) باب استحباب القنوت في جميع الصلاة' و ابو داود في الصلاة (١٤٤١) باب القنوت في الصلوات' و الترمذي في الصلاة (٤٠١) باب ما جاء في القنوت في صلاة الفجر' و الدارمي (١/٣٧٥)' و احمد (٤/٢٨٠' ٢٨٥' ٣٠٠)' و الطيالسي (٧٣٧)' و ابن ابي شيبة (٢/٣١٨)' و ابن حبان (١٩٨٠)' و الطحاوي في المعاني (١/٢٤٢)' و ابو عوانة (٢/٢٨٧)' و ابن خزيمة (٦١٦)' و البيهقي في الكبرى (٢/١٩٨) من وجوه عن شعبة' به- اخرجه عن شعبة هكذا: محمد بن جعفر (غندر)' و ابن مهدي' و وكيع' و ابو نعيم' و ابو الوليد الطيالسي' و ابن ادريس؛ و خالفهم بقية' فاخرجه عن شعبة عن ابي اسحاق عن البراء- و غلط بقية في ذلك؛ كما سبق في الذي قبله- و اخرجه الثوري عن عمرو بن مرة باسناده بمتابعة شعبة: اخرجه مسلم (٦٧٨)' و عبد الرزاق (٤٩٧٥)' و ابن حبان (١٩٨٠)' و ابو عوانة (٢/٢٨٧) من طرق عن الثوري' به- و للحديث شواهد من حديث جماعة من الصحابة كالتالي: حديث ابي هريرة: نحوه- اخرجه البخاري في الاذان (٧٩٧)' و مسلم في المساجد (٦٧٦)' و ابو داود في الصلاة (١٤٤٠)' و النسائي في التطبيق (٢/٢٠٢)-

عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) کَانَ یَقْنُتُ فِی الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ.

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب کی نماز میں دعائے قنوت ادا کیا کرتے تھے۔

1668- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ حَدَّثَنَا نُعَیْمُ بْنُ الْهَیْصَمِ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْهَرَوِیُّ اَخْبَرَنِیْ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ حَدَّثَنِیْ مَنْ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) الصُّبْحَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ قَامَ هُنَیَّةً.

☆☆ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: مجھے ان صاحب نے یہ حدیث سنائی ہے جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نمازِ فجر ادا کی تھی: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت کے بعد اپنا سر اُٹھایا تو تھوڑی دیر کھڑے رہے (یعنی اس دوران دعائے قنوت پڑھی)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نعیم بن هیصم، سکن بغداد۔ روی عنہ حاتم بن لیث جوهری وآخرون۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بخاری کبیر (۱۰۰/۸)، وتاریخ بغداد (۳۰۵/۱۳)، ولسان المیزان (۲۲۳/۶)۔

1669- حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِیُّ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِی الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) لَا یُصَلِّیْ صَلَاةً مَکْتُوْبَةً اِلَّا قَنَتَ فِیْهَا.

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی فرض ادا کرتے تھے اس میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن انس، مولی آل عمر، کوفی، سکن دینور، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ مغرب، یہ

۱۶۶۸- اخرجه ابو داود في سننه كتاب الصلاة، الحديث (۱۴۴۶) باب القنوت في الصلاة، و النسائي (۲/۲۰۰) كتاب التطبيق، باب القنوت في صلاة الصبح - كلاهما من طريق بشر بن المفضل، به- و قد تقدم تخريج حديث ابن سيرين عن انس في باب ما يقرا في ركعات الوتر و القنوت فيه-

۱۶۶۹- اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۹۴۵۰) من رواية علي بن بحر بن بري، ثنا محمد ابن انس، ثنا مطرف بن طريف عن ابي الجهم عن البراء بن عازب، به- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن مطرف الا محمد بن انس)- اه- وقال الهيثمي في المجمع (۲/۱۳۸): رجاله موثقون- اه- لكن قال ابن القيم - رحمه الله - في ((زاد المعاد)) (۱/۲۸۰): (وهذا الاسناد و ان كان لا تقوم به حجة، فالحديث صحيح من جهة المعنى؛ لان القنوت هو الدعاء، و معلوم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يصل صلاة مكتوبة الا دعا فيها)- اه-

راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۷۸۷)۔

○ سلیمان بن جہم بن ابی جہم انصاری، حارثی، ابوجہم جوز جانی مولی براء، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

1670- حَدَّثَنَا الْقَاضِیْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى السُّلَمِیُّ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَاجِيَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ صُبَيْحٍ الشَّيْبَانِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى زُنْبُوْرٌ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْقُنُوْتِ فِی الْفَجْرِ .مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى وَعَنْبَسَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ كُلُّهُمْ ضُعَفَاءُ وَلَا يَصِحُّ لِنَافِعٍ سَمَاعٌ مِنْ اُمِّ سَلَمَةَ.

★★ عبداللہ بن نافع اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے سے منع کیا ہے۔

اس روایت کے راوی محمد بن یعلیٰ' عنبسہ' عبداللہ بن نافع یہ سب ضعیف ہیں اور اس کے ایک اور راوی نافع کا سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث کا سماع ثابت نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن حفص بن صبیح شیبانی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۹۱۱)۔

1671-وَقَالَ هَيَّاجٌ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنِ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا .حَدَّثَنَاهُ النَّقَّاشُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْهَيَّاجِ عَنْ اَبِيْهِ بِذٰلِكَ .وَصَفِيَّةُ لَمْ تُدْرِكِ النَّبِیَّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ صفیہ بنت ابوعبید کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

۱۶۷۰- اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۳۶۲۲): حدثنا ابو مسلم' نا ابراهيم بن بشار الرمادي' نا محمد بن يعلى -زنبور- نا عنبسة بن عبد الرحمن عن عبد الله بن نافع عن ابيه عن ام سلمة: ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن القنوت في صلاة الصبح -و قال الطبراني: (لا يروى هذا الحديث عن ام سلمة الا بهذا الاسناد' تفرد به: محمد بن يعلى)- اه- و اعاده الطبراني في الاوسط ثانية (۵۹۱۶) بلفظ آخر' فقال: حدثنا محمد بن محمد التمار' نا ابراهيم بن بشار الرمادي' باسناده السابق تماماً الا انه قال: (في صلاة العتمة) بدلاً من (صلاة الصبح) و اعاد الطبراني ما سبق له من كلام حول تفرد محمد بن يعلى -زنبور- بهذا الاسناد)- اه-و الحديث اخرجه ابن شاهين في الناسخ و المنسوخ رقم (۲۱۵) و من طريقه ابن الجوزي في العلل (۴۴۱/۱) رقم (۷۵۴)- و اخرجه ايضاً الحازمي في الاعتبار رقم (۱۱۴) كلهم من طريق زنبور' به-وقد ضعفه الدارقطني -رحمه الله- هنا بمحمد بن يعلى و عنبسة و عبد الله بن نافع' قال: ولا يصح لنافع سماع من ام سلمة- قلت: عنبسة رماه ابن معين وغيره بالوضع- و عبد الله بن نافع شديد الضعف- و الظاهر ان هذا التردد بين الصبح و العتمة من هو لاء الهلكى- و قد اورده الدارقطني بعده من رواية هياج عن عنبسة عن ابن نافع عن ابيه عن صفية بنت ابي عبيد عن النبي صلى الله عليه وسلم' و قال: (وصفية لم تدرك النبي صلى الله عليه وسلم)- اه- فهو مرسل' و مع ذلك فلا زالت العلة قائمة في عنبسة و عبد الله بن نافع' و قد خالفا هنا في الاسناد فروياه على وجه آخر غير الذي سبق: و هذا يقضي بتخليط الرواة في هذا الاسناد-

لیکن صفیہ نامی اس خاتون کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نصیب نہیں ہوا۔

1672- قُرِءَ عَلٰی اَبِیْ مُحَمَّدٍ یَحْیٰی بْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَکُمْ مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) رَكَعَ فِی الصَّلَاةِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْجِ عَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَةَ اللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰی مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَیْهِمْ سِنِیْنَ كَسِنِیْ یُوْسُفَ . ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران رکوع میں گئے' پھر آپ نے سر اُٹھایا اور یہ دعا کی:

اے اللہ! عیاش بن ربیعہ کو نجات عطاء کر! اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات عطاء کر! اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات عطاء کر! اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات عطاء کر! اے اللہ! اپنی سختی مضر (قبیلے کے افراد پر) نازل کر! اے اللہ! ان کے اوپر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط کر! (اے اللہ!) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن علقمۃ بن وقاص لیثی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ لہ اوہام، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۲۲۸)۔

1673- وَحَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَیْهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ وَمُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَا اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَاُقَرِّبَنَّ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- .قَالَ فَكَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَقْنُتُ فِی الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا یَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَیَدْعُوْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَیَلْعَنُ الْكُفَّارَ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تم سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طریقے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ظہر' عشاء کی نماز میں آخری رکعت میں ''سمع اللہ لمن حمدہ'' پڑھنے کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے اور اہل ایمان کے لیے دعا کرتے تھے اور کفار پر لعنت کیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ معاذ بن فضالۃ زہرانی او طفاوی ابو زید بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں

۱۶۷۲- اورد الدارقطني هذا حديث ابي هريرة من رواية محمد بن عمرو عن ابي سلمة ثم اورده بعده من رواية ابن ابي كثير عن ابي سلمة و تقدم تخريج ذلك كله-

دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وھومن کبار شیوخ بخاری۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۷۸۵)۔

1674- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

1675- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُوْلٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ ثُمَّ تَرَكَهُ وَاَمَّا فِي الصُّبْحِ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا .لَفْظُ النَّيْسَابُوْرِيِّ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ دعائے قنوت پڑھی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (کفار) کے لیے دعائے ضرر کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ترک کر دیا' جہاں تک صبح کی نماز کا تعلق ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہونے تک اس میں دعائے قنوت پڑھتے رہے۔

1676- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) شَهْرًا .فَقَالَ مَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا .

☆☆ ربیع بن انس بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ان سے یہ کہا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک دعائے قنوت پڑھی ہے' تو انہوں نے بتایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی

۱۶۷۴- اخرجه احمد (۳/۱۶۲) و ابن ابي شيبة (۲/۳۱۲) و عبد الرزاق (۳/۱۱۰) (۴۹۶۴) و الطحاوي في المعاني (۱/۲۴۴) و البيهقي في الكبرى (۲/۲۰۱) و البغوي (۳/۱۲۳-۱۲۴) و الحازمي في (الاعتبار) (۸۸) و ابن الجوزي في العلل المتناهية (۱/۴۴۱) من رواية ابي جعفر الرازي به- قال البغوي: (قال الحاكم: اسناد هذا الحديث حسن)- اه- وقال البيهقي: (قال ابو عبد الله- يعني: الحاكم -: هذا حديث صحيح سنده' ثقة رواته- و الربيع بن انس تابعي معروف' من اهل البصرة' سمع انس بن مالك' روى عنه سليمان التيمي' و عبد الله بن المبارك' و غيرهما- و قال ابو محمد بن ابي حاتم: سالت ابي و ابا زرعة عن الربيع بن انس؟ فقالا: (صدوق ثقة)- اه- وقال الحازمي: (هذا اسناده متصل' و رواته ثقات)- اه- وقال النووي في (المجموع) (۳/۵۰۴): (حديث صحيح' اخرجه جماعة من الحفاظ و صححوه' و ممن نص على صحته: ابو عبد الله محمد بن علي البلخي' و الحاكم ابو عبد الله في مواضع من كتبه' و البيهقي)- اه- قلت: الربيع بن انس صدوق' لكن قال ابن حبان: (الناس يتقون من حديثه ما كان من رواية ابي جعفر عنه؛ لان في احاديثه عنه اضطرابا كثيرا)- اه- وهذا منها- و ابو جعفر الرازي لخص ابن القيم امره بانه: (صاحب مناكير؛ لا يحتج بما تفرد به احد من اهل الحديث البتة): كما في (زاد المعاد) (۱/۲۷۶)- و قد اطال ابن القيم في الجواب عن معنى هذا الحديث؛ فراجع كلامه بطوله في (زاد المعاد) (۱/۲۷۵-۲۸۵)-

نماز میں مسلسل دعائے قنوت پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

1677- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى فَارَقْتُهُ- قَالَ- وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى فَارَقْتُهُ.

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں رکوع کے بعد مسلسل دعائے قنوت پڑھتے رہے' یہاں تک کہ میں آپ سے جدا ہو گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بھی نماز ادا کی ہے' وہ بھی صبح کی نماز میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ میں ان سے جدا ہو گیا (یعنی وہ دنیا سے رخصت ہو گئے)۔

1678- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَنَتُّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَعُمَرَ حَتَّى فَارَقْتُهُمَا.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دعائے قنوت پڑھی ہے' یہاں تک کہ میں ان دونوں حضرات سے جدا ہو گیا (یعنی وہ دنیا سے رخصت ہو گئے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قریش بن انس انصاری، (اور ایک قول کے مطابق): اموی، ابوانس بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ تغیر بآخرہ قدر ست سنین، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۵۷۸)۔

1679- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْمَكِّيُّ وَعَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَأَحْسَبُهُ وَرَابِعٌ حَتَّى فَارَقْتُهُمْ.

۱۶۷۷- ذکره الدارقطني هنا و في الذي بعده من رواية عمرو بن عبيد وحده عن الحسن به- و اعاده بعد ذلك من رواية اسماعيل بن مسلم المكي و عمرو بن عبيد كلاهما عن الحسن به- و تابعه البيهقي في الكبرى (۲/۲۰۲) في هذا الوجه الاخير و قال: (انا لا نحتج باسماعيل المكي و لا بعمرو بن عبيد)- اه- قلت: صحح ابو حاتم و- كذلك احمد- سماع الحسن من انس: كما في (المراسيل) لابن ابي حاتم (۴۵، ۴۶) لكن الشان في اسماعيل و عمرو: فالاول منهما تركه النسائي و قال ابن معين: (ليس بشيء)- وقال ابن المديني (لا يكتب حديثه)- و الثاني منهما تركه النسائي ايضاً و قال حميد: (كان يكذب على الحسن)- و قال ابن معين: (لا يكتب حديثه)- و قال ابن حجر في (التلخيص) (۲۴۵/۱): (عمرو بن عبيد: راس القدرية و لا يقوم بحديثه حجة)- اه-

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم (راوی کہتے ہیں' میرا خیال ہے' انہوں نے چوتھے خلیفہ کا بھی ذکر کیا تھا) نے دعائے قنوت پڑھی ہے' یہاں تک کہ میں ان حضرات سے جدا ہو گیا۔

1680- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ الْمَكِّيُّ وَعَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ لِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَنَتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَعَ عُمَرَ حَتّٰى فَارَقْتُهُمَا.

★★ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دعائے قنوت پڑھی ہے یہاں تک کہ میں ان دونوں حضرات سے جدا ہو گیا۔

1681- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا جعفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ الرَّسْعَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ اَنَّهُمَا صَلَّيَا خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَنَتَ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ .

★★ ابوطفیل' حضرت علی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی اور صبح کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے قنوت پڑھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن صلت بن حجاج اسدی، ابوجعفر کوفی اصم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۰۰۸)۔

1682- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنِ الْحَسَنِ فِيمَنْ نَسِيَ الْقُنُوتَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ.

★★ حضرت حسن بصری فرماتے ہیں' جو شخص صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے' اس پر سجدۂ سہو کرنا لازم ہوگا۔

1683- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيمَنْ نَسِيَ الْقُنُوتَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

★★ سعید بن عبدالعزیز اس شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں' جو شخص صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بھول

۱۶۸۲- في اسنادہ ابراهيم بن مرزوق' و هو ابن دينار الاموي' ابو اسحاق البصري- قال الدارقطني: ثقة الا انه كان يخطئ۔ فيقال له فلا يرجع- و عمران القطان: هو عمران بن داود العمي' ابو العوام القطان البصري' لم يرو عنه يحيى القطان' و ضعفه النسائي وغيره- وقال الدارقطني: كان كثير المخالفة و الوهم- وقال البخاري: صدوق يهم- ووثقه العجلي' و قال احمد: ارجو ان يكون صالح الحديث- وقال ابن معين ليس بشي۔- و في رواية عنه: ليس بالقوي- و قد روى ابن ابي شيبة في المصنف (۲/ ۳۱۸) من طريق يونس عن الحسن قال: اذا نسي القنوت في الفجر' فعليه سجدتا السهو- و ذكره ابن المنذر في الاوسط (۵/ ۲۱۸) هذا عن الحسن-

جائے اس پر سجدۂ سہو کرنا لازم ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباس بن ولید بن مزید، عذری بیروتی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی

1684- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِىْ حَكِيْمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّى بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَاُ فِى الرَّكْعَةِ الْاُولٰى بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَ (اِذَا زُلْزِلَتْ) وَفِى الْاُخْرٰى بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَ (قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) .قَالَ لَنَا اَبُوْ بَكْرٍ هٰذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا اَهْلُ الْبَصْرَةِ وَحَفِظَهَا اَهْلُ الشَّامِ

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت ادا کرتے تھے' یہ رکعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر ادا کرتے تھے' اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ' سورۃ الزلزال' جبکہ دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الکافرون پڑھا کرتے تھے۔

ابوبکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ وہ طریقہ ہے' جسے نقل کرنے میں اہل بصرہ منفرد ہیں اور اہل شام نے اسے محفوظ رکھا ہے۔

1685- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَزْهَرِ بْنِ شَخَايَا السُّلَمِىُّ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ مُصَبَّحِ بْنِ هِلْقَامٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْنُتُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعائے قنوت پڑھتے رہے یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہوگئے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مصبح بن هلقام۔ عن قیس بن ربیع۔ وعنہ ولدہ محمد بزار۔ قال ذھبی فی میزان (۴۳۳/۶): لا اعرفھما۔ وان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۵۳/۶)۔

1686- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ خَالَفَهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِىْ حَرَّةَ عَنْ سَعِيْدٍ

۱۶۸۴- اخرجه البيهقي في سننه (۲/ ۳۲) كتاب الصلاة' باب في الركعتين بعد الوتر' من طريق يزيد بن عبد ربه' ثنا بقية بن الوليد عن عتبة' به- و في اسناده بقية بن الوليد' كان يدلس تدليس التسوية' و هو شر انواع التدليس' و قد تقدم ذلك كثيرا- و عتبة بن ابي حكيم صدوق' يخطئ كثيرا: كما قال الحافظ في التقريب (۲/ ۴)-

۱۶۸۵- اسناده ضعيف محمد بن هلقام و ابو ضعيفان-

۱۶۸۶- في اسناده عبد الله بن ميسرة: قال الحافظ في التقريب (۱/ ۴۵۶): ضعيف- و الحديث ذكره ابن القيم في الزاد (۱/ ۲۷۱) ساكتا عليه-

الطُّوسِیُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَيْسَرَةَ اَبُوْ لَيْلٰى عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِىْ حُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اَشْهَدُ اَنِّىْ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّ الْقُنُوْتَ فِىْ صَلَاةِ الصُّبْحِ بِدْعَةٌ .

★★ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے' صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بدعت ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن منصور بن داود طوسی، نزیل بغداد، ابوجعفر عابد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳۶۶)۔

1687 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ مَالِكٍ الْاِسْكَافِىُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ فَلَقِيْتُ عَمْرًا فَحَدَّثَنِىْ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ كُنَّا بِحَضْرَةِ مَاءٍ مَمَرٌّ مِنَ النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْاَلُهُمْ مَا هٰذَا الْاَمْرُ مَا لِلنَّاسِ فَيَقُوْلُوْنَ نَبِىٌّ يَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَهُ وَاَنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيْهِ كَذَا وَكَذَا فَجَعَلْتُ اَتَلَقّٰى ذٰلِكَ الْكَلَامَ فَكَاَنَّمَا يُغْرٰى فِىْ صَدْرِىْ بِغِرَاءٍ - يَقُوْلُ اَحْفَظُهُ - وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسْلَامِهَا الْفَتْحَ وَيَقُوْلُوْنَ اَبْصِرُوْهُ وَقَوْمَهُ فَاِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِىٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا جَاءَ نَا وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِهِمْ فَانْطَلَقَ اَبِىْ بِاِسْلَامِ اَهْلِ حِوَائِنَا ذَاكَ فَقَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَقَامَ عِنْدَهُ فَلَمَّا اَقْبَلَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَلَقَّيْنَاهُ فَلَمَّا رَآنَا قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَقًّا فَاِنَّهُ يَاْمُرُكُمْ بِكَذَا وَكَذَا وَقَالَ صَلُّوْا صَلَاةَ كَذَا فِىْ حِيْنِ كَذَا وَصَلُّوْا صَلَاةَ كَذَا فِىْ حِيْنِ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا . فَنَظَرُوْا فِىْ اَهْلِ حِوَائِنَا ذَاكَ فَمَا وَجَدُوْا اَحَدًا اَكْثَرَ مِنِّىْ قُرْآنًا مِمَّا كُنْتُ اَتَلَقّٰى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُوْنِىْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ اَوْ سِتِّ سِنِيْنَ فَكَانَتْ عَلَىَّ بُرْدَةٌ فِيْهَا صِغَرٌ فَاِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّىْ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْحَيِّ اَلَا تُغَطُّوْنَ عَنَّا اسْتَ قَارِئِكُمْ فَكَسَوْنِىْ قَمِيْصًا مِنْ مَعْقِدِ الْبَحْرَيْنِ فَمَا فَرِحْتُ بِشَىْءٍ فَرَحِىْ بِذٰلِكَ الْقَمِيْصِ .

ابوقلابہ کہتے ہیں: میری ملاقات حضرت عمرو سے ہوئی' تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی:

ہم لوگ ایسی جگہ رہتے تھے جہاں پانی موجود تھا اور وہ لوگوں کی گزرگاہ تھی' ہمارے وہاں سے سوار گزرا کرتے تھے تو ہم ان سے اس بارے میں سوال کرتے تھے اور لوگوں کے رویے کے بارے میں پوچھا کرتے تھے تو وہ بتاتے تھے کہ ایک صاحب ہیں

۱۶۸۷- اخرجه البخاري في المغازي (۴۳۰۲) باب رقم (۵۳) عن سليمان بن حرب باسناده- واخرجه ابو داود في الصلاة (۵۸۵-۵۸۷) باب من احق بالامامة؛ والنسائي (۲/ ۸۰، ۸۱) كتاب الامامة باب امامة الغلام قبل ان يحتلم- و قد تقدم في المواقيت-

جو یہ کہتے ہیں' وہ نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں مبعوث کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف یہ یہ کلام وحی کیا ہے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہ کلام یاد کرتا رہا اور وہ میرے سینے میں پختہ ہوتا رہا' عام عربوں نے اسلام قبول کرنے کو فتح مکہ کے ساتھ معلق کر دیا' وہ یہ کہتے تھے کہ ان نبی اور ان کی قوم کا جائزہ لو اگر یہ اپنی قوم پر غالب آ گئے تو یہ سچے نبی ہوں گے' جب فتح مکہ کی اطلاع ہمیں ملی تو ہر قوم نے اسلام قبول کرنے میں جلدی کی' میرے والد بھی اسلام قبول کرنے کے لیے اپنے قبیلے کے ساتھ تھے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' کچھ عرصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقیم رہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے واپس آئے تو ہم ان سے ملنے کے لیے گئے' جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو بولے: اللہ کی قسم! میں تمہارے پاس اللہ کے سچے رسول کی طرف سے آ رہا ہوں' انہوں نے تمہیں اس بات کا حکم دیا ہے' انہوں نے ارشاد فرمایا ہے: تم نے اس طرح اس وقت میں نماز ادا کرنی ہے' اس طرح اس وقت میں نماز ادا کرنی ہے' اس طرح اس وقت میں نماز ادا کرنی ہے' جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور جس کو سب سے زیادہ قرآن آتا ہو وہ تمہاری امامت کرے' جب لوگوں نے ہمارے قبیلے میں تحقیق کی تو کسی بھی شخص کو مجھ سے زیادہ قرآن نہیں آتا تھا تو ان لوگوں نے مجھے آگے کھڑا کر دیا' میری عمر اس وقت 6 سال یا 7 سال تھی' میری ایک چادر تھی جو چھوٹی تھی' میں سجدے میں جاتا تھا تو وہ ہٹ جاتی تھی تو قبیلے کی ایک خاتون نے کہا: آپ لوگ اپنے قاری کے پیچھے والے حصے کو ڈھانپتے کیوں نہیں ہیں؟ پھر قبیلے والوں نے مجھے ایک قمیض سلوا کر دی جو بحرین کے کپڑے کی بنی ہوئی تھی' اس قمیض کے ملنے پر مجھے جتنی خوشی ہوئی' اتنی کسی اور بات پر نہیں ہوئی تھی۔

10-باب صَلَاةِ الْمَرِيضِ وَمَنْ رَعَفَ فِي صَلَاةٍ كَيْفَ يَسْتَخْلِفُ.

باب 10: بیمار شخص کی نماز: جس شخص کی نماز کے دوران نکسیر پھوٹ پڑے' وہ اپنا نائب کس کو کس طرح مقرر کرے؟

1688- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَطْحَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ الْعُرَنِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يُصَلِّي الْمَرِيضُ قَائِمًا اِنِ اسْتَطَاعَ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ صَلَّى قَاعِدًا فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَسْجُدَ اَوْمَا وَجَعَلَ سُجُودَهُ اَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِهِ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا صَلَّى عَلَى جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَى جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ صَلَّى مُسْتَلْقِيًا رِجْلَيْهِ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بیمار شخص اگر کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکتا ہو تو کھڑے ہو کر ادا کرے ورنہ بیٹھ کر ادا کرے' اگر وہ سجدہ کرنے کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ سجدہ اشارے کے ذریعے کرے اور اس کا سجدہ اس کے رکوع سے زیادہ پست ہو' اگر وہ اس کی بھی

استطاعت نہ رکھتا ہو کہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو پھر وہ اپنے دائیں پہلو کو قبلہ کی طرف کر کے نماز ادا کرے اگر وہ دائیں پہلو کے بل بھی نماز ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ سیدھا لیٹ کر نماز ادا کرے اور اس کے دونوں پاؤں قبلہ کی سمت ہونے چاہئیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن محمد بن علی بن بطحا بن علی بن مسقلۃ تمیمی، ابواسحاق محتسب، سمع اباہ وحماد بن محسن بن عنبسۃ وآخرین، وروی عنہ دارقطنی۔ وقال: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ فاضل۔ ویوسف بن عمر قواس وذکرہ فی جملۃ شیوخہ ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۶۴/۶)۔

○ حسین بن حکم بن مسلم حبری کوفی۔ روی عن اسماعیل بن ابان وابی حفص اعشی وحسن بن حسین عرنی۔ روی عنہ احمد بن اسحاق بن بھلول وعلی بن عبداللہ ابن مبشر واسطی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: انساب (۱۶۷/۲)۔

○ حسن بن حسین عرنی کوفی۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: لم یکن ب علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ عندھم، کان من روساء شیعۃ۔ وقال ابن عدی: لایشبہ حدیثہ حدیث ثقات: وامام ابن حبان فرماتے ہیں یاتی عن اثبات بالملزقات ویروی مقلوبات: ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۳۰/۲)۔

1689- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يُصَلِّي الْمَرِيْضُ مُسْتَلْقِيًا عَلٰى قَفَاهُ تَلِي قَدَمَاهُ الْقِبْلَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بیمار شخص چت لیٹ کر اپنے پاؤں قبلہ کے رخ کر کے نماز ادا کرے گا۔

۱۶۸۸- اخرجه البيهقي في سننه الكبرى (۳۰۷/۲) كتاب الصلاة: باب ما روي في كيفية الصلاة على الجنب [illegible] الدارقطني به. و في اسناده الحسن بن الحسين العرني. قال ابو حاتم: لم يكن بصدوق عندهم. كان من رؤساء الشيعة- و قال ابن عدي: لا يشبه حديثه حديث الثقات- و قال ابن حبان: (ياتي عن الاثبات بالملزقات و يروي المقلوبات)- انظر: الميزان (۲۳۱/۲)- والحديث ذكره الذهبي في منكرات حسن هذا من الميزان و قال: (اخرجه الدارقطني و هو حديث منكر- [illegible]) و نقله الزيلعي في نصب الراية (۱۷۶/۲) عن عبد الحق في احكامه اعلاله و كذا ابن القطان فقط- و له شاهد عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (يصلي المريض قائمًا فان نالته مشقة صلى جالسًا فان نالته مشقة صلى نائما يومئ براسه فان نالته مشقة سبح ا-ﻫ-اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۳۹۹۷) من رواية محمد بن يحيى بن فياض الزماني نا حلس بن محمد الضبعي [illegible] ابن جريج عن عطاء ونافع عن ابن عباس به- و لم يصرح ابن جريج بالتحديث في اسناده- قلت: و حلس بن محمد: معروف الحديث. قاله الذهبي و [illegible] ابن الجوزي حديثا في (الموضوعات) ثم قال: (هذا مما حلس بحملس) [illegible] (۲۴۴/۴-۲۴۵)-وله شاهد متحدث عمران بن حصين في قصة مرضه ان النبي صلى الله عليه [illegible] فجالسًا فان لم تستطع فعلى جنب ا-ﻫ-اخرجه البخاري في تقصير الصلاة (۱۱۱۵) و (۱۱۱۶) باب صلاة القاعد [illegible] و النسائي في قيام الليل (۲۲۳/۳-۲۲۴) باب فضل صلاة القاعد على صلاة النائم و الترمذي في الصلاة (۳۷۱) [illegible] صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم و ابو داود (۹۵۱) في الصلاة: باب في صلاة القاعد و ابن ماجه (۱۲۳۱) في الاقامة باب صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم و ابن ابي شيبة (۵۲/۲) و احمد (۴۳۳/۴، ۴۳۵، ۴۴۲، ۴۴۳) و ابن خزيمة (۱۲۴۹)-وله شاهد من صلاة النبي صلى الله عليه وسلم في مرض موته قاعدا جنب ابي بكر: اخرجه مالك في قصر الصلاة (۱۱۰) باب جامع الصلاة- و اخرجه الشافعي في الام (۸۰/۱) باب صلاة المريض- و اخرجه احمد (۹۶/۶، ۱۰۱) و البخاري في الصلاة باب اهل العلم و الفضل احق بالامامة-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوبکر بن عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۰۳۶)۔

1690- حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُثْمَانَ الْغَازِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ سُفْيَانُ بْنُ زِيَادٍ الْمُؤَدِّبُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَطَّامِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فَرَعَفَ اَوْ قَاءَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلٰى فِيْهِ وَيَنْظُرْ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ لَمْ يُسْبَقْ بِشَيْءٍ مِّنْ صَلَاتِهِ فَيُقَدِّمُهُ وَيَذْهَبُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَجِيءُ فَيَبْنِي عَلٰى صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ فَاِنْ تَكَلَّمَ اسْتَاْنَفَ الصَّلَاةَ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس کی نکسیر پھوٹ پڑے اُسے قے آ جائے تو وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اور حاضرین میں سے کسی ایسے شخص کا جائزہ لے جو سب سے بہتر ہو اور اسے آگے کر دے پھر وہ جا کر وضو کرے اور واپس آ کر اپنی نماز وہیں سے پڑھنا شروع کر دے جہاں چھوڑ کر گیا تھا' یہ اس وقت ہے جب اس نے درمیان میں کلام نہ کیا گیا ہو' اگر درمیان میں کلام کر لیا ہو' تو وہ نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن زیاد جمحی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوحارث مدنی، نزیل بصرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۹۲۵)۔

•••———•••———•••

نماز کے دوران اگر امام کو حدث لاحق ہو جاتا ہے تو وہ کسی شخص کو اپنا نائب کس طرح بنائے گا؟

نماز کے دوران اگر امام کو حدث لاحق ہو جاتا ہے تو وہ کسی شخص کو اپنا نائب کس طرح بنائے گا' اس حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں۔

۱۶۸۹- اخرجه عبد الرزاق في باب صلاة المريض (۴۱۳۰) عن ابي بكر بن عبيد الله بن عمر عن ابيه عن نافع ...... به- و من طريق عبد الرزاق اخرجه الدارقطني لهنا' و من طريق الدارقطني اخرجه البيهقي في السنن (۲/ ۳۰۸)- وورد هذا المعنى عن ابن عمر من غير وجه: فروى عطاء ان ابن عمر عاد صفوان بن المعطل السلمي' فحضرت الصلاة' فرآه يصلي على شيء' فقال له: ان استطعت ان تضع و جهك على الارض فافعل' و الا فاوم ايماء)- اه -اخرجه عبد الرزاق (۴۱۲۸) عن ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن عطاء- و اخرجه الشافعي في القديم عن ابن عيينة' به' كما في (المعرفة) للبيهقي (۴۲۵۰)- و اخرجه عبد الرزاق (۴۱۲۷) عن ابن جريج عن عطاء' نحوه- و اخرجه البيهقي في المعرفة (۴۲۵۱) و الكبرى (۲/ ۳۰۶) من وجه آخر عن ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن عطاء' نحوه-

۱۶۹۰- ذكره الدارقطني لهنا من رواية عبد الرحمن بن القطامي' و ضعف الدارقطني ابن القطامي في كتاب الرضاع من السنن- و قال الفلاس: كان كذابا- راجع المغني (۲/ ۳۸۴)-لكن للحديث شواهد تقدمت عند الدارقطني في كتاب الطهارة' باب الوضوء من الخارج-

اگر اسے حدث لاحق ہو جاتا ہے تو وہ نماز ختم کر کے چلا جائے گا اور اگر وہ امام ہو تو وہ کسی کو اپنا نائب بنا دے گا (پھر وہ وضو کرے گا اور وہیں سے نماز آگے پڑھنی شروع کر دے گا جہاں سے چھوڑ کر گیا تھا) تاہم فضیلت یہ بات رکھتی ہے' وہ نئے سرے سے نماز پڑھے [1]

نماز پڑھنے کے دوران کسی کو نائب بنانے کے بارے میں حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

نائب بنانے کا مفہوم یہ ہے: امام کسی عذر کی وجہ سے اپنی جگہ پر اپنے مقتدیوں میں سے کسی ایسے شخص کو امام بنا دے جو امامت کا اہل ہو' اور خود امامت کی جگہ سے ہٹ جائے تا کہ وہ دوسرا شخص لوگوں کی نماز کو مکمل کروا دے' ایسی صورت میں امام دوسرے شخص کے مقتدی کے حکم میں شامل ہو جائے گا۔

اس کا طریقہ یہ ہے: امام اس مقتدی کا کپڑا پکڑ کر اُسے محراب میں کھڑا کر دے' خواہ وہ مقتدی مسبوق ہو' تاہم بہتر یہ ہے: مدرک شخص کو (یعنی جو شخص شروع میں ہی نماز میں شریک ہوا تھا) اُسے اپنا نائب بنائے۔

امام تھوڑا سا آگے جھکے' اپنا ہاتھ ناک پر رکھ کر یہ تاثر دے کہ اُس کی نکسیر پھوٹ گئی ہے اور اشارے کے ذریعہ اپنا نائب بنا دے' وہ اس دوران بات نہیں کرے گا اور انگلی کے ذریعے یہ بات بیان کر دے گا کہ کتنی رکعات باقی رہ گئی ہیں' اگر رکوع باقی رہتا ہو تو گھٹنے پر ہاتھ رکھ کے بتائے گا اور اگر سجدہ کرنا ہو' تو پیشانی پر ہاتھ رکھ کے بتائے گا اور اگر قرأت باقی رہتی ہو' تو منہ پر ہاتھ رکھ کر اشارے کے ذریعے بتا دے گا۔

نائب بنانے کا بنیادی سبب یہ ہے: جب امام کو کوئی عذر لاحق ہو جاتا ہے' جیسے وہ بے وضو ہو جاتا ہے' یا اُس پر بیماری کا حملہ ہو جاتا ہے' یا وہ واجب کی ادائیگی یعنی سورۂ فاتحہ پڑھنے یا قرأت کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے تو اس صورت میں کسی کو اپنا نائب بنائے گا۔

کسی کو اپنا نائب مقرر کرنے کے احکام اس کے اسباب اور اسکی شرائط کے بارے میں فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے اور اس بارے میں جزوی تفصیلات ہیں۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: کسی کو اپنا نائب بنانا جائز ہے کیونکہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس شخص کو قے آ جائے' اس کی نکسیر پھوٹ جائے یا اسکے معدے سے پانی نکل آئے یا مذی خارج ہو جائے تو وہ نماز سے ہٹ جائے' وضو کر کے واپس آ کر وہیں سے نماز پڑھنا شروع کر دے' تاہم اس دوران کوئی بات چیت نہ کرے''۔

امام کاسانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب بدائع الصنائع میں یہ بات تحریر کی ہے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے' تاہم اُن کی نقل کردہ روایت کے الفاظ ہمیں کہیں نہیں مل سکے' اُسکے الفاظ یہ ہیں:

''اگر تم میں سے کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اُسے قے آ جاتی ہے یا اُس کی نکسیر پھوٹ جاتی ہے تو وہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے گا اور کسی ایسے شخص کو آگے کرے گا جسے ایسا کوئی عذر درپیش نہ ہو' وہ شخص وہاں سے ہٹ جائے گا' وضو کرے گا اور وہیں سے آ کر نماز پڑھنی شروع کر دے گا جہاں سے اُس نے چھوڑی تھی' لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے' اس نے درمیان میں کوئی

[1] مختصر القدوری' از امام ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری' مطبوعہ موسسة الریان' بیروت' لبنان' ص 82

کلام نہ کیا ہو"۔

تاہم اس کے مقابلے میں زیادہ مستند وہ روایت ہے جسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا ہے جس میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے دوران پیچھے ہٹ گئے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تھی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں سے قرأت کرنا شروع کی جہاں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چھوڑا تھا"۔

اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی یہ بات منقول ہے: ایک دفعہ نماز کے دوران اُن کا وضوٹوٹ گیا تھا اور انہوں نے ایک شخص کو آگے کر دیا تھا۔

اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی پیش آیا تھا۔

لوگوں کے لیے چونکہ یہ بات ضروری ہے وہ امام کے ساتھ اپنی نماز کو مکمل کریں اور امام نے اس بات کا انتظام کیا تھا وہ لوگوں کو نماز پوری پڑھائے گا لیکن جب وہ خود اس بات سے عاجز آ گیا تو وہ اُس شخص کو آگے کر دے گا اور اس سے مدد لے گا اس ذمہ داری کو نبھا سکے تاکہ اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں کی ضرورت پوری ہو جائے اور کسی باہمی اختلاف کی وجہ سے اُن کی نماز میں کوئی خرابی نہ پیش آجائے۔

اسی بنیاد پر ہم کہیں گے کہ اگر امام بے وضو ہو جاتا ہے تو وہ نماز سے ہٹ جائے گا اور کسی کو اپنا نائب بنا دے گا جو وہیں سے آگے نماز پڑھا دے گا (جہاں سے امام نے نماز کو چھوڑا تھا) البتہ امام خود وضو کر کے آنے کے بعد وہیں سے نماز پڑھنی شروع کرے گا جہاں سے اُسکا وضو ٹوٹا تھا۔

نمازیوں کے لیے یہ بات افضل ہے وضو ٹوٹنے کی صورت میں وہ نئے سرے سے نماز پڑھنا شروع کریں تاکہ جن علماء کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں ہے اُن کے حوالے سے کسی بھی اختلاف سے بچا جاسکے۔

اگر کوئی نماز آخری قعدے میں تشہد کی مقدار میں بیٹھا نہیں تھا اور اس دوران اُسے جنون لاحق ہو گیا یا اُس نے جان بوجھ کر وضو کو توڑ دیا نیند کی وجہ سے یا خیالات کی وجہ سے یا دیکھنے کی وجہ سے یا شہوت کی وجہ سے اس کو احتلام ہو گیا یا اُس پر بے ہوشی طاری ہو گئی یا وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا اب اس پر لازم ہے وہ از سرنو نماز ادا کرے کیونکہ یہ تمام وہ اسباب ہیں جو بہت کم پیش آتے ہیں اس لیے نص کا حکم ان صورتوں میں شامل نہیں ہوگا ان تمام صورتوں میں نئے سرے سے وضو کر کے نماز ادا کرنی ہوگی۔

کسی کو نائب بنانے کا بنیادی سبب یہ ہے: کسی احتیاط کے بغیر انسان کا وضوٹوٹ جائے یہ وہ بات ہے جو امام کے اختیار میں نہیں ہوتی اور اسکا سبب بھی امام کے اختیار میں نہیں ہے اس کی مثال یہ ہے: جب اُسے چھینک آئے اور اس کا وضو ٹوٹ گیا اسی طرح امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر کوئی امام اتنی مقدار میں قرأت کرنے سے عاجز ہو جائے جسے پڑھنا نماز میں فرض ہے (تو بھی یہ حکم ہوگا) اس کی دلیل یہ ہے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت ہے یہ بات مذکور ہے انہوں نے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آہٹ سنی تو وہ قرأت نہیں کر سکے اور پیچھے ہٹ گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر اس نماز کو مکمل کروایا تھا۔

اگر کسی امام کو پیشاب یا پاخانہ آتا ہوا محسوس ہو رہا ہو تو وہ اب کسی کو اپنا نائب نہ بنائے اسی طرح اگر کوئی شخص رکوع یا

کرنے سے معذور ہو جاتا ہے تو بھی کسی کو نائب نہ بنائے بلکہ بیٹھ کر نماز مکمل کر دے۔

اگر کوئی شخص خوف کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے قرأت کو بھول گیا ہے تو بھی وہ کسی کو اپنا نائب نہ بنائے کیونکہ قرأت بھولنے کی وجہ سے امام ناخواندہ ہو گیا ہے اور سب لوگوں کی نماز ختم ہو جائے گی۔

اگر امام کے بے وضو ہونے سے پہلے کسی دوسرے شخص کی نجاست یعنی زیادہ مقدار میں پیشاب اُسے لگ گیا' یا ایک رکن کی مقدار کے مطابق اس کا ستر بے پردہ ہو گیا تو ان تمام صورتوں میں امام کی نماز ٹوٹ جائے گی اور اس کے ساتھ متقدیوں کی نماز بھی ٹوٹ جائے گی۔

کسی کو نائب بنانے کے درست ہونے کے لیے احناف کے نزدیک تین باتیں شرط ہیں:

پہلی بات یہ ہے: نماز کو جاری رکھنے کے لیے تمام شرائط موجود ہوں' کیونکہ نائب بنانے کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے امام اب تک جو نماز ادا کر چکا ہے' اُسی نماز کو آگے جاری رکھا جائے' اس کے لیے تیرہ شرائط ہیں۔ حدث کسی خارجی سبب کے بغیر واقع ہوا ہو' وہ جسم کے اندرونی حصے کی طرف سے واقع ہوا ہو' کسی دوسرے شخص کی نجاست ہم پر نہ لگی ہو' اس حدث کی وجہ سے غسل واجب نہ ہوا ہو جیسے کچھ سوچنے سے انزال ہو جاتا ہے' حدث کسی ایسی وجہ سے لازم نہ ہوا ہو جو بہت کم پیش آتی ہے جیسے بے ہوش ہو جانا' دیوانگی' قہقہہ لگا دینا۔

حدث کی حالت میں امام نے نماز کا کوئی رکن ادا نہ کیا ہو' وہ چلا نہ ہو' اُس نے دانستہ طور پر کچھ ایسا کام نہ کیا ہو جو نماز کے منافی ہوتا ہے' جیسے جان بوجھ کر وضو کو توڑ دینا' اسی طرح اُس نے کوئی ایسا کام بھی نہ کیا ہو جس کی ضرورت ہی نہ ہو' جیسے پانی قریب تھا اور وہ چل کر اُس کی طرف چلا گیا' جیسے کسی عذر کے بغیر کسی ایک رکن کی مقدار میں تاخیر نہ کی ہو' نماز شروع کرنے سے پہلے ہی وہ بے وضو نہ ہوا ہو۔

اگر وہ صاحبِ ترتیب شخص ہے تو اُسے کوئی قضاء نماز یاد نہ آئی ہو' کیونکہ اگر وہ صاحبِ ترتیب ہے تو قضاء نماز ادا کرنے سے پہلے وہ اتنی نماز کو ادا نہیں کر سکتا۔

نماز پڑھنے والا شخص خواہ امام ہو یا مقتدی ہو' اگر وہ بے وضو ہو گیا تو اُس کے لیے یہ لازم ہے' وہ وضو کر کے واپس آ کر امام کے ساتھ ہی نماز ادا کرے گا لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے' اس دوران امام نماز پڑھ کر فارغ نہ ہو گیا ہو' اگر وہ شخص بقیہ نماز کسی اور طرف ادا کرتا ہے تو اب اُس کی نماز مکمل نہیں ہو گی' البتہ اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا تھا اور (اس دوران اسے حدث لاحق ہو گیا) تو اب وہ جہاں چاہے نماز مکمل کر سکتا ہے۔

اسی طرح امام کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ کسی ایسے شخص کو اپنا نائب بنائے جو امامت کی صلاحیت ہی نہ رکھتا ہو' جیسے کسی بچے کو' کسی عورت کو' یا کسی ناخواندہ شخص کو اپنا نائب بنا دے' اگر امام ایسی صورت میں ان میں سے کسی ایک کو اپنا نائب بنا دیتا ہے تو ایسی صورت میں امام کی بھی نماز ٹوٹ جائے گی اور باقی سب نمازیوں کی بھی نماز ٹوٹ جائے گی۔

---

[1] الفقہ الاسلامی وادلتہ از ڈاکٹر وہبہ زحیلی' المطلب الثانی الامامہ

كِتَابُ الْعِيدَيْنِ

عیدین کا بیان

1-باب بلاعنوان

1691- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يَخْرُجَ حَتَّى يَطْعَمَ وَيُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: سنت یہ ہے: آدمی (عید کی نماز پڑھنے کے لیے) اس وقت تک نہ نکلے جب تک کچھ کھا نہ لے اور صدقۂ فطر نہ ادا کر دے۔

•••———•••———•••

نمازِ عید کے بارے میں حکم کی وضاحت

نمازِ عید کے بارے میں حکم کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن رُشد تحریر کرتے ہیں۔ علماء کا اس بارے میں اتفاق ہے' عیدین کی نماز کے لیے غسل کرنا بہتر ہے اور اس بات پر بھی اتفاق ہے' عیدین کی نماز اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی جائے گی' یہی طرزِ عمل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ البتہ اس بارے میں حضرت معاویہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اس کے برخلاف طرزِ عمل اختیار کیا تھا۔ شیخ ابوعمرو نے یہی بات بیان کی ہے۔

اسی طرح علماء کا اس بات پر بھی اتفاق ہے' سنت یہ ہے: خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کر لی جائے' یہ بات بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

البتہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت منقول ہے' انہوں نے نماز ادا کرنے سے پہلے خطبہ دے دیا تھا تاکہ لوگ خطبے سے پہلے منتشر نہ ہو جائیں۔

اس بات پر بھی اتفاق ہے' عیدین کی نماز میں قرأت کی کوئی تعیین نہیں ہے۔

١٦٩١- اخرجه الطبراني في الكبير (١١/١٤١-١٤٢) رقم (١١٢٩٦): حدثنا الحسين بن جعفر القتات الكوفي' ثنا اسماعيل بن الخليل الخزاز' ثنا علي بن مسهر عن الحجاج بن ارطاة عن عطاء عن ابن عباس' قال: (من السنة الا تخرج يوم الفطر حتى تخرج الصدقة' و تطعم شيئًا قبل ان تخرج)- و في اسناده الحجاج بن ارطاة' و هو كثير الخطا و التدليس' كما في التقريب(١/١٥٢)- و اخرجه الطبراني في الاوسط رقم (٤٥١) من طريق اسماعيل بن علية عن ابن جريج عن عطاء' به نحو لفظ الكبير- و اخرجه ايضًا البزار كما في كشف الاستار (١/٣١٢) رقم (٦٥١): حدثنا ابراهيم بن هانئ' ثنا محمد بن عبد الوهاب عن ابي شهاب عبد ربه بن نافع - كوفي مشهور - عن الاعمش عن مسلم بن صبيح عن ابن عباس' قال: (من السنة ان يطعم قبل ان يخرج و لو بتمرة)- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (٢/٢٠٢): (اخرجه البزار و الطبراني في الاوسط و الكبير- و اسناد الطبراني حسن' و في اسناد البزار من لا اعرفه)- اه-

تاہم اکثر فقہاء نے اس کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کو مستحب قرار دیا ہے' کیونکہ یہ بات نبی اکرم ﷺ سے تواتر سے منقول ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پہلی رکعت میں سورۂ ق اور دوسری رکعت میں سورۃ اقتربت الساعۃ کی تلاوت کی جائے گی' کیونکہ یہ بات نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔

عیدین کی نماز کے بارے میں علماء نے مختلف مسائل میں اختلاف کیا ہے' یہ تمام مسائل مشہور ہیں اور کسی نہ کسی صحابی کے طرزِ عمل یا کسی منقول دلیل کی طرف منسوب ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: عیدین کی نماز کی پہلی رکعت میں قرأت کرنے سے پہلے تکبیر تحریمہ کے بعد سات تکبیریں کہی جائیں گی' اور دوسری رکعت میں سجدے کے بعد اُٹھتے ہوئے تکبیر کے ساتھ چھ تکبیریں کہی جائیں گی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں' پہلی رکعت میں آٹھ تکبیریں کہی جائیں گی اور دوسری رکعت میں سجدے کے بعد قیام کی طرف جاتے ہوئے تکبیر کے ساتھ چھ مزید تکبیریں کہی جائیں گی۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد تین مرتبہ تکبیر کہی جائے گی' ان میں نمازی رفع یدین کرے گا۔ پھر اس کے بعد وہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرے گا اور اس کے ساتھ کسی دوسری سورت کی قرأت کرے گا' اس کے بعد وہ تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے گا اور اس دوران رفع یدین نہیں کرے گا' پھر جب وہ دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہوگا' تو تکبیر کہے گا لیکن رفع یدین نہیں کرے گا' پھر سورۂ فاتحہ پڑھے گا' اس کے بعد کوئی اور سورت پڑھے گا' اس کے بعد تین مرتبہ تکبیر کہے گا اور ان کے ساتھ رفع یدین کرے گا' پھر رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہے گا اور رفع یدین نہیں کرے گا۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: ہر رکعت میں نو مرتبہ تکبیر کہی جائے گی' یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت مغیرہ بن شعبہ' حضرت انس بن مالک اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم سے منقول ہے۔

ان کے اختلاف کا سبب یہ ہے: اس بارے میں صحابہ کرام سے منقول آثار مختلف ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت کو اختیار کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کی نماز ادا کی تو انہوں نے پہلی رکعت میں قرأت کرنے سے پہلے سات مرتبہ تکبیر کہی اور دوسری رکعت میں پانچ مرتبہ تکبیر کہی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اہل مدینہ کا معمول بھی یہی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی روایت کو اختیار کیا ہے' لیکن انہوں نے سات تکبیروں کی تاویل یہ کی ہے' دوسری رکعت کی پانچ تکبیروں کی طرح اس میں تکبیر تحریمہ شامل نہیں تھی۔

اس بات کا بھی احتمال ہے' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے سات تکبیروں کی یہ تاویل کی ہو کہ دوسری رکعت کی پانچ تکبیروں کی طرح اس میں تکبیر تحریمہ شامل نہ ہو اور یہ بھی احتمال موجود ہے' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے سات تکبیروں میں تکبیر تحریمہ کو بھی شامل کر لیا ہو۔

جبکہ دوسری رکعت میں قیام کرنے کی تکبیر کو پانچ سے زیادہ شمار کرنے پر اس بات نے آمادہ کیا ہو کہ اہلِ مدینہ کا عام معمول یہی ہے' گویا کہ انہوں نے منقول اثر اور عام معمول دونوں کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے مفہوم کی طرح کی روایت حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے' حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عیدالفطر کی نماز میں کس طرح تکبیر کہا کرتے تھے؟ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کی نماز کی طرح چار سے زائد مرتبہ تکبیر نہیں کہتے تھے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: انہوں نے ٹھیک کہا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں جب بصریٰ کا گورنر تھا تو اسی طرح تکبیر کہا کرتا تھا۔

ایک گروہ نے اس روایت کو اختیار کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور تمام اہلِ کوفہ نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بیان پر اعتماد کیا ہے' ان سے یہ بات ثابت ہے' وہ لوگوں کو عیدین کی نمازوں کی تعلیم مذکورہ سنت کے مطابق دیا کرتے تھے۔

تمام فقہاء نے اس بارے میں صحابہ کرام کے اقوال ہی کو مشعل راہ بنایا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کوئی بھی بات ثابت نہیں ہے۔

اور یہ بھی ہے' صحابہ کرام کا یہ عمل توفیقی ہے کیونکہ اس میں قیاس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اسی طرح ہر تکبیر میں رفع یدین کرنے کے مسئلے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: ہر رکعت میں رفع یدین کیا جائے گا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مؤقف ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: صرف آغاز میں رفع یدین کیا جائے گا۔

جبکہ ایک گروہ نے نمازی کو اختیار دیا ہے (وہ دونوں میں سے جس صورت کو چاہے اختیار کرے)۔

نمازِ عید ادا کرنا کس پر واجب ہے؟ اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: یہ مسافر اور مقیم سب پر لازم ہے۔

امام شافعی اور امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہما اسی بات کے قائل ہیں۔

اسی طرح امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے' دیہات کے لوگ بھی نمازِ عید ادا کریں گے اور جو لوگ اجتماع نہیں کرتے' وہ لوگ بھی اس نماز کو ادا کریں گے یہاں تک کہ عورت گھر میں اس نماز کو ادا کرے گی۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب اس بات کے قائل ہیں: جمعہ اور عیدین کی نماز صرف ان لوگوں پر لازم ہے' جو شہروں میں بستے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان منقول ہے' جمعہ اور عیدین اس شہر میں ادا ہوگی' جو جامع ہو۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: مسافر پر عید الفطر کی نماز بھی واجب نہیں ہے اور عید الاضحیٰ کی نماز بھی واجب نہیں ہے۔

اختلاف کا سبب یہ ہے: اسے جمعہ پر قیاس کرنے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

جن فقہاء نے اسے جمعہ کی نماز پر قیاس کیا ہے' ان کا مسلک ان نمازوں کے بارے میں وہی ہے جو جمعے کی نماز کے بارے میں ہے۔

جن فقہاء نے ان نمازوں کو جمعہ کی نماز پر قیاس نہیں کیا' انہوں نے کہا ہے' اصل یہ ہے: ہر مکلف شخص اس کا مخاطب ہو' تاوقتیکہ کسی حکم کے ذریعے سے اس کا استثناء ثابت ہو جائے۔

قاضی ابن رُشد کہتے ہیں: عیدین اور جمعہ کی نماز کے لیے سنت نے عورتوں کا حکم الگ سے بیان کیا ہے اور یہ بات ثابت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو عیدین کی نماز ادا کرنے کے لیے نکلنے کا حکم دیا ہے' البتہ جمعے کی نماز ادا کرنے کے لیے نکلنے کا حکم نہیں دیا۔

اسی طرح نماز کی جگہ کے بارے میں بھی علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' بالکل اسی طرح جس طرح نمازِ جمعہ کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

یہ اختلاف تین میل کے فاصلے سے لے کر مکمل ایک دن کی مسافت تک کے بارے میں ہے۔

اس بارے میں علماء کا اتفاق پایا جاتا ہے' عیدین کی نماز کا وقت سورج نکلنے سے لے کر زوال تک ہوتا ہے۔

البتہ اس شخص کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے جسے زوال کے بعد یہ پتہ چلتا ہے' آج عید کا دن ہے۔

فقہاء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے' ایسے شخص پر نمازِ عید نہ اس دن واجب ہو گی نہ اگلے دن ادا کرنا واجب ہو گا۔ امام مالک' امام شافعی اور امام ابوثور رحمۃ اللہ علیہم اس بات کے قائل ہیں۔

دوسرے فقہاء کے نزدیک ایسے لوگ اگلے دن نمازِ عید ادا کرنے کے لیے صبح کے وقت نکلیں گے۔ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

شیخ ابوبکر بن المنذر یہ کہتے ہیں: ہمارا بھی یہی مسلک ہے' اس کی دلیل وہ حدیث ہے جو منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو روزہ توڑنے کا حکم دیا اور ان سے یہ فرمایا کہ جب اگلے دن صبح ہو' تو وہ عیدگاہ پہنچ جائیں۔

ابن رُشد کہتے ہیں: اس روایت کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے' مگر اس میں ایک مجہول صحابی سے' یہ روایت نقل کی گئی ہے' تاہم اصل یہ ہے: تمام صحابہ کرام کو عادل تسلیم کیا جائے گا۔

علماء کے درمیان اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے کہ اگر عید اور جمعہ کے دن ایک ہی دن آ جاتے ہیں' تو کیا عید کی نماز جمعہ کی نماز سے بے نیاز کر دے گی؟

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے' عید کی نماز جمعے کی نماز سے بے نیاز کر دے گی اور اس دن صرف عصر کی نماز پڑھی جائے

گی۔عطاء بن ابی رباح اس بات کے قائل ہیں۔حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے بھی یہی منقول ہے۔
دوسرے گروہ کے نزدیک یہ رخصت ان دیہاتیوں کے لیے ہے جو عید اور جمعے کی نماز ادا کرنے کے لیے بطور خاص شہر آتے ہیں' جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ نے عید اور جمعے کے دن خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا: دیہات سے آنے والے لوگ اگر چاہیں تو جمعے کے انتظار میں ٹھہر جائیں اور اگر چاہیں تو واپس چلے جائیں۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موطأ میں نقل کیا ہے۔
اسی طرح کی ایک روایت عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں بھی منقول ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: جب عید اور جمعے کی نماز اکٹھی ہو جائے تو مکلف شخص دونوں کا مخاطب ہے۔عید کا مخاطب وہ اس لیے ہے کیونکہ یہ سنت ہے اور جمعے کا مخاطب اس لیے ہے کیونکہ وہ فرض ہے۔ان میں سے کوئی بھی نماز دوسری کی قائم مقام نہیں بن سکتی ہے۔اصول یہی ہے' سوائے اس کے کہ شریعت سے اس کے برخلاف کوئی بات ثابت ہو جائے اور اس پر عمل کرنا واجب ہو۔
جن فقہاء نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل کیا ہے' اس کی وجہ یہ ہے: ان کا یہ قول ان کے قیاس پر مبنی نہیں تھا' بلکہ یہ ایک توفیقی عمل تھا اور یہ اصول کے دائرے سے مکمل طور پر خارج بھی نہیں ہے۔لیکن یہ بات اصول کے دائرے سے خارج ہے' آپ ظہر اور اس کے بدل جمعہ کی نماز کو عید کی نماز کی وجہ سے ساقط قرار دے دیں۔البتہ شریعت سے اگر کوئی ایسی بات ثابت ہو' جس پر عمل کرنا واجب ہو (تو ایسی صورت میں حکم مختلف ہوگا)۔
اگر کوئی شخص عید کی نماز امام کے ساتھ ادا نہیں کر پاتا تو ایسے شخص کے بارے میں بھی علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔
ایک گروہ اس بات کا قائل ہے' وہ چار رکعت نماز پڑھے گا' امام احمد بن حنبل اور امام ثوری رحمۃ اللہ علیہما اسی بات کے قائل ہیں اور یہی بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔
دوسرا گروہ اس بات کا قائل ہے' ایسا شخص صرف دو رکعت نماز پڑھے گا اس میں بلند آواز میں قرأت نہیں کرے گا اور عید کی اضافی تکبیریں بھی نہیں کہے گا۔
تیسرا گروہ اس بات کا قائل ہے' اگر عید کی نماز امام نے عیدگاہ میں پڑھائی تھی تو ایسا شخص دو رکعت نماز ادا کرے گا اور اگر امام نے عیدگاہ کی بجائے کہیں اور پڑھائی تھی تو پھر وہ چار رکعت ادا کرے گا۔
ایک گروہ اس بات کا قائل ہے' ایسے شخص پر عید کی نماز قضاء کرنا سرے سے لازم ہی نہیں ہے۔
ایک گروہ اس بات کا قائل ہے' وہ امام کی نماز کی طرح دو رکعت کی قضاء ادا کرے گا اور امام کی طرح ہی پوری اضافی تکبیریں کہے گا' اسی طرح بلند آواز میں قرأت کرے گا۔
امام شافعی اور امام ابوثور رحمۃ اللہ علیہما اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک کا قول بھی اسی کی مانند نقل کیا ہے' جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق ہے۔

جن فقہاء نے چار رکعت کی ادائیگی کے مؤقف کو اختیار کیا ہے' انہوں نے نمازِ عید کو نمازِ جمعہ کے مشابہہ قرار دیا ہے (یعنی جس طرح جمعہ کی قضاء ہو جائے تو چار رکعت ظہر پڑھی جاتی ہیں) لیکن یہ ضعیف تشبیہ ہے۔

جن فقہاء نے امام کی نماز کی طرح دو رکعت کی قضاء پڑھنے کی رائے قائم کی ہے تو اس کی وجہ یہ اصول ہے' قضاء کو اسی طرح ادا کیا جاتا ہے' جس طرح اصل وقت میں ادا کیا جاتا ہے۔

جن فقہاء نے قضاء کو ممنوع قرار دیا ہے' ان کے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے: یہ ایک ایسی نماز ہے جس میں جمعے کی نماز کی طرح جماعت اور امام کی موجودگی شرط ہے تو اس میں نہ دو رکعات کی قضاء واجب ہو گی اور نہ ہی چار رکعات کی قضاء واجب ہو گی کیونکہ یہ کسی بھی نماز کا بدل نہیں ہے۔

یہی دونوں اقوال بحث و مباحثہ کا موضوع رہے ہیں۔

یعنی اس حوالے سے امام شافعی اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کی رائے ضعیف ہے کیونکہ جمعے کی نماز تو ظہر کی نماز کا بدل ہے' لیکن عید کی نماز کسی بھی نماز کا بدل نہیں ہے' پھر قضاء کے معاملے میں انہیں ایک دوسرے پر قیاس کیسے کیا جا سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے: جس شخص کی جمعے کی نماز قضاء ہو جاتی ہے' اس کی ظہر کی نماز قضاء نہیں ہوتی' بلکہ ادا ہوتی ہے کیونکہ جب بدل فوت ہو جاتا ہے تو اصل نماز واجب ہو جائے گی۔

نمازِ عید سے پہلے اور نمازِ عید ادا کرنے کے بعد نفل پڑھنے کے بارے میں بھی علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' جمہور اس بات کے قائل ہیں: اس سے پہلے یا بعد میں نوافل ادا نہیں کیے جائیں گے۔

حضرت علی بن ابوطالب' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت حذیفہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے بھی یہی بات منقول ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

دوسرا قول یہ ہے: عید کی نماز سے پہلے اور اس کے بعد نوافل ادا کیے جا سکتے ہیں۔

حضرت انس' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما اسی بات کے قائل ہیں اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

اس بارے میں تیسرا قول یہ ہے: نمازِ عید کے بعد نوافل ادا کیے جا سکتے ہیں' لیکن اس سے پہلے ادا نہیں کیے جا سکتے۔ امام ثوری' امام اوزاعی اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہم اس بات کے قائل ہیں۔

یہی روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

بعض فقہاء نے اس بارے میں عیدگاہ اور مسجد کے درمیان فرق بیان کیا ہے' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور مسلک یہی ہے۔

اس بارے میں اختلاف کا سبب یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے:

''آپ عید کے دن نماز ادا کرنے کے لیے نکلے' آپ نے دو رکعت نمازِ عید ادا کی' آپ نے اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی شخص مسجد میں آ جاتا ہے تو اسے دو رکعت نماز ادا کر لینی چاہیے'' [1]۔

1692- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِى إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لاَ تَخْرُجْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى تَطْعَمَ وَتُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (آدمی) عیدالفطر کے دن اس وقت تک نہ نکلے جب تک کچھ کھا نہ لے اور صدقۂ فطر ادا نہ کر دے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبدملک بن مروان واسطی، ابوجعفر دقیقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۱۴۱)۔

1693- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَشْوَعَ عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يَوْمَ أَضْحَى لَمْ يَزَلْ يُكَبِّرُ حَتَّى أَتَى الْجَبَّانَةَ.

☆☆ حنش بن معتمر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عید قربان کے دن دیکھا' وہ مسلسل تکبیر پڑھتے رہے یہاں تک کہ عیدگاہ آ گئے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن عمرو بن اشوع ہمدانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ رمی بالتشیع، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۸۱)۔

1694- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَحَفْصُ بْنُ عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ

---

[1] بدایۃ المجتہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی' کتاب الصلوٰۃ الباب الثامن فی صلوٰۃ العیدین

١٦٩٢- اخرجه البيهقي في سننه (٢/٢٨٣) كتاب صلاة العيدين' باب الاكل يوم الفطر قبل الغدو' من طريق زهير: ثنا ابو اسحاق عن الحارث عن علي رضي الله عنه قال: من السنة ان يطعم الرجل يوم الفطر قبل ان يخرج الى المصلى- و اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (٥٧٣٧) من طريق معمر والثوري عن ابي اسحاق عن الحارث' او عمن سمع عليا عن علي انه كان لا يخرجه يوم الفطر حتى يطعم' و يأمر بذلك- و اخرجه الطبراني في الاوسط رقم (٥٨٣٦)' من طريق ابي عبد الرحمن السلمي عن علي قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطعم يوم الفطر قبل ان يخرج الى المصلى- وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (٢/٢٠٢): (اخرجه الطبراني في الاوسط' وفيه سوار بن مصعب و هو ضعيف جدا)- اه- قلت: و في اسناد الدارقطني هذا الحارث الاعور و هو ضعيف' كما تقدم مرارا-

١٦٩٣- اورده الدارقطني من رواية حنش عن علي- و حنش: قال البخاري: يتكلمون في حديثه- و قال النسائي: ليس بالقوي- و طعن ابن حبان في روايته عن علي خاصة' فقال: (كان كثير الوهم في الاخبار' ينفرد عن علي باشياء لا تشبه حديث الثقات حتى صار ممن لا يحتج بحديثه)- و قال ابن حزم في (المحلى): (ساقط)- و ذكره العقيلي و جماعة في (الضعفاء)' و هو من رجال (التهذيب).

ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ لِلْعِيدَيْنِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيُكَبِّرُ حَتّٰى يَاْتِيَ الْمُصَلّٰى وَيُكَبِّرُ حَتّٰى يَاْتِيَ الْاِمَامُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ عیدین کی نماز پڑھنے کے لیے مسجد سے نکلتے تھے اور عیدگاہ آنے تک مسلسل تکبیر پڑھتے رہتے تھے اور اس وقت تک تکبیر پڑھتے رہتے تھے جب تک امام نہیں آ جاتا تھا۔

1695- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ كَانُوْا فِي التَّكْبِيْرِ فِي الْفِطْرِ اَشَدَّ مِنْهُمْ فِي الْاَضْحٰى.

☆☆ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: پہلے زمانے میں لوگ عیدالفطر کے دن عیدالاضحیٰ کے مقابلے میں زیادہ شدت کے ساتھ (یعنی بلند آواز میں) تکبیر پڑھتے تھے۔

1696- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُبُلِّيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُنَيْسٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُكَبِّرُ يَوْمَ الْفِطْرِ مِنْ حِيْنِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ حَتّٰى يَاْتِيَ الْمُصَلّٰى.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن اپنے گھر سے نکلتے ہوئے تکبیر پڑھنا شروع کرتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ تشریف لے آتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبیداللہ بن محمد بن یزید بن خنیس، مخزومی، ابویحییٰ اور ابوبکر مکی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۳۶۰)۔

○ ثواب بن عتبہ مہری بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۶۵)۔

۱۶۹۴- اخرجه الحاكم (۱/ ۲۹۸) من طريق يحيى بن سعيد به- و اخرجه الشافعي في الام (۱/ ۲۳۱) باب التكبير ليلة الفطر و من طريقه البيهقي في الكبرى (۳/ ۲۷۹) و المعرفة (۶۸۱۲) من رواية ابراهيم بن محمد عن محمد بن عجلان باسناده- و اخرجه البيهقي في سننه (۳/ ۲۷۹) و المعرفة (۶۸۱۳) من رواية الشافعي: اخبرنا ابراهيم بن محمد' اخبرني عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر به-

۱۶۹۵- اخرجه الحاكم (۱/ ۲۹۸): حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب' ثنا محمد بن اسحاق الصغاني به- و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي في السنن (۳/ ۲۷۹) كتاب صلاة العيدين' باب التكبير ليلة الفطر و يوم الفطر-

۱۶۹۶- اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/ ۲۹۷-۲۹۸): اخبرنا ابو جعفر محمد بن عبد الله البغدادي' ثنا عبد الله بن محمد بن خنيس به- و من طريقه اخرجه البيهقي في سننه (۳/ ۲۷۹) كتاب صلاة العيدين' باب التكبير ليلة الفطر و يوم الفطر- و قال الزيلعي في نصب الراية (۲/ ۲۱۰): (وضعفه ابن القطان في كتابه' فقال: قال ابو حاتم في موسى بن محمد بن عطاء ابي الطاهر المقدسي: كان يكذب و يأتي بالاباطيل- و قال ابو زرعة: كان يكذب- و قال ابن عدي: منكر الحديث' يروي الموقري عن الزهري احاديثه مناكير' و ابو الطاهر و الموقري ضعيفان- انتهى كلامه)-

1697- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ وَاَبُوْ عَاصِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا ثَوَابُ بْنُ عُتْبَةَ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ثَوَابُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَكَانَ لَا يَاْكُلُ يَوْمَ النَّحْرِ شَيْئًا حَتّٰى يَرْجِعَ فَيَاْكُلَ مِنْ اُضْحِيَتِهِ .وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ حَتّٰى يَذْبَحَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن (نماز پڑھنے کے لیے) اس وقت تک نہیں نکلتے تھے جب تک کچھ کھا نہیں لیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ کے دن اس وقت تک کچھ نہیں کھاتے تھے جب تک (عید کی نماز ادا کر کے) واپس نہیں آ جاتے تھے' پھر آپ قربانی کا گوشت کھایا کرتے تھے۔

عبدالصمد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہاں تک کہ آپ قربانی کر لیتے تھے۔

1698- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا غَدَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ يَجْهَرُ بِالتَّكْبِيرِ حَتّٰى يَاْتِيَ الْمُصَلّٰى ثُمَّ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَاْتِيَ الْاِمَامُ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے' جب وہ عید الضحیٰ کے دن یا عید الفطر کے دن روانہ ہوتے تھے تو عیدگاہ پہنچنے تک مسلسل بلند آواز میں تکبیر پڑھتے رہتے تھے' پھر اس کے بعد اس وقت تک تکبیر کرتے رہتے تھے جب تک کہ امام آ نہیں جاتا تھا۔

1699- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى بَكْرٍ حَدَّثَنِى اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَاْكُلَ تَمَرَاتٍ وَّيَاْكُلُهُنَّ وَتْرًا.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن اس وقت تک (عید کی نماز پڑھنے کے لیے) نہیں نکلتے تھے جب تک کچھ کھجوریں نہیں کھا لیتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم طاق تعداد میں انہیں کھایا کرتے تھے۔

١٦٩٧- اخرجه الترمذي في الصلاة (٥٤٢) باب ما جاء في الاكل يوم الفطر قبل الخروج' و ابن ماجه في الصيام (١٧٥٦) باب في الاكل يوم الفطر قبل ان يخرج' و البغوي في (شرح السنة) (١١٠٤)' و ابن خزيمة (١٤٢٦)' و ابن حبان (٢٨١٢)' و الحاكم (١/ ٢٩٤)' و احمد (٥/ ٣٥٢-٣٥٣)' و الدارمي (١/ ٣٧٥)' والبيهقي في المعرفة (٦٨٤٦- ٦٨٤٨)' و في الكبرى في صلاة العيدين (٣/ ٢٨٣) باب ترك الاكل يوم النحر حتى يرجع' و الطيالسي في المسند (٨١١)' من رواية ثواب بن عتبة عن عبد الله بن بريدة عن ابيه' به- و قال الترمذي: (حديث غريب' و قال محمد: لا اعرف لثواب بن عتبة غير هذا الحديث- و قد استحب قوم من اهل العلم الا يخرج يوم الفطر حتى يطعم شيئا- و يستحب له ان يفطر على تمر' ولا يطعم يوم الاضحى حتى يرجع)- اه- و قال الحاكم: (هذا حديث صحيح الاسناد و لم يخرجاه' و ثواب بن عتبة المهري قليل الحديث' و لم يجرح بنوع يسقط به حديثه' و هذه سنة عزيزة من طريق الرواية' مستفيضة في بلاد المسلمين)- اه- و صححه ابن القطان كما في (نيل الاوطار) للشوكاني (٣/ ٢٥٥)-

١٦٩٨ تقدم تخريجه قريباً من غير وجه عن ابن عجلان' و من وجوه اخرى عن ابن عمر ايضاً-

١٦٩٩ اخرجه البخاري في العيدين (٩٥٣)' باب الاكل يوم الفطر قبل الخروج' و ابن ماجه في الصيام (١٧٥٤) باب في الاكل يوم الفطر قبل ان يخرج' و ابن خزيمة (١٤٢٩)' و ابن حبان (٢٨١٤)' و الحاكم (١/ ٢٩٤)' و احمد (٣/ ١٢٦-٢٣٢) من رواية عبيد الله بن ابي بكر' به-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مرجی بن رجاء یشکری، ابورجاء بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ربما وہم، یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۵۹۴)۔ مرجا بن رجاء۔

1700- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لاَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ تَمَرَاتٍ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن (نماز پڑھنے کے لیے) اس وقت تک نہیں نکلتے تھے جب تک کھجوریں نہیں کھالیتے تھے۔

1701- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَاُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْرَاُ بِ (ق وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ) وَ (اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ)

☆☆ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کی نماز میں اور عید الاضحیٰ کی نماز میں کون سی سورت کی قرأت کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ ق اور سورۂ اقتربت کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

۱۷۰۰- اخرجه البخاري في صحيحه رقم (۹۵۳) من رواية سعيد بن سليمان: حدثنا هشيم به؛ كما اخرجه الدارقطني هنا- اخرجه الترمذي في الصلاة (۵٤۲) باب ما جاء في الاكل يوم الفطر قبل الخروج؛ و ابن خزيمة (۱٤۲۸)؛ و ابن حبان (۲۸۱۳)؛ و الحاكم (۱/ ۲۹٤)؛ و الدارمي (۱/۳۷۵) من رواية هشيم: حدثنا ابن اسحاق عن حفص بن عبيد الله بن انس عن انس بن مالك؛ به- و قال الترمذي: (حسن غريب صحيح) و صححه الحاكم- قلت: اخرجه عن هشيم هكذا قتيبة بن سعيد و ابن ابي شيبة و عمرو بن عون و احمد بن منيع عن هشيم؛ به- عند صرح هشيم بالتحديث عن ابن اسحاق- و الذي عند الدارقطني من رواية ابي الربيع الزهراني: ثنا هشيم عن عبيد الله بن ابي بكر عن انس؛ به- و جزم ابو مسعود الدمشقي بانه كان عند هشيم على الوجهين؛ و نصره البيهقي و ابن حجر: كما في (فتح الباري) (۲/ ۵۱۸) (۹۵۳) باب الاكل يوم الفطر قبل الخروج؛ و هو قول الشيخ احمد شاكر: كما في تعليقه على الترمذي (۵٤۲)-

۱۷۰۱- اخرجه مالك في العيدين (۱/ ۱۸۰) باب ما جاء في التكبير و القراءة في صلاة العيدين؛ و من طريق مالك اخرجه الشافعي في (الام) (۱/ ۲۱۰) في كتاب الصلاة؛ باب صفة صلاة العيدين؛ و احمد في المسند (۵/ ۲۱۷-۲۱۸)؛ و مسلم في العيدين (۸۹۱) باب ما يقرا في صلاة العيدين؛ و ابو داود في الصلاة (۱۱۵٤) باب ما يقرا في الاضحى و الفطر؛ و الترمذي في الصلاة (۵۳٤) باب ما جاء في القراءة في العيدين؛ و البغوي في شرح السنة (۱۱۰۷)؛ و ابن حبان (۲۸۲۰)- و اخرجه سفيان بن عيينة عن ضمرة بن سعيد: بهذا الاسناد نحوه- اخرجه النسائي في العيدين (۳/ ۱۸۳-۱۸٤)؛ و الترمذي في الصلاة (۵۳۵)؛ و ابن ماجه في الاقامة (۱۲۸۲)- قال ابن عبد البر في (التمهيد) (۱٦/ ۲۲۸): (و قد زعم بعض اهل العلم بالحديث ان هذا الحديث منقطع: لان عبد الله لم يلق عمر- و قال غيره: هو متصل مسند- و لقاء عبيد الله لابي واقد الليثي غير مدفوع- و قد سمع عبيد الله من جماعة من الصحابة- و لم يذكر ابو داود في باب ما يقرا في العيدين الا هذا الحديث: و هذا يدل على انه عنده متصل صحيح)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ضمرة بن سعید بن ابی حنہ - انصاری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۰۰۶)۔

1702- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً سِوَى تَكْبِيرَةِ الْإِسْتِفْتَاحِ يَقْرَأُ بِـ (ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ) وَ (اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ)

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں عیدوں کی نماز میں ابتدائی تکبیر کے علاوہ بارہ تکبیریں کہا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سورۂ ق اور سورۂ اقتربت کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

1703- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْاُولٰى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ وَّفِي الثَّانِيَةِ بِخَمْسٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہتے تھے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہتے تھے، یہ تکبیریں قرأت کرنے سے پہلے کہتے تھے۔

۱۷۰۲- اخرجه ابو داود في الصلاة (۱۱۵۰) باب التكبير في العيدين' و البيهقي في العيدين (۲۸۷/۳) باب التكبير في صلاة العيدين' من رواية ابن وهب عن ابن لهيعة- و اخرجه الحاكم في العيدين (۲۹۸/۱) باب تكبيرات العيدين من رواية اسحاق بن عيسى عن ابن لهيعة' عن خالد بن يزيد باسناده- قال البيهقي في (المعرفة) (۶۸۶۸): (واخرجه ابن وهب و ابو صالح و معلى بن منصور' عن ابن لهيعة' عن خالد بن يزيد' عن ابن شهاب- قال محمد بن يحيى الذهلي: المحفوظ عندنا حديث خالد بن يزيد: لان ابن وهب قديم السماع من ابن لهيعة' و من سمع منه في القديم فهو اولى: لانه خلط باخرة)- قال الحاكم: (تفرد به عبد الله بن لهيعة' و قد استشهد به مسلم في موضعين- و في الباب عن عائشة' و ابن عمر' و ابي هريرة' و عبد الله بن عمرو' رضي الله عنهم- و الطرق اليهم فاسدة- و قد قيل عن ابن لهيعة عن عقيل)- اه- قلت: اختلف على ابن لهيعة في هذا الاسناد' فاخرجه ابن وهب وغيره عنه على هذا الوجه الذي رجحه محمد بن يحيى الذهلي- و اخرجه قتيبة بن سعيد' و عمرو بن خالد' عن ابن لهيعة عن عقيل عن الزهري' به- اخرجه ابو داود في الصلاة (۱۱۴۹) باب التكبير في العيدين' و من طريقه البيهقي في المعرفة (۶۸۶۶) باب التكبير في صلاة العيدين' من رواية قتيبة عن ابن لهيعة' به- و هو به- و اخرجه الحاكم في العيدين (۲۹۸/۱) باب تكبيرات العيدين سوى الافتتاح من رواية عمرو ابن خالد عن ابن لهيعة' به- و اخرجه في سنن البيهقي ايضا (۲۸۶/۳) من رواية ابن لهيعة عن عقيل عن الزهري' به- و سياتي من هذا الطريق في الحديث التالي- و اخرجه عبد الله بن يوسف عن ابن لهيعة: حدثني يزيد عن ابي حبيب و يونس عن ابن شهاب' به- اخرجه الدارقطني هنا و سياتي بعد ثلاث روايات- و اخرجه ابن وهب عن ابن لهيعة عن خالد بن يزيد و عقيل- معا- عن الزهري' به- اخرجه ابن ماجه في الاقامة (۱۲۸۰) باب كم يكبر الامام في صلاة العيد- واخرجه يحيى بن اسحاق: انبانا ابن لهيعة' حدثنا الاعرج عن ابي هريرة' نحوه- اخرجه احمد (۳۵۷/۲): حدثنا يحيى بن اسحاق' به- و اخرجه ابن لهيعة مرة فقال عن الاسود عن عروة بن الزبير عن ابي واقد الليثي و عائشة' نحوه- اخرجه الطبراني في الكبير (۲۷۸/۳) (۳۳۹۸)- و حكى الدارقطني في (علله) هذا الاختلاف على ابن لهيعة' و اعله بالاضطراب' فقال: (والاضطراب فيه من ابن لهيعة)- و حكى الترمذي في (علله الكبير) عن البخاري انه ضعفه' و قال: لا اعلم اخرجه غير ابن لهيعة)- ذكر ذلك كله الزيلعي في (نصب الراية) (۲۱۶/۲)- قلت: و بين الطحاوي في المعاني (۳۹۹/۲) وجوه الاختلاف فيه' وقال: (واما حديث ابن لهيعة فبين الاضطراب)- اه-

۱۷۰۳- اخرجه البيهقي (۲۸۶/۳)- وانظر تخريجه في الذي قبله-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عثمان بن ثابت بن اسماعیل بن ابان، ابوبکر صیدلانی، سمع محمد بن ربح بزاز، وعبید بن شریک بزار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳/ ۴۸)۔

○ عبید بن عبدواحد بن شریک بزار، وقیل: عبید بن خالد بن شریک بزار۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ثقات (۴۳۴/۸)، سیر اعلام النبلاء (۱۳/ ۳۸۵)۔

○ عمرو بن خالد بن فروخ بن سعید تمیمی، (اور ایک قول کے مطابق): خزاعی، ابوحسن حرانی، نزیل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/ ۶۹)۔

1704- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ حِزَامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبہ دینے سے پہلے ادا کر لیتے تھے۔

1705- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قُرَيْنٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ حَبِيْبٍ وَّيُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن جعفر بن محمد بن قرین، ابوحسن عثمانی، کوفی اصل۔ سمع محمد بن عبد الملک دقیقی و یحییٰ بن ابی طالب، و آخرین۔ روی عنہ ابوبکر ابہری مالکی وابوعمر بن حیویہ وعلی بن عمرو جریری، وابوحسن دارقطنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۳/ ۶۰)۔

1706- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۷۰۴- اخرجه البخاري في العيدين (۹۶۳) باب الخطبة بعد العيد؛ و مسلم في صلاة العيدين (۸۸۸)؛ و الترمذي في الصلاة (۵۳۱) باب ما جاء في صلاة العيدين قبل الخطبة؛ و النسائي في العيدين (۲/ ۱۸۳) باب صلاة العيدين قبل الخطبة؛ و ابن ماجه في اقامة (۱۲۷۶) باب ما جاء في صلاة العيدين؛ و البغوي في (شرح السنة) (۱۱۰۱)؛ و ابن خزيمة (۱۴۴۳)؛ و ابن حبان (۲۸۲۶)؛ و احمد (۲/ ۹۲) من رواية عبيد الله عن نافع باسناده۔

وَسَلَّمَ) يَوْمَ الْعِيدِ فَبَدَاَ بِالصَّلاَةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِلاَ اَذَانٍ وَّلاَاِقَامَةٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں عید کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز میں شریک ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کی جو کسی اذان اور اقامت کے بغیر تھی۔

1707 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلاَبَعْدَهَا يَعْنِى الْعِيْدَ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز سے پہلے اور اس نماز کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) یعنی عید کی نماز۔

1708 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ وَقُرِءَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَبَّرَ فِى الْفِطْرِ وَالاَضْحٰى سَبْعًا وَخَمْسًا سِوٰى تَكْبِيْرَتَىِ الرُّكُوعِ . لَفْظُ اَبِى الطَّاهِرِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز میں سات اور پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے' جو رکوع کی دو تکبیروں کے علاوہ ہوتی تھی۔

یہ لفظ ابوطاہر نامی راوی کی روایت کے ہیں۔

1709 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارٍ الْمُؤَذِّنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُكَبِّرُ فِى الْعِيْدَيْنِ فِى الْاُولٰى سَبْعًا وَّفِى الْاٰخِرَةِ خَمْسًا وَكَانَ يَبْدَاُ بِالصَّلاَةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ .

۱۷۰۶ - هكذا اخرجه البيهقي من رواية عبد الملك - و هو ابن ابي سليمان - عن عطاء - و تابعه ابن جريج فقال: اخبرني عطاء' به- اخرجه البخاري في العيدين (۹۵۸) باب المشي و الركوب الى العيد بغير اذان و لا اقامة - اه- و من طريق ابن جريج ايضا اخرجه عبد الرزاق في العيدين (۵۶۲۷) باب الاذان لهما - ولاه شاهد من حديث ابن عباس اخرجه عبد الرزاق و البخاري في الموضع المذكورة سابقا: روياه من طريق ابن جريج: اخبرني عطاء ان ابن عباس ارسل الى ابن الزبير اول ما بويع: انه لم يكن يوذن للصلاة يوم الفطر: فلا تؤذن لها- و اخرجه عبد الرزاق (۵۶۲۹) عن عمر و عثمان و علي -قلت: و له شاهد من حديث جابر بن سمرة مرفوعا نحوه - اخرجه مسلم في العيدين (۸۸۷)' و ابو داود في الصلاة (۱۱۴۸)' و الترمذي في الصلاة (۵۳۲)' و البغوي في (شرح السنة) (۱۱۰۰)' و ابن حبان في العيدين (۲۸۱۹)' و احمد في المسند (۹۸/۵) من رواية سماك عن جابر بن سمرة' به-

۱۷۰۹ اخرجه ابن ماجه في الاقامة (۱۲۷۷) باب ما جاء في كم يكبر الامام في صلاة العيدين! حدثنا هشام بن عمار' ثنا عبد الرحمن بن سعد بن عمار مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم ' حدثني ابي عن ابيه عن جده: (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكبر في العيدين في الاولى سبعا قبل القراءة' و في الآخرة خمسا قبل القراءة)-وقال في (الزوائد): (اسناده ضعيف: لضعف عبد الرحمن بن سعد و ابوه لا يعرف حاله)- اه -واخرجه الدارمي (۴۵۷/۱)' و الحاكم (۶۰۷/۳)' و البيهقي (۲۸۸/۳) من رواية عبد الرحمن ابن سعد بن عمار باسناده- و اعله ابن التركماني في (الجوهر النقي) بعبد الرحمن ' و قال: (منكر الحديث' و سعد بن عمار مستور' و الحديث مضطرب)-قلت: وقد ورد عن ابن ماجه: (عبد الرحمن بن سعد بن عمار' حدثني ابي عن ابيه عن جده)- و عند الحاكم: (حدثني ابي عن جدي)- و عند البيهقي و كذلك الدارمي: (عبد الرحمن بن سعد عن عبد الله بن محمد بن عمار عن ابيه عن جده)- فاختلف الروايات في ذلك' كما نرى- قال الذهبي: (عبد الله بن محمد بن عمار عن آبائه ضعفه ابن معين' قال عثمان بن سعيد: قلت ليحيى: كيف حال هؤلاء ؟ قال: ليسوا بشيء)- اه-

☆☆ عبداللہ بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہا کرتے تھے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے آپ ﷺ خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن سعد بن عمار بن سعد قرظ، موذن مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۸۹۸)۔

1710 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ بْنِ جُوَانٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْفَحَّامُ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْلَى الثَّقَفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَبَّرَ فِي الْعِيْدَيْنِ الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا سِوٰى تَكْبِيْرَةِ الصَّلَاةِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دونوں عیدوں کی نماز میں یعنی عیدالضحیٰ کی نماز میں اور عیدالفطر کی نماز میں بارہ تکبیریں کہا کرتے تھے سات تکبیریں پہلی رکعت میں ہوتی تھیں اور پانچ تکبیریں دوسری رکعت میں ہوتی تھیں یہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ ہوتی تھیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن شعبة بن جوان، ابوعلی، (اور ایک قول کے مطابق): محمد بن جوان بن شعبة، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ بغدادی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۵/۳۵۲)۔

○ احمد بن ولید بن ابی ولید، ابوبکر علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ بغدادی، وذکرہ انہ ان کا انتقال 273ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۵/۱۸۸)۔

1711 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ

۱۷۱۰- اخرجه ابو داود في الصلاة (۱۱۵۱) باب التكبير في العيدين؛ و ابن ماجه الصلاة (۱۲۷۸) باب ما جاء في كم يكبر الامام في صلاة العيدين؛ و الطحاوي في شرح المعاني (۲/۳۹۹)؛ و احمد (۲/۱۸۰)؛ و ابن الجارود (۲۶۲)؛ و البيهقي في العيدين (۳ /۲۸۵ - ۲۸۶)؛ و في المعرفة (۶۸۶۱-۶۸۶۲)؛ و السنن الصغير له (۱/۲۵۹)- من رواية عبد الله بن عبد الرحمن الطائفي باسناده- و نقل الترمذي في (العلل الكبير) (ص/۹۲، ۹۴) عن البخاري قوله: (وحديث عبد الله بن عبد الرحمن الطائفي عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده في هذا الباب هو صحيح ايضا)- و راجع (نصب الراية) (۲/۲۱۷)- وقال الطحاوي في (المعاني): (عبد الله بن عبد الرحمن ليس عندهم بالذي يحتج بروايته؛ و عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ليس بسماع)- اه- قلت: و عبد الله بن عبد الرحمن الطائفي ضعفه جماعة منهم ابن معين: كما قال ابن القطان في (كتابة) على ما ذكر الزيلعي في (نصب الراية) (۲/۲۱۷)۔

اللّٰہِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيَّ بِاِسْنَادِهٖ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلتَّكْبِيْرُ سَبْعٌ فِي الْاُولٰى وَخَمْسٌ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْقِرَاءَ ةُ بَعْدَهُمَا كِلْتَيْهِمَا.

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: سات تکبیریں پہلی رکعت میں ہوں گی اور پانچ تکبیریں دوسری رکعت میں ہوں گی اور دونوں رکعت میں قرأت ان تکبیروں کے بعد ہوگی۔

1712- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَبَّرَ فِي الْعِيْدِ يَوْمَ الْفِطْرِ سَبْعًا فِي الْاُولٰى وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا سِوٰى تَكْبِيْرَةِ الصَّلَاةِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عید الفطر کے دن پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہیں' یہ نماز کی تکبیروں کے علاوہ تھیں۔

1713- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْكَرَابِيْسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُولٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا. زَادَ الْبُخَارِيُّ قَبْلَ الْقِرَاءَ ةِ.

☆☆ کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عیدین کی نماز میں تکبیریں کہا کرتے تھے' پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہتے تھے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔

بخاری نے اپنی روایت میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

قرأت کرنے سے پہلے (تکبیریں کہتے تھے)۔

1714- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ

۱۷۱۳- اخرجه الترمذي في الصلاة (۵۳۶) باب ما جاء في التكبير في العيدين' و ابن ماجه في الاقامة (۱۲۷۹) باب ما جاء في كم يكبر الامام في صلاة العيدين' و البيهقي في الكبرى (۲/۲۸۶)' و المعرفة (۶۸۶۳)' و الطحاوي في المعاني (۴/۳۹۹) من رواية كثير بن عبد الله عن ابيه عن جده' به- و نقل الترمذي في (العلل الكبير)' و عنه البيهقي في (المعرفة) عن البخاري قوله: (ليس شيء في هذا الباب اصح منه' و به اقول)- اه- و قال ابن القطان- كما في نصب الراية (۲/۲۱۷)-: (هذا ليس بصحيح في التصحيح' فقوله: (هو اصح شيء في الباب) يعني: اشبه ما في الباب' و اقل ضعفاً- و قوله: (و به اقول) يحتمل ان يكون من كلام الترمذي' اي: و انا اقول: ان هذا الحديث اشبه ما في الباب)- اه- قلت: و ابعد ابن القطان- رحمه الله- كلامه بما نقله عن الائمة من الطعن على هذا الاسناد' من ذلك قول احمد: (كثير بن عبد الله لا يساوي شيئا)' و ضرب على حديثه في المسند- و تركه الدارقطني و غيره' بل قال الشافعي: (هو ركن من اركان الكذب) و قال ابن حبان: (روى عن ابيه عن جده نسخة موضوعة' لا يحل ذكرها في الكتب الا على سبيل التعجب)- اه-

۱۷۱۴- اخرجه الطحاوي في المعاني (۴/۳۹۹) عن فرج بن فضالة عن عبد الله بن عامر الاسلمي عن نافع' به- و قال: (عبد الله بن عامر عندهم ضعيف' و انما اصل الحديث عن ابن عمر نفسه) ثم اخرجه عن ابن عمر- و قال ابن ابي حاتم في العلل) (۱/۲۰۷) (۵۹۷): (سالت ابي عن حديث اخرجه نافع بن ابي نعيم القارئ عن نافع مولى ابن عمر عن ابن عمر: انه كان يكبر في العيدين سبعا في الاولى' و خمسا في الثانية- قال ابي: (هذا خطا' رجع هذا الحديث عن ابي هريرة انه كان يكبر)- اه- قلت: و ذكر الزيلعي في نصب الراية (۲/۲۱۸) عن الترمذي في (علله الكبير) قال: (سالت محمدا عن هذا الحديث' فقال: الفرج بن فضالة ذاهب الحديث' و الصحيح ما اخرجه مالك و غيره من الحفاظ عن نافع عن ابي هريرة من فعله- انتهى)- و حديث ابي هريرة المشار اليه اخرجه مالك في الموطا (۱/۱۹۲) كتاب العيدين' باب التكبير و القراءة في العيدين (۹) عن نافع مولى ابن عمر انه قال: (شهدت الاضحى و الفطر مع ابي هريرة فكبر في الركعة الاولى سبع تكبيرات قبل القراءة- و في الآخرة خمس تكبيرات قبل القراءة)- اه- قال مالك: (و هو الامر عندنا)- اه- هكذا

حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) التَّكْبِيْرُ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى سَبْعُ تَكْبِيْرَاتٍ وَّفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسُ تَكْبِيْرَاتٍ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عیدین میں تکبیریں کہی جائیں گی، پہلی رکعت میں سات تکبیریں ہوں گی اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہوں گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعد بن عبدحمید بن جعفر بن عبداللہ بن حکم انصاری، ابومعاذ مدنی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 219ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۸۸)۔

1715- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَّعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ فِي الْمَكْتُوْبَاتِ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) فِيْ فَاتِحَةِ الْقُرْاٰنِ وَيَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْوِتْرِ وَيُكَبِّرُ فِيْ دُبُرِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ غَدَاةَ عَرَفَةَ اِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ اٰخِرَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ يَوْمَ دَفْعَةِ النَّاسِ الْعُظْمٰى.

★★ ابوطفیل حضرت علی بن ابوطالب اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: ان دونوں حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ فرض نماز میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ بسم اللہ پڑھا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں اور وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے اور آپ ایام تشریق میں عرفہ کے دن کی صبح کی فجر کی نماز کے پہلے سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز تک جس دن لوگ بڑی تعداد میں روانہ ہوتے ہیں، ہر فرض نماز کے بعد تکبیر پڑھا کرتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

محمد بن قاسم بن زکریا محاربی کوفی سودانی ابوعبداللہ، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۱۵/۷۳)، ومیزان (۴/۱۴)۔

1716- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَسَنِ الزُّبَيْدِيُّ حَدَّثَنَا اَسِيْدُ بْنُ

۱۷۱۵- تقدم اثناء الكلام على القنوت؛ وقد اختلف فيه على عمرو بن شمر، واستطرد الدارقطني هنا في سرد الروايات عنه بذلك- قال ابن حجر في (التلخيص) (۲/۹۲): (وفي اسناده عمرو بن شمر، وهو متروك، عن جابر الجعفي، وهو ضعيف، عن عبدالرحمن بن سابط عنه، قال البيهقي: لا يحتج به- ورُوي عنه من طرق اخرجه مختلفة، اخرجها الدارقطني، مدارها عليه عن جابر، اختلف عليه فيها في شيخ جابر الجعفي- واخرجه الحاكم من وجه آخر عن فطر بن خليفه عن ابي الطفيل عن علي وعمار، وقال: هو صحيح، وصح من فعل عمر وعلي وابن عباس وابن مسعود- وفي اسناده عبد الرحمن ابن سعد، وهو ضعيف، وسعيد بن عثمان مجهول، وان كان هو الكريزي فهو ضعيف)- اه-

زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَجْهَرُ فِي الْمَكْتُوبَاتِ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) وَكَانَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ وَكَانَ يُكَبِّرُ يَوْمَ عَرَفَةَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ وَيَقْطَعُهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ اٰخِرَ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

☆☆ حضرت علی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز میں بلند آواز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے دن صبح کی نماز کے بعد تکبیر پڑھنا شروع کرتے تھے اور ایامِ تشریق کے آخری دن عصر کی نماز کے بعد اسے ختم کرتے تھے (یعنی ہر نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن احمد بن ثابت بن سلام، ابوقاسم بغدادی بزاز، روی عنہ دارقطنی و ابن شاہین و ابن جمیع، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۹/ ۳۸۷-۳۸۸)۔

1717- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الطَّلْحِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُنَيْدٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُكَبِّرُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ اِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ حِيْنَ يُسَلِّمُ مِنَ الْمَكْتُوبَاتِ.

☆☆ امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ' امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے دن فجر کی نماز کے بعد تکبیر پڑھا کرتے تھے اور ایامِ تشریق کے آخری دن عصر کی نماز تک پڑھتے رہتے تھے یہ تکبیر آپ اس وقت پڑھتے تھے' جب آپ فرض نماز کے بعد سلام پھیرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مصعب بن سلام- تمیمی کوفی نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ لہ اوھام، وہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/ ۲۵۱)۔

1718- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الطَّلْحِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَبَّرَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَقَطَعَ فِيْ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

☆☆ امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے دن تکبیر کہتے تھے اور یہ عمل ایامِ تشریق کے آخری دن ختم کرتے تھے۔

1719- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ حَدَّثَنَا نَائِلُ بْنُ نَجِيحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ مِنْ غَدَاةِ عَرَفَةَ يُقْبِلُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَيَقُوْلُ عَلٰى مَكَانِكُمْ . وَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ . فَيُكَبِّرُ مِنْ غَدَاةِ عَرَفَةَ اِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن جب صبح کی نماز ادا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کی طرف رُخ کر کے فرمایا: اپنی جگہ پر رہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پڑھنا شروع کیا۔

''اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے دن صبح کے وقت یہ تکبیر پڑھنا شروع کرتے اور ایامِ تشریق کے آخری دن عصر کی نماز تک اسے (ہر نماز کے بعد) پڑھتے رہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نائل بن نجیح حنفی۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: نائل بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴۳۵/۱۳)۔

1720- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعِيْدَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ اِنَّا نَخْطُبُ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّجْلِسَ - يَعْنِىْ لِلْخُطْبَةِ - فَلْيَجْلِسْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّذْهَبَ فَلْيَذْهَبْ . قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ وَهٰذَا يُرْوٰى عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عید کی نماز میں شریک ہو

۱۷۲۰- اخرجه ابو داود في الصلاة (۱۱۵۵) باب الجلوس للخطبة' عن محمد بن الصباح باسناده- و اخرجه النسائي في العيدين (۱۸۶/۳) باب التخيير بين الجلوس في الخطبة للعيدين' عن محمد بن يحيى بن ايوب' و ابن ماجه في الاقامة (۱۲۹۰) باب ما جاء في انتظار الخطبة بعد الصلاة عن هدية بن عبد الوهاب المروزي و عمرو بن رافع البجلي' كلهم عن الفضل بن موسى السيناني بهذا الاسناد- و قال ابو داود: وهذا يروى عن عطاء مرسلا عن النبي صلى الله عليه وسلم)- اه- وقال النسائي: (هذا خطا' و الصواب مرسل)- اه- قال ابن ابي حاتم في (العلل) (۱۸۰/۱) (۵۱۳): (وسئل ابو زرعة عن حديث اخرجه الفضل بن موسى السيناني عن ابن جريج عن عطاء عن عبد الله بن السائب قال: شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العيد' فلما قضى الصلاة قال: (انا نخطب فمن احب ان يجلس للخطبة فليجلس و من احب فليرجع)- قال ابو زرعة: الصحيح ما حدثنا به ابراهيم بن موسى عن هشام بن يوسف عن ابن جريج عن عطاء ان النبي صلى الله عليه وسلم مرسل)- اه- و اخرجه البيهقي (۲۸۵/۳) من حديث سفيان عن ابن جريج عن عطاء مرسلا - و اخرجه ايضا من طريق الفضل موصولا- قال ابن معين: (هذا خطا' و انما هو عن عطاء فقط' و انما يغلط فيه الفضل' يقول: عن عبد الله بن السائب)- اه- قلت: و اخرجه عبد الرزاق (۵۶۷۰) عن ابن جريج' اخبرني عطاء قال: بلغني ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول: (اذا قضينا الصلاة فمن شاء فلينتظر الخطبة' و من شاء فليذهب)- قال: فكان عطاء يقول: (ليس على الناس حضور الخطبة يومئذ)- اه- فاجتمع هشام بن يوسف و سفيان و عبد الرزاق على روايته عن ابن جريج عن عطاء مرسلا- و خالفهم الفضل' فاخرجه موصولا بذكر عبد الله بن السائب و هشاد في ذلك ابن معين و ابو زرعة و ابو داود و النسائي-

جب آپ ﷺ نے نماز ختم کی تو ارشاد فرمایا:
اب ہم خطبہ دیں گے جو شخص چاہے وہ بیٹھا رہے (راوی بیان کرتے ہیں: یعنی خطبہ سننے کے لیے بیٹھا رہے) اور جو شخص جانا چاہے وہ چلا جائے۔
امام ابوداؤد نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت عطاء کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

1721- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلَى ابْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ التَّكْبِيْرُ اَيَّامَ التَّشْرِيقِ بَعْدَ الظُّهْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ اٰخِرُهَا فِى الصُّبْحِ مِنْ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایامِ تشریق کی تکبیر قربانی کے دن ظہر کے بعد شروع ہوگی اور ایامِ تشریق کے آخری دن صبح کی نماز میں اسے آخری مرتبہ پڑھا جائے گا۔

<u>راویانِ حدیث کا تعارف:</u>

○ عباس بن محمد بن عباس، وقیل: عباس بن محمد بن احمد بن اسرائیل، ابومحمد جوھری، ذکر بغدادی انہ کان من جوالین فی طلب حدیث، ان کا انتقال 349ھ میں بخارا میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۶۰/۱/۲)۔

1722- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.
قَالَ وَحَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ صَعْصَعَةَ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ .
قَالَ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ فَرْوَةَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ فَرْوَةَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ.
قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُكَبِّرُوْنَ فِىْ صَلَاةِ الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ اِلٰى صَلَاةِ الظُّهْرِ مِنْ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ يُكَبِّرُوْنَ فِى الصُّبْحِ وَلَا يُكَبِّرُوْنَ فِى الظُّهْرِ .
قَالَ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ عَلِيٍّ اللَّهَبِيُّ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَنْدَرٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فُلَانٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَبَّرَ بِنَا عُثْمَانُ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فِى الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ اِلٰى اَنْ صَلَّى الظُّهْرَ مِنْ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ فَكَبَّرَ فِى الصُّبْحِ وَلَمْ يُكَبِّرْ فِى الظُّهْرِ.
قَالَ وَحَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانَا يُصَلِّيَانِ الظُّهْرَ يَوْمَ النَّحْرِ

۱۷۲۱- في اسناده عبد الله بن نافع، و هو ضعيف، و قد سبقت ترجمته-
۱۷۲۲- اخرجه الدارقطني عن جماعة باسانيد مختلفة- و مدار ذلك كله على محمد بن عمر الواقدي، و هو متروك الحديث، و الكلام فيه مشهور- و في رواية ابي سعيد الخدري: اسحاق بن ابي فروة، و هو متروك ايضا-

بِالْمُحَصَّبِ وَلَايُكَبِّرَانِ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَهُ يُكَبِّرُ فِى الصَّلَوَاتِ اَيَّامَ التَّشْرِيقِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلَاثًا.

قَالَ وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: لوگ (یعنی صحابہ کرام) قربانی کے دن ظہر کی نماز کے بعد تکبیر کہنا شروع کرتے تھے اور ایام تشریق کے آخری دن ظہر کی نماز تک تکبیر کہا کرتے تھے' یہ لوگ صبح کی نماز میں تکبیر کہتے تھے اور ظہر کی نماز میں نہیں کہتے تھے۔

عبداللہ نامی راوی اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ محصور تھے تو انہوں نے ہمارے سامنے قربانی کے دن ظہر کی نماز سے تکبیر کہنی شروع کی اور ایام تشریق کے آخری دن ظہر کی نماز ادا کرنے تک انہوں نے تکبیر کہی (ایام تشریق کے آخری دن) انہوں نے صبح کی نماز میں تکبیر کہی تھی ظہر کی نماز میں نہیں کہی۔

عبداللہ نامی راوی حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: یہ دونوں حضرات واپسی کے دن وادیٔ محصب میں ظہر کی نماز ادا کرتے تھے اور اس کے بعد تکبیر نہیں کہتے تھے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ایام تشریق میں تمام نمازوں کے بعد تکبیر کہا کرتے تھے وہ تین مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن ابی علی لھبی مدنی، روی عن ابن منکدر۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۵/۱۷۸)۔

2-باب صَلَاةِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِى الْكَعْبَةِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِيهِ.

باب 2: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنا' اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف

1723- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلَى عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْبَيْتَ ثُمَّ خَرَجَ وَبِلَالٌ خَلْفَهُ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ هَلْ صَلَّى قَالَ لَا. قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ دَخَلَ فَسَاَلْتُ بِلَالًا هَلْ صَلَّى قَالَ نَعَمْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ اسْتَقْبَلَ الْجِذْعَةَ وَجَعَلَ السَّارِيَةَ الثَّانِيَةَ عَنْ يَمِينِهِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم

باہر تشریف لائے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے' میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (خانہ کعبہ کے اندر) نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! راوی بیان کرتے ہیں: اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پھر خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے' میں نے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت ادا کی ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کے تنے کی طرف رخ کیا تھا اور دوسرے ستون کو اپنے دائیں طرف رکھا تھا۔

•••———•••———•••

خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کے بارے میں اہلِ علم کا اختلاف

خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مستقل باب قائم کیا ہے' جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کے جائز ہونے کے بارے میں دو مذاہب ہیں۔

بعض فقہاء کے نزدیک ایسا کرنا ناجائز ہے۔

ان حضرات نے یہ دلیل پیش کی ہے' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے اور آپ نے اس کے تمام کناروں میں دعا مانگی تھی' لیکن آپ نے وہاں نماز نہیں پڑھی تھی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے آئے تھے اور ارشاد فرمایا تھا: یہ قبلہ ہے (یعنی اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی جائے گی)۔

دوسرے گروہ کے نزدیک خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنا جائز ہے' انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں متعدد روایات پیش کی

۱۷۲۴- اخرجه البيهقي في سننه (۲/ ۳۲۹) كتاب الصلاة' باب الصلاة في الكعبة من طريق الدارقطني' به- و حسن السهيلي اسناده (الروض الانف)' كما في نصب الراية (۲/ ۳۲۱) و قال : (اخرجه الدارقطني في سننه' و هو من فرائده)- الا- و في اسناده محمد بن عبد الرحمن بن ابي ليلى: قال الحافظ في التقريب (۲/ ۱۸٤): (صدوق سيء الحفظ جدا)-قلت: واورده الدارقطني عقبه من رواية ابن ابي مليكة عن ابن عمر' نحوه- و شاركه في هذا الوجه عبد الرزاق (۹۰۶۵)' والنسائي في المناسك (۵/ ۲۱۷) باب موضع الصلاة في البيت وللحديث طرق اخرى عن ابن عمر مرفوعاً نحوه' كالتالي؛ فاخرجه سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه: اخرجه البخاري في الحج (۱۵۹۸) باب اغلاق البيت' و مسلم في الحج (۱۳۲۹) باب استحباب دخول الكعبة للحاج وغيره و الصلاة فيها' و النسائي في المساجد (۲/ ۳۲-۳٤) باب الصلاة في الكعبة' و البيهقي (۲/ ۳۲۷-۳۲۸)' و ابن حبان (۳۲۰۱)' و الدارمي (۲/ ۵۲)' و الطحاوي في المعاني (۱/ ۳۸۹- ۳۹۰)' و اخرجه الشافعي عن مالك عن نافع عن ابن عمر' اخرجه مالك في الموطا في الحج (۱/ ۳۹۸) باب الصلاة في البيت' و عنه الشافعي في الام (۱/ ۹۸) باب الصلاة في الكعبة' و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي في المعرفة (٤٤۹۶)- و الحديث اخرجه غير الشافعي عن مالك' به- و من طريق مالك اخرجه البخاري في الصلاة (۵۰۵) باب الصلاة بين السواري في غير جماعة' و ابو داود في الحج (۲۰۲۳) باب الصلاة في الكعبة' و النسائي في القبلة (۲/ ۶۳)' و البيهقي في الكبرى (۲/ ۳۲۶' ۳۲۷)' و البغوي في شرح السنة (٤٤۷)' و الطحاوي في المعاني (۱/ ۳۸۹)- و اخرجه عبيد الله بن عمر عن نافع' نحوه- اخرجه مسلم في الحج (۱۳۲۹)' و ابو داود في الحج (۲۰۲۵)' و احمد في المسند (۲/ ۳۳' ۵۵)- و اخرجه حسان بن عطية عن نافع' نحوه- اخرجه ابن ماجه في المناسك (۳۰۶۳) باب دخول الكعبة' و ابن حبان في الصلاة (۳۲۰۲)- و اخرجه الاوزاعي عن نافع نحوه- اخرجه الطحاوي في المعاني (۱/ ۳۹۰)-و اخرجه سماك الحنفي سمعت ابن عمر' نحوه- اخرجه الطيالسي (۱۸۶۷)' و عبد الرزاق (۹۰۶۶)' و ابن الجعد في مسنده (۱۵۵۶)' و من طريقه ابن حبان في الصلاة (۳۲۰۰)' و اخرجه ايضا احمد في المسند (۲/ ٤۵' ٤۶' ۸۳)' و البيهقي في الكبرى (۲/ ۳۲۸)' و الطحاوي في المعاني (۱/ ۳۹۱) من رواية سماك' به- و اخرجه جميعا- عدا عبد الرزاق- من رواية شعبة عن سماك' و اخرجه عبد الرزاق -وحده- من رواية مسعر عن سماك' به- و اخرجه ايضا- سليم بن اسود بن حنظلة المحاربي- عن ابن عمر' نحوه-اخرجه عبد الرزاق (۹۰۷۱)' و الطحاوي في المعاني (۱/ ۳۹۰)' و ابن حبان في الصلاة (۳۲۰۵)-

ہیں جن میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ روایت نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ حضرت اسامہ بن زید اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کے ساتھ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے جب آپ باہر تشریف لائے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے کہاں نماز ادا کی تھی تو انہوں نے یہ بات بتائی: سامنے کی طرف۔

کیونکہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس بارے میں دو طرح کی روایات منقول ہیں لہٰذا اس بارے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا جائے گا اور اس میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی۔

اگر یہاں یہ اعتراض کیا جائے خانہ کعبہ کی تمام عمارت قبلہ ہے (یعنی اس کی طرف رخ کیا جائے گا) اور خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے والا پورے قبلہ کی طرف رخ نہیں کر سکتا تو اس کا جواب یہ دیا جائے گا۔

اس بات پر سب کا اتفاق ہے خانہ کعبہ کی عمارت کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے حالانکہ جو بھی شخص خانہ کعبہ کی عمارت کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہا ہوگا اس کے سامنے خانہ کعبہ کا کوئی ایک حصہ ہوگا۔ تو اسی طرح اگر کوئی شخص خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھتا ہے اور اس کے سامنے خانہ کعبہ کا کوئی ایک حصہ ہوتا ہے تو وہ قبلہ کی طرف رخ کرنے والا شمار ہوگا۔

جہاں تک نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا تعلق ہے یہ قبلہ ہے تو اس سے مراد یہ ہے: جو شخص باہر کھڑا ہو کر نماز ادا کرے گا یا جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہوگا تو اس کا رخ اس کی طرف ہونا چاہیے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے اس عمارت کے اندر نماز ادا کرنا سرے سے جائز ہی نہیں ہے۔

امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمٰن جزیری تحریر کرتے ہیں:

حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: خانہ کعبہ کے اندر یا اس کی چھت کے اوپر فرض نماز ادا کرنا درست نہیں ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص اس طرح سے کھڑا ہوتا ہے اس کی پشت خانہ کعبہ کے کسی حصے کی طرف نہ ہو یا وہ شخص خانہ کعبہ کے باہر ہو اور سجدہ خانہ کعبہ کے اندر کر رہا ہو تو ایسی صورت میں اس کی فرض نماز ادا ہو جائے گی۔

نفل نماز اور نذر کی نماز خانہ کعبہ کے اندر اور خانہ کعبہ کی چھت پر ادا کی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے چھت کے کنارے پر سجدہ نہ کیا جائے اگر کنارے پر سجدہ کیا گیا تو وہ نماز بھی نہیں ہوگی کیونکہ اس صورت میں اپنے شخص کا رخ خانہ کعبہ کی طرف شمار نہیں ہوگا۔

فقہائے مالکیہ اس بات کے قائل ہیں: خانہ کعبہ کے اندر فرض نماز ادا کرنا درست ہے۔ تاہم یہ انتہائی مکروہ ہے مستحب یہ ہے: اگر وقت باقی ہو تو (باہر آ کر) اس نماز کو دہرایا جائے۔ جہاں تک نفل نماز کا تعلق ہے تو اگر وہ غیر مؤکدہ نماز ہے تو اسے

شرح معانی الآثار از امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 389/1)

خانہ کعبہ کے اندر پڑھنا مستحب ہے۔ لیکن اگر وہ مؤکدہ نماز ہو تو اسے خانہ کعبہ کے اندر ادا کرنا مکروہ ہوگا۔ البتہ بعد میں اسے دُہرایا نہیں جائے گا۔

خانہ کعبہ کی چھت پر فرض نماز پڑھنا باطل ہے' نفلی اور غیر مؤکدہ نماز پڑھنا درست ہے اور مؤکدہ نوافل کے بارے میں دو اقوال ہیں' البتہ دونوں کی حیثیت یکساں ہے۔

شوافع یہ کہتے ہیں' خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنا درست ہے' خواہ وہ فرض نماز ہو یا نفل نماز ہو۔ البتہ اگر خانہ کعبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہو اور اس دروازے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی جائے تو یہ درست نہیں ہوگی۔

خانہ کعبہ کی چھت کے اوپر نماز پڑھنا اس شرط کے ساتھ درست ہوگا کہ سامنے کوئی ایسی چیز ہو جو انسان کے دو تہائی ہاتھ کے برابر یا اس سے اونچی ہو۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: خانہ کعبہ کے اندر اور اس کی چھت کے اوپر نماز پڑھنا قطعی طور پر درست ہے' البتہ خانہ کعبہ کی چھت پر نماز ادا کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں بے ادبی کا پہلو پایا جاتا ہے۔[1]

1724 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْاٰدَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ الْقُلُوْسِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْكَعْبَةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ - قَالَ - فَسَاَلْنَا بِلَالًا فَاَخْبَرَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے ہمیں بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ستونوں کے درمیان نماز ادا کی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابو یوسف قلوسی: یعقوب بن اسحاق بن زیاد بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 272ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ثقات (۹/۲۸۶)، تاریخ بغداد (۱۴/۲۸۵-۲۸۶)۔

1725 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَبِىْ حَرْبٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ

---

[1] الفقہ علی المذاہب الاربعہ از: شیخ عبدالرحمٰن الجزیری 213/1

۱۷۲۵ - اخرجه البيهقي في سننه (۲/۳۲۹) كتاب الصلاة' باب الصلاة في الكعبة' من طريق الدارقطني' به- و اخرجه الطبراني في الكبير (۱۲/۴۰۰) برقم (۱۳۴۴۷) من طريق اسماعيل ابن عمرو البجلي' ثنا ابو مريم' حدثني حبيب بن ابي مريم' به- وقال الهيثمي: (فيه ابو مريم ... الخ- قلت: ابو مريم هو عبد الغفار بن القاسم' و اسناد حديثه ضعيف النجاشي' و لم اعرفه' و بقية رجاله موثقون' و في بعضهم كلام)- ... فاتت الهيثمي معرفته- و الحديث اسناده ضعيف جدا- و عبد الغفار بن القاسم ابو مريم الانصاري' رماه ابن المديني و ابو داود بوضع الحديث' و كنيته ... الحنفي و عبد الواحد بن زياد و ابو داود' و تركه ابو حاتم و النسائي و الدارقطني- و قال الذهبي: رافضي ليس بثقة- ينظر: (لسان الميزان) (۴/۴۲-۴۳)- وقال البيهقي: (في ثبوت الحديث نظر)- و راجع: (نصب الراية) للزيلعي (۲/۳۲۱-۳۲۲)-

عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ اَبِي ثَابِتٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْبَيْتَ فَصَلَّى بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى بَيْنَ الْبَابِ وَالْحَجَرِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ . ثُمَّ دَخَلَ مَرَّةً اُخْرٰى فَقَامَ فِيهِ يَدْعُو ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوستونوں کے درمیان دو رکعت ادا کیں' پھر آپ باہر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے دروازے اور حجر اسود کے درمیان دو رکعت ادا کی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ قبلہ ہے۔

اس کے بعد آپ دوسری مرتبہ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اندر کھڑے ہو کر دعا مانگی اور باہر تشریف لے آئے (اس مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر) نماز ادا نہیں کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

- عیسیٰ بن ابی حرب، ذکرہ مزی فی (تہذیب الکمال) (۳۱/ ۲۴۷) فیمن روی عن یحییٰ بن ابی بکیر۔
- عبدغفار بن قاسم، ابومریم انصاری، رافضی، لیس ب علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴/ ۳۷۹)۔

3-باب التَّشْدِيدِ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ وَكُفْرِ مَنْ تَرَكَهَا وَالنَّهْيِ عَنْ قَتْلِ فَاعِلِهَا .

باب3: نماز ترک کرنے کی شدید مذمت' جو شخص اسے ترک کر دے وہ کفر (کا مرتکب ہوتا) ہے تاہم ایسا کرنے والے کو قتل کرنا منع ہے

1726- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ جَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما حِينَ طُعِنَ فَقَالَ الصَّلَاةَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّهُ لَا حَظَّ فِي الْاِسْلَامِ لِاَحَدٍ اَضَاعَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى عُمَرُ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا.

★★ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا جا چکا تھا' انہوں نے عرض کی: امیر المؤمنین نماز کا وقت ہو گیا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسے شخص کے لیے اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے جو نماز ادا نہ کرے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی' حالانکہ اس وقت ان کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

1727- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

۱۷۲۶- تقدم تخريجه في باب (جواز الصلاة مع خروج الدم السائل من البدن)-

الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ الْعَهْدُ الَّذِى بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ.

☆☆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہمارے اور ان (کفار) کے درمیان بنیادی فرق نماز ادا کرنا ہے' جو شخص اسے ترک کر دیتا ہے وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسن بن شقیق، ابوعبدالرحمٰن مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۴)۔

○ عمر بن احمد بن علی بن عبدالرحمٰن، ابوحفص، جوھری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 325ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱/ ۲۲۸، ۲۲۹)۔

1728- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْإِسْكَافُ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْعَلاءُ بْنُ عِمْرَانَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْعَتَكِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبداللہ بن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن لیث بن محمد بن یزید، ابوبکر جوھری، وثقہ بغدادی، وذکرانہ ان کا انتقال 299ھ یا 297ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳/ ۱۹۶)۔

1729-وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' بندے اور کفر کے درمیان (بنیادی

۱۷۲۷ اخرجه الترمذي في الايمان (۲٦۲۱) باب: ما جاء في ترك الصلاة' والنسائي في الصلاة (۱/ ۲۳۱) باب: الحكم في تارك الصلاة' و ابن ماجه في الاقامة (۱۰۷۹) باب: ما جاء فيمن ترك الصلاة' و احمد (۵/ ۳٤٦)' و ابن حبان في باب الوعيد على ترك الصلاة (۱٤۵٤)' و الحاكم في الايمان (۱/ ۷۰٦) باب التشديد في ترك الصلاة' و ابن ابي شيبة (۱۱/ ۳٤)' و البيهقي في الكبرى (۳/ ۳٦٦) من طرق عن الحسين بن واقد بهذا الاسناد- وقال الترمذي: (حسن صحيح غريب) اه قال الحاكم: (صحيح الاسناد' لا نعرف له علة) - اه - و اخرجه الدارقطني في الرواية الآتية من وجه آخر عن عبد الله بن بريدة' به-

۱۷۲۸- اخرجه ابن عدي في الكامل (۳/ ۲۵) من طريق العلاء' ثنا خالد بن عبيد' به-و في اسناده خالد بن عبيد؛ وقال ابن حبان في المجروحين (۱/ ۲۷۵): (يروي عن انس بن مالك نسخة موضوعة ما لها اصل' يعرفها من ليس الحديث صناعته انها موضوعة) - اه -

فرق) نماز ترک کرنا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن علی بن علاء بن موسیٰ، ابوعبداللہ، معروف بالجوزجانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 328ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴/۳۰۹، ۳۱۰)۔

1730- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا اَبُو مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا بَيْنَ الْكُفْرِ اَوِ الشِّرْكِ وَالاِيمَانِ تَرْكُ الصَّلاةِ.

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کفر (راوی کو شک ہے شاید یہ لفظ ہے:) شرک اور ایمان کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن سعید بن ہارون، ابوصالح اصبہانی، وثقہ بغدادی وذکرانہ ان کا انتقال 324ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۰/۲۸۸)۔

1731- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الصُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا وَقَالَ لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ اِلَّا تَرْكُ الصَّلاةِ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''بندے اور کفر کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے''۔

1732- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا

١٧٢٩- اورده الدارقطني من ثلاث طرق عن سفيان عن ابي الزبير عن جابر- و قد اخرجه ابو داود في السنة (٤٦٧٨) باب: في رد الارجاء' و الترمذي في الايمان (٢٦٢٠)' و ابن ماجه في الاقامة (١٠٧٨) باب: ما جاء فيمن ترك الصلاة' و ابن منده في الايمان (٢١٨)' و البغوي في شرح السنة (٣٤٧)' و ابن ابي شيبة (١١/٣٣) من طرق عن سفيان بهذا الاسناد-و تابعه عليه ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر' به- اخرجه مسلم في الايمان (٨٢)باب: اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة' و الدارمي (١/٢٨٠)' وابن منده (٢١٧)' و البيهقي في الكبرى (٣/٣٦٦) من رواية ابي عاصم عن ابن جريج' اخبرني ابو الزبير' سمعت جابرًا-و اخرجه النسائي (١/٢٣٢) من رواية محمد بن جريج عن ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر' به- و قد صرح ابن جريج و ابو الزبير بالتحديث في الذي قبله' فلا اشكال- و تابعهما يعني: سفيان و ابن جريج- على هذا الاسناد ايضًا: موسى بن عقبة عن ابي الزبير عن جابر' به- اخرجه احمد (٣/٣٨٩) عن سريج عن ابن ابي الزناد عن موسى بن عقبة' به-و اخرجه محمد بن كثير العبدي عن الثوري عن الاعمش عن ابي سفيان عن جابر' به- اخرجه ابن حبان (١٤٥٣)' و ابن منده (٢١٩)- و اخرجه جرير عن الاعمش' به بمتابعة الثوري على هذا الوجه- اخرجه مسلم (٨٢)' و الترمذي في الايمان (٢٦١٨)' و البيهقي (٣/٣٦٦)-وورد من طرق عن الاعمش' به- اخرجه احمد ٣/٣٧٠)' و الترمذي (٢٦١٨) (٢٦١٩)' و ابن ابي شيبة (١١/٣٤)' و ابن منده (٢١٩)' و الطبراني في الصغير (٢/١٤)-و اخرجه حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن جابر' به- اخرجه القضاعي في (الشهاب) (٢٦٦)' و البيهقي (٣/٣٦٦)' والطبراني في الصغير (١/١٣٤) من رواية ابي الربيع الزهراني عن حماد بن زيد' به-وللحديث شواهد في اسانيدها كلام' و قد ذكرها ابو الطيب آبادي في (التعليق المغني)-

مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ أَخْبَرَنَا هُودُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلٌ يُعْجِبُنَا تَعَبُّدُهُ وَاجْتِهَادُهُ فَذَكَرْنَاهُ لِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِاسْمِهِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَوَصَفْنَاهُ بِصِفَتِهِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ نَذْكُرُهُ كَذَلِكَ إِذْ طَلَعَ الرَّجُلُ فَقُلْنَا هُوَ هَذَا . فَقَالَ إِنَّكُمْ لَتُخْبِرُونَ عَنْ رَجُلٍ عَلَى وَجْهِهِ سَفْعَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ . فَأَقْبَلَ حَتَّى وَقَفَ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يُسَلِّمْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ هَلْ قُلْتَ حِينَ وَقَفْتَ عَلَى الْمَجْلِسِ مَا فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَفْضَلُ مِنِّي وَخَيْرٌ مِنِّي . فَقَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ دَخَلَ يُصَلِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ . فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا . فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَقْتُلُ رَجُلاً يُصَلِّي وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ فَخَرَجَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص تھا جس کی عبادت و ریاضت ہمیں بہت پسند تھی' ہم نے اس شخص کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' ہم نے اس کا نام آپ ﷺ کے سامنے لیا' لیکن آپ ﷺ اسے پہچان نہیں سکے' جب ہم نے اس کا حلیہ بیان کیا' تو آپ ﷺ پھر بھی اسے نہیں پہچان سکے' ابھی ہم اس شخص کا تذکرہ ہی کر رہے تھے کہ اسی دوران وہ شخص سامنے آ گیا' ہم نے عرض کی: یہ وہ شخص ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مجھے ایک ایسے شخص کے بارے میں بتا رہے ہو جس کے چہرے پر شیطان کا نشان ہے' پھر وہ شخص آگے آیا اور ان لوگوں کے پاس آ کر ٹھہر گیا اس نے سلام نہیں کیا' نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: میں تمہیں اللہ کے نام کی قسم دے کر یہ کہتا ہوں کہ کیا تم نے ابھی' جب تم اس محفل کے پاس آ کر ٹھہرے ہو' یہ سوچا ہے' اس وقت ان حاضرین میں کوئی بھی شخص مجھ سے زیادہ فضیلت والا اور مجھ سے بہتر نہیں ہے' اس شخص نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے' ایسا ہی ہے' پھر وہ شخص نماز پڑھنے لگا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اسے کون قتل کرے گا؟ حضرت ابوبکر نے عرض کی: میں! حضرت ابوبکر ﷺ اس کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہا تھا' حضرت ابوبکر ﷺ نے یہ سوچا: سبحان اللہ! کیا میں ایسے شخص کو قتل کروں گا جو نماز ادا کر رہا ہے' حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے' پھر حضرت ابوبکر ﷺ باہر آ گئے (اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث ذکر کی ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن فرج بن عبد وارث، قرشی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 236ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۰۰)۔

○ محمد بن زبرقان، (ابوہمام اھوازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ربما وھم، یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۶۱)۔

○ ھود بن عطا، یمامی عن انس۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: لا یحتج به منکر الروایة علی قلتها. ان کے مزید

حالات کے لیے ملاحظہ ہو: مجروحین (۳/۹۶)، وجرح وتعدیل (۹/۱۱۱)۔

1733- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي هُودُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے۔

1734- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي يَسَارٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِرَجُلٍ مَخْضُوبِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا . قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُحِّيَ عَنِ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَانٍ يُقَالُ لَهُ النَّقِيعُ- وَلَيْسَ بِالْبَقِيعِ- فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَقْتُلُهُ فَقَالَ لَا إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ . وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ أُتِيَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَّبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جس کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں پر مہندی لگی ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے' تو اس کے بارے میں یہ حکم دیا گیا کہ اسے مدینہ منورہ سے نکال کر نقیع نامی جگہ پر بھیج دیا جائے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا ہم اسے قتل نہ کردیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک ہیجڑے کو لایا گیا جس نے اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں میں مہندی لگائی ہوئی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن احمد بن ربیع، ابومحمد انماطی۔ روی عنہ ابن شاذان ودارقطنی وابن شاھین وابن جمیع، وکان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۷/۲۷۰)۔

۱۷۳۳- هكذا اورده الدارقطني هنا عن موسى بن عبيدة ثم اورده من رواية زيد بن الحباب عن موسى فقال فيه: (عن انس بن مالك ان عمر بن الخطاب ......) ولم يذكر ابا بكر- ولعل هذا الاضطراب من موسى بن عبيدة وهو الربذي قال احمد في رواية: منكر الحديث- وحمل عليه في اخرى- وقال في ثالثة: لا تحل الرواية عنه وامر بالضرب على حديثه- وقال ابو حاتم: منكر الحديث وكذا قال الساجي وضعفه ابن معين وجماعة- تنظر: ترجمته في (تقريب التهذيب) ت (۷۰۳۸)-

۱۷۳۴- اخرجه ابو داود في الادب (۴۹۲۸) باب في الحكم في المخنثين عن هارون بن عبد الله ومحمد بن العلاء ان ابا اسامة اخبرهم عن مفضل بن يونس عن الاوزاعي باسناده-وقال المنذري: (وفي متنه نكارة وابو يسار هذا لا اعرف اسمه- وقد قال ابو حاتم الرازي لما سئل عنه: مجهول وليس كذلك: فانه قد روى عنه الاوزاعي والليث فكيف يكون مجهولا !) ا- ه-

○ فی (ا): ابراہیم بن عبد حمید۔

○ مفضل بن یونس جعفی، ابو یونس کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 178ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۷۲)۔

4-باب صِفَةِ مَنْ تَجُوْزُ الصَّلاةُ مَعَهُ وَالصَّلاةُ عَلَيْهِ.

باب 4: اُس شخص کا تذکرہ جس کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز ہے اور جس کی نمازِ جنازہ ادا کرنا جائز ہے

1735- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ الْحَضْرَمِیُّ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ عُرْوَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ سَيَلِيكُمْ بَعْدِیْ وُلَاةٌ فَيَلِيكُمُ الْبَرُّ بِبِرِّهِ وَالْفَاجِرُ بِفُجُوْرِهِ فَاسْمَعُوْا لَهُمْ وَاَطِيْعُوْا فِيْمَا وَافَقَ الْحَقَّ وَصَلُّوا وَرَاءَ هُمْ فَاِنْ اَحْسَنُوْا فَلَكُمْ وَلَهُمْ وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد تمہارے اوپر کچھ حکمران مسلط ہوں گے' نیک شخص اپنی نیکی کے ہمراہ تمہارا حکمران ہوگا اور گنہگار اپنے گناہوں کے ہمراہ ہوگا تم ان کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا' اس چیز کے بارے میں جس میں وہ راہِ حق کی پیروی کریں اور ان کی اقتداء میں نماز ادا کرتے رہنا' اگر وہ اچھائی کریں گے تو تمہارا اجر ملے گا اور انہیں ان کا اجر ملے گا' اور اگر بُرائی کریں گے تو تمہیں تمہارا اجر ملے گا' انہیں ان کا گناہ ملے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن عروۃ بن زبیر مدنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴/۱۷۷)۔

1736- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَبُوْ بَدْرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ مَيْمُوْنِ الْخُرَاسَانِیُّ عَنْ مُكْرَمِ بْنِ حَكِيْمٍ الْخَثْعَمِیِّ عَنْ سَيْفِ بْنِ مُنِيْرٍ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ اَرْبَعُ خِصَالٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ اُحَدِّثْكُمْ بِهِنَّ فَالْيَوْمَ

۱۷۳۵- اورده ابن الجوزي في (الواهيات) (۱/۴۲۱-۴۲۲) رقم (۷۱۷) من طريق المصنف-وقال ابن الجوزي: (عبد الله بن محمد بن يحيى قال ابو حاتم الرازي: متروك الحديث- و قال ابن حبان: لا يحل كتب حديثه)- اه- و ذكره ابن عدي في (الكامل) (۴/۱۵۰۱- ۱۵۰۲)- و قال: (و لعبد الله بن محمد بن عروة غير ما ذكرت من الحديث- و احاديثه عامتها مما لا يتابعه الثقات عليه' و لم اجد من المتقدمين فيه كلاما' و لم اجد بدا من ذكره لما رايت من احاديثه انها غير محفوظة' لما شرطت في اول الكتاب)- اه-و قوله: (فان احسنوا...... الخ' قد روي من غير هذا الوجه بما ساتوجه اصح من هذا من حديث ابي هريرة وغيره- و حديث ابي هريرة عند البخاري (۲/۱۸۷) و البيهقي (۳/۱۲۶-۱۲۷)- و ورد من حديث عقبة بن عامر ايضاً- اخرجه ابو داود (۵۸۰) و ابن ماجه (۹۸۳) و الطيالسي (۱۰۰۴) و غيرهم-

۱۷۳۶- اخرجه ابن الجوزي في (الواهيات) (۱/۴۲۳) من طريق الدارقطني' بهذا الاسناد- واخرجه العقيلي (۳/۹۰) من طريق الوليد بن الفضل' به- قال العقيلي: (عبد الجبار عن مكرم بن حكيم' اسناده مجهول' غير محفوظ' و ليس في هذا المتن اسناد ثابت)- اه-و سيف بن منير مجهول: كما في (الميزان)- (۲/۲۵۶) ووقع عند العقيلي: (منير بن سيف) و الصواب العكس- و للحديث شواهد ياتي تخريجها عن ابن عمر وغيره-

أُحَدِّثُكُمْ بِهِنَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ لاَ تُكَفِّرُوا أَحَدًا مِنْ أَهْلِ قِبْلَتِي بِذَنْبٍ وَإِنْ عَمِلُوا الْكَبَائِرَ وَصَلُّوا خَلْفَ كُلِّ إِمَامٍ وَجَاهِدُوا- أَوْ قَالَ قَاتِلُوا- مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ وَالرَّابِعَةُ لاَ تَقُولُوا فِي أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَلاَفِي عُمَرَ وَلاَفِي عُثْمَانَ وَلاَفِي عَلِيٍّ إِلاَّ خَيْرًا قُولُوا (تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ) .لاَ يَثْبُتُ إِسْنَادُهُ مَنْ بَيْنَ عَبَّادٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ ضُعَفَاءُ .

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: چار خصوصیات ہیں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی تھی' لیکن میں نے تمہارے سامنے ان کے بارے میں بیان نہیں کیا' آج میں تمہیں ان کے بارے میں بتاؤں گا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

میرے اہل قبلہ میں سے کسی ایک کے گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرو' اگرچہ وہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتے ہوں اور ہر امام کی اقتداء میں نماز ادا کرلو اور ہر امیر کے ساتھ جہاد کرو۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) قتال کرو اور چوتھی بات یہ ہے: ابوبکر صدیق' عمر' عثمان اور علی کے بارے میں صرف اچھی بات بیان کرو اور یہ کہو:

''یہ امت گزر چکی ہے اس نے جو اچھا عمل کیا اس کا اجر انہیں مل جائے گا اور تم جو اچھائیاں کرو گے اس کا اجر تمہیں ملے گا''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد جبار بن حجاج خراسانی، روی عن مکرم بن حکیم۔ قال ازدی: متروک الحدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۳۹/۴)۔

○ مکرم بن حکیم خثعمی، روی خبرا باطلاء، قال زدی: لیس حدیثہ بشیء۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۵۰۹/۶)۔

1737- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيُّ بِحَلَبَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلُّوا عَلَى مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَصَلُّوا خَلْفَ مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ہر وہ شخص جو لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہو' اس کی نمازِ جنازہ ادا کرو اور ہر اس شخص کے پیچھے نماز ادا کرلیا کرو جو لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہو''۔

۱۷۳۷- اخرجه ابن الجوزي في العلل (۴۲۱/۱) رقم (۷۱۲) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه ابو نعيم في (تاريخ اصبهان) (۳۱۷/۲) من طريق عثمان بن عبد الرحمن باسناده- قال ابن الجوزي (۴۲۴/۱): (وعثمان' قال يحيى: ليس بشيء' كان يكذب- و قال البخاري و النسائي ابو داود: ليس بشيء- و قال الدارقطني: متروك)- اه- وقال ابن الجوزي (۴۲۴/۱): (وعثمان' قال يحيى: ليس بشيء' كان يكذب- و قال البخاري و النسائي و ابو داود: ليس بشيء- و قال الدارقطني: متروك)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوعمر محمد بن عبداللہ بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ جماعۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۸۰/۲)۔

○ خالد بن اسماعیل مخزومی، مدنی، ابوولید۔ قال دارقطنی: متروک۔ وقال ابن عدی: کان یضع حدیث علی ثقات۔ وامام ابن حبان فرماتے ہیں: لایجوز احتجاج بہ بحال۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴۰۶/۲)۔

1738- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَّابْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلُّوا عَلٰى مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَصَلُّوا وَرَاءَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر اس شخص کی نمازِ جنازہ ادا کرو جو لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہو اور ہر اس شخص کے پیچھے نماز ادا کرو جو لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہو۔

1739- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْاَفْطَسُ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهٗ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن فضل بن عطیہ مروزی، یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۰/۲)۔

1740- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنَانٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَّكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرٍّ كَانَ اَوْ فَاجِرٍ وَاِنْ هُوَ عَمِلَ بِالْكَبَائِرِ وَالْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ اَمِيْرٍ بَرٍّ كَانَ اَوْ فَاجِرٍ وَاِنْ عَمِلَ بِالْكَبَائِرِ وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ بَرٍّ كَانَ اَوْ فَاجِرٍ وَاِنْ

۱۷۳۸- اخرجه ابن الجوزي في العلل (۴۲۱/۱) رقم (۷۱۶) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه الخطيب في تاريخه (۲۹۲/۱۱) من رواية ابي الوليد المخزومي باسناده و هو ضعيف' نسبه ابن عدي الى الكذب-

۱۷۳۹- اخرجه ابن الجوزي في العلل (۴۲۰/۱) رقم (۷۱۳) من طريق الدارقطني- و فيه (محمد بن الفضل) كذبه ابن معين' و اتهمه احمد' و تركه النسائي' و الراجح فيه ما اخرجه عمرو بن سويد عن سالم الافطس عن سعيد بن جبير عن ابن عمر' به- اخرجه ابو نعيم في (الحلية) (۳۲۰/۱۰) من رواية نصر بن الحريش عن المشمعل بن ملحان عن سويد' به- و نصر ضعفه الدارقطني؛ كما في (تاريخ بغداد) (۲۸۶/۱۳)- و المشمعل: قال ابن معين: ما ارى به باسًا' و ثقه ابن حبان' ضعفه الدارقطني- لكن هذه الطريقة امثل من الاولى-

۱۷۴۰- اخرجه ابن الجوزي في الواهيات (۴۲۲/۱۰) عن الدارقطني' بهذا الاسناد- وقال اشعث مجروح' و بقية لا يقوم على روايته' و قال الدارقطني؛ مكحول لم يلق ابا هريرة- ۵۱-

عَمِلَ بِالْكَبَائِرِ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

تم پر ہر مسلمان کی اقتداء میں نماز ادا کرنا لازم ہے خواہ وہ نیک ہو یا گناہ گار' اگر چہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہوتا ہو اور تم پر ہر امیر کے ہمراہ جہاد کرنا واجب ہے' خواہ وہ نیک ہو یا گناہگار ہو' اگر چہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہوتا ہو' اور تم پر ہر مسلمان کی نمازِ جنازہ ادا کرنا لازم ہے جو فوت ہو جاتا ہے' خواہ وہ نیک ہو یا گناہ گار' اگر چہ وہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا ہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن حنان-کلبی، حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔یغرب، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 257ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۹۵/۲)۔

○ یزید بن یزید بن جابر ازدی، دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔فقیہ، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 134ھ میں یا اس سے قبل ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۷۲/۲)۔

1741- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنَانٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْقِنَّسْرِيُّ حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُلْوَانَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ اَصْلِ الدِّيْنِ الصَّلَاةُ خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَالْجِهَادُ مَعَ كُلِّ اَمِيْرٍ وَلَكَ اَجْرُكَ وَالصَّلَاةُ عَلٰى كُلِّ مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ . لَيْسَ فِيْهَا شَیْءٌ يَثْبُتُ.

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دین کی بنیادی تعلیمات میں یہ بات شامل ہے' ہر نیک اور گناہ گار کے پیچھے نماز ادا کی جائے گی اور ہر امیر کے ساتھ جہاد کیا جائے' تمہیں تمہارا اجر مل جائے گا اور اہل قبلہ میں سے ہر مرنے والے شخص کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔

1742- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ مَاهَانَ الدَّبَّاغُ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبِرَكِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ الْيَقْظَانِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تُكَفِّرُوْا اَهْلَ قِبْلَتِكُمْ وَاِنْ عَمِلُوْا بِالْكَبَائِرِ

۱۷۴۱- اورده ابن الجوزي في (الواهيات) (۷۱۰) من طريق الدارقطني به-و قال ابن الجوزي: (هذا حديث لا يصح - و الحارث قال ابن المديني: كان كذابا- و فرات بن سليمان: قال ابن حبان: منكر الحديث جدا' ياتي بما لا نشك انه معمول)' اه-قلت: و ابو اسحاق القنسريني: قال الذهبي في (الميزان) (۴۸۹/۴): مجهول: و محمد بن علوان: قال ابو حاتم الرازي-كما في الجرح و التعديل (۴۹۱/۴)-: (مجهول)- و قد وهم ابن الجوزي في فرات بن سليمان' و تبعه الزيلعي في (نصب الراية) (۲۸/۲)' فذكرا قول ابن حبان في ترجمته- وصوابه (سلمان) بلا ياء' ترجمه ابن ابي حاتم في الجرح (۸۰/۲/۳) و حكى عن ابيه قوله: (لا باس به' محله الصدق' صالح الحديث)- اه- و مقولة ابن حبان' انما هي في فرات بن سليم: كما في المجروحين لابن حبان (۲۰۷/۲): فهذا مما و هم فيه ابن الجوزي و تبعه الزيلعي-

وَصَلُّوا مَعَ كُلِّ اِمَامٍ وَّجَاهِدُوْا مَعَ كُلِّ اَمِيرٍ وَّصَلُّوا عَلٰى كُلِّ مَيِّتٍ ۔ اَبُوْ سَعِيْدٍ مَجْهُوْلٌ.

☆☆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

اپنے اہل قبلہ کی تکفیر نہ کرو' اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتے ہوں اور ہر امام کی اقتداء میں نماز پڑھ لیا کرو اور ہر امیر کے ہمراہ جہاد میں حصہ لو اور ہر مرحوم کی نمازِ جنازہ ادا کرو۔

اس روایت کا راوی ابوسعید مجہول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حماد بن ماہان دباغ، فارسی اصل، سمع من علی بن عثمان لاحقی، وعیسیٰ بن ابراہیم برکی، وعلی بن مدینی، ومحمد بن عقبۃ سدوسی۔ روی عنہ حمزۃ بن محمد دہقان، وابوسہل بن زیاد قطان، امام دارقطنی فرماتے ہیں: لیس بالقوی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲/۲۷۳)، ومیزان (۶/۱۴۴)۔

○ عتبۃ بن یقظان راسبی ابوعمرو، (اور ایک قول کے مطابق): ابوزحارۃ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۵)۔

○ ابوسعید شامی، عن مکحول، مجہول، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۴۲۸)۔

1743- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سَابِقٍ اَبُو سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الشَّامِيِّ عَنْ مَّكْحُولٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهٗ وَقَالَ صَلُّوا عَلٰى كُلِّ مَيِّتٍ مِّنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ.

☆☆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اہل قبلہ میں سے ہر مرحوم کی نمازِ جنازہ ادا کرو''۔

1744-وَحَدَّثَنَا اَبُوْ رَوْقٍ الْهِزَّانِيُّ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۷۴۲- اخرجه ابن الجوزي في (الواهيات) (۱/۴۲۲-۴۲۳) من طريق الدارقطني' به- وقال ابن الجوزي: (عتبة بن اليقظان: قال علي بن الحسين بن الجنيد: لا يساوي شيئًا- و فيه الحارث بن نبهان: قال يحيى: ليس بشيء.- و قال النسائي: متروك- و قال ابن حبان: لا يحتج به- و ابو سعيد: قال الدارقطني: مجهول)- اه -والحديث اخرجه ابن ماجه (۱/۴۸۸) كتاب الجنائز' باب في الصلاة على اهل القبلة الحديث (۱۵۲۵) من طريق مسلم بن ابراهيم' ثنا الحارث بن نبهان' به مختصرًا- قال البوصيري في الزوائد (۱/۴۹۷): (هذا اسناد ضعيف: ابو سعيد هذا هو الصواب' و اسمه: محمد بن سعيد' و عتبة بن يقظان' و الحارث بن نبهان كلهم ضعفاء)-

۱۷۴۴- اخرجه ابن الجوزي في العلل المتناهية (۱/۴۲۲) رقم (۷۱۹)' و في التحقيق (۱/۴۷۵) من طريق الدارقطني' به-واخرجه ابو داود في الجهاد' باب: الغزو مع ائمة الجور' و من طريقه البيهقي في الكبرى (۳/۱۲۱)' و في المعرفة (۵۹۱۹) من رواية احمد بن صالح' حدثنا ابن وهب باسناده-وقال البيهقي في المعرفة: (اسناده صحيح' الا ان فيه ارسالاً بين مكحول و ابي هريرة)- اه- قلت: و اخرجه ابن الجوزي ايضًا في (الواهيات) (۱/۴۱۸-۴۱۹)' واعله ابن الجوزي بالارسال بين مكحول و بين ابي هريرة- و تبعهم على الاعلال بذلك: المنتقد ابن التركماني' و غيرهما-

وَهْبٍ حَدَّثَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَصَلُّوا عَلٰى كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَجَاهِدُوْا مَعَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ . مَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَمَنْ دُوْنَهٗ ثِقَاتٌ.

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر نیک اور گناہ گار کے پیچھے نماز ادا کرلو ہر نیک اور گناہ گار کی نمازِ جنازہ ادا کرو ہر نیک اور گناہ گار کے ہمراہ جہاد میں حصہ لو۔

مکحول نامی راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے اور اس کے علاوہ راوی ثقہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن بکر ابوروق هزانی، عن فلاس وعدة۔ قال ذھبی: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱/ ۲۷۷)، ولسان (۱/ ۳۶۲)۔

1745- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَسَدٍ الْهَرَوِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمُخَرِّمِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْحَرَّانِیُّ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ صُبْحٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ ثَلَاثٌ مِنَ السُّنَّةِ الصَّفُّ خَلْفَ كُلِّ اِمَامٍ لَكَ صَلَاتُكَ وَعَلَيْهِ اِثْمُهٗ وَالْجِهَادُ مَعَ كُلِّ اَمِيْرٍ لَكَ جِهَادُكَ وَعَلَيْهِ شَرُّهٗ وَالصَّلَاةُ عَلٰى كُلِّ مَيِّتٍ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ وَاِنْ كَانَ قَاتِلَ نَفْسِهٖ . عُمَرُ بْنُ صُبْحٍ مَتْرُوْكٌ .

✿✿ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

تین چیزیں سنت ہیں: ہر امام کے پیچھے صف بنا کر (باجماعت نماز ادا کرنا) تمہیں تمہاری نماز کا ثواب مل جائے گا' اور اس کے گناہ کا بوجھ اس کے ذمے ہوگا اور ہر امیر کے ہمراہ جہاد میں حصہ لینا' تمہیں تمہارے جہاد کا ثواب ملے گا اور اس کا شر اس کے ذمے ہوگا' اور اہلِ توحید میں سے ہر مرحوم کی نمازِ جنازہ ادا کرنا' اگرچہ اس نے خودکشی کی ہو۔

اس روایت کا راوی عمر بن صبح متروک ہے۔

5-باب صِفَةِ صَلَاةِ الْخَوْفِ وَاَقْسَامِهَا .

باب 5: نمازِ خوف کا طریقہ اور اس کی اقسام

1746- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَالْقَاضِی الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ السَّرِیِّ الْغَنَوِیُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِیْ صَلَاةِ الْخَوْفِ سَهْوٌ . تَفَرَّدَ بِهٖ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ السَّرِیِّ وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

۱۷۴۵- اخرجه ابن الجوزي في (الواهيات) (۱/ ۴۱۹-۴۲۰) من طريق المصنف به- و في اسناده عمر بن صبح كذبه الازدي، ورماه ابن حبان بوضع الحديث، و تركه الدارقطني وغيره-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نمازِ خوف میں سہو نہیں ہوتا۔

•••———•••———•••

نماز خوف کی شرعی حیثیت

نماز خوف کی شرعی حیثیت پر بحث کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زُحیلی تحریر کرتے ہیں:

جمہور فقہاء کے نزدیک نمازِ خوف ادا کرنا شرعی طور پر جائز ہے' اس وقت جب کفار کے ساتھ جنگ کی جا رہی ہو۔ یہ جواز کتاب وسنت سے ثابت ہے' جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور جب تم ان میں موجود ہو اور انہیں نماز پڑھانے لگو تو ایک گروہ اپنا اسلحہ تیار کر کے تمہارے پیچھے کھڑا ہو جائے' جب وہ لوگ سجدہ کر لیں تو یہ لوگ پیچھے چلے جائیں اور دوسرا اگر وہ آ جائے' جس نے نماز ادا نہیں کی تھی اور وہ تمہارے ساتھ آ کر نماز ادا کرے' یہ بھی اپنی احتیاط کا خیال رکھیں اور اسلحہ پاس رکھیں کیونکہ کفار تو یہ چاہتے ہیں' تم اپنے اسلحے اور ساز وسامان سے غافل ہو جاؤ اور وہ ایک ہی مرتبہ تم پر حملہ کر دیں''۔

اصول یہ ہے: جب تک کوئی ایسی دلیل موجود نہ ہو' جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ کوئی معاملہ یا حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے تو ایسی صورت میں جو امر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت ہوگا' وہ آپ کی اُمت کے لیے بھی ثابت ہو جائے گا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے کا حکم دیا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

''جب تم ان میں موجود ہو''۔

یہ الفاظ قرآن میں استعمال ہوئے ہیں' لیکن ان سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی کے ساتھ مخصوص ہے کیونکہ ایک دوسرے مقام پر اسی نوعیت کی آیت میں یہ الفاظ ہیں:

''تم ان کے اموال میں سے زکوٰۃ وصول کرو''۔

تو یہ حکم بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

مستند احادیث سے یہ بات ثابت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مواقع پر نمازِ خوف ادا کی ہے:

ایک غزوۂ ذات الرقاع کے موقع پر جو صحیح روایت کے مطابق غزوۂ خندق کے بعد کا واقعہ ہے۔

ایک مرتبہ بطن نخل میں'

ایک مرتبہ عسفان میں'

۱۷۴۶- اخرجه ابن عدي في الكامل (۵/ ۳۲۳) من طريق بقية عن عبد الحميد بن السري' به- و هو عبد الحميد بن السري الغنوي: قال الذهبي في (الميزان): (من المجاهيل' و الخبر منكر)- ثم ساقه باسناده الى ابي عتبة: احمد بن الفرج' به- ثم قال: (قال ابو حاتم الرازي: عبد الحميد مجهول' روى عن عبد الله بن عمر حديثا موضوعاً' و ضعفه الدارقطني)- اه- راجع (اللسان) لابن حجر (۳/ ۲۹۶-۲۹۷)- و احمد بن الفرج: ابو عتبة الحمصي لم يسلم من الطعن ايضاً: فقد ضعفه جماعة' و احتمله آخرون- ينظر: (لسان الميزان ۱/ ۲۴۵ ۲۴۶)-واخرجه الطبراني في الكبير (۱۰/ ۸۸) رقم (۹۹۸۶) من حديث ابن مسعود' بنفس اللفظ- وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (۲/ ۱۵۷): (فيه الوليد بن الفضل: ضعفه ابن حبان والدارقطني)- اه-

ایک مرتبہ ذی قرد میں۔

نبی اکرم ﷺ نے چوبیس مرتبہ نمازِ خوف ادا کی ہے اور آپ ﷺ کے نماز ادا کرنے کے طریقے کی تفاصیل احادیث میں مذکور ہیں۔

یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ "اسی طرح نماز ادا کرو جیسے تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے"۔

صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے نمازِ خوف ادا کی جائیگی۔ حضرت علی حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم جیسے اکابر صحابہ نے نمازِ خوف ادا کی ہے۔

جمہور کے نزدیک اور مشہور قول کے مطابق فقہائے مالکیہ کے نزدیک بھی سفر اور حضر دونوں صورتوں میں نمازِ خوف ادا کرنا جائز ہے۔

فقہائے مالکیہ میں سے شیخ ابن ماجشون اس بات کے قائل ہیں: نمازِ خوف صرف سفر کے دوران ادا کی جا سکتی ہے۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: نمازِ خوف کا حکم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے اور یہ صرف نبی اکرم ﷺ کی ظاہری حیات میں جائز تھی کیونکہ قرآن میں یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں:

"جب تم ان میں موجود ہو"۔

نبی اکرم ﷺ کی ظاہری حیات میں آپ کے ساتھ مختص ہونے کی حکمت یہ ہے: ہر گروہ آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کا ثواب حاصل کر لے۔ اس کی وجہ یہ ہے: صحابہ کرام آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے حوالے سے بہت حریص تھے۔

اب نبی اکرم ﷺ کے وصالِ ظاہری کے بعد اس نوعیت کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہ گئی ہے تو ہر گروہ ایک ہی امام کے پیچھے پوری نماز ادا کر سکتا ہے اس لیے نمازِ خوف ادا کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں ہوگی جس میں چلنا پھرنا پڑے اور نماز کے دوران آنا جانا پڑے جو اپنی اصل کے اعتبار سے نماز کے حکم کے خلاف ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی ظاہری زندگی کے بعد ایک امام کے پیچھے نمازِ خوف ادا نہیں کی گئی بلکہ دو اماموں کے پیچھے ادا کی جاتی رہی ہے ایک امام ایک گروہ کو دو رکعات پڑھا دیا کرتا تھا دوسرا امام دوسرے گروہ کو دو رکعت پڑھا دیا کرتا تھا۔ جو گروہ نماز نہیں پڑھ رہا ہوتا تھا وہ دشمن کے مقابلے میں نگرانی کرتا تھا اور اس پر نظر رکھتا تھا۔

لیکن اس استدلال کو اس بناء پر رد کر دیا گیا ہے نبی اکرم ﷺ کی ظاہری زندگی کے بعد صحابہ کرام نے بھی نمازِ خوف ادا کی ہے اور وہ اس بات سے زیادہ اچھی طرح سے واقف تھے کہ کون سا شرعی حکم ختم ہو گیا ہے اور کون سا ابھی باقی ہے۔

اس حکم کو باقی رکھنے کی بنیادی وجہ یہ ہے: اسلام یہ چاہتا ہے لوگ ایک ہی جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں تاکہ ان کے درمیان باہمی ربط اور تعلق مضبوط ہو مستحکم ہو اور ہمیشہ موجود رہے یہاں تک کہ انتہائی خوف سختی اور بحران کے دوران بھی ان کے درمیان اس باہمی تعلق کے اندر کوئی رخنہ واقع نہیں ہونا چاہیے۔

خوف کا اثر نماز کے طریقے پر پڑتا ہے نماز کی رکعات پر نہیں پڑتا ہے اور خوف کی وجہ سے نماز کی رکعات کم نہیں ہوں گی' اکثر فقہاء اسی بات کے قائل ہیں۔

نمازِ خوف کا سبب اور اس کی شرائط علامہ ابن عابدین نے اس بات کی تصریح کی ہے' نمازِ خوف کا بنیادی سبب دشمن کے حملے کا خوف ہے' لہٰذا نمازِ خوف کے لیے دشمن کی موجودگی شرط ہوگی' یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح مسافر کے لیے سفر کی مشقت (سفر کا) سبب ہوتی ہے اور شرعی سفر کا وجود اس کے لیے شرط ہے۔ اسی طرح خوف سے مراد دشمن کی موجودگی ہوگی اور یہ حقیقی خوف مراد نہیں ہوگا کیونکہ دشمن کی موجودگی کو خوف کے قائم مقام قرار دیا گیا ہے۔

نمازِ خوف کا تعلق صرف لڑائی سے نہیں ہے بلکہ ہر طرح کے خوف میں نمازِ خوف ادا کرنا جائز ہوگا' جیسے سیلاب' آگ' درندے' خوفناک جانور' چور یا سانپ وغیرہ سے بھاگتے ہوئے انسان کو کوئی جائے پناہ نہ مل رہی ہو' تو ایسی صورت میں نمازِ خوف ادا کرنا جائز ہوگا۔

نمازِ خوف کے لیے درج ذیل شرائط بیان کی گئی ہیں۔

لڑائی مباح ہونی چاہیے' یعنی اس لڑائی کی اجازت ہونی چاہیے خواہ وہ واجب ہو' جیسے حربی کفار کے خلاف جنگ کی جارہی ہو یا ایسے باغیوں اور ڈاکوؤں اور لٹیروں کے خلاف جنگ کی جارہی ہو' جو خون بہاتے ہوں' عزتیں لوٹ لیتے ہوں' جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ وہ تمہیں آزمائش میں مبتلا کر دیں گے' وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے''۔

یا وہ لڑائی جائز ہو' مثلاً ان لوگوں کے خلاف ہو جو مسلمانوں کے اموال چھیننا چاہتے ہوں۔

باغیوں کا اور کسی گناہ کا سفر کرتے ہوئے نمازِ خوف ادا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ نمازِ خوف رحمت' تخفیف اور رخصت ہے یہ چیز گناہ کی حالت میں دستیاب نہیں ہو سکتی' یعنی حرام اور ممنوع لڑائی کے دوران نمازِ خوف ادا کرنا درست نہیں ہوگا' یعنی جو اہل عدل کے ساتھ لڑائی کر رہے ہوں یا لوگوں سے ان کے اموال چھیننے کے لیے لڑ رہے ہوں' انہیں نمازِ خوف ادا کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

اگر کوئی دشمن یا درندہ موجود ہو یا ڈوب جانے کا اندیشہ ہو یا جل جانے کا اندیشہ ہو' تو جس شخص کو دشمن کا یا کسی دوسرے خوف کا اندیشہ ہو' تو خواہ وہ جانور کا خوف ہو یا مال ضائع ہو جانے کا خوف ہو' تو ایسی صورت میں جمہور کے نزدیک اور مشہور کے مطابق فقہائے مالکیہ کے نزدیک بھی انسان کے لیے سفر اور حضر کے دوران' سمندر پر' یا خشکی پر لڑائی میں یا کسی بھی حالت میں جب کہ خوف موجود ہو' تو نمازِ خوف ادا کرنا جائز ہے' کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''جب تم ان کے درمیان موجود ہو اور انہیں نماز پڑھانا چاہو''۔

یہ حکم عام ہے اور ہر حالت کے لیے ہے۔

اگر کوئی بڑی جماعت نظر آتی ہے جسے دشمن سمجھا جاتا ہے تو اس کی وجہ سے نمازِ خوف ادا کر لیتے ہیں اور بعد میں معلوم ہوتا ہے' وہ واقعی دشمن تھے تو نماز درست ہوگی' لیکن اگر یہ پتہ چلتا ہے' وہ دشمن نہیں تھے تو اب نمازِ خوف درست نہیں ہوگی۔

اگر کسی خوف کے بغیر نمازِ خوف ادا کر لی تو یہ درست نہیں ہوگا' اور بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: اگر نمازِ خوف کے دوران امن کی حالت دستیاب ہو جاتی ہے تو حالتِ امن کی نماز مکمل کی جائے گی اور اگر امن کی حالت کی نماز کے دوران خوف شدید ہو جاتا ہے تو نمازِ خوف ادا کی جائے گی۔

فقہائے مالکیہ یہ کہتے ہیں: جب امان سامنے آ جائے تو امن کی حالت والی نماز ادا کی جائے گی۔

حضر میں نمازِ خوف مکمل ادا کی جائے گی' جبکہ سفر کے دوران چار رکعات والی دو رکعات پڑھی جائیں گی۔ اس کی وجہ یہ ہے: خوف کی وجہ سے نماز کی رکعات کی تعداد متاثر نہیں ہوتی ہے' وہ سفر جس میں نماز کو قصر کرنا جائز ہوتا ہے' اس میں امام ہر ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائے گا جبکہ ''حضر'' کے دوران ہر گروہ کو دو دو رکعات پڑھائے گا۔

خوف کی حالت میں نماز ادا کرنے کے بارے میں فقہاء کا دو نکات پر اتفاق پایا جاتا ہے:

(۱) اہلِ ایمان کے لیے یہ بات جائز ہے' وہ دو الگ' الگ اماموں کی اقتداء میں نماز ادا کرے' ان میں سے ہر ایک گروہ اپنے امام کی اقتداء میں نماز پڑھے۔

(۲) اگر خوف زیادہ شدید ہو اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا مشکل ہو' تو سب لوگ سوار یا پیدل جس حالت میں بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں' اپنے مورچوں میں ہوں یا خندقوں میں ہوں' الگ' الگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔ یہ لوگ رکوع اور سجدے کی جگہ اشارہ کریں گے اور ان کا رخ جس طرف بھی ہوگا خواہ قبلہ کی طرف ہو یا کسی اور طرف' ان کی نماز درست ہوگی۔

البتہ اگر ان کے لیے یہ بات ممکن ہو' تو نماز کے آغاز میں قبلہ کی طرف منہ کر کے تکبیر تحریمہ کہیں ورنہ جس طرف بھی ان کا رخ ہو' اس طرف منہ کر کے نماز پڑھ لیں کیونکہ یہ مجبوری کی حالت ہے' جس میں ارکان اور قبلہ کی طرف رخ کرنے کی شرط باقی نہیں رہتی ہے۔

اگر تمام لشکر ایک ہی امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتا ہے تو اس طرح سے نماز ادا کرنی چاہیے' جس طرح نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی ہے' اور احادیث میں اس کے مختلف طریقے منقول ہیں' جن میں سے کچھ روایات صحیح مسلم سے منقول ہیں' کچھ روایات سنن ابوداؤد میں ہیں' کچھ روایات ابن حبان میں ہیں۔

ان میں نو طریقے ہیں' ہر دفعہ نبی اکرم ﷺ نے وہ طریقہ اختیار کیا ہے جو نماز کے لیے زیادہ مناسب تھا اور دشمن پر نگاہ رکھنے کے حوالے سے بھی زیادہ بہتر تھا۔

ان میں سے سات طریقے زیادہ مشہور ہیں' جمہور نے ان میں سے موزوں اور صحیح طور پر منقول طریقے کو اختیار کیا ہے' جبکہ بعض نے ان تمام طریقوں کو جائز قرار دیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ترجیح دی ہے' جو درج ہے:

پہلا طریقہ

عسفان کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کا نمازِ خوف ادا کرنا' اگر دشمن قبلہ کی سمت موجود ہو' تو شوافع اور حنابلہ نے اس روایت پر

اعتماد کیا ہے لوگ امام کے پیچھے دو یا ایک سے زیادہ صفیں بنا کر کھڑے ہو جائیں گے اور امام ان سب کو ایک رکعت پڑھائے گا اور جب سجدہ کرے گا تو پہلی صف امام کے ساتھ سجدے میں چلی جائے گی اور پیچھے والی صف کھڑے ہو کر نگرانی کرتی رہے گی۔

جب وہ لوگ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جائیں گے تو پچھلی صف والے سجدہ کر کے ان کے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔

دوسری رکعت میں جو صف پہلی رکعت کے سجدے کے دوران نگرانی کرتی رہی تھی امام کے ساتھ سجدے میں شامل ہو جائے گی اور پہلی صف کے نمازی نگرانی کرتے رہیں گے۔ جب امام تشہد کے لیے بیٹھ جائے گا تو پہلی صف کے نمازی سجدہ کر کے پھر ان کے ساتھ شامل ہو جائیں گے پھر امام ان سب کے ساتھ ایک ہی مرتبہ سلام پھیر دے گا۔

یہ قصر نماز تھی کیونکہ نبی اکرم ﷺ اس وقت سفر کی حالت میں تھے۔ اس طرح نماز پڑھنے کے لیے فقہاء کے نزدیک یہ بات شرط ہے مسلمانوں کو پیچھے کی طرف سے حملے کا اندیشہ نہ ہو اور کفار کے لشکر کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہونا چاہیے جو مسلمانوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو اور مسلمانوں کی تعداد اتنی ہونی چاہیے کہ دو گروہوں میں تقسیم کیا جا سکے یعنی ہر گروہ میں کم از کم تین آدمی ہونے چاہئیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر گروہ کے لیے جمع کا لفظ استعمال کیا ہے اور جمع کا اطلاق کم از کم تین افراد پر ہوتا ہے۔

اگر مسلمانوں کو پیچھے کی جانب سے حملے کا اندیشہ ہوتا ہے یا ایسی صورت میں نماز ادا کرنے سے کفار کے لشکر کا کوئی حصہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے یا ان کی تعداد چھ سے کم ہوتی ہے تو پھر وہ کسی دوسرے طریقے کے مطابق نماز ادا کریں گے۔

غزوۂ ذات الرقاع میں نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنے کا طریقہ

اگر دشمن قبلہ کے علاوہ کسی اور سمت میں موجود ہو تو شوافع کے نزدیک مستحسن طریقہ یہ ہے جبکہ مالکیوں کے مشہور مذہب کے مطابق مطلق طور پر نماز خوف ادا کرنے کا یہی طریقہ سب سے بہتر ہے خواہ دشمن قبلہ کی سمت ہو یا کسی اور طرف ہو۔

وہ طریقہ یہ ہے: امام اپنی فوج کے افراد کو دو حصوں میں تقسیم کر دے گا ایک حصہ نماز میں شریک ہو جائے گا اور دوسرا حصہ دشمن کے مدمقابل کھڑا رہے گا۔ امام پہلے گروہ کو اذان اور اقامت کے ساتھ نماز پڑھائے گا اگر وہ دو رکعت والی نماز تھی تو ایک رکعت اگر تین یا چار رکعات والی نماز تھی تو دو رکعات پڑھائے گا پھر ہر گروہ اپنی نماز مکمل کر کے سلام پھیر کے دشمن کے مقابلے میں چلا جائے گا اور دوسرا گروہ آ کر امام کی اقتداء میں دو رکعات والی نماز میں دوسری اور چار رکعات والی نماز میں دوسری دو اور مغرب کی نماز میں تیسری رکعت ادا کرے گا۔ پھر امام سلام پھیر دے گا پھر یہ گروہ سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک سورت پڑھ کر اپنی باقی نماز کو مکمل کر لے گا۔

مالکیہ کے نزدیک امام کے سلام پھیرنے کے بعد جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک امام تشہد میں ان کا انتظار کرے گا اور پھر ان کے ساتھ سلام پھیرے گا جیسا کہ حدیث میں یہ بات مذکور ہے امام جب دوسری رکعت کے دوران دوسرے گروہ کا انتظار کر رہا ہوگا تو اس دوران سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت پڑھے گا۔

اسی طرح تشہد کے دوران ان کے انتظار میں امام دوبارہ تشہد پڑھے گا یا دعا کو لمبا کر دے گا۔

شوافع اور حنابلہ کے نزدیک ان سے پہلے امام سلام نہیں پھیرے گا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''پھر دوسرے گروہ کو آجانا چاہیے جنہوں نے نماز ادا نہیں کی تھی' وہ تمہاری اقتداء میں نماز ادا کریں''۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے' ان لوگوں کی پوری نماز امام کے ساتھ ہوگی اور دونوں گروہوں میں توازن بھی اسی طرح قائم ہو سکتا ہے' پہلا گروہ امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ میں شریک ہو جائے اور دوسرا گروہ امام کے ساتھ سلام پھیرنے میں شریک ہو جائے۔

تیسرا طریقہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت

احناف نے اس طریقے کو اختیار کیا ہے' وہ طریقہ یہ ہے: لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو جائیں' ایک گروہ دشمن کے سامنے رہے گا' دوسرا امام کے پیچھے آجائے گا۔ امام اس گروہ کو ایک رکعت پڑھائے گا۔ جمہور کے نزدیک یہ گروہ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر سلام پھیر کر اپنی نماز مکمل کر کے دشمن کے سامنے چلا جائے گا جبکہ احناف کے نزدیک نماز مکمل کیے بغیر یہ دشمن کے مدمقابل چلے جائیں گے' دوسرا گروہ آکر امام کے ساتھ دوسری رکعت اور سجدے میں شریک ہو جائے گا۔ امام اکیلا ہی تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے گا اور یہ گروہ احناف کے نزدیک سلام پھیرے بغیر چل کر دشمن کے مقابلے میں چلا جائے گا۔ ان کی حیثیت ''مسبوق'' شخص کی مانند ہوگی۔

جمہور کے نزدیک یہ گروہ سورۂ فاتحہ اور کسی سورت کی تلاوت کے ساتھ اپنی باقی نماز کو مکمل کر کے دشمن کے مقابلے میں جائے گا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: پہلا گروہ اپنی جگہ پر آجائے گا یا جہاں وہ ہیں' وہیں پر اپنی نماز مکمل کرے گا تاکہ اسے زیادہ چلنا نہ پڑے' لیکن وہ اس رکعت میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھیں گے کیونکہ ان کی حیثیت لاحق کی ہے' پھر وہ تشہد پڑھ کے سلام پھیر دیں گے اور دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں گے' پھر دوسرا گروہ آئے گا' تو وہ سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک اور سورت پڑھ کر اپنی نماز کو مکمل کر لے گا کیونکہ یہ لوگ شروع سے امام کے ساتھ شریک نہیں ہوئے تھے' اسی لیے ان کا حکم ''مسبوق'' شخص کا ہوگا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اشہب نے اس حوالے سے احناف کے مؤقف کی تائید کی ہے۔

اگر امام مقیم ہوتا ہے تو وہ چار رکعت والی نماز میں پہلے گروہ کو دو رکعت پڑھائے گا اور پھر دوسرے گروہ کو آخری دو رکعت پڑھائے گا تاکہ دونوں میں یکسانیت ہو جائے۔

چاروں فقہی مذاہب کے نزدیک مغرب کی نماز میں پہلے گروہ کو پہلی دو رکعت پڑھائے گا' دوسرے گروہ کو ایک رکعت پڑھائے گا' کیونکہ جب برابری کا کوئی طریقہ باقی نہ رہے تو پہلے گروہ کو ترجیح حاصل ہوگی' دوسرے گروہ کو امام کے ساتھ سلام پھیرنے کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

فجر کی نماز میں امام دونوں گروہوں کو ایک ایک رکعت پڑھائے گا۔

چوتھا طریقہ: ''بطن نخل'' میں نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا

اگر دشمن قبلے کے علاوہ کسی اور سمت میں ہو' تو غزوہ ذات الرقاع کی نماز کے بعد شوافع کے نزدیک یہ طریقہ زیادہ قابل اعتماد ہوگا اور وہ طریقہ یہ ہوگا کہ امام دونوں مرتبہ ہر گروہ کو الگ' الگ پوری نماز پڑھائے اور پھر سلام پھیر دے۔ یہ طریقہ عمدہ ہے' اس میں کوئی وقت بھی نہیں ہے' کسی گروہ کو امام سے الگ بھی نہیں ہونا پڑے گا نہ اس نماز کا طریقہ بیان کرنے کی ضرورت ہے۔

اس میں صرف اس بات کی صورت پائی جاتی ہے' امام کی دوسری نماز نفل ہوگی اور اس نفل نماز میں وہ فرض نماز ادا کرنے والوں کی امامت کر رہا ہوگا اور ایسا کرنا بالاتفاق جائز ہے۔

البتہ حنابلہ اور احناف کے نزدیک نمازِ خوف میں ایسا کرنا جائز ہے' باقی نمازوں میں ایسا کرنا ممنوع ہے (یعنی نفل ادا کرنے والا فرض ادا کرنے والے کی امامت نہیں کرسکتا)۔

پانچواں طریقہ: غزوۂ ذات الرقاع میں نبی اکرم ﷺ کا نماز کا طریقہ

اس روایت کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے' اس کا طریقہ یہ ہے: امام چار رکعت والی نماز میں پوری چار رکعت پڑھائے گا' جو امام کے حوالے سے پوری نماز ہوگی جبکہ ہر گروہ قصر نماز کے طور پر دو دو رکعت ادا کرلے گا۔ گویا امام کی چار رکعت پوری ہوں گی اور ہر گروہ نے یعنی مقتدیوں نے دو' دو رکعت ادا کی ہوں گی۔

چھٹا طریقہ: ذی قرد کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا

اس روایت کو حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت حذیفہ' حضرت زید بن ثابت اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے نقل کیا ہے۔

تاہم اکثر فقہاء نے اس روایت کے مطابق فتویٰ نہیں دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول یہ روایت ثابت نہیں کیونکہ خوف کی وجہ سے نماز کی رکعات میں کمی نہیں ہوتی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین نے اسے جائز قرار دیا ہے کیونکہ اس بارے میں مستند احادیث منقول ہیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے: امام چار رکعت والی نماز کو قصر کے طور پر دو رکعت ادا کرے گا' ہر گروہ امام کے پیچھے ایک' ایک رکعت ادا کرلے گا اور دوسری رکعت کو چھوڑ دے گا' اسے قضاء نہیں کرے گا۔

ساتواں طریقہ: غزوۂ نجد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا

اس کے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں' (طریقہ یہ ہے کہ) امام کے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہو جائے گا اور دوسرا گروہ قبلہ کی طرف پشت کر کے دشمن کے سامنے کھڑا رہے گا' دونوں گروہ امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہیں گے' ان میں سے ایک گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کرنے کے بعد دشمن کے مقابل چلا جائے گا' پھر دوسرا گروہ آ کر پہلے ایک رکعت ادا کرے گا' امام

دوران کھڑا رہے گا' ہر امام ان لوگوں کو دوسری رکعت پڑھائے گا' پھر جو گروہ دشمن کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا تھا وہ آ جائے گا اور وہ اپنی ایک رکعت کو مکمل کرے گا' اسی دوران امام بیٹھا رہے گا' پھر وہ سب لوگ امام کے ساتھ سلام پھیریں گے' یعنی دونوں گروہ اپنی نماز کا آغاز اور اختتام امام کے ساتھ ہی کریں گے۔[1]

1747- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ نَبِیُّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوْا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعَ مَعَهُ اُنَاسٌ مِنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوْا ثُمَّ قَامَ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَتَاَخَّرَ الَّذِيْنَ سَجَدُوْا مَعَهُ وَحَرَسُوا اِخْوَانَهُمْ وَجَاءَ تِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَرَكَعُوْا مَعَ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِیْ صَلَاةٍ يُكَبِّرُوْنَ وَلٰكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں کھڑے ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو لوگوں نے بھی تکبیر کہی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان میں سے کچھ لوگ رکوع میں چلے گئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے تو وہ لوگ بھی سجدے میں گئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے' جنہوں نے آپ کے ہمراہ سجدہ کیا تھا اور وہ اپنے بھائیوں کی حفاظت کرنے لگے' پھر دوسرا گروہ آیا اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک رکعت ادا کی' سب لوگ نماز میں تکبیر کہہ رہے تھے لیکن اس کے ساتھ وہ ایک دوسرے کی حفاظت بھی کر رہے تھے۔

1748- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَّالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ الدِّمَشْقِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری کے حوالے سے منقول ہے۔

1749- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1750- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ اَبِیْ حَزْمٍ الْقُطَعِیُّ وَالْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْبَاهِلِیُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ

---

[1] الفقہ الاسلامی وادلتہ از: ڈاکٹر وہبہ زحیلی' صفحہ 577/2

۱۷- اخرجه البخاري في الخوف (٩٤٤) باب: يحرس بعضهم بعضا في صلاة الخوف' و النسائي في صلاة الخوف (٣/١٦٩-١٧٠)' و ابن حبان (٢٨٨٠) في صلاة الخوف' و البيهقي في الكبرى (٣/٢٥٨) من طريق محمد بن حرب' بهذا الاسناد-

۱۷- اخرجه البيهقي في الكبرى (٣/٢٥٨) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه احمد (١/٢٦٥)' و البيهقي (٣/٢٥٨-٢٥٩) من طريق يعقوب بن ابراهيم بن سعد' حدثنا ابي عن ابن اسحاق' حدثني داود بن الحصين: مولى عمرو بن عثمان عن عكرمة عن ابن عباس' نحوه-

النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِصَلَاةِ الْخَوْفِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقُمْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ فَكَبَّرَ وَرَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا الصَّفَّانِ كِلَاهُمَا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِىْ يَلِيهِ وَثَبَتَ الْاٰخَرُوْنَ قِيَامًا يَحْرُسُوْنَ إِخْوَانَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ سُجُوْدِهِ وَقَامَ خَرَّ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ سُجُوْدًا فَسَجَدُوْا سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامُوا فَتَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ الَّذِىْ يَلِيهِ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فَرَكَعَ وَرَكَعُوْا جَمِيعًا وَسَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالصَّفُّ الَّذِىْ يَلِيهِ وَثَبَتَ الْاٰخَرُوْنَ قِيَامًا يَحْرُسُوْنَ إِخْوَانَهُمْ فَلَمَّا قَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَّ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ سُجُوْدًا فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نمازِ خوف ادا کرنے کا حکم دیا' نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' ہم آپ ﷺ کی اقتداء میں دو صفوں میں کھڑے ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہی اور رکوع میں گئے' ہم بھی سب لوگ دونوں صفیں رکوع میں چلے گئے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا اور سجدے میں چلے گئے' تو وہ صف سجدے میں چلی گئی جو نبی اکرم ﷺ کے قریب تھی اور دوسرے لوگ اپنی جگہ پر کھڑے رہے اور اپنے بھائیوں کی حفاظت کرتے رہے' جب نبی اکرم ﷺ سجدے سے فارغ ہوئے تو پیچھے والی صف سجدے میں گئی' انہوں نے دو سجدے کیے' پھر یہ لوگ کھڑے ہو گئے' پھر وہ صف پیچھے ہٹ گئی جو نبی اکرم ﷺ کے پاس تھی اور پیچھے والی صف آگے آ گئی' نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے تو یہ سب لوگ بھی رکوع میں گئے' نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے تو جو نبی اکرم ﷺ کے قریب صف تھی' وہ لوگ سجدے میں چلے گئے اور دوسرے لوگ کھڑے ہوئے' اپنے بھائیوں کی حفاظت کرتے رہے' پھر جب نبی اکرم ﷺ بیٹھ گئے تو پیچھے والی صف سجدے میں چلی گئی' ان لوگوں نے سجدہ کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زکریا بن یحییٰ بن زکریا، ابوفضل باھلی...... حدث عن ابی داود طیالسی، ومول بن اسماعیل، ویحییٰ بن سعید قطان، وحجاج بن منھال۔ روی عنہ احمد بن عبداللہ بن نصر بن بجیر قاضی، وقاضی محاملی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/ ۴۵۸)۔

1751 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِى الرَّبِيعِ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْـ

۱۷۵۱- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (٤٢٤١) و من طريق عبد الرزاق اخرجه مسلم في صلاة الخوف (٨٣٩) و احمد (١٤٧/٢) و البيهقي (٢٦٠/٢) -واخرجه يزيد بن زريع عن معمر باسناده- اخرجه البخاري في المغازي (٤١٣٣) باب: غزوة ذات الرقاع' و الترمذي الصلاة (٥٦٤) باب: ما جاء في صلاة الخوف' و النسائي في صلاة الخوف (١٧١/٣) و ابو داود في الصلاة (١٢٤٣) باب: من قال (يصلي بكل طائفة ركعة' ثم يسلم' فيقوم كل صف' فيصلون لانفسهم' و البيهقي (٢٦٠/٣)' و البغوي في (شرح السنة) (١٠٩٢)- واخرجه عبد الاعلى عن معمر' باسناده- اخرجه ابن خزيمة (١٣٥٤)- و اخرجه شعيب بن ابي حمزة عن الزهري' باسناده- اخرجه البخاري في الخوف (٩٤٢)' و في المغازي (٤١٣٣) و الدارمي (٣٥٧/١-٣٥٨)' و النسائي (١٧١/٣) والبيهقي (٢٦٠/٣) و الطحاوي في المعاني (٣١٢/١)- و اخرجه فليح عن الزهري' باسناده- اخرجه مسلم (٨٣٩) و الطحاوي في المعاني (٣١٢/١)- و اخرجه مالك الحنفي عن ابن عمر' بنحوه- اخرجه ابن خزيمة (١٣٤٩) و البيهقي (٢٦٢/٣)-

الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةَ الْخَوْفِ بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَّالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ اَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِيْنَ عَلَى الْعَدُوِّ وَجَاءَ اُولٰٓئِكَ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ صَلّٰى هٰؤُلَاءِ رَكْعَةً وَّهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً.

تَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّابْنُ جُرَيْجٍ وَّالنُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ وَّغَيْرُهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ خوف میں دو گروہوں میں سے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کی طرف رخ کر کے کھڑا رہا' پھر وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ دشمن کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہو گئے اور دوسرے والے لوگ آگے آ گئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک رکعت پڑھائی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا' پھر اُنہوں نے بھی ایک رکعت ادا کر لی اور انہوں نے بھی ایک رکعت ادا کر لی۔

1752 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُّوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةَ الْخَوْفِ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهٖ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مُصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مُصَافِّ هٰؤُلَاءِ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جنگ کے دوران نمازِ خوف پڑھائی تو ایک گروہ آپ کی اقتداء میں کھڑا ہو گیا اور دوسرا گروہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دشمن کے درمیان کھڑا رہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی' پھر یہ لوگ ان دوسرے لوگوں کی صف کی جگہ چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ پر آ گئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب سمیت سلام پھیر دیا' پھر دونوں گروہوں نے ایک ایک رکعت بعد میں ادا کر لی۔

1753 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِي الرَّبِيْعِ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّاللَّفْظُ لَهٗ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِعُسْفَانَ فَاسْتَقْبَلَنَا الْمُشْرِكُوْنَ عَلَيْهِمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَهُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَصَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الظُّهْرَ فَقَالُوْا قَدْ كَانُوْا عَلٰى حَالٍ لَوْ اَصَبْنَا غِرَّتَهُمْ ثُمَّ قَالُوْا تَاْتِيْ عَلَيْهِمُ الْاٰنَ صَلَاةٌ هِيَ

۱۷۵۲- اخرجه البيهقي (۳/ ۲۶۰) و الطحاوي في المعاني (۱/ ۳۱۲) من رواية قبيصة بن عقبة عن سفيان الثوري' به- و تابعه يحيى بن آدم عن الثوري' به-اخرجه مسلم في المسافرين (۸۳۹) باب: صلاة الخوف' و النسائي في صلاة الخوف (۳/ ۱۷۳)' و ابن ابي شيبة (۲/ ٤٦٤)' و البيهقي (۳/ ۲۶۰-۲۶۱)-واخرجه ابن ماجه في الاقامة (۱۲۵۸) باب: ما جاء في صلاة الخوف' و ابن حبان في الصلاة (۲۸۸۷) باب: صلاة الخوف من طريق محمد بن الصباح' اخبرنا جرير بن عبد الحميد عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر' به

۱۷۵۳- اخرجه الطحاوي في المعاني (۱/ ۳۱۸)' و ابن حبان في الصلاة (۲۸۷۵) باب: صلاة الخوف' و احمد (٤/ ۵۹' ۶۰) من طريق سفيان' به- وانظر الحديث التالي-

اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اَبْنَائِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ .قَالَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ (وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلاَةَ) قَالَ فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَخَذُوا السِّلاَحَ فَصَفَّنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ- قَالَ- ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعْنَا جَمِيعًا- قَالَ- ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعْنَا جَمِيعًا- قَالَ- ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالصَّفِّ الَّذِىْ يَلِيهِ- قَالَ- وَالآخَرُوْنَ قِيَامٌ يَحْرُسُوْنَهُمْ فَلَمَّا سَجَدُوْا وَقَامُوا جَلَسَ الْاٰخَرُوْنَ فَسَجَدُوْا فِىْ مَكَانِهِمْ- قَالَ- ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلاَءِ فِىْ مُصَافِّ هٰؤُلاَءِ وَجَاءَ هٰؤُلاَءِ اِلٰى مُصَافِّ هٰؤُلاَءِ- قَالَ- ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوْا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوْا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالصَّفُّ الَّذِىْ يَلِيهِ وَالآخَرُوْنَ قِيَامٌ يَحْرُسُوْنَهُمْ فَلَمَّا جَلَسَ الْاٰخَرُوْنَ سَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ- قَالَ- فَصَلاَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّتَيْنِ مَرَّةً بِعُسْفَانَ وَمَرَّةً فِىْ اَرْضِ بَنِىْ سُلَيْمٍ .

☆☆ حضرت ابوعیاش زرقی بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس عسفان کے مقام پر موجود تھے۔ مشرکین ہمارے سامنے آئے ان کے امیر خالد بن ولید تھے۔ وہ مشرکین ہمارے اور قبلہ کے درمیان میں آ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی' ان مشرکین نے کہا: یہ اس وقت ایسی حالت میں ہیں' اگر ہم ان لوگوں پر ان کی غفلت کی حالت میں حملہ کردیں (تو یہ مناسب ہوگا) ان لوگوں کی نماز کا وقت ہوگیا ہے جو ان کے نزدیک ان کی اولاد اور ان کی اپنی جانوں سے زیادہ محبوب ہے تو حضرت جبرائیل ظہر اور عصر کے درمیانی وقت میں یہ آیت لے کر حاضر ہوئے۔

''اور جب تم ان کے درمیان موجود ہو تو انہیں نماز پڑھاؤ''۔

جب نماز کا وقت ہوا تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت لوگوں نے اپنے ہتھیار سنبھال لئے' ہم نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں دو صفیں قائم کرلیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے تو ہم سب بھی رکوع میں چلے گئے' پھر آپ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا تو ہم سب نے بھی سر اُٹھا لیے۔ پھر نبی اکرم ﷺ سمیت وہ صف سجدے میں چلی گئی جو آپ کے قریب موجود تھی' جبکہ دوسری صف کے لوگ کھڑے رہ کر اُن کی حفاظت کرتے رہے۔ جب ان پہلی صف والوں نے سجدہ کرلیا اور پھر کھڑے ہوئے تو پیچھے کی صف کے لوگ سجدے میں چلے گئے۔ پھر پیچھے کی صف والے آگے کی صف والوں کی جگہ آ گئے اور آگے والے پیچھے والوں کی جگہ چلے گئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے تو ان کے ساتھ سب لوگوں نے رکوع کیا' پھر آپ نے سر اُٹھایا تو سب لوگوں نے سر اُٹھایا' پھر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس صف نے سجدہ کیا جو آپ کے قریب موجود تھی۔ دوسری صف والے کھڑے ہو کر ان کی حفاظت کرتے رہے۔ پھر جب وہ لوگ بیٹھ گئے تو دوسری صف والوں نے سجدہ کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سب لوگوں سمیت سلام پھیرا۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس طرح دو مرتبہ نماز پڑھائی۔ ایک مرتبہ عسفان میں اور ایک مرتبہ بنوسلیم کے علاقے میں۔

1754- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَسَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ ۔ صَحِيحٌ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1755- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ السَّرَّاجُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي مَذْعُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ مُحَاصِرًا بَنِي مُحَارِبٍ بِنَخْلٍ ثُمَّ نُودِيَ فِي النَّاسِ أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَجَعَلَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَائِفَتَيْنِ طَائِفَةً مُقْبِلَةً عَلَى الْعَدُوِّ يَتَحَدَّثُونَ وَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفُوا فَكَانُوا مَكَانَ إِخْوَانِهِمْ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَانِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نخل کے مقام پر بنومحارب کا محاصرہ کرلیا۔ پھر لوگوں میں اعلان ہوا کہ نماز ہونے لگی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو دو حصوں میں تقسیم کردیا۔ ایک حصے کا رُخ دشمن کی طرف تھا یہ لوگ آپس میں بات چیت بھی کررہے تھے۔ دوسرے گروہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات پڑھا کر سلام پھیر لیا۔ وہ لوگ اُٹھے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ چلے گئے۔ پھر دوسرا گروہ آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی دو رکعات پڑھائیں۔ یوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعات ہوئیں اور ہر گروہ نے دو رکعات ادا کیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محمود بن منذر بن ثمامة، ابوبکر سراج اطروش۔ حدث عن ابی ھشام رفاعی، وزیاد بن ایوب، ومحمد بن عمرو بن ابی مذعور، وابی اشعث احمد بن مقدام، وعلی بن مسلم طوسی۔ روی عنہ قاضی جراحی، وابوحفص بن شاھین، ویوسف بن عمر قواس، وقد ذکر ابا بکر سراج فی جملة شیوخہ ثقات۔ وروی عنہ ایضاً ابوقاسم صیدلانی، وعبداللہ بن صفار۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:

۱۷۵٤- اخرجه ابو داود في الصلاة (۱۲۳٦) باب: صلاة الخوف' و الحاكم في المستدرك (۱/ ۳۳۷- ۳۳۸)' و البيهقي في الكبرى (۳/ ۲٥٦- ۲٥۷)' و ابن حبان (۲۸۷٦)' و البغوي في (شرح السنة) (۱۰۹٦)' و الطبري (۱۰۳۳۳)' من طريق جرير بن عبد الحميد' باسناده- و صححه الحاكم و البيهقي - وعدد من طرق اخرى عن منصور ' باسناده:فاخرجه شعبة عن منصور' به- اخرجه ابن ابي شيبة (۲/ ٤٦٥)' و النسائي (۳/ ۱۷٦- ۱۷۷)' و احمد (٤/ ٦۰)-و اخرجه عبد العزيز بن عبد الصمد عن منصور' به- اخرجه النسائي (۳/ ۱۷۷- ۱۷۸)' و الطبري (۱۰۳۷۸)-و اخرجه ورقاء عن منصور ' به- اخرجه الطيالسي (۱۳٤۷)' و البيهقي (۳/ ۲٥٤- ۲٥٥)- واخرجه شيبان النحوي و اسرائيل عن منصور' به- اخرجه الطبري (۱۰۳۳٤)- و جود ابن حجر اسناده في (الاصابة) (٤/ ۱٤۳)' و نسبه لابي داود و النسائي-

۱۷٥٥- اورده الدارقطني من رواية الحسن عن جابر' و قد ورد من طرق عن الحسن: اخرجه ابن خزيمة (۱۳٥۳)' و البيهقي (۳/ ۲٥۹)' و ابن ابي شيبة (۲/ ٤٦٤) و الدارقطني هنا-وقد اختلف فيه على الحسن' فقيل: عنه عن جابر- وقيل: عنه عن ابي بكرة- وسيرد ذلك' ان شاء الله تعالى'- و قد ورد هذا الحديث من غير وجه عن جابر-فاخرجه ابن ابي شيبة (۲/ ٤٦٤- ٤٦٥): حدثنا عفان' حدثنا ابان بن يزيد' حدثنا يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن جابر' به-و من طريق ابن ابي شيبة اخرجه مسلم في المسافرين (۸٤۳) باب صلاة الخوف' و ابن حبان في صلاة الخوف (۲۸۸٤)- و اخرجه احمد (۳/ ۳٦٤)' و البيهقي (۳/ ۲٥۹)' و البغوي في (شرح السنة) (۱۰۹٥) من وجه آخر عن عفان' به- و اخرجه الطحاوي في المعاني (۱/ ۳۱٥) من رواية موسى بن اسماعيل عن ابان' به-و اخرجه مسلم (۸٤۳)' و ابن خزيمة (۱۳٥۲) من رواية يحيى بن حسان' عن معاوية بن سلام عن يحيى بن ابي كثير' به- و علقه البخاري في المغازي (٤۱۳٦) باب: غزوة ذات الرقاع' عن ابان به مطولاً- و راجع (تغليق التعليق) لابن حجر (٤/ ۱۲۰- ۱۲۱)-

تاریخ بغداد (۳/۲۶۱)۔

1756- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى مَالِكٌ .وَحَدَّثَنَا اَبُو رَوْقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلاَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلاَةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ تُجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّتِى مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاَتَمُّوا لاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَصَفُّوا تُجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الاُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِى بَقِيَتْ مِنْ صَلاَتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوا لاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ .وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ حَتَّى اَتَمُّوا لاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ بِهٰذَا كَانَ يَاْخُذُ مَالِكٌ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ لِى مَالِكٌ اَحَبُّ اِلَىَّ هٰذَا ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَكُونُ قَضَاؤُهُمْ بَعْدَ السَّلاَمِ اَحَبَّ اِلَىَّ .صَحِيحٌ .

صالح بن خوات اس صحابی کا بیان نقل کرتے ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں غزوۂ ذات الرقاع میں نماز خوف ادا کی تھی۔ (وہ صحابی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک گروہ نے صف قائم کی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں رہا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھ والے گروہ کو ایک رکعت پڑھائی۔ پھر وہ لوگ خود کھڑے ہوئے اور انہوں نے بقیہ نماز خود ادا کر لی۔ پھر وہ لوگ چلے گئے اور دشمن کے مقابلے میں صف بنالی۔ پھر دوسرا گروہ آیا نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز کی باقی رہ جانے والی رکعت انہیں پڑھائی' پھر آپ بیٹھے رہے اور اس گروہ نے اپنی نماز مکمل کی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سب سمیت سلام پھیر دیا۔

ابن مہدی کہتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

۱۷۵۶- اخرجه مالك في صلاة الخوف (۱/۱۸۳) باب: صلاة الخوف' و من طريقه الشافعي في (الرسالة) ص (۱۸۲ رقم ۱۸٤) و البخاري في المغازي (٤١٢٩) باب: غزوة ذات الرقاع' و مسلم في المسافرين (۸٤۲) باب: صلاة الخوف' و ابو داود في الصلاة (۱۲۳۸) باب: من قال: اذا صلى ركعة و ثبت قائمًا' اتموا لانفسهم ركعة' و النسائي في صلاة الخوف (۳/۱۷۱) و الطحاوي في المعاني (۱/۳۱۲-۳۱۳) و البغوي في شرح السنة (۱۰۹٤) و الطبري (۱۰۲٤۵) و البيهقي (۳/۲۵۲-۲۵۳) و الدارقطني هنا من طرقه عن مالك عن يزيد ابن رومان باسناده-و اخرجه مالك في صلاة الخوف (۱/۱۸۳-۱۸٤) باب: صلاة الخوف' عن يحيى بن سعيد عن القاسم بن محمد عن صالح بن خوات عن سهل بن ابي حثمة' به- و من طريق مالك هكذا اخرجه ابو داود في الصلاة (۱۲۳۹) باب: من قال: اذا صلى ركعة و ثبت قائمًا' اتموا لانفسهم ركعة' و ابن حبان في صلاة الخوف (۲۸۸۵) و البيهقي في الكبرى (۳/۲۵٤) و الطحاوي في المعاني (۱/۳۱۳) و احمد (۳/٤٤۸)- و اخرجه عن يحيى بن سعيد هكذا جماعة بمتابعة مالك- فاخرجه شعبة عن يحيى بن سعيد' به- اخرجه احمد (۳/٤٤۸) و ابن حبان (۲۸۸۵) و الطبراني في (الكبير) (۵٦۳۱)-و اخرجه مسدد عن يحيى بن سعيد' به- اخرجه البخاري في المغازي (٤۱۳۱) باب: غزوة ذات الرقاع- و اخرجه محمد بن بشار عن يحيى بن سعيد' به- اخرجه الترمذي في الصلاة (۵٦۵) باب: ما جاء في صلاة الخوف' و ابن ماجه في الاقامة (۱۲۵۹) و الدارمي (۱/۳۵۸)' و ابن خزيمة (۱۳۵٦) و البيهقي في الكبرى (۳/۲۵۳) و الطبري (۱۰۲۵۰)- و اخرجه ابو موسى عن يحيى بن سعيد' به- اخرجه ابن خزيمة (۱۳۵٦)- و اخرجه يزيد بن هارون عن يحيى بن سعيد الانصاري' به- اخرجه ابن ابي شيبة (۲/٤٦٦) و الطبري (۱۰۲٤۹)- و اخرجه ابن ابي حازم عن يحيى' به- اخرجه البخاري في المغازي (٤۱۳۱)- و اخرجه عبد الوهاب عن يحيى' به- اخرجه الطبري (۱۰۲٤۸)-

ابن وہب کہتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے مجھ سے کہا: مجھے یہ روایت سب سے زیادہ پسند ہے۔ لیکن انہوں نے پھر اس موقف سے رجوع کرلیا اور بولے: میرے نزدیک سب سے پسندیدہ یہ ہے کہ وہ لوگ سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز مکمل کریں۔

1757 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى بِاَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى بِبَعْضِ اَصْحَابِهٖ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَتَاَخَّرُوْا وَجَاءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَّلِلْمُسْلِمِيْنَ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نمازِ خوف پڑھائی۔ آپ نے کچھ اصحاب کو دو رکعات پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ وہ لوگ پیچھے چلے گئے پھر دوسرے لوگ آئے آپ نے انہیں دو رکعات پڑھائیں اور سلام پھیر دیا۔ یوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعات ہوگئیں اور مسلمانوں نے دو دو رکعات ادا کیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن عباس، ابوبکر باہلی بصری، قدم بغداد، وحدث بھا عن عبدوہاب ثقفی، سفیان بن عیینہ، وابی ضمرۃ انس بن عیاض، ومحمد بن جعفر غندر، ومحمد بن ابی عدی، وغیرھم، روی عنہ عبداللہ بن احمد بن حنبل، وعبداللہ بن محمد بغدادی، ویحیٰی بن محمد بن صاعد، وجماعۃ آخرھم قاضی محاملی، نقل خطیب توثیقہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳/۱۲۷)، و ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۳۴/۱۹-۲۰)۔

○ سعید بن عامر ضبعی، ابومحمد بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ صالح، امام ابوحاتم فرماتے ہیں: ربما وھم۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۵۱)۔

1758 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى بِالْاٰخَرِيْنَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فِىْ صَلَاةِ الْخَوْفِ.

۱۷۵۷- اخرجه ابن حبان في صحيحه رقم (۲۸۸۱) و البيهقي (۳/۲۵۹) من طريق سعيد ابن عامر' به- و اخرجه ابو داود في صلاة الخوف (۱۲۴۸) باب: من قال: يصلي بكل طائفة ركعتين' عن عبيد الله بن معاذ' ثنا ابي' ثنا الاشعث' به- و اخرجه الدارقطني في الرواية بعد الآتية من رواية عمرو بن خليفة البكراوي: حدثنا اشعث' به-و اخرجه الدارقطني في الرواية الآتية من رواية حماد بن سلمة: ثنا قتادة عن الحسن' فجعله عن جابر بدلاً من ابي بكرة- وقد مضى تخريج حديث جابر من غير طريق الحسن عنه- و اما حديثه عن ابي بكرة من رواية الاشعث عنه- و السابق ههنا عند ابي داود- فقد اخرجه ايضاً: النسائي في صلاة الخوف (۳/۱۷۹) و الطحاوي في المعاني (۱/۳۱۵) و ابن حبان (۲۸۸۱) و البيهقي (۳/۲۶۰) و احمد (۵/۳۹) من رواية الاشعث' به- و اخرجه الطحاوي (۱/۳۱۵) و كذا الطيالسي (۸۷۷) من رواية واصل بن عبد الرحمن ابي حرة البصري عن الحسن' به بمتابعة الاشعث-

۱۷۵۸- اخرجه النسائي (۳/۱۷۸) من طريق عمرو بن عاصم' حدثنا حماد بن سلمة عن قتادة' به' و ابن خزيمة رقم (۱۳۵۲) من طريق يونس عن الحسن' به-

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف میں انہیں دو رکعات پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ پھر آپ نے دوسرے افراد کو دو رکعات پڑھا کر سلام پھیرا۔

1759- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ النَّجَّادُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَلِيفَةَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى بِالْقَوْمِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ انْصَرَفَ وَجَاءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلَّى بِهِمْ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سِتُّ رَكَعَاتٍ وَّلِلْقَوْمِ ثَلَاثٌ ثَلَاثٌ .

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں لوگوں کو تین رکعات پڑھائیں۔ پھر آپ نے نماز ختم کر دی پھر دوسرے لوگ آئے آپ نے انہیں بھی تین رکعات پڑھائیں۔ اس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چھ رکعات ہوئیں اور لوگوں نے تین، تین رکعات ادا کیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن معمر بن ربعی قیسی بصری بحرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ گیارہویں طبقے کے اکابر محدثین میں سے ایک ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳۵۳)۔

○ عمرو بن خلیفۃ، اخوھوذۃ بن خلیفۃ۔ یروی عن محمد بن عمرو، وسلیمان تیمی۔ روی عنہ ابوقلابۃ رقاشی۔ کنیۃ ابوعثمان، ربما کان فی بعض روایۃ بعض مناکیر، واخرجہ لہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ثقات (۲۲۹/۷)، و لسان (۴/۴۱۷)۔

1760- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَامُوْا صَفَّيْنِ صَفٌّ خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَصَفٌّ مُسْتَقْبِلَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَكْعَةً .وَجَاءَ الْاٰخَرُوْنَ فَقَامُوْا مَقَامَهُمْ وَاسْتَقْبَلَ هٰؤُلَاءِ الْعَدُوَّ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَصَلَّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمُوْا ثُمَّ ذَهَبُوْا فَقَامُوْا مَقَامَ اُولٰئِكَ مُسْتَقْبِلِي الْعَدُوِّ فَرَجَعَ

۱۷۵۹- اخرجه ابن خزيمة في صحيحه رقم (۱۳۶۸)، و اخرجه البيهقي في السنن (۲۶۰/۳) كتاب صلاة الخوف، باب الامام يصلي بكل طائفة ركعة و يسلم من طريق محمد بن معمر بن ربعي، به-

۱۷۶۰- اخرجه ابو داود في الصلاة (۱۲۴۴) باب: يصلي بكل طائفة ركعة، و الطحاوي في شرح المعاني في صلاة الخوف (۳۱۱/۱)، و البيهقي في صلاة الخوف (۲۶۱/۳) من طريق خصيف باسناده- قال البيهقي: (هذا الحديث مرسل؛ ابو عبيدة لم يدرك اباه- وخصيف الجزري ليس بالقوي)- اه- و ابو عبيدة لم يسمع من ابيه شيئا: قاله ابو حاتم و جماعة؛ كما في (جامع التحصيل) للعلائي ص (۲۰۴- ۲۰۵) (۲۲۴)- و كذلك قاله الترمذي؛ كما في سننه (۲۸/۱)- و خصيف قال احمد: مضطرب الحديث، و ضعفه في سائر الروايات عنه، و كذلك ضعفه النسائي وغيره- ووثقه ابن معين في رواية و ابن سعد- ينظر: (التهذيب) (۱۴۳/۳- ۱۴۴)- و قال ابن حجر في (التقريب) (۲۲۴/۱): (صدوق سيئ الحفظ، خلط بآخره، و رمي بالارجاء)- اه-

أُولَئِكَ إِلَى مَقَامِ هَؤُلَاءِ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوا.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نمازِ خوف پڑھائی۔ لوگوں نے دو صفیں بنالیں۔ ایک صف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں کھڑی ہوگئی اور دوسری دشمن کے مقابلے میں کھڑی ہوگئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی' پھر دوسرے لوگ ان کی جگہ آ کر کھڑے ہوگئے اور یہ لوگ دشمن کے مقابلے میں چلے گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک رکعت پڑھائی اور پھر سلام پھیر دیا۔ پھر یہ لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی نماز مکمل کرکے سلام پھیرا۔ پھر یہ لوگ گئے اور پہلے والے لوگوں کی جگہ دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہوگئے۔ پہلے والے لوگ اس جگہ واپس آئے انہوں نے ایک رکعت خود ادا کی اور سلام پھیر لیا۔

6-باب مَا جَاءَ فِي مَا يَجُوزُ أَنْ تُصَلِّيَ فِيهِ الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ.

باب 6: عورت کے لیے کتنے کپڑے پہن کر نماز ادا کرنا جائز ہے

1761- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَتُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ قَالَ إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّي ظُهُورَ قَدَمَيْهَا. قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَبَكْرُ بْنُ مُضَرَ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَوْلَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- .

☆☆ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دریافت کیا: کیا عورت صرف قمیص اور چادر کے اندر نماز ادا کرسکتی ہے جبکہ اس نے تہبند نہ باندھا ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس کی قمیص اتنی لمبی ہو کہ اس کے دونوں پاؤں کو بھی ڈھانپ لیتی ہو (تو ایسا کرنا جائز ہے)۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم ان اسناد کے ہمراہ یہ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے قول کے طور پر منقول ہے' اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

۱۷۶۱- اخرجه ابو داود في الصلاة (٦٤٠) باب: في كم تصلي المراة؟ و الحاكم في الصلاة (١/ ٢٥٠) و صححه' و البيهقي في الكبرى (٢/ ٢٣٢) باب: ما تصلي فيه المراة من الثياب' من حديث عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار' باسناده مرفوعاً- و قال ابو داود: (روى هذا الحديث مالك بن انس' و بكر بن مضر' و حفص بن غياث' و اسماعيل بن جعفر' و ابن ابي ذئب' و ابن اسحاق' عن محمد بن زيد عن امه عن ام سلمة' لم يذكر احد منهم النبي صلى الله عليه وسلم' قصروا به على ام سلمة)- اه- و هذه الروايات المشار اليها في الموطا (١/ ١٤٢) باب: الرخصة في صلاة المراة في الدرع و الخمار' و السنن الكبرى للبيهقي (١/ ٢٣٢-٢٣٣)- وصحح عبد الحق و غيره الموقوف' و هو الصواب' و راجع: (تلخيص الحبير) لا بن حجر (١/ ٢٨٠)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مجاھد بن موسیٰ خوارزمی ختلی، ابوعلی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۵۲۵)۔

○ محمد بن زید بن مھاجر بن قنفذ تیمی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۹۳۱)۔

7-باب صِفَةِ صَلَاةِ الْخُسُوفِ وَالْكُسُوفِ وَهَيْئَتِهِمَا .

باب 7: سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز کا طریقہ

1762- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ الْيَحْصَبِىُّ اَنَّهُ سَاَلَ الزُّهْرِىَّ فَقَالَ الزُّهْرِىُّ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلاً فَنَادَى فَقَالَ اِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ . قَالَ لَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوُدَ هٰذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَلَمْ يَرْوِهِ اِلَّا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ النِّدَاءَ لِصَلَاةِ الْكُسُوْفِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ سورج گرہن ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا' اس نے اعلان کیا کہ نماز باجماعت ادا کی جائے گی۔

ابن ابی داؤد نامی راوی کہتے ہیں: یہ سنت ہے اور اسے نقل کرنے میں اہل مدینہ منورہ منفرد ہیں۔

زہری کے حوالے سے عبدالرحمٰن نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے' نماز کسوف کے لیے اعلان کیا جائے۔

•••——•••——•••

نمازِ کسوف کا حکم

نمازِ کسوف کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن رُشد تحریر کرتے ہیں:

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے' کسوف (یعنی سورج گرہن کے وقت) نماز ادا کرنا سنت ہے اور یہ نماز باجماعت ادا کی جائے گی۔

اس نماز کے طریقے اس میں قرأت کے طریقے اور نماز کے اوقات کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

اسی طرح یہ اختلاف بھی ہے' آیا خطبہ دینا اس کے لیے شرط ہے یا نہیں ہے؟

۱۷۶۲- اخرجه ابن حبان في صلاة الكسوف (۲۸۴۲) عن عمر بن محمد الهمداني' حدثنا عمرو بن عثمان القرشي' حدثنا الوليد بن مسلم باسناده- واخرجه النسائي في الكسوف (۱۲۷/۳) باب: الامر بالنداء لصلاة الكسوف' و ابو داود في الصلاة (۱۱۹۰) باب: ينادى فيها بالصلاة' من رواية عمر بن عثمان باسناده- و اخرجه البخاري في الكسوف (۱۰۶۵-۱۰۶۶) باب: الجهر بالقراءة في الكسوف' و مسلم في الكسوف (۹۰۱) باب: صلاة الكسوف' و النسائي في الكسوف (۱۳۲/۳)' و البغوي في (شرح السنة) (۱۱۴۶) من رواية الوليد بن مسلم باسناده-

یہ بھی اختلاف ہے' چاند گرہن کا وہی حکم ہے جو سورج گرہن کا ہے؟

اس بارے میں پانچ اصولی مسائل ہیں:

پہلا مسئلہ: نمازِ کسوف کا طریقہ

امام مالک' امام شافعی' جمہور' اہلِ حجاز اور امام احمد بن حنبل ﷭ اس بات کے قائل ہیں: نمازِ کسوف میں دو رکعات ادا کی جائیں گی اور ہر رکعت میں دو مرتبہ رکوع کیا جائے گا۔

امام ابوحنیفہ ﷫ اور اہلِ کوفہ اس بات کے قائل ہیں: نمازِ کسوف میں نمازِ عیدین اور نمازِ جمعہ کی طرح دو رکعات ادا کی جائیں گی۔ اختلاف کا سبب یہ ہے: اس بارے میں منقول احادیث میں اختلاف پایا جاتا ہے اور بعض روایات قیاس کے خلاف ہیں۔

سیّدہ عائشہ ﷝ کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے' وہ بیان کرتی ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' نبی اکرم ﷺ نے اس میں قیام کیا اور طویل قیام کیا' پھر آپ رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا' پھر آپ کھڑے ہوئے اور کافی دیر تک کھڑے رہے۔ پھر اس کے بعد آپ نے رکوع کیا اور طویل رکوع کیا' لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اس کے بعد آپ نے سر مبارک اُٹھایا اور پھر سجدے میں چلے گئے' پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا تو اس کے بعد آپ نے سلام پھیر دیا' اس دوران سورج روشن ہو چکا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ سے منقول حدیث سے بھی یہی طریقہ ثابت ہے' ایک رکعت میں دو مرتبہ رکوع کیا جائے گا۔

شیخ ابوعمر و فرماتے ہیں: یہ دونوں روایات اس بارے میں منقول مستند ترین روایات ہیں۔

جن فقہاء نے ان دونوں روایات کو اختیار کیا ہے اور منقول ہونے کے حوالے سے انہیں دیگر روایات پر ترجیح دی ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے' نمازِ کسوف میں ایک رکعت میں دو مرتبہ رکوع کیا جائے گا۔

حضرت ابوبکرہ' حضرت سمرہ بن جندب' حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے نمازِ عیدین کی طرح نمازِ کسوف میں دو رکعت ادا کی تھیں۔

شیخ ابن عبدالبر اندلسی فرماتے ہیں: یہ تمام روایات مشہور اور مستند ہیں اور ان میں سب سے بہترین وہ روایت ہے جسے شیخ ابوقلابہ نے حضرت نعمان بن بشیر ﷜ کے حوالے سے روایت کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نمازِ کسوف پڑھائی' بالکل اسی طرح جس طرح تم لوگ نماز ادا کرتے ہو' نبی اکرم ﷺ نے دو رکعات پڑھائیں' آپ نے ہر رکعت میں رکوع اور سجدہ کیا' اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہے' یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔

جن فقہاء نے احادیث کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے اور قیاس کے حوالے سے' یعنی دیگر تمام نمازوں کے طریقے سے ہم آہنگ ہونے کی وجہ سے ان روایات کو ترجیح دی ہے۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے' نمازِ کسوف میں دو رکعات ہوں گی۔

علامہ ابن رُشد کہتے ہیں: امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

علامہ ابن عبدالبر کہتے ہیں: خلاصۂ کلام یہ ہے: ہر فریق اپنے اسلاف کے طریقہ کار پر عمل پیرا ہے' اس لیے بعض اہلِ علم نے اسے اختیار دینے پر محمول کیا ہے۔ امام طبری رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

ابن رشد کہتے ہیں: یہی بہتر بھی ہے کیونکہ نسخ کے مقابلے میں جمع اور تطبیق زیادہ بہتر ہے۔

علامہ ابن عبدالبر کہتے ہیں: نمازِ کسوف کی دو رکعات کے دوران دس مرتبہ رکوع کرنے' آٹھ مرتبہ رکوع کرنے' چھ مرتبہ رکوع کرنے اور چار مرتبہ رکوع کرنے کی روایات بھی منقول ہیں' لیکن یہ تمام روایات ضعیف طریقے پر منقول ہیں۔

شیخ ابوبکر بن المنذر کہتے ہیں: اسحٰق بن راہویہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس بارے میں جو کچھ بھی منقول ہے وہ سب ایک دوسرے کے قریب ہے اور اس میں اختلاف نہیں ہے' کیونکہ اس میں اصل قابلِ اعتبار چیز سورج گرہن کا ختم ہونا ہے۔ رکوع میں اضافہ اس وجہ سے ہوا ہوگا کہ جس گرہن کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تھی' وہ گرہن ختم کتنی دیر میں ہوا تھا؟

شیخ علاء بن زیاد کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کے قائل تھے کہ جب نمازی سر اُٹھائے اور آفتاب کی طرف دیکھے تو اگر وہ روشن ہو چکا ہو' تو سجدے میں چلا جائے اور پھر دوسری رکعت ادا کرے' لیکن اگر پہلے رکوع کے دوران سورج روشن نہ ہو' تو وہ دوسرا رکوع کرے گا' پھر وہ سورج کا جائزہ لے گا' تو اگر وہ روشن ہو گیا ہو' تو سجدے میں چلا جائے گا اور دوسری رکعت کا اضافہ کرے گا۔ لیکن اگر سورج روشن نہیں ہوا ہے تو وہ تیسری مرتبہ رکوع کرے گا۔ اسی طرح پہلی رکعت میں رکوع کی تعداد بڑھاتا جائے گا' یہاں تک کہ سورج روشن ہو جائے۔

اسحاق بن راہویہ نے یہ بات کہی ہے' ہر رکعت میں چار سے زیادہ مرتبہ رکوع نہیں کرنا چاہیے' کیونکہ اس سے زیادہ مرتبہ رکوع کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔

شیخ ابوبکر بن المنذر کہتے ہیں: ہمارے بعض مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے' نمازِ کسوف میں اختیار ثابت ہے' اس میں نمازی کو اختیار ہے' وہ چاہے تو ہر رکعت میں دو مرتبہ رکوع کرے اور چاہے تو تین مرتبہ رکوع کر لے یا چار مرتبہ کر لے۔ لیکن یہ مؤقف درست نہیں ہے کیونکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مرتبہ گرہن کے موقعے پر نماز پڑھائی تھی۔

شیخ ابن رُشد کہتے ہیں: جس حدیث کا تذکرہ انہوں نے کیا ہے اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے' مجھے یہ نہیں معلوم کہ علامہ ابن عبدالبر نے یہ کیسے کہہ دیا ہے' یہ ضعیف حوالے سے منقول ہے۔

دو رکعات میں دس مرتبہ رکوع کرنے کی روایت کو صرف امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

دوسرا مسئلہ: نمازِ کسوف کے دوران قرأت کرنا

اس بارے میں بھی علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں: نمازِ کسوف کے دوران پست آواز میں قرأت کی جائے گی' جبکہ امام ابویوسف' امام محمد بن حسن شیبانی اور امام اسحٰق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہم

کہتے ہیں: بلند آواز میں قرأت کی جائے گی۔

اس اختلاف کا سبب یہ ہے: اس بارے میں منقول احادیث کے مفہوم میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت سے یہ ظاہر ہوتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں پست آواز میں قرأت کی تھی کیونکہ اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ کی قرأت جتنا طویل قیام کیا۔

یہی مفہوم آپ سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑا ہو گیا لیکن میں نے آپ کی زبانی کسی ایک حرف کی تلاوت بھی نہیں سنی۔

اسی طرح ابن اسحٰق نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتی ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کا اندازہ لگانے کی کوشش کی تو مجھے اندازہ ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سورۂ بقرہ تلاوت کی ہوگی۔

جن فقہاء نے ان احادیث کو ترجیح دی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: نمازِ کسوف میں پست آواز میں قرأت کی جائے گی۔

اور کیونکہ ان احادیث میں صراحت موجود ہے' اس لیے امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں: نمازِ کسوف میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کرنا مستحب ہے۔

دوسری رکعت میں سورۂ آل عمران کی تلاوت کرنا مستحب ہے' تیسری رکعت میں سورۂ بقرہ کی ڈیڑھ سو آیات جتنی تلاوت مستحب ہے اور چوتھی رکعت میں سورۂ بقرہ کی پچاس آیات جتنی تلاوت مستحب ہے۔ اسی طرح ہر ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کی قرأت کرنے کو مستحسن قرار دیا گیا ہے۔

ان حضرات نے اپنے مسلک کی تائید میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

دن کی نماز گونگی ہوتی ہے (یعنی اس میں پست آواز میں قرأت کی جاتی ہے)۔

جبکہ اس کے برخلاف روایات بھی منقول ہیں' ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ کسوف میں ایک رکعت میں سورۂ نجم کی تلاوت کی تھی۔

اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے' وہ قرأت بلند آواز میں تھی۔

امام احمد بن حنبل اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہما نے اس مسئلے کی تائید میں سفیان کے حوالے سے منقول وہ روایت بھی دلیل کے طور پر پیش کی ہے جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ کسوف میں بلند آواز میں قرأت کی تھی۔

علامہ ابن عبدالبر کہتے ہیں: سفیان بن حسن نامی راوی قوی نہیں ہے۔

وہ یہ کہتے ہیں: امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی متابعت عبدالرحمن بن سلیمان نے کی ہے اور یہ سب زہری کی احادیث نہیں ہیں۔
پھر اسی کے ساتھ یہ بات بھی ہے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ابن اسحق نے جو روایت نقل کی ہے' وہ بھی اس کے خلاف ہے۔

ان فقہاء نے اپنے مسلک کی تائید میں قیاس کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: یہ بات سنت ہے' دن کی باجماعت نماز ہے' اس لیے اس کی اصل عیدین اور استسقاء کی نمازیں ہوں گی۔

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ نے ان سب سے برعکس رائے اختیار کی ہے' وہ جمع اور تطبیق کی راہ ہے۔ ہم یہ کہہ چکے ہیں اگر ممکن ہو تو ترجیح کے مقابلے میں زیادہ افضل طریقہ یہ ہے: جمع اور تطبیق کی کوشش کی جائے۔

میرے علم کے مطابق علم اصول کے ماہرین کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

تیسرا مسئلہ: نمازِ کسوف کا وقت

اس بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: نمازِ کسوف کسی بھی وقت میں ادا کی جا سکتی ہے خواہ اس وقت میں عام نماز ادا کرنا ممنوع ہو۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: ممنوع اوقات میں نمازِ کسوف ادا نہیں کی جا سکتی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ابن وہب نے یہ روایت نقل کی ہے' وہ اس بات کے قائل ہیں: نمازِ کسوف صرف اس وقت میں ادا کی جا سکتی ہے جس میں کوئی بھی نفل نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے۔

جبکہ ابن قاسم نے یہ روایت نقل کی ہے' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: سنت یہ ہے: چاشت سے لے کر زوال کے درمیانی وقت میں اس نماز کو ادا کیا جائے۔

اس اختلاف کا سبب یہ ہے: اس نماز کی جنس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' جو ممنوع اوقات میں نہیں پڑھی جاتی۔

ان فقہاء نے یہ نقطۂ نظر اختیار کیا ہے' یہ اوقات نماز کی تمام اقسام کے ساتھ مخصوص ہیں' انہوں نے ان اوقات میں نمازِ کسوف اور دیگر کسی بھی نماز کو ادا کرنے کی اجازت نہیں دی جبکہ جن حضرات نے اس کو اختیار کیا ہے' یہ اوقات نوافل کے ساتھ مخصوص ہیں تو انہوں نے نمازِ کسوف کو سنت قرار دیا ہے' لہٰذا انہوں نے ان اوقات میں نمازِ کسوف کی ادائیگی کو جائز قرار دیا ہے۔

شیخ ابن قاسم نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' اس کی کوئی دلیل میری سمجھ میں تو نہیں آتی ماسوائے اس کے کہ آپ نمازِ کسوف کو نمازِ عید کے مشابہ قرار دیں۔

چوتھا مسئلہ: نمازِ کسوف کے بعد خطبہ دینا

علماء کے درمیان اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے' نمازِ کسوف ادا کر لینے کے بعد خطبہ دینا شرط ہے یا نہیں؟

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: خطبہ دینا شرط ہے۔

امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں: نمازِ کسوف میں کوئی خطبہ نہیں ہے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب اس علت کے سلسلے میں اختلاف ہے جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ کسوف میں سلام پھیر لینے کے بعد خطبہ دیا تھا جس کی روایت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کی ہے' وہ روایت کرتی ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تو اس دوران سورج روشن ہو چکا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی:

''بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' یہ دونوں کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے''۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خطبہ اس لیے دیا تھا' نمازِ عیدین اور نمازِ استسقاء کی طرح نمازِ کسوف میں خطبہ دینا سنت قرار دیں۔

جبکہ بعض مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت خطبہ اس لیے دیا تھا کیونکہ بعض لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے۔

پانچواں مسئلہ: چاند گرہن کا حکم

اس بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: سورج گرہن کی طرح چاند گرہن میں بھی باجماعت نماز ادا کی جائے گی۔

امام احمد بن حنبل' امام داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہما اور ایک جماعت اس بات کی قائل ہے۔

امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں: چاند گرہن کی صورت میں باجماعت نماز ادا نہیں کی جائے گی' البتہ لوگ انفرادی طور پر دوسری نفل نمازوں کی طرح دو رکعت نماز ادا کریں گے۔

اس اختلاف کا سبب درج ذیل حدیث کے مفہوم میں اختلاف ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' یہ کسی کی موت یا پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' جب تم انہیں اس حالت میں دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو اور نماز ادا کرو' یہاں تک کہ یہ ختم ہو جائے اور صدقہ و خیرات کرو۔

اس روایت کو امام بخاری اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما نے نقل کیا ہے۔

جن فقہاء نے اس نماز سے ایک ہی مفہوم مراد لیا ہے' یعنی وہ طریقہ جس کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت نماز ادا کی تھی' انہوں نے چاند گرہن کے موقع پر بھی باجماعت نماز ادا کرنے کو سنت قرار دیا ہے۔ جبکہ جن فقہاء نے اس سے مختلف معنی مراد لیا ہے' کیونکہ چاند گرہن کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنا منقول نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے' اس حدیث سے یہ مفہوم ظاہر ہوتا ہے' اس سے وہ کمتر ترین چیز مراد لی جائے جس پر شریعت کی روشنی میں لفظ صلوٰۃ کا اطلاق ہوتا ہے اور وہ انفرادی طور پر نفل نماز ادا کرنا ہے۔

گویا یہ فقہاء یہ سمجھتے ہیں' اصل یہ ہے: شریعت میں لفظ صلوٰۃ کو اس کے قلیل ترین مفہوم پر محمول کیا جائے' جس پر اس لفظ کا اطلاق کیا جا سکے' ماسوائے اس صورت کے کہ جب اس کے برخلاف کوئی دلیل موجود ہو۔

جب سورج گرہن کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ عمل نے اس کے خلاف دلیل فراہم کر دی تو چاند گرہن کی نماز کا حکم اپنے اصل پر باقی رہے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سورج گرہن کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ عمل کو اس مجمل کی توضیح قرار دیتے ہیں جو نماز کے حکم میں موجود ہے' اس لیے اس پر عمل کرنا ان کے نزدیک واجب ہے۔

علامہ ابن عبدالبر کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ان حضرات نے چاند گرہن کے موقع پر دو رکعت باجماعت ادا کی تھیں اور ہر رکعت میں دو مرتبہ رکوع کیا تھا' جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

ایک گروہ کے نزدیک زلزلہ' آندھی اور طوفان وغیرہ کے آنے کے موقع پر یا کوئی بھی نشانی ظاہر ہونے کے موقع پر نماز پڑھنا مستحب ہے' انہوں نے اس سلسلے میں سورج اور چاند گرہن کے اوقات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی علت پر قیاس کیا ہے' یعنی علت یہ ہے: یہ اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے تو ان حضرات کے نزدیک قیاس کی سب سے قوی جنس یہ ہے کیونکہ اس میں علت کا قیاس ہے جس پر نص موجود ہے۔

البتہ امام مالک' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ علم کی ایک جماعت اس بات کی قائل نہیں ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: جب زلزلہ آئے تو اس وقت نماز پڑھ لی جائے تو اچھا ہے' ورنہ کوئی حرج نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایک مرتبہ زلزلہ آنے پر بھی سورج گرہن کی طرح نماز ادا کی تھی۔[1]

1763- قَالَ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ وَتَابَعَهُ الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ .حَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1764- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَارِثِ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

---

[1] بدایۃ المجتہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی' کتاب الصلوٰۃ الباب السادس فی صلوٰۃ الکسوف

۱۷۶۳- اخرجه مسلم (۲/ ۶۲۰) كتاب الكسوف' باب صلاة الكسوف' الحديث (۴/ ۹۰۱)' و النسائي (۳/ ۱۳۲) كتاب الكسوف' باب نوع آخر منه عن عائشة' من طريق الوليد ابن مسلم عن الاوزاعي' به- و الحديث اخرجه البخاري في صحيحه (۲/ ۲۵۲) كتاب الكسوف' باب الجهر بالقراءة في الكسوف' الحديث (۱۰۶۶) من طريق الوليد بن مسلم قال: قال الاوزاعي وغيره..... فذكره- قال الحافظ: و صله مسلم عن محمد بن مهران عن الوليد بن مسلم' حدثنا الاوزاعي وغيره..... فذكره-

وَسَلَّمَ) قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَاقْتَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ . ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ . ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَّانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ.

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷞ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں ایک مرتبہ سورج گرہن ہو گیا' نبی اکرم ﷺ مسجد تشریف لے گئے' آپ ﷺ کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے تکبیر کہی' لوگوں نے آپ کے پیچھے صف قائم کر لی' نبی اکرم ﷺ نے طویل قرأت کی' پھر آپ تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے گئے اور آپ نے طویل رکوع کیا' پھر آپ نے رکوع سے سر اُٹھایا اور سمع اللّٰہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد پڑھا اور پھر آپ نے کھڑے ہو کر قرأت کرنا شروع کی' لیکن یہ پہلے والی قرأت سے کم تھی' پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے تکبیر کہتے ہوئے طویل رکوع کیا' لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے سمع اللّٰہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد پڑھا' پھر آپ ﷺ نے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا اور آپ نے ان دو رکعت میں چار مرتبہ رکوع کیا اور چار مرتبہ سجدہ کیا' آپ ﷺ کی نماز ختم کرنے سے پہلے سورج روشن ہو چکا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سلمۃ بن ابی فاطمۃ مرادی جملی، ابوحارث مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں ''ثبت'' شمار کیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۹۵۸)۔

1765 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَكَانَ كَثِيْرُ بْنُ الْعَبَّاسِ يُحَدِّثُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلّٰى فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ مِثْلَ حَدِيْثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ صَلّٰى فِيْ كُلِّ

۱۷۶۴- اخرجه مسلم في الكسوف (۹۰۱) باب: صلاة الكسوف' و النسائي في الكسوف (۳ / ۱۳۰-۱۳۱) باب: نوع آخر منه عن عائشة' و ابو داود في الصلاة (۱۱۸۰) باب من قال: اربع ركعات' من رواية محمد بن سلمة المرادي عن ابن وهب' بهذا الاسناد- و اخرجه مسلم في الكسوف (۹۰۱) من رواية حرملة بن يحيى عن ابن وهب' بهذا الاسناد- و اخرجه البخاري في العمل في الصلاة (۱۲۱۲)' باب: اذا انفلتت الدابة في الصلاة من رواية محمد بن مقاتل عن عبد الله- و هو ابن المبارك- عن يونس' باسناده- و اخرجه ابن حبان (۲۸۴۱) من رواية حبان بن موسى: اخبرنا عبد الله- و هو ابن المبارك ايضا - اخبرنا يونس باسناده- و اخرجه البخاري في التفسير (۴۶۲۴) من رواية حسان بن ابراهيم عن يونس' باسناده-

۱۷۶۵- اخرجه البخاري في الكسوف (۱۰۴۶) باب: خطبة الامام في الكسوف' و ابو داود في الصلاة (۱۱۸۱) باب: من قال: اربع ركعات' كلاهما عن احمد بن صالح باسناده- و ورد من رواية الوليد بن مسلم عن الاوزاعي عن الزهري' باسناده نحوه- اخرجه مسلم في الكسوف (۹۰۱)' و النسائي في الكسوف (۳ / ۱۲۹)' و ابن حبان في الكسوف (۲۸۳۱)' و الطبراني في الكبير (۱۰۶۴۵)- و اخرجه محمد بن الوليد الزبيدي عن الزهري' نحوه- اخرجه مسلم (۹۰۲) في الكسوف-

رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز ادا کی ہے۔
یہ روایت اسی طرح منقول ہے جیسے سیدہ عائشہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے آپ نے ہر ایک رکعت میں دو مرتبہ رکوع کیا تھا۔

1766 - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ اَخْبَرَنِی الزُّهْرِیُّ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً يَجْهَرُ بِهَا يَعْنِیْ فِیْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ .قَالَ ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ هٰذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ الْجَهْرَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورج گرہن کی نماز میں) طویل قرأت کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں قرأت کی تھی راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز میں ایسا کیا تھا۔

ابن ابوداؤد نامی راوی بیان کرتے ہیں: بلند آواز میں قرأت کرنے کو نقل کرنے میں اہل مدینہ منفرد ہیں۔

1767 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النِّيلِیُّ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى فِیْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ ثَمَانِیَ رَكَعَاتٍ فِیْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ يَقْرَاُ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند گرہن اور سورج گرہن کی نماز میں چار رکعت میں آٹھ مرتبہ رکوع کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک رکعت میں قرأت کی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ثابت بن محمد عابد، ابومحمد، (اور ایک قول کے مطابق): ابواسماعیل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرا[ر]

۱۷۶۶- اخرجه ابو داود في الصلاة (۱۱۸۸) باب القراءة في صلاة الكسوف، قال: حدثنا العباس بن الوليد فذكره- و اخرجه ع[ن] الزهري هكذا جماعة: فاخرجه عنه عبد الرحمن بن نمر، و تقدم تخريج حديثه هنا، و هو اول حديث ذكره الدارقطني في الكسوف- [و] اخرجه عقيل بن خالد عن الزهري، به- اخرجه احمد (۶/۶۵)- و اخرجه سفيان بن حسين عن الزهري، به- اخرجه الترمذي في الصلا[ة] (۵۶۳) باب: ما جاء في صفة القراءة في الكسوف-

۱۷۶۷- اخرجه مسلم في الكسوف (۹۰۸) باب: ذكر من قال: انه ركع ثماني ركعات في اربع سجدات، و النسائي في الكسوف (۳/۱۲۸، ۱۲۹) باب: كيف صلاة الكسوف؛ و ابو داود في الصلاة (۱۱۸۳) باب: من قال: اربع ركعات، و البغوي في (شرح السنة) (۱۱۴۴) و احم[د] (۱/۲۲۵، ۳۴۶)، و الدارمي (۱/۳۵۹)، و الطبراني في الكبير (۱۱۰۱۹) من طرق عن سفيان الثوري عن حبيب، باسناده- و قال ابن حبان ف[ي] (صحيحه) (۷/۹۸): ليس بصحيح؛ لان حبيباً لم يسمع من طاوس هذا الخبر)- اه- وقال البيهقي في الكبرى (۳/۳۲۷)، (وحبيب و ا[ن] كان من الثقات، فقد كان يدلس، و لم اجده ذكر سماعه في هذا الحديث عن طاوس، و يحتمل ان يكون حمله عن غير موثوق به ع[ن] طاوس- و قد روى سليمان الاحول عن طاوس عن ابن عباس من فعله: انه صلاها ست ركعات في اربع سجدات؛ فخالفه في الرفع و الع[دد] جميعاً- و فيه علة اخرى: وهي الشذوذ؛ فقد روى غير واحد عن ابن عباس: (انها اربع ركعات، و اربع سجدات)- اه-

دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۳۷)۔

1768- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ حَفْصٍ خَالُ النُّفَيْلِيِّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّي فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَّقَرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِالْعَنْكَبُوْتِ اَوِ الرُّوْمِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِ (يٰس)۔

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز میں (دو رکعت میں) چار مرتبہ رکوع کیا تھا اور چار مرتبہ سجدہ کیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں سورۂ عنکبوت اور سورۂ روم کی تلاوت کی تھی' جبکہ دوسری رکعت میں سورۂ یٰسین کی تلاوت کی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سعد بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف، ابوابراہیم زہری۔ سمع علی بن جعد جوھری، وعلی بن یحییٰ بن بری، ومحمد بن سلام جمحی، واسحاق بن موسیٰ انصاری، وآخرین۔ وروی عنہ عبداللہ بن محمد بغوی، ویحییٰ بن محمد بن صاعد، و قاضی محاملی وغیرھم۔ وکان مذکورا بالعلم وفضل، موصوفاً بالصلاح وزھد، من اھل بیت کلھم علماء ومحدثون، ونقل خطیب انہ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴/۱۸۱-۱۸۳)۔

1769- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الثَّلْجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ يُوْنُسَ اَبُوْ يُوْنُسَ الرَّامُ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ. اَلْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اِذَا تَجَلّٰى لِشَيْءٍ مِّنْ خَلْقِهٖ خَشَعَ لَهٗ فَاِذَا كَسَفَ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا فَصَلُّوْا وَادْعُوْا .

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند یہ دونوں نشانیاں ہیں۔

۱۷۶۸- تقدم تخریج حدیث عائشة من وجوه عن الزهري- و تفرد الدارقطني برواية اسحاق ابن راشد عنه- و سعيد بن حفص خال النفيلي: قال ابن القطان: لا اعرف حاله: كما في نصب الراية (۲/۲۳۱)-

۱۷۶۹- سبق قريباً قول الدارقطني: (الحسن لم يسمع من ابي بكرة) لكن تعقبه العلائي في ذلك في كتابه (جامع التحصيل) ص (۱۹۶) و بين ان البخاري روى للحسن عن ابي بكرة غيرما حديث-و قد اورد الدارقطني الحديث هنا و في الذي بعده من وجهين عن الحسن- و قد ورد من وجوه عن الحسن كالتالي :فاخرجه يونس بن عبيد عن الحسن' به- اورده الدارقطني في الرواية الآتية' و شاركه فيه النسائي في الكسوف (۳/۱۲۶-۱۲۷) باب: الامر بالصلاة عن الكسوف حتى تنجلي' و ابن حبان في الكسوف (۲۸۳۳) (۲۸۳۵)- و من هذا الوجه ايضاً: اخرجه البخاري في الكسوف (۱۰۴۰) باب: الصلاة في كسوف الشمس' و (۱۰۴۸) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) كل ذلك في الكسوف- و في اللباس (۵۷۸۵) باب: من جر ازاره' و ابن خزيمة (۱۳۷۴)- و اخرجه مبارك بن فضالة عن الحسن' به- اخرجه ابن حبان (۲۸۳۴)-و اخرجه اشعث عن الحسن' به- اخرجه النسائي في الكسوف (۳/۱۴۷'۱۴۶) و الحاكم في المستدرك (۱/۳۳۴-۳۳۵) و حسن اسناده الامام الذهبي - و صححه ابن حبان (۲۸۳۷)-

اس روایت میں یہ بھی ہے' آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی چیز پر تجلی کرتا ہے تو وہ اس کی بارگاہ میں خشوع وخضوع کے ساتھ (جھک جاتی ہے) تو جب ان دونوں میں سے کوئی ایک گرہن ہو جائے تو تم نماز ادا کرو اور دعا مانگو۔

1770- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ الْبُنَانِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِیْنَارٍ الطَّاحِیُّ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا تَجَلّٰی لِشَیْءٍ مِّنْ خَلْقِهٖ خَشَعَ لَهٗ . تَابَعَهٗ نُوْحُ بْنُ قَیْسٍ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ عُبَیْدٍ.

★★ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی چیز کے لیے تجلی فرماتا ہے تو وہ اس کی بارگاہ میں جھک جاتی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محبوب، بنانی -بضم موحدة وخفة نون- بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 223ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۰۴)۔

○ محمد بن دینار ازدی، ثم طاحی- ابوبکر بن ابی فرات بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان پر یہ الزام ہے' یہ ''قدریہ'' عقائد کے مالک تھے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۶۰)۔

1771- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ الْاَصْطَخْرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ یَعِیْشَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ بُكَیْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ اِنَّ لِمَهْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ تَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ.

★★ محمد بن علی (اس سے مراد امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ ہو سکتے ہیں) فرماتے ہیں: ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں جو آسمان وزمین کی تخلیق کے بعد کبھی رونما نہیں ہوئیں' وہ رمضان کی پہلی رات میں چاند گرہن ہونا اور پندرھویں تاریخ کو سورج گرہن ہونا آسمان وزمین کو جب اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا' تو اس وقت سے لے کر اب تک (اس تاریخ میں یہ دونوں گرہن نہیں ہوئے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبداللہ بن حارث بن عبد مطلب، ہاشمی نوفلی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔

راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۷۵/۲)۔

○ عبید بن یعیش، محاملی، ابومحمد، کوفی عطار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 228ھ یا اس کے بعد میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۴٦/۱)۔

1772- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ لَا یَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' یہ دونوں کسی کے مرنے یا کسی کے پیدا ہونے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے' یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' جب تم ان دونوں کو (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو نماز (کسوف) ادا کرو۔

۱۷۷۲- اخرجه البخاري في الكسوف (۱۰٤۲) باب: الصلاة في الكسوف' و في بدء الخلق (۳۲۰۱) باب: صفة الشمس والقمر' و مسلم في الكسوف (۹۱٤) باب: ذكر النداء بصلاة الكسوف الصلاة جامعة' و النسائي في الكسوف (۱۲۵/۳-۱۲٦) باب: الامر بالصلاة عند كسوف الشمس' و احمد (۱۰۹/۲)' و ابن حبان (۲۸۲۸)' و الطبراني في الكبير (۱۳۰۹۵) من طرق عن ابن وهب باسناده- وله شاهد من حديث ابي مسعود الانصاري- اخرجه الشافعي في مسنده (٤۸۳) عن سفيان عن اسماعيل بن ابي خالد عن قيس بن ابي حازم عن ابي مسعود الانصاري' نحوه- وله شاهد آخر عن المغيرة بن شعبة' نحوه- اخرجه البخاري في الكسوف (۱۰٦۰)' و في الادب (٦۱۹۹)' و مسلم في الكسوف (۹۱۵)' و ابن حبان (۲۸۲۷)' و الطبراني في الكبير (۱۰۱٤) (۱۰۱۵) (۱۰۱٦) من طرق عن زياد بن علاقة عن المغيرة بن شعبة' نحوه-

كِتَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء

1-باب

بلاعنوان

1773- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعْدِ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ مَوْلَى اُمِّ يَحْيَى بِنْتِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ خَرَجَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَاِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضَ قَوَائِمِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ارْجِعُوا فَقَدِ اسْتُجِيبَ لَكُمْ مِنْ اَجْلِ شَاْنِ هٰذِهِ النَّمْلَةِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ ایک نبی لوگوں کے ساتھ نماز استسقاء ادا کرنے کے لیے نکلے وہاں ایک چیونٹی بھی تھی جس نے اپنے پاؤں (یعنی ہاتھ) آسمان کی طرف اُٹھائے ہوئے تھے تو اس نبی نے فرمایا: تم لوگ واپس چلے جاؤ کیونکہ اس چیونٹی کی وجہ سے تمہاری دعا قبول کر لی گئی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن محمد بن عبید بن عبداللہ بن حساب، ابوحسن بزاز، نقل بغدادی قول ابی حسین بن المنتیم: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ امینا، حافظا عارفا۔ ان کا انتقال 330ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۷۴/۱۲)۔

○ عبدعزیز بن ابی سلمة بن عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر ابوعبدالرحمٰن، مدنی، نزیل بغداد، لا باس بہ، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۰۹/۱)۔

۱۷۷۳- اخرجه الحاكم (۱/۳۲۵-۳۲۶): حدثنا ابو الحسن علي بن محمد بن عقبة الشيباني بالكوفة ثنا ابراهيم بن اسحاق الزهري ثنا عبد العزيز به- و قال: (صحيح الاسناد و لم يخرجاه)-(و محمد بن عون و ابوه لم اجد من ترجمهما)- و قال الالباني في الارواء (۱۳۷/۳): (و الغالب في مثلهما الجهالة)- اه- لكن الحديث اخرجه الطحاوي في مشكل الآثار (۲۷۲/۱) قال: حدثنا محمد بن عزيز حدثنا سلامة بن روح عن عقيل عن ابن شهاب به- و اخرجه الخطيب في التاريخ (۶۰/۱۲) و هو ضعيف الاسناد ايضا- و اخرجه عبد الرزاق في المصنف رقم (۴۹۲۱) عن معمر عن الزهري ان سليمان بن داود خرج هو و اصحابه يستسقون فراى نملة الخ نحوه- و انظر: تلخيص الحبير (۹۸/۲)-

نمازِ استسقاء کے حکم کے بارے میں فقہاء کی وضاحت

نمازِ استسقاء کے حکم کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن رُشد تحریر کرتے ہیں:

علماء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے' بارش نازل ہونے کے لیے دعا مانگنے کے لیے شہر سے باہر نکلنا' اس کے لیے دعا مانگنا' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خشیت اور آہ وزاری کا اظہار کرنا ایک ایسی سنت ہے جو نبی اکرم ﷺ نے قائم کی ہے' البتہ بارش طلب کرنے کے لیے نماز ادا کرنے میں علماء کا اختلاف پایا جاتا ہے۔

جمہور علماء اس بات کے قائل ہیں: نمازِ استسقاء ادا کرنا سنت ہے' البتہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک استسقاء کی سنت میں نماز پڑھنا شامل نہیں ہے' اختلاف کا سبب یہ ہے: بعض احادیث میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے بارش کے حصول کے لیے دعا مانگی تھی۔ اور نماز ادا کی تھی جبکہ بعض روایات میں نماز ادا کرنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

نمازِ استسقاء کی دلیل میں مشہور ترین روایت وہ ہے جس کو عباد بن تمیم نے اپنے چچا کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ بارش کی دعا مانگنے کے لیے لوگوں کے ساتھ تشریف لے گئے' آپ ﷺ نے انہیں دو رکعت نماز پڑھائی' اس میں بلند آواز میں قرأت کی' آپ نے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کیے' پھر آپ نے اپنی چادر کو پلٹ دیا اور قبلہ کی طرف رخ کرلیا اور بارش کے لیے دعا کی۔

اس روایت کو امام بخاری اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما نے نقل کیا ہے۔

بعض وہ روایات جن میں بارش طلب کرنے اور دعا مانگنے کا ذکر ہے' لیکن نماز کا ذکر نہیں ہے' ان میں سے ایک روایت وہ ہے جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' جسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مویشی تباہ ہو گئے ہیں' راستے ختم ہو گئے ہیں' آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے دعا کی تو اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔

اس سلسلے کی دوسری روایت حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے گئے' آپ نے بارش کے لیے دعا کی' جب آپ نے قبلہ کی طرف رخ کیا تو چادر کو پلٹا دیا۔

اس میں بھی نماز پڑھنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

جن حضرات نے اس حدیث کے ظاہری مفہوم پر عمل کیا ہے' انہوں نے اس کی تائید میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت کو بھی نقل کیا ہے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بارش کی دعا مانگنے کے لیے نکلے تھے تو انہوں نے نماز ادا نہیں کی تھی۔

جمہور کے حق میں دلیل یہ پیش کی جاتی ہے' اس میں راوی نے کسی ایسی چیز کا ذکر نہیں کیا' اسی لیے یہ ان لوگوں کے خلاف حجت نہیں ہو سکتی' جو نماز کا تذکرہ کرتے ہیں۔

احادیث کے اختلاف کی وجہ سے جو بات میری سمجھ میں آتی ہے' وہ یہ ہے: نمازِ استسقاء کی صحت کے لیے یہ بات شرط نہیں ہے' کیونکہ یہ بھی ثابت ہے' نبی اکرم ﷺ نے بارش کے لیے منبر پر ہی دعا کی تھی۔

لیکن یہ کہنا بھی درست نہیں ہے' نماز استسقاء ادا کرنا سرے سے سنت ہی نہیں ہے جیسا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے۔

جن حضرات نے نماز استسقاء کو سنت قرار دیا ہے' ان سب کا اس بات پر اتفاق ہے' اس میں خطبہ دینا بھی سنت میں شامل ہے' کیونکہ اس بارے میں منقول احادیث میں اس بات کا تذکرہ ہے۔

شیخ ابن المنذر یہ کہتے ہیں: یہ بات ثابت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استسقاء ادا کی تھی اور اس میں خطبہ دیا تھا۔

علماء میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' یہ خطبہ نماز سے پہلے ہوگا یا نماز کے بعد ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے: اس بارے میں مذکور احادیث میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

ایک گروہ نے عیدین کی نماز پر قیاس کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے' نماز استسقاء میں بھی خطبہ نماز کے بعد دیا جائے گا۔

امام شافعی اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں۔

شیخ لیث بن سعد نے یہ بات بیان کی ہے' اس میں خطبہ نماز سے پہلے ہوگا۔

شیخ ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا کی تھی اور نماز سے پہلے خطبہ دیا تھا۔

اسی طرح کی ایک روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی ہے اور ہم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

ابن رُشد یہ کہتے ہیں: امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات مختلف حوالوں سے نقل کی ہے' ہمارے علم کے مطابق جن راویوں نے نماز استسقاء میں خطبہ دینے کا ذکر کیا ہے' ان سب نے نماز سے پہلے خطبے کا تذکرہ کیا ہے۔

اس بارے میں علماء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے' نماز استسقاء میں بلند آواز سے قرأت کی جائے گی۔

علماء کے درمیان اختلاف اس بارے میں پایا جاتا ہے' عیدین کی نماز کی طرح اس میں بار بار تکبیر کہی جائے گی یا نہیں؟

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: اس میں دوسری عام نمازوں کی طرح تکبیر کہی جائے گی۔

جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: اس میں عیدین کی نماز کی طرح اضافی تکبیریں کہی جائیں گی۔

اختلاف کا سبب یہ ہے: اس نماز کو عیدین کی نماز پر قیاس کیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مسلک کی تائید میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول یہ روایت دلیل کے طور پر پیش کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ہمیں دو رکعات اسی طرح پڑھائیں' جس طرح آپ ہمیں عیدین کی نماز پڑھاتے تھے۔

علماء کا اس بات پر بھی اتفاق پایا جاتا ہے' نماز استسقاء میں یہ بات بھی سنت ہے' امام قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو کر دعا مانگے' اپنی چادر کو پلٹ دے اور دونوں ہاتھوں کو بلند کرے جیسا کہ احادیث میں یہ بات مذکور ہے۔

البتہ اس کی کیفیت کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' اسی طرح اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے کہ اس فعل کو کس وقت سرانجام دیا جائے گا۔

اس کی کیفیت کے بارے میں جمہور کا یہ اتفاق ہے' چادر کے دائیں ہاتھ والے حصے کو بائیں ہاتھ پر ڈال دیا جائے گا اور بائیں ہاتھ والے حصے کو دائیں ہاتھ پر ڈال دیا جائے گا۔

امام شافعی رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: چادر کے اوپر والے حصے کو نیچے کر دیا جائے گا اور نیچے والے حصے کو اوپر کر دیا جائے گا۔ بائیں ہاتھ والے کو دائیں ہاتھ پر ڈال دیا جائے گا اور دائیں ہاتھ والے حصے کو بائیں ہاتھ پر ڈال دیا جائے گا۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب تو یہی ہے' اس بارے میں منقول احادیث میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارش کی دعا مانگنے کے لیے عیدگاہ تشریف لے گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ کیا' آپ نے اپنی چادر کو پلٹا دیا اور دو رکعت نماز ادا کی۔

بعض روایات میں یہ بات مذکور ہے: راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں طرف کے حصے کو بائیں طرف اور بائیں طرف کے حصے کو دائیں ہاتھ پر رکھا تھا' یا اوپر والے حصے کو نیچے کی طرف کر دیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں! بلکہ بائیں طرف کے حصے کو دائیں ہاتھ پر رکھا تھا اور دائیں طرف والے حصے کو بائیں ہاتھ پر رکھ دیا تھا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ صراحت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت ایک سیاہ چادر اوڑھی ہوئی تھی' آپ نے اس کے نیچے کے حصے کو اوپر کر دیا' جب وہ کپڑا بھاری محسوس ہوا تو آپ نے اسے اپنے کندھے پر ہی پلٹ دیا۔

چادر پلٹنے کا یہ عمل کس وقت سرانجام دیا جائے گا؟

امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ اس بات کے قائل ہیں: خطبے سے فارغ ہونے کے بعد امام چادر کو پلٹ دے گا۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: وہ اپنی چادر کو اس وقت پلٹ دے گا جب خطبے کا ابتدائی حصہ گزر چکا ہو۔

ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمہ اللہ بھی اس بات کے قائل ہیں: تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں: جب امام قیام کی حالت میں ہو اور اس وقت اپنی چادر کو پلٹ دے تو مقتدی بھی بیٹھے اپنی چادر کو پلٹ دے گا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے:

''امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تا کہ اس کی پیروی کی جائے''۔

البتہ امام محمد بن حسن شیبانی' امام لیث بن سعد اور امام مالک رحمہ اللہ کے بعض شاگردوں کی رائے اس سے مختلف ہے' ان حضرات کے نزدیک مقتدی اپنی چادریں نہیں اُلٹائیں گے' کیونکہ یہ بات منقول نہیں ہے۔

علماء کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے' نمازِ استسقاء کے لیے نکلنے کا وقت وہی ہے جو نمازِ عیدین کے نکلنے کا وقت ہے۔

صرف شیخ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اس بات کے قائل ہیں: نمازِ استسقاء کے لیے نکلنے کا وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جاتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نمازِ استسقاء ادا کرنے کے لیے اس وقت نکلے جب سورج کی شعاعیں نمودار ہو چکی تھیں [1]

1774- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِی الثَّلْجِ حَدَّثَنَا جَدِّی حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الطَّبَّاعُ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اسْتَسْقَى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ لِيَتَحَوَّلَ الْقَحْطُ.

★★ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بارش کی دعا مانگتے ہوئے اپنی چادر کو اُلٹا دیا تا کہ قحط سالی ختم ہو جائے۔

1775- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَجَ اِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ـ قَالَ سُفْيَانُ جَعَلَ الْيَمِينَ عَلَى الشِّمَالِ وَالشِّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ.

★★ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے تا کہ نمازِ استسقاء

---

[1] بدایۃ المجتہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی کتاب الصلوٰۃ الباب السابع فی صلوٰۃ الاستسقاء

۱۷۷٤- اخرجه البيهقي في سننه (۳/۳۵۱) كتاب صلاة الاستسقاء باب ما قيل من المعنى في تحويل الرداء من طريق الدارقطني مرسلاً- و اخرجه الحاكم (۱/۳۲٦): اخبرنا ابو عبد الله الحافظ ثنا ابو جعفر عبد الله بن اسماعيل بن ابراهيم بن المنصور املاء محمد بن يوسف بن عيسى الطباع حدثني اسحاق بن عيسى ثنا حفص بن غياث عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر...... فذكره موصولاً- و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي في سننه (۳/۳۵۱)- و قد صححه الحاكم في المستدرك و وافقه الذهبي-

۱۷۷۵- اخرجه مالك في الاستسقاء (۱/۱۹۰) باب: العمل في الاستسقاء و البخاري في الاستسقاء (۱۰۰۵) باب: الاستسقاء و خروج النبي صلى الله عليه وسلم في الاستسقاء و (۱۰۱۲) باب تحويل الرداء في الاستسقاء و (۱۰۲٦) باب: صلاة الاستسقاء ركعتين و (۱۰۲۷) الاستسقاء في المصلى و مسلم في الاستسقاء (۸۹٤) و النسائي في الاستسقاء (۳/۱۵۷) و ابن ماجه في الاقامة (۱۲٦۷) باب: ما جاء صلاة الاستسقاء و ابن خزيمة (۱٤۰٦) (۱٤۱٤) و الطحاوي في المعاني (۱/۳۲۳، ۳۲٤) و احمد في المسند (٤/۳۹، ٤۱) من طرق عن عبد الله بن ابي بكر باسناده- و اخرجه ابن ابي ذئب عن الزهري عن عباد بن تميم باسناده- اخرجه البخاري في الاستسقاء (۱۰۲٤) (۱۰۲۵) ابو داود في الصلاة (۱۱٦۲) باب: جماع ابواب صلاة الاستسقاء و تفريعها و النسائي في الاستسقاء (۳/۱۵۷، ۱٦٤) و ابن حبان الاستسقاء (۲۸٦٤) (۲۸٦۵) من طرق عن ابن ابي ذئب به- و اخرجه جماعة عن الزهري عن عباد باسناده نحوه: فاخرجه معمر عن الزهري- اخرجه عبد الرزاق (٤۸۸۹) و من طريق الترمذي (۵۵٦) في الاستسقاء و قال الترمذي: (حسن صحيح)- و اخرجه ابو داود (۱۱٦۱) و احمد (٤/۳۹) و ابن خزيمة (۱٤۱۰)- و اخرجه الزبيدي عن الزهري به- اخرجه ابو داود في الصلاة (۱۱٦۳)- و اخرجه شعيب عن الزهري به- اخرجه البخاري في الاستسقاء (۱۰۲۳) والنسائي (۳/۱۵۸) و الدارمي (۱/۳٦۱) و الطحاوي في المعاني (۱/۳۲۳) و ابن خزيمة (۱٤۱۰) و احمد (٤/٤۰)- و اخرجه يونس عن الزهري به- اخرجه مسلم في الاستسقاء (۸۹٤) و ابو داود (۱۱٦۲) و النسائي (۳/۱٦۳) و ابن حبان (۲۸٦٦)- وورد من وجوه اخرى عن عباد بن تميم به- فاخرجه ابو بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عباد- اخرجه البخاري في الدعوات (٦۳٤۳) باب: الدعاء مستقبل القبلة و سياتي تخريجه ان شاء الله قريبا- واخرجه عمرو بن يحيى عن عباد- اخرجه ابو داود في الصلاة (۱۱٦٤) و ابن خزيمة (۱٤۱۵) وابن حبان (۲۸٦۷) و الطحاوي في المعاني اخرجه عمارة بن غزية عن عباد به- اخرجه ابو داود في الصلاة (۱۱٦٤) و ابن خزيمة (۱٤۱۵) وابن حبان (۲۸٦۷) و الطحاوي في المعاني (۱/۳۲٤) و احمد (٤/٤۰، ٤۱)-

ادا کریں (دعا مانگتے ہوئے) آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا' آپ نے اپنی چادر کو اُلٹا دیا اور دو رکعت (نماز استسقاء) ادا کی۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: چادر کو اُلٹا کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے اس کے دائیں حصے کو بائیں طرف اور بائیں حصے کو دائیں طرف کر دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابراہیم بن نیروز، ابوبکر انماطی، ذکر بغدادی انہ من شیوخ دارقطنی ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱/ ۴۰۸)۔

1776- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ اَرْسَلَنِيْ مَرْوَانُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهُ عَنْ سُنَّةِ الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ سُنَّةُ الْاِسْتِسْقَاءِ سُنَّةُ الصَّلَاةِ فِي الْعِيْدَيْنِ اِلَّا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَلَبَ رِدَاءَهُ فَجَعَلَ يَمِيْنَهُ عَلٰى يَسَارِهِ وَيَسَارَهُ عَلٰى يَمِيْنِهِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فِي الْاُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَّقَرَاَ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَّقَرَاَ فِي الثَّانِيَةِ (هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ) وَكَبَّرَ فِيْهَا خَمْسَ تَكْبِيْرَاتٍ .

☆☆ طلحہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: مروان نے مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے نماز استسقاء کا سنت طریقہ دریافت کر سکوں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: استسقاء (یعنی بارش کی دعا کے لیے) سنت یہ ہے: عیدگاہ میں نماز استسقاء ادا کی جائے' البتہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر کو اُلٹا بھی دیا تھا' آپ ﷺ نے اس کے دائیں حصے کو بائیں طرف اور بائیں حصہ کو دائیں طرف کر دیا تھا' آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی تھی' آپ ﷺ نے پہلی رکعت میں سات بار تکبیر کہی تھی اور سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی تھی' جبکہ دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کی' آپ ﷺ نے دوسری رکعت میں پانچ مرتبہ تکبیر کہی تھی۔

1777- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِي الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْتَسْقِيْ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُوْ فَدَعَا وَاسْتَسْقٰى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

☆☆ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بارش کی دعا مانگنے لوگوں کے ساتھ نکلے' آپ نے وہاں لوگوں کو دو رکعات پڑھائیں جن میں آپ نے بلند آواز میں قرأت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر کو اُلٹا دیا اور اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا مانگی۔ آپ نے بارش کے نزول کی دعا کی۔ آپ کا رُخ قبلہ کی طرف تھا۔

۱۷۷۶- اخرجه الحاكم في الاستسقاء (۱/ ۳۲۶) و صححه من رواية سهل بن بكار به- و تعقبه الذهبي في (التلخيص) بقوله: (ضعف عبد العزيز)- اه- و اخرجه البيهقي في الاستسقاء (۳/ ۳۴۸) من طريق الحاكم و قال: (محمد بن عبد العزيز هذا غير قوي)- و محمد بن عبد العزيز ضعفه ابو حاتم الرازي و تركه النسائي- و قال البخاري: منكر الحديث-

1778- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ "هَانِئٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَجَ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي بِهِمْ فَدَعَا اللَّهَ تَعَالَى قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَسُقُوا.

★★ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بارش کی دعا مانگنے لوگوں کے ساتھ نکلے آپ عیدگاہ تشریف لائے وہاں آپ نے بارش کے لیے دعا مانگی' نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر اللہ سے دعا کی' قبلہ کی طرف رخ کر کے اور اپنی چادر کو اُلٹا دیا تو لوگوں کو سیراب کر دیا گیا (یعنی بارش نازل ہوگئی)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن حانی، ابواسحاق نیشاپوری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ فاضل۔ ان کا انتقال 265ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۰۶/۶)۔

1779- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ وَالِاسْتِسْقَاءِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عیدین اور استسقاء کی نماز میں بلند آواز میں قرأت کرتے تھے۔

1780- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْتَسْقِي فَخَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ إِلَى الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ.

★★ عباد بن تمیم اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بارش کی دعا مانگنے کے لیے تشریف لائے' آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا' جب آپ دعا مانگنے لگے تو آپ ﷺ نے اپنا رخ قبلہ کی طرف کیا اور اپنی چادر اُلٹا دیا۔

1781- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَ

۱۷۷۹- في اسناده عبد الله بن نافع' وهو ضعيف تقدمت ترجمته' لكن اجمعوا على ان القراءة في الاستسقاء جهرا' كما ذكر ابن رشد (بداية المجتهد) (۱۷۵/۲)۔

۱۷۸۰- اخرجه البخاري في الاستسقاء (۱۰۲۸) و مسلم (۸۹۴)' و النسائي (۱۶۲/۳) باب: كم صلاة الاستسقاء' و ابن ماجه في الاقامة (۱۲۶۷)' و ابن خزيمة (۱۴۰۷)' و الطحاوي في المعاني (۳۲۳/۱-۳۲۴)' و الدارمي (۳۶۰/۱) من طريق ابي بكر بن محمد باسناده۔

★★ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ عبداللہ بن زید کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مثل منقول ہے۔

1782- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَاضِي الْاَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَارِثِ اللَّيْثُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ هِشَامِ بْنِ اِسْحَاقَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ هِشَامَ بْنَ اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ اَمِيرَ الْمَدِينَةِ اَرْسَلَهُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ح.

وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ هِشَامِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ اَمِيرَ الْمَدِينَةِ اَرْسَلَهُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِي سَلْهُ كَيْفَ صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْاِسْتِسْقَاءِ يَوْمَ اسْتَسْقَى بِالنَّاسِ فَقَالَ نَعَمْ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُتَخَشِّعًا مُتَذَلِّلًا فَصَنَعَ فِيهِ كَمَا يَصْنَعُ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحَى .وَقَالَ الْقَاضِي فِي حَدِيثِهِ مُتَبَذِّلًا وَّلَمْ يَقُلْ مُتَذَلِّلًا.

★★ اسحٰق بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ کے گورنر ولید بن عتبہ نے انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا' اس نے کہا: اے میرے بھتیجے! تم ان سے یہ دریافت کرنا کہ نبی اکرم ﷺ نے بارش کی دعا کے سلسلے میں کیا کیا تھا' جب آپ نے لوگوں کے لیے بارش کی دعا مانگی تھی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ خشوع وخضوع کی کیفیت کے ساتھ تشریف لے گئے تھے' آپ نے وہاں اسی طرح کیا تھا جس طرح عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز میں کرتے ہیں۔

یہاں پر ایک لفظ نقل کرنے میں راوی نے اختلاف کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن ربیعۃ بن ھشام بن اسحاق۔ ذکرہ مزی فی تہذیب الکمال فیمن روی عن جدہ ھشام آتی ترجمتہ۔

○ ہشام بن اسحاق بن عبداللہ بن حارث بن کنانۃ، ابوعبدالرحمٰن مدنی، قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۱۷)۔

۱۷۸۲- اخرجه الدارقطني هنا و في الذي بعده' من طريق هشام بن اسحاق' باسناده-وقد ورد من طرق عن هشام: فاخرجه اسماعيل بن ربيعة بن هشام بن اسحاق عن هشام بن اسحاق' به-اخرجه ابن خزيمة (۱۴۱۹) و الحاكم (۱/۳۲۶) و الطبراني في الكبير (۱۰۸۱۹) و احمد (۱/۲۶۹)- و اخرجه حاتم بن اسماعيل عن هشام' به- اخرجه ابو داود في الصلاة (۱۱۶۵) باب: جماع ابواب صلاة الاستسقاء و تفريعها' و الترمذي في الصلاة (۵۵۸) باب ما جاء في صلاة الاستسقاء' والنسائي في الاستسقاء (۳/۱۵۶) باب: جلوس الامام على المنبر للاستسقاء' و البيهقي في الكبرى (۳/۳۴۴) و الطحاوي في المعاني (۱/۳۲۴) باب: صلاة الاستسقاء- وسياتي في الذي بعده من رواية سفيان عن هشام-

○ اسحاق بن عبداللہ بن حارث بن کنانۃ عامری، (اور ایک قول کے مطابق): ثقفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۶۹)۔

1783- حَدَّثَنَا الْقَاضِي اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَرْسَلَنِي اَمِيرٌ مِنَ الْاُمَرَاءِ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهُ عَنِ الْاِسْتِسْقَاءِ- وَقَالَ هَارُوْنُ وَيُوْسُفُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ- فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَهُ اَنْ يَسْاَلَنِي خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا مُتَرَسِّلًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيْدِ وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ .

☆☆ ہشام بن اسحاق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک امیر نے مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے نماز استسقاء کے بارے میں دریافت کروں۔ ہارون اور یوسف نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

تا کہ میں ان سے بارش کی دعا کے سلسلے میں پڑھی جانے والی نماز کے بارے میں دریافت کرسکوں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس نے خود مجھ سے کیوں نہیں دریافت کیا' (پھرانہوں نے بتایا:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خشوع وخضوع کے عالم میں گریہ وزاری کی کیفیت میں (عیدگاہ) تشریف لے گئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت اس طرح ادا کی تھی جس طرح آپ عید کی نماز میں ادا کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کی طرح خطبہ نہیں دیا تھا۔

1784- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَاتِمٍ وَالْقَوَارِيرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ

۱۷۸۳- اخرجه الترمذي في الصلاة (۵۵۹) باب: ما جاء في صلاة الاستسقاء' و النسائي في الاستسقاء (۳/ ۱۶۳) باب: كيف صلاة الاستسقاء! و احمد (۱/ ۲۳۰)' و ابن خزيمة (۱۴۰۵)' و ابن حبان (۲۸۶۲)' و ابن ماجه في الاقامة (۱۲۶۶)' و الحاكم في الاستسقاء (۱/ ۳۲۶-۳۲۷)' و البيهقي في الاستسقاء (۳/ ۳۴۴) من طريق وكيع باسناده-وقال الترمذي: (حسن صحيح)- و اخرجه عبد الرحمن عن سفيان به- اخرجه النسائي (۳/ ۱۵۶)' و ابن خزيمة (۱۴۰۸)- و اخرجه ابو نعيم عن سفيان' به- اخرجه الطبراني في الكبير (۱۰۸۱۸)-

۱۷۸۴- اخرجه الدارقطني من طرق عن سعيد عن قتادة عن انس' فاخرجه من طريق يزيد ابن زريع ويحيى بن سعيد القطان' و خالد بن الحارث وابي اسامة' كلهم عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن انس- ورواياتهم كالتالي: رواية يزيد عن سعيد بن ابي عروبة: اخرجها البخاري في المناقب (۳۵۶۵) باب: صفة النبي صلى الله عليه وسلم ' و ابو داؤد في الصلاة (۱۱۷۰) باب: رفع اليدين في الاستسقاء-ورواية خالد بن الحارث و ابي اسامة: تفرد بهما الدارقطني -ورواية يحيى بن سعيد عن سعيد بن ابي عروبة: اخرجها البخاري في الاستسقاء (۱۰۳۱) باب: رفع الامام يده في الاستسقاء' و مسلم في الاستسقاء (۸۹۵) باب: رفع اليدين بالدعاء في الاستسقاء' النسائي في الاستسقاء (۳/ ۱۵۸) باب: كيف يرفع ؟' و البغوي في (شرح السنة) (۱۱۶۳)- و تابعهم ابن ابي عدي عن سعيد' به- اخرجه البخاري في الاستسقاء (۱۰۳۱)' و مسلم في الاستسقاء (۸۹۵)- و اخرجه عبد الاعلى عن سعيد' به- اخرجه مسلم (۸۹۵)- و اخرجه محمد بن جعفر عن سعيد' به- اخرجه احمد (۳/ ۲۸۲)- و اخرجه عبدة عن سعيد به- اخرجه الدارمي (۱/ ۳۶۱)-وقد ورد الحديث من طريق ثابت عن انس' نحوه- اخرجه مسلم في الاستسقاء (۸۹۵)' و النسائي في قيام الليل (۳/ ۲۴۹) باب: ترك رفع اليدين في الدعاء في الوتر' و ابن خزيمة في صحيحه (۱۴۱۲)' و البغوي في شرح السنة (۱۱۶۴)' و كذلك ابو داؤد في الاستسقاء (۱۱۷۱)-

قَالُوْا حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ لاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِىْ شَىْءٍ مِّنَ الدُّعَاءِ اِلَّا عِنْدَ الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ .هٰذَا حَدِيْثُ اَبِىْ اُسَامَةَ وَقَالَ ابْنُ مَنِيْعٍ فِىْ حَدِيْثِهٖ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِىْ شَىْءٍ مِّنَ الدُّعَاءِ اِلَّا فِى الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف بارش کی دعا مانگتے ہوئے دعا کے دوران ہاتھ اُٹھائے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دوران اتنے ہاتھ بلند کیے تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی تھی۔

ایک اور سند کے ہمراہ یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگتے ہوئے کبھی ہاتھ بلند نہیں کیے' صرف بارش کی دعا مانگتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا اور ہاتھوں کو اتنا بلند کیا تھا' آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی تھی۔

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنائز کا بیان

1-باب الْمَشْيِ اَمَامَ الْجَنَازَةِ.

باب 1: جنازے کے آگے چلنا

1785- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَانُوْا يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ.

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے آگے چلا کرتے تھے۔

•••——•••——•••

جنازے کے آگے چلنے کا حکم

''الکافی'' کے مصنف حاکم شہید تحریر کرتے ہیں: ہمارے نزدیک اس (جنازے) کے آگے چلنے میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم اس کے پیچھے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سرخسی تحریر کرتے ہیں:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جنازے کے آگے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ان کی دلیل وہ روایت ہے' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

۱۷۸۵- اخرجه البيهقي في المعرفة (۷٤۸۲) و الحميدي (٦۰۷) و من طريقه ابن حبان (۳۰٤۷) و اخرجه ايضاً ابن ابي شيبة (۲۷۷/۳) في باب: المشي امام الجنازة' و الطيالسي (۱۸۱۷) و احمد (۸/۲) و ابو داود في الجنائز (۳۱۷۹) باب: المشي امام الجنازة' و الترمذي في الجنائز (۱۰۰۸) باب: ما جاء في المشي امام الجنازة' و النسائي في الجنائز (٥٦/٤) باب: مكان الماشي امام الجنازة' و الطحاوي في المعاني (٤۷۹/۱) باب: المشي في الجنازة' و ابن ماجه في الجنائز (۱٤۸۲) باب: ما جاء في المشي امام الجنازة' و البيهقي (۲۳/٤' ۲٤) باب: المشي امام الجنازة' و البغوي في (شرح السنة) (۱٤۸۸) من طرق عن ابن عيينة عن الزهري' باسناده- واخرجه الشافعي في (المسند) (٥۹۱) من طريقه البيهقي في المعرفة (۷٤۸٦)' و الترمذي (۱۰۰۸) و النسائي (٥٦/٤) و البيهقي في الكبرى (۲٤/٤) و المعرفة (۷٤۸۷) و الطبراني في الكبير (۱۳۱۳۳) (۱۳۱۳٤) (۱۳۱۳٦) و الطحاوي في المعاني (٤۷۹/۱' ٤۸۰) و ابن حبان (۳۰٤۸) و احمد (۳۷' ۱۲۲' ۱٤۰) من طرق عن الزهري' به موصولاً- و اخرجه مالك في الجنائز (۲۲٥/۱) باب المشي امام الجنازة عن ابن شهاب مرسلاً- و تابعه على ارساله جماعة- و رجح المرسل على الموصول جماعة منهم : البخاري' و النسائي' و الطحاوي- و حكى الترمذي ذلك عقب رواية ابن عيينة' فقال: (اهل الحديث كلهم يرون ان الحديث المرسل في ذلك اصح)- اه- و راجع: (شرح السنة) للبغوي (۳۳۲/٥) و شرح المعاني للطحاوي (٤۷۹/۱-٤۸۰) و سنن البيهقي (۲٤/٤) و المعرفة له (۲٦۹/٥-۲۷۰) و نصب الراية (۲۹۳/۲- ۲۹٤) و تلخيص الحبير (۱۱۱/۲-۱۱۲)-

اسی طرح (دوسری دلیل یہ ہے) کہ لوگ میت کے لیے سفارشی ہوتے ہیں اور رواج بھی ہے' سفارشی آگے چلتا ہے' اس شخص سے' جس کی اس نے سفارش کرنی ہوتی ہے۔

ہماری دلیل نبی اکرم ﷺ کی حدیث ہے (جس میں یہ بات مذکور ہے:)

''نبی اکرم ﷺ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں (شرکت کرتے ہوئے جنازے کے) پیچھے چلے تھے''۔

اسی طرح حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ جنازے کے پیچھے چلا کرتے تھے' ان سے کہا گیا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما دونوں حضرات تو جنازے کے آگے جایا کرتے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات پر رحم کرے' وہ دونوں یہ بات جانتے تھے کہ جنازے کے پیچھے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' لیکن وہ دونوں یہ چاہتے تھے کہ لوگوں کے لیے سہولت پیدا کر دیں۔

اس کا مفہوم یہ ہے: لوگ جنازے کے آگے چلنے سے احتراز کرنے لگے تھے تو اگر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما جنازے کے پیچھے چلتے تو راستہ تنگ ہونے کی وجہ سے جنازے میں شریک ہونے والوں کو دشواری پیش آتی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں' جنازے کے پیچھے چلنے کو جنازے کے آگے چلنے پر وہی فضیلت حاصل ہے جو فرض نماز کو نوافل پر حاصل ہوتی ہے۔

سرخسی کہتے ہیں: جنازے کے پیچھے چلنے میں وعظ و نصیحت کا پہلو زیادہ پایا جاتا ہے' کیونکہ جب انسان جنازے کی طرف دیکھتا ہے تو اپنی پھر حالت کے بارے میں بھی جائزہ لیتا ہے' وہ اس صورتِ حال سے نصیحت حاصل کرتا ہے' اس طرح بعض اوقات جنازے کو اٹھانے میں اس کے تعاون کی ضرورت ہو سکتی ہے' تو جب لوگ جنازے کے پیچھے چل رہے ہوں گے تو ضرورت کے وقت یہ تعاون کر سکیں گے' اس لیے یہی افضل ہے۔[1]

1786 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2-باب اَلْمُسْلِمُ لَيْسَ بِنَجَسٍ.

باب 2: مسلمان نجس نہیں ہوتا

1787 - حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدٌ الْعِجْلُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُعَلَّى بْنِ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَحْيٰى بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تُنَجِّسُوْا مَوْتَاكُمْ فَاِنَّ الْمُسْلِمَ لَيْسَ بِنَجَسٍ حَيًّا وَّلَا مَيِّتًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے مرحومین کو نجس قرار نہ دو'

[1] المبسوط از شیخ ابوبکر سہیل بن احمد سرخسی' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت' 88/2

کیونکہ مسلمان زندگی اور موت کسی بھی حالت میں نجس نہیں ہوتا۔

3-باب مَكَانِ قَبْرِ آدَمَ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالتَّكْبِيرِ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

باب 3: حضرت آدم علیہ السلام کی قبر کی جگہ اور اُن پر چار تکبیروں کا کہا جانا

1788- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَلَّافُ حَدَّثَنَا صَبَّاحُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعُرْوَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا صَلَّى جِبْرِيلُ بِالْمَلَائِكَةِ يَوْمَئِذٍ وَدُفِنَ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ وَأُخِذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَلُحِدَ لَهُ وَسُنِّمَ قَبْرُهُ .عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ مَتْرُوكٌ .وَرَوَاهُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي حَزْرَةَ عَنْ عُرْوَةَ قَوْلَهُ بَعْضَ هٰذَا الْكَلَامِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ ادا کی تھی' انہوں نے حضرت آدم پر چار تکبیریں پڑھی تھی' حضرت جبریل علیہ السلام نے فرشتوں کو اسی دن نماز پڑھائی تھی اور حضرت آدم علیہ السلام کو ''مسجد خیف'' میں دفن کیا گیا' ان کا رخ قبلے کی طرف کیا گیا تھا اور ان کے لیے لحد بنائی تھی اور ان کی قبر پر چونا لگا دیا گیا تھا۔

اس روایت کا راوی عبدالرحمٰن بن مالک متروک ہے' دیگر راویوں نے اس روایت کے بعض حصے کو عروہ کے کلام کے طور پر نقل کیا ہے۔

۱۷۸۷- اخرجه الحاكم (۱/۳۸٦) آخر كتاب الجنائز من رواية خالد بن مخلد: ثنا سليمان ابن بلال عن عمرو بن ابي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس' مرفوعاً بنحوه-وقال الحاكم: صحيح على شرط البخاري' و لم يخرجاه- و فيه رفض لحديث مختلف فيه على محمد بن عمرو باسانيد: (من غسل منا فليغتسل)- اه- و تعقبه الذهبي بقوله: (بل نعمل بهما: فيستحب الغسل)- اه-و اخرجه الحاكم ايضاً (۱/ ۳۸۵) من رواية ابي بكر و عثمان ابني ابي شيبة عن سفيان: : باسناده مرفوعاً- و علقه البخاري في الجنائز (۳/ ۱۵۰) باب: (غسل الميت ووضوئه بالماء و السدر) موقوفا على ابن عباس فقال: (وقال ابن عباس- رضي الله عنهما-: المسلم لا ينجس حيا ولا ميتا)- قال ابن حجر في (الفتح) (۳/ ۱۵۲): (وصله سعيد بن منصور: حدثنا سفيان عن عمرو ابن دينار عن عطاء عن ابن عباس- رضي الله عنهما- قال: (لا تنجسوا موتاكم: فان المومن ليس ينجس حيا ولا ميتا)- اسناده صحيح -وقد روي مرفوعا: اخرجه الدارقطني من رواية عبد الرحمن بن يحيى المخزومي عن سفيان- و كذلك اخرجه الحاكم من طريق ابي بكر و عثمان ابني ابي شيبة عن سفيان- و الذي في مصنف ابن ابي شيبة عن سفيان موقوف: كما اخرجه سعيد بن منصور- وروى الحاكم' نحوه مرفوعاً ايضاً من طريق عمرو بن ابي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما)- اه -قلت: و الاثر عن ابن عباس موقوف عند ابن ابي شيبة (٤/ ۹۳) و عبد الرزاق (۳/ ٤۰۵) في الجنائز باب من غسل ميتا اغتسل او توضا-وله شواهد موقوفة عندهما عن عائشة' و ابن مسعود' و ابن عمر' و غيرهم- و ذكر له البخاري شاهداً عن سعد بن ابي وقاص من قوله هو- و ذكر له البخاري شاهدا مرفوعا: (المومن لا ينجس)- و قد روى هذا الحديث عن ابي هريرة-رضي الله عنه- مرفوعا-اخرجه البخاري في الغسل (۲۸۳) باب: عرق الجنب' و ان المسلم لا ينجس' و (۲۸۵) باب: الجنب يخرج و يمشي في السوق وغيره' و مسلم في الحيض (۳۷۱) باب: الدليل على ان المسلم لا ينجس' و ابو داود في الطهارة (۲۳۱)' و الترمذي (۱۲۱) باب ما جاء في مصافحة الجنب' و النسائي (۱/ ۱٤۵) في الطهارة' و ابن ماجه في الطهارة (۵۳٤) باب: مصافحة الجنب' و ابن ابي شيبة (۱/ ۱۷۳)' و ابو عوانة (۱/ ۲۷۵)' و ابن الجارود (۹٦)- و له شاهد من حديث حذيفة مرفوعا' نحوه- اخرجه مسلم (۳۷۲)' و ابو داود (۲۳۰)' و النسائي (۱/ ۱٤۵)' و ابن ماجه (۵۳۵)' و احمد (۵/ ۳۸٤' ٤۰۲)' و ابو عوانة (۱/ ۲۷۵)' و ابن ابي شيبة (۱/ ۱۷۳)-

۱۷۸۸ - هكذا اورده الدارقطني من رواية هذا المتروك- و اخرجه الحاكم (۱/ ۳۸٦) من وجه آخر عن ابن عباس مرفوعا- و في اسناده الفرات بن السائب الجزري-قال الحاكم عقبه: (لست ممن يخفى عليه ان الفرات بن السائب ليس من شرط هذا الكتاب' و انما اخرجته شاهدا)- اه- و قال الذهبي في (التلخيص): (فرات ضعيف)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن سلیمان، ابوحسن علاف معروف بہ (ابن فافا): قال خطیب بغدادی: وماعلمت من حالہ اخیرا۔ ان کا انتقال 285ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۳/۵، ۲۴)۔

1789 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَيٍّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ صَلَّتْ عَلٰى اٰدَمَ فَكَبَّرَتْ عَلَيْهِ اَرْبَعًا وَقَالُوْا هٰذِهِ سُنَّتُكُمْ يَا بَنِيْ اٰدَمَ.

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی انہوں نے ان پر چار تکبیریں پڑھی تھی انہوں نے یہ کہا تھا: اے اولادِ آدم! تمہارا (نمازِ جنازہ ادا کرنے کا) یہ طریقہ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فضل بن صباح، بغدادی، سمسار، اصلہ من نھاوند، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 245ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التہذیب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۱۰/۲)۔

1790 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا رَحْمَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَيٍّ عَنْ اُبَيٍّ بِهٰذَا مَوْقُوْفًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ رحمۃ بن مصعب واسطی۔ قال ابن معین: لیس بشیء۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴۷/۲)، و الضعفاء والمتروکین) لابن جوزی (۲۸۳/۱)۔

1791 - حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَعُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ

۱۷۸- اخرجه الدارقطني لهنا من طريق عثمان بن سعد و يونس عن الحسن و اخرجه البيهقي (۳۶/۴) من طريق ابي عبيدة عن عثمان بن سعد به وخرجه الحاكم (۳۴۴/۱، ۳۴۵) من رواية يونس عن الحسن باسناده- وقال: (صحيح الاسناد و لم يخرجاه و هو من النوع الذي لا يوجد للتابعي الا الراوي الواحد فان عتي بن ضمرة السعدي ليس له راو غير الحسن- و عندي ان الشيخين عللاه بعلة اخرى و هو انه روي عن الحسن عن ابي دون ذكر عتي)- اه- ثم ساقه الحاكم (۳۴۵/۱) من رواية يزيد بن عبد الله بن اسامة بن الهاد عن الحسن عن ابي بن كعب به دون ذكر عتي ثم قال: (هذا لا يعلل حديث يونس بن عبيد: فانه اعرف بحديث الحسن من اهل المدينة و مصر- و الله اعلم)- اه-

۱۷۹- اعله ابو الطيب آبادي في (التعليق المغني) برحمة بن مصعب و ذكر قول ابن معين فيه: (ليس بشيء)-وفاته ان يعله بداود بن المحبر و هو متروك الحديث بل رمي بالوضع لكن ورد الحديث من وجه آخرجه عن يونس: فاخرجه الحاكم (۳۴۴/۱، ۳۴۵) من رواية اسماعيل عن يونس عن الحسن عن عتي عن ابي به مرفوعا: كما سبق في الذي قبله-

حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَيٍّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن روح مدینی۔قال ابن حجر فی لسان المیزان (۳/۳۴۰): من ثقات، ولقبہ عبدوس۔وذکر مزی فی رواۃ عن شبابۃ بن سوار، قال: وعبداللہ بن روح مدائنی۔

○ خارجۃ بن مصعب بن خارجۃ، ابوحجاج، سرخسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔وکان یدلس عن کذابین، (اور ایک قول کے مطابق): ان ابن معین کذبہ۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 168ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۱۱)۔

1792- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْقَلَانِسِيُّ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ كَذَا قَالَ كَبَّرَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى اٰدَمَ اَرْبَعًا وَكَبَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَرْبَعًا وَكَبَّرَ عُمَرُ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرْبَعًا وَكَبَّرَ صُهَيْبٌ عَلٰى عُمَرَ اَرْبَعًا وَكَبَّرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَلِيٍّ اَرْبَعًا وَكَبَّرَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى الْحَسَنِ اَرْبَعًا .مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ هٰذَا ضَعِيْفٌ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام پر چار تکبیریں کہی تھیں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر چار تکبیریں کہی تھیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہی تھیں' حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہی تھیں' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہی تھیں' حضرت امام حسین نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہی تھیں۔

اس روایت کا راوی محمد بن ولید ضعیف ہے۔

4-بَاب التَّسْلِيْمُ فِي الْجَنَازَةِ وَاحِدٌ وَالتَّكْبِيْرُ اَرْبَعًا وَخَمْسًا وَقِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ

باب 4: نمازِ جنازہ میں ایک سلام پھیرا جائے گا' چار یا پانچ تکبیریں کہی جائیں گی اور سورۂ فاتحہ پڑھی جائے گی

1793- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرٍو الْعَنْقَزِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۷۹۲- اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/ ۳۸۵) باب: التكبير على الجنائز اربعا' من رواية ابي الوليد محمد بن احمد بن برد الانطاكي ثنا الهيثم بن جميل' باسناده-وقال: (صحيح الاسناد' و لم يخرجاه' و المبارك بن فضالة من اهل الزهد و العلم' بحيث لا يجرح الا ان الشيخين لم يخرجاه لسوء حفظه)- اه- و قال الذهبي: (مبارك ليس بالحجة) كما في (التلخيص) للذهبي بذيل المستدرك (۱/ ۳۸۵)-

وَسَلَّمَ) صَلَّى عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا وَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَّاحِدَةً.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نمازِ جنازہ ادا کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں چار تکبیریں پڑھی اور ایک سلام پھیرا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابو عنبس کوفی نخعی، اسمہ عمرو بن مروان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ذکرہ ابن حجر تمیزاً۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۵۷/۲)۔

○ مروان نخعی۔ قال ابن ابی حاتم فی جرح وتعدیل (۲۷۲/۸): روی عن علی- رضی اللہ عنہ- روی عنہ عمران، سمعت ابی یقول ذلک ویقول: مجہول۔ وانظر ترجمتہ فی لسان (۲۲/۶)، ومغنی فی ضعفاء (۶۵۲/۲)۔

•••———•••———•••

نمازِ جنازہ کا طریقہ

نمازِ جنازہ کے طریقے کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابوالحسن احمد بن محمد قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

نماز (جنازہ کا طریقہ یہ ہے): آدمی پہلے ایک مرتبہ تکبیر کہے' پھر اسکے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرے' پھر ایک تکبیر کہے اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے' پھر ایک تکبیر ہے اور اسکے بعد اپنے لیے' میت کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا

۱۷۹۲- اخرجه البيهقي في الكبرى (٤٣/٤) و ابن ابي شيبة في المصنف (١١٨/٤) عن حفص بن غياث' باسناده- و اخرجه عبد الرزاق (٦٤٤٧) عن معمر قال: بلغني عن ابي هريرة: انه سلم على جنازة حتى سمعه من يليه- وقاله ابن جريج عن ابي هريرة- اه- هكذا من فعل ابي هريرة موقوفا غير مرفوع- و اخرجه مالك عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة في قصة صلاة النبي صلى الله عليه وسلم على النجاشي' قال: (وكبر اربع تكبيرات) و لم يذكر التسليم- هكذا اخرجه مالك في الجنائز (٢٢٦/١) باب: التكبير على الجنائز' و من طريقه الشافعي' و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي في المعرفة (٧٥٧٧)- و من طريق مالك - ايضا- اخرجه البخاري في الجنائز (١٢٤٥) باب: الرجل ينعي على اهل الميت بنفسه' و باب: التكبير على الجنائز اربعًا (١٣٣٣) و مسلم في الجنائز (٩٥١) باب: في التكبير على الجنازة' و احمد (٤٣٨/٢، ٤٣٩) و ابو داود في الجنازة (٣٢٠٤) باب: في الصلاة على المسلم يموت في بلاد الشرك' و النسائي في الجنائز (٧٢/٤) باب: عدد التكبير على الجنازة' و البغوي في (شرح السنة (١٤٨٩) و ابن حبان في الجنائز (٣٠٦٨)- و اخرجه عبيد الله بن عمر عن الزهري باسناده- اخرجه احمد (٢٨٩/٢) و ابن حبان في الجنائز (٣١٠٠)- و اخرجه معمر عن الزهري باسناده- اخرجه البخاري في الجنائز (١٣١٨) باب: الصفوف على الجنازة' و الترمذي في الجنائز (١٠٢٢) باب: ما جاء في التكبير على الجنائز' و ابن ماجه في الجنائز (١٥٣٤) باب في الصلاة على النجاشي' و ابن ابي شيبة (٣٠٠/٣، ٣٦٢-٣٦٣)- واخرجه صالح عن الزهري به- اخرجه مسلم في الجنائز (٩٥١)- واخرجه عقيل عن الزهري' به- اخرجه البخاري في الجنائز (١٣٢٨) و في مناقب الانصار (٣٨٨١) باب: موت النجاشي' و مسلم في الجنائز (٩٥١)- و اخرجه زمعة بن صالح عن الزهري' به- اخرجه الطيالسي (٢٣٠٠) و احمد (٤٧٩/٢)- واخرجه ابن عيينة فقال: عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة' به- اخرجه احمد (٢٤١/٢) و البغوي في (شرح السنة)- و جمع بين الروايتين عن الزهري جماعة- واخرجه محمد بن ابي حفصة عن الزهري عن سعيد و ابي سلمة عن ابي هريرة' به- اخرجه احمد (٥٢٩/٢)- و تابعه معمر عن الزهري عنهما' به- اخرجه عبد الرزاق (٦٣٩٢) و من طريقه احمد (٢٨٠/٢)- و تابعهما عقيل عن الزهري عنهما' به- اخرجه البخاري في الجنائز (١٣٢٧) باب: صلاة الصبيان مع الناس على الجنائز' و مسلم في الجنائز (٩٥١) باب: في التكبير على الجنازة- و تابعهم صالح عن الزهري عنهما' به- اخرجه البخاري في مناقب الانصار (٣٨٨٠) و مسلم في الجنائز (٩٥١) و البيهقي في الكبرى (٤٩/٤)- و تابعهم يونس عن الزهري عنهما' به- اخرجه ابن حبان في الجنائز (٣١٠١)-

کرے پھر چوتھی مرتبہ تکبیر کہے اور سلام پھیر دے۔

نمازِ جنازہ میں تکبیرات کی تعداد

نمازِ جنازہ میں تکبیرات کی تعداد کے بارے میں اہلِ علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

ابتدائی دور میں تکبیرات کی تعداد کے بارے میں بڑا اختلاف تھا' صحابہ کرام سے تین سے لے کر سات تک تکبیروں کی روایات منقول ہیں' تاہم فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے' نمازِ جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہی جائے گی۔

شیخ ابن ابی لیلیٰ اور جابر بن زید پانچ تکبیروں کے قائل ہیں۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں ایک روایت نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نجاشی کے انتقال کی اطلاع اسی دن مل گئی تھی جس دن وہ فوت ہوا تھا' آپ لوگوں کو ساتھ لے کر عیدگاہ تشریف لائے' آپ نے ان کی صفیں قائم کروائیں اور نمازِ جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہی''۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

یہی وجہ ہے' جمہور فقہاء نے اس روایت پر عمل کیا ہے۔

ایک اور حدیث اسی مفہوم کی منقول ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غریب عورت کی نمازِ جنازہ ادا کی اور اس میں چار تکبیریں کہیں۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہا کرتے تھے' ایک مرتبہ نمازِ جنازہ میں انہوں نے پانچ مرتبہ تکبیر کہی' جب ہم نے اس بارے میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی (پانچ مرتبہ) تکبیریں کہا کرتے تھے۔

شیخ ابوخیثمہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جنازہ میں کبھی چار' کبھی پانچ' کبھی چھ' کبھی سات اور کبھی آٹھ مرتبہ تکبیر کہا کرتے تھے۔ جب نجاشی کا انتقال ہوا اور لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں قائم کر لیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نمازِ جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہی' پھر اسکے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصالِ ظاہری تک چار تکبیریں ہی کہتے رہے۔

اس روایت میں جمہور فقہاء کے لیے واضح دلیل موجود ہے۔

نمازِ جنازہ میں پہلی تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کرنے پر علماء کا اتفاق پایا جاتا ہے' جبکہ باقی تکبیروں کے بارے میں اختلاف ہے۔

فقہاء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے' تمام تکبیروں کے ساتھ رفع یدین کیا جائے گا جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک باقی

---

[1] مختصر القدوری' از امام ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری' مطبوعہ موسسۃ الریان' بیروت' لبنان' ص ۱۱۱

تکبیروں میں رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جنازہ میں تکبیر کہتے ہوئے پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے اور اپنا دایاں دستِ مبارک بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے۔

جن فقہاء نے اس روایت کے ظاہر کو ترجیح دی اور جو لوگ عام نمازوں میں صرف تکبیر تحریمہ کے ساتھ رفع یدین کرنے کے قائل ہیں: انہوں نے نمازِ جنازہ میں صرف پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنے کا حکم بیان کیا اور جو فقہاء ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنے کے قائل ہیں: انہوں نے دوسری تکبیرات کو پہلی تکبیر کے مشابہہ قرار دیا ہے کیونکہ قیام اور استواء کے حوالے سے تمام تکبیریں ایک جیسی حیثیت رکھتی ہیں۔

نمازِ جنازہ میں سلام پھیرنے کا حکم

نمازِ جنازہ میں سلام پھیرنے کے حکم کے بارے میں اہلِ علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے' نماز جنازہ میں ایک سلام پھیرا جائے گا یا دو مرتبہ سلام پھیرا جائے گا۔

جمہور اس بات کے قائل ہیں: نمازِ جنازہ میں ایک مرتبہ سلام پھیرا جائے گا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: نماز میں دو مرتبہ سلام پھیرا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب میں سے مزنی نے اسی قول کو اختیار کیا ہے اور ایک قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی ہے۔

اس اختلاف کا سبب عام نماز میں سلام پھیرنے کے بارے میں ان حضرات کا اختلاف ہے اور نمازِ جنازہ کو فرض نمازوں پر قیاس کرنا ہے۔

جن فقہاء کے نزدیک فرض نماز میں ایک ہی سلام پھیرا جاتا ہے اور انہوں نے نمازِ جنازہ کو بھی فرض نمازوں پر قیاس کیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: نمازِ جنازہ میں بھی ایک ہی سلام پھیرا جائے گا۔

جن فقہاء کے نزدیک فرض نماز میں دو سلام پھیرے جاتے ہیں' ان کے نزدیک نمازِ جنازہ میں بھی عام نماز کی طرح دو مرتبہ سلام پھیرا جائے گا۔

اگر نماز میں سلام پھیرنے کو سنت قرار دیا جائے تو نمازِ جنازہ میں بھی سلام پھیرنا سنت ہوگا اور اگر وہاں اسے فرض سمجھا جائے تو یہاں بھی فرض شمار ہوگا۔ اسی طرح مالکی مسلک میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' سلام پھیرتے ہوئے پست آواز میں سلام پھیرا جائے گا یا بلند آواز میں سلام پھیرا جائے گا[1]

1794- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْفَحَّامُ وَيَحْيَى بْنُ زَيْدِ بْنِ يَحْيَى الْفَزَارِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا خُنَيْسُ بْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ حَدَّثَنَا الْفُرَاتُ بْنُ سَلْمَانَ الْجَزَرِيُّ- كَذَا قَالَ الْفَحَّامُ- عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ

[1] بدایۃ المجتہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی

مِهْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اٰخِرُ مَا كَبَّرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى الْجَنَائِزِ اَرْبَعًا وَكَبَّرَ عُمَرُ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَرْبَعًا وَكَبَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلٰى عُمَرَ اَرْبَعًا وَكَبَّرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَلِيٍّ اَرْبَعًا وَكَبَّرَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى الْحَسَنِ اَرْبَعًا وَكَبَّرَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَرْبَعًا .اِنَّمَا هُوَ فُرَاتُ بْنُ السَّائِبِ وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری مرتبہ نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھی' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں' حضرت امام حسن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھی اور فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں۔

اس روایت کا راوی فرات بن سائب' یہ متروک الحدیث ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خنیس بن بکر بن خنیس۔ قال صالح بن محمد جزرۃ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴۶۲/۲)۔

1795- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ مِنَ السُّنَّةِ اَوْ مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ.

☆☆ طلحہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک نمازِ جنازہ پڑھائی تو انہوں نے اس میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی' میں نے اس سے دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) مکمل سنت یہ ہے۔

•••——•••——•••

۱۷۹۵- اخرجه البخاري في الجنائز (۱۳۳۵) باب: قراءة فاتحة الكتاب على الجنائز' و ابو داود في الجنائز (۳۱۹۸) باب: ما يقرا على الجنازة' و الترمذي في الجنائز (۱۰۲۷) باب: ما جاء في القراءة على الجنازة بفاتحة الكتاب' و ابن الجارود في (المنتقى) (۵۳۵)' و الحاكم (۳۸۶/۱)' و البيهقي في الكبرى (۳۸/۴) من طريق سفيان باسناده- و تابعه شعبة عن سعد بن ابراهيم به- اخرجه البخاري في الجنائز (۱۳۳۵) باب: قراءة فاتحة الكتاب على الجنائز و النسائي في الجنائز (۷۵/۴) باب: الدعاء' و الطيالسي (۲۷۴۱)' و الحاكم (۳۵۸/۱)' و البيهقي (۳۹/۴)- و تابعهما ابراهيم بن سعد عن سعد عن ابيه: سعد بن ابراهيم به- اخرجه الشافعي في الام (۲۷۰/۱) باب: الصلاة على الجنازة و التكبير فيها' و في المسند (۵۷۹) و من طريقه البيهقي في المعرفة (۷۵۹۹)' و اخرجه ايضا النسائي في الجنائز (۷۴/۴-۷۵) باب: الدعاء' و البغوي في (شرح السنة) (۱۴۹۴)' و ابن حبان في الجنائز (۳۰۷۱) (۳۰۷۲)' و البيهقي في الكبرى (۳۸/۴) ابن الجارود في الجنائز (۵۳۷)- و اخرجه الشافعي في المسند (۵۸۰) و من طريقه البيهقي في المعرفة (۷۵۹۹) و هو عند الحاكم المستدرك (۳۵۸/۱)' و السنن الكبرى للبيهقي (۳۹/۴) من طريق ابن عيينة عن محمد ابن عجلان عن سعيد بن ابي سعيد المقبري' سمعت ابن عباس' به- و اخرجه زيد بن طلحة قال: سمعت ابن عباس' بنحوه- اخرجه ابن الجارود في المنتقى (۵۳۶)-

نمازِ جنازہ میں قرأت کرنے کا حکم

نمازِ جنازہ میں قرأت کرنے کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رُشد تحریر کرتے ہیں:
نمازِ جنازہ میں قرأت کرنے کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔
امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں: نمازِ جنازہ میں کوئی بھی قرأت نہیں ہوگی' یہ صرف ایک دعا ہے۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے' نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے حوالے سے ہمارے ملک میں کہیں بھی عمل نہیں کیا جاتا۔

یہ اس بات کے قائل ہیں: پہلی تکبیر کے بعد حمد وثناء بیان کی جائے گی' پھر اس کے بعد دوسری تکبیر کہنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے گا۔ تیسری تکبیر کہنے کے بعد میت کے لیے بخشش کی دعا کی جائے گی اور پھر چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی جائے گی' پھر اسی طرح تمام تکبیروں میں کیا جائے گا۔

امام احمد بن حنبل اور امام داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہما اسی بات کے قائل ہیں۔
اس اختلاف کا بنیادی سبب عام معمول کا ایک منقول روایت سے مختلف ہونا ہے۔
یہاں یہ مسئلہ بھی ہے' نمازِ جنازہ پر لفظ صلوٰۃ کا اطلاق ہوگا یا نہیں ہوگا؟
عام معمول کی حکایت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے علاقے کے بارے میں بیان کی ہے' جبکہ حدیث سے مراد وہ روایت ہے جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے طلحہ بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں' میں نے ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نمازِ جنازہ ادا کی تو انہوں نے اس میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی اور فرمایا: تمہیں یہ بات پتہ ہونی چاہیے کہ یہ ایک سنت ہے۔
جن فقہاء نے اس حدیث کو عام معمول پر ترجیح دی ہے' ان کے نزدیک لفظ صلوٰۃ کا اطلاق نمازِ جنازہ پر بھی ہوتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے''۔
ان حضرات نے نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کو واجب قرار دیا ہے۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مؤقف کے حق میں ان روایات کو دلیل کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے' جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نمازِ جنازہ کی مختلف دعائیں منقول ہیں' ان میں سے کسی بھی روایت میں تلاوت کا ذکر نہیں ہے۔
اس بنیاد پر وہ روایات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت کے برخلاف تصور کی جائیں گی۔ ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی توضیح کی ہے:

''سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی''۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے' حضرت ابوامامہ جو اکابر صحابہ کرام میں سے ہیں اور ان کے والد غزوۂ بدر میں شہید ہونے والوں میں شامل تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں' ایک صحابی نے انہیں یہ بات بتائی ہے: نمازِ جنازہ میں یہ بات سنت ہے' امام تکبیر کہے' پھر اس کے بعد پست آواز میں سورۂ فاتحہ پڑھے' پھر تین تکبیریں کہنے کے بعد صرف دعا کرے۔

اس روایت کے راوی ابن شہاب کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ اس روایت کو محمد سوید فہری کو سنایا تو وہ بولے: میں نے ضحاک بن قیس کو حبیب بن مسلمہ کے حوالے سے نمازِ جنازہ کے بارے میں اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہوئے سنا ہے' جو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے[1]

1796- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُغَسِّلُ الْمَيِّتَ فَمِنَّا مَنْ يَغْتَسِلُ وَمِنَّا مَنْ لَا يَغْتَسِلُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم میت کو غسل دیتے ہیں تو ہم میں سے کوئی غسل کر لیتا ہے اور کوئی غسل نہیں کرتا (یعنی میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا لازم نہیں ہے)۔

1797- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الشَّهِيدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا .وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

☆☆ ایوب بن نعمان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ایک نماز جنازہ ادا کی' تو انہوں نے اس میں پانچ تکبیریں کہیں۔

راوی نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ایوب بن نعمان۔ قال دارقطنی: لیس بقوی، کذا نقلہ ذھبی فی میزان (۱/۴۶۶)، وانظر: لسان (۱/۶۱۲)، ومغنی (۱/...)

[1] بدایۃ المجتہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی

۱۷۹۶- صحح ابن حجر اسنادہ في التلخيص (۱/۲۳۹)- و قد اخرجه الخطيب البغدادي في (تاريخ بغداد) (۵/۴۲۴) و البيهقي في الكبرى (۱/۳۰۶) من طريق المخزومي به- و له شواهد عن ابن عمر عند ابن ابي شيبة (۳/۲۶۷- ۲۶۸) و عبد الرزاق (۳/۴۰۷- ۴۰۸) و البيهقي في الكبرى (۱/۳۰۶-۳۰۷) بالفاظ مختلفة-

۱۷۹۷- هكذا اورده الدارقطني هنا موقوفاً من رواية ايوب بن النعمان' و قد رفعه ابن ابي ليلى و ايوب بن سعيد بن حمزة والمرفوع عن زيد' به مرفوعاً- وسياتي عند الدارقطني رواية ايوب ابن سعيد بن حمزة و المرفوع عن زيد' وياتي تخريج رواية ابن ابي ليلى' ان زيداً... السنة-وقد اخرجه ابو القاسم البغوي في (الجعديات) (۲۲۵) من رواية شعبة عن الحكم عن زيد بن ارقم من فعله' موقوفاً- و اما رواية ابن ابي ليلى عن زيد بالرفع' فرواها مسلم في الجنائز (۹۵۷) باب: الصلاة على القبر' و ابو داود في الجنائز (۳۱۹۷) باب التكبير على الجنازة' و الترمذي (۱۰۲۳) و النسائي في الجنائز (۴/۷۲) باب: عدد التكبير على الجنازة' و ابن ماجه في الجنائز (۱۵۰۵) باب ما جاء فيمن كبر خمساً' و احمد في المسند (۴/۳۶۷، ۳۶۸، ۳۷۲) و الطحاوي في المعاني (۱/۴۹۳) و ابن ابي شيبة (۳/۳۰۲-۳۰۳) و البيهقي في الكبرى (۴/۳۶) و ابن حبان في الجنائز (۳۰۶۹) من طريق شعبة عن عمرو بن مرة' سمعت ابن ابي ليلى' باسناده-

ضعفاء (۱/ ۹۸)، وجرح وتعدیل (۲/ ۲۶۰)۔

1798- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَلَنْ نَدَعَهَا لِاَحَدٍ.

حدیث 1844: ایوب بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی تو انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں، پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک نماز جنازہ ادا کی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پانچ تکبیریں کہی تھیں، اس لیے ہم کسی بھی شخص کی وجہ سے انہیں ترک نہیں کریں گے۔

1799- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ سِتًّا وَعَلٰى اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ خَمْسًا وَعَلٰى سَائِرِ النَّاسِ اَرْبَعًا.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اہل بدر پر چھ تکبیریں کہی تھیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر پانچ تکبیریں کہی تھیں اور دیگر تمام لوگوں پر چار تکبیریں کہی تھیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدملک بن سلع، ہمدانی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/ ۵۱۹)۔

1800- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الشَّهِيْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ الْمُرَقَّعِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا وَقَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَلَنْ اَدَعَهَا لِاَحَدٍ بَعْدَهُ.

☆☆ مرقع نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ایک نماز جنازہ ادا کی تو انہوں نے اس میں پانچ مرتبہ تکبیر کہی، انہوں نے یہ بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک نماز جنازہ ادا کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پانچ مرتبہ تکبیر کہی تھی، اس لیے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی شخص کی وجہ سے انہیں ترک نہیں کروں گا۔

1801- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الْاَحْمَرُ عَنْ يَحْيَى التَّيْمِيِّ عَنْ عِيْسٰى مَوْلٰى حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ مَوْلَايَ وَوَلِيِّ نِعْمَتِي الْعَبْدِ الصَّالِحِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا ثُمَّ قَالَ مَا وَهِمْتُ وَلٰكِنِّيْ كَبَّرْتُ كَمَا كَبَّرَ خَلِيْلِيْ اَبُو

۱۷۹۹- اخرجه البيهقي في سننه (۴/ ۳۷) كتاب الجنائز: باب من ذهب في زيادة التكبير على الاربع الى تخصيص اهل الفضل بها من طريق المصنف: به- واخرجه الطحاوي في شرح المعاني (۱/ ۴۹۷): حدثنا فهد: قال: ثنا محمد بن سعيد: قال: انا حفص بن غياث: به- و فيه عبد الملك بن سلع: قال الحافظ في (التقريب) (ت۴۲۱۱): صدوق: لكن نقل عن ابن حبان انه ذكره في الثقات: وقال: (يخطىء)- ينظر: التهذيب (۶/ ۳۹۶)-

۱۸۰۱- تقدم: و عيسى مولى حذيفة: ضعفه الدارقطني-

الْقَاسِمِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -۔

★★ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام عیسیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے آقا (حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ) جو ایک نیک آدمی ہیں' ان کی اقتداء میں ایک نمازِ جنازہ ادا کی تو انہوں نے پانچ مرتبہ تکبیر کہی' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ مجھے کوئی وہم لاحق نہیں ہوا' بلکہ میں نے اسی طرح تکبیر ادا کی ہے' جیسے میرے خلیل حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے تکبیر کہی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن زیاد احمر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 167ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳۰/۱)۔

○ یحییٰ بن عبداللہ بن حارث جابر، (اور ایک قول کے مطابق): مجبر۔ تیمی، بکری، ابوحارث کوفی، یہ لین الحدیث ہیں' یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وروایۃً عن مقدام مرسلۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۵۱/۲)۔

1802- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ قَالَ صَلَّى بِنَا سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَلَمَّا كَبَّرَ تَكْبِيْرَتَهُ الْاُوْلٰى قَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى اَسْمَعَ مَنْ خَلْفَهُ قَالَ ثُمَّ تَابَعَ تَكْبِيْرَهُ حَتّٰى اِذَا بَقِيَتْ تَكْبِيْرَةٌ وَّاحِدَةٌ تَشَهَّدَ تَشَهُّدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ كَبَّرَ وَانْصَرَفَ .

★★ عبید بن سباق بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ہمیں نمازِ جنازہ پڑھائی' جب انہوں نے پہلی تکبیر کہی تو اس کے بعد انہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی یہاں تک کہ ان کی آواز ان کے پیچھے موجود لوگوں تک آئی۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ مسلسل تکبیر کہتے رہے یہاں تک کہ ایک تکبیر باقی رہ گئی' تو انہوں نے نماز کے تشہد کے الفاظ پڑھے' پھر انہوں نے تکبیر کہی اور نماز کو ختم کر دیا۔

1803- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَجَعَ

۱۸۰۲- اخرجه الشافعي في الام (۲۷۰/۱) باب الصلاة على الجنازة' عن مطرف بن مازن عن معمر عن الزهري' اخبرنا ابو امامة بن سهل انه اخبره رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم' به- و مطرف الكلام فيه مشهور- و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي في المعرفة (۳٦۰۱)' و هو في الكبرى للبيهقي ايضا (۳۹/٤)- و اخرجه البيهقي في المعرفة (۷٦۰۵) من رواية عبيد الله بن ابي زياد الرصافي عن الزهري' به- و اخرجه الشافعي في الام (۲۷۱/۱)' و من طريقه البيهقي في المعرفة (۷٦۰۸) عن بعض اصحاب الشافعي عن الليث عن الزهري به مختصرا- و اخرجه سفيان ابن حسين عن الزهري عن ابي امامة عن ابيه' و اخرجه الاوزاعي عن الزهري عن ابي امامة عن بعض اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - ذكر ذلك البيهقي في (المعرفة) (۲۹۵/۵) (۷٥۷۹) (۷٥۸۰) وراجع: السنن الكبرى للبيهقي (۳۵/٤)-

رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ذَاتَ يَوْمٍ مِّنْ جَنَازَةٍ بِالْبَقِيعِ وَاَنَا اَجِدُ صُدَاعًا فِىْ رَاْسِىْ وَاَنَا اَقُوْلُ وَارَاْسَاهُ فَقَالَ بَلْ اَنَا وَارَاْسَاهُ- ثُمَّ قَالَ مَا ضَرَّكِ لَوْ مُتِّ قَبْلِى فَكَفَّنْتُكِ ثُمَّ صَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ . قَالَتْ كَاَنِّىْ بِكَ وَاللّٰهِ لَوْ قَدْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ رَجَعْتَ اِلٰى بَيْتِىْ فَعَرَّسْتَ فِيْهِ بِبَعْضِ نِسَائِكَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ بُدِءَ فِىْ وَجَعِهِ الَّذِىْ تُوُفِّىَ فِيْهِ

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ بقیع (کے میدان میں کسی شخص کے جنازے میں شریک ہوکر واپس آئے) مجھے اپنے سر میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا' میں یہ کہہ رہی تھی: ہائے میرا سر! (اس کا بامحاورہ ترجمہ یہ ہو گا: ہائے! میں مرگئی) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلکہ ہائے میرا سر! پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کر جاتی ہو' تو تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا کیونکہ میں تمہیں کفن دوں گا' تمہاری نماز جنازہ ادا کروں گا' تمہیں دفن کروں گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ کی قسم! جب آپ ایسا کرلیں گے تو واپس میرے گھر میں آئیں گے اور یہاں اپنی ایک نئی زوجہ محترمہ کے ساتھ رات گزاریں گے' تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے۔

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کی اس تکلیف کا آغاز ہوا' جس میں آپ کا وصال ہوا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبدملک بن واقد حرانی، ابویحییٰ اسدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ تکلم فیہ بلا حجۃ، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 221ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۰)۔

1804- حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا اَبِىْ وَقَالَ فِيْهِ فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

"تو میں تمہیں غسل دوں گا اور تمہیں کفن دوں گا"۔

1805- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْاٰدَمِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ بِهٰذَا وَقَالَ فِيْهِ فَغَسَّلْتُكِ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں:

"تو میں تمہیں غسل دوں گا"۔

۱۸۰۳- اخرجه احمد (۶/۲۲۸)؛ و عنه ابن ماجه في الجنائز (۱۴۶۵) باب: ما جاء في غسل الرجل امرأته و غسل المرأة زوجها عن محمد بن سلمة به- و من هذا الوجه اخرجه النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۱۱/۴۸۲)؛ و ابن حبان في كتاب التاريخ (۶۵۸۶) باب: مرض النبي صلى الله عليه وسلم، و البيهقي في الكبرى (۳/۳۹۶) من طريق من محمد بن سلمة به- و قد اخرجه البيهقي في الدلائل (۷/۱۶۸-۱۶۹) من رواية يونس عنه بالسماع من يعقوب- قال البوصيري في (الزوائد) (رجاله ثقات و اخرجه البخاري من وجه آخر مختصراً)- المقلت: رواية البخاري في المرض (۵۶۶۶) باب: ما رخص للمريض ان يقول: اني وجع، و كذلك البيهقي في الدلائل (۷/۱۶۸)؛ كلاهما من طريق يحيى بن سعيد، سمعت القاسم بن محمد قال: قالت عائشة: و ارأساه...... الحديث مختصراً دون ذكر الصداع، و ليس فيه قوله: (ثم بدئ في وجعه الذي توفي فيه صلى الله عليه وسلم)-

قبر پر نمازِ جنازہ ادا کرنا

قبر پر نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بارے میں احکام کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

اگر پہلی نمازِ جنازہ باجماعت ادا کی گئی ہو تو احناف اور مالکیوں کے نزدیک دوبارہ نمازِ جنازہ ادا کرنا مکروہ ہوگا، لیکن اگر پہلی مرتبہ باجماعت ادا نہ کی گئی ہو تو دفن کرنے سے پہلے دوبارہ باجماعت نمازِ جنازہ ادا کرنا مستحب ہوگا۔

شوافع اور حنابلہ نے اس بات کی اجازت دی ہے، جو لوگ پہلی نمازِ جنازہ میں شریک نہ ہو سکے ہوں، وہ دوبارہ نمازِ جنازہ ادا کر سکتے ہیں خواہ میت کو دفن کیا جا چکا ہو۔

بلکہ شوافع کے نزدیک ایسا کرنا سنت ہے اور کئی صحابہ کرام نے ایسا کیا ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے، یہ متفق علیہ ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قبر کے پاس سے گزرے جو تازہ بنی تھی، لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں قائم کر لیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے) چار تکبیریں کہیں۔

اگر کسی شخص کی نمازِ جنازہ ادا نہ کی گئی ہو تو اس کے دفن ہو جانے کے بعد اس کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بارے میں فقہاء کا اتفاق پایا جاتا ہے، اس کی دلیل یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری خاتون کی قبر پر اس کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی۔

یہاں یہ بات مناسب محسوس ہوتی ہے، اس بارے میں فقہاء کی عبارات کو نقل کر دیا جائے تاکہ دفن کے بعد نمازِ جنازہ کے جواز کے بارے میں ان کی بیان کردہ قیود کا علم ہو سکے۔

احناف یہ کہتے ہیں کہ جس شخص کو نمازِ جنازہ ادا کیے بغیر دفن کر دیا گیا ہو، تو استحسان کا تقاضا یہ ہے: اس کی قبر پر نمازِ جنازہ ادا کی جائے جب تک اس بات کا غالب گمان ہو کہ اس کی لاش پھول کر پھٹ نہیں گئی ہوگی۔ لاش کے خراب ہونے کا تعلق، جگہ کے ساتھ، میت کی حالت کے ساتھ اور وقت کے ساتھ ہے اور اس بارے میں اسی کا اعتبار کیا جائے گا۔

فقہائے مالکیہ یہ کہتے ہیں: اگر نمازِ جنازہ ادا کیے بغیر کسی کو دفن کر دیا گیا ہو، تو اگر ابھی دفن سے فارغ نہیں ہوئے تو میت کو نکال کر اس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے۔ اور اگر دفن کر چکے ہوں تو جب تک لاش خراب نہ ہو اس وقت تک قبر پر نمازِ جنازہ ادا کی جا سکتی ہے۔

شوافع اس بات کے قائل ہیں: اگر نمازِ جنازہ ادا کیے بغیر کسی کو دفن کر دیا گیا ہو، تو قبر پر نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔ کیونکہ قبر پر نمازِ جنازہ ادا کی جا سکتی ہے۔

اگر کسی شخص کو غسل دیئے بغیر یا قبلہ کی طرف اس کا منہ کیے بغیر کسی دوسری سمت میں رخ کر کے دفن کر دیا گیا ہو، تو اب اگر قبر کھودنے کی وجہ سے لاش کے خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو، تو قبر کو کھود کر میت کو نکال کر اسے غسل دے کر اسے قبلہ کی طرف منہ کر کے دفن کیا جائے گا کیونکہ یہ کام واجب ہے۔ اگر واجب کا ادا کرنا ممکن ہو، تو اسے ادا کرنا ضروری ہوتا ہے، لیکن اگر کسی خرابی کا اندیشہ ہو، تو قبر کو نہیں کھودا جائے گا، کیونکہ اب واجب کی ادائیگی مشکل ہو چکی ہے اور جب وہ مشکل ہو جائے تو واجب ساقط

جاتا ہے۔ جیسے زندہ شخص کا وضو کرنا یا نماز کے دوران قبلہ کی طرف رخ کرنا۔

اگر میت کو قبر میں رکھ دیا گیا ہو لیکن ابھی اس پر مٹی نہ ڈالی گئی ہو تو اس کی میت کو نکال کر نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔

حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: اگر میت کو قبلہ کی طرف رخ کرنے کی بجائے کسی اور سمت میں دفن کیا گیا ہو یا نمازِ جنازہ ادا کیے بغیر اسے دفن کر دیا گیا ہو تو اب قبر کو کھود کر اسے قبلہ کی طرف دفن کیا جائے گا تاکہ واجب ادا ہو جائے اور اگر نمازِ جنازہ ادا نہیں کی گئی تھی تو نمازِ جنازہ بھی ادا کی جائے گی کیونکہ نماز کی شرط موجود ہے اگر کفن نہیں پہنایا گیا تھا تو اسے کفن نہیں پہنایا جائے گا۔

نماز کے بارے میں ان حضرات کی دلیل یہ ہے: نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا کہ فلاں صحابی انتقال کر گئے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس کی قبر کے بارے میں بتاؤ' پھر نبی اکرم ﷺ اس کی قبر پر تشریف لے گئے ور آپ نے اس کی قبر پر نمازِ جنازہ ادا کی۔

اگر دفن ہوئے ایک مہینے سے زائد عرصہ گزر چکا ہو' تو اب نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔

کیونکہ سعید بن مسیب نے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ انتقال کر گئیں' نبی اکرم ﷺ اس وقت مدینہ منورہ میں موجود نہیں تھے' جب آپ واپس تشریف لائے تو ان کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ اس وقت اس خاتون کے انتقال کو ایک مہینہ گزر چکا تھا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس بارے میں ہمیں جو مدت معلوم ہوئی ہے اس کی زیادہ سے زیادہ حد یہی ہے' نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ کی قبر پر ایک ماہ کے بعد نمازِ جنازہ ادا کی تھی' یہ اتنی مدت ہے' غالباً اتنے وقت کے دوران میت خراب نہیں ہوتی' اس لیے اس مدت تک نمازِ جنازہ ادا کرنا جائز ہے جیسا کہ تیس دن گزرنے سے پہلے' یا پھر یہ ہے' غالب گمان یہ ہو کہ لاش خراب نہیں ہوئی ہوگی۔

5-باب وَضْعِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرٰى وَرَفْعِ الْاَيْدِىْ عِنْدَ التَّكْبِيْرِ.

باب5: (نمازِ جنازہ کے دوران) دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا' تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرنا

1806- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ نَصْرٍ الْقَارِءُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى

الفقہ الاسلامی وادلتہ' از ڈاکٹر وہبہ زحیلی

۱۸۰۶- اخرجه الترمذي في الجنائز (۱۰۷۷) باب: ما جاء في رفع اليدين على الجنازة' و البيهقي في الجنائز (۳۸/۴) باب: وضع اليمنى على اليسرى' من رواية يحيى بن يعلى عن ابي فروة يزيد بن سنان عن زيد بن ابي انيسة عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة مرفوعاً به- و قال الترمذي: (غريب' لا نعرفه الا من هذا الوجه)- اه- و قال البيهقي: (تفرد به يزيد بن سنان)- اه- و به اعله ابن القطان' و قد ضعفه احمد و جماعة-قال الترمذي: (و اختلف اهل العلم في هذا: فراى اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم و غيرهم' ان يرفع الرجل يديه في كل تكبيرة على الجنازة- و هو قول ابن المبارك و الشافعي و احمد و اسحاق- وقال بعض اهل العلم: لا يرفع يديه الا في اول مرة- و هو قول الثوري و اهل الكوفة-و ذكر عن ابن المبارك انه قال: في الصلاة على الجنازة-: (لا يقبض بيمينه على شماله)-وراى بعض اهل العلم: ان يقبض بيمينه على شماله: كما يفعل في الصلاة- و قال ابو عيسى: (يقبض احب الي)- قلت: و لم يرد ذكر زيد بن ابي انيسة في هذا الاسناد' و اخرجه الدارقطني عقبه من هذا الوجه' و فيه ذكر زيد ابي انيسة' و لعل هذا الاضطراب من ابي فروة يزيد بن سنان: فقد لحقه الطعن في حفظه-

الاَسْلَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰی عَلٰی يَدِهِ الْيُسْرٰی .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نمازِ جنازہ ادا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں دست مبارک پر رکھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن حماد بن کسیب-حضرمی، ابوعلی بغدادی، یلقب سجادۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 241ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۶۵)۔

1807- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ وَعُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبَانَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَعْلٰى عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا صَلّٰی عَلَى الْجَنَازَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ فِیْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰی عَلَى الْيُسْرٰی۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کی نمازِ جنازہ ادا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی تکبیر میں دونوں ہاتھ اُٹھایا کرتے تھے پھر اس کے بعد اپنا دایاں دست مبارک بائیں دست مبارک پر رکھ لیتے تھے۔

1808- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنِیْ هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِیْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ ثُمَّ لاَ يَعُوْدُ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جنازہ میں پہلی تکبیر میں دونوں ہاتھ اُٹھایا کرتے تھے پھر اس کے بعد آپ نمازِ جنازہ میں تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبیداللہ بن جریر بن جبلة بن ابی رواد، ابوعباس، وقیل: ابوحسن، عتکی، بصری، وثقہ بغدادی، ان کا انتقال 262

۱۸۰۷- اخرجه البيهقي في السنن (۴/۳۸)- من طريق محمد بن سليمان الواسطي به- و انظر الحديث السابق-

۱۸۰۸- اخرجه العقيلي في الضعفاء الكبير (۲/۴۴۹) في ترجمة (الفضل بن السكن) قال: حدثناه عيسى بن موسى الختلي حدثنا عبيد الله بن جرير بن جبلة ... فذكر الحديث- و عزاه الزيلعي في نصب الراية (۲/۲۸۵) للدارقطني قال: (وسكت عليه لكن اعله العقيلي في كتابه بالفضل بن السكن و قال: انه مجهول- انتهى- و لم اجده في ضعفاء ابن حبان)- اه- ثم قال: (حديث آخر يعارض ما تقدم اخرجه الدارقطني في علله عن عمر بن شبة حدثنا يزيد بن هارون انبا يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر ان النبي- عليه السلام- كان اذا صلى الجنازة رفع يديه في كل تكبيرة و اذا انصرف سلم- انتهى- قال الدارقطني: هكذا رفعه عمر بن شبة و خالفه جماعة فرووه عن يزيد بن هارون موقوفاً و هو الصواب- انتهى- و لم يرو البخاري في كتابه المفرد في رفع اليدين شيئاً في هذا الباب الا حديثا موقوفاً على ابن عمر و حديثا موقوفاً على عمر بن عبد العزيز رضي الله عنهم- و الله اعلم)- اه-

ں "واسط" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۰/۳۲۵)۔

1809- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو أَنَّ امْرَأَةً نَصْرَانِيَّةً اتَتْ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدٌ مُسْلِمٌ فَأَمَرَ عُمَرُ أَنْ تُدْفَنَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ أَجْلِ وَلَدِهَا.

★★ عمرو بیان کرتے ہیں: ایک عیسائی عورت کا انتقال ہو گیا' جس کے پیٹ میں ایک مسلمان (کا) بچہ تھا تو حضرت مر رضی اللہ عنہ نے یہ حکم دیا کہ اس عورت کو اس بچے کی وجہ سے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

1810- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَامِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا علاءُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَلْمَانَ قَالَ صَلَّى زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا لَهُ وَهِمْتَ أَمْ مْدًا قَالَ بَلْ عَمْدًا إِنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّيهَا.

★★ ابوسلمان بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کی نمازِ جنازہ پڑھائی تو انہوں نے نچ مرتبہ تکبیر کہی' جب انہوں نے سلام پھیرا تو ہم نے ان سے کہا: آپ نے غلطی سے ایسا کیا ہے یا جان بوجھ کر ایسا کیا ہے؟ تو ہوں نے بتایا: جان بوجھ کر کیا ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح اسے ادا کیا کرتے تھے۔

1811- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو معْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنَّ أُمَّهُ تُوُفِّيَتْ وَهِيَ نَصْرَانِيَّةٌ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَحْضُرَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ارْكَبْ دَابَّتَكَ وَسِرْ أَمَامَهَا فَإِنَّكَ إِذَا كُنْتَ أَمَامَهَا لَمْ تَكُنْ مَعَهَا. هٰذَا لَا ثْبُتُ وَأَبُو مَعْشَرٍ ضَعِيفٌ.

★★ عبداللہ بن کعب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر وئے' انہوں نے بتایا: ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے جو عیسائی تھی اور وہ یہ چاہتے تھے کہ اپنی والدہ کی آخری رسومات میں ریک ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی سواری پر سوار ہو جاؤ اور جنازے کے آگے چلو' اگر تم اس کے آگے چل ہے ہو گے تو تم اس کے ساتھ شمار نہیں ہو گے۔

۱۸- اخرجه عبد الرزاق (۶۵۸۵) عن ابن جريج: اخبرني عمرو بن دينار ان شيخًا من اهل الشام اخبره عن عمر بن الخطاب- و اخرجه ن ابي شيبة عبد الرزاق (۶۵۸۵) عن ابن جريج: اخبرني عمرو بن دينار ان شيخًا من اهل الشام اخبرة عن عمر بن الخطاب- واخرجه ابن بي شيبة (۱۴۶/۴) عن ابن عيينة ع عمرو بن دينار' به- و اخرج عبد الرزاق (۶۵۸۲) (۶۵۸۴) عن الزهري وعطاء- من قولهما-: انها دفن في مقابر اهل دينها- و اخرجه عبد الرزاق (۶۵۸۶) و ابن ابي شيبة (۱۴۶/۴) عن ابن جريج عن سليمان بن موسى: ان و اثلة بن سقع دفن امراة من النصارى ماتت و هي حبلى من مسلم في مقبرة ليست بمقبرة النصارى و لا مقبرة المسلمين' بين ذلك- قال سليمان: و يليها اهل دينها- انتهى-

۱۸- تقدم و ابو سلمان جهله الدارقطني-

۱۸- تفرد به الدارقطني' و ضعف ابا معشر- و هو مخالف لما ثبت عن ابن عمر- و تقدم تخريجه مطولاً-: (ان النبي صلى الله عليه وسلم و ابن بكر و عمر' كانوا يمشون امام الجنازة)- الا- هو من ادلة الجمهور من الفقهاء في جواز المشي امام الجنازة: مما يدل على عف معاية ابي معشر هذه- و ابو سفيان نقل فيه صاحب التعليق المغني (۷۵/۱) عن الدارقطني انه قال: مجهول-

(امام دارقطنی بیان کرتے ہیں:) یہ روایت ثابت نہیں ہے اس روایت کا ایک راوی معشر ضعیف ہے۔

6-باب حَثْيِ التُّرَابِ عَلَى الْمَيِّتِ.

باب 6: مٹھیوں میں مٹی لے کر میت (یعنی قبر) پر ڈالنا

1812- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ- وَاللَّفْظُ لَهُ- قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِيْنَ دَفَنَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ صَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا وَحَثَا عَلَى قَبْرِهِ بِيَدِهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِّنَ التُّرَابِ وَهُوَ قَائِمٌ عِنْدَ رَاْسِهِ.

★★ عبداللہ بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے جب آپ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو دفن کروایا (تو اس سے پہلے) آپ نے ان کی نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے ان پر چار مرتبہ تکبیر کہی (بعد میں دفن کے بعد) آپ ﷺ نے دونوں مٹھیوں میں تین مرتبہ مٹی لے کر ان کی قبر پر ڈالی آپ ﷺ ان کے سرہانے کی طرف کھڑے ہوئے تھے۔

1813- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوْحٍ الْجُنْدَيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ صَلَّى عُمَرُ عَلَى بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَاُصَلِّيَنَّ عَلَيْهَا مِثْلَ اٰخِرِ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى مِثْلِهَا فَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا.

★★ مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ کی نماز جنازہ پڑھائی تو میں

۱۸۱۲ اخرجه البيهقي (۳/ ٤١٠) كتاب الجنائز' باب اهالة التراب في القبر بالمساحي وباليدين من طريق محمد بن اسحاق' انبا علي بن حفص المدائني' به-قال البيهقي: (اسناده ضعيف الا ان له شاهداً من جهة جعفر بن محمد عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً و يروى عن ابي هريرة -رضي الله عنه- مرفوعاً- و الله اعلم)- اه-و اخرجه البزار (۱/ ۳۹٦-كشف الاستار) باب: رش الماء على القبر (۸٤۲): حدثنا محمد ... ابن عبد الله' ثنا يونس العمري عن عاصم بن عبيد الله' باسناده-قال الهيثمي (۳/ ٤٥): (اخرجه البزار ورجاله موثقون الا ... شيخ البزار: محمد بن عبد الله' لم اعرفه)- اه- قلت: و عاصم بن عبيد الله: تكلموا فيه' فعدي تضعيفه عن مالك وجه عن ابن معين' وضعفه ايضا: ابن عيينة و ابن سعد و الجوزجاني وغيرهم- ينظر: تهذيب الكمال (۱۳/ ۵۰۰-۵۰٦)- و له شاهد من رواية ابي المنذر: (ان النبي صلى الله عليه وسلم حثا في قبر ثلاثا)-اخرجه ابو داؤد في (المراسيل) ص (۲۱۱) عن احمد بن منيع عن حماد بن خالد عن هشام ابن سعد عن زياد عن ابي ابي المنذر' بهذا-

۱۸۱۳ في اسناده جابر الجعفي' و قد سبقت ترجمته' و يحيى بن ابي انيسة' هو الغنوي' ابو زيد الجزري' لم يحدث عنه يحيى ولا عبد الرحمن- قال زيد بن ابي انيسة: اخي يحيى يكذب فلا تخبروا به احدا- وقال الامام احمد: متروك الحديث- و قال ابن معين: ليس بشيء- و قال مرة: لا يكتب حديثه' و قال في رواية ابن ابي خيثمة عنه: ضعيف الحديث' ليس حديثه بشيء' و ضعفه ايضا ابن المديني' و ابو حاتم الرازي وغيرهما- و تركه النسائي و الدارقطني: ينظر: تهذيب الكمال (۳۱/ ۲۲۲-۲۲۹)-و اخرجه عبد الرزاق في المصنف (٦۲۹۷) من طريق عبد الرحمن بن ابزى' قال: كبر عمر على زينب بنت جحش اربع تكبيرات' وسال ازواج النبي صلى الله عليه وسلم من يدخلها امرها؟ فقلن: من كان يراها في حياتها- و اخرجه ايضا ابن ابي شيبة (٤/ ۱۱٤)' (٤/ ۱۲۸)' و البيهقي في سننه (٤/ ۳۷)-

انہیں یہ کہتے ہوئے سنا: میں اس خاتون کی نمازِ جنازہ اس طرح پڑھاؤں گا' جس طرح نبی اکرم ﷺ نے آخری مرتبہ نمازِ جنازہ پڑھائی تھی' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چار مرتبہ تکبیر کہی۔

1814- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ وَالْقَوَارِيْرِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِىْ شَىْءٍ مِّنَ الدُّعَاءِ اِلَّا فِى الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ.

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دعا کے دوران دونوں ہاتھ بلند نہیں کیا کرتے تھے' صرف نمازِ استسقاء میں ایسا کیا کرتے تھے' آپ اس میں دونوں ہاتھ اتنے بلند کرلیا کرتے تھے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صالح بن حاتم بن وردان بصری ابومحمد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 236ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۳۵۹)۔

1815- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ عَلَيْكُمْ فِىْ مَيِّتِكُمْ غُسْلٌ اِذَا غَسَّلْتُمُوْهُ وَاِنَّ مَيِّتَكُمْ لَيْسَ بِنَجِسٍ حَسْبُكُمْ اَنْ تَغْسِلُوْا اَيْدِيَكُمْ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمائی ہے: جب تم مردے کو غسل دو تو تم پر غسل کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ تمہارا مردہ نجس نہیں ہوتا' تمہارے لیے اتنا کافی ہے تم اپنے ہاتھ دھولیا کرو۔

7-باب الصَّلاَةِ عَلَى الْقَبْرِ.

باب 7: قبر پر (نمازِ جنازہ) ادا کرنا

1816- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ رِفَاعَةَ اَبُوْ هِشَامٍ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِىُّ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِىُّ عَنِ الشَّعْبِىِّ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ حَدِيْثًا فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ

۱۸۱۵- اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۱/۳۰۶) في الطهارة' باب: الغسل من غسل الميت' من طريق ابي شيبة عن خالد بن مخلد باسناده- قال البيهقي: (هذا ضعيف والحمل فيه على ابي شيبة: كما اظن- وروي بعضه من وجه آخر عن ابن عباس مرفوعا)- ثم اورده من رواية ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن عطاء عن ابن عباس مرفوعا ثم قال: (وهكذا روي من وجه آخر غريب عن ابن عيينة و المعروف موقوف)- الاوقال البيهقي: (ضعيف هذا مرفوعا ولا يصح رفعه)-

اَرْبَعًا . قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ الثِّقَةُ مَنْ شَهِدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ .

★★ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے' جس صاحب قبر کو کچھ عرصہ پہلے دفن کیا گیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی اور آپ ﷺ نے نماز جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے پوچھا: آپ کو یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک قابلِ اعتماد شخصیت نے سنائی ہے' جو اس موقع پر موجود تھے' وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔

1817- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَّاِسْمَاعِيْلُ الْوَرَّاقُ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلّٰى عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوْذٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا .وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُعْبَةَ وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ عَنْ زَائِدَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَتَابَعَهُمْ مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ كُلُّهُمْ قَالَ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے جو الگ تھلگ تھی' آپ ﷺ نے اس کی (نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے) چار مرتبہ تکبیر کہی۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ اور ان سب راویوں نے یہی بات نقل کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے چار مرتبہ تکبیر کہی تھی۔

1818- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرٍو الْعَنْقَزِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا وَسَلَّمَ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً.

١٨١٦- اخرجه مسلم في الجنائز (٩٥٤) باب: الصلاة على القبر' و ابو داود في الجنائز (٣١٩٦) باب التكبير على الجنازة' و البيهقي (٤/٤٥) من طريق عبد الله بن ادريس' باسناده - و اخرجه سفيان عن سليمان الشيباني عن الشعبي' به- اخرجه مسلم في الجنائز (٩٥٤) باب: الصلاة على القبر- و اخرجه ابو معاوية عن سليمان الشيباني' به-اخرجه البخاري في الجنائز (١٢٤٧) باب: الاذن بالجنازة' و ابن ماجه في الصلاة (١٥٣٠) باب: ما جاء في الصلاة على القبر- و اخرجه زائدة عن سليمان الشيباني' به- اخرجه البخاري في الجنائز (١٣٢٦) باب: صلاة الصبيان مع الناس على الجنائز- و اخرجه هشيم عن سليمان الشيباني' به- اخرجه مسلم في الجنائز (٤/٤٦) و اخرجه عبد الواحد بن زياد عن الشيباني' به-اخرجه البخاري في الجنائز (٣١٢١) باب: صفوف الصبيان مع الرجال في الجنائز' و مسلم في الجنائز (٩٥٤) باب: الصلاة على القبر- و اخرجه ابو حصين عن الشعبي بمتابعة الشيباني- اخرجه مسلم في الجنائز (٩٥٤) باب: الصلاة على القبر- و اختلف على شعبة في اسناد هذا الحديث: فاخرجه محمد بن جعفر غندر' و ابو الوليد الطيالسي و مسلم بن ابراهيم' و حجاج بن منهال' و سليمان بن حرب' و معاذ' كلهم عن شعبة عن سليمان الشيباني عن الشعبي باسناده-اخرجه البخاري في الاذان (٨٥٧) باب: وضوء الصبيان' و في الجنائز (١٣١٩) باب: الصفوف على الجنازة' و فيها ايضا (١٣٢٢) باب: سنة الصلاة على الجنائز' و باب: الصلاة على القبر بعد ما يدفن (١٣٣٦)' و مسلم في الجنائز (٩٥٤)' و النسائي في الجنائز (٤/٨٥) باب: الصلاة على القبر' و ابن حبان في الجنائز (٣٠٨٨)' و البيهقي في الجنائز (٤/٤٥)-و خالفهم و هب بن جرير: فاخرجه عن شعبة عن اسماعيل بن ابي خالد عن الشعبي به- اخرجه مسلم في الجنائز (٩٥٤) باب: الصلاة على القبر' و ابن حبان في الجنائز (٣٠٩٠)' و البيهقي (٤/٤٦)- و رواية الجماعة اولى بالصواب- و قد اشار الدارقطني عقب الرواية الآتية- ان شاء الله- الى بعض روايات هذا الحديث-

١٨١٨- مضى الكلام على ذلك في تخريج مرويات التكبير على الجنازة-

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی نمازِ جنازہ پڑھائی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں چار مرتبہ تکبیر کہی اور ایک مرتبہ سلام پھیرا۔

1819- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ وَزَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يُنَظِّفُ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَدُفِنَ لَيْلًا فَاُتِيَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاُخْبِرَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰى قَبْرِهٖ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقُوْا اِلٰى قَبْرِهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مُمْتَلِئَةٌ عَلٰى اَهْلِهَا ظُلْمَةٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا بِصَلَاتِيْ عَلَيْهَا . فَاَتَى الْقَبْرَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ .وَهٰذَا لَفْظُ عَلِيِّ بْنِ مُسْلِمٍ.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد (نبوی) کی صفائی کیا کرتا تھا' اس کا انتقال ہو گیا اور اسے رات میں دفن کر دیا گیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی قبر کی طرف چلو! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ دوسرے لوگ اس شخص کی قبر پر تشریف لے گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ قبریں اپنے اہل (یعنی مُردوں) کے لیے تاریکی سے بھرپور ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ میرے ان لوگوں کی نماز جنازہ ادا کرنے کی وجہ سے ان کی قبروں کو ان کے لیے روشن کر دیتا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی قبر پر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

روایت کے یہ الفاظ علی بن مسلم نامی راوی کے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صالح بن رستم مزنی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوعامر خزاز- بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ کثیر خطاء یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 152 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۳۶۰)۔

1820- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْفَقِيْهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ رَاَيْتُ فِيْ كِتَابِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِئٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا

۱۸۱۹- اخرجه البيهقي في الجنائز (۴۶/۴) من رواية خالد بن خداش عن حماد بن زيد عن ثابت عن انس مرفوعًا- ثم قال: (وقد اخرجه ثابت عن ابي رافع عن ابي هريرة' وهو محفوظ من الوجهين جميعًا)- ثم اورده (۴۷/۴) من رواية سليمان بن حرب: ثنا حماد عن ثابت عن ابي رافع عن ابي هريرة' نحوه- وعزاه للبخاري- ثم اورده من طريق مسدد عن حماد بن زيد' وعزاه لمسلم- وقد اخرجه البخاري في الصلاة (۴۵۸) (۴۶۰)' وفي الجنائز (۱۳۳۷)' ومسلم في الجنائز (۹۵۶) من حديث ابي هريرة- وقد استطرد البيهقي -رحمه الله- في بيان طرق هذه الزيادة' واعلها بالارسال: فراجع كلامه في السنن الكبرى (۴۷/۴)-

۱۸۲۰- اخرجه احمد في المسند (۱۳۰/۳) ومن طريقه ابن ماجه في سننه (۱۵۳۱) كتاب الجنائز' باب ماجاء في الصلاة على القبر- و البيهقي في سننه (۴۷/۴) كتاب الجنائز' باب الصلاة على القبر بعد ما يدفن الميت' عن غندر-: محمد بن جعفر- عن شعبة' به- و اخرجه مسلم في صحيحه كتاب الجنائز (۹۵۵) باب الصلاة على القبر من طريق ابراهيم بن محمد بن عرعرة: حدثنا غندر به مختصرًا بلفظ: (ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على قبر)- وانظر: الحديث السابق-

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلّٰى عَلٰى قَبْرٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ .هٰذَا لَفْظُ ابْنِ هَانِئٍ وَّقَالَ زُهَيْرٌ صَلّٰى عَلٰى قَبْرِ امْرَاَةٍ قَدْ دُفِنَتْ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے دفن ہو جانے کے بعد اس کی قبر پر تشریف لائے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کی قبر پر (اس کی نماز جنازہ) ادا کی تھی اس خاتون کے دفن ہو جانے کے بعد (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ ادا کی تھی)۔

1821- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْجَوَارِبِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَسَّانِيُّ وَالْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبْصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَبْرًا حَدِيْثًا فَقَالَ اَلَا اٰذَنْتُمُوْنِىْ بِهٰذَا قَالُوْا كُنْتَ نَائِمًا فَكَرِهْنَا اَنْ نُوْقِظَكَ فَقَامَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَجَعَلَنِىْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ .وَزَادَ بَعْضُهُمُ الْكَلِمَةَ وَالشَّىْءَ وَالْمَعْنٰى وَاحِدٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نئی بنی ہوئی قبر دیکھی تو دریافت کیا: تم نے مجھے اس کے بارے میں کیوں نہیں بتایا؟ لوگوں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سوئے ہوئے تھے ہمیں یہ اچھا نہیں لگا کہ ہم آپ کو بیدار کریں۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں اس کی نماز جنازہ ادا کی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑا ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دائیں طرف کرلیا۔

بعض راویوں نے اس میں کچھ اضافی الفاظ اور مفہوم نقل کیا ہے تاہم اس کا مطلب ایک ہی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن احمد بن عبداللہ بن عمر ابوحسن جواربی، قدم بغداد وحدث بہا عن یزید بن ہارون، وابی احمد زبیری، وموسیٰ بن اسماعیل حبلی۔ روی عنہ محمد بن محمد باغندی، وقاضی محاملی وغیرہما۔ وثقہ خطیب بغدادی۔ وانظر ترجمتہ فی تاریخ (۳۱۴/۱۱)، وانساب (۱۰۲/۲)۔ وفی (ط): علی بن احمد جوابی۔

○ محمد بن عبدملک بن مروان واسطی، ابوجعفر دقیقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 266ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۸۶/۲)۔

۱۸۲۱- تقدم تخریجہ بسابقہ فی ھذا الباب

1822- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يُونُسَ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى عَلٰى مَيِّتٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ بِثَلَاثٍ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے انتقال کے تین دن کے بعد اس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

1823- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى عَلٰى قَبْرٍ بَعْدَ شَهْرٍ. تَفَرَّدَ بِهٖ بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِيْ عَاصِمٍ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص (دفن ہو جانے کے) ایک ماہ کے بعد اس کی قبر پر نمازِ جنازہ ادا کی۔

ابوعاصم نامی راوی کے حوالے سے نقل کرنے میں بشر بن آدم نامی راوی منفرد ہیں۔

1824- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ قَالَ كَانَ يُجَاءُ بِقَتْلٰى اُحُدٍ تِسْعَةً وَحَمْزَةُ عَاشِرُهُمْ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ يَدْفِنُوْنَ التِّسْعَةَ وَيَدَعُوْنَ حَمْزَةَ وَيُجَاءُ بِتِسْعَةٍ وَحَمْزَةُ عَاشِرُهُمْ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ فَيَرْفَعُوْنَ التِّسْعَةَ وَيَدَعُوْنَ حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

★★ حضرت ابومالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد میں شریک ہونے والے نو افراد کو لایا گیا' ان کے ساتھ دسویں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کی نمازِ جنازہ ادا کی' پھر ان نو افراد کو دفن کر دیا گیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دفن نہیں کیا گیا' پھر نو مزید افراد کو لایا گیا ان کے ساتھ دسویں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہو گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کی بھی نمازِ جنازہ ادا کی' پھر ان نو افراد کو دفن کر دیا گیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دفن نہیں کیا گیا (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ بار بار ادا کی)۔

1825- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ قَطَنٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ وَابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

1822- اخرجه البيهقي في سننه (۴۶/۴) كتاب الجنائز' باب الصلاة على القبر بعدما يدفن الميت من طريق الدارقطني' به- و انظر الحديث التالي في هذا الباب-

1823- اخرجه البيهقي في سننه (۴۶/۴) كتاب الجنائز' باب الصلاة على القبر من طريق الدارقطني' به- و انظر الحديث السابق-

1824- اخرجه ابو داؤد في المراسيل رقم (۴۲۷) (۴۲۵) و ابن ابي شيبة (۳۰۴/۳) و الطحاوي في شرح المعاني (۵۰۳/۱) من طريق حصين' به- و اخرجه ابن سعد في الطبقات (۱۱/۳) عن وكيع و الفضل بن دكين عن شريك عن حصين عن ابي مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على قتلى احد عشرة' عشرة' يصلي على حمزة مع كل عشرة-

(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ.

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد میں شہید ہونے والوں کی نمازِ جنازہ آٹھ سال بعدادا کی تھی۔

1826- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اصْنَعُوْا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَاِنَّهُ قَدْ اَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ اَوْ اَمْرٌ يَشْغَلُهُمْ .

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خبر آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو چونکہ انہیں ایک ایسی صورتِ حال لاحق ہوگئی ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

1827- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِيْ بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَنْدَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَوْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَنَّ فَاطِمَةَ اَوْصَتْ اَنْ يُغَسِّلَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ وَّاَسْمَاءُ فَغَسَّلَاهَا .

☆☆ سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ وصیت کی تھی کہ انہیں ان کے شوہر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اسماء (بنت عمیس) غسل دیں گے تو ان دونوں نے ہی انہیں غسل دیا۔

1828- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى عَلٰى سَبْعِ جَنَائِزَ رِجَالٍ وَّنِسَاءٍ فَجَعَلَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِيْهِ وَالنِّسَاءَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ وَصَفَّ

باب: الميت يصلى على قبره بعد حين- و ابو داود في الجنائز (٣٢٢٤) باب: الميت يصلى على قبره بعد حين-

١٨٢٥- اخرجه البخاري في المغازي (٤٠٤٢) باب: غزوة احد- و اخرجه البغوي (٢٨٤٢) من طريق ابن المبارك عن ابن لهيعة عن يزيد- به- من طريق ابن المبارك عن حيوة بن شريح عن يزيد- به- و اخرجه البغوي (٢٨٤٢) من طريق ابن المبارك عن ابن لهيعة عن يزيد

اخرجه ابن و هب عن ابن لهيعة- به- اخرجه الطحاوي في المعاني (١/٥٠٤) في الجنائز- و اخرجه عبد الله بن الحكم و سعيد بن ابي مريم عن ابن لهيعة- به- اخرجه الطبراني في الكبير (ج١٧: رقم (٧٦٨)- و اخرجه الليث بن سعد عن يزيد- به- اخرجه البخاري في الجنائز (١٣٤٤) باب: الصلاة على الشهيد- و مسلم في الفضائل (٢٢٩٦) باب: اثبات حوض نبينا صلى الله عليه وسلم و صفاته- و النسائي في الجنائز (٤/٦١-٦٢) باب: الصلاة على الشهداء- و ابو داود في الجنائز (٣٢٢٣) باب: الميت يصلى على قبره بعد حين-

١٨٢٦- اخرجه الترمذي في الجنائز (٩٩٨) باب: ماجاء في الطعام يصنع لاهل الميت- و ابو داود في الجنائز (٣١٣٢) باب: صنعة الطعام لاهل الميت- و ابن ماجه في الجنائز (١٦١٠) باب: ما جاء في الطعام يبعث الى اهل الميت- و البغوي في الجنائز (١٥٥٢) باب: الطعام لاهل الميت- من رواية سفيان- به- وقال الترمذي: (حسن صحيح)- اه- و قال البغوي: (حديث حسن- وجعفر هنا: هو جعفر بن خالد بن سارة المخزومي- و هو ثقة- روى عنه ابن جريج)- اه-

١٨٢٧- اخرجه البيهقي في الجنائز من الكبرى (٣/٣٩٧) و المعرفة (٢٠٧٦) من طريق محمد بن موسى- باسناده- و اخرجه الشافعي عن ابراهيم بن محمد عن عمارة- يعني: ابن مهاجر- عن ام محمد بنت محمد بن جعفر بن ابي طالب- عن جدتها اسماء بنت عميس- به- و اخرجه البيهقي في المعرفة (٢٠٧٧) بنحوه من رواية الدراوردي عن يزيد بن الهاد عن محمد ابن ابراهيم التيمي- من طريق البيهقي- عن اسماء بنت عميس- نحوه مختصرًا-

١٨٢٨- اخرجه عبد الرزاق عن ابن جريج- سمعت نافعًا...... به- اخرجه النسائي في الجنائز (٤/٧٢) باب: اجتماع جنائز الرجال و النساء- و ابن الجارود في الجنائز (٥٤٥) كلاهما من طريق عبد الرزاق- به- و له شاهد من حديث عمار- بنحوه- اخرجه النسائي في الجنائز (٤/٧٣) باب: اجتماع جنازة صبي و امراة- و ابو داود في الجنائز (٣١٩٣) باب: اذا حضر جنائز رجال و نساء من يقدم-

صَفًّا وَاحِدًا- قَالَ- وَوَضَعَ جَنَازَةَ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ امْرَأَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنٍ لَهَا يُقَالُ لَهُ زَيْدُ بْنُ عُمَرَ وَالإِمَامُ يَوْمَئِذٍ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ وَفِي النَّاسِ يَوْمَئِذٍ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو قَتَادَةَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالُوا السُّنَّةُ .

★★ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سات افراد کی نمازِ جنازہ ایک ساتھ پڑھائی' جن میں مرد بھی تھے اور خواتین بھی تو آپ نے مردوں کو اپنے آگے رکھا اور خواتین کو قبلے والی سمت میں رکھا' آپ نے ان سب کے لیے ایک ہی صف بنا دی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا اور ان کے صاحبزادے کی میت رکھی گئی۔

ان صاحبزادے کا نام زید بن عمر تھا۔

ان دنوں حضرت سعید بن العاص گورنر تھے اور حاضرین میں حضرت عبداللہ بن عباس' ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہم تھے۔

میں نے دریافت کیا: یہ کیا طریقہ ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ سنت ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خلاد بن اسلم صفار، ابوبکر بغدادی، من مرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۲۹)۔

8-باب صَلَاةِ الضُّحٰى فِي جَمَاعَةٍ

باب 8: چاشت کی نماز با جماعت ادا کرنا

1829- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى فِي بَيْتِهِ سَاعَةَ الضُّحٰى فَقَامُوا وَرَاءَهُ فَصَلَّوْا.

★★ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں چاشت کے وقت نوافل ادا کیے' لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے بھی نماز ادا کی۔

•••———•••———•••

۱۸۲۹- اخرجه البخاري في التهجد (۱۱۸٦) باب: صلاة النوافل في جماعة، من حديث عتبان بن مالك الانصاري -رضي الله عنه- مطولاً۔

چاشت کی نماز کے احکام

چاشت کی نماز کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

چاشت کی نماز مستحب ہے یعنی مؤکد نہیں ہے' کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میرے خلیل (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی:

''ہر مہینے میں تین روزے رکھنا' چاشت کی دو رکعت ادا کرنا اور سونے سے پہلے وتر ادا کر لینا''۔

چاشت کی نماز میں زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات ہیں' جیسا کہ سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات نماز ادا کی۔

سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ مختصر نماز ادا کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدے مکمل ادا کیے تھے۔

چاشت کی نماز کا وقت وہ ہے جب سورج بلند ہو جاتا ہے اور اس کی تپش تیز ہو جاتی ہے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والوں کی نماز اس وقت ہوتی ہے جب اونٹنی کے بچے کو گرمی محسوس ہونے لگے''۔

بعض حنابلہ کے نزدیک چاشت کی نماز کو باقاعدگی سے ادا کرنا مستحب نہیں ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے باقاعدگی سے ادا نہیں کیا۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کبھی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کے وقت نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

اسی طرح ایک دلیل یہ بھی ہے' باقاعدگی سے پڑھنے کی صورت میں یہ عمل فرض نماز کے ساتھ مشابہت اختیار کرے گا۔

جبکہ بعض دیگر حنابلہ نے یہ رائے بیان کی ہے: نماز چاشت کو باقاعدگی سے ادا کرنا مستحب ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو اس بات کا حکم دیا ہے اور یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص چاشت کی دو رکعت باقاعدگی سے ادا کرے گا' اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں''۔

ویسے بھی اللہ تعالیٰ اس عمل کو پسند کرتا ہے جسے باقاعدگی سے سرانجام دیا جائے (جیسا کہ یہ بات حدیث سے ثابت ہے)[1]

[1] الفقہ الاسلامی وادلتہ' از ڈاکٹر وہبہ زحیلی

9-باب جَوَازِ الْعَمَلِ الْقَلِيلِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا يَلْزَمُ الْمُغْمَى عَلَيْهِ مِنَ الْقَضَاءِ وَوَقْتِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ.

باب 9: نماز کے دوران تھوڑا عمل کرنا جائز ہے اور جس شخص پر بے ہوشی طاری ہو جائے اس پر کون سی نماز کی قضاء لازم ہوگی' نفل نماز ادا کرنے کا وقت

1830- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ عَنْ [عَنْبَ]سَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي فَاِذَا [اسْتَ]فْتَحَ اِنْسَانٌ الْبَابَ فَتَحَ لَهُ مَا كَانَ فِي قِبْلَتِهِ اَوْ عَنْ يَمِيْنِهِ اَوْ عَنْ يَسَارِهِ وَلَا يَسْتَدْبِرُ الْقِبْلَةَ.

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے' اگر اس دوران کوئی شخص دروازے پر [دستک] دیتا تو اگر دروازہ آپ کے سامنے کی طرف یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف یا بائیں طرف ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دروازہ کھول [دیا ک]رتے تھے' البتہ قبلے کی طرف پیٹھ کر کے (اس طرف منہ موڑ کر) دروازہ نہیں کھولتے تھے۔

1831- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ [بُرْدٍ] عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي وَالْبَابُ عَلَيْهِ [مُغْلَ]قٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ فَمَشَى فَفَتَحَ لِي ثُمَّ رَجَعَ اِلَى مُصَلَّاهُ وَذَكَرَتْ اَنَّ [الْبَا]بَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے اور دروازہ بند ہوتا' [اس] دوران میں آتی اور دروازہ کھولنے کے لیے کہتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئے آتے اور میرے لیے دروازہ کھول دیتے' پھر [آپ] صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جائے نماز پر تشریف لے جاتے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات ذکر کی تھی کہ وہ دروازہ قبلہ کی سمت میں تھا۔

1832- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمِّي وَشَاذَانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُرْدٍ اَبِي الْعَلَاءِ [عَنِ] الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَحْتُ الْبَابَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَائِمٌ يُصَلِّي [فَمَشَ]ى عَنْ يَمِيْنِهِ اَوْ عَنْ شِمَالِهِ فَفَتَحَ لِي ثُمَّ عَادَ اِلَى مَقَامِهِ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں دروازہ کھولنے کے لیے کہتی حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کھڑے [ہو کر] نوافل ادا کر رہے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں طرف بائیں طرف سے آ کر درواز کھول دیتے اور پھر واپس اپنی جگہ [...]

محمد بن حميد الرازي: ضعفه جماعة' لكن ورد الحديث من وجه آخر عن عروة به- راجع ما بعده-

اخرجه ابو داود في الصلاة (۹۲۲) باب: العمل في الصلاة' و الترمذي في الصلاة' (٦٠١) باب: ما يجوز من المشي و العمل في [صلا]ة التطوع' و النسائي في السهو (۱۱/۳) باب: المشي امام القبلة خطاء يسيرة' من طريق برد بن سنان باسناده- و هو عند ابي داو[د] [و]حده من رواية بشر بن المفضل عن برد' به- و اخرجه النسائي من طريق حاتم بن وردان عن برد' به- و اخرجه الامام احمد في [المسن]د (۳۱/٦) من رواية بشر بن المفضل' به-

تشریف لے جاتے۔

1833- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّ سُفْيَانُ عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قُلْنَا لِعَلِيٍّ حَدِّثْنَا عَنْ تَطَوُّعِ رَسُولِ اللّٰهِ - صَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ وَمَنْ يُطِيقُهُ قَالَ قُلْنَا حَدِّثْنَا بِهِ نُطِيقُ مِنْهُ مَا اَطَقْنَا .قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَ وَسَلَّمَ) يُمْهِلُ فَاِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَطَلَعَتْ فَكَانَ مِقْدَارُهَا مِنَ الْعَصْرِ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَفْ فِيهِنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ ثُمَّ يُمْهِلُ حَتّٰى ارْتَفَعَ الضُّحٰى فَكَانَ مِقْدَارُهَا مِنَ الظُّهْرِ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ صَلَّى اَرْبَعًا يَفْصِلُ فِيهِنَّ مِثْلَ الْقَوْلِ الْاَوَّلِ ثُمَّ يُمْ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَصَلَّى اَرْبَعًا يَفْصِلُ فِيهَا بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ يَفْصِلُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بِ ذٰلِكَ.

★★ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نوافل کے با میں کوئی حدیث سنائیں' تو انہوں نے فرمایا: ان کی طاقت کون رکھ سکتا ہے' راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی کہ آپ ہمیں بارے میں بتائیں جہاں تک ہماری طاقت ہوگی ہم اتنے ادا کرلیا کریں گے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز ادا کرلینے کے بعد) انتظار کرتے یہاں تک کہ سورج بلند ہو جاتا۔ اور مشرق کی سمت میں اتنا بلند ہو جاتا جتنا عصر کے (مغرب کی سمت میں بلند ہوتا ہے)۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ادا کرتے' آپ ان کے درمیان فصل کرتے ہوئے فرشتوں' انبیاء کرام اور ان کے پیروکار مومنین اور مسلمانوں پر سلام بھیجتے پھر اس کے بعد آپ انتظار کرتے رہتے یہاں تک چاشت کے وقت وہ اتنا بلند ہو جاتا کہ جتنی ظہر کے وقت میں مشرق کی سمت اس کی مقدار ہوتی۔ پھر آپ چار رکعت کرتے جن کے درمیان سابقہ طریقے کے مطابق فصل کرتے۔ پھر آپ انتظار کرتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا تو آ کر چار رکعت نماز ادا کرتے اور ان میں آپ مقرب فرشتوں' انبیاء کرام اور ان کے پیروکار مومنوں اور مسلمانوں پر سلام فصل کرتے۔ اس کے بعد آپ ظہر کی نماز کے بعد دو رکعت (سنت) ادا کرتے ہیں اور اس کی مانند فصل کرتے۔ پھر آ سے پہلے چار رکعات (سنت) ادا کرتے ہیں اور ان کے درمیان بھی اسی طرح فصل کرتے۔

1834- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ اَبِى حَيَّةَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوسُفَ بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا اَبُو

۱۸۳۳- اخرجه الترمذي في الصلاة (٤٢٤) (٤٢٩) و ابن ماجه في الاقامة (١١٦١) باب ما جاء فيما يستحب من التطوع بالنهار (٨٥/١، ١٤٣) من رواية سفيان باسناده- و اخرجه شعبة عن ابي اسحاق' به- اخرجه النسائي في الصلاة (١١٩/٢) باب الصلاة قبل العصر في الصلاة (٥٩٨) (٥٩٩) باب كيف كان تطوع النبي صلى الله عليه وسلم بالنهار و ابن خزيمة (١٢١١)- و اخرجه الترمذي ابي اسحاق' به- اخرجه احمد (١١١/١)- و اخرجه معمر عن ابي اسحاق' به- اخرجه احمد (١٤٧/١)- وقال الشيخ شاكر في تعليق المسند (١٢٥٧): اسناده صحيح- و اخرجه عبد الملك بن ابي سليمان عن ابي اسحاق' به- اخرجه النسائي في الكبرى في الصلاة باب ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر ابي اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي في ذلك' رقم (٣٣٧)- و اخرجه حصين بن عبد عن ابي اسحاق' به- اخرجه النسائي في الكبرى ايضا في الصلاة (٣٣٨)-

بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَاَلْنَا عَلِيًّا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ وَمَنْ يُطِيقُ ذٰلِكَ قُلْنَا مَا اَطَقْنَا .قَالَ كَانَ يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قَدْرَ مَغْرِبِهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ مَّطْلَعِهَا قَدْرَ مَغْرِبِهَا صَلَاةَ الظُّهْرِ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُصَلِّى بَعْدَ الزَّوَالِ اَرْبَعًا وَبَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا .

★★ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں' ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس کی کون طاقت رکھتا ہے۔ ہم نے عرض کی: ہم طاقت نہیں رکھتے (لیکن آپ ہمیں اس بارے میں بتائیں)۔تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتظار کرتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہونے کے مقام سے اتنا دور ہو جاتا جتنا عصر کے وقت غروب ہونے کی جگہ سے دور ہوتا ہے اس وقت آپ دو رکعت نماز ادا کرتے۔ پھر آپ انتظار کرتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہونے کے مقام سے اتنا دور ہو جاتا جتنا غروب ہونے کے مقام سے دور ہوتا (یعنی زوال کا وقت ہو جاتا)۔اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت سنت ادا کرتے' ظہر کے بعد آپ دو رکعت سنت ادا کرتے اور عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن یوسف بن عیسیٰ، ابویحییٰ بن طباع۔ حدث عن حلبس بن محمد کلبی وقیل: کلابی، وابن فدیک وخلق۔ ان کا انتقال 244ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱/۱۶۲،۱۶۳)۔

10–باب الرَّجُلُ يُغْمٰى عَلَيْهِ وَقَدْ جَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ هَلْ يَقْضِىْ اَمْ لَا

باب 10: جس شخص پر مدہوشی طاری ہو جائے اور نماز کا بھی وقت ہو چکا ہو تو کیا وہ اس نماز کی قضاء ادا کرے گا یا نہیں؟

1835– حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلٰى عَمَّارٍ اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ اُغْمِىَ عَلَيْهِ فِى الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَاَفَاقَ نِصْفَ اللَّيْلِ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ .

★★ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے غلام یزید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ پر مدہوشی طاری ہو گئی جو ظہر' عصر' مغرب اور عشاء کے وقت تک برقرار رہی' نصف رات کے وقت جب اُن کو ہوش آیا تو انہوں نے ظہر' عصر' مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں۔

1835- اخرجه البيهقي في المعرفة (٥٥٠) من طريق الدارقطني' به- ونقل عن الشافعي انه قال: (وليس هذا بثابت عن عمار)- اه-قال البيهقي: (وانما قال الشافعي في حديث عمار: (انه ليس بثابت)؛ لان راويه يزيد مولى عمار' وهو مجهول' والراوي عنه اسماعيل بن عبد الرحمن السدي وكان يحيى بن معين يستضعفه' ولم يحتج به البخاري' وكان يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدي لا يريان به باسا)- اه-

بے ہوش شخص کے لیے نماز کا حکم

جو شخص بے ہوش رہا ہو اس کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

ان احکام میں یہ بات بھی شامل ہے: جس شخص پر بے ہوشی طاری ہوئی ہو اس کا حکم سوئے ہوئے شخص کی مانند ہوگا'
اس پر کسی بھی واجب چیز کی قضاء ساقط نہیں ہوگی' ایسی واجب چیز جس کی قضاء لازم ہوتی ہے' اس شخص پر جو سویا ہوا ہو' جیسے
اور روزہ ہیں۔

امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بے ہوش شخص پر نماز کی قضاء لازم نہیں ہوگی' صرف اس نماز کی قضاء لازم ہوگی
جس نماز کے وقت کے دوران اس شخص کو افاقہ ہوتا ہے۔ اس کی دلیل یہ روایت ہے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے' کیا وہ شخص
نماز کو ترک کرے گا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: ایسے شخص پر قضاء لازم نہیں ہوگی ماسوائے اس
شخص کے جس پر بے ہوشی طاری ہو' اور پھر اس نماز کے وقت کے دوران اسے افاقہ ہو جائے تو وہ شخص اس نماز کو ادا
کرلے گا''۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر پانچ نمازوں کے وقت تک اس پر بے ہوشی طاری رہتی ہے تو وہ ان کی قضاء کر
لیکن اگر اس سے زیادہ وقت ہو جاتا ہے تو اب ان تمام نمازوں کی قضاء کا فرض اس سے ساقط ہو جائے گا۔ اس کی وجہ یہ
اب یہ صورت حال تکرار میں داخل ہو جائے گی تو یہ قضاء کو ساقط کر دے گی اور اس کی مثال جنون کی طرح ہو جائے گی۔

ہماری دلیل وہ روایت ہے' حضرت عمار رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہوئی جو کچھ دنوں تک برقرار رہی' انہوں نے اس دوران نماز
نہیں کی۔ پھر جب وہ تین دن کے بعد ٹھیک ہوئے تو دریافت کیا کہ کیا میں نے نماز ادا کی تھی؟ تو انہیں بتایا گیا کہ آپ نے
دن سے نماز ادا نہیں کی' تو انہوں نے فرمایا: مجھے وضو کے لیے پانی دو! پھر انہوں نے وضو کیا اور پھر اس رات میں وہ تمام نمازیں
ادا کیں۔

اسی طرح ابومجلز نے یہ روایت نقل کی ہے: ایک مرتبہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایسا شخص جس پر بے
ہوشی طاری ہو اور وہ نماز ترک کر دے یا جس کی نماز ترک ہو جاتی ہے تو ایسا شخص ہر نماز کے ساتھ اس نماز کی مانند نماز ادا کرے
گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' وہ ان تمام نمازوں کو ادا کرے گا۔

شیخ اثرم نے ان دونوں روایات کو اپنی سنن میں نقل کیا ہے۔

یہ صحابہ کرام کا طرز عمل ہے اور یہ ان کا قول ہے اور اس کے برخلاف کسی کا قول منقول نہیں ہے تو یہ ان کا اجماع شمار
اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے' ایسی بے ہوشی کی وجہ سے روزے کا فرض ساقط نہیں ہوتا[1]

[1] المغنی از شیخ موفق الدین ابن قدامہ حنبلی' ص 446/1

1836 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عِيسَى بْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِخْرَاقٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ الْأَيْلِيِّ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الرَّجُلِ يُغْمَى عَلَيْهِ فَيَتْرُكُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ لِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ قَضَاءٌ إِلَّا أَنْ يُغْمَى عَلَيْهِ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ فَيُفِيقُ وَهُوَ فِي وَقْتِهَا فَيُصَلِّيهَا . لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ إِلَّا أَنَّ خَارِجَةَ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس پر مدہوشی طاری ہو جاتی ہے اور وہ نماز چھوڑ دیتا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: ایسے شخص پر قضاء لازم نہیں ہوگی' قضاء اس وقت لازم ہوگی' جب کسی شخص کو کسی نماز کے وقت کے دوران اس پر بے ہوشی طاری ہو اور پھر اسی وقت کے دوران اسے ہوش آ جائے تو وہ شخص اس نماز کو ادا کرے گا۔

اس روایت کے دونوں راویوں کے الفاظ ایک جیسے ہیں' تاہم سند میں کچھ فرق ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن حسین ازدی، ابوحریز- بصری، قاضی بجستان- علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ بخاری تعلیقا والاربعۃ- تقریب التہذیب (۱/۴۰۹)، وانظر: تہذیب الکمال (۴۲۰/۱۴)۔

○ اسماعیل بن داود بن عبداللہ بن مخراق، وبعضھم ینسبہ الی جدہ، فیقول: اسماعیل بن مخراق۔ روی عن مالک بن انس۔ ھشام بن سعد روی عنہ اسماعیل بن ابی اویس وبکر بن خلف وغیرھما۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: کان یسرق حدیث۔ انظر: جرح وتعدیل (۲/۱۶۷)، ومیزان (۱/۳۸۳) ترجمۃ (۱۲۷۸)۔

۱۸۳۶- اخرجه ابن الجوزي في (العلل المتناهية) (۱/ ۳۷۴-۳۷۵) (۶۲۰) و في التحقيق (۱/ ۱۱۲) من طريق الدارقطني به- و قال ابن الجوزي في العلل: (هذا حديث لا يصح: قال احمد: لا ينبغي ان يروى عن الحكم شيء- و قال يحيى: ليس بشيء- و قال ابو حاتم: تركوا حديثه)- اه- و اخرجه البيهقي في الصلاة (۱/ ۳۸۸) باب: المغمي عليه يفيق بعد ذهاب الوقتين: من طريق الحافظ ابن عدي عن محمد بن عبد الرحمن الدغولي عن خارجة باسناده- و اورده البيهقي عقبه من رواية ابن عدي باسناده الا انه قال فيه: (عن عبد الله بن عطاء عن الحكم عن نافع عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل ذلك)- قال البيهقي: (و كذلك اخرجه احمد بن خالد عن خارجة الاكبر و كذلك روي عن سليمان ابن بلال عن ابي حسين و هو عبد الله بن حسين بن عطاء بن يسار ذكره البخاري في التاريخ وقال: فيه نظر- و الحكم بن عبد الله الايلي تركوه كان ابن المبارك يوهنه و نهى احمد بن حنبل عن حديثه)- اه- و رماه ابن حبان في المجروحين (۱/ ۲۴۸) بالوضع فقال: (احاديث الحاكم بن عبد الله كلها موضوعة)- اه-

1837- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اُغْمِيَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً فَلَمْ يَقْضِ .وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اُغْمِيَ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِنْ يَوْمَيْنِ فَلَمْ يَقْضِهِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ وہ ایک دن اور ایک رات بے ہوش رہے تو انہوں نے اس دوران کی نمازوں کی قضاء نہیں کی۔

ایک اور سند کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دو دن سے زیادہ عرصے تک بے ہوش رہے، تو انہوں نے (اس دوران گزر جانے والی) نمازوں کی قضاء نہیں کی۔

1838- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اُغْمِيَ عَلَيْهِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيهِنَّ فَلَمْ يَقْضِ .

★★ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ تین دن اور تین راتوں تک بے ہوش رہے تو آپ نے اس دوران (قضاء ہو جانے والی نمازوں) کی قضاء نہیں کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن حسن حربی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ حجۃ۔ سمع ھوذۃ وغیرہ۔ وعنہ ابوبکر شافعی قطیعی وغیرھما۔ وثقہ ابراہیم حربی و دارقطنی، وقال ابن منادی: کتب ناس عنہ، ثم کرھوہ؛ لالحاقات بین سطور فی مراسیل ظاھر صنعۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱/۳۴۰، ۳۴۱)۔

11-باب الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ بِعُذْرٍ.

باب 11: کسی عذر کی وجہ سے نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنا

1839- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا وَّلَا يَلْوِي عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ .تَفَرَّدَ بِهِ الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ مُتَّصِلًا وَّاَرْسَلَهُ غَيْرُهُ

۱۸۳۷- اوردہ الدارقطنی من طرق عدیدۃ و بالفاظ' و راجع لہ: موطا مالک بروایۃ یحیی (۱/۱۳) (۲٤) باب: جامع الوقوت' و الموطا بروایۃ ابی مصعب الزهری (۱/۱۳) (۲۸) و الاستذکار لابن عبد البر (۱/۲۸۷) و مصنف عبد الرزاق (۲/٤۷۹) و السنن الکبری للبیہقی (۱/۳۸۷)-

۱۸۳۹- اخرجہ الترمذی فی الصلاۃ (۵۸۷) باب: ما ذکر فی الالتفات فی الصلاۃ' و ابو داود- کما فی التحفۃ (۵/۱۱۷)- و النسائی فی السہو (۳/۹) باب: الرخصۃ فی الالتفات فی الصلاۃ یمیناً و شمالاً' و احمد فی المسند (۱/۲۷۵) (۱/۳۰٦) و الحاکم ۱/۲۳٦-۲۳۷ من طریق الفضل' باسنادہ موصولاً- و خالفہ وکیع' فاخرجہ عن عبد اللہ بن سعید بن ابی ھند عن بعض اصحاب عکرمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلاً- و راجع ما بعدہ- و قد صحح الحاکم ھذا الحدیث علی شرط الشیخین' و وافقہ الذہبی-

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران دائیں بائیں طرف دیکھ لیا کرتے تھے البتہ آپ گردن موڑ کر اپنی پشت کی طرف نہیں دیکھتے تھے۔

اس روایت کو متصل روایت کے طور پر نقل کرنے میں فضل بن موسیٰ نامی راوی منفرد ہیں۔

دیگر راویوں نے اسے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن سعید بن ابی ھند فزاری، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوبکر مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 143ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۵۱۲) (ت ۳۳۷۸)۔

○ یعقوب بن عتبہ بن مغیرۃ بن اخنس ثقفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 128ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ص۱۰۸۹) (ت ۷۸۷۹)۔

•••———•••———•••

نماز میں التفات کا حکم

الکافی کے مصنف امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ شہید تحریر کرتے ہیں:

اور وہ (نمازی) نماز کے دوران التفات نہیں کرے گا۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سرخسی تحریر کرتے ہیں: اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

اگر نمازی کو یہ پتہ چل جائے' وہ کس کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہے تو وہ (اِدھر اُدھر) التفات نہ کرے۔

اس کی دلیل وہ روایت بھی ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران التفات کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک طریقہ ہے جس کے ذریعے شیطان کسی شخص کی نماز کو اچک لیتا ہے۔

مکروہ التفات کی حد یہ ہے: انسان اپنی گردن اور چہرے کو اس طرح سے موڑے کہ اس کا چہرہ کعبہ کی سمت کی طرف نہ رہے' جہاں تک صرف نظر کو دائیں بائیں کر کے گردن موڑے بغیر دیکھنے کا تعلق ہے تو یہ بات مکروہ نہیں ہے۔ اس کی دلیل وہ روایت ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران اپنی آنکھیں گھما کر اپنے اصحاب کو ملاحظہ کر لیا کرتے تھے۔[1]

1848 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ اَبِى هِنْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَلْحَظُ فِي

[1] المبسوط از شیخ ابوبکر سہیل بن احمد سرخسی' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت' 114/1

الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّلْوِیَ عُنُقَهُ.

☆☆ عبداللہ بن سعید اپنی سند کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی گردن موڑے بغیر نماز کے دوران اِدھر اُدھر ملاحظہ فرمالیا کرتے تھے۔

12-باب الْاِشَارَةِ فِی الصَّلَاةِ

باب 12: نماز کے دوران اشارہ کرنا

1841- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ اَبِیْ غَطَفَانَ الْمُرِّیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ وَمَنْ اَشَارَ فِیْ صَلَاتِهٖ اِشَارَةً تُفْهَمُ عَنْهُ فَلْيُعِدْهَا.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (امام کو متوجہ کرنے کے لیے) ''سبحان اللہ'' کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانے کا حکم عورتوں کے لیے ہے اور جو شخص نماز کے دوران کوئی ایسا اشارہ کرے جو سمجھ میں آ جائے تو وہ شخص دوبارہ اس نماز کو ادا کرے گا۔

•••——•••——•••

نماز میں اشارہ کرنے کا حکم

نماز کے دوران اشارہ کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمٰن جزیری تحریر کرتے ہیں:

(نماز کے دوران) آنکھ یا ہاتھ وغیرہ کے ذریعے اشارہ کرنا مکروہ ہے' البتہ اگر انتہائی ضروری ہو' تو حکم مختلف ہوگا' جیسا سلام کا جواب دینا وغیرہ' ایسی صورت میں اشارہ کرنا مکروہ نہیں ہوگا۔

اس مسئلے کے بارے میں شوافع اور حنابلہ کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے۔

احناف یہ کہتے ہیں: (نماز کے دوران) اشارہ کرنا مطلق طور پر حرام ہے' خواہ سلام کا جواب دینے کے لیے ہی کیوں نہ البتہ اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گزر رہا ہو' تو اسے اشارے کے ذریعے روکا جاسکتا ہے' جیسا کہ یہ بات پہلے بیان کی جا ہے۔

۱۸۴۰- اخرجه الترمذي في الصلاة (۵۸۸) باب: ما ذكر في الالتفات في الصلاة' و احمد في المسند (۲۷۵/۱)' و ابو داود: كما في التحفة (۱۱۷/۵)' و البيهقي (۱۳/۲) من رواية وكيع باسناده- و قال ابو داود: (وهذا اصح)- اه -وقد استطرد الشيخ احمد شاكر في الكلام على هذا الحديث في شرحه لسنن الترمذي و مسند احمد (۲۴۸۵' ۲۴۸۶)-

۱۸۴۱- اخرجه ابو داود في الصلاة (۹۴۴) باب: الاشارة في الصلاة' قال: حدثنا عبد الله بن سعيد ... فذكره- و اخرجه الطحاوي في شرح المعاني في الصلاة (۴۵۳/۱) باب: الاشارة في الصلاة- وقال ابو داود: (هذا الحديث وهم)- اه- و قد اعله الدارقطني ايضا في الرواية الآتية- و اما الجزء الخاص بالتسبيح للرجال و التصفيق للنساء' فقد ورد باسانيد صحيحة عند البخاري في العمل في الصلاة (۱۲۰۳) و مسلم في الصلاة (۴۲۲)' و غيرهما- لكن من غير طريق ابي غطفان -وحديث النهي عن الاشارة رده الطحاوي من حيث معناه' استطرد في ذلك في (المعاني) الموضع السابق-

مالکیہ یہ کہتے ہیں: سلام کا جواب ہاتھ یا سر کے اشارے سے دینا لازم ہے اور سلام کے لیے پہلے اشارہ کر لینا بھی ایک قول کے مطابق مالکیوں کے نزدیک جائز ہے۔ اسی طرح کسی بھی ضرورت کی وجہ سے اشارہ کرنا بھی جائز ہے لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے وہ معمولی ہونا چاہیے ورنہ اسے ممنوع قرار دیا جائے گا۔

چھینک کا جواب دینے کے لیے اشارہ کرنا مکروہ ہے[1]

1842- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِىْ غَطَفَانَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَشَارَ فِىْ صَلَاتِهٖ اِشَارَةً تُفْهَمُ عَنْهُ فَلْيُعِدْ صَلَاتَهٗ . قَالَ لَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوُدَ اَبُوْ غَطَفَانَ هٰذَا رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ . وَآخِرُ الْحَدِيْثِ زِيَادَةٌ فِى الْحَدِيْثِ وَلَعَلَّهٗ مِنْ قَوْلِ ابْنِ اِسْحَاقَ وَالصَّحِيْحُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهٗ كَانَ يُشِيْرُ فِى الصَّلَاةِ رَوَاهُ اَنَسٌ وَّجَابِرٌ وَّغَيْرُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) . قَالَ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَعَآئِشَةُ اَيْضًا .

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص نماز کے دوران کوئی ایسا اشارہ کرے جو سمجھ میں آ جائے تو وہ شخص دوبارہ اپنی نماز ادا کرے گا۔

اس روایت کا ایک راوی مجہول ہے اور روایت کا آخری حصہ روایت میں اضافہ ہے ہوسکتا ہے یہ راوی کے الفاظ ہوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات مستند طور پر ثابت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران اشارہ کر دیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو حضرت انس حضرت جابر رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

شیخ ابوالحسن (یعنی امام دارقطنی) فرماتے ہیں: اس روایت کو حضرت عبداللہ بن عمر اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم نے بھی روایت کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن معاویۃ بن اعین نیسابوری، خراسانی، نزیل بغداد ثم مکۃ، متروک- مع معرفتہ- لانہ کان یتلقن، وقد اطلق علیہ ابن معین کذب، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 229ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۹۷) (ت ۶۳۵۰)۔

1843- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْعَجَمِىُّ وَخُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ

---

[1] الفقہ علی المذاہب الاربعہ از شیخ عبدالرحمٰن الجزیری کتاب الصلوٰۃ باب الاشارۃ فی الصلوٰۃ

1842- ابو غطفان بن طریف المری: نقل الدارقطني لنا عن ابن ابي داود انه جهله؛ بينما قال النسائي: ابو غطفان ثقة- و قال ابن معين: ثقة. ينظر: تهذيب الكمال للمزي (۳٤/ ۱۷۷-۱۷۸)- وقد اشار ابن ابي داود و الدارقطني الى ورود الاشارة في الصلاة من حديث انس و جابر و ابن عمر و عائشة- و ياتي تخريج حديث انس و ابن عمر-

يُشِيرُ فِى الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران اشارہ کرلیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن مسعود بن یوسف نیسابوری، ابوجعفر بن عجمی، نزیل طرسوس ومصیصۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 247ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۹۵) (ت ۶۳۲۸)۔

1844- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُشِيرُ فِى الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران اشارہ کردیا کرتے تھے۔

13-باب مَنْ اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا.

باب 13: جو شخص صبح کی نماز میں سورج نکلنے سے پہلے ایک سجدہ پالے اس نے نماز کو پالیا

1845- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَوْرٍ عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ وَّوَفَاءُ بْنُ سُهَيْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الل

۱۸٤۳- اخرجه عبد الرزاق في الصلاة (۳۲۷٦) باب: الاشارة في الصلاة' و من طريق عبد الرزاق اخرجه احمد في المسند (۱۳۸/۳)' و ابو داود في الصلاة (۹٤۳) باب: الاشارة في الصلاة' و ابن خزيمة في الصلاة (۸۸۵)' و البيهقي في الصلاة (۲٦۲/۲) باب: الاشارة فيما ينوبه في صلاته: يريد بها افهاماً-

۱۸٤٤- اخرجه البيهقي في الصلاة (۲٦۲/۲) باب: الاشارة فيما ينوبه في صلاته يريد بها افهاماً' من طريق عبد الرزاق به-و اخرجه الطحاوي في المعاني (۱/٤۵۳- ٤۵٤) باب: الاشارة في الصلاة من وجوه اخرى عن نافع عن ابن عمر' به-قال الطحاوي: (ففي هذه الآثار قد دل على ان الاشارة لا تقطع الصلاة' و قد جاءت مجيئا متواترا' غير مجيء الحديث الذي خالفها' فهي اولى منه- وليست الاشارة في النظر من الكلام في شيء: لان الاشارة انما هي حركة عضو' و قد راينا حركة سائر الاعضاء غير اليد في الصلاة لا تقطع الصلاة فكذلك حركة اليد)- اه -والحديث اخرجه احمد في المسند (۱۲/٦)' و ابو داود في كتاب الصلاة (۹۲۷) باب رد السلام في الصلاة' و الترمذي في ابواب الصلاة (۳٦۸) باب ما جاء في الاشارة في الصلاة- من طريق هشام بن سعد عن نافع عن ابن عمر قال: قلت لبلال: كيف كان النبي صلى الله عليه وسلم يرد عليهم حين كانوا يسلمون عليه و هو في الصلاة؟ قال: (كان يشير بيده)- و قال الترمذي- وقال الترمذي: حسن صحيح - و اخرجه الحميدي رقم (۱٤۸)' و احمد (۱۰/۲)' و النسائي (۵/۲)' و ابن ماجه رقم (۱۰۱۷)' و ابن خزيمة في صحيحه (۸۸۸)' من طريق سفيان بن عيينة' قال: حدثنا زيد بن اسلم عن عبد الله بن عمر قال: (اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم مسجد قباء يصلي فيه' فجاءت رجال من الانصار يسلمون عليه- فسالت صهيبا-و كان معه-: كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرد عليهم؟ قال: كان يشير بيده)-

۱۸٤۵- اخرجه احمد في مسنده (۳۹۹/۲) من طريق زائدة قال: حدثنا عبد الله بن ذكوان ابو الزناد ... فذكره- و اخرجه النسائي (۲۷۳/۱) و ابن خزيمة رقم (۹۸۵)' و ابن حبان في صحيحه رقم (۱٤۸٤) من طرق عن الاعرج عن ابي هريرة' به- و اخرجه زيد بن اسلم عن ابي صالح و بسر بن سعيد و الاعرج -ثلاثتهم- عن ابي هريرة' به- اخرجه ابن ماجه في الصلاة (٦۹۹) باب: وقت الصلاة في المسند و المفردة' و ابو عوانة في صحيحه (۳۵۸/۱)' و الطيالسي (۲۳۸۱)' و البيهقي في الصلاة (۳۷۸/۱)- و اخرجه سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة مختصرا! اخرجه ابن خزيمة في صحيحه (۹۸۵)' و الطحاوي في المعاني (۱۵۰/۱)- و له طرق اخرى ستأتي في تخريج هذا الكتاب-

...ن وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ...الَ مَنْ اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا اَوْ سَجْدَةً قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَقَدْ ...دْرَكَهَا۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص سورج نکلنے سے پہلے ...ح کی نماز کا ایک سجدہ پالے اس نے اس نماز کو پالیا' یا سورج غروب ہونے سے پہلے (عصر کی نماز کا) سجدہ پالے اس نے اس ...ماز کو پالیا۔

•••——•••——•••

اس مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

یہ بات جان لیں کہ جب پوری نماز کو اس کے اس وقت میں ادا کیا جائے جو وقت اس نماز کے لیے مخصوص ہے تو پھر اس ...ماز کو "ادا" سمجھا جائے گا۔

اگر کسی ایسے خلل کی وجہ سے جس سے نماز ٹوٹ گئی ہو' اسی وقت میں نماز کو دوبارہ ادا کیا جائے گا' تو اسے "اعادہ" کہا جاتا ہے اور اگر وقت کے گزر جانے کے بعد نماز کو ادا کیا جائے تو وہ "قضاء" شمار ہوتی ہے' کسی بھی واجب کو اس کے مخصوص وقت کے ...عد ادا کرنے کو قضاء کہا جاتا ہے۔

اگر کوئی نمازی نماز کے کچھ حصے کو اس کے مخصوص وقت کے اندر ادا کر لیتا ہے تو کیا اس کی وہ نماز ادا شمار ہوگی؟

فقہاء کی اس بارے میں دو آراء ہیں۔

پہلی رائے احناف کی ہے اور حنابلہ کی بھی رائے یہی ہے جبکہ دوسری رائے مالکیوں اور شوافع کی ہے۔

پہلی رائے جو احناف اور حنابلہ کی ہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے منقول دو روایات میں سے مستند روایت کے مطابق ...ہے' وہ یہ ہے: اگر کوئی نمازی نماز کے لیے مخصوص وقت میں اتنا وقت پالیتا ہے' وہ اس میں تکبیر تحریمہ کہہ لے تو اس کی وہ ساری نماز ...دا شمار ہوگی۔ قضاء شمار نہیں ہوگی خواہ اس نے کسی عذر کی وجہ سے اس نماز کو مؤخر کیا ہو جیسے حیض والی عورت اس وقت میں پاک ...ہوئی ہو یا دیوانہ شخص اسے افاقہ ہو گیا ہو یا کسی عذر کے بغیر اس نماز کو مؤخر کیا گیا ہو۔

اس کی دلیل سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول یہ روایت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص سورج کے غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کے ایک سجدے کو پالیتا ہے یا سورج کے نکلنے سے پہلے فجر کی نماز کے ایک سجدے کو پالیتا ہے' وہ اس نماز کو پالیتا ہے"۔

بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "وہ اپنی نماز کو مکمل کرے"۔

اس کی مثال اس طرح ہوگی جیسے مسافر شخص مقیم کے ساتھ نماز میں شامل ہو جاتا ہے یا کوئی شخص بعد میں آ کر جماعت کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے تو باقی نماز اس نماز کے تابع ہوگی جو وقت میں ادا کی گئی ہے۔

جبکہ دوسری رائے مالکیوں اور شوافع کی صحیح تر روایت کے مطابق رائے ہے۔
اگر ایک رکعت دونوں سجدوں سمیت وقت کے اندر ادا کر لی جائے تو ساری نماز وقت کے اندر شمار ہوگی اور اگر ایک رکعت سے کم نماز وقت کے اندر ادا کی گئی تو ساری نماز قضاء شمار ہوگی' اس کی وجہ یہ ہے: صحیحین میں یہ روایت منقول ہے:
''جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی' اس نے اس نماز کو پالیا'' یعنی اس کی وہ نماز ادا شمار کی جائے گی۔
اس کا مفہوم یہ ہے: جس شخص کو پوری ایک رکعت (نماز کے مخصوص وقت کے دوران) نہ ملی ہو' اس کی نماز کو ادا نہیں سمجھا جائے گا۔
ان دونوں میں فرق یہ ہے: ایک رکعت نماز کے اکثر افعال پر مشتمل ہوتی ہے اور بعد کے افعال عام طور پر پہلی رکعت کا اعادہ ہوتے ہیں اور اس کے تابع ہوتے ہیں۔
بظاہر یہی رائے درست سمجھی جاتی ہے کیونکہ سجدے سے مراد رکعت بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور محدثین کی ایک جماعت نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں:
''جو شخص صبح کی ایک رکعت کو پالے (اس نے اس نماز کو پالیا)'' [1]

14-باب تَكْرَارِ الْمَسَاجِدِ.

باب 14: کئی مسجدیں بنانا

1846- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ كَانَ بِالْمَدِينَةِ تِسْعَةُ مَسَاجِدَ مَعَ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْمَعُ اَهْلُهَا تَاْذِينَ بِلَالٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَيُصَلُّونَ فِي مَسَاجِدِهِمْ اَقْرَبُهَا مَسْجِدُ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ مَبْذُولٍ مِّنْ بَنِي النَّجَّارِ وَمَسْجِدُ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَمَسْجِدُ بَنِيْ عُبَيْدٍ وَّمَسْجِدُ بَنِيْ سَلِمَةَ وَمَسْجِدُ بَنِيْ رَاتِجٍ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ وَمَسْجِدُ بَنِيْ زُرَيْقٍ وَّمَسْجِدُ بَنِيْ غِفَارٍ وَّمَسْجِدُ اَسْلَمَ وَمَسْجِدُ جُهَيْنَةَ وَيَشُكُّ فِي التَّاسِعِ.

☆☆ بکیر بن اشج بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں نبی اکرم ﷺ کی مسجد مبارکہ کے ساتھ نو مسجدیں تھیں' نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ان مسجدوں کے آس پاس رہنے والے لوگ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سنتے تھے لیکن وہ اپنی مسجدوں میں نماز ادا کر لیا کرتے تھے' ان میں سب سے زیادہ قریب مسجد بنو عمرو تھی' جس کا تعلق بنو نجار سے تھا' ایک مسجد بنو ساعدہ تھی' ایک مسجد بنو عبید تھی' ایک مسجد بنو سلمہ تھی' ایک مسجد بنو راتج تھی جس کا تعلق بنو عبد الاشہل سے تھا' ایک مسجد بنو زریق تھی' ایک مسجد بنو غفار تھی' ایک مسجد اسلم تھی اور ایک مسجد جہینہ تھی' نویں مسجد کے بارے میں راوی کو شک ہے۔

---

[1] الفقہ الاسلامی وادلتہ' از ڈاکٹر وہبہ زحیلی

۱۸۴۶- ورد من غير وجه ان بعض الصحابة اتخذ مسجداً في بيته او قريباً من داره' وذلك في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم النصيد بشيء' فلم نره الا في هذا الاثر الضعيف الاسناد' لان رساله وضعف راويها ابن لهيعة۔

15-باب الْإِعَادَةُ عَلٰى مَنْ يُصَلِّي اِلٰى رَجُلٍ يَنْظُرُ اِلَيْهِ مُسْتَقْبِلَهُ.

باب 15: جو شخص کسی دوسرے شخص کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرے جسے وہ اپنے سامنے قبلے کی سمت میں دیکھ رہا ہو اس پر دوبارہ نماز ادا کرنا لازم ہے

1847- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى اَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَاٰى رَجُلاً يُصَلِّي اِلٰى رَجُلٍ فَاَمَرَهُ اَنْ يُعِيْدَ الصَّلَاةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ اَتْمَمْتُ الصَّلَاةَ .فَقَالَ اِنَّكَ صَلَّيْتَ وَاَنْتَ تَنْظُرُ اِلَيْهِ مُسْتَقْبِلَهُ .

☆☆ محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو دوسرے شخص کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہا تھا تو آپ ﷺ نے اس شخص کو حکم دیا کہ وہ دوبارہ نماز ادا کرے اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں تو مکمل نماز ادا کر چکا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے نماز ایسی حالت میں ادا کی ہے تم قبلہ کی سمت میں ایک دوسرے شخص کی طرف دیکھ رہے تھے۔

•••——•••——•••

کسی انسان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کے حکم کے بارے میں اہلِ علم کے اختلاف کی وضاحت

کسی انسان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کے حکم کے بارے میں اہلِ علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح بخاری کے مشہور شارح شیخ ابن بطال تحریر کرتے ہیں:

علماء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو کوئی دوسرا شخص اس کے لیے سترہ بن سکتا ہے۔ تاہم اکثر اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: انسان کا نماز کے دوران کسی دوسرے شخص کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے (یعنی دوسرے شخص کو سترے کے طور پر آگے کرنا مکروہ ہے)۔

نافع نے یہ بات نقل کی ہے جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مسجد میں سترہ بنانے کے لیے کوئی ستون نہیں ملتا تھا تو وہ مجھے یہ ہدایت کرتے تھے کہ میں ان کی طرف اپنی پیٹھ کر لوں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

شیخ اشہب نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کوئی شخص کسی دوسرے کی پیٹھ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لے لیکن کسی دوسرے شخص کے پہلو کی طرف رخ کر کے نماز ادا نہیں کرنی چاہیے۔

۱۸۴۷- اخرجه ابو داود في المراسيل ص (۸۱) باب: ما جاء في السترة في الصلاة عن محمد بن كثير باسناده: و من طريق ابي داود ساقه المصنف هنا- و محمد بن الحنفية لم يسمع من النبي صلى الله عليه وسلم - و عبد الاعلى: هو ابن عامر: صدوق لكنه يهم: كما قال الحافظ في التقريب (۱/۴۶۵)-

ابراہیم نخعی اور قتادہ نے یہ بات بیان کی ہے' جب کوئی شخص بیٹھا ہوا ہو' تو وہ کسی دوسرے شخص کے لیے سترہ بن سکتا ہے۔
حسن بصری نے یہ بات بیان کی ہے' انسان کسی نمازی کے لیے سترہ بن سکتا ہے۔ حسن بصری نے یہاں یہ شرط عائد نہیں کی ہے' سترہ بننے والا شخص بیٹھا ہوا ہو اور نہ ہی انہوں نے یہ شرط عائد کی ہے' دوسرے شخص کی پیٹھ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی جاسکتی ہے۔
فقہائے احناف' سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے' اگر کچھ لوگ بیٹھ کر بات چیت کر رہے ہوں تو ان کی طرف رخ کر کے بھی نماز ادا کی جاسکتی ہے (جبکہ ان کی پیٹھ کی طرف رخ کیا گیا ہو)۔
ابن سیرین نے یہ بات بیان کی ہے' کوئی شخص کسی نمازی کے لیے سترہ نہیں بن سکتا ہے۔ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جو یہاں حدیث نقل کی ہے) اس باب کی یہ حدیث ان فقہاء کی دلیل ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ کوئی انسان نمازی کے لیے سترہ بن سکتا ہے کیونکہ اس حدیث' میں یہ بات مذکور ہے' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو ایک خاتون تھیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قبلہ کے درمیان میں موجود تھیں' تو کسی مرد کی طرف بدرجہ اولیٰ رخ کر کے نماز ادا کی جاسکتی ہے۔
جن فقہاء نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے' انہوں نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے' جب کوئی مرد کسی نمازی کے سامنے بیٹھا ہوا ہو گا' تو اس بات کا اندیشہ موجود ہوگا کہ انسان کی توجہ نماز کے دوران اسی شخص کی طرف مذکور رہے گی۔ یہی وجہ ہے' جب کچھ لوگ حلقہ بنا کر بیٹھ کر بات چیت کر رہے ہوں تو ان کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کچھ لوگ حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے ہوں تو ان کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔ کیونکہ ان میں سے بعض افراد کا رخ اس نمازی کی طرف ہوگا۔ تاہم یہ اُمید ہے' گنجائش موجود ہے۔
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی بات چیت کرنے والے لوگوں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔
سعید بن جبیر کہتے ہیں: جب لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے متعلق بات چیت کر رہے ہوں تو ایسے لوگوں کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

16-باب تَخْفِيفِ الْقِرَاءَةِ لِحَاجَةٍ.

باب 16: کسی کام کی وجہ سے قرأت کو مختصر کر دینا

1848- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِى أَبِى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ أَنَّ نَبِىَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّ مِنَ الأَئِمَّةِ طَرَّادِينَ . زَادَ ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ قَتَادَةُ لاَ

[1] شرح ابن بطال' ابوالحسن علی بن خلف بن عبدالملک بن بطال ''شرح صحیح بخاری''
۱۸۴۸- اخرجه المصنف من طريق ابي داود' و هو عنه ابي داود في المراسيل ص (۸۷) باب: ما جاء في تخفيف الصلاة-

اَعْلَمُ الطَّرَّادِيْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ يُطَوِّلُوْنَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى يَطْرُدُوْنَهُمْ عَنْهُ.

★★ حضرت عباس جشمی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بعض امام بھگانے والے ہوتے ہیں۔

اس روایت کے راوی قتادہ کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق یہاں بھگانے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو امامت کے دوران طویل قرأت کرتے ہیں یہاں تک کہ لوگ انہیں چھوڑ کر چلے جائیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباس بن عبداللہ جشمی -علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ وذکرہ ابن حبان فی ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۴۸۹) (ت ۳۲۱۲)، وتھذیب (۲۶۴/۱۴)۔

1849- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى السَّوْدَاءِ عَنِ ابْنِ سَابِطٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى الصُّبْحَ فَقَرَاَ بِسِتِّيْنَ اٰيَةً فَسَمِعَ صَوْتَ صَبِيٍّ فَرَكَعَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ اٰيَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَ .

★★ ابن سابط بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی' آپ ﷺ نے اس میں سات آیات تلاوت کیں' پھر آپ نے ایک بچے (کے رونے) کی آواز سنی تو آپ رکوع میں چلے گئے' پھر اس کے بعد آپ (دوسری رکعت کے لیے) کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے دو آیات کی تلاوت کی اور رکوع میں چلے گئے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن سابط، (اور ایک قول کے مطابق): ابن عبداللہ بن سابط، وھو صحیح، (اور ایک قول کے مطابق): ابن عبد اللہ بن عبدالرحمٰن، جمحی مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ بکثرت مرسل روایات نقل کرتے ہیں۔ یہ تابعین کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 118ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۵۷۹) (ت ۳۸۹۲)۔

1850- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا لُوَيْنٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ مَعَ اُمِّهِ وَهُوَ فِى الصَّلَاةِ فَيَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ الْخَفِيْفَةِ اَوِ الْقَصِيْرَةِ.

۱۸۴۹- ساقه المصنف من طريق ابي داود' و هو عند ابي داود في المراسيل ص (۸۷) باب: ما جاء في تخفيف الصلاة-

۱۸۵۰- اخرجه مسلم في صحيحه كتاب الصلاة: (۱۹۱/۴۷۰) باب امر الائمة بتخفيف الصلاة في تمام و ابن خزيمة في صحيحه (۵۰/۳) رقم (۱۶۰۹) من طريق جعفر بن سليمان الضبعي به-و قد ورد الحديث بمعناه من طرق عن انس مرفوعا بلفظ: (اني لا دخل في الصلاة' وانا اريد اطالتها' فاسمع بكاء الصبي: فاتجوز في صلاتي: مما اعلم من شدة وجد امه من بكائه)-اخرجه يزيد بن زريع عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن انس' به- اخرجه البخاري في الاذان (۷۰۹) (۷۱۰) باب: من اخف الصلاة عند بكاء الصبي' و مسلم في الصلاة (۴۷۰) باب امر الائمة بتخفيف الصلاة في تمام' و ابن ماجه في اقامة (۹۸۹) باب: الامام يخفف الصلاة اذا حدث امر- و اخرجه حميد عن انس' به- اخرجه الترمذي في الصلاة (۳۷۶) باب: ما جاء ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (اني لا سمع بكاء الصبي في الصلاة: فاخفف)--

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اپنی ماں کے ساتھ موجود کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تھے آپ اس وقت نماز کی حالت میں ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (چھوٹی سی سورت پڑھ کر) رکوع میں چلے جایا کرتے۔

1851 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَكْشِفْ عَنْ فَخِذِكَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰى فَخِذِ حَيٍّ وَّلَا مَيِّتٍ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: تم اپنے زانوں کو کسی کے سامنے بے پردہ نہیں کرنا اور کسی بھی زندہ یا مرحوم شخص کے زانوں کی طرف نہیں دیکھنا (کیونکہ زانوں ستر کا حصہ ہیں)۔

1852 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِي يَحْيَى الْكَعْبِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُؤَذِّنٌ يُطْرِبُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ الْاَذَانَ سَهْلٌ سَمْحٌ فَاِنْ كَانَ اَذَانُكَ سَمْحًا سَهْلًا وَّاِلَّا فَلَا تُؤَذِّنْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مؤذن تھا جو طربیہ انداز میں اذان دیتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذان آسان اور نرمی کا کام ہے اگر تم آسانی اور نرمی کے ساتھ اذان دے سکتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ اذان نہ دو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابی یحییٰ کعبی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: نا عن ثقات بما لا یشبہ حدیث اثبات۔ وقال حافظ: ھالک یاتی بالمناکیر عن اثبات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۳۹۴/۱)۔

1853 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَا

۱۸۵۱- تقدم تخریجه في باب بیان العورة و الفخذ منها-

۱۸۵۲- اخرجه ابن حبان في (المجروحین) (۱۳۷/۱) ترجمة: (اسحاق بن ابي یحیی الکعبي) من طریق علي بن معبد، باسناده مثله ... عن رسول الله صلی الله علیه وسلم)- اه- قلت: واسحاق الکعبي هالك یاتي بالمناکیر ... حبان: (ولیس لهذا الحدیث اصل من حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم ... حدیث: ان کان اذانك سهلا سمحا و الا فلا تؤذن)- وقال ابن ... الاثبات: کذا قال الذهبي و قال ایضا: (ومن اوابده عن ابن جریج ...)- ینظر: لسان المیزان (۳۸۰/۱)-

في الکامل (۵۵۰/۱- بتحقیقنا): (لم ار له الا مقدار عشرة او اقل و مقدار ما رایته منکر)-

۱۸۵۳- هکذا اخرجه الدارقطني عن کعب موقوفا علیه- و قد روي مرفوعا من وجه آخر- اخرجه ناهض بن سالم الباهلي: حدثنا عمار ... هاشم عن الربیع بن لوط عن عمه البراء بن عازب عن النبي صلی الله علیه وسلم: (من صلی قبل الظهر اربع رکعات کن ... من لیلته ومن صلاهن بعد العشاء کن کامثالهن من لیلة القدر)- اخرجه الطبراني في الاوسط (۶۳۳۸)- و قال الطبراني: (لم یرو هذا الحدیث عن الربیع بن لوط الا عمار ابو هاشم تفرد به ناهض بن سالم)- اه- قال الهیثمي في المجمع (۲۲۱/۲): وفیه ناهض بن سالم الباهلي وغیره و لم اجد من ذکرهم)- اه-

بْنُ اَيْمَنَ مَوْلٰى بَنِيْ مَخْزُوْمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَيْمَنَ عَنْ تُبَيْعٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَقَرَاَ فِيْهِنَّ وَاَحْسَنَ رُكُوْعَهُنَّ وَسُجُوْدَهُنَّ كَانَ اَجْرُهُ كَاَجْرِ مَنْ صَلَّاهُنَّ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۔

★★ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت ادا کرے ان میں قرأت کرے ان میں اچھی طرح رکوع اور سجدہ کرے تو اس شخص کو اس نماز کا اسی طرح اجر ملے گا جس طرح شب قدر میں ان رکعت کو ادا کرنے کا اجر ملتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالواحد بن ایمن مخزومی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوقاسم مکی، لا باس بہ، یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۶۳۰) (ت ۴۲۹۶)۔

○ تبیع بن عامر حمیری ابن ماراۃ کعب، یکنی ابا عبیدۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ عالم بالکتب قدیمۃ، یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ مخضرم۔ انظر: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۸۰۲)۔

1854- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لاَ تَقْرَاُ الْحَائِضُ وَلَا النُّفَسَاءُ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْئًا ۔

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حیض اور نفاس والی عورتیں قرآن کا کوئی بھی حصہ تلاوت نہ کریں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن احمد بن مروان۔ روی حاکم عن دارقطنی، قال: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کا انتقال 290ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۱/۱۳۳)۔

1855- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ

1854- اخرجه ابو نعيم في الحلية (٤/٢٢) و ابن عدي في الكامل (٦/٢١٧٢) من طريق محمد بن الفضل به- قال ابن عدي: (وهذا لا يرويه الا عن محمد بن الفضل عن ابيه عن طاوس) -قلت: و محمد بن الفضل: كذبه ابن معين وغيره- ينظر: تهذيب الكمال (٢٦/ ٢٨٠) -و ابوه ضعفه الفلاس و ابن عدي ايضاً- ينظر: الجرح والتعديل (٧/ ٦٤) و الميزان (٣/ ٣٥٤) -و اخرجه الدارقطني (١/ ١٢١) باب النهي للجنب و الحائض عن قراءة القرآن من طريق يحيى ابن ابي انيسة عن ابي الزبير عن جابر من قوله- و اعله الدارقطني بيحيى بن ابي انيسة-وقال البيهقي (١/٨٩): (وروي عن جابر بن عبد الله من قوله في الجنب و الحائض و النفساء و ليس بقوي)- اه -واخرجه ابن لهيعة عن ابي الزبير عن جابر نحوه- اخرجه ابن المنذر في الاوسط (٢/٩٧) (٦٢١) و سبق الكلام في ابن لهيعة ايضا- و قد ضعفه مرفوعا ابن عبد الهادي في التنقيح (١/ ٤٢٤-٤٢٥) و الزيلعي في (النصب) (١/ ١٩٥) و ضعفه ابن حجر في التلخيص (١/ ١٣٨) مرفوعا موقوفا- و للحديث شاهد من حديث ابن عمر -رضي الله عنه- سبق تخريجه عند الدارقطني-

1855- تقديم تخريجه قريبا في باب الصلاة على القبر-

عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اصْنَعُوْا لاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَاِنَّهُ قَدْ اَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ ۔ اَوْ اَمْرٌ يَشْغَلُهُمْ۔

★★ حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے انتقال کی اطلاع آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ وہ ایک ایسی صورتِ حال سے دوچار ہو گئے ہیں جس نے انہیں مصروف کر دیا ہے (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن یزید ازدی مدائنی، منکر حدیث؛ کما قالہ ابن عدی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۳۸۸/۴)۔

1856- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ اَعْمَى اَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَسْمَعُ النِّدَاءَ وَلَعَلِّي لَا اَجِدُ قَائِدًا ۔قَالَ اِذَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ فَاَجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

★★ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نابینا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اذان کی آواز سنتا ہوں لیکن بعض اوقات مجھے ساتھ لے کر آنے والا کوئی شخص نہیں ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اذان کی آواز سنو تو اللہ کی طرف دعوت دینے والے شخص کی دعوت قبول کرو (یعنی نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے مسجد میں آؤ)۔

1857- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَسَدٍ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ الْمُؤَدِّبُ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عُمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اجْعَلُوْا اَئِمَّتَكُمْ خِيَارَكُمْ فَاِنَّهُمْ وَفْدُكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ ۔ هٰذَا عِنْدِي هُوَ عُمَرُ

۱۸۵۶- اخرجه ابو نعيم في اخبار اصبهان (۱۲۲/۲) من طريق محمد بن سليمان بن ابي داود' به- و سليمان بن ابي داود: قال ابن حبان في المجروحين (۳۳۱/۱): (منكر الحديث جدا يروي عن الاثبات ما يخالف حديث الثقات؛حتى خرج عن حد الاحتجاج به الا فيما وافق الاثبات من رواية ابنه عنه) - اه - قال ابن ابي حاتم في العلل (۱۵۹/۱) (۴۴۹): (سالت ابي عن حديث اخرجه محمد بن سليمان بن ابي داود الحراني عن ابيه عن عبد الكريم الجزري عن زياد بن ابي مريم عن عبد الله ابن معقل عن كعب بن عجرة ان اعمى اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم ......) فذكر الحديث' ثم قال: (قال ابي: هذاحديث منكر' و محمد بن سليمان منكر الحديث' و ابوه ضعيف جدا) اه - قلت: لكن ورد معناه من وجه صحيح' فاخرجه مسلم في المساجد (۶۵۳) باب: يجب اتيان المسجد على من سمع النداء' من حديث ابي هريرة قال: اتى النبي صلى الله عليه وسلم رجل اعمى- فقال: يا رسول الله' انه ليس لي قائد يقودني الى المسجد- فسال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يرخص له فيصلي في بيته- فرخص له- فلما ولى دعاه' فقال: (هل تسمع النداء بالصلاة؟) فقال: نعم- قال: (فاجب).

۱۸۵۷- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۴۷۲/۱) من طريق المصنف' به- و اخرجه البيهقي في الكبرى (۹۰/۳) في الصلاة' باب: (اجعلوا ائمتكم خياركم) من طريق الحسين ابن نصر' به- وقال: (اسناد هذا الحديث ضعيف)- اه - و قال ابن القطان ...... كما في نصب الراية (۲۶/۲): (و حسين بن نصر لا يعرف)- اه -

بْنُ يَزِيْدَ قَاضِي الْمَدَائِنِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اپنے بہترین لوگوں کو اپنا امام بناؤ کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان نمائندے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

میرے نزدیک اس روایت کا راوی عمر بن یزید مدائن کا قاضی ہے۔

17-باب نَهْى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يَّقُوْمَ الْإِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَّالنَّاسُ خَلْفَهُ.

باب 17: نبی اکرم ﷺ کا اس بات سے منع کرنا کہ امام کسی چیز کے اوپر کھڑا ہو اور لوگ اس سے پیچھے ہوں

1858- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ زَحْمَوَيْهِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الطُّفَيْلِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يَّقُوْمَ الْاِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَّالنَّاسُ خَلْفَهُ يَعْنِىْ اَسْفَلَ مِنْهُ .لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ زِيَادٍ الْبَكَّائِيِّ وَلَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ هَمَّامٍ فِيْمَا اَعْلَمُ.

★★ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے امام کسی چیز کے اوپر کھڑا ہو اور لوگ اس سے پیچھے موجود ہوں۔ راوی کہتے ہیں: یعنی اس سے نیچے زمین پر موجود ہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زکریا بن یحییٰ واسطی، لقبہ: زحمویہ۔ وثقہ اسلم فی تاریخ واسط۔ قال اسلم: وان کا انتقال 235ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۵۶۴/۲)۔

1859- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبَانَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْاَسْلَمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْسٰى عَنِ الْقَاسِمِ الشَّامِيِّ - مِنْ وَلَدِ سَامَةَ بْنِ لُؤَيٍّ - عَنْ مَرْثَدِ بْنِ اَبِىْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ - وَكَانَ بَدْرِيًّا - قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا سَرَّكُمْ اَنْ تُقْبَلَ صَلَاتُكُمْ فَلْيَؤُمَّكُمْ خِيَارُكُمْ فَاِنَّهُمْ وَفْدُكُمْ فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ .اِسْنَادٌ غَيْرُ ثَابِتٍ .وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى ضَعِيْفٌ .

۱۸۵۸- اخرجه ابو داود في الصلاة (۵۹۷) باب: الامام يقوم مكاناً ارفع من مكان القوم، من طريق يعلى: ثنا الاعمش، باسناده- و فيه قصة- وهو كذلك عند ابن خزيمة في صحيحه رقم (۱۵۲۳)- و اخرجه ابو داود (۵۹۸) بنحوه من حديث حذيفة بن اليمان، و فيه قصة لحذيفة مع عمار-

۱۸۵۹- اخرجه الحاكم (۲۲۲/۳) في الفضائل من يحيى بن يعلى، به- و اخرجه الطبراني من وجه آخر من حديث يحيى بن يعلى به: كما في نصب الراية للزيلعي (۲۶/۲)، و قال الهيثمي في المجمع (۶۷/۲): (اخرجه الطبراني في الكبير، و فيه يحيى بن يعلى الاسلمي، و هو ضعيف)- وقد مضى شاهد لهذا الحديث من رواية ابن عمر، و هو الحديث قبل السابق-

☆☆ حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ جنہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری نماز قبول ہو جائے تو تمہارے بہترین لوگ تمہاری امامت کریں کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان نمائندے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اس روایت کی سند ثابت نہیں ہے اس روایت کا راوی عبداللہ بن موسیٰ ضعیف ہے۔

•••———•••———•••

امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھانے کا حکم

امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھانے کا حکم کیا ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح بخاری کے مشہور شارح شیخ ابن بطال تحریر کرتے ہیں:

اس مسئلے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اگر امام مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑا ہو تو اس کا حکم کیا ہوگا؟ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں ایسا کرنا جائز ہے۔ انہوں نے دلیل کے طور پر اس روایت کو پیش کیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے امام اپنے پیچھے موجود مقتدیوں کو تعلیم دینے کا ارادہ کرے گا اور سجدہ زمین پر کرے گا۔

اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف چہرہ مبارک کر کے یہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے یہ فیصلہ اس لیے کیا تھا تاکہ تم لوگ میری پیروی کرو اور میرے نماز کے طریقے سے واقفیت حاصل کر لو۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو نمازِ جمعہ سے متعلق باب میں نقل کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایسا کرنا مکروہ ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: البتہ ایسی صورت میں نماز ادا ہو جائے گی۔[1]

---

[1] شرح ابن بطال' ابوالحسن علی بن خلف بن عبدالملک بن بطال ''شرح صحیح بخاری''

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ کا بیان

1- باب بلاعنوان

1860- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ وَهُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا شَهِدُوا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ مَنَعُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ۔ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا مِمَّا كَانُوا يُعْطُونَ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَأُقَاتِلَنَّهُمْ عَلَيْهِ.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب لوگ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' اور وہ لوگ نماز قائم کریں' زکوٰۃ ادا کریں تو وہ اپنی جان اور اپنے مال مجھ سے محفوظ کرلیں گے' البتہ ان کا حق برقرار رہے گا اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا (پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اللہ کی قسم! اگر وہ لوگ مجھے ایک ایسی رسّی کی ادائیگی سے بھی انکار کریں جسے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس بات پر بھی ان کے ساتھ جنگ کروں گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فضل بن سھل بن ابراہیم اعرج بغدادی، اصلاً من خراسان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 255ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ

۱۸- اخرجه المروزي في مسند ابي بكر (۷۷۰ ۱٤٠)من وجوه عن عمرو بن عاصم' به- و اخرجه النسائي في تحريم الدم (۷/ ۷٦- ۷۷) و ابو يعلى في مسنده (٦٨) من رواية عمرو بن عاصم' به- و في اسناده عمران القطان: و هو عمران بن داود القطان البصري' لم يرو عنه يحيى بن سعيد' و ليس هو بشيء-: هكذا قال ابن معين' فيما نقله عنه الدوري- و قال ابن معين: ليس بالقوي' و قال ايضاً : ضعيف' و قال مرة: كان يرى راي الخوارج' و لم يكن داعية- و ضعفه النسائي' و ابن عدي و غيرهما- و من ثم قال ابن حجر في (التقريب): (صدوق يهم' و رمي براي الخوارج)- اه- ينظر: تاريخ الدوري عن ابن معين (۲/ ٤۳۷)' و رواية ابن محرز عنه (رقم/ ۱۵٦)' و تهذيب الكمال (۲۲۹/ ۳۲۰- ۳۳۰)- و قد خولف عمران في روايته لهذا الحديث عن معمر' اشار الى ذلك الترمذي عقب حديث رقم (۲٦۱۰)-وقد ورد من حديث الزهري عن انس -رضي الله عنه- لم يذكر ابان بكر' فاخرجه حميد عن انس ابن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (امرت ان اقاتل......) الحديث' بنحوه من مسند انس عن النبي صلى الله عليه وسلم بلا واسطة- اخرجه البخاري في الصلاة (۳۹۲) باب: فضل استقبال القبلة' و ابو داود في الجهاد (۲٦٤۱) باب: علام يقاتل المشركون؟ و الترمذي في الايمان (۲٦۰۸) باب: ما جاء في قول النبي صلى الله عليه وسلم : (امرت بقتالهم حتى يقولوا: لا اله الا الله' و يقيموا الصلاة)' و النسائي في تحريم الدم (۷/ ۷٦)- و راجع العلل لابن ابي حاتم (۲/ ۱۵۹) (۱۹۷۰)' و مجمع الزوائد (۱/ ۳۰)-

ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۷۸۲) (ت ۵۴۳۸)۔

1861- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا اِسْمَاعِيْلَ قَالاَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْاَزْرَقُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اُمِرْتُ بِثَلاَثَةٍ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيُقِيْمُوا الصَّلاَةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے تین باتوں کا حکم دیا گیا ہے مجھے یہ حکم دیا گیا ہے میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ یہ اعتراف نہ کرلیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں' وہ نماز ادا کریں' زکوٰۃ ادا کریں' جب وہ ایسا کرلیں گے تو اپنی جان اور مال کو مجھ سے محفوظ کرلیں البتہ ان کا حق باقی رہے گا اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

1862- حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَنْبَسِ سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيُقِيْمُوا الصَّلاَةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ حَرُمَ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمایا ہے: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں

۱۸۶۱- اخرجه ابن ماجه في المقدمة (۲۷/۱) باب: في الايمان (۷۱) من رواية ابي جعفر عن يونس عن الحسن عن ابي هريرة- و ابو جعفر الرازي ضعيف: سبقت ترجمته- و الحسن لم يسمع من ابي هريرة: كما قال الترمذي في مواضع من (السنن) له- و قاله النسائي ينظر: تحفة الاشراف للمزي (۹/۲۱۷، ۲۱۹)- و الحديث قد اخرجه البخاري في صحيحه في كتاب الصلاة (۲۹۲) باب: فضل استقبال القبلة- يستقبل باطراف رجليه القبلة- و ابو داود (۲۶۴۱) و الترمذي (۲۶۰۸) و النسائي (۷/۷۵، ۷۶) (۸/۱۰۹) و احمد في (۳/۹۹، ۲۲۴) من طرق عن حميد عن انس بلفظ: (امرت ان اقاتل الناس......) الحديث-

۱۸۶۲- اخرجه ابن خزيمة في صحيحه رقم (۲۲۴۸) من طريق محمد بن ابان عن ابي نعيم به- و اخرجه احمد في مسنده (۲/۳۴۵) من طريق عبد الواحد بن زياد عن ابي العنبس به-و كثير بن عبيد: ذكره ابن حبان في (الثقات) (۵/۳۳۰)- و قال ابن حجر في (التقريب) (۲/۱۳۲): (مقبول)- و ابنه سعيد بن كثير: و ثقه ابن معين و الدارقطني و قال ابو حاتم: صالح الحديث. و ذكر ابن حبان في (الثقات) ينظر: تاريخ الدوري عن ابن معين (۲/۲۰۶) و الجرح و التعديل (۴/رقم ۲۴۶) و تهذيب الكمال (۱۱/۳۵-۳۶)- و للحديث طرق عن ابي هريرة منها: طريق سعيد بن المسيب عنه- اخرجه البخاري في صحيحه (۶/۱۲۲) كتاب الجهاد و السير باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم الناس الى الاسلام و النبوة و الا يتخذ بعضهم بعضا اربابا ...... الحديث (۲۹۴۶)- و مسلم في صحيحه رقم (كتاب الايمان- و النسائي في السنن (۶/۴) من طريق ابن شهاب قال: حدثنا سعيد بن المسيب عن ابي هريرة به-

نماز قائم کریں' زکوٰۃ ادا کریں' جب وہ ایسا کرلیں گے تو ان کے جان و مال میرے لئے قابل احترام ہو جائیں گے۔ اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حمدویہ بن سہل بن یزداذ، ابونصر مروزی، سکن بغداد وحدث بہا، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ کما جاء فی تاریخ بغداد، ان کا انتقال 327ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۵/۲۳۲)۔

○ کثیر بن عبید تیمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، رضیع عائشۃ، نزل کوفۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۰۹) (ت ۵۶۵۴)۔

1863- حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهْتَدِیْ بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْهُرِقِ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيُؤْمِنُوْا بِیْ وَبِمَا جِئْتُ بِهٖ فَاِذَا اَقَرُّوْا بِمَا جِئْتُ بِهٖ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ مجھ پر' میری لائی ہوئی (تعلیمات) پر ایمان لائیں' جب وہ میری لائی ہوئی تعلیمات کا اقرار کرلیں گے تو اپنی جان اور اپنے مال کو مجھ سے محفوظ کرلیں گے' البتہ ان کا حق برقرار رہے گا اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

2-باب وُجُوبُ الزَّكَاةِ بِالْحَوْلِ.

باب 2: سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ فرض ہوتی ہے

1864- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْحَلَبِیُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُثْمَانَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا اَبُو التَّقِیِّ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا زَكَاةَ فِیْ مَالِ امْرِءٍ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ . رَوَاهُ مُعْتَمِرٌ وَغَيْرُهُ عَنْ عُبَيْدِ

1863- اخرجه مسلم في الايمان (۱/۵۲) باب: الامر بقتال الناس حتى يقولوا: لا اله الا الله محمد رسول الله' و البيهقي في الكبرى (۲/۳) و ابن منده في الايمان (۴۰۲) من رواية العلاء بن عبد الرحمن' به-

1864- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۲/۲۸) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه البيهقي في سننه (۴/۱۰۴) كتاب الزكاة باب: لا يعد عليهم بما استفادوه من غير نتاجها ... من طريق ابن نمير عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر موقوفا- و على المرفوع: فقال: و رواه بقية عن اسماعيل بن عياش عن عبيد الله بن عمر مرفوعا' و ليس بصحيح)- اه- ثم ذكر طريق زيد بن اسلم الآتية بعد هذا- الاسناد ضعيف: اسماعيل بن عياش ضعيف في روايته عن غير الشاميين- و انظر: نصب الراية (۲/۳۲۹)-

اللّٰهِ مَوْقُوفًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آدمی کے مال میں اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جب تک ایک سال نہ گزر جائے۔

دیگر راویوں نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہشام بن عبدملک بن عمران یزنی-حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 251ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۱۰۲۲) (ت ۷۳۵۰)۔

○ یحییٰ بن محمد بن عبداللہ بن مھران مدنی، مولی بنی نوفل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۰۶۶) (ت ۷۶۸۸)۔

1865- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي مَالِ الْمُسْتَفِيدِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مال مستفید میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

۱۸٦٥- اخرجه البیهقي في سننه (۱۰٤/٤) کتاب الزکاة، باب لا یعد علیهم بما استفادوه من غیر نتاجها...... و ابن الجوزي في التحقیق (۲۸/۲)، کلاهما من طریق الدارقطني، به- اخرجه الترمذي في الزکاة (۲۵/۳-۲٦) باب: ما جاء لا زکاة علی المال المستفاد حتی یحول علیه الحول (٦۳۱)، و اخرجه البیهقي في الکبری في کتاب الزکاة (۱۰٤/٤) باب: لا یعد علیهم بما استفادوه من غیر نتاجها حتی یحول علیه الحول، و البغوي في شرح السنة رقم (۱٥۷۰) من حدیث عبد الرحمن بن زید بن اسلم، به- ثم اخرجه الترمذي عقبه (٦۳۲) من حدیث ایوب عن نافع عن ابن عمر، قال: من استفاد مالاً، فلا زکاة فیه حتی یحول علیه الحول عند ربه- وقال الترمذي: (وهذا اصح من حدیث عبد الرحمن بن زید بن اسلم- وروی ایوب و عبید الله بن عمر و غیر واحد عن نافع عن ابن عمر موقوفاً- و عبد الرحمن بن زید بن اسلم ضعیف في الحدیث- ضعفه احمد بن حنبل و علي بن المدیني وغیرهما من اهل الحدیث، و هو کثیر الغلط- و قد روي عن غیر واحد من اصحاب النبي صلی الله علیه وسلم ان لا زکاة في المال المستفاد حتی یحول علیه الحول- وبه یقول مالک بن انس و الشافعي و احمد و اسحاق- و قال بعض اهل العلم: اذا کان عنده مال تجب فیه الزکاة، ففیه الزکاة- و ان لم یکن عنده سوی المال المستفاد، ما تجب فیه الزکاة لم یجب علیه في المال المستفاد زکاة حتی یحول علیه الحول- فان استفاد مالاً قبل ان یحول علیه الحول، فانه یزکي المال المستفاد مع ماله الذي و جبت فیه الزکاة- و به یقول سفیان الثوري و اهل الکوفة)- اه-وقال الدارقطني في (العلل) - کما في (نصب الرایة) (۳۲۹/۲-۳۳۰)-: (حدیث نافع عن ابن عمر عن، و اختلف علیه فیه: فاخرجه اسماعیل بن عیاش عنه عن نافع عن ابن عمر مرفوعاً- و اخرجه سوید ابن عبد العزیز عن عبید الله مرفوعاً، و الصحیح عن عبید الله موقوفاً: کذا قاله عنه معمر و ابن نمیر و محمد بن بشر و شجاع بن الولید وغیرهم- و اخرجه ایوب عن نافع عن ابن عمر موقوفاً، و کذلک قاله یحیی بن سعید عن نافع عن ابن عمر موقوفاً- و اخرجه اسحاق بن ابراهیم الحنیني عن مالک عن نافع عن ابن عمر فرفعه، و لم یرفعه عن مالک غیره، و الصحیح عن مالک موقوف انتهی)- اه-

1866- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَلْحَةَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ دُبَيْسِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِىْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ حَدَّثَنَا حَارِثَةُ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ حَدَّثَنَا حَارِثَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْجَوَارِبِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ حَارِثَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِى الْمَالِ زَكَاةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ . قَالَ نَصْرٌ لاَ زَكَاةَ فِىْ مَالٍ . وَقَالَ الْبَاقُوْنَ لَيْسَ فِى الْمَالِ زَكَاةٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مال میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

یہاں پر بعض الفاظ نقل کرنے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بصری نزیل بغداد، کاتب واقدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ فاضل، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 230ھ میں ہوا۔ انظر: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۶۳/۲)۔

1867- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُدَيْنَةَ حَدَّثَنَا حَارِثَةُ مِثْلَهُ سَوَاءً .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ امام محدث حافظ ابوجعفر محمد بن حسین بن موسیٰ بن ابی حنین حنینی کوفی صاحب (المسند)۔ سمع عبید اللہ بن موسیٰ، وابا نعیم، والقعنبی، وابا غسان نهدی ومسددا، وحدث (بالموطا) عن قعنبی۔ حدث عنه ابن مخلد، وابوعبد اللہ محاملی وغیرهما۔ وثقه دارقطنی وغیرہ۔ ان کا انتقال 277ھ میں ہوا۔ انظر: "سیر اعلام النبلاء" از شمس دین ذہبی (۲۴۳/۱۳): و تاریخ بغداد (۲۲۵/۲-۲۲۶)، والمنتظم (۱۰۹/۵)۔

1868- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ الْمُعَدِّلُ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَسَدِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ سِيَاهٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ

۱۸۶۶- اخرجه ابن ماجه في الزكاة (۵۷۱/۱) باب: من استفاد مالاً (۱۷۹۲) و البيهقي في الزكاة (۹۵/۴) باب: لا زكاة في مال حتى يحول عليه الحول، و ابو عبيد في الاموال (ص/۵۰۵) كتاب الصدقة و احكامها باب: فروض زكاة الذهب و الورق و ما فيهما من السنن- كلهم من حديث حارثة- و هو ابن ابي الرجال- باسناده- قال الزيلعي في نصب الراية (۳۳۰/۲): (و حارثة هذا ضعيف قال ابن حبان رحمه الله - في (كتاب الضعفاء): (كان من كثر وهمه و فحش خطوه تركه احمد و يحيى)- اه-

لَيْسَ فِيْ مَالٍ زَكَاةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ۔

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مال میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

1869- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَيْسَ فِيْ مَالٍ زَكَاةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ ۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: مال میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

1870- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ حَارِثَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

1871- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الدَّرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَا زَكَاةَ فِيْ مَالٍ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مال میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک وہ اپنے مالک کے پاس ایک سال نہ رہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ولید بن عبد مجید قرشی بسری - بضم موحدۃ وسکون مھملۃ - بصری، یلقت حمدان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۱۶)۔

○ سعید بن مسعود بن عبدالرحمٰن، محدث مسند، ابوعثمان، مروزی، احد ثقات۔ ان کا انتقال 271ھ میں ہوا۔ سیر اعلام النبلاء، (۱۲/۵۰۴، ۵۰۵)۔

۱۸۶۸- اخرجه ابن عدي في الكامل (۲/۷۷۹) في ترجمة: حسان بن سياه الاذري من رواية محمد بن سليمان به- ثم قال عقبه: (سمعت صاعد يقول: وروي في هذا الباب عند لويس حديث في هذا الباب عن حسان بن سياه عن ثابت عن انس فطلبته فيما عندي عنه فوجدته: فحدثناه محمد بن بشر بن مطر عنه- قال ابن عدي: و هذا الحديث لا اعلم يرويه عن ثابت عن انس غير حسان بن سياه)- اهـ. و هو في ذخيرة الحفاظ لابن طاهر رقم (٤٦٨٤)-

۱۸۶۹- اخرجه ابو دود في الزكاة (۲/۲۳۰) باب في زكاة السائمة (۱۵۷۳) و عبد الرزاق في الزكاة (٤/۳۲، ۳٤) باب: الخيل (٦٨٧٩) و احمد في المسند (۱/۱٤۸) و ابن عدي في الكامل (۲/۷۰٤) في ترجمة الحسن بن عمارة و البيهقي في الزكاة (٤/۱۱۸) باب: لا صدقة في المال ... من رواية عاصم بن ضمرة عن علي به- واخرجه عبد الله بن احمد في (زوائد المسند) من رواية عاصم بن ضمرة عن علي ايضا- وتكلم الكلام في عاصم- و راجع: نصب الراية (۲/۳۲۸، ۳۲۹)- و قد نقل الزيلعي هنالك عن النووي قوله: (و هو حديث صحيح او حسن) اهـ-

۱۸۷۰- تقدم تخريجه قريباً- انظر تخريج الحديث (۱۸٦٦)-

۱۸۷۱- تقدم تخريجه قريباً (۱۸٦٥)-

1872- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ اِذَا اسْتَفَادَ الرَّجُلُ مَالاً لَمْ يَحِلَّ فِيهِ الزَّكَاةُ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

★★ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب آدمی کوئی مال حاصل کرتا ہے تو اس میں زکوٰۃ اس وقت تک حلال نہیں ہوتی (یعنی اس وقت تک فرض نہیں ہوتی) جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

3-باب وُجُوبِ زَكَاةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَالْمَاشِيَةِ وَالثِّمَارِ وَالْحُبُوبِ.

باب 3: سونے' چاندی' جانور' پھلوں' اناج میں زکوٰۃ کی فرضیت

1873- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْجَوْهَرِیُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَاْخُذُ مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِينَارًا نِصْفَ دِينَارٍ وَّمِنَ الْاَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا.

★★ عبداللہ بن واقد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر بیس دینار میں سے نصف دینار اور ہر چالیس دینار میں سے ایک دینار (یعنی اڑھائی فیصد زکوٰۃ) وصول کیا کرتے تھے۔

•••———•••———•••

کون سے مال میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوگی اور کون سے مال میں ادائیگی واجب نہیں ہوگی؟

کون سے مال میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوگی اور کون سے مال میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب نہیں ہوگی' اس بارے میں اہلِ علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رُشد تحریر کرتے ہیں:

جن اموال میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہے ان میں سے بعض کے بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے جبکہ بعض کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

جن اموال میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہونے کے بارے میں اہلِ علم کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے' ان میں معدنیات میں سے سونا اور چاندی ہیں جنہیں زیور کے طور پر استعمال نہ کیا جارہا ہو' حیوانات میں سے تین اصناف ہیں: اونٹ' گائے اور بکری۔ غلے میں سے دو اقسام ہیں: گیہوں اور جَو' جبکہ پھلوں میں سے بھی دو اقسام ہیں: کھجور اور منقّٰی' تیل کے بارے میں ایک شاذ

۱۸۷۲- تقدم تخریجه قریباً فی الحدیث (۱۸٦٤)-

۱۸۷۳- اخرجه ابن ماجه فی الزکاة (۵۷۱/۱) باب: زکاة الورق و الذهب (۱۷۹۱) من طریق عبید الله بن موسی به- وقال البوصیری فی الزوائد: (اسناد الحدیث ضعیف: لضعف ابراهیم بن اسماعیل)- اه-

اختلافی رائے ہے۔

سونے کے زیورات کے سلسلے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ حجاز کے فقہاء امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: ان زیورات میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی جبکہ وہ ذاتی استعمال اور زیب و زینت کے لیے ہوں۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک ان زیورات میں بھی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

اس اختلاف کا سبب یہ ہے: اسے گھر کے عام ساز و سامان کے مشابہہ قرار دیا جائے گا یا سونے اور چاندی کے سکوں کے مترادف قرار دیا جائے گا' جن سے لین دین کیا جاتا ہے۔

جن فقہاء نے اسے گھر کے ساز و سامان کے ساتھ تشبیہہ دی ہے' جس کا بنیادی مقصد ذاتی استعمال ہوتا ہے' ان کے نزدیک زیورات میں زکوٰۃ ادا نہیں کی جائے گی اور جن حضرات نے زیورات کو سونے اور چاندی کے سکوں کے ساتھ تشبیہہ دی ہے' جس کا بنیادی مقصد لین دین ہوتا ہے' انہوں نے زیورات میں بھی زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے۔

اس اختلاف کا ایک اور سبب بھی ہے اور وہ یہ ہے: اس بارے میں جو روایات منقول ہیں' ان میں سے ایک روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''زیورات میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی''۔

عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی' اس کی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کا ایک کنگن موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ اس لڑکی نے نفی میں جواب دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرو گی کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟ تو اس نے وہ کنگن اتار دیا اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کرتے ہوئے عرض کی: یہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔

یہ دونوں روایات ضعیف ہیں' خاص طور پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت ضعیف ہے۔

اس لیے ان حضرات کے درمیان اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہوگا کہ ذاتی استعمال کیا جانے والا زیور یا تو سونے اور چاندی کے سکوں کی مانند ہوگا' جن کا بنیادی مقصد ذاتی استعمال نہیں ہوتا بلکہ وہ لین دین کے لیے استعمال ہوتے ہیں یا پھر اسے گھر کے ساز و سامان کی مانند سمجھا جائے گا' جس کا بنیادی مقصد سونے اور چاندی کے سکوں کے برعکس ہوتا ہے (یعنی وہ ذاتی استعمال کے لیے ہوتے ہیں)۔

لین دین کے مطلب یہ ہے: قیمت کے عوض میں سودا کیا جائے۔

کرائے پر دینے کے لیے جو زیورات بنائے جاتے ہیں۔ ان کے بارے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مختلف اقوال منقول ہیں' کبھی انہوں نے اسے ذاتی استعمال کے لیے پہننے والے زیورات کے مشابہہ قرار دیا ہے اور کبھی انہوں نے تجارتی لین دین

لیے بنائے گئے سونے کے اور چاندی کے سکوں کی مانند قرار دیا ہے۔

جن جانوروں میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہونے کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' ان میں سے بعض جانوروں کی نوع کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اور بعض کی صنف کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

جس جانور کی نوع کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے وہ گھوڑا ہے' جمہور اس بات کے قائل ہیں: گھوڑے میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: اگر وہ گھوڑا چرنے والا ہو اور اس کا بنیادی مقصد افزائش نسل ہو' تو اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی خواہ وہ نر ہو یا مادہ ہو۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: ایک لفظ کے مقابلے میں قیاس آ رہا ہے اور ایک لفظ کے مقابلے میں دوسرا لفظ آ رہا ہے۔

جس لفظ کے ذریعے یہ بات لازم ہوتی ہے' گھوڑے میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہے' وہ اس حدیث میں استعمال ہوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مسلمان پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہے''۔

اس کے مقابلے میں مفہوم مخالف کا قیاس یہ ہے: جو گھوڑا چرنے کے لیے ہو' جس کا بنیادی مقصد افزائشِ نسل ہو' اسے اونٹ اور بکری کے مشابہہ قرار دیا جائے گا۔

روایت کے اس لفظ کے مقابلے میں جو دوسرا لفظ سامنے آتا ہے' وہ حدیث ہے' جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا ذکر کیا ہے' کسی شخص کے پاس گھوڑا موجود ہو اور وہ اس کی گردن اور پیٹھ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو فراموش نہ کرے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: یہاں اللہ تعالیٰ کے حق سے مراد زکوٰۃ ہے اور یہ بیان اس گھوڑے کے بارے میں ہے جو چرنے والا ہوتا ہے (یعنی جسے افزائش نسل اور خرید و فروخت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے)۔ شیخ ابن رُشد کہتے ہیں: زیادہ مناسب یہ ہے: اس لفظ کو عام سمجھنے کی بجائے اسے مجمل سمجھا جائے تاکہ زکوٰۃ کے حکم کے بارے میں اس سے استدلال کیا جا سکے۔

اس مسئلے کے بارے میں امام ابویوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کی رائے امام ابوحنیفہ سے مختلف ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات مستند طور پر منقول ہے' وہ گھوڑوں کی زکوٰۃ وصول کیا کرتے تھے۔

ایک قول کے مطابق یہ لوگوں کی طرف سے اختیاری ادائیگی تھی۔

جانوروں کی صنف کے بارے میں جو اختلاف پایا جاتا ہے وہ اونٹ' گائے اور بکری میں سے چرنے والے اور نہ چرنے والے (یعنی ذاتی استعمال کے اور قابلِ فروخت جانوروں) کے بارے میں ہے۔

ایک گروہ کے نزدیک ان تینوں اصناف میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوگی' خواہ وہ ذاتی استعمال کے لیے ہوں یا خرید و فروخت کے لیے ہوں۔

امام لیث بن سعد اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

دیگر تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں: تمام اصناف میں سے وہ جانور جو چرنے والے نہیں ہیں (یعنی جنہیں خرید وفروخت کے لیے نہیں رکھا گیا ہے) ان میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: مطلق کے مقابلے میں مقید سامنے آ رہا ہے اور قیاس لفظ کے مفہوم کے مخالف آ رہا ہے۔

مطلق مفہوم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

جبکہ مقید الفاظ اس حدیث میں ہیں:

''چرنے والی بکریوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

جن فقہاء نے مطلق کو مقید پر غالب قرار دیا ہے' انہوں نے اس بارے میں چرنے والے اور نہ چرنے والے دونوں طرح کے جانوروں میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے اور جن فقہاء نے مقید کو غالب تصور کیا ہے' انہوں نے صرف چرنے والے جانوروں میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے۔

یہ بھی کہا جا سکتا ہے' اس اختلاف کا ایک سبب یہ بھی ہے' خطاب کی دلیل عموم کی مخالف ہے کیونکہ اس روایت کے یہ الفاظ ''چرنے والی بکریوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہے''۔ یہ دلیلِ خطاب کا تقاضا کرتے ہیں' یعنی جو جانور چرنے والے نہیں ہیں' ان میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

جبکہ جس حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ''ہر چالیس بکریوں میں سے ایک بکری کی ادائیگی لازم ہے''۔ اس کے عموم کا تقاضا ہے: اس میں چرنے والے اور نہ چرنے والے دونوں کا حکم برابر ہونا چاہیے۔

لیکن عموم چونکہ دلیل خطاب سے زیادہ قوی ہوتا ہے اور مقید کو مطلق پر غالب کرنا' مطلق کو مقید پر غالب ماننے سے زیادہ مشہور ہے۔

شیخ ابن حزم اس بات کے قائل ہیں: مطلق' مقید کا فیصلہ کرتا ہے تو بکریوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی خواہ وہ چرنے والی ہوں یا چرنے والی نہ ہوں۔

اسی طرح کا اختلاف اونٹ کے بارے میں ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''پانچ اونٹوں سے کم اونٹوں میں صدقہ نہیں ہوتا''۔

کیونکہ گائے کے بارے میں اس طرح کی کوئی روایت منقول نہیں ہے' اس لیے اس میں اجماع پر عمل کرنا لازم ہوگا' یعنی گائے چرنے والی ہے' ان میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

تو اس حوالے سے گائے اور دیگر دو طرح کے جانوروں کے درمیان فرق کرنا تیسرا قول ہوگا۔

روایت کے یہ الفاظ: ہر چالیس بکریوں میں سے ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔ اس کے عموم کا مخالف قیاس یہ ہے: جو جانور چرنے والے ہوتے ہیں' ان میں سے بنیادی مقصد ان کی افزائش ہوتی ہے اور یہ چیز گائے میں سب سے زیادہ پائی جاتی ہے اور زکوٰۃ تو مال کا اضافی حصہ ہوتا ہے اور یہ اضافی حصہ چرنے والے جانوروں میں سب سے زیادہ پایا جاتا ہے' اسی لیے اس میں ایک سال گزرنے کو شرط قرار دیا گیا ہے۔

جن حضرات نے اس قیاس کے ذریعے اس عموم کی تخصیص کی ہے' انہوں نے نہ چرنے والے جانوروں میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو واجب قرار نہیں دیا ہے اور جنہوں نے اس کی تخصیص نہیں کی ہے' انہوں نے عموم کو زیادہ مستند سمجھا ہے اور انہوں نے دونوں اقسام میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے۔

جن حیوانات میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا تھا' ان کی نوعیت یہ تھی۔

اس بارے میں علماء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے' حیوانات سے خارج ہونے والی کسی بھی چیز کے بارے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' صرف شہد کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ جمہور اس بات کے قائل ہیں: شہد میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی جبکہ فقہاء کا ایک گروہ اس میں بھی زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیتا ہے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب اس بارے میں منقول روایات کے مستند ہونے کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''(شہد کے) دس مشکیزوں میں سے ایک مشکیزے کی ادائیگی لازم ہوگی''۔ [1]

1874- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَاءَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةِ دِرْهَمٍ زَكَاةٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ صَاحِبُهَا فَإِذَا تَمَّتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خَمْسَةُ الدَّرَاهِمِ فَإِذَا زَادَتْ فَعَلٰى نَحْوِ ذٰلِكَ.

★★ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: 190 درہم میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوتی' البتہ اگر ان کا مالک چاہے (تو وہ کوئی ادائیگی کرسکتا ہے) جب وہ پورے 200 ہو جائیں گے تو ان میں سے 5 درہم کی ادائیگی لازم ہوگی' جب وہ اس سے زیادہ ہوں گے' پھر اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔

1875- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

---

[1] بدایۃ المجتہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی' کتاب الزکوٰۃ

۱۸۷۴- اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۴۰۰) من طريق ابي عوانة عن ابي اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي -رضي الله عنه- عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (ليس في تسعين و مائة شيء، فاذا بلغت مائتين ففيها خمسة دراهم)- الخ- و الحديث ذكره المتقي الهندي في الكنز رقم (۱۵۸٦۹)- و للحارث و عاصم بن ضمرة حديث آخر عن علي- انظره في الحديث التالي-

۱۸۷۵- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/۲۳۰) باب: في زكاة السائمة (۱۵۷۲) و (۱۵۷۲)، و عبد الرزاق في الزكاة (۴/۳۳، ۳۴) باب: الخيل (٦۸۷۹) من رواية ابي اسحاق عن عاصم بن ضمرة و الحارث الاعور عن علي' به-

الْمُنْذِرِ اَبُوْ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ جَابِرٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَاتُوا رُبُعَ الْعُشُوْرِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ الْمِائَتَيْنِ شَىْءٌ فَاِذَا كَانَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلٰى حِسَابِ ذٰلِكَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر چالیس درہموں میں سے دسویں حصے کا چوتھائی حصہ (یعنی اڑھائی فیصد) وصول کرو' 200 سے کم (درہموں میں) کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ جب وہ 200 جائیں گے تو ان میں پانچ درہموں کی ادائیگی لازم ہوگی' جب وہ اس سے زیادہ ہوں گے تو ادائیگی اسی حساب سے لازم ہوگی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ایوب بن جابر بن سیار یمامی حنفی۔ قال یحییٰ: قال یحییٰ: لیس بشیء، وقال ابن مدینی: یضع حدیث۔ وقال ابوزرعۃ: واہ۔ وقال فلاس: صالح۔ وقال حافظ: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۱۲)۔

1876- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا يَحِلُّ فِى الْبُرِّ وَالتَّمْرِ زَكَاةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ وَلَا يَحِلُّ فِى الْوَرِقِ زَكَاةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَ اَوَاقٍ وَلَا يَحِلُّ فِى الْاِبِلِ زَكَاةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَ ذَوْدٍ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: گندم اور کھجور میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی' جب تک وہ پانچ وسق کی مقدار تک نہ پہنچ جائیں اور چاندی میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک پانچ اوقیہ نہ ہو جائے اور اونٹوں میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ اونٹ نہ ہو جائیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص اموی، ابوامیہ، سعیدی، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۱/۲)۔

○ یحییٰ بن عبداللہ بن سالم بن عبداللہ بن عمر مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ آٹھ

۱۸۷۶- اخرجه ابن خزيمة (۲۳۰۱) و ابن حبان (۳۲۷۶) ' كلاهما من رواية روح' به- و اخرجه الشافعي في الزكاة من الام (۲/۱) باب ... والذي اذا بلغته الابل كان فيها صدقة' و من طريقه البيهقي في الزكاة من المعرفة (۶/۱۳-۱۴) (۷۸٤۸)' قال الشافعي: اخبرنا سفيان' ... عمرو بن يحيى المازني باسناده- و اخرجه من طريق سفيان' به- عبد الرزاق في الزكاة (۷۲۵۳)' و الحميدي في المسند (۷۳۵)' و احمد مسنده (۶/۳)' و مسلم في الزكاة (۶۷۴/۲)' و النسائي في الزكاة (۱۷/۵) باب: زكاة الابل' و ابن خزيمة في الزكاة (۲۲۶۳) (۲۲۹۸) البيهقي في الكبرى (۱۳۳/۴)- و اخرجه جماعة عن عمرو بن يحيى المازني' به-

طبقے کے اکابر راویوں میں سے ایک ہیں۔ ان کا انتقال 153ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۵۱/۲)۔

1877- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ وَّمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى الْمَازِنِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَّلَافِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1878- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَّلَافِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَّلَافِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1879- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِىْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسِ ذَوْدٍ شَىْءٌ وَّلَافِىْ اَقَلَّ مِنْ اَرْبَعِيْنَ مِنَ الْغَنَمِ شَىْءٌ وَّلَافِىْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ شَىْءٌ وَّلَافِىْ اَقَلَّ مِنْ عِشْرِيْنَ مِثْقَالًا مِّنَ الذَّهَبِ شَىْءٌ وَّلَافِىْ اَقَلَّ مِنْ

۱۸۷۷- اخرجه مالك في الموطا في الزكاة (۱/ ۲٤٤، ۲٤٥) باب: ما تجب فيه الزكاة' و من طريق مالك اخرجه الشافعي في الزكاة (۱/ ۲۳۱، ۲۳۲) الباب الثاني: فيما يجب اخذه من رب المال من الزكاة وما لا ينبغي ان يوخذ' و البخاري في الزكاة (۳/ ۳۱۰) (۱٤٤٧) باب: زكاة الورق' و ابو داود في الزكاة (۲/ ۲۰۸) باب: ما تجب فيه الزكاة (۱۵۵۸)' و الطحاوي في المعاني في الزكاة (۲/ ۳۵)- و اخرجه شعبة عن عمرو بن يحيى المازني' به- اخرجه احمد في المسند (۲/ ٤٤- ٤٥، ۷۹)' و ابن خزيمة في الزكاة (۲۲٦۳)-

۱۸۷۸- اخرجه مسلم في صحيحه (۲/ ٦۷۵) كتاب الزكاة' الحديث (۹۸۰)' و ابن خزيمة في صحيحه رقم (۲۲۹۹)' و البيهقي في سننه (٤/ ۱۲۰) كتاب الزكاة' باب: النصاب في زكاة الثمار من طريق ابن وهب' قال: اخبرني عياض' به- و اخرجه ايضا ابن ماجه رقم (۱۷۹٤)' و ابن خزيمة رقم (۲۳۰٤، ۲۳۰۵)' و احمد ۳/ ۲۹٦) من طرق عن عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله' نحوه-

۱۸۷۹- تفرد به الدارقطني من هذا الوجه' لكن ذكر الزيلعي في نصب الراية (۲/ ۳٦۹) من طريق عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده' قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (ليس فيما دون مائتي درهم شيء' و لا فيما دون عشرين مثقالاً من الذهب شيء' و في المائتين خمسة دراهم' و في عشرين مثقالاً ذهباً نصف مثقال)- و عزاه الى ابي احمد بن زنجويه في (كتاب الاموال): حدثنا ابو نعيم النخعي' ثنا العرزمي عن عمرو بن شعيب' به-وقد اخرجه سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه مرفوعاً بنحوه مختصراً على الجزء الاخير منه: (فيما سقت السماء......) الى آخره - اخرجه البخاري في الزكاة (۳/ ۳٤۷) باب: العشر فيما يسقى من ماء السماء' و بالماء الجاري (۱٤۸۳)' و ابو داود في الزكاة (۲/ ۲۵۲) باب: صدقة الزرع (۱۵۹٦)' و الترمذي في الزكاة (۲/ ۷۵) باب: ما جاء في الصدقة فيما يسقى بالانهار و غيرها (٦۳۵)' و النسائي في الزكاة (۵/ ٤۱) باب: ما يوجب العشر' و ما يوجب نصف العشر' و ابن ماجه في الزكاة (۱/ ۵۸۱) باب: صدقة الزروع و الثمار (۱۸۱۷)-

مِائَتَیْ دِرْهَمٍ شَیْءٌ وَلَا فِی اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ شَیْءٌ وَّالْعُشْرُ فِی التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ وَمَا سُقِیَ سَیْحًا فَفِیْهِ الْعُشْرُ وَمَا سُقِیَ بِالْغَرْبِ فَفِیْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ .

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: پانچ سے کم اونٹوں میں (زکوٰۃ کی) ادائیگی لازم نہیں ہوتی' چالیس سے کم بکریوں میں لازم نہیں ہوتی' تیس سے کم گائے میں ادائیگی لازم نہیں ہوتی' بیس مثقال سے کم سونے میں کوئی ادائیگی لازم ہوتی' دوسو درہم سے کم (چاندی) میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوتی' پانچ وسق سے کم (اناج میں) کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوتی جبکہ عشر کھجور' انگور' گندم' جو میں سے وصول کیا جائے گا جس کو قدرتی طریقے سے سیراب کیا جاتا ہے اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی اور جس کو ڈول کے ذریعے (مصنوعی طریقے سے) سیراب کیا جاتا ہے اس میں عشر کے نصف حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

4-باب لَیْسَ فِی الْکَسْرِ شَیْءٌ .

باب 4: (سونے یا چاندی کے) ٹکڑے میں کوئی چیز لازم نہیں ہوگی

1880- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ الْاِصْطَخْرِیُّ الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ الْفَقِیْهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ الْجَرَّاحِ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ نَجِیْحٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَیٍّ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَهُ حِیْنَ وَجَّهَهُ اِلَی الْیَمَنِ اَنْ لَا تَاْخُذَ مِنَ الْکَسْرِ شَیْئًا اِذَا کَانَتِ الْوَرِقُ مِائَتَیْ دِرْهَمٍ فَخُذْ مِنْهَا خَمْسَةَ الدَّرَاهِمِ وَلَا تَاْخُذْ مِمَّا زَادَ شَیْئًا حَتّٰی یَبْلُغَ اَرْبَعِیْنَ دِرْهَمًا فَاِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِیْنَ دِرْهَمًا فَخُذْ مِنْهَا دِرْهَمًا . الْمِنْهَالُ بْنُ الْجَرَّاحِ مَتْرُوْكُ الْحَدِیْثِ وَهُوَ اَبُو الْعَطُوْفِ وَاسْمُهُ الْجَرَّاحُ بْنُ الْمِنْهَالِ وَکَانَ ابْنُ اِسْحَاقَ یَقْلِبُ اسْمَهُ اِذَا رَوٰی عَنْهُ وَعُبَادَةُ بْنُ نُسَیٍّ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ مُعَاذٍ .

★★ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں جب یمن بھیجا تو انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ (سونے یا چاندی کے کسی) ٹکڑے میں سے کچھ بھی وصول نہ کریں' جب چاندی دوسو درہم جتنی ہو جائے تو اس میں سے پانچ درہم وصول کر لینا' اس سے زیادہ میں اس وقت تک کچھ مزید وصولی نہ کرنا جب تک وہ چالیس درہم نہ ہو جائے' جب وہ چالیس درہم ہو جائے تو پھر اس میں سے ایک درہم وصول کرنا (یعنی ہر چالیس کے حساب سے ایک وصول کرنا)۔

اس روایت کا ایک راوی منہال بن جراح متروک الحدیث ہے' اس کی کنیت ابوعطوف ہے جبکہ اس کا نام جراح بن منہال ہے' ابن اسحٰق نامی راوی نے اس کے نام کو اُلٹ نقل کر دیا ہے' اس روایت کے دوسرے راوی عبادہ بن نُسی نے حضرت معاذ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

۱۸۸۰- اخرجه البيهقي في سننه (١٢٥/٤) كتاب الزكاة' باب ذكر الخبر الذي ورد في وقص الورق' من طريق يونس بن بكير عن ابن اسحاق' به-ثم روى عقبه قول الدارقطني المذكور هنا ثم قال: (مثل هذا لو صح لقلنا به' ولم نخالفه؛ الا ان اسناده ضعيف جدا-والله اعلم)- اه - والحديث ضعفه الدارقطني هنا بالمنهال' وبعدم سماع عبادة من معاذ-ولمعاذ حديث آخر في مقادير الزكاة' اخرجه ابو داود رقم (١٥٧٧' ١٥٧٨' ٢٠٣٩)' والترمذي رقم (٦٢٣)' والنسائي (٢٥/٥' ٢٦)' وابن ماجه رقم (١٨٠٣)' وابن خزيمة (٢٢٦٨)' والحاكم (١٢١/٤) من طريق مسروق عن معاذ' به-واخرجه ابو داود رقم (١٥٧٦' ٢٠٢٨) والنسائي (٢٦/٥) من طريق ابي وائل عن معاذ-

1881 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا اَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ قِيْلَ لَهُ بِمَا اُمِرْتَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اٰخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَّمِنْ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً قِيْلَ لَهُ اُمِرْتَ فِي الْاَوْقَاصِ بِشَيْءٍ قَالَ لَا وَسَاَسْاَلُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَاَلَهُ فَقَالَ لَا وَهُوَ مَا بَيْنَ السِّنَّيْنِ ۔ يَعْنِي لَا تَاْخُذْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس بات کا حکم دیا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے' میں ہر تیس گائے میں سے ایک تبیع/تبیعہ اور ہر چالیس گائے میں سے ایک مسنہ وصول کروں۔

ان سے پوچھا گیا: کیا آپ کو اوقاص کے بارے میں بھی کوئی حکم دیا گیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں! میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کروں گا: جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! (یعنی اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی)۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد وہ جانور ہے جو دو برسوں کے درمیان میں ہو اور الفاظ سے مراد یہ ہے: اس میں سے کوئی چیز وصول نہیں کی جائے گی۔

5-باب مَا يَجِبُ فِيْهِ الزَّكَاةُ مِنَ الْحَبِّ

باب5: کتنے اناج میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے

1882 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ عَطَّافٍ حَدَّثَنَا الْعَرْزَمِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْجَوْهَرِ وَالدُّرِّ وَالْفُصُوْصِ وَالْخَرَزِ وَعَنْ نَبَاتِ الْاَرْضِ الْبَقْلِ وَالْقِثَّاءِ وَالْخِيَارِ فَقَالَ لَيْسَ فِي الْحَجَرِ زَكَاةٌ وَّلَيْسَ فِي الْبُقُوْلِ زَكَاةٌ اِنَّمَا سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ.

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو سے جواہر' موتیوں' قیمتی پتھروں' چھوٹے موتیوں (یا حبشی موتیوں) کے بارے میں اور زمین میں اُگنے والے نباتات جیسے جواہرات' موتی' نگینہ' ریشم' زمین میں سے اُگنے والی سبزی' ترکاری' ککڑی وغیرہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: کسی بھی پتھر میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی

1881- سبق تخریج حدیث ابن عباس في بعث معاذ الى اليمن من غير هذا الوجه بلفظ آخر- وقد اورده الدارقطني بهذا السياق هنا من طريق الحسن بن عمارة' و هو متروك-

1882- اخرجه ابن ماجه في الزكاة (۱/ ۵۸۰) باب: ما تجب فيه الزكاة من الاموال (۱۸۱۵) من رواية محمد بن عبيد الله- و هو العرزمي- واسناده ضعيف: لان محمد بن عبيد الله هو العرزمي؛ قال الامام احمد: ترك الناس حديثه- و قال الحاكم: متروك الحديث بلا خلاف بين اهل النقل فيه- وقال الساجي: اجمع اهل النقل على ترك حديثه' و عنده مناكير)- اه- وقال الزيلعي في نصب الراية (۲/ ۳۸۹): (و العرزمي متروك)- اه-

اور سبزیوں میں بھی زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' نبی اکرم ﷺ نے صرف گندم' جو' کھجور اور انگور میں (عشر کی) ادائیگی فرض کی ہے۔

1883-اَخبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ اَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَمْرٍو الْمُسَيَّبِيَّ حَدَّثَهُمْ فِي سَنَةِ سِتٍّ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَدَقَةَ فِي الزَّرْعِ وَلَا فِي الْكَرْمِ وَلَا فِي النَّخْلِ اِلَّا مَا بَلَغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ یہ دونوں بیان کرتے ہیں: زراعت' کھجور اور کھجور کے درخت میں زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ وسق نہ ہو جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن عمرو بن زہیر بن عمرو بن جمیل ضبی، ابوسلیمان بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 228ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۳/۱)۔

6-باب لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ.

باب 6: سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی

1884- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ النَّحْوِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَارِثِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا الصَّقْرُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ وَلَا فِي اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ. قَالَ الصَّقْرُ الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِيدُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

۱۸۸۳- اخرجه البيهقي (۱۲۸/٤) كتاب الزكاة' باب جماع ابواب صدقة الزرع' و ابو نعيم في الحلية (۲۵۲/۳) من طريق داود بن عمرو الضبي' به- قال ابو نعيم: (غريب من حديث عمرو لم يجمعهما الا محمد بن مسلم)- اه -وقد تقدم حديث جابر في باب وجوب الذهب و الورق' و حديث ابي سعيد -ايضاً- في نفس الباب-

۱۸۸٤- اخرجه ابن الجوزي في (العلل المتناهية) (۷/۲)من طريق الدارقطني' به-وذكره ابن حبان في (المجروحين) (۳۷۱/۱) في ترجمة (الصعق من حبيب السلولي' و قال: (ليس هذا من كلام النبي صلى الله عليه وسلم ' و انما يعرف هذا باسناد منقطع' فقلبه هذا الشيخ على ابي رجاء عن ابن عباس عن علي عليه السلام)- اه - و الصعق بن حبيب: هو الصقر بن حبيب- و قد علقه البيهقي في (۱۳۰/٤) بصيغة التمريض' فقال وروي عن علي -رضي الله عنه- مرفوعًا الى النبي صلى الله عليه وسلم - قال الحافظ في التلخيص (۱٦٥/۲) (فيه الصقر بن حبيب' و هو ضعيف جدًا)- اه -واخرجه قيس بن الربيع عن ابي اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي قال: فذكره موقوفاً عليه- اخرجه عبد الرزاق (۷۱۸۸)' و ابن ابي شيبة (۱۹/٤)' و البيهقي (۱۲۹/٤)- و اخرجه معمر عن ابي اسحاق عن علي' مثله- اخرجه عبد الرزاق (۷۱۸۹)-

اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی ''عرایا'' میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' عوامل میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور پیشانی میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

صقر بن حبیب نامی راوی بیان کرتے ہیں: پیشانی سے مراد گھوڑا' خچر اور غلام ہے۔

کھیت (کی پیداوار) اور پھلوں کی زکوٰۃ کا حکم

کھیت (یعنی سبزیوں) کی پیداوار اور پھلوں کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مصر کے مشہور محقق شیخ عبدالرحمٰن جزیری تحریر کرتے ہیں:

زکوٰۃ کی فرضیت کی جو عام دلیل کتاب وسنت کے حوالے سے پہلے ذکر کی گئی ہے' اس کے علاوہ بطورِ خاص اس مسئلے میں یک اور دلیل بھی موجود ہے جو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اور جب تم اس کی فصل کاٹنے لگو تو اس کا حق ادا کرو''۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی منقول ہے:

''جو چیز آسمان (یعنی بارش' یعنی قدرتی ذرائع) سے سیراب ہوتی ہے' اس میں دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور جس چیز کو ڈول یا رہٹ (یعنی مصنوعی طریقے سے) سیراب کیا جاتا ہے' اس میں بیسویں حصے کی ادائیگی لازم ہو گی''۔

اس حدیث میں اس حکم کی تفصیل ہے جس کا ذکر قرآن کریم کی آیت میں اجمالی طور پر کیا گیا ہے۔

اس کی تمام شرائط وہی ہیں' جو زکوٰۃ کے وجوب کی عام شرائط ہیں' جن کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ البتہ اس کے لیے کچھ مزید شرائط بھی موجود ہیں' جس کی تفصیل فقہاء کے اختلاف کے مطابق ذیلی حاشیے میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(اس کے بعد جزیری نے حاشیے میں یہ بات بیان کی ہے) احناف یہ کہتے ہیں: زکوٰۃ کی عام شرط یہ ہے: وہ عاقل اور بالغ شخص پر لازم ہوتی ہے' بچے اور مجنون شخص کے مال سے زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی' لیکن کھیت اور پھلوں کی زکوٰۃ میں یہ شرط نہیں ہوگی' یہی وجہ ہے' جو زمین کسی بچے یا مجنون کی ملکیت ہو' اس کی پیداوار میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوگی۔

ان دونوں اشیاء میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہونے کے لیے مذکورہ بالا شرائط کے علاوہ مزید شرط یہ ہے: وہ زمین عشری ہونی چاہیے' یعنی جس پر عشر کو عائد کیا جاسکے' اس لیے خراج والی زمین کی پیداوار پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

اس کے لیے ایک اور شرط یہ ہے: زمین سے جو پیداوار حاصل ہو رہی ہے' اسے پیداواری اعتبار سے زراعت کہا جاسکتا ہو' اس لیے لکڑی' گھاس' بانس' نرسل اور کھجور کے درخت وغیرہ پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' کیونکہ اس نوعیت کی اشیاء کے ذریعے زمین میں نمو کا مفہوم نہیں پایا جاتا' بلکہ یہ چیز کم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اگر ان چیزوں کو کاٹ کر ان سے نفع کمایا جائے تو پھر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی' لیکن اس کے لیے بھی یہ بات شرط ہے' وہ رقم زکوٰۃ کے نصاب کو مکمل کرتی ہو۔

زکوٰۃ کے واجب ہونے کے لیے یہ بات بھی ضروری ہے' زمین پر فی الواقع زراعت کی گئی ہے' جبکہ خراج کا حکم اس سے

مختلف ہے کیونکہ خراج کی ادائیگی اسی وقت لازم ہو جاتی ہے جب وہ زمین پیداوار کے قابل ہو خواہ عملی طور پر اس پر پیداوار نہ کی گئی ہو۔

اس طرح یہ بات بھی ضروری ہے' اس زمین کا مالک زراعت کرنے کے قابل ہونا چاہیے' لہٰذا اگر کوئی شخص زمین پر زراعت کرنے کی قدرت رکھتا ہے لیکن عملی طور پر زراعت نہیں کرتا تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جبکہ خراج کی صورت میں لازم ہوگا' اس کی وجہ یہ ہے: اس زمین میں نمو یعنی افزائش کی صلاحیت موجود ہے' مختصر یہ کہ زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے' زمین میں نشو ونما کا عمل جاری ہو' جبکہ خراج کے واجب ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے' زمین میں نمو کی صلاحیت موجود ہونی چاہیے۔

زرعی پیداوار اور پھلوں پر زکوٰۃ کا حکم یہ ہے: جب اس زمین کو بارش یا نالیوں (یعنی قدرتی ذرائع کے ذریعے) سیراب کیا جائے۔ سیح سے مراد وہ پانی ہے جسے نالی کے ذریعے کھیت تک پہنچایا جائے (تو ان صورتوں میں عشر یعنی دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

لیکن اگر زمین کو رہٹ کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہے تو اس صورت میں عشر کے نصف (یعنی بیسویں حصے) کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ زکوٰۃ ہر قسم کی پیداوار پر لازم ہوگی جیسے گندم' جَو اور باجرہ' جوار دیگر تمام اقسام کے دانے' سبزیاں' خوشبودار پھول گلاب' گنا' خربوزہ' کھیرا' ککڑی' بینگن' زعفران' کھجور' انگور وغیرہ' خواہ وہ پھل دیرپا ہوں یا دیرپا نہ ہوں' وہ تھوڑے ہوں یا زیادہ ہوں' ان کے لیے نصاب کی کوئی شرط نہیں ہے اور نہ ہی سال گزرنا شرط ہے۔

پٹ سن' اس کے بیج' اخروٹ' بادام' زیرہ' دھنیے پر بھی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اسی طرح ان پھلوں پر بھی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی جو جنگلات میں سے یعنی کسی کی ملکیت والے حصے کے علاوہ کہیں سے چنے جاتے ہیں۔ جیسے پہاڑی علاقوں کے درخت وغیرہ۔

ایسے دانوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جنہیں زراعت کے لیے استعمال نہیں کیا جاتا' جیسے خربوزہ اور مہندی کے بیج' میتھی اور بینگن کے بیج۔

زمین سے اُگنے والے درختوں جیسے کھجور کا درخت اور دیگر درختوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

اسی طرح ان اشیاء پر بھی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جو درخت سے پھوٹ کر نکلتی ہیں جیسے گوند اور تارکول۔

کھیتی باڑی کے حوالے سے جو کچھ خرچ کیا جاتا ہے' اس کی ادائیگی کاشت کار کے ذمے ہوتی ہے' لہٰذا جو بھی پیداوار ہوگی اس پر زکوٰۃ نکالی جائے گی اور ان اخراجات کو پیداوار میں سے وضع نہیں کیا جائے گا۔ اگر کسی تیار شدہ کھیت کو اس کے مکمل ہونے سے پہلے ہی فروخت کر دیا جائے تو اب زکوٰۃ کی ادائیگی خریدار پر واجب ہوگی لیکن اگر دانے کے پک جانے کے بعد فروخت کیا گیا ہو تو زکوٰۃ کی ادائیگی بھی فروخت کرنے والے کے ذمے ہوگی۔

پھل دار درخت کی زکوٰۃ اس وقت لازم ہوگی جب اس میں پھل لگ چکا ہو اور اس پھل کے خراب ہونے کا اندیشہ

رہے یعنی ان پھلوں کی صورتِ حال ایسی ہو چکی ہو کہ انہیں استعمال کیا جا سکے' پھر اس پیداوار پر جو ادائیگی واجب ہو گی' اس کو اس وقت ادا کیا جائے گا' جب پھلوں کو اتارا جائے گا۔

جبکہ غلے کی زکوٰۃ کی ادائیگی کا وقت وہ ہے جب اسے تولا اور صاف کر لیا جائے۔

اگر زمین کے مالک کے کسی اپنے عمل کے بغیر (یعنی قدرتی طور پر) پیداوار ضائع ہو جاتی ہے تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی بھی ساقط ہو جائے گی۔

یہی حکم اس صورت میں بھی ہو گا جب اسے توڑنا انتہائی ضروری ہو۔[1]

1885- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ وَهْبٍ الْبُنْدَارُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوْسَى عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِيْمَا اَنْبَتَتِ الْاَرْضُ مِنَ الْخُضَرِ زَكَاةٌ.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: زمین سے جو سبزیاں اُگتی ہیں' ان میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن وھب بن ھیثم بن خداش، ابوبکر بندار۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ بغدادی۔ ان کا انتقال 305ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۶/۴)۔

1886- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ كَثِيْرٍ مَوْلٰى ابْنِ جَحْشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهٗ اَمَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حِيْنَ بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِيْنَارًا دِيْنَارًا وَمِنْ كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ.

---

[1] الفقہ علی المذاہب الاربعہ از: شیخ عبدالرحمٰن الجزیری' کتاب الزکوٰۃ' باب زکاۃ الزرع والثمار' 984/1

1885- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (٣٦/٢) من طريق الدارقطني - وعزاه الزيلعي في (نصب الراية) (٣٨٨/٢) للدارقطني وصدره ثم نقل تضعيف صالح بن موسى كما ذكر ما في الاسناد من الاختلاف - و خلاصة القول في صالح بن موسى انه متروك؛ كما في التقريب (٣٦٢/١)-

1886- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (٣٧/٢) من طريق المصنف به- و محمد بن ابي يحيى متروك؛ كما تقدم مرارًا- و اخرجه الترمذي في الزكاة (٣٠/٢) باب: ما جاء في زكاة الخضروات (٦٣٨) من رواية الحسن بن عمارة عن محمد بن عبد الرحمن بن عبيد عن عيسى بن طلحة عن معاذ بنحوه- قال الترمذي: (اسناد هذا الحديث ليس بصحيح - و ليس يصح في هذا الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء- و انما يروى هذا عن موسى بن طلحة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً- و العمل على هذا عند اهل العلم: ان ليس في الخضروات صدقة- قال الترمذي: و الحسن: هو ابن عمارة' و هو ضعيف عند اهل الحديث: ضعفه شعبة وغيره' و تركه ابن المبارك)-

☆☆ حضرت محمد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب یمن بھیجا تھا تو انہیں یہ ہدایت دی تھی کہ وہ ہر چالیس دینار میں سے ایک دینار وصول کریں' ہر دو سو درہم میں سے پانچ درہم وصول کریں اور پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

1887- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْحَارِثِ بْنِ نَبْهَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ زَكَاةٌ.

☆☆ موسیٰ بن طلحہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

1888- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ الضَّرَّابُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ.

☆☆ موسیٰ بن طلحہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

1889- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي الثَّلْجِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ السِّنْجَارِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ السِّنْجَارِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ. مَرْوَانُ السِّنْجَارِيُّ ضَعِيْفٌ.

۱۸۸۷ - اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۲/ ۳۹) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه البزار (۸۸۵- كشف) و ابن عدي في (۲/ ٤٦٠- بتحقيقنا) في ترجمة الحارث بن نبهان- و الطبراني في الاوسط (۵۹۲۱) كلهم من طريق ابي كامل الجحدري عن الحارث بن نبهان عن عطاء بن السائب به- و هو عندهم بلفظ: (ليس في الخضروات صدقة)-قال الطبراني: لم يصل هذا الحديث عن موسى بن طلحة عن ابيه الا عطاء بن السائب' ولا اخرجه -موصولاً- عن عطاء الا الحارث بن نبهان' تفرد به ابو كامل الجحدري)- اه- قلت: و هم -رحمه الله- فقد تابع ابا كامل عليه عبد الرحمن بن عمرو؛ كما هو عند الدارقطني هنا' لكن الحارث بن نبهان (متروك) كما قال الحافظ في التقريب (۵ ۱۰۵۱)-وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (۳/ ۷۱): (اخرجه الطبراني في الاوسط و البزار' و فيه الحارث بن نبهان و هو متروك' و قد وثقه ابن عدي)- اه-قلت: ان لم يكن هذا خطا من الناسخ' فقد وهم الهيثمي -رحمه الله- فان ابن عدي قال فيه -بعد ان ذكر له احاديثه انكرت عليه-: (وللحارث غير ما ذكرت احاديث حسان' و هو ممن يكتب حديثه)- اه- و لا يعتبر هذا توثيقاً للحارث: فالذي يكتب حديثه لا يعتبر ثقة' ولا تقبل روايته الا فيما يتابع عليه- وقد تابع الحارث عليه محمد بن جابر' فاخرجه عن الاعمش عن موسى بن طلحة عن ابيه- ولهذا يرد على عبارة الطبراني المتقدمة ايضاً- لكن محمد هذا نقل الزيلعي في نصب الراية (۲/ ۳۸۷): (قال فيه ابن معين: ليس بشيء' و قال الامام احمد -رضي الله عنه-: لا يحدث عنه الا من هو شر منه)- اه-

۱۸۸۹ قال الحافظ ابن حجر في تلخيص الحبير (۲/ ۱۶۵): (اخرجه الدارقطني من طريق مروان بن محمد السنجاري عن جرير عن عطاء بن السائب' فقال: (عن انس) بدل قوله: (عن ابيه)؛ و لعله تصحيف منه- و مروان مع ذلك ضعيف جداً)- اه-قلت مروان بن محمد السنجاري: قال ابن حبان في المجروحين (۳/ ۱٤): (شيخ يروي المناكير' لا يحل الاحتجاج به)- اه- و انظر: الميزان (٤/ ۹۲) و اللسان (٦/ ۱۸)-

☆☆ موسیٰ بن طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

اس روایت کا راوی مروان سنجاری ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مروان بن محمد سنجاری۔ ضعفہ دارقطنی، امام ابن حبان فرماتے ہیں: فی ثقات (۹/۱۷۹): مستقیم حدیث۔ وانظر: ترجمۃ فی میزان (۶/۴۰۰)، ولسان المیزان (۶/۲۱)۔

1890- قُرِءَ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اِسْحَاقَ الْمَادَرَائِيِّ بِالْبَصْرَةِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمُ الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّمَا سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الزَّكَاةَ فِيْ هٰذِهِ الْاَرْبَعَةِ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ.

☆☆ موسیٰ بن طلحہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چار چیزوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو مقرر کیا ہے، گندم، جو، کشمش اور کھجور۔

1891- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ اِنَّمَا اَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ .

☆☆ موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا مکتوب موجود ہے، جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات تحریر ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گندم، جو، کشمش اور کھجور میں زکوٰۃ وصول کی ہے۔

1892- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْاَزْرَقِ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النَّفَّاحِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْبَعْلُ وَالسَّيْلُ الْعُشْرُ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ . يَكُوْنُ ذٰلِكَ فِي التَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالْحُبُوبِ فَاَمَّا الْقِثَّاءُ وَالْبِطِّيخُ وَالرُّمَّانُ وَالْقَصَبُ

۱۸۹۱- اخرجه احمد في المسند (۵/۲۲۸)، و البيهقي في سننه (۴/۱۲۸-۱۲۹) كتاب الزكاة: باب الصدقة فيما يزرعه الآدميون- كلاهما من طريق عبد الرحمن بن مهدي: به- واخرجه الحاكم (۱/۴۰۱) وقال: موسى تابعي كبير لا ينكر له لقي معاذ- و تعقبه الحافظ في التلخيص (۲/۳۲۱) بقوله: (قلت: قد منع ذلك ابو زرعة، و قال ابن عبد البر: لم يلق معاذا ولا ادركه)- اه- و انظر: الحديث الثالث في هذا الباب۔

۱۸۹۲- اخرجه البيهقي في سننه (۴/۱۲۹) كتاب الزكاة: باب الصدقة فيما يزرعه الآدميون من طريق الدارقطني: به- و قد وقع في اسناد عند البيهقي (محمد بن محمد بن النفاح) بدلا من (محمد بن احمد)- و الله اعلم بالصواب- و قد اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۴۰۲) و من طريقه البيهقي في السنن (۴/۱۲۹) من طريق ابن نافع: حدثني اسحاق: به- لكن في اسناده اسحاق بن يحيى بن طلحة بن عبيد الله، و هو ضعيف: كما في التقريب (۳۹۰- عوامة)- و قال الحافظ في التلخيص (۲/۱۶۵- هاشمي): (وفيه ضعف و انقطاع)- اه- و انظر الحديث السابق۔

وَالْخُضَرُ فَعَفُوٌ عَفَا عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ موسیٰ بن طلحہ' معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس زمین کو آسمان' بعل (پانی کے قریب کھجور کا درخت لگانا تا کہ وہ درخت خود ہی زیر زمین پانی سے سیراب ہو جائے) اور بہتے ہوئے پانی (یعنی نہر وغیرہ) کے ذریعے سیراب کیا جائے' اس میں عشر کی ادائیگی لازم قرار دی جائے گی اور جس زمین کو پانی چھڑک کر (یعنی مصنوعی طریقے سے) سیراب کیا جائے' اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

کھجور' گندم' دانوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی' البتہ ککڑی' تربوز' سیب' قصب اور دیگر سبزیوں میں یہ معاف ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف قرار دیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ امام محدث ثبت مجود زاہد قدوۃ، ابوحسن محمد بن محمد بن عبداللہ بن نفاخ بن بدر باہلی بغدادی۔ ان کا انتقال 314ھ میں ہوا۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ثبتاً صاحب حدیث متقللا من دنیا۔ وانظر ترجمۃ فی "سیر اعلام النبلاء" از شمس دین ذہبی (۱۴/۲۹۵)، وتاریخ بغداد (۳/۲۱۴)۔ وفی (ط): محمد بن احمد بن نفاح۔

1893- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ زَكَاةٌ.

☆☆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1894- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا جَدِّیْ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

1895- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

1896- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِیُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا

۱۸۹۵- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۲/ ۳۷) و فيه نصر بن حماد؛ قال الحافظ في التقريب (۷۱۰۹-عوامة): ضعيف اشرط الشيخ فزعم انه يضع)- ۵۱- و موسى بن طلحة؛ اختلفوا هل لقي معاذًا ام لا-

۱۸۹۶- حديث مرسل' وقد ذكر الدارقطني في العلل: هذا الاختلاف على موسى بن طلحة' و صحح هذا الوجه المرسل- راجع نصب الراية (۲/ ۲۸۸-۲۸۹)- و قد صوب الترمذي ايضا هذا المرسل-

هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى اَنْ يُؤْخَذَ مِنَ الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ .

☆☆ موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' سبزیوں میں سے زکوٰۃ وصول کی جائے۔

1897- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ موسیٰ بن طلحہ کے حوالے سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1898- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُنَيْنِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِيْنَ بَعَثَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلَى الْيَمَنِ يُعَلِّمَانِ النَّاسَ اَمْرَ دِيْنِهِمْ لَا تَاْخُذُوا الصَّدَقَةَ اِلَّا مِنْ هٰذِهِ الْاَرْبَعَةِ الشَّعِيْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ.

☆☆ ابوبردہ حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں حضرات کو یمن بھیجا تو ان دونوں نے لوگوں کو دینی احکام کی تعلیم دی' (اور یہ فرمایا:) تم لوگ صرف ان چار چیزوں میں سے زکوٰۃ وصول کرنا جو' گندم' کشمش اور کھجور۔

1899- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي الثَّلْجِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّسَائِيُّ بُنَانٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ لَا زَكَاةَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْحَرْثِ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسَاقٍ فَاِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ اَوْسَاقٍ فَفِيْهِ الزَّكَاةُ وَالْوَسْقُ سِتُّوْنَ صَاعًا وَلَا زَكَاةَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْفِضَّةِ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوَاقٍ وَّالْوُقِيَّةُ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کسی بھی کھیت (زرعی پیداوار) میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی' جب تک وہ پانچ وسق تک نہ پہنچ جائے جب وہ پانچ وسق تک پہنچ جائے گی' تو اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور چاندی میں زکوٰۃ اس وقت تک فرض نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ اوقیہ نہ ہو جائے اور ایک اوقیہ چالیس درہم کے برابر ہوتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوعباس احمد بن حسین بن عباد بزاز، ولقبہ بنان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ابن ابی حاتم رازی، ودارقطنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴/۹۴-۹۵)۔

۱۸۹۸- اخرجه الحاكم (۱/۴۰۱) من طريق محمد بن غالب' ثنا ابو حذيفة' به- و صحح الحاكم اسناده' ووافقه الذهبي-

۱۸۹۹- اخرجه الحاكم في الزكاة في المستدرك (۱/۴۰۱)' و عنه البيهقي في المعرفة في الزكاة (۶/۱۱۵) باب: ما يوخذ من الاشجار (۸۱۹۰)-

1900- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا جَدِّى حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمْعَانَ اَخْبَرَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِى سَعِيدِ الْخُدْرِىِّ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لاَ تُؤْخَذُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْحَرْثِ حَتّٰى يَبْلُغَ حَصَادُهُ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کھیت (یعنی زرعی پیداوار) میں سے زکوٰۃ وصول نہ کی جائے' جب تک اس کی پیداوار پانچ وسق نہ ہو جائے۔

1901- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا السَّيِّدُ بْنُ عِيسٰى عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِىٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ اَرِقَّائِكُمْ وَخَيْلِكُمْ وَلٰكِنْ هَاتُوا صَدَقَةَ اَوْرَاقِكُمْ وَحَرْثِكُمْ وَمَاشِيَتِكُمْ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں نے تمہیں تمہارے (غلاموں' کنیزوں) اور گھوڑوں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے' البتہ تم اپنی چاندی' زرعی پیداوار اور جانوروں کی زکوٰۃ لے کر آؤ۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سید بن عیسیٰ کوفی۔ قال ازدی: لیس بذاک۔ وذکرہ ابن حبان فی ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳۵۲/۳)، لسان المیزان (۱۵۲/۳)۔

1902- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْاٰدَمِىُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِىُّ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ السَّرِىِّ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا اِدْرِيسُ الْاَوْدِىُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِى الْبَخْتَرِىِّ عَنْ اَبِى سَعِيدِ الْخُدْرِىِّ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ اَوْسَاقٍ زَكَاةٌ وَالْوَسْقُ سِتُّونَ مَخْتُومًا.

۱۹۰۰- في اسناده عبد الله بن سمعان؛ و هو عبد الله بن زياد بن سليمان بن سمعان المخزومي: ابو عبد الرحمن المدني' مولى ام سلمة- سئل مالك عنه! فقال: كذاب- وقال هشام ابن عروة: حدث عني باحاديث' و الله ما حدثته بها' و لقد كذب علي- و قال احمد: متروك الحديث- و قال ابن معين: ليس بثقة- وقال مرة: ليس بشيء' و كذبه في رواية عنه- و ضعفه ابن المديني و الفلاس جدا- وقال احمد بن صالح: كان يغير الاسماء يقول: حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن-قال احمد: و هو كذب- و قال ابن وهب: قلت لابن سمعان: ابن لقيت عبد الله بن عبد الرحمن الذي رويت عنه! قال: بالبحر- و كذبه ابو داود وغيره' و شدد الكلام فيه البخاري و آخرون؛ و من ثم امتنع ابو زرعة من قراءة حديثه- و ذكره يعقوب في باب من يرغب عن الرواية عنهم - ينظر: تهذيب التهذيب (۵/ ۲۱۹ ۲۲۱)-

۱۹۰۱ الحارث هو الاعور' و قد سبق الكلام فيه' في باب وجوب زكاة الذهب و الورق' كما سبقت الترجمة لابي سعيد الاشج-

۱۹۰۲ اخرجه النسائي في الزكاة (۵/ ۴۱) باب: القدر الذي تجب فيه الصدقة' و ابو داود في الزكاة (۲/ ۹۶) باب: ما تجب فيه الزكاة (۱۵۵۹)' و ابن ماجه في الزكاة (۱/ ۵۸۶) باب: الوسق ستون صاعاً (۱۸۳۲)' و احمد (۳/ ۵۹' ۹۷)' و ابن خزيمة رقم (۲۳۱۰) من رواية ادريس الاودي' به- اخرجه عن ادريس هكذا محمد بن عبيد الطنافسي عند ابي داود و ابن ماجه والدارقطني هنا- و تابعه وكيع عند النسائي ثم احمد (۳/ ۹۷)- و تابعهما يعلى بن عبيد عند الدارقطني هنا و احمد (۳/ ۵۹)' و تابعهم القاسم بن معن عند الدارقطني في الرواية الآتية' كلهم رووه عن ادريس الاودي' باسناده- وقال ابو داود عقبه: (ابو البختري لم يسمع من ابي سعيد)- اه- وقال ابو حاتم الرازي: (ابو البختري الطائي لم يدرك ابا سعيد الخدري)- اه- ينظر: المراسيل لابن ابي حاتم ص (۶۶' ۶۸) (رقم ۱۱۵' ۱۲۱)-

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور ایک وسق ساٹھ مختوم کے برابر ہوتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ادریس بن یزید بن عبدالرحمٰن اودی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۰/۱)۔

○ ابوحسن محمد بن اسماعیل بن اسحاق بن ابراہیم مروزی، خاتمۃ اصحاب علی بن حجر۔ حدث عن علی بن حجر وعلی بن خشرم و ربیع بن سلیمان وغیرھم۔ روی عنہ طاہر بن محمد بن سھلویہ، و ابومحمد بن حسن بن احمد مخلدی، ومحمد بن حسن علوی وغیرھم۔ ترجمۃ فی ''سیر اعلام النبلاء'' از شمس دین ذہبی (۵۵۰/۱۴)، وقال ذھبی: لم اظفر لہ بوفاۃ۔

1903- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِسْحَاقَ الرَّاشِدِيُّ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ اِدْرِيْسَ الْاَوْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِيِّ عَنْ اَبِی سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ . وَالْوَسْقُ سِتُّوْنَ صَاعًا.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

1904- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْيَسَعُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ طَاوٗسٍ قَالَ اُتِیَ مُعَاذٌ فِیْ وَقَصِ الْبَقَرِ فَقَالَ لَمْ يَاْمُرْنِی النَّبِیُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْهَا بِشَیْءٍ . قَالَ وَهِیَ مَا دُوْنَ الثَّلَاثِيْنَ.

☆☆ طاؤس بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گائے کا بچہ لایا گیا' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان کی تعداد 30 سے کم تھی۔

1905- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِیُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِی الْمَسْعُوْدِیُّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۹۰۴- اليسع بن اسماعيل البغدادي عن سفيان بن عيينة: ضعفه الدارقطني - ينظر: لسان الميزان (۲۹۸/۶) و طاوس لم يسمع معاذ بن جبل- و انظر التهذيب (۹/۵)-۱۹۰۵- اخرجه مالك في الزكاة من الموطا (۲۵۹/۱) باب: ما جاء في صدقة البقر- و من طريقه الشافعي في الزكاة من الام (۹/۲) باب: صدقة البقر- و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي في الزكاة من السنن الكبرى (۹۸/۴)- قال ابن عبد البر في (الاستذكار) (۱۵۷/۹): (ظاهر هذا الحديث الوقوف على معاذ بن جبل من قوله- الا ان في قوله: (انه لم يسمع من النبي صلى الله عليه وسلم دون الثلاثين و الاربعين من البقر شيئا)- دليلا و اضحا على انه قد سمع منه- عليه السلام- في الثلاثين و في الاربعين ما عمل به في ذلك- مع ان مثله لا يكون رايا- انما هو توقيف ممن امر باخذ الزكاة من الذين يطهرهم و يزكيهم بها صلى الله عليه وسلم- و لا خلاف بين العلماء ان السنة في زكاة البقر ما في حديث معاذ هذا- و انه النصاب المجتمع عليه فيها- و حديث طاوس هذا عندهم عن معاذ غير متصل- و الحديث عن معاذ ثابت متصل من رواية معمر و الثوري عن الاعمش عن ابي وائل عن مسروق عن معاذ بمعنى حديث مالك) انتهى- وراجع الاستذكار ايضا (۱۵۸/۹- فما بعد)- و قد تقدم في باب: ليس في الكسر شيء-

مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعًا اَوْ تَبِيعَةً جَذَعًا اَوْ جَذَعَةً وَّمِنْ كُلِّ اَرْبَعِينَ بَقَرَةً بَقَرَةً مُسِنَّةً. فَقَالُوْا فَالاَوْقَاصُ قَالَ مَا اَمَرَنِى فِيهَا بِشَىْءٍ وَّسَاَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَدِمْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَاَلَهُ عَنِ الْاَوْقَاصِ فَقَالَ لَيْسَ فِيهَا شَىْءٌ. قَالَ الْمَسْعُوْدِىُّ وَالاَوْقَاصُ مَا دُوْنَ الثَّلَاثِينَ وَمَا بَيْنَ الْاَرْبَعِينَ اِلَى السِّتِّينَ فَاِذَا كَانَتْ سِتُّوْنَ فَفِيهَا تَبِيعَانِ فَاِذَا كَانَتْ سَبْعُوْنَ فَفِيهَا مُسِنَّةٌ وَّتَبِيعٌ فَاِذَا كَانَتْ ثَمَانُوْنَ فَفِيهَا مُسِنَّتَانِ فَاِذَا كَانَتْ تِسْعُوْنَ فَفِيهَا ثَلَاثُ تَبَابِيعَ قَالَ بَقِيَّةُ قَالَ الْمَسْعُوْدِىُّ الْاَوْقَاصُ هِىَ بِالسِّينِ الْاَوْقَاسُ فَلَا تَجْعَلْهَا بِصَادٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو انہیں یہ حکم دیا کہ وہ ہر تیس گائے میں سے ایک تبیع یا ایک تبیعہ' ایک جذع یا ایک جذعہ وصول کریں اور ہر چالیس گائے میں سے ایک مسنہ وصول کریں' لوگوں نے دریافت کیا: گائے کے بچوں کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کوئی حکم نہیں دیا' جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤں گا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کرلوں گا' پھر جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گائے کے بچھڑے کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

مسعودی نامی راوی بیان کرتے ہیں: اوقاس (سے مراد یہ ہے:) جب ان کی تعداد تیس سے کم ہو' جب گائے کی تعداد چالیس سے ساٹھ تک ہو' تو اس میں دو تبیعہ کی ادائیگی لازم ہوگی' جب وہ ستر ہو جائیں گی' تو ایک مسنہ کی ادائیگی اور ایک تبیع کی ادائیگی لازم ہوگی جب وہ اسی ہو جائیں گی' تو اس میں دو مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی' جب وہ نوے ہو جائیں گی' تو تین تبیع کی ادائیگی لازم ہوگی۔

مسعودی فرماتے ہیں: لفظ اوقاس ''س'' کے ساتھ لکھا جاتا ہے' تم اسے ''ص'' کے ساتھ نہ لکھو۔

1906- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِى سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجَرَوِىُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ خُذِ الْحَبَّ مِنَ الْحَبِّ وَالشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ وَالْبَعِيرَ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرَةَ مِنَ الْبَقَرِ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا: تم اناج (

۱۹۰۶- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/۱۱۱) باب: صدقة الزرع (۱۵۹۹) و ابن ماجه في الزكاة (۱/۵۸۰) باب: ما تجب فيه الزكاة من الاموال (۱۸۱٤) من رواية ابن وهب' به- ثم قال (۱۸۱٤) من رواية ابن وهب عن سليمان' به- و اخرجه الحاكم في الزكاة من المستدرك (۱/۳۸۸) من رواية ابن وهب' به- ثم قال (صحيح على شرط الشيخين ان صح سماع عطاء بن يسار من معاذ بن جبل؛ فاني لا اتقنه)- اه- فتعقبه الذهبي بقوله: (لم يلقه)- اه- و قال ابن حجر في (التلخيص) (۲/۱۸۰): (لم يصح؛ لانه ولد بعد موته او في سنة موته او بعد موته بسنة- و قال البزار: لا نعلم ان عطاء سمع من معاذ)- اه-

زکوٰۃ میں) اناج وصول کرنا' بکریوں کی زکوٰۃ میں بکری وصول کرنا' اونٹوں کی زکوٰۃ میں اونٹ وصول کرنا اور گائے کی زکوٰۃ میں گائے وصول کرنا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن عبدعزیز بن وزیر، ابوعلی جذامی، ویعرف بالجروی، من اهل مصر، قدم بغداد وحدث بها۔ قال بغدادی: وکان جروی من اهل دین وفضل، مذکوراً بالورع و علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ موصوفاً بالعبادۃ۔ ونقل بغدادی توثیق ابی حاتم لہ، وذکرہ قول دارقطنی فیہ: لم یر مثلہ فضلاً وزهداً۔ ان کا انتقال 257ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۴/۳۳۹)۔

1907- حَدَّثَنَا اَبُوْ رَوْقٍ الْهِزَّانِیُّ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لاَهْلِ الْيَمَنِ ائْتُونِی بِخَمِيسٍ اَوْ لَبِيسٍ آخُذُ مِنْكُمْ فِی الصَّدَقَةِ فَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْكُمْ وَخَيْرٌ لِلْمُهَاجِرِينَ بِالْمَدِينَةِ . قَالَ عَمْرٌو ائْتُونِی بِعَرْضِ ثِيَابٍ .هٰذَا مُرْسَلٌ .طَاوُسٌ لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذًا.

★★ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اہلِ یمن سے یہ کہا تھا: تم میرے پاس خمیس یا لبیس لے کر آؤ' میں تم سے زکوٰۃ وصول کروں گا' یہ تمہارے لیے آسان بھی ہوگا اور مدینہ منورہ میں رہنے والے مہاجرین کے لیے بھی زیادہ بہتر ہے۔

عمرو نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''تم میرے پاس چوڑے کپڑے لے کر آؤ''۔

یہ روایت مرسل ہے کیونکہ طاؤس نامی راوی نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

1908- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَاجِيَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَرْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ عَدِیِّ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ قَالَ لَمْ تَكُنِ الْمَقَاثِی فِيمَا جَاءَ بِهِ مُعَاذٌ اِنَّمَا اَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْبُرِّ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَلَيْسَ فِی الْمَقَاثِی شَیْءٌ وَقَدْ كَانَتْ تَكُونُ عِنْدَنَا الْمَقْثَاةُ تُخْرِجُ عَشْرَةَ آلاَفٍ فَلاَ يَكُونُ فِيهَا شَیْءٌ.

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مقاثی ان چیزوں میں نہیں تھے جنہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ لے کر آئے تھے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے گندم' جَو' کھجوروں اور کشمش میں زکوٰۃ وصول کی تھی' مقاثی میں کوئی چیز وصول نہیں کی تھی' ہمارے پاس مقثات (زرعی زمین) تھی جس سے دس ہزار کی پیداوار ہوتی تھی' لیکن اس میں کوئی چیز (یعنی زکوٰۃ) لازم نہیں ہوئی۔

۱۹۰۷- اخرجه يحيى بن آدم في الخراج رقم (٥٢٦) من طريق سفيان بن عيينة عن ابراهيم' به- و من طريق يحيى اخرجه البيهقي في السنن (١١٣/٤)- واخرجه يحيى رقم (٥٢٥) من طريق سفيان عن عمرو' به و من طريقه ايضاً اخرجه البيهقي (١١٣/٤)- قال الشافعي: (و طاوس عالم بامر معاذ' و ان كان لم يلقه' و قال عبد الحق في احكامه: و طاوس لم يلق معاذًا)- اه- راجع: نصب الراية (٢٤٧/٢)- و قال ابن التركماني: (لم يسمع طاوس من معاذ شيئًا)- اه- و قال ابو حاتم الرازي: (طاوس عن معاذ مرسل)- ينظر: المراسيل لابن ابي حاتم ص(٨٩) (رقم /١٥١)-

۱۹۰۸- عدي بن الفضل: قال ابن معين- في رواية- و النسائي' و غيرهما: ليس بثقة' و تركه الرازيان و الدارقطني وغيرهما' و ضعفه غيرهم- و ابطل ابن حبان الاحتجاج به- ينظر: تهذيب التهذيب (١٦٩/٧-١٧٠)-

1909- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ اَبِي اَنَسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ بَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ عُثْمَانَ جَاءَهُ اَبُوْ ذَرٍّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ كَيْفَ اَنْتَ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ بِخَيْرٍ .ثُمَّ قَامَ اِلَى سَارِيَةٍ فَقَامَ النَّاسُ اِلَيْهِ فَاحْتَوَشُوْهُ فَكُنْتُ فِيمَنِ احْتَوَشَهُ فَقَالُوْا يَا اَبَا ذَرٍّ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- .قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ فِي الْاِبِلِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْغَنَمِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْبَقَرِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْبَزِّ صَدَقَتُهُ .قَالَهَا بِالزَّايِ.

☆☆ مالک بن اوس بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور انہیں سلام کیا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اے حضرت ابوذر! آپ کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ٹھیک ہوں' پھر وہ ایک ستون کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے' لوگ بھی اُٹھ کر ان کی طرف گئے اور انہیں گھیر لیا' میں بھی انہیں گھیرنے والوں میں شامل تھا' لوگوں نے کہا: اے ابوذر! آپ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث سنائیں تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اونٹوں میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے' بکریوں میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے' گائے میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے اور کتان (ریشم) میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے۔

راوی کہتے ہیں: انہوں نے یہ لفظ ''ز'' کے ساتھ ذکر کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمران بن ابی انس قرشی، عامری، مدنی، نزل اسکندریہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 117ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۲/۲)۔

1910- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِي اَنَسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي الْاِبِلِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْغَنَمِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْبَقَرِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْبَزِّ صَدَقَتُهُ وَمَنْ دَفَعَ دَنَانِيرَ اَوْ دَرَاهِمَ اَوْ تِبْرًا اَوْ فِضَّةً لَا يَعُدُّهَا لِغَرِيمٍ وَلَا يُنْفِقُهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ كَنْزٌ يُكْوَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . كَتَبَهُ مِنَ الْاَصْلِ الْعَتِيقِ وَفِي الْبَزِّ مُقَيَّدٌ .

☆☆ مالک بن عوف بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فر

۱۹۰۹- في اسناده موسى بن عبيدة الربذي: و هو ضعيف: سبقت الترجمة له- و راجع ما بعده- قال الحافظ في التلخيص (۲/۲۴۵): اسـ غير صحيح مداره على موسى بن عبيدة الربذي و له عنده طريق ثالث من رواية ابن جريج عن عمران بن ابي انس عن مالك بن اوس ابي ذر و هو معلول: لان ابن جريج اخرجه عن عمران انه بلغه عنه)- اه -وقد تابعه سعيد بن سلمة بن ابي الحسام: ثنا عمران بن انس- اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۳۸۸) و صححه على شرط الشيخين و وافقه الذهبي - وله متابعة اخرى و هي التي اشار الحافظ و ستاتي عند الدارقطني بعد الحديث التالي-

ہے: اونٹوں میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے بکریوں میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے گائے میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے اور بز (ریشم) میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے جو شخص دینار درہم سونے کا ٹکڑا چاندی اکٹھی کرے گا جسے اس نے فرض کی ادائیگی کے لیے نہیں رکھا یا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے نہیں رکھا تو یہ خزانہ شمار ہوگا جس کے ذریعے قیامت کے دن اسے داغ لگایا جائے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن سلمۃ بن ابی حسام، عدوی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوعمرو مدنی، وھو ابوعمرو سدوسی ذی روی عنہ مندی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کرجاتے ہیں۔ من طہ، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۹۷)۔

1911- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْاِبِلِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْغَنَمِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْبَقَرِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْبَزِّ صَدَقَتُهُ.

☆☆ مالک بن اوس حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اونٹوں میں زکوٰۃ ہوتی ہے بکریوں میں زکوٰۃ ہوتی ہے گائے میں زکوٰۃ ہوتی ہے اور بھیڑوں میں زکوٰۃ ہوتی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن معاویہ بن موسیٰ جمحی ابوجعفر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 243ھ میں ہوا۔ وانظر: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۳۶۵۵)۔

1912- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَالثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَهُ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن بھیجا تو انہیں ہدایت کی کہ وہ ہر تیس گائے میں سے ایک تبیع یا ایک تبیعہ وصول کریں اور ہر چالیس گائے میں سے ایک مسنہ وصول کریں اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے برابر "معافر" وصول کریں۔

۱۹۱۱- اخرجه احمد (۵/۱۷۹) و الحاكم في الزكاة (۱/۳۸۸) و كذلك الترمذي في (العلل الكبير) (۱۷۱) من رواية محمد بن بكر باسناده- ونقل الترمذي عن البخاري قوله: (ابن جريج لم يسمع من عمران بن ابي انس يقول: حدثت عن عمران بن ابي انس)- اه- وراجع الحديث قبل السابق-

1913- حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِیُّ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .وَقَالَ فِيْهِ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ حَالِمٌ .وَقَالَ مَعْمَرٌ حَالِمَةٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس کے ایک لفظ کے بارے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

1914- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَّمِنْ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَّمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهٗ مَعَافِرَ .

☆☆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن بھیجا تو انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ہر تیس گائے میں سے ایک تبیع یا ایک تبیعہ اور ہر چالیس گائے میں سے ایک مسنہ وصول کریں اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے برابر "معافر" وصول کریں۔

7-باب لَيْسَ فِى الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ.

باب 7: گھریلو استعمال کے جانوروں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی

1915-حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الصُّوْفِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى الْمُؤَدِّبُ الْمَرْوَزِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ الرَّقِّیُّ عَنْ غَالِبٍ الْقَطَّانِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِى الْاِبِلِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ . كَذَا قَالَ غَالِبٌ الْقَطَّانُ وَهُوَ عِنْدِیْ غَالِبُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گھریلو استعمال کے اونٹوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1916- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَمْعَانَ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى

۱۹۱٤- اخرجه الترمذي رقم (۱۵۷۷) و رقم (۳۰۳۹)، و النسائي (۲٦/۵)، و ابن خزيمة رقم (۲۲٦۸) من طريق الاعمش عن ابراهيم والنظر السابق-

۱۹۱۵- اخرجه ابن عدي في الكامل (۲۰۲۵/٦) في ترجمة: غالب القطان، قال: حدثنا احمد بن الحسن الصوفي، به- و من طريق ابن عدي اخرجه البيهقي في الزكاة من الكبرى (۱٦٦/٤) باب: ما يسقط الصدقة عن الماشية: اخبرنا ابو سعد الماليني، انا ابو احمد بن عدي، ثنا بن الحسن الصوفي، به-قال ابن عدي: (وغالب: الضعف على احاديثه بين)- اه-

۱۹۱٦- اخرجه الطبراني في الكبير (۱۰۹۷٤)، و ابن عدي في الكامل (۱۲۹۲/۳) في ترجمة: سوار بن مصعب الهمداني، كلاهما عن الواسطي، به- و قال ابن عدي: (ولسوار غير ما ذكرت من الحديث، و عامة ما يرويه ليست محفوظة- و هو ضعيف كما ذكروه) وقال الهيثمي في المجمع (۷۵/۳): (وفيه ليث بن سليم، و هو ثقة، و لكنه مدلس، و اخرجه ابن عدي في الكامل، و اعله بسوار بن مصعب و نقل تضعيفه عن البخاري و النسائي و ابن معين، وغيرهم، و قال: عامة ما يرويه غير محفوظ)- اه- و له طريق آخر عن ابن عباس تقدم في اول باب: ليس في الخضروات صدقة-

الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا سَوَّارٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَّطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَّلٰكِنْ فِيْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعٌ وَّفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنٌّ اَوْ مُسِنَّةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: گھریلو استعمال کی گائے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی تاہم ہر تیس گائے میں ایک تبیع اور چالیس گائے میں ایک مسنہ کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

1917 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِيْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ وَعَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ شَيْءٌ. وَفِيْ حَدِيْثِ الْحَارِثِ لَيْسَ عَلَى الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ شَيْءٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

گھریلو استعمال کی گائے میں کوئی چیز لازم نہیں ہوتی۔

ایک دوسری روایت میں الفاظ کچھ مختلف ہیں۔

1918 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَنْجِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِيْ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَيْسَ فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: گھریلو استعمال کی گائے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1919 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ رِشْدِيْنَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَا يُؤْخَذُ مِنَ الْبَقَرِ الَّتِيْ يُحْرَثُ عَلَيْهَا مِنَ الزَّكَاةِ شَيْءٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس گائے کو کھیتی باڑی میں استعمال کیا جاتا ہو' اس میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1917- اخرجه البيهقي في الزكاة من الكبرى (١١٦/٤) باب: ما يسقط الصدقة عن الماشية' من رواية عثمان بن احمد' باسناده- وقال: (رفعه ابو بدر شجاع بن الوليد عن زهير من غير شك- و اخرجه النفيلي عن زهير بالشك' فقال: قال زهير: احسب عن النبي صلى الله عليه وسلم - و اخرجه غيره عن ابي اسحاق موقوفا)- اه- ثم اورده من طريق ابي عمرو بن السماك عن احمد بن عبيد الله بن ابي داود عن ابي احمد عن علي بن صالح' ثنا ابو اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي' موقوفاً عليه من قوله' لم يرفعه- و اتبع ذلك برواية ابي بكر بن عياش عن ابي اسحاق' به موقوفاً ايضا-قلت: وقد اخرجه ابن ابي شيبة عن ابي بكر بن عياش' به موقوفاً في المصنف (١٣٠/٣) كتاب الزكاة' باب: في البقر العوامل' من قال: ليس فيها صدقة- و يؤيد رواية الوقف-ايضاً- رواية معمر و الثوري عن ابي اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي موقوفاً اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (١٩/٤) باب: ما لا يوخذ من الصدقة-وروي من وجه آخر عن علي مرفوعا' لكنه ضعيف - راجع: نصب الراية للزيلعي (٢٥٦/٢-٢٥٧)-

1918- اخرجه ابن ابي شيبة في الزكاة (١٣٠/٣) باب: في البقر العوامل' من قال: ليس فيها صدقة' و البيهقي في الكبرى في الزكاة (١١٦/٤) باب: ما يسقط الصدقة عن الماشية' عن ابي بكر بن عياش' به-

1919- اخرجه البيهقي في الزكاة (١١٦/٤-١١٧) من طريق الدارقطني' باسناده- ثم قال: (هكذا موقوفاً' و هو اسناده صحيح' و هو قول مجاهد و سعيد بن جبير و عمر بن عبد العزيز وابراهيم النخعي- وقال الحسن البصري: ليس في البقر العوامل صدقة اذا كانت في مصر)- اه- واورده البيهقي في (١١٦/٤) من رواية زياد بن سعد عن ابي الزبير عن جابر مرفوعا' ثم قال: (وفي اسناده ضعف' و الصحيح موقوف)- اه- و هو عند عبد الرزاق (١١٩/٤) من وجه آخر عن ابي الزبير عن جابر موقوفاً' كما ذكر البيهقي-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن حجاج بن رشدین ابوجعفر مصری، قال ابن عدی کذبوہ، وھوصاحب حدیث کثیر، انکرت علیہ اشیاء رواہ، وھوممن یکتب حدیثہ مع ضعفہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: کامل (۱/۱۹۸)، والمیزان (۱/۲۷۸)، والل... (۱/۳۶۳-۳۶۴)۔

8-باب تَفْسِيرِ الْخَلِيطَيْنِ وَمَا جَاءَ فِي الزَّكَاةِ عَلَى الْخَلِيطَيْنِ

باب 8: دو چیزوں کو ملانے کی وضاحت' دوملی ہوئی چیزوں پر زکوۃ لازم ہونے کا حکم

1920- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَ... يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ صَحِبْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ فَذَكَرَ كَلَامًا فَقَالَ اِلَّا اَنِّي سَمِعْتُهُ ذَا... يَوْمٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَالْخَلِيطَا... اجْتَمَعَ عَلَى الْحَوْضِ وَالرَّاعِي وَالْفَحْلِ.

☆☆ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا ہوں' اس کے بعد انہوں... کوئی کلام ذکر کیا' پھر انہوں نے یہ بھی بتایا: ایک دن انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (زکوۃ کی وصولی یا زکوۃ سے بچنے کے لیے) اکٹھے مال کو الگ الگ نہیں کیا جا... اور الگ الگ مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور دو حصے دار وہ لوگ ہوں گے جو حوض' چرواہے اور (جفتی کے لیے دینے وا... جانور کے بارے میں حصے دار ہوں گے۔

1921- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِي مُسْلِمٍ... مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي مُوسٰى حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُولَ... (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْمُثِيرَةِ صَدَقَةٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مثیرہ (یعنی وہ گائے... چلانے کے لئے استعمال ہوتی ہے) میں زکوۃ لازم نہیں ہوگی۔

1922- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ... عَطَاءً عَنِ النَّفَرِ الْخُلَطَاءِ لَهُمْ اَرْبَعُونَ شَاةً فَقَالَ عَلَيْهِمْ شَاةٌ. قُلْتُ فَاِنْ كَانَتْ لِوَاحِدٍ تِسْعٌ وَثَلَاثُونَ وَ... شَاةٌ. قَالَ عَلَيْهِمَا شَاةٌ.

۱۹۲۰- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۲/۲۹) من طريق المصنف' به-و اخرجه البيهقي في سننه (۴/۱۰۶) كتاب الزكاة' باب... الخلطاء' من طريق ابي الاسود: ثنا ابن لهيعة' به- و ابن لهيعة ضعيف' و قد تقدم الكلام عليه كثيرا-

۱۹۲۱- علقه البيهقي في الزكاة من الكبرى (۴/۱۱۶)' وقال عقبه: (وفي اسناده ضعف و الصحيح موقوف)- اه- وقد اخرجه عبد الرز... الزكاة (۱/۱۹) باب: ما لا يوخذ من الصدقة' عن ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر موقوفا عليه لم يرفعه' و لم يذكر فيه (زياد بن سعد...

☆☆ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے لوگوں کے بارے میں دریافت کیا جو ایک دوسرے کے حصے دار ہوں' ان کی چالیس بکریاں ہوں تو ان سب پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' میں نے دریافت کیا: اگر ان میں سے ایک شخص کی ۳۹ بکریاں ہوں اور دوسرے شخص کی ایک بکری ہو؟ تو انہوں نے یہی فرمایا: ان دونوں پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہو گی۔

1923- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى الْحَسَنِ بِصَحِيْفَةٍ فِيْهَا مَسَائِلُ يَسْاَلُهُ عَنْهَا فَمَا تَتَعْتَعَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْهَا حَتّٰى اَتٰى عَلٰى اَرْبَعِيْنَ شَاةً بَيْنَ نَفْسَيْنِ فَقَالَ فِيْهَا شَاةٌ عَلَيْهِمَا.

☆☆ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: ایک شخص حسن بصری کے پاس ایک صحیفہ لے کر آیا جس میں مختلف مسائل تحریر تھے' اس نے اُن سے اس صحیفے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے اُن مسائل میں کوئی غلطی نہیں نکالی' البتہ جب یہ مسئلہ آیا کہ چالیس بکریاں دو لوگوں کی مشترکہ ملکیت ہوں تو انہوں نے فرمایا: ان دونوں پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حمید بن ھلال عدوی، ابونصر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ عالم، توقف فیہ ابن سیرین؛ لدخولہ فی عمل سطان، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ جماعۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۵۷۲)۔

1924- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِيْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ مَيْسَرَةَ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ اَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَجَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهِ- قَالَ- فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْ عَهْدِيْ اَنْ لَا اٰخُذَ مِنْ رَاضِعِ لَبَنٍ شَيْئًا قَالَ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ .وَاَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ فَقَالَ خُذْ هٰذِهِ .فَاَبٰى اَنْ يَّاْخُذَهَا.

☆☆ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص ہمارے پاس آیا' میں اس کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُسے یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ مجھے اس بات کا پابند کیا گیا ہے' میں دودھ پلانے والا کوئی جانور وصول نہ کروں اور (زکوٰۃ کی وصولی کرتے ہوئے) الگ' الگ مال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور اکٹھے مال کو الگ' الگ نہ کیا جائے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) اُس کے پاس ایک شخص اونچی کوہان والی اونٹنی لے کر آیا اور

۱۹۲۲- اخرجه البيهقي في سننه (۱۰۶/۴) كتاب الزكاة' باب صدقة الخلطاء' من طريق الدارقطني' به-
۱۹۲۳- اخرجه البيهقي في سننه (۱۰۶/۴) من طريق الحجاج بن منهال عن حماد' به-
۱۹۲۴- اخرجه النسائي في سننه (۲۹/۵) كتاب الزكاة' باب الجمع بين المتفرق' و التفريق بين المجتمع' و احمد في مسنده (۲۵/۴) من طريق هلال بن خباب' به-و اخرجه ابو داود في كتاب الزكاة (۱۵۷۹) باب في زكاة السائمة- و الطبراني في الكبير (۹۱/۷) رقم (۶۴۷۲) من طريق ابي عوانة عن هلال بن خباب عن ميسرة ابي صالح عن سويد بن غفلة' قال: (سرت- او اخبرني من سار- مع مصدق رسول الله صلى الله عليه وسلم)- و للحديث طريق آخر عن ابي ليلى الكندي عن سويد' سياتي بعد الحديث التالي مباشرة-

بولا: تم اسے وصول کرلو! اس نے اُسے وصول کرنے سے انکار کر دیا۔

1925 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُمَيْدِ الْجَلَّابُ اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ مَيْسَرَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ اَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَعَدْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اَيْشٍ فِىْ كِتَابِكَ فَقَالَ اَنْ لَّا اُفَرِّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا اَجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ فَاَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ فَاَبٰى اَنْ يَّقْبَلَهَا .

☆☆ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے زکوۃ وصول کرنے والے ایک صاحب ہمارے پاس آیا' میں اس کے پاس بیٹھ گیا' میں نے اس سے دریافت کیا: تمہاری تحریر میں کیا لکھا ہے؟ اس نے بتایا: اکٹھے مال کو الگ' الگ نہ کروں اور الگ' الگ مال کو اکٹھا نہ کروں۔ (راوی کہتے ہیں:) پھر ایک شخص اس کے پاس اونچی کوہان والی اونٹنی لے کر آیا تو اس نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن ادریس ابوحمید جلاب۔ حدث عن هشیم بن بشیر۔ روی عنه قاضی محاملی۔ ذکره خطیب فلم یذکر فیه جرحا ولا تعدیلا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴/۳۸-۳۹)۔

1926 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَالْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ لَيْلَى الْكِنْدِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فَقَرَاْتُ فِىْ كِتَابِهٖ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ قَالَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ عَظِيمَةٍ حَسْنَاءَ مُلَمْلَمَةٍ فَاَبٰى اَنْ يَّاْخُذَهَا وَقَالَ مَا عُذْرِىْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَخَذْتُ هٰذِهٖ مِنْ مَّالِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ .قَالَ يَحْيٰى ثُمَّ سَمِعْتُ شَرِيكًا بَعْدُ يَذْكُرُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ فَذَكَرْتُهٗ لِوَكِيعٍ فَقَالَ اِنَّمَا سَمِعَهٗ مِنْهُ عَنْ عُثْمَانَ .

☆☆ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے زکوۃ وصول کرنے والا ایک شخص آیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس کی تحریر میں یہ بات پڑھی کہ الگ' الگ مال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور اکٹھے مال کو الگ' الگ نہ کیا جائے' زکوۃ (ادائیگی یا وصولی) سے بچنے کے لیے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اس کے بعد اس کے پاس ایک شخص بڑی اونٹنی لے کر آیا جو بہت خوبصورت اور صحت مند تھی' تو اس نے اونٹنی کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ بولا: اگر میں نے ایک مسلمان کے مال میں سے اسے وصول کر لیا' تو پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کیا عذر پیش کروں گا۔

۱۹۲۶- اخرجه ابو داود كتاب الزكاة (۲/۱۰۵) باب التغليظ في منع الزكاة' الحديث (۱۵۸۰)' و ابن ماجه في سننه (۱/۵۷۶) كتاب الزكاة باب ما يأخذ المصدق من الابل' الحديث (۱۸۰۱)' و الطبراني في الكبير (۷/۱۰۸) رقم (٦٤٧٦) من طريق شريك عن عثمان به- و شريك ضعيف-

کروں گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں کچھ اختلاف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن مغیرہ ثقفی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوالمغیرہ کوفی اعشی، وھوعثمان بن ابی زرعۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۴/۲)۔

9-باب مَا اُدِّیَ زَکَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ

باب9: جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے اسے کنز نہیں کہا جائے گا

1927- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْطَاكِيُّ قَاضِي الْمِصِّيصَةِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُمَيْدٍ الْحِمْصِيُّ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ ثَابِتٍ يَعْنِيْ ابْنَ عَجْلَانَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِّنْ ذَهَبٍ فَسَاَلَتْ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ اَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ اِذَا اَدَّيْتِ زَكَاتَهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ . الْمَعْنٰى وَاحِدٌ.

★★ عطاء بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے سونے کا ہار پہنا ہوا تھا' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' انہوں نے دریافت کیا: کیا اسے کنز کہا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نے اس کی زکوٰۃ ادا کر دی تو یہ کنز شمار نہیں ہوگا۔

اس کا مفہوم ایک ہی ہے۔

1928- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ نَشِيْطٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَطَاءٍ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اَنَّهُ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۱۹۲۷- اخرجه الحاكم في الزكاة (۳۹۰/۱) باب: التغليظ في منع الزكاة' عن ابي العباس محمد بن يعقوب' ثنا عنبسة بن احمد بن الفرج' ثنا عثمان بن سعيد بن كثير بن دينار' ثنا محمد ابن مهاجر ...... به وقال: (صحيح على شرط البخاري' و لم يخرجاه)- اه - واخرجه البيهقي في الزكاة (۸۳/٤) باب: تفسير الكنز الذي ورد الوعيد فيه' عن الحاكم' به- قلت: و اخرجه ابو داود في الزكاة (۹۷/۲) باب: الكنز ما هو؟ وزكاة الحلي (۱۵٦٤)' عن محمد بن عيسى' ثنا عتاب- يعني: ابن بشير- عن ثابت بن عجلان عن عطاء ..... به-واعله البيهقي بتفرد ثابت بن عجلان- و راجع نصب الراية (۳۷۱/۲-۳۷۲)-

۱۹۲۸- اخرجه ابو داود في في الزكاة (۹۷/۲-۹۸) باب: الكنز ما هو؟ وزكاة الحلي (۱۵٦۵) عن محمد بن ادريس الرازي' ثنا عمرو بن الربيع بن طارق' ثنا يحيى بن ايوب عن عبيد الله بن ابي جعفر ان محمد بن عمرو بن عطاء اخبره عن عبد الله بن شداد' به- و اخرجه الحاكم في المستدرك (۳۸۹/۱)' و البيهقي في الزكاة (۱۳۹/٤) من هذا الوجه-وقول الدارقطني هنا: (محمد بن عطاء: مجهول) و هم' كما نبه على ذلك البيهقي و ابن القطان و غيرهما- راجع : نصب الراية للزيلعي (۳۷۱/۲)-

(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَاَى فِىْ يَدَىَّ فَتَخَاتٍ مِّنْ وَرِقٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَآئِشَةُ ـ فَقُلْتُ صَنَعْتُهُنَّ اَتَزَيَّنُ لَكَ فِيهِنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .فَقَالَ اَتُؤَدِّينَ زَكَاتَهُنَّ فَقُلْتُ لَا اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ .قَالَ هُنَّ حَسْبُكِ مِنَ النَّارِ مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ هٰذَا مَجْهُولٌ .

☆☆ عبداللہ بن شداد بیان کرتے ہیں: ہم لوگ سیّدہ عائشہ ﷞ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے میرے ہاتھ میں چاندی کے کنگن دیکھے' آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے عائشہ! یہ کہاں سے آئے ہیں؟ میں نے عرض کی: انہیں میں نے بنایا ہے تاکہ انہیں پہن کر آپ ﷺ کے سامنے آؤں' یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے ان کی زکوٰۃ ادا کی ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں! (یا جو بھی اللہ نے چاہا) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے جہنم (میں عذاب ہونے) کے لیے کافی ہیں۔

محمد بن عطاء نامی راوی مجہول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ہارون بن ابراہیم ربعی، ابوجعفر بغدادی بزاز، ابونشیط، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳۹۹)۔

1929- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ مَسْعَدَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُوْلُ اَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِطَوْقٍ فِيهِ سَبْعُونَ مِثْقَالًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُذْ مِنْهُ الْفَرِيْضَةَ .فَاَخَذَ مِنْهُ مِثْقَالًا وَّثَلَاثَةَ اَرْبَاعِ مِثْقَالٍ .اَبُوْ بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ مَتْرُوْكٌ وَّلَمْ يَاْتِ بِهِ غَيْرُهُ .

☆☆ امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ فاطمہ بنت قیس ﷞ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک زنجیر لے کر آئی جس میں ستر مثقال سونا تھا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اس میں سے زکوٰۃ وصول کرلیں' تو نبی اکرم ﷺ نے اس میں سے ایک مثقال اور تین چوتھائی مثقال وصول کرلی۔

اس روایت کا ایک راوی ابوبکر ہذلی متروک ہے اور اس روایت کو اس کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ نصر بن مزاحم ابوالفضل منقری کوفی۔ حدث عن ثوری، وشعبة، وحبیب بن حسان، وعبدالعزیز بن سیاہ وغیرهم۔ [illegible]

۱۹۲۹- اخرجه ابو نعيم في اخبار اصبهان (۱/۲۴۲) في ترجمة: شيبان بن زكريا المعالي عن عبد الله بن محمد بن جعفر، ثنا [illegible] جعفر الذهبي، ثنا عبد الرحمن بن عمر، ثنا ابو سليمان صالح بن مهران، ثنا شيبان بن زكريا عن عباد بن كثير عن شعيب بن الحبحاب به۔

لہ حسین بن نصر، ونوح بن حبیب قومسی، وابوصلت ہروی وغیرھم۔ قال عقیلی: شیعی، فی حدیثہ اضطراب، وخطا کثیر۔ وقال ابوخیثمہ: کان کذابا۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: واھی حدیث متروک۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۴۶۸/۸)، وتاریخ بغداد (۲۸۲/۱۳)، ومیزان (۲۴/۷)، ولسان (۲۰۴/۶-۲۰۵)۔

○ اسید بن عاصم بن عبداللہ، مولی ثقیف، ابوحسین اصبہانی۔ روی عن عامر بن ابراہیم، وسعید بن عامر ضبعی، وعبداللہ بن بکر سہمی، وبشر بن عمر زہرانی، وبکر بن بکار، وحسین بن حفص، وطبقتھم۔ وصنف (المسند)۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ وقال ذہبی: حافظ محدث امام۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۳۱۸/۲)، وتاریخ اصبہان (۲۷۲/۱)، وسیر اعلام النبلاء (۳۷۸/۱۲)۔

○ شعیب بن حجاب ازدی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) معولی، ابوصالح بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۸۱۱)۔

1930- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ بِهٰذَا مِثْلَهُ وَزَادَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي الْمَالِ حَقٌّ سِوَى الزَّكَاةِ قَالَ نَعَمْ . ثُمَّ قَرَاَ (وَآتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهِ)

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا مال میں زکوۃ کے علاوہ بھی کوئی حق ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور وہ اپنی ہی پسند کے ساتھ اپنا مال دیتا ہے''۔

1931- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ الْخُتُّلِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ غَالِبٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ مَيْمُوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ .

وَعَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ . اَبُوْ حَمْزَةَ هٰذَا مَيْمُوْنٌ ضَعِيفُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: زیورات میں زکوۃ ہوتی ہے۔

۱۹۳۰- قد توبع الهذلي على روايته عند ابي نعيم في اخبار اصبهان-

۱۹۳۱- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۲/ ٤٤) من طريق المصنف به- قال البيهقي في المعرفة (۲/ ۲۹۸- ۲۹۹): [illegible] (والذي يرويه بعض فقهائنا مرفوعا: (ليس في الحلي زكاة) لا اصل له انما يروى عن جابر من قوله غير مرفوع) والذي يروى عن عافية بن ايوب عن الليث عن ابي الزبير عن جابر مرفوعا لا اصل له فمن احتج به مرفوعا كان مغرورا بدينه داخلا فيما [illegible] به المخالفين من الاحتجاج برواية الكذابين والله يعصمنا من امثاله)- اه-

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں: زیورات میں زکوٰۃ نہیں ہوتی۔

اس روایت کا راوی ابوحمزہ اس کا نام میمون ہے اور یہ ضعیف الحدیث ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صالح بن عمرو، عن ابان۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: منکر حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: مغنی (۱/۳۰۴) ولسان (۳/۲۰۵)۔

○ میمون، ابوحمزۃ قصاب، مشہور بکنیتہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۱۰۶)۔

1932 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لاَ بَأْسَ بِلُبْسِ الْحُلِيِّ إِذَا أُعْطِيَ زَكَاتُهُ.

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ إِلَى خَازِنِهِ سَالِمٍ أَنْ يُخْرِجَ زَكَاةَ حُلِيِّ بَنَاتِهِ كُلَّ سَنَةٍ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: زیورات پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے جب ان کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔

عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے اپنے منشی سالم کو یہ خط لکھا کہ ان کی صاحبزادیوں کے زیورات کی ہر سال زکوٰۃ ادا کر دیا کریں۔

1933 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُقَاتِلٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الأَزْهَرِ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ إِنَّ لِي حُلِيًّا وَإِنَّ زَوْجِي خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِ وَإِنَّ لِي بَنِي أَخٍ أَفَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أَجْعَلَ زَكَاةَ الْحُلِيِّ فِيهِمْ قَالَ نَعَمْ . هَذَا وَهَمٌ وَالصَّوَابُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مُرْسَلٌ مَوْقُوفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: میرے پاس کچھ زیورات ہیں اور میرے شوہر غریب آدمی ہیں، میرے کچھ بھتیجے بھی ہیں، تو کیا میرے لیے یہ بات جائز ہوگی کہ میں ان زیورات کی زکوٰۃ ان لوگوں پر خرچ کر دوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!

یہ روایت وہم ہے، درست یہ ہے: یہ روایت ابراہیم کے حوالے سے، حضرت عبداللہ سے مرسل اور موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

۱۹۳۲- اخرجه البيهقي في سننه (۴/۱۳۹) كتاب الزكاة: باب من قال: في الحلي زكاة من طريق الدارقطني' به-واما اثر عبد الله بن عمرو فاخرجه ابن ابي شيبة (۳/۱۵۴) في الزكاة: باب: في الحلي' عن وكيع عن جرير بن حازم عن عمرو بن شعيب عن عبد الله بن عمرو' واخرجه عبد الرزاق نحوه في الزكاة (۴/۸۴) (۷۰۵۷) باب: التبر و الحلي' عن الثوري عن ابي موسى عن عمرو بن شعيب عن عبد الله بن عمرو' نحوه-

۱۹۳۳- هكذا اخرجه الدارقطني من طريق قبيصة عن سفيان عن حماد باسناده موصولاً مرفوعاً' ورجح الدارقطني ارساله ووقفه ثم عقبه مرسلاً موقوفاً فراجع الرواية الآتية-

پر منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن مقاتل، ابوبکر رازی، قدم بغداد وحدث بھا عن ابیہ وحسین بن عیسیٰ بن میسرۃ، واحمد بن بکر بن سیف۔ روی عنہ عبد باقی بن قانع، وابوقاسم طبرانی، وحسین بن مھدی مروزی۔ ذکرہ خطیب فلم یذکر فیہ جرحاً و لا تعدیلاً۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۵/۹۸)۔

1934- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّ امْرَاَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سَاَلَتْهُ عَنْ حُلِيٍّ لَهَا قَالَ اِذَا بَلَغَ مِائَتَيْنِ فَفِيْهِ الزَّكَاةُ . قَالَتْ اِنَّ فِيْ حَجْرِيْ بَنِيْ اَخٍ لِيْ اَفَاَضَعُهُ فِيْهِمْ قَالَ نَعَمْ . مَوْقُوْفٌ.

☆☆ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے ان سے اپنے زیورات کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: جب وہ دوسو (درہم جتنے قیمتی) ہوں تو اُن میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اس خاتون نے کہا میرے بھتیجے میرے زیرِ پرورش ہیں' کیا میں اسے ان پر خرچ کردوں؟ تو حضرت عبداللہ نے جواب دیا: جی ہاں!

یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

10- باب لَيْسَ فِيْ مَالِ الْمُكَاتَبِ زَكَاةٌ حَتّٰى يَعْتِقَ .

باب 10: مکاتب غلام جب تک آزاد نہ ہو جائے' اس کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی

1935- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِيْ بْنُ قَانِعٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَزِيْعٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِيْ مَالِ الْمُكَاتَبِ زَكَاةٌ حَتّٰى يَعْتِقَ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مکاتب غلام کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک وہ آزاد نہ ہو جائے۔

۱۹۳۴- هكذا اخرجه الفريابي عن الثوري' و تابعه عبد الرزاق عن الثوري' به- مصنف عبد الرزاق في الزكاة (۸۳/۴)(۷۰۵۶) باب: التبر و الحلي- واخرجه البيهقي في سننه (۱۳۹/۴) من طريق عبد الله بن الوليد عن سفيان به- و اشار الى المرفوع' ورجح لهذا الموقوف- و اخرجه معمر عن حماد عن ابراهيم عن ابن مسعود' بنحوه- اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۷۰۵۵)-

۱۹۳۵- عبد الله بن بزيع الانصاري عن روح بن القاسم: قال الدارقطني: ليس بمتروك- و قال ابن عدي: ليس بحجة' و هو قاضي تستر' عامة احاديثه ليست بمحفوظة- و مناكير عبد الله: حديث يحيى بن غيلان قال: حدثنا عبد الله بن بزيع عن ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر- رضي الله عنه- قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (ليس في مال المكاتب زكاة حتى يعتق' اخرجه الدارقطني في السنن)- الشوى- وقال الساجي: ليس بحجة' روى عنه يحيى بن غيلان مناكيراه- كل ذلك من لسان الميزان لابن حجر (۳۶۳/۳)- والصواب في هذا الحديث الوقف: فقد اخرجه عبد الرزاق و هو اوثق و اجل من ابن بزيع' موقوفاً' اخرجه عبد الرزاق عن ابن جريج: اخبرنا ابو الزبير' انه سمع جابر بن عبد الله يقول: (لا صدقة في مال العبد' ولا المكاتب حتى يعتقا)- و مصنف عبد الرزاق في الزكاة (۷۱/۴) باب: صدقة العبد و المكاتب (۷۰۰۸)- و تابعه محمد بن بكر عن ابن جريج' به موقوفاً- اخرجه ابن ابي شيبة في الزكاة (۳۰/۴)-

1936- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ الْكُرْدِيِّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَعَلَيْهِمَا أَسْوِرَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَيَسُرُّكُمَا أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللَّهُ بِأَسْوِرَةٍ مِنْ نَارٍ . قَالَا لَا .قَالَ فَأَدِّيَا حَقَّ هَذَا .وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَلَيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ وَقَالَ أَيْضًا فَأَدِّيَا حَقَّ هَذَا عَلَيْكُمَا . يَعْنِي الزَّكَاةَ .حَجَّاجٌ هُوَ ابْنُ أَرْطَاةَ لَا يُحْتَجُّ بِهِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یمن سے تعلق رکھنے والی دو خواتین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' انہوں نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا تم دونوں اس بات کو پسند کرو گی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تم دونوں اس کا حق ادا کرو۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ان دونوں نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے' اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) پھر تم دونوں اس کا حق ادا کرو جو تم پر لازم ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد زکوٰۃ تھی۔

اس روایت کا راوی حجاج' یہ حجاج بن ارطاۃ ہے اور یہ مستند نہیں ہے۔

1937- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ لِامْرَأَتِي حُلِيًّا مِنْ عِشْرِينَ مِثْقَالًا .قَالَ فَأَدِّ زَكَاتَهُ نِصْفَ مِثْقَالٍ . يَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ مَتْرُوكٌ وَهَذَا وَهَمٌ وَالصَّوَابُ مُرْسَلٌ مَوْقُوفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: میری بیوی کے بیس مثقال کے زیورات ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان کی نصف مثقال زکوٰۃ ادا کرو۔

اس روایت کا ایک راوی یحییٰ بن ابوانیسہ متروک ہے' اور یہ روایت وہم ہے' درست یہ ہے: یہ روایت مرسل ہے اور موقوف ہے۔

۱۹۳۶- اخرجه ابن ابي شيبة في الزكاة (۲/ ۵۴) باب: في الحلي' عن حجاج' به- و اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۴/ ۸۵) باب: التبر و الحلي' عن المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب' باسناده- و اخرجه الترمذي في الزكاة (۲/ ۹۷) باب: الكنز ما هو؟ و زكاة الحلي من حديث ابن لهيعة (۶۳۷) و ابو داود في الزكاة (۲/ ۹۷) باب: الكنز ما هو؟ و زكاة الحلي (۱۵۶۳) من حديث حسين' و هو المعلم' و النسائي في الزكاة (۵/ ۳۸) باب: زكاة الحلي من حديث حسين ايضا' كلاهما- حسين و ابن لهيعة عن عمرو بن شعيب' به- و قال الترمذي: (و هذا حديث قد اخرجه المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب' نحو هذا- و المثنى بن الصباح و ابن لهيعة يضعفان في الحديث- ولا يصح في هذا الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء)- اه-

۱۹۳۷- اعله الدارقطني بيحيى بن ابي انيسة وصوب المرسل الموقوف' و يحيى لم يحدث عنه عبد الرحمن و لا القطان' و كذبه اخوه زيد' و تركه الامام احمد و غيره- و قال ابن معين: ليس بشيء- و ضعفه يعقوب بن سفيان و الرازيان و البخاري و غيرهم- ينظر تهذيب الكمال (۳۱/ ۲۲۲- ۲۳۰)-

1938- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّ امْرَاَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ سَاَلَتْهُ عَنْ طَوْقٍ لَهَا فِيهِ عِشْرُونَ مِثْقَالاً مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَتْ اُزَكِّيهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ كَمْ قَالَ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ قَالَتْ اُعْطِيهَا فُلاَنًا ابْنُ اَخٍ لَهَا يَتِيمٌ فِي حَجْرِهَا .قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتِ.

☆☆ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے ان سے اپنے ایک ہار کے بارے میں دریافت کیا جو بیس مثقال کا تھا اور سونے سے بنا ہوا تھا' اس خاتون نے دریافت کیا: کیا میں اس کی زکوٰۃ ادا کروں گی؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! اس خاتون نے دریافت کیا: کتنی؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: پانچ درہم' اس خاتون نے دریافت کیا: کیا میں یہ فلاں شخص کو ادا کر دوں' اس خاتون نے اپنے بھتیجے کے بارے میں دریافت کیا جو یتیم تھا اور اس خاتون کے زیر پرورش تھا' تو حضرت عبداللہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ایسا کرسکتی ہو۔

1939- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ لاِمْرَاَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ حُلِيٌّ فَقَالَتْ لاِبْنِ مَسْعُودٍ اُعْطِي زَكَاتَهُ قَالَ نَعَمْ .قَالَتْ اُعْطِي ابْنَ اَخِي يَتِيمًا قَالَ نَعَمْ

☆☆ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے زیورات تھے' اس خاتون نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا میں اس کی زکوٰۃ ادا کروں گی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس خاتون نے دریافت کیا: کیا میں اپنے یتیم بھتیجے کو یہ دے دوں؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں!

1940- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْحُلِيِّ فَقَالَ لَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ.

☆☆ علی بن سلیم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے زیورات کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن عبید اللہ بن ابی رجاء ثغری، یکنی ابا جعفر نجار طرسوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۸)۔

○ علی بن سلیم، ابو سلیم حرانی۔ سمع انسا۔ روی عنہ مسعر بن کدام، و اسرائیل، وشریک وابوعوانۃ۔ ذکرہ بخاری، و بن ابی حاتم فلم یذکرا فیہ جرحا ولا تعدیلا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ کبیر (۶/۲۷۷)، وجرح وتعدیل

۱۹۳۸- سبق نحوه عن ابن مسعود عبد الرزاق في مصنفه في الزكاة (٤/٨٣) باب: التبر و الحلي (٧٠٥٥)-

۱۹۳۹- اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (٤/٨٣) باب: التبر و الحلي (٧٠٥٦)-

۱۹۴۰- اخرجه البيهقي في الكبرى (٤/١٣٨) كتاب الزكاة: باب من قال: لا زكاة في الحلي من طريق الدارقطني به-

(۱۸۸/۲)۔

1941- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَنَاتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ تُصْدَقُ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَتَجْعَلُ لَهَا مِنْ ذٰلِكَ حُلِيًّا بِاَرْبَعِمِائَةِ دِيْنَارٍ وَّلَايَرٰى فِيْهِ صَدَقَةً.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی صاحبزادیوں میں سے ایک خاتون کوایک ہزار درہم دیے گئے اس خاتون نے اس کے زیورات بنالیے جو چار سو دینار کے بنے' لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک ان پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی تھی۔

1942- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَا زَكَاةَ فِي الْحُلِيِّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: زیورات پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1943- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُحَلِّي بَنَاتِهٖ بِاَرْبَعِمِائَةِ دِيْنَارٍ وَّلَايُخْرِجُ زَكَاتَهٗ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی صاحبزادیوں کے لیے چار سو دینار کے زیورات بنوائے لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کی۔

1944- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُحَلِّي بَنَاتِهَا بِالذَّهَبِ وَلَاتُزَكِّيْهِ نَحْوًا خَمْسِيْنَ اَلْفًا .

☆☆ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اپنی صاحبزادیوں کے لیے سونے کے زیورات بنوائے اوران کی زکوٰۃ ادا نہیں کی' ان زیورات کی قیمت پچاس ہزار کے قریب تھی۔

11- باب وُجُوبِ الزَّكَاةِ فِي مَالِ الصَّبِيِّ وَالْيَتِيْمِ .

باب 11: بچے اور یتیم کے مال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے

1945- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ غُلَيْبٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ

۱۹۴۱- اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۸۲/٤) باب: التبر و الحلي (۷۰٤۷)- من طريق عبيد الله به-

۱۹۴۲- مصنف عبد الرزاق في الزكاة (۸۲/٤) باب: التبر و الحلي (۷۰٤۷)-

۱۹۴۳- اخرجه البيهقي في سننه (۱۳۸/٤) كتاب الزكاة' باب من قال: لا زكاة في الحلي- من طريق ابي العباس الاصم' ثنا يحيى بن ابي طالب' به- و اخرجه البيهقي من طريق مالك بن انس و اسامة بن زيد ويونس بن يزيد وغير واحد: ان نافعا حدثهم عن عبد الله بن عمر انه قال: (ليس في الحلي زكاة)-واخرجه من طريق مالك عن نافع بن عبد الله بن عمر -رضي الله عنهما- كان يحلي بناته و جواريه الذهب' فلا يخرج منه الزكاة-

۱۹۴۴- اخرجه ابن ابي شيبة في الزكاة (۱۵۵/۳) باب: من قال: ليس في الحلي زكاة: حدثنا وكيع' به-

عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَامَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ لَهُ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الصَّدَقَةُ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ایسے یتیم کا سرپرست ہے جس یتیم کا مال موجود ہو تو وہ اس یتیم کے لیے اس مال کی تجارت کرے اس مال کو ایسے ہی نہ چھوڑ دے کہ اسے زکوۃ ختم کر دے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن غلیب ازدی مصری، لیس بہ باس، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۲۸۶)۔

1946 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْعَطَّارُ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا مِنْدَلٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) احْفَظُوا الْيَتَامٰى فِىْ اَمْوَالِهِمْ لَا تَاْكُلُهَا الزَّكَاةُ.

☆☆ عمرو بن شعیب والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یتیموں کے مال کی حفاظت کرنا انہیں زکوۃ ختم نہ کر دے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبید بن اسحاق عطار کوفی۔ ضعفہ یحییٰ، امام بخاری فرماتے ہیں: عندہ مناکیر و قال ازدی: متروک الحدیث، امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: مغنی (۴۱۸/۳)، جرح والتعدیل (۴۰۱/۵)، ولسان (۱۳۸/۴)۔

1947 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

۱۹۴۵- اخرجه الترمذي في الزكاة (۳۲/۲) باب: ما جاء في زكاة مال اليتيم، من حديث الوليد بن مسلم عن المثنى بن الصباح، باسناده- وقال: (وانما روي هذا الحديث من هذا الوجه، و في اسناده مقال: لان المثنى بن الصباح يضعف في الحديث- و روى بعضهم هذا الحديث عن عمرو بن شعيب ان عمر بن الخطاب...... فذكر هذا الحديث)- قال الترمذي: (وعمرو بن شعيب: هو ابن محمد بن عبد الله بن عمرو بن العاص- و شعيب قد سمع من جده عبد الله بن عمرو- وقد تكلم يحيى بن سعيد في حديث عمرو بن شعيب، وقال: هو عندنا واه- و من ضعفه فانما ضعفه من قبل انه يحدث من صحيفة جده عبد الله بن عمرو- و اما اكثر اهل الحديث فيحتجون بحديث عمرو بن شعيب فيثبتونه منهم: احمد و اسحاق و غيرهما)- اه- والحديث اخرجه البيهقي (۱۰۷/۴) من طريق المثنى بن الصباح، به-

۱۹۴۶- مندل: هو ابن علي العنزي، ضعفه احمد و ابن معين في بعض الروايات عنه، و ضعفه ايضاً النسائي و ابو زرعة و غيرهما- و قال ابن معين في رواية: (ليس به باس، يكتب حديثه)- اه- ينظر: تهذيب الكمال (۱۹۲/۲۸-۴۹۸)-

جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِىْ مَالِ الْيَتِيْمِ زَكَاةٌ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یتیم کے مال میں زکوٰۃ لازم ہوگی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن عبداللہ بن یزید بن ازوق رقی مالکی قطان جصاص، ابوعلی۔ سمع ہشام بن عمار، وابراہیم بن ہشام غسانی وولید بن عتبہ، واسحاق بن موسیٰ خطمی، ومخلد بن مالک، وطبقتھم۔ حدث عنہ جعفر خلدی، وحافظ ابوعلی نیسابوری، وابوبکر بن سنی، ابوحاتم بستی، وابواحمد بن عدی، وخلق۔ وثقہ دارقطنی، وقال ذھبی: حافظ مسند علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ رحال مصنف۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۱۴/۲۸۶)۔

1948- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ ابْتَغُوْا بِاَمْوَالِ الْيَتَامَى لَا تَاْكُلُهَا الصَّدَقَةُ.

☆☆ سعید بن میسب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یتیموں کے مال کا خیال رکھو انہیں زکوٰۃ ختم نہ کردے۔

1949- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوْفِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ صَلْتٍ الْمَكِّىِّ عَنِ ابْنِ اَبِىْ رَافِعٍ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُهُمْ عِنْدَ عَلِىٍّ فَلَمَّا دَفَعَهَا اِلَيْهِمْ وَجَدُوْهَا بِنَقْصٍ فَحَسَبُوْهَا مَعَ الزَّكَاةِ فَوَجَدُوْهَا تَامَّةً فَاَتَوْا عَلِيًّا فَقَالَ كُنْتُمْ تَرَوْنَ اَنْ يَكُوْنَ عِنْدِىْ مَالٌ لَا اُزَكِّيْهِ.

☆☆ ابن ابورافع بیان کرتے ہیں: ان لوگوں کے اموال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اموال انہیں واپس کیے تو ان لوگوں نے ان میں کچھ کمی پائی پھر جب انہوں نے زکوٰۃ کے ساتھ اس کا حساب کیا تو انہیں مکمل پایا۔ وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ سمجھتے تھے کہ میرے پاس کوئی مال موجود ہوگا اور میں اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کروں گا۔

1950- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ صَلْتٍ الْمَكِّىِّ عَنِ ابْنِ اَبِىْ رَافِعٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اَقْطَعَ اَبَا رَافِعٍ اَرْضًا فَلَمَّا

۱۹۴۷- رواہ بن الجراح ترکہ الدارقطنی، و ضعفہ غیرہ-ینظر: تہذیب الکمال (۹/۲۲۷-۲۳۰)- و شیخہ محمد بن عبید اللہ: ھو العرزمی تقدمت ترجمتہ-

۱۹۴۸ اشار الترمذی الی ھذہ الروایۃ فیما سبق نقلہ عنہ قریبا- و اخرجہ البیہقی فی الزکاۃ (۴/۱۰۷) باب: من تجب علیہ الصدقۃ من طریق الدارقطنی بہ-وقال البیہقی: (ھذا اسناد صحیح ولہ شواھد عن عمر رضی اللہ عنہ)- اھ- و تعقبہ ابن الترکمانی فی (الجوھر

۱۹۴۹- اخرجہ البیہقی فی الزکاۃ (۴/۱۰۷) باب: من تجب علیہ الصدقۃ معلقا-

ـاتَ اَبُوْ رَافِعٍ بَـاعَهَـا عُمَرُ بِثَمَانِيْنَ اَلْفًا فَدَفَعَهَا اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُما فَكَانَ يُزَكِّيهَا فَلَمَّا ـضَهَا وَلَـدُ اَبِىْ رَافِـعٍ عَـدُّوا مَـالَهُمْ فَوَجَدُوْهُ نَاقِصًا فَاتَوْا عَلِيًّا فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ اَحَسَبْتُمْ زَكَاتَهَا قَالُوْا لاَ .قَالَ حْسَبُوْا زَكَاتَهَا فَوَجَدُوهَا سَوَاءً فَقَالَ عَلِيٌّ اَكُنْتُمْ تَرَوْنَ يَكُوْنُ عِنْدِىْ مَالٌ لاَ اُؤَدِّى زَكَاتَهُ.

☆☆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو کچھ زمین جاگیر کے طور پر عطاء کی جب حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو ۸۰ ہزار کے عوض میں فروخت کر دیا اور وہ مال حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی زکوٰۃ ادا کرتے رہے' جب حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی اولاد نے اس مال کو اپنے قبضے میں لیا' تو انہوں نے اپنے مال کی گنتی کی تو اسے کم پایا' وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں اس بارے میں بتایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے اس کی زکوٰۃ کا حساب لگایا ہے' انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! راوی بیان کرتے ہیں: ان لوگوں نے اس کی زکوٰۃ کا حساب لگایا تو اسے پورا پایا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم لوگ یہ سمجھتے تھے کہ میرے پاس کوئی مال موجود ہوگا اور میں اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کروں گا۔

12-باب اسْتِقْرَاضِ الْوَصِيِّ مِنْ مَّالِ الْيَتِيمِ .

باب12: یتیم کے مال میں سے وصی کا قرض کے طور پر کچھ لینا

1951- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ وَّصَـخْـرُ بْـنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ عِنْدَهُ مَالُ يَتِيمٍ فَكَانَ يَسْتَقْرِضُ مِنْهُ وَرُبَّمَا ضَمِنَهُ وَكَانَ يُزَكِّى مَالَ الْيَتِيمِ اِذَا وَلِيَهُ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک یتیم کا مال موجود تھا' وہ اس میں سے قرض کے طور پر لے لیتے تھے' بعض اوقات وہ اس کے ضامن بھی بن جاتے تھے اور جب وہ یتیم کے مال کے سرپرست بنتے تھے تو اس کی زکوٰۃ بھی ادا کیا کرتے تھے۔

1952- حَـدَّثَـنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ السَّمَّانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ ابْتَغُوا بِاَمْوَالِ الْيَتَامٰى لاَ تَسْتَهْلِكُهَا الزَّكَاةُ.

☆☆ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یتیموں کے اموال کو خیال

اخرجه البيهقي في الزكاة (٤/١٠٧-١٠٨) باب: من تجب عليه الصدقة من طريق الدارقطني به- وقال البيهقي: واخرجه حسن بن جرير بن عبد الحميد عن اشعث' وقال: عن ابن ابي رافع- وهو الصواب)- اه-

اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (٤/٧١) باب: صدقة مال اليتيم و الا لتماس فيه و اعطاء زكاته (٦٩٩٢) و باب ليف يجني ... ماله (٧٠٠١) و ابن ابي شيبة (٤/٢٥) في الزكاة كلاهما من حديث نافع عن ابن عمر بنحوه-

اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (٤/٦٩) باب: صدقة مال اليتيم والالتماس فيه واعطاء زكاته (٦٩٨٩) (٦٩٩٠) (٦٩٩١) و ابن ابي شيبة في الزكاة (٤/٢٥) و البيهقي في الزكاة (٤/١٠٧) باب: من تجب عليه الصدقة' من وجود عن عمر بنحوه- وقد تقدم في الباب من طريق ابن المسيب عن عمر-

رکھو انہیں زکوٰۃ ختم نہ کر دے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اشعث بن سعید بصری، ابوربیع سمان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۲۷)۔

1953 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَيُّوْبَ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَكِّي مَالَ الْيَتِيمِ وَيَسْتَقْرِضُ مِنْهُ وَيَدْفَعُهُ مُضَارَبَةً .

★★ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یتیم کے مال کی زکوٰۃ ادا کیا کرتے تھے' وہ اس میں سے قرض طور پر کچھ لیتے تھے اور اسے مضاربت کر طور پر آگے دے دیتے تھے۔

1954 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْقِرْمِيسِينِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْاَصْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُنِيرُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَعْطَى اَبَا رَافِعٍ مَوْلَاهُ اَرْضًا فَعَجَزَ فَمَاتَ فَبَاعَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِمِائَتَيْ اَلْفٍ وَثَمَانِيَةِ الْاٰفِ دِيْنَارٍ وَاَوْصَى اِلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ عَنْهُ فَكَانَ يُزَكِّيهَا كُلَّ سَنَةٍ حَتّٰى اَدْرَكَ بَنُوهُ فَدَفَعَهُ اِلَيْهِمْ فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ نَاقِصًا فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا اِنَّا وَجَدْنَا نَاقِصًا .فَقَالَ اَحَسَبْتُمْ زَكَاتَهُ قَالُوْا لَا .قَالَ احْسِبُوْا زَكَاتَهُ .فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ سَوَاءً .

★★ مجاہد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلام ابورافع رضی اللہ عنہ کو کچھ زمین عطاء کی' وہ اس کا خیال نہیں رکھ سکے' ان کا انتقال ہو گیا' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس زمین لاکھ اسی ہزار دینار کے عوض میں فروخت کر دیا' انہوں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اس رقم کا نگران مقرر کیا' علی رضی اللہ عنہ ہر سال اس کی زکوٰۃ ادا کرتے رہے' یہاں تک کہ جب حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے بچے بڑے ہو گئے تو حضرت علی وہ مال ان کے سپرد کر دیا' ان لوگوں نے اس کا حساب لگایا تو اسے کم پایا' پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بو اپنا مال کم لگا ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے زکوٰۃ کا حساب لگایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اس کی زکوٰۃ کا حساب لگاؤ' جب انہوں نے اس کا حساب لگایا تو اسے پورا پایا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن احمد بن حسن، ابواسحاق مقری قرمیسینی، محدث صادق صالح جوال رحال۔ سمع کدیمی، وبشر عبدالرحمٰن نسائی، وعبدالرحمٰن بن قاسم وطبقتہم۔ حدث عنہ دارقطنی، وحسن بن حسن بن منذر، وابوحسن بن حمامی، وآخرو

۱۹۵۳- اخرجہ عبد الرزاق فی الزکاۃ (۴/۷۰) (۶۹۹۸) (۶۹۹۹) و ابن ابی شیبۃ فی الزکاۃ (۴/۲۵) عن ابن عمر بنحوہ۔
۱۹۵۴- مجاہد بن وردان لم یعرفہ ابن معین، ووثقہ ابو حاتم الرازی، و ذکرہ ابن حبان فی الثقات، وقال: یخطئ۔ وقال ابو ... تہذیب الکمال (۲۷/۲۲۸-۲۲۹) تقریب التہذیب ۵ (۶۵۲۶)۔ ثقات ابن حبان (۷/۱۹۹)

...یب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ صالحاً۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ ...راد (۶/۱۴-۱۶)، وسیر اعلام النبلاء (۱۶/۱۳۶-۱۳۷)۔

○ منیر بن علاء۔ روی عن اشعث۔ وعنہ سلمۃ بن فضل۔ ضعفہ دارقطنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: مغنی (۲/۶۸۰)، ومیزان (۶/۵۲۸)، ولسان (۶/۱۳۸)۔

1955- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى اَنَّ عَلِيًّا زَكّٰى اَمْوَالَ بَنِي اَبِي رَافِعٍ - قَالَ - فَلَمَّا دَفَعَهَا اِلَيْهِمْ وَجَدُوهَا بِنَقْصٍ فَقَالُوْا اِنَّا وَجَدْنَاهَا بِنَقْصٍ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتَرَوْنَ اَنَّهُ يَكُوْنُ عِنْدِي مَالٌ لَا اُزَكِّيهِ.

★★ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی اولاد کے مال کی زکوٰۃ ادا کی ...ی۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ مال ان لوگوں کے سپرد کیا' تو ان لوگوں نے اس مال کو کم پایا' ان لوگوں ...نے کہا: ہمیں یہ مال کم لگا ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میرے پاس کوئی مال ہوگا اور میں اس کی زکوٰۃ ادا ...ہیں کروں گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن عمیر، (اور ایک قول کے مطابق): ابن قیس، وصواب ان قیساً جد ابیہ، وھو عثمان بن ابی حمید ایضاً، جبلی ...یقظان کوفی اعمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ واختلط، وکان یدلس ویغلو فی تشیع، یہ راویوں کے ...چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۵۳۹)۔

1956- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَجِبُ عَلَى مَالِ الصَّغِيرِ زَكَاةٌ حَتّٰى تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ. ابْنُ لَهِيعَةَ لَا يُحْتَجُّ بِهِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نابالغ کے مال پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' اس وقت زکوٰۃ لازم ہوتی ہے جب اس پر نماز پڑھنا بھی لازم ہو جائے (یعنی جب وہ بالغ ہو جائے)۔

اس روایت کے راوی ابن لہیعہ کو مستند قرار نہیں دیا گیا۔

1957- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ

۱۹۵۵- اخرجه البيهقي في الزكاة (۱/۱۰۸) باب: من تجب عليه الصدقة' من طريق الدارقطني' به- و ابو اليقظان هو عثمان بن عمير البجلي قال ابن معين: ليس حديثه بشيء' و في رواية عنه: ليس بذاك- وضعفه محمد بن عبد الله بن نمير' و ابو حاتم الرازي' و الدارقطني في العلل' وقال مرة: متروك' و ضعفه غيرهم' و لم يحدث عنه عبد الرحمن و يحيى- ينظر: تهذيب الكمال (۱۹/۴۶۹-۴۷۲)-

۱۹۵۶- اعله الدارقطني بابن لهيعة وقد سبقت ترجمته-

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ وَّابْنَتُهَا مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى ال عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَفِىْ يَدِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ هَلْ تُعْطِينَ زَكَاةَ هٰذَا ۔ قَالَتْ لاَ ۔ قَالَ فَيَسُرُّكِ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ ۔ قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا وَقَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ۔

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یمن سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون اپنی صاحبزادی کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس کے ہاتھ میں سونے سے بنے ہوئے دو کنگن نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے اس کی زکوٰۃ ادا کی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا: کیا تم بات پسند کرو گی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس نے ان دونوں کو اتار دیا اور عرض کی: اللہ اور اس کے رسول کی نذر ہیں۔

13-باب زَكَاةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ.

باب 14: اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ

1958- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ قُوهِي بِالْمَفْتَحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الدُّولَابِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ اَرْقَمَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَجَدْنَا فِىْ كِتَابِ عُمَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِىْ صَدَقَةِ الْاِبِلِ فِىْ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ سَائِمَةٍ شَاةٌ وَّفِىْ عَشْرٍ شَاتَا وَفِىْ خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ وَّفِىْ عِشْرِينَ اَرْبَعُ شِيَاهٍ وَّفِىْ خَمْسٍ وَّعِشْرِينَ خَمْسُ شِيَاهٍ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِ فَفِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ فَاِنْ لَّمْ تُوجَدْ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ اِلٰى خَمْسٍ وَّثَلَاثِينَ فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ اِلٰ

١٩٥٧- سبق تخريجه، وذكر متابعاته من رواية حسين في باب: ليس في مال المكاتب زكاة حتى يعتق-

١٩٥٨- اعله الدارقطني بسليمان بن ارقم، وحكم عليه بالترك، ووافقه على تركه ابو حاتم الرازي و الترمذي و النسائي و عبد الر بن يوسف بن خراش و ابو احمد الحاكم وغيرهم؛ و من ثم قال البخاري: تركوه- وقال الجوزجاني: ساقط- وقال احمد: لا يسوى ش شيئا، ولا يروى عنه الحديث - وقال ابن معين: ليس بشيء-ينظر: تهذيب الكمال (٢٥١/١١-٢٥٥)-وقد توبع ابن ارقم على رفعه للح عن الزهري: تابعه : سفيان بن حسين عن الزهري- اخرجه الترمذي في الزكاة (١٧/٣) باب: ما جاء في زكاة الابل و الغنم (٦٢١) و داود في الزكاة (٩٩/٢- ١٠٠) باب: في زكاة السائمة (١٥٦٨) (١٥٦٩)- و ابن خزيمة رقم (٢٢٦٧)- وقال الترمذي: (وقد روى يونس يزيد وغير واحد عن الزهري عن سالم بهذا الحديث و لم يرفعوه- و انما رفعه سفيان بن حسين)- اه-قلت: و سفيان بن حسين ضع الحديث في الزهري: فلا يفرح بهذه المتابعة، قال يعقوب بن شيبة: (وفي حديثه ضعف؛ ما روى عن الزهري)- و قال ابن معين: (ثقة غير الزهري لا يدفع، و حديثه عن الزهري ليس بذاك، انما سمع منه بالموسم) وقالمرة: (ثقة، و هو ضعيف الحديث عن الزهر وقال النسائي : (ليس به باس الا في الزهري)-وقال ابن عدي: (هو في غير الزهري صالح الحديث، و في الزهري يروي اشياء خالف الناس)- اه- ينظر: تهذيب الكمال (١٣٩/١١- ١٤٢)- و تابعهما على رواية الرافع عن الزهري ايضا: سليمان بن كثير - اخرجه ابن ماجه الزكاة (٥٧٣/١) باب: صدقة الابل (١٧٩٨)- قلت: ولا يفرح بهذه المتابعة ايضا: فابن كثير كان يصحب سفيان بن حسين، و ضعفه معين مطلقا- و قال النسائي : (ليس به باس الا في الزهري: فانه يخطئ عليه)- و ضعف روايته عن الزهري كل من محمد بن يحيى حبان و غيرهما؛ و منهم قال ابن حجر: (لا باس به في غير الزهري)- اه- ينظر: تهذيب الكمال (٥٦/١٢ ٥٨)-قلت: ورواية يونس اشار اليها الترمذي قبل رواها ابو داود في الزكاة (١٠٠/٢-١٠١)، باب: في زكاة السائمة (١٥٧٠)- عن يونس عن ابن شهاب، قال: هذه نسخة كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي كتبه في الصدقة، و هو عند آل عمر بن الخطاب- قال ابن شهاب: اقرانيها سالم بن عبد بن عمر فوعيتها على وجهها فذكر الحديث بتمامه، و سياتي بعد حديثين-

خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ اِلٰى سِتِّيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْهَا جَذَعَةٌ اِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْهَا حِقَّتَانِ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ جَذَعَةٌ وَّفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ ۔ كَذَا رَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ وَهُوَ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ مَتْرُوْكٌ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تحریر میں یہ بات پائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کی زکوٰۃ کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

پانچ اونٹوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' دس اونٹوں میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' پندرہ میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' بیس میں چار کی ادائیگی لازم ہوگی' پچیس میں پانچ بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' پھر جب وہ زیادہ ہو جائیں گے تو اُن میں بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر وہ نہ ملے' تو ایک ابن لبون کی ادائیگی لازم ہوگی جو نر ہو' ۳۳ اونٹوں تک یہی حکم ہوگا اگر وہ ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں ۴۵ تک ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' پھر اگر وہ ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' ساٹھ تک یہی حکم چلے گا' پھر اگر ان میں ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی' ۷۵ تک یہی حکم ہے' پھر اگر ان میں ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم ۹۰ تک ہے' اگر ان میں ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم ۱۲۰' اونٹوں تک ہے' اگر ان سے ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ہر چالیس میں ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی اور ہر پچاس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

سلمان بن ارقم نامی راوی نے اسی طرح روایت کیا ہے اور یہ شخص ضعیف الحدیث ہے اور متروک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن علی بن توھی۔ ذکر حموی فی معجم بلدان ان دارقطنی سمع منہ بالمفتح، قریۃ بین بصرۃ وواسط، وھی من اعمال بصرۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: معجم بلدان (۵/۱۹۰)۔

1959 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ فِي اٰخَرِيْنَ وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ لَمَّا اسْتُخْلِفَ وَجَّهَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اِلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَتَبَ هٰذَا الْكِتَابَ هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِيْ اَمَرَ بِهَا رَسُوْلَهٗ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهٖ فِيْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ

1959- اخرجه ابن ماجه في الزكاة (۱۸۰۰) باب: اذا اخذ المصدق سنا دون سن او فوق سن. و ابن خزيمة في الزكاة (۲۲۶۱) (۲۲۷۹) (۲۲۸۱) (۲۲۹۶) و ابن حبان في الزكاة (۳۲۶۶) من حديث محمد بن عبد الله الانصاري به- و من هذا الوجه ايضا رواه: البخاري في الزكاة (۱۴۴۸) باب: العرض في [illegible] و في باب: لا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع (۱۴۵۰) و باب: ما كان من خليطين: فانهما يتراجعان بينهما بالسوية (۱۴۵۱) و مواضع اخرى من صحيحه. وشاركه فيه ايضا البيهقي في الزكاة (۸۵/۴) و الطحاوي في المعاني (۳۲/۲)۔

الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا الْغَنَمُ فَفِيهَا فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَإِنْ تَبَايَنَ أَسْنَانُ الْإِبِلِ فِي فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهُ تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ تَيَسَّرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ الْحِقَّةَ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ الْحِقَّةَ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ لَبُونٍ وَيُعْطِي مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ وَصَدَقَةُ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشُورِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مَالٌ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا. وَقَالَ يُوسُفُ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ. وَقَالَ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا اسْتُخْلِفَ وَجَّهَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ إِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ وَخَتَمَهُ بِخَاتَمِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَكَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولُ سَطْرٌ وَاللَّهِ سَطْرٌ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ اللَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ — صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ —

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا' تو انہوں نے حضرت انس

الک رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا اور انہیں یہ تحریر لکھ کر دی:
یہ زکوٰۃ کے بارے میں حکم نامہ ہے' جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے' جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیا تھا' جس مسلمان سے اس کے مطابق مطالبہ کیا جائے وہ اس کی ادائیگی کر دے' جس سے اس سے زیادہ کا مطالبہ کیا جائے وہ ادائیگی نہ کرے' ۲۴ تک یا اس سے کم میں بکریوں کی ادائیگی کی جائے گی جن میں سے ہر پانچ کے عوض میں ایک بکری کی جائے گی' جب وہ پچیس ہوں تو ۳۴ تک میں ایک بنت مخاض مؤنث کی ادائیگی کی جائے گی' جب وہ ۳۶ سے لے کر ۴۵ تک ہوں تو ان میں ایک بنت لبون مؤنث کی ادائیگی کی جائے گی' ۴۶-۶۰ تک میں ایک حقہ کی ادائیگی کی جائے گی' جسے جفتی کے لیے دیا جا سکے' جب ان کی تعداد ۶۱-۷۵ تک ہو' تو ان میں جذعہ کی ادائیگی ہوگی' جب ان کی تعداد ۷۶-۹۰ تک ہو' تو ان میں دو بنت لبون کی ادائیگی ہو' جب ان کی تعداد ۹۱-۱۲۰ تک ہو' تو ان میں ایک حقہ کی ادائیگی ہوگی' جنہیں جفتی کے لیے دیا جا سکے' جب ان کی تعداد ۱۲۰ سے زیادہ ہو جائے تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون کی اور ہر پچاس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر اونٹوں کی عمر اس سے مختلف ہو جس کی ادائیگی زکوٰۃ میں لازم ہوتی ہے تو جس شخص نے جذعہ زکوٰۃ میں ادا کرنا ہو اور اس کے پاس جذعہ نہ ہو' بلکہ حقہ موجود ہو' تو اس سے حقہ وصول کیا جائے گا اور اس کے ساتھ دو بکریاں لی جائیں گی' اگر وہ آسانی سے دے سکتا ہے' یا بیس درہم لیے جائیں گے' جس شخص نے حقہ ادا کرنا تھا اور اس کے پاس حقہ نہیں تھا' بلکہ اس کے پاس جذعہ تھا' اس سے جذعہ وصول کیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کر دے گا' جس شخص نے زکوٰۃ میں حقہ ادا کرنا تھا اور اس کے پاس صرف بنت لبون موجود ہو' تو اس سے بنت لبون وصول کی جائے گی اور وہ اس کے ساتھ دو بکریاں دے گا یا بیس درہم دے گا' جس شخص نے بنت لبون زکوٰۃ میں ادا کرنا تھی اور وہ اس کے پاس نہیں تھی' بلکہ اس کے پاس حقہ موجود تھا تو اس سے حقہ کو وصول کر لیا جائے گا' اور زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص سے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے گا' جس شخص نے بنت لبون ادا کرنی تھی اور اس کے پاس وہ نہیں ہو اور اس کے پاس بنت مخاض موجود ہو' تو اس سے بنت مخاض قبول کی جائے گی اور اس کے ساتھ اسے بیس درہم دیئے جائیں گے' یا دو بکریاں ادا کی جائیں گی' جس شخص نے بنت مخاض ادا کرنا تھی اور اس کے پاس وہ نہ ہو' بلکہ اس کے پاس بنت لبون ہو' تو اُسے اس سے لے لیا جائے گا اور صدقہ وصول کرنے والا شخص اسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے گا' اگر اس شخص کے پاس بنت مخاض نہ ہو بلکہ اس کے پاس ابن لبون مذکر ہو' تو اس سے وہی وصول کیا جائے گا اور اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں لی جائے گی' جس شخص کے پاس صرف چار اونٹ ہوں اس پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' (البتہ اگر ان کا مالک چاہے تو ادائیگی کر سکتا ہے) جب اونٹوں کی تعداد پانچ ہو جائے گی' تو ان پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہو جائے گی' اس طرح بکریوں کے بارے میں حکم یہ ہے: جب ان کی تعداد ۴۰-۱۲۰ تک ہو' تو ان میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر تعداد ۱۲۰ سے زیادہ ہو جائے تو ۲۰۰ تک میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی' جب تعداد ۲۰۰ سے زیادہ ہو جائے تو ۳۰۰ تک میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' جب تعداد ۳۰۰ سے زیادہ ہو جائے تو ہر ایک سو میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہو جائے گی۔
زکوٰۃ میں ٹوٹے ہوئے سینگ والی' کانی' لنگڑی بکری قبول نہیں کی جائے گی' (البتہ اگر صدقہ وصول کرنے والا چاہے تو

ایسے کسی جانور کو قبول کر وصول کر سکتا ہے) اور زکوٰۃ سے بچنے کے لیے الگ' الگ مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور اکٹھے مال کو الگ' الگ نہیں کیا جائے گا' جو چیز دو آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہو' تو ان دونوں سے برابر کی بنیاد پر وصول کی جائے گی۔ اگر کسی شخص کی بکریاں ۴۰ سے ایک بھی کم ہوں تو ان پر زکوٰۃ کی ادائیگی واجب نہیں ہوگی' البتہ اگر ان کا مالک چاہے تو کوئی ادائیگی کر سکتا ہے۔ غلاموں میں ''عشر'' کے چوتھائی حصے (یعنی اصل قیمت کا اڑھائی فیصد) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اگر کسی شخص کے مال میں صرف ۱۹۰ (درہم) ہوں تو ان پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' البتہ اگر ان کا مالک چاہے تو کوئی ادائیگی کر سکتا ہے۔

یوسف نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ تحریر انہیں اس وقت لکھ کر دی تھی جب انہیں بحرین بھیجا تھا۔ (اس میں یہ الفاظ ہیں:)

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو رحمٰن اور رحیم ہے' یہ زکوٰۃ کی فرضیت (کا حکم نامہ) ہے۔

فضل نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا' تو انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا اور انہیں یہ تحریر لکھ کر دی اور اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر لگائی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر مبارک پر یہ الفاظ کندہ تھے: لفظ محمد ایک سطر میں' لفظ رسول ایک سطر میں اور لفظ اللہ ایک سطر میں۔

یہ زکوٰۃ کی فرضیت کا حکم نامہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے' جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔

1960- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شِيرَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ اَنْبَانَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَخَذْنَا هٰذَا الْكِتَابَ مِنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ هٰذِهٖ فَرَائِضُ صَدَقَةِ الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِىْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهُ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلْيُعْطِهَا عَلٰى وَجْهِهَا وَمَنْ سُئِلَهَا عَلٰى غَيْرِ وَجْهِهَا فَلَا يُعْطِهَا فِىْ كُلِّ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا الْغَنَمُ فِىْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اِلٰى خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ اِلٰى سِتِّيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ اِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَمِائَةً فَفِىْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّفِىْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ فَاِنْ تَبَايَنَ اَسْنَانُ الْاِبِلِ فَبَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ جَذَعَةً وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَّعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَا اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا فَاِنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ حِقَّةً وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ

۱۹۶۰- اخرجه ابو داود في الزكاة (۱۵۶۷) باب في زكاة السائمة' و النسائي في الزكاة (۵/۱۸-۲۳) باب زكاة الابل' و في باب زكاة الغنم (۵/۲۷-۲۹)' و البيهقي في الزكاة (۴/۸۶)' و احمد في المسند (۱/۱۱-۱۲) من حديث حماد بن سلمة' به۔

مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا فَإِذَا بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ حِقَّةً وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ اِلَّا ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِي مَعَهَا شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عِنْدَهُ ابْنَةَ لَبُونٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَّعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِي الْمُصَدِّقُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا فَإِنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ بِنْتَ لَبُونٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِي مَعَهَا شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ اِلَّا ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِي الْمُصَدِّقُ شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُؤْخَذُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَّمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ اِلَّا اَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتِ الْإِبِلُ خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ وَّفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِينَ اِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ وَّاحِدَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ اِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائَةً اِلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ اِلَى مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً اِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا تَيْسٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَّلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فَإِذَا نَقَصَتْ سَائِمَةُ الْغَنَمِ مِنْ اَرْبَعِينَ شَاةً شَاةً وَّاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشُورِ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ مَّالٌ اِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةَ دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا . اِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَّكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں:

مسلمانوں کے زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے میں یہ حکم نامہ ہے' جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیا ہے' اہل ایمان میں سے جس شخص سے اس کے مطابق مطالبہ کیا جائے وہ اس کے مطابق ادائیگی کر دے اور جس سے اس کے علاوہ کوئی مطالبہ کیا جائے وہ دوسری کوئی ادائیگی نہ کرے' ہر چوبیس اونٹوں یا اُس سے کم میں ہر پانچ اونٹوں کی زکوٰۃ ایک بکری ہوگی' ۲۵۔۳۵ تک میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر بنت مخاض موجود نہ ہو' تو ابن لبون کی ادائیگی ہوگی جو مذکر ہو' پھر ۳۶۔۴۵ تک میں بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' پھر ۴۶۔۶۰ تک میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' ۶۱۔۷۵ تک میں جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی' ۷۶۔۹۰ تک میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' ۹۱۔۱۲۰ تک میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' ۱۲۱ سے آگے یہ حکم ہوگا کہ ہر چالیس میں ایک بنت لبون کی ادائیگی اور پچاس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر اونٹوں کی عمر میں فرق آ جائے تو جس شخص کے ذمے جذعہ کی ادائیگی بطور زکوٰۃ لازم ہوگی' تو اگر اس کے پاس جذعہ نہ ہو بلکہ حقہ موجود ہو' تو اس سے وہی وصول کر لیا جائے گا اور وہ شخص اس کے ساتھ دو بکریاں ادا کرے گا' اگر یہ ادا کرنا اس کے لیے ممکن ہو' یا پھر بیس درہم ادا کرے گا' اگر اس شخص کے ذمے حقہ کی ادائیگی لازمی تھی اور اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس جذعہ ہو' تو اس سے وہی وصول کر لیا جائے گا اور صدقہ وصول کرنے والا شخص اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم ادا کر دے گا' جس شخص کے ذمے حقہ کی ادائیگی لازم تھی اور وہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت لبون ہو' اس سے وہی وصول کر لی جائے گی اور وہ شخص اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم

ادا کرے گا' جس شخص نے بنت لبون ادا کرنا تھی اور اس کے پاس بنت لبون نہ ہو' بلکہ اس کے پاس حقہ ہو' تو اس سے وہی وصول کر لی جائے گی اور صدقہ وصول کرنے والا شخص اسے دو بکریاں یا بیس درہم ادا کرے گا۔

اگر زکوٰۃ میں بنت لبون کی ادائیگی لازم تھی اور وہ اس شخص کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت مخاض ہو' تو اس سے وہی وصول کر لیا جائے گا اور وہ شخص اس کے دو بکریاں یا بیس درہم ادا کرے گا' جس شخص نے زکوٰۃ میں بنت مخاض ادا کرنی تھی اور وہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت لبون ہو' تو اس سے وہی وصول کی جائے گی' اور صدقہ وصول کرنے والا شخص اسے دو بکریاں یا بیس درہم ادا کر دے گا۔

جس شخص کے ذمے زکوٰۃ میں بنت مخاض ادا کرنا تھی اور وہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس ابن لبون ہو جو مذکر ہو' تو اس سے وہی وصول کر لیا جائے گا اور اس کے ساتھ کوئی چیز وصول نہیں کی جائے گی' جس شخص کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی' البتہ اگر ان کا مالک چاہے (تو صدقہ کے طور پر) کوئی ادائیگی کر سکتا ہے' جب پانچ اونٹ ہو جائیں گے تو ان میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بکریوں کے بارے میں حکم یہ ہے: ۴۰۔۱۲۰ تک میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' ۱۲۱۔۲۰۰ بکریوں میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' ۳۰۰۔۲۰۰ تک میں (اس سے زیادہ میں) ہر ایک سو میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

زکوٰۃ میں کوئی سینگ ٹوٹی ہوئی' کانی یا لنگڑی بکری ادا نہیں کی جائے گی' البتہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا چاہے (تو ایسا کوئی جانور وصول کر سکتا ہے) زکوٰۃ کی ادائیگی سے بچنے کے لیے الگ' الگ مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور اکٹھے مال کو الگ' الگ نہیں کیا جائے گا' جو چیز دو لوگوں کی مشترکہ ملکیت ہو' تو ان دونوں سے برابری کی بنیاد پر وصولی کی جائے گی' اگر بکریوں کی تعداد چالیس سے ایک بھی کم ہو' تو اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' البتہ اگر ان کا مالک چاہے تو اس سے کوئی ادائیگی کر سکتا ہے۔

غلاموں میں عشر کے چوتھائی حصے (یعنی اصل قیمت کا اڑھائی فیصد) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اگر کسی شخص کے پاس مال میں صرف ۱۹۰ درہم ہوں تو اس پر زکوٰۃ ادا کرنا لازم نہیں ہوگا (البتہ اگر ان کا مالک چاہے تو صدقے کے طور پر کوئی ادائیگی کر سکتا ہے)۔

اس روایت کی سند مستند ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

1961- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ هٰذِهٖ نُسْخَةُ كِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الَّتِیْ كَتَبَ فِی الصَّدَقَةِ هُوَ عِنْدَ اٰلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَقْرَاَنِيْهَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَوَعَيْتُهَا عَلٰى وَجْهِهَا وَهِیَ الَّتِی انْتَسَخَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حِيْنَ اُمِّرَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَاَمَرَ عُمَّالَهٗ بِالْعَمَلِ بِهَا وَكَتَبَ بِهَا اِلَى الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فَاَمَرَ

۱۹۶۱- اخرجه ابو داود فی الزکاۃ (۲/۱۰۰-۱۰۱) باب: فی زکاۃ السائمة (۱۵۷۰) من حدیث ابن المبارك' به- و راجع تخریج الحدیث الاول فی هذا الباب-

الْوَلِيْدُ عُمَّالَهُ بِالْعَمَلِ بِهَا ثُمَّ لَمْ يَزَلِ الْخُلَفَاءُ يَأْمُرُوْنَ بِذٰلِكَ بَعْدَهُ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا هِشَامُ ابْنُ هَانِئٍ فَنَسَخَهَا اِلٰى كُلِّ عَامِلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَهُمْ بِالْعَمَلِ بِمَا فِيْهَا وَلَايَتَعَدَّوْنَهَا وَهٰذَا كِتَابُ تَفْسِيْرِهَا لَا يُؤْخَذُ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْاِبِلِ الصَّدَقَةُ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَ ذَوْدٍ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيْهَا شَاةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ عَشْرًا فَاِذَا بَلَغَتْ عَشْرًا فَفِيْهَا شَاتَانِ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسَ عَشْرَةَ فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ عِشْرِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ عِشْرِيْنَ فَفِيْهَا اَرْبَعُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ اُفْرِضَتْ فَكَانَ فِيْهَا فَرِيْضَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ فَاِنْ لَمْ تُوْجَدْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَثَلَاثِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَاَرْبَعِيْنَ فَاِذَا كَانَتْ سِتًّا وَاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ حَتّٰى تَبْلُغَ سِتِّيْنَ فَاِذَا كَانَتْ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَسَبْعِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعِيْنَ فَاِذَا كَانَتْ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ حَتّٰى تَبْلُغَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا كَانَتْ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُوْنٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا كَانَتْ ثَلَاثِيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا حِقَّةٌ وَّبِنْتَا لَبُوْنٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَّثَلَاثِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا حِقَّتَانِ وَبِنْتُ لَبُوْنٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَّاَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا كَانَتْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَخَمْسِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا بَلَغَتْ سِتِّيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا اَرْبَعُ بَنَاتِ لَبُوْنٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسِتِّيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا كَانَتْ سَبْعِيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا حِقَّةٌ وَّثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُوْنٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسَبْعِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا كَانَتْ ثَمَانِيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا حِقَّتَانِ وَبِنْتَا لَبُوْنٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَّثَمَانِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا كَانَتْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ وَّبِنْتُ لَبُوْنٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَّتِسْعِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا كَانَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا اَرْبَعُ حِقَاقٍ اَوْ خَمْسُ بَنَاتِ لَبُوْنٍ اَيَّ السِّنِيْنَ وَجَدْتَ فِيْهَا اَخَذْتَ عَلٰى عِدَّةِ مَا كَتَبْنَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ ثُمَّ كُلُّ شَيْءٍ مِّنَ الْاِبِلِ عَلٰى ذٰلِكَ يُؤْخَذُ عَلٰى نَحْوِ مَا كَتَبْنَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ وَلَايُؤْخَذُ مِنَ الْغَنَمِ صَدَقَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ اَرْبَعِيْنَ شَاةً فَاِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً فَفِيْهَا شَاةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا كَانَتْ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا شَاتَانِ حَتّٰى تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَاِذَا كَانَتْ شَاةً وَّمِائَتَيْنِ فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ ثَلَاثَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلَاثِمِائَةِ شَاةٍ فَلَيْسَ فِيْهَا اِلَّا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ اَرْبَعَمِائَةِ شَاةٍ فَاِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعَمِائَةِ شَاةٍ فَفِيْهَا اَرْبَعُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَمِائَةِ شَاةٍ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسَمِائَةِ شَاةٍ فَفِيْهَا خَمْسُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ سِتَّمِائَةِ شَاةٍ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتَّمِائَةِ شَاةٍ فَفِيْهَا سِتُّ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ سَبْعَمِائَةِ شَاةٍ فَاِذَا بَلَغَتْ سَبْعَمِائَةِ شَاةٍ فَفِيْهَا سَبْعُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ ثَمَانَمِائَةِ شَاةٍ فَاِذَا بَلَغَتْ ثَمَانَمِائَةِ شَاةٍ فَفِيْهَا ثَمَانُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعَمِائَةِ شَاةٍ فَاِذَا بَلَغَتْ تِسْعَمِائَةِ شَاةٍ فَفِيْهَا تِسْعُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ اَلْفَ شَاةٍ فَاِذَا بَلَغَتْ اَلْفَ شَاةٍ فَفِيْهَا عَشْرُ شِيَاهٍ ثُمَّ فِيْ كُلِّ مَا زَادَتْ مِائَةَ شَاةٍ شَاةٌ.

☆☆ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: یہ نبی اکرم ﷺ کے خط کا نسخہ ہے جو آپ ﷺ نے زکوٰۃ کے بارے میں تحریر کیا تھا اور یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آل کے پاس موجود ہے۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: سالم بن عبداللہ بن عمر نے یہ مجھے پڑھ کر سنایا اور میں نے اسے اسی طرح محفوظ کرلیا' یہ وہی نسخہ ہے جس کی ایک نقل عمر بن عبدالعزیز نے عبداللہ بن عمر اور سالم بن عبداللہ سے لی تھی' جب انہیں مدینہ منورہ کا گورنر مقرر کیا گیا تھا۔

عمر بن عبدالعزیز نے اپنے سرکاری اہلکاروں کو اس پر عمل کرنے کا حکم دیا تھا اور یہی لکھ کر ولید بن عبدالملک کے پاس بھیج دیا تھا' ولید نے بھی اپنے اہلکاروں کو اس پر عمل کرنے کا حکم دیا تھا' اس کے بعد خلفاء اس کے مطابق حکم دیتے رہتے ہیں' پھر ہشام بن ہانی کے حکم کے تحت اس کی نقل ہر مسلمان اہلکار تک پہنچادی گئی' اس نے اس پر موجود احکام پر عمل کرنے کا حکم بھی دیا اور یہ ہدایت کی کہ وہ اس سے تجاوز نہ کریں۔

یہ تحریر اس کی وضاحت کرتی ہے:

''اونٹ میں زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت لازم ہوگی جب ان کی تعداد پانچ ہو جائے' جب وہ پانچ ہو جائیں گے تو ان پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' یہاں تک کہ وہ دس ہو جائیں' جب وہ دس ہو جائیں گے تو ان پر دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی جب وہ پندرہ ہو جائیں گے تو ان میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' یہاں تک کہ ان کی تعداد بیس ہو جائے' اور جب وہ بیس ہو جائیں گے تو ان پر چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ وہ ۲۵ ہو جائیں' جب وہ ۲۵ ہو جائیں گے تو ان میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہو جائے گی' اگر بنت مخاض نہ مل سکے تو مذکر ابن لبون کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۳۵ ہو جائے۔

جب ان کی تعداد ۳۶-۴۵ تک ہو' تو ان کے اندر ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' ۴۶-۶۰ تک ان میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی جسے جفتی کے لیے دیا جاسکے' ۶۱-۷۵ تک میں اسے ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی' ۷۶-۹۰ تک میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' ۹۱-۱۲۰ تک میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' جسے جفتی کے لیے دیا جاسکے۔

۱۲۱-۱۲۹ تک میں تین بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' ۱۳۰-۱۳۵ تک میں ایک حقہ اور دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی ۱۴۰ تک میں دو حقہ اور ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' یہاں تک کہ ان کی تعداد ۱۴۹ ہو جائے' جب ان کی تعداد ۱۵۰ ہو جائے تو ان میں تین حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' یہاں تک کہ ان کی تعداد ۱۵۹ ہو جائے' جب ان کی تعداد ۱۶۰ ہو جائے گی' تو ان میں چار بنت لبون کی ادائیگی لازم ہو جائے گی' ۱۶۹ تک میں یہی حکم ہے' جب ان کی تعداد ۱۷۰ ہو جائے گی' تو ان میں ایک حقہ اور تین بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم ۱۷۹ تک میں ہے' جب ان کی تعداد ۱۸۰ ہو جائے تو ان میں دو حقہ اور دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم ۱۸۹ تک ہے' جب ان کی تعداد ۱۹۰ ہو جائے تو ان میں تین حقہ اور ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم ۱۹۹ تک ہے' جب ان کی تعداد ۲۰۰ ہو جائے تو ان میں چار حقہ یا پانچ بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' خواہ دونوں میں سے جو بھی ہو' جو بھی تمہیں ملے گا تم اسے وصول کرلو گے' اس گنتی کے مطابق جو ہم نے اس کتاب میں تحریر کیا ہے۔

اس کے بعد اونٹوں کی تمام قسموں میں اس کے مطابق وصولی کی جائے گی جو ہم نے اس کتاب میں تحریر کردیا ہے۔

بکریوں میں زکوٰۃ اس وقت وصول نہیں کی جائے گی جب تک ان کی تعداد ۴۰ نہ ہو جائے' جب ان کی تعداد ۴۰ ہو جائے گی' تو ان پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہو جائے گی' یہ حکم ۱۲۰ بکریاں ہونے تک ہے' جب ان کی تعداد ۱۲۱ ہو جائے گی' تو ان میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی' یہ حکم ۲۰۰ کی تعداد ہے' جب ان کی تعداد ۲۰۱ ہو جائے گی' تو ان میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی' یہ حکم ۳۰۰ تک ہے' جب ان کی تعداد ۳۰۰ سے زیادہ ہو جائے گی' تو ۴۰۰ تک میں صرف تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' جب ان کی تعداد ۴۰۰ ہو جائے گی' تو اس میں چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم پانچ سو کی تعداد تک ہے جب ان کی تعداد ۵۰۰ تک ہوگی' تو ان میں ایک مزید بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم ۶۰۰ تک ہے جب ان کی تعداد ۶۰۰ تک ہو جائے گی' تو ان میں ۶ بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۷۰۰ تک ہو جائے' جب ان کی تعداد ۷۰۰ تک ہو جائے تو ان میں ۷ بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی' یہاں تک کہ ان کی تعداد ۸۰۰ ہو جائے' جب ان کی تعداد ۸۰۰ ہو جائے گی' تو ۸ بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' یہاں تک کہ ان کی تعداد ۹۰۰ ہو جائے گی' جب ان کی تعداد ۹۰۰ ہو جائے گی' تو ان میں ۹ بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۱۰۰۰ ہو جائے' جب ۱۰۰۰ بکریاں ہو جائیں گی' تو ان میں دس بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی' پھر اس کے بعد جو بھی تعداد زیادہ ہوگی' ہر ایک سو میں ایک بکری کی ادائیگی (بطور زکوٰۃ) لازم ہوگی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن محمد بن اسماء بن عبید ضبعی - ابوعبدالرحمٰن بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 231ھ میں ہوا۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۵۴۱) (ت ۳۶۰۲)۔

1962- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَنْبَاَنَا حَبِيبُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حِيْنَ اسْتُخْلِفَ اَرْسَلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ يَلْتَمِسُ عَهْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الصَّدَقَاتِ فَوُجِدَ عِنْدَ اٰلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ كِتَابُ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الصَّدَقَاتِ وَوُجِدَ عِنْدَ اٰلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كِتَابُ عُمَرَ اِلٰى عُمَّالِهِ فِي الصَّدَقَاتِ بِمِثْلِ كِتَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَاَمَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عُمَّالَهُ عَلَى الصَّدَقَاتِ اَنْ يَّاْخُذُوا بِمَا فِيْ ذَيْنِكَ الْكِتَابَيْنِ فَكَانَ فِيْهِمَا فِيْ صَدَقَةِ الْاِبِلِ فَاِذَا زَادَتْ عَلَى التِّسْعِيْنَ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلَى الْعِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ وَّاحِدَةٌ فَفِيْهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُوْنٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا كَانَتِ الْاِبِلُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ فِيْمَا لَا يَبْلُغُ الْعَشْرَ مِنْهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَشْرَ .

۱۹۶۲- هٰذا الحديث و جادة' و قد ورد حديث عمرو بن حزم موصولاً مطولاً و اعله الحفاظ: راجع: نصب الراية للزيلعي (۲/۳۳۹-۳۴۲)۔

☆☆ محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو انہوں نے مدینہ منورہ پیغا بھیجا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس سے تعلق رکھنے والا زکوٰۃ کے بارے میں کوئی حکم نامہ تلاش کریں' تو حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کی اولاد کے پاس وہ حکم نامہ مل گیا نبی اکرم ﷺ نے جو مکتوب حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا' جو زکوٰۃ کے بارے میں تھا' اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آل کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ مکتوب مل گیا جو انہوں نے زکوٰۃ کے بارے میں اپنے اہل کاروں کو لکھا تھا اور یہ اس کے مطابق تھا جو نبی اکرم ﷺ کے مکتوب میں تحریر ہے جو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا۔

عمر بن عبدالعزیز نے اپنے اہل کاروں کو زکوٰۃ کے بارے میں یہ حکم دیا کہ وہ ان دونوں مکتوبات کی روشنی میں وصولی کریں۔

اونٹوں کی زکوٰۃ کے بارے میں ان دونوں میں یہی بات تحریر تھی کہ اگر ان کی تعداد نوے سے ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی یہ حکم ایک سو بیس تک ہے' اگر وہ ایک سو بیس سے ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں تین بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم ایک سو انتیس تک ہے' جب اونٹوں کی تعداد اس سے زیادہ ہو جائے گی' تو اگلے دس ہونے تک کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' یہاں تک کہ اگلا دس کا ہدف پورا ہو جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حبیب بن ابی حبیب جرمی، بصری انماطی، اسم ابیہ یزید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۲۱۸) (ت ۱۰۹۴)۔

14- باب لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

باب 14: خوشحال اور صاحب حیثیت شخص کے لیے صدقہ لینا جائز نہیں ہے

1963- حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ اَحْمَدَ الصُّوفِيُّ الشَّيْخُ الصَّالِحُ يُعْرَفُ بِوَلِيدِ مِصْرَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الرِّجَالِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَرَّحَتْنِي اُمِّي اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَتَيْتُهُ فَقَعَدْتُ فَاسْتَقْبَلَنِي وَقَالَ مَنِ اسْتَغْنَى اَغْنَاهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَعَفَّ اَعَفَّهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَكْفَ كَفَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ سَاَلَ وَلَهُ قِيمَةُ

١٩٦٣- اخرجه النسائي في الزكاة (٥/ ٩٨) باب: من الملحف-واخرجه احمد (٣/ ٩٧)' و ابو داود (٢/ ١١٦) كتاب الزكاة' باب من يعطي الصدقة؛ و حد الغني' الحديث (١٦٢٦)' و ابن خزيمة رقم (٢٤٤٧)' و البيهقي (٤/ ١٧٧) كتاب الزكاة' جماع ابواب صدقة التطوع في التحريض على الصدقة من طريق ابن ابي الرجال' به-و اخرجه مالك في الموطا (٢/ ٩٩٧) عن ابن شهاب عن عطاء بن يزيد عن ابي سعيد بنحوه- و من طريق مالك: اخرجه البخاري في الزكاة (١٤٦٩)' و مسلم في الزكاة (١٠٥٣)- و اخرجه سعيد المقبري عن ابي سعيد الخدري بنحوه- اخرجه ابن حبان (٣٣٩٩)- و اخرجه ابو نضرة عن ابي سعيد' بنحوه- اخرجه الطيالسي (٢١٦١)' و احمد (٣/ ٣)- و اخرجه عطاء بن يسار عن ابي سعيد' بنحوه- اخرجه احمد (٣/ ١٢' ٤٧)- و اخرجه ابو سلمة بن عبد الرحمن عن ابي سعيد' بنحوه- اخرجه الطيالسي (٢٢١١)

اُوقِيَّةٍ فَقَدْ اَلْحَفَ . فَقُلْتُ نَاقَتِي الْيَاقُوتَةُ خَيْرٌ مِنْ اُوقِيَّةٍ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَسْاَلْهُ.

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابوسعید اپنے والد (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا' میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیٹھ گیا' آپ نے میری طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا: جو شخص بے نیاز رہنا چاہتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دیتا ہے' جو شخص پاک دامن رہنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پاک دامنی نصیب کرتا ہے' جو شخص کفایت حاصل کرنا چاہتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے کفایت نصیب کرتا ہے' جو شخص کسی دوسرے سے کوئی چیز مانگے حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ (چاندی) کی قیمت موجود ہو' تو اس نے زیادتی کی۔ (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے سوچا کہ میری اونٹنی یاقوتہ تو ایک اوقیہ سے مہنگی ہے تو میں واپس آ گیا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں مانگا۔

1964- حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خوشحال شخص اور صاحبِ حیثیت شخص کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔

1965- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُجَشِّرٍ ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ الْمُعَدِّلُ بِوَاسِطَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ التَّمَّارُ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خوشحال اور صاحبِ حیثیت شخص کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عیاش بن عیسیٰ، ابوزکریا قطان۔ حدث عن عمر بن حبیب قاضی، والسکن بن نافع۔ روی عنہ یحییٰ بن صاعد، ومحمد بن مخلد۔ ان کا انتقال 289ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۱۹/۱۴)۔

1966- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ بِهٰذَا مِثْلَهُ.

۱۹۶۵- اخرجه النسائي في الزكاة (۹۹/۵) باب: اذا لم يكن له دراهم و كان له عدلها' و ابن ماجه في الزكاة (۱۸۳۹) باب: من سال عن ظهر غنى' و البيهقي (۱۴/۷)' من حديث ابي بكر بن عياش عن ابي حصين عن سالم بن ابي الجعد' به-

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1967- حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ لِذِي مِرَّةٍ قَوِيٍّ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں ایک لفظ کا فرق ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ریحان بن یزید عامری بدوی۔ روی عن عبد اللہ بن عمرو بن عاص حدیث: (لاتحل صدقۃ لغنی)۔ روی عنہ سعد بن ابراہیم۔ قال حافظ فی ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی: مقبول۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۳۳۱)(ت ۱۹۸۷)۔

1968- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْوَازِعِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَدَقَةٌ فَرَكِبَهُ النَّاسُ فَقَالَ اِنَّهَا لَا تَصْلُحُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِصَحِيحٍ سَوِيٍّ وَلَا لِعَامِلٍ قَوِيٍّ.

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زکوٰۃ (کا مال) آیا' لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ لینا کسی خوشحال شخص کے لیے' کسی صاحب حیثیت شخص کے لیے اور کام کاج کی قوت رکھنے والے شخص کے لیے جائز نہیں ہے۔

1969- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَخْبَرَنِي رَجُلَانِ اَنَّهُمَا اَتَيَا النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَسْاَلَانِهِ مِمَّا بِيَدَيْهِ مِنَ الصَّدَقَةِ فَرَفَعَ فِيهِمَا الْبَصَرَ وَخَفَضَهُ فَرَآهُمَا جَلْدَيْنِ

۱۹۶۷- اخرجه الترمذي في الزكاة (۲/ ۴۲) باب: ما جاء: من لا تحل له الصدقة! (۶۵۲) عن ابي بكر محمد بن بشار' حدثنا ابو داود الطيالسي ......به- وقال: (حديث حسن- وقد روى شعبة عن سعد بن ابراهيم هذا الحديث' و لم يرفعه)- اه- واخرجه ابو داود في (۲/ ۱۲۱) باب: من يعطى من الصدقة! وحد الغنى (۱۶۳۴) عن عباد بن موسى الانباري الختلي' ثنا ابراهيم- يعني: ابن سعد- قال: اخبرني ابي ......به- وقال: (اخرجه سفيان عن سعد بن ابراهيم كما قال ابراهيم- و اخرجه شعبة عن سعد قال: (لذي مرة قوي) و الاحاديث الاخر عن النبي صلى الله عليه وسلم بعضها: (لذي مرة قوي) و بعضها: (لذي مرة سوي) و قال عطاء بن زهير: انه لقي عبد الله بن عمرو' فقال: (ان الصدقة لا تحل لقوي' ولا لذي مرة سوي)- اه- و رواية شعبة المشار اليها عند البيهقي في الكبرى (۷/ ۱۲)-

۱۹۶۸- الوازع بن نافع هو العقيلي الجزري' قال ابن معين: ليس بثقة- وقال البخاري: منكر الحديث- وقال النسائي: متروك- وقال ابن ليس بثقة- وقال ابن عدي: عامة ما يرويه غير محفوظ- وقال ابو داود: ليس بثقة- و ذكره الدولابي و العقيلي و الساجي و ابن الجارود و ابن السكن و جماعة في الضعفاء- و قال ابو حاتم: لا يعتمد على روايته! لانه متروك الحديث' و ضعفه غيرهم- وقال الحاكم: روى احاديث موضوعة- ينظر: لسان الميزان (۶/ ۲۱۳- ۲۱۴)-

۱۹۶۹- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۲۱) باب: من يعطى من الصدقة! و حد الغنى (۱۶۳۳) عن مسدد عن عيسى بن يونس عن هشام بن عروة ......به- واخرجه النسائي في الزكاة (۵/ ۹۹- ۱۰۰) باب: مسالة القوي' و احمد (۴/ ۲۲۴) من حديث يحيى عن هشام' به- اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۴/ ۱۰۹) باب: كم الكنز! و لمن الزكاة! (۷۱۵۴)-

قَالَ اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَيْتُكُمَا مِنْهَا وَلَاحَظَّ فِيْهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ .

☆☆ عبیداللہ بن عدی بیان کرتے ہیں: دو صاحبان نے مجھے یہ بات بتائی' دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حجۃ الوداع پر حاضر ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کے پاس جو زکوٰۃ کا مال موجود تھا' اس میں سے کچھ آپ ﷺ سے مانگا' نبی اکرم ﷺ نے نگاہ اُٹھا کر ان دونوں کا جائزہ لیا' آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ دونوں طاقت ور اور توانا ہیں' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تم دونوں کو اس میں سے دے دیتا ہوں' ویسے کسی خوشحال شخص اور کمانے کی صلاحیت رکھنے والے شخص کے لیے اسے لینا جائز نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عثمان بن کرامۃ -کوفی، ہم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ بخاری وابوداود وترمذی وابن ماجہ۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۹۰/۲) (ت۵۲۱)۔

15-باب بَيَانِ مَنْ يَّجُوْزُ لَهٗ اَخْذُ الصَّدَقَةِ .

باب15: کس شخص کے لیے زکوٰۃ وصول کرنا جائز ہے؟

1970- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِئَابٍ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَسْتَعِيْنُهُ فِيْ حَمَالَةٍ فَقَالَ اَقِمْ عِنْدَنَا فَاِمَّا اَنْ نَتَحَمَّلَهَا وَاِمَّا اَنْ نُعِيْنَكَ وَاعْلَمْ اَنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً عَنْ قَوْمٍ فَسَاَلَ حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اَذْهَبَتْ مَالَهٗ فَسَاَلَ حَتّٰى يُصِيْبَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَوَامًا مِّنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ حَاجَةٌ حَتّٰى يَشْهَدَ ثَلَاثَةٌ مِّنْ ذَوِى الْحِجَى اَوْ مِنْ ذَوِى الصَّلَاحِ مِنْ قَوْمِهٖ اَنْ قَدْ حَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْمَسَائِلِ سُحْتٌ يَاْكُلُهٗ صَاحِبُهٗ سُحْتًا يَا قَبِيْصَةُ .

☆☆ حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے حمالہ کے لیے مدد مانگی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہمارے پاس ٹھہرے رہو یا ہم تمہیں حمالہ کے لیے کچھ دے دیں گے یا ویسے تمہاری مدد کر دیں گے' یہ بات یاد رکھنا کہ مانگنا کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں ہے' صرف تین طرح کے لوگ دوسروں سے کچھ مانگ سکتے ہیں: ایک وہ شخص جس نے کچھ لوگوں کو ادائیگی کرنی ہو اور پھر وہ کسی سے مانگے' جب وہ اس ادائیگی کو کر دے تو پھر کچھ نہ لے' ایک وہ شخص جس (کی پیداوار کو) کوئی آفت لاحق ہو جائے اور وہ اس کے مال کو ضائع کر دے' وہ شخص مانگ سکتا

۱۹۷۰- اخرجہ احمد (۶۰/۵) و النسائي في الزكاة (۸۹،۸۸) و ابن خزيمة (۲۳۵۹) من طريق ايوب به- اخرجه مسلم في الزكاة (۷۲۲/۲) باب من تحل له المسألة؟ (۱۰۴۴) و ابو داود في الزكاة (۱۲۴/۲) باب: مايجوز فيه المسألة؟ و النسائي في الزكاة (۸۸/۵، ۸۹) باب: الصدقة لمن تحمل بحمالة' من حديث حماد بن زيد عن هارون بن رئاب به- واخرجه عبد الرزاق في مصنفه رقم (۲۰۰۸) و من طريقه اخرجه الطبراني في الكبير (۳۷۰/۱۸) رقم (۹۴۶) عن معمر عن هارون بن رئاب به- و سياتي في الذي بعده من طريق سفيان-

ہے یہاں تک کہ اس کے لیے اپنی ضروریات پوری کرنے کا سامان ہو جائے (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) پھر اس کے بعد وہ شخص رُک جائے اور ایک وہ شخص جسے کوئی شدید ضرورت لاحق ہو یہاں تک کہ تین سمجھ دار (یہاں کے بارے میں راوی کو شک ہے) افراد جو اس کی قوم سے تعلق رکھتے ہوں وہ یہ گواہی دیں کہ اب اس شخص کے لیے مانگنا ہو چکا ہے (تو صرف یہی لوگ مانگ سکتے ہیں) اس کے علاوہ مانگنا حرام ہوگا' اسے لینے والا شخص حرام کے طور پر اسے کھائے اے قبیصہ!

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ کنانہ بن نعیم عدوی، ابوبکر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ مسلم وابوداود ونسائی۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۳۷)۔

•••———•••———•••

زکوٰۃ کے مصارف کے حکم کی وضاحت

زکوٰۃ کے مصارف کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے فتاویٰ ہندیہ کے مرتب تحریر کرتے ہیں:

ان میں سے ایک فقیر ہے' اس سے مراد وہ شخص ہے جس کے پاس اتنا تھوڑا مال ہو جو نصاب کی مقدار سے کم ہو یا نصاب کے برابر ہو' تو اس میں اضافہ نہ ہوتا ہو' یا وہ مال اس کی بنیادی ضروریات سے زیادہ نہ ہو۔

اگر کوئی شخص مختلف قسم کے نصابوں کا مالک ہوتا ہے' لیکن ان میں اضافہ نہیں ہوتا تو اگر وہ اس کی بنیادی ضروریات زیادہ نہیں ہے تو وہ شخص فقیر کے حکم میں ہوگا' یہ بات فتح القدیر میں تحریر ہے۔

جاہل وغریب آدمی کے مقابلے میں عالم غریب آدمی کو صدقہ دینا فضیلت رکھتا ہے' یہ بات زاہدی میں تحریر ہے۔

ان میں سے ایک مسکین ہے' مسکین سے مراد وہ شخص ہے جس کے پاس کوئی بھی چیز نہ ہو' وہ اپنی خوراک کے لیے اور جسم کو ڈھانپنے کے لیے لوگوں سے مانگنے کا محتاج ہو' اس کے لیے سوال کرنا (یعنی مانگنا) جائز ہو' اس سے پہلے جس فقیر کا ذکر کیا گیا ہے' اس کا حکم اس سے مختلف ہے کیونکہ فقیر کے لیے کسی سے مانگنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ایسے کسی بھی شخص کے لیے دوسرے سے کچھ مانگنا جائز نہیں ہے جو اپنا بدن خود ڈھانپ سکتا ہو (یعنی اس کے پاس لباس موجود ہو) اور وہ ایک دن کی خوراک کا مالک ہو' یہ بات فتح القدیر میں تحریر ہے۔

ان میں سے ایک (زکوٰۃ کی وصولی کا سرکاری) اہل کار ہے' جسے حاکمِ وقت نے صدقہ (یعنی زکوٰۃ) اور عشر وصول کرنے کے لیے مقرر کیا ہو' یہ بات الکافی میں تحریر ہے۔

حاکم وقت اسے اتنا معاوضہ دے گا' جو اسے اور اس کے ساتھیوں کے (اس کام کے لیے) آنے اور جانے کی درمیانی خرچ ہو' لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے' اس ادائیگی کے بعد زکوٰۃ کی وصولی کا مال بچ جانا چاہیے۔ اگر خرچ اتنا

زکوٰۃ کی وصولی کا تمام مال اسی میں ادا کیا جا رہا ہو تو پھر وہ نصف سے زیادہ ادائیگی نہیں کرے گا' یہ بات البحر الرائق نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اگر کوئی شخص خود جا کر اپنے مال کی زکوٰۃ حاکمِ وقت کو ادا کر دیتا ہے' تو اب اس میں سے سرکاری اہل کار کو کچھ بھی نہیں ملے گا' یہ بات ''ینابیع'' نامی کتاب میں تحریر ہے' اور یہی بات ''محیط سرخسی'' نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اگر وہ سرکاری اہل کار ہاشمی ہو' تو نبی اکرم ﷺ سے اس کی رشتہ داری کی وجہ سے شبہ سے بچنے کے لیے لوگوں کے میل (یعنی زکوٰۃ میں سے) کچھ لینا اس کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

لیکن اگر وہ اہل کار خود خوشحال ہو (یعنی اس پر زکوٰۃ دینا فرض ہو) تو اس کے لیے معاوضے کے طور پر (اس زکوٰۃ میں سے وصولی کرنا) جائز ہوگا۔ یہ بات ''تبیین'' نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اگر کوئی ہاشمی شخص یہ خدمت سرانجام دیتا ہے اور اسے کسی دوسرے مال میں سے معاوضہ ادا کر دیا جاتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ بات ''الخلاصہ'' نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اگر اس اہل کار کے پاس سے زکوٰۃ کا مال ضائع ہو جاتا ہے یا ہلاک ہو جاتا ہے تو اب اس اہل کار کا اپنا حق بھی ساقط ہو جائے گا' البتہ جن لوگوں نے زکوٰۃ ادا کر دی تھی ان کے ذمے سے فرض ادا ہو جائے گا' یہ بات ''سراج الوہاج'' نامی کتاب میں تحریر ہے۔ زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اگر زکوٰۃ وصول کرنے سے پہلے اپنے کام کا معاوضہ لے لیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہے' تاہم زیادہ فضیلت اسی میں ہے' وہ پیشگی وصولی نہ کرے۔ یہ بات ''الخلاصہ'' نامی کتاب میں تحریر ہے۔

ان مصارف میں سے ایک غلام ہیں' یعنی مکاتب غلام یعنی ان کی آزادی کے لیے ان کے ساتھ تعاون کیا جائے گا' یہ بات محیط سرخسی نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اگر کوئی مکاتب غلام خوشحال ہوتا ہے تو اسے بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے' اگرچہ اس کے خوشحال ہونے کا علم ہو یا نہ ہو۔ الخلاصہ نامی کتاب میں اور محیط سرخسی نامی کتاب میں اس طرح تحریر ہے۔

کسی ہاشمی کے مکاتب غلام کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ ملکیت کے اعتبار سے آقا کے لیے بھی ثابت ہوتی ہے تو ایسا حقیقت کے حکم میں ہوگا۔ یہ بات محیط سرخسی میں تحریر ہے۔

ان مصارف میں سے ایک مقروض شخص ہے' یعنی جس نے کسی کا قرض ادا کرنا ہو اور وہ اپنے قرض سے زیادہ کسی نصاب کا مالک نہ ہو یا پھر لوگوں کے پاس اس کا مال ہو' لیکن وہ اس مال کو وصول نہ کر سکتا ہو' یہ بات ''التبیین'' نامی کتاب میں تحریر ہے۔

کسی فقیر کو دینے کے مقابلے میں مقروض شخص کو زکوٰۃ دینا اولیٰ ہے' یہ بات ''مضمرات'' نامی کتاب میں تحریر ہے۔

ان مصارف میں سے ایک اللہ کی راہ میں دینا ہے۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے: ان لوگوں کو زکوٰۃ دی جائے جو اپنی غربت کی وجہ سے جنگ میں شریک نہیں ہو سکتے' جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اپنی غربت کی وجہ سے حج کرنے نہیں جا سکتے۔ تاہم امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول درست ہے۔ یہ بات مضمرات نامی کتاب میں تحریر

ہے۔

ان مصارف میں سے ایک مسافر ہے یعنی وہ مسافر جو اپنے مال سے دور ہو یہ بات ''البدائع'' میں تحریر ہے۔ ایسے مسافر کو زکوٰۃ کے مال میں سے اپنی ضرورت کے مطابق وصولی کرنا جائز ہے لیکن اپنی ضرورت سے زیادہ لینا جائز نہیں ہے۔

اس شخص کا بھی یہی حکم ہوگا جو اپنے شہر میں ہو لیکن اپنے مال سے الگ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے: اعتبار ضرورت کا کیا جائے گا' اگر ایسے شخص کی ضرورت پوری ہو جانے کے بعد اس مال میں سے کچھ اس کے پاس بچ جاتا ہے تو جب وہ اپنے مال کو حاصل کرلے گا اس وقت اس کے لیے اس مقدار کے مطابق صدقہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔ بالکل اسی طرح جیسے کوئی غریب شخص جب خوشحال ہو جاتا ہے تو اب اس پر اس رقم کے مطابق صدقہ کرنا لازم نہیں ہوتا (جو اس نے زکوٰۃ کے طور پر وصول کی تھی) یہ ''تبیین'' نامی کتاب میں تحریر ہے۔

مسافر کے لیے زیادہ بہتر یہ ہے: وہ زکوٰۃ لینے کی بجائے کسی سے قرض لے۔ یہ بات ظہیریہ میں تحریر ہے۔

یہ زکوٰۃ کے مختلف مصرف ہیں' زکوٰۃ دینے والے شخص کو اس بات کا اختیار ہے' وہ ان میں سے ہر ایک قسم کے فرد کو تھوڑی تھوڑی زکوٰۃ دیدے یا کسی ایک ہی قسم کے آدمی کو ساری زکوٰۃ دیدے۔ یہ بات ''الهدایہ'' میں تحریر ہے۔

زکوٰۃ دینے والے کو اس بات کا بھی اختیار ہے' وہ ایک ہی شخص کو ساری زکوٰۃ ادا کردے۔ یہ بات ''فتح القدیر'' میں تحریر ہے۔

زکوٰۃ دینے والا شخص جو ادائیگی کرتا ہے اگر وہ زکوٰۃ کے نصاب کی مقدار کے برابر نہیں ہے تو پھر وہ رقم ایک ہی شخص کو دینا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ یہ بات ''زاہدی'' میں تحریر ہے۔

کسی شخص کو دو سو درہم یا اس سے زیادہ زکوٰۃ کے طور پر دینا مکروہ ہے' تاہم اگر کوئی شخص دے دیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا۔ یہ بات ''الهدایہ'' میں تحریر ہے۔

یہ حکم اس وقت ہے جب وہ فقیر مقروض نہ ہو۔ اگر وہ مقروض ہوتا ہے' پھر اس کو اتنی رقم دی جائے گی کہ قرض کی ادائیگی کے بعد اس کے پاس کچھ بھی باقی نہ رہے یا دو سو درہم سے کم باقی رہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا' اگر اس کے اہل وعیال زیادہ ہوں تو اسی حساب سے ادائیگی کرنا جائز ہوگا کہ اگر وہ تمام اہل وعیال پر تقسیم کرتا ہے تو ہر ایک کو دو سو درہم سے کم وصولی ہو' یہ بات ''فتاویٰ قاضی خان'' میں تحریر ہے۔

اور اس کی اتنی مقدار دینا مستحب ہے' اس دن میں اس شخص کو کسی سے سوال کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ یہ بات ''تبیین'' کتاب میں تحریر ہے۔

اس بات پر سب کا اتفاق ہے' زکوٰۃ ذمی (یعنی غیر مسلم) کو نہیں دی جاسکتی' البتہ نفلی طور پر صدقہ دینا جائز ہے' اس بات پر بھی اتفاق ہے۔

صدقۂ فطر نذر کی رقم یا کفارے کی رقم (غیر مسلم کو) دینے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام ابوحنیفہ اور

محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے' تاہم وہ رقم کسی مسلمان فقیر کو دینا زیادہ بہتر ہے۔ یہ بات ''شرح طحاوی'' میں تحریر ہے۔

دارالحرب سے تعلق رکھنے والا جو شخص امان لے کر اسلامی سلطنت کی حدود میں آ جاتا ہے' ایسے شخص کو زکوٰۃ یا کوئی بھی لازمی صدقہ (یعنی صدقۂ فطر' کفارے کی رقم یا نذر کی رقم) دینا جائز نہیں ہے' اس بات پر اتفاق ہے' البتہ نفلی طور پر دیا جانے والا صدقہ دینا جائز ہے' یہ بات ''سراج الوہاج'' میں تحریر ہے۔

زکوٰۃ کے مال میں سے مسجد بنانا' پل بنا دینا' پینے کے لیے کوئی انتظام کر دینا' راستہ درست کروا دینا' نہر کھود دینا' حج یا جہاد کے لیے کوئی چیز دے دینا' یعنی ایسی تمام صورتیں جن میں کسی شخص کو مالک نہیں بنایا جاتا' یہ سب صورتیں جائز نہیں ہیں۔

زکوٰۃ کی رقم میں سے میت کو کفن دینا' یا میت کا قرض ادا کر دینا بھی جائز نہیں ہے' یہ بات ''تبیین'' نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اسی طرح زکوٰۃ کی رقم میں سے کسی غلام کو اس نیت سے خریدنا کہ بعد میں آزاد کر دے گا' یہ بھی درست نہیں ہے۔

اپنی اصل میں سے کسی ایک کو یعنی ماں' باپ یا دادا' دادی یا نانا نانی یا اس کے اوپر کے جو رشتے دار ہیں یا اپنی کسی فرع کو یعنی بیٹا' بیٹی یا ان کی اولاد یا ان کی اولاد کی اولاد وغیرہ کو بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ یہ بات ''الکافی'' نامی کتاب میں تحریر ہے۔

جس بیٹے کے نسب کا انسان نے انکار کر دیا تھا یا جو بیٹا زنا کے نتیجے میں پیدا ہوا' اسے بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ یہ بات ''تمرتاشی'' میں تحریر ہے۔

اپنی بیوی کو بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے کیونکہ عام رواج یہی ہے' خواتین اس منافع میں شریک ہوتی ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عورت کے لیے بھی یہ بات جائز نہیں ہے' وہ اپنے شوہر کو زکوٰۃ کی رقم دے۔ یہ بات ''الہدایہ'' میں تحریر ہے۔

اسی طرح اپنے غلام یا اپنے مکاتب غلام یا مدبر غلام یا اپنی اُم ولد کو بھی زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اپنے ایسے غلام کو بھی زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی جس کے کچھ حصے کو آزاد کر دیا ہو' یعنی وہ غلام جس کا انسان پہلے مالک تھا' پھر اس نے اس غلام میں سے ایک حصے کو آزاد نہیں کیا اور اس کے لیے غلام کو یہ اختیار دیا کہ وہ محنت مزدوری کر کے اس حصے کی قیمت ادا کر دے۔[1]

1971- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِئَابٍ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ قَالَ تَحَمَّلْتُ بِحَمَالَةٍ فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَسْاَلُهُ فِيْهَا فَقَالَ نُؤَدِّيهَا عَنْكَ وَنُخْرِجُهَا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ اَوْ اِذَا جَاءَتْ نَعَمُ الصَّدَقَةِ .ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ حُرِمَتْ اِلَّا لِثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ حَاجَةٌ وَّفَاقَةٌ حَتّٰى

---

1 فتاویٰ ہندیہ المعروف بہ فتاویٰ عالمگیری' زکوٰۃ کا بیان' زکوٰۃ کے مصارف کا بیان

۱۹۷۱- اخرجه الحميدي في مسنده (۸۹): حدثنا سفيان عن هارون' به- و عن سفيان اخرجه احمد- ايضا- في المسند (۳/ ۴۷۷)' و تابع سفيان على روايته هذه' تابعه ايوب و حماد بن زيد وغيرهما: كما سبق في الرواية السابقة-

شَهِدَ- وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً حَتَّى تَكَلَّمَ- ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِى الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ اَنْ قَدْ اَصَابَهُ فَقْرٌ وَّحَاجَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتَّى يَجِدَ قَوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَّرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ سَدَادًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَوَامًا مِّنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْمَسْاَلَةِ فَهِيَ سُحْتٌ.

☆☆ حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک ادائیگی کرنا تھی' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تاکہ اس بارے میں آپ سے مدد مانگوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم تمہاری طرف سے ادائیگی کر دیں گے اور صدقے کے اونٹوں میں سے اسے نکال دیں گے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جب صدقے کے اونٹ آئیں گے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے قبیصہ! مانگنا حرام ہے' صرف تین لوگ مانگ سکتے ہیں' ایک وہ شخص جس نے کوئی ادائیگی کرنی ہو اس کے لیے مانگنا جائز ہو جاتا ہے یہاں تک کہ ادائیگی کو ادا کر دے اور پھر اس کے بعد رک جائے' ایک وہ شخص جسے شدید ضرورت اور فاقہ لاحق ہو جائے یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین سمجھ دار افراد اس بات کی گواہی دیں (یہاں پر راوی کو شک ہے' شاید یہ لفظ ہے:) یہ بات بیان کریں کہ اسے ایسا فاقہ اور ضرورت لاحق ہوئی ہے تو ایسے شخص کے لیے بھی مانگنا جائز ہے یہاں تک کہ وہ اپنی ضروریات پوری کرنے کے قابل ہو جائے اور ایک وہ شخص جسے آفت لاحق ہو اور وہ اس کے مال کو ضائع کر دے' ایسے شخص کے لیے بھی مانگنا جائز ہے' یہاں تک کہ وہ اپنی ضروریات پوری کرنے کے قابل ہو جائے' پھر اس کے بعد رک جائے' اس کے علاوہ مانگ کر جو بھی لیا جائے گا وہ حرام ہوگا۔

1972- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْمَارِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَّالثَّوْرِيُّ جَمِيعًا عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَحِلُّ الْمَسْاَلَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا لِخَمْسَةٍ الْعَامِلِ عَلَيْهَا وَالْغَازِى فِى سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْغَارِمِ اَوِ الرَّجُلِ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ اَوْ مِسْكِينٍ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَاَهْدٰى لِغَنِيٍّ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خوشحال شخص کے لیے کسی سے کچھ مانگنا جائز نہیں ہے' صرف پانچ آدمیوں کا حکم مختلف ہے' ایک وہ شخص جو زکوٰۃ کی وصولی کے لیے مقرر ہو' ایک اللہ کی راہ میں جہاد میں شریک ہونے والا نمازی' ایک وہ شخص جس نے قرض ادا کرنا ہو' ایک وہ شخص جس نے اپنے مال میں سے اسے خریدا' ایک وہ مسکین جسے صدقہ کیا گیا اور پھر وہ کسی خوشحال کو ہدیے کے طور پر دیدے۔

۱۹۷۲- اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۱۰۹/٤) باب: كم الكنز؟ و لمن الزكاة ؟ (۷۱۵۱) عن معمر عن زيد بن اسلم به- ثم اخرجه (۷۱۵۲) عن الثوري عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ...... مثله- و اخرجه ابو داود في الزكاة (۱۲۲/۲) باب: من يجوز له اخذ الصدقة و هو غني ؟ (۱٦۲۵) عن عبد الله بن مسلمة عن مالك عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار مرسلًا و اخرجه (۱٦۳٦) معمر عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري- ثم قال: (و اخرجه ابن عيينة عن زيد- كما قال مالك و اخرجه الثوري عن زيد قال: حدثني الثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم)- اه- و الحديث اخرجه ابن ماجه (۱۸٤۱) و احمد (۵٦/۲) و ابن خزيمة (۲۳۷٤) من طريق عبد الرزاق به- ثم اخرجه ابو داود (۱٦۳۷) من وجه آخر عن عطية عن ابي سعيد به مرفوعاً موصولاً- و عطية هو العوفي- تقدم بيان ضعفه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن احمد بن ابراہیم بن مالک، ابوعباس مارستانی ضریر۔ حدث عن رزق اللہ بن موسیٰ واسحاق بن بھلول۔ روی عنہ: دارقطنی وابن شاہین ویوسف بن عمر قواس۔ قال ابن قانع: تکلم فیہ۔ تاریخ بغداد (۳۸۲/۹)۔

1973- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

16-باب الْغِنَى الَّذِىْ يُحَرِّمُ السُّؤَالَ.

باب 16: وہ خوشحالی جو مانگنے کو حرام کر دیتی ہے

1974- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُعَلّٰى بْنِ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنِى الْحُسَيْنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ سَاَلَ مَسْاَلَةً عَنْ ظَهْرِ غِنًى اسْتَكْثَرَ بِهَا مِنْ رَضْفِ جَهَنَّمَ . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا ظَهْرُ الْغِنَى قَالَ عَشَاءُ لَيْلَةٍ . عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص خوشحال ہونے کے باوجود کچھ مانگتا ہے وہ اس عمل کے ذریعے جہنم کے عذاب میں اضافہ کرتا ہے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! خوشحالی سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کا کھانا میسر ہونا۔

عمر بن خالد نامی راوی متروک ہے۔

•••———•••———•••

غنی کے حکم کی وضاحت

غنی کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے کنز الدقائق کے مصنف نے یہ بات تحریر کی ہے:

۱۹۷۴- اخرجه ابن الجوزي في العلل (۵۰۲/۲) من طريق الدارقطني' به-واخرجه عبد الله بن احمد في زوائد المسند (۱۴۷/۱)' و البيهقي في السنن (۲۵/۷)' و ابن عدي في الكامل (۲۲۰/۶- بتحقيقنا) في ترجمة عمرو بن خالد' و العقيلي في الضعفاء (۲۲۴/۱) في ترجمة الحسن بن ذكوان' والطبراني في الاوسط (۱۳۲/۷) رقم (۷۰۷۸)' و في (۱۳۸/۸) رقم (۸۲۰۵)' كلهم من طريق عبد الصمد بن عبد الوارث عن ابيه عن الحسن بن ذكوان عن حبيب بن ابي ثابت' به- و لم يذكر عبد الصمد عمرًا بن خالد) في الاسناد' لكن اخرجه الدارقطني لهنا من طريق ابي معمر عن عبد الوارث...... فذكر (عمرًا) فيه' و هو الصواب: لان الحسن بن ذكوان لم يسمع من حبيب بن ابي ثابت شيئا- قال ابن ابي حاتم في المراسيل (۱۷) عن ابن معين: (الحسن بن ذكوان لم يسمع من حبيب بن ابي ثابت شيئًا' انما سمع من عمرو بن خالد عنه' و عمرو بن خالد لا يسوى حديثه شيئًا' انما هو كذاب)- اه-و عمرو بن خالد متروك - قال ابن عدي في الكامل: (لهذا الحديث يرويه الحسن بن ذكوان عن عمرو بن خالد' و عمرو متروك الحديث' اسقطه الحسن بن ذكوان من الاسناد: لضعفه)- اه - قلت: و الحسن بن ذكوان: قال الحافظ في التقريب (۱۲۴۰- عوامة) (صدوق يخطئ' رمي بالقدر' وكان يدلس)- اه - وقال الشيخ احمد شاكر في تعليقه على المسند (۳۰۶/۲): (اسناده ضعيف جدًا: لا نقطاعه : فان الحسن بن ذكوان لم يسمع من حبيب بن ابي ثابت)- اه - وقد علل الهيثمي الحديث في مجمع الزوائد (۹۷/۳) بعمرو بن خالد-

''ایسے کسی غنی کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی جو نصاب کا مالک ہو''۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے تبیین الحقائق کے مصنف تحریر کرتے ہیں:

یعنی نصاب کا مالک ہونے کی وجہ سے کسی خوشحال شخص کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔ مصنف نے لفظ نصاب کی ملکیت استعمال کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: غنی کے تین مرتبے ہیں۔

پہلا مرتبہ یہ ہے: جس کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

دوسرا مرتبہ وہ ہے: جس کے ساتھ صدقۂ فطر کی ادائیگی اور قربانی کرنا لازم ہوتا ہے اور وہ مرتبہ یہ ہے: انسان اپنی بنیادی ضروریات کے بعد اضافی طور پر نصاب کی مقدار کا مالک ہو اور یہاں یہی مراد ہے کیونکہ زکوٰۃ کے وصول نہ کرنے کا تعلق اسی کے ساتھ ہے۔

تیسری صورت یہ ہے: جس خوشحالی کی وجہ سے مانگنا حرام ہو جاتا ہے تو عام علماء کے نزدیک وہ ایسی کیفیت ہے' انسان اپنے جسم کو ڈھانپنے کے لباس کے ساتھ ایک دن کی غذا کا مالک ہو۔

اسی طرح وہ غریب شخص جو طاقتور ہے اور کما سکتا ہے' اس کے لیے بھی مانگنا حرام ہے۔

امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما نے یہ بات بیان کی ہے' زکوٰۃ ایسے خوشحال شخص کو دی جاسکتی ہے جو جنگ میں شریک ہونے کے لیے جا رہا ہو' اس وقت جب اسے سرکاری طور پر اس کام کی تنخواہ نہ ملتی ہو اور اس نے مالِ غنیمت میں سے کچھ وصول بھی نہ کیا ہو۔ اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''صرف پانچ قسم کے غنی کے لیے زکوٰۃ وصول کرنا حلال ہے: اللہ کی راہ میں جنگ میں شریک ہونے والا' زکوٰۃ وصول کرنے کا عامل' جس نے قرض ادا کرنا ہو' وہ شخص جو اپنے مال میں سے صدقہ خریدے اور وہ شخص جس کا کوئی پڑوسی ہو' وہ اسے صدقہ کر دے اور پھر وہ غریب شخص اسے کسی غنی کو تحفے کے طور پر دیدے''۔

اس کی دوسری دلیل یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے غنی کو فقراء اور مساکین کے ساتھ حصے دار قرار دیا ہے' جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور اللہ کی راہ میں''۔

تو کیونکہ ان دونوں کے ذکر کے بعد اس کا ذکر کیا گیا ہے تو اس سے لازمی طور پر یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہ ان دونوں کے علاوہ ہو گا۔

ہماری دلیل وہ روایت ہے جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم انہیں بتا دینا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ لازم قرار دی ہے جو ان کے خوشحال لوگوں سے وصول کی جائے گی اور ان کے غریب لوگوں کو واپس کر دی جائے گی''۔ متفق علیہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: ''زکوٰۃ لینا کسی غنی شخص کے لیے جائز نہیں ہے''۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہم نے نقل کیا ہے۔

امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما نے جو روایت نقل کی ہے' وہ مستند نہیں ہے۔ اگر اسے مستند تسلیم کر لیا جائے تو وہ اس صورت پر محمول ہوگی کہ جب وہ شخص جسمانی قوت کے اعتبار سے غنی ہو یا ہم یہ کہیں گے کہ وہ شخص غنی اس وقت تک ہوگا جب تک وہ مقیم ہو' پھر جب وہ جنگ میں شریک ہونے کے لیے نکلا تو اب اسے اسلحہ وغیرہ کے حوالے سے کئی چیزوں کی ضرورت ہوگی تو اب اس کے پاس جو مال ہے وہ اس کے لیے کافی نہیں ہوگا' اس کے لیے ایسی صورت میں زکوٰۃ وصول کرنا جائز قرار دیا جائے گا۔

1975- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اللَّبَّانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ النُّبَيْرَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ اَوْ كُدُوحٌ. قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْغِنَى قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا اَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ . ابْنُ اَسْلَمَ ضَعِيفٌ.

★☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص خوشحال ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگتا ہے جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کے چہرے پر داغ ہوگا (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! خوشحالی سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پچاس درہم یا ان کی قیمت جتنا سونا۔

ابن اسلم نامی راوی ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ھو ابوالفضل محمد بن ابراہیم نبیرۃ؛ بنون مفتوحۃ ثم موحدۃ مکسورۃ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: توضیح مشتبہ (۳۴۵/۱)۔

1976- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْاُبُلِّيُّ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ فَيْنَعِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ عَنْ اَبِي شَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِرَجُلٍ لَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا . اَبُوْ شَيْبَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ ضَعِيفٌ وَبَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ ضَعِيفٌ .

★☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایسے شخص کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے جس کے پاس پچاس درہم موجود ہوں۔

ابوشیبہ نامی راوی کا نام عبدالرحمن بن اسحاق ہے اور یہ ضعیف ہے' اسی طرح بکر بن خنیس نامی راوی بھی ضعیف ہے۔

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق' ص485/3

۱۹۷۵- ضعفه الدارقطني بابن اسلم' لكن ورد من وجوه اخرى عن ابن مسعود ياتي ذكرها-

۱۹۷۶- اعله الدارقطني بعبد الرحمن بن اسحاق و بكر بن خنيس' لكن ورد من غير طريقهما: كما ياتي في الذي بعده-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن ھیثم بن مھلب، ابواسحاق بلدی۔ سکن بغداد وحدث بھا عن علی بن عیاش وابی یمان حمصیین۔ قال ذھبی: ثقہ دارقطنی وخطیب۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۱/۲۰۱) (ت ۲۴۴) تاریخ بغداد (۶/۲۰۶)۔

○ ابوشیبۃ عبدالرحمٰن بن اسحاق بن حارث واسطی، (اور ایک قول کے مطابق): کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ابوداود وترمذی، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۴۷۲)۔

1977 - حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْاَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ بَكْرِ بْنِ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَهُوَ غَنِیٌّ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِیْ وَجْهِهِ كُدُوْحٌ وَّخُدُوْشٌ . فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا غِنَاهُ قَالَ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ قِيْمَتُهَا ذَهَبًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص خوشحال ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگے' جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کے چہرے پر داغ موجود ہوگا (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! خوشحالی سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چالیس درہم یا ان کی قیمت جتنا سونا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن علی بن حمزۃ بن صالح ابوبکر انطاکی، نزیل بغداد یلقب اباہریرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے بارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ عشرۃ، ان کا انتقال 323ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۱۹۴)۔

1978 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا

۱۹۷۷- ھکذا اخرجه اسرائیل عن ابی اسحاق عن محمد بن عبد الرحمن بن یزید عن ابیه عن ابن مسعود- و راجع تعقیب الدارقطنی ذلك في الرواية الآتية-

۱۹۷۸- اخرجه احمد (۱/۳۸۸، ۴۴۱)' و ابو داود في الزكاة (۲/۲۷۷، ۲۷۸) باب: من يعطى من الصدقة! وحد الغنى! (۱۶۲۶)' و الترمذي في الزكاة (۳/۸۰، ۸۱) باب: من تحل له الزكاة! (۶۴۵)' و النسائي في الزكاة (۵/۹۷) باب: حد الغنى' و ابن ماجه في الزكاة (۱/۵۸۹) باب: من سال عن ظهر غنى (۱۸۴۰)' و الدارمي في الزكاة (۱/۳۸۶) باب: من تحل له الصدقة! كلهم من حديث سفيان الثوري عن حكيم بن جبير به- قال الترمذي: (حديث حسن- و قد تكلم شعبة في حكيم بن جبير من اجل هذا الحديث)- وقال النسائي: (لا نعلم احدًا قال في هذا الحديث: (عن زبيد) غير يحيى بن آدم' و لا نعرف هذا الحديث الا من حديث حكيم بن جبير' و حكيم ضعيف- و سئل شعبة عن حكيم بن جبير! فقال: اخاف النار- وقد كان روى عنه قديمًا)- اه-

غَرِيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ وَقَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا . قَالَ الشَّيْخُ الْاَوَّلُ وَهَمٌ قَوْلُهُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ وَاِنَّمَا هُوَ حَكِيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ وَّهُوَ ضَعِيْفٌ تَرَكَهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں "پچاس درہم" کے الفاظ ہیں۔

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: پہلی روایت میں راوی کو وہم ہوا ہے' انہوں نے اسے ابواسحق کے حوالے سے نقل کر دیا ہے' یہ صاحب حکیم بن جبیر ہیں اور یہ ضعیف ہیں' شعبہ اور دیگر محدثین نے انہیں متروک قرار دیا ہے۔

1979- قُرِءَ عَلٰى اَبِى الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ اَبُوْ يَعْقُوْبَ الْمَرْوَزِىُّ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ سَاَلَ وَلَهُ غِنًى جَاءَ وَفِىْ وَجْهِهِ كُدُوْحٌ اَوْ خُدُوْشٌ اَوْ خُمُوْشٌ . قِيْلَ وَمَا غِنَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ . حَكِيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی سے کچھ مانگے حالانکہ وہ خوشحال ہو' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کے چہرے پر داغ ہوگا (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس کی خوشحالی سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پچاس درہم یا ان کی قیمت جتنا سونا (موجود ہونا)۔

حکیم بن جبیر نامی راوی متروک ہے۔

1980- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَلِيًّا وَعَبْدَ اللّٰهِ قَالَا لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِمَنْ لَهُ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ .

☆☆ حسن بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جس شخص کے پاس پچاس درہم یا ان کی قیمت جتنا سونا موجود ہو' اس کے لیے کسی سے کچھ مانگنا جائز نہیں ہے۔

۱۹۷۹- اخرجه الترمذي في الزكاة (٦٥٠)' و الدارمي في الزكاة ايضا (١/٣٨٦) من حديث شريك' به- وقد اعله الدارقطني بحكيم بن جبير. وحكى كلام شعبة فيه' و قد قال احمد: ضعيف الحديث مضطرب- و قال ابن معين: ليس بشيء- وقال يعقوب بن سفيان: ضعيف الحديث- و تركه الدارقطني وغيره- وكذبه السعدي- ينظر : تهذيب الكمال (٧/١٦٥-١٦٨)-

۱۹۸۰- اخرجه ابن ابي شيبة في الزكاة (٣/١٨٠) باب: من قال: لا تحل له الصدقة اذا ملك خمسين درهمًا' عن عبد الرحيم بن سليمان عن الحجاج به- وورد نحو هذا عن ابراهيم النخعي و الضحاك بن مزاحم- اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (٤/١١٠-١١١) باب: كم الكنز؟ و ليس الزكاة؟ رقم (٧١٥٧-٧١٥٩)' و ابن ابي شيبة في الموضع السابق-

17- باب تَعْجِيلِ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الْحَوْلِ .

باب 17: سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دینا

1981- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالصَّدَقَةِ فَقِيلَ لَهُ مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَّخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا نَقَمَ ابْنُ جَمِيلٍ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْتُدَهُ فِى سَبِيلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِىَ عَلَىَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا هِىَ لَهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا تو آپ ﷺ کو بتایا گیا ابن جمیل' خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کر دیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمیل کا قصور یہ ہے: وہ غریب تھا' اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول نے اسے غنی کر دیا' خالد کا جہاں تک تعلق ہے تو تم لوگوں نے کے ساتھ زیادتی کی ہے کیونکہ اس نے تمام زر ہیں اور اپنا تمام تر ساز و سامان اللہ تعالیٰ کی راہ کے لیے وقف کر دیا ہوا ہے' تک جناب عباس کا تعلق ہے تو یہ ادائیگی میرے ذمہ ہے اور اس کے ساتھ اتنی ہی مزید ادائیگی میں انہیں بھی کر دوں گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبید بن یعیش محاملی، ابو محمد کوفی عطار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دس طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۶۵۳) (ت۴۴۳۵)۔

1982- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِىُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِىُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عُمَرَ سَاعِيًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَمَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَّخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ اِلَّا اَنْ يَكُونَ فَقِيرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا خَالِدٌ

۱۹۸۱- الحديث في اسنادہ ابن اسحاق و هو مدلس، وقد عنعنه، لكن تابع ابن اسحاق عليه جمع، فرواه: ورقاء و عبد الرحمن بن ابي الزناد، و شعيب بن ابي حمزة، و موسى بن عقبة: اربعتهم عن ابي الزناد عن الاعرج به- اما طريق ورقاء: فسياتي في الحديث التالي- اما طريق شعيب: فاخرجه البخاري في الزكاة (۱۴۶۸) باب: قوله تعالى: (وفي الرقاب والغارمين و في سبيل الله .....) -والنسائي (۵/۳۳) الزكاة، باب اعطاء السيد المال بغير اختيار، و ابن خزيمة في صحيحه رقم (۲۳۳۰) من طريق شعيب بن ابي حمزة عن ابي الزناد به- و اما طريق عبد الرحمن بن ابي الزناد عن ابيه: فاخرجه احمد في مسنده (۲/۳۲۲)- و اما طريق موسى بن عقبة: فاخرجه ابن خزيمة في صحيحه رقم (۲۳۲۹)-واخرجه ايضاً النسائي (۵/۳۴) في الزكاة، باب: اعطاء السيد المال بغير اختيار المصدق- و انظر كلام البيهقي على الحديث في السنن (۴/۱۱۱-۱۱۲)-

۱۹۸۲- اخرجه مسلم في صحيحه في الزكاة (۹۸۳) باب: في تقديم الزكاة و منعها، و ابو داود في الزكاة (۲/۳۲-۳۳) باب تعجيل الزكاة الحديث (۱۶۲۳)، والترمذي في كتاب المناقب (۵/۶۱۱) باب: مناقب العباس..... الحديث (۳۷۶۱)، و احمد في المسند (۲/۳۲۲)، و ابن خزيمة رقم (۲۳۳۰)، و البيهقي (۴/۱۱۱) كتاب الزكاة، باب: تعجيل الصدقة من طريق ورقاء عن ابي الزناد به- و انظر الحديث السابق

فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا وَقَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْتَادَهُ فِیْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَعَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَهِیَ عَلَیَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ۔ ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ اَوْ صِنْوُ الْاَبِ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو ابن جمیل خالد بن ولید اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا (جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا گیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن جمیل نے یہ حرکت اس لیے کی ہے پہلے وہ غریب تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے خوشحال کر دیا ہے جہاں تک خالد کا تعلق ہے تو تم نے اس کے ساتھ زیادتی کی ہے کیونکہ اس نے اپنی زرہیں اور ساز وسامان پہلے ہی اللہ کی راہ میں وقف کر دیئے ہوئے ہیں جہاں تک حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے تو وہ اللہ کے رسول کے چچا ہیں ان کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی اور اس کے ساتھ مزید اتنی ہی ادائیگی ہوگی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں پتا نہیں ہے آدمی کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن یعقوب، ابوفضل صندلی، سمع ابراہیم بن مجشر کاتب وحسن بن محمد زعفرانی، وعنہ عبدعزیز بن جعفر خرقی و یوسف بن عمر قواس۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ تاریخ بغداد (۷/۲۱۱)۔

1983- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَاضِیْ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ الْمُسَيَّبُ بْنُ الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِیٍّ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ عَبَّاسًا سَاَلَ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَيُعَجِّلُ زَكَاةَ مَالِهِ قَبْلَ مَحِلِّهَا فَرَخَّصَ لَهُ فِیْ ذٰلِكَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا وہ اپنے مال کی زکوٰۃ مخصوص وقت گزرنے سے پہلے ادا کر سکتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس بات کی اجازت دی۔

1984- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا بِهٰذَا اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنَّا قَدْ اَخَذْنَا مِنَ الْعَبَّاسِ صَدَقَةَ الْعَامِ عَامَ الْاَوَّلِ ۔

خَالَفَهُ اِسْرَائِيْلُ فَقَالَ عَنْ حُجْرٍ الْعَدَوِیِّ عَنْ عَلِیٍّ

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اس سال کی زکوٰۃ گزشتہ سال ہی وصول کر لی تھی۔

۱۹۸۳- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/۳۲-۳۳)باب: في تعجيل الصدقة (۱۶۲٤)' و الترمذي في الزكاة (۲/۲۹) باب: ما جاء في تعجيل الزكاة (۶۷۸)' و ابن ماجه في الزكاة (۱/۵۷۲) باب: تعجيل الزكاة قبل محلها (۱۷۹۵)' والدارمي في الزكاة (۱/۳۸۵) باب: تعجيل الزكاة' و الحاكم في المستدرك في معرفة الصحابة (۳/۳۳۲) في مناقب العباس' و ابن خزيمة رقم (۲۳۳۱)' و البيهقي في الزكاة (٤/۱۱۱) باب: تعجيل الصدقة' كلهم من حديث اسماعيل بن زكريا' به- وقال ابو داود: (روى هذا الحديث هشيم عن منصور بن زاذان عن الحكم عن الحسن بن مسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم - و حديث هشيم اصح)- اه- وقال الترمذي: (حديث اسماعيل ابن زكريا عن الحجاج عندي اصح من حديث اسرائيل عن الحجاج)-ا ه-

1985- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حُجْرٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِعُمَرَ اِنَّا قَدْ اَخَذْنَا مِنَ الْعَبَّاسِ زَكَاةَ الْعَامِ عَامَ الْاَوَّلِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: ہم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اس سال کی زکوٰۃ گزشتہ سال ہی وصول کرلی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حجر عدوی، قال ابن حجر: قیل: حجیۃ بن عدی، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وقال فی ترجمۃ حجیۃ: بوزن علیۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کرجاتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۱۵۵)۔

1986- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا وَلِيْدُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا عُمَرُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ اِنَّا كُنَّا احْتَجْنَا اِلَى مَالٍ فَتَعَجَّلْنَا مِنَ الْعَبَّاسِ صَدَقَةَ مَالِهِ لِسَنَتَيْنِ . اخْتَلَفُوْا عَلَى الْحَكَمِ فِيْ اِسْنَادِهِ وَالصَّحِيْحُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ مُرْسَلٌ.

☆☆ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے' ہمیں اس وقت کچھ مال کی ضرورت تھی تو ہم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مال کی زکوٰۃ دو سال پہلے ہی وصول کرلی تھی۔

اس روایت کی سند میں حکم نامی راوی سے اختلاف کیا گیا ہے' صحیح یہ ہے: یہ روایت حسن بن مسلم نامی راوی سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

1987- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَائِلَةَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عُمَرَ سَاعِيًا- قَالَ- فَاَتَى الْعَبَّاسَ يَطْلُبُ صَدَقَةَ مَالِهِ قَالَ فَاَغْلَظَ لَهُ الْعَبَّاسُ فَخَرَجَ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَخْبَرَهُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ الْعَبَّاسَ قَدْ اَسْلَفَنَا زَكَاةَ مَالِهِ الْعَامَ وَالْعَامَ الْمُقْبِلَ.

۱۹۸۵- اخرجه الترمذي في الزكاة (۲/۲۹) باب: ما جاء في تعجيل الصدقة (۶۷۹) و البيهقي في الزكاة (۱۱۱/۴) باب: تعجيل الصدقة' من طريق اسرائيل' به-

۱۹۸۶- اخرجه البيهقي في الزكاة (۱۱۱/۴) باب: تعجيل الصدقة' من حديث الحسن بن عمارة' به-

۱۹۸۷- اخرجه البيهقي في الزكاة (۱۱۱/۴) باب: تعجيل الصدقة' من حديث محمد بن عبيد الله' به-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا' وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے ان کے مال کی زکوٰۃ کا مطالبہ کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ سختی کا مظاہرہ کیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس سال اور آئندہ سال کی زکوٰۃ پہلے ہی ہمیں دے دی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نعمان بن عبدسلام بن حبیب تیمی، ابومنذر اصبہانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ عابد فقیہ، راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ابوداود والنسائی۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۰۴/۲)۔

1988- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ خُرَاسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مِنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَكَمِ- وَقَالَ الْمَطِيرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَكَمِ- عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَرَجَعَ وَهُوَ يَشْكُو الْعَبَّاسَ فَقَالَ اِنَّهُ مَنَعَنِيْ صَدَقَتَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا عُمَرُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ اِنَّ الْعَبَّاسَ اَسْلَفَنَا صَدَقَةَ عَامَيْنِ فِيْ عَامٍ . كَذَا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاِنَّمَا اَرَادَ مُحَمَّدَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ .وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا' وہ واپس آئے تو انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا شکوہ کیا اور بتایا: انہوں نے اپنی زکوٰۃ مجھے ادا نہیں کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دو سال کی زکوٰۃ (پہلے ہی) ایک ساتھ ادا کر دی تھی۔

راوی نے دوسرے راوی کا نام عبیداللہ بن عمر نقل کیا ہے' لیکن ان کی مراد یہ تھی کہ یہ روایت محمد بن عبیداللہ سے منقول ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1989- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ عُمَرَ سَاعِيًا فَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَبَّاسِ شَيْءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ اِنَّ

۱۹۸۸- بین الدارقطني عقبه ان المراد: محمد بن عبيد الله: و هو العرزمي المتروك- تقدمت ترجمته غير مرة-

۱۹۸۹- اخرجه الطبراني في الاوسط (۷۸۶۲) و هو في مجمع البحرين رقم (۱۳۷۲) من طريق اسحاق الازرق عن اسماعيل المكي عن سليمان الاحول عن ابي رافع به-وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (۸۲/۳): (اخرجه الطبراني في الاوسط و فيه اسماعيل المكي و فيه كلام كثير وقد وثق)-اه-

الْعَبَّاسَ اَسْلَفَنَا صَدَقَةَ الْعَامِ عَامَ الْاَوَّلِ .

☆☆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا دوران ان کی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ کچھ تکرار ہوگئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ آد چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے' حضرت عباس نے اس سال کی زکوٰۃ گزشتہ سال ہمیں پہلے ہی دے دی تھی۔

1990- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ بْنُ يَعْ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِ تَمْرَةٍ فَاِنَّهَا تَسُدُّ مِنَ الْجَائِعِ مَا تَسُدُّ مِنَ الشَّبْعَانِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جہنم سے بچنے کی کوشش کر ایک کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے ایسا کرو' چونکہ یہ بھوکے کے لئے بھی اسی طرح رکاوٹ بنتی ہے جس طرح سیراب شخص کے لئے

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ شیبان بن فروخ ابی شیبۃ حبطی - بمھملۃ وموحدۃ مفتوحۃ - ابومحمد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قر ہے۔ (روایت کے الفاظ نقل کرنے میں) یہ وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان پر یہ الزام ہے' یہ ''قدریہ'' عقائد کے مالک امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اضطر ناس یہ اخیر ا۔ یہ نویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔ روی لہ مسلم و ابوداود و ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۳۵۶)۔

1991- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ حَمْ

۱۹۹۰- ابو امیة بن یعلی هو اسماعیل: قال النسائي و الدارقطني و ابن معین -في روایة-: متروك الحدیث- وقال البخاري: سكتوا ضعفه ابو حاتم و ابو زرعة والساجي وغیرهم- و ذكره له ابن عدي حدیثه هذا في ترجمته في (الكامل) من طریق بشر بن معاذ ختم ترجمته بقوله: (وهو في جملة الضعفاء' و هو ممن یكتب حدیثه)- اه- ینظر: الكامل لابن عدي (۱/۳۱۱)' لسان المیزان (۱/ اخرجه البزار- كما في كشف الاستار (۹۳۷) من حدیث محمد بن زیاد عن ابي هریرة' به مختصرا- وقال: (قد روي عن ابي غیر هذا الوجه' و هذا الاسناد عن ابي هریرة احسن اسناد یروي في ذلك و اصحه' ویروي عن عائشة' و عدي' و انس' و ابي رجاء عباس' و جریر بن عبد الله)- اه- وقال الهیثمي في المجمع (۳/۱۰۶): (واخرجه البزار' و فیه عثمان بن عبد الرحمن الجمحي حاتم: یكتب حدیثه' ولا یحتج به' و حسن البزار حدیثه)- اه- و لفظ البزار السابق لیس فیه تحسین للحدیث- قلت: و اللفظ بتمامه اخرجه البزار من حدیث ابي بكر مرفوعا- كما في كشف الاستار (۹۳۳) عن محمد بن اسماعیل عن زید بن الحباب عن ابي عن شرحبیل بن سعد عن جابر عن ابي بكر' به مرفوعا- وقال: (لا نعلم احدا حدث به عن زید الا محمد بن اسماعیل' و لم یتابع لا یروی عن ابي بكر الا بهذا الاسناد وحده)- اه-قال الهیثمي (۳/۱۰۵): (وفیه محمد بن اسماعیل الوساوسي' و هو ضعیف جد و في الباب عن عدي بن حاتم عند البخاري في الزكاة (۱۴۱۳) باب: الصدقة قبل الرد' و مسلم في الزكاة (۱۰۱۶) باب: الحث على و لو بشق تمرة- و لكنه مختصر على الجزء الاول فقط في التصدق بشق تمرة- و مثله حدیث النعمان بن بشیر' و عائشة' و ا البزار-كما في كشف الاستار- كتاب الزكاة (۱/۴۴۲-۴۴۳) باب: الحث على الصدقة (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶)-

۱۹۹۱- اخرجه الترمذي في الزكاة (۳/۴۸) باب: ما جاء ان في المال حقا سوى الزكاة (۶۵۹) من حدیث الاسود بن عامر عن شریك اخرجه (۶۶۰) من طریق محمد بن الطفیل عن شریك' به- ثم قال: (هذا حدیث اسناده لیس بذاك- و ابو حمزة میمون الاعور ویروی بیان او اسماعیل بن سالم عن الشعبي هذا الحدیث قوله- وهذا اصح)- اه- و الحدیث اخرجه ابن عدي في الكامل (۴/ ترجمة شریك النخعي' من حدیث بشر بن الولید عن شریك' به-وقال: (وهذا قد اخرجه عن شریك: محمد بن الطفیل الكوفي' ع شریك عن رجل عن الشعبي عن فاطمة و لم یسم ابا حمزة)- اه-

عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوٰى الزَّكَاةِ . ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ (لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوا وُجُوْهَكُمْ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ.

☆☆ سیّدہ فاطمہ بن قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہوتا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

''نیکی صرف یہ نہیں ہے تم اپنے چہروں کو پھیر دو''۔

یہ آیت آخر تک ہے۔

1992- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ اَبُوْ نَصْرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1993- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرِو بْنِ حَمَاسٍ اَوْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ عَمْرِو بْنِ حَمَاسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَبِيْعُ الْاُدْمَ وَالْجِعَابَ فَمَرَّ بِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِيْ اَدِّ صَدَقَةَ مَالِكَ . فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّمَا هُوَ فِي الْاُدْمِ . قَالَ قَوِّمْهُ ثُمَّ اَخْرِجْ صَدَقَتَهُ .

☆☆ ابوعمرو بن حماس اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں سالن اور ترکش فروخت کیا کرتا تھا' ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو' میں نے کہا: اے امیرالمومنین! یہ سالن میں ہے' تو انہوں نے فرمایا: تم اس کی قیمت کا اندازہ لگاؤ' پھر اس کی زکوٰۃ ادا کرو۔

18-باب زَكَاةِ مَالِ التِّجَارَةِ وَسُقُوطِهَا عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ.

باب18: تجارت کے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا نیز گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ معاف کرنا

1994-اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَانَ الشِّيْرَازِيُّ فِيْمَا كَتَبَ اِلَيَّ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُوْسَى الْحَارِثِيَّ حَدَّثَهُمْ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى بْنِ بَحْرٍ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ حَمَّادٍ الْاِصْطَخْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ عَنْ

۱۹۹۲- اشار ابن عدي الى هذه الرواية' و قد اجتمع محمد بن الطفيل و بشر بن الوليد على تسمية شيخ شريك في اسناده' فقال: (عن ابي حمزة) بخلاف ما قاله منصور عن شريك' و قد صوب الترمذي انه من قول الشعبي - و راجع ما قبله-

۱۹۹۳- ابو عمرو بن حماس لم يعرف له اسم- و قال الذهبي: (مجهول)- و قال ابن حجر: (مقبول)- ينظر: (الميزان) (٤/ الترجمة ١٠٤٦) و تهذيب الكمال (٣٤/ ١١٩)- و قال الدارقطني في ترجمة ابنه (شداد بن ابي عمرو بن حماس): (لا يعرف فيمن يروى عنه الحديث' و ابوه معروف)- تهذيب التهذيب (٤/ ٣١٨)-

۱۹۹٤- اخرجه البيهقي في الكبرى في الزكاة (٤/ ١١٩) باب: من راى في الخيل صدقة- والخطيب في تاريخه (٦/ ٣٩٨) و من طريقه ابن الجوزي في العلل (٢/ ٤٩٦) و الطبراني في الاوسط رقم (٧٦٦٥) كلهم من طريق اسماعيل بن يحيى به- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (٣/ ٧٢): (فيه الليث بن حماد و غورك' و كلاهما ضعيف)- وغورك مترجم في اللسان (٤/ ٤٢١) ولم يزد في ترجمته على ما هنا- كما لم يزد في ترجمة ليث بن حماد (٤/ ٤٩٢) على قوله: (ضعفه الدارقطني)- اهـ-

غُورَكُ بْنُ الْحِصْرِمِ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِى الْخَيْلِ السَّائِمَةِ فِىْ كُلِّ فَرَسٍ دِيْنَارٌ . تَفَرَّدَ بِهٖ غُورَكٌ عَنْ جَعْفَرٍ وَهُوَ ضَعِيْفٌ جِدًّا وَمَنْ دُوْنَهٗ ضُعَفَاءُ .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: گھوڑے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک گھوڑے کی طرف سے ایک دینار ادا کیا جائے گا۔

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کرنے میں غورک نامی راوی منفرد ہے اور یہ بہت زیادہ ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ غورک بن حصرم۔ قال ابن ناصر دین فی مشتبہ: (الحصرمی۔ بمھملات مع کسر اولہ، وسکون ثانیہ، وکسر راء ومیم) وذکرہ ذھبی فی میزان ومغنی فی ضعفاء وکذا ابن حجر فی لسان، وذکروا فیہ قول دارقطنی: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ جدا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۵/۴۰۷)، مغنی (۲/۵۰۷)، لسان (۴/۴۹۶) وتوضیح مشتبہ (۳/۲۵۱)۔

•••———•••———•••

سامانِ تجارت کی زکوٰۃ کا حکم

سامانِ تجارت سے مراد وہ چیز ہے جو چاندی یا سونا نہ ہو خواہ وہ سکے کی شکل میں ہو جیسے پاؤنڈ یا ریال یا سکے کی شکل میں نہ ہو جیسے خواتین کا زیور۔

تین امام اس بات پر متفق ہیں' سونے اور چاندی کو مطلق طور پر سامانِ تجارت میں شامل نہیں کیا جائے گا' فقہائے مالکیہ نے اس حوالے سے اختلافی رائے دی ہے' جب وہ سکے کی شکل میں نہ ہو' وہ یہ کہتے ہیں: اگر سونے اور چاندی کا سکہ نہ ہو' تو اسے مالِ تجارت میں شمار کیا جائے گا' اسے نقدی میں شمار نہیں کیا جائے گا۔ اس لیے اس پر لباس اور لوہے (کی تجارت کی طرح) تجارت کے مال کی زکوٰۃ لازم ہوگی۔

تو جو شخص اس کی تجارت کرتا ہوگا' اس پر یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اس کی زکوٰۃ دسویں حصے کا چوتھائی (یعنی چالیسواں حصہ یعنی اڑھائی فیصد) ادا کرے۔

اس کی شرائط اور طریقۂ کار کی تفصیل ذیلی حاشیے میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

شوافع یہ کہتے ہیں: تجارت کے مال پر زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے چھ چیزیں شرط ہیں' پہلی شرط یہ ہے: وہ مال کسی چیز کے عوض میں' یعنی خریدنے کی وجہ سے حاصل ہوا ہو' لہٰذا اگر کوئی شخص تجارت کا مال خریدتا ہے تو خواہ اس نے وہ نقد لیا ہو یا اُدھار ہو' وہ سودا دست بدست ہوا ہو یا میعادی ہو' اس مال پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی' اس کا طریقہ آگے ذکر کیا جائے گا۔

لیکن اگر وہ مال کسی چیز کے عوض میں حاصل نہ ہوا ہو' جیسے کسی شخص کو وراثت میں مالِ تجارت مل گیا ہو' تو اب اس مال

زکوۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جب تک اسے تجارت کی غرض سے استعمال نہیں کیا جاتا۔

اس کے لیے دوسری شرط یہ ہے: تجارت کرنے کی نیت مبادلہ یا مجلس عقد میں ہی کر لی گئی ہو۔ اگر اس وقت تجارت کی نیت نہیں کی گئی تھی تو اب اس پر زکوۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ ہر تبادلے کے وقت الگ سے نیت کرنا شرط ہوگا' جب پورا رأس المال ادا کر دیا جائے تو سامانِ تجارت کو لیتے وقت نیت کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ اس مال کو پہلے ہی تجارت کا مال قرار دیا جا چکا ہے اور وہی کافی ہے۔

اس کے لیے تیسری شرط یہ ہے: اس مال کو روک لینے کا ارادہ ہوتا کہ اسے اپنے کام میں استعمال کیا جا سکے' اس کی تجارت کا ارادہ نہ ہو۔ اگر ایسا ارادہ ہوگا' تو سال کی مدت منقطع ہو جائے گی' اگر بعد میں تجارت کا ارادہ بن جاتا ہے تو اسے کاروبار میں لگانے کے ساتھ ہی نئے سرے سے تجارت کی نیت کرنی ہوگی۔

اس کے لیے چوتھی بات یہ شرط ہے' مال کا مالک بن جانے کے بعد اس پر ایک سال گزر جانا چاہیے' اگر ایک سال نہیں گزرتا ہے تو زکوۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' تاہم اگر مال کی قیمت یعنی وہ قیمت جس سے اس مال کو خریدا گیا ہے' رائج الوقت نقدی کی شکل میں ہو اور اس کی مقدار نصاب کے برابر ہو یا نصاب سے کم ہو اور پھر بعد میں وہ شخص دوسرے مال کا بھی مالک بن جائے اور ان دونوں اموال کو ملا کر نصاب پورا ہو رہا ہو' تو اب ان دونوں صورتوں میں مالِ تجارت اور زکوۃ کی ادائیگی لازم ہو جائے گی جبکہ اصل مال یعنی اس نقدی پر ایک سال گزر چکا ہو۔

اس کے لیے پانچویں شرط یہ ہے: اس سال کے دوران وہ تمام مالِ تجارت ایسی نقدی کی شکل میں منتقل نہ کیا گیا ہو جس سے مال کی قیمت لگائی جاتی ہے' جیسا کہ تجارت کے مال کی زکوۃ کے طریقے میں اس کا بیان آئے گا۔ اسی طرح اس کی مقدار نصاب سے کم بھی نہیں ہونی چاہیے۔ اگر تمام مال نقدی کی شکل میں آ جاتا ہے اور اس کی مقدار نصاب سے کم ہو جاتی ہے تو اب سال کا تسلسل ٹوٹ جائے گا۔

اب اگر وہ شخص اسی نقدی کے ذریعے پھر دوبارہ تجارت کا مال خریدتا ہے تو اس خریدنے کے وقت سے نئے سال کا آغاز ہوگا اور سابقہ وقت کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔

لیکن اگر یہ صورتِ حال ہو کہ مالِ تجارت میں سے کچھ تو نقدی کی شکل میں آ گیا ہو جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے اور کچھ مال کی شکل میں باقی رہ گیا ہو یا سارے کا سارا مال نصاب کے برابر قیمت کی شکل میں نقد یا مال کے بدلے میں فروخت کر دیا گیا ہو یا نقدی کے عوض میں فروخت کر دیا گیا ہو لیکن سال کے آخر تک اس کی قیمت نہ لگائی گئی ہو جیسا کہ آگے اس کا ذکر کیا جائے گا' تو اس صورت میں مال کا اعتبار ختم نہیں ہوگا۔

اس کے لیے چھٹی شرط یہ ہے: مال کی قیمت سال کے آخر میں نصاب کے برابر پہنچ جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے: زکوۃ لازم ہونے کے لیے سال کے آخری حصے کا اعتبار کیا جاتا ہے' پورے سال یا سال کے دونوں کناروں کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔

اگر تجارت کا مال اس قسم کا ہو کہ اس کی زکوۃ ویسے ہی لازم ہو رہی ہو جیسے سائمہ جانور ہیں یا پھلوں کی زکوۃ ہے تو اس

صورت میں دیکھا جائے گا کہ اگر نصاب زکوٰۃ کے مال کے اعتبار سے اور قیمت کے اعتبار سے پورا ہو رہا ہے تو پھر اس کی زکوٰۃ جانوروں یا پھلوں کی زکوٰۃ کے اصول کے مطابق نکالی جائے گی' قیمت کے اعتبار سے ادا نہیں کی جائے گی۔

اگر صورتِ حال ایسی ہو کہ ان دونوں میں سے ایک کے حوالے سے نصاب پورا ہو رہا ہو' یعنی تجارت کے مال کی قیمت کے اعتبار سے یا مویشیوں اور پھلوں کی مقدار کے اعتبار سے تو اسی کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ تجارت کے مال کی زکوٰۃ کو اتنی ہی مرتبہ ادا کیا جائے گا جتنی مرتبہ اس پر سال گزر جاتا ہے' لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے' ہر سال نصاب مکمل ہونا چاہیے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہوگا کہ جو مال خریدا گیا تھا' اسے سونے یا چاندی کی چیز کے عوض میں خریدا گیا تھا' اس کی قیمت کے اعتبار سے حساب لگایا جائے گا۔ اگر اسے نقدی کے عوض میں نہیں خریدا گیا تو اس نقدی کے حساب سے اس کی قیمت لگائی جائے گی جو اس شہر میں رائج ہو۔ اور جب سال مکمل ہونے پر اس کی قیمت کا اندازہ لگایا جائے گا' تو اس وقت دو عادل ماہر لوگ اس کی قیمت لگائیں گے جو قیمت کے گواہ کی حیثیت رکھتے ہوں گے' اس کے لیے متعدد شواہد کا ہونا ضروری ہے۔ اب جو قیمت لگائی جائے گی اس کے چالیسویں حصے (یعنی اڑھائی فیصد) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

احناف یہ کہتے ہیں: تجارت کے مال میں زکوٰۃ لازم ہونے کے لیے چند شرائط ہیں۔

ایک شرط یہ ہے: اس کی قیمت سونے یا چاندی کے حساب سے نصاب کو پورا کر رہی ہو' اور یہ اختیار ہے' سونے یا چاندی کے سکوں میں سے جس بھی سکے سے چاہے قیمت لگالی جائے۔

اگر دونوں طرح کے سکوں میں سے کسی ایک قسم کے سکوں کے حساب سے نصاب پورا نہ ہو رہا ہو اور دوسری قسم کے سکے کے حساب سے پورا ہو رہا ہو تو خاص طور پر اسی سکے کے حساب سے قیمت لگائی جائے گی جس سے نصاب پورا ہو رہا ہو۔ اور مال کی قیمت وہ لگائی جائے گی جو اس شہر میں رائج ہے۔

اگر اس مال کو کسی ایسی غیر آباد جگہ پر بھیجا جاتا ہے (جہاں پر قیمت رائج ہونے کا امکان نہیں ہوتا) تو اس علاقے کے قریب جو شہر ہے وہاں کی قیمت کے اعتبار سے اس کی مالیت کا اندازہ لگایا جائے گا۔

قیمت کا اندازہ لگاتے وقت ایک مال کی مالیت کو دوسرے مال کی مالیت کے ساتھ ملا دیا جائے گا' اگرچہ ان کی اقسام مختلف ہوں۔

اس کے لیے ایک بات یہ بھی شرط ہے' اس مال پر ایک سال گزر چکا ہو اور اس بارے میں سال کے دونوں سروں کا حساب رکھا جائے گا' لہٰذا اگر کوئی شخص سال کے آغاز میں نصاب کا مالک ہوا تھا اور درمیان میں وہ مال نصاب کی مقدار سے کم ہو گیا لیکن سال کے اختتام تک وہ دوبارہ نصاب کے برابر ہو گیا تو اب اس شخص پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ لیکن اگر سال کے آغاز میں یا سال کے اختتام پر مال کی مالیت نصاب سے کم رہی تو زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جیسا کہ زکوٰۃ کی شرائط میں یہ بات بیان کر دی گئی ہے۔

اسی طرح اگر مال کی قیمت سال کے آخر میں نصاب سے زیادہ ہو جاتی ہے تو اس اضافے کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جائے

اس کے لیے ایک یہ شرط بھی ہے' اس مال سے تجارت کی نیت کی گئی ہو اور نیت کے ساتھ عملی طور پر تجارتی کام کا آغاز بھی کیا گیا ہو۔ اس لیے اگر کسی جانور کو ذاتی استعمال کے لیے خریدا گیا ہو اور پھر یہ ارادہ کر لیا گیا ہو کہ اس کی تجارت کی جائے تو ان تجارت شمار نہیں ہوگا' جب تک عملی طور پر اسے فروخت نہیں کیا جاتا یا کرائے پر دینے کا آغاز نہیں کیا جاتا۔

اگر کسی شخص کو نقدی کے علاوہ کوئی مالِ تجارت عطیے کے طور پر ملتا ہے یا کوئی شخص اس کے حق میں اس مالِ تجارت کی وصیت کرتا ہے یا عطیے اور وصیت کے وقت اس مال سے تجارت کی نیت کی جاتی ہے تو اب یہ نیت تسلیم نہیں کی جائے گی جب تک عملی طور پر اس مال کے ذریعے کاروبار کا آغاز نہیں کیا جاتا۔

اگر کوئی شخص کسی تجارتی مال کو اسی طرح کے کسی دوسرے تجارتی مال کے ساتھ تبادلے کے طور پر لین دین کر لیتا ہے تو اب انحصار اصل مالِ تجارت پر ہوگا۔ اس تبادلے پر نیت منحصر نہیں ہوگی' اس لیے تبادلے کی صورت میں ملنے والا مال بھی مالِ تجارت ہی سمجھا جائے گا اور اس بارے میں بنیادی طور پر جو نیت کی گئی تھی' وہ کافی شمار ہوگی۔ تاہم اگر تبادلے کے وقت تجارت کی نیت نہیں تھی تو اب وہ مال تجارت شمار نہیں ہوگا۔

اس کے لیے ایک یہ بھی شرط ہے' اس مال میں وہ صلاحیت موجود ہونی چاہیے کہ اس میں تجارت کی نیت کرنا درست ہو۔ اس لیے اگر کوئی شخص کوئی عشری زمین خرید لیتا ہے یا اس میں کاشت کرتا ہے یا کسی ایسی زمین میں تیار شدہ کھیت کو یا اس کی پیداوار کو خرید لیتا ہے تو اب اس زمین سے جو پیداوار ہوگی اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی' زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

لیکن اگر کوئی شخص عشری زمین میں زراعت نہیں کرتا تو اب اس زمین کی قیمت پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ خراج والی زمین کا یہ حکم نہیں ہے' کیونکہ اس پر خراج لازم ہوتا ہے خواہ اس میں زراعت نہ بھی کی گئی ہو۔

اگر کسی شخص کے پاس سامانِ تجارت کے طور پر جانور موجود ہوں اور ابھی سال نہ گزرا ہو' اس سے پہلے ہی وہ شخص ان جانوروں سے تجارت کا ارادہ ترک کر دے اور ان جانوروں کو دودھ حاصل کرنے کے لیے یا نسل بڑھانے کے لیے استعمال کرے یا اسی طرح کے کسی اور کام کے لیے استعمال کرے' جس کا ذکر ہم سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ کے باب میں ذکر کر چکے ہیں یعنی جنگل میں چرنے کے لیے چھوڑ دے تو اب مالِ تجارت کے اعتبار سے سال کا حساب ختم ہو جائے گا اور سال کا حساب اس وقت سے شروع ہوگا جب سے اس نے ان جانوروں کو سائمہ بنایا ہے' پھر جب سال پورا ہو جائے گا' تو اب ان کی زکوٰۃ ان جانوروں کی تعداد پر نکالی جائے گی۔ قیمت کے حوالے سے ادا نہیں کی جائے گی۔

اگر سونے اور چاندی کی تجارت ہو رہی ہو' تو اس کی زکوٰۃ نقدی کی زکوٰۃ کے طریقے کے مطابق ادا کی جائے گی۔

ان کی زکوٰۃ لازم ہونے کے لیے تجارت کی نیت کرنا شرط نہیں ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس تجارت کا مال کئی سال تک پڑا رہے پھر اس کے بعد وہ اسے فروخت کر دیتا ہے تو اب اس پر ہر ایک سال کی ادائیگی لازم ہوگی' صرف ایک سال کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

فقہائے مالکیہ یہ کہتے ہیں: تجارت کے مال میں مطلق طور پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی' خواہ سوداگر ذخیرہ اندوزی کر
والا ہو یا عام تجارت کرنے والا ہو۔

اس کی پوری تفصیل قرض کے مال کی زکوٰۃ کے احکام کے بارے میں ذکر کی جاچکی ہے۔

سامانِ تجارت کی زکوٰۃ کے حوالے سے پانچ شرائط ہیں اور اس کی ادائیگی کا مخصوص طریقہ ہے۔

اس کے لیے پہلی چیز یہ شرط ہے' سامانِ تجارت ایسی اشیاء پر مشتمل ہونا چاہیے جن کی زکوٰۃ میں اس چیز کو بعینہٖ ہی ادا
جاتا ہو جیسے کپڑا یا کتابوں کی تجارت ہے۔

اگر اس چیز کو بعینہٖ زکوٰۃ میں ادا کیا جاتا ہو جیسے سونا اور چاندی کے زیور ہیں یا اونٹ' گائے' بھیڑ' بکریاں ہیں تو ان کی ز
اسی طریقے کے مطابق واجب ہوگی جو جانوروں اور سونے چاندی وغیرہ کی زکوٰۃ کے بارے میں' ذکر کیا جاچکا ہے' لیکن اس
لیے یہ بات شرط ہے' ان کی تعداد نصاب کی مقدار کے برابر ہونی چاہیے۔

اگر وہ نصاب مکمل نہ ہورہا ہو' تو ان کی زکوٰۃ دوسرے سامانِ تجارت کی طرح قیمت کے اعتبار سے ادا کی جائے گی لیکن
کے لیے بھی یہ بات شرط ہے' اس مال کو رائج الوقت طریقے کے مطابق تبادلے کے طور پر حاصل کیا گیا ہو' جیسے خرید کر یا
کے طور پر حاصل کیا گیا ہو' وہ ایسا مال نہیں ہونا چاہیے جو وراثت میں یا خلع لینے کے نتیجے میں یا ہبہ کرنے کی صورت میں یا
کرنے کی صورت میں حاصل ہوا ہو۔

لیکن اگر کوئی شخص ان میں سے کسی ایک طریقے کے ذریعے مال کا مالک بن جاتا ہے اور پھر اس مال کے ذریعے تجار
ارادہ کر لیتا ہے اور اسے فروخت کر لیتا ہے تو اب اس کے نتیجے میں جو قیمت حاصل ہوئی' اگلے برس کا حساب اسی دن
لگایا جائے گا' جب اس نے اس قیمت کو وصول کیا تھا' اس مال کے مال ہونے کے دن سے اس کا حساب نہیں لگایا جائے گا
اگر اس مال کو فروخت نہ کیا گیا ہو' تو اب اس کی مالیت لگائی جائے گی اور نہ ہی اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اگر
ایسا مال ہو جو عام تجارت میں استعمال ہوتا ہو۔

اس کے لیے تیسری شرط یہ ہے: مالِ تجارت کو خریدنے کے وقت تجارت کا ارادہ ہو' خواہ یہ محض تجارت کا ارادہ ہو' خو
کے ذریعے مال حاصل کرنا یا خود نفع اُٹھانا بھی پیش نظر ہو۔ جیسے کوئی شخص تجارت کے لیے کوئی مکان خرید کر اسے کرائے پ
دیتا ہے یا یہ ارادہ کرتا ہے' اس میں کچھ عرصہ خود رہائش رکھے گا اور جب اس میں منافع محسوس ہوگا' تو اسے فروخت کردے
ان تمام صورتوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی' جس کا طریقہ مال کی زکوٰۃ کے بیان میں آگے ذکر کیا جائے گا۔

لیکن اگر کوئی شخص کوئی مال خریدتا ہے اور اس سے سرمایہ حاصل کرنے کے لیے یا اسے کام میں لانے کے لیے رو
نیت کرتا ہے یا کوئی بھی نیت نہیں کرتا تو اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

اس کے لیے چوتھی شرط یہ ہے: اس مالِ تجارت کو نقد ادائیگی کر کے یا کسی مالی معاوضے کے عوض میں حاصل کیا گیا
اس مال کے عوض میں کوئی ایسا سامان دیا گیا ہو جو ہبہ یا وراثت کی صورت میں ملا ہو' تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم

البتہ اگر اسے فروخت کر دیا جائے اور اس کی قیمت وصول کرنے کے بعد ایک سال گزر چکا ہو تو زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو

اس کے لیے پانچویں شرط یہ ہے: وہ مال ذخیرہ شدہ ہونا چاہیے اور اسے سونے یا چاندی کے نصاب کی قیمت کے برابر
ت کے عوض میں فروخت کیا گیا ہو یا وہ عام لین دین والا مال ہو اور اس میں سے کسی بھی مقدار میں خواہ وہ مقدار ایک درہم ہو
ا کی قیمت کے عوض میں اسے فروخت کیا گیا ہو۔
اگر ذخیرہ شدہ مال کو پورے نصاب کی قیمت میں فروخت نہیں کیا گیا تھا یا عام لین دین کے مال کو سونے چاندی کی کسی بھی
دار کے عوض میں فروخت نہیں کیا گیا تھا تو اب زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہو گی البتہ اگر ذخیرہ کرنے والے شخص کے پاس اتنا
ہو کہ جو وراثت میں ملے ہوئے مال کے ساتھ مل کر چاندی یا سونے کے نصاب کو مکمل کر رہا ہو تو سال گزر جانے کے بعد
ۃ کی ادائیگی لازم ہو گی۔ اسی طرح اگر کان سے نکلنے والے مال کے ذریعے نصاب پورا ہو رہا ہو تو سال نہ بھی گزرا ہو تو زکوٰۃ
ادائیگی لازم ہو جائے گی۔
مالِ تجارت کی زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے: اگر وہ تاجر ذخیرہ اندوز ہے تو اس میں سے جتنا بھی اس نے سونے یا
ندی کے عوض میں فروخت کیا ہے اسے اپنے پاس موجود مال کے ساتھ ملا کر ایک سال کی زکوٰۃ نکالے گا (لیکن اس کے لیے
لت شرط ہے وہ نصاب کی مقدار کے برابر ہو)۔
اس سے قطع نظر کہ وہ مال ذخیرہ کتنے ہی سال اس کے پاس رہا ہو۔
ان قرضوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہو گی جو مالِ تجارت کی فروخت سے واجب الوصول ہوں۔
البتہ جب وہ قرض وصول ہو جاتا ہے تو اب اس پر ایک سال کی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو گی۔
اگر تجارت کا تمام مال ذخیرے والا نہیں ہے تو پورے مال کی قیمت کو ہر سال لگا کر زکوٰۃ ادا کی جائے گی خواہ کساد بازاری
وجہ سے کئی سال تک وہ مال پڑا رہے اور اس مال کی جو قیمت ہے اسے اپنے پاس موجود نقدی کے ساتھ ملا کر ان کی اکٹھی
ۃ ادا کی جائے گی اسی طرح جو قرضے وصول کرنے ہیں اگر وہ نقدی کی صورت میں ہیں اور ان کی میعاد پوری ہو چکی ہے یا وہ
ض جنہیں تازہ وصول کیا ہے ان دونوں صورتوں میں قرض کی وصولی مقروضوں سے متوقع ہو گی تو وہ سب اس گنتی میں شمار ہو
ئیں گے اور انہیں دوسری نقدی کے ساتھ شامل کر لیا جائے گا جو انسان کے پاس موجود ہے۔
اگر قرضہ مالِ تجارت کی شکل میں واجب الوصول ہے یا نقدی کی شکل میں طویل المیعاد قرض ہے اور اس کے وصول ہونے
توقع ہے تو اس مال کی مالیت کا اندازہ لگا کر جو قیمت بنتی ہے اسے سابقہ مال میں شامل کر لیا جائے گا اور پھر اس سب مال کی
ی زکوٰۃ ادا کر دی جائے گی۔ جس مال کو طویل المیعاد قرضے کے طور پر دیا گیا ہو اس کی مالیت کا اندازہ لگانے کا طریقہ یہ ہو گا
جو رقم واجب الطلب ہو گی اسے موجودہ مال کے ساتھ موازنہ کیا جائے گا پھر جتنے مال کی وہ قیمت بنتی ہے اس مال کی قیمت کو
جودہ سونے اور چاندی کے ساتھ حساب کیا جائے گا۔

جیسے کسی شخص نے دس پاؤنڈ وصول کرنے ہیں تو اب اس بات کا اندازہ لگایا جائے گا کہ اتنی رقم میں کتنا کپڑا خریدا جا
ہے اگر یہ پتہ چلتا ہے اس سے پانچ تھان کپڑا خریدا جاسکتا ہے تو اب اس بات کو دیکھا جائے گا کہ وہ پانچ تھان موجودہ نقد
کے اعتبار سے کتنی قیمت میں فروخت ہوں گے۔

اگر ان کی قیمت آٹھ پاؤنڈ لگتی ہے تو یہ آٹھ پاؤنڈ ان دس پاؤنڈوں کے برابر تصور کیے جائیں گے جو طویل المیعاد قر
کے طور پر واجب الوصول ہیں۔ اب ان آٹھ پاؤنڈوں کو موجودہ نقدی اور دوسرے سامانِ تجارت کی قیمت میں شامل کرلیا جا
گا اگر وہ سب مل کر نصاب کی مقدار کی قیمت کو پہنچ جاتے ہیں تو زکوٰۃ نکالی جائے گی ورنہ نہیں نکالی جائے گی۔

اگر وہ قرض ایسا ہو جس کی وصولیابی کی توقع نہ ہو تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی لیکن اگر وہ رقم وصول ہو جاتی
تو وصول ہو جانے کے بعد صرف ایک سال کی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی بالکل یہی حکم اُدھار مال کے قرض کا ہے۔ اس کی زکو
وصول ہو جانے کے بعد صرف ایک سال کی ادا کی جائے گی۔

جو مالِ تجارت ذخیرہ اندوزی والا نہ ہو اس میں سال کا آغاز اس وقت سے مانا جائے گا جب کوئی شخص اس کی قیمت
مالک ہوتا ہے جس سے اس نے مالِ تجارت خریدا تھا لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے اس کی زکوٰۃ پہلے ادا نہ کی گئی ہو۔

اگر اس رقم پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو چکی ہو تو اب اس کے مال کا آغاز اس وقت سے ہوگا جب وہ اس اصل کا مالک
تھا یا پھر اس وقت سے ہوگا جب اس کی زکوٰۃ نکال لی گئی۔ اس صورت میں جبکہ وہ نصاب سے کم ہو جیسا کہ یہ بات پہلے بیان
جا چکی ہے۔ اور بعض کے قول کے مطابق یہ حکم اس صورت میں ہوگا جب تجارت کے چلنے میں دیر ہوئی ہو۔

جہاں تک ذخیرہ شدہ مال کا تعلق ہے تو اس کے سال کا آغاز ایک قول کے مطابق اس وقت ہوگا جب اس نے اصل پر
قبضہ کیا ہو یا پھر اس وقت سے ہوگا جب اس کی زکوٰۃ ادا کی گئی ہو اس شرط پر کہ جب اسے ادا کیا جا چکا ہو یہ بات یاد رکھیں کہ
مال عام حالات میں چل رہا ہو اس میں اس چیز کی قیمت نہیں ہوتی جس میں تجارت کا مال رکھا جاتا ہے اور نہ ہی پیشہ ورانہ ا
کی قیمت لگائی جاتی ہے۔

اگر کوئی تاجر کچھ مال کو ذخیرے کی شکل میں رکھتا ہے اور کچھ مال کو تجارت کی شکل میں رکھتا ہے تو اس کی زکوٰۃ کے بار
میں تفصیلی احکام ہیں جن کا خلاصہ آگے ذکر کیا جائے گا۔

اگر چالو مال اور ذخیرہ شدہ مال دونوں برابر ہوتے ہیں تو پہلی قسم کے مال کی زکوٰۃ چالو مال کے قاعدے کے اعتبار
کی جائے گی یعنی ہر سال اس کی مالیت لگائی جائے گی اور دوسرے قسم کے مال کی زکوٰۃ کو ذخیرہ شدہ مال کی زکوٰۃ کے اصول
مطابق نکالا جائے گا یعنی اس مال کی جس قدر بھی قیمت وصول ہوئی ہے صرف ایک سال کی زکوٰۃ دی جائے گی۔

یہی حکم اس صورت میں ہوگا کہ جب چالو مال کم ہو اور ذخیرہ شدہ مال زیادہ ہو تو دونوں کے لیے وہی حکم ہوگا جو پہلے ذ
گیا ہے۔ یعنی چالو مال کی ہر سال قیمت لگائی جائے گی اور دوسرے قسم کے مال کی زکوٰۃ کے لیے اس کے فروخت ہو
قیمت کے وصول ہونے کا انتظار کیا جائے گا۔ اس کے برعکس اگر چالو مال زیادہ ہوتا ہے اور اس کے زیادہ ہونے کی وجہ

سارے مال کو چالو قرار دے کر سارے مال کی ہر سال قیمت لگائی جائے گی۔
یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ مال کی مالیت قائم کرنے کے لیے ایک ہی شخص کافی ہے اس کے لیے متعدد افراد کا ہونا ضروری نہیں ہے کیونکہ یہ شہادت سے متعلق مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک حکم ہے جس کے لیے حاکم کا متعدد ہونا شرط نہیں ہے۔
بعض فقہاء یہ کہتے ہیں: تجارت کے مال کی قیمت نصاب تک پہنچ جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے دو چیزیں شرط ہیں اس کے لیے پہلی شرط یہ ہے: کسی شخص کو مال پر اس کے عمل کے ذریعے یعنی خرید کر قبضہ حاصل ہوا ہو اگر کسی ذاتی عمل کے نتیجے میں وہ مال حاصل نہیں ہوا جیسے وراثت میں مل گیا ہو تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔
اس کے لیے دوسری شرط یہ ہے: مال کا مالک ہونے کے وقت اس نے تجارت کی نیت کی ہو یعنی اُس مال کے ذریعے کمائی کرنا مقصود ہونا چاہیے اور یہ بات ضروری ہے اس کی نیت پورے سال تک برقرار رہے اگر کوئی شخص کسی مال کو اپنے پاس رکھنے کے لیے خریدتا ہے اور پھر اس کے بعد اس مال کے ذریعے تجارت کا ارادہ کر لیتا ہے تو اب اس مال کو تجارت کا مال قرار نہیں دیا جائے گا۔ البتہ اگر وہ مال زیور ہو جسے ذاتی طور پر پہننے کے ارادے سے خریدا گیا ہو اور پھر بعد میں پہننے کی بجائے اس سے تجارت کا ارادہ کر لیا گیا ہو تو اب اس ارادے کے ساتھ ہی وہ تجارت کا مال تصور کیا جائے گا۔
یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ تجارت کے مال کی مالیت سال گزرنے کے بعد لگائی جائے گی اور اس کی قیمت چاندی یا سونے کے حساب سے لگاتے وقت دونوں میں سے اس کو ترجیح دی جائے گی جس صورت میں غریب کو زیادہ فائدہ حاصل ہو رہا ہو۔

اس کے لیے یہ بات ضروری نہیں ہے وہ قیمت شہر میں موجود رائج رقم کے مطابق لگائی جائے۔
مال کی قیمت کو سونے اور چاندی میں سے کسی ایک کے نصاب تک پہنچ جانا چاہیے یا دونوں کو ملا کر نصاب پورا ہو جائے اور مال کی قیمت لگاتے وقت اس بات کا بھی خیال نہ رکھا جائے کہ کس قسم کی نقدی سے اور کتنی مقدار کے عوض میں اس مال کو خریدا گیا تھا یعنی اگر مال کی قیمت لگانے کے وقت وہ قیمت خرید سے کم ہو رہا ہو یا زیادہ ہو رہا ہو تو اس سے کچھ اثر نہیں پڑے گا اس وقت جب سال گزرنے کے بعد اس کی مالیت معلوم کی جاتی ہے۔
اگر کوئی شخص سائمہ جانوروں کی تجارت کرتا ہے اور وہ جانوروں کے حساب سے نصاب کا مالک بن جاتا ہے اور اس پر ایک سال بھی گزر جاتا ہے تو یہاں سوم اور تجارت کی نیت دونوں باتیں پائی جا رہی ہیں اس پر مالِ تجارت کے طور پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ سائمہ جانور کے طور پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔
اگر کوئی شخص نصف سال تک تجارتی سائمہ جانوروں کا مالک رہتا ہے پھر تجارت کا ارادہ ترک کر دیتا ہے تو اب جانوروں کے طور پر ان کی ادائیگی کا وقت اس وقت سے شروع ہوگا جب یہ ارادہ ترک کیا گیا تھا۔ لہٰذا ان جانوروں کی زکوٰۃ تجارت ترک کرنے کی نیت کے بعد پورا ایک سال گزرنے کے بعد سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ کے طور پر دی جائے گی۔
اگر کوئی شخص تجارت کی غرض سے زمین خرید کر اس پر زراعت کر لیتا ہے اور اس کی قیمت نصاب تک پہنچ جاتی ہے یا تجارت

کے لیے خریدی ہوئی زمین پر تجارتی بیج بو دیتا ہے تو ان سب کی قیمت کا اندازہ لگا کر زکوٰۃ کو ادا کیا جائے گا اور اس کے لیے یہ بات شرط ہے وہ قیمت نصاب کے برابر ہونی چاہیے۔[1]

1995- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى الشُّونِيزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ إِنَّ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ أَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالُوا إِنَّا قَدْ أَصَبْنَا كُرَاعًا وَرَقِيقًا وَإِنَّا نُحِبُّ أَنْ نُزَكِّيَهُ قَالَ مَا فَعَلَهُ صَاحِبَايَ قَبْلِي وَلَا أَفْعَلُهُ حَتَّى أَسْتَشِيرَ فَشَاوَرَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالُوا حَسَنٌ .وَسَكَتَ عَلِيٌّ فَقَالَ أَلَا تَكَلَّمُ يَا أَبَا حَسَنٍ فَقَالَ قَدْ أَشَارُوا عَلَيْكَ وَهُوَ حَسَنٌ إِنْ لَمْ تَكُنْ جِزْيَةً رَاتِبَةً يُؤْخَذُونَ بِهَا بَعْدَكَ .قَالَ فَأَخَذَ مِنَ الرَّقِيقِ عَشَرَةَ الدَّرَاهِمِ وَرَزَقَهُمْ جَرِيبَيْنِ مِنْ بُرٍّ كُلَّ شَهْرٍ وَأَخَذَ مِنَ الْفَرَسِ عَشَرَةَ الدَّرَاهِمِ وَرَزَقَهُ عَشَرَةَ أَجْرِبَةٍ مِنْ شَعِيرٍ كُلَّ شَهْرٍ وَأَخَذَ مِنَ الْمَقَارِيفِ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ وَرَزَقَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْرِبَةٍ مِنْ شَعِيرٍ كُلَّ شَهْرٍ وَأَخَذَ مِنَ الْبَرَاذِينِ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ وَرَزَقَهَا خَمْسَةَ أَجْرِبَةٍ مِنْ شَعِيرٍ كُلَّ شَهْرٍ .قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا جِزْيَةً تُؤْخَذُ مِنْ أُعْطِيَاتِنَا زَمَانَ الْحَجَّاجِ وَمَا نُرْزَقُ عَلَيْهَا .قَالَ الشَّيْخُ الْمُقْرِفُ مِنَ الْخَيْلِ دُونَ الْجَوَادِ.

☆☆ حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں: مصر سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے بتایا: ہمیں کچھ زمین اور کچھ غلام ملے ہیں' ہم چاہتے ہیں' ان کی زکوٰۃ ادا کر دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے پہلے میرے دو آقاؤں نے جو عمل نہیں کیا' میں بھی وہ اس وقت تک نہیں کروں گا' جب تک اس بارے میں مشورہ نہ لوں' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اس بارے میں مشورہ لیا' تو ان سب نے اسے ٹھیک قرار دیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش رہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالحسن! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات کیوں نہیں کر رہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے: ان حضرات نے آپ کو جو مشورہ دیا ہے یہ ٹھیک ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ ایسا ٹیکس نہ ہو جو آپ کے بعد بھی انہیں ادا کرنا پڑے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک غلام کی طرف سے 10 درہم وصول کیے اور انہیں گندم کے دو جریب ماہانہ خوراک کی فراہمی لازم قرار دی۔ گھوڑے کی طرف سے 10 درہم وصول کیے۔ اور اسے جَو کے دس جریب ماہانہ خوراک کی فراہمی لازم قرار دی۔ عام گھوڑے کی طرف سے 8 درہم وصول کیے اور اسے 8 جریب جَو ماہانہ خوراک کی ادائیگی لازم قرار دی۔ خچر کی طرف سے 5 درہم وصول کیے اور اسے 5 جریب جَو ماہانہ خوراک کے طور پر دینا لازم قرار دیا۔

ابواسحاق نامی راوی کہتے ہیں: حجاج کے زمانے میں ہم سے یہ وصول کر لی جاتی تھی مگر ہمارے حصے کی ادائیگی نہیں کی جاتی تھی۔

شیخ (امام دارقطنی) فرماتے ہیں: ''مقرف'' وہ گھوڑا ہوتا ہے جو تیز رفتار گھوڑے سے کم رفتار ہی چلتا ہے۔

---

[1] الفقہ علی المذاہب الاربعہ از: شیخ عبدالرحمٰن الجزیری' کتاب الزکوٰۃ' باب زکاۃ عروض التجارۃ' 975/1

۱۹۹۵- اخرجه احمد (۱/ ۱٤) عن ابن مهدي عن سفيان عن ابي اسحاق' به-واخرجه ابن خزيمة (۲۲۹۰)' و الحاكم (۱/ ٤۰۰)' و البيهقي (٤/ ۱۱۸) من طريق محمد بن المثنى' عن ابن مهدي' حدثنا سفيان عن ابي اسحاق' به- و اخرجه زهير عن ابي اسحاق' به ايضاً- اخرجه احمد (۲۱۸)- و اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (٦٨٨٧) عن معمر عن ابي اسحق' به بدون ذكر حارثة بن مضرب-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن معلیٰ بن حسن بن طالب بن عبداللہ، ابوعبداللہ شونیزی، سمع محمد بن عبداللہ مخرمی، روی عنہ ابوحفص بن زیات۔ قال ابوقاسم ابندونی: لا باس بہ۔ وقال احمد بن شاذان: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ تاریخ بغداد (۳۱۰/۳)۔

○ حارثۃ بن مضرب-بتشدید راء مکسورۃ قبلہا معجمۃ-عبدی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ غلط من نقل عن ابن مدینی انہ ترکہ۔ اخرجہ لہ بخاری فی ادب مفرد و اصحاب سنن۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۱۰۷۰)۔

1996- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ اِلٰى عُمَرَ فَقَالُوْا اِنَّا قَدْ اَصَبْنَا اَمْوَالاً خَيْلاً وَّرَقِيقًا نُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ لَنَا فِيْهَا زَكَاةٌ وَّطَهُوْرٌ فَقَالَ مَا فَعَلَهُ صَاحِبَاىَ قَبْلِى فَاَفْعَلُهُ فَاسْتَشَارَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَفِيْهِمْ عَلِيٌّ فَقَالَ هُوَ حَسَنٌ اِنْ لَمْ تَكُنْ جِزْيَةً يُؤْخَذُوْنَ بِهَا مِنْ بَعْدِكَ رَاتِبَةً.

☆☆ حارثہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: شام سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے بتایا: ہمیں کچھ اموال حاصل ہوئے ہیں' جو گھوڑے ہیں اور غلام ہیں' ہم یہ چاہتے ہیں' ان میں سے بھی ہم سے زکوٰۃ وصول کی جائے تاکہ یہ پاک ہو جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے پہلے میرے دو آقاؤں نے جو کام نہیں کیا میں وہ کروں گا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے یہ مشورہ لیا' ان اصحاب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ٹھیک ہے اگر اسے ایسا جزیہ قرار نہ دیا جائے جو آپ کے بعد بھی ان سے وصول کیا جاتا رہے۔

1997- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَفَوْتُ لَكُمْ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ الْمِائَتَيْنِ زَكَاةٌ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ تمہیں معاف کر دی ہے اور دو سو (درہم) سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہو گی۔

1998- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۱۹۹۶- اخرجہ احمد (۱/ ۱٤)، و ابن خزیمۃ (۲۲۹۰) و الحاکم (۱/ ٤۰۰)، و البیہقی (٤/ ۱۱۸)، من حدیث ابن مہدی، بہ-وابو اسحاق کان قد اختلط لکن سفیان سمع منہ قبل اختلاطہ- تنظر ترجمۃ ابی اسحاق من تہذیب الکمال (۲۲/ ۱۰۲-۱۱۳)-

۱۹۹۷- سبق تخریجہ، مع الکلام علی اسنادہ-

(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ صَدَقَةٌ اِلَّا اَنَّ فِي الرَّقِيقِ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی البتہ غلام کی طرف سے صدقہ فطرادا کیا جائے گا۔

1999- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي اَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ اِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: غلام میں کوئی صدقہ ادا کرنا لازم نہیں ہوگا البتہ صدقہ فطرادا کیا جائے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عراک بن مالک غفاری، کنانی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال عبدالملک کے عہد خلافت میں ہوا۔ اخرج لہ جماعۃ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۴۵۸۱)۔

2000- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِشْدِيْنَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ قَالَ لَا صَدَقَةَ عَلَى الرَّجُلِ فِي فَرَسِهِ وَلَا فِي عَبْدِهِ اِلَّا زَكَاةَ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آدمی کے گھوڑے اور اس کے غلام میں کسی قسم کے صدقے (یعنی زکوٰۃ) کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی البتہ غلام کی طرف سے صدقہ فطروہ ادا کرے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن حجاج بن رشدین بن سعد، ابوجعفر مصری، روی عن ابن ابی مریم۔ قال ابن ابی حاتم: سمعت منہ بمصر لم احدث عنہ لما تکلموا فیہ۔ وقال ابن عدی: لہ مناکیر ویکتب حدیثہ، وھو کثیر حدیث عن حفاظ بحدیث مصر۔ جرح وتعدیل (۲/۷۵)، وکامل لابن عدی (۱/۱۹۸)۔

۱۹۹۸- اخرجه البيهقي في السنن (٤/١١٧) كتاب الزكاة من طريق المصنف' به- واخرجه الطبراني في الاوسط (٦٢٦٦/ ط: الطحان) حديث يزيد بن موهب الرملي بإسناده- و قال: (لم يرو هذا الحديث عن عبيد الله بن عمر الا ابن ابي زائدة' تفرد به يزيد) سياتي من طريق عراك بن مالك في الذي يليه-

۱۹۹۹- اخرجه مسلم في الزكاة (٢/٦٧٦) باب: لا زكاة على المسلم في عبده و فرسه (٩٨٢)' و احمد (٢/٤٢٠)' و ابن خزيمة (٢٢٨٩) البيهقي (٤/١٦٠) من طريق عبد الله بن وهب' به- و انظر الحديث التالي-

۲۰۰۰- اخرجه البيهقي في سننه (٤/١٦٠) كتاب الزكاة' باب اخراج زكاة الفطر عن نفسه وغيره من طريق المصنف' به- و اخرجه ابن خزيمة في صحيحه (٢٢٨٨) عن محمد بن سهل بن عسكر' حدثنا ابن ابي مريم بإسناده- و انظر التالي-

2001- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَخْبَرَنِىْ مَكْحُوْلٌ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِىْ فَرَسِهٖ وَلَافِىْ عَبْدِهٖ وَلَافِىْ وَلِيْدَتِهٖ.

قَالَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهٗ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مسلمان شخص کے گھوڑے اور اس کے غلام اور اس کی کنیز میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2002- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ حَبِيْبُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ دَاوُدَ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ خُبَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اِلٰى بَنِيْهِ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَاْمُرُنَا بِرَقِيْقِ الرَّجُلِ اَوِ الْمَرْاَةِ الَّذِيْنَ هُمْ تِلَادٌ لَهٗ وَهُمْ عَمَلَةٌ لَا يُرِيْدُ بَيْعَهُمْ فَكَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ لَّا نُخْرِجَ عَنْهُمْ مِنَ الصَّدَقَةِ شَيْئًا وَّكَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ نُّخْرِجَ مِنَ الرَّقِيْقِ الَّذِىْ يُعَدُّ لِلْبَيْعِ.

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے یہ (تحریر کیا):

''اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے' یہ سمرہ بن جندب کی جانب سے ان کے بیٹوں کے لیے ہے' تم سب کو سلام ہو! امابعد! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہمارے غلاموں کے بارے میں یہ حکم دیا تھا' وہ غلام جو آدمی کے کام کاج کے لیے استعمال ہوتے ہیں' آدمی نے انہیں فروخت نہیں کرنا ہوتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا' ہم ان میں سے کوئی زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ

۲۰۰۱- اخرجه احمد (۲ / ۲۷۹، ۴۳۲، ۴۷۷) و ابو داود في الزكاة (۲ / ۲۵۱، ۲۵۲) باب: صدقة الرقيق (۱۵۹۵) و النسائي في الزكاة (۵ / ۳۵) باب: زكاة الخيل من حديث مكحول به- و اخرجه سليمان بن يسار عن عراك بن مالك به- اخرجه مالك في الموطا (۱ / ۲۷۷) و عبد الرزاق (٦٨٧٨) و احمد (۲ / ۲٤۲) و ابن ابي شيبة في الزكاة (۳ / ۱۵۱) و البخاري في الزكاة (١٤٦٤) باب: ليس على المسلم في فرسه صدقة و مسلم في الزكاة (۹۸۲) باب: لا زكاة على المسلم في عبده و فرسه و ابو داود في الزكاة (۱۵۹۵) باب: صدقة الرقيق و الترمذي في الزكاة (٦۲۸) باب: ما جاء ليس في الخيل و الرقيق صدقة و النسائي في الزكاة (۵ / ۳۵) باب: زكاة الخيل و ابن ماجه في الزكاة (۱۸۱۲) باب: صدقة الخيل و الرقيق- و اخرجه خيثم بن عراك عن ابيه به- اخرجه البخاري في الزكاة (١٤٦۳) و مسلم فيها (۹۸۲) و الطحاوي في المعاني (۲ / ۲۹) و البيهقي في الزكاة (٤ / ۱۱۷) باب: لا صدقة في الخيل-

۲۰۰۲- اخرجه ابو داود في سننه (۲ / ۹۵) كتاب الزكاة باب العروض اذا كانت للتجارة هل فيها من زكاة؟ الحديث (١٥٦۲): حدثنا محمد بن داود بن سفيان قال: حدثنا يحيى بن حسان قال: حدثنا سليمان بن موسى ابو داود قال: حدثنا جعفر بن سعد به- قال الذهبي في (الميزان (۱ / ٤۰۷) (١٥٠٤)): (جعفر بن سعد بن سمرة عن ابيه و عنه سليمان بن موسى وغيره- له حديث في الزكاة عن ابن عم له- ردد ابن حزم فقال: هما مجهولان- قلت: ابن عمه هو خبيب بن سليمان بن سمرة يجهل حاله عن ابيه- قال ابن القطان: ما من هولاء من يعرف حاله وقد جهد المحدثون فيهم جهدهم- و هو اسناد يروى به جملة احاديث قد ذكر البزار منها نحو المائة- و قال عبد الحق الازدي: خبيب ضعيف و ليس جعفر ممن يعتمد عليه)- قال الذهبي: (و بكل حال هذا اسناد مظلم لا ينهض بحكم)- اه-

جس غلام کوفروخت کرنے کے لیے تیار کیا جاتا ہے اس کی زکوٰۃ ہم ادا کریں گے"۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حبیب بن حسن بن داود بن محمد بن عبیداللہ، ابوالقاسم قزاز، سمع ابامسلم کجی، روی عنہ دارقطنی وابوحفص بن شاہین قال خطیب: سالت برقانی عن حبیب قزاز؟ فقال: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ مستورًا۔ تا بغداد (۲۵۴/۸)۔

○ مروان بن جعفر بن سعد بن سمرۃ، روی صحیفۃ سمرۃ وروی عن ابی بکر بن عیاش، روی عنہ ابوحاتم وابوزرعۃ، امام ابو فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ صالح حدیث۔ جرح وتعدیل (۲۷۶/۸) و"میزا اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۳۹۶/۶)۔

○ محمد بن ابراہیم بن خبیب، قال ابن ابی حاتم: روی عن جعفر بن سعد بن سمرۃ بن جندب، روی عنہ مروان بن جعفر سعد بن سمرۃ رسالۃ سمرۃ، سمعت ابی یقول ذلک۔ جرح وتعدیل (۱۸۶/۷) وانظر تاریخ کبیر للبخاری (۲۶/۱)۔

○ جعفر بن سعد بن سمرۃ، عن ابیہ، وعنہ سلیمان بن موسیٰ وغیرہ، قال حافظ فی "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی: یہ (مستند) نہیں ہیں۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۹۴۹)۔

○ خبیب۔ ابن سلیمان بن سمرۃ بن جندب ابوسلیمان کوفی، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ و ذھبی: تجھل حالہ عن ابیہ۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۱۷۱۰) "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین (۱۳۵/۲)۔

○ سلیمان بن سمرۃ بن جندب فزاری، قال فی "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی: علم حدیث کے ماہرین نے ا "مقبول" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ابوداود۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملا التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۳۵۸۴)۔

19- باب فِیْ قَدْرِ الصَّدَقَةِ فِیْمَا اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ وَخَرْصِ الثِّمَارِ

باب 19: زمین سے ہونے والی پیداوار میں صدقے کی مقدار کیا ہوگی؟ نیز پھلوں کا اندازہ لگانا

2003- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ النَّقَّاشِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِيْنَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوْسٰى الطَّلْحِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ جَرَتِ السُّنَّةُ مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِ

۲۰۰۳- اخرجه الطبراني في الاوسط (۲٤۱) عن احمد بن رشدين، حدثنا يحيى بن سليمان الجعفي باسناده- وقال: (لم يرو هذا الحديث عن منصور بن المعتمر الا صالح بن موسى)- اه- و قال الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۷۰/۳): (اخرجه الطبراني في الاوسط، و فيه صالح موسى الطلحي، و هو ضعيف)- اه- كذا في المجمع، و الصواب (صالح بن موسى)- قلت: وقد اعاده الطبراني في الاوسط (۵۸۹ محمد بن هشام المستملي عن عبد الله بن عمر بن ابان عن صالح بن موسى الطلحي به- و اعاد قوله السابق هنا ايضا-

صَدَاقِ النِّسَاءِ اثْنَا عَشَرَ أُوقِيَّةً الْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا .فَذٰلِكَ ثَمَانُونَ وَأَرْبَعُمِائَةٍ وَّجَرَتِ السُّنَّةُ مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ وَّالْوُضُوْءِ رَطْلَيْنِ وَالصَّاعُ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ وَّجَرَتِ السُّنَّةُ مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْمَا أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ الْحِنْطَةُ وَالشَّعِيرُ وَالزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ إِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا فَذٰلِكَ ثَلَاثُمِائَةِ صَاعٍ بِهٰذَا الصَّاعِ الَّذِي جَرَتْ بِهِ السُّنَّةُ .لَمْ يَرْوِهِ عَنْ مَّنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرُ صَالِحِ بْنِ مُوْسَى الطَّلْحِيِّ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيْثِ .

☆☆ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کے مہر کے بارے میں یہ سنت مقرر کی تھی کہ وہ بارہ اوقیہ ہونا چاہیے اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے' تو یہ کل چار سواسّی درہم ہو جائیں گے اور اللہ کے نبی نے یہ حد بھی مقرر کی ہے' غسل جنابت ایک صاع پانی کے ذریعے ہوگا اور وضو دو رطل پانی کے ذریعہ ہوگا' ایک صاع میں آٹھ رطل آتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنت بھی قائم کی ہے' زمین سے جو پیداوار ہوتی ہے یعنی گندم' جو' کشمش' کھجور جب یہ پانچ وسق ہو جائیں' ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے' تو یہ کل تین سو صاع ہوں گے جو اس صاع کے حساب سے ہوں گے جو سنت سے متعلق ہیں۔

اس روایت کو منصور کے حوالے سے صرف صالح بن موسیٰ نے نقل کیا ہے اور یہ شخص ضعیف الحدیث ہے۔

2004- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ وَهْبٍ الْبُنْدَارُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوْسَى عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَرَتِ السُّنَّةُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ لَيْسَ فِيْمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ زَكَاةٌ وَالْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا فَذٰلِكَ ثَلَاثُمِائَةِ صَاعٍ مِّنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَلَيْسَ فِيْمَا أَنْبَتَتِ الْأَرْضُ مِنَ الْخُضَرِ زَكَاةٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنت مقرر کی ہے' پانچ وسق سے کم اناج پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے' تو یہ کل تین سو صاع ہو جائیں گے' جو گندم' جو' کھجور' انگور کے ہوں گے' زمین سے جو سبزیاں پیدا ہوتی ہیں' ان میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن وھب بن ھیثم بن خداش ابوبکر بندار، سمع احمد بن علی بربھاری، ومحمد بن اسحاق انصاری، وعلی بن احمد بن نضر، وغیرھم۔ روی عنہ دارقطنی وغیرہ۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے

۲۰۰۴- وقد تفرد به صالح، كما ذكر الطبراني في الاوسط، و سبق ذكر كلامه في الرواية السابقة- و صالح: هو ابن موسى بن اسحاق بن طلحة بن عبيد الله، الطلحي الكوفي- قال ابن معين: (ليس بثقة)، و قال في موضع آخر: (لا يكتب حديثه)، و في ثالث: (ليس بشيء)- و قال ابو حاتم: (منكر الحديث جدا، كثير المناكير عن الثقات) وقال: (ليس يعجبني حديثه)- اه- ينظر: تاريخ الدوري (٢/٢٦٦)-وقال البخاري: (منكر الحديث عن سهيل بن ابي صالح)- اه- و تركه النسائي وغيره، و لم يرضه احمد، و ضعفه غير واحد، و قال ابن حبان: (يروي عن الثقات ما لا يشبه حديث الاثبات حتى يشهد المستمع لها انها معمولة او مقلوبة- لا يجوز الاحتجاج به)- اه- ينظر في ترجمته: المجروحين لا بن حبان (١/٣٦٩)، و تهذيب الكمال (١٣/٩٥-٩٨)، و تهذيب التهذيب (٤/٤٠٤)، و ديوان الضعفاء (١٩٣٥)، و تقريب التهذيب (١/٣٦٣)-

مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۶/۴)۔

2005- حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى بْنِ اِسْحَاقَ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الشِّيرَازِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ. وَالْوَسْقُ سِتُّوْنَ صَاعًا.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پانچ اوقیہ سے (چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور پانچ وسق سے کم اناج میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبیداللہ بن موسیٰ بن اسحاق بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ بن عبداللہ بن یزید، ابواسود انصاری خطمی، حدث عن بشر قاف، ومحمد بن سعد عوفی، وجعفر بن محمد بن ابی عبداللہ شیرازی، وغیرھم۔ روی عنہ ابوحسن جراحی، وابوحسن دارقطنی وغیرھما۔ خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ تاریخ بغداد (۳۵۳/۱۰)۔

2006- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ اَبُوْ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَافِعٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا كَانَ بَعْلًا اَوْ سَيْلًا اَوْ عَثَرِيًّا فَفِىْ كُلِّ عَشَرَةٍ وَّاحِدٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو (زمین) بعل، سیل عثری ہو اس میں دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہے۔ (ترجمہ کرنا ہے)

۲۰۰۵- اخرجه مالك في الموطا في الزكاة (۱/ ۲۴۴، ۲۴۵) باب: ما تجب فيه الزكاة' عن عمرو بن يحيى بن عمارة المازني عن ابيه' به- ... طريق مالك اخرجه الشافعي في الزكاة كما في ترتيب المسند (۱/ ۲۳۱، ۲۳۲) باب: فيما يجب اخذه من رب المال من الزكاة' و ما لا يجب ... ان يوخذ' و البخاري في الزكاة (۳/ ۳۱۰) باب: زكاة الورق (۱۴۴۷)' و ابو داود في الزكاة (۲/ ۲۰۸) باب: ما تجب فيه الزكاة (۱۵۵۸) ... اخرجه احمد (۳/ ۴۴، ۴۵، ۷۹)- و ابن خزيمة (۲۲۶۳) (۲۲۹۸)' و الطحاوي في المعاني (۲/ ۳۵)- و اخرجه شعبة عن عمرو بن يحيى' به- ... سفيان عن عمرو بن يحيى' به- اخرجه الشافعي في الزكاة (۱/ ۲۳۱، ۲۳۲)' و عبد الرزاق (۷۲۵۳)' و احمد (۳/ ۶)' و مسلم في ... باب: النصاب في زكاة النعم ... (۲/ ۶۷۴) حديث: (۹۷۹)' و النسائي في الزكاة (۵/ ۱۷) باب: زكاة الابل' و البيهقي في الزكاة (۴/ ۱۲۱) ... اخرجه محمد بن يحيى بن حبان عن يحيى بن عمارة' به- اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۷۲۵۴)' و مسلم في اول الزكاة (۹۷۹)' و ... في الزكاة (۵/ ۳۷) باب: زكاة الرسل' و احمد في مسنده (۹۷۹)-

۲۰۰۶- اخرجه ابن حبان في الزكاة (۸/ ۸۱) باب: ذكر الخبر المدحض قول من زعم ان هذا الخبر تفرد به يونس عن الزهري (۳۲۸۶) حديث ابراهيم بن المنذر الحزامي: حدثنا عبد الله بن نافع' به- و في اسناده: عاصم بن عمر' و هو عاصم بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب العمري' المدني ضعفه احمد و ابن معين -في رواية- ابو حاتم و غيرهم- و قال ابن معين في رواية: ليس بشيء' و تركه النسائي في رواية' و قال في اخرى: ليس بثقة- و قال البخاري وغيره: منكر الحديث- ينظر في ترجمته: المجروحين لابن حبان (۲/ ۱۲۷)' و تهذيب الكمال للمزي (۱۲/ ۵۱۷، ۵۱۹)-

2007- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّى اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالاَنْهَارُ وَالْعُيُوْنُ وَمَا كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرَ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: آسمان (یعنی بارش) نہر اور چشمے کے ذریعے سیراب ہونے والی زمین میں اور جو زمین عثری (یعنی قدرتی طریقے سے سیراب ہوتی ہو) اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشر (یعنی پیداوار کے دسویں حصے کی ادائیگی) مقرر کی ہے اور جسے (مصنوعی طریقے سے) سیراب کیا جاتا ہے اس میں نصف عشر (یعنی بیسویں حصے کی ادائیگی) مقرر کی ہے۔

2008- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ اَخْبَرَنِىْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ فِى الْبَعْلِ وَمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالاَنْهَارُ وَالْعُيُوْنُ الْعُشْرَ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ .

☆☆ سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعل (پانی کے قریب موجود درخت کے یا زمین سیراب ہونے) آسمان، نہر، چشمے کے ذریعے سیراب ہونے والی (زمین کی پیداوار کے) دسویں حصے کی ادائیگی کو مقرر کیا ہے اور جسے مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جاتا ہے اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

2009-حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الرَّبِيْعَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ الْبَعْلُ الَّذِىْ بَلَغَتْ اُصُوْلُهُ الْمَاءَ .

ابوبکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: شیخ ربیع یہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شافعی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، روایت میں استعمال ہونے والا لفظ "البعل" سے مراد یہ ہے: جس کی جڑیں پانی تک پہنچتی ہوں۔

2010- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالاَنْهَارُ وَالْعُيُوْنُ الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ نِصْفُ الْعُشْرِ.

۲۰۰۷- اخرجه البخاري في الزكاة (۳/ ۳٤۷) باب: العشر فيما يسقى من ماء السماء و بالماء (۱٤۸۳)، و ابو داود في الزكاة (۲/ ۲۵۲) باب: صدقة الزرع (۱۵۹٦) و الترمذي في الزكاة (۳/ ۷۵) باب: ما جاء في في الصدقة فيما يسقى بالانهار و غيرها (٦۳۵) و النسائي في الزكاة (۵/ ٤۱) باب: ما يوجب العشر و ما يوجب نصف العشر، و ابن ماجه في الزكاة (۱/ ۵۸۱) باب: صدقة الزروع و الثمار (۱۸۱۷)، و الطحاوي في الزكاة (۲/ ۳٦) باب: زكاة ما يخرج من الارض، والبيهقي في الزكاة (٤/ ۱۳۰) باب: قدر الصدقة فيما اخرجت الارض كلهم من طريق ابن وهب به-

۲۰۰۸- اخرجه الطحاوي في الزكاة (۲/ ۳٦) باب: زكاة ما يخرج من الارض، من طريق ابن لهيعة عن يزيد بن ابي حبيب به- و ابن لهيعة تقدم بيان ضعفه لكن سبق في الرواية السابقة من وجه آخر في الصحيح-

۲۰۰۹- اخرجه البيهقي في (المعرفة) في الزكاة (۳/ ۲۸٦) باب: قدر الصدقةفيما اخرجت الارض (۲۳۲۸/ ط: الكتب العلمية) من طريق الدارقطني به-وقال البيهقي هناك: (و فيما بلغني عن الزعفراني عن الشافعي انه قال: البعل: العثري- و النضح : الدلو تسقى به الابل و الرجال- و قال غير الشافعي في العثري: انه الذي يسقى بماء السماء- و قال بعضهم في البعل مثله- وقال آخرون مثل ما اخرجه الربيع، و مقالة الربيع اشبه بما روينا في حديث ابن عمر: فانه فصل بينهما)- اه- و هو في الام (۲/ ۱٤۷)-

۲۰۱۰- اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (٤/ ۱۳٤-۱۳۵) باب: ما تسقي السماء (۷۲۳۵) و من طريقه اخرجه الدارقطني هنا- و الرشاء: الحبل او حبل الدلو و نحوها: هكذا في (الوسيط) (رشا)-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس زمین کو بارش' نہر یا چشمے کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہو' اس میں عشر کی ادائیگی لازمی ہوگی اور جسے ڈول کے ذریعے سے (یعنی مصنوعی طریقے سے) سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

2011- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ إِلَى الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَّمَنْ مَّعَهُ مِنَ الْيَمَنِ مِنْ مَّعَافِرَ وَهَمْدَانَ إِنَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ صَدَقَةَ الْعَقَارِ عُشْرُ مَا سَقَى الْعَيْنُ وَسَقَتِ السَّمَاءُ وَعَلَى مَا سَقَى الْغَرْبُ نِصْفُ الْعُشُورِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ یمن کو خط لکھا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن عبد کلال اور یمن میں رہنے والے ان کے دیگر ساتھیوں کو یہ خط میں لکھا تھا جن کا تعلق معافر اور ہمدان سے تھا: اہل زمین (کی پیداوار) کی زکوٰۃ لازم ہوگی جو چشمے کے ذریعے اور آسمانی پانی کے ذریعے سیراب ہونے والی زمین میں سے دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور ڈول (یعنی مصنوعی طریقے سے) سیراب ہونے والی زمین (کی پیداوار میں سے) بیسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

2012- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِيمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ.

☆☆ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو ذکر کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جس زمین کو نہر یا چشمے کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہو' اس میں دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور جس زمین کو سانیہ کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہو اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

2013- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا

۲۰۱۱- اخرجه ابن ابي شيبة في الزكاة (۳/۱۴۵)' باب: ما قالوا فيما يسقى سيحا و بالدوالي عن محمد بن بكر' به- واخرجه البيهقي في الزكاة (۴/۱۳۰) من وجه آخر عن محمد ابن بكر' به- و اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۴/۱۳۵-۱۳۶)' باب: ما تسقي السماء (۷۲۳۹) عن ابن جريج' به-

۲۰۱۲- اخرجه مسلم في الزكاة (۲/۶۷۵) باب: ما فيه العشر او نصف العشر (۹۸۱)' و النسائي في الزكاة (۵/۴۱' ۴۲)' باب: ما يوجب العشر' و ما يوجب نصف العشر' و البيهقي في الزكاة (۴/۱۳۰) باب: قدر الصدقة فيما اخرجت الارض' من طريق ابن وهب به-

۲۰۱۳- اخرجه البيهقي في الزكاة (۴/۱۳۶) باب: ما يحرم على صاحب المال من ان يعطي الصدقة من شر ماله' من حديث علي بن عبد العزيز' ثنا سعيد بن سليمان' به- و قال: (و كذلك اخرجه محمد بن ابي حفصة عن الزهري)-قلت: رواية محمد بن ابي حفصة عن الزهري به- اخرجها ابن ابي شيبة في الزكاة (۳/۲۲۶) باب: من كره ان يتصدق الرجل بشر ماله' عن ابي اسامة عن محمد بن ابي حفصة' اخرجه ابو داود في الزكاة (۱۶۰۷)' و ابن خزيمة في صحيحه (۲۳۱۳)' كلاهما عن محمد ابن يحيى عن سعيد بن سليمان به- و الطبراني في الكبير (۵۵۶۷) (۶/۹۲) من حديث سعيد بن سليمان و جعفر بن محمد بن جعفر المدائني' كلاهما عن عباد بن العوام

الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِصَدَقَةٍ فَجَآءَ رَجُلٌ مِنْ هٰذَا السَّخْلِ بِكَبَائِسَ - قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِى الشِّيْصَ - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ جَاءَ بِهٰذَا . وَكَانَ لَا يَجِيْءُ اَحَدٌ بِشَيْءٍ اِلَّا نُسِبَ اِلَى الَّذِىْ جَاءَ بِهٖ فَنَزَلَتْ تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ) قَالَ وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْجُعْرُوْرِ وَلَوْنِ الْحُبَيْقِ وْخَذَا فِى الصَّدَقَةِ .قَالَ الزُّهْرِيُّ لَوْنَيْنِ مِنْ تَمْرِ الْمَدِيْنَةِ .وَقَالَ يُوْسُفُ اِلَّا نَسَبُوْهُ .

★★ حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ کے بارے میں حکم دیا تو ایک کچی کھجوریں لے آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون لے کر آیا ہے؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) جو شخص جو بھی چیز لرآتا تھا وہ چیز اسی شخص کی طرف منسوب کی جاتی تھی جو اسے لے کر آتا تھا تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''اور تم اس میں سے گھٹیا چیز کا ارادہ نہ کرو کہ تم اسے خرچ کر دو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' زکوۃ میں جعرور اور لون الحبیق کو وصول کیا جائے۔

امام زہری بیان کرتے ہیں: یہ مدینہ منورہ کی دو مخصوص قسم کی کھجوریں ہیں۔

روایت میں یوسف نامی راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

2014 - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ ادِهٖ مِثْلَهٗ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2015 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْفَقِيْهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِىْ مَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهٰى عَنْ لَوْنَيْنِ مِنَ التَّمْرِ الْجُعْرُوْرِ وْنِ الْحُبَيْقِ .قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَيَمَّمُوْنَ شَرَّ ثِمَارِهِمْ فَيُخْرِجُوْنَهَا فِى الصَّدَقَةِ فَنُهُوْا عَنْ لَوْنَيْنِ مِنَ التَّمْرِ ـتْ (وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ) .وَقَالَ يُوْسُفُ قَالَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ سُلَيْمَانُ قَالَ عَنْ اَبِيْهِ وَقَدْ مَنْ كَانَ مَعَهٗ فِى الْمَجْلِسِ .وَصَلَهٗ اَبُو الْوَلِيْدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيْرٍ وَّاَرْسَلَهٗ عَنْهُ غَيْرُهٗ.

★★ حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کی کھجوریں (زکوۃ کے طور پر ادا کرنے) سے منع کیا ہے: جعرور اور لون احبیق۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعض لوگ جان بوجھ کر اپنے خراب پھل لے کر زکوۃ میں ادا کرتے تھے تو انہیں اس دو طرح کی

اخرجه البيهقي في الزكاة (١٣٦/٤): باب ما يحرم على صاحب المال من ان يعطي الصدقة من شر ماله' و الطبراني في الكبير (٥٥) من حديث ابي الوليد الطيالسي' به- وقال البيهقي: (اسنده ابو الوليد' و ارسله مسلم بن ابراهيم و محمد بن كثير عن سليمان كثير)- اه-

کھجوروں کی ادائیگی سے منع کیا گیا' اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''اور تم اس میں سے گھٹیا چیز کا ارادہ نہ کرو کہ تم اسے خرچ کر دو''۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے' بعض نے اسے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور بعض نے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2016- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى الْبِرْتِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَا[هِيْمَ] وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَيَمَّمُ[وْنَ] شَرَّ ثِمَارِهِمْ فَيُخْرِجُوْنَهَا فِى الصَّدَقَةِ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ لَوْنَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَ[مْ] يَقُوْلَا عَنْ اَبِيْهِ .اَرْسَلَهُ مُسْلِمٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ.

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بعض لوگ اپنے پھلوں میں سے خراب پھل زکوٰۃ میں ادا کر دیتے تھے تو [نبی] اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کی کھجوریں زکوٰۃ کے طور پر لینے یا ادا کرنے سے منع کر دیا' پھر اس کے بعد انہوں نے حسب [سابق] حدیث نقل کی ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو مرسل روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن عیسیٰ بن ازهر برتی بغدادی حنفی عابد، سمع ابا نعیم، وقعنبی، ومحمد بن کثیر، وعدة۔ وحدث عنه ابومحمد بن صا[عد] ابن مخلد، واسماعیل صفار وجماعة غیرهم۔ قال خطیب: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ثبتاً حجة، یذکر بال[زهد] وعبادة۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاح[ظہ ہو:] تاریخ بغداد (۶۱/۵) وسیر اعلام النبلاء (۴۰۷/۱۳)۔

○ عبدجلیل بن حمید یحصبی، ابومالک مصری، لا باس بہ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ن[سائی] ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۳۷۷۰)۔

2017- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْ[دُ اللّٰهِ] بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْجَلِيْلِ بْنُ حُمَيْدٍ الْيَحْصُبِىُّ اَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْ[لِ بْنِ] حُنَيْفٍ فِىْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الَّتِىْ قَالَ اللّٰهُ (وَلَاتَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ) قَالَ هُوَ الْجُعْرُوْرُ وَلَوْنُ ابْنِ حُبَيْ[قٍ] رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يَّقْبَلَهُمَا فِى الصَّدَقَةِ .

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

۲۰۱۶- هكذا قال مسلم و ابن كثير عن سليمان، و سبق مسندًا من رواية ابي الوليد الطيالسي عن سليمان به-

۲۰۱۷- اخرجه النسائي في الزكاة (۴۳/۵) باب: قوله عزوجل: (ولا تيمموا الخبيث منه تنفقون) و الطبراني في الكبير (۴۹ ابن جرير الطبري في تفسيره (۵۶۱/۵) رقم (۶۱۴۳) من حديث ابن وهب به-

''اورتم اس میں سے گھٹیا چیز کا ارادہ نہ کرو کہ تم اسے خرچ کرو''۔
راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد جعرور اورلون بن حبیق ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ میں انہیں وصول کرنے سے انکار کردیا تھا۔

2018- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْأَمَامِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ أَخْرُصَ أَعْنَابَ ثَقِيفٍ خَرْصَ النَّخْلِ ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا

خَالَفَهُ الْوَاقِدِيُّ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَزَادَ فِي الْإِسْنَادِ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ .

☆☆ حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حکم دیا تھا' میں ثقیف قبیلے کے انگور کے درختوں کا اندازہ لگاؤں کہ ان کے درختوں پر کتنا پھل لگا ہوا ہے' پھر ان کی زکوٰۃ انگوروں کی شکل میں ادا کر دی جائے گی' بس طرح کھجور کے درختوں کی زکوٰۃ کھجور کی شکل میں ادا کر دی جاتی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2019- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ.

قَالَ الْوَاقِدِيُّ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَخْرُصَ أَعْنَابَ ثَقِيفٍ كَخَرْصِ النَّخْلِ ثُمَّ تُؤَدَّى زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا .

☆☆ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ' حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا

۲۰۱۸- هكذا اخرجه عبد الرحمن بن عبد العزيز الامامي عن الزهري عن سعيد عن عتاب ابن اسيد- و عبد الرحمن و ثقه يعقوب بن شيبة و ابن سعد- و ذكره ابن حبان في الثقات' لكن جرحه ابن معين- وقال ابو حاتم: شيخ مضطرب الحديث- و قال الازدي: ليس بالقوي عندهم- ينظر: تهذيب التهذيب. (٢٢٠/٦)-قال ابن حجر في (التلخيص) (١٨١/٢): (و مداره على سعيد بن المسيب عن عتاب- قال ابو داود: لم يسمع منه- و قال ابن قانع: لم يدركه- و قال المنذري: انقطاعه ظاهر: لان مولد سعيد في خلافة عمر' و مات عتاب يوم مات ابو بكر' سبقه الى ذلك ابن عبد البر- وقال ابن السكن: لم يرو عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجه غير هذا)- اه- و سياتي بقية الكلام على الحديث في الروايات الآتية عقب هذه الرواية-

۲۰۱۹- هكذا اخرجه الواقدي عن محمد بن مسلم عن الزهري عن سعيد عن عتاب: كذا قال الواقدي في رواية احمد بن الخليل عنه' ووافقه على هذه الرواية جماعة منهم عبد الرحمن بن عبد العزيز في رواية اسحاق بن محمد عنه' و هي الرواية السابقة' و منهم ايضاً : عبد الرحمن بن اسحاق عن الزهري و هي الرواية الآتية عقب هذه- و تابعهم محمد بن صالح التمار' و ستاتي روايته هذه عن الزهري-لكن اخرجه الواقدي عن عبد الرحمن بن عبد العزيز عن الزهري عن سعيد عن المسور بن مخرمة عن عتاب' به' فزاد فيه: (المسور بن مخرمة) و تفرد بهذه الزيادة' و الواقدي متروك على كل حال كما سبق- و لا تصح هذه الزيادة: لامور' منها: ضعف الواقدي' و تفرده بها عن سائر رواة الحديث' و منها مخالفته لرواية اسحاق بن محمد السابقة عن عبد الرحمن بن عبد العزيز باسناده دون ذكر المسور في اسناده' و قد صوب ابو حاتم و ابو زرعة الارسال في هذا الحديث' كما سياتي-

تھا' ثقیف قبیلے کے انگور کے درختوں کا اسی طرح اندازہ لگایا جائے جس طرح کھجور کے درختوں (پر لگے ہوئے پھل) کا اندازہ لگایا جاتا ہے' پھران سے انگور کی زکوٰۃ لی جائے' جس طرح کھجور کے درختوں کی زکوٰۃ کھجور کی شکل میں وصول کر لی جاتی ہے۔

2020- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الصَّوَّافِ وَاَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيدٍ ح.

وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّفَّارِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ كِيْلَجَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيدٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ بِخَرْصِ الْعِنَبِ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ فَتُؤْخَذُ زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤْخَذُ صَدَقَةُ النَّخْلِ تَمْرًا .تَابَعَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ التَّمَّارُ وَابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ .وَرَوَاهُ الْوَاقِدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيدٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عتاب بن اُسید سے منقول ہے۔

حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کا اندازہ لگانے کا حکم دیا تھا' جس طرح کھجوروں کا اندازہ لگایا جاتا ہے اور ان کی زکوٰۃ کو منقّی کی شکل میں وصول کر لیا گیا جس طرح کھجور کے درختوں کی زکوٰۃ کھجور کی شکل میں وصول کر لی جاتی ہے۔

بعض دیگر راویوں نے اسے نقل کرنے میں متابعت کی ہے۔

2021- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمِصْرِيِّ حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ التَّمَّارُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِيْ زَكَاةِ الْكَرْمِ اِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ

۲۰۲۰- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱۲) باب: في خرص العنب (۱۶۰۳)' والنسائي في الزكاة (۵/ ۱۱۰) باب: شراء الصدقة' و ابن خزيمة في الزكاة (۴/ ۴۱)' باب: السنة في خرص العنب: لتوخذ زكاته زبيبًا: كما توخذ زكاة النخل تمرا: و البيهقي في الزكاة (۴/ ۱۲۲)' كلهم من رواية عبد الرحمن بن اسحاق' به-قال ابو زرعة: (ولا اعلم احدا تابع عبد الرحمن بن اسحاق في هذه الرواية)- اه- و سياتي نص كلامه كاملاً- و عبد الرحمن تابعه جماعة' كما سبق' و سياتي ايضا-

۲۰۲۱- اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۸۸۳۷' ۹۰۱۹/ط: الحرمين) عن شيخه' مقدام' باسناده- و قال: (لم يرو هذا الحديث عن الزهري الا محمد بن صالح التمار)- اه-واخرجه الحاكم في المستدرك (۳/ ۵۹۵) في معرفة الصحابة' في ذكر عتاب بن اسيد الاموي' من طريق محمد بن عبد الله بن عبد الحكم' ثنا خالد بن نزار الايلي......به- ولم يتكلم عليه الحاكم' و لم يرد في (تلخيص) الذهبي للمستدرك واخرجه الشافعي في الام (۲/ ۳۱) باب: (كيف توخذ زكاة النخل و العنب)' عن عبد الله بن نافع عن محمد بن صالح التمار' به- و من طريق الشافعي اخرجه ابن خزيمة في الزكاة (۴/ ۴۱) باب: السنة في خرص العنب' لتوخذ زكاته...... (۲۳۱۶)' و البيهقي في الكبرى (۴/ ۱۲۲)' و في المعرفة (۶/ ۱۰۸-۱۰۹) باب: كيف توخذ زكاة النخل' و العنب-واخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱۲) باب: في خرص العنب (۱۶۰۴)' و الترمذي في الزكاة (۳/ ۲۷) باب ما جاء في الخرص (۶۴۴)' و ابن ماجه في الزكاة (۱۸۱۹) باب: في خرص النخل و العنب' من طريق عبد الله بن نافع' به-وقال الترمذي: (حديث حسن غريب- و قد روى ابن جريج هذا الحديث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة- و سالت محمدًا عن هذا الحديث ! فقال: حديث ابن جريج غير محفوظ- و حديث ابن المسيب عن عتاب بن اسيد اثبت واصح)- اه-

تمرًا .تَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

★★ حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کی زکوۃ کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس کا اسی طرح اندازہ لگایا جائے گا جس طرح کھجور کے درخت (پر لگی ہوئی کھجوروں) کا اندازہ لگایا جاتا ہے اور پھر اس کی زکوۃ کشمش (یا منقّٰی) کی شکل میں ادا کر دی جائے گی جس طرح کھجور کے درخت کی زکوۃ کھجور کی شکل میں ادا کر دی جاتی ہے۔

ایک اور راوی نے اس کی متابعت کی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خالد بن نزار غسانی، ایلی-علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ء، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ ابوداود ونسائی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۶۹۲)۔

2022- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ .وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْمُزَنِيُّ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِيْ زَكَاةِ الْكَرْمِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

★★ حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کی زکوۃ کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ پھر اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث بیان کی ہے۔

2023- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ وَيُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ قَالَا

۲۰۲۲- اخرجه الشافعي في الام (۳۱/۲) باب: كيف تؤخذ زكاة النخل و العنب؛ به-و من طريق الشافعي اخرجه ابن خزيمة في الزكاة (۴۱/۴) باب: السنة في خرص العنب: لتؤخذ زكاته..... (۲۳۱۶)؛ و البيهقي في الكبرى (۱۲۲/٤)؛ و في (المعرفة) (٦/۱۰۸-۱۰۹) باب: كيف تؤخذ زكاة النخل و العنب؛-قال الشافعي: (و احسب امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بخرص النخل و العنب: لشيئين: احدهما: ان ليس لاهله منع الصدقة منه، و انهم مالكون لتسعة اعشاره، و عشره لاهل السهمان- و كثير من منفعة اهله به انما تكون اذا كان رطبًا و عنبًا؛ لانه اغلى ثمنًا منه: تمرًا او زبيبًا، فلو منعوه تمرًا او زبيبًا: ليؤخذ عشره اضر بهم، ولو ترك خرصه ضيع حق اهل السهمان فيه: فانه يؤخذ ولا يحصى: فخرص-و الله اعلم- وخلي بينهم و بينه: للرفق بهم، و الاحتياط لاهل السهمان)- اه-

۲۰۲۳- هكذا اخرجه الدارقطني هنا من رواية الزبير بن بكار عن عبد الله بن نافع، وسبق من غير وجه عن عبد الله، كما سبق ذكر رواياته عن الزهري ايضًا- قال ابن ابي حاتم في (العلل) (۱/۲۱۳) (٦۱۷): (سالت ابي و ابا زرعة عن حديث اخرجه عبد الله بن نافع الصائغ عن محمد بن صالح التمار عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن عتاب بن اسيد: ان النبي صلى الله عليه وسلم امره ان يخرص العنب كما يخرص التمر؛ فقالا: هذا خطا اخرجه عبد الرحمن بن اسحاق عن الزهري عن سعيد: ان النبي صلى الله عليه وسلم امر عتاب بن اسيد- و اخرجه يونس بن يزيد فقال: عن الزهري ان النبي صلى الله عليه وسلم امر عتاب بن اسيد، و لم يذكر سعيد بن المسيب- قال ابو زرعة: الصحيح عندي: عن الزهري ان النبي صلى الله عليه وسلم ...... ولا اعلم احدًا تابع عبد الرحمن بن اسحاق في هذه الرواية- قال ابي: الصحيح عندي- و الله اعلم-: عن الزهري عن سعيد بن المسيب قال: كان يخرص العنب كما يخرص التمر: كذا اخرجه بعض اصحاب الزهري)- اه-قلت: اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۱۲۲/٤) باب: الخرص (۷۲۰۳) عن ابن جريج عن ابن شهاب مرسلاً في قصة الخرص لاهل خيبر، لكن اخرجه البيهقي في الكبرى (۱۲۳/٤) من طريق حجاج عن ابن جريج، قال: اخبرت عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة، به- و الظاهر ان الارسال عن سعيد هو الصحيح -كما قال ابو حاتم -فقد اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۱۲۵/٤) باب: الخرص (۷۲۰۸)

حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَّخْرُصُ كُرُوْمَهُمْ وَثِمَارَهُمْ

☆☆ حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو ان لوگوں کے پاس بھیجتے تھے جو ان کی انگوروں اور پھلوں کی پیداوار کا اندازہ لگالیتا تھا (اور اسی حساب سے زکوٰۃ وصول کی جاتی تھی)۔

2024- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّقْرِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ اَنْ يُّخْرَصَ الْعِنَبُ زَبِيْبًا كَمَا يُخْرَصُ التَّمْرُ .

☆☆ حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا کہ انگور کے درخت کی پیداوار کا حساب لگا کر انگور کی شکل میں زکوٰۃ وصول کر لی جائے جس طرح کھجور کا اندازہ لگایا جاتا ہے (یا اندازہ لگا کر کھجور وصول کی جاتی ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسحاق بن محمد بن عبدالرحمٰن مسیبی، من ولد مسیب بن عابد مخزومی، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۷۶۰)۔

2025- قُرِءَ عَلَى ابْنِ مَنِيْعٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَفَاءَ اللّٰهُ خَيْبَرَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ فَاَقَرَّهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَجَعَلَهَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ اَنْتُمْ اَبْغَضُ الْخَلْقِ اِلَيَّ قَتَلْتُمْ اَنْبِيَاءَ اللّٰهِ وَكَذَبْتُمْ عَلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ يَحْمِلُنِىْ بُغْضِىْ اِيَّاكُمْ اَنْ اَحِيْفَ عَلَيْكُمْ قَدْ خَرَصْتُ عِشْرِيْنَ اَلْفَ وَسْقٍ مِّنْ تَمْرٍ فَاِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ وَاِنْ اَبَيْتُمْ فَلِىْ . قَالُوْا بِهٰذَا قَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ قَدْ اَخَذْنَاهَا . قَالَ فَاخْرُجُوْا عَنَّا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کا علاقہ اپنے رسول کو مالِ فئے کے طور پر عطاء کیا' تو اللہ کے رسول نے ان (یہودیوں) کو وہیں رہنے دیا اور یہ معاہدہ کیا کہ وہاں کی پیداوار ان یہودیوں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (برابر کی بنیاد پر تقسیم ہوگی)' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا' انہوں نے وہاں کی پیداوار کا اندازہ

۲۰۲۴- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱۲-۱۱۳) باب: في خرص العنب (۱۶۰۴)' عن محمد بن اسحاق المسيبي' به-

۲۰۲۵- اخرجه البيهقي في سننه (۴/ ۱۲۳) كتاب الزكاة' باب خرص التمر...... اخبرنا ابو بكر بن الحارث' انبا ابو محمد بن حيان الاصبهاني: انبا ابو يعلى' ثنا ابو خيثمة...... فذكر الحديث-واخرجه الطحاوي في (شرح المعاني) (۱/ ۳۱۷) في الزكاة من حديث ابراهيم بن طهمان' به-واخرجه ابن ابي شيبة (۴/ ۴۹) في الزكاة' عن محمد بن بكر' و عبد الرزاق في الزكاة (۴/ ۱۲۴) باب: الخرص (۷۲۰۵)' كلاهما- محمد بن بكر و عبد الرزاق- عن ابن جريج' اخبرني ابو الزبير...... بنحوه مختصراً-

اور پھر فرمایا: اے یہودیو! تم میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ناپسندیدہ ترین مخلوق ہو' تم نے اللہ تعالیٰ کے انبیاء کو قتل کیا' تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کی' لیکن تمہارے بارے میں میری ناپسندیدگی مجھے اس بات پر آمادہ نہیں کرے گی کہ میں تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کروں' میں نے یہ اندازہ لگایا ہے' یہ کھجور کی پیداوار بیس ہزار وسق ہے' اگر تم چاہو تو اس حساب سے تمہیں مل جائے گا اور اگر تم نہیں مانتے تو میں اتنا وصول کروں گا' تو انہوں نے کہا: اسی (انصاف اور عدل پروری) کی وجہ سے آسمان اور زمین قائم ہیں' ہم اس حساب سے وصولی کر لیتے ہیں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اتنی پیداوار مجھے نکال کر دے دو (یعنی ادائیگی کر دو)۔

2026- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّقْرِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ اَنْ يُخْرَصَ الْعِنَبُ زَبِيبًا كَمَا يُخْرَصُ التَّمْرُ .

حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا کہ انگور کے درخت کی پیداوار کا حساب لگا کر انگور کی شکل میں زکوٰۃ وصول کر لی جائے جس طرح کھجور کا اندازہ لگایا جاتا ہے (یا اندازہ لگا کر کھجور وصول کی جاتی ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن صقر بن نصر بن موسیٰ ابوعباس سکری، سمع ابراہیم بن منذر حزامی، روی عنہ جعفر خلدی و ابوحفص زیات۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ وامام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 2ھ میں ہوا۔ تاریخ بغداد (۴۸۲/۹)۔

2027- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ وَهِيَ تَذْكُرُ شَاْنَ خَيْبَرَ- قَالَتْ- وَكَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَبْعَثُ ابْنَ رَوَاحَةَ اِلَى الْيَهُوْدِ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِيْنَ تَطِيْبُ اَوَّلُ الثَّمَرَةِ قَبْلَ اَنْ يُؤْكَلَ مِنْهَا ثُمَّ يُخَيِّرُ يَهُوْدَ يَاْخُذُوْنَهَا بِذٰلِكَ الْخَرْصِ اَوْ يَدْفَعُوْنَهَا اِلَيْهِمْ بِذٰلِكَ الْخَرْصِ وَاِنَّمَا كَانَ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْخَرْصِ لِكَيْ تُحْصَى الزَّكَاةُ قَبْلَ اَنْ

۲۰۲۶- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱۲ -۱۱۳) باب: في خرص العنب (۱٦۰٤) عن محمد بن اسحاق المسيبي به-

۲۰۲۷- اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (٤/ ۱۲۹) باب: متى يخرص او اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱۳) باب: متى يخرص التمر (۱٦۰٦) عن يحيى بن معين' ثنا حجاج عن ابن جريج' قال: اخبرت عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة' به-قال ابن حجر في (التلخيص) (۲/ ۱۸۲): (وفيه جهالة الواسطة' و قد اخرجه عبد الرزاق عن ابن جريج عن الزهري' و لم يذكر وا سطة' و هو مدلس - و ذكر الدارقطني الاختلاف فيه' فقال: فاخرجه صالح بن ابي الاخضر عن الزهري عن ابن المسيب عن ابي هريرة' و ارسله معمر و مالك و عقيل لم يذكروا ابا هريرة- و اخرجه ابو داود في طريق ابن جريج' اخبرني ابو الزبير انه سمع جابرًا يقول: خرصها ابن رواحة اربعين الف وسق)- اه - قلت: و اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (٤/ ۱۲۲) باب: الخرص (۷۲۰۳) عن ابن جريج عن ابن شهاب...... فذكره مطولاً من مراسيل ابن شهاب الزهري-

تُؤْكَلَ الثِّمَارُ وَتُفَرَّقَ .رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ اَبِى الْاَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ .وَاَرْسَلَهُ مَالِكٌ وَّمَعْمَرٌ وَّعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُرْسَلاً.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ خیبر کے بارے میں ذکر کر رہی تھیں' انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو یہودیوں کی طرف بھیجا' جب پھل تیار ہو گیا' تو انہوں نے کھجوروں کے درختوں کی پیداوار کا اندازہ لگایا' پھر انہوں نے یہودیوں کو اختیار دیا کہ وہ اس اندازے کے حساب سے وصولی کر لیں یا اس اندازے کے حساب سے انہیں ادائیگی کر دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ لگانے کا حکم دیا تھا تا کہ زکوٰۃ کی گنتی پھل کے تیار ہونے سے پہلے کر لی جائے اور اسے الگ کر دیا جائے۔

یہی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

امام مالک نے اسے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2028- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2029- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَهُ خَارِصًا فَجَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا حَثْمَةَ قَدْ زَادَ عَلَيَّ فِى الْخَرْصِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اِنَّ ابْنَ عَمِّكَ يَزْعُمُ اَنَّكَ زِدْتَ عَلَيْهِ فِى الْخَرْصِ .فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ تَرَكْتُ لَهٗ قَدْرَ خُرْفَةِ اَهْلِهٖ وَمَا يُطْعِمُ الْمَسَاكِيْنَ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ زَادَكَ ابْنُ عَمِّكَ وَاَنْصَفَ .

☆☆ حضرت سہل بن حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اندازہ لگانے کے لیے بھیجا' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ابوحثمہ نے اندازہ لگاتے ہوئے ہماری طرف زیادہ ادائ

عن يحيى ابن معين' باسناده-

۲۰۲۸- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱۳) باب: متى يخرص التمر (۱٦۰٦)

۲۰۲۹- اخرجه البخاري في (التاريخ الكبير) (٤/ ۹۷) (۲۰۹۱) في ترجمة (سهل ابن ابي حثمة الانصاري المدني الحارثي)' عن ابراهيم بن المنذر' نا محمد بن صدقة ...... به-و اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۹۱۵۰/ط: الحرمين) عن عبيد بن مسعدة' ثنا ابراهيم بن المنذر' ثنا محمد بن صدقة...... به- و قال الطبراني: (لا يروى هذا الحديث عن سهل بن ابي حثمة الا بهذا الاسناد' تفرد به: ابراهيم بن المنذر عن محمد بن صدقة)- و قد ورد الحديث عن سهل بن ابي حثمة مرفوعاً بلفظ: (اذا خرصتم فخذوا و دعوا الثلث' فان لم يدعوا او تجدوا الثلث فدعوا الربع)- و بهذا اللفظ اخرجه شعبة عن خبيب بن عبد الرحمن بن عبد الرحمن بن مسعود قال: جاء نا سهل بن ابي حثمة الى مجلسنا' قال: امرنا رسول الله ...... فذكره-اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱۳) باب: في الخرص (۱٦۰٥)' و الترمذي في الزكاة (۲/ ۲٥) باب: ما جاء في الخرص (٦٤۲)' و النسائي في الزكاة (٥/ ٤۲) باب: كم يترك الخارص او ابن خزيمة في صحيحه (۲۳۱۹) (۲۳۲۰)' و الحاكم في المستدرك (۱/ ٤۰۲) و صححه من حديث شعبة' به-

لازم کر دی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلایا اور فرمایا: تمہارے چچازاد کا یہ کہنا ہے' تم نے اندازہ لگانے میں اس پر زیادہ ادائیگی لازم کر دی ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے اس کے لیے اتنی کھجوریں زیادہ چھوڑی ہیں' یہ اپنے گھر والوں کو بھی کھلا سکے اور مسکینوں کو بھی کھلا سکے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے چچازاد نے تمہیں زیادہ چھوٹ دی ہے اور انصاف سے کام لیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن شبیب، ابوسعید ربعی، قال ذھبی: اخباری علامۃ، لکنہ واہ۔ قال ابواحمد حاکم: ذاھب حدیث یروی عن اصحاب مالک۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: یقلب اخبار و یسرقھا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۱۱۸/۴) و مغنی (۳۴۲/۱)۔

20-باب الْحَثِّ عَلٰى اِخْرَاجِ الصَّدَقَةِ وَبَيَانِ قِسْمَتِهَا.

باب20: صدقہ دینے کی ترغیب اور اس کی تقسیم کا طریقہ

2030- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يُقَرِّبُنِيْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْاَلَةَ اَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ . قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَلَيْسَا وَاحِدًا قَالَ لَا عِتْقُ النَّسَمَةِ اَنْ تُفْرِدَ بِعِتْقِهَا وَفَكُّ الرَّقَبَةِ اَنْ تُعِيْنَ فِيْ ثَمَنِهَا وَالْمِنْحَةُ الْوَكُوْفُ وَالْفَيْءُ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ .

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری راہنمائی کریں جو مجھے جنت سے قریب کر دے اور جہنم سے دور کر دے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم کلام مختصر کرو تو مانگنے سے گریز کرو' غلام کو آزاد کرو' گردن کو چھڑا دو (غلام یا کنیز کو آزاد کر دو)' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ دونوں ایک ہی نہیں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! جان کو آزاد کرنے کا مطلب یہ ہے: تم اسے آزاد کر دو اور گردن کو چھڑانے کا مطلب یہ ہے: تم اس کی قیمت کی ادائیگی میں اس کی مدد کرو' زیادہ دودھ دینے والی (اونٹنی یا بکری کو) کسی معاوضے کے بغیر دے دو اور زیادتی کرنے والے رشتہ دار کے ساتھ تعلق برقرار رکھو' اگر تم یہ نہیں کر سکتے تو اپنی زبان سے صرف بھلائی کی بات کہو۔

۲۰۳۰- اخرجه احمد في مسنده (٤/۲۹۹)' و الطيالسي في (المسند) (۷۳۹)' و الحاكم في المستدرك (۲ / ۲۱۷)' و البيهقي في الكبرى (۱۰/۲۷۲' ۲۷۳)' من حديث عيسى بن عبد الرحمن' به- و قال الهيثمي في (مجمع الزوائد) (٤/۲٤۰) بعد عزوه لاحمد: (ورجاله ثقات)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن عوسجہ ہمدانی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ قتل بالزاویۃ مع ابن اشعث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۳۹۹۷)۔

2031- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيَّ يَقُوْلُ جَاءَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَسَاَلَهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَنَا حَاضِرٌ اَوْ قَالَ جَاءَنِىْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَسَاَلَنِىْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

☆☆ ابواحمد زبیری کہتے ہیں: سفیان ثوری تشریف لائے تو انہوں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' میں اس وقت وہاں موجود تھا۔ راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں۔ سفیان ثوری میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا۔

2032- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَادَةَ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا وَزَادَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْآنَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: بھوکے کو کھانا کھلاؤ' پیاسے کو پلاؤ' نیکی کا حکم دو اور بُرائی سے منع کرو۔

2033- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِى اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَصْرِ بْنِ بُجَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَغَوِىُّ وَالْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ الْبَحْرَانِىُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِىْ مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ تَاْتِىْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِىْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَا تُحْجَبُ. وَقَالَ يَعْقُوْبُ وَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا:

۲۰۳۲- و لهذه الزيادة المذكورة وردت-ايضاً في رواية ابي احمد الزبيري و يحيى بن آدم' كلاهما عن عيسى بن عبد الرحمن' بها كما عند احمد في (المسند) (٢٩٩/٤)-

۲۰۳۳- اخرجه البخاري في الزكاة (٢٦١/٣) باب: وجوب الزكاة (١٣٩٥)' و مسلم في الايمان (٥٠/١) باب: الدعاء الى الشهادتين و شرائع الاسلام (١٩)' و ابو داود في الزكاة (١٠٧/٢) باب في زكاة السائمة (١٥٨٤)' و الترمذي في الزكاة (٦٩/٢) باب: ما جاء في كراهية اخذ خيار المال في الصدقة (٦٢١)' و النسائي في الزكاة (٥/٢) باب: وجوب الزكاة' و ابن ماجه في الزكاة (٥٦٨/١) باب فرض الزكاة (١٧٨٣)' كلهم من حديث زكريا بن اسحاق' به-

ان لوگوں کے پاس جارہے جو اہلِ کتاب ہیں، تم انہیں اس بات کی دعوت دو کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، اگر وہ اس بات میں تمہاری اطاعت کر لیں تو تم انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری اطاعت کر لیں تو تم انہیں بتاؤ کہ اللہ نے ان کے اموال میں ان پر زکوٰۃ لازم کی ہے جو ان کے خوشحال لوگوں سے لے کر غریب لوگوں کو دے دی جائے گی، اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری بات مان لیں تو لوگوں کے اچھے اموال وصول کرنے سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا، کیونکہ اس کے (اور اللہ تعالیٰ کے درمیان) کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن صیفی، (اور ایک قول کے مطابق) یحییٰ بن محمد، (اور ایک قول کے مطابق): یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۶۳۹)۔

2034- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الرُّخَامِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُعَاذًا نَحْوَ الْيَمَنِ قَالَ لَهُ إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ تَوْحِيدُ اللَّهِ فَإِذَا عَرَفُوا ذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فَقِيرِهِمْ فَإِذَا أَقَرُّوا بِذَلِكَ فَخُذْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا: تم اہلِ کتاب کے پاس جارہے ہو تم نے انہیں سب سے پہلے اس بات کی دعوت دینا ہے، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کریں جب وہ اس بات کو جان لیں گے تو تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ نمازیں روزانہ فرض کی ہیں اور تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مال کی زکوٰۃ ان پر فرض کی ہے جو ان کے خوشحال لوگوں سے لے کر ان کے غریب لوگوں کو دے دی جائے گی، اگر وہ اس بات کا اقرار کر لیں تو تم اسے وصول کر لینا اور لوگوں کے (خاص طور پر) اچھے اموال وصول کرنے سے بچنا۔

2035- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُوسُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ

۲۰۳۴- اخرجه البخاري في الزكاة (۱٤۵۸) باب: لا تؤخذ كرائم اموال الناس في الصدقة، و مسلم في الايمان (۱۹) باب: الدعاء الى الشهادتين و شرائع الاسلام، و الطبراني في الكبير (۱۲۲۰۷) من طريق اسماعيل بن امية...... به-

۲۰۳۵- اخرجه ابن خزيمة في صحيحه (۲۳۷۹) قال : حدثنا محمد بن بشار قال: حدثنا عمر بن علي بن عطاء بن مقدم المقدمي به- واخرجه الترمذي في سننه (۳/ ٤۰) كتاب الزكاة: باب ما جاء ان الصدقة توخذ من الاغنياء فترد في الفقراء (٦٤۹) و ابن خزيمة في صحيحه رقم (۲۳٦۲) من طريق حفص بن غياث عن اشعث عن عون بن ابي جحيفة...... به- و قال الترمذي: (حديث حسن)- اه-ومدار هذا الحديث على اشعث بن سوار، قال الحافظ في التقريب (۵۲۸): (ضعيف)- و الحديث اورده الغساني في تخريجه الاحاديث الضعاف من سنن الدارقطني رقم (٤۸۳) و قال: (اشعث هذا ليس بالقوي)- اه-

سَوَّارٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ بَعَثَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) سَاعِیًا فَاَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِیَائِنَا فَقَسَمَهَا فِیْ فُقَرَائِنَا وَاَمَرَ لِیْ بِقَلُوْصٍ۔

☆☆ عون بن ابو جحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہماری طرف زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص بھیجا' اس نے ہمارے خوشحال لوگوں سے زکوٰۃ وصول کی اور پھر ہمارے غریب لوگوں میں تقسیم کی' اس نے مجھے ایک قلوص دینے کی ہدایت کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدوس بن بشر بن شعیب، ابو محمد۔ رازی اصل، امام دارقطنی فرماتے ہیں: لا باس بہ من اھل ری، حدث بغداد قبل ستین، یعتبر بہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱/۱۱۶)۔

2036- حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ یُوْسُفَ اَبُوْ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) فِیْنَا سَاعِیًا فَاَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِیَائِنَا فَرَدَّهَا فِیْ فُقَرَائِنَا وَکُنْتُ غُلَامًا یَتِیْمًا لَا مَالَ لِیْ فَاَعْطَانِیْ قَلُوْصًا۔

☆☆ عون بن ابو جحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنا اہلِ کار ہماری طرف بھیجا' اس نے ہمارے خوشحال لوگوں سے زکوٰۃ وصول کر کے ہمارے غریب لوگوں کو دے دی' میں اس وقت یتیم (یا نابالغ) لڑکا تھا' میرے پاس کوئی مال نہیں تھا تو اس نے مجھے ایک قلوص دی۔

2037- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِیٍّ الْمَرْوَزِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْهَمْدَانِیُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا تَخْرُجُ الزَّکَاةُ مِنْ بَلَدٍ اِلٰی بَلَدٍ اِلَّا لِذِیْ قَرَابَةٍ ۔مَوْقُوْفٌ۔

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: زکوٰۃ کی رقم کو ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل نہیں کیا جائے گا' البتہ قریبی رشتہ داروں کو دینے کے لیے ایسا کیا جا سکتا ہے۔

یہ روایت موقوف ہے۔

2038- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِیَادٍ عَنْ زِیَادِ بْنِ نُعَیْمٍ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ زِیَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِیِّ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ یَبْعَثُ اِلٰی قَوْمِیْ جَیْشًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ احْبِسْ جَیْشَكَ فَاَنَا لَكَ بِاِسْلَامِهِمْ وَطَاعَتِهِمْ

۲۰۳۶- فی اسنادہ ابو خالد الاحمر؛ قال الحافظ فی التقریب (۲۵۶۲): (صدوق یخطیء) لکن تابعہ عمر بن علی بن عطاء و حفص بن غیاث لکن فی الاسناد اشعث بن سوار و ھو ضعیف۔

۲۰۳۷- اخرجہ البیہقی فی السنن الکبیر (۷/۱۰) کتاب الصدقات، باب من قال: لا یخرج صدقۃ قوم منہم ...... من طریق الدارقطنی قال البیہقی: (موقوف و فی اسنادہ ضعف)- اھ- و الاثر اوردہ الغسانی فی (تخریج الاحادیث الضعاف) رقم (۴۸۱) و قال: (سوار بن مصعب متروک، و الحدیث موقوف)- اھ-

وَكَتَبْتُ اِلٰى قَوْمِى فَجَآءَ اِسْلَامُهُمْ وَطَاعَتُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا اَخَا صُدَاءٍ الْمُطَاعَ فِىْ قَوْمِهٖ قَالَ قُلْتُ بَلْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَهَدَاهُمْ .قَالَ ثُمَّ جَاءَهٗ رَجُلٌ يَسْاَلُهٗ عَنِ الصَّدَقَاتِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَرْضَ فِى الصَّدَقَاتِ بِحُكْمِ نَبِىٍّ وَلَا غَيْرِهٖ حَتّٰى جَزَّاَهَا ثَمَانِيَةَ اَجْزَاءٍ فَاِنْ كُنْتَ مِنْ اَهْلِ تِلْكَ الْاَجْزَاءِ اَعْطَيْتُكَ .

☆☆ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میری قوم کی طرف ایک لشکر روانہ کرنے والے تھے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اپنے لشکر کو روک لیں' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضمانت دیتا ہوں کہ وہ لوگ اسلام قبول کرلیں گے اور فرماں برداری بھی کریں گے' میں اپنی قوم کو خط لکھتا ہوں وہ لوگ اسلام قبول کرتے ہوئے اور فرماں برداری کرتے ہوئے آجائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے صداء قبیلے سے تعلق رکھنے والے شخص! جس کی قوم اس کی بات مانتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: نہیں! بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر احسان کیا ہے' انہیں ہدایت نصیب کی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کی رقم مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ زکوٰۃ کے بارے میں کسی بھی نبی یا کسی بھی دوسرے شخص کے فیصلے سے اس وقت تک راضی نہیں ہوتا جب تک وہ شخص اس زکوٰۃ کو آٹھ اجزاء میں تقسیم نہ کردے' اگر تم ان اجزاء کے اہل ہو' تو میں تمہیں دے دیتا ہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن حارث صدائی - یہ صحابی رسول ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۰۷۴)۔

2039- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِىُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِىُّ عَنْ اَبِىْ سِنَانٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ قَالَ وَحَدَّثَنِىْ اَبُوْ يَعْقُوْبَ عَنِ ابْنِ مَهْدِىٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ اَنَّ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ اَتَوْا عُمَرَ فَقَالُوْا اِنَّا اَصَبْنَا اَمْوَالًا وَّخَيْلًا وَّرَقِيْقًا وَاِنَّا نُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ لَنَا فِيْهِ زَكَاةٌ وَّطَهُوْرٌ .فَقَالَ

۲۰۳۸- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۲۰-۱۲۱) باب: من يعطى من الصدقة؛ و حد الغنى' الحديث (۱۶۳۰)' و البيهقي في سننه (۴/ ۱۷۴)' من حديث عبد الرحمن بن زياد...... به-و عبد الرحمن بن زياد: هو ابن انعم الافريقي' ترك يحيى و عبد الرحمن التحديث عنه: و ضعفه هشام بن زياد: هو ابن انعم الافريقي' ترك يحيى و عبد الرحمن التحديث عنه: و ضعفه هشام بن عروة و احمد و ابن معين و ابو حاتم و ابو زرعة وغيرهم-وقال ابن عدي: عامة حديثه لا يتابع عليه' و وثقه احمد بن صالح - ينظر: تهذيب التهذيب (۶/ ۱۷۳-۱۷۶)-

۲۰۳۹- اخرجه احمد في مسنده (۱/ ۱۴) عن عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن ابي اسحق عن حارثة بن مضرب- قال ابن كثير في (مسند الفاروق) (۱/ ۲۴۸): (فهذا اسناده جيد قوي)- اه-واخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۴/ ۳۵) باب: الخيل (۶۸۸۷) عن معمر عن ابي اسحاق قال: اتى اهل الشام عمر...... فذكره' بنحوه' و لم يذكر في اسناده: حارثة بن مضرب-وقد اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/ ۱۱۸) من طريق ابن مهدي' به كما ساقه الامام احمد رحمه الله-

مَا فَعَلَهُ صَاحِبَایَ فَافْعَلُهُ ۔ قَالَ اِسْحَاقُ مَا فَعَلَهُ مَنْ کَانَ قَبْلِی فَافْعَلُهُ ۔فَاسْتَشَارَ النَّاسَ فَکَانَ فِیمَنِ اسْتَشَارَ عَلَ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ حَسَنٌ اِنْ لَمْ یَکُنْ جِزْیَةً یُؤْخَذُ بِهَا مِنْ بَعْدِكَ ۔قَالَ اِسْحَاقُ اِنْ لَمْ یَکُنْ مُرَتَّبَةً لِمَنْ بَعْدَكَ
فَوَضَعَ عَلٰی کُلِّ فَرَسٍ دِیْنَارًا ۔

☆☆ حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: شام سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدم
میں حاضر ہوئے انہوں نے بتایا: ہمیں کچھ اموال' گھوڑے اور غلام حاصل ہوئے ہیں' ہم یہ چاہتے ہیں' ان میں سے زکو
کریں تاکہ یہ پاک ہو جائیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے دونوں آقاؤں نے جو کیا ہے میں ویسا ہی کروں گا۔

اسحاق نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں' مجھ سے پہلے نے جو کیا ہے' میں بھی ویسا ہی کروں گا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے اس بارے میں مشورہ کیا' جن لوگوں سے مشورہ کیا ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شا
تھے' انہوں نے فرمایا: یہ ٹھیک ہے اگر اسے ایسا جزیہ نہ بنایا جائے جو آپ کے بعد بھی وصول کیا جائے۔

اسحاق نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اگر اسے اس ترتیب کے ساتھ نہ رکھا جائے کہ آپ کے بعد والا بھی ا
وصول کرے (تو یہ ٹھیک ہے)۔

(راوی کہتے ہیں:) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑے کی طرف سے ایک دینار کی ادائیگی لازمی قرار دی۔

•••——•••——•••

جزیہ کے احکام

جزیہ کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: عرب میں بسنے والے مشرکین سے صرف اسلام یا تلوار (یعنی جنگ) قبول
جائیں گے۔ عرب میں بسنے والے اہلِ کتاب اور عجم میں بسنے والے تمام کفار سے جزیہ قبول کیا جائے گا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب اس بارے میں یہ ہے جیسا کہ شیخ ابن القاسم نے اس کو ذکر کیا ہے' ان سب لوگوں سے
وصول کیا جائے گا۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: عربوں کو قیدی نہیں بنایا جا سکتا' ہوازن قبیلے کے لوگوں کو قیدی بنایا گیا تھا لیکن پھر نبی اکرم
نے انہیں چھوڑ دیا تھا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جزیہ صرف اہل کتاب سے وصول کیا جائے گا' خواہ وہ عرب ہوں یا عجمی ہوں۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: ابن شہاب نے عروہ کے حوالے سے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے
حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے اور وہ بنو عامر بن
کے حلیف بھی تھے' وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا' وہ وہاں سے جزیہ
آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بحرین کے ساتھ صلح کر لی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علاء بن حضرمی کو ان لوگوں کا امیر مقرر کیا

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لے کر آئے' جب انصار نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی آمد کے بارے میں سنا تو فجر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں وہ لوگ بکثرت شریک ہوئے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھ کر مسکرا دیئے اور ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے' تم نے یہ بات سن لی ہے' ابوعبیدہ بحرین سے کچھ لے کر آیا ہے۔ ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کے لیے خوشخبری ہے! اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں غربت کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے' دنیا کو تمہارے لیے کشادہ کر دیا جائے گا' جس طرح یہ تم سے پہلے لوگوں کے لیے کشادہ کر دی گئی تھی اور تم اس کی طرف راغب ہو جاؤ گے۔ جس طرح وہ لوگ راغب ہو گئے تھے اور یہ تمہیں ہلاکت کا شکار کر دے گی جس طرح اس نے ان لوگوں کو ہلاکت کا شکار کر دیا تھا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ سب لوگ مجوسی تھے (یعنی بحرین کے رہنے والے لوگ مجوسی تھے) اس کی دلیل یہ ہے: قیس بن مسلم نے حسن بن محمد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کے رہنے والے مجوسیوں کو خط لکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ ان میں سے جن لوگوں نے اسلام قبول کر لیا تھا' ان کی اس بات کو قبول کیا گیا تھا جنہوں نے اس کو تسلیم نہیں کیا' ان پر جزیہ عائد کر دیا گیا' ان (مجوسیوں) کے ذبیحے کو نہیں کھایا جا سکتا اور ان کی خاتون کے ساتھ نکاح نہیں کیا جا سکتا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے (اپنے گورنر) عدی بن ارطات کو خط لکھا: امابعد! تم حسن بصری سے اس بارے میں دریافت کرو کہ ہم سے پہلے کے ائمہ نے ان مجوسیوں کے بارے میں کیا فتویٰ دیا ہے جو اس طرح کی عورتوں کو نکاح میں جمع کر لیتے ہیں جو مجوسیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں کرتا' تو انہوں نے اس بارے میں حسن سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کے رہنے والے مجوسیوں سے جزیہ قبول کیا تھا اور انہیں اپنی مجوسیت پر برقرار رہنے دیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت علاء بن حضرمی کو ان کا امیر مقرر کیا تھا۔ ان کے بعد حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: اللہ کی قسم! مجھے یہ معلوم نہیں ہے' میں مجوسیوں کے ساتھ کیا طرز عمل اختیار کروں؟ تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اٹھے اور بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے ساتھ اہل کتاب کا سا رویہ اختیار کرو۔

زہری نے سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "ہجر" کے رہنے والے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سوڈان کے رہنے والے مجوسیوں سے اسے وصول کیا تھا جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بربر

قبیلے سے تعلق رکھنے والے مجوسی لوگوں سے اسے وصول کیا تھا۔

جہاں تک سفیان ثوری کے اس قول کا تعلق ہے' عربوں کو قیدی نہیں بنایا جاسکتا (تو یہ بات غلط ہے) کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے بنو مصطلق کو قیدی بنایا تھا اور انہیں غلام بنالیا تھا' ان میں سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ اور شبیب بن فزارہ بھی یہ ایک سریہ میں ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر کیا تھا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' عربوں سے جزیہ وصول نہیں کیا جائے (امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام ابو یوسف کے حوالے سے یہ بات صرف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے۔

جزیہ کی مقدار

ہمارے اصحاب اور حضرت حسن بن حیی نے یہ بات بیان کی ہے (اس کی مقدار) بارہ (دینار یا درہم) چوبیس یا اڑتالیس (درہم یا دینار) ہوگی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جن لوگوں کے ہاں سونے کا سکہ چلتا ہو' ان سے چار دینار لیے جائیں گے جن کے چاندی کا سکہ چلتا ہو' ان سے چالیس درہم لیے جائیں گے۔ اس بارے میں خوشحال شخص اور غریب برابر ہیں۔ کوئی اضافہ یا کمی نہیں ہوگی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خوشحال شخص اور غریب شخص پر ایک دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تو آپ ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی' میں ہر بالغ شخص سے ایک دینار وصول کروں یا اس کے کستوری وصول کرلوں۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات مذکور ہے' انہوں نے عثمان بن حنیف کو بھیجا تو انہوں نے سواد کے رہنے والے لوگوں پر جزیہ مقرر کیا' جو (خوشحال شخص پر) اڑتالیس درہم (درمیانے درجے کے پر) چوبیس درہم اور (غریب لوگوں پر) بارہ درہم تھا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جن لوگوں کا سونے کے سکوں کا لین دین ان پر چار دینار کی ادائیگی اور جو لوگ چاندی کا لین دین کرتے ہوں ان پر چالیس درہم کی ادائیگی مقرر کی تھی' اس کے ساتھ مسلمانوں کو خوراک فراہم کرنی تھی اور تین دن تک ان کی مہمان نوازی بھی کرنی تھی۔

یہاں یہ احتمال ہوسکتا ہے' یہ مہمان نوازی اور خوراک کی فراہمی اڑتالیس درہم پورے کرنے کے لیے ہو۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن آدم نے یہ بات بیان کی ہے' جزیہ میں کوئی متعین مقدار نہیں ہے لیکن یہ رائے اجماع کے خلاف ہے۔ کون لوگ جزیہ کے پابند ہیں؟!

[1] مختصر اختلاف العلماء' از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی

اس حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

اہلِ ذمہ پر جزیہ کی ادائیگی لازم قرار دینے کے لیے کچھ شرائط ہیں:

۱) عقل اور بلوغت کے اعتبار سے اہل ہونا' لہٰذا یہ بچوں اور پاگل لوگوں پر واجب نہیں ہوگا کیونکہ وہ لوگ قتال کرنے کے اہل نہیں ہیں۔

۲) مذکر ہونا' تو یہ خواتین پر لازم نہیں ہوگا کیونکہ خواتین بھی قتال کی اہل نہیں ہوتی ہیں' اللہ تعالیٰ نے جزیہ ان لوگوں پر واجب قرار دیا ہے جو جنگ میں حصہ لیتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''تم ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے دن پر (ایمان نہیں رکھتے)''۔

تو جنگ میں حصہ لینا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ قتال کو یعنی جنگ دونوں طرف سے پائی جا رہی ہو۔

۳) صحت اور مال پر قدرت رکھنا' لہٰذا یہ ایسے بیمار شخص پر لازم نہیں ہوگا جو ایک سال سے بیمار ہو یا سال کے اکثر حصے میں بیمار رہا ہو اس کی وجہ یہ ہے: اکثر پر کل کا حکم عائد کیا جاتا ہے۔

اسی طرح یہ ایسے کسی غریب شخص پر بھی لازم نہیں ہوگا' جو کوئی کام کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا اور ان راہبوں پر بھی لازم نہیں ہوگا جو لوگوں کے ساتھ میل جول نہیں رکھتے۔

۴) ان تمام چیزوں سے محفوظ ہونا جو آدمی کو بیکار کر دیتی ہیں جیسے کوئی ایسی بیمار جو بےکار کر دے' نابینا ہونا' عمر رسیدہ ہونا وغیرہ۔

۵) آزاد ہونا' لہٰذا غلام پر جزیے کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی کیونکہ وہ مال کا مالک نہیں ہوتا ہے۔

مختصر یہ کہ تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے' جزیے کی ادائیگی کے لیے بالغ ہونا' آزاد ہونا اور مذکر ہونا شرط ہے' لہٰذا کسی خاتون' بچے' مجنون' لنجے' نابینے' مقروض اور عمر رسیدہ شخص پر یہ لازم نہیں ہوگا کیونکہ یہ دشمن کی طرف سے جنگ میں حصہ لینے کے بدلے کے طور پر واجب ہوا ہے اور یہ سب لوگ اہلیت نہ ہونے کی وجہ سے جنگ میں حصہ نہیں لے سکتے۔

اسی طرح ایسے غریب شخص پر بھی جزیہ لازم نہیں ہوگا جو کوئی کام نہ کر سکتا ہو یعنی کچھ کما نہ سکتا ہو' کیونکہ یہ بات اس کی طاقت سے باہر ہے۔ اسی طرح یہ ان راہبوں پر بھی لازم نہیں ہوگا جو لوگوں کے ساتھ میل جول نہیں رکھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے: یہ لوگ جنگ میں حصہ نہیں لیتے ہیں۔

جزیہ میں اصل یہ ہے: قتل کو ساقط کیا جائے۔ غرباء کی تمام اقسام پر جزیے کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

شوافع اور حنابلہ نے تیسری اور چوتھی شرط کے بارے میں مختلف رائے دی ہے' ان کے نزدیک عذر کی وجہ سے جزیہ کی ادائیگی ساقط ہو جائے گی۔[1]

2040 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سِنَانٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ بِخَيْلٍ وَّرَقِيقٍ

[1] الفقہ الاسلامی وادلتہ از ڈاکٹر وہبہ زحیلی

فَقَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خُذْ صَدَقَتَهَا .فَقَالَ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا فَعَلَهُ قَبْلِي حَتّٰى اَسْاَلَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

☆☆ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: شام سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ گھوڑے اور غلام لے کر آئے' انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ان کی زکوٰۃ وصول کرلیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے علم کے مطابق مجھ سے پہلے کسی نے ایسا نہیں کیا' میں اس بارے میں دریافت کروں گا (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

2041- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ- يَرْفَعُ الْحَدِيثَ- قَالَ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِىْ كِتَابِهٖ فَهُوَ حَلَالٌ وَّمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَّمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَافِيَةٌ فَاقْبَلُوْا مِنَ اللّٰهِ عَافِيَتَهُ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُنْ نَسِيًّا . ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا)

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے' (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:) اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جس چیز کو حلال قرار دیا ہے' وہ حلال ہے اور جس چیز کو حرام قرار دیا ہے' وہ حرام ہے اور جس چیز کے بارے میں کوئی حکم ذکر نہیں کیا وہ عافیت ہے' تو تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی اس کی عافیت کو قبول کرو' اللہ تعالیٰ کوئی بات بھولا نہیں ہے (یا بھولتا نہیں ہے)۔

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور تمہارا پروردگار بھولنے والا نہیں ہے''۔

۲۰۴۱- اخرجه الحاكم في التفسير من المستدرك (۲/۳۷۵) من حديث احمد بن حازم الغفاري؛ ثنا ابو نعيم باسناده- ومن طريقه اخرجه البيهقي في سننه (۱۰/۱۲)-وانظر: تفسير ابن كثير (۵/۲۴۵) و الدر المنثور للسيوطي (۴/۲۷۹)-

كِتَابُ زَكٰوةِ الْفِطْرِ

صدقۂ فطر کے احکام

1-باب

باب 1: بلاعنوان

2042- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَتِيْقٍ الْعَبْسِيُّ بِدِمَشْقَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَزِيْدَ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنِيْ سَيَّارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّدَفِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَكَاةُ الْفِطْرِ طُهْرَةٌ لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةٌ لِلْمَسَاكِيْنِ مَنْ اَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُوْلَةٌ وَّمَنْ اَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ . لَيْسَ فِيْهِمْ مَجْرُوْحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صدقۂ فطر روزہ دار کے لیے لغو اور رفث سے پاکیزگی کا باعث ہوتا ہے اور غریب آدمی کو کھانے کے طور پر مل جاتا ہے' جو شخص اسے نماز سے پہلے ادا کردے گا' تو یہ مقبول صدقہ ہوگا اور جو شخص اسے نماز کے بعد ادا کرے گا' تو یہ عام صدقہ ہے۔

اس روایت کے راویوں میں کوئی بھی مجروح نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فی (ط): عتیق عنسی، وھو ابراھیم بن عثمان ابوشیبۃ مولی بنی عبس من اھل کوفۃ، ولی قضاء واسط، کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۶/۱۱۱) وانساب (۴/۱۴۰)۔

○ سیار بن عبدالرحمٰن صدفی، مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۲۷۳۱)۔

•••——•••——•••

2042- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/۱۱۱) باب: زكاة الفطر (۱۶۰۹)، و ابن ماجه في الزكاة (۱/۵۸۵) باب: صدقة الفطر (۱۸۲۷)، و الحاكم في الزكاة (۱/۴۰۹)، و البيهقي في الكبرى (۴/۱۶۳)، و في (المعرفة) في الزكاة (۶/۱۸۸- ۱۸۹) باب: من يلزمه زكاة الفطر (۸۴۳۸ - ۸۴۳۹) من حديث مروان بن محمد الدمشقي...... به-وقال الحاكم: على شرط البخاري و لم يخرجاه- و قال الشيخ في (الامام): لم يخرجه اصحاب الكتب لابي يزيد و لا لسيار شيئًا- ينظر: نصب الراية (۲/۴۱۱)-

صدقہ فطر کے احکام

صدقہ فطر کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمٰن جزیری تحریر کرتے ہیں:

ہر صاحبِ استطاعت آزاد مسلمان پر صدقۂ فطر کی ادائیگی لازم ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس کا حکم اس سال دیا تھا جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تھے اور یہ زکوٰۃ کے لازم ہونے سے پہلے کی بات ہے' اس وقت جب نبی اکرم ﷺ عیدالفطر سے پہلے خطبہ دے رہے تھے تو آپ ﷺ نے اس کی ادائیگی کی ہدایت کی تھی۔

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد بن ثعلبہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے عیدالفطر سے ایک یا دو دن پہلے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

''گندم کا ایک صاع' کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع' ہر آزاد اور غلام' چھوٹے اور بڑے کی طرف سے ادا کرو''۔

اس کے مسائل اور اس کی مقدار کی تفصیل مختلف مسالک کے حوالے سے حاشیے میں درج ہے۔

احناف یہ کہتے ہیں: صدقۂ فطر واجب ہے' فرض نہیں ہے' اس کے واجب ہونے کے لیے تین چیزیں شرط ہیں: مسلمان ہونا' آزاد ہونا اور بنیادی ضروریات کے بعد نصاب کی مقدار کے مطابق اضافی مال کا مالک ہونا۔

صدقۂ فطر کے لیے نصاب کی افزائش یا مخصوص عرصے تک اسکا باقی رہنا شرط نہیں ہے۔

اس لیے کہ کوئی شخص جو صدقۂ فطر واجب ہونے کے بعد نصاب کا مالک رہتا ہے' لیکن اس کے ادا کرنے سے پہلے ہی اس کا وہ مال اس کے پاس باقی نہیں رہتا تو اب اسکے ذمے صدقۂ فطر ساقط نہیں ہوگا' اسکے برخلاف زکوٰۃ کا حکم مختلف ہے کیونکہ اس کے لیے مخصوص عرصے تک باقی رہنا شرط ہے' جیسا کہ یہ بات پہلے بیان کی جا چکی ہے۔

اسی طرح اس میں عاقل اور بالغ ہونا شرط نہیں ہوتا' اس لیے نابالغ بچے اور فاتر العقل شخص کے مال میں سے بھی صدقۂ فطر کی ادائیگی واجب ہوگی۔ یہاں تک کہ اگر ان کے ولی نے اس صدقے کو ادا نہ کیا تو وہ گناہگار ہوگا اور ان کے بالغ ہو جانے' جنون سے افاقہ پا جانے کے بعد فقیروں کو صدقۂ فطر دینا واجب ہوگا۔

صدقۂ فطر عیدالفطر کی فجر کے طلوع ہونے کے وقت واجب ہوتا ہے اور اس کا ادا کرنا اس سے پہلے یا اس کے بعد درست ہے کیونکہ اسے پوری عمر میں ادا کیا جا سکتا ہے' لہٰذا صدقۂ فطر کو کسی وقت بھی ادا کیا جائے تو وہ ادا ہو جائے گا' اسے قضا نہیں کیا جائے گا۔

یہی حکم تمام ایسے واجبات کا ہے جن میں وقت کی گنجائش رکھی گئی ہے' تاہم مستحب یہ ہے: عیدگاہ جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کر دیا جائے' جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اس دن (یعنی عید کے دن) انہیں (یعنی غریب لوگوں کو) مانگنے سے بے نیاز کر دو''۔

صدقۂ فطر اپنی طرف سے' اپنے چھوٹے زیر کفالت بچوں کی طرف سے' اپنے خادم کی طرف سے' اپنے ایسے بڑے بیٹے کی طرف سے جو مجنون ہو' واجب ہے۔

اگر لڑکا عاقل ہو تو اس کی طرف سے ادائیگی باپ پر لازم نہیں ہوگی خواہ وہ لڑکا محتاج ہی کیوں نہ ہو' البتہ باپ نفل کے طور پر یہ ادائیگی کر سکتا ہے۔ اسی طرح شوہر پر یہ بات لازم نہیں ہے' وہ اپنی بیوی کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرے' البتہ اگر وہ ثواب کے حصول کی نیت سے ایسا کر لیتا ہے تو یہ جائز ہوگا' خواہ وہ بیوی کی اجازت کے بغیر ایسا کرے۔

صدقۂ فطر میں چار چیزیں ادا کی جا سکتی ہیں: گندم' جو' کھجور اور منقی[1]

2043- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنِى الْحَسَنُ بْنُ الْقَاسِمِ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُعَلّٰى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا اَبِىْ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ بَعْضَ الْبَادِيَةِ جَاءُ وْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالُوْا هَلْ عَلَيْنَا زَكَاةُ الْفِطْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هِىَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ اَقِطٍ .

☆☆ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت امام حسین علیہ السلام) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کچھ دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے دریافت کیا: کیا ہم پر صدقۂ فطر کی ادائیگی لازم ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ہر چھوٹے' بڑے' آزاد' غلام مسلمان پر لازم ہے' جو کھجور کا' جو کا یا پنیر کا ایک صاع ہوگا۔

2044- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِىُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِزَكَاةِ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان کو' خواہ وہ آزاد ہو یا غلام' نابالغ ہو یا بالغ' کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

2045- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الدَّبَرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِىُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ زَنْجَوَيْهِ سَوَاءً . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِىُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ فِيْهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ . وَكَذَا رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّالضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ وَعُمَرُ بْنُ نَافِعٍ وَّالْمُعَلَّى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِىُّ وَكَثِيْرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَّيُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ كَذٰلِكَ.

---

[1] الفقہ علی المذاہب الاربعہ از: شیخ عبدالرحمٰن الجزیری

۲۰۴۳- اورده الزيلعي في (نصب الراية) (۲/۴۱۱) عن الدارقطني و حده' و قال: (قال الشيخ في الامام: و في اسناده بعض من يحتاج الى معرفة حاله- انتهى- و هذه الالفاظ تمنع تاويل الفرض المذكور في الصحيح بالفرض التقديري' و الله اعلم)- اه-

۲۰۴۴- اخرجه عبد الرزاق في العيدين (۳/۳۱۴) باب: زكاة الفطر (۵۷۶۳) دن الثوري' به-

۲۰۴۵- اخرجه عبد الرزاق في العيدين (۳/۳۱۴) باب: زكاة الفطر (۵۷۶۳) دن الثوري عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر' و عن ابن ابي ليلى عن نافع عن ابن عمر' به-وله طرق عن نافع ياتي تخريجها عقب هذه الرواية ان شاء الله تعالى-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں لفظ ''مسلمانوں'' کا اضافہ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ شیخ عالم مسند علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ابویعقوب، اسحاق بن ابراہیم بن عباد صنعانی دبری، راویۃ عبد رزاق، یہ 195ھ میں پیدا ہوئے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ما رایت فیہ خلافاً۔ ان کا انتقال 285ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۱۳/۴۱۶)۔

2046- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ قَالاَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ رَجُلٍ اَوِ امْرَاَةٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان شخص پر خواہ وہ غلام ہو یا آزاد مرد ہو یا عورت ہو نابالغ ہو یا بالغ ہو کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع رمضان کے بعد صدقۂ فطر کے طور پر ادا کرنا لازم قرار دیا ہے۔

2047- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَنِ الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع دینا لازم قرار دیا ہے جو صدقۂ فطر کے طور پر ہر غلام یا آزاد مذکر اور مؤنث ہر نابالغ اور بالغ مسلمان کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں یہ حکم دیا ہے لوگوں کے نمازِ عید پڑھنے جانے سے پہلے اسے ادا کر دیا جائے۔

2048- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ

۲۰۴۶- اخرجه احمد (۲/ ۱۵۷)' و مسلم في الزكاة (۲/ ۶۷۷) باب: الامر باخراج زكاة الفطر قبل الصلاة (۹۸۴) و ابن خزيمة في صحيحه (۲۴۲۱)' و البيهقي في الكبرى (۴/ ۱۶۲)' من حديث ابن ابي فديك ...... به- و اخرجه البخاري في الزكاة (۱۵۰۹) باب: الصدقة قبل العيد' و مسلم في المصدر السابق' و ابو داود في الزكاة (۲/ ۲۶۴' ۲۶۵) باب كم يودى في صدقة الفطر؟ (۱۶۱۱)' و النسائي في الزكاة (۵/ ۴۸) باب الوقت الذي يستحب ان تودى فيه صدقة الفطر' و الترمذي في الزكاة (۲/ ۶۱ ' باب: ما جاء في تقديمها قبل الصلاة (۶۷۷)' من حديث الضحاك بن عثمان ...... به-

۲۰۴۷ اخرجه البخاري في الزكاة (۱۵۰۳) باب: فرض صدقة الفطر' و ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱۴- ۱۱۵) باب: كم يودى في صدقة الفطر (۱۶۱۲ ' و النسائي في الزكاة (۵/ ۴۸)' من حديث يحيى بن السكن ...... به-

۲۰۴۸ اخرجه ابن حبان في الزكاة (۸/ ۹۶' ۹۷) باب: صدقة الفطر (۲۲۰۴) من حديث شريح بن يزيد

حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا اَرْطَاةُ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ اِسْمَاعِيلَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيرٍ اَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر میں کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر مسلمان خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا' آزاد ہو یا غلام کی طرف سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

2049- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ رِشْدِينَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صدقۂ فطر کی ادائیگی ہر آزاد اور غلام مسلمان پر فرض ہے جو کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

2050-وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ . وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا ایک صاع بطور صدقۂ فطر کی ادائیگی ہر مسلمان پر لازم قرار دی ہے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

2051- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آزاد یا غلام مذکر یا مؤنث مسلمان پر کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع بطور صدقۂ فطر لازمی قرار دیا ہے۔

2052- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْاَشْعَرِيُّ حَدَّثَنَا

۲۰۴۹- اخرجه الحاكم و صححه' لكنه سقط من المستدرك' وهو في تلخيصه للذهبي (۴۱۰/۱)-

۲۰۵۰- اخرجه احمد في مسنده (۲/ ۵'۵۵'۶۳'۶۶ '۱۰۲) من طرق عن عبيد الله بن عمر عن نافع' به-

۲۰۵۱- اشار ابو داود الى رواية عبد الله بن عمر عن نافع هذه في الزكاة (۲/ ۱۱۵) باب: كم يودى في صدقة الفطر! عقب رقم (۱۶۱۲)- و اخرجه الحاكم في الزكاة (۱/ ۴۱۰) من حديث سعيد بن عبد الرحمن الجمحي عن عبد الله ابن عمر عن نافع به-

۲۰۵۲- اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/ ۱۶۱) من هذا الوجه' قال الزيلعي في (نصب الراية) (۲/ ۴۱۳)؛ (وهو مرسل: فان جد علي بن موسى: هو جعفر الصادق بن محمد بن علي ابن الحسين بن علي بن ابي طالب رضي الله عنهم- و جعفر لم يدرك الصحابة و قد اخرجه له الشيخان- و قال ابن حبان في الثقات: يحتج بحديثه- مالم يكن من رواية اولاده عنه' فان في حديث ولده مناكير كثيرة)- اه-

اِسْمَاعِيْلُ بْنُ هَمَّامٍ حَدَّثَنِىْ عَلِىُّ بْنُ مُوْسَى الرِّضَا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اٰبَائِهٖ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى مِمَّنْ تَمُوْنُوْنَ .

☆☆ امام علی رضا رضی اللہ عنہ' امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے ان کے دادا (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے ان کے آباء واجداد (یعنی امام زین العابدین' امام حسین اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے حوالے سے) یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چھوٹے اور بڑے اور مذکر ومؤنث پر صدقۂ فطر کی ادائیگی لازمی قرار دی ہے۔ جو آپ کے زیر کفالت ہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی ہاشمی، یلقب رضا، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 20ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۸۳۸ھ)۔

2053- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِىُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ عَمَّارٍ الْهَمْدَانِىُّ حَدَّثَنَا الْاَبْيَضُ بْنُ الْاَغَرِّ حَدَّثَنِى الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ مِمَّنْ تَمُوْنُوْنَ .رَفَعَهُ الْقَاسِمُ وَلَيْسَ بِقَوِىٍّ وَالصَّوَابُ مَوْقُوْفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چھوٹے اور بڑے' آزاد اور غلام کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ جو تمہارے زیر کفالت ہوں۔

قاسم نامی راوی نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' یہ راوی قوی نہیں ہے اور درست یہ ہے: یہ روایت موقوف ہے۔

2054- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ سَمِعْتُ عِدَّةً مِنْهُمُ الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُعْطِى صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنْ جَمِيْعِ اَهْلِهٖ كَبِيْرِهِمْ وَصَغِيْرِهِمْ عَمَّنْ يَعُوْلُ وَعَنْ رَقِيْقِهٖ وَعَنْ رَقِيْقِ نِسَائِهٖ.

☆☆ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اپنے تمام اہل خانہ کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کیا کرتے تھے' جن میں چھوٹے بڑے سب شامل تھے وہ سب لوگ جو ان کے زیر کفالت تھے' اپنے غلاموں' اپنی بیویوں کے غلاموں کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کیا کرتے تھے۔

۲۰۵۳- هكذا اورده الدارقطني هنا بهذا اللفظ من حديث الضحاك' و صوب و قفه' و من طريق اخرجه البيهقي في السنن (۱/۱۶۱) ومضى من هذا الوجه قريبا بلفظ آخر' و ياتي عقبه موقوفا على ابن عمر بنحو ما هنا-

2055 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ مُنَادِيًا يُنَادِى فِى فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ زَكَاةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ عَلٰى كُلِّ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى حُرٍّ وَعَبْدٍ وَّصَغِيرٍ وَّكَبِيرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ صَاعٌ مِمَّا سِوَاهُ مِنَ الطَّعَامِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اعلان کرنے کے لیے بھیجا جس نے مکہ کی گلیوں میں یہ اعلان کیا: یاد رکھنا ہر مسلمان پر ہر مذکر و مؤنث آزاد و غلام چھوٹے اور بڑے پر صدقہ فطر کی ادائیگی لازم ہے جو گندم کے دو مد ہوں گے اور اس کے علاوہ دیگر تمام قسم کے اناج کا ایک صاع ہوگا۔

2056 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْمَرْوَزِىُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِى الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ صَارِخًا يَصْرُخُ فِى بَطْنِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ حَاضِرٍ اَوْ بَادٍ.

☆☆ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا جس نے مکہ کے نشیب میں بلند آواز میں یہ اعلان کیا: یاد رکھنا صدقہ فطر (کی ادائیگی لازم ہے)۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث بیان کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: ہر شہری اور دیہاتی پر لازم ہے۔

2057 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ بَلَغَنِى اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ صَارِخًا يَصْرُخُ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ .ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

☆☆ عمرو بن شعیب یہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ پتا چلا ہے نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا جس نے یہ اعلان کیا: ہر مسلمان پر (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

2058 - حَدَّثَنَا اَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِىٍّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ اَنْبَاَنِى عَلِىُّ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ صَائِحًا صَاحَ اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ حَقٌّ وَّاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيرٍ اَوْ كَبِيرٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ مَمْلُوكٍ حَاضِرٍ اَوْ بَادٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ اَوْ تَمْرٍ.

۲۰۵۵- اخرجه الترمذي في الزكاة (٦٠/٣) باب: ما جاء في صدقة الفطر (٦٧٤)، عن عقبة بن مكرم البصري: حدثنا سالم بن نوح به- و قال الترمذي: (حديث حسن غريب)- قال الزيلعي في (نصب الراية) (٤٢٠/٢): (واعله ابن الجوزي في التحقيق بسالم بن نوح، قال ابن معين: ليس بشيء، و تعقبه صاحب التنقيح، فقال: هو صدوق، روى له مسلم في صحيحه- وقال ابو زرعة: صدوق ثقة و وثقه ابن حبان- و قال النسائي: ليس بالقوي- وقال الدارقطني: فيه شيء- وقال ابن عدي: عنده غرائب، و افراد، و احاديثه مقاربة مختلفة)- اه-
۲۰۵۶- اخرجه عبد الرزاق في العيدين (٣٢١/٣) باب: وجوب زكاة الفطر (٥٨٠٠)، وهو معضل: كما قال الزيلعي في نصب الراية (٤٢١/٢)-
۲۰۵۷- اخرجه البيهقي في الكبرى (١٧٣/٤) من طريق عبد الوهاب بن عطاء، و لم يسق لفظه- و عبد الوهاب بن عطاء، قال البخاري: ليس بالقوي عندهم، و تكلم فيه غيره، و مشاه جماعة، و وثقه الدارقطني- ينظر: تهذيب التهذيب (٦/٤٥٠-٤٥٣)-

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اعلان کرنے کا حکم دیا کہ صدقۂ فطر حق ہے اور ہر چھوٹے بڑے مذکر مؤنث آزاد غلام شہری دیہاتی مسلمان پر اسے ادا کرنا لازم ہے جو گندم کے دو مُد ہوں گے اور جَو یا کھجور کا ایک صاع ہوگا۔

2059- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَدَّادُ وَحَمْدَانُ بْنُ عَلِيٍّ قَالاَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبَّادٍ السَّعْدِيُّ- وَكَانَ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ- حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ صَارِخًا بِبَطْنِ مَكَّةَ مِثْلَهُ سَوَاءً وَزَادَ اَلاَ اِنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا: وہ وادیٔ مکہ کے ایک نشیب میں یہ اعلان کریں۔

تاہم اس روایت میں یہ الفاظ زائد درج ہیں: یاد رکھنا اولاد صاحبِ فراش کی ہوتی ہے اور زنا کرنے والے کو محرومی ملتی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عباد سعدی، مجہول، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ و قال ابوداود: لا اعرفه، و حدیثه منکر۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۶۲۷)، ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۱۹۳/۷) و لسان (۳۴۴/۶-۳۴۵)۔

2060- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيرٍ الْحُرُّ وَالْعَبْدُ فِيهِ سَوَاءٌ.

۲۰۵۸- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱۷۲/٤)؛ قال الزيلعي في نصب الراية (۴۲۰/۲): (قال ابن الجوزي: و علي بن صالح ضعفوه)- قال صاحب التنقيح: هذا خطا منه، و لا نعلم احدًا ضعفه، لكنه غير مشهور الحال- قال ابن ابي حاتم: علي بن صالح روى عن ابن جريج، روى عنه معتمر بن سليمان، سالت ابي عنه؟ فقال: مجهول لا اعرفه- وذكر غير ابي حاتم انه مكي معروف، و هو احد العباد، و كنيته: ابو الحسن، وروى عن عمرو بن دينار و عبد الله بن عثيم و يحيى بن جرجة و الاوزاعي و عبيد الله بن عمر و جماعة- و روى عنه سعيد بن سالم القداح و معتمر بن سليمان و سفيان الثوري- وروى له الترمذي في جامعه، و ذكره ابن حبان في كتاب الثقات، وقال: يعرف- و توفي سنة احدى و خمسين و مائة- انتهى -واخرجه البيهقي كذلك عن المعتمر بن سليمان عن علي بن صالح، قال: و اخرجه سالم بن نوح عن ابن جريج عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده مرفوعًا، ثم قال: قال الترمذي: سالت محمد بن اسماعيل عن هذا الحديث؟ فقال: ابن جريج لم يسمع من عمرو بن شعيب- انتهى كلامه)-

۲۰۵۹- اخرجه الحاكم في الزكاة من المستدرك (۴۱۰/۱)، و عنه البيهقي في الكبرى (۱۷۲/٤) من طريق داود بن شبيب.... به- و قال الحاكم: (صحيح الاسناد، و لم يخرجاه بهذه الالفاظ)- اه -و تعقبه الذهبي بقوله: (قلت: بل خبر منكر جدًا- قال العقيلي: يحيى بن عباد عن ابن جريج حديثه يدل على الكذب- وقال الدارقطني ضعيف)- اه- وقال البيهقي: (تفرد به يحيى ابن عباد عن ابن جريج، و اخرجه غيره عن ابن جريج عن عطاء من قوله في المدين)- اه- قال ابن الجوزي في التحقيق -كما في نصب الراية ۴۱۹/۲-: (و قد تكلم العقيلي في يحيى هذا، و ضعفه، و كذلك ضعفه الدارقطني، قال الازدي: منكر الحديث جدًا عن ابن جريج - انتهى)-

۲۰۶۰- اشار البيهقي الى هذه الرواية في كلامه السابق على الرواية الماضية، وكانه مال الى ترجيح هذه الرواية- راجع: ما قبله-

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: گندم کے دو مُد ہوں گے اور کھجور یا جَو کا ایک صاع ہوگا' اس بارے میں آزاد اور غلام شخص کا حکم برابر ہے۔

2061- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ وَّيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَطَّارَانِ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَثْمَةَ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِیْ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَتَّبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الزَّكَاةَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ.

☆☆ کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صدقۂ فطر کی ادائیگی ہر مسلمان پر لازم قرار دی ہے جو کھجور کا ایک صاع ہوگا یا کشمش کا ایک صاع ہوگا یا پنیر کا ایک صاع ہوگا یا جَو کا ایک صاع ہوگا۔

2062- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي الثَّلْجِ حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ اَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ عَلٰى كُلِّ حَاضِرٍ وَّبَادٍ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ وَّحُرٍّ وَّعَبْدٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے ہر شہری اور دیہاتی' چھوٹے اور بڑے' آزاد اور غلام شخص کو کھجور کا ایک صاع' جَو کا ایک صاع یا گندم کے دو مُد بطور صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

2063- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الدِّيْبَاجِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّغْدِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الزِّبْرِقَانِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ مُدَّانِ مِنْ حِنْطَةٍ عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ وَّحُرٍّ وَّعَبْدٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صدقہ فطر کھجور کا ایک صاع ہوگا یا جَو کا ایک صاع ہوگا یا گندم کے دو مُد ہوں گے اور یہ ہر چھوٹے بڑے' آزاد غلام کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔

2064- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُوْلٍ حَدَّثَنَا جَدِّيْ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ

۲۰۶۱- عزاه الزيلعي (۲/۴۲۵) للدارقطني ثم قال: (وكثير هذا مجمع على تضعيفه' و لم يوافق الترمذي على تصحيح حديثه في موضع وتحسينه في آخر- قال احمد: ليس بشيء- و قال الشافعي -رحمه الله-: هو ركن من اركان الكذب- وقال ابن معين: ليس حديثه بشيء- وقال النسائي والدارقطني: متروك)-اه-

۲۰۶۲- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۲/۵۲) من طريق الدارقطني به- و الواقدي ضعيف سبقت ترجمته-

۲۰۶۳- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۲/۵۲) باسناده المصنف به- و داود بن الزبرقان: تركه ابو زرعة او غيره- و قال ابن معين: ليس بشيء و ضعفه جماعة- و بقية: سبق الكلام حوله-

فَضَالَةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ صَدَقَةَ رَمَضَانَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مذکر' مؤنث' آزاد و غلام پر رمضان کا صدقہ لازم قرار دیا ہے' جو کھجور کا ایک صاع ہوگا یا اناج کا ایک صاع ہوگا۔

2065 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ الْقُلُوْسِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَضَّ عَلٰى صَدَقَةِ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ اِنْسَانٍ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ قَمْحٍ. بَكْرُ بْنُ الْاَسْوَدِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شخص کو رمضان کا صدقہ (یعنی صدقہ فطر) ادا کرنے کی ترغیب دی ہے جو کھجور کا ایک صاع ہوگا یا جَو کا ایک صاع ہوگا یا گندم کا ایک صاع ہوگا۔

اس روایت کا ایک راوی بکر بن اسود قوی نہیں ہے۔

2066 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نُعْطِيَ صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَنِ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ مَنْ اَدّٰى بُرًّا قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ اَدّٰى شَعِيْرًا قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ اَدّٰى زَبِيْبًا قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ اَدّٰى سُلْتًا قُبِلَ مِنْهُ - قَالَ وَاَحْسَبُهُ قَالَ وَمَنْ اَدّٰى دَقِيْقًا قُبِلَ مِنْهُ - وَمَنْ اَدّٰى سَوِيْقًا قُبِلَ مِنْهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے' ہم ہر چھوٹے بڑے' آزاد و غلام کی طرف سے رمضان کا صدقہ (یعنی صدقہ فطر) اناج کا ایک صاع ادا کریں جو شخص گندم ادا کرے گا' تو وہ اس کی طرف سے قبول کی جائے گی' جو شخص جَو ادا کرے تو وہ اس کی طرف سے قبول کیا جائے گا' جو شخص کشمش ادا کرے گا وہ اس کی طرف سے قبول کی جائے گی' جو شخص گندم ادا کرے گا وہ اس کی طرف سے قبول کی جائے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: جو شخص آٹا ادا کرے گا وہ اس کی طرف سے قبول کیا جائے گا اور جو شخص ستو ادا کرے گا وہ اس کی طرف سے قبول کیے جائیں گے۔

2067 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ يُوْسُفَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ

۲۰۶۴- اعلّه ابن الجوزي في التحقيق بمبارك بن فضالة' و نقل تضعيفه عن احمد و ابن معين و النسائي' و تعقبه صاحب التنقيح بان واحد من الائمة حسن امره' و ذكر ما يويد ذلك عن عفان بن مسلم و القطان و ابي زرعة الرازي- راجع (نصب الراية) (۲/۴۲۴)-

۲۰۶۵- اخرجه الحاكم في الزكاة من المستدرك (۱/۴۱۰) من حديث بكر بن الاسود' به- و صححه الحاكم-

۲۰۶۶- اخرجه النسائي في الزكاة (۵/۵۱) باب: مكيلة زكاة الفطر' عن علي بن ميمون عن مخلد عن هشام ...... به- و ذكره ابن ابي حاتم في علله (۱/۲۱۶) (۶۲۷) من حديث نصر بن علي عن عبد الاعلى عن هشام' به- و سال اباه عنه' فقال ابوه: (حديث منكر)- الا ان الزيلعي (۲/۴۲۵) عن صاحب التنقيح قوله: (رجاله ثقات غير ان فيه انقطاعًا قال احمد و ابن المديني و ابن معين و البيهقي: محمد بن سيرين لم يسمع من ابن عباس شيئا)- اه-

الْحُنَيْنِيُّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ صَغِيرٍ وَّكَبِيرٍ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى عَبْدٍ وَّحُرٍّ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيبٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ.

☆☆ کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہر چھوٹے بڑے مذکر مؤنث غلام و آزاد پر صدقہ فطر کی ادائیگی لازم قرار دی ہے جو کھجور کا ایک صاع ہوگا یا اناج کا ایک صاع ہوگا کشمش کا ایک صاع ہوگا یا جَو کا ایک صاع ہوگا یا پنیر کا ایک صاع ہوگا۔

2068- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْخَثْعَمِيُّ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى بْنِ صَبِيحٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ. كَذَا قَالَ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کھجور کا ایک صاع، گندم کا ایک صاع، صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنا مقرر کیا ہے۔

راوی نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: یہ ہر آزاد و غلام، مذکر و مؤنث مسلمان پر لازم ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن عبدالرحمٰن جمحی، من ولد عامر بن حذیم ابوعبد اللہ مدنی، قاضی بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 176ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت۲۳۶۳)۔

2069- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ عَبْدَانَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَمْرَو بْنَ حَزْمٍ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ حِنْطَةٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ.

۲۰۶۷- سبق لهذا الحديث قريباً و سبق بيان ضعف كثير بن عبد الله- و اسحاق الحنيني ايضاً تكلم فيه البخاري و النسائي و الازدي و ابن معين: كما ذكر الزيلعي (۲/۴۲۶)-

۲۰۶۸- اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۴۱۰) و البيهقي في الكبرى (۴/۱۶۶) من حديث الجمحي به- و صححه الحاكم- و قال البيهقي: (هكذا قال سعيد بن عبد الرحمن الجمحي- و ذكر البر فيه ليس بمحفوظ)-قال الحاكم: (و اشهر منه حديث ابي معشر عن نافع الذي علونا فيه لكني تركته: لانه ليس من شرط هذا الكتاب- انتهى)- و هذا الذي اشار اليه الحاكم اخرجه في (علوم الحديث)- كما في نصب الراية (۲/۴۲۵)- من حديث ابي معشر عن نافع ...... به- و ابو معشر: نجيح السندي كان يحيى لا يحدث عنه و يضعفه و كان ابن مهدي يحدث عنه- وقال احمد: حديثه مضطرب لا يقيم الاسناد و لكن اكتب حديثه: اعتبر به- و ضعفه ابن معين و ابو داود وغيرهما- وقال البخاري: منكر الحديث- ينظر: تهذيب التهذيب (۱۰/۴۱۹-۴۲۲)-

۲۰۶۹- محمد بن شرحبيل الصنعاني: ضعفه الدارقطني و ذكره ابن حبان في (الثقات) وقال: مستقيم الحديث- (لسان الميزان (۵/۱۹۹)-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کے بارے میں حضرت عمرو بن حزم کو حکم دیا تھا' وہ گندم کا نصف صاع یا کھجور کا ایک صاع وصول کریں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مکی بن عبدان بن محمد بن بکر بن مسلم بن راشد ابو حاتم تمیمی لنیسابوری، سمع احمد بن حفص بن عبید اللہ، وعبداللہ بن ہاشم طوسی وغیرہما، وروی عنہ کافۃ اھل بلدہ، وقدم بغداد وحدث بھا، وثقہ خطیب فی تاریخہ، ولد سنۃ اثنتین واربعین ومائتین، وتوفی سنۃ خمس وعشرین وثلاثمائۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱۹/۱۳، ۱۲۰)۔

2070- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِى رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُخْرِجُونَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فِى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَاعَ شَعِيرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ سُلْتٍ اَوْ زَبِيبٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ وَكَثُرَتِ الْحِنْطَةُ جَعَلَ نِصْفَ صَاعِ حِنْطَةٍ مَكَانًا مِّنْ تِلْكَ الْاَشْيَاءِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں لوگ جَو کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا گیہوں کا ایک صاع یا کشمش کا ایک صاع صدقۂ فطر کے طور پر ادا کرتے تھے۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو گندم زیادہ ہوگئی' تو انہوں نے گندم کا نصف صاع ان تمام چیزوں کی جگہ مقرر کردیا۔

2071- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِىُّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى سَرْحٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِيدٍ- وَذَكَرُوا عِنْدَهُ صَدَقَةَ رَمَضَانَ فَقَالَ- لَا اُخْرِجُ اِلَّا مَا كُنْتُ اُخْرِجُ فِى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ حِنْطَةٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ .فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ قَالَ لَا تِلْكَ قِيمَةُ مُعَاوِيَةَ لَا اَقْبَلُهَا وَلَا اَعْمَلُ بِهَا .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگوں نے ان کے سامنے صدقہ فطر کا ذکر کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں تو وہی صدقہ فطر ادا کروں گا جو میں زمانۂ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں ادا کیا کرتا تھا' وہ کھجور کا ایک صاع' گندم کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع ہوگا۔ ان کی قوم سے تعلق رکھنے والے شخص نے ان سے کہا: یا گندم

۲۰۷۰- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱۵) باب: كم يؤدى في صدقة الفطر؟ (۱۶۱۴) عن الهيثم بن خالد الجهني عن حسين بن علي الجعفي عن زائدة ...... به- و اخرجه النسائي في الزكاة (۵/ ۵۴) باب: السلت' عن موسى بن عبد الرحمن عن حسين عن زائدة ...... به- اعله ابن الجوزي في التحقيق بابن ابي رواد' و قد سبقت ترجمته-

۲۰۷۱- اخرجه البخاري في الزكاة (۳/ ۳۷۵) باب: الصدقة قبل العيد (۱۵۱۰)' و مسلم في الزكاة (۲/ ۶۷۸) باب: زكاة الفطر على المسلمين من التمر و الشعير (۹۸۵)' و ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱۵-۱۱۶) باب: كم يؤدى في صدقة الفطر؟ (۱۶۱۶)' و الترمذي في الزكاة (۲/ ۸) باب: ما جاء في صدقة الفطر (۶۶۸)' و النسائي في الزكاة (۵/ ۵۱) باب: التمر في زكاة الفطر' و ابن ماجه في الزكاة (۱/ ۵۸۵) باب: صدقة الفطر' من طرق عن عياض بن عبد الله بن ابي سرح ...... به-

یا آٹے) کے دو مُد ہوں گے تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ قیمت ہے میں اسے قبول نہیں کروں گا اور نہ ہی اس پہ عمل کروں گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عبداللہ بن عثمان بن حکیم بن حزام اسدی حزامی۔ (اور ایک قول کے مطابق): عبیداللہ بن عبداللہ مقبول یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۳۴۴/)۔

2072 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوْسُفَ الْمَرْوَرُوذِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْمُنَادِىْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ - الَّذِىْ كَانَ يَسْكُنُ الْجَزِيرَةَ وَهُوَ سَابِقٌ - عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ سَرْحٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعَ طَعَامٍ اَوْ صَاعَ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيبٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتّٰى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ فَخَطَبَ النَّاسَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ زَكَاةَ الْفِطْرِ فَقَالَ اِنِّىْ لاَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ وَّكَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ مَا ذَكَرَ النَّاسُ الْمُدَّيْنِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم عید الفطر کے دن صدقۂ فطر ادا کیا کرتے تھے جو اناج کا ایک صاع ہوتا تھا یا کھجور کا ایک صاع ہوتا تھا یا جَو کا ایک صاع ہوتا تھا یا کشمش کا ایک صاع ہوتا تھا یا پنیر کا ایک صاع ہوتا تھا' ہم اسی طرح ادائیگی کرتے رہے' یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ کرنے کے لیے شام سے ہمارے پاس تشریف لائے' وہ اس وقت خلیفۂ وقت تھے' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر لوگوں کو خطبہ دیا' انہوں نے صدقہ فطر کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات بیان کی: میں یہ سمجھتا ہوں کہ شام کی گندم کے دو مُد کھجور کے ایک صاع کے برابر ہوتے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس وقت لوگوں نے سب سے پہلے دو مُد کا ذکر کیا۔

2073 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنِىْ دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ اَنَّهُ سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ نَحْوَهُ وَقَالَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اناج کا ایک صاع۔

2074 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ

۲۰۷۲- هكذا افرده الدارقطني هنا من رواية ابي سعيد سابق' و قد مضى من غير وجه' و ياتي من وجهين آخرين عن عياض بن عبد الله..... به-و انظر في ترجمة سابق: ثقات ابن حبان (۴۳۲/۶)' و لسان الميزان (۲/۳-۳)-

۲۰۷۳- اخرجه مسلم في الزكاة (۶۷۸/۲) باب: زكاة الفطر على المسلمين من التمر و الشعير (۹۸۵)' و ابو داود في الزكاة (۱۱۵/۲-۱۱۶) باب: كم يودى في صدقة الفطر! و النسائي في الزكاة (۵۲/۵) باب: الشعير و (۵۱/۵) باب: الزبيب' و ابن ماجه في الزكاة (۱۸۲۹) باب: صدقة الفطر' و ابن خزيمة (۲۴۱۸) من طريق داود بن قيس' به-

عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِیَّ يَقُوْلُ مَا اَخْرَجْنَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلَّا صَاعًا مِّنْ دَقِيْقٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ سُلْتٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ .قَالَ اَبُو الْفَضْلِ فَقَالَ لَهُ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِيْنِیِّ وَهُوَ مَعَنَا يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَحَدٌ لَا يَذْكُرُ فِیْ هٰذَا الدَّقِيْقَ .فَقَالَ بَلٰی هُوَ فِيْهِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں آٹے کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا گیہوں کا ایک صاع یا کشمش کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع ادا کیا کرتے تھے۔

2075- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ اَشْرَسَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْاَزْهَرِ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهُمْ فِیْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ زَبِيْبٍ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ صَاعٌ مِنْ اَقِطٍ صَاعٌ مِنْ دَقِيْقٍ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کے بارے میں انہیں یہ فرمایا تھا: یہ کشمش کا ایک صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع ہوگا یا پنیر کا ایک صاع ہوگا یا آٹے کا ایک صاع ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عباس بن اشرس، کان حافظ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 273ھ میں ہوا۔ انظر: تاریخ بغداد (۴/ ۳۴۷)۔

2076- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بَكْرٍ الْخَوَارِزْمِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صُهْبَانَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِیُّ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَخْرِجُوا زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ .قَالَ وَطَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الْبُرُّ وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ وَالْاَقِطُ.

☆☆ مالک بن اوس اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صدقۂ فطر میں اناج کا ایک صاع ادا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان دنوں ہمارا اناج گندم، کھجور، منقّی اور پنیر ہوتا تھا۔

2077- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

۲۰۷۴- اخرجه النسائي في الزكاة (۵/ ۵۲) باب: الدقيق' من طريق سفيان' به-و اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱٦) باب كم يؤدى في صدقة الفطر؟ (۱٦۱۸)- ومن طريقه البيهقي في الكبرى (٤/ ۱۷۲)' عن مسدد عن يحيى القطان عن ابن عجلان' به-واخرجه ابو يعلى في مسنده (۱۲۲۷) عن ابي خيثمة عن يحيى بن سعيد القطان عن ابن عجلان' به-

۲۰۷۵- اورده الدارقطني لهنا من وجه آخر عن ابن عيينة' به-

۲۰۷٦- ذكره الزيلعي (۲/ ٤۲٦) عن الدارقطني وحده' وقال: (عمر بن صهبان: قال احمد : ليس بشيء'- وقال ابن معين: لا يساوي فلسا- وقال النسائي و الرازي و الدارقطني: متروك' اه-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2078 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ اَبِىْ حَيَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ذَكَرَ ثَعْلَبَةَ بْنَ صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَوْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَدُّوا صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثَى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ .

☆☆ عبداللہ بن ثعلبہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صدقۂ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو یا نصف صاع گندم ہر چھوٹے اور بڑے مذکر اور مؤنث' آزاد اور غلام کی طرف سے ادا کرو۔

2079 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ الْمُنْذِرِ السَّرَّاجُ الْاَصَمُّ مِنْ كِتَابِهٖ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ اَوْ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَدُّوا عَنْ كُلِّ اِنْسَانٍ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ عَنِ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثَى وَالْغَنِيِّ وَالْفَقِيْرِ فَاَمَّا الْغَنِيُّ فَيُزَكِّيْهِ اللّٰهُ وَاَمَّا الْفَقِيْرُ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَى . قَالَ يَزِيْدُ فَذَكَرْتُهُ لِجَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنَ النُّعْمَانِ يَذْكُرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

☆☆ عبداللہ بن ثعلبہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر انسان کی طرف سے گندم کا ایک صاع ہر چھوٹے اور بڑے' مذکر اور مؤنث' خوشحال اور غریب کی طرف سے (صدقۂ فطر) ادا کرو' جہاں تک خوشحال شخص کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا (یعنی اس کے مال کا) تزکیہ کر دے گا اور جہاں تک غریب آدمی کا تعلق ہے تو اس نے جو ادا کیا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ اسے ادا کر دے گا۔

۲۰۷۸- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/۲۷۱) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱۶۱۹) عن مسدد و سليمان بن داود العتكي' قالا: ثنا حماد بن زيد' به- واخرجه احمد (۵/۴۳۲) عن عفان عن حماد بن زيد' به-قلت: و اخرجه عبد الرزاق في العيدين (۳/۳۱۸) باب: زكاة الفطر (۵۷۸۵) عن ابن جريج عن ابن شهاب عن عبد الله بن ثعلبة عن النبي صلى الله عليه وسلم' نحوه- و من طريق عبد الرزاق اخرجه احمد (۵/۴۳۲)' و ابو داود في الزكاة (۲/۱۱۷) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱۶۲۱)- وقال الزيلعي في نصب الراية (۲/۴۰۷): (وهذا سند صحيح قوي)- اه -وقد اخرجه الزهري عن ثعلبة بن عبد الله- او قال عبد الله بن ثعلبة- ابن صعير عن ابيه مرفوعاً- اخرجه عنه هكذا بكر بن وائل- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/۱۱۷) باب من روى نصف صاع من قمح (۱۶۲۰)' و الحاكم في المستدرك (۳/۲۷۹)-و اخرجه يحيى بن جرجة عن الزهري عن عبد الله بن ثعلبة بن ابي صعير عن النبي صلى الله عليه وسلم - و ستاتي رواية ابن جرجة بهذه هنا- و ابن جرجة ليس بالقوي: قاله الدارقطني -قال الحكم (۳/۲۷۹): (وقد اخرجه اكثر اصحاب الزهري عنه عن عبد الله بن ثعلبة عن النبي صلى الله عليه وسلم - لم يذكروا اباه)- اه-قال الدارقطني في (العلل)- كما في نصب الراية (۲/۴۰۷-۴۰۸)-: (هذا حديث اختلف في اسناده و متنه: اما سنده فاخرجه الزهري' و اختلف عليه فيه: فاخرجه النعمان بن راشد عنه عن ثعلبة بن ابي صعير عن ابيه' و اخرجه بكر بن وائل عن الزهري عن عبدالله بن ثعلبة بن ابي صعير' و قيل: عن ابن عيينة عن الزهري عن ابن ابي صعير عن ابي هريرة- و قيل: عن سفيان بن حسين عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة- و قيل : عن عقيل و يونس عن الزهري عن سعيد مرسلاً- و اخرجه معمر عن الزهري عن الاعرج عن ابي هريرة رضي الله عنه- و اما اختلاف متنه: ففي حديث سفيان بن حسين عن الزهري: (صاع من قمح)- و كذلك في حديث النعمان بن راشد عن الزهري عن ثعلبة بن ابي صعير عن ابيه: (صاع من قمح عن كل انسان)- و في حديث الباقين: (نصف صاع من قمح)- قال: و اصحها عن الزهري عن سعيد بن المسيب مرسلاً- انتهى كلامه)- و صحح احمد- رحمه الله- ارساله عن الزهري مرسلاً: كما في نصب الراية (۲/۴۰۹)- و راجع نصب الراية ايضاً (۲/۴۰۸-۴۱۰)-

۲۰۷۹- راجع لهذه الرواية و ما بعدها الكلام على الرواية السابقة-

2080- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِي صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَدُّوا صَاعًا مِّنْ قَمْحٍ - اَوْ قَالَ بُرٍّ - عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ وَالْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ اَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيهِ اللّٰهُ وَاَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهُ.

☆☆ ثعلبہ بن ابوصعیر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: گندم کا ایک صاع ادا کرو (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) ہر چھوٹے اور بڑے مذکر اور مؤنث' آزاد اور غلام' خوشحال اور غریب کی طرف سے ادا کرو' جہاں تک خوشحال لوگوں کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ ان کا (یعنی ان کے مال کا) تزکیہ کر دے گا اور جہاں تک غریب لوگوں کا تعلق ہے تو اس نے جو ادائیگی کی ہے' اللہ تعالیٰ اسے اس سے زیادہ عطا کر دے گا۔

2081- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ وَاَمَّا الْفَقِيرُ فَيُغْنِيهِ اللّٰهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''جہاں تک غریب کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اسے خوشحال کر دے گا''۔

2082- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِي صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَدُّوا صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ رَاْسٍ صَغِيرٍ اَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثَى اَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيهِ اللّٰهُ وَاَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهُ.

☆☆ زہری' ابن ابوصعیر کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: گندم کا ایک صاع صدقہ فطر ادا کرو' ہر شخص کی طرف سے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا' آزاد ہو یا غلام' مذکر ہو یا مؤنث' جہاں تک خوشحال لوگوں کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں پاک کر دے گا اور جہاں تک غریب کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں اس سے زیادہ عطا کر دے گا' جو انہوں نے ادا کیا ہے۔

2083- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ جُنَادٍ حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ بَكْرٍ الْكُوفِيِّ اَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۲۰۸۲- اخرجه ابو داؤد في الزكاة (۲/ ۱۱۶ - ۱۱۷) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱۶۱۹) حدثنا مسدد ... به-

۲۰۸۳- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱۷) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱۶۲۰) عن علي بن الحسن الدارابجردي عن عبد الله بن يزيد عن همام' به-

2084- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَامَ خَطِيبًا فَأَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ أَوْ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ أَوْ صَاعَ قَمْحٍ.

☆☆ زُہری' عبداللہ بن ثعلبہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ہر چھوٹے اور بڑے' آزاد اور غلام کی طرف سے کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنے کا حکم دیا' یہ ہر ایک شخص کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔ (راوی کو یہاں کچھ الفاظ کے بارے میں شک ہے)

2085- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً أَنَّهُ قَالَ زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلَى الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ. ثُمَّ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صدقۂ فطر ادا کرنا ہر خوشحال اور غریب پر لازم ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے زہری کے حوالے سے یہ روایت سنائی گئی ہے۔

2086- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ أَنْبَأَنِي عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جُرْجَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَ قَبْلَ الْعِيدِ بِيَوْمٍ أَوِ اثْنَيْنِ فَقَالَ إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ مُدَّانِ مِنْ بُرٍّ عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ أَوْ صَاعٌ مِمَّا سِوَاهُ مِنَ الطَّعَامِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے عید سے ایک یا دو دن پہلے خطبہ دیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقۂ فطر میں گندم کے دو مُد ہر شخص کی طرف سے ادا کیے جائیں گے' یا اس کے علاوہ اناج کی کسی بھی قسم کا ایک صاع ادا کیا جائے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحیٰ بن جرجۃ۔ لایعرف، حدث عن زہری بحدیث معروف قال ابن عدی: ارجوانہ لا باس بہ۔ قلت: ما حدث عنہ غیر ابن جریج۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس الدین ذہبی (۷/۱۶۶)۔

۲۰۸۴- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱۷) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱۶۲۰) من حديث همام' به-

۲۰۸۵- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۳/ ۳۱۱) رقم (۵۷۶۱) عن معمر عن الزهري عن عبد الرحمن عن ابي هريرة' قال: (زكاة الفطر على كل حر وعبد' ذكر و انثى' صغير و كبير' غني و فقير- صاع من تمر' او نصف صاع من قمح)- قال معمر: و بلغني ان الزهري كان يرفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم' و من طريق عبد الرزاق اخرجه البيهقي في السنن (۴/ ۱۶۴)-

۲۰۸۶- ذكره الزيلعي (۲/ ۴۰۷) وقال: (ويحيى بن جرجة روى عنه ابن جريج - و قزعة ابن سويد: قال ابن ابي حاتم: سالت ابي عنه؟ فقال: شيخ - و قال الدارقطني: ليس بالقوي)- اهـ-

2087- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ حَدَّثَنِيْ سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ الْهَمْدَانِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَاْمُرُ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ فَيَقُوْلُ هِيَ صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعٌ مِّنْ حِنْطَةٍ اَوْ سُلْتٍ اَوْ زَبِيْبٍ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے صدقۂ فطر کی ادائیگی کا حکم دیا' انہوں نے فرمایا: یہ کھجور کا ایک صاع ہوگا یا جَو کا ایک صاع ہوگا یا گندم کا ایک صاع ہوگا یا منقّی کا ایک صاع ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عتبہ بن عبداللہ بن عتبہ بن عبداللہ بن مسعود ھذلی، ابوعمیس۔ مصغر۔ مسعودی، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۴۴۶۴)۔

2088- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهٗ قَالَ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ حُرٍّ وَّعَبْدٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ . كَذَا حَدَّثَنَاهُ مَرْفُوْعًا.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کے بارے میں یہ فرمایا ہے' یہ ہر چھوٹے اور بڑے' آزاد اور غلام کی طرف سے ادا کیا جائے گا' جو گندم کا نصف صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع ہوگا۔

راوی نے اسے اسی طرح مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

2089-وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ الْمَارِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ بِهٰذَا مَوْقُوْفًا قَالَ وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ موقوف روایت کے طور پر منقول ہے اور یہ درست ہے۔

2090- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ رِشْدِيْنَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ

۲۰۸۷- ساقه الدارقطني هنا من وجهين موقوفاً' و ساقه من وجه آخر مرفوعاً- قال الزيلعي (۲/۴۲۲): (والحارث مجروح' قال الدارقطني: الصحيح موقوف' ثم اخرجه عن عتبة بن عبد الله بن مسعود عن ابي اسحاق به موقوفاً- و قال في كتاب (العلل): هذا حديث يرويه ابو اسحاق' و اختلف عليه؛ فاخرجه ابو بكر بن عياش عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي' و قال فيه: (نصف صاع من بر) ثم اختلف عليه؛ فاخرجه ابو بكر محمد بن عبد الله بن غيلان البزار عن ابي بكر بن عياش' فوهم في رفعه' وغيره يرويه موقوفاً' و اخرجه ابو العميس عتبة بن عبد الله بن مسعود عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي' وقال فيه: (صاعاً من حنطة)' و وقفه ايضاً و الصحيح موقوف- انتهى.

۲۰۸۸- راجع ما قبله- و الظاهر من كلام الزيلعي ان هذه الرواية مقدمة على التي قبلها في ترتيب سياق الروايات عند الدارقطني هو الولى بسياق الدارقطني للروايات-

۲۰۸۹- صوب الدارقطني و قفه هنا' و كذلك في العلل كما سبق نقله-

عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْهَبٍ عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ زَبِيبٍ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ اَقِطٌ وَّعِنْدَهُ لَبَنٌ فَصَاعَيْنِ مِنْ لَبَنٍ .

☆☆ عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ صدقۂ فطر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اس میں گندم کے دو صاع ہوں گے یا جَو کا ایک صاع ہوگا یا کھجور یا کشمش کا ایک صاع ہوگا' جس شخص کے پاس پنیر موجود نہ ہو بلکہ دودھ ہو' تو وہ دودھ کے صاع دیدے گا۔

2091- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى صَغِيرٍ وَّكَبِيرٍ فَقِيرٍ وَّغَنِيٍّ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ .قَالَ مَعْمَرٌ وَبَلَغَنِي اَنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: صدقۂ فطر کی ادائیگی ہر آزاد اور غلام' مذکر اور مؤنث' چھوٹے اور بڑے غریب اور امیر پر لازم ہے' جو کھجور کا ایک صاع ہوگا یا گندم کا نصف صاع ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: زہری نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

2092- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ زَكَرِيَّا الصَّرِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَرْقَمَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعٍ مِّنْ شَعِيرٍ اَوْ صَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعٍ مِّنْ دَقِيقٍ اَوْ صَاعٍ مِّنْ زَبِيبٍ اَوْ صَاعٍ مِّنْ سُلْتٍ .لَمْ يَرْفَعْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَهٰذِهِ الْاَلْفَاظِ غَيْرُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ہمیں ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس یہ موجود ہو' وہ گندم کا نصف صاع یا کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع یا آٹے کا ایک صاع یا منقّی کا ایک صاع یا گندم کا ایک صاع (صدقۂ فطر کے طور پر) ادا کرے۔

یہ الفاظ سلمان بن ارقم نامی راوی نے نقل کیے ہیں اور یہ شخص متروک الحدیث ہے۔

۲۰۹۰- قال الزيلعي (۲/ ٤٢٢): (اعله ابن الجوزي بالفضل بن مختار: قال ابو حاتم : يحدث بالاباطيل و هو مجهول)-اه-

۲۰۹۱- اخرجه عبد الرزاق في العيدين (۳/ ۳۱۱) باب: زكاة الفطر (٥٧٦١)-

و من طريق عبد الرزاق اخرجه احمد في مسنده (۲/ ۲۷۷) و البيهقي في الكبرى (٤/ ١٦٤)-

۲۰۹۲- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۲/ ٥٣) من طريق المصنف به- و سليمان بن ارقم متروك تقدمت ترجمته مرارا-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عباس بن احمد بن منصور بن اسماعیل، ابوحسن صوفی ویعرف بالبغوی، روی عنہ دار قطنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴/۳۲۹)۔

2093- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِی الرَّبِیْعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) النَّاسَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ فَقَالَ اَدُّوا صَاعًا مِّنْ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَنْ كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ وَّصَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے ہم لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''گندم کا ایک صاع دو آدمیوں کی طرف سے ادا کرو۔ (یہاں یہ روایت کے لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر آزاد اور غلام' چھوٹے اور بڑے کی طرف سے ادا کرو''۔

2094- حَدَّثَنَا اَبُوْ ذَرٍّ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سَلَّامٍ الطَّوِيْلِ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّیِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى يَهُوْدِیٍّ اَوْ نَصْرَانِیٍّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ . سَلَّامٌ الطَّوِيْلُ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صدقہ فطر ہر چھوٹے اور بڑے' مذکر اور مؤنث' یہودی اور عیسائی (غلام)' آزاد اور غلام کی طرف سے ادا کیا جائے گا' جو گندم کا نصف صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع ہوگا یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

اس روایت کا راوی سلام طویل متروک الحدیث ہے۔

2095- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَلِیٍّ الْخُطَبِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قَبِيْصَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ حُرٍّ

۲۰۹۳- اخرجه عبد الرزاق في العيدين (۳/۳۱۸) باب: زكاة الفطر (۵۷۸۵)' عن ابي جريج' به- و من طريق عبد الرزاق اخرجه احمد في مسنده (۵/۴۳۲)' و ابو داود في الزكاة (۲/۱۱۷) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱۶۲۱)' و قال الزيلعي في نصب الراية (۲/۴۰۷): (ولهذا سند صحيح قوي)- اه-

۲۰۹۴- قال الزيلعي (۲/۴۱۲): (ومن طريق الدارقطني' اخرجه ابن الجوزي في (الموضوعات)' و قال: زيادة اليهودي والنصراني فيه موضوعة انفرد بها سلام الطويل' و كانه تعمدها' و اغلظ فيه القول عن النسائي و ابن معين و ابن حبان- وقال في (التحقيق): قال ابن معين: لا يكتب حديثه' و ضعفه ابن معين جدا- و قال النسائي: متروك الحديث- و قال ابن حبان: يروي عن الثقات الموضوعات' كانه المتعمد لها- انتهى)- قلت: وروى عبد الرزاق في العيدين (۳/۳۲۴) باب: من يلقى عليه الزكاة (۵۸۱۲) عن رجل من اسلم عن داود بن الحصين عن عكرمة عن ابن عباس قال: يخرج الرجل زكاة الفطر عن مكاتبه و عن كل مملوك له' و ان كان يهوديا او نصرانيا- و في اسناده ضعف و ابهام-

وَعَبْدٍ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ ذَكَرٍ وَأُنْثَى كَافِرٍ وَمُسْلِمٍ حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ عَنْ مُكَاتَبِيهِ مِنْ غِلْمَانِهِ .عُثْمَانُ هُوَ الْوَقَّاصِيُّ مَتْرُوكٌ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ ہر چھوٹے اور بڑے مذکر اور مؤنث آزاد اور غلام کافر اور مسلمان کی طرف سے صدقۂ ادا کیا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنے دو مکاتب غلاموں کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کیا کرتے تھے۔

اس روایت کا ایک راوی عثمان یہ وقاصی ہے اور یہ متروک ہے۔

2096 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ يُطْعِمُ الرَّجُلُ عَنْ عَبْدِهِ وَإِنْ كَانَ مَجُوسِيًّا.

★★ عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: آدمی اپنے غلام کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کرے گا' خواہ وہ غلام مجوسی ہو۔

2097 - حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ لَوْ أَنَّكَ أَعْطَيْتَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ هَلِيلَجَ لَأَجْزَاكَ .

★★ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: اگر تم صدقۂ فطر میں ہلیلج (یہ ہندوستان کا مخصوص درخت ہے) ادا کرو تو یہ بھی جائز ہو گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یزداد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن یزداد، ابومحمد کاتب، مروزی اصل، سمع ابا سعید اشج و محمد بن مثنی عنزی۔ روی عنہ دارقطنی وغیرہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۴/۳۵۵، ۳۵۶)۔

2098 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ الْخَيَّاطُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَعْطِنِي مُدَّ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَدَعَا بِهِ فَجَاءَ بِهِ الْغُلَامُ فَأَعْطَانِيهِ فَأَرَيْتُهُ مَالِكًا فَقُلْتُ هٰذَا هُوَ

۲۰۹۵- اعله الدارقطني بالوقاصي' قلت: و الحديث اخرجه البخاري في الزكاة (۱۵۰٤) باب: صدقة الفطر على العبد وغيره من المسلمين' ومسلم في الزكاة (۹۸٤) باب: زكاة الفطر على المسلمين في التمر و الشعير وغيرهما' من طرق عن ابن عمر -رضي الله عنهما- ليس فيه ذكر الكافر مما يدل على نكارتها- و اما اخراج ابن عمر للزكاة عن مكاتبيه فروي عنه من غير وجه انه لم يكن يخرج عنهم الزكاة : فقال نافع: كان لابن عمر مكاتبان' وكان لا يودي عنهما زكاة الفطر- اخرجه عبد الرزاق في العبدين (۳/ ۳۲۳) باب: من يلقى عليه الزكاة (٥٨٠٥)' عن معمر عن ايوب عن نافع' به- و اخرجه عبد الرزاق (٥٨٠٦) عن عبد الله بن عمر عن نافع' مثله-واخرجه ابن ابي شيبة (۳۸/٤) عن حفص عن الضحاك عن نافع' به- و عن موسى بن عقبة عن نافع' به- و من طريق موسى- ايضاً- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱٦۱/٤)-

۲۰۹٦- اخرجه عبد الرزاق في الزكة (۳/ ۳۲٤) باب: من يلقى عليه الزكاة (٥٨١١)' عن ثور بن يزيد' به- و اخرجه وكيع عن ثور' به- اخرجه ابن ابي شيبة (۳۸/٤)- و اخرجه ابن جريج عن عطاء' بنحوه- اخرجه عبد الرزاق (٥٨١٤)-

۲۰۹۷- هذا اسناد صحيح الى ابي حنيفة-

۲۰۹۸- اسناده صحيح موقوف-

قَالَ نَعَمْ هُوَ مُدُّ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ قَالَ لَمْ أُدْرِكِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهٰذَا الَّذِي يُتَحَرَّى بِهِ مُدُّ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قُلْتُ بِهٰذَا تُعْطِي زَكَاةَ الْعُشُورِ وَالصَّدَقَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ قَالَ نَعَمْ نَحْنُ نُعْطِي بِهِ . قُلْتُ فَاَرَادَ رَجُلٌ اَنْ يُعْطِيَ زَكَاةَ رَمَضَانَ وَكَفَّارَةَ الْيَمِينِ بِمُدٍّ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ هٰذَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ لِيُعْطِ بِهٰذَا الْمُدِّ ثُمَّ لِيَزِدْ بَعْدُ مَا شَاءَ .

☆☆ بشر بن عمر بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک سے درخواست کی کہ آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کا مُد (مخصوص پیمانہ) عطاء کریں' امام مالک نے وہ منگوایا' ایک غلام وہ لے کر آیا اور وہ اس نے انہیں دے دیا' میں نے امام مالک کو وہ دکھایا اور پوچھا: یہ وہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ نبی اکرم ﷺ کا مُد ہے' پھر انہوں نے فرمایا: یہ نبی اکرم ﷺ کا وہ مخصوص پیمانہ نہیں ہے جو آپ ﷺ خود استعمال کرتے تھے' بلکہ یہ اس کی پیمائش کے مطابق پیمانہ ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: کیا آپ لوگ اپنی زکوٰۃ' صدقات' کفارہ جات وغیرہ اسی کے ذریعے ادا کرتے ہیں: انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم اسی کے حساب سے ادائیگی کرتے ہیں' میں نے کہا: ایک شخص صدقۂ فطر دینا چاہتا ہے یا قسم کا کفارہ مُد کے حساب سے دینا چاہتا ہے (جو اس سے بڑا ہوتا ہے تو کیا وہ ادا ہو جائے گا)؟ انہوں نے کہا: نہیں! اسے چاہیے کہ وہ اس مُد کے حساب سے ادائیگی کرے' پھر اس کے بعد جتنا مزید چاہے وہ دیدے۔

2099- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَشْقَرُ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الطَّائِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُرَاسَانِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ كَمْ وَزْنُ صَاعِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ خَمْسَةُ اَرْطَالٍ وَثُلُثٌ بِالْعِرَاقِيِّ اَنَا حَزَرْتُهُ . قُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ خَالَفْتَ شَيْخَ الْقَوْمِ . قَالَ مَنْ هُوَ قُلْتُ اَبُو حَنِيفَةَ يَقُولُ ثَمَانِيَةُ اَرْطَالٍ فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ قَاتَلَهُ اللّٰهُ مَا اَجْرَاَهُ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِبَعْضِ جُلَسَائِهِ يَا فُلَانُ هَاتِ صَاعَ جَدِّكَ وَيَا فُلَانُ هَاتِ صَاعَ عَمِّكَ وَيَا فُلَانُ هَاتِ صَاعَ جَدَّتِكَ قَالَ اِسْحَاقُ فَاجْتَمَعَتْ اَصْوُعٌ فَقَالَ مَالِكٌ مَا تَحْفَظُونَ فِي هٰذَا فَقَالَ هٰذَا حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ كَانَ يُؤَدِّي بِهٰذَا الصَّاعِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَالَ الْآخَرُ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اَخِيهِ اَنَّهُ كَانَ يُؤَدِّي بِهٰذَا الصَّاعِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَالَ الْآخَرُ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اُمِّهِ اَنَّهَا اَدَّتْ بِهٰذَا الصَّاعِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- . قَالَ مَالِكٌ اَنَا حَزَرْتُ هٰذِهِ

۲۰۹۹- ذکره الزيلعي (۲/۴۲۸) ثم قال: (قال صاحب (التنقيح): اسناده مظلم' و بعض رجاله غير مشهور بن' و المشهور ما اخرجه البيهقي عن الحسين بن الوليد القرشي' و هو ثقة' قال: قدم علينا ابو يوسف رحمه الله من الحج' فقال: اني اريد ان افتح عليكم بابا من العلم اهمني' ففحصت عنه' فقدمت المدينة' فسالت عن الصاع؟ فقالوا: صاعنا هذا صاع رسول الله صلى الله عليه وسلم - قلت لهم: ما حجتكم في ذلك؟ فقالوا: نأتيك بالحجة غدا' فلما اصبحت اتاني نحو من خمسين شيخا من ابناء المهاجرين و الانصار' مع كل رجل منهم الصاع تحت ردائه' كل رجل منهم يخبر عن ابيه و اهل بيته: ان هذا صاع رسول الله صلى الله عليه وسلم' فنظرت فاذا هو سواء' قال: فعيرته' فاذا هو خمسة ارطال و ثلث' بنقصان يسير' فرايت امرا قويا' فتركت قول ابي حنيفة - رضي الله عنه - في الصاع' و اخذت بقول اهل المدينة: هذا هو المشهور من قول ابي يوسف رحمه الله- و قد روي ان مالكا ناظره' و استدل عليه بالصيعان التي جاء بها اولئك الرهط' فرجع ابو يوسف الى قوله)- اه-

فَوَجَدْتُهَا خَمْسَةَ اَرْطَالٍ وَّثُلُثًا .قُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اُحَدِّثُكَ بِاَعْجَبَ مِنْ هٰذَا عَنْهُ اِنَّهُ يَزْعُمُ اَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ نِصْفُ صَاعٍ وَّالصَّاعُ ثَمَانِيَةُ اَرْطَالٍ فَقَالَ هٰذِهِ اَعْجَبُ مِنَ الْاُولٰى يُخْطِءُ فِي الْحَزْرِ وَيُنْقِصُ مِنَ الْعَطِيَّةِ لَا بَلْ صَاعٌ تَامٌّ عَنْ كُلِّ اِنْسَانٍ هٰكَذَا اَدْرَكْنَا عُلَمَاءَ نَا بِبَلَدِنَا .

☆☆ اسحاق بن سلمان بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک سے پوچھا: اے ابوعبداللہ! نبی اکرم ﷺ کے مخصوص صاع کا وزن کتنا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: عراقی رطل کے حساب سے پانچ رطل اور ایک رطل کا ایک تہائی حصہ میں نے اسے ناپا ہے میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ نے اپنے زمانے کے بزرگ کے خلاف فتویٰ دیا ہے انہوں نے دریافت کیا: وہ کون ہیں؟ میں نے کہا: امام ابوحنیفہ! کیونکہ وہ تو یہ کہتے ہیں: یہ آٹھ رطل کا ہوتا ہے تو امام مالک غصے میں آ گئے اور بولے: اللہ تعالیٰ انہیں خراب کرے! انہوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیسی جرأت کا مظاہرہ کیا ہے پھر انہوں نے وہاں بیٹھے ہوئے افراد میں سے ایک صاحب سے کہا: اے فلاں! تم اپنے جدامجد کا صاع لے کر آ ؤ اے فلاں! تم اپنے چچا کا صاع لے کر آ ؤ اے فلاں! تم اپنی دادی کا صاع لے کر آ ؤ۔

اسحاق نامی راوی بیان کرتے ہیں: وہاں مختلف صاع اکٹھے ہو گئے امام مالک نے فرمایا: تم لوگ اسے کس حساب سے محفوظ رکھتے ہو (یعنی اس کی نسبت کیا ہے)؟ تو ان صاحب نے بتایا: میرے والد نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس صاع کے مطابق نبی اکرم ﷺ کو ادائیگی کی تھی۔

دوسرے صاحب نے بتایا: میرے والد نے اپنے بھائی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس صاع کے مطابق نبی اکرم ﷺ کو ادائیگی کی تھی۔

تیسرے نے کہا: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے انہوں نے اپنی والدہ کے حوالہ سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس صاع کے مطابق نبی اکرم ﷺ کو ادائیگی کی تھی۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: جب میں نے اس کو ماپا تو یہ پانچ رطل اور ایک رطل کا ایک تہائی حصہ تھا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! میں آپ کو اُن کے (یعنی امام ابوحنیفہ کے) حوالے سے اس سے بھی زیادہ حیران کن بات بتاتا ہوں وہ یہ کہتے ہیں: صدقہ فطر میں نصف صاع ادائیگی کی جائے گی اور ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے تو امام مالک نے بتایا: یہ پہلے سے بھی زیادہ حیران کن بات ہے انہوں نے اسے ماپنے میں غلطی کی ہے اور ادائیگی میں کمی کر دی ہے نہیں! ہر انسان کی طرف سے مکمل صاع ادا کیا جائے گا ہم نے اپنے شہر (مدینہ منورہ) کے علماء کو یہی کہتے ہوئے سنا ہے۔

2100- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ

۲۱۰۰- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۳/ ۳۱۵) باب: زكاة الفطر (۵۷۷۴) عن ابن جريج به و من طريقه اخرجه الدارقطني هنا- قلت: فعلي نحوه من حديث جابر مرفوعاً اخرجه الطبراني في الاوسط (۷۶۶٤/ ط: الحرمين) من حديث الليث بن حماد عن غورك بن الحضرمي: ابي عبد الله الجعفي عن جعفر ابن محمد عن ابيه عن جابر مرفوعاً نحوه- قال الهيثمي في (المجمع) (۳/ ۸۱): (وفيه الليث بن حماد و هو ضعيف)-

صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ عَبْدٍ اَوْ حُرٍّ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: صدقۂ فطر کی ادائیگی ہر مسلمان چھوٹے بڑے آزاد غلام پر لازم ہو گی' جو گندم کے دو مُد ہوں گے یا کھجور یا جَو کا ایک صاع ہوگا۔

2101- وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ اَبُوْ اُمَيَّةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ گندم کے دو مُد ہوں گے یا کھجور یا جَو کا ایک صاع ہوگا۔

2102- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ عَلٰى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ نَفَقَتُكَ نِصْفُ صَاعِ بُرٍّ اَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارا خرچ جس حساب سے جاری ہوگا' وہ گندم کا نصف صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع ہوگا۔

2103- وَعَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ قَالَ اَنْبَاَنِىْ مَنْ اَدّٰى اِلٰى اَبِىْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ.

☆☆ ابوقلابہ فرماتے ہیں: مجھے ان صاحب نے یہ بات بتائی ہے' جنہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ادائیگی کی تھی انہوں نے گندم کا نصف صاع ادا کیا تھا۔

2104- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ قَالَ اَنْبَاَنِىْ رَجُلٌ اَنَّ اَبَا بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقَ اُدِّىَ اِلَيْهِ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ بَيْنَ رَجُلَيْنِ.

☆☆ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: مجھے ایک صاحب نے بتایا ہے' انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دو آدمیوں کی طرف سے گندم کا ایک صاع ادا کیا تھا (یعنی ایک شخص پر نصف صاع کی ادائیگی لازم ہوتی ہے)۔

2105- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّهُوَ اَمِيْرُ الْبَصْرَةِ فِىْ اٰخِرِ الشَّهْرِ اَخْرِجُوْا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ فَنَظَرَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هَا هُنَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُوْمُوْا فَعَلِّمُوْا اِخْوَانَكُمْ فَاِنَّهُمْ لَا

۲۱۰۱- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۳/ ۳۱٤) باب: زكاة الفطر (۵۷٦۹) عن ابن جريج' به- و اخرجه ابن ابي شيبة (٤/ ۳٦) عن محمد بن بكر عن ابن جريج' به' وعزاه الهيثمي في (المجمع) (۳/ ۸۲) للطبراني في الكبير' ثم قال: (وفيه عبد الكريم ابو امية' وهو ضعيف)- اه-

۲۱۰۲- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۳/ ۳۱۵) باب: زكاة الفطر (۵۷۷۳)- واخرجه ابن ابي شيبة (٤/ ۳٦) عن وكيع عن الثوري' به- واخرجه البيهقي في الكبرى (٤/ ۲۹۱) من طريق الحسن بن ابي الربيع عن عبد الرزاق' به- وقال البيهقي: (وهذا موقوف' وعبد الاعلى غير قوي الا انه اذا انضم الى ما قبله قويا فيما اجتمعا عليه)- اه-

۲۱۰۳- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۳/ ۳۱٦) باب: زكاة الفطر (۵۷۷٦) عن الثوري' به- واخرجه عبد الرزاق في المصنف (۳/ ۳۱۵) باب: زكاة الفطر (۵۷۷٤)' عن معمر عن عاصم' به- و اخرجه ابن ابي شيبة (٤/ ۳٦) عن عبد الوهاب عن ابي قلابة' به-

۲۱۰٤- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۳/ ۳۱۵) باب: زكاة الفطر (۵۷۷٤) عن معمر به-

يَعْلَمُوْنَ اَنَّ هٰذِهِ الزَّكَاةَ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلٰى كُلِّ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى حُرٍّ وَمَمْلُوْكٍ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ.

☆☆ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب بصرہ کے گورنر تھے تو انہوں نے رمضان کے آخر میں یہ فرمایا: اپنے روزوں کی زکوٰۃ (صدقۂ فطر) ادا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہاں اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے افراد کون ہیں؟ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں! اور اپنے ساتھیوں کو اس کے بارے میں بتائیں کیونکہ یہ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ یہ وہ ادائیگی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مذکر اور مؤنث آزاد اور غلام پر لازم قرار دی ہے جو کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع ہوگا یا پھر گندم کا نصف صاع ہوگا۔

2106- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّاسَ فِيْ اٰخِرِ رَمَضَانَ فَقَالَ يَا اَهْلَ الْبَصْرَةِ اَدُّوْا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ .قَالَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هَا هُنَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُوْمُوْا فَعَلِّمُوْا اِخْوَانَكُمْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ صَدَقَةَ رَمَضَانَ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى.

قَالَ الْحَسَنُ وَقَالَ عَلِيٌّ اِنْ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاجْعَلُوْهُ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ وَغَيْرِهٖ.

☆☆ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے آخر میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے بصرہ کے رہنے والو! تم اپنے روزوں کی زکوٰۃ ادا کرو (یعنی صدقۂ فطر ادا کرو)۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہاں مدینہ منورہ سے تعلق رکھنے والے جتنے بھی لوگ ہیں وہ کھڑے ہو جائیں اور اپنے ساتھیوں کو اس کی تعلیم دیں چونکہ یہ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر میں نصف صاع گندم یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور کی ادائیگی ہر آزاد اور غلام مذکر اور مؤنث پر لازم قرار دی ہے۔

حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ تمہیں خوشحالی عطاء کر دے تو تم گندم کا ایک صاع ادا کرو۔

2107- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُنْكَدِرِيُّ وَيَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ اَبُوْ سَلَمَةَ

۲۱۰۵- اخرجه النسائي في الزكاة (٥/٥١) باب: مكيلة زكاة الفطر' عن محمد بن المثنى' به- ثم قال: (خالفه هشام' فقال: عن محمد بن سيرين)- اه- ثم اورده عن علي بن ميمون عن مخلد عن هشام عن ابن سيرين عن ابن عباس' به- ثم اورده عن قتيبة عن حماد عن ايوب عن ابي رجاء: سمعت ابن عباس' به- وقال: (هذا اثبت الثلاثة)- اه- و اخرجه ابو داود في الزكاة (٢/١١٧-١١٨) باب: من روى نصف صاع من قمح (١٦٢٢) عن ابن المثنى عن سهل بن يوسف عن حميد: اخبرنا الحسن قال: خطب ابن عباس...... فذكره-

۲۱۰۶- اخرجه النسائي في العيدين (٣/١٩١) باب: حث الامام على الصدقة في الخطبة' و في الزكاة (٥/٥٢) باب: الحنطة' عن علي بن حجر عن يزيد بن هارون' به-

وَابُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ قَالُوْا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ بِاِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلَاةِ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ يُؤَدِّىْ قَبْلَ ذٰلِكَ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا تھا' لوگوں کے نمازِ عید ادا کرنے جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کر دیا جائے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود عید سے ایک یا دو دن پہلے صدقۂ فطر ادا کر دیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن داود بن محمد بن منکدر، ابومحمد مدنی، منکدری، لا باس بہ، تکلموا فی سماعہ من معتمر، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 247ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ص ۲۳۷) (ت ۱۲۴۹)۔

2108- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ قَالَا حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبِىْ مَعْشَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَكَاةَ الْفِطْرِ وَقَالَ اَغْنُوْهُمْ فِىْ هٰذَا الْيَوْمِ . وَقَالَ يُوْسُفُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کی ادائیگی لازم قرار دی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آج کے دن تم ان (غریب لوگوں) کو خوشحال کر دو۔

یوسف نامی راوی نے لفظ زکوۃ کی بجائے لفظ صدقہ نقل کیا ہے۔

2109- حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا الْفَيْضُ بْنُ وَثِيْقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَصْرِىُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ الرَّجُلُ اِلَى الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے' آدمی نماز کے لیے جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کر دے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن مکرم بن حسان ابوعلی بزار، سمع شبابۃ بن سوار وروح بن عبادۃ وہاشم بن قاسم وغیرھم، وروی عنہ قاضی محاملی وغیرہ۔ قال خطیب: کان ثقۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 274ھ میں ہوا۔ انظر: تاریخ

بغداد(۴۳۲/۷)۔

○ فیض بن وثیق بن یوسف بن عبد اللہ بن عثمان بن ابی عاص، ثقفی بصری قدم بغداد وحدث بھا، قال ابن معین: کذاب خبیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۹۸/۱۲)، ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۴۴۴/۵)۔

○ محمد بن ثابت عصری۔ قال ابوزرعۃ: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۸۶/۶)۔

2110- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں یہ ہدایت کی ہے' لوگوں کے نمازِ عید کے لیے جانے سے پہلے اسے ادا کر دیا جائے۔

2111- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يَخْرُجَ حَتَّى يَطْعَمَ وَيُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ بات سنت ہے' آدمی نمازِ عید ادا کرنے کے لیے اس وقت تک نہ جائے جب تک کچھ کھا نہ لے اور صدقۂ فطر ادا نہ کر دے۔

2112- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِينَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى الطَّلْحِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَرَتِ السُّنَّةُ مِنْ رَسُولِ اللهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ وَالْوُضُوءِ رِطْلَيْنِ وَالصَّاعُ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ. لَمْ يَرْوِهِ عَنْ مَنْصُورٍ غَيْرُ صَالِحٍ الطَّلْحِيِّ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ بات سنت ہے' غسل جنابت ایک صاع پانی کے ذریعے کیا جائے' وضو دو رطل پانی کے ذریعے کیا جائے' ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔

منصور نامی راوی کے حوالے سے اس روایت کو صرف صالح نامی راوی نے نقل کیا ہے اور یہ شخص ضعیف ہے۔

2113- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّوَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه (۲۵/۳) عن عبد الرحيم بن سليمان عن حجاج به- وروى عبد الرزاق في المصنف (۲۲۸/۳) باب تعجيل الزكاة (۵۸۳٤) عن ابن جريج اخبرني عطاء انه سمع ابن عباس يقول: (ان استطعتم فالقوا زكاتكم امام الصلاة او بين يدي الصلاة) يعني: صلاة الفطر-

اعله الدارقطني بصالح بن موسى الطلحي و قد سبقت ترجمته-

تقدم وقد ضعفه البيهقي. راجع نصب الراية (۴۳۰/۲)-

غَالِبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ مُوْسَى بْنُ نَصْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَتَوَضَّأُ بِرَطْلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ثَمَانِيَةِ اَرْطَالٍ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رطل (پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع یعنی آٹھ رطل پانی کے ذریعے غسل کرتے تھے۔

2114- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى ذَكَرَهُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّأُ بِمُدٍّ رَطْلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِصَاعٍ ثَمَانِيَةِ اَرْطَالٍ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مُد یعنی دو رطل (پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے ایک صاع یعنی آٹھ رطل پانی کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

2-باب فِيْ اَوَامِرِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

باب 2: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات

2115- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِدْرِيْسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْمُبَارَكِيُّ بِالْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ شَاهِيْنَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيْثٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا وَيَبْكِيْ وَدُمُوْعُهُ تَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ شِدَّةِ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَمِنْ شِدَّةِ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَوْ رَاجَعْتِيْهِ فَاِنَّهُ اَبُوْ وَلَدِكِ . قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْمُرُنِيْ بِهِ قَالَ اِنَّمَا اَنَا شَافِعٌ . قَالَتْ فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر غلام تھا' اس کا نام مغیث تھا' وہ منظر ابھی بھی میری نگاہ میں ہے وہ شخص اس عورت کے پیچھے روتا ہوا جا رہا تھا' اس کے آنسو اس کی داڑھی پر بہہ رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عباس! کیا آپ کو حیرانگی نہیں ہوتی کہ مغیث' بریرہ سے کتنی محبت کرتا ہے' اور بریرہ' مغ

۲۱۱۴- ضعفه البيهقي: كما في نصب الراية (۲/ ٤۳۰)' و قد سبق-

۲۱۱۵ - اخرجه الدارمي (۲/ ۱٦۹- ۱۷۰)' و ابن حبان (٤۲۷۳)' من حديث خالد بن عبد الله ' به- و اخرجه البخاري في الطلاق (۵۲۸۳) باب: شفاعة النبي صلى الله عليه وسلم في زوج بريرة' و النسائي في آداب القضاة (۸/ ۲٤۵-۲٤٦) باب: شفاعة الحاكم للخصوم قبل الحكم' و ابن ماجه في الطلاق (۲۰۷۵) باب: خيار الامة اذا اعتقت' من حديث عبد الوهاب الثقفي عن خالد الحذاء' به- و اخرجه بن سلمة عن خالد الحذاء' به- اخرجه ابو داود في الطلاق (۲۲۳۱) باب: في المملوكة تعتق و هي تحت حر او عبد-

کو کتنا ناپسند کرتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے یہ فرمایا تھا: تمہیں اس کے ساتھ شادی برقرار رکھنی چاہیے' کیونکہ یہ تمہارے بچوں کا باپ ہے' اس عورت نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے حکم دے رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سفارش کر رہا ہوں تو اس عورت نے عرض کی: پھر مجھے اس کے ساتھ تعلق برقرار رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ادریس بن عبدرحیم مبارکی۔امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جامع فی جرح وتعدیل (۱/۶۱)۔

3-بَابُ فِيْ جِزْيَةِ الْمَجُوْسِ وَمَا رُوِىَ فِيْ اَحْكَامِهِمْ.

باب2: مجوسیوں کا جزیہ اور ان کے احکامات کے بارے میں جوروایات منقول ہیں

2116- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ بَجَالَةَ يَقُوْلُ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ فَاَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِسَنَةٍ اقْتُلْ كُلَّ سَاحِرٍ وَّفَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِىْ مَحْرَمٍ مِّنَ الْمَجُوْسِ وَانْهَوْهُمْ عَنِ الزَّمْزَمَةِ فَقَتَلْنَا ثَلَاثَ سَوَاحِرَ وَجَعَلْنَا نُفَرِّقُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ حَرِيْمَتِهٖ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ وَصَنَعَ طَعَامًا كَثِيْرًا وَدَعَا الْمَجُوْسَ فَعَرَضَ السَّيْفَ عَلٰى فَخِذِهٖ فَاَلْقَوْا وِقْرَ بَغْلٍ اَوْ بَغْلَيْنِ مِنْ وَرِقٍ- يَعْنِىْ فِضَّةً- وَاَكَلُوْا بِغَيْرِ زَمْزَمَةٍ وَّلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ اَهْلِ هَجَرَ .

★★ بجالہ بیان کرتے ہیں: میں جزء بن معاویہ کا سیکرٹری تھا جو حضرت احنف بن قیس کے چچا ہیں' ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا' یہ ان کے انتقال سے ایک سال پہلے کی بات ہے (اس میں یہ تحریر تھا:)

تم ہر جادوگر کو قتل کر دو اور مجوسیوں میں سے جس شخص نے اپنی سگی رشتے دار عورت کے ساتھ شادی کی ہو' ان کے درمیان علیحدگی کروا دو اور انہیں زمزمہ سے منع کر دو۔

(راوی کہتے ہیں:) ہم نے تین جادوگروں کو قتل کروا دیا' ہم نے ہر آدمی کی ایسی بیوی سے علیحدگی کروادی جس کے ساتھ

۲۱۱۶- اخرجه الشافعي في (الرسالة) (فقرة رقم / ۱۱۸۳): اخبرنا سفيان...... به-و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي في المعرفة (۱۳/۳۶۸) كتاب الجزية' باب: اخذ الجزية من المجوس (۱۸٤۸۹) ' و في الكبرى (۸/ ۱۳٦)- و قال الشافعي في (الام) (٤/ ۱۷٤): حديث بجالة متصل ثابت' لانه ادرك عمر' و كان رجلاً في زمانه' كاتباً لعماله' و قد روي من حديث الحجاز حديثان منقطعان باخذ الجزية من المجوس ا ه-و اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۱۰/ ۱۸۰) باب: قتل الساحر (۱۸۷٤٦) عن معمر بن عيينة عن عمرو بن دينار' به- و اخرجه احمد (۱/ ۱۹۰-۱۹۱) ' و البخاري في الجزية (٦/ ۲۵۷) باب: الجزية و الموادعة مع اهل الذمة و الحرب (۳۱۵٦) ' و ابو داود في الامارة (۳/ ۱٦٨) باب: في اخذ الجزية من المجوس (۳۰٤۳) ' و الترمذي في السير (٤/ ۲۵) باب: ما جاء في اخذ الجزية من المجوس (۱۵۸۷) ' عن سفيان به-

نکاح کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے' پھر انہوں نے بہت سا کھانا تیار کروایا اور مجوسیوں کی دعوت کی' انہوں نے اپنی تلوار اپنے زانوں کے اوپر رکھی' ان لوگوں نے ایک خچر کے وزن جتنا یا دو خچر کے وزن جتنی چاندی وہاں رکھ دی اور انہوں نے زمزمہ کے بغیر کھانا کھایا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے اس وقت تک جزیہ وصول نہیں کیا' جب تک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے یہ گواہی نہیں دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر سے تعلق رکھنے والے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

2117- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ- كَذَا قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ- قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلٰى مَنَاذِرَ فَقَدِمَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَخْبَرَنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَخَذَ مِنْ مَجُوْسِ اَهْلِ هَجَرَ الْجِزْيَةَ فَخُذْ مِنْ مَجُوْسِ مَنْ قِبَلَكَ الْجِزْيَةَ .حَجَّاجٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ.

☆☆ ابومعاویہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت جزء بن معاویہ کا سیکرٹری تھا' ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خط آیا (جس میں یہ تحریر تھا:) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر سے تعلق رکھنے والے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا' اس لیے تم بھی اپنے علاقے کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کرو۔

اس روایت کا راوی حجاج مستند نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خضر بن محمد بن شجاع جزری، ابومروان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 221ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص ۲۹۷ (ت ۱۷۳۰)۔

2118- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُجَاعٍ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ قُشَيْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بَجَالَةَ قَالَ لَمْ يَاْخُذْ عُمَرُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَخَذَهَا مِنْهُمْ .قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ جَالِسًا بِبَابِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ مِنْهُمْ ثُمَّ خَرَجَا فَقُلْتُ مَاذَا قَضٰى بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْكُمْ فَقَالَا الْاِسْلَامُ اَوِ الْقَتْلُ .قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاَخَذَ النَّاسُ بِقَوْلِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَتَرَكُوْا قَوْلِىْ.

۲۱۱۷- اخرجه الترمذي في السير (۴/ ۱۲۴) باب: ما جاء في اخذ الجزية من المجوس (۱۵۸۶)' عن احمد بن منيع عن ابي معاوية' عن الحجاج بن ارطاة عن عمرو' به- و قال الترمذي: حديث حسن - قلت: و ابن ارطاة مدلس' و قد عنعنه' و لم يصرح بالسماع-

۲۱۱۸- اخرجه ابو داود في الخراج (۳/ ۱۶۵- ۱۶۶)' باب: في اخذ الجزية من المجوس (۳۰۴۴)' عن محمد بن مسكين اليمامي' ثنا يحيى بن حسان' ثنا هشيم' به- و من طريقه البيهقي في سننه (۹/ ۱۹۰) كتاب الجزية' باب المجوس اهل كتاب و الجزية توخذ منهم- و قشير بن عمرو: ذكره ابن حبان في الثقات' وجهله ابن القطان - ينظر: الثقات لابن حبان (۷/ ۳۴۸)' تهذيب التهذيب (۸/ ۳۷۸)-

☆☆ بجالہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہلے مجوسیوں سے جزیہ وصول نہیں کرتے تھے' یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پہ بیٹھا ہوا تھا' دو آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' پھر وہ دونوں باہر نکل آئے تو میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم دونوں کے بارے میں کیا فیصلہ دیا ہے؟ تو ان دونوں نے بتایا: (یہ فیصلہ دیا ہے) یا ہم اسلام قبول کرلیں یا قتل ہو جائیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: تو لوگوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بیان کو اختیار کرلیا اور میری روایت کو ترک کر دیا۔

2119- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ بَجَالَةَ التَّمِيمِيَّ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ يُرِيدُ اَنْ يَاْخُذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَخَذَهَا مِنْ مَّجُوْسِ هَجَرَ.

☆☆ بجالہ تمیمی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ وصول نہیں کرنا چاہتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''ہجر'' سے تعلق رکھنے والے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

2120- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ الْبَزَّارُ الْوَاسِطِيُّ سَمِعْتُ اَبَا عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ رَزِيْنٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَوْلَا اَنِّىْ رَاَيْتُ اَصْحَابِىْ اَخَذُوا الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ مَا اَخَذْتُهَا مِنْهُمْ وَتَلَا قَوْلَهُ تَعَالٰى (قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صَاغِرُوْنَ)

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگر میں نے اپنے ساتھیوں کو مجوسیوں سے جزیہ وصول کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں ان سے اسے وصول نہ کرتا۔

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (یعنی اس آیت کے حکم سے وصول نہ کرتا):

''اور تم اُن لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے ہیں اور جس چیز کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے وہ اسے حرام نہیں سمجھتے ہیں''۔

یہ آیت کے آخر تک ہے:

''یہاں تک کہ وہ جزیہ ادا کریں جبکہ وہ بے عزت ہوں''۔

۲۱۱۹- اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۱۰/ ۱۷۹-۱۸۱) باب: قتل الساحر (۱۸۷۴۵، ۱۸۷۴۶، ۱۸۷۴۸)-

۲۱۲۰- ذكره السيوطي في الدر المنثور (۳/ ۴۱۲) في تفسير سورة التوبة، و عزاه لابن المنذر-

كِتَابُ الصِّيَامُ

روزے کا بیان

1-باب

بلاعنوان

2121- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَتِيْقٍ الْعَبْسِيُّ بِدِمَشْقَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنِّىْ رَاَيْتُهُ فَصَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَمَرَ النَّاسَ بِالصِّيَامِ .تَفَرَّدَ بِهٖ مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَّهُوَ ثِقَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: لوگ چاند دیکھنے کے لیے نکلے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا: میں نے بھی چاند دیکھ لیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

ابن وہب سے نقل کرنے کے حوالے سے اس روایت کو مروان بن محمد نے نقل کیا ہے' جو منفرد ہیں اور یہ راوی ثقہ ہیں۔

•••———•••———•••

رؤیتِ ہلال کی گواہی

اس مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: رمضان کے پہلی کے چاند کو دیکھنے کے بارے میں ایک عادل شخص کی گواہی بھی قبول کی جائے گی جبکہ آسمان میں کوئی علت موجود ہو لیکن اگر آسمان میں کوئی علت موجود نہ ہو' تو صرف عمومی گواہی قبول کی جائے گی (یعنی جو زیادہ افراد نے دی ہو) البتہ شوال کے پہلی کے چاند کے بارے میں اور ذوالحج کے چاند کے بارے میں دو عادل گواہوں کی گواہی ضروری ہے۔ ایسے گواہ کہ ان جیسے گواہوں کی گواہی حقوق میں قبول کی جا سکتی ہو' اگر آسمان میں کوئی علت

۲۱۲۱- اخرجه البيهقي في المعرفة (۶/ ۲۴۵) كتاب الصيام' باب: الشهادة على رؤية الهلال (۸۶۱۲) من طريق الحافظ الدارقطني..... به- و اخرجه الدارمي في سننه (۲/ ۴) في الصوم' باب: الشهادة على رؤية هلال رمضان' عن مروان ابن محمد' به- و من طريق الدارمي اخرجه ابو داؤد في الصوم (۲/ ۳۰۲) باب: في شهادة الواحد على رؤية هلال رمضان (۲۳۴۲)' و ابن حبان في صحيحه (۸/ ۲۳۱) في الصوم (۳۴۴۷)' و البيهقي في الكبرى (۴/ ۲۱۲)- ولم ينفرد به مروان بن محمد عن ابن وهب' كما ذكر الدارقطني' بل تابعه هارون بن سعيد الايلي عن ابن وهب' به-اخرجه الحاكم في الصوم (۱/ ۴۲۳) باب: قبول شهادة الواحد على رؤية هلال رمضان' و البيهقي في الكبرى (۴/ ۲۱۲)- وقال الحاكم: (صحيح على شرط مسلم)-

ل وغیرہ) موجود ہو۔

امام مالک' سفیان ثوری' امام اوزاعی' لیث' حسن بن حیی' عبیداللہ بن حسن رحمۃ اللہ علیہم (یہ سب حضرات) فرماتے ہیں:
ان کے پہلی کے چاند کے بارے میں اور شوال کے بارے میں دو عادل لوگوں کی گواہی ضروری ہے۔ امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ نے
شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' اگر رمضان کے پہلی کے چاند کے بارے میں ایک عادل شخص گواہی دے دیتا
ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں اسے قبول کرلوں گا کیونکہ اس بارے میں ایک اثر بھی منقول ہے اور احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے'
قیاس یہ کہتا ہے' اس بارے میں دو گواہوں کی گواہی قبول کی جائے' اس لیے میں عیدالفطر کے بارے میں دو عادل گواہوں
گواہی قبول کروں گا۔[1]

2122- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِهٰذَا.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2123- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا
مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ وَّاَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْمَدِيْنَةَ وَبِهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ
عَبَّاسٍ فَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰى وَالِيهَا فَشَهِدَ عِنْدَهُ عَلٰى رُؤْيَةِ الْهِلاَلِ هِلاَلِ رَمَضَانَ فَسَاَلَ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ
شَهَادَتِهِ فَاَمَرَاهُ اَنْ يُجِيزَهُ وَقَالاَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَجَازَ شَهَادَةَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰى رُؤْيَةِ
هِلاَلِ رَمَضَانَ. قَالاَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لاَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الْاِفْطَارِ اِلَّا بِشَهَادَةِ
رَجُلَيْنِ. تَفَرَّدَ بِهِ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْاَيْلِيُّ اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيْثِ.[2]

★★ طاؤس بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں موجود تھا' وہاں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس
رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے' ایک شخص وہاں کے گورنر کے پاس آیا اور اس نے چاند دیکھنے کی گواہی دی (یعنی رمضان کا چاند دیکھنے
کی) تو گورنر نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے اس شخص کی گواہی کے بارے میں دریافت
کیا تو ان دونوں نے کہا کہ اس کی گواہی کو برقرار رکھا جائے' پھر ان دونوں نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
رمضان کا چاند دیکھنے کے بارے میں ایک شخص کی گواہی کو قبول کیا تھا۔

ان دونوں حضرات نے یہ بات بھی بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے چاند کے بارے میں دو آدمیوں کی
گواہی قبول کیا کرتے تھے۔

---

[1] اختلاف العلماء' از امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی

اخرجه ابو داود في سننه في الصوم (٣٠٢/٢) باب: في شهادة الواحد على رؤية هلال رمضان (٢٣٤٢)-

[2] اخرجه الطبراني في الاوسط (٥٢٥٣) عن محمد بن احمد بن ابي خيثمة قال: نا يحيى بن عياش ...... به- وقال: (لم يروه عن مسعر
الا حفص) -قال صاحب (التنقيح)- كما في نصب الراية (٤٤١/٢)

اس روایت کو نقل کرنے میں ابو اسمٰعیل حفص نامی راوی منفرد ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حفص بن عمر ابلی، قال ابن عدی: احادیثہ کلھا اما منکرۃ متن او سند؛ وھو الی ضعف اقرب۔ وامام ابوحاتم فرماتے کان شیخاً کذاباً۔ وقد وھم ابن حبان فجعل ابلی ھو حطی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ دین ذہبی (۳۲۴/۲)۔

2124- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْ بْنُ مَهْدِيّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَيْسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَ وَسَلَّمَ) يَتَحَفَّظُ مِنْ هِلَالِ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهٖ ثُمَّ يَصُوْمُ رَمَضَانَ لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِيْنَ يَوْ ثُمَّ صَامَ ۔هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے چاند کا جتنا اہتمام کرتے تھے پھر آپ چاند دیکھ کر روزہ رکھتے تھے اگر بادل چھائے ہوئے ہوتے تو آپ تیس دن کی گنتی پوری کرتے اور پھر روزے رکھنا شروع کر تھے۔

اس حدیث کی سند حسن صحیح ہے۔

2125- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ سُلَ بْنُ حَيَّانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فَاُتِیَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ كُلُوْا ۔فَتَنَحّٰى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ ۔فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِیْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ۔هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّرُوَاتُهٗ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ صلہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے ان کے لیے بکری کا بھنا ہوا گوشت

۲۱۲۴- اخرجه ابو داود في الصوم (۲/ ۳۰۷) باب: اذا اغمي الشهر (۲۳۲۵) عن احمد ابن حنبل عن ابن مهدي...... به- و هو في الامام احمد -رحمه الله- (۱۴۹/۶)-و اخرجه الحاكم (۴۲۳/۱)، و البيهقي في الكبرى (۲۰۶/۴)، و ابن حبان في صحيحه (۳۴۴ طريق ابن مهدي، به- و اخرجه احمد بن موسى عن معاوية بن صالح، به- اخرجه ابن الجارود (۳۷۷)- وقال الحاكم : (صحيح على الشيخين)، ووافقه الذهبي-

۲۱۲۵- اخرجه ابو داود في الصوم (۲/ ۳۱۰) باب: كراهية صوم يوم الشك (۲۳۳۴)، و الترمذي في الصوم (۳/ ۷۰) باب: ما كراهية صوم يوم الشك (۶۸۶)، و النسائي في الصوم (۴/ ۱۵۳) باب: صيام يوم الشك، و ابن ماجه في الصيام (۱/ ۵۲۷) باب: ما صيام يوم الشك (۱۶۴۵)، من طريق ابي سعيد الاشج، به- و اخرجه ابن ابي شيبة عن ابي خالد الاحمر به-و من هذا الوجه الحاكم (۴۲۳/۱، ۴۲۴)، و البيهقي في الكبرى (۲۰۸/۴)- و علقه البخاري في الصوم (۱۴۳/۴)- و قال الترمذي: (حديث حسن صح العمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم و من بعدهم من التابعين، و به يقول: سفيان الثوري ابن انس و عبد الله بن المبارك و الشافعي و احمد و اسحاق؛ كرهوا ان يصوم الرجل اليوم الذي يشك فيه- وراى اكثرهم: ان صا من شهر رمضان ان يقضي يوماً مكانه)- اه-قال الزيلعي في نصب الراية (۴۴۲/۲): (وقال ابن عبد البر: هذا حديث مسند عند يختلفون في ذلك، و وهم القاضي شمس الدين في (الغاية) فعزاه للبخاري و مسلم، و مسلم لم يروه، و البخاري انما ذكره تعليقا انه قد سبط ابن الجوزي في ذلك)- اه-

گیا اور انہوں نے کھانے کے لیے کہا تو ایک شخص پیچھے ہٹ گیا' تو آپ نے فرمایا: جو شخص اس دن روزہ رکھے (جس دن رمضان کے روزے کا شک ہو) تو اس نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن حیان ازدی، ابوخالد احمر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 190ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۴۰۶) (ت ۲۵۶۲)۔

2126- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ دِيْنَارٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ صَوْمِ سِتَّةِ اَيَّامِ الْيَوْمِ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْاَضْحٰى وَاَيَّامِ التَّشْرِيقِ .الْوَاقِدِيُّ غَيْرُهُ اَثْبَتُ مِنْهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ دن کے روزے رکھنے سے منع کیا ہے: (وہ دن جس کے بارے میں شک ہو) عیدالفطر کا دن' عیدالاضحیٰ' تشریق کے ایام۔

اس حدیث کے راویوں میں واقدی کے مقابلے میں دیگر راوی زیادہ مستند ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن خالد بن دینار مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ قال یعقوب بن شیبۃ: ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۱۱/۳)، ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۱۷۹۰)۔

2127- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَالِيَةِ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَازِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَمَارَى النَّاسُ فِيْ

۲۱۲۶- قال البيهقي في المعرفة (۶/۲۳۹) (۸۵۹۲): (واخرجه الواقدي باسناده له عن سعيد المقبري عن ابي هريرة مرفوعاً و الواقدي ضعيف)- اه-وورد الحديث من وجه آخر: فاخرجه البيهقي في المعرفة (۶/۲۳۹) في الصيام' باب: الصوم لروية الهلال (۸۵۹۰-۸۵۹۲) من حديث ابي عباد: عبد الله بن سعيد المقبري' عن ابيه عن ابي هريرة' به- و من هذا الوجه اخرجه البزار (۱/۴۹۸- كشف) رقم (۱۰۶۶)- ثم قال البيهقي: (وهذا مما ينفرد به ابو عباد' و هو غير محتج به)- اه-قلت: عبد الله بن سعيد المقبري: تركه الدارقطني وغيره' و كذبه يحيى القطان' وقال ابن معين: ليس بشيء- ينظر: تهذيب التهذيب (۵/۲۳۸)- و عزاه الزيلعي في نصب الراية (۲/۴۴۲-۴۴۳) للبزار من هذا الوجه- قال الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۳/۱۰۳): (اخرجه البزار' و فيه: عبد الله بن سعيد المقبري: و هو ضعيف)- اه-

۲۱۲۷- اخرجه الطبراني في (معجمه) من طريق حازم بن ابراهيم' به: كم في نصب الراية ۴۴۲)-

هِلَالِ رَمَضَانَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ الْيَوْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ غَدًا فَجَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَزَعَمَ اَنَّهُ قَدْ رَآهُ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ. فَاَمَرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ صُوْمُوْا ثُمَّ قَالَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ ثُمَّ اَفْطِرُوْا وَلَا تَصُوْمُوْا قَبْلَهُ يَوْمًا. تَابَعَهُ الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِيْ ثَوْرٍ وَزَائِدَةُ وَالثَّوْرِيُّ مِنْ رِوَايَةِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى عَنْهُ وَقِيْلَ عَنْ اَبِيْ عَاصِمٍ. وَاَرْسَلَهُ اِسْرَائِيْلُ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَابْنُ مَهْدِيٍّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رمضان کے چاند کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا' بعض نے کہا: آج نظر آ جائے گا' بعض نے کہا: کل نظر آ جائے گا' ایک دیہاتی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ تو اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کے درمیان اعلان کرا دیں کہ وہ روزہ رکھیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے (چاند کو) دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر روزہ رکھنا ختم کر دو۔

اگر تم پر بادل چھا جائیں تو تیس دن کی گنتی پوری کرو' روزے رکھنا شروع کرو اور اس سے ایک دن پہلے روزہ نہ رکھو۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو مرسل روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلم بن قتیبہ شعیری، ابوقتیبہ خراسانی، نزیل بصرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۲۴۸۴)۔

2128- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ رَاَيْتُ الْهِلَالَ فَقَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ. قَالَ تَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ. قَالَ نَعَمْ. قَالَ يَا بِلَالُ نَادِ فِي

۲۱۲۸- اخرجه الترمذي في الصوم (۳/ ۷۴) باب: ما جاء في الصوم بالشهادة (۶۹۱) عن محمد بن اسماعيل عن محمد بن الصباح' حدثنا الوليد بن ابي ثور به- و ابو داود رقم (۲۳۴۰): حدثنا محمد بن بكار بن الريان' حدثنا الوليد' به- و قال الترمذي: (حديث ابن عباس فيه اختلاف- وروى سفيان الثوري وغيره عن سماك عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً- و اكثر اصحاب سماك رووا عن سماك عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً- و العمل على هذا الحديث عند اكثر اهل العلم- قالوا: نقبل شهادة رجل و احد في الصيام- و به يقول ابن المبارك و الشافعي و احمد و اهل الكوفة- قال اسحاق: لا يصام الا بشهادة رجلين- و لم يختلف اهل العلم في الافطار انه لا يقبل فيه الا شهادة رجلين)- اه- والحديث اخرجه البغوي في شرح السنة (۱۷۲۴) من طريق الوليد ايضا-

النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں نے چاند دیکھا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! لوگوں کے درمیان اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

2129- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُورِينَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْجُعْفِيُّ .وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اِنِّي رَاَيْتُ الْهِلَالَ .فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ .قَالَ نَعَمْ .قَالَ يَا بِلَالُ نَادِ فِي النَّاسِ اَنْ يَّصُومُوا غَدًا . الْمَعْنَى مُتَقَارِبٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں نے چاند دیکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں' اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! لوگوں کے درمیان اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

اس حدیث کا مفہوم (پہلے والی روایت کے) مفہوم کے قریب ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن حسین بن سورین ابوحفص قطان، من اھل دیر عاقول، روی عنہ دارقطنی وغیرہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱/ ۲۲۷)۔

2130- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2131- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ

۲۱۲۹- اخرجه ابو داود في الصوم (۲/ ۷۵٤، ۷۵۵) باب: في شهادة الواحد على روية هلال رمضان (۲۳٤۰)، و الترمذي في الصوم (۲/ ۹۹) باب: ما جاء في الصوم بالشهادة (٦۹۱)، و النسائي في الصيام (٤/ ۱۳۲) باب: قبول شهادة الرجل الواحد على هلال شهر رمضان، و ابن الجارود في المنتقى (۳۸۰)، و ابو يعلى رقم (۲٥۲۹)، و ابن حبان (۳٤٤٦)، و الحاكم (۱/ ٤۲٤)، و الطحاوي في المشكل (٤۸۲، ٤۸۳)، و البيهقي (٤/ ۲۱۱)- و ابن خزيمة (۱۹۲٤) من حديث الحسين بن علي الجعفي، به- و اما طريق ابي اسامة عن زائدة، فسياتي في الحديث التالي- و قال ابو داود: (اخرجه جماعة عن سماك عن عكرمة مرسلاً)-اه- و انظر الحديث السابق ايضاً-

۲۱۳۰- اخرجه ابن ماجه في الصيام (۱/ ٥۲۹) باب: ما جاء في الشهادة على روية الهلال (۱٦٥۲)، و ابن خزيمة (۱۹۲۳)، من حديث ابي اسامة...... به-

مُوسٰی حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اِنِّي رَاَيْتُ الْهِلَالَ .فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ .قَالَ نَعَمْ .فَنَادَى اَنْ صُوْمُوْا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے پہلی کا چاند دیکھ لیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کروایا کہ لوگ روزہ رکھیں۔

2132- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِيْ بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ لَيْلَةَ هِلَالِ رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ الْهِلَالَ .فَقَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ .فَنَادَى فِي النَّاسِ اَنْ صُوْمُوْا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رمضان کے چاند والی رات میں ایک شخص آیا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے چاند دیکھ لیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کروایا: تم لوگ روزہ رکھو۔

اس روایت کو شعبہ نامی راوی نے ثوری سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن بکار بن زبیر عیشی -صیرفی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ووحد ابن حبان بینہ وبین محمد بن بکار بن ریان ہاشمی' ان کا انتقال 237ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۴۷)۔

2133- وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الثَّوْرِيِّ مُرْسَلًا .حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا

۲۱۳۱- اخرجه النسائي في الصيام (۴/۱۳۱- ۱۳۲) باب: (قبول شهادة الرجل الواحد على هلال شهر رمضان' و ذكر الاختلاف فيه على سفيان في حديث سماك) عن محمد بن عبد العزيز بن ابي رزمة' اخبرنا الفضل بن موسى ...به-ثم اورده من طريق ابي داود عن سفيان عن سماك عن عكرمة مرسلا -ومن طريق عبد الله- و هو ابن المبارك- عن سفيان عن سماك عن عكرمة مرسلا - وقال: (و هذا اولى بالصواب' لان سماكا كان يلقن فيتلقن' و ابن المبارك اثبت في سفيان من الفضل)- وقوله هذا لم يرد في المطبوع من سننه' و انما نقلته من الزيلعي في نصب الراية (۲/۴۴۳- ۴۴۴)' و قال الزيلعي عقبه: (قال الحافظ محمد بن عبد الواحد: رواية زائدة و حازم بن ابراهيم البجلي مما يقوي رواية الفضل الشيباني' و قد رايت ابن المبارك يروي كثيرا من حديث صحيح فيوقفه- انتهى)- قلت: و الارسال في هذا الحديث جماعة' ذكر منهم هنا: ابو داود' و الترمذي' و النسائي' و الدارقطني- و الحديث اخرجه الحاكم (۱/۴۲۴) ايضا من حديث الفضل ابن موسى' به-

۲۱۳۲- اخرجه الحاكم في المستدرك في الصوم (۱/۴۲۴) قال: حدثنا عبد الباقي بن قانع ...به-

عَمْرُو بْنُ حَكَّامٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا شَهِدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ رَاَى الْهِلَالَ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ . قَالَ نَعَمْ . فَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يُفْطِرُوْا.

☆☆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کی گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھ لیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عیدالفطر کریں۔

2134- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّهُمْ شَكُّوا فِيْ هِلَالِ رَمَضَانَ مَرَّةً فَاَرَادُوْا اَنْ لَّا يَصُوْمُوْا وَاَنْ لَّا يَقُوْمُوْا فَجَآءَ اَعْرَابِيٌّ مِنَ الْحَرَّةِ فَشَهِدَ اَنَّهُ رَاَى الْهِلَالَ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ . قَالَ نَعَمْ . وَشَهِدَ اَنَّهُ رَاَى الْهِلَالَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ اَنْ يَّقُوْمُوْا وَاَنْ يَّصُوْمُوْا . لَمْ يَقُلْ فِيْهِ وَيَقُوْمُوْا غَيْرُ حَمَّادٍ .

☆☆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: لوگوں کو رمضان کے چاند کے بارے میں شک ہوا' انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اگلے دن روزہ نہیں رکھیں گے اور اس رات تراویح نہیں پڑھیں گے' ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پتھریلی زمین کی طرف سے آیا' اس نے یہ گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھ لیا ہے تو اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! پھر اس نے یہ گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھ لیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ اس دن تراویح بھی پڑھیں (اور اگلے دن روزہ بھی رکھیں)۔

صرف حماد نامی راوی نے تراویح ادا کرنے کا ذکر کیا ہے۔

2135-قُرِئَ عَلٰى اَبِيْ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَقَدَّمُوْا هِلَالَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَّلَا يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يُّوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهُ اَحَدُكُمْ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَاَفْطِرُوْا

۲۱۳۳- هكذا اورده الدارقطني من طريق شعبة عن الثوري' به مرسلاً- و قد اخرجه جماعة عن الثوري مرسلاً' كما سبق- و تابعهم عبد الرزاق عن الثوري' به: كما في مصنف عبد الرزاق (۷۳۴۲)- و قد اخرجه جماعة عن سماك به مرسلاً بمتابعة الثوري' كما سبق- و منهم ايضاً: اسرائيل عند ابن ابي شيبة' و حماد' كما سياتي-

۲۱۳۴- اخرجه ابو داود في الصوم (۲/ ۳۱۲) باب: في شهادة الواحد على رؤية هلال رمضان (۲۳۴۱): حدثني موسى بن اسماعيل...... به- و اخرجه الحاكم (۱/ ٤۲٤)' من حديث عثمان بن سعيد الدارمي عن موسى بن اسماعيل...... به- وقال الحاكم: (قد احتج البخاري باحاديث عكرمة' و احتج مسلم باحاديثه سماك بن حرب و حماد بن سلمة' و هذا الحديث صحيح و لم يخرجاه)- اه-

لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطِرُوا . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
رمضان کا چاند نظر آنے سے پہلے (احتیاط کے طور پر روزہ نہ رکھو) البتہ (اگر کسی شخص کا روزہ رکھنے کا معمول ہو اور وہ دن ہو تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے) تم چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر روزے رکھنے ختم کرو اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تیس کی گنتی کرلو اور پھر روزے رکھنے ختم کرو۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2136- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَّابْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَعَجَّلُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ - مِثْلَهُ - فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطِرُوا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
رمضان سے ایک دو دن پہلے ہی (احتیاط کے طور پر روزے رکھنے شروع نہ کردو) پھر تیس کی گنتی پوری کرو اور روزے رکھنے ختم کرو۔

2137- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بِهٰذَا ثُمَّ أَفْطِرُوا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے (پھر روزے رکھنا ختم کرو)۔

2138- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَّأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ . هٰذِهِ أَسَانِيدُ صِحَاحٌ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور یہ تمام اسانید مستند ہیں۔

2139- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

۲۱۳۵- اخرجه الترمذي في الصوم (۳/ ۶۸) باب: ما جاء: لا تقدموا الشهر بصوم (۶۸۴)، من حديث عبدة بن سليمان، و احمد في مسنده (۲/ ۴۳۸) عن يحيى بن سعيد، و ابن حبان في صحيحه (۳۴۵۹)، من حديث يزيد بن هارون، جميعًا - عبدة و يحيى و يزيد - عن محمد بن عمرو، به - و اخرجه البخاري في الصوم (۴/ ۱۵۲) باب: لا يتقدم رمضان بصوم يوم ولا يومين (۱۹۱۴)، و مسلم في الصوم (۲/ ۷۶۲) باب: لا تقدموا رمضان بصوم يوم ولا يومين (۱۰۸۲)، من حديث يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة، به - قال الترمذي: (حديث حسن صحيح، و العمل على هذا عند اهل العلم - كرهوا ان يتعجل الرجل بصيام قبل دخول شهر رمضان؛ لمعنى رمضان - و ان كان رجل يصوم صومًا فوافق صيامه ذلك، فلا باس به عندهم) - اه - و قد حكى ابن حجر اكثر من قول في حكمة النهي من تقدم رمضان بصوم يوم او يومين، و اختار ان الحكم علق بالرؤية، فمن تقدمه بيوم او يومين فقد حاول الطعن في ذلك الحكم - قال ابن حجر: (و هذا هو المعتمد) و راجع فتح الباري (۴/ ۱۵۳)-

۲۱۳۶- اخرجه الدارقطني هنا من رواية ابي بكر بن عياش عن محمد بن عمرو، و اتبعه برواية اسباط بن محمد عن محمد بن عمرو، ثم رواية اسامة بن زيد عن محمد بن عمرو، وقال: (هذه اسانيد صحاح) - اه - وقد مضى ذكر وجوه اخرى لهذا الحديث عن محمد بن عمرو في الذي قبله-

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَةَ اَوْ اَحَدِهِمَا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:
جب پہلی کا چاند دیکھوتو روزے رکھنے شروع کردواور جب تم اسے دیکھوتو روزے رکھنے ختم کردواور اگر بادل چھائے ہوں تو تیس دن روزے رکھو۔

2140- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ اَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ ثُمَّ صُوْمُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا رَمَضَانَ ثَلَاثِيْنَ ثُمَّ اَفْطِرُوْا اِلَّا اَنْ تَرَوْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ .

رَوَاهُ جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ مُسْنَدًا .وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَعَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- .حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ قَبْلَهُ ثُمَّ صُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ .

☆☆ حضرت ربعی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اسے (پہلی کے چاند کو دیکھ کر) روزے رکھواور اسے دیکھ کرہی عید الفطر کرواور اگر بادل چھائے ہوں تو شعبان کے تیس دن کی گنتی پوری کرو پھر روزے رکھنے شروع کرواور اگر (رمضان کے آخری دن) بادل چھائے ہوں تو رمضان کے تیس دن پورے کرواور پھر روزے رکھنے ختم کرو۔ سوائے اس صورت کے کہ تم اس سے پہلے ہی چاند دیکھ لو (یعنی انتیس دن گزرنے کے بعد ہی چاند دیکھ لو)۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(ایک اور روایت کے مطابق حضرت ربعی نے اسے ایک صحابی سے نقل کیا ہے:) مہینہ (شروع ہونے سے پہلے ہی

۲۱۳۹- اخرجه عبد الرزاق في الصيام (١٥٦/٤) باب: الصيام (٧٣٠٥)، و احمد في المسند (٢٨١/٢)- و اخرجه مسلم في الصوم (٧٦٢/٢) باب: وجوب صوم رمضان : لرؤية الهلال، الحديث (١٠٨١)، و النسائي في الصيام (١٣٣/٤-١٣٤) باب: ذكر الاختلاف على الزهري في هذا الحديث، و ابن ماجه في الصوم (١٦٥٥)، باب: ما جاء في (صوموا لرؤيته......) من حديث ابراهيم بن سعد عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة، به-

۲۱۴۰- اخرجه النسائي في الصوم (١٣٦/٤) باب: ذكر الاختلاف على منصور في حديث ربعي فيه، عن محمد بن حاتم عن حبان عن عبد الله عن الحجاج بن ارطاة...... به- و الحجاج ابن ارطاة كثير التدليس، و قد عنعن-وقد اخرجه جرير بن عبد الحميد عن منصور عن ربعي بن حراش عن حذيفة بن اليمان مرفوعاً- اخرجه ابو داود (٢٩٨/٢) كتاب الصوم، باب اذا اغمي الشهر، الحديث (٢٣٢٦)، و النسائي (١٣٥/٤)، و ابن خزيمة في صحيحه رقم (١٩١١)، و البيهقي في سننه (٢٠٨/٤) كتاب الصيام، باب النهي عن استقبال شهر رمضان من طرق عن جرير، به-

روزے رکھنے شروع نہ کرو) جب تک تم پہلی کا چاند نہیں دیکھ لیتے' اس سے پہلے (تم تیس کی گنتی پوری نہیں کر لیتے) روزے رکھنے شروع کرو اور (تیس کی گنتی نہ پوری کرلو تو روزے رکھنے بند نہ کرو)۔

2141- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ مِنْ اَصْلِهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلَاثِيْنَ . هُوَ فِى الْمُوَطَّا عَنْ نَافِعٍ وَّابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَاقْدُرُوْا لَهٗ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

روزے رکھنے اس وقت تک شروع نہ کرو جب تک پہلی کا چاند نہ دیکھ لو اور اس وقت تک ختم نہ کرو جب تک پہلی کا چاند نہ دیکھ لو' اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تیس دن روزے رکھو۔

یہ روایت موطا میں نافع کے حوالے سے' ابن دینار کے حوالے سے' ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: تم اس کی گنتی پوری کرو۔

2142- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ وَّجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُرْشِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ . زَادَ ابْنُ مُرْشِدٍ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا مَضٰى شَعْبَانُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ يَبْعَثُ مَنْ يَّنْظُرُ فَاِنْ رَاٰى فَذَاكَ وَاِنْ لَمْ يَرَ وَلَمْ يَحُلْ دُوْنَ مَنْظَرِهٖ سَحَابٌ وَّلَا قَتَرٌ اَصْبَحَ مُفْطِرًا وَاِنْ حَالَ دُوْنَ مَنْظَرِهٖ سَحَابٌ اَوْ قَتَرٌ اَصْبَحَ صَائِمًا قَالَ وَكَانَ لَا يُفْطِرُ اِلَّا مَعَ النَّاسِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''(مہینہ) بعض اوقات انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ تم اس وقت تک روزہ رکھنا نہ شروع کرو جب تک اسے (رمضان کے چاند کو) دیکھ نہیں لیتے اور اس وقت تک روزے رکھنا بند نہ کرو جب تک اسے یعنی (شوال کے) چاند کو نہیں دیکھ لیتے' اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو اس کی گنتی پوری کرلو''۔

(ابن مرشد نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی ہے' نافع بیان کرتے ہیں:) جب شعبان کے انتیس دن گزر جاتے تو

۲۱۴۱- اخرجه مالك في الموطا في اول الصيام (۲۸٦/۱) و من طريقه: الشافعي في مسنده (۲۷۲/۱) و البخاري في الصوم (۱۱۹/٤)- باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم : (اذا رايتم الهلال فصوموا) (۱۹۰٦) و مسلم في الصيام (۷۵۹/۲) باب: و جوب شهر رمضان لروية الهلال (۱۰۸۰) و البيهقي في الكبرى (۲۰٤/٤) و في المعرفة (۲۳۲/٦) في الصوم باب: الصوم لروية الهلال (۸۵٦۰)-

۲۱٤۲- اخرجه مسلم في الصوم (۷۵۹/۲) باب: وجوب صوم رمضان لروية الهلال (۱۰۸۰) من حديث ابن علية عن ايوب به-واخرجه ابو داود في الصوم (۳۰٦/۲) باب: الشهر يكون تسعاً و عشرين (۲۳۲۰) و احمد (۵/۲) والدارمي رقم (۱٦۹۷-ط هاشمي) و ابن خزيمة (۱۹۱۸) من حديث حماد عن ايوب به- و اخرجه مسلم في الصيام باب وجوب صوم رمضان لروية الهلال الحديث (۱۰۸۰/۵) و النسائي (۱۲۲/۳) و احمد في المسند (۱۳/۲) و ابن خزيمة رقم (۱۹۱۳) من طريق عبيد الله عن نافع به-

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کسی سے کہتے جو چاند نظر آنے کا جائزہ لے اگر نظر آ جاتا تو ٹھیک' اگر نظر نہ آتا تو اس دوران چاند کو دیکھنے میں کوئی بادل یا غبار حائل نہ ہوتا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اگلے دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور اگر (چاند نظر نہ آتا تو) اور اسے دیکھنے میں غبار یا بادل حائل ہوتا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اگلے دن روزہ رکھتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما لوگوں کے ساتھ ہی روزے رکھنے ختم کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن مرشد، ابوقاسم بزاز۔ روی عن عباس عثمان یزید بحرانی، وحسن بن عرفۃ عبدی۔ روی عنہ علی بن محمد بن ... ، وابوحسن دارقطنی، ویوسف بن عمر قواس، وغیرھم۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۱۹/۷)۔

2143 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ التَّيْمِيُّ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ مُعْتَمِرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لاَ تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰى تَرَوُا الْهِلاَلَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلاَتُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلاَلَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ ربعی بن حراش' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خبردار! (رمضان کے) مہینے سے پہلے (احتیاط کے طور پر روزہ نہ رکھو) اس وقت تک جب تک تم چاند نہیں دیکھ لیتے (یا تیس دنوں کی تعداد پوری کرلو) اور روزے رکھنے اس وقت تک بند نہ کرو جب تک تم چاند نہیں دیکھ لیتے (یا تعداد پوری نہیں کر لیتے)۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2144 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لاَ تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ لاَ تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلاَلَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلاَثِيْنَ ثُمَّ تَصُوْمُوا وَلاَتُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلاَلَ اَوْ تُتِمُّوا اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلاَثِيْنَ . وَهٰذَا مِثْلُهُ .

☆☆ ربعی بن حراش' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"(رمضان کے) مہینے سے پہلے (احتیاط کے طور پر روزہ) نہ رکھو' روزے رکھنے اس وقت تک شروع نہ کرو جب

2143- تفرد به المصنف بهذا الاسناد' و هو اسناد حسن؛ فان عبيدة بن حميد التيمي صدوق ربما اخطا؛ كما قال الحافظ في التقريب (ت ...) و سياتي من طريق سفيان عن منصور في الذي بعده-

2144- اخرجه احمد (٤/ ٣١٤) و النسائي (٤/ ١٣٥) كتاب الصوم: باب ذكر الاختلاف على منصور في حديث ربعي من طريق سفيان. و هو عند عبد الرزاق في المصنف (٤/ ١٦٤) رقم (٧٣٣٧) من طريق الثوري ايضاً-

تک چاند نہ دیکھ لو یا تیس کی تعداد مکمل نہ کرلو' پھر روزے رکھنے شروع کرو اور اس وقت تک روزے رکھنے ختم نہ کرو جب تک (شوال کا چاند) نہ دیکھ لو یا تیس کی تعداد مکمل نہ کرلو"۔

2145- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِیُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' جو اس کی مانند ہے۔

2146- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْبَخْتَرِیَّ الطَّائِیَّ يَقُوْلُ اَهْلَلْنَا هِلَالَ رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ الشُّقُوْقِ فَشَكَكْنَا فِی الْهِلَالِ فَبَعَثْنَا رَجُلًا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ اللّٰهَ اَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ . صَحِيْحٌ عَنْ شُعْبَةَ .وَرَوَاهُ حُصَيْنٌ وَّاَبُوْ خَالِدٍ الدَّالَانِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ .وَلَمْ يَقُلْ فِيْهِ عِدَّةَ شَعْبَانَ غَيْرُ اٰدَمَ وَهُوَ ثِقَةٌ.

☆☆ ابوبختری بیان کرتے ہیں: ہمیں ذاتِ شقوق کے مقام پر عید کا چاند نظر آیا' ہمیں اس بارے میں شک ہوا' کہ پہلی کا چاند ہے یا دوسری یا تیسری تاریخ کا ہے' تو ہم نے ایک شخص کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو چاند دیکھنے کے ساتھ متعلق کیا ہے' اگر تم پر بادل چھائے ہوں تو شعبان مہینے کی تیس کی تعداد پوری کرلو۔

یہ روایت شعبہ سے منقول ہونے کے حوالے سے مستند ہے۔ دیگر راویوں نے اسے عمرو بن مرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ صرف آدم نامی راوی نے اس حدیث میں ''شعبان کی تعداد'' کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

اور یہ راوی ثقہ ہے۔

2147- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَوْ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُبِّیَ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ . يَعْنِیْ عُدُّوْا شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ .صَحِيْحٌ شُعْبَةَ كَذَا رَوَاهُ اٰدَمُ عَنْ شُعْبَةَ وَاَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ عَنْ اٰدَمَ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ فِيْهِ فَعُدُّوْا شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ وَلَمْ يَعْنِیْ.

۲۱۴۶- اخرجه مسلم في صحيحه (۲/ ۱۶۵) كتاب الصيام' باب بيان انه لا اعتبار بكبر الهلال و صغره ...... الحديث (۲۸/ ۱۰۸۸) و (۲۷/ ۱۰۸۸) و ابن خزيمة (۱/ ۳۳۷' ۳۴۴' ۳۷۱)' و ابن خزيمة رقم (۱۹۱۵) من طريق شعبة عن عمرو بن مرة' به-واخرجه مسلم رقم (۲۷/ ۱۰۸۸)' و ابن خزيمة (من طريق حصين عن عمرو بن مرة' به- و قد تقدم الحديث من وجه آخر عن ابن عباس' و سياتي في باب الشهادة على رؤية الهلال (۱۹۰۹)
۲۱۴۷- اخرجه البخاري في الصوم (۴/ ۱۴۳) باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم : (اذا رايتم الهلال فصوموا ......) آدم ...... به- و اخرجه مسلم في الصوم (۲/ ۷۶۲) باب: وجوب صوم رمضان' لرؤية الهلال (۱۰۸۱)' و النسائي في الصوم (۴/ ۱۳۲) اكمال شعبان ثلاثين اذا كان غيم' و الطيالسي (۲۴۸۱)' و احمد في (مسنده) (۲/ ۴۵۴' ۴۵۶)' من وجوه عن شعبة' به-واخرجه مسلم الموضع السابق من حديث الربيع بن مسلم عن محمد بن زياد' به- و له طرق اخرى ستاتي ان شاء الله تعالى-

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اسے (پہلی کے چاند کو) دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو اور اسے دیکھ کر ہی روزے رکھنے ختم کرو اور اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تیس کی تعداد پوری کرو''۔

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: یعنی شعبان کے تیس دن کی تعداد پوری کرلو۔

یہ روایت شعبہ سے منقول ہونے کے حوالے سے مستند ہے۔ امام بخاری نے اس روایت کو آدم کے حوالے سے شعبہ سے نقل کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں:

''تم شعبان کے مہینے کی تیس دن کی تعداد پوری کرلو''۔

اس روایت میں لفظ ''یعنی'' نقل نہیں کیا گیا ہے۔

2148- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ اَبُو الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَحْصُوا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ وَلَاتَخْلِطُوا بِرَمَضَانَ اِلَّا اَنْ يُوَافِقَ ذٰلِكَ صِيَامًا كَانَ يَصُوْمُهُ اَحَدُكُمْ وَصُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاِنَّهَا لَيْسَتْ تُغَمَّى عَلَيْكُمُ الْعِدَّةُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

رمضان کے لیے شعبان کی پہلی کے چاند کا حساب رکھو اور شعبان کو رمضان کے ساتھ نہ ملاؤ' البتہ اگر کسی شخص کے دوسرے دن کے معمول کے مطابق اس دن روزہ ہو (تو اس کا حکم مختلف ہوگا) پہلی کے (چاند کو) دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو اور اسے دیکھ کر ہی روزے رکھنے بند کرو اور اگر بادل چھائے ہوں تو تعداد پوری کرنا تمہارے لیے مشکل نہیں ہوگا۔

2149- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا لُوَيْنٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَعَلَ اللّٰهُ الْاَهِلَّةَ مَوَاقِيتَ لِلنَّاسِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا

۲۱۴۸- اخرجه البيهقي في سننه (٢٠٦/٤) كتاب الصيام' باب الصوم لرؤية الهلال من طريق الدارقطني' به- و اخرجه الترمذي في سننه (٦٢/٢) كتاب الصوم' باب ما جاء في احصاء هلال شعبان لرمضان' الحديث (٦٨٧): حدثنا مسلم بن الحجاج' حدثنا يحيى بن يحيى فذكره-واخرجه الحاكم (٤٢٥/١): حدثنا ابو بكر بن اسحاق الفقيه' انبا اسماعيل بن قتيبة' ثنا يحيى بن يحيى' به- و صححه على شرط مسلم-وقد مضى تخريجه من وجوه عن محمد بن عمرو...... به' لكن بلفظ آخر ولا يحفظ هذا اللفظ- ذكره ابن ابي حاتم في العلل (٢٣٦/١)(٦٧٠) من حديث ابي معاوية' به' وسال ابه عنه؛ فقال ابو حاتم الرازي: (هذا خطا' انما هو محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم : صوموا لرؤيته' و افطروا لرؤيته' اخطا ابو معاوية في هذا الحديث)- اه- و انظر: العلل (٢٤٥/١) رقم (٧١٨)-

۲۱۴۹- اخرجه الطبراني في الكبير (٣٩٧/٨) رقم (٨٢٣٧) من طريق محمد بن سليمان لوين' و يحيى بن اسحاق قالا : حدثنا محمد بن جابر' به- و اخرجه ابن عدي (١٥٠/٦) من طريق لوين' به- و اخرجه احمد في مسنده (٢٣/٤) من طريقين عن محمد بن جابر' به- و اخرجه ابن عدي ايضا (١٥٠/٦) من طريق يحيى بن يحيى' ثنا محمد بن جابر' به- و اعله الهيثمي في المجمع (١٤٥/٣) بمحمد بنجابر- و الحديث ضعفه السيوطي في الدر المنثور (٣٦٨/١) ايضاً-و (محمد بن جابر هو السحيمي الحنفي: قال البخاري: ليس بالقوي يتكلمون فيه- روى مناكير' وقال ابو داود: ليس بشيء' و تركه ابن مهدي بآخره' و ضعفه احمد و النسائي و غيرهما-

وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَتِمُّوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ ۔قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْهُ وَحَدِيثَيْنِ اٰخَرَيْنِ ۔مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔

☆☆ حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''اللہ تعالیٰ نے پہلی کے چاند کو لوگوں کے لیے دنوں کا حساب رکھنے کے لیے رکھا ہے' جب تم اسے دیکھو تو روزے رکھنے شروع کرو اور جب تم اسے دیکھو تو روزے رکھنے بند کرو اور اگر تم پر بادل چھائے ہوں تو تیس کی تعداد پوری کر لو''۔

محمد بن جابر راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ان سے سنی ہے' اس کے علاوہ مزید دو روایات سنی ہیں۔

محمد بن جابر نامی راوی مستند نہیں ہیں' یہ ضعیف ہیں۔

2150- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَحْصُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ وَلَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ أَفْطِرُوا فَإِنَّ الشَّهْرَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا ۔وَخَنَسَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ ۔الْوَاقِدِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔

☆☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رمضان کے لیے شعبان کی تعداد کا خیال رکھو' رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے پہلے روزہ نہ رکھو' جب تم اسے (پہلی کے چاند کو) دیکھ لو تو روزے رکھنے شروع کرو اور جب تم اسے دیکھ لو تو روزے رکھنے بند کرو' اگر تم پر بادل چھائے ہوں تو تیس دن کی تعداد پوری کر لو اور پھر روزے رکھنے بند کرو' کیونکہ مہینہ بعض اوقات اتنا' اتنا اور اتنا بھی ہوتا ہے' تیسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انگوٹھے کو اندر کی طرف کر لیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حنظلۃ بن علی بن اسقع اسلمی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۰۶)۔

2151- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

وَحَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ

۲۱۵۰- تفرد به الدارقطني- و الواقدي متروك الحديث كما سبقت الترجمة- و قد ورد نحو هذا اللفظ من حديث ابي هريرة و لا بحث فيه على ما سبق قريباً-

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَلَا تَصُوْمُوا حَتّٰى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَتِمُّوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ فِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَاَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّوْنَ وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَّكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَّكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ مَنْحَرٌ.

رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ وَرَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مہینہ بعض اوقات انتیس دن کا بھی ہوتا ہے' اس لیے تم روزے رکھنے اس وقت تک شروع نہ کرلو جب تک تم چاند دیکھ نہ لو اور روزے رکھنے اس وقت تک بند نہ کرو جب تک اسے نہ دیکھ لو اور اگر بادل چھائے ہوں تو تمیں کی تعداد پوری کرلو' تمہاری عید الفطر اس دن ہوگی جب سب لوگ عید الفطر کریں گے اور عید الاضحیٰ اس دن ہوگی جب سب لوگ عید الاضحیٰ کریں گے۔ عرفہ سارے کا سارا وقوف کرنے کی جگہ ہے' منیٰ سارے کا سارا قربانی کرنے کی جگہ ہے اور مکہ کی ہر گلی قربانی کرنے کی جگہ ہے۔

حماد بن زید نے اس روایت کو ایوب کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2152- حَدَّثَنَاهُ ابْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَذَكَرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

وَتَابَعَهُ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں' اس کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کا تذکرہ ہے جبکہ اسی روایت کی متابعت بھی موجود ہے۔

2153- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ سَوَاءٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صُوْمُوا لِرُؤْيَتِهِ . ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ اِلٰى اٰخِرِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ . رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ مِنَ الثِّقَاتِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

۲۱۵۱- اخرجه البيهقي في سننه (٤/٢٥١-٢٥٢) كتاب الصيام' باب القوم يخطئون في رؤية الهلال من طريق الدارقطني' به- و اما طريق حماد عن ايوب فاخرجه ابو داود في سننه رقم (٢٣٢٤) كتاب الصوم: باب اذا اخطا القوم الهلال- و من طريق ابي داود' اخرجه الدارقطني- و سياتي في الحديث التالي -والحديث اختلف فيه على ايوب- كما قال الدارقطني في العلل (١٠/٦٢)-: (فاخرجه داود في الزبرقان و عبيد الله بن عمرو الرقي و حماد بن زيد عن ايوب مرفوعاً' ووقفه ابن علية و الثقفي عن ايوب عن ابي هريرة)- اه- و قد اختلف فيه على ابن المنكدر: فرفعه روح بن القاسم و معمر: كما سياتي بعد الحديث التالي -و اختلف على ايوب فيه على النحو الذي نقلته عن العلل- و اخرجه ايضاً ابن علية عن ابن المنكدر عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً' و لم يذكر ابا هريرة-

۲۱۵۲- اخرجه ابو داود في سننه في الصوم (٢/٣٠٧) باب: اذا اخطا القوم الهلال (٢٣٢٤): ثنا محمد بن عبيد' به' و من طريقه اخرجه الدارقطني هنا- و انظر الحديث السابق-

۲۱۵۳- [اخر]جه البيهقي في سننه (٤/٢٥٢) كتاب الصيام' باب القوم يخطئون في رؤية الهلال من طريق الدارقطني' به- و اخرجه عبد الرزاق في المصنف (٤/١٥٦) رقم (٧٣٠٤) عن معمر عن ابن المنكدر' به-

''چاند کو دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو''۔

پھر انہوں نے اس کے حسبِ سابق حدیث نقل کی ہے' لیکن اس میں اس بات کا ذکر نہیں کیا: ''مہینہ بعض اوقات انتیس دن کا ہوتا ہے''۔

اس روایت کے راوی روح بن قاسم ثقہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ازھر بن جمیل بن جناہ ہاشمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بصری شطی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یغرب، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۵۱)۔

2154- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ خَالِدٍ وَّثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ جَمِيْعًا عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ صَوْمُكُمْ يَوْمَ تَصُوْمُوْنَ وَفِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تمہارے روزے اسی دن ہوں گے' جب سب لوگ روزہ رکھیں گے اور تمہاری عید اسی دن ہوگی جب سب لوگ عید کریں گے۔

2155- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيْلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُوْمُوْنَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ . الْوَاقِدِيُّ ضَعِيْفٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: روزہ اسی دن ہوگا جب تم سب روزہ رکھو گے اور عید الفطر اسی دن ہوگی جب تم سب عید الفطر کرو گے اور بڑی عید اسی دن ہوگی جب تم سب لوگ عید قربان کرو گے۔

اس روایت کا راوی واقدی ضعیف ہے۔

2-باب فِیْ وَقْتِ السَّحَرِ

باب 2: سحری کا وقت

2156- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَ

۲۱۵۴- في اسناده محمد بن عمر الواقدي متروك؛ كما تقدم- و اخرجه البيهقي في سننه (۲۵۲/٤) كتاب الصيام' باب القوم يخطئون رؤية الهلال من طريق ابي سعيد مولى بني هاشم' ثنا عبد الله بن جعفر المخزومي عن عثمان الاخنس عن المقبري عن ابي هريرة- سياتي من هذا الطريق في الحديث التالي-

بن عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا سَمِعَ اَحَدُکُمُ النِّدَاءَ وَالْاِنَاءُ عَلٰی یَدِهٖ فَلَا یَضَعُهُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَهُ مِنْهُ . قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ اَسْنَدَهُ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ کَمَا قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰی.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جب کوئی شخص اذان کی آواز سنے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اس وقت نہ رکھے جب تک اس سے اپنی ضرورت پوری نہ کرے۔

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: اس روایت کی سند کو روح بن عبادہ نامی راوی نے اسی طرح نقل کیا ہے جیسے عبدالاعلیٰ نے بیان کیا ہے۔

2157 - حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَیْدٍ اَبُو الْفَضْلِ الْخَوَارِزْمِیُّ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَبِیْعَةَ بْنَ یَزِیْدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَائِشٍ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) یَقُوْلُ الْفَجْرُ فَجْرَانِ فَاَمَّا الْمُسْتَطِیْلُ فِی السَّمَآءِ فَلَا یَمْنَعَنَّ السَّحُوْرَ وَلَا تَحِلُّ فِیْهِ الصَّلَاةُ وَاِذَا اعْتَرَضَ فَقَدْ حَرُمَ الطَّعَامُ فَصَلِّ صَلَاةَ الْغَدَاةِ. اِسْنَادٌ صَحِیْحٌ.

☆☆ عبدالرحمٰن بن عائش جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: فجر دو طرح کی ہوتی ہے ایک وہ جو آسمان میں لمبائی کی سمت میں پھیلتی ہے یہ آدمی کی سحری میں رکاوٹ نہیں ہوتی اس وقت میں نماز (فجر) ادا کرنا جائز نہیں لیکن جب یہ چوڑائی کی سمت میں پھیل جائے تو اس وقت (سحری کا) کھانا حرام ہو جاتا ہے اور اس وقت آپ صبح کی نماز ادا کر سکتے ہیں۔

یہ روایت مستند ہے۔

2158 - حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ الْمُغِیْرَةِ اَبُوْ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْكٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ هُمَا فَجْرَانِ فَاَمَّا الَّذِیْ کَاَنَّهُ ذَنَبُ السِّرْحَانِ فَاِنَّهُ لَا یُحِلُّ شَیْئًا وَلَا یُحَرِّمُهُ وَاَمَّا الْمُسْتَطِیْلُ الَّذِیْ عَارَضَ الْاُفُقَ فَفِیْهِ تَحِلُّ الصَّلَاةُ وَیَحْرُمُ الطَّعَامُ . هٰذَا مُرْسَلٌ.

---

[1] اخرجه ابو داود (٢/ ٣١٤) كتاب الصوم: باب: في الرجل يسمع النداء و الاناء على يده ' الحديث (٢٣٥٠): حدثنا عبد الاعلى بن حماد ...... به- و من طريق ابي داود اخرجه الدارقطني هنا- و اخرجه الحاكم في المستدرك (١/ ٢٠٣)' و البيهقي (٤/ ٢١٨) من طرق عن حماد عن محمد بن عمرو' به- و اخرجه احمد في المسند (٢/ ٥١٠)' و البيهقي (٤/ ٢١٨)' و الحاكم (١/ ٢٠٣) من طريق حماد بن سلمة عن عمار بن ابي عمار عن ابي هريرة' وزاد فيه: (وكان المؤذنون يؤذنون اذا بزغ الفجر)- و صحح الحاكم الطريق الاول على شرط مسلم' وسأل ابن ابي حاتم اباه عن هاتين الروايتين لحماد! فقال ابوه: (هذان الحديثان ليسا بصحيحين: اما حديث عمار فعن ابي هريرة موقوف' و عمار ثقة والحديث الآخر ليس بصحيح)- ا ه- وانظر علل ابن ابي حاتم (١/ ١٢٣-١٢٤) رقم (٣٤٠)' (١/ ٢٥٦- ٢٥٧) (٧٥٩)-

[2] الحديث في اسناده الوليد بن مسلم' و هو ثقة' لكنه يدلس و يسوي الاسانيد- و عبد الرحمن بن عائش: قال ابو حاتم: اخطا من قال له صحبة- انظر: جامع التحصيل للعلائي (ص٢٢٣)' و قال الحافظ في التقريب (ت ٣٩٣٦): يقال: له صحبة- و قال ابو حاتم: من قال في روايته: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ' وقد اخطا)- ا ه-

[3] اخرجه الحاكم في الصلاة (١/ ١٩١)' من حديث يزيد بن هارون عن ابن ابي ذئب به- و صحح اسناده-

☆☆ محمد بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

فجر دوطرح کی ہوتی ہے' ایک جو بھیڑیے کی دُم کی طرح کی ہوتی ہے' وہ کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتی تاہم جو چوڑائی سمت میں پھیلتی ہے' اس میں نماز پڑھنا حلال ہو جاتا ہے اور سحری کا (کھانا) کھانا حرام ہو جاتا ہے۔

یہ روایت مرسل ہے۔

2159- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ الْكُوفِيُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْفَجْرُ فَجْرَانِ فَجْرٌ تَحْرُمُ فِيْهِ الصَّلاَةُ وَيَحِلُّ فِيْهِ الطَّعَامُ وَفَجْرٌ يَحْرُمُ فِيْهِ الطَّعَامُ وَتَحِلُّ فِيْهِ الصَّلاَةُ . لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ اَبِىْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ عَنِ الثَّوْرِيِّ .وَوَقَفَهُ الْفِرْيَابِيُّ وَغَيْرُهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ .وَوَقَفَهُ اَصْحَابُ ابْنِ جُرَيْجٍ اَيْضًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

فجر دوطرح کی ہوتی ہے' ایک وہ ہے جس میں (فجر کی) نماز پڑھنا جائز نہیں ہوتا' (سحری کا کھانا) کھانا حلال ہوتا ہے' ایک فجر وہ ہے جس میں (سحری) کا کھانا' کھانا جائز نہیں ہوتا' اس میں (فجر کی نماز) ادا کرنا جائز ہوتا ہے۔

اس روایت کو زبیری نے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

فریابی اور دیگر محدثین نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

جبکہ ابن جریج کے شاگردوں نے ان کے حوالے سے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2160- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَبَّارُ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ فِىْ حِجْرِ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَصَلَّى ذَاتَ لَيْلَةٍ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اخْرُجْ فَانْظُرْ هَلْ طَلَعَ الْفَجْرُ .قَالَ فَخَرَجْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَقُلْتُ قَدِ ارْتَفَعَ فِى السَّمَآءِ اَبْيَضُ فَصَلَّى مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اخْرُجْ فَانْظُرْ هَلْ طَلَعَ الْفَجْرُ فَخَرَجْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَقُلْتُ لَهُ قَدِ اعْتَرَضَ فِى السَّمَاءِ اَحْمَرَ .فَقَالَ هِيتَ الْاٰنَ فَاَبْلِغْنِىْ سَحُوْرِىْ.

☆☆ سالم بن ابوعبید بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زیر تربیت تھا' ایک رات انہوں نے جـ

۲۱۵۹- اخرجه ابو بكر محمد بن اسحاق بن خزيمة النيسابوري في صحيحه في الصلاة (۱/ ۱۸۴-۱۸۵) باب: ذكر بيان الفجر الذي ... صلاة الصبح بعد طلوعه (۳۵۶) عن محمد بن علي بن محرز الكوفي ...... به- و قال ابن خزيمة: (لم يرفعه في الدنيا غيره ابي ... الزبيري)- اه-و من طريق ابن خزيمة: اخرجه الحاكم في الصلاة (۱/ ۱۹۱) و في الصوم (۱/ ۴۲۵) و البيهقي في الصوم (۴/ ...) قال الحاكم في الموضع الاول: (صحيح على شرط الشيخين في عدالة الرواة و لم يخرجاه و اني قد رايته من حديث عبد ... الوليد عن الثوري موقوفاً- و الله اعلم)- اه-و صححه في الموضع الثاني ايضاً و زاد في اسناده و صححه بكونه: (خبر غريب ...) البيهقي: (اسنده ابو احمد الزبيري و اخرجه غيره عن الثوري موقوفاً على ابن عباس)- اه-

۲۱۶۰- اسناده حسن: ابو حفص الابار: هو عمر بن عبد الرحمن بن قيس الابار صدوق: كما قال الحافظ في التقريب (ت ۴۹۷۱)-

منظور تھا' اتنی دیر نماز ادا کی' پھر فرمایا: صبح صادق ہوگئی ہے؟ سالم بیان کرتے ہیں: میں باہر آیا اور واپس آ کر بتایا: آسمان میں سفیدی اوپر کی طرف جارہی ہے (لمبائی کی سمت میں ہے) تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جتنا اللہ کو منظور تھا' اتنی دیر نوافل ادا کیے پھر فرمایا: جاؤ جا کر دیکھو کیا صبح صادق ہوگئی ہے؟ میں پھر آیا اور آ کر جواب دیا کہ آسمان میں چوڑائی کی سمت میں سرخی پھیل گئی ہے' تو انہوں نے فرمایا: ہاں! اب وقت ہوگیا ہے' میرا سحری کا کھانا لے آؤ۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سالم بن عبید اشجعی، من اہل صفۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۸۰/۱)۔

2161- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ وَقَالَ فَقُلْتُ قَدِ اعْتَرَضَ فِي السَّمَآءِ وَاحْمَرَّ فَقَالَ ائْتِ الْاٰنَ بِشَرَابِيْ قَالَ وَقَالَ يَوْمًا اٰخَرَ قُمْ عَلَى الْبَابِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْفَجْرِ . وَهٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''میں نے یہ کہا: چوڑائی کی سمت میں روشنی ہے اور وہ سرخ ہے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب میرے لیے پینے کا سامان لے آؤ''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دروازے پر کھڑے رہو (میرے اور فجر کے درمیان) اور جب (فجر ہو جائے) تو مجھے بتا دینا۔

یہ روایت مستند ہے۔

2162- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ وَاَخُوْهُ اَبُوْ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النُّعْمَانِ السُّحَيْمِيُّ قَالَ اَتَانِيْ قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ فِيْ رَمَضَانَ فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ بَعْدَ مَا رَفَعْتُ يَدِيْ مِنَ السَّحُوْرِ لِخَوْفِ الصُّبْحِ فَطَلَبَ مِنِّيْ بَعْضَ الْاِدَامِ فَقُلْتُ يَا اَبَا عُمَارَةَ لَوْ كَانَ بَقِيَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّيْلِ شَيْءٌ لَاُدْخِلَنَّكَ اِلٰى طَعَامٍ عِنْدِيْ وَشَرَابٍ .قَالَ عِنْدَكَ فَدَخَلَ فَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ثَرِيْدًا وَلَحْمًا وَنَبِيْذًا فَاَكَلَ وَشَرِبَ وَاَكْرَهَنِيْ فَاَكَلْتُ وَشَرِبْتُ وَاِنِّيْ لَوَجِلٌ مِنَ الصُّبْحِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِيْ طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا يَغُرَّنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَعْرِضَ لَكُمُ الْاَحْمَرُ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ .قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

۲۱۶۲- اخرجه الترمذي في الصوم (۸۵/۲) باب: ما جاء في بيان الفجر (۷۰۵) عن هناد حدثنا ملازم بن عمرو به- و قال الترمذي: حديث طلق بن علي حديث حسن غريب من هذا الوجه' العمل على هذا عند اهل العلم: انه لا يحرم على الصائم الاكل و الشرب حتى يكون الفجر الاحمر المعترض- و به يقول عامة اهل العلم)- اه- و اخرجه ابو داود في الصوم (۳۱۴/۲) باب: وقت السحور (۲۳۴۸) عن محمد بن عيسى' ثنا ملازم بن عمرو...... به- وقال ابو داود: (هذا مما تفرد به اهل اليمامة)- اه- و اخرجه ابن خزيمة في الصوم (۱۹۳۰): حدثنا احمد بن المقدام' نا ملازم بن عمرو...... به-و اخرجه احمد (۲۳/۴) من طريق محمد بن جابر عن عبد الله بن النعمان' به-

☆☆ عبداللہ بن نعمان بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ رمضان کے مہینے میں رات کے آخری حصہ میں حضرت قیس بن طلق رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے، اس وقت صبح کے خوف کی وجہ سے سحری کھانا بند کیا جا چکا تھا، انہوں نے مجھ سے سالن مانگا، میں نے کہا: اے چچا جان! اگر رات کا ابھی کچھ حصہ باقی ہے تو میں آپ کو کھانے اور پینے کا سامان دیتا ہوں، انہوں نے فرمایا: تمہارے پاس ہے؟ پھر وہ اندر تشریف لے آئے تو میں نے سامنے (ثرید) ''گوشت اور نبیذ'' دیئے، انہوں نے انہیں کھا لیا اور پی بھی لیا اور مجھے بھی مجبور کیا، تو میں نے بھی کھا اور پی لیا اور مجھے صبح ہو جانے کا اندیشہ تھا، پھر حضرت طلق نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: تم لوگ (سحری میں) کھاتے پیتے رہو اور لمبائی کی سمت میں پھیلنے والی روشنی تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے، تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو، جب تک سرخی چوڑائی کی سمت میں تمہارے سامنے نہیں پھیل جاتی۔

راوی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بیان کی۔

اس کے راوی قیس بن طلق مستند نہیں ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ملازم بن عمرو سحیمی یمامی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ابن معین وابوزرعۃ ونسائی، و ابوحاتم: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ووثقہ احمد، وروی عنہ ولدہ صالح، قال: حالہ مقارب۔ ذھبی: لاجل ھذہ لفظۃ اوردتہ، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۵۱۲/۶، ۵۱۳)۔

2163- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ اَبِى حَيَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِى اِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لاَ يَمْنَعَنَّ مِنْ سُحُورِكُمْ اَذَانُ بِلاَلٍ وَلاَ بَيَاضُ الْاُفُقِ الَّذِى هٰكَذَا حَتّٰى يَسْتَطِيرَ . اِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے وقت یہ بات بیان کی: بلال کی اذان تمہیں سحری کرنے سے نہ روکے اور (اس طرح لمبائی کی سمت میں) اُفق میں پھیلنے والی روشنی بھی تمہیں نہ روکے جب تک وہ چوڑائی کی سمت میں پھیل جاتی (تم سحری کھا سکتے ہو)۔

یہ روایت مستند ہے۔

۲۱۶۳- اخرجه ابو داود في الصوم (۳۶۳/۲) باب: وقت السحور (۲۳۴۶) عن مسدد' به- و من طريقه اخرجه الدارقطني هنا- و اخرجه مسلم (۷۶۹/۲) كتاب الصيام' باب بيان ان الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر و ان له الاكل و غيره' الحديث (۱۰۹۴/۴۰) و ابن خزيمة (۱۹۲۹) من طرق عن عبد الله بن سوادة' به-واخرجه الترمذي في الصوم (۸۶/۲) باب: ما جاء في بيان الفجر (۱۳/۵) عن هناد و يوسف ابن عيسى قالا: حدثنا وكيع عن ابي هلال عن سوادة بن حنظلة القشيري عن سمرة بن جندب' به- وقال: حسن)- اه- و اخرجه مسلم (۷۷۰/۲) كتاب الصيام' باب بيان ان الدخول في الصيام يحصل بطلوع الفجر' الحديث (۱۰۹۴/۴۴) و (۱۸۰۷/۵) و النسائي (۱۴۸/۴)- من طرق عن شعبة عن سوادة بن حنظلة' به-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن سوادۃ بن حنظلۃ قشیری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۳۹۶)۔

2164- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَوَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَغُرَّنَّكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَّلَاهٰذَا الْبَيَاضُ - لِعَمُوْدِ الصُّبْحِ - حَتّٰى يَسْتَطِيْرَ.

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
بلال کی اذان تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے اور یہ سفیدی بھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات صبح کے وقت لمبائی میں پھیلنے والی روشنی کے متعلق فرمائی اور فرمایا: جب تک یہ چوڑائی کی سمت میں نہیں پھیل جاتی تم (سحری) کھا سکتے ہو۔

3-باب الشَّهَادَةِ عَلٰى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ.

باب 3: چاند دیکھنے کی گواہی

2165- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِىُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ الْجَدَلِىُّ جَدِيلَةُ قَيْسٍ اَنَّ اَمِيْرَ مَكَّةَ خَطَبَنَا فَنَشَدَ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ رَاَى الْهِلَالَ لِيَوْمِ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ قَالَ عَهِدَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ نَنْسُكَ فَاِنْ لَمْ نَرَهُ وَشَهِدَ شَاهِدَا عَدْلٍ نَسَكْنَا بِشَهَادَتِهِمَا .قَالَ فَسَاَلْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ الْحَارِثِ مَنْ اَمِيْرُ مَكَّةَ قَالَ لَا اَدْرِىْ ثُمَّ لَقِيَنِىْ بَعْدُ فَقَالَ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ اَخُوْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ .هٰذَا اِسْنَادٌ مُتَّصِلٌ صَحِيْحٌ.

☆☆ حسین بن حارث جدلی بیان کرتے ہیں: مکہ کے گورنر نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے لوگوں کو یہ قسم دی اور دریافت کیا: کس شخص نے ''فلاں پہلی'' کا چاند دیکھا تھا' پھر اس نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (ہدایت کی تھی کہ ہم عید الاضحیٰ کے دن قربانی کریں) اگر ہم خود چاند نہ دیکھیں اور دو عادل گواہ اس بات کی گواہی دیں تو ہم ان دونوں کی گواہی پر قربانی (یعنی عید الاضحیٰ) کرلیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن حارث سے دریافت کیا کہ وہ گورنر کون شخص تھا' تو انہوں نے جواب دیا: مجھے معلوم نہیں' اس کے بعد میری ملاقات ہوئی' تو انہوں نے بتایا: وہ صاحب حارث بن حاطب تھے' جو حضرت محمد بن حاطب کے بھائی تھے۔

اس کی سند متصل ہے اور یہ روایت مستند ہے۔

۲۱۶۴- اخرجه احمد (۳/۱۳۰)' ومسلم في صحيحه رقم (۴۲/۱۰۹۴)' و ابن خزيمة رقم (۱۹۲۹)' و الحاكم (۱/۴۲۵) من طريق اسماعيل بن علية' به-

۲۱۶۵- اخرجه ابو داود في الصوم (۲/۳۱۱) باب : شهادة رجلين على روية هلال شوال (۲۳۳۸) عن محمد بن عبد الرحيم: ابي يحيى البزاز' ثنا سعيد بن سليمان..... به-ومن طريق ابي داود اخرجه البيهقي (۴/۲۴۷)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباد بن عوام بن عمر کلابی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوسہل واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 185ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۱۵۵)۔

2166- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ الْجَدَلِيِّ جَدِيلَةُ قَيْسٍ اَنَّ اَمِيرَ مَكَّةَ قَالَ عَهِدَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ نَنْسُكَ لِلرُّؤْيَةِ فَاِنْ لَمْ نَرَهُ وَشَهِدَ شَاهِدَا عَدْلٍ نَسَكْنَا بِشَهَادَتِهِمَا . فَسَاَلْتُ الْحُسَيْنَ مَنْ هُوَ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ اَخُو مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ . وَقَالَ اِنَّ فِيكُمْ مَنْ هُوَ اَعْلَمُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاَشَارَ اِلٰى رَجُلٍ خَلْفَهُ قُلْتُ مَنْ هُوَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ . فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ بِذٰلِكَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) . قَالَ لَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَرْبِيَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ حَدَّثَنَا بِهِ سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثُمَّ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ خُبَيْبِ بْنِ وَهْبِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ جُمَحٍ كَانَ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْحَبَشَةِ.

☆☆ حسین بن حارث جدلی بیان کرتے ہیں: مکہ کے گورنر نے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت کی تھی:

ہم (چاند دیکھ کر قربانی کریں) یعنی عید الاضحیٰ منائیں اور اگر ہم خود چاند نہ دیکھیں اور دو عادل لوگ اس بات کی گواہی دے دیں تو دونوں کی گواہی کی بنیاد پر قربانی کرلیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن حارث سے دریافت کیا: وہ گورنر کون تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ حارث بن حاطب تھے، جو محمد بن حاطب کے بھائی تھے۔

اس گورنر نے یہ بات بھی کہی کہ تمہارے درمیان وہ شخص موجود ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے (احکامات) میں سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں، پھر اس گورنر نے وہاں موجود ایک شخص کی طرف اشارہ کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ صاحب کون تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسی بات کا حکم دیا ہے (یعنی ہم دو گواہوں کی گواہی کی بنیاد پر چاند نظر آ جانے کا فیصلہ کر دیں)۔

ابوبکر نیشاپوری بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم حربی سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے بیان کیا:

۲۱۶۶- مضی فی الذی قبله من هذا الوجه، و رجاله کلهم ثقات-وعباد بن العوام: هو الکلابی مولاهم- ابو سهل الواسطی، و ثقه ابو حاتم و النسائی ابو داود و العجلی وغیرهم، و طعن احمد فی سماعاته عن سعید بن ابی عروبة، و لیس هذا منها-

سعید بن سلیمان نے ہمیں یہ روایت سنائی ہے' اسکے بعد ابراہیم نے یہ بات بیان کی: وہ صاحب حارث بن حاطب بن حارث بن معمر بن خبیب بن وہب بن حذیفہ بن جمعہ تھے' جنہیں حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا شرف حاصل ہے۔

2167- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ اِنَّا صَحِبْنَا اَصْحَابَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَتَعَلَّمْنَا مِنْهُمْ وَاَنَّهُمْ حَدَّثُوْنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ اُغْمِىَ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ فَاِنْ شَهِدَ ذَوَا عَدْلٍ فَصُوْمُوْا وَاَفْطِرُوْا وَانْسُكُوْا .

☆☆ عبدالرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صحبت میں رہنے کا شرف حاصل ہے' ہم نے ان سے علم حاصل کیا ہے' انہوں نے ہمیں یہ بات بتائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اسے (پہلی کے چاند کو) دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو اور اسے دیکھ کر ہی روزے رکھنے بند کرو اور اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تیس کی تعداد پوری کرلو' اگر دو عادل لوگ گواہی دیں تو (ان کی گواہی کی بنیاد پر) روزے رکھنے شروع کرو' عیدالفطر کرو یا قربانی کرو (یعنی عیدالاضحیٰ مناؤ)۔

2168- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِىٍّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَصْبَحَ صَائِمًا لِتَمَامِ الثَّلَاثِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ فَجَآءَ اَعْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّهُمَا اَهَلَّاهُ بِالْاَمْسِ فَاَمَرَهُمْ فَاَفْطَرُوْا .هٰذَا صَحِيْحٌ.

☆☆ ربعی ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا اور یہ رمضان کا تیسواں دن تھا' دو دیہاتی آئے اور ان دونوں نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور انہوں نے یہ بتایا: انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھ لیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عیدالفطر منائیں۔

یہ حدیث مستند ہے۔

2169- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى اَنَّ عُمَرَ اَجَازَ شَهَادَةَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ فِىْ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ فِىْ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰى . كَذَا رَوَاهُ عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى .وَعَبْدُ الْاَعْلٰى ضَعِيْفٌ وَّابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى لَمْ يُدْرِكْ

۲۱۶۷- اخرجه احمد في مسنده (۴/ ۳۲۱): حدثنا يحيى بن زكريا' قال: اخبرنا حجاج' به-

واخرجه النسائي (۴/ ۱۳۲) كتاب الصيام' باب قبول شهادة الرجل الواحد على هلال شهر رمضان: اخبرني ابراهيم بن يعقوب' قال: حدثنا سعيد بن شبيب-ابو عثمان' و كان شيخا صالحا بطرسوس- قال: انبانا ابن زائدة عن حسين' به- و انظر الحديث الاول في هذا الباب-

۲۱۶۸- تقدم في اول كتاب الصوم-

عُمَرَ . وَخَالَفَهُ اَبُوْ وَائِلٍ شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ رَوَاهُ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ لَا تُفْطِرُوا حَتّٰى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ .حَدَّثَ بِهِ الْاَعْمَشُ وَمَنْصُوْرٌ عَنْهُ.

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کا چاند دیکھنے کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کی گواہی کو قبول کیا تھا۔

عبدالاعلیٰ نامی راوی نے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے' لیکن عبدالاعلیٰ نامی راوی ضعیف ہے' اسی طرح ابن ابی لیلیٰ نامی راوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

ابووائل' شقیق بن سلمہ نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے' انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم لوگ روزے رکھنے اس وقت تک بند نہ کرو جب تک دو آدمی گواہی نہ دیں (کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے)''۔

اس روایت کو اعمش نے اور ان کے حوالے سے منصور نے روایت کیا ہے۔

2170- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَّسَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ جَاءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَانِقِينَ وَقَالَ فِيْ كِتَابِهِ اِنَّ الْاَهِلَّةَ بَعْضُهَا اَكْبَرُ مِنْ بَعْضٍ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ نَهَارًا فَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ .وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ فَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ اَنَّهُمَا رَاَيَاهُ بِالْاَمْسِ .هٰذَا اَصَحُّ اِسْنَادًا مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى وَقَدْ تَابَعَ الْاَعْمَشَ مَنْصُوْرٌ كَتَبْنَاهُ بَعْدَ هٰذَا.

☆☆ شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا' ہم اس وقت خانقین میں موجود تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے خط میں یہ فرمایا تھا: چاند بعض اوقات چھوٹا بڑا ہوتا ہے تو جب تم دن کے وقت چاند دیکھو تو عیدالفطر اس وقت تک نہ کرو جب تک دو آدمی گواہی نہ دیں۔

اس روایت کو شعبہ نے اعمش کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: جب تم دن کے ابتدائی حصے میں پہلی کا چاند دیکھ لو' تو عید اس وقت تک نہ کرو جب تک دو آدمی گواہی نہ دیں کہ انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھ لیا تھا۔

۲۱۶۹- اخرجه البيهقي في سننه (۲۴۹/۴) كتاب الصيام' باب من لم يقبل على رؤية هلال رمضان الا شاهدين عدلين من طريق الدارقطني' به-و اخرجه عبد الرزاق في الصوم (۱۶۶/۴-۱۶۷) باب: كم يجوز من الشهود على رؤية الهلال؟ (۷۳۴۲) عن الثوري عن عبد الاعلى' به-واخرجه البيهقي في الكبرى (۲۴۸/۴) من طريق ورقاء بن عمر عن عبد الاعلى' به-واورده ابن حزم في (المحلى (۲۳۸/۶) من طريق ابن عبد الاعلى عن ابيه...... به- قال الهيثمي في (المجمع) (۱۴۶/۳): (وفيه: عبد الاعلى التغلبي: قال النسائي: ليس بالقوي' و يكتب حديثه' و ضعفه الائمة)- اه- ابن ابي ليلى لم يسمع من عمر' و لا يصح حديثه- و قوله: (كنا مع عمر- رضي الله عنه- نتراءى الهلال)- ينظر: المراسيل لابن ابي حاتم- رحمهما الله- ص (۱۰۸-۱۰۹) (رقم ۲۰۸)-

۲۱۷۰- تابع ابا معاوية عليه شعبة' فاخرجه عن الاعمش- اخرجه البيهقي في سننه (۲۴۸/۴) كتاب الصيام' باب من لم يقبل على رؤية هلال الفطر الا شاهدين عدلين من طريق حفص' بن عمر ثنا شعبة عن الاعمش' به- و سياتي بعد هذا من طريق النضر بن شميل و غيره قال: ثنا شعبة' به-

یہ روایت ابن ابی لیلیٰ کی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

2171 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَبُوْ اُمَيَّةَ وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالُوْا حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بِخَانِقِيْنَ اِنَّ الْاَهِلَّةَ بَعْضُهَا اَعْظَمُ مِنْ بَعْضٍ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ فَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ اَنَّهُمَا رَاَيَاهُ بِالْاَمْسِ.

☆☆ ابووائل بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس (خانقین کے مقام پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا (جس میں یہ تحریر تھا) پہلی کا چاند بعض اوقات چھوٹا بڑا ہوتا ہے تو جب تم دن کے ابتدائی حصے میں چاند دیکھ لو تو اس وقت تک عید نہ کرو، جب تک دو آدمی اس بات کی گواہی نہ دیں کہ وہ گزشتہ رات اس چاند کو دیکھ چکے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یوسف بن سعید بن مسلم، مصیصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 271ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۹۲۲)۔

○ حجاج بن محمد المصیصی اعور، ابومحمد، ترمذی اصل، نزیل بغداد ثم مصیصة، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں ''ثبت'' شمار کیا گیا ہے۔ لکنہ اختلط فی آخر عمرہ لما قدم بغداد قبل موتہ، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 206ھ میں بغداد میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۱۴۴)۔

○ احمد بن سعید بن صخر دارمی، ابوجعفر سرخسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۹)۔

2172 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ فَاَتَاهُ رَاكِبٌ فَزَعَمَ اَنَّهُ رَاَى الْهِلَالَ فَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يُفْطِرُوا . قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قُلْتُ لِاَبِيْ نُعَيْمٍ سَمِعَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى مِنْ عُمَرَ قَالَ لَا اَدْرِيْ . قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ

۲۱۷۱- اخرجه البيهقي في السنن (۲۱۳/٤) من طريق الدارقطني: به- وقد تابع الاعمش عليه منصور: فاخرجه عن ابي وائل كما سياتي بعد حديث-

۲۱۷۲- اخرجه البيهقي في السنن (۲٤۹/٤) كتاب الصيام: باب من لم يقبل على رؤية هلال الفطر الا شاهدين عدلين من طريق يزيد: انبا اسرائيل بن يونس: به- و انظر الحديث الخامس في الباب-

عَلِيٌّ قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ مَعِينٍ سَمِعَ ابْنُ اَبِى لَيْلَى مِنْ عُمَرَ فَلَمْ يُثْبِتْ ذٰلِكَ . عَبْدُ الْاَعْلٰى هُوَ ابْنُ عَامِرٍ الثَّعْلَبِيُّ غَيْرُهُ اَثْبَتُ مِنْهُ وَحَدِيْثُ اَبِى وَائِلٍ اَصَحُّ اِسْنَادًا عَنْ عُمَرَ مِنْهُ رَوَاهُ الْاَعْمَشُ وَمَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِى وَائِلٍ .

☆☆ ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' آپ کے پاس ایک سوار آیا اور اس نے بتایا: اس نے پہلی کا چاند دیکھ لیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ عید الفطر کریں۔

محمد بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے ابونعیم سے دریافت کیا: کیا ابن ابی لیلیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث کا سماع کیا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

محمد بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے دریافت کیا: کیا ابن ابی لیلیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث کا سماع کیا ہے' تو انہوں نے اسے درست قرار نہیں دیا۔

عبدالاعلیٰ نامی راوی عبدالاعلیٰ بن ثعلبی ہیں' جو مستند نہیں ہیں۔

ابووائل کی روایت سند کے اعتبار سے زیادہ مستند ہے' جسے اعمش اور منصور نے ابووائل کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2173- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِى مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِى وَائِلٍ قَالَ جَاءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَانِقِيْنَ اِنَّ الْاَهِلَّةَ بَعْضُهَا اَعْظَمُ مِنْ بَعْضٍ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ لِاَوَّلِ النَّهَارِ فَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى يَشْهَدَ رَجُلَانِ ذَوَا عَدْلٍ اَنَّهُمَا اَهَلَّاهُ بِالْاَمْسِ عَشِيَّةً .قَالَ لَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اِنْ كَانَ مُؤَمَّلٌ حَفِظَهُ فَهُوَ غَرِيْبٌ وَّخَالَفَهُ الْاِمَامُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ.

☆☆ ابووائل بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا تو ہم اس وقت خانقین کے مقام پر موجود تھے (اس میں یہ تحریر تھا:) پہلی کا چاند بعض اوقات چھوٹا بڑا ہوتا ہے تو جب تم دن کے ابتدائی حصے میں چاند دیکھ لو تو اس وقت تک عید نہ کرو جب تک دو عادل آدمی اس بات کی گواہی نہ دے دیں کہ وہ گزشتہ رات چاند دیکھ چکے ہیں۔

ابوبکر نے یہ بات بیان کی ہے: اگر مؤمل نامی راوی کو یہ روایت یاد تھی تو یہ روایت غریب ہے' کیونکہ امام عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے۔

2174- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِى وَائِلٍ قَالَ جَاءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَانِقِيْنَ اِنَّ الْاَهِلَّةَ بَعْضُهَا اَكْبَرُ مِنْ بَعْضٍ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ نَهَارًا فَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تُمْسُوْا اِلَّا اَنْ يَّشْهَدَ رَجُلَانِ مُسْلِمَانِ اَنَّهُمَا اَهَلَّاهُ بِالْاَمْسِ عَشِيَّةً.

☆☆ ابووائل بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا' ہم لوگ اس وقت خانقین میں موجود تھے (اس میں یہ تحریر تھا:) پہلی کا چاند بعض اوقات چھوٹا بڑا ہوتا ہے تو جب تم دن کے وقت چاند دیکھ لو تو شام ہونے تک افطاری

۲۱۷۳- اخرجه البيهقي في سننه (۴/ ۲۱۳) كتاب الصيام' باب الهلال يرى بالنهار من طريق الدارقطني' به- و مومل بن اسماعيل صدوق سيء الحفظ: كما في التقريب (۲/ ۲۹۰)' لكن تابعه ابن مهدي' فاخرجه عن سفيان عن منصور نحو رواية مومل- و سياتي بعد هذا-

۲۱۷۴- اخرجه البيهقي في سننه (۴/ ۲۱۲- ۲۱۳) كتاب الصيام' باب الهلال يرى بالنهار من طريق القاسم بن سليمان عن عبد الرحمن بن مهدي' به- و قد تابع عبد الرحمن بن مهدي عليه محمد بن يوسف' ثنا سفيان' به-

کرو جب تک دو مسلمان اس بات کی گواہی نہ دیں کہ وہ گزشتہ رات چاند دیکھ چکے ہیں (تو تم روزہ توڑ کر عید الفطر مناؤ)۔

2175- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2176- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَّخَلَفُ بْنُ هِشَامِ الْمُقْرِءُ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنْ رَمَضَانَ فَقَدِمَ اَعْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا عِنْدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِاللّٰهِ لَاَهَلَّا الْهِلَالَ اَمْسِ عَشِيَّةً فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) النَّاسَ اَنْ يُفْطِرُوْا . زَادَ خَلَفٌ وَّاَنْ يَّغْدُوْا اِلٰى مُصَلَّاهُمْ . هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ ثَابِتٌ .

☆☆ ربعی بن حراش ایک صحابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: رمضان کے آخری دن کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف ہوگیا' دو دیہاتی آئے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ کے نام کی قسم اُٹھا کر یہ گواہی دی کہ ان دونوں نے گزشتہ رات چاند دیکھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہدایت کی (وہ روزہ توڑ دیں اور عید الفطر منائیں)۔

خلف نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی تھی' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت کی) لوگ عیدگاہ کی طرف (عید کی نماز کے لیے) آئیں۔

یہ سند حسن ہے اور ثابت ہے۔

2177- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ اَبِيْ عُمَيْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمُوْمَتِهٖ قَالُوْا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ عِنْدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ فَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يُّفْطِرُوْا وَاَنْ يَّغْدُوْا مِنَ الْغَدِ اِلٰى عِيْدِهِمْ . هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ وَّمَا بَعْدَهٗ اَيْضًا.

☆☆ ابوعمیر بن انس اپنے چچاؤں کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ گواہی دی گئی کہ لوگوں نے چاند دیکھ لیا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے حکم دیا (وہ روزہ توڑ دیں اور اگلے دن صبح عید کی نماز کے لیے جائیں)۔

یہ روایت حسن ہے اور اس کے بعد والی روایت بھی حسن ہے۔

۲۱۷۷- اخرجه عبد الرزاق في الصوم (١٦٥/٤) باب: اصبح الناس صياماً و قد رئي الهلال (٧٣٣٩) عن هشيم بن بشير قال: حدثني ابو بشر جعفر بن ابي وحشية ان ابا عمير بن انس حدثه ...... به- و اخرجه البيهقي في الصوم من الكبرى (٢٤٩/٤، ٢٥٠) من رواية ابي عوانة و شعبة عن ابي بشر به-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسماعیل بن سالم صائغ کبیر، ابوجعفر بغدادی، نزیل مکۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 276ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۷۶۸)۔

○ ابوعمیر بن انس بن مالک انصاری، وقیل: اسمہ عبداللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ قیل: کان اکبر ولد انس بن مالک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۳۴۴)۔

2178- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَّرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُمَيْرِ بْنَ اَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُمُوْمَتِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ وَقَالَ اَبُو النَّضْرِ عَنْ عُمُوْمَةٍ لَّهٗ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ كَانُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ اٰخِرِ النَّهَارِ فَجَآءَ رَكْبٌ فَشَهِدُوْا اَنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ بِالْاَمْسِ فَاَمَرَهُمُ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يُّفْطِرُوْا وَاِذَا اَصْبَحُوْا اَنْ يَّغْدُوْا اِلٰى مُصَلَّاهُمْ.

☆☆ ابوبشر بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعمیر بن انس کو اپنے بعض چچاؤں کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے سنا ہے ابونضر اپنے انصاری چچاؤں کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: وہ لوگ دن کے آخری حصے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' کچھ سوار وہاں آئے اور انہوں نے گواہی دی کہ وہ گزشتہ رات چاند دیکھ چکے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ ہدایت کی' وہ (روزہ توڑ دیں اور اگلے دن عیدگاہ کی طرف) عید کی نماز کی ادائیگی کے لیے جائیں۔

2179- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الشَّافِعِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُمِّهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ اَنَّ رَجُلًا شَهِدَ عِنْدَ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ فَصَامَ اَحْسَبُهٗ قَالَ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّصُوْمُوْا وَقَالَ اَصُوْمُ يَوْمًا مِّنْ شَعْبَانَ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ اُفْطِرَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ. قَالَ الشَّافِعِىُّ فَاِنْ لَّمْ يَرَ الْعَامَّةُ هِلَالَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَرَاٰهُ رَجُلٌ عَدْلٌ رَاَيْتُ اَنْ اَقْبَلَهٗ لِلْاَثَرِ وَالْاِحْتِيَاطِ. وَقَالَ الشَّافِعِىُّ بَعْدُ لَا يَجُوْزُ عَلٰى رَمَضَانَ اِلَّا شَاهِدَانِ قَالَ الشَّافِعِىُّ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا لَا اَقْبَلُ عَلَيْهِ اِلَّا شَاهِدَيْنِ وَهُوَ الْقِيَاسُ عَلٰى كُلِّ مُغَيَّبٍ.

☆☆ فاطمہ بنت حسین بیان کرتی ہیں: ایک شخص نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے سامنے رمضان کا چاند دیکھنے کی گواہی دی تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا۔

۲۱۷۹- اخرجه الشافعي في الام (۲/ ۹٤) في اول كتاب الصيام الصغير، و من طريقه اخرجه البيهقي في (المعرفة) كتاب الصيام (۶/ ۲٤۳- ۲٤٤) باب الشهادة على رؤية الهلال (۸٦۰٦)-

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔
اور فرمایا: میں شعبان کے دن میں روزہ رکھ لوں' یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے' میں رمضان کے دن میں روزہ نہ رکھوں۔
امام شافعی فرماتے ہیں: اگر عام لوگوں نے رمضان کا چاند نہ دیکھا ہو اور ایک عادل شخص اُسے دیکھ لے' تو میں اس بات کو ترجیح دوں گا کہ میں اس کی گواہی قبول کرلوں کیونکہ اثر سے بھی یہ بات منقول ہے اور احتیاط بھی اسی میں ہے۔
لیکن اس کے بعد امام شافعی نے یہ فتویٰ دیا: رمضان کے لیے کم از کم دو آدمیوں کی گواہی شرط ہے۔
امام شافعی اور ہمارے بعض اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: میں اس بارے میں کم از کم دو آدمیوں کی گواہی قبول کروں گا اور قیاس یہی ہے' ہر غائب چیز کے بارے میں گواہی کا یہی حکم ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان اموی مدنی، بلقب: دیباج، وھواخو عبداللہ بن حسن بن حسن لامہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (٦٠٧٦)۔

2180- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ مَنْ رَاَى هِلَالَ رَمَضَانَ وَحْدَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ رَاَى هِلَالَ شَوَّالٍ وَّحْدَهُ فَلْيُفْطِرْ وَلْيُخْفِيْ ذٰلِكَ .

☆☆ امام شافعی فرماتے ہیں: جو شخص اکیلا رمضان کا چاند دیکھ لے' تو وہ اس دن روزہ رکھے اور جو شخص شوال کا چاند دیکھ لے' وہ اس دن روزہ نہ رکھے اور اس بات کو مخفی رکھے (لیکن اس اکیلے کی گواہی پر دوسرے لوگ روزہ رکھنے یا نہ رکھنے والے نہیں ہوں گے)۔

2181- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ مَالِكٌ فِي الَّذِىْ يَرٰى هِلَالَ رَمَضَانَ وَحْدَهُ اَنَّهُ يَصُوْمُ لِاَنَّهُ لَا يَنْبَغِى لَهُ اَنْ يُفْطِرَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَنْ رَاَى هِلَالَ شَوَّالٍ وَّحْدَهُ فَلَا يُفْطِرْ لِاَنَّ النَّاسَ يَتَّهِمُوْنَ عَلٰى اَنْ يُفْطِرَ مِنْهُمْ مَنْ لَيْسَ مَاْمُوْنًا مِّنْهُمْ ثُمَّ يَقُوْلُ اُولٰٓئِكَ اِذَا ظَهَرَ عَلَيْهِمْ قَدْ رَاَيْنَا الْهِلَالَ.

☆☆ امام مالک بیان کرتے ہیں: جو شخص اکیلا رمضان کا چاند دیکھ لے' تو اسے روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ اب اس کے لیے روزہ نہ رکھنا ٹھیک نہیں' کیونکہ وہ یہ بات جانتا ہے' یہ دن رمضان کا حصہ ہے' جو شخص اکیلا شوال کا چاند دیکھ لے وہ روزہ نہ چھوڑے کیونکہ لوگ اس بارے میں اس پر الزام لگائیں گے کہ اس نے روزہ نہیں رکھا' کیونکہ اس میں سے بعض لوگ وہ بھی ہوتے ہیں جو مامون نہیں ہوتے۔

2180- اخرجه الشافعي في الام (٢/ ٩٤) في اول كتاب الصيام الصغير-
2181- اخرجه مالك في الموطا (١/ ٢٤٠) في الصيام' باب: ما جاء في رؤية الهلال: للصوم و الفطر في رمضان-

پھر وہ یہ بات اس وقت بیان کرے جب چاند لوگوں کے سامنے ظاہر ہو جائے اور وہ یہ کہیں: ہم نے چاند دیکھ لیا ہے۔

2182- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ الْكِنْدِيُّ الصَّيْرَفِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا عَ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ- وَهُوَ الدَّالَانِيُّ- عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِى الْبَخْتَرِيِّ قَالَ اَ هِلَالَ ذِى الْحِجَّةِ قَمَرًا ضَخْمًا الْمُقَلِّلُ يَقُوْلُ لِلَيْلَتَيْنِ وَالْمُكْثِرُ يَقُوْلُ لِثَلَاثٍ- قَالَ- فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ لَقِيْتُ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ فَعَدَّ لِى مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَقُلْتُ لَهُ اِنَّا اَهْلَلْنَا قَمَرًا ضَخْمًا .فَقَالَ اِنَّ النَّبِىَّ (صَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَدَّهُ اِلَى رُؤْيَتِهِ .هٰذَا صَحِيْحٌ وَّمَا بَعْدَهُ .

☆☆ ابوبختری بیان کرتے ہیں: ہم نے ذوالحج کا چاند دیکھا تو وہ ہمیں بڑا لگا' جس شخص نے اس کو کم قرار دیا تھا تو ا نے دوسری رات کا چاند کہا اور جو زیادہ بیان کر رہا تھا' اس نے اسے تیسری رات کا چاند کہا' جب ہم مکہ آئے اور ہماری ملاقا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی' تو ہم نے جب ان سے یہ بیان کیا' تو انہوں نے ہمارے سامنے جو گنتی اس حساب تھی (جس میں ہم نے چاند دیکھا تھا) میں نے ان سے کہا: ہم نے تو چاند کو بڑا دیکھا تھا' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی علیہ وسلم نے چاند کے دیکھے جانے کے ساتھ (مہینے کے آغاز کو) مشروط کیا ہے۔

یہ روایت اور اس کے بعد والی روایت مستند ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن یوسف حضرمی کوفی صیرفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ فیہ لین، یہ را کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۷۸)۔

2183- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ رِفَاعَةَ اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِى الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بَطْنَ نَخْلَةَ رَاَيْنَا الْهِلَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ لِثَلَاثٍ وَّقَالَ بَعْضُهُمْ لِلَيْلَتَيْنِ فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا اِنَّا رَاَيْنَا الْهِلَالَ .فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ لِلَيْلَتَيْنِ بَعْضُهُمْ لِثَلَاثٍ .فَقَالَ اَىَّ لَيْلَةٍ رَاَيْتُمُوْهُ قُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ هُوَ لِلَّيْلَةِ الَّتِىْ رَاَيْتُمُوْهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَدَّهُ اِلَى الرُّؤْيَةِ .وَهٰذَا صَحِيْحٌ.

☆☆ ابوبختری بیان کرتے ہیں: ہم لوگ عمرہ کرنے کے لیے روانہ ہوئے' جب ہم نے بطن نخلہ میں پڑاؤ کیا تو ہ چاند دیکھ لیا' بعض نے کہا: یہ دوسری کا چاند ہے اور بعض نے کہا: یہ تیسری کا چاند ہے۔ پھر ہماری ملاقات حضرت عبدا عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی' ہم نے انہیں بتایا: ہم نے چاند دیکھا تھا' بعض نے کہا: دوسری رات کا چاند ہے اور بعض نے کہا: تیسر

۲۱۸۲- اخرجه مسلم في الصوم (۲/۷٦۵) باب: بيان انه لا اعتبار بكبر الهلال و صغره (۱۰۸۸) عن ابي بكر بن ابي شيبة، حدثنا مح فضيل: به-

ت کا چاند ہے انہوں نے کہا: تم نے کس رات میں اسے دیکھا تھا' تو ہم نے کہا: فلاں رات کو' تو انہوں نے فرمایا: یہ اسی رات کا جس رات میں تم نے دیکھا تھا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حکم کو دیکھنے کے ساتھ مشروط قرار دیا ہے۔

یہ روایت مستند ہے۔

2184- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْبَخْتَرِيّ قَالَ اَهْلَلْنَا هِلاَلَ رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاَرْسَلْنَا رَجُلاً اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ سْاَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَمَدَّهُ لَكُمْ لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ مِيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ۔ وَهٰذَا صَحِيْحٌ.

☆☆ ابوبختری بیان کرتے ہیں: ہم نے رمضان کا چاند دیکھا' ہم ذات عرق میں موجود تھے' ہم نے ایک شخص کو رت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس دریافت کرنے کے لیے بھیجا' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات شاد فرمائی ہے: بے شک اللہ تعالیٰ اسے دیکھنے کے لیے تمہارے سامنے پھیلا دیتا ہے' اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تم ب تعداد پوری کرلو۔

یہ روایت مستند ہے۔

2185- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا سْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي حَرْمَلَةَ اَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ شَّامِ- قَالَ- فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهَلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَاَيْتُ الْهِلاَلَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ اٰخِرِ الشَّهْرِ فَسَاَلَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلاَلَ فَقَالَ مَتٰى رَاَيْتُمُ الْهِلاَلَ فَقُلْتُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَنْتَ رَاَيْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ وَرَآهُ النَّاسُ وَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لٰكِنَّا رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ اَلُ نَصُوْمُ حَتّٰى نُكْمِلَ ثَلاَثِيْنَ اَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ اَوَلاَ تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهٖ قَالَ لاَ هٰكَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ۔هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

☆☆ کریب بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یا' وہ فرماتے ہیں: میں شام آیا' سیدہ اُم فضل کا کام پورا کیا' اسی دوران رمضان کا چاند نظر آ گیا' میں شام میں ہی موجود۔

خرجه مسلم في الصوم (۲/۷٦٦): باب: بيان انه لا اعتبار بكبر الهلال و صغره (۱۰۸۸)' و ابن خزيمة في الصوم (۲/۲۰۵) باب: دليل على ان الهلال يكون لليلة التي يرى صغر او كبر ما لم تمض ثلاثون يوماً للشهر' ثم لا يرى الهلال لغيم او سحاب كلاهما—مسلم و ابن خزيمة— عن بندار محمد بن بشار...... به—و اخرجه مسلم عن ابي بكر بن ابي شيبة' و ابن المثنى' كلاهما محمد بن جعفر' به-

خرجه مسلم في الصوم (۲/۷٦٥) باب: بيان ان لكل بلد رؤيتهم' و انهم اذا راوا الهلال ببلد لا يثبت حكمه لما بعد عنهم و ابن خزيمة في الصوم (۲/۲۰۵)' باب: الدليل على ان الواجب على اهل كل بلدة صيام رمضان' لرؤيتهم لا رؤية غيرهم كلاهما عن علي بن حجر السعدي عن اسماعيل بن جعفر' به—واخرجه مسلم عن يحيى بن يحيى' و يحيى بن ايوب' و قتيبة' كلهم عن بن جعفر' به-

تھا' میں نے جمعے کی رات میں چاند دیکھا' پھر میں مہینے کے آخر میں مدینہ منورہ آیا' حضرت عبداللہ بن عباس نے مجھ سے بات چیت کی' پھر جب میں نے پہلی کے چاند کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے پوچھا: تم نے پہلی کا چاند کب دیکھا تھا؟ تو میں نے جواب دیا: میں نے اُسے جمعہ کی رات میں دیکھا تھا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا: کیا تم نے خود اسے دیکھا تھا؟ میں نے کہا: ہاں! اور لوگوں نے بھی اسے دیکھا تھا' میں نے روزہ بھی رکھا تھا' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا تھا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نے تو اسے ہفتے کی رات دیکھا تھا اور ہم مسلسل روزے رکھیں گے' یہاں تک کہ تیس کی تعداد پوری کر لیں یا شوال کا چاند دیکھ لیں تو میں نے ان سے کہا: کیا آپ کے لیے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا چاند کو دیکھنا اور روزہ رکھنا کافی نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی ہدایت کی ہے۔

یہ روایت مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابی حرملۃ قرشی مدنی، مولی ابن حویطب، وقد ینسب الیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 136ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۸۴۳)۔

2186- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ اَبِی مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ اَصْبَحْنَا صَبِيحَةَ ثَلَاثِينَ فَجَآءَ اَعْرَابِيَّانِ رَجُلَانِ يَشْهَدَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُمَا اَهَلَّاهُ بِالْاَمْسِ فَاَمَرَ النَّاسَ فَاَفْطَرُوا.

☆☆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (رمضان کے مہینے میں) تیسویں دن کی صبح کی بات ہے دو دیہاتی آئے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کی گواہی دی کہ انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا (وہ روزہ ختم کریں اور عید الفطر منائیں)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن بشار رمادی، ابواسحاق بصری، حافظ لہ اوہام، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 230ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۵۶)۔

۲۱۸۶- اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/ ۲۹۷): حدثنا جعفر بن محمد بن نصير الخلدي' ثنا علي بن عبد العزيز' ثنا احسان بن الطالقاني ثنا سفيان' به- ومن طريق الحاكم اخرجه البيهقي في سننه (۴/ ۲۴۸) كتاب الصيام' باب من لم يقبل على رؤية هلال الا شاهدين عدلين- و قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه' و قد اختلفوا في اسناده؛ كما تقدم' ذلك

4- باب تبيت النية من الليل وغيره

باب 4: رات کے وقت ہی (روزے کی) نیت کر لینا

2187- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى بْنِ اَبِىْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ اَبُو الزِّنْبَاعِ الْمِصْرِىُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّادٍ اَبُوْ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ لَّمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ . تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّادٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے روزہ رکھنے کی نیت نہیں کرتا' اس کا روزہ نہیں ہوتا''۔

مفضل سے اس روایت کو نقل کرنے میں عبداللہ بن عباد نامی راوی منفرد ہیں' تاہم اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2188- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيْعٍ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صِيَامَ لِمَنْ لَّمْ يُوَرِّضْهُ قَبْلَ الْفَجْرِ .

وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَاضِىْ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ لِمَنْ لَّمْ يَفْرِضْهُ مِنَ اللَّيْلِ . وَقَالَ اَيْضًا قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَابْنُ لَهِيْعَةَ رَوَيَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس شخص کا روزہ نہیں ہوتا جو صبح صادق ہونے سے پہلے اسے لازم نہیں کرتا''۔

۲۱۸۷- اخرجه البيهقي في الكبرى (۲۰۳/٤) في الصيام' باب: الدخول في الصوم بالنية من هذا الوجه- قال الحافظ في (التلخيص) (۱۸۹/۲): (وفيه عبد الله بن عباد' و هو مجهول' و قد ذكره ابن حبان في الضعفاء)- اه -وذكره ابن حبان في المجروحين (٤٦/۲)' و قال: (شيخ سكن مصر' يقلب الاخبار' روى عن المفضل بن فضالة عن يحيى بن ايوب عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة عن النبي – عليه الصلاة السلام – وقال: (من لم يبيت النية قبل طلوع الفجر فلا صيام له)' و هذا مقلوب: انما هو عند يحيى بن ايوب عن عبد الله بن ابي بكر عن الزهري عن سالم عن ابيه عن حفصة' صحيح من غير هذا الوجه فيما يشبه هذا- روى عنه روح بن الفرج ابو الزنباع نسخة موضوعة)- اه- و اخرجه ابن ماجه في الصوم (٥٤٢/۱) باب: ما جاء في فرض الصوم من الليل (۱۷۰۰)' عن ابي بكر بن ابي شيبة' به-

۲۱۸۸- و اخرجه الطبراني في الاوسط (۹۰۹٤) من حديث معن بن عيسى' ثنا اسحاق بن حازم' به- و لفظه: (لم يورضه)- و قال: (لم يرو هذا الحديث عن اسحاق بن حازم الا معن- وروى هذا الحديث الليث بن سعد عن يحيى بن ايوب عن عبد الله بن ابي بكر عن الزهري عن سالم عن ابيه عن حفصة عن النبي صلى الله عليه وسلم' و لم يقل: (يورضه)' قال: (يفرضه)- اه -وقال ابن ابي حاتم في العلل (۲۲٥/۱)(٦٥٤): (سالت ابي عن حديث اخرجه معن القزاز عن اسحاق بن حازم عن عبد الله بن ابي بكر عن الزهري عن سالم عن ابيه عن حفصة عن النبي صلى الله عليه وسلم' قلت لابي: ايهما اصح ؟ قال: لا ادري هذا الحديث مما سمع من سالم او سمعه من الزهري عن سالم' وقد روى الزهري عن حمزة بن عبد الله بن عمر عن حفصة قولها غير مرفوع- و هذا عندي اشبه' و الله اعلم)- اه.

ایک اور سند کے ہمراہ یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''جو شخص رات میں ہی اسے لازم نہیں کر لیتا''۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2189- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ لَهِيعَةَ وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ . رَفَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ الرُّفَعَاءِ .وَاخْتُلِفَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِىْ اِسْنَادِهٖ فَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَفْصَةَ مِنْ قَوْلِهَا وَتَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ .وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَّعْمَرٍ وَّابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَفْصَةَ وَكَذٰلِكَ قَالَ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ وَكَذَا قَالَ اِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ .وَغَيْرُ ابْنِ الْمُبَارَكِ يَرْوِيهِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ عَنْ حَفْصَةَ وَاخْتُلِفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ فِىْ اِسْنَادِهٖ وَكَذٰلِكَ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ .وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَيْضًا عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ وَتَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ .وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَفْصَةَ قَالَا ذٰلِكَ وَرَوَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ .

☆☆ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص صبح صادق سے پہلے اسے لازم نہیں کرتا اس شخص کا روزہ نہیں ہوتا''۔

اس روایت کو بعض راویوں نے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

۲۱۸۹- اخرجه ابو داود في الصوم (۲/ ۳۴۱) باب: النية في الصيام (۲۴۵۴)، عن احمد بن صالح عن عبد الله بن وهب' به-و اخرجه الترمذي في الصوم (۳/ ۱۰۸) باب: ما جاء: لا صيام لمن لم يعزم من الليل (۷۳۰)، عن اسحاق بن منصور' اخبرنا ابن ابي مريم' اخبرنا يحيى بن ايوب عن عبد الله بن ابي بكر' به-و اخرجه النسائي في الصوم (۴/ ۱۹۶' ۱۹۷) باب: ذكر اختلاف الناقلين لخبر حفصة' من حديث الليث بن سعد عن يحيى بن ايوب' به-و من حديث اشهب اخبرني يحيى بن ايوب' و ذكر آخر ان عبد الله بن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم حدثهما عن ابن شهاب عن سالم...... به- وقال الترمذي: (حديث حفصة حديث لا نعرفه مرفوعًا الا من هذا الوجه- قد روي عن نافع عن ابن عمر قوله' و هو اصح - و هكذا ايضاً روي هذا الحديث عن الزهري موقوفًا' و لا نعلم احدًا رفعه الا يحيى بن ايوب' و انما معنى هذا عند اهل العلم: لا صيام لمن لم يجمع الصيام قبل طلوع الفجر في رمضان' او في قضاء رمضان' او في صيام نذر- اذا لم ينوه من الليل لم يجزه- و اما صيام التطوع؛ فمباح له ان ينويه بعد ما اصبح' و هو قول الشافعي و احمد و اسحاق)- اه- قال الحافظ ابن حجر في (تلخيص الحبير) (۲/ ۳۶۱): (اختلف الائمة في رفعه و وقفه؛ فقال ابن ابي حاتم عن ابيه: لا ادري ايهما اصح ا يعني رواية يحيى بن ايوب عن عبد الله بن ابي بكر عن الزهري عن سالم' ورواية اسحاق بن حازم عن عبد الله بن ابي بكر عن سالم بلا واسطة الزهري' لكن الوقف اشبه- و قال ابو داود : لا يصح رفعه-وقال الترمذي: الموقوف اصح' و نقل في (العلل) عن البخاري انه قال: هو خطا' و هو حديث فيه اضطراب' و الصحيح عن ابن عمر موقوف - و قال النسائي: الصواب عندي موقوف' و لم يصح رفعه- و قال احمد: ما له عندي ذلك الاسناد- و قال الحاكم في (الاربعين): صحيح على شرط الشيخين' و قال في (المستدرك): صحيح على شرط البخاري- و قال البيهقي: رواته ثقات الا انه روي موقوفاً- و قال الخطابي: اسنده عبد الله بن ابي بكر و زيادة الثقة مقبولة- و قال ابن حزم: الاختلاف فيه يزيد الخبر قوة- اه-

بعض نے اسے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔
بعض نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔
جبکہ بعض راویوں نے اسے سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہم کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔
زہری سے نقل کرنے کے بارے میں اس روایت کے راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

2190- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لاَ صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ .

☆☆ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں کرتا' اس کا روزہ نہیں ہوتا۔

2191- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِیْ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلاَلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ سَعْدٍ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ مَنْ اَجْمَعَ الصَّوْمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَصُمْ وَمَنْ اَصْبَحَ وَلَمْ يُجْمِعْهُ فَلاَ يَصُمْ .

☆☆ سیدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص رات کو ہی روزہ رکھنے کا ارادہ کرلے' تو وہ روزہ رکھے اور جس شخص کو صبح ہو جائے اور اس شخص نے ارادہ نہ کیا ہو' تو وہ روزہ نہ رکھے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ میمونہ بنت سعد، اوسعید، یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ ہیں۔ لھا حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''تقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۱۴/۲، ۶۱۵)، اصابہ (۳۲۴/۸) و مابعدھا۔

2192- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ اللَّخْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَقُوْلُ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَائِمًا صُبْحَ ثَلاَثِيْنَ يَوْمًا فَرَاَى هِلاَلَ شَوَّالٍ نَهَارًا فَلَمْ يُفْطِرْ حَتّٰى اَمْسَى.

۲۱۹۰- اخرجه النسائي في الصيام (۱۹۷/٤) باب: ذكر اختلاف الناقلين لخبر حفصة في ذلك' عن اسحاق بن ابراهيم عن سفيان' به- وعن احمد بن حرب عن سفيان' به- و قال عقبه: (ارسله مالك بن انس)- ثم اورده من حديث ابن القاسم: حدثني مالك عن ابن شهاب عن عائشة و حفصة' مثله-قال البيهقي في (المعرفة) (۲۲۸/٦) (۸٥٤٠): (ارسله مالك عن ابن شهاب عن حفصة' و اخرجه الليث عن عقيل عن الزهري عن سالم ان عبد الله و حفصة قالا ذلك' و اخرجه معمر عن الزهري عن سالم عن ابيه عن حفصة- و قيل: عن معمر عن الزهري عن حمزة بن عبد الله عن ابيه عن حفصة- و قيل غير ذلك)- اه- وراجع لبقية طرق الحديث الموضع السابق عند النسائي-
۲۱۹۱- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۶۶/۲-۶۷) من طريق الدارقطني' به- و الواقدي متروك: كما سبق-
۲۱۹۲- فيه الواقدي ايضاً- و اثر ابن عمر اخرجه عبد الرزاق في الصوم (۱۶۶/٤) باب: اصبح الناس صياماً و قد رئي الهلال (۷۳٤٠) عن ابن جريج قال: اخبرني موسى عن نافع قال: رئي الهلال شوال من النهار' فلم يفطر عبد الله حتى امسى' و خرج الى المصلى من الغد-

قَالَ وَحَدَّثَنَا الْوَاقِدِیُّ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رُئِیَ هِلَالُ شَوَّالٍ نَهَارًا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تُفْطِرُوا حَتّٰی تَرَوُا الْهِلَالَ مِنْ حَیْثُ یُرٰی.

قَالَ وَحَدَّثَنَا الْوَاقِدِیُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ سَاَلْتُ الزُّهْرِیَّ عَنْ هِلَالِ شَوَّالٍ اِذَا رُئِیَ بَاکِرًا قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ اِنْ رُئِیَ هِلَالُ شَوَّالٍ بَعْدَ اَنْ طَلَعَ الْفَجْرُ اِلَی الْعَصْرِ اَوْ اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَهُوَ مِنَ اللَّیْلَةِ الَّتِیْ تَجِیْءُ. قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهٰذَا مُجْمَعٌ عَلَیْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن قیس فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ تیسویں تاریخ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں صبح کی' آپ نے دن میں ہی شوال کا چاند دیکھ لیا' تو آپ نے شام میں افطاری نہیں کی۔

حضرت سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے دن کے وقت شوال کا چاند دیکھ لیا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارے لیے اُس وقت تک افطاری کرنا حلال نہیں ہے جب تک تم پہلی کا چاند اس وقت تک نہیں دیکھ لیتے جب اسے دیکھا جاتا ہے (یعنی رات کے وقت)۔

معاذ بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے شوال کے چاند کے بارے میں دریافت کیا' جب اسے صبح کے وقت دیکھ لیا جائے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے سعید بن میتب کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر شوال کا چاند صبح صادق ہو جانے کے بعد عصر تک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: مغرب تک) طلوع ہو جائے تو اس رات کا چاند شمار ہوگا جو آگے آئے گی۔

امام ابوعبداللہ فرماتے ہیں: اس بات پر سب کا اتفاق ہے۔

2193 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَعْدَةَ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ وَّهِیَ جَدَّتُهُ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) دَخَلَ عَلَیْهَا فَاُتِیَ بِاِنَاءٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَنِیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ صَائِمَةٌ . فَقَالَ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ الصَّائِمَ الْمُتَطَوِّعَ اَمِیْرُ - اَوْ اَمِیْنُ - نَفْسِهٖ فَاِنْ شِئْتِ فَصُوْمِیْ وَاِنْ شِئْتِ فَاَفْطِرِیْ .

۲۱۹۳- اخرجه احمد (۳۴۱/۶)' و النسائي في الكبرى (۲۴۹/۲) كتاب الصيام' باب الرخصة للصائم المتطوع ان يفطر' و ذكر اختلاف الناقلين لحديث ام هانئ الحديث (۳۳۰۲' ۳۳۰۳) من طريق شعبة عن جعدة عن ام هانئ' و قال النسائي: (لم يسمعه جعدة من ام هانئ فقد قال شعبة: و كان سماك يقول: حدثنا ابنا ام هانئ' فرويته انا عن افضلهما)' و سياتي هذا عند الدارقطني- و اخرجه الطيالسي (۱۶۱۸) عن شعبة- نحوه- و من طريق الطيالسي اخرجه الترمذي في الصوم (۱۰۹/۳) باب: ما جاء في افطار الصائم المتطوع (۷۳۲)' و البيهقي في المعرفة (۲۲۸/۶) في الصوم' باب: صيام التطوع و الخروج منه (۸۹۲۰)' و احمد في مسنده (۳۴۱/۶)- وقال الترمذي: (حديث ام هانئ في اسناده مقال' و العمل عليه عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم: ان الصائم المتطوع اذا افطر فلا قضاء عليه' الا ان يحب ان يقضيه- و هو قول سفيان الثوري و احمد و اسحاق و الشافعي)- اه- قال الزيلعي في نصب الراية (۴۶۹/۲): (في سنده اختلاف' و في لفظه اختلاف)- اه -قال العيني في البناية (۲۴۵/۵): (وفي اسناده اضطراب الا ان سند ابي داود سالم من ذلك' و الحديث صحيح: كما في الحاكم و الذهبي)- اه -قلت: و اسناد ابي داود الذي اشار اليه العيني: هو حدثنا عثمان بن محمد بن ابي شيبة' قال: حدثنا جرير بن عبد الحميد عن يزيد بن ابي زياد عن عبد الله بن الحارث عن ام هانئ' به-و من طريق ابي داود اخرجه البيهقي في سننه (۲۷۷/۴) كتاب الصيام' باب صيام التطوع و الخروج منه قبل تمامه-

★★ سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے' آپ کے لیے ایک برتن بڑھایا گیا' تو آپ نے اس میں سے پیا' پھر وہ برتن میری طرف بڑھا دیا' میں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والا شخص اپنی مرضی کا مالک ہوتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنی ذات کا امین ہوتا ہے' اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو' اگر چاہو تو یہ کھا پی لو۔

2194- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اِمْلاَءً حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يُوْسُفَ السَّمْتِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ اُمِّ هَانِئٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اُتِىَ بِشَرَابٍ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِىْ فَشَرِبْتُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّىْ كُنْتُ صَائِمَةً . فَقَالَ لَهَا اَكُنْتِ تَقْضِيْنَ عَنْكِ شَيْئًا قَالَتْ لاَ .قَالَ فَلاَ يَضُرُّكِ . اخْتُلِفَ عَنْ سِمَاكٍ فِيْهِ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ جَعْدَةَ وَهُوَ الَّذِىْ رَوٰى عَنْهُ سِمَاكٌ.

★★ سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشروب لایا گیا' آپ نے اسے پیا' پھر میری طرف بڑھا دیا' پھر میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں نے روزہ رکھا ہوا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے کوئی قضاء روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہیں کوئی نقصان نہیں ہے۔

سماک نامی راوی سے نقل کرنے میں اس روایت کے الفاظ میں اختلاف کیا گیا ہے۔

2195- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَعْدَةَ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اُتِىَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ سَقَانِىْ فَشَرِبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا اِنِّىْ كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْمُتَطَوِّعُ اَمِيْنُ اَوْ اَمِيْرُ نَفْسِهِ فَاِنْ شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ . قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَ لاَ حَدَّثَنَاهُ اَهْلُنَا وَاَبُوْ صَالِحٍ .قَالَ شُعْبَةُ وَكُنْتُ اَسْمَعُ سِمَاكًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِى ابْنَا جَعْدَةَ فَلَقِيْتُ اَفْضَلَهُمَا وَحَدَّثَنِىْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .

★★ سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مشروب لایا گیا' آپ نے اُسے نوش فرمایا اور مجھے پینے کے لیے دیا تو میں نے بھی پی لیا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے تو روزہ رکھا ہوا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والا شخص اپنی مرضی کے بارے میں (امین) ہوتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ کہے:) امیر ہوتا ہے (یعنی اپنی مرضی کا مالک ہوتا ہے) یعنی اگر چاہے تو روزہ برقرار رکھے اور اگر چاہے تو توڑ ے۔

شعبہ بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ نے یہ روایت سیّدہ اُم ہانی سے سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں! یہ روایت ہمارے گھر والوں نے اور ابوصالح نے بیان کی ہے۔

۲۱۹۴- اخرجه النسائي في الكبرى (۲/ ۲۵۰) كتاب الصيام' باب ذكر حديث سماك' الحديث (۳۳۰۴)- و البيهقي في سننه (۴/ ۲۷۶) كتاب الصيام' باب صيام التطوع و الخروج منه قبل تمامه من طريق ابي عوانة عن سماك' به-

۲۱۹۵- اخرجه الطيالسي (۱۶۱۸) عن شعبة' به- و من طريق الطيالسي اخرجه الترمذي و غيره: كما سبق في الرواية قبل الماضية-

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سماک سے سنا' وہ فرماتے ہیں: میں نے جعدہ کے صاحبزادوں میں سے زیادہ فضیلت والے شخص سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی۔

2196- حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا وَقَالَ فِيْهِ حَدَّثَنَا اَهْلُنَا وَاَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ سِمَاكٌ يَقُوْلُ حَدَّثَنِىْ ابْنَا اُمِّ هَانِئٍ فَرَوَيْتُهُ اَنَا عَنْ اَفْضَلِهِمَا وَصَلَ اِسْنَادَهُ اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

شعبہ بیان کرتے ہیں: سماک یہ فرمایا کرتے تھے کہ سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا کے دو صاحبزادوں نے یہ حدیث سنائی ہے' اور میں نے اس حدیث کو ان دونوں میں سے زیادہ فضیلت والے صاحب سے نقل کیا ہے۔

امام ابوداؤد نے اس روایت کو شعبہ کے حوالے سے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2197- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِىْ ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ هَانِئٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) شَرِبَ شَرَابًا فَاَعْطَاهَا فَضْلَهُ فَشَرِبَتْهُ قَالَتِ اسْتَغْفِرْ لِىْ اِنِّىْ كُنْتُ صَائِمَةً .مِثْلَ قَوْلِ اَبِىْ عَوَانَةَ .قَوْلُهُ يَحْيٰى بْنُ جَعْدَةَ وَهَمٌ مِنَ الْوَلِيْدِ وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

☆☆ سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروب پیا اور اپنا بچا ہوا مشروب سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا کو عطاء کیا' تو سیّدہ اُم ہانی نے بھی اُسے پی لیا' پھر انہوں نے عرض کی: میرے لیے دعائے مغفرت کریں' کیونکہ میں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔

ابوعوانہ نامی راوی کی نقل کردہ روایت میں ایسے الفاظ ہیں:

''راوی کا یہ کہنا کہ یہ روایت یحییٰ بن جعدہ سے منقول ہے' یہ ولید نامی راوی کا وہم ہے اور یہ راوی ضعیف ہے''۔

2198- حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ هَارُوْنَ عَنْ جَدَّتِهِ اَنَّهَا قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَنَا صَائِمَةٌ فَنَاوَلَنِىْ فَضْلَ شَرَابِهِ فَشَرِبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ كُنْتُ صَائِمَةً وَاِنِّىْ كَرِهْتُ اَنْ اَرُدَّ سُؤْرَكَ .قَالَ اِنْ كَانَ قَضَاءً مِنْ رَمَضَانَ فَصُوْمِىْ يَوْمًا مَكَانَهُ وَاِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَاِنْ شِئْتِ فَاقْضِيْهِ وَاِنْ شِئْتِ فَلَا تَقْضِيْهِ .

۲۱۹۷- اخرجه النسائي في الكبرى (۳۳۰۷) كتاب الصيام' باب ذكر حديث سماك من طريق اسباط عن سماك عن رجل عن يحيى' به- فزاد فيه: (عن رجل) بين سماك و يحيى- و قد وهم فيه الوليد- كما ذكر الدارقطني هنا- فان اسباطاً خالفه: فاخرجه عن سماك عن رجل عن يحيى- كما اخرجه النسائي- وفي اسناده مجهول-

۲۱۹۸- اخرجه احمد (۳۴۳/۶) من طريق بهز' والدارمي (۱۷۴۳) من طريق ابي النعمان' كلاهما- بهز و ابو النعمان- قالا: حدثنا حماد بن سلمة' به- و اخرجه احمد (۴۲۴/۶): حدثنا يزيد' حدثنا حماد بن سلمة' به- و فيه (هارون ابن بنت ام هانئ' او ابن ام هانئ)- و قد تقدم من رواية ابي عوانة عن سماك- و ذكره البيهقي في المعرفة (۳۲۹/۶) في الصيام' باب: صيام التطوع و الخروج منه (۸۹۲۱) من طريق ابي داود الطيالسي' حدثنا حماد بن سلمة' به-

وَرَوَاهُ حَاتِمُ بْنُ اَبِیْ صَغِیْرَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ .

☆☆ ہارون اپنی دادی (سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا) سے یہ بات نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' میں نے روزہ رکھا ہوا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مشروب کا بچا ہوا میری طرف بڑھایا تو میں نے اسے پی لیا' پھر میں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور مجھے یہ بات بھی پسند نہیں تھی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے ہوئے کو واپس کروں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو یہ رمضان کی قضاء کا روزہ تھا تو تم اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھ لینا اور اگر نفلی روزہ تھا تو اگر تم چاہو تو اس کی قضاء کر لینا' اگر چاہو تو قضاء نہ کرنا۔

اس روایت کو حاتم بن ابوصغیرہ نے سماک کے حوالے سے' ابوصالح کے حوالے سے' سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہارون، من ولد ام ھانیء، مجھول، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۳۰۰)۔

2199- حَدَّثَنَا الْقَاضِی الْمَحَامِلِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِی الْحَجَّاجِ الْخَاقَانِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْنُسَ - يَعْنِیْ حَاتِمَ بْنَ اَبِیْ صَغِيْرَةَ - حَدَّثَنِیْ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْمُتَطَوِّعُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ .

☆☆ سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
نفلی روزہ رکھنے والے کو اختیار ہوتا ہے' وہ چاہے تو روزہ برقرار رکھے' اگر چاہے تو توڑ دے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ابی حجاج، اھتمی، منقری، خاقانی، ابوایوب بصری، واسم ابیہ عبداللہ، یہ لین الحدیث ہیں، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۵۷۷)۔

2200- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْنُسَ الْقُشَيْرِیُّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقُوْلُ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِيْنُ- اَوْ اَمِيْرُ- نَفْسِهٖ اِنْ شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ . اخْتُلِفَ عَلٰى سِمَاكٍ فِيْهِ وَاِنَّمَا سَمِعَهُ سِمَاكٌ مِنِ ابْنِ اُمِّ هَانِیءٍ عَنْ

۲۱۹۹- اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/ ۴۳۹) من حديث بندار' ثنا يحيى بن ابي حجاج الخاقاني به- و اخرجه النسائي في الكبرى (۲/ ۲۵۱) كتاب الصيام' باب ذكر حديث سماك' الحديث (۳۳۰۸' ۳۳۰۹)' و البيهقي في سننه (۴/ ۲۷۶)' و احمد في المسند (۶/ ۴۲۴) من طريق ابي يونس القشيري' حاتم بن ابي صغيرة' به-قال النسائي: (ابو صالح هذا يختلفون في اسمه' فقيل: انه باذان- و قيل: باذام- و هو ضعيف الحديث- قال: و هو ابو صالح صاحب الكلبي' و قد روي عنه انه قال في مرضه: كل شيء حدثتكم به فهو كذب- قال: وقال سفيان عن محمد بن قيس عن حبيب بن ابي ثابت: كنا نسمي ابا صالح: دروغزن' و هو بالفارسية: كذاب- الا ان يحيى بن سعيد لم يتركه' و قد حدث عن اسماعيل بن ابي خالد عنه-

۲۲۰۰- اخرجه الحاكم في الصوام (۱/ ۴۳۹) باب: صوم التطوع' من حديث بكار بن قتيبة القاضي' ثنا صفوان بن عيسى القاضي به-

اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

نفلی روزہ رکھنے والا شخص اپنی ذات کے بارے میں امین (راوی کو شک ہے) امیر (یعنی وہ اپنی مرضی کا مالک ہوتا ہے) چاہے تو روزہ رکھ لے اگر چاہے تو توڑ دے۔

اس بارے میں سماک سے نقل کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

سماک نے اس حدیث کو سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے سے سنا ہے، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2201- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرٰى بِاِفْطَارِ التَّطَوُّعِ بَاْسًا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ نفلی روزہ توڑنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

2202- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصْبِحُ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّوْمَ فَيَقُوْلُ اَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ اَتَاكُمْ شَيْءٌ. قَالَتْ فَنَقُوْلُ اَوَلَمْ تُصْبِحْ صَائِمًا فَيَقُوْلُ بَلٰى وَلٰكِنْ لَا بَاْسَ اَنْ اُفْطِرَ مَا لَمْ يَكُنْ نَذْرًا اَوْ قَضَاءَ رَمَضَانَ. مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ هُوَ الْعَرْزَمِيُّ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات صبح کے وقت روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے دریافت کرتے: کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز موجود ہے، کوئی (کھانے کی چیز) تمہارے پاس آئی؟ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ عرض کرتے: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح روزے کی نیت نہیں کی تھی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ہاں! لیکن اس میں کوئی حرج نہیں کہ میں روزہ توڑ دوں جبکہ وہ نذر کا نہ ہو رمضان کا نہ ہو۔

محمد بن عبیداللہ نامی راوی عرزمی ہے اور یہ راوی ضعیف ہے۔

2203- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّاَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَا اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ كَانَ نَبِيُّ

۲۲۰۱- اخرجه عبد الرزاق في الصوم (۴/ ۲۷۱-۲۷۲) باب: افطار التطوع و صومه اذا لم يبيته (۷۷۷۱) عن ابن جريج' به- و اخرجه الشافعي: اخبرنا عبد المجيد عن ابن جريج' به-اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/ ۲۷۷)' و المعرفة (۶/ ۲۴۰) في الصوم' باب: صيام التطوع و الخروج منه (۸۹۲۷)-

۲۲۰۳- اخرجه ابن خزيمة (۲۱۴۱)' و ابن حبان (۳۶۲۹)' من حديث روح بن عبادة' به-واخرجه مسلم في الصوم (۲/ ۸۰۹)' باب: جواز صوم النافلة بنية النهار قبل الزوال (۱۱۵۴)' و ابو داود في الصوم (۲/ ۳۴۲) باب: في الرخصة في ذلك (۲۴۵۵)' و الترمذي في الصوم (۳/ ۱۱۸) باب: صيام المتطوع بغير تبييت (۷۳۳)' و النسائي في الصوم (۴/ ۱۹۴' ۱۹۵) باب: النية في الصوم' و البيهقي في الصوم (۴/ ۲۷۴' ۲۷۵) باب: صيام التطوع و الخروج منه قبل تمامه' و عبد الرزاق في الصوم (۴/ ۲۷۷) باب: افطار التطوع و صومه اذا لم يبيته (۷۷۹۳)' واحمد في مسنده (۶/ ۲۰۷) من وجوه من طلحة بن يحيى' به-

اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) یُحِبُّ طَعَامًا فَجَآءَ یَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَکُمْ مِنْ ذٰلِکَ الطَّعَامِ قُلْتُ لاَ .قَالَ اِنِّی صَائِمٌ.

★★ اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھانے کو پسند کرتے تھے' ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو دریافت کیا: آپ کے پاس وہ والا کھانا ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ طلحہ بن یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ، تیمی، مدنی، نزیل کوفہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ء، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 148ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۰۵۳)۔

2204- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ وَاِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَطْحَاءَ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَنْبَسَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗد حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّبِّیُّ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِکْرِمَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ عِنْدَکِ شَیْءٌ قُلْتُ لاَ .قَالَ اِذًا اَصُوْمَ . وَدَخَلَ عَلَیَّ یَوْمًا اٰخَرَ فَقَالَ عِنْدَکِ شَیْءٌ . قُلْتُ نَعَمْ .قَالَ اِذًا اَطْعَمَ وَاِنْ کُنْتُ قَدْ فَرَضْتُ الصَّوْمَ . هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' دریافت کیا: کیا تمہارے پاس (کھانے کے لیے) کچھ ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں' پھر ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر میں کھا لیتا ہوں' اگرچہ میں نے روزے کی نیت کی تھی۔

اس روایت کی سند حسن صحیح ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حماد بن حسن بن عنبسہ وراق نھشلی، ابوعبداللہ بصری، نزیل (سامرا)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 266ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۵۰۱)۔

2205- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَکَرِیَّا حَدَّثَنَا عَبَّادٌ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ اَبِیْ ثَوْرٍ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ

۲۲۰۴- اخرجه البيهقي في الكبرى في الصوم (۲۰۳/٤) من رواية عكرمة عن عائشة به- و قال: (وهذا اسناده صحيح)- اه-

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا صَامَ الرَّجُلُ تَطَوُّعًا فَلْيُفْطِرْ مَتَى شَاءَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کسی شخص نے نفلی روزہ رکھا ہو تو وہ جب چاہے اُسے توڑ سکتا ہے۔

2206- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِىْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) آخَى بَيْنَ سَلْمَانَ وَبَيْنَ اَبِى الدَّرْدَاءِ- قَالَ- فَجَاءَ سَلْمَانُ يَزُوْرُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَاِذَا اُمُّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةٌ قَالَ مَا شَاْنُكِ قَالَتْ اِنَّ اَخَاكَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ وَيَصُوْمُ النَّهَارَ وَلَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِىْ نِسَاءِ الدُّنْيَا فَجَاءَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَرَحَّبَ بِهِ سَلْمَانُ وَقَرَّبَ اِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ اطْعَمْ .فَقَالَ اِنِّىْ صَائِمٌ .فَقَالَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَتُفْطِرَنَّهُ .قَالَ مَا اَنَا بِآكِلٍ حَتّٰى تَاْكُلَ فَاَكَلَ مَعَهُ ثُمَّ بَاتَ عِنْدَهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ اللَّيْلُ اَرَادَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَنْ يَقُوْمَ فَمَنَعَهُ سَلْمَانُ وَقَالَ لَهُ اِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ وَاَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَائْتِ اَهْلَكَ وَاَعْطِ كُلَّ ذِىْ حَقٍّ حَقَّهُ. فَلَمَّا كَانَ فِىْ وَجْهِ الصُّبْحِ قَالَ قُمِ الْآنَ اِنْ شِئْتَ فَقَامَا فَتَوَضَّآ ثُمَّ رَكَعَا ثُمَّ خَرَجَا اِلَى الصَّلاَةِ فَدَنَا اَبُو الدَّرْدَاءِ لِيُخْبِرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالَّذِىْ اَمَرَهُ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا .مِثْلَ مَا قَالَ سَلْمَانُ .لَفْظُ اَبِىْ طَالِبٍ.

☆☆ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما کو ایک دوسرے کا (منہ بولا بھائی) بنا دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سلمان حضرت ابودرداء سے ملنے کے لیے آئے تو سیّدہ اُم درداء کو خراب حالت میں دیکھا تو دریافت کیا: آپ کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: آپ کے بھائی رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہیں' دن کے وقت روزہ رکھتے ہیں' انہیں دنیا کی اور بیوی کی کوئی ضرورت نہیں ہے' پھر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے' انہوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو خوش آمدید کہا اور ان کے آگے کھانا رکھا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: آپ بھی کھائیے' انہوں نے جواب دیا: میں نے روزہ رکھا ہے' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ روزہ توڑ دیں' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا: میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہیں کھائیں گے' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ کھانا کھایا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ رات کے وقت اُن کے ہاں گئے۔ جب رات کا وقت ہوا تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ارادہ

۲۲۰۵- اخرجه ابن ابي شيبة عن ابي الاحوص عن سماك' به- و اخرجه عبد الرزاق في الصوم (۲۷۱/۴) باب: افطار التطوع (۷۷۷۰) عن اسرائيل عن سماك به-واخرجه ابن جريج : اخبرني عطاء عن ابن عباس' بنحوه- اخرجه عبد الرزاق (۷۷٦۷) و البيهقي في (۲۷۷/۴)' و المعرفة (۳۴۰/٦) (۸۹۲۵)-واخرجه البيهقي كذلك من طريق جريج عن عمرو بن دينار عن ابن عباس' بنحوه-

۲۲۰٦- اخرجه البخاري في الصوم (۱۹٦۸) باب: من اقسم على اخيه ليفطر في التطوع و لم ير عليه قضاء اذا كان اوفق له' و في (٦۱۳۹) بباب: صنع الطعام و التكلف للضيف' و الترمذي في الزهد (۲۴۱۳)' و البيهقي في الصوم (۲۷٦/۴)' و ابن حبان في صحيحه كتاب البر و الاحسان (۳۲۰)' من طريق جعفر بن عون' به-

کہ وہ نوافل ادا کرنے شروع کریں' تو حضرت سلمان نے انہیں روک دیا اور ان سے کہا کہ آپ کے جسم کا بھی آپ پر حق ہے' آپ کے پروردگار کا بھی آپ پر حق ہے' آپ کی بیوی کا بھی آپ پر حق ہے' آپ نفلی روزہ رکھیں بھی اور کسی دن چھوڑ بھی دیں' (نفلی نماز) ادا بھی کریں اور سو بھی جایا کریں' اپنی اہلیہ کے پاس بھی جایا کریں' ہر حقدار کو اس کا حق دیا کریں۔ جب صبح کا وقت قریب آیا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اب آپ اُٹھیں' اگر آپ (نوافل ادا کرنا چاہیں)' یہ دونوں حضرات اُٹھے' انہوں نے نوافل ادا کیے' پھر (فجر کی نماز) ادا کرنے کے لیے چلے گئے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تاکہ آپ کو اس چیز کے بارے میں بتائیں جو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابودرداء! تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے' آپ نے وہی بات ارشاد فرمائی جو حضرت سلمان نے ارشاد فرمائی تھی۔

روایت کے یہ الفاظ ابوطالب نامی راوی کے ہیں۔

2207- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي الْحَجَّاجِ الْمِنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَاْتِينَا فَيَقُوْلُ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ غَدَاءٍ . فَاِنْ قُلْنَا نَعَمْ تَغَدَّى وَاِنْ قُلْنَا لَا قَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ . وَاِنَّهُ اَتَانَا ذَاتَ يَوْمٍ وَّقَدْ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ قَدْ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ وَّاَنَّا قَدْ خَبَاْنَاهُ لَكَ .قَالَ اَمَا اِنِّيْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا . فَاَكَلَ .هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ .

☆☆ اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لاتے اور دریافت کرتے: کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ اگر ہم جواب دیتے: جی ہاں! تو آپ وہ کھا لیتے اور اگر ہم عرض کرتے: جی نہیں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔ ایک مرتبہ آپ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہمیں تحفہ کے طور پر (حیس) بھیجا گیا تھا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں تحفے کے طور پر حیس دیا گیا ہے' جو میں نے آپ کے لیے سنبھال کے رکھا ہے' تو آپ نے فرمایا: میں نے تو صبح روزے کی نیت کی تھی' لیکن پھر آپ نے اُسے کھا بھی لیا۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

2208- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا

۲۲۰۷- مضى تخريجه قبل اربع روايات- ورواية الثوري لهذه عند ابي داود والترمذي و النسائي في المواضع السابق ذكرها-

۲۲۰۸- اخرجه النسائي في الكبرى- كما في نصب الراية (۲/ ٤٦٨)-:حدثنا محمد بن منصور ثنا سفيان بن عيينة به-واخرجه الشافعي اخبرنا سفيان بن عيينة' به- ومن طريق الشافعي اخرجه البيهقي في المعرفة (٦/ ٣٣٥) في الصيام' باب: صيام التطوع و الخروج منه قبل تمامه (٩٠٦) (٨٩٠٧) و في الكبرى (٤/ ٢٧٤-٢٧٥)- وقال البيهقي في (المعرفة): (قال المزني: سمعت الشافعي يقول: سمعت سفيان عامة مجالسته لا يذكر فيه: (ساصوم يوما مكانه): ثم عرضته عليه قبل ان يموت' بسنة فاجاب فيه: (ساصوم يوما مكانه)- قال البيهقي: (لهذا حديث قد اخرجه جماعة عن سفيان دون لهذه اللفظة- و اخرجه جماعة عن طلحة بن يحيى دون لهذه اللفظة' منهم: سفيان الثوري' و شعبة بن الحجاج و عبد الواحد بن زياد ووكيع بن الجراح و يحيى بن سعيد القطان و يعلى بن عبيد وغيرهم)-وقال البيهقي في الكبرى: (فمعاينته- يعني: ابن عيينة- عامة دهره لهذا الحديث' لا يذكر فيه لهذا اللفظ مع رواية الجماعة عن طلحة بن يحيى لا يذكره منهم احد: منهم: سفيان الثوري' و شعبة ووكيع' و غيرهم- تدل على خطا لهذه اللفظة- و الله اعلم- و قد روي من وجه آخر عن عائشة ليس فيه لهذه اللفظة)- اه-

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِيهِ طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنِّي أُرِيدُ الصَّوْمَ ۔ وَأُهْدِيَ لَهُ حَيْسٌ ۔فَقَالَ إِنِّي آكِلٌ وَأَصُومُ يَوْمًا مَكَانَهُ ۔ لَمْ يَرْوِهِ بِهَذَا اللَّفْظِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ الْبَاهِلِيِّ وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَى قَوْلِهِ وَأَصُومُ يَوْمًا مَكَانَهُ ۔ وَلَعَلَّهُ شُبِّهَ عَلَيْهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ لِكَثْرَةِ مَنْ خَالَفَهُ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ۔

☆☆ اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور کہا: میں نے روزہ رکھنے کا ارادہ کیا ہے' پھر آپ کی خدمت میں حیس لایا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں اس میں سے کھالیتا ہوں اور اس روزے کی جگہ پھر کسی دن روزہ رکھ لوں گا۔

ان الفاظ میں اس روایت کو صرف باہلی نے نقل کیا ہے' کسی اور نے نقل نہیں کیا ہے اور کسی نے اس کی متابعت نہیں کی ہے' یعنی ان الفاظ کی:

''اس کی جگہ پھر روزہ رکھ لوں گا''۔

شاید یہ بات اُن کے لیے مشتبہ ہوگئی ہو' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے' کیونکہ دیگر راویوں نے ابن عیینہ سے ان الفاظ کو نقل کرنے میں اختلاف کیا ہے۔

2209- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا دَعَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِغَدَائِهِ فَلَا يَجِدُهُ فَيَفْرِضُ عَلَيْهِ صَوْمَ ذَلِكَ الْيَوْمِ ۔عَبْدُ اللَّهِ هَذَا لَيْسَ بِالْمَعْرُوفِ۔

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے لیے کوئی چیز منگواتے اور آپ کو اس دن کوئی چیز نہ ملتی تو آپ اس دن روزہ رکھ لیتے۔

اس روایت کے راوی عبداللہ معروف نہیں ہیں۔

2210- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَادَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ صَنَعَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ طَعَامًا فَدَعَا النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَصْحَابَهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنِّي صَائِمٌ ۔فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعَ لَكَ أَخُوكَ وَتَكَلَّفَ لَكَ أَخُوكَ أَفْطِرْ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ ۔ هَذَا مُرْسَلٌ ۔

☆☆ ابراہیم بن عبید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کھانا تیار کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعض اصحاب کی دعوت کی تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو نبی

۲۲۰۹- اخرجه النسائي في الصوم (۴/ ۱۹۳ - ۱۹۵) باب: النية في الصيام و الاختلاف على طلحة بن يحيى في خبر عائشة فيه' و ابن ماجه في الصوم (۱/ ۵۴۳) باب: ما جاء في فرض الصوم من الليل (۱۷۰۱)' و ابو يعلى في مسنده (۴۷۴۳)' من رواية مجاهد عن عائشة' به-

۲۲۱۰- اخرجه الطيالسي في (مسنده) كما في نصب الراية للزيلعي (۲/ ۱۶۵)' حدثنا محمد بن ابي حميد عن ابراهيم بن عبيد الله بن رفاعة الزرقي عن ابي سعيد الخدري' به- و هو مرسل-

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بھائی نے تمہارے لیے کھانا تیار کیا ہے تمہارے بھائی نے تمہارے لیے اہتمام کیا ہے تم روزہ توڑ دو اور پھر کسی دن روزہ رکھ لینا۔

یہ روایت مرسل ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبید بن رفاعۃ بن رافع بن مالک بن عجلان زرقی انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۱۶)۔

2211- حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ الْحَرَّانِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْفَزَارِیِّ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَکَلَ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِیًا فَلَا قَضَاءَ عَلَیْهِ اِنَّ اللّٰهَ اَطْعَمَهُ وَسَقَاهُ . الْفَزَارِیُّ هٰذَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِیُّ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
"جو شخص رمضان کے مہینے میں بھول کر کچھ کھالے تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ نے اُسے کھلایا ہوگا اور پلایا ہوگا"۔

اس روایت کے راوی فزاری محمد بن عبیداللہ عرزمی ہیں۔

2212- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ سَعِیْدٍ الرَّازِیُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَلَفِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ مِرْسَالٍ الْخَثْعَمِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا عَمِّی اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مِرْسَالٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَنَعَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) طَعَامًا فَدَعَا النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) وَاَصْحَابَهُ فَلَمَّا اُتِیَ بِالطَّعَامِ تَنَحّٰی اَحَدُهُمْ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) مَا لَکَ . قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ . فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) تَکَلَّفَ لَکَ اَخُوْکَ وَصَنَعَ ثُمَّ تَقُوْلُ اِنِّیْ صَائِمٌ کُلْ وَصُمْ یَوْمًا مَکَانَهُ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے کھانا تیار کیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کی دعوت کی کھانا لایا گیا تو ان لوگوں میں سے ایک صاحب پیچھے ہٹ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہارے بھائی نے تمہارے لیے اہتمام کیا ہے اور اسے تیار کیا ہے اور

۲۲۱۱- محمد بن عبید الله العرزمي متروك الحديث- كما سبق مراراً-

۲۲۱۲- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱۰۲/۲) من طريق الدارقطني ' به-وذكره الزيلعي في نصب الراية (٤٦٥/۲) عن الدارقطني وحده' وقد وقع في نصب الراية: (عمرو بن خليف) بدلاً من (عمرو بن خلف)-

اب تم کہہ رہے ہو: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تم اسے کھالو اور اس روزے کی جگہ پھر کسی دن روزہ رکھ لینا۔

2213- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِىْ بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خُلَيْدٍ الْكِنْدِىُّ حَدَّ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَكَلَ الصَّائِمُ نَاسِيًا اَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَلَاقَضَاءَ عَلَيْهِ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَّكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب روزہ دار بھول کر کچھ کھالے یا پی لے تو یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطاء کیا ہے' اس شخص پر قضاء لازم نہیں ہوگی''۔

اس کی سند صحیح ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2214- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدٍ اَبُوْ بَكْرٍ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْبَصْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَفْطَرَ فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ . تَفَرَّدَ بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَّهُوَ ثِقَةٌ عَنِ الْاَنْصَارِىِّ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی رمضان کے مہینے میں (روزے کے دوران) بھول کر کچھ کھالے' تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی اور اس پر کفارہ بھی لازم نہیں ہوگا۔

اس روایت کو نقل کرنے میں محمد بن مرزوق نامی راوی منفرد ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔

یہ وہی ہیں جنہوں نے محمد بن عبداللہ انصاری سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

2215- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الرُّهَاوِىُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْ الرُّهَاوِىُّ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُ

۲۲۱۳- اخرجه احمد في مسنده (۲/ ۴۲۵): حدثنا اسماعيل بن ابراهيم - و هو ابن علية - به- و مسلم في صحيحه (۱۱۵۵): حدثني عمرو محمد الناقد' حدثنا اسماعيل' به- و اخرجه البخاري في صحيحه (۴/ ۶۵۸- ۶۵۹) كتاب الصوم' باب الصائم اذا اكل او شرب ناسيا الحديث (۱۹۳۳)- و ابو داود رقم (۲۳۹۸)' و الترمذي رقم (۷۲۱)' و ابن خزيمة رقم (۱۹۸۹)' و البيهقي (۴/ ۲۲۹) من طرق عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة' به- و سياتي من طريق خلاس و ابن سيرين في آخر الباب-

۲۲۱۴- اخرجه الطبراني في الاوسط (۵۲۵۲) عن محمد بن احمد بن ابي خيثمة' نا محمد بن مرزوق' به- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن محمد بن عمرو الا الانصاري' تفرد به: محمد بن مرزوق)- اه- وقال الهيثمي في المجمع: (اخرجه الطبراني في الاوسط و فيه محمد بن عمرو' و هو حسن الحديث)- اه -واخرجه ابن خزيمة في صحيحه (۱۹۹۰)' و عنه ابن حبان في صحيحه (۸۹۱) ابراهيم و محمد ابني محمد بن مرزوق الباهليين قالا: حدثنا محمد بن عبد الله الانصاري' به هكذا عند ابن خزيمة' و عند ابن حبان عن ابراهيم بن محمد بن مرزوق وحده-واخرجه الحاكم (۱/ ۴۳۰)' و عنه البيهقي (۴/ ۲۲۹) من حديث ابي حاتم محمد بن ادريس عن محمد بن عبد الله الانصاري' به- وقال الحاكم: (صحيح على شرط مسلم' و لم يخرجاه بهذه السياقة)- اه-

اللّٰہِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَكَلَ فِيْ رَمَضَانَ نَاسِيًا اَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَاِنَّ اللّٰهَ اَطْعَمَهُ وَسَقَاهُ .

قَالَ وَاَخْبَرَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ .عَمَّارٌ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

تم میں سے جب کوئی (رمضان کے مہینے میں) بھول کر کچھ کھالے یا بھول کر کچھ پی لے تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی' وہ اپنے روزے کو مکمل کرلے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے کھلایا ہے اور پلایا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس روایت کے راوی عمار ضعیف ہیں۔

2216- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْجُنْدَيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِيْ هَوْذَةَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ طَرِيفٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَكَلَ اَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلْيَمْضِ فِيْ صَوْمِهِ وَلَاقَضَاءَ عَلَيْهِ . نَصْرُ بْنُ طَرِيفٍ اَبُوْ جُزَيٍّ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص (روزے کے دوران) بھول کر کچھ کھالے یا پی لے تو وہ اپنے روزے کو برقرار رکھے' اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی''۔

اس روایت کے راوی نصر بن طریف ابوجزی ضعیف ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن ابی ھوذۃ، سئل ابوزرعۃ عنہ فقال لا باس بہ: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل لابن ابی حاتم (۱۴۸/۴)۔

○ نصر بن طریف، ابوجزء قصاب۔ قال ابن مبارک: کان قدریا، ولم یکن بثبت۔ وقال نسائی وغیرہ: متروک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۱/۷)۔

2217- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ

اسنادہ ضعیف: فیہ عمار بن مطر' و ھو ضعیف: کما ذکر المصنف- و مبارک بن فضالۃ صدوق' لکنہ یدلس و یسوی: کما فی التقریب (۲۲۸/۲)-و اما روایۃ ابی رافع: فاخرجھا احمد (۴۸۹/۲) عن محمد بن جعفر' حدثنا سعید عن قتادۃ ... بہ- و سیاتی من طریق نصر بن طریف عن قتادۃ بہ- و نصر ضعیف: کما قال الدارقطنی رحمہ اللہ-

فی اسنادہ یاسین بن معاذ الکوفی و عبد اللہ بن سعید' و ھما ضعیفان: کما ذکر الدارقطنی رحمہ اللہ- و قد تابع یاسین علیہ مندل و ضعیف ایضاً: کما فی التقریب (۲۷۵/۲)-

حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ حَكِيْمٍ الْعَدَنِىُّ حَدَّثَنَا يَاسِيْنُ بْنُ مُعَاذٍ الْكُوفِىُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَكَلَ اَوْ شَرِبَ فِىْ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ وَلَاقَضَاءَ عَلَيْهِ وَذَكَرَ هُوَ اَوْ غَيْرُهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ . يَاسِيْنُ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ مِثْلُهٗ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص رمضان میں (روزے کے دوران) بھول کر کچھ کھالے یا پی لے تو وہ اپنے روزے کو مکمل کرے' اُس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

اس راوی نے یا اس کے علاوہ دیگر راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے اور پلایا ہے''۔

یٰسین نامی راوی ضعیف ہیں اور عبداللہ بن سعید نامی راوی بھی اسی کی مانند (ضعیف) ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یزید بن ابی حکیم عدنی، ابو عبداللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 120ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۷۵۳)۔

2218- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيْلُ وَكِيْلُ اَبِىْ صَخْرَةَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ دَلُّوَيْهِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مَنْدَلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَكَلَ اَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ فَلْيُتِمَّ عَلٰى صَوْمِهٖ وَلَاقَضَاءَ عَلَيْهِ . مَنْدَلٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ضَعِيْفَانِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص (روزے کے دوران) بھول کر کچھ کھالے یا پی لے تو یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطاء کیا ہے' اس شخص کو اپنا روزہ مکمل کرنا چاہیے اور اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

اس روایت کے راوی مندل اور عبداللہ بن سعید دونوں ضعیف ہیں۔

2219- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ- قَالَ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَاَنَا اَبْرَاُ مِنْ عُهْدَتِهٖ- عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ اَنَّهٗ نَسِىَ صِيَامَ اَوَّلِ يَوْمٍ مِّنْ رَمَضَانَ اَصَابَ طَعَامًا ثُمَّ

۲۲۱۹- اسنادہ ضعیف؛ الحکم بن عبد اللہ الایلی ضعیف؛ کما ذکرہ المصنف-

فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اَتِمَّ صِيَامَكَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ وَلَاقَضَاءَ عَلَيْكَ .

قَالَ وَحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَالْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ .وَالْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ الْاَيْلِيُّ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ ولید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے رمضان کے پہلے دن روزے میں بھول کر کچھ کھالیا' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے روزے کو مکمل کرو' بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے اور پلایا ہے اور تم پر قضاء لازم نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس روایت کے راوی حکم بن عبداللہ' یہ ابن سعد ایلی کے پوتے ہیں اور ضعیف ہیں۔

2220- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَمَاهِرِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ رَجُلٍ نَسِيَ فَاَكَلَ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَتِمَّ صَوْمَكَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص بھول کر کچھ کھالے یا پی لے' تو وہ روزہ ختم نہ کرے کیونکہ یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اُسے عطاء کیا ہے۔

2221- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَكَلَ نَاسِيًا اَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَا يُفْطِرْ فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں جس نے بھول کر کچھ کھالیا ہو اور وہ روزہ دار ہو' یہ ارشاد فرمایا ہے: تم اپنے روزے کو مکمل کرو' بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے اور پلایا ہے۔

2222- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ وَخِلَاسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ اَوْ نَحْوَهُ .هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ

- اخرجه احمد (۴۸۹/۲) عن سعيد عن قتادة-
- اخرجه ابو يعلى (۶۰۳۸) من حديث حجاج بن ارطاة عن قتادة' به- و ضعفه الدارقطني عقب الرواية الآتية-
- اخرجه احمد (۳۹۵/۲)' و البخاري في الايمان و النذور (۶۶۶۹) باب: اذا حنث ناسياً في الايمان' و الترمذي في الصوم (۱۰۰/۳) باب ما جاء في الصائم ياكل او يشرب ناسياً (۷۲۲)' و ابن ماجه في الصيام (۵۳۵/۱) باب ما جاء فيمن افطر ناسياً (۱۶۷۳)' و البيهقي في الصوم (۲۲۹/۴)' من حديث عوف الاعرابي عن خلاس و ابن سيرين' به-واخرجه ابن الجارود في (المنتقى) (۳۸۹) من طريق عوف عن خلاس- وحده- به- و قد تقدم قريباً من طريق ابن سيرين عن ابي هريرة-

وَالَّذِیْ قَبْلَهٗ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ فَهُوَ ضَعِیْفٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

اس کی سند صحیح ہے اس سے پہلے جو روایت حجاج کے حوالے سے قتادہ سے منقول ہے وہ ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عوف اعرابی، ابوسھل بصری، وکان یقال لہ: عوف علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ د قیل: کان یتشیع، وقد وثقہ جماعۃ۔ وقال نسائی: ثبت۔ وقال ابوداود: ان کا انتقال 147ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۵/۳۶۸)۔

5-باب الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ.

باب 5: روزہ دار شخص کے بوسہ لینے کا حکم

2223- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ الْبَغَوِیُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ زِیَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) یُقَبِّلُ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ .هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِیْحٌ.

• وَتَابَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِیُّ عَنْ زِیَادِ بْنِ عِلَاقَةَ مِثْلَ لَفْظِهٖ وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان کے مہینے میں روزے کے دوران) بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

اس کی سند صحیح ہے۔

ابوبکر نہشلی نے اس کی متابعت میں یہی لفظ نقل کیے ہیں اور یہ راوی ثقہ ہیں۔

•••———•••———•••

روزہ دار شخص کے لیے بوسہ لینے کا حکم

اس مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

۲۲۲۳- اخرجه مسلم في الصوم (۲/ ۷۷۸) باب: بيان ان القبلة في الصوم ليست محرمة على من لم تحرك شهوته (۱۱۰۶/ ۷۰) و ابو داود في الصوم (۲/ ۳۲۲) باب: القبلة للصائم (۲۳۸۳) و الترمذي في الصوم (۳/ ۱۰۶) باب: ما جاء في القبلة للصائم (۷۲۷) و النسائي في الكبرى كما في تحفة الاشراف (۱۲/ ۲۴۹) و ابن ماجه في الصوم (۱/ ۵۳۷) باب: ما جاء في القبلة للصائم (۱۶۸۴) من طرق عن ابي الاحوص به- وقال الترمذي: (حسن صحيح ' و اختلف اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم و غيرهم في القبلة للصائم فرخص بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في القبلة للشيخ ' و لم يرخصوا للشاب: مخافة الا يسلم له صومه- و المباشرة عندهم اشد- و قد قال بعض اهل العلم: القبلة تنقص الاجر ' ولا تفطر الصائم '- وراوا ان للصائم اذا ملك نفسه ان يقبل ' و اذا لم يامن على نفسه ترك القبلة: ليسلم له صومه- و هو قول سفيان الثوري و الشافعي)-اه-

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے اگر آدمی کو اپنی ذات کے حوالے سے امن ہو وہ (عورت کو) دیکھے اور اسے انزال ہو جائے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن اگر وہ اس کا بوسہ لے اور انزال ہو جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ حسن بن حیی امام ثوری اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم بھی اس بات کے قائل ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: میں روزہ دار کے لیے اس بات کو پسند نہیں کروں گا کہ وہ بوسہ لے اگر وہ رمضان کے مہینہ میں بوسہ لیتا ہے اور اسے انزال ہو جاتا ہے تو اب اس پر قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے لیکن اگر وہ رمضان کے مہینے میں اپنی بیوی کی طرف دیکھتا ہے اور مسلسل دیکھتا رہتا ہے اور پھر اسے انزال ہو جاتا ہے تو اس پر قضاء لازم ہوگی اس پر کفارہ لازم نہیں ہوگا۔

شیخ ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رمضان میں اپنی بیوی کا بوسہ لے تو اس پر اس دن کی قضاء لازم ہوگی۔[1]

2224- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُقَبِّلُ فِيْ رَمَضَانَ . قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ وَّلَمْ يَقُلْ يُقَبِّلُهَا .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

ابوعاصم بیان کرتے ہیں: راوی نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ کہا ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بوسہ لیا کرتے تھے۔

2225- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فِيْ رَمَضَانَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لے لیا کرتے تھے جبکہ آپ رمضان کے مہینے میں روزے کی حالت میں ہوتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم سب سے زیادہ اپنے اوپر قابو رکھتے تھے۔

2226- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى

---

[1] مختصر اختلاف العلماء از امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی

[2224] اخرجه مسلم في صحيحه (٧٧٨/٢) كتاب الصيام: باب بيان ان القبلة في الصوم ليست محرمة على من لم تحرك شهوته. حديث (١١٠٦/٧١) و احمد في المسند (٢٥٦/٦) و البيهقي في سننه (٢٣٢/٤) من طريق ابي بكر النهشلي عن زياد بن علاقة به- و هو الحديث السابق-

[2225] اخرجه مسلم في الصوم (٧٧٧/٢) باب: بيان ان القبلة في الصوم ليست محرمة على من لم تحرك شهوته (٦٦، ٦٧/ ١١٠٦) و النسائي في الكبرى (٢٠٥/٢) كتاب الصيام: باب ذكر الاختلاف على ابراهيم النخعي فيه: الحديث (٣٠٨٥) و احمد في المسند (٦/ ٤٠، ١٧٤، ٢٠١) و البيهقي في سننه (٢٣٢/٤) كتاب الصيام: باب: اباحة القبلة من طريق ابراهيم عن علقمة عن عائشة-

[2226] يشهد له حديث عمر مرفوعاً عند ابي داود في الصوم (٣٢٢/٢) باب: القبلة للصائم (٢٣٨٥) و البيهقي في المعرفة (٢٨٨-٢٨٩) في الصوم: باب: القبلة للصائم و فيه ان عمر فعل ذلك يوماً فاستعظم ذلك فذهب الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ارأيت لو تمضمضت و انت صائم!) فقال عمر: فقلت: لا باس بذلك فقال النبي صلى الله عليه وسلم : (فمه!)-وقد ورد عن عمر خلاف في ذلك: فراجعه عند عبد الرزاق (٨٤٠٦) باب القبلة للصائم-

بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا تَرَوْنَ فِي شَيْءٍ صَنَعْتُهُ الْيَوْمَ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَمَرَّتْ بِي جَارِيَةٌ فَأَعْجَبَتْنِي فَأَصَبْتُ مِنْهَا فَعَظَّمَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ مَا صَنَعَ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَاكِتٌ فَقَالَ مَا تَقُولُ قَالَ أَتَيْتَ حَلَالًا وَيَوْمٌ مَكَانَ يَوْمٍ. قَالَ أَنْتَ خَيْرُهُمْ فُتْيَا.

☆☆ داؤد بن ابوعاصم بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن مسیب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا: میں نے آج جو حرکت کی ہے اس کے بارے میں آپ لوگوں کی کیا رائے ہے؟ صبح میں نے روزہ رکھا تھا' پھر میرے پاس سے کنیز گزری' مجھے وہ اچھی لگی تو میں نے اس کے ساتھ صحبت کر لی' لوگوں کو اُن کی یہ حرکت بہت غلط محسوس ہوئی جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش رہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: آپ نے ایک حلال کام کا ارتکاب کیا ہے اور اس دن کے بدلے میں دوسرے دن روزہ رکھ لیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے ان سب سے بہتر فتویٰ دیا ہے۔

2227 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُنَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَاءَ فَأَفْطَرَ. قَالَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَاءَ فَأَفْطَرَ. قَالَ صَدَقَ أَنَا صَبَبْتُ عَلَيْهِ وَضُوءَهُ. قَالَ الشَّيْخُ قِيلَ مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ وَقِيلَ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ.

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قے آ گئی' تو آپ نے روزہ توڑ دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعد میں میری ملاقات دمشق کی جامع مسجد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو میں نے انہیں بتایا: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قے آ گئی تھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ توڑ لیا تھا۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے ٹھیک کہا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا تھا۔

اس روایت کے ایک راوی کا نام ایک قول کے مطابق معدان بن ابوطلحہ ہے اور ایک قول کے مطابق معدان بن طلحہ ہے۔

۲۲۲۷- اخرجه ابو داود (۲۳۸۱)، و الترمذي (۸۷)، والدارمي (۱/۳٤٦)، و احمد في مسنده (٥/١٩٥، ٢٧٧)، (٦/٤٤٩)، و الحاكم (١/٤٢٦) و البيهقي (١/١٤٤)، (٤/٢٢٠)، و ابن خزيمة في صحيحه رقم (١٩٥٦)، و ابن الجارود في المنتقى (٨) من طريق عبد الوارث عن المعلم به- قال الترمذي: (هو اصح شيء في هذا الباب)- اه- و للشيخ احمد شاكر بحث نفيس على هذا الحديث في شرح الترمذي فليراجع- والحديث اخرجه الطبراني في الاوسط (٣٧٠٢) من طريق الحسين به-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ معدان بن ابی طلحہ، (اور ایک قول کے مطابق): ابن طلحہ؛ یعمری - شامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۸۳۵)۔

2228- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ وَآخَرُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِى حَبِيبٍ عَنْ اَبِى مَرْزُوقٍ عَنْ حَنَشٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَائِمًا فَقَاءَ فَاَفْطَرَ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّى قِئْتُ.

☆☆ حضرت فضالہ بن عبید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا' آپ کو قے آ گئی' تو آپ نے روزہ توڑ دیا' آپ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے قے کر لی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابومرزوق تجیبی - (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مصری، اسمہ حبیب بن شھید علی اشھر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 159ھ میں ہوا۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۴۰۱)۔

2229- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِىِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَوَّلُ مَا كُرِهَتِ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ اَنَّ جَعْفَرَ بْنَ اَبِى طَالِبٍ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَمَرَّ بِهِ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اَفْطَرَ هٰذَانِ ثُمَّ رَخَّصَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْدُ فِى الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ وَكَانَ اَنَسٌ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَلَا اَعْلَمُ لَهُ عِلَّةً.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے میں روزہ دار شخص کے لیے پچھنے لگوانے کو مکروہ نہیں

۲۲۲۸- اخرجه ابن ماجه في الصوم (۵۳۵/۱) باب: ما جاء في الصائم يقيء، (۱۶۷۵) من حديث ابن اسحاق عن يزيد بن ابي حبيب به- و في الزوائد: (في اسناده محمد بن اسحاق، و هو مدلس، و قد رواه بالعنعنة، و ابو مرزوق لا يعرف ا و لم يسمع من فضالة: ففي الحديث ضعف و انقطاع)- اه-

۲۲۲۹- اخرجه البيهقي في سننه (۲۶۸/۴) كتاب الصيام: باب ما يستدل به على نسخ الحديث، و الحازمي في الاعتبار ص (۲۵۴) من طريق الدارقطني به- و اخرجه ابن الجوزي في العلل (۵۴۱/۲) من طريق ابن شاهين عن ابي القاسم البغوي به- و ضعفه ابن الجوزي فقال: (فيه خالد بن مخلد: قال احمد: له احاديث مناكير)- اه- قال الزيلعي في نصب الراية (۴۸۰/۲- ۴۸۱): (قال صاحب (التنقيح): هذا حديث منكر، لا يصح الاحتجاج به: لانه شاذ الاسناد و المتن، و كيف يكون هذا الحديث صحيحاً سالماً من الشذوذ و العلة، و لم يخرجه احد من اصحاب الكتب الستة، و لا هو في المصنفات المشهورة، و لا في السنن الماثورة، و لا في المسانيد المعروفة، و هم يحتاجون اليه اشد احتياج! و لا نعرف احداً اخرجه في الدنيا الا الدارقطني: اخرجه عن البغوي عن عثمان بن ابي شيبة: ثنا خالد بن مخلد به- و كل من اخرجه بعد الدارقطني: انما اخرجه من طريقه، و لو كان معروفاً لاخرجه الناس في (كتبهم) و خصوصاً الامهات (كمسند) احمد، (مصنف) ابن ابي شيبة، و (معجم) الطبراني، و غيرها.

سمجھتا تھا' ایک مرتبہ حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ پچھنے لگوا رہے تھے اور انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا ہے۔

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار شخص کے لیے پچھنے لگوانے کی رخصت عطا کر دی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں پچھنے لگوالیا کرتے تھے۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں اور مجھے اس میں کسی علت کا علم نہیں ہے۔

2230- حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلٰى بَنِىْ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلصَّائِمِ فِى الْحِجَامَةِ. عَبْدُ الْعَزِيْزِ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: روزہ دار شخص کو پچھنے لگوانے کی اجازت دی گئی ہے۔

اس حدیث کے راوی عبدالعزیز ضعیف ہیں۔

2231- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُعَدِّلُ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِى الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

وَرَوَاهُ الْاَشْجَعِيُّ اَيْضًا وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو پچھنے لگوانے کی اجازت دی ہے۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

اس روایت کو اشجعی نے بھی نقل کیا ہے اور وہ بھی ثقہ ہیں۔

۲۲۳۰- في اسناده عبد العزيز بن ابان: قال احمد لما حدث بحديث المواقيت تركته- و قال يحيى: كذاب خبيث: حدث با حاديث موضوعة- وقال ابو حاتم: لا يكتب حديثه- وقال البخاري: تركوه- و انظر الميزان (٤/ ٣٥٧)-

۲۲۳۱- اخرجه البيهقي في سننه (٤/ ٢٦٤) كتاب الصيام' باب الصائم يحتجم لا يبطل صومه- من طريق الدارقطني' به- و الترمذي في العلل رقم (٢١٥)' و البزار كما في الكشف (١/ ٤٧٧) رقم (١٠١٢) من طريق اسحاق عن الثوري' به- وقال البزار: لا نعلم رفعه الا اسحاق عن الثوري-واخرجه ابن خزيمة رقم (١٩٦٨)' و الحازمي في الاعتبار ص (٢٥٥)من طريق حميد عن ابي المتوكل' واخرجه خزيمة رقم (١٩٦٩) من طريق سفيان عن حميد عن ابي المتوكل' به موقوفاً- و كذا اخرجه موقوفاً حماد بن سلمة عن حميد اخرجه البزار في المسند رقم (١٠١٣- كشف)- قال الترمذي: و حديث ابي المتوكل عن ابي سعيد موقوفاً اصح : هكذا اخرجه قتادة و واحد عن ابي المتوكل عن ابي سعيد قوله)- اه -وقال ابن ابي حاتم: (سالت ابي عن حديث اخرجه معتمر بن سليمان عن حميد الطويل عن ابي المتوكل عن ابي سعيد ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يرخص في الحجامة و المباشرة للصائم ا فقالا : هذا خطا' انما هو عن ابي سعيد قوله' اخرجه قتادة و جماعة من الحفاظ عن حميد عن ابي المتوكل عن ابي سعيد قوله قلت: ان اسحاق الازرق اخرجه عن الثوري عن حميد عن ابي المتوكل عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم ا قالا : و هم اسحاق في الحديث- قلت قد تابعه معتمر ا قالا : فيه ايضاً معتمر)- اه - انظر: علل الحديث لابن ابي حاتم (١/ ٢٣٢) رقم (٦٧٦)-

2232- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ قَالَ رُخِّصَ لِلصَّائِمِ فِى الْحِجَامَةِ وَالْقُبْلَةِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: روزہ دار شخص کو پچھنے لگوانے اور بوسہ لینے کی اجازت دی گئی ہے۔

2233- حَدَّثَنَا الْقَاضِىْ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَوْفِىُّ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ الرَّازِىُّ عَنْ يَاسِينَ بْنِ مُعَاذٍ الزَّيَّاتِ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعِجْلِيِّ عَنِ ابْنٍ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِسَبْعَ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ بَعْدَ مَا قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ . هٰذَا اِسْنَادٌ ضَعِيْفٌ . وَاخْتُلِفَ عَنْ يَاسِينَ الزَّيَّاتِ وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

☆☆ ایوب بن محمد عجلی' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے سترہویں دن پچھنے لگوائے تھے حالانکہ پہلے آپ نے ارشاد فرمایا تھا: پچھنے لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

اس روایت کے یٰسین نامی راوی سے روایت کرنے کے حوالے سے اختلاف کیا گیا ہے اور یہ راوی ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعد بن محمد بن حسن بن عطیہ بن سعد عوفی۔ قال احمد فیہ: جھمی۔ قال: ولم یکن ھذا ایضا ممن یستاھل ان یکتب عنہ، و لاکان موضعا لذاک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۳/۲۳)، تاریخ بغداد (۹/۱۲۶)۔

2234- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ الرَّاسِبِىُّ حَدَّثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنْ يَاسِينَ الزَّيَّاتِ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ بَعْدَ مَا قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے' حالانکہ پہلے آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

''پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے''۔

۲۲۳۲- اخرجه البيهقي في سننه (٤/ ٢٦٤) كتاب الصيام' باب الصائم يحتجم لا يبطل صومه- و قد تقدم تخريجه في الذي قبله-

۲۲۳۳- في اسناده ياسين بن معاذ الزيات: قال الذهبي في الميزان (٧/ ٥٤:): (كان من كبار فقهاء المدينة و مفتيها' و اصله يمامي' يكنى: ابا خلف- قال ابن معين: ليس حديثه بشيء- وقال البخاري: منكر الحديث - و قال النسائي و ابن الجنيد: متروك' وقال ابن حبان: يروي الموضوعات)- اه- و ابن انس بن مالك -ايضاً- مجهول- و اخرجه المعافى بن عمران عن ياسين عن الربيع بن انس عن ابيه- و احسب الاضطراب فيه من ياسين' فان المعافى بن عمران ثقة-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مسعود بن جویریۃ بن داود موصلی، ابوسعید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۶۵۲)۔

2235- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتِ بْنِ اَحْمَدَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنِ الْمُعَافَى بْنِ عِمْرَانَ عَنْ يَّاسِيْنَ بْنِ مُعَاذٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِسَبْعَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ بَعْدَ قَوْلِهِ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے سترہویں دن پچھنے لگوائے حالانکہ پہلے آپ نے ارشاد فرمایا تھا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

2236- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا يَاسِيْنُ اَبُوْ خَلَفٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ بَعْدَ مَا قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے حالانکہ پہلے آپ نے ارشاد فرمایا تھا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

2237- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ وَاَبُوْ عُبَيْدِ بْنُ الْمَحَامِلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِى الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ وَالْحِجَامَةِ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَّغَيْرُ مُعْتَمِرٍ يَرْوِيهِ مَوْقُوْفًا.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار شخص کے لیے بوسہ لینے اور پچھنے لگوانے کی رخصت دی ہے۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں اور معتمر کے علاوہ راویوں نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2238- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الزَّعْفَرَانِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَاهَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى

۲۲۳۸- اخرجه الطبراني في الاوسط (۸۰۶۱) من رواية عبد الله بن الصباح بن حمزة الصنعاني نا يحيى بن ثابت الجزري عن هشام بن سعد و عبد الرحمن بن زيد بن اسلم عن زيد بن اسلم به۔وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن هشام بن سعد الا يحيى بن ثابت الجزري تفرد به: عبد الله بن الصباح)- اه - و علقه ابن عبد البر بصيغة التمريض من حديث زيد بن اسلم به كما في الاستذكار لابن عبد البر (۱۲۷/۱۰) (۱۴۲۳۴)- قال (وقد روي عن ...)۔وقد اخرجه الترمذي في الصوم (۹۷/۲) باب: ما جاء في الصائم يذرعه القيء. (۷۱۹)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثَلَاثَةٌ لَا يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ الْقَيْءُ وَالْحِجَامَةُ وَالِاحْتِلَامُ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تین چیزیں روزہ نہیں توڑتی ہیں: قے آنا' پچھنے لگوانا اور احتلام ہونا۔

2239- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي يَزِيدَ الضِّنِّيِّ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ رَجُلٍ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ وَهُمَا صَائِمَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَفْطَرَا جَمِيعًا .

☆☆ حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو بوسہ لے لیتا ہے حالانکہ ان دونوں نے روزہ رکھا ہوتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کا روزہ ایک ساتھ ٹوٹ جائے گا۔

2240- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَرْبَهَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ . لَا يَثْبُتُ هَذَا .وَأَبُو يَزِيدَ الضِّنِّيُّ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم یہ ثابت نہیں ہے۔
اس روایت کا راوی ابویزید ضبی معروف نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن علی بن حسن بن جابر، ابوالعباس، بربھاری، روی عنہ عبدصمد بن علی طستی، واسماعیل خطبی، وعبد باقی بن قانع، وغیرہم۔ وثقہ بغدادی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۰۴/۴)۔

○ عتبة بن سکن حمصی، عن اوزاعی، امام دارقطنی فرماتے ہیں: متروک الحدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ضعفاء والمتروکین (۱۶۶/۲) ومغنی (۴۲۲/۲)۔

○ محمد بن مبارک صوری، نزیل دمشق، قلانسی قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۳۰۲)۔

2241- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ السِّمْسَارُ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ وَهُبَيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَائِمًا فِي غَيْرِ رَمَضَانَ فَأَصَابَهُ غَمٌّ آذَاهُ فَتَقَيَّأَ فَقَاءَ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَفْطَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرِيضَةٌ الْوُضُوءُ مِنَ الْقَيْءِ قَالَ لَوْ كَانَ فَرِيضَةً لَوَجَدْتَهُ فِي

2240- لا يثبت هذا- و ابو يزيد الضبي ليس بمعروف: قاله الدارقطني عقب الرواية الآتية-

الْقُرْآن . قَالَ ثُمَّ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْغَدَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ هٰذَا مَكَانُ إِفْطَارِي أَمْسِ . عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا' یہ رمضان کے روزوں کی بات نہیں ہے آپ کو کوئی پریشانی لاحق ہوئی جو آپ کے لیے تکلیف دِہ ہوئی' تو آپ کو قے آ گئی' پھر آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا' آپ نے وضو کیا اور روزہ توڑ دیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا قے کرنے کے بعد وضو کرنا فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ فرض ہوتا تو تم اسے قرآن میں پا لیتے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے دن روزہ رکھا تو میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ میرے گزشتہ دن کا روزے توڑنے کے بدلے میں ہے۔

اس روایت کا راوی عتبہ بن سکن متروک الحدیث ہے۔

2242- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُقَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنِ اسْتَقَاءَ عَامِدًا فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَمَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ . رُوَاتُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر قے کر لے تو اس پر قضاء لازم ہوگی اور جس شخص کو قے آ جائے تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی''۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2243- حَدَّثَنَا ابْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ بِهٰذَا.

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُرْشِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ

۲۲۴۲- اخرجه ابو داود في الصوم (۲/۷۷٦) باب: الصائم يستقيء عامدا (۲۳۸۰)' و الترمذي في الصوم (۲/۹۸) باب: ما جاء فيمن استقاء عمدا (۷۱٦)' و ابن ماجه في الصوم (۱/۵۳٦) باب: ما جاء في الصائم يقيء (۱٦۷٦)' و احمد (۲/۴۹۸)' و الدارمي في الصوم (۲/۱۴) الرخصة فيه' و الطحاوي في المعاني في الصيام (۲/۹۷) باب: الصائم يقيء' و الحاكم (۱/۴۲۷)' و البيهقي (۴/۲۱۹)' و ابن خزيمة (۳/۲۲٦) (۱۹۰٦)' و ابن حبان (۳۵۱۹) من رواية عيسى بن يونس' به- و قال الترمذي: (حديث ابي هريرة حديث حسن غريب' لا نعرفه من حديث هشام عن ابن سيرين عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ' الا من حديث عيسى بن يونس- وقال محمد: لا اراه محفوظا- قال ابو عيسى: و قد روي هذا الحديث من غير وجه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ' و لا يصح اسناده)' وقال الترمذي – ايضا –: (و العمل عند اهل العلم على حديث ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم : ان الصائم اذا ذرعه القيء فلا قضاء عليه- و اذا استقاء عمدا فليقض- و به يقول سفيان الثوري و الشافعي و احمد و اسحاق)- اه- و صححه الحاكم و ابن خزيمة و ابن حبان- و اخرجه ابن ماجه في الصيام (۱/۵۳٦) باب: ما جاء في الصائم يقيء (۱٦۷٦)' و ابن خزيمة (۳/۲۲٦) (۱۹٦۱)' و الحاكم (۱/۴۲۷) و البيهقي (۴/۲۱۹) من طريق حفص بن غياث عن هشام بن حسان ..... به- و هذه متابعة لعيسى بن يونس-

۲۲۴۳- اخرجه ابن ابي شيبة (۳/۳۸)' و ابو يعلى (۱۱/۴۸۲) (٦٦۰۴) عن عبد الله بن سعيد' به- و عبد الله بن سعيد المقبري متروك الحديث- و انظر الحديث السابق-

بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا ذَرَعَ الصَّائِمَ الْقَیْءُ فَلَا فِطْرَ عَلَیْهِ وَلَاقَضَاءَ عَلَیْهِ فَاِذَا تَقَیَّاَ فَعَلَیْهِ الْقَضَاءُ ۔ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ لَیْسَ بِقَوِیٍّ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب روزہ دار کو منہ بھر کرتے آ جائے تو اس پر روزہ توڑنا لازم نہیں ہوگا اور پھر اس پر قضاء بھی لازم نہیں ہوگی' اگر وہ جان بوجھ کرتے کر دے تو اس پر قضاء لازم ہوگی''۔

اس روایت کا راوی یحییٰ بن سعید مستند نہیں ہے۔

2244- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَکِیْلُ اَبِیْ صَخْرَةَ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ دَلُّوَیْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مَنْدَلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ذَرَعَهُ الْقَیْءُ فَلْیُتِمَّ عَلٰی صَوْمِهٖ وَلَاقَضَاءَ عَلَیْهِ وَمَنْ قَاءَ مُتَعَمِّدًا فَلْیَقْضِ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس شخص کو منہ بھر کرتے آئے وہ اپنا روزہ پورا کرے' اس پر قضاء لازم ہوگی اور جو شخص جان بوجھ کرتے کر دے وہ قضاء کرے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبداللہ بن محمد، ابوبکر نحاس معروف بوکیل ابی صخرۃ، رقی اصیل۔ ولد سنۃ سبع وثلاثین و مائتین' ذکر بغدادی انہ قد ثقہ ابوفتح قواس۔ ان کا انتقال 325ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴/۲۲۹،۲۳۰)۔

2245- حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُهَنَّا بْنُ یَحْیٰی اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّامِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَفْطَرَ اَفْطَرَ عَلٰی تَمَرَاتٍ اَوْ رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَمْ یَکُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ ۔

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب افطاری کرتے تھے تو چند کھجوریں یا چند چھوہارے کھالیا کرتے تھے اور اگر یہ بھی نہ ہوتا تو آپ چند گھونٹ پانی پی لیتے۔

2246- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ اَخْبَرَنِیْ ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) یُفْطِرُ عَلٰی رُطَبَاتٍ قَبْلَ اَنْ یُصَلِّیَ فَاِنْ لَمْ یَکُنْ فَعَلٰی تَمَرَاتٍ فَاِنْ لَمْ یَکُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ ۔ هٰذَا

۲۲۴۵- اخرجه الترمذي (۳/۷۹) باب: ما جاء ما يستحب عليه الافطار (۶۹۶): حدثنا محمد بن رافع' حدثنا عبد الرزاق به- و احمد (۳/۱۶۴) عن عبد الرزاق به- قال الترمذي: (هذا حديث حسن غريب وروي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفطر في الشتاء على تمرات وفي الصيف على الماء)- اه- و انظر الحديث التالي-

۲۲۴۶- اخرجه الدارقطني من طريق ابي داود' و هو في سننه في الصوم (۲/۳۱۶) باب: ما يفطر عليه (۲۳۵۶)-

اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

☆☆ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چند کھجوریں کھا کر افطار کیا کرتے تھے اگر کھجوریں نہ ہوتیں تو آپ چھوہارے کھالیتے اگر وہ بھی نہ ہوتے تو چند گھونٹ پانی پی لیتے۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

2247- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْمُقَفَّعُ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقْبِضُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ وَيَقْطَعُ مَا زَادَ عَلَى الْكَفِّ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ اِذَا اَفْطَرَ ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ـ تَفَرَّدَ بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ وَّاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

☆☆ مروان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی ڈاڑھی مٹھی میں لی ہوئی تھی اور ایک مٹھی سے زیادہ جو حصہ تھا اُسے کاٹ رہے تھے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

''پیاس ختم ہوگئی، رگیں تر ہوگئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو اجر بھی ثابت ہوگیا''۔

اس روایت کو نقل کرنے میں حسین بن واقد نامی راوی منفرد ہیں اور اس کی سند حسن ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مروان بن سالم مقفع - مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۶۱۳)۔

2248- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَفْطَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے

''اے اللہ! ہم نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے عطاء کردہ رزق سے ہم نے افطار کیا' تو ہماری طرف سے اسے قبول کر' بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے''۔

۲۲۴۷- اخرجه ابو داود في الصوم (۲/ ۳۱۶) باب: القول عند الافطار (۲۳۵۷) عن عبد الله بن محمد بن يحيى ابي محمد 'ثنا علي بن الحسن ... به- و اخرجه الحاكم في الصوم (۱/ ۴۲۲) من رواية ابراهيم بن هلال عن علي بن الحسين ... به- و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي (۴/ ۲۳۹)- و اخرجه ايضا ابن السني ۱۷۳ من رواية ابراهيم' به-

۲۲۴۸- عزاه ابن حجر في (التلخيص) (۲/ ۲۱۵) للطبراني و الدارقطني' و ضعف اسناده' وله شاهد عن انس عند الطبراني ايضاً- قال ابن حجر: (و اسناده ضعيف: فيه داود بن الزبرقان و هو متروك) - اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد ملک بن ہارون بن عنترۃ، عن ابیہ۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: ہماعلم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴/۴۱۴، ۴۱۵)۔

○ ہارون بن عنترۃ، عن ابیہ۔ وثقہ احمد، ویحییٰ بن معین، وامام ابن حبان فرماتے ہیں: لا یجوز ان تحتج بہ، وھو ذی یقال لہ: ہارون بن ابی وکیع، حدث عنہ ثوری، ان کا انتقال 142ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۷/۶۲)۔

○ عنترۃ، ابووکیع کوفی، روی عن عثمان وعلی وابن عباس، روی عنہ ابن ہارون، وابوسنان شیبانی۔ قال ابوزرعۃ لما سئل عن عنترۃ والد ہارون: کوفی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل لابن ابی حاتم (۷/۳۵)۔

2249- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالاَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ .

وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُمَا قَالاَ لَمْ يُرَخَّصْ فِيْ صَوْمِ هٰذِهِ الْاَيَّامِ اِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْىَ .زَادَ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَيَّامَ التَّشْرِيقِ.

★★ عروہ نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جبکہ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے: ان دونوں نے فرمایا ہے: ان ایام کے روزے کے بارے میں رخصت صرف اس شخص کے لیے ہے جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو۔

نیشاپوری نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی ہے:

''تشریق کے ایام''۔

2250- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنِيْ شُعْبَةُ نَحْوَهُ .هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

2251- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلْمُتَمَتِّعِ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْهَدْىَ اَنْ يَصُومَ اَيَّامَ التَّشْرِيقِ .يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ لَيْسَ بِقَوِيٍّ.

اخرجه البخاري في الصوم (٤/ ٢٨٤) باب: صيام ايام التشريق (١٩٩٧، ١٩٩٨) عن محمد بن بشار عن غندر عن شعبة به- و من طريقه اخرجه البيهقي في (المعرفة) (٦/ ٣٦٦) في الصوم: باب: الايام التي نهي عن صومها (٩٠٢٤، ٩٠٢٥)-

هكذا قال يحيى بن سلام في روايته (رخص) بالبناء للمعلوم- و اخرجه الحفاظ من اصحاب شعبة بضم اوله (يرخص) على البناء للمجهول- ويحيى ضعيف والمرجح الرواية بالضم كما حرره ابن حجر في (الفتح) (٤/ ٧٦٩)- و الحديث اخرجه الطحاوي في شرح (٢/ ٢٤٣) عن محمد بن عبد الحكم به-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کرنے والے کے لیے اجازت دی کہ اگر اس کے پاس قربانی کے لیے جانور نہ ہو تو وہ ایامِ تشریق میں روزہ رکھ لے۔

اس روایت کے راوی یحییٰ بن سلام مستند نہیں ہیں۔

2252- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يُرَخَّصْ فِي صَوْمِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ اِلَّا لِمُتَمَتِّعٍ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ. اِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایامِ تشریق میں روزہ رکھنے کی رخصت صرف حج تمتع کرنے والے کے لیے ہے، جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

2253- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو سُلَيْمٍ عُبَيْدُ بْنُ يَحْيَى الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لَمْ يُرَخِّصْ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِاَحَدٍ فِي صِيَامِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ اِلَّا لِمُتَمَتِّعٍ اَوْ مُحْصَرٍ. اَخْطَاَ فِي اِسْنَادِهِ عَبْدُ الْغَفَّارِ وَهُوَ اَبُو مَرْيَمَ الْكُوفِيُّ ضَعِيفٌ.

☆☆ عروہ بن زبیر نے یہ بات بیان کی ہے:

سیدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم دونوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی شخص کو تشریق کے ایام میں روزہ رکھنے کی رخصت نہیں دی، ماسوائے اس شخص کے جو حج تمتع کرے (اور اس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو) اور وہ شخص جو محصور ہو جائے۔

عبدالغفار نامی راوی نے اس روایت کی سند میں غلطی کی ہے۔

یہ صاحب ابومریم الکوفی ہیں اور ضعیف ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبید بن یحییٰ اسدی، ابوسلیم، کوفی، نزیل رقہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ مقری، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۴۳۴)۔

2254- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْاَزْرَقِ الْمُعَدَّلُ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الضَّحَّاكِ

۲۲۵۲- اخرجه الطحاوي في شرح المعاني (۲/۲۴۳) من طريق ابي عوانة عن عبد الله بن عيسى به- و اخرجه- ايضاً- من طريق الزهري عن سالم عن ابن عمر-

۲۲۵۳- اخطا عبد الغفار في اسناده؛ كما ذكر الدارقطني و ضعفه- الصواب: (عروة عن عائشة' و سالم عن ابن عمر) كما سبق في

مُحَمَّدُ بْنُ سَنْجَرَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى اُنَيْسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْىٌ فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ صَامَ تِلْكَ الثَّلَاثَةَ الْاَيَّامِ فَلْيَصُمْ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ اَيَّامَ مِنًى ۔ يَحْيَى بْنُ اَبِى اُنَيْسَةَ ضَعِيْفٌ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو وہ قربانی سے تین دن پہلے روزے رکھے اور جو شخص ان تین دنوں میں روزہ نہیں رکھ پایا وہ ایام تشریق (یعنی منیٰ کے ایام میں) روزہ رکھ لے۔

اس روایت کے راوی یحییٰ بن ابوانیسہ ضعیف ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سنجر جرجانی، صاحب (المسند) توفی بمصر سنة ثمان وخمسين ومائتين ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۴۸۶/۱۲)۔

2255- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ اَمْلَى عَلَيْنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ الْجَلَّابُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ اَبِى الْاَخْضَرِ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ يَطُوْفُ فِىْ مِنًى اَنْ لَا تَصُوْمُوْا هٰذِهِ الْاَيَّامَ فَاِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو منیٰ میں چکر لگانے کے لیے بھیجا (کہ وہ اعلان کریں:) تم ان دنوں میں روزہ نہ رکھو! کیونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن یحییٰ بن عطاء، ابوعبداللہ، جلاب، سکن (سر من رای) وحدث بھا عن جماعة، قال خطیب: معروف حدیث۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۰۱/۵)۔

2256- حَدَّثَنَا حَبْشُوْنُ بْنُ مُوْسَى الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَّاَبِى سَلَمَةَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

۲۲۵۴- اعله الدارقطني بيحيى بن ابي انيسة، وقد سبق من وجه آخر عن الزهري عن عروة عن عائشة بلفظ آخر سبق قريباً۔

۲۲۵۵- هكذا ذكره صالح ابن ابي الاخضر، وهو ضعيف، و سياتي من وجه آخر عن ابن حذافة، وورد عن ابي هريرة مرفوعاً من وجوه بلفظ آخر في النهي عن صوم ايام التشريق-ورواية صالح- التي معنا- رواها احمد (۵۱۳/۲، ۵۳۵)، و الطبري في تفسيره (۳۹۱۲)، و الطحاوي في المعاني (۲۴۴/۲) من طريق روح بن عبادة، به۔

منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حبشون بن موسیٰ بن ایوب، ابونصر خلال، کان یسکن بصرة وثقہ خطیب، ان کا انتقال 331ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۸۹/۸، ۲۹۰)۔

2257- حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْكُمَيْتِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي نَافِعٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ سُلَيْمَانَ اَبِي مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ قَالَ اَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي رَهْطٍ اَنْ يَّطُوفُوا فِي مِنًى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فَيُنَادُوا اِنَّ هٰذِهِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ فَلَا صَوْمَ فِيهِنَّ اِلَّا صَوْمًا فِي هَدْيٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سمیت چند افراد کو یہ ہدایت کی کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر قربانی کے دن منیٰ میں چکر لگاتے ہوئے یہ اعلان کریں کہ یہ کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں' تم ان دنوں میں روزہ نہ رکھو ماسوائے اس روزے کے جو قربانی کے حوالے سے ہوتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن کمیت بن بھلول بن عمر ابوعلی موصلی، قدم بغداد وحدث بھا عن جماعۃ، وثقہ خطیب۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸۷/۸، ۸۸)۔

2258- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِي دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ فَنَادَى فِي اَيَّامِ التَّشْرِيقِ اَلَا اِنَّ هٰذِهِ اَيَّامُ عِيدٍ وَّاَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرٍ فَلَا يَصُومُهُنَّ اِلَّا مُحْصَرٌ اَوْ مُتَمَتِّعٌ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَمَنْ لَمْ يَصُمْ فِي اَيَّامِ الْحَجِّ الْمُتَتَابِعَةِ فَلْيَصُمْهُنَّ. سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِي دَاوُدَ ضَعِيفٌ. وَرَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا وَلَمْ يَقُلْ فِيهِ اِلَّا مُحْصَرٌ اَوْ مُتَمَتِّعٌ.

۲۲۵۶- كذا قال ابراهيم بن حبيب عن صالح في هذه الرواية' فقال: (عن سعيد و ابي سلمة)- و مضى قبله عن (سعيد) وحده' راجع ما قبله.

۲۲۵۷- هكذا اخرجه الدارقطني' و اخرجه احمد (۲/۴۵۰، ۴۵۱)' و الطحاوي في المعاني (۲/۲۴۴) في المناسك' باب: المتمتع الذي لا يجد هديا ولا يصوم في العشر' من رواية سليمان بن يسار عن عبد الله بن حذافة' و اخرجه مالك في الحج (۱/۳۷۶) باب: ما جاء في صيام ايام منى' عن الزهري: (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث عبد الله بن حذافة ......) الحديث- و قال ابن ابي داود الحراني عن الزهري عن مسعود بن الحكم الزرقي عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال: (امر رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد الله بن حذافة ......) الحديث- و اخرجه الواقدي عن ربيعة بن عثمان عن محمد بن المنكدر' سمع مسعود بن الحكم الزرقي يقول حدثني عبد الله بن حذافة السهمي قال: (بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم ......) الحديث-

☆☆ مسعود بن حکم' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ ایام تشریق کے دنوں میں اعلان کریں: خبردار! یہ عید کے دن ہیں اور کھانے پینے اور ذبح کرنے کے دن ہیں تو ان دنوں میں روزہ صرف وہ شخص رکھے جو محصر ہو یا حج تمتع کرنے والا ہو اور اس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو اور وہ شخص جس نے حج کے ایام میں مسلسل روزے نہ رکھے ہوں تو وہ ان دنوں میں روزے رکھ سکتا ہے۔

اس روایت کے راوی سلیمان بن ابوداؤد ضعیف ہیں اس روایت کو زبیدی نے زہری کے حوالے سے نقل کیا ہے' جسے انہوں نے مسعود بن حکم کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ماسوائے محصر اور حج تمتع کرنے والے کے۔

2259- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَهْلٍ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِىْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهُ قَالَ اَتَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِىْ رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيدُ السَّفَرَ وَقَدْ رُحِلَتْ دَابَّتُهُ وَلَبِسَ ثِيَابَ السَّفَرِ وَقَدْ تَقَارَبَ غُرُوبُ الشَّمْسِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ رَكِبَ فَقُلْتُ لَهُ سُنَّةٌ قَالَ نَعَمْ .

☆☆ محمد بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں رمضان کے مہینے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ سفر پر روانہ ہونے والے تھے' ان کی سواری تیار تھی اور انہوں نے سفر کا لباس پہن لیا تھا' سورج غروب ہونے کے قریب تھا' انہوں نے کھانا منگوایا اور کھالیا' پھر سوار ہوئے' میں نے ان سے کہا: کیا یہ سنت ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں!

2260- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالاَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ لِى اَبُوْ مُوْسٰى اَلَمْ اُنَبَّاْ اَنَّكَ اِذَا خَرَجْتَ خَرَجْتَ صَائِمًا وَاِذَا دَخَلْتَ دَخَلْتَ صَائِمًا فَاِذَا خَرَجْتَ فَاخْرُجْ مُفْطِرًا وَاِذَا دَخَلْتَ فَادْخُلْ مُفْطِرًا.

☆☆ عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ نے مجھ سے فرمایا: مجھے یہ بتایا گیا ہے' جب تم (سفر پر روانہ ہوتے ہوئے) نکلتے ہو' تو روزہ رکھ کر نکلتے ہو' تو جب شہر میں داخل ہوتے ہو' تو روزے کی حالت میں ہوتے ہو' جب (تم سفر کے لیے) نکلا کرو تو روزے کے بغیر حالت میں نکلا کرو اور جب تم (سفر سے واپسی پر شہر میں) داخل ہوا کرو تو روزے کے بغیر حالت میں داخل ہوا کرو۔

۲۲۵۹- اخرجه الترمذي في الصوم (۳/۱۶۴) باب: من اكل ثم خرج يريد سفراً (۸۰۰) عن محمد بن اسماعيل' حدثنا سعيد بن ابي مريم ... واخرجه البيهقي (۴/۲۴۷) من طريق احمد بن محمد بن عبدوس عن عثمان بن سعيد به- واخرجه الترمذي ايضاً (۷۹۹) عن قتيبة عن عبد الله بن جعفر عن زيد بن اسلم عن محمد بن المنكدر عن محمد بن كعب...... به- وقال الترمذي: (هذا حديث حسن' و محمد بن جعفر: هو ابن ابي كثير' هو مديني ثقة' و هو اخو اسماعيل بن جعفر- و عبد الله بن جعفر: هو ابن نجيح' والد علي بن عبد الله المديني' و كان يحيى بن معين يضعفه- وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا الحديث- وقال: للمسافر ان يفطر في بيته قبل ان يخرج' و ليس له ان يقصر الصلاة حتى يخرج من جدار المدينة او القرية- و هو قول اسحاق بن ابراهيم الحنظلي)- اه-

۲۲۶۰- اخرجه البيهقي في سننه (۴/۲۴۷) من طريق شعبة' به-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن عامر، انصاری، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۰۹۲)۔

2261- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ الصُّوْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ عُمْرَةٍ فِيْ رَمَضَانَ فَاَفْطَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَصُمْتُ وَقَصَرَ وَاَتْمَمْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ اَفْطَرْتَ وَصُمْتُ وَقَصَرْتَ وَاَتْمَمْتُ . قَالَ اَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان کے مہینے میں عمرے کے لیے روانہ ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہیں رکھا' میں نے روزہ رکھا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قصر نماز ادا کی اور میں نے مکمل نماز ادا کی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ نے روزہ نہیں رکھا اور میں نے رکھا' آپ نے قصر نماز ادا کی' میں نے مکمل نماز ادا کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ! تم نے ٹھیک کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علاء بن زہیر بن عبداللہ ازدی، ابوزہیر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۲۷۲)۔

2262- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ التُّبَّعِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَنَا مَعَهُ فَقَصَرَ وَاَتْمَمْتُ الصَّلَاةَ وَاَفْطَرَ وَصُمْتُ فَلَمَّا دَفَعْتُ اِلٰى مَكَّةَ قُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَصَرْتَ وَاَتْمَمْتُ وَاَفْطَرْتَ وَصُمْتُ قَالَ اَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ . وَمَا عَابَهُ عَلَيَّ . قَالَ الشَّيْخُ الْاَوَّلُ مُتَّصِلٌ وَّهُوَ اِسْنَادٌ حَسَنٌ . وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَدْ اَدْرَكَ عَائِشَةَ وَدَخَلَ عَلَيْهَا وَهُوَ مُرَاهِقٌ وَّهُوَ مَعَ اَبِيْهِ وَقَدْ سَمِعَ مِنْهَا .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا' میں آپ کے ساتھ تھی' نبی اکرم صلی

۲۲۶۱- اخرجه النسائي في الصلاة (۳/ ۱۲۲) باب: المقام الذي يقصر بمثله الصلاة' عن احمد بن يحيى الصوفي' حدثنا ابو نعيم' حدثنا العلاء بن زهير الازدي' حدثنا عبد الرحمن بن الاسود عن عائشة' به- قال المزي في التحفة (۱۱/ ۴۷۹)(۱۶۲۹۸): (تابعه القاسم بن الحكم العرني عن العلاء بن زهير- قال البيهقي: و هذا اسناد صحيح موصول' فان عبد الرحمن ادرك عائشة- و اخرجه محمد بن يوسف الفريابي عن العلاء بن زهير عن عبد الرحمن بن الاسود عن ابيه عن عائشة)- اه- من التحفة-

۲۲۶۲- اخرجه البيهقي في سننه (۳/ ۱۴۲) كتاب الصلاة' باب من ترك القصر في السفر غير رغبة عن السنة من طريق الدارقطني' به-

اللہ علیہ وسلم نے قصر نماز ادا کی‘ میں نے مکمل نماز ادا کی‘ آپ نے روزہ نہیں رکھا اور میں نے روزہ رکھا‘ جب میں مکہ کے قریب پہنچی تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ نے قصر نماز ادا کی‘ میں نے مکمل نماز ادا کی‘ آپ نے روزہ نہیں رکھا‘ میں نے روزہ رکھا‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ! تم نے ٹھیک کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوالے سے مجھ پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

شیخ فرماتے ہیں: پہلی روایت مستند ہے اور اس کی سند متصل ہے۔

عبدالرحمٰن نامی راوی نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ پایا ہے‘ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں‘ جب وہ ابھی قریب البلوغ بچے تھے‘ وہ اس وقت اپنے والد کے ہمراہ تھے‘ انہوں نے سیّدہ عائشہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن سعید بن ابان بن صالح بن قیس قرشی، مولی عثمان معروف بالتبعی، امام ابن حبان فرماتے ہیں: حدثنا عنہ شیوخنا، یغرب۔ وقال ابن ابی حاتم: روی عن اشیب، کتبت عنہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۳۷۲/۱)، وتاریخ بغداد (۱۲/۵،۱۳)۔

2263 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَقَالَ يَا اُمَّتَاهُ مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ قَالَتْ اِذَا الْتَقَتِ الْمَوَاسِي فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

★★ عبدالرحمٰن بن اسود بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا‘ ان کے پاس ایک صاحب موجود تھے‘ انہوں نے عرض کی: اے امی جان! کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟ تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

2264 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الصَّقْعَبِ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ اَبِيْ يَبْعَثُ بِيْ اِلٰى عَآئِشَةَ فَاَسْاَلُهَا فَلَمَّا كَانَ عَامُ احْتَلَمْتُ جِئْتُ اِلَيْهَا فَدَخَلْتُ فَقَالَتْ اَيْ لَكَاعُ فَعَلْتَهَا وَاَلْقَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا الْحِجَابَ.

★★ عبدالرحمٰن بن اسود بیان کرتے ہیں: میرے والد مجھے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے‘ میں ان سے سوال کرتا تھا جب وہ سال آیا جس میں مجھے احتلام ہوا‘ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا‘ میں اندر آنے لگا تو انہوں نے فرمایا: او نالائق! تم نے یہ حرکت کی ہے؟ پھر انہوں نے میرے اور اپنے درمیان پردہ گرا دیا۔

۲۲۶۴- هذا اسناد منقطع: عبد الرحمن بن الاسود لم يسمع عائشة- قال ابو حاتم في المراسيل ص (٤٦٤): (عبد الرحمن بن الاسود ادخل على عائشة وهو صغير، لم يسمع منها)- اهـ-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صقعب - ابن زہیر بن عبداللہ بن زہیر، ازدی، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۹۶۲)۔

2265- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ وَّاَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ اَتَمَّ وَقَصَرَ وَصَامَ وَاَفْطَرَ فِي السَّفَرِ ۔طَلْحَةُ ضَعِيْفٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ہر عمل کیا ہے، مکمل نماز بھی پڑھی ہے اور قصر نماز بھی پڑھی ہے' آپ نے سفر کے دوران روزہ رکھا بھی ہے اور نہیں بھی رکھا۔

اس روایت کا راوی طلحہ ضعیف ہے۔

2266- حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوَابٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقْصُرُ فِي السَّفَرِ وَيُتِمُّ وَيُفْطِرُ وَيَصُوْمُ ۔قَالَ الشَّيْخُ هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران قصر نماز بھی پڑھ لیا کرتے تھے اور مکمل نماز بھی پڑھ لیا کرتے تھے' آپ روزہ چھوڑ بھی دیتے تھے اور رکھ بھی لیا کرتے تھے۔

شیخ بیان کرتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے۔

2267- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِي الْجَهْمِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ الْمَوْصِلِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُتِمُّ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ وَيَقْصُرُ ۔الْمُغِيْرَةُ بْنُ زِيَادٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران کبھی نماز مکمل ادا کرتے تھے اور کبھی قصر ادا کرتے تھے۔

اس روایت کے راوی مغیرہ بن زیاد مستند نہیں ہیں۔

۲۲۶۵- اخرجه البيهقي في سننه (۳/۱۴۲) كتاب الصلاة' باب من ترك القصر في السفر غير رغبة عن السنة من طريق الدارقطني' به- و طلحة بن عمرو ضعفه المصنف- وقال الحافظ في التقريب (۱/۳۷۹): متروك-

۲۲۶۶- اخرجه البيهقي في سننه (۳/۱۴۱) من طريق الدارقطني' به- قال البيهقي: (ولهذا شاهد من حديث دلهم بن صالح و المغيرة بن زياد و طلحة بن عمرو' و كلهم ضعيف)- اه-

۲۲۶۷- اخرجه البيهقي في سننه (۳/۱۴۱-۱۴۲) كتاب الصلاة' باب من ترك القصر في السفر غير رغبة عن السنة- من طريق احمد بن عبيد الصفار' ثنا الكديمي' ثنا عبد الله بن داود عن مغيرة' به- و مغيرة بن زياد ا ضعفه المصنف هنا' و البيهقي في السنن: كما تقدم في الذي قبل هذا- وقال الحافظ في التقريب (۲/۲۶۹): صدوق له اوهام-

2268- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوسٰى اَبُو الْفَضْلِ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَصُومُ فِي السَّفَرِ وَيُفْطِرُ.

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر کے دوران روزہ رکھتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور نہ رکھتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔

2269- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِي مُرَاوِحٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِي مُرَاوِحٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ مَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ . هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ .وَخَالَفَهُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ رَوَاهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَ النَّبِيَّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَيُحْتَمَلُ اَنْ يَكُونَ الْقَوْلَانِ صَحِيحَيْنِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

★★ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے اندر یہ قوت پاتا ہوں کہ سفر کے دوران روزہ رکھوں' کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا (اگر میں روزہ رکھ لیتا ہوں)؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رخصت ہے جو اس کو قبول کرلے گا وہ اچھا کرے گا' اور جو روزہ رکھنا چاہے گا' اس پر کوئی گناہ نہیں۔

اس روایت کی سند صحیح ہے' ہشام بن عروہ نے اس کی سند میں اختلاف کیا ہے۔

انہوں نے اسے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے' اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے' حضرت حمزہ بن عمرو نے سوال کیا تھا۔

۲۲۶۹- اخرجه مسلم في الصوم (۷۹۰/۲) باب: التخيير في الصوم و الفطر في السفر (۱۱۲۱)' والنسائي في الصيام (۱۸۶/٤-۱۸۷) باب: ذكر الاختلاف على عروة في حديث حمزة فيه' و ابن خزيمة (۲۰۳۶)' و ابن حبان (۳۵٦۷)' و البيهقي (۲٤۳/٤)' من حديث ابن وهب' اخبرني عمرو بن الحارث عن ابي الاسود...... به- و عند النسائي عمرو بن الحارث- و ذكر آخر- عن ابي الاسود' به-و اخرجه الطبري في التفسير (۲۸۹۱) و لطحاوي في المعاني (۷۱/۲) من طريق حيوة عن ابي الاسود' به- واخرجه سليمان بن يسار عن ابي مراوح' به- اخرجه النسائي (۱۸٦/٤)- و اخرجه سليمان بن يسار عن حمزة بن عمرو الاسلمي ايضاً- اخرجه الطيالسي (۱۱۷۵) واحمد (٤۹٤/۳)' النسائي (۱۸۵/٤-۱۸٦) و الطحاوي (٦۹/۲) و الطبراني (۲۹۸۲- ۲۹۸٦) و اخرجه ابو سلمة عن حمزة بن عمرو' به- اخرجه النسائي (۱۸۵/٤-۱۸٦) و الطبراني (۲۹۸۸)- و تابعهم: عروة عند النسائي (۱۸۷/٤) والطبراني (۲۹٦٦' ۲۹۷۸' ۲۹۷۹' ۲۹۸۰)- و تابعهم: حنظلة بن علي عند النسائي (۱۸٦/٤)- و تابعهم محمد بن حمزة بن عمرو عند ابي داود في الصوم (۲٤۰۳) باب: الصوم في السفر' و الحاكم في الصوم (٤۳۳/۱) كلهم عن حمزة ابن عمرو الاسلمي' به-ورواية لهشام بن عروة التي اشار اليها الدارقطني عقب الحديث عن لهشام عن ابيه عن عائشة ان حمزة بن عمرو سال النبي صلى الله عليه وسلم ...... رواها البخاري في الصوم (۱۷۹/٤) باب: الصوم في السفر و الافطار (۱۹٤۲) و مسلم في الصيام (۷۸۹/۲) باب: التخيير في الصوم و الفطر في السفر (۱۱۲۱) و ابو داود في الصوم (۳۱٦/۲) باب: الصوم في السفر (۲٤۰۲) و النسائي في الصوم (۲۰۷/٤) باب: سرد الصيام' و الترمذي في الصوم (۷۱۱) باب: ما جاء في الرخصة في السفر' و ابن ماجه في الصوم (۱٦٦۲) باب: ما جاء في الصوم في السفر' و ابن خزيمة (۲۰۲۸) و ابن حبان (۳۵٦۰)' و الطبراني (۲۹٦۳- ۲۹۷۷) و الطحاوي (٦۹/۲) و البيهقي في الصوم (۲٤۳/٤) باب: الرخصة في الصوم في السفر' و في المعرفة في الصوم (۲۹۵/٦-۲۹٦) باب: الفطر و الصوم في السفر (۸۷۷۷-۸۷۷۸) من طرق عن هشام بن عروة' به-

اس بات کا احتمال موجود ہے یہ دونوں روایات درست ہوں' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابومراوح غفاری، (اور ایک قول کے مطابق) لیثی مدنی، ایک روایت کے مطابق یہ صحابی ہیں۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔روی لہ بخاری و مسلم۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۴۱۶)۔وفی (ط): ابی مراوح۔

2270- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ زِيَادٌ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ وَافَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَمَضَانَ فِيْ سَفَرِهٖ فَصَامَ وَوَافَقَ رَمَضَانَ فِيْ سَفَرِهٖ فَاَفْطَرَ .قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ كَتَبَ عَنِّيْ مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً .زِيَادٌ النُّمَيْرِيُّ لَيْسَ بِقَوِيٍّ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینے میں سفر کیا' آپ نے روزہ رکھا' ایک مرتبہ آپ نے رمضان کے مہینے میں سفر کیا' تو روزہ نہیں رکھا۔

ابوبکر بیان کرتے ہیں: موسیٰ بن ہارون نے میرے حوالے سے اس روایت کو چالیس سال پہلے روایت کیا تھا۔

اس روایت کے راوی زیاد نمیری مستند نہیں ہیں۔

2271- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ عِيْسَى بْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ الْبَزَّازُ بِالرَّمْلَةِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلاً جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ .قَالَ وَيْحَكَ وَمَا ذَاكَ .قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى اَهْلِيْ فِيْ يَوْمٍ مِّنْ رَمَضَانَ .فَقَالَ اَعْتِقْ رَقَبَةً .قَالَ مَا اَجِدُ .قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ .قَالَ مَا اَسْتَطِيْعُ .قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا .قَالَ مَا اَجِدُ .قَالَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا قَالَ خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهٖ .قَالَ عَلٰى اَفْقَرَ مِنْ اَهْلِيْ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَحْوَجُ مِنْ اَهْلِيْ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ ثُمَّ قَالَ خُذْهُ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ .هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

۲۲۷۰- اخرجه البيهقي في سننه (۲۴۴/۴) كتاب الصيام' باب الرخصة في الصوم في السفر من طريق ابي العباس الاصم' انبا العباس بن الوليد' به- و زياد النميري هو زياد بن عبد الله النميري' و هو ضعيف' كما في التقريب (۲۰۸۷-عوامة)-

۲۲۷۱- اخرجه البخاري في الصيام (۱۶۳/۴) باب: اذا جامع في رمضان' الحديث (۱۹۳۶) و مسلم في الصيام (۷۸۱/۲-۷۸۳) باب: تغليظ تحريم الجماع في نهار رمضان' الحديث (۱۱۱۱) و ابو داود (۳۱۳/۲) كتاب الصوم' باب كفارة من اتى اهله في رمضان' الحديث (۲۳۹۰) و الترمذي (۱۰۲/۳) كتاب الصوم' باب ما جاء في كفارة الفطر في رمضان' الحديث (۷۲۴) و ابن ماجه (۵۳۴/۱) كتاب الصيام' باب ما جاء في الكفارة من افطر يوماً من رمضان' الحديث (۱۶۷۱) و احمد (۲۰۸/۲' ۲۴۱' ۲۷۳' ۲۸۱' ۵۱۶) و الدارمي (۱۹/۲) كتاب الصوم' باب في الذي يقع على امراته في شهر رمضان نهاراً و ابن خزيمة رقم (۱۹۴۳) (۱۹۴۴) (۱۹۴۵) (۱۹۴۹) (۱۹۵۰) و ابن حبان (۳۵۲۶) و البيهقي في سننه (۲۲۷/۴) و الطحاوي في شرح المعاني (۶۱/۲) من طرق عن الزهري' به- واما طريق سعيد بن المسيب: فاخرجه احمد (۲۰۸/۲) و ابن ماجه (۵۳۴/۱) كتاب الصيام' باب ما جاء في كفارة من افطر يوماً من رمضان' الحديث (۱۶۷۱) و ابن خزيمة (۱۹۵۱) من طرق عن سعيد بن المسيب' به-

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہلاکت کا شکار ہوگیا ہوں' آپ نے دریافت کیا: تمہارا ستیاناس ہو! کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے رمضان میں دن کے وقت اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک غلام آزاد کرو' اس نے عرض کی: میرے پاس یہ نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لگاتار دو ماہ کے روزے رکھو' اس نے عرض کی: میں اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ' اس نے عرض کی: میرے پاس اس کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کی بوری آئی جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لو اور اسے صدقہ کر دو' اس نے عرض کی: کیا میں اپنے گھر سے زیادہ غریب لوگوں کو صدقہ کروں' اللہ کی قسم! مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان میرے گھر والوں سے زیادہ ضرورت مند اور کوئی نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت بھی ظاہر ہو گئے' آپ نے فرمایا: اسے لو! اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور یہ اپنے گھر والوں کو کھلاؤ۔

اس کی سند صحیح ہے۔

2272 - حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِعَرَقٍ فِيْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ ثُمَّ قَالَ خُذْ هٰذَا فَاَطْعِمْهُ عَنْكَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بوری لائی گئی جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لو! اور اپنی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔

2273 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ

۲۲۷۲- اخرجه ابو داود في الصوم (۲۳۹۳) باب: كفارة من اتى اهله في رمضان' و ابن خزيمة (۱۹۵٤)' و البيهقي في الكبرى (٤/۲۲٦- ۲۲۷) من طريق هشام بن سعد' به-قلت: سبق الحديث عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن ابي هريرة' و هو الصواب في رواية الزهري' و رواية هشام خطا- قال ابن حجر: تعليقاً على رواية حميد بن عبد الرحمن- كما في الفتح (٤/۱۹۳)-: (هكذا توارد عليه اصحاب الزهري' وقد جمعت منهم في جزء مفرد لطرق هذا الحديث اكثر من اربعين نفساً' منهم: ابن عيينة و الليث و معمر و منصور عند الشيخين و الاوزاعي و شعيب و ابراهيم بن سعد عند البخاري' و مالك' و ابن جريج' عند مسلم' و يحيى بن سعيد و عراك بن مالك عند النسائي و عبد الجبار بنعمر عند ابي عوانة' و الجوزقي و عبد الرحمن ابن مسافر عند الطحاوي' و عقيل عند ابن خزيمة' و ابن ابي حفصة عند احمد' و يونس و حجاج ابن ارطاة وصالح بن ابي الاخضر عند الدارقطني' و محمد بن اسحاق عند البزار- و خالفهم: هشام بن سعد' فاخرجه عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة- اخرجه ابو داود وغيره-قال البزار و ابن خزيمة و ابو عوانة: اخطا فيه هشام بن سعد- قلت: وقد تابعه عبد الوهاب بن عطاء عن محمد بن ابي حفصة' فاخرجه عن الزهري اخرجه الدارقطني في (العلل)' و المحفوظ عن ابن ابي حفصة كالجماعة: كذلك اخرجه احمد وغيره من طريق روح بن عبادة عنه' و يحتمل ان يكون الحديث عن الزهري عنهما' فقد جمعهما عنه صالح بن ابي الاخضر- اخرجه الدارقطني في (العلل) من طريقه- اه-

فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا وَقَالَ اُتِىَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِعَرَقٍ فِيْهِ قَدْرُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا وَقَالَ فِيْهِ كُلْهُ اَنْتَ وَاَهْلُ بَيْتِكَ وَصُمْ يَوْمًا وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بوری لائی گئی جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں۔ اس روایت میں یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے تم کھالو اور تمہارے گھر والے کھالیں تم ایک دن روزہ رکھ لو اور اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرو۔

2274- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ مِّنْ اَصْلِهٖ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِىُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ الَّذِىْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ بِكَفَّارَةِ الظِّهَارِ .

قَالَ وَحَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا لَيْثٌ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهٗ . كَذَا فِىْ اَصْلِ اَبِىْ سَهْلٍ وَّالْمَحْفُوْظُ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ مُرْسَلاً عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَعَنْ لَيْثٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ . وَلَيْثٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

☆☆ مجاہد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص جس نے رمضان کے مہینے میں دن کے وقت روزہ توڑ لیا تھا اسے ظہار کا کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا تھا۔

ایک اور روایت کے ہمراہ مجاہد سے مرسل روایت کے طور پر یہ بات منقول ہے اور ایک روایت میں مجاہد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس روایت کا راوی لیث مستند نہیں ہے۔

2275- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلاً اَكَلَ فِىْ رَمَضَانَ فَاَمَرَهُ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يَّعْتِقَ رَقَبَةً اَوْ يَصُوْمَ شَهْرَيْنِ اَوْ يُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا . اَبُوْ مَعْشَرٍ هُوَ نَجِيْحٌ وَّلَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے رمضان کے مہینے میں کھالیا (یعنی روزہ توڑ لیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ غلام آزاد کرے یا دو ماہ روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

۲۲۷۴- ذکره الزيلعي (۲/ ۴۵۰) عن الدارقطني - وحده - ولم يزد على ذلك- و فيه يحيى ابن عبد الحميد الحماني: قال الحافظ في التقريب (۷۵۹۱): (حافظ الا انهم اتهموه بسرقة الحديث)- اه-

۲۲۷۵- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) من طريق الدارقطني به- و اعله بابي معشر، وقال: (قال ابن معين: ليس بشيء.)- اه- كما في نصب الراية للزيلعي (۲/ ۴۵۰)-

ابومعشر نامی راوی کا نام نجیح ہے اور یہ راوی مستند نہیں ہے۔

2276- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرٍو الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبِيْدَةَ الْكَلَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُقَاتِلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِى رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِى الْحَضَرِ فَلْيُهْدِ بَدَنَةً فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُطْعِمْ ثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ لِلْمَسَاكِيْنِ . الْحَارِثُ بْنُ عَبِيْدَةَ وَمُقَاتِلٌ ضَعِيْفَانِ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رمضان کے مہینے میں حضر کی حالت میں ایک دن روزہ توڑے تو اسے چاہیے کہ وہ ایک جانور کی قربانی کرے' اگر وہ اسے نہ ملے' تو وہ کھجور کے تیس صاع غریبوں کو کھلائے''۔

اس روایت کے دو راوی حارث بن عبیدہ اور مقاتل' ضعیف ہیں۔

2277- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ اَبِى خِدَاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَيُّوْبَ الْمَوْصِلِيِّ عَنْ مَّصَادِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُّقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَّلَاعُذْرٍ كَانَ عَلَيْهِ اَنْ يَّصُوْمَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا وَمَنْ اَفْطَرَ يَوْمَيْنِ كَانَ عَلَيْهِ سِتِّيْنَ وَمَنْ اَفْطَرَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ كَانَ عَلَيْهِ تِسْعِيْنَ يَوْمًا . لَا يَثْبُتُ هٰذَا الْاِسْنَادُ وَلَايَصِحُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص رخصت اور عذر کے بغیر رمضان کا ایک روزہ توڑ دے (یا نہ رکھے) تو وہ تیس دن روزے رکھے اور جو شخص دو روزے توڑ دے' وہ ساٹھ روزے رکھے اور جو تین روزے توڑ دے' اس پر لازم ہے' وہ نوے روزے رکھے''۔

اس سند کے ساتھ یہ بات مستند طور پر منقول ہے۔اور عمرو بن مرہ نامی راوی کے حوالے سے مستند طور پر منقول نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن صبیح، ابوعبداللہ بغدادی، قدم اصبهان، وحدث عن مجاشع بن عمرو۔ وروی عنہ محمد بن نضر زبیری، ذکرہ خطیب نقلا

۲۲۷۶- ھذا الحدیث نقله الذهبي في الميزان (۲/۴۲۰-۴۲۱) عن الدارقطني' وقال: (ھذا حديث باطل يكفي في رده تلاث: خالد كذاب و شيخه ضعيف' و مقاتل ليس بثقة)- اھ-وخالد بن عمرو ھذا روى ابن عدي في الكامل (۲/۳۳) عن جعفر الفريابي تكذيبه' وقال: ربما اخطاء- وقال الدارقطني: احمد و عثمان ابنا خالد بن عمرو السلفي ثقتان' و ابوھما ضعيف- وقال في موضع آخر: غيره اثبت منه- وقال ابن عدي: له احاديث مناكير)- اھ-والحديث اورده ابن عراق في تنزيه الشريعة (۲/۱۴۷)-

۲۲۷۷- نقله السيوطي في اللآلىء المصنوعة (۲/۱۰۶) عن الدارقطني بسنده- وقال: (قال الدارقطني: لا يثبت: عمر بن ايوب لا يحتج به- و محمد بن صبيح ليس بشيء)- اھ-والموجود في نسخ الدارقطني: (ولا يثبت ھذا الاسناد' ولا يصح عن عمرو بن مرة)-

عن (الاسماء وکنی) لابن مندہ اصبہانی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۷۴/۵)۔

○ عمر بن ایوب عبدی، موصلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ لہ اوہام، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 188ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۹۰۱)۔

2278- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ الطَّرَسُوْسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ اَبُو الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ . مَنْدَلٌ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص کسی عذر کے بغیر رمضان کا ایک دن کا روزہ نہ رکھے تو اس پر ایک ماہ کے روزے لازم ہوں گے''۔

اس روایت کا راوی مندل ضعیف ہے۔

2279- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْقَاصُّ - وَهُوَ ثِقَةٌ - حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا صَوْمَ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ حَتّٰى رَمَضَانَ وَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ صَوْمٌ مِنْ رَمَضَانَ فَلْيَسْرُدْهُ وَلَا يُقَطِّعْهُ . عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

نصف شعبان گزر جانے کے بعد روزہ نہیں رکھنا چاہیے یہاں تک کہ رمضان آ جائے البتہ جس شخص پر رمضان (کی قضاء یا کفارے کے) روزے لازم ہوں وہ روزے رکھ سکتا ہے وہ اپنے معمول کو ترک نہ کرے۔

عبدالرحمٰن بن ابراہیم نامی راوی ضعیف ہے۔

۲۲۷۸- نقله السيوطي في اللآلي، ايضاً (۱۰۶/۲) ونقل تضعيف الدارقطني لمندل عقبه، وقد تقدمت ترجمة مندل كثيراً-

۲۲۷۹- اخرجه ابو داود في الصوم (۷۵۱/۲) باب: في كراهية ذلك فيمن يصل شعبان برمضان (۲۳۳۷) و الترمذي في الصوم (۱۱۵/۲) باب: ما جاء في كراهية الصوم في النصف الثاني من شعبان لحال رمضان (۷۳۸) و ابن ماجه في الصيام (۵۲۸/۱) باب: ما جاء في النهي ان يتقدم رمضان بصوم الا من صام صوماً فوافقه (۱۶۵۱) و البيهقي في الصيام (۲۰۹/۴) باب: الخبر الذي ورد في النهي عن الصيام و الطحاوي في المعاني (۸۲/۲) و ابن حبان (۲۵۹۱) و الدارمي في الصوم (۱۷/۲) باب: النهي عن الصوم بعد انتصاف شعبان، كلهم عن العلاء بن عبد الرحمن، به-قال ابن حجر في تلخيص الحبير (۲۱۸/۲): (فيه عبد الرحمن بن ابراهيم القاص مختلف فيه، قال الدارقطني: ضعيف- وقال ابو حاتم: ليس بالقوي، روى حديثاً منكراً، قال عبد الحق: يعني هذا، و تعقبه ابن القطان بانه لم ينص عليه، فلعله صرح غيره قال: و لم يات من ضعفه بحجة، والحديث حسن- قلت: قد صرح ابن ابي حاتم عن ابيه بانه انكر هذا الحديث بعينه على عبد الرحمن) ا- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن ابراہیم قاص، عن محمد بن منکدر، ضعفہ دارقطنی۔ یہ بصری ہیں، (اور ایک قول کے مطابق): کرمانی، یہ ...نی ہیں، روی عباس عن یحییٰ: لیس بشیء۔ وقال نسائی: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ وقیل: وثقہ بخاری۔ وقال احمد بن حنبل: لیس باس۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۵۶/۴)۔

2280- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ كَانَ عَلَيْهِ صَوْمٌ مِنْ رَمَضَانَ فَلْيَسْرُدْهُ وَلَا يَقْطَعْهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کے ذمے رمضان کا ایک روزہ ہو وہ اسے جاری رکھے اور روزہ رکھ لے (اور درمیان میں چھوڑے نہیں)''۔

2281- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ قَضَاءِ رَمَضَانَ يَسْرُدُهُ وَلَا يُفَرِّقُهُ . عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی قضاء کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''آدمی اسے جاری رکھے اور اس میں فرق نہ ڈالے''۔

اس روایت کا راوی عبدالرحمٰن بن ابراہیم ضعیف ہے۔

2282- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ فَارِسٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ وَفِيْمَا ذَكَرَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلَتْ (فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ) مُتَتَابِعَاتٍ فَسَقَطَتْ مُتَتَابِعَاتٍ . هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَّالَّذِيْ بَعْدَهُ اَيْضًا .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ آیت نازل ہوئی تھی:

''تو اس کی گنتی دوسرے دنوں میں ہوگی جو لگاتار ہوں گے''۔

اس کے بعد لفظ ''لگاتار'' ساقط ہوگیا۔

اس کی سند مستند ہے اور اس کی بعد والی روایت کی بھی سند مستند ہے۔

اخرجہ عبد الرزاق في الصيام (٢٤١/٤-٢٤٢) باب: قضاء رمضان (٧٦٥٧)' و البيهقي في الصيام (٢٥٨/٤) باب: قضاء شهر رمضان ان شاء متفرقاً' و ان شاء متتابعاً' من طريق عبد الرزاق' به-

2283- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْ
ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ نَزَلَتْ (فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ) مُتَتَابِعَاتٍ فَسَقَطَتْ مُتَتَابِعَاتٍ سَقَ
لَمْ يَقُلْ عَنْ عُرْوَةَ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ آیت نازل ہوئی تھی:

''تو اس کی گنتی دوسرے دنوں میں ہوگی جو لگاتار ہوگی''۔

تو اس کے بعد لفظ ''لگاتار'' ساقط ہوگیا۔

اس میں ساقط ہونے کا تذکرہ عروہ نے کیا ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم، عبدی، ابومحمد نیسابوری، ثقہ، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا ا
260ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۸۴۴)۔

2284- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْقَلَانِسِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نَاصِحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَازِمٍ الْاَنْدَلُسِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَاحِيلَ الْغِفَارِيِّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ
بْنِ عَمْرٍو سُئِلَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ قَالَ يَقْضِيهِ تِبَاعًا وَاِنْ فَرَّقَهُ اَجْزَاَهُ . الْوَا
ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کی قضاء کے
میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس میں روزہ دار لگاتار قضاء کرے گا' اگر وہ درمیان میں فرق ڈال دیتا ہے تو ایسا کرنا اس کے لیے جائز ہوگا''۔

اس روایت کا راوی واقدی ضعیف ہے۔

2285- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِ
صَالِحٍ عَنْ اَزْهَرَ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَامِرٍ الْهَوْزَنِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ سُئِلَ عَنْ
رَمَضَانَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرَخِّصْ لَكُمْ فِيْ فِطْرِهِ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَشُقَّ عَلَيْكُمْ فِيْ قَضَائِهِ فَاَحْصِ الْعِدَّةَ وَاصْ
شِئْتَ.

☆☆ ابوعامر ہوزنی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو سنا' ان سے رمضان کی قض

۲۲۸۴- ذکرہ السیوطی فی الدر المنثور (۳۴۸/۱) و عزاہ للدارقطنی وحدہ- و فی اسنادہ محمد بن عمر الواقدی متروک ک
مرارًا-

۲۲۸۵- اخرجہ البیہقی فی سننہ (۲۵۸/۴) کتاب الصیام' باب قضاء شہر رمضان ان شاء متفرقًا...... و فی المعرفۃ (۱۰۵/۳) کتاب
باب قضاء صوم ایام رمضان رقم (۱۰۵/۳) من طریق الدارقطنی' بہ-

بارے میں دریافت کیا گیا' انہوں نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ رخصت نہیں دی ہے' تم یہ روزے نہ رکھو اور نہ وہ یہ چاہتا ہے' اس کی قضاء کے حوالے سے تم کو مشقت کا شکار کرے' اس لیے تم گنتی کو شمار کرو اور جیسے چاہو ویسے رکھ لو۔

2286- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِىْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِىْ اَزْهَرُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَسُئِلَ عَنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ مُتَفَرِّقًا فَقَالَ اَحْصِ الْعِدَّةَ وَصُمْ كَيْفَ شِئْتَ.

☆☆ ابوعامر ہوزنی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو سنا' ان سے رمضان کی قضاء متفرق طور پر ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: تم گنتی کو شمار کرو اور جیسے چاہو روزے رکھ لو۔

2287- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ قَضَاءِ رَمَضَانَ صُمْهُ كَيْفَ شِئْتَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صُمْهُ كَمَا اَفْطَرْتَهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے رمضان کی قضاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے (وہ فرماتے ہیں:) تم اسے جیسے چاہو رکھ لو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم روزے ویسے ہی رکھو گے جیسے (رمضان کے مہینے میں) روزے چھوڑے تھے۔

2288- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَا لَا بَاْسَ بِقَضَاءِ رَمَضَانَ مُتَفَرِّقًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رمضان کی قضاء متفرق طور پر رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2289- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ كَانَ يَقُوْلُ اَحْصِ الْعِدَّةَ وَصُمْ كَيْفَ شِئْتَ.

☆☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم گنتی کا حساب رکھو اور جیسے چاہو روزے رکھو۔

۲۲۸۶- اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/۲۵۸) و في المعرفة (۳/۴۰۵) من طريق الدارقطني به-

۲۲۸۷- اثر ابن عباس اخرجه عبد الرزاق في الصوم (۴/۲۴۳) باب: قضاء رمضان (۷۶۶۵) اخبرنا معمر به- و اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/۲۵۸) من طريق ابن المبارك عن معمر' به-وروى عبد الرزاق (۷۶۶۴) عن ابن جريج عن عطاء ان ابن عباس و ابا هريرة قالا في رمضان: فرقه اذا احصيته- و هو في السنن الكبرى للبيهقي (۴/۲۵۸)-و اثر ابن عمر: (اخرجه عبد الرزاق في الصوم (۴/۲۴۱) باب: قضاء رمضان (۷۶۵۶) عن معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر- و اخرجه ايضاً (۷۶۵۷) عن ابن جريج' حدثني ابن شهاب عن سالم عن ابن عمر-

۲۲۸۸- اخرجه البيهقي في المعرفة (۳/۴۰۶) كتاب الصيام' باب قضاء صوم ايام رمضان (۲۵۳۷) من طريق الدارقطني' به- وانظر ما قبله-

۲۲۸۹- اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/۲۵۸) كتاب الصيام' باب قضاء شهر رمضان ان شاء متفرقا...... من طريق الدارقطني' به-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدحمید بن دینار ھوابن کردید صاحب زیادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وھو من شیوخ شعبۃ۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۷۸۳)۔ ووقع فی (ط): عبد حمید بن رافع۔

2290- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا بِقَضَاءِ رَمَضَانَ مُتَوَاتِرًا.

★★ عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ رمضان کی قضاء کو متواتر رکھا جائے۔

2291- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِىُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا بِقَضَاءِ رَمَضَانَ مُتَقَطِّعًا.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کے نزدیک رمضان کی قضاء کو الگ الگ کر کے ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عقبہ بن حارث بن عامر بن نوفل بن عبدمناف نوفلی مکی، یہ صحابی رسول ہیں۔ انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔ ان کا انتقال 50ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۶۶۸)۔

2292- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَبُوْ هُرَيْرَةَ فَرِّقْهُ اِذَا اَحْصَيْتَهٗ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم یہ فرماتے ہیں: تم انہیں الگ الگ رکھ سکتے ہو جب تم تعداد پوری کرلو۔

2293- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِىْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ

۲۲۹۰- اسنادہ حسن؛ رواتہ ثقات الا ان معاذ بن ہشام الدستوائي صدوق ربما وهم- و سياتي عقبه من طريق اخرى عن ابي هريرة

۲۲۹۱- اخرجه البيهقي (۲۵۸/۴) كتاب الصيام: باب قضاء شهر رمضان ان شاء متفرقاً و ان شاء متتابعاً من طريق ابن ابي عروبة عن بن الحكم: به-

۲۲۹۲- اخرجه عبد الرزاق في المصنف رقم (۷۶۶۴) عن ابن جريج: به- و قد تقدم قبل اربعة احاديث-

۲۲۹۲- اخرجه البيهقي في السنن (۲۵۸/۴) من طريق الدارقطني: به-

بْنُ مُوْسَی بْنِ یَزِیْدَ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مَّالِكِ بْنِ یَخَامِرَ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ فَقَالَ اَحْصِ الْعِدَّةَ وَصُمْ كَیْفَ شِئْتَ.

★★ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے رمضان کی قضاء کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: تم گنتی کو شمار کرو اور جیسے چاہو روزہ رکھو۔

2294- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَادَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا لَیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُّعَاوِیَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مَّالِكِ بْنِ یَخَامِرَ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ فَرِّقْ قَضَاءَ رَمَضَانَ وَاَحْصِ الْعِدَّةَ .كَذَا قَالَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ.

★★ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم رمضان کی قضاء میں فرق کر سکتے ہو' البتہ گنتی کو شمار کرو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2295- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِیْ مُعَاوِیَةُ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ یَزِیْدَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ یَخَامِرَ یَقُوْلُ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَحْصِ الْعِدَّةَ وَاصْنَعْ كَیْفَ شِئْتَ .

★★ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم گنتی کا حساب رکھو اور جب چاہو کر لو (یعنی قضاء کر لو)۔

2296- حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَیْنِ عَبْدُ الْبَاقِیْ بْنُ قَانِعٍ الْقَاضِیْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْفَقِیْهُ اَبُوْ اِسْمَاعِیْلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِیْ قَضَاءِ رَمَضَانَ اِنْ شَاءَ فَرَّقَ وَاِنْ شَاءَ تَابَعَ .لَمْ یُسْنِدْهُ غَیْرُ سُفْیَانَ بْنِ بِشْرٍ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی قضاء کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی: اگر آدمی چاہے تو اسے الگ' الگ رکھے اور اگر چاہے تو مسلسل رکھے۔

اس روایت کو سفیان بن بشیر کے علاوہ اور کسی نے مستند روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

2297- حَدَّثَنَا ابْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْهَیْثَمِ الْفَزَارِیُّ حَدَّثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ جُوَیْرِیَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

تقدم من طریق زید بن الحباب عن معاویة بن صالح' به-

اخرجه البیهقی فی (المعرفة) فی الصوم (٣١٢/٦) باب: قضاء صوم ایام رمضان (٨٨٣٧) من طریق الدارقطنی -

قال ابن حجر فی (تلخیص الحبیر) (٢٠٨/٢): فی اسناده سفیان بن بشر' و تفرد بوصله - قال - یعنی: الدارقطنی -: و اخرجه عطاء عبید بن عمیر مرسلاً' قلت: و اسناده ضعیف ایضاً' و اخرجه من حدیث عبد الله بن عمرو' و فی اسناده الواقدی' ووقفه ابن لهیعة' و اخرجه من حدیث محمد بن المنکدر قال: بلغنی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سئل عن تقطیع قضاء شهر رمضان! فقال: (ذلك الیك' ارأیت لو كان علی احدكم دین فقضی الدرهم والدرهمین' الم یكن قضی ! فالله احق ان یعفو) - وقال: هذا اسناد حسن - لكنه مرسل' و روی موصولاً و لا یثبت)- اه-

ضعفه ابن حجر فی (تلخیص الحبیر) (٢٠٨/٢) و سبق نقل كلامه فی الروایة الماضیة-

خِرَاشٍ عَنْ وَاسِطِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ .
وَحَدَّثَنَا وَاسِطُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ .عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خِرَاشٍ ضَعِيفٌ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبید بن عمیر کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن ھیثم بن عثمان، حدث عن مسعود بن جویریہ موصلی۔ روی عنہ ابراہیم بن محمد بن مسلم بن وارہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۲/۱۱۸)۔

2298- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا السَّيْلَحَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ فَرِّقْ قَضَاءَ رَمَضَانَ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ (فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ)

★★ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تم رمضان کی قضاء الگ الگ کر کے رکھ سکتے ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تو اس کی گنتی دوسرے دنوں میں ہوگی''۔

2299- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ بَلَغَنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنْ تَقْطِيعِ قَضَاءِ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ ذَاكَ اِلَيْكَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى اَحَدِكُمْ دَيْنٌ فَقَضَى الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ اَلَمْ يَكُنْ قَضَاءً فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يَعْفُوَ وَيَغْفِرَ .اِسْنَادٌ حَسَنٌ اِلَّا اَنَّهُ مُرْسَلٌ وَقَدْ وَصَلَهُ غَيْرُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ اِلَّا اَنَّهُ جَعَلَهُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَلَا يَثْبُتُ مُتَّصِلاً.

★★ محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کے روزوں کی قضاء الگ الگ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری مرضی ہے' تمہارا کیا خیال ہے' اگر کسی شخص کے ذمے قرض ہو اور وہ ایک یا دو درہم ادا کر دے' تو کیا یہ ادائیگی نہیں ہوگی' تو اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے' وہ معاف کر دے اور بخش دے۔

اس کی سند حسن ہے' لیکن یہ روایت مرسل ہے۔

ابوبکر کے علاوہ دیگر راویوں نے اسے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' البتہ انہوں نے اسے موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے' ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور یہ روایت بھی متصل طور پر ثابت نہیں ہے۔

۲۲۹۸- ذکره السيوطي في الدر المنثور (۱/۳۶۸) و عزاه للدارقطني - وقال البيهقي (۴/۲۵۹): (وقد روي من وجه آخر عن عبد الله بن عمرو بن العاص مرفوعاً في جواز التفريق، ولا يصح شيء من ذلك)- اه-

۲۲۹۹- اخرجه البيهقي في سننه (۴/۲۵۹) كتاب الصيام' باب قضاء شهر رمضان ان شاء متفرقاً...... من طريق الدارقطني' به- و ذكره السيوطي في الدر (۱/۳۶۸) وزاد نسبته الى ابن ابي شيبة-وقد روي موصولاً عن ابي الزبير عن جابر' كما ذكر المصنف' و سياتي عقبه مباشرة-

2300- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْفَضْلِ سَعِيدٍ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَقْطِيعِ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اَحَدِكُمْ دَيْنٌ فَقَضَاهُ الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ حَتّٰى يَقْضِيَهُ هَلْ كَانَ ذٰلِكَ قَضَاءَ دَيْنِهِ اَوْ قَاضِيَهِ . قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . نَحْوَهُ . كَذَا قَالَ عَنْ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ.

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کے روزوں کی قضاء الگ' الگ کر کے رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے' اگر کسی شخص کے ذمے قرض ہو اور وہ ایک درہم یا دو درہم ادا کر دے' یہاں تک کہ اسی طرح وہ سب ادا کر دے تو کیا اس کے ذمے قرض کی ادائیگی لازم ہوگی یا اسے مکمل ادائیگی کرنے والا شمار کیا جائے گا۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ!

یہ روایت ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سہل بن فضل سجستانی سجزی، حدث بالمنصوریۃ عن ابی بکر بن عیاش، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۳/۱۳۹)، ثقات (۲۳۸)۔

○ یحییٰ بن سلیم قرشی، طائفی، ابومحمد، (اور ایک قول کے مطابق): ابوزکریا مکی حذاء وخراز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ سیء حفظ، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 193ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۶۱۳)۔

2301- قُرِءَ عَلٰى اَبِىْ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ وَاَبُوْ [...]طٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوْسُفَ [...]رُوذِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ زَنْجَوَيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ [اَبِىْ] جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) [اَنَّ رَ]سُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ . هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ .

وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ .

★★ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص مرجائے اور اس کے ذمے کچھ روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے"۔

لا يصح: ابو الزبير محمد بن مسلم بن تدرس ثقة لكنه يدلس- و الصواب ارسال لهذا الحديث: كما تقدم في الحديث السابق-

اخرجه احمد (٦٩/٦) و البيهقي في الكبرى (٤/٢٥٥) من حديث عبيد الله بن ابي جعفر به-

اس کی سند مستند ہے اسے عمرو بن حارث نے عبیداللہ بن ابوجعفر کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

2302- حَدَّثَنَا بِهِ اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْاَصْبَغِ بْنِ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے کچھ روزے ہوں تو اس کا ولی (وارث) اس کی طرف سے روزے رکھے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اصبغ بن فرج، ابوعبداللہ مصری، مالکی، احد ائمۃ، تفقہ علی والدیہ، ان کا انتقال 275ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ اسلام وفیات سنۃ ۲۷۵ھ۔

2303- قُرِءَ عَلٰى اَبِیْ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ صُبَيْحٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ وَحَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن موسیٰ بن اعین جزری ابویحییٰ حرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ بخاری والنسائی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳۷۴)۔

2304- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ

۲۳۰۲- اخرجه مسلم في الصيام (۲/۸۰۳) باب: قضاء الصيام عن الميت (۱۱۴۷) و ابو داود في الصوم (۲/۷۹۱-۷۹۲) باب: فيمن مات و عليه صوم (۲۴۰۰) و في الايمان و النذور (۳۳۱۱) باب: ما جاء فيمن مات و عليه صيام: صام عنه وليه، و البيهقي في الكبرى (۴/۲۵۵، ۶/۲۷۹) و ابن حبان (۳۵۶۹) من حديث ابن وهب، به-

۲۳۰۳- اخرجه البخاري في الصوم (۴/۱۹۲) باب: من مات و عليه صوم (۱۹۵۲) و البغوي في (شرح السنة) (۱۷۷۲) عن موسى بن اعين...... به-

۲۳۰۴- اخرجه مسلم في الصيام (۱۱۴۸) باب: قضاء الصيام عن الميت، و الترمذي في الصوم (۷۱۶) باب: ما جاء في الصوم عن الميت، و ابن ماجه في الصوم (۱۷۵۸) باب: من مات و عليه صيام من نذر، و البيهقي في الصوم (۴/۲۵۵) و ابن حبان (۳۵۷۰) من طرق عن سعيد الاشج احمد الله بن سعيد...... به-

صَاعِدٍ وَّيَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَبَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِیُ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَّمُسْلِمِ الْبَطِيْنِ وَالْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّعَطَاءٍ وَّمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ تِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ اِنَّ اُخْتِیْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ قَالَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ اَكُنْتِ تَقْضِيْنَهُ ـ قَالَتْ نَعَمْ ـ قَالَ فَحَقُّ اللّٰهِ اَحَقُّ ـ

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: میری بہن کا انتقال ہوگیا ہے' اس کے ذمے رمضان کے روزے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم ادا کر دیتی؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے (کہ اس کا حق ادا کیا جائے)۔

2305- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلاَنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ وَقَالَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ وَقَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ ـ

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اس خاتون نے یہ عرض کی تھی: اس (مرحومہ) کے ذمے مسلسل دو ماہ کے روزے لازم تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے قرض (کا حق ہے اُسے) ادا کیا جائے۔

2306- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوْفٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَقْضِيهِ عَنْهَا قَالَ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ عَنْهَا ـ قَالَ نَعَمْ ـ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يُّقْضٰى ـ قَالَ سُلَيْمَانُ قَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ وَّنَحْنُ جُلُوْسٌ جَمِيْعًا حِيْنَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالاَ سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا ـ وَقَالَ دَعْلَجٌ فَقَالاَ سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا اَصَحُّ اِسْنَادًا مِّنْ حَدِيْثِ اَبِیْ خَالِدٍ.

وَقَالَ ابْنُ مَغْرَاءَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ـ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے اور ان کے ذمے ایک ماہ کے روزے لازم تھے' کیا میں ان کی طرف سے انہیں ادا کر

۲۳۰۵- اخرجه الطبراني في الاوسط (۱۷۸۲) من وجه آخر عن الاعمش عن مسلم البطين عن سعيد بن جبير عن ابن عباس نحوه' و لفظه: (فدين الله احق ان يقضى)-

۲۳۰۶- اخرجه احمد في مسنده (۲۵۸/۱) و البخاري في الصوم (۱۹۲/۴' ۱۹۳) باب: من مات و عليه صوم (۱۹۵۲)' و مسلم في الصوم (۸۰۴/۲) باب: قضاء الصيام عن الميت (۱۱۴۷/۱۵۵)' و الطبراني في الكبير (۱۲۳۳۰) من حديث زائدة به-

لوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہاری والدہ کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم ان کی طرف سے ادا کر دیتے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کا قرض اس بات کا زیادہ حقدار ہے' کہ اسے ادا کیا جائے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن مرزوق ابوعوف طوسوی، امام دارقطنی فرماتے ہیں: لاباس بہ۔ ووثقہ خطیب۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان (۴۹۹/۳)۔

2307 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُتَيْبَةَ الْمُعَيْطِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ سَاَلَ سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ- قَالَ عَنْبَسَةُ وَهُوَ اَخُو يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ- نَافِعًا مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مَرِضَ فَطَالَ بِهٖ مَرَضُهٗ حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهِ رَمَضَانَانِ اَوْ ثَلَاثَةٌ فَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَهٗ رَمَضَانُ وَلَمْ يَكُنْ صَامَ رَمَضَانَ الْخَالِيَ فَلْيُطْعِمْ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ ثُمَّ لَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ.

☆☆ یونس بیان کرتے ہیں: سعید بن زید نے (عنبسہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ صاحب یونس کے بھائی ہیں) نافع سے جو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں' سوال کیا ایسے شخص کے بارے میں جو بیمار ہو جاتا ہے اور اسکی بیماری طویل ہو جاتی ہے' یہاں تک کہ بیماری کے دوران دو یا تین رمضان گزر جاتے ہیں (تو وہ شخص روزے نہیں رکھ پاتا)۔ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے: جس شخص کو رمضان کا زمانہ مل جائے اور وہ رمضان کے مہینے میں روزہ نہ رکھ سکے تو ہر ایک روزے کے عوض میں ایک مسکین کو گندم کا ایک مُد کھلا دیا کرے تو پھر اس کے ذمے قضاء لازم نہیں رہے گی۔

2308 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَهٗ رَمَضَانُ وَعَلَيْهِ مِنْ رَمَضَانَ شَىْءٌ فَلْيُطْعِمْ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جس شخص کو رمضان کا زمانہ نصیب ہو (اور وہ کسی وجہ سے روزے نہ رکھ سکے) اور اس کے ذمے رمضان کے کچھ حصے (یعنی اس کے کچھ روزے) کی ادائیگی لازم ہو' تو وہ ہر ایک روزہ کے عوض ایک مسکین کو گندم کا ایک مُد کھلا دے۔

2309 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ- يَعْنِىْ ابْنَ الْمُثَنّٰى- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ا...

۲۳۰۸- قال ابن حجر في (تلخيص الحبير) (۲/ ۲۲۲): اخرجه الطحاوي اعتدادا انه لا يقضي' و قال ابن حزم: روينا عدم القضاء عن عمر من طرق صحيحة. اهـ-

جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ فِي رَجُلٍ مَرِضَ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ صَحَّ فَلَمْ يَصُمْ حَتّٰى اَدْرَكَهُ رَمَضَانُ اٰخَرُ قَالَ يَصُومُ الَّذِي اَدْرَكَهُ وَيُطْعِمُ عَنِ الْاَوَّلِ لِكُلِّ يَوْمٍ مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِينٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ هٰذَا صَامَ الَّذِي فَرَّطَ فِيهِ اِسْنَادٌ صَحِيحٌ مَوْقُوفٌ .

★★ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں فرمایا تھا جو رمضان میں بیمار ہوا تھا اور بعد میں تندرست ہو گیا تھا' اس نے (ابتدائی حصے میں) روزے نہیں رکھے تھے' یہاں تک کہ آخری حصے میں اُسے روزے رکھنے کا موقع ملا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: جس حصے میں وہ روزے رکھ سکتا ہے وہ روزے رکھے اور ابتدائی جس حصے میں اس نے روزے نہیں رکھے' ہر ایک دن کے عوض میں گندم کا ایک صاع ایک مسکین کو دیدے گا اور جب وہ اس سے فارغ ہوگا' تو اس دن کا روزہ رکھے گا جس دن کے بارے میں اس نے کوتاہی کی تھی۔

اس کی سند صحیح موقوف ہے۔

2310- حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ السَّمْحِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَنْجَةَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ الْمُقْرِئُ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي قَيْسٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ فِيمَنْ فَرَّطَ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ حَتّٰى اَدْرَكَهُ رَمَضَانُ اٰخَرُ قَالَ يَصُومُ هٰذَا مَعَ النَّاسِ وَيَصُومُ الَّذِي فَرَّطَ فِيهِ وَيُطْعِمُ لِكُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ مَوْقُوفٌ.

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو شخص رمضان کی قضاء کے بارے میں کوتاہی کرے' یہاں تک کہ اسے رمضان کا آخری حصہ مل جائے' وہ فرماتے ہیں: وہ شخص لوگوں کے ہمراہ روزہ رکھے گا اور پھر اس دن کے بھی روزے رکھے گا جس دن کے بارے میں اس نے کوتاہی کی تھی اور ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔

اس کی سند مستند ہے' لیکن یہ روایت موقوف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن فضل بن سمح، ابوعلی زعفرانی، معروف بہ (البوصرانی)، حدث عن مسلم بن ابراہیم وابی معمر منقری و جماعۃ توفی سنۃ ثمانین ومائتین۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۷/۴۰۱)۔

2311- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَحْمَدَ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ مُكْرَمٍ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ اَبُو اِسْحَاقَ الْجَلَّابُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُوسَى بْنِ وَجِيهٍ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي

۲۳۱۰- اخرجه البيهقي في سننه (۲۵۳/۴) كتاب الصيام: باب المفطر يمكنه ان يصوم ففرط حتى جاء رمضان آخر- من طريق قيس بن سعد عن عطاء عن ابي هريرة نحوه- وعلى طريق ابن جريج لفظه فقال: (واخرجه ابن جريج عن عطاء عن ابي هريرة وقال: مدا من حنطة لكل مسكين)- اه- و اخرجه مرة اخرى من طريق ابي عوانة عن رقبة قال: زعم عطاء انه سمع ابا هريرة...... فذكر نحوه و سياتي قريبا و حيلي من طريق مجاهد عن ابي هريرة في الذي يليه-

۲۳۱۱- اخرجه البيهقي في سننه (۲۵۳/۴) كتاب الصيام: باب المفطر يمكنه ان يصوم ففرط حتى جاء رمضان آخر من طريق صالح ابي الخليل عن مجاهد به-

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ رَجُلٍ اَفْطَرَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ مَّرَضٍ ثُمَّ صَحَّ وَلَمْ يَصُمْ حَتّٰى اَدْرَكَهُ رَمَضَانُ اٰخَرُ قَالَ يَصُوْمُ الَّذِيْ اَدْرَكَهُ ثُمَّ يَصُوْمُ الشَّهْرَ الَّذِيْ اَفْطَرَ فِيْهِ وَيُطْعِمُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا .اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ وَّابْنُ وَجِيْهٍ ضَعِيْفَانِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے جو رمضان کے مہینے میں بیماری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ پاتا' پھر وہ بعد میں تندرست ہو جاتا ہے اور اس (رمضان کی قضاء کے) روزے نہیں رکھے یہاں تک کہ اگلا رمضان آ گیا' اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''جو رمضان آ گیا ہے وہ اس کے روزے رکھے گا' پھر اس کے بعد وہ ایک مہینہ وہ روزے رکھے گا جو اس نے نہیں رکھے تھے اور ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا''۔

اس کے راوی ابراہیم بن نافع اور ابن وجیہ دونوں ضعیف ہیں۔

2312- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ اَخْبَرَنَا رَقَبَةُ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ يَمْرَضُ فِيْ رَمَضَانَ فَلَا يَصُوْمُ حَتّٰى يَبْرَاَ فَلَا يَصُوْمُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ رَمَضَانُ اٰخَرُ قَالَ يَصُوْمُ الَّذِيْ حَضَرَهُ وَيَصُوْمُ الْاٰخَرَ وَيُطْعِمُ كُلَّ لَيْلَةٍ مِسْكِيْنًا .اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں' جو رمضان کے مہینے میں بیمار ہو جائے اور روزے نہ رکھے' پھر وہ تندرست ہو جائے یا جو شخص کوئی روزہ نہ رکھے' یہاں تک کہ اسے اگلا رمضان نصیب ہو جائے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ اس رمضان کے روزے رکھے گا' جو اب آ گیا ہے اور دوسرے والے رمضان کے روزے (قضاء کے طور پر) رکھے گا اور ہر ایک دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔

اس کی روایت مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ رقبۃ- بقاف وموحدۃ مفتوحتین- ابن مصقلۃ عبدی، کوفی، واب عبداللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ماموں

۲۳۱۱- قال البیهقي في سننه (۴/ ۲۵۳) كتاب الصيام' باب المفطر يمكنه ان يصوم ففرط...... : (روى هذا الحديث ابراهيم بن نافع الجلاب عن عمر بن موسى بن وجيه عن الحكم عن مجاهد عن ابي هريرة مرفوعاً' و ليس بشيء' ؛ ابراهيم و عمر متروكان)- اه- و قال ابن حجر في (التلخيص) (۲/ ۲۲۲): (فيه عمر بن موسى بن وجيه' و هو ضعيف جداً' و الراوي عنه ابراهيم بن نافع ضعيف ايضاً' اخرجه الدارقطني من طرق عن ابي هريرة موقوفاً و صححها- وصح عن ابن عباس من قوله ايضاً)- اه-

۲۳۱۲- اخرجه البيهقي في سننه (۴/ ۲۵۳) كتاب الصيام' باباً لمفطر يمكنه ان يصوم...... من طريق علي بن محمد بن ابي الشوارب' عن سهل' به- وقد تقدم قبل حديثين-

قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 129ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۵۲۸)۔

2313 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ فَرَّطَ فِى صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ فَلْيَصُمْ هٰذَا الَّذِى اَدْرَكَهُ ثُمَّ لْيَصُمْ مَا فَاتَهُ وَيُطْعِمُ مَعَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا . خَالَفَهُ مُطَرِّفٌ فَرَوَاهُ عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ وَقَدْ تَقَدَّمَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص رمضان کے روزوں کے بارے میں کوتاہی کرے یہاں تک کہ اگلا رمضان آ جائے تو وہ شخص اس رمضان کے روزے رکھے گا جو اب آ چکا ہے' پھر اس کے بعد وہ روزے رکھے گا جو فوت ہو گئے تھے اور ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔

ابواسحٰق سے نقل کرنے میں مطرف نے اس کی مخالفت کی ہے اور یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

2314 - حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِىُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِى الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا اَبِى قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا لَمْ يَصِحَّ بَيْنَ الرَّمَضَانَيْنِ صَامَ عَنْ هٰذَا وَاَطْعَمَ عَنِ الْمَاضِى وَلَاقَضَاءَ عَلَيْهِ وَاِذَا صَحَّ فَلَمْ يَصُمْ حَتّٰى اَدْرَكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ صَامَ هٰذَا وَاَطْعَمَ عَنِ الْمَاضِى فَاِذَا اَفْطَرَ قَضَاهُ . اِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص دو رمضان کے درمیان تندرست نہ ہو' تو وہ موجودہ رمضان کے روزے رکھے گا (یعنی اس کی قضاء کے روزے) اور گزشتہ رمضان کی طرف سے کھانا کھلا دے گا اور اس شخص پر (گزشتہ رمضان کے روزوں کی) قضاء لازم نہیں ہوگی' لیکن جو شخص تندرست ہو اور وہ روزے نہ رکھے یہاں تک کہ اگلا رمضان آ جائے تو وہ موجودہ رمضان کے روزے رکھے گا' پھر سابقہ رمضان کے روزوں کی قضاء کے طور پر مسکینوں کو کھانا کھلائے گا اور جب اس کے اس مہینے کے روزے ختم ہو جائیں گے تو پھر وہ سابقہ رمضان کے روزوں کی قضاء کرے گا۔

اس کی سند مستند ہے۔

2315 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِىُّ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ

۲۳۱۴- قال ابن حجر في (التلخيص) (۲/۲۲۲): (اخرجه البيهقي من طريق ميمون بن مهران عنه) يعني عن ابن عباس' و صححه ابن حجر عن ابن عباس من قوله: كما سبق في آخر كلامه على رواية ابي هريرة قبل السابقة-

۲۳۱۵- صححه الدارقطني من هذا الوجه موقوفاً' و قد ورد من وجه آخر عن ابن عمر مرفوعاً في النهي عن صيام الفطر و الاضحى عند البخاري في الصوم (۴/۲۳۸) باب: صوم يوم الفطر (۱۹۹۰)' و ابي داود في الصوم (۲/۷۹۹) باب: النهي عن صوم يوم الفطر و يوم الاضحى (۱۱۳۷)' و ابي داود في الصوم (۲/۳۱۹) باب: في صوم العيدين (۲۴۱۶)' و الترمذي في الصوم (۳/۱۴۱) باب: ما جاء في كراهية الصوم يوم الفطر و النحر (۷۷۱)' و النسائي في الكبرى: كما في التحفة للمزي (۸/۱۲۰)' و ابن ماجه في الصوم (۱/۵۴۹) باب: في النهي عن صيام يوم الفطر و الاضحى' من حديث ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن صيام هذين اليومين: الفطر و الاضحى...... الحديث-

عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ وَّهُوَ زِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ رَاَيْتُ رَجُلاً جَاءَ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ اِنَّهُ نَذَرَ اَنْ يَّصُ كُلَّ يَوْمِ اَرْبِعَاءَ فَاَتَى ذٰلِكَ عَلٰى يَوْمِ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰى .فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَانَا رَسُوْلُ ال (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ صَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ .اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

☆☆ زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں: مجھے یاد ہے ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا وہ شخص بولا کہ اس نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ ہر بدھ کو روزہ رکھے گا' تو یہ دن عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن آ گیا' تو اب (اسے کیا کرنا چاہیے)؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نذر کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔

اس کی سند مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن جبیر بن حیہ- ابن مسعود بن معتب' ثقفی بصری' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ وکان یرسل' یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۰۷۱)۔

2316-قُرِءَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَ الْاَعْلٰى بْنُ اَبِى الْمُسَاوِرِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اَبِى سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ اَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِيْنَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (یعنی آپ کے زمانۂ اقدس میں) جتنی مرتبہ تیس روزے رکھے ہیں اس سے زیادہ مرتبہ انتیس روزے رکھے ہیں (یعنی رمضان کا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے)۔

2317- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَ اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ سَهْلٍ الثَّغْرِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ قِيْلَ لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيَكُوْنُ شَهْرُ رَمَضَ تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ فَقَالَتْ مَا صُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ اَكْثَرَ مِمَّا صُمْتُ

۲۳۱۶ - ضعفه الدارقطني عقب الحديث التالي' وقال: لان عبد الاعلى بن ابي المساور متروك-قلت: عبد الاعلى هذا: قال البخاري منكر الحديث: كما في التاريخ الكبير (۶/ ۷۴)- و قال ابو زرعة الرازي في (سؤالات البرذعي) ص (۳۳۲): ضعيف جدا- وقال ابو حاتم الرازي في علل الحديث (۲۶۷۱): (ضعيف شبه المتروك)- اه- لكن اخرجه البيهقي في سننه (۲۵۰/۴) من طريق عمرو بن الحارث سمعت عبد الله بن مسعود' يقول: (ما صمت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم تسعاً و عشرين اكثر مما صمت معه ثلاثين)- اه-

۲۳۱۷- اخرجه البيهقي في سننه (۲۵۰/۴) كتاب الصيام' باب الشهر يخرج تسعاً و عشرين' فيكمل صيامهم من طريق ابي عمرو السماك' ثنا حامد بن سهل الثغري' ثنا ابو غسان مالك بن اسماعيل' به- و اسناده صحيح: كما قال الدارقطني - رحمه الله- فان اسحاق سعيد ثقة: كما في التقريب (۳۵۹)' و ابوه سعيد بن عمرو بن سعيد بن العاص ثقة ايضاً- ينظر: التقريب (۲۳۸۲)-

ثلاثين .وَقَالَ اَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ اَبِيهِ وَقَالَ اَيْضًا مِمَّا صُمْتُ مَعَهُ ثَلاثِينَ .هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ .وَالَّذِىْ قَبْلَهُ غَيْرُ ثَابِتٍ لاَنَّ عَبْدَ الْاَعْلٰى بْنَ اَبِى الْمُسَاوِرِ مَتْرُوكٌ

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے عرض کی گئی: اے اُم المؤمنین! کیا رمضان کا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (یعنی آپ کے زمانۂ اقدس میں) جتنی مرتبہ تیس روزے رکھے ہیں اس سے زیادہ مرتبہ انتیس روزے رکھے ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ کے ہمراہ جتنی مرتبہ تیس روزے رکھے ہیں۔

اس کی سند حسن صحیح ہے اور اس سے پہلے والی روایت ثابت نہیں ہے کیونکہ اس کا راوی عبدالاعلیٰ بن ابوالمساور متروک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حامد بن سہل بن سالم، ابوجعفر د، یعرف بالثغری، امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 280ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/ ۱۶۷، ۱۶۸)۔

2318- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُعَدِّلُ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا الْمِسْوَرُ بْنُ الصَّلْتِ الْمَدَنِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تِسْعَةً وَّعِشْرِينَ اَكْثَرُ مِمَّا صُمْنَا ثَلاثِينَ .الْمِسْوَرُ ضَعِيفٌ.

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جتنی مرتبہ تیس روزے رکھے ہیں اس سے زیادہ مرتبہ انتیس روزے رکھے ہیں۔

اس روایت کا راوی مسور ضعیف ہے۔

6-باب الْاِعْتِكَافِ

باب 6: اعتکاف کا بیان

2319- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

۲۳۱۸- اخرجه ابن عدي في الكامل (٦/ ٤٣١) من طريق صالح' ثنا المسور بن الصلت' ثنا محمد بن المنكدر عن جابر' قال: (لا تقولوا نقص الشهر' فقد صمنا مع رسول الله تسعة وعشرين اكثر مما صمنا ثلاثين)- اه -والحديث ذكره الذهبي في الميزان (٦/ ٤٢٩) في ترجمة المسور بن الصلت- وقال في الصلت: (ضعفه احمد و البخاري- وقال النسائي و الازدي: متروك)- اه-

۲۳۱۹- اخرجه البخاري في الاعتكاف (۲۰۳۲) باب: الاعتكاف ليلة' و مسلم في الايمان (١٦٥٦) باب: نذر الكافر' و ما يفعل فيه اذا اسلم' و ابو داود في الايمان و النذور (۳۳۲٥) باب: من نذر في الجاهلية ثم ادرك الاسلام' و الترمذي في النذور (١٥٣٩) باب: ما جاء في وفاء النذر' و الطحاوي في المعاني (۳/ ۱۳۲)' و البيهقي في الكبرى (١٠/ ٧٦)' و ابن حبان (٤٣٨٠)' و ابن الجارود في (المنتقى) (٩٤١)' و احمد في مسنده (١/ ٣٧)' من رواية يحيى بن سعيد القطان...... به-

الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ نَذَرَ اَنْ يَّعْتَكِفَ لَيْلَةً فِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَسَاَلَ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ . هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانۂ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کریں گے انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو۔

اس کی سند مستند ہے۔

•••———•••———•••

اعتکاف کے احکام

اعتکاف کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ''تبیین الحقائق'' کے مصنف تحریر کرتے ہیں:

لفظ اعتکاف کا لغوی مطلب کسی جگہ پر قیام اختیار کرنا ہے اور اپنے آپ کو وہاں روک لینا ہے' جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''ان تصویروں کی حقیقت کیا ہے جن پر تم جمے بیٹھے ہو''۔

اسی طرح ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور وہ اپنے بتوں پر جمے بیٹھے ہیں''۔

شرعی طور پر اعتکاف کا مطلب مسجد میں قیام کرنا اور ٹھہرنا ہے جو روزے اور نیت کے ساتھ ہو۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لیے اور اعتکاف کرنے والوں کے لیے پاک کر دو''۔

یہاں یہ لغوی معنی موجود ہے اور اس میں ایک اضافی صفت کا تذکرہ ہے۔

مصنف نے یہ بات کہی ہے:

مسجد میں روزے اور نیت کے ہمراہ ٹھہرنا مسنون قرار دیا گیا ہے' اس کا مطلب یہ ہے: مسجد میں ایسا ٹھہرنا سنت ہے جس کے لیے یہ بات شرط ہے' اعتکاف کی نیت بھی ہو اور روزہ بھی رکھا ہوا ہو۔

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات کہی ہے' اعتکاف کرنا مستحب ہے جبکہ صاحب ہدایہ یہ کہتے ہیں: صحیح یہ ہے: ایسا کرنا سنت مؤکدہ ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرے میں باقاعدگی سے اسے سرانجام دیا ہے اور یہ باقاعدگی مسنون ہونے کی دلیل ہے۔

(مصنف کہتے ہیں:) درست یہ ہے: اسے تین حصوں میں تقسیم کیا جائے' واجب یعنی وہ اعتکاف جس کی نذر مانی گئی ہو سنت یعنی وہ اعتکاف جو رمضان کے آخری عشرے میں کیا جائے اور مستحب یعنی وہ اعتکاف جو اس وقت کے علاوہ کسی بھی وقت

...ں کرلیا جائے۔

اعتکاف کی خوبی میں یہ بات شامل ہے انسان کا دل دنیاوی معاملات سے ہٹ جاتا ہے اور انسان اپنے آپ کو اپنے مولیٰ کے سپرد کر دیتا ہے۔ انسان اپنے مولیٰ کی عبادت میں مشغول رہتا ہے اس کے گھر میں رہتا ہے اعتکاف سے مراد روزے اور نیت کے ساتھ مسجد میں ٹھہرنا ہے۔

جہاں تک ٹھہرنے کا تعلق ہے تو یہ اعتکاف کا رکن ہے کیونکہ اس کی بنیاد پر اعتکاف ہوتا ہے اور اس کے لیے نیت کو شرط قرار دیا گیا ہے۔ روزے اور مسجد کو شرط قرار دیا گیا ہے۔ یہ حضرت علی حضرت عبداللہ بن عمر حضرت عبداللہ بن عباس اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم کے علاوہ دیگر صحابہ کرام کا مذہب ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں اس کے لیے روزہ رکھنا شرط نہیں ہے ان کی دلیل یہ ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اعتکاف کرنے والے پر روزہ رکھنا لازم نہیں ہے البتہ اگر وہ خود اسے اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے (تو حکم مختلف ہوگا)''۔

اس روایت کو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ابوبکر محمد بن اسحٰق اور دیگر محدثین نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ دیگر محدثین نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

صحیحین میں یہ بات روایت کی گئی ہے۔

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میں نے زمانۂ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ میں مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو اور ایک رات کا اعتکاف کرلو''۔

اور رات کے وقت روزہ نہیں رکھا جا سکتا۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ زمانۂ شرک میں اعتکاف کریں گے اور روزہ رکھیں گے تو انہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو۔

اس روایت کو بھی امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اس کی سند حسن ہے۔

(امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اگر روزہ رکھنا اعتکاف کے لیے شرط ہوتا تو اب یہاں روزے کو اپنے اوپر لازم قرار دینے کی ضرورت نہ ہوتی۔

(امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے موقف کی) ایک دلیل یہ بھی ہے روزہ اپنی اصل کے اعتبار سے بذاتِ خود ایک دینی رکن ہے تو اب اسے کسی دوسری چیز کے لیے شرط کیسے قرار دے سکتے ہیں کیونکہ شرط ہونے میں تابع ہونے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ تو روزہ ایک ایسی چیز کا تابع کیسے ہو سکتا ہے جو اس سے کمتر حیثیت رکھتی ہے۔

ہماری دلیل سیّدہ عائشہ کے حوالے سے مذکور یہ روایت ہے:

وہ بیان کرتی ہیں: ''اعتکاف کرنے والے کے لیے یہ بات سنت ہے وہ کسی بیمار کی عیادت کرنے کے لیے نہ جائے کسی کے جنازے میں شریک نہ ہو کسی عورت کو چھوئے نہیں اس کے ساتھ مباشرت نہ کرے اور انتہائی ضروری کام کے علاوہ مسجد سے باہر نہ نکلے اور روزے کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا اور اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہوسکتا ہے''۔

اس روایت کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے اور یہ احکام وہ ہیں جو صرف سماع کے ذریعے ثابت ہوتے ہیں (اس کا مطلب یہ ہے: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہوگی) اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول نہیں ہے آپ نے روزے کے بغیر بھی اعتکاف کیا ہو۔ اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جواز کی تعلیم دینے کے لیے ایسا کر لیتے۔

2320- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ يَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَاَلَ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ لَهُ اَوْفِ نَذْرَكَ . فَاعْتَكَفَ عُمَرُ لَيْلَةً . اِسْنَادٌ ثَابِتٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ وہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کریں گے جب اسلام کا زمانہ آیا تو انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک رات کا اعتکاف کیا تھا۔

اس کی سند ثابت ہے۔

2321- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ السُّوسِيُّ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَمِّ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُعْتَكِفِ صِيَامٌ اِلَّا اَنْ يَجْعَلَهُ عَلَى نَفْسِهِ . رَفَعَهُ هٰذَا الشَّيْخُ وَغَيْرُهُ لَا يَرْفَعُهُ.

---

[1] تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق ص196/4

٢٣٢٠- اخرجه البخاري في الاعتكاف (٢٠٤٢) باب: من لم ير عليه اذا اعتكف صوماً وباب: اذا نذر في الجاهلية ان يعتكف ثم اسلم (٢٠٤٣) وفي الايمان و النذور (٦٦٩٧) و مسلم في الايمان (١٦٥٦) باب: نذر الكافر و ما يفعل فيه اذا اسلم و ابن ماجه في الكفارات (٢١٢٩) باب: الوفاء بالنذر و الطحاوي في المعاني (١٢٢/٣) و البيهقي في الكبرى (٣١٨/٤) (٧٦/١٠) و ابن حبان (٤٣٧٩) و الدارمي في السنن (١٨٣/٢) من وجوه عن عبيد الله بن عمر به-

٢٣٢١- اخرجه الحاكم في الصيام (٤٣٩/١) باب: الاعتكاف عن ابي الحسن احمد بن محبوب الرملي ثنا عبد الله بن محمد بن نصر الرملي به- وصححه الحاكم قال الزيلعي في (نصب الراية) (٤٩٠/٢): (قال في (التنقيح): و الشيخ هو عبد الله بن محمد الرملي - قال ابن القطان في (كتابة): و عبد الله بن محمد بن نصر الرملي هذا لا اعرفه- و ذكره ابن ابي حاتم فقال: يروي عن الوليد بن الموقري روى عنه موسى بن سهل لم يزد على هذا وروى ابو داود عن ابي احمد عبد الله بن محمد الرملي حدثنا الوليد فلا ادري الشم ثلاثة ام اثنان ام واحد- و الحافظ الثلاثة مجهولة- انتهى كلامه- واخرجه البيهقي (٣٩١/٤)

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''اعتکاف کرنے والے شخص پر روزہ رکھنا لازم نہیں ہوتا' البتہ اگر وہ اپنے اوپر (روزہ رکھنے کو بھی) لازم کرے تو حکم (مختلف ہوگا)''۔
شیخ نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ دیگر راویوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسحاق سوسی ابن عبدرحیم، ابوبکر سوسی، قدم بغداد و حدث بھا عن جماعة احادیث مستقیمة۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱/ ۲۵۸)۔

○ نافع بن مالک بن ابی عامر اصبحی تیمی ابوسھیل، ابن ابی انس، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 140ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۱۳۱)۔

2322- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوْسُفَ فِي الْاِجَازَةِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ هَاشِمٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصِيَامٍ . تَفَرَّدَ بِهٖ سُوَيْدٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''اعتکاف صرف روزے کے ہمراہ ہی درست ہوتا ہے''۔
اس کو نقل کرنے میں سوید نامی راوی منفرد ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سفیان بن حسین بن حسن، ابومحمد، او ابوحسن واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ہارون الرشید کے عہد خلافت کے آغاز میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۴۵۰)۔

2323- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ جُوَيْبِرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ كُلُّ مَسْجِدٍ لَهُ مُؤَذِّنٌ وَّاِمَامٌ

۲۳۲۲- اخرجه الحاكم في الصوم (۱/ ۴۴۰) باب: الاعتكاف عن ابي علي الحسين بن علي الحافظ' ثنا احمد بن عمير الدمشقي' به- و قال الحاكم: (لم يحتج الشيخان بسفيان بن حسين)- اه- و اخرجه البيهقي (۴/ ۳۱۷) من هذا الوجه' وقال: (هذا وهم من سفيان بن حسين او من سويد بن عبد العزيز- و سويد ضعيف' لا يقبل ما تفرد به- وقد روي عن عطاء عن عائشة موقوفاً- اه- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۲/ ۴۸۶): (وسويد بن عبد العزيز ضعفه جماعة' وفي (الكمال): قال علي بن حجر: سالت هشيما فاثنى عليه خيراً)- اه- قلت: وقد نقل موقوفاً من رواية حبيب بن ابي ثابت عن عطاء عن عائشة- اخرجه عبد الرزاق في (الاعتكاف) (۸۰۳۷)' و ابن ابي شيبة' و هي الرواية المشار اليها في كلام البيهقي السابق-

فَالاعْتِكَافُ فِيهِ يَصْلُحُ . الضَّحَّاكُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ حُذَيْفَةَ.

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا

''ہر وہ مسجد جس میں مؤذن اور امام موجود ہوں' اس میں اعتکاف ہوسکتا ہے''۔

اس روایت کے راوی ضحاک نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

2324- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْمُعْتَكِفُ يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ وَيَتْبَعُ الْجَنَازَةَ وَيَعُوْدُ الْمَرِيْضَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اعتکاف کرنے والا شخص جمعے کی نماز میں شریک ہوسکتا ہے' جنازے میں شریک ہوسکتا ہے اور بیمار کی عیادت کرسکتا ہے۔

2325- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ اَوْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْمُعْتَكِفُ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ وَيَاْتِى الْجُمُعَةَ وَيَاْتِىْ اَهْلَهُ وَلَايُجَالِسُهُمْ

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اعتکاف کرنے والا شخص بیمار کی عیادت کرسکتا ہے' جنازے میں شریک ہوسکتا ہے' جمعے کے لیے جاسکتا ہے' اپنے گھر جاسکتا ہے (لیکن ان کے ساتھ زیادہ دیر رہ نہیں سکتا)۔

2326- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُدَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ اعْتِكَافٍ عَلَيْهِ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّعْتَكِفَ وَيَصُوْمَ .تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ بُدَيْلٍ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعتکاف کے بارے میں دریافت کیا جو ان کے ذمے لازم تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت

۲۳۲۳- اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۱۱۴۱/۲)' و اعله الدارقطني بعدم سماع الضحاك من حذيفة- و جويبر ضعفه ابن المديني جدا' تركه الدارقطني' و النسائي و ابن الجنيد' وقال ابو احمد الحاكم: ذاهب الحديث' و ضعفه غيرهم' و كانيحيى و عبد الرحمن لا يحدثان عنه' و لم يكن الثوري يسميه: استضعافاله- ينظر: تهذيب التهذيب (۱۲۳/۲-۱۲۴)-

۲۳۲۴- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۳۵۶/۴- ۳۵۷) رقم (۸۰۴۹) عن الثوري عن ابي اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي قال: اذا اعتكف' فلا يرفث في الحديث' ولا يساب' و يشهد الجمعة و الجنازة' و ليوص اهله اذا كانت له حاجة وهو قائم' و لا يجلس عندهم. واخرجه ابن ابي شيبة (۳۳۴/۲) رقم (۹۶۳۱) قال: نا ابو الاحوص عن ابي اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي قال: اذا اعتكف الرجل فليشهد الجمعة' و ليعد المريض' و ليشهد الجنازة' و ليات اهله' و ليامرهم بالحاجة و هو قائم- و سياتي عند المصنف في الذي يليه من طريق شريك عن ابي اسحاق- و عاصم بن ضمرة متكلم في روايته عن علي -كما تقدم مرارا- و ابو اسحاق: هو السبيعي مدلس قد عنعن-

۲۳۲۶- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱۱۱/۲) من طريق الدارقطني به- اخرجه الحاكم (۴۳۹/۱) عن ابي العباس محمد بن يعقوب' محمد بن سنان القزاز' ثنا ابو علي الحنفي' ثنا عبد الله بن بديل...... به- وقال: (لم يحتج الشيخان بابن بديل)- اه- و ابن بديل ضعيف مع ذلك فقد خالفه ثقات اصحاب عمرو بن دينار' فلم يذكروا فيه: (الصوم)- و ينظر: (نصب الراية) (۴۸۹/۲)-

لی کہ وہ اعتکاف کریں اور روزہ بھی رکھیں۔

اس روایت کو نقل کرنے میں ابن بدیل نامی راوی منفرد ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔

2327- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ وَابْنُ عَيَّاشٍ قَالاَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنِّي نَذَرْتُ اَنْ اَعْتَكِفَ يَوْمًا .قَالَ اعْتَكِفْ وَصُمْ .سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيَّ يَقُوْلُ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لاَنَّ الثِّقَاتِ مِنْ اَصْحَابِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ لَمْ يَذْكُرُوْهُ مِنْهُمُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُهُمْ .وَابْنُ بُدَيْلٍ ضَعِيفُ الْحَدِيْثِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نقل کی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میں نے یہ نذر مانی تھی کہ میں ایک دن کا اعتکاف کروں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اعتکاف بھی کرو اور روزہ بھی رکھو۔

شیخ ابوبکر نیشاپوری کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے کیونکہ عمرو بن دینار کے ثقہ شاگردوں نے اسے نقل نہیں کیا جن میں ابن جریج' ابن عیینہ' حماد بن سلمہ' حماد بن زید اور دیگر حضرات شامل ہیں جبکہ اس کا راوی ابن بدیل ضعیف ہے۔

2328- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ مَسَرَّةَ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حَدِيْثِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے' اس کے بعد یہ معمول اسی طرح رہا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

2329- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُجَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ

۲۳۲۷- استنكر البيهقي ايضاً قول ابن بديل هذا نقلاً عن الدارقطني كما في (المعرفة) للبيهقي (۶/۲۹۳- ۲۹۴) (۹۰۹۰)' و له طرق آخر عند البيهقي ايضاً- و راجع نصب الراية (۴۸۹/۲)-

۲۳۲۸- اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۷۶۸۲) و من طريقه احمد (۲۸۱/۶) و الترمذي في الصوم (۷۹۰) باب: ما جاء في الاعتكاف' عن معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة' و عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة' به- واخرجه احمد (۱۶۹/۶)' و ابن خزيمة (۲۲۲۳) من طريق ابن جريج به' بهذين الاسنادين- و هكذا اخرجه ابن حبان (۳۶۶۵) من طريق عبد الرزاق' اخبرنا معمر و ابن جريج عن الزهري...... بالاسنادين جميعاً-

۲۳۲۹- راجع ما قبله' و اما زيادة: (و ان السنة للمعتكف......) الى آخره: فرواها ابو داود في الصوم (۸۳۶/۲' ۸۳۷) باب: المعتكف يعود المريض (۲۴۷۳) و البيهقي في الصيام (۳۱۷/۴) باب: المعتكف يصوم' و قال ابو داود : (غير عبد الرحمن بن اسحاق لا يقول فيه: قالت عائشة: السنة)' و جعله منقول عائشة)- اه- وقال البيهقي: (قد ذهب كثير من الحفاظ الى ان هذا الكلام من قول من دون عائشة' و ان من ادرجه في الحديث و هم فيه)- اه -واخرجه البيهقي في (المعرفة) (۲۹۵/۶) في الصوم' باب: الاعتكاف يصوم او بغير صوم (۹۰۹۴-۹۰۹۶) بين انه مدرج' قال: (و يشبه ان يكون من قول من دون عائشة)- اه- ودلل على ذلك- فراجعه-

بْنُ مَعْنٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ التُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَ
حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ عُرْوَةَ
الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ شَ
رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَهُنَّ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنَّ السُّنَّةَ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَخْرُجَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَا
وَلَا يَتْبَعَ جَنَازَةً وَلَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ وَسُنَّةُ مَ
اعْتَكَفَ أَنْ يَصُومَ. يُقَالُ إِنَّ قَوْلَهُ وَأَنَّ السُّنَّةَ لِلْمُعْتَكِفِ إِلَى آخِرِهِ لَيْسَ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنَّهُ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ وَمَنْ أَدْرَجَهُ فِي الْحَدِيثِ فَقَدْ وَهِمَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. وَهِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَمْ يَذْكُرْهُ.

★★ عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب نے یہ بات بیان کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بتایا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی' آپ کے بعد آپ کی ازواج نے بھی ان دنوں میں اعتکاف کیا اور اعتکاف کرنے والے شخص کے لیے سنت یہ ہے صرف قضائے حاجت کے لیے (اعتکاف کی جگہ سے) باہر نکلے گا' وہ جنازے میں شریک نہیں ہوگا' مریض کی عیادت کے نہیں جائے گا' وہ عورت کو چھوئے گا نہیں اور اس کے ساتھ مباشرت نہیں کرے گا' اور اعتکاف صرف اس مسجد میں ہو سکتا جہاں باجماعت نماز ہوتی ہے اور اعتکاف کرنے والے شخص کو یہ حکم دیا جائے گا کہ وہ روزہ بھی رکھے۔

ایک قول کے مطابق اس روایت کے یہ الفاظ ہیں: اعتکاف کرنے والے شخص کے لیے سنت یہ ہے۔

اس کے بعد سے لے کر روایت کے آخر تک کا حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں ہے' بلکہ (اس روایت کے راوی) زہری کا کلام ہے' جنہوں نے اسے حدیث میں ہی درج کر دیا ہے جس کی وجہ سے یہ وہم ہوا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

ہشام بن سلیمان نامی راوی نے اس کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

2330- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسَلَّمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ
أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنِ الْاعْتِكَافِ وَكَيْفَ سُنَّتُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَ
أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ
اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنَّ السُّنَّةَ فِي الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَخْرُجَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ وَلَا يَتْبَعَ جَنَازَةً وَلَا يَعُ
مَرِيضًا وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ وَسُنَّةُ مَنِ اعْتَكَفَ أَنْ يَصُومَ.

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی' آپ کے بعد آپ کی ازواج نے اعتکاف کیا اور اعتکاف کر والے کے لیے سنت یہ ہے: وہ صرف قضائے حاجت کے لیے (اعتکاف کی جگہ سے) باہر نکل سکتا ہے' وہ جنازے میں شر نہیں ...گا' بیمار کی عیادت نہیں کرے گا' وہ اپنی بیوی کو چھو نہیں سکے گا' اس کے ساتھ مباشرت نہیں کر سکتا۔ اعتکاف صرف اس

(و)ہی ہوگا جہاں باجماعت نماز ادا کی جاتی ہے اور اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے: وہ روزہ رکھے۔

2331- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ نَذَرَ اَنْ يَّعْتَكِفَ فِى الشِّرْكِ وَيَصُومَ فَسَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْدَ اِسْلَامِهٖ فَقَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ . هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ تَفَرَّدَ بِهٰذَا اللَّفْظِ سَعِيْدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانۂ شرک میں یہ نذر مانی تھی کہ وہ اعتکاف کریں گے اور روزہ رکھیں گے' انہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو۔

اس کی سند حسن ہے' اسے ان الفاظ میں نقل کرنے میں سعید بن بشیر نامی راوی منفرد ہیں۔

7-باب السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ.

باب 7: روزہ دار شخص کا مسواک کرنا

2332-حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ الصَّيْدَلَانِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ حَامِدُ بْنُ الشَّاذِىِّ الْكَجِّىُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ الْبَلْخِىُّ اَخُوْ عِصَامِ بْنِ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْخَوَارِزْمِىُّ قَالَ سَاَلْتُ عَاصِمًا الْاَحْوَلَ اَيَسْتَاكُ الصَّائِمُ قَالَ نَعَمْ .قُلْتُ بِرَطْبِ السِّوَاكِ وَيَابِسِهٖ قَالَ نَعَمْ .قُلْتُ اَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ قَالَ نَعَمْ .قُلْتُ عَنْ مَّنْ قَالَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِىِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- .اَبُوْ اِسْحَاقَ الْخَوَارِزْمِىُّ ضَعِيْفٌ.

★★ ابواسحق خوارزمی بیان کرتے ہیں: میں نے عاصم احول سے سوال کیا: کیا روزہ دار شخص مسواک کرسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: تر اور خشک دونوں طرح کی مسواک کرسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے سوال کیا: دن کے ابتدائی آخری یا آخری دونوں حصوں میں کرسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: یہ بات کس سے منقول ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

اس روایت کا راوی ابواسحق خوارزمی ضعیف ہے۔

۲۳۳۱- اخرجه البيهقي (۲۱۷/٤) من حديث سعيد بن بشير' به- وقال: (ذكر الصوم فيه غريب)- اه- وضعفه غيره: راجع: نصب الراية (۴۸۹/۲) و قد سبقت الاشارة لضعف هذه الرواية نقلاً عن (المعرفة) للبيهقي (٦/ ٣٩٤) (٩٠٩١)-

۲۳۳۲- اخرجه البيهقي (۲۷۲/۳) عن الخوارزمي' به- وقال: (تفرد به ابراهيم بن عبد الرحمن الخوارزمي' وقد حدث عن عاصم بالمناكير لا يحتج به- وقد روي من وجه آخر' ليس فيه ذكر اول النهار و آخره) ثم ساقه من طريق ابن عدي كذلك-وقال البيهقي ايضا في(المعرفة)(٦/ ٣٣٤) (٨٩٠٥): (وحديث ابي اسحاق الخوارزمي عن عاصم عن انس مرفوعاً في السواك اول النهار و آخره -ضعيف لا يصح)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن یوسف بن میمون باھلی بلخی ماکیانی-علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ تکلموا فیہ ارجاء، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 240ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۷۷)۔

○ ابراہیم بن عبدالرحمٰن خوارزمی۔قال ابن عدی: احادیثہ لیست بمستقیمۃ۔قال ذھبی: ابن بیطار قاضی۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱/۶۶)۔

•••——•••——•••

روزہ دار شخص کا مسواک کرنا

روزہ دار شخص کے مسواک کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب اور سفیان ثوری نے یہ بات بیان کی ہے روزہ دار شخص کے لیے تر مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے تاہم وہ یہ فرماتے ہیں: میں شام کے وقت اس کے مسواک کرنے کو مکروہ سمجھتا ہوں کیونکہ اس سے منہ کی بو زائل ہو جاتی ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور حسن بن حیی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: خشک مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم میں تر مسواک کو مکروہ قرار دیتا ہوں۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم میں اس بات کو مکروہ سمجھتا ہوں کہ وہ اس میں پانی لگائے۔[1]

2333- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ .عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ غَيْرُهُ اَثْبَتُ مِنْهُ.

☆☆ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

عاصم بن عبیداللہ کے مقابلے میں دیگر راوی زیادہ مستند ہیں۔

2334- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا جَدِّی حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا لَا

[1] مختصر اختلاف العلماء از امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی

۲۳۳۳- اخرجه ابو داود في الصوم (۲/ ۳۱۸) باب: السواك للصائم (۲۳۶۴) عن محمد ابن الصباح ثنا شريك ......به-

الْنَّبِيَّ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ

☆☆ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی مرتبہ روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

2335- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَوَكِيعٌ وَأَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ وَإِسْحَاقُ ابْنُ بِنْتِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ وَقَبِيصَةُ وَإِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2336- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْخَيَّاطُ حَدَّثَنَا أَبُو مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَكَ السِّوَاكُ إِلَى الْعَصْرِ فَإِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ فَأَلْقِهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ خُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تمہیں عصر کی نماز تک مسواک کرنے کی اجازت ہے جب تم عصر پڑھ لو تو پھر اسے ایک طرف رکھ دو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: روزہ دار شخص کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

2337- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ وَيُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ الْبُهْلُولِ وَابْنُ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ وَابْنُ مَخْلَدٍ وَجَمَاعَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو

۲۳۳۴- اخرجه احمد في مسنده (۳/۴۴۵): ثنا وكيع ثنا سفيان و عبد الرحمن عن سفيان ...... به- و اخرجه الترمذي في الصوم (۳/۱۰۴) باب ما جاء في السواك للصائم (۷۲۵) عن محمد بن بشار حدثنا عبد الرحمن بن مهدي حدثنا سفيان ... به- وقال: (حديث حسن و العمل على هذا عند اهل العلم: لا يرون بالسواك للصائم باساً- الا ان بعض اهل العلم كرهوا السواك للصائم بالعود الرطب- و كرهوا له السواك آخر النهار- و لم ير الشافعي بالسواك باساً اول النهار و لا آخره- و كره احمد و اسحاق السواك آخر النهار)- اه- و اخرجه البيهقي (۴/۲۷۲) و كذلك اسحاق بن راهويه و ابو يعلى و البزار و الطبراني عن عاصم ...... به: كما في (نصب الراية) (۲/۴۵۹)- و قال الزيلعي: (قال ابن القطان في (كتابه): و لم يمنع من صحة هذا الحديث الا اختلافهم في عاصم بن عبيد الله - انتهى - و قال صاحب (التنقيح): (عاصم بن عبيد الله تكلم فيه غير واحد - من الائمة: كاحمد بن حنبل و ابن معين و ابن سعد و ابي حاتم و الجوزجاني و ابن خزيمة و قال الدارقطني: يترك و هو مغفل- و قال العجلي: لا باس به- و قال ابن عيينة: كان الاشياخ يتقون حديثه- انتهى- و قال في (الامام): و عاصم بن عبيد الله هذا: قال فيه البخاري: منكر الحديث- و قال النسائي: لا نعلم مالكا روى عن انسان ضعيف مشهور بالضعف الا عاصم ابن عبيد الله: فانه يروي عنه حديثاً و عن عمرو بن ابي عمرو و هو اصلح من عاصم و عن شريك بن ابي نمر و هو اصلح من عمرو- و لا نعلم ان مالكا حدث عن احد يترك حديثه الا عبد الكريم بن ابي المخارق- انتهى)- اه-

۲۳۳۵- راجع ما قبله- و هو في مصنف عبد الرزاق (۷۴۸۴) ايضاً عن الثوري به-

۲۳۳۶- كذا اخرجه الدارقطني من طريق عمر بن قيس عن عطاء- و عمر ضعيف- و من طريق الدارقطني اخرجه البيهقي في سننه (۴/۲۷۴) و قد ورد الجزء المرفوع منه من وجه آخر عن عطاء عن ابي صالح الزيات انه سمع ابا هريرة به مطولاً مرفوعاً- هكذا اخرجه ابن جريج عن عطاء- اخرجه البخاري في الصوم (۱۹۰۴) باب هل يقول اني صائم اذا شتم- و مسلم في الصيام (۱۶۳) باب فضل الصيام-

۲۳۳۷- اخرجه ابن ماجه في الصيام (۱/۵۳۶) باب ما جاء في السواك و الكحل للصائم (۱۶۷۷) عن عثمان بن محمد بن ابي شيبة ثنا ابو اسماعيل المؤدب ...... به- و قال في (الزوائد): (في اسناده مجالد و هو ضعيف لكن له شاهد من حديث عامر بن ربيعة- اخرجه البخاري و ابو داود و الترمذي)- اه- و تقدم تخريج هذا الشاهد قريباً- و مجالد ضعيف سيئ الحفظ-

اِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَيْرُ خِصَالِ الصَّائِمِ السِّوَاكُ . وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مَنِيعٍ مِنْ خَيْرِ خِصَالِ الصَّائِمِ السِّوَاكُ . مُجَالِدٌ غَيْرُهُ أَثْبَتُ مِنْهُ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''روزہ دار شخص کے لیے سب سے بہترین کام مسواک کرنا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''روزہ دار شخص کے بہترین کاموں میں سے ایک کام مسواک کرنا ہے''۔

مجالد نامی راوی کے مقابلے میں دیگر راوی زیادہ مستند ہیں۔

2338- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خُرَاسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَصَّابُ كَيْسَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِذَا صُمْتُمْ فَاسْتَاكُوا بِالْغَدَاةِ وَلَا تَسْتَاكُوا بِالْعَشِيِّ فَاِنَّهُ لَيْسَ مِنْ صَائِمٍ تَيْبَسُ شَفَتَاهُ بِالْعَشِيِّ اِلَّا كَانَتَا نُوْرًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب تم روزہ رکھو تو صبح کے وقت مسواک کرو' شام کے وقت مسواک نہ کرو' اس کی وجہ یہ ہے: جس روزہ دار شخص کے ہونٹ شام کے وقت خشک ہوں گے تو یہ چیز قیامت کے دن اس کے سامنے نور کے طور پر ہوگی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ کیسان قصار، ابوعمر فزاری (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۷۱۳)۔

2339- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خُرَاسَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا كَيْسَانُ اَبُوْ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ خَبَّابٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ . كَيْسَانُ اَبُوْ عُمَرَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَمَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَلِيٍّ غَيْرُ مَعْرُوْفٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ابوعمر کیسان نامی راوی مستند نہیں ہے اور اس کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان راوی معروف نہیں ہیں۔

۲۳۳۸- اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/ ۲۷۴) كتاب الصيام: باب منكره السواك بالعشي اذا كان صائماً...... و في المعرفة (۳/ ۴۱۷) رقم (۲۵۵۸) من طريق الدارقطني' به-

۲۳۳۹- اخرجه البيهقي في (المعرفة) في الصيام (۶/ ۳۳۲) باب: السواك للصائم (۸۹۰۲- ۸۹۰۳) من طريق الدارقطني' به- و نقل كلام الدارقطني عقبه- و اخرجه الطبراني في (معجمه)- كما في نصب الراية (۲/ ۴۶۰)- من حديث كيسان' ابي عمر...... به-

8-باب الْإِفْطَارِ فِي رَمَضَانَ لِكِبَرٍ أَوْ رَضَاعٍ أَوْ عُذْرٍ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ.

باب 8: عمر رسیدہ ہو جانے' (بچے کو) دودھ پلانے' کسی عذر وغیرہ کی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھنا

2340- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ اَبِي الْجَهْمِ الشِّيْعِيُّ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا عَجَزَ الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ عَنِ الصِّيَامِ اَطْعَمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مُدًّا مُدًّا. اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ ارشاد فرماتے ہیں: جب بوڑھا شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ رہے' تو وہ ہر ایک روزے کے عوض میں ایک مُد کھانا کھلائے گا۔

اس کی سند مستند ہے۔

9-باب طُلُوْعِ الشَّمْسِ بَعْدَ الْإِفْطَارِ.

باب 9: افطاری کر لینے کے بعد سورج نکل آنا

(یعنی بادل وغیرہ کی وجہ سے وقت سے پہلے افطاری کر لینے کا حکم)

2341- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ اَفْطَرْنَا فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي رَمَضَانَ فِي يَوْمِ غَيْمٍ وَّطَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقِيْلَ لِهِشَامٍ اُمِرُوا بِالْقَضَاءِ قَالَ وَبُدٌّ مِنْ ذٰلِكَ . هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ ثَابِتٌ.

☆☆ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم نے رمضان کے مہینے میں ایک دن جب بادل چھائے ہوئے تھے' افطاری کر لی لیکن بعد میں سورج نکل آیا (تو پتہ چلا کہ افطاری کا وقت نہیں ہوا تھا)۔

ہشام نامی راوی سے دریافت کیا گیا: کیا ان لوگوں کو اس کی قضاء کرنے کا حکم دیا گیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ایسا کرنا ضروری تھا۔

اس کی سند صحیح ہے اور ثابت ہے۔

۲۳۴۰- اخرجه البيهقي في الكبرى (٤/ ٢٧١) من طريق الدارقطني' به- و له طرق و الفاظ عن ابن عباس عند البخاري في التفسير (٨/ ١٧٩) تفسير قوله تعالى: (اياما معدودت) من سورة البقرة (٤٥٠٥)' و ابي داود في الصوم (٢/ ٣٠٦) باب: من قال هي مثبتة للشيخ و الحبلى (٢٣١٨)' و عبد الرزاق في الصوم (٤/ ٢٢٠-٢٢١) باب: الشيخ الكبير' و البيهقي في (المعرفة) (٦/ ٢٢٩' ٢٣١) باب: من لا يطيق الصوم لكبر سن-

۲۳۴۱- اخرجه البخاري في الصوم (٤/ ٢٣٥) باب: اذا افطر في رمضان ثم طلعت الشمس (١٩٥٩)' و ابو داود في الصوم (٢/ ٣١٦-٣١٧) باب: الفطر قبل غروب الشمس (٢٣٥٩)' و ابن ماجه في الصوم (١/ ٥٣٥) باب: ما جاء فيمن افطر ناسياً (١٦٧٤)' و ابن خزيمة رقم (١٩٩١) من طرق عن ابي اسامة' به- و اخرجه عبد بن حميد (١٥٧٤) عن عبد الرزاق' اخبرنا معمر عن هشام بن عروة' به-

2342- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهَذَا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2343- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ وَاحِدٍ (فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا) قَالَ زَادَ مِسْكِينًا آخَرَ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ قَالَ وَلَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ إِلاَّ أَنَّهُ رُخِّصَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ الَّذِي لاَ يَسْتَطِيعُ الصِّيَامَ وَأُمِرَ أَنْ يُطْعِمَ الَّذِي يَعْلَمُ أَنَّهُ لاَ يُطِيقُهُ. إِسْنَادٌ صَحِيحٌ ثَابِتٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے:

''اور وہ لوگ جو اس کی طاقت نہیں رکھتے' ان کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے''۔

اس سے مراد ایک مسکین ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''تو جو شخص بھلائی نفلی طور پر کرے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یعنی جو ایک اور مسکین کو بھی کھانا کھلا دے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حکم منسوخ نہیں ہے البتہ یہ رخصت اس بوڑھے آدمی کو دی گئی ہے جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا اور کھانا کھلانے کا حکم اس شخص کے لیے ہے جو یہ جانتا ہے اب (وہ بھی) روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھے گا۔

اس کی سند صحیح ہے اور ثابت ہے۔

2344- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) قَالَ يُطِيقُونَهُ يُكَلَّفُونَهُ (فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) وَاحِدٍ (فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا) فَزَادَ مِسْكِينًا آخَرَ لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ (فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ) لاَ يُرَخَّصُ فِي هَذَا إِلاَّ لِلْكَبِيرِ الَّذِي لاَ يُطِيقُ الصِّيَامَ أَوْ مَرِيضٍ لاَ يُشْفَى. وَهَذَا صَحِيحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جو لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے ان کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے وہ اس بات کے پابند ہیں وہ ایک مسکین

۲۳۴۳- اخرجه البخاري في تفسير سورة البقرة [illegible] باب ۲۵ [illegible] باب من لا يطيق الصيام الكبير [illegible]

۲۳۴۴- سبق في الذي قبله من وجه آخر عن عمرو [illegible]

کھانا کھلائیں اور جو شخص نفلی طور پر بھلائی کرنا چاہے تو وہ مزید ایک مسکین کو کھانا کھلا دے۔ یہ حکم منسوخ نہیں ہے' بلکہ یہ ان کے لیے ہے جو بوڑھے ہوں اور اگر تم لوگ روزہ رکھ لو تو یہ زیادہ بہتر ہے تو اس معاملے میں رخصت صرف بوڑھے آدمی کو دی گئی ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا اور اس مریض کو دی گئی ہے جو یہ جانتا ہے وہ اب کبھی بھی شفایاب نہیں ہو گا۔

اس کی سند صحیح ہے۔

2345- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَكِيلُ اَبِي صَخْرَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) وَاحِدٍ (فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا) زَادَ طَعَامَ مِسْكِينٍ آخَرَ (فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَاَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ) وَلَا يُرَخَّصُ اِلَّا لِلْكَبِيرِ الَّذِي لَا يُطِيقُ الصَّوْمَ اَوْ مَرِيضٍ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يُشْفَى. وَهٰذَا صَحِيحُ الْاِسْنَادِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"جو لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے ان کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے"۔

یعنی ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"جو شخص نفلی طور پر بھلائی کرنا چاہے"۔

اس کا مطلب ہے وہ مزید ایک مسکین کو کھانا کھلا دے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"تو یہ اس کے لیے زیادہ بہتر ہو گا"۔

اور اگر تم لوگ روزہ رکھ لو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) یہ رخصت صرف اس بوڑھے آدمی کو دی گئی ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت ہی نہ رکھتا ہو یا اس بیمار کو دی گئی ہے جو یہ جانتا ہے اب وہ کبھی شفایاب نہیں ہو گا۔

اس کی سند صحیح ہے۔

2346- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُونَ اَبُو صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ اَنْ يُفْطِرَ وَيُطْعِمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ. وَهٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ رخصت اس بوڑھے آدمی کے لیے ہے وہ روزہ رکھنا چھوڑ دے اور ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے اور اس پر قضا لازم نہیں ہو گی۔

اس کی سند صحیح ہے۔

۲۳۴۵- اخرجه عبد الرزاق في الصوم (۲۲۱/۴) باب: الشيخ الكبير (۷۵۷۴) من رواية منصور عن مجاهد عن ابن عباس و (۷۵۷۵) من رواية عطاء عن ابن عباس- و اخرجه البيهقي في سننه (۲۷۱/۴) كتاب الصيام باب الشيخ الكبير لا يطيق الصوم من طريق منصور عن مجاهد-

۲۳۴۶- اخرجه البيهقي في سننه (۲۷۱/۴) من طريق ابي حاتم الرازي: ثنا محمد بن عبد الله الرقاشي به-

2347- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَكِيلُ اَبِي صَخْرَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَؤُهَا (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَتْ مَنْسُوخَةً هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْمَرْاَةُ الْكَبِيرَةُ لَا يَسْتَطِيعَانِ اَنْ يَصُومَا فَيُطْعِمَانِ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا . وَهٰذَا صَحِيحٌ .

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ تلاوت کرتے ہوئے سنا:

''اور وہ لوگ جو اس کی طاقت نہیں رکھتے تو اُن کا فدیہ مسکین کو کھانا کھلانا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ حکم منسوخ نہیں ہے اس سے مراد وہ بوڑھا آدمی یا وہ عورت ہے جو اب بھی روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھیں گے تو وہ ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔

یہ روایت صحیح ہے۔

2348- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِاُمِّ وَلَدٍ لَهُ حُبْلَى اَوْ مُرْضِعٍ اَنْتِ مِنَ الَّذِينَ لَا يُطِيقُوْنَ الصِّيَامَ عَلَيْكِ الْجَزَاءُ وَلَيْسَ عَلَيْكِ الْقَضَاءُ . اِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی اُم ولد سے جو حاملہ تھی اور بچے کو دودھ پلاتی تھی (یہ کہا تھا:) تم ان لوگوں میں شامل ہو جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے، تم پر جزاء لازم ہے قضاء لازم نہیں ہو گی۔

اس کی سند صحیح ہے۔

2349- حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ اَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَاحِبُ السُّلِّ الَّذِي قَدْ يَئِسَ اَنْ يَبْرَاَ فَلَا يَسْتَطِيعُ الصَّوْمَ يُفْطِرُ وَيُطْعِمُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا . حَجَّاجٌ ضَعِيفٌ .

☆☆ سعید بن جبیر، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سل کا ایسا مریض جو اس بات سے مایوس ہو چکا ہو کہ وہ ٹھیک ہو گا اور وہ کبھی روزہ نہ رکھ سکتا ہو ایسا شخص روزہ نہیں رکھے گا اور ہر ایک دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دے گا۔

اس روایت کا راوی حجاج ضعیف ہے۔

۲۳۴۷- اخرجه عبد الرزاق في الصوم (۲۲۱/۴-۲۲۲) باب: الشيخ الكبير (۷۵۷۵) عن ابن جريج قال: قلت لعطاء...... و اخرجه الطبري في التفسير (۷۸/۲) من طريق ابن المبارك عن ابن جريج مختصرا-واخرجه عبد الرزاق (۷۵۷۷) عن ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن عطاء...... نحوه-

۲۳۴۸- اخرجه ابو داود في الصوم (۳۰۶/۲) باب: من قال: هي مثبتة للشيخ و الحبلى (۲۳۱۸) عن ابن المثنى' ثنا ابن ابي عدي عن سعيد عن قتادة...... به-ومن طريق ابي داود اخرجه البيهقي في سننه (۲۳۰/۴) كتاب الصيام' باب الحامل المرضع-

۲۳۴۹- في اسناده الحجاج بن ارطاة' و هو كثير التدليس-

2350- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَتْ لَهُ اَمَةٌ تُرْضِعُ فَاُجْهِدَتْ فَاَمَرَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنْ تُفْطِرَ وَتُطْعِمَ وَلَاتَقْضِیَ . هٰذَا صَحِيْحٌ.

☆☆ سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان کی ایک کنیز تھی جو بچے کو دودھ پلاتی تھی' وہ بیمار ہوگئی' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو یہ ہدایت کی کہ تم روزے نہ رکھو' اور (فدیہ کے طور پر) کھانا کھلا دو اور قضا نہ رکھنا۔

یہ روایت مستند ہے۔

2351- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَوِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْحَامِلُ وَالْمُرْضِعُ تُفْطِرُ وَلَاتَقْضِی .وَهٰذَا صَحِيْحٌ وَّمَا بَعْدَهُ.

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یا شاید حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت روزہ نہیں رکھے گی' وہ بعد میں اس کی قضاء بھی نہیں کرے گی (بلکہ مسکین کو کھانا کھلا دے گی)۔

یہ روایت اور اس کے بعد والی روایت مستند ہے۔

2352- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الضَّيْفِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَرَاَ (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطَوَّقُوْنَهُ) ثُمَّ يَقُوْلُ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ الَّذِیْ لَا يَسْتَطِيْعُ الصِّيَامَ فَيُفْطِرُ وَيُطْعِمُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ حِنْطَةٍ.

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے ان پر اس کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا فدیے کے طور پر واجب ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ بوڑھا آدمی ہے جو اب روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھے گا' وہ روزہ چھوڑ دے گا اور ہر دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا' جو گندم کا نصف صاع ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ضیف- وقیل: ابن ابراہیم بن ضیف باہلی، ابویعقوب عسکری، بصری نزل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے

۲۳۵۱- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۲۱۸/٤) رقم (۷۵٦٤) من طريق ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس قال: (تفطر الحامل المرضع في رمضان' و تقضيان صياماً ولا تطعمان) فقد خالف عطاء: فنقل ذلك عن ابن عباس- وقد تقدم من رواية سعيد بن جبير عن ابن عباس خلاف ذلك- و اما اثر ابن عمر: فقد اخرجه عبد الرزاق في المصنف رقم (۷۵٦۱) من طريق ايوب عن نافع عن ابن عمر-

۲۳۵۲- اخرجه عبد الرزاق في الصوم (۲۲۱/٤) باب: الشيخ الكبير (۷۵۷٤) عن الثوري' به- واخرجه البيهقي في السنن (۲۷۱/٤) من طريق سفيان' به- و اخرجه اسماعيل بن اسحاق القاضي عن ابن المديني عن جرير عن منصور' به: كما في (المحلى) لابن حزم (۲٦۵/٦)-

انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ غلطی کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو "التقریب" از الحافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۶۵)

2353- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ (وَعَلَى الَّذِينَ يُطَوَّقُونَهُ) وَيَقُولُ لَمْ يُنْسَخْ.

☆☆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ آیت تلاوت کیا کرتے تھے:

''اور جو لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے ان پر لازم ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: یہ آیت منسوخ نہیں ہوئی۔

2354- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْهُ وَهِيَ حُبْلَى فَقَالَ أَفْطِرِي وَأَطْعِمِي عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا وَلاَ تَقْضِي.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ منقول ہے: ان کی اہلیہ نے ان سے سوال کیا، وہ خاتون حاملہ تھیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم روزے نہ رکھو چھوڑ دو اور ایک دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کرو، بعد میں اس کی قضاء بھی نہیں کرنا۔

2355- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَتْ بِنْتٌ لاِبْنِ عُمَرَ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانَتْ حَامِلاً فَأَصَابَهَا عَطَشٌ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَهَا ابْنُ عُمَرَ أَنْ تُفْطِرَ وَتُطْعِمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک صاحبزادی وہ ایک قریشی کی اہلیہ تھیں وہ خاتون حاملہ ہوئیں تو انہیں شدید پیاس محسوس ہوئی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ روزہ رکھنا چھوڑ دیں اور ایک دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔

2356- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَكِيلُ أَبِي صَخْرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ ضَعُفَ عَنِ الصَّوْمِ عَامًا فَصَنَعَ جَفْنَةً مِنْ ثَرِيدٍ وَدَعَا ثَلاَثِينَ مِسْكِينًا فَأَشْبَعَهُمْ.

☆☆ ایوب بیان کرتے ہیں: ایک سال حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کمزوری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکے، انہوں نے ثرید کی ہنڈیا تیار کروائی اور تیس مسکینوں کو بلا کر انہیں سیر ہو کر کھانا کھلا دیا۔

۲۳۵۳- اخرجه عبدالرزاق في الصوم (۲۲۱/۴) باب: النسخ الكبير (۷۵۷۴) [illegible]

۲۳۵۴- في اسناده الحجاج: هو ابن ارطاة مدلس- وانظر ما قبله [illegible]

۲۳۵۵- اسناده صحيح [illegible]

۲۳۵۶- اخرجه عبدالرزاق في الصوم (۲۲۰/۴) باب الشيخ الكبير (۷۵۷۰) [illegible] (۸۷/۱) (۱۸۲) [illegible] شعبة- و علقه الامام مالك عن انس بلا اسناد كما في الموطا (۳۰۷/۱) في الصيام باب: فدية من افطر في رمضان من علة [illegible] البيهقي في (المعرفة) (۳۳۰/۶) (۸۸۹۱) (هذا منقطع و قد روينا عن قتادة موصولاً عن انس ......) فساقه بمعناه-

مجہول۔ واما م ابوحاتم فرماتے ہیں: شیخ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۶/۷۴)، ومغنی (۲/...
میزان (۴/۴۳۱)، واللسان (۴/۱۰۴)۔

2360- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا دَهْثَمُ بْنُ قُرَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقُضِيَ عَنْهُ فَقَدْ أَجْزَأَ عَنْهُ . وَقَالَ فِي الْحَجِّ وَالصِّيَامِ مِثْلَ ذٰلِكَ . دَهْثَمٌ ضَعِيفٌ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ مَجْهُولٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جس شخص کے ذمے قرض ہو اس کی طرف سے ادا کر دیا جائے تو یہ اس کی طرف سے ادائیگی ہو جاتی ہے''۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور روزے کے متعلق اسی کی مانند بات ارشاد فرمائی ہے۔
اس روایت کا راوی دہثم ضعیف ہے جبکہ دوسرا راوی عمرو بن عثمان مجہول ہے۔

2361- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ وَعُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ . قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ . قَالَ أَتَيْتُ أَهْلِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ . قَالَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً . قَالَ لَا . قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ . قَالَ لَا أُطِيقُ الصِّيَامَ . قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدًّا . قَالَ مَا أَجِدُهُ . فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِخَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا . قَالَ أَطْعِمْهُ سِتِّينَ مِسْكِينًا . قَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجَ مِنَّا . قَالَ انْطَلِقْ فَكُلْهُ أَنْتَ وَعِيَالُكَ فَقَدْ كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْكَ.

☆☆ محمد بن حسن اپنے والد (حسن) کے حوالے سے ان کے والد (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے ان کے دادا (امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہلاکت کا شکار ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کس چیز نے تمہیں ہلاکت کا شکار کیا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے رمضان میں (روزے کے دوران) اپنی اہلیہ کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی غلام یا کنیز ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مسلسل دو ماہ روزے رکھو اس نے عرض کی: میں روزے رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ' ہر ایک مسکین کو ایک مُد دو اس نے عرض کی: میں اس

۲۳۶۰- اسنادہ ضعیف: دہثم بن قران ضعفہ المصنف ہنا- وقال الحافظ في التقریب (۱/۲۳۷): متروك' و عمرو بن عثمان قال الدارقطني ہنا: (مجہول)- و لم اجد له ترجمة فیما بین یدي من کتب الرجال-
۲۳۶۱- المنذر بن محمد بن المنذر عن ابیه' وعنه ابن عقدة- قال الدارقطني: لیس بالقوي وقال في (غرائب مالك): (ضعیف) ینظر المیزان (۶/۹۰)-

گنجائش نہیں رکھتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے یہ ہدایت کی کہ اسے پندرہ صاع دیئے جائیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو' اس نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! پورے شہر میں ہمارے گھر والوں سے زیادہ محتاج اور کوئی نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اسے تم بھی کھاؤ اور تمہارے گھر والے بھی کھائیں' اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف سے کفارہ ادا کر دیا ہے۔

2362- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى اُوَيْسٍ حَدَّثَنِى اَبِى عَنْ اَبِى بَكْرِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ وَعَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اَفْطَرْتُ يَوْمًا مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَعْتِقْ رَقَبَةً اَوْ صُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اَوْ اَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا .

☆☆ عامر بن سعد اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: میں نے رمضان کے مہینے میں ایک دن جان بوجھ کر روزہ نہیں رکھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک غلام آزاد کرو یا دو ماہ کے روزے رکھو یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔

2363- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا[1] ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِى مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلاً اَفْطَرَ فِى رَمَضَانَ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ اَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ اَوْ اِطْعَامِ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ فَقَالَ لاَ اَجِدُ فَاُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِعَرَقِ تَمْرٍ فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ .فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّى لاَ اَجِدُ اَحَدًا اَحْوَجَ اِلَيْهِ مِنِّى فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ كُلْهُ .تَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِىُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى بَكْرٍ وَّاَبُوْ اُوَيْسٍ وَّفُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ الْمَخْزُوْمِىُّ وَيَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ وَّشِبْلُ بْنُ عَبَّادٍ وَّاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ مِّنْ رِوَايَةِ اَشْهَبَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْهُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ مِنْ رِوَايَةِ نُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْهُ وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ مِّنْ رِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ مَطَرٍ عَنْهُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى زِيَادٍ اِلَّا اَنَّهُ اَرْسَلَهُ عَنِ الزُّهْرِىِّ كُلُّ هٰؤُلاَءِ رَوَوْهُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلاً اَفْطَرَ فِى رَمَضَانَ وَجَعَلُوْا كَفَّارَتَهُ عَلَى التَّخْيِيرِ .وَخَالَفَهُمْ اَكْثَرُ مِنْهُمْ عَدَدًا فَرَوَوْهُ عَنِ الزُّهْرِىِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ اِفْطَارَ ذٰلِكَ الرَّجُلِ كَانَ بِجِمَاعٍ وَّاَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَهُ اَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا مِّنْهُمْ عِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ وَّعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِى عَتِيقٍ وَّمُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَمَعْمَرٌ وَّيُوْنُسُ وَعُقَيْلٌ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ وَّالْاَوْزَاعِىُّ وَشُعَيْبُ بْنُ

[1] في بعض رواياته الواقدي و هو متروك لكنه متابع في الرواية الاخرى- و ابو بكر ابن اسماعيل له ذكر في ترجمة ابيه اسماعيل بن محمد من (التهذيب)-

أَبِي حَمْزَةَ وَمَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَالنُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ وَحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْعَوْصِيُّ وَعَمَّارُ بْنُ عُقَيْلٍ وَثَابِتُ بْنُ ثَوْبَانَ وَقُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ وَبَحْرٌ السَّقَّاءُ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَشُعَيْبُ بْنُ خَالِدٍ وَنُوحُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ وَغَيْرُهُمْ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے رمضان کے مہینے میں روزہ توڑ لیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ کفارے کے طور پر ایک غلام آزاد کرے یا دو ماہ کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص نے عرض کی: میرے پاس اس کی گنجائش نہیں ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کی ایک بوری لائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے لو اور اسے صدقہ کر دو۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اپنے سے زیادہ اس کا کوئی اور ضرورت مند نہیں معلوم ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت بھی ظاہر ہوئے پھر آپ نے فرمایا: اسے تم کھا لو۔

بعض راویوں نے اس روایت میں یہ بات نقل کی ہے: اس شخص نے رمضان (کا روزہ) توڑ دیا تھا اور کفارہ دینے کے بارے میں اُسے اختیار دیا گیا تھا (کہ وہ مذکورہ بالا تین صورتوں میں سے کسی ایک کو اختیار کر لے)۔

لیکن اکثر راویوں نے یہ بات نقل کی ہے: اس شخص نے صحبت کر کے روزہ توڑا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے غلام آزاد کرنے کے ذریعے کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا، جب اس کے پاس اس کی گنجائش نہیں تھی، تو اُسے دو ماہ روزے رکھنے کی ہدایت کی، جب اس میں اس کی بھی استطاعت نہیں تھی، تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم دیا۔

2364 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو ثَوْرٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَهُ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ هَلَكْتُ وَأَهْلَكْتُ. قَالَ مَا أَهْلَكَكَ. قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ. قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا. قَالَ لَا. قَالَ صُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ. قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ. قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا. قَالَ لَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ. فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا. فَقَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا. قَالَ فَأَطْعِمْهُ عِيَالَكَ. تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو ثَوْرٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مَنْصُورٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ بِقَوْلِهِ وَأَهْلَكْتُ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں ہلاکت کا شکار ہو گیا (یا شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نے (خود کو) ہلاکت کا شکار کر لیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کس چیز نے ہلاکت کا شکار کیا ہے؟ وہ بولا: میں نے رمضان میں (روزے کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے تم آزاد کر دو۔ اس نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مسلسل

طاقت رکھتا ہوں۔ اس نے عرض کی: میں یہ نہیں کر سکتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ اس نے عرض کی: میں اس کی بھی قدرت نہیں رکھتا۔

راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھجوروں کی بوری لائی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اسے صدقہ کر دو۔ اس نے عرض کی: کیا اپنے سے زیادہ ضرورت مند لوگوں کو (یعنی مجھے سب سے زیادہ ان کی ضرورت ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

2365 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ. الْحَدِيثَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ «كُلْهُ وَصُمْ يَوْمًا». تَابَعَهُ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رمضان میں روزہ توڑنے والے شخص کو نبی اکرم ﷺ نے یہ ہدایت کی تھی: (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے) تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: ”تم اسے کھالو اور ایک دن روزہ رکھ لینا“۔

2366 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَحَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَعْتُ بِامْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ. قَالَ: «أَعْتِقْ رَقَبَةً». قَالَ لَا أَجِدُ. قَالَ: «فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ». قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ. قَالَ: «أَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا». قَالَ لَا أَجِدُ. قَالَ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمِكْتَلٍ فِيهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ. قَالَ: «خُذْ هَذَا فَأَطْعِمْهُ عَنْكَ». قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنَّا. قَالَ: «فَخُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ». لَفْظُ بَكَّارٍ. تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: میں نے رمضان میں (روزے کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایک غلام آزاد کرو۔ اس نے عرض کی: وہ میرے پاس نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دو ماہ مسلسل روزے رکھو۔ اس نے عرض کی: میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ اس نے عرض کی: میں ایسا بھی نہیں کر سکتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس پندرہ صاع کھجوروں کا ٹوکرا لایا گیا تو آپ نے فرمایا: اسے لو اور اپنی طرف سے کھلا دو۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! پورے شہر میں اس کی سب سے زیادہ ضرورت مند میں ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

یہ الفاظ بکار نامی راوی کے ہیں اور محمد بن ابوحفصہ نامی راوی نے اسے نقل کرنے میں متابعت کی ہے۔

2367- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّاَبُوْ اُمَيَّةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ حَفْصَةَ وَقَالَ فِيْهِ بِزَبِيْلٍ وَّهُوَ الْمِكْتَلُ فِيْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اَحْسَبُهُ تَمْرًا. وَكَذٰلِكَ قَالَ هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ وَّالْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَتَابَعَهُمْ حَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

ایک زبیل لائی گئی اور پیمانہ تھا جس میں پندرہ صاع تھے' یہ بھی ہے' کھجوروں کے پندرہ صاع تھے۔

اسی طرح دیگر راویوں نے بھی نقل کیا ہے اور دیگر راویوں نے اسے نقل کرنے میں متابعت کی ہے۔

2368- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ اَبِى الرَّبِيْعِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَحَدَّثَهُ اَنَّهُ وَقَعَ بِاَهْلِهِ فِىْ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ اَعْتِقْ رَقَبَةً. قَالَ لَا اَجِدُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ. قَالَ مَا اَسْتَطِيْعُ. قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا. قَالَ مَا اَجِدُ ذٰلِكَ. قَالَ فَاُتِىَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمِكْتَلٍ فِيْهِ تَمْرٌ قَدْرَ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا. فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ. فَقَالَ عَلٰى اَحْوَجَ مِنِّىْ وَاَهْلِ بَيْتِىْ فَمَا اَجِدُ اَحْوَجَ مِنِّىْ وَاَهْلِ بَيْتِىْ. قَالَ كُلْهُ اَنْتَ وَاَهْلُ بَيْتِكَ وَصُمْ يَوْمًا وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے آپ کو بتایا گیا کہ اس نے رمضان میں (روزے کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک غلام آزاد کرو' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس وہ نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مسلسل دو ماہ روزے رکھو' اس نے کہا: میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ' اس نے عرض کی: میں اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لو اور اسے صدقہ کر دو' اس نے عرض کی: کیا اپنے اور گھر والوں سے زیادہ ضرورت مند کو کروں' مجھے اپنے اور اپنے گھر والوں سے زیادہ کوئی ضرورت مند نہیں' آپ نے فرمایا: اسے تم کھالو اور تمہارے گھر والے کھالیں اور تم ایک دن روزہ رکھ لو اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو۔

2369- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا مَنْدَلٌ عَنْ اَبِىْ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَعَلَيْهِ صَوْمُ شَهْرٍ. هٰذَا اِسْنَادٌ غَيْرُ ثَابِتٍ. مَنْدَلٌ ضَعِيْفٌ وَّمَنْ دُوْنَ اَنَسٍ ضَعِيْفٌ اَيْضًا.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''جو شخص عذر کے رمضان کا ایک روزہ نہ رکھے' اس پر ایک ماہ کے روزے رکھنا لازم ہوگا''۔

اس کی سند ثابت نہیں ہے اس کا راوی مندل ضعیف ہے اور جس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے
ضعیف ہے۔

2370-حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ...بِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الْمُطَوِّسِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ...رَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ مَرَضٍ وَّلَا رُخْصَةٍ لَمْ يُجْزِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جو شخص کسی بیماری اور رخصت کے بغیر رمضان کا ایک دن کا روزہ نہ رکھے تو ہمیشہ روزے رکھنا بھی اس کا بدلہ نہیں ہوسکتا''۔

...یانِ حدیث کا تعارف:

○ ابومطوس ھو یزید، وقیل: عبداللہ بن مطوس، یہ لین الحدیث ہیں یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔
...قریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۴۴۰)۔

○ مطوس، (اور ایک قول کے مطابق): ابومطوس، عن ابی ہریرۃ، مجہول یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔
...قریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۷۶۰)۔

2371-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْيَقْطِينِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَوْهَبُ بْنُ ...يْدَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ رَجَاءِ بْنِ جَمِيلٍ قَالَ كَانَ رَبِيعَةُ بْنُ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ ...مَ اثْنَيْ عَشَرَ يَوْمًا لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ رَضِيَ مِنْ عِبَادِهِ شَهْرًا مِّنَ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا.

☆☆ ربیعہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: جو شخص رمضان کے ایک دن کا روزہ نہ رکھے تو وہ بارہ دن روزے رکھے گا اس کی ...یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے بارہ مہینوں کے مقابلے میں ایک مہینہ روزہ رکھنے کو پسند کیا ہے۔

...یانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حسن بن علی بن محمد بن عیسیٰ بن یقطین، ابوجعفر بزاز یقطینی، سمع ابا یعلی احمد بن علی موصلی وابا قاسم بغوی، ومن فی ...ھما، حدث عنہ ابونعیم اصبھانی، وعلی بن محمد بن عبداللہ حذاء وغیرھا، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ وقال ...انی: کان فھما ذکیا، لہ رحلۃ فی طلب حدیث۔ ان کے مزید حالات کیلئے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲/۲۱۱)، وانساب (۵/۷۰۳)۔

23..- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرُّهَاوِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا ...سٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ...لَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ مَرَضٍ وَّلَا رُخْصَةٍ لَمْ يَقْضِهِ عَنْهُ صِيَامٌ وَّاِنْ صَامَ ...هْرَ كُلَّهُ.

اخرجه عبد الرزاق في الصوم (۴/۱۹۸) باب: من يبطل الصيام ومن يأكل في رمضان متعمدا (۷۴۷۳) من وجه آخر عن ربيعة بنحو

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
جو شخص رخصت یا بیماری کے بغیر رمضان کے ایک دن کا روزہ نہ رکھے تو ہمیشہ روزے رکھنا بھی اس کی قضاء نہیں ہو سکتا۔

2373- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ الزُّرَقِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى رَاحِلَتِهِ أَيَّامَ مِنًى أُنَادِي أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَبِعَالٍ . الْوَاقِدِيُّ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ کے دنوں میں مجھے اپنی اونٹنی پر بھیجا تاکہ میں اعلان کروں: اے لوگو! یہ کھانے پینے کے اور صحبت کرنے کے دن ہیں۔

اس روایت کا راوی واقدی ضعیف ہے۔

2374- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَتْبَعُ رِحَالَ النَّاسِ بِمِنًى أَيَّامَ التَّشْرِيقِ عَلَى جَمَلٍ لَهُ وَهُوَ يَقُولُ أَلَا لَا تَصُومُوا هَذِهِ الْأَيَّامَ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَرَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ. قَالَ قَتَادَةُ بَلَغَنَا أَنَّ الْمُنَادِيَ كَانَ بِلَالًا. قَتَادَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ.

☆☆ حضرت حمزہ اسلمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو منیٰ میں ایام تشریق میں لوگوں کی قیام گاہوں کے پاس جا رہا تھا، وہ اونٹ پر سوار تھا اور یہ کہہ رہا تھا: خبردار! ان دنوں میں روزہ نہ رکھو کیونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے درمیان موجود ہیں۔

قتادہ نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: یہ اعلان کرنے والے شخص حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔

قتادہ نامی راوی نے سلیمان بن یسار سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

2375- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى عَنْ صَوْمِ أَيَّامٍ فِي السَّنَةِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ وَثَلَاثَةِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ. قَالَ عُثْمَانُ مَا كَتَبْنَاهُ إِلَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ.

☆☆ قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سال کے پانچ دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے: عید الفطر کے دن، عید الاضحیٰ کے دن اور ایام تشریق کے تین دن۔

عثمان نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے محمد بن خالد کے حوالے سے یہی روایت نقل کی ہے۔

۲۳۷۵- [illegible] محمد بن خالد [illegible] قال ابن معين [illegible]
كذاب. وقال ابو زرعة: رجل سوء. وقال وهب القاضي: سمعت محمد بن خالد الواسطي يقول: لم اسمع من ابي الا حديثا [illegible]
[illegible]
تهذيب التهذيب [illegible]

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن خالد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن طحان واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۸۸۳)۔

2376- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ عَبْدَانَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَمْرَو بْنَ حَزْمٍ فِيْ زَكَاةِ الْفِطْرِ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ حِنْطَةٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو صدقۂ فطر کے بارے میں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ گندم کا نصف صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع ہوگا۔

2377- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَشْتَرُوا اللَّبَنَ فِيْ ضُرُوْعِهَا وَلَا الصُّوْفَ عَلٰى ظُهُوْرِهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جب دودھ تھن میں موجود ہو اس کا سودا نہ کرو اور جب اُون (جانور کی پشت پر) موجود نہ ہو اس وقت اس کا سودا نہ کرو۔

2378- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ فَنَادٰى فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ اَلَا اِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ عِيْدٌ وَّاَكْلٌ وَّشُرْبٌ وَّذِكْرٌ فَلَا تَصُوْمُوْهُنَّ اِلَّا مُحْصَرٌ اَوْ مُتَمَتِّعٌ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَصُمْ فِيْ اَيَّامِ الْحَجِّ الْمُتَتَابِعَةِ فَلْيَصُمْهُنَّ.

☆☆ مسعود بن حکم زرقی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے ایام تشریق میں یہ اعلان کیا تھا: خبردار! یہ عید کے دن ہیں' یہ کھانے پینے اور ذکر کرنے کے دن ہیں تو ان دنوں میں روزہ صرف وہ شخص رکھے جو محصر ہو یا حج تمتع کرنے والا ایسا فرد ہو' جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو' یا جس نے حج کے دنوں میں مسلسل روزے نہ رکھے ہوں' وہ ان دنوں میں روزے رکھ لے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مسعود بن الحکم بن ربیع بن عامر انصاری زرقی، ابوہارون مدنی۔ لہ رویۃ، ولہ روایۃ عن بعض صحابۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۶۵۳)۔

۲۳۷۶- اخرجه البيهقي في الكبرى (٤/ ١٦٨)، و نقله الزيلعي في (نصب الراية) (٢/ ٤٢١)- وقال: (قال البيهقي: هذا لا يصح، و كيف يصح! و رواية الجماعة عن نافع عن ابن عمران تعديل الصاع بمدين من حنطة انما كان بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم - و اعله ابن الجوزي بسليمان ابن موسى، قال: قال ابن المديني: مطعون عليه، و قال البخاري: عنده مناكير)- اه- قلت: و سبق في (الزكاة) تخريج هذا الحديث من وجوه عن نافع عن ابن عمر بغير هذا اللفظ- و راجع: نصب الراية (٣/ ٤١٤-٤١٦)-

۲۳۷۸- تخريبه الدارقطني، و عنه نقله الزيلعي في نصب الراية (٢/ ٤٨٤) وقال عقبة: (الواقدي: ضعيف)-

فتوحاتِ جہانگیری

شرح

سُنن دارقطنی

جزو ششم

5-6

متن

امام ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم حدیث کی ترویج واشاعت اور درس وتدریس کرنے والوں کے لیے

دعاءِ نبوی

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو مجھ سے کوئی بات سن کر اسی طرح آگے پہنچا دے جیسے سنی تھی

الحدیث

اخرجہ الترمذی، بہذا اللفظ فی "جامعہ" کتاب العلم، باب: ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع، رقم الحدیث 2657 (وفی معناہ) ابوداؤد 3660، ترمذی 2656، 2658، ابن ماجہ 230، 231، 232، مسند احمد 4157، 16784 دارمی 229، 230، معجم اوسط 5179، 5392، 7004، 9444، شعب الایمان 1736، مجمع الزوائد 582، 583، 584، 588، 589، 591، کنز العمال 29165، 29166، 29200، 29375

اس روایت کے طرق کی وضاحت کے بارے میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے جس کا نام "جزء فیہ قول النبی ﷺ نضر اللہ امرأ" ہے اس کے مولف شیخ ابوعمرو احمد بن محمد اصبہانی مدینی ہیں۔ یہ رسالہ "دار ابن حزم" بیروت لبنان سے 1994ء میں شیخ بدر بن عبداللہ البدر کی تحقیق کے ہمراہ شائع ہوا تھا۔

كِتَابُ الْحَجِّ

حج کا بیان

1- باب

بلاعنوان

2379- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ طَالِبٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ زِيَادٍ النَّصِيْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ اَوْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا) قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا السَّبِيْلُ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اور لوگوں پر لازم ہے وہ اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج کریں اس شخص پر لازم ہے جو اس تک جانے کی طاقت رکھتا ہو''۔

تو ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہاں ''سبیل'' سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زادِ سفر اور سواری۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالملک بن زیاد نصیبی، ازدی کہتے ہیں یہ منکر الحدیث اور غیر ثقہ ہے۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: مستقیم حدیث یغرب عن مالک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: الضعفاء والمتروکین (۲/۱۴۹)، و میزان (۴/۳۹۸)۔ ولسان (۴/۷۶)۔

•••———•••———•••

حج کے حکم کی وضاحت

حج کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ''مختصر القدوری'' کے شارح امام ابوبکر بن علی بن الحداد تحریر کرتے ہیں:

۲۳۷۹- قال الزیلعي في (نصب الراية) (۳/۱۰): (محمد بن عبد الله بن عبيد الليثي تركوه، واجمعوا على ضعفه)- اهـ- و ذكره الغساني في (تخريج الاحاديث الضعاف من سنن الدارقطني) ص (۲۵۶) وقال: (محمد بن عبد الله بن عبيد ضعيف)-

حج کا لغوی معنی کسی چیز کا ارادہ کرنا ہے۔

شریعت میں اس سے مراد تعظیم کی نیت سے بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ کرنا ہے تا کہ اسلام کے عظیم رکن کی ادائیگی کی جا سکے۔

(امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے: حج واجب ہے) اس سے مراد یہ ہے: یہ محکم فرض ہے۔

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ نے لفظ وجوب کے ذریعے اس کو ذکر کیا ہے کیونکہ واجب کا مفہوم عمومی ہوتا ہے' ہر فرض چیز واجب ہوتی ہے لیکن ہر واجب چیز فرض نہیں ہوتی ہے۔

اس کے بعد آگے چل کر امام حداد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: حج محکم فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا لوگوں پر لازم ہے''۔

سوال یہ ہے: یہ فوری طور پر ادا کرنا واجب ہوتا ہے یا اس میں مؤخر کرنے کی گنجائش ہوتی ہے؟

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: اسے فوری طور پر ادا کرنا لازم ہے کیونکہ یہ ایک مخصوص وقت کے ساتھ مخصوص ہے اور سال میں کسی بھی وقت انسان کو موت آ سکتی ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس میں مؤخر کرنے کی گنجائش ہے کیونکہ یہ ساری عمر کے اندر ایک مرتبہ ادا کیا جانے والا فرض ہے۔

ان حضرات کے درمیان اختلاف اس صورتِ حال میں ہوتا ہے کہ جب غالب گمان اس بات کا ہو کہ انسان بعد میں بھی سلامت رہے گا' لیکن اگر غالب گمان انتقال کرنے کا ہو' یعنی آدمی بیمار ہو یا بوڑھا ہو چکا ہو' تو اب اس بات پر اتفاق ہے' اب اس کو فوری طور پر ادا کرنا لازم ہوگا۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک امکان کی صورت میں بھی حج میں تاخیر کرنا جائز نہیں ہے' اگر کوئی شخص حج میں تاخیر کر لیتا ہے تو وہ گناہ گار ہوگا' انہوں نے دلیل کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پیش کیا ہے:

''جو شخص زادِ راہ اور سواری کا مالک ہو' جو اسے بیت اللہ تک پہنچا سکتے ہوں اور پھر وہ حج نہ کرے تو اب اس پر کچھ نہیں ہوگا کہ وہ یہودی مر جائے یا عیسائی مر جائے''۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے چھٹی سن ہجری میں حج فرض قرار دیا تھا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں سن ہجری میں حج ادا کیا تھا' اگر اس کو فوراً ادا کرنا لازم ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے مؤخر نہ کرتے۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے اس کا یہ جواب دیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے اس بات کا علم ہو گیا تھا' آپ اس وقت تک حیات رہیں گے' جب تک اسے ادا نہیں کر لیں گے' اس لیے آپ اس بات سے بے خوف ہو گئے کہ آپ اسے ادا نہیں کر سکیں گے۔

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: حج لازم ہے آزاد بالغ، عقل مند تندرست لوگوں پر جب وہ زادِ راہ اور سواری پر قدرت حاصل کرلیں، جوان کی جائز سکونت سے اضافی ہو اور جو انتہائی ضروری نہ ہو اور ان کے واپس آنے تک وہ اپنے اہل عیال کے خرچ سے بھی بے نیاز ہوں اور راستہ بھی امن والا ہو۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام حداد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: لفظ بالغ استعمال کر کے انہوں نے بچوں سے احتراز کیا ہے کیونکہ وہ عبادات کے پابند نہیں ہیں کیونکہ وہ اس کے مکلف نہیں ہیں۔

لفظ عقل مند استعمال کر کے انہوں نے مجنون لوگوں سے احتراز کیا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے بچہ جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے، مجنون شخص جب تک وہ ٹھیک نہ ہو جائے اور سویا ہوا شخص جب تک وہ بیدار نہ ہو جائے''۔

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ نے لفظ تندرست جو استعمال کیا ہے اس سے مراد یہ ہے: اس کا جسم اور اعضاء ٹھیک ہونے چاہئیں یہاں تک کہ بیمار شخص کے اوپر حج کرنا لازم نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے: جب انسان عبادت کی ادائیگی سے عاجز ہو جائے تو یہ چیز عبادت ساقط ہونے میں اثر انداز ہوتی ہے جب تک وہ عجز باقی ہوتا ہے۔

نابینا شخص کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: ایسے شخص پر حج کرنا لازم نہیں ہے اگرچہ اسے کوئی ساتھ لے جانے والا بھی مل جاتا ہے تاہم اس کے مال میں سے حج واجب ہوگا (یعنی اس پر لازم ہوگا وہ کسی دوسرے کو حج کروا دے)۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک نابینا شخص کو اگر کوئی ساتھ لے جانے والا مل جاتا ہے اس کے پاس زادِ راہ بھی ہوتا ہے اور سواری بھی ہوتی ہے تو اب اس پر حج کرنا لازم ہوگا تاہم یہ ضروری ہے اس کے ساتھ سفر میں اس کی خدمت کرنے کے لیے کوئی شخص موجود ہونا چاہیے۔ یہ بات جائز نہیں ہوگی کی اس کی جگہ پر کوئی دوسرا شخص حج کرے جہاں تک بیماری کی وجہ سے عاجز ہونے کا تعلق ہے تو اگر بیماری ایسی ہو کہ اس کے بارے میں یہ اُمید کی جاسکتی ہو کہ وہ ختم ہو جائے گی اس بیماری کے ختم ہونے کے بعد اس شخص پر حج کرنا لازم ہوگا اور اب کسی دوسرے شخص کا اس کی طرف حج کرنا کافی نہیں ہوگا تندرست ہونے کے بعد وہ شخص خود حج کرنے کے لیے جائے گا اور اس فرض کو ادا کرے گا۔[1]

2380- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَفِيفٌ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ السَّبِيلُ إِلَى الْبَيْتِ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

---

[1] الجوہرہ النیرہ از ابوبکر بن علی بن محمد الحداد الزبیدی مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت ص 360/1

۲۳۸۰- هكذا اخرجه الدارقطني عن ابن لهيعة عن عمرو بن شعيب به- و سيورده بعده من وجهين عن محمد بن عبيد الله- و هو العرزمي - عن عمرو بن شعيب به-قال الزيلعي في (نصب الراية) (۲/ ۱۰): (و ابن لهيعة و العرزمي: ضعيفان- قال الشيخ في (الامام): و قد خرج الدارقطني هذا الحديث عن جابر و انس و عبد الله بن عمرو بن العاص و عبد الله بن مسعود و عائشة و ليس فيها اسناد يحتج به- انتهى)-

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیت اللہ تک جانے کے راستے سے مراد زادِ سفر اور سواری ہے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن ابی نافع ابوسلمۃ موصلی، قال ابویعلی: وقد راہ ولم یروعنہ۔ قال: لم یکن اھلاً للحدیث وذکر لہ ابن عدی فی کامل احادیث منکرۃ، وامام ابن حبان فرماتے ہیں: یعتبر حدیثہ من غیر روایۃ ابنہ عنہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۲/۷۹)، ومیزان (۱/۱۰۷)، واللسان (۱/۲۲۳)۔

○ عفیف بن سالم موصلی بجلی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوعمرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۶۶۱)۔

•••———•••———•••

زادِ راہ اور سواری کے بارے میں اہل علم کی وضاحت

زادِ راہ اور سواری کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہ شیخ ابن رشد تحریر کرتے ہیں' استطاعت کے حوالے سے اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے' امن کے ساتھ مال کی موجودگی اور جسم کی استطاعت بھی اس میں شامل ہوگی۔

جسم اور مال کے اعتبار سے استطاعت کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام شافعی' امام ابوحنیفہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں اور یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس اور عمر بن خطاب سے بھی منقول ہے:

اس کے لیے زادِ راہ اور سواری کی موجودگی شرط ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: جو شخص پیدل چل کر جا سکتا ہو' اس کے حق میں حج کے واجب ہونے کے لیے سواری کی موجودگی شرط نہیں ہوگی بلکہ اس پر پیدل چل کے جا کر حج کرنا لازم ہوگا۔

اسی طرح امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک زادِ راہ کی موجودگی بھی شرط نہیں ہے' اگر وہ راستے میں زادِ راہ حاصل کرنے کے قابل ہو' خواہ اسے مانگ کر ایسا کرنا پڑے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: استطاعت کی وضاحت کیسے کی جائے گی' اس بارے میں منقول حدیث کا اس لفظ کے عموم سے تعارض ہے۔

حدیث میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: استطاعت سے مراد کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''زادِراہ اور سواری''۔

امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما نے اسے ہر مفلس شخص پر محمول کیا ہے جبکہ امام مالک نے اسے اس شخص پر محمول کیا ہے جو پیدل نہ چل سکتا ہو اور وہ اس قابل نہ ہو کہ راستے میں مزدوری کر کے محنت کر کے روزی کما سکے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مؤقف کو اس لیے اختیار کیا ہے کیونکہ وہ اس بات کے قائل ہیں: جب اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حکم مجمل ہو اور سنت کے ذریعے اس کی وضاحت ہو رہی ہو، تو اب سنت کی اس وضاحت سے انحراف کرنا درست نہیں ہوگا۔[1]

2381- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ رُسْتُمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا چیز حج کو لازم کر دیتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زادِراہ اور سواری (کا میسر ہونا)۔

2382- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! سبیل سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زادِ سفر اور سواری۔

2383- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ الضَّرَّابُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا بُهْلُولُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً) قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:)

---

[1] بدایۃ المجتہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی، کتاب الحج

۲۳۸۲- راجع ما قبله- و يحيى بن عبد الحميد: ان كان هو الحماني، فقد تقدم بيان ضعفه-

۲۳۸۳- في اسناده بهلول بن عبيد. قال الزيلعي (۳/ ۱۰): (قال ابو حاتم: ذاهب الحديث)- اه- و قال الغساني: (بهلول متروك)-وذكره برهان الدين الحلبي في (الكشف الحثيث عمن رمي بوضع الحديث) ص (۱۱۵) وقال: ذكره شيخنا العراقي في شرح الالفية له في المقلوب فيما قرانه)- اه -قلت: و بهلول بن عبيد، قال ابو زرعة: ليس بشيء- وقال ابن حبان: يسرق الحديث- وقال ابن عدي: يعمرو ليس بذاك، ثم ساق له ستة احاديث- وقال ابن يونس: منكر الحديث- وقال الحاكم: روى احاديث موضوعة- وقال ابو سعيد النقاش: روى موضوعات- وقال محمود بن غيلان: اسقطه احمد و ابن معين و ابو خيثمة، وقال البزار: بهلول ليس بالقوي- ينظر: لسان الميزان لابن حجر (۲/ ۶۷)- و الحديث ضعفه الشيخ في الامام، كما سبق في الذي قبله-

''لوگوں پر یہ بات لازم ہے کہ وہ بیت اللہ کا حج کریں جو شخص اس تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہو''۔
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! سبیل سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زادِ سفر اور سواری۔

2384- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُبَيْشٍ الرَّازِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُهَيْلٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2385- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ قَتَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن ہشام حرانی، ابوامیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱۶۴)۔

2386-وَرَوَاهُ عَتَّابُ بْنُ اَعْيَنَ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِذٰلِكَ . حَدَّثَنِي بِهِ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ

۲۳۸۴- اخرجه الحاكم (۱/ ۴۴۲) من رواية علي بن سعيد بن مسروق...... به- وقال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين، و لم يخرجاه، وقد تابع حماد بن سلمة سعيدًا على روايته عن قتادة)- اه- ثم اخرجه من طريق حماد بن سلمة عن قتادة به- وقال: (صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه)- اه- و علقه البيهقي في الكبرى (۴/ ۳۳۰) من رواية ابن ابي عروبة عن قتادة التي معنا، ثم قال: (ولا اراه الا وهما)- اه- و ساقه البيهقي من رواية سعيد عن قتادة عن الحسن مرسلاً، و قال: (هذا هو المحفوظ عن قتادة عن الحسن عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً، اخرجه يونس بن عبيد عن الحسن)- اه- قلت: ورواية يونس عن الحسن مرسلاً رواها ابن ابي شيبة (۴/ ۹۰)، و البيهقي (۴/ ۳۲۷)، و كذلك رواها الطبري في التفسير (۷۴۸۴)، و ابو داود في (المراسيل) ص (۱۴۳- ۱۴۴) و من طريقه البيهقي في (المعرفة) (۶/ ۱۹) (۹۱۶۵)، من رواية يونس، به- وراجع الحديث بعد الآتي عن عائشة-

۲۳۸۵- اخرجه الحاكم في المناسك (۱/ ۴۴۲) من رواية صالح بن محمد بن حبيب الحافظ: ثنا ابو امية: عمرو بن هشام به- قال ابن حجر في (تلخيص الحبير) (۲/ ۳۳۵): (الراوي عن حماد هو ابو قتادة عبد الله بن واقد الحراني، وقد قال ابو حاتم: هو منكر الحديث)- اه-

۲۳۸۶- كذا اخرجه الدارقطني هنا من رواية يونس عن الحسن موصولاً، و اخرجه العقيلي في الضعفاء (۳/ ۳۳۲)، و البيهقي (۴/ ۳۳۰) من رواية عتاب بن عين...... به- وقال العقيلي: (عتاب في حديثه وهم) ثم ساقه من طريق الثوري عن ابراهيم الخوزي عن محمد بن عباد بن جعفر عن ابن عمر، به، وقال: (هذا اولى- على ضعف- ايضاً)- اه- وقال البيهقي في (المعرفة) (۶/ ۱۹) باب: الحال التي يجب فيها الحج بنفسه (۹۱۶۶): (وروي عن الثوري عن يونس عن الحسن عن امه عن عائشة، موصولاً، و ليس بمحفوظ)- اه- و الصواب عن سفيان عن يونس عن الحسن مرسلاً كما سبق بيانه في الكلام على حديث انس السابق-

الْحَنْظَلِيُّ قَالَ قَرَاْتُ فِيْ كِتَابِ عَتَّابِ بْنِ اَعْيَنَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2387- رَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ الْخُوزِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) . وَهُوَ مَشْهُوْرٌ عَنْهُ . وَقَدْ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ فَرَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَذٰلِكَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن یزید خوزی، ابواسماعیل مکی، مولی بنی امیہ، متروک الحدیث، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۷۴)۔

2388- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلاً) قَالَ السَّبِيلُ اِلَى الْحَجِّ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ . فَقِيْلَ لَهُ وَمَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ وَالتَّفِلُ . وَسُئِلَ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا:

"اور اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا لوگوں پر لازم ہے جو اس تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہو"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کی سبیل سے مراد زادِ راہ اور سواری ہے۔ عرض کی گئی: حاجی کون ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے بال بکھرے ہوئے ہوں اور تیل نہ لگانے کی وجہ سے بُودار ہوں۔ دریافت کیا گیا: کون سا حج زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میں بلند آواز میں تلبیہ پڑھا گیا ہو اور قربانی کے جانور کا خون بہایا گیا ہو۔

۲۳۸۷- اخرجه الترمذي في الحج (۳/۱۷۷) باب: ما جاء في ايجاب الحج بالزاد و الراحلة (۸۱۳)، و ابن ماجه في المناسك (۲/۹۶۷) باب: ما يوجب الحج (۲۸۹۶)، و كذلك الطبري في (التفسير) (۲/۳٦٤)، و الشافعي في (المسند) (۱/۲۸٤)، و ابن عدي في (الكامل) (۱/...)، و البيهقي في الكبرى (٤/۳۳۰)، و في (الشعب) (۳/٤۲۸) (۳۹۷٤)، و العقيلي في (الضعفاء)، كما سبق في الذي قبله، جميعاً من طريق ابراهيم بن يزيد الخوزي ...... به- وقال الترمذي: (حديث حسن، و ابراهيم بن يزيد هو الخوزي المكي، قد تكلم فيه بعض اهل العلم من قبل حفظه)- و اعله البيهقي، و الزيلعي في (نصب الراية) (۳/۸)، و ابن حجر في (تلخيص الحبير) (۲/۲۲۱)- بالخوزي، و هو متروك الحديث: كما قال ابن حجر في (التقريب) (۳۰۲) (۱/٤٦)-وقد تابعه محمد بن عبد الله بن عبيد بن عمير الليثي، كما ذكر الدارقطني عقب الحديث- وقد ذكر البيهقي (٤/۳۳۰) هذه المتابعة

۲۳۸۹- اخرجه البيهقي و اعله بمحمد بن عبد الله بن عبيد بن عمير-

2389-وَقَدْ قِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِذٰلِكَ .حَدَّثَنِى بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُجَهِّزُ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ تَمْتَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاهِبِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنِ السَّبِيلِ اِلَى الْحَجِّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حج تک کی سبیل کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس سے مراد) زادِ سفر اور سواری ہے۔

2390- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ دَنُوقَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْمُصَفِّرُ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا السَّبِيلُ اِلَى الْحَجِّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ .

☆☆ محمد بن عباد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس تشریف لائے اور انہوں نے ہمیں بتایا: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! حج کی سبیل سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زادِ سفر اور سواری (میسر ہونا)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبدرحیم بن عمر، ویعرف بابن دنوقا۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 279ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۳۵/۶)۔

○ محمد بن حجاج مصفر بغدادی، روی عن کوات بن صالح وجریر بن حازم، وشعبۃ و مالک۔ قال احمد: قد ترکت حدیثہ۔ و قال ابن مدینی: ذھب حدیثہ۔ وقال یحییٰ وابوداود: لیس ب علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ وقال نسائی و مسلم بن حجاج ودارقطنی: متروک۔ وقال ابوزرعۃ: یروی اباطیل عن شعبۃ۔ وقال ابن حبا: لاتحل روایۃ عنہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: الضعفاء والمتروکین (۴۹/۳)، ومیزان (۱۰۲/۶)، واللسان (۱۲۴/۵)۔ وفی (ط). منفر، بالضاد معجمۃ۔

۲۳۹۰- قال الزيلعي (۹/۲): (محمد بن الحجاج المصفر ضعيف)- اه -قلت: وقال ابن معين: ليس بثقة- وقال احمد: تركنا حديثه- وقال البخاري: سكتوا عنه- وقال النسائي و الازدي و العجلي: متروك' وقال ابن سعد: كان ضعيفاً عندهم في الحديث' وقال ابن عدي: و المصفر على حديثه بين- وقال الخطابي في (العزلة): ليس بالقوي عند اهل الحديث- انظر: لسان الميزان لابن حجر (۱۱۷/۵-۱۱۸)-قلت: واخرجه سعيد بن سلام العطار عن عبد الله بن عمر العمري عن نافع عن ابن عمر مرفوعاً به- ذكره ابن ابي حاتم في (العلل) (۲۹۷/۱) (۸۹۱) ونقل عن علي بن الحسين بن الجنيد انه قال: (هذا حديث باطل)- اه- و العطار: كذبه احمد و ابن نمير- وقال البخاري: يذكر بوضع الحديث- وقال ابو حاتم: منكر الحديث جداً- و ضعفه غير هم- ينظر: (لسان الميزان) لابن حجر (۳۱/۳-۳۲)-

2391- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ مِهْرَانَ السَّوَّاقُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مَرْوَانَ الْخَ
حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.
وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) .
وَالْعَرْزَمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ
(وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلاً) قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا السَّبِيلُ قَالَ زَادٌ وَّرَاحِلَةٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' جبکہ ایک سند کے ہمراہ عمرو بن شعیب کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے (کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور اللہ تعالیٰ کے لیے لوگوں پر لازم ہے' وہ بیت اللہ کا حج کریں' جو شخص اس تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہو''۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! سبیل سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زادِ سفر اور سواری (کا میسر ہونا)۔

2392- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا حَصِ
بْنُ مُخَارِقٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْحَ
كُلَّ عَامٍ قَالَ لاَ بَلْ حَجَّةٌ . قِيلَ فَمَا السَّبِيلُ اِلَيْهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا (فرض ہے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! بلکہ ایک حج (فرض ہے)' عرض کی گئی: اس تک کی سبیل سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زادِ سفر اور سواری (میسر ہونا)۔

2393-قَالَ وَحَدَّثَنَا حَصِينٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
السَّبِيلُ اِلَيْهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس تک پہنچنے کی سبیل سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زادِ سفر اور سواری (میسر ہونا)۔

2394- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ

۲۳۹۱- حديث الحسن و عبد الله بن عمرو بن العاص: تقدم تخريجهما- و اما حديث ابن عباس: فاخرجه الدارقطني هنا عن داود بن الزبرقان باسناده' و اعاده بعده من رواية حصين بن المخارق' باسناده- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۹/۲): (وداود' وحصين' كلاهما ضعيفان) - اه -

۲۳۹٤- اخرجه ابن ماجه في المناسك (۹٦۷/۲) باب: ما يوجب الحج (۲۸۹۷): ثنا سويد بن سعيد' ثنا هشام بن سليمان القرشي عن ابن جريج' قال: و اخبرنيه ايضاً عن ابن عطاء' عن عكرمة عن ابن عباس...... به- قال الزيلعي (۹/۲): (قال في (الامام): و هشام بن سليمان بن عكرمة بن خالد بن العاص' قال ابو حاتم: مضطرب الحديث' و محله الصدق' ما ارى به باساً انتهى -و ابن عطاء: هو عمر ضعيف؛ كما قال ابن حجر في (التقريب) (٦۱/۲)-

مَجِيدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ قَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ السَّبِيلُ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قول کی مانند نقل کیا ہے' سبیل سے مراد زادِ سفر اور سواری میسر ہونا ہے۔

2395- وَرَوَاهُ حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ يَعْنِي (مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلاً) قَالَ اَنْ تَجِدَ ظَهْرَ بَعِيرٍ . حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سِيمَا حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ الْفَدَكِيُّ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلاً) قَالَ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ تَجِدَ ظَهْرَ بَعِيرٍ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا: (یعنی ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جو اس تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہو''۔

اس سے مراد کیا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تمہیں اونٹ کی پشت میسر ہو (یعنی سواری تمہارے پاس ہو)۔

ایک سند کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا لازم ہے جو شخص اس تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہو''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس سے مراد یہ ہے:) تم اونٹ کی پشت (یعنی سواری کو پاؤ)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن صدقہ فدکی۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: لیس بالمشہور، ولکن لیس بہ باس۔ وامام ابن حبان فرماتے ہیں: یعتبر حدیثہ اذا بین سماع فی روایتہ، فانہ کان یسمع من قوم ضعفاء عن مالک ثم یدلس۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱۹۱/۴)، ولسان (۲۱۰/۵)۔

2396- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ

في اسناده: الحسين بن عبد الله بن ضميرة' و قد كذبه مالك و ابو حاتم الرازي و ابن جارود' و تركه علي و احمد و ابو حاتم و الدارقطني- وقال ابن ابي اويس: كان يتهم بالزندقة' وقال البخاري: منكر الحديث ضعيف' و قال ابو زرعة و ابو داود: ليس بشيء' زاد احمد: يضرب على حديثه' و تكلم فيه غير واحد من النقاد- راجع: (لسان الميزان) لابن حجر (۲۸۹/۲ ۲۹۰)-

عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ بِضُبَاعَةَ وَهِیَ شَاکِیَةٌ فَقَالَ اَتُرِیْدِیْنَ الْحَجَّ . قَالَتْ نَعَمْ . قَالَ فَحُجِّی وَاشْتَرِطِی وَقُوْلِی اللّٰهُمَّ مَحِلِّی حَیْثُ حَبَسْتَنِی .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' سیّدہ ضباعہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرے' جو بیمار تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم حج کا ارادہ رکھتی ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم حج کا ارادہ کرلو اور ساتھ شرط بھی رکھو اور یہ کہو: اے اللہ! جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی' وہیں احرام کھول دوں گی۔

•••——•••——•••

حج کا احرام باندھنے کی شرائط

حج کا احرام باندھتے ہوئے کوئی ایسی شرط مقرر کرنا کہ اگر یہ ہوگیا تو میں احرام کھول دوں گا' اس کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح مسلم کے مشہور شارح امام یحیٰی بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں' امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: حج کرنے والا یا عمرہ کرنے والا شخص احرام باندھتے ہوئے نیت میں یہ شرط عائد کرسکتا ہے' اگر وہ حج یا عمرے کے لیے جاتے ہوئے راستے میں کسی جگہ بیمار ہوگیا تو جہاں وہ بیمار ہوگا وہیں احرام کھول دے گا۔

امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: احرام کی نیت میں کوئی شرط عائد کرنا درست نہیں ہے۔

شوافع نے اپنے مؤقف کی تائید میں سیّدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول اس روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے (جسے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہاں نقل کیا ہے)۔

شوافع نے اس صحیح اور صریح حدیث سے استدلال کیا ہے' لیکن احناف اس کے جواب میں یہ کہتے ہیں: یہ حکم سیّدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے ساتھ مخصوص ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عام مسلمانوں کے لیے فائدے کے طور پر اسے بیان نہیں کیا اور نہ ہی اس روایت میں کوئی عمومی صیغہ پایا جاتا ہے۔

فقہائے مالکیہ میں سے قاضی نے یہ بات بیان کی ہے' یہ روایت ضعیف ہے' اور اس بارے میں کوئی مستند روایت منقول نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے معمر کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اسکے علاوہ کسی اور سند کے ساتھ یہ روایت مستند طور پر منقول نہیں ہے۔

(نووی کہتے ہیں:) اس روایت کو ضعیف قرار دینا درست نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث صحیح بخاری' صحیح مسلم' سنن ابوداؤد' ترمذی' سنن نسائی اور دوسری معتبر کتابوں میں موجود ہے اور کئی اسانید کے ساتھ منقول ہے۔[1]

---

[1] حاشیۃ النووی علی الصحیح لمسلم

۲۳۹۶- اخرجہ البخاری فی النکاح (۵۰۸۹) باب: الاکفاء فی الدین' و مسلم فی الحج (۲/۸۶۷-۸۶۸) باب: جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض و نحوہ (۱۲۰۷)' والنسائی فی المناسک (۵/۱۶۸) باب: کیف یقول اذا اشترط' و الطبرانی فی (الکبیر) (۲۴/رقم ۸۲۴' ۸۲۵) من طریق هشام بن عروۃ' بہ۔

239- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ ... عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دَخَلَ عَلٰى ضُبَاعَةَ ... الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُرِيْدُ الْحَجَّ .فَقَالَ لَهَا اشْتَرِطِى عِنْدَ اِحْرَامِكِ مَحِلِّى حَيْثُ حَبَسْتَنِىْ فَاِنَّ ... ـكِ .وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اَيُّوْبُ وَخَالِدٌ وَّثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ وَاَبُو الزُّبَيْرِ وَهِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ وَّعَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيُّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے ... یف لے گئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم ... ندھتے وقت شرط عائد کر لینا کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی وہیں احرام کھول دوں گی تو تمہیں اس کا اختیار

...ض دیگر راویوں نے اسے اسی طرح نقل کی ہے۔

239- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ ... عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لِضُبَاعَةَ حُجِّى وَاشْتَرِطِى اَنَّ مَحِلِّى ... حَبَسْتَنِىْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ ضباعہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرمایا تھا: تم ... نے کا ارادہ کرلو اور یہ شرط رکھو کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی وہیں احرام کھول دوں گی۔

2399- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى الطَّيِّبِ قَالَ ... عَلٰى اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَّاَنَا اَنْظُرُ فِىْ هٰذَا الْكِتَابِ فَاَقَرَّ بِهِ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ... غْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ لَبِسَ ثِيَابَهُ فَلَمَّا اَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَعَدَ عَلٰى ... فَلَمَّا اسْتَوٰى بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا پھر آپ نے اپنے کپڑے ... پے پھر جب آپ ذوالحلیفہ تشریف لائے تو وہاں آپ نے دو رکعت ادا کیں پھر آپ اپنے اونٹ پر بیٹھے جب آپ کی ... کھڑی ہوئی تو وہاں سے آپ نے حج کا احرام باندھا (یعنی اس کی نیت کی)۔

2400- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ عَنِ ... عُمَرَ قَالَ اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّغْتَسِلَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّحْرِمَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ.

اخرجه مسلم في الحج (٢/٨٦٨–٨٦٩) باب: جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض و نحوه (١٢٠٨)، و النسائي في الحج ( ) باب: الاشتراط في الحج، و ابن ماجه في المناسك (٢٩٣٨) باب: الشرط في الحج، و البيهقي في الكبرى (٥/٢٢١)، من رواية عكرمة ... عباس به۔

اخرجه الحاكم في المناسك (١/٤٤٧) عن ابي العباس محمد بن يعقوب، ثنا محمد بن اسحاق الصغاني ... به- وقال الحاكم: (صحيح ... ان يعقوب بن عطاء بن ابي رباح: ممن جمع ائمة الاسلام حديثه، و لم يخرجاه)- اھ-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: یہ بات سنت ہے آدمی جب احرام باندھنے لگے تو غسل کرے جب مکہ میں داخل ہونے لگے (اس وقت بھی غسل کرے)۔

2401- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ اَبُو سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِىُّ حَدَّثَنِي ابْنُ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اغْتَسَلَ لِاِحْرَامِهِ . قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مَا سَمِعْنَاهُ اِلَّا مِنْهُ .

☆☆ خارجہ بن زید اپنے والد (زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے سے پہلے غسل کیا تھا۔

ابن صاعد بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے ہم نے اسے صرف (اپنے استاد یحییٰ بن خالد) سے سنا ہے۔

•••———•••———•••

احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنے کے حکم کی وضاحت

احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہہ شیخ ابن رُشد تحریر کرتے ہیں:

جمہور علماء اس بات پر متفق ہیں احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا سنت ہے اور اس کا تعلق حالتِ احرام والے شخص کے افعال سے ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک احرام باندھنے کے وقت غسل کرنے کی تاکید جمع کے وقت غسل کرنے سے زیادہ ہے۔

اصحاب ظواہر نے اسے واجب قرار دیا ہے۔

امام ابوحنیفہ اور امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: ایسے وقت میں صرف وضو کر لینا کافی ہے۔ اہل ظاہر کی دلیل وہ روایت ہے جسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے مرسل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے:

سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب انہوں نے "بیداء" کے مقام پر محمد بن ابوبکر کو جنم دیا اور حضرت ابوبکر نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس سے کہو کہ وہ غسل کر کے پھر تلبیہ پڑھے (یعنی احرام باندھے)۔

اہل ظاہر کے نزدیک یہ حکم وجوب پر دلالت کرتا ہے۔

۲۴۰۰- اخرجه ابن ابي شيبة في (مصنفه) - كما في نصب الراية (۲/۱۸)- حدثنا سهل ابن يوسف عن حميد ...... به- و اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۴۴۷) من طريق محمد بن المثنى، ثنا سهل بن يوسف، به- وقال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين)- اه- وعزاه الزيلعي (۲/۱۸) -- ايضاً- للبزار في (مسنده)-

۲۴۰۱- اخرجه الترمذي في الحج (۲/۱۹۲-۱۹۳) باب: ما جاء في الاغتسال عند الاحرام (۸۳۰) من رواية عبد الله بن يعقوب المدني عن ابن ابي الزناد به- وقال الترمذي: (هذا حديث حسن غريب، وقد استحب قوم من اهل العلم الاغتسال عند الاحرام، و به يقول الشافعي)- اه- وقال الزيلعي في (نصب الراية) (۲/۱۷): (واخرجه العقيلي بسند الدارقطني، و اعله بابي غزية، قال: عنده مناكير، لا يتابع عليه الا من طريق فيها ضعف- انتهى- قال ابن القطان في (كتابه): و انما حسنه الترمذي، و لم يصححه للاختلاف في عبد الرحمن بن ابي الزناد- انتهى ا- وراجع ترجمة عبد الله بن يعقوب المدني من (تهذيب التهذيب) لابن حجر (۶/۸۵-۸۶)-

جمہور کی دلیل یہ ہے: اصل کے اعتبار سے کوئی چیز لازم نہیں ہوتی جب تک کسی چیز کے وجوب کا کوئی حکم ثابت نہ ہو جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ احرام باندھنے سے پہلے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے اور عرفہ کے دن شام کے وقت وقوف کرنے سے پہلے غسل کیا کرتے تھے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ان تینوں کو حالت احرام والے شخص کے افعال میں شمار کیا ہے۔[1]

2402- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْيَمَانِ وَابُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ غَزِيَّةَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2403- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اغْتَسَلَ بِفَخٍّ قَبْلَ دُخُولِهِ مَكَّةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ''فخ'' کے مقام پر غسل کیا تھا۔

2404- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ حُذَيْفَةَ قَالَ رَجُلٌ كُنْتُ اَسْاَلُ النَّاسَ عَنْ حَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَّهُوَ اِلَى جَنْبِي لَا اَسْاَلُهُ فَاَتَيْتُهُ فَقَالَ بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ لَوْ اَتَيْتُهُ فَسَمِعْتُ مِنْهُ فَاَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي يَا عَدِيُّ بْنَ حَاتِمٍ اَسْلِمْ تَسْلَمْ . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ لِي فَاِنَّ الظَّعِينَةَ سَتَرْحَلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِغَيْرِ جِوَارٍ . مُخْتَصَرٌ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

☆☆ ابوعبیدہ بن حذیفہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: میں لوگوں سے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے میں دریافت کرتا رہا' وہ میرے پہلو میں موجود تھے' لیکن میں نے ان سے دریافت نہیں کیا: پھر میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے بتایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا' میں آپ کو پسند نہیں کرتا تھا' پھر میں نے سوچا کہ مجھے ان کی خدمت میں جا کر ان کی بات سننی چاہیے' میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا:

---

[1] بدایۃ المجتہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی

2403- اخرجه الترمذي في الحج (۲۰۸/۳) باب: ما جاء في الاغتسال لدخول مكة (۸۵۲) عن يحيى بن موسى حدثنا هارون بن صالح وقال الترمذي: (هذا حديث غير محفوظ- و الصحيح ما روى نافع عن ابن عمر: انه كان يغتسل لدخول مكة- و به يقول الشافعي: يستحب الاغتسال لدخول مكة-وعبد الرحمن بن زيد بن اسلم ضعيف في الحديث: ضعفه احمد بن حنبل و علي بن المديني و غيرهما- ولا نعرف هذا الحديث مرفوعاً الا من حديثه)- اه-

2404- اخرجه البيهقي في (دلائل النبوة) من حديث احمد بن عبيد الصفار' حدثنا اسماعيل بن اسحاق القاضي به-

عدی بن حاتم! تم اسلام قبول کرلو تم سلامت رہو گے۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا: عنقریب کوئی عورت ''حیرة'' (نامی جگہ) سے روانہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی کی پناہ میں آئے بغیر بیت اللہ کا طواف کرے گی۔

یہ روایت متصل ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2405- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ قَالاَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ اَنَّ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ وَّفَدَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوْشِكُ اَنْ تَخْرُجَ الْمَرْاَةُ مِنَ الْحِيرَةِ بِغَيْرِ جِوَارِ اَحَدٍ حَتّٰى تَحُجَّ الْبَيْتَ وَيُوْشِكُ اَنْ يَّفِيضَ الْمَالُ حَتّٰى يَغْتَمَّ الرَّجُلُ مَنْ يَّقْبَلُ مِنْهُ صَدَقَتَهُ . قَالَ فَرَاَيْتُ الْمَرْاَةَ تَخْرُجُ بِغَيْرِ جِوَارِ اَحَدٍ حَتّٰى تَحُجَّ الْبَيْتَ .مُخْتَصَرٌ.

☆☆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر ٹھہرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

''عنقریب وہ وقت آئے گا جب ایک عورت کسی شخص کی پناہ میں آئے بغیر ''حیرة'' (نامی جگہ) سے روانہ ہوگی یہاں تک کہ وہ بیت اللہ کا حج کرلے گی اور عنقریب وہ وقت آئے گا جب مال اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ آدمی یہ آرزو کرے گا کہ اس سے صدقہ لینے والا کوئی شخص مل جائے۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ کسی کی پناہ میں آئے بغیر روانہ ہوئی یہاں تک کہ اس نے بیت اللہ کا حج کیا۔ یہ روایت مختصر ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن محمد بن عبید دراوردی، ابومحمد جہنی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ کان یحدث من کتب غیرہ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ ۔ قال حدیثہ عن عبیداللہ عمری منکر۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳۷

2406- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُّحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ حُذَيْفَةَ- شَكَّ ابْنُ عَوْنٍ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ حُذَيْفَةَ- قُلْتُ تَتَحَدَّثُ بِحَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَّكَانَ فِي نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ قَالَ قُلْتُ لَوْ اَتَيْتُهُ فَكُنْتُ اَنَا الَّذِي اَسْمَعُهُ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ اَرَدْتُ اَنْ اَكُونَ اَنَا اَسْمَعُهُ مِنْكَ .قَالَ فَقَالَ لَمَّا بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى

۲۴۰۵- اخرجه البيهقي في (دلائل النبوة) (۳۴۳/۵) من وجه آخر عن ابن سيرين به-

...یہ وَسَلَّمَ) فَرِرْتُ حَتّٰی کُنْتُ بِاَقْصٰی اَرْضِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ قُلْتُ لَاٰتِیَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ فَاِنْ کَانَ صَادِقًا لَاَسْمَعَنَّ ...نْهُ فَلَمَّا جِئْتُ اسْتَشْرَفَ لِیَ النَّاسُ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ ثُمَّ قَالَ لِی اَتَیْتَ الْحِیرَةَ . قُلْتُ لَا وَقَدْ عَلِمْتُ مَکَانَهَا ...الَ فَتُوشِكُ الظَّعِینَةُ اَنْ تَخْرُجَ مِنْهَا بِغَیْرِ جِوَارٍ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْکَعْبَةِ . قَالَ فَرَاَیْتُ الظَّعِینَةَ تَخْرُجُ مِنَ الْحِیرَةِ ...تّٰی تَطُوْفَ بِالْکَعْبَةِ . مُخْتَصَرٌ.

★★ محمد بن حذیفہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث ایک دوسرے کو سنایا کرتے تھے وہ کوفہ کی ایک کنارے والی آبادی میں رہا کرتے تھے میں نے یہ سوچا کہ اگر میں ان کے پاس جاؤں اور اگر میں خود ان سے یہ حدیث سن لوں تو یہ مناسب ہوگا' تو میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا: آپ کے حوالے سے ایک حدیث مجھ تک پہنچی ہے' میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ آپ سے سن لوں ۔تو راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عدی نے فرمایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا' تو میں فرار ہو کر اسلامی سلطنت کے دور دراز کے حصے میں چلا گیا' پھر میں نے یہ سوچا کہ مجھے ان صاحب کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے' اگر وہ سچے ہوں گے تو میں اُن کی بات مان لوں گا' جب میں (آپ کی خدمت میں) آیا تو لوگ میرے لیے کھڑے ہوئے۔

راوی بیان کرتے ہیں (اس کے بعد انہوں نے مجھے پوری حدیث سنائی' جس میں یہ بیان ہے:)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم حیرہ گئے ہو؟ میں نے عرض کی: نہیں! لیکن مجھے اس کی جگہ کا پتہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب وہ وقت آئے گا جب کوئی عورت وہاں سے کسی کی پناہ میں آئے بغیر نکلے گی' یہاں تک (مکہ پہنچ کر) خانہ کعبہ کا طواف کرے گی۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں نے ایک عورت کو دیکھا جو حیرہ سے روانہ ہوئی اور اس نے (مکہ پہنچ کر) خانہ کعبہ کا طواف کیا۔

یہ روایت مختصر ہے۔

2407- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ' وَ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ ابْنُ اِسْحَاقَ' حَدَّثَنَا ...لَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ' حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ' عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ اَبُوْعُبَیْدَةَ بْنُ حُذَیْفَةَ: قَالَ رَجُلٌ: ...نْتُ اَسْاَلُ النَّاسَ عَنْ حَدِیْثِ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ وَهُوَ اِلٰی جَنْبِی لَا اَسْاَلُهُ فَاَتَیْتُهُ' فَقَالَ: بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ ...لَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَرِهْتُهُ' ثُمَّ قُلْتُ: لَوْ اَتَیْتُهُ فَسَمِعْتُهُ مِنْهُ' فَاَتَیْتُهُ' فَقَالَ لِی: "یَا عَدِیَّ بْنَ حَاتِمٍ' اَسْلِمْ تَسْلَمْ ......" ...کَرَ الْحَدِیْثَ' وَقَالَ لِی: "فَاِنَّ الظَّعِینَةَ سَتَرْحَلُ مِنَ الْحِیرَةِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْبَیْتِ بِغَیْرِ جِوَارٍ" . مختصر .

★★ ابوعبیدہ بن حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: میں لوگوں سے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے میں دریافت کر رہا تھا اور وہ میرے پہلو میں موجود تھے' لیکن میں نے ان سے

۲۴۰۷- اخرجه البیهقی فی (دلائل النبوة) (۳۴۲/۵) من روایة احمد بن عبید الصفار: حدثنا اسماعیل بن اسحاق به۔

اس بارے میں دریافت نہیں کیا' پھر میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے بتایا: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اے حاتم! تم اسلام بول کرلو' تم سلامت رہو گے۔ اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی' جس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ایک عورت عنقریب حیرہ سے سفر پر روانہ ہوگی' یہاں تک کہ کسی کی پناہ (مکہ پہنچ کر) بیت اللہ کا طواف کرے گی۔

یہ روایت مختصر ہے۔

2408- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الرِّجَالِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجًا يَقُوْلُ قَالَ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَوْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَيْنَ نَزَلْتَ . قَالَ عَلٰى فُلَانَةٍ . قَالَ اَغْلَقَتْ عَلَيْكَ بَابَهَا لَا تَ امْرَاَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص مدینہ منورہ آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے در کیا: تم نے کہاں پڑاؤ کیا ہے؟ اس نے بتایا: فلاں خاتون کے ہاں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس نے تمہاری والا دروازہ بند کرلیا ہے' کوئی بھی عورت صرف اس وقت حج کرلے جب اس کے ساتھ کوئی محرم عزیز موجود ہو۔

•••——•••——•••

کیا کوئی عورت کسی محرم کے بغیر یا شوہر کے بغیر حج کرنے کے لیے جاسکتی ہے؟

کیا کوئی عورت کسی محرم کے بغیر یا شوہر کے بغیر حج کرنے کے لیے جاسکتی ہے؟ اس بارے میں اہل علم کے اختلاف وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رشد کہتے ہیں:

اس بارے میں ایک اختلافی مسئلہ یہ بھی ہے' کیا عورت پر حج واجب ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے' اس کے ساتھ کے لیے اس کا شوہر یا کوئی محرم عزیز موجود ہو' جو حج کے سفر میں اس کے ساتھ جاسکے۔

امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ اس بات کے قائل ہیں: عورت پر حج کے وجوب کے لیے یہ بات شرط نہیں ہے' اگر محفوظ رفاقت میسر آجاتی ہے تو عورت دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی حج کے لیے جاسکتی ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور فقہاء کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے' سفر کے دوران کسی محرم شوہر) کی موجودگی حج کے لازم ہونے کے لیے شرط ہے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: حج کے حکم اور عام سفر کے حکم کے درمیان تعارض ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے: خواتین حکم دیا گیا ہے' وہ محرم کے بغیر تین دن سے زیادہ کا سفر نہیں کرسکتیں۔

۲۴۰۸- اخرجه البزار في (مسنده) كما في نصب الراية (۳/ ۱۰): حدثنا عمرو بن علي' ثنا ابو عاصم عن ابن جريج' اخبرني عمرو دينار: انه سمع معبدا مولى ابن عباس يحدث عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (لا تحج امراة الا ومعها محرم) ا-اه-

یہ بات حضرت ابوسعید خدری‘ حضرت ابوہریرہ‘ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے حوالے سے منقول روایت سے ثابت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے‘ وہ سفر پر جائے‘ سوائے اس کے کہ اس کا محرم ساتھ ہو (یعنی وہ محرم کے بغیر سفر کرے‘ یہ جائز نہیں ہے)“۔

جن فقہاء نے اس حکم کے عموم کو سامنے رکھا ہے‘ انہوں نے یہ کہا ہے: عورت حج کا سفر کر سکتی ہے اگرچہ اس کے ساتھ محرم نہ ہو اور جن فقہاء نے آیت کے عموم کے ساتھ اس حدیث کو بھی ساتھ شامل کیا ہے‘ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے‘ محرم کے بغیر عورت حج کا سفر نہیں کر سکتی ہے۔[1]

اسی حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

عورت کے بارے میں یہ بات معتبر ہے‘ اس کا کوئی محرم ساتھ ہونا چاہیے یا شوہر ہونا چاہیے جس کے ساتھ وہ حج کے لیے جائے‘ ان دونوں کے بغیر حج کے لیے جانا عورت کے لیے جائز نہیں ہے جبکہ عورت اور مکہ کے درمیان تین دن (اور تین رات) کی مسافت کا سفر ہو۔[2]

اس حکم کی وضاحت کرتے ہوئے قدوری کے شارح امام حداد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

اس بارے میں حکم برابر ہے خواہ عورت بوڑھی ہو یا جوان ہو (اس کے محرم کی موجودگی شرط ہے) جس کے ساتھ نکاح کرنا اس کے لیے اَبدی طور پر ناجائز ہو‘ خواہ وہ حرمت نسبی رشتے کی وجہ سے ہو یا سسرالی رشتے کی وجہ سے ہو یا رضاعت کے حوالے سے ہو‘ خواہ وہ رشتے دار آزاد ہو یا غلام ہو یا ذمی ہو‘ البتہ مجوسی محرم شمار نہیں ہوگا۔ اسی طرح بچہ اور پاگل شخص بھی محرم کے حکم میں شامل نہیں ہوں گے۔ جو بچہ قریب البلوغ ہو وہ بالغ شخص کے حکم میں ہوگا‘ عورت کا غلام اس کا محرم شمار نہیں ہوگا کیونکہ غلام کے ساتھ نکاح کرنا عورت کے لیے اَبدی طور پر حرام نہیں ہے‘ اگر وہ عورت اس غلام کو آزاد کر دیتی ہے تو اس کے ساتھ نکاح کرنا اس کے لیے جائز ہو جائے گا۔

جو بچی قریب البلوغ ہو اس کا حکم بھی بالغ عورت کی طرح ہوگا۔

کنیز‘ مدبر کنیز‘ اُم ولد اور مکاتب کنیز کے لیے محرم کے بغیر سفر کرنا جائز ہے۔

محرم ہونے کی شرط اس وقت ہوگی جب عورت اور مکہ کے درمیان تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر ہو‘ لیکن اگر اس سے کم مسافت ہے تو اب عورت کے لیے لازم ہے‘ وہ محرم کے بغیر ہی حج کے لیے چلی جائے۔

یہاں یہ بات شرط ہے‘ عورت عدت نہ گزار رہی ہو۔ اگر وہ عدت گزار رہی ہو‘ تو عدت پوری ہونے سے پہلے حج کے لیے نہیں جا سکتی۔

---

[1] بدایۃ المجتہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی‘

[2] مختصر القدوری‘ از امام ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری‘ مطبوعہ موسسۃ الریان‘ بیروت‘ لبنان‘ ص 139

اگر کسی عورت کا کوئی محرم نہ ہو اور اس کا شوہر بھی موجود نہ ہو' تو اس پر لازم نہیں ہے' وہ کسی ایسے شخص سے شادی کرے اسے اپنے ساتھ حج پر لے جا سکے' یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے اس پر یہ بھی لازم نہیں ہے' وہ سواری کے لیے کوئی چیز کمائے۔

اگر عورت کا کوئی محرم یا عزیز موجود ہو' تو وہ فرض حج کی ادائیگی کے لیے روانہ ہو جائے گی۔ خواہ اس کے شوہر نے اس کی اجازت نہ دی ہو' کیونکہ فرائض کے بارے میں شوہر کا حق لازم نہیں ہوتا' تاہم نفلی یا نذر والے حج میں عورت کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں ہے' مرد اس کو روک سکتا ہے۔

محرم عزیز کا خرچ عورت پر لازم ہوگا' صحیح قول یہی ہے' کیونکہ وہ عورت اس شخص کے بغیر حج تک نہیں پہنچ سکتی۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے سواری خریدنا بھی عورت پر لازم ہوگا کیونکہ وہ اس سواری کے بغیر حج کے لیے نہیں جا سکتی۔

عورت پر یہ لازم نہیں ہے۔ ان دونوں اقوال کے درمیان موافقت اس طرح کی جا سکتی ہے' جب عورت کا محرم یہ کہے میں اس وقت تک ساتھ نہیں جاؤں گا جب تک تم خرچ نہیں دو گی تو عورت پر اس کا خرچ دینا لازم ہوگا۔ لیکن اگر محرم' عزیز اپنے خرچ پر جانے کے لیے تیار ہوتا ہے تو عورت پر اس کا خرچ دینا لازم نہیں ہوگا۔[1]

2409- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقِرْمِيسِينِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ قَالَ قَالَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِىْ امْرَاَةٍ لَهَا زَوْجٌ وَّلَهَا مَالٌ وَلَايَاْذَنُ لَهَا فِى الْحَجِّ لَيْسَ لَهَا اَنْ تَنْطَلِقَ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی خاتون کو حج کی اجازت نہیں دی تھی' جس کا شوہر موجود تھا' حالانکہ اس کے پاس مال موجود تھا' ایسی عورت کو اس بات کا اختیار نہیں ہے' وہ (شوہر کی اجازت کے بغیر) حج کے لیے جائے۔

2410- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِىْ مَعْشَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ لَا تُسَافِرِ امْرَاَةٌ سَفَرًا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ تَحُجَّ اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا.

---

[1] الجوہرۃ النیرۃ' از ابوبکر بن علی بن محمد الحداد الزبیدی' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت' ج1 ص362

۲۴۰۹- اعله ابن القطان بجهالة حال العباس بن محمد بن مجاشع' كما في (التعليق المغني) (۲/ ۲۲۳)- وقد اخرجه البيهقي في (۵/ ۲۲۳) (۱۰۸۲۹) من وجه آخر عن محمد بن ابي يعقوب به' وقال: (تفرد به حسان بن ابراهيم' و يحتمل ان يكون -ان صح- قبل على الاختيار لها)- اه- قلت: و اخرجه ابن حبان (۲۷۲۰) عن عمر بن محمد الهمداني' حدثنا محمد بن عبد الله بن بزيع' حدثنا بن ابراهيم...... به' لكن بلفظ: (لا يحل لامراة ان تسافر ثلاثة الا و معها ذو محرم تحرم عليه)- اه- و بنحو هذا اللفظ اخرجه البخاري في تقصير الصلاة (۱۰۸۷) باب: في كم يقصر الصلاة؟ و مسلم في الحج (۱۳۳۸) باب: سفر المراة مع محرم وغيره' و ابو داود في الحج (۱۷۲۷) باب: في المراة تحج بغير محرم' و ابن خزيمة (۲۵۲۱)' و ابن حبان (۲۷۲۲' ۲۷۲۹' ۲۷۲۰)' و البيهقي في الكبرى (۳/ ۱۳۸)' من طريق عن نافع عن ابن عمر مرفوعاً نحوه-

۲۴۱۰- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۳/ ۱۱): (واخرجه الطبراني في (معجمه): حدثنا عمر بن حفص السدوسي' ثنا ابو بلال' ثنا المفضل بن صدقة ابو حماد الحنفي عن ابان بن ابي عياش عن ابي معشر التميمي - مولى زياد- عن ابي امامة الباهلي' قال: رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (لا يحل لامراة مسلمة ان تحج الا مع زوج او ذي محرم)- اه- قلت: و ابان بن ابي عياش متروك الحديث؛ كما سبق- و جابر المذكور عند الدارقطني: ان كان الجعفي' فضعيف ايضاً-

★★ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''کوئی بھی عورت تین دن کا سفر نہ کرے یا حج کے لیے نہ جائے جب تک اس کے ساتھ اس کا شوہر موجود نہ ہو''۔

2411 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنِ السَّفَّاحِ بْنِ مَطَرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ اَسِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمُ عَرَفَةَ الْيَوْمُ الَّذِىْ يُعَرِّفُ النَّاسُ فِيْهِ .

★★ عبدالعزیز بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''عرفہ کا دن وہ دن ہے جس میں لوگ پہچانتے ہیں''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عوام بن حوشب بن یزید شیبانی، ابوعیسیٰ واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ثبت فاضل، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۲۴۶)۔

○ سفاح بن مطر شیبانی، مقبول یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۴۴۶)۔

2412 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ سَبْرَةَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ عَرَفَةُ يَوْمَ يُعَرِّفُ النَّاسُ .

★★ یعقوب بن زید نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''عرفہ وہ دن ہے جس میں لوگ پہچانتے ہیں''۔

2413 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُوْنَ وَعَلِىُّ بْنُ سَهْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِيْسَى الطَّبَّاعُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَاَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّوْنَ .

2411- اخرجه البيهقي في الكبرى (٥/١٧٥، ١٧٦)، و قال في (المعرفة) (٧/٣٧٦) (١٠٢٩٨): (وقد روينا عن عبد العزيز بن عبد الله بن خالد بن اسيد عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً: (يوم عرفة الذي يعرف فيه الناس)- اه- والسفاح بن مطر: ذكره ابن حبان في (الثقات)- ينظر: ثقات ابن حبان (٦/٤٣٥) تهذيب التهذيب (٤/١٠٦)- و عبد العزيز بن عبد الله بن خالد بن اسيد: و ثقه النسائي، و ذكره ابن حبان في (الثقات)، و قال الزبير بن بكار: استعمله عبد الملك بن مروان على مكة، و مات بالرصافة لهشام، و قال يحيى بن بكير: مات بالشام سنة (٩٨)، و هو امير مكة- و ذكره ابن شاهين في الصحابة من اجل حديث ارسله- ينظر: تهذيب التهذيب لابن حجر (٦/٣٤٢)-

2413- اخرجه ابو داود في الصوم (٢/٣٠٧) باب: اذا اخطا القوم الهلال (٢٣٢٤) عن محمد بن عبيد، ثنا حماد ... به- قال ابن حجر في (التلخيص) (٢/٢٧٥): (و ابن المنكدر لم يسمع من ابي هريرة) قال: (وقد نقل الترمذي عن البخاري انه سمع منها- يعني: عائشة- واذا امكن سماعه منها امكن سماعه من ابي هريرة: فانه مات بعدها)-

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
تمہارا عید الفطر کا دن وہ ہے جب تم عید الفطر کرتے ہو اور عید الاضحیٰ کا دن وہ ہے جب تم عید الاضحیٰ کرتے ہو۔

2414- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَاَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّوْنَ . لَفْظُ ابْنِ صَاعِدٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''تمہارا عید الفطر کا دن وہ ہے جب تم عید الفطر کرتے ہو اور عید الاضحیٰ کا دن وہ ہے جب تم عید الاضحیٰ کرتے ہو''۔
یہ الفاظ ابن صاعد نامی راوی کے ہیں۔

2415- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِىُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَائِشَةَ- قَالَ اَبُوْ هِشَامٍ اَظُنُّهُ رَفَعَهُ- قَالَ الْفِطْرُ يَوْمَ يُفْطِرُ النَّاسُ وَالاَضْحٰى يَوْمَ يُضَحِّى النَّاسُ .

☆☆ محمد بن منکدر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے' ابوہشام نامی راوی یہ بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے یہ مرفوع حدیث ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:)
''عید الفطر اس دن ہوتی ہے جب لوگ عید الفطر کرتے ہیں اور عید الاضحیٰ اس دن ہوتی ہے جس دن لوگ عید الاضحیٰ کرتے ہیں''۔

2416- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْفَضْلِ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ میں یہ الفاظ شامل تھے:
''میں حاضر ہوں' اے حقیقی معبود!''

۲۴۱۴- راجع ما قبله' و سنن البيهقي الكبرى (۳/ ۳۱۷)' (۴/ ۲۵۲)' (۵/ ۱۷۵' ۱۷۶)' و تلخيص الحبير لابن حجر (۲/ ۲۷۵)- وقد اخرجه ابن ماجه في الصوم (۱/ ۵۳۱) باب: ما جاء في شهري العيد (۱۶۶۰) عن محمد بن عمر المقرئ' ثنا اسحاق بن عيسى' ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة مرفوعاً' به-

۲۴۱۵- اخرجه الترمذي في الصوم (۳/ ۱۶۵) باب: ما جاء في الفطر و الاضحى متى يكون (۸۰۲) عن يحيى بن موسى' حدثنا يحيى بن اليمان ...... به- و قال الترمذي: (سالت محمداً قلت له: محمد بن المنكدر سمع من عائشة؟ قال : نعم؛ يقول في حديثه: سمعت عائشة- قال ابو عيسى: هذا حديث حسن غريب صحيح من هذا الوجه)- اهـ-

۲۴۱۶- اخرجه النسائي في المناسك (۵/ ۱۶۱) باب: كيف التلبية' و ابن ماجه في المناسك (۲/ ۹۷۴) باب: التلبية (۲۹۲۰)' و احمد في مسنده (۱/ ۳۴۱' ۴۷۶)' و ابن خزيمة (۲۶۲۳' ۲۶۲۴)' و ابن حبان (۳۸۰۰)' و الطحاوي في المعاني (۲/ ۱۲۵)' و الحاكم (۱/ ۴۴۹- ۴۵۰) و صححه' و البيهقي في الكبرى (۵/ ۴۵)' جميعاً عن عبد العزيز بن ابي سلمة ...... به- وقال النسائي: (لا اعلم احداً اسند هذا عن عبد الله بن الفضل الا عبد العزيز- اخرجه اسماعيل بن امية عنه مرسلاً)- اهـ-

2417- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ قَالاَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَلَقَّفْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے الفاظ کو احتیاط سے) جلدی سے لیا' آپ یہ پڑھ رہے تھے:

''اے اللہ! میں حاضر ہوں! اے اللہ! میں حاضر ہوں! میں حاضر ہوں! تیرا کوئی شریک نہیں ہے' میں حاضر ہوں! بے شک ہر طرح کی حمد اور تعریف تیرے لیے مخصوص ہے اور بادشاہی بھی' تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

•••——•••——•••

تلبیہ کے حکم کی وضاحت

تلبیہ کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

اس بات پر تمام اہلِ اسلام کا اتفاق ہے' تلبیہ پڑھنا مشروع ہے' البتہ اس کے حکم کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تلبیہ پڑھنا سنت ہے' حج کے صحیح ہونے کے لیے یہ شرط نہیں ہے یہ واجب بھی نہیں ہے' اگر کوئی شخص تلبیہ نہیں پڑھتا تو اس کا حج درست ہوگا اور اس پر قربانی کرنا لازم نہیں ہوگا۔ صرف یہ ہوگا کہ اس نے ایک فضیلت والے کام کو ترک کر دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اصحاب نے تلبیہ پڑھنے کو حج کی شرط قرار دیا ہے' لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول درست ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: تلبیہ پڑھنا واجب نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص اسے ترک کر دیتا ہے تو اس پر دَم دینا لازم ہوگا اور اس کا حج درست ہوگا۔

امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما دونوں نے یہ بات بیان کی ہے' حج صرف دل کے ارادے سے ہی منعقد ہو جاتا ہے۔ تلبیہ کے الفاظ کا کہنا ضروری نہیں ہے' یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے روزہ صرف نیت کرنے سے ہی منعقد ہو جاتا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے' تلبیہ پڑھے بغیر اور قربانی کا جانور ساتھ لیے بغیر حج منعقد نہیں ہوتا۔

البتہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: تلبیہ میں کوئی مخصوص الفاظ پڑھنا شرط نہیں ہے بلکہ جو بھی کلمات تسبیح و تہلیل سے متعلق ہوں انہیں پڑھا جا سکتا ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے ان کے نزدیک نماز میں تکبیرِ تحریمہ میں ''اللہ اکبر'' کہنا شرط

2417- اخرجه ابن ماجه في المناسك (٢/ ٩٧٤) باب: التلبية (٢٩١٨) عن علي بن محمد' ثنا ابو معاوية و ابو اسامة و عبد الله بن نمير عن عبيد الله بن عمر ۔۔۔ به-وزاد في آخره: وكان ابن عمر يزيد فيها: (لبيك لبيك' لبيك و سعديك' و الخير في يديك' و الرغباء اليك و العمل)- اه-

حاشیہ النووی علی الصحیح لمسلم

نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی پر دلالت کرنے والے دوسرے کوئی بھی الفاظ استعمال کیے جاسکتے ہیں' وہ الفاظ اللہ اکبر کے قائم مقام ہوں گے۔

2418- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَاِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يُوسُفُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَيُرَدِّدُهُنَّ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے' جس میں ان کے یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا' اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ کو دُہرا رہے تھے۔

2419- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى الْحَكَمِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ اَبُو جَعْفَرٍ الْخَتْلِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَرَادَ اَنْ يُحْرِمَ غَسَلَ رَاْسَهُ بِخِطْمِيٍّ وَاُشْنَانَ وَدَهَنَهُ بِزَيْتٍ غَيْرِ كَثِيرٍ .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب احرام باندھنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ اپنے سرمبارک کو خطمی اور اشنان کے ذریعے دھوتے تھے اور اسے زیتون کا تیل لگایا کرتے تھے' ایسا کئی مرتبہ ہوا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابی حکم بن سعید، ابوجعفر بزاز حنبلی، حدث عن عبداللہ بن موسیٰ، ومنصور ابن ابی نویرۃ، ومحمد بن جنید، وغیرہم روی عنہ اسحاق بن سلمۃ کوفی، ومحمد بن مخلد، ذکرہ خطیب فی تاریخ ولم یذکر فیہ جرحاً ولا تعدیلاً۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲/۲۹۵)۔ وفی (ط): ابوجعفر حبلی۔

۲۴۱۸- اخرجه الدارمي في المناسك (۲/ ۳٤) باب في التلبية' عن يزيد بن هارون عن يحيى بن سعيد' به- دون قوله: (ويرددهن)- اخرجه مالك في الحج (۱/ ۳۳۱) باب: العمل في الاهلال (۲۲) عن نافع' بنحوه- و من طريق مالك اخرجه البخاري في الحج (۲/ ٤۰۸) باب: التلبية (۱٥٤۹)' و مسلم في الحج (۲/ ۸٤۱) باب: التلبية و صفتها ووقتها (۱۱۸٤)' و ابو داود في الحج (۲/ ۱٦۲) باب: كيف التلبية (۱۸۱۲)' و النسائي في المناسك (٥/ ۱٦۰) باب: كيف التلبية' و البيهقي في (المعرفة) (۷/ ۱۲٤) في الحج' باب: كيف التلبية (۹٥۷۰)- و اخرجه سلم ابن عبد الله بن عمر عن ابيه' به- اخرجه البخاري في الحج (۲/ ٤۰۰) باب: الاهلال عند مسجد ذي الحليفة (۱٥٤۱)' و مسلم في الحج في الموضع السابق' و ابو داود في الحج (۲/ ۱٥۰) باب: في وقت الاحرام (۱۷۷۱)' و الترمذي في الحج (۲/ ۱۷۲) باب: ما جاء في اي موضع احرام النبي صلى الله عليه وسلم (۸۱۸)' و النسائي في المناسك (٥/ ۱٦۲) باب: العمل في الاهلال- و اخرجه عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر' به- اخرجه مسلم' و راجع ما قبله- و اخرجه عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر' و عن الزهري عن سالم عن ابن عمر' به- اخرجه احمد (۲/ ۳٤، ۱۲۰)- و اخرجه عبد الرزاق عن معمر عن ايوب عن نافع عن ابن عمر' و مالك عن نافع عن ابن عمر' به- اخرجه احمد (۲/ ۳٤)- و اخرجه زيد و ابو بكر ابنا محمد عن نافع عن ابنعمر' به- اخرجه احمد (۲/ ٤۳)- اخرجه حميد بن بكر عن ابن عمر' به- اخرجه احمد (۲/ ۷۹)-

2420- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ح وَاَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَّذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حج کے مہینے یہ ہیں: شوال ذی القعدہ اور ذوالحج کے ابتدائی دس دن۔

2421- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَّذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حج کے مہینے شوال ذی القعدہ اور ذوالحج کے دس دن ہیں۔

2422- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِیُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِیْ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَّذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حج کے مہینے شوال ذی القعدہ اور ذی الحج کے ابتدائی دس دن ہیں۔

2423- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا بَيْهَسُ بْنُ فَهْدَانَ عَنْ اَبِیْ شَيْخٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ اَشْهُرِ الْحَجِّ فَقَالَ شَوَّالٌ وَّذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ.

☆☆ ابوشیخ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حج کے مہینوں کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: یہ شوال ذی القعدہ اور ذوالحج کے دس دن ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بیہس بن فہدان اسدی ہنائی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۰۰)۔

۲۴۱۹- اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۱۱۵۰) عن احمد' نا عمرو' نا عبيد الله بن عمرو...... به- و عمرو: هو ابن قسط- واحمد شيخ الطبراني: هو احمد بن اسحاق الخشاب' كما في (الاوسط) (۲/ ۳۷-ط/ الحرمين)- و ابن عقيل فيه كلام: كما سبق ذكره-

۲۴۲۰- اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/ ۳۴۲) عن شريك' به- و شريك ضعيف: كما تقدم مرارًا-

۲۴۲۱- السنن الكبرى للبيهقي (۴/ ۳۴۲)-

۲۴۲۲- اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/ ۳۴۲) من طريق الدارقطني' به-

۲۴۲۳- اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/ ۳۴۲) و المعرفة (۷/ ۴۲) من غير وجه عن ابن عمر' به- وعلقه البخاري في الحج (۲/ ۴۹۰) باب قول الله تعالى: (الحج اشهر معلومت......) الآية-قال ابن حجر في (الفتح) (۳/ ۴۹۱): (وصله الطبري و الدارقطني من طريق ورقاء عن عبد الله ابن دينار عنه- يعني: عن ابن عمر-...... وروى البيهقي من طريق عبد الله بن نمير عن عبيد الله ابن عمر عن نافع عن ابن عمر' مثله- و الاسنادان صحيحان' و اما ما اخرجه مالك في (الموطا) عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال: (من اعتمر في اشهر الحج- شوال او ذي القعدة او ذي الحجة- قبل الحج' فقد استمتع): فلعله تجوز في اطلاق ذي الحجة: جمعاً بين الروايتين- و الله اعلم) - اه-

○ ابوشیخ ھنائی بصری اسمہ: حیوان- ابن خالد، وھو علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۲۲)۔

2424- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ (اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ) قَالَ شَوَّالٌ وَّذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِّنْ ذِي الْحِجَّةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''حج کے مہینے طے شدہ ہیں''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ شوال' ذی القعدہ اور ذوالحج کے دس دن ہیں۔

2425- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ عِيْسَى التَّمِيْمِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ مَاهَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

2426- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ الْعَكِّيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُصَيْرٍ حَمْزَةُ بْنُ نُصَيْرٍ عَنْ مُقَاتِلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ سَوَاءً .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

2427- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الصَّابُوْنِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عِصْمَةَ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ الصَّلْتِ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَ وَسْطَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ يَعْنِيْ يَوْمَ النَّفْرِ الْاَوَّلِ.

☆☆ عبدالعزیز بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے وسط میں خطبہ ارشاد فرمایا تھا: (راوی بیان کرتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے: پہلی مرتبہ روانگی کے دن۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوعبیداللہ محمد بن احمد بن عصمۃ رملی قاضی اطروش۔ واطروش: ھذہ لفظۃ لمن باذنہ ادنی صمم وذکرہ مزی، فیمن روی عن

۲۴۲۴- اخرجه مالك في الموطا (۱/۳۴۴) باب: ما جاء في التمتع' و البيهقي في الكبرى (۵/۲۴)-

۲۴۲۵- اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/۳۴۳) و المعرفة (۷/۴۴) (۹۲۴۰-۹۲۴۱) باب: وقت الحج و العمرة' من وجوه عن الحكم عن مقسم ...... به-وقال الهيثمي في (المجمع) (۳/۲۱۸): (اخرجه الطبراني في الكبير' و فيه الحجاج بن ارطاة' و فيه كلام' وقد وثق)- اه- قلت: اخرجه البيهقي عن شعبة بن الحجاج و حمزة الزيات- ايضا- عن الحكم...... به-و علقه البخاري في الحج (۳/۴۹۰) باب رقم (۳۳)- قال ابن حجر في (الفتح) (۳/۴۹۱): (وصله ابن خزيمة و الحاكم و الدارقطني من طريق الحكم عن مقسم عنه ...... واخرجه ابن جرير من وجه آخر عن ابن عباس' قال: لا يصلح ان يحرم احد بالحج الا في اشهر الحج)- اه-

۲۴۲۶- السنن الكبرى للبيهقي (۴/۳۴۳)-

۲۴۲۷- في اسناده عبد الله بن يزيد بن الصلت الشيباني؛ قال ابو زرعة منكر الحديث- و قال ابو حاتم: متروك الحديث' و ضعفه النسائي- و الازدي: روى حديثاً في اكل البطيخ بالرطب- قال النسائي: ليس بمحفوظ- ترجمته في (تهذيب التهذيب) (۶/۷۹-۸۰)-و عبد العزيز بن الربيع بن سبرة' ذكره ابن حبان في (الثقات)' وقال: يخطيء- ينظر: التهذيب (۶/۲۲۵-۲۲۶)-

سوار بن عمارۃ۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: انساب (۱/۱۸۴) تہذیب الکمال (۱۲/۲۴۱)۔

2428- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ) قَالَ اَهَلَّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''تو جو شخص ان میں حج کو فرض کر لے''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: وہ احرام کی نیت کر لے۔

2429- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سَعِيْدٍ اَبِيْ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ فَرْضُ الْحَجِّ الْاِحْرَامُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حج کو فرض کرنے سے مراد احرام باندھنا ہے۔

•••———•••———•••

حج کے دوران فرائض' سنتیں اور واجب کون کون سے ہیں؟

حج میں کون سی چیزیں فرض ہیں' کون سی سنت ہیں اور کون سی واجب ہیں' ان سب کے بارے میں مذاہبِ اربعہ کی آراء کو شام کے مشہور محقق ڈاکٹر وہبہ زحیلی نے ایک چارٹ کی شکل میں تحریر کیا ہے' جس کا خلاصہ ہم یہاں اپنے الفاظ میں بیان کریں گے:

حج کی نیت کرنا احناف کے نزدیک شرط ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے فقہاء کے نزدیک رکن ہے۔

میقات سے احرام باندھنا چاروں مذاہب کے نزدیک واجب ہے۔

احرام باندھنے کے ساتھ تلبیہ پڑھنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔

احرام کے لیے غسل کرنا چاروں مذاہب کے نزدیک سنت ہے۔

احرام باندھنے کے وقت خوشبو لگانا چاروں مذاہب کے نزدیک سنت ہے۔

تلبیہ پڑھنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔

حج افراد اور حج قران کرنے والے شخص کے لیے طواف کرنا احناف کے نزدیک سنت ہے جبکہ مالکیوں کے نزدیک صحیح قول کے مطابق واجب ہے۔شوافع اور حنابلہ بھی اسے سنت قرار دیتے ہیں۔

طواف کی نیت کرنا احناف کے نزدیک شرط ہے' مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔

۲۴۲۹- اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/۳۴۲)-

حجرِ اسود سے طواف کا آغاز کرنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک شرط ہے۔
طواف کرتے ہوئے بیت اللہ کو آدمی کے بائیں طرف ہونا چاہیے۔ احناف کے نزدیک یہ بات واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک یہ شرط ہے۔
جو شخص چلنے پر قادر ہو اس کے لیے طواف کے دوران چلنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے' شوافع کے نزدیک سنت ہے اور حنابلہ کے نزدیک شرط ہے۔
طواف کے دوران حدث سے پاک ہونا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔
جسم' لباس اور جگہ کا پاک ہونا احناف کے نزدیک سنت ہے جبکہ دیگر فقہاء کے نزدیک شرط ہے۔
حطیم سے پرے (یعنی باہر کی طرف) طواف کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔
مسجدِ حرام کے اندر طواف کرنا چاروں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔
طواف میں سات چکر لگانا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔
طواف میں یکے بعد دیگرے چکر لگانا احناف کے نزدیک سنت ہے' مالکیوں کے نزدیک واجب ہے' حنابلہ کے نزدیک بھی واجب ہے جبکہ شوافع کے نزدیک سنت ہے۔
طواف کے دوران سترِ عورت احناف کے نزدیک واجب جبکہ باقی تینوں کے نزدیک شرط ہے۔
طواف کرنے کے بعد دو رکعات ادا کرنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے' جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ تینوں مذاہب کے نزدیک رکن ہے۔
طواف کرنے کے بعد سعی کرنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر دو مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔
سعی کے لیے نیت کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔
صفا سے سعی کا آغاز کرنا اور مروہ پر اسے ختم کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے' جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔
جو شخص چلنے کی قدرت رکھتا ہو اس کے لیے چل کر سعی کرنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے' شوافع کے نزدیک سنت ہے' حنابلہ کے نزدیک شرط ہے۔
سعی میں سات چکر لگانا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔
سعی کے تمام چکر یکے بعد دیگرے لگانا احناف کے نزدیک سنت ہے' شوافع کے نزدیک بھی سنت ہے' جبکہ مالکیہ اور حنابلہ نے اسے شرط قرار دیا ہے۔
عرفہ کی رات منیٰ میں بسر کرنا چاروں مذاہب کے نزدیک سنت ہے' عرفہ میں وقوف کرنا چاروں مذاہب کے نزدیک ر

(یعنی فرض) ہے۔

عرفہ کے اندر وقوف کرنے کے وقت کے بارے میں تمام فقہاء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے' وہ عرفہ کے دن زوال سے لے کر قربانی کے دن صبح صادق تک ہے۔ جو شخص دن کے وقت عرفہ پہنچ جاتا ہے' مغرب کے بعد تک وہاں ٹھہرے رہنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے۔ شوافع نے اسے سنت قرار دیا ہے اور حنابلہ کے نزدیک بھی یہ واجب ہے۔

حاکمِ وقت یا اسکے نائب کے ساتھ عرفہ سے روانہ ہونا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز' مغرب کے وقت میں ایک ساتھ ادا کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں فقہاء کے نزدیک سنت ہے۔

مزدلفہ میں وقوف کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے اگرچہ صبح صادق ہونے کے بعد ایک لمحے کے لیے کیا جائے۔

مالکیوں کے نزدیک بھی یہ واجب ہے اور اس کی مقدار اتنی ہونی چاہیے' جتنی دیر میں سواری تیار کی جائے' دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جائیں اور کچھ کھایا پیا جا سکے۔ جبکہ شوافع کے نزدیک بھی یہ واجب ہے اور اس کی مقدار اتنی ہوگی جتنا رات کا دوسرا نصف حصہ ہوتا ہے۔ جبکہ حنابلہ کے نزدیک نصف رات گزر جانے کے بعد بقیہ حصہ رات کا مزدلفہ میں بسر کرنا واجب ہے۔

صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک مزدلفہ میں مشعر الحرام احناف کے نزدیک مستحب ہے' مالکیوں کے نزدیک اور دیگر فقہاء کے نزدیک سنت ہے۔

قربانی کے دن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا چاروں مذاہب کے نزدیک واجب ہے۔

حج میں سر منڈوانا یا بال چھوٹے کروانا احناف' مالکیوں اور حنابلہ کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع کے نزدیک یہ فرض ہے۔

پہلے رمی کرنا' پھر قربانی کرنا' پھر سر منڈوانا یہ ترتیب احناف کے نزدیک واجب ہے اور بقیہ تین فقہاء کے نزدیک سنت ہے۔

طوافِ افاضہ چاروں مذاہب کے نزدیک فرض ہے۔

قربانی کے دنوں میں طوافِ افاضہ کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے' شوافع کے نزدیک سنت ہے' مالکیوں کے نزدیک ذوالحج کے مہینے میں یہ طواف کرنا واجب ہے اور حنابلہ کے نزدیک عید کے دن یہ طواف کرنا سنت ہے۔

طوافِ افاضہ کو جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد کرنا احناف کے نزدیک سنت ہے' مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔

ایامِ تشریق میں تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا' چاروں مذاہب کے نزدیک واجب ہے' کنکریاں مارنے کے عمل کو رات تک مؤخر نہ کرنا احناف اور شوافع کے نزدیک سنت ہے جبکہ مالکیوں اور حنابلہ کے نزدیک واجب ہے۔

ایامِ تشریق کی راتیں منیٰ میں بسر کرنا احناف کے نزدیک سنت ہے جبکہ دیگر فقہاء کے نزدیک واجب ہے' البتہ اونٹوں کے چرواہوں اور (مکہ میں آبِ زم زم پلانے والے لوگوں کا حکم مختلف ہے)۔

طوافِ وداع کرنا احناف' شوافع اور حنابلہ کے نزدیک واجب ہے جبکہ مالکیوں کے نزدیک مستحب ہے۔

جمرات کو کنکریاں مارتے ہوئے ترتیب کا خیال رکھنا احناف کے نزدیک سنت ہے جبکہ دیگر تینوں فقہاء کے نزدیک واجب ہے۔[1]

2430- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ عُثْمَانُ قَالَ لِى اَصْحَابُنَا عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرْضُ الْحَجِّ الْاِحْرَامُ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: حج کو فرض کرنے سے مراد احرام باندھنا (یعنی اس کی نیت کرنا) ہے)۔

2431- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِىُّ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ الْكِنْدِىُّ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الْمُجَالِدِ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ عَدِىِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ لِىْ وَلَتَخْرُجَنَّ الظَّعِيْنَةُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِهٰذَا الْبَيْتِ مَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ .

☆☆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

''عنقریب کوئی عورت حیرہ سے روانہ ہوگی یہاں تک کہ وہ اس گھر کا طواف کرے گی اور اسے صرف اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا (اس کے علاوہ اور کسی کا خوف نہیں ہوگا)''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن علی بن ابی بکر کندی رازی، روی عن عبدعزیز دراوردی، وابی قاسم بن ابی زناد وابیہ علی بن ابی بکر وغیرھم۔ روی عنہ ابوحاتم محمد بن ادریس، و ابوزرعۃ۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: رازی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۶/۱۲۵)۔

2432- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ - يَعْنِىْ ابْنَ الْحَكَمِ - حَدَّثَنَا

[1] الفقہ الاسلامی وادلتہ' از ڈاکٹر وہبہ زحیلی

۲۴۳۰- في اسناده شريك' وهو النخعي سيء الحفظ: كما سبق-

۲۴۳۱- تقدم- ومجالد: هو ابن سعيد' ضعيف الحديث-

۲۴۳۲- اخرجه البخاري في جزاء الصيد (۱۸۴۱) باب: لبس الخفين للمحرم اذا لم يجد النعلين' وباب: اذا لم يجد الازار' فليلبس السراويل (۱۸۴۳)' و مسلم في الحج (۲/۸۳۵) باب: ما يباح للمحرم بحج او عمرة' و ما لا يباح' و بيان تحريم الطيب عليه (۱۱۷۸)' والطبراني في الكبير (۱۲۸۱۴)' و الطحاوي في (معاني الآثار) (۲/۱۳۳)' والبيهقي في (الكبرى) (۵/۵۰)' من حديث شعبة' به-

...ز بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا ...عْبَةُ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ...لَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ يَقُوْلُ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ ...رَاوِيْلَ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے یہ ...ات ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور جس شخص کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن لے''۔

•••——•••——•••

...لت احرام والا شخص کیا پہنے؟

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: (حالت احرام والا شخص) قمیص شلوار عمامہ ٹوپی اور قباء نہیں پہنے گا اور موزے بھی نہیں ...نے گا۔ ہاں البتہ اس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے گا' حالت احرام والا شخص اپنے سر کو نہیں ...ھانپ سکتا اور چہرے کو بھی نہیں ڈھانپ سکتا' وہ خوشبو نہیں لگا سکتا' وہ اپنے سر کو نہیں منڈوا سکتا اپنے جسم کے بال صاف نہیں کر ...تا' اپنی ڈاڑھی چھوٹی نہیں کرا سکتا' ناخن نہیں تراش سکتا' ورس یا زعفران کے ساتھ عصفر کے ساتھ رنگا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتا' ...تہ اگر اسے بعد میں دھو لیا گیا ہو تو حکم مختلف ہوگا۔[1]

اس عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے مختصر القدوری کے شارح امام حداد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: اس ...اس کو جس طرح عام عادت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے' البتہ اگر کوئی شخص قمیص کو تہبند کے طور پر باندھ لیتا ہے یا شلوار کو چادر ...کے طور پر لپیٹ لیتا ہے تو اب اس پر کچھ لازم نہیں ہوگا' جہاں تک خواتین کا تعلق ہے تو وہ جس طرح کا چاہیں سلا ہوا لباس پہن ...تی ہیں' موزے پہن سکتی ہیں' البتہ عورت اپنے چہرے کو نہیں ڈھانپے گی' اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہوتا ہے''۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے' عورت کا جسم پردہ کی چیز ہے اور جو کپڑا سلا ہوا نہ ہو' اس کے ساتھ جسم کو ڈھانپنا مشکل ہوتا ہے ...اس لیے عورت کو سلا ہوا لباس پہننے کی اجازت دی گئی ہے۔[2]

---

[1] مختصر القدوری' از امام ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری' مطبوعہ موسسۃ الریان' بیروت' لبنان' ص ۱۴۲

[2] الجوہرۃ النیرۃ' از ابوبکر بن علی بن محمد الحداد الزبیدی' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت' ج ۱ ص ۳۶۷

2433- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن فضل سدوسی، ابوفضل بصری، لقبہ عارم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ثبت تغیر فی آخر عمرۃ، یہ نوویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۲۶۶)۔

2434- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْمُحْرِمِ اِذَا لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب اس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے اور جب اُس کے پاس تہبند نہ ہو تو وہ شلوار پہن لے"۔

2435- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح

وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور اگر اس کو تہبند نہ ملے تو وہ شلوار پہن لے"۔

2436- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا رِزْقُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

۲۴۳۳- اخرجه مسلم في الحج (۲/۸۳۵) باب: ما يباح للمحرم بحج او عمرة، و ما لا يباح، و بيان تحريم الطيب عليه (۱۱۷۸)، و النسائي في المناسك (۵/۱۳۳) باب: الرخصة في لبس السراويل لمن لم يجد الازار، و ابن ابي شيبة في (المصنف) (۴/۱۰۰-۱۰۱)، من حديث ابن علية- اسماعيل- عن ايوب عن عمرو بن دينار، به-واخرجه عن يزيد بن زريع عن ايوب، به- اخرجه الترمذي في الحج (۸۳۴) باب: ما جاء في لبس السراويل و الخفين للمحرم اذا لم يجد الازار و النعلين، و النسائي في مناسك الحج (۵/۱۳۵) باب: الرخصة في لبس الخفين في الاحرام لمن لم يجد النعلين، و الطبراني في الكبير (۱۲۸۱۱)- و تابعه عبد الوهاب الثقفي عن ايوب، به عند احمد (۱/۶۵)- و اخرجه ابن عيينة، و الثوري، و هشيم، و ابن جريج، جميعاً عن عمرو بن دينار، به- ورواياتهم جميعاً عن مسلم في الموضع السابق- و اخرجه حماد بن زيد عن عمرو بن دينار، به عند مسلم و ابي داود (۱۸۲۹)، و النسائي (۵/۱۳۲-۱۳۳)-

۲۴۳۵- اخرجه مسلم في الحج (۲/۸۳۶) باب: ما يباح للمحرم بحج او عمرة و ما لا يباح...... (۱۱۷۹) عن احمد بن عبد الله بن يونس حدثنا زهير ...... به-و اخرجه احمد (۳/۳۲۳) ثنا يحيى بن آدم و ابو النضر، ثنا زهير...... به- و اعاده (۳/۳۹۵) عن موسى و يحيى بن آدم، قال: ثنا زهير ...... به-

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور جس شخص کو تہبند نہ ملے وہ شلوار پہن لے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ رزق اللہ بن موسیٰ ناجی بغدادی، اسکافی، یقال: اسمہ عبد اکرم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔(روایت کے الفاظ نقل کرنے میں) یہ وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۹۴۴)۔

2437- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ . وَقَالَ عَبَّاسٌ الْمُحْرِمُ اِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ لَبِسَ الْخُفَّيْنِ وَيَقْطَعُهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ .قَالَ وَقَالَ عَمْرٌو انْظُرُوا اَيُّهُمَا كَانَ قَبْلُ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ اَوْ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے البتہ ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے''۔

عباس نامی راوی بیان کرتے ہیں: محرم کو اگر جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے البتہ وہ ان دونوں کو اس طرح کاٹ لے کہ وہ دونوں ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

عمرو نامی راوی بیان کرتے ہیں: تم اس بات کا جائزہ لو کہ کون سی روایت پہلے ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث یا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث۔

2438- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ .

۲۴۳۷- اخرجه البيهقي في الكبرى (۵۰/۵) من هذا الوجه- و اخرجه مالك في الحج (۳۲۵/۱) عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر' بنحوه- و من طريق مالك اخرجه ابن حبان (۳۷۸۷)- و اخرجه مالك في الحج (۳۲۴/۱) عن نافع عن ابن عمر' بنحوه- و من طريقه البخاري في الحج (۱۵۴۲) باب: ما لا يلبس المحرم من الثياب' و مسلم في الحج (۸۳۴/۲) باب: ما يباح للمحرم بحج او عمرة' و ما لا يباح (۱۱۷۷)' و ابو داود في المناسك (۱۸۲۴) باب: ما يلبس المحرم' و النسائي في مناسك الحج (۱۳۳/۵- ۱۳۴) باب: النهي عن لبس القميص في الاحرام' و ابن ماجه في المناسك (۲۹۲۹) باب: ما يلبس المحرم من الثياب' و باب: السراويل و الخفين للمحرم اذا لم يجد ازارا او نعلين (۲۹۳۲)' و البيهقي في الكبرى (۴۹/۵)- و اخرجه الزهري عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه' بنحوه- اخرجه البخاري في الصلاة (۳۶۶) باب: الصلاة في القميص' و في جزاء الصيد (۱۸۴۲) باب: لبس الخفين للمحرم اذا لم يجد النعلين' و مسلم و ابو داود و النسائي في المواضع السابقة-

۲۴۳۸- هكذا اخرجه سفيان عن عمرو عن ابي الشعثاء عن جابر بن زيد' و سبق قريبا من وجوه عديدة عن عمرو عن جابر بن زيد بلا واسطة' و هذا اصح و اشهر- و اخرجه الدارمي (۳۲/۲) عن ابن جريج عن عمرو عن ابي الشعثاء: اخبرني ابن عباس-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور جس شخص کو تہبند نہ ملے وہ شلوار پہن لے''۔

2439- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِزَارٌ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ. سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيَّ يَقُوْلُ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَلَيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَجُوَيْرِيَةَ بْنِ اَسْمَاءٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْمَسْجِدِ مَاذَا يَتْرُكُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهُ قَبْلَ الْإِحْرَامِ بِالْمَدِيْنَةِ. وَحَدِيْثُ شُعْبَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ هٰذَا بَعْدَ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس شخص کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن لے اور جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مسجد میں بلند آواز میں دریافت کیا: حالت احرام والا شخص کون سے کپڑوں کو ترک کرے؟ (امام دارقطنی بیان کرتے ہیں:) یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ بات احرام باندھنے سے قبل مدینہ منورہ کی ہے۔

جبکہ دیگر راویوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں اس بات کا تذکرہ ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے وہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنی تھی لہٰذا یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ حدیث کے بعد کی ہوگی۔

2440- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے البتہ وہ انہیں ٹخنوں تک نیچے سے کاٹ لے''۔

2441- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ

۲۴۴۰- اخرجه النسائي في المناسك (۵/ ۱۳۲) باب: النهي عن لبس السراويل في الاحرام؛ اخبرنا عمرو بن علي' حدثنا يحيى' حدثنا عبيد الله ..... به- و يحيى من طريق مالك عن نافع' به-واخرجه ابن ابي ذئب عن نافع' به- اخرجه البخاري في العلم (۱۳۴) باب: من اجاب السائل باكثر مما ساله-

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْقَاضِيُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَالَ رَجُلٌ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لا يَلْبَسِ الْقَمِيصَ وَلَاالْعِمَامَةَ وَلَاالسَّرَاوِيلَ وَلَاالْبُرْنُسَ وَلَاثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرْسُ وَلَاالزَّعْفَرَانُ وَلَاالْخُفَّيْنِ اِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ . وَقَالَ يُوسُفُ حَتّٰى يَكُونَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: حالت احرام والا شخص کون سے کپڑے پہنے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ قمیص نہیں پہنے گا' عمامہ نہیں پہنے گا' شلوار نہیں پہنے گا' ٹوپی نہیں پہنے گا اور ایسا کپڑا نہیں پہنے گا جس پر ورس یا زعفران لگا ہوا ہے' وہ موزے نہیں پہنے گا' البتہ اسے اگر جوتے نہ ملیں تو حکم مختلف ہے' جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن سکتا ہے' البتہ وہ ان دونوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔

یوسف نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اتنا کاٹ لے کہ وہ ٹخنوں کے نیچے تک ہو جائیں''۔

2442- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُورِيُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ الْقَوْمَسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَيْتَنِيْ اَرٰى رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يُنَزَّلُ عَلَيْهِ فَبَيْنَا نَحْنُ بِالْجِعْرَانَةِ وَالنَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ قُبَّةٍ فَاَتَاهُ الْوَحْيُ فَاَشَارَ اِلَيَّ عُمَرُ اَنْ تَعَالَ فَاَدْخَلْتُ رَاْسِيَ الْقُبَّةَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ قَدْ اَحْرَمَ فِيْ جُبَّتِهِ بِعُمْرَةٍ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ فِيْ رَجُلٍ اَحْرَمَ فِيْ جُبَّةٍ اِذْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَغِطُّ كَذٰلِكَ فَسُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ الرَّجُلُ الَّذِي سَاَلَنِي اٰنِفًا . فَاُتِيَ بِالرَّجُلِ فَقَالَ اَمَّا الْجُبَّةُ فَاخْلَعْهَا وَاَمَّا الطِّيبُ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اَحْدِثْ اِحْرَامًا . قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَنَّ اَحَدًا قَالَ ثُمَّ اَحْدِثْ اِحْرَامًا . غَيْرَ نُوحِ بْنِ حَبِيبٍ وَلَا اَحْسَبُهُ مَحْفُوظًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میری یہ خواہش تھی کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی حالت میں دیکھوں جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو' ایک مرتبہ جب ہم ''جعرانہ'' میں موجود تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں موجود تھے' آپ ایک خیمے میں تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے

۲۴۴۲- اخرجه النسائي في المناسك (۱۳۰/۵) باب: الجبة في الاحرام: نانوح به- و اخرجه البخاري في العمرة (۱۷۸۹) باب: يفعل بالعمرة مايفعل بالحج' و في جزاء الصيد (۱۸۴۷) باب: اذا احرم جاهلاً و عليه قميص' و مسلم في الحج (۱۱۸۰) باب: ما يباح للمحرم بحج او عمرة:...... و ابو داود في المناسك (۱۸۲۱) باب: الرجل يحرم في ثيابه' و النسائي في المناسك (۵/ ۱۳۰- ۱۳۲) باب: الجبة في الاحرام' و الترمذي في الحج (۸۳۶) باب: ما جاء في الذي يحرم و عليه قميص او جبة' و البيهقي في الكبرى (۵۶/۵) من طرق عن عطاء' به دون الزيادة التي زادها نوح-

اشارہ کیا کہ تم آگے آ جاؤ' میں نے اپنا سر اس خیمے میں داخل کیا' ایک شخص آیا' جس نے جبہ پہن کر عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا اور اس نے خوشبو بھی لگائی ہوئی تھی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ایسے شخص کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں جس نے جبے میں احرام کی نیت کر لی ہو' اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خراٹے لینا شروع کیا' اس کے بعد آپ کی یہ کیفیت ختم ہوئی' تو آپ نے دریافت کیا: وہ شخص کہاں ہے جس نے ابھی مجھ سے سوال کیا تھا؟ اس شخص کو لایا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک جبے کا تعلق ہے تو اسے اُتار دو اور جہاں تک خوشبو کا تعلق ہے تو اسے دھو لو اور پھر نئے سرے سے احرام باندھو۔

ابوعبدالرحمٰن (امام نسائی) نے یہ بات بیان کی ہے: میرے علم کے مطابق کسی بھی شخص نے یہ بات نقل نہیں کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو دوبارہ احرام باندھنے کی ہدایت کی' صرف نوح بن حبیب نامی راوی نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ الفاظ محفوظ نہیں ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2443- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحِمْيَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْفَارَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَاَةَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْغُرَابَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''حالتِ احرام والا شخص چوہے' بچھو' چیل' پاگل کتے اور کوے کو مار سکتا ہے''۔

•••——•••——•••

ایذاء پہنچانے والے جانوروں کا حکم

ایذاء پہنچانے والے جانوروں کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سرخسی فرماتے ہیں:

۲۴۴۳ اخرجه مسلم في الحج (۲/ ۸۵۷) باب: ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل و الحرم (۱۱۹۸)' عن ابي بكر بن ابي شيبة و ابو كريب' قال: حدثنا ابن نمير به-واخرجه حماد بن زيد عن هشام بن عروة' به- اخرجه احمد (۶/ ۱۲۲' ۲۶۱)' و مسلم في الموضع السابق- واخرجه و كيع عن هشام بن عروة به- اخرجه النسائي في المناسك (۵/ ۲۰۸) باب: ما يقتل في الحرم من الدواب-واخرجه البخاري في بدء الخلق (۶/ ۴۰۸' ۴۰۹) باب اذا وقع الذباب في شراب احدكم (۳۳۱۴)' ومسلم' و الترمذي في الحج (۲/ ۴۸۷-تحفة) باب: ما جاء ما يقتل المحرم من الدواب (۸۳۹)' و الدارمي في الحج (۲/ ۳۶-۳۷) باب: ما يقتل المحرم في احرامه' و عبد الرزاق (۸۳۷۴) من طرق عن عروة بن الزبير به- واخرجه مسلم' والنسائي في المناسك (۵/ ۲۰۸) باب: قتل الحية' و ابن ماجه في المناسك (۲/ ۱۰۳۱) باب: ما يقتل المحرم (۳۰۸۷)' و البيهقي في الكبرى (۵/ ۲۰۹) من طريق قتادة سمعت سعيد بن المسيب عن عائشة به- و اخرجه القاسم بن محمد عن عائشة' به بنحوه' لكن فيه (اربع فواسق) بدلاً من (خمس)-اخرجه مسلم في الحج (۲/ ۸۵۶) باب: ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل و الحرم (۶۶/ ۱۱۹۸)' و البيهقي في الكبرى (۵/ ۲۰۹)-وله شاهد من حديث حفصة مرفوعاً: (خمس من الدواب لا حرج على من قتلهن: الغراب' و الحداة' و الفارة' و العقرب' و الكلب العقور)- الخ- اخرجه البخاري في جزاء الصيد (۴/ ۴۲) باب: ما يقتل المحرم من الدواب (۱۸۲۸)' و مسلم في الحج (۲/ ۸۵۸) باب: ما يندب للمحرم و غيره قتله من الدواب في الحل و الحرم (۷۲/ ۱۲۰۰)' و النسائي في المناسك (۵/ ۲۱۰) باب: قتل الفارة في الحرم' جميعاً من طريق الزهري عن سالم عن ابيه عن حفصة-وله شاهد آخر عن ابن عمر مرفوعاً' بنحوه- اخرجه البخاري في بدء الخلق (۶/ ۴۰۹) باب: اذا وقع الذباب في شراب احدكم (۳۳۱۵)' و مسلم في الحج (۲/ ۸۵۹) باب: ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل و الحرم (۱۱۹۹)' و ابو داود في المناسك (۲/ ۴۲۴) باب: ما يقتل المحرم من الدواب (۱۸۴۶)' والنسائي في الحج (۵/ ۱۹۰) باب: قتل الغراب' و ابن ماجه في المناسك (۲/ ۱۰۳۱) باب: ما يقتل المحرم (۳۰۸۸)-

حالت احرام والے شخص پر اگر کوئی درندہ حملہ کر دیتا ہے تو حالت احرام والا وہ شخص اس درندے کو قتل کر سکتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ ایذاء پہنچانے والے جانوروں کا استثناء بیان کیا ہے' آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ جانور فاسق ہیں' جن کو حرم میں اور حرم کے علاوہ قتل کیا جا سکتا ہے''۔

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''حالتِ احرام والا شخص سانپ' بچھو' چوہے' چیل' کوے اور باؤلے کتے کو قتل کر دے تو اس پر کوئی فدیہ لازم نہیں ہوگا''۔

اسی طرح اگر حالت احرام کے بغیر شخص ان جانوروں کو حرم کی حدود میں قتل کر دیتا ہے تو اس پر بھی کوئی فدیہ لازم نہیں ہوگا' کیونکہ ان جانوروں کو مار دینا مطلق طور پر مباح ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حالتِ احرام والے شخص کے لیے شکار کرنے کو منع کیا ہے' یہ حدیث اس حکم کے ساتھ اس کی وضاحت شمار ہوگی۔

ان پانچ مخصوص جانوروں کے علاوہ جو دوسرے درندے ہیں' جن کا گوشت بھی نہیں کھا جا سکتا' اگر حالتِ احرام والا شخص ابتداء میں ان میں سے کسی درندے کو قتل کر دیتا ہے تو ہمارے نزدیک اس شخص پر فدیہ کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس پر کوئی فدیہ لازم نہیں ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پانچ مخصوص جانوروں کا استثناء اس لیے کیا ہے کیونکہ ان کی فطرت میں ایذاء رسانی پائی جاتی ہے اور جس بھی جانور کی فطرت میں ایذاء رسانی پائی جاتی ہو' وہ ان پانچ جانوروں کے حکم میں ہوگا اور قرآن مجید کے اس عمومی حکم سے مستثنیٰ ہوگا' یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے' جس کا مفہوم یہ بنتا ہے' جو جاندار ایذاء پہنچاتے ہیں' ان کے علاوہ جو جانور ہیں' ان کا شکار نہ کرو تو جب قرآن کی آیت کا یہ مفہوم ہوگا' تو نص کے اعتبار سے صرف ان جانوروں کا شکار ممنوع ہوگا جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا اور جو ایذاء پہنچانے والے نہیں ہیں۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن ابولہب کے لیے یہ دعائے ضرر کی تھی:

''اے اللہ! اس پر اپنے ایک کتے کو مسلط کر دے' تو ایک شیر نے اسے پھاڑ کھایا تھا۔

اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے' باؤلے کتے کے حکم میں شیر بھی شامل ہوگا۔

ہماری دلیل یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب تم حالت احرام میں ہو' تو تم شکار کو قتل نہ کرو''۔

یہاں پر شکار کا لفظ تمام وحشی جانوروں کو بھی شامل ہوگا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحت کے ساتھ پانچ جانوروں کا استثناء کیا ہے' یہ بھی اس بات کی واضح دلیل ہے' ان پانچ مخصوص جانوروں کے علاوہ دیگر تمام جانوروں کا قرآن کی نص کے اعتبار سے قتل ممنوع ہوگا' اگر ایذاء رسانی کی علت کی بنیاد پر دیگر جانوروں کو قتل کرنا جائز ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچ مخصوص جانوروں کو استثناء کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوتا' پھر ان پانچ جانوروں کے مقابلے میں دیگر جانوروں میں ایذاء کی صفت کم پائی جاتی ہے کیونکہ

ان پانچ مخصوص جانوروں کی فطرت میں ایذاء رسانی کے ساتھ ساتھ ابتدائی طور پر ایذاء پہنچانے کی کیفیت بھی شامل ہے جبکہ باقی قسم کے جانور ایذاء رسانی میں پہل نہیں کرتے ہیں جب تک خود ان کو ایذاء نہ پہنچائی جائے۔[1]

2444- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِی الرَّبِیعِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلاَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ وَبَرَةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ یَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الذِّئْبَ وَالْغُرَابَ وَالْحِدَاةَ وَالْفَارَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حالتِ احرام والا شخص بھیڑیئے کوے چیل اور چوہے کو مار سکتا ہے۔

2445- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَکِیلُ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِیدِ اَبُوْ بَدْرٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا وَبَرَةُ وَنَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ وبرۃ بن عبدالرحمٰن مسلی، ابوخزیمۃ، ابوعباس کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۴۴۷)۔

2446- حَدَّثَنَا یُوسُفُ بْنُ یَعْقُوبَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ الرَّبِیعِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَی رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ لُبْسِ الْقَمِیصِ وَالاَقْبِیَةِ وَالسَّرَاوِیلاَتِ وَالْخُفَّیْنِ اِلَّا اَنْ لَّا یَجِدَ نَعْلَیْنِ وَلَایَلْبَسْ ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ اَوْ وَرْسٌ یَعْنِی الْمُحْرِمَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (احرام کی حالت میں) قمیض پہننے قبا پہننے اور موزے پہننے سے منع کیا ہے البتہ جس کو جوتے نہ ملیں (اس کا حکم مختلف ہے)۔ حالتِ احرام والا شخص ایسا کپڑا نہیں پہنے گا جس پر زعفران یا ورس لگا ہوا ہو۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے: حالتِ احرام والا شخص یہ کام نہیں کر سکتا۔

2447- حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِی بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِشْدِینَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَیْدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الْغُمْرِ ح وَاَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ

[1] المبسوط از شیخ ابوبکر سہیل بن احمد سرخسی مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

۲۴۴۶- اخرجه مسلم في الحج (۲/ ۸۵۹) باب: ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل و الحرم و النسائي في المناسك (۵/ ۱۹۰) باب: قتل العقرب و ابن ماجه في المناسك (۲/ ۱۰۳۱) باب: ما يقتل المحرم (۳۰۸۸) و احمد في (المسند) (۲/ ۵۴) و ابن حبان في صحيحه (۳۹۶۱) و الطحاوي في (شرح المعاني) (۲/ ۱۶۵) جميعاً عن عبيد الله ...... به-

۲۴۴۷- كذا اخرجه الدارقطني بهذا الاسناد و اللفظ - وقد تقدم باسناد و لفظ آخرين - فراجع: (فتح الباري) (۳/ ۴۶۷)-

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الْغُمْرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْغَالِيَةِ الْجَيِّدَةِ عِنْدَ اِحْرَامِهِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ یہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھتے وقت بہترین خوشبو لگائی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن ابی غمر مصری ابوزید، روی عن معاویۃ بن یحییٰ اطرابلسی، وعبدالرحمٰن ابن قاسم۔ روی عنہ ابوطاھر احمد ابن عمرو بن سرح وغیرہ۔ وذکرہ ابن ابی حاتم فلم یذکر فیہ جرحاً ولا تعدیلاً۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۵/۲۷۴-۲۷۵)۔

2448- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمُحْرِمُ يَشُمُّ الرَّيْحَانَ وَيَدْخُلُ الْحَمَّامَ وَيَنْزِعُ ضِرْسَهُ وَيَفْقَأُ الْقُرْحَةَ وَاِذَا انْكَسَرَ ظُفُرُهُ اَمَاطَ عَنْهُ الْاَذٰى .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حالتِ احرام والا شخص ریحان (نامی خوشبودار) پھول کو سونگھ سکتا ہے' وہ حمام میں داخل ہوسکتا ہے' دانت نکلوا سکتا ہے' پھوڑے کو چیر سکتا ہے' جب اس کا ناخن ٹوٹ جائے تو اپنے آپ سے تکلیف دہ چیز کو دور کرسکتا ہے۔

2449- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ وَرُبَّمَا ذَكَرَهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا بَاْسَ بِالْهِمْيَانِ وَالْخَاتَمِ لِلْمُحْرِمِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حالتِ احرام والے شخص کے لیے پٹکہ (کمر کا بیلٹ) اور انگوٹھی استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

2450- حَدَّثَنَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَبُوْ عُبَيْدٍ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ بْنُ بَرْدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلْمُحْرِمِ فِی الْخَاتَمِ وَالْهِمْيَانِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: حالتِ احرام والے شخص کو انگوٹھی پہننے اور پٹکہ

2448- اخرجه البيهقي في (المعرفة) (۷/۱٦۲) في الحج' باب: شم الريحان (۹٦٦۳) من طريق الدارقطني' به- و علقه البخاري عن ابن عباس في الحج (۳/٤٦۳) باب: الطيب عند الاحرام' باب رقم (۱۸)-

2449- اخرجه البيهقي في سننه (٦۹/٥) كتاب الحج' باب المحرم يلبس المنطقة و الهميان للنفقة و الخاتم' من طريق الدارقطني' به- وذكره ابن حجر في (الفتح) (۳/٤٦٤)' قال: (واخرجه ايضاً- يعني: الدارقطني- من طريق شريك عن ابي اسحاق عن عطاء- و ربما ذكره عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال...... والاول اصح- و اخرجه الطبراني و ابن عدي في (الكامل) من وجه آخر عن ابن عباس مرفوعاً' و اسناده ضعيف)-

(کمر کا بیلٹ) باندھنے کی اجازت دی گئی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابو ولید بن برد: محمد بن احمد بن بردانطا کی، روی عن ھیثم بن جمیل وابیہ وغیرھما۔ قال ابن ابی حاتم: ادرکتہ ولم اسمع عنہ کتب ی بشیء یسیر من فوائدہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۷/۱۸۳-۱۸۴)۔

2451- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا بَاْسَ بِالْخَاتَمِ لِلْمُحْرِمِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں: حالتِ احرام والے شخص کے انگوٹھی پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2452- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

2453- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُنَادِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا اِذَا سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا هَبَطْنَا سَبَّحْنَا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کرتے تھے تو جب بلندی پر چلتے تو تکبیر کہتے اور جب پستی کی طرف اُترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

2454- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِي الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ مِنْ سُنَّةِ الْحَجِّ اَنْ لَّا يُحْرِمَ بِالْحَجِّ اِلَّا فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ .تَابَعَهُ شُعْبَةُ وَحَمْزَةُ الزَّيَّاتُ وَاَبُو الْقَاسِمِ هُوَ مِقْسَمٌ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بات بیان کرتے ہیں: حج کی سنت میں یہ بات شامل ہے' آدمی حج کا احرام حج کے مہینے میں باندھے۔

بعض دیگر راویوں نے اس کی متابعت کی ہے' اس کے راوی ابوالقاسم کا نام مقسم ہے جو عبداللہ بن حارث کے آزاد

۲۴۵۳- اخرجہ احمد (۳/۳۳۳)' و النسائي في عمل اليوم و الليلة رقم (۵۴۱) من طريق اشعث عن الحسن بہ- و اخرجہ البخاري في صحيحہ (۶/۱۴۰) كتاب الجهاد و السير' باب التسبيح اذا هبط و اديا' الحديث (۲۹۹۳)' و في باب التكبير اذا علا شرفا' الحديث (۲۹۹۴) النسائي في عمل اليوم و الليلة رقم (۵۴۲)' و الدارمي رقم (۲۶۷۷ ط : هاشمي)' و ابن خزيمة رقم (۲۵۶۲)' و البيهقي (۵/۲۵۹) طريق حصين بن عبد الرحمن عن سالم بن ابي الجعد' بہ-

۲۴۵۴- اخرجہ البيهقي (۴/۳۴۳) كتاب الحج' باب لا يهل بالحج في غير اشهر الحج من طريق الدارقطني' بہ-

...ام ہیں۔

2455- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الرَّجُلِ يُحْرِمُ بِالْحَجِّ فِي غَيْرِ اَشْهُرِ الْحَجِّ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ مِنَ السُّنَّةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا تھا: جس شخص نے حج کے مہینوں سے پہلے ہی حج کا احرام باندھ لیا' انہوں نے فرمایا تھا: یہ بات سنت نہیں ہے۔

2456- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ اُهِلُّ بِالْحَجِّ قَبْلَ اَشْهُرِ الْحَجِّ قَالَ لَا.

☆☆ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا حج کے مہینے شروع ہونے سے پہلے احرام باندھا جا سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں!

2457- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ) لِئَلَّا يُفْرَضَ الْحَجُّ فِي غَيْرِهِنَّ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''حج کے مہینے طے شدہ ہیں''۔

اس کی وجہ یہ ہے: کوئی شخص اس سے پہلے حج کا احرام نہ باندھ لے۔

2458- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ الِاشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُولُ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں: وہ حج میں شرط مقرر کرنے کا انکار کرتے تھے اور فرماتے تھے: کیا تمہارے لیے تمہارے نبی کی سنت کافی نہیں ہے۔

2459- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِهٰذَا وَقَالَ اَمَا حَسْبُكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَشْتَرِطُ فَاِنْ حَبَسَ اَحَدَكُمْ حَابِسٌ فَاِذَا وَصَلَ اِلَى الْبَيْتِ طَافَ بِهِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيَحْلِقُ اَوْ يُقَصِّرُ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

۲۴۵۶- اخرجه البيهقي في سننه (٤/٣٤٣) من طريق ابن جريج به-

۲۴۵۷- اخرجه البيهقي في سننه (٤/٣٤٣) من طريق الدارقطني به-

۲۴۵۸- اخرجه البخاري في صحيحه (٤/٤٧٢) كتاب المحصر باب الاحصار في الحج الحديث (١٨١٠) من طريق عبد الله قال: اخبرنا معمر عن الزهري قال: حدثني سالم عن ابن عمر- واخرجه- ايضاً- في الموضع ذاته من طريق عبد الله عن يونس عن الزهري عن سالم عن ابن عمر نحوه- وسياتي من طريق عبد الرزاق عن معمر-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نقل کی گئی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: (انہوں نے فرمایا:) تمہارے تمہارے نبی کی سنت کافی ہے آپ نے کوئی شرط مقرر نہیں کی تھی اگر کوئی شخص کسی وجہ سے سفر جاری نہ رکھ سکے تو جب بھی وہ اللہ تک پہنچ جائے تو اس کا طواف کرے صفا و مروہ کا طواف کرے اور پھر سر منڈوا لے یا بال چھوٹے کروا لے اور اس پر سال حج کرنا لازم ہوگا۔

2460- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيدُ الْحَجَّ وَاَنَا شَاكِيَةٌ فَقَالَ حُجِّي وَاشْتَرِطِي اَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي .

قَالَ مَعْمَرٌ وَاَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں لیکن میں بیمار ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ارادہ کرلو اور یہ شرط رکھو کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی وہیں احرام کھول دوں گی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

2461- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّ طَاوُسًا وَعِكْرِمَةَ اَخْبَرَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ ضُبَاعَةُ بِنْتُ الزُّبَيْرِ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ اِنِّي امْرَاَةٌ ثَقِيلَةٌ وَاِنِّي اُرِيدُ الْحَجَّ فَكَيْفَ تَاْمُرُنِي اَنْ اُهِلَّ قَالَ اَهِلِّي وَاشْتَرِطِي اَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي . قَالَ فَاَدْرَكَتْ.

۲۴۶۱- اخرجه عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة، و من طريق عبد الرزاق اخرجه مسلم في الحج (۱۲۰۷) باب: جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض و نحوه، و النسائي في المناسك (۶۸/۵) باب: الاشتراط في الحج، و احمد في المسند (۶/...) و البيهقي في الكبرى (۲۲۱/۵)، و الطبراني في (الكبير) (۲۴/رقم ۸۳۳)، و ابن الجارود في (المنتقى) (۴۲۰)، و ابن حبان (...) طريق عبد الرزاق، به- ورواه هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة- اخرجه البخاري في النكاح (۵۰۸۹)، باب: الاكفاء في الدين، و ... في الموضع السابق، و كذلك النسائي (۱۶۸/۵)، و احمد ۶۰/۲۰۲)، و الطبراني (۲۴/رقم ۸۳۴- ۸۳۵)- واخرجه مسلم في الحج (...) باب: اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض و نحوه، و النسائي في الحج (۱۶۸/۵) باب: الاشتراط في الحج، و ابن ماجه في الحج (...) باب: الشرط في الحج، و احمد (۳۳۷/۱)، و البيهقي (۲۲۱/۵) من طريق ابن جريج باسناده الذي هنا عند الدارقطني- ورواه عبد ... الجزري عن طاوس و عكرمة، به- اخرجه الطبراني (۱۲۰۴۳)- ورواه هلال بن خباب عن عكرمة عن ابن عباس ... به- اخرجه ابو داود ... الحج (۱۵۶/۲) باب: الاشتراط في الحج (۱۷۷۶)، و الترمذي في الحج (۲۷۸/۲) باب: ما جاء في الاشتراط في الحج (۹۴۱)، كلاهما عن ... بن العوام عن هلال بن خباب ... به- ورواه حبيب بن يزيد عن عمرو بن هرم عن سعيد بن جبير وعكرمة عن ابن عباس ... به- ... مسلم في الحج (۸۶۸/۲- ۸۶۹) باب: جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض، و نحوه (۱۲۰۸)- و اخرجه عطاء عن ابن عباس، اخرجه مسلم في الموضع السابق- قال الترمذي: (و العمل على هذا عند بعض اهل العلم- يرون الاشتراط في الحج- و يقولون ان اشترط، فعرض له مرض او عذر، فله ان يحل ويخرج من احرامه- و هو قول الشافعي و احمد و اسحاق- و لم ير بعض اهل العلم الا... في الحج- وقالوا: ان اشترط، فليس له ان يخرج من احرامه، و يرونه كمن لم يشترط)- اه-

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیّدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔
انہوں نے کہا: میں بھاری بھرکم عورت ہوں اور میں حج کرنا چاہتی ہوں تو آپ مجھے احرام کے بارے میں کیا ہدایت کرتے ہیں؟
نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم احرام باندھ لو اور یہ شرط عائد کرو کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی وہاں احرام کھول دوں گی۔
راوی کہتے ہیں: انہوں نے وہ حج کرلیا تھا۔

2462- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّ طَاوُسًا وَعِكْرِمَةَ اَخْبَرَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2463- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُنَخِّلٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَكِّيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2464- حَدَّثَنَا الْقَاضِىْ اَبُوْ عُمَرَ وَالْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ الْقُلُوْسِيُّ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ هَمَّامٍ الْخَارِكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ ضُبَاعَةَ اَنْ تَشْتَرِطَ .
سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ضباعہ کو یہ ہدایت کی تھی (کہ وہ احرام باندھتے ہوئے) شرط عائد کریں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صلت بن محمد بن عبدالرحمٰن بصری، ابوہمام، خارکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا۔ یہ راوی دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر (۲۹۹۴)۔وفی (ط): خازکی، بالزای معجمۃ۔

2-باب الْمَوَاقِيتِ.

باب 2: مواقیت کا بیان

2465- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ .وَاَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ .
حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ عراق کے لئے ذاتِ عرق کو میقات مقرر کیا تھا۔

•••———•••———•••

میقات کے احکام

میقات کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سرخسی تحریر کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ حدیث ہم تک پہنچی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے رہنے والوں کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر کیا ہے' اہلِ شام کے لیے جحفہ کو' اہلِ نجد کے لیے قرن کو' یمن کے رہنے والوں کے لیے یلملم کو اور عراق کے رہنے والوں کے لیے ذاتِ عرق کو میقات مقرر کیا ہے۔

یہ روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت میں چار مواقیت کا ذکر ہے' اس میں اہلِ عراق کے لیے ذاتِ عرق کے میقات ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت اس بارے میں منقول ہے' اس میں تین مواقیت کا ذکر ہے۔ اس روایت میں ذاتِ عرق اور یلملم کا تذکرہ نہیں ہے۔

ان روایات میں اس بات کی دلیل موجود ہے' جو شخص مکہ جانے کے ارادے کے تحت ان مواقیت تک پہنچ جاتا ہے' اس مقام پر احرام باندھنا اس کے لیے لازم ہو جاتا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی فائدے کے بغیر اس جگہ کو میقات مقرر نہیں کیا ہوگا لہٰذا اس مقام پر پہنچنے کے بعد احرام باندھے بغیر یہاں سے گزرنا ممنوع ہوگا۔ ان مواقیت سے پہلے احرام باندھنے یا نہ باندھنے کے بارے میں گنجائش پائی جاتی ہے۔

احادیث کے ظاہری مفہوم کے حوالے سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: میقات پر احرام باندھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے تاہم ہمارے علمائے احناف اس بات کے قائل ہیں: میقات تک پہنچنے تک احرام باندھنے میں تاخیر کرنا (یعنی وہاں سے احرام باندھے بغیر گزر جانا) جائز نہیں ہے۔ اور یہ بات زیادہ فضیلت رکھتی ہے' میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیا جائے کیونکہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص مسجدِ اقصیٰ سے احرام باندھ کر حرام تک جائے' اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں اور ایسے شخص کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے (قرآن کے یہ الفاظ) ''تم اللہ کے لیے حج اور عمرے کو مکمل کرو'' کی تفسیر میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حج اور عمرے کو مکمل کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے' انسان اپنے گھر سے احرام باندھ لے۔

(علامہ سرخسی نے تحریر کیا ہے:) ہم تک یہ روایت بھی پہنچی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہم نے میقات مقرر کیا ہے یہ اس شخص کے لیے ہے جو وہاں رہتا ہو اور اس شخص کے لیے بھی ہے جو اس کے دوسری جانب سے (مکہ

رف آ رہا ہو) اگرچہ وہ وہاں کا رہنے والا نہ ہو۔ جبکہ اس نے حج یا عمرے کا ارادہ کیا ہو۔

اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے' جو شخص مکہ جانے کے ارادے سے اس میقات سے گزرے گا' اس پر احرام ندھنا لازم ہوگا۔ خواہ وہ میقات والی جگہ کا رہائشی ہو یا نہ ہو۔ کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ باہر کا رہنے والا جو شخص حرم کی حدود میں رہا ہو' جب وہ حج کا ارادہ کرے گا' تو اس کے احرام باندھنے کے لیے میقات وہ جگہ ہوگی جو اہلِ مکہ کا میقات ہے۔

امام شافعی عِشاللہ نے اس روایت کے ظاہری الفاظ کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے' جو شخص حج یا عمرے کے ارادے کے ساتھ مکہ جا رہا ہو وہ احرام کے بغیر میقات سے نہیں گزر سکتا' جو شخص جنگ کے ارادے سے مکہ کی طرف جا رہا ہو اس پر احرام ندھنا شرط نہیں ہوگا کیونکہ نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے دن احرام باندھے بغیر مکہ میں داخل ہوئے تھے۔ جو شخص تجارت کے لیے یا قرض وصول کرنے کے لیے یا اسی نوعیت کے کسی اور کام کے لیے مکہ جانا چاہتا ہے' اس کے بارے میں امام شافعی عِشاللہ کے دو وال ہیں: ایک قول کے مطابق ایسے شخص پر احرام باندھنا لازم نہیں ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: احرام باندھنا بذاتِ خود عبادت نہیں ہے بلکہ حج کے افعال کی ادائیگی کے لیے احرام باندھا جاتا ہے' اسی لیے جو شخص حج یا عمرے کا ارادہ نہیں رکھتا' اس کے حق میں حرم ا سرزمین بھی دیگر مقامات کی طرح ہوگی' لہٰذا ایسے شخص پر احرام باندھنا لازم نہیں ہوگا۔

ہمارا (یعنی احناف کا) مؤقف یہ ہے: جو بھی شخص مکہ میں جانا چاہتا ہو' اس کے لیے احرام باندھے بغیر میقات سے گزرنا ائز نہیں ہے خواہ وہ حج کے ارادے سے مکہ جانا چاہتا ہو یا جنگ کرنے کے لیے جا رہا ہو یا تجارت کرنا مقصد ہو' اس کی دلیل حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے: نبی اکرم ﷺ کے فتح مکہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی تھی:

''اللہ تعالیٰ نے مکہ کو اس وقت حرم مقرر کیا تھا جب اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ مجھ سے پہلے اور میرے بعد کسی بھی شخص کے لیے یہاں جنگ کرنا جائز نہیں ہے اور میرے لیے بھی صرف ایک مخصوص وقت کے لیے مکہ میں جنگ کرنا جائز ہوا تھا' اب اس کے بعد قیامت تک کے لیے مکہ میں جنگ کرنا حرام قرار دے دیا گیا ہے''۔

اس روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' نبی اکرم ﷺ کو مکہ میں جنگ کرنے کی اجازت حاصل ہوئی تھی اور یہ وقت کے ایک مخصوص حصے تک کے لیے تھی جیسا کہ آپ نے خود یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میرے لیے ایک مخصوص وقت کے لیے یہاں قتال کرنا حلال ہوا ہے۔

اب نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی کے لیے بھی یہ بات حلال نہیں ہے اور اس حدیث سے یہ بات پتہ چل جاتی ہے' جنگ کرنے کے لیے احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہونا نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت تھی اور یہ خصوصیت اسی وقت ظاہر ہوسکتی ہے' جب دوسرے کے لیے یہ حکم ہو کہ وہ احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہو ہی نہیں سکتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میں احرام کے بغیر میقات میں داخل ہو گیا ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم میقات تک واپس جاؤ اور وہاں سے احرام باندھو' ورنہ تمہارا حج ٹھیک نہیں ہوگا' کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' کوئی بھی شخص احرام باندھے بغیر

میقات سے نہ گزرے۔

اس کی وجہ یہ ہے: جو بھی شخص حج یا عمرے کے ارادے کے تحت مکہ میں داخل ہونا چاہتا ہے اس پر لازم ہے وہ اس سرز
کے عزت اور شرف کے اظہار کے لیے احرام باندھ لے۔ اس حوالے سے حج کے افعال ادا کرنا یا نہ کرنا برابر کی حیثیت رکھ
ہوں گے اس لیے جو شخص مکہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرتا ہے اس پر یہ بات لازم ہے وہ میقات سے ہی احرام باندھ لے ال
جو شخص میقات کے اندر کے علاقے میں (یعنی جو مکہ کی سمت میں ہو) رہائش پذیر ہو وہ اپنے کسی ذاتی کام کے تحت احرا
باندھے بغیر مکہ شہر میں داخل ہو سکتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک قول کے مطابق یہ بھی جائز نہیں ہے۔

ہماری دلیل وہ روایت ہے جس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکڑیاں چننے والوں
اس بات کی اجازت دی تھی کہ وہ احرام باندھے بغیر مکہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔

اور ظاہری طور پر بھی یہ بات ہے یہ لوگ میقات کے باہر سے اندر نہیں آتے ہیں اس سے یہ لازم ہوگا کہ جو لوگ میقا
کے اندر رہتے ہیں وہ احرام کے بغیر مکہ جا سکتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے اور مدینہ منورہ جانے کے لیے نکلے جب آپ بیداء
مقام پر پہنچے تو آپ کو اطلاع ملی کہ مدینہ منورہ کے حالات ٹھیک نہیں ہیں تو آپ احرام باندھے بغیر واپس مکہ چلے گئے تھے۔

اس کی وجہ یہی ہے جو شخص میقات کے اندر رہتا ہے وہ اہل مکہ کی مانند ہوگا کیونکہ اسے مکہ میں آنے جانے کی ضرور
پیش آتی رہے گی اس کی ضروریات مکہ کے رہنے والوں سے متعلق ہوں گی تو جس طرح مکہ کے رہنے والوں کے لیے یہ با
جائز ہے وہ اپنی ضروریات کے پیش نظر مکہ سے باہر جا سکتے ہیں اور پھر احرام باندھے بغیر مکہ میں آ سکتے ہیں تو اسی طرح اہ
میقات کے لیے بھی یہ بات جائز ہوگی۔

اگر ہم یہ کہیں کہ ہر وقت ان پر احرام باندھنا لازم ہے تو یہ واضح طور پر ضرر ہوگا۔[1]

2466- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ مِثْلَهُ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

---

[1] المبسوط از شیخ ابوبکر سہیل بن احمد سرخسی، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت

۲٤٦٥- اخرجه ابو يعلى (٤/١٥٦-١٥٧) (٢٢٢٢)، و الطحاوي في (المعاني) (٢/١١٩)، و البيهقي في الكبرى (٥/٢٨)، من طريق حجاج ارطاة...... به- وقال الهيثمي في (المجمع) (٢/٢١٩): (اخرجه احمد، و فيه الحجاج بن ارطاة، و فيه كلام و قد وثق)- اه- و رواه ابن جر اخبرني ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله...... به مرفوعاً- اخرجه مسلم في الحج (٢/٨٤٠-٨٤١) باب: مواقيت الحج و العمرة (١١٨٢) و الطحاوي في (شرح المعاني) في الحج (٢/١١٨، ١١٩) باب: المواقيت، و ابن خزيمة (٤/١٥٩-١٦٠)، و احمد (٢/٢٣٢)، و الشافعي (١/٢٩٠) الباب الثاني: في مواقيت الحج و العمرة الزمانية و المكانية (٧٥٦) به مطولاً- و رواه ابراهيم بن يزيد الخوزي عن ابي الزبير...... وزاد فيه: (ثم اقبل بوجهه للافق، ثم قال: (اللهم اقبل قلوبهم)- اه- و الخوزي ضعيف: كما سبق- و من ثم قال الهيثمي (الزوائد) (٢/١١-١٢): (هذا اسناد ضعيف......)، و اعله بالخوزي- و رواه ابن لهيعة عن ابي الزبير عن جابر، به- اخرجه احمد (٢/٣٣٦) البيهقي (٥/٢٧)- و ابن لهيعة ضعيف-

۲٤٦٦- قال الزيلعي في (نصب الراية) (٣/١٤): (و الحجاج غير محتج به)- اه-

2467-اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ وَقَّتَ لاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ .

عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ذاتِ عرق کو اہلِ عراق کے لئے میقات مقرر کیا تھا۔

2468- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ.

وَعَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالاَ وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ لاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ .

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے اور یہ کہا ہے:) اہلِ عراق کے لئے ذاتِ عرق کو میقات مقرر کیا تھا۔

2469- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو هَاشِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَّتَ لاَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلاَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ .

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم نے اہلِ مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ کو' اہلِ یمن کے لئے یلملم کو' اہلِ شام اور اہلِ مصر کے لئے جحفہ کو اور اہلِ عراق کے لئے ذاتِ عرق کو میقات مقرر کیا تھا۔

2470- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنِي زُرَارَةُ بْنُ كُرَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو السَّهْمِيُّ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ بِمِنًى .وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَوَقَّتَ لاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ اَنْ يُهِلُّوا مِنْهَا وَذَاتَ عِرْقٍ لاَهْلِ الْعِرَاقِ .

حضرت حارث بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اُس وقت منیٰ میں موجود تھے۔ (اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ بیان کیا ہے:) آپ نے اہلِ یمن کے لئے یلملم کو میقات

۲۴۶۹- اخرجه ابو داود في الحج (۲/ ۲۵٤-۲۵۵) باب: في المواقيت (۱۷۳۹)' و النسائي في المناسك (۵/ ۱۳۵) باب: ميقات اهل العراق' و الطحاوي في المعاني (۲/ ۱۱۸) باب: المواقيت' و البيهقي في الكبرى (۵/ ۲۸) باب: ميقات اهل العراق' و ابن عدي في الكامل (۱/ ٤۱۷)' من طريق افلح بن حميد' به-قال ابن عدي: [illegible] لنا ابن صاعد: كان احمد بن حنبل ينكر هذا الحديث- مع غيره- على افلح بن حميد)- قال ابن عدي: (وانكار احمد على افلح في هذا الحديث قوله: (ولاهل العراق ذات عرق)' و لم ينكر الباقي من اسناده و متنه)- اه-

۲۴۷۰- اخرجه ابو داود في الحج (۲/ ۲۵٦- ۲۵۷) باب: في المواقيت (۱۷٤۲)' و البيهقي في الحج (۵/ ۲۸) باب: ميقات اهل العراق' من طريق زرارة بن كريم ...... به-

مقرر کیا کہ وہ لوگ وہاں سے احرام باندھیں گے اور اہلِ عراق کے لئے ذاتِ عرق کو (میقات مقرر کیا۔)

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زرارۃ بن کریم بن حارث سہمی باھلی، لہ رویۃ، وذکرہ ابن حبان فی ثقات تابعین۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۲۱)۔

2471- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّاَبُوْ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُسْاَلُ عَنِ الْمُهَلِّ فَقَالَ سَمِعْتُ ثُمَّ انْتَهٰى اُرَاهُ يُرِيْدُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيْقُ الْاُخْرٰى مِنَ الْجُحْفَةِ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَّمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ وَّمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَّلَمْلَمَ.

ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو سنا' ان سے احرام باندھنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کی: اہلِ مدینہ کے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے' جبکہ دوسرے راستے سے جحفہ ہے۔ اہلِ عراق کی مخصوص جگہ ذاتِ عرق ہے۔ اہلِ نجد کی مخصوص جگہ قرن ہے۔ اور اہلِ یمن کے احرام باندھنے کی جگہ یلملم ہے۔

2472- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ رَفَعَاهُ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهٗ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا- قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ- وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ- اَوْ قَالَ اَلَمْلَمَ- قَالَ فَهِيَ لَهُمْ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ- وَقَالَ عَمْرٌو مِنْ اَهْلِهٖ وَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ مِّنْ حَيْثُ اَنْشَاَ- كَذٰلِكَ فَكَذٰلِكَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا .تَابَعَهٗ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ وَّخَالَفَهُمْ يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ فَاَسْنَدَهٗ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ کو اہلِ شام کے لئے جحفہ کو' اہلِ نجد کے لئے قرن کو (ایک روایت میں لفظ قرن المنازل منقول ہے۔) اہلِ یمن کے لئے یلملم کو (ایک روایت میں لفظ الملم منقول ہے۔) میقات مقرر کیا ہے۔ یہ ان علاقوں اور ان کے دوسری طرف سے آنے والوں کے لئے ہے۔ جو شخص حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتا ہو' لیکن جو ان جگہوں کے (مکہ کی طرف والے حصے) میں رہتا ہو (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) وہ اپنے گھر سے احرام باندھے گا (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:)

۲۴۷۲- اخرجہ البخاری فی الحج (۴/۲۸۷- ۳۰۸) باب: مہل اہل الشام (۱۵۲۶) و مسلم فی الحج (۲/۸۳۸) باب: مواقیت الحج و العمرۃ (۱۱۸۱) و ابو داود فی الحج (۱۷۳۸) و النسائی فی المناسک (۵/۱۲۲- ۱۲۴) و ابن خزیمۃ فی الحج (۴/۱۵۸- ۱۵۹) و البیہقی فی الکبریٰ (۵/۲۹) من طرق عن طاوس بہ۔

ں سے چاہے احرام باندھ لے۔ یہاں تک کہ اہلِ مکہ بھی مکہ ہی میں احرام باندھ لیں گے۔

2473- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ مَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2474- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ دَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ رٍ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَتَانِىْ جِبْرِيْلُ فَاَمَرَنِىْ اَنْ اٰمُرَ حَابِىْ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ . لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ.

خلاد بن سائب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: جبریل میرے پاس آئے اور ں نے مجھ سے کہا: میں اپنے ساتھیوں کو یہ ہدایت کروں کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں۔

2475- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَكَرِيَّا التَّمَّارُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُمَوِيُّ قَالَ سَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ بِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ سَاَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى مَغْفِرَتَهُ وَرِضْوَانَهُ وَاسْتَعَاذَ بِرَحْمَتِهِ مِنَ ارِ .قَالَ صَالِحٌ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ كَانَ يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ اِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ اَنْ يُّصَلِّىَ عَلٰى بِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

عمارہ بن خزیمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ تلبیہ پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ ے مغفرت اور رضامندی کے حصول کی دعا مانگی اور جہنم سے اس کی رحمت کی پناہ مانگی۔

قاسم بن محمد کہتے ہیں: آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ تلبیہ پڑھ کر فارغ ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صالح بن محمد بن زائدۃ مدنی ابوواقد لیثی صغیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۹۰۱)۔

۲۴۷۴- اخرجه مالك في الحج (۱/۳۳٤) باب: رفع الصوت بالاهلال (۳٤)' و ابو داود في الحج (۲/٤۰۵) باب: كيف التلبية؟ (۱۸۱٤)' و نسائي في المناسك (۵/۱٦۲) باب: رفع الصوت بالاهلال' و الترمذي في الحج (۲/۱۹۱) باب: ما جاء في رفع الصوت بالتلبية (۸۲۹)' و ابن ماجه في المناسك (۲/۹۷۵) باب: رفع الصوت بالتلبية (۲۹۲۲)' و الحاكم (۱/٤۵۰)' و ابن خزيمة (۲٦۲۵' ۲٦۲۷)' و ابن حبان (۳۸۰۲)' من طريق عبد الله بن ابي بكر...... به' و صححه الترمذي و ابن خزيمة و ابن حبان و الحاكم -وله شاهد من حديث ابي هريرة: اخرجه الحاكم (۱/٤۵۰)' وابن خزيمة (۲٦۳۰)' و البيهقي (۵/٤۲)' و احمد (۲/۳۲۵)-

۲۴۷۵- اخرجه الشافعي في (الام) (۲/۱۵٦)' و البيهقي في الكبرى (۵/٤٦)' و المعرفة (۷/۱۲۷) باب: ما يستحب من القول في اثر التلبية (۹۵۸۰' ۹۵۸۱) عن صالح...... به- و صالح ضعيف-

○ عمارة بن خزیمہ بن ثابت انصاری اوسی، ابوعبداللہ، او ابومحمد، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۸۷۸)۔

2476- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ وَالْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ قَالُوْا حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَفْرَدَ الْحَجَّ.

قَالَ وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج افراد کیا تھا۔

2477-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا صَلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْحَجِّ مُفْرَدًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج افراد کا احرام باندھا تھا۔

2478-وَأَخْبَرَنَا أَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اسْتَعْمَلَ عَتَّابَ بْنَ أَسِيدٍ عَلَى الْحَجِّ فَأَفْرَدَ ثُمَّ اسْتَعْمَلَ أَبَا بَكْرٍ سَنَةَ تِسْعٍ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَنَةَ عَشْرٍ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاسْتُخْلِفَ أَبُوْ بَكْرٍ فَبَعَثَ عُمَرَ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ حَجَّ أَبُوْ بَكْرٍ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ وَتُوُفِّيَ أَبُوْ بَكْرٍ وَاسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَبَعَثَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ حَجَّ عُمَرُ سِنِيهِ كُلَّهَا فَأَفْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ تُوُفِّيَ عُمَرُ وَاسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ حُصِرَ عُثْمَانُ فَأَقَامَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ لِلنَّاسِ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پہلے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو امیرالحج مقرر کیا تو انہوں نے حج افراد کیا۔ پھر 9 ہجری میں آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیرالحج مقرر کیا تو انہوں نے بھی حج افراد کیا۔

۲۴۷۶- اخرجه البخاري في الحج (۳/ ۴۲۱) باب: التمتع والقران والافراد بالحج (۱۵۶)، و مسلم في الحج (۲/ ۸۷۳) باب: بيان وجوه الاحرام (۱۲۱۱)، و ابو داود في الحج (۲/ ۳۸۱) باب: في افراد الحج (۱۷۷۹)، و النسائي في المناسك (۵/ ۱۴۵) باب: افراد الحج، و ابن ماجه في المناسك (۲/ ۹۹۸) باب: العمرة من التنعيم (۳۰۰۰)، منطرق عن عروة، به- و اخرجه القاسم عن عائشة، به- اخرجه مسلم في (۲/ ۸۷۵) باب: بيان وجوه الاحرام (۱۲۱۱)، و ابو داود في الحج (۲/ ۳۷۹) باب: في افراد الحج (۱۷۷۷)، و الترمذي في الحج (۳/ ۱۸۳) باب: ما جاء في افراد الحج (۸۲۰)، و النسائي في المناسك (۵/ ۱۴۵) باب: افراد الحج، و ابن ماجه في المناسك (۲/ ۹۸۸) باب: الافراد في الحج-

۲۴۷۷- اخرجه احمد في مسنده (۲/ ۹۷) عن اسماعيل بن محمد، ثنا عباد بن عباد ... به-واخرجه مسلم في الحج (۲/ ۹۰۴-۹۰۵) باب: الافراد و القران بالحج و العمرة (۱۲۳۱) عن يحيى بن ايوب، حدثنا عباد بن عباد، به- و اخرجه مسلم عن عبد الله بن عون الهلالي، عباد بن عباد باسناده بلفظ: (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل بالحج مفردا)- اه-

۲۴۷۸- اخرجه الترمذي في الحج (۳/ ۱۸۳) باب: ما جاء في افراد الحج (۸۲۰) عن قتيبة عن عبد الله بن نافع الصائغ، بنحوه مختصرا- عنده (عبد الله بن عمر عن نافع) بدلا من (عبيد الله عن نافع) مصغرا- و راجع: تحفة الاشراف للمزي (۶/ ۱۰۸) (۷۷۳۲)- الترمذي: (وقال الثوري: ان افردت الحج فحسن، و ان قرنت فحسن، و ان تمتعت فحسن- وقال الشافعي مثله- وقال: احب الينا الافراد ثم التمتع ثم القران)- اه-

10 ہجری میں نبی اکرم ﷺ نے خود حج کیا تو آپ نے بھی حجِ افراد کیا۔
آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو (امیرالحج بنا کر) بھیجا تو انہوں نے بھی حجِ افراد کیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خود حج کیا تو انہوں نے بھی حجِ افراد کیا۔
پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے' انہوں نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو (امیرالحج بنا کر) بھیجا تو انہوں نے بھی حجِ افراد کیا۔ پھر اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کئی مرتبہ حج کیا اور ہمیشہ حجِ افراد کیا۔
پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے بھی حجِ افراد کیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو محصور کردیا گیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حج میں لوگوں کی قیادت کا فریضہ سرانجام دیا۔ انہوں نے بھی حجِ افراد کیا۔

•••——•••——•••

حجِ قران کا حکم

حجِ قران کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:
ہمارے نزدیک حجِ تمتع اور حجِ افراد کے مقابلے میں حجِ قران زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ حجِ قران کا طریقہ یہ ہے: آدمی حج اور عمرے دونوں کا احرام ایک ساتھ میقات سے باندھے اور نماز پڑھنے کے بعد یہ کہے کہ اے اللہ! میں جو حج اور عمرہ (ایک ساتھ کرنے) کا ارادہ کرتا ہوں تو ان دونوں کو میرے لیے آسان کردے اور ان دونوں کو میری طرف سے قبول کرلے!
جب آدمی مکہ میں داخل ہو تو سب سے پہلے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کرلے' جن میں سے پہلے تین چکروں میں رمل کرے' اسکے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے' یہ افعال عمرے کے افعال شمار ہوں گے' پھر سعی کر لینے کے بعد طواف کرے اور پھر صفا و مروہ کی سعی کرے جیسا کہ ہم نے حجِ مفرد میں یہ بات بیان کی ہے' پھر جب قربانی کے دن وہ جمرات کو کنکریاں مارے تو ایک بکری یا گائے یا اونٹ یا اس کا ساتواں حصہ قربان کرے تو یہ حجِ قران کا خون ہوگا۔
اگر اس کے پاس ایسا جانور نہ ہو جس کو وہ ذبح کرسکتا ہو' تو وہ حج کے دنوں میں تین دن روزہ رکھے گا' جن میں سے آخری دن عرفہ کا ہوگا' اگر وہ یہ روزے نہیں رکھ پاتا یہاں تک کہ قربانی کا دن آجاتا ہے تو اب اس کے لیے دم دینا لازم ہوگا' اس کے بعد جب وہ اپنے گھر چلا جائے گا' تو وہاں سات دن روزے رکھے گا' اگر وہ حج سے فارغ ہونے کے بعد مکہ میں ہی روزے رکھ لیتا ہے تو یہ بھی جائز ہے۔
اگر حجِ قران کرنے والا شخص مکہ میں داخل نہیں ہوتا بلکہ سیدھا عرفات چلا جاتا ہے تو اب وقوفِ عرفات کی وجہ سے گویا اس نے اپنے عمرے کو ترک کردیا تو ایسے شخص سے حجِ قران کا دم باطل ہوجائے گا اور عمرے کو ترک کرنے کا دم اس پر لازم ہوگا اور اس عمرے کی قضاء بھی اس پر لازم ہوگی۔

مختصر القدوری' از امام ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری' مطبوعہ موسسۃ الریان' بیروت' لبنان' ص 150

اسی مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

تمتع اور افراد کے مقابلے میں قران زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں. افراد زیادہ فضیلت رکھتا ہے' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قران کے مقابلے میں حج تمتع زیادہ فضیلت رکھتا ہے' کیونکہ اس کا ذکر قرآن میں ہے۔ قرآن میں حج قران کا ذکر نہیں ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''حج قران'' ایک اجازت ہے''۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے' حج افراد کرنے میں زیادہ مرتبہ تلبیہ پڑھنا پڑتا ہے' زیادہ سفر کیا جاتا ہے اور زیادہ مرتبہ سر منڈوایا جاتا ہے۔

ہماری دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''اے محمد کے گھر والو! تم لوگ حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے کا احرام باندھو''۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے' یہاں اس صورت میں دو عبادتیں ایک ساتھ جمع ہو جاتی ہیں اور یہ بالکل اسی طرح ہو گا جیسے آدمی اعتکاف کرنے کے ساتھ روزہ بھی رکھ لے یا جس طرح آدمی اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کے ساتھ نوافل بھی ادا کر لے۔[1]

حج تمتع کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

ہمارے نزدیک حج افراد کرنے کے مقابلے میں حج تمتع زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

حج تمتع کی دو قسمیں ہیں' ایک یہ کہ حج تمتع کرنے والا شخص قربانی کا جانور ساتھ لے کر جائے' ایک یہ کہ حج تمتع کرنے والے کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو۔

حج تمتع کا طریقہ یہ ہے: آدمی میقات سے آغاز کرے گا اور عمرے کا احرام باندھے گا' پھر وہ مکہ میں داخل ہو کر وہاں طواف کرے گا سعی کرے گا' سر منڈوالے گا یا بال چھوٹے کروالے گا اور عمرے کا احرام کھول دے گا۔ جب وہ طواف کے ذریعے آغاز کرے گا' تو تلبیہ پڑھنا ترک کر دے گا اور مکہ میں قیام کے دوران حالت احرام کے بغیر رہے گا۔ پھر جب ترویہ کا دن آئے گا' تو وہ مسجد سے حج کا احرام باندھ لے گا اور وہ تمام افعال سرانجام دے گا' جو حج افراد کرنے والے لوگ سرانجام دیتے ہیں اس پر حج تمتع کی وجہ سے دَم دینا لازم ہو گا' اگر اسے دَم دینے کے لیے جانور نہیں ملتا تو وہ حج کے ایام میں تین دن روزے رکھے گا اور واپس (گھر پہنچ کر) سات روزے رکھے گا۔[2]

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے مختصر القدوری کے شارح امام ابوبکر بن علی بن الحداد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

صحیح روایت یہ ہے: (احناف کے نزدیک) حج افراد کے مقابلے میں حج تمتع زیادہ فضیلت رکھتا ہے' تاہم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

---

[1] الهدایہ شرح بدایۃ المبتدی از امام ابوالحسن علی بن ابوبکر الفرغانی' ج 1 ص 153

[2] مختصر القدوری' از امام ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری' مطبوعہ موسسۃ الریان' بیروت' لبنان' ص 152

ہے ایک روایت یہ بھی منقول ہے' حج افراد زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: حج تمتع کرنے والے شخص کا سفر عمرے کے لیے ہے' اس کی دلیل یہ ہے: جب وہ عمرہ کر کے فارغ ہو جاتا ہے تو میقات کے حوالے سے وہ شخص ''مکی'' شمار ہوتا ہے کیونکہ وہ حالت احرام کے بغیر مکہ میں قیام پذیر ہے' پھر اس کے بعد وہ مسجد حرام سے حج کے لیے احرام باندھتا ہے جبکہ حج افراد کرنے والے شخص کا سفر حج کے لیے ہوتا ہے اور حج کرنا فرض ہے جبکہ عمرہ کرنا سنت ہے تو وہ سفر جو کسی فرض کی ادائیگی کے لیے ہو وہ اس سفر سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' جو کسی سنت کام کی ادائیگی کے لیے ہو۔

پہلے قول کی وجہ یہ ہے: حج تمتع کے اندر دو عبادات کو جمع کرنے کی صورت پائی جاتی ہے۔ اس حوالے سے یہ حج قران کے مشابہہ ہے پھر اس میں ایک قربانی زیادہ پائی جاتی ہے' پھر یہ کہ آدمی کا سفر حج کے لیے ہی ہے' صرف عمرے کی وجہ سے درمیان میں خلل آتا ہے (یعنی درمیان میں وقفہ آتا ہے) کیونکہ یہ عمرہ حج کے تابع ہوتا ہے تو اس کی مثال اسی طرح ہوگی جیسے آدمی جمعے کے فرض سے پہلے سنتیں ادا کر لیتا ہے۔

2479 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَصِينٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ اَبِىْ بَكْرٍ فَجَرَّدَ وَمَعَ عُمَرَ فَجَرَّدَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَجَرَّدَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

عبدالرحمٰن بن اسود اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے' انہوں نے حج افراد کیا تھا۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے' انہوں نے حج افراد کیا تھا۔ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے' انہوں نے حج افراد کیا تھا۔

2480 - حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ مُحْرِمٌ.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں پچھنے لگوائے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان (یعنی سفر کے دوران) پچھنے لگوائے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت روزے کی حالت میں بھی تھے اور احرام کی حالت میں بھی تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عثمان بن خثیم قاری مکی ابوعثمان' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

الجوہرۃ النیرۃ' از ابوبکر بن علی بن محمد الحداد الزبیدی' مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ' بیروت' ج 1 ص 395

۲۶۷- اخرجه البیهقي في السنن (۵/۵) من طریق الدارقطني به-

پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۴۳۲) وفی (ط): خیثم۔

2481 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ إِسْحَاقَ قَالَ فَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ فِي الْمَوْقِفِ مِنْ جَمْعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُكَ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ أَكْلَلْتُ مَطِيَّتِي وَأَتْعَبْتُ نَفْسِي وَاللَّهِ إِنْ تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلَّى مَعَنَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِجَمْعٍ وَقَدْ أَتَى عَرَفَاتٍ قَبْلَ ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ قَضَى تَفَثَهُ وَتَمَّ حَجُّهُ

☆☆ حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس وقت آپ مزدلفہ میں پڑاؤ کیا ہوا تھا' میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں طے کے دو پہاڑوں سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوں' میں نے اپنی سواری کو بھی تھکا دیا ہے اور اپنے آپ کو بھی تھکا دیا ہے' اللہ کی قسم! میں نے ہر پہاڑ کے پاس پڑاؤ کیا ہے تو کیا میرا حج ہو جائے گا' اے اللہ کے رسول! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ہمارے ساتھ مزدلفہ میں صبح کی نماز ادا کی اور جو اس سے پہلے رات کے وقت یا دن کے وقت عرفات تک پہنچ گیا' تو اس نے اپنی نذر کو پورا کر لیا اور اس کا حج مکمل ہو گیا۔

•••——•••——•••

عرفات میں وقوف کا حکم

عرفات میں وقوف کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مصر کے مشہور محقق شیخ عبدالرحمٰن الجزیری تحریر کرتے ہیں:

حج کا چوتھا رکن عرفات میں وقوف کرنا ہے' خواہ وہ بیداری کی حالت میں ہو یا نیند کی حالت میں ہو' بیٹھ کر ہو یا کھڑے ہو' آدمی وہاں ٹھہر جائے یا وہاں سے گزر جائے' اس بات پر سب کا اتفاق پایا جاتا ہے' تاہم اس کے صحیح ہونے کی شرائط یا بارے میں مسنون اُمور کے بارے میں فقہاء کا اختلاف پایا جاتا ہے۔

(اس کے بعد شیخ عبدالرحمٰن الجزیری نے مذاہب اربعہ کے حوالے اس اختلاف کی وضاحت کی ہے' اس میں احناف کا موقف یہ ہے:)

احناف کے نزدیک عرفات میں وقوف کرنے کے لیے ایک چیز شرط ہے' اس میں کچھ چیزیں واجب ہیں اور کچھ سنت ہیں۔

وقوف عرفات کے لیے شرط یہ ہے: شریعت کی طرف سے مخصوص شدہ مقرر وقت کے اندر ہونا چاہیے اور وہ وقت نو ذوالحجہ

۲۴۸۱- اخرجه الطبراني في الاوسط (۳۰۲۴) من رواية عبد الله بن بزيع عن صدقة بن ابي عمران عن اسماعيل بن ابي خالد به- قال (لم يروه عن صدقة بن ابي عمران الا عبد الله ابن بزيع)- اه- واخرجه ابو داود في المناسك (۲/۱۹۶) باب: من لم يدرك عرفة (۱۹۵۰) و الترمذي في الصحيح (۳/۲۲۹، ۸۹۱) باب: ما جاء فيمن ادرك الامام بجمع فقد ادرك الحج (۸۹۱) و النسائي في المناسك (۵/۲۶۴) باب: فيمن لم يدرك صلاة الصبح مع الامام بمزدلفة و ابن ماجه في المناسك (۲/۱۰۰۴) باب: من اتى عرفة قبل الفجر ليلة جمع (۳۰۱۶) و احمد (۴/۲۶۱) و الطيالسي و من طريقه البيهقي في (المعرفة) (۷/۲۷۵) باب: ادراك الحج بادراك عرفة (۱۰۲۹۲) و البيهقي في الكبرى (۵/۱۷۳) من طريق عامر الشعبي به-

کے دن سورج کے ڈھل جانے کے بعد سے لے کر قربانی کے دن صبح صادق تک کا وقت ہے اس بارے میں نیت شرط نہیں ہے عقل کا ٹھیک ہونا شرط نہیں ہے جو شخص ان اوقات کے درمیان عرفات تک پہنچ جاتا ہے اس کا حج ہو جاتا ہے خواہ اس نے حج کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو خواہ وہ یہ جانتا ہو کہ وہ اس وقت عرفات میں موجود ہے یا اس بات سے واقف نہ ہو خواہ وہ اس وقت جنون یا بے ہوشی کے عالم میں ہو خواہ وہ اس وقت سو رہا ہو یا بیدار ہو۔

واجب یہ ہے: اگر کوئی شخص دوپہر کے وقت پہنچ جاتا ہے تو وہ سورج کے غروب ہونے تک وہاں ٹھہرا رہے اگر وہ رات کے وقت وہاں پہنچتا ہے تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہوگا۔

اگر کوئی شخص دن کے وقت عرفات پہنچ کر وقوف کر لیتا ہے اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے عرفات سے نکل جاتا ہے تو اس پر دَم دینا لازم ہوگا۔

عرفات میں وقوف کرنے کی سنتیں یہ ہیں: (اس سے پہلے) غسل کرنا' امام کا دو خطبے دینا' نماز کے باب میں جو شرائط ہم نے ذکر کی ہیں' ان کا خیال رکھتے ہوئے ظہر اور عصر کی نماز کو ایک ساتھ ادا کرنا' اس کے بعد وہاں وقوف کرے' اس دن روزہ نہ رکھنا' باوضو رہنا' سواری پر موجود رہنا' حاکم وقت کے پیچھے بلکہ جہاں تک ممکن ہو اس کے قریب رہنا' ذہنی طور پر متوجہ ہونا اور یہ بات بھی سنت ہے' آدمی سیاہ پتھر کی چٹان کے قریب ٹھہرے' یہ وہ جگہ ہے جہاں نبی اکرم ﷺ نے وقوف کیا تھا' اگر وہاں پہ وقوف کرنا مشکل ہو تو یہ کوشش کرے کہ جہاں تک ممکن ہو اس جگہ کے قریب رہے' یہ بھی سنت ہے' آدمی اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے ہوئے دعا کرے اور ٹھہرنے کی جگہ پر تلبیہ پڑھے' اپنے لیے' اپنے والدین کے لیے اور تمام مسلمانوں کی مغفرت کے لیے بکثرت دعا کرے' خشوع خضوع اور خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء پڑھتا رہے' نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتا رہے اور سورج کے غروب ہونے تک اپنی حاجات کے حوالے سے دعائیں کرتا رہے' دعا کے حوالے سے کوئی مخصوص الفاظ کی پابندی نہیں ہے[1]

2482- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِیُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لِی مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلَاةَ ثُمَّ وَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى نُفِيضَ وَقَدْ اَفَاضَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ . قَالَ الشَّعْبِیُّ مَنْ لَمْ يَقِفْ بِجَمْعٍ جَعَلَهَا عُمْرَةً.

☆☆ حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ ﷺ اس وقت مزدلفہ میں تھے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میرا حج ہو گیا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے ساتھ یہ نماز ادا

[1] الفقہ علی المذاہب الاربعہ از: شیخ عبدالرحمٰن الجزیری

٢٤٨٢- رواية سفيان لهذه عند النسائي في الموضع السابق في الذي قبله-

کر لے اور ہمارے ساتھ اس وقت تک ٹھہرا رہے جب تک ہم روانہ نہ ہو جائیں یا جو شخص رات کے وقت یا دن کے وقت ا
سے پہلے عرفات سے روانہ ہو جائے اس کا حج مکمل ہو جائے گا اور اس نے اپنی نذر کو پورا کر لیا۔
امام شافعی بیان کرتے ہیں: جو شخص مزدلفہ میں وقوف نہیں کر پاتا وہ اسے عمرہ بنالے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی، صحابی نزل کوفۃ، (اور ایک قول کے مطابق): ان کا انتقال خراسان میں ہوا۔ "التقریب" ا
حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۰۷۴)۔

2483 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَعْمَرَ الدِّيلِيُّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ فَاَتَاهُ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْحَجُّ قَالَ الْحَجُّ عَرَفَةُ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فِيْ يَوْمِ النَّحْرِ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ اَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ مَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ ۔

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت عرفہ میں پڑاؤ کیا ہوا تھا آپ ﷺ کی خدمت میں نجد سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حاضر ہوئے انہوں نے عر کیا: یارسول اللہ! حج کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج عرفہ (میں وقوف کا نام ہے) جو شخص قربانی کے دن صبح صادق ہونے سے پہلے عرفہ پہنچ جائے اس کا حج پورا ہو گیا منیٰ کے ایام تین ہیں لیکن جو شخص دو دن بعد جلدی چلا جائے تو اسے کوئی گ نہیں ہو گا اور جو شخص بعد میں (یعنی تیسرے دن بھی) ٹھہرا رہے اسے بھی کوئی گناہ نہیں ہو گا۔

2484 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا اِسْمَاعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2485 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَوْنٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ

۲۴۸۳- اخرجه ابو داود في المناسك (۲/۴۸۵-۴۸۶) باب: من لم يدرك عرفة (۱۹۴۹) و الترمذي في الحج (۲/۲۳۷) باب: ما جاء فيم ادرك الامام بجمع فقد ادرك الحج (۸۹۰) والنسائي في المناسك (۵/۲۶۴-۲۶۵) باب فيمن لم يدرك صلاة الصبح مع الامام بالمزدلفة و ابن ماجه في المناسك (۲/۱۰۰۳) باب: من اتى عرفة قبل الفجر ليلة جمع (۳۰۱۵) و ابن خزيمة (۲۸۲۲) و ابن حبان (۳۸۹۲) والطحاوي (شرح المعاني) (۲/۲۰۹-۲۱۰) و الحاكم (۱/۴۶۴) و البيهقي في الكبرى (۵/۱۵۲، ۱۷۳) و في (المعرفة) (۷/۳۷۴) باب: ادرك الحج بادراك عرفة (۱۰۳۹۰) من طرق عن سفيان الثوري به-

۲۴۸۴- اخرجه الدارمي (۲/۵۹) و احمد (۴/۳۰۹، ۳۱۰) و الطيالسي في (المسند) (۱۳۰۹، ۱۳۱۰) و الطحاوي في المعاني (۲/۲۱۰) والحاكم (۲/۲۷۸) والبيهقي في الكبرى (۵/۷۳) من طرق عن شعبة باسناده- و صححه الحاكم على شرط الشيخين-

۲۴۸۵- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۳/۹۲): (وكذلك اخرجه ابن عدي في (الكامل) و اعله بمحمد بن عبد الرحمن بن ابي ليلى و ضعفه عن جماعة من غير توثيق)- اه-

جُبَیْرٍ حَدَّثَنَا رَحْمَةُ بْنُ مُصْعَبٍ اَبُوْ هَاشِمٍ الْفَرَّاءُ الْوَاسِطِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَطَاءٍ وَّنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ بِلَیْلٍ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ وَمَنْ فَاتَهُ عَرَفَاتٌ بِلَیْلٍ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ فَلْیُحِلَّ بِعُمْرَةٍ وَّعَلَیْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ . رَحْمَةُ بْنُ مُصْعَبٍ ضَعِیْفٌ وَّلَمْ یَاْتِ بِهٖ غَیْرُهٗ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص رات کے وقت عرفات میں وقوف کرے اس نے حج کو پالیا اور جو شخص رات کے وقت عرفات میں وقوف نہیں کر سکا' اس کا حج قضاء ہو جائے گا' تو وہ عمرے کا احرام باندھ لے اب اس پر اگلے سال حج کرنا لازم ہوگا۔

رحمت بن مصعب نامی راوی ضعیف ہے' اس روایت کو اس کے علاوہ اور کسی نے بھی نقل نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ داود بن جبیر، وامہ نسیبۃ ام سعید بن مسیّب، اخو سعید بن مسیّب لامہ، روی عن سعید بن مسیّب، روی عنہ ابو عامر عقدی وحماد بن خالد۔ قال ابن ابی حاتم: سالت ابی عنہ فقال: (لا اعرفہ)۔ جرح والتعدیل (۳/۴۰۸)۔

○ رحمۃ بن مصعب واسطی عن عثمان بن سعد، قال ابن معین: لیس بشیء۔ وقال آجری: سالت ابا داود عنہ، فاثنی علیہ خیرا۔ وذکرہ ابن حبان فی ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۳/۷۲)، ولسان المیزان (۲/۵۳۰)۔

2486- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ الْیَقْطِیْنِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَیْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْغَزِّیُّ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی بْنُ عِیْسٰی عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَدْرَكَ عَرَفَاتٍ فَوَقَفَ بِهَا وَالْمُزْدَلِفَةَ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ وَمَنْ فَاتَهُ عَرَفَاتٌ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ فَلْیُحِلَّ بِعُمْرَةٍ وَّعَلَیْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص عرفات پہنچ کر وہاں وقوف کرے اور مزدلفہ بھی پہنچ جائے' اس کا حج مکمل ہو جائے گا اور جو شخص عرفات نہ پہنچ سکے' اس کا حج بھی نہیں ہو سکے گا اسے عمرے کا احرام باندھ لینا چاہیے' اب اس پر اگلے سال حج کرنا لازم ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن حجاج غزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے

۲۴۸۶- قال الزیلعی (۹۲/۲): ووجدته فی الحلیة لابی نعیم عن عمر بن ذر عن عطاء' به- وقال: غریب من حدیث عمر بن ذر' تفرد به عبید بن عقیل' ذکره فی (ترجمة عمر بن ذر)-اه- ثم ساق الزیلعی حدیث ابن ابی شیبة فی (مصنفه) عن حفص بن غیاث عن ابن ابی لیلی وابن جریج عن عطاء ان النبی صلی الله علیه وسلم قال...... فذکر الحدیث- قال الزیلعی (۹۳/۲): (وهذا مرسل ضعیف: فان محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی -وهو ضعیف- لم یثبته ابن عدی)- اه- قلت: وهو فی الاوسط للطبرانی (۵۲۲۹) من روایة عبید بن عقیل عن عمر بن ذر عن عطاء عن ابن عباس مرفوعاً- قال الطبرانی: (لم یرو هذا الحدیث عن عمر بن ذر الا عبید ابن عقیل)- اه- و اخرجه الطبرانی فی الاوسط ایضاً (۶۴۰۲) عن محمد بن علی' ثنا القعنبی' نا عمر بن قیس عن عطاء عن ابن عباس مرفوعاً- و قال الطبرانی: (لم یروه عن عطاء الا عمر بن قیس)- اه-

سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 280ھ میں ہوا۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۲۲۱)۔

2487- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِمْلاءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ مَوْلٰى بَنِىْ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ هُدْبَةَ بْنِ الْمِنْهَالِ عَنْ اَبِىْ حَصِينٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ وَاللّٰهِ كَانَتِ الْمُتْعَةُ اِلَّا لَنَا خَاصَّةً وَّلِلْمُحْصَرِ.

☆☆ ابراہیم تیمی اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اللہ کی قسم! حج تمتع کا حکم صرف ہمارے لیے مخصوص تھا یا اس شخص کے لیے ہے' جسے محصور کر دیا گیا ہو۔

2488- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَّاَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الزِّيَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسْخُ الْحَجِّ لَنَا اَوْ لِمَنْ بَعْدَنَا فَقَالَ بَلْ لَنَا.

☆☆ حارث بن بلال اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! حج کو فسخ کرنے کا حکم صرف ہمارے لیے ہے' یا ہمارے بعد والوں کے لیے بھی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! صرف ہمارے لیے ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حارث بن بلال بن حارث مزنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ابوداود والنسائی وابن ماجہ۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۰۲۰)۔

2489- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُعَدِّلُ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ اَبِىْ حَصِينٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ هِىَ وَاللّٰهِ لَنَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً وَّلَيْسَتْ لِسَائِرِ النَّاسِ اِلَّا لِمُحْصَرٍ.

☆☆ ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے حج تمتع کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ صرف ہمارے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے مخصوص ہے' یہ باقی لوگوں کے لیے نہیں ہے' البتہ (باقی لوگوں میں سے صرف) اس شخص کے لیے اس کا حکم ہے' جسے محصور کر دیا گیا ہو۔

2490- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ يَاسِيْنَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْمُرَقَّعِ الْاَسَدِيِّ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ لَمْ تَكُنْ مُتْعَةُ الْحَجِّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّهِلَّ بِحَجٍّ ثُمَّ يَفْسَخَهَا بِعُمْرَةٍ اِلَّا

۲۴۸۷- اخرجه مسلم في الحج (۲/ ۸۹۷) باب: جواز التمتع (۱۲۲٤) و النسائي في المناسك (۵/ ۱۸۰ ۱۸۱) باب: اباحة فسخ الحج بعمرة لمن لم يسق الهدي و ابن ماجه في المناسك (۲/ ۹۹٤) باب: من قال: كان فسخ الحج لهم خاصة (۲۹۸۵) من طرق عن ابراهيم التيمي

۲۴۸۸- اخرجه ابو داود في المناسك (۲/ ۱۶۶ ۱۶۷) باب: الرجل يهل بالحج ثم يجعلها عمرة (۱۸۰۸) و النسائي في المناسك (۵/ ۱۸۰) باب اباحة فسخ الحج بعمرة لمن لم يسق الهدي و ابن ماجه في المناسك (۲/ ۹۹٤) باب: من قال: كان الفسخ لهم خاصة (۲۹۸٤) من طرق عبد العزيز بن محمد به- و عبد العزيز بن محمد: هو الدراوردي و هو متكلم فيه-

لِلرَّكْبِ الَّذِينَ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حج تمتع کرنے کا حق کسی کو نہیں ہے' وہ صرف حج کا احرام باندھے اور پھر اسے عمرے کے ذریعے فسخ کر دے' ماسوائے ان سواروں کے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (یعنی یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ساتھ مخصوص ہے)۔

2491- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُلاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْمُرَقَّعِ الْاَسَدِيِّ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّهَا لَمْ تَكُنْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِنَا اَنْ يُّحْرِمَ اَحَدٌ مُهِلًّا بِحَجٍّ ثُمَّ يَفْسَخَ حَجَّتَهُ بِعُمْرَةٍ قَبْلَ الْحَجِّ.

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے بعد یہ حق کسی کو بھی نہیں ہے' وہ پہلے حج کا احرام باندھے اور پھر حج کرنے سے پہلے ہی اسے فسخ کر کے عمرے میں تبدیل کر دے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن خالد بن فروخ بن سعید تمیمی ابوحسن حرانی، نزیل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ بخاری وابن ماجہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۰۵۵)۔

2492- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْمُرَقَّعِ الْاَسَدِيِّ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ مَا كَانَ لِاَحَدٍ اَنْ يُّهِلَّ بِحَجَّةٍ ثُمَّ يَفْسَخَهَا بِعُمْرَةٍ اِلَّا لِلرَّكْبِ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کسی بھی شخص کو اس بات کا حق حاصل نہیں کہ وہ حج کا احرام باندھنے کے بعد اسے عمرے کے ذریعے فسخ کر دے' یہ حکم صرف ان سواروں کے لیے تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

2493- حَدَّثَنَا الْقَاضِى بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَاقَتْ بَدَنَتَيْنِ فَضَلَّتَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ بَدَنَتَيْنِ مَكَانَهُمَا - قَالَ - فَنَحَرَتْهُمَا ثُمَّ وَجَدَتِ الْبَدَنَتَيْنِ

۲۴۹۰- الاثر اخرجه الدارقطني من طريق عباد بن العوام عن يحيى بن سعيد' به موقوفاً- و عباد ثقة: كما قال الحافظ في التقريب (۳۱۵۵) وقد تابعه ايضاً يحيى بن ايوب و عيسى بن يونس' كلاهما عن يحيى بن سعيد' به- و اخرجه البيهقي في سننه (۴/۳۴۵) كتاب الحج' باب العمرة في اشهر الحج من طريق ابي معاوية عن يحيى بن سعيد' به- و المرقع صدوق: كما في التقريب (۶۶۰۵)- وقد تقدم من طرق اخرى قريباً-

۲۴۹۱- اخرجه هنا من طريق موسى بن اعين عن يحيى' و هو ثقة روى له البخاري و مسلم و ابو داود والنسائي و ابن ماجه وغيرهم- تنظر ترجمته في التقريب (۶۹۹۳)-

۲۴۹۲- اخرجه منطريق عيسى بن يونس عن يحيى' به- و قد تابع عيسى عليه غيره: كما تقدم-

۲۴۹۳- سعد بن سعيد: هو ابن ابي سعيد المقبري: قال الحافظ في التقريب (۲۲۴۹): لين: فالاثر ضعيف-

الْاُولَيَيْنِ فَنَحَرَتْهُمَا اَيْضًا وَقَالَتْ هٰكَذَا السُّنَّةُ فِى الْبُدْنِ .

☆☆ قاسم بن محمد' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بیان کرتے ہیں: وہ قربانی کے دو جانور ساتھ لے کر (حج کے لیے) آئی تھیں' وہ دونوں گم ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں کی جگہ دو مزید جانور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھجوائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان دونوں کو ذبح کروا دیا' اس کے بعد ان کے پہلے والے جانور بھی مل گئے تو سیّدہ عائشہ نے انہیں بھی ذبح کروا دیا اور یہ بتایا: قربانی کے جانوروں کے بارے میں سنت یہی ہے۔

2494- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْمَحَامِلِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ مَنْ اَهْدَى تَطَوُّعًا ثُمَّ ضَلَّتْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ الْبَدَلُ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ وَاِنْ كَانَتْ نَذْرًا فَعَلَيْهِ الْبَدَلُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص قربانی کا جانور لے کر جائے اور پھر وہ گم ہو جائے تو اب اس پر اس کا بدل دینا لازم نہیں ہوگا' البتہ اگر وہ چاہے تو ایسا کر سکتا ہے' یہ اس وقت ہے جب وہ نفلی طور پر ہو' لیکن اگر وہ نذر کا جانور ہو' تو اب اس پر بدل دینا لازم ہوگا۔

2495- حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَبُوْ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَهْدَى تَطَوُّعًا ثُمَّ عَطِبَتْ فَاِنْ شَاءَ اَبْدَلَ وَاِنْ شَاءَ اَكَلَ وَاِنْ كَانَ نَذْرًا فَلْيُبْدِلْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص نفلی طور پر قربانی کا جانور بھیجے اور پھر وہ جانور (گم ہو جائے یا مر جائے) تو اگر وہ شخص چاہے تو اس کے بدلے میں دوسرا جانور دے تو اگر وہ چاہے تو اسے کھا لے' لیکن اگر وہ جانور نذر کا ہو' تو اب اسے بدلے میں دوسرا جانور دینا پڑے گا۔

2496- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ الْقَاضِى حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ اَنَّهُمَا حَدَّثَا اَنَّ النَّبِىَّ

۲۴۹۴- في اسناده عبد الله بن شبيب: قال الحاكم ابو احمد: ذاهب الحديث- وقال فضلك الرازي: يحل ضرب عنقه: وقال ابن خراش: لم الاحاديث التي يحدث بها غلام الخليل سرقها من عبد الله بن شبيب' وسرقها عبد الله بن شبيب من النضر بن سلمة شاذان' ووضعها شاذان- وذكر له ابن عدي بعض مناكيره' ثم قال: (له غير ما ذكرت من الاحاديث التي انكرت عليه كثيرا)- اه-

۲۴۹۵- قال ابن خزيمة في الحج (۱۵۵/۴): (باب: ايجاب ابدال الهدي الواجب اذا ضلت ان صح الخبر' ولا اخال: فان في القلب من عبد الله بن عامر الاسلمي)- اه -ثم ساق الحديث (۲۵۷۹) من طريق الاوزاعي' به- و اخرجه ابن عدي (۲۵۴/۵ -بتحقيقنا)' والحاكم (۴۴۷/۱)' و البيهقي في الكبرى (۲۴۴/۵) من هذا الوجه- و كذلك اخرجه تمام في فوائده؛ كما في (التعليق المغني) (۲۴۲/۲-۲۴۳) وقال الحاكم: (صحيح الاسناد' و لم يخرجاه)-قلت: و في اسناده عبد الله بن عامر الاسلمي' وقد ضعفه احمد و ابن المديني والدارقطني و النسائي و غيرهم- وقال: البخاري: يتكلمون فيه- وقال يحيى: ليس بشيء- ينظر: تهذيب الكمال (۶۹۸/۲)' و الكامل لابن عدي في الموضع السابق' و المجروحين لابن حبان (۶/۲)-وقد اختلف على عبد الله بن عامر في هذا الحديث- راجع السنن الكبرى (۲۴۴/۵) و المعرفة كلاهما للبيهقي (۵۲۱/۷)-

۲۴۹۶- جزء من حديث الحديبية الطويل' و هو مروي من وجوه' وقد اخرجه البيهقي في (الدلائل) (۱۱۲/۴) من طريق يونس بن بكير...... به- وراجع: الاستذكار لابن عبد البر (۱۸۷/۱۵) (۲۱۵۱۸)-

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَاقَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ سَبْعِينَ بَدَنَةً عَنْ سَبْعِمِائَةِ رَجُلٍ.

☆☆ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم دونوں حضرات یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے موقع پر سات سو آدمیوں کی طرف سے ستر اونٹوں کی قربانی دی تھی۔

2497 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ عُمَارَةَ اَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ اَبُوْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ اَبُو الْجَمَلِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْجَزُوْرُ فِى الْاَضْحٰى عَنْ عَشَرَةٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عید الاضحیٰ کے موقع پر ایک اونٹ دس آدمیوں کی طرف سے قربان کیا جائے گا۔

2498 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. اَيُّوْبُ اَبُو الْجَمَلِ ضَعِيفٌ وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ غَيْرُهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس کا ایک راوی ایوب ابوجمل ضعیف ہے اور عطاء کے حوالے سے اس روایت کو صرف اسی نے نقل کیا ہے۔

2499 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِى الشَّعْبِىُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْبَقَرَةَ وَالْجَزُوْرَ عَنْ سَبْعَةٍ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنت مقرر کی ہے' گائے اور اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے قربان کیے جائیں گے۔

2500 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ ح وَاَخْبَرَنَا

۲۴۹۷- اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲/ ۱۹)عن محمد بن الحسن بن قتيبة عن حسين ابن ابي السري' حدثنا عبيد الله بن عبد المجيد الحنفي ...... به- وقال ابن عدي: (لا يرويه عن عطاء بن السائب غير ابي الجمل هذا)- اه -قلت: واخرجه ايضاً: الطبراني في الكبير (۱۰/ ۲۰۲)' و الشجري في الامالي (۲/ ۶۷' ۷۹)- قال الهيثمي في (المجمع) (۴/ ۲۲): (فيه عطاء بن السائب وقد اختلط)- اه-

۲۴۹۹- اخرجه ابن عبد البر في الاستذكار (۱۵/ ۱۸۷-۱۸۸) (۲۱۵۲۲) من طريق مسدد حدثني عبد الواحد ...... به- و اخرجه ابو داود في الضاحي (۳/ ۹۸) باب في البقر و الجزور عن كم تجزئ؟ (۲۸۰۷-۲۸۰۹) عن عطاء' و ابو الزبير المكي عن جابر' بنحوه-واخرجه النسائي في الكبرى كما في التحفة (۲/ ۲۴۱) من طريق عطاء به-وراجع: شرح معاني الآثار للطحاوي (۴/ ۱۷۶) باب: البدنة عن كم تجزئ في الضحايا و الهدايا؟ و الاستذكار لابن عبد البر (۱۵/ ۱۹۰) في الشركة في الضحايا- و سياتي مع تخريجه عقبه من طريق ابي الزبير عن جابر' به-

۲۵۰۰- اخرجه ابن حبان (۴۰۰۴) عن ابي عروبة عن بندار عن عبد الرحمن عن سفيان ...... به-واخرجه الدارمي (۲/ ۷۸) باب: البدنة عن سبعة و البقرة عن سبعة: اخبرنا يعلى' ثنا سفيان ...... به- واخرجه الحاكم (۴/ ۲۳۰) من طريق ابراهيم بن ابي طالب عن محمد بن المثنى و محمد بن بشار عن عبد الرحمن عن سفيان' باسناده لكن بلفظ: (البدنة عن عشرة)- و هذا مخالف للرواية السابقة عن عبد الرحمن' و كذلك لرواية غيره عن سفيان-وقد صححه الحاكم' و تعقبه الذهبي بقوله: (خالفه ابن جريج و مالك و زهير عن ابي الزبير' فقالوا: البدنة عن سبعة)' و جاء عن سفيان -ايضاً- كذلك)- اه -قلت: قد سبق عن سفيان على الصواب- كما قال الجماعة- عن ابي الزبير' و عليهم مقدمة' وما عند الحاكم خطا من ابراهيم بن ابي طالب او من دونه-

الْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا اِسْمَاعِيلَ قَالاَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ سَبْعِيْنَ بَدَنَةً الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَئِذٍ لِيَشْتَرِكِ النَّفَرُ فِي الْهَدْيِ . لَفْظُ ابْنِ مَهْدِيٍّ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر ستر اونٹ قربان کیے تھے' ایک اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے تھا' اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: چندلوگ مل کر ایک جانور قربان کرلیں۔

روایت کے یہ الفاظ ابن مہدی نامی راوی کے ہیں۔

2501- حَدَّثَنِيْ اَبُوْ طَالِبٍ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ وَاِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ وَابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثُوْهُ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ نُسُكِهِ اَوْ تَرَكَهُ فَلْيُهْرِقْ دَمًا . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُمْ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جوشخص اپنے مناسکِ حج میں سے کوئی بات بھول جائے یا اسے ترک کردے تو اسے قربانی دینا ہوگی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2502-وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2503- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْفَلَّاسُ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَرَكَ مِنْ نُسُكِهِ شَيْئًا فَلْيُهْرِقْ دَمًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جوشخص اپنے مناسکِ حج میں سے کوئی چیز ترک کردے تو وہ قربانی

۲۵۰۱- اخرجه البيهقي في سننه (۵/۱۵۲) كتاب الحج' باب من ترك شيئا من الرمي حتى يذهب ايام منى من طريق مالك عن ايوب به ثم قال: وكذلك اخرجه الثوري عن ايوب' نحوه-واخرجه البيهقي (۵/۳۰) كتاب الحج' باب من مر بالميقات لا يريد حجا او عمرة...... طريق ابن وهب' اخبرني عبد الله بن عمر و مالك بن انس وغيرهما عن ايوب' به-وخالف حماد بن خالد: فاخرجه عن عبد الله بن عمر العمري عن ايوب السختياني عن عكرمة بن خالد عن سعيد بن جبير' به- و حماد بن خالد ثقة: كما في التقريب (۱۵۰۴)-لكن عبدالله عمر العمري: ضعيف: كما في التقريب (۳۵۱۲): لذلك اضطرب فيه: فاخرجه مرة عن ايوب عن عكرمة' و مرة عن ايوب عن سعيد عباس وقد اخرجه الثقات عن ايوب عن سعيد' و لم يذكر احد منهم عكرمة بن خالد غيره-

۲۵۰۲- اسناده ضعيف: عبد الله بن عمر العمري ضعيف' و عكرمة بن خال: ضعفه الحافظ في التقريب (۲/۳۰)' و قد خالف فيه عبد الله عمر العمري رواية الثقات: كما تقدم قبل حديث-

رے گا۔

2504- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا كَرَامَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ الْمَازِنِيَّةُ قَالَتْ سَمِعْتُ اَبِي يَذْكُرُ عَنْ اَبِي عَيَّاشٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَ بِمِنًى اَوْسَطَ اَيَّامِ الْاَضْحٰى . يَعْنِي الْغَدَ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما' حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالاضحیٰ کے بیچ والے دن منیٰ میں خطبہ دیا تھا۔ (راوی کہتے ہیں:) یعنی قربانی کے اگلے دن۔

2505- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا التَّكْفِيرُ فِي الْعَمْدِ وَاِنَّمَا غَلَظُوا فِي الْخَطَا لِئَلَّا يَعُودُوا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کفارہ عمد میں دیا جاتا ہے' خطاء کی صورت میں زیادہ شدید تاوان اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ لوگ دوبارہ ایسا نہ کریں۔

2506- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِي اِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي الضَّبُعِ اِذَا اَصَابَهَا الْمُحْرِمُ جَزَاءٌ كَبْشٌ مُسِنٌّ وَّتُؤْكَلُ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جب حالت احرام والا شخص اسے مار دے تو اب اس کا کفارہ ایک دنبہ ہوگا اور اس کا گوشت کھالیا جائے گا۔

2507- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِي مَذْعُورٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ فِيهَا كَبْشٌ . فَقُلْتُ فَرِيضَةٌ قَالَ نَعَمْ . فَقُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۲۵۰۵- اسناده ضعيف: فيه شريك و هو ضعيف- و تقدمت ترجمته-

۲۵۰۶- اخرجه الحاكم في المناسك (۱/ ۴۵۲) من طريق محمد بن ابي يعقوب' ثنا حسان بن ابراهيم باسناده و متنه- و قال الحاكم: صحيح و لم يخرجاه- و ابراهيم بن ميمون الصائغ زاهد عالم' ادرك الشهادة رضي الله عنه'- اه- قال الزيلعي في (نصب الراية ۳/ ۱۳۴): (واخرجه الدارقطني ايضاً ... وزاد فيه- كبش مسن' و ضعف عبد الحق لهذه الزيادة- قال ابن القطان: و انما ضعفها: لان في السند: اسحق بن اسرائيل شيخ شيخ الدارقطني' وقد ترك حديثه جماعة' و رفضوه برأي كان فيه- انتهى- و اخرجه الحاكم في المستدرك بدون الزيادة)- اه- وروى الطبراني في الاوسط (۹۱۴۸) عن مسعدة بن سعد' ثنا ابراهيم بن المنذر' نا معن بن عيسى عن عدي بن الفضل عن ايوب السختياني عن ابي الزبير عن جابر- رفعه- قال: (الضبع صيد' و نهي المحرم عن قتلها)- اه- قال الطبراني: لم يرو هذا الحديث عن ايوب الا عدي بن الفضل' و لا عن عدي الا معن' تفرد به ابراهيم بن المنذر)- اه- وراجع ما بعده-

۲۵۰۷- اخرجه الترمذي في الحج (۸۵۱) باب: ما جاء في الضبع يصيدها المحرم' و في الاطعمة (۱۷۹۱) باب: ما جاء في اكل الضبع' و الطحاوي في المعاني (۲/ ۱۶۴)' و ابن الجارود (۴۳۸)' و كذلك عبد الرزاق (۸۶۸۲)' و احمد (۳/ ۳۱۸' ۳۲۲)' و الدارمي (۲/ ۷۴)' من طرق عن ابن جريج: اخبرني عبد الله بن عبيد بن عمير' به-

قَالَ نَعَمْ .كَذَا قَالَ فَرِيْضَةٌ .

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابوعمار بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں ایک دُنبہ دینا پڑے گا' میں نے دریافت کیا: کیا یہ لازم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی! میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا تھا کہ یہ لازم ہے۔

2508- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْقِرْمِيسِينِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ حَمَّادٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِىِّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الضَّبُعُ صَيْدٌ . وَجَعَلَ فِيْهَا كَبْشًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گوہ شکار ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں دُنبے کے کفارے کی ادائیگی مقرر کی ہے۔

2509- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الرُّخَامِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ اَتُؤْكَلُ الضَّبُعُ قَالَ نَعَمْ .قُلْتُ اَصَيْدٌ هِىَ قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ سَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ نَعَمْ .

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابوعمار' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بیان کرتے ہیں' وہ کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: گوہ کو کھایا جا سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا یہ شکار ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

2510- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ فَقُلْتُ صَيْدٌ هِىَ قَالَ نَعَمْ .قُلْتُ اٰكُلُهَا قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ سَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ نَعَمْ.

☆☆ ابن ابوعمار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا: یہ شکار

۲۵۰۸- قال البيهقي في المعرفة (۴۰۶/۷): (وقد روي عن الوليد عن ابن جريج عن عمرو ابن ابي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس موصولاً مرفوعاً و ليس بالقوي)- اه- قلت: وقد سبق عن ابن جريج باسناد له من حديث جابر في الذي قبله' و هو اصح و اشهر- اخرجه الشافعي في الام (۱۹۲/۲) باب: الضبع' و عنه البيهقي في الكبرى (۱۸۳/۵) باب: فدية الضبع' و في المعرفة (۴۰۶/۷) باب الضبع (۱۰۴۹۹) عن ابن جريج عن عكرمة قال: انزل رسول الله صلى الله عليه وسلم ضبعاً صيداً' و قضى فيها كبشاً- هكذا مرسلاً- قال الشافعي (لا يثبت مثله لو انفرد)' قال البيهقي: (و انما قال هذا لانقطاعه)- اه- ورويا ايضاً -الشافعي و البيهقي- عن ابن جريج عن عطاء سمع ابن عباس يقول: انزل رسول الله صلى الله عليه وسلم ضبعاً صيداً' و قضى فيه كبشاً- فمرة عن ابن جريج عن عكرمة مرسلاً' اخرجه عنه عن عطاء عن ابن عباس' و الصواب ما سبق له في الرواية السابقة مباشرة من حديث جابر-

۲۵۰۹- اخرجه ابن ماجه في الصيد (۱۰۷۸/۲) باب: الضبع' الحديث (۳۲۳۶)' و عبد الرزاق رقم (۸۶۸۱)' و احمد في المسند (۲۹۷/۳) من طريق اسماعيل بن ابي امية عن عبد الله ابن عبيد' به- و صححه البخاري و حسنه البيهقي' كما في المعرفة (۴۰۶/۷)-

؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے پوچھا: اسے کھایا جا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

2511- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عِلَّانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَّجَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَخْبَرَهُمْ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ عَمَّارٍ اَنَّهٗ سَاَلَ جَابِرًا عَنِ الضَّبُعِ قَالَ اٰكُلُهَا قَالَ نَعَمْ .قُلْتُ اَصَيْدٌ هِىَ قَالَ نَعَمْ .قُلْتُ سَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ نَعَمْ.

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابوعمار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا' انہوں نے دریافت کیا: کیا اسے کھایا جا سکتا ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا یہ شکار ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

2512- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ هِىَ صَيْدٌ .وَجَعَلَ فِيْهَا اِذَا اَصَابَهَا الْمُحْرِمُ كَبْشًا.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شکار ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) اگر حالت احرام والا شخص اسے مار دے تو نبی اکرم ﷺ نے اس کا کفارہ ایک دنبے کی قربانی مقرر کیا ہے۔

2513- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِى الضَّبُعِ اِذَا اَصَابَهَا الْمُحْرِمُ كَبْشٌ وَّفِى الظَّبْيِ شَاةٌ

2510- حديث ابن جريج و اسماعيل بن امية تقدما- و حديث جرير بن حازم ياتي تخريجه في الذي بعده-

2511- اخرجه ابو داود في الاطعمة (٣٨٠١) باب في اكل الضبع' و ابن ماجه في الصيد (٣٠٨٥) باب: جزاء الصيد يصيبه المحرم' و ابن ابي شيبة (٧٧/٤)' و الدارمي (٧٤/٢)' و الحاكم (٤٥٢/١)' و ابن حبان (٣٩٦٤) من وجوه عن جرير بن حازم' به- صححه ابن حبان والحاكم-

2512- ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (١٣٤/٣)' ولم يعزه لغير الدارقطني- و في اسناده الاجلح بن عبد الله: و ثقه ابن معين' و ضعفه النسائي وغيره- وقال ابو حاتم: ليس بالقوي- راجع: تهذيب الكمال (٧١/١)' و الكامل لابن عدي (١٣٦/٢ ١٤٠)- وقد اختلف عليه في هذا الحديث: فاخرجه مرة هكذا كما هنا- وقال مرة: (عن ابي الزبير عن جابر عن عمر لا اراه الا قد رفعه)- اخرجه ابن عدي في ترجمته (١٣٩/٢)' و ابو يعلى (٢٠٣)- وقال الهيثمي في (المجمع) (٢٣٤/٣): (اخرجه ابو يعلى' و فيه الاجلح الكندي' و فيه كلام' وقد وثق)- اه- قال البيهقي في الكبرى (١٨٤/٦): (والصحيح وقفه)- قلت: وقد اخرجه مالك: ان ابا الزبير حدثه عن جابر بن عبد الله ان عمر بن الخطاب قضى في الضبع بكبش- هكذا اخرجه مالك في الحج (٤١٤/١) باب: فدية ما اصيب من الطير و الوحش (٢٣٠)' و الشافعي في الام (١٩٣/٢) باب: الضبع' و البيهقي في الكبرى (١٨٣/٥)' و المعرفة (٤٠٥/٧)' و عبد الرزاق (٤٠٣/٤) باب: الضب و الضبع (٨٢٢٤)- اخرجه عن ابي الزبير هكذا مالك و معمر و ابن عيينة: ثلاثتهم عن ابي الزبير' باسناده موقوفاً على عمر- و تابعه عطاء عن جابر عن عمر موقوفاً- كما عند البيهقي في الكبرى (الموضع السابق)-

وَفِي الأرنَبِ عَنَاقٌ وَفِي الْيَرْبُوعِ جَفْرَةٌ . قَالَ وَالْجَفْرَةُ الَّتِي قَدِ ارْتَعَتْ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: گوہ کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: حالت احرام والا شخص اسے مار دے تو اسے دنبے کا کفارہ دینا ہوگا اور ہرن کے بارے میں یہ فرمایا: بکری کی قربانی دینی ہوگی خرگوش کے بارے میں فرمایا ہے: بکری کے بچے کی قربانی دینی ہوگی اور یربوع کے بارے میں فرمایا ہے: اس میں بکری کے چھوٹے بچے کی قربانی دینا ہوگی۔

راوی کہتے ہیں: حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''جفرہ'' سے مراد وہ چھوٹا جانور ہے جو چل لیتا ہو۔

2514- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُضِيَ فِي الضَّبُعِ بِكَبْشٍ .كَذَا قَالَ لَنَا يَعْقُوْبُ قُضِيَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے گوہ کے شکار میں دنبے کی قربانی کا فیصلہ دیا تھا۔

یعقوب نامی راوی نے یہی الفاظ نقل کیے ہیں' انہوں نے فیصلہ دیا تھا۔

2515- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ حَمَامِ الْحَرَمِ فِي الْحَمَامَةِ شَاةٌ وَفِيْ بَيْضَتَيْنِ دِرْهَمٌ وَفِي النَّعَامَةِ جَزُورٌ وَفِي الْبَقَرَةِ بَقَرَةٌ وَفِي الْحِمَارِ بَقَرَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا حرم کے کبوتر کے بارے میں یہ حکم منقول ہے' حرم کے کبوتر کو مارنے کا کفارہ بکری ہوگی' انڈے کو نقصان پہنچانے کا کفارہ ایک درہم ہوگا' شتر مرغ کو مارنے پر اونٹ قربان کرنا پڑے گا' گائے کو مارنے پر گائے کی قربانی دینا پڑے گی اور یا نیل گائے کو مارنے پر گائے کی قربانی دینا ہوگی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن ہاشم' ابو مالک جنبی-کوفی' یہ لین الحدیث ہیں' افرط فیہ ابن حبان' یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱۶۱)۔

2516- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْيَمَ حَدَّثَنِي الْاَجْلَحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الظَّبْيِ شَاةً وَفِي الضَّبُعِ كَبْشًا وَفِي الْاَرْنَبِ عَنَاقًا وَفِي الْيَرْبُوْعِ جَفْرَةً .فَقُلْتُ لِاَبِي الزُّبَيْرِ وَمَا الْجَفْرَةُ قَالَ الَّتِيْ قَدْ فُطِمَتْ وَرَعَتْ.

٢٥١٤- هكذا اخرجه منصور عن عطاء عن جابر موقوفاً عليه. و سبق في الذي قبله عن جابر عن عمر موقوفاً على عمر-

٢٥١٥- اخرجه الشافعي في الام (٢/ ١٩٢) بباب: بقر الوحش و حمار الوحش. و عنه البيهقي في المعرفة (٧/ ٤٠٤)، و كذلك في الكبرى (٥/ ١٨٢)؛ عن مسلم - وهو الزنجي - عن ابن جريج ... به- و مسلم الزنجي و ابو مالك الجنبي ضعيفان.

٢٥١٦- الصواب وقفه؛ كما سبق قريباً-

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرن کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا' ایک بکری کی قربانی دینا ہوگی' گوہ کے بارے میں دنبے کی قربانی کا فیصلہ دیا تھا' خرگوش کے بارے میں بکری کے بچے کی قربانی کا فیصلہ دیا تھا اور یربوع کے بارے میں بکری کے بچے کی قربانی کا فیصلہ دیا تھا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ابن زبیر سے دریافت کیا: لفظ ''جفرہ'' سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ بچہ جس کا دودھ چھڑایا جا چکا ہو اور وہ چرنے لگتا ہو۔

2517 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِى يَحْيٰى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَضٰى فِىْ بَيْضِ نَعَامٍ اَصَابَهُ مُحْرِمٌ بِقَدْرِ ثَمَنِهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شتر مرغ کے انڈے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا' اگر حالتِ احرام والا شخص اسے نقصان پہنچا دے تو اسے اس کی قیمت کے مطابق تاوان ادا کرنا ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن عبداللہ بن عبید اللہ بن عباس بن عبدمطلب ہاشمی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ترمذی وابن ماجہ۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳۳۵)

2518 - وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا وَقَالَ بِقِيمَتِهِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں کچھ لفظی اختلاف ہے۔

2519 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الطِّينِىُّ حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ نِزَارٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ شَيْخٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا كَانَ مُحْرِمًا

۲۵۱۷- اخرجه البيهقي في الكبرى (۲۰۸/۵) من طريق عباد بن يعقوب ...... به-واخرجه عبد الرزاق في الحج (۴۲۳/۳) باب: بيض النعام (۸۳۰۳) عن الاسلمي (وهو ابراهيم بن ابي يحيى) ...... به- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۱۳۶/۳): (وضعفه ابن القطان في كتابه فقال: فيه حسين بن عبد الله بن عبيد الله بن عباس' وهو ضعيف- قال:والراوي عنه: ابراهيم بن ابي يحيى الاسلمي' وهو كذاب بل قيل فيه ما هو شر من الكذب- انتهى كلامه)-قلت: واخرجه عبد الرزاق (۸۲۹۴) عن الثوري عن عبد الكريم الجزري عن عكرمة عن ابن عباس ...... به- وروى ابن ابي شيبة: حدثنا وكيع عن ابن ابي ليلى عن عطاء عن ابن عباس قال: (في كل بيضتين درهم' وفي كل بيضة نصف درهم)- قال البيهقي بعد ان اخرجه (۲۰۸/۵): (وهذا يرجع الى القيمة)- اه-

۲۵۱۹- اخرجه عبد الرزاق في الحج (۴۲۰/۳) باب: بيض النعام' عن معمر' والبيهقي في الكبرى (۲۰۷/۵) عن سعيد بن ابي عروبة' كلاهما -معمر وسعيد- عن مطر الوراق ...... به- ومطر الوراق ضعيف: ضعفه يحيى معين وغيره' خاصة في عطاء- وقال النسائي: ليس بالقوي- راجع: تهذيب التهذيب (۱۶۷/۱۰)-

عَلٰی رَاحِلَتِهِ فَاَتٰی عَلٰی اُدْحِیِّ نَعَامَةٍ فَاَصَابَ مِنْ بَیْضِهَا فَسُقِطَ فِیْ یَدَیْهِ فَاَفْتَاهُ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنْ یَّشْتَرِیَ بَنَاتِ مَخَاضٍ فَیَضْرِبُهُنَّ فَمَا اَنْتَجَ مِنْهُنَّ اَهْدَاهُ اِلَی الْبَیْتِ وَمَا لَمْ یُنْتِجْ مِنْهُنَّ اَجْزَاَ عَنْهُ لاَنَّ الْبَیْضَ مِنْهُ مَا یَصْلُحُ وَمِنْهُ مَا یَفْسُدُ .قَالَ فَاَتَی الرَّجُلُ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) فَاَخْبَرَهُ بِمَا اَفْتَاهُ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ قَالَ عَلِیٌّ مَا قَالَ فَهَلْ لَكَ فِی الرُّخْصَةِ .قَالَ نَعَمْ .قَالَ فَاِنَّ فِیْ کُلِّ بَیْضَةِ نَعَامٍ اِطْعَامَ مِسْکِیْنٍ اَوْ صَوْمَ یَوْمٍ.

☆☆ معاویہ بن قرہ ایک انصاری بزرگ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص حالت احرام میں اپنی سواری پر جارہا تھا' وہ شتر مرغ کے گھونسلے کے پاس پہنچا' اس نے وہاں سے انڈا لیا جو اس کے ہاتھ سے گر گیا' تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں یہ فیصلہ دیا کہ وہ بنات مخاض خریدے گا' انہیں جفتی کے لیے دے گا پھر وہ جن بچوں کو جنم دیں گی وہ شخص ان بچوں کو بیت اللہ کے لیے ہدیہ کردے گا' اور اگر ان اونٹنیوں نے کسی بچے کو جنم نہ دیا تو بھی اس شخص کا کفارہ ادا ہو جائے گا' چونکہ بعض اوقات کسی انڈے سے بچہ نکل آتا ہے اور بعض کسی انڈے سے بچہ نہیں بھی نکلتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اسے فتویٰ دیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی نے تو جو کہنا تھا سو کہہ دیا' کیا تم کچھ رخصت حاصل کرنا چاہتے ہو؟ اس نے عرض کیا: ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک انڈے کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلانا یا ایک دن کا روزہ رکھنا (کفارہ) ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ طاہر بن خالد بن نزار بن مغیرۃ، ابوطیب غسانی ایلی۔ نزل (سرمن رای) وحدث بھا عن ابیہ وعن آدم عسقلانی، قال ابن ابی حاتم: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ جرح و تعدیل (۴/۴۹۹) و تاریخ بغداد (۹/۳۵۵)۔

2520- حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیَی الْمَدَائِنِیُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا الْمُغِیْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ شَیْخٍ مِنْ اَهْلِ هَجَرَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2521- حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّیْرَفِیُّ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ-.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ایک انصاری صحابی سے منقول ہے۔

2522-وَاَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ قُرَّةَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَلِیٍّ

...ی اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَوْطَاَ بَعِیْرَهُ اُدْحِیَّ نَعَامٍ وَّهُوَ مُحْرِمٌ فَاَتٰی عَلِیًّا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ عَلَیْكَ فِیْ كُلِّ بَیْضَةٍ ...رِیْبُ نَاقَةٍ اَوْ جَنِیْنُ نَاقَةٍ فَاَتَی النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ قَدْ قَالَ عَلِیٌّ فِیْهَا مَا قَالَ ...لٰكِنْ هَلُمَّ اِلَی الرُّخْصَةِ عَلَیْكَ فِیْ كُلِّ بَیْضَةٍ صِیَامُ یَوْمٍ اَوْ اِطْعَامُ مِسْكِیْنٍ .

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے اپنے اونٹ ...پاؤں کے نیچے شترمرغ کا گھونسلا دے دیا، وہ شخص حالت احرام میں تھا، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کے سامنے اس ...ت کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: ایک انڈے کے عوض میں تمہیں ایک اونٹنی کو (جفتی کے لیے دینا ہوگا) یا ایک اونٹنی کے ...ٹ میں موجود بچہ دینا ہوگا، وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا، تو ...اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی نے تو اس بارے میں جو کہنا تھا وہ کہہ دیا ہے لیکن تم رخصت کی طرف کیوں نہیں آتے؟ ہر ایک ...ے کے عوض تم پر ایک دن کا روزہ رکھنا لازم ہوگا یا ایک دن کا کھانا کھلانا ہوگا۔

2523- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَیْدِ بْنُ الْمَحَامِلِیِّ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ یَحْیَی الْاُمَوِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ ...عِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ قُرَّةَ اَنَّ رَجُلًا اَوْطَاَ بَعِیْرَهُ اُدْحِیَّ نَعَامٍ فَسَاَلَ عَلِیًّا عَلَیْهِ السَّلَامُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ ...عَلَیْكَ لِكُلِّ بَیْضَةٍ ضِرَابُ نَاقَةٍ اَوْ جَنِیْنُ نَاقَةٍ فَانْطَلَقَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ ...عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ .فَقَالَ قَدْ قَالَ مَا سَمِعْتَ هَلُمَّ اِلَی الرُّخْصَةِ عَلَیْكَ لِكُلِّ بَیْضَةٍ صِیَامُ یَوْمٍ اَوْ اِطْعَامُ مِسْكِیْنٍ .

☆☆ معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے اونٹ کے پاؤں کے نیچے شترمرغ کا گھونسلا توڑ دیا اس نے ...حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر ایک انڈے کے عوض میں تمہیں ایک اونٹنی کو جفتی ...کے لیے دینا ہوگا یا اونٹنی کے پیٹ میں موجود بچے کی ادائیگی کرنا ہوگی، وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ...آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے جو کہا وہ تم نے سن ...لیا، تم رخصت کی طرف کیوں نہیں آتے؟ ایک انڈے کے عوض میں تمہیں ایک دن کا روزہ رکھنا ہوگا اور ایک مسکین کو کھانا کھلانا ...ہوگا۔

2524- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ .وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ نَیْرُوْزَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ

۲۵۲۳- اخرجه ابن ابي شيبة- كما في نصب الراية (۳/ ۱۳۵)-: حدثنا عبدة عن ابن ابي عروبة عن مطر الوراق عن معاوية بن قرة: ان رجلا اوطا بعيره...... و البيهقي' بنحوه في السنن الكبرى(۵/ ۲۰۸)-

۲۵۲۴- قال ابن ابي حاتم في (العلل) (۱/ ۲۷۰) (۷۹۴): (سالت ابي عن حديث اخرجه الوليد بن مسلم عن ابن جريج قال: احسن ما سمعت في بيض النعامة: حديث ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث ثم قال: (قال ابي: هذا حديث ليس بصحيح عندي' ولم يسمع ابن جريج من ابي الزناد شيئاً' يشبه ان يكون ابن جريج اخذه من ابراهيم بن ابي يحيى)- اه - قال ابن حجر في (التلخيص) (۲/ ۲۹۴): (وقال الطبراني في الاوسط: تفرد به الوليد بن مسلم' وقال الدارقطني في العلل: ذكر هذا الحديث لاحمد بن حنبل' فقال: (لم يسمعه ابن جريج من ابي الزناد' انما يروى عن زياد بن سعد عن ابي الزناد)- قلت: فرجع الحديث الى ما اخرجه ابو داود وفيه رجل لم يسم' فهو في حكم المنقطع)- اه -ورواية ابي داود المشار اليها تاتي في حديث عائشة الآتي ان شاء الله-

مُسْلِمٍ .وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِىْ بَيْضَةِ نَعَامٍ صِيَامُ يَوْمٍ اَوْ اِطْعَامُ مِسْكِيْنٍ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: شتر مرغ کے ایک انڈے کے عوض میں (کفارے میں) ایک دن روزہ رکھنا ہوگا یا ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہوگا۔

2525- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2526- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزِّنَادِ عَمَّنْ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-.

وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ سَعِيْدٍ النَّسَائِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَضٰى فِىْ بَيْضِ نَعَامٍ كَسَرَهٗ رَجُلٌ صِيَامُ يَوْمٍ فِىْ كُلِّ بَيْضَةٍ .وَقَالَ اَبُوْ خَالِدٍ فِىْ بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيْبُهُ الْمُحْرِمُ صِيَامُ يَوْمٍ .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انڈے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا' جسے کسی آدمی نے حالت احرام میں توڑ دیا تھا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ یہ تھا:) ایک انڈے کے عوض میں ایک روزہ رکھنا ہوگا۔

ابوخالد نامی راوی بیان کرتے ہیں: اگر حالت احرام والا شخص شتر مرغ کے انڈے کو توڑ دے تو وہ ایک دن روزہ رکھے گا۔

2527- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَيَّانَ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْاِسْمَاعِيْلِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَكَمَ فِىْ بَيْضِ النَّعَامِ كَسَرَهٗ رَجُلٌ مُحْرِمٌ صِيَامُ يَوْمٍ لِكُلِّ بَيْضَةٍ.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شتر مرغ کے انڈے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا (اس انڈے کو حالت احرام والے ایک شخص نے توڑ دیا تھا' وہ فیصلہ یہ تھا:) وہ شخص ایک انڈے کے عوض

۲۵۲۵- راجع ما قبله' و قد اختلف على ابن جريج فيه' فقيل: عنه هكذا من مسند ابي هريرة' و قيل: عنه باسناد له عن عائشة: كما في الذي بعده-

۲۵۲۶- اخرجه ابو داود في (المراسيل) - كما في التحفة (۱۲/ ۲۸۲-۲۸۳)- عن يحيى ابن خلف عن ابي عاصم عن ابن جريج عن زياد بن سعد' عن ابي الزناد قال: بلغني عن عائشة' به- قال ابن حجر في (التلخيص) (۲/ ۲۹۴): (واخرجه ابو داود الدارقطني و البيهقي من رواية ابن جريج عن زياد بن سعد عن ابي الزناد عن رجل عن عائشة- قال ابو داود: قد اسند هذا الحديث' ولا يصح - وقال البيهقي: الصحيح انه عن رجل عن عائشة: قاله ابو داود وغيره- وقال عبد الحق: لا يسند من وجه صحيح' و كانهم اشاروا الى ما اخرجه الدارقطني من حديث ابي الزناد عن عروة عن عائشة)- اه-

۲۵۲۷- كذا روي عن ابن جريج هنا بذكر: (عروة) في اسناده' و لا يصح: كما مر في الذي قبله-

میں ایک روزہ رکھے گا۔

2528- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْقُوهُسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَلِيٍّ - وَهُوَ ابْنُ غُرَابٍ - عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ اَبِى الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِى بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ ثَمَنُهُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شتر مرغ کے انڈے کے بارے میں یہ فرمایا ہے: حالت احرام والا شخص اگر اسے توڑ دیتا ہے تو وہ اس کی قیمت ادا کرے گا۔

2529- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِى قَوْمٍ اَصَابُوا ضَبُعًا قَالَ عَلَيْهِمْ كَبْشٌ يَتَخَارَجُونَهُ بَيْنَهُمْ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک بار کچھ لوگوں نے ایک گوہ کو قتل کر دیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ان سب لوگوں پر ایک دنبے کی قربانی لازم ہوگی جسے وہ مل جل کر ادا کریں گے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمار بن ابی عمار، مولی بنی ہاشم، (اور ایک قول کے مطابق): مولی بنی حارث، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرج لہ مسلم واصحاب سنن۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۸۶۳)۔

2530- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِى هَاشِمٍ اَنَّ مَوَالِىَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ اَحْرَمُوا اِذْ مَرَّتْ بِهِمْ ضَبُعٌ فَحَذَفُوهَا بِعِصِيِّهِمْ فَاَصَابُوهَا فَوَقَعَ فِى اَنْفُسِهِمْ فَاَتَوُا ابْنَ عُمَرَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ عَلَيْكُمْ كَبْشٌ قَالُوا عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَّا كَبْشٌ قَالَ اِنَّكُمْ لَمُعَزَّزٌ بِكُمْ عَلَيْكُمْ جَمِيعًا كُلِّكُمْ كَبْشٌ .قَالَ اللُّغَوِيُّونَ اِنَّكُمْ لَمُعَزَّزٌ بِكُمْ اَىْ لَمُشَدَّدٌ عَلَيْكُمْ دا .

☆☆ عمار نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابن زبیر کے کچھ غلام حالت احرام میں تھے' ایک مرتبہ ایک گوہ ان کے پاس سے گزری' انہوں نے لاٹھیوں کے ذریعے مار کر اسے قتل کر دیا' پھر انہیں اس بارے میں الجھن ہوئی' وہ حضرت عبداللہ بن عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم پر ایک دنبے کی

2528- اخرجه ابن القطان في كتابه من طريق الدارقطني' به: كما في نصب الراية (۳/ ۱۳۶) و اخرجه ابن ماجه في المناسك (۲/ ۱۰۳۱) باب: جزاء الصيد يصيبه المحرم (۳۰۸۶) و الطبراني في الاوسط (۶۲۷۷) من حديث يزيد بن موهب' نا مروان بن معاوية' نا علي بن عبد العزيز عن حسين المعلم ...... به- وقال الطبراني: (لا يروى هذا الحديث عن ابي هريرة الا بهذا الاسناد' تفرد به: مروان بن معاوية' و علي ابي المهزم: يزيد بن سفيان)- اه- و ضعف ابن القطان اسناده بعلي و ابي المهزم- وقال البوصيري في (الزوائد): (في اسناده علي بن عبد العزيز' مجهول- و ابو المهزم: اسمه: يزيد بن سفيان' ضعيف)- اه- و راجع: (نصب الراية)(۳ / ۱۳۶)-

2530- سبق عن عمر من وجه آخر' وفي هذا الاسناد حماد بن سلمة' و مضى الكلام في رواياته عن غير ثابت و حميد- وقال في (التعليق المغني)(۱/ ۲۵۰-۲۵۱): (اسناده صالح : للاحتجاج)- اه-

قربانی لازم ہوگی' انہوں نے عرض کی: کیا ہم میں سے ہر شخص پر دُنبے کی قربانی لازم ہوگی؟ تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اپنے اوپر زیادتی کر رہے ہو' تم سب پر ایک دُنبے کی قربانی لازم ہوگی۔

علمِ لغت کے ماہرین نے یہ کہا ہے: روایت کے یہ الفاظ لَمُعَزِّزٌ بِكُمْ سے مراد یہ ہے: اس صورت میں تم اپنے ساتھ زیادتی کرو گے۔

2531 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَاْتُوْنَهُ فَمِنْ قَائِلٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعَيْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ اَوْ اَخَّرْتُ شَيْئًا اَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُوْلُ لَهُمْ لَا حَرَجَ اِلَّا رَجُلٌ اقْتَرَضَ عِرْضَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَّهُوَ ظَالِمٌ فَذَاكَ الَّذِیْ حَرِجَ وَهَلَكَ . لَمْ يَقُلْ سَعَيْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ اِلَّا جَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ.

☆☆ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کے لیے روانہ ہوا' لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' کوئی یہ کہہ رہا تھا: یارسول اللہ! میں نے طواف کرنے سے پہلے سعی کر لی ہے' یا میں نے ایک چیز کو مؤخر کر دیا ہے' یا ایک رکن کو پہلے کر لیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرما رہے تھے: کوئی حرج نہیں ہے' ماسوائے اس شخص کے جو کسی مسلمان کی عزت کو نقصان پہنچائے اور وہ زیادتی کرنے والا ہو' یہ شخص حرج کا شکار ہو جائے گا اور ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔

صرف جریر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے طواف کرنے سے پہلے سعی کر لی''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسامة بن شریک ثعلبی- یہ صحابی ہیں، تفرد بالروایۃ عنہ زیاد بن علاقۃ، علی الصحیح۔ اخرجہ لہ اصحاب سنن۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۲۰)۔

2532 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ .قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ . قَالَ اٰخَرُ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ .قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض کی: میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اب قربانی کر لو' کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک اور شخص بولا: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مار لو' کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۵۳۱ اخرجہ ابو داؤد فی المناسک (۲/ ۲۱۸) باب: فیمن قدم شیئا قبل شیء فی حجہ (۲۰۱۵): حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ، ثنا جریر ...

۲۵۳۲- اخرجہ مسلم فی الحج (۲/ ۹۴۹) باب: من حلق قبل النحر (۱۳۰۶)، و الترمذی فی الحج (۲/ ۲۵۸) باب: ما جاء فیمن حلق قبل ان یذبح (۹۱۶)، و ابن ماجہ فی المناسک (۲/ ۱۰۱۴) باب: من قدم نسکا قبل نسک (۳۰۵۱)، و احمد (۲/ ۱۶۰) من طرق عن سفیان بن عیینۃ ...... بہ۔

2533- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو الْاَزْهَرِ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَطَفِقَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ اَشْعُرُ اَنَّ الرَّمْيَ قَبْلَ النَّحْرِ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ارْمِ وَلَا حَرَجَ . وَطَفِقَ اٰخَرُ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اَشْعُرْ اَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) انْحَرْ وَلَا حَرَجَ . قَالَ فَمَا سَمِعْتُهٗ يَوْمَئِذٍ يُسْاَلُ عَنْ اَمْرٍ مِمَّا يَنْسَى الْمَرْءُ اَوْ يَجْهَلُ مِنْ تَقْدِيْمِ الْاُمُوْرِ بَعْضِهَا قَبْلَ بَعْضٍ وَاَشْبَاهِهَا اِلَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) افْعَلْهُ وَلَا حَرَجَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قربانی کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ٹھہر گئے لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کرنا شروع کیے ان میں سے کسی نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے یہ پتہ نہیں تھا' قربانی سے پہلے کنکریاں ماری ہیں' میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے ہی قربانی کر لی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مارلو کوئی حرج نہیں ہے' دوسرے شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے پتہ نہیں تھا' قربانی سرمنڈوانے سے پہلے ہوگی' میں نے قربانی کرنے سے پہلے ہی سرمنڈوالیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب قربانی کرلو' کوئی حرج نہیں ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) اس دن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس بھی کسی معاملے سے متعلق سوال کیا گیا' جسے کوئی شخص بھول گیا تھا یا جس سے وہ واقف نہیں تھا' یعنی اس نے کوئی کام کسی دوسرے کام سے پہلے کرلیا' یا اس طرح کا کوئی عمل پہلے کرلیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے یہی فرمایا: تم اب کرلو' کوئی حرج نہیں ہے۔

2534- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2535- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو الْاَزْهَرِ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالُوْا

۲۵۳۳- اخرجه البخاري في الحج (۳/ ٦٦٥) باب: الفتيا على الدابة عند الجمرة (۱۷۳۸) حدثنا اسحاق اخبرنا يعقوب بن ابراهيم به- اخرجه احمد (۲/ ۲۱۷) : ثنا يعقوب به-

۲۵۳۴- اخرجه مسلم في الحج (۲/ ۹٤۸) باب: من حلق قبل النحر (۱۳۰٦) عن حرملة بن يحيي' اخبرنا ابن وهب به- و هو في موطا مالك (۱/ ٤۲۱) في الحج' باب: جامع الحج (۲٤۲)' و من طريق مالك رواه: البخاري في العلم (۸۳) باب: الفتيا' و هو واقف على الدابة و غيرها' و في الحج (۳/ ٦٦٥) باب: الفتيا على الدابة عند الجمرة (۱۷۳٦)' و ابو داود في المناسك (۲/ ٥۱٦' ٥۱۷) باب: فيمن قدم شيئا قبل شيء في حجة (۲۰۱٤)' و الطحاوي في (شرح المعاني) (۲/ ۲۳۷) باب: من قدم من حجه نسكا قبل نسك' و البيهقي في الكبرى (٥/ ۱٤۰- ۱٤۱) باب التقديم و التاخير في عمل يوم النحر' من طريق مالك' به-

۲۵۳۵- اخرجه مسلم في الحج (۲/ ۹٤۹) باب: من حلق قبل النحر' او نحر قبل الرمي (۱۳۰٦) عن ابن ابي عمر و عبد بن حميد' كلاهما عن عبد الرزاق...... به- واخرجه احمد (۲/ ۲۰۲) عن عبد الرزاق...... به- و اخرجه احمد (۲/ ۱٥۹): ثنا عبد الاعلى عن معمر به- و اخرجه احمد ايضاً (۲/ ۲۰۲) عن محمد بن جعفر' ثنا معمر...... به-

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمِنًى وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ فَجَآءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي كُنْتُ اَظُنُّ الْحَلْقَ قَبْلَ النَّحْرِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ . قَالَ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ . قَالَ وَجَاءَهُ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي كُنْتُ اَظُنُّ الْحَلْقَ قَبْلَ الرَّمْيِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ . قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ . قَالَ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قَدَّمَهُ رَجُلٌ وَلَا اَخَّرَهُ اِلَّا قَالَ افْعَلْهُ وَلَا حَرَجَ . كَذَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ.

وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ ابْنُ اَبِي حَفْصَةَ فِي حَدِيْثِهِ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ . وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ وَاُرَاهُ وَهِمَ فِيْهِ . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں اپنی اونٹنی پر موجود تھے ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں یہ سمجھتا تھا' قربانی کرنے سے پہلے سرمنڈوالیا جاتا ہے تو میں نے قربانی کرنے سے پہلے سرمنڈوالیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اب قربانی کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک اور شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں یہ سمجھتا تھا' کنکریاں مارنے سے پہلے سرمنڈوالینا چاہیے' اس لیے میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے سرمنڈوالیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مارلو' کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کیا گیا: یعنی آدمی نے کوئی کام پہلے کرلیا یا بعد میں کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا: اب کرلو' کوئی حرج نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ اضافی ہیں: ''میں کنکریاں مارنے سے پہلے روانہ ہوگیا''۔

ان الفاظ میں اس راوی کی متابعت نہیں کی گئی اور میرا خیال ہے' راوی کو یہ الفاظ نقل کرنے میں وہم ہوا ہے۔

2536- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حَفْصَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَتَاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ . قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ . ثُمَّ اَتَاهُ اٰخَرُ فَقَالَ اِنِّي كُنْتُ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ . قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ . وَاَتَاهُ اٰخَرُ فَقَالَ اِنِّي اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ . قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ . قَالَ فَمَا رَاَيْتُهُ يَوْمَئِذٍ يُسْاَلُ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا قَالَ افْعَلُوْا وَلَا حَرَجَ.

۲۵۳۶- اخرجه احمد في المسند (۲/ ۲۱۰): ثنا روح به- ورواه ابن جريج: حدثني ابن شهاب به- اخرجه البخاري في الصحيح (۲/ ...) باب: الفتيا على الدابة عند الجمرة (۱۷۳۷)- ورواه عبد العزيز بن ابي سلمة الماجشون عن الزهري به- اخرجه الدارمي في الصحيح (۲/ ...) باب: فيمن قدم في نسكه شيئا قبل شيء-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا' قربانی کے دن ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے' اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے ہی سر منڈوا لیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مارلو' کوئی حرج نہیں ہے' پھر ایک اور شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مارلو کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک اور شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے ہی طواف افاضہ کر لیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اب کنکریاں مارلو' کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس دن میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کیا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا: تم اب کرلو' کوئی حرج نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابی حفصۃ میسرۃ، ابوسلمۃ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۸۶۳)۔

2537- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ يَوْمَ النَّحْرِ عَنْ رَجُلٍ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَّرْمِيَ اَوْ ذَبَحَ اَوْ نَحَرَ وَاَشْبَاهِ هٰذَا فِي التَّقْدِيْمِ وَالتَّاخِيْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قربانی کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا: جس نے کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈوا لیا یا ذبح کر لیا یا قربانی کر لی یا اسی کی مانند کسی کام کو پہلے کرنے یا بعد میں کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے' کوئی حرج نہیں ہے۔

2538- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ وَغَيْرُهُ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِرَجُلٍ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَّرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ الْحَلْقُ مِنَ الرَّمْيِ وَالرَّمْيُ مِنَ الْحَلْقِ وَرَجُلٌ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ النَّحْرُ مِنَ الرَّمْيِ وَالرَّمْيُ مِنَ النَّحْرِ . قَالَ وَرَجُلٌ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ وَلَا حَرَجَ النَّحْرُ مِنَ الْحَلْقِ . قَالَ لَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَّرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ فِيْ اَثَرِ

[1]- اخرجه البخاري في الحج (۳/۶۵۳) باب: الذبح قبل الحلق (۱۷۲۱، ۱۷۲۲) و احمد (۱/۲۱۶) و الطبراني في الكبير (۱۱۳۵۰) و الطحاوي في المعاني (۲/۲۳۶) و ابن حبان (۳۸۷۶) و البيهقي (۵/۱۴۳) من طرق عن عطاء به-

[2]- راجع: صحيح البخاري الموضع السابق في الذي قبله مع شرحه: (فتح الباري)-

حَدِيْثِ عَطَاءٍ .هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ مَا كُنْتُ اَحْسَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا حَرَجَ .وَفِيْ هٰذِهِ الثَّلَاثِ الْحَلْقُ قَبْلَ الرَّمْيِ .

☆☆ عطاء اور دیگر راویوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ تین باتیں نقل کی ہیں' ایسے شخص کے بارے میں جس نے کنکریاں مارنے سے پہلے سرمنڈوالیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم اب کنکریاں مارلو کوئی حرج نہیں ہے' سرمنڈوانا بھی رمی کا حصہ ہے اور رمی کرنا بھی سرمنڈوانے کی طرح ہے ایک اور شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کرلی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مارلو' قربانی کرنا کنکریاں مارنے کا حصہ ہے اور کنکریاں مارنا قربانی کرنے کی طرح ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک اور شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: میں نے سرمنڈوانے سے پہلے قربانی کرلی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب سرمنڈوالو' کوئی حرج نہیں ہے' قربانی کرنا سرمنڈوانے کا حصہ ہے اور سرمنڈوانا قربانی کرنے کی طرح ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم ان میں یہ الفاظ ہیں:

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ قربانی کے دن ہمیں خطبہ دے رہے تھے''۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''(اس شخص نے عرض کی:) میں یہ سمجھا تھا' فلاں کام فلاں سے پہلے ہے (راوی نے یہ الفاظ تین کاموں کے بارے میں نقل کیے ہیں)''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) وہ تین کام ہیں' یعنی کنکریاں مارنے سے پہلے سرمنڈوالینا۔

2539- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاَبُو الْاَزْهَرِ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ .وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ قَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ قَالَ كُنْتُ اَحْسَبُ اَنَّ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ الْاٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ اَحْسَبُ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) افْعَلْ وَلَا حَرَجَ .فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ يَوْمَئِذٍ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ .قَالَ لَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مَا وَجَدْتُ يَخْطُبُ اِلَّا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ حَسَنٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قربانی کے دن نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے' ایک شخص آ

۲۵۳۹- اخرجه البخاري في الصحيح (۲/ ۶۶۵) باب: الفتيا على الدابة عند الجمرة (۱۷۳۷) من طريق يحيى بن سعيد عن ابن جريج به- و من وجه د عن ابن شهاب به-

کے سامنے کھڑا ہوا اس نے عرض کی: میں یہ سمجھتا تھا' فلاں اور فلاں کام' فلاں اور فلاں کام سے پہلے ہیں' پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں سمجھتا تھا' فلاں کام ان تین کاموں سے پہلے ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اب کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس چیز کے بارے میں بھی دریافت کیا گیا' آپ نے یہی فرمایا: اب کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

ابوبکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' صرف ابن جریج نے زہری کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے''۔

یہ روایت حسن ہے۔

2540- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ يَوْمَ النَّحْرِ عَنْ مَنْ قَدَّمَ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ وَشَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ- قَالَ- فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَدَيْهِ لاَ حَرَجَ لاَ حَرَجَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قربانی کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس بھی ایسے کام کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی شخص نے کسی دوسرے کام سے پہلے کرلیا ہو یا کوئی ایک کام کسی دوسرے سے پہلے کرلیا ہو' راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا اور فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے' کوئی حرج نہیں ہے۔

2541- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْعَثِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُسْأَلُ فَيَقُولُ لاَ حَرَجَ . فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ .قَالَ لاَ حَرَجَ . قَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ .قَالَ لاَ حَرَجَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے: کوئی حرج نہیں ہے' ایک شخص نے عرض کی: میں نے قربانی سے پہلے سر منڈوا لیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے' ایک شخص نے عرض کی: میں نے شام کے بعد کنکریاں ماری ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

2542- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلاَ حَرَجَ . قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ

2540- اخرجه ابن ماجه في المناسك (٢/ ١٠١٣) باب: من قدم نسكاً قبل نسك (٣٠٤٩) عن علي بن محمد' ثنا سفيان بن عيينة ..... به-

2541- اخرجه البخاري في الحج (٣/ ٦٦٤) باب: اذا رمى بعدما امسى (١٧٣٥)' و ابو داود في المناسك (٢/ ٢١٠) باب: الحلق و التقصير (١٩٨٣)' و النسائي في المناسك (٥/ ٢٧٢) باب: الرمي بعد المساء' و ابن ماجه في المناسك (٢/ ١٠١٣) باب: من قدم نسكاً قبل نسك (٣٠٥٠) من طرق عن يزيد بن زريع ..... به-واخرجه البخاري في الحج (٣/ ٦٥٤) باب: الذبح قبل الحلق (١٧٢٣) عن محمد بن المثنى' حدثنا عبد الاعلى' حدثنا خالد..... به-

قَالَ ارْمِ وَلَاحَرَجَ . قَالَ اِنِّیْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَاحَرَجَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے رمی کرنے سے پہلے طواف زیارت کرلیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مارلو کوئی حرج نہیں ہے' ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے رمی کرنے سے پہلے سرمنڈوالیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اب رمی کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کرلی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی حرج نہیں' تم اب رمی کرلو۔

2543- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنِیْ سُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ ابْدَءُوا بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِ . ثُمَّ قَرَاَ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ)

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم لوگ اس سے آغاز کرو جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں''۔

2544- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ اَخْبَرَنَا السَّرِیُّ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مِثْلَهُ سَوَاءً

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2545- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مَعَاوِيَةَ الزَّهْرَانِیُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَاَ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) فَابْدَءُوا بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهِ . فَبَدَاَ بِالصَّفَا .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب صفا پہاڑی کے قریب پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

۲۵۴۳ كذا اخرجه الدارقطني من طريق ابي كريب عن ابن عيينة عن الثوري' و اخرجه الترمذي في الحج (۲۱٦/۳) باب: ما جاء انه يبدا بالصفا قبل المروة (۸٦۲)' و في التفسير (۱۹۳/۵ - ۱۹۴) باب: و من سورة البقرة (۲۹٦۷)' عن ابن ابي عمر' حدثنا سفيان بن عيينة' عن جعفر بن محمد مباشرة دون ذكر الثوري- وقال الترمذي: (حديث حسن صحيح - و العمل على هذا عند اهل العلم انه يبدا بالصفا قبل المروة- فان بدا بالمروة قبل الصفا لم يجزه' و بدا بالصفا)- اه-

۲۵۴۵ اخرجه مسلم في الحج (۸۸۱/۲) باب: حجة النبي صلى الله عليه وسلم (۱۲۱۸)' و ابو داود في المناسك (۱۹۰/۲) باب: صفة حجة النبي صلى الله عليه وسلم (۱۹۰۵)' و ابن ماجه في المناسك (۱۰۲۲/۲) باب: حجة رسول الله صلى الله عليه وسلم (۳۰۷۴)' من طريق حاتم بن اسماعيل به- و لفظ مسلم: (ابدا) و لفظ ابي داود' و ابن ماجه: (نبدا) بالجمع- واخرجه مالك في الحج (۳۷۲/۱) باب: البدء بالصفاء في السعي (۱۲٦) عن جعفر بن محمد' به - بلفظ: (نبدا)- و منطريق مالك اخراجه النسائي في المناسك (۲۴۰/۵) باب: ذكر الصفا و المروة' و البيهقي في (المعرفة) (۳۱۴/۱) باب: تقديم الوضوء (۷۴۷-۷۴۸)- و اخرجه النسائي في المناسك (۲۴۰/۵) باب: ذكر الصفا و المروة' من طريق يحيى بن سعيد عن جعفر به بلفظ (نبدا)- واخرجه احمد (۳۲۰/۳): ثنا يحيى جعفر به- و راجع شرح (التمهيد) لا بن عبد البر (۷۹/۲ ۹۲)-

"بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں"۔
(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) تم لوگ اس سے آغاز کرو جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا سے (سعی کا) آغاز کیا۔

2546- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ ابْدَءُوا بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهِ . ثُمَّ قَرَاَ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) فَرَقِيَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى نَظَرَ اِلَى الْبَيْتِ .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس سے آغاز کرو جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:
"بے شک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں"۔
پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر چڑھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی طرف دیکھا۔

2547- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ [و]هِشَامٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ عَطَاءٍ وَّابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ دَخَلَ مَكَّةَ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ وَلَمْ يَسْتَلِمْ غَيْرَهُمَا مِنَ الْاَرْكَانِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے علاوہ کسی رکن کا استلام نہیں کیا۔

2548- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى النَّيْسَابُورِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنِي مَعْرُوفُ بْنُ مُشْكَانَ اَخْبَرَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهِ صَفِيَّةَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِي نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ اللَّاتِي اَدْرَكْنَ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُلْنَ دَخَلْنَا دَارَ ابْنِ اَبِي

2547- اخرجه مسلم في الحج (۲/ ۹۲٤) باب: استحباب استلام الركنين اليمانيين (۱۲٦۷، ۱۲٦۸)، و ابو داود في المناسك (۲/ ۱۸۲) باب: استلام الاركان (۱۸۷٦)، و النسائي في المناسك (۵/ ۲۳۲) باب: استلام الركنين في كل طواف، و ابن خزيمة في الحج (٤/ ۲۱٦) باب: استلام الحجر و الركن اليماني ..... (۲۷۲۳)، و الطحاوي في (المعاني) (۲/ ۱۸۳) من طرق عن نافع به-واخرجه الزهري عن سالم عن ابيه: بنحوه- اخرجه البخاري في الحج (۱٦۰۹) باب: من لم يستلم الا الركنين اليمانيين، و مسلم في الحج (۲/ ۹۲٤) باب: استحباب استلام الركنين..... (۱۲٦۷)، و ابو داود في المناسك (۲/ ۱۸۳) باب: استلام الاركان (۱۸۷٤)، و النسائي في المناسك (۵/ ۲۳۲) باب: مسح الركنين اليمانيين، و ابن ماجه في المناسك (۲/ ۹۸۲) باب: استلام الحجر (۲۹٤٦)، و الطحاوي في المعاني (۲/ ۱۸۳)، و البيهقي في الكبرى (۵/ ۷٦)، و ابن خزيمة (۲۷۲۵)، و ابن حبان (۳۸۲۷)، و احمد (۲/ ۸۹، ۱۲۱)-

2548- ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۳/ ۵٦) وقال: (قال صاحب التنقيح: اسناده صحيح، و معروف بن مشكان باني كعبة الرحمن لا نعلم من تكلم فيه، و منصور هذا ثقة، مخرج له في الصحيحين- انتهى)- و له شاهد من حديث ابن عباس مرفوعا-اخرجه الطبراني في الاوسط (۵۰۳۳) وقال: (لم يروه عن المفضل بن صدقة الا معاوية بن عمرو)- و قال الهيثمي في (المجمع) (۳/ ۲۵۱): اخرجه الطبراني في الكبير وفيه المفضل بن صدقة، و هو متروك)- اه-

حُسَيْنٍ فَاطَّلَعْنَا مِنْ بَابٍ مُقَطَّعٍ فَرَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَشْتَدُّ فِي الْمَسْعَى حَتّٰى اِذَا بَلَغَ زُقَاقَ بَنِيْ فُلَانٍ مَوْضِعًا قَدْ سَمَّاهُ مِنَ الْمَسْعَى اسْتَقْبَلَ النَّاسَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اسْعَوْا فَاِنَّ السَّعْيَ قَدْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ

☆☆ منصور بن عبدالرحمٰن اپنی والدہ صفیہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: بنوعبدالدار سے تعلق رکھنے والی کچھ خواتین نے یہ بات بتائی ہے' جنہیں نبی اکرم ﷺ کا زمانہ نصیب ہوا' انہوں نے بتایا: ہم لوگ! ابن ابی حسین کے گھر میں داخل ہوئے ہم نے دروازے میں سے جھانک کر دیکھا تو ہم نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ سعی کرنے کی جگہ پر دوڑ رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ زقاق بنوفلاں تک پہنچے' یہ ایک جگہ ہے جس کا نام سعی کرنے کی جگہ میں لیا جاتا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! سعی کرو کیونکہ سعی کرنا تم پر لازم قرار دیا گیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ معروف بن مشکان مکی، ابوولید، مقری مشہور، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راوی کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۸۴۳)۔

2549- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيْلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ مَّنْصُوْرٍ الْحَجَبِيِّ عَنْ اُمِّهِ عَنْ بَرَّةَ بِنْتِ اَبِيْ تِجْرَاةَ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِيْنَ انْتَهَى اِلَى الْمَسْعَى قَالَ اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ . فَرَاَيْتُهُ يَسْعَى حَتّٰى بَدَتْ رُكْبَتُهُ مِنِ انْكِشَافِ اِزَارِهِ.

☆☆ حضرت برہ بنت ابوتجرات رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' جب آپ ﷺ سعی کرنے کی جگہ کے آخری حصے کی طرف پہنچے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سعی کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی لازم قرار دی ہے (وہ خاتون بیان کرتی ہیں:) میں نے نبی اکرم ﷺ کو سعی کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے تہبند کے ہٹنے کی وجہ سے آپ ﷺ کی پنڈلیاں نظر آرہی تھیں۔

2550- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّمُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْصِنٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ حَبِيْبَةَ بِنْتِ اَبِيْ تِجْرَاةَ قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيَقُوْلُ اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ .

۲۵۴۹- اخرجه الواقدي في (كتاب المغازي)- كما في نصب الراية (۵۷/۳)- و من طريقه البيهقي في الكبرى (۹۸/۵)- و الواقدي متروك
۲۵۵۰- اخرجه الشافعي في الحج (۳۵۱/۱، ۳۵۲) الباب السادس: فيما يلزم الحاج بعد دخول مكة...... (۹۰۷)، و الحاكم في معرفة الصحابة (۷۰/۴) و البيهقي في الحج (۹۸/۵)، و ابو نعيم في الحلية (۵۹/۹)، و ابن عدي في الكامل (۲۳۶/۵- بتحقيقنا)، و ابن سعد (۸/۰)، و احمد (۴۲۱/۶)، من طريق عبد الله بن المومل به- قال ابن عدي: (وهذا يرويه عبد الله بن المومل، و به يعرف، و لابن المومل غير ما ذكرت من الحديث، و عامة ما يرويه الضعف عليه بين)- اه- و عبد الله بن المومل ضعفه احمد و ابن معين و النسائي و غيرهم، اضطرب في هذا الحديث اضطراباً كثيراً- راجع: نصب الراية (۵۵/۳-۵۶)-

★★ سیدہ حبیبہ بنت ابوتجرات رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے دیکھا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سعی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی کرنا لازم قرار دیا ہے۔

2551 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنِ ابْنِ مُحَيْصِنٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي تِجْرَاةَ قَالَتْ دَخَلْتُ دَارَ آلِ أَبِي حُسَيْنٍ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَنَظَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَأَيْتُهُ يَسْعَى وَإِنَّ مِئْزَرَهُ لَيَدُورُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ حَتَّى إِنِّي لأَقُولُ إِنِّي لأَرَى رُكْبَتَيْهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اسْعَوْا فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ.

★★ صفیہ نامی خاتون' ابوتجرات کی صاحبزادی کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: میں آل ابوحسین کے گھر میں قریش کی کچھ خواتین کے ساتھ داخل ہوئی' میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے کہ میں نے آپ ﷺ کو سعی کرتے ہوئے دیکھا' آپ کے تیز دوڑنے کی وجہ سے آپ ﷺ کا تہبند اِدھر اُدھر ہل رہا تھا' یہاں تک کہ میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ میں نے آپ ﷺ کی دونوں پنڈلیوں کو دیکھ لیا' میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ سعی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی کرنا لازم قرار دیا ہے۔

2552 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ بِنْتِ أَبِي تِجْرَاةَ إِحْدَى نِسَاءِ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ قَالَتْ دَخَلْتُ دَارَ آلِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ نَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

★★ صفیہ بنت شیبہ بنو عبدالدار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون' جو ابوتجرات کی صاحبزادی ہیں' ان کے حوالے سے یہ بات نقل کرتی ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: میں آل ابوحسین کے گھر میں قریش کی کچھ خواتین کے ساتھ داخل ہوئی' تو ہم نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا (اس کے بعد اس خاتون نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

2553 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ يُحَدِّثُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ كُنْتُ فِي خَوْخَةٍ لِي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَأَيْتُهُ إِذَا أَتَى عَلَى بَطْنِ الْوَادِي سَعَى.

★★ صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں: میں اپنی کھڑکی میں کھڑی ہوئی تھی' میں نے نبی اکرم ﷺ کو صفا اور مروہ کے درمیان دیکھا' میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نشیب میں تشریف لائے تو دوڑ پڑے۔

2553- كذا اخرجه موسى بن عبيدة' و هو الربذي و هو ضعيف' و تقدم الكلام عليه-

2554- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْجَارِىُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِى الْاَصْلَعِ يُمِرُّ الْمُوْسٰى عَلٰى رَاْسِهٖ.

☆☆ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گنجے شخص کے بارے میں یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس کے سر پر اُسترا پھیرا جائے گا۔

2555- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِى الرِّجَالِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ رَوْحِ بْنِ عَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِى الْاَصْلَعِ يُمِرُّ الْمُوْسٰى عَلٰى رَاْسِهٖ . قَالَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ وَجَدْتُ فِىْ كِتَابِىْ رَفَعَهُ مَرَّةً اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَرَّةً لَمْ يَرْفَعْهُ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے گنجے شخص کے بارے میں یہ بات فرمائی ہے: اس کے سر پر اُسترا پھیرا جائے گا۔

عبدالکریم نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: میری تحریر میں یہ بات موجود ہے ایک مرتبہ راوی نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور ایک مرتبہ مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

2556- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قُرَادٌ قَالَ وَحَدَّثَنَا الصَّاغَانِىُّ وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُوْنُسَ الْحَفَرِىُّ وَابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِثْلَهُ مَوْقُوْفًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

2557- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمَانِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِىُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ فَلَمَّا اَتَى الْجُحْفَةَ قَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّىْ قَدْ اَدْخَلْتُ الْحَجَّ عَلَى الْعُمْرَةِ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعٰى لَهُمَا سَعْيًا وَاحِدًا وَقَالَ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہوں نے عمرے کا احرام باندھا جب ذوالحلیفہ پہنچے تو بولے: ان دونوں کا معاملہ ایک سا ہے میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج کو بھی

۲۵۵٤- في اسناده يحيى الجاري و عبد العزيز: و هو الدراوردي و الجاري ضعيف و كذلك الدراوردي متكلم فيه و حديثه عن عبيد الله منكر: كما قال النسائي-

۲۵۵۵- في اسناده عبد الله بن عمر: و هو العمري المكبر و هو ضعيف- و الصواب و قفه على ابن عمر: كما في الرواية الماضية و الرواية الآتية-

۲۵۵۷- اخرجه البخاري في الحج (۳/ ٦٤٢) باب: من اشترى الهدي من الطريق و قلدها (۱۷۰۸) و ابن خزيمة في الحج (٤/ ۲۲۵) باب: ذكر طواف القارن بين الحج و العمرة عند مقدمه مكة...... (۲۷٤٦) من طريق موسى بن عقبة...... به-

(احرام) باندھ لیا، پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور ان دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ سعی کی اور پھر فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

2558- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَجْزَاهُ طَوَافٌ وَّاحِدٌ وَّسَعْيٌ وَّاحِدٌ وَلَا يَحِلُّ مِنْ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص ایک ساتھ حج اور عمرے کا احرام باندھتا ہے اس کے لیے ایک مرتبہ طواف کرنا اور ایک مرتبہ سعی کرنا کافی ہوگا اور وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے حلال نہیں ہو جائے گا بلکہ ان دونوں سے ایک ہی مرتبہ حلال ہوگا۔

2559- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ اللُّؤْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَجْزَاهُ طَوَافٌ وَّاحِدٌ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ ثُمَّ يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص حج اور عمرے کا ایک ساتھ احرام باندھے اس کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کرنا کافی ہوگا، پھر اس کے بعد وہ اس وقت تک احرام نہیں کھولے گا جب تک وہ اپنا حج مکمل نہیں کر لیتا، پھر وہ ان دونوں کا احرام ایک ساتھ کھولے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ھشام بن یونس بن وابل- بموحدة- تمیمی نھشلی ابوقاسم کوفی، اللولئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۳۶۱)۔

2560- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَسَعٰى

2558- اخرجه الترمذي في الحج (۲/ ۲۸٤) باب: ما جاء ان القارن يطوف طوافاً واحداً (۹٤۸): حدثنا خلاد بن اسلم البغدادي به- وقال الترمذي: (حديث حسن صحيح غريب- و قد رواه غير واحد عن عبيد الله بن عمر، و لم يرفعوه- و هو اصح)- اه- قلت: و اخرجه ابن ماجه في المناسك (۲/ ۹۹۱) باب: طواف القارن (۲۹۷۵)، و الطحاوي في المعاني (۲/ ۱۹۷)، و الدارقطني (۲/ ٤۳)، و احمد (۲/ ٦۷)، و البيهقي (۵/ ۱۰۷)، و ابن حبان (۳۹۱۵) كلهم من طرق عن عبد العزيز الدراوردي ...... به- و صحح و قفه الطحاوي في المعاني فقال: (هذا الحديث خطأ اخطا فيه الدراوردي، فرفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم، و انما اصله عن ابن عمر عن نفسه: هكذا رواه الحفاظ، و هم- مع هذا- لا يحتجون بالدراوردي عن عبيد الله اصلاً- اه- وقال ابن عبد البر في (الاستذكار) في الحج (۱۳/ ۲۵٦) باب: دخول الحائض مكة (۱۸۷٦۳- ۱۸۷٦٤): (لم يرفعه احد عن عبيد الله غير الدراوردي عن عبد الله- كذا، و لعلها عبيد الله- وغيره اوقفه على ابن عمر- و كذلك اخرجه مالك عن نافع عن ابن عمر موقوفاً)- اه- ورواه ابن نمير عن ابيه عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر، موقوفاً ايضاً- اخرجه مسلم في الحج (۹۰٤) باب: بيان جواز التحلل بالاحصار، و جواز التحلل بالاحصار، و جواز القران (۱۲۳۰)-

لَهُمَا سَعْيًا وَاحِدًا وَقَالَ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے حج اور عمرہ ساتھ کیا تھا اور ان دونوں کے لیے ایک ہی سعی کی تھی اور یہ بات بیان کی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

2561- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الرِّفَاعِيُّ . وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوْسُفَ الصَّيْرَفِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَافَ لِقِرَانِهِ طَوَافًا وَاحِدًا وَلَمْ يُحِلَّهُ ذٰلِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کے لیے ایک ہی طواف کیا تھا اور ان کو کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کھولا نہیں تھا۔

2562- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ شَرِيْكٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ دَخَلَ مَكَّةَ قَارِنًا فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى سَعْيًا لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعَ حِيْنَ قَرَنَ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حج قران کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہوئے انہوں نے حج عمرہ دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور ایک ہی مرتبہ سعی کی اور پھر یہ بات بیان کی: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بات یاد ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کیا تھا تو آپ نے اسی طرح کیا تھا۔

2563- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَزِيعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ حَجِّهِ وَعُمْرَتِهِ وَقَالَ سَبِيلُهُمَا وَاحِدٌ قَالَ وَطَافَ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَسَعَى لَهُمَا سَعْيَيْنِ .وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ .لَمْ يَرْوِهِ عَنِ الْحَكَمِ غَيْرُ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حج اور عمرہ ایک ساتھ کرتے تھے تو فرماتے تھے: ان دونوں کا راستہ ایک ہی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے دونوں کے لیے دو طواف کیے اور ان دونوں کے لیے دو مرتبہ سعی کی اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

اس روایت کو حکم نامی راوی کے حوالے سے صرف حسن بن عمارہ نامی راوی نے نقل کیا ہے اور یہ شخص متروک الحدیث ہے۔

۲۵۶۱- في اسناده يحيى بن اليمان، و قد ضعفه ابن معين وغيره- وقال ابن عدي: (ولا بن يمان عنا لا عمش غير هذا، و عامتها غير محفوظة، و لابن يمان عن الثوري غير ما ذكرت، و عامة ما يرويه غير محفوظ، و ابن يمن في نفسه لا يتعمد الكذب الا انه يخطئ ويشتبه عليه)- راجع: تهذيب التهذيب(٦٦/ ٢٠٦، ٥٨٩) و الكامل لابن عدي (٩/ ٩١- ٩٥- بتحقيقنا)- لكن جاء الحدى موقوفاً من وجه : كمال سبق-

۲۵۶۲- في اسناده شريك و هو النخعي سيء الحفظ، لكن له متابعات سبقت قريباً-

۲۵۶۳- الحسن بن عمارة متروك؛ كما قال المصنف، وقد تقدم في الذي قبله من طريق نافع عن ابن عمر-

2564 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التُّرْقُفِيُّ الْبَاكُسَائِيُّ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَسَدٍ وَّاللَّفْظُ لِابْنِ اِشْكَابَ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَعْلٰى بْنِ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التُّرْقُفِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَعْلٰى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَامِعٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ لَيْثٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ وَّطَاوُسٌ وَّمُجَاهِدٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَطُفْ هُوَ وَلَا اَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا لِعُمْرَتِهِمْ وَحَجِّهِمْ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ' حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے صفا اور مروہ کے درمیان صرف ایک مرتبہ چکر لگایا تھا (یعنی سعی کی تھی) یہ ان کے عمرہ ورحج (دونوں کی طرف سے) تھی۔

2565 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ هَانِئٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ وَلَيْثُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَلٰى طَاوُسٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَدِمْنَا حُجَّاجًا فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَحْلَلْنَا لَمَّا طُفْنَا وَمَا طُفْنَا لِعُمْرَتِنَا وَحَجِّنَا اِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا. لَفْظُ اَبِيْ كُرَيْبٍ.

☆☆ طاؤس کے بارے میں یہ بات منقول ہے: راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے حج تمتع کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حج کرنے کے لیے آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ہم نے طواف کرنے کے بعد احرام کھول دیا' ہم نے اپنے عمرہ اور حج کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا۔

روایت کے یہ الفاظ ابوکریب نامی راوی کے ہیں۔

2566 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ

۲۵٦٤- ليث بن ابي سليم اختلط' و لم يتميز حديثه: فترك كما قال ابن حجر' وقد انكر عليه جمعه بين عطاء و طاوس و مجاهد' كما هو الحال هنا- و قد سبق تخريج حديث بن عمر' وياتي تخريج رواية جابر و ابن عباس عقبه- و الحديث الذي هنا اخرجه ابن ماجه في المناسك (۹۹۰/۲) باب: طواف القارن (۲۹۷۲) من حديث يحيى بن يعلى ... باسناده- و اعله البوصيري في الزوائد بليث بن ابي سليم' (وهو ضعيف و مدلس)- اه-

۲۵٦۵- اخرجه النسائي في الحج (۲۲۷/۵) باب: طواف القارن' عن يعقوب بن ابراهيم عن عبد الرحمن بن مهدي' اخبرني هاني بن ايوب عن طاوس عن جابر بن عبد الله: (ان النبي صلى الله عليه وسلم طاف طوافاً واحدا)- و اخرجه ابن جريج: اخبرني ابو الزبير انه سمع جابرًا...... بنحوه- اخرجه مسلم في الحج (۸۸۳/۲) باب: بيان وجوه الاحرام (۱۲۱۵) و ابو داود في المناسك (۱۸٦/۲) باب: طواف القارن (۱۸۹۵) و النسائي في المناسك (۲٤٤/۵) باب: طواف القارن و المتمتع بين الصفا و المروة' والطحاوي (۲۰٤/۲) و ابن حبان (۳۸۱۹) و البيهقي في الكبرى (۱۰٦/۵)-و اخرجه اشعث بن سوار الكندي عن ابي الزبير...... به- اخرجه ابن ماجه في المناسك (۹۹۰/۲) باب: طواف القارن (۲۹۷۳)-

۲۵٦٦- في اسناده الربيع بن صبيح' وقد ضعفه ابن معين وغيره' وكان يحيى بن سعيد لا يحدث عنه- راجع: (تهذيب التهذيب ۲٤۷/۳)-

الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا طَافَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعْيًا وَاحِدًا لِحَجِّهِ وَعُمْرَتِهِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا اور ایک مرتبہ سعی کی تھی یعنی حج اور عمرے کے لیے۔

2567- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَزِيدُوا عَلَى طَوَافٍ وَاحِدٍ .يَعْنِي لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ایک سے زیادہ طواف نہیں کرتے تھے (یعنی حج اور عمرہ دونوں کے لیے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ رباح بن ابی معروف بن ابی سارۃ مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ لہ اوھام یہ راوی کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۸۸۵)۔

2568- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَطُفْ لَهُمَا إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا۔

2569- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحَفْصُ بْنُ عَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَصْحَابَهُ لَمْ يَزِيدُوا عَلَى طَوَافٍ وَاحِدٍ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ایک سے زیادہ مرتبہ طواف نہیں کرتے تھے (یعنی حج اور عمرے دونوں کے لیے ایک ہی طواف کر لیا کرتے تھے)۔

2570- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ عَنْ شَرِيكٍ عَنِ الْحَجَّاجِ

۲۵۶۷- في اسناده رباح بن ابي معروف المكي- قال الذهبي في الميزان (۲/ ۵۹): (ضعفه ابن معين و النسائي' و قال مرة: ليس بالقوي- و قال ابو زرعة و ابو حاتم: صالح - وقال ابن عدي: لم اجد له حديثاً منكرًا)- اه- و لخص الحافظ حاله في التقريب (۱۸۸۵) فقال: (صدوق له اوهام)- قلت: اخرجه له مسلم في صحيحه' و النسائي' و البخاري في الادب المفرد' و قد تابعه غيره على هذا الحديث-

۲۵۶۸- المحاربي: هو عبد الرحمن بن محمد' و ثقه الذهبي في الميزان (۴/ ۳۱۲- ۳۱۳)- وقال الحافظ في التقريب (۴۰۲۵): (لا بأس به وكان يدلس! قاله احمد)- اه- قلت: و ابن جريج ايضاً و ان كان ثقة الا انه مشهور بالتدليس' و كلاهما قد عنعن-

۲۵۶۹ في اسناده الحجاج بن ارطاة و هو ضعيف! كما مر-

ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِى عَنِ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنِى عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا هُوَ وَاَصْحَابُهُ وَقَالَ ابْنُ مُبَشِّرٍ فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى سَعْيًا هُوَ وَاَصْحَابُهُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کیا' تو آپ نے ایک ہی مرتبہ طواف کیا' آپ نے بھی اور آپ کے اصحاب نے بھی۔

ابن مبشر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ طواف کیا اور ایک ہی سعی کی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بھی ایسا ہی کیا)۔

2571- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی طواف کیا تھا۔

2572- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ يمان عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ مِنْ بَيْنِ اَصْحَابِهِ وَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَاَحَلَّ اَصْحَابُهُ بِعُمْرَةٍ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کیا' لیکن آپ کے بعض اصحاب نے نہیں کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ طواف کیا' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول دیا۔

2573- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْمَحَامِلِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ الطَّرَسُوْسِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاُمَوِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعْدٍ الْبَقَّالُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ وَالِدَيْهِ تُقُبِّلَ مِنْهُ وَمِنْهُمَا وَاسْتَبْشَرَتْ اَرْوَاحُهُمَا فِى السَّمَآءِ وَكُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى بَرًّا.

☆☆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص اپنے والدین کی طرف سے حج کرے گا' تو اس شخص کی طرف سے اور اس کے والدین کی طرف سے قبول کیا جائے گا اور ان دونوں (یعنی والدین) کی ارواح کو آسمان میں یہ خوشخبری دی جائے گی اور اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ''نیک'' لکھا جائے گا۔

2574- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ النَّشَائِىُّ حَدَّثَنَا صِلَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ

۲۵۷۰- في اسناده الحجاج بن ارطاة ايضاً- و انظر السابق-

۲۵۷۱- اسناده ضعيف ايضاً: محمد بن عبيد الله: هو العرزمي' متروك: كما قال الحافظ في التقريب (۱۸۷/۲) و قد تقدم قبل ذلك بيان ذلك.

۲۵۷۲- في اسناده ابن اليمان: و هو يحيى' و المثنى بن الصباح' و هما ضعيفان-

۲۵۷۳- ابو سعد البقال: هو سعيد بن المرزبان العبسي' تركه عمرو بن علي و الدارقطني' و غيرهما- وقال البخاري: منكر الحديث- وقال النسائي: ضعيف' و قال مرة: ليس بثقة- و ضعفه ابن عيينة وغيره- ينظر: تهذيب التهذيب (۷۹/٤-۸۰)-

ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ حَجَّ عَنْ اَبَوَيْهِ اَوْ قَضٰى عَنْهُمَا مَغْرَمًا بُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْاَبْرَارِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے گا یا ان کی طرف سے فرض ادا کرے گا' تو اسے قیامت کے دن نیک لوگوں کے ساتھ زندہ کیا جائے گا۔

2575- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ شَرِيكٍ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ اَبِي مَاتَ وَعَلَيْهِ حَجَّةُ الْاِسْلَامِ فَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ اَبَاكَ تَرَكَ دَيْنًا عَلَيْهِ اَقَضَيْتَهُ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ. قَالَ فَاحْجُجْ عَنْ اَبِيكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: میرے والد فوت ہو چکے ہیں' ان پر حج کرنا فرض تھا' کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے' اگر تمہارے والد کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اس کی طرف سے ادا کر دیتے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو تم اپنے والد کی طرف سے حج بھی کر لو۔

•••———•••———•••

دوسرے کی طرف سے حج کرنے کا حکم

کسی دوسرے شخص کی طرف سے حج کرنے کا حکم کیا ہے؟ اور اس بارے میں فقہاء کے درمیان کیا اختلاف پایا جاتا ہے' اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: صحیح روایت کے مطابق ہمارے مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے' جو شخص اپنی طرف سے کسی دوسرے کو حج کروا دیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا اور یہ چیز اس کے لیے نفل ہوگی' اگر وہ بیمار ہو اور اس بیماری کے دوران انتقال کر جائے تو اس کی طرف سے فرض حج ادا ہو جائے گا۔ اگر کوئی شخص یہ وصیت کرتا ہے' اس کی طرف سے کوئی حج کرے تو اس کے تہائی مال میں سے وہ حج کیا جائے گا۔ اگر کوئی شخص اپنے والدین کی طرف سے نفلی حج کرتا

۲۵۷۴- اخرجه الطبراني في الاوسط (۷۸۰۰) عن محمود بن محمد' و ابن عدي في (الكامل) (۵/ ۱۳۷- بتحقيقنا) عن ابن صاعد' كلاهما عن محمد بن حرب النشائي ...... به- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن ابن جريج الا صلة بن سليمان' تفرد به: محمد بن حرب)- اه- و ذكره ابن عدي مع احاديث اخرى' ثم قال: (وهذه الاحاديث لصلة افرادات لا يحدث بها غيره ......)- اه- و اخرجه ايضاً ابن حبان في المجروحين (۱/ ۳۷۶) من طريق محمد ابن حرب' به-

۲۵۷۵- اخرجه الطبراني في الكبير (۱۱۳۲۳) (۱۱۴۰۹) من طريق عطاء ...... به- و شريك و ابن ابي ليلى ضعيفان' لكن اخرجه النسائي في مناسك الحج (۵/ ۱۱۶) باب: الحج عن الميت الذي لم يحج' عن موسى بن سلمة' و (۵/ ۱۱۸) باب: تشبيه قضاء الحج بقضاء الدين' عن عكرمة' و الطبراني (۱۱۲۰۰) عن عمرو بن دينار' و ابن حبان (۳۹۹۲)' و الطبراني (۱۲۳۳۲) عن سعيد بن جبير' جميعاً عن ابن عباس ...... به- و اخرج سعيد بن جبير عن ابن عباس' قال: جاءت امراة من جهينة الى النبي صلى الله عليه وسلم ' فقالت: يا رسول الله' ان امي نذرت الحج فماتت' افاحج عنها؟ قال: (حجي عنها' ارايت لو كان عليها دين اكنت قاضيته؟ دين الله احق بالوفاء)- اه- اخرجه البخاري في الايمان والنذور (۱۱/ ۵۸۴) باب: من مات و عليه نذر (۶۶۹۹)' و احمد (۱/ ۲۴۵)' و الطبراني (۱۲۳۳۲)' و البيهقي (۴/ ۳۳۵) باب: الحج عن الميت-

ہے تو ایسا کرنا جائز ہے۔

شیخ ابن ابی لیلیٰ یہ کہتے ہیں: مرحوم شخص کی طرف سے حج کرنا جائز ہے۔ سفیان ثوری نے بھی ہمارے مشائخ کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مرحوم کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے اگرچہ اس نے وصیت نہ بھی کی ہو ایسا کرنا جائز ہو گا۔

حسن بن صالح کہتے ہیں: کسی دوسرے شخص کی طرف سے حج نہیں کیا جا سکتا' البتہ میت کی طرف سے کیا جا سکتا ہے جس نے کبھی حج نہ کیا ہو اور اس پر حج کرنا فرض ہو' یا پھر جس شخص پر حج کرنا لازم ہو چکا ہو اور وہ میت کی مانند ہو (یعنی معذور ہو چکا ہو) اور اس کے بارے میں یہ اُمید نہ کی جا سکتی ہو کہ وہ کبھی مکہ پہنچنے کے قابل ہو گا (تو اس کا بھی یہی حکم ہو گا)۔

لیث بن سعد کہتے ہیں: میت کی طرف سے حج کرنا جائز ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مرحوم کی طرف سے اور عاجز شخص کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کسی بھی زندہ شخص کی طرف سے حج نہیں کیا جا سکتا۔ وہ فرماتے ہیں: اگر وہ شخص فوت ہو چکا ہو تو ضروری طور پر اسے جائز قرار دیا جائے گا' اگر اس کے ورثاء یہ ارادہ کرتے ہیں' اس کی طرف سے حج کر لیں تو وہ اگر نفلی طور پر اس کی طرف کچھ صدقہ کر دیتے ہیں یا کوئی غلام آزاد کر دیتے ہیں یا قربانی کا جانور بھیج دیتے ہیں تو میرے نزدیک یہ زیادہ پسندیدہ ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: اگر مرحوم نے یہ وصیت کی ہو کہ اس کی طرف سے حج کیا جائے تو وہ وصیت نافذ ہو گی اور اس کی طرف سے حج کیا جائے گا اور اس کی طرف سے وہ شخص حج کرے گا' جو پہلے حج کر چکا ہو۔

سفیان ثوری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خثعم قبیلے کی ایک جوان عورت آئی' اس نے عرض کی: میرے والد بوڑھے ہو چکے ہیں' حج کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ فرض ان پر لازم ہو چکا ہے' اگر میں ان کی طرف سے حج کر لیتی ہوں تو کیا یہ جائز ہو گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج کر لو۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما (جو ان کے پیچھے سواری پر سوار تھا) ان کی گردن کو موڑ دیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ نے اپنے چچازاد کی گردن کو موڑ دیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ایک جوان مرد اور ایک جوان عورت کو دیکھا' میں ان دونوں کے حوالے سے شیطان سے بے خوف نہیں ہوا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے' حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر سوار تھے۔ خثعم قبیلے کی ایک خاتون آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے حج کے حوالے سے اپنے بندوں پر جو چیز فرض کی ہے وہ میرے بوڑھے والد پر بھی لازم ہو گئی ہے جو سواری

پر بیٹھنے کے قابل بھی نہیں ہیں' تو کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! (راوی کہتے ہیں:) یہ حجۃ الوداع کی بات ہے۔

نعمان بن سالم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابورزین عقیلی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد عمر رسیدہ ہو چکے ہیں' وہ حج یا عمرے کے لیے جانے کی صلاحیت نہیں رکھتے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج بھی کرلو اور عمرہ بھی کرلو۔

منصور نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' خثعم قبیلے کا ایک فرد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: میرے والد مسلمان ہو گئے ہیں' وہ عمر رسیدہ آدمی ہیں جو سواری پر نہیں بیٹھ سکتے' حج ان پر فرض ہو چکا ہے تو کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم ان کی سب سے بڑی اولاد ہو؟ تو انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے' اگر تمہارے والد کے ذمے کچھ قرض ہوتا اور تم ان کی طرف سے اسے ادا کر دیتے تو کیا یہ جائز ہوتا؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم ان کی طرف سے حج بھی کرلو۔

(امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ تمام آثار جو نبی اکرم ﷺ سے منقول ہیں' یہ اس بارے میں ہیں' عاجز شخص کی طرف سے حج کرنا جائز ہے۔

اعمش نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس کا یہ بیان نقل کیا ہے' ایک مرتبہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے' انہوں نے حج نہیں کیا تھا تو کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتا ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارا کیا خیال ہے' اگر تمہارے والد کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کر دیتے؟ تو اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کا قرض اس بات کا زیادہ حق دار ہے (کہ اسے ادا کیا جائے) تم ان کی طرف سے حج کرلو۔

امام ابوعوانہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے' جہینہ قبیلے کی ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ حج کرے گی لیکن حج کرنے سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے' اگر تمہاری والدہ کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کر لیتی؟ اس خاتون نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنی والدہ کی طرف سے حج بھی کرلو' تم لوگ اللہ تعالیٰ کے قرض کو ادا کرو جو تم پر لازم ہے کیونکہ وہ پورا کیے جانے کا سب سے زیادہ حق دار ہے۔

(امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان دو روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' مرحوم کی طرف سے حج کرنا جائز ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے یہ نہیں دریافت کیا تھا: کیا اس نے وصیت کی تھی یا نہیں کی تھی؟ لہٰذا اس حوالے سے یہ دونوں روایات

ایک کی حیثیت رکھتی ہیں [1]

2576 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْبَصْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ حَجَّ عَنْ اَبِيْهِ اَوْ اُمِّهِ فَقَدْ قَضٰى عَنْهُ حَجَّةً وَكَانَ لَهُ فَضْلُ عَشْرِ حِجَجٍ .

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے باپ اور ماں کی طرف سے حج کرتا ہے تو اس نے ان کی طرف سے حج کا فرض ادا کر دیا اور اس شخص کو دس مرتبہ حج کرنے کا ثواب حاصل ہوگا۔

2577 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ هَلَكَ اَبِيْ وَلَمْ يَحُجَّ . قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اَبِيْكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ اَيُتَقَبَّلُ مِنْهُ . قَالَ نَعَمْ . قَالَ فَاحْجُجْ عَنْهُ .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: میرے والد انتقال کر چکے ہیں انہوں نے حج نہیں کیا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر تمہارے والد کے ذمے قرض ہوتا اور تم ان کی طرف سے ادا کر دیتے تو کیا وہ قبول ہو جاتا؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو تم ان کی طرف سے حج بھی کر لو۔

2578 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّيْ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْحَجِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ احْجُجْ عَنْهُ اَلَا تَرٰى اَنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ اَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئ عَنْهُ . قَالَ بَلٰى . قَالَ فَحَقُّ اللّٰهِ اَحَقُّ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والد کی طرف سے حج کرنے کے بارے میں دریافت کیا' آپ نے فرمایا: تم اس کی طرف سے حج کر لو' کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اگر ان کے ذمے قرض ہوتا اور تم اسے ان کی طرف سے ادا کرتے تو یہ ادا ہو جاتا' اس نے عرض کی: جی ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس

[1] مختصر اختلاف العلماء' از امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی' 2 ص 92

[2] اخرجه الطبراني في (الاوسط) (١٠٠) من طريق فضيل بن عياض' نا باد سعيد - مولى بني هاشم - نا عباد بن راشد ... به- قال الطبراني: (لم يروه عن ثابت الا عباد' تفرد به ابو سعيد)- اه - و قال الهيثمي في (المجمع) (٢٨٢/٣): (اخرجه البزار و الطبراني في الاوسط و الكبير' و اسناده حسن)- اه -قلت: وعباد بن راشد ضعفه ابن معين والبخاري وغيرهما- وقال احمد: ثقة شيخ صدوق صالح - وقال ابو حاتم وغيره: صالح الحديث' و انكر على البخاري ادخاله في كتاب الضعفاء- راجع : تهذيب التهذيب (٩٢/٥)' الكامل لابن عدي (٥٤٩/٥ - ٥٥٠)' نصب الراية (١٥٨/٣ - ١٥٩)-

[3] اخرجه الطبراني في الكبير (١١٣٣٢) (١١٤٠٩) من طريق عطاء ...... به' وورد من طرق اخرى عن ابن عباس' سبق تخريجها قريباً-

بات کا زیادہ حقدار ہے (کہ اس کا قرض ادا کیا جائے)۔

2579- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ صُبَيْحٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِي دَاوُدَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّمَا طَافَ لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ حِينَ قَرَنَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَعْيًا وَاحِدًا.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ عَطَاءٍ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ طَاوُسٍ وَمُجَاهِدٍ مِثْلَ ذٰلِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج قران کیا تھا' یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا اور صفا اور مروہ کے درمیان ایک ہی مرتبہ سعی کی تھی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2580- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عِمْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي دَاوُدَ عَنْ عَطَاءٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّمَا طَافَ لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعْيًا وَاحِدًا ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ فَلَمْ يَسْعَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ الصَّدَرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کے لیے ایک مرتبہ طواف کیا تھا اور ایک ہی مرتبہ سعی کی تھی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف صدر کے بعد سعی نہیں کی۔

2581- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَسَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبَانَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ وَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کو ملا دیا تھا (یعنی حج قران کیا تھا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

2582- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ وَاَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُعَدِّلُ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۲۵۷۹- ذكره الذهبي في الميزان (۲/۲۹۲) في ترجمة سليمان بن ابي داؤد- و نقل عقبه قول ابن القطان: سليمان لا يعرف' و قد تقدم هنا من طرق عن نافع قريباً-

۲۵۸۲- تفرد به الدارقطني- قال الزيلعي (۲/۱۰۹): (قال ابن الجوزي: و علي بن عاصم ضعيف- قال في (التنقيح): هكذا وجدته في نسختين صحيحتين- و الصواب: عاصم بن علي- و الله اعلم)- اهـ-

قَالَ قَالَ مَنْصُوْرٌ حَدَّثَنِیْ اَنْتَ یَا حُصَیْنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) وَاَصْحَابَهُ طَافُوْا لِحَجِّهِمْ وَعُمْرَتِهِمْ طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے اپنے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

2583- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) جَمَعَ بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَطَافَ لَهُمَا بِالْبَیْتِ طَوَافًا وَاحِدًا وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا تھا' آپ ﷺ نے ان دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا اور ایک ہی مرتبہ صفا اور مروہ کا طواف کیا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعد بن عبدحمید بن جعفر بن عبداللہ بن حکم انصاری، ابومعاذ مدنی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ لہ اغالیط، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ترمذی ونسائی وابن ماجہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۲۶۰)۔

2584- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ الْبَغَوِیُّ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَمْرٍو الْمُسَیَّبِیُّ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا لِحَجِّهِ وَعُمْرَتِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

2585- حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ قَیْسٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) طَافَ لِحَجِّهِ وَعُمْرَتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا لَمْ یَزِدْ عَلَیْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرہ کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا' آپ ﷺ نے اس کے بعد مزید کوئی طواف نہیں کیا۔

[illegible]- قال الزیلعی (۲/۱۰۹): (قال ابن الجوزی: و ابن ابی لیلی: هو ابن عبد الرحمن ابن ابی لیلی' و هو ضعیف- قال فی (التنقیح): و [illegible] اضعف منه)- اه-

[illegible]- قال الزیلعی (۱/۱۰۸-۱۰۹): (قال فی التنقیح: اسناده صحیح؛ فان عبد الملك صدوق' روی له مسلم- و منصور: وثقه ابن معین [illegible] و هو شیعی' وداود: من شیوخ مسلم انتهی)- اه-

[illegible]- الحجاج ضعیف' و هو مدلس' و قد عنعن: فالاسناد ضعیف-

2586- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ مَا طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

2587- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَا وَاللّٰهِ مَا طَافَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا فَهَاتُوا مَنْ هٰذَا الَّذِي يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَافَ لَهُمَا طَوَافَيْنِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نہیں! اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے لیے صرف ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

اس شخص کو لے کر آؤ جو یہ بیان کرتا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے لیے دو مرتبہ طواف کیا تھا۔

2588- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَامِرٍ الْبَزَّازُ قَالَا حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَكْفِيكَ طَوَافٌ وَاحِدٌ بَعْدَ الْمَغْرِبِ لَهُمَا جَمِيعًا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: تمہارے لیے اتنا کافی ہے تم ان دونوں کے لیے مغرب کے بعد ایک مرتبہ طواف کرلو۔

2589- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2590- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّهَيْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ قَالَا حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

۲۵۸۶- محمد بن عبید الله: ان کان هو العرزمي' فمتروك الحديث-

۲۵۸۷- في اسناده الحسن بن عمارة' و هو متروك الحديث؛ و تقدم مراراً-

۲۵۸۸- قبيصة بن عقبة متكلم في روايته عن سفيان؛ و هو الثوري- و ابن جريج مدلس' وقد عنعن' و اخرجه ابو داود في المناسك (۲/ ۱۸۷) باب: طواف القارن (۱۸۹۷)؛ حدثنا الربيع ابن سليمان المؤذن' اخبرني الشافعي عن ابن عيينة عن ابن ابي نجيح عن عطاء عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لها: (طوافك بالبيت و بين الصفا و المروة يكفيك لحجتك و عمرتك)- قال الشافعي: كان سفيان ربما قال: عن عطاء عن عائشة' و ربما قال: عن عطاء ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لعائشة رضي الله عنها)- اه-

عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهَا اِنَّ طَوَافَكِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ كَافِيكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ فرمایا تھا: تمہارا صفا اور مروہ کے درمیان طواف کر لینا تمہارے حج اور عمرے دونوں کے لیے کافی ہے۔

2591- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَاضَتْ عَائِشَةُ بِسَرِفَ فَطَهُرَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ طَوَافَكِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يُجْزِءُ عَنْكِ حَجَّكِ وَعُمْرَتِكِ طَوَافًا وَاحِدًا . لَفْظُ اَبِىْ نُعَيْمٍ.

★★ مجاہد بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ''سرف'' کے مقام پر حیض آ گیا' وہ عرفہ کے دن اس سے پاک ہوئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہارا صفا اور مروہ کے درمیان طواف کر لینا تمہارے لیے حج اور عمرے دونوں کے لیے کافی ہوگا۔

روایت کے الفاظ ابونعیم نامی راوی کے ہیں۔

2592- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّقْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ بْنُ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهَا يَعْنِىْ لِعَائِشَةَ يَكْفِيكِ طَوَافُكِ الْاَوَّلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ . وَقَالَ ابْنُ مَخْلَدٍ اِنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لِعَائِشَةَ يَكْفِيكِ طَوَافُكِ الْاَوَّلُ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرمایا: تمہارے لیے صفا اور مروہ کے درمیان پہلا طواف حج اور عمرے کے لیے کافی ہوگا۔

ابن مخلد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرمایا تھا: تمہارا پہلا طواف تمہارے حج اور عمرے دونوں کے لیے کافی ہوگا۔

2593- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ

۲۵۹۰- مسلم بن خالد: هو الزنجي' و هو ضعيف' خاصة في روايته عن ابن جريج' و هذا منها- وقال ابن المديني: منكر الحديث- وقال البخاري: مسلم بن خالد عن ابن جريج وهشام بن عروة منكر الحديث ليس بشيء- راجع: تهذيب التهذيب (۱۰/ ۱۲۸)' والكامل لابن عدي (۸/ ۶-۱۱)-

۲۵۹۱- اخرجه مسلم في الحج (۲/ ۸۸۰) باب: بيان وجوه الاحرام' و انه يجوز افراد الحج و التمتع و القران ..... (۱۲۱۱/ ۱۳۳) من طريق محمد بن العباب' حدثني ابراهيم بن نافع ..... به-واخرجه مسلم ايضاً قبل هذه الرواية مباشرة من طريق طاوس عن عائشة' بنحوه-

۲۵۹۲- اخرجه مسلم في الحج (۲/ ۸۷۹) باب: بيان وجوه الاحرام..... (۱۲۱۱) (۱۳۲) من طريق وهيب' حدثنا عبد الله بن طاوس عن ابيه عن عائشة' به-

اَبِیْ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةِ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافَیْنِ وَسَعٰی لَهُمَا سَعْیَیْنِ ثُمَّ قَالَ هٰکَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) فَعَلَ ۔حَفْصُ بْنُ اَبِیْ دَاوُدَ ضَعِیْفٌ وَّابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی رَدِیْءُ الْحِفْظِ کَثِیْرُ الْوَهَمِ۔

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا' تو ان دونوں کے لیے ایک مرتبہ طواف کیا لیکن ان دونوں کے لیے دو مرتبہ سعی کی' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حفص بن ابوداؤد نامی راوی ضعیف ہے جبکہ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نامی راوی کا حافظہ ٹھیک نہیں ہے اور اس کا وہم بہت زیادہ ہوتا ہے۔

2594- حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا جَدِّیْ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَکَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ طَافَ لَهُمَا طَوَافَیْنِ وَسَعٰی لَهُمَا سَعْیَیْنِ وَقَالَ هٰکَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعَ ۔الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوْکُ الْحَدِیْثِ۔

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے حج اور عمرہ دونوں کے لیے دو مرتبہ طواف کیا تھا اور دونوں کے لیے دو مرتبہ سعی کی تھی اور یہ بات بیان کی تھی' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حسن بن عمارہ نامی راوی متروک الحدیث ہے۔

2595- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَکَرِیَّا الْمُحَارِبِیُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ یَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِیٍّ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) کَانَ قَارِنًا فَطَافَ طَوَافَیْنِ وَسَعٰی سَعْیَیْنِ ۔عِیْسَی بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ یُقَالُ لَهٗ مُبَارَكٌ وَّهُوَ مَتْرُوْکُ الْحَدِیْثِ ۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قِران کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ طواف کیا تھا اور دو مرتبہ سعی کی تھی۔

عیسیٰ بن عبداللہ نامی راوی کو مبارک کہا جاتا ہے' اور یہ شخص متروک الحدیث ہے۔

2596- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا عَنْ

۲۵۹۳- في اسناده حفص بن ابي داود: هو حفص بن سليمان القارى- قال الحافظ في التقريب (ت ۱۴۱۱): متروك الحديث مع امامته في القراءة)- اه-

۲۵۹۴- ضعيف: في اسناده الحسن بن عمارة متروك - تقدم ترجمته غير مرة-

۲۵۹۵- اسناده ضعيف جدا: عيسى بن عبد الله بن محمد: قال المصنف هنا: متروك' وقال ابن حبان في المجروحين (۲/۱۲۱--۱۲۲): (يروى عن ابيه عن آبائه اشياء موضوعة' لا يحل الاحتجاج به' كانه كان يهم و يخطئ ۔ حتى كان يجيء ۔ بالاشياء الموضوعة عن اسلافه: فبطل الاحتجاج بما يرويه: لما وصفت)- اه - و الحديث اورده الغساني في تخريج الاحاديث الضعاف من الدارقطني رقم (۵۹۰)-

عَزِيزِ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِعُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ طَوَافَيْنِ وَسَعَى سَعْيَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَّابْنُ مَسْعُوْدٍ .اَبُوْ بُرْدَةَ هٰذَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ مَتْرُوْكٌ وَّمَنْ دُوْنَهٗ فِي الْاِسْنَادِ كُلُّهُمْ ضُعَفَاءُ.

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمرے اور حج کے لیے دو مرتبہ طواف کیا اور دو مرتبہ سعی کی تھی۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

ابوبردہ نامی راوی عمرو بن یزید ہے اور یہ شخص بھی ضعیف ہے اس کے علاوہ بھی اس سند میں ضعیف راوی موجود ہیں۔

2597- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَافَ طَوَافَيْنِ وَسَعَى سَعْيَيْنِ .قَالَ لَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ خَالَفَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى غَيْرَهٗ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ نُخْرِجُهٗ عَنْهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ .قَالَ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ يُقَالُ اِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى الْاَزْدِيَّ حَدَّثَ بِهٰذَا مِنْ حِفْظِهٖ فَوَهِمَ فِي مَتْنِهٖ وَالصَّوَابُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ .وَلَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الطَّوَافِ وَلَا السَّعْيِ وَقَدْ حَدَّثَ بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ عَلَى الصَّوَابِ مِرَارًا وَيُقَالُ اِنَّهٗ رَجَعَ عَنْ ذِكْرِ الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ .وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

★★ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ طواف کیا تھا اور دو مرتبہ سعی کی تھی۔

اس روایت کو نقل کرنے میں بعض راویوں نے اختلاف نقل کیا ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: درست روایت یہ ہے: اس روایت میں صرف یہ الفاظ منقول ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا تھا' اس روایت میں طواف اور سعی کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

محمد بن یحییٰ نامی راوی نے اس درست روایت کو کئی مرتبہ نقل کیا ہے اور یہ بات بھی بیان کی گئی ہے' انہوں نے طواف اور سعی کا ذکر کرنے سے رجوع کر لیا تھا اور درست روایت بیان کرنا شروع کر دی تھی۔

2598- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ.

وَكَذٰلِكَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

۲۵۹۶- فيه عمرو بن يزيد ابو بردة متروك: كما في التقريب (۸۱/۲) و عبد العزيز بن ابان متروك' و كذبه ابن معين- انظر التقريب (۵۰۸/۱)- و جعفر بن محمد بن مروان: نقل الذهبي في الميزان (۱۱۷/۲) عن الدارقطني قال: لا يحتج بحديثه-

۲۵۹۷- تفرد به الدارقطني و هو شاذ' بين الدارقطني ذلك هنا-

۲۵۹۸- هذا هو المحفوظ' و راجع الذي قبله-

عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کیا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2599- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ اَوْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ نَصْرٍ قَالَ لَقِيْتُ عَلِيًّا وَقَدْ اَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ هُوَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَفْعَلَ كَمَا فَعَلْتَ قَالَ ذٰلِكَ لَوْ كُنْتَ بَدَاْتَ بِالْعُمْرَةِ .قُلْتُ كَيْفَ اَفْعَلُ اِذَا اَرَدْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَاْخُذُ اِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ فَتُفِيْضُهَا عَلَيْكَ ثُمَّ تُهِلُّ بِهِمَا جَمِيْعًا ثُمَّ تَطُوْفُ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَتَسْعٰى لَهُمَا سَعْيَيْنِ وَلَايَحِلُّ لَكَ حَرَامٌ دُوْنَ يَوْمِ النَّحْرِ .قَالَ مَنْصُوْرٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ مَا كُنَّا نُفْتِيْ اِلَّا بِطَوَافٍ وَّاحِدٍ فَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا نَفْعَلُ .حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ اَخْبَرَنَا اَبِيْ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ اخْتَرْتُ الْاِفْرَادَ وَالتَّمَتُّعُ حَسَنٌ لَا نَكْرَهُهُ.

☆☆ ابونصر بیان کرتے ہیں: میری حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی' میں نے حج کا احرام باندھ لیا تھا جبکہ انہوں نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تھا۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں ایسا کرسکتا ہوں جیسا آپ نے کرلیا ہے' انہوں نے فرمایا: ایسا ہوسکتا ہے' اگر تم پہلے عمرہ کرلو تو' میں نے دریافت کیا: میں اگر اس کا ارادہ کروں تو مجھے کیا کرنا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: تم پانی کا ایک برتن لے کر اپنے اوپر بہاؤ اور پھر ان دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھ لو' پھر ان دونوں کے لیے دو مرتبہ طواف کرنا اور دو مرتبہ سعی کرنا اور قربانی کے دن سے پہلے تمہارے لیے احرام کھولنا جائز نہیں ہوگا۔

منصور نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ مجاہد سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: ہم تو یہی فتویٰ دیتے تھے کہ ایک مرتبہ طواف کیا جائے گا' لیکن اب ہم ایسا نہیں کریں گے۔

امام شافعی یہ فرماتے ہیں: میں اِفراد کو اختیار کرتا ہوں اور تمتع کرنا بہتر ہے' ہم اسے مکروہ قرار نہیں دیتے۔

۲۵۹۹- اخرجه البيهقي في السنن (۱۰۸/۵) كتاب الحج' باب المفرد و القارن يكفيهما طواف واحد منظرين الدارقطني' به- البيهقي: كذا روي عن فضيل عن منصور' و اخرجه الثوري عن منصور' فلم يذكر فيه السعي' و كذلك شعبه و ابن عيينة- و ابو نصر مجهول' فان صح فيحتمل ان يكون مخالفاً' و قد روي باسانيد ضعاف عن علي - رضي الله عنه- موقوفاً و مرفوعاً قد ذكرتها في الخلافيات- و مدار ذلك على الحسن بن عمارة و حفص ابن ابي داود و عيسى بن عبد الله و حماد بن عبد الرحمن' و كلهم ضعيف لا يحتج بشيء مما رووه من ذلك - و بالله التوفيق)- اه-قلت: و طرق حديث علي تقدم الكلام عليها' وقد بينا وجه ضعفها- واخرجه الترمذي في الحج (۱۹۹/۲ ۲۰۰) باب: ما جاء في كراهية تزويج المحرم (۸۴۰) و كذلك ابو داود (۱۸۴۲)' و احمد (۱/ ۶۴' ۶۸)' و الطيالسي (۷۴)' و كذلك مسلم في الموضع السابق' و الدارمي (۳۷/۲-۳۸) و البيهقي (۶۵/۵) من طرق عن نافع' به-ورواه عبد الجبار نبيه بن وهب عن ابيه ... به- ورواه الطحاوي (۲۶۸/۲)' و ابن حبان (۴۱۲۴)- ورواه عبد الاعلى بن نبيه بن وهب عن ابيه ايضا به- اخرجه ابن حبان (۴۱۲۵)-ورواه ايوب بن موسى نبيه بن وهب...... به- اخرجه مسلم في الموضع السابق' و النسائي في الطلاق (۱۹۲/۶) باب عدة الحامل المتوفي عنها زوجها' و احمد (۶۹/۱)' و الدارمي (۱۴۱/۲)' و البيهقي (۶۵/۵)' والطحاوي (۲۶۸/۲)' و ابن حبان (۴۱۲۶)-ورواه سعيد بن هلال عن نبيه ... به- اخرجه مسلم-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مالک بن حارث سلمی رقی، (اور ایک قول کے مطابق): کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ سے پہلے ہوا تھا۔ قالہ حافظ فی ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی روی لہ بخاری فی (الادب)، ومسلم وابوداود ونسائی۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۴۷۰)۔

2600 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ مَوْلَى عَفْرَاءَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَدِمَ اَبُوْ ذَرٍّ فَاَخَذَ بِعِضَادَةِ بَابِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ لاَ يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ بَعْدَ الصُّبْحِ اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلاَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلاَّ بِمَكَّةَ . يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلاَثًا .

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے خانہ کعبہ کے دروازے کی چوکھٹ کو تھاما اور پھر بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی بھی شخص صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور عصر کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز ادا نہ کرے البتہ مکہ میں (طواف کی رکعت ادا کرنے والا) ایسا کر سکتا ہے۔

انہوں نے یہ بات تین مرتبہ بیان کی۔

2601 - حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لاَ تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَىَّ سَاعَةٍ مِّنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ كَانَ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنو عبدالمطلب! تم کسی کو بھی اس گھر کا طواف کرنے سے نہ روکنا اور نماز ادا کرنے سے نہ روکنا خواہ وہ دن یا رات کا کوئی بھی حصہ ہو۔

2602 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَابَيْهِ يُخْبِرُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَبَرَ عَطَاءٍ هٰذَا يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ اِنْ كَانَ اِلَيْكُمْ مِنَ الْاَمْرِ شَىْءٌ فَلاَ اَعْرِفَنَّ مَا مَنَعْتُمْ اَحَدًا يُصَلِّى عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ اَىَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنو عبد مناف! یہ معاملہ اب تمہارے سپرد ہے تو مجھے یہ نہ پتہ چلے کہ تم نے کسی شخص کو اس گھر کے پاس نماز ادا کرنے سے روک دیا ہے خواہ وہ دن یا رات کا

۲۶۰۰- ضعفه البيهقي في الكبرى (۲/۴۶۱-۴۶۲) و المعرفة (۲/۴۳۲-۴۳۴) و الزيلعي و غيرهما- وقد تقدم في الصلاة-

۲۶۰۱- تقدم في كتاب الصلاة: باب جواز النافلة عن البيت في جميع الازمان-

کوئی بھی حصہ ہو۔

2603- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ ابْنِ الْاَعْمَى حَدَّثَنَا يَحْيَى الْبَابَلِّيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُنَّ اَحَدًا يُصَلِّي عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ اَىَّ سَاعَةٍ مِّنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ .

☆☆ نافع بن جبیر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے بنوعبد مناف! تم کسی شخص کو اس گھر کے پاس نماز ادا کرنے سے نہ روکنا خواہ وہ دن یا رات کا کوئی بھی حصہ ہو۔

2604- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَنْبَاَنَا الشَّافِعِيُّ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ زَادَ الشَّافِعِيُّ وَلَا يَخْطُبُ .

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کر سکتا ہے' کسی کا نکاح کرا سکتا ہے۔

امام شافعی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں: اور وہ کسی کو نکاح کا پیغام بھی نہیں دے سکتا۔

2605- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَخِي بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَرْسَلَ اِلَى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ - وَاَبَانُ يَوْمَئِذٍ اَمِيرُ الْحَاجِّ وَهُمَا مُحْرِمَانِ - اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ وَّاَرَدْتُ اَنْ تَحْضُرَ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَبَانُ وَقَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يُنْكِحُ .

☆☆ نبیہ بن واہب بیان کرتے ہیں: عمر بن عبیداللہ نے ابان بن عثمان کو پیغام بھیجا' ابان ان دنوں امیر الحج تھے' دونوں حضرات حالتِ احرام میں تھے (پیغام یہ بھیجا) میں طلحہ بن عمر کی شادی شیبہ بن جبیر کی صاحبزادی کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں' میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ بھی اس میں شریک ہوں' تو ابان نے ان کی اس بات کو مسترد کر دیا اور بولے: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کر سکتا ہے نہ کسی کو نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے اور نہ ہی کسی کا نکاح کروا سکتا ہے۔

۲٦٠٤- اخرجه مالك في الحج (۱/۳٤۸) باب: نكاح المحرم (۷۰) به- و من طريق مالك اخرجه مسلم في النكاح (۲/۱۰۳۰) باب تحريم نكاح المحرم ..... (٤۱/۱٤۰۹) و ابو داود في المناسك (۲/٤۲۱) باب: المحرم يتزوج (۸٤۱) و النسائي في المناسك (۵/۱۹۲) باب: النهي عن نكاح المحرم و ابن ماجه في النكاح (۱/٦۳۲) باب: المحرم يتزوج (۱۹٦٦) و الطحاوي في المعاني (۲/۲٦۸) و ابن الجارود (٤٤) و احمد (۱/۵۷)- ورواه مخرمة بن بكير عن ابيه عن نبيه بن وهب ..... به- اخرجه الدارقطني في النكاح و ابن حبان (٤۱۲۷)- ورواه ايوب بن راشد عن زيد بن علي عن ابان بن عثمان عن عثمان ..... به- اخرجه الطحاوي في المعاني (۲/۲٦۸)- و له شاهد عن ابن عمر: و انس بن مالك ياتي تخريجهما عند المصنف في النكاح' ان شاء الله تعالى-

حالتِ احرام میں نکاح کرنے کا حکم

حالت احرام میں نکاح کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:
حمید بن مسیّب' سالم بن عبداللہ اور سلمان بن یسار سے حالت احرام والے شخص کے نکاح کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو ان سب نے یہی جواب دیا کہ حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کر سکتا ہے نہ کسی اور کا نکاح پڑھا سکتا ہے۔

اس کی تشریح کرتے ہوئے موطأ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے شارح شیخ ابن عبدالبر تحریر کرتے ہیں: حضرت ابورافع نے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تو اس وقت آپ حالت احرام میں نہیں تھے' پھر جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی تو اس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں نہیں تھے۔ میں نے ان دونوں کے درمیان قاصد کے فرائض انجام دیئے تھے۔

(شیخ اندلسی تحریر کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کرنے کے بارے میں مختلف روایات منقول ہیں۔

اس بارے میں اہل علم نے مختلف روایات نقل کی ہیں۔ بعض روایات میں یہ بات منقول ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت آپ حالت احرام میں نہیں تھے اور یہ بات تواتر کے ساتھ مختلف اسناد سے منقول ہے' یہ روایت حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ سلمان بن یسار سے منقول ہے جو سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ یزید بن اصم سے منقول ہے جو سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے۔

سعید بن مسیّب' سلمان بن یسار' ابوبکر بن عبدالرحمٰن' ابن شہاب زہری اور مدینہ منورہ کے جمہور علماء یہی بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی' اس وقت آپ حالت احرام میں نہیں تھے۔

(امام اندلسی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:) میرے علم کے مطابق صحابہ میں سے کسی نے بھی یہ روایت نقل نہیں کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تھا' اس وقت آپ حالت احرام میں تھے۔ یہ بات صرف حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نقل کی ہے۔

اس بارے میں ان کی نقل کردہ روایت مستند طور پر ثابت ہے لیکن چونکہ وہ دوسری روایات سے متعارض ہے' لہٰذا ان دونوں روایات پر عمل کرنا ممکن نہیں رہے گا اور پھر ہمیں دلیل کسی اور چیز سے حاصل کرنا ہوگی جو سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے علاوہ ہو۔

تو ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے' آپ نے حالت احرام والے شخص کے نکاح کرنے سے منع کیا ہے' آپ نے فرمایا ہے: حالت احرام والا شخص نہ تو خود نکاح کر سکتا ہے نہ کسی دوسرے کا نکاح پڑھا سکتا ہے۔

اب یہ ایک ایسی روایت ہے' جس کے مقابلے میں کوئی روایت نہیں ہے' وجہ یہ ہے: سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں دیگر روایات منقول ہیں

(لیکن اس روایت کے مقابلے میں کوئی بات منقول نہیں ہے)۔

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایات کے مقابلے میں درج ذیل روایات ہیں:)

یزید بن اصم بیان کرتے ہیں' سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت آپ حالت احرام میں نہیں تھے اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا میری بھی خالہ ہیں اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بھی خالہ ہیں۔

اس کے بعد امام ابن عبدالبر اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں مختلف روایات نقل کی ہیں۔[1]

حالت احرام میں شادی کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب اور سفیان ثوری نے یہ بات بیان کی ہے: حالت احرام والا شخص نکاح کر سکتا ہے۔

امام مالک' امام لیث بن سعد' امام اوزاعی اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم یہ کہتے ہیں: نکاح بھی نہیں کر سکتا۔

امام مالک اور امام لیث رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں: (اگر کوئی شخص حالت احرام میں نکاح کر لیتا ہے) تو میاں بیوی کے درمیان علیحدگی ہو جائے گی اور یہ علیحدگی ایک طلاق شمار ہوگی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے' یہ چیز فسخ شمار ہوگی' طلاق شمار نہیں ہوگی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کر سکتا ہے نہ کسی دوسرے کا نکاح پڑھا سکتا ہے' نہ نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں اس بات کا احتمال موجود ہے' ایسی صورت میں حالتِ احرام والے شخص کے لیے اندیشہ ہو کہ وہ عورت کے ساتھ صحبت کر لے گا' اس کی یہ وجہ نہیں ہوگی کہ وہ عقد ہی فاسد شمار ہوگا۔

سفیان بن عیینہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احرام میں تھے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ ایک اور سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان منقول ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی ایک اہلیہ سے شادی کی تھی اس وقت آپ حالت احرام میں تھے۔

یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے' یہ ممانعت کسی دوسری وجہ سے ہے' کیونکہ حالت احرام والے شخص سے اس بات کا اندیشہ ہوتا ہے (کہ وہ شریعت کے حکم کے خلاف اپنی بیوی سے صحبت کا ارتکاب کر لے گا) لیکن کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات کے حوالے سے ایسی بات کا اندیشہ نہیں تھا' اس لیے آپ نے ایسا کر لیا' یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح آپ حالت احرام میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

[1] الاستذکار فی معرفۃ مذاہب علماء الامصار از شیخ ابن عبدالبر الاندلسی ج ۴ ص ۱۱۷

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تم میں سے کس شخص کو اپنی ذات پر اس طرح سے قابو حاصل ہے، جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قابو حاصل تھا۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان منقول ہے:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے"۔

(امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اس روایت کے بارے میں یہ بات کہی گئی ہے' یہ مرفوع نہیں ہے۔ اس کو مرفوع روایت کے طور پر صرف مطر نامی راوی نے نقل کیا ہے اور اس کی سند پر مختلف قسم کے اعتراضات کیے گئے ہیں' جن کا تذکرہ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے' اسکے بعد امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں مختلف روایات نقل کی ہیں اور ان کی اسناد پر تبصرہ بھی کیا ہے۔

2606- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلاً يُلَبِّي عَنْ شُبْرُمَةَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَدَعَاهُ فَقَالَ اَحَجَجْتَ قَطُّ . قَالَ لاَ . قَالَ فَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ قَبْلُ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو شبرمہ نامی شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلوایا اور فرمایا: کیا تم نے کبھی حج کیا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پہلے تم اپنی طرف سے حج کرو اس کے بعد شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔

2607- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَمْرٍو بِهٰذَا وَقَالَ هَلْ حَجَجْتَ . قَالَ لاَ . قَالَ فَهٰذِهِ عَنْكَ وَحُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم حج کر چکے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہ تمہاری طرف سے ہے اور بعد میں تم شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔

2608- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُوسَى بْنِ اِسْحَاقَ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ صَدَقَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ بَيَانٍ

مختصر اختلاف العلماء' از امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی' ج ۲ص ۱۱۵

۲٦٠٦- اخرجه البيهقي في الكبرى (٤/٣٣٧) من طريق الحسن بن عمارة...... به- واخرجه الطبراني في (الصغير) (١/٢٣٦) من طريق عبد الرحمن بن خالد: ثنا يزيد بن هارون: ثنا حماد ابن سلمة عن عمرو بن دينار...... به- وقال الطبراني: (لم يروه عن عمرو الا حماد' ولا عن حماد الا يزيد' تفرد به عبد الرحمن بن خالد)- اه- و الحسن بن عمارة متروك على كل حال' و سبق ترك الدارقطني له قريباً-

۲٦٠٨- اخرجه البيهقي في الكبرى (٤/٣٣٧) و المعرفة (٧/٢٨) من طريق ابن ابي ليلى محمد بن عبد الرحمن...... به- و صالح بن بيان متروك-

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ رَجُلاً يُلَبِّى عَنْ رَجُلٍ فَقَالَ لَهُ اَيُّهَا الْمُلَبِّى عَنْ فُلاَنٍ اِنْ كُنْتَ حَجَجْتَ حَجَّةَ الْاِسْلاَمِ فَلَبِّ عَنْ شُبْرُمَةَ وَاِلاَّ فَلَبِّ عَنْ نَفْسِكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دوسرے شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تو اس سے کہا: اے فلاں شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھنے والے! اگر تم فرض حج کر چکے ہو تو پھر تم شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھ لو ورنہ اپنی طرف سے تلبیہ پڑھو۔

2609- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلاً يُلَبِّى عَنْ نُبَيْشَةَ فَقَالَ اَيُّهَا الْمُلَبِّى عَنْ نُبَيْشَةَ هٰذِهِ عَنْ نُبَيْشَةَ وَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ . تَفَرَّدَ بِهِ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيثِ وَالْمَحْفُوْظُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ شُبْرُمَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو نبیشہ نامی شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نبیشہ کی طرف سے تلبیہ پڑھنے والے! یہ نبیشہ کی طرف سے ہے تم پہلے اپنی طرف سے حج کرو۔

اس روایت کو نقل کرنے میں حسن بن عمارہ نامی راوی منفرد ہیں اور یہ شخص متروک الحدیث ہے' محفوظ روایت وہ ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اور اس میں شبرمہ نامی آدمی کا تذکرہ ہے۔

2610- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِى عَمِّى حَدَّثَنَا اَبِى عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ نُبَيْشَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا هٰذَا الْمُلَبِّى عَنْ نُبَيْشَةَ هِىَ عَنْ نُبَيْشَةَ وَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو نبیشہ کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نبیشہ کی طرف سے تلبیہ پڑھنے والے! یہ نبیشہ کی طرف سے ہوگا تم اپنی طرف سے حج کرو۔

2611- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۲۶۰۹- اخرجه البيهقي في السنن (۳۳۷/۴) كتاب الحج' باب من ليس له ان يحج عن غيره من طريق الدارقطني' به-

۲۶۱۰- ابن اسحاق مدلس و الحسن بن عمارة متروك كما تقدم-

۲۶۱۱- تقدم باسناده الى الحسن بن عمارة عن عمرو بن دينار' و فيه: (هذ عنك' و حج عن شبرمة)- و علته الحسن بن عمارة فانه الذي اضطرب في امتنه و اسناده-

قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلاً يُلَبِّي عَنْ نُبَيْشَةَ فَقَالَ أَيُّهَا الْمُلَبِّي عَنْ نُبَيْشَةَ هَلْ حَجَجْتَ. قَالَ لاَ. قَالَ فَهٰذِهِ عَنْ نُبَيْشَةَ وَحُجَّ عَنْ نَفْسِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو نبیشہ کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نبیشہ کی طرف سے تلبیہ پڑھنے والے! کیا تم حج کر چکے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو یہ نبیشہ کی طرف سے ہو جائے گا' تم اپنی طرف سے حج کرو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدوارث بن عبید اللہ عتکی - مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ترمذی۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۲۸۱)۔

2612- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مِدْرَارٍ حَدَّثَنَا عَمِّي طَاهِرُ بْنُ مِدْرَارٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ رَجُلاً يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ شُبْرُمَةُ. قَالَ أَخٌ لِي. قَالَ هَلْ حَجَجْتَ. قَالَ لاَ. قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ احْجُجْ عَنْ شُبْرُمَةَ. هٰذَا هُوَ الصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالَّذِي قَبْلَهُ وَهَمٌ يُقَالُ إِنَّ الْحَسَنَ بْنَ عُمَارَةَ كَانَ يَرْوِيهِ ثُمَّ رَجَعَ عَنْهُ إِلَى الصَّوَابِ فَحَدَّثَ بِهِ عَلَى الصَّوَابِ مُوَافِقًا لِرِوَايَةِ غَيْرِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو یہ کہہ رہا تھا: میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا بھائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم حج کر چکے ہو؟ تو اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی طرف سے حج کرو' اس کے بعد شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول یہ روایت درست ہے' اس سے پہلے منقول روایت وہم ہے۔ یہ بات بیان کی گئی ہے' حسن بن عمارہ نامی راوی نے اسے نقل کیا ہے اور پھر اسکے بعد اس سے رجوع کر لیا تھا' اور صحیح روایت نقل کرنا شروع کر دی تھی جو دیگر راویوں کی نقل کردہ روایت کے مطابق ہے' جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' ویسے یہ شخص ہر حال میں متروک الحدیث ہے۔

2613- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ نَافِعٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْكُلَيْبِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلاً يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَلْ حَجَجْتَ قَطُّ.

۲۶۱۲- اخرجه البيهقي في سننه (۳۳۷/۴) كتاب الحج' باب من ليس له ان يحج عن غيره من طريق الدارقطني' به-

۲۶۱۳- تقدم قريباً من طريق الحسن بن عمارة عن عمرو' به-

قَالَ لاَ .قَالَ هٰذِهِ عَنْكَ وَحُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے پہلے حج کیا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہ تمہاری طرف سے ہوگا' تم بعد میں شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔

2614- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ مَرَّةً اُخْرٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْكُلَيْبِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2615- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوْسُفَ الْمَرْوَرُّوذِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلاً يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ .فَقَالَ لاَ .قَالَ عَنْ نَفْسِكَ فَلَبِّ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تم اپنی طرف سے حج کر چکے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اپنی طرف سے تلبیہ پڑھو۔

2616- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَاَبُوْ عَلِيٍّ الصَّفَّارُ وَابْنُ مَخْلَدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ التَّرْقُفِيُّ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2617- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ شَرِيْكٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلٰى رَجُلٍ يُلَبِّى عَنْ رَجُلٍ فَقَالَ اَيُّهَا الْمُلَبِّى عَنْ فُلاَنٍ اِنْ كُنْتَ لَمْ تَحُجَّ حَجَّةَ الْاِسْلَامِ فَلَبِّ عَنْ نَفْسِكَ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو ایک دوسرے شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں کی طرف سے تلبیہ پڑھنے والے! اگر تم نے فرض حج نہیں کیا ہے تو تم اپنی طرف سے تلبیہ پڑھو۔

2618- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَوْرَةُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

۲۶۱۵- اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/ ۳۳۷) من طريق يعقوب بن عطاء عن ابيه ...... به-

حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً يُلَبِّي عَنْ اٰخَرَ فَقَالَ لَهُ اِنْ كُنْتَ حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ فَلَبِّ عَنْهُ وَاِلَّا فَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ایک شخص کو دوسرے شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تو اسے فرمایا: اگر تم اپنی طرف سے حج کر چکے ہو تو تم اس کی طرف سے تلبیہ پڑھو ورنہ اپنی طرف سے حج کرو۔

2619- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُبُلِّيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ سَمِعَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلاً يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ . قَالَ لاَ . قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اپنی طرف سے حج کرلیا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم خود حج کرو پھر اس کے بعد شبرمہ کی طرف سے کرلینا۔

2620- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَّالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالاَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ رَجُلاً يُلَبِّي عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ وَمَا شُبْرُمَةُ . قَالَ فَذَكَرَ قَرَابَةً لَهُ . قَالَ فَقَالَ اَحَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ . قَالَ فَقَالَ لاَ . قَالَ فَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ .

قَالَ وَاَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلاَبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلَى.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تو دریافت کیا: شبرمہ کون ہے؟ اس شخص نے اس کے ساتھ اپنی رشتہ داری کا ذکر کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے خود حج کرلیا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر پہلے تم اپنی طرف سے حج کرو، پھر تم شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔

2621- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ

۲۶۱۸- حبيب بن ابي ثابت رمي بالتدليس و قد عنعن- و راجع المعرفة للبيهقي (۷/۲۸-۳۱) و النكت الظراف لابن حجر (۴/۴۲۹) بذيل تحفة الاشراف للحافظ المزي-

۲۶۱۹- اخرجه الطبراني في الاوسط (۶۱۳۰): حدثنا محمد بن موسى الابلي به-وقال: (لم يرو هذا الحديث عن ابي الزبير الا ثمامة بن عبيدة)- وقال الهيثمي في (المجمع) (۳/۲۸۶): (وفيه ثمامة بن عبيدة و هو ضعيف)- و عزاه ابن حجر في (التلخيص) (۲/۲۲۳-۲۲۴) للاسماعيلي في (معجمه) من طريق ثمامة به- قال ابن حجر: (وفي اسناده من يحتاج الى النظر في حاله)- اه-

۲۶۲۰- اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/۳۳۷) و اخرجه في (المعرفة) (۷/۲۸) باب: من ليس له ان يحج عن غيره (۹۱۸۷) من طريق شريح بن يونس حدثنا هشيم ...... به-وقال: (ورواه شريك عن ابن ابي ليلى عن عطاء عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم موصولاً و كذلك روي من اوجه ضعيفة موصولة)- اه-

سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوبَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ. قَالَ اَخٌ لِّیْ اَوْ قَرَابَةٌ لِّیْ. قَالَ هَلْ حَجَجْتَ قَطُّ. قَالَ لَا. قَالَ فَاجْعَلْ هٰذِهٖ عَنْكَ ثُمَّ لَبِّ عَنْ شُبْرُمَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا بھائی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس نے اپنی رشتہ داری کا ذکر کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم حج کر چکے ہو؟ تو اس نے عرض کی: نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اسے اپنی طرف سے کرو اور بعد میں شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔

2622- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بِهٰذَا وَقَالَ فَاجْعَلْ هٰذِهٖ عَنْكَ ثُمَّ احْجُجْ عَنْ شُبْرُمَةَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اسے تم اپنی طرف سے کرلو' پھر بعد میں شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا''۔

2623- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَيُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بِهٰذَا. قَالَ وَقَالَ لِیْ يَحْيٰى بْنُ مَعِيْنٍ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدَةَ مَرْفُوْعًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے۔

2624- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيْقُ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ. وَذَكَرَ نَحْوَهٗ.

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

٢٦٢١- اخرجه ابو داود في المناسك (٢/ ٤٠٣) باب: الرجل يحج عن غيره (١٨١١)' و ابن ماجه في المناسك (٢/ ٩٦٩) باب: الحج عن الميت (٢٩٠٣)' و ابن خزيمة (٣٠٣٩)' و ابن حبان (٣٩٨٨)' و الطبراني (١٢٤١٩)' والبيهقي (٤/ ٣٣٦)' و ابو يعلى (٢٤٤٠)' و ابن الجارود (٤٩٩) جميعاً من طريق عبدة ...... به مرفوعاً- و اخرجه الدارقطني - كما ياتي - و البيهقي (٤/ ٣٣٦) من طريق سعيد بن ابي عروبة ...... [illegible] فاً- كما اخرجه عمرو بن الحارث عن قتادة عن سعيد عن ابن عباس موقوفاً- اخرجه البيهقي (٥/ ١٧٩- ١٨٠)- لكن عمراً اسقط (عزرة) من اسناده: قال المزي في التحفة (٤/ ٤٣٠): (وذلك معدود في اوهامه: فان قتادة لم يلق سعيد بن جبير: فيما قاله يحيى بن معين وغيره)- نقل الزيلعي مثله عن صاحب التنقيح : كما في نصب الراية (٣/ ١٥٦)-واخرجه الشافعي (١٠٠٠ ١٠٠١)' و البغوي (١٨٥٦)' والبيهقي (٤/ ٣٣٧) من طريق ابي قلابة عن بن عباس ...... به موقوفاً- قال ابن القطان: (وحديث شبرمة علله بعضهم بانه قد روي موقوفاً' و الذي اسنده فلا يضره)- وقال ايضاً: (والرافعون ثقات: فلا يضرهم وقف الواقفين: اما لانهم حفظوا ما لم يحفظ اولئك' و اما لان الواقفين سمعوا عن ابن عباس رايه' و الرافعين رووا عنه روايته' والراوي قد يفتي بما يرويه)- وقد اعل الحديث بعلل اخرى' منها: تدليس قتادة و الاختلاف في اسناده-وراجع لهذه العلل و الكلام حولها: نصب الراية للزيلعي (٣/ ١٥٥- ١٥٦)' و تلخيص الحبير لابن حجر (٢/ ٢٢٣- ٢٢٤) و راجع كذلك: المعرفة للبيهقي (٧/ ٢٩)-

٢٦٢٢- اخرجه ابن ماجه في المناسك (٢/ ٩٦٩) باب: الحج عن الميت (٢٩٠٣)' والبيهقي (٤/ ٣٣٦)' و ابن حبان (٣٩٨٨) من طريق محمد بن عبد الله بن نمير' حدثنا عبدة

2625- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ رَجُلاً يُلَبِّى عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ . قَالَ اَخِى اَوْ ذُو قَرَابَةٍ لِى .قَالَ حَجَجْتَ قَطُّ . قَالَ لاَ .قَالَ فَاجْعَلْ هٰذِهِ عَنْكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تو دریافت کیا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا بھائی ہے یا میری اس کے ساتھ رشتہ داری ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم حج کر چکے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اپنی طرف سے کرو' پھر اسکی طرف سے حج کرنا۔

2626- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَحْمَدَ الْمُذَكِّرُ اَبُوْ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلاً يُلَبِّى عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ اَحَجَجْتَ . قَالَ لاَ .قَالَ لَبِّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ لَبِّ عَنْ شُبْرُمَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہتے ہوئے سنا تو دریافت کیا: کیا تم حج کر چکے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اپنی طرف سے تلبیہ پڑھو' اس کے بعد شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھ لینا۔

2627- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً يُلَبِّى عَنْ شُبْرُمَةَ .مَوْقُوفًا.

☆☆ سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے دیکھا' یہ روایت موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

2628- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِىُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِىِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا نَحْوَ لَفْظِ اَبِىْ يُوْسُفَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

۲۶۲۵- ذكره البيهقي في المعرفه (۲۹/۷) باب: من ليس له ان يحج عن غيره (۹۱۹۱) معلقاً عن ابي يوسف القاضي عن ابن ابي عروبة......به-

۲۶۲۶- ذكره البيهقي في المعرفة (۲۹/۷) معلقاً عن محمد بن بشر ...... به-

۲۶۲۷- ذكره البيهقي في المعرفه (۲۹/۷)باب من ليس له ان يحج عن غيره (۱۱۹۳) ...... -

۲۶۲۸- تقدم من طرق عن سعيد مرفوعاً و وقفه غندر و ابن صالح-

2629- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِمْلاَءً حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِى إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِى عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَخْبَرَتْنِى أُمُّ عُثْمَانَ بِنْتُ أَبِى سُفْيَانَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ.

★★ صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں: اُم عثمان بنت ابوسفیان نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خواتین پر سر منڈوانا لازم نہیں ہے' خواتین صرف بال چھوٹے کروائیں گی۔

2630- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ- يَعْنِى يَعْقُوبَ- عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سر منڈوانے کا حکم خواتین کے لیے نہیں ہے' وہ صرف بال چھوٹے کروائیں گی۔

2631- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِى الْمُحْرِمَةِ تَأْخُذُ مِنْ شَعَرِهَا مِثْلَ السَّبَّابَةِ

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حالتِ احرام والی عورت کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: وہ شہادت کی انگلی جتنے بال کاٹ لے گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوبکر بن عبداللہ بن ابی جہم عدوی، وقد ینسب الی جدہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۹۷)۔

2632- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُقَاتِلِ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبِى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۲۶۲۹- اخرجه ابو داود في الحج (۲/ ۲۱۰) باب: الحلق و التقصير (۱۹۸۵): حدثنا ابو يعقوب البغدادي ثقة ' نا هشام بن يوسف ...... به- و اخرجه الدارمي في الحج (۲/ ٦٤) باب: من قال : ليس على النساء حلق ' عن علي بن المديني ' نا هشام بن يوسف ...... به- و اخرجه البخاري في التاريخ (٦/ ٤٦) (١٦٥٥) من طريق هشام بن يوسف ' به- و اخرجه ايضاً الطبراني (۱۲/ ۲۵۰) والبيهقي (٥/ ١٠٤)- و ذكر سعيد القداح عن ابن جريج عن صفية بنت شيبة عن ام عثمان عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم ' ولم يقل عبد الحميد- ذكر ابن ابي حاتم في العلل (۱/ ۲۸۱) (۸۲٤) ' و نقل عن ابيه انه قال: (هشام بن يوسف ثقة متقن) ' ثم دل على صحة رواية هشام بن يوسف بذكر (عبد الحميد): فراجع (العلل) لابن ابي حاتم-

۲٦۳۰- ذكره ابن ابي حاتم في العلل (۱/ ۱۸۱) (۸۲٤) عن يعقوب بن عطاء...... به معلقاً- واخرجه ابو داود في الحج (۲/ ۲۱۰) باب: الحلق و التقصير (۱۹۸٤) من طريق محمد بن بكر عن ابن جريج ' قال: بلغني عن صفية بنت شيبة...... به-

۲٦۳۱- اخرجه البيهقي في سننه (٥/ ١٠٤) من طريق الدارقطني ' به- وفي اسناده ليث بن ابي سليم و هو ضعيف و معروف بالتدليس ' و قد عنعن في هذا الحديث-

الزُّبْرِقَانِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَدْلُكَ الْمَرْاَةُ بِشَىْءٍ مِّنْ حِنَّاءٍ عَشِيَّةَ الْاِحْرَامِ وَتُغَلِّفُ رَاْسَهَا بِغَسْلِهٖ لَيْسَ فِيْهَا طِيْبٌ وَّلَا تُحْرِمُ عُطْلاً.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے: احرام باندھنے والی رات میں عورت اپنے سر پر کچھ مہندی چیز لگا لے گی۔ پھر اسے دھو کر سر کو ڈھانپ لے گی اس میں خوشبو نہ ہو اور عطل احرام نہ باندھے۔

2633- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اَبِىْ يَزِيْدَ الْقَرْنِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِىْ عُبَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلنِّسَاءِ فِى الْخُفَّيْنِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ .قَالَ سَالِمٌ وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُهُ حَتّٰى حَدَّثَتْهُ صَفِيَّةُ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا.

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو یہ رخصت دی تھی کہ وہ حالتِ احرام میں موزے پہن سکتی ہیں۔

سالم بیان کرتے ہیں: پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کو مکروہ قرار دیتے تھے' یہاں تک کہ صفیہ نامی خاتون نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت بیان کی (تو انہوں نے اس کے مطابق فتویٰ دیا)۔

2634- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُفْتِى النِّسَاءَ اَنْ يَّقْطَعْنَ الْخُفَّيْنِ حَتّٰى قَالَتْ لَهٗ صَفِيَّةُ اِنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَاْمُرُهُنَّ اَنْ لَّا يَقْطَعْنَ .مَوْقُوْفٌ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلے یہ فتویٰ دیتے تھے: خواتین اپنے موزے کاٹ لیں گی' یہاں تک کہ صفیہ نے انہیں یہ بتایا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواتین کو ہدایت کی تھی کہ وہ انہیں نہ کاٹیں۔

یہ روایت موقوف ہے۔

2635- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً اَصَابَ مِنْ اَهْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ يَنْحَرَانِ جَزُوْرًا بَيْنَهُمَا وَلَيْسَ عَلَيْهِمَا الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

★★ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے قربانی کے دن بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے صحبت کر لی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا: وہ دونوں ایک اونٹ قربان کریں گے' البتہ اب ان دونوں پر اگلے سال دوبارہ حج کرنا واجب نہیں ہوگا۔

۲۶۳۲- صالح بن مقاتل ضعفه الدارقطني - انظر الميزان ت (۳۸۲۰)-

۲۶۳۳- اخرجه ابو داؤد في كتاب المناسك (۱۸۳۱) باب: ما يلبس المحرم' و اسناد الدارقطني فيه تدليس ابن اسحاق- لكن عند ابي داؤد: عن محمد بن اسحاق قال: ذكرت لابن شهاب' فقال: حدثني سالم بن عبد الله...... فقد صرح ابن اسحاق بالسماع من ابن شهاب-

۲۶۳۵- اخرجه البيهقي (۱۷۱/۵) من طريق الدارقطني' به-

2636- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ الْمُقَوِّمُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اخْتَلَفَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فِيْ غَسْلِ الْمُحْرِمِ رَاْسَهُ فَاَرْسَلُوْنِيْ اِلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَسْاَلُهُ كَيْفَ رَاَيْتَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَغْسِلُ رَاْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَصَبَّ الْمَاءَ عَلٰى رَاْسِهٖ وَاَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَاَدْبَرَ بِهِمَا .

☆☆ ابراہیم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہوگیا کہ حالت احرام والا شخص اپنا سر دھو سکتا ہے یا نہیں؟ تو ان حضرات نے مجھے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا تاکہ میں یہ دریافت کروں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے دیکھا ہے نبی اکرم اپنے سر کو حالتِ احرام میں دھو لیتے تھے (یا نہیں)' تو حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے سر پر پانی بہایا' اپنے ہاتھ کو آگے پیچھے کی طرف لے کر گئے اور پیچھے سے واپس لے کر آئے۔

2637- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِشْدِيْنَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَدِيْجٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَدِيْجٍ اَنَّهُ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَعَهُ اُمُّهُ كَبْشَةُ بِنْتُ مَعْدِيكَرِبَ عَمَّةُ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ فَقَالَتْ اُمُّهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اٰلَيْتُ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَيْتِ حَبْوًا .فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طُوْفِيْ عَلٰى رِجْلَيْكِ سَبْعَيْنِ سَبْعًا عَنْ يَدَيْكِ وَسَبْعًا عَنْ رِجْلَيْكِ .

☆☆ حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' ان کے ساتھ ان کی والدہ کبشہ بنت معدی کرب موجود تھیں' ان کی والدہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے یہ نذر مانی ہے' میں سرین کے بل بیت اللہ کا طواف کروں گی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے پاؤں پر چل کر طواف کرو' سات مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں کی طرف سے اور سات مرتبہ دونوں پاؤں کی طرف سے۔

2638- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاِصْطَخْرِيُّ الْفَقِيْهُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ ذَكَرَ الْحَجَّاجَ بْنَ اَرْطَاةَ فَقَالَ قَدْ كَانَ يَطْلُبُ وَلٰكِنْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ .

۲۶۳۶- اخرجه البخاري في جزاء الصيد (٥٥/٤) باب: الاغتسال للمحرم (١٨٤٠) و مسلم في الحج (٨٦٤/٢) باب: جواز غسل المحرم بدنه و راسه (٩١/ ١٢٠٥)' و ابو داود في المناسك (٤٢٠/٢) باب: المحرم يغتسل (١٨٤٠)' والنسائي في المناسك (١٢٨/٥-١٢٩) باب: الاغتسال للمحرم' و ابن ماجه في المناسك (٩٧٨/٢، ٩٧٩) باب: المحرم يغسل راسه (٢٩٣٤)' و البيهقي في الحج (٦٣/٥) باب: الاغتسال للاحرام' و ابن خزيمة (٢٦٥٠)' و الحميدي (١٨٧/١-١٨٨) (٢٨٩)' ومالك (٣٢٣/١) باب: غسل المحرم' و احمد (٤١٨/٥)' و الشافعي (٣٠٨/١-٣٠٩)' و ابن الجارود (٤٤١)' من طريق ابراهيم بن عبد الله ابن حنين...... به-

۲۶۳۷- تفرد به الدارقطني- و عبد الرحمن بن معاوية: ذكره ابن حبان في الثقات' و نقل ابن خلفون توثيقه عن احمد بن صالح' و قال الحافظ في التقريب: مقبول- ينظر: تهذيب التهذيب (٢٧١/٦-٢٧٢)' التقريب (٤٩٨/١)- و في الاسناد اليه نظر-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے: جمرات کو اس وقت تک کنکریاں نہ مارو جب تک سورج نہ نکل آئے۔

2639- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَعْلَى الطَّائِفِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ خَالَتِهَا عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ نِسَاءَهُ اَنْ يَّخْرُجْنَ مِنْ جَمْعٍ لَيْلَةَ جَمْعٍ فَيَرْمِيْنَ الْجَمْرَةَ ثُمَّ تُصْبِحَ فِيْ مَنْزِلِهَا فَكَانَتْ تَصْنَعُ ذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَتْ . قَالَ عَطَاءٌ وَّلَمْ اَزَلْ اَفْعَلُهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ مزدلفہ سے رات کے وقت ہی روانہ ہو جائیں اور جمرات کو کنکریاں مارلیں' پھر صبح کے وقت اپنی قیام گاہ پر واپس آ جائیں تو وہ خواتین ایسا ہی کرتی رہیں' یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوا (یعنی وہ زندگی بھر اسی طرح کرتی رہیں)۔

عطاء بیان کرتے ہیں: ہم بھی اسی طرح کرتے رہیں گے۔

2640- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعْدِ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِيْ مَيْمُوْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْاَشَجِّ حَدَّثَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِيْنَ قَضٰى حَجَّهُ قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنا حج مکمل کر لیا' تو آپ کے طواف افاضہ کرنے سے پہلے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگا دی تھی۔

2641- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ

٢٦٣٨- اخرجه ابو داود في الحج (٣/ ٢٠٠) باب: التعجيل من جمع (١٩٤١) و النسائي في المناسك (٥/ ٢٧٢) باب: النهي عن رمي جمرة العقبة قبل طلوع الشمس منطريق حبيب بن ابي ثابت عن عطاء ..... به- و اخرجه سعيد بن جبير عن ابن عباس به- اخرجه الطبراني في الاوسط (٩٤٦٨)عن يعقوب (وهو ابن اسحاق بن ابي اسرائيل)- حدثني ابي نا محمد بن جابر عن حماد عن سعيد بن جبير ..... به-وقال الطبراني: (لم يرو لهذا الحديث عن حماد الا محمد بن جابر و ابو حنيفة تفرد به عن محمد بن جابر: اسحاق بن ابي اسرائيل و عن ابي حنيفة: عبد الرحيم بن سليمان)- اه-واخرجه الحسن العرني عن ابن عباس به- اخرجه احمد (١/ ٢٣٤) و ابو داود في المناسك (٢/ ٤٨٠) باب: التعجيل من جمع (١٩٤٠) و النسائي في المناسك (٥/ ٢٧١، ٢٧٢) باب: النهي عن رمي جمرة العقبة قبل طلوع الشمس و ابن ماجه في المناسك (٢/ ١٠٠٧) باب: من تقدم من جمع الى منى: لرمي الجمار (٣٠٢٥) و البيهقي في الحج (٥/ ١٣١، ١٣٢) باب: الوقت المختار لرمي جمرة العقبة-

٢٦٣٩- اخرجه النسائي في المناسخ (٥/ ٢٧٢)باب: الرخصة في ذلك للنساء عن عمرو ابن علي حدثنا عبد الاعلى بن عبد الاعلى حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الطائفي عن عطاء ابن ابي رباح به-

٢٦٤٠- مخرمة بن بكير: الكلام في روايته عن ابيه مشهور و عمرو بن شعيب فيه كلام كثير لكن اخرجه جماعة عن عروة به- اخرجه البخاري في اللباس (١٠/ ٣٨٢) باب: ما يستحب من الطيب (٥٩٢٧) و باب: الذريرة (٥٩٣٠) و مسلم في الحج (٢/ ٨٤٦، ٨٤٧) باب: الطيب للمحرم عند الاحرام (٣١، ٣٦، ٣٧/ ١١٨٩) و النسائي في المناسك (٥/ ١٣٦-١٣٨) باب: اباحة الطيب عند الاحرام و الدارمي (٢/ ٣٢، ٣٣) و الشافعي (١/ ٢٩٦- ٢٩٧) و احمد (٦/ ١٣٠، ١٦١، ١٦٢، ٢٠٠) و الحميدي (١/ ١٠٦) (٢١٢) والطحاوي في المعاني (٢/ ١٣٠) و البيهقي في الكبرى (٥/ ٣٤) من وجوه عن عروة به-

رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَدِیْ بَعْدَ مَا يَذْبَحُ وَيَحْلِقُ قَبْلَ اَنْ يَّزُوْرَ الْبَيْتَ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنے ان دونوں ہاتھوں کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی جب آپ نے جانور ذبح کر لینے کے بعد سر منڈوالیا تھا' اس وقت آپ نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا۔

2642- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِیُّ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَسْلَمَةَ اَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ الْحَزْمِیِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِیْ اِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے آپ کے احرام پر خوشبو لگائی تھی اور آپ کے احرام کھولنے کے وقت طواف افاضہ کرنے سے پہلے (آپ کو خوشبو لگائی تھی)۔

2643- حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزْدَادَ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ اٰخِرِ يَوْمِ النَّحْرِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ فَمَكَثَ بِمِنًى لَيَالِیَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ يَرْمِی الْجَمْرَةَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَّيَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْاُوْلٰى وَعِنْدَ الثَّانِيَةِ فَيُطِيْلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ ثُمَّ يَرْمِی الثَّالِثَةَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قربانی کے آخری دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے' آپ نے ظہر کی

٢٦٤١- اخرجه احمد (٦/٣٩، ١٨١) و ابن خزيمة (٢٥٨١) عن سفيان بن عيينة' و احمد (٦/٢٣٨) و الدارمي (٢/٣٢) والنسائي في المناسك (٥/١٣٧-١٣٨) بباب : اباحة الطيب عند الاحرام' عن يحيى بن سعيد' كلاهما عن عبد الرحمن بن القاسم ...... به- و هو عند البخاري في الحج (٣/٦٨٤) باب: الطيب بعد رمي الجمار (١٧٥٤) عن علي بن عبد الله' حدثنا سفيان' حدثنا عبد الرحمن بن القاسم ...... به- و اخرجه البخاري في اللباس (١٠/٣٧٨) باب: تطييب المراة زوجها بيدها (٥٩٢٢) من طريق يحيى بن سعيد' اخبرنا عبد الرحمن بن القاسم ...... به- و اخرجه مالك في الحج (١/٣٢٨) باب: ما جاء في الطيب في الحج' و من طريق مالك اخرجه البخاري في الحج (١٥٣٩) باب: الطيب عند الاحرام' و مسلم في الحج (٢/٨٤٦) باب: الطيب للمحرم عند الاحرام (١١٨٩)' و ابو داود في المناسك (١٧٤٥) باب: الطيب عند الاحرام' و النسائي في المناسك (٥/١٣٧) باب: اباحة الطيب عند الاحرام' و الطحاوي (٢/١٣٠)' و البيهقي في الكبرى (٥/٣٤)' و ابن حبان (٣٧٦٦)- واخرجه منصور بن زاذان عن عبد الرحمن بن القاسم ...... به- اخرجه مسلم في الحج (١١٩١) باب: الطيب للمحرم عند الاحرام' و الترمذي في الحج (٣/٢٥٩) باب: ما جاء في الطيب عند الاحلال قبل الزيارة (٩١٧)' و النسائي في المناسك (٥/١٣٨) باب: اباحة الطيب عند الاحرام' و ابن خزيمة (٢٥٨٣)' و ابن حبان في الحج (٩/٨٥) باب: الاحرام (٣٧٧٠)- ورواه شعبة عن عبد الرحمن بن القاسم ...... به- اخرجه احمد (٦/١٨٦)' والطحاوي في المعاني (٢/١٣٠)' و ابن حبان في صحيحه (٣٧٧١)-

٢٦٤٢- اخرجه البخاري في اللباس' (١٠/٣٨٤) باب: الذريرة (٥٩٣٠)' و مسلم في الحج (٢/٨٤٧) باب: الطيب للمحرم عند الاحرام (١١٨٩)' و احمد (٦/٢٠٠، ٢٤٤) من طريق ابن جريج' اخبرني عمر بن عبد الله بن عروة' سمع عروة و القاسم يخبران عن عائشة ...... به- واخرجه مسلم في الموضع السابق' واحمد (٦/٢٠٧) من طريق افلح بن حميد عن القاسم عن عائشة' به- و اخرجه احمد (٦/١٨٦) من طريق عباد بن منصور' سمعت القاسم بن محمد و يوسف بن ماهك و عطاء يذكرون عن عائشة انها قالت ...... به- واخرجه احمد (٦/٩٨) عن محمد بن عبيد' ثنا عبيد الله عن القاسم ...... به-

٢٦٤٣- اخرجه ابو داود في سننه كتاب المناسك (١٩٧٣) باب في رمي الجمار من طريق ابي خالد الاحمر عن ابن اسحاق' به- وقال الزيلعي في نصب الراية (٣/٨٢-٨٣): (وحديث ابن اسحاق هذا اخرجه ابو داود في سننه' وقال المنذري في (مختصره) هو حديث حسن' و اخرجه ابن حبان في صحيحه ...... والحاكم في (المستدرك) وقال: صحيح على شرط مسلم' و لم يخرجاه)- اهـ

نماز ادا کی پھر آپ واپس تشریف لے گئے اور ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں بسر کیں' آپ سورج ڈھل جانے کے بعد جمرات کو کنکریاں مارا کرتے تھے' آپ ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارا کرتے تھے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے تھے' آپ نے پہلے جمرہ کے پاس بھی وقوف کیا تھا' دوسرے جمرہ کے پاس بھی وقوف کیا تھا اور وہاں کھڑے ہو کر کافی دیر گریہ و زاری (کے ساتھ دعا) کرتے رہے تھے' پھر تیسرے جمرہ کو کنکریاں مارنے کے وقت وہاں پہ وقوف نہیں کیا۔

2644- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَمْشِىْ فِىْ رَمْيِهِ الْجِمَارَ ذَاهِبًا وَرَاجِعًا وَلَا يَرْكَبُ فِىْ شَىْءٍ مِّنْهَا وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کنکریاں مارنے کے لیے پیدل تشریف لے گئے تھے اور پیدل ہی واپس تشریف لائے تھے' اس دوران آپ کسی سواری پر سوار نہیں ہوئے تھے۔

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

2645- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ وَابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِىُّ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِىْ رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ رَاَيْتُ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَمَى الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى فَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَعِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ . وَقَالَ ابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَاَمَّا بَعْدَهُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن چاشت کے وقت جمرہ کو کنکریاں ماریں' پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کے زوال کے وقت اس کو کنکریاں ماریں۔

ابن ابوشیبہ بیان کرتے ہیں: جمرہ عقبہ کو قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں ماری جائیں گی اور اس سے اگلے دن اس وقت ماری جائیں گی جب سورج ڈھل جاتا ہے۔

2646- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ مِثْلَهُ .

۲۶۴۴- اسناده ضعيف: عبد الرحمن بن عبد الله العمري ضعيف' وكذلك ابوه- لكن عبد الله تابعه عبيد الله العمري وهو ثقة: فقد اخرجه ابو داود في سننه كتاب المناسك (۱۹۶۹) باب في رمي الجمار: حدثنا القعنبي' حدثنا عبد الله عن نافع عن ابن عمر...... فذكره-

۲۶۴۵- اخرجه البخاري تعليقاً في كتاب الحج: باب ما جاء في رمي الجمار (۳/ ۵۷۹) و مسلم (۲/ ۹۴۵) كتاب الحج' باب بيان وقت استحباب الرمي' الحديث (۱۲۹۹)' و ابو داود (۲/ ۲۰۱) كتاب المناسك' باب رمي الجمار' الحديث (۱۹۷۱)' و الترمذي (۳/ ۲۴۱) كتاب الحج' باب ما جاء في رمي يوم النحر ضحى' الحديث (۸۹۴)' و النسائي (۵/ ۲۷۰) كتاب الحج' باب وقت رمي جمرة العقبة يوم النحر' و الدارمي (۲/ ۸۶) كتاب المناسك' باب: في جمرة العقبة' اي ساعة ترمي؟ من طريق ابن جريج عن ابي الزبير' به-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2647- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَحْرٍ الْقَرَاطِيسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِي الْمَسْجِدَ- مَسْجِدَ مِنًى- يَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيَ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا .قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- .قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ .

☆☆ زہری بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے اس جمرہ کو کنکریاں ماریں جو مسجد منیٰ کے قریب ہے تو آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں' ہر ایک کنکری پھینکتے ہوئے آپ نے تکبیر کہی' پھر آپ اس جمرہ کے آگے آئے اور بیت اللہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے' آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا مانگنا شروع کی' آپ خاصی دیر وہاں کھڑے رہے' پھر آپ ﷺ دوسرے جمرہ کے پاس تشریف لائے اور اسے بھی سات کنکریاں ماریں' ہر کنکری پھینکتے ہوئے آپ نے تکبیر کہی' پھر آپ تھوڑا سا بائیں طرف ہٹ گئے' جو وادی والا حصہ ہے' پھر آپ ﷺ وہاں بیت اللہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے' آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور دعا مانگنے لگے' پھر آپ ﷺ تیسرے جمرہ کے پاس تشریف لے گئے' جو عقبہ کے پاس ہے' آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں' ہر کنکری پھینکتے ہوئے آپ نے تکبیر کہی' پھر آپ وہاں سے واپس تشریف لے آئے' پھر آپ نے اس کے پاس وقوف نہیں کیا۔

زہری نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے سالم بن عبداللہ کو اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

2648- حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشِّيرَازِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا بِاللَّيْلِ وَأَيَّ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ شَاءُوا.

٢٦٤٧- اخرجه البخاري في الحج (٣/ ٦٨٣) باب: الدعاء عند الجمرتين (١٧٥٣) عن محمد حدثنا عثمان بن عمر ...... به- و اخرجه ايضاً في الحج (٣/ ٦٨٢) باب: رفع اليدين عند جمرة الدنيا و الوسطى (١٧٥٢) من طريق سليمان عن يونس ...... به- و اخرجه ايضاً في الحج (٣/ ٦٨١) باب: اذا رمى الجمرتين يقوم مستقبل القبلة' ويسهل (١٧٥١) من طريق طلحة بن يحيى' حدثنا يونس ...... به-

٢٦٤٨- قال الزيلعي (٣/ ٨٦): (قال ابن القطان في كتابه: و ابراهيم بن يزيد هذا: ان كان هو الخوزي فهو ضعيف' و ان كان غيره فلا يدرى من هو! و بكر بن بكار: قال فيه ابن معين: ليس بالقوي)- اه- و له شاهد من حديث ابن عمر' و اعله ابن القطان و الهيثمي بمسلم بن خالد الزنجي' وضعفاه- راجع نصب الراية (٣/ ٨٦)' مجمع الزوائد (٣/ ٢٦٠) و هو عند البزار- وله شاهد آخر من حديث ابن عباس اخرجه الطبراني- قال الهيثمي (٣/ ٢٦٠): (وفيه اسحاق بن عبد الله بن ابي فروة' و هو متروك)- اه- وراجع ايضاً: نصب الراية (٣/ ٨٥- ٨٦)-

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کے چرواہوں کو یہ اجازت دی تھی کہ وہ رات کے وقت کنکریاں مار سکتے ہیں یا دن کے وقت کسی بھی وقت میں ایسا کر سکتے ہیں۔

2649- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى الْجَهْمِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا رَمٰى وَحَلَقَ وَذَبَحَ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَىْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جب آدمی کنکریاں مارے اور سر منڈوا لے اور قربانی کر لے تو وہ ہر چیز کے لیے حلال ہو جاتا ہے البتہ بیوی کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتا۔

2650- حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا رَمَيْتُمْ وَذَبَحْتُمْ وَحَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَىْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ وَحَلَّ لَكُمُ الثِّيَابُ وَالطِّيْبُ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم کنکریاں مار لو' سر منڈوا لو' قربانی کر لو تو تم ہر چیز کے لیے حلال ہو جاؤ گے (البتہ عورت کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتے) تمہارے لیے سلا ہوا لباس پہننا اور خوشبو لگانا حلال ہو جاتا ہے۔

2651- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَلَاءِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْاَسْبَاطِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا رَمَيْتُمْ وَحَلَقْتُمْ وَذَبَحْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَىْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ.

وَعَنْ حَجَّاجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهٗ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم کنکریاں مار لو' سر منڈوا لو' قربانی کر لو تو تم ہر چیز کے لیے حلال ہو جاتے ہو' البتہ عورت کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

2652- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ الْقَاضِىْ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِاُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَاَفَاضَتْ وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ الَّذِىْ يَكُوْنُ عِنْدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

---

۲۶۴۹- اخرجه احمد (۶/۱۴۳) و ابن خزيمة (۴/۳۰۲) (۲۹۳۷) عن يزيد بن هارون اخبرنا الحجاج بن ارطاة عن ابي بكر بن محمد عن عمرة عن عائشة به- و اخرجه ابو داود في الحج (۲/۳۰۹) باب: في رمي الجمار (۱۹۷۸) من طريق عبد الواحد بن زياد: ثنا الحجاج عن الزهري عن عمرة عن عائشة به-

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قربانی کی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا' انہوں نے صبح صادق سے پہلے جمرہ کو کنکریاں ماریں' پھر وہ گئیں اور انہوں نے طواف افاضہ کرلیا' یہ اس دن کی بات ہے جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں قیام کرنا تھا۔

2653- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغَلِّسِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ الْمَكِّيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا نَفَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ اِلَّا الْحُيَّضَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَخَّصَ لَهُنَّ. وَقَالَ اَبُوْ عَمَّارٍ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ اِلَّا الْحُيَّضَ رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص واپس جانے لگے تو سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کرے' البتہ حیض والی عورتوں کے لیے یہ حکم نہیں ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ اجازت دی ہے (وہ آخری مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیے بغیر واپس جاسکتی ہیں)۔

ابوعمار نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: جو شخص بیت اللہ کا حج کرے اسے سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کرنا چاہیے' البتہ حیض والی عورتوں کا حکم مختلف ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ اجازت دی ہے (کہ وہ طواف وداع کیے بغیر واپس جاسکتی ہیں)۔

2654- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ يَعْنِي الْحَائِضَ تَنْفِرُ فَقَالَ تُقِيْمُ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرَ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ قَالَ طَاوُسٌ فَلَا اَدْرِي ابْنُ عُمَرَ نَسِيَهٗ اَمْ لَمْ يَسْمَعْ مَا سَمِعَ اَصْحَابُهٗ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَامًا اَوْ عَامَيْنِ شَهِدْتُهٗ وَسُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ نُبِّئْتُ اَنَّهٗ رَخَّصَ لَهُنَّ.

☆☆ طاؤس بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا' ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' یعنی حیض والی عورت کے واپس جانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: وہ وہیں ٹھہری رہیں گی جب تک وہ

۲۶۵۳- اخرجه الترمذي في الحج (۲/ ۲۸۰) باب: ما جاء في المراة تحيض بعد الافاضة (۹۴۴) و ابن خزيمة (۳۰۰۱) و ابن حبان (۳۸۹۹) و الطحاوي (۲/ ۲۳۵) و الحاكم (۱/ ۴۶۹-۴۷۰) و الطبراني في الكبير (۱۳۳۹۲) من طرق عن عيسى بن يونس...... به- وقال الترمذي: (حسن صحيح) و العمل على هذا عند اهل العلم)- اه- و صححه الحاكم على شرطهما- و اخرجه ابن ماجه في المناسك (۲/ ۱۰۲۰) باب: طواف الوداع (۳۰۷۱) من طريق طاوس عن ابن عمر' بنحوه- وقال البوصيري في الزوائد: (في اسناده ابراهيم: هو ابن اسماعيل المكي الخزبري' ضعفه احمد وغيره)- اه- وله شاهد عن ابن عباس' بنحوه- اخرجه البخاري في الحيض (۳۲۹) باب: المراة تحيض بعد الافاضة' و في الحج (۱۷۵۵) باب: طواف الوداع' و (۱۷۶۰) باب: اذا حاضت المراة بعدما افاضت' و مسلم في الحج (۱۳۲۷) باب: وجوب طواف الوداع و سقوطه عن الحائض' و ابو داؤد في المناسك (۲۰۰۲) باب: الوداع' و النسائي في الكبرى كما في التحفة (۵/ ۱۲۸) و الدارمي (۲/ ۷۲)' و احمد (۱/ ۲۲۲)' و الطحاوي (۲/ ۲۳۲)' و البيهقي (۵/ ۱۶۱) و ابن حبان (۳۸۹۷' ۳۸۹۸) و الطبراني (۱۹۸۶) و ابن الجارود في المنتقى (۴۹۵)-

آخری مرتبہ بیت اللہ کا طواف نہیں کر لیتی' تو طاؤس نے بیان کیا: مجھے نہیں معلوم کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس روایت کو بھول گئے یا انہوں نے اس روایت کو سنا ہی نہیں جو ان کے دوسرے ساتھیوں نے سنا تھا' اس کے بعد ایک یا دو سال کے بعد میں اُن کے پاس موجود تھا' ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے بتایا: مجھے یہ بات بیان کی گئی ہے' ان خواتین کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے (وہ طوافِ وداع کیے بغیر واپس جا سکتی ہیں)۔

2655- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِى الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ . قَالَ عِكْرِمَةُ سَاَلْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَا صَدَقَ .

★★ حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص زخمی یا معذور ہو جائے تو وہ احرام کھول دے گا اور اس پر اگلے سال حج کرنا واجب ہوگا۔

عکرمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا' تو ان دونوں نے جواب دیا: یہ ٹھیک بیان کیا ہے۔

2656- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ اَبِى دَاوُدَ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِى سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِى بَعْدَ وَفَاتِى فَكَاَنَّمَا زَارَنِى فِى حَيَاتِى .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص حج کرے اور میرے وصال کرنے کے بعد میری قبر کی زیارت کے لیے آئے تو گویا وہ میری زندگی میں میری زیارت کے لیے آیا۔

2655- اخرجه ابو داود في المناسك (٢/ ٤٣٣) باب: الاحصار (١٨٦٢) و الترمذي في الحج (٣/ ٢٧٧) باب: ما جاء في الذي يهل بالحج فيكسر او يعرج (٩٤٠) و النسائي في المناسك (٥/ ١٩٨) باب: فيمن احصر بعدو' و ابن ماجه في المناسك (٢/ ١٠٢٨) باب: المحصر (٣٠٧٧) والحاكم (١/ ٤٧٠) و البيهقي (٥/ ٢٢٠) باب: من راى الاحلال بالاحصار بالمرض' و الطبراني في الكبير (٣/ ٢٥٣) و ابو نعيم في الحلية (١/ ٢٥٧-٢٥٨) من طرق عن عكرمة......به-وقال الترمذي: حديث حسن صحيح - هكذا اخرجه غير واحد عن الحجاج الصواف نحو هذا الحديث- وروى معمر و معاوية بن سلام هذا الحديث عن يحيى بن ابي كثير عن عكرمة عن عبد الله بن رافع عن الحجاج بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم ...... هذا الحديث- و حجاج الصواف لم يذكر في حديثه عبد الله بن رافع' و حجاج ثقة حافظ عند اهل الحديث- و سمعت محمدا يقول: رواية معمر و معاوية بن سلام اصح - حدثنا عبد بن حميد' اخبرنا عبد الرزاق' اخبرنا معمر عن يحيى بن ابي كثير عن عكرمة عن عبد الله بن رافع عن الحجاج بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم ......نحوه- اه- وقال الحاكم: (صحيح على شرط البخاري' و لم يخرجاه)- اه-

2656- اخرجه الطبراني في الاوسط (٢٨٧) من طريق علي بن الحسن بن هارون الانصاري' حدثني الليث بن ابنة الليث بن ابي سليم' حدثتني عائشة بنت يونس امراة ليث بن ابي سليم' عن ليث بن ابي سليم......به- و في اسناد الدارقطني حفص بن ابي داود: و هو حفص بن سليمان الكوفي' تركه احمد و ابو حاتم وَ النسائي في رواية- وقال البخاري و مسلم: تركوه- و قال النسائي في رواية: ليس بثقة' و لا يكتب حديثه- وقال ابن خراش: كذاب متروك يضع الحديث- وقال ابن عدي: عامة احاديثه غير محفوظة- و كذبه ابن معين في رواية- ينظر: تهذيب التهذيب (٢/ ٤٠٠) و الكامل لابن عدي (٣/ ٣٦٨-٣٧٦- بتحقيقنا)- وقد ساق له ابن عدي حديثه هذا (٣/ ٢٧٢) عن عبد الله بن محمد البغوي-شيخ الدارقطني هنا- باسناده' وقال: (لا يرويه عن الليث غير حفص)- قال ابن حجر في (التلخيص) (٢٨٦): (وهذان الطريقان ضعيفان)- اه- واعل الاول بحفص' و اعل رواية الطبراني بان فيها من لا يعرف-

نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے کی اہمیت' فضیلت اور اس سے متعلق احکام کی وضاحت

نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے کی اہمیت' فضیلت اور اس سے متعلق احکام کی وضاحت کرتے ہوئے مصر کے مشہور محقق شیخ عبدالرحمٰن الجزیری تحریر کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنا بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مرتبہ و مقام حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اور ایک اہم عظیم الشان عمل ہے۔ حقیقت یہ ہے: زمین کے جس حصے پر نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک ہے' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس مقام کو ایک ایسی خاص اہمیت اور فوقیت حاصل ہے جسے تحریر میں بیان نہیں کیا جا سکتا' اس کے ساتھ زیارتِ قبور کا بنیادی مقصود آخرت کے تصور کو تازہ کرنا ہوتا ہے' جیسا کہ مستند احادیث میں قبرستان کی زیارت کرنے کی صراحت کے ساتھ اجازت مذکور ہے تا کہ انسان قبروں کے ذریعے عبرت حاصل کرے اور آخرت کو یاد کرے۔

اگر چہ زیارتِ قبر کا بنیادی مقصد وہی ہے جسے شارح نے بیان کیا ہے تو بہر حال یہ مستحسن عمل ہوگا اور یہ بات بھی طے ہے' نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے سے انسان کے دل پر جتنا اثر ہوتا ہے وہ دیگر عبادات کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے' تو جو شخص آپ کی قبر مبارک کے سامنے پہنچ کر اس بات کا تصور کرے کہ نبی اکرم ﷺ نے حق کی دعوت دینے' لوگوں کو شرک کے اندھیرے میں ہدایت کی روشنی دکھانے' کے حوالے سے کس طرح کے حالات کا سامنا کیا ہے' آپ نے دنیا میں اپنے عظیم اخلاق کی کس طرح تبلیغ کی ہے' دنیا کی برائیاں ختم کرنے کی کس طرح سے کوشش کی ہے اور ایک ایسی شریعت کی کس طرح تبلیغ کی ہے جس کی بنیاد ہی اس بات پر رکھی گئی ہے' تمام بنی نوع انسان اجتماعی طور پر کس طرح فلاح و بہبود حاصل کر سکتے ہیں اور کس طرح سے برائیوں کو مکمل طور پر ختم کیا جا سکتا ہے اور اس دوران آپ کو کس طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تو ان سب باتوں کے نتیجے میں نبی اکرم ﷺ کی محبت جاگزیں ہو جائے گی جنہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا حق ادا کر دیا۔ تو اس کا یہ نتیجہ لازمی ہوگا کہ ایسے اعمال کو بجالانے کی رغبت نصیب ہوگی جن کا نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے اور لازمی طور پر انسان ایسی صورت حال میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی سے شرمسار ہوگا اور اگر یہ ہو جاتا ہے تو یہ بہت بڑی کامیابی شمار ہوگا۔

اس کے بعد اس موضوع پر کچھ اور گفتگو کرنے کے بعد شیخ عبدالرحمٰن جزیری تحریر کرتے ہیں:

یہاں یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ فقہاء نے نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک اور دیگر مساجد کے لیے درج ذیل آداب مقرر کیے ہیں۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے' اگر کوئی شخص نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے لیے جانے کا ارادہ کرے تو راستے میں کثرت کے ساتھ درود و سلام پڑھتا ہوا جائے اور مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں جو بھی مساجد آتی ہیں (کوشش کرے) کہ ان میں نماز ادا کرے' ان مساجد کی تعداد 21 ہے۔ جب مدینہ منورہ کی آبادی کے آثار نظر آئیں تو نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہوئے یہ کہے:

''اے اللہ! یہ تیرے نبی کا حرم ہے' تو اس کی برکت سے مجھے جہنم سے نجات نصیب کر دے اور عذاب سے امان نصیب کر دے اور برے حساب سے بھی امان نصیب کر دے''۔

آدمی کو چاہیے کہ وہ مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے یا پھر داخل ہونے کے بعد غسل کرے اور خوشبو لگائے اور اس سب سے بہترین اپنے پاس موجود ہو اسے پہن لے اور مدینہ منورہ میں عاجزی' سکون اور وقار کے ساتھ داخل ہو۔ داخل ہوتے وقت یہ دعا مانگے:

''اے اللہ! اے آسمانوں اور آسمانوں نے جن چیزوں پر حایہ کیا ہے ان سب کے پروردگار' اے زمینوں اور زمینوں پر جو کچھ موجود ہے ان سب کے پروردگار' اے ہواؤں اور ہوائیں جو کچھ لے کر جاتی ہیں ان سب کے پروردگار' میں تجھ سے اس شہر کی بھلائی' یہاں کے رہنے والوں کی بھلائی اور جو کچھ بھی اس میں موجود ہے ان سب چیزوں کی بھلائی کا طلب گار ہوں اور یہاں کی بُرائی' یہاں کی بُری باتوں یا یہاں کے رہنے والوں میں سے کسی کی طرف سے بُرائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! یہ تیرے رسول کا حرم ہے' میرا یہاں آنا میرے لیے جہنم سے بچاؤ' عذاب اور بُرے حساب سے بچاؤ کا ذریعہ بنا دے''۔

جب انسان مسجد نبوی میں داخل ہونے لگے تو اس وقت وہی آداب اختیار کرے' جو دیگر مساجد میں اختیار کیے جاتے ہیں' داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھے' اس کے بعد یہ پڑھے:

''اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر! اے اللہ! تو میرے تمام گناہوں کو بخش دے! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے! اے اللہ! آج کے دن کو میرے لیے ان سب سے بہترین دن بنا دے جس میں تیری طرف توجہ کی جاتی ہے اور ان سب دنوں کے مقابلے میں سب سے بہترین دن بنا دے جن میں تیرا قرب حاصل کیا جاتا ہے۔ وہ شخص کامیاب ہو جاتا ہے جو تجھ پر بھروسا کرتا ہے اور تیری رضا کے حصول کا طلب گار ہوتا ہے''۔

اس کے بعد انسان نبی اکرم کی قبر مبارک کے پاس دو رکعت نماز ادا کرے اور ایسی جگہ پر کھڑا ہو کہ منبر کا ستون اس کے بائیں کندھے کے بالمقابل ہو۔ حضور ﷺ اسی جگہ پر کھڑے ہوا کرتے تھے' یہ وہ جگہ ہے جو آپ کی قبر مبارک اور منبر شریف کے درمیان ہے' پھر اللہ تعالیٰ نے جو بھی توفیق عطا کی ہو' اس کے مطابق اس کا سجدۂ شکر ادا کرے اور جو دل میں ہو دعا مانگے' پھر وہاں سے چل کر نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی طرف آئے اور آپ کے سرہانے کی طرف قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو۔ اس کے بعد قبر مبارک سے تین یا چار ہاتھ کے فاصلے تک پہنچ جائے' اس سے زیادہ آگے نہ بڑھے۔ قبر مبارک کی دیوار (یعنی جالی) کو ہاتھ نہ لگائے اور اس طرح ادب سے کھڑا ہو جس طرح انسان نماز میں کھڑا ہوا کرتا ہے' اس وقت وہ حضور ﷺ کی زندگی کا تصور کرے اور یوں محسوس کر لے جیسے آپ قبر مبارک میں آرام فرما ہیں اور اس کی موجودگی سے واقف ہیں' اس کی بات سن رہے ہیں' اس کے بعد انسان یہ کہے:

''اے اللہ کے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ نے رسالت کی تبلیغ کر دی' امانت کو ادا کر دیا' اُمت کی خیر خواہی کی' اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا'

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روحِ مبارک کو ایسی حالت میں قبض کیا کہ وہ لائقِ تعریف تھی' اللہ تعالیٰ ہمارے تمام چھوٹوں اور بڑوں کی طرف سے آپ کو بہترین جزاء عطاء کرے اور آپ پر سب سے افضل درود نازل کرے اور سب سے پاکیزہ اور مکمل سلام نازل کرے جو مستقل جاری رہے۔ اے اللہ! تو ہمارے نبی کو قیامت کے دن تمام انبیاء کے مقابلے میں سب سے زیادہ قریبی مرتبہ عطاء کرنا' ہمیں ان کے (حوضِ کوثر کے) جام سے سیراب کرنا' ہمیں ان کی شفاعت نصیب کرنا' قیامت کے دن ہمیں ان کے ساتھیوں کے ساتھ رکھنا' اے اللہ! روضۂ مبارک پر یہ ہماری آخری حاضری نہ ہو' اے ذوالجلال والاکرام! تو ہمیں یہاں دوبارہ حاضری بھی نصیب کرنا''۔

(یہ دعا مانگتے ہوئے) آدمی اپنی آواز نہ زیادہ اونچی رکھے اور نہ ہی بالکل دھیمی رکھے۔ اس کے بعد ان تمام دوستوں کو سلام پہنچائے جنہوں نے سلام عرض کرنے کی گزارش کی تھی۔ اس کے لیے اسے یوں کہنا چاہیے:

''اے اللہ کے رسول! فلاں بن فلاں کی طرف سے آپ کی خدمت میں سلام عرض ہے۔ وہ آپ کے پروردگار کی بارگاہ میں آپ کی شفاعت کا طلبگار ہے تو آپ اس کی اور تمام اہلِ ایمان کی شفاعت کیجئے''۔

اس کے بعد جس طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک ہے' اس طرف کھڑا ہو' اس طرح کہ اس کی پشت قبلے کی طرف ہو' جو بھی اس کا جی چاہے وہ والا درود پڑھ لے۔

اس کے بعد شیخ عبدالرحمن الجزیری نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبر مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر ان کے لیے دعا کرنے اور ان پر سلام بھیجنے کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ اس کے بعد مدینہ منورہ کے دیگر مقامات' وہاں کے شہداء' صحابہ' صالحین کے مزارات کی زیارات کے حوالے سے مختلف اُمور کا تذکرہ کیا ہے۔[1]

2657 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ وَّالْقَاضِىْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَحَامِلِيَّانِ وَابْنُ مَخْلَدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِىُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ وَّاَبُوْ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِىِّ وَالْاَسْوَدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ هَارُوْنَ اَبِىْ قَزَعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ حَاطِبٍ عَنْ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ زَارَنِىْ بَعْدَ مَوْتِىْ فَكَاَنَّمَا زَارَنِىْ فِىْ حَيَاتِىْ وَمَنْ مَّاتَ بِاَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

☆☆ حضرت حاطب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص میرے انتقال کر جانے کے بعد میری زیارت کے لیے آئے تو گویا وہ میری زندگی میں میری زیارت کے لیے آیا اور جو شخص مکہ یا مدینہ میں سے کسی ایک میں فوت ہو وہ قیامت کے دن ایمان لانے والوں کے ساتھ زندہ کیا جائے گا۔

2658 - حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْمَحَامِلِىُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هِلَالٍ الْعَبْدِىُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ زَارَ قَبْرِىْ وَجَبَتْ

1 الفقہ علی المذاہب الاربعہ از: شیخ عبدالرحمن الجزیری

۲۶۵۷- قال ابن حجر في (التلخيص) (۲/۲۸٦): (و في اسناده رجل مجهول) - اهـ -

قاعي.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص میری قبر کی زیارت کرے گا' اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن ھلال عبدی ابوعمران بصری۔ قال ابوحاتم: مجھول۔ وقال عقیلی: لا یتابع علی حدیثہ۔ وقال ابن عدی: ارجو انہ لاباس بہ۔ وقال ذھبی: صالح حدیث۔ وامام دارقطنی فرماتے ہیں: مجھول۔ وقال ابن قطان: لم تثبت عدالتہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۶/۵۶۶-۵۶۸)، ولسان (۶/۱۷۳-۱۷۴)۔

2659- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ وَّالْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَبُوْ عُبَيْدٍ عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ اللَّبَّانُ وَغَيْرُهُمْ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوْفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَجَّ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثَلَاثَ حِجَجٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّهَاجِرَ وَحَجَّةً قَرَنَ مَعَهَا عُمْرَةً.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حج کیے تھے' دو حج ہجرت کرنے سے پہلے کیے تھے اور ایک وہ حج تھا جس کے ساتھ آپ نے عمرہ بھی کیا تھا (یعنی حجۃ الوداع)۔

2660- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِشْكَابَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْحَجُّ كُلَّ عَامٍ قَالَ لَا بَلْ حَجَّةٌ وَّاحِدَةٌ فَمَنْ حَجَّ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ وَّلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَسْمَعُوْا وَلَمْ تُطِيْعُوْا.

قال ابن حجر في (التلخيص) (۲/۲۸۶): (وموسى قال ابو حاتم: مجهول' اي: العدالة' و اخرجه ابن خزيمة في صحيحه من طريقه' ان صح الخبر: فان في القلب من اسناده' ثم رجح انه من رواية عبد الله بن عمر العمري المكبر الضعيف' لا المصغر الثقة' و صرح بان الثقة لا يروي هذا الخبر المنكر- وقال العقيلي: لا يصح حديث موسى' ولايتابع عليه' و لا يصح في هذا الباب شيء' و في قوله: لا يتابع عليه) نظر' فقد اخرجه الطبراني من طريق مسلمة بن سالم الجهني عن عبد الله بن عمر بلفظ: (من جاء ني زائرا لا تعمله الا زيارتي كان حقا علي ان اكون له شفيعاً يوم القيامة) و جزم الضياء في (الاحكام) و قبله البيهقي بان عبد الله بن عمر المذكور في هذا الاسناد هو المكبر- و اخرجه الخطيب في (الرواة عن مالك) في ترجمة النعمان بن شبل' وقال: انه تفرد به عن مالك عن نافع عن ابن عمر بلفظ: (من حج ولم يزرني' فقد جفاني)- وذكره ابن عدي (۸/۲۴۸) و ابن حبان في ترجمة النعمان- والنعمان ضعيف- و قال الدارقطني: الطعن في هذا الحديث على ابنه لا على النعمان- و اخرجه البزار من حديث زيد بن اسلم عن ابن عمر' و في اسناده عبد الله بن ابراهيم الغفاري وهو ضعيف -واخرجه البيهقي من حديث ابي داود الطيالسي عن سوار بن ميمون عن رجل من آل عمر عن عمر- قال البيهقي: اسناده مجهول -وفي الباب عن انس اخرجه ابن ابي الدنيا في كتاب (القبور) قال: نا سعيد بن عثمان الجرجاني' نا ابن ابي فديك' اخبرني ابو المثنى سليمان بن يزيد الكعبي عن انس بن مالك مرفوعاً: (من زارني بالمدينة محتسباً' كنت له شفيعاً و شهيداً يوم القيامة)- و سليمان ضعفه ابن حبان والدارقطني)- اهـ- وراجع بقية كلام ابن حجر في (التلخيص) (۲/۲۸۷)-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا ہر سال حج کرنا واجب ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! بلکہ ایک ہی مرتبہ حج کرنا فرض ہے جو شخص اس کے بعد بھی حج کرے گا' تو یہ اس کے لیے نفل ہوگا' اگر میں یہ کہہ دیتا "جی ہاں" تو یہ واجب ہو جاتا اور اگر یہ واجب ہو جاتا تو تم اس حکم پر عمل نہیں کر سکتے۔

2661- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِی اللَّيْثُ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سِنَانٍ الدُّؤَلِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا قَوْمِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ . فَقَالَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ اَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عِنْدَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ هِیَ حَجَّةٌ وَّاحِدَةٌ ثُمَّ مَنْ حَجَّ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ وَّلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ لَكُمْ وَاِذًا لَا تَسْمَعُوْنَ وَلَا تُطِيْعُوْنَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تم پر حج کرنا فرض کیا گیا ہے تو اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہر سال (حج کرنا فرض ہے)؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ ایک ہی مرتبہ حج کرنا فرض ہے' اس کے بعد جو حج کرے گا' تو یہ اس کے لیے نفل ہوگا' اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ تم پر لازم ہو جاتا اور اس صورت میں تم اس حکم پر عمل پیرا نہ ہو سکتے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر فھمی، امیر مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۸۷۳)۔

2662- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سِنَانٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَاَلَ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْحَجُّ كُلَّ عَامٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْحَجُّ مَرَّةً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر سال حج کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج کرنا ایک مرتبہ فرض ہے جو اس کے بعد بھی کرے گا' تو یہ نفل ہوگا۔

2663- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سِنَانٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2664- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ الْقَاضِیْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُوْسٰی بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْجَلِيْلِ بْنُ حُمَيْدٍ الْيَحْصُبِیُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سِنَانٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد الجلیل بن حمید، یحصبی، ابو مالک مصری، لا باس بہ، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۷۷۰)۔

2665- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الدِّيْنَوَرِيُّ الْمُكْتِبُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ صَدَقَةَ بْنِ صُبَيْحٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ اَبِىْ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اَذَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْحَجِّ قَالَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ اَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ اِنَّمَا هِيَ حَجَّةٌ وَّاحِدَةٌ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۔قَوْلُهُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَهَمٌ وَّالصَّوَابُ عَنْ اَبِىْ سِنَانٍ ۔وَيَحْيٰى بْنُ اَبِىْ اُنَيْسَةَ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے کا حکم دیا تو اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ لازم ہو جاتا' یہ ایک ہی مرتبہ کرنا فرض ہے' البتہ جو شخص نفلی عبادت کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرنے والا اور اس کا علم رکھنے والا ہے۔

2666- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى ح وَحَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ قَالُوْا حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى التَّغْلَبِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِى الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلاً) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفِىْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوْا اَفِىْ كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ . فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ وَقَالَ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ وَرْدَانَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ اِمَامُ مَسْجِدِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ الزَّعْفَرَانِيُّ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالُوْا اَفِىْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالُوْا اَفِىْ كُلِّ عَامٍ فَقَالَ لَا . وَالْبَاقِىْ مِثْلُهُ .

۲۶۶۶- اخرجه احمد (۱/ ۱۱۳) ثنا منصور بن وردان الاسدي ... به- واخرجه الترمذي في الحج (۳/ ۱۷۸) باب: ما جاء : كم فرض الحج ؟ (۸۱۴) و في التفسير (۵/ ۲۳۹) باب: و من سورة المائدة (۳۰۵۵) عن ابي سعيد الاشج' حدثنا منصور ... به- وقال: (حسن غريب)- واخرجه ابن ماجه في المناسك (۲/ ۹۶۳) باب: فرض الحج (۲۸۸۴) عن محمد بن عبد الله بن نمير و علي بن محمد' قال: ثنا منصور ... به- و اخرجه الحاكم (۲/ ۲۹۳-۲۹۴) من طريق مخول بن ابراهيم النهدي' ثنا منصور ... به- قال الذهبي في (التلخيص): (مخول رافضي' و عبد الاعلى: هو ابن عامر' ضعفه احمد)- اه -وقال البخاري: (ابو البختري لم يدرك عليا)- اه- و كذلك اخرجه البزار في مسنده- وقال: (ابو البختري لم يسمع من علي) راجع نصب الراية للزيلعي (۳/ ۲)-

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اور لوگوں پر واجب ہے وہ اللہ کے لیے بیت اللہ کا حج کریں' جو شخص وہاں تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہے''۔

لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار کی' لوگوں نے کہا: کیا ہر سال فرض ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: نہیں! اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ لازم ہو جاتا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اے ایمان والو! تم ایسی چیزیں دریافت نہ کرو جو اگر تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں برا لگے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگوں نے عرض کی: کیا ہر سال؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' پھر لوگوں نے عرض کی: کیا ہر سال؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن عبدالاعلیٰ ثعلبی کوفی احول، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ربما وہم، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۷۹۷)۔

2667- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ اَبِى ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ الْحَجُّ كُلَّ عَامٍ فَسَكَتَ عَنْهُ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ حَجَّةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّلَوْ قُلْتُ كُلَّ عَامٍ لَكَانَتْ كُلَّ عَامٍ . فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ اَحُجُّ مَكَانَ اَبِىْ فَاِنَّهٗ شَيْخٌ كَبِيْرٌ فَقَالَ حُجَّ مَكَانَ اَبِيْكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے بلند آواز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا ہر سال حج کرنا لازم ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ مسلمان پر ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے' اگر میں ہر سال کہہ دیتا تو یہ ہر سال فرض ہو جاتا' تو ایک اور شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: کیا میں اپنے والد کی طرف سے حج کر سکتا ہوں کیونکہ وہ بزرگ آدمی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج کر لو۔

2668- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ زِيَادٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ . فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ اَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَجَعَلَ يُعْرِضُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِهَا- ثُمَّ قَالَ- ذَرُوْنِىْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ فَاْتُوْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا

۲۶۶۸- اخرجه ابن حبان في الصحيح (۹/۱۹) باب: فرض الحج (۳۷۰۵) من طريق اسحاق بن ابراهيم' اخبرنا النضر بن شميل ...... به- و اخرجه احمد (۲/۵۰۸) ' و مسلم في الصحيح (۲/۹۷۵) باب: فرض الحج مرة في العمر (۱۳۳۷) ' و النسائي في المناسك (۵/۱۱۰-۱۱۱) باب: وجوب الحج و البيهقي في الكبرى (۴/۳۲۶) من طرقه عن الربيع بن مسلم ...... به-

كُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض قرار دیا ہے' تو ایک شخص کھڑا ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ اس نے تین مرتبہ یہ سوال کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا' پھر ارشاد فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ لازم ہو جاتا' اور اگر یہ لازم ہو جاتا تو تم اسے ادا نہیں کر سکتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز میں تمہارے سامنے بیان نہ کروں' اسے ویسے ہی رہنے دیا کرو' تم سے پہلے کے لوگ سوال کرنے کی وجہ سے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے' جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو جہاں تک تم سے ہو سکے اسے بجا لاؤ اور جب کسی چیز سے منع کر دوں تو اس سے باز آ جاؤ۔

2669- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمًا فَخَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ . ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے' آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج کرنا فرض قرار دیا ہے۔

2670- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا الْهَجَرِيُّ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ . فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ فِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ فِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنِ الْقَائِلُ . قَالُوا فُلاَنٌ . قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ مَا أَطَقْتُمُوهَا وَلَوْ لَمْ تُطِيقُوهَا لَكَفَرْتُمْ . فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ)

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: لوگو! تم پر حج کرنا فرض قرار دے دیا ہے' تو ایک شخص کھڑا ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہر سال؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا' اس نے سوال دُہرایا' اس نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! کیا ہر سال؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہنے والا شخص کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: فلاں شخص ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ لازم ہو جاتا اور اگر یہ لازم ہو جاتا تو تم اسے کر نہ پاتے اور جب تم اسے کر نہ پاتے تو تم کفر کے مرتکب ہوتے۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

2669- راجع ما قبله' و قد اخرجه الطبري في التفسير (١٢٨٠٥) (١٢٨٠٦) من حديث الحسين بن واقد عن محمد بن زياد به-

2670- اخرجه الطبراني في التفسير (١٢٨٠٤) من طريق عبد الرحيم بن سليمان عن ابراهيم ابن مسلم الهجري ...... به- و الهجري ضعيف

''اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت نہ کرو کہ اگر وہ تمہارے سامنے ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُرا لگے''۔

2671 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ وَأَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ أَبِي حَامِدٍ صَاحِبُ بَيْتِ الْمَالِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ أَقْوَامًا يَزْعُمُونَ أَنْ لَيْسَ قَدَرٌ .قَالَ هَلْ عِنْدَنَا مِنْهُمْ أَحَدٌ قُلْنَا لَا .قَالَ فَأَبْلِغْهُمْ عَنِّي إِذَا لَقِيتَهُمْ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بَرِءٌ إِلَى اللَّهِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ مِنْهُ بُرَاءٌ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي أُنَاسٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ عَلَيْهِ سَحْنَاءُ سَفَرٍ وَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ يَتَخَطَّى حَتَّى وَرَكَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَمَا يَجْلِسُ أَحَدُنَا فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رُكْبَتَيْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنْ تُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَحُجَّ وَتَعْتَمِرَ وَتَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَتُتِمَّ الْوُضُوءَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ فَإِنْ فَعَلْتُ هٰذَا فَأَنَا مُسْلِمٌ قَالَ نَعَمْ .قَالَ صَدَقْتَ .وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَيَّ بِالرَّجُلِ .فَطَلَبْنَاهُ فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَلْ تَدْرُونَ مَنْ هٰذَا هٰذَا جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ فَخُذُوا عَنْهُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا شُبِّهَ عَلَيَّ مُنْذُ أَتَانِي قَبْلَ مَرَّتِي هٰذِهِ وَمَا عَرَفْتُهُ حَتَّى وَلَّى .إِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيحٌ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ .

☆☆ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کچھ لوگ یہ کہتے ہیں: تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا ان میں سے کوئی شخص ہمارے پاس بھی موجود ہے' میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تمہاری ان سے ملاقات ہو' تو میرا یہ پیغام پہنچا دینا کہ عبداللہ بن عمر' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تم سے لاتعلق ہونے کی گزارش کرتا ہے اور تمہارا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

(پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے) یہ حدیث بیان کی: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگوں کی موجودگی میں بیٹھے ہوئے تھے' اس دوران ایک شخص وہاں آیا' اس پر سفر کی کوئی علامت نہیں تھی اور وہ شہر کا رہنے والا بھی نہیں تھا' وہ لوگوں کے بیچ میں سے گزرتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر بیٹھ گیا' بالکل اسی طرح جیسے ہم میں سے کوئی شخص نماز کے دوران بیٹھتا ہے' پھر اس نے اپنا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زانوؤں پر رکھا اور عرض کی: اے حضرت محمد! اسلام کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے: تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم حج کرو اور تم عمرہ کرو اور تم غسلِ جنابت کرو اور تم وضو مکمل کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو' اس نے دریافت کیا: اگر میں ایسا کر

٢٦٧١- تقدم بدون زيادة: (وتعتمر)- قال صاحب (التنقيح): (الحديث مخرج في الصحيحين ليس فيه: (وتعتمر) ولهذه الزيادة فيها شذوذ)- اهـ- نقلاً عن (التعليق المغني) (٢/٢٨٢- ٢٨٣)-

لیتا ہوں تو کیا میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! وہ بولا: آپ ﷺ نے ٹھیک فرمایا ہے۔
اس کے بعد انہوں نے باقی حدیث بیان کی' اس حدیث کے آخر میں یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ (راوی کہتے ہیں:) ہم اس کی تلاش میں نکلے' لیکن ہم اسے نہیں پا سکے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون شخص تھا یہ جبرائیل تھے جو تمہارے پاس آئے تھے تا کہ تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دیں تو تم اسے حاصل کر لو اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! یہ جب سے میرے پاس آ رہے ہیں' آج پہلی مرتبہ مجھے انہیں پہچاننے میں وقت ہوئی اور میں نے انہیں اس وقت پہچانا جب یہ چلے گئے۔
اس حدیث کی سند ثابت اور صحیح ہے' امام مسلم نے اسے اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

2672 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ الْاَنْمَاطِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عُمْرَتُنَا هٰذِهٖ لِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِلاَبَدِ فَقَالَ لَا بَلْ لِلاَبَدِ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِى الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا عمرے کا حکم ہمارے اس سال کے لیے مخصوص ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! ہمیشہ کے لیے ہے' عمرہ قیامت تک کے لیے حج میں داخل ہو گیا ہے (یعنی ان دونوں کو ایک ساتھ کیا جا سکتا ہے)۔
اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2673 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ .قَالَ وَحَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِى رَزِيْنٍ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنَّ اَبِى شَيْخٌ كَبِيْرٌ اَدْرَكَ الْاِسْلَامَ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ .قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا' انہوں نے عرض کی: میرے والد بوڑھے ہو چکے ہیں' وہ مسلمان ہو گئے ہیں' لیکن اب وہ حج' عمرہ اور سفر نہیں کر سکتے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے والد کی جانب سے حج بھی کر لو اور عمرہ بھی کر لو۔
اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن اوس بن ابی اوس' ثقفی طائفی' تابعی کبیر' یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔۔ وھم من ذکرہ فی صحابۃ۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (٦٦/٢)۔

2674 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ الْاَخْنَسِيِّ عَنْ جَدَّتِهِ حُكَيْمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک جانے کے لیے حج اور عمرے کا احرام باندھے گا' اس شخص کے گزشتہ اور آئندہ تمام گناہوں کو بخش دیا جائے گا اور اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ابی سفیان بن اخنس اخنسی مدنی مستور، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وقد ارسل عن ابی ہریرۃ وغیرہ۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۴۸/۲)۔

○ حکیمۃ بنت امیۃ بن اخنس ام حکیم مقبولۃ، یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۹۵/۲)۔

2675- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يُحَنَّسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ الْاَخْنَسِيِّ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَحْرَمَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ بِحَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ كَانَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ.

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص بیت المقدس سے حج یا عمرے کا احرام باندھے گا' تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح ہو جائے گا' جس طرح وہ اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

2676- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ حَكِيْمٍ بِنْتِ اُمَيَّةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ اُمَّ سَلَمَةَ

٢٦٧٤- اخرجه البخاري في (تاريخه) (١/ ١٦٠-١٦١) عن ابي عيلى محمد بن الصلت' و اخرجه ابو داود في الحج (٢/ ١٤٨) باب: المواقيت (١٧٤١) عن احمد بن صالح' كلاهما عن ابن ابي فديك...... به- وقال البخاري عقبه: (لا يتابع عليه)- اه- وقال ابو داود عقبه: (يرحم الله وكيعاً احرم من بيت المقدس' يعني: الى مكة)- اه- واخرجه ايضاً ابو يعلى في (مسنده) ' و الطبراني في الكبير (٢٣/ رقم ٨٤٩) ' و البيهقي في الكبرى (٥/ ٣٠) من طريق عبد الله بن عبد الرحمن بن يحنس...... به- و ابن يحنس: ذكره ابن حبان في الثقات' وله عند مسلم حديث واحد-

٢٦٧٥- اخرجه ابن ماجه في المناسك (٢/ ٩٩٩) باب: من اهل بعمرة من بيت المقدس (٣٠٠٢) من طريق احمد بن خالد عن ابن اسحاق عن يحيى بن ابي سفيان عن امه عن ام سلمة...... به-

٢٦٧٦- اخرجه احمد (٦/ ٢٩٩) ' و ابن حبان (٣٧٠١) ' و الطبراني (٢٣/ رقم ١٠٠٦) من طريق ابن اسحاق...... به- و اخرجه ابن ماجه في المناسك (٢/ ٩٩٩) باب: من اهل بعمرة من بيت المقدس (٣٠٠١) من طريق عبد الاعلى بن عبد الاعلى عن ابن اسحاق بن سليمان بن سحيم عن ام حكيم عن ام سلمة...... به- ليس فيه (يحيى بن ابي سفيان)- و ابن اسحاق مدلس' و قد عنعن' و لم يصرح بالتحديث في طرق الحديث المختلفة' وقد اختلف عليه في اسناده كما ترى-

زَوْجَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ مِّنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

☆☆ سیّدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص بیت المقدس سے حج یا عمرے کا احرام باندھے گا' اس کے گزشتہ گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔

2677 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَكِيْمِ اَبُوْ سُفْيَانَ الْخُزَاعِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص حج کرے یا عمرہ کرے اور اس دوران کوئی رفث اور فسق نہ کرے تو جب وہ واپس آئے گا' تو اس طرح ہو گا جیسے اس دن تھا' جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

2678 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَاَلَتِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: خواتین پر جہاد کرنا لازم ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! (وہ جہاد) حج اور عمرہ (کی شکل میں ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمران بن حطان سدوسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ الا انہ کان علی مذہب خوارج، (اور ایک قول کے مطابق): رجع عن ذلک۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر

۲۶۷۷- اخرجه البخاري في الحج (۴۴۶/۲) باب: فضل الحج المبرور (۱۵۲۱)، عن شعبة، و مسلم في الحج (۹۸۴/۲) باب: فضل الحج و العمرة و يوم عرفة (۱۳۵۰)، عن هشيم، كلاهما عن سيار عن ابي حازم ..... به- و اخرجه البخاري في كتاب المحصر (۱۸۲۰) باب: قول الله تعالى: (فلا رفث)، و مسلم في الحج (۱۳۵۰) باب: فضل الحج و العمرة ..... والترمذي في الحج (۸۱۱) باب: ما جاء في ثواب الحج و العمرة، و النسائي في المناسك (۱۱۴/۵) باب: فضل الحج، و ابن ماجه في المناسك (۲۸۸۹) باب: فضل الحج و العمرة، و احمد (۴۹۴/۲)، و الدارمي (۳۱/۲)، و الطيالسي (۲۵۱۹)، والبيهقي (۲۶۱/۵) من طريق عن منصور عن ابي حازم ..... به-

۲۶۷۸- اخرجه البخاري في الحج (۴۴۶/۲) باب: فضل الحج المبرور (۱۵۲۰)، و في الجهاد و السير (۶/۶) باب: فضل الجهاد السير (۲۷۸۴) عن خالد: و هو ابن عبد الله واسطي، و في جزاء الصيد (۸۶/۴) باب: حج النساء (۱۸۶۱) من عبد الواحد- و هو ابن زياد- وفي الجهاد والسير (۸۹/۶) باب: جهاد النساء (۲۸۷۶) عن سفيان- و هو الثوري- و النسائي في المناسك (۱۱۵/۵) باب: فضل الحج، عن جرير، كلهم عن حبيب بن ابي عمرة بهذا الاسناد، بذكر الحج فقط، لم يقل فيه: (والعمرة)- و اخرجه البخاري في الجهاد والسير (۸۹/۶) باب: جهاد النساء (۲۸۷۵) عن معاوية بن اسحاق عن عائشة بنت طلحة، به بذكر الحج فقط بمتابعة حبيب بن ابي عمرة- و خالفهما- يعني: حبيب و معاوية- محمد بن فضيل، فزاد فيه: (العمرة) فاخرجه ابن ماجه في الحج (۹۶۸/۲) باب: الحج جهاد النساء (۲۹۰۱) عن ابي بكر بن ابي شيبة، ثنا محمد بن فضيل عن حبيب بن ابي عمرة عن عائشة ..... به، فقال فيه: (الحج و العمرة)- والصواب ما اخرجه الجماعة عن حبيب، و تابعه عليه معاوية بذكر الحج فقط- و فيه خلاف آخر على حبيب في اسناده- راجعه في تحفة الاشراف للحافظ المزي (۴۰۲/۱۲) (۱۷۸۷۱)-

عسقلانی (۵۱۸۷)۔

2679- حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِیُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الضَّبِّیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ عَلَی النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ عَلَیْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِیْهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا خواتین کو جہاد کرنا لازم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان پر جہاد کرنا لازم ہے البتہ اس میں لڑائی نہیں ہوتی' (ان کا جہاد) حج اور عمرہ ہے۔

2680- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ الضَّرَّابُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ فَرِیْضَتَانِ عَلَی النَّاسِ كُلِّهِمْ اِلَّا اَهْلَ مَكَّةَ فَاِنَّ عُمْرَتَهُمْ طَوَافُهُمْ فَاِنْ اَبَوْا فَلْیَخْرُجُوا اِلَی التَّنْعِیْمِ ثُمَّ یَدْخُلُوْنَهَا مُحْرِمِیْنَ وَاللّٰهِ مَا دَخَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اِلَّا حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حج اور عمرہ تمام لوگوں پر فرض ہے' صرف اہل مکہ کا حکم مختلف ہے' چونکہ ان کا عمرہ ان کا طواف کرنا ہوگا' اگر وہ اصرار کریں تو تنعیم چلے جائیں' پھر وہاں سے حالت احرام میں داخل ہو جائیں' اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں جب بھی داخل ہوئے تو یا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا ہوتا تھا یا عمرے کا احرام باندھا ہوتا تھا۔

2681- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ رُسْتُمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ اَبُوْ یَحْیَی الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ الْكُوْفِیُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ یَعْنِی ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَرِیْضَتَانِ لَا یَضُرُّكَ بِاَیِّهِمَا بَدَاْتَ.

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حج اور عمرہ دونوں فرض ہیں' تم ان دونوں میں سے جسے پہلے کرلو گے تو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

2682- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ اَنَّ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ قَالَ صَلَاتَانِ لَا یَضُرُّكَ بِاَیِّهِمَا بَدَاْتَ.

۲۶۸۰- اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/ ۴۷۱) من طريق عثمان بن سعيد الدارمي' حدثنا محمد بن كثير' ثنا اسماعيل بن مسلم' به- وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم-قال الزيلعي في نصب الراية (۳/ ۱۴۹) عقب هذا الحديث: (قال البيهقي: قال الشافعي في مناظرة من انكر عليه القول في وجوب العمرة: الوجوب اشبه بظاهر القرآن؛ لانه قرنها بالحج' فقيل له: قد امر النبي -عليه السلام- الخثعمية ان تقضي الحج عن ابيها ولم يامرها بقضاء العمرة؟ فقال: قد يكون الشيء في الحديث' فيحفظ بعض الحديث دون بعض' وقد يحفظ كله فيؤدى بعضه دون بعض؛ و ذلك بحسب السوال)- اه-

۲۶۸۱- اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/ ۴۸۱) من طريق محمد بن سعيد' به- قال ابن حجر في (التلخيص) (۲/ ۲۲۵): (في اسناده اسماعيل بن مسلم المكي و هو ضعيف' ثم هو عن ابن سيرين عن زيد و هو منقطع' و اخرجه البيهقي موقوفا عن زيد من طريق ابن سيرين ايضا)-واخرجه ابن لهيعة عن عطاء عن جابر بنحوه مرفوعا- اخرجه ابن عدي (۵/ ۲۴۷) و البيهقي (۴/ ۳۵۰)- قال ابن عدي: (هذه الاحاديث عن ابن لهيعة عن عطاء غير محفوظة)-اه -وقال البيهقي: ابن لهيعة غير محتج به)-اه-

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا کہ یہ دو نمازیں ہیں' تم ان میں سے کسی کو بھی پہلے ادا کرلو گے تو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

2683- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِیُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِیْ رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ مَوْلٰی ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ اَحَدٌ اِلَّا عَلَيْهِ حَجَّةٌ وَّعُمْرَةٌ وَّاجِبَتَانِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلٰی ذٰلِكَ سَبِيلاً فَمَنْ زَادَ بَعْدَهُمَا شَيْئًا فَهُوَ خَيْرٌ وَّتَطَوُّعٌ .قَالَ وَلَمْ اَسْمَعْهُ يَقُوْلُ فِیْ اَهْلِ مَكَّةَ شَيْئًا.

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَّاُخْبِرْتُ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ كَوُجُوْبِ الْحَجِّ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلاً.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق پر حج اور عمرہ کرنا لازم ہے' یعنی ان لوگوں پر جو وہاں تک جانے کی سبیل رکھتے ہوں جو شخص اس کے بعد مزید کرے گا تو یہ بھلائی ہے اور نفلی عبادت ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُنہیں اہل مکہ کے بارے میں کچھ کہتے ہوئے سنا۔

ابن جریر نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے عکرمہ کے حوالے سے یہ بات بتائی گئی ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات فرمائی ہے' جو شخص مکہ تک جانے کی سبیل رکھتا ہو حج کی طرح اس پر عمرہ کرنا بھی واجب ہے۔

2684- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِیْ يَحْيٰی عَنْ دَاوُدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ كَوُجُوْبِ الْحَجِّ وَهِیَ الْحَجُّ الْاَصْغَرُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حج کی طرح عمرہ کرنا بھی واجب ہے اور یہ چھوٹا حج ہے۔

2685- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدٍ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْحَجُّ الْاَكْبَرُ يَوْمُ النَّحْرِ وَالْحَجُّ الْاَصْغَرُ الْعُمْرَةُ.

٢٦٨٢- اخرجه الحاكم في المستدرك (١/٤٧١): حدثنا ابو الوليد' ثنا محمد بن نعيم' ثنا يحيى بن ايوب' به- و من طريقه البيهقي في السنن (٤/٣٥١) كتاب الحج' باب من قال بوجوب العمرة: استدلالاً بقول الله تعالى: (و اتموا الحج ......)-

٢٦٨٣- اخرجه البيهقي في سننه (٤/٣٥١) من طريق الدارقطني' به-واخرجه ايضاً الحاكم في المستدرك: كما في نصب الراية (٣/١٤٩) من طريق ابراهيم بن موسى و عبد المجيد بن عبد العزيز عن ابن جريج' به- و فيه قال ابن جريج: (واخبرت عن ابن عباس) دون ذكر عكرمة-و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي في سننه ايضاً (٤/٣٥١)- و قال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين- وقد علقه البخاري في صحيحه (٤/٤٣٦) كتاب العمرة' باب وجوب العمرة وفضلها- وقال: (وقال ابن عمر-رضي الله عنهما -: ليس احد الا وعليه حجة وعمرة)- اه-

٢٦٨٤- اخرجه البيهقي (٤/٣٥١) من طريق الدارقطني' به- و في اسناده ابراهيم بن ابي يحيى' و هو ضعيف لم يوثقه غير الشافعي' و قد تقدم الكلام عليه مراراً-

٢٦٨٥- اخرجه البيهقي (٤/٣٥٢) كتاب الحج' باب وجوب العمرة من طريق الدارقطني به- و في اسناده ابي اسحاق: وهو عمرو بن عبد الله السبيعي مدلس' وقد عنعن-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بڑا حج قربانی کے دن ہوتا ہے اور چھوٹا حج عمرہ ہے۔

2686- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ كِتَابًا وَبَعَثَ بِهٖ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِيْهِ وَاَنَّ الْعُمْرَةَ الْحَجُّ الْاَصْغَرُ وَلَايَمَسُّ الْقُرْآنَ اِلَّا طَاهِرٌ.

☆☆ ابوبکر بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو خط لکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ حضرت عمرو بن حزم کو بھیجا اس میں یہ تحریر تھا:

''عمرہ چھوٹا حج ہے اور قرآن کو صرف باوضو شخص ہاتھ لگا سکتا ہے''۔

2687- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ اَوَاجِبٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ . فَسَاَلَهُ عَنِ الْعُمْرَةِ اَوَاجِبَةٌ هِيَ قَالَ لَا وَاَنْ تَعْتَمِرَ خَيْرٌ لَكَ . وَرَوَاهُ يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ حَجَّاجٍ وَّابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوْفًا مِّنْ قَوْلِ جَابِرٍ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز، زکوٰۃ اور حج کے بارے میں دریافت کیا: کیا یہ فرض ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرے کے بارے میں دریافت کیا: کیا یہ بھی فرض ہے؟' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! البتہ اگر تم عمرہ کر لو گے تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

2688- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ جَمِيْعًا عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ قَالَ لَا وَاَنْ تَعْتَمِرَ خَيْرٌ لَكَ.

۲۶۸۶- جزء من حديث طويل اخرجه ابن حبان (۶۵۵۹) و الحاكم (۱/۳۹۵-۳۹۷) و البيهقي (۴/۸۹ ۹۰) من طرق عن الحكم بن موسى ...... به- وهو حديث ضعيف جداً و هم الحكم في اسناده فقال: (سليمان بن داود)- و الصواب: انه (سليمان بن ارقم) المتروك' حرر ذلك جماعة من العلماء منهم: ابو داود و النسائي و ابو حاتم والذهبي وغيرهم- راجع (المراسيل) لابي داود (۲۱۳)' و علل الحديث لابن ابي حاتم (۱/۲۲۲)' و سنن النسائي (۸/۵۹)-

۲۶۸۷- اخرجه الترمذي في الحج (۳/۲۷۰) باب: ما جاء في العمرة: اواجبة هي ام لا (۹۳۱) من طريق عمرو بن علي عن الحجاج بن ارطاة ...... به- وذكره قال الترمذي: (حديث حسن صحيح)- واخرجه احمد في مسنده (۳/۳۱۶): ثنا ابو معاوية' ثنا الحجاج بن ارطاة ...... به- وذكره البيهقي في المعرفة (۷/۵۸-۵۹) باب: العمرة هل تجب وجوب الحج (۹۲۹۲) من طريق ابن المنكدر موقوفاً على جابر' ثم قال (۹۲۹۳): (الحجاج بن ارطاة' عن ابن المنكدر مرفوعاً' و رفعه ضعيف)- اه- وهو ايضاً في الكبرى للبيهقي (۲/۳۵۰-۳۵۱)' وقال البيهقي: (عن جابر موقوف' كذا اخرجه ابن جريج وغيره)- اه- وقال النووي: (ينبغي الا يغتر بكلام الترمذي في تصحيحه' فقد اتفق الحفاظ على تضعيفه)- وراجع: نصب الراية (۳/۱۵۰)' و تلخيص الحبير (۲/۲۲۶)-

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا عمرہ کرنا واجب ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! لیکن اگر تم عمرہ کر لیتے ہو' تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔

2689- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حَجَّاجٍ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2690- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ وَيَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالُوْا حَدَّثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ فَرِيْضَتُهَا كَفَرِيْضَةِ الْحَجِّ قَالَ لَا وَاَنْ تَعْتَمِرَ خَيْرٌ لَّكَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا عمرہ کرنا واجب ہے اور یہ حج کی طرح فرض ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! لیکن اگر تم عمرہ کر لیتے ہو' تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔

2691- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ يَعْقُوْبَ اَبُو الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا مِهْرَانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهَا فِىْ عُمْرَتِهَا اِنَّمَا اَجْرُكِ فِىْ عُمْرَتِكِ عَلٰى قَدْرِ نَفَقَتِكِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے ان کے عمرے کے بارے میں' یعنی جو عمرہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا تھا' یہ فرمایا تھا: تمہارے عمرے کا اجر اس حساب سے ہوگا جو تم نے خرچ کیا ہے۔

2692- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَتَّابٍ اَبُوْ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهَا فِىْ عُمْرَتِهَا اِنَّ لَكِ مِنَ الْاَجْرِ عَلٰى قَدْرِ نَصَبِكِ وَنَفَقَتِكِ.

۲۶۹۰- اخرجه الطبراني في الاوسط (۶۵۷۲): حدثنا محمد بن عبد الرحيم بن نمير المصري' نا سعيد بن عفير به- وقال الطبراني: (عبيد الله الذي روى عنه يحيى بن ايوب لهذا الحديث هو: عبيد الله بن ابي جعفر- لم يرو هذا الحديث عن ابي الزبير الا عبيد الله بن ابي جعفر' تفرد به: يحيى بن ايوب- و المشهور من حديث الحجاج بن ارطاة عن محمد بن المنكدر عن جابر)- اه- قال الزيلعي في نصب الراية (۳/ ۱۵۰): (ويحيى بن ايوب ضعيف' قال الذهبي في (الميزان): وقد تفرد به سعيد عنه عن جابر)- اه- و اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۸/ ۲۹۶-۲۹۷) في ترجمة ابي عصمة نوح بن ابي مريم' من طريقه عن محمد بن المنكدر عن جابر به مرفوعا- قال ابن عدي: (وهذا يعرف بحجاج بن ارطاة عن محمد بن المنكدر' و ابو عصمة قد اخرجه ايضاً عن ابن المنكدر' و لعله سرقه منه)- اه- وقال ابن حجر في (التلخيص) (۲/ ۲۲۶): (و ابو عصمة كذبوه)- اه- وراجع بقية كلام ابن حجر على الحديث في (التلخيص)- و الحديث اخرجه ايضاً- البيهقي في الكبرى' و ابو نعيم في الحلية (۸/ ۱۸۰)' و الخطيب في تاريخ بغداد (۸/ ۲۲)-

۲۶۹۱- اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/ ۴۷۱-۴۷۲) من طريق علي بن سلم الاصبهاني عن جعفر بن مكرم به' و صححه- و اخرجه الطبراني في الاوسط (۸۳۶) من طريق الحسين ابن ادريس الحلواني ..... به- وقال: (لم يرو هذا الحديث عن سفيان الا مهران)- اه- و اخرجه ابو نعيم في اخبار اصبهان (۱/ ۳۲۸)-

۲۶۹۲- اخرجه الحاكم (۴۷۱) من طريق صالح بن محمد بن حبيب الحافظ' ثنا سعيد ابن سليمان' ثنا هشام عن ابن عون به- وقال: (صحيح على شرط الشيخين' و لم يخرجاه)- اه-

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے عمرے کے بارے میں ان سے یہ فرمایا تھا: تمہارے عمرے کا اجر اس حساب سے ہوگا جتنی مشقت تم نے برداشت کی ہے اور جو خرچ کیا ہے۔

2693- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لاَ يُمْسِكُ الْمُعْتَمِرُ عَنِ التَّلْبِيَةِ حَتَّى يَفْتَتِحَ الطَّوَافَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عمرہ کرنے والا شخص اس وقت تک تلبیہ پڑھتا رہے گا جب تک طواف کا آغاز نہیں کر لیتا۔

2694- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ قَالَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَيَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاِذَا كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ طَافَ بِالْبَيْتِ وَحْدَهُ وَلاَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو شخص عمرے کو حج کے ساتھ ملا کر حج تمتع کرتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جو شخص بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کرے گا' صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے گا جب قربانی کا دن ہوگا' تو وہ صرف بیت اللہ کا طواف کرے گا' اس وقت وہ صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں کرے گا۔

2695- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَجَّ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا كَانَا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ نَهَى عُثْمَانُ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقِيلَ لِعَلِيٍّ اِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنِ التَّمَتُّعِ .فَقَالَ اِذَا رَاَيْتُمُوهُ قَدِ ارْتَحَلَ فَارْتَحِلُوا . فَلَبَّى عَلِيٌّ وَاَصْحَابُهُ بِالْعُمْرَةِ وَلَمْ يَنْهَهُمْ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلِيٌّ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَنْهَى عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ قَالَ بَلَى .فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَمَتَّعَ قَالَ بَلَى۔

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما دونوں حج کے لیے آئے' راستے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تمتع کے طور پر عمرے کو حج کے ساتھ شامل کرنے سے منع کر دیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی گئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج تمتع سے منع کر دیا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم انہیں دیکھو کہ وہ روانہ ہو چکے ہیں تو تم بھی روانہ ہو جاؤ' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے عمرے کا تلبیہ پڑھنا شروع کیا' لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کو منع نہیں کیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے پتا چلا ہے' آپ نے عمرے کو تمتع کے طور پر ساتھ ملانے سے منع کر دیا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا آپ نے یہ بات نہیں سنی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے؟

۲۶۹۳ اوردہ البیہقی فی سننہ (۵/ ۱۰۴) و اسنادہ حسن-

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

2696 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَجَّ عُثْمَانُ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ أُخْبِرَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ عُثْمَانَ نَهَى أَصْحَابَهُ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَلِيٌّ لأَصْحَابِهِ إِذَا ارْتَحَلَ عُثْمَانُ فَارْتَحِلُوا . قَالَ فَأَهَلَّ وَأَصْحَابُهُ بِعُمْرَةٍ فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلِيٌّ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ نَهَيْتَ أَصْحَابَكَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَمَتَّعَ قَالَ بَلٰى . قَالَ سَعِيدٌ فَلَا أَدْرِي مَا أَجَابَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

★★ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حج کے لیے گئے' راستے میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی گئی کہ حضرت عثمان نے اپنے ساتھیوں کو عمرے کو حج کے ساتھ ملانے سے' یعنی حج تمتع کرنے سے منع کر دیا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روانہ ہوں گے تو تم بھی روانہ ہو جانا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے عمرے کا احرام باندھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کو کچھ نہیں کہا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے آپ کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے' آپ نے اپنے ساتھیوں کو عمرے کو حج کے ساتھ ملانے سے' یعنی حج تمتع سے منع کر دیا ہے' کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نہیں سنی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کیا ہے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں!

سعید بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں کیا جواب دیا۔

2697 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا . قَالَ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَحَدَّثَنَاهُ حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا . قَالَ لَنَا ابْنُ صَاعِدٍ هٰذَا الْحَدِيثُ كَتَبَهُ مَعَنَا مُرَبَّعٌ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَدِمُوا فَكَانَ فِي فَوَائِدِهِمْ.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پڑھا تھا:

''میں حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے کے لیے حاضر ہوں''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۲۶۹۷- اخرجه البخاري في المغازي (۷۰/۸) باب: بعث علي بن ابي طالب و خالد بن الوليد -رضي الله عنهما- الى اليمن قبل حجة الوداع ۴۳۵۳) (۴۳۵۴) و مسلم في الحج (۹۰۵/۲) باب: في الافراد و القران بالحج و العمرة (۱۸۵/ ۱۲۳۲) و ابو داود في المناسك (۳۹۱/۲) باب: في القران (۱۷۹۵) و النسائي في المناسك (۱۵۰/۵) باب: القران و ابن ماجه في المناسك (۹۸۶/۲) باب: من قرن الحج و العمرة (۲۹۶۸) (۲۹۶۹) و الطحاوي في المعاني في الحج (۱۵۲/۲) باب: ما كان النبي صلى الله عليه وسلم به محرماً في حجة الوداع و البيهقي في الحج (۹/۵) باب: من اختار القران و زعم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان قارناً و الحاكم في الحج (۴۷۲/۱) والطبراني في الصغير (۸۱/۲-۸۳) و ابو نعيم في الحلية (۱۴/۲) و الدولابي في (الاسماء و الكنى) (۱۹۸/۱) و ابن الجارود (۴۲۰) و ابن خزيمة (۱۷۰/۴) (۲۶۱۹) و الحميدي (۵۱۰/۲) (۱۲۱۵) و احمد (۹۹/۳۰) من وجوه عن انس...... به-

2698- حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِى خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اِنَّمَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ لِاَنَّهُ عَلِمَ اَنَّهُ لَيْسَ بِحَاجٍّ بَعْدَهَا.

☆☆ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کو اکٹھا کر دیا تھا، آپ ﷺ اس بات سے واقف تھے کہ آپ اس کے بعد حج نہیں کریں گے۔

2699- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا اَبُو زِيَادٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ حَدَّثَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى مُلَيْكَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ مِنْ اَيْنَ جِئْتَ فَقَالَ شَرِبْتُ مِنْ زَمْزَمَ .فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَشَرِبْتَ مِنْهَا كَمَا يَنْبَغِى قَالَ وَكَيْفَ ذَاكَ يَا اَبَا عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا شَرِبْتَ مِنْهَا فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَتَنَفَّسْ ثَلَاثًا وَتَضَلَّعْ مِنْهَا فَاِذَا فَرَغْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اٰيَةُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِينَ اَنَّهُمْ لَا يَتَضَلَّعُونَ مِنْ زَمْزَمَ.

☆☆ عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے دریافت کیا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں آبِ زم زم پی کر آرہا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے اسے اسی طرح پیا ہے' جیسے پینا چاہیے تھا' اس نے دریافت کیا: اے حضرت ابن عباس! وہ کیسے (پیا جاتا ہے)؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم نے اسے پینا ہو' تو قبلہ کی طرف رخ کرو' اللہ کا نام لو (یعنی بسم اللہ پڑھو) اور پھر تین سانسوں میں پیو اور زیادہ مقدار میں پیو پھر جب تم اسے پی لو' تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہمارے اور منافقین کے درمیان بنیادی فرق یہ ہے: وہ (منافقین) زم زم زیادہ مقدار میں نہیں پیتے۔

2700- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا

۲۶۹۸- كذا اخرجه الدارقطني عن يحيى بن سعيد عن اسماعيل' و خالفه يزيد بن عطاء' فاخرجه عن اسماعيل عن عبد الله بن ابي ... اخرجه الطبراني في الاوسط (۳۶۰۸) من طريق و اخرجه الحاكم في المناسك (۴۷۲/۱) من طريق يحيى بن سعيد ...... به: كما الدارقطني عن يحيى تماماً- وقال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين' و لم يخرجاه)- اه-

۲۶۹۹- اختلف فيه على عثمان بن الاسود: فاخرجه الدارقطني لهنا من طريق محمد بن بكار الريان عن اسماعيل بن زكريا عنه عن ... مليكة عن ابن عباس- واخرجه ابن ماجه في الحج (۱۰۱۷/۲) باب: الشرب من زمزم (۳۰۶۱) من طريق عبيد الله بن موسى عن ... محمد بن عبد الرحمن بن ابي بكر عن ابن عباس- وقال البوصيري في الزوائد: (لهذا اسناد صحيح' رجاله موثقون)- اه- ... الحاكم في المناسك (۴۷۲/۱) من طريق محمد بن الصباح' ثنا اسماعيل بن زكريا عن عثمان بن الاسود عن ابن عباس ... الحاكم: (حديث صحيح على شرط الشيخين' و لم يخرجاه' ان كان عثمان بن الاسود سمع من ابن عباس)- اه- و تعقبه الذهبي (قلت: لا و الله ما لحقه: توفي عام خمسين و مائة' و اكبر مشيخته: سعيد بن جبير)- اه- و ذكر البخاري كل لهذه ... الاختلافات في التاريخ الكبير (۱۵۸/۱) (۴۶۸) في ترجمة: (محمد بن عبد الرحمن ابو غرارة القرشي)- و الحديث ايضاً عند ... في الكبير (۱۲۴/۱۱)' و البيهقي في الكبرى (۱۴۷/۵)-

۲۷۰۰- اخرجه البخاري في التاريخ الكبير (۱۵۸/۱) (۴۶۸)' من طريق محمد بن الصباح' بهذا الاسناد- و اخرجه الحاكم في ... (۴۷۲/۱) من طريق محمد بن الصباح' به لكن باسقاط (ابن ابي مليكة) من اسناده-

اسماعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2701- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ التُّرْقُفِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ.

☆☆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب آب زم زم پیتے تھے تو یہ دعا مانگتے تھے:

''اے اللہ! میں تجھ سے ایسے علم کا سوال کرتا ہوں جو نفع دے ایسے رزق کا سوال کرتا ہوں جو وسعت والا ہو اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں''۔

2702- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ الْجَارُودِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ اِنْ شَرِبْتَهُ تَسْتَشْفِيْ بِهِ شَفَاكَ اللّٰهُ وَاِنْ شَرِبْتَهُ لِشِبَعِكَ اَشْبَعَكَ اللّٰهُ بِهِ وَاِنْ شَرِبْتَهُ لِقَطْعِ ظَمَئِكَ قَطَعَهُ وَهِيَ هَزْمَةُ جِبْرِيْلَ وَسُقْيَا اللّٰهِ اِسْمَاعِيْلَ.

☆☆ مجاہد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب

- اسناده ضعيف: فيه حفص بن عمر العدني' ضعفه الحافظ في التقريب (١٤٢٦)-

- قال ابن حجر في (جزء ماء زمزم لما شرب له) ص (٢٧-٣١-ط): الصحابة- طنطا): (وقد ذكر الذهبي في الميزان (١٨٥/٣) - هذا الحديث في ترجمة عمر بن الحسن شيخ الدارقطني في هذا الحديث' فقال: عمر بن الحسن الاشناني القاضي ابو الحسن' ضعفه الدارقطني' و جاء عنه انه كذبه' و كم بلايا من ذلك!! قال الدارقطني: فساق هذا الحديث- قال الذهبي: فلقد اثم الدارقطني بسكوته عنه: فهذا الاسناد باطل' ما اخرجه ابن عيينة قط' بل المعروف حديثه جابر من رواية عبد الله بن المومل-قلت -اي: الحافظ ابن حجر-: بل يخشى ان يكون الذي اثم في هذا الكلام: الذهبي: فانه تكلم فيه فلم يصب' و الدارقطني اجل من ان يقال في حقه هذا الكلام' فان عمر بن الحسن لم ينفرد به حتى يلزم الدارقطني ان يشرح حاله' و قد سلم الذهبي بثقة من بين عمر بن الحسن و ابن عيينة: فلهذا انحصر الحكم عنده في عمر' و ليس آفة لهذا الحديث من عمر على ما سنبينه- فقد اخرجه الحاكم في المستدرك (٤٧٣/١) قال: حدثنا علي بن حمشاذ العدل' ثنا محمد بن هشام......وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ان سلم من الجارودي انتهى-فهذا كلام من عرف حال هو لاء فان علي بن حمشاذ من الاثبات' و شيخه محمد بن هشام ثقة عنده' و ان كان ابن القطان و تبعه المنذري قالا: انه لا يعرف: فقد عرفه الحاكم' و مع ذلك فقد شذ في تصريحه برفع هذا الحديث و بوصله- اما الجارودي' فقد ذكره الخطيب في تاريخه (٢٧٧/٢) و قال: كان صدوق-قلت: هو كما قال' الا انه انفرد عن ابن عيينة بوصل هذا الحديث' و مثله اذا انفرد لا يحتج به' فكيف اذا خالف! فقد رواه الحميدي' و ابن ابي عمر' و غيرهما من الحفاظ' عن ابن عيينة' عن ابن ابي نجيح عن مجاهد- و هو و ان كان مثله لا يقال بالراي-اي: فيكون في تقدير م لو قال مجاهد: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: فيكون مرسلاً- و قد اخرجه سعيد بن منصور في سننه عن سفيان بن عيينة كذلك' و الحكيم الترمذي في نوادر الاصول عن عبد الجبار بن العلاء عن سفيان كذلك' و كذا اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (١٨٠/٥ رقم ٩١٢٢) و الفاكهي ايضاً من طريق عبد الرزاق عن سفيان كذلك' و كذا اخرجه الازرقي في كتاب تاريخ مكة عن جده عن ابن عيينة كذلك' و هذا هو المعتمد' ولا عبرة بقول: الحكم للواصل......)-اه -وله شاهد من حديث جابر اخرجه ابن ماجه في الحج (١٠١٨/٢) باب: الشرب من زمزم (٣٠٦٢)' و ابن ابي شيبة في مصنفه (٣٥٨/٤) (٤٦٦/٥)' و احمد في مسنده (٣٥٧/٣)' و الحاكم (٤٧٣/١)' والبيهقي (٢٠٢/٥)' و ابو نعيم في اخبار اصفهان (٣٧/٢)' والعقيلي (٣٠٢/٢)' و الخطيب في تاريخه (١٦٦/١٠)' و الطبراني في الاوسط (٨٤٩) (٣٨١٥) (٩٠٢٧)- و ضعفه البيهقي و البوصيري و غيرهما' و في كل طرقه مقال-وقد استطرد الحافظ في بيان علله و الكلام عليه في جزء: (ماء زمزم لما شرب له) ص (٢٠-فما بعد)-

آبِ زم زم کو پی لیا جائے تو اگر تم نے اسے اس لیے پی لیا ہوتا کہ تم اس کے ذریعے شفاء حاصل کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفاء نصیب کرے گا' اگر اسے اس لیے پیا ہوتا کہ تمہارا پیٹ بھر جائے تو اللہ تعالیٰ تمہیں سیر کر دے گا اور اگر اس لیے پیا ہو' تا کہ پیاس ختم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے بھی ختم کر دے گا' یہ جبرائیل کی ٹھوکر کا نتیجہ ہے اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کو سیراب کیا تھا۔

2703- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُثَنَّى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُلْزِقُ وَجْهَهُ وَصَدْرَهُ بِالْمُلْتَزَمِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا چہرہ مبارک اور سینہ ملتزم کے ساتھ ملاتے ہوئے دیکھا ہے۔

2704- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَّآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ اَبِي حُسَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَجَدَ عَلَى الْحَجَرِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود پر پیشانی لگائی۔

2705- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا سَعِيدٍ وَّاَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عُمَرَ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اِذَا اسْتَلَمُوا الْحَجَرَ قَبَّلُوا اَيْدِيَهُمْ .فَقُلْتُ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ وَابْنُ عَبَّاسٍ حَسِبْتُهُ كَثِيرًا.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری' ابوہریرہ' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے' یہ حضرات جب حجر اسود کو استلام کرتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو بوسہ دیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے تو انہوں نے جواب دیا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تو میں نے کئی دفعہ ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۷۰۳- اخرجه البيهقي في سننه (۵/ ۱۶۴) عن سفيان' به- و المثنى: هو ابن الصباح' و هو ضعيف- و انظر التقريب (۱/ ۲۲۹)-

۲۷۰۴- اخرجه البيهقي (۵/ ۷۵) عن يحيى بن سليمان ابو سعيد الجعفي به' و ابن يمان ضعيف الحديث' كما سبق- لكن اخرجه الشافعي في الام (۲/ ۱۷۰)' و عنه البيهقي في المعرفة (۷/ ۲۰۶) باب: السجود على الحجر الاسود مع التقبيل (۹۸۲۰) عن سعيد عن ابن جريج عن ابي جعفر قال: (رايت ابن عباس جاء يوم التروية مسبدا راسه' فقبل الركن ثم سجد عليه' ثم قبله ثم سجد عليه' ثلاث مرات)- فكذا موقوفا على ابن عباس-واخرجه موقوفا ايضا الشافعي في الام (۲/ ۱۷۰)' و البيهقي في الكبرى (۵/ ۷۵)' و المعرفة (۷/ ۲۰۶) (۹۸۲۲) عن مسلم بن خالد عن ابن جريج عن محمد بن عباد بن جعفر قال: رايت ابن عباس ..... فذكره موقوفا- و ابن جريج مدلس' وقد عنعن- مسلم بن خالد: هو الزنجي' و هو ضعيف الحديث- و اخرجه البيهقي في الكبرى (۵/ ۷۴) من طريق جعفر بن عبد الله القرشي عن محمد بن عباد بن جعفر انه راى ابن عباس ..... ثم قال: رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل هكذا- فزاد فيه: الرفع-وحديث الرفع من وجه آخر' لكن فيه و هم و اضطراب- راجع: تلخيص الحبير لابن حجر (۲/ ۲۶۴)- و سياتي من وجه آخر عن ابن عباس في الحديث بعدتي' ليس فيه ذكر السجود-

۲۷۰۵- اخرجه البيهقي في سننه (۵/ ۷۵) عن ابن جريج' به-

2706- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى بُكَيْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُقَبِّلُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ وَيَضَعُ خَدَّهُ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی کو بوسہ دیا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا رخسار مبارک اس پر رکھ دیتے تھے۔

2707- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ اَنَّ عَمْرًا مَوْلَى الْمُطَّلِبِ اَخْبَرَهُمَا عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَحْمُ صَيْدِ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ مَا لَمْ تَصِيدُوْهُ اَوْ يُصَادُ لَكُمْ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے' خشکی کا شکار تمہارے لیے حلال قرار دیا گیا ہے' جبکہ تم احرام کی حالت میں ہو'اس وقت جب تم نے اسے خود شکار نہ کیا ہو'یا اسے تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو۔

2708- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ اَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِى يَحْيٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِى عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

۲۷۰٦- اخرجه البيهقي في سننه (٧٦/٥) عن عبد الله بن مسلم عن مجاهد عن ابن عباس' به مرفوعاً- و عبد الله بن مسلم ضعيف: فلعله اضطرب فيه' فاخرجه مرة عن مجاهد عن ابن عباس' ومرة اخرى عن سعيد عن ابن عباس' وقد يكون اخرجه عنهما جميعاً- و على كل حال فهو ضعيف لا تصح روايته-

۲۷۰۷- اخرجه ابن خزيمة في صحيح (١٨٠/٤) (٥٦٤): حدثنا يونس بن عبد الاعلى ..... باسناده و متنه- و اخرجه الحاكم في المستدرك (٤٥٢/١)' و البيهقي في الكبرى (١٩٠/٥) باب: مالا ياكل المحرم من الصيد' و الطحاوي في المعاني (١٧١/٢) باب الصيد يذبحه الحلال في الحل' هل للمحرم ان ياكل منه ام لا؟ و ابن عبد البر في الاستذكار (٢٧٧/١١)' من طرق عن ابن وهب ..... باسناده- و اخرجه ابو داود في الحج (٤٢٨/٢) باب: لحم الصيد للمحرم (١٨٥١)' و الترمذي في الحج (٢٠٣/٣' ٢٠٤) باب: ما جاء في اكل الصيد للمحرم (٨٤٦)' و النسائي في المناسك (١٨٧/٥) باب: اذا اشار المحرم الى الصيد فقتله الحلال' و من طريقه ابن عبد البر في التمهيد (٦٢/٩)' و الاستذكار (٢٧٨/١١)' و ابن حبان في الحج (٢٨٣/٩) باب: ما يباح للمحرم و ما لا يباح (٣٩٧١)' عن قتيبة بن سعيد عن يعقوب بن عبد الرحمن ..... به-واخرجه - ايضاً-: احمد (٣٦٢/٣): ثنا سعيد بن منصور و قتيبة بن سعيد' قالا: ثنا يعقوب ابن عبد الرحمن به- وقال الترمذي: (المطلب لا نعرف له سماعاً من جابر)-وقال النسائي: (عمرو بن ابي عمرو ليس بقوي في الحديث' و ان كان روى له مالك)- وقال ابن ابي حاتم في (المراسيل) ص (٢١٠): (المطلب بن عبد الله عامة احاديثه مراسيل' لم يدرك احداً من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الا سهل بن سعد و سلمة بن الاكوع' و من كان قريباً منهم' و لم يسمع منجابر و لا من زيد بن ثابت ولا من عمران بن الحصين)- اه- و نقل الترمذي نحوه عن البخاري: كما في (العلل الكبير) للترمذي ص (٢٨٦-٢٨٧)-وهكذا قال ابن التركماني في الجوهر النقي (١٩١/٥)' و ابن عبد الهادي' كما في (نصب الراية) (١٣٨/٣)' و له علة اخرى و هي ضعف عمرو بن ابي عمرو: مولى المطلب- قال ابن حزم: (خبر ساقط: لانه عن عمرو بن ابي عمرو' و هو ضعيف)- اه -وقد اختلف عليه في اسناده ايضاً: كما تراه في (نصب الراية (١٣٨/٣)- و قد ضعفه ابن التركماني وغيره بهذه العلل المذكورة- قال الترمذي: (حديث جابر حديث مفسر- و المطلب لا نعرف له سماعاً عن جابر- و العمل على هذا عند اهل العلم- لا يرون بالصيد للمحرم باساً: اذا لم يصطده او ليصد من اجله-قال الشافعي: هذا احسن حديث روي في هذا الباب' و اقيس- والعمل على هذا- و هو قول احمد و اسحاق)- اه-

۲۷۰۸- اخرجه الشافعي في الام (٢٠٨/٢) باب: طائر الصيد' و في المسند في الحج (٣٢٢/١-٣٢٣- ترتيب المسند) باب: فيما يباح للمحرم' و ما يحرم' و ما يترتب على ارتكابه من المحرمات منالجنايات (٨٣٩)' و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي في (المعرفة) في المناسك (٤٢٩/٧) باب: ما ياكل المحرم من الصيد (١٠٥٧٩)- و ابن ابي يحيى شيخ الشافعي' هو الاسلمي المتروك' بل كذبه بعضهم' و للشافعي حسن الظن به-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2709- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ الْاَعْمَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2710- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا اَشْهَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِىْ سَلِمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2711- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ .قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ ابْنُ اَبِىْ يَحْيٰى اَحْفَظُ مِنَ الدَّرَاوَرْدِيِّ وَمَعَ ابْنِ اَبِىْ يَحْيٰى سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ اَخْبَرَنِىْ مَنْ سَمِعَ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرٍو نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِىْ يَحْيٰى .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2712- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابِىْ وَلَمْ اُحْرِمْ فَرَاَيْتُ حِمَارًا فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَاصْطَدْتُهُ فَذَكَرْتُ شَاْنَهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَذَكَرْتُ اَنِّىْ لَمْ اَكُنْ اَحْرَمْتُ وَاَنِّىْ اِنَّمَا اصْطَدْتُهُ لَكَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَصْحَابَهُ فَاَكَلُوْا وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ حِيْنَ اَخْبَرْتُهُ اَنِّىْ اصْطَدْتُهُ لَهُ .قَالَ لَنَا اَبُوْ بَكْرٍ قَوْلُهُ اصْطَدْتُهُ لَكَ وَقَوْلُهُ وَلَمْ

۲۷۰۹- اخرجه الطحاوي في المعاني (۲/۱۷۱) عن ابن ابي داود باسناد آخر' فقال ابن ابي داود: حدثنا ابن ابي مريم' اخبرنا ابراهيم بن سويد' حدثني عمرو بن ابي عمرو عن المطلب عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم ......به- كذا من مسند ابي موسى- و راجع: نصب الراية (۳/۱۳۸)' تلخيص الحبير (۲/۲۷۶)' مجمع الزوائد للهيثمي (۳/۲۳۲)-

۲۷۱۰- اخرجه الشافعي في الموضع السابق ذكره' و من طريقه البيهقي في المعرفة (۷/۴۲۰) باب: ما ياكل المحرم من الصيد (۱۰۵۸۲)' و اخرجه ايضاً الطحاوي في المعاني (۲/۱۷۱)' من طريق عبد العزيز- و هو الدراوردي-......به- و قال البيهقي: (هكذا قال الشافعي' و ابن ابي يحيى احفظ من الدراوردي-......به- وقال البيهقي : (هكذا قال الشافعي' و ابن ابي يحيى احفظ من الدراوردي' و سليمان مع ابن ابي يحيى احفظ من الدراوردي- قال احمد: و كذلك اخرجه يعقوب بن عبد الرحمن الاسكندراني' و يحيى بن عبد الله بن سالم' و غيرهما' عن عمرو' عن المطلب' عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم)- اه- و هو الكلام في الدراوردي-

۲۷۱۱- راجع ما قبله- و للحديث شاهد بنحوه من رواية عثمان بن خالد العثماني' ثنا مالك عن نافع عن ابن عمر' بنحوه مرفوعاً- اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۶/۲۰۰ -بتحقيقنا) في ترجمة عثمان بن خالد' و الخطيب في (الرواة عن مالك)' كما في تلخيص الحبير لابن حجر (۲/۲۷۶)-وقال ابن عدي: غير محفوظ عن مالك' ولا اعلم يرويه غير عثمان بن خالد' وذكر ابن عدي ان احاديث عثمان كلها غير محفوظة- و ذكر الخطيب انه تفرد به عن مالك- وقال ابن حجر: و عثمان ضعيف جداً-

يَأْكُلْ مِنْهُ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَهُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ مَعْمَرٍ وَّهُوَ مُوَافِقٌ لِمَا رُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ.

★★ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد (حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حدیبیہ کے موقعہ پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (عمرہ کرنے کے لیے) روانہ ہوا میرے ساتھیوں نے احرام باندھ لیا لیکن میں نے احرام نہیں باندھا' میں نے ایک نیل گائے کو دیکھا اور اس پر حملہ کر کے اسے شکار کر لیا' پھر میں نے یہ واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا اور اس بات کا ذکر کیا کہ میں نے اس وقت احرام نہیں باندھا ہوا تھا اور میں نے اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے شکار کیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ ان حضرات نے وہ گوشت کھا لیا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں کھایا کیونکہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتا دی گئی تھی کہ میں نے اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے شکار کیا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''یہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے شکار کیا'' اور یہ الفاظ ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں کھایا'' اس کا تذکرہ صرف معمر نامی راوی نے کیا ہے۔

تمام مسلمان اس بات پر متفق ہیں' اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ایک محکم آیت ہے:

''ایمان والو! جب تم احرام کی حالت میں ہو' تو اس وقت شکار کو قتل نہ کرو''۔

اس آیت کی تفصیل کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اور اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے' اس کے مفہوم کے بارے میں قیاس کیا جا سکتا ہے یا نہیں کیا جا سکتا۔

اس حوالے سے ایک اختلافی مسئلہ یہ ہے: جو شخص شکار کو مار دیتا ہے اس پر واجب کیا ہوگا؟ اس شکار کی قیمت لازم ہوگی یا اس کی مانند (جانور صدقہ کرنا) لازم ہوگا؟

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں: اسکے مثل کی ادائیگی لازم ہوگی' جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آدمی کو قیمت کی

۲۷۱۴- اخرجه البخاري في جزاء الصيد (۱۸۲۱) باب: اذا صاد الحلال فاهدى للمحرم الصيد اكله- و باب: اذا راى المحرمون صيدا فضحكوا: ففطن الحلال (۱۸۲۲) و في المغازي (٤١٤٩) باب: غزوة الحديبية' و مسلم في الحج (۱۱۹٦) باب: تحريم الصيد للمحرم' و النسائي في المناسك (۵/۱۸۵-۱۸٦) باب: اذا ضحك المحرم: ففطن الحلال للصيد...... و ابن ماجه في المناسك (۳۰۹۳) باب: الرخصة في ذلك اذا لم يصد له- من طرق عن يحيى بن ابي كثير بهذا الاسناد- و اخرجه عثمان بن عبد الله بن موهب عن عبد الله بن ابي قتادة...... به- اخرجه البخاري في جزاء الصيد (۱۸۲٤) باب: لا يشير المحرم الى الصيد: لكي يصطاده الحلال' و مسلم في الحج (۱۱۹٦) باب: تحريم الصيد للمحرم' و النسائي في المناسك (۱۸٦/۵) باب: اذا اشار المحرم الى الصيد : فقتله الحلال' و الطحاوي في المعاني (۱۷۳/۲) و احمد في المسند (۳۰۲/۵)-و اخرجه صالح بن ابي حسان عن عبد الله بن ابي قتادة ...... به- اخرجه احمد (۳۰۷/۵)-و اخرجه عبد العزيز بن رفيع عن عبد الله بن ابي قتادة...... به- اخرجه مسلم في الحج (۱۱۹٦) باب: تحريم الصيد للمحرم' و احمد (۳۰۵/۵-۳۰٦)' و ابن حبان (۳۹٦٦) و البيهقي (۳۲۲/۵)- و اخرجه مالك في الحج (۳۵۱/۱) باب: ما يجوز للمحرم اكله من الصيد' عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي قتادة...... به- و من طريق مالك اخرجه البخاري في الذبائح و الصيد (۵٤۹۱) باب: ما جاء في التصيد' و مسلم في الحج (۸۵۲/۲) باب: تحريم الصيد للمحرم (۱۱۹٦) و الترمذي في الحج (۲۰۵/۳) باب: ما جاء في اكل الصيد للمحرم (۸٤۸) و الطحاوي في المعاني (۱۷۳/۲) و احمد في المسند (۳۰۱/۵)- و اخرجه مالك عن ابي النضر- مولى عمر بن عبيد الله التيمي- عن نافع مولى ابي قتادة عن ابي قتادة...... به- اخرجه مالك في الموطا في الحج (۳۵۰/۱) باب: ما يجوز للمحرم اكله من الصيد (۷٦) و البخاري في جزاء الصيد (۳٦/٤-۳۷) باب: لا يعين المحرم الحلال في قتل الصيد (۱۸۲۳) و مسلم في الحج (۸۵۲/۲) باب: تحريم الصيد للمحرم (۱۱۹٦)' و ابو داود في المناسك (۱۷۱/۲) باب: لحم الصيد للمحرم (۱۸۵۲) و الترمذي في الحج (۲۰۳/۳) باب: ما جاء في اكل الصيد للمحرم (۸٤۷) و النسائي في الحج (۱۸۲/۵) باب: ما يجوز للمحرم اكله من الصيد' و البيهقي في المعرفة (٤۲۸/۷) باب: ما ياكل المحرم من الصيد (۱۰۵۷٦)-

ادائیگی یا اس کی مثل کی ادائیگی دونوں میں سے ایک کا اختیار ہوگا' اگر وہ چاہے تو اس کی قیمت ادا کر دے اگر وہ چاہے تو اس شکار کی مانند جانور خرید کر (اس کی قربانی کر لے یا صدقہ کر لے)۔

اس بات پر تمام اہل علم کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے' اگر حالت احرام والا شخص شکار کو قتل کر دیتا ہے تو اس پر بدلہ دینا لازم ہے کیونکہ اس بارے میں قرآن کی نص موجود ہے۔ لیکن اگر کوئی عام شخص حرم کی حدود میں کسی جانور کا شکار کر لیتا ہے تو حکم کیا ہوگا؟ اس بارے میں اہل علم میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں: اس شخص کو بھی بدلہ دینا لازم ہوگا۔

امام داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب نے یہ بات نقل کی ہے' ایسے شخص پر کوئی بدلہ لازم نہ ہوگا۔

اس بارے میں مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے' حرم کی حدود میں شکار کو مارنا حرام ہے' اختلاف صرف اس کے کفارے کے بارے میں پایا جاتا ہے' کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''کیا انہوں نے یہ بات نہیں دیکھی کہ ہم نے اسے امن والا حرم بنایا ہے''۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا' اسی دن مکہ کو قابلِ احترام قرار دے دیا تھا''۔

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں: اگر کوئی شخص حالت احرام میں کسی جانور کا شکار کر لیتا ہے یا اسے کھا لیتا ہے تو اس صرف ایک کفارہ لازم ہوگا' جبکہ بعض علماء اس بات کے قائل ہیں: ایسے شخص پر دو کفارے لازم ہوں گے۔[1]

2713 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ وَاَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اعْتَمَرَ مَعَ عُثْمَانَ فِيْ رَكْبٍ فَاُهْدِيَ لَهُ طَائِرٌ فَاَمَرَهُمْ بِاَكْلِهٖ وَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَنَاْكُلُ مِمَّا لَسْتَ مِنْهُ اٰكِلًا فَقَالَ اِنِّيْ لَسْتُ فِيْ ذَاكُمْ مِثْلَكُمْ اِنَّمَا اصْطِيْدَ لِيْ وَاُمِيْتَ بِاسْمِيْ .

☆☆ یحییٰ بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے چند اور لوگوں سمیت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرہ کیا' انہوں نے حضرت عثمان کی خدمت میں پرندہ پیش کیا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دوسرے لوگوں سے یہ کہا کہ وہ اسے کھا لیں اور خود اسے کھانے سے انکار کر دیا تو حضرت عمرو بن العاص نے ان سے کہا: کیا ہم اس چیز کو کھا لیں جسے آپ نہیں کھا رہے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اس کے بارے میں میری حیثیت تمہاری طرح نہیں ہے' اسے میرے لیے شکار کیا گیا ہے۔

---

[1] بدایۃ المجتہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی' کتاب الحج

۲۷۱۳- اخرجه عبد الرزاق في المناسك (۴/ ۴۳۲) باب: الرخصة للمحرم في اكل الصيد (۸۳۴۵) و من طريقه البيهقي في الكبرى (۵/ ۱۹۱) ... بهذا الاسناد- و اخرجه عبد الرزاق في المناسك (۴/ ۴۳۴) باب: الرخصة للمحرم في اكل الصيد (۸۳۴۶) عن معمر عن هشام بن عروة عن ابيه ... بنحوه- و اخرجه الشافعي عن مالك عن عبد الله بن ابي بكر عن عبد الله بن عامر بن ربيعة' قال: رايت عثمان ... فساق نحوه- و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي في المعرفة (۷/ ۴۳۲) باب: ما ياكل المحرم من الصيد (۱۰۵۹۲)-

2714 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْكَاهِلِيُّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ التَّيْمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اِنِّیْ رَجُلٌ اُكْرِیْ فِیْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَا حَجَّ لَكَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَاَلَهٗ مِثْلَ الَّذِیْ سَاَلْتَنِیْ فَسَكَتَ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلاً مِّنْ رَبِّكُمْ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ لَكَ حَجًّا .

☆☆ ابوامامہ تیمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں اس طرح چیزیں کرائے پر دیتا ہوں' لوگ یہ کہتے ہیں: تمہارا حج نہیں ہوا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: جس مسئلے کے بارے میں تم نے مجھ سے پوچھا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

''تم پر کوئی گناہ نہیں ہے' جب تم اپنے پروردگار کے فضل کو تلاش کرو''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا حج ہو گیا ہے۔

2715 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ التَّيْمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اِنَّا قَوْمٌ نُكْرِیْ ثُمَّ ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهٗ . وَقَالَ اَنْتُمْ حُجَّاجٌ .

☆☆ ابوامامہ تیمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں (حاجیوں کو) کرائے پر (سواری کے جانور) دیتا ہوں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی اور یہ فرمایا: تم لوگ حاجی ہو۔

2716 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِیُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْعَدَنِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ تَيْمِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2717 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ وَّيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ - يَعْنِیْ ابْنَ زَاذَانَ - عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَّذْبَحَ اَوْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يَّرْمِیَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ .

- اخرجه ابن ابي حاتم من طريق عباد بن العوام' عن العلاء بن المسيب' به- واخرجه عبد الرزاق عن الثوري عن العلاء بن المسيب' به- لكنه قال: (عن رجل من بني تيم) بدلاً من (ابي امامة التيمي)- كذا في (التعليق المغني)-
- اخرجه الواحدي في (اسباب النزول) ص (٤١) من طريق عيسى بن مساور' حدثنا مروان بن معاوية الفزاري ... به-
- اخرجه احمد (١٥٥/٢): ثنا عبد الله بن الوليد- يعني: العدني- ثنا سفيان ... بهذا الاسناد-
- اخرجه البخاري (٣٨٢/٤): كتاب الحج: باب الذبح قبل الحلق' رقم (١٧٢١)' و البيهقي في السنن الكبرى (١٤٢/٥): كتاب الحج: التقديم و التاخير في عمل يوم النحر' من هذا الطريق-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوالیا ہو یا رمی کرنے سے پہلے ذبح کرلیا ہو، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے: کوئی حرج نہیں ہے، کوئی حرج نہیں ہے۔

2718- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِى تَيْمِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ.

☆☆ علاء بن میسب بنوتیم سے تعلق رکھنے والے شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ صاحب کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا۔

اس کے بعد انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

2719- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيُّ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ التَّيْمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اِنَّا قَوْمٌ نُكْرِى فَهَلْ لَنَا حَجٌّ قَالَ اَلَسْتُمْ تَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ وَتَاْتُوْنَ الْمُعَرَّفَ وَتَرْمُوْنَ الْجِمَارَ وَتَحْلِقُوْنَ رُءُوْسَكُمْ قُلْنَا بَلٰى .قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَاَلَهُ عَنِ الَّذِىْ سَاَلْتَنِىْ فَلَمْ يُجِبْهُ حَتّٰى نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ) فَقَالَ اَنْتُمْ حُجَّاجٌ.

☆☆ ابوامامہ تیمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم لوگ (حاجیوں کو جانور) کرائے پر دیتے ہیں تو کیا ہمارا حج ہو جائے گا؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم لوگ بیت اللہ کا طواف نہیں کرتے، میدان عرفات میں نہیں جاتے، جمرات کو کنکریاں نہیں مارتے، اپنا سر نہیں منڈواتے، ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی چیز کے بارے میں دریافت کیا: جو تم نے مجھ سے سوال کیا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ جبرائیل یہ آیت لے کر نازل ہوئے:

''تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم اپنے پروردگار کا فضل تلاش کرتے ہو''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ حاجی ہو۔

2720- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اِنِّىْ صَرُوْرَةٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (راوی کہتے ہیں:) انہوں نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے

۲۷۱۸- هكذا قال عبد الرحمن - و هو ابن مهدي - عن سفيان - و مهو في الحديث قبل السابق مثله عن سفيان - بعدم تسمية التيمي و قد سماه عبد الواحد بن زياد و عباد بن العوام و مروان بن معاوية الفزاري عن العلاء بن المسيب فقالوا (عن العلاء عن ابي امامة التيمي)-

۲۷۱۹- اخرجه احمد في المسند (۲/ ۱۵۵): ثنا اسباط...... به-

(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) کوئی بھی شخص یہ ہرگز نہ کہے کہ میں مجرد رہوں گا۔

2721- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ نِزَارٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى اَنْ يُقَالَ لِلْمُسْلِمِ صَرُوْرَةٌ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' کسی مسلمان کو مجرد (راہب) کہا جائے۔

2722- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْجَدْعَاءِ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَتَطَاوَلَ فِىْ غَرْزِ الرَّحْلِ فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ . قَالَ رَجُلٌ مِنْ اٰخِرِ الْقَوْمِ مَا تَقُوْلُ اَوْ مَا تُرِيْدُ قَالَ اَطِيْعُوْا رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَاَدُّوْا زَكَاةَ اَمْوَالِكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ . قُلْتُ لِاَبِىْ اُمَامَةَ مُنْذُ كَمْ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ سَمِعْتُهُ وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً.

★★ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا کہ آپ ﷺ اس وقت اپنی اونٹنی پر سوار حجۃ الوداع کا خطبہ لوگوں کو دے رہے تھے' آپ ﷺ تھوڑا سا بلند ہوئے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے بات سن لی ہے' لوگوں سے پیچھے موجود ایک شخص نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا ہے یا آپ ﷺ کی مراد کیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے پروردگار کی فرماں برداری کرو' پانچ نمازیں ادا کرو' مال کی زکوٰۃ ادا کرو' اپنے مخصوص مہینے کے روزے رکھو' اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو اور اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ ﷺ نے کتنا عرصہ پہلے یہ حدیث سنی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: میں اس وقت تیس سال کا تھا۔

2723- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ جَبَلَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبِ بْنِ حَيَّانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو الْجَمَلِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمَرْاَةِ حَرَمٌ اِلَّا فِىْ

۲۷۲۰- اخرجه البيهقي في سننه (۵/۱۶۵) كتاب الحج' باب من كره ان يقال للذي لم يحج: (صرورة)- قال: اخبرنا ابو الحسن بن عبدان' انا سليمان بن احمد بن ايوب' ثنا عبدان' ثنا شعيب بن ايوب' به- قال البيهقي: (قال سليمان بن احمد: لم يرفعه عن سفيان الا معاوية- والحديث عند الطبراني في الاوسط (۱۲۹۷): حدثنا احمد- يعني احمد بن محمد بن صدقة- قال: نا شعيب بن ايوب' به- و من طريق الطبراني اخرجه البيهقي عن عبدان' ثنا شعيب؛ كما تقدم-

۲۷۲۱- اخرجه البيهقي في سننه (۵/۱۶۵) كتاب الحج' باب من كره ان يقال للذي لم يحج صرورة من طريق الدارقطني' به- قال البيهقي: اخرجه عمر بن قيس' و ليس بالقوي...... و قد اخرجه سفيان بن عيينة عن عمرو عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً' و اخرجه ابن جريج عن عمرو عن عكرمة من قوله' و نفى ان يكون ذلك عن ابن عباس او عن النبي صلى الله عليه وسلم' فالله اعلم)-

وَجْهِهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عورت احرام میں اپنے چہرے کو کھلا رکھے گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن ملاعب امام محدث حافظ ابوالفضل بغدادی، سمع عبداللہ بن بکر سہمی، وابانعیم، وعبدصمد بن نعمان، وعفان، ومسلم بن ابراہیم، وطبقتھم۔ وروی عنہ یحییٰ بن صاعد، واسماعیل صفار، وابوبکرنجاد، وعثمان بن سماک وخلق۔

2724- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِحْرَامُ الْمَرْاَةِ فِيْ وَجْهِهَا وَاِحْرَامُ الرَّجُلِ فِيْ رَاْسِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عورت احرام میں اپنے چہرے کو کھلا رکھے گی اور مرد احرام میں اپنے سر کو کھلا رکھے گا۔

2725- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمْدُوْنُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَخْرُجُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ فَاِذَا لَقِيَنَا الرُّكْبَانَ سَدَلْنَا الثَّوْبَ عَلٰى وُجُوْهِنَا سَدْلاً.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم (خواتین) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئیں' ہم حالت احرام میں تھیں' جب کچھ سوار ہمارے پاس سے گزرتے تو ہم اپنے کپڑے کو چہرے کے آگے کر لیتیں۔

۲۷۲۳- اخرجه ابن عدي في الكامل (۲/۱۹- بتحقيقنا) و عنه البيهقي في الكبرى (۵/۴۷) و اخرجه العقيلي (۱/۱۱۶) و الطبراني في الكبير (۱۲/۳۷۰) و الاوسط (۶۱۲۲) من طرق عن عبد الله بن رجاء...... به- وقال ابن عدي: (وهذا الحديث لا اعلم يرفعه عن عبيد الله غير ابي الجمل هذا- و ابو الجمل لا اعرف له كثير شيء' و هو معروف بهذين الحديثين)- اه- وقال الطبراني في الاوسط: (لم يرفع هذا الحديث عن عبيد الله بن عمر الا ايوب ابو الجمل' تفرد به عبد الله بن رجاء)- اه-قلت: و ابو الجمل' ضعفه يحيى بن معين وغيره وذكر له ابن عدي و العقيلي هذا الحديث في ترجمته في الضعفاء-قال الزيلعي في (نصب الراية) (۲/۹۲): (وقال الدارقطني في علله ايوب هذا ضعيف' و قد خالفه جماعة كابن عيينة و هشام بن حسان علي بن مسهر و عبد الرحمن بن سليمان و ابن نمير و اسحاق الازرق و غيرهم' فرووه عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر موقوفاً' و هو الصواب- انتهى - وقال البيهقي: و ابو الجمل ضعيف عند اهل العلم بالحديث' و المحفوظ موقوف- انتهى- و قال ابن القطان في كتابه: ايوب بن محمد ابو الجمل مختلف فيه: فقال ابو زرعة: منكر الحديث- وقال ابو حاتم: لا باس به' فخرج من هذا ان حديثه غير صحيح - انتهى كلامه- و اخرجه ابن عدي في الكامل' العقيلي في ضعفائه' و اعلاه بابي الجمل' و قال: لا يتابع على رفعه' انما يروى موقوفاً- انتهى)-

۲۷۲۴- اخرجه البيهقي في سننه (۵/۴۷) كتاب الحج' باب المراة لا تنتقب في احرامها' و لا تلبس القفازين من طريق الدارقطني' به- تنبيه: وقع في المطبوع من سنن الدارقطني عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال:...... فذكره مرفوعاً- و الصواب: مرفوعاً كما اثبتناه' و هو الذي ذكره البيهقي في السنن' و الذي اثبته الزيلعي في نصب الراية (۲/۴۷)-

۲۷۲۵- اخرجه ابو داود في المناسك (۲/۴۱۶) باب: في المحرمة تغطي و جهها (۱۸۳۳)' و ابن ماجه في المناسك (۲/۹۷۹) باب: المحرمة تسدل الثوب على وجهها (۲۹۳۵)' و ابن خزيمة (۴/۲۰۳-۲۰۴) (۲۶۹۱) والبيهقي في الحج (۵/۴۸) باب: المحرمة تلبس الثوب من علي فيستر و جهها و تجافي عنه' و ابن الجارود (۴۱۸) من طريق يزيد بن ابي زياد...... به-وقال البيهقي: (و كذلك اخرجه ابو عوانة محمد بن فضيل و علي بن عاصم عن يزيد بن ابي زياد' و خالفهم سفيان بن عيينة فيما روي عنه' عن يزيد' فقال: عن مجاهد قال: قالت ام سلمة...... فذكره- و يزيد بن ابي زياد ضعيف' كبر فتغير' وصار يتلقن؛ قاله ابن حجر في (التقريب) (۲/۳۶۵)-

2726- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِى زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَإِذَا لَقِيَنَا الرُّكْبَانُ اَرْسَلْنَا ثِيَابَنَا مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِنَا عَلٰى وُجُوْهِنَا فَإِذَا جَاوَزْنَا رَفَعْنَاهَا .خَالَفَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' ہم حالت احرام میں تھے جب ہمارا کسی سوار سے سامنا ہوتا تو ہم اپنے سروں پر موجود کپڑے کو چہرے کے آگے کر لیتی ہیں اور جب وہ گزر جاتا تو ہم اُسے ہٹا دیتی تھیں۔

2727- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِى زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ كُنَّا نَكُوْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ فَيَمُرُّ الرَّكْبُ فَتُسْدِلُ الْمَرْاَةُ الثَّوْبَ مِنْ فَوْقِ رَاْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا.

☆☆ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں' ہم حالت احرام میں تھیں' کوئی سوار ہمارے پاس سے گزرتا تو عورت اپنے سر پر موجود کپڑے کو اپنے چہرے کے آگے کر لیتی۔

2728- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ وَجَمَاعَةٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَاحِ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِى مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَصَتْ بِرَجُلٍ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يُكَفَّنَ فِىْ ثَوْبَيْهِ وَيُغَسَّلَ وَلَايُغَطّٰى وَجْهُهُ وَلَايُمَسَّ طِيبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنی اونٹنی سے گر گیا' وہ حالت احرام میں تھا' اس کا انتقال ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے انہی دو کپڑوں میں کفن دیا جائے' اسے غسل دیا جائے لیکن اس کے چہرے کو ڈھانپا نہ جائے' اسے خوشبو نہ لگائی جائے' قیامت کے دن اسے تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ کیا جائے گا۔

2729- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِشْكَابَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ رَمَلٌ بِالْبَيْتِ وَلَابَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: خواتین پر بیت اللہ کے طواف اور صفا و مروہ کی سعی کے دوران رمل کرنا لازم نہیں ہے۔

۲۷۲۶- اخرجه الطبراني في معجمه (۲۸۰/۲۳) رقم (۶۰۸): حدثنا ابو يحيى الرازي' حدثنا محمد بن ابي عمر' و في (۲۹۱/۲۳) رقم (۹۳۴): حدثنا احمد بن عمرو الخلال' ثنا يعقوب بن حميد' كلاهما -محمد بن ابي عمر و يعقوب بن حميد- قال: حدثنا سفيان عن يزيد' به- و الحديث ذكره الزيلعي في نصب الراية (۹۴/۳) و عزاه للطبراني و الدارقطني ساكتاً عليه -وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (۲۲۳/۳): اخرجه الطبراني في الكبير' و فيه يزيد بن ابي زياد ثقه ابن المبارك وغيره' و ضعفه جماعة)- اه-

۲۷۲۸- تقدم- و سياتي قريباً من طرق عبيدة-

۲۷۲۹- اخرجه الشافعي في مسنده (۹۰۶- ترتيب): اخبرنا سعيد عن ابن جريج عن عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال: (ليس على النساء بالبيت و لا بين الصفا و المروة)-و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي في سننه (۸۴/۵) كتاب الحج' باب: لا رمل على النساء-

2730- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا تَصْعَدُ الْمَرْاَةُ فَوْقَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَاتَرْفَعُ صَوْتَهَا بِالتَّلْبِيَةِ ۔ وَقَالَ ابْنُ بُهْلُوْلٍ لَا تَصْعَدُ الْمَرْاَةُ عَلَى الصَّفَا وَلَاعَلَى الْمَرْوَةِ ۔وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: خاتون صفا و مروہ کے بالکل اوپر نہیں چڑھے گی اور وہ تلبیہ پڑھتے ہوئے اپنی آواز بلند نہیں کرے گی۔

ایک روایت میں صرف یہ الفاظ ہیں: خاتون صفا و مروہ کے اوپر نہیں چڑھے گی۔

2731- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ سَعْىٌ بِالْبَيْتِ وَلَابَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بیت اللہ (کے طواف کے دوران) اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا خواتین پر لازم نہیں ہے (یعنی ان کے لیے یہ حکم نہیں ہے)۔

2732- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا خَرَّ عَنْ رَاحِلَتِهٖ غَدَاةَ عَرَفَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِىْ ثَوْبَيْهِ وَلَاتُغَطُّوْا وَجْهَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص عرفہ کے دن صبح کے وقت اپنی سواری سے گر گیا' وہ حالت احرام میں تھا' اس کا انتقال ہو گیا' اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اسے اس کے ان ہی دو کپڑوں میں کفن دو' اس کے چہرے کو ڈھانپنا نہیں کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ ہوگا۔

2733- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ وَقَالَ وَلَاتُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ .

۲۷۳۰- اخرجه البيهقي في سننه (۴۶/۵) كتاب الحج' باب المراة لا ترفع صوتها بالتلبية من طريق الدارقطني' به- و اسناده صحيح رجاله ثقات-

۲۷۳۱- تقدم تخريجه من طريق سعيد عن ابن جريج-

۲۷۳۲- اخرجه البخاري (۵۱۳/۴) كتاب جزاء الصيد' باب: المحرم يموت بعرفة' و لم يامر النبي صلى الله عليه وسلم ان يودي عنه بقية الحج' الحديث (۱۸۴۹)' و مسلم (۸۶۵/۲) كتاب الحج' باب: ما يفعل بالمحرم اذا مات' الحديث (۱۲۰۶)' و ابو داود (۲۱۹/۳) كتاب الجنائز' باب: المحرم يموت كيف يصنع به' الحديث (۳۲۳۸)' و الترمذي (۲۷۷/۳) كتاب الحج' باب: ما جاء في المحرم يموت في احرامه' الحديث (۹۵۱)' و النسائي (۳۹/۴)' (۱۴۵/۵' ۱۹۷) و ابن ماجه (۱۰۳۰/۲) كتاب المناسك' باب: المحرم يموت' الحديث (۳۰۸۴)' و الحميدي (۴۶۶)' و احمد (۲۲۰/۱' ۳۴۹) من طرق عن عمرو بن دينار' به- و للحديث طرق اخرى عن سعيد بن جبير-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ''اس کے سر کو ڈھانپنا نہیں''۔

2734- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُوْلُ سَمِعَ عَمْرٌو سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ سَفَرٍ فَخَرَّ رَجُلٌ عَنْ بَعِيْرِهٖ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّادْفِنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَاتُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں شریک تھے' ایک شخص اپنے اونٹ سے گرا اور فوت ہو گیا' وہ شخص حالت احرام میں تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اس کو ان ہی دو کپڑوں میں دفن کر دو' تم اس کے سر کو ڈھانپنا نہیں کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جب اسے زندہ کرے گا' تو یہ تلبیہ پڑھ رہا ہوگا۔

2735- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّرَخْسِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْمُحْرِمِ يَمُوْتُ قَالَ خَمِّرُوْهُمْ وَلَاتَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں فوت ہو جانے والے شخص کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم اسے ڈھانپ دو اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔

2736- حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ السُّوْطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّرَخْسِيُّ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2737- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَمِّرُوْا وُجُوْهَ مَوْتَاكُمْ وَلَاتَشَبَّهُوْا بِيَهُوْدَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اپنے مردوں کے چہرے ڈھانپ دیا کرو اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔

2738-قُرِئَ عَلٰى اَبِيْ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ

2737- اخرجه البيهقي في السنن (۳/ ۳۹۴) كتاب الجنائز' باب المحرم يموت من طريق حفص بن غياث عن ابن جريج' به- قال البيهقي: (وهذا ان صح يشهد لرواية ابراهيم بن ابي حرة في الامر بتخمير الوجه الا ان ابا عبد الله الحافظ و ابا سعيد بن ابي عمرو' اخبرنا ان ابا العباس محمد بن يعقوب حدثهما: ثنا عبد الله بن احمد بن حنبل' ثنا بعض الكوفيين: و هو عبد الرحمن بن صالح ..... فذكر هذا الحديث بمثله- قال عبد الله: فحدثت به ابي: فانكره' وقال هذا اخطا فيه حفص فرفعه: وحدثني من حجاج بن محمد عن ابن جريج عن عطاء مرسلاً- قال الشيخ - يعني: البيهقي -: و كذلك اخرجه الثوري وغيره عن ابن جريج مرسلاً- وروي عن علي بن عاصم عن ابن جريج كما اخرجه حفص' و هو و هم- والله اعلم)- اه-

الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِیْ رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَخَرَّ مِنْ فَوْقِ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ وَقْصًا فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاَلْبِسُوْهُ ثَوْبَيْهِ وَلَاتُخَمِّرُوا رَاْسَهُ فَاِنَّهُ يَاْتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّى . قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَاَلْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ هَلْ اَخْبَرَكُمْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ اَيْنَ خَرَّ الرَّجُلُ قَالَ لَا.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص حالت احرام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ رہا تھا' وہ اپنے اونٹ سے گر گیا' اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو' اسے اس کے یہی دو کپڑے (یعنی احرام کے دو کپڑے) پہنا دو' اس کے سر کو ڈھانپنا نہیں کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے آئے گا۔

ابن جریج نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: کیا سعید بن جبیر نے آپ کو یہ بات بتائی تھی کہ وہ شخص کون سی جگہ پر گرا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

2739- قُرِءَ عَلٰى اَبِىْ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِىُّ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَ حَدِيْثِ عَمْرٍو اِيَّاىَ عَنْهُ .قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ وَّكَذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُرْسَانِىُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا.

★★ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2740- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ يَتْبَعُ رَسُوْلَ الله (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَخَرَّ عَنْ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ وَقْصًا فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاَلْبِسُوْهُ ثَوْبَيْنِ وَلَاتُخَمِّرُوا رَاْسَهُ فَاِنَّهُ يَاْتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص حالتِ احرام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آ رہا تھا' وہ اپنے اونٹ سے گر گیا' اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی' اس کا انتقال ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اس کو اس کے یہی دو کپڑے (کفن کے طور پر) پہنا دو' اس کا سر ڈھانپنا نہیں' یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے آئے گا۔

2741- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ

۲۷۳۸- تقدم من طریق الحکم بن عتیبة عن سعید' نحوه- و هذا اخرجه البیهقی فی الکبری (۳/۳۹۱) کتاب الجنائز' باب المحرم یموت' من طریق عیسی بن یونس' ثنا ابن جریج به- و عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی رواد' قال الحافظ فی التقریب (۴۱۸۸): (صدوق یخطیء) و کان مرجئا' افرط ابن حبان' فقال: متروک)- اه-

سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ مِثْلَ حَدِیْثِ عَمْرٍو اِیَّایَ۔

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2742- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْمَرْوَرُّوْذِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ الْحَسَنِ الْهَمْدَانِیُّ حَدَّثَنَا عَائِذُ الْمُكْتِبُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ مَّاتَ فِیْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَاجٍّ اَوْ مُعْتَمِرٍ لَمْ يُعْرَضْ وَلَمْ يُحَاسَبْ وَقِيْلَ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ۔

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو بھی حاجی یا عمرہ کرنے والے شخص اس حالت میں (یعنی حالت احرام میں) فوت ہو جائے گا' اس کی پیشی نہیں ہوگی اور اس سے حساب نہیں لیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ!

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حسن بن ابی یزید ہمدانی، ابوحسن کوفی، نزیل واسط، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۸۵۷)۔

2743- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَآهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلٰى وَجْهِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَهُ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ. قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ اَنَّهُمْ يَحِلُّوْنَ بِهَا وَهُمْ عَلٰى طَمَعٍ اَنْ يَدْخُلُوْا مَكَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى الْفِدْيَةَ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ اَوْ يُهْدِیَ شَاةً اَوْ يَصُوْمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ۔

۲۷۴۲- اخرجه ابو يعلى (٤٦٠٨) و ابو نعيم في الحلية (٨/٣١٥- ٣١٦) و الخطيب في التاريخ (٥/٣٦٩) و ابن عدي في الكامل (٧/٦١) من طرق عن عائذ...... به-و اعله ابن عدي في الكامل و الهيثمي في المجمع (٣/٢١١) و ابن عراق في تنزيه الشريعة (٢/١٧٢) -بعائذ هذا و هو ضعيف عند ائمة الحديث-وقد اخرجه ابن عدي في الكامل (٧/٦١) من طريق ابي البختري: عبد الله بن محمد بن شاكر: ثنا الا حسين بن علي الجعفي ثنا محمد بن مسلم الطائفي عن سفيان الثوري عن رجل عن عطاء...... به- وقال ابو البختري: يقال لهذا الرجل: عائذ بن بشير-قلت: وقد اختلف فيه على محمد بن مسلم و ذكره ابن عدي وجوه الاختلاف فيه ثم قال (٧/٦٢): (وكل هذه الاحاديث غير محفوظة)- اه-وله طريق آخر: فاخرجه الطبراني في الاوسط (٥٣٨٨) من طريق محمد بن صالح العدوي ثنا حسين بن علي الجعفي عن جعفر بن برقان حدثني الزهري عن عروة عن عائشة به-وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن الزهري الا جعفر بن برقان تفرد به: حسين الجعفي)- اه-قلت: و في الاسناد علل منها: تفرد جعفر بن برقان به و هو ضعيف ثم انه احد وجوه الاختلاف على حسين بن علي الجعفي و سبقت الاشارة الى الاختلاف في روايته في هذا الحديث- وقال الهيثمي في المجمع -ايضاً- (٣/٢١١): (و في اسناد الطبراني: محمد بن صالح العدوي لم اجد من ذكره)- اه- لكنه قال: (وبقية رجاله رجال الصحيح) و غفل عن جعفر ابن برقان- و للحديث شاهد من حديث جابر بن عبد الله مرفوعاً بنحوه- اخرجه ابن عدي في الكامل (١/٥٥٦-بتحقيقنا) في ترجمة اسحاق بن بشر ابو يعقوب الكاهلي و قال: (وهو في عداد من يضع الحديث)- اه- واسند تكذيبه عن ابي بكر بن ابي شيبة و موسى بن هارون الحمال-

۲۷۴۳- اخرجه البخاري في المحصر (١٨١٧-١٨١٨) باب: النسك شاة و في المغازي (٤١٥٩) (٤١٩١) باب: غزوة الحديبية و الطيالسي (١٠٦٥) و ابن خزيمة (٢٦٧٧-٢٦٧٨) و ابن حبان (٣٩٧٩، ٣٩٨١) و البيهقي في الكبرى (٥/٨٧) و الطبراني في الكبير (١٩/رقم ٣٢٤-٣٢٩) من طرق عن ابن ابي نجيح...... به-

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا کہ ان کی جوئیں ان کے چہرے پر رینگ رہی تھیں' یہ حدیبیہ کے مقام کی بات ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں' انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ سر منڈوالیں' حالانکہ وہ اس وقت حدیبیہ کے مقام پر موجود تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی لوگوں کے سامنے یہ بات بیان نہیں کی تھی کہ وہ یہیں احرام کو کھول لیں گے' چونکہ لوگ تو یہ چاہتے تھے کہ وہ مکہ میں داخل ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ایک ''فرق'' چھ غریبوں کے درمیان تقسیم کر دیں یا ایک بکری کی قربانی کریں یا تین دن روزے رکھ لیں۔

2744- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِیُّ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِیُّ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی لَيْلٰی عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ مَرَّ بِهِ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ لَهُ فَقَالَ اَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ . فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يَّحْلِقَ وَيَصُومَ ثَلاَثَةَ اَيَّامٍ اَوْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ اَوْ يَنْسُكَ . قَالَ سُفْيَانُ فَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا اَوْ بِهِ اَذًى مِنْ رَاْسِهِ) الْاٰيَةَ.

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے' وہ اس وقت اپنی ہنڈیا کے نیچے آگ سلگا رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ سر منڈوالیں اور تین دن روزے رکھیں یا ایک ''فرق'' چھ مسکینوں کو کھانے کے لیے دیں یا قربانی کریں۔

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: (اسی واقعے کے بارے میں) یہ آیت نازل ہوئی:

''تو تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو' تو وہ ہدیہ دے''۔

2745- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِیُّ وَاَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْفَارِسِیُّ وَاَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَيْلِیُّ قَالُوا حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِی عَبَّادٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِیُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی لَيْلٰی عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَآهُ وَقَمْلُهُ يَتَسَاقَطُ عَلٰی وَجْهِهِ فَقَالَ اَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ . قَالَ نَعَمْ . فَاَمَرَهُ اَنْ يَّحْلِقَ وَهُمْ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ اَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلٰی طَمَعٍ اَنْ يَّدْخُلُوا مَكَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی الْفِدْيَةَ فَاَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يُّطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ اَوْ يُهْدِیَ شَاةً اَوْ يَصُومَ ثَلاَثَةَ اَيَّامٍ.

۲۷۴۴- اخرجه البخاری فی المغازی (۴۱۹۰) باب: غزوة الحديبية، و فی الطب (۵۷۰۳) باب: الحلق من الاذی، ومسلم فی الحج (۱۲۰۱) باب: جواز حلق الراس للمحرم اذا كان به اذی، و وجوب الفدية لحلقه، و بيان قدرها، و الترمذی فی الحج (۹۵۳) باب: ما جاء فی المحرم يحلق راسه فی احرامه: ما عليه، و فی التفسير (۲۹۷۴) باب: و من سورة البقرة، و احمد (۲۴۱/۴)، و الطبرانی فی الكبير (۱۹/ ۲۲۳-۲۲۵، ۲۲۷)، و ابن خزيمة (۲۶۷۷)، و الحميدی (۷۰۹) من طرق عن ايوب ...... به-

۲۷۴۵- مسلم بن خالد الزنجی ضعيف، و ابن جريج مدلس، و قد عنعن، لكن قدر الحديث مشهور وجه عن مجاهد مر بعضها فی الروايات السابقتين، و ياتی البعض الآخر فی الروايات الآتية-

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا کہ ان کی جوئیں ان کے چہرے پہ گر رہی تھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ سر منڈوالیں' حالانکہ وہ اس وقت حدیبیہ کے مقام پر تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی لوگوں کے سامنے یہ بات واضح نہیں کی تھی کہ وہ یہیں احرام کھول دیں گے کیونکہ لوگ یہ چاہتے تھے کہ وہ مکہ میں داخل ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فدیہ سے متعلق حکم نازل کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ایک فرق چھ مسکینوں کو کھلا دیں یا ایک جانور قربان کر دیں یا تین دن روزہ رکھ لیں۔

2746 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ الْمُهْتَدِیْ بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ عِيسَى بْنِ اِسْحَاقَ التَّمِيمِیُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ مَاهَانَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِی نَجِيحٍ وَّاَيُّوْبَ وَسَيْفٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی لَيْلٰی عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ مَرَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ لَّهٗ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ . قَالَ نَعَمْ . قَالَ احْلِقْ . فَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ) قَالَ فَالصِّيَامُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَّالصَّدَقَةُ فَرَقٌ بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالنُّسُكُ شَاةٌ .

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت اپنی ہنڈیا کے نیچے آگ سلگا رہے تھے' یہ حدیبیہ کی بات ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا سر منڈوا دو۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو یہ آیت نازل ہوئی:

''تو تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو' تو وہ فدیے کے طور پر روزے رکھ لے یا صدقہ کرے یا قربانی کرے''۔

روزہ رکھنے کا حکم تین دن روزے رکھنا ہے' صدقے سے مراد یہ ہے: چھ مسکینوں کو ایک ''فرق'' دیا جائے اور قربانی سے مراد یہ ہے: بکری کی قربانی دی جائے۔

۲۷۴۶- اخرجه البخاري في المرض (۵۶۶۵) باب: ما رخص للمريض ان يقول: اني وجع' و مسلم في الحج (۱۲۰۱) باب: جواز حلق الراس للمحرم' اذا كان به اذى' ووجوب الفدية...... و الترمذي في الحج (۹۵۳) باب: ما جاء في المحرم يحلق راسه في احرامه ما عليه' و ابن خزيمة في صحيحه (۲۶۷۷) و ابن حبان في الحج (۹/ ۲۹۲) باب: الكفارة (۲۹۸۱)' و الطبراني في التفسير (۳۳۴۶)' و الواحدي في اسباب النزول ص (۳۷)' و الطبراني في الكبير (۱۹/رقم ۲۲۳' ۲۳۶)' و البيهقي في الكبرى (۵/ ۵۵)' من طرق عن سفيان عن ابن ابي نجيح عن مجاهد- و سبق حديث ايوب عن مجاهد- و سبق حديث ايوب عن مجاهد- و اخرجه البخاري في المحصر (۱۸۱۴' ۱۸۱۵)' و في المغازي (۴۱۹۰) باب: غزوة الحديبية' و في الطب (۵۷۰۳) باب: الحلق من الاذى' و مسلم في الحج (۱۲۰۱) باب: جواز حلق الراس للمحرم اذا كان به اذى...... و ابو داود في المناسك (۱۸۶۹) باب: في الفدية' و الترمذي في الحج (۹۵۳) باب: ما جاء في المحرم يحلق راسه في احرامه ما عليه' و في التفسير (۲۹۷۳)' و النسائي في المناسك (۵/ ۱۹۴-۱۹۵) باب: في المحرم يوذيه القمل في راسه' و في ' كما في التحفة (۸/ ۲۹۸' ۳۰۲)' و الطبري في تفسيره (۳۳۴۲' ۳۳۴۵' ۳۳۴۸-۳۳۵۲)' و ابن الجارود (۴۵۰)' و البيهقي (۵/ ۵۴' ۵۵' ۱۶۹)' والطبراني في الكبير (۱۹/رقم ۲۱۵-۲۲۲' ۲۳۷-۲۴۰)' من طرق عن مجاهد...... به-

2747- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ بِهٖ وَلَهٗ وَفْرَةٌ وَّبِاَصْلِ كُلِّ شَعْرَةٍ وَّبِاَعْلَاهَا قَمْلَةٌ اَوْ صُوَابٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ هٰذَا لَاَذًى اَمَعَكَ نُسُكٌ . قَالَ لَا. قَالَ فَاِنْ شِئْتَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ ثَلَاثَةَ اَصْعٍ مِّنْ تَمْرٍ بَيْنَ كُلِّ مِسْكِيْنَيْنِ صَاعٌ.

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے ان کے بال بڑے تھے ان کے بالوں کی جڑوں میں اور ان کے اوپر والے حصے میں جوئیں تھیں' نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم اس تکلیف میں ہو' کیا تمہارے ساتھ قربانی کا جانور ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اگر تم چاہو تو تین دن روزے رکھ لو یا تین صاع کھجوریں (غریبوں کو) کھلا دو' ہر ایک مسکین کو ایک صاع دو۔

2748- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ الْاَشْعَثِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُحْرِمِ يُقَلِّمُ اَظْفَارَهٗ قَالَ يُطْعِمُ عَنْ كُلِّ كَفٍّ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایسے حالتِ احرام والے شخص کے بارے میں' جو اپنے ناخن تراش لیتا ہے' یہ فرماتے ہیں: وہ ہر ایک ہتھیلی کی طرف سے اناج کا ایک صاع کھلائے گا۔

2749- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاوُسًا يُّحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْفِرُوْنَ مِنْ مِّنًى اِلٰى وُجُوْهِهِمْ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يَّكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ وَرَخَّصَ لِلْحَائِضِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: لوگ منیٰ سے ہی' جس طرف بھی ان کا رخ ہوتا تھا' واپس چلے جایا کرتے تھے' نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کیا کریں (وہاں سے گھر جایا کریں) البتہ آپ ﷺ نے حیض والی عورتوں کو یہ اجازت دی (کیونکہ وہ طواف کے لیے بیت اللہ میں داخل نہیں ہو سکتیں)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زکریا بن اسحاق مکی' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان پر یہ الزام ہے' یہ ''قدریہ'' عقائد کے مالک تھے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۳۱)۔

۲۷۴۷- اخرجه ابو داود في الحج (۱۷۸/۲) باب: في الفدية (۱۸۵۸) منطريق يزيد بن زريع عن داود' به- و اخرجه حماد عن داود عن الشعبي عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن كعب' به- هكذا قال حماد عن داود عن ابي داود في الحج (۱۷۸/۲) باب: في الفدية (۱۸۵۷)-واخرجه ابو وائل عن كعب بن عجرة' بنحوه- اخرجه النسائي في المناسك (۱۹۵/۵) باب: في المحرم يؤذيه القمل في راسه- و اخرجه عبد الله بن معقل عن كعب بنحوه- اخرجه ابن ماجه في المناسك (۱۰۲۸/۲) باب: فدية المحصر (۳۰۷۹)- و اخرجه محمد بن كعب عن كعب بنحوه- اخرجه ابن ماجه في المناسك (۱۰۲۹/۲) باب: فدية المحصر (۳۰۸۰)-

۲۷۴۸- اسناده ضعيف فيه المغيرة بن الاشعث- قال العقيلي: (لايتابع على حديثه)- و انظر الضعفاء الكبير (۱۷۷/۴) و الميزان (۴۸۸/۶)-

2750- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْخُتَّلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى السَّرِيِّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنْ اَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو- رَفَعَ الْحَدِيْثَ- قَالَ مَنْ اَكَلَ كِرَاءَ بُيُوْتِ مَكَّةَ اَكَلَ نَارًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: جو شخص مکہ کے گھروں کا کرایہ کھاتا ہے وہ آگ کھاتا ہے۔

2751- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا جُعِلَ الْحَصٰى لِيُحْصٰى بِهِ التَّكْبِيْرُ .يَعْنِىْ حَصَى الْجِمَارِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے: اس کے ساتھ تکبیر بھی کہی جائے۔

راوی کہتے ہیں: اس سے مراد جمرات کو کنکریاں مارنا ہے۔

2752- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِىُّ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنٍ لِاَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْجِمَارُ الَّتِىْ يُرْمٰى بِهَا كُلَّ عَامٍ فَنَحْتَسِبُ اَنَّهَا تَنْقُصُ فَقَالَ اِنَّهُ مَا يُقْبَلُ مِنْهَا رُفِعَ وَلَوْلَا ذٰلِكَ رَاَيْتَهَا اَمْثَالَ الْجِبَالِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ جو جمرات کو ہر سال اتنی کنکریاں ماری جاتی ہیں ہم تو یہ سمجھتے ہیں' یہ ختم ہو جائیں گی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان میں سے جو قبول ہو جاتی ہیں' انہیں اُٹھالیا جاتا ہے' اگر ایسا نہ ہوتو تمہیں یہاں پہاڑوں کی طرح (کنکریوں کے ڈھیر) نظر آئیں۔

2753- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيْقُ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمَانِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ اللَّيْثِىُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ حَجَّهُ فَلْيُعَجِّلِ الرِّحْلَةَ اِلٰى اَهْلِهِ فَاِنَّهُ اَعْظَمُ لِاَجْرِهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص اپنا حج مکمل کر

۲۷۵۰- هذا الحديث اختلف فيه على عبيد الله بن ابي زياد: فاخرجه ابو حنيفة قال: (عن عبيد الله بن ابي يزيد)- و ذكر الحديث مرفوعاً سياتي عند الدارقطني في البيوع و سياتي تخريجه ان شاء الله- و انظر: نصب الراية (۴/۲۶۵)-

۲۷۵۱- هذا الاسناد رجاله ثقات- و محمد بن مسلم: هو الزهري: فانه هو الذي يروي عن عبد الرحمن بن القاسم و هو امام حافظ-

۲۷۵۲- اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۴۷۶): اخبرني يحيى بن منصور القاضي' ثنا ابو عمرو: احمد بن المبارك المستملي' ثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الاموي' به-ومن طريق الحاكم اخرجه البيهقي في السنن (۵/۱۲۸) كتاب الحج' باب اخذ الحصى: لرمي جمرة العقبة' و مبلغ ذلك- و قال الحاكم: صحيح الاسناد [illegible] لم يخرجاه: يزيد بن سنان ليس بالمتروك- و تعقبه الذهبي بقوله: (يزيد ضعفوه)- و قال البيهقي: (يزيد بن سنان ليس بالقوي في [illegible]) اه-واخرجه الطبراني في الاوسط (۷۲ [illegible] - مجمع البحرين): حدثنا احمد' ثنا سعيد بن يحيى ابن سعيد الاموي' به- قال الهيثمي في [illegible] (۳/۲۶۰): [illegible] و هو ضعيف)- اه-

لے تو اسے جلدی اپنے گھر واپس چلے جانا چاہیے کیونکہ اس کا اجر زیادہ ہے۔

2754- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَرْوَزِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبَانَ قَالاَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا قَدِمَ اَحَدُكُمْ مِنْ سَفَرِهٖ فَلْيُهْدِ اِلٰى اَهْلِهٖ وَلْيُطْرِفْهُمْ وَلَوْ كَانَتْ حِجَارَةً .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص سفر سے واپس آئے اپنی بیوی کے لیے کوئی تحفہ لے کر آئے اور اسے تحفہ دے خواہ وہ پتھر ہی ہو۔

2755- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَوَفَاءُ بْنُ سُهَيْلٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ يُوْنُسَ بْنَ يُوْسُفَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ اَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ عَدَدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّهٗ لَيَدْنُو عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ يَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن جتنے لوگوں کو آزاد کرتا ہے اور کسی دن میں اس سے زیادہ لوگوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ کی رحمت اس دن زیادہ قریب ہو جاتی ہے پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ان لوگوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے اور فرماتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔

2756- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اَرْبَعَةٌ لاَ اُؤَمِّنُهُمْ فِيْ حِلٍّ وَّلاَ حَرَمٍ الْحُوَيْرِثُ بْنُ نُقَيْدٍ وَّمِقْيَسٌ وَّهِلَالُ بْنُ خَطَلٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ سَرْحٍ . فَاَمَّا الْحُوَيْرِثُ فَقَتَلَهٗ عَلِيٌّ وَّاَمَّا مِقْيَسٌ فَقَتَلَهُ ابْنُ عَمٍّ لَهٗ لَحًا وَاَمَّا هِلَالُ بْنُ خَطَلٍ فَقَتَلَهُ

۲۷۵۴- اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۷/۵٤۰- بتحقيقنا) و الحاكم في المناسك (۱/٤۷۷) و البيهقي في الكبرى (۵/۲۵۹) من طريق مروان العثماني ...... به- وقال ابن عدي: (وهذا يعرف بابي مروان العثماني عن انس بن عياض سرقه منه محمد بن يزيد) و قال: (اذا قضى احدكم حجه) و انما هو: (اذا قضى احدكم سفره)- اه- واخرجه ابن عدي من طريق محمد بن يزيد عن انس بن عياض ...... به- و قال ابن يزيد هذا: (يسرق الحديث و يزيد فيها و يضع)- اه- قلت: لكن له شاهد بلفظ: (السفر قطعة من العذاب ...... فاذا قضى احدكم نهمته من سفره فليعجل الرجوع الى اهله)- اه- اخرجه البخاري في العمرة (۱۸۰٤) باب: السفر قطعة من العذاب و في الجهاد (۳۰۰۱) و في الاطعمة (۵٤۲۹) و مسلم في الامارة (۱۹۲۷) باب: السفر قطعة من العذاب و ابن ماجه في المناسك (۲۸۸۲) باب: الخروج الى الحج و البيهقي في الكبرى (۵/۲۵۹) و الدارمي (۲/۲۸٤) و احمد في المسند (۲/۲۳٦، ٤٤۵، ٤۹٦) من حديث ابي هريرة- رضي الله عنه- مرفوعاً به-

۲۷۵٦- اخرجه ابن حبان في المجروحين (۲/۲۵۹) في ترجمة محمد بن المنذر بن عبيد الله و ابن الجوزي في العلل (المتناهية (۲/) من طريق عيسى بن يعقوب ...... به- واعله ابن حبان بمحمد بن المنذر قال: (كان ممن يروي عن الثقات الاشياء الموضوعات لا تحل كتابة حديثه الا على سبيل الاعتبار)- اه- وقال ابن الجوزي: (لا يصح)- اه-

۲۷۵۵- اخرجه مسلم في الحج (۲/۹۸۲- ۹۸۳) باب: في فضل الحج و العمرة و يوم عرفة (۱۳٤۸) عن هارون بن سعيد و احمد بن عيسى و النسائي في المناسك (۵/۲۵۲-۲۵۳) باب: ما ذكر في يوم عرفة عن عيسى بن ابراهيم و ابن ماجه في المناسك (۲/۱۰۰۲-۱۰۰۳) الدعاء بعرفة (۳۰۱٤) عن هارون بن سعيد البصري ابي جعفر كلهم عن ابن وهب ...... به-

الزُّبَيْرُ وَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ سَرْحٍ فَاسْتَاْمَنَ لَهٗ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَكَانَ اَخَاهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَقَيْنَتَيْنِ كَانَتَا لِمِقْيَسٍ تُغَنِّيَانِ بِهِجَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُتِلَتْ اِحْدَاهُمَا وَاَفْلَتَتِ الْاُخْرٰى فَاَسْلَمَتْ.

★★ عمر بن عثمان اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: چار لوگ ایسے ہیں جنہیں میں ''حل'' اور ''حرم'' کسی بھی جگہ پر امان نہیں دوں گا: حویرث بن نقید' مقیس' ہلال بن خطل اور عبداللہ بن ابوسرح۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حویرث کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا' مقیس کو اس کے چچازاد ''لی'' نے قتل کر دیا' ہلال بن خطل کو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا' جہاں تک عبداللہ بن سرح کا تعلق ہے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے امان مانگ لی' وہ ان کا رضاعی بھائی تھا' اسی طرح مقیس کی دو کنیزیں تھیں جو نبی اکرم ﷺ کی ہجو میں کی جانے والی شاعری گایا کرتی تھیں' ان دونوں میں سے ایک قتل ہوگئی اور دوسری بچ گئی' اس نے بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا۔

2757 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِیْ جَدِّیْ عَنْ اَبِيْهِ سَعِيْدٍ وَكَانَ يُسَمَّى الصُّرْمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْتَ سَعِيْدٌ فَاَيُّنَا اَكْبَرُ اَنَا اَوْ اَنْتَ . قَالَ اَنَا اَقْدَمُ مِنْكَ وَاَنْتَ اَكْبَرُ وَخَيْرٌ مِّنِّیْ .

★★ عمر بن عثمان اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم سعید ہو' ہم (دونوں) میں سے کون بڑا ہے میں یا تم؟ تو انہوں نے عرض کیا: میں آپ ﷺ سے پہلے (پیدا ہوا تھا) ویسے آپ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور آپ ﷺ مجھ سے بہتر ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن یربوع بن عنکثہ بن عامر بن مخزوم قرشی، مخزومی، یہ صحابی، ان کا نام صرم، (اور ایک قول کے مطابق): اصرم تھا، نبی اکرم ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر دیا۔ ان کا انتقال 54ھ میں ہوا۔ اس وقت ان کی عمر 120 برس سے زیادہ تھی۔ لہٰ فی سنن حدیث واحد۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۴۳۱)۔

۲۷۵۶- اخرجه ابو داود في الجهاد (۳/ ۵۹) باب: قتل الاسير' ولا يعرض عليه الاسلام (۲۶۸۴)' والبيهقي في (الدلائل) (۵/ ۶۲-۶۳)' عن ابي كريب: محمد بن العلاء' حدثنا زيد ابن الحباب' اخبرنا عمر بن عثمان بن عبد الرحمن بن سعيد بن يربوع المخزومي' حدثني جدي عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ...... فذكره- قال البيهقي: (قال القتباني: ابو جده: سعيد بن يربوع المخزومي)- اه- قال ابو داود: (لم افهم اسناده من ابن العلاء كما احب)- اه- ووقع في اسناد ابي داود: (عمرو بن عثمان) بدل (عمر)- وقال ابو داود في كتاب (التفرد) له: الصواب: عمر ابن عثمان): كما في تحفة الاشراف للمزي (۴/ ۱۸)-ووقع عند الدارقطني لهنا: (عمر بن عثمان......نا ابي عن جده)' و الاب: هو عثمان' وجد الاب: هو سعيد بن يربوع' و عند ابي داود و البيهقي: (عمر حدثني جدي عن ابيه)' و الجد: هو عبد الرحمن- و ابوه: هو سعيد بن يربوع-

۲۷۵۷- اخرجه ابو نعيم في الحلية (۴/ ۱۳۱)' و العقيلي في الضعفاء (۲/ ۲۸۶) (۴/ ۱۳۵)' والبيهقي في الكبرى (۴/ ۳۴۰' ۳۴۱)' و ابن الجوزي في العلل (المتناهية (۲/ ۷۳)- قال العجلوني في كشف الخفاء (۱/ ۳۵۰) (۱۱۱۰): (في سنده عبد الله و محمد مجهولان' كما قال العقيلي)- اه- و اخرجه الحاكم في المناسك (۱/ ۴۴۸-۴۴۹) من حديث علي بن ابي طالب' بنحوه- و لم يتكلم عليه الحاكم- و في اسناده: (يحيى الحماني) يرويه عن (حصين بن عمر الاحمسي)- قال الذهبي في (تلخيص المستدرك) (۱/ ۴۴۹): (حصين واه: و يحيى الحماني ليس بحجة)- وراجع ايضاً كشف الخفاء للعجلوني الموضع السابق-

2758- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِیْسَی بْنِ بَحِیرٍ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) حُجُّوْا قَبْلَ اَنْ لَّا تَحُجُّوْا .قِیْلَ مَا شَاْنُ الْحَجِّ قَالَ تَقْعُدُ اَعْرَابُهَا عَلٰی اَذْنَابِ اَوْدِیَتِهَا فَلَا یَصِلُ اِلَی الْحَجِّ اَحَدٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم حج کرلو اس سے پہلے کہ تم حج نہ کرسکو عرض کی گئی: اس وقت حج کا کیا معاملہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیہاتی لوگ اپنے' اپنے علاقوں کے کناروں پر بیٹھ جائیں گے اور کوئی شخص حج کرنے کے لیے (مکہ) نہیں پہنچ سکے گا۔

۲۷۵۸ اخرجه البیهقی (۳۴۱/٤) کتاب الحج' باب: الرجل یجد الحج و علیه حجة الاسلام' من طریق الدارقطنی' به- و اخرجه ابو نعیم فی (اخبار اصفهان) (۲/۷۶-۷۷)' و العقیلی (۲۸٦/۲) فی ترجمة عبد الله بن عیسی الجندی- کلاهما من طریق عبد الله بن عیسی عن محمد' به- قال العقیلی: اسناده مجهول' فیه نظر- و ذکره الذهبی فی المیزان (١٦٠/٤)' وقال: (وهذا اسناد مظلم و خبر منکر)- اهـ-

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

خرید وفروخت کے احکام

1- باب بلاعنوان

2759- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ وَجَدِّى وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِى عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أُتِىَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَامَ خَيْبَرَ بِقِلاَدَةٍ فِيهَا خَرَزٌ مُعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ فَابْتَاعَهَا رَجُلٌ بِسَبْعَةِ دَنَانِيرَ أَوْ بِتِسْعَةِ دَنَانِيرَ فَقَالَ النَّبِىُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لاَ حَتَّى تُمَيِّزَ بَيْنَهُمَا . فَقَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ الْحِجَارَةَ فَقَالَ لاَ رُدَّ حَتَّى تُمَيِّزَ بَيْنَهُمَا .

☆☆ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ خیبر کے موقعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہار لایا گیا جس پر سونا چڑھا ہوا تھا اور قیمتی پتھر بھی لگے ہوئے تھے ایک شخص نے 7 یا شاید 9 دینار کے عوض خرید لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! جب تک ان دونوں کو الگ الگ نہیں کیا جاتا' تو وہ شخص بولا: میں پھر پتھر لے لوں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! تم اسے واپس کرو جب تک ان دونوں (یعنی پتھر اور سونے) کو الگ الگ نہیں کیا جاتا۔

•••———•••———•••

سود کی اقسام اور ان کے احکام

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خرید وفروخت میں رباء (سود) کی دو قسمیں ہیں' ایک وہ جو اُدھار کے طور پر ادائیگی کی جائے اور ایک وہ جو اضافی ادائیگی کی جائے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ وہ اضافی ادائیگی کے حوالے سے سود کو ممنوع تسلیم نہیں کرتے' انہوں نے یہ روایت نقل کی ہے:

۲۷۵۹ - اخرجه مسلم في البيوع (۳/ ۱۲۱۴) باب: بيع القلادة فيها خرز وذهب (۱۵۹۱)؛ و ابو داود في البيوع (۳/ ۲۴۶) باب: في حلية السيف تباع بالدراهم (۳۳۵۱)؛ و الترمذي في البيوع (۳/ ۵۵۶) باب: ما جاء في شراء القلادة (۱۲۵۵)؛ و البيهقي في المعرفة (۸/ ۵۶-۵۷) جابية اعتبار التماثل بالكيل فيما اصله الكيل من التمر وغيره (۱۱۱۱۰) من طرق عن ابن المبارك ... به- واخرجه مسلم في البيوع (۳/ ۱۲۱۳) باب: بيع القلادة فيها خرز و ذهب (۱۵۹۱)؛ و ابو داود في البيوع (۳/ ۲۴۶-۲۴۷) باب: في حلية السيف تباع بالدراهم (۳۳۵۲)؛ و الترمذي في البيوع (۳/ ۵۵۶) باب: ما جاء في شراء القلادة (۱۲۵۵)؛ والنسائي في البيوع (۷/ ۲۷۹) باب: بيع القلادة فيها الخرز و الذهب بالذهب؛ و البيهقي في الكبرى (۵/ ۲۹۳) من طرق عن ابي شجاع: سعيد بن يزيد ... به-

''سود صرف اُدھار کے سودے میں ہوتا ہے''۔

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ اُدھار اور اضافی ادائیگی دونوں ممنوع ہیں' کیونکہ یہ دونوں چیزیں نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہیں' اس بارے میں مختلف احادیث منقول ہیں۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے سونے کے عوض میں سونے' چاندی کے عوض میں چاندی' گیہوں کے عوض میں گیہوں' جَو کے عوض میں جَو' نمک کے عوض میں نمک کی خرید و فروخت سے منع کیا ہے' البتہ جب ان کا نقد لین دین ہو اور دونوں طرف سے برابر برابر ادائیگی ہو (تو یہ جائز ہوگا) جو شخص اضافہ کرتا ہے یا اضافے کا طلبگار ہوتا ہے' وہ سود لینے والا شمار ہوگا۔

اس حدیث میں جن اشیاء کا ذکر کیا گیا ہے' لین دین کرتے ہوئے ان میں سے کسی ایک طرف سے بھی اضافی ادائیگی اس حدیث کی بنیاد پر منع ہے جبکہ بعض دیگر روایات سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ان اشیاء کا لین دین اُدھار کے طور پر نہیں کیا جا سکتا۔ اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''سونے کے عوض میں سونا سود ہوگا' ماسوائے اس صورت کے جب وہ نقد لین دین ہو' گیہوں کے عوض میں گیہوں سود ہوگا ماسوائے اس کے جب وہ نقد لین دین ہو' کھجور کے عوض میں کھجور سود ہوگی ماسوائے اس کے جب وہ نقد لین دین ہو اور جَو کے عوض میں جَو سود ہوگا ماسوائے اس کے جب وہ نقد لین دین ہو''۔

(یعنی نقد لین دین کی صورت میں یہ سود نہیں ہوگا لیکن اگر اُدھار کے طور پر ادائیگی طے کی جائے تو یہ سود شمار ہوگی۔)

یہ حکم اس وقت تک ہے جب دونوں طرف ایک ہی جنس ہو' لیکن اگر جنس کے اندر اختلاف آ جاتا ہے تو اس صورت میں اضافی ادائیگی ممنوع نہیں ہوگی' جیسا کہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''چاندی کے عوض میں سونے کو جس طرح تم چاہو فروخت کر دو لیکن وہ دست بدست ہونا چاہیے' جَو کے عوض میں گیہوں کو تم جس طرح چاہو فروخت کر دو' لیکن وہ دست بدست ہونا چاہیے''۔

ان چھ اقسام کے علاوہ بقیہ اقسام کے بارے میں فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ ان چھ اصناف میں سے ہر ایک صنف میں اضافی ادائیگی ممنوع ہے۔ ان کے علاوہ دوسری اصناف میں اضافی ادائیگی ممنوع نہیں ہے۔ اسی طرح بعض حضرات یہ بھی کہتے ہیں کہ اُدھار کے طور پر ادائیگی صرف ان چھ اقسام کے ساتھ مخصوص ہے' خواہ دونوں طرف سے ایک ہی صنف موجود ہو یا دونوں طرف سے اختلافی صنف موجود ہو۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ اگر دونوں طرف سے صنف مختلف ہو تو اُدھار کا سودا نہیں ہو سکتا (یہ حکم ان چھ اقسام کے ساتھ مخصوص ہے)۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ سونے اور چاندی کے علاوہ باقی چیزوں میں اضافی ادائیگی اور اُدھار دونوں جائز ہیں۔
جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ احادیث میں اگرچہ مخصوص الفاظ استعمال ہوئے ہیں' لیکن ان کا حکم عام ہے (یعنی یہ دیگر تمام چیزوں پر یہ حکم صادق آئے گا)۔
اس کے بعد پھر ان اہلِ علم کے درمیان اس کی علّت کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔
احناف اس بات کے قائل ہیں کہ جو ربا (یعنی سود) اضافی ادائیگی کے حوالے سے ہوتا ہے' اس کی علّت جنس کا ایک ہونا اور مقدار میں کمی وبیشی ہونا ہے۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی حُرمت کی علّت کھانے کے قابل ہونا اور قیمتی ہونا ہے ان کے نزدیک اضافی ادائیگی کے حوالے سے سود صرف سونے چاندی میں ہوسکتا ہے یا کھانے کی چیزوں میں ہوسکتا ہے۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اضافی ادائیگی کے حوالے سے سود کھانے کی چیزوں میں ہوگا اور ان چیزوں میں ہوگا جنہیں ذخیرہ کیا جاتا ہے۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس حرمت کی علت یہ ہے کہ ان چیزوں کو ماپا جاتا ہو یا تول کر یا وزن کر کے دیا جاتا ہو۔

2760- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ اَبِىْ هَانِءٍ حُمَيْدِ بْنِ هَانِءٍ عَنْ عُلَيّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اُتِىَ النَّبِىُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِقِلادَةٍ فِيهَا ذَهَبٌ وَّخَرَزٌ فَاَمَرَ بِالذَّهَبِ فَنُزِعَ وَحْدَهُ وَقَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ.

☆☆ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہار لایا گیا جس پر سونا اور پتھر لگے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت سونے اور پتھر کو اتار لیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونے اور سونے کے عوض میں برابر وزن کے ساتھ فروخت کر دیا کرو۔

2761- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الزَّيَّاتِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ عَنْ

۲۷٦٠- اخرجه مسلم في البيوع (۳/۱۲۱۳) باب: بيع القلادة فيها خرز و ذهب' الحديث (۸۹/۱۵۹۱)' و ابن الجارود في المنتقى رقم (٦٥٤) و البيهقي في السنن (۵/۲۹۲) كتاب البيوع' باب لا يباع ذهب بذهب- والطحاوي في شرح المعاني (۴/۷۳) من طريق عبد الله بن وهب' حدثني ابو هانيء' به-واخرجه احمد (٦/۱۹) من طريق حيوة و ابن لهيعة عن ابي هانيء الخولاني' به-واخرجه مسلم (۳/۱۲۱۳) كتاب البيوع' باب: بيع القلادة...... الحديث (۹۰/۱۵۹۱)' و ابو داود رقم (۳۳۵۱' ۳۳۵۲)' و الترمذي (۱۲۵۵)-والنسائي (۷/۲۷۹) و احمد (٦/۲۱)' و الطحاوي (۴/۷۱' ۷۲) و البيهقي (۵/۲۹۱) من طريق حنش الصنعاني عن فضالة' به-وقال الترمذي في (سننه) (۳/۵۵٦): (والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم: لم يروا ان يباع السيف محلى' او منطقة مفضضة' او مثل هذا بهذا الثمن حتى يميز و يفصل- و هو قول ابن المبارك' و الشافعي' و احمد' و اسحاق- وقد رخص بعض اهل العلم في ذلك من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم)- اه-

۲۷٦۱- اخرجه البخاري في السلم (۴/۵۰٦-۵۰۷) باب: السلم الى اجل معلوم (۲۲۵۳) عن ابي نعيم' و عبد الله بن الوليد' و مسلم في المساقاة (۳/۱۲۲۷) باب: السلم (۱٦۰۴)' عن وكيع' و عبد الرحمن بن مهدي' جميعاً عن سفيان: و هو الثوري...... به-واخرجه عبد الرزاق في البيوع (۸/۴) باب: لا سلف الا الى اجل معلوم (۱۴۰٦۰): اخبرنا الثوري...... به-واخرجه الدارمي في البيوع (۲/۲٦۰) باب: في السلف عن محمد بن يوسف' ثنا سفيان...... به-

سُفْيَانَ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِمُوْنَ فِي الثِّمَارِ فَقَالَ اَسْلِمُوا فِي الثِّمَارِ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُومٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُومٍ . وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ سَلِّفُوا فِيْ كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَّوَزْنٍ مَعْلُومٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ پھلوں میں بیع سلم کیا کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طے شدہ مقدار کے عوض میں متعین مدت کے پھلوں میں بیع سلم کیا کرو۔

ابن مہدی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: لوگ دو یا تین سال تک بیع سلم کیا کرتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: متعین شدہ پیمائش اور وزن کے عوض میں سلف کیا کرو۔

2762- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثَّمَرِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَّوَزْنٍ مَعْلُومٍ وَّاَجَلٍ مَعْلُومٍ . لَفْظُ النَّيْسَابُوْرِيِّ . وَقَالَ الْمَحَامِلِيُّ فِي الطَّعَامِ وَالثَّمَرِ اَوِ النَّخْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى وَكَيْلٍ مَعْلُومٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ ایک سال یا دو سال کے لیے بیع سلف کیا کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سلف (اُدھار) سودا کرنا ہو تو وہ متعین پیمائش اور متعین وزن کے عوض میں متعین مدت کے لیے سودا کرے۔

روایت کے یہ الفاظ نیشاپوری نامی راوی کے ہیں' محاملی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ اناج کھجور یا کھجور کے درختوں کے بارے میں بیع سلف کیا کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: متعین مدت تک کے لیے کرو اور ماپی ہوئی چیز کی بیع کرو۔

2763- حَدَّثَنَا اَبُوْ رَوْقٍ الْهِزَّانِيُّ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ الْاَهْوَازِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَثِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثَّمَرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُومٍ اَوْ وَزْنٍ مَعْلُومٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُومٍ.

٢٧٦٢- رواه غير شعبة عن ابن ابي نجيح' به كما تقدم- و سياتي من طرق عن ابن ابي نجيح-

٢٧٦٣- اخرجه البخاري في السلم (٥٠١/٤) باب: السلم في وزن معلوم (٢٢٤٠) (٢٢٤١) و مسلم في المساقاة (٢/ ١٢٢٦-١٢٢٧) باب: السلم (١٦٠٤) و ابو داود في البيوع (٣٤٦٣) باب: السلم' و الترمذي في البيوع (١٣١١) باب: ما جاء في السلف في الطعام و التمر' و النسائي في البيوع (٢٩٠/٧) باب: السلف في الثمار' و ابن ماجه في التجارات (٢٢٨٠) باب: السلف في كيل معلوم ووزن معلوم الى اجل معلوم' و الشافعي في المسند (١٦١/٢) و من طريقه البيهقي في المعرفة (١٨٤/٨) باب: السلف والرهن (١١٥٧٠) عن ابن عيينة' به-قال الشافعي: (حفظته من سفيان مرارًا- و اخبرني من اصدق عن سفيان انه قال كما قلت' وقال في الاجل: الى اجل معلوم)- اه-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ دو سال یا تین سال کے لیے کھجوروں کا اُدھار سودا کیا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اُدھار سودا کرنا ہو تو وہ متعین شدہ ماپی ہوئی چیز متعین شدہ وزن کی ہوئی چیز کے عوض میں متعین مدت تک کے لیے اُدھار کرے۔

2764- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْفَزَارِیُّ اَبُوْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِی نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الْمَدِيْنَةَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُونَ فِی الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامَيْنِ فَقَالَ مَنْ سَلَّفَ فِیْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِیْ كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ ایک سال یا دو سال تک کے لیے اُدھار سودا کیا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کھجوروں کا ادھار سودا کرنا ہو تو متعین ماپی ہوئی یا متعین وزن کی ہوئی چیز کا ادھار سودا کرے۔

2765- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ الْمُهْتَدِیْ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْقُدُّوسِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ مُعَتِّبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِی الثِّمَارِ فِی السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَسْلِفُوا فِیْ كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ وَاَجَلٍ مَعْلُومٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ دو سال یا تین سال تک کے لیے پھلوں کا اُدھار سودا کیا کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: متعین ماپی ہوئی اور متعین وزن کی ہوئی چیز کا متعین مدت تک کے لیے اُدھار سودا کرو۔

2766- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مَرْيَمَ عَنْ مَكْحُولٍ رَفَعَ الْحَدِيْثَ اِلَی النَّبِیِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَنِ اشْتَرٰى شَيْئًا لَمْ يَرَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ اِذَا رَآهُ اِنْ شَاءَ اَخَذَهُ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهُ . قَالَ اَبُو الْحَسَنِ هٰذَا

۲۷٦٤- اخرجه احمد (۱/۲۱۷) و البخاري في السلم (٤/٥٠٠) باب: السلم في كيل معلوم (۲۲۳۹) و مسلم في المساقاة (۳/۱۲۲۷) باب: السلم (۱٦٠٤) كلهم من طرق عن اسماعيل بن علية ...... به- ووقع في المطبوع من صحيح مسلم: (ابن عيينة) بدلاً من: (ابن علية) اسماعيل و التصويب من تحفة الاشراف للمزي (٥/٥٢) (٥٨٢٠)-

۲۷٦٥- اخرجه مسلم في المساقاة (۳/۱۲۲۷) باب: السلم (۱٦٠٤) و احمد في مسنده (۱/۲۸۲) و ابن حبان ٤٩٢٥٠) عن عبد الوارث بن عبد الصمد عن ابن ابي نجيح ...... به- لم يذكر فيه: (واجل معلوم) لكنها ثابتة من رواية الثوري وغيره عن ابن ابي نجيح: كما سبق- و اخرجه الزهري نحوه مرسلاً - اخرجه عبد الرزاق (٨/٤) باب: لا سلف الا الى اجل معلوم (١٤٠٥٨)-

۲۷٦٦- اخرجه البيهقي في الكبرى (٥/٢٦٨) و كذلك ابن ابي شيبة- كما في نصب الراية (٤/٩) عن اسماعيل بن عياش ...... به-

مُرْسَلٌ .وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ ضَعِيْفٌ.

☆☆ مکحول مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کوئی ایسی چیز خریدتا ہے' جسے اُس نے دیکھا نہیں ہے تو اسے اختیار ہے: جب وہ اسے دیکھ لے گا تو اگر چاہے اُسے وصول کرے اور اگر چاہے تو اُسے ترک کر دے۔

ابوالحسن (یعنی دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے اور اس کا راوی ابوبکر مریم ضعیف ہے۔

2767- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ وَاِسْمَاعِيْلَ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَمُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2768- قَالَ هُشَيْمٌ وَّاَخْبَرَنَا يُوْنُسُ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى مَا وَصَفَهُ لَهُ فَقَدْ لَزِمَهُ.

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ خُرَّزَاذَ الْقَاضِى الْاَهْوَازِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى عَبْدَانُ حَدَّثَنَا دَاهِرُ بْنُ نُوْحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ الْيَشْكُرِىُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَنِ اشْتَرٰى شَيْئًا لَمْ يَرَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ اِذَا رَآهُ .

قَالَ عُمَرُ وَحَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مِثْلَهُ.

قَالَ عُمَرُ وَاَخْبَرَنِى الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ اَبِىْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مِثْلَهُ .عُمَرُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ يُقَالُ لَهُ الْكُرْدِىُّ يَضَعُ الْاَحَادِيْثَ وَهٰذَا بَاطِلٌ لَا يَصِحُّ لَمْ يَرْوِهَا غَيْرُهُ وَاِنَّمَا يُرْوٰى عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ مِنْ قَوْلِهِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جب وہ چیز اُس وقت کے مطابق نہ ہو جو اُس شخص نے خریدار کے سامنے بیان کی تھی تو بھی یہ سودا لازم ہو جائے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص ایسی چیز خریدتا ہے' جسے اس نے دیکھا نہیں ہے تو جب اسے دیکھے گا تو اُسے اختیار ہوگا (اگر وہ چاہے تو اُس سودے کو ختم کر دے)۔

۲۷۶۷- تفرد به هكذا الدارقطني هنا- و اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۲۶۸/۴) حديث (۱۹۹۷۱): نا هشيم عن اسماعيل بن سالم عن الشعبي فيمن اشترى شيئاً لم ينظر اليه كائناً من كان قال: (هو بالخيار ان شاء اخذ' و ان شاء ترك)- و اخرجه برقم (۱۹۹۷۲) عن مغيرة عن ابراهيم' مثله- و اما اثر ابن سيرين: فاخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۲۶۸/۴) رقم (۱۹۹۷۵): حدثنا هشيم عن يونس و ابن عون به نحوه- و سياتي عن ابن سيرين عن ابي هريرة مرفوعاً- و الصواب وقفه على ابن سيرين-

۲۷۶۸- اخرجه البيهقي في سننه (۲۶۸/۵) من طريق الدارقطني' به- و نقل قول الدارقطني عقبه- و كذا نقله الزيلعي في نصب الراية (۹/۴)' و نقل عن ابن القطان قوله: (و الراوي عن الكردي داهر بن نوح و هو لا يعرف' و لعل الجناية منه)- اه- و انظر ترجمة الكردي هذا في الميزان (۲۱۷/۵ بتحقيقنا)-

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' جبکہ بعض راویوں نے اسے ابن سیرین تک موقوف روایت کے طور پر یعنی اُن کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

2769- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى الْخَشَّابُ التِّنِّيْسِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ- يَعْنِىْ ابْنَ مُوْسٰى- عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَنِ اشْتَرٰى بَيْعًا فَوَجَبَ لَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يُفَارِقْهُ صَاحِبُهُ اِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ فَارَقَهُ فَلَا خِيَارَ لَهُ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:) جو شخص کوئی چیز خریدتا ہے تو وہ لینا اُس کے لیے لازم ہو جائے گا اور اُسے اس وقت تک سودے کو ختم کرنے کا اختیار ہوگا جب تک اُس کا ساتھی اُس سے جدا نہیں ہو جاتا' اگر وہ چاہے تو اُس چیز کو وصول کرے اور اگر چاہے تو اُس ساتھی سے جدا ہو جائے' پھر اُسے اختیار باقی نہیں رہے گا۔

•••——•••——•••

خیارِ مجلس کا حکم

محفل برخاست ہونے تک اختیار کے باقی رہنے یا نہ رہنے کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح مسلم کے شارح امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت ابو ہریرہ' حضرت ابو بردہ اسلمی رضی اللہ عنہم' تابعین میں سے طاؤس' سعید بن میتب' عطاء' قاضی شریح' حسن بصری' شعبی' زہری اور ائمہ مجتہدین میں سے امام اوزاعی' امام سفیان بن عیینہ' عبداللہ بن مبارک' علی بن مدینی' شافعی' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم اس بات کے قائل ہیں کہ فروخت کرنے والا شخص اور خریدار جب تک محفل سے اُٹھتے نہیں ہیں' اس وقت تک انہیں اس بات کا اختیار ہوتا ہے کہ وہ اس سودے کو ختم کر دیں لیکن جب ان دونوں میں سے کوئی محفل سے اُٹھ جائے تو اب یہ سودا لازم ہو جائے گا اور ان دونوں کا اختیار ختم ہو جائے گا۔

فقہاء نے اس بارے میں منقول روایات کے ظاہر سے استدلال کیا ہے۔اور حدیث میں ''الگ ہونے'' کا جو لفظ مذکور ہے اس سے مراد جسمانی علیحدگی مراد لی ہے۔

اس کے برعکس امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک اس علیحدگی سے مراد کلام کے اعتبار سے علیحدگی ہے۔ان کے نزدیک ایجاب وقبول ہو جانے کے بعد سودا لازم ہو جاتا ہے اور پھر کسی بھی فریق کو اس سودے کو ختم کرنے کا اختیار باقی نہیں رہتا ہے' البتہ اگر انہوں نے بعد کی مدت کے لیے بھی یہ شرط عائد کی ہو کہ اختیار باقی ہوگا یا وہ چیز دیکھی نہیں تھی اور دیکھنے کے بعد کے

۲۷۶۹- اخرجه الحاكم في البيوع (۲/ ۱۴): حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب ثنا احمد ابن عيسى ... به- و من طريقه البيهقي في السنن (۵/ ۲۷۰)- وقال الحاكم: (حديث صحيح الاسناد و لم يخرجاه بهذا اللفظ)- اهـ- ووافقه الذهبي-

اختیار کا حکم باقی ہوتا' یا عیب کی وجہ سے واپس کرنے کا جو اختیار ہوتا ہے' ان کا حکم مختلف ہے۔[1]

2770- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ اِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا اَوْ يُخَيِّرُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَيَتَبَايَعَانِ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب دو آدمی سودا کر لیتے ہیں تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہوگا جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے اور ایک ساتھ رہتے ہیں یا ان دونوں میں سے ایک دوسرے کو اختیار نہیں دے دیتا' جب وہ دونوں اس صورت میں سودا کر لیں گے تو سودا لازم ہو جائے گا۔

2771- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِنَحْوِ ذٰلِكَ فِي الْبَيْعَيْنِ .تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَّالِكٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے اسی طرح منقول ہے تاہم یہ دو سودوں کے بارے میں ہے اور اس کو نقل کرنے میں ابن وہب نامی راوی منفرد ہیں۔

2772- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ

---

[1] حاشیۃ النووی علی الصحیح لمسلم

۲۷۷۰- اخرجه ابن الجارود في المنتقى (٦١٨)' و ابن حبان في صحيحه (٤٩١٧) من طريق ابن وهب...... به-واخرجه البخاري في البيوع (٤/٣٣٢) باب: اذا خير احدهما صاحبه بعد البيع (٢١١٢)' و مسلم في البيوع (٣/١١٦٣) باب: ثبوت خيار المجلس للمتبايعين (٤٤/...) و النسائي في البيوع (٧/٢٤٩) باب: ذكر الاختلاف على نافع في لفظ حديثه' و في الكبرى كما في التحفة (٦/١٩٧)' و ابن ماجه في التجارات (٢/٧٣٦) باب: البيعان بالخيار مالم يتفرقا (٢١٨١)' و الشافعي' و من طريقه البيهقي في المعرفة (٨/١٥) باب: خيار المتبايعين (١٠٩٦١)' و البيهقي في الكبرى (٥/٢٦٩)' من طرق عن الليث بن سعد...... به-

۲۷۷۱- اخرجه مالك في الموطا (٦٧١- برواية يحيى)' و (٧٨٥- برواية محمد بن الحسن) و (٢٦٦٤- برواية ابي مصعب الزهري) عن ابن عمر' به-و من طريق هكذا اخرجه الشافعي في (الرسالة) (٨٦٣)' و البخاري في البيوع (٤/٣٢٨) باب: البيعان بالخيار ما لم يتفرقا' و مسلم في البيوع (٣/١٢١٣) باب: ثبوت خيار المجلس للمتبايعين (١٥٣١)' و ابو داود في البيوع (٣/٢٧٢) باب: في خيار المتبايعين (٣٤٥٤)' و النسائي في البيوع (٧/٢٤٨) باب: ذكر الاختلاف على نافع في لفظ حديثه' و البيهقي في الكبرى (٥/٢٦٩) و الصغرى (٢/٢٤١) و المعرفة (٨/١٣) باب: خيار المتبايعين (١٠٩٥٧)-واخرجه مسلم في الموضع السابق' و النسائي (٧/٢٤٨) باب: الاختلاف على نافع في لفظ حديثه' و الشافعي في الام (٣/٤)' و من طريقه البيهقي في الكبرى (٥/٢٦٩)' و المعرفة (٨/١٤) باب: خيار المتبايعين (١٠٩٥٨) من طريق ابن جريج' قال: املى علي نافع...... به-واما حديث عبد الله بن دينار عن ابن عمر: فاخرجه الحميدي (...) و عبد الرزاق (١٤٢٦٥)' و ابن ابي شيبة (٧/١٢٤)' و احمد (٢/٩)' و البخاري في البيوع (٢١١٣) باب: اذا كان البائع بالخيار هل يجوز البيع' و مسلم في البيوع (٣/١١٦٤) باب: ثبوت خيار المجلس للمتبايعين (١٥٣١)' و النسائي في البيوع (٧/٢٥٠' ٢٥١) باب: الاختلاف على نافع في لفظ حديثه' و البيهقي في الكبرى (٥/٢٦٩)' و الطحاوي في (شرح المعاني) (٤/١٢) من طرق عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر' بنحوه-

۲۷۷۲- اخرجه ابو داود في البيوع (٣/٢٧٣) باب: في خيار المتبايعين (٣٤٥٧)' و من طريقه البيهقي في السنن (٥/٢٧٠)' و اخرجه ابن ماجه في التجارات (٢/٧٣٦) باب: البيعان بالخيار ما لم يتفرقا (٢١٨٢)' و الشافعي في الام (٣/٤)' و من طريقه البيهقي في المعرفة (٨/١٧' ١٨)' كلهم من طريق حماد بن زيد عن جميل بن مرة' به-وقال المنذري في (مختصره)- كما في نصب الراية (٤/٣)' (رجاله ثقات)-مراجع: المعرفة للبيهقي (٨/١٨)' و نصب الراية (٤/٣-٥)-

بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ جَمِيْلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِى الْوَضِيءِ قَالَ كُنَّا فِىْ سَفَرٍ فِىْ عَسْكَرٍ فَاَتَى رَجُلٌ مَعَهُ فَرَسٌ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَّا اَتَبِيْعُ هٰذَا الْفَرَسَ بِهٰذَا الْغُلَامِ قَالَ نَعَمْ .فَبَاعَهُ ثُمَّ بَاتَ مَعَنَا فَلَمَّا اَصْبَحَ قَامَ اِلٰى فَرَسِهٖ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُنَا مَا لَكَ وَلِلْفَرَسِ اَلَيْسَ قَدْ بِعْتَنِيْهَا قَالَ مَا لِىْ فِىْ هٰذَا الْبَيْعِ مِنْ حَاجَةٍ قَالَ مَا لَكَ ذٰلِكَ لَقَدْ بِعْتَنِىْ فَقَالَ لَهُمَا الْقَوْمُ هٰذَا اَبُوْ بَرْزَةَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَاَتَيَاهُ فَقَالَ لَهُمَا اَتَرْضَيَانِ بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالَا نَعَمْ .فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا . وَاِنِّىْ لَا اَرَاكُمَا افْتَرَقْتُمَا.

☆☆ شیخ ابوصیبان کرتے ہیں: ہم ایک جنگی مہم میں شریک تھے اسی دوران ایک شخص آیا اور اس کے ساتھ اس کا گھوڑا بھی تھا ہم میں سے ایک شخص نے کہا: کیا تم یہ گھوڑا اس غلام کے عوض میں اسے فروخت کرو گے اس نے کہا: جی ہاں! پھر اُس نے اُس کو فروخت کر دیا' پھر وہ رات ہمارے ساتھ رہا تو جب صبح ہوئی تو وہ اپنے گھوڑے کی طرف بڑھا تو ہمارے ساتھی نے اُسے کہا کہ تمہارا اس گھوڑے کے ساتھ کیا تعلق ہے' کیا تم نے یہ مجھے فروخت نہیں کر دیا ہے' تو وہ شخص بولا: مجھے اس سودے کی ضرورت نہیں ہے' تو ہمارے ساتھی نے کہا کہ اب تمہارا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے' تم اسے مجھے فروخت کر چکے ہو' وہاں موجود لوگوں نے اُن دونوں سے کہا: یہاں نبی اکرم ﷺ کے صحابی ابو بردہ موجود ہیں' وہ دونوں لوگ ان کے پاس آئے تو حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں سے کہا کہ کیا تم اس میں نبی اکرم ﷺ کے فیصلے سے راضی ہو' ان دونوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سودا کرنے والوں کو سودا ختم کرنے کا اس وقت تک اختیار ہوتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے اور تم دونوں کے بارے میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔

2773- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ جَمِيْلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِى الْوَضِيءِ الْعَبْدِىِّ قَالَ كُنَّا فِىْ بَعْضِ مَغَازِيْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَجَاءَنَا رَجُلٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْعَسْكَرِ عَلٰى فَرَسِهٖ فَسَاوَمَهُ صَاحِبٌ لَنَا بِفَرَسِهٖ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ عَنِ النَّبِىِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-.

☆☆ شیخ ابوصی عبدی بیان کرتے ہیں: ہم ایک جنگ میں شریک تھے ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا' لشکر کی جانب سے ایک شخص ہمارے پاس آیا اور وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا' اُس نے ہمارے ایک ساتھی کے ساتھ اپنے گھوڑے کا سودا کیا۔

اس کے بعد راوی نے حضرت ابو برزہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

2774- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

۲۷۷۴-اخرجه البخاري في صحيحه تعليقاً (۶۳/۵) كتاب البيوع: باب اذا اشترى شيئاً فوهب من ساعته ... الحديث (۲۱۱۶) قال: قال الليث: حدثني عبد الرحمن بن خالد عن ابن شهاب: به-قال الحافظ في الفتح: (وصله الاسماعيلي من طريق ابن زنجويه و الرمادي و غيرهما' و ابو نعيم مستخرج يعقوب بن سفيان' كلهم عن ابي صالح كاتب الليث عن الليث: به- وذكر البيهقي ان يحيى بن بكير اخرجه عن الليث عن يونس عن الزهري نحوه' و ليس ذلك بعلة: فقد ذكر الاسماعيلي ايضاً ان ابا صالح اخرجه عن الليث كذلك: فوضح ان لليث فيه شيخين- و قد اخرجه الاسماعيلي ايضاً من طريق ايوب عن سويد عن يونس عن الزهري)- اه-

حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنَّا إِذَا تَبَايَعْنَا كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا بِالْخِيَارِ لَمْ يَتَفَرَّقِ الْمُتَبَايِعَانِ .قَالَ فَبَايَعْتُ أَنَا عُثْمَانَ فَبِعْتُهُ مَالِي بِالْوَادِي بِمَالٍ لَهُ بِخَيْبَرَ قَالَ فَلَمَّا بِعْتُهُ طَفِقْتُ أَنْكُصُ الْقَهْقَرَى خَشْيَةَ أَنْ يُرَادَّنِي عُثْمَانُ الْبَيْعَ قَبْلَ أَنْ أُفَارِقَهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب ہم آپس میں کوئی سودا کیا کرتے تھے تو دونوں فریقوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہوتا تھا جب تک سودا کرنے والے دونوں فریق ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک سودا کیا' میں نے اپنی زمین جو وادی میں موجود تھی' وہ اُن کی زمین جو خیبر میں موجود تھی فروخت کر دی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب میں نے انہیں وہ فروخت کر دی تو اس کے بعد میں اُلٹے قدم تیزی سے واپس ہوا' اس اندیشے کے تحت کہ کہیں میرے اُن سے جدا ہونے سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس سودے کو ختم نہ کر دیں۔

2775- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالاَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا كُلْثُومُ بْنُ جَوْشَنٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الأَمِينُ الْمُسْلِمُ مَعَ الشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .وَقَالَ الْفَضْلُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سچا امانت دار شہداء کے ساتھ ہوگا۔

فضل نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: قیامت کے دن انبیاء صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

2776- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَفْصِ بْنِ شَاهِينَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۲۷۷۵- اخرجه الحاكم في البيوع (۲/ ۶) من طريق محمد بن اسحاق الصغاني' ثنا كثير بن هشام...... به- و قال الحاكم: (كلثوم بصري قليل الحديث' و لم يخرجاه)' تعقبه الذهبي بقول عن كلثوم: (ضعفه ابو حاتم' و سمع هذا منه كثير بن هشام)- و الطبراني في الاوسط (۷۳۹۴) من طريق كثير بن هشام' به- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن ايوب الا كلثوم بن جوشن تفرد به كثير بن هشام)- اه -واخرجه ابن ماجه ايضاً في التجارات (۲/ ۷۲٤) باب: الحث على المكاسب (۲۱۳۹) عن احمد بن سنان' عن كثير بن هشام' به- وقال البوصيري في الزوائد: (في اسناده كلثوم بن جوشن القشيري' و هو ضعيف' و اصل الحديث قد رواه الترمذي من حديث ابي سعيد الخدري)- اه - وله شاهد من حديث ابي سعيد الآتي بعده-

۲۷۷۶- اخرجه الحاكم في البيوع (۲/ ۶) باب: التاجر الصدوق الامين...... من طريق يعلى ابن عبيد به- ووصفه الحاكم بكونه من مراسيل الحسن- و قد اخرجه الترمذي في البيوع (۳/ ۵۱۵) باب: ما جاء في التجار' و تسمية النبي صلى الله عليه وسلم اياهم (۱۲۰۹) و الدارمي في البيوع (۲/ ۲٤۷) باب: في التاجر الصدوق' كلاهما -هناد و الدارمي- قال: حدثنا قبيصة عن سفيان...... به- قال الدارمي: (لا علم لي به ان الحسن سمع من ابي سعيد' و قال: ابو حمزة هذا: هو صاحب ابراهيم' و هو ميمون الاعور)- اه- و قال الترمذي: (حديث حسن لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث الثوري عن ابي حمزة- و ابو حمزة اسمه: عبد الله بن جابر' و هو شيخ بصري- حدثنا سويد بن نصر' اخبرنا عبد الله بن المبارك عن سفيان الثوري عن ابي حمزة بهذا الاسناد نحوه)- اه-

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

2777- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِى الرِّجَالِ حَدَّثَنَا اَبُوْ فَرْوَةَ يَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ الرَّبَعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ ثَمَنُ الْخَمْرِ حَرَامٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ حَرَامٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ حَرَامٌ وَاِنْ اَتَاكَ صَاحِبُ الْكَلْبِ يَلْتَمِسُ ثَمَنَهُ فَامْلَاْ يَدَيْهِ تُرَابًا وَالْكُوبَةُ حَرَامٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ حَرَامٌ وَالْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ روایت نقل کرتے ہیں: شراب کی قیمت حرام ہے فاحشہ عورت کی کمائی حرام ہے کتے کی قیمت حرام ہے اگر کتے کا مالک تمہارے پاس آئے اور اپنے کتے کی قیمت کا طلبگار ہو تو تم اس کے دونوں ہاتھ مٹی سے بھر دو اور اگر کتے کا مالک تمہارے پاس آئے اور اپنے کتے کی قیمت مانگے تو تم اس کے دونوں ہاتھ مٹی سے بھر دو۔ چوسر حرام ہے کتے کی قیمت حرام ہے جوا حرام ہے کتے کی قیمت حرام ہے نشہ آور چیز حرام ہے شراب حرام ہے۔

2778- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ- يَعْنِى الْحَذَّاءَ- عَنْ بَرَكَةَ اَبِى الْوَلِيْدِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا حَرَّمَ شَيْئًا حَرَّمَ ثَمَنَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو حرام قرار دے (تو اس کا مطلب یہ ہے) اس نے اس چیز کی قیمت کو بھی حرام قرار دیدیا۔

2779- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُخْتٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ الْخَمْرَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْخِنْزِيرَ وَثَمَنَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے۔ مردار اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے۔ خنزیر اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے۔

2777- اخرجه احمد في مسنده (۱/۲۸۹) و في (الاشربة) (۱۴) و البيهقي في الكبرى (۱۰/۲۲۱) من طريق عبيد الله به-واخرجه الطبراني في الكبير (۱۲۵۹۸) (۱۲۵۹۹) و البيهقي في الكبرى (۸/۳۰۳) من طريق عثمان بن عمر الضبي عن عبد الله بن رجاء عن اسرائيل عن علي بن بذيمة حدثنا قيس بن حبتر به-واخرجه احمد (۱/۲۷٤) و ابو داود في الاشربة (۳/۳۳۰) باب: في الاوعية (۳۶۹۶) و البيهقي في الكبرى (۱۰/۲۲۱) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (٤/۲۲۳) و ابو يعلى في (مسنده) (۲۷۲۹) و عنه ابن حبان في الاشربة من صحيحه (۵۳۶۵) كلهم من طريق محمد بن عبد الله الاسدي حدثنا سفيان عن علي بن بذيمة به-

2778- اخرجه احمد (۲/۲٤۷، ۲۹۳) و البخاري في التاريخ الكبير (۲/۱٤۷- تعليقاً) و ابو داود في البيوع (۲/۳۰۲) باب: في ثمن الخمر و الميتة (۳٤۸۸) و البيهقي في البيوع (٦/۱۳) باب: تحريم بيع ما يكون نجساً لا يحل اكله و الطبراني في الكبير (۱۲۸۸۷) و ابن حبان في صحيحه (٤۹۳۸) كلهم من طريق خالد الحذاء به- و قال الهيثمي في (المجمع) (٤/۹۳): (ورجاله ثقات)- اه-

2779- اخرجه ابو داود في سننه في البيوع (۳/۲۷۷) باب: في ثمن الخمر والميتة (۳٤۸۵) حدثنا احمد بن صالح به- و اخرجه الطبراني في الاوسط (۱۱٦) من طريق ابن وهب به-وقال الطبراني: (لم يروه عن ابي الزناد الا عبد الوهاب بن بخت ولا عن عبد الوهاب الا معاوية بن صالح تفرد به: ابن وهب)- اه-

2780- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُنَادِیْ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا اَبُو مَالِكٍ النَّخَعِیُّ عَنِ الْمُهَاجِرِ اَبِی الْحَسَنِ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِیِّ عَنِ النَّبِیِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ اِنَّهُ لَا يَحِلُّ ثَمَنُ شَیْءٍ لَا يَحِلُّ اَكْلُهُ وَشُرْبُهُ .

☆☆ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کسی بھی ایسی چیز کی قیمت لینا جائز نہیں ہے جس کو کھانا یا پینا جائز نہیں ہے۔

2781- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِیُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ مُنْقِذٍ مَوْلٰى سُرَاقَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لِعُثْمَانَ اِذَا ابْتَعْتَ فَاكْتَلْ وَاِذَا بِعْتَ فَكِلْ .

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب تم کوئی چیز خریدو تو اسے ماپ لو اور جب فروخت کرو تو اسے ماپ کر دو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ منقذ بن قیس مصری مولی ابن سراقہ، مقبول یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تھذیب (۶۸۰۲)، تقریب التھذیب (۶۹۶۲)۔

2782- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ

۲۷۸۰- في اسناده ابو مالك النخعي: و هو عبد الملك بن الحسين' قال الحافظ في التقريب (۴۶۹/۲): متروك-

۲۷۸۱- علقه البخاري في البيوع (۴۰۳/۴) باب: الكيل على البائع و المعطي' قال: (ويذكر عن عثمان -رضي الله عنه- ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له ...... فذكره)-وعلقه البخاري في التاريخ الكبير (۱۸/۸) في ترجمة (منقذ مولى ابن سراقة) فقال: (قاله عبد الله يحيى بن ايوب ......) بهذا الاسناد-قال ابن حجر في (الفتح) (۴۰۴/۴-ط الريان): (ومنقذ مجهول الحال)-ثم قال: (وفيه ابن لهيعة لكنه من قديم حديثه: لان ابن عبد الحكم اورده في (فتوح مصر) من طريق الليث عنه)- اه -وله طريق ثالث ذكره ابن ابي حاتم في (العلل) (۳۸۳/۱-۳۸۴) (۱۱۴۵) من طريق محمد ابن حمير' حدثني الاوزاعي' حدثني ثابت بن ثوبان' حدثني مكحول عن ابي قتادة' قال: كان عثمان يشتري الطعام و يبيعه قبل ان يقبضه' فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ...... الحديث- قال ابو حاتم الرازي: (هذا حديث منكر بهذا الاسناد)-واخرجه عبد الرزاق في البيوع (۳۸/۸-۳۹) باب: النهي عن بيع الطعام حتى يستوفى (۱۴۲۱۳): نحوه عن معمر عن يحيى بن ابي كثير ان عثمان بن عفان ...... فذكره بنحوه-واخرجه البيهقي (۳۱۶/۵) من طريق مطر الوراق عن بعض اصحابه-

۲۷۸۲- اخرجه ابن ماجه في التجارات (۷۵۰/۲) باب: النهي عن بيع الطعام ما لم يقبض (۲۲۲۸) من طريق وكيع عن ابن ابي ليلى' به- قال البوصيري في (الزوائد): (في اسناده محمد ابن عبد الرحمن بن ابي ليلى' ابو عبد الرحمن الانصاري' و هو ضعيف)- اه- واخرجه البيهقي في البيوع (۳۱۶/۵) باب الرجل يبتاع طعاماً كيلاً' فلا يبيعه حتى يكتاله لنفسه-وله شاهد من حديث ابي هريرة' بنحوه- اخرجه البزار (۸۶/۲) (۱۲۶۵)' و البيهقي في البيوع (۳۱۶/۵) من طريق مسلم بن ابي مسلم عن مخلد بن الحسين عن هشام عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة' بنحوه-وقال البيهقي: (غير قوي)- وقال الهيثمي في المجمع (۱۰۱/۴): (وفيه مسلم بن ابي مسلم الجرمي' لم اجد من ترجمه' و بقية رجاله رجال الصحيح)- اه-قلت: و مسلم ترجمه ابن حبان في الثقات' وقال: ربما اخطا-وله شاهد آخر من حديث انس بن مالك' بنحوه- اخرجه ابن عدي في الكامل (۴۲۹/۳-۴۳۰- بتحقيقنا) عن ابن صاعد' ثنا احمد بن بكر البالسي' ثنا خالد بن يزيد العمري' ثنا عبد الله بن عون' عن محمد بن سيرين عن انس' بنحوه-وقال ابن عدي: (وهذا منكر عن ابن عون بهذا الاسناد' لا يرويه غير خالد بن يزيد' و عن خالد احمد بن بكر البالسي' و اخاف ان يكون البلاء من احمد بن بكر لا من خالد: فان احمد ضعيف)- اه- وقال ابن حجر في (التلخيص) (۳۰/۳): (وفي الباب عن انس و ابن عباس' اخرجهما ابن عدي باسانيد ضعيفة جدا)- اه-

قَالُوا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتّٰى يَجْرِىَ فِيْهِ الصَّاعَانِ صَاعُ الْبَائِعِ وَصَاعُ الْمُشْتَرِى.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اناج کو اس وقت تک فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک اس کو دو طرف سے ماپ لیا جائے فروخت کرنے والے کی طرف سے اور خریدنے والے کی طرف سے۔

2783- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا اَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِىْ يَحْيٰى اَنَّ يَعْلَى بْنَ حَكِيْمٍ حَدَّثَهُ اَنَّ يُوْسُفَ بْنَ مَاهَكَ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عِصْمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ رَجُلٌ اَشْتَرِى هٰذِهِ الْبُيُوْعَ فَمَا يَحِلُّ لِىْ مِنْهَا وَمَا يَحْرُمُ عَلَىَّ قَالَ يَا ابْنَ اَخِىْ اِذَا اشْتَرَيْتَ بَيْعًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ .

☆☆ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں خرید وفروخت کرتا ہوں تو کون سا کام میرے لیے حلال ہے اور کون سا کام میرے لیے حرام ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بھتیجے! تم کوئی چیز خریدو اور اسے اس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک اس پر تمہارا اپنا قبضہ نہ ہو جائے۔

2784- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ وَّعَلِىُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جَرِيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ وَقَالَ فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور صحابی سے منقول ہے: جب کوئی چیز تو لو تو اسے اس وقت تک آگے فروخت نہ کرو جب تک ماپ نہ لو۔

2785- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ حَكِيْمٍ اَنَّ يُوْسُفَ بْنَ مَاهَكَ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عِصْمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ

۲۷۸۳- اخرجه ابن الجارود في المنتقى (٦٠٢)' و ابن حبان (٤٩٨٣) من طريق حبان بن هلال' به- و اخرجه النسائي في الكبرى- كما في التحفة (٧٦/٣)' و احمد (٤٠٢/٣)' و الطيالسي (١٣١٨)' و عبد الرزاق (١٤٢١٤)' و الطحاوي في المعاني (٤١/٤)' و البيهقي (٣١٣/٥)' و ابن الجارود (٦٠٢)' من طرق عن يحيى بن ابي كثير' به-قال البيهقي: (اسناد متصل)' و كذلك اخرجه همام بن يحيى و ابان العطار عن يحيى بن ابي كثير' به- و اخرجه عبد الرزاق (١٤٢١٣) عن معمر عن ايوب عن يوسف بن ماهك عن رجل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لحكيم بن حزام--- و اخرجه ابو داود في البيوع (٨٦٨/٣-٨٦٩) باب: في الرجل يبيع ما ليس عنده' و الترمذي في البيوع (٥٣٤/٣) باب كراهية بيع ما ليس عندك (١٢٣٢)' و النسائي في البيوع (٢٨٩/٧) باب: بيع ما ليس عند البائع' و في الكبرى- كما في التحفة (٧٩/٣)' و ابن ماجه في التجارات (٧٣٧/٢) باب: النهي عن بيع ما ليس عندك (٢١٨٧)' والشافعي (١٤٣/٢)' و احمد ٣/٤٠٢' ٤٣٤' من طرق عن يوسف بن ماهك عن حكيم' لم يذكر (عبد الله بن عصمة) في اسناده-و حسنه الترمذي' وقال ابن حبان: (لهذا الخبر مشهور عن يوسف بن ماهك عن حكيم بن حزام' ليس فيه ذكر عبدالله بن عصمة' و لهذا خبر غريب)-واخرجه النسائي في البيوع (٢٧٦/٧) باب بيع الطعام قبل ان يستوفى' والشافعي ٢/١٤٣' و احمد (٤٠٣/٣)' و الطحاوي في المعاني (٣٨/٤) منطريق ابن جريج' اخبرني عطاء عن عبد الله بن عصمة عن حكيم بن حزام' به-و اخرجه الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير' حدثني يعلى بن حكيم بن حزام ان اباه سال النبي صلى الله عليه وسلم --- اخرجه الطحاوي في (المعاني) (٤١/٤)- و اخرجه ابن جريج: اخبرني عطاء عن صفوان ابن موهب انه اخبره عن عبد الله بن محمد بن صيفي عن حكيم بن حزام' به- اخرجه النسائي في البيوع (٢٨٦/٧) باب: بيع الطعام قبل ان يستوفى- و اخرجه عبد العزيز بن رفيع عن عطاء بن ابي رباح عن حكيم بن حزام' به- اخرجه النسائي في البيوع (٢٨٦/٧) باب: بيع الطعام قبل ان يستوفى-

حَكِيمَ بْنَ حِزَامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لَهُ اِذَا ابْتَعْتَ بَيْعًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهُ.

☆☆ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم کوئی چیز خریدو اور اسے تب تک آگے فروخت نہ کرو جب تک تم اس کا ماپ نہ لے لو۔

2786- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ عَنْ شَيْخٍ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَعْطَاهُ دِيْنَارًا يَشْتَرِي بِهِ اُضْحِيَةً فَاشْتَرٰى اُضْحِيَةً بِدِيْنَارٍ فَبَاعَهَا بِدِيْنَارَيْنِ ثُمَّ اشْتَرٰى اُضْحِيَةً بِدِيْنَارٍ وَّجَاءَهُ بِدِيْنَارٍ وَّاُضْحِيَةٍ فَتَصَدَّقَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِالدِّيْنَارِ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ.

☆☆ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ان کو ایک دینار عطاء کیا اور فرمایا کہ اس سے قربانی کا جانور خرید لو تو انہوں نے ایک دینار کے عوض میں قربانی کا جانور خرید لیا' جب اسے دو دینار قیمت میں فروخت کر دیا' پھر ایک دینار کے عوض میں قربانی کا جانور خرید لیا اور وہ پھر ایک دینار اور قربانی کا جانور لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ایک دینار کو صدقہ کر دیا اور ان کے لیے برکت کی دعا کی۔

2787- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيْتِ عَنْ اَبِي لَبِيْدٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ اَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَقِيَ جَلَبًا فَاَعْطَاهُ دِيْنَارًا فَقَالَ اشْتَرِ لَنَا شَاةً. قَالَ فَانْطَلَقَ فَاشْتَرٰى شَاتَيْنِ بِدِيْنَارٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَبَاعَهُ شَاةً بِدِيْنَارٍ قَالَ فَجَآءَ اِلَى النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِشَاةٍ وَّدِيْنَارٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بَارَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ فِيْ صَفْقَةِ يَمِيْنِكَ. قَالَ فَاِنِّيْ كُنْتُ لَاَقُوْمُ بِالْكُنَاسَةِ فَمَا اَبْرَحُ حَتّٰى اَرْبَحَ اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا.

۲۷۸۶- اخرجه ابو داود في البيوع (۳۳۸٦) باب: في المضارب يخالف' قال: حدثنا محمد بن كثير العبدي قال: اخبرنا سفيان' به- واخرجه الترمذي في سننه (۵۱۹/۳) كتاب البيوع' باب (۳٤)' الحديث (۱۲۵۷): حدثنا ابو كريب' حدثنا ابو بكر بن عياش عن ابي الحصين عن حبيب بن ابي ثابت عن حكيم بن حزام' به- قال الترمذي: حديث حكيم بن حزام لا نعرفه الا من هذا الوجه- و حبيب بن ابي ثابت لم يسمع عندي من حكيم بن حزام)- اه -قلت: في اسناد المصنف و ابي داود جهالة الراوي عن حكيم' و في اسناد الترمذي انقطاع بين حبيب بن ابي ثابت و حكيم بن حزام-

۲۷۸۷- اخرجه ابو داود في البيوع (۲۵۳/۳- ۲۵٤) باب: في المضارب يخالف (۳۳۸۵)' و الترمذي في البيوع (۵۵۹/۳) باب رقم (۳٤) الحديث رقم (۱۲۵۸)' و ابن ماجه في الصدقات (۸۰۳/۲) باب: الامين يتجر فيه فيربح (۲٤۰۲) من طريق سعيد بن زيد' به-وعندهم (الزبير بن خريت) بالخاء المعجمة و آخره مثناة فوقية' و عند الدارقطني هنا: (الزبير ابن حريث) بالحاء المهملة و آخره مثلثة مصغرا- و هكذا اخرجه الطيالسي: ثنا جرير بن حازم' ثنا الزبير بن حريث الازدي' ثنا نعيم بن ابي هند عن عروة بن الجعد' به- كذا في اسد الغابة لابن الاثير -واخرجه الترمذي (۱۲۵۸) من وجه آخر عن الزبير' به- و اخرجه البخاري في المناقب (۷۳۱/٦) باب رقم (۲۸) الحديث (۳٦٤۲): حدثنا علي بن عبد الله' اخبرنا سفيان' حدثنا شبيب بن غرقدة سمعت الحي يتحدثون عن عروة ...... بنحوه -واخرجه ابو داود في البيوع (۲۵۳/۳) باب: في المضارب يخالف (۳۳۸٤): حدثنا مسدد' ثنا سفيان' به- و اخرجه ابن ماجه في الصدقات (۸۰۳/۲) باب: الامين يتجر فيه فيربح (۲٤۰۲): حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة عن سفيان بن عيينة عن شبيب عن عروة' به ولم يذكر بنحوها اصلا- وله شاهد من حديث حكيم بن حزام' بنحوه' تقدم في الحديث السابق-

☆☆ عروہ بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو سوداگروں کے قافلے کے بارے میں پتا چلا تو انہوں نے ایک صحابی کو ایک دینار دیا اور حکم دیا کہ اس سے میرے لیے ایک بکری خرید کر لاؤ' تو وہ چلے گئے اور ایک دینار کے عوض میں دو بکریاں خرید لائے' پھر ان کو ایک شخص ملا تو انہوں نے ایک دینار کے بدلے میں ان سے ایک بکری خرید لی۔ راوی کہتے ہیں: وہ پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک دینار اور ایک بکری لے کر حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سودے میں برکت ڈالے۔

راوی کہتے ہیں: (یہ صورت حال ہوتی کہ) میں کوفہ کے ایک بازار میں کھڑا ہوتا تھا اور چالیس ہزار تک کما لیا کرتا تھا۔

2788- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ عَنْ اَبِى لَبِيدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ قَالَ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- جَلَبٌ فَاَعْطَانِى دِينَارًا وَقَالَ اَىْ عُرْوَةُ ائْتِ الْجَلَبَ فَاشْتَرِ لَنَا شَاةً بِهٰذَا الدِّينَارِ . فَاَتَيْتُ الْجَلَبَ فَسَاوَمْتُ فَاشْتَرَيْتُ شَاتَيْنِ بِدِينَارٍ فَجِئْتُ اَسُوقُهُمَا - اَوْ قَالَ اَقُودُهُمَا - فَلَقِيَنِى رَجُلٌ فِى الطَّرِيقِ فَسَاوَمَنِى فَبِعْتُ اِحْدَى الشَّاتَيْنِ بِدِينَارٍ وَّجِئْتُ بِالشَّاةِ وَبِدِينَارٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ الشَّاةُ وَهٰذَا دِينَارُكُمْ .قَالَ صَنَعْتَ كَيْفَ .فَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيثَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُ فِى صَفْقَةِ يَمِينِهِ .قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُنِى اَقِفُ فِى كُنَاسَةِ الْكُوفَةِ فَاَرْبَحُ اَرْبَعِينَ اَلْفًا قَبْلَ اَنْ اَصِلَ اِلَى اَهْلِى .

☆☆ حضرت عروہ بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو سوداگروں کے قافلے کے بارے میں پتہ چلا تو آپ ﷺ نے مجھے ایک دینار دیا' آپ ﷺ نے فرمایا: اے عروہ! ان سوداگروں کے پاس جاؤ اور ان سے ایک دینار کی قیمت میں ایک بکری لے آؤ۔ راوی کہتے ہیں: میں ان سوداگروں کے پاس گیا اور ایک دینار کے عوض میں دو بکریاں خرید لیں' پھر میں انہیں ہانک کر لا رہا تھا (چلا کر لا رہا تھا) تو راستے میں ایک شخص مجھے ملا' اس نے مجھ سے سودا کیا تو میں نے ان دو میں سے ایک بکری کو ایک دینار میں فروخت کر دیا' پھر میں ایک بکری اور ایک دینار کو لے آیا اور رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ یارسول اللہ! یہ آپ کی بکری ہے اور یہ آپ کا دینار ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے یہ کیا کیا ہے؟ تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو پورا واقعہ سنایا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! اس کے سودے میں برکت دے!

راوی کہتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے: میں کوفہ کے بازار میں کھڑا ہوتا اور اپنے گھر میں واپس آنے سے پہلے چالیس ہزار کما لیتا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زبیر بن خریت بصری اخو حریش بن خریت' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۱۹۴۶)، تقریب التہذیب (۲۰۰۴)۔

2789- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِمْلَاءً مِنْ لَفْظِهِ حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ اَبُوْ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ بَيْعِ الْمُزَايَدَةِ وَلَايَبِيْعُ اَحَدُكُمْ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ اِلَّا الْغَنَائِمَ وَالْمَوَارِيْثَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزایدہ سے منع کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بھی اپنے بھائی کے سودے سے سودا نہ کرے البتہ مالِ غنیمت اور وراثت میں ایسا کیا ہے۔

2790- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنِىْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُمَرُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ شَهْرٌ كَانَ تَاجِرًا وَهُوَ يَسْاَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ بَيْعِ الْمُزَايَدَةِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَنْ يَّبِيْعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى بَيْعِ اَحَدٍ حَتّٰى يَذَرَ اِلَّا الْغَنَائِمَ وَالْمَوَارِيْثَ.

☆☆ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: میں نے ایک آدمی کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے ان کا نام شہر تھا وہ تاجر تھا انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیع مزایدہ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے (یہ اُس وقت تک نہیں کرسکتا) جب تک کوئی دوسرا شخص اُسے چھوڑ نہیں دیتا البتہ مالِ غنیمت کا اور وراثت کا حکم مختلف ہے۔

2791- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيْلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِىُّ حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِىُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

2792- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ابْتَعْتُ زَيْتًا بِالسُّوْقِ فَقَامَ اِلَىَّ رَجُلٌ فَاَرْبَحَنِىْ حَتّٰى رَضِيْتُ- قَالَ- فَلَمَّا اَخَذْتُ بِيَدِهٖ لِاَضْرِبَ عَلَيْهَا اَخَذَ بِذِرَاعِىْ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِىْ فَاَمْسَكَ يَدِىْ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ لَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَحُوْزَهُ اِلٰى بَيْتِكَ فَاِنَّ النَّبِىَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ.

۲۷۸۹- اخرجه احمد في مسنده (۷۱/۲): حدثنا حسن حدثنا ابن لهيعة حدثنا عبد الله ابن ابي جعفر عن زيد بن اسلم قال: سمعت رجلاً سال عبد الله بن عمر عن بيع المزايدة؟ فقال ابن عمر...... فذكره باللفظ الذي سياتي بعد هذا- و في اسناده ابن لهيعة و هو ضعيف كما تقدم مراراً لكن تابعه عمر بن مالك كما سياتي في الحديث التالي-

۲۷۹۰- اخرجه ابن الجارود في المنتقى (۵۷۰): حدثنا محمد بن عبد الله بن عبد الحكم به-واخرجه ايضاً البيهقي (۳۴۴/۵) من طريق ابي العباس الاصم عن ابن عبد الحكم به- و اسناده صحيح رجاله ثقات-

۲۷۹۱- في اسناده محمد بن عمر الواقدي متروك و اسامة بن زيد الليثي ضعيف و تقدم قريباً باسناده صحيح-

۲۷۹۲- كذا اخرجه هنا من طريق جرير بن حازم عن ابي الزناد به- و جرير بن حازم ثقة فيه كلام خفيف فالاسناد حسن و قد تابعه اسحاق بن حازم و هو صدوق تكلم فيه للقدر كما قال الحافظ في التقريب (۲۵۱)- لكن في الطريق اليه محمد بن عمر الواقدي و هو متروك-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے بازار میں زیتون کا تیل خریدا' ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھے زیادہ منافع دینے کا کہا' اتنا جس سے میں راضی ہوگیا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب میں نے سودا کرنے کے لیے اس کے ہاتھ کو تھامنا چاہا تو ایک شخص نے پیچھے سے میرے بازو کو پکڑلیا اور ہاتھ تھام لیا' میں نے مڑ کے دیکھا تو وہ حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ تھے' انہوں نے فرمایا کہ تم اسے فروخت مت کرو' جب تک تم اسے گھر نہیں لے جاتے' کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کرنے سے منع کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبید بن حنین، مدنی، ابوعبداللہ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔قلیل حدیث، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 105ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب (۴۳۹۹)۔

2793- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَحْوَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2794- حَدَّثَنَا اَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ابْتَعْتُ زَيْتًا فِي السُّوقِ فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهُ لَقِيَنِي رَجُلٌ فَاَعْطَانِي بِهِ رِبْحًا حَسَنًا فَاَرَدْتُ اَنْ اَضْرِبَ عَلٰى يَدِهِ فَاَخَذَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي بِذِرَاعِي فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَيْثُ ابْتَعْتَهُ حَتّٰى تَحُوزَهُ اِلٰى رَحْلِكَ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهٰى اَنْ تُبَاعَ السِّلَعُ حَيْثُ تُبْتَاعُ حَتّٰى تَحُوزَهَا التُّجَّارُ اِلٰى رِحَالِهِمْ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے بازار سے زیتون کا تیل خریدا' جب میں نے سودا پکا کرلیا تو ایک شخص مجھ سے ملا' اُس نے مجھے اس کا زیادہ منافع دینے کی پیش کش کی' میں نے اُس کے ہاتھ پر ہاتھ مارنے کا ارادہ کیا تو پیچھے سے کسی نے میرا بازو پکڑ لیا' میں نے مڑکر دیکھا تو وہ حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ تھے' انہوں نے فرمایا: تم اسے اُس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک تم اسے خرید کر اپنی جگہ پر نہیں لے جاتے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات سے منع کیا ہے: سودے کو اسی جگہ پر فروخت کیا جائے جہاں سے خریدا گیا تھا' ایسا اُس وقت تک نہیں ہوسکتا' جب تک تجارت کرنے والا شخص اُسے اپنی جگہ پر

٢٧٩٣- فيه الواقدي' وهو متروك- وقد تقدم الكلام عليه مرارا-

٢٧٩٤- اخرجه ابو داود في البيوع (٣٤٩٩) باب: في بيع الطعام قبل ان يستوفى- من طريق محمد بن عوف الطائي' حدثنا احمد بن خالد الوهبي' به- واخرجه ايضاً الحاكم في المستدرك (٢/ ٤٠)' و من طريقه البيهقي في سننه (٥/ ٣١٤) كتاب البيوع' باب قبض ما ابتاعه جزافاً بالنقد...... كلاهما من طريق ابي زرعة الدمشقي' ثنا احمد بن خالد' به-واخرجه-ايضاً-احمد في مسنده (٥/ ١٩١)' قال: حدثنا يعقوب بن ابراهيم عن ابيه عن ابن اسحاق' به-واخرجه ابن حبان في صحيحه (٤٩٨٤) منطريق يعقوب بن ابراهيم عن ابيه' مثل اسناد احمد- واسناده قوي رجاله ثقات غير محمد بن اسحاق' فانه صدوق ولا ضرر من تدليسه: فقد صرح بالتحديث عند ابن حبان- قال الزيلعي في نصب الراية (٤/ ٣٢): (وقال في (التنقيح) سنده جيد: فان ابن اسحاق صرح فيه بالتحديث)- اه-

نہیں لے جاتا۔

2795- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ صُرَدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ بَيْعِ الشَّجَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهُ .

☆☆ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کے پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ استعمال کے قابل نہیں ہو جاتا۔

2796- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ السَّلاَمِ أَبُو الرَّدَّادِ حَدَّثَنَا وَهْبُ اللَّهِ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَصْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالاَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الزِّنَادِ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلاَحُهُ وَمَا ذُكِرَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ الثَّمَرَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلاَحُهَا فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ قَدْ أَصَابَ الثِّمَارَ الدَّمَانُ وَأَصَابَهُ قُشَامٌ وَأَصَابَهُ مُرَاضٌ- عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا- فَلَمَّا كَثُرَتْ خُصُومَتُهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا أَمَّا لاَ فَلاَ تَبَتَاعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا . لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَاخْتِلاَفِهِمْ وَاللَّفْظُ لِعَنْبَسَةَ وَقَالَ أَبُو الرَّدَّادِ أَصَابَ الثَّمَرَ مُرَاقٌ وَأَصَابَهُ قُشَامٌ.

☆☆ یونس بیان کرتے ہیں: میں نے شیخ ابوزناد سے پھل کے پکنے سے پہلے اُسے فروخت کرنے کے بارے میں مذکور

۲۷۹۵- ضرار بن صرد له اوهام، و شيخه موسى بن عثمان تركه ابو حاتم، و قال ابن عدي: حديثه ليس بالمحفوظ، و كلاهما رمي بالتشيع و الآخر منهما اسوا من الاول -و للحديث شاهد بنحوه عن انس بن مالك- اخرجه البخاري في البيوع (٣٩٨/٤) باب: اذا باع الثمار قبل ان يبدو صلاحها (٢١٩٨)، و مسلم في المساقاة (١١٩٠/٣) باب: وضع الجوائح (١٥٥٥)، و النسائي في البيوع (٢٦٤/٧) باب: شراء الثمار حتى يبدو صلاحها، و الطحاوي في المعاني (٢٤/٤)، و البيهقي في الكبرى (٣٠٠/٥) من طريق حميد عن انس بنحو -وله شاهد آخر عن ابن عمر اخرجه مسلم في البيوع (١١٦٥/٣) باب: النهي عن بيع الثمار قبل بدو صلاحها بغير شرط القطع (١٥٣٥)، و ابو داود في البيوع (٦٦٥/٢) باب: في بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها (٣٣٦٨)، و الترمذي في البيوع (٥٢٩/٣) باب: كراهية بيع الثمرة حتى يبدو صلاحها (١٢٢٧)، و النسائي في البيوع (٢٧٠/٧-٢٧١) باب: بيع السنبل حتى يبيض، و البيهقي (٣٠٢/٥) -وله شاهد ثالث من الحديث الآتي عقبه- و له شاهد رابع من حديث جابر: اخرجه البخاري في البيوع (٣٨٧/٤) باب: بيع الثمر على رءوس النخل (٢١٨٩)، و مسلم في البيوع (١١٧٤/٣) باب: النهي عن المحاقلة و المزابنة (١٥٣٦)-

۲۷۹٦- اخرجه ابو داود في سننه (٢٥٣/٣) كتاب البيوع، باب في بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها، الحديث (٣٣٧٢)، و من طريقه اخرجه الدارقطني هنا- و اخرجه البيهقي (٣٠١/٥) كتاب البيوع، باب الوقت الذي يحل فيه بيع الثمار من طريق محمد بن عبد الحكم، ثنا ابو زرعة و هب الله بن راشد به -و الحديث علقه البخاري في صحيحه (٤٦٨/٥) كتاب البيوع، باب بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها الحديث (٢١٩٣)- قال: وقال الليث عن ابي الزناد فذكره -واخرجه احمد (١٨٥/٥) من طريق الزهري عن خارجة بن زيد بن ثابت عن ابيه -واخرجه احمد (١٩٠/٥) من طريق ابن ابي الزناد عن ابيه عن خارجة به -قال ابن حجر في الفتح (٤٣٩/٥): لم اره موصولا من طريق الليث، و قد اخرجه سعيد بن منصور عن ابي الزناد عن ابيه نحو حديث الليث، و لكن بالاسناد الثاني دون الاول- و اخرجه ابن داود و الطحاوي من طريق يونس بن يزيد عن ابي الزناد بالاسناد الاول دون الثاني- و اخرجه البيهقي من طريق يونس بالاسنادين معا' اهـ

روایات کے بارے میں دریافت کیا' عروہ بن زبیر' حضرت سہل بن حثمہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کا یہ بیان نقل کیا ہے: پہلے لوگ پھل کے پکنے سے پہلے اُس کا سودا کرلیا کرتے تھے' جب پھل کے کاٹنے کا وقت آتا اور تقاضا کرنے والے آجاتے تو خریدار یہ کہتا: پھل کو فلاں بیماری لاحق ہوگئی ہے' یہ خراب ہوگیا ہے' اس طرح کی چیزوں کے ذریعے اُن کے درمیان جھگڑا ہو جاتا' جب نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس طرح کے مقدمات بکثرت پیش ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو مشورہ دیتے ہوئے فرمایا: پھل کو اُس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک وہ پک نہیں جاتا' نبی اکرم ﷺ نے ایسا اس لیے کیا تھا کیونکہ اختلافات اور مقدمات زیادہ ہوگئے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ ابوردادنامی راوی کے ہیں۔ شیخ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ الفاظ کہ پھل کو مرض لاحق ہوگیا ہے' قشام لاحق ہوگیا۔

...—...—...

پھل کے پک جانے سے پہلے اسے فروخت کرنے کی تین صورتیں

شیخ ابن قدامہ حنبلی تحریر کرتے ہیں:

پھل کے پک جانے سے پہلے اسے فروخت کرنے کی تین صورتیں ہیں۔

کوئی شخص درخت پر لگے ہوئے پھلوں کا سودا کردے اور یہ شرط عائد کرے کہ وہ پھل درخت پر ہی لگے رہیں گے۔ اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ باطل ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے پھل کے تیار ہوجانے سے پہلے انہیں فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو اس سے منع کیا ہے اور یہ چیز اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ جس چیز سے منع کیا گیا ہے وہ ممنوع ہو (یا فاسد ہو)۔

کوئی شخص اس شرط پر پھلوں کا سودا کرتا ہے کہ وہ ان پھلوں کو فوراً توڑ لے گا' اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ سودا درست ہے کیونکہ اس سودے کو ممنوع قرار دینے کی وجہ یہ تھی کہ اگر وہ پھل درخت پر لگے رہیں اور اس دوران ان پر کوئی قدرتی آفت لاحق ہوجائے جس کے نتیجے میں وہ ضائع ہوجائیں (تو یہ خریدار کا نقصان ہے) تو جب انہیں فوراً توڑ لیا جائے گا تو اب یہ خطرہ باقی نہیں رہے گا۔ اس کی دلیل یہ ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پھلوں کے تیار ہوجانے سے پہلے انہیں فروخت کرنے سے منع کیا ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ ان پھلوں کو روک لے (یعنی انہیں کوئی نقصان پہنچ جائے) تو تم کس بنیاد پر اپنے بھائی کا مال حاصل کروگے؟

کیونکہ توڑ لیے جانے کی وجہ سے پھل آفت سے محفوظ ہوجاتے ہیں' اس لیے یہ سودا درست ہوگا۔

خریدنے والا شخص پھلوں کا مطلق طور پر سودا کرلے' نہ تو وہ یہ شرط عائد کرے کہ وہ پھلوں کو توڑے گا اور نہ ہی یہ شرط عائد کرے کہ وہ اس کو باقی رہنے دے گا۔ امام احمد بن حنبل' امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ کے نزدیک یہ باطل ہے جبکہ امام ابوحنیفہ نے اسے جائز قرار دیا ہے کیونکہ جب آپ اس عقد کو مطلق رکھیں گے تو اس کا بنیادی تقاضا یہ ہوگا کہ ان پھلوں کو فوراً توڑا جاسکے

ہے تو جس طرح پھل کو توڑنے کی شرط پر سودا کرنا جائز ہے اسی طرح مطلق عقد بھی جائز ہونا چاہیے۔

(ابن قدامہ کہتے ہیں:) ہماری دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ آپ نے پھلوں کے تیار ہو جانے سے پہلے ان کو فروخت کرنے سے مطلق طور پر منع کیا ہے اور یہ مذکورہ بالا صورت بھی اس میں شامل ہوگی۔

2797- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عِيْسَى بْنِ عَبْدَكٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لاَ رِبًا اِلَّا فِىْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ اَوْ مِمَّا يُكَالُ وَيُوزَنُ وَيُؤْكَلُ وَيُشْرَبُ . قَالَ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ هٰذَا مُرْسَلٌ وَّوَهِمَ الْمُبَارَكُ عَلٰى مَالِكٍ بِرَفْعِهِ اِلَى النَّبِىِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَاِنَّمَا هُوَ مِنْ قَوْلِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلٌ .

☆☆ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سود صرف سونے، چاندی، ماپی جانے والی، وزن کی جانے والی، کھائی جانے والی اور پی جانے والی چیزوں میں ہوتا ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے اور شیخ مبارک نامی راوی نے اسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر جو نقل کیا ہے اس میں انہیں وہم ہوا ہے یہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا قول ہے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد بن عثمان دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۶)۔

2798- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِىُّ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الْحَضْرَمِىُّ حَدَّثَنِىْ عُمَرُ بْنُ فَرُّوْخَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتّٰى تَبَيَّنَ صَلاَحُهَا اَوْ يُبَاعَ صُوْفٌ عَلٰى ظَهْرٍ اَوْ لَبَنٌ فِىْ ضَرْعٍ اَوْ سَمْنٌ فِىْ لَبَنٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: پھل کو فروخت

---

۱ المغنی از شیخ موفق الدین ابن قدامہ حنبلی

۲۷۹۷- قال الزيلعي في نصب الراية (۴/۳۷): قال ابن القطان: المبارك بن مجاهد ضعيف، و مع ضعفه فقد انفرد عن مالك برفعه، النسائي رووه عنده موقوفاً- و قال عبد الحق: هكذا اخرجه المبارك بن مجاهد، ووهم على مالك في رفعه: انما هو قول سعيد- واخرجه مالك في الموطا (۲/۶۳۵) (۳۷)، و عنه عبد الرزاق في البيوع (۸/۲۱) باب: بيع الحيوان بالحيوان (۱۴۱۳۹) عن ابي الزناد ابن المسيب من قوله- و اخرجه البيهقي في الكبرى (۵/۲۸۶) من طريق الزهري عن سعيد بن المسيب من قوله، و هكذا اخرجه وهب عن اسامة بن زيد عن ابن المسيب من قوله مختصراً: كما في العلل لابن ابي حاتم (۲/۲۰۹) (۲۱۱۷)- و اخرجه ايوب بن سويد اسامة عن ابن المسيب عن سراقة بن مالك مرفوعاً بنحوه، و اعله ابو حاتم الرازي، و احمد عن ابن معين انه سئل عن ايوب ابن سويد فقال: ليس بشيء- قال: و سعيد بن المسيب عن سراقة لا يجيء، و هذا الحديث موضوع بابه حديث الوالدي-

جائے جب تک وہ استعمال کے قابل نہیں ہو جاتا' آپ ﷺ نے (جانور کی) پشت پر موجود اُون کو اور تھن میں موجود دودھ کو اور دودھ میں موجود گھی کو (فروخت کرنے) سے بھی منع کیا ہے۔

2799 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَتَبَيَّنَ تَبْيَضُّ أَوْ تَحْمَرُّ وَنَهَى عَنْ بَيْعِ اللَّبَنِ فِي ضُرُوعِهَا وَالصُّوفِ عَلَى ظُهُورِهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پھلوں کو پک جانے سے پہلے فروخت کرنے سے منع کیا ہے' جب تک یہ بات واضح نہیں ہو جاتی کہ وہ پھل سفید ہوگا یا سرخ ہوگا' آپ ﷺ نے تھن میں موجود دودھ کو فروخت کرنے' (اور جانور کی پشت پر موجود) اُون کو بھی فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

2800 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَنْ يُبَاعَ ثَمَرٌ حَتَّى يُطْعَمَ أَوْ صُوفٌ عَلَى ظَهْرٍ أَوْ لَبَنٌ فِي ضَرْعٍ أَوْ سَمْنٌ فِي لَبَنٍ .أَرْسَلَهُ وَكِيعٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ فَرُّوخَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' جب تک وہ کھانے کے قابل نہیں ہو جاتا' آپ ﷺ نے (جانور کی) پشت پر موجود اُون کو تھن میں موجود دودھ کو اور دودھ میں موجود گھی کو بھی فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

وکیع نامی راوی نے عمر بن فروخ نامی راوی کے حوالے سے اسے مرسل روایت کے مطابق نقل کیے ہے۔

۲۷۹۸- اخرجه البيهقي في الكبرى (۳۴۰/۵) كتاب البيوع' باب ما جاء في النهي عن بيع الصوف من طريق يعقوب بن اسحاق' ثنا عمرو بن فروخ' به-وقال: (تفرد برفعه عمرو بن فروخ' و ليس بالقوي' و قد ارسله عن وكيع' و اخرجه غيره موقوفاً)- اه- وقد تعقب ابن التركماني البيهقي في تضعيف عمرو بن فروخ-واخرجه الشافعي في مسنده (۱۴۹/۲)' ومن طريقه البيهقي في الكبرى (۳۰۲/۵)' و المعرفة (۷۵/۸) عن ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن طاؤد عن ابن عباس' بنحوه-و اخرجه عبد الرزاق (۶۲/۸) باب: بيع الثمرة حتى يبدو صلاحها (۱۴۳۱۸): اخبرنا ابن عيينة......به- و اخرجه ابن حبان (۴۹۸۸) من طريق مسدد عن سفيان عن عمرو......به- وروى الشافعي في مسنده (۱۵۰/۲)' و من طريقه البيهقي في المعرفة (۷۵/۸) (۱۱۱۶۹)' اخبرنا سفيان عن عمرو بن دينار عن ابي معبد عن ابن عباس: انه كان يبيع الثمر من غلامه قبل ان يطعم: و كان لا يرى بينه و بين غلامه ربا-وهذا يخالف روايته: لكن لعل ابن عباس- رضي الله عنه- كان يتجوز فيما بينه و بين غلامه تفضلاً منه على غلامه-و الحديث ذكره موصولاً المزي في تحفة الاشراف (۱۶۶/۵) (۶۲۰۹) قال: (اخرجه حفص ابن عمر الحوضي عن عمر بن فروخ......) فذكره باسناده موصولاً-واخرجه ابو داود في المراسيل- كما في التحفة (۱۶۶/۵) من طريق محمد بن اسحاق عن عكرمة عن ابن عباس' بنحوه-

۲۸۰۰- ارسله وكيع عن عمر- و اخرجه ايضاً ابن المبارك عن عمر عن عكرمة مرسلاً' لم يذكر ابن عباس: كما في تحفة الاشراف (۱۶۶/۵) (۶۲۰۹)- قال ابن حجر في التلخيص (۷/۳): (قال البيهقي: تفرد به عمر' و ليس بالقوي- قلت: وقد وثقه ابن معين وغيره- قال: و اخرجه وكيع مرسلاً- قلت: كذا في المراسيل لابي داود و مصنف ابن ابي شيبة- قال: ووقفه غيره على ابن عباس' و هو المحفوظ- قلت: وكذا اخرجه ابو داود-ايضاً- من طريق ابي اسحاق عن عكرمة' و كذا اخرجه الشافعي من وجه آخر عن ابن عباس' و ليس في رواية وكيع المرسلة ذكر اللبن' و اخرجه الطبراني في الاوسط من رواية عمر المذكور' وقال: لا يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم الا بهذا الاسناد)- اه-

2801– حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَشْتَرِی اللَّبَنَ فِیْ ضُرُوعِهَا وَلَا الصُّوفَ عَلٰی ظُهُورِهَا . مَوْقُوفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس بیان فرماتے ہیں: تھن میں موجود دودھ کو فروخت نہ کرو اور جانور کی پشت پر موجود اُون کو فروخت نہ کرو۔

یہ روایت موقوف ہے۔

2802– حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِیْ اِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْعَبْدِیِّ عَنْ شَهْرٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ شِرَاءِ مَا فِیْ بُطُوْنِ الْاَنْعَامِ حَتّٰی تَضَعَ وَعَنْ شِرَاءِ الْغَنَائِمِ حَتّٰی تُقْسَمَ وَعَنْ شِرَاءِ الصَّدَقَةِ حَتّٰی تُقْسَمَ وَعَنْ شِرَاءِ ضَرْبَةِ الْغَائِصِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے پیٹ میں موجود (ان کے بچوں کو) فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ جانور انہیں جنم نہیں دیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے اور جب تک اُسے تقسیم نہیں کیا جاتا اور صدقے (کے مال کو) فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک اُسے تقسیم نہیں کیا جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غوطہ لگانے کے بعد جو چیز نکلے گی اُسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جہضم بن عبد اللہ بن ابی طفیل قیسی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، یمامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یکثر عن مجاھیل، یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب ت (۹۸۹)۔

○ محمد بن زید بن علی عبدی او کندی او جرمی، بصری، قاضی مرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب (۵۹۳۰)۔

2803– حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ فَرُّوخَ الْقَتَّابُ سَمِعَهُ مِنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَنْ يُبَاعَ لَبَنٌ فِیْ ضَرْعٍ اَوْ سَمْنٌ فِیْ لَبَنٍ.

۲۸۰۱ اخرجه البيهقي في السنن (۵/ ۳۴۰) كتاب البيوع' باب ما جاء في النهي عن بيع الصوف على ظهر الغنم' من طريق الدارقطني به-

۲۸۰۲- اخرجه الترمذي في السير (۴/ ۱۱۲) باب: في كراهية بيع المغانم حتى تقسم (۱۵۶۳): حدثنا هناد' و ابن ماجه في التجارات (۲/ ۷۴۰) باب: النهي عن شراء ما في بطون الانعام وضروعها و ضربة الغائص (۲۱۹۶): حدثنا هشام بن عمار' كلاهما هناد و هشام حدثنا حاتم بن اسماعيل' به-وقال الترمذي: (حديث غريب)- اه-واخرجه احمد (۳/ ۴۲): ثنا ابو سعيد' ثنا جهضم' به-

۲۸۰۳- تقدم قريباً قبل اربعة احاديث-

☆☆ حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: تھن میں موجود دودھ کو یا دودھ میں موجود گھی کو فروخت کیا جائے۔

2804- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْاَعْرَابِيُّ اَبُوْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ .قَالَ اَيُّوْبُ فَسَّرَ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ بَيْعَ الْغَرَرِ قَالَ اِنَّ مِنَ الْغَرَرِ ضَرْبَةَ الْغَائِصِ وَبَيْعَ الْعَبْدِ الْاٰبِقِ وَبَيْعَ الْبَعِيْرِ الشَّارِدِ وَبَيْعَ مَا فِىْ بُطُوْنِ الْاَنْعَامِ وَبَيْعَ تُرَابِ الْمَعَادِنِ وَبَيْعَ مَا فِىْ ضُرُوْعِ الْاَنْعَامِ اِلَّا بِكَيْلٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بیع غرر سے منع کیا ہے۔

ایوب نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یحییٰ نامی راوی نے بیع غرر کی وضاحت کی ہے' وہ فرماتے ہیں: بیع غرر میں یہ بات شامل ہے: غوطہ خور غوطہ لگا کر جو چیز نکال کے لائے گا' اُس کا سودا کیا جائے' بیع غرر میں یہ بات شامل ہے: بھاگے ہوئے غلام کا سودا کیا جائے یا بھاگے ہوئے اونٹ کا سودا کیا جائے یا جانوروں کے پیٹ میں جو چیز موجود ہے اُسکا سودا کیا جائے یا معدنیات کے اندر جو کچھ نکلے گا اس کا سودا کیا جائے یا جانوروں کے تھنوں میں جو چیز موجود ہے' اُس کا سودا کیا جائے' البتہ اگر ماپی ہوئی چیز کا سودا کیا جائے (تو اگر اتنا دودھ نکلے گا تو سودا ہوگا) تو ایسا کرنا جائز ہے۔

•••——•••——•••

مجہول چیز کے سودے کا حکم

احناف یہ کہتے ہیں: جب فروخت شدہ چیز یا اسکی قیمت اس طرح مجہول ہو کہ اس کے بارے میں کچھ بھی پتہ نہ ہو تو یہ بات باہمی تنازعے کا باعث بن سکتی ہے۔ اس لیے اس وجہ سے ایسا سودا فاسد ہوگا کیونکہ یہ مجہول ہونا دوسرے کے سپرد کرنے اور اپنے قبضے میں لینے' دونوں کے لیے رکاوٹ ہے۔ اس لیے سودے کا مقصد حاصل نہیں ہو سکے گا۔

اگر یہ مجہول ہونا تھوڑا ہو' یعنی اس کی وجہ سے کسی باہمی تنازعے کا امکان نہ ہو تو ایسا سودا فاسد نہیں ہوگا کیونکہ جہالت کی یہ مقدار چیز سپرد کرنے اور اپنے قبضے میں لینے سے رکاوٹ نہیں بنتی' اس لیے سودے کا حکم حاصل ہو جائے گا۔

جب انسان کسی ایسی چیز کا سودا کرے جو غیر موجود ہو' جسے دیکھا نہ جا سکتا ہو تو اس کے بارے میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

٢٨٠٤- اخرجه ابن ماجه في التجارات (٧٣٩/٢) باب: النهي عن بيع الحصاة و عن بيع الغرر (٢١٩٥) من طريق الاسود بن عامر' ثنا ايوب بن عتبة ...... به-وقال في الزوائد: (في اسناده ايوب بن عتبة: ضعيف)- اه- وله شاهد من حديث ابن عمر' اخرجه احمد (٢/ ١٤٤) و ابن حبان (٤٩٧٢) و البيهقي في الكبرى (٣٣٨/٥) من طرق عن نافع عن ابن عمر' به- وله شاهد آخر من حديث عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده' بنحوه- اخرجه الطبراني في الاوسط (٨٠٨٧) من طريق ابي موسى الانصاري' نا عاصم بن عبد العزيز الاشجعي عن الحارث بن عبد الرحمن عن عمرو بن شعيب' به- وقال الطبراني: (لم يرو لهذا الحديث الا عاصم' تفرد به: ابو موسى)- اه -وله شاهد آخر من حديث سهل بن سعد: اخرجه الطبراني في الاوسط (٥٥١٥) منطريق اسماعيل بن ابي الحكم الثقفي' ثنا عبد العزيز بن ابي حازم عن ابيه عن سهل- وقال الطبراني: (لا يروى لهذا الحديث عن سهل بن سعد الا بهذا الاسناد' تفرد به: اسماعيل بن ابي الحكم)- اه -وله شاهد من حديث ابي هريرة سياتي في النهي بعده-

فقہاء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ جو چیز غیر موجود ہوتی ہے اُسے فروخت کرنا ناجائز نہیں ہے خواہ اس کی صفت بیان کی جائے یا صفت کو بیان نہ کیا جائے۔ مشہور قول کے مطابق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ مدینہ کی اکثریت اس بات کی قائل ہے کہ جب صفت بیان کی جائے تو غیر موجود چیز کی خرید و فروخت جائز ہو جاتی ہے' جبکہ وہ غیر موجود چیز کی حالت ایسی ہونی چاہیے کہ اس بارے میں اطمینان ہو کہ قبضہ کرنے سے پہلے اس صفت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوگی۔

2805- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَاللَّفْظُ لِبُنْدَارٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع غرر اور کنکریوں کی بیع سے منع کیا ہے۔

2806- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَزْدَادَ اَبُو الصَّقْرِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيْلِ الْمَلَائِكَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- دِرْهَمُ رِبًا يَاْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَّثَلَاثِيْنَ زَنْيَةً.

☆☆ حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سود کا ایک درہم جو ایک انسان کھاتا ہے اور جان بوجھ کر کھاتا ہے' یہ اُس کے لیے چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ شدید ہے (یعنی زیادہ بُرا ہے)۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم یہ مرفوع حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے۔

2807- وَرَوَاهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ فَجَعَلَهُ عَنْ كَعْبٍ وَّلَمْ يَرْفَعْهُ. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ كَعْبٍ قَالَ لَاَنْ اَزْنِىَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ زَنْيَةً اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ اٰكُلَ

٢٨٠٥- اخرجه ابن حبان (٤٩٥١، ٤٩٧٧) من طريق محمد بن بشار' به- و اخرجه احمد (٤٣٦/٢)' و مسلم في البيوع (١١٥٣/٣) باب: بطلان بيع الحصاة و البيع الذي فيه غرر (١٥١٣)' و النسائي في البيوع (٢٦٢/٧) باب: بيع الحصاة' و البغوي في شرح السنة (٢١٠) من طرق عن يحيى بن سعيد' به- و اخرجه احمد (٤٩٦/٢)' و مسلم في البيوع (١١٥٣/٣) باب: بطلان بيع الحصاة و البيع الذي فيه غرر (١٥١٣)' و ابو داود في البيوع (٢٥٢/٣) باب: في بيع الغرر (٣٣٧٦)' و ابن ماجه في التجارات (٧٣٩/٢) باب: النهي عن بيع الحصاة و عن بيع الغرر (٢١٩٤)' و ابن الجارود (٢١٩٤)' و البيهقي (٣٣٨/٥) من طرق عن عبيد الله' به- و اخرجه احمد (٣٧٦/٢) من طريق الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة' به- و اخرجه الطبراني في الاوسط (٥٦٢٢) من طريق ضرار بن صرد' نا المطلب بن زياد عن ابن ابي ليلى عن عطاء عن ابي هريرة' به- و قال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن عطاء الا ابن ابي ليلى' ولا عن ابن ابي ليلى الا المطلب بن زياد' تفرد به: ضرار بن صرد)- اه- و اخرجه الطبراني في الاوسط (٢٣٣١) من طريق ابي قرة' قال: ذكر زمعة بن صالح عن يعقوب بن عطاء بن ابي رباح عن ابيه عن ابي هريرة' به- وقال الطبراني: (لم يروه عن عن يعقوب الا زمعة' تفرد به ابو قرة)- اه- و اخرجه عبد الاعلى بن عبد الواحد الكلاعي' نا زبن بن شعيب الا سكندراني عن اسامة بن زيد عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة' به- و اخرجه الطبراني في الاوسط (٢٠٤)' وقال: (لم يروه عن اسامة بن زيد الا زبن بن شعيب' تفرد به: عبد الاعلى بن عبد الواحد الكلاعي)-

٢٨٠٦- اخرجه احمد في مسنده (٢٢٥/٥): ثنا حسين بن محمد...... به- وعزاه الهيثمي في المجمع (١١٧/٤) الى الكبير -ايضاً- وقال: رجال احمد رجال الصحيح)- اه- و سياتي بعد حديث' من طريق ليث بن ابي سليم عن ابن ابي مليكة...... به-

٢٨٠٧- اخرجه احمد في مسنده (٢٢٥/٥): ثنا وكيع' ثنا سفيان...... به- و انظر الموضوعات لابن الجوزي (٢٤٦/٢)-

دِرْهَمًا مِنْ رِبًا يَعْلَمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنِّىْ اَكَلْتُهُ اَوْ اَخَذْتُهُ وَهُوَ رِبًا .هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْمَرْفُوْعِ.

☆☆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تیس مرتبہ زنا کرلوں' یہ میرے نزدیک اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے: میں سود کا ایک درہم کھالوں' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو یہ علم ہو کہ میں نے اُسے کھالیا ہے' میں نے اُسے لے لیا ہے' وہ سود تھا۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مرفوع روایت کے مقابلے میں یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر راہب الانصاری، لہ رویہ وابوہ غسیل ملائکۃ ۔انہوں نے 63ھ میں واقع حرہ میں جام شہادت نوش کیا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (٣٢٢٤)، تقریب التہذیب (٣٣٠٤)۔

2808- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ اَنَّ النَّبِىَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ دِرْهَمُ رِبًا اَشَدُّ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ سِتَّةٍ وَّثَلَاثِيْنَ زَنْيَةً فِى الْخَطِيْئَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سود کا ایک درہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں غلطی سے چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ شدید گناہ ہے۔

2809- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَوْ اَبِىْ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِىَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بَاعَ حُرًّا اَفْلَسَ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے آزاد شخص کو فروخت کروا دیا تھا جو مفلس ہوگیا تھا۔

2810- حَدَّثَنَا اَبُوْ رَوْقٍ الْهِزَّانِىُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ اَبَا الْمِنْهَالِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مُطْعِمٍ يَقُوْلُ بَاعَ شَرِيْكٌ لِّىْ دَرَاهِمَ فِى السُّوْقِ بِنَسِيْئَةٍ فَقُلْتُ لَا يَصْلُحُ هٰذَا .فَقَالَ لَقَدْ بِعْتُهَا فِى السُّوْقِ فَمَا عَابَ ذٰلِكَ عَلَىَّ اَحَدٌ .قَالَ فَسَاَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هٰذَا الْبَيْعَ .فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ وَّمَا كَانَ نَسِيْئَةً فَلَا يَصْلُحُ وَالْقَ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَاسْاَلْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ اَعْظَمَنَا تِجَارَةً فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ .

٢٨٠٨- اخرجه الطبراني في الاوسط (٣٦٨٢): حدثنا ابراهيم' نا يحيى' نا عبيد الله بن عمرو...... به- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن ليث الا عبيد الله)- اه-قلت: و ليث : هو ابن ابي سليم؛ كما عند الطبراني' و قد اختلط و لم يتميز حديثه؛ فترك)-

٢٨٠٩- حجاج و ابن جريج مدلسان' ولم يصرحا بالتحديث في اسناده-

٢٨١٠- اخرجه البخاري في مناقب الانصار (٣١٩/٧) باب رقم (٥١)' الحديث (٣٩٣٩' ٣٩٤٠)' و مسلم في المساقاة (٣/ ١٢١٢) باب: النهي عن بيع الورق بالذهب دينا (١٥٨٩)' و النسائي في البيوع (٢٨٠/٧) باب: بيع الفضة بالذهب نسيئة' من طريق سفيان: وهو ابن عيينة' به-

☆☆ عبدالرحمٰن بن مطعم بیان کرتے ہیں: میرے شراکت دار نے کچھ درہم اُدھار خریدے (یا فروخت کر دیئے) تو میں نے کہا: یہ ٹھیک نہیں ہے' تو اس شخص نے کہا: میں نے تو یہ بازار میں بیچے ہیں اور کسی شخص نے اس پر اعتراض نہیں کیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اس بارے میں حضرت براء بن عازب سے دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو ہم اس طرح کا سودا کر لیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لین دین دست بہ دست ہو' اس میں کوئی حرج نہیں' جو اُدھار کے طور پر ہو' وہ ٹھیک نہیں ہوگا۔

تم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مل کر دریافت کرو' کیونکہ تجارت کے مسائل کے بارے میں وہ ہم سب سے زیادہ واقف ہیں۔ راوی کہتے ہیں: جب میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بھی یہی بات کہی۔

2811 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الرُّخَامِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَعَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ سَمِعَا أَبَا الْمِنْهَالِ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالاَ كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلاَ بَأْسَ بِهِ وَإِنْ كَانَ نَسِيئَةً فَلاَ يَصْلُحُ.

☆☆ شیخ ابومنہال' حضرت براء اور حضرت زید بن ارقم کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ہم لوگ تجارت کیا کرتے تھے' ہم نے نبی اکرم ﷺ سے بیع صرف کے بارے میں پوچھا' ارشاد فرمایا: اگر وہ دست بہ دست ہو تو حرج نہیں ہے' اُدھار کے طور پر ہو تو درست نہیں ہے۔

(یعنی دونوں طرف سے درہم یا دینار کا لین دین ہو رہا ہو۔)

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فضل بن یعقوب بن ابراہیم بن موسیٰ رخامی، ابوعباس بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب (۵۴۵۷)۔

2812 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ نَضْلَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ

۲۸۱۱- اخرجه البخاري في البيوع (۴/ ۳۴۸) باب: التجارة في البز وغيره (۲۰۶۱) و النسائي في البيوع (۷/ ۲۸۰) باب: بيع الفضة بالذهب نسيئة' من طريق حجاج' به-واخرجه البخاري في (۲۰۶۰) (۲۴۹۷) عن ابي عاصم عن ابن جريج' به- و لم يذكر فيه البراء-واخرجه ايضا في البيوع (۴/ ۴۴۷) باب: بيع الورق بالذهب نسيئة (۲۱۸۰' ۲۱۸۱) و مسلم في المساقاة (۳/ ۱۲۱۲-۱۲۱۳) باب: النهي عن بيع الورق بالذهب دينا (۱۵۸۹) و النسائي في البيوع (۷/ ۲۸۰) باب: بيع الفضة بالذهب نسيئة' من طرق عن شعبة عن حبيب بن ابي ثابت' سمعت ابا المنهال ... بنحوه- و اخرجه البخاري في الشركة (۵/ ۱۵۹) باب: الاشتراك في الذهب و الفضة و ما يكون فيه الصرف (۲۴۹۷' ۲۴۹۸) من طريق سليمان بن ابي مسلم' سالت ابا المنهال بنحوه- وراجع: المعرفة للبيهقي (۸/ ۴۱' ۴۲)-

۲۸۱۲- علقه البخاري في الصحيح (۴۲۴۶' ۴۲۴۷) عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي' ووصله ابو عوانة: كما في تغليق التعليق (۴/ ۱۳۷)- و اخرجه مالك عن عبد المجيد بن سهيل' بنحوه كما في الموطا في البيوع (۲/ ۶۲۳) باب: ما يكره من بيع التمر- و من طريق مالك اخرجه البخاري في البيوع (۲۲۰۱' ۲۲۰۲) باب: اذا اراد بيع تمر بتمر خير منه' و في الوكالة (۲۳۰۲' ۲۳۰۳) و في المغازي (۴۲۴۴' ۴۲۴۵) و مسلم في المساقاة (۱۵۹۳) باب: بيع الطعام مثلا بمثل' و النسائي في البيوع (۷/ ۲۷۱-۲۷۲) باب: بيع التمر بالتمر متفاضلا-

الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بَعَثَ سَوَادَ بْنَ غَزِيَّةَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَّرَهُ عَلٰى خَيْبَرَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ- يَعْنِي الطَّيِّبَ- فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا . قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِثَلَاثَةِ أَصْعٍ مِنَ الْجَمْعِ .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ بِعْ هٰذَا وَاشْتَرِ بِثَمَنِهِ مِنْ هٰذَا وَكَذٰلِكَ الْمِيزَانُ . يُقَالُ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ النَّخْلِ لَا يُعْرَفُ اسْمُهُ فَهُوَ جَمْعٌ يُقَالُ مَا أَكْثَرَ الْجَمْعَ فِي أَرْضِ فُلَانٍ بِفَتْحِ الْجِيمِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سواد بن غزیہ جو بنی عدی سے تعلق رکھتے تھے انہیں بھیجا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خیبر کا نگران مقرر کیا' وہ وہاں سے عمدہ کھجوریں لے کر آتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہوتی ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: نہیں! یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں نے دو صاع کے عوض میں صاع اور تین صاع کے عوض میں دو صاع اچھی کھجوریں خریدی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرو بلکہ پہلے انہیں فروخت کرو' پھر ان کی قیمت کے ذریعے انہیں (یعنی اچھی کھجوروں کو) خریدو۔ اسی طرح وزن کی جانے والی تمام چیزوں میں کرو۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کھجور کی ہر وہ قسم جس کا کوئی نام متعین نہ ہو' اسے جمع کہا جاتا ہے جیسے فلاں کی زمین میں جمع (یعنی مختلف قسم کی کھجوریں) ہیں۔

2813- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِمِثْلِهِ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبدالعزیز بن محمد عبدالمجید بن سہیل کے حوالے سے منقول ہے۔

2814- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

٢٨١٤- اخرجه البخاري في الاعتصام (٧٣٠٠، ٧٣٥١) باب: اذا اجتهد العامل او الحاكم فاخطا، و مسلم في المساقاة (١٥٩٣) باب: بيع الطعام مثلاً بمثل، و البيهقي في الكبرى (٥/٢٨٥) طرق عن عبد المجيد بن سهيل بنحوه-

2815- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الدِّينَوَرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَمَذَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَحْوَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2816- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُبَادَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَا وُزِنَ مِثْلٌ بِمِثْلٍ اِذَا كَانَ نَوْعًا وَاحِدًا وَمَا كِيلَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَاِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ فَلَا بَاْسَ بِهِ . لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنِ الرَّبِيعِ هٰكَذَا . وَخَالَفَهُ جَمَاعَةٌ فَرَوَوْهُ عَنِ الرَّبِيعِ عَنِ ابْنِ سِيْرِينَ عَنْ عُبَادَةَ وَاَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِلَفْظٍ غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: وہ چیز جس کا وزن کیا جاتا ہے' برابر برابر ہونی چاہیے' جب ان دونوں کی قسم ایک ہو اور جب کسی چیز کو ماپا جاتا ہے' وہ ابھی اس طرح ہونی چاہیے لیکن جب دونوں طرف سے قسمیں مختلف ہوں تو پھر ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2817- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنِىْ صَالِحٌ اَبُو الْخَلِيلِ عَنْ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ اَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَنْ يُبَاعَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ اِلَّا وَزْنًا وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا تِبْرُهُ وَعَيْنُهُ- وَذَكَرَ الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ- وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ وَلَا بَاْسَ بِالشَّعِيرِ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ وَالشَّعِيرُ اَكْثَرُهُمَا يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَبِىْ فَاسْتَحْسَنَهُ

٢٨١٦- نقله عبد الحق في الاحكام الوسطى (٢٥٧/٣)' و ذكر عقبه قول الدارقطني المذكور هنا' و ذكره ايضاً الزيلعي في نصب الراية (٤/٤)' و قال: ذكره عبد الحق في (احكامه) من جهة الدارقطني' ثم نقل الزيلعي كلام الدارقطني على انه من كلام عبد الحق' و هو وهم: فتنبه-

٢٨١٧- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (١٠٢/٧-١٠٤)' و من طريقه اخرجه مسلم في المساقاة (١٢١٠/٣) باب: الصرف و بيع الذهب بالورق نقداً (١٥٨٧)' و ابو داؤد في البيوع (٦٤٣/٢) باب في الصرف (٣٣٥٠)' و ابن حبان (٥٠١٨)' و البيهقي (٢٧٨/٥)- من طريق ابي شيبة عن وكيع عن سفيان عن خالد الحذاء عن ابي قلابة عن ابي الاشعث عن عبادة' به-واخرجه احمد (٣٢٠/٥)' و مسلم' و ابن الجارود (٦٥٠)' و البيهقي (٢٧٨/٥' ٢٨٤) من طرق اخرى عن وكيع' به-واخرجه عبد الرزاق (١٤١٩٣)' و الترمذي في البيوع (٥٤١/٣) باب: ما جاء ان الحنطة مثلاً بمثل (١٢٤٠)' و البيهقي (٢٧٧/٥' ٢٨٣' ٢٨٤) من طرق عن سفيان' بنحوه-وهو عند النسائي في البيوع (٢٧٦/٧-٢٧٧) باب: بيع الشعير بالشعير من طريق همام عن قتادة عن ابي الخليل باسناده كما ساقه الدارقطني هنا- و اخرجه النسائي -ايضاً- من طريق ابن ابي عروبة عن قتادة عن مسلم بن يسار عن ابي الاشعث عن عبادة- وله طرق اخرى عند النسائي عن عبادة' بنحوه-

☆☆ شیخ ابواشعث بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں موجود تھے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں: سونے کے عوض میں سونے کو فروخت کیا جائے البتہ برابر کے وزن کے ساتھ کیا جا سکتا ہے اور چاندی کو چاندی کے عوض میں کیا جائے البتہ برابر برابر کے وزن کے ساتھ کیا جا سکتا ہے خواہ وہ اپنی اصل شکل میں ہوں یا سکہ کی شکل میں۔ پھر انہوں نے جَو کے عوض میں جَو فروخت کرنے کا گندم کے عوض گندم اور کھجور کے عوض میں کھجور نمک کے عوض میں نمک فروخت کرنے کا حکم دیا اور پھر یہ بات بتائی کہ گندم کے عوض میں جَو کا سودا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وہ دست بہ دست ہو اور اس میں جَو زیادہ ہو لیکن یہ لین دین دست بہ دست ہونا چاہیے اس کے علاوہ صورتوں میں جو زیادہ دے گا یا لے گا وہ سود کا کام کرے گا۔

عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ حدیث سنائی تو انہوں نے اسے مستحسن قرار دیا۔

2818- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ الْاَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنٍ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَاشَهَادَةَ بَيْنَهُمَا اسْتُحْلِفَ الْبَائِعُ ثُمَّ كَانَ الْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کے درمیان اختلاف ہو جائے اور ان دونوں کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تو فروخت کرنے والے سے حلف لیا جائے گا پھر خریدار کی مرضی ہے چاہے تو اسے سودا کر لے چاہے تو ترک کر لے۔

2819- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَضَرْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَتَاهُ رَجُلَانِ تَبَايَعَا سِلْعَةً فَقَالَ هٰذَا اَخَذْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا .وَقَالَ الْاٰخَرُ بِعْتُكَهَا بِكَذَا وَكَذَا .قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اُتِيَ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ مِثْلِ هٰذَا فَقَالَ حَضَرْتُ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اُتِيَ فِيْ مِثْلِ هٰذَا فَاَمَرَ بِالْبَائِعِ اَنْ يُسْتَحْلَفَ ثُمَّ يَخْتَارُ الْمُبْتَاعُ اِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ .

☆☆ عبدالملک بن عبیدہ بیان کرتے ہیں: میں ابوعبیدہ بن عبداللہ کے پاس موجود تھا ان کے پاس دو آدمی آئے جنہوں نے ایک چیز کا سودا کیا تھا انہوں نے کہا: میں نے یہ چیز اتنے عوض میں لی ہے دوسرے نے کہا: میں نے اتنے عوض میں

۲۸۱۸- ابن عبد الله بن مسعود المذكور هنا: هو ابو عبيدة' و لم يسمع من ابيه؛ كما سياتي ذلك ان شاء الله في الروايات الآتية-

۲۸۱۹- اخرجه النسائي في البيوع (۷/ ۳۰۴) باب: اختلاف المتبايعين في الثمن عن يوسف ابن سعيد' به- و اخرجه ايضاً عن عبد الرحمن بن خالد' و ابراهيم بن الحسن' كلاهما عن حجاج' به- قال ابن حجر في التلخيص (۳/ ۳۵): (وفيه انقطاع على ما عرف من اختلاف فهم في صحة سماع ابي عبيدة من ابيه' واختلف فيه على اسماعيل بن امية' ثم على ابن جريج في تسمية ولد عبد الملك هذا' الراوي عن ابي عبيدة' فقال يحيى بن سليم عن اسماعيل بن امية: عبد الملك بن عمير' كما قال سعيد بن سالم' ووقع في النسائي: عبد الملك بن عبيد' و هذا المسند و البيهقي' و هو ظاهر كلام البخاري قد صححه ابن السكن' و الحاكم)- اه- و راجع ما بعده-

فروخت کی ہے' تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اسی طرح کی صورتِ حال حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوئی تھی تو انہوں نے بتایا تھا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' جب اس طرح کا معاملہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروخت کرنے والے کے بارے میں یہ ہدایت کی تھی کہ اس سے حلف لیا جائے پھر اس کے بعد خریدار کو اختیار ہوگا' چاہے تو فروخت کرنے والے کے بیان کے مطابق اس چیز کو حاصل کر لے اور اگر چاہے تو اسے ترک کر دے۔

2820- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ اِسْمَاعِيلَ بْنَ اُمَيَّةَ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَضَرْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَتَاهُ رَجُلَانِ تَبَايَعَا سِلْعَةً فَقَالَ هٰذَا اَخَذْتُ بِكَذَا وَكَذَا وَقَالَ هٰذَا بِعْتُ بِكَذَا وَكَذَا فَقَالَ اَبُو عُبَيْدَةَ اُتِيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فِي مِثْلِ هٰذَا فَقَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اُتِيَ فِي مِثْلِ هٰذَا فَاَمَرَ بِالْبَائِعِ اَنْ يُسْتَحْلَفَ ثُمَّ يُخَيَّرُ الْمُبْتَاعُ اِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ.

قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ اَبِي اُخْبِرْتُ عَنْ هِشَامِ بْنِ يُوْسُفَ فِي الْبَيِّعَيْنِ فِي حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدَةَ .وَقَالَ حَجَّاجٌ الْاَعْوَرُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ .

☆☆ عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوعبیدہ کے پاس موجود تھا' ان کے پاس دو آدمی آئے' انہوں نے کسی چیز کا سودا کیا تھا' ایک بولا: میں نے یہ چیز اتنے عوض میں حاصل کی ہے' دوسرا بولا: میں نے یہ چیز اتنے کے عوض میں فروخت کی ہے' تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ مقدمہ پیش ہوا تھا تو انہوں نے یہ بات بتائی تھی:

میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح کا مقدمہ پیش کیا گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروخت کرنے والے کے بارے میں یہ حکم دیا تھا کہ وہ قسم اُٹھائے' پھر اس کے بعد خریدار کو یہ اختیار دیا جائے گا' چاہے وہ اس سے لے چاہے تو ترک کر دے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی موجود ہے۔

2821- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي عُمَيْسٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ قَيْسِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ اشْتَرٰى

۲۸۲۰ اخرجه احمد في مسنده (۱/۴۶۶): حدثني محمد بن ادريس الشافعي' به فذكره- ومن طريق احمد اخرجه الحاكم في المستدرك (۴۸/۲)' وقال: حدثنا ابو بكر بن اسحاق الفقيه' قال: اخبرنا عبد الله بن احمد بن حنبل' قال: حدثني ابي فذكره- و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۵/۳۳۲) كتاب البيوع' باب اختلاف المتبايعين' وفي المعرفة (۴/۲۷۰) كتاب البيوع' باب اختلاف المتبايعين رقم (۳۴۹۴)' و اخرجه الحاكم ايضاً (۴۸/۲) من طريق الربيع بن سليمان' اخبرنا الشافعي' به- و من طريقه اخرجه البيهقي في المعرفة (۴/۲۷۰) كتاب البيوع' باب اختلاف المتبايعين (۳۴۹۳)-وقال الحاكم : (حديث صحيح ان كان سعيد بن سالم حفظ في اسناده: عبد الملك بن عمير)-و ساق الحاكم و البيهقي قول عبد الله بن احمد بن حنبل المذكور عقب الحديث حتى نهاية قول حجاج الاعور' و عقب عليه البيهقي بقوله (۸/۱۴۰): (هذا هو الصواب' و قد اخرجه يحيى ابن سليم عن اسماعيل بن امية عن عبد الملك بن عمير: كما قال سعيد بن سالم- ورواية هشام ابن يوسف و حجاج عن ابن جريج اصح- و الله اعلم-

الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِ الْخُمُسِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِعِشْرِينَ اَلْفًا فَاَرْسَلَ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ ثَمَنِهِمْ فَقَالَ اِنَّمَا اَخَذْتُهُمْ بِعَشَرَةِ الْاٰفٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاخْتَرْ رَجُلاً يَكُوْنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ .قَالَ الْاَشْعَثُ اَنْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِكَ .قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُوْلُ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَيْسَتْ بَيِّنَةٌ فَهُوَ مَا قَالَ رَبُّ السِّلْعَةِ اَوْ يَتَتَارَكَانِ .

☆☆ عبدالرحمٰن بن قیس اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ پیغام نقل کرتے ہیں:

حضرت اشعث بن قیس نے خمس کے غلاموں میں ایک غلام بیس ہزار درہم میں حضرت عبداللہ سے خرید لیا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی قیمت کے بارے میں یہ پیغام دیا تو انہوں نے کہا: میں نے تو یہ دس ہزار درہم کے عوض لیا ہے' تو عبداللہ نے کہا کہ آپ کسی ایسے شخص کا نام لیں جو آپ میں اور مجھ میں فیصلہ کرا سکے۔ تو حضرت اشعث نے کہا: میرے اور آپ کے درمیان آپ ہی فیصلہ کریں گے تو حضرت عبداللہ نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب سودا کرنے والے کے درمیان اختلاف ہو جائے اور ان میں کوئی ثبوت نہ ہو تو وہ قول معتبر ہوگا جو سامان کے مالک کا ہے یا دونوں اس سودے کو ترک کر دیں گے۔

2822- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ اَخْبَرَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ اَخْبَرَنَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْ عُمَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْاَشْعَثِ مِثْلَ هٰذَا سَوَاءً وَّرَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ موقوف حدیث کے طور پر منقول ہے۔

2823- وَرَوَاهُ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرُ وَابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ .حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ اِمْلَاءً وَّغَيْرُهُ قَالُوْا اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سَابِقٍ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ الْمَاصِرِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ سَبْيًا مِّنْ سَبْيِ الْاِمَارَةِ بِعِشْرِينَ اَلْفًا- يَعْنِيْ مِنَ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ- فَجَآءَ بِعَشَرَةِ الْاٰفٍ فَقَالَ اِنَّمَا بِعْتُكَ بِعِشْرِينَ اَلْفًا قَالَ اِنَّمَا اَخَذْتُهُمْ بِعَشَرَةِ الْاٰفٍ وَّاِنِّيْ لَاَرْضٰى فِيْ ذٰلِكَ بِرَاْيِكَ .قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ

2821- اخرجه ابو داود في البيوع (٧٨٠/٣) باب: اذا اختلف البيعان و المبيع قائم (٣٥١١)' و النسائي في البيوع (٣٠٢/٧-٣٠٣) باب: اختلاف المتبايعين في الثمن' و الحاكم في البيوع (٤٥/٢) باب: اذا اختلف البيعان' و البيهقي في البيوع (٣٣٢/٥) باب: اختلاف المتبايعين' و كذلك في المعرفة (١٤١/٨) (١١٤٢٠)' من طريق عمر بن حفص بن غياث' به- و صححه الحاكم' و قال البيهقي: (هذا اسناد حسن موصول' و قد روي من اوجه باسانيد مراسيل' اذا جمع بينها صار الحديث بذلك قويا)- و ذكر في المعرفة انه اصح اسناد روي في هذا الباب- واعله ابن حزم في المحلى (٣٦٨/٨) فقال عن عبد الرحمن: (مجهول' ابن مجهول- و محمد بن الاشعث لم يسمع من ابن مسعود)- اه -قال ابن القطان -كما في نصب الراية (١٠٥/٤-١٠٦)-: (وفيه انقطاع بين محمد بن الاشعث' و ابن مسعود' و مع الانقطاع فعبد الرحمن بن قيس مجهول الحال' و كذلك ابوه قيس' وكذلك جده محمد' الا انه اشهرهم' و هو ابو القاسم بن الاشعث عداده في الكوفيين- و اما روايته عن ابن مسعود: فمنقطعة- انتهى -واعله ابن عبد البر و عبد الحق بالانقطاع ايضا' لكن ذكر ابن عبد البر انه مشهور الاصل عند جماعة العلماء' و انهم تلقوه بالقبول- راجع: التلخيص لابن حجر (٣٥/٣- ٣٦)-

2822- راجع الذي قبله- و انظر حديث القاسم بعد هذا-

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- . قَالَ اَجَلْ .قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ بَيْعًا لَيْسَ بَيْنَهُمَا شُهُوْدٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ .قَالَ الْاَشْعَثُ قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ.

☆☆ عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیس ہزار کے عوض میں ایک سرکاری غلام کو فروخت کر دیا' یعنی حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کو وہ دس ہزار لے کر آئے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو بیس ہزار کے عوض آپ کو فروخت کیا تھا' تو اشعث نے کہا: میں نے یہ دس ہزار کے عوض کیا ہے' میں اس بارے میں آپ کے فیصلہ سے راضی ہوں' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول ایک حدیث تمہیں سناتا ہوں' انہوں نے کہا: ٹھیک ہے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب دو آدمی سودا کرتے ہیں اور دونوں کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تو اس بارے میں وہ قول معتبر ہوتا ہے جو فروخت کرنے والا کہتا ہے' یا پھر وہ دونوں اس سودے کو ختم کر دیں۔ تو حضرت اشعث نے کہا: میں اس سودے کو ختم کرتا ہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن قیس ماصر، ابوصباح کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۷۴)۔

سودے میں فریقین کے اختلاف کا حکم

اگر سودا ہو جانے کے بعد فروخت کنندہ اور خریدار کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے تو اس بارے میں حکم کیا ہوگا؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ''التجرید'' میں تحریر کرتے ہیں:

امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں کہ جب فروخت شدہ چیز خریدار سے ضائع ہو جائے اور پھر ان دونوں کے درمیان قیمت کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو اس بارے میں خریدار کا قول معتبر ہوگا اور اس سے قسم نہیں لی جائے گی۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں کہ وہ دونوں شخص قسم اٹھائیں گے اور یہ سودا فاسد ہو جائے گا۔ جبکہ خریدار کو اس فروخت شدہ چیز

۲۸۴۳- اخرجه ابن الجارود في المنتقى (٦٢٤): حدثنا ابو زرعة الرازي' قال: ثنا محمد ابن سعيد' به- و سياتي في الذي يليه من طـ الحسن بن عمارة عن القاسم' به' دون القصة و الحسن متروك- و سياتي من طريق ابن ابي ليلى عن المصنف بعد حديث- وقد اختلـ في سماع عبد الرحمن من ابيه: كما قال ابن حجر في التلخيص (٣٦/٣)-قلت: وقد اثبت سماعه من ابيه جماعة كما في جامع التحصـ للعلائي ص (٢٢٣): فراجعه-وقد اخرجه الطيالسي (٣٩٩)' و احمد (٤٦٦/١)' و البيهقي في البيوع (٣٣٢/٥) من طريق المسعودي القاسم عن عبد الله بلا واسطة' و لم يذكر (عبد الرحمن) والد القاسم في اسناده-واخرجه ايضاً سفيان الثوري عن معن بن عبد الرحـ عن اخيه القاسم' به- اخرجه عبد الرزاق (٢٧١/٨) (١٥١٨٥)-قال البيهقي في المعرفة (١٤١/٨) (١١٤١٩): (واخرجه ابو عميس' و معـ عبد الرحمن' و عبد الرحمن المسعودي' و ابن بن تغلب' كلهم عن القاسم عن عبد الله' منقطعاً)- اه-قال الزيلعي في نصب الـ (١٠٧/٤): (قال ابن الجوزي في التحقيق: احاديث لهذا الباب فيها مقال: فانها مراسيل و ضعاف: ابو عبيدة لم يسمع من ابيه' و لا عبد الرحمن' و القاسم لم يسمع من ابن مسعود' ولا عون بن عبد الله' و قد اخرجه الدارقطني بالفاظ مختلفة' و باسانيد ضعيفة فيها عياش' و محمد بن ابي ليلى' و الحسن بن عمارة' و ابن المرزبان' و كلهم ضعاف- انتهى -وقال صاحب التنقيح: و الذي يظهر ان حـ ابن مسعود بمجموع طرقه له اصل' بل هو حديث حسن يحتج به- لكن في لفظه اختلاف- و الله اعلم- انتهى-

قیمت ادا کرنا لازم ہوگا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ہماری دلیل یہ ہے کہ امام ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جب سودا کرنے والے دونوں فریقوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور فروخت شدہ سامان بعینہٖ موجود ہو اور ان دونوں فریقوں کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا یا پھر وہ دونوں اس سودے کو ختم کر دیں گے''۔

ہمارے اکثر اصحاب کے نزدیک حکم یہ ہے کہ جب کوئی حکم مشروط طور پر منقول ہوتا ہے تو یہ اس مخصوص صورت کے علاوہ دیگر تمام صورتوں میں اس حکم کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔

اسی مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ مزید تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے کہ اگر مخصوص مدت (یعنی ادائیگی کی مدت) کے بارے میں دونوں فریقین کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے تو ان دونوں سے قسم نہیں لی جائے گی بلکہ اس بارے میں اس شخص کا قول معتبر ہوگا جو اس مخصوص مدت کی نفی کر رہا ہے۔ جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں کہ جب مشروط مدت کے بارے میں اس کی مقدار کے بارے میں اختیار کی شرط ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں اس کی مقدار (یعنی وہ کتنے دن تک رہے گا) کے بارے میں رہن کے طور پر شرط کے بارے میں کفیل کے بارے میں فریقین کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے تو دونوں فریق قسم اُٹھائیں گے اور وہ سودا فاسد ہو جائے گا۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ دونوں فریقوں نے اس مدت کے بارے میں اختلاف کیا ہے جو عقد کے ساتھ لاحق ہوتی ہے تو اس کی مثال اسی طرح ہوگی جیسے ان کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہو جائے کہ وہ مدت گزر چکی ہے یا نہیں گزری۔

2824- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مِدْرَارٍ حَدَّثَنِى عَمِّى طَاهِرٌ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ فَاِذَا اسْتُهْلِكَ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْمُشْتَرِى . الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب سودا کرنے والے دونوں فریقوں میں اختلاف ہو جائے تو فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا' لیکن اگر وہ چیز ضائع ہو چکی ہے تو اس بارے میں خریدار کا قول معتبر ہوگا۔

اس روایت کا راوی حسن بن عمارہ متروک ہے۔

2825- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمَذَانِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ

[1] التجرید از امام ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری مطبوعہ مکتبہ محمودیہ ایجنسی بازار قندھار افغانستان ج5 ص2538

الدِّمَشْقِيُّ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى لَيْلَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ اِذَا اخْتَلَفَ الْمُتَبَايِعَانِ فِى الْبَيْعِ وَالسِّلْعَةُ كَمَا هِىَ لَمْ تُسْتَهْلَكْ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ .

☆☆ قاسم بن عبدالرحمٰن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب سودا کرنے والے دونوں فریقوں کے درمیان سودے کے بارے میں اختلاف ہو جائے اور سامان اُسی صورت میں موجود ہو ہلاک نہ ہوا ہو تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا' یا پھر وہ دونوں اس سودے کو ختم کر دیں گے۔

2826- اَخْبَرَنَا ابْنُ صَاعِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ اَخْبَرَنَا اَبُو الْمُغِيرَةِ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

2827- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2828- عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى لَيْلَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ اسْتُحْلِفَ الْبَائِعُ وَكَانَ الْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ . تَفَرَّدَ بِهٰذَا اللَّفْظِ اَبُو الْاَحْوَصِ الْقَاضِى عَنْ هِشَامٍ.

☆☆ قاسم بن عبدالرحمٰن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب سودا کرنے والے دو فریقوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور فروخت شدہ سامان ضائع ہو چکا ہو تو اب خریدار کو یہ اختیار ہوگا کہ اگر وہ چاہے تو اسے لے' چاہے تو اسے ترک کر دے۔

اس روایت کو ان الفاظ میں نقل کرنے میں ابواحوص نامی راوی منفرد ہیں' جنہوں نے ہشام کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2829- اَخْبَرَنَا الْقَاضِى اَبُو الْقَاسِمِ بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُسَبِّحٍ الْجَمَّالُ اَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِذَا

٢٨٢٥- اخرجه الطبراني في الاوسط (٣١٢٠) من طريق ابراهيم بن العلاء، نا اسماعيل بن عياش، به-وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن موسى بن عقبة الا اسماعيل بن عياش) -اه- قال ابن حجر في التلخيص (٣/٣٥): (و فيه اسماعيل بن عياش عن موسى بن عقبة) - اه -قلت: بل تابع موسى عليه هشيم، فاخرجه عن ابن ابي ليلى -اخرجه ابو داود (٣٥١٢) و ابن ماجه (٢١٨٦) والدارمي (٢/٢٥٠) من طريق هشيم، قال: اخبرنا ابن ابي ليلى، به- لكن ابن ابي ليلى سيء الحفظ، و مع ذلك فقد تابعه عمر بن قيس الماجد و هو ثقة، تقدم تخريج حديثه قريبا، و سياتي الكلام على طريق بن ابي ليلى هذا مرة اخرى قريباً-

٢٨٢٩- ذكره هذا الطريق الالباني في الصحيحة (٢/٤٥٠) و قال: (وعصمة بن عبد الله فمن دونه لم اجد من ترجمهم) - اه -

اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَالْبَيْعُ مُسْتَهْلَكٌ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ . وَرَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فِي ذٰلِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سودا کرنے والے دونوں آدمیوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور فروخت شدہ سامان ضائع ہو چکا ہو تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا۔

انہوں نے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

2830- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مِّنَ الْاَشْعَثِ رَقِيقًا مِّنْ رَقِيقِ الْإِمَارَةِ فَاخْتَلَفَا فِي الثَّمَنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بِعْتُكَ بِعِشْرِينَ اَلْفًا .وَقَالَ الْاَشْعَثُ اشْتَرَيْتُ مِنْكَ بِعَشَرَةِ الْاٰفٍ .قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- .قَالَ هَاتِ .قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُوْلُ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَالْبَيْعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ .قَالَ الْاَشْعَثُ اَرٰى اَنْ يُرَدَّ الْبَيْعُ.

☆☆ قاسم بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت اشعث کو ایک سرکاری غلام فروخت کیا' اُن دونوں کے درمیان قیمت کے بارے میں اختلاف ہو گیا' حضرت عبداللہ نے کہا: میں نے یہ بیس ہزار کے عوض میں آپ کو فروخت کیا ہے' حضرت اشعث نے کہا: میں نے اسے آپ سے دس ہزار کے عوض خریدا ہے۔تو حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اس بارے میں آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناتا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' تو حضرت اشعث نے کہا: سنائیے! تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب سودا کرنے والے دونوں فریقوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور فروخت شدہ سامان اپنی اصلی حالت میں موجود ہو اور ان دونوں فریقوں کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا یا پھر وہ دونوں اس سودے کو ختم کر دیں گے' تو حضرت اشعث نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ اس سودے کو ختم کر دیں۔

2831- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عَمِّي ح وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

٢٨٣٠- اخرجه الدارمي في البيوع (٢/ ٢٥٠) باب: اذا اختلف المتبايعان' و ابو داود في البيوع (٣/ ٧٨٣) باب: اذا اختلف البيعان و المبيع قائم (٣٥١٢)' و ابن ماجه في التجارات (٢/ ٧٣٧) باب: البيعان يختلفان (٢١٨٦)' و البيهقي في البيوع (٥/ ٣٣٣) باب: اختلاف المتبايعين' من طرق عن هشيم' به-قال البيهقي في المعرفة (٨/ ١٤١) (١١٤١٩): (و ابن ابي ليلى كان كثير الوهم في الاسناد و المتن' و اهل العلم بالحديث لا يقبلون منه ما ينفرد به: لكثرة اوهامه' و بالله التوفيق)- اه-واخرجه ابن عدي في الكامل (١/ ٤٤٣) من طريق ابراهيم بن مجشر عن ابي بكر بن عياش عن سعيد بن المرزبان عن الشعبي عن عبد الرحمن بن عبد الله عن ابيه- وقال ابن عدي: (لا اعلم يرويه غير ابن مجشر)-قلت: و ابن مجشر ساق له ابن عدي عدة احاديث من مناكيره' لهذا منها' ثم ختم ترجمته قائلاً: (وله سوى ما ذكرت منكرات من جهة الاسانيد غير محفوظة)- اه-و سبق-ايضاً- ما في سماع عبد الرحمن من ابيه من خلاف- وللحديث طريق آخر' فاخرجه عون بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن عبد الله بن مسعود' بنحوه- اخرجه احمد (١/ ٤٦٦)' و الترمذي في البيوع (٣/ ٥٧٠) باب: ما جاء اذا اختلف البيعان (١٢٧٠)' و البيهقي (٥/ ٣٣٢) من طريق ابن عجلان عن عون' به-واعله الشافعي -كما نقل البيهقي عنه- و الترمذي بالانقطاع بين عون و ابن مسعود' و راجع: جامع التحصيل للعلائي ص (٢٤٩)-

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنِى مَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّ
حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِىَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اشْتَرٰى مِنْ اَعْرَابِىٍّ حِمْلَ خَبَطٍ فَلَمَّا وَجَبَ الْبَيْعُ قَالَ
النَّبِىُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اخْتَرْ . فَقَالَ لِلنَّبِىِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَمْرَكَ اللّٰهُ بَيِّعًا .وَقَالَ اَحْمَ
قَالَ لَهُ الْاَعْرَابِىُّ عَمَّرَكَ اللّٰهُ بَيِّعًا .قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ مَعْنَى قَوْلِ الْعَرَبِ عَمْرَكَ بِفَتْحِ الرَّاءِ سَاَلْتُ اللّٰ
تَعْمِيرَكَ .كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی سے پتوں کا ایک گٹھا خریدا جب سودا طے ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: تمہیں اختیار ہے (کہ اگر تم چاہو تو تم اسے ختم کر سکتے ہو) تو اُس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے سودے کو مبارک کرے!

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اللہ آپ کے سودے کو آباد کرے!

علم لغت کے ماہرین نے یہ کہا ہے: روایت میں استعمال ہونے والے لفظ "عمرك الله" اس کا مطلب یہ ہے: میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو آباد رکھے!

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2832- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُورِىُّ اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ اَخْبَرَنَا الْمُعَافَى اَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ عَ
يَحْيَى بْنِ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّىَّ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِىَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اشْتَرٰ
مِنْ اَعْرَابِىٍّ- حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ مِنْ بَنِى عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ- حِمْلَ خَبَطٍ فَلَمَّا وَجَبَ لَهُ قَالَ لَهُ النَّبِىُّ -صَلَّى اللّٰ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اخْتَرْ . قَالَ الْاَعْرَابِىُّ اِنْ رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ مِثْلَهُ بَيِّعًا عَمْرَكَ اللّٰهُ مِمَّنْ اَنْتَ قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی سے کوئی چیز خریدی' میرا خیال ہے: اُس کا تعلق بنو عامر بن صعصعہ سے تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پتوں کا ایک گٹھا خریدا' جب سودا طے ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اختیار کرلو (یعنی تم چاہو تو اسے ختم کر سکتے ہو) تو دیہاتی نے کہا: میں نے آج تک ایسا سودا نہیں دیکھا' اللہ تعالیٰ آپ کو آباد رکھے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کون سے قبیلہ سے تعلق ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریش سے ہے۔

2833- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِىُّ اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى اَخْبَرَنَا الْحُمَيْدِىُّ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ اَخْبَرَنَا اَبُو

٢٨٣١- اخرجه الترمذي في البيوع (٥٥١/٣) باب رقم (٢٧) الحديث رقم (١٢٤٩)' و ابن ماجه في التجارات (٧٣٦/٢) باب بيع الخيا (٢١٨٤)' كلاهما من طريق عبد الله بن وهب' به- وقال الترمذي: (حديث حسن غريب)-و اخرجه -ايضاً- الحاكم (٤٩/٢)' و صحح على شرط مسلم من طريق ابن وهب' به-ومن طريق الحاكم اخرجه البيهقي في سننه (٢٧٠/٥) كتاب البيوع' باب المتبايعان بالخيار لم يتفرقا- و سياتي في الحديث التالي من طريق يحيى بن ايوب' به- و الحديث ذكره عبد الحق في الاحكام الوسطى (٢٦٦/٣)-

٢٨٣٢- اخرجه الطبراني في الاوسط (٦٢٨٨): حدثنا محمد بن عمرو' ثنا ابي' ثنا موسى ابن اعين' به-وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن ابن جريج الا يحيى بن ايوب' و لا اخرجه عن يحيى بن ايوب الا الليث بن سعد و موسى بن اعين)- اه-واخرجه الحاكم في البيوع (٤٨/٢) و صححه' من طريق هلال بن العلاء الرقي' ثنا المعافي بن سليمان' ثنا موسى بن اعين به- و الحديث اخرجه -ايضاً- البيهقي في الكبرى (٢٧٠/٥'٢٧١)-

ربیع عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ ابْتَاعَ النَّبِیُّ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- عِکْمًا مِّنْ خَبَطٍ مِّنْ اَعْرَابِیٍّ فَخَیَّرَهُ بَعْدَ الْبَیْعِ .فَذَکَرَ مِثْلَهُ.

★★ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک دیہاتی سے پتوں کا ایک گٹھا خریدا تو نبی اکرم ﷺ نے اس دیہاتی کو اختیار دیا کہ اگر وہ چاہے تو اس سودا کو ختم کرسکتا ہے۔

راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

2834- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَّاَبُوْ عُبَیْدِ اللّٰهِ- یَعْنِیْ سَعِیْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیَّ- قَالَا اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰی بَکْرٍ صَعْبٍ لِاَبِیْهِ فَکَانَ یَغْلِبُهُ حَتّٰی یَتَقَدَّمَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- فَیَصِیْحُ بِهٖ عُمَرُ وَیَغْلِبُهُ الْبَکْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- بِعْنِیْهِ یَا عُمَرُ .فَاشْتَرَاهُ فَدَعَا ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ هُوَ لَکَ اصْنَعْ بِهٖ مَا شِئْتَ .وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ عَبَّادٍ.

★★ عمرو نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک ایسے اونٹ پر سوار تھے جو قابو میں نہیں آتا تھا' وہ ان کے والد کی ملکیت تھا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس پر قابو نہیں پاسکے' وہ اونٹ نبی اکرم ﷺ کے اونٹ سے آگے نکل گیا' بعد میں انہیں جھڑکا لیکن وہ اونٹ ان کے قابو میں نہیں آیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اسے مجھے فروخت کردو' پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے خرید لیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بلایا اور فرمایا: یہ تمہارا ہوا! اب تم اس کے ساتھ جو چاہو سلوک کرو۔

روایت کے یہ الفاظ ابن عباد نامی راوی کے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن عبدالرحمٰن بن حسان ابوعبیداللہ مخزومی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۲۲۹۴)، ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۶۱)۔

2835- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَکْرٍ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنْدَوَیْهِ الْبُنْدَارُ حَبْشُوْنُ اَخْبَرَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَاتَبَتْ بَرِیْرَةُ عَلٰی نَفْسِهَا

۲۸۳۳- اخرجه عبد الرزاق في البيوع (۸/۵۰) باب: البيعان بالخيار ما لم يفترقا (۱۴۲۶۱): اخبرنا معمر و ابن عيينة عن ابن طاوس عن ابيه قال...... فذكره-واخرجه البيهقي في الكبرى (۵/۲۷۰) من طريق الشافعي عن ابن عيينة' به' و من طريق عبد الرزاق عن معمر- وحده-به- و هو مرسل من هذا الوجه' وقد سبق موصولاً من حديث جابر في الروايتين السابقتين-

۲۸۳۴- اخرجه الحميدي في (مسنده) (۶۷۴)' و من طريقه اخرجه ابن حبان (۷۰۷۳)' و البيهقي (۵/۳۶۶) عن سفيان' به' و علقه البخاري في صحيحه (۵/۵۱۸) كتاب الهبة و فضلها و التحريض عليها' باب: اذا وهب بعيرًا لرجل و هو راكبه' فهو جائز- الحديث (۲۶۱۱)- و من طريق البخاري هذه اخرجه البغوي في شرح السنة (۲۰۸۲)' ووصله البخاري في (۲۶۱۰) كتاب الهبة' باب: من اهدي له هدية و عنده جلساؤه' من طريق عبد الله بن محمد' حدثنا ابن عيينة' به- و البيهقي (۶/۱۷۰) من طريق ابن ابي عمر عن سفيان' بنفس الاسناد-

بِتِسْعِ اَوَاقٍ كُلَّ سَنَةٍ اُوقِيَّةٌ فَجَاءَتْ اِلَى عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ لاَ وَلَكِنْ اِنْ شِئْتِ عَدَدْتُ لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً فَيَكُونُ الْوَلاَءُ لِي فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ اِلَى اَهْلِهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُمْ فَاَبَوْا عَلَيْهَا اِلَّا اَنْ يَكُونَ الْوَلاَءُ لَهُمْ فَجَاءَتْ اِلَى عَائِشَةَ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَسَارَّتْهَا بِمَا قَالَتْ لَهُمْ .فَقَالَتْ عَائِشَةُ لاَ اِذَنْ اِلَّا اَنْ يَكُونَ الْوَلاَءُ لِي .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَمَا ذَاكَ . فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَتَتْنِي بَرِيرَةُ تَسْتَعِينُنِي فِي مُكَاتَبَتِهَا . فَقُلْتُ لاَ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّ لَهُمْ مَالَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً وَّيَكُونَ الْوَلاَءُ لِي فَذَهَبَتْ اِلَيْهِمْ فَقَالُوا لاَ اِلَّا اَنْ يَكُونَ الْوَلاَءُ لَنَا .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ابْتَاعِيهَا فَاَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلاَءَ فَاِنَّ الْوَلاَءَ لِمَنْ اَعْتَقَ . فَاشْتَرَتْهَا فَاَعْتَقَتْهَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَخْطُبُ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى تَعْلَمُوا اَنَّ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى فَاِنَّ الشَّرْطَ بَاطِلٌ وَّاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ مِّنْكُمْ يَقُولُونَ اَعْتِقْ فُلاَنًا وَالْوَلاَءُ لِي اِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ اَعْتَقَ . قَالَتْ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ نے اپنے لیے نو اوقیہ کی ہر سال ادائیگی کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کرلیا۔ وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تاکہ ان سے اس بارے میں مدد لیں تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں! اگر تم چاہو تو میں ساری ادائیگی ایک ہی مرتبہ کردوں گی۔ البتہ تمہاری ولاء کا حق میرے پاس ہوگا' بریرہ اپنے مالک کے پاس گئیں ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو ان لوگوں نے اس بات سے انکار کردیا اور کہا کہ ولاء کا حق ان کے پاس ہی رہے' وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں' اس دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ تو بریرہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہلکی آواز میں ساری بات بتائی جو اس نے اپنے مالکان سے کہی تھی (اور جو انہوں نے جواب دیا تھا) تو سیّدہ عائشہ نے یہی کہا: نہیں! اور ولاء کا حق مجھے حاصل ہوگا (تو میں اس معاملے کے لیے تیار ہوں)' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا معاملہ ہے؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! بریرہ میرے پاس آئی تھی تاکہ اپنے کتابت کے معاہدے کے بارے میں مجھ سے مدد لے تو میں نے یہ کہا کہ اگر تمہارے مالکان چاہیں تو میں انہیں ساری ادائیگی ایک ساتھ کردیتی ہوں اور ولاء کا حق میرے پاس رہے گا' وہ اپنے مالکان کے پاس گئی تو انہوں نے جواب دیا: نہیں! ولاء کا حق ہمارے پاس ہی رہے گا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے خرید کر اسے آزاد کردو اور ولاء کی شرط ان کے لیے رہنے دو کیونکہ ولاء کا حق اسے حاصل ہوتا ہے جو آزاد کرتا ہے۔ (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) تو میں نے اسے خرید کر اسے آزاد کردیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ ایسی شرائط عائد کردیتے ہیں' جن کی اجازت اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہے۔ یہ بات جان لو کہ جو شخص کوئی ایسی شرط عائد کرے جس کی اجازت اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہ ہو تو وہ شرط باطل شمار ہوگی' اگرچہ سو مرتبہ کیوں نہ عائد کی گئی ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے (کہ اسے پورا کیا جائے)

جائے) اور اللہ تعالیٰ نے (جس شرط کی اجازت دی ہے) وہ شرط زیادہ مضبوط ہوگی ہے لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ وہ یہ کہتے ہیں کہ تم فلاں کو آزاد کردو اور ولاء کا حق میرے پاس رہے گا' ولاء کا حق تو اس شخص کے لیے ہوتا ہے جو آزاد کرتا ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ کا شوہر ایک غلام تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا تو اس نے اپنی ذات کو اختیار کرلیا' اگر اس کا شوہر آزاد شخص ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے اختیار نہ دیتے۔

2836- اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُوَانَ اَخْبَرَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ اِنِّى كُنْتُ لِعُتْبَةَ بْنِ اَبِى لَهَبٍ وَاَنَّ ابْنَتَهُ وَامْرَاَتَهُ بَاعُونِى وَاشْتَرَطُوا وَلَائِى فَمَوْلٰى مَنْ اَنَا فَقَالَتْ يَا بُنَىَّ دَخَلَتْ عَلَىَّ بَرِيرَةُ وَهِىَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتِ اشْتَرِينِى. فَقُلْتُ نَعَمْ. فَقَالَتْ اِنَّ اَهْلِى لاَ يَبِيعُونِى حَتّٰى يَشْتَرِطُوا وَلَائِى. قُلْتُ لاَ حَاجَةَ لِى فِيكِ فَسَمِعَ ذٰلِكَ النَّبِىُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَوْ بَلَغَهُ فَقَالَ مَا قَالَتْ بَرِيرَةُ. فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اشْتَرِيهَا فَاَعْتِقِيهَا وَدَعِيهِمْ يَشْتَرِطُونَ مَا شَاءُوا. فَاشْتَرَيْتُهَا فَاَعْتَقْتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الْوَلاَءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَلَوِ اشْتَرَطُوا مِائَةَ مَرَّةٍ.

☆☆ عبدالواحد بن ایمن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے ان سے کہا: اے اُم المؤمنین! میں عتبہ بن ابولہب کے پاس موجود تھا (یعنی ان کا غلام تھا) اس کے بیٹے اور اس کی بیوی نے مجھے فروخت کردیا اور میری ولاء کی شرط عائد کی تو میں کسی کا آزاد کردہ غلام شمار ہوں گا؟ تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! میں بریرہ کے پاس آئی' اس نے کتابت کا معاہدہ کیا تھا' اس نے کہا کہ آپ مجھے خرید لیں' میں نے کہا: ٹھیک ہے! اس نے کہا: میرے مالکان مجھے اس وقت تک فروخت نہیں کریں گے جب تک وہ میرے ولاء کی شرط عائد نہ کریں۔ تو میں نے کہا: پھر تو مجھے

٢٨٣٥- اخرجه مسلم في العتق (١٥٠٤) باب: انما الولاء لمن اعتق' و ابو داود في الطلاق (٢٢٣٣) باب: في المملوكة تعتق وهي تحت حر او عبد' و النسائي في الطلاق (٦/ ١٦٤-١٦٥) باب: خيار الامة تعتق وزوجها مملوك' و في العتق من الكبرى: كما في التحفة (١٢٤/١٢) و الترمذي في الرضاع (١١٥٤) باب: ما جاء في المراة تعتق ولها زوج' من طرق عن جرير' به-و اخرجه البخاري في المكاتب (٢٥٦٣) باب: استعانة المكاتب و سواله الناس' و مسلم في العتق (١٥٠٤) باب: انما الولاء لمن اعتق' و ابو داود في العتق (٣٩٣٠) باب: في بيع المكاتب اذا فسخت الكتابة' و ابن ماجه في العتق (٢٥٢١) باب: المكاتب' و احمد (٦/ ٢١٣)' و البيهقي في الكبرى (٥/ ٣٣٨) من طرق عن هشام بن عروة' به-وله شاهد منحديث ابن عباس' بنحوه- اخرجه البزار (١٣٩٤)' و الطبراني (١١٧٤٤)' و ابن حبان (٥١٢٠) من طريق تميم بن المنتصر عن اسحاق الازرق عن شريك عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس' بنحوه-و شريك سيء الحفظ' ورواية سماك عن عكرمة مضطربة' لكن اخرجه احمد (٢٨١/١) عن عفان عن همام عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس-وله طريق آخر من حديث ابن عمر عن عائشة' لكنه مختصر- اخرجه مالك (٧٨٢/٢)' و عنه الشافعي' ومن طريقه البيهقي في المعرفة (٤٠٨/١٤) باب: الولاء (٢٠٤٩١)- واخرجه البخاري في الفرائض (٤٢/١٢) باب: اثم من تبرا من مواليه (٦٧٥٦)' و في العتق (١٦٧/٥) باب: بيع الولاء وهبته (٢٥٣٥)' و مسلم في العتق (١١٤١/٢) باب: انما الولاء لمن اعتق (١٥٠٤)' و ابو داود في الفرائض (١٢٧/٣) باب: في بيع الولاء (٢٩١٩)' و الترمذي في الولاء (٤٣٧/٤) باب: ما جاء في النهي عن بيع الولاء و عن هبته (٢١٢٦)' و في البيوع (٥٣٧/٣) باب: ما جاء في كراهية بيع الولاء وهبته (١٢٣٦)' و النسائي في البيوع (٣٠٦/٧) باب: بيع الولاء و في الكبرى: كما في التحفة (٥/ ٤٤٧' ٤٤٩' ٤٥٥' ٤٦٤)' و ابن ماجه في الفرائض (٩١٨/٢) باب: النهي عن بيع الولاء و عن هبته (٢٧٤٧)-

٢٨٣٦- اخرجه البخاري في المكاتب (٣٦١/٥) باب: اذا قال المكاتب: اشترني و اعتقني: فاشتراه لذلك (٢٥٦٥) عن ابي نعيم' و في الشروط (٣٨٢/٥) باب: ما يجوز من شروط المكاتب اذا رضي بالبيع على ان يعتق (٢٧٢٦) عن خلاد بن يحيى' كلاهما عن عبد الواحد بن ايمن' به-

تمہارے بارے میں کوئی ضرورت نہیں ہے' جب نبی اکرم ﷺ نے یہ بات سنی یا آپ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: بریرہ کیا کہہ رہی ہے؟ میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے خرید کر اسے آزاد کر دو اور ان لوگوں کو ایسے ہی رہنے دو' وہ جو چاہیں شرطیں عائد کرتے پھریں۔ (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) تو میں نے اسے خرید کر اسے آزاد کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے خواہ (دوسرے فریق کے لوگ) سو شرطیں عائد کریں۔

2837- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ اَخْبَرَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا يَزِيْدَ الْمَدَنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِبَشِيْرٍ الصَّغِيْرِ مَقْعَدٌ لَا يَكَادُ يُخْطِئُهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَفَقَدَهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا عَادَ اِلٰى مَقْعَدِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَا بَشِيْرُ لَمْ اَرَكَ مُنْذُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ . قَالَ بِاَبِىْ وَاُمِّىْ ابْتَعْتُ بَعِيْرًا مِنْ فُلَانٍ فَمَكَثَ عِنْدِىْ ثُمَّ شَرَدَ فَجِئْتُ بِهِ فَدَفَعْتُهُ اِلٰى صَاحِبِهِ فَقَبِلَهُ مِنِّىْ . قَالَ وَكَانَ شَرَطَ لَكَ ذٰلِكَ فِيْهِ . قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ قَبِلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الشَّرُوْدَ يُرَدُّ مِنْهُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بشیر صغیر کے بیٹھنے کے ایک مخصوص جگہ تھی جہاں وہ باقاعدگی کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے تین دن تک انہیں ملاحظہ نہیں فرمایا' (جب تین دنوں کے بعد) وہ اپنی مخصوص جگہ پر آئے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے بشیر! میں نے تمہیں پچھلے تین دن سے دیکھا نہیں ہے (اس کی کیا وجہ ہے؟) تو انہوں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں نے فلاں شخص سے اونٹ خریدا تھا' وہ میرے پاس رہا اس کے بعد وہ سرکش ہو کر بھاگ گیا' میں اس کے پیچھے گیا (اسے پکڑ کے لا کے) اسے اس کے مالک کے سپرد کر دیا تو اس نے وہ مجھ سے لے لیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اس نے تمہارے ساتھ کوئی شرط طے کی تھی؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! اس نے ویسے ہی اسے لے لیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تم یہ بات جانتے نہیں ہو کہ سرکش جانور اسی بنیاد پر واپس کیے جاتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد سلام بن عجلان کناہ مسلم ابا خلیل، امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یکتب حدیثہ۔ وتوقف غیرہ فی احتجاج بہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۵۰۶۲)۔

2838- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ اِمْلَاءً اَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِىُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَجْلَانَ الْعُجَيْفِىُّ اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَزِيْدَ الْمَدَنِىُّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ -صَلَّى

۲۸۳۷ ذكره المتقي الهندي في كنز العمال (۱۵۱/٤) رقم (۹۹۵۳) و عزاه الى (الحسن ابن سفيان و ابن شاهين و ابن مردويه و ابي نعيم) - قال: و فيه عبد السلام بن عجلان ضعيف-

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَحْوَهُ وَفِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَمَا اِنَّ الْبَعِيرَ الشَّرُودَ يُرَدُّ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اس کی مانند روایت نقل کرتے ہیں' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

سرکش اونٹ واپس کر دیا جاتا ہے۔

2839- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ .وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ الْخَصِيبُ اَخْبَرَنَا اَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ اَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالاَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيعُ الْاِبِلَ بِالنَّقِيعِ فَاَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَاَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ اٰخُذُ هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ وَاُعْطِي هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَهُوَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رُوَيْدَكَ اَسْاَلُكَ اِنِّي اَبِيعُ الْاِبِلَ بِالنَّقِيعِ فَاَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَاَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ اٰخُذُ هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ وَاُعْطِي هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لاَ بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ .وَقَالَ ابْنُ مَنِيعٍ فَاُعْطِي هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ وَاُعْطِي هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ فِي الْمَوْضِعَيْنِ وَالْبَاقِي مِثْلَهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں بقیع میں اونٹوں کا سودا کیا کرتا تھا' بعض اوقات میں انہیں دینار کے عوض میں فروخت کرتا تھا اور دینار کی جگہ درہم وصول کر لیتا تھا اور بعض اوقات درہم کے عوض میں فروخت کرتا تھا اور درہم کی جگہ دینار وصول کر لیتا تھا۔ یہ اس کی جگہ لے لیتا تھا اور وہ اس کی جگہ دے دیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود تھے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں! میں نقیع میں اونٹوں کا سودا کرتا ہوں تو بعض اوقات میں دینار کے عوض میں فروخت کرتا ہوں لیکن درہم وصول کر لیتا ہوں' بعض اوقات درہم کے عوض میں فروخت کرتا ہوں اور دینار وصول کر لیتا ہوں' یہ میں اس کی جگہ لے لیتا ہوں اور وہ اس کی جگہ لے لیتا ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر تم اس دن کے بھاؤ کے حساب

۲۸۳۸- اخرجه ابن عدي في الكامل (۱۸۲۹/۵) و من طريقه اخرجه البيهقي في سننه (۵/ ۳۲۲-۳۲۳) كتاب البيوع: ما جاء البعير الشرود يرد- من طريق علي بن هاشم عن عبد السلام' به- و فيه عبدالسلام بن عجلان' و هو ضعيف- و ذكره المتقي الهندي في كنز العمال (۱۸۲/۱۵) رقم (۴۰۵۱۱)- و نقله ابن حجر في الاصابة (۴۴۸/۱)' و عزاه الى الحسن بن سفيان و ابن شاهين و ابن مردويه في التفسير' و لعله بعبد السلام ابن عجلان-

۲۸۳۹- ساقه الدارقطني من طريق ابي داود' و هو في سننه في البيوع (۲۵۰/۲) باب: في اقتضاء الذهب من الورق (۳۳۵۴' ۳۳۵۵)' و من طريقه البيهقي في المعرفة (۱۱۲/۸) باب: اخذ العوض عن الثمن الموصوف في الذمة (۱۱۳۱۷)' و اخرجه ايضاً الترمذي في البيوع (۵۴۴/۲) باب: ما جاء في الصرف' و النسائي في البيوع (۲۸۲/۷) باب: اخذ الورق من الذهب و الذهب من الورق' و ابن ماجه في التجارات (۷۶۰/۲) باب: اقتضاء الذهب من الورق والورق من الذهب (۲۲۶۲)- وقال الترمذي: (هذا حديث لا نعرفه مرفوعاً الا من حديث سماك بن حرب عن سعيد بن جبير عن ابن عمر- وروى داود بن ابي هند هذا الحديث عن سعيد بن جبير عن ابن عمر موقوفاً- و العمل على هذا عند بعض اهل العلم: ان لا باس ان يقتضي الذهب من الورق والورق من الذهب- و هو قول احمد واسحاق- وقد كره بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ذلك)- و راجع: المعرفة للبيهقي (۱۱۳/۸ - ۱۱۴)-

سے لیتے ہو اور جب تک تم دونوں جدا نہیں ہوتے یا تمہارے درمیان کوئی شرط طے نہیں ہوتی۔

ایک روایت میں الفاظ کا کچھ اختلاف ہے۔

2840- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرْجَانِيُّ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِى قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلاً بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَاِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ فَبِيعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ.

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سونے کو سونے کے عوض میں، چاندی کو چاندی کے عوض میں، کھجور کو کھجور کے عوض میں، گندم کو گندم کے عوض میں، جَو کو جو کے عوض میں، نمک کو نمک کے عوض میں صرف دست بدست برابر برابر فروخت کیا جاسکتا ہے، لیکن جب ان اصناف میں اختلاف ہو جائے تو تم جیسے چاہو فروخت کرو، اس وقت کہ جب یہ دست بدست لین دین ہو (یعنی اُدھار کا سودا نہ ہو)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن عبدالرحمٰن جرجرائی ذکرہ ابن حبان فی ثقات۔ وقال حافظ: مقبول یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ثقات (۸/ ۱۸۸)، ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۳۳۶)۔

2841- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الدِّينَوَرِيُّ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَمْدَانِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ اَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعِ بُرٍّ فَقَالَ بِعْهُ وَاشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَاَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةَ بَعْضِ صَاعٍ فَلَمَّا جَاءَ اَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ مَعْمَرٌ لِمَ فَعَلْتَ انْطَلِقْ فَرُدَّهُ وَلَا تَاْخُذَنَّ اِلَّا مِثْلاً بِمِثْلٍ فَاِنِّى كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُوْلُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ . يَعْنِى مِثْلاً بِمِثْلٍ وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ قَالَ فَاِنَّهُ لَيْسَ مِثْلَهُ .قَالَ اِنِّى اَخَافُ اَنْ يُضَارِعَ.

☆☆ معمر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے غلام کو گندم کے ایک صاع کے ہمراہ بھیجا اور بولے: اسے

۲۸۴۰- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۷/۱۰۳-۱۰٤) و من طريقه مسلم في المساقاة (۳/ ۱۲۱۰) باب: الصرف و بيع الذهب بالورق نقدًا (۱۵۸۷) و ابو داود في البيوع (۳/ ٦٤۲) باب: في الصرف (۳۳۵۰) و البيهقي في الكبرى (۵/ ۲۷۸) و ابن حبان في البيوع (۵۰۱۸) من طريق ابن ابي شيبة عن وكيع به-واخرجه مسلم في المساقاة (۳/ ۱۲۱۰) باب: الصرف و بيع الذهب بالورق نقدًا (۱۵۸۷) و احمد في مسنده (۵/ ۳۲۰) و ابن الجارود (٦۵۰) و البيهقي (۵/ ۲۷۸، ۲۸٤) من طرق عن وكيع به-واخرجه عبد الرزاق في البيوع (۱٤۱۹۳) و الترمذي في البيوع (۳/ ۵٤۱) باب: ما جاء ان الحنطة بالحنطة مثلاً بمثل (۱۲٤۰) و البيهقي (۵/ ۲۷۷، ۲۸۲، ۲۸٤) من طرق عن سفيان به-واخرجه النسائي في البيوع (۷/ ۲۷٦) باب: بيع الشعير بالشعير و ابن ماجه في التجارات (۲/ ۷۵۷-۷۵۸) باب: الصرف و ما لا يجوز متفاضلاً يدًا بيد (۲۲۵٤) من طريق محمد بن سيرين عن مسلم بن يسار و عبد الله بن عبيد قالا: جمع المنزل بين عبادة بن الصامت و معاوية ... فحدثهم عبادة بن الصامت قال ..... فذكره-

فروخت کر دو اور اس کے ذریعے جو خرید کے لے آؤ' وہ غلام گیا اور اس نے ایک صاع اور ایک صاع سے کچھ زیادہ وصول کر لیے' جب وہ آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو معمر نے کہا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ تم جاؤ اور اسے واپس کرو اور صرف برابر کا لین دین کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اناج کو اناج کے عوض میں۔

ان کی مراد یہ تھی کہ صرف برابر برابر لیا دیا جا سکتا ہے۔ ان دنوں ہماری خوراک جو ہوا کرتی تھی۔ اس غلام نے کہا: یہ تو اس کی مانند نہیں ہیں' تو معمر نے کہا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ اس کے برابر ہوتے ہیں۔

2842- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ اَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعِ قَمْحٍ فَقَالَ بِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ شَعِيْرًا فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَاَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةَ بَعْضِ صَاعٍ فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرً اَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا انْطَلِقْ فَرُدَّهُ وَلَا تَاْخُذَنَّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَاِنِّيْ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُوْلُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ . وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيْرَ قِيْلَ فَاِنَّهُ لَيْسَ لَهُ مِثْلًا .قَالَ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يُضَارِعَ .

☆☆ معمر بن عبداللہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے اپنے غلام کو گندم کے ایک صاع کے ہمراہ بھیجا اور بولے: اسے فروخت کر دو اور اس کے ذریعے جو خرید لانا' وہ غلام گیا اور اس نے ایک صاع اور ایک صاع سے کچھ زیادہ (جو) حاصل کر لیے جب وہ معمر کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو معمر نے ان سے کہا: تم نے اس میں دخل کیوں دیا؟ تم جا کر اسے واپس کر کے آؤ اور صرف برابر برابر لین دین کرنا' کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اناج کے عوض میں اناج کو صرف برابر برابر (لیا اور دیا جا سکتا) ہے۔

راوی کہتے ہیں: ان دنوں ہماری خوراک جو ہوا کرتی تھی۔ معمر سے یہ کہا گیا کہ یہ تو اس کی مانند نہیں بنتے' تو انہوں نے فرمایا: میرا یہ خیال ہے کہ یہ اس کی مانند ہیں۔

2843- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّعْفَرَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيَّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَلْاٰخِذُ وَالْمُعْطِيْ سَوَاءٌ فِي الرِّبَا .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سود لینے والا اور دینے والا برابر (کے گناہگار) ہوتے ہیں۔

٢٨٤٢- اخرجه احمد (٤٠١/٦) و مسلم في المساقاة (١٢١٤/٣) باب: بيع الطعام مثلاً بمثل (١٥٩٢) و الطبراني (١٠٩٥/٢٠) و ابن حبان (٥٠١١) و البيهقي (٢٨٣/٥) من طرق عن ابن وهب' به-واخرجه احمد (٤٠/٦-٤١) والطبراني (١٠٩٤/٢٠) من طريق ابن لهيعة عن ابي النضر' به- وابن لهيعة: الكلام فيه مشهور' لكنه متابع من ابن وهب؛ كما سبق-

٢٨٤٣- اخرجه مسلم في المساقاة (١٢١١/٣) باب: الصرف و بيع الذهب بالورق نقدًا (١٥٨٤) و النسائي في البيوع (٢٧٨/٧) باب: بيع الشعير بالشعير' من طريق ابي المتوكل الناجي' به-

2844- اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ نَهْشَلُ بْنُ دَارِمٍ التَّمِيمِيُّ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ مُحَمَّدَ بْنَ الْعَبَّاسِ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَلدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا مَنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ بِوَرِقٍ فَلْيَصْرِفْهَا بِذَهَبٍ وَّاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ بِذَهَبٍ فَلْيَصْرِفْهَا بِوَرِقٍ وَّالصَّرْفُ هَاءَ وَهَاءَ.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دینار کو دینار کے عوض میں' درہم کو درہم کے عوض میں کسی اضافی ادائیگی کے بغیر لیا اور دیا جائے گا' جس شخص کو چاندی کی ضرورت ہو' وہ اسے سونے کے عوض میں لین دین کرے اور جس شخص کو سونے کی ضرورت ہو' وہ چاندی کے عوض میں لین دین کرے لیکن یہ لین دین دست بدست ہونا چاہیے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عباس بن عثمان بن شافع شافعی، عم امام شافعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۳۶)۔

2845- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْبَزَّازُ الْعَسْكَرِيُّ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ اَبِیْ حَرْبٍ الصَّفَّارُ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ بُكَيْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ فِیْ حَجَّتِهٖ اَلَا وَاِنَّ الْمُسْلِمَ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَحِلُّ لَهٗ دَمُهٗ وَلَا شَیْءٌ مِنْ مَّالِهٖ اِلَّا بِطِيْبَةِ نَفْسِهٖ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ . قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر یہ بات ارشاد فرمائی تھی کہ یاد رکھنا مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے' اس کے لیے اپنے بھائی کا خون یا اس کے مال میں سے کوئی بھی چیز حلال نہیں ہے۔ ماسوائے اس کے جو وہ اپنی پسند کے ساتھ اسے دے دے۔ خبردار! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہنا۔

2846- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْفُضَيْلِ الْكَاتِبُ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ اَخْبَرَنَا دَاوٗدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا يَشْتَرِيَنَّ

۲۸۴۴- اخرجه ابن ماجه في سننه (۲۲۶۱) من طريق ابي اسحاق الشافعي به- قال البوصيري في الزوائد (۲/ ۱۹۵): (هذا اسناد ضعيف محمد بن العباس قال فيه ابن حبان في الثقات: يروي المقاطيع عن ابيه انتهى- و ابوه العباس بن عثمان مجهول و عمر بن محمد بن علي لم ار من خرجه ولا من وثقه)- اه-

۲۸۴۵- اخرجه البيهقي في الكبرى (۶/ ۹۷) في الغصب باب: لا يملك احد بالجناية شيئا من طريق ثور بن يزيد الديلي عن عكرمة عن ابن عباس-

۲۸۴۶- داود بن الزبرقان: متروك الحديث: قاله ابن حجر في (التلخيص) (۳/ ۵۲)-

اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيهِ اِلَّا بِطِيبٍ مِّنْ نَفْسِه.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص اپنے بھائی کا ساتھی اس وقت تک نہ بنے جب تک وہ خود اپنی مرضی سے اسے نہ دے۔

2847- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ الْكَاتِبُ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْحَسَنِ الْاَحْوَلِ مَوْلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ حَارِثَةَ الضَّمْرِيُّ ذَكَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَثْرِبِيٍّ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ مِّنْ مَّالِ اَخِيهِ شَيْءٌ اِلَّا مَا طَابَتْ بِهِ نَفْسُهُ. فَقُلْتُ حِينَئِذٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ لَقِيتُ غَنَمَ ابْنِ عَمٍّ لِي فَاَخَذْتُ مِنْهَا شَاةً فَاجْتَزَرْتُهَا اَعَلَيَّ فِي ذٰلِكَ شَيْءٌ قَالَ اِنْ لَقِيتَهَا نَعْجَةً تَحْمِلُ شَفْرَةً وَّاَزْنَادًا فَلَا تَمَسَّهَا.

☆☆ حضرت عمرو بن یثربی بیان کرتے ہیں کہ میں منیٰ میں حجۃ الوداع میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کسی بھی انسان کے لیے اپنے بھائی کے مال میں سے کوئی بھی چیز لینا جائز نہیں ہے ماسوائے اس کے جسے وہ (دوسرا شخص) اپنی پسند کے ساتھ دے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے اس وقت عرض کی: یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے' اس بارے میں اگر میں اپنے چچازاد کی بکریوں کو اپنے سامنے پاتا ہوں اور ان میں سے ایک بکری لے لیتا ہوں اور ذبح کر لیتا ہوں تو کیا اس بارے میں مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم ایک بکری کا سامنا کرتے ہو اور اس وقت تمہارے ہاتھ میں چھری بھی ہے اور ہاتھ پاؤں باندھنے کی چیزیں بھی ہیں' تو بھی تم اس بکری کو ہاتھ نہ لگاؤ۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن یثربی ضمری، یعد فی اھل حجاز، ابن سکن نے انہیں صحابی قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: اصابہ (۴/۶۷۷)، ت (۵۹۹۷)۔

2848- وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَارِثَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَثْرِبِيٍّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالَ اَلَا وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ مِّنْ مَّالِ اَخِيهِ شَيْءٌ اِلَّا بِطِيبِ نَفْسٍ مِّنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ

۲۸۴۷- اخرجه الطبراني في الاوسط' وقال: (لايروى عن ابن يثربي الا بهذا الاسناد تفرد به عبد الملك): كذا في التعليق المغني' و لماجده في الاوسط (ط: الحرمين)' واخرجه احمد في مسنده (۴۲۳/۳): ثنا ابو عامر: ثنا عبد الملك -يعني: ابن حسن الحارثي- باسناده- و اعاده باسناده ثانية (۱۱۳/۵) بنفس الاسناد- و اخرجه الطحاوي (۲۴۱/۴)' وفي المشكل (۴۲/۴)' و البيهقي (۹۷/۶) من طريق عمارة بن حارثة به- وقال الهيثمي (۱۷۴/۴): (ورجال احمد ثقات)-

۲۸۴۸- اخرجه عبد الله بن احمد في زوائده على المسند (۱۱۳/۵): حدثني محمد بن عباد المكي به- و لم يذكر في اسناده: (عبد الرحمن بن ابي سعيد)' و البيهقي (۹۷/۶)-و صوب الدارقطني الرواية السابقة بذكر (عبد الرحمن بن ابي سعيد)-

اللّٰہِ اِنْ لَقِیتُ غَنَمَ ابْنِ عَمِّی ۔ذَکَرَ بَاقِی الْحَدِیْثِ وَقَالَ فِیهِ اِنْ لَقِیتَهَا نَعْجَةً تَحْمِلُ شَفْرَةً وَّاَزْنَادًا بِخَبْتِ الْجَمِیشِ ۔ اَرْضٌ بَیْنَ مَکَّةَ وَالْجَارِ اَرْضٌ لَیْسَ بِهَا اَنِیسٌ.

☆☆ حضرت عمرو بن یثربی بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: خبردار! کسی بھی مسلمان کے لیے اس کے بھائی کا مال حلال نہیں ہے ماسوائے اس چیز کے جسے وہ خود اپنی پسند سے دے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر مجھے اپنے چچازاد کی بکریاں ملتی ہیں (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

اگر تمہیں وہ بکری خبت الجمیش (یہ ایک ویرانے کا نام ہے) میں وہ بکری ملتی ہے اور اس وقت تم نے چھری اور بکری کو باندھنے کا سامان اُٹھایا ہوا ہو تو بھی تم اسے ہاتھ نہیں لگا سکتے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ (خبت الجمیش) مکہ اور اس کے نواح کے درمیان ایک جگہ ہے یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں کوئی آبادی نہیں ہے اس سند میں راوی نے ابن ابی سعید کا تذکرہ نہیں کیا' تاہم پہلی روایت زیادہ مستند ہے۔

2849- حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِیبٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اِبْرَاهِیمَ بْنِ اَبِی قُتَیْلَةَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِهْرِیُّ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لَا یَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِطِیبِ نَفْسِهِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کسی بھی مسلمان شخص کو مال صرف اس کی مرضی سے لینا جائز ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حارث بن محمد فہری۔ قال حافظ فی تلخیص (۱۰۱/۳): مجہول۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱۷۸/۲)، مغنی (۱۴۳/۱)۔

2850- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْفَضْلُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَنْصُورٍ الزُّبَیْدِیُّ جَارُ الْعُرَانِیِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ اَبِی حَرَّةَ الرَّقَاشِیِّ عَنْ عَمِّهِ اَنَّ النَّبِیَّ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لَا یَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا عَنْ طِیبِ نَفْسٍ.

☆☆ حضرت ابوحرہ رقاشی اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ کسی بھی

۲۸۴۹- الحارث مجهول : قاله ابن حجر في (التلخيص) (۵۲/۳)-

۲۸۵۰- اخرجه احمد (۷۲/۵-۷۳)' و ابو يعلي (۱۵۷۰)' و الدارمي في البيوع (۲۴۶/۲) باب: في الربا الذي كان في الجاهلية' و البيهقي في الغصب (۱۰۰/۶) باب: من غصب لوحاً فادخله في سفينة او بنى عليه جداراً- كلهم من طريق حماد بن سلمة' به- وقال الهيثمي في المجمع (۲۶۸/۲): (وابو حرة الرقاشي وثقه ابو داود' و ضعفه ابن معين' و فيه علي بن زيد وفيه كلام)- اه- وقال ابن حجر في (التلخيص) (۵۲/۳): (وفيه علي بن زيد بن جدعان و فيه ضعف)- اه-

مسلمان کا مال صرف اس کی مرضی سے لیا جا سکتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فضل بن احمد بن منصور بن ذیال، ابوعباس زبیدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ مامون۔ قدیما، وتعجب ذھبی فی ''سیر اعلام النبلاء'' از شمس دین ذہبی ۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۲/۳۷۷) (۶۸۲۹)، ''سیر اعلام النبلاء'' از شمس دین ذہبی (۱۴/۵۲۸)۔

○ بعرانی: ابوحامد محمد بن ہارون بن عبداللہ حضرمی من اہل بغداد، من شیوخ دارقطنی توفی سنہ ۳۲۱ھ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: انساب للسمعانی (۱/۳۷۰)۔

2851- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2852- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- حُرْمَةُ مَالِ الْمُؤْمِنِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مؤمن کا مال اس کی جان کی طرح قابلِ احترام ہے۔

2853- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَرَّ بِهِ وَهُوَ مُلاَزِمٌ غَرِيمًا لَهُ فَقَالَ مَا هَذَا . قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ غَرِيمٌ لِي .فَقَالَ هَلْ لَكَ- يَعْنِي- أَنْ تَأْخُذَ النِّصْفَ . وَقَالَ بِيَدِهِ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخَذَ الشَّطْرَ وَتَرَكَ الشَّطْرَ .أَوْ قَالَ النِّصْفَ.

☆☆ عبداللہ بن کعب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت اپنے ایک مقروض کے ساتھ الجھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میرا مقروض ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم یہ نہیں کرتے یعنی تم اس سے نصف وصول کرلو آپ نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعے یہ بات ارشاد فرمائی

۲۸۵۲- عزاه ابن حجر في (التلخيص) (۳/۵۲) للبزار من رواية عمرو بن عثمان به- وقال البزار: تفرد به ابو شهاب- و راجع- ايضاً- المعجم الكبير للطبراني (۱۰/۱۹۷) و الحلية لابي نعيم (۷/۳۳٤)-

۲۸۵۳- سفيان بن حسين: متكلم في روايته عن الزهري- وقد ورد الحديث من غير هذا الوجه عن الزهري بسياق آخر بمعناه- و سمي غريم كعب و هو ابن ابي حدرد- و فيه طلب النبي صلى الله عليه وسلم من كعب ان يضع الشطر من دينه- و قوله للغريم: (قم فاقضه)- اخرجه البخاري في المساجد (٤۷۱) باب: رفع الصوت في المساجد- و (٤۵۷) باب: التقاضي و الملازمة في المسجد- و في الخصومات (۲٤۱۸)- و في الصلح (۲۷۱۰)- و مسلم في المساقاة (۱۵۵۸) باب: استحباب الوضع من الدين- و ابو داود في الاقضية (۳۵۹۵) باب: في الصلح- و ابن ماجه في الاحكام (۲٤۲۹) باب: الحبس في الدين و الملازمة- و الدارمي (۲/۲٦۱)- و احمد (٦/۳۹۰)-

تو میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! تو انہوں نے نصف حصہ وصول کرلیا اور نصف حصہ چھوڑ دیا (راوی کو شک ہے کہ شاید روایت میں شطر کی بجائے لفظ نصف منقول ہے)۔

2854– حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ جَمِيعًا عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ– قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ وَالصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ . لَفْظُ يُوْنُسَ وَقَالَ الْاٰخَرُ بَيْنَ النَّاسِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ مسلمان آپس کی شرائط کے مطابق عمل پیرا ہوں گے اور مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے۔

روایت کے یہ الفاظ یونس نامی راوی کے ہیں' جبکہ دیگر راویوں نے لفظ ''لوگوں کے درمیان'' نقل کیا ہے۔

2855– حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ مِنْ اَصْلِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمِصِّيْصِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ– الصُّلْحُ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ جَائِزٌ . كَذَا كَانَ فِىْ اَصْلِهِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے۔

ان کی اصل میں اسی طرح کے الفاظ ہیں۔

2856– حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْاٰدَمِيُّ اَبُوْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ– قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا .

☆☆ کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مسلمانوں کی مقرر کردہ شرائط (پوری کی جائیں گی) ماسوائے ایسی شرط کے جو کسی حلال چیز کو حرام قرار دے یا حرام چیز کو حلال قرار دے۔

۲۸۵٤– اخرجه ابو داود في الاقضية (۳/ ۳۰٤) باب: في الصلح (۳۵۹٤)' و احمد (۲/ ۳۶۶)' و ابن حبان في الصلح (۵۰۹۱) و ابن الجارود (۶۳۸)' و الحاكم (۲/ ٤۹)' و البيهقي في الصلح (۶/ ۶٤) باب: صلح المعاوضة' من طريق كثير بن زيد' به- وقال الحاكم: (رواة هذا الحديث كلهم مدنيون)- وقال الذهبي: (لم يصححه' و كثير ضعفه النسائي' و مشاه غيره)- اه- و قال الذهبي في موضع آخر (٤/ ۱۰۱): (حديث منكر)- و ضعفه ابن حزم و عبد الحق: كما في التلخيص لابن حجر (۳/ ۲۶)-

۲۸۵۵– اخرجه الحاكم (۲/ ۵۰) من طريق عبد الله بن الحسين المصيصي' به- وقال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين' و هو معروف بعبيد الله بن الحسين المصيصي و هو ثقة)- اه- قال الذهبي: (قلت: قال ابن حبان: يسرق الحديث)- اه- يعني: عبد الله بن الحسين المصيصي-

سودا کرتے ہوئے شرط عائد کرنے کا حکم

کوئی سودا کرتے ہوئے کوئی شرط عائد کرنے کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے موافقین نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے کہ جب کوئی شخص کسی سواری کو فروخت کرے تو وہ اس پر سوار رہنے کا استثناء کرے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر مسافت قریب ہو تو ایسا کرنا جائز ہوگا' ورنہ جائز نہیں ہوگا۔

انہوں نے مذکورہ بالا حدیث کو قریب کی مسافت پر محمول کیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر فقہاء یہ کہتے ہیں کہ ایسا کرنا مطلق طور پر جائز نہیں ہے۔ خواہ وہ مسافت کم ہو یا مسافت زیادہ ہے۔ کیونکہ شرط لگانے کی وجہ سے بیع منعقد ہی نہیں ہوگی۔ ان حضرات نے اپنے مؤقف کی تائید میں اس روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔ جس میں یہ بات مذکور ہے کہ ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع میں استثناء کرنے یا کوئی شرط عائد کرنے سے منع کیا ہے''۔[1]

اس حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور حنفی فقیہہ صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

ہر ایسی شرط عقد جس کا تقاضا کرتا ہو اس کی وجہ سے بیع فاسد نہیں ہوتی ہے' جیسے خریدار خریدتے ہوئے سامان میں ملکیت کی شرط عائد کر دیتا ہے تو یہ چیز تو شرط عائد کیے بغیر بھی پائی جاتی ہے۔ اور ہر ایسی شرط جس کا عقد تقاضا نہ کر رہا ہو اور اس شرط کے نتیجے میں فریقین میں سے کسی ایک کا فائدہ ہو یا فروخت شدہ سامان میں اس کا کوئی فائدہ ہو یا اس کا استحقاق موجود ہو تو ایسی شرط کے نتیجے میں بیع فاسد ہو جاتی ہے' جس طرح کوئی فروخت کرنے والا شخص کسی غلام کو فروخت کرتے ہوئے یہ شرط عائد کرتا ہے کہ خریدار اسے آگے فروخت نہیں کرے گا (یہ سامان کی منفعت شمار ہوگی) کیونکہ یہ ایک ایسی اضافی شرط ہے جو کسی غرض سے خالی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی شرط کے نتیجے میں تنازع ہو جاتا ہے اور عقد کا مقصد فوت ہو جایا کرتا ہے۔ تاہم اگر کوئی ایسی شرط عائد کی جائے جو عام عرف میں شامل ہو تو کیونکہ عرف کو قیاس پر ترجیح حاصل ہوتی ہے (اس لیے اس کا حکم مختلف ہوگا)۔[2]

---

[1] حاشیۃ النووی علی الصحیح لمسلم' ج2 ص29

[2] الہدایہ شرح بدایۃ المبتدی از امام ابوالحسن علی بن ابوبکر الفرغانی

۲۸۵٦- اخرجه الترمذي في الاحكام (۳/ ٦۳٤) باب: الصلح بين الناس (۱۳۵۲) و ابن ماجه في الاحكام (۲/ ۷۸۸) باب: الصلح (۲۳۵۳) و الحاكم في المستدرك (٤/ ۱۰۱) و البيهقي في الكبرى (٦/ ٦۵) من طريق كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف به- وقال الترمذي: (حسن صحيح)- و لم يتكلم عليه الحاكم وقال الذهبي: (واه)- و عقب على تصحيح الترمذي لحديثه هذا فقال: (و صححه - يعني: الترمذي- فلهذا لا يعتمد العلماء على تصحيح الترمذي)- ينظر: الميزان (۳/ ٤۰٦)- وقال المباركفوري في (تحفة الاحوذي) (٤/ ٤۸۷): (وفي تصحيح الترمذي هذا الحديث نظر: فان في اسناده كثير بن عبد الله بن عوف و هو ضعيف جدا قال فيه الشافعي و ابو داود: هو ركن من اركان الكذب- وقال النسائي: ليس بثقة- وقال ابن حبان: له عن ابيه عن جده نسخة موضوعة- وتركه احمد وقد نوقش الترمذي في تصحيح حديثه......) فذكر كلام الذهبي السابق ثم قال: (وقال ابن كثير في (ارشاده) : قد نوقش ابو عيسى - يعني: الترمذي - في تصحيحه هذا الحديث و ما شاكله)- اه- و ضعفه ابن حجر في التلخيص (۳/ ۲٦-۲۷)-

2857- حَدَّثَنَا رِضْوَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ جَالِينُوسَ الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الدُّنْيَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ مَا وَافَقَ الْحَقَّ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: مسلمانوں کی شرائط کی پابندی کی جائے گی جبکہ وہ حق کے مطابق ہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن بالسی اتّھمہ امام احمد وضرب علی حدیثہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۴/۳۶۷) ت (۵۱۱۷)۔

2858- وَعَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوطِهِمْ مَا وَافَقَ الْحَقَّ مِنْ ذٰلِكَ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مسلمانوں کی شرائط کی پابندی کی جائے گی جبکہ وہ حق کے مطابق ہوں۔

2859- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ مَاهَانَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبِرَكِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَمَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهِ وَنَفْسِهِ كُتِبَ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا وَقَى بِهِ الرَّجُلُ عِرْضَهُ كُتِبَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ وَمَا اَنْفَقَ الْمُؤْمِنُ مِنْ نَفَقَةٍ فَاِنَّ خَلَفَهَا عَلَى اللّٰهِ ضَامِنٌ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ بُنْيَانٍ اَوْ مَعْصِيَةٍ. فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ مَا يَعْنِي وَقَى بِهِ الرَّجُلُ عِرْضَهُ قَالَ اَنْ يُعْطِيَ الشَّاعِرَ وَذَا اللِّسَانِ الْمُتَّقَى.

۲۸۵۷- اخرجه الحاكم في البيوع (۲/۴۹) باب: المسلمون على شروطهم و الصلح جائز' من طريق ابن ابي الدنيا' به- ذكره الحاكم شاهدًا لحديث ابي هريرة السابق قريبًا' و لم يتكلم عليه هو ولا الذهبي- وقال ابن حجر في التلخيص (۳/۲۷): (وهو واه)-

۲۸۵۸- اخرجه الحاكم في البيوع (۲/۵۰) بالاسناد السابق من طريق خصيف' به- ولم يتكلم عليه الحاكم ولا الذهبي- وقال ابن حجر في التلخيص (۳/۲۷): (واسناده واه)-

۲۸۵۹- اخرجه عبد بن حميد (۱۰۸۳ - منتخب)' و الحاكم في المستدرك (۲/۵۰)' و ابن عدي في الكامل (۵/۳۲۲) في ترجمة عبد الحميد بن حسن الهلالي' و البغوي في شرح السنة رقم (۱۶۴۰) من طريق عبد الحميد بن حسن' به-وقد صححه الحاكم' و تعقبه الذهبي بقوله (قلت: فيه عبد الحميد بن الحسن ضعفوه)- اه- وذكره السيوطي في الجامع الصغير (۵/۳۲- فيض)' و عزاه الى عبد بن حميد و الحاكم و رمزله بالصحة-و نقل المناوي في الفيض تصحيح الحاكم له ورد الذهبي عليه ' و قال المناوي: (قال في الميزان: غريب جداً)- اه-و لم اجد قول الذهبي هذا في ترجمة عبد الحميد من الميزان- قلت: و الحسن و ان كان قد ضعفه ابن المديني و ابو زرعة و الدارقطني' فقد وثقه ابن معين' وقال ابو حاتم: شيخ - و مع ذلك فقد تابعه عليه غير واحد-اخرجه البخاري في الادب المفرد (۳۰۴)' و الترمذي في السنن (۱۹۷۰)' قال: حدثنا قتيبة' حدثنا محمد بن المنكدر باسناده- بلفظ: (كل معروف صدقة' و ان من المعروف ان تلقى اخاك بوجه طلق' و ان تفرغ من دلوك في اناء اخيك)-واخرجه -ايضا - بهذا اللفظ عبد بن حميد (۱۰۹۰- منتخب) حدثني خالد بن مخلد حدثنا محمد بن المنكدر' به-

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر نیکی صدقہ ہے' آدمی اپنی بیوی پر اپنی جان پر جو خرچ کرتا ہے' یہ اس کے لیے صدقے کے طور پر لکھا جاتا ہے۔ اس چیز کے ذریعے آدمی اپنی عزت کی حفاظت کرتا ہے' یہ بات اس کے لیے صدقے کے طور پر لکھی جاتی ہے۔ آدمی جو کچھ بھی خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا ضامن ہوتا ہے (یعنی اسکا اجروثواب عطاء کرے گا) ماسوائے اس چیز کے جو کسی تعمیر میں خرچ کی جائے یا کسی گناہ کے کام میں خرچ کی جائے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے محمد بن منکدر سے دریافت کیا: آدمی اس کے ذریعے اپنی عزت کی حفاظت کرے' اس سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ کہ وہ کسی شاعر کو یا کسی بدزبان آدمی کو (معاوضہ دے دے تاکہ وہ اس کے ساتھ بدتمیزی نہ کرے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن ابراہیم شعیری برکی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ربما وھم، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 228ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التھذیب ت(۵۳۱۹)۔

2860- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَنْ عَرَفَ مَتَاعَهُ عِنْدَ رَجُلٍ اَخَذَهُ وَطَلَبَ ذَاكَ الَّذِيْ اشْتَرٰى مِنْهُ.

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنا سامان کسی شخص کے پاس پائے' وہ اسے حاصل کرے اور دوسرا شخص اس سے مطالبہ کرے گا جس سے اس نے خریدا ہے۔

2861- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَيَتَّبِعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهُ.

۲۸۶۰- اخرجه ابو داود في البيوع (۳/۲۸۹) باب: في الرجل يجد عين ماله عند رجل (۳۵۳۱)' و من طريقه البيهقي في السنن (۶/۱۰۰) كتاب الغصب' باب من غصب جارية فباعها ثم جاء رب الجارية' و في المعرفة (۸/۲۹۶) باب: ضمان الدرك (۱۱۹۶۱)' و النسائي في البيوع (۷/۳۱۲) باب: الرجل يبيع السلعة' فيستحقها مستحق' و في الكبرى- كما في التحفة (۴/۷۰)- من طريق عمرو بن عون' حدثنا هشيم' به-واخرجه احمد (۵/۱۰) من طريق عمر بن ابراهيم عن قتادة بلفظ: (اذا افلس الرجل فوجد رجل ماله بعينه' فهو احق به)-قال المزي في التحفة (۴/۷۱): (رواه محمد بن يحيى الذهلي عن الخليل بن عمر بن ابراهيم عن ابيه عن قتادة عن الحسن عن سمرة' قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (من وجد متاعه بعينه عند مفلس' فهو احق به)-قال محمد بن يحيى: هما حديثان عندي من حديث قتادة: فلعل عمر سمع من قتادة فاختلط عليه- فاما هذا الحديث-يعني: حديث المفلس- فانما رواه قتادة عن النضر بن انس عن بشير ابن نهيك عن ابي هريرة- حدثنا به وهب بن جرير عن شعبة عن قتادة- و حدثنا به ابو النعمان عن جرير بن حازم عن قتادة- و الحديث الآخر: ما روى موسى بن السائب عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم - هذا في السرقة و ذاك في التفليس)- اهـ-

۲۸۶۱- اخرجه ابو داود في السنن (۳/۲۸۹) كتاب البيوع' باب: في الرجل يجد عين ماله عند رجل (۳۵۳۱)' و من طريقه اخرجه المصنف هنا- و راجع الذي قبله-

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنا مال بعینہٖ کسی شخص کے پاس پائے تو وہ اس مال کا زیادہ حق دار ہوگا اور دوسرا شخص اس شخص کے پاس جائے گا جس شخص سے اسے خریدا تھا۔

2862- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْمَيْمُوْنِيُّ قَالَ ذَكَرْتُ لِاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَقَالَ لِي اذْهَبْ اِلٰى حَدِيْثٍ رَوَاهُ هُشَيْمٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَنْ وَجَدَ مَالَهُ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ الْمُشْتَرِى مَنْ بَاعَهُ . قَالَ اَحْمَدُ حَدَّثَنَاهُ بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنْ هُشَيْمٍ وَقَدْ حَدَّثَ هُشَيْمٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ وَرَوَى النَّاسُ عَنْهُ وَهُوَ ثِقَةٌ رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَكَنَّاهُ اَبَا سَعْدَةَ .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ جس شخص مال کسی کے پاس بعینہٖ پایا جائے تو وہ اس مال کا زیادہ حقدار ہوگا اور خریدا اس شخص کے پاس جائے گا جس نے اسے فروخت کیا تھا۔

2863- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَنْ اَصَابَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ صَاحِبُهُ مَنِ اشْتَرٰى مِنْهُ .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے سامان کو بعینہٖ کسی کے پاس پائے تو وہ اس سامان کا زیادہ حقدار ہوگا اور جس کے پاس وہ سامان تھا' وہ اس شخص کے پیچھے جائے گا' جس سے اس نے سامان کو خریدا تھا۔

2864- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَيَّاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ اَبِي الْمُعْتَمِرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ خَلْدَةَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جِئْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ صَاحِبٍ لَنَا اُصِيبَ بِهٰذَا الدَّيْنِ - يَعْنِيْ اَفْلَسَ - فَقَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فِيْ رَجُلٍ مَاتَ اَوْ اَفْلَسَ اَنَّ صَاحِبَ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِمَتَاعِهِ اِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ اِلَّا اَنْ يَتْرُكَ صَاحِبُهُ وَفَاءً .

☆☆ عمر بن خلدہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ اپنے ایک ساتھی کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو مرض کی وجہ سے مفلس قرار دیا جا چکا تھا۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جو انتقال کر چکا ہو یا جو مفلس ہو چکا ہو' سامان کا حقیقی مالک جب اپنے مال کو بعینہٖ کسی کے پاس پائے تو وہ اس مال کا زیادہ حقدار ہوگا البتہ وہ اپنے ساتھی کو پوری ادائیگی کرے (یعنی جو اس ساتھی کا حصہ بنتا ہے)۔

۲۸۶۲- الحديث اخرجه احمد في مسنده (۵/۱۳): حدثنا زكريا بن ابي زكريا' حدثني هشيم' به- و انظر الحديث قبل السابق-

۲۸۶۳- اخرجه احمد في المسند (۵/۱۸): حدثنا يزيد بن هارون عن حجاج بن ارطاة باسناده- و اخرجه احمد (۵/۱۳) و ابن ماجه (۲/۷۸۱) كتاب الاحكام' باب من سرق ماله بشيء. فوجده في يد رجل اشتراه' الحديث (۲۳۳۱) منطريق ابي معاوية' حدثنا حجاج' به-قال البوصيري في الزوائد (۲/۲۱٦): (اسناده ضعيف: لتدليس الحجاج بن ارطاة)- اه-

۲۸٦٤- اخرجه ابو داود في البيوع (۳/۷۹۲) باب: في الرجل يفلس' فيجد الرجل متاعه بعينه عنده (۳۵۲۳) و ابن ماجه في الاحكام (۲/۷۹۰) باب: من وجد متاعه عند رجل قد افلس (۲۳٦۰) و ابن الجارود في المنتقى (٦۳٤) و الحاكم (۲/۵۰-۵۱) و البيهقي في التفليس (٦/٤٦) و كذلك الطيالسي (۱۲۸۵) والشافعي في المسند (۵٦٤) كلهم من طريق ابن ابي ذئب' به- وقال الحكام: (صحيح الاسناد)--

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابو معتمر بن عمرو بن رافع مدنی، قال حافظ فی ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۴۴۴): مجھول الحال یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

2865- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الْمُعْتَمِرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ خَلْدَةَ الزُّرَقِيِّ - وَكَانَ قَاضِيَ الْمَدِينَةِ - اَنَّهُ قَالَ جِئْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا اَفْلَسَ فَقَالَ هٰذَا الَّذِي قَضَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ اَوْ اَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِمَتَاعِهِ اِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ .

☆☆ ابن خلدہ زرقی جو مدینہ منورہ کے قاضی تھے' وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اپنے ایک ساتھی کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو مفلس ہو چکا تھا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: یہ وہ مسئلہ ہے جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے جو شخص فوت ہو جائے یا مفلس قرار دے دیا جائے اور پھر کسی سامان کا مالک بعینہ اپنے سامان کو اس کے پاس پائے تو وہ اس سامان کا زیادہ حق دار ہوگا۔

2866- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ وَاَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَبِي الزَّرْقَاءِ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَنْ بَاعَ سِلْعَةً فَاَفْلَسَ صَاحِبُهَا فَوَجَدَهَا بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا دُونَ الْغُرَمَاءِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کوئی سامان فروخت کرتا ہے' پھر اس کا ساتھی مفلس قرار دیا جاتا ہے اور پہلا شخص اپنے سامان کو بعینہ اس کے پاس پاتا ہے اور اس پہلے شخص نے سامان کی قیمت میں سے کچھ بھی وصول نہیں کیا تھا تو وہ سامان اسی شخص کو مل جائے گا لیکن اگر اس نے اس قیمت میں سے کچھ وصول کر لیا تھا تو پھر وہ دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

۲۸۶۵- اخرجه ابن الجارود في المنتقى (٦٣٤): اخبرنا محمد بن عبد الحكم ...... بهذا الاسناد- و راجع الذي قبله-

۲۸۶۶- اخرجه الطيالسي (٢٥٠٧)' و ابن ابي شيبة (٦/ ٣٥-٣٦) و احمد (٢/ ٢٢٨' ٢٥٨' ٤٧٤)' و الدارمي (٢/ ٢٦٢)' و البخاري في الاستقراض (٥/ ٦٢) باب: اذا جد ماله عند مفلس (٢٤٠٢)' و مسلم في المساقاة (٣/ ١١٩٣) باب: من ادرك ما باعه عند المشتري (٢٢/ ١٥٥٩)' و الترمذي في البيوع (٣/ ٥٦٢-٥٦٣) باب: ما جاء اذا افلس للرجل غريم' فيجد عنده متاعه (١٢٦٢)' و النسائي في البيوع (٧/ ٢١١) باب: الرجل يبتاع فيفلس' و ابن ماجه في الاحكام (٢/ ٧٩٠) باب: من وجد متاعه بعينه عند رجل قد افلس (٢٣٥٨)' و ابن الجارود (٦٣٠)' و البيهقي في التفليس (٦/ ٤٤)' و ابو نعيم في الحلية (٥/ ٣٦١) من طرق عن يحيى بن سعيد' به- و اخرجه مالك في البيوع (٢/ ٦٧٨) باب: ما جاء في افلاس الغريم (٨٨)' ومن طريق مالك اخرجه الشافعي في المسند (٢/ ١٦٢)' و عبد الرزاق (١٥١٦٠)' و ابو داؤد في البيوع (٣/ ٧٨٩) باب: الرجل يفلس' فيجد الرجل متاعه بعينه (٣٥١٩)' و البيهقي (٦/ ٤٤)' و البغوي (٢١٣٣)' و ابن حبان في البيوع (١١/ ٤١٢) باب: الفلس (٥٠٣٦) من طرق عن مالك عن ابن شهاب عن ابي بكر' به-

دعلج نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اگر اس شخص نے اس سامان کی قیمت میں سے کچھ ادائیگی کر دی تھی تو جو رقم باقی رہ گئی ہے وہ اس بارے میں دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

اسماعیل بن عیاش نامی راوی مضطرب الحدیث ہے یہ روایت زہری سے مسند روایت کے طور پر مستند طور پر منقول نہیں ہے یہ مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

2867- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مِرْدَاسٍ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ ح وَاَخْبَرَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْخَبَائِرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً فَاَدْرَكَ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ اَفْلَسَ وَلَمْ يَكُنْ قَبَضَ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهِيَ لَهُ وَاِنْ كَانَ قَبَضَ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهُوَ اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ . وَقَالَ دَعْلَجٌ وَاِنْ كَانَ قَضَاهُ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ . اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ مُضْطَرِبُ الْحَدِيثِ وَلَايَثْبُتُ هٰذَا عَنِ الزُّهْرِيِّ مُسْنَدًا وَاِنَّمَا هُوَ مُرْسَلٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ جو شخص کوئی سامان فروخت کرتا ہے اور پھر اس سامان کو بعینہ کسی شخص کے پاس جائے جو مفلس قرار دیا جا چکا ہو اور اس فروخت کرنے والے نے اس کی قیمت میں سے کچھ بھی وصول نہ کیا ہو تو وہ سامان اس شخص کو مل جائے گا لیکن اگر وہ اس کی قیمت میں سے کچھ وصول کر چکا ہو تو وہ باقی قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

یمان بن عدی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اگر اس شخص نے اس کی قیمت میں سے کچھ ادا کر دی ا ہو تو وہ دوسرے شخص باقی قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

2868- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا

۲۸۶۷- اخرجه ابن ماجه في الاحكام (۲/ ۷۹۰) باب: من وجد متاعه بعينه عند رجل قد افلس (۲۳۵۹)' و ابن الجارود في المنتقى (۶۳۱) و البيهقي في التفليس (۶/ ۴۷) باب: المشتري يموت مفلسًا بالثمن' من طريق هشام بن عمار به-وقد اخرجه ابو داود (۲/ ۲۸۷) كتاب البيوع' باب في الشفعة' الحديث (۳۵۲۲) و ابن الجارود رقم (۶۳۲)' كلاهما عن ابن عوف' قال: حدثنا عبد الله بن عبد الجبار الخبائري قال: حدثنا اسماعيل -يعني: ابن عياش- عن الزبيدي عن الزهري' به- و سياتي عند الدارقطني بعد هذا-والزبيدي قال ابو داود: هو محمد بن الوليد ابو الهذيل الحمصي -قالت: على ذلك فهو شامي ثقة: فرواية اسماعيل عنه صحيحة- و عبد الله الخبائري ثقة ايضاً- لكن اختلف على اسماعيل فيه' فقد اخرجه الخبائري عن اسماعيل عن موسى بن عقبة عن الزهري به- واخرجه مرة اخرى عن اسماعيل عن الزبيدي عن الزهري' و قد اخرجه هشام بن عمار عن اسماعيل على الوجه الاول- قال ابن الجارود في المنتقى (۶۳۲): (قال: محمد يعني: اخرجه مالك وصالح بن كيسان ويونس عن الزهري عن ابي بكر مطلق عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ' و هم اولى بالحديث يعني: من طريق الزهري)- اه -قلت: والحديث اخرجه مالك في الموطا (۲/ ۶۷۸) كتاب البيوع' باب: ما جاء في افلاس الغريم رقم (۸۷) عن ابن شهاب عن ابي بكر مرسلاً-و من طريق مالك اخرجه ابو داود رقم (۳۵۲۰)' و عبد الرزاق في المصنف (۸/ ۲۶۴) رقم (۱۵۱۵۸)- وطريق يونس التي اشار اليها ابن الجارود اخرجها ابو داود في سننه رقم (۳۵۲۱) من طريق يونس عن ابن شهاب مرسلاً ايضاً- و قد صوب الدارقطني هذا المرسل' و كذا البيهقي في السنن-

۲۸۶۸ اخرجه ابو داود وغيره- وانظر الذي قبله-

اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَاَيُّمَا امْرِءٍ هَلَكَ وَعِنْدَهُ مَالُ امْرِءٍ بِعَيْنِهِ اقْتَضَى مِنْهُ شَيْئًا اَوْ لَمْ يَقْتَضِ فَهُوَ اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ . خَالَفَهُ الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ فِي اِسْنَادِهِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: جو شخص فوت ہو جائے اس کے پاس کسی دوسرے شخص کا مال موجود ہو تو خواہ اس شخص نے اس کے معاوضے میں سے کوئی رقم وصول کی ہو یا نہ کی ہو وہ دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہو گا۔

یمان بن عدی نامی راوی نے اس کی سند میں اختلاف کیا ہے۔

•••——•••——•••

مرحوم کے مال میں سے قرض کی وصولی کا حکم

اگر کسی شخص کے ذمے مختلف لوگوں کے قرض کی ادائیگی لازم ہو اور وہ انہیں ادا نہ کر پا رہا ہو اور اس کے قرض خواہ اس کے خلاف مقدمہ دائر کر کے یہ مطالبہ پیش کریں کہ اسے قید کر دیا جائے یا اسے تصرف کرنے سے روک دیا جائے' تو ایسے شخص پر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پابندی نہیں لگائی جائے گی' اگر اس کا کوئی مال موجود ہے تو حاکم خود اس میں تصرف نہیں کر سکتا۔ حاکم صرف اس شخص کو اس وقت تک قید میں رکھے گا' جب تک وہ اپنے مال کو فروخت کر کے قرض کی ادائیگی نہیں کر دیتا۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کا موقف یہ ہے کہ جب قرض خواہ اس پابندی کا مطالبہ کرتے ہیں تو حاکم وقت اس مقروض شخص کے تصرفات پر پابندی عائد کر دے گا' اسے کوئی چیز خریدنے' فروخت کرنے' کسی چیز کے بارے میں اقرار کرنے یا اس نوعیت کے تمام تر تصرفات سے روک دے گا۔

اگر وہ مفلس شخص اپنے مال کو خود فروخت نہیں کرتا ہے تو قاضی اس مال کو خود فروخت کرے گا' اگر اس مقروض کے پاس دراہم موجود ہوں اور اس نے قرض کی ادائیگی میں بھی درہم ادا کرنے ہوں تو قاضی اب خود ان درہموں کو قرض خواہوں میں تقسیم کر دے گا۔

قرض کی ادائیگی کے لیے سب سے پہلے سونے اور چاندی کو فروخت کیا جائے گا۔ اس کے بعد ساز و سامان کو فروخت کیا جائے گا اور آخر میں زمین کو فروخت کیا جائے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کوئی چیز فروخت کرتا ہے تو دوسرا شخص اس کا معاوضہ ادا کرنے سے پہلے مفلس ہو جاتا ہے' پھر فروخت کرنے والا شخص اپنے سامان کو اس خریدار کے پاس' جو مفلس ہو چکا ہے' بعینہ موجود پاتا ہے تو اس بارے میں حکم کیا ہو گا۔ اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

علامہ عینی نے یہ بات تحریر کی ہے کہ عطاء بن ابی رباح' عروہ بن زبیر' طاؤس' شعبی' اوزاعی' عبداللہ بن حسن' امام مالک' امام شافعی' امام احمد بن حنبل' امام اسحاق بن راہویہ اور داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہم اس بات کے قائل ہیں کہ وہ فروخت کرنے والے

شخص اپنے بعینہ سامان کو اس مفلس شخص سے وصول کرے گا۔

اس کے برعکس بعض دیگر فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ ایسی صورت میں فروخت کرنے والا شخص اپنے معاوضے کی وصولی کے لیے دیگر قرض خواہوں کی مانند ایک عام فرد شمار ہوگا اور قرض خواہوں کے حصوں کے مطابق اسے بھی ادائیگی کردی جائے گی۔

ابراہیم نخعی' حسن بصری' شعبی' وکیع بن جراح' عبداللہ بن شبرمہ' امام ابوحنیفہ' امام ابویوسف' امام محمد اور امام زفر رحمہم اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض روایات کے مطابق حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا بھی یہی موقف ہے۔

احناف کی دلیل یہ ہے کہ جب فروخت کرنے والے شخص نے کسی متعین مدت کے بعد معاوضے کی ادائیگی کی شرط پر کسی چیز کو فروخت کردیا تو اب وہ چیز اس کی ملکیت سے نکل کر خریدار کی ملکیت میں داخل ہوچکی ہے' لیکن اگر وہ متعین مدت آنے سے پہلے خریدار مفلس ہوجاتا ہے تو اب اس کے ذمے اس چیز کی قیمت کی ادائیگی لازم ہوگی' بالکل اسی طرح جس طرح اس کے ذمے دوسرے قرض خواہوں کے قرض کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

2869- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَحْوَهُ .الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ ضَعِيفٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

یمان بن عدی نامی راوی ضعیف الحدیث ہے۔

2870- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ اِذَا اَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الْبَائِعُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا دُوْنَ الْغُرَمَاءِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص مفلس ہو جائے اور کوئی فروخت کرنے والا سامان کو بعینہ اسکے پاس پائے تو وہ اس سامان کے بارے میں دیگر قرض خواہوں کے مقابلے میں زیادہ حقدار ہوگا۔

2871- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ

۲۸۶۹- اخرجه ابن ماجه في الاحكام (۲/۷۹۱) باب: من وجد متاعه بعينه عند رجل قد افلس (۲۳۶۱)' و البيهقي في التفليس (۶/۴۸) باب: المشتري يموت مفلساً بالثمن' من طريق اليمان بن عدي' به-

۲۸۷۰- اخرجه عبد الرزاق (۱۵۱۶۲)' و من طريقه ابن حبان في البيوع (۵۰۳۸)' و البيهقي في التفليس (۶/۴۶)- واخرجه عبد الرزاق ايضاً (۱۵۱۶۳' ۱۵۱۶۴) من غير هذا الوجه عن عمرو بن دينار' به- واخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه (۶/۳۷) عن هشيم عن عمرو بن دينار عمن حدثه عن ابي هريرة' به-

النَّيْسَابُورِىُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى اَخْبَرَنِى اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ ح وَاَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِىُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِىُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِىُّ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ .وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ اَخْبَرَنِى اَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَنْ وَجَدَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ . وَالْمَعْنٰى قَرِيبٌ.

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے مال کو بعینہ کسی شخص کے پاس پاتا ہے جسے مفلس قرار دیا جا چکا ہو تو وہ اس سامان کا دوسروں کے مقابلے میں زیادہ حق دار ہوگا۔

اس کا مفہوم ایک جیسا ہے۔

2872- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّىَّ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِىَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ اِنْ بِعْتَ مِنْ اَخِيكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مَالَ اَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ .

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم اپنے بھائی کو کوئی پھل فروخت کرتے ہو اور اس پھل کو کوئی آفت لاحق ہو جاتی ہے تو اب تمہارے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم کسی حق کے بغیر اپنے بھائی کے مال کو حاصل کرلو۔

2873- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِىُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِى اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اِنْ بِعْتَ مِنْ اَخِيكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ . قُلْنَا لِاَبِى الزُّبَيْرِ هَلْ سَمّٰى لَكُمُ الْجَوَائِحَ قَالَ لَا.

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر تم اپنے بھائی کو کچھ پھل فروخت کرتے ہو اس کو کوئی آفت لاحق ہو جاتی ہے تو اب تمہارے لیے یہ بات جائز نہیں کہ تم اس کا کوئی معاوضہ وصول کرو تم

۲۸۷۱- اخرجه عبد الرزاق (١٥١٦١) و احمد (٢٤٧/٢) و ابن ابي شيبة (٦/ ٣٥-٣٦) و عنه مسلم في المساقاة (٣/ ١١٩٣) باب: من ادرك ما باعه عند المشتري وقد افلس (١٥٥٩) و ابن ماجه في الاحكام (٢/ ٧٩٠) باب: من وجد متاعه بعينه عند رجل قد افلس (٢٣٥٨) و ابن حبان (٥٠٣٧) كلهم من طريق سفيان عن يحيى بن سعيد به- و سبق تخريجه قريباً من طريق مالك عن يحيى و كذلك من طرق اخرى عن يحيى بن سعيد به-

۲۸۷۲- اخرجه مسلم في المساقاة (٣/ ١١٩٠) باب: وضع الجوائح (١٥٥٤) عن ابي الطاهر و ابو داود في البيوع (٣/ ٢٧٤) باب: في وضع الجائحة (٣٤٧٠) عن سليمان بن داود المهري و احمد بن سعيد الهمداني - كلهم من طريق ابن وهب به-

۲۸۷۳- اخرجه ابن حبان في البيوع (١١/ ٤١٠) باب: الجائحة (٥٠٣٤) عن محمد بن المنذر بن سعيد حدثنا يوسف بن سعيد به- و اخرجه النسائي في البيوع (٧/ ٢٦٤-٢٦٥) باب: وضع الجوائح عن ابراهيم بن حسن عن حجاج المصيصي به-

کسی حق کے بغیر کس بنیاد پر اپنے بھائی کا مال حاصل کرو گے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد ابوزبیر سے دریافت کیا: روایت میں یہ الفاظ ہیں جوائح؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں!

2874- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ سَوَاءً. قُلْتُ هَلْ سَمَّى لَكُمُ الْجَوَائِحَ قَالَ لاَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اس میں بھی یہی الفاظ ہیں میں نے دریافت کیا: کیا انہوں نے آپ کے سامنے لفظ الجوائح نقل کیا تھا؟ تو انہوں نے کہا: جی نہیں!

2875- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ وَغَيْرُهُمَا قَالُوْا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَنِ ابْتَاعَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلاَ تَاْخُذَنَّ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص پھل خریدتا ہے (یا فروخت کرتا ہے) اور اسے کوئی آسمانی آفت لاحق ہو جاتی ہے تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے تم کسی حق کے بغیر کس بنیاد پر اپنے بھائی کا مال وصول کرو گے۔

2876- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيْقٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِىَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ. وَنَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آفت کی وجہ سے ہونے والے نقصان کے بارے میں معاوضے میں کمی کی ہدایت کی اور آپ نے کئی سال تک کے بعد کی ادائیگی کا سودا کرنے سے منع کیا ہے۔

2877- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِى الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا مَطَرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِى الرَّجُلِ يَرْتَهِنُ الرَّهْنَ

۲۸۷۴- اخرجه الدارمي في البيوع (۲/ ۲۵۲) عن عثمان بن عمر، و ابن ماجه في التجارات (۲/ ۷٤۷) باب: بيع الثمار سنين و الجائحة (۲۲۱۹) من طريق ثور بن يزيد، كلاهما -: عثمان، و ثور عن ابن جريج، بنحوه دون قوله: (هل سمى لكم الجوائح؟ قال: لا)-

۲۸۷۵- اخرجه مسلم في المساقاة (۳/ ۱۱۹۰) باب: وضع الجوائح (۱۵۵٤) و ابو داود في البيوع (۳/ ۲۷٤) باب: في وضع الجائحة (۳٤۷۰) و ابن حبان في البيوع (۱۱/ ٤۱۱) باب: الجائحة (۵۰۳۵)، من طريق ابي عاصم عن ابن جريج، به- و سبق من طرق عن ابن جريج-

۲۸۷٦- اخرجه ابو داود في البيوع (۳/ ۲۷۵) باب: في وضع الجائحة (۳۳۷٤)، و ابن حبان في البيوع (۱۱/ ٤۰۷) باب: الجائحة (۵۰۳۱) من طريق يحيى بن معين، به- و اخرجه احمد (۳/ ۳۰۹)، و مسلم في المساقاة (۳/ ۱۱۹۱) باب: وضع الجوائح، و ابو داود في البيوع (۳/ ۲۷۵) باب: في وضع الجائحة (۳۳۷٤)، و النسائي في البيوع (۷/ ۲٦۵) باب: وضع الجوائح، و الحاكم (۲/ ٤۰-٤۱)، و البيهقي في الكبرى (۵/ ۳۰٦) من طرق عن سفيان ابن عيينة، به- و صححه الحاكم على شرط مسلم-

۲۸۷۷- اخرجه البيهقي في سننه (٦/ ٤۳) كتاب الرهن، باب: من قال: الرهن مضمون، من طريق الدارقطني، به- قال البيهقي: (هذا ليس بمشهور عن عمر)- اه- و عزاه الزيلعي في نصب الراية (٤/ ۳۲۲) الى ابن ابي شيبة و الطحاوي-قلت: والحديث عند الطحاوي في شرح المعاني (٤/ ۱۰۲) في البيوع، باب الرهن يهلك في يد المرتهن، كيف حكمه؟ قال: حدثنا ابراهيم بن مرزوق، قال: ثنا ابو عاصم، به-

فَيَضِيعُ .قَالَ اِنْ كَانَ اَقَلَّ مِمَّا فِيهِ رَدَّ عَلَيْهِ تَمَامَ حَقِّهِ وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ فَهُوَ اَمِينٌ.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو کوئی چیز گروی رکھتا اور پھر وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس چیز کے عوض میں اسے گروی رکھا گیا تھا اگر وہ اس سے کم ہے تو وہ اپنے پورے حق کو واپس کرے گا اور اگر اس سے زیادہ ہے تو امانت دار ہوگا۔

2878- حَدَّثَنَا اَبُوْسَهْلٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ، عَنْ اَبِى الْعَوَّامِ، حَدَّثَنَا مطر، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِى رِبَاحٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ فِى الرَّجُلِ يَرْتَهِنُ الرَّهْنَ فَيَضِيعُ، قَالَ: اِنْ كَانَ اَقَلَّ مِمَّا فِيهِ رُدَّ عَلَيْهِ تَمَامُ حَقِّهِ، وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ فَهُوَ اَمِينٌ .

☆☆ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا ہے جو کوئی چیز گروی رکھتا ہے اور پھر اسے ضائع کر دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر یہ ایسی چیز سے کم ہو جس کے عوض میں اسے گروی رکھا گیا تھا تو اس کے تمام حق کو اسے واپس کیا جائے اور اگر اس سے زیادہ ہو تو وہ شخص امانت دار ہوگا۔

2879- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُورِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ وَرَّاقُ الْحُمَيْدِىِّ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعَ اَبَا الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِىَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ذَكَرَ الْجَوَائِحَ بِشَىْءٍ .قَالَ سُفْيَانُ لاَ اَدْرِى كَمْ ذٰلِكَ الْوَضْعُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آفت کی وجہ سے (معاوضے میں کمی کے حوالے سے) کچھ ذکر کیا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: میرے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ آپ نے کس حد تک کمی کا حکم دیا تھا۔

2880- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِى ابْنُ اَبِى حَرْمَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ اَنَّ مَوْلًى لاُمِّ حَبِيبَةَ اَفْلَسَ فَاُتِىَ بِهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَضَى عُثْمَانُ اَنَّ مَنْ كَانَ اقْتَضَى مِنْ حَقِّهِ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يُفْلِسَ فَهُوَ لَهُ وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ .

☆☆ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں کہ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے غلام کو مفلس قرار دے دیا گیا' اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو اس کے بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا' اس کے مفلس ہونے سے پہلے جس شخص نے اپنے حق میں سے کچھ وصول کر لیا تھا' وہ اس کا ہوا اور جو شخص اپنے سامان کو بعینہ اس کے پاس پائے' وہ اس سامان کا زیادہ حقدار ہوگا۔

2881- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ غَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ رَوْحٍ عَنْ

۲۸۷۹- كذا اخرجه لهنا من طريق سفيان عن ابي الزبير عن جابر' و سبق قريباً من وجه آخر عن سفيان عن حميد بن الاعرج عن سليمان بن عتيق عن جابر-

۲۸۸۰- اخرجه البيهقي في سننه (۴۶/۶) كتاب التفليس' باب المشتري يفلس بالثمن: من طريق اسماعيل بن جعفر' ثنا محمد بن ابي حرملة' باسناده نحوه-

هِشَامِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ . لَا يَثْبُتُ هٰذَا عَنْ حُمَيْدٍ وَّكُلُّ مَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ شَيْخِنَا ضُعَفَاءُ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ گروی رکھی ہوئی چیز مکمل طور پر (گروی شمار ہوتی ہے)۔

2882- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُولُ الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ .

قَالَ وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ . اِسْمَاعِيلُ هٰذَا يَضَعُ الْاَحَادِيثَ وَهٰذَا بَاطِلٌ عَنْ قَتَادَةَ وَعَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: گروی رکھی ہوئی چیز (مکمل طور پر گروی شمار ہوتی ہے)۔

2883- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمَذَانِيُّ الْجَبَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ الْقَوَّاسُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِصْمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ . اَبُو عِصْمَةَ وَبِشْرٌ ضَعِيفَانِ وَلَا يَصِحُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رہن بند نہیں ہوتا (اسے جس کے پاس رہن رکھوایا گیا ہو) اس کے فوائد وہ حاصل کرے گا اور اس کا تاوان بھی اسی شخص کے ذمے ہوگا۔

۲۸۸۱- اخرجه الدارقطني هنا و في الذي بعده من وجهين عن حميد عن انس، و اخرجه في الذي بعده من طريق قتادة عن انس- قال الزيلعي في نصب الراية (۴/۳۲۱): (قال ابن الجوزي في التحقيق: الاول فيه احمد بن محمد بن غالب، و هو غلام خليل، كان كذابا يضع الحديث، و عبد الكريم بن روح ضعفه الدارقطني- و قال ابو حاتم الرازي: مجهول- و هشام بن زياد: قال يحيى: ليس بشيء- و قال النسائي: متروك الحديث- وقال ابن حبان: ينفرد عن الثقات بالمعضلات -وفي الثاني: اسماعيل بن امية: قال الدارقطني: يضع الحديث- و سعيد بن راشد: قال يحيى ابن معين: ليس بشيء- و قال النسائي: متروك الحديث- و قال ابن حبان: لا يجوز الاحتجاج به- انتهى)- اه-

۲۸۸۳- ضعفه الدارقطني عن محمد بن عمرو، وقد ورد من وجه آخر عن ابي سلمة، و لا يصح ايضاً- فاخرجه الحاكم (۲/۵۱) و ابن حزم في (المحلى) (۸/۹۹) و ابن عدي في الكامل (۵/۳۸۳) من طريق عبد الله بن نصر الانطاكي: ثنا شبابة عن ابن ابي ذئب عن الزهري عن سعيد ابن المسيب و ابي سلمة عن ابي هريرة، به -وقال ابن عدي: (وهذا الحديث قد اوصله عن الزهري عن سعيد عن ابي هريرة جماعة و ليس هذا موضعه: فاذكره- و اما عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة: لا اعرفه الا من رواية عبد الله بن نصر عن شبابة عن ابن ابي ذئب عن الزهري)- اه -ذكره ابن عدي في مناكير عبد الله بن نصر الانطاكي، و ختم ترجمته بقوله: (وعبد الله بن نصر هذا له غير ما ذكرت مما انكرت عليه)- اه- قال الزيلعي في نصب الراية (۴/۳۲۰): (وصححه عبد الحق في احكامه من هذه الطريق- قال ابن القطان: واراه انما تبع في ذلك ابا عمر بن عبد البر: فانه صححه- و عبد الله بن نصر هذا لا اعرف حاله، وقد روى عنه جماعة، وذكره ابن عدي في كتابه، ولم يبين من حاله شيئاً، الا انه ذكر له احاديث منكرة، منها هذا)- انتهى كلامه -وقال في التنقيح: (عبد الله بن نصر الاصم البزار الانطاكي ليس بذاك المعتمد، و قد روى عن ابي بكر بن عياش، و ابن علية، و معن بن عيسى، و ابن فضيل، وروى عنه ابن ابي حاتم الرازي، انتهى)-

2884- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ الْعَابِدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ لَهٗ غُنْمُهٗ وَعَلَيْهِ غُرْمُهٗ . زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ اَحَدُ الْحُفَّاظِ الثِّقَاتِ وَهٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ مُتَّصِلٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ٬ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: رہن بند نہیں ہوتا٬ اس کے فوائد وہ حاصل کرے گا اور اس کا تاوان اس کے ذمے ہوگا (جس کے پاس رہن رکھوایا گیا ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عمران بن رزین بن وہب اللہ قرشی مخزومی عابدی، ابوقاسم مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 245ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۳۴۴۹)، ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۵۳۴)۔

2885- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ لِصَاحِبِهٖ غُنْمُهٗ وَعَلَيْهِ غُرْمُهٗ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رہن اس شخص کے لیے بند نہیں ہوتا جس کے پاس رکھوایا گیا ہے۔ اس کا فائدہ وہ حاصل کرے گا اور اس کا تاوان اس کے ذمے ہوگا۔

2886- حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرَّانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الصَّلْتِ الْاَطْرُوْشُ قَالَا

۲۸۸۴- اخرجه الحاكم (۵۱/۲) و البيهقي في الرهن (۳۹/۶) باب: الرهن غير مضمون' و ابو نعيم في الحلية (۳۱۵/۷) من طريق عبد الله بن عمران العابدي' به-واخرجه اسحاق بن الطباع عن ابن عيينة' به- اخرجه ابن حبان (۵۹۳۴)-وقال الحاكم: (حديث صحيح على شرط الشيخين' و لم يخرجاه: لخلاف فيه على اصحاب الزهري- وقد تابع زياد بن سعد: مالك' و ابن ابي ذئب' و سليمان بن ابي داود الحراني' و محمد ابن الوليد الزبيدي' و معمر بن راشد-على هذه الرواية)- اه-وقال ابو نعيم في الحلية: (غريب منحديث ابن عيينة' تفرد به عبد الله العابدي عن ابيه): كذا' و الظاهر انه تصحيف صوابه: (تفرد به عبد الله العابدي عن ابن عيينة)-وقد توبع العابدي: تابعه ابن الطباع: كما سبق- لكن لم اره عن زياد من غير طريق ابن عيينة-

۲۸۸۵- اخرجه الحاكم (۵۱/۲)' و البيهقي في الرهن (۳۹/۶) باب: الرهن غير مضمون' من طريق اسماعيل بن عياش' به- و اخرجه عبد الله بن نصر الانطاكي عن شبابة عن ابن ابي ذئب' به- و سبق الكلام على هذا الطريق- وقد اختلف على ابن ابي ذئب في اسناده: فاخرجه اسماعيل بن عياش عنه هكذا مرفوعاً' و تابعه شبابة من رواية عبد الله بن نصر الانطاكي عنه عن ابن ابي ذئب' به مرفوعاً-وخالفهم محمد بن اسماعيل بن ابي فديك عند الشافعي في المسند (۱۶۳/۲-۱۶۴)' و من طريقه البيهقي (۳۹/۶)- ووكيع عند ابن ابي شيبة: كما في نصب الراية (۳۲۰/۴)' و الثوري عند عبد الرزاق (۱۵۰۳۴)' و احمد بن يونس عند ابي داود في المراسيل (۱۸۷)' و ابن وهب عند الطحاوي في المعاني (۱۰۰/۴)' اربعتهم قالوا: عن ابن ابي ذئب عن الزهري عن سعيد مرسلاً' لم يذكروا (ابا هريرة)- وصوب ابن عدي ارساله' و هو كما قال- وقد اخرجه جماعة من اصحاب الزهري مرسلاً' لم يذكروا (ابا هريرة) في اسناده' كما سياتي ان شاء الله تعالى-

۲۸۸۶- اخرجه الحاكم (۵۱/۲)' و ابن عدي في الكامل (۲۸۹/۱) عن محمد بن خالد بن يزيد الراسبي' به-وقال ابن عدي: (اخرجه عن الزهري جماعة مرسلاً و موصولاً)- قال: (وسليمان بن داود المذكور لا يعرف)-قلت: و احمد بن عبد الله بن ميسرة: ضعيف' ذكره الدارقطني في الضعفاء و المتروكين (۵۱)' و قال ابن عدي: (حدث عن الثقات بالمناكير' و يحدث عمن لا يعرف' و يسرق حديث الناس)-اه-

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ الرَّاسِبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَيْسَرَةَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الرَّقِّيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ حَتّٰى يَكُوْنَ لَكَ غُنْمُهُ وَعَلَيْكَ غُرْمُهُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ رہن بند نہیں کیا جاتا بلکہ اس کا فائدہ وہ آدمی لے گا اور تم پر اس کا تاوان ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن صلت بن دینار، ابوبکر کاتب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ مامون، ان کا انتقال 311ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱/۳۰۸)(۱۸۵)۔

○ عمران بن بکار بن راشد کلاعی، ابوموسیٰ براد حمصی موذن۔ قال نسائی: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۵۰۷۱)۔

2887- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَصْرِ بْنِ بُجَيْرٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رہن بند نہیں ہوتا' آدمی اس کا فائدہ لیتا ہے اور اس کا تاوان اس کے ذمے ہوتا ہے۔

2888- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

2889- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْحِنَّائِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الرَّوَّاسُ حَدَّثَنَا كُدَيْرٌ اَبُوْ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ لَكَ غُنْمُهُ وَعَلَيْكَ غُرْمُهُ . اَرْسَلَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَغَيْرُهُ عَنْ مَعْمَرٍ.

۲۸۸۷- اخرجه الحاكم (۲/۵۱) من طريق اسماعيل بن عياش' به- و بهو منوجه آخر عن اسماعيل بن عياش عن ابن ابي ذئب عن الزهري به-

۲۸۸۹ - اخرجه الحاكم (۲/۵۲) من طريق موسى بن زكريا' به- و قد اختلف على معمر في اسناده' فاخرجه عنه ابو يحيى هكذا موصولا و تابعه ابو جزي عن معمر' به موصولاً- اخرجه ابن عدي (۸/۲۷۸ ۲۷۹)' و ارسله غيرهما عن معمر' كما في الرواية الآتية-قال ابن عدي في الكامل (۸/۲۷۹): (وهذا الاصل فيه مرسل' و ليس في اسناده ابو هريرة)-

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رہن بند نہیں ہوتا تمہیں اس کا فائدہ ملے گا اور اس کا تاوان تمہارے ذمے ہوگا۔

2890- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ.

☆☆ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: رہن بند نہیں ہوتا' اس کا فائدہ آدمی لیتا ہے اور اس کا تاوان اس کے ذمے ہوتا ہے۔

2891- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقِرْمِيسِينِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ بِطَرَسُوسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَصْرٍ الْاَصَمُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ وَالرَّهْنُ لِمَنْ رَهَنَهُ لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رہن بند نہیں ہوتا' رہن اس شخص کے پاس ہوتا ہے جس کے پاس اسے رکھوایا گیا ہے' وہ شخص اس کا فائدہ لیتا ہے اور اس کا تاوان بھی اس کے ذمے ہوتا ہے۔

2892- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ فِي الظَّهْرِ يُرْكَبُ بِالنَّفَقَةِ اِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی سواری کو گروی رکھا گیا ہو تو آدمی خرچ ادا کر کے اس پر سواری کر سکتا ہے۔ اسی طرح جب کسی جانور کو گروی رکھا گیا ہو تو اس کا دودھ دھو سکتا ہے'

۲۸۹۰- اخرجه عبد الرزاق (۱۵۰۳۳) عن معمر' به مرسلاً- و اخرجه محمد بن ثور عن معمر' به مرسلاً- اخرجه ابو داؤد في المراسيل (۱۸٦) و من طريق البيهقي (٦/ ٤٠)- وقد تابع معمرًا على ارساله جماعة: فاخرجه مالك في الاقضية (۲/ ۷۲۸) باب: ما لا يجوز من غلق الرهن (۱۳) و من طريقه الطحاوي في المعاني (٤/ ۱۰۰) و الخطيب في تاريخ بغداد (۱۲/ ۲٤۲) عن الزهري عن سعيد مرسلاً- و اخرجه يونس بن يزيد' و شعيب عن الزهري مرسلاً- اخرجه روايتهما الطحاوي في المعاني (٤/ ۱۰۰-۱۰۱)- قال الزيلعي (٤/ ۳۲۱): (قال صاحب التنقيح: وقد صحح اتصال هذا الحديث الدارقطني و ابن عبد البر و عبد الحق)- اه- وهو تصحيح الحاكم له' و كذلك صححه ابن حزم' و اخرجه ابن حبان الرواية الموصولة في صحيحه- و مع ان اكثر الروايات مرسلة غير موصولة- و له شاهد مرسل من رواية ابراهيم بن عامر بن مسعود القرشي عن معاوية بن عبد الله بن جعفر رفعه: (لا يغلق الرهن)- اخرجه البيهقي (٦/ ٤٤)-

۲۸۹۱- تقدم هذا الطريق و الكلام عليه قريباً-

۲۸۹۲- اخرجه البخاري في الرهن (٥/ ۱٤۲) باب: الرهن مركوب و محلوب (۲٥۱۲) و ابو داؤد في البيوع (۲/ ۷۹٥) باب: في الرهن (۳٥۲٦) و الترمذي في البيوع (۳/ ٥٥٥) باب: ما جاء في الانتفاع بالرهن (۱۲٥٤) و ابن ماجه في الرهون (۲/ ۸۱٦) باب: الرهن مركوب و محلوب (۲٤٤۰) و احمد (۲/ ٤۷۲) و الطحاوي في المعاني (٤/ ۹۹،۸۹) و البيهقي (٦/ ۳۸) باب: في زيادات الرهن' من طرق عن زكريا بن ابي زائدة' به- وقال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح لا نعرفه مرفوعاً الا من حديث عامر الشعبي' عن ابي هريرة- وقد روى غير واحد هذا الحديث عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة موقوفاً- و العمل على هذا الحديث عند بعض اهل العلم- و هو قول احمد و اسحاق- و قال بعض اهل العلم: ليس له ان ينتفع من الرهن بشيء)- اه-

جو شخص اوپر سواری کرتا ہے اور جو شخص اسکا دودھ پیتا ہے اس کے خرچ اسی شخص کے ذمے ہوتا ہے۔

2893- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ذَكَرَ النَّبِىَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ اِذَا كَانَتِ الدَّابَّةُ مَرْهُونَةً فَعَلَى الْمُرْتَهِنِ عَلَفُهَا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ وَعَلَى الَّذِىْ يَشْرَبُ نَفَقَتُهُ وَيُرْكَبُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی جانور کو رہن رکھا گیا ہو تو جس شخص کے پاس رہن رکھا گیا ہے تو اس کا چارہ اسی شخص کے ذمے ہوگا' اسی طرح دودھ دینے والے جانور کا دودھ وہ شخص پی سکتا ہے' جو شخص دودھ پیتا ہے اور سوار ہوتا ہے' اس جانور کا خرچ اسی شخص کے ذمے ہوگا۔

2894- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ جَمِيعًا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى صَالِحٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ الرَّهْنُ مَرْكُوبٌ وَّمَحْلُوبٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ رہن (رکھے ہوئے جانور) پر سوار ہوا جا سکتا ہے' اس کا دودھ دوہا جا سکتا ہے۔

2895- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا اَبُو الصَّلْتِ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ الذَّارِعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ. اِسْمَاعِيلُ هٰذَا يَضَعُ الْحَدِيثَ وَهٰذَا لَا يَصِحُّ.

۲۸۹۴- اخرجه ابن عدي الكامل (۱/ ۲٤۱)' و البيهقي في الرهن (٦/ ۳۸) باب: في زيادات الرهن' و الخطيب في التاريخ (٦/ ١٨٤) من طريق ابراهيم بن مجشر' حدثنا ابو معاوية' به-وقال ابن عدي: (وهذا الحديث لا اعلمه يرفعه عن ابي معاوية غير ابراهيم بن مجشر هذا)- اه- و ختم ترجمة ابن مجشر بقوله: (وله سوى ما ذكرت منكرات من جهة الاسانيد غير محفوظة)- اه- و قال الخطيب: (تفرد برواية هذا الحديث عن ابي معاوية مرفوعاً' ابراهيم بن مجشر' ورفعه ايضاً: ابو عوانة عن الاعمش- و اخرجه غيره عن ابي معاوية موقوفاً لم يذكر فيه النبي صلى الله عليه وسلم' و كذلك اخرجه سفيان الثوري و هشيم و محمد بن فضيل و جرير بن عبد الحميد عن الاعمش موقوفاً' و هو المحفوظ من حديثه)- اه- ورواية ابي عوانة التي ذكرها الخطيب: رواها الحاكم في البيوع (۲/ ۵۸) باب: الرهن محلوب و مركوب' و البيهقي في الرهن (٦/ ۳۸) باب: في زيادات الرهن' من طريق ابي عوانة عن الاعمش' به مرفوعاً-وقال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين' و لم يخرجاه: لاجماع الثوري و شعبة على توقيفه على الاعمش' و انا على ما اصلته في قبول الزيادة من الثقة)- اه-قلت: اكثر اصحاب الاعمش يوقفونه' وصوب ابن عدي و الخطيب و البيهقي وقفه' و هو الصواب- واخرجه الشافعي في الام (۳/ ١٦٤) باب: زيادة الرهن' و من طريقه البيهقي في الكبرى (٦/ ۳۸)' و المعرفة (۸/ ۲۲۷) باب: الزيادة في الرهن (١١٧٢٤) عن سفيان بن عيينة عن الاعمش' به موقوفاً- قال البيهقي: (وهذا موقوف' وذكره المزني مرفوعاً بالاسناد' و لم يذكره الشافعي مرفوعاً' و انما ذكره موقوفاً' و هو الصحيح)- اه- و اخرجه ابن عدي (۸/ ۲۸۹) عن عبدان' ثنا ادريس بن عبد السلام' ثنا ابو الحارث الوراق عن شعبة عن الاعمش' به مرفوعاً- قال ابن عدي: (وهذا من حديث شعبة لم اكتبه الا عن عبدان)- اه- ساقه ابن عدي هكذا في ترجمة نصر بن حماد: ابي الحارث الوراق' و ختم ترجمة الوراق بقوله: (و هذا الاحاديث التي ذكرتها عن نصر عن شعبة' وله غيرها عن شعبة' كلها غير محفوظة' و مع ضعفه يكتب حديثه)- اه-

۲۸۹۵- اخرجه ابن عدي في الكامل (۱/ ۵۲۲)' و البيهقي في الكبرى (٦/ ٤۰)' و علقه في المعرفة (۸/ ۲۳۷) باب: الرهن غير مضمون (١١٧٨٤)' من طريق اسماعيل الزارع' به-وقال ابن عدي: (واسماعيل بن ابي عباد هذا لا اعرفه الا بهذا الحديث' و هو حديث منكر بهذا الاسناد)- اه- و قال البيهقي: (و اسماعيل هذا كان يضع الحديث! قاله الدارقطني فيما اخبرونا عنه)- اه-

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رہن رکھی ہوئی چیز مکمل طور پر رہن شمار ہوتی ہے۔

2896- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَضَّاحِ اللُّؤْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَّائِيُّ حَدَّثَنَا اِدْرِيسُ الْاَوْدِيُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَشْرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بَيْنِیْ وَبَيْنَ عَمَّارٍ وَّسَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِیْ دَرَقَةٍ سَلَخْنَاهَا وَاَشْرَكَنَا فِيْمَا اَصَبْنَا فَاَخْفَقْتُ اَنَا وَعَمَّارٌ وَّجَاءَ سَعْدٌ بِاَسِيْرَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عمار اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کو مشترکہ طور پر ایک ڈھال دی ہم نے (مشرکین کے مال غنیمت میں سے) جو چیزیں لی تھیں آپ نے ان میں ہمیں شریک قرار دیا میں اور عمار تو کچھ نہ لا سکے البتہ سعد دو قیدی لے آئے۔

2897- قُرِءَ عَلٰی اَبِی الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ لُوَيْنٌ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ الْاَهْوَازِیُّ- وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ- عَنْ اَبِیْ حَيَّانَ التَّيْمِیِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَعْنِیْ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيْكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَاِذَا خَانَ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا . قَالَ لُوَيْنٌ لَمْ يُسْنِدْهُ اَحَدٌ اِلَّا اَبُوْ هَمَّامٍ وَّحْدَهُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں دو شراکت داروں کے ساتھ ہوتا ہوں جب تک ان میں سے کوئی ایک دوسرے کے ساتھ خیانت نہیں کرتا جب وہ خیانت کر لیتا ہے تو میں ان دونوں کے درمیان سے نکل جاتا ہوں (یعنی میری رحمت ان کے ساتھ نہیں رہتی)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن سعید بن حیان، ابوحیان تیمی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ عابد، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 145ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت(۷۶۰۵)۔

۲۸۹۶- في اسناده ابو اسحاق السبيعي ثقة لكنه مدلس و قد عنعن هنا- و ايضاً زياد بن عبد الله البكائي: قال الحافظ ابن حجر في التقريب في ترجمته (ت ۲۰۹۶): (صدوق ثبت في المغازي و في حديثه عن غير ابن اسحاق لين و لم يثبت ان وكيعا كذبه وله في البخاري موضع واحد متابعة)- اھ-

۲۸۹۷- اخرجه ابو داود في البيوع (۲/۲۵٦) باب: في الشركة الحديث (۳۳۸۳) و من طريقه البيهقي في السنن (۷۸/٦) كتاب الشركة باب الامانة في الشركة و ترك الخيانة و في المعرفة (۲۸۹/۸) باب: الشركة (۱۱۹۳۷)- قال ابو داود: حدثنا محمد بن سليمان المصيصي به عن ابي هريرة- و اخرجه الحاكم في المستدرك (۵۲/۲) و من طريقه البيهقي في السنن ۷۸/٦٠) كتاب الشركة باب الامانة في الشركة و ترك الخيانة من طريق الحسن بن علي ابن شبيب المعمري نا محمد بن سليمان المصيصي به-قال ابن حجر في (التلخيص (۵٦/۳): (واعله ابن القطان بالجهل بحال سعيد بن حيان و الد ابي حيان- و قد ذكره ابن حبان في الثقات و ذكر انه روى عنه- ايضا الحارث بن يزيد لكن اعله الدارقطني بالارسال فلم يذكر فيه ابا هريرة و قال: انه الصواب و لم يسنده غير ابي همام بن الزبرقان-وفي الباب: عن حكيم بن حزام رواه: ابو القاسم الاصبهاني في الترغيب و الترهيب)- اھ-

○ سعید بن حیان تیمی کوفی، وثقہ عجلی۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب (۲۳۰۲)۔

2898- حَدَّثَنَا هُبَيْرَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَيْسَرَةَ النَّهَاوَنْدِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَدُ اللّٰهِ عَلَى الشَّرِيْكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَاِذَا خَانَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ رَفَعَهَا عَنْهُمَا.

☆☆ ابوحیان تیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ کا کرم دو شراکت داروں پر ہوتا ہے' جب تک ان میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی کے ساتھ کوئی خیانت نہیں کرتا' جب ان دونوں میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی کے ساتھ خیانت کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں سے اپنا کرم اُٹھا لیتا ہے۔

2899- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُوْلُ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَاتَخُنْ مَّنْ خَانَكَ.

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص نے تمہارے پاس امانت رکھوائی ہو' اسے امانت واپس کر دو اور جس شخص نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہو' تم اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔

2900- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَرِيْكٍ وَّقَيْسٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنْ

۲۸۹۸- اسنادہ ضعیف: لجہالۃ والد ابی حیان' و ہو ایضاً مرسل- وراجع الذی قبلہ-

۲۸۹۹- ذکرہ ابن الجوزی فی العلل المتناہیۃ ۲۰/۵۹۲) رقم (۹۷۵) من طریق الدارقطنی بہ-قال ابن حجر فی (التلخیص) (۳/۹۰): ذکرہ ابن الجوزی فی العلل المتناہیۃ' و فی اسنادہ من لا یعرف' وروی ابو داود والبیہقی من طریق یوسف بن ماہک عن فلان عن آخر' و فی ہذا المجہول' و قد صححہ ابن السکن' و اخرجہ البیہقی من طریق ابی امامۃ بسند ضعیف' و من طریق الحسن مرسلاً' قال الشافعی ہذا الحدیث لیس بثابت- وقال ابن الجوزی: لا یصح من جمیع طرقہ- و نقل عن الامام احمد انہ قال: ہذا حدیث باطل لا اعرفہ من وجہ یصح)- اہ -قلت: وحدیث ابی امامۃ فی ہذا الباب' و کذلک مرسل الحسن- ذکرہما البیہقی فی المعرفۃ (۱٤/۲۸۰-۲۸۱) (۲۰۲۸۰ ۲۰۲۸۱) و کذلک فی الکبری (۱۰/۲۷۱)' و ضعفہما- وانظر الآتی-

۲۹۰۰- اخرجہ ابو داود فی البیوع (۳/۲۹۰) باب: فی الرجل یاخذ حقہ من تحت یدہ (۳۵۳۵)' و الترمذی فی البیوع (۳/٥٦٤) حدیث رقم (۱۲٦٤)' و الحاکم فی المستدرک (۲/٤٦)' و البیہقی فی المعرفۃ (۱٤/۲۸۰) (۲۰۲۷٦)' و الطبرانی فی الاوسط (۳۵۹۵)' و ابو نعیم فی اخبار اصبہان (۱/۲٦۹)' و تمام فی الفوائد (۵۹۲)' و القضاعی (۷٤۲) من طریق طلق ابن غنام' بہ- و ہو عند ابی داود و الترمذی عن ابی کریب: محمد بن العلاء' بہ-وقال الترمذی: (حدیث حسن غریب)' وصححہ الحاکم علی شرط مسلم من روایۃ شریک عن ابی حصین-قلت: ذکر ابو حاتم الرازی انہ حدیث منکر' و انہ لم یروہ غیر طلق: کما فی العلل لابن ابی حاتم (۱/۳۷۵) (۱۱۱٤)- وقال الطبرانی: (لم یرو ہذا الحدیث عن ابی حصین الا شریک و قیس' تفرد بہ: طلق)- اہ- و قال الزیلعی (٤/۱۱۹): (قال ابن القطان: والمانع من تصحیحہ ان شریکاً و قیس بن الربیع مختلف فیہما- انتہی)-قال الترمذی: (وقد ذہب بعض اہل العلم الی ہذا الحدیث وقالوا: اذا کان للرجل علی آخر شیء' فذہب بہ' فوقع لہ عندہ شیء' فلیس لہ ان یحبس عنہ بقدر ما ذہب لہ علیہ- و رخص فیہ بعض اہل العلم من التابعین' و ہو قول الثوری' وقال: ان کان لہ علیہ دراہم فوقع لہ عندہ دنانیر' فلیس لہ ان یحبس بمکان دراہمہ' الا ان یقع عندہ لہ دراہم' فلہ حینئذ ان یحبس من دراہمہ بقدر ما لہ علیہ)- اہ-

ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ .

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص نے تمہارے پاس امانت رکھوائی ہو اسے وہ امانت ادا کر دو اور جس شخص نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہو تم اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔

2901- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَالِمٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شَوْذَبٍ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص نے تمہارے پاس امانت رکھوائی ہو اسے امانت ادا کر دو اور جس شخص نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہو تم اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔

2902- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُوْلٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا يَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَحْيٰى وَهِشَامِ ابْنَىْ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ اخْتَصَمَا فِىْ اَرْضٍ غَرَسَ اَحَدُهُمَا فِيْهَا نَخْلًا وَّالْاَرْضُ لِلْاٰخَرِ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِالْاَرْضِ لِصَاحِبِهَا وَاَمَرَ صَاحِبَ النَّخْلِ يُخْرِجُ نَخْلَهُ وَقَالَ مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً فَهِىَ لِمَنْ اَحْيَاهَا وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ قَالَ فَلَقَدْ اَخْبَرَنِى الَّذِىْ حَدَّثَنِىْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ رَاَى النَّخْلَ وَهِىَ عُمٌّ تُقْلَعُ اُصُوْلُهَا بِالْفُئُوْسِ .قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ الْعُمُّ الشَّبَابُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ قَالَ اَنْ تَاْتِىَ اَرْضَ غَيْرِكَ فَتَزْرَعَ فِيْهَا.

★★ عروہ بیان کرتے ہیں کہ انصار سے تعلق رکھنے والے دو آدمیوں کے درمیان ایک زمین کے بارے میں جھگڑا ہو گیا' ان دونوں میں سے ایک نے وہاں کھجور کا درخت لگایا تھا اور زمین دوسرے کی ملکیت تھی۔تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا کہ زمین اُس کے مالک کو مل جائے گی' آپ نے کھجور لگانے والے سے کہا کہ تم اپنے درخت کو وہاں سے نکال لو' آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بے آباد جگہ کو آباد کرتا ہے' وہ اس آباد کرنے والے کو مل جاتی ہے' لیکن کوئی شخص کسی دوسرے کی زمین پر (زبردستی) کچھ نہیں لگا سکتا۔

راوی کہتے ہیں: جن صاحب نے مجھے یہ روایت سنائی' انہوں نے یہ بتایا کہ انہوں نے اس کھجور کے درخت کو دیکھا ہے کہ بہت اونچا لمبا تھی جس کی جڑیں کلہاڑے کے ذریعے کاٹی گئی تھیں۔

روایت کے یہ الفاظ: کسی ظالم کے لیے نہیں ہیں' اس سے مراد یہ ہے کہ تم کسی دوسرے کی زمین میں جاؤ اور وہاں کاشت شروع کر دو (یعنی اس کی مرضی کے بغیر ایسا کرو)۔

۲۹۰۱- اخرجه الحاكم في المستدرك (۴۶/۲) و الطبراني في الصغير (۱۷۱/۱) و القضاعي في مسند الشهاب رقم (۷۴۳) و ابن عدي في الكامل (۲/ ۳۶-۳۷) كلهم من طريق ايوب بن سويد: به-قال ابن عدي: (وهذا الحديث بهذا الاسناد لا يرويه عن ابن شوذب غير ايوب بن سويد' و هو منكر بهذا الاسناد' و انما يروى هذا المتن عن ابي حصين عن ابي صالح عن ابي هريرة)- اه-قلت: بل تابع ايوب عليه ضمرة فاخرجه عن ابن شوذب عن ابي التياح عن انس' به-قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۴۸/۴): (اخرجه الطبراني في الكبير و الصغير' و رجال الكبير ثقات)- اه-

۲۹۰۲- ياتي ان شاء الله تعالى تخريجه في كتاب الاقضية-

2903- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَقَالَ اِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا اَوْ رَجُلٌ مُنِحَ اَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُهَا اَوْ رَجُلٌ اكْتَرٰى اَرْضًا بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ.

☆☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کاشت کاری تین طرح کی ہوتی ہے ایک یہ کہ کسی شخص کی زمین ہو اور وہ اس میں کاشت کرے ایک وہ شخص جسے عطیے کے طور پر کوئی زمین دی گئی ہو اور وہ اس میں کاشت کرے اور ایک وہ شخص جو سونے اور چاندی کے عوض میں زمین کرائے پر حاصل کرے (تو وہ اس میں کاشت کرسکتا ہے)۔

2904- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الزُّرَقِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ .فَقَالَ اَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ اَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَاْسَ بِهٖ.

☆☆ حنظلہ بن قیس زرقی یہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کرائے پر لینے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع کیا ہے تو حنظلہ نے ان سے دریافت کیا: کیا سونے اور چاندی کے عوض میں بھی؟ تو انہوں نے فرمایا: سونے اور چاندی کے عوض میں دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۹۰۳- اخرجه ابو داود في سننه (۳۴۰۰)، قال: حدثنا مسدد و ابن ماجه في سننه (۲۲۶۷)، (۲۴۴۹): حدثنا هناد بن السري، و النسائي (۴۰/۷ ۲۶۷): اخبرنا قتيبة بن سعيد- ثلاثتهم -مسدد و هناد و قتيبة- قالوا: حدثنا ابو الاحوص، به- و اخرجه النسائي في سننه (۳۹/۷) من طريق ابي سلمة عن رافع، به دون قوله (انما نزرع ثلاثة......) الخ- وكذا اخرجه- ايضاً- في (۳۹/۷) من طريق القاسم عن رافع، به-

۲۹۰۴- اخرجه مالك في الموطا (۷۱۱/۲) كتاب : كراء الارض، باب: ما جاء في كراء الارض رقم (۱)، عن ربيعة بن ابي عبد الرحمن باسناده عن رافع: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن كراء المزارع- و من طريق مالك اخرجه احمد في المسند (۱۴۰/۴)، و مسلم في صحيحه (۱۱۸۳/۳) كتاب: البيوع، باب: كراء الارض بالذهب و الورق، الحديث (۱۵۴۷/۱۱۵)، و ابو داود رقم (۳۳۹۲)، و النسائي في الصغرى (۴۳/۷) كتاب: المزارعة، باب: ذكر الاحاديث المختلفة في النهي عن كراء الارض، و في الكبرى (۹۹/۳) كتاب المزارعة، باب: ذكر الاحاديث المختلفة في النهي عن كراء الارض بالثلث و الربع، الحديث (۴۶۲۹)- و زادوا فيه: (قال: فقلت: بالذهب و الورق؟ فقال: اما بالذهب و الورق، فلا باس به)- الخ- وقد تابع مالكاً عليه الاوزاعي عن ربيعة، اخرجه مسلم في صحيحه (۱۱۸۳/۳) كتاب: البيوع، باب: كراء الارض بالذهب و الورق، الحديث (۱۵۴۷/۱۱۶)- و ابو داود (۲۵۸/۳) كتاب : البيوع، باب: في المزارعة، الحديث رقم (۳۳۹۳)، و النسائي (۴۳/۷) كتاب: المزارعة، باب: ذكر الاحاديث المختلفة في النهي عن كراء الارض، و احمد (۱۴۲/۴) من طريق عبد العزيز بن محمد عن ربيعة، به- و اخرجه ابو داود (۲۵۸/۳) كتاب: البيوع، باب: في المزارعة، الحديث (۳۳۹۲) من طريق ليث عن ربيعة، به- و الحديث اخرجه- ايضاً- البخاري في صحيحه (۲۷۴/۵) كتاب : الحرث و المزارعة، باب: (۷)، الحديث (۲۳۲۷)، و في (۶۶۸/۵) كتاب : الشروط، باب: الشروط في المزارعة، الحديث (۲۷۲۲)، و مسلم في صحيحه (۱۱۸۳/۳) كتاب: البيوع، باب: كراء الارض بالذهب و الورق، الحديث (۱۵۴۷/۱۱۷)، و النسائي (۴۴/۷) كتاب: المزارعة، باب: ذكر الاحاديث المختلفة في النهي عن كراء الارض بالثلث و الربع، الحديث (۴۶۳۱) من طريق يحيى ابن سعيد عن حنظلة بن قيس، به-

زمین کو کرائے پر دینے کا حکم

زمین کو کرائے پر دینے کی مختلف صورتیں ہیں۔

اس کی پہلی صورت یہ ہے کہ زمین کا مالک زراعت کرنے والے شخص سے یہ کہتا ہے کہ میں تمہیں اپنی یہ زمین زراعت کے لیے دے رہا ہوں' لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے کہ تم نے اس کی پیداوار میں سے' مثال کے طور پر ایک سو کلو پیداوار معاوضے کے طور پر مجھے ادا کرنی ہے۔

معاہدے کی یہ صورت باطل ہے' اس بات پر تمام فقہاء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے کیونکہ اس صورت میں ضرر کا پہلو پایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بات مجہول ہے کہ زمین کی پیداوار کتنی ہوگی' ہوگی بھی یا نہیں ہوگی؟

اس کی دوسری صورت یہ ہے کہ زمین کا مالک یہ کہتا ہے کہ میں تمہیں اس شرط پر مزارعت کے لیے یہ زمین دے رہا ہوں کہ تم نے زمین کے اس فلاں حصے کی پیداوار مجھے دینی ہے اور اس فلاں حصے کی پیداوار تم اپنے پاس رکھو گے۔

اس بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے کہ معاہدے کی یہ صورت بھی باطل ہے کیونکہ اس میں بھی ضرر پایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ پتہ نہیں ہے کہ فلاں متعین حصے میں پیداوار ہوگی یا نہیں ہوگی' اگر ہوگی تو کتنی ہوگی۔ اسی طرح دوسرے متعین حصے میں بھی پیداوار مجہول ہے۔

اس کی تیسری صورت یہ ہے کہ زمین کا مالک زراعت کرنے والے شخص کو زمین کرائے پر دیتا ہے۔ زراعت کرنے والا شخص کرائے کے طور پر سونا' چاندی' رائج کرنسی اور کوئی بھی دوسری چیز متعین مقدار میں ادا کرنے کا معاہدہ کرتا ہے تو اس قسم کے بارے میں بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایسا کرنا درست نہیں ہے' تاہم اکثر احادیث سے بھی یہ بات ثابت ہے اور اکثر فقہاء بھی اسی بات کے قائل ہیں کہ ایسا کرنا جائز ہے۔

اس کی چوتھی صورت یہ ہے کہ زمین کا مالک زراعت کرنے والے شخص کو زمین بٹائی پر دے دیتا ہے' یعنی یہ کہتا ہے کہ جو پیداوار ہوگی اس کا ایک چوتھائی' ایک تہائی یا نصف حصہ تم مجھے ادا کرو گے' اس بارے میں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ تاہم چاروں ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ کسی بھی دوسری چیز جیسے سونا' چاندی یا کرنسی وغیرہ کے عوض میں زمین کو کرائے پر دینا جائز ہے۔

2905- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ اِلَّا بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ ۔

۲۹۰۵- اخرجه الطبراني في معجمه الاوسط (٦١٤١): حدثنا محمد بن زهير الابلي' نا جعفر بن محمد...... به- و قال الطبراني: لا يروى هذا الحديث عن عمر بن ذر الا بهذا الاسناد' تفرد به عبد الله بن رشيد)- اه- و للحديث طرق عن جابر' منها: ما اخرجه مسلم في صحيحه (٣/١١٧٨) كتاب: البيوع' باب: كراء الارض' الحديث (٩٩/١٥٤٣)' و الطبراني في الاوسط (٤٨٢٤) من طريق بكير بن عبد الله بن الاشج عن عبد الله بن ابي سلمة عن النعمان بن ابي عياش عن جابر بن عبد الله: (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن كراء الارض)- اه-

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع کیا ہے' البتہ سونے اور چاندی کے عوض میں (زمین کرائے پر دی جاسکتی ہے)۔

2906- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَاءَ عَنْ عُبَيْدَةَ الضَّبِّيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- خَرَجَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَإِذَا هُوَ بِزَرْعٍ يَهْتَزُّ فَقَالَ لِمَنْ هٰذَا الزَّرْعُ . فَقَالُوا لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ وَكَانَ اَخَذَ الْأَرْضَ بِالنِّصْفِ اَوِ الثُّلُثِ فَقَالَ انْظُرْ نَفَقَتَكَ فِي هٰذِهِ الْأَرْضِ فَخُذْهَا مِنْ صَاحِبِ الْأَرْضِ وَادْفَعْ إِلَيْهِ أَرْضَهُ وَزَرْعَهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر پر جا رہے تھے کہ آپ نے ایک کھیت کو دیکھا جو لہلہا رہا تھا' آپ نے دریافت کیا: یہ کھیت کس کا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ کھیت حضرت رافع بن خدیج کا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلوایا' وہ نصف یا ایک تہائی پیداوار کے عوض میں زمین (کرائے پر) لیتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس زمین میں جو خرچ کیا ہے اس کا حساب لگاؤ اور پھر زمین کے مالک سے اسے لے لو اور اس شخص کی زمین اور اس کا کھیت اس کے سپرد کر دو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبیدہ بن معتب ضبی، ابوعبدرحیم کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۴۴۸)۔

2907- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- دَفَعَ خَيْبَرَ أَرْضَهَا وَنَخْلَهَا إِلَى الْيَهُودِ مُقَاسَمَةً عَلَى النِّصْفِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین اور وہاں کے کھجوروں کے باغات یہودیوں کو دے دیئے تھے کہ وہ (مسلمانوں کو) نصف ادائیگی کر دیا کریں۔

۲۹۰۶- اسنادہ حسن؛ رجالہ ثقات الا ان عبد الرحمن بن مغراء : قال الذهبي في الميزان (۳۲۰/۴): (مابه باس)- وقال الحافظ في التقريب (ت ۴۰۳۹): صدوق تكلم في حديثه عن الاعمش- و عبيدة الضبي؛ هو عبيدة بن حميد الكوفي الضبي؛ قال الحافظ في التقريب ۴۴۴۰): صدوق نحوي ربما اخطا- و قد تقدم حديث رافع في النهي عن كراء الارض-

۲۹۰۷ اخرجه ابن ماجه في الرهون (۸۲۴/۲) باب؛ معاملة النخيل و الكرم (۲۴۶۸) عن اسماعيل بن توبة عن هشيم عن ابن ابي ليلى عن الحكم بن عتيبة؛ قال شعبة: لم يسمع من مقسم الا اربعة احاديث- و ابن ابي ليلى هذا؛ هو محمد بن عبد الرحمن' ضعيف)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ؎ صالح عبدی: روی عن ابن سیرین۔ وامام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ مجہول ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۴/۴۲۰)۔ میزان (۳/۴۱۷)۔

2908 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- دَفَعَ خَيْبَرَ إِلَى أَهْلِهَا عَلَى الشَّطْرِ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر وہاں کے رہنے والوں کو دے دیا تھا' اس شرط پر کہ وہ وہاں کی پیداوار میں سے خواہ وہ پھل ہوں یا زراعت ہو' نصف (مسلمانوں کو) ادا کر دیا کریں گے۔

زمین کو اس کی پیداوار کے عوض کرائے پر دینے کا حکم

زمین کو اس کی پیداوار کے متعین حصے یعنی ایک تہائی حصے نصف حصے یا ایک چوتھائی حصے وغیرہ کے عوض میں کرائے پر دینا علم فقہ کی اصطلاح میں "مخابرہ" کہلاتا ہے۔ اس کے جواز اور عدم جواز کے بارے میں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ ایسا کرنا مطلق طور پر جائز ہے۔ احناف میں سے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما اسی بات کے قائل ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے جبکہ شوافع میں سے بھی بعض حضرات نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔

اس بارے میں دوسرا قول یہ ہے کہ ایسا کرنا مطلق طور پر ناجائز ہے' امام ابوحنیفہ اور امام زفر رحمۃ اللہ علیہما اسی بات کے قائل ہیں۔

اس کی تیسری صورت یہ ہے کہ ایسا کرنا چند مخصوص شرائط کے ساتھ جائز ہے' یہ قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

اس کی چوتھی صورت یہ ہے کہ مساقات کے ضمن میں ایسا کرنا جائز ہے۔

مشہور فقیہہ امام ابن قدامہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت علی' حضرت سعد بن ابی وقاص' حضرت عبداللہ بن مسعود' عمر بن عبدالعزیز' حضرت علی رضی اللہ عنہم کی اولاد سے تعلق رکھنے والے افراد' حضرت ابوبکر کی اولاد سے تعلق رکھنے والے افراد مزارعت کیا کرتے تھے۔

اسی طرح تابعین میں سے بھی سعید بن مسیب' طاؤس' عبدالرحمن بن اسود' موسیٰ بن طلحہ' زہری' عبدالرحمن بن ابولیلیٰ وغیرہ اس کے جواز کے قائل ہیں۔

۲۹۰۸- اخرجه احمد (۲/۲۲)' و البخاري (۵/۲۷۹) كتاب: الحرث و المزارعة' باب: اذا لم يشترط السنين في المزارعة' الحديث (۲۳۲۹)' و مسلم (۳/۱۱۸۶) كتاب: المساقاة' باب: المساقاة و المعاملة بجزء من الثمر و الزرع' الحديث (۱/۱۵۵۱)- و ابو داود في البيوع (۳/۲۶۰)' باب: في المساقاة' الحديث (۳۴۰۸)' و الترمذي (۳/۶۶۶-۶۶۷) كتاب الاحكام' باب: ما ذكر في المزارعة (۱۳۸۳)' و ابن ماجه (۱/۸۲٤) كتاب: الرهون' باب: معاملة النخيل و الكرم' الحديث (۲٤٦۷)' و البيهقي (٦/۱۱۳) من طريق يحيى بن سعيد -: و هو القطان- عن عبيد الله ابن عمر' به- و له طريق اخرى عن عبيد الله بن عمر' ستاتي قريباً بعد حديثين-

اسی طرح ایک روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی منقول ہے کہ انہوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔[1]

2909- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ بِهٰذَا وَقَالَ عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ.

☆☆ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ خیبر کے ساتھ طے کیا تھا کہ وہاں کی جو پیداوار ہوگی خواہ وہ پھل ہوں یا زراعت ہو (اس کا نصف حصہ وہ لوگ مسلمانوں کوادا کریں گے)۔

2910- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ اَبُو الرَّدَّادِ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا وَهْبُ اللّٰهِ بْنُ رَاشِدٍ اَبُوْ زُرْعَةَ الْحُجْرِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ اَبُو الزِّنَادِ كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ النَّاسُ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَتَبَايَعُوْنَ الثِّمَارَ فَاِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيْهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ اِنَّهُ قَدْ اَصَابَ الثَّمَرَ مُرَاقٌ وَّاَصَابَهُ قُشَامٌ عَاهَاتٌ كَانُوْا يَحْتَجُّوْنَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُوْمَةُ فِىْ ذٰلِكَ اِمَّا لَا فَلَا تَبَايَعُوْا حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ . كَالْمَشُوْرَةِ يُشِيْرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُوْمَتِهِمْ.

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں لوگ پھلوں کی خرید وفروخت کیا کرتے تھے جب فصل کاٹنے کا وقت ہوتا تو قرض وصول کرنے والا آجاتا تو جس نے ادائیگی کرنی ہوتی' وہ یہ کہتا تھا: اس دفعہ پیداوار کو فلاں آفت لاحق ہوگئی ہے' اس میں یہ خرابی آگئی ہے۔ مختلف طرح کی آفات کا تذکرہ کرتے' جن کی وجہ سے لوگوں کے درمیان مقدمات ہونے لگے' جب یہ مقدمات زیادہ ہوگئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: تم اس وقت تک سودا نہ کرو جب تک پھل پک کر تیار نہیں ہو جاتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورے کے طور پر یہ بات کی تھی کیونکہ اس بارے میں لوگوں کے درمیان بہت زیادہ اختلاف ہونے لگا تھا۔

2911- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ وَشُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنَ الزَّرْعِ وَالنَّخْلِ .وَقَالَ يُوْسُفُ مِنَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ .قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ وَّهِمَ فِىْ ذِكْرِ الشَّجَرِ وَلَمْ يَقُلْهُ غَيْرُهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے رہنے والوں کے ساتھ یہ طے کیا تھا کہ وہاں پیدا ہونے والی کھجوروں اور زراعت میں سے نصف پیداوار کو وہ لوگ مسلمانوں کوادا کیا کریں گے۔

روایت کے ایک لفظ کے بارے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

---

[1] المغنی از شیخ موفق الدین ابن قدامہ حنبلی ج5 ص243

۲۹۱۱- اخرجه مسلم في المساقاة (۳/۱۱۸٦) باب: المساقاة و المعاملة بجزء من الثمر و الزرع (۱۵۵۱) من طريق ابن نمير' به- و قد تقدم قبل حديثين من طريق يحيى القطان عن عبيد الله' به-

2912- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيْهِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- سَاقَى يَهُوْدَ خَيْبَرَ عَلٰى تِلْكَ الْاَمْوَالِ عَلَى الشَّطْرِ وَسِهَامُهُمْ مَعْلُوْمَةٌ وَّشَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنَّا اِذَا شِئْنَا اَخْرَجْنَاكُمْ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے رہنے والے یہودیوں کو وہاں کی زمینوں پر کام کرنے کی اجازت دی تھی اس شرط پر کہ وہ نصف پیداوار (مسلمانوں کو ادا کریں گے) اور یہ حصے متعین تھے آپ نے ان کے لیے یہ شرط رکھی تھی کہ جب ہم چاہیں گے تمہیں یہاں سے نکال دیں گے۔

2913- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا اَبِيْ سَهْلُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ وَخَالِدُ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ الْقَرْنِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- دَفَعَ خَيْبَرَ اَرْضَهَا وَنَخْلَهَا مُقَاسَمَةً عَلَى النِّصْفِ .زَادَ ابْنُ عَرَفَةَ اَعْطَى الْيَهُوْدَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین اور وہاں کی کھجوروں کے باغات نصف پیداوار کی ادائیگی کی شرط پر (یہودیوں کو) دیئے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو دیئے تھے۔

2914- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَعْطَى خَيْبَرَ عَلَى النِّصْفِ مِنْ كُلِّ زَرْعٍ اَوْ نَخْلٍ اَوْ شَيْءٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں، زرعی پیداوار اور دیگر تمام (قسم کی پیداوار میں) نصف حصے کی ادائیگی کی شرط پر خیبر (کی زمین یہودیوں کو) دی تھی۔

2915- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ عَلِيٍّ الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ بُكَيْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۲۹۱۲- اخرجه البيهقي في سننه (۶/۱۱۴) كتاب: المساقاة، باب: المعاملة على النخل بشرط ما يخرج...... من طريق الدارقطني، به- و خرجه ابو داود في الخراج و الامارة و الفيء (۳/۱۵۷) باب: ما جاء في حكم ارض خيبر (۳۰۰۷): حدثنا احمد بن حنبل، ثنا يعقوب بن ابراهيم، ثنا ابي عن ابن اسحاق، به- و اخرجه البخاري في الشروط (۵/۳۸۵) باب: اذا اشترط في المزارعة: (اذا شئت اخرجتك) (۲۷۳۰) من طريق مالك عن نافع، به- و علقه عقبه من طريق حماد بن سلمة عن عبيد الله- احسبه- عن نافع عن ابن عمر عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم، اختصره- و راجع تحفة الاشراف للمزي (۸/۳۳۸۲) (۱۰۵۵۴)-

۲۹۱۳- تقدم تخريجه قبل خمسة احاديث-

۲۹۱۴- اخرجه ابو داود في الخراج و الامارة و الفيء (۳/۱۵۶) باب: ما جاء في حكم ارض خيبر (۳۰۰۶): حدثنا هارون بن زيد بن ابي الزرقاء، ثنا ابي، ثنا حماد بن سلمة عن عبيد الله بن عمر...... بنحوه-

۲۹۱۵- اخرجه الحاكم في البيوع (۲/۴۷) من طريق صالح بن محمد الحافظ، ثنا اسحاق ابن عبد الواحد، به، و من طريقه البيهقي في السنن (۶/۸۸)- و قال الحاكم: (حديث صحيح على شرط مسلم، و لم يخرجاه)- اه- و ياتي له شاهد من حديث صفوان بن امية نفسه، و كذلك من حديث غيره من الصحابة-

-صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اسْتَعَارَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَدْرَاعًا وَسِلَاحًا فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعَارِيَةٌ مُؤَدَّاةٌ قَالَ عَارِيَةٌ مُؤَدَّاةٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے موقع پر صفوان بن اُمیہ سے کچھ زرہیں اور اسلحہ عارضی طور پر لیا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ عارضی طور پر ہے جسے واپس کر دیا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عارضی طور پر لیا ہے جسے واپس کیا جائے گا۔

2916- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ اسْتَعَارَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ سِلَاحًا فَقَالَ صَفْوَانُ أَمُؤَدَّاةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ .

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن اُمیہ سے کچھ اسلحہ اُدھار لیا تو صفوان نے عرض کی: کیا یہ واپس کر دیا جائے گا' یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف، ابوابراہیم زہری۔ ان کا انتقال 173ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴/۱۸۱-۱۸۳) (۱۸۶۵)، "سیر اعلام النبلاء" از شمس دین ذہبی (۱۳/۱۱۷)۔

2917- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا فَضْلٌ الأَعْرَجُ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَطَاءٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ إِذَا أَتَتْكَ رُسُلِي فَأَعْطِهِمْ كَذَا وَكَذَا . أُرَاهُ قَالَ ثَلَاثِينَ دِرْعًا أَوْ قَالَ ثَلَاثِينَ بَعِيرًا قُلْتُ وَالْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ قَالَ نَعَمْ.

★★ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: جب میرا قاصد تمہارے پاس آئے تو تم انہیں یہ چیز دے دینا۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے تیس زرہوں اور تیس اونٹوں کا ذکر کیا تھا۔

حضرت یعلیٰ بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: کیا یہ اُدھار لے رہے ہیں جسے واپس کر دیں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں!

2918- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ

۲۹۱۶- في اسناده الحجاج بن ارطاة و هو ضعيف' و قد تقدم- و ابن جريج ثقة لكنه يدلس' و قد عنعن- لكن تقدم في الذي قبله من حديث ابن عباس- وسياتي من حديث صفوان نفسه في الحديث التالي-

۲۹۱۷ اخرجه ابو داود في البيوع (۳/ ۲۹۵) باب: في تضمين العارية' الحديث (۳۵۶۶) قال: حدثنا ابراهيم بن المستمر' حدثنا حبان بن هلال: حدثنا همام' به- و اخرجه ابن حبان في صحيحه (۱۱/ ۲۲) رقم (۴۷۲۰) و النسائي في الكبرى' كما في التحفة (۹/ ۱۱۶) من طريق حبان بن هلال' به- و اخرجه احمد (۴/ ۲۲۲) من طريق بهز بن اسد عن همام' به-

۲۹۱۸- اخرجه ابو داود (۳۵۶۶)' و راجع الذي قبله-

هِلاَلٍ عَنْ هَمَّامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعَارِيَةٌ مَضْمُوْنَةٌ اَوْ عَارِيَةٌ مُؤَدَّاةٌ قَالَ بَلْ مُؤَدَّاةٌ.

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہی روایت منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ عارضی طور پر لے رہے ہیں جن کا تاوان ادا کیا جائے گا؟ یا یہ اس طرح عارضی طور پر لے رہے ہیں کہ انہیں واپس کر دیا جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! انہیں واپس کر دیا جائے گا۔

2919- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنِى اَبُو الْاَزْهَرِ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اسْتَعَارَ مِنْهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ اَدْرَاعًا فَقَالَ اَغَصْبًا يَا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُوْنَةٌ. قَالَ فَضَاعَ بَعْضُهَا فَعَرَضَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَنْ يَضْمَنَهَا فَقَالَ اَنَا الْيَوْمَ فِى الْإِسْلاَمِ اَرْغَبُ.

☆☆ اُمیہ بن صفوان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ حنین کے موقع پر ان سے کچھ زرہیں اُدھار مانگیں تو انہوں نے عرض کی: اے حضرت محمد! کیا غصب کر رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ یہ عارضی طور پر لے رہے ہیں جن کا تاوان بھی ادا کیا جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان میں سے کچھ زرہیں خراب ہو گئیں تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ پیشکش کی کہ وہ ان کا تاوان لیں تو انہوں نے عرض کی کہ اب میں اسلام کی طرف راغب ہو چکا ہوں اور مجھے اس میں زیادہ دلچسپی ہے۔

2920- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِى مُلَيْكَةَ عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اسْتَعَارَ مِنِّى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَدْرَاعًا مِنْ حَدِيْدٍ فَقُلْتُ مَضْمُوْنَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَضْمُوْنَةٌ. فَضَاعَ بَعْضُهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اِنْ شِئْتَ غَرِمْتُهَا. قَالَ لاَ اِنَّ فِى قَلْبِى مِنَ الْإِسْلاَمِ غَيْرَ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ.

☆☆ اُمیہ بن صفوان بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے لوہے کی کچھ زرہیں اُدھار لیں تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ ضمانت والی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ضمانت والی ہیں۔ ان میں سے بعض ضائع ہو گئیں تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم چاہو تو میں تمہیں ان کا تاوان دے دیتا ہوں انہوں نے عرض کی: نہیں! اب میرے دل میں اسلام آ چکا ہے اور یہ دل ہر چیز سے زیادہ (سما چکا ہے)۔

۲۹۱۹- اخرجه احمد (۳/۴۰۱) (۶/۴۶۵)، و ابو داود في البيوع (۳/۲۹۴) باب: في تضمين العارية (۳۵۶۲)، و من طريقه البيهقي في المعرفة (۸/۲۹۹) باب العارية (۱۱۹۶۷) و النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۴/۱۹۰)، و الحاكم في البيوع (۲/۴۷) من طريق يزيد بن هارون، به-

۲۹۲۰- علقه البيهقي في سننه (۶/۸۹) و في اسناده قيس بن الربيع: تغير لما كبر- انظر ترجمته في التقريب (۲/۱۲۹)، و انظر الذي قبله-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ امیہ بن صفوان بن امیہ بن خلف جمحی مکی، مقبول یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۲۸۴/۱) ت (۵۴۷)، و"التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۶۰)۔

2921- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ اُنَاسٍ مِّنْ اٰلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ يَا صَفْوَانُ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ سِلَاحٍ . قَالَ عَارِيَةً اَمْ غَصْبًا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

☆☆ عطاء نے عبداللہ بن صفوان کے خاندان سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے صفوان! کیا تمہارے پاس کچھ اسلحہ ہے؟ انہوں نے عرض کی: آپ یہ عارضی طور پر لے رہے ہیں یا غصب کریں گے؟

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

2922- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ نَاسٍ مِّنْ اٰلِ صَفْوَانَ قَالَ اسْتَعَارَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَحْوَهُ.

☆☆ عبدالعزیز نامی راوی نے عطاء کے حوالے سے حضرت صفوان کی آل سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عارضی طور پر (کچھ اسلحہ) لیا۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

2923- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ وَّابْنُ الْعَلَاءِ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ فُرَافِصَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ اَبِي عَامِرٍ الْاَوْصَابِيِّ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَّالْمِنْحَةُ- اَوِ الْمَنِيْحَةُ- مُؤَدَّاةٌ . فَقَالَ رَجُلٌ فَعَهْدُ اللّٰهِ قَالَ عَهْدُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَحَقُّ مَا اُدِّيَ .

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عارضی طور پر لی ہوئی چیز واپس کی

۲۹۲۱- اخرجه ابو داود في سننه (۲۹٦/۳) كتاب: البيوع، باب: في تضمين العارية، الحديث (۳۵٦۳): حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة، به-و من طريق ابي داود اخرجه البيهقي في سننه (۸۹/٦) كتاب: العارية، باب: العارية مضمونة، و في (۱۸/۷) كتاب: الصدقات، باب: من يعطى من المولفة قلوبهم من سهم المصالح-

۲۹۲۲- اخرجه ابو داود في البيوع (۲۹۵/۳) باب: في تضمين العارية، باب: المنيحة، الحديث (۵۷۸۱)، و الطبراني في الكبير (۱۷٤/۸) رقم (۷٦٤۸) من طريق عبد الله بن الصباح العطار، قال: ثنا المعتمر بن سليمان، قال: سمعت الحجاج بن فرافصة، به-

۲۹۲۳- اخرجه النسائي في الكبرى (۳/ ٤۱۰- ٤۱۱) كتاب: العارية، باب: المنيحة، الحديث (۵۷۸۱)، و الطبراني في الكبير (۱۷٤/۸) رقم (۷٦٤۸) من طريق عبد الله بن الصباح العطار، قال: ثنا المعتمر بن سليمان، قال: سمعت الحجاج بن فرافصة، به-واخرجه النسائي في الكبرى (٤۱۱/۳) كتاب: العارية، باب: المنيحة، الحديث (۵۷۸۲)، و ابن حبان في صحيحه (٤۹۱/۱۱) رقم (۵۰۹٤)، و الطبراني في الكبير رقم (۷٦۳۷) من طريق الجراح بن مليح البهراني، حدثنا حاتم بن حريث الطائي، قال: سمعت ابا امامة يقول فذكره نحوه- وللحديث طريق اخرى عن اسماعيل بن عياش عن شرحبيل بن مسلم عن ابي امامة، سناتي بعد هذا-

جائے گی اور عطیے کے طور پر (عارضی استعمال کے لیے) ملنے والی چیز واپس کی جائے گی۔

تو ایک شخص نے کہا: کیا یہ اللہ کے رسول کا فیصلہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے' جو اس بات کا حقدار ہے کہ اسے پورا کیا جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ لقمان بن عامر وصابی، (اور ایک قول کے مطابق): اوصابی ابوعامر شامی حمصی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یکتب حدیثہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۱۸۲/۲)(۵۶۰۰)، تقریب التہذیب ت(۵۷۱۵)۔

2924- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَّالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مَنِ ادَّعَى اِلٰى غَيْرِ اَبِيهِ اَوِ انْتَمَى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ التَّابِعَةُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُنْفِقِ الْمَرْاَةُ شَيْئًا مِّنْ بَيْتِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا .قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَاكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا- ثُمَّ قَالَ- الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَّالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ .وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَّالزَّعِيمُ غَارِمٌ.

☆☆ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے خطبے کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کا حق مقرر کر دیا ہے' اس لیے وارث کے لیے وصیت نہیں کی جا سکتی' بچہ صاحب فراش کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی۔ اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔ جو شخص اپنے حقیقی باپ کے علاوہ یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی طرف سے قیامت کے دن تک لعنت ہوتی رہے گی۔ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں سے کچھ خرچ نہ کرے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! اناج بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہمارا سب سے اہم مال ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عارضی طور پر استعمال کے لیے لی جانے والی چیز واپس کی جائے گی اور عطیے کے طور پر عارضی استعمال کے لیے جو چیز دی گئی ہو) وہ بھی واپس کی جائے گی' قرض ادا کیا جائے گا اور ضامن شخص تاوان ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

۲۹۲۴- اخرجه ابو داود في البيوع (۳۵۶۵) باب: في تضمين العارية' و الترمذي في البيوع (۱۲۶۵) باب: ما جاء في ان العارية موداة' و في الوصايا (۲۱۲۰) باب: ما جاء: لا وصية لوارث' و ابن ماجه في الصدقات (۲۳۹۸) باب: العارية' و عبد الرزاق (۱٤۷۹٦) (۱٦۳۰۸)' و الطيالسي (۱۱۲۸)' و احمد في المسند (۳٦۷/۵)' و الطبراني (۷٦۱۵' ۷٦۲۱)' و البيهقي في الكبرى (۸۸/٦) من طرق عن اسماعيل بن عياش' به- و اسماعيل: متكلم في روايته عن الشاميين' و هذا منها-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ شرحبیل بن مسلم بن حامد خولانی، شامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۷۸٦)۔

2925- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَجَبِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لَا ضَمَانَ عَلٰى مُؤْتَمَنٍ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کے پاس امانت رکھوائی گئی ہو اس پر تاوان لازم نہیں ہوگا۔

2926- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ جَعْفَرٍ الْكَوْكَبِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَعِيرِ غَيْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ وَلَا عَلَى الْمُسْتَوْدَعِ غَيْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ . عَمْرٌو وَعُبَيْدَةُ ضَعِيفَانِ وَإِنَّمَا يُرْوٰى عَنْ شُرَيْحٍ الْقَاضِي غَيْرَ مَرْفُوعٍ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ عارضی طور پر استعمال کے لیے لینے والا شخص تاوان ادا کرنے کا پابند نہیں ہوگا' البتہ اگر کوئی شخص دھوکے کے ساتھ ایسا کرے (تو اس پر تاوان کی ادائیگی لازم ہوگی) اسی طرح جس شخص کے پاس ودیعت کے طور پر کوئی چیز رکھوائی گئی ہو وہ بھی تاوان ادا کرنے کا پابند نہیں ہوگا لیکن اگر وہ دھوکہ دیتا ہے (تو اس پر بھی تاوان کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

2927- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ تَفْسِيرِ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ قَالَ أَسْلَمَ قَوْمٌ وَفِي أَيْدِيهِمْ

۲۹۲۵- اخرجه البيهقي في سننه (٦/٢٨٩) كتاب: الوديعة' باب: لا ضمان على مؤتمن' من طريق الدارقطني' به- قال الزيلعي في نصب الراية (٤/١٤١): (قال في (التنقيح): هذا اسناد لا يعتمد عليه: فان يزيد بن عبد الملك ضعفه احمد وغيره- و قال النسائي: متروك الحديث- و عبد الله بن شبيب: ضعفوه- انتهى)-

۲۹۲٦- اخرجه البيهقي (٦/٩١)' و في المعرفة (٨/٢٠١)' من طريق عمرو بن عبد الجبار' به- و تبع البيهقي في الدارقطني هنا: فضعف بعمرو و عبيدة' و صحح نسبته الى شريح -قال ابن التركماني في الجوهر النقي (٦/٩١- بذيل السنن): (لم يضعفهما احد من اهل الشان فيما علمت' حتى ان ابن عدي لم يذكر عبيدة اصلا' وذكره عمرا' فلم يزد على قوله: له مناكير)- اه-قلت: بل ضعفهما غير واحد: فاما عمرو: فذكره العقيلي في الضعفاء (٣/٢٨٧)- وقال الذهبي في الميزان (٣/٢٧١): (روى مناكير كلها غير محفوظة)- و عبيدة: فقال ابو حاتم: منكر الحديث- وقال ابن حبان: يروي الموضوعات عن الثقات' و ضعفه الدارقطني' و تبعه البيهقي كما ترى' ذكره الذهبي في الميزان (٣/٢٥)- واما اثر شريح: فقد ورد عنه من غير وجه عند وكيع في اخبار القضاة (٢/٣٢١)' و عبد الرزاق في المصنف (٨/١٧٨-١٧٩) (١٤٧٨٢' ١٤٧٨٣)' و البيهقي في الموضع السابق من الكبرى' و سياتي قريباً-

۲۹۲۷- اخرجه البيهقي في الكبرى (٦/٨٨-٨٩) كتاب: العارية' باب: العارية مؤداة من طريق الدارقطني' به' و هو ضعيف' كما ج المصنف هنا-

عَوَارِی مِنَ الْمُشْرِکِینَ فَقَالُوْا قَدْ اَحْرَزَ لَنَا الْاِسْلَامُ مَا بِاَیْدِینَا مِنْ عَوَارِی الْمُشْرِکِینَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالَ اِنَّ الْاِسْلَامَ لاَ یُحْرِزُ لَکُمْ مَا لَیْسَ لَکُمُ الْعَارِیَّةُ مُؤَدَّاةٌ ۔ فَاَدَّی الْقَوْمُ مَا بِاَیْدِیهِمْ مِنْ تِلْکَ الْعَوَارِی ۔هٰذَا مُرْسَلٌ وَّلَایَقُوْمُ بِهٖ حُجَّةٌ.

☆☆ عطاء بن ابی رباح نے روایت کے یہ الفاظ (عارضی طور پر لی گئی چیز واپس کی جائے گی) کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بات بتائی ہے کہ ایک قبیلے کے لوگوں نے اسلام قبول کیا' ان کے پاس کچھ ایسی چیزیں تھیں جو مشرکین سے انہوں نے عارضی استعمال کے لیے لی تھیں' ان لوگوں نے یہ کہا: اسلام قبول کرنے کی وجہ سے مشرکین کی یہ اشیاء جو ہمارے پاس ہیں یا ہمارے پاس آ گئی ہیں' جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام تمہیں ایسی کسی چیز پر قبضہ کرنے کی اجازت نہیں دیتا جو تمہاری ملکیت نہ ہو عارضی استعمال کے لیے لی گئی چیز واپس کی جائے گی تو پھر ان لوگوں نے (مشرکین کی) وہ چیزیں انہیں واپس کیں۔

2928- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ شُرَیْحًا قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْتَعِیرِ غَیْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ وَّلَاعَلَی الْمُسْتَوْدَعِ غَیْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ ۔

☆☆ قاضی شریح بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے عاریت کے طور پر چیز لی ہو اور جس شخص کے پاس ودیعت کے طور پر چیز رکھوائی گئی ہو اس پر تاوان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ البتہ اگر وہ دھوکہ دینے والے ہوں (تو حکم مختلف ہوگا)۔

2929- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ وَالْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیلَ وَابْنُ مَخْلَدٍ وَّجَمَاعَةٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ حَدَّثَنَا رِبْعِیُّ ابْنُ عُلَیَّةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیرٍ قَالَ جَاءَ بِیْ اَبِیْ یَحْمِلُنِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ اَشْهَدُ اَنِّیْ قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَّالِی کَذَا وَکَذَا ۔قَالَ اَکُلَّ وَلَدِکَ نَحَلْتَ مِثْلَ الَّذِیْ نَحَلْتَ النُّعْمَانَ ۔ قَالَ لاَ ۔قَالَ فَاَشْهِدْ عَلٰی هٰذَا غَیْرِی اَلَیْسَ یَسُرُّکَ اَنْ یَکُوْنُوْا لَکَ فِی الْبِرِّ سَوَاءً ۔ قَالَ بَلٰی ۔قَالَ فَلَااِذًا ۔ وَقَالَ الْمَحَامِلِیُّ اَکُلَّ بَنِیکَ نَحَلْتَ ۔

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے اٹھا کر نبی اکرم ﷺ کے پاس لائے اور بولے: آپ اس بات پر گواہ بن جائیں کہ میں نے اپنے مال میں سے اتنا مال نعمان کو دے دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو عطیے کے طور پر اتنی ہی ادائیگی کی ہے جتنی تم نے نعمان کو دی ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! تو نبی اکرم ﷺ

۲۹۲۸- ورد من غیر وجه عن ابن سیرین عنه وکیع فی اخبار القضاة (۲/۲۲۱) و عبد الرزاق فی المصنف (۸/ ۱۷۸، ۱۷۹) (۱٤۷۸۲، ۱٤۷۸۳) و البیهقی فی الکبری (۶/۹۱)-

۲۹۲۹- اخرجه البیهقی فی سننه (۶/۱۷۷) کتاب: الهبات' باب: ما یستدل به علی ان امره بالتسویة بینهم فی العطیه علی الاختیار دون الایجاب' من طریق الحسن بن محمد الزعفرانی' ثنا ربعی بن ابراهیم' به- و اخرجه مسلم فی الهبات (۳/۱۲٤۳) باب: کراهیة تفضیل بعض الاولاد فی الهبة (۱٦۲۳) و ابن حبان رقم (۵۱۰۶) عن اسحاق بن ابراهیم بن الحنظلی' اخبرنا اسماعیل بن علیة' به-واخرجه احمد (۲٦۹/٤، ۲۷۰) و مسلم فی الموضع السابق' و ابو داود فی البیوع والاجارات (۲/۸۱۱) باب: فی الرجل یفضل بعض ولده فی النحل (۳۵٤۲) و النسائی فی اول کتاب النحل (۶/۲۵۹، ۲٦۰) باب: اختلاف الناقلین لخبر النعمان بن بشیر فی النحل' و ابن ماجه فی الهبات (۲/۷۹۵) باب: الرجل ینحل ولده (۲۳۷۵) و الطحاوی فی المعانی (٤/۸٦) و البیهقی فی الهبات (۶/۱۷۷) من طرق عن داود بن ابی هند' به-

نے فرمایا: پھر تم میری بجائے کسی اور کو گواہ بنا لو کیا تمہیں یہ بات اچھی نہیں لگے گی کہ وہ سب (یعنی تمہاری ساری اولاد) تمہارے ساتھ ایک جیسا اچھا سلوک کرے تو انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم ایسا نہ کرو۔

محاملی کہتے ہیں: (روایت میں یہ الفاظ ہیں:) کیا تم نے اپنے سب بیٹوں کو اسی طرح عطیہ دیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ربعی بن علیہ، وھو ابراہیم اخو اسماعیل بن علیہ، وعلیہ امہ۔ قال یحیی بن معین: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ مامون۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو. جرح وتعدیل لابن ابی حاتم (۳/۵۰۹، ۵۱۰) ت (۲۳۱۱)۔

2930- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ اَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لِاَبِيهِ لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ.

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے والد سے یہ فرمایا تھا: تم زیادتی کے بارے میں مجھے گواہ نہ بناؤ۔

2931- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ اَنَّ اُمَّهُ اَرَادَتْ بَشِيرًا اَبَاهُ عَلَى اَنْ يُعْطِيَ النُّعْمَانَ ابْنَهُ حَائِطًا مِنْ نَخْلٍ فَفَعَلَ فَقَالَ مَنْ اُشْهِدُ لَكَ فَقَالَتِ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- .فَاَتَى النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ .قَالَ نَعَمْ .قَالَ فَاَعْطَيْتَهُمْ كَمَا اَعْطَيْتَهُ .قَالَ لَا .قَالَ لَيْسَ مِثْلِي يَشْهَدُ عَلَى مِثْلِ هٰذَا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُحِبُّ اَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ كَمَا يُحِبُّ اَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ اَنْفُسِكُمْ.

☆☆ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے ان کے والد حضرت بشیر سے کہا کہ وہ اپنے صاحب زادے نعمان کو کھجوروں کا ایک باغ دے دیں تو حضرت بشیر نے ایسا کر لیا' پھر انہوں نے دریافت کیا: میں اس بارے میں کسے گواہ بناؤں؟ تو اس خاتون نے کہا: نبی اکرم ﷺ کو تو حضرت نعمان کے والد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہاری اس کے علاوہ اور اولاد بھی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے جس طرح اسے، یا ہے اسی طرح باقی سب کو بھی دیا ہے؟ انہوں نے عرض

۲۹۳۰- اخرجه مسلم في الهبات (۳/ ۱۲۴۳) باب: كراهة تفضيل بعض الاولاد في الهبة (۱۶۲۳)' و ابن حبان (۵۱۰۲) من طريق جرير به-و اخرجه ابن حبان النبي عن عامر الشعبي به- اخرجه احمد (۴/ ۲۶۸)' و ابن ابي شيبة (۱۱/ ۲۲۰)' و البخاري في الشهادات (۲۶۵۰)' باب: لا يشهد على شهادة جور اذا شهد' و مسلم في الهبات (۱۶۲۳) باب: كراهة تفضيل بعض الاولاد في الهبة' و النسائي في اول النحل (۶/ ۲۶۰)' و البيهقي في الكبرى (۶/ ۱۷۶)' و ابن حبان (۵۱۰۳)-و اخرجه مغيرة عن الشعبي بنحوه- اخرجه احمد (۴/ ۲۷۰)' و ابو داود في البيوع و الاجارات (۳۵۴۲) باب: في الرجل يفضل بعض ولده في النحل' و ابن حبان (۵۱۰۴)' و البيهقي (۶/ ۱۷۸)-و اخرجه اسماعيل بن ابي خالد عن الشعبي بنحوه- اخرجه مسلم في الهبات (۱۶۲۳) باب: كراهة تفضيل بعض الاولاد في الهبة' و ابن حبان (۵۱۰۵)- و اخرجه ابو حريز عن الشعبي بنحوه- اخرجه ابن حبان (۵۱۰۷)-

۲۹۳۱- ورقاء و جابر ضعيفان' و جابر اشدهما ضعفاً- و سبق في الذي قبله من وجوه عن الشعبي بنحوه-

کی: جی نہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے جیسا شخص اس طرح کی چیز کا گواہ نہیں بن سکتا' اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے بارے میں انصاف سے کام لو جس طرح وہ اس بات کو بھی پسند کرتا ہے کہ تم لوگ آپس میں انصاف سے کام لو۔

2932- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ نَحَلَنِيْ اَبِيْ غُلَامًا فَاَمَرَتْنِيْ اُمِّيْ اَنْ اَذْهَبَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لِاُشْهِدَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ اَعْطَيْتَهٗ . قَالَ لَا . قَالَ فَارْدُدْهُ .

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے عطیے کے طور پر غلام دیا تو میری والدہ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اس کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤں تاکہ میں آپ ﷺ کو اس بات پر گواہ بناؤں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے (میرے والد سے) دریافت کیا: کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو اسی طرح عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو پھر اسے تم واپس لے لو۔

2933- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِيْ ابْنَ عُيَيْنَةَ بِهٰذَا مِثْلَهٗ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2934- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ دَعَاهُ رَجُلٌ فَاَشْهَدَهٗ عَلٰى وَصِيَّةٍ فَاِذَا هُوَ قَدْ اَثَرَ بَعْضَ وَلَدِهٖ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَنْ نَشْهَدَ عَلٰى جَوْرٍ وَّقَالَ مَنْ شَهِدَ عَلٰى جَوْرٍ فَهُوَ شَاهِدُ زُوْرٍ . ثُمَّ اَسْرَعَ الْمَشْيَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک شخص نے انہیں بلایا اور اپنی وصیت کے بارے میں انہیں گواہ بنانا چاہا تو اس نے وصیت میں اپنی بعض اولاد کو دوسری اولاد پر ترجیح دی تھی۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم کسی زیادتی کے کام میں گواہ بنیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی زیادتی کے کام پر گواہ بنتا ہے وہ جھوٹے گواہ کی مانند ہوتا ہے۔

پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تیزی سے چلتے ہوئے تشریف لے گئے۔

2935- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ

۲۹۳۲- اخرجه مالك في الاقضية (۷۵۱/۱) باب: ما لا يجوز من النحل (۳۹)' و البخاري في الهبة (۴۱۱/۵) باب: الهبة للولد (۲۵۸٦)' و مسلم في الهبات (۱۲۴۱/۳) باب: كراهة تفضيل بعض الاولاد في الهبة (۱٦۲۳/۹)' و النسائي في النحل (۲۵۸/٦-۲۵۹) باب: اختلاف الناقلين لخبر النعمان بن بشير في النحل' و الترمذي في الاحكام (٦۴۹/۳) باب: في النحل و التسوية بين الولد (۱۳٦۷)' و ابن ماجه في الهبات (۷۹۵/۲) باب: الرجل ينحل ولده (۲۳۷٦)' و اخرجه- ايضاً- الحميدي (۹۲۲)' و الشافعي (۵۸۳- المسند)' و احمد (۲٦۸/۴)' و ابن الجارود (۹۹۱)' و البيهقي في الهبات (۱۷٦/٦) باب: السنة في التسوية بين الاولاد في العطية' من طرق عن الزهري به-

الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَاهُ إِلَى النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهَبَ هِبَةً ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا اِلَّا فِيمَا يُعْطِي الْوَالِدُ وَلَدَهُ وَمَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي هِبَتِهِ- اَوْ قَالَ فِي عَطِيَّتِهِ- كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ . حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ مِنَ الثِّقَاتِ .تَابَعَهُ اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ وَعَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ حُسَيْنٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دونوں مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کسی بھی مسلمان کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کوئی چیز ہبہ کرنے کے بعد اسے واپس لے البتہ والد اپنی اولاد کو جو دیتا ہے (اسے واپس لے سکتا ہے)' اپنے ہبہ کو واپس لینے والے شخص کی مثال (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے عطیے کو واپس لینے والے شخص کی مثال اس کتے کی مانند ہے جو قے کرنے کے بعد اپنی ہی قے کو دوبارہ چاٹ لیتا ہے۔

2936- وَرَوَاهُ عَامِرٌ الْاَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ .حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ وَاَبُو الْاَزْهَرِ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لَا يَرْجِعُ فِي هِبَتِهِ اِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِهِ وَالْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ . وَرَوَى اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّالْحَجَّاجُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فِي الْعَائِدِ فِي هِبَتِهِ دُونَ ذِكْرِ الْوَالِدِ .وَرَوَاهُ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الْوَالِدُ يَرْجِعُ فِي هِبَتِهِ . وَتَابَعَهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ وَعَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی شخص اپنے ہبہ کو واپس نہیں لے سکتا' صرف والد اپنی اولاد سے (ہبہ کی ہوئی چیز) واپس لے سکتا ہے' اپنے ہبہ کو واپس لینے والا شخص اس کتے کی مانند ہے جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔

۲۹۳۵- اخرجه احمد (۲/ ۲۷)' و ابو داود في البيوع (۳۵۳۹) باب: الرجوع في الهبة' و الطحاوي في المعاني (۴/ ۷۹)' و ابن حبان (۵۱۲۳)' و الحاكم (۲/ ۴۶)' و البيهقي في الكبرى (۶/ ۱۷۹) من طرق عن يزيد بن زريع' به-واخرجه احمد (۲/ ۷۸)' و الترمذي في البيوع (۱۲۹۹) باب: ما جاء في الرجوع في الهبة' و النسائي في الهبة (۶/ ۲۶۵) باب: رجوع الوالد فيما يعطي ولده' و في الهبة ايضاً (۶/ ۲۶۷' ۲۶۸)' و ابن ماجه في الهبات (۲۳۷۷) باب: من اعطى ولده' ثم رجع فيه' و البيهقي في الكبرى (۶/ ۱۷۹' ۱۸۰) من طرق عن حسين المعلم' به- و قال الترمذي: (و العمل على هذا الحديث عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم و غيرهم- قالوا: من وهب هبة لذي رحم محرم' فليس له ان يرجع فيها- و من وهب هبة لغير ذي رحم محرم' فله ان يرجع فيها' ما لم يثب منها- و هو قول الثوري- وقال الشافعي: لا يحل لاحد ان يعطي عطية فيرجع فيها' الا الوالد فيما يعطي ولده- و احتج الشافعي بحديث عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا يحل لاحد ان يعطي عطية فيرجع فيها' الا الوالد فيما يعطي ولده)- اه-

۲۹۳۶- اخرجه النسائي في الهبة (۶/ ۲۶۴) باب: رجوع الوالد فيما يعطي ولده' و ذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك' و ابن ماجه في الهبات (۲/ ۷۹۶) باب: من اعطى ولده' ثم رجع فيه (۲۳۷۸)' من طريق سعيد بن ابي عروبة' به-و مرسل طاوس الذي' ذكره الدارقطني' اخرجه النسائي في الهبة (۶/ ۲۶۵) الباب السابق' و (۶/ ۲۶۸) باب: ذكر الاختلاف على طاوس في الراجع في هبته' من طريق الحسن بن مسلم عن طاوس مرسلاً' به-

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں کچھ لفظی اختلاف پایا جاتا ہے۔

اور ایک سند کے ہمراہ یہ روایت مرسل حدیث کے طور پر منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: والد اپنا ہبہ (اولاد سے) واپس لے سکتا ہے۔

2937- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الصَّفَّارُ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَنْ وَهَبَ هِبَةً فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا . لَا يَثْبُتُ هٰذَا مَرْفُوْعًا وَالصَّوَابُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ مَوْقُوْفًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کوئی چیز ہبہ کرتا ہے تو وہ اس چیز کا زیادہ حق دار ہوتا ہے جب تک وہ اس کا کوئی بدلہ نہ لے۔

یہ روایت مرفوع ہونے کے طور پر مستند طور پر ثابت نہیں ہے درست یہ ہے کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

2938- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الرَّجُلُ اَحَقُّ بِهِبَتِهٖ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آدمی اپنے ہبہ کا زیادہ حق دار ہوتا ہے جب تک وہ اس کا کوئی بدلہ نہ لے۔

2939- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِى الْحَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الْوَاهِبُ اَحَقُّ بِهِبَتِهٖ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہبہ کرنے والا اپنے ہبہ کا

۲۹۳۷- اخرجه الحاكم في البيوع (۲/ ۵۲) عن ابي احمد: اسحاق بن محمد بن خالد الهاشمي بالكوفة: ثنا احمد بن حازم بن ابي عزرة: ثنا عبد الله بن موسى' به- وقال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين' و لم يخرجاه' الا ان نكل الحمل فيه على شيخنا)- اه- و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي في الكبرى (۶/ ۱۸۰-۱۸۱) باب: المكافاة في الهبة' و قال في المعرفة (۹/ ۶۸): (وغلط فيه عبد الله بن موسى' فاخرجه عن حنظلة بن ابي سفيان عن سالم عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم ' و الصحيح رواية عبد الله بن وهب عن حنظلة بن ابي سفيان' عن سالم عن ابيه عن عمر: كما ذكرنا) يعني: موقوفاً على عمر بن الخطاب-

۲۹۳۸- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۶/ ۴۷۴) قال: حدثنا وكيع' به- واخرجه البخاري في التاريخ الكبير (۱/ ۲۷۱) عن وكيع عن ابراهيم' به- و من طريق البخاري اخرجه ابن ماجه في سننه (۲/ ۷۹۸) كتاب الهبات' باب من وهب لهبة: رجاء ثوابها' الحديث (۲۳۸۷)- قال البوصيري في الزوائد (۲/ ۲۳۶): (هذا اسناد ضعيف: لضعف ابراهيم بن اسماعيل بن مجمع)- اه- و عزاه الزيلعي في نصب الراية (۴/ ۱۲۵) لابن ماجه والدارقطني و ابن ابي شيبة' ثم قال: (و ابراهيم بن اسماعيل بن جارية: ضعفوه)- اه-

۲۹۳۹- اخرجه البيهقي في الكبرى (۶/ ۱۸۱) باب: المكافاة في الهبة' من هذا الوجه- وراجع ما بعده-

زیادہ حقدار ہوتا ہے جب تک وہ اس کا کوئی بدلہ نہیں لیتا۔

2940- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2941- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ أَبْزَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الرَّجُلُ أَحَقُّ بِهِبَتِهِ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: آدمی اپنے ہبہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے جب تک وہ اس کا کوئی بدلہ نہ لے۔

2942- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ إِذَا كَانَتِ الْهِبَةُ لِذِي رَحِمٍ مُحَرَّمٍ لَمْ يُرْجَعْ فِيهَا . انْفَرَدَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ.

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب آدمی کسی رشتے دار کو ہبہ کرے تو وہ اسے واپس نہ لے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں عبداللہ بن جعفر نامی راوی منفرد ہیں۔

2943- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحِ بْنِ حَرْبٍ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ

۲۹۴۰- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱۸۱/٦)' وقال في المعرفة (٦٩/٩) باب: من قال: له الرجوع اذا اراد بها الثواب: (وقيل: عن عبد الله عن ابراهيم بن اسماعيل عن عمرو بن دينار عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ...... ولهذا المتن بهذا الاسناد اليوم فابراهيم بن اسماعيل: ضعيف عند اهل الحديث: فلا يبعد منه الغلط- و الصحيح: رواية سفيان بن عيينة عمرو بن دينار عن سالم عن ابيه عن عمر) يعني: موقوفاً-قال البيهقي : (فالحديث في هذا يرجع الى عمر رضي الله عنه- و انما الرواية في الثواب على الهبة عن النبي صلى الله عليه وسلم حديث عروة عن عائشة قالت: كان النبي صلى الله عليه وسلم يقبل الهدية' و يثيب عليها- و حديث ابن عجلان عن المقبري عن ابي هريرة ان رجلاً اهدى الى رسول الله لقحة' فاثابه منها بست بكرات......) فذكر الحديث-قلت: و حديث عائشة هذا عند البخاري في الهبة (۲۱۰/٥) باب: المكافاة في الهدية (۲۵۸۵)' و ابي داود في البيوع (۲۹۰/۳) باب: في قبول الهدايا (۳۵۳٦)' و الترمذي في البر و الصلة (۲۹۸/٤) باب: ما جاء في قبول الهدية و المكافاة عليها (۱۹۵۳)' و قال: (حسن صحيح غريب من هذا الوجه لا نعرفه الا من حديث عيسى بن يونس عن هشام)- اه -وحديث ابي هريرة عند النسائي في العمرى (۲۷۹/٦) باب: عطية المراة بغير اذن زوجها-

۲۹٤۱- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۰۷/۹) رقم (۱٦۵۲٦) عن الثوري عن جابر' باسناده عن علي بلفظ: (من وهب هبة لذي رحم فلم يثبت منها فهو احق بهبته)-

۲۹٤۲- اخرجه البيهقي (۱۸۱/٦) كتاب الهبات' باب المكافاة في الهبة' قال: اخبرنا ابو الحسين بن بشران ببغداد ' انبا ابو علي اسماعيل بن محمد الصفار' به-واخرجه الحاكم في المستدرك (۵۲/۲) من طريق اسماعيل بن محمد' به- قال الحاكم: صحيح على شرط البخاري-فقال الزيلعي في نصب الراية (۱۲۷/٤): (وقع للحاكم مثل هذا في حديث: (على اليد ما اخذت حتى تودي)- و تعقبه الشيخ تقي الدين في (الالمام)' و قال: بل هو على شرط الترمذي- انتهى- و قال ابن الجوزي في (التحقيق) : و عبد الله بن جعفر هذا ضعيف' و خالفه صاحب (التنقيح)' و قال: بل هو ثقة من رجال الصحيحين- و الضعيف هو والد علي بن المديني و هو متقدم على هذا' و هو الرقي' ثقة- ورواة هذا الحديث كلهم ثقات' و لكنه حديث منكر' و هو من انكر ما روي عن الحسن عن سمرة)- اه -

۲۹٤۳- قال الزيلعي في نصب الراية (۱۲۵/٤): (اعله عبد الحق في احكامه بمحمد بن عبيد الله العرزمي- قال ابن القطان كالمتعقب عليه: و هو لم يصل الى العرزمي الا على لسان كذاب' و هو ابراهيم بن ابي يحيى الاسلمي: فلعل الجناية منه- انتهى)-و اخرجه الطبراني في معجمه (۱٤۷/۱۱) رقم (۱۱۳۱۸): حدثنا محمد بن عثمان بن ابي شيبة' حدثني ابي قال: وجدت في كتاب ابي عن ابن ابي ليلى عن عطاء' به- و ابن ابي ليلى سيء الحفظ- و انظر: نصب الراية (۱۲۵/٤)' و الضعيفة للالباني (۳٦٤/۱)-

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِى يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَنْ وَهَبَ هِبَةً فَارْتَجَعَ بِهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا وَلٰكِنَّهُ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِى قَيْئِهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کوئی چیز ہبہ کرتا ہے پھر وہ اسے واپس لینا چاہتا ہے تو وہ اس چیز کا زیادہ حق دار ہوگا جب تک وہ اس کا کوئی بدلہ نہیں لیتا۔ تاہم اس کی مثال اس کتے کی مانند ہوگی جو اپنی قے چاٹ لیتا ہے۔

2944- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدِ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَخْرَةَ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَرَّتَيْنِ مَرَّةً بِسُوقِ ذِى الْمَجَازِ وَاَنَا فِى بِيَاعَةٍ لِى - هٰكَذَا قَالَ- اَبِيعُهَا فَمَرَّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ وَهُوَ يُنَادِى بِاَعْلَى صَوْتِهِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوا وَرَجُلٌ يَتْبَعُهُ بِالْحِجَارَةِ قَدْ اَدْمَى كَعْبَيْهِ وَعُرْقُوْبَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ لَا تُطِيعُوهُ فَاِنَّهُ كَذَّابٌ .قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا غُلَامٌ مِنْ بَنِى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ .قُلْتُ فَمَنْ هٰذَا الَّذِى يَتْبَعُهُ يَرْمِيهِ قَالُوْا هٰذَا عَمُّهُ عَبْدُ الْعُزَّى وَهُوَ اَبُوْ لَهَبٍ فَلَمَّا ظَهَرَ الْاِسْلَامُ وَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اَقْبَلْنَا فِى رَكْبٍ مِنَ الرَّبَذَةِ وَجَنُوْبِ الرَّبَذَةِ حَتَّى نَزَلْنَا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَمَعَنَا ظَعِيْنَةٌ لَنَا قَالَ فَبَيْنَا نَحْنُ قُعُوْدٌ اَتَانَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَبْيَضَانِ فَسَلَّمَ فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَقْبَلَ الْقَوْمُ قُلْنَا مِنَ الرَّبَذَةِ وَجَنُوْبِ الرَّبَذَةِ.قَالَ وَمَعَنَا جَمَلٌ اَحْمَرُ قَالَ تَبِيعُوْنِى جَمَلَكُمْ قُلْنَا نَعَمْ .قَالَ بِكَمْ قُلْنَا بِكَذَا وَكَذَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ .قَالَ فَمَا اسْتَوْضَعَنَا شَيْئًا وَقَالَ قَدْ اَخَذْتُهُ .ثُمَّ اَخَذَ بِرَاْسِ الْجَمَلِ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ فَتَوَارَى عَنَّا فَتَلَاوَمْنَا بَيْنَنَا وَقُلْنَا اَعْطَيْتُمْ جَمَلَكُمْ مَنْ لَا تَعْرِفُوْنَهُ فَقَالَتِ الظَّعِيْنَةُ لَا تَلَاوَمُوا فَقَدْ رَاَيْتُ وَجْهَ رَجُلٍ مَا كَانَ لِيَخْفِرَكُمْ مَا رَاَيْتُ وَجْهَ رَجُلٍ اَشْبَهَ بِالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مِنْ وَجْهِهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ اَتَانَا رَجُلٌ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اِنِّى رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ وَاِنَّهُ اَمَرَكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْ هٰذَا حَتَّى تَشْبَعُوْا وَتَكْتَالُوْا حَتَّى تَسْتَوْفُوا قَالَ فَاَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا وَاكْتَلْنَا حَتَّى اسْتَوْفَيْنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَدُ الْمُعْطِى الْعُلْيَا وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ اُمَّكَ وَاَبَاكَ وَاُخْتَكَ وَاَخَاكَ وَاَدْنَاكَ اَدْنَاكَ .فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَتَلُوْا فُلَانًا فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَخُذْ لَنَا بِثَارِنَا .فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ فَقَالَ اَلَا لَا يَجْنِى وَالِدٌ عَلَى وَلَدٍ .

۲۹۴۴- اخرجه ابن ابي شيبة (۱۴/ ۳۰۰) عن عبد الله بن نمير عن يزيد' به مختصرا- و اخرجه ابن ماجه في الديات (۲۶۷۰) باب: لا يجني احد على احد' عن ابن ابي شيبة' به- لكنه اقتصر على الجزء الخاص برفع اليدين في آخر الحديث- قال البوصيري في الزوائد: (هذا اسناد صحيح' رجاله ثقات' اخرجه ابو بكر بن ابي شيبة في مسنده ضمن متن طويل' وروى النسائي طرفا منه في الزكاة (۵/ ۶۱)- اه- و اخرجه النسائي في القسامة (۸/ ۵۵) باب: هل يوخذ احد بجريرة احد؟ و الحاكم (۲/ ۶۱۱- ۶۱۲)' و عنه البيهقي في (الدلائل) (۵/ ۳۸۱)' و ابن حبان (۶۵۶۲) من طرق عن يزيد' به-واخرجه الطبراني (۸۱۷۵)' و البيهقي في الدلائل (۵/ ۳۸۰- ۳۸۱) من طريق ابي جناب الكلبي' حدثنا جامع بن شداد' به- قال الهيثمي في المجمع (۶/ ۲۳): (وفيه ابو جناب' و هو مدلس' و قد وثقه ابن حبان' و بقية رجاله رجال الصحيح)- اه- قلت: وقد صرح ابو جناب بالتحديث عند البيهقي' وقد توبع ايضا: كما سبق-

☆☆ حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو مرتبہ زیارت کی ہے' ایک مرتبہ میں نے آپ کو ذوالمجاز کے بازار میں دیکھا' میں اپنے سامان کے ساتھ وہاں موجود تھا جو میں نے فروخت کرنے کے لیے وہاں رکھا ہوا تھا۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گزرے آپ نے سرخ حلہ زیب تن کیا ہوا تھا۔ اور آپ بلند آواز میں ارشاد فرما رہے تھے: اے لوگو! لا الہ الا اللہ پڑھ لو تو فلاح پا جاؤ گے۔ ایک شخص پتھر پکڑ کر آپ کے پیچھے جا رہا تھا' جس نے آپ کو شدید زخمی کر دیا تھا۔ وہ شخص یہ کہتا جا رہا تھا: اے لوگو! ان کی بات نہ مانو کیونکہ یہ جھوٹ بولتے ہیں' تو میں نے پوچھا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ عبدالمطلب کی اولاد سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان ہیں۔ میں نے دریافت کیا: یہ ان کے پیچھے جانے والا شخص جو انہیں پتھر مار رہا ہے یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ ان کا چچا عبدالعزیٰ ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) یہ ابولہب تھا۔

پھر جب اسلام غالب ہو گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو ہم ربذہ سے اور ربذہ کے جنوبی علاقوں سے کچھ سواروں کے ہمراہ آئے اور مدینہ منورہ کے قریب ہم نے پڑاؤ کیا۔ ہمارے ساتھ ایک خاتون بھی تھیں۔ راوی کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران ایک صاحب ہمارے پاس تشریف لائے جنہوں نے دو سفید کپڑے پہن رکھے تھے۔ انہوں نے سلام کیا' ہم نے انہیں جواب دیا' انہوں نے دریافت کیا: آپ لوگ کہاں سے آئے ہیں؟ ہم نے جواب دیا: ربذہ سے اور ربذہ کے جنوبی علاقوں سے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ سرخ اونٹ بھی تھے۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا تم اپنے اونٹ فروخت کرو گے؟ تو ہم نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: کتنے کے عوض میں؟ ہم نے کہا: کھجوروں کے اتنے صاع کے عوض میں' تو انہوں نے ہمیں کوئی کمی کرنے کے لیے نہیں کہا۔ پھر انہوں نے اونٹ کے سر کو پکڑا اور مدینے کے اندر چلے گئے اور ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے تو ہم لوگ ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے کہ ہم نے کہا کہ تم لوگوں نے اپنا اونٹ ایک ایسے شخص کو دے دیا ہے جس سے تم واقف ہی نہیں ہو تو وہ عورت (جو ہمارے ساتھ تھی) وہ بولی: تم ایک دوسرے کو ملامت نہ کرو' میں نے ان صاحب کے چہرے میں ایک ایسی چیز دیکھی ہے (جس سے یہ ثابت ہوتا ہے) کہ یہ تمہیں رسوائی کا شکار نہیں کریں گے' میں نے کسی بھی شخص کا چہرہ ایسا نہیں دیکھا جو ان سے زیادہ چودھویں کے چاند سے مشابہت رکھتا ہو۔ پھر جب عشاء کا وقت ہوا تو ایک شخص ہمارے پاس آیا اور بولا: السلام علیکم! میں اللہ کے رسول کا قاصد ہوں' جو تمہارے پاس آیا ہوں' انہوں نے تمہیں یہ ہدایت کی ہے کہ تم ان کھجوروں کو سیر ہو کر کھا لو اور پوری طرح سے ماپ بھی لو۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے انہیں سیر ہو کر کھایا اور پھر پوری طرح ماپ لیا۔ گلے دن ہم مدینہ شہر میں داخل ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرما رہے تھے:

دینے والا ہاتھ اوپر والا ہوتا ہے اور تم اس شخص پر خرچ کا آغاز کرو جو تمہارے زیر کفالت ہو' تمہاری والدہ' تمہارے والد' تمہاری بہن' تمہارا بھائی اور تمہارے درجہ بدرجہ قریبی عزیز۔ تو ایک انصاری کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ بنو ثعلبہ جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں فلاں شخص کو قتل کیا تھا' آپ ہمیں ان سے بدلہ دلوایئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند

کیے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا. باپ اپنی اولاد کی طرف سے تاوان ادا نہیں کرے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جامع بن شداد محاربی، ابوصخرہ کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 128ھ یا 127ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۹۶)۔

○ طارق بن عبداللہ محاربی کوفی، صحابی، لہ حدیثان اوثلاثۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب ت (۳۰۱۸)۔

2945- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ وَأَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ - وَاللَّفْظُ لِعَلِيٍّ - قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَنْ أَسْلَمَ فِي شَيْءٍ فَلاَ يَصْرِفْهُ فِي غَيْرِهِ . وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ فَلاَ يَأْخُذْ إِلاَّ مَا أَسْلَمَ فِيهِ أَوْ رَأْسَ مَالِهِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کسی چیز کے بارے میں نقد سودا کرے تو ادائیگی کے طور پر (دی جانے والی چیز میں کوئی) تبدیلی نہ کرے۔

ابراہیم بن سعید کہتے ہیں: یعنی وہ اسی چیز کو حاصل کرے جس کے بارے میں اس نے نقد سودا کیا تھا یا وہی معاوضہ ادا کرے جس کی شرط پر اس نے نقد سودا کیا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسین بن مطر درھمی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ گیارہویں طبقے کے اکابر محدثین میں سے ایک ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۷۵۰)۔

2946- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْحَكَمِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ وَالْحَجَّاجِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ - قَالَ عَبْدُ السَّلاَمِ

۲۹۴۵- اخرجه البيهقي في المعرفة (۲۰۷/۸) من طريق الدارقطني به- و اخرجه ابو داود في البيوع (۲۷۴/۳) باب: السلف لا يحلو (۳۴۶۸) و ابن ماجه في التجارات (۷۶۷/۲) باب: اذا اسلم في نخل بعينه لم يطلع (۲۲۸۳)- و البيهقي في البيوع (۳۰/۶) باب: من سلف في شيء فلا يصرفه الى غيره من طريق ابي بدر شجاع بن الوليد به-وقال البيهقي: (عطية بن سعد لا يحتج به)- وراجع: نصب الراية للزيلعي (۵۱/۴)-

وَهُوَ عِنْدِيْ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَلٰكِنْ اَقْصُرُ بِهِ اِلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ- قَالَ اِذَا اَسْلَفْتَ فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهُ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:) جب تم بیع سلف کرو تو اسے آگے اس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک اسے پوری طرح ماپ نہ لو۔

2947- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ لَوْذَانُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَنْ اَسْلَفَ سَلَفًا فَلَا يَشْتَرِطْ عَلٰى صَاحِبِهِ غَيْرَ قَضَائِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص بیع سلف کرے تو طے شدہ ادائیگی کے علاوہ کسی چیز کی ادائیگی کی شرط عائد نہ کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ لوذان بن سلیمان۔ شیخ لبقیہ۔ قال ابن عدی: مجهول و ما رواه لا يتابع عليه۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۵/۵۰۸) ت (۶۹۹۷)۔

2948- قُرِئَ عَلٰى اَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مَنِيْعٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ يَذْكُرُهُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- حِيْنَ اَمَرَ بِاِخْرَاجِ بَنِي النَّضِيْرِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ جَاءَهُ نَاسٌ مِنْهُمْ فَقَالُوْا اِنَّ لَنَا دُيُوْنًا لَمْ تَحِلَّ فَقَالَ ضَعُوْا وَتَعَجَّلُوْا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونضیر کو مدینہ منورہ سے نکلنے کا حکم دیا تو ان کے کچھ افراد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے کہا: ہمارے کچھ قرض ہیں جو ابھی واپس نہیں ملے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم انہیں چھوڑ دو اور جلدی سے یہاں سے نکل جاؤ۔

2949- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ بِهٰذَا.

۲۹۴۷- اخرجه ابن عدي في الكامل (۷/۲۴۰) من طريق سعيد بن عمرو، و عطية بن بقية، قالا: ثنا بقية، به- و اخرجه البيهقي في الكبرى من وجه آخر (۵/۳۵۰)، و مداره على بقية عن لوذان، به-قال ابن عدي: لا يرويه عن هشام غير لوذان، و هو مجهول، و عن لوذان بقية، ولا اعلم للوذان غير هذا الاحاديث، و هشام بن عروة عن نافع عزيز جدا)- اه-ساقه ابن عدي في ترجمة لوذان، و صدر ترجمته قائلا: (حدث عنه بقية، و هو مجهول، و ما اخرجه مناكير لا يتابع عليه)- اه- ثم ساق له ثلاثة مناكير لا يعرف الا بها، وهذا منها.

۲۹۴۸- اخرجه الطبراني في الاوسط (۸۱۷) عن احمد بن يحيى الحلواني، نا عبيد الله بن عمر القواريري ...به- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن عكرمة الا علي بن محمد بن طلحة بن يزيد بن ركانة، تفرد به مسلم بن خالد)- اه- و قد اختلف في اسناده فروي هكذا، و روي عن الزنجي - مسلم بن خالد - عن داود بن الحصين عن عكرمة، كما سياتي- و الصق الدارقطني هذا الاضطراب بمسلم لضعفه كما سياتي- و الحديث ذكره الهيثمي في المجمع (۴/۱۳۰)، و قال: (فيه مسلم بن خالد الزنجي، و هو ضعيف و قد وثق)- اه-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2950- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَفِيفُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزَّنْجِيِّ بْنِ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِإِجْلاَءِ بَنِي النَّضِيرِ قَالُوا يَا مُحَمَّدُ إِنَّ لَنَا دُيُونًا عَلَى النَّاسِ .قَالَ ضَعُوا وَتَعَجَّلُوا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونضیر کو جلاوطن کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے عرض کی: اے حضرت محمد! ہم نے لوگوں سے کچھ قرض لینے ہیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم انہیں معاف کر دو اور جلدی سے یہاں سے چلے جاؤ۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعدان بن نصر بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل لابن ابی حاتم (۲۹۰/۴-۲۹۱)(۱۲۵۶)۔

2951- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلاَءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا الزَّنْجِيُّ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَنْ يُخْرِجَ بَنِي النَّضِيرِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَمَرْتَ بِإِخْرَاجِنَا وَلَنَا عَلَى النَّاسِ دُيُونٌ لَمْ تَحِلَّ .قَالَ ضَعُوا وَتَعَجَّلُوا . اضْطَرَبَ فِي إِسْنَادِهِ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَهُوَ سَيِّءُ الْحِفْظِ ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونضیر کو (مدینہ منورہ سے) نکالنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ہمیں نکالنے کا حکم دے دیا ہے جبکہ ہم نے لوگوں سے قرض لینے ہیں جو ابھی وصول نہیں ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ معاف کر دو اور تیزی سے یہاں سے نکل جاؤ۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن علی بن یزید بن رکانہ مطلبی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۲۰۰)۔

۲۹۵۰- اخرجه الدارقطني لهنا من طريق عفيف بن سالم عن الزنجي بن خالد عن داود بن الحصين' و لم يذكر فيه: (محمد بن علي بن يزيد بن ركانة)- لكن اخرجه الحاكم (۵۲/۲) من طريق عبد الله بن احمد الدارقي' ثنا عبد العزيز بن يحيى' نا الزنجي بن خالد عن محمد بن علي بن يزيد بن ركانة عن داود في الحصين- و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي في الكبرى (۲۸/۶) في البيوع' باب: من عجل له ادنى من حقه...... و تابع عبد العزيز عليه لهشام بن عمار' فاخرجه عن مسلم' بهذا الاسناد- اخرجه الطبراني في الاوسط (۶۷۵۵)' و سياتي من لهذه الطريق في الرواية التالية-

2952- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ السَّكُونِيُّ حَـ الرَّبِيعُ بْنُ رَوْحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَجْلاَنَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَاصِمِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- إِذَا أُتِيَ بِالْجَنَازَةِ لَمْ يَسْأَلْ عَنْ شَىْءٍ مِنْ عَمَـ الرَّجُلِ وَيَسْأَلُ عَنْ دَيْنِهِ فَإِنْ قِيلَ عَلَيْهِ دَيْنٌ كَفَّ عَنِ الصَّلاَةِ عَلَيْهِ وَإِنْ قِيلَ لَيْسَ عَلَيْهِ دَيْنٌ صَلَّى عَلَيْهِ فَـ بِجَنَازَةٍ فَلَمَّا قَامَ لِيُكَبِّرَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَصْحَابَهُ هَلْ عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ. قَا دِينَارَانِ فَعَدَلَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَقَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّـ عَنْهُ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَرِءَ مِنْهُمَا. فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِـ بْنِ أَبِي طَالِبٍ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَكَّ اللَّهُ رِهَانَكَ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ أَخِيكَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ وَعَلَـ دَيْنٌ إِلاَّ وَهُوَ مُرْتَهَنٌ بِدَيْنِهِ وَمَنْ فَكَّ رِهَانَ مَيِّتٍ فَكَّ اللَّهُ رِهَانَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ هَذَا لِعَلِيٍّ عَلَـ السَّلاَمُ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی جنازہ لایا جاتا تو آپ اس اعمال کے بارے میں سوال نہیں کرتے تھے' صرف آپ اس کے قرض کے بارے میں سوال کیا کرتے تھے' اگر یہ بتایا جاتا کہ کے ذمے کوئی قرض لازم ہے تو آپ اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کرتے تھے اور اگر بتایا جاتا کہ اس کے ذمے کوئی قرض لازم ہے تو آپ اس کی نماز جنازہ ادا کر لیتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک جنازہ لایا گیا' جب آپ اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے کھڑے ہوئے تو آپ نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا: کیا تمہارے ساتھی کے ذمے کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی دینار ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے مڑ گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ ادا کرلو۔ تو حضرت علی نے عرض کی: یارسول اللہ! ان دونوں کی ادائیگی میرے ذمے ہے' یہ شخص ان دونوں سے بری ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑ آپ نے اس شخص کی نمازِ جنازہ ادا کی' پھر آپ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے عطاء کرے! اور تمہیں پریشانی سے اسی طرح نجات عطاء کرے جس طرح تم نے اپنے بھائی کی پریشانی کو ختم کیا ہے' جو بھی فوت ہو جاتا ہے اور اس کے ذمے قرض ہوتا ہے تو وہ اس قرض کے عوض میں گروی رکھا جاتا ہے اور جو شخص کسی میت کے قرض پریشانی کو ختم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی پریشانی کو ختم کرے گا۔

تو کسی صاحب نے عرض کی: یہ بطور خاص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے حکم ہے یا تمام مسلمانوں کے لیے ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: بلکہ یہ تمام مسلمانوں کے لیے ہے۔

2953- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعُبَيْدُ بْنُ مُوسَى قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ أَبِي كُلَيْبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَـ

۲۹۵۲- اخرجه البيهقي في سننه (۶/۷۲) كتاب الضمان' باب: وجوب الحق بالضمان من طريق ابراهيم بن العلاء الزبيدي الحمصـ اسماعيل بن عياش' به- قال البيهقي: (عطاء بن عجلان ضعيف و الروايات في تحمل ابي قتادة دين الميت- و الله اعلم)- اهـ-

عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ - زَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ - وَعَنْ قَفِيزِ الطَّحَّانِ.

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جفتی کے لیے نر جانور کو (کرائے پر دینے) سے منع کیا گیا ہے۔
ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: کام ہی میں سے مزدوری دینے (سے بھی منع کیا گیا ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی، ابوالحکم کوفی عابد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ سے قبل ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۰۵۵)۔

کتے اور بلی کو فروخت کرنے کا حکم

کتے اور بلی کو فروخت کرنے کے بارے میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: کتے کو فروخت نہیں کیا جا سکتا جبکہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب نے پالتو کتے اور عام کتے کے درمیان فرق کیا ہے۔
جن علماء کا اس بات پر اتفاق ہے' کتے کو پالنا جائز نہیں ہے' ان کے نزدیک فائدہ اُٹھانے کے لیے یا اپنے پاس رکھنے کے لیے اسے فروخت کرنا بھی جائز نہیں ہے۔
اسی طرح پالتو کتے کے بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے' بعض حضرات کے نزدیک اسے فروخت کرنا حرام ہے اور ایک قول کے مطابق اسے فروخت کرنا مکروہ ہے۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مؤقف کی تائید میں دو دلائل دیئے ہیں' ایک یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت استعمال کرنے سے منع کیا ہے اور دوسری دلیل یہ دی ہے' ان کے نزدیک خنزیر کی طرح کتا بھی نجس العین ہے (اور نجس العین چیز فروخت نہیں کیا جا سکتا)۔
جو فقہاء کتے کی خرید وفروخت کو جائز قرار دیتے ہیں' وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں' کتے کو کھانا حرام ہے' وہ نجس العین نہیں ہے۔ تو اسی طرح سے وہ تمام چیزیں جو نجس العین نہیں ہوتیں' انکی طرح کتے کی خرید وفروخت بھی جائز ہونی چاہیے۔
اسی طرح بلی کی قیمت لینا (یعنی اسے فروخت کرنا) بھی منع ہے۔ تاہم جمہور فقہاء نے اسے جائز قرار دیا ہے کیونکہ یہ خود طاہر ہوتی ہے اور اسے عام استعمال کے لیے رکھا جا سکتا ہے۔

۲۹- اخرجه البيهقي في الكبرى (۳۳۹/۵) كتاب البيوع، باب النهي عن عسب الفحل من طريق الدارقطني، بهذا الاسناد- وقال البيهقي: (اخرجه ابن المبارك عن سفيان، كما اخرجه عبيد الله، و قال (نهي ......)، و كذلك قاله اسحاق الحنظلي عن وكيع: (نهي عن عسب الفحل)- و اخرجه عطاء بن السائب عن عبد الرحمن بن ابي نعيم قال: نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكره)- وهشام بن كليب ابو كليب: ترجم له الذهبي في الميزان، واورد له هذا الحديث، وقال: (هذا منكر، وراويه لا يعرف)- لكن نقل ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (٦٨/٢/٤) عن الامام احمد تو ثيقه، و وثقه-ايضاً- ابن حبان في الثقات (۲۹۲/۲)-

2954- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لاَ يُبَاعُ الْعِنَبُ حَتَّى يَسْوَدَّ وَلاَ الْحَبُّ حَتَّى يَشْتَدَّ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تک انگور پک نہیں جاتا' اس وقت تک اسے فروخت نہ کیا جائے اور جب تک دانہ تیار نہیں ہو جاتا' اس وقت تک اسے فروخت نہ کیا جائے۔

2955- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ يُبَاعَ الرُّطَبُ بِالْيَابِسِ كَيْلاً.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع کیا ہے اور اس بات سے منع کیا ہے کہ تر کھجور کو خشک کھجور کے عوض میں ماپ کر فروخت کیا جائے۔

2956- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنِ الرُّطَبِ بِالْيَابِسِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجور کے عوض میں تازہ کھجور (فروخت کرنے) سے منع کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زید بن اخزم طائی نبہانی، ابوطالب طائی، بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 257ھ میں ہوا۔
ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۱۲۶)۔

2957- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِى بِاللَّهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ جَابِرٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ يَعْنِى يَزِيدَ بْنَ خَالِدِ بْنِ مُرْشَلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِى أُنَيْسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَنْ يُبَاعَ الرُّطَبُ بِالتَّمْرِ الْجَافِّ.

۲۹۵٤- اخرجه ابن ابي شيبة (۷/ ۱۱٦)' و احمد (۳/ ۲۲۱، ۲۵۰)' و ابو داود في البيوع (۳۳۷۱) باب: ما جاء في كراهية بيع الثمرة حتى يبدو صلاحها' و الترمذي في البيوع (۱۲۲۸) باب: ما جاء في كراهية بيع الثمرة حتى يبدو صلاحها' و ابن ماجه في التجارات (۲۲۱۷) باب النهي عن بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها' و الطحاوي في المعاني (۲/ ۲٤)' و ابن حبان (٤۹۹۳)' و الحاكم (۲/ ۱۹)' و البيهقي في الكبرى (۵/ ۳۰۱)' من غير وجه عن حماد بن سلمة' به- و صححه الحاكم على شرط مسلم-

۲۹۵۵- تقدم من غير طريق عبيد الله بن دينار عن ابن عمر' و في اسناده هنا موسى بن عبيدة' و هو الربذي ضعيف' تقدمت ترجمته مرارا-

۲۹۵۷- في اسناده يحيى بن ابي انيسة: ضعفه الحافظ في التقريب (۲/ ۳٤۳)- والحديث ذكره الزيلعي في نصب الراية (٤/ ٤۳) ساكتا عليه-

☆☆ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ خشک کھجور کو تازہ کھجور کے عوض میں فروخت کیا جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ولید بن حماد بن جابر حافظ ابوعباس رملی مولف کتاب (فضائل بیت مقدس)، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از شمس دین ذہبی (۱۴/۷۸-۷۹)۔

2958- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَاَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جُنَيْدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ اَخْبَرَنِي سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ تُعْلَمَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ سے منع کیا ہے اور ثنیا سے منع کیا ہے، البتہ اگر اس کے بارے میں علم ہو (تو حکم مختلف ہوگا)۔

2959- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي الثِّقَةُ يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ بَيْعِ الثُّنْيَا حَتّٰى تُعْلَمَ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نامعلوم چیز کا سودا کرنے سے منع کیا ہے، جب تک اس کے بارے میں آگاہی نہ حاصل ہو جائے۔

2960- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا تَبَايَعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبَايَعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ .

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهٰى عَنْ مِثْلِهِ سَوَاءً.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پھلوں کا اس وقت تک سودا نہ کرو جب تک وہ پک کر تیار نہ ہو جائیں اور کھجور کے عوض میں پھلوں کو سودا نہ کرو۔

۲۹۵۸- اخرجه البخاري في الزكاة (۱۴۸۷) باب: من باع ثمره او نخله او ارضه او زرعه، و مسلم في البيوع (۱۵۳۶) باب: النهي عن بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها، و ابو داؤد في البيوع (۳۳۷۰، ۳۳۷۳) باب: بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها، و النسائي في البيوع (۷/ ۲۶۳، ۲۶۴) باب: بيع الثمر قبل ان يبدو صلاحه، و (۷/ ۳۷) باب: بيع الزرع بالطعام، و الترمذي في البيوع (۱۲۹۰) باب: ما جاء في النهي عن الثنيا، من طرق عن عطاء، بنحوه- وقال الترمذي: حسن صحيح-

ایک روایت میں یہ الفاظ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مانند سے منع کیا ہے۔

2961- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْفُضَيْلِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ اَنَّ اَبَا عَيَّاشٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ نَسِيئَةً .تَابَعَهُ حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى .وَخَالَفَهُ مَالِكٌ وَّاِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ وَالضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَوَوْهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ وَلَمْ يَقُولُوا فِيهِ نَسِيئَةً .وَاجْتِمَاعُ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةِ عَلٰى خِلَافِ مَا رَوَاهُ يَحْيَى يَدُلُّ عَلٰى ضَبْطِهِمْ لِلْحَدِيثِ وَفِيهِمْ اِمَامٌ حَافِظٌ وَّهُوَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ.

☆☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تر کھجور کے عوض میں خشک کھجور کا اُدھار سودا کرنے سے منع کیا ہے۔

اس روایت کے الفاظ کے بارے میں کچھ اختلاف کیا گیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن زید بن عبداللہ، ابوحسن فرائضی، ان کا انتقال 263ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱/۴۲۷) (۶۳۱۵)۔

2962- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ الْخَرَّازُ مِنْ حِفْظِهِ سَنَةَ سِتٍّ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ اَنَّ اَبَا عَيَّاشٍ سَاَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَكَرِهَهُ وَقَالَ سَعْدٌ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ وَقَالَ اِنَّهُ اِذَا يَبِسَ نَقَصَ.

☆☆ عبداللہ بن یزید بیان کرتے ہیں: شیخ ابوعیاش نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے گندم کی دو قسموں کے بارے میں دریافت کیا (کیا ان کا آپس میں لین دین کیا جا سکتا ہے)؟ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے مکروہ قرار دیا' بعد میں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تر کھجوروں کے عوض خشک کھجوروں کا سودا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۹۶۱ - اخرجه ابو دود في البيوع (۳/۲۴۸) باب: في التمر بالتمر (۳۳۶۰) حدثنا الربيع ابن نافع ابو توبة' به- واخرجه الحاكم في البيوع (۲/۳۸) من وجه آخر عن عبد الله بن يزيد' به-

۲۹۶۲ اخرجه مالك في البيوع (۲/۶۲۴) باب: ما يكره من بيع التمر' و عنه الشافعي في المسند (۲/۱۵۹)' و الرسالة (۹۰۷)' و عبد الرزاق (۱۴۱۸۵)' و الطيالسي (۲۱۴)' و احمد (۲/۱۷۵)' و ابو داود في البيوع (۳/۲۴۸) باب: في التمر بالتمر (۳۳۵۹)' و النسائي في البيوع (۷/۲۶۹) باب: اشتراء التمر بالرطب' و الترمذي في البيوع (۳/۵۲۸) باب: في النهي عن المحاقلة و المزابنة (۱۲۲۵)' و ابن ماجه في التجارات ۲، ۷۶۱) باب: بيع الرطب بالتمر (۲۲۶۴)' و الحاكم (۲/۳۸)' و البيهقي في الكبرى (۵/۲۹۴) من طرق عن مالك' به- و قال الترمذي: (حديث حسن صحيح' و العمل على هذا عند اهل العلم' و هو قول الشافعي و اصحابنا)- اه- وصححه الحاكم- وراجع: مختصر سنن ابي داود للمنذري (۵/۳۴)' و نصب الراية للزيلعي ۴۰/۴، ۴۳)- و اخرجه عبد الرزاق (۱۴۱۸۶)' و النسائي في البيوع (۷/۲۶۹)' و الحاكم في البيوع (۲/۳۸، ۳۹)' و البيهقي في الكبرى (۵/۲۹۴) من غير طريق مالك عن عبد الله بن يزيد' به-

نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ جب وہ خشک ہو جاتی ہیں تو کم ہو جاتی ہیں۔

2963- حَدَّثَنَا اَبُوْ رَوْقٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ وَاَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ وَاَبُوْ مُصْعَبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ زَيْدًا اَبَا عَيَّاشٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ اَيُّهُمَا اَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ . فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- سُئِلَ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ . قَالُوْا نَعَمْ . فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ .

☆☆ عبداللہ بن یزید بیان کرتے ہیں کہ شیخ ابوعیاش زید نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے گندم کی دو قسموں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: ان دونوں میں سے کون سی قسم زیادہ بہتر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: سفید والی' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں اس سے منع کر دیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا' آپ ﷺ سے خشک کھجور کے عوض میں تر کھجور کا سودا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا کھجور جب خشک ہو جاتی ہے تو کم ہو جاتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔

•••——•••——•••

خشک اور تر پھل کی فروخت کا حکم

جب کسی پھل وغیرہ کی کوئی ایک قسم تر (یعنی تازہ) ہو اور دوسری قسم خشک (یعنی پرانی) ہو چکی ہو تو اس بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس کی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ سے تازہ کھجوروں کے عوض میں خشک کھجوروں کا سودا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے دریافت کیا: کیا خشک ہونے کی وجہ سے کھجوریں کم ہو جاتی ہیں؟ تو لوگوں نے اثبات میں جواب دیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کر دیا۔

اکثر اہلِ علم نے اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ تازہ کھجور کے مقابلے میں خشک کھجور (یعنی چھوہاروں) کی تجارت ناجائز ہے۔ امام مالک اور امام شافعی رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اسے جائز قرار دیا ہے لیکن امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی اسے ناجائز قرار دیتے ہیں امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ نے اس حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مؤقف کی تائید کی ہے۔

اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث اور اس حدیث کے درمیان

تعارض پایا جاتا ہے۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت منقول ہے اس میں صرف یہ بات منقول ہے کہ جنس ایک ہونی چاہیے اور مقدار ایک ہونی چاہیے اس کے علاوہ اور کوئی شرط نہیں ہے۔

• امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر گفتگو کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے کہ اس روایت کو عبداللہ نامی راوی کے حوالے سے نقل کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ کیونکہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تازہ کھجور کو خشک کھجور کے عوض میں اُدھار فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

اسی طرح امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو جن صاحب نے نقل کیا ہے' وہ مجہول ہیں۔

2964- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِىْ عَيَّاشٍ قَالَ تَبَايَعَ رَجُلَانِ عَلٰى عَهْدِ سَعْدٍ بِسُلْتٍ وَّشَعِيْرٍ فَقَالَ سَعْدٌ تَبَايَعَ رَجُلَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِتَمْرٍ وَّرُطَبٍ فَقَالَ النَّبِىُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- هَلْ يَنْقُصُ الرُّطَبُ . فَقَالُوْا نَعَمْ .فَقَالَ النَّبِىُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَلَا اِذًا .

☆☆ شیخ ابوعیاش بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے دور میں آدمیوں نے جَو کی دو قسموں کے بارے میں سودا کر لیا' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں دو آدمیوں نے خشک اور تر کھجور کا سودا کر لیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کھجور جب خشک ہو جاتی ہے' کم ہو جاتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (پھر یہ درست نہیں ہے)۔

2965- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَمِّىْ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ شُعَيْبًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُوْلُ اَيُّمَا رَجُلٍ ابْتَاعَ مِنْ رَجُلٍ بَيْعَةً فَاِنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا مِنْ مَّكَانِهِمَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَّلَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّفَارِقَ صَاحِبَهٗ مَخَافَةَ اَنْ يُّقِيْلَهٗ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

۲۹٦٤- اخرجه عبد الرزاق في البيوع (۸/ ۳۲) باب: الطعام مثلاً بمثل (۱٤۱۸٦)' و النسائي في البيوع (۷/ ۲٦۹) باب: اشتراء التمر بالرطب (٤٥٦۰)' و الحاكم في البيوع (۲/ ۳۸) من طرق عن سفيان الثوري عن اسماعيل بن امية' به-

۲۹٦٥- اخرجه ابو داود في البيوع (۳/ ۲۷۱) باب: في النهي عن الغش (۳٤٥٦)' والنسائي في البيوع (۷/ ۲٥۱-۲٥۲) باب: وجوب الخيار للمتبايعين قبل افتراقهما بابدانهما' و الترمذي في البيوع (۳/ ٥٥۰) باب: ما جاء في البيعين بالخيار ما لم يتفرقا (۱۲٤۷)' كلهم قالوا: اخبرنا- وقال ابو داود: حدثنا -قتيبة بن سعيد' حدثنا الليث بن سعد عن ابن عجلان عن عمرو بن شعيب' به- و اخرجه -ايضاً- البيهقي في الكبرى (٥/ ۲۷۱)' و علقه في المعرفة (۸/ ۱۷) (۱۰۹٦۷)-وقال الترمذي: (هذا الحديث حسن- و معنى هذا: ان يفارقه بعد البيع خشية ان يستقيله- و لو كانت الفرقة بالكلام' و لم يكن له خيار بعد البيع' لم يكن لهذا الحديث معنى حيث قال صلى الله عليه وسلم : (ولا يحل له ان يفارقه خشية ان يستقيله)- اه-

جو بھی شخص کسی دوسرے کے ساتھ خرید و فروخت کرتا ہے تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہوگا (کہ وہ سودے کو ختم کر دے) جب تک وہ اپنی جگہ سے جدا نہیں ہو جاتے ماسوائے اس صورت کے جب اس سودے میں اختیار دی ہو اور کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے ساتھی سے اس اندیشے کے تحت جدا ہو جائے کہ وہ اس سودے کو ختم کر دے گا۔

2966- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ قَالَ قُلْتُ لاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ سَمِعَ مِنْ اَبِيْهِ شَيْئًا قَالَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ اَبِي .قَالَ قُلْتُ فَاَبُوْهُ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَعَمْ اُرَاهُ قَدْ سَمِعَ مِنْهُ .سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيَّ يَقُوْلُ هُوَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ صَحَّ سَمَاعُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مِنْ اَبِيْهِ شُعَيْبٍ وَصَحَّ سَمَاعُ شُعَيْبٍ مِنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2967- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ رَاشِدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلاً اَتَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَسْاَلُهُ عَنْ مُحْرِمٍ وَقَعَ بِامْرَاَةٍ فَاَشَارَ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ اذْهَبْ اِلَى ذَاكَ فَاسْاَلْهُ .قَالَ شُعَيْبٌ فَلَمْ يَعْرِفْهُ الرَّجُلُ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَاَلَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ بَطَلَ حَجُّكَ .قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ اَفَاَقْعُدُ قَالَ بَلْ تَخْرُجُ مَعَ النَّاسِ وَتَصْنَعُ مَا يَصْنَعُوْنَ فَاِذَا اَدْرَكْتَ قَابِلاً حُجَّ وَاهْدِ فَرَجَعَ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَاَخْبَرَهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَاسْاَلْهُ قَالَ شُعَيْبٌ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ لَهُ مَا قَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَرَجَعَ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ قَالَ مَا تَقُوْلُ اَنْتَ قَالَ اَقُوْلُ مِثْلَ مَا قَالاَ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے حالت احرام والے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ کیا' فرمایا: تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے دریافت کرو۔ شعیب کہتے ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر کو پہچانتا نہیں تھا تو میں اس شخص کے ساتھ گیا' پھر اس نے عبداللہ بن عمر سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: تمہارا حج باطل ہو گیا ہے' تو اس شخص نے دریافت کیا: کیا پھر اب میں بیٹھ جاؤں؟ انہوں نے کہا: نہیں! تم لوگوں کے ساتھ جاؤ' لوگ جو کام کرتے ہیں تم بھی وہ کرو' اگلے سال پھر تم آ کر حج کر لینا اور قربانی کا جانور ساتھ لے کر آنا۔ وہ شخص واپس حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس آیا اور اس بارے میں بتایا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم حضرت عباس رضی اللہ عنہ

۲۹۶۶- ذکر ذلك المزي في تهذيب الكمال (۲۲/ ۶۸) في ترجمة عمرو بن شعيب-

۲۹۶۷- اخرجه الحاكم عن الدارقطني' و عن الحاكم اخرجه البيهقي في المعرفة (۷/ ۳۶۲) باب: ما يفسد الحج (۲: ۱۰۲) و قال: (وفي هذا الحديث دلالة على صحة سماع شعيب من جده عبد الله بن عمرو' و من ابن عمر' و ابن عباس)- اه -واخرجه البيهقي -ايضاً- في السنن الكبرى (۵/ ۱۶۷-۱۶۸)' من طريق الحاكم و ابي عبد الرحمن السلمي و ابي بكر بن الحارث عن الدارقطني' به- ثم قال: (هذا اسناد صحيح' و فيه دليل على صحة سماع شعيب بن محمد بن عبد الله من جده عبد الله بن عمرو)- اه- وقال الزيلعي: (قال الشيخ في الامام: رجاله كلهم ثقات مشهورون)-اه-

کے پاس جاؤ' ان سے دریافت کرو۔ شعیب کہتے ہیں: میں اس شخص کے ساتھ گیا' اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو حضرت عباس نے بھی اسی کی مانند جواب دیا' جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے جواب دیا تھا' وہ شخص واپس حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا جو حضرت عباس نے جواب دیا تھا' پھر اس شخص نے دریافت کیا: آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں بھی اسی کی مانند جواب دیتا ہوں جو انہوں نے بیان کیا ہے۔

2968- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ تَمِيمٍ قَالَ قُلْتُ لاَبِى عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيِّ شُعَيْبٌ وَالِدُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَعَمْ .قُلْتُ لَهُ فَعَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ يَتَكَلَّمُ النَّاسُ فِيهِ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ وَاَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَّالْحُمَيْدِيَّ وَاِسْحَاقَ بْنَ رَاهَوَيْهِ يَحْتَجُّونَ بِهِ .قُلْتُ فَمَنْ يَتَكَلَّمُ فِيهِ يَقُولُ مَاذَا قَالَ يَقُولُونَ اِنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ اَكْثَرَ وَنَحْوَ هٰذَا .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن تمیم ابوبکر، ذکر ابوقاسم بن ثلاج انه کان ینزل فی جوار محمد بن مخلد عطار، و انه حدثه عن موسیٰ بن اسحاق انصاری۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴/۵۷-۵۸)(۱۶۷۳)۔

2969- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ وُهَيْبِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورٍ اَخْبَرَنِى شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنِى يُونُسُ بْنُ اَبِى اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ اُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ اَيْفَعَ قَالَتْ حَجَجْتُ اَنَا وَاُمُّ مُحِبَّةَ ح.

وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قُرَادٌ اَبُو نُوحٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِى اِسْحَاقَ عَنْ اُمِّهِ الْعَالِيَةِ قَالَتْ خَرَجْتُ اَنَا وَاُمُّ مُحِبَّةَ اِلٰى مَكَّةَ فَدَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهَا فَقَالَتْ لَنَا مِمَّنْ اَنْتُنَّ قُلْنَا مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ فَكَاَنَّهَا اَعْرَضَتْ عَنَّا فَقَالَتْ لَهَا اُمُّ مُحِبَّةَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَانَتْ لِى جَارِيَةٌ وَّاِنِّى بِعْتُهَا مِنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ الْاَنْصَارِيِّ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ اِلٰى عَطَائِهِ وَاَنَّهُ اَرَادَ بَيْعَهَا فَابْتَعْتُهَا مِنْهُ بِسِتِّمِائَةٍ نَقْدًا قَالَتْ فَاَقْبَلَتْ عَلَيْنَا

۲۹۶۸- الذي عند البخاري في التاريخ الكبير ۶۰/۲۴۲-۲۴۳): (رايت احمد بن حنبل و علي بن عبد الله والحميدي و اسحاق بن ابراهيم يحتجون بحديث عمرو بن شعيب عن ابيه)- اه -والذي نقله المزي في تهذيب الكمال (۲۲/۶۹): (قال البخاري: رايت احمد بن حنبل و علي ابن المديني و اسحاق بن راهويه و ابا عبيد و عامة اصحابنا يحتجون بحديث عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده' ما تركه احد من المسلمين)-

۲۹۶۹- اخرجه البيهقي في البيوع (۵/۳۳۰) باب: الرجل يبيع الشيء الى اجل ثم يشتريه باقل' من طريق يونس' به- وقال البيهقي في المعرفة (۸/۱۳۷) (۱۱۴۰۱): (والعالية امرأة لم يروعنها غير زوجها و ابنها)- اه- و نقل كلام الشافعي -رحمه الله- في اعلال هذا الحديث بجهالة العالية' في كلام له طويل' ذكره البيهقي في (المعرفة) (۸/۱۳۵-۱۳۶)' و هو في الام للشافعي (۳/۷۸) باب: بيع الآجال- ومما قاله الشافعي: (وجملة هذا انا لا نثبت مثله على عائشة' و زيد بن ارقم لا يبيع الا ما يراه حلالاً' و لا يبتاع الا مثله' و لو ان رجلاً باع شيئا او ابتاعه نراه نحن محرماً و هو يراه حلالاً' ثم يزعم ان الله -عزوجل- يحبط به من عمله شيئاً)- اه- و هذه علة اخرى ذكرها الشافعي في متن الحديث و معناه- و راجع ما بعده-

فَقَالَتْ بِئْسَمَا شَرَيْتِ وَمَا اشْتَرَيْتِ فَأَبْلِغِي زَيْدًا أَنَّهُ قَدْ أَبْطَلَ جِهَادَهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- إِلَّا أَنْ يَتُوبَ فَقَالَتْ لَهَا أَرَأَيْتِ إِنْ لَمْ آخُذْ مِنْهُ إِلَّا رَأْسَ مَالِي قَالَتْ (فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ) قَالَ الشَّيْخُ أُمُّ مُحِبَّةَ وَالْعَالِيَةُ مَجْهُولَتَانِ لَا يُحْتَجُّ بِهِمَا.

☆☆ یونس بن اسحاق اپنی والدہ عالیہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اور اُم محبہ خاتون مکہ گئیں' ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں' ہم نے انہیں سلام کیا' انہوں نے ہم سے دریافت کیا: آپ کون خواتین ہیں؟ ہم نے جواب دیا: ہم کوفہ سے تعلق رکھتی ہیں' اب عالیہ بیان کرتی ہیں: تو گویا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہماری طرف توجہ نہیں کی تو اُم محبہ نے ان سے کہا: اے اُم المؤمنین! میری ایک کنیز ہے میں نے اسے حضرت زید بن ارقم انصاری رضی اللہ عنہ سے آٹھ سو درہم کے عوض میں خریدا' جب تک ان کی ادائیگی نہیں ہوتی' پھر جب انہوں نے اس کنیز کو فروخت کرنے کا ارادہ کرلیا تو میں نے چھ سو درہم نقد کے عوض اسے خرید لیا۔ راوی خاتون بیان کرتی ہیں کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہماری طرف متوجہ ہوئیں' فرمایا: تم نے بہت بُرا سودا کیا ہے' تم زید کو جا کر بتا دینا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو جہاد کیا تھا' اسے خراب کرلیا ہے' البتہ اگر وہ توبہ کرلیں تو حکم مختلف ہوگا تو اس خاتون نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں ان سے اپنی اصل رقم وصول کرلوں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت کی:

''جس شخص کے پاس اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت آ جائے اور وہ باز آ جائے تو جو پہلے ہو چکا ہے وہ اس کا ہوگا''۔

شیخ بیان کرتے ہیں: محبہ اور عالیہ نامی خواتین مجہول ہیں' ان کی روایت کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن شعیب بن شابور اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، دمشقی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ صحیح کتاب یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھنے والے اکابرین میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۹۹۶)۔

2970- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ عَنِ امْرَأَتِهِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَدَخَلَتْ مَعَهَا أُمُّ وَلَدِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ الْأَنْصَارِيِّ وَامْرَأَةٌ أُخْرَى فَقَالَتْ أُمُّ وَلَدِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي بِعْتُ غُلَامًا مِنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ نَسِيئَةً وَإِنِّي ابْتَعْتُهُ مِنْهُ بِسِتِّمِائَةٍ نَقْدًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ بِئْسَمَا اشْتَرَيْتِ وَبِئْسَمَا شَرَيْتِ إِنَّ جِهَادَهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَدْ بَطَلَ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ .

۲۹۷۰- اخرجه عبد الرزاق في البيوع (۸/ ۱۸٤- ۱۸۵) باب: الرجل يبيع السلعة' ثم يريد اشتراء ها بنقد (۱٤۸۱۲' ۱٤۸۱۳): اخبرنا معمر الثوري عن ابي اسحاق' به- و عزاه الزيلعي في نصب الراية (٤/ ١٦) لا حمد عن محمد بن جعفر عن شعبة عن ابي اسحاق' به- و الزيلعي عن صاحب (التنقيح) قوله: (هذا اسناد جيد)- اعله الدارقطني وغيره بجهالة العالية' وردذلك ابن الجوزي وغيره-

☆☆ شیخ ابواسحاق سبیعی اپنی اہلیہ کا بیان نقل کرتے ہیں: وہ خاتون سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ساتھ حضرت زید بن ارقم انصاری رضی اللہ عنہ کی اُم ولد تھیں اور ایک دوسری خاتون بھی تھیں' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی اُم ولد نے عرض کی: اے اُم المؤمنین! میں نے ایک غلام حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے آٹھ سو درہم اُدھار کے عوض میں خریدا' پھر چھے سو درہم نقد کے عوض میں اسے حاصل کر لیا تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے بہت بُرا سودا کیا ہے' ان کا (یعنی حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہوا جہاد باطل ہو گیا' یہاں تک کہ وہ توبہ کر لیں (تو حکم مختلف ہے)۔

2971- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ الرَّبِيعِ الزِّيَادِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- جَعَلَ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمان کے حساب سے خراج مقرر کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن زیاد بن عبید اللہ بن زیاد بن ربیع (اور ایک قول کے مطابق): ابن ابی سفیان، زیادی، ابوعبداللہ بصری۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کر جاتے ہیں۔۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال ت (۵۸۱۱)۔

2972- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافِ بْنِ اِيمَاءِ بْنِ رُحْضَةَ الْغِفَارِيِّ اَنَّ عَبْدًا كَانَ بَيْنَ شُرَكَاءٍ لَهُ فَبَاعُوهُ وَرَجُلٌ مِنْ

۲۹۷۱- اخرجه الشافعي (۲/ ۷۴- بدائع المنن)' ومن طريقه البيهقي في المعرفة (۸/ ۱۲۲) باب: الخراج بالضمان و الرد بالعيوب وغير ذلك (۱۱۲۵۰) و احمد في المسند (۶/ ۸۰' ۱۱۶) و ابو داؤد في البيوع (۳/ ۲۸۳) باب: فيمن اشترى عبدًا فاستعمله ثم وجد به عيباً (۳۵۱۰) و الترمذي في البيوع (۳/ ۵۸۲) باب: ما جاء فيمن يشتري العبد و يستعمله' ثم يجد به عيباً' اثر رقم (۱۲۸۶- معلقًا) و ابن ماجه في التجارات (۲/ ۷۵۴) باب: الخراج بالضمان (۲۲۴۳) و الطحاوي في المعاني (۴/ ۲۱' ۲۲) و الحاكم (۲/ ۱۴' ۱۵) و ابن حبان (۴۹۲۷) من طرق عن مسلم بن خالد الزنجي به- وصححه الحاكم' و ابن القطان: كما في (التلخيص) لابن حجر (۳/ ۲۲)- وقال ابو داؤد: (ليس بذلك)- وقد توبع مسلم على روايته عن هشام بن عروة: تابعه: عمر بن علي المقدمي عن هشام بن عروة' به- اخرجه الترمذي في البيوع (۳/ ۵۸۲) باب: ما جاء فيمن يشتري العبد و يستعمله' ثم يجد به عيباً (۱۲۸۶): حدثنا ابو سلمة يحيى بن خلف' اخبرنا عمر بن علي المقدمي عن هشام ابن عروة' به وقال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح' غريب من حديث هشام بن عروة)- وقال: (استغرب محمد بن اسماعيل هذا الحديث من حديث عمر بن علي - قلت: تراه تدليسًا؟ قال: لا)- وقال الترمذي -ايضاً-: (وقد روى مسلم بن خالد الزنجي هذا الحديث عن هشام بن عروة- و اخرجه جرير عن هشام ايضاً- و حديث جرير يقال: دلس فيه جرير' لم يسمعه من هشام ابن عروة)- قال الترمذي: (وتفسير الخراج بالضمان: هو الرجل يشتري العبد فيستغله' ثم يجد به عيبًا فيرده على البائع- فالغلة للمشتري؛ لان العبد لو هلك' هلك من مال المشتري- و نحو هذا من المسائل يكون فيه الخراج بالضمان)- اه-

۲۹۷۲- اخرجه الشافعي في المسند (۲/ ۱۴۳- ۱۴۴)' و من طريقه البيهقي في المعرفة (۸/ ۱۲۱) باب: الخراج بالضمان و الرد بالعيوب وغير ذلك (۱۱۲۴۹)' و ابن الجعد (۲۹۱۲' ۲۹۱۳)' و الطيالسي (۱۴۶۴)' و احمد (۶/ ۴۹' ۱۶۱' ۲۰۸' ۲۳۷)' و ابو داؤد في البيوع (۳/ ۲۸۲) باب: فيمن اشترى عبدًا فاستعمله' ثم وجد به عيباً (۳۵۰۸)' و الترمذي في البيوع (۳/ ۵۸۱- ۵۸۲) باب: ما جاء فيمن يشتري العبد و يستغله' ثم يجد به عيباً (۱۲۸۵)' و النسائي في البيوع (۷/ ۲۵۴- ۲۵۵) باب: الخراج بالضمان' و ابن ماجه في التجارات (۲/ ۷۵۴) باب: الخراج بالضمان (۲۲۴۲)' و الطحاوي في المعاني (۴/ ۲۱)' و ابن حبان (۴۹۲۸)' و الحاكم (۲/ ۱۵) و البيهقي في الكبرى (۵/ ۳۲۱) من طرق عن ابن ابي ذئب به- ورواه محمد بن عبد الرحمن عن مخلد' به- اخرجه ابو داؤد في البيوع (۳/ ۲۸۲- ۲۸۳) باب: فيمن اشترى عبدًا فاستعمله' ثم وجد به عيباً (۳۵۰۹)- وقال الترمذي: (حديث حسن صحيح' وقد روي هذا الحديث من غير هذا الوجه - والعمل على هذا عند اهل العلم)- اه-

الشُّرَكَاءِ غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ اَبٰی اَنْ يُجِيزَ بَيْعَهُ فَاخْتَصَمُوا فِیْ ذٰلِكَ اِلٰی هِشَامِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ فَقَضٰی اَنْ يُرَدَّ الْبَيْعُ وَيَتَبَايَعُوهُ الْيَوْمَ وَيُؤْخَذَ مِنْهُ الْخَرَاجُ وَوَجَدُوا الْخَرَاجَ فِيمَا مَضٰی مِنَ السِّنِينَ اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ فَبِيعَ فِيهِ غُلَامَانِ لَهُ قَالَ فَجِئْتُ اِلٰی عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَضٰی اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ فَدَخَلَ عُرْوَةُ عَلٰی هِشَامٍ فَحَدَّثَهُ ذٰلِكَ فَرَدَّ بَيْعَ الْغُلَامَيْنِ وَتَرَكَ الْخَرَاجَ.

★★ حضرت مخلد بن خفاف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک غلام کچھ لوگوں کی مشترکہ ملکیت تھا' ان لوگوں نے اسے فروخت کر دیا' شراکت داروں میں سے ایک شخص غیر موجود تھا' جب وہ آیا تو اُس نے اس سودے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا' وہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر ہشام بن اسماعیل کے پاس آئے تو انہوں نے یہ فیصلہ دیا کہ یہ سودا کالعدم قرار دیا جائے گا اور وہ لوگ اس دن کے ریٹ کے حساب سے سودا کریں گے اور اسے خراج وصول کر لیا جائے گا' پھر جو دو سال گزر چکے تھے ان کا خراج ایک ہزار درہم بنا تو اس غلام کے عوض دو غلام فروخت کیے گئے۔

میں عروہ بن زبیر کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ حدیث سنائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ خراج زمان کے حساب سے ہوگا' پھر عروہ ہشام کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں اس بارے میں بتایا' اس نے دونوں غلاموں کا سودا کالعدم کر دیا اور خراج ترک کر دیا۔

2973- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مَا اَدْرَكَتْهُ الصَّفْقَةُ حَيًّا مَجْمُوعًا فَهُوَ مِنْ مَالِ الْمُبْتَاعِ.

★★ حمزہ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سودا ہو جانے کے وقت جو چیز زندہ ہو اور جمع ہو' وہ خریدار کے مال کا حصہ شمار ہوگی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حمزۃ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب مدنی شقیق سالم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۵۳۲)۔

2974- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسٰی حَدَّثَنَا

۲۹۷۳- علقه البخاري عن ابن عمر مجزوماً به في البيوع (۸۵/۵) باب: اذا اشترى متاعاً او دابة فوضعه عند البائع' او مات قبل ان يقبض باب رقم (۵۷) -وقال ابن حجر في (فتح الباري) (۸۶/۵): (وهذا التعليق وصله الطحاوي و الدارقطني من طريق الاوزاعي ...... و اخرجه الطحاوي- ايضاً- من طريق ابن وهب عن يونس عن الزهري مثله: لكن ليس فيه: (مجموعاً)- و اسناد الادراك الى العقد مجاز' اي: ما كان عند العقد موجوداً وغير منفصل- قال الطحاوي: ذهب ابن عمر الى ان الصفقة اذا ادركت شيئاً حياً' فهلك بعد ذلك عند البائع- فهو من ضمان المشتري: فدل على انه كان يرى ان البيع يتم بالاقوال قبل الفرقة بالابدان- اه- و ما قال ليس بلازم' وكيف يحتج بامر محتمل في معارضة امر مصرح به' فابن عمر قد تقدم عنه التصريح بانه كان يرى الفرقة بالابدان' و المنقول عنه هنا يحتمل ان يكون قبل التفرق بالابدان' و يحتمل ان يكون بعده' فحمله على ما بعده اولى: جمعاً بين حديثيه)- اه-

۲۹۷۴- اخرجه الطبراني في الاوسط- كما في نصب الراية (۸/۴)- عن احمد بن رشدين- ثنا يحيى بن بكير' ثنا ابن لهيعة' به- وقال الطبراني: (لا يروى عن عمر الا بهذا الاسناد' تفرد به ابن لهيعة)- اه-

ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ اَنَّهُ كَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ مَا اَجِدُ لَكُمْ شَيْئًا اَوْسَعَ مِمَّا جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لِحَبَّانَ بْنِ مُنْقِذٍ اِنَّهُ كَانَ ضَرِيْرَ الْبَصَرِ فَجَعَلَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عُهْدَةَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِنْ رَضِيَ اَخَذَ وَاِنْ سَخِطَ تَرَكَ.

☆☆ طلحہ بن یزید کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے کچھ سودوں کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بات چیت کی (کہ ان کا حکم کیا ہے؟) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تمہارے لیے ایسی کوئی چیز نہیں ملی جو اس سے زیادہ گنجائش والی ہو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حبان بن منقذ کو دی تھی' ان کی نظر کمزور تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ اجازت دی کہ وہ سودے کو کالعدم کرنے کا تین دن کا اختیار رکھے اگر وہ راضی ہوں گے تو لے لیں گے' اگر پسند نہیں کریں گے تو اس کو ترک کر دیں گے۔

2975- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ حَبَّانُ بْنُ مُنْقِذٍ رَجُلاً ضَعِيفًا وَكَانَ قَدْ سُفِعَ فِي رَاْسِهِ مَاْمُوْمَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَهُ الْخِيَارَ فِيمَا يَشْتَرِي ثَلَاثًا وَكَانَ قَدْ ثَقُلَ لِسَانُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِعْ وَقُلْ لَا خِلَابَةَ. فَكُنْتُ اَسْمَعُهُ يَقُوْلُ لَا خِذَابَةَ لَا خِذَابَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت صفوان بن منقذ ایک عمر رسیدہ آدمی تھے' ان کے سر میں چوٹ لگی تھی' اس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ اختیار دیا تھا کہ وہ جو سودا کریں گے اس میں تین دن تک سودے کو ختم کرنے کا اختیار ہوگا' ان کی زبان میں کچھ لکنت پائی جاتی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ فرمایا تھا: تم فروخت کرتے ہوئے یہ کہہ دیا کرو کہ کوئی دھوکا نہیں چلے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ وہ لفظ خلابہ کی بجائے خذابہ کہا کرتے تھے۔

2976- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلاً كَانَ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- كَانَ يَبْتَاعُ وَكَانَ فِي عُقْدَتِهِ- يَعْنِي فِي عَقْلِهِ- ضَعْفٌ فَاَتَى اَهْلُهُ نَبِيَّ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ احْجُرْ عَلَى

۲۹۷۵- اخرجه الشافعي' و من طريقه البيهقي في المعرفة (۸/ ۲٤) باب: خيار الشرط (۱۱۰۰٤): اخبرنا سفيان' قال: اخبرني محمد بن اسحاق' به' و اخرجه الحاكم في البيوع (۲/ ۲۲)' و عنه البيهقي في السنن الصغير (۱۸۷۰) من طريق ابن ابي عمر عن سفيان' به-واخرجه ابن ماجه في الاحكام (۲/ ۷۸۹) باب: الحجر على من يفسد ماله (۲۳۵۵)' و البيهقي في الكبرى (۵/ ۲۷۳)' من طريق ابن اسحاق' به- و كذلك اخرجه البخاري في الكبير والاوسط-كما في نصب الراية (٤/ ۷)- من طريق ابن اسحاق' به-وروى مالك عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر نحو لهذه القصة دون تسمية حبان بن منقذ- اخرجه مالك في البيوع (۲/ ٦۸۵) باب: جامع البيوع' و من طريق مالك اخرجه البخاري في البيوع (٤/ ۳۳۷) باب: ما يكره من الخداع في البيع (۲۱۱۷)' و في الحيل (٦۹٦٤) باب: ما ينهى من الخداع في البيوع' و ابو داود في البيوع (۳/ ۲۸۰) باب: في الرجل يقول عند البيع: لا خلابة (۳۵۰۰)' و النسائي في البيوع (۷/ ۲۵۲) باب: الخديعة في البيع-و اخرجه عبد الرزاق في (المصنف) (۱۵۳۳۷)' و احمد (۲/ ٦۱' ۷۲' ۸۰)' و البخاري في الاستقراض (۷/ ٦۸) باب: ما ينهى عن اضاعة المال (۲٤۰۷)' و مسلم في البيوع (۳/ ۱۱٦۵) باب: من يخدع في البيع (۱۵۳۳)' و ابن حبان في الحجر (۵۰۵۱)' من طرق عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر' بنحو حديث مالك' رحمه الله-

۲۹۷٦- ساقه الدارقطني من طريق الامام احمد رحمه الله' و هو في مسنده (۳/ ۲۱۷): ثنا عبد الوهاب ... به- و راجع ما بعده-

فُلَانٍ فَإِنَّهُ يَبْتَاعُ وَفِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ فَدَعَاهُ فَنَهَاهُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ . فَقَالَ إِنْ كُنْتَ غَيْرَ تَارِكٍ الْبَيْعَ فَقُلْ هَا وَهَا وَلَا خِلَابَةَ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص تھا جو خرید وفروخت کیا کرتا تھا اس کی ذہنی حالت میں کچھ خرابی پائی جاتی تھی ایک مرتبہ اس کے گھر والے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ فلاں شخص کو تصرف کرنے سے روک دیں کیونکہ وہ سودا کر لیتا ہے لیکن اس کی ذہنی حالت میں پتہ کمزوری پائی جاتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اسے سودا کرنے سے منع کر دیا تو اس نے عرض کی: میں خرید وفروخت کیے بغیر گزارہ نہیں کر سکتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے ضرور خرید وفروخت کرنی ہے تو یہ کہا کرو: یہ اس کے عوض میں ہے اور کوئی دھوکا نہیں چلے گا۔

2977- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَثْرَمُ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَالِكٍ السُّوسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- إِنْ كُنْتَ لَا تَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقُلْ هَا وَهَا وَلَا خِلَابَةَ . قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي لَا يَغْبِنُونَهُ.

☆☆ پہلی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم کو ضرور خرید وفروخت ہی کرنی ہے تو یہ کہا کرو کہ یہ اس کے عوض میں ہے اور کوئی دھوکا نہیں چلے گا۔

عبدالوہاب نامی راوی کہتے ہیں: یعنی لوگ اسے کسی خسارے کا شکار نہیں کریں گے۔

2978- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الدَّقَّاقُ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَتْ بِلِسَانِهِ لَوْثَةٌ وَكَانَ لَا يَزَالُ يُغْبَنُ فِي الْبُيُوعِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى

۲۹۷۷- اخرجه ابو داود في البيوع (۲۸۰/۳، ۲۸۱) باب: في الرجل يقول في البيع: لا خلابة (۳۵۰۱) و ابن الجارود (۵٦۸) و الحاكم (۱۰۱/٤) و البيهقي (٦۲/٦) من طرق عن عطاء به- و صححه الحاكم و ذكره ابن حبان في صحيحه (۵۰٤۹) من هذا الوجه- وله طريق آخر: فاخرجه الترمذي في البيوع (۵۵۲/۳) باب: ما جاء فيمن يخدع في البيع (۱۲۵۰) و النسائي في البيوع (۲۵۲/۷) باب: الخديعة في البيع و ابن ماجه في الاحكام (۷۸۸/۲) باب: الحجر على من يفسد ماله (۲۳۵٤) من طريق عبد الاعلى بن عبد الاعلى عن سعيد بن ابي عروبة به- و عبد الوهاب بن عطاء و عبد الاعلى كلاهما ممن سمع من ابن ابي عروبة قبل اختلاطه-وقال الترمذي: (حديث حسن صحيح غريب و العمل على هذا الحديث عند بعض اهل العلم- وقالوا: الحجر على الرجل الحر في البيع و الشراء اذا كان ضعيف العقل- و هو قول احمد و اسحاق و لم ير بعضهم ان يحجر على الحر البالغ)-اه-

۲۹۷۸- تقدم قبل حديثين من طريق ابن اسحاق به-و اما رواية محمد بن اسحاق حدثني محمد بن يحيى بن حبان الخ- فاخرجها البخاري في التاريخ (۱۷/۸) في ترجمة منقذ بن عمرو المازني قال: (قال عياش بن الوليد: نا عبد الاعلى قال: نا محمد بن اسحاق قال: حدثني محمد بن يحيى بن حبان قال...... فذكره بنحوه-وعزاه الزيلعي في نصب الراية (۷/٤) للبخاري في (تاريخه الوسط) قال: حدثنا عياش بن الوليد...... فذكره-قال الزيلعي: وذهل ابن القطان في (كتابه) فانكر على عبد الحق حين عزاه الى (تاريخ البخاري) و كان ابن القطان لم يقف على تاريخ البخاري الوسط و ابن اسحاق الاكثر على توثيقه و ممن وثقه البخاري- و الله اعلم- و اخرجه ابن ابي شيبة في (مصنفه) في باب الرد على ابي حنيفة حدثنا عباد بن العوام عن محمد بن اسحاق عن محمد بن يحيى بن حبان قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمنقذ بن عمرو: قل: لا خلابة اذا بعت بيعاً فانت بالخيار ثلاثاً)- اه-قلت: و من طريق ابن ابي شيبة اخرجه ابن ماجه في السنن (۲۳۵۵) كتاب: الاحكام باب الحجر على من يفسد ماله-

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہُ فَقَالَ اِذَا بِعْتَ فَقُلْ لاَ خِلاَبَۃَ مَرَّتَیْنِ ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی بْنِ حَبَّانَ قَالَ ھُوَ جَدِّی مُنْقِذُ بْنُ عَمْرٍو- وَکَانَ رَجُلاً قَدْ اَصَابَتْہُ اٰمَّۃٌ فِی رَأْسِہِ فَکَسَرَتْ لِسَانَہُ وَنَازَعَتْہُ عَقْلَہُ- وَکَانَ لاَ یَدَعُ التِّجَارَۃَ وَلاَیَزَالُ یُغْبَنُ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہُ فَقَالَ اِذَا بَایَعْتَ فَقُلْ لاَ خِلاَبَۃَ ثُمَّ اَنْتَ فِی کُلِّ سِلْعَۃٍ تَبْتَاعُھَا بِالْخِیَارِ ثَلاَثَ لَیَالٍ فَاِنْ رَضِیتَ فَاَمْسِکْ وَاِنْ سَخِطْتَ فَارْدُدْھَا عَلٰی صَاحِبِھَا ۔ وَکَانَ عُمِّرَ عُمْرًا طَوِیْلاً عَاشَ ثَلاَثِینَ وَمِائَۃَ سَنَۃٍ وَکَانَ فِی زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حِینَ فَشَا النَّاسُ وَکَثُرُوا یَبْتَاعُ الْبَیْعَ فِی السُّوقِ وَیَرْجِعُ بِہٖ اِلٰی اَھْلِہٖ وَقَدْ غُبِنَ غَبْنًا قَبِیحًا فَیَلُومُوْنَہُ وَیَقُوْلُوْنَ لِمَ تَبْتَاعُ فَیَقُوْلُ فَاَنَا بِالْخِیَارِ اِنْ رَضِیتُ اَخَذْتُ وَاِنْ سَخِطْتُ رَدَدْتُ قَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- جَعَلَنِی بِالْخِیَارِ ثَلاَثًا فَیَرُدُّ السِّلْعَۃَ عَلٰی صَاحِبِھَا مِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ الْغَدِ فَیَقُوْلُ وَاللّٰہِ لاَ اَقْبَلُھَا قَدْ اَخَذْتَ سِلْعَتِی وَاَعْطَیْتَنِی دَرَاھِمَ قَالَ یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- قَدْ جَعَلَنِی بِالْخِیَارِ ثَلاَثًا فَکَانَ یَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- فَیَقُوْلُ لِلتَّاجِرِ وَیْحَکَ اِنَّہُ قَدْ صَدَقَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- قَدْ کَانَ جَعَلَہُ بِالْخِیَارِ ثَلاَثًا ۔قَالَ وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی بْنِ حَبَّانَ قَالَ مَا عَلِمْتُ ابْنَ الزُّبَیْرِ جَعَلَ الْعُھْدَۃَ ثَلاَثًا اِلاَّ لِذٰلِکَ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- فِی مُنْقِذِ بْنِ عَمْرٍو۔

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ ایک انصاری کی زبان میں کچھ لکنت تھی اور اس کے ساتھ سودے میں ہمیشہ گھاٹا ہو جایا کرتا تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم کوئی چیز فروخت کرو تو دومرتبہ یہ کہہ دیا کرو کہ کوئی گھاٹا برداشت نہیں ہوگا۔

حضرت منقذ بن عمرو کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ان کے سر میں چوٹ لگ گئی تھی جس کی وجہ سے ان کی زبان میں اثر پڑا تھا اور اس کی ذہنی کیفیت بھی کچھ تبدیل ہوگئی تھی' وہ تجارت کیا کرتے تھے اور تجارت میں ہمیشہ انہیں خسارہ ہوتا تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کوئی چیز فروخت کرو تو یہ کہہ دیا کرو کہ کوئی گھاٹ نہیں ہوگا' پھر تم جس سامان کو خریدتے ہو' اسکے بارے میں تم تین دن تک اختیار رکھو اگر تین دن کے بعد تم راضی ہوئے تو اسے اپنے پاس رکھنا اور اگر پسند نہ ہوا تو اس کے مالک کو واپس کر دینا۔

ان صحابی کی عمر بڑی طویل ہوئی' وہ ایک سوتیس سال تک زندہ رہے تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب لوگ ہر طرف پھیل گئے تھے اور لوگوں کی تعداد بھی زیادہ ہوگئی تھی اور بازار میں خوب سودا ہوا کرتا تھا' اس وقت وہ بازار میں خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن عباس، ابوعباس قلوری عصفری بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔

راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 263ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب''از حافظ ابن حجر عسقلانی ت(۸۲۶۶)، وتھذیب (۸۰۶۳)۔

2979- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الصَّلْتِ الْاُطْرُوشُ مِنْ اَصْلِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ الرَّاسِبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَيْسَرَةَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ الْخِيَارُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اختیار تین دن تک ہوتا ہے۔

•••——•••——•••

سودا ختم کرنے کی شرط عائد کرنے کا حکم

امام جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے کہ تمام اشیاء کی خرید وفروخت کرتے ہوئے تین دن تک (سودا ختم کرنے) کی شرط عائد کرنا درست ہے خواہ یہ اختیار فروخت کرنے والے کو ہو یا خریدار کو ہو۔

امام ابن ابی لیلیٰ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما بھی اسی بات کے قائل ہیں' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ تین دن سے زیادہ یہ اختیار نہیں ہوسکتا' اگر کوئی زیادہ دن کا اختیار رکھتا ہے تو وہ بیع فاسد ہو جائے گی۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابن ابی لیلیٰ' امام ابویوسف' امام محمد اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ایک مہینے یا اس سے زیادہ کی شرط عائد کرتا ہے تو بھی یہ جائز ہے۔

شیخ ابن شبرمہ' سفیان ثوری یہ کہتے ہیں: فروخت کرنے والے کے لیے کسی بھی صورت میں اختیار کی شرط عائد نہیں کی جاسکتی۔

سفیان ثوری یہ کہتے ہیں: اگر اختیار کی یہ شرط فروخت کرنے والے کے لیے عائد کی جائے تو سودا فاسد ہو جائے گا۔ سفیان ثوری یہ کہتے ہیں کہ اختیار کی شرط صرف خریدار کے لیے ہوتی ہے اور وہ بھی دس دن یا اس سے زیادہ ہوسکتی ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: کپڑے اور اس جیسی دیگر اشیاء میں ایک یا دو دن کی شرط عائد کی جاسکتی ہے۔ اس سے زیادہ کی شرط رکھنے میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

اسی طرح اگر کوئی کنیز خریدتا ہے تو اس میں اس سے کچھ زیادہ کی مدت رکھی جاسکتی ہے لیکن وہ پانچ دن اور ہفتے سے کم ہوگی' اسی طرح اگر کوئی سواری خریدتا ہے تو اس پر سوار ہوکر ایک برید تک جاسکتا ہے' تاکہ اس کے چلنے کی رفتار وغیرہ کا پتہ چل جائے۔

۲۹۷۹- اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۵/ ۲۷۴) كتاب البيوع' باب الدليل على الا يجوز شرط الخيار في البيع اكثر من ثلاثة ايام' من طريق ابي محمد بن حيان ابي الشيخ' ثنا محمد بن خالد' به- قال الزيلعي في نصب الراية (۴/ ۸): (احمد بن عبد الله بن ميسرة ان كان هو الحراني القنوي' فهو متروك)- اه-قلت: ذكره ابن حبان في المجروحين (۱/ ۱۴۴) وقال: (ياتي عن الثقات بما ليس من حديث الاثبات' و يسرق احاديث الثقات' و يلزقها باقوام اثبات: لا يحل الا عتجاج به)- اه-

اس سے زیادہ کے اختیار کی مدت میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ تاہم یہ اختیار کی شرط فروخت کرنے والے کے لیے ہوتی ہے یا خریدار کے لیے ہوتی ہے' اس حوالے سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔[1]

سودا ختم کرنے کے اختیار کے بارے میں حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

سودے کو ختم کرنے کے اختیار کی شرط جائز ہے' خریدار کے لیے بھی اور فروخت کرنے والے کے لیے بھی ان دونوں کو تین دن تک یا اس سے کم اختیار ہوگا' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس سے زیادہ اختیار نہیں ہوگا۔

امام ابویوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جس مدت کو وہ دونوں متعین کرتے ہیں' اتنے عرصے تک دونوں کو اختیار ہوگا۔[2]

2980- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَبِى قُرَّةَ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ حِينَ اسْتُخْلِفَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّى نَظَرْتُ فَلَمْ اَجِدْ لَكُمْ فِى بُيُوعِكُمْ شَيْئًا اَمْثَلَ مِنَ الْعُهْدَةِ الَّتِى جَعَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لِحَبَّانَ بْنِ مُنْقِذٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّذٰلِكَ فِى الرَّقِيقِ.

☆☆ حبان بن واسع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں. جب حضرت عمر کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اے لوگو! میں نے اس بات کا جائزہ لیا ہے اور میں نے یہ بات پائی ہے کہ تمہارے سودوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس سے میں سب سے مشابہ جو چیز ہے وہ اختیار ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حبان بن منقذ کو تین دن تک دیا تھا اور یہ واقعہ ایک غلام کے بارے میں پیش آیا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبید بن ابی قرۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان میزان (۱۴۴/۴) (۵۵۱۴)، جرح وتعدیل لابن ابی حاتم (۴۱۲/۵) (۱۹۱۵)۔

2981- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَزَارِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَمْدَانُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى زِيَادٍ عَنْ اَبِى نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَكَّةُ حَرَامٌ وَّحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا وَحَرَامٌ اَجْرُ بُيُوتِهَا.

[1] مختصر اختلاف العلماء' از امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی' ج 3 ص 51

[2] مختصر القدوری' از امام ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری' مطبوعہ موسسۃ الریان' بیروت' لبنان

۲۹۸۱- اخرجه الحاكم في المستدرك (۵۳/۲): حدثنا علي بن حمشاذ العدل و ابو جعفر بن عبيد الحافظ' قال: ثنا محمد بن المغيرة السكري' به- و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي في السنن (۳۵/۶) كتاب البيوع' باب ما جاء في بيع دور مكة..... و الحديث صححه الحاكم' فتعقبه الذهبي بقوله: (فيه عبيد الله بن ابي زياد' و قد لين)- و سياتي في الذي بعد هذا من طريق محمد ابن الحسن' نا ابو حنيفة عن عبيد الله بن ابي يزيد- و هو و هم والصواب: (عبيد الله بن ابي زياد): كما بين المصنف هنا- قال ابن المديني عن يحيى القطان: كان وسطا لم يكن بذاك- وقال احمد: صالح' وقال مرة: لا باس به- و قال ابن معين: ضعيف' وقال مرة: ليس به باس- وقال ابو حاتم: ليس بالقوي- انظر: تهذيب التهذيب (۷/ ۱۴' ۱۵)- ولخص الحافظ حاله في التقريب (۵۳۲/۱)' فقال: ليس بالقوي- و الحديث سياتي من طريق آخر ضعيف بعد الرواية التالية-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مکہ حرم ہے یہاں کی زمین کوفروخت کرنا حرام ہے اور یہاں کے گھروں کوکرائے پر دینا حرام ہے۔

2982- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَرُّوذِيُّ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ جَدِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيفَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيْدَ كَذَا قَالَ عَنْ اَبِي نَجِيحٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا وَاَكْلُ ثَمَنِهَا- وَقَالَ- مَنْ اَكَلَ مِنْ اَجْرِ بُيُوتِ مَكَّةَ شَيْئًا فَاِنَّمَا يَاْكُلُ نَارًا . كَذَا رَوَاهُ اَبُوْ حَنِيفَةَ مَرْفُوعًا وَوَهِمَ فِيهِ وَوَهِمَ اَيْضًا فِي قَوْلِهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيْدَ وَاِنَّمَا هُوَ ابْنُ اَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحُ وَالصَّحِيحُ اَنَّهُ مَوْقُوفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مکہ کوحرم مقرر کیا ہے' یہاں کی زمین کوفروخت کرنا اور اُس کی قیمت کھانا حرام ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مکہ کے گھروں کے معاوضے (یعنی کرائے) میں سے کچھ بھی کھائے گا وہ آگ کھائے گا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کواسی طرح مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم اس میں اُنہیں وہم ہوا ہے۔ اس میں اُنہیں دوسرا وہم یہ ہوا کہ اُنہوں نے راوی کا نام عبیداللہ بن ابویزید نقل کیا ہے' حالانکہ وہ ابن ابی زیاد ہے۔ درست یہ ہے کہ یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

•••——•••——•••

مکہ کے گھروں کوفروخت کرنے یا کرائے پر دینے کا حکم

مکہ مکرمہ کی زمین کوفروخت کرنے یا کرائے پر دینے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ''التجرید'' میں تحریر کرتے ہیں:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ مکہ مکرمہ کی زمین کوفروخت کرنا یا وہاں کے گھروں کوکرائے پر دینا جائز نہیں ہے۔

حسن بن زیاد نے ان کے حوالے سے اس کے جائز ہونے کی روایت بھی نقل کی ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

ہماری دلیل وہ روایت ہے جسے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا

۲۹۸۲- اخرجه محمد بن الحسن في كتاب الآثار- كما في نصب الراية (٤/٢٦٦)- عن ابي حنيفة' به- قال الزيلعي: وذكر ابن القطان حديث ابي حنيفة من رواية محمد بن الحسن عنه' وقال: علته ضعف ابي حنيفة ووهم في قوله: (عبيد الله بن يزيد)' و انما هو (ابن ابي زياد) ووهم ايضاً في رفعه' وخالفه الناس: فاخرجه عيسى بن يونس و محمد بن ربيعة عن عبيد الله بن ابي زياد- و هو الصواب- عن ابي نجيح عن ابن عمر)- اه-

ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''مکہ کے گھروں کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے اور انہیں کرائے پر دینا بھی جائز نہیں ہے''۔

اسی طرح امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مکہ آزاد جگہ ہے وہاں کی زمین کو فروخت نہیں کیا جا سکتا اور وہاں کے گھروں کو کرائے پر نہیں دیا جا سکتا''۔

اسی طرح امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''مکہ قابلِ احترام ہے' وہاں کی زمین کو فروخت کرنا حرام ہے اور وہاں کے گھروں کو کرائے پر دینا بھی حرام ہے''۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد یہ بات بیان کی ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو اس روایت کو نقل کرنے میں وہم ہوا ہے' انہوں نے راوی کا نام ابن ابی یزید نقل کیا ہے' جبکہ اس کا نام ابن ابی زیاد ہے اور درست یہ ہے کہ یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

(امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ بات غلط ہے کیونکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جس روایت کو نقل کیا ہے' اس میں راوی کا نام ابن ابی زیاد ہے جیسا کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب الآثار'' میں یہ بات نقل کی ہے۔ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب میں یہی بات نقل کی ہے' تو پھر امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو جس سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اس میں راوی کا نام ابن ابی یزید نقل ہو گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ وہم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو لاحق نہیں ہوا بلکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے جس نے اس روایت کو نقل کیا ہے اس کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے۔[1]

2983 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنِي أَبُو نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ كِرَاءَ بُيُوتِ مَكَّةَ إِنَّمَا يَأْكُلُ فِي بَطْنِهِ نَارًا .مَوْقُوفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص مکہ کے گھروں کا کرایہ کھاتا ہے وہ اپنے پیٹ میں آگ ڈالتا ہے۔ (یہ روایت) موقوف ہے۔

2984 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ سَمِعَ أَبَا نَجِيحٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أُجُورَ بُيُوتِ مَكَّةَ .مِثْلَهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص مکہ کے گھروں کا کرایہ کھاتا ہے (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

---

[1] التجرید' از امام ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری' مطبوعہ مکتبہ محمودیہ' ارگ بازار قندھار' افغانستان' ج 5 ص 2633

۲۹۸۲- اخرجہ البیہقی (٦/ ٣٥) کتاب : البیوع' باب: ما جاء فی بیع دور مکة و کرائها وقال : اخبرنا ھبة اللہ بن الحسن بن منصور الطبری الفقیہ' ثنا محمد بن الحسین الفارسی' ثنا الحسین بن اسماعیل' بہ- قال البیہقی : (و کذلك اخرجہ محمد بن ربیعة عن عبید اللہ بن ابی زیاد' بهذا اللفظ موقوفاً علی عبد اللہ بن عمرو)- اھ-

2985- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَكَّةُ مُنَاخٌ لاَ يُبَاعُ رِبَاعُهَا وَلاَ تُؤَاجَرُ بُيُوتُهَا . إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ضَعِيفٌ وَلَمْ يَرْوِهِ غَيْرُهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: مکہ ''مناخ'' ہے یہاں کی زمین کو فروخت نہیں کیا جا سکتا اور گھروں کو کرائے پر نہیں دیا جا سکتا۔

اسماعیل بن ابراہیم نامی راوی ضعیف ہے اس روایت کو اُس کے علاوہ کسی اور نے نقل نہیں کیا۔

2986- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَمَا تُدْعَى رِبَاعُ مَكَّةَ إِلاَّ السَّوَائِبَ مَنِ احْتَاجَ سَكَنَ وَمَنِ اسْتَغْنَى أَسْكَنَ.

☆☆ حضرت علقمہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں جس شخص کو ضرورت ہوتی تھی وہ وہاں ٹھہر جاتا تھا اور جسے ضرورت نہیں ہوتی تھی وہ دوسرے کو ٹھہرنے کیلئے دے دیتا تھا۔

•••——•••——•••

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن یونس بن ابی اسحاق سبیعی ابوعمرو، (اور ایک قول کے مطابق): ابومحمد کوفی اخو اسرائیل بن یونس، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 101ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۵/۵۶۶-۵۶۹) ت (۵۲۶۲)۔

○ علقمہ بن نضلہ، مکی، کنانی، (اور ایک قول کے مطابق): کندی تابعی، صغیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ اخطا من عدہ من صحابۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۷۱۷)۔

2987- حَدَّثَنَا أَخُو زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الآدَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

۲۹۸۵- اخرجه الحاكم في البيوع (۲/۵۳) من طريق احمد بن محمد بن يحيى بن سعيد' به- وقال: (صحيح الاسناد' و لم يخرجاه)- و تعقبه الذهبي بقوله: (اسماعيل: ضعفوه)- اه- وذكره ابن القطان في كتابه من طريق الدارقطني' و ابن عدي و العقيلي من رواية اسماعيل بن مهاجر' و اعلوه جميعاً باسماعيل: كذا في نصب الراية للزيلعي (۴/۲۶۵)- و صوب ابن القطان وقفه على عبد الله بن عمرو- و هو عن ابن عدي في الكامل (۱/۴۶۶) في ترجمة اسماعيل بن مهاجر' من طريقه' به-وقال ابن عدي: (واسماعيل بن ابراهيم بن مهاجر في حديثه بعض النكرة' و ابوه خير منه)- اه-

۲۹۸۶- اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه و مسنده- كما في نصب الراية (۴/۲۶۸)' و عنه ابن ماجه في الحج (۲/۱۰۳۷) باب: اجر بيوت مكة (۳۱۰۷)-وصحح اسناده البوصيري على شرط مسلم' و ضعفه الدميري- كما نقل السندي- وعنه عبد الباقي في حاشية ابن ماجه-

حَسَنٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ نَضْلَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَعُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ بات اضافی ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں بھی ایسا ہی ہوتا تھا۔

2988- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی سُلَيْمَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ الْكِنَانِيِّ قَالَ كَانَتْ تُدْعَى بُيُوتُ مَكَّةَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَاَبِی بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا السَّوَائِبَ لَا تُبَاعُ وَمَنِ احْتَاجَ سَكَنَ وَمَنِ اسْتَغْنَى اَسْكَنَ.

☆☆ حضرت علقمہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ کنانی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں مکہ کے گھروں کو لوگوں کو دے دیا جاتا تھا' انہیں فروخت نہیں کیا جاتا تھا' جس شخص کو ضرورت ہوتی تھی وہ وہاں رہائش اختیار کر لیتا تھا اور جسے ضرورت نہیں ہوتی تھی وہ دوسرے کے رہنے کیلئے چھوڑ دیتا تھا۔

2989- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغَلِّسِ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ زَعَمَ السُّدِّیُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اَمَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- النَّاسَ اِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَّامْرَاَتَيْنِ وَقَالَ اقْتُلُوهُمْ وَاِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِيْنَ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ عِكْرِمَةَ بْنَ اَبِی جَهْلٍ وَّعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ خَطَلٍ وَّمِقْيَسَ بْنَ صُبَابَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِی سَرْحٍ.

☆☆ مصعب بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب مکہ فتح ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مردوں اور دو خواتین کے علاوہ باقی سب کو امان دی (ان چھ افراد کے بارے میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم انہیں خانہ کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا پاؤ تو بھی انہیں قتل کر دو! (وہ افراد یہ تھے:) عکرمہ بن ابوجہل' عبداللہ بن خطل' مقیس بن صبابہ' عبداللہ بن سعد بن ابوسرح۔

۲۹۸۷- اخرجه محمد بن عبد الله الازرقي في تاريخ مكة' كما في نصب الراية (۲۶۸/۴): حدثني جدي احمد بن محمد بن الوليد الازرقي' نا يحيى بن سليم' به- وراجع الذي قبله-

۲۹۸۸- اخرجه البيهقي (۳۵/۶) كتاب: البيوع' باب: ما جاء في بيع دور مكة و كرائها وجريان الارث فيها- اخبرنا ابو عبد الله الحافظ' ثنا ابو العباس محمد بن يعقوب' ثنا محمد بن اسحاق الصغاني' ثنا ابو الجواب' ثنا سفيان' به- وقال البيهقي: هذا منقطع' و فيه اخبار عن عادتهم الكريمة في اسكانهم ما استغنوا عنه من بيوتهم- وقد اخبر من كان اعلم بشان مكة منه عن جريان الارث و البيع فيها- و الله علم اهـ-

۲۹۸۹- اخرجه ابو داود في الجهاد (۵۹/۳) باب: قتل الاسير و لا يعرض عليه الاسلام (۲۶۸۳)' و في الحدود (۱۱۶/۴) باب: الحكم فيمن ارتد (۴۳۵۹)' و من طريق الحاكم في المستدرك في المغازي (۴۵/۳)' و اخرجه ايضا: النسائي في التحريم (المحاربة ۱۰۵/۷- ۱۰۶) باب: الحكم في المرتد' و البيهقي في الدلائل (۵۹/۵- ۶۰)' كلهم من طريقه احمد بن المفضل' به- وله شاهد في قتل ابن خطل' و هو متعلق باستار الكعبة: اخرجه مالك في الحج (۴۲۳/۱) باب: جامع الحج' و من طريقه رواه: البخاري في اللباس (۵۸۰۸) باب: المغفر' و في جزاء الصيد (۱۸۴۶)' و الجهاد (۳۰۴۴)' و المغازي (۴۲۸۶)' و مسلم في الحج (۱۳۵۷) باب: جواز دخول مكة بغير احرام' و ابو داود في الجهاد (۲۶۸۵) باب: قتل الاسير' ولا يعرض عليه الاسلام' والترمذي في الجهاد (۱۶۹۳) باب: ما جاء في المغفر' و النسائي في الحج (۲۰۰/۵- ۲۰۱) باب: دخول مكة بغير احرام' وفي الكبرى كما في التحفة (۲۸۹/۱)' و ابن ماجه في الجهاد (۲۸۰۵) باب: السلاح' من طرق عن مالك عن الزهري عن انس' بنحوه مرفوعا-

2990 - حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- حِيْنَ سَارَ اِلَى مَكَّةَ لِيَفْتَحَهَا قَالَ لاَبِي هُرَيْرَةَ اهْتِفْ بِالاَنْصَارِ . فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الاَنْصَارِ اَجِيبُوا رَسُولَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَجَاءُوا كَاَنَّمَا كَانُوا عَلَى مِيعَادٍ ثُمَّ قَالَ اسْلُكُوا هٰذَا الطَّرِيقَ وَلَا يُشْرِفَنَّ لَكُمْ اَحَدٌ اِلَّا اَنَمْتُمُوهُ . يَقُولُ قَتَلْتُمُوهُ .فَسَارَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَطَافَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ الَّذِي يَلِي الصَّفَا فَصَعِدَ الصَّفَا فَخَطَبَ النَّاسَ وَالاَنْصَارُ اَسْفَلَ مِنْهُ فَقَالَتِ الاَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَمَّا الرَّجُلُ فَاَخَذَتْهُ الرَّاْفَةُ بِقَوْمِهِ وَالرَّغْبَةُ فِي قَرْيَتِهِ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى الْوَحْيَ بِمَا قَالَتِ الاَنْصَارُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الاَنْصَارِ تَقُولُونَ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَدْرَكَتْهُ رَاْفَةٌ بِقَوْمِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ قَالَ فَمَنْ اَنَا اِذًا كَلَّا وَاللّٰهِ وَاِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ حَقًّا وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا قُلْنَا ذٰلِكَ اِلَّا مَخَافَةَ اَنْ تُفَارِقَنَا .قَالَ اَنْتُمْ صَادِقُونَ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ .قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا فِيهِمْ اِلَّا مَنْ بَلَّ نَحْرَهُ بِالدُّمُوعِ .

★★ حضرت ابوہریرہ ﷜ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ مکہ کیلئے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت ابوہریرہ ﷜ سے فرمایا: انصار کو بلا کر لاؤ! تو اُنہوں نے اعلان کیا: اے انصار! نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ! انصار آئے یوں جیسے وہ پہلے سے طے شدہ ملاقات کے تحت آئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس راستے پر چلو! جو بھی تمہارے سامنے آنے کی کوشش کرے تم اُسے قتل کر دو' پھر نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے' اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح نصیب کی' نبی اکرم ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا' آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی' پھر اُس دروازے سے باہر نکلے جو صفا (پہاڑی) کے قریب تھا' پھر آپ صفا پر چڑھے' آپ نے لوگوں سے خطاب کیا' اُس وقت انصار (پہاڑی) کے زیریں حصے میں تھے' اُن میں سے کسی نے اپنے ساتھی سے کہا: اب ان صاحب کے دل میں اپنی قوم کی محبت اُجاگر ہو گئی ہے اور اپنی بستی سے لگاؤ پیدا ہو گیا ہے۔ تو انصار کے لوگوں نے جو یہ بات کہی تھی' اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے انصار! تم نے یہ کہا ہے: اب ان صاحب کے دل میں اپنی قوم کی محبت اُجاگر ہو گئی ہے اور اپنی بستی سے لگاؤ پیدا ہو گیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں کون ہوں! اللہ کی قسم! میں واقعی اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں' میری زندگی اور میری موت تمہارے ساتھ ہے' انصار نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! ہم نے یہ بات صرف اس اندیشے کے تحت کہی تھی کہ کہیں آپ ﷺ ہم سے علیحدگی اختیار نہ کر لیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی بارگاہ میں تم

۲۹۹۰- اخرجه الحاكم في البيوع (۲/۵٦) من طريق هدبة بن خالد' به- واخرجه الحاكم ايضاً منطريق محمد بن الفضل عارم' ثنا سلام بن مسكين' به- و اخرجه ابو داود في الخراج و الامارة (۳/۱٦۱) باب: ما جاء في خبر مكة (۳۰۲٤) عن مسلم بن ابراهيم' و النسائي في التفسير (۲٦۸-ط: السنة) من طريق زيد بن الحباب' و البيهقي في الكبرى (۹/۱۱۸) و الدلائل (۵/۵۷-۵۸) من طريق القاسم بن سلام بن مسكين' ثلاثتهم عن سلام بن مسكين' بنحوه-

لوگ سچے ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اُس وقت اُن میں سے ہر ایک شخص کے آنسو بہتے ہوئے اُس کی گردن تک آ رہے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن رباح انصاری، ابوخالد مدنی سکن بصرۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۳۲۷)، تہذیب الکمال (۴/۱۲۷) ت (۳۲۴۵)۔

2991- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ وَفَدْنَا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَمَعَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ- قَالَ- فَكَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَصْنَعُ الطَّعَامَ يَدْعُو أَصْحَابَهُ هَذَا يَوْمًا وَهَذَا يَوْمًا قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ حَدِّثْنَا عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- حَتَّى يُدْرِكَ طَعَامُنَا . قَالَ فَقَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى إِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ وَجَعَلَ الزُّبَيْرَ عَلَى الأُخْرَى وَجَعَلَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى السَّاقَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ادْعُ لِيَ الأَنْصَارَ . قَالَ فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُوا يُهَرْوِلُونَ قَالَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ هَذِهِ أَوْبَاشُ قُرَيْشٍ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ غَدًا فَاحْصُدُوهُمْ حَصْدًا ثُمَّ مَوْعِدُكُمُ الصَّفَا . قَالَ وَأَشَارَ بِيَدِهِ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ لَمْ يُشْرِفْ لَهُمْ أَحَدٌ إِلاَّ أَنَامُوهُ قَالَ وَفُتِحَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَأَتَى الصَّفَا فَقَامَ عَلَيْهَا- قَالَ- فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُبِيحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ فَلاَ قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ . فَقَالَ يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى سِلاَحَهُ فَهُوَ آمِنٌ . قَالَ فَقَالَتِ الأَنْصَارُ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فِي ذَلِكَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ كَلاَّ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ . قَالَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا قُلْنَا إِلاَّ ضَنًّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ . فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ .

☆☆ عبداللہ بن رباح بیان کرتے ہیں: ہم ایک وفد کی شکل میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' ہمارے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے' ہم میں سے کوئی ایک شخص کھانا تیار کرتا اور پھر اپنے ساتھیوں کی دعوت کرتا' ایک دن ایک شخص یہ کام کرتا' دوسرے دن دوسرا کر لیتا' جب میری باری آئی تو میں نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

۲۹۹۱- اخرجه مسلم في الجهاد و السير (۱۷۸۰) باب : فتح مكة' من طريق حماد بن سلمة بنحوه- و اخرجه النسائي في التفسير (۲۶۸-۲۰۶) و ابو داود في المناسك (۱۸۷۲ مختصرًا) باب: في رفع اليد اذا راى البيت' و الطيالسي (۲۴۲۴)' و ابن ابي شيبة (۱۴/ ۴۷۱ - ۴۷۲)' و احمد ۲/ ۵۳۸)' و البيهقي (۹/ ۱۱۷ ۱۱۸)' و ابن حبان (۴۷۶۰)' من طريق سليمان ابن المغيرة عن ثابت' بنحوه-

حوالے سے ہمیں کوئی حدیث سنائی ہے جب تک کھانا نہیں آجاتا۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: فتح مکہ کے موقع پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' لشکر کے دائیں طرف والے اور بائیں طرف والے دونوں حصوں میں سے ایک کا امیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دوسرے حصے کا امیر مقرر کیا' لشکر کے پیچھے والے حصے کا امیر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بنایا جو وادی کے نشیبی حصے میں تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوہریرہ! انصار کو میرے پاس بلا کر لاؤ! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں بلایا تو وہ تیزی سے چلتے ہوئے آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انصار! یہ قریش کے اوباش لوگ کل جب تمہارے سامنے آئیں تو تم نے انہیں پیس دینا ہے' ہماری تمہاری ملاقات صفا (پہاڑی) پر ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کیا۔ اگلے دن جس شخص نے مقابلے کیلئے آنے کی کوشش کی انہوں نے اسے مار دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح نصیب ہوئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا (پہاڑی) پر تشریف لائے اور اس پر کھڑے ہو گئے۔ ابوسفیان آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر قریش کو اسی طرح مارا جاتا رہا تو آج کے بعد قریش (کا نام ونشان) نہیں رہے گا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا' اسے امان ہے جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے گا اسے امان ہے' جو شخص ہتھیار ڈال دے گا اسے امان ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ انصار نے یہ کہا: اب ان صاحب کے دل میں اپنی قوم کی محبت اجاگر ہوگئی ہے اور اپنی بستی سے لگاؤ پیدا ہو گیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بارے میں وحی نازل ہوئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انصار! تم نے یہ کہا ہے: اب ان صاحب کے دل میں اپنی قوم کی محبت اجاگر ہوگئی ہے اور اپنی بستی سے لگاؤ پیدا ہو گیا ہے' یاد رکھنا! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں' میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمہاری طرف ہجرت کی' میری زندگی اور میری موت تمہارے ساتھ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں یہ بات کہی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہاری معذرت قبول کرتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن یحییٰ بن حسان، ابوخطاب حسانی نکری بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 254ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۱۱۶)۔

2992- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُسْتَمْلِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ سُرَّقٍ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ

۲۹۹۲- اخرجه الطحاوي في شرح المعاني (۱۵۷/۴): حدثنا ابن ابي داود' قال: ثنا يحيى ابن صالح الوحاظي' قال: ثنا مسلم بن خالد به- و علقه البيهقي في الكبرى (۵۰/۶) كتاب التفليس' باب ما جاء في بيع الحر المفلس في دينه قال: (وقد رواه مسلم بن خالد الزنجي عن زيد ابن اسلم عن ابن البيلماني عن سرق)- اه- واخرجه ابن سعد في الطبقات (۳۴۹/۷) في ترجمة سرق عن احمد بن محمد بن الوليد الازرقي المكي- صاحب تاريخ مكة- حدثنا لهشام بن خالد عن زيد بن اسلم بهذا الاسناد مطولاً-

عَلَيَّ مَالٌ- اَوْ قَالَ عَلَيَّ دَيْنٌ- فَذَهَبَ بِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَلَمْ يُصِبْ لِيْ مَالاً فَبَاعَنِيْ مِنْهُ اَوْ بَاعَنِيْ لَهُ .خَالَفَهُ ابْنَا زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ.

★★ سرق بیان کرتے ہیں: میں نے کسی شخص کا کچھ مال دینا تھا (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) کسی شخص کا قرض دینا تھا' وہ شخص مجھے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرا جو بھی مال تھا' نبی اکرم ﷺ نے اُسے اُس شخص (کو ادائیگی) کیلئے فروخت کر دیا۔

زید بن اسلم کے دونوں بیٹوں نے اسے نقل کرنے میں مختلف بات نقل کی ہے۔

2993- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِمَا اَنَّهُ كَانَ فِيْ غَزَاةٍ وَسَمِعَ رَجُلاً يُنَادِيْ اٰخَرَ يَقُوْلُ يَا سُرَّقُ يَا سُرَّقُ فَدَعَاهُ فَقَالَ مَا سُرَّقُ قَالَ سَمَّانِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اِنِّيْ اشْتَرَيْتُ مِنْ اَعْرَابِيٍّ نَاقَةً ثُمَّ تَوَارَيْتُ عَنْهُ فَاسْتَهْلَكْتُ ثَمَنَهَا فَجَاءَ الْاَعْرَابِيُّ يَطْلُبُنِيْ فَقَالَ لَهُ النَّاسُ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَاسْتَاْذِنْ عَلَيْهِ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ رَجُلاً اشْتَرٰى مِنِّيْ نَاقَةً ثُمَّ تَوَارٰى عَنِّيْ فَمَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ اطْلُبْهُ .قَالَ فَوَجَدَنِيْ فَاَتٰى بِيَ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا اشْتَرٰى مِنِّيْ نَاقَةً ثُمَّ تَوَارٰى عَنِّيْ .فَقَالَ اَعْطِهِ ثَمَنَهَا .قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَهْلَكْتُهُ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَاَنْتَ سُرَّقٌ .ثُمَّ قَالَ لِلْاَعْرَابِيِّ اذْهَبْ فَبِعْهُ فِي السُّوْقِ وَخُذْ ثَمَنَ نَاقَتِكَ .فَاَقَامَنِيْ فِي السُّوْقِ فَاُعْطِيَ بِيْ ثَمَنًا فَقَالَ لِلْمُشْتَرِيْ مَا تَصْنَعُ بِهٖ قَالَ اُعْتِقُهُ .فَاَعْتَقَنِي الْاَعْرَابِيُّ .

★★ زید بن اسلم کے صاحبزادے عبدالرحمٰن اور عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ ایک جنگ میں شریک ہوئے' اُنہوں نے کسی شخص کو سنا جو کسی دوسرے شخص کو بلند آواز میں پکار رہا تھا: اے سرق! اے سرق! تو زید بن اسلم نے اُسے بلایا اور دریافت کیا: سرق سے مراد کیا ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے میرا یہ نام رکھا ہے' میں نے ایک دیہاتی سے ایک اونٹنی خریدی' پھر میں اُس سے چھپ گیا' میں نے اُس اونٹنی کی قیمت کو بھی ضائع کر دیا' وہ دیہاتی مجھے تلاش کرتا ہوا آیا تو لوگوں نے اُس سے کہا: تم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور آپ ﷺ کو اس بارے میں بتاؤ' وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص نے مجھ سے اونٹنی خریدی اور پھر وہ مجھ سے چھپ گیا ہے' میں اُسے ڈھونڈ نہیں سکا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے تلاش کرو! راوی بیان کرتے ہیں: اُس شخص نے مجھے ڈھونڈ لیا اور مجھے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! یہ وہ شخص ہے جس نے مجھ سے اونٹنی خریدی تھی اور مجھ

۲۹۹۳- علقه البيهقي في السنن (۶/ ۵۰) من هذه الطريق' فقال بعد ذكر طريق عبد الصمد عن عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار' (وبمعناه اخرجه عبد الرحمن و عبد الله ابنا زيد بن اسلم عن ابيهما' اتم من ذلك في اشترائه من اعرابي ناقة و استهلاكه ثمنها)- اهـ- و انظر الذي يليه-

سے چھپ گیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کی قیمت اسے ادا کرو! تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ تو مجھ سے ضائع ہو گئی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سرق ہو! پھر آپ نے دیہاتی سے فرمایا: تم جاؤ! اسے بازار میں فروخت کردو اور اپنی اونٹنی کی قیمت وصول کرلو۔ تو اُس دیہاتی نے مجھے بازار میں کھڑا کیا' میری جو قیمت لگائی گئی تو اُس نے خریدار سے دریافت کیا: تم اس کا کیا کرو گے؟ اُس نے بتایا: میں اسے آزاد کردوں گا' تو اُس دیہاتی نے ہی مجھے آزاد کردیا۔

2994- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ رَاَيْتُ شَيْخًا بِالْاِسْكَنْدَرِيَّةِ يُقَالُ لَهُ سُرَّقٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا الْاِسْمُ قَالَ اسْمٌ سَمَّانِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَلَنْ اَدَعَهُ. قُلْتُ وَلِمَ سَمَّاكَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَخْبَرْتُهُمْ اَنَّ مَالِي يَقْدَمُ فَبَايَعُوْنِي فَاسْتَهْلَكْتُ اَمْوَالَهُمْ فَاَتَوْا بِي النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالَ اَنْتَ سُرَّقٌ. وَبَاعَنِي بِاَرْبَعَةِ اَبْعِرَةٍ فَقَالَ الْغُرَمَاءُ لِلَّذِي اشْتَرَانِي مَا تَصْنَعُ بِهٖ قَالَ اُعْتِقُهُ. قَالُوْا فَلَسْنَا بِاَزْهَدَ فِي الْاَجْرِ مِنْكَ. فَاَعْتَقُوْنِي بَيْنَهُمْ وَبَقِيَ اسْمِي۔

★★ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: میں نے اسکندریہ میں ایک بزرگ کو دیکھا جن کا نام "سرق" تھا' میں نے دریافت کیا: یہ کیا نام ہوا؟ تو اُنہوں نے بتایا: میرا یہ نام نبی اکرم ﷺ نے رکھا ہے' میں اسے ترک نہیں کروں گا۔ میں نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے آپ کا یہ نام کیوں رکھا؟ تو اُنہوں نے بتایا: میں مدینہ منورہ آیا اور میں نے لوگوں کو بتایا کہ میرا مال آرہا ہے' اُن لوگوں نے میرے ساتھ کچھ سودے کیے' میں نے اُنہیں جو ادائیگیاں کرنی تھیں وہ مال مجھ سے ضائع ہو گیا' وہ لوگ مجھے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم سرق ہو! پھر آپ نے مجھے چار اونٹنیوں کے عوض میں فروخت کروادیا۔ اُن قرض خواہوں نے مجھے خریدنے والے سے دریافت کیا: تم اس کا کیا کرو گے؟ اُس نے بتایا: میں اسے آزاد کردوں گا' تو اُن لوگوں نے کہا: ہمیں بھی اجر کی اُتنی ہی ضرورت ہے جتنی تمہیں ہے' تو اُن لوگوں نے مل کر مجھے آزاد کردیا' لیکن میرا یہ نام باقی رہ گیا۔

2995- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مِهْرَانُ بْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَكَّةَ قِيْلَ اَيْنَ تَنْزِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي

۲۹۹۴- اخرجه الحاكم في المستدرك (۲/ ۵۴) عن علي بن عيسى الحيري، ثنا محمد بن اسحاق بن خزيمة...... به- و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي في السنن (۶/ ۵۰)- واخرجه الطحاوي في شرح المعاني (۴/ ۱۵۷) حدثنا ابن مرزوق، قال: ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث ثنا عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار...... فذكره- و الحديث صححه الحاكم على شرط البخاري-وقال البيهقي في السنن (۶/ ۵۰- ۵۱): و اخرجه شيخنا في المستدرك فيما لم نقرا عليه عن ابي بكر بن عتاب العبدي عن ابي قلابة عن عبد الصمد عن عبد الرحمن عن زيد بن اسلم عن عبد الرحمن بن البيلماني...... و مدار حديث سرق على هولاء- و كلهم ليسوا باقوياء : عبد الرحمن ابن عبد الله و ابنا زيد- و ان كان الحديث عن زيد عن ابن البيلماني فابن البيلماني ضعيف في الحديث- وفي اجماع العلماء على خلافه، و هم لا يجمعون على ترك رواية ثابتة-دليل على ضعفه او نسخه ان كان ثابتاً- و بالله التوفيق)- اه-

۲۹۹۵- اخرجه مسلم في الحج (۲/ ۹۸۵) باب: النزول بمكة للحاج، وتوريث دورها (۱۳۵۱/ ۴۴۰) من طريق زمعة بن صالح بنحوه-

مَنْزِلِكُمْ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مَنْزِلاً لاَ يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلاَ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ.

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ کہاں پڑاؤ کریں گے' کیا اپنے گھر میں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا عقیل (بن ابوطالب) نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے؟ (کیونکہ) کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بنتا اور کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مہران بن ابی عمر عطار، ابوعبداللہ رازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ لہ اوہام سی ء حفظ، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۹۸۲)، تہذیب الکمال (۲۴۵/۷) ت (۶۸۲۰)۔

2996- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الطِّينِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ الْمَخْرَمِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى حَفْصَةَ وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالاَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَذٰلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ .قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِنْ مِيرَاثٍ . ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کل آپ کہاں پڑاؤ کریں گے؟ اگر اللہ نے چاہا' (راوی بیان کرتے ہیں:) یہ فتح مکہ کے موقع کی بات ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا عقیل نے وراثت میں ہمارے لیے کچھ چھوڑا ہے؟ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن خلیل مخرمی، بغدادی، ابوجعفر فلاس، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 262ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۹۰۱)۔

2997- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ اَخْبَرَهُ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنْزِلُ دَارَكَ بِمَكَّةَ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ . وَكَانَ عَقِيْلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ

۲۹۹۶- اخرجه احمد (۲۰۱/۵): ثنا روح' به- و اخرجه مسلم في الحج (۹۸۵/۲) باب: النزول بمكة للحاج' و توريث دورها (۱۳۵۱/۴۴۰) من طرق روح بن عبادة عن محمد بن ابي حفصة-وحده- بنحوه- و اخرجه البخاري في المغازي (۶۰۶/۷) باب: اين ركز النبي صلى الله عليه وسلم يوم الفتح؟ (۴۲۸۲) من طريق سعدان بن يحيى' حدثنا محمد بن ابي حفصة' به-

وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانُوْا يَتَاَوَّلُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا) اِلٰى قَوْلِهٖ (مِنْ وَّلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ)

★★ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ مکہ میں اپنے گھر میں قیام کریں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر یا جگہ چھوڑی ہے؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) جناب عقیل' جناب ابوطالب کے وارث ہوئے تھے' وہ اور طالب دونوں (ابوطالب کے وارث ہوئے تھے)' جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ اُن کے وارث نہیں ہوئے تھے کیونکہ یہ دونوں حضرات مسلمان تھے اور عقیل اور طالب کافر تھے۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: اہلِ علم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد لیتے ہیں۔

''وہ لوگ جو ایمان لائے' انہوں نے ہجرت کی' جہاد کیا''۔

یہ آیت یہاں تک ہے: ''اُن کی ولایت میں سے کچھ نہیں ہے''۔

2998- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَهُ وَزَادَ ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُوْنَ بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ .

★★ یہی روایت زہری سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: ہم ''خیف بنی کنانہ'' میں پڑاؤ کریں گے' جہاں قریش نے کفر پر ثابت قدم رہنے کی قسم اُٹھائی تھی۔

2999- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَمَاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ ابْنَيْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرَّا بِاَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ وَهُوَ عَلَى الْعِرَاقِ مُقْبِلَيْنِ مِنْ اَرْضِ فَارِسَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِابْنَيْ اَخِيْ لَوْ كَانَ عِنْدِيْ شَيْءٌ اَوْ كُنْتُ اَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَبَلٰى هٰذَا الْمَالُ قَدِ اجْتَمَعَ عِنْدِيْ فَخُذَاهُ فَاشْتَرِيَا بِهٖ مَتَاعًا فَاِذَا قَدِمْتُمَا عَلٰى عُمَرَ فَبِيْعَاهُ وَلَكُمَا الرِّبْحُ وَادْفَعَا اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ رَاْسَ الْمَالِ وَاضْمَنَاهُ . قَالَ فَلَمَّا قَدِمَا عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ لَهُمَا اَكُلَّ اَوْلَادِ الْمُهَاجِرِيْنَ صَنَعَ بِهِمْ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَا لَا . فَقَالَ اِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَاْبٰى اَنْ يُجِيْزَ ذٰلِكَ . وَجَعَلَهُ قِرَاضًا.

۲۹۹۷- اخرجه البخاري في الحج (۱۵۸۸) باب: توريث دور مكة و بيعها و شرائها' و مسلم في الحج (۲/ ۹۸٤) باب: النزول بمكة للحاج' و توريث دورها (۱۳۵۱)' و ابن ماجه في الفرائض (۲۷۳۰) باب: ميراث اهل الاسلام من اهل الشرك' و ابن حبان (۵۱٤۹)' و الطحاوي في المعاني (٤/ ٤٩' ۵۰) و المشكل (۳/ ۱۹۸)' و الحاكم (۲/ ٦۰۲)' والبيهقي في الكبرى (٦/ ۳٤)' (۹/ ۱۲۲) من طرق عن ابن وهب' به-و اخرجه عبد الرزاق (۹۸۵۱)' و عنه احمد (۵/ ۲۰۲)' و البخاري في الجهاد و السير (۳۰۵۸) باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم لليهود: اسلموا تسلموا' و مسلم في الحج (۱۳۵۱) باب: النزول بمكة للحاج' و ابو داود في الفرائض (۲۹۱۰) باب: هل يرث المسلم الكافر' و النسائي في الحج: كما في التحفة (۱/ ۵۸)' و ابن ماجه في المناسك (۲۹٤۲) باب: دخول مكة' و البيهقي (۵/ ۱٦۰)' (٦/ ۲۱۸) من طرق عن الزهري' بنحوه-

۲۹۹۸- اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۹۸۵۱)' و عنه احمد (۵/ ۲۰۲)' و البخاري و مسلم وغيرهما- راجع تخريج ما قبله-

۲۹۹۹- اخرجه مالك في القراض (۲/ ٦۸۷-٦۸۸) باب: ما جاء في القراض' عن زيد بن اسلم' بنحوه- و من طريق مالك اخرجه الشافعي في المسند (۲/ ۱٦۹)' و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي في السنن (٦/ ۱۱۰) اول كتاب القراض' و في المعرفة (۸/ ۳۲۲) باب: القراض (۱۲۰٦۵)-

★★ عبداللہ بن زید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دو صاحبزادے عبداللہ اور عبیداللہ کا گزر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' جو عراق میں (گورنر کے فرائض سرانجام دے رہے) تھے' یہ دونوں حضرات ایران کی سرزمین سے آ رہے تھے' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے دونوں بھتیجوں کو خوش آمدید! کاش میرے پاس کوئی چیز ہوتی (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) کاش میں کسی چیز پر قدرت رکھتا (جو میں تمہیں دے سکتا)' ہاں! البتہ میرے پاس یہ مال اکٹھا ہوا ہے' تم اسے لو اس کے ذریعہ سامان خریدو' جب تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ تو اسے فروخت کر دینا' منافع تمہارا ہوگا اور اصل مال تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ادا کر دینا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب یہ دونوں حضرات امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا ابوموسیٰ نے تمام مہاجرین کی اولاد کے ساتھ یہی سلوک کیا تھا؟ اُن دونوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المؤمنین اسے درست قرار نہیں دیں گے' اُنہوں نے اسے ''قراض'' کے طور پر دیا۔

3000- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِی حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا حَیْوَةُ وَابْنُ لَهِیعَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ وَعَنْ غَیْرِهٖ اَنَّ حَكِیْمَ بْنَ حِزَامٍ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- كَانَ یَشْتَرِطُ عَلَى الرَّجُلِ اِذَا اَعْطَاهُ مَالًا مُقَارَضَةً فَضَرَبَ لَهٗ بِهٖ اَلَّا تَجْعَلَ مَالِیْ فِیْ كَبِدٍ رَطْبَةٍ وَلَا تَحْمِلَهٗ فِیْ بَحْرٍ وَلَا تَنْزِلَ بِهٖ فِیْ بَطْنِ مَسِیْلٍ فَاِنْ فَعَلْتَ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَدْ ضَمِنْتَ مَالِیْ۔

★★ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ جب کسی شخص کو ''مقارضہ'' کے طور پر کوئی چیز دیتے تھے تو اُس پر یہ شرط عائد کرتے تھے کہ تم میرے مال کو کسی جاندار کو نہیں دو گے' کسی سمندری سفر پر نہیں لے جاؤ گے' اُسے لے کر کسی آبی گزرگاہ میں پڑاؤ نہیں کرو گے' اگر تم نے اس میں سے کچھ بھی کیا (اور میرا مال ضائع ہوا) تو اس کا تاوان ادا کرو گے۔

3001- حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِیَاسٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- فِیْ سَرِیَّةٍ ثَلَاثِیْنَ رَاكِبًا- قَالَ- فَنَزَلْنَا عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْعَرَبِ فَسَاَلْنَاهُمْ اَنْ یُّضَیِّفُوْنَا فَاَبَوْا- قَالَ- فَلُدِغَ سَیِّدُ الْحَیِّ فَاَتَوْنَا فَقَالُوْا اَفِیْكُمْ اَحَدٌ یَرْقِیْ مِنَ الْعَقْرَبِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا وَلٰكِنْ لَّا اَفْعَلُ حَتّٰى تُعْطُوْنَا .فَقَالُوْا فَاِنَّا نُعْطِیْكُمْ

۳۰۰۰- اخرجه البيهقي في سننه (۱۱۱/٦) كتاب القراض: اخبرنا ابو بكر و ابو زكريا قالا: ثنا ابو العباس' انبا محمد' انبا ابن وهب' اخبرني ابن لهيعة وحيوة بن شريح عن محمد بن عبد الرحمن الاسدي عن عروة بن الزبير عن حكيم بن حزام: انه كان يدفع المال مقارضة الى الرجل' و يشترط عليه الا يمر به بطن واد' ولا يبتاع به حيوانا' و لا يحمله في بحر- فان فعل شيئا من ذلك فقد ضمن ذلك المال- قال البيهقي فيه: حديث مسند ضعيف-

۳۰۰۱- اخرجه احمد في المسند (۱۰/۳)' و الترمذي في الطب (۳۴۸/٤) باب: ما جاء في اخذ الاجرة على التعويذ' و النسائي في الكبرى كما في التحفة (٤٥۲/۳)' و ابن ماجه في التجارات (۷۲۹/۲) باب: اجر الراقي (۲۱٥٦)' و ابن السني في عمل اليوم و الليلة (٦٤۱) من طرق عن ابي معاوية: محمد بن خازم الضرير' به- وقال الترمذي: (حديث حسن' و ابو نضرة اسمه: المنذر بن مالك بن قطعة- و رخص الشافعي للمعلم ان ياخذ على تعليم القرآن اجرا' ويرى له ان يشترط على ذلك' و احتج بهذا الحديث- و جعفر بن اياس: هو جعفر بن ابي وحشية' و هو ابو بشر- وروى شعبة و ابو عوانة و هشام و غير واحد عن ابي بشر هذا الحديث عن ابي المتوكل عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم' اه-

ثَلَاثِیْنَ شَاةً قَالَ فَقَرَاْتُ عَلَیْهِ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ) سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَاَ قَالَ فَلَمَّا قَبَضْنَاهَا عَرَضَ فِیْ اَنْفُسِنَا مِنْهَا شَیْءٌ. قَالَ فَکَفَفْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا النَّبِیَّ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- فَذَکَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ فَقَالَ وَمَا عِلْمُكَ اَنَّهَا رُقْیَةٌ فَاقْسِمُوْهَا وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَکُمْ بِسَهْمٍ.

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تیس سواروں کو ایک مہم پر روانہ کیا' ہم نے ایک عرب قبیلے (کی بستی) کے پاس پڑاؤ کیا' ہم نے اُن سے مہمان نوازی کی درخواست کی تو اُنہوں نے انکار کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: قبیلے کے سردار کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا' وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور دریافت کیا: کیا آپ میں سے کوئی شخص بچھو کے کاٹنے کا دَم کرسکتا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں' میں نے جواب دیا: جی ہاں! میں کرسکتا ہوں' لیکن میں ایسا اُس وقت تک نہیں کروں گا جب تک تم لوگ ہمیں (اس کا معاوضہ) ادا نہیں کرو گے' اُنہوں نے کہا: ہم آپ لوگوں کو (اس کے معاوضے میں) تیس بکریاں دیں گے' راوی کہتے ہیں: میں نے اُس شخص پر سورۂ فاتحہ سات مرتبہ پڑھ کر دَم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا' جب ہم نے وہ بکریاں وصول کیں تو ہمیں اس بارے میں کچھ اُلجھن محسوس ہوئی' ہم نے اُن بکریوں (کا گوشت) استعمال نہیں کیا' پھر جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیسے پتہ چلا کہ اس کا دَم بھی ہوتا ہے؟ (میں نے جواب دیا: آپ نے بتایا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم انہیں تقسیم کرلو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔

3002 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ وَیَعْلَی بْنُ عُبَیْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِیَاسٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- نَحْوَهٗ. خَالَفَهٗ شُعْبَةُ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم شعبہ نامی راوی نے اس میں کچھ مختلف نقل کیا ہے۔

3003 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِیٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ اَبِی الْمُتَوَکِّلِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ

۳۰۰۲- اخرجه النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۳/۴۵۳) من طريق يعلى بن عبيد' به-وتقدم تخريجه من طريق ابي معاوية عن الاعمش' في الذي قبله-واخرجه محمد بن عبيد- اخويعلى - عن الاعمش' به- اخرجه النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۳/۴۵۳)- واخرجه جرير عن الاعمش' به- اخرجه ابن حبان (۶۱۱۲)' و ابن السني (۶۴۱)-

۳۰۰۳- اخرجه احمد (۳/۴۴): ثنا محمد بن جعفر' به- واخرجه البخاري في الطب (۱۰/۲۰۸) باب: الرقى بفاتحة الكتاب (۵۷۳۶)' و ابن ماجه في التجارات (۲/۷۲۹) باب: اجر الراقي (۲۱۵۶)' كلاهما عن محمد بن بشار عن محمد بن جعفر' به- و اخرجه الترمذي في الطب (۴/۳۴۸-۳۴۹) باب: ما جاء في اخذ الاجر على التعويذ (۲۰۶۴)' من طريق عبد الصمد بن عبد الوارث' حدثنا شعبة' به- و قال الترمذي: هذا حديث صحيح' و هذا اصح من حديث الاعمش عن جعفر بن اياس' و هكذا روى غير واحد هذا الحديث عن ابي بشر: جعفر بن ابي وحشية' عن ابي المتوكل' عن ابي سعيد- و جعفر بن اياس: هو جعفر بن ابي و حشية)- اه-واخرجه ابو عوانة الوضاح' عن ابي بشر' به- اخرجه البخاري في الاجارة (۲۲۷۶) باب: ما يعطى في الرقية على احياء العرب بفاتحة الكتاب' وفي الطب (۵۷۴۹) باب: النفث في الرقية' وابو داود في الاجارة (۳۴۱۸) باب: كسب الاطباء' و في الطب (۳۹۰۰) باب: كيف الرقى! و البيهقي في الكبرى (۶/۱۲۴)- و تبعهما هشيم عن ابي بشر' به- اخرجه احمد (۳/۲)' و مسلم في السلام (۲۲۰۱) باب: جواز اخذ الاجرة على الرقية بالقرآن و الاذكار' و النسائي في اليوم و الليلة (۱۰۲۹)' و الطحاوي في المعاني (۴/۱۲۶-۱۲۷)-

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَتَوْا حَيًّا مِنَ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ لُدِغَ سَيِّدُ أُولَئِكَ فَقَالُوْا اَفِيكُمْ دَوَاءٌ اَوْ رَاقٍ فَقَالُوْا اِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُوْنَا فَلَا نَفْعَلُ اَوْ تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلاً فَجَعَلُوْا لَهُمْ قَطِيعًا مِنْ شَاءٍ فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفُلُ فَبَرَأَ الرَّجُلُ فَاَتَوْهُمْ بِالشَّاءِ فَقَالُوْا لَا نَاْخُذُهَا حَتّٰى نَسْاَلَ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَسَاَلُوا النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ ذٰلِكَ فَضَحِكَ وَقَالَ مَا يُدْرِيكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ خُذُوهَا وَاضْرِبُوْا لِي فِيهَا بِسَهْمٍ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب کسی عرب قبیلے کے پاس آئے تو اُن لوگوں نے ان حضرات کی مہمان نوازی نہیں کی' اسی دوران اُن لوگوں کے سردار کو کسی (زہریلے جانور نے) کاٹ لیا' اُن لوگوں نے دریافت کیا: کیا آپ کے پاس اس کی کوئی دوائی ہے یا کوئی دَم کرنے والا ہے؟ تو ان حضرات نے کہا: تم لوگوں نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی' اس لیے ہم تو ایسا نہیں کریں گے' یا پھر یہ ہے کہ تم ہمیں اس کا کوئی معاوضہ ادا کرو۔ تو اُن لوگوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ معاوضہ مقرر کیا' تو اُنہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھنی شروع کی' وہ اپنا لعاب منہ میں اکٹھا کرتے اور (جانور کی کاٹی ہوئی جگہ پر) ڈال دیتے' تو وہ شخص ٹھیک ہوگیا۔ وہ لوگ بکریاں لے کر ان کے پاس آئے (تو ان میں سے بعض حضرات نے) یہ کہا: ہم انہیں اُس وقت تک (استعمال) نہیں کریں گے جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت نہ کرلیں۔ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیسے پتہ چلا کہ اس کے ذریعہ دَم بھی ہوتا ہے؟ تم انہیں استعمال کرو اور ان میں میرا حصہ بھی رکھو۔

3004- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَحْرٍ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ قَتَّةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بَعَثَ سَرِيَّةً عَلَيْهَا اَبُوْ سَعِيْدٍ فَمَرَّ بِقَرْيَةٍ فَاِذَا مَلِكُ الْقَرْيَةِ لَدِيغٌ فَسَاَلْنَاهُمْ طَعَامًا فَلَمْ يُطْعِمُوْنَا وَلَمْ يُنْزِلُوْنَا فَمَرَّ بِنَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْقَرْيَةِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ يُحْسِنُ اَنْ يَرْقِيَ اِنَّ الْمَلِكَ يَمُوتُ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَاَتَيْتُهُ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاَفَاقَ وَبَرَاَ فَبَعَثَ اِلَيْنَا بِالنُّزُلِ وَبَعَثَ اِلَيْنَا بِالشَّاءِ فَاَكَلْنَا الطَّعَامَ اَنَا وَاَصْحَابِي وَاَبَوْا اَنْ يَاْكُلُوْا مِنَ الْغَنَمِ حَتّٰى اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ . قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَيْءٌ اُلْقِيَ فِي رُوعِي .قَالَ فَكُلُوْا وَاَطْعِمُوْنَا مِنَ الْغَنَمِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی' جس کے امیر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ تھے' اُن کا گزر ایک بستی کے پاس سے ہوا جس کے امیر کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا تھا' ہم نے اُن

۳۰۰۴- اخرجه احمد في مسنده (۳/ ۵۰)' قال: حدثنا محمد بن عبد الله بن الزبير ابو احمد قال: حدثنا عبد الرحمن بن النعمان ابو النعمان الانصاري بالكوفة عن سليمان بن قتيبة' به-(تنبيه) كذا وقع في المطبوع من المسند: (قتيبة)- والصواب: (قتة)؛ كذا في تعجيل المنفعة (۲/ ۶۱۷) و نسوضيح المشتبه (۷/ ۱۸۳)-قال ابن حجر في التعجيل: و ثقه ابن معين- و قال ابن المديني قته امه- وذكره ابن حبان في الثقات: يكنى: ابا مدين-

لوگوں سے کھانے کیلئے مانگا تو اُنہوں نے ہمیں کھانے کیلئے نہیں دیا اور ہمیں پڑاؤ بھی نہیں کرنے دیا (ہم نے بستی سے باہر پڑاؤ کیا) اُس بستی کا ایک فرد ہمارے پاس سے گزرا تو بولا: اے اہلِ عرب! کیا تم میں سے کوئی شخص دَم کر سکتا ہے؟ ہمارا سردار مر رہا ہے' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اُس کے پاس آیا اور میں نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر اُس پر دَم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ اُن لوگوں نے ہماری طرف کھانے کا سامان اور بکریاں بھیجیں' میں نے اور میرے ساتھیوں نے کھانا کھا لیا' لیکن میرے ساتھیوں نے اُن بکریوں (کو ذبح کر کے اُن کا گوشت کھانے سے) انکار کر دیا' یہاں تک کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیسے پتہ چلا کہ اس کا دَم بھی ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ بات میرے ذہن میں آ گئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اُن بکریوں (کا گوشت) کھاؤ اور اُس میں سے ہمیں بھی کھلاؤ۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن نعمان بن معبد بن ھوذہ انصاری، ابونعمان کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۰۵۶)۔

○ قاسم بن عیسیٰ بن ابراہیم، طائی واسطی۔ قال ابوعبید الاجری، عن ابی داود: تغیر عقلہ، و ذکرہ ابن حبان فی کتاب ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۶/۷۷) ت (۵۳۹۵)۔

○ ہارون بن مسلم بن ہرمز، ابوحسین، صاحب حناء لین۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۹/۹۴) ت (۳۹۲)۔

3005 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عِيسَى الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُسْلِمٍ اَبُو الْحُسَيْنِ الْعِجْلِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَكْبٌ فِيهِمْ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اِذْ عَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ زَعِيمَ الْحَيِّ لَسَلِيمٌ- يَعْنِيْ لَدِيغًا- فَهَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَرَقَاهُ عَلٰى شَاءٍ ثُمَّ جَاءَ بِهَا اِلٰى اَصْحَابِهِ فَقَالُوْا بِمَ رَقَيْتَهُ قَالَ رَقَيْتُهُ بِاُمِّ الْكِتَابِ فَقَالُوْا اَخَذْتَ عَلٰى كِتَابِ اللهِ اَجْرًا فَلَمْ يَقْرَبُوْا شَيْئًا مِمَّا اَصَابَ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اَخَذَ عَلٰى كِتَابِ اللهِ اَجْرًا فَحَدَّثَهُ الرَّجُلُ بِمَا صَنَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَمَا يُدْرِيكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ . يَعْنِيْ اُمَّ الْكِتَابِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ . اُخْرِجَ فِي الصَّحِيْحِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ کچھ صحابہ کرام کہیں جا رہے تھے' ایک شخص اُن کے

۳۰۰۵- لم اجده عند غير المصنف من هذه الطريق، لكن اسناده حسن- القاسم بن عيسى الطائي: قال الحافظ في التقريب (۵۵۱۱): صدوق تغير- وهارون بن مسلم العجلي صدوق، كما في التقريب (۷۲۸۹)- لكن تابع هارون عليه ابو معشر يوسف بن سعيد، كما سياتي في الذي بعد هذا-

سامنے آیا اور بولا. اس قبیلے کے سردار کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا ہے کیا تم میں سے کسی کو دَم کرنا آتا ہے؟ تو اُن حضرات میں سے ایک صاحب چلے گئے' اُنہوں نے اُس سردار پر دَم کیا' اس شرط پر (کہ معاوضے کے طور پر اُنہیں) بکریاں دی جائیں گی' پھر وہ اُن بکریوں کو ساتھ لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آئے تو اُنہوں نے دریافت کیا: آپ نے کس چیز کے ذریعہ دَم کیا ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا: میں نے سورۂ فاتحہ کے ذریعہ دَم کیا ہے' تو اُن ساتھیوں نے کہا: آپ نے اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کیا ہے؟ اُن ساتھیوں نے اُس میں سے کچھ بھی نہیں لیا جو اُنہیں معاوضے کے طور پر ملا تھا۔ جب یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا: یارسول اللہ! اس نے اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کیا ہے' تو اُن صاحب نے بھی نبی اکرم ﷺ کو بتایا جو اُنہوں نے کیا تھا (یعنی سورۂ فاتحہ کا دَم کیا تھا)' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیسے پتا چلا کہ اس کا دَم بھی ہوتا ہے؟ یعنی سورۂ فاتحہ کا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم جس بھی چیز کا معاوضہ وصول کرتے ہو اُس میں سب سے زیادہ حق دار اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

یہ حدیث ''صحیح'' میں نقل کی گئی ہے۔

3006- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ الْاَحْوَلُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَزِيْدَ اَبُوْ مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَخْنَسِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَرُّوْا بِحَيٍّ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ وَفِيْهِمْ لَدِيْغٌ اَوْ سَلِيْمٌ فَقَالُوْا هَلْ فِيْكُمْ مِنْ رَاقٍ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلٰى شَاءٍ فَبَرَاَ فَجَآءَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ بِالشَّاءِ فَقَالُوْا اَخَذْتَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا .فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا مَرَرْنَا بِحَيٍّ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ وَفِيْهِمْ رَجُلٌ لَدِيْغٌ اَوْ سَلِيْمٌ فَانْطَلَقْتُ فَرَقَيْتُهٗ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَلٰى شَاءٍ فَبَرَاَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ سِيدَانَ بْنِ مُضَارِبٍ عَنْ اَبِىْ مَعْشَرٍ الْبَرَّاءِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب کسی عرب قبیلے کے پاس سے گزرے' جن کے ایک فرد کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا تھا' اُن لوگوں نے دریافت کیا: کیا آپ میں سے کسی کو دَم کرنا آتا ہے؟ تو ان اصحاب میں سے ایک صاحب گئے' اُنہوں نے معاوضے کے طور پر بکریاں (وصول کرنے) کی شرط پر' سورۂ فاتحہ پڑھ کر اُس شخص پر دَم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا' پھر وہ صاحب وہ بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آئے تو اُن ساتھیوں نے کہا: تم نے اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کیا ہے؟ جب یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے عرض کی:

۳۰۰۶- اخرجه البيهقي في الكبرى (٦/ ١٢٤)' و ابن حبان في الاجارة (٥١٤٦) من طريق عبيد الله القواريري' به- و اخرجه البخاري في الطب (٥٧٣٧) باب: الشروط في الرقية بفاتحة الكتاب' عن سيدان بن مضارب' ابي محمد الباهلي عن ابي معشر' بنحوه-

یارسول اللہ! اس نے اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کیا ہے' تو اُن صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم ایک عرب قبیلے کے پاس سے گزرے' جن کے ایک فرد کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا تھا' تو میں گیا اور میں نے معاوضے کے طور پر بکریاں (وصول کرنے) کی شرط پر' اللہ کی کتاب پڑھ کر اُس شخص پر دَم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جس چیز کا معاوضہ وصول کرتے ہو' اُن میں سب سے زیادہ حق دار اللہ کی کتاب ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے' اسے امام بخاری نے سیدان بن مضارب کے حوالے سے ابومعشر سے نقل کیا ہے۔

3007- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِى الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قُدِمَ عَلَى النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِسَبْيٍ فَاَمَرَنِى بِبَيْعِ اَخَوَيْنِ فَبِعْتُهُمَا وَفَرَّقْتُ بَيْنَهُمَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِىَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالَ اَدْرِكْهُمَا وَارْتَجِعْهُمَا وَبِعْهُمَا جَمِيعًا وَلَاتُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا .

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے' آپ نے مجھے اُن میں سے دو بھائیوں کو فروخت کرنے کا حکم دیا' میں نے اُنہیں فروخت کرتے ہوئے اُنہیں جدا کر دیا (یعنی دو الگ' الگ آدمیوں کو فروخت کیا)' جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اُن کے پاس جاؤ اور اُن دونوں کو واپس لو' اُن دونوں کو ایک ساتھ فروخت کرو' اُن میں جدائی نہ ڈالو۔

3008- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِىُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِىْ شَبِيْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- غُلَامَيْنِ اَخَوَيْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَا فَعَلَ الْغُلَامَانِ . قُلْتُ بِعْتُ اَحَدَهُمَا فَقَالَ رُدَّهُ .

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے دو غلام ہبہ کیے جو دونوں بھائی تھے' میں نے اُن دونوں

۳۰۰۷- اخرجه الحاكم في البيوع (۲/ ۵٤) من طريق يحيى بن ابي طالب' ثنا عبد الوهاب ابن عطاء' به- وقال: (حديث غريب صحيح على شرط الشيخين' ولم يخرجاه- و قيل: عن الحكم عن ميمون بن ابي شبيب عن علي' و هو صحيح ايضاً)- اه- و ستاتي رواية الحكم عن ميمون هذه هنا' ان شاء الله تعالى -وقال ابن القطان- كما في نصب الراية (٤/ ٢٦)-: (ورواية شعبة لا عيب بها' و هي اولى ما اعتمد في هذا الباب)- اه- و اخرجه سعيد بن ابي عروبة عن الحكم عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن علي' بنحوه- اخرجه احمد (١/ ٩٧-٩٨)- وعزاه الزيلعي (٤/ ٢٦) لاحمد و البزار' وقال: (قال صاحب التنقيح : هذا اسناده رجاله رجال الصحيحين' الا ان سعيد بن ابي عروبة لم يسمع من الحكم شيئًا: قاله احمد و النسائي و الدارقطني وغيرهم- انتهى - قلت: اخرجه اسحاق ابن راهويه في مسنده' و بينهما رجل مجهول' فقال: اخبرنا محمد بن سواء' ثنا ابن ابي عروبة عن صاحب له عن الحكم بن عتيبة عن عبد الرحمن' به)-اه-

۳۰۰۸- اخرجه الترمذي في البيوع (۳/ ۵۸۰-۵۸۱) باب: ما جاء في كراهية الفرق بين الاخوين' او بين الوالدة وولدها في البيع (١٢٨٤): حدثنا الحسن بن قزعة' اخبرنا عبد الرحمن ابن مهدي- و اخرجه ابن ماجه في التجارات (۲/ ۷۵۵-۷۵٦) باب: النهي عن التفريق بين السبي (۲۲٤۹): حدثنا محمد بن يحيى' ثنا عفان' كلاهما -ابن مهدي' و عفان عن حماد بن سلمة' به- وقال الترمذي: (هذا حديث حسن غريب' و قد كره بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم التفريق بين السبي في البيع' ورخص بعض اهل العلم في التفريق بين المولدات الذين ولدوا في ارض الاسلام- و القول الاول: اصح - وروي عن ابراهيم النخعي انه فرق بين والدة وولدها في البيع- فقيل له في ذلك؟ فقال: اني قد استاذنتها بذلك: فرضيت)- اه-

میں سے ایک کوفروخت کر دیا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے غلاموں کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی: میں نے اُن میں سے ایک کوفروخت کر دیا ہے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے واپس لو!

3009- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبِى خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ اَبِى شَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ اَنَّهُ بَاعَ فَفَرَّقَ بَيْنَ امْرَاَةٍ وَّابْنِهَا فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَنْ يَّرُدَّهُ. وَقَالَ عُثْمَانُ اِنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَّوَلَدِهَا فَنَهَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ ذٰلِكَ فَرَدَّ الْبَيْعَ.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے فروخت کرتے ہوئے ایک عورت اور اُس کے بیٹے کو الگ کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اُس سودے کو کالعدم کر دیں۔

عثمان نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے ایک کنیز اور اُس کے بیٹے کے درمیان علیحدگی کر دی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں اس سے منع کیا' تو اُنہوں نے وہ سودا کالعدم کر دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ میمون بن ابی شبیب ربعی، ابونصر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ بکثرت مرسل روایات نقل کرتے ہیں۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 83ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۰۹۵)۔

•••———•••———•••

کنیز اور اس کی اولاد کو الگ' الگ فروخت کرنے کا حکم

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ''التجرید'' میں تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے کہ دو ایسے مملوک افراد کے درمیان تفریق کرنا جائز نہیں ہے جو ایک دوسرے کے ذی رحم محرم ہوں۔ جب تک (ان میں سے نابالغ) بالغ نہ ہو جائے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب اس کی عمر سات سال سے زیادہ ہو جائے تو اسے فروخت کرنا جائز ہوگا' یہ بات البیوع (یعنی خرید وفروخت سے متعلق باب میں ہے) جبکہ سیر الواقدی میں بھی یہ بات تحریر ہے۔

ہماری دلیل حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے

۳۰۰۹- اخرجه ابو داود في الجهاد (۲/ ۶۲) باب: في التفريق بين السبي (۲۶۹۶): حدثنا عثمان بن ابي شيبة به- و اخرجه الحاكم البيوع (۲/ ۵۵) من وجه آخر عن عبد السلام بن حرب به-وقال ابو داود: (ميمون لم يدرك عليا: قتل بالجماجم' و الجماجم سنة ثلاث و ثمانين- قال ابو داود: و الحرة سنة ثلاث و ستين' و قتل ابن الزبير سنة ثلاث و سبعين)- اه- و قال الحاكم: (هذا متن آخر باسناد صحيح)- اه-

منع کیا ہے کہ ماں اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کی جائے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! یہ کب تک ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک لڑکا بالغ نہیں ہو جاتا یا لڑکی کو حیض نہیں آ جاتا۔ اس روایت کو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ بچہ بلوغت کی وجہ سے مکمل (فرد) بن جاتا ہے۔ اس لیے اس سے پہلے اسے فروخت کر کے اسے اس کی کنیز ماں سے الگ نہیں کیا جائے گا۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس کی کم سنی کی وجہ سے وہ شرعی احکام کا پابند نہیں ہوتا' اس لیے فروخت کر کے اس کے اور اس کی ماں کے درمیان علیحدگی نہیں کی جائے گی۔

اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کنیز کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا تھا' جو ایک بچے کے عوض میں تھا لیکن وہ کنیز کا اپنا بچہ نہیں تھا۔

اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ جب بچے کی عمر سات سال سے زیادہ ہو جائے تو وہ چھوٹا بچہ نہیں رہتا۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہر وہ بچہ جو بالغ نہ ہوا ہو' اس پر چھوٹے بچے کا اطلاق ہوتا ہے۔ پھر ہم نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' جس میں بلوغت کا اعتبار کیا گیا ہے' وہ زیادہ واضح ہے۔ اس لیے کسی احتمال والی بات کے مقابلے میں سے ترجیح دی جائے گی۔

امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب کوئی شخص (فروخت کرتے ہوئے) ماں اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کر دیتا ہے تو یہ بات اسکے لیے ناجائز ہے' تاہم وہ سودا درست ہوگا۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: وہ بیع فاسد شمار ہوگی' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ہماری دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

"جو شخص کسی غلام کو فروخت کرتا ہے اور اس غلام کو کوئی مال بھی موجود ہو تو وہ مال فروخت کنندہ کے پاس رہتا ہے ماسوائے اس صورت کے کہ خریدار اس کی شرط عائد کرے"۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ان دونوں افراد (یعنی ماں' بیٹا) کو ایک ہی عقد میں جمع کرنا جائز ہے' اس لیے ان دونوں کے درمیان تفریق بیع کے درست ہونے میں رکاوٹ نہیں ہوگی' جس طرح دو بھائیوں کو فروخت کر دیا جائے (تو یہی حکم ہوگا)۔

3010- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يُؤْتَى بِالسَّبْيِ فَيُعْطِي أَهْلَ الْبَيْتِ كَمَا هُمْ لاَ يُفَرِّقُ بَيْنَهُمْ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جب قیدی لائے جاتے تو آپ پورا گھرانہ ہی (کسی کو) دے دیا کرتے تھے' جیسے وہ لوگ پہلے ہوتے تھے۔ آپ اُن کے درمیان علیحدگی نہیں کرواتے تھے۔

---

1 التجرید از امام ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری' مطبوعہ مکتبہ محمودیہ ارگ بازار قندھار' افغانستان' ج5 ص2649

۳۰۱۰- اخرجه ابن ماجه في التجارات (۲/ ۷۵۵) باب: النهي عن التفريق بين السبي (۲۲٤۸) من طريق وكيع' ثنا سفيان عن جابر' به- واخرجه البيهقي في السنن (۹/ ۱۲۸) من طرق عن جابر' به- وفي الزوائد: (في اسناده جابر الجعفي)- اه-

3011- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ طَلِيقِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَلْعُونٌ مَنْ فَرَّقَ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ هٰذَا مُبْهَمٌ وَهُوَ عِنْدَنَا فِي السَّبْيِ وَالْوَلَدِ .

★★ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: علیحدگی کرنے والا شخص ملعون ہے۔

ابوبکر نامی راوی بیان کرتے ہیں: یہ الفاظ مبہم ہیں' ہمارے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ کسی قیدی اور اُس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کروائی جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ طلیق بن محمد بن عمران بن حصین۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۰۶۳)۔

3012- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الزَّجَّاجُ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ طَلِيقِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْأَخِ وَأَخِيهِ وَالْوَالِدِ وَوَلَدِهِ.

★★ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے (غلاموں یا کنیزوں کو فروخت کرتے ہوئے) بھائیوں یا ماں باپ اور اولاد کے درمیان تفریق ڈال دی جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع، وقیل: ابراہیم بن اسماعیل بن یزید بن مجمع بن جاریہ انصاری، ابواسحاق مدنی قال عباس دوری عن یحییٰ بن معین: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ لیس بشیء۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ بکثرت وہم کا شکار ہوتے ہیں۔ یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ بکثرت وہم کا شکار ہوتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تھذیب (۱/۱۰۰،۱۰۱) ت (۱۴۴)۔

۳۰۱۱- اخرجه الحاكم في البيوع (۲/ ۵۵) من طريق عبد الرحمن بن يونس السراج به- ومن طريقه اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۹/ ۱۲۸)' و قال الحاكم: (هذا اسناد صحيح' و لم يخرجاه)- اه- قلت: وقد اختلف فيه على طليق: فراجع ما بعده-

۳۰۱۲- اخرجه ابن ماجه في التجارات (۲/ ۷۵۶) باب: النهي عن التفريق بين السبي (۲۲۵۰) عن محمد بن عمر بن الهياج' ثنا عبيد الله بن موسى' به- و اخرجه البيهقي (۹/ ۱۲۸) من طريقين عن عبيد الله بن موسى' به-قال الزيلعي في نصب الراية (۴/ ۲۵): (وذكر الدارقطني فيه اختلافاً على طليق: فمنهم من يرويه عن طليق عن ابي بردة عن ابي موسى' و منهم من يرويه عن طليق عن عمران بن حصين' و منهم من يرويه عن طليق عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً و هكذا ذكره عبد الحق في احكامه من جهة الدارقطني' ثم قال: وقد اختلف فيه على طليق' فاخرجه ابراهيم بن اسماعيل بن مجمع عن طليق عن ابي بردة عن ابي موسى' واخرجه ابو بكر بن عياش عن التيمي عن طليق عن عمران ابن حصين' وغير ابن عياش يرويه عن سليمان التيمي- عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً' و هو المحفوظ عن التيمي' انتهى كلامه- قال ابن القطان: و بالجملة فالحديث لا يصح' لان طليقاً لا يعرف حاله' و هو خزاعي' انتهى كلامه)- اه-

3013- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ عَنْ طَلِيقِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ أَبِى بُرْدَةَ عَنْ أَبِى مُوسَى قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا وَبَيْنَ الأَخِ وَأَخِيهِ.

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص پر لعنت کی ہے جو (غلاموں اور کنیزوں کوفروخت کرتے ہوئے) ماں اور اُس کی اولاد یا بھائیوں کے درمیان تفریق ڈال دے۔

3014- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِى حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ خَلَفٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِى حُيَىُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْحُبُلِىِّ عَنْ أَبِى أَيُّوبَ الأَنْصَارِىِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللَّهُ تَعَالَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص (غلاموں اور کنیزوں کوفروخت کرتے ہوئے) ماں اور اُس کی اولاد کے درمیان علیحدگی ڈال دے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص اور اُس کے دوستوں کے درمیان علیحدگی رکھے گا۔

3015- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِىِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِىُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِى سَعِيدٍ الْبَلَوِىِّ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ سُلَيْمٍ الْعُذْرِىِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَمَّنْ فَرَّقَ بَيْنَ السَّبْىِ بَيْنَ الْوَالِدِ وَالْوَلَدِ قَالَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمْ فَرَّقَ اللَّهُ تَعَالَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الأَحِبَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

☆☆ حریث بن سلیم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو قیدیوں میں' والد اور اولاد کے درمیان تفریق کر دیتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ان کے درمیان تفریق ڈال دے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص اور اُس کے دوستوں کے درمیان تفریق رکھے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حریث، رجل من بنی عذرہ یقال: ابن سلیمان، (اور ایک قول کے مطابق): ابن سلیمان، (اور ایک قول کے مطابق):

۳۰۱۳- اخرجه البيهقي في الكبرى (۹/۱۲۸) كتاب السير' باب: من قال: لا يفرق بين الاخوين في البيع من طريق ابي العباس محمد بن يعقوب: ثنا محمد بن علي' به- وراجع الذي قبله-

۳۰۱٤- اخرجه الحاكم في البيوع (۲/۵۵) من طريق سليمان بن عبد الرحمن' به- و اخرجه الترمذي في البيوع (۳/۵۸۰) باب: ما جاء في كراهية الفرق بين الاخوين' او بين الوالدة وولدها في البيع (۱۲۸۳) عن عمر بن حفص الشيباني' اخبرنا عبد الله بن وهب ... به-وقال الترمذي: (حديث حسن غريب)- اه-وصححه الحاكم على شرط مسلم' و تعقبه الزيلعي في نصب الراية' فقال (٤/۲۳- ۲٤): (وفيما قاله نظر: لان حيي بن عبد الله لم يخرج له في الصحيح شيء' بل تكلم فيه بعضهم' قال ابن القطان في كتابه: قال البخاري: فيه نظر- وقال احمد: احاديثه مناكير- وقال ابن معين: ليس به باس- و قال النسائي: ليس بالقوي' قال: ولاجل الاختلاف فيه لم يصححه الترمذي- انتهي- و اخرجه احمد في مسنده بقصة فيه......) اه- ثم ذكر الزيلعي لفظ الامام احمد- رحمه الله - و هو في المسند (٥/٤١٤)- و للحديث طرق اخرى ذكرها الزيلعي (٤/٢٤)؛ فراجعه-

۳۰۱٥- ذكره الزيلعي في نصب الراية (٤/٢٤) عن الدارقطني' ثم قال: (والواقدي فيه مقال)- اه-

ابن عمار، ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۲/۸۸،۸۹) ت (۱۱۵۸)، ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۱۹۳)۔

3016- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُولاً يَقُولُ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْاُمِّ وَوَلَدِهَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِلَى مَتَى قَالَ حَتَّى يَبْلُغَ الْغُلَامُ وَتَحِيضَ الْجَارِيَةُ . عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا هُوَ الْوَاقِعِيُّ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ رَمَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ بِالْكَذِبِ وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ سَعِيدٍ غَيْرُهُ.

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے (غلاموں اور کنیزوں کو فروخت کرتے ہوئے) ماں اور اُس کی اولاد کے درمیان علیحدگی ڈال دی جائے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! یہ حکم کب تک ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک لڑکا بالغ نہیں ہو جاتا اور لڑکی کو حیض نہیں آ جاتا۔

عبداللہ نامی راوی ''واقعی'' ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔ علی بن مدینی نے ان پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔ سعید بن عبدالعزیز کے حوالے سے ان کے علاوہ کسی دوسرے نے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

3017- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا اَبَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ- وَقَالَ اَبَانُ اَنَّ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ- حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَنْ وَجَدَ دَابَّةً قَدْ عَجَزَ عَنْهَا اَهْلُهَا اَنْ يَعْلِفُوهَا فَسَيَّبُوهَا فَاَخَذَهَا فَاَحْيَاهَا فَهِيَ لَهُ . قَالَ فِي حَدِيثِ اَبَانَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَقُلْتُ عَمَّنْ هٰذَا قَالَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- .هٰذَا حَدِيثُ حَمَّادٍ . وَهُوَ اَبْيَنُ وَاَتَمُّ.

☆☆ ابان بیان کرتے ہیں: عامر شعبی نے اُنہیں یہ حدیث سنائی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کسی ایسے جانور کو پائے جس کے مالکان اُسے چارا نہ کھلا سکتے ہوں اور وہ اُس جانور کو چرنے کیلئے کھلا چھوڑ دیں' پھر وہ شخص اُس جانور کو لے اور اُسے زندگی دے (یعنی خوراک فراہم کرے)' تو وہ اُسی کی ملکیت ہوگا۔

۳۰۱۶- اخرجه الحاكم في البيوع (۲/۵۵) من طريق احمد بن الهيثم العسكري' به- و من طريقه البيهقي في السنن (۹/۱۲۸)- و قال الحاكم: (صحيح الاسناد' و لم يخرجاه)' و تعقبه الذهبي بقوله: (قلت: موضوع' و ابن حسان كذاب)- اھ-

۳۰۱۷- اخرجه ابو داود في البيوع (۲/۲۸۶) باب: فيمن احيا حسيرًا (۳۵۲٤)' و من طريقه البيهقي في السنن (۶/۱۹۸) كتاب: اللقطة' باب: ما جاء فيمن احيا حسيرًا -و قوله: (وقال في حديث ابان...... الخ) من كلام ابي داود عقب الحديث: كما في (السنن) له- و اخرجه ابو دود (۳۵۲۵) عن محمد بن عبيد عن حماد بن زيد عن خالد الحذاء عن عبيد الله بن حميد عن الشعبي' يرفع الحديث الى النبي صلى الله عليه وسلم ' بنحوه- و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۶/۱۹۸)' ايضاً' قال البيهقي: (هذا حديث مختلف في رفعه' و هو عن النبي صلى الله عليه وسلم منقطع' و كل و احد احق بماله حتى يجعله لغيره- و الله اعلم)- اھ- و تعقبه ابن التركماني في (الجوهر النقي) بقوله: (قلت: قد قدمنا في (باب فضل المحدث) ان مثل هذا ليس بمنقطع بل هو موصول' و ان الصحابة كلهم عدل' وقد ذكرنا في ذلك الباب من كلام البيهقي ما يدل على ذلك)- اھ-

لبان کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: عبیداللہ فرماتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اُنہوں نے کس کے حوالے سے یہ حدیث سنائی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: کئی صحابہ کرام کے حوالے سے (یہ حدیث سنائی ہے)۔

حماد کی نقل کردہ یہ روایت زیادہ واضح اور مکمل ہے۔

3018- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ وَعَنِ الْحَبَالٰى اَنْ يُوْطَاْنَ حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِیْ بُطُوْنِهِنَّ وَقَالَ اَتَسْقِیْ زَرْعَ غَيْرِكَ . وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنْ لَحْمِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح خیبر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا تھا کہ مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے اُسے فروخت کیا جائے' یا (قید ہونے والی) حاملہ عورتوں کے بچوں کو جنم دینے سے پہلے اُس کے ساتھ صحبت نہ کی جائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دوسرے کے کھیت کو سیراب کرو گے؟

(اس موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) پالتو گدھوں کا گوشت اور درندوں کا گوشت بھی کھانے سے منع کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد حفص بن عبداللہ بن راشد سلمی، نیسابوری، ابوعلی، ابن ابی عمرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۷)۔

3019- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَمَرَهُ اَنْ يُّجَهِّزَ جَيْشًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَلَيْسَ عِنْدَنَا ظَهْرٌ- قَالَ- فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَنْ يَّبْتَاعَ ظَهْرًا اِلٰى خُرُوْجِ الْمُصَدِّقِ فَابْتَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْبَعِيْرَ بِالْبَعِيْرَيْنِ وَبِالْاَبْعِرَةِ اِلٰى خُرُوْجِ الْمُصَدِّقِ بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ لشکر کو سامان فراہم کریں' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُس وقت ہمارے پاس کوئی سواری نہیں تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ کوئی سواری خرید لیں' اس شرط پر کہ جب صدقہ وصول کرنے والا شخص (صدقات وصول

۳۰۱۸- اخرجه البيهقي (۱۲۵/۹) كتاب: السير' باب: بيع السبي وغيره في دار الحرب من طريق المغيرة بن عبد الرحمن عن ابيه عن عبد الله بن ابي نجيح' به-

۳۰۱۹- اخرجه البيهقي في البيوع (۲۸۷/۵-۲۸۸) باب: بيع الحيوان وغيره مما لا ربا فيه' من طريق الدارقطني - به-

کرکے) آئے گا (تو اُس سواری کی قیمت) ادا کر دی جائے گی۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دو اونٹوں اور چند بکریوں کے عوض میں ایک اونٹ خریدا' اس شرط پر کہ جب صدقہ وصول کرنے والا شخص (صدقات وصول کرکے) آئے گا (تو اُس سواری کی قیمت) ادا کر دی جائے گی' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت کیا۔

3020- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِى الرِّجَالِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرُّوذِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِى سُفْيَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَرِيشِ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَقُلْتُ اِنَّا بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا دِيْنَارٌ وَلَادِرْهَمٌ وَاِنَّمَا نَبَاعُ الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ اِلٰى اَجَلٍ فَمَا تَرٰى فِىْ ذٰلِكَ قَالَ عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَ جَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اِبِلاً مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ حَتّٰى نَفِدَتْ وَبَقِىَ اُنَاسٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اشْتَرِ لَنَا اِبِلاً بِقَلَائِصَ مِنَ الصَّدَقَةِ اِذَا جَاءَتْ حَتّٰى نُؤَدِّيَهَا اِلَيْهِمْ . فَاشْتَرَيْتُ الْبَعِيرَ بِالِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثِ قَلَائِصَ حَتّٰى فَرَغْتُ فَاَدّٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ .

☆☆ عمرو بن حریش بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: ہم ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں دینار و درہم (کے ذریعہ خرید و فروخت) کا رواج نہیں ہے' ہم لوگ مقررہ مدت کے بعد ادائیگی کی شرط پر اونٹ اور بکریاں خرید لیتے ہیں' آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم نے ایسے شخص سے سوال کیا ہے جو اس بارے میں جانتا ہے' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کیلئے صدقے کے اونٹوں میں سے اونٹ دیئے' یہاں تک کہ اونٹ ختم ہو گئے لیکن کچھ لوگ بچ گئے جن کے پاس (سواری کیلئے جانور) نہیں تھے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ہمارے لیے کچھ اونٹ خرید لو! جو جوان اونٹنیوں کے عوض میں ہوں گے' جو صدقے کے طور پر وصول ہوں گی' جب صدقات آ جائیں گے تو ہم اُن لوگوں کو وہ ادائیگی کر دیں گے۔ (راوی کہتے ہیں:) تو میں نے دو یا تین جوان اونٹنیوں کے عوض میں ایک اونٹ خریدا' یہاں تک کہ میں فارغ ہو گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے اونٹوں میں سے اُس کی ادائیگی کی۔

3021- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِىُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرِيشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَمَرَهُ اَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْاِبِلُ- قَالَ- فَاَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَنْ اٰخُذَ فِىْ قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ فَكُنْتُ اٰخُذُ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ

۳۰۲۰- اخرجه احمد في مسنده (۲/۱۷۱): حدثنا حسين - يعني: ابن محمد - ثنا جرير - يعني: ابن حازم الحديث' اخرجه (۲/۲۱٦): حدثنا يعقوب' حدثنا ابي عن محمد بن اسحاق ..... به- وسياتي الحديث من طرق عن ابن اسحاق-

۳۰۲۱- اخرجه الحاكم في البيوع (۲/٥٦-٥٧) من طريق عثمان بن سعيد الدارمي' ثنا ابو عمر الحوضي' به' و البيهقي في السنن (٥/۲۸۷) في البيوع' باب: بيع الحيوان و غيره مما لا ربا فيه' من طريق عبد الواحد بن غياث ثنا حماد بن سلمة' به- قال البيهقي: (اختلفوا على محمد بن اسحاق في اسناده' و حماد بن سلمة احسنهم سياقة له' و له شاهد صحيح)- اه- ثم خرج حديث عمرو بن شعيب عن ابيه المتقدم قبل حديث- و سياتي في الذي بعده من حديث حماد بن سلمة ايضاً-

اِلٰی اِبِلِ الصَّدَقَةِ.

☆☆ عمرو بن حریش، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک لشکر کا سازوسامان فراہم کرنے کی ہدایت کی تو اونٹ ختم ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی کہ میں صدقہ کی اونٹنیوں کے عوض میں کچھ اونٹ حاصل کرلوں، تو میں نے صدقہ کے اونٹوں میں سے دو اونٹوں کے عوض میں ایک اونٹ خریدا۔

3022- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِاِسْنَادِهِ اَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَمَرَهُ اَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْاِبِلُ فَاَمَرَنَا اَنْ نَاْخُذَ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ اِلٰی اِبِلِ الصَّدَقَةِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ لشکر کیلئے سامان فراہم کریں، اونٹ تھوڑے پڑ گئے تو آپ نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم صدقہ کے اونٹوں میں سے دو اونٹوں کے عوض میں، ایک اونٹ حاصل کرلیں۔

3023- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُبَيْشٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ سُفْيَانَ الْقَاضِي الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَرَاءِ الْغَنَوِيُّ اَبُوْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيَوَانِ. تَفَرَّدَ بِهِ يَزِيدُ بْنُ مَرْوَانَ عَنْ مَالِكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ وَصَوَابُهُ فِي الْمُوَطَّاِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا.

☆☆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کے عوض میں گوشت فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

امام مالک سے، اس سند کے ہمراہ اس روایت کو نقل کرنے میں یزید بن مروان منفرد ہیں، اس بارے میں اُن کی متابعت نہیں کی گئی۔ درست یہ ہے کہ یہ روایت ''موطأ امام مالک'' میں سعید بن میتب کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

3024- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ.

۳۰۲۲- اخرجه ابو داود، في سننه في البيوع (۲۴۸/۳) باب: في الرخصة في ذلك، يعني: بيع الحيوان نسيئة (۳۳۵۷)، و قد اختلف في هذا الحديث على ابن اسحاق، ذكر ابن القطان هذا الخلاف- كما في نصب الراية (۴۷/۴)- وقال: (حديث ضعيف، مضطرب الاسناد)، و قال: (و مع هذا الاضطراب فعمرو بن حريش مجهول الحال، و مسلم بن جبير لم اجد له ذكرًا، ولا اعلمه في غير هذا الاسناد، وكذلك مسلم مجهول الحال ايضاً اذا كان عن ابي سفيان، و ابو سفيان فيه نظر)- اه- وقال الزيلعي (۴۷/۴): (وقد يعترض على هذا الحديث بحديث النهي عن بيع الحيوان بالحيوان نسيئة، اخرجه ابن عباس و سمرة بن جندب و جابر بن عبد الله و جابر بن سمرة و ابن عمر)- اه-

۳۰۲۳- اعله الدارقطني بتفرد يزيد بن مروان به موصولاً عن مالك، به- و يزيد كذبه ابن معين- وقال ابن حبان: يروي الموضوعات عن الاثبات لا يحل الاحتجاج به بحال: ذكر ذلك عنهما ابن الجوزي في (التحقيق)- انظر: نصب الراية (۳۹/۴)- و الصواب مرسل سعيد الآتي بعد هذا-

قَالَ وَاَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ نُهِىَ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ.

☆☆ سعید بن میسب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گوشت کے عوض میں جانور فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

ابن میسب بیان کرتے ہیں: گوشت کے بدلے میں جانور فروخت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

•••———•••———•••

گوشت کے عوض میں جانور فروخت کرنے کا حکم

گوشت کے عوض میں جانور کو فروخت کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہما نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایسا جانور جس کا گوشت کھایا جاتا ہو اس گوشت کے عوض میں اس جانور کا سودا کرنا جائز ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں آپ ایک ایسی چیز کو فروخت کر رہے ہیں جسکا وزن کیا جاتا ہے اور دوسری طرف ایک ایسی چیز ہے جس کا وزن نہیں کیا جاتا تو اب یہ جائز ہوگا خواہ کوئی بھی جانور ہو لیکن شرط یہ ہے کہ چیز متعین ہونی چاہیے (یعنی جانور کا تعین ہونا چاہیے اور اس کے بدلے میں گوشت کی مقدار کا تعین ہونا چاہیے) اس کی وجہ یہ ہے کہ جانور کوئی ایسا مال نہیں ہے جس میں ربو کا مفہوم پایا جاتا ہو۔

احناف کے علاوہ بقیہ تینوں ائمہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس جانور کو اسی قسم کے گوشت کے عوض میں فروخت کرنا جائز نہیں ہے یعنی آپ کسی ذبح کی گئی بکری کو کسی (زندہ) بکری کے عوض میں فروخت نہیں کر سکتے اس کی دلیل کے طور پر انہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں روایات پیش کی ہیں۔

جہاں تک جانور کے عوض میں جانور کو فروخت کرنے کا تعلق ہے تو ایسا کرنا جائز ہے اس میں اضافی ادائیگی بھی جائز ہے جبکہ دونوں طرف سے جنس ایک ہو یا اجناس مختلف ہوں جیسے ایک بکری کو دو بکریوں کے عوض میں فروخت کیا جاسکتا ہے یا ایک بکری کو ایک اونٹ کے عوض میں فروخت کیا جاسکتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ جانور کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں ربا کا پہلو پایا جاتا ہو کیونکہ جانور کو اس کی ظاہری حالت میں (یعنی جب وہ زندہ ہو) کھایا نہیں جاتا اور یہ ثمن بھی نہیں ہے (کیونکہ ثمن تو سونا اور چاندی ہوتا ہے) [1]

جہاں تک گوشت فروخت کرنے کا تعلق ہے تو اگر دونوں طرف سے جنس ایک ہو تو ایک جتنا گوشت دونوں طرف سے لین دین کیا جاسکتا ہے جبکہ دست بدست لین دین کیا جائے کیونکہ یہ ایک ایسا مال ہے جس میں سود کا مفہوم پایا جاتا ہے لیکن اگر جنس مختلف ہو جاتی ہے جیسے دنبے کے عوض میں گائے کا گوشت خرید کیا جاتا ہے تو اب اضافی ادائیگی کرنا جائز ہوگا لیکن شرط یہی ہے

۳۰۲۴- رواية مالك عن زيد بن اسلم سعيد بن المسيب في الموطا ص (٦٥٥- برواية يحيى) و رقم (٧٢٦- برواية محمد بن الحسن) و (٢٦١٠- برواية ابي مصعب الزهري)- واخرجه البيهقي في السنن (٥/٢٩٦) من طريق الشافعي عن مالك- به- واخرجه البيهقي ايضاً من طريق عبد العزيز بن محمد و حفص بن ميسرة عن زيد بن اسلم- به- قال البيهقي: هذا هو الصحيح و اخرجه يزيد بن مروان الخلال عن مالك عن الزهري عن سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم و غلط فيه)- اه- قلت: ورواية سهل هذه تقدمت في الذي قبل هذا و اما رواية مالك عن ابي الزناد فهي في الموطا ص (٦٥٥) و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (٥/٢٩٧)-

[1] الفقہ الاسلامی وادلتہ از ڈاکٹر وہبہ زحیلی

کہ دست بدست لین دین کیا جائے۔

3025- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کے عوض میں جانور کو اُدھار فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

3026- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الأُبُلِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَحْمَدَ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُوتِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الذِّمَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ حَدَّثَنِي مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهَى عَنِ السَّلَفِ فِي الْحَيَوَانِ

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جانور کے عوض میں) جانور کی بیع سلف (اُدھار سودے) سے منع کیا گیا ہے۔

3027- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ حَدَّثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهَى عَنْ بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُدھار کے عوض میں اُدھار سودا کرنے سے منع کیا ہے۔

۳۰۲۵- اخرجه الطحاوي في المعاني (٤/ ٦٠) من طريق ابي احمد الزبيري' به- و اخرجه ابن حبان في البيوع (٥٠٢٨) من طريق ابي داود الحفري عن سفيان' به- و اخرجه عبد الرزاق (١٤١٣٣) عن معمر' به- و اخرجه ابراهيم بن طهمان عن معمر' به- اخرجه البيهقي (٥/ ٢٨٨- ٢٨٩)- و اخرجه داود بن عبد الرحمن العطار عن معمر' به- اخرجه ابن الجارود (٦١٠)' والطبراني في الكبير (١١٩٩٦)' و الاوسط (٥٠٣١)- و قال الطبراني في الاوسط: (لم يصل هذا الحديث عن معمر الا داود العطار' وسفيان الثوري: تفرد بحديث داود شهاب' وتفرد به بحديث سفيان الثوري عثمان بن ابي شيبة عن ابي احمد الزبيري)- اه- و اخرجه عبد الرزاق عن معمر عن يحيى عن عكرمة مرسلاً' ليس فيه ابن عباس- اخرجه ابن الجارود (٦٠٩)- و تابعه سفيان و عبد الاعلى عن معمر' به مرسلاً- و كذلك اخرجه علي بن المبارك عن يحيى بن ابي كثير به مرسلاً- وذكر ذلك كله البيهقي في الكبرى' ووهم من وصله' و صوب ارساله' و نازعه ابن التركماني في ذلك و خالفه' كما في الجوهر النقي بذيل السنن الكبرى-

۳۰۲٦- اخرجه الحاكم في البيوع (٢/ ٥٧) من طريق عبد الله بن اسماعيل الصنعاني' به- وقال: (صحيح الاسناد)- و قد اشار البيهقي الى رواية الذماري هذه ضمن الروايات الموصولة' ثم قال: (وكل ذلك وهم)-

۳۰۲۷- اخرجه البيهقي في السنن (٥/ ٢٩٠) كتاب البيوع' باب: ما جاء في النهي عن بيع الدين بالدين' قال: اخبرنا ابن بشران ببغداد' نا ابو الحسن علي بن محمد المصري' ثنا سليمان...... به- و اخرجه الحاكم في المستدرك (٢/ ٥٧): حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب' ثنا الربيع بن سليمان' ثنا الخصيب بن ناصح...... به- و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (٥/ ٢٩٠) كتاب: البيوع' باب: ما جاء في النهي عن بيع الدين بالدين- و صححه الحاكم على شرط مسلم- وقال البيهقي: موسى هذا: هو ابن عبيدة الربذي' و شيخنا ابو عبد الله قال في روايته عن موسى بن عقبة: هو خطأ- و العجب من ابي الحسن الدارقطني شيخ عصره روى هذا الحديث في كتاب السنن عن ابي الحسن علي بن محمد المصري هذا' فقال: عن موسى بن عقبة: و شيخنا ابو الحسين- يعني: ابن بشران- اخرجه لنا عن ابي الحسن المصري في الجزء الثالث من سنن المصري)- اه- واخرجه ابن عدي في الكامل (٦/ ٢٣٥) في ترجمة موسى بن عبيدة الربذي- ومن طريق ابن عدي اخرجه البيهقي في السنن (٥/ ٢٩٠)- قال ابن عدي: (قال موسى : قال نافع: و ذلك بيع الدين بالدين' و هذا معروف بموسى عن نافع)- اه- وللحديث طريق اخرجه عن الربذي ستاتي في الذي بعده-

3028- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ذُؤَيْبُ بْنُ عِمَامَةَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ . قَالَ اللُّغَوِيُّونَ هُوَ النَّسِيئَةُ بِالنَّسِيئَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کالئی کے عوض میں کالئی کا سودا کرنے سے منع کیا ہے۔

اہلِ لغت نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد اُدھار کے عوض میں اُدھار سودا کرنا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ذویب بن عمامہ بن عمرو سہمی۔ ذکرہ دارقطنی فی ضعفاء ومتروکین (۲۱۵)۔

○ حمزہ بن عبدواحد مکی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔: ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۳/۲۱۳)(۹۳۷)۔

3029- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِى اِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ وَالْكَلْبِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی اور کتے کی قیمت استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

3030- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا وَهْبُ اللّٰهِ بْنُ رَاشِدٍ اَبُو زُرْعَةَ الْحَجْرِىُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا خَيْرُ بْنُ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِىُّ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِىَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهَى عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ وَهِىَ الْهِرَّةُ.

۳۰۲۸- اخرجه الحاكم (۲/۵۷): من طريق احمد بن محمد بن اسماعيل بن مهران' ثنا ابي' ثنا المقدام بن داود الرعيني ...... به- فذكره وذكر (موسى بن عقبة) هنا- ايضاً- وهم من الحاكم و الدارقطني' كما بينه البيهقي في السنن- فقد اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (٤/٦٠) رقم (۲۲۱۲۵): حدثنا ابن ابي زائدة عن موسى بن عبيدة' به- و اخرجه الطحاوي في شرح المعاني (٤/۲۱) من طريق ابي عاصم' اخبرنا موسى بن عبيدة' به-واخرجه عبد الرزاق في المصنف (۸/۹۰) رقم (١٤٤٤٠): اخبرنا الاسلمي' قال: حدثنا عبد الله بن دينار...... به- قال الزيلعي في نصب الراية (٤/٤٠): و هو معلول بالاسلمي-

۳۰۲۹- اخرجه ابو داود في البيوع (۲/۳۰۰) باب: في ثمن السنور (۳٤۷۹)' و الترمذي في البيوع(۳/۵۷۷) باب: ما جاء في كراهية ثمن الكلب و السنور (۱۲۷۹)' و ابن الجارود (۵۸۰)' و الطحاوي في المعاني (٤/۵۲)' و الحاكم (۲/۳٤) من طريق عيسى بن يونس' به- و صححه الحاكم-وقال الترمذي: (هذا حديث في اسناده اضطراب- ولا يصح في ثمن السنور- وقد روي هذا الحديث عن الاعمش عن بعض اصحابه عن جابر- و اضطربوا على الاعمش في رواية هذا الحديث- و قد كره قوم من اهل العلم ثمن الهر' و رخص فيه بعضهم- و هو قول احمد و اسحاق وروى ابن فضيل عن الاعمش عن ابي حازم عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير هذا الوجه)-واخرجه مسلم في المساقاة (۳/۱۱۹۹) باب: تحريم ثمن الكلب' و حلوان الكاهن' و مهر البغي' و النهي عن بيع السنور (۱۵۶۹) من طريق معقل عن ابي الزبير قال: سالت جابرًا عن ثمن الكلب و السنور؟ قال: زجر النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك-

۳۰۳۰- اخرجه ابو داود رقم (۳٤۸۰)' (۳۸۰۷)' والترمذي (۱۲۸۰)' و ابن ماجه (۳۲۵۰)' و عبد بن حميد رقم (۱۰٤٤)' و عبد الله بن احمد (۳/۲۹۷) من طريق عبد الرزاق' حدثنا عمر بن زيد الصنعاني' عن ابي الزبير' عن جابر' قال: (نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اكل الهرة و ثمنها)- و قال الترمذي: (حديث غريب' و عمر بن زيد: لا نعرف كبير احد روى عنه' غير عبد الرزاق)- اه- و قال الترمذي عقب حديث ابي هريرة (۱۲۸۱) في هذا الباب: (وقد روي عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا- و لا يصح اسناده ايضاً)- اه-

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کی قیمت استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''سنور'' سے مراد بلی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ وھب بن راشد بصری، قال ابن ابی حاتم: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: علل حدیث (۲/۲۰۶)، رقم (۲۱۰۸)۔

○ خیر بن نعیم بن مرہ بن کریب حضرمی، مصری، قاضی برقۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ فقیہ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 137ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۷۸۴)۔

3031- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبِى مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقَرْقَسَانِىُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى رَبَاحٍ عَنْ عَمِّهِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ سُحْتٌ كَسْبُ الْحَجَّامِ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ وَثَمَنُ الْكَلْبِ اِلَّا الْكَلْبَ الضَّارِى . الْوَلِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تین چیزیں حرام ہیں' پچھنے لگانے والے کی آمدن' فاحشہ عورت کی آمدن اور کتے کی قیمت' البتہ شکاری کتے کا حکم مختلف ہے۔

(اس روایت کا ایک راوی) ولید بن عبیداللہ' ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن مصعب بن صدقہ قرقسانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔کثیر غلط، یہ نوویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔ان کا انتقال 108ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۳۴۲)۔

3032- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِىُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِى جَعْفَرٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالْهِرِّ اِلَّا الْكَلْبَ الْمُعَلَّمَ .الْحَسَنُ بْنُ اَبِى جَعْفَرٍ ضَعِيفٌ.

۳۰۳۱- اخرجه ابو داود في البيوع (۳۰۱/۲) باب: في اثمان الكلاب (۳٤۸٤)' و النسائي في الصيد (۱۹۰/۷) باب: النهي عن ثمن الكلب' و البيهقي في الكبرى (٦/٦) و الطحاوي في المعني (٥۲/٤)' من طريق علي بن رباح اللخمي عن ابي هريرة مرفوعا بلفظ: (لا يحل ثمن الكلب' ولا حلوان الكاهن' ولا مهر البغي)- و اخرجه الاعمش عن ابي حازم عن ابي هريرة قال: (نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب و عسب الفحل)- اخرجه الدارمي في البيوع (۲۷۲/۲)' و ابو يعلى (٦۲۱۰)' و النسائي في البيوع (۳۱۱/۷) باب: بيع ضراب الجمل' و ابن ماجه في التجارات (۷۳۱/۲) باب: النهي عن ثمن الكلب و مهر البغي (۲۱٦۰)-

۳۰۳۲- اخرجه احمد (۳٦۷/۳) من طريق الحسن بن ابي جعفر' به-

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع کیا ہے البتہ تربیت یافتہ کتے (یعنی شکاری کتے) کا حکم مختلف ہے۔

(اس روایت کا ایک راوی) حسن بن ابوجعفر ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباد بن عوام بن عمر کلابی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوسھل واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 185ھ یا اس کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۱۵۵)۔

3033- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْمُثَنّٰى عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ سُحْتٌ كَسْبُ الْحَجَّامِ سُحْتٌ وَّمَهْرُ الزَّانِيَةِ سُحْتٌ وَّثَمَنُ الْكَلْبِ اِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا سُحْتٌ . الْمُثَنّٰى ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین چیزیں حرام ہیں' پچھنے لگانے والے کی آمدن حرام ہے' زنا کرنے والی عورت کا معاوضہ حرام ہے اور کتے کی قیمت حرام ہے' البتہ شکاری کتے کا حکم مختلف ہے۔

(اس روایت کا ایک راوی) مثنیٰ' ضعیف ہے۔

3034- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِىُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنِ النَّبِىِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَنَّهُ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ.

☆☆ ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے' کہتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہی بیان کی ہوگی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت (استعمال کرنے) سے منع کیا ہے' البتہ شکاری کتے کا حکم مختلف ہے۔

۳۰۳۳- اخرجه الترمذي في البيوع (۳ / ۵۷۸-۵۷۹) باب: ما جاء في كراهية ثمن الكلب (۱۲۷۱) من طريق حماد بن سلمة عن ابي المهزم عن ابي هريرة قال: نهى عن ثمن الكلب الا كلب الصيد- وقال الترمذي: (هذا حديث لا يصح من هذا الوجه' و ابو المهزم اسمه: يزيد بن سفيان' تكلم فيه شعبة بن الحجاج)- اه-

۳۰۳۴- اخرجه النسائي في الصيد (۷ / ۱۹۰-۱۹۱) باب: الرخصة في من كلب الصيد' من طريق حجاج بن محمد عن حماد' به- وقال النسائي: (ليس هو بصحيح)- وقال مرة (۷ / ۳۰۹): (هذا منكر)-وقال الترمذي: (لا يصح اسناده)- و صوب الدارقطني و قفه: كما سياتي سوله شاهد من حديث ابن عباس قال: (رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثمن كلب الصيد)- اخرجه ابن عدي في الكامل (۱ / ۲۲۰) في ترجمة احمد بن عبد الله : ابي علي الكندي' من طريقه عن علي بن معبد عن محمد بن الحسن عن ابي حنيفة عن الهيثم -يعني: الصراف- عن عكرمة عن ابن عباس- و قال ابن عدي في صدر ترجمة ابي علي: (حدث باحاديث مناكير لا بي حنيفة) وختم ترجمته بقوله: (وهذه الاحاديث لابي حنيفة ليحدث بها الا احمد بن عبد الله هذا' و هي بواطيل عن ابي حنيفة' ولا يعرف احمد بن عبد الله هذا الا بهذه الاحاديث)- اه-

3035- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْجَرَّاحِ بِاَذْنَةَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ ح وَاَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ بُرْدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نُهِىَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کتے اور بلی کی قیمت (استعمال کرنے) سے منع کیا گیا ہے' البتہ شکاری کتے کا حکم مختلف ہے۔

3036- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نُهِىَ عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ وَالْكَلْبِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ .وَلَمْ يَذْكُرْ حَمَّادٌ عَنِ النَّبِىِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- .هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الَّذِى قَبْلَهُ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کتے اور بلی کی قیمت (استعمال کرنے) سے منع کیا گیا ہے' البتہ شکاری کتے کا حکم مختلف ہے۔

حماد نے اس روایت کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا اور یہ روایت پہلے والی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

3037- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ اَبُو بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ وَحَبِيبٌ وَهِشَامٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص ''مصراۃ'' جانور خرید لے' اُسے تین دن تک اختیار ہوگا' اگر وہ چاہے تو (اس عرصے کے اندر) اُسے اناج کے ایک صاع سمیت واپس کر دے' جو گندم نہ ہو۔

3038- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مِثْلَهُ سَوَاءً .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

٣٠٣٧- اخرجه عبد الرزاق (١٤٨٥٨)' و الحميدي (١٠٢٩)' و احمد (٢/ ٢٤٨)' و مسلم في البيوع (٣/ ١١٥٨) باب: حكم بيع المصراة (١٥٢٤)' و ابو داود في البيوع (٣/ ٧٢٧) باب: من اشترى مصراة فكرهها (٣٤٤٤)' و النسائي في البيوع (٧/ ٢٥٤) باب: النهي عن المصراة' و الترمذي في البيوع (٣/ ٥٥٣-٥٥٤) باب: ما جاء في المصراة (١٢٥٢)' و ابن ماجه في التجارات (٢/ ٧٥٣) باب: بيع المصراة (٢٢٣٩)' و ابو يعلى (٦٠٤٩)' و ابن الجارود (٥٦٥' ٥٦٦)' و الطحاوي في المعاني (٤/ ١٩)' و البيهقي في البيوع (٥/ ٣١٨) باب: الحاكم فيمن اشترى مصراة' من طرق عن محمد بن سيرين' به- و قال الترمذي: (حديث حسن صحيح)- اه -و اخرجه ابو الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة' به- اخرجه مالك في البيوع (٢/ ٦٨٣-٦٨٤) باب: ما ينهى عن المساومة و المبايعة (٩٦)' و الحميدي (١٠٢٨)' و احمد ٢/ ٢٤٢' ٤٦٠)' و البخاري في البيوع (٤/ ٤٣٢) باب: النهي للبائع الا يحفل الابل (٢١٥٠)' و ابو داود في البيوع (٣/ ٧٢٧) باب: من اشترى مصراة فكرهها (٣٤٤٣)' و النسائي في البيوع (٧/ ٢٥٣) باب: النهي عن المصراة' و البيهقي في البيوع (٥/ ٣٤٦) باب: لا يبيع حاضر لباد- و اخرجه حماد بن سلمة عن محمد بن زياد عن ابي هريرة' به- اخرجه الطيالسي (٢٤٤١- منحة)' و احمد ٢/ ٢٨٦' ٤٠٦' ٤٦٩' ٤٨١)' و الترمذي في البيوع (٣/ ٥٥٣) باب: ما جاء في المصراة (١٢٥١)' و الطحاوي في المعاني (٤/ ١٧)-

3039- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَا الْحَدِيثَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ بِأَفْوَاهِ الطُّرُقِ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَرُدَّ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِءَ مَا فِي صَحْفَتِهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَا كُتِبَ لَهَا وَلَا تَبِيعُوا الْمُصَرَّاةَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ فَمَنِ اشْتَرَاهَا فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَالرَّهْنُ مَحْلُوبٌ وَمَرْكُوبٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) ارشاد فرمایا ہے: شہری شخص' دیہاتی کیلئے سودا نہ کرے' سامان (کے قافلے کو منڈی میں پہنچنے سے پہلے) راستے میں نہ خرید و' مصنوعی بولی نہ لگاؤ' کوئی شخص اپنے بھائی کی لگائی ہوئی قیمت کے مقابلے میں قیمت نہ لگائے' کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح کے مقابلے میں نکاح کا پیغام نہ بھیجے جب تک وہ دوسرا شخص نکاح نہ کر لے یا اُس پیغام کو ختم نہ کر دے' کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تا کہ اس کے ذریعہ وہ اُس (سوکن) کے حصے کے فوائد حاصل کر لے' کیونکہ اُس عورت کو وہی ملے گا جو اُس کے نصیب میں ہوگا' مصراۃ اونٹنی اور بکری کو فروخت نہ کرو' جو شخص اُسے خرید لے اُسے اختیار ہوگا گر وہ چاہے تو کھجور کے ایک صاع سمیت اُسے واپس کر دے' رہن میں (رکھے ہوئے) جانور کا دودھ دوہا جا سکتا ہے اور اُس پر سواری کی جا سکتی ہے۔

3040- حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح وَأَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (ایک ہی سودے میں) سلف اور بیع' ایک سودے میں دو شرائط' جو چیز اپنے پاس موجود نہ ہو اُس کا سودا کرنا' جس چیز کے ضمان کی ذمہ داری نہ ہو' اُس کا منافع (یہ سب چیزیں) جائز نہیں ہیں۔

3041- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

۳۰۳۹- اخرجه الشيخان عن ابي هريرة طرفاً منه' و عن ابن عمر طرفاً منه ايضاً- و تقدم حديث ابي هريرة قبل ذلك-

۳۰۴۰- اخرجه احمد (۲/۱۷۸-۱۷۹)' و الدارمي (۲/۲۵۳)' و ابو داود في البيوع (۳/۷۶۹) باب: في الرجل يبيع ما ليس عنده (۳۵۰۴)' و الترمذي في البيوع (۳/۵۲۵-۵۳۶) باب: كراهية بيع ما ليس عندك (۱۲۳۴)' و النسائي في البيوع (۷/۲۸۸) باب: بيع ما ليس عند البائع' و ابن ماجه في التجارات (۲/۷۳۷-۷۳۸): النهي عن بيع ما ليس عندك (۲۱۸۸)' و ابن الجارود (۶۰۱)' و الحاكم (۲/۱۷)' و البيهقي (۵/۳۳۹-۳۴۰) من طريق عمرو بن شعيب' به- و قال الترمذي: (حسن صحيح)- وقال الحاكم: (هذا حديث- على شرط جماعة من ائمة المسلمين- صحيح)-ا ه-

۳۰۴۱- اخرجه مالك في البيوع (۲/۶۸۳-۶۸۴) باب: ما ينهى عن المساومة و المبايعة (۹۶)' و الحميدي (۱۰۲۸)' و احمد (۲/۲۴۲)' و البخاري في البيوع (۴/۴۳۲) باب: النهي للبائع الا يحفل الابل (۲۱۵۰)' و ابو داود في البيوع (۳/۷۲۷) باب: من اشترى مصراة فكرهها (۳۴۴۳)' و النسائي في البيوع (۲۵۳۷) باب: النهي عن المصراة' و البيهقي في البيوع (۵/۳۴۶) باب: لا يبيع حاضر لباد' من طريق ابي الزناد به-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ یَعْنِی النَّبِیَّ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- لاَ یَبِیعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلاَتَنَاجَشُوا وَلاَتَلَقَّوُا الرُّکْبَانَ لِلْبَیْعِ وَلاَتُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ لِلْبَیْعِ فَمَنِ ابْتَاعَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِنْ شَاءَ اَنْ یُمْسِکَهَا اَمْسَکَهَا وَاِنْ شَاءَ اَنْ یَرُدَّهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لاَ سَمْرَاءَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: شہری شخص دیہاتی کیلئے سودا نہ کرے مصنوعی بولی نہ لگاؤ (اناج کے قافلے کے منڈی پہنچنے سے پہلے) اُسے راستے میں نہ ملو اونٹنی یا بکری کو فروخت کرنے کیلئے اُن کا تصریہ نہ کرو جو شخص اُسے خرید لے اُسے دو میں سے ایک بات کا اختیار ہوگا' اگر وہ اپنے پاس رکھنا چاہے تو اپنے پاس رکھے اور اگر وہ واپس کرنا چاہے تو اُسے واپس کر دے اور ساتھ میں کھجور کا ایک صاع دے' گندم کا نہیں۔

3042- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ الْکَاتِبُ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ زَیْدٍ الْفَرَائِضِیُّ حَدَّثَنَا الْحُنَیْنِیُّ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا کَثِیْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- لاَ جَلَبَ وَلاَ جَنَبَ وَلاَ اعْتِرَاضَ وَلاَ یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلاَتُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِکَ فَهُوَ اِذَا حَلَبَهَا بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِنْ رَضِیَهَا اَمْسَکَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ. تَابَعَهُ عَاصِمُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِی الْمُصَرَّاةِ حَدَّثَ بِهٖ عَنْهُ دَاوُدُ بْنُ عِیْسٰی. وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْحَکَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ-. وَقَالَ اَبُوْ شَیْبَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ. وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ-.

☆☆ کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جلب' جب' اعتراض (کی کوئی حیثیت نہیں ہے)' شہری شخص دیہاتی کیلئے کوئی سودا نہ کرے' اونٹنی یا بکری کا تصریہ نہ کرو' جو شخص تصریہ والے جانور کو خرید لے اور اُس کا دودھ دوہ لے تو اُسے دو میں سے ایک بات کا اختیار ہوگا' اگر وہ چاہے تو اُسے اپنے پاس رکھے اور اگر چاہے تو اُسے واپس کر دے اور ساتھ میں کھجور کا ایک صاع دید ے۔

عاصم بن عبیداللہ نے سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے' مصراۃ کے بارے میں اسے نقل کرنے میں متابعت کی ہے' اُن کے حوالے سے داؤد بن عیسیٰ نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

حسن بن عمارہ نے حکم کے حوالے سے' ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

ابوشیبہ نامی راوی نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

شعبہ نامی راوی نے اسے ایک صحابی کے حوالے سے (جن کا نام مذکور نہیں ہے) روایت کیا ہے۔

۳۰۴۲- في اسناده اسحاق بن ابراهيم الحنيني: قال الذهبي: (صاحب اوابد)-قال البخاري: في حديثه نظر- وقال النسائي: ليس بثقة- انظر الميزان (۳۳۰/۱)- و ضعفه الحافظ في التقريب (ت ۳۳۹)- و الحديث اخرجه ابن عدي في الكامل (۵۸/۶) من طريق اسماعيل بن ابي اويس حدثنا كثير المزني عن ابيه عن جده' به مختصراً-

3043- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ .قَالَ عُمَرُ فَسَّرَهُ اَبِی الْمُخَاضَرَةُ لَا يَشْتَرِی شَيْئًا مِّنَ الْحَرْثِ وَالنَّخْلِ حَتّٰى يُوْنِعَ يَحْمَرَّ اَوْ يَصْفَرَّ وَاَمَّا الْمُنَابَذَةُ فَيَرْمِیْ بِالثَّوْبِ وَيَرْمِیْ اِلَيْهِ بِمِثْلِهٖ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكَ بِهٰذَا وَالْمُلَامَسَةُ يَشْتَرِی الْبَيْعَ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَالْمُحَاقَلَةُ كِرَاءُ الْاَرْضِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ مخاضرہ ملامسہ منابذہ اور مزابنہ سے منع کیا ہے۔

عمر (بن یونس) نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میرے والد نے اس کی وضاحت یوں کی ہے:

مخاضرہ سے مراد یہ ہے: خریدار کسی کھیت یا کھجوروں کے باغ کو اس وقت تک نہیں خریدے گا جب تک وہ سرخ یا زرد نہیں ہو جاتے (یعنی پیداوار پک نہیں جاتی)۔

منابذہ سے مراد یہ ہے: خریدار فروخت کرنے والے کی طرف اور فروخت کرنے والا خریدار کی طرف کپڑا پھینکے گا اور کہے گا: یہ اس کے عوض میں تمہارا ہوا۔

ملامسہ یہ ہے: خریدنے والا سامان خرید لے گا حالانکہ اُس نے سامان دیکھا بھی نہیں ہوگا۔

محاقلہ سے مراد زمین کرائے پر دینا ہے۔

3044- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ اَبُوْ بَكْرٍ وَرَّاقُ الْحُمَيْدِیِّ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّیْ ثَابِتُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ اَنَّهُ اسْتَقْطَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الَّذِیْ يُقَالُ لَهُ مِلْحُ شَذَا بِمَارِبَ فَقَطَعَهُ لَهُ ثُمَّ اِنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ التَّمِيْمِیَّ قَالَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنِّیْ قَدْ وَرَدْتُ عَلَى الْمِلْحِ فِی الْجَاهِلِيَّةِ وَهِیَ بِاَرْضٍ لَيْسَ فِيْهَا مِلْحٌ وَّمَنْ وَرَدَهُ اَخَذَهُ وَهُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعِدِّ .فَاسْتَقَالَ اَبْيَضَ فِیْ قَطِيْعَةِ الْمِلْحِ فَقَالَ اَبْيَضُ قَدْ اَقَلْتُكَ فِيْهِ عَلٰى اَنْ تَجْعَلَهُ مِنِّیْ صَدَقَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- هُوَ مِنْكَ صَدَقَةٌ وَّهُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعِدِّ مَنْ وَرَدَهُ اَخَذَهُ قَالَ فَقَطَعَ لَهُ نَبِیُّ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَرْضًا وَنَخِيْلًا بِالْجُرْفِ- جُرْفِ مُرَادٍ- مَكَانَهُ حِيْنَ اَقَالَهُ فِيْهِ قَالَ فَرَجٌ فَهُوَ عَلٰى ذٰلِكَ مَنْ وَرَدَهُ اَخَذَهُ.

٣٠٤٤ اخرجه ابن ماجه في الرهون (٢٤٧٥) باب: اقطاع الانهار و العيون' و ابن سعد في الطبقات (٥/ ٣٨٢)' و الطبراني في الكبير (٨٠٨) من طريق فرج بن سعيد' به- ورواه محمد بن يحيى بن قيس المأربي عن ابيه عن ثمامة بن شراحيل عن سمي بن قيس عن شمير بن عبد المدان عن ابيض' به- اخرجه ابو داود في الخراج و الامارة (٣٠٦٤) باب: في اقطاع الارضين و الترمذي في الاحكام (١٣٨٠) باب: ماجاء في القطائع' و حميد بن زنجويه (١٠١٧)' و ابو عبيد (٦٨٤)' كلاهما في الاموال' و ابن حبان (٤٤٩٩)' و الطبراني (٨١٠) من طرقه عن محمد بن يحيى به- و خالفه معمر' فاخرجه عن يحيى بن قيس المأربي عن رجل عن ابيض- هكذا اخرجه يحيى بن آدم في الخراج (٣٤٦) من طريق ابن المبارك عن معمر به- وقال الترمذي (٣/ ٦٦٥): (حديث ابيض حديث غريب' و العمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في القطائع: يرون جائزاً ان يقطع الامام لمن راى ذلك)- اه-

☆☆ ثابت بن سعید اپنے والد سعید کے حوالے سے اپنے دادا حضرت ابیض بن حمال کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے وہ قطعہ اراضی مانگا جسے ''ملح شذا'' کہا جاتا تھا اور یہ ''مآرب'' میں تھا' نبی اکرم ﷺ نے وہ قطعہ اراضی اُنہیں عطاء کر دیا۔ پھر اقرع بن حابس تمیمی نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں زمانہ جاہلیت میں ''ملح'' نامی جگہ گیا تھا' وہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں نمک نہیں ہے' جو شخص وہاں پہنچ جائے وہ اُسے حاصل کر سکتا ہے' اُس کی مثال اُس بہتے ہوئے پانی کی ہے جس کا بہاؤ ختم نہیں ہوتا' پھر اقرع نے ''ملح'' کے قطعہ اراضی کے بارے میں ابیض سے اقالہ کی فرمائش کی تو حضرت ابیض نے کہا: میں اس میں اس شرط پر تمہارے ساتھ اقالہ کرتا ہوں کہ تم اسے میری طرف سے صدقے کے طور پر استعمال کرو گے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری طرف سے صدقہ ہے' اس کی مثال چشمے سے بہتے ہوئے پانی کی ہے' جو شخص اُس تک پہنچ جائے گا وہ اُسے استعمال کرے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں ''جُرف'' کے مقام پر کچھ زمین اور کھجور کا باغ عنایت کیا تھا' اس سے مراد ''جُرف'' مراد ہے' یہ عطاء نبی اکرم ﷺ نے اُس وقت کی جب اُنہوں نے اس میں اقالہ کر لیا۔

فرج بن سعید نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: اس کی بھی یہی صورت تھی جو اُس تک پہنچ جائے گا وہ اُسے حاصل کر لے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فرج بن سعید بن علقمہ بن سعید بن ابیض ماربی، ابوروح یمانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۴۱۷)۔

○ ثابت بن سعید بن ابیض بن حمال ماربی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۱/۴۰۵) ت (۸۰۲)، ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۲۳)۔

○ سعید بن ابیض بن حمال مرادی، ابوہانی، ماربی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۲۸۴)۔

3045- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ

۳۰۴۵- في اسناده و اصل بن ابي جميل: قال الذهبي في الميزان (۷/۱۱۷): قال يحيى بن معين: لا شيء- وقال البخاري: يروي عن مجاهد و مكحول' روى عنه الاوزاعي' احاديثه مرسلة-

مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ وَاصِلِ بْنِ اَبِىْ جَمِيْلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ نَفَرًا اشْتَرَكُوْا فِىْ زَرْعٍ مِّنْ اَحَدِهِمُ الْاَرْضُ وَمِنَ الْاٰخَرِ الْفَدَانُ وَمِنَ الْاٰخَرِ الْعَمَلُ وَمِنَ الْاٰخَرِ الْبَذْرُ فَلَمَّا طَلَعَ الزَّرْعُ ارْتَفَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَاَلْغَى الْاَرْضَ وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْفَدَانِ كُلَّ يَوْمٍ دِرْهَمًا وَاَعْطَى الْعَامِلَ كُلَّ يَوْمٍ اَجْرًا وَجَعَلَ الْغَلَّةَ كُلَّهَا لِصَاحِبِ الْبَذْرِ .قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهٖ مَكْحُوْلاً فَقَالَ مَا يَسُرُّنِىْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَصِيْفٌ . هٰذَا مُرْسَلٌ وَلَايَصِحُّ .وَوَاصِلٌ هٰذَا ضَعِيْفٌ .

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: چندلوگوں نے ایک زرعی زمین میں مشترکہ طور پر کام کرنے کے بارے میں طے کیا' اُن میں سے ایک شخص کی زمین تھی' دوسرے شخص نے زرعت کے آلات فراہم کرنے تھے' تیسرے شخص نے کھیت میں کام کرنا تھا اور چوتھے نے بیج فراہم کرنا تھا' جب وہ پیداوار تیار ہوگئی تو یہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ ﷺ نے زمین کی ملکیت کو بے حیثیت قرار دیا (یعنی اُسے کوئی معاوضہ نہیں ملے گا)' جس شخص نے زراعت کے آلات فراہم کیے تھے' اُسے ایک دن کا ایک درہم معاوضہ ادا کرنے کا حکم دیا' جس شخص نے کھیت میں مزدوری کرنی تھی اُس کے لیے معاوضہ مقرر کیا اور آپ نے بیج فراہم کرنے والے شخص کو تمام پیداوار کا مالک قرار دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ حدیث مکحول کو سنائی تو اُنہوں نے فرمایا: اس حدیث کے عوض میں مجھے وصیف بھی ملتا تو خوشی نہ ہوتی۔

یہ حدیث ''مرسل'' ہے اور مستند نہیں ہے' اس روایت کا راوی واصل' ضعیف ہے۔

3046- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لَا ضَرَرَ وَلَاضِرَارَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (اسلام میں) ضرر اور ضرار نہیں ہے' جو شخص ضرر پہنچانے کی کوشش کرے گا' اللہ تعالیٰ اُسے ضرر میں مبتلا کرے گا اور جو شخص مشقت کا شکار کرنے کی کوشش کرے گا' اللہ تعالیٰ اُسے مشقت میں مبتلا کرے گا۔

3047- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِى الثَّلْجِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنِىْ عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيْسِ .وَاَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيْسِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ وَهْبٍ اَبُوْ وَهْبٍ قَالَ قَالَ لِىَ الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ

۳۰۴۷ اخرجه الترمذي (۱۲۱۶)' و النسائي كما في تحفة الاشراف (۹۸۴۸)' و ابن ماجه رقم (۲۲۵۱)' و ابن الجارود (۱۰۲۸) من طريق عباد بن ليث صاحب الكرابيس به-وعلقه البخاري في صحيحه (۳۱/۵) كتاب البيوع' باب: اذا بين البيعان' و لم يكتما و نصحا- قال الترمذي: (هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث عباد بن ليث' وقد روى عنه هذا الحديث غير واحد من اهل الحديث)- اه-

اَلَا اُقْرِئُكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِي رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ عَبْدًا اَوْ اَمَةً لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعُ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ . وَقَالَ ابْنُ اَبِي الثَّلْجِ فَاَخْرَجَ اِلَيَّ كِتَابًا هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا اَوْ اَمَةً- شَكَّ عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ- لَا دَاءَ لَهُ وَلَا خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ بَيْعُ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ .

☆☆ ابووہب بیان کرتے ہیں: حضرت عداء بن خالد رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ تحریر پڑھ کر سناؤں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے لکھوائی تھی؟ (اس کے الفاظ یہ ہیں:)

''یہ (تحریر اس بارے میں ہے) عداء بن خالد نے اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے غلام (راوی کو شک ہے شاید) کنیز کو خریدا ہے' جس میں کوئی بیماری نہیں ہے' کوئی دھوکا نہیں ہے' کوئی خرابی نہیں ہے' یہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے ساتھ سودا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: پھر انہوں نے میرے سامنے یہ تحریر نکالی:

''یہ (تحریر اس بارے میں ہے) عداء بن خالد نے اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے غلام (راوی کو شک ہے شاید) کنیز کو خریدا ہے' (یہاں عباد نامی راوی کو شک ہے) جس میں کوئی بیماری نہیں ہے' کوئی دھوکا نہیں ہے' کوئی خرابی نہیں ہے' یہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے ساتھ سودا ہے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عداء بن خالد بن ھوذہ عامری، یہ صحابی ہیں یہ اور ان کے والد ایک ساتھ مسلمان ہوئے تھے۔ ان کا انتقال پہلی صدی کے بعد ہوا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۵۶۹)۔

3048- حَدَّثَنَا اَبُو سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَرْقَمَ اَبُو اَرْقَمَ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَارُودِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِذَا دَفَعَ مَالاً مُضَارَبَةً اشْتَرَطَ عَلَى صَاحِبِهِ لَا يَسْلُكُ بِهِ بَحْرًا وَلَا يَنْزِلُ بِهِ وَادِيًا وَلَا يَشْتَرِي بِهِ ذَاتَ كَبِدٍ رَطْبَةٍ فَاِنْ فَعَلَ فَهُوَ ضَامِنٌ فَرَفَعَ شَرْطَهُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَاَجَازَهُ .اَبُو الْجَارُودِ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ جب ایک شخص کو اپنا مال مضاربت کے طور پر دیا تو ساتھ یہ شرط عائد کی' کہ وہ اس مال کو لے کر سمندری سفر نہیں کرے گا' اس کے ساتھ کسی وادی (یعنی بے آب و گیاہ) جگہ پر پڑاؤ نہیں کرے گا' اس کے ذریعہ کسی جاندار کو نہیں خریدے گا اور اگر وہ ایسا کرے گا تو وہ اس کا ضمان (تاوان) ادا کرے گا' پھر انہوں نے یہ شرط نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے درست قرار دیا۔

ابوجارود نامی راوی ''ضعیف'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حبیب بن یسار کندی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تھذیب ت (۱۰۸۷)، ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۱۱۷)۔

3049- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَحْرٍ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْوَصَّافِيُّ حَدَّثَنِيْ عَطِيَّةُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ جَنَازَةً فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَلَمَّا وُضِعَتْ سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَلَيْهِ دَيْنٌ . قَالُوْا نَعَمْ فَعَدَلَ عَنْهَا وَقَالَ صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ . فَلَمَّا رَآهُ عَلِيٌّ يُقَفِّي قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَرِءَ مِنْ دَيْنِهِ وَاَنَا ضَامِنٌ لِمَا عَلَيْهِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ اَخِيْكَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقْضِيْ عَنْ اَخِيْهِ دَيْنَهُ اِلَّا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِعَلِيٍّ هٰذَا خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِعَامَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک نمازِ جنازہ میں شریک ہوا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے جب اُسے رکھا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس کے ذمہ کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے ہٹنے لگے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ ادا کرلو۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس جاتے ہوئے دیکھا تو اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ شخص اپنے قرض سے بری الذمہ ہے' اس کے ذمہ جو ادائیگی ہے میں اُس کا ضامن ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے' آپ نے اُس شخص کی نمازِ جنازہ ادا کی' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطاء کرے! جس طرح تم نے اپنے مسلمان بھائی کی ادائیگی اپنے ذمہ لی ہے' اسی طرح اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہاری ادائیگیاں بھی اپنے ذمہ لے' جو بھی شخص اپنے بھائی کی طرف سے اُس کا قرض ادا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص کی ادائیگیوں کا ذمہ دار ہوگا۔ ایک انصاری شخص کھڑا ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ (حکم) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نہیں!) بلکہ یہ تمام مسلمانوں کیلئے عام ہے۔

3050- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ كُزَالٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَاتِمٍ الطَّوِيْلُ حَدَّثَنَا زَافِرٌ ح وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَحْمَدُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْوَصَّافِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ شَهِدَ النَّبِيُّ

-صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- جَنَازَةً فَلَمَّا وُضِعَتْ قِيلَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَتَنَحَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالَ عَلِيٌّ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَنَا ضَامِنٌ لِّدَيْنِهِ .قَالَ فَكَّ اللّٰهُ عَنْكَ يَا عَلِيُّ رِهَانَكَ كَمَا فَكَكْتَ عَنْ اَخِيكَ الْمُسْلِمِ رِهَانَهُ . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِعَلِيٍّ خَاصَّةً اَمْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً قَالَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں شریک ہوئے' جب اُسے رکھا گیا تو بتایا گیا: اس کے ذمہ قرض ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ہٹے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس کے قرض کا ضامن ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ تمہاری ضرورتوں کو اُسی طرح پورا کرے' جس طرح تم نے اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ حکم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے یا تمام اہلِ ایمان کیلئے عام ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام اہلِ ایمان کیلئے عام ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زافر بن سلیمان ایادی، ابوسلیمان قہستانی، ذکرہ بخاری فی ضعفاء صغیر، وقال: عندہ مراسیل ووہم، وھو یکتب حدیثہ، وقال فی کبیر: عندہ مراسیل۔ وقال نسائی: عندہ حدیث منکر عن مالک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بخاری کبیر (۱۵۰۶/۳)، واسامی ضعفاء (۱۱۴)، وضعفاء ومتروکون للنسائی (۲۱۴)۔

3051- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ فَغَسَّلْنَاهُ وَكَفَّنَّاهُ وَحَنَّطْنَاهُ وَوَضَعْنَاهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- حَيْثُ تُوضَعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ مَقَامِ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ اٰذَنَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَجَاءَ مَعَنَا خُطًى ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنًا . قَالُوْا نَعَمْ دِيْنَارَانِ فَتَخَلَّفَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَّا يُقَالُ لَهُ اَبُوْ قَتَادَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُمَا عَلَيَّ . فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُوْلُ هُمَا عَلَيْكَ وَفِيْ مَالِكَ وَحَقُّ الرَّجُلِ عَلَيْكَ وَالْمَيِّتُ مِنْهُمَا بَرِيْءٌ . فَقَالَ نَعَمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اِذَا لَقِيَ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ فِي الدِّيْنَارَيْنِ حَتّٰى كَانَ اٰخِرَ ذٰلِكَ قَالَ قَدْ قَضَيْتُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .قَالَ الْاٰنَ حِيْنَ بَرَدَتْ عَلَيْهِ جِلْدُهُ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب کا انتقال ہوگیا' ہم نے اُنہیں غسل دیا' کفن دیا' اُنہیں خوشبو لگائی اور اُسے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے قیام کی جگہ کے پاس رکھ دیا' جہاں جنازے رکھے جاتے تھے' پھر ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تاکہ آپ اُس کی نمازِ جنازہ ادا کریں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ چند قدم چل کر آئے' پھر آپ نے فرمایا: شاید تمہارے ساتھی کے ذمہ کچھ قرض تھا' لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! دو دینار تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس مڑنے لگے' ہم

۳۰۵۱- اخرجه البيهقي في الكبرى (۷۵/٦) من طريق زائدة عن عبد الله بن محمد بن عقيل' بنحوه' و اخرجه عبد الرزاق (۱۵۲۵۷) عن معمر عن الزهري عن ابي سلمة عن جابر' بنحوه' و من طريق عبد الرزاق اخرجه ابو داود في البيوع (۳۳٤۳) باب في التشديد في الدين' و النسائي في الجنائز (٦٥/٤-٦٦) باب: الصلاة على من عليه دين' و ابن حبان في الجنائز (۳۰٦٤)-

میں سے ایک صاحب جن کا نام ابوقتادہ تھا' انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! ان دونوں (دیناروں) کی ادائیگی میرے ذمہ ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کی ادائیگی تمہارے ذمہ ہے اور تمہارے مال میں سے ہوگی اور (وصولی کرنے والے) شخص کا حق تمہارے ذمہ ہے' یہ مرحوم ان دونوں سے بری ہے۔ تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کی جب بھی حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی' آپ ﷺ نے اُن سے یہی دریافت کیا: تم نے اُن دو دیناروں کا کیا کیا؟ آخرکار جب حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو بتایا: یارسول اللہ! میں نے اُن دونوں کو ادا کر دیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب اُس شخص کو ٹھنڈک نصیب ہوئی ہے۔

3052 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ السَّوْطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ غَالِبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَا عُبِدَ اللّٰهُ بِشَيْءٍ اَفْضَلَ مِنْ فِقْهٍ فِىْ دِيْنٍ وَّلَفَقِيْهٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ وَّلِكُلِّ شَيْءٍ عِمَادٌ وَّعِمَادُ هٰذَا الدِّيْنِ الْفِقْهُ . فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَاَنْ اَجْلِسَ سَاعَةً فَاَفْقَهَ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ اُحْيِىَ لَيْلَةً اِلَى الْغَدَاةِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی بندگی کے حوالے سے جو بھی کام کیے جاتے ہیں اُن میں سب سے زیادہ فضیلت دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے کو ہے' ایک فقیہہ' شیطان کیلئے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ شدید (پریشانی کا باعث) ہوتا ہے' ہر چیز کا ایک ستون ہے' اس دین کا ستون فقہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک گھڑی بیٹھ کر دین کا علم حاصل کرلوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں رات بھر نوافل ادا کرتا رہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعید بن غالب بغدادی، ابویحییٰ، عطار، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 261ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۹۴۹)۔

3053 - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا جَدِّىْ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ التَّرْجُمَانِ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَلْاَنْبِيَاءُ قَادَةٌ وَّالْفُقَهَاءُ سَادَةٌ وَّمُجَالَسَتُهُمْ زِيَادَةٌ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: انبیاء قائدین ہیں' فقہاء سردار ہیں' ان کی ہم نشینی (علم اور اجر و ثواب میں) اضافہ کا باعث ہوتی ہے۔

۳۰۵۲- اخرجه الطبراني في الاوسط (٦١٦٦) من وجه آخر عن يزيد بن هارون' به- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن صفوان بن سليم الا يزيد بن عياض)- اه-

۳۰۵۳- اخرجه القضاعي في مسند الشهاب رقم (۳۰۷) من طريق اسحاق بن احمد بن بهلول...... به- قال الفتاري في فتح الوهاب (۲۸۷/۱): (عبد العزيز بن الحصين: قال البخاري: ليس بالقوي عندهم- وقال ابن معين وغيره: ضعيف- وقال ابو داود: متروك)- اه-

مسند امام زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت زین العابدین کے صاحبزادے
امام باقر کے بھائی امام جعفر صادق اور امام ابوحنیفہ کے استاد
الامام زید رضی اللہ عنہ
کی نقل کردہ روایات اور بیان کردہ فقہی آراء کا مجموعہ

الموطا امام مالک

احادیث نبویہ آثار صحابہ اقوال تابعین اور آراء امام مالک
تالیف امام دار الهجرة
امام ابو عبد الله مالک بن انس بن مالک مدنی

مسند الامام الشافعي

ترتیب
الامیر ابی سعید سنجر بن عبداللہ الناصری بجاولی
2 جلدیں

سنن دارمی

احادیث و آثار کا مستند اور قدیم مجموعہ
الامام الحافظ ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الفضل بن بہرام الدارمي
15 کتب سے تخریج
2 جلدیں

شبیر برادرز

اللہ رسول محمد

فتوحاتِ جہانگیری

شرح

سُنن دارقطنی

متن

امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ۔ لاہور

فتوحاتِ جہانگیری

شرح

سنن دار قطنی

جزو ہفتم

7-8

متن

امام ابو الحسن علی بن عمر دار قطنی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ و بارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو القادر

جلد چہارم

نام کتاب ______ فیوضاتِ جہانگیری شرح سنن دارقطنی
مترجم ______ ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
پروف ریڈنگ ______ ملک محمد یونس
کمپوزنگ ______ ورڈز میکر
باہتمام ______ ملک شبیر حسین
سن اشاعت ______ جولائی 2014ء
سرورق ______ اے ایف ایس ایڈورٹائزرز
0322-7202212
طباعت ______ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ہدیہ ______ روپے

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر، ۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

شبیر برادرز

ترتیب

كِتَابُ الْحُدُوْدِ وَالدِّيَّاتِ وَغَيْرِهٖ

كِتَابُ النِّكَاحِ

بابُ المَهرِ

سنن دارقطنی جلد چہارم (حصہ ششم)

كِتَابُ الطَّلَاقِ وَالْخُلْعِ وَالْإِيْلَاءِ وَغَيْرِهِ

کتاب الفرائض والسیر

کتاب السیر

بقیۃ الفرائض

کتاب المکاتب

14- كِتَابُ الْحُدُوْدِ وَالدِّيَاتِ وَغَيْرِهِ

حدود اور دیات وغیرہ کے بارے میں روایات

3054- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ مَهْدِيِّ الْحَافِظُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ صَالِحِ الْاَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانِ الْعَوَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ قَتْلُ مُسْلِمٍ اِلَّا فِىْ ثَلَاثِ خِصَالٍ زَانٍ مُحْصَنٍ فَيُرْجَمُ وَرَجُلٍ يَقْتُلُ مُتَعَمِّدًا فَيُقْتَلُ بِهٖ وَرَجُلٍ يَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ فَيُحَارِبُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَيُقْتَلُ اَوْ يُصْلَبُ اَوْ يُنْفٰى مِنَ الْاَرْضِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی مسلمان کو صرف تین صورتوں میں قتل کرنا جائز ہے' شادی شدہ زانی کہ اُسے سنگسار کر دیا جائے گا' وہ شخص جو کسی کو جان بوجھ کر قتل کر دے' تو بدلے میں اُسے بھی قتل کر دیا جائے گا' وہ شخص جو اسلام سے نکل جائے اور اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرے' تو اُسے قتل کر دیا جائے گا' یا مصلوب کر دیا جائے گا' یا جلاوطن کر دیا جائے گا۔

شرح: حد کی لغوی تعریف:

دو چیزوں کے درمیان ''فصل'' (یعنی علیحدگی) کرنے والی چیز کو ''حد'' کہا جاتا ہے۔

علاؤالدین حصکفی کہتے ہیں:

''اصطلاحِ شرع میں حد سے مراد وہ سزا ہے' جس کی مقدار متعین ہو' اور وہ سزا اللہ تعالیٰ کے حق کے طور پر واجب کی گئی ہو (یعنی انسان کو اسے معاف کرنے کا اختیار نہ ہو' اس سزا کا مقصد) لوگوں کو جرائم کے ارتکاب سے باز رکھنا ہو' تعزیر کو حد نہیں کہا جاسکتا کیونکہ اس میں سزا کی مقدار متعین نہیں ہوتی (بلکہ قاضی کی صوابدید پر ہوتی ہے) اور قصاص کو بھی حد نہیں کہا جاسکتا کیونکہ وہ مقتول کے وارث کا حق ہے (اگر وہ وارث چاہے تو معاف کر سکتا ہے' یا اس کا معاوضہ لے سکتا ہے۔ (درمختار' کتاب الحدود)

حدود کے نفاذ کا بنیادی مقصد انسانی معاشرے کو فتنہ وفساد سے بچانا ہے' حدود کے طور پر دی جانے والی سزائیں درج ذیل

۳۰۵۴-اخرجه ابو داود في الحدود (۱۲۴/۴) باب: الحكم فيمن ارتد (۴۳۵۳)' و النسائي في التحريم (المحاربة) (۱۰۲/۷) باب: الصلب' و في القسامة (۳۲/۸) باب: سقوط القود من المسلم للكافر' من طرقه عن ابراهيم بن طهمان به- و سياتي - ان شاء الله- قريباً من وجه آخر موقوفاً' بنحوه مختصراً-

جرائم کے ارتکاب پر دی جاتی ہیں۔

(i) زنا کا ارتکاب کرنا (ii) کسی پر زنا کا جھوٹا الزام لگانا (iii) شراب نوشی (iv) چوری کرنا

3055- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ .قَالَ النَّيْسَابُوْرِيُّ قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهٖ قَالَ لَا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

3056-حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الطَّالْقَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُوْلُ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ ثَبْتًا فِي الْحَدِيْثِ .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے بھی منقول ہے' تاہم اس کے بعض راویوں کے بارے میں کچھ کلام کیا گیا ہے۔

3057- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا ثَلَاثَةَ نَفَرٍ التَّارِكُ لِلْاِسْلَامِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ .

قَالَ الْاَعْمَشُ فَحَدَّثْتُ بِهٖ اِبْرَاهِيْمَ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهٖ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اُس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں' اُس کا خون بہانا صرف تین صورتوں میں جائز ہے' جب وہ اسلام کو ترک کر کے (مسلمانوں کی) جماعت سے الگ ہو جائے'

۳۰۵۵-انظر الحديث السابق-و ابراهيم بن طهمان: قال الحافظ ابن حجر في التقريب (ت ۱۹۱): (ثقة يغرب' تكلم فيه؛ للارجاء' و يقال: رجع عنه)- اه- تقدمت ترجمته- و انظر ترجمته في تهذيب الكمال (۱۰۸/۲) و تهذيب التهذيب (۱۲۸/۱) و تاريخ البخاري (۲۹٤/۱) و الجرح و التعديل (۱۰٦/۲) و تاريخ بغداد (۱۰٦/٦)-

۳۰۵٦-راجع الذي قبله-

۳۰۵۷-اخرجه احمد (۱۸۱/٦) و من طريقه مسلم في القسامة (۱٦۷٦) باب: ما يباح به دم المسلم' و البيهقي في الكبرى (۸/ ۱۹٤-۱۹۵) من طريق احمد عن عبد الرحمن بن مهدي' به-واخرجه النسائي في تحريم الدم (۷/ ۹۰-۹۱) باب: ما يحل به دم المسلم' و ابن حبان (٤٤۰۷) من غير هذا الوجه عن عبد الرحمن بن مهدي' به-واخرجه احمد (۱/ ۳۸۲' ٤۲۸) و مسلم في القسامة (۱٦۷٦) باب: ما يباح به دم المسلم' و ابو داود في الحدود (٤۳۵۲) باب: الحكم فيمن ارتد' و الترمذي في الديات (۱٤۰۲) باب: ما جاء لا يحل دم امرئ مسلم الا باحدى ثلاث' و البيهقي في الكبرى (۸/ ۲۱۳' ۲۸۳- ۲۸٤) و ابن حبان (٤٤۰۸) من طرق عن ابي معاوية: محمد بن خازم عن الاعمش' به-و اخرجه احمد (۱/ ٤٤٤) و الدارمي (۲/ ۲۱۸) و البخاري في الديات (٦۸۷۸) باب: قول الله تعالىٰ: (ان النفس بالنفس......) و مسلم في الموضع السابق' و ابن ماجه في الحدود (۲۵۳٤) باب: لا يحل دم امرئ مسلم الا في ثلاث' و البيهقي (۸/ ۱۹' ۱۹٤' ۲۰۲' ۲۱۳) من طرق عن الاعمش' به-

شادی شدہ زانی اور (قاتل یعنی) جان کے بدلے میں جان۔

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

3058- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِىْ عُثْمَانَ الطَّيَالِسِىُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ.

قَالَ الْاَعْمَشُ فَذَكَرْتُهُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْهِ الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ .

قَالَ وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ الْاَوَّلِ .قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَفْسَدَ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا حَدِيْثُ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَدِيْثُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کسی بھی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں ہے (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

اعمش کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث ابراہیم کو سنائی تو انہوں نے بتایا: اسود نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے سابقہ روایت کی مانند روایت نقل کرتی ہیں۔

عبدالرحمٰن نامی محدث بیان کرتے ہیں: راوی نے ان دونوں روایات کو ایک ساتھ ملا دیا ہے' یعنی مسروق کی حضرت عبداللہ سے نقل کردہ روایت اور ابراہیم کی اسود (کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے) نقل کردہ روایت۔

3059- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِىٍّ الْمَالِكِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ رَجُلٌ قَتَلَ فَيُقْتَلُ بِهٖ وَالثَّيِّبُ الزَّانِىْ وَالْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ .

اَوْ قَالَ الْخَارِجُ مِنَ الْجَمَاعَةِ .

۳۰۵۸- تقدم في النص قبله من طريق ابن مهدي باسناده في حديث ابن مسعود' و حديث عائشة تقدم تخريجه قريباً موصولاً مرفوعاً' و ياتي بعده موقوفاً' و مداره على ابراهيم بن طهمان' وقد اختلف على ابراهيم في اسناده' و الاشبه و فقه من رواية ابراهيم- و للحديث شاهد من حديث عثمان بن عفان مرفوعاً' اخرجه الشافعي (۳۱۸)' و الطيالسي (۷۲)' و احمد (۶۱/۱)' و الدارمي (۲۱۸/۲)' و الترمذي في الديات (۱۹/۴) باب: ما جاء لا يحل دم امرئ مسلم...... (۱۴۰۲)' والنسائي في تحريم الدم (۱۰۳/۷) باب: الحكم في المرتد' و ابن ماجه في الحدود (۸۴۷/۲) باب: لا يحل دم امرئ مسلم الا في ثلاث (۲۵۳۳)' و الحاكم في الحدود (۳۵۰/۴)' و ابن الجارود (۸۳۶)- و صححه الحاكم على شرطهما-

۳۰۵۹- تقدم حديث عائشة مرفوعاً في اول الباب- من طريق عبيد بن عمير' و اخرجه بعده بحديثين من طريق الاسود عن عائشة' ثم اخرجه هنا موقوفاً من طريق ابراهيم بن طهمان- لكن لم يتفرد به ابراهيم على هذا النحو' بل تابعه عليه جرير' فاخرجه عن منصور' نحو ما اخرجه ابراهيم' كما سياتي الحديث التالي-

مَوْقُوْفٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اس اُمت سے تعلق رکھنے والے کسی بھی مسلمان کو ان تین میں سے کسی ایک وجہ سے قتل کیا جا سکتا ہے' ایک وہ شخص جو کسی کو قتل کر دے' تو جواب میں اُسے قتل کر دیا جائے گا' شادی شدہ زانی' (مسلمانوں کی) جماعت سے الگ ہونے والا' (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: مسلمانوں کی) جماعت سے نکلنے والا۔

(یہ حدیث) ''موقوف'' ہے۔

3060 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا يُوسُفُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ .مَوْقُوْفٌ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

(یہ حدیث) ''موقوف'' ہے۔

3061 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ ح وَاَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادٍ الشَّامِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْرَئُوا الْحُدُوْدَ مَا اسْتَطَعْتُمْ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ وَجَدْتُمْ لِلْمُسْلِمِ مَخْرَجًا فَخَلُّوا سَبِيْلَهُ فَاِنَّ الْاِمَامَ لَاَنْ يُّخْطِءَ فِى الْعَفْوِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يُّخْطِءَ فِى الْعُقُوْبَةِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جہاں تک تم سے ہو سکے مسلمانوں سے حدود کو پرے رکھو' اگر تم کسی مسلمان کیلئے کوئی گنجائش پاؤ تو اُسے وہ گنجائش فراہم کرو' کیونکہ حاکم (یا قاضی) کا معاف کرنے میں غلطی کرنا اُس کیلئے' سزا دینے میں غلطی کرنے' سے بہتر ہے۔

3062 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ مُخْتَارٍ التَّمَّارِ عَنْ اَبِىْ مَطَرٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ادْرَئُوا الْحُدُوْدَ .

٣٠٦٠- راجع الذي قبله-

٣٠٦١- اخرجه الترمذي في الحدود (٤/٣٣) باب: ما جاء في درء الحدود (١٤٢٤)' و الحاكم في الحدود (٤/٣٨٤)' و البيهقي في الحدود (٨/٢٣٨) باب: ما جاء في درء الحدود بالشبهات' و الخطيب في التاريخ (٥/٣٣١) من طريق يزيد بن زياد' به-وقال الترمذي: (حديث عائشة لا نعرفه موفوعاً الا من حديث محمد بن ربيعة عن يزيد بن زياد الدمشقي عن الزهري عن عروة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم - و اخرجه وكيع عن يزيد بن زياد' نحوه' و لم يرفعه' و رواية وكيع اصح' و قد روي نحو هذا عن غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم انهم قالوا مثل ذلك' و يزيد بن زياد الدمشقي ضعيف في الحديث- و يزيد بن زياد الكوفي اثبت من هذا و اقدم)-اه-وقال الترمذي في العلل الكبير ص (٢٢٨) ايضاً: سالت محمداً عن هذا الحديث! فقال: يزيد ابن زياد الدمشقي منكر الحديث ذاهب)- اه-و قال البيهقي: (تفرد به يزيد بن زياد الشامي عن الزهري' و فيه ضعف' و اخرجه رشدين بن سعد عن عقيل عن الزهري مرفوعاً' و رشدين ضعيف)- اه-و صححه الحاكم و تعقبه الذهبي' فذكر قول النسائي: و الحديث صوب الترمذي و البيهقي وقفه- و راجع: نصب الراية (٣/٣٠٩)-

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: حدود کو پرے رکھنے (کی کوشش کرو)۔

3063 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ فَرْوَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالُوْا اِذَا اشْتَبَهَ عَلَيْكَ الْحَدُّ فَادْرَاْهُ مَا اسْتَطَعْتَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ (یہ تینوں حضرات) فرماتے ہیں: جب حد (ثابت ہونے کا معاملہ) تمہارے سامنے مشکوک ہو جائے تو جہاں تک تم سے ہو سکے اسے پرے رکھو۔

شرح:

فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے، زنا کا جرم اس وقت ثابت ہوتا ہے جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ ایسی حالت میں صحبت کرے، جب وہ عورت اس کے نکاح میں نہ ہو، اور اس عورت کے ساتھ شبہ نکاح کے حوالے سے تعلق نہ ہو، وہ عورت اس کی کنیز نہ ہو،

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''تم شبہ کی وجہ سے حدود کو پرے کر دو''

تو اس حوالے سے فقہاء کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے، وہ شبہ کیا چیز ہوگی؟ جس کی وجہ سے حد کو ختم کر دیا جائیگا۔

اس اصول سے متعلق بہت سی جزئیات پائی جاتی ہیں جن میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے ان میں سے ایک مسئلہ یہ بھی ہے، جہاد میں حصہ لینے والا کوئی مجاہد، مال غنیمت کا حصہ کسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے، تو بعض فقہاء یہ کہتے ہیں: اس مجاہد پر حد جاری ہوگی اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں: شبہ پیدا ہونے کی وجہ سے اس مجاہد پر حد جاری نہیں ہوگی، کیونکہ اس بات کا امکان پایا جاتا ہے، مال غنیمت کا حصہ ہونے کے طور پر وہ کنیز اس مجاہد کے حصے میں آجاتی۔

اسی اصول سے متعلق ایک جزئی یہ ہے: اگر کوئی شخص اپنے بیٹے یا اپنی بیٹی کی کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو جمہور اس بات کے قائل ہیں۔ ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے یہ فرمایا تھا:

''تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے''۔

۳۰۶۳- اخرجه البيهقي في الحدود (۸/ ۲۳۸) باب: ما جاء في درء الحدود بالشبهات' من طريق الدارقطني به-وقال البيهقي : (في هذا الاسناد ضعف)- اه-قلت: ابو مطر مجهول : كما قال ابو حاتم في (الجرح و التعديل) (۹/ ٤٤٥)- و التمار ضعيف؛ كما قال الزيلعي في نصب الراية (۳/ ۳۰۹)- و له شاهد من حديث ابي هريرة مرفوعاً بنحوه-اخرجه ابو يعلى (٦٦١٨)؛ و ابن ماجه في الحدود (۲/ ۸۵۰) باب: الستر على المومن و دفع الحدود بالشبهات (۲٥٤٥) من طريق ابراهيم بن الفضل المخزومي عن سعيد المقبري عن ابي هريرة- وقال البوصيري في الزوائد (۲/ ۳۰۳): (اسناد ضعيف)- و قال ابن حجر في (تخريج احاديث المختصر) (۱/ ٤٤۳): (غريب) و اعلاه بضعف ابراهيم بن الفضل المخزومي' و نقل البوصيري تضعيفه عن جماعة منهم: الدارقطني-

اس حوالے سے بیٹے غلام اور اس کی کنیز بھی باپ کی ملکیت ہونگے تو یہاں شبہ پایا جاتا ہے، کہ شاید اس کے باپ نے اس کنیز کو اپنی ملکیت سمجھ کر عمل کیا ہو۔

اسی اصول سے متعلق ایک مختلف فیہ جزئی یہ بھی ہے، اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے، تو اس کا کیا حکم ہوگا؟

اس بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، علماء کے اس بارے میں مختلف اقوال ہیں،

امام مالک اور جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں، ایسے شخص پر کامل حد جاری کی جائے گی، بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی، البتہ وہ اس کنیز کی قیمت اپنی بیوی کو ادا کر دے گا، یہ موقف امام احمد بن حنبل اور اسحاق راہویہ کا بھی ہے، اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

جبکہ پہلا قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہے، جسے امام مالک نے اپنی ''موطا'' میں نقل کیا ہے، بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: ایسے شخص کو ایک سو کوڑے لگانا لازم ہوگا خواہ وہ شخص ''محصن'' ''ثیبہ'' ہو۔

3064- حَدَّثَنَا ابْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ اِلَيْهِ رَجُلٌ وَّقَعَ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَلَمْ يَحُدَّهُ .

٣٠٦٣-اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه- كما في نصب الراية (٣٣٣/٣): حدثنا عبد السلام به- و من طريق ابن ابي شيبة اخرجه البيهقي في السنن (٢٣٨/٨) و قال: منقطع- وقال الزيلعي: (و هو معلول با سحاق بن ابي فروة: فانه متروك) - اه-

٣٠٦٤-اخرجه النسائي في النكاح (١٢٥/٦) باب: احلال الفرج- و اخرجه ابو داود في الحدود (١٥٦/٤) باب: الرجل يزني بجارية امراته (٤٤٦١) و ابن ماجه في الحدود (٨٥٣/٢) باب: من وقع على جارية امراته (٢٥٥٢) و البيهقي في الحدود (٢٤٠/٨) باب: ما جاء فيمن اتى جارية امراته' و الشافعي في كتاب حرملة- كما في معرفة السنن و الآثار للبيهقي (٣٣٠/١٢) في الحدود' باب: من اتى جارية امراته (١٦٨٨٤) من طريق الحسن عن سلمة بن المحبق' به-وسال ابن ابي حاتم اباه: (الحسن عن سلمة متصل؟ قال: لا' حدثنا القاسم بن سلام عن ابيه عن الحسن قال: حدثني قبيصة بن حريث عن سلمة بن المحبق عن النبي صلى الله عليه وسلم ' فادخل بينهما: قبيصة بن حريث: فاتصل الاسناد-قلت: الحسن سمع من سلمة- وروى محمد بن مسلم الطائفي عن عمرو بن دينار عن الحسن' سمعت سلمة بن المحبق؟ قال: هذا عندي غلط غير محفوظ)- اه- ينظر: العلل لابن ابي حاتم (٤٤٧/١-٤٤٨) رقم (١٣٤٦)-قلت: وقد اختلف على الحسن في هذا الاسناد' فقيل: عنه عن سلمة' بلا واسطة- و اعله ابو حاتم الرازي: كما سبق-وقيل عنه عن جون بن قتادة عن سلمة: اخرجه احمد (٤٧٦/٣) و البيهقي في الحدود (٢٤٠/٨) باب: ما جاء فيمن اتى جارية امراته' و اعله الامام احمد: كما سياتي: و قيل: عنه عن قبيصة بن حريث عن سلمة-اخرجه عبد الرزاق (١٣٤١٧) و ابو داود في الحدود (١٥٦/٤) باب: في الرجل يزني بجارية امراته (٤٤٦٠) و النسائي في النكاح (١٢٤/٦)- ١٢٥) باب: احلال الفرج' و الطحاوي في المعني (٤٤/٣) باب: الرجل يزني بجارية امراته' و البيهقي في الحدود (٢٤٠/٨) و العقيلي في الضعفاء الكبير (٤٨٤/٣) و ساقه ابو حاتم الرازي- ايضاً- من هذا الوجه: كما سبق-قال البيهقي في المعرفة (٣٣١/١٢): (وقبيصة بن حريث غير معروف : روينا عن ابي داود انه قال: سمعت احمد بن حنبل يقول: الذي اخرجه عن سلمة بن المحبق شيخ لا يعرف' لا يحدث عنه غير الحسن' يعني: قبيصة بن حريث- قال: و سمعت احمد يقول: جون بن قتادة شيخ لم يحدث عنه غير الحسن- و قال البخاري في التاريخ: قبيصة بن حريث سمع سلمة بن المحبق' في حديث نظر- وقال ابن المنذر: لا يثبت خبر سلمة بن المحبق)- اه-وقال الخطابي في (معالم السنن) (٣٣١/٣): (هذا حديث منكر ' و قبيصة بن حريث غير معروف ' و الحجة لا تقوم بمثله' و كان الحسن لا يبالي ان يروي الحديث ممن سمع)- اه-قلت: و في متنه-نظر- ايضاً افصح عنه الخطابي في (المعالم): فراجعه' وراجع (المعرفة) للبيهقي ايضاً-

★★ حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا مقدمہ پیش کیا گیا' جس نے اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ زنا کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پر حد جاری نہیں کی۔

شرح:

فقہاء احناف اس بات کے قائل ہیں: جو شخص اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ زنا کا مرتکب ہوتا ہے، اس پر حد جاری ہوگی البتہ اگر وہ یہ کہتا ہے، میرا یہ گمان تھا کہ یہ (کنیز) میرے لیے حلال ہے تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی، تاہم اگر اس صحبت کے نتیجے میں وہ کنیز حاملہ ہو جاتی ہے تو بچے کا نسب ثابت نہیں ہوگا۔ امام زفر کی رائے اس بارے میں مختلف ہے، وہ یہ کہتے ہیں: دونوں صورتوں میں حد جاری ہوگی۔ امام مالک بھی اسی بات کے قائل ہیں: دونوں صورتوں میں حد جاری ہوگی۔

امام اوزاعی یہ کہتے ہیں: ایسے شخص کو سنگسار نہیں کیا جا سکتا، اسے 100 کوڑے لگائے جائیں گے، امام شافعی فرماتے ہیں: اگر وہ شخص یہ کہے: میں یہ گمان کر رہا تھا، یہ کنیز میرے لیے حلال ہے، تو اسے ''تعزیز'' کے طور پر سزا دی جائے گی۔ اس پر ''حد'' جاری نہیں کی جائے گی۔ لیکن اگر وہ یہ بات کہے: مجھے اس بات کا علم تھا کہ یہ کنز میرے لیے حرام ہے، تو اس پر حد جاری کر دی جائے گی۔

3065 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ التَّرْقُفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِيُّ عَنْ زُفَرَ بْنِ وَثِيمَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ اَوْ تُقَامَ فِيهِ الْحُدُوْدُ اَوْ يُنْشَدَ فِيهِ الشِّعْرُ.

★★ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قصاص لینے' اُس میں حد قائم کرنے' اُس میں شعر سنانے سے منع کیا ہے۔

شرح:

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے، سر عام لوگوں کے سامنے مجرم پر حد جاری کی جائے گی، کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور ان دونوں کو دی جانے والی سزا میں اہل ایمان کا گروہ موجود ہونا چاہیے''

فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے، حد کو جاری کرنے کا ایک بنیادی مقصد دوسرے لوگوں کو عبرت دلانا ہے، اور عبرت اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے، جب لوگ سزا کا مشاہدہ کریں، اسی لیے سر عام حد کو جاری کیا جائے گا، فقہاء شوافع اور فقہاء مالکیہ نے یہ بات بیان کی ہے: زنا کی حد جاری ہونے کے وقت کم از کم چار آدمیوں کا موجود ہونا ضروری ہے، جمہور، احناف، شافع اور حنابلہ

۳۰۶۵- اخرجه ابو داود في الحدود (۴/۱۶۷) باب: في اقامة الحد في المسجد (۴۴۹۰) عن هشام بن عمار' حدثنا صدقة...... به- و من طريقه البيهقي في المعرفة (۱۴/۲۲۴) باب: ادب القاضي (۱۹۷۲۸) من طريق هشام بن عمار' حدثنا صدقة بن خالد' به-و اخرجه المزي في تهذيب الكمال (۹/۳۵۴-۳۵۵) في ترجمة زفر بن و ثيمة' من طريق اسماعيل بن عبد الله' قال: حدثنا هشام بن عمار' به-واخرجه احمد في المسند (۳/۴۳۴) قال حدثنا حجاج' قال: حدثنا الشعيثي عن زفر...... به موقوفاً-و حجاج: هو ابن ارطاة هو ضعيف كما تقدم مراراً- و له طريق اخرى تاتي عند المصنف بعد هذا مباشرة-

اس بات کے قائل ہیں: مسجد میں حد جاری نہیں کی جائے گی، کیونکہ مساجد کے احترام کے پیش نظر یہ بات ضروری ہے، کہ وہاں حد جاری نہ کی جائے، کیونکہ ہوسکتا ہے، جب مجرم پر حد جاری کی جائے تو اس کے جسم سے نجاست نکل جائے اور وہ مسجد کو گندہ کر دے۔

ویسے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی کے بھی عمل سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ مسجد میں حد کو جاری کیا جائے۔

3066- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُهَاجِرِ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ زُفَرَ بْنِ وَثِيمَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَى اَنْ يُّسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ اَوْ تُقَامَ فِيْهِ الْحُدُوْدُ .

★★ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مسجد میں قصاص لیا جائے یا اُس میں حد قائم کی جائے۔

شرح:

امام ابوجعفر طحاوی نے اپنی کتاب ''مختصر اختلاف العلماء'' میں یہ بات تحریر کی ہے:

''مسجد میں حدود جاری کیے جانے کے بارے میں ہمارے اصحاب اور امام شافعی اس بات کے قائل ہیں: مساجد میں حدود کو جاری نہ کیا جائے، امام حسن بن حی بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابو یوسف نے یہ بات بیان کی ہے: ابن ابی لیلیٰ نے (ایک شخص پر) مسجد میں حد جاری کی تھی تو امام ابوحنیفہ نے اسے غلط قرار دیا تھا۔

امام مالک یہ فرماتے ہیں، مسجد میں کسی کو سزا دیتے ہوئے (زیادہ سے زیادہ) پانچ ڈنڈے مارے جاسکتے ہیں، لیکن جہاں تک تکلیف دہ ضرب لگانے کا تعلق ہے، یا حد جاری کرنے کا تعلق ہے، تو وہ مسجد میں جاری نہیں کی جاسکتی۔

امام ابوجعفر طحاوی نے یہ بات بھی بیان کی ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''مساجد میں حدود کو قائم نہ کا جائے، اور اولاد کے بدلے میں باپ کو قتل نہ کا جائے''

3067- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشُّعَيْثِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَكِّيِّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُسْتَقَادُ فِيْهَا .

٣٠٦٦- اخرجه البيهقي في الكبرى (١٠/١٠٣) كتاب آداب القاضي' باب: ما يستحب للقاضي من الا يكون قضاؤه في المسجد من طريق محمد بن ابي بكر المقدمي' حدثني عمر بن علي......به-

★★ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مساجد میں حدود قائم نہ کی جائیں اور اُن میں قصاص نہ لیا جائے۔

3068- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَوِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ اَوْ كِلَاهُمَا عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ فِى بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِمُ الدِّيَةُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ (كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِى الْقَتْلٰى) الْاٰيَةَ (فَمَنْ عُفِىَ لَهُ مِنْ اَخِيْهِ شَىْءٌ) قَالَ فَالْعَفْوُ اَنْ يَّقْبَلَ فِى الْعَمْدِ الدِّيَةَ وَ (اتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ) يَتَّبِعُ الطَّالِبُ بِمَعْرُوْفٍ وَّيُؤَدِّىْ اِلَيْهِ الْمَطْلُوْبُ بِاِحْسَانٍ (ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ) مِمَّا كُتِبَ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ.

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا بِهِ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا' اُن میں دیت کا حکم نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت سے یہ فرمایا (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''مقتولین کے بارے میں تم پر قصاص لازم کیا گیا ہے''۔

''تو جس شخص کو اُس کے بھائی کی طرف سے معافی مل جائے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ معافی یوں ہوگی کہ دوسرا فریق قتلِ عمد میں دیت قبول کرنے میں راضی ہو جائے۔

''بھلائی کی پیروی کرنا''۔

یعنی طلبگار شخص بھلائی کی پیروی کرے اور مطلوب شخص احسان کے ساتھ اُسے ادائیگی کرے۔

''یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے (ملنے والی) تخفیف اور رحمت ہے''۔

۳۰۶۷- اخرجه احمد في مسنده (۴۳۴/۲) قال: حدثنا وكيع ...... وآخره' و علقه المزي في التحفة (۷۴/۳) (۳۴۲۵) عن وكيع' به- و له شاهد من حديث ابن عباس' مرفوعاً بنحوه- اخرجه الترمذي في الديات (۱۹/۴) باب: الرجل يقتل ابنه هل يقاد منه ام لا؟ (۱۴۰۱) و ابن ماجه في الديات (۸۸۸/۲) باب لا يقتل الوالد بولده (۲۶۶۱) و ابو نعيم في الحلية (۱۸/۴) و البيهقي في الكبرى (۳۹/۸) من طريق اسماعيل بن مسلم المكي عن عمرو بن دينار عن طاوس عن ابن عباس- و اعله الترمذي وابو نعيم' و كذلك ابن حجر في (التلخيص) باسماعيل بن مسلم المكي' و هو ضعيف- قال الزيلعي في نصب الراية (۳۴۰/۴): (واعلوه ابن القطان باسماعيل بن مسلم' وقال: انه ضعيف- انتهى- قلت: تابعه قتادة' و سعيد بن بشير' و عبيد الله بن الحسن- فحديث قتادة: اخرجه البزار في مسنده عنه عن عمرو بن دينار' به- و حديث سعيد بن بشير : اخرجه الحاكم في المستدرك (۳۶۹/۴) عنه عن عمرو به' و سكت عنه- وحديث العنبري- عبيد الله بن الحسن-: اخرجه البيهقي (۳۹/۸) عن عمرو' به)- اه-

۳۰۶۸- اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۸۵/۱۰-۸۶) رقم (۱۸۴۵۰) و من طريقه اخرجه المصنف هنا- واما رواية عبد الرزاق عن ابن عيينة' فهي عند عبد الرزاق في مصنفه (۸۶/۱۰) رقم (۱۸۴۵۱) و اخرجه البخاري في صحيحه (۲۰/۹) كتاب التفسير' باب (يايها الذي امنوا كتب عليكم القصاص......) الآية' الحديث (۴۴۹۸) و في (۱۸۹/۱۴) رقم (۶۸۸۱) و النسائي في تفسيره رقم (۳۴) و ابن حبان في صحيحه (۶۰۱/۷) رقم (۵۹۷۸) والبيهقي في السنن (۵۱/۸-۵۲) كلهم من طريق سفيان بن عيينة' به-وذكره السيوطي في الدر المنثور (۳۱۷/۱) وزاد نسبته الى سعيد بن منصور' و ابن ابي شيبة' و ابن جرير و ابن المنذر' و ابن ابي حاتم' و النحاس في (ناسخه)-

اھ-

یہی روایت مجاہد کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

3069- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قُرَيْنٍ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ الْاٰبِقِ اِذَا سَرَقَ قَطْعٌ وَّلَا عَلَى الذِّمِّيِّ . لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ فَهْدٍ وَّالصَّوَابُ مَوْقُوْفٌ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی مفرور غلام چوری کر لے تو اُس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' اور ذمّی کا بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر صرف فہد نامی راوی نے نقل کیا ہے' درست یہ ہے کہ یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

3070- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَمَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى عَلٰى عَبْدٍ اٰبِقٍ يَسْرِقُ قَطْعًا.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل تھے کہ اگر مفرور غلام چوری کر لے تو اُس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

3071- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ زَاجٌ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَاضِيْ خُوَارِزْمَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى عَلَى الْعَبْدِ حَدًّا وَّلَا عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ حَدًّا.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل ہیں کہ غلام پر حد جاری نہیں ہوگی' یہودی یا عیسائی سرزمین پر رہنے والے پر بھی حد جاری نہیں ہوگی۔

3072- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيْرِيُّ مِنْ كِتَابِهٖ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ وَلَا عَلٰى اَهْلِ الْكِتَابِ حُدُوْدٌ . الَّذِيْ قَبْلَهٗ مَوْقُوْفٌ اَصَحُّ مِنْ هٰذَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: غلام پر اور اہلِ کتاب پر حد جاری نہیں ہوگی۔

اس سے پہلے جو روایت ''موقوف'' حدیث کے طور پر منقول ہے وہ اس سے زیادہ مستند ہے' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

۳۰۶۹-اخرجه الحاكم في الحدود (۳۸۲/٤) من طريق فهد بن سليمان به' و قال: (حديث صحيح الاسناد على شرط الشيخين' و قد تفرد بسنده موسى بن داود' و هو احد الثقات' و لم يخرجاه)- اه-

۳۰۷۰-اخرجه عبد الرزاق (۲٤۲/۱۰) رقم (۱۷۹۸۷)-

۳۰۷۱-راجع الذي قبله-

۳۰۷۲-راجع الذي قبله-

3073- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمِصِّيصِيُّ بِكَفْرِ بَيَا حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ . سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قصاص صرف تلوار کے ذریعہ لیا جاسکتا ہے۔

اس کا راوی سلیمان بن ارقم "متروک" ہے۔

3074- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُنَيْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ هِلَالٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَوَدَ اِلَّا بِحَدِيْدَةٍ وَلَا قَوَدَ فِى النَّفْسِ وَغَيْرِهَا اِلَّا بِحَدِيْدَةٍ . مُعَلَّى بْنُ هِلَالٍ مَتْرُوْكٌ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قصاص صرف لوہے (کے ہتھیار) کے ذریعہ لیا جاسکتا ہے جان یا اس کے علاوہ (کسی عضو) کا قصاص صرف لوہے (کے ہتھیار) کے ذریعہ لیا جاسکتا ہے۔

3075- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَسَدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ الْقَاضِىْ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ اَبِىْ مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قصاص صرف تلوار کے ذریعہ لیا جاسکتا ہے۔

۳۰۷۳-اخرجه البيهقي في الجنايات (۸/ ٦۳) باب: لا قود الا بحدية، و ابن الجوزي في (العلل المتناهية) (۲/ ۷۹۲) من طريق سليمان بن ارقم، به- و قال ابن الجوزي: (هذا حديث لا يصح، و سليمان بن ارقم: قال احمد بن حنبل: ليس بشيء، لا يروى عنه الحديث- وقال يحيى: لا يساوي فلساً- و قال النسائي و ابو داود و الدارقطني: متروك)- اه- و ذكره ابن عدي في ترجمة سليمان بن ارقم (٤/ ۲۳۲) من طريق بقية، حدثني سليمان، به-وساقه في ترجمة المسيب بن واضح (۸/ ۱۲۵) من طريق عن بقية عن ورقاء عن الزهري، به، بلفظ: (لا قود الا بالسلاح) وقال: (هكذا اخرجه المسيب فقال: بقية عن ورقاء عن الزهري، وورقاء عن الزهري ليس بالمستوي، و لم يلق الزهري، و انما يروى بقية هذا الحديث عن سليمان بن ارقم عن الزهري)- اه-

۳۰۷٤-قال البيهقي في الكبرى (۸/ ٦۳): (وهذا الحديث لم يثبت له اسناد: معلى بن هلال الطحان: متروك......)- اه- قلت: و عاصم بن ضمرة في رعايته كلام ايضا-

۳۰۷۵-علقه البيهقي في الكبرى (۸/ ٦۳) فقال: (واخرجه غيره -يعني: ابن مصفى- عن بقية، فقال: عن سعيد بن المسيب)- اه-

۳۰۷٦-اخرجه الطبراني في الكبير (۱۰/ ۱۰۹) رقم (۱۰۰٤٤): حدثنا الحسين بن السميدع الانطاكي، ثنا موسى بن ايوب النصيبي، ثنا بقية بن الوليد، به-و علقه البيهقي في الكبرى (۸/ ٦۳) فقال: (وهذا الحديث لم يثبت له اسناد)- اه- و قال الهيثمي في مجمع الزوائد (٦/ ۲۹٤) في حديث ابن مسعود: (اخرجه الطبراني، و فيه ابو معاذ بن ارقم، و هو متروك)- اه- و كذا ضعفه ابن حجر في التلخيص (٤/ ۳۸-۳۹) و نقل عن عبد الحق قوله: (طرقه كلها ضعيفة)- اه-

3076 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّغْدِيُّ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ اَبِىْ مُعَاذٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ اَبِى الْمُخَارِقِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَوَدَ اِلَّا بِسِلَاحٍ.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ عَنْ اَبِىْ مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ .اَبُوْ مُعَاذٍ سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ وَهُوَ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قصاص صرف اسلحہ کے ذریعہ لیا جاسکتا ہے۔

یہی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

ابومعاذ سلیمان بن ارقم نامی راوی ''متروک'' ہے۔

3077 - حَدَّثَنَا الْقَاضِىْ اَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوْسٍ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا طَعَنَ رَجُلًا بِقَرْنٍ فِىْ رُكْبَتِهٖ فَجَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقِدْنِىْ .قَالَ حَتّٰى تَبْرَاَ .ثُمَّ جَاءَ اِلَيْهِ فَقَالَ اَقِدْنِىْ فَاَقَادَهٗ ثُمَّ جَاءَ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَرَجْتُ قَالَ قَدْ نَهَيْتُكَ فَعَصَيْتَنِىْ فَاَبْعَدَكَ اللّٰهُ وَبَطَلَ عَرَجُكَ .ثُمَّ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْتَصَّ مِنْ جُرْحٍ حَتّٰى يَبْرَاَ صَاحِبُهٗ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کے گھٹنے میں تیر مارا' وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے قصاص دلوائیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے تم ٹھیک ہو جاؤ' پھر (ٹھیک ہونے کے بعد) وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: آپ مجھے قصاص دلوائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے قصاص دلوا دیا۔ پھر وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں لنگڑا ہو گیا ہوں (تو آپ دوسرے فریق کو بھی زیادہ سزا دلوائیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں منع کیا تھا تم نے میری بات نہیں مانی' اللہ تعالیٰ تمہیں دور کرے' تمہارا لنگڑا ہونا ضائع گیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اُس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ زخمی کے ٹھیک ہونے سے پہلے اُس کا قصاص لیا جائے۔

۳۰۷۷- اخرجه البيهقي في السنن (۶۷/۸) كتاب الجنايات' باب ما جاء في الاستثناء بالقصاص من الجرح والقطع من طريق الدارقطني' به-و اخرجه احمد في مسنده (۲۱۷/۲) من طريق محمد بن اسحاق' قال: و ذكره عمرو بن شعيب عن ابيه...... فذكره- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۲۹۹/۶): (رجاله ثقات)- اه-قلت: في اسناده محمد بن اسحاق' و هو و ان كان صدوقاً الا انه يدلس' و لم يصرح هنا بالسماع من عمرو بن شعيب- و اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۴۵۴/۹) رقم (۱۷۹۹۱) عن ابن جريج عن عمرو بن شعيب' قال: قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في رجل طعن آخر بقرن في رجله...... الحديث-

3078- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُمَوِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَّعُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ وَيَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلاً جُرِحَ فَأَرَادَ أَنْ يَّسْتَقِيدَ فَنَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّسْتَقَادَ مِنَ الْجَارِحِ حَتّٰى يَبْرَأَ الْمَجْرُوحُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص زخمی ہو گیا' اُس نے قصاص لینے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زخمی کرنے والے سے قصاص لینے' سے اُس وقت تک منع کر دیا' جب تک زخمی شخص ٹھیک نہ ہو جائے۔

3079- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ نَجِيحٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بِهٰذَا وَقَالَ أَنْ يُّمْتَثَلَ مِنَ الْجَارِحِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اُس میں کچھ لفظی اختلاف ہے۔

3080- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسِ بْنِ كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَّعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلاً طَعَنَ رَجُلاً بِقَرْنٍ فِي رُكْبَتِهِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَقِيدُ فَقِيلَ لَهُ حَتّٰى تَبْرَأَ. فَأَبَى وَعَجَّلَ فَاسْتَقَادَ قَالَ فَعَنِتَتْ رِجْلُهُ وَبَرِئَتْ رِجْلُ الْمُسْتَقَادِ مِنْهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ لَيْسَ لَكَ شَيْءٌ إِنَّكَ أَبَيْتَ. قَالَ أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَبْدُوسٍ مَا جَاءَ بِهٰذَا إِلَّا أَبُو بَكْرٍ وَّعُثْمَانُ. قَالَ الشَّيْخُ أَخْطَأَ فِيهِ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ. وَخَالَفَهُمَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّغَيْرُهُ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرٍو مُرْسَلاً. كَذٰلِكَ قَالَ أَصْحَابُ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْهُ وَهُوَ الْمَحْفُوظُ مُرْسَلاً.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کے گھٹنے میں تیر مارا' وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ قصاص (لینے کا مقدمہ) پیش کرے' تو اُس سے کہا گیا: تم پہلے ٹھیک ہو جاؤ' اُس نے یہ بات نہیں مانی اور جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قصاص لے لیا۔ تو اُس کی ٹانگ ٹھیک نہیں ہوئی' لیکن جس شخص سے قصاص لیا گیا تھا اُس کی ٹانگ ٹھیک ہوگئی۔ (قصاص لینے والا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: تمہیں کچھ نہیں ملے گا تم نے نافرمانی کی تھی۔

شیخ ابواحمد بن عبدوس نامی راوی فرماتے ہیں: یہ روایت صرف ابوبکر اور عثمان (یہ دونوں ابوشیبہ کے صاحبزادے ہیں) نے نقل کی ہے۔ شیخ فرماتے ہیں: ابوشیبہ کے دونوں صاحبزادوں نے اسے نقل کرنے میں غلطی کی ہے۔

امام احمد بن حنبل اور دوسرے محدثین نے' ابن علیہ کے حوالے سے' ایوب کے حوالے سے' عمرو (بن دینار) سے اس

۳۰۷۸-اخرجه البيهقي في الكبرى (۸/ ٦٦) و المعرفة (۱۲/ ۸٤) و قال في المعرفة (۱۵۹٦۲): (قد روي من اوجه كلها ضعيفة عن ابي الزبير عن جابر......)- اه- وصوب البيهقي ارساله' و كذلك الدارقطني؛ كما سياتي هنا-

۳۰۷۹-راجع الذي قبله-

۳۰۸۰-اخرجه ابن ابي شيبة (۵/ ٤۳۸) رقم (۲۷۷۸٤): حدثنا ابن علية...... به- واخرجه البيهقي في السنن (۸/ ٦٦) كتاب الجنايات' باب ما جاء في الاستثناء بالقصاص من الجرح و القطع من طريق ابني ابي شيبة:- ابي بكر' و عثمان' به-

روایت کو "مرسل" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔
عمرو بن دینار کے شاگردوں نے اسے اُن کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے اور اس روایت کا "مرسل" ہونا محفوظ ہے۔

3081- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ محمد بن طلحہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3082- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَجُلاً طَعَنَ رَجُلاً بِقَرْنٍ فِى رِجْلِهِ فَجَآءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقِدْنِى .فَقَالَ حَتّٰى تَبْرَاَ . قَالَ اَقِدْنِى .قَالَ حَتّٰى تَبْرَاَ . قَالَ اَقِدْنِى .فَاَقَادَهُ ثُمَّ عَرَجَ فَجَآءَ الْمُسْتَقِيدُ فَقَالَ حَقِّى . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَقَّ لَكَ .

☆☆ محمد بن طلحہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے کی ٹانگ میں تیر مارا' تو دوسرا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے قصاص دلوائیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے تم ٹھیک ہو جاؤ' اُس نے عرض کی: آپ مجھے قصاص دلوائیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پہلے ٹھیک ہو جاؤ' اُس نے عرض کی: آپ مجھے قصاص دلوائیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے قصاص دلوا دیا۔ پھر وہ (قصاص لینے والا شخص) ٹھیک نہ ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میرا حق (مجھے دلوائیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔

3083- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ مِثْلَهُ.

وَعَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْعَدَكَ اللّٰهُ اَنْتَ عَجَّلْتَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ محمد بن طلحہ سے منقول ہے۔

۳۰۸۱-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۷۹۸۷) و من طريقه اخرجه الدارقطني هنا' و البيهقي في السنن (۸/ ۶۶) في الجنايات' باب: ما جاء في الاستثناء بالقصاص من الجرح و القطع' و هو مرسل صحيح - (محمد بن طلحة): هو ابن طلحة بن ركانة المطلبي' ثقة من السادسة' مات في اول خلافة هشام بالمدينة؛ كما قال الحافظ في التقريب (ت۶۰۲۱) و الطبقة السادسة ليس لا حد منهم رواية عن احد من الصحابة؛ كما هو اصطلاح الحافظ ابن حجر في التقريب-

۳۰۸۲-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۹/ ۴۵۲) رقم (۱۷۹۸۶) و من طريقه اخرجه الدارقطني هنا' و هو مرسل ايضًا-

۳۰۸۳-طريق محمد بن طلحة تقدم في السابق و الذي قبله- ورواية معمر عن ايوب عن عمرو بن شعيب اخرجها عبد الرزاق في المصنف (۹/ ۴۵۳) رقم (۱۷۹۸۸) و من طريقه الدارقطني هنا' و البيهقي في السنن (۸/ ۶۶)-

عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں دور رکھے تم نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا تھا۔

3084- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُّقْتَصَّ مِنْ جُرْحٍ حَتّٰى يَنْتَهِيَ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ زخمی شخص کے ٹھیک ہونے سے پہلے زخم کا قصاص لیا جائے۔

3085- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَانِءُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَاْنٰى بِالْجِرَاحَاتِ سَنَةً . يَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ ضَعِيْفٌ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زخم کا قصاص لینے کے لیے ایک سال تک انتظار کیا جائے۔

یزید بن عیاض نامی راوی ''ضعیف اور متروک'' ہے۔

3086- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ نُعْمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ نَبِيُّ التَّوْبَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَذَفَ عَبْدَهٗ بِحَدٍّ اُقِيْمَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جو شخص اپنے غلام پر زنا کا جھوٹا الزام لگائے' اُس شخص پر قیامت کے دن حد قائم کی جائے گی' البتہ اگر وہ غلام واقعی ایسا ہو (تو حکم مختلف ہوگا)۔

3087- حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ بِهٰذَا . اَخْرَجَهُ

۳۰۸۴-تقدم تخریجه قبل ستة احادیث۔

۳۰۸۵-اخرجه البیهقی فی سننه (۸/ ٦۷) کتاب الجنایات' باب ما جاء فی الجرح و القطع من طریق ابن لهیعة' ثنا ابو الزبیر' به-قال البیهقی: اخرجه جماعة من الضعفاء عن ابی الزبیر من وجهین آخرین عن جابر و لم یصح شیء من ذلك)- اه -والحدیث ضعفه الغسانی فی (تخریج الاحادیث الضعاف من سنن الدارقطنی)-۹ ۔

۳۰۸٦-اخرجه احمد (۲/ ٤۳۱): ثنا یحیی بن سعید' به- و راجع الذی بعده-

۳۰۸۷-اخرجه البخاری فی الحدود (۱۲/ ۱۹۲) باب: قذف العبید (٦۸۵۸): حدثنا مسدد' به- و اخرجه محمد بن خلاد و علی بن المدینی' کلاهما عن یحیی بن سعید' به- اخرجه الاسماعیلی -کما فی الفتح (۱۲/ ۱۹۲)- من طریقهم- و اخرجه مسلم فی الایمان (۳/ ۱۲۸۲) باب: التغلیظ علی من قذف مملوکه بالزنی (۱٦٦۰) من طریق عبد الله بن نمیر' و وکیع' و اسحاق بن یوسف الازرق' و ابو داود فی الادب (٤/ ۳٤٤) باب: فی حق المملوك (۵۱٦۵) من طریق عیسی بن یونس' و الترمذی فی البر و الصلة (٤/ ۲۹۵) باب: النهی عن ضرب الخدم و شتمهم (۱۹٤۷)' و النسائی فی الرجم من الکبری -کما فی التحفة (۱۰/ ۱۵٤)- من طریق ابن المبارك' کلهم عن فضیل بن غزوان' به-وقال الترمذی: (هذا حدیث حسن صحیح - و ابن ابی نعم: هو عبد الرحمن بن ابی نعم البجلی' یکنی: ابا الحکم)- اه-

الْبُخَارِيُّ عَنْ مُسَدَّدٍ عَنْ يَحْيٰى وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ حُفَّاظٌ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے امام بخاری نے اسے اپنی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے اس کے تمام راوی ثقہ اور حافظ ہیں۔

3088- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى الثَّلْجِ حَدَّثَنَا جَدِّىْ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نُعْمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ نَبِىَّ التَّوْبَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَذَفَ عَبْدَهُ بِزِنًا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ اُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اپنے غلام پر زنا کا (جھوٹا) الزام لگائے اور پھر اُس سے توبہ نہ کرے تو اُس شخص پر قیامت کے دن حد قائم کی جائے گی۔

شرح:

قذف کا لغوی معنیٰ پتھر پھینکنا ہے۔اس کے بعد ناپسندیدہ امور کے لے یہ لفظ استعمال ہونے لگا کیونکہ ناپسندیدہ چیز اور پتھر دونوں کو پھینک دیا جاتا ہے

کیونکہ ان کی وجہ سے اذیت لاحق ہوتی ہے۔

شریعت کی اصطلاح میں کسی شخص کا کسی دوسرے شخص کو زنا کی طرف منسوب کرنا قذف کہلاتا ہے اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر زناء کا جھوٹا الزام لگا دے اور پھر دوسرے شخص پر وہ الزام ثابت نہ ہو سکے تو جھوٹا الزام لگانے والے پر حد قذف جاری کی جاتی ہے۔

احناف نے حد قذف کے لازم ہونے کے چھ قسم کی شرائط بیان کی ہیں جن میں سے بعض شرائط کا تعلق اس شخص کے ساتھ ہے جو زناء کا الزام لگاتا ہے بعض شرائط کا تعلق اس شخص کے ساتھ ہے جس پر زناء کا الزام عائد کیا گیا ہے بعض شرائط کا تعلق دونوں کے ساتھ ہے۔

جو شخص زناء کا الزام لگاتا ہے اس کے لیے چھ چیزیں شرط ہیں جن پر اتفاق پایا جاتا ہے۔اسے عاقل ہونا چاہیے (یعنی پاگل شخص کے کلام کا اعتبار نہیں کیا جائے گا) دوسری شرط یہ ہے کہ اسے بالغ ہونا چاہیے اس لیے اگر کوئی بچہ کسی پر زناء کا الزام لگا دیتا ہے تو اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔تیسری شرط یہ ہے کہ جس شخص نے زناء کا الزام لگایا ہو اس کا الزام چار گواہوں کے ذریعے ثابت ہو سکے اگر چار گواہ پیش کر دیتا ہے تو اس پر حد قذف نافذ نہیں ہو گی۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ زناء کا الزام لگانے والا شخص شریعت کے احکام سے واقف ہو اگر کوئی حربی شخص ایسا کرتا ہے یا جسے

۳۰۸۸-قال المزي في (التحفة) (۱۰/ ۱۵٤): (وكذلك اخرجه عمار بن رزيق و يحيى بن سعيد و مروان بن معاوية و غير واحد، عن فضيل بن غزوان- و اخرجه معاوية بن هشام، عن سفيان الثوري، عن فضيل بن غزوان، عن ابن ابي نعم، عن ابن عمر...... ووهم في ذلك)- اه-

قذف کی حرمت کا علم نہیں ہوتا تو اس کا حکم مختلف ہوگا۔

پانچویں شرط یہ ہے کہ کسی شخص نے اپنے اختیار کے ساتھ کسی پر زناء کا الزام لگایا ہو اس لیے اگر کسی شخص کو مجبور کیا گیا ہو تو پھر اس پر حد قذف جاری نہیں ہوگی۔

چھٹی شرط یہ بیان کی گئی ہے کہ جس شخص پر زناء کا الزام لگایا گیا ہے اس نے الزام لگانے والے کو تہمت لگانے کی اجازت نہ دی ہو۔ جس شخص پر زناء کا الزام لگایا ہے اس میں دو چیزیں شرط ہیں ایک یہ کہ وہ محصن ہو اور محصن ہونے کے لیے پانچ چیزیں شرط ہیں عاقل ہونا، بالغ ہونا، آزاد ہونا، مسلمان اور زناء سے پاک ہونا، اس اعتبار سے بچے، پاگل، غلام، کافر کی وجہ سے حد قذف جاری نہیں ہوگی۔

دوسری شرط یہ ہے کہ جس شخص پر زناء کا الزام لگایا ہے

وہ متعین ہونا چاہیے اگر وہ مجہول ہوتا ہے تو پھر حد قذف عائد نہیں ہوگی جیسے زناء کا الزام لگانے والا شخص کچھ لوگوں کو مخاطب کر کے یہ کہتا ہے: تمہارے درمیان ایک شخص زانی ہے تو اس صورت میں حد قذف جاری نہیں ہوسکتی۔

3089- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْبَزَّازُ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ يُوْسُفَ الْقَزْوِينِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سَابِقٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ نُعْمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَذَفَ عَبْدَهُ وَهُوَ بَرِىْءٌ مِمَّا يَقُوْلُ جُلِدَ الْحَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے غلام پر زنا کا (جھوٹا) الزام لگائے اور وہ غلام اُس سے بَری ہو جو اُس شخص نے (الزام) لگایا' تو اُس شخص کو قیامت کے دن حد کے طور پر کوڑے لگائے جائیں گے۔

3090- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَوَدَ فِىْ شَلَلٍ وَّلَا عَرَجٍ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''شلل'' اور ''عرج'' میں قصاص نہیں ہوگا۔

3091- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِىٍّ الْيَقْطِينِىُّ حَدَّثَنَا رَجُلٌ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ الْفَاخُوْرِىُّ

۳۰۸۹-راجع الحديثين السابقين-

۳۰۹۰-لم اقف عليه عند غير الدارقطني- و في اسناده بقية بن الوليد و هو ثقة لكنه يدلس و يسوي الاسانيد كما تقدم مرارًا- و ابن جريج ايضاً مع امانته و حفظه فهو مدلس' وقد عنعن-

۳۰۹۱-اخرجه النسائي في القسامة (۸/ ٤٤) باب: عقل المراة' من طريق اسماعيل بن عياش' به- وقال البيهقي في الكبرى (۸/ ۹٦): (اسناده ضعيف' اسماعيل بن عياش شامي' و ابن جريج مكي' و رواية ابن عياش عن غير اهل بلده ضعيفة)- اه-

حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَقْلُ الْمَرْاَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتّٰى تَبْلُغَ الثُّلُثَ مِنْ دِيَتِهَا ۔

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عورت کی دیت مرد کی دیت کے برابر ہوگی جب تک وہ عورت کی دیت کے ایک تہائی تک نہ پہنچ جائے۔

3092- حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّوْرِيُّ وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوْحٍ الْجُنْدَيْسَابُوْرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ الْاِسْكَافِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ الصَّائِغُ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَامِعٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي ۔ فَقَالَ وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَيْهِ ۔ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَيْهِ ۔ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ مِمَّا اُطَهِّرُكَ ۔ قَالَ مِنَ الزِّنَا ۔ فَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِهِ جُنُوْنٌ ۔ فَاُخْبِرَ اَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُوْنٍ فَقَالَ اَشَرِبَ خَمْرًا ۔ فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهُ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيْحَ خَمْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَثَيِّبٌ اَنْتَ ۔ قَالَ نَعَمْ ۔ فَاَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَكَانَ النَّاسُ فِيْهِ فِرْقَتَيْنِ تَقُوْلُ فِرْقَةٌ لَقَدْ هَلَكَ مَاعِزٌ عَلٰى اَسْوَاِ عَمَلِهِ لَقَدْ اَحَاطَتْ بِهِ خَطِيْئَتُهُ وَقَائِلٌ يَقُوْلُ اَتَوْبَةٌ اَفْضَلُ مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ اَنْ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ فَقَالَ اقْتُلْنِي بِالْحِجَارَةِ ۔ قَالَ فَلَبِثُوْا عَلٰى ذٰلِكَ يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ جُلُوْسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ ۔ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ اُمَّةٍ لَوَسِعَتْهَا ۔ قَالَ ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِّنَ الْاَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي ۔ قَالَ وَيْحَكِ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِي اِلَيْهِ ۔ فَقَالَتْ تُرِيْدُ اَنْ تَرْدُدَنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ ۔ قَالَ وَمَا ذَاكِ ۔ قَالَتْ اِنَّهَا حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا ۔ فَقَالَ اَثَيِّبٌ اَنْتِ ۔ قَالَتْ نَعَمْ ۔ قَالَ اِذًا لَا نَرْجُمُكِ حَتّٰى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكِ ۔ قَالَ

۳۰۹۲-اخرجه مسلم في الحدود (۱۳۲۱/۳) باب: من اعترف على نفسه بالزنى رقم (۱۶۹۵/۲۲) و ابو داود في الحدود (۱۴۷/۴) باب: رجم ماعز بن مالك (۴۴۳۳) و النسائي في الكبرى (۲۷۶/۴) في الرجم' باب: كيف الاعتراف بالزنى ؟ (۷۱۶۳) من طريق يحيى بن يعلى' به-وقال النسائي: (هذا صالح الاسناد)-و اخرجه أحمد (۳۴۷/۵-۳۴۸) من طريق بشير بن المهاجر' حدثني عبد الله بن بريدة عن ابيه-و اخرجه ابو داود في الحدود (۱۴۸/۴) باب: رجم ماعز بن مالك (۴۴۳۴) من وجه آخر عن بشير بن المهاجر مختصرًا- وللحديث شواهد في رجم ماعز بن مالك' منها: حديث ابن عباس : عند البخاري في الحدود (۱۳۸/۱۲) باب: وهل يقول الامام للمقر: لعلك لمست او غمزت؟ (۶۸۲۴) و مسلم (۱۳۲۰/۳) في الحدود' باب: من اعترف على نفسه بالزنى (۱۶۹۳/۱۹) و ابي داود في الحدود (۵۷۸/۴-۵۸۰) باب: رجم ماعز بن مالك (۴۴۲۱' ۴۴۲۵' ۴۴۲۷) و النسائي في الرجم من الكبرى (۲۷۸/۴-۲۷۹) باب: مسألة المعترف بالزنى عن كيفيته (۷۱۶۹-۷۱۷۳) و الترمذي في الحدود (۳۵/۴) باب: التلقين في الحد (۱۴۲۷)-و سياتي هذا الحديث مع غيره من شواهد حديث بريدة قريباً- ان شاء الله- عند المصنف في الحدود-

فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ حَتّٰى وَضَعَتْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ .فَقَالَ اِذًا لَا نَرْجُمَهَا وَنَدَعَ وَلَدَهَا صَغِيْرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ . فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اِلَيَّ رَضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ .فَرَجَمَهَا .هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ كُرَيْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ غَيْلَانَ.

☆☆ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ماعز بن مالک' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تم واپس جاؤ' اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو' اُس کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ واپس گئے اور تھوڑی دور جا کر پھر واپس آ گئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تم واپس جاؤ' اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور اُس کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ واپس گئے اور تھوڑی دور جا کر پھر واپس آ گئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اُسی کی مانند فرمایا' یہاں تک کہ چوتھی مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے دریافت کیا: میں کس چیز سے تمہیں پاک کروں؟ اُنہوں نے عرض کی: زنا سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اسے جنون لاحق ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا: یہ مجنون نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس نے شراب پی رکھی ہے؟ تو ایک شخص اُٹھا' اُس نے انہیں سونگھا تو اُسے شراب کی بو محسوس نہیں ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُنہیں سنگسار کر دیا گیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اُن کے بارے میں لوگوں کے دو گروہ ہو گئے' ایک گروہ کا یہ کہنا تھا: ماعز اپنے سب سے بُرے عمل کے ذریعہ ہلاکت کا شکار ہوئے' اُن کے گناہ نے اُنہیں گھیر لیا۔ دوسرے گروہ کا کہنا تھا: کیا ماعز کی توبہ سے افضل کوئی توبہ ہو سکتی ہے؟ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے اپنا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس میں دیا اور عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پتھروں کے ذریعہ قتل کروا دیں! دو تین دن تک یہی صورتِ حال رہی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' لوگ اُس وقت بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا اور تشریف فرما ہوئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماعز بن مالک کیلئے دعائے مغفرت کرو! لوگوں نے دعا کی: اللہ تعالیٰ' ماعز بن مالک کی مغفرت کرے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس نے ایسی توبہ کی ہے اگر وہ ایک اُمت (اس سے مراد گروہ بھی ہو سکتا ہے) کے درمیان تقسیم کی جائے' تو اُن سب کیلئے کافی ہو گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ازد قبیلے کی شاخ غامد قبیلہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تم واپس جاؤ! اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو' اُس کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ اُس خاتون نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھی اُسی طرح واپس کرنا چاہتے ہیں' جیسے آپ نے ماعز بن مالک کو واپس کیا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کیوں؟ تو

اُس نے بتایا: وہ زنا کے نتیجہ میں حاملہ ہو چکی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر ہم تمہیں اُس وقت تک سنگسار نہیں کریں گے جب تک تم اپنے پیٹ میں موجود (بچے کو) جنم نہیں دیتی۔ پھر ایک انصاری شخص اُس عورت کا سرپرست مقرر ہوا' یہاں تک کہ اُس عورت نے بچے کو جنم دیا' وہ انصاری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا: اُس غامدی عورت نے بچے کو جنم دے دیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی ہم اُسے سنگسار نہیں کر سکتے اور اُس کے بچے کو ایسے نہیں چھوڑ سکتے کہ اُسے دودھ پلانے کیلئے کوئی نہ ہو۔ تو ایک انصاری نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اُس بچے کی رضاعت میرے ذمہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کو سنگسار کروا دیا۔

یہ حدیث ''صحیح'' ہے' امام مسلم نے اسے ابوکریب کے حوالے سے' یحییٰ بن یعلیٰ کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے غیلان سے نقل کیا ہے۔

شرح:

قرآن وسنت میں زنا کو کبیرہ گناہ قرار دیا گیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''زنا کے قریب نہ جاؤ یہ بے حیائی ہے اور برا راستہ ہے''۔ (سورہ اسراء:32)

اسی طرح احادیث میں بھی کبیرہ گناہوں میں زنا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

''زنا'' کا لغوی معنیٰ کسی چیز پر چڑھنا ہے۔

فقہاء احناف کے نزدیک زنا کی تعریف یہ ہے۔

''کوئی شخص، اسلامی سلطنت کی حدود میں، اسلامی سلطنت کے قوانین کا احترام کرتے ہوئے، اپنے اختیار کے ساتھ، کسی زندہ، بالغ (یا قریب البلوغ) عورت (یا لڑکی) کے ساتھ، اس کی اگلی شرمگاہ میں اس طرح صحبت کرے، کہ اسے اس عمل کا کسی بھی حوالے سے حق حاصل نہ ہو اور اسے کسی بھی حوالے سے اس حق کے حاصل ہونے کا شبہ بھی موجود نہ ہو''

فقہاء نے زنا کا ذکر کرتے ہوئے اس بات کی وضاحت کی ہے یہ جرم اس وقت ثابت ہوگا، جب اسے کرنے والا شخص عاقل اور بالغ ہو، اگر نابالغ یا پاگل یہ حرکت کرتا ہے تو اس پر زنا کا حکم ثابت نہیں ہوگا کیونکہ ابتدائی زمانے میں خواتین کے ساتھ نکاح کرنے کے علاوہ دوسری صورت یہ ہوتی تھی، غلاموں کی طرح کنیزوں کو خریدا جا سکتا تھا، تو جب کوئی شخص کسی کنیز کو خرید لیتا تھا، تو اس کے لیے اس کنیز کے ساتھ صحبت کرنا جائز ہو جاتا تھا اس لیے فقہاء نے زنا کی حد لازم ہونے کے لیے مختلف شرائط کی وضاحت کرتے ہوئے، حق نکاح کے ہمراہ حق ملکیت کا بھی ذکر کیا ہے،

زنا کی حد جاری ہونے کے لیے فقہاء نے چند شرائط بیان کی ہیں۔

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے، زنا کی حد جاری کرنے کے لیے ملزم کا بالغ ہونا شرط ہے۔

اور نابالغ شخص پر حد جاری نہیں کی جاسکتی۔

اس بات پر بھی تمام فقہاء کا اتفاق ہے زنا کرنے والے کو عاقل ہونا چاہیے، اگر کوئی پاگل یا مجنون زنا کا ارتکاب کر لیتا ہے، تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

زنا کرنے والے شخص کا مسلمان ہونا اکثر فقہاء کے نزدیک شرط ہے تاہم احناف اس بات کے قائل ہیں اگر کوئی غیر مسلم شادی شدہ شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے، تو اسے سنگسار نہیں کیا جائے گا البتہ اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔

شوافع اور حنابلہ کے نزدیک کسی غیر مسلم پر زنا اور شراب نوشی کی حد جاری نہیں کی جائے گی۔ فقہاء کے نزدیک یہ بات بھی شرط ہے کہ زنا کرنے والا شخص اپنے اختیار کے ہمراہ اس جرم کا مرتکب ہو۔

جمہور اس بات کے قائل ہیں۔ جس شخص کو زنا کرنے پر مجبور کر دیا گیا ہو، اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔ ایک اور اہم شرط یہ ہے کہ زنا کے جرم کا ارتکاب اسلامی سلطنت کی حدود میں کیا گیا ہو۔ اس لیے اگر کوئی شخص کسی غیر مسلم سلطنت کی حدود میں زنا کا مرتکب ہوتا ہے، تو اسلامی سلطنت میں اس پر اُس زنا کی حد جاری نہیں کی جائے گی۔

اس مسئلے کے بارے میں فقہاء نے بعض دیگر جزئیات کی بھی وضاحت کی ہے، جس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔

مذاہب اربعہ کے فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے۔ زنا کا مرتکب شخص اگر "محصن" ہو تو اسے سنگسار کیا جائے گا، خواہ مرد ہو یا عورت ہو، لیکن اگر وہ محصن نہ ہو تو اسے کوڑے لگائیں جائیں گے اس مسئلے کی بعض اہم جزئیات ہیں، جن کی وضاحت فقہاء نے کی ہے، انہیں مختصر طور پر یوں بیان کیا جاسکتا ہے۔

سنگسار کرنے کی سزا کے لیے جو "احصان" شرط ہے اس میں سات چیزیں پائی جانی چاہیے۔

(i) عقل (ii) بلوغت (iii) آزاد ہونا (iv) اسلام (v) اس کا نکاح صحیح ہوا ہو (vi) شوہر و بیوی دونوں میں سابقہ ذکر شدہ پانچوں خصوصیات پائی جات ہیں (vii) نکاح صحیح کے بعد مرد نے بیوی کے ساتھ صحبت کی ہو۔

زنا کا مرتکب شخص اگر "محصن" ہو تو اس کا سزا سنگسار کرنا ہوگی۔

سنگسار کرنے کے لیے عربی میں لفظ "رجم" استعمال ہوتا ہے۔

علماء نے یہ بات بیان کی ہے، رجم کا حکم پہلے قرآن میں نازل ہوا تھا، لیکن پھر اس آیت کی تلاوت کو منسوخ کر دیا گیا اور اس آیت کا حکم باقی رہ گیا۔

اگر مجرم پر رجم کی حد جاری ہونی ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے، مجرم کو ایسے پتھر مارے جائیں گے، جو ہتھیلی میں سما جاتے ہوں، کیونکہ زیادہ چھوٹی کنکریاں مارنے کی صورت میں مجرم کو زیادہ تکلیف ہوگی۔ اور بڑے پتھر مارے جائیں تو وہ فوراً مر جائے گا۔

فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے، زنا کی حد کا مجرم شخص اگر مرد ہو تو اسے کھڑا کیا جائے گا، اسے کسی چیز کے ساتھ باندھا نہیں جائے گا، اسے پکڑا نہیں جائیگا، اس کے لیے گڑھا نہیں کھودا جائیگا، خواہ اس کا جرم گواہوں کے ذریعے ثابت ہوا ہو، یا اس کے

اپنے اقرار کے ذریعے ثابت ہوا ہو۔

لیکن اگر عورت کو سنگسار کرنا ہو تو احناف اس بات کے قائل ہیں حاکم وقت (یا قاضی) کو اس بات کا اختیار ہے اگر وہ مناسب سمجھے تو اس عورت کے لیے گڑھا کھدوا دے اور اگر چاہے تو نہ کھدوائے تاہم احادیث میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے لیے سینے تک گڑھا کھدوایا تھا۔

گڑھا کھودنے کا مقصد یہ ہوتا ہے، کہ پتھر لگنے کی وجہ سے عورت کا لباس پھٹ سکتا ہے، اس لیے عورت کے لیے گڑھا کھودنا زیادہ ستر کا باعث ہوگا۔

شوافع نے یہ بات بیان کی ہے، اگر عورت کا جرم گواہوں کے ذریعے ثابت ہوا ہو تو پھر اس کے لے گڑھا کھودنا مستحب ہے، تاکہ اس کا ستر بے پردہ نہ ہو، لیکن اگر اس کا جرم اس کے اپنے اقرار کے ذریعے ثابت ہوا ہو تو پھر اس کے لیے گڑھا کھونا مناسب نہیں ہے، کیونکہ ہوسکتا ہے، پتھر لگنے پر وہ بھاگ پڑے اور اپنے اقرار سے رجوع کر لے تو اس سے حد ساقط کرنا پڑے گی۔

3093- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ مَيَّاحٍ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُجَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اسْتُكْرِهَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَاَ عَنْهَا الْحَدَّ وَاَقَامَهُ عَلَى الَّذِىْ اَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا .

☆☆ عبدالجبار بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک عورت کے ساتھ زبردستی زنا کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت پر حد جاری نہیں کی' البتہ اُس کے ساتھ زیادتی کرنے والے پر حد جاری کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس میں یہ بات مذکور نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کو مہر دلوایا۔

شرح:

امام ابوجعفر طحاوی نے اپنی کتاب "مختصر اختلاف العلماء" میں یہ بات بیان کی ہے، جس شخص کو زنا کرنے پر مجبور کر دیا جائے، اس کے بارے میں امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں اگر بادشاہ وقت (یا حاکم وقت) کے علاوہ کسی اور نے (اس مرد کو) زنا کرنے پر مجبور کیا ہو، تو ایسے شخص پر حد جاری کی جائے گی۔

لیکن اگر بادشاہ (یا حاکم وقت) نے اسے زنا کرنے پر مجبور کیا ہو تو اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔

۳۰۹۳- اخرجه الترمذي في الحدود (٤/٤٥) باب: ما جاء في المراة اذا استكرهت على الزنى (١٤٥٣) عن علي بن حجر' و ابن ماجه في الحدود (٢/٨٦٦) باب : المستكره (٢٥٩٨) عن علي بن ميمون الرقي' و ايوب بن محمد الوزان' و عبد الله بن سعيد' جميعاً قالوا: حدثنا معمر بن سليمان الرقي ...... به- وقال الترمذي: (هذا حديث غريب' و ليس اسناده بمتصل- وقد روى هذا الحديث من غير هذا الوجه- قال: سمعت محمدًا يقول: عبد الجبار بن وائل بن حجر لم يسمع من ابيه ولا ادركه' يقال: انه ولد بعد موت ابيه باشهر' و العمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم: ان ليس على المستكرهة حد)- اه-

امام ابو یوسف اور امام محمد اس بات کے قائل ہیں، دونوں صورتوں میں اس پر حد جاری کی جائے گی خواہ بادشاہ نے اسے مجبور کیا ہو، یا بادشاہ کے علاوہ کسی اور نے اسے مجبور کیا ہو۔

البتہ ان تینوں حضرات کا اس بات پر اتفاق ہے: اگر کسی عورت کے ساتھ زبردستی زنا کیا گیا ہو تو اس عورت پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔

امام زفر یہ کہتے ہیں، اگر بادشاہ نے مجبور کیا ہو تو پھر بھی اس پر حد جاری کی جائے گی۔

امام حسن بن حی اور امام شافعی اس بات کے قائل ہیں: جب کسی شخص کو زنا کرنے پر مجبور کیا گیا ہو، تو اس پر حد جاری نہیں ہو گی۔

(مختصر اختلاف العلماء، زبردستی زنا کرنے کا حکم)

3094- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ . ح

وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيَّةٍ اَوْ رِمِّيَّا فَهُوَ خَطَاٌ وَّدِيَتُهُ خَطَاٌ وَّمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدُ يَدِهٖ مَنْ حَالَ دُوْنَهٗ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ .

☆☆ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مارا جائے (اس کے بعد کے الفاظ اگلی حدیث میں ہیں)۔

طاؤس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص غلطی سے مارا جائے یا (انجانے) تیر سے مارا جائے وہ قتلِ خطاء شمار ہوگا اور اُس کی دیت قتلِ خطاء کی دیت ہوگی اور جس شخص کو قتلِ عمد کے طور پر قتل کیا گیا ہو اس کا قصاص دینا لازم ہوگا جو شخص اس میں رکاوٹ بننے کی کوشش کرے گا۔ اُس شخص پر اللہ تعالیٰ اُس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی۔

3095- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيَّا رَمْيًا بِحَجَرٍ اَوْ ضَرْبًا بِعَصًا اَوْ بِسَوْطٍ فَعَقْلُهٗ عَقْلُ الْخَطَاِ وَمَنْ قُتِلَ اعْتِبَاطًا فَهُوَ قَوَدٌ لَا

۳۰۹۴- اخرجه ابو داود في الحدود (۱۸۳/٤) باب: من قتل في عمياء بين قوم (٤٥٣٩) من طريق حماد بن زيد و سفيان، كلاهما عن عمرو، به مرسلاً- واخرجه ابو داود في الحدود (٤٥٤٠) و في الديات (۱۹۵/٤) باب: فيمن قتل في عمياء بين قوم (٤٥٩١) و النسائي في القسامة (٤٠/٨) باب: من قتل بحجر او سوط، من طريق سعيد بن سليمان، اخبرنا سليمان بن كثير، حدثنا عمرو بن دينار، عن طاوس، عن ابن عباس، به مرفوعاً موصولاً- واخرجه النسائي في الموضع السابق، و ابن ماجه في الديات (۸۸۰/۲) باب: من حال بين ولي المقتول و بين القود او الدية (۲٦۳۵) كلاهما حدثنا محمد بن معمر، ثنا محمد بن كثير حدثنا سليمان بن كثير عن عمرو بن موصولاً مرفوعاً-

يُحَالُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَاتِلِهِ فَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَاتِلِهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ.

★★ طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص غلطی سے مارا جائے یا پتھر سے مارا جائے یا عصا یا لاٹھی کے ذریعہ مارا جائے' تو اُس کی دیت قتلِ خطاء کی دیت ہوگی اور جس شخص کو قتلِ عمد کے طور پر قتل کیا جائے اُس کا قصاص ہوگا' اُس شخص اور اُس کے قاتل کے درمیان حائل نہیں ہوا جائے گا' جو شخص اُس کے اور اُس کے قاتل کے درمیان حائل ہوگا اُس پر اللہ تعالیٰ' اُس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی' ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفلی عبادت قبول نہیں ہوگی۔

3096- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّالْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْطَاكِىُّ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْخَوْلَانِىُّ حَدَّثَنَا اِدْرِيْسُ بْنُ يَحْيَى الْخَوْلَانِىُّ حَدَّثَنِىْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ حَدَّثَنِىْ حَمْزَةُ النَّصِيْبِىُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ حَدَّثَنِىْ طَاوُسٌ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِىْ عِمِّيًّا رِمِّيًّا يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ اَوْ عَصًا فَهُوَ خَطَاٌ عَقْلُهُ عَقْلُ خَطَاٍ وَّمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدُ يَدِهِ مَنْ حَالَ دُوْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ . زَادَ الْحُسَيْنُ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا .

★★ طاؤس' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص کو غلطی سے قتل کر دیا جائے یا اُسے پتھر یا عصا مارا جائے (اور وہ مر جائے) تو یہ قتلِ خطاء ہوگا اور اُس کی دیت قتلِ خطاء کی دیت ہوگی' لیکن جس شخص کو قتلِ عمد کے طور پر قتل کیا جائے اُس کا قصاص ہوگا' جو شخص قصاص میں رکاوٹ بنے گا اُس پر اللہ تعالیٰ' اُس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔

حسین نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: اللہ تعالیٰ اُس کی کوئی فرض یا نفلی عبادت قبول نہیں کرے گا۔

3097- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ حَدَّثَنِىْ طَاوُسٌ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .وَلَمْ يَذْكُرْ حَمْزَةَ .قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ وَّرَوَاهُ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ وَّسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ

٣٠٩٥- اخرجه المصنف من طريق عبد الرزاق' و هو في مصنف عبد الرزاق (٩/ ٢٧٩- ٢٨٠) باب: شبه العمد (١٧٢٠٢)- قال البيهقي (٨/ ٤٥): (وصله سليمان بن كثير' و الحسن بن عمارة' و اسماعيل بن مسلم' و اخرجه حماد بن زيد في آخرين عن عمرو عن طاوس مرسلاً)- اه- قلت: و الصواب ارساله؛ لاجتماع حماد بن زيد و سفيان على ذلك عن عمرو؛ كما سبق- و تابعهما ابن جريج: اخبرني عمرو بن دينار انه سمع طاوساً به مرسلاً كما عند عبد الرزاق (١٧٢٠٠)- و اخرجه عبد الرزاق - ايضاً- من طريق ابن طاوس عن ابيه- كما في المصنف (١٧٢٠٠- ١٧٢٠٣)-

٣٠٩٦- كذا قال بكر بن نصر عن حمزة عن عمرو' و سبق من وجوه عن عمرو مرسلاً' و من وصله عن عمرو جعله من مسند (ابن عباس) بدلاً من (ابي هريرة)- و ستاتي اشارة الدارقطني و كذلك الطبراني الى ذلك- و اخرجه الطبراني في الاوسط (٢٣٦) من طريق بكر بن مضر' باسناده- ثم قال: (لم يرو هذا الحديث عن عمرو بن دينار' عن طاوس' عن ابي هريرة الا حمزة النصيبي- و اخرجه غيره: عن عمرو' عن طاوس' عن ابن عباس)- اه-

طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت منقول ہے۔

راوی نے اس کی سند میں حمزہ کا ذکر نہیں کیا۔

بعض راویوں نے اسے طاؤس کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

3098- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمْدُ قَوَدٌ إِلَّا أَنْ يَعْفُوَ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قتلِ عمد کا قصاص ہوگا' البتہ اگر مقتول کا ولی چاہے' تو معاف کر سکتا ہے۔

3099- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا أَوْ رَمِّيَا بِحَجَرٍ أَوْ عَصًا أَوْ بِسَوْطٍ عَقْلُهُ عَقْلُ خَطَإٍ. مِثْلَ قَوْلِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو انجانے میں' پتھر' عصا یا لاٹھی مار کر قتل کر دیا جائے اُس کی دیت قتلِ خطاء کی دیت ہوگی۔

یہ حماد بن زید کے بیان کی مانند ہے۔

3100- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا كُرْدُوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمْدُ قَوَدُ الْيَدِ وَالْخَطَأُ عَقْلٌ لَا قَوَدَ فِيهِ وَمَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ بِحَجَرٍ أَوْ عَصًا أَوْ سَوْطٍ فَهُوَ دِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ فِي أَسْنَانِ الْإِبِلِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قتلِ عمد میں

۳۰۹۷- كذا قال عثمان بن صالح عن بكر عن عمرو' لم يذكر حمزة في اسناده' و خالفه ادريس بن يحيى الخولاني عند الدارقطني في الرواية السابقة' و محمد بن سفيان الحضرمي عند الطبراني في الاوسط (٢٣٦) وقالا فيه: (عن بكر عن حمزة النصيبي' عن عمرو بن دينار)- وسياتي قريباً عن عثمان بن صالح باسناد آخر-

۳۰۹۸- اخرجه ابن ابي شيبة في مسنده' قال: حدثنا عبد الرحيم بن سليمان' و اسحاق بن راهويه في مسنده' قال: حدثنا عيسى بن يونس' قالا: ثنا اسماعيل بن مسلم' به؛ هكذا في نصب الراية للزيلعي (٣٢٧/٤)-

۳۰۹۹- فاخرجه ابو داود في الحدود (٤٥٤٠) و في الديات (١٩٥/٤) باب: فيمن قتل في عمياء بين قوم (٤٥٩١) و النسائي في القسامة (٤٠/٨) باب: من قتل بحجر او سوط' من طريق سعيد بن سليمان' به- و البيهقي في السنن (٢٥/٨) في الجنايات' باب: ايجاب القصاص في العمد' و في (٢٥/٨) باب: شبه العمد...... من طريق سعيد بن سليمان' به- و اخرجه النسائي (٤٠/٨) في القسامة' باب من قتل بحجر او سوط...... و ابن ماجه (٨٨٠/٢) كتاب الديات' باب: من حال بين ولي المقتول و بين القود او الدية' الحديث (٢٦٣٥) من طريق محمد بن كثير' ثنا سليمان بن كثير' به- و سياتي بعد حديثين-

۳۱۰۰- راجع الحديث قبل السابق- و انظر- ايضاً-: نصب الراية (٣٢٧/٤)-

قصاص ہوگا اور قتلِ خطاء میں دیت ہوگی اس میں قصاص نہیں ہوگا' جس شخص کو پتھر' عصا یا لاٹھی کے ذریعہ غلطی سے قتل کر دیا جائے' اُس کی ''دیت مغلظہ'' ہوگی جو مختلف عمر کے اونٹوں (کی شکل میں ہوگی)۔

3101- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ حَدَّثَنِىْ طَاوُسٌ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِىْ عِمِّيَّةٍ رَمْيًا يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِحَجَرٍ - اَحْسَبُهُ قَالَ اَوْ بِسِيَاطٍ - عَقْلُهُ عَقْلُ خَطَإٍ وَّمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدُ يَدِهِ مَنْ حَالَ دُوْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص کو پتھر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) یا لاٹھی مار کر غلطی سے قتل کر دیا جائے اُس کی دیت قتلِ خطاء کی دیت ہوگی' اور جس شخص کو قتلِ عمد کے طور پر قتل کیا جائے' اُس کا قصاص ہوگا' جو شخص قصاص میں رکاوٹ بنے گا اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی۔

3102- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعُهُ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِىْ عِمِّيَّةٍ اَوْ رِمِّيَّةٍ بِحَجَرٍ اَوْ سَوْطٍ اَوْ عَصًا فَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَإِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ مَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:) جو شخص غلطی سے مارا جائے یا اُسے پتھر' لاٹھی یا عصا مار کر قتل کر دیا جائے' تو اُس کی دیت قتلِ خطاء کی دیت ہوگی' اور جس شخص کو قتلِ عمد کے طور پر قتل کیا جائے اُس کا قصاص لیا جائے گا' جو شخص اُس قصاص میں لعن رکاوٹ بنے گا اُس پر اللہ تعالیٰ' اُس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی' ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔

3103- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ الرَّجُلُ يُصَابُ فِى الرِّمِّيَّا فِى الْقِتَالِ بِالْعَصَا اَوْ بِالسَّوْطِ اَوِ التَّرَامِىْ بِالْحِجَارَةِ يُوْدٰى وَلَا يُقْتَلُ بِهٖ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ لَا يُعْلَمُ مَنْ قَاتِلُهُ .

وَاَقُوْلُ اَلَا تَرٰى اِلٰى قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْهُذَلِيَّتَيْنِ ضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِعَمُوْدٍ فَقَتَلَتْهَا اَنَّهُ لَمْ يَقْتُلْهَا بِهَا وَوَدَاهَا وَجَنِيْنَهَا . اَخْبَرَنَاهُ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ لَمْ يُجَاوِزْ طَاوُسًا.

☆☆ طاؤس بیان کرتے ہیں: لڑائی کے دوران جس شخص کو عصا' لاٹھی یا پتھر مار کر قتل کر دیا جائے اُس کی دیت ادا کی جائے گی' اُس کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائے گا' کیونکہ یہ پتہ نہیں ہے کہ اُس کا قاتل کون ہے؟

۳۱۰۱- راجع الذي قبله-

۳۱۰۲- اخرجه النسائي في القسامة (۸/۴۰) باب: من قتل بحجر او سوط' و ابن ماجه في الديات (۲/۸۸۰) باب: من حال بين ولي المقتول و بين القود او الدية (۲۶۳۵)- كلاهما حدثنا محمد بن معمر' ثنا محمد بن كثير' به-

۳۱۰۳- اخرجه عبد الرزاق في العقول (۹/۲۷۸) باب: شبه العمد (۱۷۳۰۰) باسناده' و من طريقه الدارقطني هنا-

میں یہ کہتا ہوں: کیا تم نے ہذیل قبیلہ سے تعلق رکھنے والی دو خواتین کے مقدمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ملاحظہ نہیں کیا' اُن دو میں سے ایک خاتون نے دوسری کو لاٹھی مار کر قتل کر دیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مقتول عورت کے بدلے میں قتل کرنے والی عورت کو قتل نہیں کروایا تھا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول عورت اور اُس کے پیٹ میں موجود بچے کی دیت دلوائی تھی۔

یہ حدیث طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3104- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِى ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ عِنْدَ اَبِى كِتَابٌ فِيهِ ذِكْرُ الْعُقُولِ جَاءَ بِهِ الْوَحْىُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ مَا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَقْلٍ اَوْ صَدَقَةٍ فَاِنَّمَا جَاءَ بِهِ الْوَحْىُ فَفِى ذٰلِكَ الْكِتَابِ وَهُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ الْعِمِّيَّةِ دِيَتُهُ دِيَةُ الْخَطَاِ الْحَجَرُ وَالْعَصَا وَالسَّوْطُ مَا لَمْ يَحْمِلْ سِلَاحًا.

☆☆ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: میرے والد کے پاس ایک تحریر تھی' جس میں مختلف اقسام کی دیت کے احکام تھے' جو وحی کے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائے گئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت اور صدقہ کے بارے میں جو بھی فیصلے دیئے وہ سب وحی کے مطابق تھے' اس کتاب میں یہ تحریر تھا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تھا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے:) غلطی سے قتل کیے جانے کی دیت قتلِ خطاء کی دیت ہو گی' جیسے پتھر' عصا یا لاٹھی کے ذریعہ (کوئی قتل ہو جائے)' جبکہ قاتل نے ہتھیار نہ اُٹھایا ہو۔

3105- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِى عِمِّيَّةٍ رَمْيًا بِحَجَرٍ اَوْ عَصًا فَفِيهِ دِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ.

☆☆ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جس شخص کو غلطی سے' پتھر یا لاٹھی کے ذریعہ قتل کر دیا جائے' اُس کی ''دیت مغلظہ'' ہو گی۔

3106- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ .

۳۱۰۴-اخرجه عبد الرزاق في العقول ۹۰/۲۷۹) باب: شبه العمد (۱۷۲۰۱)-

۳۱۰۵-اخرجه عبد الرزاق في العقول ۹۰/۲۷۹) باب: شبه العمد (۱۷۲۰۲)-

۳۱۰۶-اخرجه احمد (۲/۱۸۳) عن ابي النضر و عبد الصمد' و (۲/۲۲٤) عن ابي سعيد مولى بني هاشم' و ابو داود في الديات (٤/۱۸۸-۱۸۹') باب: ديات الاعضاء (٤٥٦٥) من طريق محمد بن بكار بن بلال العاملي' جميعًا عن محمد بن راشد' به-وقال في التنقيح -كما في نصب الراية (٤/۳۳۲)-: (محمد بن راشد يعرف بالمكحول' وثقه احمد و ابن معين و النسائي وغيرهم- وقال ابن عدي: اذا حدث عنه ثقة' فحديثه مستقيم- انتهى)-

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شبہ عمد کی دیت بھی' قتلِ عمد کی دیت کی طرح ہے' البتہ شبہ عمد (کی صورت میں) قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

3107- قُرِءَ عَلٰى اَبِىْ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىُّ عَنْ اَبِىْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيْهَا دَمًا وَّلَا يَعْضِدَنَّ فِيْهَا شَجَرًا فَاِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ اِنَّهَا اُحِلَّتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَحَلَّهَا لِىْ سَاعَةً وَّلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِىْ سَاعَةً ثُمَّ هِىَ حَرَامٌ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِيْلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَّاِنِّىْ عَاقِلُهٗ فَمَنْ يُّقْتَلُ لَهٗ قَتِيْلٌ بَعْدَ مَقَالَتِىْ هٰذِهٖ فَاَهْلُهٗ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ بِاَنْ يَّاْخُذُوا الْعَقْلَ اَوْ يَقْتُلُوْا .

★★ حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے' اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والا کوئی بھی شخص اس میں خون نہ بہائے اور یہاں کے درخت کو نہ کاٹے' اگر کوئی شخص عذر پیش کرتے ہوئے یہ کہے کہ اللہ کے رسول کیلئے اسے حلال قرار دیا گیا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لیے تھوڑے سے وقت کیلئے حلال قرار دیا تھا' اسے دوسرے لوگوں کیلئے حلال قرار نہیں دیا' میرے لیے بھی یہ تھوڑی سی دیر کیلئے حلال قرار دیا گیا' پھر قیامت قائم ہونے تک یہ حرم رہے گا' اے خزاعہ قبیلہ کے لوگو! تم نے ہذیل قبیلہ کے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا' میں اُس کی دیت دوں گا' میرے اس بیان کے بعد جن لوگوں کا کوئی شخص قتل ہو جائے اُنہیں دو میں سے ایک بات کا اختیار ہوگا' یا تو وہ دیت وصول کر لیں (یا قصاص کے طور پر قاتل کو) قتل کر دیں۔

3108- قُرِءَ عَلَى ابْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِىُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ وَقَالَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَدْ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِيْلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَّاَنَا عَاقِلُهٗ فَمَنْ قُتِلَ بَعْدُ فَاَوْلِيَاءُ الْقَتِيْلِ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ اِنْ اَحَبُّوْا قَتَلُوْا وَاِنْ اَحَبُّوْا اَخَذُوا الْعَقْلَ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اے خزاعہ قبیلہ کے لوگو! تم لوگوں نے ہذیل قبیلہ کے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا' میں اُس کی دیت ادا کروں گا! اس کے بعد جو شخص قتل ہوگا' تو مقتول کے پسماندگان کو دو میں سے ایک بات کا اختیار ہوگا' اگر وہ پسند کریں تو (قصاص کے طور پر قاتل کو) قتل کر دیں اور اگر وہ پسند کریں تو دیت وصول کر لیں۔

3109- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۳۱۰۷- تقدم-

۳۱۰۸- انظر السابق-

۳۱۰۹- اخرجه ابن ماجه في الديات (۲/۸۷۶) باب: من قتل له قتيل فهو بالخيار بين احدى ثلاث (۲۶۲۳) من طرق عن محمد بن اسحاق؛ به- و سفيان بن ابي العوجاء ضعيف؛ كما في التقريب (۱/۳۱۴)-

سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِى الْعَوْجَاءِ عَنْ اَبِى شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اُصِيبَ بِدَمٍ اَوْ خَبْلٍ - وَالْخَبْلُ الْعَرَجُ - فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اِحْدَى ثَلَاثٍ فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلٰى يَدَيْهِ بَيْنَ اَنْ يَقْتَصَّ اَوْ يَعْفُوَ اَوْ يَاْخُذَ الْعَقْلَ فَاِنْ قَبِلَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيْهَا مُخَلَّدًا.

☆☆ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص قتل ہو جائے یا اسے خبل لاحق ہو (راوی کہتے ہیں:) خبل سے مراد عرج (یعنی لنگڑا ہو جانا) ہے۔ تو اُسے تین میں سے ایک بات کا اختیار ہوگا' اگر وہ کوئی چوتھی صورت چاہے' تو تم اُس کے ہاتھ پکڑ لو (وہ تین صورتیں یہ ہیں:) وہ قصاص لے' یا معاف کر دے' یا دیت وصول کر لے' اگر وہ ان میں سے کوئی ایک صورت اختیار کر لے اور پھر اُس کے بعد زیادتی کرے' تو وہ جہنم میں جائے گا' جہاں وہ ہمیشہ' ہمیشہ رہے گا۔

3110 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ رَزِيْنٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِى شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَى الْخَلْقِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مَنْ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ وَمَنْ طَلَبَ بِدَمِ الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ بَصَّرَ عَيْنَيْهِ فِى النَّوْمِ مَا لَمْ تُبْصِرْ.

☆☆ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کی مخلوق میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ شخص ہے' جو کسی کو ناحق قتل کر دے اور وہ شخص ہے' جو زمانۂ جاہلیت کے خون (کے بدلہ) کا طلبگار ہے اور وہ شخص ہے' جو اپنی آنکھوں کو نیند میں وہ چیز دکھائے جو اُنہوں نے نہیں دیکھی (یعنی جھوٹا خواب بیان کرے)۔

3111 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْجَوَّازُ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَدِمَ عَلَيْنَا فِى الْمَوْسِمِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّتِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِى كَثِيْرٍ حَدَّثَنِى اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِى اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ

۳۱۱۰- اخرجه البيهقي في السنن (۳٦/۸) كتاب الجنايات' باب ايجاب القصاص على القاتل دون غيره من طريق محمد بن ابي بكر' ثنا يزيد بن زريع' به-قال ابن ابي حاتم في العلل (٤٤٥/۱) رقم (۱۳٤۰): (سالت ابي عن حديث اخرجه عبد الرحمن بن اسحاق عن الزهري عن عطاء بن يزيد عن ابي شريح عن النبي صلى الله عليه وسلم ...... الحديث- قال ابي: كذا روى عبد الرحمن بن اسحاق و خولف' و اخرجه عقيل و يونس و غيرهما يقولون عن الزهري عن مسلم بن يزيد عن ابي شريح عن النبي صلى الله عليه وسلم - و هو الصحيح' واخطا عبد الرحمن بن اسحاق)- اه-

۳۱۱۱- اخرجه احمد (۳۲۸/۲)' و البخاري في اللقطة ( )۲٤۳٤) باب: كيف تعرف لقطة اهل مكة' و مسلم في الحج (۱۳۵۵) باب: تحريم مكة و صيدها' و ابو داود في الحج (۲۰۱۷) باب: تحريم مكة' و الترمذي في الديات (۱٤۰۵) باب: ما جاء في حكم ولي القتيل في القصاص و العفو' و في العلم (۲٦٦۷) باب: ما جاء في الرخصة في كتابة العلم' و ابن ماجه في الديات (۲٦۲٤) باب: من قتل له قتيل' فهو بالخيار بين احدى ثلاث' من طرق عن الوليد بن مسلم' به- و قال الترمذي: حسن صحيح-

فِي النَّاسِ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَجَرُهَا وَلَا تَحِلُّ سَقْطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ - اَوْ بِاَحَدِ النَّظَرَيْنِ الشَّكُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ - اِمَّا اَنْ يُوْدَى وَاِمَّا اَنْ يُقْتَلَ . فَقَامَ الْعَبَّاسُ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّا نَجْعَلُهُ فِيْ بُيُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ . فَقَامَ اَبُوْ شَاهٍ - رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ - فَقَالَ اكْتُبُوْا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاهٍ . قَالَ الْوَلِيْدُ قُلْتُ لِلْاَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهُ اكْتُبُوْا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ هٰذِهِ الْخُطْبَةُ الَّتِيْ سَمِعَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ میں ہاتھیوں کو داخل نہیں ہونے دیا' لیکن اُس نے اپنے رسول اور اہلِ ایمان کو اس پر تسلط عطاء کیا' یہ مجھ سے پہلے کسی کیلئے بھی حلال نہیں تھا اور میرے لیے بھی دن کے کسی ایک مخصوص حصے میں حلال قرار دیا گیا اور میرے بعد یہ کسی کیلئے حلال نہیں ہوگا' یہاں کے شکار کو بھگایا نہیں جائے گا' یہاں کے درخت کو کاٹا نہیں جائے گا' یہاں کی گری ہوئی چیز کو اُٹھایا نہیں جائے گا' البتہ اعلان کرنے کیلئے اُٹھایا جا سکتا ہے' جس شخص کا کوئی عزیز قتل ہو جائے اُسے دو میں سے ایک بات کا اختیار ہوگا' یا تو اُسے دیت ادا کر دی جائے یا (قصاص کے طور پر قاتل کو) قتل کر دیا جائے۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اِذخر (نامی گھاس کاٹنے کی اجازت دیجئے) کیونکہ ہم اُسے اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِذخر (کاٹنے کی اجازت ہے)۔

ابوشاہ نامی ایک صاحب جو یمن سے تعلق رکھتے تھے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ مجھے لکھوا دیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوشاہ کو لکھ کر دے دو!

ولید نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام اوزاعی سے دریافت کیا: (حضرت ابوشاہ کے) اس جملہ سے مراد کیا ہے؟ یہ مجھے لکھوا دیں! تو اُنہوں نے فرمایا: یعنی وہ خطبہ جو اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا تھا۔

3112- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ

۳۱۱۲- سبق تخريجه في الذي قبله من طرق عن الوليد' و اخرجه النسائي في القسامة (۸/ ۳۸) باب: هل يوخذ من قاتل العمد الدية اذا عفا ولي المقتول عن القود' و في الكبرى كما في التحفة (۱۱/ ۷۱) و البيهقي (۵/ ۱۷۷) (۸/ ۵۳) من طرق عن الاوزاعي به- واخرجه احمد (۲/ ۲۳۸) و البخاري في العلم (۱۱۲) و في الديات (۶۸۸۰) باب: من قتل له قتيل فهو بخير النظرين' و مسلم في الحج (۱۳۵۵/ ۴۴۸) و ابو داود في الديات (۴۵۰۵) و البيهقي في الكبرى (۸/ ۵۳) و في الدلائل (۵/ ۸۴) من طريق يحيى بن ابي كثير' به- وقد روي من وجه آخر عن الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير' حدثني ابو سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال...... فذكره مرسلا- -

سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام اوزاعی سے منقول ہے۔

3113- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوْا رَجُلاً مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيْلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوْهُ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِيْنَ اَلَا وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ اَلَا وَاِنَّهَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ اَلَا وَاِنَّهَا سَاعَتِيْ هٰذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ فَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُقْتَلَ وَاِمَّا اَنْ يُفَادٰى اَهْلُ الْقَتِيْلِ . فَجَآءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوْا لِاَبِيْ فُلَانٍ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِلَّا الْاِذْخِرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّا نَجْعَلُهُ فِيْ بُيُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: خزاعہ قبیلہ کے لوگوں نے فتح مکہ کے سال اپنے ایک مقتول کے بدلہ میں بنولیث کے ایک فرد کوقتل کر دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کواس بارے میں بتایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشادفرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے ہاتھیوں کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیا لیکن اُس نے اپنے رسول اور اہلِ ایمان کواس پر تسلط عطاء کیا' یاد رکھنا! یہ مجھ سے پہلے کسی کیلئے حلال نہیں تھا اور میرے بعد کسی کیلئے حلال نہیں ہوگا۔ یاد رکھنا! یہ میرے لیے بھی دن کے ایک مخصوص حصہ تک حلال ہوا' اب اس وقت یہ حرم ہے' یہاں کے کانٹے کوتوڑانہیں جاسکتا' یہاں کے درخت کو کاٹا نہیں جاسکتا' یہاں کی گری ہوئی چیز کو اُٹھایانہیں جاسکتا' البتہ اعلان کرنے کیلئے اُٹھایا جاسکتا ہے' اگر کسی شخص کا کوئی عزیز قتل ہو جائے' تو اُسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہوگا' یا تو (قاتل کوقصاص میں) قتل کر دیا جائے یا مقتول کے لواحقین کو دیت ادا کر دی جائے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) یمن سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب آئے اور اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ مجھے لکھوا دیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوفلاں کولکھ کر دے دو! قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اِذخر (کاٹنے کی اجازت دیں) کیونکہ ہم اسے اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اِذخر (کاٹنے کی اجازت ہے)''۔

3114- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ

۳۱۱۳- راجع ما قبله-

۳۱۱۴- تقدم-

حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُسْلِمٍ الْأَحْرَدِ عَنْ مَالِكٍ الْأَشْتَرِ قَالَ أَتَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّا إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ سَمِعْنَا أَشْيَاءَ فَهَلْ عَهِدَ إِلَيْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا سِوَى الْقُرْآنِ قَالَ لَا إِلَّا مَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ فِي عِلَاقَةِ سَيْفِي فَدَعَا الْجَارِيَةَ فَجَاءَتْ بِهَا قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَأَنَا أُحَرِّمُ الْمَدِينَةَ فَهِيَ حَرَامٌ مَا بَيْنَ حَرَّتَيْهَا أَنْ لَا يُعْضَدَ شَوْكُهَا وَلَا يُنَفَّرَ صَيْدُهَا فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ أَوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ تَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ.

قَالَ حَجَّاجٌ وَحَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ إِلَّا أَنْ يَخْتَلِفَ مَنْطِقُهُمَا فِي الشَّيْءِ فَأَمَّا الْمَعْنَى فَوَاحِدٌ.

☆☆ مالک اشتر بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا: اے امیر المومنین! جب ہم آپ کے پاس سے اُٹھ کر گئے تو ہم نے کچھ باتیں سنی ہیں' کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے علاوہ کوئی اور چیز بطورِ خاص آپ کو دی؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! صرف یہ صحیفہ ہے' جو میری تلوار کے دستے میں ہے' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کنیز کو بلایا تو وہ اُس صحیفے کو لے کر آئی' (اُس میں یہ تحریر تھا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں' دونوں طرف کی سنگلاخ زمین کے درمیان موجود (مدینہ منورہ) حرم ہے' یہاں کے کانٹے کو توڑا نہیں جا سکتا' یہاں کے شکار کو بھگایا نہیں جا سکتا' جو شخص یہاں کوئی بدعت ایجاد کرے' یا کسی بدعتی کو پناہ دے' تو اُس پر اللہ تعالیٰ' اُس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی۔ دوسروں کے مقابلے میں تمام اہلِ ایمان ایک ہاتھ کی مانند ہیں' اُن کے خون یکساں اہمیت کے حامل ہیں' اُن کے کسی عام فرد کی دی ہوئی پناہ کو تسلیم کیا جائے گا اور کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جا سکتا"۔

ابو جحیفہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے' اس کے الفاظ کچھ مختلف ہیں' تاہم مفہوم ایک ہی ہے۔

3115 - حَدَّثَنَا أَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ إِنَّ أَعْمَى كَانَ يُنْشِدُ فِي الْمَوْسِمِ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُوْلُ

أَيُّهَا النَّاسُ لَقِيتُ مُنْكَرًا

هَلْ يَعْقِلُ الْأَعْمَى الصَّحِيحَ الْمُبْصِرَا

۳۱۱۵- أخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۸/ ۱۱۲) كتاب الديات' باب: ما ورد في البئر جبار و المعدن جبار' من طريق الدارقطني' به.

خَرَّا مَعًا كِلَاهُمَا تَكَسَّرَا

وَذٰلِكَ اَنَّ اَعْمٰى كَانَ يَقُوْدُهُ بَصِيْرٌ فَوَقَعَا فِيْ بِئْرٍ فَوَقَعَ الْاَعْمٰى عَلَى الْبَصِيْرِ فَمَاتَ الْبَصِيْرُ فَقَضٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِعَقْلِ الْبَصِيْرِ عَلَى الْاَعْمٰى .

موسیٰ بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں حج کے موقع پر ایک شخص بلند آواز میں (یہ اشعار پڑھ رہا تھا:)

''اے لوگو! ایک غلط صورتِ حال میرے سامنے آئی ہے' کیا ایک اندھا شخص ایک صحیح دیکھنے والے شخص کی دیت ادا کرے گا' جب کہ وہ دونوں ایک ساتھ گرنے تھے اور دونوں زخمی ہوئے تھے''۔

اس کی صورت یوں ہوئی کہ ایک بینا شخص اُس اندھے کو ساتھ لے کر جا رہا تھا' وہ دونوں ایک کنوئیں میں گر گئے تو وہ نابینا شخص اُس بینا شخص کے اوپر گرا' جس کے نتیجہ میں وہ بینا شخص فوت ہو گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا: وہ نابینا اُس بینا شخص کی دیت ادا کرے گا۔

3116- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ اِسْحَاقَ ح وَاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ اَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْيَقْطِيْنِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ زَنٰى بِفُلَانَةَ- امْرَاَةً سَمَّاهَا- فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَرْاَةِ فَسَاَلَهَا فَاَنْكَرَتْ فَرَجَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَهَا.

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! اُس نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا ہے' اُس نے اُس خاتون کا نام بھی لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون کے پاس آدمی بھیجا' جس نے اُس سے (اس الزام) کے بارے میں دریافت کیا' اُس خاتون نے انکار کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مرد کو سنگسار کروا دیا اور اُس خاتون کو ترک کر دیا (یعنی اُسے سزا نہیں دی)۔

3117- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ

۳۱۱۶- كذا قال عباد بن اسحاق عن ابي حازم' و تابعه فليح بن سليمان عن ابي حازم' كما في الرواية الآتية' و صوب الدارقطني انه عن ابي حازم عن ابي امامة بن سهل-قلت: فروي عن ابي امامة عن ابي سعيد- و قيل: عن ابي امامة عن سعيد بن سعد بن عبادة- و قيل: عن سعد بن عبادة-راجع: تحفة الاشراف للمزي (۶۸/۱) ۱۵/۴) (۴۴۷۱، ۱۴۰) و سنن ابن ماجه في الحدود (۸۵۹/۲-۸۶۰) باب: الكبير و المريض يجب عليه الحد (۲۵۷۴) و الام للشافعي (۱۳۶/۶) باب: ما جاء في الضرير من خلقته يصيب الحد' و السنن الكبرى (۲۳۰/۸) و المعرفة (۳۰۷/۱۲) باب: الضرير في خلقته لا من مرض يصيب الحد-

۳۱۱۷- اخرجه البيهقي في السنن (۲۳۰/۸) كتاب الحدود' باب الضرير في خلقته لا من مرض يصيب الحد' من طريق الدارقطني' به-واخرجه -ايضاً- من طريق احمد بن جعفر بن نصر ثنا ابو موسى' به-

عَنْ فُلَيْحٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ وَلِيْدَةً فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَتْ مِنَ الزِّنَا فَسُئِلَتْ مَنْ اَحْبَلَكِ قَالَتْ اَحْبَلَنِي الْمُقْعَدُ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَاعْتَرَفَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَضَعِيْفٌ عَنِ الْجَلْدِ . فَاَمَرَ بِمِائَةِ عُثْكُوْلٍ فَضَرَبَهُ بِهَا ضَرْبَةً وَّاحِدَةً .كَذَا قَالَ وَالصَّوَابُ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک لڑکی زنا کے نتیجے میں حاملہ ہوگئی' اُس سے پوچھا گیا: تمہیں کس نے حاملہ کیا ہے؟ اُس نے بتایا: مجھے المقعد (نامی صاحب) نے حاملہ کیا ہے' اُن صاحب سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے اپنے جرم کا اعتراف کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کوڑے برداشت نہیں کر سکے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت 100 ٹہنیاں لے کر اُن کے ذریعہ اُس شخص کو ایک ہی ضرب لگائی گئی۔

راوی نے اسی طرح بیان کیا ہے' لیکن درست یہ ہے: یہ ابوحازم کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3118- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ وَيَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ مُقْعَدٌ عِنْدَ جِدَارِ سَعْدٍ فَفَجَرَ بِامْرَاَةٍ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّضْرَبَ بِاَكْثَالِ النَّخْلِ .قَالَ اَبُو الْحَسَنِ الصَّوَابُ اَثْكَالٌ.

☆☆ حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: مُقعد نامی صاحب' حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس رہتے تھے' اُنہوں نے ایک خاتون کے ساتھ زنا کیا' جب اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے اپنے (جرم کا) اعتراف کرلیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُنہیں کھجور کی شاخیں ماری گئیں۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں: (اس روایت میں لفظ''اکثال''استعمال ہوا ہے) لیکن درست لفظ''اثکال''(یعنی کھجور کی شاخیں) ہے۔

3119- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ السُّوْطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ وَيَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ اَنَّ مُقْعَدًا اُحَيْنَ- فَذَكَرَ مِنْهُ زَمَانَةً- كَانَ عِنْدَ جِدَارِ اُمِّ سَعْدٍ فَظَهَرَ بِامْرَاَةٍ حَمْلٌ فَسُئِلَتْ فَقَالَتْ هُوَ

۳۱۱۸- اخرجه الطبراني في الكبير (۲۸/۶) رقم (۵۴۴۶): حدثنا علي بن عبد العزيز' ثنا عمرو بن عون الواسطي' ثنا سفيان بن عيينة' عن ابي الزناد و يحيى بن سعيد' به- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۲۵۵/۶): (اخرجه الطبراني' ورجاله رجال الصحيح)- اه-
۳۱۱۹- راجع الذي قبله-

مِنْهُ ـ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجْلَدَ بِاَثْكَالِ النَّخْلِ.

★★ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مُقعد نامی صاحب کا پیٹ کچھ بڑھا ہوا تھا' وہ اُم سعد کے گھر کے پاس رہتے تھے' ایک لڑکی حاملہ ہوگئی' اُس سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو اُس نے بتایا: وہ اُن (مُقعد نامی صاحب) سے حاملہ ہوئی ہے' اُن صاحب نے بھی اعتراف کر لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُنہیں کھجور کی شاخوں کے ذریعہ سزا دی گئی۔

3120- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْاَدَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَمَلَتْ اَمَةٌ فِيْ بَنِيْ سَاعِدَةَ مِنَ الزِّنَا فَلَمَّا وَضَعَتْ قِيْلَ لَهَا مِمَّنْ وَلَدُكِ قَالَتْ مِنْ فُلَانٍ - اِنْسَانٍ نِضْوٍ مَمْسُوْحٍ كَاَنَّهُ خِرْشَاءُ مِنْ ضَعْفِهِ - فَسُئِلَ الْمُقْعَدُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَتْ هُوَ مِنِّيْ فَرُفِعَ اَمْرُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَالَ وَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَيْئَةِ الرَّجُلِ وَاَنَّهُ لَا مَضْرَبَ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا لَهُ عُثْكُوْلًا - يَعْنِيْ عِذْقًا - فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ وَّاضْرِبُوْهُ بِهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً. فَفَعَلُوْا.

★★ حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: بنوساعدہ کی ایک کنیز زنا کے نتیجہ میں حاملہ ہوگئی' جب اُس نے بچے کو جنم دے دیا تو اُس سے پوچھا گیا: تمہارا بچہ کس کی اولاد ہے؟ اُس نے جواب دیا: فلاں کی' وہ (ملزم) ایک نحیف اور کمزور شخص تھا' کمزوری کی وجہ سے اُس کی جلد سانپ کی طرح تھی' اُس سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولا: اُس کنیز نے سچ کہا ہے' وہ بچہ میری اولاد ہے' یہ معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس کی حالت کے بارے میں بتایا گیا کہ اُسے مارا نہیں جا سکتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کیلئے شاخیں لو جس میں 100 ٹہنیاں ہوں اور وہ ایک ہی مرتبہ اسے مار دو' تو لوگوں نے ایسا ہی کیا۔

3121- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْمَارِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا وَلِيَّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ مَا فِيْ بَطْنِهَا فَاْتِنِيْ بِهَا. فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُدَّتْ - اَوْ شُكَّتْ - ثِيَابُهَا عَلَيْهَا ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقِيْلَ لَهُ رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّيْ عَلَيْهَا. فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا سَبْعُوْنَ مُذْنِبًا لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ

۳۱۲۰- راجع ما قبله-

۳۱۲۱- اخرجه مسلم في صحيحه رقم (۱۶۹۶/۲۴) و ابو داود رقم (۴۴۴۰) والنسائي (۴/۶۳-۶۴) والترمذي (۱۴۳۵) و الدارمي (۲/۱۰۱) و احمد (۴/۴۲۹-۴۳۰، ۴۳۵، ۴۳۷، ۴۴۰)- و عبد الرزاق (۷/۳۲۵) رقم (۱۳۳۴۸) و الطيالسي رقم (۸۴۸) و ابن حبان في صحيحه (۱۰/۲۵۰-۲۵۱) رقم (۴۴۰۳) و ابن الجارود رقم (۸۱۵) و البيهقي (۸/۲۲۵) و الطبراني (۱۸/رقم) (۴۷۵) (۴۷۶) من طرق عن يحيى بن ابي كثير به-

بِنَفْسِهَا.

★★ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جو زنا کے نتیجہ میں حاملہ ہو گئی تھی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے قابلِ حد جرم کا ارتکاب کیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر حد قائم کریں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے سرپرست کو بلایا اور ہدایت کی: تم اس کا خیال رکھو' جب یہ بچے کو جنم دے' تو اسے میرے پاس لے آنا' اُس شخص نے ایسا ہی کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُس کے جسم پر لباس کو اچھی طرح باندھ دیا گیا' پھر اُسے سنگسار کر دیا گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سنگسار کرا دیا تھا اور پھر اس کی نمازِ جنازہ بھی ادا کر لی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر 70 گناہ گار یہ توبہ کرتے تو ان کیلئے کافی ہوتی' کیا تمہیں اُس سے افضل کوئی شخص مل سکتا ہے؟ جو اپنے آپ کو (اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری میں) قربان کر دے۔

شرح:

ملا علی قاری نے یہ بات تحریر کی ہے: اکثر علماء نے اس حدیث کے مطابق یہ بات بیان کی ہے کہ حدود کفارہ بن جاتی ہیں اور جس حدیث میں یہ بات مذکور ہے

''مجھے نہیں معلوم کہ حدود کفارہ ہیں یا نہیں''

علماء نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ یہ اس سے پہلے کی حدیث ہے کیونکہ پہلی حدیث میں علم کی نفی کی ہے اور دوسری میں اس کا اثبات ہے، حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس نے ان گناہوں سے توبہ نہ کی ہو تو اس کو آخرت میں عذاب ہوگا کیونکہ توبہ نہ کرنا بھی ایک گناہ ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

''جو لوگ توبہ نہیں کرتے یہی لوگ ظالم ہیں''

اس مسئلے پر تحقیق کرتے ہوئے علامہ زین الدین ابن نجیم نے یہ بات تحریر کی ہے ''علماء کا اس بات پر اختلاف پایا جاتا ہے کہ جس شخص پر حد جاری ہو جائے پھر وہ شخص توبہ نہ کرے تو کیا وہ شخص گناہ سے پاک ہو جاتا ہے یا نہیں؟

ہمارے علماء کا مذہب یہ ہے کہ گناہ سے پاک ہونا حد کے احکام میں سے نہیں ہے اس لیے اگر کسی شخص پر حد جاری ہو جائے اور وہ توبہ نہ کرے تو ہمارے نزدیک اس سے وہ گناہ ساقط نہیں ہوگا۔ ہمارے علماء نے قرآن مجید میں قطاع الطریق کی آیت پر عمل کیا ہے۔

''یہ چیز دنیا میں ان کے لیے رسوائی کا باعث ہے اور آخرت میں انہیں عظیم عذاب ہوگا۔

تو اللہ تعالیٰ نے آخرت کے عذاب کو توبہ سے متعلق کیا ہے اور اس بات پر اتفاق ہے کہ توبہ کی وجہ سے دنیا میں حد ساقط نہیں ہوتی ہے اس لیے مذکورہ آیت میں مذکورہ استثناء کو آخرت کے عذاب کی طرف ہی لوٹایا جائے گا اور جن روایات میں یہ

بات مذکور ہے کہ جو شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرے اور دنیا میں اسے سزا دے دی جائے تو یہ چیز اس کے لیے کفارہ بن جاتی ہے اس حدیث کو اس بات پر محمول کیا گیا ہے کہ جب وہ شخص سزا کے وقت توبہ کر لیتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حدیث ظنی طور پر ثابت ہے اور قرآن کا حکم قطعی ہے جب ظنی اور قطعی میں تعارض ہو تو ظنی کو قطعی کے موافق کرنا لازم ہو جاتا ہے اور اس کے برعکس کرنا درست نہیں ہوتا۔

امام قاضی عیاض مالکی نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس حدیث کے پیش نظر اکثر علماء اس بات کے قائل ہیں کہ حدود جرائم کا کفارہ بن جاتی ہیں جب کہ بعض علماء نے اس مسئلے کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے کیونکہ حضرت ابوہریرہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلمنے ارشاد فرمایا ہے

''مجھے نہیں معلوم کہ حدود کفارہ ہیں یا نہیں ہیں''

لیکن حضرت عبادہ بن صامت کے حوالے سے منقول روایت سند کے اعتبار سے زیادہ مستند ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ کی روایت حضرت عبادہ سے پہلے کی ہو اور بعد میں آپ کو اس بات کا علم ہو گیا ہو اس لیے ان دونوں روایات کے درمیان کوئی تعارض نہیں ہوگا۔

3122- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهُ وَقَالَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ رَجَمْتَهَا .وَقَالَ لَوْ تَابَهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ هَلْ وَجَدْتَّ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سنگسار کروایا (اور اب نمازِ جنازہ بھی ادا کر لی) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مدینہ کے تمام افراد یہ توبہ کرتے تو یہ اُن سب کیلئے کافی ہوتی، کیا تمہیں اُس سے افضل کوئی شخص مل سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کیلئے اپنی جان دیدے؟

3123- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ قِلَابَةَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الْمُهَلَّبِ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِنْ جُهَيْنَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جہینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی (اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے)۔

3124- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ اَخْبَرَنِىْ يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۱۲۲- راجع الذي قبله-

۳۱۲۳- راجع الذي قبله-

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بِسَارِقٍ سَرَقَ شَمْلَةً فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا قَدْ سَرَقَ ـ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اِخَالُهُ سَرَقَ ـ قَالَ السَّارِقُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ـ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَاقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ ثُمَّ ائْتُوْنِىْ بِهٖ ـ فَقُطِعَ فَاُتِىَ بِهٖ فَقَالَ تُبْ اِلَى اللّٰهِ ـ قَالَ قَدْ تُبْتُ اِلَى اللّٰهِ ـ قَالَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكَ ـ

رَوَاهُ الثَّوْرِىُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ مُرْسَلًا ـ

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور کو لایا گیا' جس نے چادر چوری کی تھی' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے چوری کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا واقعی اس نے چوری کی ہے؟ چور نے عرض کی: یارسول اللہ! جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو! پھر اسے داغ لگاؤ (تاکہ خون بہنا بند ہو جائے) پھر اسے میرے پاس لے آؤ! اُس چور کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور اُسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو! وہ بولا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول کی۔

3125- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ قَدْ سَرَقَ شَمْلَةً فَقَالَ اَسَرَقْتَ مَا اِخَالُهُ سَرَقَ ـ قَالَ بَلٰى ـ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ ـ فَقَطَعُوْهُ ثُمَّ حَسَمُوْهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُبْ ـ قَالَ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ـ

☆☆ محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور کو لایا گیا' جس نے چادر چوری کی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے واقعی چوری کی ہے؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دو' پھر اسے داغ لگاؤ لوگوں نے اُس کا ہاتھ کاٹ دیا' پھر اسے داغ لگایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: تم توبہ کرو! وہ بولا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے

۳۱۲۴- اخرجه الحاكم في الحدود (۳۸۱/۴) من طريق ابراهيم بن حمزة، ثنا عبد العزيز ابن محمد، به- وقال: (صحيح على شرط مسلم، و لم يخرجاه)- واخرجه البيهقي في الكبرى (۲۷۱/۸) من طريق الدارقطني...... به- وقال: (و صله يعقوب عن عبد العزيز، و تابعه عليه غيره) قال: (واخرجه ابن المديني، فارسله لم يذكر ابا هريرة)- واخرجه ابن المديني عن عبد العزيز بن ابي حازم و سفيان الثوري عن ابن خصيفة)...... فذكره مرسلاً ثم قال: (لم يسنده و احد منهم فوق ابن ثوبان الى احد)- اه-

۳۱۲۵- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۷/ ۲۸۹- ۲۹۰) باب: شهدوا لرايناه على بطنها (۱۳۵۸۳) عن ابن جريج و الثوري عن ابن خصيفة، به هكذا مرسلا- واخرجه ابو عبيد القاسم بن سلام في (غريب الحديث)- كما في نصب الراية (۳۷۱/۳)- حدثنا اسماعيل بن جعفر عن يزيد بن خصيفة، به ايضاً مرسلاً- وقال: (ولم يسمع بالحسم في قطع السارق عن النبي صلى الله عليه وسلم الا في هذا الحديث)- قال الزيلعي: (واكرجه ابراهيم الحربي في كتابه (غريب الحديث) وقال: الحسم ان يكوى: لينقطع الدم، و كذلك قال ابو عبيد- وقال ابن القطان في كتابه: و يزيد بن خصيفة هو منسوب الى جده: فانه يزيد بن عبد الله بن خصيفة، و هو ثقة، بلا خلاف)- اه- قلت: واخرجه ابو داود في المراسيل: كما في تحفة الاشراف-

اللہ! اس کی توبہ قبول کر لے!

3126- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا جُمْهُورُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

★★ محمد بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

3127- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ حَدَّثَنَا يَعِيشُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمَّانِيُّ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِذَا سَرَقَ السَّارِقُ قُطِعَتْ يَدُهُ الْيُمْنَى فَإِنْ عَادَ قُطِعَتْ رِجْلُهُ الْيُسْرٰى فَإِنْ عَادَ ضَمَّنْتُهُ السِّجْنَ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا إِنِّي لَأَسْتَحْيِي اللَّهَ أَنْ أَدَعَهُ لَيْسَ لَهُ يَدٌ يَأْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِي بِهَا وَرِجْلٌ يَمْشِي عَلَيْهَا.

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب کوئی شخص چوری کرے' تو اُس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے' اگر وہ دوبارہ چوری کرے' تو اُس کا بایاں پاؤں کاٹ دیا جائے' اگر وہ پھر چوری کرے' تو میں اُسے قید کر دوں گا اور اُس وقت تک قید رکھوں گا جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتا' مجھے اس بات سے اللہ تعالیٰ سے حیاء آتی ہے کہ میں اُس (چور) کو ایسی حالت میں کر دوں کہ اُس کا کوئی بھی ہاتھ نہ ہو' جس کے ذریعہ وہ کچھ کھا سکے یا استنجاء کر سکے' یا اُس کا کوئی پاؤں نہ ہو جس کے ذریعہ وہ چل سکے۔

3128- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مَيْسَرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَأُمُّهُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنِي هٰذَا قَتَلَ زَوْجِي فَقَالَ الِابْنُ إِنَّ عَبْدِي وَقَعَ عَلٰى أُمِّي .فَقَالَ عَلِيٌّ خِبْتُمَا وَخَسِرْتُمَا إِنْ تَكُونِي صَادِقَةً يُقْتَلِ ابْنُكِ وَإِنْ يَكُنِ ابْنُكِ صَادِقًا نَرْجُمْكِ .ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلصَّلَاةِ فَقَالَ الْغُلَامُ لِأُمِّهِ مَا تَنْظُرِينَ أَنْ يَقْتُلَنِي أَوْ يَرْجُمَكِ فَانْصَرَفَا فَلَمَّا

٣١٢٦-اخرجه الحاكم (٣٨١/٤) و البيهقي (٨/٢٧٥-٢٧٦) كتاب السرقة' باب ما جاء في الاقرار بالسرقة و الرجوع عنه- من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردي' اخبرني يزيد' به مرفوعًا' و صححه الحاكم على شرط مسلم- وراجع الذي قبله-

٣١٢٧-اخرجه محمد بن الحسن في (كتاب الآثار): اخبرنا ابو حنيفة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة...... به: كما في نصب الراية (٣٧٤/٣)- قال الزيلعي: (واخرجه عبد الرزاق في (مصنفه): اخبرنا معمر عن جابر عن الشعبي' قال: كان علي لا يقطع الا اليد و الرجل' و ان سرق بعد ذلك سجنه' و يقول: (اني لا ستحي من الله الا ادع له يدًا ياكل بها و يستنجي)- انتهى- و اخرجه ابن ابي شيبة في (مصنفه): حدثنا حاتم بن اسماعيل عن جعفر بن محمد عن ابيه قال: كان علي لا يزيد على ان يقطع السارق يدًا و رجلاً' فاذا اتي به بعد ذلك' قال: (اني لا ستحي ادعه لا يتطهر لصلاته' و لكن احبسوه)- انتهى- واخرجه البيهقي عن عبد الله بن سلمة عن علي انه اتي بسارق فقطع يده' ثم اتي به فقطع رجله' ثم اتي به فقال: اقطع يده! باي شيء يتمسح ! و باي شيء ياكل ! اقطع رجله: على اي شيء يمشي ! اني لا ستحي من الله' ثم ضربه و خلده في السجن- انتهى)- الا- وهذا الذي نقله الزيلعي عن البيهقي' في السنن الكبرى (٢٧٥/٨) كتاب السرقة' باب: السارق يعود فيسرق ثانياً و ثالثاً و رابعاً-

٣١٢٨-اخرجه البيهقي في الكبرى (٣٣٢/٨) كتاب: الاشربة والحد فيها' باب: ماجاء في الشفاعة بالحدود من طريق الدارقطني' به-

صَلّٰى سَاَلَ عَنْهُمَا فَقِيْلَ انْطَلَقَا.

★★ میسرہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اور اُس کی والدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ عورت بولی: میرے اس بیٹے نے میرے شوہر کو قتل کر دیا ہے' تو بیٹا بولا: (مقتول) میرا غلام تھا جس نے میری ماں کے ساتھ زنا کیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں رسوا ہوئے اور خسارے کا شکار ہوئے' (اے عورت!) اگر تم سچی ہو' تو تمہارے بیٹے کو قتل کر دیا جائے گا اور اگر تمہارا بیٹا سچا ہے' تو ہم تمہیں سنگسار کروا دیں گے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کیلئے تشریف لے گئے تو اُس لڑکے نے اپنی والدہ سے کہا: آپ کا کیا خیال ہے' یہ مجھے قتل کروا دیں یا آپ کو سنگسار کروا دیں؟ راوی کہتے ہیں: پھر وہ دونوں چلے گئے' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو اُنہوں نے اُن دونوں کے بارے میں دریافت کیا' تو بتایا گیا: وہ دونوں جا چکے ہیں۔

3129 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَاضِىُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ الْبَحْرَانِىُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اَوْسٍ - قَالَ بِشْرٌ وَهُوَ الَّذِىْ كَانَ يَقُوْلُ مُحَمَّدٌ عُقْبَةُ بْنُ اَوْسٍ - عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ اَلَا اِنَّ كُلَّ مَاثُرَةٍ تُعَدُّ وَتُدْعَى وَدَمٍ وَّمَالٍ تَحْتَ قَدَمَىَّ هَاتَيْنِ غَيْرَ سِدَانَةِ الْبَيْتِ وَسِقَايَةِ الْحَاجِّ اَلَا وَاِنَّ قَتِيلَ خَطَاِ الْعَمْدِ قَتِيلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا .

★★ عقبہ بن اوس' ایک صحابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اُس نے اپنے وعدے کو سچ ثابت کیا' اسی نے اپنے بندے کی مدد کی' اُسی نے (دشمنوں کے) لشکروں کو پسپا کیا' یاد رکھنا! ہر وہ چیز جو (معاشرے میں) بڑائی (اور فضیلت) سمجھی جاتی ہو اور شمار کی جاتی ہو' (زمانۂ جاہلیت کا ہر) خون (کا بدلہ) اور مال (یعنی ادائیگی)' وہ سب میرے ان دونوں قدموں کے نیچے ہے (یعنی میں اُسے کالعدم قرار دیتا ہوں) ماسوائے بیت اللہ کی خدمت کے اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت کے (کیونکہ یہ فضیلت کا معیار ہوں گی)' یاد رکھنا! قتلِ خطاء شبہ عمد یہ ہے کہ لاٹھی یا عصا کے ذریعہ (کسی کو مارا گیا ہو) اُس کی دیت سو اونٹ ہیں' جن میں سے چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی''۔

3130 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِىِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فِىْ اَسْنَانِ الْاِبِلِ وَلَمْ يَذْكُرْ غَيْرَ ذٰلِكَ . كَذَا رَوَاهُ اَيُّوْبُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ لَمْ يَذْكُرْ يَعْقُوْبَ بْنَ اَوْسٍ وَّاَسْنَدَهُ

۳۱۲۹-تقدم- ۳۱۳۰-تقدم-

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو .وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ .كَذٰلِكَ رَوَاهُ عَنْهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٌ .وَخَالَفَهُمَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَرَوَاهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ السَّدُوسِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرِ الْقَاسِمَ بْنَ رَبِيعَةَ وَاَسْنَدَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ .وَرَوَاهُ حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْهُ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3131- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَتَحَ مَكَّةَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ اَلَا اِنَّ كُلَّ مَاْثَرَةٍ كَانَتْ تُعَدُّ اَوْ تُدْعَى تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ اِلَّا السِّدَانَةَ وَالسِّقَايَةَ اَلَا وَاِنَّ قَتِيلَ الْخَطَاِ شِبْهِ الْعَمْدِ قَتِيلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا دِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ مِنْهَا اَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا اَوْلَادُهَا .يَعْنِي مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اُس نے اپنے وعدے کو سچ ثابت کیا' اس نے اپنے بندے کی مدد کی' اُسی نے (دشمنوں کے) لشکروں کو پسپا کیا' یاد رکھنا! ہر وہ چیز جو (معاشرے میں) بڑائی (اور فضیلت) سمجھی جاتی ہو اور شمار کی جاتی ہو' (زمانۂ جاہلیت کا ہر) خون (کا بدلہ) اور مال (یعنی ادائیگی)' وہ سب میرے ان دونوں قدموں کے نیچے ہے (یعنی میں اُسے کالعدم قرار دیتا ہوں) ماسوائے بیت اللہ کی خدمت کے اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت کے (کیونکہ یہ فضیلت کا معیار ہوں گے)' یاد رکھنا! قتلِ خطاء شبہ عمد یہ ہے کہ لاٹھی یا عصا کے ذریعہ (کسی کو مارا گیا ہو) اُس کی دیت مغلظہ ہے' جن میں سے چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی۔ (راوی کہتے ہیں:) یعنی اس کی دیت سو اونٹ ہے۔

3132- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُقْبَةَ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ ابْنُ سُكَيْنٍ اَلَا اِنَّ قَتِيلَ خَطَاِ الْعَمْدِ قَتِيلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا .نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت عقبہ بن اوس' ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ

۳۱۳۱-تقدم- ۳۱۳۲-تقدم-

تشریف لائے (اُس کے بعد اُنہوں نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

ابن سکین نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: خطاء عمد کا مقتول وہ ہے جسے لاٹھی یا عصا کے ذریعہ (قتل کیا گیا ہو)۔

3133- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى دَرَجِ الْكَعْبَةِ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ اَلَا اِنَّ قَتِيْلَ الْعَمْدِ الْخَطَاِ بِالسَّوْطِ اَوِ الْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ مُغَلَّظَةٌ فِيْهَا اَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً فِىْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا اَلَا اِنَّ كُلَّ مَاثُرَةٍ فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَدَمٍ وَّمَالٍ تَحْتَ قَدَمَىَّ هَاتَيْنِ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِدَانَةِ الْبَيْتِ اَوْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ فَاِنِّىْ اَمْضَيْتُهَا لِاَهْلِهَا كَمَا كَانَتْ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ (میں داخلے کی) سیڑھی پر کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر طرح کی حمد اُس اللہ کیلئے مخصوص ہے جس نے اپنا وعدہ پورا کیا' اپنے بندے کی مدد کی' اُسی نے (کفار کے) لشکروں کو پسپا کیا' یاد رکھنا! قتلِ خطاء کا مقتول وہ ہے' جسے لاٹھی یا عصا کے ذریعہ مارا گیا ہو' اُس کی دیت مغلظہ یعنی 100 اونٹ ہوگی' جس میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی' زمانۂ جاہلیت کی ہر ترجیحی وجہ' (زمانۂ جاہلیت کا ہر) خون (کا بدلہ) اور مال (یعنی ادائیگی) میرے ان دونوں قدموں کے نیچے ہے (یعنی میں اُنہیں کالعدم قرار دیتا ہوں) ماسوائے (دو چیزوں کے) خانہ کعبہ کی خدمت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت' میں انہیں متعلقہ لوگوں کیلئے برقرار رکھتا ہوں جیسے یہ پہلے (زمانۂ جاہلیت میں) تھیں''۔

3134- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى دَرَجِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ کی سیڑھی پر کھڑے ہو کر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا (اُس کے بعد اُنہوں نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

3135- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ الطَّرَسُوْسِىُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ .

★★ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قصاص صرف تلوار کے ذریعہ لیا جا سکتا ہے۔

۳۱۳۳- تقدم- ۳۱۳۴- راجع الذی قبلہ- ۳۱۳۵- تقدم-

3136- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْجَرَائِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَوَدَ إِلَّا بِالسَّيْفِ . قَالَ يُوْنُسُ قُلْتُ لِلْحَسَنِ عَمَّنْ اَخَذْتَ هٰذَا قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَذْكُرُ ذٰلِكَ.

☆☆ حسن (بصری) بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قصاص صرف تلوار کے ذریعہ لیا جا سکتا ہے۔

یونس نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے دریافت کیا: آپ نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔

3137- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا جَدِّيْ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَّاَبُوْ قُتَيْبَةَ وَابْنُ بِنْتِ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْ عَازِبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ خَطَأٌ اِلَّا السَّيْفَ وَفِيْ كُلِّ خَطَإٍ اَرْشٌ . تَابَعَهُ زُهَيْرٌ وَّقَيْسٌ وَّغَيْرُهُمَا عَنْ جَابِرٍ . وَقَالَ وَرْقَاءُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَرَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ فَاِنْ كَانَ حَفِظَ فَهُوَ اسْمُ اَبِيْ عَازِبٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تلوار کے علاوہ ہر چیز (کے ذریعہ کیا جانے والا قتل) قتلِ خطاء شمار ہوگا' اور قتلِ خطاء میں دیت (کی ادائیگی لازم) ہوگی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3138- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ خَطَأٌ اِلَّا السَّيْفَ وَلِكُلِّ خَطَإٍ اَرْشٌ . كَذَا قَالَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَّالَّذِيْ قَبْلَهُ اَصَحُّ .

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تلوار کے علاوہ' ہر چیز (کے ذریعہ کیا جانے والا قتل) قتلِ خطاء شمار ہوگا' اور قتلِ خطاء میں دیت (کی ادائیگی لازم) ہوگی۔

راوی نے اسے جابر نامی راوی کے حوالے سے' عامر نامی راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے' لیکن پہلی روایت زیادہ مستند ہے۔

3139- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ وَّقَيْسٌ عَنْ

۳۱۳۶-تقدم-

۳۱۳۷-اخرجه البيهقي في سننه (۸/۴۲) من طريق سفيان' به- قال الزيلعي في نصب الراية (۴/۳۳۲): اخرجه بهذا اللفظ احمد في مسنده' فقال: حدثنا وكيع' ثنا سفيان عن جابر الجعفي عن ابي عازب عن النعمان بن بشير' قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ...... فذكره- و اخرجه ايضاً من حديث ورقاء عن جابر عن مسلم بن اراك عن النعمان بن بشير مرفوعًا: (كل شيء خطا الا ما كان بحديدة' و لكل خطا ارش)- انتهى- و مسلم بن اراك هو ابو عازب ليس بمعروف- قال في (التنقيح): وقال ابو حاتم: اسمه: مسلم بن عمرو- قال: و على كل حال فابو عازب ليس بمعروف- انتهى -قال البيهقي في المعرفة: والحديث مداره على جابر الجعفي و قيس بن الربيع' و هما غير محتج بهما)- انتهى كلام الزيلعي- و انظر -ايضا-: نصب الراية (۴/۳۴۴)-

۳۱۳۸-راجع الذي قبله- ۳۱۳۹-راجع الذي قبله-

جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ عَازِبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَیْءٍ سِوَی الْحَدِیْدَةِ فَهُوَ خَطَأٌ وَّفِیْ كُلِّ خَطَإٍ اَرْشٌ .

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوہے (کے ہتھیار) کے علاوہ ہر چیز (کے ذریعہ کیا جانے والا قتل) قتلِ خطاء شمار ہوگا' اور قتلِ خطاء میں دیت (کی ادائیگی لازم) ہوگی۔

3140- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ یَزِیْدَ حَدَّثَنَا الْهَیْثَمُ بْنُ جَمِیْلٍ حَدَّثَنَا قَیْسٌ عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِ بِنْتِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

3141- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَیْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ حَبَّانَ مَوْلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَرَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَیْءٍ خَطَأٌ اِلَّا مَا كَانَ اُصِیْبَ بِحَدِیْدَةٍ وَّلِكُلِّ خَطَإٍ اَرْشٌ .

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوہے (کے ہتھیار) کے علاوہ ہر چیز (کے ذریعہ کیا جانے والا قتل) قتلِ خطاء شمار ہوگا' اور قتلِ خطاء میں دیت (کی ادائیگی لازم) ہوگی۔

3142- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَزِیْعٍ عَنْ اَبِیْ شَیْبَةَ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ عَازِبٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَوَدُ بِالسَّیْفِ وَالْخَطَأُ عَلَی الْعَاقِلَةِ . كَذَا قَالَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قصاص صرف اُس وقت لیا جائے گا جب تلوار کے ذریعہ قتل کیا گیا ہو اور قتلِ خطاء میں (دیت کی ادائیگی قاتل کے) خاندان پر عائد ہوگی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح منقول ہے۔

3143- حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ ابْنُ عُلَیَّةَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَرَّقَ نَاسًا ارْتَدُّوا عَنِ الْاِسْلَامِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمْ اَكُنْ لِاُحْرِقَهُمْ بِالنَّارِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ . وَكُنْتُ اَقْتُلُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

۳۱۴۰-راجع الذي قبله- ۳۱۴۱-راجع الذي قبله- ۳۱۴۲-تقدم-

۳۱۴۳-اخرجه البخاري في الجهاد (۶/۱۷۳) باب: لا يعذب بعذاب الله (۳۰۱۷) و ابو داود في الحدود (۲/۵۳۰) باب: الحكم فيمن ارتد (۴۳۵۱) و النسائي في تحريم الدم (۷/۱۰۴) باب: الحكم في المرتد' و ابن ماجه في الحدود (۲/۸۴۸) باب: المرتد عن دينه (۲۵۳۵) و كذلك عبد الرزاق (۹۴۱۳) و الحميدي (۵۳۳) و احمد (۱/۲۸۲) و ابن الجارود (۸۴۳) و ابو يعلى (۲۵۳۲) و ابن حبان (۴۴۵۹) و الحاكم (۳/۵۳۸-۵۳۹) و البيهقي (۸/۱۹۵) من طرق عن عكرمة' به- و غفل الحاكم' فصححه على شرط البخاري! وقد سبق عزوه للبخاري- واخرجه النسائي في تحريم الدم (۷/۱۰۵) باب: الحكم في المرتد' و احمد (۱/۳۲۲) و ابو يعلى (۲۵۳۲) و ابن حبان (۴۴۷۳) و البيهقي (۸/۲۰۲) من طريق انس بن مالك عن ابن عباس' بنحوه-

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ . قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا فَقَالَ وَيْحَ ابْنِ عَبَّاسٍ .هٰذَا ثَابِتٌ صَحِيْحٌ.

★★ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرتد ہو جانے والے کچھ لوگوں کو جلوا دیا۔ اس بات کی اطلاع حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ملی تو اُنہوں نے فرمایا: میں اُن لوگوں کو آگ میں نہ جلواتا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ کے عذاب دینے کے طریقے کی طرح (یعنی آگ میں جلا کر) کسی کو عذاب (یعنی سزا) نہ دو۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:) میں اُن لوگوں کو قتل کروا دیتا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص اپنا دین (یعنی اسلام) تبدیل کر لے' اُسے قتل کر دو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس بات کی اطلاع حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملی تو اُنہوں نے فرمایا: ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ستیاناس ہو!

یہ روایت ثابت ہے اور صحیح ہے۔

3144- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ وَمُحَيِّصَةَ بْنِ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُمَا اَتَيَا خَيْبَرَ وَهِىَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا لِحَوَائِجِهِمَا فَاَتَى مُحَيِّصَةُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَّهُوَ يَتَشَحَّطُ فِىْ دَمِهٖ قَتِيلاً فَدَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَّحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ وَهُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ سِنًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ . فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ فَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ اَوْ قَاتِلِكُمْ . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ . قَالَ اَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَاْخُذُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ .

★★ بشیر بن یسار' حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: یہ ''دونوں حضرات خیبر تشریف لے گئے' اُن دنوں (مسلمانوں اور یہودیوں کی) صلح چل رہی تھی' یہ دونوں حضرات اپنے اپنے کام کے سلسلے میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے' حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ (اپنے دوسرے ساتھی) حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو وہ خون میں لت پت تھے' اور قتل ہو چکے تھے۔ حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں دفن کیا' بعد میں

۳۱۴۴-اخرجه الشافعي (۲/۱۱۳-۱۱۴)، و عبد الرزاق (۱۸۲۵۹)، و الحميدي (۴۰۳)، و احمد (۲/۴)، و البخاري في الصلح (۲۷۰۲) باب: الصلح مع المشركين، و في الجهاد (۳۱۷۳) باب: الموادعة و المصالحة مع المشركين بالمال وغيره، و مسلم في القسامة (۱۶۶۹) باب: القسامة، و النسائي في القسامة (۸/۹-۱۱) باب: تبرئة اهل الدم في القسامة، و الترمذي في الديات (۱۴۲۲) باب: ما جاء في القسامة، و البيهقي في الكبرى (۸/۱۱۸، ۱۱۹) من طرق عن يحيى بن سعيد، به-

جب وہ مدینہ منورہ آئے' تو عبدالرحمٰن بن سہل' حویصہ بن مسعود اور محیصہ بن مسعود' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عبدالرحمٰن بن سہل گفتگو کرنے لگے' وہ ان تینوں میں سب سے کم عمر تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے بڑے کو موقع دو! تو وہ خاموش ہو گئے' بقیہ دونوں حضرات نے بات کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پچاس افراد حلف اُٹھا کر اپنے ساتھی کے خون (کے بدلے راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے قاتل کے خون کے مستحق بننے کے لیے تیار ہو جائیں گے؟ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کیسے حلف اُٹھا سکتے ہیں؟ جبکہ ہم وہاں موجود ہی نہیں تھے' ہم نے (قتل ہوتے) دیکھا ہی نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو یہودیوں کے پچاس افراد قسم اُٹھا کر بری الذمہ ہو جائیں گے' اُنہوں نے عرض کی: ہم کفار کی قسموں کا کیسے اعتبار کریں؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے اُن لوگوں کو دیت ادا کی۔

شرح:

علامہ ابن قدامہ تحریر کرتے ہیں:

''جب کسی جگہ پر کوئی شخص مقتول پایا جائے اس کے ورثاء کسی متعین شخص یا کس متعین جماعت کے خلاف قتل کا دعویٰ کر دیں اور ان لوگوں کے درمیان آپس میں دشمنی بھی ہو لیکن قتل کا قرینہ موجود نہ ہو تو اس کا حکم بھی دوسرے دعویٰ جات کی طرح ہوگا اگر مقتول کے ورثاء کے پاس گواہ موجود ہوں گے تو ان کی گواہی کی بنیاد پر ان کے حق میں فیصلہ دیا جائے گا ورنہ انکار کرنے والے کے قول کا اعتبار کیا جائے گا۔ امام مالک، امام شافعی اور امام منذر بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب اس بات کے قائل ہیں کہ مقتول کے ورثاء کسی محلے کے افراد یا کس متعین شخص کے خلاف قتل کا دعویٰ کر دیں تو مقتول کے ولی کے لیے اس محلے کے پچاس آدمیوں سے قسم لینا جائز ہوگا۔ وہ اس طرح سے قسم اٹھائیں گے کہ اللہ کی قسم! ہم نے اس شخص کو قتل نہیں کیا ہے اور ہمیں اس کے قاتل کا علم بھی نہیں ہے جب وہ اہل محلہ قسم اٹھالیں گے تو ان پر دیت کی ادائیگی واجب ہو جائے گی اگر وہ قسم نہیں اٹھائیں گے تو انہیں قید کر دیا جائے گا جب تک وہ قسم نہیں اٹھاتے یا قتل کا اقرار نہیں کر لیتے۔ کیونکہ ایک روایت میں یہ بات منقول ہے کہ ایک شخص کو دو قبیلوں کے درمیان مقتول پایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پچاس قسمیں لی تھیں اور جو قبیلہ زیادہ قریب تھا اس پر دیت کی ادائیگی کو لازمی قرار دیا تھا۔ اس پر ان لوگوں نے یہ کہا تھا خدا کی قسم! نہ تو ہماری قسمیں ہمارے مال کو بچا سکی ہیں اور نہ ہی ہمارے مال نے ہماری قسموں کو بچایا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا تمہارے مال نے تمہاری جانوں کو بچا لیا ہے۔ (المغنی جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 383)

3145- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِى اُوَيْسٍ حَدَّثَنَا اَبِى ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِى اَبِى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ اَنَّ بُشَيْرَ بْنَ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِى حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَخْبَرَهُ وَكَانَ شَيْخًا فَقِيهًا كَبِيرًا وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ مِنْ

۳۱۴۵- راجع الذي قبله-

اَهْلِ دَارِهِ مِنْ بَنِىْ حَارِثَةَ رِجَالاً مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ وَسَهْلُ بْنُ اَبِىْ حَثْمَةَ وَسُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثُوهُ اَنَّ الْقَسَامَةَ كَانَتْ فِيهِمْ فِىْ بَنِىْ حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ فِىْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُدْعَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قُتِلَ بِخَيْبَرَ فَذَكَرَ بُشَيْرٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَّمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ مِّنْ بَنِىْ حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ فِىْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِىَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ وَّاَهْلُهَا الْيَهُوْدُ فَتَفَرَّقَ عَبْدُ اللّٰهِ وَمُحَيِّصَةُ بِخَيْبَرَ فِىْ حَوَائِجِهِمَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ.

★★ بنوحارثہ کے آزادکردہ غلام بشیر بن یسار جو ایک بزرگ اور سمجھدار آدمی تھے اور اُنہوں نے اپنے (آقا کے) خاندان بنوحارثہ سے تعلق رکھنے والے کچھ صحابہ کرام کی زیارت بھی کی ہوئی تھی؛ جن میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ شامل ہیں؛ بشیر بن یسار اُن حضرات کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: قسامت کا حکم بنوحارثہ کے بارے میں آیا تھا؛ انصار کے ایک فرد حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ خیبر میں قتل کر دیے گئے۔

بشیر نے یہ بات ذکر کی: حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تعلق بنوحارثہ سے تھا؛ یہ دونوں حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں خیبر تشریف لے گئے؛ اُن دنوں (مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان) صلح چل رہی تھی؛ خیبر میں یہودی ہی رہتے تھے؛ خیبر میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ اپنے اپنے کام کے سلسلے میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے (اس کے بعد اُنہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے) تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ہم کفار کی قوم کی قسموں کو کیسے قبول کر سکتے ہیں؟

3146- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْاَنْصَارِ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ اَوْ حَدَّثَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةَ اَتَيَا خَيْبَرَ .ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

★★ بشیر بن یسار؛ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ان دونوں حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ خیبر گئے (اُس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

3147- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ سَعْدَوَيْهِ عَنْ عَبَّادٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خَرَجَ مُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ

۳۱۴۶-اخرجه احمد ۴۰/۱۴۲ و البخاري في الادب (۶۱۴۲، ۶۱۴۳) بناب: اكرام الكبير و يبدا الاكبر بالكلام و السوال و مسلم في القسامة (۱۶۶۹) باب: القسامة و ابو داود في الديات (۴۵۲۰) باب: القتل بالقسامة و النسائي في القسامة (۸/۸-۹) باب: تبرئة اهل الدم في القسامة والبيهقي في الكبرى (۸/۱۱۸-۱۱۹) من طرق عن حماد بن يزيد به-

۳۱۴۷-اسناده ضعيف: فيه الحجاج بن ارطاة تقدمت ترجمته مرارًا-

وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ اِلٰى خَيْبَرَ يَمْتَارُوْنَ فَتَفَرَّقُوْا لِحَاجَتِهِمْ فَمَرُّوا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ قَتِيلاً فَرَجَعُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ قَسَامَةً تَسْتَحِلُّونَ بِهِ قَاتِلَكُمْ . فَكَرِهُوا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْلِفُ عَلَى الْغَيْبِ نَحْلِفُ عَلٰى اَمْرٍ غِبْنَا عَنْهُ قَالَ فَتَحْلِفُ الْيَهُوْدُ خَمْسِينَ يَمِينًا فَيَبْرَءُ وْنَ . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالٌ مِنْ مَّالِ الصَّدَقَةِ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت حویصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ (بن سہل) اور حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ خیبر گئے' وہاں یہ حضرات اپنے کام کے سلسلے میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے' پھر انہیں حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ مقتول ملے' یہ حضرات واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم پچاس افراد قسامت کے طور پر قسم اُٹھا کر اپنے قاتل (کو سزا) دے سکتے ہو' تو اُن حضرات کو یہ گوارا نہیں ہوا' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم غیب کے بارے میں کیسے قسم اُٹھا سکتے ہیں' ہم ایک ایسے معاملے کے بارے میں قسم اُٹھائیں جس میں ہم موجود ہی نہیں تھے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہودیوں کے پچاس افراد قسم اُٹھا کر بری الذمہ ہو جائیں گے۔ اُن حضرات نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم کفار کی قسموں کو قبول کر لیں؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زکوٰۃ کا مال آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اُس (مقتول) کی دیت ادا کی۔

3148- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلاً مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ اَبِىْ حَثْمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوْا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوْا فِيْهَا فَوَجَدُوْا اَحَدَهُمْ قَتِيلاً فَقَالُوْا لِلَّذِيْنَ وَجَدُوْهُ عِنْدَهُمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا . قَالُوْا مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلاً . فَانْطَلَقُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ انْطَلَقْنَا اِلٰى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا اَحَدَنَا قَتِيلاً . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ . فَقَالَ لَهُمْ تَاْتُوْنَ بِالْبَيِّنَةِ عَلٰى مَنْ قَتَلَ . قَالُوْا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ . قَالَ فَيَحْلِفُونَ لَكُمْ . قَالُوْا لَا نَرْضٰى اَيْمَانَ الْيَهُوْدِ وَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ.

☆☆ بشیر بن یسار بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی' جن کا نام حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ تھا' اُنہوں نے یہ بات بتائی ہے: وہ اپنے قبیلہ کے کچھ افراد کے ہمراہ خیبر گئے' وہاں وہ لوگ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے' پھر اُنہوں نے اپنے ایک فرد کو مقتول پایا تو جن لوگوں کے پاس اُنہوں نے مقتول کو پایا تھا' اُن لوگوں سے اُنہوں نے کہا: تم نے

۳۱۴۸-راجع الذي قبله-

ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے' تو وہ لوگ بولے: ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہی ہمیں قاتل کے بارے میں علم ہے' پھر یہ حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم خیبر گئے تھے' وہاں ہم نے اپنے ایک فرد کو مقتول پایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے بڑے کو موقع دو! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم اس بارے میں ثبوت پیش کرو کہ کس نے اسے قتل کیا ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ (یہودی) قسم اُٹھالیں (اور بری الذمہ ہو جائیں گے)' اُن حضرات نے عرض کی: ہم یہودیوں کے قسم اُٹھانے پر راضی نہیں ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی اچھا نہیں لگا کہ مقتول کا خون رائیگاں جائے' اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے ایک سو اونٹ دیت کے طور پر ادا کیے۔

3149- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَمَّالُ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

3150- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَارِسْتَانِيُّ وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ خَرَجَ قَوْمٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى خَيْبَرَ فَقُتِلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيِّنَتَكُمْ . قَالُوا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ أَيْمَانُهُمْ . قَالُوا إِذًا تَقْتُلَنَا الْيَهُودُ . قَالَ فَأَيْمَانُكُمْ أَنْتُمْ . قَالُوا لَمْ نَشْهَدْ . قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَالٍ أَتَاهُ.

☆☆ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار کے کچھ افراد خیبر گئے' وہاں اُن میں سے ایک شخص قتل ہو گیا' یہ معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے ثبوت (کہاں ہیں)؟ اُنہوں نے عرض کی: ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اُن (یہودیوں کا) قسم اُٹھانا (معاملہ ختم کر دے گا) اُنہوں نے عرض کی: پھر تو یہودی (ایک ایک کر کے) ہمیں قتل کر دیں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم قسم اُٹھالو! اُنہوں نے عرض کی: ہم وہاں موجود ہی نہیں تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو مال آیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس میں سے اُس (مقتول) کی دیت ادا کی۔

3151- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ

۳۱۴۹- راجع الذي قبله- ۳۱۵۰- راجع الذي قبله-

۳۱۵۱- مسلم بن خالد الزنجي ضعيف' و ابن جريج لم يصرح بالتحديث' و هو مدلس- وقد اختلف فيه على الزنجي' فقال هنا عن ابن جريج عن عطاء' و في الرواية الآتية عنه قال: عن ابن جريج عن عمرو بن شعيب' و خالفه عبد الرزاق و حجاج في اسناده-

خَالِدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّنَةُ عَلٰى مَنِ ادَّعٰى وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ اِلَّا فِى الْقَسَامَةِ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مدعی پر ثبوت پیش کرنا لازم ہوگا اور انکار کرنے والے پر قسم اُٹھانا لازم ہوگا' البتہ قسامت کا حکم مختلف ہے۔

3152- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَاَبُوْ عَلِيٍّ الصَّفَّارُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الضَّحَّاكِ وَمُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ قَالَا حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّنَةُ عَلٰى مَنِ ادَّعٰى وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ اِلَّا فِى الْقَسَامَةِ.

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "مدعی پر ثبوت پیش کرنا لازم ہوگا اور انکار کرنے والے پر قسم اُٹھانا لازم ہوگا' البتہ قسامت کا حکم مختلف ہے"۔

3153- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنِىْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ الزَّنْجِيِّ بْنِ خَالِدٍ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. خَالَفَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَحَجَّاجٌ رَوَيَاهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرٍو مُرْسَلًا.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

عبدالرزاق نے اس کے برعکس اسے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

3154- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاُتِيَ بِاَخِيْ بَنِيْ عِجْلٍ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ قَبِيْصَةَ تَنَصَّرَ بَعْدَ اِسْلَامِهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ مَا حُدِّثْتُ عَنْكَ قَالَ مَا حُدِّثْتَ عَنِّيْ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْكَ اَنَّكَ تَنَصَّرْتَ. فَقَالَ اَنَا عَلٰى دِيْنِ الْمَسِيْحِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ وَاَنَا عَلٰى دِيْنِ الْمَسِيْحِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ مَا تَقُوْلُ فِيْهِ فَتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ خَفِيَ عَلَيَّ فَقَالَ عَلِيٌّ طَئُوْهُ. فَوُطِئَ حَتّٰى مَاتَ فَقُلْتُ لِلَّذِيْ يَلِيْنِيْ مَا قَالَ قَالَ الْمَسِيْحُ رَبُّهُ.

٣١٥٢- الحديث معروف بالعرزمي عن عمرو بن شعيب' اخرجه الترمذي في الاحكام (٣/٦٢٦) باب: ما جاء في ان البينة على المدعي و اليمين على المدعى عليه (١٣٤١) عن علي ابن حجر' وانبانا علي بن مسهر وغيره عن محمد بن عبيد الله - و هو العرزمي - عن عمرو بن شعيب' به- وقال الترمذي: (هذا حديث في اسناده مقال- و محمد بن عبيد الله العرزمي يضعف في الحديث من قبل حفظه؛ ضعفه ابن المبارك وغيره)- اه-

٣١٥٣- راجع الذي قبله-

٣١٥٤- اخرجه البيهقي في الكبرى (٨/٢٠٦) من طريق الدارقطني' به- و اسناده حسن؛ عبد الملك بن عمير ثقة لكنه تغير حفظه' و ربما دلس- انظر التقريب (٤٢٢٨)-

☆☆ عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' اُن کے پاس بنوعجل کا ایک شخص مستورد بن قبیصہ لایا گیا' جو اسلام چھوڑ کر عیسائی ہو گیا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے دریافت کیا: تمہارے بارے میں مجھے کیا بتایا گیا ہے؟ اُس نے دریافت کیا: آپ کو میرے بارے میں کیا بتایا گیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں یہ بتایا گیا ہے کہ تم عیسائی ہو گئے ہو' اُس نے کہا: میں حضرت مسیح علیہ السلام کے دین پر قائم ہوں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: میں بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے دین پر قائم ہوں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے دریافت کیا: تم اُن (یعنی حضرت مسیح علیہ السلام) کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو اُس شخص نے جو جواب دیا وہ مجھے سمجھ نہیں آئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکم دیا: اسے قتل کر دو! اُسے قتل کر دیا گیا۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے اپنے ساتھ والے سے پوچھا: اس نے کیا کہا تھا؟ تو اُس نے جواب دیا: اُس نے کہا تھا: حضرت مسیح علیہ السلام اُس کے پروردگار ہیں۔

3155 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ سَمِيْنَةَ ح وَاَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ عَنْ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهٗ اُمُّ وَلَدٍ لَهٗ مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ وَكَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِىْ وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ذَكَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا صَبَرَ اَنْ قَامَ اِلَى مِعْوَلٍ فَوَضَعَهٗ فِىْ بَطْنِهَا ثُمَّ اتَّكَاَ عَلَيْهَا حَتّٰى اَنْفَذَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اشْهَدُوْا اَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ . لَفْظُ ابْنِ كَرَامَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص کی ایک اُم ولد تھی' جس سے اُس شخص کے دو بیٹے تھے جو دونوں موتیوں کی طرح تھے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کیا کرتی تھی' اُس شخص نے اُسے منع کیا' لیکن وہ باز نہیں آئی' اُس شخص نے اُسے جھڑکا لیکن وہ پھر بھی باز نہیں آئی' ایک رات اُس عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر (گستاخی کے الفاظ کے ساتھ) کیا تو اُس شخص سے صبر نہیں ہوا' اُس نے پھاوڑا لیا اور اُس عورت کے پیٹ میں گھونپ دیا (جس سے وہ عورت مر گئی' جب یہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''گواہ ہو جاؤ! اُس عورت کا خون رائیگاں گیا''۔

یہ الفاظ ابن کرامت نامی راوی کے ہیں۔

شرح:

جہاں تک انبیاء میں سے کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والے شخص کا تعلق ہے تو اس بارے میں متقدمین ائمہ کے درمیان یہ اختلاف پایا جاتا تھا کہ کیا ایسے شخص کو بطور حد قتل کیا جائے گا یا اسے کوئی دوسری سزا دے کر چھوڑا بھی جا سکتا ہے تاہم

۳۱۵۵- اخرجه النسائي في تحريم الدم (۷/۱۰۷) باب: الحكم فيمن سب النبي صلى الله عليه وسلم (۴۰۸۱): اخبرنا عثمان بن عبد الله' ثنا عباد بن موسى' ثنا اسماعيل بن جعفر' حدثني اسرائيل' به-

متاخرین کا اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ انبیاء کرام کی شان میں تنقیص کرنے والے شخص کو توبہ کرنے کے لیے کہا جائے گا اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے بطور حد قتل کر دیا جائے گا اور اس بات پر متاخرین کا اجماع منعقد ہو گیا ہے۔

امام ابوبکر بن منذر بیان کرتے ہیں اکثر اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شخص نبی اکرم کو برا کہے اسے قتل کر دیا جائے گا جن حضرات نے یہ بات بیان کی ہے ان میں امام مالک بن انس، امام لیث بن سعد، امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہو یہ شامل ہیں امام شافعی کا مذہب بھی یہی ہے۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قول سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے ان حضرات کے نزدیک اس شخص کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔

امام ابوحنیفہ ان کے اصحاب سفیان ثوری اور امام اوزاعی نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے) مسلمان کے بارے میں بھی یہی فتویٰ دیا ہے تاہم یہ حضرات یہ کہتے ہیں ایسا شخص مرتد ہو جاتا ہے (اس لیے اسے قتل کر دیا جائے گا) ولید بن مسلم نے اس کی مانند روایت امام مالک کے حوالے سے نقل کی ہے جب کہ طبرانی اس کے مانند روایت امام ابوحنیفہ اور ان اصحاب کے حوالے سے نقل کی ہے یعنی جو شخص نبی اکرم کی شان میں تنقیص کرتا ہے یا آپ سے بری الذمہ ہوتا ہے یا آپ کی تکذیب کرتا ہے۔ (فتاویٰ شامی، جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 282)

3156- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْعَبْدِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ عَنْ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ اَعْمٰى كَانَتْ لَهٗ اُمُّ وَلَدٍ تَشْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيْهِ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِيْ وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ .فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَشْتُمُهٗ فَقَتَلَهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ ذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ الْاَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيْكَ فَاَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِيْ وَاَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ وَلِيْ مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ وَكَانَتْ بِيْ رَفِيْقَةً فَلَمَّا كَانَ الْبَارِحَةَ جَعَلَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيْكَ فَقَتَلْتُهَا . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اشْهَدُوْا اَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک نابینا شخص تھا' جس کی اُم ولد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کیا کرتی تھی' اُس شخص نے اُس عورت کو منع کیا لیکن وہ باز نہیں آئی' اُس شخص نے اُس عورت کو ڈانٹ ڈپٹ کی لیکن وہ پھر بھی باز نہیں آئی' ایک رات جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ گفتگو کرنے لگی تو اُس شخص نے اُس عورت کو قتل کر دیا۔ صبح اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا گیا تو وہ نابینا شخص کھڑا ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اُس عورت کا مالک ہوں' وہ آپ کی شان میں گستاخی کیا کرتی تھی' میں نے اُسے روکا لیکن وہ باز نہیں آئی' میں نے اُسے ڈانٹ ڈپٹ کی لیکن وہ پھر بھی باز نہیں آئی' میرے اُس عورت سے دو بچے ہیں جو دونوں موتیوں کی طرح ہیں'

۳۱۵۶- ساقه المصنف من طريق ابي داود' وهو في سننه في الحدود (٤/١٢٧) باب: الحكم فيمن سب النبي صلى الله عليه وسلم (٤٣٦١)-

وہ میری رفیقہ (محبوبہ) تھی گزشتہ رات اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تو میں نے اُسے قتل کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ گواہ ہو جاؤ! اُس عورت کا خون رائیگاں گیا۔

3157 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَافَوُا الْحُدُوْدَ بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِىْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ .

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حدود (کی اطلاع) کو اپنی حد تک رکھو جب یہ مجھ تک پہنچ جائے گی تو (اسے جاری کرنا) لازم ہو جائے گا۔

شرح:

اس مسئلے پر تحقیق کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی نے یہ بات تحریر کی ہے

عمر بن شعیب نے اپنی سند کے ساتھ مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے

''آپس میں حدود کو معاف کر دو لیکن جو مجھ تک پہنچ جائے گی وہ واجب ہو جائے گی''

یہ روایت امام ابوداؤد نے روایت کی ہے اور امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے امام ابوداؤد، امام احمد اور امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دینے کے ہمراہ اسے حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس شخص کی سفارش اللہ تعالیٰ کی کسی حد کے درمیان حائل ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کی سفارش کے خلاف کر دیتا ہے''

جب کہ امام طبرانی نے یہ بات روایت کی ہے

''وہ اس کی ملکیت میں اس کی مخالفت کر دیتا ہے''

امام ابویعلی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں

''نبی اکرم کے سامنے ایک چور کو پیش کیا گیا اس کے بعد صاحب حق نے اپنے حق کو معاف کر دیا تو نبی اکرم نے ارشاد فرمایا! تم نے پہلے ایسا کیوں نہیں کیا تھا''

''وہ برا حاکم ہے جو حدود کو پیش ہونے کے بعد معاف کر دے''۔

امام مالک نے اپنی موطا میں ابن زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

حاکم کے پاس مقدمہ پہنچنے کے بعد جو سفارش کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سفارش کرنے والے اور سفارش قبول کرنے والے

۳۱۵۷- اخرجه ابن عدي في الكامل (۴۸۲/۱) في ترجمة اسماعيل بن عياش من طريقه عن ابن جريج به-واشار الى تفرد ابن عياش به هكذا عن ابن جريج -قلت: ولم ينفرد ابن عياش هكذا' بل تابعه ابن وهب عن ابن جريج' به- اخرجه ابو داود في الحدود (۵۴۰/۴) باب: العفو عن الحدود ما لم تبلغ السلطان (۴۳۷۶) ومن طريقه البيهقي (۳۳۱/۸) والنسائي في قطع السارق (۷۰/۸) باب: ما يكون حرزًا وما لا يكون' والحاكم في الحدود (۳۸۳/۴)- وتابعهما الوليد' حدثنا ابن جريج' به-اخرجه النسائي في قطع السارق (۷۰/۸) باب: ما يكون حرزًا وما لا يكون-

دونوں لوگوں پر لعنت کرتا ہے"۔

امام دارقطنی نے حضرت زبیر کے حوالے سے موصول اور مرفوع روایت کے طور پر یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے

"جب تک معاملہ حاکم کے پاس نہیں پہنچتا اس وقت تک اس کی سفارش کرو لیکن جب وہ حاکم کے پاس پہنچ جائے تو پھر اگر وہ معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہ کرے"

امام ابوداؤد نے یہ بات نقل کی ہے سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں نبی اکرم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"حدود کے علاوہ معاملات میں معزز لوگوں کی لغزشوں کے بارے میں سفارش کو قبول کرو"

اس حدیث سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ تعزیرات میں سفارش کی جا سکتی ہے۔

حافظ ابن عبدالبر نے اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے کہ اس بارے میں فقہاء کا اتفاق پایا جاتا ہے اور جن احادیث میں مسلمانوں کی پردہ پوشی کا حکم دیا گیا ہے وہ اس صورت میں ہے جب تک امام تک مقدمہ نہیں پہنچتا۔

3158- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا وَقَالَ فِيهِ كُلُّ حَدٍّ رُفِعَ إِلَيَّ فَقَدْ وَجَبَ . اتَّفَقَ مُسْلِمٌ وَابْنُ عَيَّاشٍ فَوَصَلَاهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَأَرْسَلَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْهُ وَعَنِ الْمُثَنّٰى وَتَابَعَهُ ابْنُ عُلَيَّةَ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اُس میں یہ الفاظ ہیں:

"جب حد (کا مقدمہ) میرے سامنے لایا جائے گا' تو (اسے جاری کرنا) لازم ہو جائے گا"۔

مسلم اور ابن عیاش اس روایت کو "موصول" کے طور پر نقل کرنے میں متفق ہیں' جبکہ عبدالرزاق نے اسے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ ابن علیہ نے اُن کی متابعت کی ہے۔

3159- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَالْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عَيَّاشٍ .

★★ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (اس کے بعد حسبِ سابق حدیث ہے)۔

3160- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَالْمُثَنّٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَافَوْا بَيْنَكُمْ قَبْلَ أَنْ تَأْتُونِي فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ . مُرْسَلٌ.

۳۱۵۸–راجع الذي قبله۔

۳۱۵۹–ساقه المصنف من طريق عبد الرزاق، و هو في مصنفه (۲۲۹/۱۰) باب ستر المسلم (۱۸۹۳۷)، و هو مرسل۔

۳۱۶۰–مرسل– و انظر الذي قبله۔

☆☆ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حدود میرے پاس لانے سے پہلے ہی آپس میں معاف کردو' مجھ تک حد (کا جو مقدمہ) پہنچ جائے گا (اُس حد کو) جاری کرنا لازم ہو جائے گا۔

(یہ حدیث "مرسل" ہے)

3161- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ . قَالَ يَزِيْدُ تُقْتَلُ الْمُرْتَدَّةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص اپنا دین (اسلام) تبدیل کر لے اُسے قتل کر دو۔

(اس روایت کے ایک راوی) یزید نے یہ بات بیان کی ہے: مرتد عورت کو بھی قتل کر دیا جائے گا۔

شرح:

شریعت کی اصطلاح میں مرتد اس شخص کو کہا جاتا ہے جو اسلام قبول کرنے کے بعد یا مسلمان ہونے کے باوجود اسلام کو چھوڑ کر کفر کو اختیار کرے' کفر کو اختیار کرنا نیت کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے اور کسی کفریہ فعل کے ارتکاب سے بھی ہو سکتا ہے اور کسی کفریہ قول کی صورت میں بھی ہو سکتا ہے یہ کفریہ قول مذاق اڑانے کی صورت میں بھی ہو سکتا ہے دشمنی کے طور پر بھی کہا جا سکتا ہے اور عقیدے کے اظہار کے طور پر بھی ہو سکتا ہے۔

اس تعریف کے اعتبار سے جو شخص اللہ تعالیٰ کی ذات کا انکار کرتا ہے یا کسی رسول کی نفی کرتا ہے یا کسی رسول کی تکذیب کرتا ہے یا کسی حرام قطعی کو جائز قرار دیتا ہے وہ مرتد شمار ہوگا اس طرح جو شخص اجماع سے ثابت ہونے والی حلال چیز کا انکار کرتا ہے وہ بھی مرتد شمار ہوگا۔

مرتد کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن قدامہ تحریر کرتے ہیں نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اپنے دین کو تبدیل کر دے تم لوگ اسے قتل کر دو"

تمام اہل علم کا مرتد کو قتل کرنے کے لازم ہونے پر اجماع ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت معاذ، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت خالد بن ولید اور دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مرتد کو قتل کرنے کا حکم جاری کرنے کی روایات منقول ہیں اور ان حضرات کے اس عمل کا انکار نہیں کیا گیا' لہٰذا اس پر اجماع شمار ہوگا۔

مرتد کے احکام پر گفتگو کرتے ہوئے علامہ سرخسی تحریر کرتے ہیں:

"جب کوئی مسلمان شخص مرتد ہو جائے تو اسے اسلام کی دعوت دی جائے گی اگر وہ مسلمان ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اسی جگہ پر قتل کر دیا جائے گا البتہ اگر وہ مہلت طلب کرتا ہے تو معاملہ مختلف ہوگا، اگر وہ مہلت طلب کرتا ہے تو

۳۱۶۱- اخرجه احمد (۱/ ۲۱۷، ۲۱۹، ۲۲۰-۲۸۲، ۲۸۲-۲۸۳) و الحميدي (۵۳۳) و ابن ابي شيبة (۱۰/ ۱۳۹) و البخاري (۳۰۱۷) وابو داود (۴۳۵۱) و الترمذي (۱۴۵۸) والنسائي (۷/ ۱۰۴) و ابن ماجه (۲۵۳۵) و ابو يعلى (۲۵۳۲) و الحاكم (۳/ ۵۳۸-۵۳۹) و البيهقي (۸/ ۱۹۵، ۲۰۲) (۹/ ۷۱) و البغوي في شرح السنة (۲۵۶۰، ۲۵۶۱) من طرق عن ايوب به- و بعضهم يزيد في الحديث على بعض-

اسے تین دن کی مہلت دی جائے گی"۔ (مبسوط سرخسی، جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 98)

3162- حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ قَالَ وَأَخْبَرَنَا يُوسُفُ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

★★ عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

3163- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَتَلَ أُمَّ قِرْفَةَ الْفَزَارِيَّةَ فِي رِدَّتِهَا قِتْلَةً مُثْلَةً شَدَّ رِجْلَيْهَا بِفَرَسَيْنِ ثُمَّ صَاحَ بِهِمَا فَشَقَّاهَا وَأُمُّ وَرَقَةَ الْأَنْصَارِيَّةُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّيهَا الشَّهِيدَةَ فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ قَتَلَهَا غُلَامُهَا وَجَارِيَتُهَا فَأُتِيَ بِهِمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَتَلَهُمَا وَصَلَبَهُمَا.

★★ سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے "اُم قرفہ فزاریہ" نامی عورت کو مرتد ہونے کی وجہ سے مثلہ کے طور پر قتل کروا دیا تھا' اُنہوں نے اُس کے دونوں پاؤں' دو گھوڑوں سے بندھوا کے اُس کے دو ٹکڑے کروا دیئے تھے۔

سیّدہ اُم ورقہ انصاریہ' جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "شہیدہ" کا نام دیا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اس خاتون کے غلام اور کنیز نے اسے قتل کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں کو مصلوب کروا کے' قتل کروایا۔

3164- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ جَدَّتِهِ لَيْلَى بِنْتِ مَالِكٍ .وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَلَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ عَنْ عُمَرَ بِذٰلِكَ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

3165- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

۳۱۶۲- راجع الذي قبله-

۳۱۶۳- الشطر الاول اخرجه البيهقي (۲۰٤/۸) من طريق الليث بن سعد عن سعيد بن عبد العزيز' به نحوه-واخرجه من طريق خالد بن يزيد بن ابي مالك الدمشقي' حدثني ابي ان ابا بكر الصديق- رضي الله عنه- قتل امراة يقال لها: ام قرفة في الردة- قال البيهقي: وروي ذلك عن يزيد بن ابي مالك عن شهر بن حوشب عن ابي بكر رضي الله عنه-و اما قصة ام ورقة: فاخرجها احمد (٤٠٥/٦) و ابو داود في سننه (٥٩١) من طريق الوليد ابن عبد الله بن جميع' حدثني عبد الرحمن بن خلاد الانصاري' و حدثني عن ام ورقة بنت عبد الله بن الحارث...... الحديث- و انظر: الاصابة (٤٨٩/٨) ترجمة ام ورقة-

۳۱٦٤- راجع الذي قبله-

۳۱٦٥- اخرجه الترمذي في الحدود (٤٩/٤) باب: ما جاء في حد الساحر (١٤٦٠) و ابن عدي في الكامل (٤٦٢/١) و الحاكم في الحدود (٣٦٠/٤) و البيهقي في الكبرى (١١٤/٣) (١٣٦/٨) من طريق ابي معاوية' به-و اعله ابن عدي و البيهقي باسماعيل بن مسلم المكي' وقال الحاكم: (هذا حديث صحيح الاسناد' و ان كان الشيخان تركا اسماعيل بن مسلم' فانه غريب صحيح' وله شاهد صحيح على شرطهما جميعًا في ضد هذا)- اه-وقال الترمذي: (هذا حديث لا نعرفه مرفوعاً الا من هذا الوجه' و اسماعيل بن مسلم المكي يضعف في الحديث' و اسماعيل بن مسلم العبدي البصري: قال وكيع: هو ثقة' ويروى عن الحسن ايضاً' و الصحيح عن جندب موقوف' و العمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم و غيرهم' و هو قول مالك بن انس- و قال الشافعي: انما يقتل الساحر اذا كان يعمل في سحره ما يبلغ به الكفر' فاذا عمل عملاً دون الكفر فلم نر عليه قتلاً)- اه-

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدَبِ الْخَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ ۔

★★ حضرت جندب الخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جادو کرنے والے کی سزا یہ ہے کہ اُسے تلوار کے ذریعہ قتل کر دیا جائے۔

3166- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ جُنْدَبٍ الْبَجَلِيِّ اَنَّهٗ قَتَلَ سَاحِرًا كَانَ عِنْدَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ ثُمَّ قَالَ اَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ۔

★★ جندب بجلی کے بارے میں منقول ہے: اُنہوں نے ولید بن عقبہ کے پاس موجود ایک جادو کرنے والے شخص کو قتل کروادیا تھا' پھر اُنہوں نے یہ آیت پڑھی:

"اَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ"۔

3167- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيْلُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ فَقَالَ الَّذِىْ قَضٰى عَلَيْهِ اَعْقِلُ مَنْ لَّا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا صَاحَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ ۔ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا لَيَقُوْلُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ فِيْهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ اَوْ فَرَسٌ اَوْ بَغْلٌ ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ میں موجود بچے (کو ضائع کر دینے) کا تاوان ایک غلام یا کنیز یا گھوڑا یا خچر کی ادائیگی' مقرر کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس فریق کے خلاف فیصلہ دیا تھا' اُن کے ایک فرد نے کہا: کیا میں اُس کی دیت ادا کروں؟ جس نے کچھ کھایا نہیں' کچھ پیا نہیں' کوئی آواز نہیں نکالی' وہ رویا نہیں' اس طرح کا خون تو رائیگاں جاتا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تو شاعروں کی طرح کی گفتگو کر رہا ہے' اس بارے میں ایک غلام یا کنیز یا گھوڑا یا خچر تاوان کے طور پر ادا کرنا ہوگا۔

۳۱۶۶- اخرجه البيهقي في السنن (۸/۱۳۶) من طريق الدارقطني' به- و ذكره السيوطي في الدر المنثور (۴/۵۶۳) و زاد نسبته الى ابن منده و ابي نعيم في المعرفة' و ابن عدي-

۳۱۶۷- اخرجه ابو داؤد في الديات (۴۵۷۹) باب: دية الجنين' و من طريقه البيهقي في الكبرى (۸/۱۱۵) و ابن حبان في الديات (۶۰۲۲) من طريق عيسى بن يونس' به-قال الخطابي في المعالم (۴/۳۶-۳۷): (يقال: ان عيسى بن يونس قد وهم فيه' و هو يغلط احياناً فيما يرويه' الا انه قد روي عن طاوس و مجاهد و عروة بن الزبير انهم قالوا: الغرة عبد او امة او فرس' و يشبه ان يكون الاصل عندهم فيما ذهبوا اليه حديث ابي هريرة هذا- و الله اعلم)- اه- قلت : اخرجه ابن ابي شيبة (۹/۲۵۰- ۲۵۱) و احمد (۲/۴۳۸' ۴۹۸) و الترمذي في الديات (۱۴۱۰) باب: في دية الجنين' و ابن ماجه في الديات (۲۶۳۹) باب: دية الجنين' و الطحاوي في شرح المعاني (۳/۲۰۵) من طرق عن محمد بن عمرو' به- و ليس عندهم: (او فرس او بغل)- و حسنه الترمذي- واصله من حديث ابي هريرة عند البخاري في الديات (۶۹۱۰) باب: جنين المراة' و مسلم في القسامة (۱۶۸۱) باب: دية الجنين-

3168- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ح وَاَخْبَرَنَا الْقَاضِيْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ حَدَّثَنِيْ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَشَدَ النَّاسَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ امْرَاَتَيْنِ لِيْ فَاَخَذَتْ اِحْدَاهُمَا لِلْاُخْرٰى مِسْطَحًا فَضَرَبَتْ بِهٖ رَاْسَهَا فَقَتَلَتْهَا وَجَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ وَّاَنْ تُقْتَلَ بِهَا .وَقَالَ ابْنُ بُهْلُوْلٍ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَشَدَ النَّاسَ مَا تَعْلَمُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْجَنِيْنِ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ امْرَاَتَيْنِ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَقَتَلَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ وَّاَمَرَ اَنْ تُقْتَلَ بِهَا .وَقَالَ ابْنُ الْجُنَيْدِ فَقَامَ حَمَلَةُ اَوْ حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا: پیٹ میں موجود بچے (کو ضائع کرنے) کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فیصلہ دیا تھا؟ تو حضرت حمل بن مالک بن نابغہ انصاری کھڑے ہوئے' اُنہوں نے بتایا: میری دو بیویاں تھیں' اُن میں سے ایک نے دوسری کو لکڑی ماری' اُس نے وہ لکڑی اُس کے سر میں ماری' جس کے نتیجہ میں وہ دوسری عورت اور اُس کے پیٹ میں موجود بچہ مر گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا کہ اُس کے تاوان میں ایک غلام یا کنیز ادا کیا جائے گا اور عورت کے بدلے میں (قتل کرنے والی) عورت کو قتل کر دیا جائے گا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا: پیٹ میں موجود بچے (کو ضائع کرنے) کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فیصلہ دیا تھا؟ تو حضرت حمل بن مالک بن نابغہ انصاری کھڑے ہوئے' اُنہوں نے بتایا: میری دو بیویاں تھیں' اُن میں سے ایک نے دوسری کو لکڑی ماری' اُس نے وہ لکڑی اُس کے سر میں ماری' جس کے نتیجہ میں وہ دوسری عورت اور اُس کے پیٹ میں موجود بچہ مر گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا کہ اُس کے تاوان میں ایک غلام یا کنیز ادا کیا جائے گا اور عورت کے بدلے میں (قتل کرنے والی) عورت کو قتل کر دیا جائے گا۔

ابن جنید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حملہ بن مالک یا شاید حمل بن مالک کھڑے ہوئے (یعنی اُن کے نام کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

3169- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عِيْسٰى الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۳۱۶۸- اخرجه الدارمي (۲/۱۹۶-۱۹۷) و ابو داود في الديات (۴۵۷۲) باب: دية الجنين' و ابن ماجه في الديات (۲۶۴۱) باب: دية الجنين' و ابن الجارود (۷۷۹) و ابن حبان (۶۰۲۱) و البيهقي في الكبرى (۸/۱۱۴) من طريق ابي عاصم' به-

بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ شَهِدَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى ذٰلِكَ فَجَآءَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ كَانَ شَىْءٌ بَيْنَ امْرَاَتَيْنِ فَضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِينَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى جَنِينِهَا بِغُرَّةٍ وَّاَنْ تُقْتَلَ بِهَا .فَقُلْتُ لِعَمْرٍو لَا اَخْبَرَنِى ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ كَذَا وَكَذَا .فَقَالَ شَكَّكْتَنِى.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وہ اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ دینے کے وقت موجود تھے حمل بن مالک بن نابغہ انصاری آئے اور بتایا: دو عورتوں کے درمیان لڑائی ہوگئی اُن میں سے ایک نے دوسری کو لکڑی مار کر دوسری عورت اور اُس کے پیٹ میں موجود بچے کو قتل کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ میں موجود بچے کا تاوان ادا کرنے اور مقتول عورت کے بدلے میں قاتل کو قتل کر دیئے جانے کا فیصلہ دیا۔

راوی (ابن جریج) بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو (بن دینار) سے دریافت کیا: طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے مجھے اس طرح نہیں بتایا' تو عمرو بن دینار بولے: تم نے مجھے شک میں مبتلا کر دیا ہے۔

3170- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اُذَكِّرُ اللّٰهَ امْرَاً سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِى الْجَنِينِ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِىُّ فَقَالَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كُنْتُ بَيْنَ جَارِيَتَيْنِ - يَعْنِى ضُرَّتَيْنِ - فَجَرَحَتْ اَوْ ضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِمِسْطَحِ عَمُودِ ظُلَّتِهَا فَقَتَلَتْهَا وَقَتَلَتْ مَا فِى بَطْنِهَا فَقَضَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ فَقَالَ عُمَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَوْ لَمْ نَسْمَعْ هٰذَا لَقَضَيْنَا بِغَيْرِهٖ.

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَاَخْبَرَنِى ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ اَوْ فَرَسٍ.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ نَحْوَهُ وَقَالَ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيَةِ فِى الْمَرْاَةِ وَفِى الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ اَوْ فَرَسٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں اُس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں' جس نے پیٹ میں موجود بچے (کو قتل کیے جانے) کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ سنا ہے' تو حضرت حمل بن مالک بن نابغہ ہذلی کھڑے ہوئے اور بولے: اے امیر المؤمنین! میں دو عورتوں (یعنی

۳۱۶۹-اخرجه احمد (۱/ ۳۶۴) عن ابن بكر' به- و اخرجه احمد (۴/ ۷۹-۸۰) عن عبد الرزاق' انبانا ابن جريج' به مثل قول محمد بن بكر البرساني-

۳۱۷۰-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۸۳۴۳) و من طريقه الطبراني (۳۴۸۲) و الحاكم (۳/ ۵۷۵) عن سفيان' به- و اخرجه الشافعي في المسند (۲/ ۱۰۳-۱۰۴) و في الرسالة (۱۱۷۴) عن سفيان' به-

دوسوکنوں) کے درمیان تھا' اُن میں سے ایک نے دوسری کو لکڑی مار کر اُس دوسری عورت اور اُس کے پیٹ میں موجود بچہ کو قتل کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ میں موجود بچے کی (دیت) ایک غلام یا کنیز کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اکبر! اگر ہم یہ حدیث نہ سنتے تو مختلف فیصلہ دیتے۔

طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام یا کنیز یا گھوڑے (کی بطور دیت ادائیگی) کا فیصلہ دیا تھا۔

طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ طلب کیا (اُس کے بعد حسب سابق حدیث ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی دیت ادا کرنے کا حکم دیا اور پیٹ میں موجود بچے کے تاوان کے طور پر غلام یا کنیز یا گھوڑے کی ادائیگی کا حکم دیا۔

3171 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيْسٰى الْخَزَرِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ رَزِيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ الْمَرْاَةُ اِذَا ارْتَدَّتْ. عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيْسٰى هٰذَا كَذَّابٌ يَضَعُ الْاَحَادِيْثَ عَلٰى عَفَّانَ وَغَيْرِهٖ وَلَا يَصِحُّ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا رَوَاهُ شُعْبَةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب عورت مرتد ہو جائے' تو اُسے قتل نہ کیا جائے۔

اس روایت کا راوی عبداللہ بن عیسیٰ "کذاب" ہے' اس نے عفان اور دیگر راویوں کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کی ہیں' اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بھی درست روایت منقول نہیں ہے' شعبہ نے بھی اسے روایت نہیں کیا۔

شرح:

علامہ ابن قدامہ حنبلی تحریر کرتے ہیں: مرتد کو قتل کرنے کے لازم ہونے میں مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں ہوگا، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت علی سے اسی طرح کی روایت منقول ہے، حسن بصری، زہری، نخعی، حماد، مالک، لیث، اوزاعی، شافعی اور اسحاق بن راہویہ اس بات کے قائل ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حسن بصری اور قتادہ سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے کہ مرتد ہونے والی عورت کو کنیز بنا دیا جائے گا اسے قتل نہیں کیا جائے گا کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بنو حنیفہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے بچوں اور عورتوں کو غلام بنا لیا تھا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی ان میں سے ایک کنیز عطا کی تھی جس سے محمد بن حنفیہ پیدا ہوئے تھے۔ یہ واقعہ صحابہ کرام کے سامنے رونما ہوئے تھے انہوں نے اس بات کا انکار نہیں کیا تھا تو اس پر اجماع شمار ہوگا۔

۳۱۷۱- اخرجه ابن الجوزي في الموضوعات (۲۵۷/۲) رقم (۱۵۹۶) من طريق الدارقطني به- قال الشوكاني في الفوائد ص (۲۰۲): في اسناده وضاع' ولم يتعقب السيوطي ابن الجوزي في هذا الحديث في اللآلي- و قال ابن عراق في التنزيه (۲۲۵/۲): بيض في (النكت البديعات) للتعقب عليه' ولم يبد شيئًا- و ذكره ابن القيم في (المنار المنيف) ص (۱۳۵) فالحديث موضوع بهذا الاسناد-

امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں کہ مرتد ہونے والی عورت کو قید کر دیا جائے گا اور اسے مار پیٹ کر دوبارہ اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ ایسی عورت کو قتل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ نبی اکرم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم لوگ عورت کو قتل نہ کرو''

ایک دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ عورت کو کفر اصلی کی وجہ سے قتل نہیں کیا جاتا اس لیے عارضی طور پر طاری ہونے والے کفر کی وجہ سے بھی اسے قتل نہیں کیا جائے گا اور اس کا حکم بچوں کی مانند ہوگا۔

3172 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْعَطَّارُ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ حَنِيفَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِى النَّجُوْدِ عَنْ اَبِىْ رَزِينٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِى الْمَرْاَةِ تَرْتَدُّ قَالَ تُحْبَسُ وَلَاتُقْتَلُ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' مرتد ہونے والی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: اُسے قید کر دیا جائے گا' اُسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

3173 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ النَّخَعِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِى النَّجُوْدِ عَنْ اَبِىْ رَزِينٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمُرْتَدَّةُ عَنِ الْاِسْلَامِ تُحْبَسُ وَلَاتُقْتَلُ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اسلام سے مرتد ہونے والی عورت کو قید کیا جائے گا اُسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

3174 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَاتِمٍ الطَّوِيْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يُوْنُسَ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاَنْصَارِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ ارْتَدَّتِ امْرَاَةٌ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسْتَتَابَ فَاِنْ تَابَتْ وَاِلَّا قُتِلَتْ.

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: غزوۂ اُحد کے موقع پر ایک عورت مرتد ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ اُسے توبہ کرنے کیلئے کہا جائے' اگر وہ توبہ کر لیتی ہے' تو ٹھیک ہے' ورنہ اُسے قتل کر دیا جائے۔

3175 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَطْحَاءَ حَدَّثَنَا نَجِيحُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ بَكَّارٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ امْرَاَةً يُقَالُ لَهَا اُمُّ مَرْوَانَ ارْتَدَّتْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَاَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعْرَضَ عَلَيْهَا الْاِسْلَامُ فَاِنْ رَجَعَتْ وَاِلَّا

۳۱۷۲—اخرجه البيهقي (۸/۲۰۳) من طريق ابي حنيفة' به- و ابو حنيفة مع امامته و علمه فهو ضعيف في الرواية-

۳۱۷۳—راجع الذي قبله-

۳۱۷۴—فيه محمد بن عبد الملك الانصاري متهم بالوضع؛ لذلك ضعفه البيهقي في السنن (۸/۲۰۳) عقب حديث جابر قال: وروي من وجه آخر ضعيف عن الزهري عن عروة عن عائشة—رضي الله عنها— و هذا مذهب الزهري صحيح عنه)- اه-

۳۱۷۵—اخرجه البيهقي في سننه (۸/۲۰۲) من طريق الدارقطني' به-

قُتِلَتْ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک عورت جس کا نام ''اُم مروان'' تھا' وہ اسلام سے مرتد ہوگئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا: اُس کے سامنے اسلام پیش کیا جائے' اگر وہ دوبارہ اسلام قبول کرلے' تو ٹھیک ہے' ورنہ اُسے قتل کر دیا جائے۔

3176- حَدَّثَنَا ابْنُ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ بَكَّارٍ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3177- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عُمَرَ الْقَرَاطِيسِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ ابْنِ اَخِى الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهٖ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَرْاَةِ اِذَا ارْتَدَّتْ عَنِ الْاِسْلَامِ اَنْ تُذْبَحَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام چھوڑ کر مرتد ہونے والی عورت کے بارے میں یہ فرمایا ہے: اُسے ذبح کر دیا جائے!

3178- حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْسَى الْبَزَّازُ مِنْ كِتَابِهٖ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُكَيْرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَلْمٍ الْعَبْدِىُّ حَدَّثَنَا الْخَلِيْلُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْكِنْدِىُّ بِعَبَادَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُذَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ارْتَدَّتِ امْرَاَةٌ عَنِ الْاِسْلَامِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّعْرِضُوْا عَلَيْهَا الْاِسْلَامَ فَاِنْ اَسْلَمَتْ وَاِلَّا قُتِلَتْ فَعُرِضَ عَلَيْهَا فَاَبَتْ اَنْ تُسْلِمَ فَقُتِلَتْ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک عورت اسلام سے مرتد ہوگئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا: لوگ اُس کے سامنے اسلام پیش کریں! اگر وہ اسلام قبول کر لیتی ہے' تو ٹھیک ہے' ورنہ اُسے قتل کر دیا جائے۔ اُس عورت کے سامنے اسلام پیش کیا گیا تو اُس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا' تو اُسے قتل کر دیا گیا۔

3179- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبَّادٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِى الْمَرْاَةِ تَكْفُرُ بَعْدَ اِسْلَامِهَا قَالَ تُسْتَتَابُ فَاِنْ تَابَتْ وَاِلَّا قُتِلَتْ .

وَعَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْمَرْاَةِ تَرْتَدُّ قَالَ تُسْتَتَابُ فَاِنْ تَابَتْ وَاِلَّا قُتِلَتْ .

☆☆ زہری' ایسی خاتون کے بارے میں جو اسلام قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کرلے' یہ فرماتے ہیں: اُسے توبہ کیلئے

۳۱۷۶-راجع الذي قبله-

۳۱۷۷-علقه البيهقي (۲۰۳/۸)' و فيه جهالة ابن اخي الزهري-

۳۱۷۸-اخرجه البيهقي في السنن (۲۰۳/۸) من طريق عبد الله بن اذينة' به- و عبد الله بن اذينة: قال فيه ابن حبان في المجروحين (۱۸/۲): منكر الحديث جدا' يروي عن ثور ما ليس من حديثه؛ لا يجوز الاحتجاج به بحال)- اهـ-

۳۱۷۹-اخرجه البيهقي (۲۰۳/۸) من طريق الدارقطني' به- و اثر ابراهيم اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۲۹۰۰۰)-

کہا جائے گا' اگر وہ توبہ کرلے' تو ٹھیک ہے' ورنہ اُسے قتل کر دیا جائے گا۔

ابراہیم نخعی مرتد ہونے والی عورت کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اُسے توبہ کیلئے کہا جائے گا' اگر وہ توبہ کرلے تو ٹھیک ہے' ورنہ اُسے قتل کر دیا جائے گا۔

3180- حَدَّثَنَا ابْنُ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِنْ اَسْلَمَتْ وَاِلَّا قُتِلَتْ.

☆☆ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر وہ عورت اسلام قبول کرلے تو ٹھیک ہے' ورنہ اُسے قتل کر دیا جائے گا۔

3181- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُلُّ مُرْتَدٍّ عَنِ الْاِسْلَامِ مَقْتُوْلٌ اِذَا لَمْ يَرْجِعْ ذَكَرًا اَوْ اُنْثٰی.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر وہ مرتد جو دوبارہ اسلام قبول نہ کرے' اُسے قتل کر دیا جائے گا' خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو۔

3182- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ فَرْوَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَّمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَّعُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِیَّ قَالُوْا اِذَا اشْتَبَهَ عَلَيْكَ الْحَدُّ فَادْرَاْ مَا اسْتَطَعْتَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حد (ثابت ہونے) کا معاملہ تمہارے سامنے مشتبہ ہو جائے' تو جہاں تک ہو سکے تم حد کو پرے کرو (یعنی جاری کرنے سے بچو)۔

3183- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ عَنْ يَحْيٰی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَبِيْبَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ اُتِیَ بِشَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ مَصْلِيَّةٍ اَهْدَتْهَا لَهُ امْرَاَةٌ يَهُوْدِيَّةٌ فَاَكَلَ مِنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَبِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ فَمَرِضَا مَرَضًا شَدِيْدًا عَنْهَا .ثُمَّ اِنَّ بِشْرًا تُوُفِّیَ فَلَمَّا تُوُفِّیَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْيَهُوْدِيَّةِ فَاُتِیَ بِهَا فَقَالَ وَيْحَكِ مَاذَا اَطْعَمْتِنَا قَالَتْ اَطْعَمْتُكَ السَّمَّ عَرَفْتُ اِنْ كُنْتَ نَبِيًّا اَنَّ ذٰلِكَ لَا يَضُرُّكَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی سَيُبَلِّغُ فِيْكَ اَمْرَهٗ وَاِنْ كُنْتَ عَلٰی غَيْرِ ذٰلِكَ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيْحَ النَّاسَ مِنْكَ فَاَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُلِبَتْ.

☆☆ یحییٰ بن عبدالرحمٰن اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوۂ خیبر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا گیا جس میں زہر ملا ہوا تھا' یہ گوشت ایک یہودی عورت نے تحفہ کے طور پر پیش کیا تھا' نبی اکرم

۳۱۸۰- اسنادہ حسن: و قد اخرجہ ابن ابی شیبۃ في المصنف (۵/۵۶۳) (۲۹۰۰۱) من طریق ھشام عن حماد عن ابراھیم قال تقتل۔

۳۱۸۱- اسنادہ حسن۔ ۳۱۸۲- تقدم تخریجہ۔ ۳۱۸۳- تقدم۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس میں سے کچھ کھایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بشر بن براء رضی اللہ عنہ نے بھی اُسے کھایا تو یہ دونوں حضرات شدید بیمار ہو گئے' پھر حضرت بشر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' جب اُن کا انتقال ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس یہودی عورت کو بلایا' اُسے لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تم نے ہمیں کیا کھلایا ہے؟ اُس نے جواب دیا: میں نے آپ کو زہر کھلایا ہے' میں نے یہ سوچا اگر آپ واقعی نبی ہوئے تو یہ آپ کو نقصان نہیں پہنچائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کے حوالے سے اپنے فیصلہ کو پورا کرے گا (یعنی اسلام کے غالب ہونے تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم حیات رہیں گے) اور اگر آپ نبی نہ ہوئے تو میری یہ خواہش ہے کہ میں لوگوں کو آپ سے نجات دلوا دوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُسے مصلوب کر دیا گیا۔

3184- حَدَّثَنَـا اِبْـرَاهِيـمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزٍ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ لَعَلَّكَ لَمَسْتَ . قَالَ لاَ . قَالَ فَلَعَلَّكَ . قَالَ نَعَمْ . قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمَرَ بِرَجْمِهِ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہوسکتا ہے تم نے چھوا ہو؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تم نے (زنا ہی کیا ہے)' اُس نے عرض کی: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں سنگسار کرنے کا حکم دیا۔

3185- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ حَكِيْمٍ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ حِينَ اَتَاهُ فَاَقَرَّ عِنْدَهُ بِالزِّنَا لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ اَوْ لَمَسْتَ . فَقَالَ لاَ . قَالَ فَكَذَا . قَالَ نَعَمْ . قَالَ فَاَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ . قَالَ ابْنُ سِنَانٍ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ اَوْ غَمَزْتَ اَوْ نَظَرْتَ . قَالَ لاَ . قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا . لاَ يَكْنِي . قَالَ نَعَمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ اَمَرَ بِرَجْمِهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے زنا کرنے کا اعتراف کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہوسکتا ہے تم نے صرف بوسہ لیا ہو یا صرف چھو لیا ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ایسا ہی ہے! (یعنی تم نے زنا ہی کیا ہے) اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُنہیں سنگسار کر دیا گیا۔

ابن سنان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: شاید تم نے بوسہ لیا ہو' یا تم نے ہاتھ لگایا ہو' یا دیکھا ہو؟ اُنہوں نے عرض کی:

۳۱۸۴- تقدم- ۳۱۸۵- تقدم-

نہیں! راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے یہ یہ (یعنی زنا) کیا ہے؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنایہ کا کوئی لفظ استعمال نہیں کیا' تو اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! (راوی بیان کرتے ہیں:) اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں سنگسار کرنے کا حکم دیا۔

3186 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْجَبُلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلاَسْلَمِىِّ الَّذِىْ اَتَاهُ وَقَدْ زَنَا لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ اَوْ لَمَسْتَ اَوْ نَظَرْتَ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اسلم قبیلہ کا جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا' جس نے زنا کیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: ہوسکتا ہے تم نے صرف بوسہ لیا ہو' یا صرف چھو لیا ہو' یا صرف دیکھا ہو؟

3187 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّىْ زَنَيْتُ فَاَقِمْ عَلَىَّ الْحَدَّ. فَقَالَ انْطَلِقِىْ حَتّٰى تَفْطِمِىْ وَلَدَكِ. فَلَمَّا فَطَمَتْ وَلَدَهَا اَتَتْهُ فَقَالَتْ اِنِّىْ زَنَيْتُ فَاَقِمْ فِىَّ الْحَدَّ. فَقَالَ هَاتِ مَنْ يَكْفُلُ وَلَدَكِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ اَنَا اَكْفُلُ وَلَدَهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَرَجَمَهَا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی: میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' آپ مجھ پر حد جاری کریں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ! اور اُس وقت آنا جب تمہارا بچہ دودھ پینا چھوڑ چکا ہوگا' جب اُس عورت کے بچے نے دودھ پینا چھوڑ دیا تو وہ عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: میں نے زنا کا ارتکاب کیا تھا' آپ مجھ پر حد جاری کر دیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ایسا شخص لے کر آؤ جو تمہارے بچے کا کفیل بن سکے' تو ایک شخص کھڑا ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس کے بچے کا کفیل بنتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کو سنگسار کروادیا۔

3188 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَاضِىْ وَابْنُ قَحْطَبَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِىِّ قَالَ اُتِىَ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ بِزَانٍ مُحْصَنٍ فَجَلَدَهُ يَوْمَ الْخَمِيْسِ مِائَةَ جَلْدَةٍ ثُمَّ رَجَمَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقِيْلَ لَهُ جَمَعْتَ عَلَيْهِ حَدَّيْنِ. فَقَالَ جَلَدْتُهُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَرَجَمْتُهُ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شادی شدہ زانی کو لایا گیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے دن اُسے کوڑے لگوائے اور جمعہ کے دن اُسے سنگسار کروادیا۔ تو اُن سے کہا گیا: آپ نے دو سزائیں اکٹھی

۳۱۸۶- تقدم- ۳۱۸۷- تقدم-

۳۱۸۸- اخرجه البخاري (۶۸۱۲) عن الشعبي ربه في امراة زنت' فقال: (رجمتها بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم ......)- اه-

کر دی ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے اللہ کی کتاب کے حکم کے تحت اسے کوڑے لگوائے ہیں اور اللہ کے رسول کی سنت کے مطابق اسے سنگسار کروایا ہے۔

شرح:

علامہ ابن رشد نے یہ بات بیان کی ہے:

علماء میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے، جس شخص کو سنگسار کرنا لازم ہو گیا ہو اسے سنگسار کرنے سے پہلے کوڑے لگائے جاسکتے ہیں؟

جمہور اس بات کے قائل ہیں: جس شخص کو سنگسار کرنا لازم ہو، اسے کوڑے نہیں لگائے جاسکتے، جبکہ حسن، اسحاق بن راہویہ، احمد بن حنبل اور داؤد ظاہری اس بات کے قائل ہیں: شادی شدہ زانی کو پہلے کوڑے لگائے جائیں گے، اس کے بعد اسے سنگسار کیا جائے گا۔

جمہور نے اپنے موقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو سنگسار کروایا تھا، اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کو بھی سنگسار کروایا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے تعلق رکھنے والے ایک مرد اور ایک عورت کو بھی سنگسار کروایا تھا، یہ تمام روایات مستند طور پر منقول ہیں، اور ان میں سے کسی بھی روایت میں یہ بات مذکور نہیں ہے، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سنگسار کروانے سے پہلے کوڑے لگوائے ہوں۔

قیاس کے اعتبار سے دیکھا جائے، تو یہ بات سامنے آتی ہے، چھوٹی حد، بڑی حد میں ضمنی طور پر شامل ہوتی ہے، پھر ایک پہلو یہ بھی ہے، حد کا بنیادی مقصد یہ ہے، دوسرے لوگوں کو اس جرم کے ارتکاب سے روکا جائے، تو سنگسار کرنے کے ہمراہ کوڑے مارنے کی صورت میں مزید روکنے کی صورت نہیں پائی جاتی ہے۔

3189- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ وَابْنُ قَحْطَبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَوْلَاةٍ لِسَعِيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَدْ فَجَرَتْ فَضَرَبَهَا مِائَةً ثُمَّ رَجَمَهَا ثُمَّ قَالَ جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سعید بن قیس کی کنیز کو لایا گیا' جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے سو کوڑے لگوائے' پھر اُسے سنگسار بھی کروا دیا' پھر اُنہوں نے فرمایا: میں نے اللہ کی کتاب کے حکم کے تحت اسے کوڑے لگوائے ہیں اور اللہ کے رسول کی سنت کے مطابق اسے سنگسار کروایا ہے۔

3190- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِيُّ

۳۱۸۹- اخرجه عبد الله بن احمد في زوائد المسند (۱/۱۱۶) من طريق هشيم' وانبانا حصين...... به- وراجع الذي قبله-

۳۱۹۰- اخرجه احمد (۱/۱۱۶) من طريق هشيم' حدثنا اسماعيل بن سالم...... به- وانظر الذي قبله-

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ وَّحُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَلَدَ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَرَجَمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے دن اُسے کوڑے لگوائے اور جمعہ کے دن اُسے سنگسار کروادیا۔ تو اُن سے کہا گیا: آپ نے دو سزائیں اکٹھی کردی ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے اللہ کی کتاب کے حکم کے تحت اسے کوڑے لگوائے ہیں اور اللہ کے رسول کی سنت کے مطابق اسے سنگسار کروایا ہے۔

3191- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِىُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اُتِىَ عَلِيٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَوْلَاةِ سَعِيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْهَمْدَانِيِّ فَجَلَدَهَا ثُمَّ رَجَمَهَا وَقَالَ جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سعید بن قیس کی کنیز کو لایا گیا' جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے سو کوڑے لگوائے' پھر اُسے سنگسار بھی کروادیا' پھر اُنہوں نے فرمایا: میں نے اللہ کی کتاب کے حکم کے تحت اسے کوڑے لگوائے ہیں اور اللہ کے رسول کی سنت کے مطابق اسے سنگسار کروایا ہے۔

3192- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِىْ حَصِيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اُتِىَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِشُرَاحَةَ الْهَمْدَانِيَّةِ قَدْ فَجَرَتْ فَرَدَّهَا حَتّٰى وَلَدَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَ ائْتُوْنِىْ بِاَقْرَبِ النِّسَاءِ مِنْهَا فَاَعْطَاهَا وَلَدَهَا ثُمَّ جَلَدَهَا وَرَجَمَهَا وَقَالَ جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَرَجَمْتُهَا بِالسُّنَّةِ .ثُمَّ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَعَىٰ عَلَيْهَا وَلَدُهَا اَوْ كَانَ اعْتِرَافٌ فَالْاِمَامُ اَوَّلُ مَنْ يَّرْجُمُ ثُمَّ النَّاسُ فَاِنْ نَعَاهَا شُهُوْدٌ فَالشُّهُوْدُ اَوَّلُ مَنْ يَّرْجُمُ ثُمَّ النَّاسُ .

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے "شراحہ ہمدانیہ" (نامی عورت) کو لایا گیا' جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے واپس بھیج دیا کہ وہ پہلے بچے کو جنم دے' جب اُس عورت نے بچے کو جنم دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی سب سے قریبی رشتہ دار خاتون کو میرے پاس لاؤ' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کا بچہ اُس خاتون کو دیا اور اُس عورت کو پہلے کوڑے لگوائے پھر سنگسار کروایا اور فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے تحت اسے کوڑے لگوائے ہیں اور سنت کے حکم کے تحت اسے سنگسار کیا ہے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو عورت ناجائز بچے کو جنم دے یا (زنا کرنے کا) اعتراف کرلے' تو اُسے پہلے امام (یعنی حاکمِ وقت یا قاضی) پتھر مارے گا' پھر دوسرے لوگ پتھر ماریں گے' لیکن جس عورت کا جرم گواہوں کے ذریعہ ثابت ہو' اُسے پہلے گواہ پتھر ماریں گے' پھر دوسرے لوگ پتھر ماریں گے۔

3193- اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِىُّ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِىُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ

۳۱۹۱- تقدمت رواية حصين عن الشعبي قريباً-

۳۱۹۲- تقدم من طرقه عن الشعبي: به-

أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهِ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم کسی ایسے شخص کو پاؤ جو قومِ لوط کا سا عمل کر رہا ہو تو یہ عمل کرنے والے اور جس کے ساتھ یہ عمل کیا گیا ہو دونوں کو قتل کر دو۔

3194- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْبِكْرِ يُوْجَدُ عَلَى اللُّوْطِيَّةِ قَالَ يُرْجَمُ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایسے کنوارے شخص کے بارے میں' جو قومِ لوط کا سا عمل کرتے ہوئے پکڑا جائے' یہ فرماتے ہیں: اُسے سنگسار کیا جائے گا۔

3195- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَيْرُوْزَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِي حَبِيْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا مُخَنَّثُ فَاجْلِدُوْهُ عِشْرِيْنَ سَوْطًا وَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُوْدِيُّ فَاجْلِدُوْهُ عِشْرِيْنَ وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ وَمَنْ وَقَعَ عَلَى بَهِيْمَةٍ فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيْمَةَ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو یہ کہے: اے ہیجڑے! تو (کہنے والے شخص کو) بیس لاٹھیاں مارو' جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو یہ کہے: اے یہودی! (تو کہنے والے شخص کو) بیس لاٹھیاں مارو' اور جو شخص کسی محرم عورت کے ساتھ صحبت کر لے' اُسے قتل کر دو' جو شخص کسی

۳۱۹۳-اخرجه ابو داود في الحدود (۱۵۸/٤) باب: فيمن عمل عمل قوم لوط (٤٤٦٢) و الترمذي في الحدود (٤٧/٤) باب: ما جاء في حد اللوطي (١٤٥٦) و ابن ماجه في الحدود (٨٥٦/٢) باب: من عمل عمل قوم لوط (٢٥٦١) و احمد (٣٠٠/١) و الحاكم (٣٥٥/٤) من طريق الدراوردي' به-وهكذا ذكره ابن عدي في الكامل (٢٠٦/٦) في ترجمة عمرو بن ابي عمرو' من طريق الدراوردي' به-واخرجه ابن عدي (٢٠٦/٦) من طريق محمد بن اسحاق عن عمرو' به بلفظ: (ملعون من عمل عمل قوم لوط)- و لم يذكر (القتل) و اشار الترمذي الى هذا الرواية' و اخرجها النسائي' و اعل بعمرو بن ابي عمرو' وله شاهد من حديث ابي هريرة' بنحوه في (القتل) ' قال الترمذي: (وهو حديث في اسناده مقال' و لا نعلم احدًا اخرجه عن سهيل بن ابي صالح غير عاصم بن عمر العمري' و هو يضعف في الحديث من قبل حفظه)- اه- وراجع: نصب الراية للزيلعي (٣٣٩/٣- ٣٤٠)-

۳۱۹٤-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (٣٦٤/٧) رقم (١٣٤٩١) عن ابن جريج' به' و من طريقه اخرجه الدارقطني هنا و ابو داود في السنن (١٥٩/٤) كتاب الحدود' باب: فيمن عمل عمل قوم لوط' الحديث (٤٤٦٣)-و من طريق ابي داود- ايضاً- اخرجه البيهقي في السنن (٢٣٢/٨) كتاب: الحدود: باب ما جاء في حد اللوطي-

۳۱۹۵-اخرجه الترمذي في الحدود (١٤٦٢) باب: ما جاء فيمن يقول للآخر يا مخنث: حدثنا محمد بن رافع' حدثنا ابن ابي فديك...... به نحوه-قال الترمذي: (هذا حديث لا نعرفه الا من هذا الوجه' و ابراهيم بن اسماعيل يضعف في الحديث)- اه- و اخرجه ابن ماجه في الحدود (٢٥٦٤) باب: من اتى ذات محرم و من اتى بهيمة' و في باب: حد القذف' الحديث (٢٥٦٨) من طريق عبد الرحيم بن ابراهيم' ثنا ابن ابي فديك' به نحوه- و اخرجه البيهقي في السنن (٢٥٢/٨-٢٥٣) كتاب الحدود: باب: ما جاء في الشتم دون القذف' من طريق ابراهيم بن عبد الله الهروي' ثنا محمد بن اسماعيل بن ابي فديك' به-

جانور کے ساتھ بدفعلی کرے اُس شخص کو قتل کر دو اور اُس جانور کو بھی مار دو۔

3196- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَعَ عَلٰى بَهِيْمَةٍ فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيْمَةَ مَعَهُ . فَقُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَاْنُ الْبَهِيْمَةِ قَالَ مَا سَمِعْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَلٰكِنْ اَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ اَنْ يُؤْكَلَ مِنْ لَحْمِهَا شَيْءٌ اَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذٰلِكَ الْعَمَلُ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرے اُسے قتل کر دو اور اُس کے ساتھ اُس جانور کو بھی مار دو! راوی کہتے ہیں: ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: جانور کا کیا قصور ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے یہ الفاظ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو نہیں سنے تاہم میرا خیال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند کیا کہ جس جانور کے ساتھ یہ عمل کیا گیا ہو اُس کا گوشت کھایا جائے یا اُس سے کوئی اور نفع حاصل کیا جائے۔

3197- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الطِّيْنِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَتْ بِالزِّنَا فَقَالَتْ اِنِّيْ حُبْلٰى . فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ فَاْتِنِيْ بِهَا . فَفَعَلَ فَلَمَّا وَضَعَتْ جَاءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اذْهَبِيْ فَاَرْضِعِيْهِ . فَفَعَلَتْ ثُمَّ جَاءَتْ فَاَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اَمَرَ بِرَجْمِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّيْ عَلَيْهَا فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ هَلْ وَجَدْتَّ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جہینہ قبیلہ کی ایک عورت' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اُس نے زنا کرنے کا اعتراف کیا' اُس نے بتایا: میں حاملہ ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے سرپرست کو بلایا اور فرمایا: اس کا اچھی طرح خیال رکھنا' جب یہ بچے کو جنم دے' تو اسے میرے پاس لے آنا' اُس شخص نے ایسا ہی کیا' جب اُس عورت نے بچے کو جنم دیا تو وہ اُس عورت کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اُس عورت سے) فرمایا: تم جاؤ اور اسے دودھ پلاؤ' اُس عورت نے ایسا ہی کیا' وہ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت (اُس کے جسم پر) کپڑوں کو اچھی طرح باندھ دیا گیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُسے سنگسار کر دیا گیا۔ آپ نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض

۳۱۹۶- جزء من الحديث السابق-

۳۱۹۷- تقدم-

کی: یارسول اللہ! آپ نے پہلے اسے سنگسار کیا پھر اس کی نمازِ جنازہ بھی ادا کر لی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ اہلِ مدینہ کے ستر افراد کے درمیان تقسیم کی جائے' تو اُن سب کیلئے کافی ہو' کیا تمہیں اس سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص مل سکتا ہے کہ اُس نے اپنی جان قربان کر دی؟

3198- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ تُصَلِّيْ عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ

☆☆ حضرت عمران رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نمازِ جنازہ ادا کریں گے حالانکہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے؟

3199- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا .قَالَ اُحْصِنْتَ .قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اسلم قبیلہ کا ایک فرد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے زنا کرنے کا اعتراف کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے منہ پھیر لیا' اُس نے پھر اعتراف کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اُس سے اعراض کیا' یہاں تک کہ اُس نے چار مرتبہ اپنے بارے میں یہ گواہی دی (کہ وہ زنا کر چکا ہے)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم مجنون ہو؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم شادی شدہ ہو؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُسے عیدگاہ میں سنگسار کر دیا گیا' جب اُسے پتھر لگے تو وہ بھاگا لیکن لوگ اُس تک پہنچ گئے اور اُسے سنگسار کر دیا گیا' یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے بارے میں اچھے الفاظ ذکر کیے' تاہم آپ نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی۔

3200- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْحِنَّائِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَائِذٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا اِذَا طُمِسَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا وَفِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ اِذَا

۳۱۹۸- انظر الذي قبله۔ ۳۱۹۹- تقدم۔

۳۲۰۰- اخرجه النسائي في القسامة (۵۵/۸) باب: العين العوراء السادة لمكانها اذا طمست (۴۸۵۵)، اخبرنا احمد بن ابراهيم بن محمد، اخبرنا ابن عائذ...... به- واخرجه ابو داود في الديات (۴۵۶۷) باب: ديات الاعضاء، من وجه آخر عن الهيثم بن حميد، به-

قُطِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نابینا شخص کی آنکھ کو اُس کی مخصوص جگہ سے نکال دینے کی دیت (جان کی دیت) کا تہائی حصہ جب کہ شل (مفلوج) ہاتھ والے شخص کے ہاتھ کاٹے جانے کی دیت (جان کی دیت) کا تہائی حصہ مقرر کی ہے۔

3201- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَبُوْ مُوْسٰى الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَعَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدِّيَةَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ قَالَ فَقَوَّمَ كُلَّ بَعِيرٍ ثَمَانِيْنَ فَكَانَتِ الدِّيَةُ ثَمَانِيَةَ اٰلَافٍ وَّجَعَلَ دِيَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ النِّصْفَ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ فَكَانَتْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ غَلَتِ الْإِبِلُ فَقَوَّمَهَا عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَجَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا وَتَرَكَ دِيَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا هِيَ وَجَعَلَ دِيَةَ الْمَجُوْسِيِّ ثَمَانِمِائَةٍ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سو اونٹوں (کی ادائیگی کو جان کی) دیت مقرر کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: آپ نے ہر اونٹ کی قیمت اسی درہم مقرر کی تو دیت کی مجموعی رقم آٹھ ہزار درہم ہوئی' جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ کتاب کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف مقرر کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں یہی رقم رہی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں اونٹ مہنگے ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کی قیمت ایک سو بیس درہم (فی اونٹ) مقرر کی' تو دیت کی رقم بارہ ہزار درہم ہوگئی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہلِ کتاب کی وہی دیت رہنے دی جو پہلے تھی' اُنہوں نے مجوسی کی دیت بھی آٹھ سو درہم مقرر کر دی۔

3202- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بْنُ عَبْدُوْسٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرْزٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ وَدٰى ذِمِّيًّا دِيَةَ مُسْلِمٍ .اَبُوْ كُرْزٍ هٰذَا مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَرْوِهٖ عَنْ نَافِعٍ غَيْرُهٗ.

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ

۳۲۰۱-اخرجه ابو داود في الديات (۱۸٤/٤) باب: الدية كم هي؟ (٤٥٤٢)، و من طريقه البيهقي في المعرفة (۱۱۱/۱۲) باب: اعواز الابل (٦٠٧٥) من طريق حسين المعلم عن عمرو بن شعيب' بنحوه- و اخرجه البيهقي في السنن الكبرى ايضاً (۷۷/۸)- و تقدم نحوه من حديث عمرو ابن حزم الشهير-

۳۲۰۲-اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۱۰۲/۸) كتاب : الديات' باب: دية اهل الذمة' من طريق احمد بن يحيى الحلواني' ثنا علي بن الجعد...... به- بلفظ: (دية ذمي دية مسلم)-وقال البيهقي: (وقال غيره عن علي بن الجعد: (ودى ذمياً دية مسلم)؛ و فيه ابو كرز و هو ضعيف؛ كما ذكر المصنف هنا-

وسلم نے ایک ذمی کو مسلمان کی دیت جتنی دیت ادا کروائی تھی۔

اس روایت کا راوی ابوکرز ''متروک الحدیث'' ہے نافع کے حوالے سے اس روایت کو صرف اُسی نے نقل کیا ہے۔

3203- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا زَحْمُوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَا يَجْعَلَانِ دِيَةَ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ اِذَا كَانَا مُعَاهَدَيْنِ دِيَةَ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ وَكَانَ عُثْمَانُ وَمُعَاوِيَةُ لَا يُقِيْدَانِ الْمُشْرِكَ مِنَ الْمُسْلِمِ .

☆☆ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں حضرات نے یہودی اور عیسائی شخص کی دیت' آزاد مسلمان شخص کی دیت جتنی مقرر کی بشرطیکہ وہ شخص ''معاہد (یعنی ذمی)'' ہو جب کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' مشرک کو مسلمان سے دیت نہیں دلواتے تھے۔

3204- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنِ الْخَيَّاطُ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِاثْنَىْ عَشَرَ اَلْفًا فِى الدِّيَةِ . قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ وَّاِنَّمَا قَالَ لَنَا فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَّاَكْثَرُ ذٰلِكَ كَانَ يَقُوْلُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت میں بارہ ہزار درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

محمد بن میمون نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے استاد نے اسے ایک مرتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ہمارے سامنے بیان کیا' تاہم اکثر مرتبہ اُنہوں نے اس روایت کو عکرمہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسل) روایت کے طور پر نقل کیا۔

3205- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا

۳۲۰۳- نقله الزيلعي في نصب الراية (٣٦٨/٤) عن الدارقطني' ثم قال: (واخرجه ابن ابي شيبة نحوه عن علقمة و مجاهد وعطاء و الشعبي و النخعي و الزهري)- اه- واخرجه البيهقي في السنن (١٠٢/٨) كتاب: الديات باب: دية اهل الذمة' من طريق جعفر ابن عون' انبا ابن جريج عن الزهري' قال: كانت دية اليهودي و النصراني في زمن النبي صلى الله عليه وسلم مثل دية المسلم و ابي بكر' و عمر' و عثمان- رضي الله عنهم- فلما كان معاوية' اعطى اهل المقتول النصف' و القى النصف في بيت المال- قال: ثم قضى عمر بن عبد العزيز في النصف و القى ما كان جعل معاوية)- اه- و نقل البيهقي عن الشافعي- رحمهما الله- تضعيفه بكونه مرسلاً' و بان الزهري قبيح المرسل-

۳۲۰٤- اخرجه النسائي في القسامة (٤٤/٨) باب: ذكر الدية من الورق (٤٨١٨): اخبرنا محمد بن ميمون به كما هنا- واخرجه الترمذي في الديات (٧/٤) باب: ما جاء في الدية كم هي من الدراهم؟ (١٣٨٩) عن سعيد بن عبد الرحمن المخزومي' حدثنا سفيان بن عيينة...... باسناده لم يذكر ابن عباس- وقال ابو داود (٤٥٤٦): (اخرجه ابن عيينة عن عمرو عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم' لم يذكر ابن عباس)- وقال النسائي- كما في نصب الراية (٣٦١/٤)-: (و محمد بن ميمون ليس بالقوي في الحديث)- وقال- ايضاً-: (الصواب مرسل)- قلت: وصوب المرسل- هكذا ايضاً- ابو حاتم الرازي كما في علل ابن ابي حاتم (٤٦٢/١-٤٦٣) (١٣٩٠)' و قال ابن حبان: (المرسل اصح) كما في نصب الراية (٣٦١/٤)-

مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً قَتَلَ رَجُلاً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَتَهُ اثْنَیْ عَشَرَ اَلْفًا وَذٰلِكَ قَوْلُهُ (اِلَّا اَنْ اَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مِنْ فَضْلِهِ) بِاَخْذِهِمُ الدِّيَةَ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص نے دوسرے کوقتل کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی دیت بارہ ہزار درہم مقرر کی' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

''ماسوائے اس صورت کے کہ اللہ اور اس کا رسول اپنے فضل سے اُنہیں غنی کر دیں''۔

یعنی وہ لوگ دیت وصول کر کے (غنی ہو جائیں)۔

3206- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ قَالَ دِيَةُ الْيَهُوْدِیِّ وَالنَّصْرَانِیِّ اَرْبَعَةُ الاٰفٍ اَرْبَعَةُ الاٰفٍ وَّالْمَجُوْسِیِّ ثَمَانِمَائَةٍ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہودی اور عیسائی کی دیت 4,4 ہزار درہم ہوگی' جب کہ مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہوگی۔

3207- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى زَحْمَوَيْهِ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ ثَابِتٍ اَبِی الْمِقْدَامِ وَيَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ دِيَةَ الْيَهُوْدِیِّ وَالنَّصْرَانِیِّ اَرْبَعَةَ الاٰفٍ وَّالْمَجُوْسِیِّ ثَمَانِمَائَةٍ.

۳۲۰۵-اخرجه النسائي في القسامة (۸/ ٤٤) باب: ذكر الدية من الورق (٤٨١٧) اخبرنا محمد بن المثنى' به- و اخرجه الترمذي في الديات (٤/ ٦-٧) باب: ما جاء في الدية كم هي من الدراهم؟ (١٣٨٨) و ابن ماجه في الديات (٢/ ٨٧٨) باب: دية الخطا (٢٦٢٩) كلاهما قال: حدثنا محمد بن بشار' حدثنا معاذ بن هاني' به- و اخرجه النسائي في القسامة (٨/ ٤٤) باب: ذكر الدية من الورق (٤٨١٧) اخبرنا ابو داود حدثنا معاذ بن هاني' به- و اخرجه ابو داؤد في الديات (٤/ ١٨٣) باب: الدية كم هي؟ (٤٥٤٦) من طريق زيد بن الحباب' و ابن ماجه في الديات (٢/ ٨٧٩) باب: دية الخطا (٢٦٣٢) من طريق محمد بن سنان' كلاهما عن محمد بن مسلم' به-و ذكره ابن ابي حاتم في العلل (١/ ٤٦٢-٤٦٣) (١٣٩٠) من رواية محمد بن سنان العوفي عن محمد بن مسلم' به- قال الترمذي: (ولا نعلم احدًا يذكر في هذا الحديث: (عن ابن عباس)- غير محمد بن مسلم' و العمل على هذا عند بعض اهل العلم' و هو قول احمد و اسحاق' ورای بعضهم اهل العلم الدية عشرة آلاف' و هو قول سفيان الثوري و اهل الكوفة- وقال الشافعي: لا اعرف الدية الا من الابل: و هي مائة من الابل او قيمتها)- اه- قلت: و الصواب في هذا الحديث الارسال بدون ذكر ابن عباس: كما سبق فيما قبله-

۳۲۰٦-قال البيهقي في المعرفة (١٢/ ١٤٢) باب: دية اهل الذمة (١٦٢١٨): (وكذلك اخرجه ابن ابي عروبة عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن عمر- وهو في كتاب الدارقطني باسناد صحيح)- اه- وراجع: نصب الراية (٤/ ٣٦٥)-

۳۲۰۷-اخرجه الشافعي في الام (٦/ ١٠٥) و من طريقه البيهقي في المعرفة (١٢/ ١٤٢) باب: دية اهل الذمة (١٦٢١٧) من طريق منصور بن المعتمر عن ثابت الحداد' به-واخرجه عبد الرزاق في المصنف (١٠/ ٩٣) باب: دية اهل الكتاب (١٨٤٧٩) عن الثوري عن ابي المقدام' به- واخرجه البيهقي في الكبرى (٨/ ١٠٠) من طريق الثوري' به بلفظ: (ان عمر قضى في دية المجوسي بثمانمائة درهم- و راجع: نصب الراية (٤/ ٣٦٥)-

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودی اور عیسائی شخص کی دیت 4,4 ہزار درہم مقرر کی تھی جب کہ مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم مقرر کی تھی۔

3208- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وُجِدَ فِي قَائِمِ سَيْفِ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَانِ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عُتُوًّا فِي الْأَرْضِ رَجُلٌ ضَرَبَ غَيْرَ ضَارِبِهِ أَوْ رَجُلٌ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ وَرَجُلٌ تَوَلَّى غَيْرَ أَهْلِ نِعْمَتِهِ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ كَفَرَ بِاللَّهِ وَبِرَسُوْلِهِ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا . وَفِي الْآخَرِ الْمُؤْمِنُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ وَلَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ . مُخْتَصَرٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضے میں یہ دو باتیں پائی گئی تھیں: زمین میں سب سے زیادہ نافرمان وہ شخص ہے' جو اپنے مارنے والے کے علاوہ کسی دوسرے کو مار دے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جو اپنے قتل کرنے والے کے علاوہ کسی اور کو قتل کر دے (مراد یہ ہے' جو کسی کو ناحق قتل کر دے)' اور وہ شخص جو اپنے (آزاد کرنے والے) آقا کی بجائے خود کو کسی اور کی طرف منسوب کرے' جو شخص ایسا کرے گا اُس نے (گویا) اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا انکار کیا' اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا۔

(دوسری بات یہ ہے:) اہلِ ایمان کی جان یکساں حیثیت کی حامل ہے اور اُن کے عام فرد کی دی ہوئی پناہ کا احترام کیا جائے گا' کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا اور کسی معاہد (ذمّی) کو قتل نہیں کیا جائے گا' اور دو مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔

(یہ روایت مختصر ہے)

3209- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَهَى أَصْحَابَهُ أَنْ يَنْبَسِطُوا عَلَى الْخَوَارِجِ حَتّٰى يُحْدِثُوا حَدَثًا فَمَرُّوا بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ فَأَخَذُوْهُ فَانْطَلَقُوْا بِهِ فَمَرُّوا عَلٰى تَمْرَةٍ سَاقِطَةٍ مِنْ نَخْلَةٍ فَأَخَذَهَا بَعْضُهُمْ فَأَلْقَاهَا فِي فِيهِ فَقَالَ لَهُ بَعْضُهُمْ تَمْرَةُ مُعَاهِدٍ فَبِمَ اسْتَحْلَلْتَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَبَّابٍ أَفَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ هُوَ أَعْظَمُ حُرْمَةً عَلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ .قَالَ أَنَا .فَقَتَلُوْهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَنْ أَقِيدُوْنَا بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ .قَالُوْا كَيْفَ نُقِيدُكَ بِهِ وَكُلُّنَا قَتَلَهُ قَالَ وَكُلُّكُمْ قَتَلَهُ قَالُوْا نَعَمْ .قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ .ثُمَّ أَمَرَ أَنْ يَنْبَسِطُوا عَلَيْهِمْ وَقَالَ وَاللَّهِ لَا يُقْتَلُ مِنْكُمْ عَشَرَةٌ

۳۲۰۸- اخرجه الحاكم في الحدود (۳٤۹/٤) من طريق ابي اليمان الحكم بن نافع' انبا عبيد الله بن عبد الرحمن بن موهب' به- الى قوله: (ولا يقبل الله منه صرفاً ولا عدلاً)- و قال الحاكم: (حديث صحيح الاسناد و لم يخرجاه)- اه- و اخرجه البيهقي في الكبرى ايضاً (۳٦/۸)-

۳۲۰۹- اخرجه البيهقي في السنن (۸/ ۱۸٤-۱۸۵) كتاب : قتال اهل البغي' باب: الخوارج يعتزلون جماعة الناس...... من طريق الدارقطني' به- وقال صاحب التعليق المغني: (رجاله موثقون)-

وَلَا يَفْلِتُ مِنْهُمْ عَشَرَةٌ قَالَ فَقَتَلُوْهُمْ .قَالَ فَقَالَ اطْلُبُوْا فِيْهِمْ ذَا الثُّدَيَّةِ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو اس بات سے منع کیا تھا کہ وہ خوارج کے ساتھ نرم رویہ اختیار کریں' اُن لوگوں کا گزر عبداللہ بن خباب کے پاس سے ہوا تو اُن لوگوں نے اُسے پکڑ لیا اور اُسے لے کر روانہ ہوئے' اُن کا گزر ایک کھجور کے پاس سے ہوا جو درخت سے نیچے گری تھی' اُن میں سے ایک شخص نے کھجور اُٹھا کر منہ میں ڈال لی تو دوسرے شخص نے اُسے کہا: تم نے معاہد کی کھجور لی ہے' تم نے کس بنیاد پر اسے (اپنے لیے) حلال قرار دیا ہے؟ تو عبداللہ بن خباب نے کہا: کیا میں تمہاری راہنمائی اُس چیز کی طرف نہ کروں جو تمہارے لیے اس سے زیادہ قابلِ احترام ہے' لوگوں نے کہا: جی ہاں! تو عبداللہ بن خباب نے کہا: وہ میں ہوں' پھر اُن لوگوں نے عبداللہ بن خباب کو قتل کر دیا' اس بات کی اطلاع حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملی تو اُنہوں نے اُن لوگوں کو پیغام بھیجا: تم ہمیں عبداللہ بن خباب کی دیت ادا کرو! تو اُنہوں نے جواب دیا: ہم اس کی دیت آپ کو کیسے ادا کریں؟ جبکہ ہم میں سے ہر ایک شخص نے اُسے قتل کیا ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم سب لوگوں نے اُسے قتل کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا' پھر آپ نے یہ حکم دیا: (کہ آپ کے ساتھی) اُن لوگوں پر بھرپور حملہ کر دیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم میں سے دس افراد بھی شہید نہیں ہوں گے اور ان میں سے دس افراد بھی زندہ نہیں بچیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سب لوگوں کو قتل کروا دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکم دیا: ان میں اُبھرے ہوئے گوشت والے کو تلاش کرو!

اس کے بعد راوی نے پورا واقعہ ذکر کیا ہے۔

3210- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِىْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِشْدِيْنَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْحِمْيَرِىُّ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدَةَ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِىِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَدَوِىِّ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّهْرَوَانِ كُنَّا مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ دُوْنَ النَّهْرِ فَجَآءَتِ الْحَرُوْرِيَّةُ حَتّٰى نَزَلُوْا مِنْ وَرَائِهٖ قَالَ عَلِىٌّ لَا تُحَرِّكُوْهُمْ حَتّٰى يُحْدِثُوْا حَدَثًا فَانْطَلَقُوْا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ فَقَالُوْا حَدِّثْنَا حَدِيْثًا حَدَّثَكَ بِهٖ اَبُوْكَ سَمِعَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِىْ . فَقَدَّمُوْهُ اِلَى الْبَحْرِ فَذَبَحُوْهُ كَمَا تُذْبَحُ الشَّاةُ فَاُتِىَ عَلِىٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاُخْبِرَ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ نَادُوْهُمْ اَنْ اَخْرِجُوْا اِلَيْنَا قَاتِلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ .فَقَالُوْا كُلُّنَا قَتَلَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ عَلِىٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَصْحَابِهٖ دُوْنَكُمُ الْقَوْمَ فَمَا لَبِثَ اَنْ قَتَلَهُمْ عَلِىٌّ وَّاَصْحَابُهٗ .وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ .

۳۲۱۰- في اسناده الحكم بن عبدة: قال الحافظ في التقريب (۱/۱۹۱): مستور' وقد روى عبد الرزاق (۱۰/۱۱۸) رقم (۱۸۵۷۸) عن معمر قال: اخبرني غير واحد من عبد القيس عن حميد بن هلال عن ابيه قال: لقد اتيت الخوارج' و انهم لاحب قوم على وجه الارض الي' فلم ازل فيهم حتى اختلفوا' فقيل لعلي: قاتلهم' فقال: لا حتى يقتلوا...... فذكر القصة نحو ما رواها المصنف هنا۔

☆☆ ابواحوص بیان کرتے ہیں: جنگِ نہروان کے دن ہم لوگ نہر کے ایک طرف حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے' اسی دوران خارجی آئے اور اُنہوں نے نہر کے دوسری طرف پڑاؤ کیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اُنہیں متحرک نہیں کرنا جب تک وہ خود کوئی غلطی نہ کریں' وہ لوگ عبداللہ بن خباب کے پاس آئے اور بولے: آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ کے والد نے آپ کو سنائی ہو' جو اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو' تو عبداللہ بن خباب نے بتایا: میرے والد نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایسا فتنہ آئے گا' جس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) وہ لوگ (یعنی خارجی لوگ) اُنہیں (یعنی عبداللہ بن خباب کو) دریا کے کنارے لے گئے اور اُنہیں اس طرح ذبح کر دیا جس طرح بکری کو ذبح کیا جاتا ہے' اس کی اطلاع حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملی' تو اُنہوں نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا: اُنہیں بلند آواز میں پکار کر یہ کہو کہ وہ عبداللہ بن خباب کے قاتل کو ہماری طرف بھیج دیں! تو اُن لوگوں نے جواب میں تین مرتبہ یہ کہا: ہم سب نے اُنہیں قتل کیا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اب ان پر حملہ کر دو!

راوی بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں نے اُن لوگوں کو قتل کر دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد (روایت نقل کرنے والے نے) باقی روایت نقل کی ہے۔

3211- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الْبُرِّيُّ عَنْ جُوَيْبِرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْتَلُ حُرٌّ بِعَبْدٍ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: آزاد شخص کو کسی غلام کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

3212- حَدَّثَنَا ابْنُ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَّابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا قَتَلَ الْحُرُّ الْعَبْدَ مُتَعَمِّدًا فَهُوَ قَوَدٌ .لَا تَقُوْمُ بِهٰذَا حُجَّةٌ لِاَنَّهٗ مُرْسَلٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی آزاد شخص کسی غلام کو قتلِ عمد کے طور پر قتل کر دے' تو اس (صورت میں قصاص نہیں لیا جائے گا بلکہ) دیت ادا کی جائے گی۔

(امام دارقطنی کہتے ہیں:) اس روایت کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا' کیونکہ یہ "مرسل" ہے۔

3213- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ

۳۲۱۱- اخرجه البيهقي (۸/ ۳۵) و قال ابن حجر في (التلخيص) (٤/ ١٦): (اخرجه الدارقطني و البيهقي' و فيه جويبر وغيره من المتروكين)- اه-

۳۲۱۲- اخرجه البيهقي في السنن (۸/ ۳۵) كتاب: الجنايات' باب: لا يقتل حر بعبد من طريق الدارقطني' به- و نقل البيهقي عن الدارقطني اعلاله بالارسال- و اخرجه ابن ابي شيبة (٥/ ٤١٣) رقم (٢٧٥١٦) قال: حدثنا عبد الرحيم بن سليمان عن ليث' به-

۳۲۱۳- اخرجه البيهقي في سننه (۸/ ۳٤) كتاب: الجنايات' باب: لا يقتل حر بعبد من طريق الدارقطني' به- و قال ابن حجر في (التلخيص): (وفي اسناده جابر الجعفي' و هو ضعيف جدًا)- اه-

اِسْرَائِيْلَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَّا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَّمِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَّا يُقْتَلَ حُرٌّ بِعَبْدٍ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت (کا حکم) یہ ہے: کسی کافر کے بدلہ میں مسلمان کو قتل نہ کیا جائے سنت (کا حکم) یہ ہے: کسی غلام کے بدلے میں آزاد شخص کو قتل نہ کیا جائے۔

3214- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بْنُ عَبْدُوسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَا لَا يَقْتُلَانِ الْحُرَّ بِقَتْلِ الْعَبْدِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی غلام کو قتل کرنے کی وجہ سے (قصاص کے طور پر) آزاد شخص کو قتل نہیں کرواتے تھے۔

3215- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِى حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّبَرِىُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ وَّالْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ مِثْلَهٗ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3216- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدَكَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَمِيْمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَّا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِذِىْ عَهْدٍ وَّلَا حُرٌّ بِعَبْدٍ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت (کا حکم) یہ ہے: کسی ''معاہد'' (یعنی غیر مسلم) کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا اور غلام کے بدلے میں آزاد شخص کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

3217- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِى الْحُرِّ يَقْتُلُ الْعَبْدَ قَالَ فِيْهِ ثَمَنُهٗ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آزاد شخص کے غلام کو قتل کرنے کے بارے میں یہ فرمایا ہے: اس میں قیمت (بطور دیت) ادا کی جائے گی۔

3218- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الرُّهَاوِىُّ اَخْبَرَنِىْ جَدِّىْ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّهَاوِىُّ اَنَّ عَمَّارَ

۳۲۱۴- اخرجه ابن ابي شيبة (٥/٤١٣) رقم (٢٧٥١٥) و من طريقه الدارقطني هنا، و من طريق الدارقطني اخرجه البيهقي في السنن (٨/٣٤) كتاب: الجنايات باب: لا يقتل حر بعبد- و اخرجه البيهقي في البيهقي ايضاً من طريق عباد بن العوام عن عمر بن عامر والحجاج عن عمرو بن شعيب به- وحجاج: هو ابن ارطاة ضعيف- و عمر بن عامر: هو البجلي قال الحافظ في التقريب (ت ٤٩٦٠): (ضعيف)-

۳۲۱۵- راجع الذي قبله-

۳۲۱۶- تقدم قبل حديثين من طريق وكيع نا اسرائيل به-

۳۲۱۷- اخرجه البيهقي في السنن (٨/٣٧) كتاب: الجنايات باب: العبد يقتل فيه قيمته بالغة ما بلغت من طريق الدارقطني به- و فيه ايضاً- الحجاج بن ارطاة و هو ضعيف-

بْنَ مَطَرٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَسْلَمِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ مُسْلِمًا بِمُعَاهِدٍ وَّقَالَ اَنَا اَكْرَمُ مَنْ وَفّٰى بِذِمَّتِهِ . لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي يَحْيٰى وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ وَالصَّوَابُ عَنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ مُرْسَلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَابْنُ الْبَيْلَمَانِيِّ ضَعِيْفٌ لَا تَقُوْمُ بِهِ حُجَّةٌ اِذَا وَصَلَ الْحَدِيْثَ فَكَيْفَ بِمَا يُرْسِلُهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

★★ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک معاہد (ذمی) کے بدلہ میں مسلمان کو قتل کروا دیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: میں اس بات کا سب سے زیادہ حق دار ہوں کہ اپنی دی ہوئی پناہ کو پورا کروں۔

اس روایت کو صرف ابراہیم بن ابو یحییٰ نے "مسند" کے طور پر نقل کیا ہے' یہ شخص متروک الحدیث ہے' درست یہ ہے: یہ روایت ابن بیلمانی کے حوالے سے "مرسل" روایت کے طور پر منقول ہے۔ ابن بیلمانی' ضعیف ہے' ایسی روایت کو بھی حجت قرار نہیں دیا جا سکتا' جسے اُس نے "موصول" روایت کے طور پر نقل کیا ہو۔ چہ جائیکہ وہ روایت جو اُس نے "مرسل" کے طور پر نقل کی ہو' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے!

3219 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ يَرْفَعُهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَادَ مُسْلِمًا قَتَلَ يَهُوْدِيًّا . وَقَالَ الرَّمَادِيُّ اَقَادَ مُسْلِمًا بِذِمِّيٍّ وَقَالَ اَنَا اَحَقُّ مَنْ وَفّٰى بِذِمَّتِي .

★★ عبدالرحمٰن بن بیلمانی نے "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کو قصاص میں قتل کروا دیا تھا' اُس مسلمان نے ایک یہودی کو قتل کیا تھا۔

رمادی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ذمی کے بدلے میں مسلمان کو قتل کروا دیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: میں اس بات کا سب سے زیادہ حق دار ہوں کہ اپنی دی ہوئی پناہ کو پورا کروں۔

۳۲۱۸- اخرجه البيهقي في الجنايات (۸/۳۰) من طريق عمار بن مطر' به- وقال: (حديث عمار بن مطر هذا خطا من وجهين: احدهما: وصله' و ذكر ابن عمر فيه' و انما هو عن ابن البيلماني عن النبي صلى الله عليه وسلم ' مرسل- و الآخر: روايته عن ابراهيم عن ربيعة' و انما يرويه عن ابن المنكدر' و العمل فيه على عمار بنمطر الرهاوي؛ فانه كان يقلب الاسانيد و يسرق الاحاديث حتى كثر ذلك في مغاياته' و سقط عن حد الاحتجاج به)- اه- و اخرجه البيهقي في طريق يحيى بن آدم' ثنا ابراهيم بن ابي يحيى عن محمد بن المنكدر عن عبد الرحمن بن البيلماني عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً- و قال: (هذا هو الاصل في الباب' و هو منقطع' و راويه غير ثقة)- اه- و راجع: نصب الراية للزيلعي (۴/۳۳۶)-

۳۲۱۹- اخرجه عبد الرزاق (۱۸۵۱۴) و ابن ابي شيبة (۹/۲۹۰) و ابو داود في المراسيل ص(۲۰۷) (۲۵۰) والطحاوي في المعاني (۳/۱۹۵) و البيهقي (۸/۳۰-۳۱) و كذلك الدارقطني في غرائب مالك؛ كما في التعليق المغني (۳/۱۳۶) جميعاً من طرق عن ربيعة' به- وله شاهد مرسل من مراسيل محمد بن المنكدر عند الطحاوي في المعاني (۳/۱۹۵) و في اسناده محمد بن ابي حميد: رماه ابو زرعة وغيره بالكذب- و قال البخاري: فيه نظر- وله شاهد آخر مرسل عند ابي داود في المراسيل (۲۵۱) من مرسل عبد الله بن عبد العزيز بن صالح الحضرمي' و في اسناده عبد الله بن يعقوب' و هو و شيخه عبد العزيز: قال ابن القطان: (مجهولان' ولم اجد لهما ذكرًا)؛ كما في نصب الراية (۴/۳۳۶)-

3220- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ قَالَ قَتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ بِرَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَقَالَ اَنَا اَحَقُّ مَنْ وَفّٰى بِذِمَّتِهِ .

☆☆ عبدالرحمٰن بن بیلمانی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ قبلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو، ایک ذمی کے بدلے میں قتل کروا دیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کا سب سے زیادہ حق دار ہوں کہ اپنے ذمہ کو پورا کروں۔

3221- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ عَنْ حَجَّاجٍ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3222- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنَّمَا سَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَهُمْ لِاَنَّهُمْ سَمَلُوْا اَعْيُنَ الرِّعَاءِ .قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ يَعْنِي الْعُرَنِيِّيْنَ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن (مرتد ہونے والے لوگوں) کی آنکھوں میں سلائیاں پھروا دی تھیں کیونکہ اُن لوگوں نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے) چرواہے کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی تھیں۔

ابن صاعد کہتے ہیں: اُن (مرتد ہونے والے لوگوں) سے مراد "عرینہ" قبیلہ کے لوگ ہیں۔

3223- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ الْعَطَّارُ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شُقَيْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نَاصِحٍ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ خُرَيْنِقَ بِنْتِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَتَلَ خِرَاشُ بْنُ اُمَيَّةَ بَعْدَ مَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَتْلِ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا مُؤْمِنًا بِكَافِرٍ لَقَتَلْتُ خِرَاشًا بِالْهُذَلِيِّ .يَعْنِيْ لَمَّا قَتَلَ خِرَاشٌ رَجُلًا مِنْ هُذَيْلٍ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ

٣٢٢٠-راجع الذي قبله- ٣٢٢١-انظر السابق- ٣٢٢٢-تقدم-

٣٢٢٣-اخرجه الحازمي في الاعتبار ص (٤٥٢-ط قلعجي) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه البيهقي في السنن (٨/ ٢٩) كتاب: الجنايات باب: فيمن لا قصاص بينه باختلاف الدينين من طريق يزيد بن عياض عن عبد الملك بن عبيد' به-وقال الحازمي: هذا الاسناد و ان كان واهياً فهو امثل من حديث ابن البيلماني- و هذا الحديث طرف من حديث الفتح' و هو حديث طويل ثابت؛ ولا شتهاره و طوله و كثرة رواته' يوجد فيه تغاير الفاظ و زيادات معان و احكام' وذلك لا يوجب وهناً؛ لان اصل الحديث محفوظ)- اه- واخرجه البزار (١٥٤٦- كشف) من طريقين عن يعقوب بن عبد الله بن نجيد بن عمران بن حصين عن ابيه عن عمران بن حصين قال: (قتل رجل من هذيل رجلاً من خزاعة في الجاهلية' و كان الهذلي متوارياً' فلما كان يوم الفتح ظهر الهذلي فلقيه رجل من خزاعة: فذبحه كما تذبح الشاة' فقال: اقتلته قبل النداء او بعد النداء! فقال: بعد النداء' فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (لو كنت قاتلاً مومناً بكافر لقتلته' فاخرجوا عقله)- فاخرجوا عقله و كان اول عقل في الاسلام)-قال الهيثمي في مجمع الزوائد (٦/ ٢٩٥): (اخرجه البزار' و رجاله وثقهم ابن حبان- و اخرجه الطبراني باختصار)- اه-

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: خراش بن اُمیہ (نے ایک غیر مسلم کو) قتل کر دیا' حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (پہلے ہی غیر مسلم کو) قتل کرنے سے منع کر چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں نے کسی کافر کے بدلے میں کسی مسلمان کو قتل کرنا ہوتا' تو ہذیل قبیلہ کے اُس شخص کے بدلے میں خراش کو قتل کروا دیتا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) یہ اُس وقت ہوا جب فتح مکہ کے موقع پر خراش بن اُمیہ نے ہذیل قبیلہ کے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا۔

3224- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عِيْسٰى الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ الصَّدَفِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَرَقَ مَمْلُوكٌ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَفَا عَنْهُ ثُمَّ رُفِعَ اِلَيْهِ الثَّانِيَةَ وَقَدْ سَرَقَ فَعَفَا عَنْهُ ثُمَّ رُفِعَ اِلَيْهِ الثَّالِثَةَ فَعَفَا عَنْهُ ثُمَّ رُفِعَ اِلَيْهِ الرَّابِعَةَ وَقَدْ سَرَقَ فَعَفَا عَنْهُ ثُمَّ رُفِعَ اِلَيْهِ الْخَامِسَةَ وَقَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ يَدَهٗ ثُمَّ رُفِعَ اِلَيْهِ السَّادِسَةَ فَقَطَعَ رِجْلَهٗ ثُمَّ رُفِعَ اِلَيْهِ السَّابِعَةَ فَقَطَعَ يَدَهٗ ثُمَّ رُفِعَ اِلَيْهِ الثَّامِنَةَ فَقَطَعَ رِجْلَهٗ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ بِاَرْبَعٍ .

☆☆ حضرت عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک غلام نے چوری کی' اُس کا مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے معاف کر دیا' پھر اُس کا مقدمہ دوسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا کہ اُس نے چوری کی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اُسے معاف کر دیا' پھر اُس کا مقدمہ تیسری مرتبہ پیش کیا گیا تو آپ نے پھر اُسے معاف کر دیا' پھر چوتھی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مقدمہ پیش کیا گیا کہ اُس شخص نے چوری کی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اُسے معاف کر دیا' پھر جب پانچویں مرتبہ اُس کے چوری کرنے کا مقدمہ پیش ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ایک ہاتھ کٹوا دیا' پھر جب چھٹی مرتبہ آپ کے سامنے مقدمہ پیش ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ایک پاؤں کٹوا دیا' پھر جب ساتویں مرتبہ آپ کے سامنے مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے اُس کا دوسرا ہاتھ کٹوا دیا' جب آٹھویں مرتبہ مقدمہ پیش ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا دوسرا پاؤں کٹوا دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اُن چار (مرتبہ معاف کرنے) کے بدلے چار (مرتبہ سزا دے دی گئی)۔

3225- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

۳۲۲۴-اخرجه الطبراني في (معجمه) من طريق الفضل بن المختار عن عبيد الله بن موهب' به- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۲۷۸/۶): (اخرجه الطبراني' و فيه الفضل بن المختار و هو ضعيف)- اه-وقال الزيلعي في نصب الراية (۳۷۲/۳): و هم عبد الحق في (احكامه) فعزاه للنسائي' و تعقبه ابن القطان بي (كتابه) و قال: ليس هذا الحديث بوجه عند النسائي انتهى- و هو حديث ضعيف: قال عبد الحق: هذا لا يصح؛ للارسال و ضعف الاسناد- و قال شيخنا الذهبي في (ميزانه)- انه يشبه ان يكون موضوعاً' و ضعف الفضل بن المختار عن جماعة من غير توثيق)- اه- و انظر: الميزان (۴۳۶/۵- بتحقيقنا)-

عَنْ دَاوُدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْمُحَارِبِ (اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ) اِذَا عَدَا فَقَطَعَ الطَّرِيْقَ فَقَتَلَ وَاَخَذَ الْمَالَ صُلِبَ فَاِنْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْخُذْ مَالاً قُتِلَ فَاِنْ اَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ قُطِعَ مِنْ خِلَافٍ فَاِنْ هَرَبَ وَاَعْجَزَهُمْ فَذٰلِكَ نَفْيُهُ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ آیت ''محاربیوں'' کے بارے میں نازل ہوئی:

''بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں' اُن کی سزا یہ ہے''۔

جب وہ لوگ جرم کرتے ہوئے ڈاکہ ڈالیں اور لوگوں کو قتل کر دیں اور مال بھی ہتھیالیں تو اُنہیں مصلوب کیا جائے گا' اگر وہ لوگوں کو قتل کرتے ہیں لیکن مال نہیں ہتھیاتے ہیں تو اُنہیں قتل کیا جائے گا' اگر وہ مال ہتھیا لیتے ہیں' کسی کو قتل نہیں کرتے تو اُن کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت میں کاٹ دیئے جائیں گے۔ اور اگر وہ لوگ بھاگ جاتے ہیں اور قابو نہیں آتے تو یہ ان کا جلاوطن ہونا ہوگا۔

شرح:

علامہ کاسانی نے یہ بات تحریر کی ہے ڈاکہ ''کارکن'' یہ ہے کہ کوئی شخص غلبے کے ساتھ مسافروں کا مال لوٹنے کے لے نکلے وہ اس طرح کہ مسافروں کا اس راستے پر سفر کرنا مشکل ہو جائے خواہ ڈاکہ ڈالنے والا شخص اک فرد ہو یا ایک جماعت ہو۔ جب کہ اس کے پاس ڈاکہ ڈالنے کی قوت موجود ہو خواہ وہ ہتھیاروں کے ذریعے قوت ہو، لاٹھی ہو یا اینٹ ہو یا پتھر ہوں کیونکہ ان میں سے ہر ایک چیز کے ساتھ ڈاکہ ڈالا جا سکتا ہے خواہ وہ سب لوگ مل کر حملہ کریں یا کچھ لوگ حملہ کریں اور کچھ لوگ ان کی معاونت کریں۔

فقہا کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شخص ڈاکہ ڈالتا ہے اس پر حد کو قائم کرنا واجب ہے اگر چہ وہ لوٹا ہوا مال بعد میں واپس بھی کر دے تو بھی اس سے حد ساقط نہیں ہوگی۔

اس کے بعد علامہ کاسانی نے ڈاکہ کے لیے مختلف شرائط کا ذکر کیا ہے جن میں سے چند ایک کا تذکرہ اجمالی طور پر درج ذیل ہے۔

ڈاکہ ڈالنے والے شخص کو عاقل اور بالغ ہونا چاہیے اس لیے اگر کوئی پاگل شخص یا بچہ ڈاکہ ڈال دے تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

ڈاکو کا مرد ہونا شرط ہے اگر عورت ڈاکہ ڈالے گی تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی البتہ امام طحاوی کی رائے مختلف ہے ان کے مطابق اگر عورت ڈاکہ ڈالتی ہے تو اس پر بھی حد جاری ہوگی

ایک اصول یہ ہے کہ ڈاکہ ڈالنے والا شخص مسلمان یا ذمی ہونا چاہیے اگر مستامن شخص ڈاکہ ڈالتا ہے تو اس پر ڈاکوؤں کی حد

۳۲۲۵- اخرجه البيهقي في سننه (۸/ ۲۸۳) كتاب : السرقة' باب: قطاع الطريق' من طريق الدارقطني' به- و هو عند عبد الرزاق في المصنف (۱۰/ ۱۰۹) رقم (۱۸۵٤٤) عن ابراهيم' به- والحديث ذكره السيوطي في الدر المنثور (۲/ ٤۹۳) و زاد نسبته الى الشافعي في الام و الفريابي و ابن ابي شيبة و عبد بن حميد و ابن جرير و ابن المنذر و ابن ابي حاتم- اه-

جاری نہیں ہوگی البتہ تعزیر کی سزا دی جاسکتی ہے، ایک شرط یہ بھی ہے جس چیز پر ڈاکہ ڈالا گیا ہے وہ قیمتی مال ہونا چاہیے اور اسے محفوظ ہونا چاہیے ایک شرط یہ بھی کہ جس جگہ ڈاکہ ڈالا جائے وہ اسلامی سلطنت کا حصہ ہونا چاہیے اس لیے اگر کوئی شخص کسی غیر مسلم ریاست میں ڈاکہ ڈالتا ہے تو اسلامی ریاست میں اس پر حد جاری کرنا واجب نہیں ہوگا۔

آگے چل کر علامہ کاسانی نے یہ بات نقل کی ہے کہ امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک یہ بات شرط ہے کہ جس جگہ ڈاکہ ڈالا گیا ہے وہ جگہ شہر نہیں ہونی چاہیے (بلکہ تجارتی قافلوں کے راستے میں ڈالا جانے والا ڈاکہ قابل حد جرم شمار ہوگا) اگر کوئی شخص شہر میں ڈاکہ ڈال لیتا ہے تو اس پر حد واجب نہیں ہوگی خواہ دن کے وقت میں ڈاکہ ڈالتا ہے یا رات میں ایسا کرتا ہے خواہ ہتھیاروں کے ذریعے ڈاکہ ڈالتا ہے یا ہتھیاروں کے بغیر ایسا کرتا ہے اور یہ قول ''استحسان'' کے پیش نظر ہے اور امام ابوحنیفہ اور امام محمد کا موقف ہے لیکن قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ شہر میں ڈاکہ ڈالنے پر بھی حد واجب ہونی چاہیے جیسا کہ امام ابویوسف اسی بات کے قائل ہیں قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ حد جاری ہونے کا سبب ڈاکہ ڈالنے کا عمل ہے تو جب ڈاکہ ثابت ہو جائے تو حد واجب ہو جائے گی خواہ اسے شہر میں ڈالا جائے (یا ویران راستے میں ڈالا جائے)

اس کے بعد ڈاکے کی جزوی تفصیلات کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اور اسی حوالے سے ائمہ کے درمیان ڈاکو کی سزا کے بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے کہ کیا اس جرم کی سزا نوعیت کے اعتبار سے مختلف ہوگی یا قاضی کی صوابدید پر موقوف ہوگا۔

علماء نے اجمالی طور پر اس کو درج ذیل صورتوں میں تقسیم کیا ہے اگر ڈاکو صرف مسافروں کو اور لوگوں کو ڈراتے اور دھمکاتے ہیں کسی کو قتل نہیں کرتے اور مال نہیں لوٹتے۔

دوسری صورت یہ ہے اگر ڈاکو صرف مال لوٹتے ہیں لیکن وہ قتل نہیں کرتے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ ڈاکو صرف قتل کرتے ہیں مال نہیں لوٹتے۔

چوتھی صورت یہ ہے کہ وہ مال بھی لوٹ لیتے ہیں اور قتل بھی کر دیتے ہیں۔

ان میں سے ہر ایک جرم کے لیے ائمہ کے نزدیک الگ' الگ سزا ہے ائمہ اس بات کے قائل ہیں اگر ڈاکو قتل نہیں کرتا تو قاضی قتل یا پھانسی کی سزا اپنے اختیار کے ذریعے اسے دے سکتا ہے اس کی سزا قتل بھی ہوسکتی ہے اور پھانسی بھی ہوسکتی ہے ان سزاؤں کے بارے میں قاضی کو اختیار ہے البتہ باقی سزاؤں کے بارے میں قاضی کو اختیار نہیں ہے۔

3226 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ بِمَجْنُوْنَةِ بَنِيْ فُلَانٍ قَدْ زَنَتْ فَاَمَرَ عُمَرُ بِرَجْمِهَا فَرَدَّهَا عَلِيٌّ وَّقَالَ لِعُمَرَ اَمَا تَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُوْنِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ

۳۲۲۶- تقدم-

حَتّٰى يَحْتَلِمَ ۔ قَالَ صَدَقْتَ ۔فَخَلّٰى عَنْهَا ۔

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گزر فلاں قبیلہ کی پاگل عورت کے پاس سے ہوا جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے سنگسار کرنے کا حکم دے دیا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ اُسے لے کر واپس آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں رہا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

''تین طرح کے لوگوں سے قلم اُٹھالیا گیا ہے' ایسا پاگل جس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو' سویا ہوا شخص جب تک وہ بیدار نہ ہو جائے' اور بچہ جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے''۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے ٹھیک کہا ہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو چھوڑ دیا۔

شرح:

ہم پہلے یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ علماء نے یہ بات بیان کی ہے کہ زناء کی حد جاری کرنے کے لیے یہ بات شرط ہے کہ زناء کا مرتکب شخص عاقل اور بالغ ہونا چاہیے اس لیے اگر کوئی پاگل یا مجنون شخص زناء کے مرتکب ہو جاتا ہے تو اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی اس طرح اگر کسی پاگل عورت کے ساتھ کوئی زناء کر لیتا ہے اگرچہ وہ اس کی رضامندی کے ساتھ ہی کیوں نہ کرے پھر بھی اس پاگل عورت پر حد جاری نہیں کی جائے گی کیونکہ وہ پاگل عورت شرعی احکام کی مکلف نہیں ہے۔

3227- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا قَتَلَ وَالْآخَرُ اَمْسَكَ فَقَتَلَ الَّذِىْ قَتَلَ وَحَبَسَ الْمُمْسِكَ ۔

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو آدمیوں کو پیش کیا گیا' جن میں سے ایک نے قتل کیا تھا اور دوسرے نے (مقتول کو) پکڑ کے رکھا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے والے کو (سزا کے طور پر) قتل کروا دیا اور (مقتول کو) پکڑ کے رکھنے والے کو قید کروا دیا۔

3228- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَّابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ- رَفَعَ الْحَدِيْثَ- اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْتَلُ الْقَاتِلُ وَيُصْبَرُ الصَّابِرُ ۔

۳۲۲۷- علقه البيهقي في السنن (۸/ ۵۰) كتاب: الجنايات' باب: الرجل يحبس الرجل للآخر فيقتله' قال: و قد قيل عن اسماعيل بن امية عن سعيد بن المسيب عن النبي صلى الله عليه وسلم - ثم قال: و الصواب ما اخبرنا ابو بكر بن الحارث الفقيه' انبا علي بن عمر الحافظ' ثنا ابو عبيد...... فذكر اثر اسماعيل بن امية مرسلاً-

۳۲۲۸- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۹/ ۴۲۷-۴۲۸) باب: النبي يمسك الرجل على الرجل' فيقتله (۱۷۸۹۲' ۱۷۸۹۵)' و في باب: الرجل يمسك الرجل فيقتله الآخر (۹/ ۴۸۱) (۱۸۰۹۲)-

☆☆ اسماعیل بن امیہ "مرفوع" حدیث کے طور پر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قتل کرنے والے کو قتل کر دیا جائے گا اور (مقتول کو) پکڑ کے رکھنے والے کو قید کیا جائے گا۔

3229- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْاٰخَرُ يُقْتَلُ الَّذِىْ قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِىْ اَمْسَكَ.

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ایک شخص کسی کو پکڑ کے رکھے اور دوسرا اُسے قتل کر دے' تو قتل کرنے والے کو قتل کر دیا جائے گا اور پکڑ کے رکھنے والے کو قید کر دیا جائے گا۔

3230- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ رَجُلٍ اَمْسَكَ رَجُلاً وَّقَتَلَهُ الْاٰخَرُ قَالَ يُقْتَلُ الْقَاتِلُ وَيُحْبَسُ الْمُمْسِكُ.

وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَضٰى بِذٰلِكَ.

☆☆ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مقدمے میں یہ فیصلہ دیا تھا' جس میں ایک شخص نے دوسرے کو پکڑ کے رکھا' اور تیسرے شخص نے اُسے قتل کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل کرنے والے کو قتل کر دیا جائے گا اور پکڑ کے رکھنے والے کو قید کر دیا جائے گا۔

عامر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فیصلہ دیا تھا۔

3231- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ قَتَادَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَوْلَا اَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُقَادُ وَالِدٌ بِوَلَدِهٖ لَقَتَلْتُكَ اَوْ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

۳۲۲۹- اخرجه البيهقي في السنن (۸/ ۵۰) كتاب: الحدود و الديات و غره' باب: الرجل يحبس الرجل للآخر فيقتله' من طريق احمد و ابراهيم ابنا محمد بن ابراهيم بن جعفر الصيرفيان' ثنا عبدة بن عبد الله الصفار' به-

۳۲۳۰- اخرجه البيهقي (۸/ ۵۰-۵۱) كتاب: الجنايات' باب: الرجل يحبس الرجل للآخر فيقتله من طريق الدارقطني' به- و قد تقدم تخريجه-

۳۲۳۱- اخرجه عبد بن حميد في المنتخب (۴۱) و ابن ابي عاصم في (الديات) ص (۹۷) واحمد (۱/ ۴۹) و الترمذي في الديات (۴/ ۱۸) باب: الرجل يقتل ابنه (۱۴۰) و ابن ماجه في الديات (۲/ ۸۸۸) باب: لا يقتل الوالد بالولد (۲۶۶۲) من طريق الحجاج بن ارطاة...... به- واعله صاحب التنقيح بكلام ابن معين وغيره في رواية الحجاج عن عمرو بن شعيب: كما في نصب الراية (۴/ ۳۳۹)- و اخرجه ابن لهيعة عن عمرو بن شعيب...... به- اخرجه احمد (۱/ ۲۲) و ابن لهيعة لم يسمع من عمرو بن شعيب شيئا ينظر: المراسيل لابن ابي حاتم (۱۱۴)-

نے قتادہ بن عبداللہ سے یہ فرمایا: اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا: "اولاد کا قصاص والد سے نہیں لیا جائے گا" تو میں تمہیں قتل کر دیتا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں تمہاری گردن اُڑا دیتا۔

3232- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ وَّابْنُ مَخْلَدٍ وَّآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَارَةَ- يَعْنِىْ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ قَيْسٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُقَادُ الْاَبُ مِنِ ابْنِهِ .

★★ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: باپ سے اُس کے بیٹے کا قصاص نہیں لیا جائے گا۔

3233- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَبَّارُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِى الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ .

★★ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسجد میں حد قائم نہیں کی جائے گی اور بیٹے کے بدلے میں باپ کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

3234- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ .

★★ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بیٹے کے بدلے میں باپ کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

3235- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ ثَابِتٍ الْجَزَرِىُّ

۳۲۳۲–اخرجه ابن الجارود (۷۸۸) و البيهقي في الجنايات (۳۸/۸) باب: الرجل يقتل ابنه' من طريق محمد بن عجلان...... به- و قال البيهقي: (وهذا اسناد صحيح)-قال ابن حجر: (وصحح البيهقي سنده: لان رواته ثقات) كما في (التلخيص) لابن حجر (۱۶/۴)-

۳۲۳۳–اخرجه الدارمي في الديات (۱۹۰/۲) و الترمذي في الديات (۱۹/۴) باب: الرجل يقتل ابنه' هل يقاد منه ام لا؟ (۱۴۰۱) و ابن ماجه في الديات (۸۸۸/۲) باب: لا يقتل الوالد بولده (۲۶۶۱) و البيهقي في الجنايات (۳۹/۸) و ابو نعيم في الحلية (۱۸/۴) و السهمي في (تاريخ جرجان) ص (۴۲۹–۴۲۰) من طريق اسماعيل بن مسلم...... به-وقال الترمذي: (لا نعرفه مرفوعاً الا من حديث اسماعيل بن مسلم- و اسماعيل تكلم فيه بعض اهل العلم من قبل حفظه)- اه- و قال ابو نعيم: (غريب من حديث طاوس: تفرد به اسماعيل عن عمرو)- اه-واعله ابن القطان باسماعيل بن مسلم' وقال: انه ضعيف: كما في نصب الراية (۳۴۰/۴)- واخرجه سعيد بن بشير عن عمرو بن دينار...... به- اخرجه الحاكم (۳۶۹/۴)- و تابعهما: قتادة عن عمرو' به- اخرجه البزار كما في نصب الراية (۳۴۰/۴)-

۳۲۳۴–تقدم قريباً-

۳۲۳۵–ذكره الزيلعي (۳۴۱/۴) و قال: (و يحيى بن ابي انيسة ضعيف جداً)- اه-

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ اُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقَادُ الْوَالِدُ بِوَلَدِهٖ وَاِنْ قَتَلَهٗ عَمْدًا .

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بیٹے کے بدلے میں باپ کو قتل نہیں کیا جائے گا' خواہ (باپ نے بیٹے کو) قتل عمد کے طور پر قتل کیا ہو۔

3236- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ- كَذَا قَالَ- عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُقِيْدُ الْاَبَ مِنِ ابْنِهٖ وَلَا نُقِيْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِيْهِ .

★★ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہم بیٹے سے باپ کا قصاص لیں گے' لیکن بیٹے کا قصاص اُس کے باپ سے نہیں لیں گے۔

3237- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَابْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ح وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الْبَاقِىْ بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ تَمَّامٍ عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ اَبُوْ حَفْصٍ السَّعْدِيُّ- وَكَانَ يَنْزِلُ فِىْ بَنِىْ رِفَاعَةَ- عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِى الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقَادُ وَالِدٌ بِوَلَدِهٖ .

★★ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مسجد میں حد قائم نہیں کی جائے گی اور بیٹے کے بدلے میں باپ کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

3238- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَلَا يُقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: باپ سے بیٹے کا قصاص نہیں لیا جائے گا۔

۳۲۳۶-اخرجه الترمذي في الديات (۱۸/٤) باب: الرجل يقتل ابنه (۱۳۹۹) من طريق اسماعيل بن عياش عن المثنى بن الصباح' به- و قال الترمذي: (فيه اضطراب' و ليس اسناده بصحيح - و المثنى بن الصباح يضعف في الحديث)- و قال في العلل الكبير ص (۲۲۰): سألت محمدًا عن هذا الحديث؟ فقال: هو حديث اسماعيل بن عياش' و حديثه عن اهل العراق و اهل الحجاز كانه شبه لا شيء' و لا يعرف له اصل)- اه- و قال صاحب التنقيح -كما في نصب الراية (٤/۳٤۰)-: (حديث سراقة فيه المثنى بن الصباح- و في لفظه اختلاف)- اه-

۳۲۳۷-اخرجه البيهقي في الجنايات (۳۹/۸) باب: الرجل يقتل ابنه' من طريق عقبة بن مكرم' به- و تقدم قريباً من غير وجه عن عمرو بن دينار-

۳۲۳۸-راجع الذي قبله-

3239 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رُسْتُمَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقَادُ الْاَبُ بِالْاِبْنِ .

★★ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باپ سے بیٹے کا قصاص نہیں لیا جائے گا۔

3240 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الصَّابُوْنِيِّ الْاَنْطَاكِيُّ قَاضِى الثُّغُوْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ عَبْدَهٗ مُتَعَمِّدًا فَجَلَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّنَفَاهُ سَنَةً وَّمَحَا سَهْمَهٗ مِنْ دِيْوَانِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَمْ يُقِدْهُ بِهٖ وَاَمَرَهٗ اَنْ يُّعْتِقَ رَقَبَةً .

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے غلام کو قتلِ عمد کے طور پر قتل کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے ایک سو کوڑے لگوائے اور اُسے ایک سال کیلئے جلاوطن کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی سرکاری ادائیگی (تنخواہ) کو روک دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام کا قصاص اُس سے نہیں لیا' تاہم اُسے یہ ہدایت کی کہ وہ ایک غلام آزاد کرے۔

3241 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ فَرْوَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَتَلَ عَبْدَهٗ مُتَعَمِّدًا فَجَلَدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّنَفَاهُ سَنَةً وَّمَحَا سَهْمَهٗ مِنْ دِيْوَانِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَمْ يُقِدْهُ بِهٖ .

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا' اُس نے اپنے غلام کو قتلِ عمد کے طور پر قتل کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے ایک سو کوڑے لگوائے اور اُسے ایک سال کیلئے جلاوطن کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی سرکاری ادائیگی (تنخواہ) کو روک دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام کا قصاص اُس سے نہیں لیا۔

٣٢٣٩- تقدم من وجه آخر عن عمر بن الخطاب- و راجع: المعرفة للبيهقي (١٢/٣٩-٤١) باب الرجل يقتل ابنه (١٥٧٨٥-١٥٧٩٥)-

٣٢٤٠- تقدم قريباً من غير هذا الوجه عن عمرو بن شعيب' و قد رواه عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن عمر- و قيل: عنه عن ابيه عن جده عن سراقة- و قيل: عنه عن ابيه عن جده' لم يتعداه-

٣٢٤١- اخرجه ابن ماجه في السنن (٢/٨٨٨) كتاب: الديات باب: هل يقتل الحر بالعبد؟ الحديث (٢٦٦٤): حدثنا محمد بن يحيى' حدثنا ابن الطباع' حدثنا اسماعيل بن عياش' به-واخرجه ابن ابي شيبة (٥/٤١٣) رقم (٢٧٥١٠): حدثنا اسماعيل بن عياش' به؛ و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (٨/٣٦-٣٧)-قال البوصيري في الزوائد (٢/٣٤٤): (هذا اسناد ضعيف: لضعف اسحاقه بن ابي فروة و تدليس اسماعيل بن عياش) اه- قال الزيلعي في نصب الراية (٤/٣٦٥): (وهو معضل)-

3242- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ فَرْوَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

وَعَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ فَرْوَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3243- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ قَتَلَ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اَرْبَعَةَ اٰلافِ دِرْهَمٍ وَّاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ عَقْلَ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى عَلَى النِّصْفِ مِنْ عَقْلِ الْمُسْلِمِ.

☆☆ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: جو مسلمان کسی اہلِ کتاب شخص کو قتل کر دے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کیلئے چار ہزار درہم (بطور تاوان) ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ کتاب یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف مقرر کی ہے۔

3244- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرْزٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةُ ذِمِّيٍّ دِيَةُ مُسْلِمٍ. لَمْ يَرْوِهٖ عَنْ نَافِعٍ غَيْرُ اَبِىْ كُرْزٍ وَّهُوَ مَتْرُوْكٌ وَّاسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْفِهْرِيُّ.

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ذمّی کی دیت مسلمان کی دیت جتنی ہوگی۔

اس روایت کو ابوکرز کے علاوہ اور کسی نے بھی نافع کے حوالے سے نقل نہیں کیا' اور یہ شخص ''متروک'' ہے' اس کا نام عبداللہ بن عبدالملک فہری ہے۔

3245- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُوْلٍ حَدَّثَنَا جَدِّىْ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۳۲۴۲- راجع الذي قبله- وقد اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۵/ ۴۱۳) رقم (۲۷۵۱۱): حدثنا اسماعيل بن عياش...... عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده-

۳۲۴۳- اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۱۰/ ۹۲) رقم (۱۸۴۷۴) (۱۸۴۷۵) عن ابن جريج' به- و من طريقه اخرجه الدارقطني هنا' و اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۸/ ۱۰۱) كتاب: الديات باب: دية اهل الذمة من طريق جعفر بن عون' انبا ابن جريج' اخبرني عمرو بن شعيب...... به مقتصرًا على شطره الاول- و اما شطره الآخر فاخرجه ايضاً في (۸/ ۱۰۱) من طريق سليمان بن موسى عن عمرو بن شعيب' به بلفظ: عقل اهل الكتابين نصف عقل المسلمين و هم اليهود و النصارى-

۳۲۴۴- سبق عند المصنف من وجه آخر عن علي بن الجعد' به- و ذكر هنالك نحوا مما هنا عقب الحديث-

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ دِيَةَ الْمُعَاهَدِ كَدِيَةِ الْمُسْلِمِ .عُثْمَانُ هُوَ الْوَقَّاصِيُّ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "معاہد" (ذمی) کی دیت مسلمان کی دیت کے برابر قرار دی ہے۔

عثمان نامی راوی "وقاصی" ہے اور "متروک الحدیث" ہے۔

3246- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلاً مُسْلِمًا قَتَلَ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ عَمْدًا فَرُفِعَ اِلَى عُثْمَانَ فَلَمْ يَقْتُلْهُ وَغَلَّظَ عَلَيْهِ الدِّيَةَ مِثْلَ دِيَةِ الْمُسْلِمِ .

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مسلمان نے ایک ذمی کو قتل عمد کے طور پر قتل کر دیا' یہ مقدمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو اُنہوں نے اُس (قاتل کو قصاص کے طور پر) قتل نہیں کروایا اور اُس (مقتول کی) دیت مغلظہ مقرر کی' جو مسلمان کی دیت جتنی تھی۔

3247- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ زَعَمَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَعَلَ دِيَةَ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ اَرْبَعَةَ الآفٍ وَّالْمَجُوْسِيِّ ثَمَانِمِائَةٍ .قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِلْحَكَمِ سَمِعْتَهُ مِنْ سَعِيْدٍ قَالَ لَا وَلَوْ شِئْتُ لَسَمِعْتُهُ مِنْهُ حَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ الْحَدَّادُ فَلَقِيتُ ثَابِتًا الْحَدَّادَ فَحَدَّثَنِيْ بِهِ .

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار درہم مقرر کی تھی' جبکہ مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم مقرر کی تھی۔

شعبہ کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد حکم سے دریافت کیا: کیا آپ نے خود سعید کی زبانی یہ حدیث سنی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: نہیں! ویسے اگر میں چاہتا تو اُن کی زبانی بھی اسے سن سکتا تھا' مجھے یہ حدیث ثابت حداد نے سنائی ہے۔ شعبہ کہتے ہیں: پھر میں ثابت حداد سے ملا تو اُنہوں نے بھی مجھے یہ حدیث سنائی۔

3248- حَدَّثَنَا ابْنُ قَحْطَبَةَ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ

۳۲۴۵- ذکره الزيلعي في نصب الراية (٤/٣٦٧) و عزاه الى الدارقطني' و نقل كلام الدارقطني عقبه- و عثمان الوقاصي: ترجمته في الميزان (٥/٥٦-٥٧) و نقل عن البخاري' قال: تركوه- وقال ابن عدي في الكامل (٥/١٦٠): (عامة احاديثه مناكير: اما اسناده او متنه منكرًا)- اه-

۳۲۴۶- ساقه المصنف من طريق عبد الرزاق' وهو في مصنفه (١٠/٩٦) باب: دية المجوسي (١٨٤٩٢)- و قال ابن حزم: (هو في غاية الصحة عن عثمان)- اه-

۳۲۴۷- روى عبد الرزاق في المصنف (١٠/٩٥) باب: دية المجوسي (١٤٨٩) عن ابراهيم ابن محمد عن سليمان بن سعيد عن سليمان بن يسار: ان عمر بن الخطاب جعل دية المجوسي ثمانمائة درهم- و هذا الحديث اخرجه الشافعي في الام (٦/١٠٥) و من طريقه البيهقي في المعرفة (١٢/١٤٣) باب: دية اهل الذمة (١٦٢١٧): اخبرنا الفضيل بن عياض عن منصور بن المعتمر عن ثابت الحداد' به- و اخرجه عبد الرزاق في المصنف (١٠/٩٣) باب: دية اهل الكتاب (١٨٤٧٩) عن الثوري عن ابي المقدام- ثابت الحداد- به' و صحح للبيهقي اسناده-

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَابِتٍ الْحَدَّادِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ قَالَ دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ اَرْبَعَةُ الَافٍ وَّالْمَجُوسِيِّ ثَمَانِمِائَةٍ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار درہم ہوگی جبکہ مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہوگی۔

3249- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الدَّقَاقِ بْنِ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ثَابِتٍ اَبِى الْمِقْدَامِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3250- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ التَّغْلِبِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَفِيفُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحْصِنُ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا . وَهِمَ عَفِيفٌ فِى رَفْعِهِ وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ .

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک سمجھنا' کسی (شخص) کو محصن نہیں بناتا''۔

اس حدیث کو ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کرنے میں عفیف بن سالم نامی راوی کو وہم ہوا ہے۔ درست یہ ہے: یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اپنے قول کے طور پر منقول ہے۔

3251- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى

۳۲۴۸-علقه الترمذي في السنن (۳٦/٤) كتاب: الديات' باب۹ ما جاء في دية الكفار' عقب الحديث (۱٤۱۳) قال: وروي عن عمر بن الخطاب انه قال:(دية اليهودي و النصراني اربعة آلاف درهم' و دية المجوسي ثمانمائة درهم)- اه- و اخرجه الشافعي في مسنده (۲/رقم ۲٥٦-ترتيب) قال : اخبرنا فضيل بن عياض عن منصور' عن ثابت به- و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۸/۱۰۰) كتاب: الديات' باب: دية اهل الذمة' و اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۰/۹۳) رقم (۱۸٤۷۹) عن الثوري عن ابي المقدام عن ابن المسيب قال: جعل عمر بن الخطاب دية اليهودي و النصراني اربعة آلاف درهم-

۳۲٤۹-راجع الذي قبله-

۳۲٥۰-قال الزيلعي في نصب الراية (۳/۳۲۷): (قال ابن القطان في كتابه: و عفيف بن سالم الموصلي ثقة: قاله ابن معين و ابو حاتم! و اذا رفعه الثقة لم يضره وقف من وقفه' و انما علته انه من رواية احمد بن ابي نافع عن عفيف المذكور- و هو ابو سلمة الموصلي' و لم تثبت عدالته- قال ابن عدي: سمعت احمد بن علي بن المثنى يقول: لم يكن موضعاً للحديث' و ذكر له فيما ذكر هذا الحديث' قال: هو منكر من حديث الثوري- انتهى -وقال الدارقطني في كتاب (العلل): هذا حديث يرويه موسى بن عقبة' و اختلف عنه: فاخرجه عفيف بن سالم عن الثوري عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم ' و خالفة ابو احمد الزبيري: فاخرجه عن الثوري عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر موقوفاً' و هو اصح - وروي عن اسحاق بن راهويه عن الدراوردي عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر مرفوعًا' و الصحيح : موقوف- انتهى)-قلت: و الحديث اخرجه البيهقي في الكبرى (۸/۲۱٦)' و ساقه ابن عدي في ترجمة احمد بن ابي نافع (۱/۲۷٦) من وجهين عنه عن عفيف بن سالم' به- وقال ابن عدي: (وهذا حديث روي عن احمد بن ابي نافع عن معافى بن عمران عن الثوري' و هو منكر من حديث الثوري عن موسى بن عقبة' بهذا الاسناد)- اه-

بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُحْصَنٍ.

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص کسی کو اللہ کا شریک سمجھتا ہو وہ ''محصن'' نہیں ہوگا۔

3252- حَدَّثَنَا دَعْلَجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِيرَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُحْصَنٍ . لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ اِسْحَاقَ وَيُقَالُ اِنَّهُ رَجَعَ عَنْهُ .وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ.

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی کو اللہ کا شریک سمجھتا ہو وہ ''محصن'' نہیں ہوگا۔

اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر صرف اسحاق نامی راوی نے نقل کیا ہے۔ ایک روایت کے مطابق اُنہوں نے بعد میں اس سے رجوع کرلیا تھا۔ درست یہ ہے: یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

3253- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُدَيْسٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَرْقَمَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مَيْمُونٍ .قَالَ شُعْبَةُ فَلَقِيتُ حُسَيْنَ بْنَ مَيْمُونٍ فَحَدَّثَنِي عَنْ اَبِي الْجَنُوبِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ كَانَتْ لَهُ ذِمَّتُنَا فَدَمُهُ كَدِمَائِنَا .خَالَفَهُ اَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ رَوَاهُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي الْجَنُوبِ .وَاَبُو الْجَنُوبِ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص کیلئے ہمارا ذمہ ہو' اُس کا خون ہمارے خون کی طرح (قابلِ احترام) ہوگا۔

ابان بن تغلب نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے' اُنہوں نے اپنی سند کے ہمراہ اسے ابوجنوب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ ابوجنوب نامی راوی ''ضعیف الحدیث'' ہیں۔

3254- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الطِّينِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ اَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَ يَهُودِيَّةً اَوْ نَصْرَانِيَّةً فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَنَهَاهُ عَنْهَا وَقَالَ اِنَّهَا لَا تُحْصِنُكَ . اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ ضَعِيفٌ . وَعَلِيُّ بْنُ اَبِي طَلْحَةَ لَمْ يُدْرِكْ كَعْبًا .

٣٢٥١- اخرجه البيهقي في السنن (٨/٢١٦) كتاب: الحدود' باب: من قال: من اشرك بالله فليس بمحصن من طريق الدارقطني - و اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (٥/٥٣٦) رقم (٢٨٧٥٤): قال : حدثنا وكيع ......به-

٣٢٥٢- ساقه الدارقطني هنا من طريق اسحاق بن راهويه' و هو في مسنده؛ كما في نصب الراية (٣/٣٢٧) و عقب الزيلعي على قول الدارقطني: (ويقال انه رجع عنه) بقوله: (وهذا لفظ اسحاق بن راهويه في مسنده- كما تراه -ليس فيه رجوع' و انما احال التردد على الراوي في رفعه ووقفه- و الله اعلم)- اه-

٣٢٥٣- ذكره الزيلعي في نصب الراية (٣/٢٨١) و نقل عقبه قول الدارقطني هنا' و ابو الجنوب ضعفه الحافظ في التقريب (٢/٢٧)-

☆☆ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ایک یہودی (راوی کو شک ہے یا شاید) ایک عیسائی عورت کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کیا' انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کے ساتھ شادی کرنے سے منع کر دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ عورت تمہیں ''محصن'' نہیں کرے گی۔

اس روایت کا راوی ابوبکر بن ابومریم ضعیف ہے' جبکہ دوسرے راوی علی بن ابوطلحہ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

3255- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِى حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسًا يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلاً يَهُودِيًّا قُتِلَ غِيلَةً فَقَضٰى فِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاثْنَىْ عَشَرَ اَلْفَ دِرْهَمٍ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی کو دھوکے کے ساتھ قتل کر دیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مقدمہ میں بارہ ہزار درہم (بطور دیت) ادا کرنے کا حکم دیا۔

3256- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ يَاْثِرُهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فِى دِيَةِ كُلِّ مُعَاهَدٍ مَجُوسِيٍّ اَوْ غَيْرِهِ الدِّيَةُ وَافِيَةٌ.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ اَبِى نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهَدِ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ . وَقَالَ ذٰلِكَ عَلِىٌّ اَيْضًا.

۳۲۵۴-اخرجه ابن ابي شيبة (۱/ ۴۳۳): ثنا عيسى بن يونس' به- و من طريق ابن ابي شيبة: اخرجه الطبراني في المعجم الكبير (۱۹/ ۱۰۳) و ابن عدي في الكامل (۲/ ۳۱۲) و البيهقي في الكبرى (۸/ ۳۱۶) و سعيد بن منصور (۷۱۵)-وقد ساقه ابن عدي مع غيره من الاحاديث في ترجمة ابي بكر بن ابي مريم ثم قال: (ولابي بكر بن ابي مريم غير ما ذكرت من الحديث' و الغالب على حديثه الغرائب' و قل من يوافقه عليه من الثقات' و احاديثه صالحة' و هو ممن لا يحتج بحديثه' و لكن يكتب حديثه)- اه-وقال الزيلعي في نصب الراية (۳/ ۳۲۸): (و اخرجه ابو داود في المراسيل عن بقية بن الوليد عن عتبة بن تميم عن علي بن ابي طلحة عن كعب بن مالك' به......فذكره- قال ابن القطان في كتابه: هذا حديث ضعيف و منقطع' فانقطاعه فيما بين علي بن ابي طلحة' و كعب بن مالك' و ضعفه من جهة عتبة بن تميم: فانه ممن لا يعرف حاله' و قد اخرجه عنه بقية' و هو ممن عرف ضعفه' و لا يعلم روى عن عتبة بن تميم الا بقية' و اسماعيل- انتهى- قال في التنقيح: و عتبة و ثقه ابن حبان- انتهى- و قال عبد الحق في احكامه: لا اعلم اخرجه عن علي بن ابي طلحة غير عتبة بن تميم' و ابي بكر بن ابي مريم' و هو ضعيف الاسناد منقطع- انتهى-وقال البيهقي في المعرفة: هذا حديث يرويه ابو بكر بن ابي مريم' و هو ضعيف' عن علي بن ابي طلحة عن كعب' و هو منقطع: فان علي بن ابي طلحة لم يدرك كعبًا: قاله الدارقطني فيما اخبرني عنه ابو عبد الرحمن السلمي' و اخرجه بقية بن الوليد عن عتبة بن تميم عن علي بن ابي طلحة عن كعب' و هو ايضاً منقطع- انتهى)- اه-

۳۲۵۵-اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۱۰/ ۹۷) باب: دية المجوسي (۱۸۴۹۵) و قواه ابن التركماني في الجوهر النقي (۸/ ۱۰۰) بما اخرجه الطحاوي عن عمر انه جعل دية يهودي قتل بالشام عشرة آلاف درهم' و اسناده على شرط مسلم: قاله الطحاوي- و اعله ابن حجر في التلخيص برباح' فقال: (ورباح بن عبد الله ضعيف)- اه-

۳۲۵۶-اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۱۰/ ۹۷) باب: دية المجوسي (۱۸۴۹۶' ۱۸۴۹۷) و قواه ابن التركماني في الجوهر النقي (۸/ ۱۰۰) برواية القاسم بن عبد الرحمن عن ابن مسعود' قال ابن التركماني: (و كلاهما منقطع' لكن يعضد كل منهما الآخر و يقويه)- اه-

☆☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر معاہد (ذمی) خواہ وہ مجوسی ہو یا کوئی اور ہو' اُس کی دیت پوری ہو گی۔

☆☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: معاہد کی دیت مسلمان کی دیت جتنی ہو گی۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی یہی بات ارشاد فرمائی ہے۔

3257- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ . فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَمَعَهُ اَبُوْ سَلَمَةَ فَقَالَ اِنْ كَانَ مَعَهُ فَهُوَ مَعَهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے: جانور کا زخمی کرنا (یا اُس کے نتیجہ میں آدمی کا مر جانا) رائیگاں جائے گا' کنوئیں میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا' معدنیات کی کان میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا اور ''رکاز'' میں ''خمس'' کی ادائیگی لازم ہو گی۔
ایک شخص نے اُن سے سوال کیا: اے ابو محمد! کیا اُن کے ساتھ ابوسلمہ بھی تھے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اگر وہ اُن کے ساتھ ہوتے تو اُن کے ساتھ (ذکر بھی) ہوتے۔

شرح:

علامہ لیاقت علی رضوی تحریر کرتے ہیں:
صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:
خواہ قلیل یا کثیر۔ غنیمت وہ مال ہے جو مسلمانوں کو کفار سے جنگ میں بطریق قہر وغلبہ حاصل ہو۔ مسئلہ: مال غنیمت پانچ حصوں پر تقسیم کیا جائے اس میں سے چار حصے غانمین کے۔
غنیمت کا پانچواں حصہ پھر پانچ حصوں پر تقسیم ہو گا ان میں سے ایک حصہ جو کُل مال کا پچیسواں حصہ ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے اور ایک حصہ آپ کے اہل قرابت کے لئے اور تین حصے یتیموں اور مسکینوں، مسافروں کے لئے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضور اور آپ کے اہل قرابت کے حصے بھی یتیموں مسکینوں اور مسافروں کو ملیں گے اور پانچواں حصہ انہیں تین پر تقسیم ہو جائے گا۔ یہی قول ہے امام اعظم رضی اللہ عنہ کا۔
اس دن سے روز بدر مراد ہے اور دونوں فوجوں سے مسلمانوں اور کافروں کی فوجیں اور یہ واقعہ سترہ یا انیس رمضان کو پیش آیا۔ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی اور مشرکین ہزار کے قریب تھے۔ اللہ تعالیٰ نے

۳۲۵۷- اخرجه الترمذي (۳/۶۵۲) كتاب: الاحكام' باب: ما جاء في العجماء جرحها جبار' الحديث (۱۳۷۷)' و النسائي (۵/۴۴)' و ابن ماجه (۲/۸۹۱) كتاب: الديات' باب: الجبار' الحديث (۲۶۷۳) من طريق سفيان بن عيينة عن الزهري' به- واخرجه ابن خزيمة في صحيحه (۴/۴۶) رقم (۲۳۲۶) من طريق ابن جريج عن الزهري به- و سياتي عن ابي سلمة و سعيد عن ابي هريرة-

انہیں ہزیمت دی ان میں سے ستر سے زیادہ مارے گئے اور اتنے ہی گرفتار ہوئے۔ (خزائن العرفان، الانفال ۴۱)
جو مال غنیمت کافروں سے لڑکر ہاتھ آئے اس میں پانچواں حصہ خدا کی نیاز ہے، جس کو خدا کی نیابت کے طور پر پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام وصول کر کے پانچ جگہ خرچ کر سکتے ہیں۔ اپنی ذات پر اپنے ان قرابت داروں (بنی ہاشم و بنی المطلب) پر جنہوں نے قدیم سے خدا کے کام میں آپ کی نصرت و امداد کی اور اسلام کی خاطر یا محض قرابت کی سبب سے آپ کا ساتھ دیا اور مدِ زکوٰۃ وغیرہ سے لینا ان کے لیے حرام ہوا۔ یتیموں پر، حاجت مند مسلمانوں پر، مسافروں پر۔ پھر غنیمت میں جو چار حصے باقی رہے، وہ لشکر پر تقسیم کیے جائیں۔ سوار کو دو حصے اور پیدل کو ایک۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خمس کے پانچ مصارف میں سے "حنفیہ" کے نزدیک صرف تین اخیر کے باقی رہ گئے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا خرچ نہیں رہا اور نہ اہل قرابت کا وہ حصہ رہا جو ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت قدیمہ کی بناء پر ملتا تھا البتہ مساکین اور حاجت مندوں کا جو حصہ ہے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار مساکین اور اہل حاجت کو مقدم رکھا جانا چاہیے۔ بعض علماء کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امیر المومنین کو اپنے مصارف کے لیے خمس الخمس ملنا چاہیے۔ واللہ اعلم۔ بعض روایات میں ہے کہ جب "غنیمت" میں سے خمس (اللہ کے نام کا پانچواں حصہ) نکالا جاتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اول اس کا کچھ حصہ بیت اللہ (کعبہ) کے لیے نکالتے تھے۔ بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ جہاں سے کعبہ بعید ہے، وہاں مساجد کے لیے نکالنا چاہیے۔
شیخ نظام الدین حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ کہ غنیمت کے پانچ حصے کیے جائیں ایک حصہ نکال کر باقی چار حصے مجاہدین پر تقسیم کر دیے جائیں اور سوار بہ نسبت پیدل کے دوگنا پائے گا یعنی ایک اس کا حصہ اور ایک گھوڑے کا اور گھوڑا عربی ہو یا اور قسم کا سب کا ایک حکم ہے۔ سردارِ لشکر اور سپاہی دونوں برابر ہیں یعنی جتنا سپاہی کو ملے گا اوتنا ہی سردار کو بھی ملے گا۔ اونٹ اور گدھے اور خچر کسی کے پاس ہوں تو ان کی سبب سے کچھ زیادہ نہ ملے گا یعنی اسے بھی پیدل والے کے برابر ملے گا اور اگر کسی کے پاس چند گھوڑے ہوں جب بھی اتنا ہی ملے گا جتنا ایک گھوڑے کے لیے ملتا تھا۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الجہاد)

(شرح ہدایہ: از علامہ لیاقت علی رضوی، جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 120)

3258- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3259- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ

۳۲۵۸- اخرجه البخاري في صحيحه (۴/۱۳۴) كتاب: الزكاة، باب: في الركاة الخمس، الحديث (۱۴۹۹) و في (۱۴/۲۵۰) كتاب: الديات، باب: المعدن جبار و البئر جبار، الحديث (۶۹۱۲)- و مسلم في صحيحه (۱۷۱۰) و ابو داود (۳۰۸۵) و النسائي (۵/۴۵) و الترمذي (۶۴۲) و الدارمي (۱/۳۳۱) و احمد (۲/۲۳۹، ۲۵۴، ۲۷۴، ۲۸۵، ۴۱۵، ۴۷۵، ۴۹۵، ۵۰۱) و الطيالسي (۲۳۰۵) و الحميدي (۱۰۷۹) و ابن الجارود في المنتقى (۳۷۲) و البيهقي في السنن (۴/۱۵۵) من طريق سعيد بن المسيب و ابي سلمة...... به- قال الترمذي: (حسن صحيح)- اه-
۳۲۵۹- راجع الذي قبله-

ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ حَدَّثَنِىْ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا اَبِىْ وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنِىْ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِىِّ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِىِّ ۔ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ شِهَابٍ ۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّفِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ ۔ اِلَّا اَنَّ الزُّبَيْدِىَّ وَجَعْفَرَ بْنَ بُرْقَانَ لَمْ يَذْكُرَا اَبَا سَلَمَةَ فِى الْاِسْنَادِ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جانور کا زخمی کرنا (یا اُس کے نتیجہ میں آدمی کا مر جانا) رائیگاں جائے گا' کنوئیں میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا' معدنیات کی کان میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا اور ''رکاز'' میں ''خمس'' کی ادائیگی لازم ہوگی۔

زبیدی اور جعفر بن برقان نے اس کی سند میں ابوسلمہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

3260- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنِىْ عَمِّىْ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّفِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ ۔ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّالْجُبَارُ الْهَدَرُ وَالْعَجْمَاءُ الْبَهِيْمَةُ ۔ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا ذَكَرَ فِىْ اِسْنَادِهٖ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ غَيْرَ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جانور کا زخمی کرنا (یا اُس کے نتیجہ میں آدمی کا مر جانا) رائیگاں جائے گا' کنوئیں میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا' معدنیات کی کان میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا اور ''رکاز'' میں ''خمس'' کی ادائیگی لازم ہوگی۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''الجبار'' کا مطلب ہے: اُس کا خون رائیگاں جائے گا۔ اور لفظ ''العجماء'' کا مطلب جانور ہے۔

شیخ ابوبکر نیشاپوری فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق یونس بن یزید کے علاوہ اور کسی بھی راوی نے اس کی سند میں عبیداللہ بن عبداللہ سے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

۳۲۶۰- اخرجه مسلم في صحيحه (۱۳۳۵/۳) كتاب: الحدود' باب: جرح العجماء و المعدن و البئر جبار' الحديث (۱۷۱۰): حدثني ابو الطاهر و حرملة و النسائي (۴۵/۵) قال: اخبرنا يونس بن عبد الاعلى' ثلاثتهم - ابو الطاهر و حرملة' و يونس - عن ابن وهب به-

3261- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّجْلُ جُبَارٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''(جانور کے) پاؤں (مارنے سے) مرنا' رائیگاں جائے گا۔

3262- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِیُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ . لَمْ يُتَابِعْ سُفْيَانَ بْنَ حُسَيْنٍ عَلٰى قَوْلِهِ الرِّجْلُ جُبَارٌ . وَهُوَ وَهَمٌ لِاَنَّ الثِّقَاتِ الَّذِيْنَ قَدَّمْنَا اَحَادِيْثَهُمْ خَالَفُوْهُ فَلَمْ يَذْكُرُوا ذٰلِكَ . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ صَالِحٍ السَّمَّانُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ وَمُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ وَّغَيْرُهُمْ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيْهِ الرِّجْلُ جُبَارٌ . وَهُوَ الْمَحْفُوْظُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہے: (جانور کے) پاؤں (مارنے سے) مرنا رائیگاں جائے گا۔

3263- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْاٰدَمِیُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارُ جُبَارٌ . قَالَ الرَّمَادِيُّ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ مَعْمَرٌ لَا اُرَاهُ اِلَّا وَهَمًا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: آگ میں جل کر مرنا رائیگاں جائے گا۔

3264- حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ الْهَاشِمِیُّ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ فِیْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فِیْ حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فِی النَّارُ جُبَارٌ . لَيْسَ بِشَیْءٍ لَمْ يَكُنْ فِی الْكُتُبِ بَاطِلٌ لَيْسَ هُوَ بِصَحِيْحٍ .

۳۲۶۱—اخرجه ابو داود (۱۹۶/٤) کتاب: السنة باب: في الدابة تنفح برجلها' الحديث (٤٥٩٢) و النسائي في الكبرى كما في تحفة الاشراف (۱۰/رقم ۱۳۱۲۰) و البيهقي (۳٤۳/۸) و الطبراني في الصغير ص (۱۵۳): من طريق سفيان بن حسين......به-وقال الطبراني: (لم يروه عن الزهري الا سفيان بن حسين)- قال الالباني في الارواء (۳٦۲/٥): و هو ضعيف في الزهري-قال الزيلعي في نصب الراية (۳۸۷/٤): (وقال الخطابي: تكلم الناس في هذا الحديث- و قيل: انه غير محفوظ- و سفيان بن حسين ابو محمد السلمي الواسطي استشهد به البخاري' و اخرج له مسلم في (المقدمة) و لم يحتج به و احد منهما' و فيه مقال)- اه-

۳۲۶۲—راجع الذي قبله-

۳۲۶۳—اخرجه ابو داود (۱۹۷/٤) کتاب: السنة' باب: في النار تعدى' الحديث (٤٥٩٤) و النسائي في الكبرى: كما في تحفة الاشراف رقم (۱٤٦۹۹) و ابن ماجه (۸۹۲/۲) کتاب: الديات' باب الجبار' الحديث (۲٦۷٦) و البيهقي (۳٤٤/۸) من طريق معمر عن همام' به-

☆☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت: ''آگ میں جل کر مرنا رائیگاں جائے گا'' کے بارے میں فرماتے ہیں: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور یہ روایت درست نہیں ہے۔

3265- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ اَهْلُ الْيَمَنِ يَكْتُبُوْنَ النَّارَ النِّيرَ وَيَكْتُبُوْنَ الْبِيرَ يَعْنِىْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِنَّمَا لُقِّنَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالنَّارُ جُبَارٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آگ میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے' جس میں کچھ لفظی اختلافات پائے جاتے ہیں۔

3266- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالسَّائِمَةُ جُبَارٌ وَّالرِّجْلُ جُبَارٌ وَّفِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ .

☆☆ ہزیل روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معدنیات کی کان میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا' کنوئیں میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا' جانور (کے مارنے کے نتیجہ میں آدمی کا مر جانا) رائیگاں جائے گا (جانور کے) پاؤں (مارنے سے) مرنا رائیگاں جائے گا اور ''رکاز'' میں ''خمس'' کی ادائیگی لازم ہوگی۔

3267- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الدَّقِيْقِىُّ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَرْوَانَ عَنْ هُزَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ- اَظُنُّهُ مَرْفُوْعًا- قَالَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالرِّجْلُ جُبَارٌ وَّفِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ .

٣٢٦٤-اخرجه البيهقي في السنن (٣٤٤/٨) كتاب: الاشربة و الحد فيها ' باب: علة الحديث الذي روي فيه: (النار جبار)- اخبرنا ابو الحسين بن بشران ببغداد' انبا ابو عمرو بن السماك' ثنا حنبل بن اسحاق' به-

٣٢٦٥-اخرجه البيهقي في السنن (٣٤٥/٨) كتاب: الاشربة و الحد فيها' باب: علة الحديث الذي روي فيه: (النار جبار) من طريق الدارقطني' به-

٣٢٦٦-اخرجه البيهقي في السنن (٣٤٤/٨) كتاب: الاشربة و الحد فيها باب: الدابة تنفح برجلها من طريق الدارقطني' به- وقال : هذا مرسل لا تقوم به حجة' و اخرجه قيس بن الربيع موصولاً بذكر عبد الله بن مسعود فيه- قال و قيس لا يحتج به)- اه- و هزيل: هو بن شراحبيل الازدي؛ قال ابن الاثير في (اسد الغابة) (ت ٥٣٧١-بتحقيقنا): (من تابعي اهل الكوفة قبل: ادرك الجاهلية)- قال ابن حجر في الاصابة (٩٠٧٠/٥): (له رواية عن ابي ذر و ابن مسعود و عثمان و علي و طلحة و سعد بن ابي وقاص و قيس بن سعد بن عبادة......وثقه الدارقطني- و قال العجلي: يعد من اصحاب عبد الله بن مسعود)- اه-

٣٢٦٧-فيه عبد الرحمن بن ثروان قال الحافظ في التقريب (ت ٣٨٤٧): (صدوق ربما خالف)- اه-و الحديث اخرجه الطبراني في الكبير (١٠٦/١٠) رقم (١٠٠٣٩): حدثنا اسحاق بن داود الصواف ثنا يحيى بن غيلان' ثنا عبد الله بن بزيع عن الحسن بن عمارة عن الحكم عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال:(العجماء جبار' و المعدن جبار' و السائمة جبار' و في الركاز الخمس)- اه- وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (٨١/٣): (فيه عبد الله بن بزيع' و هو ضعيف)- اه-

☆☆ ہزیل، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر ہی اسے نقل کیا ہے۔ جانور (کے مارنے کے نتیجہ میں آدمی کا مرجانا) رائیگاں جائے گا، کنوئیں میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا، معدنیات کی کان میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا (جانور کے) پاؤں (مارنے) کے نتیجے میں مرنا رائیگاں جائے گا اور ''رکاز'' میں ''خمس'' کی ادائیگی لازم ہوگی۔

3268- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الْقَلَانِسِيُّ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّابَّةُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَّالرِّجْلُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّفِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ . لَمْ يَرْوِهِ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرُ آدَمَ قَوْلَهُ الرِّجْلُ جُبَارٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور کا زخمی کرنا (یا اُس کے نتیجہ میں آدمی کا مرجانا) رائیگاں جائے گا، (جانور نے) پاؤں مارنے کے نتیجے میں مرنا رائیگاں جائے گا۔ کنوئیں میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا، معدنیات کی کان میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا اور ''رکاز'' میں ''خمس'' کی ادائیگی لازم ہوگی۔

3269- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ وَاَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَّقَعَتْ فِىْ حَائِطِ قَوْمٍ فَاَفْسَدَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْاَمْوَالِ حِفْظَ اَمْوَالِهِمْ بِالنَّهَارِ وَعَلٰى اَهْلِ الْمَاشِيَةِ حِفْظَهَا بِاللَّيْلِ .خَالَفَهُ وُهَيْبٌ وَّاَبُوْ مَسْعُوْدٍ الزَّجَّاجُ عَنْ مَّعْمَرٍ فَلَمْ يَقُوْلَا عَنْ اَبِيْهِ .

☆☆ حرام بن محیصہ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی ایک اونٹنی کسی کے باغ میں داخل ہوئی اور وہاں کچھ چیزوں کو نقصان پہنچایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں یہ فیصلہ دیا: اموال (یعنی زمین اور باغات) کی دن کے وقت حفاظت، اُن (باغات) کے مالکان کے ذمے ہے، اور جانوروں کی رات کے وقت حفاظت، اُن (جانوروں) کے مالکان کے ذمے ہے۔

وہیب اور ابومسعود زجاج نے معمر کے حوالے سے نقل کرنے میں کچھ اختلاف کیا ہے، انہوں نے اسے اُن کے والد کے حوالے سے منقول ذکر نہیں کیا۔

3270- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ

۳۲۶۸-اخرجه البيهقي في الكبرى (۸/۳۴۳) كتاب: الاشربة، باب: الدابة تنفح برجلها من طريق الدارقطني، به-قال البيهقي: (كذا قال-اي: الدارقطني - و هو و هم، و لم يتابعه عليه احد عن شعبة: وقد روى هذا الحديث عن شعبة محمد بن جعفر غندر، و هو الحكم في حديث شعبة و معاذ بن معاذ العنبري و مسلم بن ابراهيم و ابو عمر الحوضي و غيرهم دون هذه الزيادة- و كذلك اخرجه الربيع ابن مسلم عن محمد بن زياد دون هذه الزيادة)- اه-

۳۲۶۹-اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۸۲/۱۰) رقم (۱۸۴۳۷)، و من طريقه احمد في المسند (۴۳۶/۵)، و ابو داود (۳۵۶۹)، و ابن حبان في صحيحه (۲۵۴/۱۳) رقم (۶۰۰۸)، و البيهقي (۳۴۲/۸)- قال ابن التركماني في الجوهر النقي (۳۴۲/۸- على هامش السنن الكبرى): (و ذكر ابن عبد البر بسنده عن ابي داود قال: لم يتابع احد عبد الرزاق على قوله في هذا الحديث- (عن ابيه)- و قال ابو عمر - اي ابن عبد البر -: انكروا عليه قوله فيه: (عن ابيه)- وقال ابن حزم: هو مرسل، اخرجه الزهري عن حرام بن سعد بن محيصة عن ابيه)- اه-

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ نَاقَةً لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ دَخَلَتْ حَائِطًا فَاَفْسَدَتْ فِيْهِ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَعَلٰى اَهْلِ الْمَوَاشِي مَا اَفْسَدَتْ مَوَاشِيهِمْ بِاللَّيْلِ .قَالَ يُوْنُسُ سَمِعَهُ الشَّافِعِيُّ مِنْ اَيُّوْبَ لِاَنَّهُ قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامٍ عَنِ الْبَرَاءِ.

★★ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک انصاری کی اونٹنی ایک باغ میں داخل ہوئی اور وہاں نقصان پہنچایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا: باغات کے مالکان دن کے وقت اُن کی حفاظت کے ذمے دار ہیں' جبکہ مویشیوں کے مالکان اُس بات کے ذمے دار ہوں گے جو اُن کے جانور رات کے وقت نقصان پہنچاتے ہیں۔

یونس بیان کرتے ہیں: شافعی نے اس روایت کو ایوب سے سنا ہے' لیکن اُنہوں نے اسے زہری کے حوالے سے' حرام کے حوالے سے' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

3271- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ اَبِيْهِ- اِنْ شَاءَ اللّٰهُ- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ دَخَلَتْ حَائِطًا .فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

★★ حرام بن محیصہ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک باغ میں داخل ہوگئی' اُس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

3272- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ وَغَيْرُهُ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّهُ كَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ ضَارِيَةٌ فَاَفْسَدَتْ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ .وَقَالَ عَنْ حَرَامٍ عَنِ الْبَرَاءِ .وَخَالَفَهُمَا الْفِرْيَابِيُّ وَاَيُّوْبُ بْنُ خَالِدٍ وَّغَيْرُهُمَا عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ فَقَالُوْا عَنْ حَرَامٍ اِنَّ الْبَرَاءَ كَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ.

★★ حرام بن محیصہ' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: اُن کی ایک اونٹنی تھی' اُس نے (کسی کے باغ کو) نقصان پہنچایا۔

اُس کے بعد اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

۳۲۷۰-اخرجه الطحاوي في شرح المعاني (۲/۲۰۲) باب: ما اصابت البهائم في الليل و النهار- قال: حدثنا يونس به...... (عن حرام عن البراء) و لم يقل: (عن ابيه)-

۳۲۷۱-اخرجه الشافعي في مسنده (۲/۱۰۷) رقم (۳۵۹): اخبرنا ايوب بن سويد' به- و من طريقه اخرجه المصنف هنا' و البيهقي في السنن (۸/۳۴۱) كتاب: الاشربة' باب: الضمان على البهائم- و اخرجه النسائي في الكبرى: كما في (التحفة) (۸/۳۶۶) و الحاكم في المستدرك (۲/۴۷-۴۸) من طريق محمد بن كثير عن الاوزاعي' به-

۳۲۷۲-اخرجه البيهقي في السنن (۸/۳۴۱) من طريق الدارقطني' به- و اما الرواية المرسلة' فاخرجها البيهقي في الكبرى (۸/۳۴۱) من رواية ابي المغيرة عن الاوزاعي' لكن الصواب عن الاوزاعي مرفوعاً- و قد اخرجه مالك في الموطا (۲/۷۴۷-۷۴۸) في الاقضية' باب: القضاء في الضواري و الحريسة' و من طريقه الشافعي في مسنده (۲/۱۰۷) رقم (۳۵۸) و البيهقي في السنن (۸/۳۴۱) و الطحاوي في (شرح المعاني) (۳/۲۰۲): عن الزهري' به مرسلاً-

یہاں راوی نے حرام کے حوالے سے' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔
فریابی' ایوب بن خالد اور دیگر محدثین نے امام اوزاعی کے حوالے سے اسے نقل کرنے میں اختلاف کیا ہے' ان حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: حرام بیان فرماتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ کی ایک اونٹنی تھی۔

3273- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ نَاقَةً لآلِ الْبَرَاءِ اَفْسَدَتْ شَيْئًا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ حِفْظَ الثِّمَارِ عَلٰى اَهْلِهَا بِالنَّهَارِ وَضَمَّنَ اَهْلَ الْمَاشِيَةِ مَا اَفْسَدَتْ مَاشِيَتُهُمْ بِاللَّيْلِ.

☆☆ حرام بن محیصہ' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ کے خاندان کی اونٹنی نے کسی چیز کو نقصان پہنچایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا: پھلوں (یعنی باغات اور پیداوار) کی دن کی وقت حفاظت کرنا اُن کے مالکان کے ذمہ ہے اور مویشیوں کے مالکان اُس چیز کا تاوان ادا کریں گے جو نقصان وہ مویشی رات کے وقت کسی چیز کو پہنچاتے ہیں۔

3274- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِاِسْنَادِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَقَالَ عَنْ حَرَامٍ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ نَاقَةً لَهُمْ .

☆☆ حرام بن محیصہ' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: اُن لوگوں کی اونٹنی۔

3275- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ رِجَالٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَيُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا فَاَفْسَدَتْ فِيْهِ فَكُلِّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَاَنَّ مَا اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِيْ بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلٰى اَصْحَابِهَا .وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَاللَّيْثُ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَعُقَيْلٌ وَشُعَيْبٌ وَمَعْمَرٌ مِنْ غَيْرِ رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ .وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَحَرَامٍ جَمِيْعًا اِنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ .وَقَالَ قَتَادَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَحْدَهٗ .وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ نَاقَةً

۳۲۷۳-اخرجه ابن ماجه رقم (۲۳۳۲) و النسائي في الكبرى' كما في (التحفة) رقم (۱۷۵۳) و البيهقي في السنن (۸/۲٤۱) من طريق عبد الله بن عيسى عن الزهري' به-وعبد الله بن عيسى ثقة محتج به في الصحيحين - قال الالباني في الصحيحة رقم (۲۳۸): (وعبد الله بن عيسى: هو ابن عبد الرحمن بن ابي ليلى و هو ثقة محتج به في الصحيحين' فهي متابعة قوية للاوزاعي على وصله: فصح بذلك الحديث' ولا يضره ارسال من ارسله؛ لان زيادة الثقة مقبولة' فكيف اذا كانا ثقتين' و قد قال الحاكم: عقب رواية الاوزاعي: (صحيح الاسناد على خلاف فيه بين معمر و الاوزاعي) و وافقه الذهبي: كذا قالا - و خلاف معمر مما لا يلتفت اليه؛ لمخالفته لروايات جميع الثقات في قوله: (عن ابيه) على انه لم يتفقوا عليه في ذلك كما سبق' فلو انهما اشارا الى خلاف مالك و الليث و ابن عيينة في وصله' لكان اقرب الى الصواب' ولو ان هذا لا يعل به الحديث لثبوته موصولاً من طريق الثقتين: كما تقدم)- اه-

۳۲۷٤-راجع الذي قبله- ۳۲۷۵-راجع الذي قبله-

لِلْبَرَاءِ .قَالَهُ حَجَّاجٌ وَّعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْهُ .

☆☆ حرام بن سعد بن محیصہ نقل کرتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک باغ میں داخل ہوئی اور وہاں (پیداوار کو) نقصان پہنچایا' اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا: باغات کی دن کے وقت حفاظت کرنا اُن کے مالکان کے ذمہ ہے اور مویشی رات کے وقت جو نقصان پہنچاتے ہیں' اُس کا تاوان ادا کرنا اُن مویشیوں کے مالکان کے ذمے ہوگا۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3276- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى اَخْبَرَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَزْهَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَّهُوَ يَتَخَلَّلُ النَّاسَ يَسْاَلُ عَنْ مَّنْزِلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ فَاُتِيَ بِسَكْرَانَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ عِنْدَهُ فَضَرَبُوْهُ بِمَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ قَالَ وَحَثٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ التُّرَابَ قَالَ ثُمَّ اُتِيَ اَبُوْ بَكْرٍ بِسَكْرَانَ قَالَ فَتَوَخَّى الَّذِيْ كَانَ مِنْ ضَرْبِهِمْ يَوْمَئِذٍ فَضَرَبَ اَرْبَعِيْنَ .قَالَ الزُّهْرِيُّ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ وَبَرَةَ الْكَلْبِيِّ قَالَ اَرْسَلَنِيْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلٰى عُمَرَ- قَالَ- فَاَتَيْتُهُ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَّعَلِيٌّ وَّطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَهُمْ مَعَهُ مُتَّكِئُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ وَهُوَ يَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ قَدِ انْهَمَكُوْا فِي الْخَمْرِ وَتَحَاقَرُوا الْعُقُوْبَةَ فِيْهِ فَقَالَ عُمَرُ هُمْ هٰؤُلَاءِ عِنْدَكَ فَسَلْهُمْ .فَقَالَ عَلِيٌّ نُرَاهُ اِذَا سَكِرَ هَذٰى وَاِذَا هَذٰى افْتَرٰى وَعَلَى الْمُفْتَرِيْ ثَمَانُوْنَ .فَقَالَ عُمَرُ اَبْلِغْ صَاحِبَكَ مَا قَالَ .قَالَ فَجَلَدَ خَالِدٌ ثَمَانِيْنَ وَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِيْنَ .قَالَ وَكَانَ عُمَرُ اِذَا اُتِيَ بِالرَّجُلِ الضَّعِيْفِ الَّذِيْ كَانَتْ مِنْهُ الزَّلَّةُ ضَرَبَهُ اَرْبَعِيْنَ قَالَ وَجَلَدَ عُثْمَانُ اَيْضًا ثَمَانِيْنَ وَاَرْبَعِيْنَ .

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ حنین کے موقع پر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان میں سے گزرتے ہوئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی جائے قیام کے بارے میں دریافت کر رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نشے میں مدہوش ایک شخص کو لایا گیا تو آپ کے حکم کے تحت آپ کے آس پاس موجود لوگوں نے اپنے ہاتھوں کے ذریعہ اس شخص کی پٹائی کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اُس پر مٹی پھینکی۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (کے عہدِ خلافت میں اُن کے سامنے) ایک مدہوش شخص کو لایا گیا تو اُنہوں نے اسے سزا دیتے ہوئے' چالیس (کوڑے) لگوائے۔

۳۲۷۶- اخرجه البيهقي في السنن (۸/۳۲۰) كتاب الاشربة و الحد فيها' باب: ما جاء في عدد حد الخمر: من طريق الدارقطني' به- و الحديث اخرجه احمد (۴/۸۸' ۳۵۰' ۳۵۱) و ابو داود رقم (۴۴۸۷' ۴۴۸۹) و النسائي في الكبرى (۳/۲۵۱) رقم (۵۲۸۱) والبيهقي في الكبرى (۸/۳۲۰) من طريق اسامة بن زيد' به- و راجع الذي قبله-

ابن وبرہ کلبی بیان کرتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا' وہ کہتے ہیں: جب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا تو اُس وقت اُن کے پاس حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ یہ سب لوگ مسجد میں ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے' میں نے کہا: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے' اُنہوں نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ گزارش کی ہے: لوگ شراب زیادہ پینے لگ گئے ہیں اور وہ اس کی سزا کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حضرات یہاں تمہارے سامنے تشریف فرما ہیں' تم ان سے اس بارے میں دریافت کرو' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا یہ خیال ہے جب (شراب پینے والا شخص) مدہوش ہوگا' تو ہذیان بکے گا اور ہذیان بکے گا' تو افتراء (زنا کا جھوٹا الزام) لگائے گا اور افتراء کی سزا اسّی کوڑے ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے جو کہا ہے' وہ اپنے صاحب (حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ) تک پہنچا دینا۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے (شراب پینے کی سزا میں) اسّی کوڑے لگوائے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسّی کوڑے لگوائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے کسی کمزور شخص کو لایا جاتا جس نے یہ جرم کیا ہوتا' تو وہ اُسے چالیس کوڑے لگواتے تھے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی (کسی کو) اسّی اور (کسی کو) چالیس کوڑے لگواتے تھے۔

3277- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3278- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَزْهَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3279- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ

۳۲۷۷-اخرجه البيهقي في السنن (۸/۳۲۰) من طريق الدارقطني' به' و اخرجه ابو داود في الحدود (۴/۱۶۵) باب: اذا تتابع في شرب الخمر (۴۴۸۹) عن الحسن بن علي' ثنا عثمان بن عمر' به-وقال ابو داود: (ادخل عقيل بن خالد بين الزهري و بين ابن الازهر في هذا الحديث: عبد الله ابن عبد الرحمن بن الازهر عن ابيه)- اه-

۳۲۷۸-اخرجه البيهقي في سننه (۸/۳۲۰) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه ابو داود في الحدود (۴/۱۶۴) باب: اذا تتابع في شرب الخمر (۴۴۸۷) و الطحاوي في (شرح المعاني) (۳/۱۵۵-۱۵۶) و اخرجه الشافعي في مسنده (۲/رقم ۲۹۲): اخبرنا معمر عن الزهري عن عبد الرحمن بن ازهر' به- و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۸/۳۱۹) و اخرجه الحميدي (۸۹۷) و احمد (۴/۸۸' ۳۵۰' ۳۵۱) من طريق معمر' به-

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَالزُّهْرِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَارِبٍ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ قُوْمُوْا اِلَيْهِ. فَقَامَ النَّاسُ اِلَيْهِ فَضَرَبُوْهُ بِنِعَالِهِمْ.

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ حنین کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: اس کی پٹائی کرو! تو لوگ اُٹھے اور اُنہوں نے اپنے جوتوں کے ذریعہ اُس کی پٹائی کی۔

3280- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ قَرَاْتُ فِیْ كِتَابِ خَالِیْ اَبِیْ رَجَاءٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِشَارِبٍ وَّهُوَ بِحُنَيْنٍ فَحَثٰى فِیْ وَجْهِهِ التُّرَابَ ثُمَّ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ فَضَرَبُوْهُ بِنِعَالِهِمْ وَبِمَا كَانَ فِیْ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى قَالَ لَهُمُ ارْفَعُوْا. فَرَفَعُوْهُ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتِلْكَ سُنَّةٌ ثُمَّ جَلَدَ اَبُوْ بَكْرٍ فِی الْخَمْرِ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ جَلَدَ عُمَرُ اَرْبَعِيْنَ صَدْرًا مِّنْ اِمَارَتِهٖ ثُمَّ جَلَدَ ثَمَانِيْنَ فِیْ اٰخِرِ وِلَايَتِهٖ ثُمَّ جَلَدَ عُثْمَانُ الْحَدَّيْنِ جَمِيْعًا ثَمَانِيْنَ وَاَرْبَعِيْنَ ثُمَّ اَثْبَتَ مُعَاوِيَةُ الْجَلْدَ ثَمَانِيْنَ.

☆☆ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ازہر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت ''حنین'' میں موجود تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے چہرے پر مٹی پھینکی اور اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے جوتوں اور ہاتھ میں جو بھی چیز موجود ہے، اُس کے ذریعہ اُس شخص کی پٹائی کریں، یہاں تک کہ (کچھ دیر کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں فرمایا: اب بس کرو! تو وہ لوگ رک گئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک (شرابی کو سزا دینے کا) یہی طریقہ رہا، اُس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شراب پینے کی سزا میں چالیس کوڑے لگوائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت کے ابتدائی حصہ میں چالیس کوڑے لگوائے اور آخری حصہ میں اسّی کوڑے لگوانا شروع کر دیئے، پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہدِ خلافت میں) دونوں طرح کی سزا دی، لیکن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہدِ خلافت میں) اسّی کوڑوں کی سزا کو برقرار رکھا۔

3281- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقِ بْنِ دِيْنَارٍ بِمِصْرَ وَالْحَسَنُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى الثَّعْلَبِیِّ عَنْ اَبِیْ جَمِيْلَةَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

۳۲۷۹- اخرجه النسائي في الكبرى؛ كما في التحفة (۱۹۲/۷) من طريق ابي سلمة، و محمد ابن ابراهيم التيمي عن عبد الرحمن بن ازهر، به- و سبق تخريجه من طريق الزهري-

۳۲۸۰- اخرجه ابو داود في الحدود (۱۶۴/٤-۱۶۵) باب: اذا تتابع في شرب الخمر (٤٤٨٨) و النسائي في الكبرى، كما في النكت الظراف بحاشية التحفة (۱۹۱/۷) عن احمد بن عمرو بن السرح، به- وذكره ابن ابي حاتم في العلل (٤٤٦/۱-٤٤٧) (۱۳٤٤) من طريق اسامة ابن زيد عن الزهري عن عبد الرحمن بن ازهر، به- ونقل عن ابيه و ابي زرعة قالا: (لم يسمع الزهري هذا الحديث من عبد الرحمن بن ازهر، بينهما عبد الله بن عبد الرحمن بن ازهر- قلت لهما: من يدخل بينهما ابن عبد الرحمن بن الزهر؟ قالا: عقيل بن خالد)- اه-

جَارِيَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَدَتْ مِنْ زِنًا قَالَ فَاَمَرَنِىْ اَنْ اُقِيْمَ عَلَيْهَا الْحَدَّ فَاِذَا هِىَ لَمْ تَجِفَّ مِنْ دَمِهَا وَلَمْ تَطْهُرْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا لَمْ تَجِفَّ مِنْ دَمِهَا وَلَمْ تَطْهُرْ قَالَ فَاِذَا طَهُرَتْ فَاَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ . وَقَالَ اَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ . اَيْمَانُكُمْ . تَابَعَهُ شُعْبَةُ وَاِسْرَائِيْلُ وَشَرِيْكٌ وَّاِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ وَاَبُوْ وَكِيْعٍ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کنیز نے زنا کے نتیجہ میں بچے کو جنم دیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں اُس پر حد جاری کروں' اُس کنیز کی حالت یہ تھی ابھی اُس کا نفاس ختم نہیں ہوا تھا اور وہ پاک نہیں ہوئی تھی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ابھی اس کا نفاس ختم نہیں ہوا اور یہ پاک نہیں ہوئی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب یہ پاک ہو جائے' تو اس پر حد جاری کرنا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: اپنے زیر ملکیت (غلاموں اور کنیزوں) پر حد قائم کرو!

شعبہ' اسرائیل' شریک' ابراہیم بن طہمان اور ابووکیع نے عبدالاعلیٰ کے حوالے سے اسے نقل کرنے میں متابعت کی ہے۔

3282- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ السُّدِّيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاضْرِبُوْا اَرِقَّاءَ كُمْ اِذَا زَنَوْا مَنْ اُحْصِنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصَنْ فَاِنَّ وَلِيْدَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغَتْ فَاَمَرَنِىْ اَنْ اَضْرِبَهَا- قَالَ- فَاَتَيْتُهَا فَاِذَا هِىَ حَدِيْثَةُ عَهْدٍ بِالنِّفَاسِ فَخَشِيْتُ اَنْ تَمُوْتَ اِنْ اَنَا ضَرَبْتُهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ اِنِّىْ خَشِيْتُ اَنْ تَمُوْتَ اِنْ اَنَا ضَرَبْتُهَا فَادَعْهَا حَتّٰى تَبْرَاَ ثُمَّ اَضْرِبُهَا قَالَ اَحْسَنْتَ .

☆☆ ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ سے ڈرو! اور تمہارے غلام یا کنیزیں' اگر زنا کا ارتکاب کریں تو اُن کو (کوڑے) مارو' خواہ وہ محصن ہوں یا محصن نہ ہوں' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کنیز نے اس جرم کا ارتکاب کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حکم دیا تھا: میں اُسے (کوڑے) ماروں' حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اُس کنیز کے پاس آیا تو اُس کے نفاس (یعنی بچے کو جنم دینے) کو

۳۲۸۱-اخرجه الشافعي في الام (۱۳۵/۶) باب: ما جاء في حد الرجل امته اذا زنت' و من طريقه البيهقي في المعرفة (۳۴۱/۱۲) باب: حد الرجل امته اذا زنت (۶۹۳۶) و اخرجه احمد (۹۵/۱) والنسائي في الرجم من الكبرى: كما في التحفة (۴۴۸/۷) من طرق عن سفيان' به- واخرجه الشافعي في الموضع السابق' و ابو داود في الحدود (۱۶۰/۴) باب: في اقامة الحد على المريض (۴۴۷۳) من طريق اسرائيل عن عبد الاعلى' به- و اخرجه النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۴۴۸/۷) من طريق شعبة و ابي الاحوص' كلاهما عن عبد الاعلى' به-

۳۲۸۲-اخرجه مسلم في الحدود (۱۳۳۰/۳) باب: تاخير الحد عن النفساء (۱۷۰۵) و الترمذي في الحدود (۳۷/۴) باب: ما جاء في اقامة الحد على الاماء (۱۴۴۱) من طريق ابي داود الطيالسي' حدثنا زائدة......به- و اخرجه مسلم في الحدود (۱۳۳۰/۳) باب: تاخير الحد عن النفساء (۱۷۰۵) من طريق اسرائيل عن السدي' به- و زاد في الحديث : (اتركها حتى تماثل)-وقال الترمذي: (لهذا حديث حسن صحيح' و السدي اسمه: اسماعيل بن عبد الرحمن' و هو من التابعين' قد سمع من انس بن مالك' وراى حسين بن علي بن ابي طالب' رضي الله عنه)- اه-

زیادہ وقت نہیں گزرا تھا' مجھے یہ اندیشہ ہوا اگر میں نے اُسے (کوڑے) مارے تو وہ مر جائے گی۔ میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کا تذکرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اگر میں نے اُسے مارا تو مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ مر جائے گی' میں نے اُسے رہنے دیا جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتی' پھر اُسے (کوڑے) ماروں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اچھا کیا ہے۔

3283- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ فَوَدَعْتُهَا حَتّٰى تَمَاثَلَ وَتَشْتَدَّ .

☆☆ ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند ذکر کرتے ہوئے سنا ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: تو میں نے اُس کنیز کو چھوڑ دیا جب تک وہ ٹھیک اور صحت یاب نہیں ہو جاتی۔

3284- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُعَيِّرْهَا فَاِنْ عَادَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُعَيِّرْهَا فَاِنْ عَادَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُعَيِّرْهَا فَاِنْ عَادَتْ فِى الرَّابِعَةِ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ اَوْ بِضَفِيْرٍ مِّنْ شَعَرٍ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کی کنیز زنا کا ارتکاب کرے' تو آدمی اُسے کوڑے لگائے' زبانی طور پر بُرا نہ کہے' اگر وہ دوبارہ اس جرم کا ارتکاب کرے' تو اُسے کوڑے لگائے' زبانی طور پر بُرا نہ کہے' اگر وہ پھر اس جرم کا ارتکاب کرے' تو اُسے کوڑے لگائے' زبانی طور پر بُرا نہ کہے' اگر وہ چوتھی مرتبہ ایسا کرے' تو اُسے فروخت کر دے' خواہ (جانور کے) بالوں سے بنی ہوئی رسّی کے عوض کر دے (یہاں راوی کو شک ہے رسّی کیلئے کون سا لفظ استعمال ہوا ہے؟ "حبل" یا "ضفیر")۔

3285- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۳۲۸۳- اخرجه مسلم في الحدود (۳/۱۳۳۰) باب: تاخير الحد من النفساء (۱۷۰۵) من طريق يحيى بن آدم' حدثنا اسرائيل' به-

۳۲۸۴- اخرجه البخاري في صحيحه رقم (۲۱۵۲)' (۲۲۳٤)' (٦۸۳۹)' و مسلم في صحيحه (۳/۱۳۲۰/۱۷۰۳) و ابو داود رقم (٤٤۷۱)' و النسائي في الكبرى: كما في تحفة الاشراف رقم (۱٤۳۱۱)' (۱٤۳۱۹) و احمد (۲/۲۲' ٤۳۱' ٤۹٤) من طريق سعيد بن ابي سعيد عن ابيه عن ابي هريرة' به- و سياتي من طريق سعيد عن ابي هريرة بعد حديث-

۳۲۸۵- راجع الذي قبله-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3286- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَاهُ الرَّمَادِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَّعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّعَبْدُ الْمَلِكِ الْمَيْمُوْنِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَقُوْلُوْا عَنْ اَبِيْهِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں اُنہوں نے یہ بیان نہیں دیا کہ اُنہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

3287- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ الْمَقْبُرِىُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3288- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3289- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَضْرِبْهَا كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ عَادَتْ فَمِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ اِنْ عَادَتْ فَمِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ اِنْ عَادَتِ الرَّابِعَةَ فَلْيَضْرِبْهَا كِتَابَ اللّٰهِ ثُمَّ لِيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کی کنیز زنا کا ارتکاب کرے' تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے مطابق اُسے (کوڑے) مارے' زبانی طور پر بُرا نہ کہے' اگر وہ دوبارہ ایسا کرے' تو پھر ایسا ہی کرے' اگر وہ پھر ایسا کرے' تو وہ شخص بھی ایسا ہی کرے' اگر وہ کنیز چوتھی مرتبہ ایسا کرے' تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے مطابق اُسے (کوڑے) مارے اور پھر اُسے فروخت کر دے' خواہ بالوں سے بنی ہوئی رسّی کے عوض

۳۲۸۶-اخرجه مسلم في صحيحه (۳۱/۱۷۰۳) و ابو داود (۴۴۷۰) و النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۱۲۹۵۳) (۱۲۹۷۹) (۱۲۹۸۵) (۱۳۰۵۲) من طرق عن سعيد بن ابي سعيد عن ابي هريرة' به ليس فيه: (عن ابيه)-

۳۲۸۷-اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۷/۳۹۲) رقم (۱۳۵۹۷) عن عبيد الله بن عمر' به-

۳۲۸۸-راجع الذي قبله-

۳۲۸۹-اما رواية سعيد عن ابيه عن ابي هريرة فقد تقدمت- و اما رواية ابن اسحاق حدثني محمد بن مسلم...... الخ: فاخرجها مالك في الموطا (۲/۸۲۶) و البخاري (۲۱۵۳) (۶۸۳۷) و مسلم رقم (۱۷۰۴) و ابو داود (۴۴۶۹) و علقه الترمذي (۱۴۳۳) و ابن ماجه (۲۵۶۵) و الدارمي (۲/۱۰۱) و احمد (۴/۱۱۶' ۱۱۷) و الطيالسي (۲۵۱۳'۱۳۳۴) و الحميدي (۸۱۲) و ابن الجارود (۸۲۱) و ابن حبان في صحيحه (۴۴۴۴) والبيهقي (۸/۲۴۲) من طريق عبيد الله' به- و اخرجه الطيالسي (۹۵۲) عن زيد بن خالد وحده و قد تقدم تخريجه من طريق ابي هريرة وحده-

میں (فروخت) کرے۔

3290- وَعَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَّابْنُ سَمْعَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَايُثَرِّبْ عَلَيْهَا . حَتّٰی قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ فِی الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ ثُمَّ لِيَبِعْهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ مِّنْ شَعَرٍ . وَالضَّفِيرُ هُوَ الْحَبْلُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کی کنیز زنا کا ارتکاب کرے اور اُس کا زنا ثابت ہو جائے' تو وہ شخص اُس کنیز کو حد کے طور پر کوڑے مارے' لیکن زبانی طور پر اُسے بُرا نہ کہے۔ (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر تیسری یا شاید چوتھی مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: پھر وہ اُسے فروخت کر دے' خواہ بالوں سے بنی ہوئی رسّی کے عوض میں (فروخت) کرے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''ضفیر'' سے مراد رسّی ہے۔

3291- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَّكْحُوْلٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ وَلَوْ بِنَقِيضٍ مِّنْ شَعَرٍ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ''وَلَوْ بِنَقِيضٍ مِّنْ شَعَرٍ '' (یہاں ''نقیض'' کا مطلب بھی رسّی ہے)۔

3292- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ نُذَيْرٍ اَبُو الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ لَيْسَ بَيْنَهُمْ لِعَانٌ لَيْسَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْاَمَةِ لِعَانٌ وَّلَيْسَ بَيْنَ الْحُرَّةِ وَالْعَبْدِ لِعَانٌ وَّلَيْسَ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِيَّةِ لِعَانٌ وَّلَيْسَ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ لِعَانٌ . عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ الْوَقَّاصِیُّ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: چار طرح کے لوگوں کے درمیان لعان نہیں ہوگا' آزاد مرد (شوہر ہو) اور کنیز (بیوی ہو' تو ان کے درمیان لعان

۳۲۹۰—تقدم تخریجہ۔ ۳۲۹۱—تقدم۔

۳۲۹۲—اخرجہ البیہقي في الکبری في اللعان (۷/۳۹۷) باب: من یلاعن من الازواج و من لا یلاعن' من طریق عثمان بن عبد الرحمن الزهري' به۔

نہیں ہوگا)' آزاد عورت (بیوی ہو) اور غلام (شوہر ہو تو ان کے درمیان لعان نہیں ہوگا)' مسلمان (شوہر) اور یہودی (بیوی)' مسلمان (شوہر) اور عیسائی (بیوی) کے درمیان بھی لعان نہیں ہوگا۔

عثمان بن عبدالرحمٰن نامی راوی وقاصی ہیں اور متروک الحدیث ہیں۔

شرح:

لعان کا بنیادی اصول

صاحبِ ہدایہ لکھتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے اور دونوں میاں بیوی گواہی دینے کے اہل ہوں اور عورت بھی ایسی ہو' اگر کوئی شخص اس پر زنا کا جھوٹا الزام لگائے تو اس پر حدِ قذف جاری ہو سکتی ہو' یا شوہر اس عورت کے بچے کے نسب کی نفی کردے' اور عورت اس بات پر حدِ قذف ہونے کا مطالبہ کردے' تو مرد پر لعان کرنا لازم ہوگا۔

اصل یہ ہے: ہمارے نزدیک لعان ایسی گواہی ہے جس کو قسم کے ذریعے مؤکد کیا جاتا ہے اور جس کے ساتھ لعنت ملی ہوئی ہوتی ہے اور یہ حدِ قذف کے قائم مقام ہوگی۔ شوہر کے حق میں' اور عورت کے حق میں زنا کی حد کے قائم مقام ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اور ان کے پاس گواہ کے طور پر صرف ان کی اپنی ذات ہو''۔

استثناء صرف جنس میں سے ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تو ان میں سے کسی ایک شخص کی گواہی' اللہ تعالیٰ کے نام کی' چار گواہیوں کے برابر ہوگی''۔

یہ اس بات کی دلیل ہے: گواہی بھی ہوگی اور یمین (قسم) بھی ہوگی' تو ہم یہ کہیں گے: لعان کا رکن گواہی ہے' جسے قسم کے ذریعے مؤکد کیا گیا ہے' پھر مرد کی طرف میں' اس رکن کے ساتھ لعنت کو شامل کیا گیا ہے' اگر وہ جھوٹا ہو اور یہ شوہر کے حق میں حد قذف کے قائم مقام ہوگی' اور عورت کی طرف میں غضب کو شامل کیا گیا ہے' جو حدِ زنا کے قائم مقام ہوگا۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی' تو ہم یہ کہیں گے: یہ بات ضروری ہے' دونوں میاں بیوی شہادت کے اہل ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے: اس کے بارے میں رکن شہادت ہے اور یہ بھی ضروری ہے' وہ عورت ایسی ہو کہ اس پر پر زنا کا جھوٹا الزام لگانے والے پر حد قذف جاری ہو سکتی ہو اس کی وجہ یہ ہے: یہ چیز مرد کے حق میں حدِ قذف کے قائم مقام ہوگی' اس لئے عورت کا محصنہ ہونا ضروری ہے۔

یہ بھی لازم ہے۔ بچے کی نفی کی گئی ہو' اس کی وجہ یہ ہے: جب مرد عورت کے بچے کی نفی کردے گا' تو وہ اس پر زنا کا الزام لگانے والا شمار ہوگا' جیسا کہ یہ بات ظاہر ہے اور یہاں یہ احتمال معتبر نہیں ہوگا' وہ بچہ کسی دوسرے کا ہو' اور شبہہ کے نتیجے میں وطی کے نتیجے میں پیدا ہوا ہو۔

یہ بالکل اسی طرح ہے: جیسے کوئی اجنبی اس کے باپ کے معروف نسب کا انکار کر دے' اس کی وجہ یہ ہے: نسب میں اصل یہی ہے: فراش صحیح ہو' اور فاسد فراش کو اس کے ساتھ ملایا جائے گا۔ تو شوہر کا صحیح فراش کی نفی کرنا' تہمت (زنا کا الزام لگانے) کے مترادف ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ ظاہر ہو جائے جسے (اس فراش صحیح) کے ساتھ ملایا گیا ہے۔

لعان کرنے کے لئے بیوی کا مطالبہ کرنا شرط ہے' کیونکہ لعان کروانا عورت کا حق ہے' تو دوسرے حقوق کی طرح اس میں بھی مطالبہ کرنا اور دعویٰ کرنا ضروری ہوگا۔

اگر عورت کے مطالبہ کرنے پر' شوہر لعان کرنے سے انکار کر دے' تو حاکم وقت اسے قید کر دے گا' یہاں تک کہ وہ لعان کرے گا یا پھر یہ اقرار کرے گا' میرا دعویٰ جھوٹا تھا' تاکہ اس پر حد قذف جاری کی جاسکے۔

اس کی وجہ یہ ہے: لعان کرنا شوہر پر لازم اور ضروری ہے اور مرد کو اس بات کو پورا کرنے کی قدرت بھی حاصل ہے' لہٰذا اسے قید کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اس حق کو پورا کرے یا پھر اپنی بات کی تکذیب کرے' تاکہ جس بنیاد پر یہ حق لازم ہوا تھا' اسے ختم کیا جاسکے۔

اگر شوہر لعان کرتا ہے' تو عورت پر بھی لعان کرنا لازم ہوگا' کیونکہ نص کا تقاضا یہی ہے' البتہ لعان کا آغاز مرد کرے گا' کیونکہ دعویٰ اسی نے کیا ہے۔

اگر عورت لعان سے انکار کر دیتی ہے' تو حاکم اسے قید کر دے گا یہاں تک کہ وہ لعان کرے گی' یا پھر مرد کے دعوے کی تصدیق کر دے گی' کیونکہ لعان کرنا عورت پر لازم ہے اور یہ بھی اس کی ادائیگی پر قادر ہے' (انکار پر) عورت کو قید کیا جائے گا۔

اگر شوہر غلام ہو' یا اس پر حد قذف جاری ہو چکی ہو' اور وہ اپنی بیوی پر الزام لگائے' تو اس مرد پر ہی حد قذف جاری ہوگی' کیونکہ شوہر میں ایک ایسا سبب پایا جاتا ہے' جو لعان کے لئے رکاوٹ ہے' تو وہ اصل سزا کا مستحق قرار پائے گا۔

اس کا حکم اس نص سے ثابت ہے: جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کا الزام لگائیں' اور ان کے پاس کوئی گواہ نہ ہو' تو انہیں اسی کوڑے لگائے جائیں گے' اور ان کی گواہی کبھی بھی قبول نہیں کی جائے گی' تو لعان دراصل اسی سزا کا قائم مقام ہے۔

اگر شوہر گواہی دینے کا اہل ہو مگر اس کی بیوی کنیز ہو یا کافر ہو یا اس پر حد قذف جاری ہو چکی ہو' یا وہ ان عورتوں میں سے ہو جن پر الزام لگانے پر سزا نہیں دی جاتی جیسے وہ نابالغ ہو پاگل ہو' یا فاحشہ عورت ہو' تو عورت پر نہ حد جاری ہوگی نہ لعان کرنا لازم ہوگا' کیونکہ عورت شہادت کی اہلیت نہیں رکھتی ہے کیونکہ وہ محصنہ نہیں ہے' تو اب چونکہ لعان میں رکاوٹ عورت کی طرف سے ہے' اس لئے مرد سے حد ساقط ہو جائے گی۔ جیسے اس وقت ساقط ہو جاتی جب عورت مرد کی بات کی تصدیق کر دیتی۔

اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''چار آدمی ایسے ہیں جن کے بیویوں اور ان کے درمیان لعان نہیں ہو سکتا (بیوی) یہودی ہو یا عیسائی ہو (اور اس کا شوہر) مسلمان ہو (بیوی) کنیز ہو جس کا شوہر آزاد شخص ہو' (بیوی) آزاد عورت ہو (جس کا شوہر غلام ہو)

اگر میاں بیوی دونوں پر پہلے حد قذف جاری ہو چکی ہو' تو مرد پر حد لازم آئے گی' کیونکہ یہاں لعان میں رکاوٹ اس مرد کی

وجہ سے آئے گی۔ کیونکہ وہی لعان کرنے کا اہل نہیں ہے۔ (ہدایہ کتاب الطلاق باب لعان کا بیان)

3293- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ قُتَيْبَةَ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مِنَ النِّسَاءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُمُ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْمَمْلُوْكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوْكِ . وَهٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيُّ وَهُوَ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ جِدًّا . وَتَابَعَهُ يَزِيْدُ بْنُ بَزِيْعٍ الرَّمْلِيُّ عَنْ عَطَاءٍ وَّهُوَ ضَعِيْفٌ اَيْضًا .

وَرُوِىَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَّهُمَا اِمَامَانِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَوْلَهٗ وَلَمْ يَرْفَعَاهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: چار طرح کی خواتین (اور ان کے شوہروں کے درمیان) لعان نہیں ہوگا' وہ عیسائی عورت جو مسلمان کی بیوی ہو' وہ یہودی عورت جو مسلمان کی بیوی ہو' وہ کنیز جو کسی آزاد شخص کی بیوی ہو' وہ آزاد عورت جو کسی غلام کی بیوی ہو۔

عثمان بن عطاء نامی راوی خراسانی ہیں اور یہ بہت زیادہ ضعیف ہیں۔

یزید بن بزیع رملی نامی راوی نے اسے عطاء کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم یہ بھی ضعیف ہیں۔

یہ روایت امام اوزاعی اور ابن جریج کے حوالے سے عمرو بن شعیب کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کی گئی ہے' یہ دونوں حضرات امام ہیں اور ان دونوں نے یہ روایت "مرفوع" حدیث کے

۳۲۹۳- اخرجه ابن ماجه في الطلاق (۱/ ۶۷۰) باب: اللعان (۲۰۷۱) و البيهقي في اللعان (۷/ ۳۹۶-۳۹۷) باب: من يلاعن من الازواج و من لايلاعن' من طريق ابن عطاء' به- وقال البوصيري في (مصباح الزجاجة) (۲/ ۱۳۶): (هذا اسناد ضعيف: ابن عطاء اسمه: عثمان بن عطاء' متفق على تضعيفه)- اه- و اخرجه البيهقي في اللعان (۷/ ۳۹۶-۳۹۷) من طريق يزيد بن زريع عن عمرو بن شعيب' به- وقال الشافعي: (لا يثبت عن عمرو بن شعيب ولا عبد الله بن عمرو' ولا يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم الا رجل غلط): كما في الام (۵/ ۱۳۲) باب: الخلاف في اللعان' و نقل ذلك عنه البيهقي في الكبرى (۷/ ۳۹۵-۳۹۶) و المعرفة (۱۱/ ۱۳۰) (۱۵۰۳۷)- وقال البيهقي في المعرفة (۱۱/ ۱۳۱) باب: اللعان (۱۵۰۴۰): (هذا حديث اخرجه عثمان بن عطاء' و يزيد بن زريع الرملي' عن عطاء الخراساني' عن عمرو بن شعيب' عن ابيه' عن جده' عن النبي صلى الله عليه وسلم ......) فذكره- ثم قال: (وعطاء الخراساني معروف بكثرة الغلط: كما قال الشافعي- و ابنه عثمان ضعيف جداً: قاله الدارقطني فيما اخبرني ابو عبد الرحمن عنه' و كذلك قاله غيره من حفاظ اهل الحديث)- و اخرجه عثمان الوقاصي عن عمرو بن شعيب' و هو متروك الحديث: ضعفه يحيى بن معين وغيره من الائمة- و اخرجه عباد بن مطر عن حماد بن عمرو عن زيد بن رفيع- و عباد بنمطر' و حماد بن عمرو' و زيد بن ربيع ضعفاء: قاله الدارقطني فيما اخبرني ابو عبد الرحمن عنه' و قاله ايضاً غيره من الائمة- قال الدارقطني: وروي عن ابن جريج و الاوزاعي -وهما امامان- عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قوله' لم يرفعاه الى النبي صلى الله عليه وسلم - قال البيهقي: و في ثبوته عن عبد الله موقوفاً ايضاً نظر: و ذلك لانه انما اخرجه عن ابن جريج والاوزاعي: عمر بن هارون' و ليس بالقوي- و اخرجه ايضاً يحيى بن ابي انيسة عن عمرو موقوفاً' و يحيى بن ابي انيسة: متروك' و نحن نحتج بروايات عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده' اذا كان الراوي عنه ثقة' و انضم اليه ما يؤكده' و لم نجد لهذا الحديث طريقاً الى عمرو- و الله اعلم- وروي عن يحيى بن صالح الايلي باسناد آخر' و هو بذلك الاسناد باطل ليس له اصل)- اه- و انظر -ايضاً- نصب الراية (۳/ ۲۴۸)-

طور پر نقل نہیں کی۔

3294- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّبَرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِسَائِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَّالْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اَرْبَعٌ لَيْسَ بَيْنَهُنَّ وَبَيْنَ اَزْوَاجِهِنَّ لِعَانٌ اَلْيَهُوْدِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالنَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْعَبْدِ وَالْاَمَةُ تَحْتَ الْحُرِّ.

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (اور اُن کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے: اُنہوں نے اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔)

ایک اور سند کے ہمراہ یہ منقول ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چار طرح کی خواتین اور اُن کے شوہروں کے درمیان لعان نہیں ہوگا، وہ یہودی عورت جو کسی مسلمان کی بیوی ہو، وہ عیسائی عورت جو کسی مسلمان کی بیوی ہو، وہ آزاد عورت جو کسی غلام کی بیوی ہو، وہ کنیز جو کسی آزاد شخص کی بیوی ہو۔

3295- حَدَّثَنَا الرُّهَاوِيُّ الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ فَرْوَةَ حَدَّثَنَا اَبِىْ اَخْبَرَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَتَّابَ بْنَ اَسِيْدٍ .ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .حَمَّادُ بْنُ عَمْرٍو وَعَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ وَّزَيْدُ بْنُ رُفَيْعٍ ضُعَفَاءُ.

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عتاب بن اسید کو بھیجا (اس کے بعد اُنہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے)۔

اس روایت کے راوی حماد بن عمرو، عمار بن مطر اور زید بن رفیع ضعیف ہیں۔

3296- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ يَزْعُمُ اَنَّ قَبِيْصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ كَانَ

۳۲۹۴- اخرجه البيهقي في الكبرى (۳۹۷/۷) كتاب: اللعان، باب: من يلاعن من الازواج و من لا يلاعن، من طريق الدارقطني، به- واخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۳۹/۷) رقم (۱۲۵۰۸): اخبرنا ابن جريج، به- قال البيهقي في المعرفة (۱۳۲/۱۱) باب: اللعان (۱۵۰۴۶) بعد ذكره لهذه الرواية: (وفي ثبوته عن عبد الله موقوفاً- ايضاً- نظر؛ وذلك لانه انما اخرجه عن ابن جريج و الاوزاعي، عمر ابن هارون، و ليس بالقوي)- اه-

۳۲۹۵- اخرجه البيهقي في الكبرى (۳۹۶/۷) من طريق عمار، به- و علقه من هذا الوجه في المعرفة (۱۳۲/۱۱) (۱۵۰۴۴) و نقل تضعيف الدارقطني لعمار و حماد و زيد-

۳۲۹۶- اخرجه البيهقي في السنن (۴۱۱/۷) كتاب: اللعان، باب: الرجل يقر بحبل امراته او بولدها مرة، فلا يكون له نفيه بعده: من طريق الدارقطني، به- و اخرجه عبد الرزاق (۱۰۰/۷) رقم (۱۲۳۷۴) عن المجالد عن الشعبي عن عمر قال: اذا اعترف بولده ساعة و احدة، ثم انكر بعد، لحق به- و اخرجه البيهقي في سننه (۴۱۱/۷-۴۱۲) كتاب: اللعان، باب الرجل يقر بحبل امراته او بولدها مرة، فلا يكون له نفيه بعده: من طريق ابي معاوية عن مجالد بن سعيد، به- و مجالد ضعيف تقدم الكلام عليه غير مرة-

يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ جَلَدَ رَجُلاً مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّقَعَ عَلٰى وَلِيْدَةٍ لَهُ وَلَمْ يُطَلِّقْهَا الْعَبْدُ كَانَتْ تَحْتَ الْعَبْدِ وَقَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ رَجُلٍ اَنْكَرَ وَلَدًا مِّنِ امْرَاَةٍ وَّهُوَ فِىْ بَطْنِهَا ثُمَّ اعْتَرَفَ بِهٖ وَهُوَ فِىْ بَطْنِهَا حَتّٰى اِذَا وُلِدَ اَنْكَرَهُ فَاَمَرَ بِهٖ عُمَرُ فَجُلِدَ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً لِفِرْيَتِهٖ عَلَيْهَا ثُمَّ اَلْحَقَ بِهٖ وَلَدَهَا .

☆☆ قبیصہ بن ذؤیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو سو کوڑے لگوائے' جس نے اپنی ایک ایسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لی تھی جو ایک غلام کی بیوی تھی اور اُس غلام نے اُسے طلاق نہیں دی تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں بھی فیصلہ دیا تھا: جس نے ایک عورت کے بچے (کا اپنی اولاد ہونے) کا پہلے انکار کیا' وہ بچہ اُس وقت اُس عورت کے پیٹ میں تھا' پھر اعتراف بھی کر لیا' وہ بچہ اُس وقت بھی اُس عورت کے پیٹ میں تھا' جب وہ بچہ پیدا ہوا تو اُس شخص نے پھر اُس کا انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا: اس نے اس عورت پر جو الزام لگایا ہے اُس کی سزا میں (حدِ قذف کے طور پر) اسے اسّی کوڑے مارے جائیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس بچے کا نسب اُس عورت کے ساتھ لاحق کر دیا۔

3297- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ حَصِيْنٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ لَا اَجِدُ اَحَدًا يُّصِيْبُ حَدًّا اُقِيْمُهُ عَلَيْهِ فَيَمُوْتَ فَاَرٰى اَنْ اَدِيَهُ اِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّ فِيْهِ شَيْئًا .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص قابلِ حد جرم کا ارتکاب کرے اور میں اُس پر حد جاری کروں اور اس وجہ سے وہ مر جائے' تو میں یہ سمجھتا ہوں مجھے اُس کی دیت ادا کرنی ہوگی' سوائے اُس شخص کے' جس پر شراب پینے کی حد جاری ہوئی ہو' کیونکہ اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بھی (باقاعدہ سزا) مقرر نہیں کی۔

3298- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِىُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْعَلَّافُ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِىْ ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الشُّرَّابَ كَانُوْا يُضْرَبُوْنَ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَيْدِىْ وَالنِّعَالِ وَبِالْعِصِىِّ حَتّٰى تُوُفِّىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِىْ خِلَافَةِ اَبِىْ بَكْرٍ اَكْثَرَ مِنْهُمْ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَجْلِدُهُمْ اَرْبَعِيْنَ حَتّٰى تُوُفِّىَ ثُمَّ كَانَ عُمَرُ مِنْ بَعْدِهٖ فَجَلَدَهُمْ كَذٰلِكَ اَرْبَعِيْنَ حَتّٰى اُتِىَ بِرَجُلٍ مِّنَ

۳۲۹۷- اخرجه احمد (۱/۱۲۵) و ابو یعلی (۳۳٦) و البخاری في الحدود (۱۲/٦٦) باب: الضرب بالجريد و النعال (٦۷۷۸) و مسلم في الحدود (۳/۱۳۳۲) باب: حد الخمر (۳۹/۱۷۰۷) و ابو داود في الحدود (٤/٦۳٦) باب: اذا تتابع في شرب الخمر (٤٤۸٦) و النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۷/٤۳۸) و ابن ماجه في الحدود (۲/۸۵۸) باب: حد السكران (۲۵٦۹) و الطحاوي في شرح المعاني باب: حد الخمر و البيهقي في الكبرى (۸/۳۲۱) باب: الشارب يضرب زيادة على الاربعين من طريق عمير بن سعيد به-

۳۲۹۸- اخرجه الحاكم في المستدرك (٤/۳۷۵-۳۷٦): اخبرنا ابو جعفر ابن جعفر محمد بن محمد ابن عبد الله البغدادي ثنا يحيى بن عثمان بن صالح ثنا سعيد بن كثير عفير ...... به- واخرجه البيهقي في السنن (۸/۳۲۰) كتاب: الاشربة باب: ما جاء في عدد حد الخمر من طريق سعيد بن عفير ايضاً- قال الحاكم: (صحيح الاسناد و لم يخرجاه)- اه- قال الذهبي: (صحيح سمعه منه سعيد بن عفير)- اه-

الْمُهَاجِرِينَ الْاَوَّلِينَ وَقَدْ شَرِبَ فَاَمَرَ بِهٖ اَنْ يُّجْلَدَ فَقَالَ لِمَ تَجْلِدُنِیْ بَيْنِیْ وَبَيْنَكَ كِتَابُ اللّٰهِ ۔ فَقَالَ عُمَرُ وَاَیُّ كِتَابِ اللّٰهِ تَجِدُ اَنْ لَّا اَجْلِدَكَ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ فِیْ كِتَابِهٖ (لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوا) الْاٰيَةَ فَاَنَا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَاَحْسَنُوْا شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا وَاُحُدًا وَالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ فَقَالَ عُمَرُ اَلَا تَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ مَا يَقُوْلُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ اُنْزِلْنَ عُذْرًا لِمَنْ صَبَرَ وَحُجَّةً عَلَى النَّاسِ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ) الْاٰيَةَ ثُمَّ قَرَاَ حَتّٰى اَنْفَذَ الْاٰيَةَ الْاُخْرٰى فَاِنْ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ الْاٰيَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ نَهَاهُ اَنْ يَّشْرَبَ الْخَمْرَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ صَدَقْتَ مَاذَا تَرَوْنَ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّهٗ اِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَاِذَا سَكِرَ هَذٰى وَاِذَا هَذٰى افْتَرٰى وَعَلَى الْمُفْتَرِیْ ثَمَانُوْنَ جَلْدَةً فَاَمَرَ بِهٖ عُمَرُ فَجُلِدَ ثَمَانِيْنَ ۔

★★ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں شراب پینے والوں کو ہاتھوں' جوتوں اور لاٹھیوں کے ذریعہ مارا جاتا تھا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک سے زیادہ تعداد میں شراب پینے کے مقدمات پیش ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو چالیس کوڑے لگوائے' جب ان کا انتقال ہوگیا تو اُن کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی (شراب پینے والوں کو) چالیس کوڑے لگوائے' یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ''مہاجرینِ اوّلین'' سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کو لایا گیا جنہوں نے شراب پی تھی' اُنہیں کوڑے مارنے کا حکم دیا گیا تو وہ بولے: آپ مجھے کیسے کوڑے مار سکتے ہیں' جبکہ آپ کے اور میرے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حکم موجود ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب کا وہ حکم کہاں ملا ہے کہ میں آپ کو کوڑے نہ ماروں؟ تو اُنہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' اُن پر اُس چیز کے حوالے سے کوئی گناہ نہیں ہوگا جو اُنہوں نے کھایا پیا''۔

(وہ صاحب بولے:) میں اُن لوگوں میں شامل ہوں جو ایمان لائے' اُنہوں نے نیک اعمال کیے' پرہیزگاری اختیار کی اور مؤمن ہوئے' پھر پرہیزگار رہے اور انہوں نے اچھائی کی (جس کا ذکر قرآن میں ہے)۔

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر' غزوۂ اُحد' غزوۂ خندق اور دیگر تمام غزوات میں شریک رہا ہوں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (دوسرے لوگوں سے) فرمایا: تم لوگ اس کا جواب کیوں نہیں دیتے جو اس نے کہا ہے؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ آیت گزرے ہوئے لوگوں کے عذر کے طور پر اور منافقین کے خلاف حجت کے طور پر نازل ہوئی تھیں۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اے ایمان والو! بے شک شراب اور جوا......"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان دو آیات کو مکمل پڑھا اور بولے: اگر یہ اُن لوگوں میں سے ہوں جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے تو اللہ تعالیٰ نے تو انہیں شراب پینے سے منع کیا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کہا ہے' (پھر دوسرے لوگوں سے دریافت کیا:) آپ لوگوں کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ (میں اسے کیا سزا دوں؟) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص شراب پیئے وہ مدہوش ہو جاتا ہے' جب مدہوش ہو تو ہذیان بکتا ہے' اور جب ہذیان بکتا ہے' تو زنا کا جھوٹا الزام لگا سکتا ہے اور زنا کا جھوٹا الزام لگانے والے کو اسّی کوڑے مارے جاتے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اُن صاحب کو اسّی کوڑے لگائے گئے۔

3299- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ حَدَّثَنِىْ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِى السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهُ حَضَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَضْرِبُ رَجُلاً وَّجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ .

☆☆ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' جب اُنہوں نے اُس شخص کو (کوڑے) لگوائے جس سے شراب کی بُو آئی تھی۔

3300- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ جَلَدَ رَجُلاً وَّجَدَ مِنْهُ رِيْحَ شَرَابِ الْحَدَّ تَامًّا.

☆☆ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کوڑے لگوائے اور مکمل حد (یعنی اسّی کوڑے لگوائے)' اُس شخص سے اُنہیں شراب کی بو آئی تھی۔

3301- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ ابْنُ اَخِىْ حَزْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا مَرَّ بِجَارِيَةٍ عَلَيْهَا حُلِيٌّ لَهَا فَاَخَذَ حُلِيَّهَا وَاَلْقَاهَا فِىْ بِئْرٍ فَاُخْرِجَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَقِيْلَ مَنْ قَتَلَكِ قَالَتْ فُلَانٌ الْيَهُوْدِيُّ فَانْطُلِقَ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ فَاُمِرَ بِهِ فَقُتِلَ.

٣٢٩٩- اخرجه مالك في الموطا (٨٤٢/٢) كتاب: الاشربة، باب: الحد في الخمر، الحديث (١) و من طريقه النسائي في السنن (٣٢٦/٨) كتاب: الاشربة، باب: ذكر الاخبار التي اعتل بها من اباح شراب السكر- عن ابن شهاب عن السائب بن يزيد، به- و علقه البخاري في صحيحه (٦٢/١٠) كتاب: الاشربة، باب: الباذق، و من نهى عن كل مسكر من الاشربة- قال الحافظ في تغليق التعليق (٣٦/٥): و اخرجه سعيد بن منصور عن ابن عيينة عن الزهري سمع السائب بن يزيد يقول: قال عمر على المنبر: ذكر لي ان عبيد الله بن عمر و اصحابه شربوا شراباً، و انا سائل عنه: فان كان يسكر حددتهم- قال سفيان: فاخبرني معمر عن الزهري عن السائب قال: فرايت عمر يحدهم)- الا- و انظر- ايضا- عمدة القاري (١٨٢/٢١)-

٣٣٠٠- راجع الذي قبله-

٣٣٠١- اخرجه احمد (١٩٣/٣): عن بهز، ثنا حماد، ثنا قتادة، به- و اخرجه احمد ايضاً (١٦٣/٣): عن حسين، ثنا ابان عن قتادة، ثنا انس، به- و اخرجه احمد (١٧٠/٣)، و البخاري في الديات (٦٨٨٥) باب: قتل الرجل بالمراة، و النسائي في القسامة (٢٢/٨) باب: القود من الرجل للمراة من طريق سعيد بن ابي عروبة عن قتادة، به-

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی شخص ایک لڑکی کے پاس سے گزرا' اُس لڑکی نے کوئی زیور پہنا ہوا تھا' اُس نے (وہ زیور چھین کر لڑکی کو زخمی کر کے) ایک کنوئیں میں ڈال دیا' جب اُس لڑکی کو باہر نکالا گیا تو اُس میں زندگی کی رمق تھی' اُس سے دریافت کیا گیا: تمہیں کس نے قتل کیا ہے؟ اُس نے بتایا: فلاں یہودی نے' اُس یہودی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا' اُس نے (اپنے جرم کا) اعتراف کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُسے بھی قتل کر دیا گیا۔

3302- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَبُوْ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى اَوْضَاحٍ لَهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَجِيْءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَتَلَكِ فُلَانٌ . فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَىْ لَا ثُمَّ قَالَ لَهَا اَقَتَلَكِ فُلَانٌ . فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَىْ لَا ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّالِثَةَ قَالَتْ بِرَاْسِهَا اَىْ نَعَمْ فَقَتَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نے ایک لڑکی کو اُس کے زیورات (چھین کر) قتل کر دیا' اُس یہودی نے اُس لڑکی کو پتھر مار کر قتل کیا' جب اُس لڑکی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو اُس میں زندگی کی رمق موجود تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے دریافت کیا: کیا تمہیں فلاں نے قتل کیا ہے؟ اُس نے جواب میں سر کے اشارے کے ذریعہ کہا: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اُس سے دریافت کیا: کیا تمہیں فلاں نے قتل کیا ہے؟ اُس نے جواب میں سر کے اشارے کے ذریعہ کہا: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر تیسری مرتبہ اُس سے دریافت کیا: کیا تمہیں فلاں نے قتل کیا ہے؟ تو اُس نے سر کے اشارے کے ذریعہ جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس (یہودی کا سر) دو پتھروں کے درمیان (رکھوا کر یعنی کچل کر) اُسے قتل کروا دیا۔

3303- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ اَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّ قَتَادَةَ قَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ وَاعْتَرَفَ الْيَهُوْدِيُّ.

۳۳۰۲-اخرجه احمد (۳/۱۷۱، ۲۰۳) و البخاري في الديات (٦٨٧٧) باب: اذا قتل بحجر او عصا' و (٦٨٧٩) باب: من اقاد بحجر او عصا' و مسلم في القسامة (١٦٧٢) باب: ثبوت القصاص في القتل بالحجر وغيره' و ابو داود في الديات (٤٥٢٩) باب: يقاد من القاتل' و ابن ماجه في الديات (٣٦٦٦) باب: يقتاد من القاتل كما قتل' و البيهقي في الكبرى (٨/٤٢) من طريق عن شعبة' به-

۳۳۰۳-اخرجه احمد (۳/۱۸۳، ۲۶۹) و الدارمي (۲/۱۹۰) و البخاري في الخصومات (٢٤١٣) باب: ما يذكر في الاشخاص و الخصومة بين المسلم و اليهودي' و في الوصايا (٢٧٤٦) و في الديات (٦٨٧٦) و (٦٨٨٤) و مسلم في القسامة (١٦٧٢) باب: ثبوت القصاص في القتل بالحجر وغيره' و ابو داود في الديات (٤٥٢٧) باب: يقاد من القاتل' و (٤٥٩٥) باب: القود بغير حديد' و الترمذي في الديات (١٣٩٤) باب: ما جاء فيمن رضخ راسه بصخرة' و النسائي في القسامة (٨/٢٢) باب: القود من الرجل للمراة' و ابن ماجه في الديات (٣٦٦٥) باب: ما يقتاد من القاتل كما قتل' و ابن الجارود (٨٣٨) و البيهقي (٨/٤٢) و الطحاوي في المعاني (٣/١٩٠) من طرق عن همام بن يحيى' به- وقال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح' و العمل على هذا عند بعض اهل العلم' و هو قول احمد و اسحاق- وقال بعض اهل العلم: لا قود الا بالسيف)- اه-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم قتادہ نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اُس یہودی نے (اپنے جرم کا) اعتراف کیا تھا۔

3304 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْيَهُودِ قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى تَمَائِمَ لَهَا وَرَمَى بِهَا فِي قَلِيبٍ فَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْجَمَ حَتَّى يَمُوتَ فَرُجِمَ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نے ایک انصاری لڑکی کو اُس کے ہار (چھین کر زخمی کر کے) ایک گڑھے میں پھینک دیا اور اُس لڑکی کا سر پتھر کے ذریعہ کچل دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا: اس (یہودی) کو سنگسار کر کے مارا جائے! تو اُسے سنگسار کر دیا گیا۔

3305 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلاً زَنَا فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ أُخْبِرَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ أُحْصِنَ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے زنا کا ارتکاب کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُسے حد کے طور پر کوڑے لگائے گئے' پھر بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا وہ شخص "محصن" ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُسے سنگسار کیا گیا۔

3306 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلاً زَنَا بِامْرَأَةٍ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ أُخْبِرَ أَنَّهُ أُحْصِنَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا تو

۳۳۰۴- اخرجه عبد الرزاق (۱۰۱۷۱) و (۱۸۳۳۲) و (۱۸۵۲۵) و احمد (۱۶۳/۳) و مسلم في القسامة (۱۶۷۲/۱۶) باب: ثبوت القصاص في القتل بالحجر وغيره، و ابو داود في الديات (۴۵۲۸) باب: يقاد من القاتل، و الطحاوي في المعاني (۱۸۱/۳) من طريق معمر، به۔

۳۳۰۵- اخرجه ابو داود في الحدود (۱۴۹/۴) باب: رجم ماعز بن مالك (۴۴۳۸) و النسائي في الكبرى، كما في التحفة (۲۳۳/۲) عن قتيبة عن ابن وهب به مرفوعاً- وقال النسائي: (لا اعلم ان احداً رفع هذا الحديث غير ابن وهب)- و اخرجه ابو داود في الحدود (۱۴۹/۴) باب: رجم ماعز بن مالك، و النسائي في الكبرى كما في التحفة (۲۳۲/۲) من طريق ابي عاصم عن ابن جريج، باسناده موقوفاً- وقال النسائي: (هذا هو الصواب، و الذي قبله خطا)- اه-

۳۳۰۶- راجع ما قبله، و راجع: نصب الراية للزيلعي (۳۲۹/۳-۳۳۰)-

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُسے حد کے طور پر کوڑے لگائے گئے‘ پھر بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا وہ شخص "محصن" ہے‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُسے سنگسار کیا گیا۔

3307- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ فَيَّاضِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَنْدَةَ حَدَّثَنِي خَلَّادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثِ بْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ مَنَاةَ بْنِ كِنَانَةَ فَتَخَطَّى النَّاسَ حَتّٰى اقْتَرَبَ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقِمْ عَلَيَّ الْحَدَّ. قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ. فَانْتَهَرَهُ فَجَلَسَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقِمْ عَلَيَّ الْحَدَّ. فَقَالَ اجْلِسْ. فَجَلَسَ ثُمَّ قَامَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقِمْ عَلَيَّ الْحَدَّ. قَالَ وَمَا حَدُّكَ. قَالَ اَتَيْتُ امْرَاَةً حَرَامًا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِجَالٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فِيْهِمْ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ انْطَلِقُوْا بِهِ فَاجْلِدُوْهُ. وَلَمْ يَكُنِ اللَّيْثِيُّ تَزَوَّجَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَجْلِدُ الَّتِي خَبَثَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوْنِي بِهِ مَجْلُوْدًا. فَلَمَّا اُتِيَ بِهِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَاحِبَتُكَ. قَالَ فُلَانَةُ- لِامْرَاَةٍ مِنْ بَنِي بَكْرٍ- فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهَا فَدَعَاهَا فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ كَذَبَ وَاللّٰهِ مَا اَعْرِفُهُ وَاِنِّي مِمَّا قَالَ لَبَرِيْئَةٌ اللّٰهُ عَلٰى مَا اَقُوْلُ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شُهَدَاؤُكَ عَلٰى اَنَّكَ خَبَثْتَ بِهَا فَاِنَّهَا تُنْكِرُ اَنْ تَكُوْنَ خَابَثَتْهَا فَاِنْ كَانَ لَكَ شُهَدَاءُ جَلَدْتُهَا وَاِلَّا جَلَدْتُكَ حَدَّ الْفِرْيَةِ. فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لِي شُهَدَاءُ. فَاَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ حَدَّ الْفِرْيَةِ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے‘ بنولیث بن بکر سے تعلق رکھنے والا ایک شخص وہاں آیا اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گیا‘ اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھ پر حد جاری کریں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے ڈانٹا تو وہ بیٹھ گیا‘ وہ پھر کھڑا ہوا‘ اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھ پر حد جاری کریں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! وہ بیٹھ گیا‘ وہ پھر تیسری مرتبہ کھڑا ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! مجھ پر حد جاری کریں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کون سے قابلِ حد (جرم کا ارتکاب کیا ہے)؟ اُس نے عرض کی: میں نے ایک عورت کے ساتھ حرام صحبت کی ہے‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے‘ جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ‘ حضرت عباس رضی اللہ عنہ‘ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی تھے‘ فرمایا: اسے لے جا کر کوڑے لگاؤ! بنولیث سے تعلق رکھنے والا وہ شخص شادی شدہ نہیں تھا‘ عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس عورت کو کوڑے کیوں نہیں لگواتے جس

۳۳۰۷- اخرجه ابو داؤد في الحدود (۱۵۸/٤) باب: اذا اقر الرجل بالزنا ولم تقر المراة (٤٤٦٧) والنسائي في الكبرى كما في التحفة الاشراف (٤٦٤/٤) من طريق موسى بن هارون البردي، ثنا هشام بن يوسف، به مختصرًا- و قال النسائي: (هو منكر)- اهـ-

کے ساتھ اس شخص نے گناہ کیا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کوڑے لگا کر پھر میرے پاس لے کر آؤ! جب اُسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے دریافت کیا: تمہاری ساتھی عورت کون ہے؟ اُس نے جواب دیا: فلاں عورت' اُس نے بنوبکر سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کا نام لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کو بُلوایا اور اُس سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولی: اس نے جھوٹ کہا ہے' اللہ کی قسم! میں تو اسے نہیں جانتی اور اس نے جو الزام لگایا ہے میں اُس سے بَری ہوں' اور میں جو کہہ رہی ہوں اس پر اللہ تعالیٰ گواہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اُس شخص سے) دریافت کیا: اس بارے میں تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم نے اس عورت کے ساتھ گناہ کیا ہے؟ کیونکہ یہ عورت تو اس بات کا انکار کر رہی ہے کہ تم نے اس کے ساتھ کوئی گناہ کیا ہے' اگر تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے' تو میں اس عورت کو کوڑے لگواؤں گا اور اگر تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے' تو میں زنا کا جھوٹا الزام لگانے (کی سزا کے طور پر) تمہیں کوڑے لگواؤں گا۔ اُس شخص نے کہا: یارسول اللہ! میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُسے زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی حد (کی سزا کے طور پر) اسّی کوڑے لگائے گئے۔

3308- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى عَنْ عُمَرَ بْنِ صُبْحٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا حَجَّ عُمَرُ حَجَّتَهُ الْأَخِيرَةَ الَّتِي لَمْ يَحُجَّ غَيْرَهَا غُودِرَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَتِيلاً فِي بَنِي وَادِعَةَ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ عُمَرُ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا قَضَى النُّسُكَ وَقَالَ لَهُمْ هَلْ عَلِمْتُمْ لِهَذَا الْقَتِيلِ قَاتِلاً مِنْكُمْ قَالَ الْقَوْمُ لاَ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُمْ خَمْسِينَ شَيْخًا فَأَدْخَلَهُمُ الْحَطِيمَ فَاسْتَحْلَفَهُمْ بِاللَّهِ رَبِّ هَذَا الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَرَبِّ هَذَا الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبِّ هَذَا الشَّهْرِ الْحَرَامِ أَنَّكُمْ لَمْ تَقْتُلُوهُ وَلاَ عَلِمْتُمْ لَهُ قَاتِلاً فَحَلَفُوا بِذَلِكَ فَلَمَّا حَلَفُوا قَالَ أَدُّوا دِيَةً مُغَلَّظَةً فِي أَسْنَانِ الإِبِلِ أَوْ مِنَ الدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ دِيَةً وَثُلُثًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ سِنَانٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا تُجْزِئُنِي يَمِينِي مِنْ مَالِي قَالَ لاَ إِنَّمَا قَضَيْتُ عَلَيْكُمْ بِقَضَاءِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَأَخَذُوا دِيَتَهُ دَنَانِيرَ دِيَةً وَثُلُثَ دِيَةٍ .عُمَرُ بْنُ صُبْحٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

۳۳۰۸-اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۱۲۵/۸) في اول كتاب القسامة، قال: (رفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم منكر، هو مع انقطاعه، في رواته من اجمعوا على تركه)- اهـ-قال الزيلعي في نصب الراية (۳۹۵/٤)؛ وقال البيهقي في (المعرفة): اجمع اهل الحديث على ترك الاحتجاج بعمر بن صبح، و قد خالفت روايته هذه رواية الثقات الاثبات، انتهى- واخرجه البيهقي في (المعرفة) عن الشافعي، ثنا سفيان عن منصور عن الشعبي ان عمر بن الخطاب كتب في قتيل وجد بين (خيوان) و (وادعة): ان يقاس ما بين القريتين، فالى ايهما كان اقرب اخرجه اليه منهم خمسين رجلاً، حتى يوافوه مكة، فادخلهم الحجر، فاحلفهم، ثم قضى عليهم بالدية، فقالوا: ما دفعت اموالنا عن ايماننا، و لا ايماننا عن اموالنا! فقال عمر: كذلك الامر- قال البيهقي: قال الشافعي: وقال غير سفيان عن عاصم الاحول عن الشعبي، فقال عمر: حقنتم دمائكم بايمانكم، ولا يطل دم امرئ مسلم- انتهى- و اخرجه البيهقي عن ابن عبد الحكم، قال سمعت الشافعي يقول: سافرت (خيوان) و (وادعة) اربعة عشر سفرة، و انا اسالهم عن حكم عمر بن الخطاب في القتيل، و انا احكي لهم ما روي عنه فيه، فقالوا: هذا شيء ما كان ببلدنا قط- قال الشافعي: و نحن نروي بالاسناد الثبت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه بدا بالمدعين، فلما لم يحلفوا، قال: فتبرئكم يهود بخمسين يميناً، و اذ قال: تبرئكم، فلا تكون عليهم غرامة، فلما لم يقبل الانصار ايمانهم، وداه النبي صلى الله عليه وسلم، ولم يجعل على يهود- و القتيل بين اظهرهم- شيئًا- انتهى-

☆☆ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آخری مرتبہ حج کیا' جس کے بعد انہیں حج کرنے کا موقع نہیں ملا تو اس (حج کے دوران) بنووداعہ کے رہائشی علاقے میں ایک مسلمان شخص مقتول پایا گیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف پیغام بھیجا' یہ حج ادا کر لینے کے بعد ہوا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ تمہارے درمیان میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن میں سے پچاس بزرگ افراد کو لیا اور اُنہیں ''حطیم'' میں کھڑا کر دیا اور اُن سے یہ قسم لی: (کہ وہ یہ قسم اُٹھائیں:) اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم! جو اس حرمت والے گھر کا پروردگار ہے' اس حرمت والے شہر کا پروردگار ہے' اس حرمت والے مہینے کا پروردگار ہے' تم لوگوں نے اسے قتل نہیں کیا اور تمہیں اس کے قاتل کے بارے میں بھی علم نہیں ہے' اُن لوگوں نے یہ قسم اُٹھالی' جب اُن لوگوں نے یہ قسم اُٹھالی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یا تو اونٹوں کے حساب سے اس شخص کی دیتِ مغلظہ ادا کرو' یا درہم و دینار کے حساب سے ایک مکمل دیت اور ایک تہائی دیت (کی رقم) ادا کرو' تو اُن میں سے ایک شخص' جس کا نام سنان تھا' اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: جب ہم نے قسم اُٹھالی ہے' تو کیا یہ اُس ادائیگی کی جگہ کافی نہیں ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! میں نے تمہارے بارے میں' تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق' فیصلہ دیا ہے۔ تو اُن لوگوں نے دیناروں کے حساب سے ایک مکمل دیت اور ایک تہائی دیت (کی رقم) ادا کرنے کو اختیار کیا۔

اس روایت کا راوی عمر بن صبیح متروک الحدیث ہے۔

3309- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ ثَابِتٍ يُكْنَى اَبَا الْمِقْدَامِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ جَعَلَ دِيَةَ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ اَرْبَعَةَ الْاٰفٍ وَّالْمَجُوْسِيِّ ثَمَانِمِائَةٍ.

☆☆ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودی اور عیسائی شخص کی دیت چار ہزار (درہم) اور مجوسی کی دیت آٹھ سو (درہم) مقرر کی ہے۔

3310- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ مُحَمَّدٍ زَحْمَوَيْهِ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ ثَابِتٍ اَبِي الْمِقْدَامِ وَيَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ دِيَةَ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ اَرْبَعَةَ الْاٰفٍ وَّدِيَةَ الْمَجُوْسِيِّ ثَمَانِمِائَةٍ .

☆☆ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودی اور عیسائی شخص کی دیت چار' چار ہزار (درہم) اور مجوسی کی دیت آٹھ سو (درہم) مقرر کی ہے۔

3311- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ دَاوَرَ عَنْ خَالِدِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ سَكِرَ مِنْ نَبِيْذٍ

۳۳۰۹-تقدم- ۳۳۱۰-تقدم-

تَمْرٍ فَجَلَدَهُ.

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جو کھجور کی نبیذ پینے کی وجہ سے مدہوش ہو گیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کوڑے لگوائے۔

3312 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْعَامِرِيَّيْنِ دِيَةَ الْمُسْلِمِ .قَالَ أَبُو بَكْرٍ كَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا دِيَةَ مُسْلِمٍ كَانَ لَهُمَا عَهْدٌ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر قبیلہ کے دو افراد کی دیت' مسلمان کی دیت جتنی قرار دی۔

شیخ ابوبکر فرماتے ہیں: یعنی اُن میں سے ہر ایک کی دیت مسلمان جتنی تھی' جبکہ وہ دونوں افراد ''ذمّی'' تھے۔

3313 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ دِينَارٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ كَامِلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ دِيَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ نِصْفَ دِيَةِ الْمُسْلِمِ .وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ دِيَةَ الْكَافِرِ مِثْلَ نِصْفِ دِيَةِ الْمُسْلِمِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ کتاب کی دیت' مسلمان کی دیت کا نصف مقرر کی ہے۔

۳۳۱۱—نقله الزيلعي (۳۵۰/۳) عن المصنف' ثم قال: و عمران بن داود—بفتح الدال والواو—فيه مقال- و اخرجه في الاشربة عن ابي العوام القطان: حدثني عمرو بن دينار عن ابن عمرو' به- و اخرجه اسحاق بن راهويه في مسنده' اخبرنا و كيع' ثنا سفيان عن ابي اسحاق عن النجراني عن ابن عمر' قال: اتي النبي صلى الله عليه وسلم بسكران فضربه الحد' وقال له: ما شرابك؟ قال: تمر و زبيب' فقال: لا تخلطوهما جميعًا' يكفي احدهما من صاحبه)- اه—واخرجه البيهقي في السنن (۳۱۷/۸) من طريق شعبة عن ابي اسحاق' قال: سمعت رجلاً من اهل نجران عن ابن عمران النبي صلى الله عليه وسلم اتي برجل سكران' فقال: يا رسول الله' اني لم اشرب الخمر' انما شربت خليط بسر و تمر' فامر به فجلد' ثم نهى عنهما ان يخلطا-

۳۳۱۲—اخرجه الترمذي في الديات (۱۳/٤) بعد باب: ما جاء فيمن يقتل نفسًا معاهدة (۱٤۰٤) من طريق يحيى بن آدم عن ابي بكر بن عياش' به- و قال الترمذي: (هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه' و ابو سعد البقال اسمه: سعيد بن المرزبان)- اه- قال الزيلعي في نصب الراية (۳٦٦/٤): (وسعيد بن المرزبان' فيه لين- قال الترمذي في علله الكبير: قال البخاري: هو مقارب الحديث- وقال ابن عدي: هو من جملة الضعفاء الذين يكتب حديثهم)- اه-

۳۳۱۳—اخرجه الطيالسي (۲۲٦۸)' و احمد (۱۸۰/۲' ۱۸۳' ۲۰۵' ۲۲٤)' و ابو داود في الديات (۷۰۷/٤) باب: دية الذمي (٤۵۸۳)' و النسائي في القسامة (٤۵/۸) باب: كم دية الكافر؟ و الترمذي في الديات (۱۸/٤) باب: دية الكافر (۱٤۱۳)' و ابن ماجه في الديات (۸۸۳/۲) باب: دية الكافر (۲٦٤٤)' و ابن الجارود (۱۰۵۲)' و البيهقي في الكبرى (۱۰۱/۸) باب: دية اهل الذمة' من طرق عن عمرو بن شعيب' به- وقال الترمذي: (حديث حسن- و اختلف اهل العلم في دية اليهودي و النصراني: فذهب بعض اهل العلم في دية اليهودي و النصراني الى ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم - و قال عمر بن عبد العزيز: دية اليهودي و النصراني دية المسلم' و بهذا يقول احمد بن حنبل- وروي عن عمر بن الخطاب انه قال: دية اليهودي و النصراني اربعة آلاف درهم' و دية المجوسي ثمانمائة درهم' و بهذا يقول مالك ابن انس و الشافعي و اسحاق- وقال بعض اهل العلم: دية اليهودي و النصراني مثل دية المسلم' و هو قول سفيان الثوري و اهل الكوفة)- اه-

ابن وہب نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کافر کی دیت مسلمان کی دیت کے نصف جتنی مقرر کی ہے۔

3314- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ عَقْلَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُسْلِمِينَ وَهُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى .

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے: دونوں قسم کے اہلِ کتاب (یعنی یہودیوں اور عیسائیوں) کی دیت مسلمانوں کی دیت جتنی ہوگی۔ (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں۔

3315- حَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ لَاحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّهُ قَالَ دِيَةُ الْخَطَاِ اَخْمَاسًا عِشْرُونَ جَذَعَةً وَّعِشْرُونَ حِقَّةً وَّعِشْرُونَ بَنَاتُ لَبُونٍ وَّعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ ذُكُورٌ وَّعِشْرُونَ بَنَاتُ مَخَاضٍ.

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قتلِ خطاء کی دیت میں (اونٹوں کی) پانچ قسمیں ہوں گی' بیس "جذعہ" ہوں گے' بیس "حقہ" ہوں گے' بیس "بنات لبون" ہوں گی' بیس "بنولبون" ہوں گے اور بیس "بنات مخاض" ہوں گی۔

3316- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ ح

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

وَاَخْبَرَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ جَعْفَرٍ الشِّيرَازِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ دِيَةُ الْخَطَاِ خَمْسَةُ اَخْمَاسٍ عِشْرُونَ حِقَّةً وَّعِشْرُونَ جَذَعَةً وَّعِشْرُونَ بَنَاتُ مَخَاضٍ وَّعِشْرُونَ بَنَاتُ لَبُونٍ وَّعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ ذُكُورٌ . لَفْظُ دَعْلَجٍ وَّهٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ وَّرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ.

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوُ هٰذَا .

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قتلِ خطاء کی دیت میں (اونٹوں کی) پانچ قسمیں ہوں گی' بیس "جذعہ" ہوں گے' بیس "حقہ" ہوں گے' بیس "بنات لبون" ہوں گی' بیس "بنات مخاض" ہوں گی اور بیس "بنولبون" نر ہوں گے۔

۳۳۱٤- راجع ما قبله-

۳۳۱۵- كذا ساقه الدارقطني هنا موقوفاً' ويأتي عن ابن مسعود مرفوعاً-

۳۳۱٦- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۹/۲۸۵) باب: شبه العمد (۱۷۲۲٤) عن الثوري عن ابن التيمي عن ابيه عن ابي مجلز' به- و اخرجه البيهقي (۸/۷۹) من طريق يزيد بن هارون عن سليمان التيمي' به-

اس کی سند حسن ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

3317- حَدَّثَنَا بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3318- وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدِّيَةِ فِي الْخَطَإِ مِائَةً مِنَ الإِبِلِ مِنْهَا عِشْرُونَ حِقَّةً وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ وَعِشْرُونَ بَنِي مَخَاضٍ . هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ غَيْرُ ثَابِتٍ عِنْدَ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ بِالْحَدِيثِ مِنْ وُجُوهٍ عِدَّةٍ أَحَدُهَا أَنَّهُ مُخَالِفٌ لِمَا رَوَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ بِالسَّنَدِ الصَّحِيحِ عَنْهُ الَّذِي لَا مَطْعَنَ فِيهِ وَلَا تَأْوِيلَ عَلَيْهِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ أَعْلَمُ بِحَدِيثِ أَبِيهِ وَبِمَذْهَبِهِ وَفُتْيَاهُ مِنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ وَنُظَرَائِهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَتْقَى لِرَبِّهِ وَأَشَحُّ عَلَى دِينِهِ مِنْ أَنْ يَرْوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَضَى بِقَضَاءٍ وَيُفْتِيَ هُوَ بِخِلَافِهِ . هَذَا لَا يُتَوَهَّمُ مِثْلُهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ الْقَائِلُ فِي مَسْأَلَةٍ وَرَدَتْ عَلَيْهِ لَمْ أَسْمَعْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا شَيْئًا وَلَمْ يَبْلُغْنِي عَنْهُ فِيهَا قَوْلٌ أَقُولُ فِيهَا بِرَأْيِي فَإِنْ يَكُنْ صَوَابًا فَمِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ يَكُنْ خَطَأً فَمِنِّي ثُمَّ يَبْلُغُهُ بَعْدَ ذَلِكَ أَنَّ فُتْيَاهُ فِيهَا وَافَقَ قَضَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِثْلِهَا فَرَآهُ أَصْحَابُهُ فَرِحَ عِنْدَ ذَلِكَ فَرَحًا لَمْ يَرَوْهُ فَرِحَ مِثْلَهُ مِنْ مُوَافَقَةِ فُتْيَاهُ قَضَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ كَانَتْ هَذِهِ صِفَتُهُ وَهَذِهِ حَالُهُ كَيْفَ يَصِحُّ عَنْهُ أَنْ يَرْوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَيُخَالِفَهُ .

وَيَشْهَدُ أَيْضًا لِرِوَايَةِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ مَا رَوَاهُ وَكِيعٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ وَغَيْرُهُمَا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ دِيَةُ الْخَطَإِ أَخْمَاسًا .

۳۳۱۷- اخرجه البيهقي في الكبرى (۸/ ۷٤) و المعرفة (۱۰۳/۱۲) باب: اسنان الابل في الخطا، من طريق اسرائيل عن ابي اسحاق، به- و كذلك من طريق الثوري عن ابي اسحاق، و من طريق ابي عبيدة عن ابن مسعود السابق قبل هذه الرواية ، وقال: (وعلل حديث ابن مسعود بانه منقطع: و ذلك لان ابا اسحاق راى علقمة، و لم يسمع منه شيئًا) و ساق ما يويد ذلك من قول ابي اسحاق، ثم قال: (واما ابو عبيدة: فانه لم يسمع من ابيه شيئًا) و ساق ما يويد ذلك من قول ابي عبيدة، ثم قال: (و اما ابراهيم عن عبد الله، فهو منقطع لا شك فيه)- اھ- و اخرجه ابن ابي ، كما في نصب الراية (٤/ ۳۵۷-۳۵۸)- عن وكيع، به موقوفاً-

۳۳۱۸- اخرجه ابو داود في الحدود (٤/ ۱۸۳) باب: الدية كم هي؟ (٤۵٤۵) و النسائي في القسامة (۸/ ٤٤) باب: ذكر اسنان دية الخطا (٤۸۱٦) و الترمذي في الديات (٤/ ۵) باب: ما جاء في الدية كم هي من الابل؟ (۱۳۸٦) و ابن ماجه في الديات (۲/ ۸۷۹) باب: دية الخطا (۲٦۳۱) من طرق عن حجاج بن ارطاة، به- وقال الترمذي: (حديث ابن مسعود لا نعرفه مرفوعًا الا من هذا الوجه، و قد روي عن عبد الله موقوفاً)- اھ- وقال البيهقي في المعرفة (۱۲/ ۱۰٤) باب: اسنان الابل في الخطا (۱٦۰٤۱): (وخشف بن مالك مجهول، و قد اختلف فيه على الحجاج بن ارطاة، و الحجاج غير محتج به- و الله اعلم)- اھ- و انظر نصب الراية (٤/ ۳۵۸-۳٦۰)-

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتلِ خطاء کی دیت میں ایک سو اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا' جن میں سے بیس ''حقہ'' ہوں گے' بیس ''جذعہ'' ہوں گے' بیس ''بنات لبون'' ہوں گی' بیس ''بنات مخاض'' ہوں گی اور بیس ''بنومخاض'' ہوں گے۔

یہ حدیث ضعیف ہے اور علمِ حدیث کے ماہرین کے نزدیک یہ کئی اعتبار سے ثابت نہیں ہے۔

اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہ روایت اُس روایت کی مخالف ہے' جسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوعبیدہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے' جس سند پر طعن نہیں کیا جاسکتا اور اُس روایت کی تاویل نہیں کی جاسکتی۔ ابوعبیدہ اپنے والد کی نقل کردہ حدیث اور اُن کے مذہب اور اُن کے فتویٰ کے بارے میں' خشف بن مالک اور اُس جیسے دیگر افراد سے زیادہ واقفیت رکھتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے پروردگار سے بہت ڈرنے والے تھے اور اپنے دین میں نہایت پختہ تھے' اُن کے بارے میں یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی روایت نقل کریں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے اور پھر اُس کے خلاف فتویٰ دیں' یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جیسی شخصیت کے بارے میں گمان نہیں کی جاسکتی' حالانکہ جب اُن کے سامنے ایک مسئلہ آیا تو اُنہوں نے اُس کا جواب دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات نہیں سنی ہے اور مجھے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کسی روایت کا بھی علم نہیں ہے' اس لیے میں اس مسئلہ میں اپنی رائے پیش کروں گا' اگر وہ ٹھیک ہوئی تو یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے ہوگی' اور اگر اس میں کوئی غلطی ہوئی تو وہ میری طرف سے ہوگی' پھر اُس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس بات کا پتہ چلا کہ اُس مسئلہ کے بارے میں اُن کا دیا ہوا فتویٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق ہے' تو اُن کے ساتھیوں نے دیکھا کہ وہ اس بات سے اتنے خوش ہوئے کہ اُن کا دیا ہوا فتویٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق ہے' کہ اُن کے ساتھیوں نے اُنہیں اتنا خوش کبھی نہیں دیکھا' تو جن کی یہ صفت ہو اور یہ حالت ہو' اُن کے بارے میں یہ بات کس طرح درست ہوسکتی ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی روایت نقل کریں اور پھر اُس کے خلاف (فتویٰ دیں)۔

اس بات کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے' جسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوعبیدہ نے نقل کیا ہے' اور یہ روایت وکیع' عبداللہ بن وہب اور دیگر محدثین نے سفیان ثوری' منصور' ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: قتلِ خطاء کی دیت کی ادائیگی پانچ قسموں کے اونٹوں (کی شکل میں ہوگی)۔

3319- حَدَّثَنَا بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ الْمَحَامِلِيِّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دِيَةُ الْخَطَإِ أَخْمَاسًا ثُمَّ فَسَّرَهَا كَمَا فَسَّرَهَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ وَعَلْقَمَةُ عَنْهُ سَوَاءً فَهٰذِهِ

الرِّوَايَةُ

وَاِنْ كَانَ فِيْهَا اِرْسَالٌ فَاِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ هُوَ مِنْ اَعْلَمِ النَّاسِ بِعَبْدِ اللّٰهِ وَبِرَاْيِهٖ وَبِفُتْيَاهُ قَدْ اَخَذَ ذٰلِكَ عَنْ اَخْوَالِهٖ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنَيْ يَزِيْدَ وَغَيْرِهِمْ مِنْ كُبَرَاءِ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ

وَهُوَ الْقَائِلُ اِذَا قُلْتُ لَكُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَهُوَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَنْهُ وَاِذَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَجُلٍ وَّاحِدٍ سَمَّيْتُهٗ لَكُمْ

وَوَجْهٌ اٰخَرُ وَهُوَ اَنَّ الْخَبَرَ الْمَرْفُوْعَ الَّذِيْ فِيْهِ ذِكْرُ بَنِي الْمَخَاضِ لَا نَعْلَمُهٗ رَوَاهُ اِلَّا خِشْفُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ اِلَّا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَرْمَلٍ الْجُشَمِيُّ وَاَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحَدِيْثِ لَا يَحْتَجُّوْنَ بِخَبَرٍ يَنْفَرِدُ بِرِوَايَتِهٖ رَجُلٌ غَيْرُ مَعْرُوْفٍ وَّاِنَّمَا يَثْبُتُ الْعَمَلُ عِنْدَهُمْ بِالْخَبَرِ اِذَا كَانَ رَاوِيْهِ عَدْلًا مَشْهُوْرًا اَوْ رَجُلٌ قَدِ ارْتَفَعَ عَنْهُ اسْمُ الْجَهَالَةِ وَارْتِفَاعُ اسْمِ الْجَهَالَةِ عَنْهُ اَنْ يَّرْوِيَ عَنْهُ رَجُلَانِ فَصَاعِدًا فَاِذَا كَانَتْ هٰذِهٖ صِفَتَهٗ ارْتَفَعَ عَنْهُ اسْمُ الْجَهَالَةِ وَصَارَ حِيْنَئِذٍ مَعْرُوْفًا فَاَمَّا مَنْ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ انْفَرَدَ بِخَبَرٍ وَّجَبَ التَّوَقُّفُ عَنْ خَبَرِهٖ ذٰلِكَ حَتّٰى يُوَافِقَهٗ عَلَيْهِ غَيْرُهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔

وَوَجْهٌ اٰخَرُ وَهُوَ اَنَّ خَبَرَ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْهُ اِلَّا حَجَّاجَ بْنَ اَرْطَاةَ وَالْحَجَّاجُ فَرَجُلٌ مَشْهُوْرٌ بِالتَّدْلِيْسِ وَبِاَنَّهٗ يُحَدِّثُ عَنْ مَّنْ لَمْ يَلْقَهٗ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ ۔

قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ قَالَ لِيْ حَجَّاجٌ لَا يَسْاَلُنِيْ اَحَدٌ عَنِ الْخَبَرِ - يَعْنِيْ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَلَا تَسْاَلُوْنِيْ مَنْ اَخْبَرَكَ بِهٖ - وَقَالَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ كُنْتُ عِنْدَ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ يَوْمًا فَاَمَرَ بِغَلْقِ الْبَابِ ثُمَّ قَالَ لَمْ اَسْمَعْ مِنَ الزُّهْرِيِّ شَيْئًا وَلَمْ اَسْمَعْ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ وَلَا مِنَ الشَّعْبِيِّ اِلَّا حَدِيْثًا وَاحِدًا وَلَا مِنْ فُلَانٍ وَلَا مِنْ فُلَانٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَةَ عَشَرَ اَوْ بِضْعَةَ عَشَرَ كُلُّهُمْ قَدْ رَوٰى عَنْهُ الْحَجَّاجُ ثُمَّ زَعَمَ بَعْدَ رِوَايَتِهٖ عَنْهُمْ اَنَّهٗ لَمْ يَلْقَهُمْ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُمْ

وَتَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْهُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَعِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ بَعْدَ اَنْ جَالَسُوْهُ وَخَبَرُوْهُ وَكَفَاكَ بِهِمْ عِلْمًا بِالرِّجَالِ وَنُبْلًا

قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ دَخَلْتُ عَلَى الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ وَسَمِعْتُ كَلَامَهٗ فَذَكَرَ شَيْئًا اَنْكَرْتُهٗ فَلَمْ اَحْمِلْ عَنْهُ شَيْئًا ۔ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ رَاَيْتُ حَجَّاجَ بْنَ اَرْطَاةَ بِمَكَّةَ فَلَمْ اَحْمِلْ عَنْهُ شَيْئًا وَلَمْ اَحْمِلْ اَيْضًا عَنْ رَجُلٍ عَنْهُ كَانَ عِنْدَهٗ مُضْطَرِبًا ۔

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ حَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهٖ ۔

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ لَا يَنْبُلُ الرَّجُلُ حَتّٰى يَدَعَ الصَّلَاةَ فِي الْجَمَاعَةِ ۔ وَقَالَ

۳۲۱۹- قال البیہقی فی المعرفۃ (۱۲/۱۰۴) (۱۶۰۳۹): (واما ابراھیم عن عبد اللہ، فھو منقطع لا شک فیہ) - اھ - واخرجہ عبد الرزاق فی المصنف (۹/۲۸۴-۲۸۵) باب: شبہ العمد (۱۷۲۲۳) عن الثوری بہ-

عِيسَى بْنُ يُونُسَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ اَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ يُزَاحِمُنِي الْحَمَّالُونَ وَالْبَقَّالُونَ وَقَالَ جَرِيْرٌ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ اَهْلَكَنِي حُبُّ الْمَالِ وَالشَّرَفِ .

وَوَجْهٌ اٰخَرُ وَهُوَ اَنَّ جَمَاعَةً مِنَ الثِّقَاتِ رَوَوْا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ فَاخْتَلَفُوْا عَلَيْهِ فِيْهِ فَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَلَى اللَّفْظِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا عَنْهُ . وَوَافَقَهُ عَلٰى ذٰلِكَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ .

وَخَالَفَهُمَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ فَرَوَاهُ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَطَاِ اَخْمَاسًا عِشْرُوْنَ جِذَاعًا وَعِشْرُوْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ وَّعِشْرُوْنَ بَنِيْ لَبُوْنٍ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ مَخَاضٍ وَّعِشْرُوْنَ بَنِيْ مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ فَجَعَلَ مَكَانَ الْحِقَاقِ بَنِيْ لَبُوْنٍ .

☆☆ ابراہیم نخعی نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: قتلِ خطاء کی دیت کی ادائیگی پانچ قسموں کے اونٹوں (کی شکل میں ہوگی)۔

پھر اس کے بعد ابراہیم نے اس کی وضاحت میں وہی الفاظ نقل کیے ہیں جیسے ابوعبیدہ اور علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیے ہیں۔

اگر اس روایت میں ''ارسال'' کو تسلیم کرلیا جائے' تو بھی ابراہیم نخعی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' اُن کی آراء اور اُن کے فتاویٰ کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں' کیونکہ اُنہوں نے اس چیز کا علم اپنے ماموں علقمہ' اسود اور عبدالرحمٰن سے حاصل کیا ہے اور ان کے علاوہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اکابر شاگردوں سے حاصل کیا ہے۔

ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں: جب میں آپ کے سامنے یہ کہوں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے وہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کئی شاگردوں سے سنی ہے۔ لیکن اگر میں نے کوئی بات کسی ایک شخص سے سنی ہو' تو میں اُس کا نام آپ کے سامنے بیان کردوں گا۔

اس مسئلہ کا دوسرا پہلو یہ ہے: وہ ''مرفوع'' روایت جس میں ''بنو مخاض'' کا ذکر ہے' ہمارے علم کے مطابق اُسے صرف خشف بن مالک نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہ ایک مجہول شخص ہے' اس کے حوالے سے صرف زید بن جبیر جشمی نے احادیث روایت کی ہیں اور علمِ حدیث کے ماہرین ایسی روایت کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کرتے جسے نقل کرنے میں کوئی ایک مجہول راوی منفرد ہو' ان حضرات کے نزدیک کسی بھی روایت پر عمل کرنا اُس وقت ثابت ہوگا جب اُسے روایت کرنے والا شخص عادل اور مشہور ہو' یا کوئی ایسا شخص ہو جسے مجہول قرار نہ دیا جا سکے اور پھر اُس کے حوالے سے دو یا دو سے زیادہ افراد اُس روایت کو نقل کریں' کیونکہ اس صورت میں اُس راوی کو مجہول قرار نہیں دیا جا سکے گا اور وہ معروف شمار ہوگا' لیکن اگر اُس شخص کے حوالے سے صرف ایک فرد نے روایت کو نقل کیا ہو اور وہ بھی اُس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو' تو ایسی روایت کے

بارے میں توقف کیا جائے گا' یہاں تک کہ دوسری روایت اُس کے موافق (سامنے) آ جائے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

اس کا ایک پہلو یہ ہے: حشف بن مالک کی روایت کو' ہمارے علم کے مطابق' زید بن جبیر کے حوالے سے صرف حجاج بن ارطاۃ نے نقل کیا ہے اور حجاج ایک ایسا شخص ہے' جو''تدلیس'' کے حوالے سے مشہور ہے' اور وہ اُن حضرات کے حوالے سے بھی روایت نقل کر دیتا ہے جن سے اُس کی ملاقات نہ ہوئی ہو اور جن سے اُس نے احادیث کا سماع نہ کیا ہو۔

شیخ ابو معاویہ ضریر فرماتے ہیں: حجاج نے مجھ سے یہ کہا تھا: کوئی شخص مجھ سے روایت کے بارے میں سوال نہ کرے' یعنی میں جب تمہارے سامنے کوئی روایت بیان کروں تو مجھ سے یہ نہ پوچھو: آپ کو اس بارے میں کس نے بتایا ہے؟

یحییٰ بن زکریا بیان کرتے ہیں: ایک دن میں حجاج بن ارطاۃ کے پاس موجود تھا' اُس نے دروازہ بند کرنے کا حکم دیا' پھر بولا: میں نے زہری سے کوئی روایت نہیں سنی۔ ابراہیم نخعی اور شعبی سے صرف ایک' ایک روایت سنی ہے' میں نے فلاں سے بھی کوئی روایت نہیں سنی' فلاں سے بھی کوئی روایت نہیں سنی' اس طرح اُس نے سترہ کے لگ بھگ افراد کا نام لیا' یہ سب حضرات وہ تھے جن کے حوالے سے حجاج روایات نقل کرتا ہے اور پھر اُن کے حوالے سے روایات نقل کرنے کے بعد اُس نے یہ کہا کہ اُس نے ان حضرات سے ملاقات نہیں کی اور ان حضرات سے کوئی روایت نہیں سنی۔

سفیان بن عیینہ' یحییٰ بن سعید القطان اور عیسیٰ بن یونس نے اس کے ساتھ بیٹھ کر' اس کے بارے میں جان کر اس کی روایات کو متروک قرار دیا۔ اور آپ کیلئے ان حضرات کا ''علم رجال'' میں ماہر ہونا کافی ہے۔

سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حجاج بن ارطاۃ کے پاس گیا' میں اُس کا کلام سن رہا تھا' اُس نے ایک ایسی بات کا ذکر کیا جو میرے نزدیک غلط تھی' تو میں نے اُس کے حوالے سے کوئی روایت نقل نہیں کی۔

یحییٰ بن سعید القطان فرماتے ہیں: میں نے مکہ میں حجاج بن ارطاۃ کو دیکھا' لیکن میں نے اُس سے کوئی حدیث نوٹ نہیں کی' میں نے کسی شخص کے حوالے سے بھی اُس سے کوئی حدیث نوٹ نہیں کی۔ اس کی وجہ یہ ہے: یحییٰ بن سعید کے نزدیک حجاج روایات میں ''اضطراب'' نقل کرتا ہے۔

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: حجاج بن ارطاۃ کی نقل کردہ روایت کو استدلال کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔

عبداللہ بن ادریس فرماتے ہیں: میں نے حجاج کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: آدمی اُس وقت تک سمجھدار نہیں ہوتا جب تک باجماعت نماز پڑھنا نہ چھوڑ دے۔

عیسیٰ بن یونس کہتے ہیں: میں نے حجاج کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نماز پڑھنے کے لیے نکلتا ہوں تو راستے میں مزدور اور سبزی فروش رکاوٹ ڈال دیتے ہیں۔

جریر بیان کرتے ہیں: میں نے حجاج کو یہ کہتے ہوئے سنا: مال اور مرتبہ کی محبت نے مجھے ہلاکت کا شکار کر دیا۔

اس مسئلہ کا ایک پہلو یہ ہے: کئی ثقہ راویوں نے اس حدیث کو حجاج بن ارطاۃ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اُس کے حوالے سے نقل کرنے میں اس روایت میں اختلاف کیا ہے۔ عبدالرحیم بن سلیمان نے حجاج کے حوالے سے اسے اُن الفاظ میں

نقل کیا ہے، جو ہم اُن کے حوالے سے ذکر کر چکے ہیں، اس بارے میں عبدالواحد بن زیاد نے اُن کی موافقت کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتلِ خطاء کی دیت کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا: اس میں پانچ طرح کے اونٹ ادا کیے جائیں گے، بیس "جذعہ" ہوں گے، بیس "بنات لبون" ہوں گی، بیس "بنولبون" ہوں گے، بیس "بنات مخاض" ہوں گی، بیس نر "بنومخاض" ہوں گے۔

انہوں نے "حقہ" کی بجائے "بنولبون" ذکر کیا ہے۔

3320- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَكِيْلُ اَبِىْ صَخْرَةَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِىُّ.

وَرَوَاهُ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَيْضًا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ دِيَةِ الْخَطَاِ اَخْمَاسًا خُمُسًا جِذَاعًا وَخُمُسًا حِقَاقًا وَخُمُسًا بَنَاتِ لَبُوْنٍ وَّخُمُسًا بَنَاتِ مَخَاضٍ وَّخُمُسًا بَنِىْ لَبُوْنٍ ذُكُوْرٍ .فَجَعَلَ مَكَانَ بَنِى الْمَخَاضِ بَنِى اللَّبُوْنِ .وَوَافَقَ رِوَايَةَ اَبِىْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتلِ خطاء کی دیت کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا: وہ پانچ قسم (کے اونٹوں) پر مشتمل ہوگی، ایک قسم "جذعہ" ایک قسم "حقہ" ایک قسم "بنات لبون" ایک قسم "بنات مخاض" اور ایک قسم نر "بنولبون" ہوگی۔

انہوں نے "بنومخاض" کی جگہ "بنولبون" کا ذکر کیا ہے۔

یہ روایت ابوعبیدہ کی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے موافق ہے۔

3321- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رُمَيْحٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْعَنَزِىُّ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ وَّرَوَاهُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَّعَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ اَبُوْ مَالِكٍ الْجَنْبِىُّ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ كُلُّهُمْ عَنْ حَجَّاجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْخَطَاِ اَخْمَاسًا لَمْ يَزِيْدُوْا عَلٰى هٰذَا وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ تَفْسِيْرَ الْاَخْمَاسِ.

☆☆ اس روایت کو احمد بن محمد اور دیگر راویوں نے اپنی سند کے ہمراہ خشف بن مالک کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس بیان کو نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتلِ خطاء کی دیت میں پانچ اقسام (کے اونٹوں کی ادائیگی) کو مقرر کیا۔

ان حضرات نے اس کے علاوہ لفظ نقل نہیں کیا اور اُن پانچ اقسام کی وضاحت والا جملہ نقل نہیں کیا۔

۳۳۲۰- تقدم- ۳۳۲۱- تقدم-

3322- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ الْجَنْبِیُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ جَمِيْعًا عَنْ حَجَّاجٍ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ طَيْفُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَاَخْبَرَنَا الْهَرَوِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْحِمَّانِیُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَّاَبُوْ مُعَاوِيَةَ مِثْلَهُ .وَرَوَاهُ يَحْيٰی بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجٍ فَاخْتُلِفَ عَنْهُ فَرَوَاهُ عَنْهُ سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ بِمُوَافَقَةِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ وَعَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ .وَخَالَفَهُ اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِیُّ فَرَوَاهُ عَنْهُ بِمُوَافَقَةِ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرِ وَمَنْ تَابَعَهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ دِيَةَ الْخَطَاِ اَخْمَاسًا لَمْ يُفَسِّرْهُ فَقَدِ اخْتَلَفَتِ الرِّوَايَةُ عَنِ الْحَجَّاجِ كَمَا تَرٰی فَيُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ الصَّحِيْحُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ دِيَةَ الْخَطَاِ اَخْمَاسًا كَمَا رَوَاهُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَحَفْصٌ وَّاَبُوْ مَالِكٍ الْجَنْبِیُّ وَاَبُوْ خَالِدٍ وَّابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ فِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ هِشَامٍ عَنْهُ لَيْسَ فِيْهِ تَفْسِيْرُ الْاَخْمَاسِ لِاتِّفَاقِهِمْ عَلٰی ذٰلِكَ وَكَثْرَةِ عَدَدِهِمْ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَّيُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ الْحَجَّاجُ رُبَّمَا كَانَ يُفَسِّرُ الْاَخْمَاسَ بِرَاْيِهِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْ حَدِيْثِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَهَّمُ السَّامِعُ اَنَّ ذٰلِكَ فِیْ حَدِيْثِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِيْهِ وَاِنَّمَا هُوَ مِنْ كَلَامِ الْحَجَّاجِ وَيُقَوِّیْ هٰذَا اَيْضًا اخْتِلَافُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ وَّعَبْدِ الرَّحِيْمِ وَيَحْيٰی بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِیِّ عَنْهُ فِيْمَا ذَكَرْنَا مِنْ اَحَادِيْثِهِمْ اَنَّ يَحْيٰی بْنَ سَعِيْدٍ الْاُمَوِیَّ حَفِظَ عَنْهُ عِشْرِيْنَ بَنِیْ لَبُوْنٍ مَكَانَ الْحِقَاقِ وَاَنَّ عَبْدَ الْوَاحِدِ وَعَبْدَ الرَّحِيْمِ حَفِظَا عَنْهُ عِشْرِيْنَ حِقَّةً مَكَانَ بَنِیْ لَبُوْنٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ .وَوَجْهٌ اٰخَرُ وَهُوَ اَنَّهُ قَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فِیْ دِيَةِ الْخَطَاِ اَقَاوِيْلُ مُخْتَلِفَةٌ لَا نَعْلَمُ رُوِیَ عَنْ اَحَدٍ مِّنْهُمْ فِیْ ذٰلِكَ ذِكْرُ بَنِیْ مَخَاضٍ اِلَّا فِیْ حَدِيْثِ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا .فَاَمَّا مَا رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَوٰی اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰی بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ دِيَةِ الْخَطَاِ ثَلَاثِيْنَ حِقَّةً وَّثَلَاثِيْنَ جَذَعَةً وَّعِشْرِيْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ وَّعِشْرِيْنَ بَنِیْ لَبُوْنٍ ذُكُوْرٍ .وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ .اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰی لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ .

وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ خَطَاً فَدِيَتُهٗ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ ثَلَاثُوْنَ بَنَاتُ مَخَاضٍ وَّثَلَاثُوْنَ بَنَاتُ لَبُوْنٍ وَّثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَّعَشْرٌ بَنُوْ لَبُوْنٍ ذُكُوْرٌ .

☆☆ محمد بن قاسم بن زکریا نے ہشام بن یونس کے حوالے سے ابو مالک جنبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔
محمد بن قاسم بن زکریا نے ابوسعید اشج کے حوالے سے ابوخالد احمر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۳۳۲۲- راجع الذی قبلہ۔

ان سب حضرات نے حجاج کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

اسماعیل بن محمد صفار نے سعدان بن نصر کے حوالے سے ابومعاویہ کے حوالے سے حجاج سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

ابوبکر نیشاپوری نے محمد بن یزید بن طیفور کے حوالے سے ابومعاویہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

احمد بن نجدہ نے حمانی کے حوالے سے حفص اور ابومعاویہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

اس روایت کو یحییٰ بن زکریا بن ابوزائدہ نے حجاج کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

پھر اُن سے نقل کرنے کے حوالے سے اختلاف کیا گیا ہے۔

سریج بن یونس نے عبدالرحیم اور عبدالواحد بن زیاد کی موافقت کی ہے۔

ابوہشام رفاعی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے اُنہوں نے اسے ابومعاویہ ضریر اور اُن کی متابعت کرنے والوں کی موافقت میں نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتلِ خطاء کی دیت (میں اونٹوں کی ادائیگی) پانچ حصوں میں مقرر کی ہے۔ان حضرات نے اپنی روایت میں اس کی وضاحت نقل نہیں کی۔

تو حجاج کے حوالے سے نقل کرنے میں اس روایت میں اختلاف ہوا ہے جیسا کہ آپ نے ملاحظہ کیا ہے لہٰذا یہاں یہ امکان ہوسکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر یہ بات ثابت ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتلِ خطاء کی دیت (میں اونٹوں کی ادائیگی) پانچ اقسام میں مقرر کی ہے جیسا کہ ابومعاویہ حفص ابومالک جنبی ابوخالد ابن ابی زائدہ نے ابوہشام کی اُن کے حوالے سے نقل کردہ روایت میں اُن پانچ اقسام کی وضاحت نقل نہیں کی ہے۔ان سب حضرات پر اس پر اتفاق ہے ان کی تعداد بھی زیادہ ہے اور یہ سب ثقہ بھی ہیں۔

یہاں یہ امکان بھی ہوسکتا ہے: حجاج نامی راوی بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنے کے بعد اپنی رائے کے طور پر اُن پانچ اقسام کی وضاحت کرتے ہوں جس کے نتیجہ میں سننے والے کو یہ وہم ہوا کہ شاید یہ بھی حدیثِ نبوی کا حصہ ہے حالانکہ وہ الفاظ حدیث کا حصہ نہ ہوں بلکہ وہ حجاج کا کلام ہوں۔

اس احتمال کو اس بات سے تقویت حاصل ہوتی ہے: عبدالواحد بن زیاد عبدالرحیم اور یحییٰ بن سعید اموی نے ان کے حوالے سے روایت نقل کرنے میں اختلاف کیا ہے جیسا کہ ان حضرات کی روایات کو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ یحییٰ بن سعید اموی نے ان کے حوالے سے بیس ''حقہ'' کی جگہ بیس ''بنولبون'' کو ذکر کیا ہے۔جبکہ عبدالواحد اور عبدالرحیم نے ''بنولبون'' کی جگہ بیس ''حقہ'' کے الفاظ نقل کیے ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین وانصار سے تعلق رکھنے والی صحابہ کرام کی ایک جماعت کے بارے میں قتلِ خطاء کی دیت کے مسئلے میں مختلف اقوال نقل کیے گئے ہیں اور ہمارے علم کے مطابق ان میں سے کسی ایک کے حوالے سے بھی اُس میں ''بنومخاض'' کا تذکرہ نہیں ہے ان کا تذکرہ خشف بن مالک کی اس روایت میں ہے۔

جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایت کا تعلق ہے تو اسے اسحاق بن یحییٰ بن ولید بن عبادہ نے حضرت

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے' قتل خطاء کی دیت میں تیس ''حقے'' ہوں گے' تیس ''جذعہ'' ہوں گے' بیس ''بنات لبون'' ہوں گی اور بیس نر ''بنولبون'' ہوں گے۔

یہ حدیث ''مرسل'' ہے' اسحاق بن یحییٰ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو قتل خطاء کے طور پر قتل کیا جائے اُس کی دیت ایک سو اونٹ ہوگی' جن میں تیس ''بنات مخاض'' ہوں گی' تیس ''بنات لبون'' ہوں گی' تیس ''حقے'' ہوں گے اور دس نر ''بنولبون'' ہوں گے۔

3323-حَدَّثَنَا بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ وَّهٰذَا اَيْضًا فِيْهِ مَقَالٌ مِنْ وَجْهَيْنِ اَحَدُهُمَا اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ لَمْ يُخْبِرْ فِيْهِ بِسَمَاعِ اَبِيْهِ مِنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْوَجْهُ الثَّانِىْ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ رَاشِدٍ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَرُوِىَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلٰى مِثْلِ مَا رَوَى اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُبَادَةَ .

وَرُوِىَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَا فِىْ دِيَةِ الْخَطَاِ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَّثَلَاثُوْنَ بَنَاتُ لَبُوْنٍ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتُ مَخَاضٍ وَّعِشْرُوْنَ بَنُوْ لَبُوْنٍ ذُكُوْرٌ .

☆☆ اس حدیث میں بھی دو احتمال سے کلام کیا جا سکتا ہے' ایک پہلو یہ ہے: عمرو بن شعیب نے اس میں اس بات کا تذکرہ نہیں کیا کہ اُن کے والد نے اُن کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے حدیث کا سماع کیا ہے (یا نہیں)؟

دوسرا پہلو یہ ہے: محمد بن راشد نامی راوی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی اسی طرح کی روایت نقل کی گئی ہے' جو اسحاق بن یحییٰ نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قتل خطاء کی دیت میں تیس ''حقے'' ہوں گے' تیس ''بنات لبون'' ہوں گی' بیس ''بنات مخاض'' ہوں گی اور بیس نر ''بنولبون'' ہوں گے۔

3324-حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَرْوَزِىُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ عَنْ اَبِىْ عِيَاضٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَا ذٰلِكَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' حضرت عثمان اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول

۳۳۲۳-اخرجه ابو داود في الديات (٤/١٨٢) باب: الدية كم هي؟ (٤٥٤١) و النسائي في القسامة (٨/٤٢-٤٣) باب: كم دية شبه العمد؟ و ابن ماجه في الديات (٢/٨٧٨) باب: دية الخطا (٢٦٣٠) من طريق محمد بن راشد' به- و قال الترمذي: (حسن غريب)- و قال البيهقي في المعرفة (١٢/١٠٥): (و محمد بن راشد غير محتج به)- اه-

۳۳۲٤-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (٩/٢٨٥) باب: شبه العمد (١٧٢٢٥) عن عثمان ابن مطر عن سعيد عن قتادة عن ابن المسيب ان عثمان و زيدا' قالا فذكره- و اخرجه البيهقي في الكبرى (٨/٧٩) من وجه آخر عن سعيد' به-

ہے۔

3325- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِذٰلِكَ.

وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ دِيَةُ الْخَطَاِ اَرْبَاعٌ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ جَذَعَةً وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ مَخَاضٍ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: قتلِ خطاء کی دیت میں چار قسم کے اونٹ (ادا کیے جائیں گے)' پچیس "جذعہ" ہوں گے' پچیس "حقہ" ہوں گے' پچیس "بنات لبون" ہوں گی اور پچیس "بنات مخاض" ہوں گی۔

3326- حَدَّثَنَا بِهِ دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ بِذٰلِكَ.

وَعَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

امام شعبی اور ابراہیم نخعی کے حوالے سے اسی کی مانند منقول ہے۔

3327- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ الدِّيَةُ فِي الْخَطَاِ اَرْبَاعًا خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ جَذَعَةً وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قتلِ خطاء کی دیت چار قسم کے (اونٹوں کی شکل میں) ادا کی جائے گی' پچیس "حقہ" ہوں گے' پچیس "جذعہ" ہوں گے' پچیس "بنات لبون" ہوں گی اور پچیس "بنات مخاض" ہوں گی۔

3328- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰى وَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَاءُ وا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاءُ وا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَّثَلَاثُوْنَ جَذَعَةً وَّاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَّمَا صَالَحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَذٰلِكَ تَشْدِيْدُ الْعَقْلِ .

۳۳۲۵-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۹/ ۲۸٤) باب: شبه العمد (۱۷۲۲۰) من وجه آخر عن الشعبي' به- و كذلك اخرجه البيهقي في الكبرى (۸/ ۷۹) من طريق الشعبي' به-

۳۳۲٦-راجع الذي قبله-

۳۳۲۷-اخرجه الشافعي في الام (۷/ ۱۷۷)' و من طريقه البيهقي في المعرفة (۱۲/ ۱۰۲) باب: اسنان الابل في الخطا (۱٦۰۳٦)' و اخرجه البيهقي في الكبرى ايضاً (۸/ ۷٤) من طريق سفيان الثوري' به-

۳۳۲۸-تقدم-

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قتلِ عمد کے طور پر کسی کو قتل کر دے اُسے مقتول کے ولی کے سپرد کر دیا جائے گا' اگر وہ چاہیں تو اُسے قتل کر دیں' اور اگر چاہیں تو دیت وصول کر لیں' جو تیس ''حقہ'' تیس ''جذعہ'' چالیس ''خلفہ'' ہوں گے اور اس کے علاوہ وہ جس چیز کی ادائیگی پر مصالحت کریں گے وہ اُنہیں ملے گی' یہ اُن کی شدید دیت گی۔

3329- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ حُسَيْنٍ اَبِىْ مَالِكٍ النَّخَعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى السَّفَرِ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ الْعَمْدُ وَالْعَبْدُ وَالصُّلْحُ وَالاِعْتِرَافُ لَا تَعْقِلُهُ الْعَاقِلَةُ .

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قتلِ عمد' غلام (کے قتل کرنے)' صلح اور اعتراف کی صورتوں میں' خاندان دیت ادا نہیں کرے گا۔

3330- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلْمٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ عَبْدًا وَلَا عَمْدًا وَلَا صُلْحًا وَلَا اعْتِرَافًا .

☆☆ شعبی فرماتے ہیں: خاندان کسی غلام' قتلِ عمد (کے قاتل)' صلح (کے طور پر طے پائی جانے والی ادائیگی) اور (اپنے ذمہ کسی ادائیگی کے) اعتراف کو ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

3331- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ نَبْهَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِى اُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوْا عَلَى الْعَاقِلَةِ مِنْ دِيَةِ الْمُعْتَرِفِ شَيْئًا .

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اعتراف کرنے والے شخص کی دیت کے کسی حصہ (کی ادائیگی) خاندان پر عائد نہ کرو۔

3332- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِىِّ عَنْ اَبِىْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ

۳۳۲۹- اخرجه البيهقي في الكبرى (۸/ ۱۰٤) عن الشعبي عن عمر- و قال البيهقي: (وهذا منقطع' و المحفوظ انه من قول الشعبي)- اه- ثم اخرجه عن الشعبي من قوله' و هو الآتي- و راجع: نصب الراية (٤/ ۳۸۰)-

۳۳۳۰- اخرجه البيهقي في الكبرى (۸/ ۱۰٤) و ابو عبيد القاسم بن سلام في آخر كتابه: (غريب الحديث)- كما في نصب الراية (٤/ ۳۷۹)- من قول الشعبي-

۳۳۳۱- اخرجه الطبراني في (مسند الشاميين)، كما في نصب الراية (٤/ ۳۸۰) عن ابن وهب' به- و قال الزيلعي: (والحارث بن نبهان: قال ابن القطان: متروك الحديث' قال عبد الحق في احكامه: و محمد بن سعيد هذا اظنه المصلوب- قال ابن القطان: و اصاب في شكه)- اه-

۳۳۳۲- تقدم-

وَالسَّائِمَةُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَالرِّجْلُ جُبَارٌ . يَعْنِي رِجْلَ الدَّابَّةِ يَقُولُ هَدَرٌ .

☆☆ حضرت ہزیل بن شرحبیل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معدنیات (کی کان) میں گر کر مرنے والے کا خون رائیگاں جائے گا' کنوئیں میں گر کر مرنے والے کا خون رائیگاں جائے گا' جانور کے مارنے سے مرنے والے کا خون رائیگاں جائے گا' ''رکاز'' میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی اور جانور کے پاؤں مارنے سے مرنے والے کا خون رائیگاں جائے گا۔

حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ پاؤں سے مراد جانور کا پاؤں مارنا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ خون رائیگاں جائے گا۔

3333- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3334- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّجْلُ جُبَارٌ . مُرْسَلٌ.

☆☆ حضرت ہزیل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (جانور کے) پاؤں (مارنے سے مرنے والے) کا خون رائیگاں جائے گا۔

یہ حدیث ''مرسل'' ہے۔

3335- حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا قَيْسٌ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَرْوَانَ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3336- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ

٣٣٢٣—تقدم-

٣٣٢٩—اخرجه البيهقي في الكبرى (١٠٤/٨) عن الشعبي عن عمر- و قال البيهقي: (وهذا منقطع' والمحفوظ انه من قول الشعبي)- اه- ثم اخرجه عن الشعبي من قوله' و هو الآتي- و راجع: نصب الراية (٣٨٠/٤)-

٣٣٣٠—اخرجه البيهقي في الكبرى (١٠٤/٨) و ابو عبيد القاسم بن سلام في آخر كتابه: (غريب الحديث)- كما في نصب الراية (٣٧٩/٤)- من قول الشعبي-

٣٣٣١—اخرجه الطبراني في (مسند الشاميين)؛ كما في نصب الراية (٣٨٠/٤) عن ابن وهب' به- و قال الزيلعي: (والحارث بن نبهان: قال ابن القطان: متروك الحديث' قال عبد الحق في احكامه: و محمد بن سعيد هذا اظنه المصلوب- قال ابن القطان: و اصاب في شكه)- اه-

٣٣٣٢—تقدم-

٣٣٣٣—تقدم-

٣٣٣٤—تقدم-

٣٣٣٥—تقدم-

سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّجْلُ جُبَارٌ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (جانور کے) پاؤں (مارنے سے مرنے والے) کا خون رائیگاں جائے گا۔

3337- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ .لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ .وَخَالَفَهُ الْحُفَّاظُ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِنْهُمْ مَالِكٌ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ وَيُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ وَّابْنُ جُرَيْجٍ وَّالزُّبَيْدِيُّ وَعُقَيْلٌ وَّلَيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَّغَيْرُهُمْ كُلُّهُمْ رَوَوْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَقَالُوْا الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَلَمْ يَذْكُرُوا الرِّجْلَ وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: جانور کے مارنے سے مرنے والے کا خون رائیگاں جائے گا' کنوئیں میں گر کر مرنے والے کا خون رائیگاں جائے گا' معدنیات (کی کان) میں مرنے والے کا خون رائیگاں جائے گا۔

ان راویوں نے اس میں جانور کے پاؤں مارنے سے مرنے والے کا ذکر نہیں کیا اور یہی درست ہے۔

3338- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجَوَيْهِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ جُزَيٍّ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ جُزَيٍّ عَنِ السَّرِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَوْقَفَ دَابَّةً فِيْ سَبِيْلٍ مِّنْ سُبُلِ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ فِيْ سُوْقٍ مِّنْ اَسْوَاقِهِمْ فَاَوْطَاَتْ بِيَدٍ اَوْ رِجْلٍ فَهُوَ ضَامِنٌ .

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے جانور کو مسلمانوں کے راستے یا بازار میں ٹھہرائے اور وہ جانور اپنے ہاتھ یا پاؤں کے نیچے کسی کو روند دے' تو وہ شخص اس کا ضامن ہوگا۔

3339- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اِلْيَاسَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ الشِّفَاءِ اُمِّ سُلَيْمَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ اَبَا جَهْمِ بْنَ غَانِمٍ عَلَى الْمَغَانِمِ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَاَصَابَ رَجُلاً بِقَوْسِهِ فَشَجَّهُ مُنَقِّلَةً فَقَضٰى فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسَ عَشْرَةَ فَرِيْضَةً .

۳۳۳۷–الذي قبله-

۳۳۳۸–اخرجه البيهقي في الكبرى (۸/۳۴٤) و المعرفة (۱۳/۹۸) باب: الضمان على البهائم (۱۷۵۹٤) من طريق ابي جزي' به- و قال البيهقي: (وهذا لا يصح : ابو جزي' و السري: ضعيفان)- اه-

۳۳۳۹–اسناده ضعيف جدا خالد بن الياس: هو ابن صخر امام المسجد النبوي متروك الحديث؛ كما في التقريب (۱/۲۱۱)-

★★ سیّدہ اُم سلیمان شفاء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کے موقع پر حضرت ابوجہم بن غانم رضی اللہ عنہ کو مالِ غنیمت کا نگران مقرر کیا' اُنہوں نے ایک شخص کو اپنی کمان کے ذریعہ مار کر اُس کا سر زخمی کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی مقرر کی۔

3340- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَصِينٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَامِرٍ قَالَ اُتِىَ عَلِيٌّ بِسَارِقٍ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ يَدَهُ ثُمَّ اُتِىَ بِهٖ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ رِجْلَهُ ثُمَّ اُتِىَ بِهِ الثَّالِثَةَ قَدْ سَرَقَ فَاَمَرَ بِهٖ اِلَى السِّجْنِ وَقَالَ دَعُوْا لَهُ رِجْلاً يَمْشِى عَلَيْهَا وَيَدًا يَاْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِى بِهَا.

★★ عامر (شعبی) بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور کو لایا گیا جس نے چوری کی تھی' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس کا ہاتھ کٹوا دیا' دوبارہ چوری کرنے کے جرم میں اُسے پھر لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس کا پاؤں کٹوا دیا' پھر جب اُسے تیسری دفعہ لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے قید کرنے کا حکم دیا' آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا ایک پاؤں رہنے دو جس کے ذریعہ یہ چل سکے اور ایک ہاتھ رہنے دو جس سے یہ کچھ کھا سکے اور استنجاء کر سکے۔

3341- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ حَنِيْفَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا سَرَقَ السَّارِقُ قَطَعْتُ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَاِنْ عَادَ قَطَعْتُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَادَ ضَمَّنْتُهُ السِّجْنَ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا اِنِّىْ لَاَسْتَحْيِى اَنْ اَدَعَهُ. ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی چور' چوری کرے گا' تو میں اُس کا دایاں ہاتھ کٹوا دوں گا' اگر وہ دوبارہ ایسا کرے گا' تو میں اُس کا بایاں پاؤں کٹوا دوں گا' اگر وہ پھر ایسا کرے گا' تو میں اُسے اُس وقت تک قید رکھوں گا جب تک وہ ٹھیک نہ ہو جائے' کیونکہ مجھے اس بات سے حیاء آتی ہے کہ میں اُسے ایسی حالت میں چھوڑ دوں' (اس کے بعد اُنہوں نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

3342- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الرُّهَاوِىُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيَى الرُّهَاوِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

۳۳۴۰- راجع الذي بعده۔

۳۳۴۱- اخرجه الدارقطني من طريق محمد بن الحسن، و هو عنده في (كتاب الآثار)؛ كما في نصب الراية (۳/۳۷۴)، و اخرجه ابن ابي شيبة و عبد الرزاق و غيرهما من طرق عن علي- راجع نصب الراية للزيلعي (۳/۳۷۴)-

۳۳۴۲- اخرجه الدارقطني هنا من طريق محمد بن يزيد بن سنان: قال الحافظ في التقريب (ت ۶۳۹۹): ليس بالقوي- و قال الزيلعي في نصب الراية (۳/۳۷۲): فيه مقال، و اخرجه في الذي بعده من طريق عائذ بن حبيب عن هشام، به- قال ابن عدي في الكامل (۷/۶۲-۶۳): (روى عنه اهل الكوفة، وروى هو عن هشام بن عروة احاديث انكرت عليه و سائر احاديثه مستقيمة)- اه- قال الزيلعي: شيعي له مناكير- قال ابن حجر في التقريب (ت ۳۱۱۷): صدوق رمي بالتشيع - قلت: التشيع غير المفرط لا يوجب رد رواية الصدوق، خصوصاً اذا كانت فيما لا تعلق له ببدعته- و الحديث اخرجه ابو داود في الحدود (۴/۵۶۵) باب: السارق يسرق مراراً (۴۴۱۰)، و النسائي في قطع السارق (۸/۹۰) باب: قطع اليدين و الرجلين، و البيهقي (۸/۲۷۲) باب: السارق يعود فيسرق، من طريق مصعب بن ثابت عن محمد بن المنكدر بنحوه- و قال النسائي: (هذا الحديث منكر، و مصعب بن ثابت ليس بالقوي في الحديث)- اه- و انظر: نصب الراية (۳/۳۷۲)-

اللّٰهِ قَالَ اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَ يَدَهُ ثُمَّ اُتِىَ بِهٖ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ رِجْلَهُ ثُمَّ اُتِىَ بِهٖ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ يَدَهُ ثُمَّ اُتِىَ بِهٖ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ رِجْلَهُ ثُمَّ اُتِىَ بِهٖ قَدْ سَرَقَ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُتِلَ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور کو لایا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ایک ہاتھ کٹوا دیا' اُسے دوبارہ چوری کے جرم میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ایک پاؤں کٹوا دیا' اُسے پھر چوری کے جرم میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا دوسرا ہاتھ بھی کٹوا دیا' اُسے پھر چوری کے جرم میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا (دوسرا) پاؤں بھی کٹوا دیا' اُسے پھر چوری کے جرم میں لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُسے قتل کر دیا گیا۔

3343- حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عَمِّى الْقَاسِمُ حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3344- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْاَبْهَرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُرَيْمٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3345- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا الْوَاقِدِىُّ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ اُرَاهُ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَرَقَ السَّارِقُ فَاقْطَعُوْا يَدَهُ فَاِنْ عَادَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهُ فَاِنْ عَادَ فَاقْطَعُوْا يَدَهُ فَاِنْ عَادَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهُ . كَذَا قَالَ خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی چور چوری کرے' تو اُس کا ہاتھ کاٹ دو' اگر وہ دوبارہ کرے' تو اُس کا پاؤں کاٹ دو' اگر وہ پھر کرے' تو اُس کا ہاتھ کاٹ دو' اگر وہ پھر کرے' تو اُس کا پاؤں کاٹ دو۔

خالد بن سلمہ نے اس روایت کو اسی طرح نقل کیا ہے' جبکہ دیگر راویوں نے اسے اُن کے ماموں حارث کے حوالے سے' ابوسلمہ کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

3346- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَطَعَ بَعْدَ يَدٍ وَّرِجْلٍ يَدًا .

۳۳۴۳-عائذ بن حبيب فيه مقال- و راجع الذي قبله-

۳۳۴۴-قال الزيلعي في نصب الراية (۳/۳۷۲): (سعيد بن يحيى: هو ابن صالح اللخمي: فيه مقال)- اه- و انظر الذي قبله-

۳۳۴۵-عزاه الزيلعي في نصب الراية (۳/۳۶۸، ۳۷۲) للدارقطني' و قال: (و الواقدي فيه مقال)- اه-

★★ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' اُنہوں نے (چور کا) ایک ہاتھ اور ایک پاؤں (پہلے سے) کٹا ہونے کے باوجود (دوسرا) ہاتھ کٹوا دیا تھا۔

3347- حَدَّثَنَا اَبُوْ رَوْقٍ الْهِزَّانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلاَنِ بِرَجُلٍ اِلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَشَهِدَا عَلَيْهِ بِالسَّرِقَةِ فَقَطَعَهُ ثُمَّ جَاءَا بِآخَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالاَ هُوَ هٰذَا غَلِطْنَا بِالاَوَّلِ . فَلَمْ يَقْبَلْ شَهَادَتَهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ وَغَرَّمَهُمَا دِيَةَ الْاَوَّلِ وَقَالَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكُمَا تَعَمَّدْتُمَا لَقَطَعْتُكُمَا.

★★ شعبی بیان کرتے ہیں: دو آدمی ایک شخص کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' اُن دونوں نے اس شخص کے بارے میں یہ گواہی دی کہ اس نے چوری کی ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس کا ہاتھ کٹوا دیا' پھر وہ دونوں آدمی ایک اور شخص کو لے کر آئے اور بولے: پہلی مرتبہ ہم سے غلطی ہو گئی تھی' یہ اصل چور ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس دوسرے شخص کے بارے میں اُن کی گواہی کو قبول نہیں کیا اور پہلے شخص (کے ہاتھ کو ضائع کرنے) کی دیت کی ادائیگی اُن پر لازم کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے یہ پتا ہو کہ تم نے جان بوجھ کر (پہلے شخص کا ہاتھ کٹوایا تھا) تو میں تم دونوں کے بھی ہاتھ کٹوا دیتا۔

3348- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ

۳۳۴۶- اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۲۷٤/۸) كتاب : السرقة' باب: السارق يعود فيسرق ثانياً و ثالثًا و رابعًا من طريق هشيم' انبا خالد به- وروى البيهقي من طريق اخرى ان علياً اشار على عمر في رجل اقطع اليد و الرجل سرق: ان يودعه السجن' ففعل- قال البيهقي: (الرواية الاولى عن عمر- رضي الله عنه- اولى ان تكون صحيحة' و كيف تصح هذه عن عمر- رضي الله عنه- وقد انكر في الرواية الاولى قطع الرجل بعد اليد و الرجل و اشار باليد! ورواية ابن عباس موصولة تشهد للرواية الاولى بالصحة)- اه-

۳۳٤۷- اخرجه البيهقي في السنن (٤۱/۸) كتاب: الجنايات' باب: الاثنين او اكثر يقطعان يد رجل معاً' و الحافظ في تغليق التعليق (۲۵۰/۵) من طريق الشافعي عن سفيان عن مطرف عن الشعبي ان رجلين اتيا علياً- رضي الله عنه- فشهدا على رجل انه سرق' فقطع علي- رضي الله عنه- يده' ثم اتياه بآخر' فقالا: هذا الذي سرق' و اخطانا على الاول- فلم يجز شهادتهما' على الآخر و غرمهما دية الاول' وقال: (لو اعلمكما تعمدتما لقطعتكما)- قال البيهقي: (اخرجه البخاري في ترجمة الباب)- قلت: علقه البخاري في صحيحه (۲٦٦/۱٤) كتاب: الديات' باب: اذا اصاب قوم من رجل- قال: وقال مطرف عن الشعبي ...... فذكره-

۳۳٤۸- اخرجه النسائي في قطع السارق (۹۳/۸) باب: تعليق يد السارق في عنقه (٤۹۹۹)' و ابو نعيم في الحلية (۲۲۲/۸)' و البيهقي في السرقة (۲۷۷/۸) باب: غرم السارق' من طرق عن المفضل بن فضالة' به- و عزاه الزيلعي (۳۷۵/۳-۳۷٦) للبزار و الطبراني في الاوسط- و سياتي عزوه للاوسط' ان شاء الله تعالى- وقال النسائي: (وهذا مرسل' و ليس بثابت)- اه- وقال ابو حاتم الرازي: (هذا حديث منكر' و مسور لم يلق عبد الرحمن' هو مرسل ايضاً)- اه- ينظر: علل الحديث لا بن ابي حاتم (٤۵۲/۱) (۱۳۵۷)- وذكره البيهقي في المعرفة (٤۳۲/۱۲) باب: غرم السارق (۱۷۲۳۷)' ثم قال: (ان ثبت قلنا به' لكنه تفرد به المفضل بن فضالة قاضي مصر' و اختلف عليه فيه: فقيل: عنه عن يونس بن يزيد بن سعد هكذا- وقيل: عنه عن يونس عن الزهري عن سعد عن المسور- و قيل: المسور بن مخرمة- و قيل: عنه عن يونس عن سعد بن ابراهيم عن اخيه المسور- فان كان سعد هذا هو ابن ابراهيم بن عبد الرحمن بن عوف' فقد قال اهل العلم بالحديث: لا نعرف له في التواريخ اخا معروفاً بالرواية يقال له: المسور- و ان كان غيره' فلا نعرفه' و لا نعرف اخاه' ولا يحل لا حد من مال اخيه الا ما طابت به نفسه- وقد وجدت حديثًا لسعد بن محمد بن المسور بن ابراهيم بن عبد الرحمن بن عوف' فان كان هذا الانتساب صحيحاً' وثبت كون المسور لسعد بن ابراهيم اخا- فلم يثبت له سماع منجده عبد الرحمن و لا روية...... فهو مع الجهالة منقطع' و بمثل هذا الرواية لا تترك اموال المسلمين تذهب باطلا- و بالله التوفيق- قال ابو بكر بن المنذر: و لا يثبت خبر عبد الرحمن بن عوف في هذا الباب- اه-

بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ الْمِسْوَرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا غُرْمَ عَلَى السَّارِقِ اِذَا اُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب چور پر حد جاری کردی جائے' تو اب وہ (چوری شدہ سامان) کا تاوان ادا کرنے کا پابند نہیں ہوگا۔

3349- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ وَّاَبُوْ صَالِحٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَخِيْهِ مِسْوَرِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا غُرْمَ عَلَى السَّارِقِ بَعْدَ قَطْعِ يَمِيْنِهِ.

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب چور پر حد جاری کردی جائے' تو اب وہ (چوری شدہ سامان) کا تاوان ادا کرنے کا پابند نہیں ہوگا۔

3350- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ الْبَزَّازُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَخِيْهِ الْمِسْوَرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُغَرَّمُ السَّارِقُ اِذَا اُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ .

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب چور پر حد جاری کردی جائے' تو اب وہ (چوری شدہ سامان) کا تاوان ادا کرنے کا پابند نہیں ہوگا۔

3351- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْحَرَّانِيُّ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قِصَّةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِي السَّارِقِ .قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ فَقُلْتُ لِلْمُفَضَّلِ يَا اَبَا مُعَاوِيَةَ اِنَّمَا هُوَ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ .فَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِيْ اَوْ قَالَ فِيْ كِتَابِيْ .سَعِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ مَجْهُوْلٌ وَّالْمِسْوَرُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ لَمْ يُدْرِكْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَّاِنْ صَحَّ اِسْنَادُهُ كَانَ مُرْسَلًا.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جس میں ایک راوی کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے اور اُسے مجہول قرار دیا گیا ہے اور اس احتمال کی نشاندہی کی گئی ہے کہ یہ روایت

۳۳۴۹- اخرجه الطبراني في الاوسط (۹۲۷۴) من طريق عبد الله بن صالح - و هو ابو صالح - عن مفضل بن فضالة' به- و قال الطبراني: (لا يروي هذا الحديث عن عبد الرحمن ابن عوف الا بهذا الاسناد' تفرد به مفضل بن فضالة- و ليس متصل الاسناد: لان المسور لم يسمع من جده)- اه-

۳۳۵۰- انظر الحديث قبل السابق-

۳۳۵۱- كذا وقع في هذا الاسناد: (سعيد بن ابراهيم) بدلاً من (سعد)- قال الزيلعي في نصب الراية (۳/۳۷٦): (قال في التنقيح: يوجد في بعض النسخ: سعيد بن ابراهيم' و المعروف: سعد- قال ابن ابي حاتم: مسور بن ابراهيم بن عبد الرحمن بن عوف اخو صالح' و سعد' ابني ابراهيم- روى عن عبد الرحمن بن عوف مرسلاً- وقال ابن المنذر: سعد بن ابراهيم هذا مجهول- و قيل: انه الزهري قاضي المدينة' و هو احد الثقات الاثبات' لكن قال البيهقي: ان الزهري لا يعرف له اخ معروف بالرواية' يقال له: المسور- و الله اعلم)- اه-

''مرسل'' ہو سکتی ہے۔

3352- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَنْدَقِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْفُرَاتِ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَاَمَرَ بِقَطْعِهِ وَقَالَ لَا غُرْمَ عَلَيْهِ . هٰذَا وَهَمٌ مِنْ وُجُوْهٍ عِدَّةٍ.

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور کو لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا: یہ تاوان ادا نہیں کرے گا۔

اس میں کئی اعتبار سے وہم پایا جاتا ہے۔

3353- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَخِيْهِ الْمِسْوَرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُغَرَّمُ السَّارِقُ اِذَا اُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ . قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ قُلْتُ لِلْمُفَضَّلِ اِنَّمَا هُوَ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ . فَقَالَ هٰكَذَا فِيْ كِتَابِيْ اَوْ هٰكَذَا قَالَ . الشَّكُّ مِنْ اَبِيْ صَالِحٍ.

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب چور پر حد جاری کر دی جائے' تو اب وہ (چوری شدہ سامان) کا تاوان ادا کرنے کا پابند نہیں ہوگا۔

3354- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَقْطَعَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ نَزَلَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ مَا لَيْلُكَ بِلَيْلِ سَارِقٍ مَنْ قَطَعَكَ قَالَ يَعْلَى بْنُ مُنْيَةَ ظَالِمًا . قَالَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ لَاَكْتُبَنَّ اِلَيْهِ . وَتَوَعَّدَهٗ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ فَقَدُوْا حُلِيًّا لِاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ - قَالَ - فَجَعَلَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَظْهِرْ عَلٰى صَاحِبِهٖ قَالَ فَوُجِدَ عِنْدَ صَائِغٍ فَاُلْجِئَ حَتّٰى اُلْجِئَ اِلَى الْاَقْطَعِ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّاللّٰهِ لَغِرَّتُهٗ بِاللّٰهِ كَانَ اَشَدَّ عَلَيَّ مِمَّا صَنَعَ اقْطَعُوْا رِجْلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ نَقْطَعُ يَدَهٗ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ دُوْنَكَ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: ایک شخص جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں (چوری کی سزا میں) کٹا ہوا تھا' وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا' وہ رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتا تھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: تم کسی چور کی طرح رات نہیں گزارتے (تم تو نیک آدمی ہو)' تمہارا ہاتھ کس نے کٹوا دیا؟ اُس نے جواب دیا: یعلیٰ بن منیہ نے ظلم کے

۳۳۵۲-راجع الذي قبله- ۳۳۵۳-راجع الذي قبله-

۳۳۵٤-اخرجه مالك في الحدود (۲/۶۳۷) باب: جامع القطع (۳۰) عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن ابي بكر' بنحوه- وقال مالك: (الامر عندنا في الذي يسرق مرارًا ثم يستعدى عليه' انه ليس عليه الا ان تقطع يده لجميع من سرق منه' اذا لم يكن اقيم عليه الحد- فاذا كان قد اقيم عليه الحد قبل ذلك' ثم سرق ما يجب فيه القطع-قطع ايضاً)- اه-وقال ابو عمر بن عبد البر في الاستذكار (۲٤/۱۸۵) (۳۵۹۶۸): (اختلف في هذا الحديث......) ثم عدد رواياته- و سياتي عند المصنف هنا-

طور پر اسے کاٹا ہے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: میں اُسے اس بارے میں خط لکھوں گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس سے وعدہ کرلیا' اسی دوران (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ) سیّدہ اسماء بنت عمیس کا ایک ہار گم ہوگیا' تو اُس شخص نے یہ کہنا شروع کیا: یااللہ! اُس چور کو پکڑوا دے! راوی بیان کرتے ہیں: وہ ہار ایک سنار کے پاس مل گیا' جب اُس کی تحقیق کی گئی تو پتا چلا کہ اُسی ہاتھ' پاؤں کٹے ہوئے شخص نے اُسے فروخت کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرے نزدیک اُس کی اس حرکت سے زیادہ شدید (ناپسندیدہ) بات یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعائیں کررہا تھا (کہ چور پکڑا جائے)' تم لوگ اس کا پاؤں کاٹ دو! (تاکہ وہ ہاتھ کے ساتھ کسی کام کے قابل رہے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اس کا ہاتھ کاٹیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے!

3355- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّمَا قَطَعَ أَبُو بَكْرٍ رِجْلَ الَّذِي قَطَعَ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ وَكَانَ مَقْطُوعَ الْيَدِ قَبْلَ ذَلِكَ.

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کا پاؤں کٹوادیا تھا' یعلیٰ بن اُمیہ نے جس (کا ہاتھ) کاٹا تھا' اس سے پہلے ہی اُس شخص کا ایک ہاتھ کٹا ہوا تھا۔

3356- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَجُلٌ أَسْوَدُ يَأْتِي أَبَا بَكْرٍ فَيُدْنِيهِ وَيُقْرِئُهُ الْقُرْآنَ حَتَّى بَعَثَ سَاعِيًا - أَوْ قَالَ سَرِيَّةً - فَقَالَ أَرْسِلْنِي مَعَهُ. قَالَ بَلْ تَمْكُثُ عِنْدَنَا فَأَبَى فَأَرْسَلَهُ مَعَهُ وَاسْتَوْصَاهُ بِهِ خَيْرًا فَلَمْ يَغْبُرْ عَنْهُ إِلَّا قَلِيلاً حَتَّى جَاءَ قَدْ قُطِعَتْ يَدُهُ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ فَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ مَا زِدْتُ عَلَى أَنَّهُ كَانَ يُوَلِّينِي شَيْئًا مِنْ عَمَلِهِ فَخُنْتُهُ فَرِيضَةً وَاحِدَةً فَقَطَعَ يَدِي. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ تَجِدُونَ الَّذِي قَطَعَ هَذَا يَخُونُ أَكْثَرَ مِنْ عِشْرِينَ فَرِيضَةً وَاللَّهِ لَئِنْ كُنْتَ صَادِقًا لأُقِيدَنَّكَ بِهِ قَالَ ثُمَّ أَدْنَاهُ وَلَمْ يُحَوِّلْ مَنْزِلَتَهُ الَّتِي كَانَتْ لَهُ مِنْهُ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُومُ بِاللَّيْلِ فَيَقْرَأُ فَإِذَا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتَهُ قَالَ يَا لَلَّهِ لِرَجُلٍ قَطَعَ هَذَا قَالَ فَلَمْ يَغْبُرْ إِلَّا قَلِيلاً حَتَّى فَقَدَ آلُ أَبِي بَكْرٍ حُلِيًّا لَهُمْ وَمَتَاعًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ طَرَقَ الْحَيَّ اللَّيْلَةَ فَقَامَ الأَقْطَعُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَهُ الصَّحِيحَةَ وَالأُخْرَى الَّتِي قُطِعَتْ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَظْهِرْ عَلَى مَنْ سَرَقَهُمْ أَوْ نَحْوَ هَذَا - وَكَانَ مَعْمَرٌ رُبَّمَا قَالَ اللَّهُمَّ أَظْهِرْ عَلَى مَنْ سَرَقَ أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ الصَّالِحِينَ - قَالَ فَمَا انْتَصَفَ النَّهَارُ حَتَّى عَثَرُوا عَلَى الْمَتَاعِ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَيْلَكَ إِنَّكَ لَقَلِيلُ الْعِلْمِ بِاللَّهِ. فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَتْ رِجْلُهُ.

قَالَ مَعْمَرٌ وَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كَانَ إِذَا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتَهُ قَالَ مَا لَيْلُكَ بِلَيْلِ سَارِقٍ.

٣٣٥٥- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (١٠/١٨٧) باب: قطع السارق (١٨٧٧١)-

٣٣٥٦- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (١٠/١٨٨) باب: قطع السارق (١٨٧٧٤)-

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَشْهَدُ لَرَاَيْتُ عُمَرَ قَطَعَ رِجْلَ رَجُلٍ بَعْدَ يَدٍ وَّرِجْلٍ سَرَقَ الثَّالِثَةَ.

★★ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک سیاہ فام شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن کے ساتھ رہنے لگا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُسے قرآن سکھانے لگے' ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (زکوٰۃ وغیرہ کی) وصولی کرنے والے شخص کو بھجوانے لگے' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) کسی مہم کو روانہ کرنے لگے تو وہ شخص بولا: مجھے بھی اس کے ساتھ بھیج دیں! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہمارے ساتھ رہو! لیکن اُس نے یہ بات نہیں مانی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُسے بھی اُس (وصولی کرنے والے شخص) کے ساتھ بھیج دیا اور اُسے (اُس سیاہ فام) کا خیال رکھنے کی تاکید کی' کچھ عرصے کے بعد وہ (سیاہ فام) شخص آیا تو اُس کا ہاتھ کٹا ہوا تھا' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُسے دیکھا تو اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس سے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اُس نے جواب دیا: اُس (سرکاری اہلکار) نے جو کام میرے ذمہ لگایا تھا میں نے اُس میں سے ایک ''فریضہ'' (یعنی کسی جانور یا کوئی چیز) کی خیانت کی تو اُس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے اس کا ہاتھ کاٹا ہے اُس نے خود بیس سے زیادہ ''فریضوں'' میں خیانت کی ہوئی ہے' اللہ کی قسم! اگر تم ٹھیک کہہ رہے ہو' تو میں اس وجہ سے اُسے قید کر دوں گا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُسے اپنے ساتھ رکھا اور اُس کے ساتھ پہلے سا سلوک کرتے رہے' وہ شخص رات کے وقت کھڑا ہو کر (نوافل کے دوران) قراءت کرنے لگا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب اُس کی آواز سنی تو دعا کی: یا اللہ! جس نے اس کا ہاتھ کاٹا ہے' اُسے سزا دے! تھوڑے ہی عرصے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں میں سے کسی کا ہار یا شاید اور کوئی چیز چوری ہو گئے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گزشتہ رات ہمارے ہاں چوری ہو گئی۔ وہ ہاتھ کٹا ہوا (سیاہ فام) کھڑا ہوا' اُس نے قبلہ کی طرف رخ کیا' اُس نے اپنا صحیح ہاتھ اور کٹا ہوا ہاتھ دونوں بلند کیے اور دعا کی: یا اللہ! جس نے یہ چوری کی ہے اُسے پکڑوا دے! (یا اس کی مانند لفظ استعمال کیے)

معمر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: (اُس سیاہ فام نے یہ دعا کی:)

''یا اللہ! اُس شخص کو پکڑوا دے جس نے اس نیک گھرانے کے ہاں چوری کی ہے!''

راوی بیان کرتے ہیں: اگلا دن ابھی آدھا بھی نہ گزرا تھا کہ وہ سامان اُس شخص کے پاس سے مل گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں بہت تھوڑا علم ہے۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اُس شخص کا پاؤں کاٹ دیا گیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس کی آواز سنی تو فرمایا: تم کسی چور کی طرح رات نہیں گزارتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے

شخص کا پاؤں کٹوادیا تھا جس نے تیسری مرتبہ چوری کی تھی' اس سے پہلے اُس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹا جاچکا تھا۔

3358- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عِيْسٰى عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ قِيْمَةِ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ

★★ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ درہم قیمت والی چیز (کی چوری پر) ہاتھ کٹوادیا تھا۔

3359- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِيْ عَزَّةَ بِهٰذَا.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3360- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْفَلَّاسُ- وَكَانَ حَافِظًا- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْخَمْسُ اِلَّا فِيْ خَمْسٍ .

★★ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پانچ (انگلیاں یعنی ہاتھ) پانچ (درہم قیمت والی چیز کی چوری) پر کاٹا جائے گا۔

3361- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْفَلَّاسُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْخَمْسُ اِلَّا فِيْ خَمْسٍ.

★★ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پانچ (انگلیاں یعنی ہاتھ) پانچ (درہم قیمت والی چیز کی چوری) پر کاٹا جائے گا۔

3362- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْفَلَّاسُ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ شَيْءٍ قِيْمَتُهٗ

۳۳۵۷-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۰/۱۸۷) باب: قطع السارق (۱۸۷٦۸) و اخرجه البيهقي في الكبرى (۸/۲۷٤) ايضاً- و اخرجه ابن ابي شيبة (۹/۵۱۱) (۸۳۱۵) من وجه آخر عن خالد الحذاء' به-

۳۳۵۸-اخرجه ابو داود في المراسيل- كما في التحفة (۷/٦۳) (۹۳۲٤) و النسائي في القطع (۸/۸۲) باب: ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث- يعني: حديث عائشة في هذا الباب- (٤۹۵۷)- من طريق عبد الرحمن بن مهدي' به-

۳۳۵۹-تقدم و ينظر السابق-

۳۳٦۰-اخرجه ابن ابي شيبة في الموضع السابق' و من طريقه البيهقي (۸/۲٦۳) كتاب: السرقة' باب: ما جاء عن الصحابة رضي الله عنهم- و اخرجه ابن المنذر- كما في التعليق المغني من طريق منصور عن مجاهد عن سعيد بن المسيب عن عمر' به-

۳۳٦۱-هكذا اخرجه منصور بن زاذان عن قتادة' و اخرجه سعيد بن ابي عروبة عن قتادة' فقال عنه عن سعيد بن المسيب عن عمر؛ كما في الرواية السابقة- و اخرجه همام عن قتادة' فقال عنه عن عبد الله الداناج عن سليمان بن يسار من قوله-اخرجه النسائي في قطع السارق (۸/۸۲) باب: ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد' و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث' يعني: حديث عائشة في هذا الباب (٤۹۵۵)-و تابعه همام عن عبد الله الداناج عن سليمان بن يسار من قوله- اخرجه النسائي في الموضع السابق-

خَمْسَةُ دَرَاهِمَ. قَالَ اَبُوْ هِلاَلٍ فَقَالُوْا لِي اِنَّ ابْنَ اَبِي عَرُوبَةَ يَقُوْلُ هُوَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ. قَالَ فَلَقِيتُ هِشَامًا الدَّسْتَوَائِيَّ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ هُوَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ اَبُوْ هِلاَلٍ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی چیز (کی چوری) پر ہاتھ کٹوا دیا تھا' جس کی قیمت پانچ درہم تھی۔

ابوہلال نامی راوی بیان کرتے ہیں: بعض محدثین نے مجھے یہ بتایا: ابن ابوعروبہ نے اس روایت کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ میری ملاقات بعد میں ہشام سے ہوئی' میں نے اُن کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ قتادہ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ابوہلال فرماتے ہیں: اگر یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہ ہو' تو یہ یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہوگی یا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوگی۔

3363 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ وَلَا عَلَى الْمُخْتَلِسِ وَلَا الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ.

۳۳٦۲- اخرجه الطبراني في الاوسط (۲۵۵۲): حدثنا ابو مسلم' نا سليمان بن حرب' به- و اخرجه الطبراني في الاوسط (۲٤۳۸) من طريق عبيدة بن الاسود عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم ' به- وقال الطبراني: (لم يرفعه عن سعيد الا عبيدة) - اه- واخرجه النسائي في قطع السارق (۸/۷۷) باب: القدر الذي اذا سرقه السارق قطعت يده (٤۹۱۱) من طريق ابي علي الحنفي' حدثنا هشام عن قتادة عن انس' ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قطع في مجن- اه- و قال النسائي: (هذا خطا)- اه- ثم ساقه (٤۹۱۲) من طريق شعبة عن قتادة عن انس' قال: (قطع ابو بكر -رضي الله عنه- في مجن قيمته خمسة دراهم- وقال النسائي: (هذا الصواب)- ثم ساقه (٤۹۱۳) من وجه آخر عن شعبة عن قتادة سمعت انسا يقول: (سرق رجل مجنا على عهد ابي بكر' فقوم خمسة دراهم' فقطع)- اه- وله شاهد من حديث سعد عند الطبراني في الاوسط (۵۹٤٦) من طريق وهيب عن ابي واقد عن عامر بن سعد عن ابيه: (ان النبي صلى الله عليه وسلم قطع في مجن قيمته خمسة دراهم)- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن ابي واقد الا وهيب' ولا يروى عن سعد الا بهذا الاسناد)- اه-

۳۳٦۳- اخرجه ابو داود في الحدود (٤/۵۵۱-۵۵۲) باب: القطع في الخلسة (٤۳۹۱) و الترمذي في الحدود (٤/۵۲) باب: الخائن و المختلس و المنتهب (۱٤٤۸) و النسائي في قطع السارق (۸/۸۸-۸۹) باب: ما لا قطع فيه' و ابن ماجه في الحدود (۲/۸٦٤) باب: المنتهب و الخائن والسارق (۲۵۹۱) و الطحاوي (۳/۱۷۱) و البيهقي (۸/۲۷۹) و احمد (۳/۳۸۰) من طرق عن ابن جريج' به- وقال الترمذي: (حسن صحيح)- وقال الزيلعي في نصب الراية (۳/۳٦٤): (سكت عنه عبد الحق في احكامه' و ابن القطان بعده' فهو صحيح عندهما)- اه- قلت: اخرجه عن ابن جريج هكذا بدون تصريحه بالسماع: ابن وهب' و عيسى بن يونس' و الفضل بن موسى' و محمد بن ربيعة' و مخلد بن يزيد' وسلمة بن سعيد- و خالفهم عبد الرزاق' فاخرجه مجودًا بالتصريح بسماع ابن جريج من ابي الزبير كما في المصنف (۱۸۸٤٤) و اخرجه ابن حبان (٤٤۵٦' ٤٤۵۷) من طريق مومل بن اهاب عن عبد الرزاق' و لم يذكر فيه تصريح ابن جريج بالسماع- و اخرجه ابو عاصم عند الدارقطني في الحدود (۳/۱۷۵) باب: ما لا يقطع من السراق' و تابعه مكي بن ابراهيم عند الخطيب في التاريخ (۱/۲۵٦)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: خیانت کرنے والے اُچک لینے والے اور (سرعام) ڈاکہ ڈالنے والے شخص کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

3364- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيِّ قَالَ اَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِغُلَامٍ لِّيْ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْطَعْ هٰذَا قَالَ وَمَا شَاْنُهُ قُلْتُ سَرَقَ مِرْآةً لِامْرَاَتِيْ خَيْرٌ مِنْ سِتِّيْنَ دِرْهَمًا قَالَ خَادِمُكُمْ سَرَقَ مَتَاعَكُمْ لَا قَطْعَ عَلَيْهِ.

☆☆ عبداللہ بن عمرو حضرمی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے غلام کو لے کر آیا' میں نے کہا: اے امیر المومنین! اس کا ہاتھ کٹوا دیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس نے کیا کیا ہے؟ میں نے کہا: اس نے میری بیوی کا آئینہ چرالیا ہے' جو ساٹھ درہم سے زیادہ قیمت کا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے خادم نے تمہارا سامان چرایا ہے' اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جاسکتا۔

3365- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ اَخُوْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ كَسْرَ عَظْمِ الْمَيِّتِ مَيْتًا مِثْلُ كَسْرِهٖ حَيًّا فِي الْاِثْمِ.

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"کسی مردہ شخص کی ہڈی کو توڑنا' زندہ شخص کی ہڈی توڑنے جتنا گناہ ہے"۔

3366- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَّدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ وَّاَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ اَخِيْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ كَسْرَ عَظْمِ الْمُسْلِمِ مَيْتًا مِثْلُ كَسْرِهٖ حَيًّا.

۳۳٦٤- اخرجه مالك في الحدود (۲/۸۳۹- ۸٤۰) باب: ما لا قطع فيه (۳۳) و عنه الشافعي في الام (٦/۱۵۱) باب: ما لا يقطع فيه من جهة الخيانة' و من طريقه البيهقي في المعرفة (۱۲/٤۳۲) باب: العبد يسرق من مال سيده او من مال امراة سيده (۱۷۳٦۳) و في الكبرى ايضاً (۸/۲۸۲)- من طريق مالك عن الزهري' به-

۳۳٦۵- اخرجه احمد (٦/۵۸' ۱٦۸-۱٦۹' ۲۰۰' ۲٦٤) و ابو داود في الجنائز (۳۲۰۷) باب: في الحفار يجد العظم يتنكب ذلك المكان' و ابن ماجه في الجنائز (۱٦۱٦) باب: في النهي عن كسر عظام الميت' و الطحاوي في المشكل (۲/۱۰۸) و ابو نعيم في اخبار اصبهان (۲/۱۸۸) و البيهقي (٤/۵۸) و ابن حبان (۳۱٦۷) من طرق عن سعد بن سعيد' به-

۳۳٦٦- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۳/٤٤٤) رقم (٦۲۵٦): اخبرنا ابن جريج و داود ابن قيس' به- و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (٤/۵۸) كتاب: الجنائز' باب: من كره ان يحفر له قبر غيره......واخرجه احمد في مسنده (٦/۱٦۸): حدثنا عبد الرزاق' قال: اخبرنا داود بن قيس' به- و اخرجه احمد (٦/۱۰۵) و الخطيب في التاريخ (۱۲/۱۰٦) و ابو نعيم في الحلية (۷/۹۵) من طريق ابي الرجال عن عمرة عن عائشة' به-

يَعْنِىْ فِى الْاِثْمِ.

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''کسی مردہ مسلمان کی ہڈی کو توڑنا' زندہ شخص کی ہڈی توڑنے کی مانند ہے''۔ (راوی کہتے ہیں: یعنی اُس جتنا گناہ ہے)۔

3367- حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحُنَيْنِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ حَكِيْمٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَيًّا .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مردہ شخص کی ہڈی کو توڑنا' زندہ شخص کی ہڈی توڑنے کی مانند ہے۔

3368- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الزُّبَيْرِىُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّىْ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِىْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ حَبِيْبٍ اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ حَدَّثَهُ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيْمَا دُوْنَ ثَمَنِ الْمِجَنِّ . قَالَ فَقِيْلَ لِعَائِشَةَ مَا ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَتْ رُبُعُ دِيْنَارٍ . وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِىْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ڈھال کی قیمت سے کم قیمتی چیز کی چوری پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا: ڈھال کی قیمت کیا ہوتی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ایک چوتھائی دینار۔

ایک اور سند کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان منقول ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمت والی چیز) کی چوری پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

3369- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَعْمَرٍ الْعُمَرِكِىُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

۳۳۶۷-لم اقف عليه ابهذا الاسناد عند غير المصنف- قال ابن ابي حاتم في العلل (۱/ ۳۷۲): سالت ابي عن حديث اخرجه ابن لهيعة عن بكير بن الاشج عن القاسم بن محمد عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم ' قال: (ان الميت يوذيه في قبره ما يوذيه في بيته) ؟ قال ابي: هذا حديث منكر ' الذي يشبه حديث سعد بن سعيد عن عمرة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم : (كسر عظم الميت ميتاً ككسره و هو حي) ؛ فارى انه دلس له هذا الاسناد ؛ لان ابن لهيعةلم يسمع من سعد بن سعيد)- اه-

۳۳۶۸-اخرجه النسائي في قطع السارق (۸/ ۸۱) باب: ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث (۴۹۵۰): حدثنا عبيد الله بن سعد' به-و اما طريق مخرمة بن بكير: فاخرجه مسلم في الحدود (۳/ ۱۳۱۲-۱۳۱۳) باب: حد السرقة و نصابها (۳/ ۱۶۸۴) و النسائي في القطع (۸/ ۸۱) باب: ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد' و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث (۴۹۵۱) و الطحاوي في شرح معاني الآثار (۳/ ۱۶۴) من طرق عن ابن وهب' به-

مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِىْ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِىْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمت والی چیز) کی چوری پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

3370- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِىُّ حَدَّثَنِىْ قُدَامَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِيْنِىُّ حَدَّثَنِىْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ اَبِى الْوَلِيْدِ مَوْلَى الْاَخْنَسِيِّيْنَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ كَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِى الْمِجَنِّ اَوْ ثَمَنِهٖ . وَزَعَمَ اَنَّ عُرْوَةَ قَالَ وَثَمَنُ الْمِجَنِّ اَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ .

قَالَ وَسَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِىْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَمَا فَوْقَ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ڈھال یا اُس کی قیمت (جتنی قیمتی چیز) کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

عروہ بیان کرتے ہیں: ڈھال کی قیمت چار درہم ہوتی ہے۔

سلیمان بن یسار فرماتے ہیں: چوتھائی دینار یا اُس سے زیادہ (قیمت والی چیز کی چوری) پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

3371- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِىْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهٗ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال چوری کرنے پر ہاتھ کٹوادیا تھا' جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۳۳۶۹-اخرجه مسلم في الحدود (۳/۱۳۱۲-۱۳۱۳)باب: حد السرقة و نصابها (۱۶۸٤) و النسائي في قطع السارق (۸/۸۱) من طرق عن عروة' بنحوه-

۳۳۷۰-اخرجه النسائي في قطع السارق (۸/۸۱) باب: ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث' من طريق محمد بن قدامة' به-

۳۳۷۱-اخرجه مالك في الحدود (۲/۸۳۱) باب: ما يجب في القطع' و من طريقه: اخرجه الشافعي (۲/۸۳) و الطيالسي (۱۸٤۷) و احمد (۲/٦٤) و البخاري في الحدود (٦۷۹۵) و مسلم في الحدود (۳/۱۳۱۳) باب: حد السرقة و نصابها (۱٦۸٦) و ابو داود في الحدود (٤۳۸۵) باب: ما يقطع فيه السارق' و النسائي في قطع السارق (۸/۷٦-۷۷) باب: القدر الذي اذا سرقه السارق قطعت يده' و الطحاوي في المعاني (۳/۱٦۲) و البيهقي في الكبرى (۸/۲۵٦) من طرق عن مالك' به- و اخرجه الطيالسي (۱۸٤۷) و مسلم في الحدود (۳/۱۳۱٤) باب: حد السرقة و نصابها (۱٦۸٦) و الترمذي في الحدود (۱٤٤٦) باب: ما جاء في كم تقطع يد السارق؛ و النسائي في قطع السارق (۸/۷٦) و الطحاوي (۳/۱٦٤) و ابن حبان (٤٤٦۱) من طرق عن نافع' به-

3372- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَبِىْ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلاً سَرَقَ مِجَنًّا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُوِّمَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَقَطَعَهُ

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص نے ایک ڈھال چوری کرلی، جس کی قیمت پانچ درہم تھی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ہاتھ کٹوادیا۔

3373- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِىُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوتی تھی۔

3374- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِى السَّفَرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

قَالَ الْوَلِيْدُ حَدَّثَنِىْ مَنْ سَمِعَ عَطَاءً يَقُوْلُ ثَمَنُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُن دنوں میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوتی تھی۔

عطاء فرماتے ہیں: اُن دنوں میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوتی تھی۔

3375- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوتی تھی۔

٣٣٧٢—اخرجه النسائي من طريق شعبة باسناده، لم يذكر فيه النبي صلى الله عليه وسلم ، و قد تقدم تخريجه-

٣٣٧٣—اخرجه النسائي في القطع (٨/٨٤) باب: ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد وعبد الله ابن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث، يعني: حديث عائشة السابق: اخبرنا خلاد بن اسلم عن عبد الله بن ادريس عن محمد بن اسحاق، به- و اخرجه ابن ابي شيبة -كما في نصب الراية (٣/٢٥٩)-: حدثنا عبد الاعلى عن محمد بن اسحاق، به-

٣٣٧٤—راجع الذي قبله-

٣٣٧٥—اخرجه عبد الله بن ادريس عن محمد بن اسحاق عن عطاء هنا- و عبد الله بن ادريس ثقة، لكن محمد بن اسحاق مدلس، و يبدو انه دلس هذا الاسناد؛ فقد اخرجه احمد بن خالد الوهبي و ابن نمير عن ابن اسحاق عن ايوب عن عطاء، به- و سياتي من الطريقين-

3376- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ يُقَوَّمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوتی تھی۔

3377- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوَّمُ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوتی تھی۔

3378- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَطَاءً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ثَمَنَ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ. خَالَفَهُ مَنْصُورٌ رَوَاهُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَيْمَنَ. وَأَيْمَنُ لَا صُحْبَةَ لَهُ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اُن دنوں میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوتی تھی۔

3379- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ عَنْ حَجَّاجٍ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ بْنِ عَبِيدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ الشَّعِيرِيُّ حَدَّثَنَا زُفَرُ بْنُ الْهُذَيْلِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ إِلَّا فِي عَشَرَةِ دَرَاهِمَ. وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ فِي أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۳۳۷۶- اسناده حسن، و راجع الذي قبله-

۳۳۷۷- اخرجه النسائي في قطع السارق (۸/ ۸۳) باب: ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث، يعني: حديث عائشة (۴۹۶۶) عن يحيى بن موسى البلخي، حدثنا ابن نمير، به-

۳۳۷۸- اخرجه النسائي في القطع (۸/ ۸۲-۸۳) الباب السابق ذكره (۴۹۵۸) عن منصور عن مجاهد عن عطاء عن ايمن، و (۴۹۵۹) عن منصور عن مجاهد عن ايمن، و (۴۹۶۰) عن منصور عن مجاهد عن عطاء عن ايمن، و (۴۹۵۹) عن منصور عن مجاهد عن ايمن، و (۴۹۶۰) عن منصور عن الحكم عن مجاهد عن ايمن، و (۴۹۶۱) (۴۹۶۴) عن منصور عن الحكم عن مجاهد و عطاء عن ايمن، و (۴۹۶۳) عن منصور عن عطاء و مجاهد عن ايمن-

۳۳۷۹- عزاه الزيلعي في نصب الراية (۳/ ۳۵۹) لا حمد و ابن راهويه في مسنديهما من طريق حجاج بن ارطاة، به- ثم قال: (قال في التنقيح: و الحجاج بن ارطاة مدلس، و لم يسمع هذا الحديث من عمرو) اه-

ارشاد فرمایا ہے: (کم از کم) دس درہم کی چوری پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

3380- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْحَجَّاجِ بِإِسْنَادِهِ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ . وَكَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ .

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ منقول ہے: ڈھال کی قیمت سے کم (قیمت والی) چیز کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ (راوی کہتے ہیں:) ڈھال کی قیمت دس درہم تھی۔

3381- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوتی تھی۔

3382- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَرْبِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ - هُوَ أَبُو نَشِيطٍ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3383- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّبَرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَأَبُو مُطِيعٍ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِي أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ الدَّرَاهِمِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دس درہم سے کم قیمت والی چیز پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

شرح:

علماء کے درمیان اس مسئلے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ کیا چوری کی حد جاری کرنے کے لیے چوری شدہ مال کا نصاب ہونا شرط ہے یا نہیں ہے؟ اکثر علماء اس بات کے قائل ہیں کہ یہ شرط ہے اس لیے نصاب سے کم قیمت کی چیز کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

حسن بصری سے یہ بات منقول ہے کہ ان کے نزدیک نصاب کا ہونا شرط نہیں ہے بلکہ تھوڑی یا زیادہ (یعنی کم قیمت والی یا

۳۳۸۰-راجع الذي قبله-

۳۳۸۱-تقدم-

۳۳۸۲-انظر السابق-

۳۳۸۳-اخرجه الطبراني في الاوسط (۷۱۴۲) من طريق ابي مطيع البلخي عن ابي حنيفة، به- و قال: (لم يرو هذا الحديث عن ابي حنيفة الا ابو مطيع: الحكم بن عبد الله)- اه-قلت: بل تابعه محمد بن الحسن؛ كما في رواية الدارقطني هنا- و الحديث ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۲۷۴/۶) وقال: (اسناده ضعيف)- اه- و ابو حنيفة ضعف بعضهم روايته مع امامته في الفقه- وراجع نصب الراية (۳۶۰/۳)-

زیادہ قیمت والی) چیز کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔خوارج بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ان حضرات کی دلیل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا ظاہری مفہوم ہے۔

''چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کے ہاتھ کاٹ دو''

یہ حضرات یہ کہتے ہیں کہ اس میں نصاب کی شرط عائد نہیں ہوئی ہے جن حضرات کے نزدیک چوری کی حد جاری کرنے کے لیے چوری شدہ مال کا نصاب ہونا یا اس سے زیادہ ہونا شرط ہے ان کے درمیان نصاب کی مقدار کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔بعض حضرات کے نزدیک یہ مقدار ایک چوتھائی دینار ہے۔بعض حضرات کے نزدیک ایک چوتھائی دینار یا تین درہم ہے۔بعض کے نزدیک یہ مقدار دس درہم ہے جب کہ بعض حضرات نے اس کی مقدار مختلف بیان کی ہے۔

بہر حال جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ ہاتھ صرف اس صورت میں کاٹا جا سکتا ہے جب اس نے کوئی ایسی شے چوری کی ہو جو حد نصاب جتنی قیمتی ہو جبکہ اہل ظاہر خوارج اور متکلمین کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ چوری شدہ چیز کی قیمت کم ہو یا زیادہ ہو اسے چوری کرنے پر چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے

3384- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مِثْلَهُ .اَرْسَلَهُ الْمَسْعُودِيُّ .وَقَالَ الشَّعْبِيُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

ایک سند کے حوالے سے یہ منقول ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ درہم (قیمت والی چیز کی) چوری پر ہاتھ کٹوا دیا تھا۔

3385- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَيْمَنَ مَوْلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُبَيْعٍ اَوْ تُبَيْعٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَصَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ وَصَلَّى بَعْدَهَا اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَاَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَسُجُوْدَهُنَّ وَيَعْلَمُ مَا يَقْتَرِءُ فِيهِنَّ كُنَّ لَهُ بِمَنْزِلَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ .اَسْنَدَهُ عَطَاءٌ عَنْ اَيْمَنَ مَوْلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُبَيْعٍ اَوْ تُبَيْعٍ .وَاَيْمَنُ هٰذَا هُوَ الَّذِىْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ ثَمَنَ الْمِجَنِّ دِيْنَارٌ .وَهُوَ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَلَمْ يُدْرِكْ زَمَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الْخُلَفَاءِ بَعْدَهُ.

☆☆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص اچھی طرح وضو کرنے کے بعد عشاء کی نماز ادا کرے اور اُس کے بعد چار رکعت (نوافل) ادا کرے جن میں رکوع اور سجدے مکمل ادا کرے اور وہ یہ جانتا ہو کہ وہ ان میں کیا پڑھ رہا ہے تو

٣٣٨٤-اخرجه ابو داود في المراسيل: كما في التحفة (٧/٦٣) و النسائي في القطع (٨/٨٢) من طريق عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن عيسى عن الشعبي عن عبد الله مرفوعاً-

٣٣٨٥-حديث ايمن في القتل سبق قريباً-

اُس شخص کو شب قدر میں یہ رکعات ادا کرنے کا ثواب ملے گا۔

اس روایت کو عطاء نے ایمن کے حوالے سے' سبیع یا تبیع کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ایمن نامی راوی وہی ہیں' جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں) ڈھال کی قیمت ایک دینار تھی۔ یہ تابعین کے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والے خلفاء (راشدین) کا زمانہ نہیں پایا۔

3386- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ اَيْمَنَ يَذْكُرُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَكَانَ عَطَاءٌ وَّمُجَاهِدٌ قَدْ رَوَيَا عَنْ اَبِيْهِ.

★★ عبدالواحد بن ایمن نے اپنے والد کے حوالے سے اسے ذکر کیا ہے۔

عطاء اور مجاہد دونوں نے اُن کے والد کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

كَتَبَ اِلَيْنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَعْلَبَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ تُوجَدُ فِى الْاَرْضِ الْمَسْكُوْنَةِ وَالسَّبِيلِ الْمِيتَاءِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَهِيَ لَكَ . وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ تُوجَدُ فِىْ اَرْضِ الْعَدُوِّ فَقَالَ فِيْهَا وَفِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ .

قَالَ وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِىَ لَكَ اَوْ لِاَخِيكَ اَوْ لِلذِّئْبِ . قَالَ وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ فَقَالَ دَعْهَا فَاِنَّ مَعَهَا حِذَاءَ هَا وَسِقَاءَ هَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ مِنَ الشَّجَرِ .

قَالَ وَسُئِلَ عَنْ حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ قَالَ يُضْرَبُ ضَرَبَاتٍ وَّيُضَعَّفُ عَلَيْهِ الْغُرْمُ . وَقَالَ اِذَا كَانَ مِنَ الْمَرَاحِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ - وَهُوَ الدِّيْنَارُ - فَفِيْهِ الْقَطْعُ وَاِنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ ضُرِبَ ضَرَبَاتٍ وَّاُضْعِفَ عَلَيْهِ الْغُرْمُ . وَسُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ فِىْ اَكْمَامِهَا قَالَ يُضْرَبُ ضَرَبَاتٍ وَّيُضَعَّفُ عَلَيْهِ الْغُرْمُ . قَالَ وَاِنْ كَانَ مِنَ الْجَرِيْنِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ - وَهُوَ دِيْنَارٌ - فَفِيْهِ الْقَطْعُ وَاِذَا كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ ضُرِبَ ضَرَبَاتٍ وَّضُعِّفَ عَلَيْهِ الْغُرْمُ .

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو کسی رہائشی جگہ یا عام گزرگاہ سے ملتی ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک سال تک اُس کا اعلان کرتے رہو' اگر اُس کا مالک آ جائے' تو ٹھیک ہے' ورنہ وہ تمہاری ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا جو دشمن کی سرزمین سے ملتی ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس میں اور ''رکاز'' میں سے پانچویں حصے کی (بیت المال کو) ادائیگی لازم ہے۔

★★ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ بکری کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی

۳۳۸۶- یاتی تخریجه ان شاء الله تعالی-

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُسے پکڑ لو کیونکہ وہ یا تمہیں ملیں گی یا تمہارے کسی بھائی کو مل جائے گی یا پھر بھیڑیے کو ملے گی۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ اونٹ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے چھوڑ دو! اُس کے پاؤں اور اس کا پیٹ اُس کے ساتھ ہیں وہ خود ہی پانی تک پہنچ جائے گا اور درخت (کے پتے) کھالے گا۔
(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہاڑ سے چوری کرنے والے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: اس کی اچھی طرح پٹائی کی جائے اور اس سے دُگنا تاوان لیا جائے۔ اگر مویشیوں کی حفاظت کی جگہ سے جانور چرایا گیا ہو اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت جتنی یعنی ایک دینار ہو' تو اس میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ آپ سے' شگوفے میں سے پھل چوری کر لینے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: اس (چور) کی پٹائی کی جائے گی اور اس سے دُگنا تاوان وصول کیا جائے گا' آپ نے فرمایا: اگر کھجوریں خشک کرنے کی جگہ سے چوری کی جائے' (اور چوری شدہ سامان) کی قیمت ڈھال جتنی ہو' تو اس میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور اگر اس سے کم ہو' تو (چور کی) پٹائی کی جائے گی اور اس سے دُگنا تاوان وصول کیا جائے گا۔

3387- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَتَّابِ الدَّلَّالُ حَدَّثَنَا مُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ بَيْضَةٍ مِّنْ حَدِيْدٍ قِيْمَتُهَا اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ دِرْهَمًا.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوہے کے ایک خود (کی چوری) پر ہاتھ کٹوا دیا تھا' جس کی قیمت اکیس درہم تھی۔

3388- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ الطِّبُّ قَبْلَ ذٰلِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی کا علاج کرے اور وہ معالج نہ ہو (اور اُس کے علاج کی وجہ سے مریض کو نقصان ہو) تو وہ شخص تاوان ادا کرے گا۔

3389- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ

۳۳۸۷- في اسناده مختار بن نافع التيمي' قال الحافظ في التقريب (ت ٦٥٦٩): ضعيف- قال البخاري: منكر الحديث- و انظر ميزان الاعتدال (٦/٣٨٦)- و الحديث اخرجه عبد الرزاق في المصنف (١٠/٢٣٧) رقم (١٨٩٧٥) عن ابن جريج قال: اخبرني جعفر بن محمد عن ابيه: ان عليا قطع في بيضة من حديد- و اخرجه البيهقي (٨/٢٦٠) من طريق سليمان بن بلال عن جعفر بن محمد عن ابيه ان عليا- رضي الله عنه- قطع يد سارق في بيضة من حديد ثمن ربع دينار-

۳۳۸۸- اخرجه ابو داود في الديات (٤/٧١٠) باب: فيمن تطبب بغير علم (٤٥٨٦) و النسائي في القسامة (٨/٥٢-٥٣) باب: صفة شبه العمد' و ابن ماجه في الطب (٢/١١٤٨) باب: من تطبب' و لم يعلم منه طب (٣٤٦٦) و ابن عدي في الكامل (٥/١١٥) و الحاكم في المستدرك (٤/٢١٢) و البيهقي في القسامة (٨/١٤١) من طريق الوليد بن مسلم' به- و قال ابو داود: (لم يروه الا الوليد' لا ندري صحيح ام لا)- و صححه الحاكم-

الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يَكُنْ بِالطِّبِّ مَعْرُوْفًا فَاَصَابَ نَفْسًا فَمَا دُوْنَهَا فَهُوَ ضَامِنٌ . لَمْ يُسْنِدْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرُ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ .وَغَيْرُهٗ يَرْوِيْهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مُرْسَلاً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی کا علاج کرے اور وہ معالج نہ ہو (اور اُس کے علاج کی وجہ سے مریض کو) جانی یا اس سے کم نقصان ہو تو وہ شخص تاوان ادا کرے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

3390- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ الْقَطِيْعِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَّحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَقِيْتُ خَالِيْ فَقُلْتُ اَيْنَ تُرِيْدُ فَقَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ . زَادَ حَفْصٌ وَّآتِيَهُ بِرَاْسِهٖ.

★★ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری اپنے ماموں سے ملاقات ہوئی' میں نے دریافت کیا: آپ کہاں جا رہے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک ایسے شخص کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ شادی کر لی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی ہے کہ میں اُس کی گردن اُڑا دوں۔

حفص نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں اُس کا سر لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آؤں۔

3391- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُّطَرِّفٍ عَنْ اَبِى الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ اَنْ يُّضْرَبَ عُنُقُهٗ.

★★ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک شخص کو) ایک ایسے فرد کی طرف بھیجا' جس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ شادی کر لی تھی' تا کہ اُس شخص کی گردن اُڑا دی جائے۔

3392- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِى الرَّبِيْعِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ

۳۳۸۹- راجع الذي قبله-

۳۳۹۰- اخرجه الترمذي (۶۳۴/۲) كتاب: الاحكام' باب: فيمن تزوج امراة ابيه' الحديث (۱۳۶۲) و ابن ماجه (۸۳۹/۲) كتاب: الحدود' باب من تزوج امراة ابيه من بعده الحديث (۲۶۰۷) و البيهقي (۲۳۷/۸) من طريق اشعث بن سوار عن عدي بن ثابت عن البراء' قال: مر خالي ابو بردة بن نيار و معه لواء...... الحديث- الا ان البيهقي خالف في سنده و متنه' فقال: (عن اشعث بن سوار عن عدي بن ثابت عن يزيد بن البراء عن البراء عن خاله: ان رجلا تزوج امراة ابيه او ابنه- كذا قال ابو خالد- فارسل اليه النبي صلى الله عليه وسلم ' فقتله)- اه- و اشعث بن سوار ضعيف: كما في التقريب- قال الترمذي: (حديث غريب ' و قد روى محمد ابن اسحاق هذا الحديث عن عدي بن ثابت عن عبد الله بن يزيد عن البراء- وقد روي هذا الحديث عن اشعث عن عدي عن يزيد بن البراء عن ابيه' وروي عن اشعث عن عدي عن يزيد ابن البراء عن خاله عن النبي صلى الله عليه وسلم)- اه-

۳۳۹۱- اخرجه احمد (۲۹۵/۴ ' ۲۹۷) و ابو داود (۱۵۷/۴) كتاب : الحدود ' باب: في الرجل يزني بحريمه' الحديث (۴۴۵۶) و الطحاوي (۱۴۹/۳) من طرق عن مطرف عن ابي الجهم عن البراء' به- و راجع الذي قبله-

۳۳۹۲- تقدم-

جُرَيْجٍ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الصَّامِتِ ابْنَ عَمِّ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ جَاءَ الْاَسْلَمِیُّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَنَّهُ اَصَابَ امْرَاَةً حَرَامًا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ فَاَقْبَلَ فِی الْخَامِسَةِ فَقَالَ كِلْمَةً اَنِكْتَهَا . قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتّٰى غَابَ فِیْ ذٰلِكَ مِنْهَا كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِی الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِی الْبِئْرِ . قَالَ نَعَمْ . قَالَ هَلْ تَدْرِی مَا الزِّنَا قَالَ نَعَمْ اَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَاْتِی الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهِ حَلَالًا . قَالَ فَمَا تُرِيدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ . قَالَ اُرِيدُ اَنْ تُطَهِّرَنِیْ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ فَسَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهِ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ انْظُرْ اِلٰى هٰذَا الَّذِیْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰى مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اَيْنَ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ . قَالَا نَحْنُ ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَقَالَ انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ سَهْمًا . فَقَالَا يَا نَبِیَّ اللّٰهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَنْ يَّاْكُلُ مِنْ هٰذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِيكُمَا اٰنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَكْلِ الْمَيْتَةِ وَالَّذِیْ نَفْسِی بِيَدِهِ اِنَّهُ الْاٰنَ لَفِیْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيْهَا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''اسلم'' قبیلے سے تعلق رکھنے والا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے چار مرتبہ اپنے بارے میں یہ گواہی دی کہ اُس نے ایک عورت کے ساتھ ناجائز طور پر تعلق قائم کیا ہے' ہر مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس سے منہ پھیر لیا' جب وہ پانچویں مرتبہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اُس کے ساتھ صحبت کی ہے؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: (اس طرح سے کہ) تمہاری شرمگاہ اُس کی شرمگاہ میں یوں داخل ہوگئی' جیسے سلائی سرمہ دانی کے اندر چلی جاتی ہے' یا ڈول کنوئیں کے اندر چلا جاتا ہے' اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو زنا کسے کہتے ہیں؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے اُس عورت کے ساتھ حرام طریقے سے وہ عمل کیا ہے' جو کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ حلال طور پر کرتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم اس بات کے ذریعہ کیا چاہتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پاک کر دیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُسے سنگسار کر دیا گیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے دو آدمیوں کو گفتگو کرتے ہوئے سنا' اُن میں سے ایک نے دوسرے سے یہ کہا: بھلا اس شخص کو دیکھو! اللہ تعالیٰ نے اس کا پردہ رکھا لیکن اس نے خود اُسے نہیں رہنے دیا اور اسے کتے کی طرح سنگسار کر دیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' کچھ دیر کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک مردار گدھے کے پاس سے ہوا جس کی ایک ٹانگ اوپر کی طرف اُٹھی ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟ اُن دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم یہاں ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں یہاں اُترو! تم دونوں نے اس مردار گدھے میں سے اپنے حصے (کا گوشت) لینا ہے۔ اُن دونوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے! اس کا گوشت کون کھائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ابھی تھوڑی دیر پہلے اپنے بھائی کی عزت پر جو حملہ کیا ہے

وہ مردار کھانے سے زیادہ شدید ہے' اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' وہ شخص اس وقت جنت کی نہروں میں ڈبکیاں لگا رہا ہے۔

3393- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُوَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ- وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا- أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ.

☆☆ عباد بن تمیم اپنے چچا' جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے ہیں' کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی کنیز زنا کا ارتکاب کرے' تو اُسے کوڑے مارو' اگر وہ دوبارہ زنا کا ارتکاب کرے' تو اُسے کوڑے مارو' اگر وہ پھر اس کا ارتکاب کرے' تو اُسے کوڑے مارو اور پھر اُسے فروخت کر دو خواہ ایک رسّی (کے عوض میں فروخت کرو)۔

3394- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَا حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ الْفُسْطَاطِ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا- قَالَ وَإِحْدَاهُمَا اللِّحْيَانِيَّةُ- قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ أَنَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ .فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ .وَجَعَلَ عَلَيْهَا الدِّيَةَ .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے اپنی سوکن کو خیمہ کی لکڑی کے ذریعے ضرب لگائی' وہ دوسری عورت حاملہ تھی وہ مر گئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُن دونوں میں سے ایک عورت کا تعلق بنولحیان سے تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول عورت کی دیت کی ادائیگی' قاتل عورت کے خاندان پر عائد کی اور اُس مقتول کے پیٹ میں موجود

۳۳۹۳- تقدم-

۳۳۹۴- اخرجه مسلم (۱۶۸۲) (۳۸) في القسامة : باب: دية الجنين' و الطيالسي (۶۹۶)' و الدارمي (۲/ ۱۹۶)' و ابو داود (۴۵۶۸) في الديات: باب دية الجنين' و الترمذي (۱۴۱۱)' و النسائي (۸/ ۴۹-۵۱)' و الطحاوي (۲/ ۲۰۵-۲۰۶)' و ابن الجارود رقم (۷۷۸)' و ابن حبان في صحيحه رقم (۶۰۱۶) من طرق عن شعبة عن منصور' به-واخرجه ابن ماجه (۲۶۳۳) في الديات: باب الدية على العاقلة: حدثنا علي بن محمد' حدثنا وكيع' حدثنا ابي عن منصور عن ابراهيم عن عبيد بن نضلة عن المغيرة بن شعبة' قال: (قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالدية على العاقلة)- و اخرجه النسائي (۸/ ۵۱) عن محمد بن رافع قال: حدثنا مصعب' قال: حدثنا داود عن الاعمش عن ابراهيم......مرسلا- و اخرجه عبد الرزاق (۱۸۳۵۳)' و احمد (۴/ ۲۴۴)' و البخاري (۶۹۰۵)' (۶۹۰۶)' (۶۹۰۷)' (۶۹۰۸)' في الديات باب: جنين المراة' و (۷۳۱۷)' (۷۳۱۸) في الاعتصام' باب: ما جاء في اجتهاد القضاء بما انزل الله' و ابو داود (۴۵۷۱)' والبيهقي (۸/ ۱۱۴) من طرق عن هشام بن عروة عن ابيه عن المغيرة بن شعبة قال: سال عمر بن الخطاب عن املاص المراة- و هي التي يضرب بطنها فتلقي جنينا-فقال: ايكم سمع من النبي صلى الله عليه وسلم فيه شيئا؟ فقلت: انا' فقال: ما هو ؟ قلت: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: (فيه غرة: عبد او امة' فقال: لا تبرح حتى تجيئني بالمخرج' فوجدت محمد بن مسلمة فجئت به' فشهد معي انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول: (فيه غرة: عبد او امة)- اه-

بچے کے تاوان کی ادائیگی کا حکم دیا' تو قاتل عورت کے خاندان میں سے ایک شخص بولا: کیا ہم اُس (بچے) کا تاوان ادا کریں؟ جس نے کچھ کھایا نہیں' کچھ پیا نہیں' جو رویا نہیں (یعنی پیدا ہی نہیں ہوا)' اس طرح کا خون تو رائیگاں جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دیہاتیوں کی طرح مقفع و مسجع گفتگو کر رہے ہو؟ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پر دیت کی ادائیگی کو لازم قرار دیا۔

3395- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ ضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ فَقَتَلَتْهَا فَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَفِيمَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةً فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ اَتَدِي مَنْ لَّا اَكَلَ وَلَاشَرِبَ وَلَاصَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ . وَقَضٰى فِيمَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةً.

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو عورتیں تھیں' اُن میں سے ایک نے دوسری کو خیمہ کی لکڑی مار کر اُسے قتل کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مقتول عورت کی دیت کی ادائیگی' قاتل عورت کے خاندان پر عائد کی اور اُس مقتول عورت کے پیٹ میں موجود بچے کے تاوان کی ادائیگی کا حکم دیا' تو ایک دیہاتی بولا: کیا میں اُس کا تاوان ادا کروں؟ جس نے کچھ کھایا نہیں' کچھ پیا نہیں' وہ چیخ مار کر رویا نہیں' اس طرح کا خون تو رائیگاں جاتا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم دیہاتیوں کی طرح مقفع و مسجع گفتگو کر رہے ہو؟ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کے پیٹ میں موجود بچے کے تاوان کی ادائیگی کو لازم قرار دیا۔

3396- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنْ هُذَيْلٍ امْرَاَتَانِ فَغَارَتْ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَرَمَتْهَا بِفِهْرٍ اَوْ عَمُودِ فُسْطَاطٍ فَاَسْقَطَتْ فَرُفِعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى فِيهِ بِغُرَّةٍ فَقَالَ وَلِيُّهَا اَتَدِي مَنْ لَّا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ وَلَاشَرِبَ وَلَااَكَلَ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ . وَجَعَلَهَا عَلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَرْاَةِ.

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی دو بیویاں تھیں' اُن میں سے ایک نے دوسری کو پتھر یا شاید خیمہ کی لکڑی مار کر اُس کے پیٹ میں موجود بچے کو ضائع کر دیا' یہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں تاوان کی ادائیگی کا حکم دیا تو اُس (قاتل عورت) کے سرپرست نے کہا: کیا ہم اُس کا تاوان ادا کریں گے؟ جو چیخ مار کر رویا نہیں (یعنی پیدا ہی نہیں ہوا)' جس نے کچھ پیا نہیں' کچھ کھایا نہیں' یا اس کی مانند الفاظ نقل کیے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم دیہاتیوں کی طرح مقفع و مسجع گفتگو کر

۳۳۹۵- راجع الذي قبله- ۳۳۹۶- راجع الذي قبله-

رہے ہو؟ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کے رشتے داروں پر تاوان کی ادائیگی کو لازم قرار دیا۔

3397- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ وَكَانَ النَّضِيرُ اَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ فَكَانَ اِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلاً مِنْ قُرَيْظَةَ اَدّٰى مِائَةَ وَسْقٍ مِّنْ تَمْرٍ وَّاِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْظَةَ رَجُلاً مِنَ النَّضِيرِ قُتِلَ فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلاً مِنْ قُرَيْظَةَ فَقَالُوْا ادْفَعُوْهُ اِلَيْنَا نَقْتُلْهُ . قَالُوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَوْهُ فَنَزَلَتْ (وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ) (النَّفْسَ بِالنَّفْسِ) (اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ)

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (مدینہ منورہ میں) بنوقریظہ اور بنونضیر دو قبیلے تھے' بنونضیر' بنوقریظہ سے زیادہ معزز سمجھے جاتے تھے' جب بنونضیر کا کوئی شخص بنوقریظہ کے کسی شخص کو قتل کر دیتا تو وہ کھجور کے ایک سو وسق (دیت کے طور پر) ادا کرتے تھے اور جب بنوقریظہ کا کوئی شخص بنونضیر کے کسی شخص کو قتل کر دیتا تو (دیت وصول نہ کی جاتی بلکہ قصاص کے طور پر) اُسے قتل کر دیا جاتا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے) تو بنونضیر کے ایک شخص نے بنوقریظہ کے ایک شخص کو قتل کر دیا' بنوقریظہ نے کہا: اسے ہمارے حوالے کرو تاکہ ہم اسے بھی (قصاص کے طور پر) قتل کر دیں! تو اُنہوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کریں گے۔ وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''جب تم نے فیصلہ کرنا ہو' تو انصاف کے ساتھ اُن کے درمیان فیصلہ کرو''۔

''جان کا بدلہ جان ہے''۔

''کیا وہ لوگ زمانۂ جاہلیت (کے رواج کے مطابق) فیصلہ چاہتے ہیں''۔

3398- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ الْكُرْدِيِّ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمُكَاتَبِ يُوْدَى بِمَا اَدّٰى مِنْ كِتَابَتِهِ دِيَةَ الْحُرِّ وَمَا بَقِىَ دِيَةَ الْعَبْدِ.

۳۳۹۷-اخرجه ابو داود في الديات (۱٦٦/٤) باب: النفس بالنفس (٤٤٩٤) و النسائي في القسامة (۱۸/۸) باب: تاويل قول الله تعالى: (وان حكمت فاحكم بينهم بالقسط) (٤٧٤٦) من طريق عبيد الله بن موسى' به- واخرجه ابو داود في الاقضية (۳۰۱/۳) باب: الحكم بين اهل الذمة (۳۵۹۱) و النسائي في القسامة (۱۹/۸) في الباب السابق (٤٧٤٧) من طريق ابن اسحاق' اخبرني داود بن الحصين عن عكرمة عن ابن عباس' بنحوه- و اخرجه الطبراني في الصغير (۱٦۹) و الاوسط (۲۰۳۷) من طريق ابي موسى: اسحاق بن موسى الانصاري' حدثنا عاصم ابن عبد العزيز الاشجعي' حدثنا ابو سهيل بن مالك عن ابيه عن ابي هريرة' بنحوه- وقال الطبراني: (لم يروه عن ابي سهيل- نافع بن مالك' عم مالك بن انس- الا عاصم' تفرد به ابو موسى: اسحاق بن موسى الانصاري)- اه- و اخرجه ابو داود في الاقضية (۳۵۹۰) باب: الحكم بين اهل الذمة (۳۵۹۰) من وجه آخر عن عكرمة' بنحوه-

۳۳۹۸-اخرجه ابو داود في الديات (۱۹۲/٤) باب: في دية المكاتب (٤٥٨١) والنسائي في القسامة (٤٦/۸) باب: دية المكاتب (٤٨٢٤) من طريق يعلى بن عبيد' به-

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکاتب کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے: اُس نے کتابت کے معاہدے میں سے' جس شرح کے ساتھ ادائیگی کی ہوگی' اُسی حساب سے اُس کی دیت آزاد شخص کی دیت ہوگی' اور جتنی ادائیگی اُس کے ذمہ باقی ہوگی' اُسی حساب سے اُس کی دیت غلام کی دیت جتنی ہوگی۔

3399- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُودَى الْمُكَاتَبُ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ دِيَةَ الْحُرِّ وَبِقَدْرِ مَا رَقَّ مِنْهُ دِيَةَ الْعَبْدِ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مکاتب شخص کا جتنا حصہ آزاد ہوگا' اُس اعتبار سے اُس کی دیت آزاد شخص کی دیت ہوگی اور جتنا حصہ غلام ہوگا' اُس اعتبار سے اُس کی دیت غلام کی دیت ہو گی۔

3400- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ فِىْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِمُ الدِّيَةُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ (كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ) قَالَ فَالْعَفْوُ اَنْ يَّقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ (ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ) مِمَّا كُتِبَ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَخَفَّفَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُمْ اَنْتُمْ فَ (ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ) اَنْ تَقْبَلُوا الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ قَالَ (فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ) يَتَّبِعُ ذَا بِالْمَعْرُوْفِ وَيُؤَدِّىْ ذَا (بِاِحْسَانٍ)

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا' اُن میں دیت کا حکم نہیں تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت سے یہ فرمایا:

''مقتولین کے بارے میں تم پر قصاص کا حکم مقرر کیا گیا ہے' آزاد کے بدلے میں آزاد کو' غلام کے بدلے میں غلام کو' عورت کے بدلے میں عورت کو (قتل کر دیا جائے گا) اور جس شخص کو اپنے بھائی کی طرف سے معاف کر دیا جائے''۔

یہاں معاف کرنے سے مراد یہ ہے کہ دوسرا شخص قتلِ عمد کے مقدمے میں دیت قبول کرنے پر تیار ہو جائے۔

۳۳۹۹- اخرجه ابو داود في الديات (۱۹۲/٤) باب: في دية المكاتب (٤٥٨١)' والنسائي في القسامة (٤٦/٨) باب: دية المكاتب' من طريق يحيى بن ابي كثير' به- واخرجه النسائي في الكبرى- كما في التحفة (۱۷٤/٥)- من طريق يحيى' به-

۳٤۰۰- اخرجه البخاري في التفسير (٤٤٩٨) باب: (يايها الذين آمنوا كتب عليكم القصاص......) الى قوله: (عذاب اليم)' و في الديات (٦٨٨۱) باب: من قتل له قتيل فهو بخير النظرين' و النسائي في القسامة (۳۷/۸) باب: تاويل قوله- عزوجل-: (فمن عفي له من اخيه شيء فاتباع بالمعروف و اداء اليه باحسان) (٤۷۹٥)' من طريق عن سفيان' به- ورواه ورقاء عن عمرو عن مجاهد' بنحوه' و لم يذكر فيه ابن عباس- اخرجه النسائي في القسامة (۳۷/۸) الباب السابق- ورواه حماد بن سلمة عن عمرو عن جابر بن زيد عن ابن عباس- اخرجه الطبري (٦٥/۲)- قال ابن حجر في النكت الظراف (۲۳۳/٥- بحاشية التحفة): (والاول هو المحفوظ)- اه- قلت: و قد اخرجه محمد بن مسلم عن عمرو بن دينار بمثل رواية ابن عيينة عنه' و كذا اخرجه ابن ابي نجيح عن مجاهد- راجع تفسير الطبري (٦٥/۲)' و النكت الظراف لابن حجر (۲۳۳/٥)-

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تخفیف ہے''۔

یعنی یہ اُس حکم کے مقابلے میں تخفیف ہے' جو تم سے پہلے لوگوں پر عائد کیا گیا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کے حوالے سے تخفیف عطاء کی۔ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہیں یہ تخفیف ملی ہے کہ تم قتلِ عمد کے مقدمے میں دیت قبول کر لو۔ (اُس نے فرمایا:) ''تو تم مناسب طریقہ سے پیروی کرو'' یعنی مناسب طریقہ سے اس کے پیچھے جاؤ اور احسان کے ساتھ اسے ادا کرو۔

3401- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالاَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَفَقَئُوا عَيْنَهُ فَلَا دِيَةَ وَلَا قِصَاصَ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کسی سے اجازت لیے بغیر اُس کے گھر میں جھانک کر دیکھے اور وہ (گھر کا مالک) اُس (جھانکنے والے) شخص کی آنکھ میں کوئی چیز مار کر اُسے پھوڑ دے' تو اس کی کوئی دیت یا کوئی قصاص نہیں ہوگا۔

3402- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْيَسَعِ عَنْ جُوَيْبِرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِي عَشْرَةِ دَرَاهِمَ وَلَا يَكُونُ الْمَهْرُ اَقَلَّ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دس درہم (قیمت والی چیز کی چوری) پر ہاتھ کاٹا جائے گا اور دس درہم سے کم مہر نہیں ہوگا۔

3403- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَضَّاحِ اللُّؤْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ السَّعْدِيُّ سَلَمَةُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِي كَرِيمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰى رَجُلٍ عَرَّسَ بِامْرَاَةِ اَبِيهِ اَنْ يَضْرِبَ عُنُقَهُ.

۳۴۰۱- اخرجه النسائي في القسامة (۸/۶۱) باب: من اقتص و اخذ حقه دون السلطان' و الطحاوي في المشكل (۱/۴۰۵) و ابن حبان (۶۰۰۴) و ابن الجارود (۷۹۰) و البيهقي في الكبرى (۸/۳۳۸) من طريق معاذ بن هشام' به- و اخرجه البخاري في الديات (۶۸۸۸) باب: من اخذ حقه او اقتص دون السلطان' و في الادب المفرد (۱۰۶۸) و مسلم في الآداب (۲۱۵۸) باب: تحريم النظر في بيت غيره' و ابو داود في الادب (۵۱۷۲) باب: في الاستئذان' و النسائي في القسامة (۸/۶۱) الموضع السابق' و عبد الرزاق (۱۹۴۳۲) و ابن ابي شيبة (۸/۷۵۸) و احمد (۲/۲۶۶' ۴۱۴' ۵۲۷) و ابن حبان (۶۰۰۲) و الطحاوي في المشكل (۱/۴۰۴) و البيهقي في الكبرى (۸/۳۳۸) كلهم- عدا البخاري و ابن حبان- من طرق عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة-ورواية البخاري و ابن حبان من طريق شعيب بن ابي حمزة عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة-

۳۴۰۲- اخرجه البيهقي في الكبرى (۸/۲۶۱) من طريق الدارقطني' به- و سياتي في باب المهر-

۳۴۰۳- اخرجه ابن ماجه (۲۶۰۸) و النسائي في كتاب: الرجم من الكبرى: كما في زوائد ابن ماجه (۲/۳۲۴) و البيهقي في السنن (۸/۲۰۸) والطحاوي (۳/۱۵۰) من طريق يوسف بن منازل' به- قال البوصيري: (له شاهد من حديث البراء بن عازب' اخرجه اصحاب السنن الاربعة)- اه- وقد تقدم تخريج حديث البراء قريباً-

☆☆ معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایسے شخص کی طرف بھیجا' جس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ شادی کر لی تھی' تا کہ اُس کی گردن اُڑا دی جائے۔

3404- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ خِلاَسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ الْمُرْتَدَّةُ تُسْتَانَى وَلاَ تُقْتَلُ .

خِلاَسٌ عَنْ عَلِيٍّ لاَ يُحْتَجُّ بِهِ لِضَعْفِهِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مرتد ہونے والی عورت کو مہلت دی جائے گی' اُسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

خلاس نامی راوی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں' اُنہیں دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ راوی ضعیف ہے۔

3405- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ وَاَبِىْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ رَزِيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِى الْمَرْاَةِ تَرْتَدُّ قَالَ تُسْتَحْيَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرتد ہونے والی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: اُسے زندہ رکھا جائے گا۔

3406- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ خَيْثَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ كَانَ الثَّوْرِىُّ يَعِيبُ عَلٰى اَبِىْ حَنِيْفَةَ حَدِيْثًا كَانَ يَرْوِيهِ وَلَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ رَزِيْنٍ .

☆☆ ابن ابی خیثمہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: سفیان ثوری ایک حدیث کی وجہ سے امام ابوحنیفہ پر اعتراض کیا کرتے تھے' جسے امام ابوحنیفہ نے عاصم کے حوالے سے ابورزین سے نقل کیا ہے اور اُسے امام ابوحنیفہ کے علاوہ اور کسی نے بھی نقل نہیں کیا۔

3407- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْعَطَّارُ اَبُوْ يُوْسُفَ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ رَزِيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِى الْمَرْاَةِ تَرْتَدُّ قَالَ تُحْبَسُ وَلاَ تُقْتَلُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرتد ہونے والی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: اُسے قید کیا جائے گا اور قتل نہیں کیا جائے گا۔

3408- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ اَبُوْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ قَطَنٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ

۳۴۰۴- خلاس بن عمرو ثقة' لكنه كثير الارسال' و في سماعه من علي' خلاف' و الراجح- و الله اعلم- انه لم يسمع منه- انظر: التهذيب لابن حجر (۳/ ۱۷۷)' و قد تقدم عن علي خلاف ذلك' قال: (كل مرتد عن الاسلام مقتول' اذا لم يرجع ذكرًا او انثى)- اه-

۳۴۰۵- تقدم تخريجه-

۳۴۰۶- روى ابن عدي في الكامل في ترجمة ابي حنيفة (۸/ ۲۳۵- بتحقيقنا) عن يحيى بن سعيد قال: سالت سفيان' قلت: سمعت حديث المرتدة من عاصم؟ قال: قلت: سمعت من اخذ عنه' قال: اما من ثقة فلا- وروي ايضًا عن ابن مهدي' سالت سفيان عن حديث عاصم في المرتدة؟ قال: اما من ثقة فلا-

۳۴۰۷- تقدم- ۳۴۰۸- تقدم-

عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تُقْتَلُ النِّسَاءُ إِذَا هُنَّ ارْتَدَدْنَ عَنِ الْإِسْلَامِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب خواتین مرتد ہو جائیں تو انہیں قتل نہیں کیا جائے گا۔

3409- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَرْأَةِ تَرْتَدُّ قَالَ تُسْتَحْيَا ثُمَّ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا فَلَمْ أَكْتُبْهُ وَقُلْتُ قَدْ حُدِّثْنَا بِهِ عَنْ سُفْيَانَ يَكْفِينَا فَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ نُرٰى أَنَّ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ إِنَّمَا دَلَّسَهُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ فَكَتَبْتُهُمَا جَمِيعًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرتد ہونے والی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اُسے زندہ رکھا جائے گا۔

ابوعاصم فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے عاصم کے حوالے سے اس روایت کونقل کیا' لیکن میں نے اُسے نوٹ نہیں کیا۔ میں نے کہا: یہ روایت سفیان کے حوالے سے ہمیں سنائی جا چکی ہے' وہی ہمارے لیے کافی ہے۔

ابوعاصم فرماتے ہیں: ہمارا یہ خیال ہے سفیان ثوری نے امام ابوحنیفہ سے اس کے منقول ہونے میں تدلیس کی ہے' اس لیے میں نے ان دونوں کے حوالے سے اسے نوٹ کرلیا ہے۔

3410- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الدَّامِيَةِ بَعِيرٌ وَفِي الْبَاضِعَةِ بَعِيرَانِ وَفِي الْمُتَلَاحِمَةِ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّمْحَاقِ أَرْبَعٌ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ وَفِي الْهَاشِمَةِ عَشْرٌ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الرَّجُلِ يُضْرَبُ حَتّٰى يَذْهَبَ عَقْلُهُ الدِّيَةُ كَامِلَةً أَوْ يُضْرَبَ حَتّٰى يَغُنَّ وَلَا يُفْهِمَ الدِّيَةُ كَامِلَةً أَوْ حَتّٰى يَبَحَّ فَلَا يُفْهِمَ الدِّيَةُ كَامِلَةً وَفِي جَفْنِ الْعَيْنِ رُبُعُ الدِّيَةِ وَفِي حَلَمَةِ الثَّدْيِ رُبُعُ الدِّيَةِ.

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''دامیہ'' میں اونٹ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

''باضعہ'' میں دو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

''متلاحمہ'' میں تین اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

''سمحاق'' میں چار اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

''موضحہ'' میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

''ہاشمہ'' میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

٣٤٠٩- تقدم-

٣٤١٠- اخرجه البيهقي في السنن (٨/٨٢، ٨٦) من طريق الدارقطني مختصراً، و اخرجه عبد الرزاق في المصنف (٩/٣٠٧) رقم (١٧٣٣١)، و في (٩/٣١٢) رقم (١٧٣٤٢)، و في (٩/٣١٦) (١٧٣٦٢)، و في اسناده محمد بن راشد و هو ضعيف- و انظر: نصب الراية (٤/٣٧٥)-

''منقلہ'' میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

''مامومہ'' میں (جان کی دیت کے) تہائی حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

جب کسی شخص کو مارنے کے نتیجہ میں اُس کی عقل رخصت ہو جائے' تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

جب کسی شخص کو مارنے کے نتیجہ میں اُس کی یہ حالت ہو کہ وہ ناک سے آواز نکال کر یوں بولتا ہو کہ اس کی بات سمجھ نہ آتی ہو' تو اُس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اگر (اس ضرب کے نتیجے میں) وہ کھانس کر (یا ہچکی لے کر) یوں بولتا ہو کہ اس کی بات سمجھ نہ آتی ہو۔ تو اس صورت میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

آنکھ کا پپوٹا زخمی کرنے کی صورت میں ایک چوتھائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

پستان کا سرا زخمی کرنے کی صورت میں ایک چوتھائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

3411- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً مِنْ جُذَامٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ عَدِيٌّ أَنَّهُ رَمَى امْرَأَةً لَهُ بِحَجَرٍ فَمَاتَتْ فَتَبِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوكَ فَقَصَّ عَلَيْهِ أَمْرَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْقِلُهَا وَلَا تَرِثُهَا .

☆☆ عبدالرحمٰن بن حرملہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے جذام قبیلے کے ایک فرد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' اُس نے اپنے قبیلہ کے ایک فرد عدی کے حوالے سے یہ بات نقل کی: حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو پتھر مارا جس کے نتیجہ میں وہ عورت فوت ہوگئی۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تبوک گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم اُس عورت کی دیت ادا کرو گے اور تم اُس کے وارث نہیں بنو گے۔

3412- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ إِذْ كَانَ عَامِلاً عَلَى الْمَدِينَةِ أُتِيَ بِرَجُلٍ يَسْرِقُ الصِّبْيَانَ ثُمَّ يَخْرُجُ بِهِمْ فَيَبِيعُهُمْ فِي أَرْضٍ أُخْرَى فَاسْتَشَارَ مَرْوَانُ فِي أَمْرِهِ فَحَدَّثَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ يَسْرِقُ الصِّبْيَانَ ثُمَّ يَخْرُجُ بِهِمْ فَيَبِيعُهُمْ فِي أَرْضٍ أُخْرَى فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُطِعَتْ

۳۴۱۱- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۹/ ۴۰۷) باب: ليس للقاتل ميراث (۱۷۸۰۲)- و عزاه ابن حجر في الاصابة (۲/ ۴۷۲) لسعيد بن منصور و الطبراني وغيرهما-

۳۴۱۲- اخرجه ابن عدي في الكامل (۴/ ۱۸۴) في ترجمة عبد الله بن محمد بن يحيى بن عروة بن الزبير- قال: حدثنا الحسين بن عبد الله القطان' ثنا اسحاق بن موسى' ثنا عبد الله بن محمد بن يحيى' به- و من طريقه اخرجه البيهقي في سننه (۸/ ۲۶۸)- قال البيهقي: قال ابو احمد: هذا غير محفوظ عن هشام الا من رواية عبد الله بن محمد بن يحيى عنه)- اه- وعبد الله هذا : قال ابن عدي: (احاديثه عامتها مما لا يتابعه الثقات عليها' و لم اجد من المتقدمين فيه كلاماً' و لم اجد بدا من ذكره لما رايت من احاديثه انها غير محفوظة)- اه-

يَدُهُ فَأَمَرَ مَرْوَانُ بِالَّذِي يَسْرِقُ الصِّبْيَانَ فَقُطِعَتْ يَدُهُ .تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ وَّهُوَ كَثِيرُ الْخَطَإِ عَلٰى هِشَامٍ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ عروہ بیان کرتے ہیں: جب مروان بن حکم مدینہ منورہ کا گورنر تھا' تو اُس کے سامنے ایک ایسے شخص کو لایا گیا جو بچے اُٹھا کر لے جاتا تھا اور کسی دوسری جگہ پر اُنہیں فروخت کر دیتا تھا' اُس شخص کے بارے میں مروان نے لوگوں سے مشورہ کیا تو عروہ بن زبیر نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ایسے شخص کو لایا گیا جو بچے اُٹھا کر لے جاتا تھا اور اُنہیں دوسری جگہ فروخت کر دیتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

بچے چوری کرنے والے کے بارے میں مروان نے بھی یہی حکم دیا اور اُس شخص کا ہاتھ بھی کاٹ دیا گیا۔

عبداللہ بن محمد اس روایت کو ہشام سے نقل کرنے میں منفرد ہیں اور انہوں نے ہشام کے حوالے سے (روایات نقل کرنے میں) بہت غلطیاں کی ہیں' یہ ''منکر الحدیث'' ہیں۔

3413- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اِنْسَانًا قُتِلَ بِصَنْعَاءَ وَاَنَّ عُمَرَ قَتَلَ بِهِ سَبْعَةَ نَفَرٍ وَّقَالَ لَوْ تَمَالَاَ عَلَيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ بِهِ جَمِيعًا .

☆☆ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: ایک شخص کو (یمن کے شہر) صنعاء میں قتل کر دیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کے بدلے میں (قتل میں شریک) سات افراد کو قتل کروا دیا اور فرمایا: اگر اس شخص کے قتل میں صنعاء کے رہنے والے تمام لوگ شریک ہوتے تو میں اس شخص کے بدلے میں اُن سب کو قتل کروا دیتا۔

3414- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ اَبُوْ سَهْلٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ الْوَازِعِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اَبِي الْمُهَاجِرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرَةَ مِنْ بَنِيْ قَيْسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ صَنْعَاءَ يَسْبِقُ النَّاسَ كُلَّ سَنَةٍ فَلَمَّا قَدِمَ وَجَدَ مَعَ وَلِيْدَتِهِ سَبْعَةَ رِجَالٍ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فَاَخَذُوْهُ فَقَتَلُوْهُ ثُمَّ اَلْقَوْهُ فِيْ بِئْرٍ فَجَآءَ الَّذِيْ مِنْ بَعْدِهِ فَسُئِلَ عَنْهُ فَاَخْبَرَ اَنَّهُ مَضٰى بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ اِلَى الْخَلَاءِ فَرَاٰى ذُبَابًا يَلِجُ فِيْ خَرْقِ الرَّحٰى ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْهُ فَعَرَفَ اَنَّ فِيْهَا لَحْمًا فَرَفَعَ الرَّحٰى وَاَرْسَلَ

۳۴۱۳- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۴۲۹/۵) رقم (۲۷۶۹۳)، و من طريقه المصنف هنا- واخرجه مالك في الموطا (۸۷۱/۲) عن يحيى عن سعيد به- و من طريقه الشافعي في مسنده (۲/رقم ۳۳۳- ترتيب)، و منطريقه البيهقي في السنن (۸/ ۴۰- ۴۱)- و اخرجه البخاري في صحيحه (۶۸۹۶) من طريق يحيى عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر- رضي الله عنهما- ان غلاماً قتل غيلة، فقال عمر: ......فذكر نحوه-

۳۴۱۴- اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۱۸۰۷۹) عن معمر، قال: اخبرني زياد بن جبل عمن شهد ذلك، قال: كانت امراة بصنعاء لها ربيب...... فذكر القصة مطولة- واخرجه البيهقي في سننه (۴۱/۸) من طريق جرير بن حازم ان المغيرة بن حكيم الصنعاني حدثه عن ابيه ان امراة بصنعاء غاب عنها زوجها...... فذكره نحو رواية عبد الرزاق-

اِلَى سُرِّيَّةِ الرَّجُلِ فَاَخْبَرَتْهُ بِالْقَوْمِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنِ اضْرِبْ اَعْنَاقَهُمْ اَجْمَعِيْنَ وَاقْتُلْهَا مَعَهُمْ فَاِنَّهُ لَوْ كَانَ اَهْلُ صَنْعَاءَ اشْتَرَكُوا فِىْ دَمِهٖ قَتَلْتُهُمْ .

☆☆ عبیداللہ بن عمیرہ بیان کرتے ہیں: ''صنعاء'' کا رہنے والا ایک شخص تھا جو ہر سال لوگوں سے پہلے (گھر واپس) آیا کرتا تھا' ایک دن وہ اپنے گھر واپس آیا تو اُس نے اپنی کنیز (یا بیوی) کے ساتھ سات آدمیوں کو شراب پیتے ہوئے پایا' اُن ساتوں نے اُسے پکڑ کر قتل کر کے ایک کنوئیں میں پھینک دیا' جب اُس کے بعد والا شخص آیا اور اُس نے پہلے والے شخص کے بارے میں دریافت کیا تو اُن لوگوں نے بتایا کہ وہ پہلے ہی جا چکا ہے' پھر وہ (بعد میں آنے والا) شخص قضائے حاجت کے لیے گیا تو اُس نے دیکھا کنوئیں کی چکی میں سے کچھ مکھیاں آ جا رہی ہیں' جس سے اُسے اندازہ ہوا کہ اس میں گوشت موجود ہے' اُس نے اُس چکی کو اٹھایا اور (مقتول) شخص کے خاندان والوں کو بلوایا اور اُنہیں اس بارے میں بتایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے خط لکھا (مقتول کو قتل کرنے والے) اُن سب افراد کی گردنیں اُڑا دو اور اُن کے ساتھ اُس عورت کو بھی قتل کر دو! اگر ''صنعاء'' کے رہنے والے سب لوگ اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں اُن سب کو قتل کروا دیتا۔

3415- اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ ح وَاَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِىُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ اُخْتِ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِى الْمَسْجِدِ عَلٰى خَمِيصَةٍ لِىْ ثَمَنَ ثَلَاثِيْنَ دِرْهَمًا فَجَآءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّىْ فَاُخِذَ الرَّجُلُ فَاُتِىَ بِهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهٖ لِيُقْطَعَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اَتَقْطَعُهُ مِنْ اَجْلِ ثَلَاثِيْنَ دِرْهَمًا اَنَا اَبِيْعُهُ وَاُنْسِئُهُ ثَمَنَهَا قَالَ اَلَّا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِىْ بِهٖ .

☆☆ حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں اپنی چادر پر سویا ہوا تھا' اُس چادر کی قیمت تیس درہم تھی' ایک شخص آیا اور اُس نے میرے نیچے سے اُسے نکال لیا (اور چوری کر کے لے جانے کی کوشش کی)' اُسے پکڑ لیا گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا' میں آپ

۳۴۱۵-اخرجه ابو داود في الحدود (۱۳۶/۴) باب: من سرق من حرز (۴۳۹۴) و النسائي في القطع (۷۰/۸) باب: ما يكون حرزًا و ما لا يكون (۴۸۹۸) والحاكم في المستدرك (۳۸۰/۴) كلهم من طريق عمرو بن حماد بن طلحة' به- و اخرجه احمد في مسنده (۴۰۱/۳) من طريق سليمان يعني: ابن قوم عن سماك' به-وقال ابو داود :(واخرجه زائدة عن سماك عن جعيد بن حجير' قال: نام صفوان...... و اخرجه مجاهد و طاوس: (انه كان نائماً فجاء سارق فسرق خميصة من تحت راسه......) و اخرجه ابو سلمة بن عبد الرحمن' قال: (فاستله من تحت راسه فاستيقظ فصاح به فاخذ......) و اخرجه الزهري عن صفوان بن عبد الله قال: (فنام في المسجد و توسد رداء ه فجاء ه سارق فاخذ رداء ه فاخذ السارق فجيء به الى النبي صلى الله عليه وسلم ' الخ-واخرجه ابن ماجه في الحدود (۸۶۵/۲) باب: من سرق من الحرز (۲۵۹۵) من طريق مالك عن الزهري عن عبد الله بن صفوان عن ابيه انه نام في المسجد...... بنحوه-واخرجه احمد (۴۰۱/۳) من طريق محمد بن ابي حفصة عن الزهري عن صفوان عبد الله ابن صفوان عن ابيه ان صفوان بن امية بن خلف...... بنحوه- وله طرق اخرى ذكرها النسائي في الموضع السابق-وقد صححه صاحب التنقيح' و اعله عبد الحق في احكامه' و ابن القطان في كتابه- راجع: نصب الراية للزيلعي (۳۶۹/۳)-

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: کیا آپ تیس درہم کی وجہ سے اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے؟ میں یہ اسے فروخت کرتا ہوں اور اس کی قیمت کا ادھار کر لیتا ہوں (یعنی وہ بعد میں وصول کرلوں گا)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اسے میرے پاس لانے سے پہلے ایسا کیوں نہیں کیا؟

3416- حَدَّثَنَا الْقَاضِى اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ النَّخَعِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِىُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ نَائِمًا فِى الْمَسْجِدِ ثِيَابُهٗ تَحْتَ رَاْسِهٖ فَجَآءَ سَارِقٌ فَاَخَذَهَا فَاُتِىَ بِهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَقَرَّ السَّارِقُ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْطَعَ فَقَالَ صَفْوَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُقْطَعُ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ فِىْ ثَوْبِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَجِىْءَ بِهٖ ـ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْفَعُوْا مَا لَمْ يَصِلْ اِلَى الْوَالِىْ فَاِذَا وَصَلَ اِلَى الْوَالِىْ فَعَفَا فَلَا عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ اَمَرَ بِقَطْعِهٖ مِنَ الْمِفْصَلِ ـ

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ مسجد میں سوئے ہوئے تھے اُن کی چادر اُن کے سر کے نیچے تھی ایک چور آیا اور اُس نے وہ چادر نکال لی پھر اُس چور کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا، چور نے اپنے جرم کا اقرار کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا، حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میرے کپڑے کی وجہ سے ایک عربی کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تم نے اسے میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہیں سوچا؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس وقت تک (مجرم کو معاف کرنے کی) سفارش کرو جب تک معاملہ حاکم (یا قاضی) تک نہیں پہنچتا، جب وہ حاکم تک پہنچ جائے اور حاکم اُسے معاف کر دے، تو اللہ تعالیٰ اُس حاکم کو معاف نہیں کرے گا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ہاتھ جوڑ کے پاس سے کاٹنے کا حکم دیا۔

3417- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَزِيَّةَ الْاَنْصَارِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَفَعَ الزُّبَيْرُ فِىْ سَارِقٍ فَقِيْلَ حَتّٰى يَبْلُغَهُ الْاِمَامُ فَقَالَ اِذَا بَلَغَ الْاِمَامَ فَلَعَنَ اللّٰهُ الشَّافِعَ وَالْمُشَفَّعَ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک چور کے بارے میں سفارش کی تو کسی نے کہا: پہلے یہ مقدمہ قاضی کے سامنے پیش ہونے دیں (پھر سفارش کر دیجئے گا)، تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ قاضی تک پہنچ گیا تو پھر اللہ تعالیٰ سفارش کرنے والے پر بھی لعنت کرے گا اور جس سے سفارش کی جائے گی (یعنی

۳۴۱۶- العرزمي متروك، لكن ورد الحديث من غير هذا الوجه عن صفوان كما في الرواية السابقة، و اخرجه النسائي في القطع (۸/۶۸-۷۰) باب: الرجل يتجاوز للسارق عن سرقته بعد ان ياتي به الامام، و باب: ما يكون حرزًا و ما لا يكون، من طرق عن صفوان، بنحوه-

۳۴۱۷- اخرجه الطبراني في الاوسط (۲۲۸۴) من طريق عمر بن شبة، به- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن هشام بن عروة الا عبد الرحمن بن ابي الزناد)-

جو اُسے قبول کرے گا) اُس پر بھی لعنت کرے گا' جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

3418- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ الْفُرَافِصَةِ الْحَنَفِيِّ قَالَ مَرُّوا عَلَى الزُّبَيْرِ بِسَارِقٍ فَشَفَعَ لَهُ فَقَالُوْا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ تَشْفَعُ لِلسَّارِقِ قَالَ نَعَمْ لَا بَاْسَ بِهٖ مَا لَمْ يُؤْتَ بِهِ الْإِمَامُ فَإِذَا اُتِيَ بِهِ الْإِمَامُ فَلَا عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ إِنْ عَفَا عَنْهُ.

☆☆ فرافصہ حنفی بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ ایک چور کو ساتھ لے کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اُسے چھوڑنے کیلئے کہا' تو اُن لوگوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ ایک چور کی سفارش کر رہے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: ہاں! اس میں کوئی حرج نہیں ہے' جب تک معاملہ قاضی کے سامنے پیش نہیں ہوتا' جب یہ قاضی کے سامنے پیش ہو جائے گا' تو اللہ تعالیٰ اُسے معاف نہیں کرے گا' خواہ قاضی اُسے معاف کر بھی دے۔

3419- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوَابٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ سَرَقَ حُلَّةً لَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَبْهُ لِي .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنَا بِهٖ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ ایک شخص کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' جس نے اُن کا حلّہ چوری کیا تھا' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سزا کا فیصلہ سنایا) تو اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ (وہ حلّہ میری طرف سے) اسے ہبہ شمار کریں (اور سزا نہ دیں)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے ہمارے پاس لانے سے پہلے ایسا کیوں نہیں کیا؟

3420- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ فَيْرُوزَ حَدَّثَنِي حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِيُّ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاُتِيَ بِالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ فَشَهِدَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَشَهِدَ اَحَدُهُمَا اَنَّهُ رَآهُ يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَشَهِدَ الْاٰخَرُ اَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّؤُهَا فَقَالَ عُثْمَانُ اِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّاْهَا حَتّٰى شَرِبَهَا فَقَالَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ عَلِيٌّ لِلْحَسَنِ اَقِمْ

٣٤١٨-اخرجه ابن ابي شيبة (٤٧٣/٥) كتاب الحدود' باب ما جاء في التشفع للسارق' الحديث (٢٨٠٧٥) قال: حدثنا وكيع عن هشام...... به- و اخرجه البيهقي في الكبرى (٣٣٣/٨) من طريق جعفر بن عون' انبانا هشام بن عروة' به-واخرجه عبد الرزاق (١٨٩٢٨) عن معمر عن هشام بن عروة' و اخرجه ايضاً (١٨٩٢٧) عن ابن جريج' قال: سمعت عبد الله بن عروة بن الزبير......به-

٣٤١٩-واخرجه الحاكم في الحدود (٣٨٠/٤) من وجهين آخرين عن ابي عاصم' به- وقال الحاكم: (هذا حديث صحيح الاسناد' و لم يخرجاه)- اه-

٣٤٢٠-اخرجه مسلم في الحدود (١٣٣١/٣) باب: حد الخمر (١٧٠٧) و ابو داود في الحدود (١٦٣/٤) باب: في الحد في الخمر (٤٤٨٠) و النسائي في الكبرى: كما في النكت الظراف (٣٦٨/٧) بحاشية التحفة' و ابن ماجه في الحدود (٨٥٨/٢) باب: حد السكران (٢٥٧١) من طريق عبد الله بن فيروز' به-واخرجه الدارمي في الحدود (١٧٥/٢) باب: في حد الخمر' و الطحاوي في المعاني (١٥٣/٣) و البيهقي في الكبرى (٣١٦/٨-٣١٧) من هذا الوجه-

عَلَيْهِ الْحَدَّ . فَقَالَ الْحَسَنُ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا . قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَاَخَذَ السَّوْطَ فَجَلَدَهُ وَعَلِيٌّ يَعُدُّ فَلَمَّا بَلَغَ اَرْبَعِيْنَ جَلْدَةً قَالَ اَمْسِكْ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ . قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ اَحْسَبُهُ قَالَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِيْنَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ . وَهٰذَا اَحَبُّ اِلَيَّ .

☆☆ حصین بن منذر بیان کرتے ہیں: میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' اُن کے سامنے ولید بن عقبہ کو لایا گیا۔ حمران نے اور ایک دوسرے شخص نے ولید کے خلاف گواہی دی' اُن میں سے ایک نے یہ کہا: اُس نے ولید کو شراب پیتے ہوئے دیکھا ہے اور دوسرے نے یہ کہا: اُس نے ولید کو (شراب پینے کے بعد) قے کرتے ہوئے دیکھا ہے' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ قے اُسی وقت کرے گا جب اس نے شراب پی رکھی ہوگی' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اس پر حد جاری کریں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اس پر حد جاری کرو! تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کام وہ کرے جس کی یہ ذمہ داری ہے۔ اُنہوں نے عبداللہ بن جعفر سے کہا: تم اس پر حد جاری کرو! عبداللہ بن جعفر نے کوڑا پکڑا اور اُسے کوڑے مارنے لگے' حضرت علی رضی اللہ عنہ گنتی کرتے رہے' جب چالیس کوڑے ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب رک جاؤ! کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (شراب پینے والے کو) چالیس کوڑے لگوائے تھے۔

عبدالعزیز نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسّی کوڑے لگوائے تھے' ان میں سے ہر ایک سنت ہے (یعنی قابلِ عمل ہے)۔ البتہ میں اسے (چالیس کوڑوں کی سزا کو) پسند کرتا ہوں۔

3421 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ اَبَقَ غُلَامٌ لِابْنِ عُمَرَ فَمَرَّ عَلٰى غِلْمَةٍ لِعَائِشَةَ فَسَرَقَ مِنْهُمْ جِرَابًا فِيْهِ تَمْرٌ وَّرَكِبَ حِمَارًا لَهُمْ فَاُتِيَ بِهِ ابْنُ عُمَرَ فَبَعَثَ بِهِ اِلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ اَمِيْرٌ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ لَا نَقْطَعُ اٰبِقًا وَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ عَائِشَةُ اِنَّمَا غِلْمَتِيْ غِلْمَتُكَ وَاِنَّمَا جَاعَ وَرَكِبَ الْحِمَارَ يَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فَلَا تَقْطَعْهُ فَقَطَعَهُ ابْنُ عُمَرَ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک غلام بھاگ گیا' اُس کا گزر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے کچھ غلاموں کے پاس ہوا' اُس نے اُن غلاموں کی ایک تھیلی چرا لی' جس میں کھجوریں موجود تھیں' پھر وہ اُن غلاموں کے گدھے پر سوار ہوا (اور بھاگ گیا)' پھر اُسے پکڑ کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس لایا گیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے سعید بن العاص کے پاس بھیج دیا' جو اُن دنوں مدینہ منورہ کے گورنر تھے۔ سعید نے کہا: میں مفرور غلام کا ہاتھ نہیں کاٹوں گا۔ پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو) پیغام بھیجا: میرے غلام بھی آپ کے غلام ہیں' وہ غلام بھوکا تھا (اس لیے اُس نے کھجوروں کی تھیلی چوری کر لی)' وہ گدھے پر اس لیے سوار ہوا تا کہ وہاں سے فرار ہو جائے' اس لیے آپ

۳۴۲۱- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۲۴۱/۱۰-۲۴۲) رقم (۱۸۹۸۶) و من طريقه المصنف هنا- و اخرجه مالك في الموطا (۸۳۳/۲) عن نافع ان عبداً لعبد الله بن عمر سرق و هو آبق...... فذكره نحوه- و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۲۶۸/۸) واسناده صحيح-

اُس کا ہاتھ نہ کاٹیں' لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس کا ہاتھ کٹوا دیا۔

3422- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَتَحَ مَكَّةَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ وَفِی الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں یہ ارشاد فرمایا:

''موضحہ'' زخم کی دیت پانچ' پانچ (اونٹ) ہوگی''۔

3423- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا رِزْقُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْلُوْا ذَوِی الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ اِلَّا حَدًّا مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (معاشرتی اعتبار سے) صاحب حیثیت لوگوں کی کوتاہیوں سے درگزر کیا کرو' البتہ حدود کا حکم مختلف ہے (ان پر حد جاری ہوگی)

3424- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا بُرْدَةَ- يَعْنِی ابْنَ نِيَارٍ- يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشَرَةِ اَسْوَاطٍ اِلَّا فِیْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۴۲۲-اخرجه ابو داود في الديات (۶۹۵/۴) باب: ديات الاعضاء (۴۵۶۶) و الترمذي في الديات (۷/۴) باب: ما جاء في الموضحة (۱۳۹۰) و النسائي في القسامة (۵۷/۸) باب: المواضح' و ابن ماجه في الديات (۸۸۶/۲) باب: الموضحة (۲۶۵۵) و البيهقي في الكبرى (۸۱/۸) من طريق عمرو بن شعيب' بنحوه-وقال الترمذي: (هذا حديث حسن' و العمل على هذا عند اهل العلم' و هو قول سفيان الثوري و الشافعي و احمد و اسحاق : ان في الموضحة خمساً من الابل)- اه-

۳۴۲۳-اخرجه احمد (۱۸۱/۶) و ابو نعيم في الحلية (۴۳/۹) و الطحاوي في المشكل (۱۳۹/۳) و البيهقي في الكبرى (۸/۲۶۷، ۳۳۴) من طرق عن عبد الملك' به- و اخرجه ابو داود في الحدود (۴۳۷۵) باب: في الحد يشفع فيه' من طريق محمد بن اسماعيل بن ابي فديك عن عبد الملك بن زيد عن محمد بن ابي بكر عن عمرة' به- كذالم يقل فيه: (عن ابيه)- و هكذا اخرجه ابو بكر بن نافع العمري عن محمد بن ابي بكر عن عمرة' به- اخرجه البخاري في الادب المفرد (۴۶۵) و الطحاوي في المشكل (۱۳۶/۳) و البيهقي في الكبرى (۳۳۴/۸) و ابن حبان في العلم (۹۴) من طرق عن ابي بكر بن نافع' به-وله شاهد من حديث ابن مسعود' بنحوه: عند الخطيب في تاريخ بغداد (۸۵/۱۰-۸۶) و ابي نعيم في تاريخ اصبهان (۳۳۴/۲)-

۳۴۲۴-اخرجه البخاري في الحدود (۶۸۵۰) باب: كم التعزير و الادب! و مسلم في الحدود (۱۷۰۸) باب: قدر اسواط التعزير' و ابو داود في الحدود (۴۴۹۲) باب: في التعزير' و الطحاوي في المشكل (۱۶۵/۳) و الحاكم في المستدرك (۳۶۹/۴-۳۷۰) و البيهقي في الكبرى (۳۲۷/۸) و ابن حبان (۴۴۵۳) و كذلك احمد في مسنده (۴۵/۴) من طرق عن ابن وهب' به- و استدركه الحاكم على الشيخين' و صححه على شرطهما' و هو عندهما كما ترى!-واخرجه النسائي في الكبرى كما في التحفة (۶۶/۹) و الطحاوي في المشكل (۱۶۵/۳) من غير هذا الوجه عن بكير بن الاشج' به-

★★ حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''دس سے زیادہ کوڑے صرف حدود میں مارے جائیں''۔

3425- حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ح وَاَخْبَرَنَا اُسَامَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ مَّكْحُوْلٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ قُلْتُ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَرَاَيْتَ تَعْلِيْقَ الْيَدِ فِيْ عُنُقِ السَّارِقِ اَمِنَ السُّنَّةِ قَالَ نَعَمْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَاَمَرَ بِيَدِهٖ فَقُطِعَتْ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِيْ عُنُقِهٖ.

★★ ابن محیریز بیان کرتے ہیں: میں نے فضالہ بن عبید سے دریافت کیا: آپ کا کیا خیال ہے کہ چور کے ہاتھ اُس کی گردن میں لٹکانا' کیا یہ سنت ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور کو لایا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت وہ ہاتھ اُس کی گردن میں لٹکا دیا گیا۔

3426- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَجْلِدُ فِي التَّعْرِيْضِ الْحَدَّ.

★★ حمزہ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تعریض کے طور پر (زنا کا الزام لگانے) پر کوڑے مارا کرتے تھے۔

3427- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ فِي التَّعْرِيْضِ الْحَدَّ تَامًّا.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تعریض کے طور پر (زنا کا الزام لگانے) پر مکمل حد جاری کرتے تھے۔

۳۴۲۵- اخرجه ابو داود في الحدود (٤٤١١) باب: في تعليق يد السارق في عنقه' و الترمذي في الحدود (٤١/٤) باب: ما جاء في تعليق يد السارق (١٤٤٧) و النسائي في القطع (٩٢/٨) باب: تعليق يد السارق في عنقه (٤٩٩٨) و ابن ماجه في الحدود (٢٥٨٧) باب: تعليق اليد في العنق' من طريق عن عمر بن علي المقدمي' به- و اخرجه النسائي في القطع (٩٢/٨) باب: تعليق يد السارق في عنقه (٤٩٩٧) من طريق ابي بكر بن علي عن الحجاج' به- وقال النسائي- (الحجاج بن ارطاة ضعيف' ولا يحتج بحديثه)- اه- وقال الترمذي: (هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث عمر بن علي المقدمي عن الحجاج بن ارطاة' و عبد الرحمن بن محيريز هو اخو عبد الله بن محيريز شامي)- اه-

۳۴۲۶- اخرجه عبد الرزاق (٤٢١/٧) رقم (١٣٧٠٣) عن معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر: ان عمر كان يحد في التعريض بالفاحشة- و اخرجه البيهقي (٢٥٢/٨) من طريق ابن ابي ذئب عن ابن شهاب...... به-

۳۴۲۷- راجع الذي قبله-

شرح:

اس بات پر فقہاء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے کہ جب کوئی شخص صحیح لفظ کے ساتھ کسی پر قذف عائد کر دے (یعنی زناء کا الزام لگائے) تو اس پر حد واجب ہوگی لیکن اگر کوئی شخص تعریض یعنی اشارے کنایئے کے ساتھ کسی پر زناء کا الزام لگائے تو اس کا حکم کیا ہوگا تو اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اس کی مثال یوں دی جاتی ہے جیسے کوئی شخص جھگڑا کرتے ہوئے کسی سے کہے: لوگوں کو تمہارے زانی ہونے کا علم نہیں ہے۔

امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں کہ تعریض کی صورت میں کس پر زناء کا الزام لگانے سے حد واجب نہیں ہوتی اگر چہ قائل نے قذف کی یعنی زناء کا الزام لگانے کی نیت کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ عام محاورہ اور رواج میں تعریض میں خفیف درجے کی اذیت پائی جاتی ہے اور اس کی مثال کنایہ کی طرح ہے جس میں قذف کا احتمال ہوتا ہے اور اصول یہ ہے کہ جب احتمال موجود ہو تو پھر حد جاری نہیں کی جاسکتی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''شبہ کی وجہ سے حد کو پرے کردو''۔

اس لیے ایسا کوئی بھی لفظ استعمال کرنے کی وجہ سے حد جاری نہیں کی جائے گی جو زناء اور کسی دوسرے معاملے میں مشترکہ ہو فقہاء مالکیہ اس بات کے قائل ہیں کہ تعریض کی صورت میں کسی پر زناء کا الزام لگانے پر حد واجب ہو جاتی ہے جب کہ قرائن کے ذریعے یہ بات سمجھ میں آرہی ہو کہ تعریض کے ان الفاظ کے ذریعے زناء کا الزام عائد کیا گیا ہے۔

تعریض کے طور پر زناء کا الزام عائد کرنے کے بارے میں امام احمد بن حنبل سے مختلف روایات منقول ہیں، ایک روایت کے مطابق ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی۔

3428- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنِ الْجَلْدِ بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَجُلٍ يَا ابْنَ شَامَّةِ الْوَذْرِ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ اِنَّمَا عَنَيْتُ بِهٖ كَذَا وَكَذَا فَاَمَرَ بِهٖ عُثْمَانُ فَجُلِدَ الْحَدَّ .

☆☆ معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص سے کہا: اے مرد کی شرمگاہ سونگھنے والی عورت (یعنی زنا کرنے والی عورت) کے بیٹے! تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُسے پکڑ لیا' اُس نے کہا: میں نے اس کے ذریعہ یہ معنی مراد لیا ہے' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اُسے کوڑے لگائے گئے۔

3429- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ

۳۴۲۸—اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۵/۵۰۰) كتاب: الحدود' باب: من كان يرى في التعريض عقوبة رقم (۲۸۳۷۷) و من طريقه المصنف هنا- و في اسناده الجلد بن ايوب ضعيف- انظر: الميزان (۲/۱۵۲— بتحقيقنا)-

۳۴۲۹—اخرجه ابن ابي شيبة (۵/۵۰۰) رقم (۲۸۳۷۶) و من طريقه المصنف هنا-واخرجه مالك في الموطا (۲/۸۲۹) عن ابي الرجال...... به- و من طريقه اخرجه البيهقي (۸/۲۵۲)- و اخرجه عبد الرزاق (۱۳۷۲۵) عن ابن جريج قال: اخبرني يحيى بن سعيد قال: ان رجلا في زمن عمر بن الخطاب قال لرجل: ما امي بزانية ولا ابي بزان...... فذكره نحوه-

يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ قَالَتِ اسْتَبَّ رَجُلَانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا مَا أُمِّي بِزَانِيَةٍ وَلَا أَبِي بِزَانٍ .فَشَاوَرَ عُمَرُ الْقَوْمَ فَقَالُوا مَدَحَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ .فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَهُمَا مِنَ الْمَدْحِ غَيْرُ هَذَا .فَضَرَبَهُ.

☆☆ عمرہ بیان کرتی ہیں: دو آدمیوں کے درمیان گالی گلوچ ہوگئی تو اُن میں سے ایک نے کہا: میری ماں زانیہ نہیں تھی' میرا باپ بھی زانی نہیں تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا تو اُنہوں نے کہا: اس شخص نے اپنے والد اور والدہ کی تعریف کی ہے (کہ وہ زانی نہیں تھے)' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تعریف کرنے کیلئے ان دونوں میں اور بھی خوبیاں تھیں' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کو (کوڑے) لگوائے۔

3430- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ كَانَ فِي كِتَابِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حِينَ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نَجْرَانَ فِي كُلِّ سِنٍّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَصَابِعِ فِي كُلِّ مَا هُنَالِكَ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأُذُنِ خَمْسُونَ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ الْمَارِنُ الدِّيَةُ كَامِلَةً وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ النَّفْسِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ النَّفْسِ.

☆☆ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن حزم کو ''نجران'' بھیجا تو آپ کے مکتوب میں یہ بھی تحریر تھا:

''ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہوگی' سب انگلیوں کی دیت دس' دس اونٹ ہوگی' کان کی دیت پچاس اونٹ ہوگی' آنکھ کی دیت پچاس اونٹ ہوگی' پاؤں کی دیت پچاس اونٹ ہوگی' اگر ناک کو بانسے سے (یعنی پوری ناک کو) کاٹ دیا جائے' تو اس میں مکمل دیت ہوگی۔ ''مامومہ'' زخم میں جان کی دیت کا تہائی حصہ دینا ہوگا اور ''جائفہ'' کی دیت میں جان کی دیت کا تہائی حصہ دینا ہوگا''۔

3431- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لَهُ إِذْ وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّ فِي الْأَنْفِ إِذَا اسْتُوعِيَ جَدْعُهُ الدِّيَةَ كَامِلَةً وَالْعَيْنِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَالرِّجْلِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَالْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَالْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَالْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ .

☆☆ ابوبکر بن محمد اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اُنہیں یمن بھیجا تھا تو اُنہیں مکتوب میں یہ لکھا تھا:

''جب ناک کو بانسے سے کاٹ دیا جائے' تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی' آنکھ (ضائع کرنے پر) نصف

۳۴۳۰- تقدم تخریجہ کتاب عمرو بن حزم مطولاً-

۳۴۳۱- راجع الذی قبلہ-

دیت کی ادائیگی لازم ہوگی' پاؤں میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی' "جائفہ" زخم میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی' "مامومہ" زخم میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی' "منقلہ" زخم میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' "موضحہ" زخم میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' یہاں سے کر وہاں تک (تمام انگلیوں میں سے ہر ایک) کی دیت دس اونٹ ہوگی"۔

3432- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ قَطَنٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا فِى الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِى الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِى الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ وَفِى الْعَيْنِ خَمْسُوْنَ مِنَ الْاِبِلِ وَفِى الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِىَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ كَامِلَةً وَّفِى السِّنِّ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِى الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِىْ كُلِّ اِصْبَعٍ مِّمَّا هُنَالِكَ مِنْ اَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ عَشْرٌ عَشْرٌ.

★★ عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (خط لکھایا تحریر کروا کر دیا):

"موضحہ" زخم میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' "مامومہ" میں ایک تہائی دیت لازم ہوگی' "منقلہ" میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' آنکھ میں پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' جب ناک کو بانسے سے کاٹ دیا جائے' تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی' دانت کی دیت پانچ اونٹ ہوگی' پاؤں کی پچاس اونٹ ہوگی' ہاتھ اور پاؤں کی تمام انگلیوں میں سے ہر ایک کی دیت دس' دس اونٹ ہوگی۔

3433- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ مَّطَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِى الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِى الْاَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِى الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ.

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "موضحہ" زخموں میں پانچ' پانچ اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا' جبکہ دانتوں (کی دیت میں) پانچ' پانچ اونٹوں کی ادائیگی' اور انگلیوں میں (سے ہر ایک انگلی کی دیت) دس' دس اونٹ کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

3434- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَيْضًا

٣٤٣٢- انظر السابق-

٣٤٣٣- تقدم قريباً-

٣٤٣٤- اخرجه البيهقي في الكبرى (٨/٩٢) و ابن ابي شيبة (٩/١٩٢) من طريق محمد بن بشر' عن سعيد بن ابي عروبة' به- و اخرجه ابن ماجه في الديات (٢٦٥٤) باب: دية الاصابع' من طريق النضر بن شميل' به-واخرجه ابو داود في الديات (٤٥٥٦) باب: ديات الاعضاء' من طريق عبدة بن سليمان' و النسائي في القسامة (٨/٥٦) باب: عقل الاصابع' من طريق حفص بن عبد الرحمن البلخي (٨/٥٦) و ابن ابي شيبة (٩/١٩٢) من طريق ابي اسامة' جميعًا عن سعيد بن ابي عروبة' باسناده-

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالاَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْاَصَابِعِ بِعَشْرٍ عَشْرٍ. وَقَالَ النَّضْرُ اِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِى الْاَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا مِّنَ الْاِبِلِ. كَذَا رَوَاهُ سَعِيْدٌ عَنْ غَالِبٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ. وَخَالَفَهُ شُعْبَةُ وَاِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ وَعَلِىُّ بْنُ عَاصِمٍ وَّخَالِدُ بْنُ يَحْيٰى فَرَوَوْهُ عَنْ غَالِبٍ عَنْ مَّسْرُوْقِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا حُمَيْدًا وَذَكَرَ شُعْبَةُ فِيْهِ سَمَاعَ غَالِبٍ مِّنْ مَّسْرُوْقٍ.

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں (کی دیت میں) دس' دس کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

نضر نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں میں دس' دس اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

سعید نے غالب کے حوالے سے' حمید سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

شعبہ' اسماعیل' علی اور خالد نے اس سے مختلف نقل کیا ہے' انہوں نے غالب کے حوالے سے' مسروق کے حوالے سے' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کی ہے' انہوں نے حمید نامی راوی کا ذکر نہیں کیا۔

شعبہ نے اس میں یہ ذکر کیا ہے: غالب نے مسروق سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

3435- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِّنَّا يُقَالُ لَهُ مَسْرُوْقُ بْنُ اَوْسٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَصَابِعُ سَوَاءٌ. قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ عَشْرٌ عَشْرٌ قَالَ نَعَمْ. وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ وَّعَفَّانُ وَمُسْلِمٌ وَّغَيْرُهُمْ. وَرَوَاهُ وَكِيْعٌ وَّوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَّاَبُو النَّضْرِ عَنْ شُعْبَةَ اَنَّهُ شَكَّ فِىْ مَسْرُوْقِ بْنِ اَوْسٍ اَوْ اَوْسِ بْنِ مَسْرُوْقٍ.

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام انگلیاں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: (ان میں سے ہر ایک کی دیت) دس' دس اونٹ ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

۳۴۳۵—اخرجه ابن الجعد (۱۵۲۵) ' و من طريقه ابن حبان (۶۰۱۳): اخبرنا شعبة' به—واخرجه الدارمي (۱۹۴/۲)' و ابو داود في الديات (۴۵۵۷) باب: ديات الاعضاء' عن ابي الوليد الطيالسي عن شعبة' به- واخرجه ابو داود الطيالسي (۵۱۱)' و من طريقه البيهقي في الكبرى (۹۲/۸) عن شعبة' به—واخرجه احمد (۲۹۷/۴) عن هاشم بن القاسم' و (۳۹۸/۴) عن حسين بن محمد' عن شعبة' به-

ابونعیم' عفان' مسلم اور دیگر راویوں نے اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔
وکیع' وہب بن جریر' ابونضر نے شعبہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' اُنہیں ایک راوی کے نام کے بارے میں شک ہے' اُس کا نام مسروق بن اوس ہے' یا اوس بن مسروق ہے۔

3436- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا غَالِبٌ التَّمَّارُ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنِى اَبِى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِى مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَصَابِعُ عَشْرٌ عَشْرٌ . لَفْظُ الْمَحَامِلِىِّ.

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام انگلیاں (برابر کی حیثیت رکھتی ہیں' ان میں سے ہر ایک کی دیت) دس' دس اونٹ ہو گی۔

3437- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِى مُوْسَى عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ.

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں' (ان میں سے ہر ایک کی دیت) دس' دس اونٹ ہو گی۔

3438- قُرِءَ عَلٰى اَبِى وَهْبٍ يَحْيَى بْنِ مُوْسَى بْنِ اِسْحَاقَ بِالْاُبُلَّةِ حَدَّثَكُمْ اَبُوْ مَحْذُوْرَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا غَالِبٌ عَنْ اَوْسٍ عَنْ اَبِى مُوْسَى اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِى الْاَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا.

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا (اُن کی دیت) دس' دس اونٹ ہو گی۔

3439- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَّالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِى مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِى الْاَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا . تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُو الْاَشْعَثِ وَلَيْسَ هُوَ عِنْدِىْ بِمَحْفُوْظٍ عَنْ قَتَادَةَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا (اُن کی دیت) دس' دس اونٹ ہو گی۔

۳۴۳۶- اخرجه ابن ابي شيبة (۹/۱۹۲) و البيهقي في الكبرى (۸/۹۲) من طريق اسماعيل ابن علية' به۔

۳۴۳۷- راجع الروايات الثلاثة السابقة۔

۳۴۳۸- انظر السابق۔

۳۴۳۹- اخرجه النسائي في القسامة (۸/۵٦) باب: عقل الاصابع (۴۸۵۸): اخبرنا ابو الاشعث' به۔

اسے نقل کرنے میں ابواشعث نامی راوی منفرد ہیں' اور میرے نزدیک یہ قتادہ سے نقل کرنے میں محفوظ نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

3440- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ حَسَّانَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دِيَةُ الْأَصَابِعِ سَوَاءٌ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ أَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تمام انگلیوں کی دیت برابر ہو گی' خواہ وہ ہاتھوں کی (انگلیاں ہوں) یا پاؤں کی (انگلیاں ہوں' ان میں سے ہر ایک کی دیت) دس' دس اونٹ یا سونے یا چاندی کے حساب سے (دس اونٹوں کی) قیمت ہو گی۔

3441- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَطَعَ أَيْدِيَهُمْ مِنَ الْمِفْصَلِ وَحَسَمَهَا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَيْدِيهِمْ كَأَنَّهَا أُيُورُ الْحُمُرِ.

قَالَ وَأَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْطَعُ الرِّجْلَ وَيَدَعُ الْعَقِبَ يَعْتَمِدُ عَلَيْهَا.

قَالَ وَأَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَطَعَ الْيَدَ وَالرِّجْلَ.

وَأَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَادَ أَنْ يَقْطَعَ رِجْلًا بَعْدَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ فَقَالَ عُمَرُ السُّنَّةُ الْيَدُ.

☆☆ حجیہ بن عدی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کے ہاتھ جوڑوں سے کٹوا دیئے تھے اور (خون کا بہاؤ روکنے کے لیے) ان پر داغ لگوائے تھے' ان لوگوں کے ہاتھوں کا منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے وہ گویا گدھوں کے عضو مخصوص کی طرح تھے۔

شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ پاؤں کٹوا دیتے تھے لیکن ایڑی چھوڑ دیتے تھے' تاکہ آدمی اُس کا سہارا لے

۳۴۴۰- اخرجه ابو داود في الديات (٤٥٦٠) باب: ديات الاعضاء' و احمد (١/ ٢٨٩) ' و ابن حبان (٦٠١٤) من طريق ابي حمزة عن يزيد' به- و اخرجه البخاري في الديات (٦٨٩٥) باب: دية الاصابع' و احمد (١/ ٢٢٧) و ابن ابي شيبة (٩/ ١٩٠) ' و الدارمي (٢/ ١٩٤) ' و ابن الجعد (٩٩٢) ' و ابو داود في الديات (٤٥٥٨) باب: في ديات الاعضاء' و الترمذي في الديات (١٣٩٢) باب: في دية الاصابع' و النسائي في القسامة (٨/ ٥٦-٥٧) باب: عقل الاصابع' و ابن ماجه في الديات (٢٦٥٢) باب: دية الاصابع' و البيهقي في الكبرى (٨/ ٩١-٩٢) ' و ابن حبان (٦٠١٥) ' و ابن الجارود (٧٨٢) من طرق عن شعبة عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس مرفوعاً' بنحوه-

۳۴۴۱- اخرجه البيهقي في الكبرى (٨/ ٢٧١) من طريق الدارقطني' به- و علقه البخاري في صحيحه (١٤/ ٥٠) كتاب: الحدود' باب: (١٣) قال: (وقطع علي من الكف)-واخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه (٥/ ٥٢٢) رقم (٢٨٦٠٦) قال: حدثنا عبد الرحيم بن سليمان عن عبد الملك بن ابجر' به نحوه- و حجية بن عدي و ان كان ثقة الا انه يخطيء: كما في التقريب (١١٥٩)-

سکے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اُنہوں نے (چور کے) ہاتھ اور پاؤں کٹوادیئے تھے۔

عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (چور کا دوسرا) پاؤں کاٹنے کا ارادہ کیا' (اُس چور کا) ایک ہاتھ اور ایک پاؤں پہلے کاٹا جاچکا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: سنت یہ ہے (کہ اب تیسری مرتبہ میں) اس کا (دوسرا) ہاتھ کاٹا جائے۔

3443- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبَانَ الْكَرَابِيسِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَرَبَ الرَّجُلُ اَبَاهُ فَاقْتُلُوْهُ.

☆☆ سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے باپ کو قتل کر دے' تو تم (قصاص کے طور پر) اُسے قتل کر دو۔

3443- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ فَذَكَرْتُهٗ لِسُفْيَانَ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ مِنْ اَبِىْ حَازِمٍ .وَكَذٰلِكَ ذَكَرَهٗ اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ- وَلَمْ اَسْمَعْهُ مِنْهُ- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيِّ وَذَكَرَ سُفْيَانَ فِىْ اٰخِرِهٖ كَمَا ذَكَرَهٗ اِبْرَاهِيمُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ سفیان ثوری سے کیا' تو وہ بولے: میں نے ابوحازم کی زبانی یہ حدیث سن رکھی ہے' ابومحمد بن صاعد نے بھی اسے اسی طرح ذکر کیا ہے' جیسے میں نے یہ اُن سے نہیں سنی' کہ یہ روایت محمد بن عبداللہ مخرمی سے منقول ہے۔

سفیان نے اس کے آخر میں اُسی طرح ذکر کیا ہے' جیسے ابراہیم نے اسے ذکر کیا ہے۔

3444- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ مِنْ اَصْلِهٖ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ الْقَلَانِسِيُّ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّابَّةُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّالرِّجْلُ جُبَارٌ وَّفِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ . كَذَا قَالَ وَالرِّجْلُ . وَهُوَ وَهَمٌ وَّلَمْ يُتَابِعْهُ عَلَيْهِ اَحَدٌ عَنْ شُعْبَةَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور کا زخمی

۳۴۴۲-اخرجه ابو داود في المراسيل ص (۳۳۵) رقم (۴۸۵) قال: حدثنا محمد بن عبد الله المخرمي' حدثنا زكريا بن عدي......به- و الحديث رجاله ثقات رجال الصحيح : فابو حازم: هو سلمة بن دينار التمار-

۳۴۴۳-راجع الذي قبله-

۳۴۴۴-تقدم-

کرنا رائیگاں جائے گا' کنوئیں میں گر کر مرنے والے کا خون رائیگاں جائے گا' معدنیات کی کان میں دب کر مرنے والے کا خون رائیگاں جائے گا' (جانور کے) پاؤں مارنے سے مرنے والے کا خون رائیگاں جائے گا' ''رکاز'' میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہو گی۔

راوی نے اسی طرح (جانور کے) پاؤں مارنے کا ذکر کیا ہے' لیکن یہ وہم ہے۔ شعبہ سے اس لفظ کے منقول ہونے میں کسی نے اس کی متابعت نہیں کی ہے۔

3445- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِى الثَّلْجِ حَدَّثَنَا جَدِّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَصَابَتِ الْاِبِلُ بِاللَّيْلِ ضَمِنَ اَهْلُهَا وَمَا اَصَابَتْ بِالنَّهَارِ فَلَا شَىْءَ فِيْهِ وَمَا اَصَابَتِ الْغَنَمُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ غَرِمَهُ اَهْلُهَا وَالضَّوَارِى يُتَقَدَّمُ اِلٰى اَهْلِهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تُعْقَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اونٹ رات کے وقت جو نقصان پہنچائے گا' تو اُس کا مالک اس کا تاوان ادا کرے گا' لیکن وہ دن کے وقت جو نقصان پہنچائے گا اُس کا تاوان (اونٹ کا مالک) ادا نہیں کرے گا' بکریاں رات کے وقت یا دن کے وقت جو نقصان پہنچائیں گی اُن کا مالک اُس کا تاوان ادا کرے گا' اور پالتو جانوروں کو تین مرتبہ اُن کے مالکان کے سپرد کیا جائے گا (اگر پھر وہ کوئی نقصان پہنچاتے ہیں) تو اُن کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں گے۔

3446- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى نُعْمٍ حَدَّثَنِى اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ نَبِىَّ التَّوْبَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَهُوَ بَرِىْءٌ مِمَّا قَالَ جَلَدَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْحَدَّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا قَالَ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو القاسم ''نبی التوبہ'' صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اپنے زیر ملکیت (غلام یا کنیز) پر زنا کا جھوٹا الزام لگائے اور وہ (غلام یا کنیز) اُس سے بری ہو' جو اُس شخص نے الزام لگایا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس الزام لگانے والے شخص کو حد جتنے کوڑے لگوائے گا' البتہ اگر وہ (غلام یا کنیز) واقعی مجرم ہوں (تو حکم مختلف ہے)۔

3447- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ اَبِى نُعْمٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِى الْقَاسِمِ نَبِىِّ التَّوْبَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَذَفَ عَبْدَهٗ وَهُوَ بَرِىْءٌ مِمَّا قَالَ اَقَامَ عَلَيْهِ الْحَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَمَانِيْنَ.

۳۴۴۵- تقدم- ۳۴۴۶- تقدم- ۳۴۴۷- تقدم-

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوالقاسم "نبی التوبہ" صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنے زیر ملکیت (غلام یا کنیز) پر زنا کا جھوٹا الزام لگائے اور وہ (غلام یا کنیز) اُس سے بَری ہو جو اُس شخص نے الزام لگایا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس الزام لگانے والے شخص کو حد کے طور پر اسّی کوڑے لگوائے گا۔

3448- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ ذَكَرَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْاَنْفِ اِذَا جُدِعَ كُلُّهٗ بِالْعَقْلِ كَامِلاً وَّاِذَا جُدِعَتْ اَرْنَبَتُهٗ فَنِصْفُ الْعَقْلِ.

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناک کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ جب اُسے مکمل طور پر کاٹ دیا جائے تو اس کی دیت مکمل (پوری جان کی دیت جتنی) ہوگی اور اگر اس کے آگے کے حصے کو کاٹا جائے تو اس کی نصف دیت ہوگی۔

3449- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ فِى الْيَدِ الشَّلَّاءِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِى الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ اِذَا خَسَفَتْ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: شل ہاتھ کو (کاٹنے کی سزا) ایک تہائی دیت ہوگی جو آنکھ بے نور ہو چکی ہو لیکن اپنی جگہ پر موجود ہو تو اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

3450- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ الْحَضْرَمِىُّ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الزِّيَادِىُّ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ ابْنٍ لِخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَ حَدًّا اُقِيْمَ عَلَيْهِ ذٰلِكَ الْحَدُّ فَهُوَ كَفَّارَةُ ذَنْبِهٖ.

★★ حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی قابلِ حد جرم کا ارتکاب کرے اور اُس پر حد جاری ہو جائے تو یہ اُس کے گناہ کا کفارہ بن جائے گی۔

3451- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا جَدِّىْ وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ وَعَلِىُّ بْنُ مُسْلِمٍ وَّالْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ وَّعَلِىُّ بْنُ

۳۴۴۸-تقدم-

۳۴۴۹-اخرجه ابن ابي شيبة (٣٧٤/٥) رقم (٢٧٠٦٣) (٣٧٨/٥) رقم (٢٧١٠٧): حدثنا وكيع عن ابي هلال......به- و اخرجه عبد الرزاق (٣٣٤/٩) رقم (١٧٤٤٣) من طريق قتادة عن عبد الله بن بريدة...... به- واخرجه ابن ابي شيبة (٢٧٠٦٤) و عبد الرزاق (١٧٤٤١) و البيهقي (٩٨/٨) من طريق قتادة عن ابن بريدة عن يحيى بن يعمر عن ابن عباس عن عمر به-

۳۴۵۰-اخرجه احمد (٢١٤/٥، ٢١٥) عن روح، ثنا اسامة بن زيد به- و اخرجه الحاكم (٣٨٨/٤) من طريق ابن وهب عن اسامة به- وذكر الهيثمي في مجمع الزوائد (٢٦٨/٦) وقال: (اخرجه الطبراني و احمد بنحوه- و فيه راو لم يسم: و هو ابن خزيمة، و بقية رجاله ثقات، و اخرجه موقوفاً ايضاً)- اه-

۳۴۵۱-راجع الذي قبله-

شُعَيْبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالُوْا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ عَلِيِّ الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْهَاشِمِىُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَ ذَنْبًا فَاُقِيْمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذٰلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ.

☆☆ حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی جرم کا ارتکاب کرے اور پھر اُس پر اُس جرم کی حد جاری کی جائے' تو یہ اُس کے لیے کفارہ بن جائے گی۔

3452- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ خَلَّادٍ اَبُوْ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَيْفٍ حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَصَابَ شَيْئًا مِمَّا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ اُقِيْمَ عَلَيْهِ حَدُّهُ كُفِّرَ ذٰلِكَ الذَّنْبُ عَنْهُ. وَتَابَعَهُمَا الْوَاقِدِىُّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ.

☆☆ اسی سند کے ہمراہ یہ منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ایسے عمل کا ارتکاب کرے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہوا اور پھر اُس شخص پر اُس کی حد جاری کردی جائے' تو یہ اُس کے گناہ کا کفارہ بن جائے گی۔

اُسامہ بن زید نامی راوی سے نقل کرنے میں واقدی نے ان دونوں کی متابعت کی ہے۔

3453- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايِعُوْنِىْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهُ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِىْ فِىْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَاَمْرُهُ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ وَاِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ.

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تم اس بات پر میری بیعت کرو' تم کسی کو اللہ کا شریک قرار نہیں دو گے' تم چوری نہیں کرو گے' تم زنا نہیں کرو گے' تم اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے' تم کسی پر زنا کا جھوٹا الزام نہیں لگاؤ گے' تم بھلائی کے کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔

تم میں سے جو شخص اس (عہد کو) پورا کرے گا' اُس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا اور جو شخص ان میں سے کسی جرم کا ارتکاب کرلے اور اُسے سزا دے دی جائے' تو یہ اُس کے لیے کفارہ ہوگی' اور اگر کوئی شخص کسی جرم کا ارتکاب کرے اور اللہ تعالیٰ اُس کا پردہ رکھ لے' تو اب اُس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا' اگر وہ چاہے گا' تو (آخرت میں) اُسے سزا دے گا اور اگر چاہے گا' تو

۳۴۵۲- راجع الذی قبلہ-

۳۴۵۳- اخرجہ البخاری فی الاحکام (۷۲۱۳) باب: بیعۃ النساء' و الدارمی (۲/۲۲۰) باب: فی بیعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم' من طریق یونس بہ-

اُسے معاف کر دے گا۔

3454- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي الثَّلْجِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيَّ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُوْلُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ اُبَايِعُكُمْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهُ بَيْنَ اَيْدِيكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا - يَعْنِي - فَاُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فَهُوَ لَهُ طُهُوْرٌ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ.

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے چند ساتھیوں سمیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس بات پر تم سے بیعت لیتا ہوں' تم کسی کو اللہ کا شریک قرار نہیں دو گے' تم چوری نہیں کرو گے' تم زنا نہیں کرو گے' تم اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے' تم کسی پر زنا کا جھوٹا الزام نہیں لگاؤ گے' تم بھلائی کے کام میں نافرمانی نہیں کرو گے' تم میں سے جو شخص (اس عہد کو) پورا کرے گا' اُس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا اور جو شخص ان میں سے کسی ایک جرم کا ارتکاب کرلے' یعنی اُس پر اس کی حد بھی جاری ہو جائے' تو یہ اُس کے لیے پاکی کا باعث بنے گی اور جس شخص کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی کرلے تو اُس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا' اگر وہ چاہے گا' تو (آخرت میں) اُسے عذاب دے گا اور اگر چاہے گا' تو اُس کی مغفرت کر دے گا۔

3455- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِدْرِيْسَ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ - وَقَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ اَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ - اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ وَمَنْ اَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَعُوْقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ.

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے ہیں اور ''شب عقبہ'' کے نقباء میں سے ایک ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اُس کے بعد اُنہوں نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

۳۴۵۴- اخرجه احمد (۵/۳۲۰) و البخاري في التفسير (۴۸۹۴) باب: (اذا جاءك المومنات يبايعنك) و في الحدود (۶۷۸۴) باب: الحدود كفارة، و في التوحيد (۷۴۶۸) باب: في المشيئة و الارادة، و مسلم في الحدود (۱۷۰۹) باب: الحد كفارة، و النسائي في البيعة (۷/۱۴۸) باب: البيعة على فراق المشرك، من طريق معمر، به-

۳۴۵۵- اخرجه البخاري في المغازي، و في الاحكام (۷۲۱۳) باب: بيعة النساء، عن ابي اليمان، به- و اخرجه البخاري في الايمان (۱۸) و في مناقب الانصار (۳۸۹۲) و مسلم في الحدود (۱۷۰۹) و الترمذي في الحدود (۱۴۳۹) باب: ما جاء ان الحدود كفارة لاهلها، و النسائي في البيعة (۷/۱۴۱-۱۴۲) باب: البيعة على الجهاد، و (۷/۱۶۱-۱۶۲) باب: ثواب من وفى بما بايع عليه، و في الايمان (۸/۱۰۸-۱۰۹) باب: البيعة على الاسلام، و ابن الجارود (۸۰۳) والبيهقي في الكبرى (۸/۳۲۸) من طرق عن الزهري، به- واخرجه احمد (۵/۳۲۰) و مسلم (۱۷۰۹) و ابن ماجه في الحدود (۲۶۰۳) باب: الحد كفارة، و ابن حبان (۴۴۰۵) من طريق خالد الحذاء عن ابي قلابة عن ابي اسماء عن عبادة، به-

تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص ان میں سے کسی ایک جرم کا ارتکاب کرے اور اُسے دنیا میں اُس کی سزا دے دی جائے' تو یہ اُس کے لیے کفارہ بن جائے گی۔

3456- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذْنَبَ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا ذَنْبًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يُّثَنِّيَ عُقُوْبَتَهُ عَلٰى عَبْدِهٖ وَمَنْ اَذْنَبَ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا ذَنْبًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّعُوْدَ فِيْ شَيْءٍ عَفَا عَنْهُ .

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں کسی گناہ کا ارتکاب کرے اور اُسے سزا دے دی جائے' تو اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بلند تر ہے کہ وہ اُس بندے کو دوبارہ اُس کی سزا دے اور جو شخص دنیا میں کسی گناہ کا ارتکاب کرے اور اللہ تعالیٰ اُس کی پردہ پوشی کرلے اور اُسے معاف کردے' تو اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بلند ہے کہ وہ اُسے دوبارہ اُس چیز کی سزا دے' جسے وہ پہلے معاف کرچکا ہے۔

۳۴۵۶-اخرجه الترمذي في الايمان (۱۷/۵) باب: ما جاء لا يزني الزاني وهو مومن (۲۶۲۶): حدثنا ابو عبيدة بن ابي السفر' و اسمه: احمد بن عبد الله الهمداني الكوفي......به-و اخرجه ابن ماجه في الحدود (۸۶۸/۲) باب: الحد كفارة (۲۶۰۴) عن هارون بن عبد الله الحمال' ثنا حجاج بن محمد' به-وقال الترمذي: (حديث حسن غريب صحيح)-

15-کِتَابُ النِّکَاحِ

نکاح کا بیان

1 نکاح کا لغوی معنی:

نکاح کا لغوی مطلب "ضم کر دینا" اور "ایک چیز کو دوسرے میں داخل کر دینا ہے"۔

جیسے عربی کا مقولہ ہے: "نکحت البر فی الارض" (گندم زمین میں داخل ہوگئی)۔

یعنی وہ اُس کے اندر داخل ہوگیا' یہ جملہ اُس وقت استعمال ہوتا ہے جب آپ اُسے زمین میں بو دیں'

اسی طرح عربی کا مقولہ ہے: "نکح المطر الارض" (بارش نے زمین سے نکاح کر لیا)۔

یہ جملہ اُس وقت استعمال ہوتا ہے جب بارش زمین میں جذب ہو جائے۔

اسی طرح عربی میں یہ جملہ استعمال ہوتا ہے: "نکحت الحصی اخفاف الابل" (سنگریزے اونٹ کے کھروں میں داخل ہو گئے)۔

ان تمام صورتوں میں ایک چیز محسوس طور پر دوسری چیز میں داخل ہوگئی ہے۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی چیز معنوی اعتبار سے دوسری چیز میں داخل ہو جاتی ہے' جیسے عربی کا مقولہ ہے:

"نکح النعاس العین" (اونگھ نے آنکھ کے ساتھ نکاح کر لیا)۔

یعنی آنکھوں میں نیند داخل ہوگئی۔

لغوی اعتبار سے لفظ نکاح' حقیقت میں' وطی (یعنی صحبت کرنے) کیلئے استعمال ہوتا ہے اور مجازی طور پر "عقد" پر بھی اس کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

جیسے مشہور عرب شاعر فرزدق کا یہ شعر ہے:

التارکین علی طهر نساء هم　　　　والناکحين بشطی دجلة البقرا

"وہ لوگ اپنی عورتوں کے طہر (شرمگاہیں) چھوڑ کر دریائے دجلہ کے کنارے گائے کے ساتھ نکاح کرتے ہیں"۔

لفظ نکاح' مجازی طور پر "عقد" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے' کیونکہ عقد میں "ضم کرنے" کا مفہوم پایا جاتا ہے' اور نکاح کا حقیقی معنی "ضم کرنا" ہے۔

لفظ نکاح کے "ضم کرنے" کے مفہوم پر دلالت کرنے کی دلیل شاعر کا یہ شعر ہے:

ضممت الی صدری معطر صدرھا   کما نکحت ام الغلام حبیبھا

"میں نے اُس کے معطر سینہ کو اپنے سینہ کے ساتھ یوں ضم کر لیا' جیسے بچے کی ماں اپنے محبوب (بچے) کو اپنے ساتھ لگاتی ہے"۔

یہاں دوسرے مصرعے میں نکاح "ضم کرنے" کے مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: لفظ نکاح' حقیقت کے اعتبار سے "عقد" کا مفہوم واضح کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے' جبکہ وطی کا مفہوم واضح کرنے کیلئے اس کا استعمال مجازی اعتبار سے ہوتا ہے۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: لفظ نکاح' وطی اور عقد دونوں مفاہیم کیلئے مشترک کی حیثیت رکھتا ہے' اس لیے قرائن کے ذریعے اس بات کا تعین کیا جائے گا کہ کسی عبارت میں اس سے مراد وطی ہے' یا عقد ہے۔ کیونکہ یہ ان دونوں مفاہیم کیلئے حقیقی طور پر استعمال ہوتا ہے۔

فقہاء کے درمیان بھی اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ کیا لفظ نکاح' وطی اور عقد دونوں کیلئے حقیقی اعتبار سے استعمال ہوتا ہے' یا یہ ان دونوں میں سے کسی ایک مفہوم کیلئے حقیقی طور پر استعمال ہوتا ہے اور دوسرے مفہوم کیلئے مجازی طور پر استعمال ہوتا ہے۔

فقہاء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: لفظ نکاح' عقد اور وطی دونوں کیلئے حقیقی طور پر استعمال ہوتا ہے۔

یہ حضرات اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کرتے ہیں: کتاب وسنت کی نصوص میں یہ لفظ کسی قرینہ کی وضاحت کے بغیر کبھی عقد کے مفہوم کیلئے استعمال ہوا اور کبھی وطی کے مفہوم کیلئے استعمال ہوا ہے۔

بعض حنابلہ نے یہ بات بیان کی ہے: زیادہ مناسب یہی ہے کہ لفظ نکاح کو وطی اور عقد دونوں کیلئے حقیقی طور پر استعمال کیا جائے۔

- فقہاء کے اس اختلاف کا ثمرہ اس وقت سامنے آتا ہے' جب ہم قرآن مجید کی اس آیت کا مطالعہ کرتے ہیں:

"وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ"۔

(اور تم اُن عورتوں کے ساتھ نکاح نہ کرو' جن کے ساتھ تمہارے باپ' دادا نے نکاح کیا ہو)۔

جن فقہاء کے نزدیک لفظ نکاح' عقد اور وطی دونوں مفاہیم کیلئے حقیقی طور پر استعمال ہوتا ہے' اُن کے نزدیک آدمی کیلئے ایسی کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنا' جائز نہیں ہوگا جس کے ساتھ اُس کے باپ' دادا میں سے کسی نے "عقدِ نکاح" کیا ہو' اور اسی طرح ایسی کسی عورت کے ساتھ بھی نکاح کرنا جائز نہیں ہوگا جس عورت کے ساتھ اُس کے باپ' دادا میں سے کسی ایک نے وطی کی ہو' کیونکہ لفظ نکاح' عقد اور وطی دونوں کیلئے حقیقی طور پر استعمال ہوتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر کسی عورت کے ساتھ کسی شخص کے باپ' دادا میں سے کسی ایک نے حرام طور پر وطی کی ہو' تو ایسی

عورت کے ساتھ نکاح کرنا بھی اُس شخص کیلئے جائز نہیں ہوگا۔

شافعیہ مالکیہ کے نزدیک نکاح کا حقیقی معنی عقد ہے اور وطی کیلئے یہ مجازی طور پر استعمال ہوتا ہے۔

فقہاء احناف کے نزدیک نکاح کا حقیقی معنی وطی ہے جبکہ عقد کیلئے یہ مجازی طور پر استعمال ہوتا ہے۔

اس بارے میں فقہاء کے درمیان بڑی تفصیلی بحث پائی جاتی ہے اور اس بحث کے نتیجے میں بہت سی جزئیات میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے جیسا کہ ہم نے سابقہ سطور میں ایک مسئلہ کے بارے میں اختلاف کی طرف اشارہ کیا ہے۔

نکاح کا حکم

نکاح کے حکم کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

جمہور اس بات کے قائل ہیں: نکاح کرنا مستحب ہے۔

اصحاب ظواہر کے نزدیک نکاح کرنا واجب ہے۔

مالکی مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے متاخرین فقہاء نے یہ رائے پیش کی ہے:

بعض لوگوں کے حق میں نکاح کرنا واجب ہے بعض لوگوں کے حق میں نکاح کرنا مستحب ہے بعض لوگوں کے حق میں نکاح کرنا مباح ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جس شخص کو زنا میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو اُس کیلئے نکاح کو واجب قرار دیا جائے گا لیکن اگر کسی شخص کو اپنے حوالے سے ایسے کسی گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو اُس کیلئے نکاح کو واجب قرار نہیں دیا جائے گا۔

فقہاء کے درمیان اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے کہ قرآن نے نکاح کے بارے میں "فعلِ امر" کا صیغہ استعمال کیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ" (النساء:۳)

(تمہیں جو عورتیں پسند ہوں تم اُن کے ساتھ نکاح کرلو)۔

اس آیت میں لفظ "فَانْكِحُوْا" عربی گرائمر کے اعتبار سے فعلِ امر کا صیغہ ہے یعنی ایک ایسا لفظ جس کے ذریعہ مخاطب کو کوئی کام کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں بھی "فعلِ امر" کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"انکحوا فانی مکاثر بکم" (تم نکاح کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے فخر کروں گا)۔

اس طرح دیگر تمام احادیث و آثار جن میں صیغہ امر کے ذریعہ نکاح کا حکم دیا گیا ہے وہاں "امر" سے مراد "وجوب" لیا جائے گا یا استحباب مراد لیا جائے گا یا پھر اُسے اباحت پر محمول کیا جائے گا؟

جن فقہاء نے صیغہ "امر" کو وجوب کے معنی میں مراد لیا اُنہوں نے نکاح کو واجب قرار دے دیا۔ جنہوں نے استحباب یا

اباحت پر محمول کیا' اُنہوں نے نکاح کرنے کو مستحب یا مباح قرار دے دیا۔

اُصولِ فقہاء کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ "امر" کا صیغہ بعض اوقات وجوب کیلئے استعمال ہوتا ہے اور بعض اوقات اسے استحباب یا اباحت پر محمول کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ ہم نے سابقہ سطور میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ بعض فقہاء نے نکاح کے حکم کے بارے میں قیاس کو دلیل بنایا ہے' یعنی اُنہوں نے اپنے قیاس کے ذریعہ یہ حکم بیان کیا ہے کہ ہر شخص کی کیفیت اور حالت کے اعتبار سے اُس کیلئے نکاح کا حکم مقرر کیا جائے گا۔

کیونکہ اس قیاس کے ذریعہ لوگوں کی مصلحت کا خیال رکھا گیا ہے' اس لیے بعض فقہاء کی اصطلاح میں اسے "قیاسِ مرسل" کہا جاتا ہے۔

بہت سے علماء نے قیاس کی اس قسم کا انکار کیا ہے' تاہم فقہاء مالکیہ نے اس مسئلہ میں اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

نکاح کا پیغام دینا

فقہاء کے درمیان اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے کہ نکاح کا پیغام بھیجنا واجب ہے' یا نہیں ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن خواتین کے ساتھ نکاح کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن خواتین کو نکاح کا پیغام بھیجا تھا۔ اصحابِ ظواہر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو وجوب پر محمول کرتے ہوئے' یہ بات بیان کی: نکاح کا پیغام بھیجنا واجب ہے۔

تاہم جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ نکاح کا پیغام بھیجنا واجب نہیں ہے۔

دوسرے کے پیغام کی موجودگی میں نکاح کا پیغام دینا

اگر کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام دیتا ہے اور عورت کے سرپرست اُس رشتہ کے بارے میں غور و فکر کر رہے ہوتے ہیں' تو کیا اس دوران کوئی دوسرا شخص اپنا رشتہ پیش کر سکتا ہے' یا نہیں؟

اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے' اس کا مفہوم یہ ہے:

"کوئی شخص کسی دوسرے کے پیغامِ نکاح کی موجودگی میں اپنے نکاح کا پیغام نہ بھیجے"۔

بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب کوئی شخص نکاح کا پیغام بھیجے اور لڑکی کے سرپرست اُس رشتہ کے بارے میں

کسی فیصلہ پر نہ پہنچے ہوں اُس دوران کوئی دوسرا شخص اپنا رشتہ بھیج سکتا ہے۔

ان فقہاء نے اپنے اس مؤقف کی تائید میں یہ حدیث پیش کی ہے:

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ ابوجہم بن حذیفہ اور معاویہ بن ابوسفیان ان دونوں حضرات نے اُسے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اما ابو جهم فرجل لا يرفع عصاه عن النساء، واما معاوية فصعلوك لا مال له، ولكن انكحى اسامة۔

(جہاں تک ابوجہم کا تعلق ہے تو وہ شخص بیویوں کو مارتا ہے اور جہاں تک معاویہ کا تعلق ہے تو وہ کنگال ہے اُس کے پاس مال نہیں ہے تم اُسامہ کے ساتھ شادی کرلو)۔

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرت ابوجہم بن حذیفہ اور حضرت معاویہ بن ابوسفیان دونوں نے ایک ہی وقت میں اُس خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا تھا اگر بہ یک وقت دو آدمیوں کا نکاح کا پیغام بھیجنا مطلق طور پر ممنوع ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما دیتے کہ ان دونوں میں سے جس شخص نے پہلے نکاح کا پیغام بھیجا تھا وہ درست شمار ہوگا اور بعد والے شخص کا نکاح کا پیغام کالعدم قرار دیا جائے گا۔

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح کرنے کا مشورہ دیا بالواسطہ طور پر یہ بھی رشتہ پیش کرنے کے مترادف ہے۔

اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جن احادیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے پیغام پر پیغام بھیجنے سے منع کیا ہے اُن سے مراد وہ صورتِ حال ہے جب لڑکی والے کسی ایک رشتے کی طرف مائل ہو چکے ہوں۔

ایک ذیلی اختلاف

سابقہ سطور میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ جب لڑکی والے کسی ایک رشتہ کی طرف مائل ہو چکے ہوں تو اب کسی شخص کیلئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنا رشتہ بھیج دے۔ لیکن یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا کر لیتا ہے اور لڑکی والے اپنی بیٹی کی شادی اُس دوسرے شخص کے ساتھ کر دیتے ہیں تو دوسرے شخص کا عمل حدیث کے حکم کے خلاف ہے تو پھر اُس کے نکاح کا حکم کیا ہوگا؟

داؤد ظاہری اس بات کے قائل ہیں کہ ایسی صورت میں اُس دوسرے شخص کے ساتھ کیا ہوا نکاح فسخ ہو جائے گا۔

امام شافعی اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایسی صورت میں نکاح فسخ نہیں ہوگا۔

امام مالک سے اس بارے میں دونوں طرح کی روایات منقول ہیں ایک روایت کے مطابق اُن کے نزدیک ایسی صورت میں نکاح فسخ ہو جائے گا اور دوسری روایت کے مطابق اُن کے نزدیک ایسی صورت میں نکاح فسخ نہیں ہوگا۔

پیغام نکاح کے وقت عورت کو دیکھنا

جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہو تو کیا اُس کیلئے یہ بات جائز ہو گی کہ وہ عورت کو ایک نظر دیکھ لے؟
اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔
نکاح کے پیغام کے وقت مطلق طور پر عورت کو دیکھنے کے بارے میں احادیث منقول ہیں۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتاہ رجل فاخبرہ انہ تزوج امرأۃ من الانصار' فقال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم انظرت الیھا؟ قال لا' قال فاذھب فانظر الیھا فان فی اعین الانصار شیئا''۔

''ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ اُس نے ایک انصاری خاتون کے ساتھ شادی کر لی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے (شادی کرنے سے پہلے) اُسے دیکھ لیا تھا؟ اُس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اُسے دیکھ لو' کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے''۔
اسی طرح حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا خطب احدکم المرأۃ فقدر ان یری منھا بعض ما یدعوہ الی نکاحھا فلیفعل''۔

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اگر اُس کیلئے ممکن ہو کہ وہ عورت کا وہ حصہ (یعنی چہرہ) دیکھ سکے' جس کے نتیجہ میں وہ نکاح کا فیصلہ کر سکے تو اُس شخص کو ایسا کر لینا چاہیے''۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ان المغیرہ بن شعبۃ خطب امرأۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذھب فانظر الیھا فانہ احری ان یؤدم بینکما قال فذھب فنظر الیھا فذکر من موافقتھا''۔

''حضرت مغیرہ بن شعبہ نے ایک خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم جا کر اُسے دیکھ لو! کیونکہ اس کے نتیجہ میں تمہارے درمیان محبت پیدا ہو گی۔ راوی بیان کرتے ہیں:
حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے جا کر اُس عورت کو دیکھا۔
پھر راوی نے اُس کی موافقت کا ذکر کیا ہے''۔
حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"خطبت امرأة فذكرتها لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لى هل نظرت اليها؟ فقلت لا .
قال فانظر اليها فانه احرى ان يؤدم بينكما"۔

"میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا' میں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نے اُسے دیکھا ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُسے دیکھ لو' کیونکہ یہ اس بات کے لائق ہے کہ اس کے نتیجے میں تم دونوں کے درمیان محبت پیدا ہو"۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"خطبت امرأة فجعلت اتخبا لها حتى نظرت اليها فى نخل لها' فقيل له اتفعل هذا وانت صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا القى الله فى قلب امرى خطبة امرأة فلا باس ان ينظر اليها"۔

"میں نے ایک خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا' میں اُسے دیکھنا چاہتا تھا' یہاں تک کہ میں نے اُسے (چھپ کر) اُس کے باغ میں دیکھ لیا' تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو کر یہ کام کر رہے ہیں (یعنی عورت کو چھپ کر دیکھ رہے ہیں)؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کے ذہن میں یہ بات ڈال دے کہ وہ کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجے تو اُس شخص کے اُس عورت کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے"۔

یہ تمام روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ کوئی شخص اگر کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجتا ہے' تو اُس کیلئے یہ بات جائز ہے کہ وہ اُس عورت کو دیکھ لے۔

ایسا شخص اُس عورت کے جسم کے کس حصہ کو دیکھ سکتا ہے؟ اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک کے نزدیک ایسی عورت کے چہرہ اور دونوں ہاتھوں کو دیکھا جا سکتا ہے۔

امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایسی عورت کے چہرہ اور پاؤں دیکھے جا سکتے ہیں۔

فقہاء کے درمیان اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ احادیث میں مطلق طور پر یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ آدمی جس عورت کو نکاح کا پیغام بھیجتا ہے' وہ اُسے دیکھ سکتا ہے' جبکہ عورت کو دیکھنے کی ممانعت کا حکم بھی مطلق ہے۔

چہرہ اور دونوں ہاتھوں یا پاؤں کے استثناء کی وجہ قرآن کی اس آیت کے مدلول میں اختلاف ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا" (النور:۳۱)۔

(اور وہ عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں ماسوائے اُس کے جو اُس سے ظاہر ہو)۔

یہاں "ماسوائے اُس کے جو اُس سے ظاہر ہو" سے مراد فقہاء کے نزدیک چہرہ اور دونوں ہاتھ ہیں۔

قیاسی طور پر اس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ حالتِ احرام میں عورت کیلئے چہرہ اور دونوں ہاتھ کھلے رکھنا جائز ہے۔

اذنِ نکاح کا حکم

یہاں اذنِ نکاح سے مراد' نکاح کے فریقین کا اپنے نکاح کے بارے میں رضامندی کا اظہار ہے۔

مردوں کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ زبانی طور پر نکاح سے راضی ہونے کا اظہار کریں۔

یہاں مردوں کا حکم اس لیے بیان کیا گیا ہے' کیونکہ عرب معاشرہ میں یہ رواج تھا کہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ کسی مرد کا کوئی ولی' کسی عورت کے ساتھ اُس مرد کا ''عقدِ نکاح'' کر دیتا۔

ہمارے زمانہ میں اس کی صورت یوں ہو سکتی ہے کہ جیسے کوئی شخص بیرونِ ملک مقیم ہو اور ملک میں اُس کا کوئی سرپرست کسی عورت کے ساتھ اُس کا نکاح کر دے۔

ایسی صورت میں جب مرد کو اُس نکاح کی اطلاع ملے' تو اُس کیلئے زبانی طور پر اس کا اعتراف کرنا' یا اس کی اجازت دینا ضروری ہوگا۔

ثیبہ عورت' یعنی وہ عورت جس کی پہلے شادی ہو چکی ہو اور پھر وہ مطلقہ یا بیوہ ہو جائے' نکاح کے اِذن میں اُس کا حکم بھی مردوں کا سا ہے' یعنی ثیبہ عورت کی طرف سے زبانی اجازت ضروری ہوگی۔

کنواری لڑکی کے اذن کا طریقہ کیا ہوگا؟

اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ جب کسی کنواری لڑکی سے نکاح کے بارے میں دریافت کیا جائے اور وہ خاموش رہے' تو اُس کی یہ خاموشی' رضامندی شمار ہوگی' جیسا کہ بعض احادیث سے بھی یہ بات ثابت ہے۔

لیکن اگر کنواری لڑکی نکاح کو مسترد کرنا چاہے' تو اُسے لفظی طور پر' یعنی کلام کے ذریعہ اسے مسترد کرنا ہوگا۔

بعض متاخرین شوافع نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ اگر کنواری لڑکی کا نکاح' باپ یا دادا کے علاوہ کسی اور شخص نے کروایا ہو' تو اب اس صورت میں اُس کی لفظی رضامندی کا حصول ضروری ہوگا۔

ثیبہ کیلئے لفظی رضامندی ضروری ہونا اور کنواری کی خاموشی اُس کی رضامندی شمار ہونا' یہ حکم درج ذیل حدیث سے ثابت ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''الايم احق بنفسها من وليها' والبكر تستامر في نفسها واذنها صماتها''۔

''ثیبہ (مطلقہ یا بیوہ) عورت اپنے ولی کی بہ نسبت' اپنے بارے میں زیادہ حق رکھتی ہے' اور باکرہ (کنواری) لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی' اُس کی خاموشی اُس کی اجازت شمار ہوگی''۔

کن الفاظ کے ذریعہ نکاح منعقد ہو جاتا ہے؟ اور کن الفاظ کے ذریعہ نکاح منعقد نہیں ہوتا ہے؟

کن الفاظ کے ذریعہ نکاح منعقد ہو جاتا ہے؟ اور کن الفاظ کے ذریعہ نکاح منعقد نہیں ہوتا ہے؟
اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ مشہور حنفیہ فقیہہ امام ابوالحسن علی بن ابوبکر فرغانی اپنی مشہور تصنیف ''الہدایہ'' میں تحریر کرتے ہیں:

''یہ (نکاح) لفظ نکاح' تزویج' ہبہ' تملیک اور صدقہ کے ذریعے بھی منعقد ہو جاتا ہے۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ صرف لفظ نکاح اور تزویج کے ذریعے ہی منعقد ہوتا ہے' کیونکہ لفظ تملیک اس کے بارے میں حقیقی مفہوم نہیں رکھتا اور اسے مجازی طور پر بھی استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
اس کی وجہ یہ ہے کہ (لفظ) تزویج' تلفیق (ملانے) کے لئے استعمال ہوتا ہے اور لفظ نکاح' ضم (ملانے) کے لئے استعمال ہوتا ہے' لیکن مالک اور مملوک کے درمیان اصل کے اعتبار سے زوج ہونے کا مفہوم نہیں پایا جاتا۔
ہماری دلیل یہ ہے: جب تملیک' ملک رقبہ کے واسطے سے' ملک متعہ کے' اس کے محل میں ہونے کا' سبب ہے اور یہ بات نکاح میں بھی ثابت ہوتی ہے اور یہ سببیت' مجاز کے اعتبار سے ہوگی''۔

(حوالہ: الہدایہ (مع ترجمہ وتشریح) مطبوعہ: شبیر برادرز' اُردو بازار لاہور)

کیا غلام کو نکاح پر مجبور کیا جا سکتا ہے؟

کیا غلام کو نکاح پر مجبور کیا جا سکتا ہے؟ اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔
امام مالک اس بات کے قائل ہیں کہ آقا اپنے غلام کو نکاح کرنے پر مجبور کر سکتا ہے' یعنی زبردستی اُس کا نکاح کر سکتا ہے' امام ابوحنیفہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔
امام شافعی نے یہ رائے پیش کی ہے کہ آقا اپنے غلام کا نکاح زبردستی نہیں کر سکتا۔
ان فقہاء کے درمیان اختلاف کا سبب یہ ہے کہ آیا غلام کا نکاح' آقا کے حقوق سے تعلق رکھتا ہے' یا یہ آقا کے حقوق سے تعلق نہیں رکھتا؟

نکاح میں کن خواتین کی رضامندی کا اعتبار ہوگا؟

نکاح میں کن خواتین کی رضامندی کا اعتبار ہوگا؟ اور کن خواتین کی رضامندی کا اعتبار نہیں کیا جائے گا؟ اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔
تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ ''ثیبہ بالغہ'' یعنی وہ عورت جو بالغ ہو اور اُس کی ایک مرتبہ شادی ہو چکی ہو' جس کے بعد وہ

بیوہ یا مطلقہ ہو چکی ہو' اُس کی رضامندی کا اعتبار کیا جائے گا' اس کی دلیل یہ حدیث ہے:

عدی بن عدی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''والثیب تعرب عن نفسھا''۔

''ثیبہ عورت اپنی رضامندی (کا لفظی طور پر) اظہار کرے گی''۔

جولڑکی بالغ ہو اور کنواری ہو' یا جولڑکی ثیبہ ہو لیکن نابالغ ہو' اُس کی رضامندی کا حکم کیا ہوگا؟

امام مالک' امام شافعی اور شیخ ابن ابی لیلیٰ اس بات کے قائل ہیں کہ ایسی لڑکی کا صرف باپ' اُس کی زبردستی شادی کرسکتا ہے' دوسرے کسی بھی سرپرست کو اُس کی زبردستی شادی کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

امام ابوحنیفہ' سفیان ثوری' امام ابوعبدالرحمٰن الاوزاعی اور فقہاء کے ایک گروہ کے نزدیک بالغ لڑکی کی رضامندی ضروری ہے' اُس کی رضامندی کے بغیر اُس کا باپ بھی اُس کی شادی زبردستی نہیں کرسکتا۔

امام مالک سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے کہ جس کنواری لڑکی کی عمر زیادہ ہو چکی ہو' شادی میں اُس کی رضامندی ضروری ہوگی۔

فقہاء کے درمیان اس مسئلہ میں اختلاف کا سبب یہ ہے کہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لا تنکح المرأۃ الیتیمۃ الا باذنھا''۔

''کنواری لڑکی کی شادی اُس کی اجازت کے بغیر نہ کی جائے''۔

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تستامر الیتیمۃ فی نفسھا''۔

''کنواری لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں اجازت لی جائے گی''۔

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کنواری لڑکی کی اجازت کے بغیر اُس کی شادی نہیں کی جاسکتی اور اس میں ایسا کوئی استثناء ذکر نہیں ہے کہ باپ یا کوئی اور ولی' کنواری لڑکی کی شادی زبردستی کرسکتا ہے۔

نابالغ ثیبہ کا حکم

جولڑکی نابالغ ہو' لیکن ثیبہ ہو' کیا اُس کی زبردستی شادی کی جاسکتی ہے؟

امام مالک اور امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں کہ نابالغ ثیبہ کا والد' اُس کی شادی' زبردستی کرسکتا ہے۔

امام شافعی کے نزدیک اُس لڑکی کا باپ بھی اُس کی زبردستی شادی نہیں کرسکتا۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک اس بارے میں تین آراء ہیں:

(i) شیخ اشہب مالکی اس بات کے قائل ہیں کہ نابالغ ثیبہ لڑکی' جب تک بالغ نہیں ہو جاتی' اُس کا باپ اُس کی شادی' زبردستی کر سکتا ہے۔

(ii) شیخ سحون مالکی اس بات کے قائل ہیں کہ نابالغ ثیبہ لڑکی' بالغ ہو بھی جائے' تو بھی اُس کا باپ اُس کی شادی' زبردستی کر سکتا ہے۔

(iii) شیخ ابوتمام مالکی اس بات کے قائل ہیں کہ نابالغ ثیبہ لڑکی' بالغ نہ بھی ہو' تو بھی اُس کا باپ اُس کی شادی' زبردستی نہیں کر سکتا ہے۔

زبردستی کی علت کیا ہے؟

جن فقہاء کے نزدیک لڑکی کا باپ اُس کی شادی زبردستی کر سکتا ہے' اُن فقہاء کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ زبردستی کی اس اجازت کی علت کیا ہے؟ لڑکی کا نابالغ ہونا' یا کنواری ہونا؟

جن فقہاء کے نزدیک لڑکی کا نابالغ ہونا' اس حکم کی علت ہے' اُن کے نزدیک اگر بالغ لڑکی کنواری ہو' تو بھی اُس کا باپ اُس کی زبردستی' شادی نہیں کر سکتا۔

جن فقہاء کے نزدیک لڑکی کا کنواری ہونا' اس حکم کی علت ہے' اُن کے نزدیک اگر کوئی ثیبہ لڑکی' نابالغ ہو' تو بھی اُس کا باپ اُس کی شادی زبردستی نہیں کر سکتا۔

جبکہ بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ یہ دونوں چیزیں اس حکم کی علت قرار دی جا سکتی ہیں اور ان دونوں میں سے کوئی ایک بھی اگر انفرادی طور پر پائی جائے' تو وہ زبردستی کے حکم کی علت بن سکتی ہے۔ اس اعتبار سے اگر کوئی لڑکی کنواری ہو' یا نابالغ ہو' تو اُس کا باپ اُس کی شادی زبردستی کر سکتا ہے' خواہ وہ کنواری لڑکی بالغ ہو' یا وہ نابالغ لڑکی' ثیبہ ہو۔

ثیبہ ہونے کا معیار کیا ہے؟

وہ ثیبہ ہونا' جس کی موجودگی میں لڑکی کا سرپرست اُس کی شادی' زبردستی نہیں کر سکتا' اس سے مراد کیا ہے؟

اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام ابوحنیفہ اور امام مالک اس بات کے قائل ہیں کہ جو عورت صحیح نکاح' شبہ نکاح' یا ملکیت کی وجہ سے ثیبہ ہو' اُس کا سرپرست اُس کی شادی' زبردستی نہیں کر سکتا اور اُس کیلئے لفظی طور پر رضامندی کا اظہار ضروری ہوگا۔

اگر کسی عورت کے ساتھ زنا کر لیا جائے' یا کسی کی کنیز کو غصب کر کے اُس کنیز کے ساتھ صحبت کر لی جائے' تو اس وجہ سے وہ عورت ثیبہ شمار نہیں ہوگی۔

یہ حکم امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک ہے۔
امام شافعی یہ فرماتے ہیں: عورت خواہ کسی بھی وجہ سے ثیبہ ہو جب وہ ثیبہ ہو جائے گی تو اب اُس کی زبردستی شادی نہیں کی جاسکتی۔
ان فقہاء کے درمیان اختلاف کا سبب یہ ہے کہ جن احادیث میں لفظ ''ثیبہ'' استعمال ہوا ہے وہاں اس سے مراد اس کا شرعی مفہوم ہے یا لغوی مفہوم ہے؟
امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس سے مراد شرعی مفہوم ہوگا اور زنا اور غصب کیونکہ اس شرعی مفہوم میں شامل نہیں ہوتے اس لیے ان کے ذریعہ ثیبہ ہونا ثابت نہیں ہوگا۔ جبکہ امام شافعی لغوی حکم کا اعتبار کرتے ہیں اس لیے زنا اور غصب کے نتیجہ میں اُن کے نزدیک ثیبہ ہونے کا حکم ثابت ہو جائے گا۔

نابالغ لڑکی کے نکاح کا حکم

تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ باپ اپنے نابالغ بیٹے کی شادی زبردستی کرسکتا ہے۔
اسی طرح باپ اپنی نابالغ بیٹی کی شادی زبردستی کرسکتا ہے یعنی اُسے اس بارے میں اپنے نابالغ بیٹے یا نابالغ بیٹی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے اور باپ کا کیا ہوا یہ نکاح ثابت شمار ہوگا جس پر نکاح سے متعلق تمام احکام جاری ہوں گے۔
فقہاء کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ باپ کے علاوہ کوئی اور سرپرست نابالغ لڑکے یا نابالغ لڑکی کی شادی اُس کی اجازت کے بغیر کرسکتا ہے یا نہیں؟
یہ دو مسئلے ہیں باپ کے علاوہ کوئی اور سرپرست نابالغ لڑکے کی شادی زبردستی کرسکتا ہے؟
امام مالک کے نزدیک نابالغ لڑکے کے باپ نے جس شخص کو اپنا وصی مقرر کیا ہو وہ اُس نابالغ لڑکے کی شادی اُس کی اجازت کے بغیر کرسکتا ہے۔
امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں کہ نابالغ لڑکے کا کوئی بھی سرپرست اُس کی شادی کرسکتا ہے لیکن اس صورت میں حکم یہ ہوگا کہ جب وہ لڑکا بالغ ہو جائے گا تو اُسے اپنے سرپرست کی کروائی ہوئی اُس شادی کو برقرار رکھنے یا کالعدم قرار دینے کا اختیار ہوگا۔
امام شافعی اس بات کے قائل ہیں کہ باپ کے علاوہ اور کوئی بھی سرپرست نابالغ لڑکے کی شادی نہیں کرواسکتا۔
یہاں دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ کیا باپ کے علاوہ کوئی اور سرپرست نابالغ لڑکی کی شادی کرواسکتا ہے یا نہیں؟
امام مالک اس بات کے قائل ہیں کہ نابالغ لڑکی کا صرف باپ اُس کی شادی کرواسکتا ہے اور کوئی بھی سرپرست اُس کی شادی نہیں کرواسکتا۔
امام شافعی اس بات کے قائل ہیں کہ نابالغ لڑکی کا باپ اور دادا اُس کی شادی کرواسکتے ہیں ان دونوں کے علاوہ کوئی دوسرا

رشتہ دار اُس کی شادی نہیں کرواسکتا۔

امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں کہ نابالغ لڑکی کا کوئی بھی سرپرست' اُس کی شادی کرواسکتا ہے' البتہ جب وہ لڑکی بالغ ہوجائے گی تو اُسے اُس نکاح کو برقرار رکھنے یا کالعدم قرار دینے کا اختیار ہوگا۔

سرپرستوں کے احکام

نکاح کی درستگی کیلئے ولی کا ہونا شرط ہے

فقہاء کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ ولی کی موجودگی' نکاح کے صحیح ہونے کیلئے شرط ہے' یا نہیں ہے؟

امام مالک اس بات کے قائل ہیں کہ (عورت کے) ولی کی موجودگی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا' اور ولی کی موجودگی نکاح میں شرط ہے۔

امام شافعی بھی اسی کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

امام ابن شہاب زہری' امام شعبی' امام ابوحنیفہ اور امام زفر کے نزدیک جب کوئی عورت ولی کے بغیر اپنی شادی خود کرلے اور مرد اُس کا کفو ہو' تو یہ نکاح درست ہوگا۔

داؤد ظاہری کے نزدیک کنواری لڑکی کی شادی میں اُس کے ولی کی موجودگی ضروری ہے' جبکہ ثیبہ کی شادی میں ولی کی موجودگی ضروری نہیں ہے۔

جن فقہاء نے ولی کی موجودگی کو شرط قرار دیا ہے' اُنہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں قرآن مجید کی یہ آیت پیش کی ہے:

''وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ'' (البقرہ:۲۳۲)۔

''اور جب تم عورتوں کو طلاق دیدو اور اُن کی عدت پوری ہوجائے' تو تم اُن عورتوں کو اس بات سے نہ روکو کہ وہ اپنے سابقہ شوہروں کے ساتھ (دوبارہ) شادی کرلیں''۔

اس آیت میں لڑکی کے اولیاء کو مخاطب کیا گیا ہے' اگر لڑکی کے سرپرست کا نکاح میں کوئی اثر نہ ہوتا' تو اُن لوگوں کو اُن خواتین کو روکنے سے منع نہ کیا جاتا' بلکہ براہِ راست خواتین کو یہ حکم دیا جاتا۔

اسی طرح دوسرے مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا'' (البقرہ:۲۲۱)۔

''تم (اپنی خواتین کا) مشرکین کے ساتھ نکاح نہ کرو' جب تک وہ مؤمن نہ ہوجائیں''۔

اس آیت میں بھی لڑکی کے اولیاء کو مخاطب کیا گیا ہے۔

اس مؤقف کی قائلین کی تیسری بنیادی دلیل وہ حدیث ہے' جسے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایما امرأة نکحت بغیر اذن ولیہ فنکاحھا باطل ثلاث مرات وان دخل بھا فالمھر لھا بما اصاب منھا فان اشتجروا' فالسلطان ولی من لا ولی لہ''۔

''جس عورت کا نکاح اُس کے ولی کی اجازت کے بغیر کردیا جائے' تو اُس کا نکاح باطل شمار ہوگا' یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ (پھر فرمایا:) اگر مرد نے (ایسے نکاح کے بعد) اُس عورت کے ساتھ صحبت کرلی' تو اُس صحبت کی وجہ سے اُس عورت کو مہر ملے گا اور اگر (لڑکی کے سرپرستوں کے درمیان) اختلاف ہو جائے' تو جس (عورت) کا کوئی ولی نہ ہو' حاکمِ وقت اُس کا ولی ہوتا ہے''۔

شیخ ابن جریج نے یہ بات بیان کی ہے کہ اُنہوں نے امام ابن شہاب زہری سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا' تو ابن شہاب اس سے واقف نہیں تھے۔

علماء نے یہ بات بیان کی ہے کہ امام ابن شہاب زہری' جنہوں نے عروہ کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کو نقل کیا ہے' خود اُن کے نزدیک بھی عورت کے نکاح میں ولی کی موجودگی شرط نہیں ہے۔

اسی طرح خود سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک بھی عورت کے نکاح میں ولی کی موجودگی شرط نہیں ہے۔

بعض حضرات ولی کی موجودگی شرط ہونے کی دلیل کے طور پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول یہ حدیث پیش کرتے ہیں:

''لا نکاح الا بولی' وشاھدی عدل''۔

''ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا''۔

لیکن اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ یہ روایت ''مرفوع'' ہے' یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر منقول ہے؟ یا یہ ''موقوف'' ہے' یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر منقول ہے؟

جن حضرات کے نزدیک لڑکی کے نکاح میں ولی کی موجودگی شرط نہیں ہے' اُنہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں قرآن کی یہ آیت دلیل کے طور پر پیش کی ہے:

''فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ'' (البقرہ: ۲۴۰)۔

''اور تم پر اُس حوالے سے کوئی گناہ نہیں ہوگا' جو وہ عورتیں اپنی ذات کے بارے میں مناسب طور پر کرتی ہیں''۔

اس میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ عورت اپنا عقدِ نکاح خود کرسکتی ہے۔

اسی طرح دوسری آیات میں نکاح کرنے کے فعل کی نسبت' خواتین کی طرف کی گئی ہے' جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ''۔

''وہ عورتیں اپنے (سابقہ) شوہروں کے ساتھ نکاح کرلیں''۔

دوسرے مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَہٗ" (البقرہ: ۲۳۰)۔

"یہاں تک کہ وہ عورت دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لے"۔

جن حضرات نے عورت کے نکاح میں اُس کے ولی کی موجودگی کو شرط قرار نہیں دیا' اُنہوں نے اپنے اس مؤقف کی تائید میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول یہ حدیث پیش کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"الایم احق بنفسھا من ولیھا' والبکر تستامر فی نفسھا' واذنھا صماتھا"۔

"ثیبہ عورت اپنی ذات کے بارے میں' اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے' جبکہ کنواری لڑکی سے اجازت لی جائے گی اور اُس کی خاموشی اُس کی اجازت ہوگی"۔

(اس حدیث کی تخریج پہلے گزر چکی ہے)

شیخ داؤد ظاہری نے اسی حدیث کی بنیاد پر ولی کے مسئلہ میں ثیبہ اور باکرہ کے درمیان فرق بیان کیا ہے۔

جن حضرات نے نکاح میں ولی کی موجودگی کو شرط قرار نہیں دیا' وہ اپنے اس مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ اگر شارع کے نزدیک نکاح میں ولی کی موجودگی شرط ہوتی تو شارع ولی کی اجناس' اصناف اور مراتب کے احکام بیان کر دیتے' کیونکہ نکاح ایک ایسا عقد ہے' جو اسلامی معاشرہ کا ایک اہم جز ہے' اس لیے اس سے متعلق ضروری احکام کی وضاحت کو ترک کرنا ممکن نہیں ہے' اگر ولی کی موجودگی شرط ہوتی تو یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ منقول ہونی چاہیے تھی' حالانکہ درحقیقت ایسا نہیں ہے۔

ولی کی بحث

کتب فقہ میں ولی کے حوالے سے کچھ مباحث مذکور ہیں۔

تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ ولی کیلئے مسلمان ہونا' بالغ ہونا' آزاد ہونا اور مرد ہونا شرط ہے۔

کوئی غیر مسلم' نابالغ یا کوئی خاتون ولی نہیں بن سکتے۔

غلام' فاسق شخص اور سفیہہ (یعنی ایسا شخص جس کا ذہنی توازن ٹھیک نہ ہو) ولی بن سکتے ہیں یا نہیں؟ اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

اکثر فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ کوئی غلام ولی نہیں بن سکتا' جبکہ امام ابوحنیفہ نے اسے درست قرار دیا ہے۔

اسی طرح فقہاء میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ ولی کیلئے سمجھدار ہونا ضروری ہے؟

امام شافعی کے نزدیک یہ ضروری ہے' جبکہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ضروری نہیں ہے۔

امام مالک' ایک روایت کے مطابق' امام شافعی کا سا موقف رکھتے ہیں۔
فقہاء کے درمیان اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ اس ولایت کو' مال میں تصرف کی ولایت پر قیاس کیا جائے گا؟

ولی کی اصناف

جو حضرات ولایت کو شرط قرار دیتے ہیں' اُن کے نزدیک ولی کی چار بنیادی قسمیں ہیں۔
نسب' حاکمِ وقت' مولیٰ اعلیٰ' مولیٰ اسفل۔
جو لڑکی کسی بڑے خاندان کی نہ ہو' امام مالک کے نزدیک کوئی بھی مسلمان اُس کا ولی بن سکتا ہے۔
اگر لڑکی کے والد نے کسی شخص کو وصی مقرر کیا ہو' تو کیا وہ شخص بھی اُس لڑکی کا ولی شمار ہوگا' یا نہیں؟
امام مالک کے نزدیک وصی' ولی بن سکتا ہے' جبکہ امام شافعی نے اسے ممنوع قرار دیا ہے۔

نسب میں ولایت کی ترتیب

جو لوگ نسب کے اعتبار سے ولی بن سکتے ہوں' اُن میں ولایت کی ترتیب کیا ہوگی؟
امام مالک اس بات کے قائل ہیں کہ ولایت میں ''عصبہ'' ہونے کا اعتبار کیا جائے گا' البتہ بیٹے کا حکم مختلف ہوگا۔
جو شخص ''عصبہ'' ہونے میں قریبی رشتہ دار ہوگا' وہ اس ولایت کا زیادہ حق دار ہوگا۔
امام مالک کے نزدیک ''عصبہ'' رشتہ دار کے مقابلے میں عورت کا بیٹا' ولی بننے کا زیادہ حق دار ہوگا' خواہ وہ لڑکا' عورت کی اولاد ہو' یا اولاد کی اولاد ہو۔
اُس کے بعد عورت کے آباء واجداد' پھر سگے بھائی' پھر صرف باپ کی طرف سے شریک بھائی' پھر سگے بھائی کے بیٹے' پھر باپ کی طرف سے شریک بھائی کے بیٹے' پھر باپ کے' باپ دادا' خواہ وہ اوپر کے مرتبہ کے ہوں' وغیرہ ولی بنیں گے۔
امام شافعی اس بات کے قائل ہیں کہ بیٹا' ولی نہیں بن سکتا۔
اس مسئلہ میں' یعنی اولیاء کی ترتیب میں فقہاء کے درمیان بہت سے جزوی اختلافات پائے جاتے ہیں۔
امام مالک نے بیٹے کے ولی بننے کے جواز کی دلیل میں' یہ حدیث پیش کی ہے:

''عن ثابت البنانی عن ابن عمر بن ابی سلمة عن ابیه عن ام سلمة قالت لما خطبها النبی صلی الله علیه وسلم قالت لیس احد من اولیائی شاهدا' فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس احد من اولیائك شاهد ولا غائب یکره ذلك . فقالت لابنها عمر قم فزوج رسول الله صلی الله علیه وسلم''۔

''ثابت بنانی' حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں نکاح کا پیغام بھیجا تو

سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میرے سرپرستوں میں سے کوئی بھی یہاں موجود نہیں ہے‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا کوئی بھی سرپرست‘ خواہ وہ موجود ہو یا نہ ہو‘ اس رشتہ کو ناپسند نہیں کرے گا‘ تو سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے صاحبزادے‘ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (میرا نکاح) کروا دو‘‘۔

یہاں فقہاء کے درمیان ایک ذیلی مسئلہ یہ مختلف فیہ ہے‘ قریبی ولی کی موجودگی میں دور کا ولی اگر لڑکی کا نکاح کر دیتا ہے‘ تو اس کا حکم کیا ہوگا؟

اس بارے میں امام مالک سے مختلف اقوال منقول ہیں‘ ایک قول کے مطابق امام مالک کے مطابق وہ نکاح فسخ شمار ہوگا‘ ایک قول کے مطابق اُن کے نزدیک یہ نکاح درست ہوگا‘ اور ایک قول کے مطابق قریبی ولی کو اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ اگر وہ چاہے‘ تو اس نکاح کو برقرار رہے‘ اور اگر چاہے‘ تو اسے کالعدم قرار دے۔

امام شافعی اس بات کے قائل ہیں کہ اگر لڑکی کا باپ موجود ہو‘ تو لڑکی کا کوئی بھی دوسرا عزیز اُس کا نکاح نہیں کروا سکتا۔

یہاں فقہاء کے درمیان ایک ذیلی مسئلہ کے بارے میں یہ اختلاف بھی ہے‘ اگر لڑکی کا قریبی ولی موجود نہ ہو‘ تو حکم کیا ہوگا؟

امام مالک یہ فرماتے ہیں: اگر لڑکی کا قریبی ولی موجود نہ ہو‘ تو یہ ولایت دور کے ولی تک منتقل ہو جائے گی۔

جبکہ امام شافعی اس بات کے قائل ہیں کہ یہ ولایت حاکمِ وقت کی طرف منتقل ہو جائے گی۔

کفو کے احکام

کفو کا لغوی معنیٰ ہم پلہ ہونا ہے۔

تمام فقہاء اس بارے میں متفق ہیں کہ نکاح میں دین کے حوالے سے کفو کا اعتبار کیا جائے گا‘ یہاں دین سے مراد نیک ہونا ہے‘ اگر کسی لڑکی کا باپ اُس کی شادی کسی شرابی یا کسی فاسق شخص کے ساتھ کر دیتا ہے‘ تو عورت کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اس نکاح سے انکار کر دے‘ اور قاضی اس معاملہ کا جائزہ لے کر اُس نکاح کو کالعدم قرار دے گا۔

اسی طرح اگر لڑکی کا باپ اُس کی شادی کسی ایسے شخص کے ساتھ کر دیتا ہے‘ جس کا ذریعہ آمدن حرام ہو‘ یا جو بکثرت طلاقیں دیتا ہو‘ تو اس کا بھی یہی حکم ہوگا۔

کیا کفو میں نسب کا اعتبار کیا جائے گا؟ اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک اس بات کے قائل ہیں کہ کسی غیر عرب شخص کی شادی‘ کسی عرب عورت سے ہو سکتی ہے۔

امام مالک اپنے موقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کرتے ہیں:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ'' (الحجرات:۱۳)۔

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' تم میں زیادہ معزز وہ شخص ہے' جو زیادہ پرہیز گار ہے''۔

امام ابوحنیفہ اور اُن کے اصحاب کے نزدیک کفو میں نسب کا اعتبار کیا جائے گا۔

فقہاء احناف نے اپنے مؤقف کی تائید میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''خواتین کی شادی صرف اُن کے سرپرست کریں اور اُن کی شادی صرف ہم پلہ لوگوں میں کی جائے''۔

(سنن دار قطنی' سنن بیہقی)

فقہاء احناف اس بات کے قائل ہیں کہ قریش کے مختلف قبائل' ایک دوسرے کے کفو شمار ہوں گے' لیکن عربوں کے جو قبائل قریش کے ہم پلہ نہیں سمجھے جاتے' وہ نسبی طور پر اُن کا کفو قرار نہیں دیئے جائیں گے۔ اسی طرح (قریش کے علاوہ) دیگر عرب' ایک دوسرے کا کفو ہوں گے' لیکن کوئی غیر عربی' کسی عرب کا کفو نہیں ہوگا۔

غیر عرب' ایک دوسرے کا کفو شمار ہوں گے۔

اسی طرح احناف کے نزدیک مال کے اعتبار سے کفو ہونے کا اعتبار کیا جائے گا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ عورت کی شادی ایسے شخص کے ساتھ کی جائے گی' جو مہر کی رقم بھی ادا کر سکتا ہو اور عورت کا خرچ بھی ادا کر سکتا ہو۔

تاہم فقہاء کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ خوشحالی کا اعتبار کیا جائے گا' یا نہیں؟

امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک اس بات کا اعتبار کیا جائے گا' یعنی جو شخص صرف عورت کو مہر اور خرچ فراہم کر سکتا ہے' وہ کسی خوشحالی گھرانے سے تعلق رکھنے والی عورت کا کفو شمار نہیں ہوگا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ لوگ خوشحالی کے اعتبار سے ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں اور تنگدستی کے حوالے سے عار محسوس کرتے ہیں' تاہم امام ابویوسف کے نزدیک اس بات کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

اسی مسئلہ کی ایک ذیلی شق یہ ہے کہ آیا کفو میں پیشے کا اعتبار کیا جائے گا؟ اس اختلاف کی وجہ بھی یہی ہے کہ بعض پیشے ایسے ہیں جنہیں معاشرے میں کمتر حیثیت دی جاتی ہے۔

نکاح میں گواہی کا حکم

نکاح کیلئے گواہی شرط ہے' اس بارے میں فقہاء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے۔ لیکن فقہاء کے درمیان اس حوالے سے اختلاف یہ ہے کہ گواہی' نکاح کی درستگی کیلئے شرط ہے' یا یہ نکاح کی تکمیل کیلئے شرط ہے؟

اس بارے میں تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ خفیہ نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں کہ جب میاں بیوی دونوں مسلمان ہوں' تو اُن کا نکاح دو آزاد' عاقل' بالغ' مسلمان گواہوں کی موجودگی میں ہو سکتا ہے' خواہ وہ دونوں مرد ہوں' یا اُن دونوں میں سے ایک مرد ہو اور دوسرے مرد کی جگہ دو خواتین ہوں۔

احناف کے نزدیک نکاح کے گواہوں کا عادل ہونا شرط نہیں ہے۔ جبکہ امام شافعی کی رائے اس بارے میں مختلف ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: گواہ بنانا' عزت افزائی کا باعث ہے اور فاسق شخص' اہانت کا مستحق ہوتا ہے۔

امام شافعی کے نزدیک دونوں گواہوں کا مرد ہونا ضروری ہے۔

احناف کے نزدیک کوئی غلام نکاح میں گواہ نہیں ہوسکتا' اسی طرح کوئی پاگل یا نابالغ شخص بھی نکاح میں گواہ نہیں بن سکتا' کیونکہ انہیں تصرف کرنے کا حق حاصل نہیں ہوتا۔

امام مالک کے نزدیک عقدِ نکاح کے وقت گواہوں کی موجودگی شرط نہیں ہے' وہ یہ فرماتے ہیں:

عقدِ نکاح کے ایجاب وقبول کے بعد اگر میاں بیوی نکاح کا اعلان کردیں تو یہ گواہوں کی جگہ کافی ہوگا۔

امام مالک کے نزدیک نکاح کا اعلان کرنا شرط ہے' انہوں نے اپنے اس مؤقف کی تائید میں یہ حدیث پیش کی ہے:

''اعلنوا هذا النكاح' واضربوا عليه بالدفوف''۔

''نکاح کا اعلان کرو اور اس پر دف بجاؤ''۔

(اخرجہ الترمذی (۳/۳۹۸) کتاب النکاح' باب اعلان النکاح' حدیث (۱۰۸۹)۔ البیہقی (۷/۲۹۰) کتاب الصداق' باب اظہار النکاح واباحۃ الضرب بالدف۔ ابونعیم فی تاریخ اصبہان (۱/۱۷۴)۔ ابن الجوزی فی العلل المتناہیہ (۲/۶۲۷))

3457- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنِي يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النِّكَاحَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَنْحَاءٍ فَنِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ ابْنَتَهُ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا قَالَتْ وَنِكَاحٌ اٰخَرُ كَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهِ اِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا اَرْسِلِيْ اِلٰى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ وَاعْتَزَلَهَا زَوْجُهَا لَا يَمَسُّهَا اَبَدًا حَتّٰى يَسْتَبِيْنَ حَمْلُهَا مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَاِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا اَصَابَهَا زَوْجُهَا اِذَا اَحَبَّ وَاِنَّمَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ هٰذَا النِّكَاحُ يُسَمّٰى نِكَاحَ الْاِسْتِبْضَاعِ قَالَتْ وَنِكَاحٌ اٰخَرُ يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ دُوْنَ الْعَشَرَةِ فَيَدْخُلُوْنَ عَلَى الْمَرْاَةِ كُلُّهُمْ يُصِيْبُهَا فَاِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّتْ لَيَالِيْ بَعْدَ اَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا اَرْسَلَتْ اِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ اَنْ يَمْتَنِعَ حَتّٰى يَجْتَمِعُوْا عِنْدَهَا فَتَقُوْلُ لَهُمْ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ اَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُهُ وَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ فَتُسَمِّي مَنْ اَحَبَّتْ مِنْهُمْ بِاسْمِهِ فَيَلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَمْتَنِعَ مِنْهُ الرَّجُلُ وَنِكَاحٌ رَابِعٌ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيْرُ فَيَدْخُلُوْنَ عَلَى الْمَرْاَةِ لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا وَكُنَّ يَنْصِبْنَ عَلٰى اَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ تَكُنَّ عَلَمًا فَمَنْ اَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَاِذَا حَمَلَتْ اِحْدَاهُنَّ فَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوْا لَهَا وَدَعَوُا الْقَافَةَ لَهُمْ ثُمَّ اَلْحَقُوْا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ فَالْتَاطَهُ وَدُعَاهُ ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ اِلَّا نِكَاحَ اَهْلِ الْاِسْلَامِ الْيَوْمَ .

۳۴۵۷- اخرجه البخاري في النكاح (۹/۸۸-۸۹) باب: من قال: لا نكاح الا بولي (۵۱۲۷) حدثنا يحيى بن سليمان' حدثنا ابن وهب' به- واخرجه البخاري في هذا الموضع ايضا: حدثنا احمد بن صالح' حدثنا عنبسة' حدثنا يونس' به- واخرجه ابو داود في الطلاق (۲۹۰/۴) باب: في وجوه النكاح التي كان يتناكح بها اهل الجاهلية (۲۲۷۲): حدثنا احمد بن صالح' ثنا عنبسة بن خالد' حدثني يونس' به-

★★ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: زمانۂ جاہلیت میں نکاح چار طرح کے ہوتے تھے ایک نکاح کا طریقہ وہ تھا جو آج کل لوگوں میں رائج ہے آدمی کسی دوسرے شخص کو اُس کی بیٹی کیلئے نکاح کا پیغام بھیجتا ہے اور اُس کو مہر دیتا ہے اور اُس کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نکاح کا دوسرا طریقہ یہ تھا کوئی شخص اپنی بیوی سے جب وہ اُس شخص سے طلاق لینے کے بعد پاک ہو جاتی تھی' یہ کہتا تھا: تم فلاں شخص کو پیغام بھیجو اور اُس کے ساتھ صحبت کرلو وہ شخص اس دوران اپنی بیوی سے الگ رہتا تھا اور اُس بیوی کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہیں کرتا تھا جب تک اُس دوسرے شخص سے اُس عورت کا حمل ظاہر نہیں ہو جاتا تھا' جس کے ساتھ اُس عورت نے صحبت کی تھی' جب عورت کا حمل ظاہر ہو جاتا تو اُس کا اصل شوہر اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا' اگر اُسے اس کی خواہش ہوتی' وہ شخص ایسا اس لیے کرتا تھا تا کہ اُس کی اولاد کسی بڑے خاندان کے فرد کا نطفہ ہو۔ اس نکاح کو ''نکاح استبضاع'' کا نام دیا جاتا تھا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نکاح کا تیسرا طریقہ یہ تھا کہ کچھ لوگ اکٹھے ہوتے' اُن کی تعداد دس سے کم ہوتی' وہ سب کسی عورت کے پاس جاتے اور وہ سب اُس کے ساتھ صحبت کرتے' پھر وہ حاملہ ہو جاتی اور آخر کار بچے کو جنم دیتی' بچے کو جنم دینے کے کچھ دن بعد وہ اُن سب لوگوں کو بلواتی' اُن سب میں سے کوئی بھی شخص آنے سے انکار نہیں کر سکتا تھا' جب وہ لوگ اُس عورت کے پاس اکٹھے ہوتے تو وہ عورت اُن سے کہتی: تم لوگ جانتے ہو! کہ تم نے کیا کیا تھا؟ میں نے ایک بچے کو جنم دیا ہے' اے فلاں! یہ تمہارا بیٹا ہے' وہ عورت اُن افراد میں سے جس کا چاہتی اُس شخص کا نام لیتی' تو اُس کے بچے کا نسب اُس شخص کے ساتھ لاحق کر دیا جاتا' وہ شخص اب اُس بچے کا انکار نہیں کر سکتا تھا۔

چوتھا طریقہ یہ تھا: بہت سے لوگ اکٹھے ہو کر کسی عورت کے پاس جاتے' وہ عورت اپنے ہاں آنے والے کسی شخص کو روک نہیں سکتی تھی' یہ جسم فروش عورتیں ہوا کرتی تھیں' انہوں نے اپنے دروازوں پر مخصوص جھنڈے لگائے ہوئے ہوتے تھے جو ان (کے پیشے) کا علامتی نشان ہوتا تھا' جو شخص ان کے ہاں جانا چاہتا وہ چلا جاتا' جب ان میں سے کوئی ایک عورت حاملہ ہوتی اور بچے کو جنم دیتی تو سب لوگوں کو اُس کے پاس اکٹھا کیا جاتا' پھر کسی قیافہ شناس کو بلایا جاتا وہ اُس عورت کے بچے کو اُس شخص کے ساتھ لاحق کر دیتا جس کے ساتھ وہ بچہ مشابہت رکھتا' پھر لوگ اُس بچے کو اُس شخص کے بیٹے کے طور پر بلاتے اور وہ شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا تو زمانۂ جاہلیت کے تمام اقسام کے نکاح کا حکم ختم کر دیا' صرف وہ نکاح باقی رہ گیا جو آج کل مسلمانوں میں رائج ہے۔

3458- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النِّكَاحَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَنْحَاءٍ وَّذَكَرَ الْحَدِيْثَ نَحْوَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ لَمْ يَرْوِهِ اِلَّا ابْنُ وَهْبٍ . زَعَمُوْا اَنَّ يَحْيَى بْنَ

۳۴۵۸- راجع الذي قبله۔

مَعِيْنٍ حِيْنَ حَدَّثَهُ بِهِ اَصْبَغُ بَوْرِكَ مِنَ الْفَرَحِ وَقَالَ اَصْبَغُ فِي حَدِيْثِهِ اَرْسِلِيْ اِلٰى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا يَمَسُّهَا اَبَدًا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِيْ تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَاِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا اَصَابَهَا زَوْجُهَا اِذَا اَحَبَّ وَاِنَّمَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ رَغْبَةً فِيْ نَجَابَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ هٰذَا النِّكَاحُ يُسَمّٰى نِكَاحَ الْاِسْتِبْضَاعِ .

قَالَ الصَّاغَانِيُّ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ اَصْبَغَ حَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اَرْسِلِيْ اِلٰى فُلَانٍ فَاسْتَرْضِعِي مِنْهُ وَاعْتَزَلَهَا زَوْجُهَا لَا يَمَسُّهَا اَبَدًا حَتّٰى يَسْتَبِيْنَ حَمْلُهَا مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِيْ تَسْتَرْضِعُ مِنْهُ وَكَانَ هٰذَا يُسَمّٰى نِكَاحَ الْاِسْتِرْضَاعِ - قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَهٰذَا الصَّوَابُ - وَقَالَ فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: زمانۂ جاہلیت میں چار طرح کے نکاح ہوتے تھے (اُس کے بعد اُنہوں نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: (شوہر اپنی بیوی سے یہ کہتا:) تم فلاں شخص کو پیغام بھیجو' پھر تم اُس کے ساتھ صحبت کر لو' اس دوران اُس عورت کا شوہر اُس سے الگ رہتا' اور عورت کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہ کرتا جب تک اُس شخص سے حمل ظاہر نہ ہو جاتا جس کے ساتھ عورت نے صحبت کی تھی' جب عورت کا حمل ظاہر ہو جاتا تو شوہر اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا' اگر اُسے اس کی خواہش ہوتی' وہ ایسا اس لیے کرتا تھا تاکہ اُس کی اولاد نجیب ہو' اس نکاح کو ''نکاح استبضاع'' کا نام دیا گیا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: (شوہر بیوی سے کہتا:) تم فلاں شخص کو پیغام بھیجو اور اُس سے حاملہ ہو جاؤ' عورت کا شوہر عورت سے الگ رہتا اور اُس وقت تک اُس کے ساتھ صحبت نہیں کرتا جب تک دوسرے شخص سے عورت کا حمل ظاہر نہیں ہو جاتا' اس نکاح کو ''نکاح استرضاع'' کا نام دیا گیا۔

محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں: یہ درست ہے۔

(اس میں یہ الفاظ بھی ہیں:) جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا تو زمانۂ جاہلیت کے نکاح (کے مختلف طریقوں) کو ختم کر دیا۔

3459- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ الْبَدَلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ يَّقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ تَنْزِلُ لِيْ عَنِ امْرَاَتِكَ وَاَنْزِلُ لَكَ عَنِ امْرَاَتِيْ وَاَزِيْدُكَ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَلَا اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ) قَالَ فَدَخَلَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ عَائِشَةُ فَدَخَلَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُيَيْنَةُ فَاَيْنَ الْاِسْتِئْذَانُ . فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اسْتَاْذَنْتُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ مُّضَرَ مُنْذُ

۳۴۵۹-عزاه ابن حجر في (الفتح) (۹۰/۹) للدارقطني وقال: (ولكن اسناده ضعيف جدا)- اه-قلت: و اسحاق بن عبد الله بن ابي فروة متروك الحديث- و عزاه السيوطي في الدر المنثور (۴۰۰/۵) للبزار و ابن مردويه-

اَدْرَكْتُ قَالَ مَنْ هٰذِهِ الْحُمَيْرَاءُ الَّتِىْ اِلٰى جَنْبِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ . قَالَ اَفَلَا اَنْزِلُ لَكَ عَنْ اَحْسَنِ الْخَلْقِ قَالَ يَا عُيَيْنَةُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ . قَالَ فَلَمَّا اَنْ خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اَحْمَقُ مُطَاعٌ وَّاِنَّهٗ عَلٰى مَا تَرَيْنَ لَسَيِّدُ قَوْمِهٖ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں بدل یہ ہوتا تھا کہ کوئی شخص دوسرے سے یہ کہتا: تم مجھے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے دو، میں تمہیں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے دیتا ہوں' میں تمہیں مزید (فائدہ) دوں گا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

(وَلَا اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ)

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عیینہ بن حصن فزاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں موجود تھے' عیینہ اجازت لیے بغیر اندر آ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے عیینہ! تم نے اجازت کیوں نہیں لی؟ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب سے میں بالغ ہوا ہوں' میں نے مضر قبیلے کے کسی فرد کے ہاں اندر داخل ہونے کی اجازت طلب نہیں کی۔ اُس نے یہ بھی کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں موجود یہ خوبصورت خاتون کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عائشہ ہے' جو تمام اہلِ ایمان کی ماں ہے' اُس نے کہا: کیا میں اس کی جگہ تبدیل کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ خوبصورت عورت نہ دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عیینہ! اللہ تعالیٰ نے اس عمل کو حرام قرار دیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) جب وہ شخص وہاں سے چلا گیا تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: یارسول اللہ! یہ کون تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک احمق رہنما تھا' تم نے اس کی (جو ذہنی حالت) دیکھی ہے' اس کے باوجود یہ اپنی قوم کا سردار ہے۔

3460- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ .

★★ ابوبردہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

•••——•••——•••

نکاح میں ولی کا حکم

صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں: آزاد عاقل اور بالغ لڑکی کا نکاح اس کی رضامندی کے ساتھ منعقد ہو جاتا ہے' اگرچہ ولی نے

۳۴۶۰- اخرجه احمد (۳۹۴/۴) و الترمذي في النكاح (۱۱۰۱) باب: ما جاء لا نكاح الا بولي' وابن حبان في النكاح (۴۰۸۳) من طريق عبد الرحمن بن مهدي به- واخرجه ابن ابي شيبة (۱۳۱/۴) و احمد (۳۹۴/۴، ۴۱۳) والدارمي (۱۳۷/۲) و ابو داود في النكاح (۲۰۸۵) باب: في الولي' و الطحاوي (۹/۳) و الحاكم (۱۷۰/۲) و البيهقي (۱۰۷/۷) من طرق عن اسرائيل' به-

اسے منعقد نہ کروایا ہو خواہ وہ لڑکی باکرہ ہو یا ثیبہ ہو'

یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے اور ظاہر الروایت کے مطابق امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بھی منقول ہے: نکاح صرف ولی کی موجودگی میں منعقد ہوگا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ منعقد ہو جائے گا (لیکن ولی کے اجازت دینے پر) موقوف ہوگا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خواتین کی عبارت کے ذریعے نکاح سرے سے منعقد ہی نہیں ہوگا' کیونکہ نکاح سے مراد اس کے مخصوص مقاصد ہوتے ہیں اور یہ معاملہ ان خواتین کے سپرد کرنے کے نتیجے میں' ان مقاصد میں خلل لازم آتا ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: وہ خلل' ولی کے اجازت دینے سے ختم ہو جاتا ہے۔

(ایسے نکاح کو) جائز قرار دینے کی وجہ یہ ہے: اس عورت نے خالص اپنے حق میں تصرف کیا ہے اور وہ اس کی اہل بھی ہے' کیونکہ وہ عاقل ہے اور سمجھدار ہے' یہی وجہ ہے: اسے اپنے مال میں بھی تصرف کرنے کا اختیار حاصل ہے اور اسے شوہر منتخب کرنے کا بھی اختیار حاصل ہے۔

ولی کے ذریعے شادی کرنے کا مطالبہ اس لیے کیا جاتا ہے کہ اسے بے شرمی کی طرف منسوب نہ کیا جائے۔

پھر ظاہر الروایت میں یہ بھی منقول ہے: اس بارے میں کفو اور غیر کفو کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے' تاہم غیر کفو کے بارے میں اعتراض کرنے کا حق' ولی کو حاصل ہوگا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بھی منقول ہے: غیر کفو میں ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا' کیونکہ کتنے ہی ایسے واقعات ہیں جو مشہور نہیں ہو پاتے (یا جو عدالت تک نہیں پہنچ پاتے)۔

یہ بھی روایت کیا گیا ہے: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں حضرات کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا۔ (الہدایہ: کتاب النکاح)

3461- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ عَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مُوْسٰى يَقُوْلُ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ يُثْبِتُ حَدِيْثَ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ وَقَالَ اِنَّمَا فَاتَنِىْ مَا فَاتَنِىْ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ مَا فَاتَنِىْ اتِّكَالاً مِنِّىْ عَلٰى حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

3462- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْهَمَذَانِىُّ الْقَاضِىْ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَاهَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ السَّعْدِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ اِسْرَائِيْلَ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ سِنَانٍ .قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ

۳۴۶۱-قال صاحب التعليق المغني (۳/۲۲۰): (روى الترمذي من طريق ابن مهدي قال: ما فاتني الذي فاتني من حديث الثوري عن ابي اسحاق الا لما اتكلت به على اسرائيل' الا انه ياتي به اتم)- الا-وانظر ترجمة ابي اسحاق السبيعي: عمرو بن عبد الله في تهذيب الكمال (۲۲/۱۰۲-وما بعدها) ؛ طبقات ابن سعد (۶/۳۱۳) ؛ و تاريخ البخاري (ت ۲۵۹۴) ؛ و الجرح و التعديل الترجمة رقم (۱۴۴۷) ؛ و ثقات ابن حبان (۵/۱۷۷) ؛ و تهذيب التهذيب (۸/۶۲-۶۷) ؛ و التقريب (۲/۷۳)-و قد تقدمت ترجمته مختصرًا مرارًا-

۳۴۶۲-راجع ترجمة ابي اسحاق-

مَخْلَدٍ فَقِيلَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ يُوقِفَانِهِ عَلٰى أَبِى بُرْدَةَ .فَقَالَ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِى إِسْحَاقَ أَحَبُّ إِلَىَّ مِنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ .

☆☆ عبدالرحمٰن ہمذانی نے اپنی سند کے حوالے سے اسے اسرائیل سے اُسی طرح نقل کیا ہے جیسے ابن سنان نے نقل کیا ہے۔

محمد بن مخلد کہتے ہیں: عبدالرحمٰن ہمذانی سے کہا گیا: شعبہ اور سفیان دونوں نے اسے ابو بردہ تک ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

تو اُنہوں نے فرمایا: اسرائیل نے ابواسحاق کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' وہ میرے نزدیک سفیان اور شعبہ سے منقول روایت سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

3463- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَهْدِيٍّ أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا صَالِحٌ جَزَرَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ كَانَ إِسْرَائِيلُ يَحْفَظُ حَدِيثَ أَبِى إِسْحَاقَ كَمَا يَحْفَظُ سُورَةَ الْحَمْدِ .قَالَ صَالِحٌ إِسْرَائِيلُ أَتْقَنُ فِى أَبِى إِسْحَاقَ خَاصَّةً.

☆☆ دعلج بن احمد نے اپنی سند کے ہمراہ عبدالرحمٰن بن مہدی کا یہ فرمان نقل کیا ہے: اسرائیل کو ابواسحاق کی روایات اُسی طرح یاد تھیں جس طرح اُنہیں سورۂ فاتحہ یاد تھی۔

صالح فرماتے ہیں: اسرائیل بطور خاص ابواسحاق کی روایات کو زیادہ محفوظ طور پر (نقل کرتے ہیں)۔

3464- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِى إِسْحَاقَ عَنْ أَبِى بُرْدَةَ بْنِ أَبِى مُوسٰى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ .

☆☆ ابو بردہ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل

۳٤٦٣- راجع مصادر ترجمة ابي اسحاق-

۳٤٦٤- كذا ساقه المصنف من طريق شعبة موصولاً' و اخرجه الطحاوي في المعاني (۹/۳) من طريق شعبة عن ابي اسحاق عن ابي بردة مرسلاً- و ذكر الترمذي شعبة فيمن اخرجه مرسلاً؛ كما سياتي- و اخرجه شريك عن ابي اسحاق عن ابي بردة عن ابي موسى' به موصولاً' اخرجه الترمذي في النكاح (۱۱۰۱) باب: ما جاء لا نكاح إلا بولي' و البيهقي في الكبرى (۷/۱۰۷-۱۰۸)- و اخرجه زهير بن معاوية عن ابي اسحاق موصولاً: اخرجه ابن حبان (٤۰۷۷) و ابن الجارود (۷۰۳) و الحاكم (۱۷۱/۲) و البيهقي (۱۰۷/۷)- و تابعهم على وصله عن ابي اسحاق: ابو عوانة: عند الترمذي في النكاح (۱۱۰۱) باب: ما جاء : لا نكاح الا بولي' و ابن ماجه في النكاح (۱۸۸۱) باب: لا نكاح الا بولي' و الحاكم (۱۷۱/۲) و البيهقي (۱۰۷/۷) و الطحاوي في المعاني (۹/۲)- و يونس عند: ابي داود في النكاح (۲۰۸۵) باب: في الولي' و الترمذي في النكاح (۱۱۰۱) باب: ما جاء لا نكاح الا بولي' و الحاكم (۱۷۱/۲) و البيهقي (۱۰۹/۷)- و اخرجه شعبة و الثوري و اختلف عليهما' و سبق بيان ذلك بالنسبة لشعبة' و اما الثوري فاخرجه عن ابي اسحاق مرسلاً عند عبد الرزاق (۱۰٤۷۵) و الطحاوي (۹/۳) و البيهقي (۱۰۸/۷)- و اخرجه عن ابي اسحاق موصولاً: عند ابن الجارود (۷۰٤) و الطحاوي (۹/۳) و الحاكم (۱٦۹/۲) و البيهقي (۱۰۹/۷)- و قال ابن حبان (۳۹۵/۹): (سمع هذا الخبر ابو بردة عن ابي موسى مرفوعاً؛ فمرة كان يحدث به عن ابيه مسنداً' و مرة يرسله' و سمعه ابو اسحاق من ابي بردة مرسلاً و مسنداً معا؛ فمرة كان يحدث به مرفوعاً' و تارة مرسلاً؛ فالخبر صحيح مرسلاً و مسنداً معا لا شك' و لا ارتياب في صحته)- اه- قال الترمذي (٤۰۸/۳):

کرتے ہیں: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

3465- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ حَدَّثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِیِّ حَدَّثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ وَشُهُوْدٍ وَّمَهْرٍ اِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

ابوسعید فرماتے ہیں: ولی' گواہوں اور مہر کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا' البتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کا نکاح ان کے بغیر بھی ہوسکتا ہے)۔

شرح: مہر کا ذکر کیے بغیر نکاح درست ہوتا ہے

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: نکاح درست ہوتا ہے' اگرچہ اس میں مہر طے نہ کیا گیا ہو'اس کی وجہ یہ ہے: لغت کے اعتبار سے لفظ نکاح کا مطلب انضمام (ملنے) یا ازدواج (شادی ہونے) کے عقد کا نام ہے اور وہ زوجین (میاں بیوی) سے مکمل ہو جاتا ہے۔

پھر شریعت کے اعتبار سے مہر واجب ہے' یہ اس محل کی عزت و احترام کو ظاہر کرنے کے لئے ہے اس لیے نکاح کے درست ہونے میں اس کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اسی طرح اگر کوئی شخص عورت کے ساتھ اس شرط پر شادی کرتا ہے کہ اس (عورت) کو مہر نہیں ملے گا (تو وہ نکاح درست ہوگا) اس کی وجہ ہم بیان کر چکے ہیں' اس بارے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی رائے مختلف ہے۔ (الہدایہ: کتاب النکاح)

3466- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَالْمَهْرُ لَهَا بِمَا اَصَابَ مِنْهَا فَاِنْ تَشَاجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِیُّ مَنْ لَا وَلِیَّ لَهٗ .

٣٤٦٥-اخرجه البيهقي في السنن (٥٦/٧) كتاب: النكاح' باب: ما ابيح له من النكاح بغير ولي و بغير شاهدين: اخبرنا ابو طاهر الفقيه و ابو سعيد بن ابي عمرو' قالا: ثنا ابو العباس محمد ابن يعقوب' ثنا محمد بن اسحاق' انبا ابن الاصبهاني' ثنا شريك عن ابي هارون عن ابي سعيد' به-و نقله الزيلعي في نصب الراية (٩٣/٤) عن الدارقطني قال: (عن ابي هارون العبدي عن ابي سعيد...... فذكره) قال: (و ابو هارون فيه مقال)- الا-و الذي هنا في سنن الدارقطني (شريك عن الزهري عن ابي سعيد)-

٣٤٦٦-اخرجه عبد الرزاق في النكاح (١٩٥/٥) باب: النكاح بغير ولي (١٠٤٧٢)' و من طريقه البيهقي في الكبرى (١٠٥/٧)- و اخرجه ابن ابي شيبة (١٢٨/٤)' والطيالسي (١٤٦٣)' و احمد (٤٧/٦' ١٦٥-١٦٦)' و ابو داود في النكاح (٢٠٨٣) باب: في الولي' و الترمذي في النكاح (١١٠٢) باب: ما جاء: لا نكاح الا بولي' و النسائي في الكبرى؛ كما في التحفة (٤٣/١٢)' و ابن ماجه في النكاح (١٨٧٩) باب: لا نكاح الا بولي' و الطحاوي في المعاني (٧/٣' ٨)' و ابن حبان (٤٠٧٤' ٤٠٧٥)' و الحاكم (١٦٨/٢)' و البيهقي في الكبرى (١٠٥/٧' ١١٣' ١٢٤' ١٢٥' ١٣٨) من طرق عن ابن جريج' به-وصححه الحاكم على شرطهما-و في رواية لاحمد (٤٧/٦) و سنن البيهقي (١٠٧/٧)' وتلخيص الحبير (١٥٧/٣)-وقد توبع سليمان بن موسى على روايته عن الزهري' فاخرجه الترمذي في العلل الكبير (٤٣٠/١) من طريق زمعة بن صالح' و احمد (٦٦/٦)' و ابو داود (٢٠٨٤)' و الطحاوي (٧/٣)' و البيهقي (١٠٦/٧) عن جعفر بن ربيعة' و احمد (٢٥٠/١) (٢٦٠/٦)' و ابن ابي شيبة (١٣٠/٤)' و ابن ماجه (١٨٨٠)' و الطحاوي (٧/٣)' و البيهقي (١٠٦/٧' ١٠٧) عن حجاج بن ارطاة' و الطحاوي (٧/٣) عن عبيد الله بن ابي جعفر' جميعاً عن الزهري' به- وسياتي عند الدارقطني قريبًا من طريق محمد بن يزيد بن سنان عن ابيه عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة-

★★ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جو عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرلے اُس کا نکاح باطل ہوگا' اُس کا نکاح باطل ہوگا' اُس کا نکاح باطل ہوگا' اگر مرد اُس کے ساتھ صحبت کرلے تو مرد کے اس عمل کی وجہ سے اُس عورت کو مہر ملے گا' اگر اُن کے درمیان آپس میں اختلاف ہو جائے' تو جس کا کوئی ولی نہ ہو' حاکم وقت اُس کا ولی ہوتا ہے۔

3467- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْبَزَّارُ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ اَبِى حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَىْ عَدْلٍ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ اَنْكَحَهَا وَلِيٌّ مَسْخُوطٌ عَلَيْهِ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ . رَفَعَهُ عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُهُ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا' جس عورت کا نکاح ایسا ولی کروائے' جس سے ناراضگی ہو' تو اُس عورت کا نکاح باطل ہوگا۔

عدی بن فضل نامی راوی نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جبکہ دیگر راویوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

3468- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ اَبِى حَيَّةَ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِى اِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ اِصْدَاقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْوَاجَهُ فَقَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ اثْنَتَىْ عَشْرَةَ اُوقِيَّةً وَنَشًّا . قَالَتْ هَلْ تَدْرِى مَا النَّشُّ هُوَ نِصْفُ الْاُوقِيَّةِ فَتِلْكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ .

★★ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کو کتنا مہر ادا کرتے تھے؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بارہ اوقیہ اور ''نش''۔

۳۴۶۷- اخرجه الطبراني في الاوسط (۵۲۱) من طريق عبيد الله بن عمر القواريري عن عبد الله بن داود' و بشر بن المفضل' و عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان - وهو الثوري - عن عبد الله بن عثمان بن خثيم' باسناده بلفظ: (لانكاح الا باذن ولي مرشد او سلطان)- اه- وقال: (لم يرو هذا الحديث مسندًا عن سفيان الا ابن داود' و بشر' و ابن مهدي' تفرد به القواريري)- اه- و اخرجه الطبراني في الاوسط ايضاً (۴۲۶۸) (۶۱۶۹) من طريق الربيع بن بدر' و عبد الرحمن بن قيس الضبي - فرقهما - عن النهاس بن قهم عن عطاء بن ابي رباح عن ابن عباس مرفوعاً - و لفظ الربيع: (لا يجوز نكاح الا بولي و شاهدين' و مهر ما كان: قل ام كثر)- اه- وقال: لم يرو هذا الحديث عن عطاء عن ابن عباس الا النهاس بن قهم' ولا عن النهاس الا الربيع و عبد الرحمن بن قيس الضبي' اه- و اخرجه الطبراني في الاوسط ايضاً (۲۴۷۵) مختصرًا من طريق سهل بن عثمان' نا ابن المبارك عن خالد الحذاء عن الحجاج بن ارطاة عن عكرمة عن ابن عباس مرفوعًا - وقال: (لم يرو عن ابن المبارك عن خالد الحذاء الا سهل بن عثمان عن الحجاج بن ارطاة عن عكرمة - و اخرجه الناس عن ابن المبارك عن الحجاج بن ارطاة)- اه- وفي الباب عن جماعة من الصحابة منهم: جابر و ابو هريرة رضي الله عنهما-

۳۴۶۸- اخرجه مسلم في النكاح (۱۰۴۲/۲) باب: الصداق و جواز كونه تعليم قرآن و خاتم حديد' و غير ذلك من قليل و كثير - و استحباب كونه خمسمائة درهم لمن لايجحف به (۱۴۲۶) و ابو داود في النكاح (۲۱۰۵) باب: الصداق' و النسائي في النكاح (۱۱۶/۶) باب: القسط في الاصدقة (۳۳۴۷) و ابن ماجه في النكاح (۱۸۸۶) باب: صداق النساء' من طرق عن عبد العزيز ابن محمد الدراوردي' به-

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو "نش" سے مراد کیا ہے؟ اس سے مراد نصف اوقیہ ہے اور (مہر کی مجموعی رقم) پانچ سو درہم بنتی ہے۔

امام دارقطنی نے آگے چل کر وہ روایات نقل کی ہیں' جن میں یہ مذکور ہے کہ دس درہم سے کم مہر نہیں ہوسکتا۔

شرح: مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہر وہ چیز جو سودے میں قیمت بن سکتی ہے وہ عورت کا مہر بھی بن سکتی ہے' کیونکہ مہر عورت کا حق ہے' لہٰذا اس کا تعین بھی عورت کے سپرد ہوگا۔

ہماری دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

"دس درہم سے کم مہر نہیں ہوگا"۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے: یہ شریعت کا حق ہے' جو واجب کیا گیا ہے تاکہ اس محل کے عزت واحترام کو واضح کیا جاسکے۔ لہٰذا اس کا اندازہ اس چیز کے مطابق ہوگا جو صاحب حیثیت ہو اور وہ کم از کم دس (درہم) ہے اور اس کا استدلال (یا قیاس) چوری کے نصاب پر کیا جائے گا۔

اگر دس درہم سے کم مہر مقرر کیا گیا ہو' تو ہمارے نزدیک اس عورت کو دس درہم ملیں گے۔

امام زفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس عورت کو مہر مثل ملے گا اس کی وجہ یہ ہے: جو چیز مہر ہونے کی صلاحیت نہ رکھتی ہو اگر اسے طے کرلیا جائے تو گویا وہ معدوم ہے۔

ہماری دلیل یہ ہے: یہ طے شدہ مقدار شریعت کے حق کے اعتبار سے فاسد ہے' لہٰذا دس کے عدد کے ساتھ یہ درست ہو جائے گی۔ رہی وہ بات جو عورت کے حق کی طرف لوٹتی ہے' تو وہ عورت دس درہم پر راضی ہو جائے گی' کیونکہ وہ اس سے کم پر بھی راضی ہو چکی تھی۔

اس بارے میں طے شدہ مقدار نہ ہونے کا اعتبار نہیں کیا جائے گا' کیونکہ بعض اوقات عورت عزت واحترام کے پیش نظر کسی عوض کے بغیر بھی ملکیت بننے (یعنی بیوی بننے) پر راضی ہو جاتی ہے۔ اور وہ اس بارے میں تھوڑے عوض پر راضی نہیں ہوگی۔ (الہدایہ: کتاب النکاح)

3469 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْيَمَانِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ صَدَاقُنَا اِذْ كَانَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ اَوَاقٍ وَّيَضْرِبُ بِيَدِهٖ عَلَى الْاُخْرٰى فَذٰلِكَ اَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ.

۳۴۶۹- اخرجه النسائي في النكاح (۱۱۷/۶) باب: القسط في الاصدقة (۳۳۴۸) من طريق عبد الرحمن بن مهدي' حدثنا داود بن قيس' به-

واخرجه احمد في المسند (۳۶۷/۲): حدثنا اسماعيل بن عمر عن داود بن قيس' به-

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے تو ہم دس اوقیہ مہر ادا کرتے تھے' پھر اُنہوں نے ایک ہاتھ دوسرے پر مارتے ہوئے فرمایا: یہ چار سو درہم ہوتے ہیں۔

3470 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ زَوَّجَ اُخْتًا لَهُ فَطَلَّقَهَا الرَّجُلُ ثُمَّ اَنْشَاَ يَخْطُبُهَا فَقَالَ زَوَّجْتُكَ كَرِيمَتِي فَطَلَّقْتَهَا ثُمَّ اَنْشَاْتَ تَخْطُبُهَا فَاَبٰى اَنْ يُّزَوِّجَهُ وَهَوِيَتْهُ الْمَرْاَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ) .هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ يُّوْنُسَ .وَعَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَمْرٍو عَنْ اَبِيهِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ يُّوْنُسَ .

☆☆ حضرت حسن بصری فرماتے ہیں: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کی شادی کی' اُن کے شوہر نے اُنہیں طلاق دے دی' اُس کے بعد اُس شخص نے دوبارہ اُس خاتون کے ساتھ شادی کرنے کیلئے نکاح کا پیغام بھیجا' تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنی معزز (بہن) کے ساتھ تمہاری شادی کی اور تم نے اُسے طلاق دے دی' اب پھر تم نے نکاح کا پیغام بھیج دیا ہے' حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے (اپنی بہن کی شادی) اُس کے ساتھ کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن وہ خاتون اُس شخص کے ساتھ شادی کرنا چاہتی تھی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور اُن کی عدت پوری ہو جائے' تو تم اُنہیں اس بات سے منع نہ کرو کہ وہ (اپنے سابقہ) شوہروں کے ساتھ شادی کر لیں"۔

یہ حدیث "صحیح" ہے۔ امام بخاری نے اسے ابومعمر کے حوالے سے' عبدالوارث کے حوالے سے' یونس سے نقل کیا ہے۔

اس کے علاوہ احمد بن ابوعمرو کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے' یونس سے نقل کیا ہے۔

3471 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ قَالَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ) قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ الْمُزَنِيُّ اَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْهِ .قَالَ كُنْتُ زَوَّجْتُ اُخْتًا لِيْ مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ جَاءَ يَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَهُ زَوَّجْتُكَ وَفَرَشْتُكَ وَاَكْرَمْتُكَ فَطَلَّقْتَهَا ثُمَّ جِئْتَ تَخْطُبُهَا لَا وَاللّٰهِ لَا تَعُوْدُ اِلَيْهَا اَبَدًا قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ لَا بَاْسَ بِهِ وَكَانَتِ الْمَرْاَةُ تُرِيْدُ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى

۳۴۷۰- اخرجه البخاري في التفسير (۴۵۲۹) باب: (اذا طلقتم النساء......) الى قوله: (ينكحن ازواجهن) و في النكاح (۵۱۳۰) باب: من قال: لا نكاح الا بولي' و في الطلاق (۵۳۳۰) باب: (و بعولتهن احق بردهن) و ابو داود في النكاح (۲۰۷۸) باب: في العضل' و الترمذي في التفسير (۲۹۸۱) باب: و من سورة البقرة' و الطبري (۲/ ۲۹۷) و الطيالسي (۹۳۰) و الطبراني (۲۰/ رقم ۴۶۷' ۴۷۵' ۴۷۷) و الحاكم (۲/ ۱۷۴' ۲۸۰) و البيهقي (۷/ ۱۳۸) و الواحدي في اسباب النزول ص (۵۶-۵۸) و البغوي في تفسيره (۱/ ۲۱۰) من طرق عن الحسن عن معقل' به- و صححه الحاكم' وقال الترمذي: (حسن صحيح)- وقد صرح الحسن بالتحديث في طرق الحديث.

۳۴۷۱- رواية ابراهيم بن طهمان عن البخاري في الموضع السابق ذكره في النكاح-

هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَقُلْتُ الْاٰنَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَزَوَّجْتُهَا اِيَّاهُ .وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الْحَسَنِ .وَسَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَّعْقِلٍ .

★★ حسن بصری اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''تو تم اُن عورتوں کو اس بات سے منع نہ کرو کہ وہ (اپنے سابقہ) شوہروں کے ساتھ شادی کرلیں اگر وہ مناسب طور پر آپس میں (دوبارہ شادی کرنے پر) راضی ہوں''۔

حسن بصری نے فرمایا: حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: یہ آیت اُن کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ اُنہوں نے اپنی بہن کی شادی ایک شخص کے ساتھ کی' اُس شخص نے اُس خاتون کو طلاق دے دی' یہاں تک کہ اُس عورت کی عدت گزر گئی' پھر اُسی شخص نے دوبارہ اُس خاتون کے ساتھ شادی کرنے کا پیغام بھیجا' تو میں نے اُس سے کہا: میں نے تمہارے ساتھ (اپنی بہن کی) شادی کی' اُسے تمہاری بیوی بنایا' تمہاری عزت افزائی کی اور تم نے اُسے طلاق دے دی! اور اب پھر تم نکاح کا پیغام لے کر آ گئے ہو' نہیں! اللہ کی قسم! تم اُسے دوبارہ کبھی بھی حاصل نہیں کر سکو گے' حضرت معقل فرماتے ہیں: اُس شخص میں اور کوئی خرابی نہیں تھی اور وہ عورت بھی اُس کے ساتھ دوبارہ شادی کرنا چاہتی تھی' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

(حضرت معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے کہا: یارسول اللہ! اب میں ایسا ہی کروں گا' پھر میں نے عورت کی شادی اُس شخص کے ساتھ کر دی۔

عباد بن راشد نے حسن بصری کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

سعید نے قتادہ کے حوالے سے' حسن بصری کے حوالے سے' حضرت معقل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

3472- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِىْ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ كَانَتْ لِىْ اُخْتٌ فَخُطِبَتْ اِلَىَّ وَكُنْتُ اَمْنَعُهَا النَّاسَ فَاَتَانِىْ ابْنُ عَمٍّ لِّىْ فَخَطَبَهَا فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ فَاصْطَحَبَا مَا شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ طَلَّقَهَا طَلَاقًا لَهُ رَجْعَةٌ ثُمَّ تَرَكَهَا حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَخَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ فَقُلْتُ مَنَعْتُهَا النَّاسَ وَزَوَّجْتُكَ اِيَّاهَا ثُمَّ طَلَّقْتَهَا طَلَاقًا لَهُ رَجْعَةٌ ثُمَّ تَرَكْتَهَا حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَلَمَّا خُطِبَتْ اِلَىَّ اَتَيْتَنِىْ تَخْطُبُهَا مَعَ الْخُطَّابِ لَا اُزَوِّجُكَ اَبَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَوْ قَالَ اُنْزِلَتْ (وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ) فَكَفَّرْتُ عَنْ يَّمِيْنِىْ وَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ . اَلْمَعْنَى قَرِيْبٌ.

★★ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری ایک بہن تھی' اُس کے ساتھ شادی کیلئے کچھ لوگوں کے رشتے آئے' لیکن میں نے اُنہیں منع کر دیا' پھر میرا چچازاد بھائی میرے پاس آیا' اُس نے اُس لڑکی کے ساتھ شادی کیلئے نکاح کا پیغام دیا' تو میں نے لڑکی کی شادی اُس کے ساتھ کر دی' جب تک اللہ کو منظور تھا وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ رہے

۳۴۷۲- رواية عباد بن راشد هذه عند البخاري في التفسير عن ابي عامر العقدي عن عبادة- و رواها النسائي في التفسير من طريق ابي داود الطيالسي عن عباد بن راشد' به- و تقدم ذكر هذه المواضع كلها-

پھر اُس شخص نے اس لڑکی کو طلاق دے دی' جس میں اُسے رجوع کرنے کی گنجائش تھی' لیکن اُس شخص نے رجوع نہیں کیا' یہاں تک کہ لڑکی کی عدت گزر گئی' اُس کے بعد دوسرے لوگوں کے ساتھ اُس نے بھی نکاح کا پیغام بھیجا' تو میں نے کہا: میں نے دوسرے لوگوں میں سے کسی کے ساتھ اس لڑکی کی شادی نہیں کی اور تمہارے ساتھ اس کی شادی کر دی' لیکن تم نے اسے طلاق دے دی' جس میں رجوع کی گنجائش تھی' لیکن تم نے رجوع بھی نہیں کیا' یہاں تک کہ اس کی عدت گزر گئی' اب جب اس کے رشتے آرہے ہیں تو تم نے بھی رشتہ بھیج دیا ہے' میں تمہارے ساتھ اس کی شادی کبھی نہیں کروں گا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ آیت نازل ہوئی:

''جب تم عورتوں کو طلاق دو اور اُن کی عدت پوری ہو جائے' تو اُنہیں اس بات سے منع نہ کرو کہ وہ (اپنے سابقہ) شوہروں کے ساتھ دوبارہ شادی کر لیں''۔

(حضرت معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے اپنی قسم کا کفارہ دیا اور اُس لڑکی کی شادی اُس شخص کے ساتھ کر دی۔

اس روایت کا مفہوم (ایک دوسرے کے) قریب ہے۔

3473- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كَانَتْ لِيْ اُخْتٌ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ خَلَا عَنْهَا حَتّٰى اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ جَاءَ يَخْطُبُهَا فَحَمِيَ مَعْقِلٌ مِنْ ذٰلِكَ وَقَالَ خَلَا عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ) الْاٰيَةَ.

☆☆ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری بہن ایک شخص کی بیوی تھی' اُس شخص نے اُسے طلاق دے کر چھوڑ دیا' یہاں تک کہ اُس کی عدت گزر گئی' پھر اُس شخص نے نکاح کا پیغام بھیجا تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ کو اس بات پر غصہ آ گیا' اُنہوں نے فرمایا: اس نے اُس لڑکی کو چھوڑ دیا تھا حالانکہ یہ اُس سے رجوع کر سکتا تھا۔ حضرت معقل رضی اللہ عنہ اُس لڑکی اور اُس کے سابقہ شوہر کے درمیان رکاوٹ بن گئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''جب تم عورتوں کو طلاق دو اور اُن کی عدت پوری ہو جائے' تو اُنہیں اس بات سے منع نہ کرو کہ وہ دوبارہ شادی کر لیں''۔

3474- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ عَنْ عَمَّتِهِ سُكَيْنَةَ بِنْتِ حَنْظَلَةَ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ عَلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَلَمْ تَنْقَضِ عِدَّتِيْ مِنْ

۳۴۷۳- رواية سعيد بن ابي عروبة هذه عند البخاري في الطلاق، و رواها غيره ايضاً- راجع مصادر التخريج السابق-

۳۴۷۴- اخرجه البيهقي (۱۷۸/۷) كتاب: النكاح، باب: جماع ابواب الخطبة، باب: التعريض بالخطبة- من طريق ابي الوليد الطيالسي، ثنا عبد الرحمن بن حنظلة الغسيل...... به نحوه- و عبد الرحمن بن سليمان بن عبد الله بن حنظلة و ان كان صدوقاً الا ان فيه ليناً كما في التقريب (ت ۳۹۱۲)، و ايضاً محمد بن علي لم يدرك النبي صلى الله عليه وسلم: فخبره مرسل-

مُهْلِكِ زَوْجِي فَقَالَ قَدْ عَرَفْتِ قَرَابَتِي مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَابَتِي مِنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَوْضِعِي فِي الْعَرَبِ . قُلْتُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ يُؤْخَذُ عَنْكَ تَخْطُبُنِي فِي عِدَّتِي قَالَ اِنَّمَا اَخْبَرْتُكِ بِقَرَابَتِي مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ عَلِيٍّ وَقَدْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ مُتَاَيِّمَةٌ مِنْ اَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتِ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخِيَرَتُهُ وَمَوْضِعِي فِي قَوْمِي . كَانَتْ تِلْكَ خِطْبَتَهُ

★★ عبدالرحمٰن بن سلیمان اپنے پھوپھی سکینہ بنت حنظلہ کا بیان نقل کرتے ہیں: امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ نے میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' اُس وقت میری' شوہر کے انتقال کی' عدت نہیں گزری تھی' اُنہوں نے فرمایا: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میرے رشتے سے' اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ میرے رشتے سے اور عربوں کے درمیان میری حیثیت سے واقف ہو' (میں تمہارے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں)' میں نے کہا: اے ابوجعفر! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے! آپ سے استفادہ کیا جاتا ہے اور آپ میری عدت کے دوران مجھے نکاح کا پیغام دے رہے ہیں' تو امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنے رشتے کے بارے میں تمہیں بتایا ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' سیّدہ اُم سلمہ (کو نکاح کا پیغام دینے کیلئے) اُن کے پاس تشریف لے گئے تھے' وہ اُس وقت حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ (کے انتقال کے بعد بیوگی کی) عدت گزار رہی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: (اے اُم سلمہ!) تم جانتی ہو' میں اللہ کا رسول اور اُس کا برگزیدہ بندہ ہوں' میری قوم میں میری جو حیثیت ہے (تم اُس سے بھی واقف ہو)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغامِ نکاح کے الفاظ یہ تھے (اور میں نے بھی یہی الفاظ استعمال کیے ہیں)۔

3475- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ وَائِلَةَ الْمَرْوَزِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحُسَيْنِ مِنْ وَلَدِ بِشْرِ بْنِ الْمُحْتَفِزِ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْوَضَّاحِ عَنْ اَبِي الْخَصِيبِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بُدَّ فِي النِّكَاحِ مِنْ اَرْبَعَةٍ الْوَلِيِّ وَالزَّوْجِ وَالشَّاهِدَيْنِ . اَبُو الْخَصِيبِ نَافِعُ بْنُ مَيْسَرَةَ مَجْهُوْلٌ .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: نکاح میں چار چیزیں ضروری ہیں: ولی' شوہر (یا بیوی) اور دو گواہ۔

ابوالخصیب نافع بن میسرہ نامی راوی مجہول ہیں۔

3476- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي

۳۴۷۵—اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۲/۲۵۷) من طريق الدارقطني' به- و علقه البيهقي في الكبرى (۷/۱۴۳) بعد ان روى الحديث من طريق هشام عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة- و سياتي هذا الطريق قريباً- قال: (وروي ذلك- ايضاً- من وجه آخر ضعيف عن ابي سلمة عن ابي هريرة مرفوعاً' و من وجه آخر ضعيف عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة- رضي الله عنها- مرفوعاً)- اه- قال الزيلعي في نصب الراية (۳/۱۸۷): (وهذا حديث منكر' و الاشبه انيكون موضوعاً- و ابو الخصيب اسمه: نافع بن ميسرة و هو مجهول)- اه-

عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ جَمَعَتِ الطَّرِيقُ رَكْبًا فَجَعَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُمْ ثَيِّبٌ أَمْرَهَا بِيَدِ رَجُلٍ غَيْرِ وَلِيٍّ فَأَنْكَحَهَا فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ فَجَلَدَ النَّاكِحَ وَالْمُنْكِحَ وَرَدَّ نِكَاحَهُمَا.

☆☆ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: راستے میں میری ملاقات کچھ سواروں سے ہوئی' اُن میں سے ایک ثیبہ عورت نے اپنے نکاح کا معاملہ ایسے شخص کو سونپا جو اُس کا ولی نہیں تھا (کہ وہ اُس عورت کا نکاح کروادے) تو اُس شخص نے اُس عورت کا نکاح کروادیا' جب اس بات کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملی تو اُنہوں نے نکاح کرنے والے مرد اور نکاح کروانے والے مرد کو کوڑے لگوائے اور اُن دونوں (میاں بیوی) کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔

3477- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَرَّرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

3478- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو خُرَاسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعَلَّافُ وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ السَّمَّاكُ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَعْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ هِشَامٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

3479- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ

٣٤٧٦-اخرجه البيهقي في السنن (٧/١١١) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه عبد الرزاق في المصنف (٦/١٩٨-١٩٩) رقم (١٠٤٨٦) عن ابن جريج' به-و اخرجه الشافعي في المسند (٢/رقم ٣١-ترتيب): اخبرنا ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن عبد الرحمن بن معبد ان عمر- رضي الله عنه- رد نكاح امراة نكحت بغير ولي' و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (٧/١١١)- و عمرو بن دينار عن عبد الرحمن بن معبد منقطع؛ كما في الجرح و التعديل (٥/٢٨٥)-

٣٤٧٧-كذا اخرجه المصنف من طريق عبد الله بن محرر' فقال فيه: (عمران بن حصين عن عبد الله بن مسعود)- و لم اجده هكذا' و انما وجدته من طريق عبد الله بن محرر' باسناده لم يذكر فيه: (ابن مسعود)- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (٦/١٩٦) باب: النكاح بغير ولي (١٠٤٧٣) و الطبراني في الكبير (١٨/١٤٢) (٢٩٩) و البيهقي في الكبرى (٧/١٢٥)- و عزاه الهيثمي في المجمع (٤/٢٨٩) للطبراني' و قال: (و فيه عبد الله بن محرر) و هو متروك)- اه-

٣٤٧٨-ذكره الزيلعي في نصب الراية (٣/١٨٩) و قال: (ثابت بن زهير: قال البخاري فيه: منكر الحديث؛ قاله ابن عدي)-اه-

٣٤٧٩-تقدم قريباً-

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَىْ عَدْلٍ فَإِنْ تَشَاجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ . تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ مِثْلَهُ سَوَاءً . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَيَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَنُوْحُ بْنُ دَرَّاجٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَكِيْمٍ اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالُوْا فِيْهِ وَشَاهِدَىْ عَدْلٍ . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا . قَالُوْا فِيْهِ وَشَاهِدَىْ عَدْلٍ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا' اگر وہ ولی آپس میں اختلاف کریں تو جس کا کوئی ولی نہ ہوگا' حاکم وقت اُس کا ولی ہوتا ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں کچھ لفظی اختلاف پایا جاتا ہے۔

3480 - حَدَّثَنَا اَبُوْ ذَرٍّ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبَّادٍ النَّسَائِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَىْ عَدْلٍ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

3481 - حَدَّثَنَا اَبُوْ طَلْحَةَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْفَزَارِىُّ مِنْ كِتَابِهٖ حَدَّثَنَا جَمِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ اَبُو الْحَسَنِ الْجَهْضَمِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعُقَيْلِىُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَاِنَّ الزَّانِيَةَ هِىَ الَّتِىْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت کسی دوسری عورت کا نکاح نہ کروائے' کوئی عورت خود نکاح نہیں کر سکتی' زنا کرنے والی عورت ہی اپنا نکاح خود کرتی ہے۔

3482 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الطَّلْحِىُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيٰى بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْرُوْقِىُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيْشَ ح وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِىِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِىٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ الْهَيْثَمِ

۳۴۸۰- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۲/۲۵٦) من طريق الدارقطني' به- و قد تقدم حديث عائشة-

۳۴۸۱- اخرجه ابن ماجه في النكاح (۱/۶۰۵-۶۰۶) باب: لا نكاح الا بولي (۱۸۸۲): حدثنا جميل ابن الحسن العتكي' به- و في الزوائد: (في اسناده جميل بن الحسن العتكي: قال فيه عبدان: انه فاسق يكذب' يعني: في كلامه- وقال ابن عدي: لم اسمع احدًا تكلم فيه غير عبدان' انه لا باس به' و لا اعلم له حديثاً منكرًا- و ذكره ابن حبان في الثقات- وقال: يغرب- و اخرجه له في صحيحه هو و ابن خزيمة و الحاكم- وقال مسلمة الاندلسي: ثقة- و باقي رجال الاسناد ثقات)- اه- واخرجه البيهقي (۷/۱۱۰) من هذا الوجه- و راجع النقل الآتي عن نصب الراية للزيلعي (۳/۱۸۸)-

۳۴۸۲- اخرجه البيهقي في السنن (۷/۱۱۰) كتاب: النكاح' باب: لا نكاح الا بولي من طريق يحيى بن موسى ثنا عبد الرحمن بن محمد' به- قال البيهقي: وكذا اخرجه هناد بن السري و عبيد بن يعيش عن المحاربي- و راجع الذي قبله-

قَالاَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَبْدِ السَّلاَمِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ وَلاَتُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا . وَكُنَّا نَقُولُ اِنَّ الَّتِى تُزَوِّجُ نَفْسَهَا هِىَ الْفَاجِرَةُ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت کسی دوسری عورت کا نکاح نہ کروائے' کوئی عورت اپنا نکاح خود نہیں کرسکتی۔

(راوی کہتے ہیں:) ہم یہ کہا کرتے تھے: جو عورت اپنا نکاح خود کر لیتی ہے' وہ فاجرہ (زانیہ' بدکردار) ہوتی ہے۔

3483- حَدَّثَنَا اَبُو وَهْبٍ يَحْيَى بْنُ مُوسَى بْنِ اِسْحَاقَ بِالاُبُلَّةِ حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعُقَيْلِىُّ بِاِسْنَادِهِ الاَوَّلِ مِثْلَهُ سَوَاءً.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3484- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ الاَدَمِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولاَبِىُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ الَّتِى تَنْكِحُ نَفْسَهَا هِىَ الزَّانِيَةُ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ جو عورت اپنا نکاح خود کروالیتی ہے وہ زانیہ ہوتی ہے۔

3485- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ لاَ تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ وَلاَتُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا وَالزَّانِيَةُ الَّتِى تُنْكِحُ نَفْسَهَا بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کوئی عورت کسی دوسری عورت کا نکاح نہیں کرواسکتی' کوئی عورت اپنا نکاح خود نہیں کرواسکتی' زانیہ عورت ہی اپنا نکاح' اپنے ولی کی اجازت کے بغیر' خود کرتی ہے۔

3486- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ وَاَحْمَدُ بْنُ اَبِى عَوْفٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِى مُسْلِمٍ الْجَرْمِىُّ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تُنْكِحُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ وَلاَتُنْكِحُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا اِنَّ الَّتِى تُنْكِحُ نَفْسَهَا هِىَ الْبَغِىُّ . قَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَرُبَّمَا قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ هِىَ الزَّانِيَةُ .

۳۴۸۳- تقدم في الرواية قبل السابقة-

۳۴۸۴- اخرجه البيهقي في السنن (۷/۱۱۲) كتاب : النكاح' باب: لا نكاح الا بولي من طريق عباد بن العوام عن هشام: وهو ابن حسان' به- و هذا اسناد صحيح ؛ عباد بن العوام ثقة؛ كما في التقريب (۳۱۵۵)- و هشام بن حسان: قال الحافظ في التقريب (۷۳۳۹): (ثقة من اثبت الناس في ابن سيرين' و في روايته عن الحسن و عطاء مقال؛ لانه قيل: كان يرسل عنهما)- اه-

۳۴۸۵- راجع الذي قبله-

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت کسی دوسری عورت کا نکاح نہیں کرواسکتی' کوئی عورت اپنا نکاح خود نہیں کرواسکتی' فاحشہ عورت ہی اپنا نکاح خود کرتی ہے۔

ابن سیرین نامی راوی بیان کرتے ہیں: بعض اوقات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے لیے لفظ ''زانیہ'' استعمال کرتے تھے۔

3487- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّعَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ لَا تُنْكِحُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ وَلَا تُنْكِحُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا . وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَ يُقَالُ الزَّانِيَةُ تُنْكِحُ نَفْسَهَا.

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی عورت کسی دوسری عورت کا نکاح نہیں کرواسکتی' کوئی عورت اپنا نکاح خود نہیں کرواسکتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ کہا جاتا تھا: زانیہ اپنا نکاح خود کروالیتی ہے۔

3488- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ اِلَّا بِاِذْنِ وَلِيِّهَا اَوْ ذِي الرَّاْيِ مِنْ اَهْلِهَا اَوِ السُّلْطَانِ .

★★ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عورت اپنے ولی کی اجازت کے ساتھ ہی نکاح کرسکتی ہے (اگر ولی نہ ہو) تو اپنے خاندان کے کسی سمجھدار شخص یا حاکمِ وقت (کی اجازت سے نکاح کرسکتی ہے)۔

3489- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ مَا كَانَ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ فِي النِّكَاحِ بِغَيْرِ

۳۴۸۶- عزاه الزيلعي (۳/۱۸۸) للدارقطني' و قال: (قال ابن الجوزي: و جميل' و مسلم هذان لا يعرفان- قال في التنقيح: اما جميل: فهو ابن الحسن الازدي العتكي الاهوازي مشهور' وروى عنه ابن خزيمة و ابن ابي داود و خلف- وروى عنه ابن ماجه و ابن خزيمة هذا الحديث- ووثقه ابن حبان- و تكلم فيه غيره- و مسلم الجرمي: هو ابن عبد الرحمن' قال ابن ابي حاتم: هو من الثقات' روى عن مخلد بن حسين' وروى عنه الحسن بن سفيان ايضاً هذا الحديث' وقال: سالت يحيى بن معين عن رواية مخلد بن حسين عن هشام بن حسان؟ فقال: ثقة- قلت: تذكرت له هذا الحديث؟ فقال: نعم؛ كان عندنا شيخ يرفعه عن مخلد' و اخرجه بحر بن نصر عن بشر بن بكر عن الاوزاعي عن ابن سيرين عن ابي هريرة موقوفاً' و هو اشبه- و كذلك قال ابن عيينة: عن هشام بن حسان عن ابن سيرين؛ و ذكر ابن الجوزي احاديث و اهية ضعيفة اضربنا عن ذكرها- و الله اعلم)- اه-

۳۴۸۷- تقدم قريباً من رواية عبيد بن يعيش عن عبد الرحمن بن محمد المحاربي......به مرفوعاً ايضاً-

۳۴۸۸- اخرجه البيهقي في السنن الكبير (۷/۱۱۱) من طريق الدارقطني' به- و سعيد بن المسيب ولد في خلافة عمر- وقال ابو حاتم: لا يصح له سماع الا رؤية: راه على المنبر ينعي النعمان بن مقرن- قال العلائي في جامع التحصيل ص (۱۸۴-۱۸۵): (حديثه عن عمر- رضي الله عنه- في السنن الاربعة)- اه- قلت: و سعيد- رحمه الله- كان لا يرسل الا عن ثقة؛ فمراسيله صحاح- والله اعلم-

۳۴۸۹- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۳/ ۴۵۴) رقم (۱۵۹۳۳): حدثنا ابو خالد الاحمر عن مجالد' به- و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۷/۱۱۱)- و مجالد: هو ابن سعيد' قال الحافظ في التقريب (۶۵۲۰): (ليس بالقوي' وقد تغير في آخر عمره)- اه-

وَلِيٍّ مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَضْرِبُ فِيْهِ.

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں: ولی کے بغیر (عورت کے) نکاح کرنے کے معاملہ میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے سب سے زیادہ سخت حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے' وہ اس (حرکت کے ارتکاب پر) سزا دیا کرتے تھے۔

3490- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِیْ حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جُوَيْبِرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِاِذْنِ وَلِيٍّ فَمَنْ نَكَحَ اَوْ اَنْكَحَ بِغَيْرِ وَلِيٍّ فَنِكَاحُهُ بَاطِلٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا' جو شخص ولی کے بغیر نکاح کرے یا کروائے تو اُس کا نکاح باطل ہوگا۔

3491- اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ الْمِصْرِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ بْنِ سُلَيْمَانَ اَبُوْ عُتْبَةَ الْحِمْصِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ تَزَوَّجَ بِنْتَ خَالِهِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ قَالَ فَذَهَبَتْ اُمُّهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَتِیْ تَكْرَهُ ذَاكَ . فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّفَارِقَهَا فَفَارَقَهَا . وَقَالَ لَا تَنْكِحُوا الْيَتَامٰى حَتّٰى تَسْتَاْمِرُوْهُنَّ فَاِذَا سَكَتْنَ فَهُوَ اِذْنُهَا . فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ . رَوَاهُ الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَّصَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ مُخْتَصَرًا مُّرْسَلًا . وَابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ نَافِعٍ وَّاِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے: اُنہوں نے اپنے ماموں حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے ساتھ شادی کر لی' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اُس لڑکی کی والدہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: میری بیٹی اس رشتے کو ناپسند کرتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن

۳۴۹۰-اخرجه البيهقي (۱۱۱/۷) من طريق الدارقطني به- و جويبر ضعيف تقدمت ترجمته مرارًا' و للآثر طرق اخرى عن علي- انظر: سنن البيهقي (۱۱۱/۷)' و مصنف عبد الرزاق (۱۹۶/۶)-

۳۴۹۱-اخرجه الحاكم في النكاح (۱۶۷/۲) من طريق محمد بن اسماعيل بن ابي فديك' به-واخرجه البيهقي في الكبرى(۱۲۱/۷): باب: ما جاء في انكاح اليتيمة' من هذا الوجه- وصححه الحاكم على شرطهما- وقال الزيلعي في نصب الراية (۱۹۱/۳): (قال ابن الجوزي: لم يسمعه ابن ابي ذئب من نافع' انما سمعه من عمر بن حسين' و سئل احمد عن هذا الحديث! فقال: باطل- انتهى- و قال في التنقيح: سئل الدارقطني عن هذا الحديث! فقال: يرويه صدقة بن عبد الله' و الوليد بن مسلم عن ابن ابي ذئب عن عمر بن حسين عن نافع عن ابن عمر بلفظ آخر- و بين فيه ان ابن ابي ذئب سمعه من نافع' واتى به بطوله على الصواب- و كذلك اخرجه محمد بن اسحاق' و عبد العزيز بن المطلب عن عمر- و من قال فيه: عمر بن علي بن حسين' فقد وهم- وقد اخرجه يونس بن بكير عن ابن اسحاق عن نافع- و الصحيح: عن ابن اسحاق عن عمر بن حسين عن نافع -و في هذه الاحاديث بيان ان التزويج كان من قدامة بن مظعون: اخي عثمان بن مظعون لا بيه' و هو عمها' و هو اصح ممن قال: زوجها ابوها! لان ابن عمر كان انما تزوجها بعد وفاة ابيها: عثمان بن مظعون' و هو خال ابن عمر- انتهى كلامه)-

عمر رضی اللہ عنہما کو یہ ہدایت کی کہ وہ اُس عورت سے علیحدگی اختیار کر لیں (یعنی اُسے طلاق دے دیں)۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس سے علیحدگی اختیار کر لی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: لڑکیوں کی شادی اُس وقت تک نہ کرو جب تک اُن کی رائے معلوم نہ کر لو' اگر وہ (جواب میں) خاموش رہیں تو یہ اُن کی اجازت (شمار) ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعد میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اُس لڑکی کے ساتھ شادی کر لی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' مختصر طور پر اور ''مرسل'' روایت کے طور پر' نافع سے منقول ہے۔

ابن ابی ذئب نامی راوی نے نافع سے اس کا سماع نہیں کیا ہے' اُنہوں نے عمر بن حسین کے حوالے سے' اسے نافع سے روایت کیا ہے۔

3492- حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ زَوَّجَنِي خَالِي قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ بِنْتَ اَخِيهِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ فَدَخَلَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ عَلَى اُمِّهَا فَاَرْغَبَهَا فِي الْمَالِ وَخَطَبَهَا اِلَيْهَا فَرُفِعَ شَاْنُهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُدَامَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنَةُ اَخِي وَاَنَا وَصِيُّ اَبِيهَا وَلَمْ اُقَصِّرْ بِهَا زَوَّجْتُهَا مَنْ قَدْ عَلِمْتَ فَضْلَهُ وَقَرَابَتَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا يَتِيمَةٌ وَّالْيَتِيمَةُ اَوْلَى بِاَمْرِهَا . فَنُزِعَتْ مِنِّي وَزَوَّجَهَا الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ . قَالَ الشَّيْخُ لَمْ يَسْمَعْهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ مِنْ نَافِعٍ وَّاِنَّمَا سَمِعَهُ مِنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْهُ.

كَذٰلِكَ رَوَاهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْهُ وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میرے ماموں حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کی شادی میرے ساتھ کر دی' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اُس لڑکی کی والدہ کے پاس تشریف لے گئے اور اُسے زیادہ مال کی پیشکش کر کے اُس لڑکی کیلئے نکاح کا پیغام دیا' یہ معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میری بھتیجی ہے' میں اس کے والد کا وصی ہوں' میں نے اس لڑکی کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی' میں نے اس کی شادی اُس شخص کے ساتھ کی ہے' جس کی فضیلت' اور (ہمارے ساتھ) رشتہ داری سے آپ بھی واقف ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ لڑکی یتیم ہے اور لڑکی اپنے معاملہ کی زیادہ حق دار ہوتی ہے۔ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:) پھر اُس کا مجھ سے رشتہ توڑ دیا گیا اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اُس کے ساتھ شادی کر لی۔

شیخ فرماتے ہیں: محمد بن اسحاق نے اس روایت کو نافع سے نہیں سنا ہے' اُنہوں نے اسے عمر بن حسین سے سنا ہے۔

ابراہیم بن سعد نے ان کے حوالے سے یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے' جبکہ محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق کے حوالے سے

۳۴۹۲- لم يسمعه محمد بن اسحاق من نافع' بل سمعه من عمر بن حسين؛ كما ذكر ذلك المصنف هنا- و هذا شاهد قوي على تدليس محمد بن اسحاق' و هو مشهور بذلك' و قد تقدمت ترجمته مرارًا- و انظر الحديث التالي-

عمر بن حسین سے منقول ہونے کے طور پر اس کی متابعت کی ہے۔

3493- قُرِءَ عَلٰى اَبِىْ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِىُّ حَدَّثَنَا عَمِّى حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِىْ عُمَرُ بْنُ حُسَيْنٍ مَوْلٰى اٰلِ حَاطِبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تُوُفِّىَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ وَّتَرَكَ بِنْتًا لَهٗ مِنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمِ بْنِ اُمَيَّةَ وَاَوْصٰى اِلٰى اَخِيْهِ قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُوْنٍ وَّهُمَا خَالَاىَ فَخَطَبْتُ اِلٰى قُدَامَةَ بِنْتَ عُثْمَانَ فَزَوَّجَنِيْهَا وَدَخَلَ الْمُغِيْرَةُ اِلٰى اُمِّهَا فَاَرْغَبَهَا فِى الْمَالِ فَحَطَّتْ اِلَيْهِ وَحَطَّتِ الْجَارِيَةُ اِلٰى هَوٰى اُمِّهَا حَتّٰى ارْتَفَعَ اَمْرُهُمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُدَامَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنَةُ اَخِىْ وَاَوْصٰى بِهَا اِلَىَّ فَزَوَّجْتُهَا ابْنَ عُمَرَ وَلَمْ اُقَصِّرْ بِالصَّلَاحِ وَالْكَفَاءَةِ وَلٰكِنَّهَا امْرَاَةٌ وَّاِنَّمَا حَطَّتْ اِلٰى هَوٰى اُمِّهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِىَ يَتِيْمَةٌ لَا تُنْكَحُ اِلَّا بِاِذْنِهَا. فَانْتُزِعَتْ مِنِّىْ وَاللّٰهِ بَعْدَ اَنْ مَلَكْتُهَا فَزَوَّجُوْهَا الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' اُنہوں نے (پسماندگان میں) ایک بیٹی چھوڑی' جس کی والدہ سیّدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا تھیں' حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی حضرت قدامہ بن مظعون کو وصیت کی' یہ دونوں حضرات (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ) میرے ماموں تھے' میں نے حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کیلئے نکاح کا پیغام دیا' تو اُنہوں نے اُس لڑکی کے ساتھ میری شادی (طے) کر دی۔ پھر حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اُس لڑکی کی ماں کے پاس گئے اور اُسے زیادہ مال کی پیشکش کی تو وہ عورت اُن کی طرف مائل ہو گئی' لڑکی نے بھی اپنی والدہ کی خواہش کو ترجیح دی' ان لوگوں کا معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میری بھتیجی ہے' میرے بھائی نے اس کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی' میں نے اس کی شادی ابن عمر کے ساتھ کی ہے' میں نے اس کی بہتری (اور رشتہ کے) ہم پلہ ہونے میں کوئی کمی نہیں کی' لیکن یہ اپنی ماں (کی خواہش کو) ترجیح دے رہی ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ لڑکی ہے' اس کی مرضی کے بغیر اس کی شادی نہیں کی جا سکتی۔ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:) اللہ کی قسم! میں اُس کا مالک ہو چکا تھا (یعنی نکاح ہو چکا تھا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے) اُسے مجھ سے الگ کر دیا گیا اور اُس (کے گھر والوں) نے اُس کی شادی حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دی۔

3494- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا هَلَكَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ تَرَكَ ابْنَتَهٗ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زَوَّجَنِيْهَا خَالِىْ قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُوْنٍ وَّلَمْ يُشَاوِرْهَا فِىْ ذٰلِكَ وَهُوَ عَمُّهَا وَكَلَّمَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۴۹۳- اخرجه البيهقي في سننه (۱۲۰/۷) كتاب: النكاح، باب: ما جاء في انكاح اليتيمة من طريق الدارقطني، به- و اخرجه احمد في المسند (۱۳۰/۱)، و البيهقي في السنن (۱۱۳/۷) كتاب النكاح: باب: لا ولاية لوصي في نكاح من طريق يعقوب بن ابراهيم، به-

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَرَدَّ نِكَاحَهُ فَاَحَبَّتْ اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَزَوَّجَهَا اِيَّاهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے (پسماندگان میں) ایک لڑکی چھوڑی میرے ماموں حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ نے اُس کے ساتھ میری شادی کر دی اُنہوں نے اس بارے میں لڑکی کی مرضی معلوم نہیں کی وہ اُس لڑکی کے چچا تھے اُس لڑکی نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے نکاح کو کالعدم قرار دے دیا۔ وہ لڑکی یہ چاہتی تھی کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اُس کے ساتھ شادی کریں تو (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا شاید حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ نے) اُس لڑکی کی شادی اُن (یعنی حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ) کے ساتھ کر دی۔

3495- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ قَالَ تَزَوَّجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ زَيْنَبَ بِنْتَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ بَعْدَ وَفَاةِ اَبِيْهَا زَوَّجَهُ اِيَّاهَا عَمُّهَا قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فَاَرْغَبَهُمُ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي الصَّدَاقِ فَقَالَتْ اُمُّ الْجَارِيَةِ لِلْجَارِيَةِ لَا تُجِيْزِي فَكَرِهَتِ الْجَارِيَةُ النِّكَاحَ وَاَعْلَمَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ هِيَ وَاُمُّهَا فَرَدَّ نِكَاحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكَحَهَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد اُن کی صاحبزادی زینب بنت عثمان کے ساتھ شادی کر لی یہ نکاح اُس لڑکی کے چچا حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ نے کروایا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں زیادہ مہر کی پیشکش کی تو اُس لڑکی کی والدہ نے اُس لڑکی سے کہا: تم (اپنے چچا کے کیے ہوئے نکاح کو) برقرار نہ رکھو اُس لڑکی نے (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ) نکاح کو پسند نہیں کیا پھر اُس لڑکی اور اُس کی والدہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس نکاح کو کالعدم قرار دیا بعد میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اُس لڑکی کے ساتھ شادی کر لی۔

3496- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَرِيْنٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ الْاَبْرَشُ حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْيَتِيْمَةُ اِلَّا بِاِذْنِهَا . عُمَرُ بْنُ حُسَيْنٍ مَوْلٰى اٰلِ حَاطِبٍ.

۳۴۹۴- اخرجه ابن ماجه في سننه (۱/۶۰۴) كتاب: النكاح، باب: نكاح الصغار يزوجهن غير الآباء، الحديث (۱۸۷۸): حدثنا عبد الرحمن بن ابراهيم الدمشقي، ثنا عبد الله بن نافع الصائغ ......به- قال البوصيري (۲/۸۱): (هذا اسناد ضعيف موقوف: عبد الله بن نافع مولى ابن عمر متفق على تضعيفه، لكن لم ينفرد به عبد الله بن نافع عن ابيه؛ فقد اخرجه الدارقطني في سننه، و الحاكم في المستدرك، و البيهقي في سننه من طريق عمر بن حسين عن نافع عن ابن عمر، و سياقهم اتم)- اه-

۳۴۹۵- اسناده حسن- و قد تقدمت القصة مرارًا-

۳۴۹۶- تقدم تخريجه من طريق ابن اسحاق به- و في اسناده هنا (علي بن قرين) قال العقيلي في الضعفاء الكبير (۳/۲۴۹): كان يضع الحديث، وروي عن ابن معين انه قال لعثمان ابن سعيد: لا تكتب عن علي بن قرين شيخ ببغداد: فانه كذاب خبيث- و قال ابن عدي في الكامل (۶/۳۶۷): (و علي بن قرين هذا رسمه يسرق الحديث عن الثقات)- اه-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لڑکی کی شادی اس کی اجازت سے کی جائے۔ اس روایت کا راوی عمر بن حسین' آل حاطب کا آزاد کردہ غلام ہے۔

3497- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيْدَ قَالَا اَنْكَحَ خِذَامٌ ابْنَتَهُ خَنْسَاءَ وَهِيَ كَارِهَةٌ رَجُلًا وَّهِيَ ثَيِّبٌ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَرَدَّ نِكَاحَهَا.

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ اور حضرت مجمع بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت خذام رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی ''خنساء'' کی شادی کر دی' وہ خاتون اُس شخص کو پسند نہیں کرتی تھیں' وہ خاتون ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) تھیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔

3498- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدَّتِهِ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كَانَتْ اَيِّمًا مِّنْ رَجُلٍ فَزَوَّجَهَا اَبُوْهَا رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ عَوْفٍ فَحَنَّتْ اِلٰى اَبِيْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ فَارْتَفَعَ شَاْنُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهَا اَنْ يُّلْحِقَهَا بِهَوَاهَا فَتَزَوَّجَتْ اَبَا لُبَابَةَ.

☆☆ سیّدہ خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا کے بارے میں منقول ہے: وہ بیوہ تھیں' اُن کے والد نے بنوعوف سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے ساتھ اُن کی شادی کر دی' وہ خاتون' ابولبابہ بن عبدالمنذر کے ساتھ شادی کرنا چاہتی تھیں' اُس کا معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے والد کو یہ ہدایت کی کہ وہ اُس کی شادی اُس کی خواہش کے مطابق کریں' تو اُس خاتون نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی کر لی۔

3499- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ

۳۴۹۷–اخرجه احمد (۶/۳۲۸)؛ و البخاري في النكاح (۵۱۳۸، ۵۱۳۹) باب: اذا زوج الرجل ابنته و هي كارهة؛ فنكاحه مردود؛ و في الاكراه (۶۹۴۵) باب: لا يجوز نكاح المكره؛ و في الحيل (۶۹۶۹) باب: في النكاح؛ و ابو داود في النكاح (۲۱۰۱) باب: في الثيب؛ و النسائي في النكاح (۶/۸۶) باب: الثيب يزوجها ابوها و هي كارهة (۳۲۶۸)؛ و في الكبرى: كما في التحفة (۱۱/۲۹۶)؛ و ابن ماجه في النكاح (۱۸۷۳) باب: من زوج ابنته و هي كارهة؛ من طريق القاسم بن محمد عن عبد الرحمن و مجمع ابني يزيد عن خنساء بنت خدام: ان اباها زوجها و هي ثيب؛ فكرهت ذلك...... الحديث بنحوه-

۳۴۹۸–اخرجه احمد (۶/۳۲۸) من طريق ابن اسحاق؛ حدثني حجاج بن السائب بن ابي لبابة بن عبد المنذر الانصاري: ان جدته ام السائب خناس بنت خدام...... بنحوه- و هو عند البيهقي في السنن (۷/۱۱۹) من طريق الدارقطني؛ به-

۳۴۹۹–قال الحافظ ابن حجر في الاصابة (۸/۱۰۸): (اخرج ابن مندة من طريق اسحاق بن يونس المستملي عن هشيم عن عمرو بن ابي سلمة عن ابي هريرة ان خنساء بنت خدام انكحها ابوها...... قال ابن مندة؛ و اخرجه غيره عن هشيم عن عمرو بن ابي سلمة مرسلاً؛ و كذا قال ابو عوانة عن عمر- و اخرجه ابن سعد عن وكيع عن الثوري عن ابي الحويرث عن نافع بن جبير قال: تايمت خنساء بنت خدام من زوجها؛ فزوجها ابوها؛ فاتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت: يا رسول الله ان ابي تفوت علي فزوجني و لم يشعر بي- قال: (لا نكاح له انكحي من شئت فنكحت ابا لبابة ......)- اه-

حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يُقَالُ لَهَا خَنْسَاءُ بِنْتُ خِذَامٍ زَوَّجَهَا اَبُوْهَا وَهِیَ ثَيِّبٌ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ الْاَمْرُ اِلَيْكِ . قَالَتْ فَلَا حَاجَةَ لِیْ فِيْهِ فَرَدَّ نِكَاحَهَا فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ فَجَآءَتْ بِالسَّائِبِ بْنِ اَبِیْ لُبَابَةَ .

☆☆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: انصار کے خاندان بنوعمرو بن عوف سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون' جن کا نام خنساء بنت خذام تھا' اُن کے والد نے اُن کی شادی کر دی' وہ خاتون ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) تھیں' اُنہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا حق تمہیں حاصل ہے' اُس نے عرض کی: میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔ اُس کے بعد اُس خاتون نے حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر کے ساتھ شادی کی اور اُس کے ہاں حضرت ابولبابہ کے صاحبزادے ''سائب'' پیدا ہوئے۔

3500- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ يَحْيٰى كَرِيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوْبَ الْاَفْطَسُ اَخُوْ اَبِیْ مُسْلِمٍ الْمُسْتَمْلِیْ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ خَنْسَاءَ بِنْتَ خِذَامٍ اَنْكَحَهَا اَبُوْهَا وَهِیَ كَارِهَةٌ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَرَدَّ نِكَاحَهَا فَتَزَوَّجَهَا اَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ فَجَآءَتْ بِالسَّائِبِ بْنِ اَبِیْ لُبَابَةَ وَكَانَتْ ثَيِّبًا.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا کے والد نے اُس کی شادی کر دی' (اُس شوہر کو) وہ خاتون پسند نہیں کرتی تھی' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔ پھر حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر نے اُس کے ساتھ شادی کی' اور اُس کے ہاں حضرت ابولبابہ کے صاحبزادے ''سائب'' پیدا ہوئے۔ وہ خاتون ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) تھی۔

3501- حَدَّثَنَا الْقَاضِیْ اَبُوْ عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الضَّبِّیُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَتَاةٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِیْ- وَنِعْمَ الْاَبُ هُوَ- زَوَّجَنِیْ ابْنَ اَخِيْهِ لِيَرْفَعَ بِیْ مِنْ خَسِيْسَتِهِ قَالَ فَجَعَلَ الْاَمْرَ اِلَيْهَا فَقَالَتْ فَاِنِّیْ قَدْ اَجَزْتُ مَا صَنَعَ اَبِیْ وَلٰكِنْ اَرَدْتُ اَنْ تَعْلَمَ النِّسَاءُ اَنْ لَيْسَ اِلَى الْاٰبَاءِ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ.

۳۵۰۰- قال صاحب التعليق المغني (۳/۲۳۲): (اخرجه الطبراني ايضاً من طريق هشيم عن عمر بن ابي سلمة عن ابيه عن ابي هريرة' نحوه ولم يقل فيه: (بكرًا) ولا (ثيباً)- و راجع الذي قبله-

۳۵۰۱- اخرجه النسائي (۶/۸۶-۸۷) كتاب: النكاح' باب: البكر يزوجها ابوها وهي كارهة' و ابن ماجه (۱/۶۰۲) كتاب: النكاح ' باب: من زوج ابنته و هي كارهة' الحديث (۱۸۷۴)' و احمد (۶/۱۳۶)' و ابن ابي شيبة (۴/۱۳۷-۱۳۸) كتاب: النكاح' باب: الرجل يزوج ابنته من طريق كهمس بن الحسن عن ابن بريدة' به- و اخرجه ايضاً البيهقي في السنن (۷/۱۱۸) من نفس الطريق' وقال: (وهذا مرسل؛ ابن بريدة لم يسمع من عائشة رضي الله عنها)- اه- قال الزيلعي في نصب الراية (۳/۱۹۳): (قال ابن الجوزي: و جمهور الاحاديث في ذلك محمول على انه زوج من غير كفء)- اه-

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک لڑکی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد' جو ایک بہترین باپ ہیں' اُنہوں نے میری شادی اپنے بھتیجے کے ساتھ کر دی ہے' تاکہ میری وجہ سے اُس کی کم حیثیت' بہتر ہو جائے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لڑکی کو اختیار دیا (کہ وہ نکاح کو کالعدم کر سکتی ہے)۔ اُس نے عرض کی: میرے والد نے جو کیا ہے میں اُسے برقرار رکھتی ہوں' میں یہ چاہتی تھی کہ خواتین کو اس بات کا پتہ چل جائے کہ اس بارے میں باپ کو اختیار نہیں ہوتا۔

3502- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَتَاةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا ح

وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَوْنٌ - يَعْنِيْ ابْنَ كَهْمَسٍ - حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ جَاءَتْ فَتَاةٌ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اِنَّ اَبِيْ زَوَّجَنِيْ ابْنَ اَخِيْهِ يَرْفَعُ بِيْ خَسِيْسَتَهٗ وَاِنِّيْ كَرِهْتُ ذٰلِكَ . قَالَتِ اقْعُدِيْ حَتّٰى يَجِيْءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاذْكُرَ ذٰلِكَ لَهٗ . فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْهَا فَجَآءَ اَبُوْهَا وَجَعَلَ الْاَمْرَ اِلَيْهَا فَلَمَّا رَاَتْ اَنَّ الْاَمْرَ جُعِلَ اِلَيْهَا قَالَتْ فَاِنِّيْ قَدْ اَجَزْتُ مَا صَنَعَ اَبِيْ اِنَّمَا اَرَدْتُ اَنْ اَعْلَمَ هَلْ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ . قَالَ ابْنُ الْجُنَيْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَجَزْتُ مَا صَنَعَ وَلٰكِنْ اَرَدْتُ اَنْ اَعْلَمَ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَمْ لَا .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک لڑکی اُن کے پاس آئی (اُس کے بعد روایت اگلی حدیث میں ہے)۔

عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں: ایک لڑکی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: میرے والد نے میری شادی اپنے بھتیجے کے ساتھ کر دی ہے تاکہ میری وجہ سے اُس کی کمتر حیثیت' بہتر ہو جائے' مجھے یہ پسند نہیں ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے تک تم بیٹھی رہو' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ معاملہ پیش کروں گی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لڑکی کے والد کو بلایا' اُس کا والد آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (نکاح برقرار رکھنے یا کالعدم کرنے) کا اختیار لڑکی کو دیا۔ جب اُس لڑکی نے یہ دیکھا کہ اُسے اختیار دیا گیا ہے' تو وہ بولی: میرے والد نے جو کیا ہے میں اُسے برقرار رکھتی ہوں' میں یہ چاہتی تھی کہ مجھے اس بات کا پتہ چل جائے کہ کیا خواتین کو اس بارے میں اختیار ہوتا ہے۔

ابن جنید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! انہوں نے جو کیا ہے میں اُسے برقرار رکھتی ہوں' میں یہ چاہتی تھی کہ مجھے یہ پتہ چل جائے کہ خواتین کو اس بارے میں اختیار ہوتا ہے' یا نہیں ہوتا؟

۳۵۰۲- اخرجه النسائي (۶/۸۶-۸۷): اخبرنا زياد بن ايوب' به- وراجع الذي قبله-

3503- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ تُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَلْقَهُ فَجَلَسَتْ تَنْتَظِرُهُ حَتّٰى جَاءَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِهٰذِهِ الْمَرْاَةِ اِلَيْكَ حَاجَةً .فَقَالَ لَهَا حَاجَتُكِ .قَالَتْ اِنَّ اَبِىْ زَوَّجَنِىْ ابْنَ اَخٍ لَهُ لِيَرْفَعَ بِىْ خَسِيْسَتَهُ وَلَمْ يَسْتَاْمِرْنِىْ فَهَلْ لِىْ فِىْ نَفْسِىْ اَمْرٌ قَالَ نَعَمْ . قَالَتْ مَا كُنْتُ لَاَرُدَّ عَلٰى اَبِىْ شَيْئًا صَنَعَهُ وَلٰكِنِّىْ اَحْبَبْتُ اَنْ تَعْلَمَ النِّسَاءُ اَلَهُنَّ فِىْ اَنْفُسِهِنَّ اَمْرٌ اَمْ لَا قَالَ الشَّيْخُ هٰذِهِ كُلُّهَا مَرَاسِيْلُ .ابْنُ بُرَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کیلئے آئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہیں تھے' وہ عورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں بیٹھ گئی' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس عورت کو آپ سے کوئی کام ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے دریافت کیا: تمہیں کیا کام ہے؟ اُس نے بتایا: میرے والد نے میری شادی اپنے بھتیجے کے ساتھ کردی' تاکہ میری وجہ سے اُس کی کمتر حیثیت کو بہتر کردے' میرے والد نے اس بارے میں میری مرضی معلوم نہیں کی' تو کیا مجھے اپنی ذات کے بارے میں کوئی اختیار ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! اُس عورت نے عرض کی: میرے والد نے جو کیا ہے میں اُسے مسترد نہیں کرنا چاہوں گی' البتہ میں یہ چاہتی تھی کہ خواتین کو اس بات کا پتہ چل جائے کہ اُنہیں اپنی ذات کے بارے میں اختیار ہوتا ہے' یا نہیں ہوتا؟

شیخ فرماتے ہیں: یہ تمام روایات ''مراسیل'' ہیں' کیونکہ ابن بریدہ نامی راوی نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

3504- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِىُّ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّاَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ الزُّهْرِىُّ .وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِىُّ وَاَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الصُّوْفِىُّ وَغَيْرُهُمَا قَالُوْا حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَتَهُ بِكْرًا وَلَمْ يَسْتَاْذِنْهَا فَاَتَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا .لَفْظُ اَبِىْ بَكْرٍ .وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ وَّهِىَ بِكْرٌ مِنْ غَيْرِ اَمْرِهَا فَاَتَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا .

۳۵۰۳-راجع الذي قبله-

۳۵۰۴-اخرجه البيهقي في الكبرى (۱۱۷/۷) من طريق محمد بن اسحاق' انبا الحكم بن موسى' به- و عزاه الزيلعي (۱۹۱/۳) للدارقطني' و قال: (وقال في التنقيح: وقال ابو علي الحافظ: لم يسمعه الاوزاعي من عطاء- و الحديث في الاصل مرسل لفظًا' انما اخرجه الثقات عن الاوزاعي عن ابراهيم بن مرة عن عطاء عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا- وقد روي من اوجه اخرجه ضعيفة عن ابي الزبير عن جابر)- اه- و الحديث اخرجه النسائي في الكبرى-كما في التحفة (۲۲۷/۲)- من طريق الحكم بن موسى' به- و اخرجه النسائي ايضاً من طريق ابي حفص: عمرو بن ابي سلمة التنيسي' سمعت الاوزاعي' حدثني ابراهيم بن مرة عن عطاء بن ابي رباح' قال: (زوج رجل ابنته و هي بكر......) فساق الحديث مرسلاً-

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی کنواری بیٹی کی شادی کر دی' اُس نے اُس لڑکی سے اجازت نہیں لی' وہ لڑکی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔

ابوبکر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ لڑکی کنواری تھی (اور اُس کی شادی) اُس کی اجازت کے بغیر ہوئی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں (میاں بیوی کے درمیان) علیحدگی کروادی۔

3505- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَتَهُ .فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ نَحْوَهُ.

☆☆ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیٹی کی شادی کی (اُس کے بعد حسب سابق حدیث منقول ہے)۔

3506- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلًّى - يَعْنِي ابْنَ مَنْصُوْرٍ - حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمُسْتَمْلِيْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَاسَرْجِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَةً لَهُ بِكْرًا وَهِيَ كَارِهَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا .قَالَ الشَّيْخُ الصَّحِيْحُ مُرْسَلٌ وَقَوْلُ شُعَيْبٍ وَهْمٌ.

☆☆ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص نے اپنی کنواری بیٹی کی شادی کر دی' وہ لڑکی اس رشتے کو پسند نہیں کرتی تھی' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔

شیخ فرماتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ یہ روایت "مرسل" ہے اور شعیب نامی راوی کا قول وہم ہے۔

3507- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْاَثْرَمُ قَالَ ذَكَرْتُ لِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثَ شُعَيْبِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا .مِثْلُ هٰذَا عَنْ جَابِرٍ كَالْمُنْكَرِ اَنْ يَكُوْنَ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں (اُس کے بعد حسب سابق

۳۵۰۵- راجع الذي قبله-

۳۵۰۶- راجع الذي قبله-

۳۵۰۷- علقه البيهقي في السنن (۷/ ۱۱۷- ۱۱۸) قال: و ذكره الاثرم لاحمد بن حنبل؛ وانكره؛ و قد روي من وجه آخر ضعيف عن ابي الزبير عن جابر وليس بمشهور- و ان صح ذلك: فكانه كان وضعها في غير كفاء فخيرها النبي صلى الله عليه وسلم)- اه- وراجع الذي قبله-

حدیث ہے)۔

راوی نے یہ روایت عطاء کے حوالے سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' بالکل اُسی طرح جیسے یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3508- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شُرَحْبِيلَ عِيْسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ قَالَ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ امْرَاَةٍ وَّزَوْجِهَا وَهِيَ بِكْرٌ اَنْكَحَهَا اَبُوْهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ.

☆☆ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت اور اُس کے شوہر کے درمیان علیحدگی کروادی' وہ عورت کنواری تھی' اُس کے والد نے اُس کی شادی کی تھی' اُس عورت کو (یہ رشتہ) پسند نہیں تھا۔

شرح: بالغ باکرہ لڑکی کو نکاح پر مجبور نہیں کیا جاسکتا

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: ولی کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ باکرہ بالغہ کو نکاح پر مجبور کرے۔

اس بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے مختلف ہے۔

ان کی دلیل نابالغہ پر قیاس کرنا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے: وہ نکاح کے معاملات سے ناواقف ہوتی ہے چونکہ اسے تجربہ نہیں ہوتا' اسی لیے اس کا باپ اس کا مہر اس کی اجازت کے بغیر قبضے میں لے سکتا ہے۔

ہماری دلیل یہ ہے: وہ آزاد ہے' تو کسی دوسرے شخص کو اس کے ساتھ زبردستی کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

نابالغہ پر تصرف کا حق اس کی عقل میں کمی کی وجہ سے ہوتا ہے اور وہ (کمی) بلوغت کے ہمراہ مکمل (یعنی ختم) ہو جاتی ہے' اس کی دلیل یہ ہے: خطاب اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے (یعنی وہ شرعی احکام کی پابند ہو جاتی ہے) تو اس کی مثال نابالغ لڑکے کی طرح ہوگی اور مال میں تصرف کرنے کے حکم کی طرح ہوگی۔

باپ اس کی رضامندی کے ساتھ اس کا مہر قبضے میں لے سکتا ہے یہی وجہ ہے: اگر وہ اس سے منع کر دے' تو باپ اس (مہر) کا مالک نہیں ہوگا۔ (ہدایہ کتاب النکاح)

3509- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْاُبُلِّيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ جُوْتِيْ وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ

۳۵۰۸- راجع الذي قبله-

۳۵۰۹- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۲/۲۶۲) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه البيهقي في السنن (۷/۱۱۷) من طريق ابي سلمة مسلم بن محمد بن عمار الصنعاني' ثنا عبد الملك بن عبد الرحمن الزماري...... به- وقد نقل البيهقي قول الدارقطني عقبه' ثم قال: (هو في (جامع الثوري) عن الثوري؛ كما ذكره ابو الحسن الدارقطني - رحمه الله- مرسلاً' و كذلك اخرجه عامة اصحابه عنه' و كذلك اخرجه غير الثوري عن هشام- ويروي من غير وجه اخطا فيه الراوي)- اه- قال الزيلعي في نصب الراية (۳/۱۹۲): (قال في التنقيح: اسحاق بن ابراهيم هذا: هو ابن جوتي الطبري' و هو ضعيف' لكنه لم ينفرد به عن الذماري؛ فقد اخرجه البيهقي من حديث ابي سلمة: مسلم بن محمد بن عمار الصنعاني عن الذماري)- اه-

اِبْرَاهِيمَ بْنِ جُوتِيٍّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الذِّمَّارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ نِكَاحَ بِكْرٍ وَّثَيِّبٍ اَنْكَحَهُمَا اَبُوهُمَا وَهُمَا كَارِهَانِ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهُمَا .

قَالَ الشَّيْخُ هٰذَا وَهَمٌ مِنَ الذِّمَارِيِّ وَتَفَرَّدَ بِهٖ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَالصَّوَابُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ عِكْرِمَةَ مُرْسَلٌ وَهِمَ فِيهِ الذِّمَارِيُّ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَلَيْسَ بِقَوِيٍّ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کنواری لڑکی اور ایک ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) عورت' دونوں کے نکاح کو کالعدم قرار دیا تھا۔اُن کے والد نے اُن دونوں کی شادی کی تھی' اُن دونوں کو (یہ رشتے) پسند نہیں تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔

شیخ فرماتے ہیں: اسے نقل کرنے میں ذماری نامی راوی کو وہم ہوا ہے' وہ اس سند کے ساتھ اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

صحیح یہ ہے' یہ روایت یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے' مہاجر بن عکرمہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مرسل" روایت کے طور پر منقول ہے۔

3510- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنَ جَوْتِي' حَدَّثَنَا اَبِي بِاِسْنَادِهٖ' مِثْلَهٗ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

3511- حَدَّثَنَاهُ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْقُومَسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ سَوَاءً.

☆☆ مہاجر بن عکرمہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

3512- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

۳۵۱۰-راجع الذي قبله-

۳۵۱۱-راجع الذي قبله-

۳۵۱۲-اخرجه احمد (۱/ ۲۷۳) و ابو داود رقم (۲۰۹۶) و ابن ماجه رقم (۱۸۷۵) و النسائي في الكبرى (۶۰۰۱-تحفة) و البيهقي في السنن (۷/ ۱۱۷) من طريق عن حسين بن محمد......به- من طريق معمر بن سليمان الرقي عن زيد بن حبان عن ايوب......به- و اخرجه ابو داود (۲۰۹۷) و من طريق البيهقي في السنن (۷/ ۱۱۷) من طريق حماد بن زيد عن ايواب عن عكرمة مرسلاً- قال ابو داود: لم يذكر ابن عباس و كذلك اخرجه الناس مرسلاً- معروف-قال الشيخ احمد شاكر في تعليقه على المسند: (يريد ابو داود تعليل الموصول بالمرسل' و تبعه على ذلك البيهقي' و هو تعليل غير مقبول' و قد رد ابن القيم هذا التعليل فقال: (وعلى طريقه البيهقي واكثر الفقهاء و جميع اهل الاصول- هذا حديث صحيح: لان جرير بن حازم ثقة ثبت' و قد وصله' و هم يقولون: (زيادة الثقة مقبولة) فما بالها تقبل في موضع' بل في اكثر المواضع التي توافق مذهب المقلد' و ترد في موضع يخالف مذهبه!-وقد قبلوا زيادة الثقة في اكثر من مائتي حديث: رفعاً ووصلاً' و زيادة لفظ' و نحوه- هذا لو انفرد به جرير' فكيف وقد تابعه على رفعه عن ايوب زيد بن حبان! ذكره ابن ماجه في سننه)- اه-

اَبُوْ خُرَاسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا اَنْكَحَهَا اَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ اَبُوْ خُرَاسَانَ اَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا بِغَيْرِ اِذْنِهَا فَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا. وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ حِبَّانَ الرَّقِّيُّ عَنْ اَيُّوْبَ وَتَابَعَهُ اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَغَيْرُهُ يُرْسِلُهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَالصَّحِيْحُ مُرْسَلٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک لڑکی کے والد نے اُس کی شادی کر دی اُس لڑکی کو (یہ رشتہ) پسند نہیں تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لڑکی کو (نکاح برقرار کرنے یا کالعدم قرار دینے کا) اختیار دیا۔

ابوخراسان نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: ایک لڑکی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس بات کا تذکرہ کیا: اُس کے والد نے اُس کی اجازت کے بغیر اُس کی شادی کر دی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں (میاں بیوی) کے درمیان علیحدگی کروادی۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے' عکرمہ کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' جبکہ دیگر راویوں نے اسے عکرمہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ اور درست یہی ہے کہ یہ ''مرسل'' ہے۔

3513- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيَّ عَنْ زَيْدِ بْنِ حِبَّانَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ اَنْكَحَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْمُنْذِرِ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا.

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حِبَّانَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

☆☆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: بنومنذر سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے اپنی صاحبزادی کی شادی کر دی' اُس لڑکی کو (وہ رشتہ) پسند نہیں تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3514- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْبَاقِيْ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ

٣٥١٣- اسناد رواية ابي سلمة: فقد تقدمت قريباً- و رواية زيد بن حبان عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس: راجع تخريجها في الحديث السابق-

٣٥١٤- راجع الحديث قبل السابق-

فَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیٹی کی شادی کر دی اُس لڑکی کو رشتہ پسند نہیں تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں (میاں بیوی) کے درمیان علیحدگی کروادی۔

3515- حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ- يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ- قَالَ قَالَ ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلاً زَوَّجَ ابْنَتَهُ بِكْرًا فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا . لَا يَثْبُتُ هٰذَا عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ وَّالصَّوَابُ حَدِيثُ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ وَّقَدْ تَقَدَّمَ .

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی کنواری بیٹی کی شادی کی اُس لڑکی کو رشتہ پسند نہیں تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔

یہ روایت ابن ابی ذئب کے حوالے سے' نافع سے منقول ہونے کے اعتبار سے ثابت نہیں ہے۔ درست یہ ہے کہ یہ ابن ابی ذئب کے حوالے سے' عمر بن حسین سے منقول ہے' جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

3516- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَاِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ نَهَارٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلاً جَاءَ بِابْنَتِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهِ ابْنَتِي اَبَتْ اَنْ تَزَوَّجَ . فَقَالَ اَطِيعِي اَبَاكِ اَتَدْرِينَ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ لَوْ كَانَ بِاَنْفِهِ قُرْحَةٌ تَسِيلُ قَيْحًا وَصَدِيدًا لَحَسَتْهُ مَا اَدَّتْ حَقَّهُ . فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا نَكَحْتُ . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكِحُوهُنَّ اِلَّا بِاِذْنِهِنَّ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یہ میری بیٹی شادی کرنے سے انکار کر رہی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے باپ کا حکم مان لو' کیا تم جانتی ہو؟ شوہر کا بیوی پر حق کیا ہے؟ اگر شوہر کی ناک میں پھوڑا نکلا ہو' جس میں سے پیپ اور مواد خارج ہوتا ہو اور وہ عورت زبان کے ذریعے اُسے چاٹ لے' تو بھی وہ شوہر کا حق ادا نہیں کرے گی۔ تو اُس خاتون نے عرض کی: اُس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! میں تو شادی نہیں کروں گی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان (لڑکیوں) کی شادی ان کی مرضی کے ساتھ کیا کرو۔

۳۵۱۵-تقدم قریباً-

۳۵۱۶-اخرجه ابن ابي شيبة (۳۰۲/٤) والنسائي في الكبرى؛ كما في التحفة (٤٧٥/۳) و الحاكم (۱۸۸/۲) و البزار (۱٤٦٥) و ابن حبان (٤١٦٤) و البيهقي في الكبرى (۲۹۱/۷) من طرق عن جعفر بن عون' به- و ربيعة بن عثمان ضعيف' بل قال ابو حاتم: منكر الحديث' يكتب حديثه-

3517- حَدَّثَنَا الْقَاضِيُ اَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَالِبٍ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَقَّابٍ وَّاَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ امْرَاَةٌ اَنَا وَلِيُّهَا تَزَوَّجَتْ بِغَيْرِ اِذْنِيْ . فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَنْظُرُ فِيْمَا صَنَعَتْ اِنْ كَانَتْ تَزَوَّجَتْ كُفُوًا اَجَزْنَا ذٰلِكَ لَهَا وَاِنْ كَانَتْ تَزَوَّجَتْ مَنْ لَيْسَ لَهَا بِكُفْوٍ جَعَلْنَا ذٰلِكَ اِلَيْكَ .

☆☆ سماک بن حرب بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: ایک لڑکی ہے میں اُس کا ولی ہوں اُس نے میری اجازت کے بغیر شادی کر لی ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس لڑکی نے جو حرکت کی ہے اُس کے بارے میں ہماری رائے یہ ہے کہ اگر اُس نے "کفو" میں شادی کی ہے تو ہم اسے برقرار رکھیں گے اور اگر اُس نے کسی ایسے شخص کے ساتھ شادی کی ہے جو اُس کا کفو نہیں ہے تو ہم (اُسے برقرار رکھنے یا کالعدم قرار دینے کا اختیار) تمہیں دیں گے۔

3518- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْقُوْهُسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ وَلِلثَّيِّبِ نَصِيْبٌ مِنْ اَمْرِهَا مَا لَمْ تَدْعُ اِلٰى سَخْطَةٍ فَاِنْ دَعَتْ اِلٰى سَخْطَةٍ وَّكَانَ اَوْلِيَاؤُهَا يَدْعُوْنَ اِلَى الرِّضَا رُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى السُّلْطَانِ . قَالَ اِسْحَاقُ قُلْتُ لِعِيْسٰى اٰخِرُ الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰكَذَا الْحَدِيْثُ فَلَا اَدْرِيْ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کنواری لڑکی کی شادی اُس وقت تک نہ کی جائے جب تک اُس سے اجازت نہ لی جائے اور ثیبہ کو اپنی ذات کے بارے میں اختیار ہوتا ہے جب تک وہ ناراضگی کی طرف دعوت نہ دے اگر وہ ناراضگی کی طرف بلاتی ہے اور اس کے سرپرست رضامندی کی طرف بلاتے ہیں تو یہ مقدمہ حاکم وقت کے سامنے پیش ہوگا۔

اسحاق کہتے ہیں: میں نے عیسیٰ سے دریافت کیا: روایت کا آخری حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں ویسے روایت اسی طرح ہے۔

3519- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ اَنَّ يَحْيٰى بْنَ اَبِيْ كَثِيْرٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ

۳۵۱۷- لم اجده عن علي، لكن روى سعيد بن منصور في سننه (۱/۱۷٦) رقم (۵۲۵): نا هشيم، انا اسماعيل بن سالم، قال الشعبي: و سئل عن امراة تزوجت و وليها غائب؛ فقال الشعبي ان كانت تزوجت في غير كفاءة و صحة، فنكاحها باطل- و ان كانت تزوجت في كفاءة، فان الامر الى الولي، ان شاء اجاز، و ان شاء رد-

۳۵۱۸- تقدم قريباً-

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ وَإِذْنُهَا الصُّمُوتُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) کا نکاح اُس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اُس کی مرضی نہ معلوم کر لی جائے اور کنواری کا نکاح اُس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اُس سے اذن نہ لیا جائے اور اُس کا اذن' خاموشی ہے۔

3520- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِىْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَوْلٰى بِاَمْرِهَا وَالْيَتِيْمَةُ تُسْتَاْمَرُ فِىْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا . تَابَعَهُ سَعِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ وَخَالَفَهُمَا مَعْمَرٌ فِىْ اِسْنَادِهٖ فَاَسْقَطَ مِنْهُ رَجُلًا وَّخَالَفَهُمَا اَيْضًا فِىْ مَتْنِهٖ فَاَتٰى بِلَفْظٍ اٰخَرَ وَوَهِمَ فِيْهِ لِاَنَّ كُلَّ مَنْ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ وَكُلَّ مَنْ رَوَاهُ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ خَالَفُوْا مَعْمَرًا وَاتِّفَاقُهُمْ عَلٰى خِلَافِهٖ دَلِيْلٌ عَلٰى وَهَمِهٖ . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) اپنے معاملہ کی زیادہ حق دار ہے' اور کنواری لڑکی سے اجازت لی جائے گی' اُس کا اذن' اُس کی خاموشی ہے۔

سعید بن سلمہ نے صالح بن کیسان کے حوالے سے اس کی متابعت کی ہے۔

معمر نے اس کی سند میں ان دونوں سے مختلف بات بیان کی ہے' اُنہوں نے سند میں سے ایک شخص کا ذکر ساقط کر دیا ہے۔
اسی طرح معمر نے اس روایت کے متن میں بھی ان دونوں سے مختلف بات نقل کی ہے اور روایت کو دوسرے الفاظ میں نقل کیا ہے' تاہم اس میں اُنہیں وہم ہوا ہے' کیونکہ ہر وہ راوی جس نے اسے عبداللہ بن فضل کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ہر وہ راوی جس نے اسے عبداللہ بن فضل کے ساتھ نافع بن جبیر سے نقل کیا ہے' اُن سب نے معمر سے مختلف روایت نقل کی ہے اور ان سب راویوں کا معمر سے مختلف روایت کرنے پر اتفاق کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ معمر کو اس بارے میں وہم ہوا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

3521- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ح وَاَخْبَرَنَا

۳۵۱۹- اخرجه مسلم في النكاح (۱۴۱۹) باب: استئذان الثيب في النكاح' و الترمذي في النكاح (۱۱۰۷) باب: ما جاء في استئمار البكر و الثيب' و ابن ماجه في النكاح (۱۸۷۱) باب: استئمار البكر و الثيب و ابو يعلى في مسنده رقم (۶۰۱۳) من طرق عن الاوزاعي' بهذا الاسناد- و اخرجه البخاري في النكاح (۵۱۳۶) باب: لا ينكح الاب وغيره البكر و الثيب الا برضاهما' و في الحيل (۶۹۶۸) باب: في النكاح' و مسلم في النكاح (۱۴۱۹) باب: استئذان الثيب في النكاح' والنسائي (۸۶/۶) في النكاح' باب: اذن البكر' و البيهقي (۱۱۹/۷) كتاب: النكاح' باب: ما جاء في انكاح الثيب من طريق هشام ثنا يحيى' به- و اخرجه البخاري (۶۹۷۰)' و مسلم (۱۴۱۹) من طريق شيبان عن يحيى بن ابي كثير' به- واخرجه مسلم (۱۴۱۹)' و احمد (۲/ ۲۵۰' ۴۲۵) من طريق الحجاج بن ابي عثمان عن يحيى' به- و ابو داود في النكاح (۲۰۹۲) باب: في الاستئمار من طريق ابان عن يحيى' به- و النسائي (۸۵/۶) من طريق ابي اسماعيل عن يحيى به-

۳۵۲۰- تقدم قريباً-

الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ الصَّرِيفِينِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ اَبِي دَاوُدَ الْبَصْرِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ اَبِي الْحُسَامِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَاْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا السُّكُوتُ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) عورت اپنی ذات کے بارے میں' اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں اجازت لی جائے گی' اُس کی اجازت' خاموشی ہوگی۔

3522- حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ وَاَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَا اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ اَمْرٌ وَّالْيَتِيمَةُ تُسْتَاْمَرُ وَصَمْتُهَا اِقْرَارُهَا .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولی کو ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) کے بارے میں کوئی اختیار نہیں ہوتا اور کنواری سے اُس کی مرضی معلوم کی جائے گی' اُس کی خاموشی اُس کا اقرار ہوگی۔

3523- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعْدٍ الْهَرَوِيُّ يَحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَّعْمَرٍ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ اَمْرٌ وَّالْيَتِيمَةُ تُسْتَاْمَرُ وَصَمْتُهَا رِضَاهَا . كَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَّالَّذِي قَبْلَهُ اَصَحُّ فِي الْاِسْنَادِ وَالْمَتْنِ لِاَنَّ صَالِحًا لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّاِنَّمَا سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْهُ اتَّفَقَ عَلٰى ذٰلِكَ ابْنُ اِسْحَاقَ وَسَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ صَالِحٍ . سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيَّ يَقُوْلُ الَّذِي عِنْدِي اَنَّ مَعْمَرًا اَخْطَاَ فِيْهِ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ولی کو ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) کے بارے میں کوئی اختیار نہیں ہوتا اور کنواری سے اُس کی مرضی معلوم کی جائے گی' اُس کی خاموشی اُس کی رضا ہوگی۔

۳۵۲۱-اخرجه مسلم في صحيحه (۱۰۳۷/۲) كتاب : النكاح' باب: استئذان الثيب في النكاح بالنطق و البكر بالسكوت' الحديث (۱۴۲۱)- و ابو داؤد (۲۳۲/۲) كتاب: النكاح ' باب: في الثيب الحديث (۲۰۹۸' ۲۰۹۹) و الترمذي (۴۰۷/۳) كتاب : النكاح' باب: ما جاء في استئمار البكر و الثيب' الحديث (۱۱۰۸) و النسائي (۸۴/۶' ۸۵) و ابن ماجه (۶۰۱/۱) كتاب: النكاح' باب: استئمار البكر و الثيب' الحديث (۱۸۷۰) و الدارمي رقم (۲۱۹۵-ط- هاشمي) و الحميدي رقم (۵۱۷) و احمد (۲۱۹/۱' ۲۱۹' ۲۴۱' ۲۶۱' ۳۶۲) من طرق عن عبد الله بن الفضل بن ربيعة' به-

۳۵۲۲-اخرجه البيهقي في السنن (۱۱۸/۷) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه عبد الرزاق (۱۴۵/۶) رقم (۱۰۲۹۹) و من طريقه ابو داؤد (۲۳۳/۲) كتاب: النكاح' باب: في الثيب' الحديث (۲۱۰۰) و النسائي (۸۵/۶) و احمد في المسند (۳۳۴/۱)- و راجع الذي قبله-

۳۵۲۳-راجع الذي قبله-

معمر نے اسے اسی طرح نقل کیا ہے' اس سے پہلے جو روایت گزر چکی ہے وہ سند اور متن کے اعتبار سے زیادہ درست ہے' کیونکہ صالح نامی راوی نے اسے نافع بن جبیر سے نہیں سنا ہے' انہوں نے اسے عبداللہ بن فضل سے سنا ہے۔

اس بارے میں صالح سے نقل کرنے میں ابن اسحاق اور سعید بن سلمہ متفق ہیں۔

میں نے شیخ ابوبکر نیشاپوری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میرے نزدیک اس بارے میں معمر نے غلطی کی ہے۔

3524- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الصَّيْدَلَانِيُّ بِوَاسِطٍ مِّنْ اَصْلِهِ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوبَ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيمَةُ تُسْتَاْمَرُ فِىْ نَفْسِهَا وَصُمُوتُهَا رِضَاهَا .

وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكٍ نَحْوَ هٰذَا اللَّفْظِ .

★★ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کنواری لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی اور اُس کی خاموشی اُس کی رضامندی شمار ہوگی۔

ابوداؤد طیالسی نے اپنی سند کے ساتھ اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔

3525- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُوْرِيُّ بِمِصْرَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ بَعْدَ مَوْتِ نَافِعٍ بِسَنَةٍ وَّلَهُ يَوْمَئِذٍ حَلْقَةٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَاْمَرُ وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا .

★★ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ثیبہ عورت اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری لڑکی سے مرضی معلوم کی جائے گی' اُس کی اجازت' اُس کی خاموشی ہوگی۔

3526- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَبْلُغُ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُوْسُفُ فِىْ حَدِيْثِهِ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَاْمِرُهَا اَبُوْهَا فِىْ نَفْسِهَا . زَادَ عَمْرٌو وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا .

وَرَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۳۵۲۴- اخرجه مالك في الموطا (۲/ ۵۲۴) كتاب: النكاح' باب: استئذان البكر و الايم في انفسهما' الحديث (۴) عن عبد الله بن الفضل' به- و من طريقه اخرجه مسلم وغيره- انظر التخريج قبل السابق-

۳۵۲۵- تقدم تخريجه- ۳۵۲۶- تقدم-

الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا . مِنْهُمْ شُعْبَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَيَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ الْمِصْرِيُّ وَغَيْرُهُمْ

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ثیبہ عورت اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری لڑکی سے اُس کا والد (اُس کے بارے میں) اُس کی مرضی معلوم کرے گا۔

عمرو نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: اُس کی اجازت اُس کی خاموشی ہوگی۔

یہ روایت بعض دیگر اسناد کے ساتھ بھی منقول ہے۔

3527- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ خَلَّادٍ وَاَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ مَالِكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَكُلُّهُمْ قَالَ الثَّيِّبُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس کے تمام راویوں نے لفظ ''الثیب'' نقل کیا ہے۔

3528- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيِّمُ اَوْلٰى بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ فَاِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ رِضَاهَا .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثیبہ عورت اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے' اور کنواری لڑکی سے اُس کی مرضی معلوم کی جائے گی' اگر وہ خاموش رہے تو یہ اُس کی رضامندی شمار ہوگی۔

3529- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ فِيْ نَفْسِهَا

۳۵۲۷- تقدم۔

۳۵۲۸- تقدم۔

۳۵۲۹- تقدم۔

وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا . لَفْظُ ابْنِ سِنَانٍ وَّهٰذَانِ خِلَافُ لَفْظِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ . قَالَ الشَّيْخُ وَيُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ قَوْلُهٗ فِى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَالْبِكْرُ تُسْتَأمَرُ . اِنَّمَا يُرَادُ بِهِ الْبِكْرُ الْيَتِيْمَةُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لِاَنَّا قَدْ ذَكَرْنَا فِى رِوَايَةِ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ وَمَنْ تَابَعَهٗ مِمَّنْ رَوٰى اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْيَتِيْمَةُ تُسْتَأمَرُ . وَاَمَّا قَوْلُ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ وَالْبِكْرُ يَسْتَأمِرُهَا اَبُوْهَا . فَاِنَّا لَا نَعْلَمُ اَحَدًا وَافَقَ ابْنَ عُيَيْنَةَ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ وَلَعَلَّهٗ ذَكَرَهٗ مِنْ حِفْظِهٖ فَسَبَقَهٗ لِسَانُهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ . وَكَذٰلِكَ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى اَنَّ الْيَتِيْمَةَ تُسْتَأمَرُ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ثیبہ عورت اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے' اور کنواری لڑکی سے اُس کی مرضی معلوم کی جائے گی' اُس کا اذن' اُس کی خاموشی ہوگی۔

یہ الفاظ ابن سنان نامی راوی کے ہیں' اور یہ دونوں اُس روایت سے مختلف ہیں جسے فضل بن موسیٰ نے ابن مہدی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

شیخ فرماتے ہیں: یہاں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''کنواری لڑکی'' سے مراد کنواری' یتیم لڑکی ہو۔ ویسے اللہ بہتر جانتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم صالح بن کیسان اور اُس کی متابعت میں منقول دیگر روایات میں یہ ذکر کر چکے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: یتیم لڑکی سے اُس کی مرضی معلوم کی جائے گی۔

ابن عیینہ نے زیاد بن سعد کے حوالے سے جو یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کنواری لڑکی سے اُس کا والد اجازت لے گا' تو ہمارے علم کے مطابق کسی بھی راوی نے ان الفاظ کے بارے میں ابن عیینہ کی موافقت نہیں کی ہے' ہو سکتا ہے کہ اُنہوں نے اپنی یادداشت کے حوالے سے یہ روایت ذکر کی ہو اور اُن کی زبان غلطی کر گئی ہو' باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

ابو بردہ کے حوالے سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے یہی روایت نقل کی گئی ہے: یتیم لڑکی سے اُس کی مرضی معلوم کی جائے گی۔

3530- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ قَطَنٍ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسْتَأمَرُ الْيَتِيْمَةُ فِىْ نَفْسِهَا فَاِنْ سَكَتَتْ فَقَدْ اَذِنَتْ وَاِنْ اَنْكَرَتْ لَمْ تُكْرَهْ . قَالَ اَبُوْ قَطَنٍ فَقُلْتُ لِيُوْنُسَ سَمِعْتَهٗ مِنْهُ اَوْ مِنْ اَبِىْ بُرْدَةَ قَالَ نَعَمْ

☆☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یتیم لڑکی سے

۳۵۳۰- اخرجه احمد (۳۹۴/۴، ۴۱۱) من طریق وکیع و ابی قطن، ثنا یونس بن ابی اسحاق به- واخرجه الدارمی (۱۳۸/۲) کتاب: النکاح، باب: فی الیتیمة تزوج نفسها، و البیهقی (۱۲۰/۷) کتاب: النکاح، باب: ما جاء فی انکاح الیتیمة من طریق ابی نعیم عن یونس، به- واخرجه ابو یعلی رقم (۷۳۲۷)، و من طریقه ابن حبان: کما فی الموارد رقم (۱۲۳۸) من طریق یحیی بن زکریا بن ابی زائدة عن یونس، به- و اخرجه البزار (۱۶۰/۲) رقم (۱۴۳۳- کشف) من طریق اسرائیل عن ابی اسحاق، حدثنی ابو بردة، به- و ذکره الهیثمی فی المجمع الزوائد (۲۸۰/۴) وقال: (اخرجه احمد و ابو یعلی و البزار و الطبرانی، و رجال احمد رجال الصحیح)- اه-

اُس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی اگر وہ خاموش رہی تو اُس نے اجازت دے دی لیکن اگر وہ انکار کر دے تو اُسے مجبور نہیں کیا جائے گا۔

ابوقطن نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یونس سے دریافت کیا: کیا آپ نے یہ روایت اُن سے سنی ہے؟ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ابو بردہ سے سنی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

3531- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَالِحٍ الْاِصْطَخْرِيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُسْتَاْمَرُ الْيَتِيْمَةُ فَاِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ اِذْنٌ وَّاِنْ اَنْكَرَتْ لَمْ تُكْرَهْ . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ وَّوَكِيْعٌ وَّيَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ وَاَبُوْ قُتَيْبَةَ وَغَيْرُهُمْ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِىْ اِسْحَاقَ .

☆☆ ابو بردہ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یتیم لڑکی سے اُس کی مرضی معلوم کی جائے گی اگر وہ خاموش رہے تو یہ اجازت شمار ہوگی اور اگر وہ انکار کر دے تو اُسے مجبور نہیں کیا جائے گا۔

ابن فضیل وکیع یحییٰ بن آدم عبداللہ بن داؤد ابوقتیبہ اور دیگر راویوں نے اسے یونس بن ابواسحاق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3532- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسْتَاْمَرُ الْيَتِيْمَةُ فِىْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا سُكُوْتُهَا .

☆☆ ابو بردہ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یتیم لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی اور اُس کا اذن اُس کی خاموشی ہو گی۔

3533- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شِيْرَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُسْتَاْمَرُ الْيَتِيْمَةُ فِىْ نَفْسِهَا فَاِنْ رَضِيَتْ زُوِّجَتْ وَاِنْ لَّمْ تَرْضَ لَمْ تُزَوَّجْ .

☆☆ ابو بردہ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یتیم لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی اگر وہ راضی ہو تو اُس کی شادی کر

۳۵۳۱- راجع الذي قبله-

۳۵۳۲- راجع الذي قبله-

۳۵۳۳- انظر السابق و ما قبله-

دی جائے گی اور اگر وہ راضی نہ ہو تو اُس کی شادی نہیں کی جائے گی۔

3534- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ حَدَّثَنِىْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَمْلَكُ بِاَمْرِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ فِىْ نَفْسِهَا وَصَمْتُهَا اِقْرَارُهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) اپنے معاملہ کی اپنے ولی سے زیادہ مالک (حق دار) ہوتی ہے اور کنواری لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں اجازت لی جائے گی اُس کی خاموشی اُس کا اقرار ہوگی۔

۳۵۳٤- تقدم قريباً-

2- باب الْمَهْرِ.

باب: مہر کے احکام

3535- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَاقِدٍ اَبُوْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنْ كُنَّا لَنَنْكِحُ الْمَرْاَةَ عَلَى الْحَفْنَةِ وَالْحَفْنَتَيْنِ مِنَ الدَّقِيْقِ.

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ آٹے کے ایک یا دولپ کے عوض میں کسی عورت کے ساتھ شادی کر لیتے تھے۔

3536- حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ هَارُوْنَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَدَاقِ النِّسَاءِ فَقَالَ هُوَ مَا اصْطَلَحَ عَلَيْهِ اَهْلُوْهُمْ.

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خواتین کے مہر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی مقدار وہی ہوگی جو وہ لوگ آپس میں طے کر لیں۔

۳۵۳۵-كذا ساقه المصنف هنا موقوفاً على جابر، و سياتي قريباً من وجه آخر عن جابر مرفوعًا نحوه- وعبد الله بن واقد و ابن المومل: ضعيفان، و الاول اشد ضعفاً من الثاني-

۳۵۳۶-قال الزيلعي في نصب الراية (۲۰۱/۳) : قال ابن الجوزي: و ابو هارون العبدي اسمه: عمارة بن جوين: قال حماد بن زيد: كان كذاباً- وقال السعدي: كذاب مفتر- انتهى)-

مہر کے احکام

مہر اُس معاوضے کو کہتے ہیں جو نکاح (یا شبہ نکاح کی صورت میں) وطی کے نتیجہ میں ادا کرنا لازم ہوتا ہے۔
عربی زبان میں مہر کیلئے مختلف الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔
صداق' نحلہ' فریضہ' اجر' عقر' علیقہ' وجباء' طول' خرس۔
یہ الفاظ کتاب وسنت کی مختلف نصوص میں استعمال ہوئے ہیں۔

ایک قول کے مطابق جب عقد کے وقت ادائیگی کو مقرر کیا جائے' تو اُسے اصطلاح کے اعتبار سے ''صداق'' کہا جائے گا' اور اگر عقد کے وقت ادائیگی کو مقرر نہ کیا جائے' لیکن عقدِ نکاح کی وجہ سے جو ادائیگی لازم ہوتی ہے' اُسے ''مہر'' کا نام دیا جائے گا۔

تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ نکاح کے صحیح ہونے کیلئے مہر شرط ہے' یہاں تک کہ اگر میاں بیوی چاہیں کہ مہر کے بغیر نکاح کرلیں' تو ایسا درست نہیں ہوگا۔

کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
''وَاٰتُوا النِّسَاءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً'' (النساء:۴)۔
''اور تم خواتین کو اُن کے مہر خوشدلی کے ساتھ ادا کرو''۔
دوسرے مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
''فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ'' (النساء:۲۵)۔
''اُن (عورتوں) کے سرپرستوں کی اجازت سے اُن کے ساتھ نکاح کرو اور اُنہیں اُن کے مہر ادا کردو''۔

البتہ اس حکم کا مطلب یہ ہے کہ میاں بیوی مل کر یہ طے نہیں کرسکتے کہ ہمارے نکاح میں مہر سرے سے ہوگا ہی نہیں۔ ایسا ہوسکتا ہے کہ عقدِ نکاح کے وقت مہر مقرر نہ کیا جائے' اس کی وجہ یہ ہے کہ احناف کے نزدیک مہر کا ذکر کرنا' نکاح کی شرائط میں شامل نہیں ہے۔ اگر عقدِ نکاح کے وقت مہر کا ذکر نہ کیا گیا ہو' تو بعد میں مہر مثل کی ادائیگی لازم ہوگی۔

مہر کی مقدار

اس بارے میں تمام فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے کہ مہر کی زیادہ سے زیادہ مقدار کی کوئی حد نہیں ہے۔
البتہ فقہاء اس بارے میں مختلف فیہ ہیں کہ مہر کی کم از کم مقدار ہوگی' یا نہیں؟ اور اگر ہوگی تو کتنی ہوگی؟

امام شافعی، امام احمد، امام اسحاق بن راہویہ اس بات کے قائل ہیں کہ مہر کی کم از کم مقدار کی کوئی حد نہیں ہے، ہر وہ چیز جو کسی چیز کی قیمت یا معاوضہ بن سکتی ہو، اُس چیز کو مہر کے طور پر ادا کیا جا سکتا ہے۔

احادیث و آثار سے اس مؤقف کی تائید ہوتی ہے، جیسا کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث منقول ہے:

''ان رسول اللّٰه صلی اللہ علیه وسلم جاء ته امراة فقالت یا رسول اللّٰه، انی قد وهبت نفسی لك، فقامت قیاما طویلا، فقام رجل فقال یا رسول اللّٰه زوجنیها ان لم یکن لك بها حاجة، فقال رسول اللّٰه صلی اللہ علیه وسلم هل معك من شی تصدقها ایاه؟ فقال ما عندی الا ازاری فقال رسول اللّٰه صلی اللہ علیه وسلم ان اعطیتها ایاه جلست لا ازار لك، فالتمس شیئا، فقال لا اجد شیئا فقال علیه الصلوٰة والسلام التمس ولو خاتما من حدید فالتمس فلم یجد شیئا، فقال رسول اللّٰه صلی اللہ علیه وسلم هل معك شیء من القران؟ قال نعم سورة کذا، وسورة کذا لسور سماها فقال رسول اللّٰه صلی اللہ علیه وسلم قد انکحتکها بما معك من القران''۔

''ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے آپ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہبہ کرتی ہوں (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ شادی کر لیں) وہ خاتون کافی دیر کھڑی رہی (لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا)۔ ایک شخص کھڑا ہوا، اُس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ میرے ساتھ اس کی شادی کر دیں، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی حاجت نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے، جسے تم مہر کے طور پر اسے ادا کر دو؟ اُس نے جواب دیا: میرے پاس صرف میرا یہ تہبند ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ تم نے اسے دیدیا تو تم خود تہبند کے بغیر رہ جاؤ گے، تم کوئی چیز تلاش کرو۔ اُس نے عرض کی: میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تلاش کرو خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہو۔ اُس نے تلاش کیا، لیکن اُسے کوئی چیز نہیں ملی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں قرآن کا کچھ حصہ یاد ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! فلاں، فلاں

اخرجه البخاری (۹/۱۹۰) کتاب النکاح، باب السلطان ولی، حدیث (۵۱۳۵)۔ مسلم (۲/۱۰۴۱) کتاب النکاح، باب الصداق، حدیث (۷۶/۱۴۲۵)۔ مالک (۲/۵۲۶) کتاب النکاح، باب فی الصداق والحباء، الحدیث (۸)۔ احمد (۵/۳۳۰۔۳۳۶)۔ الدارمی (۲/۱۴۲) کتاب النکاح، باب مایجوز ان یکون مہرا۔ ابن ابی شیبة (۴/۱۸۷)۔ الحمیدی (۲/۴۱۴) رقم (۹۲۸)۔ ابوداؤد (۲/۵۸۶) کتاب النکاح، باب التزویج علی العمل یعمل، الحدیث (۲۱۱۱)۔ الترمذی (۳/۴۲۱) کتاب النکاح، باب فی مهور النساء، الحدیث (۱۱۱۴)۔ النسائی (۶/۱۲۳) کتاب النکاح، باب هبة المرأة نفسها لرجل بغیر صداق۔ ابن ماجه (۱/۶۰۸) کتاب النکاح، باب صداق النساء، حدیث (۱۸۸۹)۔ ابن الجارود، ص (۲۴۰) کتاب النکاح، حدیث (۷۱۶)۔ ابویعلیٰ (۱۳/۵۱۴۔۵۱۵) رقم (۷۵۲۱)۔ الطحاوی فی شرح معانی الآثار (۳/۱۶) کتاب النکاح، باب التزویج علی سورة من القرآن۔ الدارقطنی (۳/۲۴۷) کتاب النکاح، باب المهر، حدیث (۲۱)۔ البیهقی (۷/۲۳۶) کتاب الصداق، باب مایجوز ان یکون مهرا۔ البغوی فی شرح السنة (۸/۹۰)

سورتیں یاد ہیں' اُس نے اُن سورتوں کے نام گنوائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں جو قرآن آتا ہے' میں نے اُس کے عوض میں اس عورت کی شادی تمہارے ساتھ کردی ہے"۔

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ"تم تلاش کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہو" اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ مہر کی کم از کم کوئی شرعی مقدار مقرر نہیں ہے' کیونکہ لوہے کی انگوٹھی ایک بالکل بے حیثیت چیز ہوتی ہے۔ اگر مہر کی کم از کم مقدار ضروری ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس موقعہ پر یہ فرمادیتے کہ تم کوئی ایسی چیز تلاش کرو' جس کی کم از کم اتنی قیمت ہو۔

اس حدیث سے بالواسطہ طور پر یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ کوئی عورت' ولی کے بغیر' اپنا نکاح خود کرسکتی ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والی اُس عورت نے خود اپنے آپ کو نکاح کیلئے پیش کیا تھا۔

احناف اور مالکیہ کے نزدیک مہر کی کم از کم مقدار ہوگی' جس سے کم قیمت والی چیز کو مہر مقرر نہیں کیا جاسکتا۔

ان حضرات نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے:

نکاح میں عورت کے ایک عضو' سے نفع حاصل کیا جاتا ہے' تو اسے اس بات پر قیاس کیا جائے کہ شرعی طور پر کسی عضو کے معاوضہ کی مقدار کیا ہے؟ اس کے لئے ہمیں چوری کے نصاب کا جائزہ لینا ہوگا' کیونکہ چوری کا مخصوص نصاب ہے' اگر اُس سے کم قیمت کی چیز چُرائی جائے' تو چوری کی حد جاری نہیں ہوگی' ورنہ چوری کی حد جاری ہوگی اور انسان کے ایک عضو کو کاٹ دیا جائے گا۔

پھر چوری کے نصاب کے بارے میں فقہاء احناف اور فقہاء مالکیہ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک چوری کا نصاب ایک چوتھائی دینار' یا تین درہم ہیں۔

احناف کے نزدیک چوری کا نصاب دس درہم ہے۔

احناف نے اپنے مؤقف کی تائید میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پیش کرتے ہیں' جسے امام دارقطنی نے بھی نقل کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"لا تنكحوا النساء الا الاكفاء' ولا يزوجهن الا اولياء' ولا مهر دون عشرة دراهم"۔

"عورتوں کی شادی صرف کفو میں کی جائے' اُن کی شادی اُن کے سرپرست ہی کریں اور (اُن کا) مہر دس درہم سے کم نہیں ہونا چاہیے"۔

کیونکہ احناف کے نزدیک مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے' تو یہاں یہ سوال سامنے آئے گا کہ اگر کسی عورت کے ساتھ دس

(اخرجہ الدارقطنی (۳/۲۴۴) کتاب النکاح' باب المہر حدیث (۱۱)۔ العقیلی فی الضعفاء الکبیر (۴/۲۳۵)۔ ابن عدی فی الکامل (۶/۲۱۸)۔ البیہقی (۷/۲۴۰) کتاب الصداق' باب مایجوز ان یکون مہرا)

درہم سے کم مہر مقرر کر کے شادی کر لی جاتی ہے' تو عورت کو کتنا مہر ملے گا؟

امام زفر یہ فرماتے ہیں: ایسی صورت میں عورت کو مہر مثل دیا جائے گا۔ انہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے: اس مسئلہ میں مہر کی جس مقدار کا ذکر کیا گیا ہے' وہ شرعی طور پر مہر بننے کی اہل نہیں ہے اور جب کسی ایسی چیز کو مہر مقرر کیا جائے' جو شرعی طور پر مہر بننے کی اہل نہ ہو' تو ایسی صورت میں مہر مثل کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

احناف یہ کہتے ہیں: مذکورہ بالا صورت میں مہر کی مقدار کم از کم دس درہم ہونا شریعت کا حق ہے اور جو مقدار طے کی گئی ہے' اُس کے نتیجہ میں شریعت کا حق فاسد ہو رہا ہے' تو اسے اُس مقدار پر لایا جائے گا جس کے ذریعہ شریعت کا حق باقی رہے۔ جہاں تک عورت کے حق کا تعلق ہے' تو وہ دس درہم سے کم پر بھی پہلے ہی راضی ہے۔

3537- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ رُوْمَانَ الْمَكِّيُّ ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ اَبُوْ بَكْرٍ الْاٰدَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلاً تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى مِلْءِ كَفٍّ مِنْ طَعَامٍ كَانَ ذٰلِكَ صَدَاقًا ۔ قَالَ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِىْ حَدِيْثِهٖ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلاً اَعْطٰى امْرَاَةً مِلْءَ يَدَيْهِ طَعَامًا كَانَتْ بِهٖ حَلَالاً ۔

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ مٹھی بھر اناج (مہر ہونے کی شرط) پر نکاح کر لیتا ہے' تو یہ مہر (تسلیم) ہوگا۔

نیشاپوری نے اپنی حدیث میں محمد بن مسلم کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر کوئی شخص دونوں مٹھیاں بھر کے اناج (مہر کے طور پر) عورت کو دے دیتا ہے' تو وہ عورت اُس شخص کے لیے حلال ہو جائے گی (یعنی وہ اناج نکاح میں مہر تسلیم کیا جائے گا)۔

3538- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا

۳۵۳۷—اخرجه ابو داود في النكاح (۲/۲٤۲) باب: قلة المهر (۲۱۱۰) عن اسحاق بن جبريل البغدادي' اخبرنا يزيد' اخبرنا موسى بن مسلم بن رومان عن ابي الزبير عن جابر' بمعناه—وقال ابو داود : (اخرجه عبد الرحمن بن مهدي عن صالح بن رومان عن ابي الزبير عن جابر موقوفاً- واخرجه ابو عاصم عن صالح بن رومان عن ابي الزبير عن جابر' قال: كنا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم نستمتع بالقبضة من الطعام' على معنى المتعة- قال ابو داود: اخرجه ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر على معنى ابي عاصم)- اه- وقال الزيلعي (۳/۲۰۰): (وقال عبد الحق: لا يعول على من اسنده- قال الذهبي في الميزان : اسحاق هذا لا يعرف' و ضعفه الازدي' و مسلم بن رومان: يقال: ان اسمه: صالح' و هو مجهول' فروى عن ابي الزبير' و عنه يزيد بن هارون فقط- انتهى)-قلت: و رواية ابن جريج التي اشار اليها ابو داود: رواها مسلم في النكاح (۲/۱۰۲۳) باب: نكاح المتعة' و بيان انه ابيح ثم نسخ' ثم ابيح ثم نسخ' و استقر تحريمة الى يوم القيامة (۱٦/۱٤۰۵) عن محمد بن رافع' حدثنا عبد الرزاق' اخبرنا ابن جريج' اخبرني ابو الزبير' قال: سمعت جابر بن عبد الله يقول: كنا نستمتع بالقبضة من التمر و الدقيق الايام' على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ' و ابي بكر' حتى نهى عنه عمر في شان عمرو بن حريث-

يَعْقُوبُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَنْكِحُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَبْضَةِ مِنَ الطَّعَامِ۔

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں مٹھی بھر اناج (مہر ہونے) کے عوض میں شادی کر لیتے تھے۔

3539- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ مُسْلِمِ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْطٰى فِىْ نِكَاحٍ مِلْءَ كَفَّيْهِ فَقَدِ اسْتَحَلَّ- قَالَ- مِنْ دَقِيْقٍ اَوْ طَعَامٍ اَوْ سَوِيْقٍ ۔قَالَ ابْنُ سِنَانٍ مَنْ اَعْطٰى فِىْ صَدَاقٍ- وَقَالَ- تَمْرًا اَوْ سَوِيْقًا اَوْ دَقِيْقًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ۔

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نکاح میں دونوں مٹھیاں بھر کر دے' تو اُس نے (نکاح کو) حلال کر لیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہاں شاید آٹے' اناج یا ستو کے الفاظ ہیں۔

ابن سنان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جو شخص مہر میں دے۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہاں شاید کھجور' ستو یا آٹے کے الفاظ ہیں۔

(روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:) تو اُس نے حلال کر لیا۔

3540- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَبِىْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يَضُرُّ اَحَدَكُمْ بِقَلِيْلٍ مِّنْ مَّالِهٖ تَزَوَّجَ اَمْ بِكَثِيْرٍ بَعْدَ اَنْ يُّشْهِدَ ۔

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص گواہ بنالے تو اُسے کوئی نقصان نہیں ہوگا' خواہ وہ تھوڑے مال (کے بطور مہر) ہونے کے عوض میں نکاح کرے یا زیادہ مال کے

۳۵۳۸–اخرجه ابن عدي في الكامل (۷/۱۴۳) في ترجمة يعقوب بن عطاء' من طريق عن ابي سعيد الاشج' به- و من طريق ابن عدي اخرجه البيهقي في السنن (۷/۲۳۸)-قال ابن عدي: (لا اعلم يروي هذا عن يعقوب الا اسحاق بن سليمان)- و قال البيهقي: (ويعقوب بن عطاء غير محتج به)- اه-

۳۵۳۹–اخرجه ابو داود في النكاح (۲/۲۴۲) باب: قلة المهر (۲۱۱۰) عن اسحاق بن جبريل البغدادي' اخبرنا يزيد' به- و راجع: تخريج الرواية قبل السابقة-

۳۵۴۰–اخرجه الطبراني في الاوسط (۷۱۹) من طريق بشر بن الوليد الكندي' نا اسماعيل ابن عياش' به- و قال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن برد الا اسماعيل بن عياش)- اه- وذكر ايضاً المتقي الهندي في كنز العمال (۴۴۷۳۳)' و عزاه ايضاً لابن عساكر- و عزاه الزيلعي (۳/۲۰۰-۲۰۱) للدارقطني' وقال: (قال ابن الجوزي: و ابو هارون العبدي اسمه: عمارة بن جوين: قال حماد بن زيد كان كذاباً- وقال السعدي: كذاب مفتر- انتهى)-

عوض میں کرے۔

3541- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْاٰدَمِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَمَّالُ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ هَارُوْنَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ جُنَاحٌ اَنْ يَّتَزَوَّجَ بِمَالِهِ بِقَلِيْلٍ اَوْ كَثِيْرٍ اِذَا اَشْهَدَ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی جب گواہ بنالے تو اُسے کوئی گناہ نہیں ہوگا کہ وہ اپنے تھوڑے مال (کے بطور مہر ہونے) کے عوض میں شادی کرتا ہے یا زیادہ (مال کے مہر ہونے کے عوض میں شادی کرتا ہے)۔

3542- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ هِشَامٍ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ هَارُوْنَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمَرْءِ جُنَاحٌ اَنْ يَّتَزَوَّجَ مِنْ مَّالِهِ بِقَلِيْلٍ اَوْ كَثِيْرٍ اِذَا اَشْهَدَ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی جب گواہ بنالے تو اُسے کوئی گناہ نہیں ہوگا کہ وہ اپنے تھوڑے مال (کے بطور مہر ہونے) کے عوض میں شادی کرتا ہے یا زیادہ (مال کے مہر ہونے کے عوض میں شادی کرتا ہے)۔

3543- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ الْاَحْوَلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَبُو الْفَضْلِ النَّبِيْرَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ الطَّالِبِيُّ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَضُرُّ اَحَدَكُمْ اَبِقَلِيْلٍ مِّنْ مَّالِهِ تَزَوَّجَ اَمْ بِكَثِيْرٍ بَعْدَ اَنْ يُّشْهِدَ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی جب گواہ بنالے تو اُسے کوئی نقصان نہیں ہوگا کہ وہ اپنے تھوڑے مال (کے بطور مہر ہونے) کے عوض میں شادی کرتا ہے یا زیادہ (مال کے مہر ہونے کے عوض میں شادی کرتا ہے)۔

3544- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۳۵۴۱-اخرجه البيهقي في السنن (۸/۲۳۹) من طريق يحيى بن آدم عن شريك' به- و اخرجه ايضاً من طريق حسن بن صالح عن ابي هارون موقوفاً- قال البيهقي: (ابو هارون العبدي غير محتج به' وقد روي من وجه آخر ضعيف عن ابي سعيد مرفوعاً)- اه-

۳۵۴۲-راجع الذي قبله-

۳۵۴۳-في اسناده عبد بن سلمة بن اسلم: قال الذهبي في الميزان (۱۱۱/٤- بتحقيقنا): ضعفه الدارقطني وغيره- وقال ابو نعيم: متروك)- اه-

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى ثَلَاثًا قِيْلَ مَا الْعَلَائِقُ بَيْنَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا تَرَاضٰى عَلَيْهِ الْاَهْلُوْنَ وَلَوْ قَضِيْبٌ مِنْ اَرَاكٍ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) کی شادی کردو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ فرمایا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اُن کا مہر کیا ہونا چاہیے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس پر گھر والے راضی ہوں' خواہ وہ پیلو کی ایک شاخ ہی ہو۔

3545- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى بْنِ السُّكَيْنِ الْبَلَدِىُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ الْحَكَمِ الرَّسْعَنِىُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنِى الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ وَّعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكِحُوا النِّسَاءَ اِلَّا الْاَكْفَاءَ وَلَا يُزَوِّجُهُنَّ اِلَّا الْاَوْلِيَاءُ وَلَا مَهْرَ دُوْنَ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ . مُبَشِّرُ بْنُ عُبَيْدٍ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ اَحَادِيْثُهٗ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خواتین کا نکاح صرف کفو میں کرو' اور اُن کی شادی صرف اولیاء کریں اور دس درہم سے کم مہر نہیں ہونا چاہیے۔

اس روایت کا راوی مبشر بن عبید متروک الحدیث ہے' اُس کی نقل کردہ احادیث کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

3546- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمُطْبِقِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ جَحْدَرٌ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ مُبَشِّرِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ وَّعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَدَاقَ دُوْنَ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دس درہم سے کم مہر نہیں ہونا چاہیے۔

3547- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ اِشْكَابَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ

۳۵۴۴- كذا اخرجه المصنف' و البيهقي في الكبرى (۷/ ۲۳۹)' و عزاه الزيلعي في نصب الراية (۳/ ۲۰۰) للدارقطني و الطبراني عن محمد بن عبد الرحمن البيلماني عن ابيه عن ابن عمر مرفوعاً' نحوه كذا- وقال: (وهو معلول بمحمد بن عبد الرحمن البيلماني- قال ابن القطان: قال البخاري: منكر الحديث' و اخرجه ابو داود في المراسيل عن عبد الرحمن البيلماني عن النبي صلى الله عليه وسلم ' نحوه- قال ابن القطان: و مع ارساله' فيه عبد الرحمن ابو محمد لم تثبت عدالته' و هو ظاهر الضعف- انتهى)- و هو عند ابي داود في المراسيل- كما في التحفة (۱۳/ ۲۷۰)- عن هناد عن وكيع عن سفيان عن عمير الخثعمي عن عبد الملك بن المغيرة الطائفي' عن عبد الرحمن بن البيلماني مرسلاً-وعزاه ابن حجر في (التلخيص) (۳/ ۲۱۵) للدارقطني و البيهقي من طريق محمد بن عبد الرحمن البيلماني عن ابيه عن ابن عباس' وقال: (واسناده ضعيف جداً؛ فانه من رواية محمد ابن عبد الرحمن البيلماني عن ابيه عنه-واختلف فيه: فقيل: عنه عن ابن عمر' اخرجه الدارقطني ايضاً و الطبراني- واخرجه ابو داود في المراسيل من طريق عبد الملك بن المغيرة الطائفي عن عبد الرحمن بن البيلماني مرسلاً' و حكى عبد الحق ان المرسل اصح - و اخرجه الدارقطني من حديث ابي سعيد الخدري' و اسناده ضعيف ايضاً' و اخرجه البيهقي من حديث عمر باسناد ضعيف ايضاً)- اه-

۳۵۴۵-تقدم- ۳۵۴٦-راجع الذي قبله-

الْاَوْدِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لَا يَكُوْنُ مَهْرًا اَقَلَّ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دس درہم سے کم مہر نہیں ہونا چاہیے۔

3548- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْعَنْبَسِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَا صَدَاقَ اَقَلُّ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ.

☆☆ شعبی فرماتے ہیں: دس درہم سے کم مہر نہیں ہونا چاہیے۔

3549- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَنْجُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّانَاجِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَا مَهْرَ اَقَلُّ مِنْ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پانچ درہم سے کم مہر نہیں ہونا چاہیے۔

3550-حَدَّثَنِيْ دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْكِنَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَيَّارٍ الْبَغْدَادِيَّ قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ لَقَّنَ غِيَاثُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ دَاوُدَ الْاَوْدِيَّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ لَا مَهْرَ اَقَلُّ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ .فَصَارَ حَدِيْثًا .

☆☆ (ایک اور سند کے ہمراہ یہ منقول ہے:) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دس درہم سے کم مہر نہیں ہونا چاہیے۔

3551- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الصَّدَاقُ مَا تَرَاضٰى بِهِ الزَّوْجَانِ.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت علی

۳۵۴۷-قال الزيلعي في نصب الراية (۳/ ۱۹۹): (قال ابن الجوزي في التحقيق: قال ابن حبان: داود الاودي ضعيف' كان يقول بالرجعة' ثم ان الشعبي لم يسمع من علي - انتهى - واخرجه الدارقطني ايضاً في الحدود عن جويبر عن الضحاك عن النزال بن سبرة عن علي...... فذكره- و جويبر ايضاً ضعيف-واخرجه ايضاً من طريق آخر عن الضحاك بسنده' و فيه محمد بن مروان ابو جعفر- قال الذهبي: لا يكاد يعرف- انتهى كلامه)- اه-وسياتي عند الدارقطني قريباً عن عبيد الله الاشجعي قال: قلت لسفيان: حديث داود الاودي عن الشعبي عن علي: (لا مهر اقل من عشرة دراهم)؟ فقال سفيان: داود ما زال هذا ينكر عليه- فقلت: ان شعبة روى عنه؟ فضرب جبهته' وقال: داود ! داود!-وروى البيهقي في السنن (۷/ ۲۴۰-۲۴۱) عن ابي سيار قال: سمعت احمد بن حنبل' يقول: لقن غياث بن ابراهيم داود الاودي عن الشعبي عن علي -رضي الله عنه- قال: (لا يكون مهر اقل من عشرة دراهم)؟ فصار حديثاً-

۳۵۴۸-فيه عبيد الله بن موسى الربذي و هو متروك' تقدم مرارًا- و راجع الذي قبله-

۳۵۴۹-تقدم-

۳۵۵۰-اخرجه البيهقي (۷/ ۲۴۰-۲۴۱) كتاب : الصداق' باب: ما يجوز ان يكون مهرًا- من طريق ابي العباس محمد بن اسحاق قال: سمعت ابا سيار...... فذكره- و انظر تخريج اثر علي قبل روايتين-

۳۵۵۱-اخرجه البيهقي في السنن (۷/ ۲۴۱) كتاب: الصداق' باب: ما يجوز ان يكون مهرًا من طريق الدارقطني' به-

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مہر وہی ہوگا جس پر میاں بیوی راضی ہوں گے۔

3552- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ فَهَلَكَ عَنْهَا وَكَانَتْ مِمَّنْ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عِنْدَهُمْ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ .قَالَ الرَّمَادِيُّ كَذَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِنَّمَا هُوَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ الَّذِي مَاتَ عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ.

☆☆ عروہ سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ پہلے عبداللہ بن جحش کی اہلیہ تھیں اُن کا انتقال ہوگیا' سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہ کی حبشہ کی سرزمین کی طرف ہجرت کی تھی' تو نجاشی نے اُن کی شادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کردی' وہ اُس وقت اُن لوگوں کے پاس حبشہ میں مقیم تھیں۔

عبدالرزاق نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہ کا پہلا شوہر عبیداللہ بن جحش تھا جو عیسائی ہو کر مرا تھا۔

3553- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْهَرَهَا عَنْهُ أَرْبَعَةَ الآفٍ وَبَعَثَ بِهَا إِلَيْهِ مَعَ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ .

☆☆ عروہ سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ عبیداللہ بن جحش کی اہلیہ تھیں' عبیداللہ کا انتقال حبشہ میں ہوگیا تو نجاشی نے سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہ کی شادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کردی' اور اپنی طرف سے چار ہزار درہم مہر کے طور پر اُنہیں ادا کیے' اور پھر حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (مدینہ منورہ) بھجوایا۔

3554-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ الْبَصِيرِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الأَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ حَدِيثُ دَاوُدَ الأَوْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ لَا مَهْرَ أَقَلُّ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ .فَقَالَ سُفْيَانُ دَاوُدُ دَاوُدُ مَا زَالَ هَذَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ .فَقُلْتُ إِنَّ شُعْبَةَ رَوَى

۳۵۵۲-اخرجه ابو داود في النكاح (۲/۲۳٦) باب: في الولي (۲۰۸٦) عن محمد بن يحيى ابن فارس' ثنا عبد الرزاق' به-

۳۵۵۳-اخرجه ابو داود في النكاح (۲/۲٤۱) باب: الصداق (۲۱۰۷) عن حجاج بن ابي يعقوب الثقفي' ثنا معلى بن منصور' به- و اخرجه النسائي في النكاح (۱۱۹/٦) باب: القسط في الاصدقة (۳۳۵۰) عن العباس بن محمد الدوري عن علي بن الحسن بن شقيق عن ابن المبارك' به- و اخرجه ابو داود في النكاح (۲/۲٤۲) باب: الصداق (۲۱۰۸) عن محمد بن حاتم بن بزيع' ثنا علي بن الحسن بن شقيق عن ابن المبارك عن يونس عن الزهري: ان النجاشي زوج ام حبيبة...... مرسلاً بنحوه- قلت: كذا قال محمد بن حاتم عن علي بن الحسن بن شقيق في اسناده و متنه' و خالفه العباس الدوري عن علي بن الحسن' فاخرجه عن ابن شقيق عن ابن المبارك عن معمر عن الزهري عن عروة عن ام حبيبة موصولاً' كما سبق عند ابي داود- و راجع ايضاً: طبقات ابن سعد (۸/۷۸-۷۹)-

۳۵۵٤-اخرجه البيهقي (۷/۲٤۰) من طريق الدارقطني' به-

عَنْهُ .فَضَرَبَ جَبْهَتَهُ وَقَالَ دَاوُدُ دَاوُدُ .

☆☆ عبیداللہ اشجعی بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان سے کہا: داؤد نے شعبی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: دس درہم سے کم مہر نہیں ہوگا' تو سفیان بار بار داؤد' داؤد کہتے رہے' گویا وہ اُن کا انکار کر رہے تھے۔ میں نے کہا: شعبہ نے اُن کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' تو اُنہوں نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا اور داؤد' داؤد کہتے رہے۔

3555- اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَّالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَتْهُ امْرَاَةٌ تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ فَخَفَضَ فِيْهَا الْبَصَرَ وَرَفَعَهُ فَلَمْ يُرِدْهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا . قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَىْءٍ قَالَ مَا عِنْدِىْ مِنْ شَىْءٍ . قَالَ وَلَا خَاتَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ . قَالَ وَلَا الْخَاتَمُ مِنَ الْحَدِيْدِ وَلٰكِنْ اَشُقُّ بُرْدَتِىْ هٰذِهٖ فَاُعْطِيْهَا النِّصْفَ وَآخُذُ النِّصْفَ .قَالَ لَا . قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَىْءٌ . قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ .

☆☆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' ایک خاتون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور خود کو نکاح کے لیے پیش کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر جھکائی' پھر اُٹھائی لیکن مثبت ردِعمل نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میری شادی اس کے ساتھ کر دیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس (مہر کے طور پر ادا کرنے کیلئے) کوئی چیز ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: لوہے کی کوئی انگوٹھی بھی نہیں ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: لوہے کی کوئی انگوٹھی بھی نہیں ہے' البتہ میں اپنی اس چادر کو دو حصوں میں تقسیم کر کے آدھی اسے دے دیتا ہوں اور آدھی اپنے پاس رکھ لوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں قرآن (زبانی) آتا ہے؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ! تمہیں جو قرآن آتا ہے اُس (کی تعلیم دینے کے مہر ہونے) کے عوض میں' میں نے تمہاری شادی اس کے ساتھ کی۔

شرح: شوہر کی خدمت یا قرآن کی تعلیم کو مہر مقرر کرنا

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: جب کوئی آزاد مرد کسی عورت کے ساتھ اس شرط پر شادی کرے' وہ مرد ایک برس تک اس عورت کی خدمت کرتا رہے گا یا قرآن پاک کی تعلیم دینے کی شرط پر شادی کرلے تو عورت کو مہر مثل ملے گا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس عورت کو اس مرد کی خدمت کے معاوضے جتنا مہر ملے گا۔

۳۵۵۵- اخرجه عبد الرزاق (۷۵۹۲) و الحميدي (۹۲۸) و احمد (۳۳۰/۵) و البخاري في فضائل القرآن (۵۰۲۹) باب: خيركم من تعلم القرآن و علمه' و (۵۰۳۰) باب: القراءة عن ظهر قلب' و في النكاح (۵۰۸۷) (۵۱۲۱) (۵۱۳۲) و مسلم في النكاح (۱۴۲۵) باب: الصداق' و النسائي في النكاح (۱۱۳/۶) باب: التزويج على سور من القرآن' و ابن ماجه في النكاح (۱۸۸۹) باب: صداق النساء' و البيهقي في الكبرى (۱۴۴/۷) من طرق عن ابي حازم' به-

اگر کوئی غلام کسی عورت کے ساتھ اس کے آقا کی اجازت کے تحت اس شرط پر شادی کرے کہ وہ ایک سال تک اس عورت کی خدمت کرتا رہے گا تو یہ درست ہوگا اور عورت کو یہ حق حاصل ہوگا' وہ مرد اس کی خدمت کرتا رہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دونوں صورتوں میں اس عورت کو قرآن پاک کی تعلیم دینے اور خدمت کروانے کا حق حاصل ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے: شرط کے ذریعے' جس چیز کو بطور معاوضہ لینا درست ہو' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس چیز کو مہر بنانا بھی درست ہوتا ہے کیونکہ اس طرح معاوضہ لینا متحقق ہو جاتا ہے اور یہ اس طرح ہو جائے گا: جب شوہر نے اس کی رضامندی کے ساتھ کسی دوسرے شخص کے خدمت کرنے پر' اس عورت سے نکاح کرلیا ہو' یا اس عورت کی بکریاں چرانے کی شرط پر اس عورت کے ساتھ نکاح کرلیا ہو۔

ہماری دلیل یہ ہے: شرعی طور پر حکم یہ ہے: مال کو حاصل کیا جائے اور تعلیم دینا' مال نہیں ہے' اسی طرح ہمارے اصول کے مطابق' دیگر طرح کا نفع حاصل کرنا بھی مال نہیں ہے۔

البتہ غلام کا خدمت کرنا مال کے حصول کے مترادف ہے' کیونکہ اس ضمن میں اس کا اپنی غلامی کو سپرد کرنے کا مفہوم پایا جا رہا ہے'

لیکن آزاد شخص میں ایسی صورت حال نہیں ہوتی ہے نیز عقد نکاح کی وجہ سے آزاد شخص کی خدمت کا استحقاق جائز نہیں ہوگا' کیونکہ اس میں ''قلب موضوع'' پایا جاتا ہے'

جبکہ دوسرے آزاد شخص کا اپنی رضامندی کے ساتھ خدمت کرنے کا حکم اس سے مختلف ہے' کیونکہ یہاں مناقضہ نہیں پایا جا رہا۔

غلام کی خدمت کرنے کا حکم بھی اس کے برخلاف ہے' کیونکہ وہ معنوی طور پر اپنے آقا کی خدمت کر رہا ہے' کیونکہ وہ اس عورت کی خدمت اپنے آقا کی اجازت اور اس کے حکم کے تحت کر رہا ہے۔

اسی طرح بکریاں چرانے کا حکم بھی اس سے مختلف ہے' کیونکہ اس کا تعلق امور زوجیت کی ادائیگی کے ساتھ ہے' لہٰذا یہاں مناقضہ نہیں پایا جائے گا' تاہم ایک روایت کے مطابق یہ بھی ممنوع ہے۔

تو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق خدمت کی قیمت (یعنی معاوضے) کی ادائیگی واجب ہوگی' کیونکہ جو چیز طے کی گئی ہے' وہ مال ہے' تاہم وہ شخص اس کی ادائیگی سے قاصر ہے' کیونکہ مناقضہ پایا جا رہا ہے' لہٰذا یہ اس شخص کی مانند ہوگا جو کسی دوسرے کے غلام کو (مہر مقرر کر دیتا ہے)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق' مہر مثل کی ادائیگی واجب ہوگی' کیونکہ خدمت مال نہیں ہے' کیونکہ نکاح میں کسی بھی حالت میں اس کا استحقاق نہیں ہوسکتا' تو یہ خنزیر اور شراب کو مقرر کرنے کی مانند ہوگی۔

اور یہ حکم اس وجہ سے ہے: عقد کی وجہ سے اس کا قیمت والا ہونا ضرورت کے پیش نظر ہے' تو جب عقد میں اس کی ادائیگی

واجب نہیں ہوگی' تو اس کا قیمت والا ہونا بھی ظاہر نہیں ہوگا' تو حکم اپنی اصل کے اعتبار سے باقی رہے گا' اور وہ مہر مثل ہے۔ (ہدایہ کتاب النکاح)

3556- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالاَ حَدَّثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ جَمِيعًا عَنْ اَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ . وَقَالَ الثَّوْرِيُّ قَدْ اَنْكَحْتُكَهَا عَلٰى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے منقول ہے۔

اس میں ثوری نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تمہیں جو قرآن آتا ہے' اُس (کی تعلیم دینے کے مہر ہونے) پر میں اس کے ساتھ تمہارا نکاح کرتا ہوں۔

3557- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ السِّمْسَارُ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ اَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأْفِيَّ رَأْيَكَ . فَقَالَ مَنْ يَّنْكِحُ هٰذِهِ . فَقَامَ رَجُلٌ عَلَيْهِ بُرْدَةٌ عَاقِدُهَا فِي عُنُقِهِ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَقَالَ لَكَ مَالٌ . قَالَ لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ لَهُ اجْلِسْ . ثُمَّ جَاءَتْ مَرَّةً اُخْرٰى فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأْفِيَّ رَأْيَكَ . فَقَالَ مَنْ يَّنْكِحُ هٰذِهِ . فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَقَالَ اَلَكَ مَالٌ . قَالَ لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ اجْلِسْ . ثُمَّ جَاءَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأْفِيَّ رَأْيَكَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّنْكِحُ هٰذِهِ . فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَقَالَ اَلَكَ مَالٌ . فَقَالَ لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ هَلْ تَقْرَاُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا . قَالَ نَعَمْ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَسُوْرَةَ الْمُفَصَّلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْكَحْتُكَهَا عَلٰى اَنْ تُقْرِئَهَا وَتُعَلِّمَهَا وَإِذَا رَزَقَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَوَّضْتَهَا . فَزَوَّجَهَا الرَّجُلَ عَلٰى ذٰلِكَ . تَفَرَّدَ بِهٖ عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے بارے میں اپنی رائے (بیان کریں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت

۳۵۵۶-اخرجه مالك في النكاح (۲/۵۲۶) باب: ما جاء في الصداق و الحباء' عن ابي حازم' به- و من طريق مالك اخرجه الشافعي (۲/۷ ۸)' و احمد (۵/۳۳٦)' و البخاري في الوكالة (۲۳۱۰)' و في النكاح (۵۱۳۵) باب: السلطان ولي' و ابو داود في النكاح (۲۱۱۱) باب: في التزويج على العمل يعمل' و الترمذي في النكاح (۱۱۱٤)' و ابن حبان (٤۰۹۳)' و البيهقي (۷/۱٤٤) من طرق عن مالك' به-

۳۵۵۷-اخرجه البيهقي في السنن (۷/۲٤۳) كتاب: الصداق' باب: النكاح على تعليم القرآن من طريق الدارقطني' به- و نقل عقبه قول الدارقطني: تفرد به عتبة و هو متروك الحديث' ثم قال-اي: البيهقي-: (عتبة بن السكن منسوب الى الوضع' و هذا باطل لا اصل له- و الله اعلم)- اھ-

کیا: اس کے ساتھ کون شادی کرے گا؟ ایک صاحب کھڑے ہوئے' جنہوں نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جو اُنہوں نے اپنی گردن میں باندھی ہوئی تھی' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں (اس کے ساتھ شادی کروں گا)' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! پھر وہ خاتون دوبارہ آئی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے بارے میں اپنی رائے (بیان کریں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس کے ساتھ کون شادی کرے گا؟ وہی صاحب کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں (اس کے ساتھ شادی کروں گا)' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! پھر وہ خاتون دوبارہ آئی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے بارے میں اپنی رائے (بیان کریں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس کے ساتھ کون شادی کرے گا؟ وہی صاحب کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں (اس کے ساتھ شادی کروں گا)' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں قرآن (زبانی) آتا ہے؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! سورۂ بقرہ اور مفصل سورتیں (زبانی یاد ہیں)' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس شرط پر تمہاری شادی اس کے ساتھ کرتا ہوں کہ تم اسے قرآن پڑھنا سکھاؤ گے' اسے تعلیم دو گے اور جب اللہ تعالیٰ تمہیں رزق عطاء کرے گا' تو تم اس کا مہر اسے دے دو گے' تو اُن صاحب نے اس شرط پر اُس خاتون کے ساتھ شادی کر لی۔

اس روایت کو نقل کرنے میں عتبہ بن سکن نامی راوی منفرد ہیں' اور یہ "متروک الحدیث" ہیں۔

3558- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ تَزَوَّجْهَا وَلَوْ بِخَاتَمٍ مِّنْ حَدِيْدٍ.

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا: تم اس عورت کے ساتھ شادی کر لو خواہ لوہے کی انگوٹھی (مہر ہونے) کے عوض میں کرو۔

3559- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَارَةَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِى الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ تَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ امْرَاَةً فِىْ مَرَضِهٖ فَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ وَهٰذِهٖ مِنَ الثُّلُثِ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النِّكَاحُ جَائِزٌ وَّلَايَكُوْنُ مِنَ الثُّلُثِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک انصاری نے بیماری کے دوران ایک عورت کے

۳۵۵۸- تقدم-

۳۵۵۹- اخرجه الخطيب في تاريخ بغداد (۱۸۴/۱۱) من طريق عن اسماعيل بن زرارة...... به- و الحديث ذكره المتقي الهندي في الكنز (۴۴۷۷۰)، و عزاه الى (ابي نعيم و الخطيب)-

ساتھ شادی کر لی' لوگوں نے کہا: یہ جائز نہیں ہے اور یہ (وراثت) تہائی حصہ میں شمار ہوگی' یہ معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نکاح جائز ہے اور یہ تہائی حصے میں شمار نہیں ہوگا۔

شرح

اس حدیث میں جو مسئلہ بیان کیا گیا ہے' اُس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص ایسی بیماری میں مبتلا ہو جائے' جس کے نتیجہ میں اُس کے مر جانے کا امکان زیادہ ہو' تو اب وہ اپنے مال کے صرف ایک تہائی حصے میں تصرف کر سکتا ہے' اس سے زیادہ میں تصرف نہیں کر سکتا' اگر وہ چاہے' تو اُس تہائی حصے کو صدقہ کر سکتا ہے یا ہبہ کر سکتا ہے' وغیرہ۔

انصار میں یہ صورت پیش آئی کہ ایک صاحب نے ایسی حالت میں ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی' لازمی بات ہے کہ اُس شادی کے نتیجہ میں اُس پر مہر کی ادائیگی لازم ہو گئی تھی' لوگوں نے یہ کہا: کیونکہ یہ شخص اتنا بیمار ہے کہ اس کے مرنے کا امکان زیادہ ہے' اور ایسی حالت میں شریعت کا حکم یہ ہے کہ وہ شخص صرف ایک تہائی حصے میں تصرف کر سکتا ہے' لہٰذا اُس کی بیوی کو اُس کے مال کے ایک تہائی حصے میں سے مہر ادا کیا جائے گا۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: یہ نکاح درست ہے اور مہر کی ادائیگی ایک تہائی حصے میں سے نہیں ہوگی' بلکہ اُس شخص کے اصل مال میں سے ہوگی' اور اُس ادائیگی کے بعد جو مال بچے گا' ایک تہائی حصے میں تصرف کا حکم اُس میں داخل ہوگا۔

لوگوں کا یہ کہنا کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے' اس میں اس بات کا احتمال ہو سکتا ہے کہ لوگوں نے یہ سمجھا' اس صورت میں اُس شخص نے یہ شادی صرف اس لیے کی ہے' تا کہ اُس کے ورثاء زیادہ ہو جائیں اور اس طرح وہ اپنے ورثاء میں سے کسی ایک کو اس حوالے سے نقصان نہ پہنچا سکے۔

3560- حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ يَاسِيْنَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً بِكْرًا فِىْ سِتْرِهَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَاِذَا هِىَ حُبْلٰى فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتُحِلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَالْوَلَدُ عَبْدٌ لَكَ فَاِذَا وَلَدَتْ فَاجْلِدُوْهَا . قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ صَفْوَانَ هُوَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِىْ يَحْيٰى عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ .

☆☆ سعید بن مسیب ایک انصاری صحابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ایک کنواری لڑکی کے ساتھ' اُسے دیکھے بغیر' شادی کر لی' (رخصتی کے بعد) جب میں اُس کے پاس آیا تو وہ حاملہ تھی' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

۳۵۶۰-اخرجه عبد الرزاق (٦/٢٤٩-٢٥٠) في النكاح' باب: ما رد من النكاح' الحديث (١٠٧٠٥) عن ابن جريج قال: حديث عن صفوان بن سليم...... به-و من طريقه الدارقطني هٰهنا' و ابو داود في سننه (٢/٢٤١-٢٤٢) كتاب: النكاح' باب: ما يقال للمتزوج' الحديث (٢١٣١)' و البيهقي (١٥٧/٧) قال ابو داود: (روى هٰذا الحديث قتادة عن سعيد بن يزيد عن ابن المسيب- و اخرجه يحيى بن ابي كثير عن يزيد بن نعيم عن سعيد بن المسيب وعطاء الخراساني عن سعيد بن المسيب' ارسلوه كلهم- و في حديث يحيى ابن ابي كثير ان بصرة بن اكثم نكح امراة- و كلهم قال في حديثه: جعل الولد عبدًا له)- اه-

ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی شرمگاہ کو جو حلال کیا گیا ہے اس کی وجہ سے اُس کو مہر ملے گا' اس کا بچہ تمہارا غلام ہو گا اور جب یہ بچے کو جنم دے' تو تم لوگ اسے سنگسار کر دینا۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے صفوان بن سلیم سے منقول ہے۔

شرح

اس حدیث میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے' اور بعد میں وہ عورت حاملہ ثابت ہوتی ہے' تو اس کا حکم کیا ہوگا؟

احناف اس بات کے قائل ہیں کہ اگر کوئی عورت زنا کے نتیجہ میں حاملہ ہو' اور پھر کوئی شخص اُس کے ساتھ شادی کر لے' تو یہ نکاح درست ہوگا۔ تاہم شوہر' اُس عورت کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہیں کر سکے گا' جب تک وہ عورت' بچے کو جنم نہ دے۔ یہ حکم امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک ہے۔

امام ابو یوسف اس بات کے قائل ہیں کہ یہ نکاح' فاسد ہوگا۔

یہاں ایک ذیلی صورت یہ ہوگی کہ ایک شخص نے کسی عورت کے ساتھ شادی کی' جو پہلے بیوہ یا مطلقہ ہو چکی تھی' اور شادی ہونے کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ وہ عورت اپنے سابقہ شوہر سے حاملہ ہے' تو اب اُس عورت کا حمل' ثابت النسب ہوگا۔ اور اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ جس دوسرے شخص نے اُس کے ساتھ نکاح کیا تھا' وہ نکاح باطل قرار پائے گا۔

مذکورہ بالا حدیث سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اُس شخص نے حاملہ عورت کے ساتھ جو نکاح کیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے درست قرار دیا' اور عورت کیلئے مہر کی ادائیگی کو لازم قرار دیا۔

3561 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْاَسْلَمِيُّ حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ بَصْرَةَ بْنِ اَبِیْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ امْرَاَةً بِكْرًا فِیْ سِتْرِهَا فَوَجَدَهَا حَامِلًا فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَاَعْطَاهَا الصَّدَاقَ بِمَا اسْتُحِلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَقَالَ اِذَا وَضَعَتْ فَاَقِيْمُوْا عَلَيْهَا الْحَدَّ.

☆☆ حضرت بصرہ بن ابوبصرہ غفاری بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ایک کنواری لڑکی کے ساتھ' اُسے دیکھے بغیر' شادی کر لی' بعد میں اُنہوں نے اُس لڑکی کو حاملہ پایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لڑکی کو مہر دلوایا' کیونکہ اُس کی شرمگاہ کو حلال کیا گیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۳۵٦۱–اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۰۷۰٤): اخبرنا ابراهيم بن محمد عن صفوان' به- و اخرجه البيهقي (۱۵۷/۷) من طريق بسطام بن جعفر بن المختار' ثنا ابراهيم بن محمد' به-قلت: و ابراهيم بن محمد: هو ابو اسحاق الاسلمي: قال البيهقي: (وقد روي هذا من وجه آخر عن ابن المسيب عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً)- اه-قلت: هذا المرسل اخرجه ابو داود في سننه (۲۴۲/۲) كتاب: النكاح ' باب في القسم بين النساء' الحديث (۲۱۳۲): حدثنا محمد بن المثنى' ثنا عثمان بن عمر – يعني: ابن المبارك–عن يحيى عن يزيد بن نعيم عن سعيد بن المسيب ان رجلاً يقال له: بصرة بن اكثم نكح امراة...... فذكر معناه' اي: معنى حديث ابن المسيب السابق- و راجع الذي قبله-

جب یہ بچے کو جنم دے تو اس پر حد جاری کر دینا۔

3562- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالتَّيْسِ الْمُسْتَعَارِ . قَالُوْا بَلٰى . قَالَ هُوَ الْمُحِلُّ . ثُمَّ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ .

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں "کرائے کے سانڈ" کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ حلالہ کرنے والا شخص ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حلالہ کرے اور جس کیلئے حلالہ کیا گیا ہو' اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو!

شرح

یہاں حدیث میں لفظ "محلل" استعمال ہوا ہے' یعنی کسی چیز کو حلال کرنے والا شخص۔

مسئلہ کی صورت یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدے' تو اب وہ عورت اُس شخص کیلئے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ کسی دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لینے کے بعد بیوہ یا مطلقہ نہیں ہو جاتی۔

ایک شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدیتا ہے اور وہ دوبارہ اُسی عورت کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے' تو وہ عورت کسی دوسرے شخص کے ساتھ یہ طے کرتی ہے کہ تم میرے ساتھ اس شرط پر شادی کرو کہ ایک مرتبہ صحبت کرنے کے بعد تم مجھے طلاق دیدو گے' تاکہ میں پہلے شوہر کیلئے حلال ہو جاؤں۔

سوال یہ ہے کہ طلاق دینے کی شرط کے ساتھ شادی کرنے کا حکم کیا ہوگا؟

امام ابوحنیفہ اور امام محمد اس بات کے قائل ہیں کہ یہ نکاح درست ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ ان حضرات کے نزدیک نکاح میں فاسد شرط مقرر کرنے سے شرط' کالعدم تصور ہوتی ہے' اور نکاح' درست شمار ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا صورت میں بھی طلاق دینے کی شرط فاسد ہے' اس لیے اُسے کالعدم قرار دیا جائے گا اور نکاح اپنی جگہ درست ہوگا۔

۳۵۶۲-اخرجه ابن ماجه في النكاح (۶۲۳/۱) باب: المحلل و المحلل له (۱۹۳۶)؛ و الحاكم (۱۹۹/۲)؛ و البيهقي في الكبرى (۲۰۸/۷)؛ و ابن الجوزي في العلل المتناهية (۶۴۶/۲) من طريق الليث' به- و سال الترمذي البخاري عن هذا الحديث ' فقال البخاري: (عبد الله بن صالح لم يكن اخرجه في ايامنا' ما ارى الليث سمعه من مشرح بن هاعان؛ لان حيوة روى عن بكر بن عمرو عن مشرح)- اه- من (العلل الكبير) للترمذي (۲۷۴)- و انكر يحيى ابن عبد الله بن بكير رواية ابي صالح هذه انكارًا شديدًا' وقال : (لم يسمع الليث من مشرح شيئًا' ولا روى عنه شيئًا' و انما حدثني الليث بهذا الحديث عن سليمان بن عبد الرحمن ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ......) فذكره- و قال ابو زرعة: (الصواب عندي حديث يحيى' يعني: ابن عبد الله بن بكير)- اه- من علل ابن ابي حاتم (۴۱۱/۱) (۱۲۳۲)-وهذا يقضي بخطا التصريح بسماع الليث من مشرح الواقع في روايات الحديث عند المصنف وغيره- و مشرح بن هاعان: مقبول: كما قال ابن حجر في (التقريب) (۲۵۰/۲)؛ و لم يتابع؛ و لذلك قال البوصيري في مصباح الزجاجة (۱۰۲/۲): (هذا اسناد مختلف فيه: من اجل ابي مصعب)- اه- وابو مصعب: هو مشرح بن هاعان-

امام شافعی کے نزدیک بھی یہ نکاح درست ہوگا' البتہ امام مالک کے نزدیک اسے فسخ قرار دیا جائے گا۔
ان فقہاء کے درمیان اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے شخص پر لعنت کی ہے۔
جن فقہاء کے نزدیک اس لعنت سے مراد اُس شخص کا گناہگار ہونا ہے' اُنہوں نے یہ فتویٰ دیا کہ نکاح درست ہوگا اور وہ شخص گناہگار ہوگا۔ اور جن فقہاء کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ سے مراد یہ ہے کہ جس چیز سے منع کیا گیا ہے' وہ فاسد ہو جائے گی' اُن کے نزدیک ایسا نکاح' فاسد شمار ہوگا۔

3563- حَدَّثَنَا هُبَيْرَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَيْسَرَةَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُسَيْلَةُ هِىَ الْجِمَاعُ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "عسیلہ" سے مراد صحبت کرنا ہے۔

3564- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا شَبَابُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا حَشْرَجُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَشْرَجٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ جَدِّىْ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الْاِسْلَامُ يَعْلُو وَلَا يُعْلٰى .

☆☆ حضرت عائذ بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام سربلند ہوتا ہے' اُسے مغلوب نہیں کیا جاسکتا۔

3565- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنْ عَاصِمٍ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَاَةً فَقَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرْتَ اِلَيْهَا . قُلْتُ لَا . قَالَ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهُ اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا . وَقَالَ اَبُوْ شِهَابٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَطَبْتُ امْرَاَةً . وَالْبَاقِىْ مِثْلَهُ .

۳۵٦۳-اخرجه احمد (٦/٦٢): ثنا مروان' به-قال الزيلعي (۳/۲۲۸): (والمكي: مجهول)- اه- و راجع: حلية الاولياء (۹/۲۳٦) و مجمع الزوائد (٤/۲٤۱)-

۳۵٦٤-اخرجه البيهقي في سننه (٦/۲۰۵) كتاب: اللقطة' باب: ذكر بعض من صار مسلماً باسلام ابويه او احدهما...... من طريق ابي العباس السراج' ثنا شباب بن خياط...... به-و عزاه الحافظ في الفتح (۳/۲۲۰) للروياني' و اخرجه باسناده اليه في تغليق التعليق (۲/٤۸۹) عن محمد بن اسحاق' ثنا شباب العصفري-: هو خليفة بن خياط- ثنا حشرج بن عبد الله' به- وعزاه ايضاً الى الخليلي في (فوائده) عن يحيى بن محمد العربي بخربته بنيسابور عن محمد ابن اسحاق السراج' ثنا شباب بن خياط' به- و انظر: نصب الراية (۳/۲۱۳)-

۳۵٦۵-اخرجه احمد (٤/۲٤٤-۲٤۵' ۲٤٦) و الدارمي (۲/۱۳٤) و ابن ابي شيبة (٤/۳۵۵) و سعيد بن منصور (۵۱٦- ۵۱۸) و الترمذي في النكاح (۱۰۸۷) باب: ما جاء في النظر الى المخطوبة' و النسائي في النكاح (٦/٦۹-۷۰) باب: اباحة النظر قبل التزويج' و ابن ماجه في النكاح (۱۸٦٦) باب: النظر الى المراة اذا اراد ان يتزوجها' و ابن الجارود (٦۷۵) و البيهقي في الكبرى (۷/۸٤' ۸۵) و الطحاوي في المعاني (۳/۱٤) من طريق ثابت و عاصم الاحول عن بكر بن عبد الله المزني' به-

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تم نے اُسے دیکھا ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُسے دیکھ لو' کیونکہ اس طرح تم دونوں کے درمیان محبت پیدا ہو جائے گی۔

ابوشہاب نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے ایک خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا ہے' اس کے بعد کے الفاظ حسب سابق ہیں۔

3566 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَرَادَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَنْ يَّتَزَوَّجَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهُ اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا . قَالَ فَفَعَلَ فَتَزَوَّجَهَا فَذَكَرَ مُوَافَقَتَهَا . اَلصَّوَابُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے شادی کرنے کا ارادہ کیا' اُنہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جا کر اُس عورت کو دیکھ لو' کیونکہ اس کے نتیجہ میں تم دونوں کے درمیان محبت پیدا ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ایسا ہی کیا' پھر اُس خاتون کے ساتھ شادی کر لی' اُس کے بعد راوی نے اُن کی موافقت کا ذکر کیا ہے۔

صحیح یہ ہے: یہ روایت ثابت کے حوالے سے بکر مزنی سے منقول ہے۔

3567 - حَدَّثَنَاهُ ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ اَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (اُس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

3568 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْخَيَّاطُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمِسْوَرِ - وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ - قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلاً اَرَادَ اَنْ يَّتَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِيْ اَعْيُنِ نِسَاءِ الْاَنْصَارِ

۳۵۶٦-اخرجه ابن ماجه في النكاح (۱۸٦۵) باب: النظر الى المراة اذا اراد ان يتزوجها' و ابن الجارود (٦۷٦)' و ابن حبان (٤٠٤۲)' و الحاكم (۲/۱٦۵)' و صححه على شرطهما' و البيهقي في الكبرى (۷/۸٤) من طرق عن عبد الرزاق' به-

۳۵٦۷-اخرجه ابن ماجه في النكاح (۱/٦٠٠) باب: النظر الى المراة اذا اراد ان يتزوجها (۱۸٦٦) عن الحسن بن ابي الربيع' انبانا عبد الرزاق' به- وقال في الزوائد: (اسناده صحيح' وقد روى الترمذي وغيره بعضه) اه- وراجع: مصادر تخريج الرواية قبل السابقة-

۳۵٦۸-اخرجه سعيد بن منصور (۵۲۳)' و الحميدي (۱۱۷۲)' و احمد (۲/۲۹۹)' و مسلم في النكاح (۱٤۲٤) باب: ندب النظر الى وجه المراة و كفيها لمن يريد تزوجها' و النسائي في النكاح (٦/۷۷) باب: اذا استشار رجل رجلاً في المراة هل يخبره بما يعلم' و الطحاوي في المعاني (۳/۱٤)' و ابن حبان (٤٠٤۱)' و البيهقي في الكبرى (۷/۸٤) من طرق عن سفيان' به- و هو عند مسلم و النسائي من غير هذا الوجه عن يزيد بن كيسان' به-

شَيْئًا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک انصاری خاتون کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اُسے دیکھ لو کیونکہ انصار کی خواتین کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔

3569- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَأَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ حَسَّانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ زَيْنَبَ ابْنَتَهُ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ . هَذَا لَا يَثْبُتُ . وَحَجَّاجٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ وَالصَّوَابُ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّهَا بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي قِصَّةِ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہ کا حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کے ساتھ دوبارہ نکاح پڑھوایا تھا۔

یہ روایت ثابت نہیں ہے' حجاج نامی راوی (کی نقل کردہ روایت کو) دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔

درست روایت وہ ہے' جسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سابقہ نکاح کی بنیاد پر ہی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہ کو (اُن کے شوہر کے پاس) بھیج دیا تھا۔

امام مالک نے زہری کے حوالے سے' صفوان بن اُمیہ کے واقعہ میں اسے نقل کیا ہے۔

3570- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْأَنْمَاطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۳۵۶۹-اخرجه الترمذي في النكاح (۳/۴۴۷-۴۴۸) باب: ما جاء في الزوجين المشركين يسلم احدهما (۱۱۴۲)' و ابن ماجه في النكاح (۶۴۷/۱) باب: الزوجين يسلم احدهما قبل الآخر (۲۰۱۰) من طريق ابي معاوية' به- و قال الترمذي: (هذا حديث في اسناده مقال- و في الحديث الآخر- ايضاً- مقال- و العمل على هذا الحديث عند اهل العلم: ان المراة اذا اسلمت قبل زوجها' ثم اسلم زوجها و هي في العدة: ان زوجها احق بها ما كانت في العدة- و هو قول مالك بن انس و الاوزاعي و الشافعي و احمد و اسحاق)- اه- و قال الترمذي ايضاً (۴۴۹/۳) (۱۱۴۴): (قال يزيد بن هارون: حديث ابن عباس اجود اسناداً- و العمل على حديث عمرو بن شعيب)- اه-

۳۵۷۰-اخرجه ابو داود في الطلاق (۲۷۹/۲) باب: الى متى ترد عليه امراته اذا اسلم بعدها (۲۲۴۰) من طريق محمد بن سلمة' به- و اخرجه ابو داود في نفس الموضع' و الترمذي في النكاح (۴۴۸/۳) باب: ما جاء في الزوجين المشركين يسلم احدهما (۱۱۴۳)' و ابن ماجه في النكاح (۶۴۷/۱) باب: الزوجين يسلم احدهما قبل الآخر (۲۰۰۹) من طرق عن ابن اسحاق' به- و قد صرح ابن اسحاق بالتحديث عند الترمذي- و قال الترمذي: (هذا حديث ليس باسناده باس' و لكن لا نعرف وجه هذا الحديث' و لعله قد جاء هذا من قبل داود بن حصين' من قبل حفظه)- اه- وروى الترمذي (۱۱۴۴) عن اسرائيل' و ابن ماجه (۲۰۰۸) عن حفص بن جميع' كلاهما عن سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس: ان رجلاً جاء مسلماً على عهد النبي صلى الله عليه وسلم' ثم جاءت امراته مسلمة' فقال: يا رسول الله' انها كانت اسلمت معي فردها علي- فردها عليه) و السياق للترمذي- و قال الترمذي: (هذا حديث صحيح؛ سمعت عبد بن حميد يقول: سمعت يزيد بن هارون يذكر عن محمد بن اسحاق هذا الحديث)- اه-

سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ لَمْ يُحْدِثْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہ کو پہلے نکاح کی بنیاد پر ہی حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کے پاس بھجوا دیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا دوبارہ نکاح نہیں پڑھوایا تھا۔

3571- قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ مَنِيعٍ وَّأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عُمَرُ بْنُ زُرَارَةَ أَبُو حَفْصٍ الْحَدَثِيُّ حَدَّثَنَا مَسْرُوحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ كَانَتْ أُخْتِيْ تَحْتَ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَهَا عَلٰى حَدِيقَةٍ فَكَانَ بَيْنَهُمَا كَلَامٌ فَارْتَفَعَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ وَيُطَلِّقُكِ . قَالَتْ نَعَمْ وَأَزِيْدُهُ . قَالَ رُدِّيْ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ وَزِيْدِيْهِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری بہن ایک انصاری کی اہلیہ تھی' اُس انصاری نے ایک باغ (کی بطورِ مہر) ادائیگی کی شرط پر اُس کے ساتھ شادی کی تھی' اُن دونوں کے درمیان ناچاقی ہوئی' اُنہوں نے اپنا مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اس کا باغ واپس کر دو' یہ تمہیں طلاق دے دیتا ہے۔ تو وہ عورت بولی: ٹھیک ہے' میں اسے مزید بھی دے سکتی ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کا باغ واپس کرواور اسے مزید ادائیگی بھی کر دو۔

3572- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَعْتِبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَّلَا دِيْنٍ وَّلٰكِنْ أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ . فَقَالَ أَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ . قَالَتْ نَعَمْ . قَالَ يَا ثَابِتُ اقْبَلِ الْحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ان کے اخلاق یا دین کے حوالے سے ان سے ناراض نہیں ہوں' لیکن میں مسلمان ہونے کے بعد (شوہر کی) ناشکری کو پسند نہیں کرتی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اس کا

۳۵۷۱- اخرجه البيهقي في السنن (۷/ ۳۱٤) كتاب: الخلع و الطلاق' باب: الوجه الذي تحل به الفدية: اخبرنا ابو عبد الله الحافظ' انا ابو الحسين محمد بن احمد بن تميم الاصم القنطري ببغداد ' انا ابو جعفر محمد بن سعد بن محمد بن الحسن بن عطية بن سعد العوفي' قال: حدثني ابي' قال: نا الحسين بن الحسن بن عطية عن ابيه عن جده عن ابي سعيد قال: ارادت اختي تختلع من زوجها' فاتت النبي صلى الله عليه وسلم مع زوجها' فذكرت له ذلك' فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم : (تردين عليه حديقته و يطلقك!) قالت : نعم' و ازيده...... الحديث- قال البيهقي: (وكذلك اخرجه الحسين بن عمارة عن عطية و الحديث المرسل صحيح)- اه-

۳۵۷۲- اخرجه البخاري في الطلاق (۵۲۷۳' ۵۲۷٤) باب: الخلع' و كيف الطلاق فيه! و النسائي في الطلاق (٦/ ۱٦۹) باب: ما جاء في الخلع (۳٤٦۳) عن ازهر بن جميل' به- و راجع: تحفة الاشراف للمزي (۵/ ۱۲٦- ۱۲۷)-

باغ اسے واپس کرنے کیلئے تیار ہو؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ثابت! تم اپنا باغ لے لو اور اسے ایک طلاق دے دو!

3573 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ كَانَتْ عِنْدَهُ زَيْنَبُ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيِّ ابْنِ سَلُولٍ وَكَانَ أَصْدَقَهَا حَدِيقَةً فَكَرِهَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُدِّينَ حَدِيقَتَهُ الَّتِي أَعْطَاكِ . قَالَتْ نَعَمْ وَزِيَادَةً . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الزِّيَادَةُ فَلاَ وَلَكِنْ حَدِيقَتَهُ . قَالَتْ نَعَمْ . فَأَخَذَهَا لَهُ وَخَلَّى سَبِيلَهَا فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ قَالَ قَدْ قَبِلْتُ قَضَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . سَمِعَهُ أَبُو الزُّبَيْرِ مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ.

☆☆ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی شادی زینب بنت عبداللہ سے ہوئی' حضرت ثابت نے اُس خاتون کو مہر کے طور پر ایک باغ دیا تھا' وہ خاتون اُنہیں پسند نہیں کرتی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس نے جو باغ تمہیں دیا تھا' کیا تم اُسے واپس کرنے کیلئے تیار ہو؟ اُس خاتون نے عرض کی: جی ہاں! (میں اُس کے ساتھ) مزید بھی دے سکتی ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مزید ادائیگی کی ضرورت نہیں ہے' صرف اُس کا باغ واپس کر دو۔ اُس خاتون نے عرض کی: ٹھیک ہے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو باغ واپس ملنے اور عورت کو طلاق ہونے کا فیصلہ دیا۔ جب اس کی اطلاع حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو ملی تو اُنہوں نے کہا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو تسلیم کرتا ہوں۔

ابوزبیر نے یہ روایت کئی راویوں سے سنی ہے۔

شرح: جب میاں بیوی ایک ساتھ نہ رہ سکتے ہوں تو خلع جائز ہے

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: جب میاں بیوی کے درمیان جھگڑا ہو جائے' اور ان دونوں کو یہ خوف ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکتے تو اس بارے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ عورت' اپنی ذات کے فدیہ کے طور پر' کچھ مال دے کے' اس کے عوض میں خلع حاصل کرے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اس کے بارے میں جو وہ عورت فدیہ دیتی ہے''۔

جب وہ دونوں ایسا کریں گے' تو اس خلع کے نتیجے میں' ایک بائنہ طلاق واقع ہو جائے گی۔ عورت کے ذمے مال کی ادائیگی لازم ہوگی اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''خلع بائنہ طلاق ہے''۔

۳۵۷۳-اخرجه البيهقي في الكبرى (۷/ ۳۱۳)' و قال ابن حجر-كما في التعليق المغني (و سنده قوي مع ارساله' و حجاج- فيه-: حجاج بن محمد' لا حجاج بن ارطاة)- اه- وراجع: تلخيص الحبير لابن حجر (۳/ ۲۳۱)-وله شاهد من حديث عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده' بنحوه عند ابن ماجه في الطلاق (۱/ ۶۶۳) باب: المختلعة تاخذ ما اعطاها (۲۰۵۷) من طريق حجاج عن عمرو بن شعيب' به-وقال في الزوائد: (في اسناده حجاج بن ارطاة' مدلس' وقد عنعنه)- اه-

دوسری بات یہ ہے: خلع میں طلاق کا احتمال موجود ہوتا ہے یہاں تک کہ لفظ خلع کے ذریعے کنایہ مراد لیا جاسکتا ہے اور کنایہ کے ذریعے ہمیشہ بائنہ طلاق واقع ہوتی ہے البتہ خلع میں جب مال کا ذکر کر دیا جائے تو پھر (طلاق کی) نیت کی ضرورت نہیں رہتی۔

تیسری بات یہ ہے: عورت صرف اسی وجہ سے اپنے ذمے مال کی ادائیگی کو لازم کرتی ہے کہ اس کی ذات اس کے قبضے میں آجائے (یعنی اسے طلاق بائنہ مل جائے) اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب وہ بائنہ ہو جائے۔

اگر یہ ناپسندیدگی مرد کی طرف سے ہو تو مرد کے لئے یہ بات مکروہ ہے کہ عورت سے عوض وصول کرے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اگر تم ایک بیوی کی بجائے دوسری بیوی لانا چاہتے ہو تو اگرچہ تم پہلی بیوی کو ایک ڈھیر کے برابر (مال) دے چکے ہو تو پھر بھی اس سے کچھ (واپس) نہ لو''۔

اس کی وجہ یہ بھی ہے: شوہر اس عورت کو چھوڑ کر دوسری بیوی لانے کے ذریعے اسے پریشانی کا شکار کرسکتا ہے تو اب وہ اس سے مال لے کر اسے مزید پریشان نہ کرے۔

لیکن اگر ناپسندیدگی عورت کی طرف سے ہو تو ہمارے نزدیک یہ بات مکروہ ہے کہ مرد عورت سے اس سے زیادہ وصول کرے جو (اس نے مہر کے طور پر) دیا تھا۔

''الجامع الصغیر'' کی ایک روایت میں یہ بات ہے: اضافی ادائیگی لینا بھی جائز ہوگا' اس کی دلیل وہ روایت ہے ہم نے جو روایت آغاز میں نقل کی ہے وہ مطلق ہے۔

دوسری وجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے: جو حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے بارے میں ہے۔

''جہاں تک اضافی ادائیگی کا تعلق ہے تو وہ نہیں''۔

اس مسئلے میں ناپسندیدگی خاتون کی طرف سے تھی۔

اگر مرد زیادہ وصولی کر لیتا ہے تو قضا کے اعتبار سے یہ جائز ہوگا' اسی طرح اگر وہ عوض وصول کر لیتا ہے اور ناپسندیدگی بھی اس کی طرف سے ہو تو (یہ بھی جائز) ہوگا' کیونکہ ہم نے جو آیت تلاوت کی ہے اس کا مقتضیٰ دو چیزیں ہیں۔ حکم کے اعتبار سے جائز ہونا اور مباح ہونا اس لئے اباحت کے حق میں عمل ترک کر دیا جائے گا' کیونکہ اس کے مقابلے میں چیز موجود ہے تو باقی پر عمل کرنا باقی رہ جائے گا۔

اگر شوہر نے مال کے عوض طلاق دی اور عورت نے اسے قبول کر لیا تو طلاق ہو جائے گی' اور عورت کے ذمے مال کی ادائیگی لازم ہو جائے گی۔

اس کی وجہ یہ ہے: شوہر کو اس وقت فوری طور پر یا بعد میں معلق طور پر طلاق دینے کا اختیار حاصل ہے اور مذکورہ صورت میں اس نے طلاق کو عورت کی قبولیت کے ساتھ معلق کر دیا ہے۔

اس طرح عورت چونکہ اپنی ذات کے بارے میں اختیار رکھتی ہے تو اسے اپنے ذمے مال کی ادائیگی لازم کرنے کا بھی

اختیار ہونا چاہئے اور ملک نکاح ایک ایسی چیز ہے جس میں عوض لینا جائز ہے اگر چہ وہ مال نہیں ہے جیسا کہ قصاص کا یہی حکم ہے اور طلاق بائنہ ہو جائے گی اس کی وجہ ہم بیان کر چکے ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے: یہ جان کے بدلے میں مال کا معاوضہ ہے' تو جب مرد ایک بدل کا مالک بن جائے گا' تو دوسرے بدل یعنی نفس کی مالک عورت ہو جائے گی' تا کہ برابری کا حکم ہو سکے۔

فرماتے اگر خلع میں عوض باطل ہو' جیسے کوئی مسلمان شراب' خنزیر یا مردار کے عوض خلع کرے' تو شوہر کو کچھ نہیں ملے گا' اور علیحدگی بائنہ طور پر ہوگی' لیکن اگر طلاق میں عوض باطل ہو' تو رجعی طلاق ہوتی ہے۔

البتہ دونوں صورتوں میں طلاق کا وقوع قبول کرنے پر ہوگا اور حکم میں دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہوں گے اس کی وجہ یہ ہے: عوض باطل ہوگا' تو پہلی صورت میں عمل کرنے والا لفظ خلع ہوگا جو کہ ''کنایہ'' ہے اور دوسری صورت میں لفظ ''صریح'' ہوگا جو رجعت لے کر آتا ہے البتہ عورت کے ذمے کسی بھی چیز کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جو شوہر کو ادا کی جائے اس کی وجہ یہ ہے: اس نے ایسی کسی چیز کو مقرر نہیں کیا جو قیمت رکھتی ہو' اسے مرد کے ساتھ دھوکے کرنے والی قرار دیا جائے۔

اس کی وجہ یہ بھی ہے: اس نے جس چیز کو معاوضہ مقرر کیا ہے' وہ اسلام کی وجہ سے قابل قبول نہیں ہے اور اس چیز کے علاوہ' کسی دوسری چیز کی ادائیگی بھی عورت کے ذمے لازم نہیں کی گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے: عورت نے کسی اور چیز کی ادائیگی کو اپنے ذمے نہیں لیا۔

البتہ جب شوہر نے کسی متعین سر کے کے عوض خلع کیا ہو' اور بعد میں وہ شراب نکل آئے (تو حکم مختلف ہوگا) اس کی وجہ یہ ہے: عورت نے مال متعین کر لیا تھا اور اس طرح شوہر کے ساتھ دھوکا ہوا ہے۔

اس کے برخلاف جب کوئی شخص اپنے غلام کو شراب کے عوض میں آزاد کر دے یا مکاتب بنا لے تو اس صورت میں مالک غلام کی قیمت کو وصول کرے گا' کیونکہ آقا جس چیز کا مالک ہے وہ ایک قیمت والی چیز ہے اور وہ اپنی ملکیت کو کسی معاوضہ کے بغیر زائل کرنے پر رضامند نہیں ہوگا۔

جہاں تک ملک بضع کا تعلق ہے' تو وہ طلاق کی وجہ سے باقیمت مال نہیں رہتا' اس کی تفصیل ہم عنقریب بیان کریں گے۔

جبکہ شراب کے عوض نکاح کرنے کا حکم اس سے مختلف ہے' کیونکہ عورت سے تمتع کا حق رکھنا ایک باقیمت چیز شمار ہوگا۔

اس میں مفہوم یہ ہے: عورت سے تمتع قابل احترام ہے اور شریعت نے اس چیز کو درست قرار نہیں دیا کہ عوض کے بغیر اس کا مالک بنا جائے اس کی وجہ یہ ہے' اس کے شرف واحترام کو نمایاں کیا جا سکے' لیکن اگر شوہر عورت سے اس کے حق کو زائل کر دے' تو وہ از خود قابل احترام ہے اس لئے مال کو واجب کرنے کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔

فرماتے ہیں: جو بھی چیز مہر بننے کی صلاحیت رکھتی ہے' اسے خلع میں معاوضے کے طور پر قبول کیا جا سکتا ہے' کیونکہ ہر وہ باقیمت چیز تمتع کے حق کا عوض بن سکتی ہے' وہ اس چیز کا عوض بدرجہ اولیٰ بن سکتی ہے' جو باقیمت نہ ہو۔

(ہدایہ' کتاب الطلاق' خلع کا بیان)

3574- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِیُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْخُذُ مِنَ الْمُخْتَلِعَةِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهَا .

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی خلع حاصل کرنے والی عورت سے اُس سے زیادہ وصول نہ کرے جو اُس نے (مہر کے طور پر) اُس عورت کو دیا تھا۔

3575- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمْدُوْنُ بْنُ عُمَارَةَ الْبَزَّازُ اَبُوْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبُخَارِیُّ الْمُسْنَدِیُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّتَهَا حَيْضَةً وَّنِصْفًا .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے اپنے شوہر سے خلع حاصل کرلیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی عدت ڈیڑھ حیض مقرر کی۔

3576- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّتَهَا حَيْضَةً.

☆☆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے اپنے شوہر سے خلع حاصل کرلیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی عدت ایک حیض مقرر کی۔

3577- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِی بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَازِمٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَزِيْدَ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَعْتَدَّ حَيْضَةً.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے اُن سے خلع حاصل کرلیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون کو یہ ہدایت کی' وہ ایک حیض تک' عدت بسر کرے۔

3578- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ رُبَيِّعَ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ سَمِعْتُ

۳۵۷۴-اخرجه ابو داود في المراسيل-كما في التحفة (۱۳/۳۰۲)- من طريق سفيان' بنحوه-وقال ابو داود: (قال وكيع: سالت ابن جريج عنه! فانكره و لم يعرفه)- اه-

۳۵۷۵-اخرجه ابو داود في الطلاق (۲/۲۷۶) باب: في الخلع (۲۲۲۹)' و الترمذي في الطلاق (۳/۴۹۱) باب: ما جاء في الخلع (۱۱۸۵م)' من طريق علي بن بحر' وانبانا هشام بن يوسف' به- وقال ابو داود: (و هذا الحديث اخرجه عبد الرزاق عن معمر عن عمرو بن مسلم عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً)- اه- وقال الترمذي: (هذا حديث حسن غريب)- اه-

۳۵۷۶-اشار ابو داود الى هذا الرواية؛ كما سبق في كلامه على الرواية السابقة؛ فراجعه-

۳۵۷۷-تقدم قريباً-

۳۵۷۸-اخرجه النسائي في الطلاق (۶/۱۸۶) باب: عدة المختلعة (۳۴۹۷) من طريق محمد بن عبد الرحمن عن الربيع' بنحوه- و اخرجه النسائي (۳۴۹۸)' و ابن ماجه في الطلاق (۱/۶۶۳-۶۶۴) باب: عدة المختلعة (۲۰۵۸) من طريق عبادة بن الصامت عن الربيع' بنحوه-

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ حِيْنَ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ اَنْ تَعْتَدَّ حَيْضَةً.

★★ سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ ایک حیض تک عدت گزاریں، جب اُس خاتون نے (اپنے شوہر) سے خلع حاصل کر لیا تھا۔

3579- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَرْدَكَ سَمِعَ عَطَاءً يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ يُوْسُفُ بْنُ مَاهَكَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَّهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں سنجیدگی بھی سنجیدگی شمار ہوگی اور مذاق بھی سنجیدگی شمار ہوگا' نکاح' طلاق اور رجوع کرنا۔

3580- حَدَّثَنَاهُ الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ اَرْدَكَ اَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ اَبِىْ رَبَاحٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ يُوْسُفُ بْنُ مَاهَكَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3581- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَرْدَكَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَّهَزْلُهُنَّ جِدٌّ الطَّلَاقُ وَالنِّكَاحُ وَالرَّجْعَةُ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں سنجیدگی بھی سنجیدگی شمار ہوگی اور مذاق بھی سنجیدگی شمار ہوگا' طلاق' نکاح اور رجوع کرنا۔

3582- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا

۳۵۷۹-اخرجه الترمذي في الطلاق (۳/۴۹۰) باب: ماجاء في الجد و الهزل في الطلاق (۱۱۸۴) و ابن ماجه في الطلاق (۱/۶۵۷-۶۵۸) باب: من طلق او نكح او رجع لا عباً (۲۰۳۹) من طريق حاتم بن اسماعيل عن عبد الرحمن بن اردك به- و قال الترمذي: (هذا حديث حسن غريب' و العمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم- و عبد الرحمن: هو ابن حبيب بن اردك المدني- و ابن ماهك: هو -عندي- يوسف بن ماهك)- اه-

۳۵۸۰-اخرجه الحاكم في الطلاق (۲/۱۹۷-۱۹۸) من طريق الربيع بن سليمان' ثنا عبد الله بن وهب' اخبرني سليمان بن بلال' به- وقال الحاكم: (هذا حديث صحيح الاسناد' و عبد الرحمن بن حبيب: هو ابن اردك من ثقات المدنيين' و لم يخرجاه)- اه- و تعقبه الذهبي' فقال: (قلت: فيه لين)- اه- يعني: ابن اردك-

۳۵۸۱-راجع الذي قبله-

۳۵۸۲-اخرجه ابو داود في الطلاق (۲/۲۶۵-۲۶۶) باب: في الطلاق على الهزل (۲۱۹۴) حدثنا القعنبي' ثنا عبد العزيز- يعني: ابن محمد الدراوردي- به- وراجع: نصب الراية للزيلعي (۳/۲۹۳-۲۹۴)-

عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ اَرْدَكَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَّهَزْلُهُنَّ جِدٌّ الطَّلَاقُ وَالنِّكَاحُ وَالرَّجْعَةُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں سنجیدگی بھی سنجیدگی شمار ہوگی اور مذاق بھی سنجیدگی شمار ہوگا' طلاق' نکاح اور رجوع کرنا۔

3583- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرٰى رِعَاءُ الشَّاءِ رُءُوْسَ النَّاسِ وَاَنْ يُّرَى الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ الْجُوَّعُ يَتَبَارَوْنَ فِي الْبُنْيَانِ وَاَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّهَا.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں یہ بات شامل ہے: بکریوں کے چرواہے لوگوں کے حکمران بن جائیں گے اور برہنہ پاؤں' برہنہ جسم (یعنی کم لباس والے) بھوکے لوگ ایک دوسرے کے مقابلے میں بلند عمارات تعمیر کریں گے' اور کنیز اپنے آقا کو جنم دے گی۔

3584- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ الْعَابِدِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الْجَنَدِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُوْطَاَ حَامِلٌ حَتّٰى تَضَعَ اَوْ حَائِلٌ حَتّٰى تَحِيْضَ .

قَالَ لَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَّمَا قَالَ لَنَا فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ اَحَدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَّا الْعَابِدِيُّ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کسی حاملہ عورت کے ساتھ صحبت کی جائے' جب تک وہ بچے کو جنم نہ دے' یا کسی کم سن لڑکی کے ساتھ صحبت کی جائے جب تک اُسے حیض نہ آ جائے (یعنی وہ بالغ نہ ہو جائے)۔

شرح: زنا کے نتیجے میں حاملہ ہونے والی عورت سے شادی کا حکم

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: اگر کوئی شخص زناء کے نتیجے میں حاملہ ہونے والی عورت کے ساتھ شادی کر لے تو وہ نکاح درست ہوگا' تاہم مرد اس عورت کے ساتھ اس وقت تک وطی نہیں کرے گا جب تک وہ عورت بچے کو جنم نہ دے۔

یہ حکم بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ نکاح فاسد شمار ہوگا۔

۳۵۸۳- جزء من حديث طويل تقدم تخريجه-

۳۵۸۴- روى احمد في مسنده (۱۰۸/٤): ثنا يحيى بن اسحاق' انا ابن لهيعة عن الحارث ابن يزيد عن حنش الصنعاني عن رويفع بن ثابت' قال: (نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان توطا الامة حتى تحيض' وعن الحبالى حتى يضعن ما في بطونهن)-

اگر وہ حمل "ثابت النسب" ہو تو یہ نکاح بالاجماع باطل شمار ہوگا۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ کی دلیل یہ ہے: اصل میں منع کرنے کی وجہ "حمل" کی حرمت ہے اور یہ "حمل" قابلِ احترام ہے کیونکہ اس سے کوئی جرم سرزد نہیں ہوا۔ یہی وجہ ہے: اسے ساقط کرنا جائز نہیں ہے۔

ان دونوں حضرات کی دلیل یہ ہے: ایسی عورت ان عورتوں میں شامل ہے جو نص کے ذریعے حلال ثابت ہوتی ہیں۔

وطی کو حرام اس لیے قرار دیا گیا ہے تاکہ وہ اپنے پانی کے ذریعے دوسرے کے کھیت کو سیراب نہ کرے۔

ثابت النسب میں ممانعت پانے والے شخص (یعنی جس سے وہ حمل ہے) کے ساتھ لاحق ہوگی اس حرمت کا زناء کرنے والے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

اگر کوئی شخص (جنگ کے بعد) قیدی عورتوں میں سے کسی حاملہ عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے تو یہ نکاح فاسد شمار ہوگا کیونکہ وہ (حمل) ثابت النسب ہے۔

اگر کوئی شخص اپنی "ام ولد" کی کسی دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر دے اور وہ عورت اس شخص سے حاملہ ہو تو یہ نکاح بھی باطل ہوگا کیونکہ وہ عورت اپنے آقا کی ہم بستر تھی۔ یہاں تک کہ اس عورت کے بچے کا نسب اس آقا سے ثابت ہوگا کسی بھی دعوے کے بغیر اور اگر اس نکاح کو درست قرار دے دیا جائے تو اس صورت میں دو بستروں کو اکٹھا کرنا لازم آئے گا۔

تاہم اس میں تاکید نہیں ہے یہاں تک کہ وہ شخص لعان کے بغیر بچے کے نسب کی نفی کر سکتا ہے۔ لہٰذا یہ اس وقت تک معتبر نہیں ہوگا جب تک حمل اس کے ساتھ شامل نہ ہو۔ (ہدایہ کتاب النکاح)

3585- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَيُّوْبَ الصَّرِيفِيْنِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَصْرٍ الْاَنْطَاكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِمَا اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُتْعَةِ .

☆☆ حسن بن محمد اور عبداللہ بن محمد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا تھا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت (کو کھانے) اور متعہ کرنے سے منع کر دیا تھا۔

3586- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عُمَيْسٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ عَامَ اَوْطَاسٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا.

☆☆ ایاس بن سلمہ اپنے والد (حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جنگِ اوطاس کے موقع

۳۵۸۶- تقدم۔

۳۵۸۵- تقدم۔

پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن کیلئے خواتین کے ساتھ متعہ کرنے کی اجازت دی تھی' پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا۔

شرح: نکاحِ متعہ کا حکم

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: نکاح ''متعہ'' باطل ہے۔

اس سے مراد یہ ہے: مرد عورت سے یہ کہے: میں اتنے مال کے عوض میں اتنے عرصے تک تم سے تمتع کرتا رہوں گا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ جائز ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے: یہ پہلے مباح تھا' تو اس کی یہ صورت حال باقی رہے گی یہاں تک کہ اس کو منسوخ کرنے والی چیز ظاہر ہو جائے۔

ہم یہ کہتے ہیں: اس کا منسوخ ہونا صحابہ کرام کے اجماع کے ذریعے ثابت ہے۔

جہاں تک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تعلق ہے' تو ان کا بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم' موقف کی طرف رجوع کرنا ثابت ہے' لہٰذا اجماع پختہ ہو جائے گا۔ (ہدایہ' کتاب النکاح)

یہاں صاحب ہدایہ نے نکاح متعہ کے بارے میں یہ حکم بیان کیا ہے: ایسا نکاح باطل قرار دیا جائے گا' اور مصنف نے اس کی مثال یہ دی ہے: مرد عورت سے یہ کہے:

''میں اتنی مدت تک اتنی مال کے میں تم سے تمتع (صحبت) کرتا رہوں گا''۔

مصنف نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی طرف جو یہ بات منسوب کی ہے کہ ان کے نزدیک متعہ کرنا جائز ہے' تو یہ روایت درست نہیں ہے' کیونکہ دیگر تمام فقہاء کی طرح امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی متعہ کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔

مصنف نے یہ بات بیان کی ہے: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس بات پر اجماع ہے کہ نکاح متعہ باطل ہوتا ہے۔

اس پر یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت منقول ہے کہ وہ اس کو جائز قرار دیتے تھے

تو اس کا جواب مصنف نے یہ دیا ہے: ان کا رجوع' یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا رجوع' ان حضرات کے قول کی طرف' یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول کی طرف رجوع کرنا مستند طور پر ثابت ہے' لہٰذا جب ان کا بھی رجوع ثابت ہو گیا' تو اب اجماع پختہ ہو جائے گا' اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع کے نتیجے میں اس کو باطل قرار دیا جائے گا۔

3587- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ اَخْبَرَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ نَهٰی عَنِ الْمُتْعَةِ الَّتِیْ فِی النِّسَاءِ وَقَالَ اِنَّمَا اَحَلَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ لِلنَّاسِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنِّسَاءُ يَوْمَئِذٍ قَلِيْلٌ ثُمَّ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ بَعْدُ وَلَا اَقْدِرُ عَلٰی اَحَدٍ يَفْعَلُ مِنَ

۳۵۸۷- تقدم-

ذٰلِكَ شَيْئًا فَتَحِلَّ بِهِ الْعُقُوبَةُ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خواتین کے ساتھ متعہ کرنے سے منع کر دیا' اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اسے لوگوں کیلئے حلال قرار دیا تھا' اُس وقت خواتین کی تعداد کم تھی' پھر اسے لوگوں کیلئے حرام قرار دے دیا گیا' اب اگر کوئی شخص اس فعل کا ارتکاب کرے گا' تو اُسے سزا ملے گی۔

3588- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ- اَوْ هَدَمَ- الْمُتْعَةَ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالْعِدَّةُ وَالْمِيرَاثُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نکاح' طلاق' عدت' وراثت کے احکام نے متعہ کو حرام قرار دیا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کالعدم قرار دیا ہے۔

3589- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ اِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ .قَالَ وَاِنَّمَا كَانَتْ لِمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلَمَّا اُنْزِلَ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالْعِدَّةُ وَالْمِيرَاثُ بَيْنَ الزَّوْجِ وَالْمَرْاَةِ نُسِخَتْ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے منع کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہ اجازت اُن لوگوں کے لیے تھی' جو نکاح نہیں کر سکتے تھے' جب میاں بیوی کے درمیان نکاح' طلاق' عدت اور وراثت کے احکام نازل ہو گئے (تو متعہ کی اجازت) منسوخ ہو گئی۔

3590- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّفَّارِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِىْ غَطَفَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا .يَعْنِىْ رَجُلًا تَزَوَّجَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

قَالَ وَاَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ قُدَامَةَ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ مُحْرِمٍ تَزَوَّجَ قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: اُنہوں نے میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد وہ شخص ہے جس نے حالتِ احرام میں شادی کر لی تھی۔

قدامہ کہتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے حالتِ احرام والے شخص کے شادی کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو

۳۵۸۸-تقدم-

۳۵۸۹-تقدم-

۳۵۹۰-اخرجه مالك (۱/۳۴۹) كتاب: الحج' باب: نكاح المحرم' الحديث (۷۱) عن داود بن الحصين' به- و من طريقه اخرجه الشافعي في مسنده ص (۲۵۴-ط الريان) و البيهقي في السنن (۷/۲۱۳) كتاب: النكاح' باب: من عقد النكاح مطلقاً لا يشرط فيه......

اُنہوں نے فرمایا: اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

3591- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عَمِّي اَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ نُبَيْهَ بْنَ وَهْبٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ.

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حالتِ احرام والا شخص نہ خود نکاح کرسکتا ہے' نہ کسی کا نکاح کرواسکتا ہے۔

شرح: حالتِ احرام میں شادی کرنے کا حکم

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: حالت احرام والے مرد اور حالت احرام والی عورت کے لئے یہ بات جائز ہے کہ وہ حالت احرام میں شادی کرلیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ جائز نہیں ہے۔

حالت احرام والا "ولی" اپنی "ولیہ" کی شادی کرسکتا ہے (یا نہیں کرسکتا) اور اس کی بنیاد بھی سابقہ اختلاف ہے

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

"حالت احرام والا شخص نہ نکاح کرے اور نہ ہی کسی دوسرے کا نکاح کروائے"۔

ہماری دلیل وہ روایت ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی' تو آپ حالت احرام میں تھے۔

وہ روایت جسے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے' وہ وطی کرنے پر محمول ہوگی۔

3592- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ الطَّرَسُوْسِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ امْرَاَةٍ اَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ وَهُوَ خَارِجٌ مِنْ مَكَّةَ وَاَرَادَ اَنْ يَعْتَمِرَ اَوْ يَحُجَّ فَقَالَ لَا تَزَوَّجْهَا وَاَنْتَ مُحْرِمٌ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ .

☆☆ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا: جس کے ساتھ کوئی ایسا شخص شادی کرنا چاہتا ہے' جو مکہ سے باہر ہے اور وہ عمرہ یا حج کرنے کیلئے جارہا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: جب تم حالتِ احرام میں ہو' تو شادی نہ کرو' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

3593- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ طَالِبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُحْرِمُ

۳۵۹۱-تقدم- ۳۵۹۲-تقدم-

لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حالتِ احرام والا شخص نہ خود نکاح کرسکتا ہے نہ کسی کا نکاح کرواسکتا ہے اور نہ ہی نکاح کا پیغام دے سکتا ہے۔

3594- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْقُوهُسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَاسِبٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى غَيْرِهٖ.

☆☆ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر یہ بات نقل کی ہوگی۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا ہے: حالتِ احرام والا شخص نہ خود نکاح کرسکتا ہے نہ کسی کا نکاح کرواسکتا ہے نہ کسی کو (اپنی) شادی کا پیغام دے سکتا ہے نہ کسی کی طرف سے شادی کا پیغام دے سکتا ہے۔

3595- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُبَيْشٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُسَاوِرٍ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ الطَّاحِيُّ عَنْ اَبَانَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَزَوَّجُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُزَوِّجُ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حالتِ احرام والا شخص نہ خود شادی کرسکتا ہے نہ کسی کی شادی کرواسکتا ہے۔

3596- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ نِيخَابَ الطِّيْبِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ السُّرِّيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جَعْفَرٍ اللَّهَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنْ اَبِيْ وَهْبٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت حالتِ احرام میں نہیں تھے۔

3597- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ وَالْحَسَنُ بْنُ يَحْيٰى وَالْحَسَنُ بْنُ اَبِيْ يَحْيٰى قَالُوْا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا فَزَارَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَبَنٰى بِهَا حَلَالًا.

☆☆ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کے ساتھ شادی کی تھی' آپ

۳۵۹۳-فیه مسلم بنخالد الزنجي' و هو مختلف فیه- وقد اخرجه مالك في الموطا (۱/۳۴۹) کتاب : الحج' باب: النکاح المحرم عن نافع: ان عبد الله بن عمر کان یقول: (لا ینکح المحرم و لا یخطب علی نفسه ولا علی غیره)- و من طریقه اخرجه الشافعي في مسنده (۱/رقم ۸۲۳-ترتیب)- و اسناده صحیح-

۳۵۹۴-راجع الذي قبله-

۳۵۹۵-تقدم-

۳۵۹۶-تقدم-

۳۵۹۷-تقدم-

صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت حالتِ احرام میں نہیں تھے اور جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رُخصتی ہوئی اُس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ احرام میں نہیں تھے۔

3598- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي فَزَارَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ حَلَالًا وَبَنَى بِهَا حَلَالًا وَمَاتَتْ بِسَرِفَ.

★★ یزید بن اصم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت حالتِ احرام میں نہیں تھے اور جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رُخصتی ہوئی اُس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ احرام میں نہیں تھے' سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال "سرف" کے مقام پر ہوا۔

3699- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ وَنَحْنُ حَلَالَانِ.

★★ سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "سرف" کے مقام پر میرے ساتھ شادی کی' ہم دونوں اُس وقت حالتِ احرام میں نہیں تھے۔

3600- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُمَا حَلَالَانِ.

★★ سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ شادی کی تو وہ دونوں اُس وقت حالتِ احرام میں نہیں تھے۔

3601- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ حَلَالًا وَبَنَى بِهَا حَلَالًا وَكُنْتُ الرَّسُولَ بَيْنَهُمَا.

★★ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے

٣٥٩٨- راجع الذي قبله-

٣٥٩٩- اخرجه ابو داود (١٨٤٣) في المناسك' باب: المحرم يتزوج' و الدارمي (٣٨/٢) و ابن حبان صحيحه (٤١٣٧)' (٤١٣٨)' و الطحاوي (٢٧٠/٢)' و الطبراني في الكبير (٢٣/رقم ١٠٥٨)' (٢٤/رقم ٤٤)' و البيهقي في السنن (٢١٠/٧-٢١١) من طريق حماد بن سلمة' به-

٣٦٠٠- راجع الذي قبله-

٣٦٠١- اخرجه احمد (٢٩٢/٦-٢٩٣)' و الترمذي (٨٤١) كتاب: الحج' باب: ما جاء في كراهية تزويج المحرم' و الدارمي (٣٨/٢)' و ابن حبان في صحيحه رقم (٤١٣٠)' (٤١٣٥)' و البيهقي في السنن (٦٦/٥)' (٢١١/٧)' و الطحاوي في شرح المعاني (٢٧٠/٢)' و الطبراني (٩١٥)' و البغوي في شرح السنة (١٩٨٢)' كلهم منطريق حماد بن زيد' حدثنا مطر الوراق......به-

ساتھ شادی کی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت حالتِ احرام میں نہیں تھے اور جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی اُس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ احرام میں نہیں تھے' میں نے اُن دونوں کے درمیان قاصد کا فریضہ سرانجام دیا تھا۔

3602- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ بَسَّامٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْمِهْرِقَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ دَاوُدَ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ مَّطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ حَلَالٌ وَّبَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَّكُنْتُ الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا .دَاوُدُ اَبُوْ عَمْرٍو وَهُوَ دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ .

☆☆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت حالتِ احرام میں نہیں تھے اور جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی اُس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ احرام میں نہیں تھے' میں نے اُن دونوں کے درمیان قاصد کا فریضہ سرانجام دیا تھا۔

داؤد ابوعمرو نامی راوی داؤد بن زبرقان ہے۔

3603- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ الْمُهْتَدِیْ بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ .قَالَ وَحَدَّثَنِیْ بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَحْمِيَّةَ بْنَ جَزْءٍ وَّرَجُلَيْنِ اٰخَرَيْنِ اِلٰى مَيْمُوْنَةَ يَخْطُبُهَا وَهِیَ بِمَكَّةَ فَرَدَّتْ اَمْرَهَا اِلٰى اُخْتِهَا اُمِّ الْفَضْلِ فَرَدَّتْ اُمُّ الْفَضْلِ اِلَى الْعَبَّاسِ فَاَنْكَحَهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محمیہ بن جزء اور دو افراد کو سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تاکہ اُنہیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) نکاح کا پیغام دیں' سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اُس وقت مکہ میں مقیم تھیں' اُنہوں نے یہ ذمہ داری اپنی بہن سیّدہ اُم فضل رضی اللہ عنہ کو سونپی' سیّدہ اُم فضل رضی اللہ عنہ نے یہ ذمہ داری (اپنے شوہر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو سونپی' تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا۔

3604- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْبَاقِیْ بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ

۳۶۰۲-داود ابو عمر او اداود بن الزبرقان، و هو متروك؛ كما قال الحافظ في التقريب (۲۳۳/۱) و لكن توبع عليه- راجع الذي قبله-

۳۶۰۳-اخرجه ابن سعد في الطبقات (۹۵/۸) من طريق داود بن الحصين عن عكرمة عن ابن عباس- و اخرجه احمد في مسنده (۲۷۰/۱-۲۷۱) من طريق مقسم عن ابن عباس: ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب ميمونة بنت الحارث، فجعلت امرها الى العباس، فزوجها النبي صلى الله عليه وسلم - و صحح الشيخ احمد شاكر اسناد هذا الحديث-

۳۶۰۴-اخرجه الطبراني في الكبير- كما في نصب الراية (۱۷۳/۳)-: حدثنا احمد بن عمرو البزار، ثنا محمد بن عثمان، به- قلت: (احمد بن عمرو البزار): هو (احمد بن عمرو بن عبد الخالق)- و الصواب: عن ابن عباس الذي اخرجه عكرمة وغيره: ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو محرم)- و مطر الوراق ضعيف؛ كما تقدم مرارًا-

مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ سَلَّامٍ اَبِی الْمُنْذِرِ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ . قَالَ الشَّيْخُ كَذَا قَالَ .تَفَرَّدَ بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَلَّامٍ اَبِی الْمُنْذِرِ وَهُوَ غَرِيْبٌ عَنْ مَطَرٍ وَّعِنْدَ مَطَرٍ عَنْ رَبِيْعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ هٰذَا الْقَوْلُ اَيْضًا .وَرَوَاهُ اَبُو الْاَسْوَدِ يَتِيْمُ عُرْوَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ رِوَايَةِ مَطَرٍ عَنْهُ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت حالتِ احرام میں نہیں تھے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3605- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا كَامِلٌ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت حالتِ احرام میں نہیں تھے۔

3606- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُمَا مُحْرِمَانِ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی وہ دونوں اُس وقت حالتِ احرام میں نہیں تھے۔

3607- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت حالتِ احرام میں نہیں تھے۔

3608- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ح وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَا حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ سَوَاءً.

٣٦٠٥-تقدم-

٣٦٠٦-اخرجه النسائي (١٩١/٥)، و احمد (٢٤٥/١)، و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (٢٦٩/٢) من طريق حماد بن سلمة عن حميد' به- و الحديث اخرجه البخاري وغيره من طرق عن عكرمة' به-

٣٦٠٧-اخرجه ابو داود رقم (١٨٤٤)، و الترمذي (٨٤٣) من طريق حماد بن زيد عن ايوب' به- و اخرجه احمد في المسند (٢٨٣/١) من طريق معمر عن ايوب' به- و راجع الذي قبله-

٣٦٠٨-راجع الذي قبله-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3609- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ اَبِى الشَّعْثَاءِ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ تَزَوَّجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ) شادی کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت حالتِ احرام میں نہیں تھے۔

3610- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلاَثَ وَرُبَاعَ) قَالَتْ يَا ابْنَ اُخْتِىْ هِىَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِىْ حَجْرِ وَلِيِّهَا تَشْرَكُهُ فِىْ مَالِهٖ وَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيْدُ وَلِيُّهَا اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اَنْ يُّقْسِطَ فِىْ صَدَاقِهَا وَيُعْطِيَهَا غَيْرُهُ فَنُهُوْا عَنْ اَنْ يَّنْكِحُوْهُنَّ اَوْ يَبْلُغُوْا لَهُنَّ اَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ فِى الصَّدَاقِ وَاُمِرُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ .قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِى النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِى الْكِتَابِ فِىْ يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِىْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ) وَذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّهُ يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِى الْكِتَابِ الْاٰيَةَ الْاُوْلٰى قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِى الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى (وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ) قَالَتْ فَنُهُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْا مَنْ رَغِبُوْا فِىْ مَالِهٖ وَجَمَالِهٖ مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ اِذَا كُنَّ قَلِيْلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ .تَابَعَهُ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَيْلِىُّ وَشُعَيْبُ بْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ وَّاِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِىُّ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ .

☆☆ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

"اور اگر تمہیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لے سکو گے تو تمہیں جو خواتین پسند ہوں' دو یا تین یا چار' اُن کے ساتھ شادی کرلو"۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اس سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے' جو کسی شخص کی زیر پرورش ہوتی تھی' وہ

۳۶۰۹-اخرجه احمد (۱/ ۲۲۱' ۲۲۸' ۲۷۰' ۲۸۵' ۳۲٤' ۳۳۷' ۳٦۲)' و البخاري (۱۸۳۷)' و مسلم (۱٤۱۰)' و الترمذي (۸٤٤)' و النسائي (۵/ ۱۹۱)' و ابن ماجه (۱۹٦۵)' و الدارمي رقم (۱۸۲۹-هاشمي)من طرق عن عمرو بن دينار' به-

۳٦۱۰-تقدم-

لڑکی اُس شخص کے مال میں اُس کی شریک ہوتی تھی' تو اُس شخص کو اُس لڑکی کے مال اور خوبصورتی میں دلچسپی ہوتی تو وہ ولی اُس لڑکی کے ساتھ شادی کرنا چاہتا تھا تاکہ اُسے مہر کے طور پر انصاف کے مطابق ادائیگی نہ کرنی پڑے' وہ (انصاف کے مطابق یعنی عام رواج سے کم) مہر ادا کرتا۔ تو لوگوں کو اس بات سے منع کر دیا گیا کہ وہ اس طرح ان لڑکیوں کے ساتھ شادی کریں' یا پھر یہ ہے کہ وہ انصاف (یعنی عام رواج کے مطابق) اُنہیں مہر ادا کریں' اُن لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ دوسری خواتین کے ساتھ شادی کر لیں' جو اُنہیں پسند آتی ہیں۔

عروہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بتایا: اس آیت کے بعد لوگوں نے اس بارے میں مختلف سوالات کیے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''لوگ تم سے خواتین کے بارے میں دریافت کرتے ہیں' تم فرما دو: اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ تمہیں یہ حکم دیتا ہے' اور یتیم لڑکیوں کے بارے میں کتاب کے جو احکام تلاوت کیے گئے ہیں' جن یتیم لڑکیوں کو تم وہ چیز ادا نہیں کرتے جو اُن کے لیے مقرر کی گئی ہے اور تم اُن کے ساتھ نکاح کرنے میں دلچسپی رکھتے ہو''۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں جو یہ بات ذکر کی ہے کہ کتاب اللہ کی جو آیات تمہارے سامنے تلاوت کی گئی ہیں' اس سے مراد پہلے والی آیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور اگر تمہیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لے سکو گے تو جو خواتین تمہیں اچھی لگتی ہیں''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ''وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: لوگوں کو اس بات سے منع کر دیا گیا کہ اُنہیں جن یتیم لڑکیوں کے مال اور خوبصورتی میں دلچسپی ہوتی ہے' وہ اُن کے ساتھ اُسی وقت شادی کر سکتے ہیں جب وہ انصاف کے مطابق اُنہیں ادائیگی کریں' اس کی وجہ یہ تھی کہ اگر ایسی لڑکیاں تھوڑے مال یا کم خوبصورتی کی مالک ہوتیں تو ان سرپرستوں نے اُن میں دلچسپی نہیں لینی تھی۔

3611- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) قَالَتْ يَا ابْنَ اُخْتِيْ هِيَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِيْ مَالِهٖ وَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيْدُ وَلِيُّهَا اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اَنْ يُّقْسِطَ فِيْ صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيْ غَيْرُهُ فَنُهُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْهُنَّ اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوْا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوْا بِهِنَّ اَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى (وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ) رَغْبَةَ اَحَدِكُمْ عَنْ يَّتِيْمَتِهِ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِهٖ تَكُوْنُ قَلِيْلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوْا

۳۶۱۱- راجع الذی قبلہ۔

اَنْ يَّنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ.

☆☆ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''اور اگر تمہیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لے سکو گے تو تمہیں جو خواتین پسند ہوں' دو یا تین یا چار' اُن کے ساتھ شادی کرلو''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اس سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے' جو کسی شخص کی زیر پرورش ہوتی تھی' وہ لڑکی اُس شخص کے مال میں اُس کی شریک ہوتی تھی' تو اُس شخص کو اُس لڑکی کے مال اور خوبصورتی میں دلچسپی ہوتی تو وہ ولی اُس لڑکی کے ساتھ شادی کرنا چاہتا تھا تا کہ اُسے مہر کے طور پر انصاف کے مطابق ادائیگی نہ کرنی پڑے' وہ (انصاف کے مطابق یعنی عام رواج سے کم) مہر ادا کرتا۔ تو لوگوں کو اس بات سے منع کر دیا گیا کہ وہ اس طرح ان لڑکیوں کے ساتھ شادی کریں' یا پھر یہ ہے کہ وہ انصاف (یعنی عام رواج کے مطابق) اُنہیں مہر ادا کریں' اُن لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ دوسری خواتین کے ساتھ شادی کرلیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور تم اُن کے ساتھ شادی کرنے میں دلچسپی نہیں لیتے''۔

یعنی کوئی شخص ایسی یتیم لڑکی کے ساتھ شادی کرنے میں دلچسپی نہیں لیتا جو اُس کے زیر پرورش ہوتی ہے' جس کا مال اور خوبصورتی کم ہوتے ہیں' تو لوگوں کو اُن یتیم لڑکیوں کے ساتھ شادی کرنے سے منع کر دیا گیا جن کے مال اور خوبصورتی میں لوگوں کو دلچسپی ہوتی ہے (کیونکہ دوسری صورت میں) اُن کی دلچسپی ختم ہو جاتی ہے' البتہ اگر وہ انصاف کے مطابق اُنہیں مہر ادا کریں تو (حکم مختلف ہوگا)۔

3612 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِي مَنِيعٍ حَدَّثَنَا جَدِّيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ طَالِبٍ الْحَافِظُ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا اَرَاَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ) قَالَتْ اَيِ ابْنَ اُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُوْنُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِاَدْنٰى مِنْ سُنَّةِ صَدَاقِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ اِلَّا اَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي اِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ. قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ

٣٦١٢- راجع الذي قبله-

اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ (وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ) قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَيَّنَ اللَّهُ لَهُمْ فِي هَذِهِ الْآيَةِ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَلَمْ يُلْحِقُوهَا سُنَّتَهَا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ فَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْجَمَالِ وَالْمَالِ تَرَكُوهَا وَالْتَمَسُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ .مَعْنَاهُمْ مُتَقَارِبٌ.

☆☆ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''اور اگر تمہیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لے سکو گے تو تمہیں جو خواتین پسند ہوں' دو یا تین یا چار' اُن کے ساتھ شادی کر لو''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اس سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے' جو کسی شخص کی زیر پرورش ہوتی تھی' وہ لڑکی اُس شخص کے مال میں اُس کی شریک ہوتی تھی' تو اُس شخص کو اُس لڑکی کے مال اور خوبصورتی میں دلچسپی ہوتی تو وہ ولی اُس لڑکی کے ساتھ شادی کرنا چاہتا تھا تا کہ اُسے مہر کے طور پر انصاف کے مطابق ادائیگی نہ کرنی پڑے' وہ (انصاف کے مطابق یعنی عام رواج سے کم) مہر ادا کرتا۔ تو لوگوں کو اس بات سے منع کر دیا گیا کہ وہ اس طرح ان لڑکیوں کے ساتھ شادی کریں' یا پھر یہ ہے کہ وہ انصاف (یعنی عام رواج کے مطابق) اُنہیں مہر ادا کریں' اُن لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ دوسری خواتین کے ساتھ شادی کر لیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کیے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''لوگ تم سے خواتین کے بارے میں دریافت کرتے ہیں' تم فرما دو: اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ تمہیں یہ حکم دیتا ہے' اور یتیم لڑکیوں کے بارے میں کتاب کے جو احکام تلاوت کیے گئے ہیں' جن یتیم لڑکیوں کو تم وہ چیز ادا نہیں کرتے جو اُن کے لیے مقرر کی گئی ہے اور تم اُن کے ساتھ نکاح کرنے میں دلچسپی رکھتے ہو''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کیلئے یہ حکم بیان کیا ہے: اگر کوئی لڑکی خوبصورت ہو اور مالدار ہو' تو یہ لوگ اُس کے ساتھ نکاح میں دلچسپی لیتے ہیں' لیکن عام رواج کے مطابق اُسے مکمل مہر ادا نہیں کرتے ہیں' لیکن اگر خوبصورتی اور مال کے اعتبار سے لڑکی میں کمی ہو' تو یہ اُس کے ساتھ شادی نہیں کرتے' بلکہ دوسری خواتین تلاش کرتے ہیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب اُن لوگوں کو ایسی لڑکیوں میں دلچسپی محسوس نہیں ہوتی اور وہ اُنہیں ترک کر دیتے ہیں تو اب اُنہیں اس بات کا بھی حق نہیں ہوگا کہ جب اُنہیں اس طرح کی لڑکیوں میں دلچسپی محسوس ہو' تو وہ اُن کے ساتھ شادی

کرلیں البتہ اگر مہر کے حوالے سے وہ ان کے ساتھ انصاف سے کام لیں اور پوری ادائیگی کریں (تو حکم مختلف ہوگا)۔

ان کا مضمون باہمی طور پر قریب ہے۔

3613- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) الآيَةَ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ وَلِيُّهَا فَيَتَزَوَّجُهَا عَلَى مَالِهَا وَيُسِيءُ صُحْبَتَهَا وَلَا يَعْدِلُ فِي مَالِهَا فَلْيَتَزَوَّجْ مَا طَابَ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ .

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد (عروہ بن زبیر) کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

"اور اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لے سکو گے تو تم اُن خواتین کے ساتھ شادی کرلو جو تمہیں پسند آتی ہیں"۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اس سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے جو کسی شخص کی زیر پرورش ہوتی تھی وہ شخص اُس لڑکی کا سرپرست ہوتا تھا اور پھر اُس کے مال کی وجہ سے اُس کے ساتھ شادی کرلیتا تھا لیکن وہ اُسے اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہتا تھا اور مال میں بھی اُس کے ساتھ انصاف سے کام نہیں لیتا تھا۔ ایسے شخص کو چاہیے کہ وہ دوسری کسی خاتون کے ساتھ شادی کرے خواہ دو شادیاں کرے یا تین کرے یا چار کرے۔

3614- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ جَعْفَرٍ الْكَوْكَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو الْخَصِيبِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْمَنْصُورُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوا مِنَ النِّكَاحِ أَرْبَعَةً الْجُنُونَ وَالْجُذَامَ وَالْبَرَصَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار طرح کے لوگوں سے شادی کرنے سے بچو: جنون (پاگل پن) جذام (کوڑھ) برص (پھلبہری)۔

3615- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُحْرِزٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ النَّخَعِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا إِنْ شَاءَتْ .لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ أَبِي مَالِكٍ النَّخَعِيِّ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَمَحْبُوبٌ هَذَا ضَعِيفٌ أَيْضًا

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوہ عورت کو یہ ہدایت کی ہے کہ اگر وہ

۳۶۱۳- راجع الذي قبله-

۳۶۱۴- الحسن بن عمارة متروك، و قد تقدم مرارًا- و الحديث اخرجه البيهقي (۸/۲۱۵) موقوفاً على ابن عباس-

۳۶۱۵- اسناده ضعيف؛ محبوب بن محرز لين؛ كما في التقريب (۲/۲۳۱)- و ابو مالك النخعي ضعيف ايضاً- تقدمت ترجمته-

چاہے تو اپنے گھر کے علاوہ کسی دوسری جگہ عدت بسر کر سکتی ہے۔
اس روایت کو ابو مالک نخعی کے علاوہ اور کسی نے سند کے ساتھ نقل نہیں کیا' اور یہ راوی ضعیف ہے۔
اس روایت کا دوسرا راوی محبوب (بن محرز تیمی) بھی ضعیف ہے۔

3616- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ غَرَّ بِهَا رَجُلٌ بِهَا جُنُوْنٌ اَوْ جُذَامٌ اَوْ بَرَصٌ فَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اَصَابَ مِنْهَا وَصَدَاقُ الرَّجُلِ عَلٰى وَلِيِّهَا الَّذِىْ غَرَّهُ ۔

★★ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس عورت کی شادی کسی شخص کے ساتھ دھوکے کے ساتھ کر دی جائے اور اُس عورت کو جنون' جذام یا برص ہو' تو عورت کو مہر ملے گا کیونکہ اُس مرد نے اُس کے ساتھ صحبت کی ہے اور مرد مہر کی وہ رقم عورت کے ولی سے وصول کرے گا جس نے دھوکے کے ساتھ اُس کی شادی کروائی۔

3617- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَبِىْ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَضٰى عُمَرُ فِى الْبَرْصَاءِ وَالْجَذْمَاءِ وَالْمَجْنُوْنَةِ اِذَا دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَالصَّدَاقُ لَهَا بِمَسِيْسِهِ اِيَّاهَا وَهُوَ لَهُ عَلٰى وَلِيِّهَا ۔ قَالَ قُلْتُ لَهُ اَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ نَعَمْ ۔

★★ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے برص' جذام' جنون کا شکار خاتون کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا: اگر اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی' عورت کو مرد کے صحبت کرنے کی وجہ سے' مہر ملے گا اور مرد وہ مہر عورت کے سرپرست سے وصول کرے گا۔

3618- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِىُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ وَشُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ اَرْبَعٌ لَا يَجُوْزُ فِىْ بَيْعٍ وَّلَا نِكَاحٍ الْمَجْنُوْنَةُ وَالْمَجْذُوْمَةُ وَالْبَرْصَاءُ وَالْعَفْلَاءُ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: چار طرح کی خواتین (کنیز ہوں) تو اُن کو فروخت کرنا' (اور آزاد یا کنیز ہوں) اُن کی شادی کرنا جائز نہیں ہے' مجنون عورت' جذام کا شکار عورت' برص کا شکار عورت اور شرمگاہ پھولی ہونے کی بیماری میں مبتلا عورت۔

3619- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِىُّ حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ قَالَ عَلِىٌّ اَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مَجْنُوْنَةً اَوْ جَذْمَاءَ اَوْ بِهَا بَرَصٌ اَوْ بِهَا قَرْنٌ

٣٦١٦- اخرجه البيهقي في السنن (٧/ ٢١٤)- و في سماع سعيد بن المسيب من عمر خلاف؛ فقد ولد لسنتين من خلافته-

٣٦١٧- اخرجه البيهقي (٧/ ٢١٤) من طريق يحيى بن سعيد' به-

٣٦١٨- اخرجه البيهقي (٧/ ٢١٥) من طريق عبد الوهاب بن عطاء' به- وجابر بن يزيد ضعيف-

٣٦١٩- اخرجه البيهقي في سننه (٧/ ٢١٥) عن الشعبي' به-

فَهِيَ امْرَأَتُهُ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی پاگل‘ جذام کا شکار‘ پھلبہری کا شکار یا شرمگاہ میں رکاوٹ والی عورت کے ساتھ شادی کر لے‘ تو وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی‘ اگر وہ مرد چاہے‘ تو اُس عورت کو اپنے ساتھ رہنے دے‘ ورنہ اُسے طلاق دیدے۔

3620- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي مُسَلْسَلٍ يُخَافُ عَلَى امْرَأَتِهِ مِنْهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ يُؤَجَّلَ سَنَةً فَإِنْ بَرَأَ وَإِلَّا فَرَّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے‘ اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مسلسل کے بارے میں خط لکھا تھا‘ جس کی وجہ سے اُس کی بیوی کو نقصان ہونے کا اندیشہ تھا‘ تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اُنہیں جواب میں لکھا: اُسے ایک سال کی مہلت دی جائے‘ اگر وہ ٹھیک ہو جائے‘ تو ٹھیک ہے‘ ورنہ اُس کے اور اُس کی بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے۔

3621- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ يَمَانٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ لَا يُفْسِدُ بِالْحَرَامِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی حلال چیز کسی حرام کی وجہ سے فاسد نہیں ہوتی۔

3622- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَيُّوبَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَتْبَعُ الْمَرْأَةَ حَرَامًا ثُمَّ يَنْكِحُ ابْنَتَهَا أَوْ يَتْبَعُ الْبِنْتَ ثُمَّ يَنْكِحُ أُمَّهَا قَالَ لَا يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی عورت کے ساتھ حرام فعل کرتا ہے اور پھر بعد میں اُس کی بیٹی کے ساتھ شادی کر لیتا ہے‘ یا کسی عورت کے ساتھ حرام فعل کرنے کے بعد‘ اُس کی ماں کے ساتھ بعد میں شادی کر لیتا ہے‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی حرام چیز کسی

۳۶۲۰- في اسناده الحجاج بن ارطاة و هو ضعيف' وقد تقدم مرارًا-

۳۶۲۱- اخرجه البيهقي (۱۶۹/۷) من طريق جعفر بن محمد' به- و عثمان بن عبد الرحمن: هو الوقاصي متروك' تقدمت ترجمته مرارًا-

۳۶۲۲- اخرجه ابن عدي في الكامل (۲۷۱/۶)' و ابن حبان في المجروحين (۲/۹۸-۹۹)' و الطبراني في الاوسط (۴۸۰۳) (۷۲۲۴)' و البيهقي في الكبرى (۱۶۹/۷) من طريق اسحاق بن بهلول' به- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن الزهري الا عثمان' تفرد به- عبد الله بن نافع)- اه- قلت: و عثمان بن عبد الرحمن متروك الحديث' وقد ساق له ابن عدي و ابن حبان هذا الحديث في مناكيره-

حلال کو حرام نہیں کرتی ہے۔

شرح: زنا کے ذریعے حرمتِ مصاہرت کا ثبوت

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: جو شخص کسی عورت کے ساتھ زناء کر لے تو اس عورت کی ماں اور اس کی بیٹی اس مرد پر حرام ہو جائیں گی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زناء کے ذریعے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ یہ ایک نعمت ہے تو کسی ممنوعہ کام کے ذریعے یہ حاصل نہیں ہوگی۔

ہماری دلیل یہ ہے: وطی کرنا ''جزء'' ہونے کا سبب ہے اولاد کے واسطے کے ساتھ یہاں تک کہ اس کی نسبت کی جائے گی ان دونوں میں سے ہر ایک کی طرف مکمل طور پر تو عورت کے اصول اور فروع اس مرد کے اصول اور فروع کی طرح ہوں گے اسی طرح اس کے برخلاف ہوگا اور ''جز'' سے نفع حاصل کرنا حرام ہے ماسوائے اس صورت کے جب ضرورت لاحق ہو۔

اور وہ موطوء ہ ہے۔ وطی حرمت کو ثابت کرتی ہے اس اعتبار سے کہ وہ اولاد کا سبب ہے نہ کہ اس اعتبار سے کہ وہ زنا ہے۔ (ہدایہ کتاب النکاح)

یہاں صاحب ہدایت ایک اہم مسئلے پر بحث کا آغاز کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ نکاح کے نتیجے میں حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے لیکن کیا زنا کے نتیجے میں حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے؟

جیسے کوئی شخص کوئی عورت کے ساتھ زنا کر لیتا ہے تو کیا بعد میں وہ اس کی بیٹی کے ساتھ شادی کر سکتا ہے یا اس عورت کی ماں کے ساتھ شادی کر سکتا ہے؟

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: زنا کے نتیجے میں حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی ہے کیونکہ نکاح کے نتیجے میں پیدا ہونے والی حرمت ایک نعمت ہے اس لئے کسی گناہ کے نتیجے میں یہ ثابت نہیں ہوگی۔

احناف نے یہ بات بیان کی ہے: وطی جزء ہونے کا سبب بنتی ہے۔ اولاد کے واسطے کی وجہ سے یہاں تک کہ وطی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کو میاں بیوی میں سے ہر ایک کی طرف مکمل طور پر منسوب کیا جا سکتا ہے اور اس اصول کے نتیجے میں جس عورت کے ساتھ زنا کیا گیا ہے اس کے اصول و فروع پر زنا کرنے والے مرد کے اصول و فروع کی مانند ہو جائیں گے اور اس کے برخلاف بھی اسی طرح ہوگا اور کسی جزء سے تمتع کرنا حرام ہے۔

یہاں یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے: جس طرح جزء ہونے تمتع کی وجہ سے زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورت کے اصول و فروع ایک دوسرے پر حرام ہو جاتے ہیں۔ اس طرح اس زنا کرنے والے مرد پر وہ عورت بھی حرام ہونی چاہئے جس کے ساتھ زنا کیا گیا ہو کیونکہ بنیادی طور پر توجہ کرنے کا تعلق تو اس کے ساتھ ہے۔ جبکہ آپ کے نزدیک اس عورت کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے؟

مصنف اس کے جواب میں یہ بات بیان کی ہے: ضرورت کے پیش نظر اس سے تمتع کو جائز قرار دیا گیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہونے کی دلیل یہ پیش کی ہے: یہ ایک نعمت ہے اور وہ زنا کے نتیجے میں ثابت نہیں کی جاسکتی۔

مصنف نے اس کا جواب دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی: یہاں جس وطی کے نتیجے میں حرمت ثابت کی جارہی ہے تو اس میں جزئیت کا خیال رکھا گیا ہے کہ اس کے نتیجے میں بچہ ہوسکتا ہے۔ اس پہلو کو سامنے نہیں رکھا گیا کہ یہ زنا ہے۔

3623- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوَارِبِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَأَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَامٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی حرام چیز کسی حلال کو حرام نہیں کرتی ہے۔

3624- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ زَنَا بِامْرَأَةٍ فَأَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا أَوِ ابْنَتَهَا فَقَالَ لَا يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ إِنَّمَا يُحَرِّمُ مَا كَانَ بِنِكَاحٍ.

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے کسی عورت کے ساتھ پہلے زنا کیا تھا اور پھر بعد میں وہ اُسی عورت کے ساتھ یا شاید اُس کی بیٹی کے ساتھ شادی کرنا چاہتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی حرام چیز کسی حلال چیز کو حرام نہیں کرتی' حرمت تب ثابت ہوتی ہے جب پہلے نکاح ہوا ہو۔

3625- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يُصِيبُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنَ

٣٦٢٣- اخرجه ابن ماجه في النكاح (١/٦٤٩) باب لا يحرم الحرام الحلال (٢٠١٥) عن يحيى بن معلى بن منصور' ثنا اسحاق بن محمد الفروي' به- و اخرجه البيهقي (٧/١٦٨) و الخطيب (٧/١٨٢) من طريق عبد الله بن عمر عن نافع' به-وفي الزوائد: (في اسناده: عبد الله بن عمر: و هو ضعيف)- اه- و راجع: العلل المتناهية لابن الجوزي (٢/٦٢٥)- وروى عبد الرزاق نحوه من قول ابن المسيب وعروة بن الزبير: كما في مصنف عبد الرزاق (٧/١٩٨) (١٢٧٦٦)-

٣٦٢٤- كذا ساقه الدارقطني هنا' وفي اسناده (المغيره بن عبد الرحمن المخزومي) و سهو في الحديث قبل السابق' وفيه: (المغيره بن اسماعيل بن ايوب بن سلمة)-

٣٦٢٥- اخرجه سعيد بن منصور في سننه (١/٢٥٩) كتاب: النكاح' باب: الرجل يفجر بالمراة ثم يتزوجها رقم (٨٨٩) قال: نا خلف بن خليفة' به-واخرجه رقم (٨٩٠' ٨٩١) من طريق قيس عن سعيد بن جبير عن ابن عباس' مثله-واخرجه سعيد بن منصور رقم (٨٩٢) و البيهقي (٧/١٥٥) كتاب النكاح: باب: ما يستدل به على قصر الآية على ما نزلت فيه...... كلاهما من طريق داود بن ابي هند عن عكرمة عن ابن عباس' مثله-

الْآخَرِ حَرَامًا ثُمَّ يَبْدُو لَهُمَا فَيَتَزَوَّجَانِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ أَوَّلُهُ سِفَاحًا وَآخِرُهُ نِكَاحٌ.

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے مرد وعورت کے بارے میں دریافت کیا گیا جو حرام فعل کا ارتکاب کرتے ہیں' پھر بعد میں وہ شادی کرنا چاہتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُن کا پہلا فعل زنا تھا لیکن دوسرا عمل نکاح (قرار دیا جائے گا)۔

3626- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ نَظَرَ فِي فَرْجِ امْرَأَةٍ وَابْنَتِهَا .مَوْقُوفٌ . لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ضَعِيفَانِ .

☆☆ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ ایسے کسی شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' جس نے کسی عورت اور اُس کی بیٹی کی شرمگاہ کو دیکھا ہو۔

(یہ روایت) ''موقوف'' ہے۔ لیث بن ابوسلیم اور حماد بن ابوسلیمان نامی راوی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

3627- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمْسِكَ أَرْبَعًا وَيُفَارِقَ سَائِرَهُنَّ قَالَ وَأَسْلَمَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ وَعِنْدَهُ ثَمَانِ نِسْوَةٍ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمْسِكَ أَرْبَعًا وَيُفَارِقَ سَائِرَهُنَّ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت غیلان بن سلمہ نے اسلام قبول کیا' اُن کی دس بیویاں تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی: وہ اُن میں سے چار کو اپنے ساتھ رکھیں اور بقیہ سے علیحدگی اختیار کر لیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا' اُس وقت اُن کی آٹھ بیویاں تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اُن میں سے چار کو اپنے ساتھ رکھیں اور بقیہ سے علیحدگی اختیار کر لیں۔

3628- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ الثَّقَفِيُّ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا .

٣٦٢٦-اخرجه ابن ابي شيبة (٥/١٦٥) كتاب : النكاح' باب: الرجل يقع على ام امراته' ما حال امراته؟ عن حفص بن غياث......به- و علقه البيهقي في السنن (٧/١٧٠) قال: وسدى ليث بن ابي سليم......فذكره' و نقل قول الدارقطني عقبه-

٣٦٢٧-اخرجه البيهقي في سننه (٧/١٨٣): اخبرنا ابو الحسين بن بشران ببغداد' انبا ابو جعفر محمد بن عمرو الرزاز' ثنا احمد بن الخليل......به- و في اسناده الواقدي' و هو متروك؛ كما تقدم مرارًا-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا' اُن کی دس بیویاں تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی: تم اُن میں سے چار کو اختیار کرلو۔

3629- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدٍ ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا سَعِيْدٌ ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَسْلَمْنَ مَعَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّخْتَارَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا .قَالَ الرَّمَادِيُّ هٰكَذَا يَقُوْلُ أَهْلُ الْبَصْرَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا' اُن کی زمانۂ جاہلیت میں دس بیویاں تھیں' اُن خواتین نے بھی اُن کے ساتھ اسلام قبول کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی: وہ اُن میں سے چار کو اختیار کرلیں۔

رمادی نامی راوی بیان کرتے ہیں: اہلِ بصرہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

3630- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُوَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِغَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ حِيْنَ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ خُذْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ .

☆☆ عثمان بن محمد بن ابوسوید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت غیلان بن سلمہ سے یہ فرمایا' جب اُنہوں نے اسلام قبول کیا اور اُن کی اُس وقت دس بیویاں تھیں' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تم ان میں سے چار کو اپنے ساتھ رکھو اور بقیہ سے علیحدگی اختیار کرلو۔

۳٦۲۸-اخرجه ابن ابي شيبة (٣١٧/٤) و احمد (١٤/٢) و الترمذي في النكاح (١١٢٨) باب: ما جاء في الرجل يسلم وعنده عشر نسوة' و ابن ماجه في النكاح (١٩٥٣) باب: الرجل يسلم و عنده اكثر من اربع نسوة' و الحاكم (١٩٢/٢-١٩٣) و ابن حبان (٤١٥٦) (٤١٥٧) و البيهقي (١٤٩/٧' ١٨١) من طرق عن معمر' به-قال الحافظ في التلخيص (١٦٨/٣): و حكى الحاكم عن مسلم ان هذا الحديث مما وهم فيه معمر بالبصرة قال: فان اخرجه عنه ثقة خارج البصرة حكمنا له بالصحة- و قد اخذ ابن حبان و الحاكم و البيهقي بظاهر هذا الحكم' فاخرجوه من طرق عن معمر من حديث اهل الكوفة و اهل خراسان و اهل اليمامة عنه- قلت: ولا يفيد ذلك شيئًا: فان هؤلاء كلهم انما سمعوا منه بالبصرة و ان كانوا من غير اهلها- و على تقدير تسليم انهم سمعوا منه بغيرها' فحديثه الذي حدث به في غير بلده مضطرب: لانه كان يحدث في بلده من كتبه على الصحة- و اما اذا رحل فحدث من حفظه باشياء' وهم فيها- اتفق على ذلك اهل العلم به: كابن المديني و البخاري و ابن ابي حاتم' و يعقوب بن شيبة وغيرهم......)- اه- و انظر: التعليق المغني (٢٧٠/٣-٢٧١)-

۳٦۲۹-راجع الذي قبله-

۳٦۳۰-اخرجه مالك في الموطا (٥٨٦/٢) كتاب: الطلاق' باب: جامع الطلاق رقم (٧٦) عن ابن شهاب انه قال بلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لرجل من ثقيف اسلم و عنده عشر نسوة حين اسلم: (امسك منهن اربعاً و فارق سائرهن) و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (١٨٢/٧)- قال البيهقي: واخرجه يونس بن يزيد عن الزهري عن محمد بن ابي سويد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لغيلان...... فذكره' ثم اخرجه بسنده الى عثمان بن عمر' انبا يونس به-قال: و كذلك اخرجه ابن وهب وغيره عن يونس عن الزهري عن عثمان بن محمد بن ابي سويد' به-

3631- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِيْ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ سُوَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3632- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ ثَقِيفٍ مِثْلَهُ.

☆☆ ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقیف قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب سے یہ فرمایا تھا (اس کے بعد حسبِ سابق حدیث ہے)۔

3633- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3634- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ بَحْرٍ الْبَيْرُوذِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ وَاَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي لَيْلٰى كِلَاهُمَا عَنْ حُمَيْضَةَ بْنِ الشَّمَرْدَلِ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ وَفِيْ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ الْحَارِثُ بْنُ قَيْسٍ اَنَّهُ اَسْلَمَ وَعِنْدَهُ ثَمَانِ نِسْوَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: جب اُنہوں نے اسلام قبول کیا تو اُن کی آٹھ بیویاں تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان میں سے چار کو اختیار کرلو۔

3635- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَمَّادٍ وَالْكَلْبِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ اَسْلَمَ وَعِنْدَهُ ثَمَانِ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا . فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَقْبِلِيْ يَا فُلَانَةُ اَقْبِلِيْ يَا فُلَانَةُ اَدْبِرِيْ يَا فُلَانَةُ اَدْبِرِيْ يَا فُلَانَةُ.

☆☆ قیس بن حارث کلبی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں "مرفوع" حدیث نقل کرتے ہیں: بنو اسد سے تعلق

۳۶۳۱-راجع الذي قبله-

۳۶۳۲-تقدم تخريجه قبل حديث-

۳۶۳۳-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۲۶۲۱) عن معمر' به- ومن طريقه البيهقي في السنن (۷/ ۱۸۲)' وهو مرسل صحيح الاسناد-

۳۶۳۴-اخرجه ابو داود (۲۲۴۱): حدثنا مسدد قال: حدثنا هشيم- ح: و حدثنا وهب بن بقية قال: اخبرنا هشيم عن ابن ابي ليلى' به- و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۷/ ۱۴۹)-واخرجه ابن ماجه (۱۹۵۲): حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي قال: حدثنا هشيم' به- واخرجه ابو داود ايضًا (۲۲۴۲) من طريق عيسى بن المختار عن محمد بن عبد الرحمن بن ابي ليلى' به-

۳۶۳۵-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۲۶۲۴) عن معمر عن الكلبي عن رجل عن قيس ابن الحارث الاسدي' قال: اسلمت و تحتي ثمان نسوة: فقال النبي صلى الله عليه وسلم : (اختر منهن اربعًا)-

رکھنے والے ایک شخص نے اسلام قبول کیا' اُس کی آٹھ بیویاں تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: تم ان میں سے چار کو اختیار کرلو۔ تو وہ صاحب کہنے لگے: اے فلاں عورت! تم آ جاؤ! اے فلاں عورت! تم آ جاؤ! اے فلاں عورت! تم چلی جاؤ! اے فلاں عورت! تم چلی جاؤ!

3636- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ الْحَارِثِ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ قَيْسٍ الأَسَدِيَّ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ ثَمَانِ نِسْوَةٍ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْتَارَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا.

☆☆ مغیرہ نامی راوی' حضرت حارث بن قیس اسدی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: جب حضرت حارث بن قیس اسدی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا' اُس وقت اُن کی آٹھ بیویاں تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ان میں سے چار کو اختیار کرلیں۔

3637- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ جَدَّهُ الْحَارِثَ بْنَ قَيْسٍ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ ثَمَانِ نِسْوَةٍ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْتَارَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا.

☆☆ مغیرہ نامی راوی' ربیع بن قیس کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: اُن کے جدامجد حضرت حارث بن قیس اسدی رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا' اُس وقت اُن کی آٹھ بیویاں تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ان میں سے چار کو اختیار کرلیں۔

3638- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ أَبُو بَكْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا سَرَّارُ بْنُ مُجَشِّرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غَيْلاَنَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمْسِكَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا فَلَمَّا كَانَ زَمَنُ عُمَرَ طَلَّقَهُنَّ فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يُرَاجِعَهُنَّ وَقَالَ لَوْ مُتَّ لَوَرَّثْتُهُنَّ مِنْكَ وَلأَمَرْتُ بِقَبْرِكَ يُرْجَمُ كَمَا رُجِمَ قَبْرُ أَبِي رِغَالٍ .وَقَالَ ابْنُ نُوحٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَاجِعْهُنَّ وَإِلاَّ وَرَّثْتُهُنَّ مَالَكَ وَأَمَرْتُ بِقَبْرِكَ .زَادَ ابْنُ نُوحٍ فَأَسْلَمَ وَأَسْلَمْنَ مَعَهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی نے اسلام قبول کیا' اُس وقت اُن کی دس بیویاں تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی: وہ اس میں سے چار کو اپنے ساتھ رکھیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں حضرت غیلان بن سلمہ نے اُن خواتین کو طلاق دے دی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۳۶۳۶- اخرجه البيهقي في سننه (۱۸۳/۷) من طريق سعيد بن منصور' ثنا هشيم' انا مغيرة...... به- قال: (واخرجه معلى بن منصور عن هشيم عن مغيرة عن الربيع بن قيس ان جده الحارث بن قيس اسلم...... الحديث-

۳۶۳۷- راجع الذي قبله-

۳۶۳۸- تقدم قريباً-

نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ان خواتین سے رجوع کر لیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم مر گئے تو میں ان خواتین کو تمہارا وارث قرار دوں گا اور میں تمہاری قبر کو سنگسار کرواؤں گا' بالکل اُسی طرح جیسے ابورغال کی قبر کو سنگسار کیا گیا تھا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: تم ان سے رجوع کر لو ورنہ میں انہیں تمہارے مال کی وارث قرار دوں گا اور تمہاری قبر کے بارے میں حکم دوں گا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اُنہوں نے اسلام قبول کیا تو اُن کے ساتھ اُن خواتین نے بھی اسلام قبول کر لیا۔

3639- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَخُو كَرْخَوَيْهِ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالُوا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ.

☆☆ ضحاک بن فیروز دیلمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اُن میں سے ایک کو جسے تم چاہو' طلاق دو۔

3640- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَسْلَمْتُ وَعِنْدِي أُخْتَانِ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُطَلِّقَ إِحْدَاهُمَا.

☆☆ ضحاک بن فیروز دیلمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب میں نے اسلام قبول کیا تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی: میں اُن دونوں میں سے ایک کو طلاق دے دوں۔

3641- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَكَ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3642- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِي خِرَاشٍ عَنِ الدَّيْلَمِيِّ - أَوِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ - قَالَ أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَ أَيَّتَهُمَا شِئْتُ وَأُفَارِقَ الْأُخْرَى.

۳۶۳۹-اخرجه ابو داود في الطلاق (۲۲۴۳) باب: فيمن اسلم' و عنده نساء اكثر من اربع او اختان' و الترمذي في النكاح (۱۱۳۰) باب: ما جاء في الرجل يسلم و عنده اختان' و البيهقي في الكبرى (۷/۱۸۴)' و ابن حبان (۴۱۵۵)' من طرق عن وهب بن جرير' به-

۳۶۴۰-اخرجه احمد (۴/۲۳۲)' والترمذي في النكاح (۱۱۲۹) باب: ما جاء في الرجل يسلم و عنده اختان' و ابن ماجه في النكاح (۱۹۵۱) باب: الرجل يسلم و عنده اختان' و الطبراني في الكبير (۱۸/رقم (۸۴۳)' و البيهقي في الكبرى (۷/۱۸۴)' من طرق عن ابن لهيعة' به-

۳۶۴۱-اخرجه احمد في مسنده (۴/۲۳۲): ثنا موسى بن داود' به- و راجع الذي قبله-

☆☆ دیلمی (راوی کو شک ہے یا شاید ابن دیلمی) بیان کرتے ہیں: میں نے اسلام قبول کیا' تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں' میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اُن میں سے جسے چاہوں اپنے ساتھ رکھ لوں' اور دوسری کو الگ کر دوں۔

3643- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو وَهْبٍ الْجَيْشَانِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَسْلَمْتُ وَعِنْدِي أُخْتَانِ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَمَرَنِي أَنْ أُفَارِقَ إِحْدَاهُمَا.

☆☆ ضحاک بن فیروز دیلمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب میں نے اسلام قبول کیا' تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں' میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی: میں اُن دونوں میں سے ایک سے علیحدگی اختیار کرلوں۔

3644- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَشَّابُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْحَرْبِيِّ يُسْلِمُ وَتَحْتَهُ أُخْتَانِ قَالَ لَوْلَا الْحَدِيثُ الَّذِي جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَهُ لَقُلْتُ يُمْسِكُ الْأُولَى.

☆☆ اوزاعی سے ایسے حربی شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو دو بہنوں کا شوہر ہو'تو اُنہوں نے فرمایا: اگر اس بارے میں وہ حدیث نہ ہوتی جس میں یہ منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی صورت میں شوہر کو (اُن دونوں بہنوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کا) اختیار دیا تھا' تو میں یہ فتویٰ دیتا: وہ شخص (اُس عورت کو ساتھ رکھے گا جس کے ساتھ) پہلے شادی ہوئی تھی۔

3645-حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَبُو إِبْرَاهِيمَ الْمُزَنِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ قَالَ إِذَا أَسْلَمَ وَتَحْتَهُ أُخْتَانِ خُيِّرَ أَيَّهُمَا شَاءَ فَإِنِ اخْتَارَ وَاحِدَةً ثَبَتَ نِكَاحُهَا وَانْفَسَخَ نِكَاحُ الْأُخْرَى وَسَوَاءٌ إِنْ كَانَ نَكَحَهُمَا فِي عُقْدِهِ أَوْ فِي عُقَدٍ.

☆☆ امام شافعی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص مسلمان ہو اور اُس کی بیویاں سگی بہنیں ہوں تو وہ شخص اُن دونوں میں سے کسی ایک کو' جسے وہ چاہے' اختیار کرلے گا' تو اُس عورت کے ساتھ اُس کا نکاح برقرار رہے گا اور دوسری عورت کے ساتھ اُس کا

٣٦٤٢-اخرجه الشافعي (٢/رقم ٤٥-ترتيب): اخبرنا ابن ابي يحيى' به- و من طريقه الدارقطني هنا- و اخرجه ابن ابي شيبة (٤/٣١٧)؛ و عبد الرزاق (١٢٦٢٧)؛ و ابن ماجه في النكاح (١٩٥٠) باب: الرجل يسلم و عنده اختان' و الطبراني في الكبير (١٨/رقم (٨٤٤)؛ و البيهقي في الكبرى (٧/١٨٤-١٨٥) من طرق عن اسحاق بن عبد الله بن ابي فروة' به-قال الحافظ في الاصابة (٨/١٠٦): (وفي اسناده مقال)- اه- و قال ابن القيم في تهذيب السنن (٣/١٥٨): وقال البخاري: في اسناده هذا الحديث نظر- ووجه قوله ان ابا وهب و الضحاك مجهول حالهما' و فيه يحيى بن ايوب ضعيف)- اه-

٣٦٤٣-تقدم قريبًا-

٣٦٤٤-اسناده صحيح-

٣٦٤٥-انظر: الام (٣/١٣٣)-

نکاح فسخ ہو جائے گا۔ اس میں اس حوالے سے فرق نہیں ہو گا (اسلام قبول کرنے سے پہلے) اُس نے ان دونوں کے ساتھ ایک ساتھ شادی کی تھی یا یکے بعد دیگرے کی تھی۔

3646- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسَلَّمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُلاعَنَةِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيْهِمَا عَنْ حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَجُلاً مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلاً اَيَقْتُلُهَا فَتَقْتُلُوْنَهُ اَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ بِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ شَاْنِهِمَا مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ اَمْرِ الْمُتَلاعِنَيْنِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَضَى اللّٰهُ فِيْكَ وَفِيْ امْرَاَتِكَ . قَالَ فَتَلاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ- وَاَنَا شَاهِدٌ- عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتِ السُّنَّةُ بَعْدُ فِيْهِمَا اَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلاعِنَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلاً فَاَنْكَرَهُ فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى اِلٰى اُمِّهِ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِيْ اَنَّهَا تَرِثُهُ وَيَرِثُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهُ مِنْهَا .

☆☆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک انصاری شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی فرد کو پاتا ہے' اگر وہ اُس عورت کو قتل کر دیتا ہے' تو آپ لوگ اُسے قتل کر دیں گے' ایسے شخص کو اُس عورت کے ساتھ کیا کرنا چاہیے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے بارے میں حکم نازل کیا' جو لعان کرنے والوں کے بارے میں قرآن میں مذکور ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں فیصلہ دے دیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُن دونوں میاں بیوی نے مسجد میں لعان کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں بھی وہاں موجود تھا۔

(راوی کہتے ہیں:) اُس کے بعد ایسے میاں بیوی کے بارے میں یہ طریقہ رائج ہوا کہ لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی کروادی جاتی تھی۔

راوی کہتے ہیں: وہ عورت حاملہ تھی' مرد نے اُس کے حمل کا انکار کیا' تو اُس کے بعد اُس عورت کے بیٹے کو اُس کی ماں کی نسبت سے بلایا جاتا تھا۔

اُس کے بعد یہ طریقہ رائج ہو گیا کہ ایسی عورت اپنے اُس بچے کی وارث بنتی تھی اور وہ بچہ اُس عورت کا وارث بنتا تھا' جو اللہ تعالیٰ نے (بیٹے کی وراثت کے طور پر) مقرر کیا تھا۔

3647- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا

۳٦٤٦-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۷/ ۱۱۵) باب: لا يجتمع المتلاعنان ابدًا (۱۲٤٤٦) (۱۲٤٤۷): اخبرنا ابن جريج' به- و من طريق عبد الرزاق اخرجه البخاري في الصلاة (۱/ ٦۱۷) باب: القضاء و اللعان في المسجد بين الرجال و النساء (٤۲۳)' و مسلم في اللعان (۱٤۹۲) من طريق عبد الرزاق' به-

۳٦٤۷-اسناده حسن: ثور بن يزيد ثقة الا انه كان يرى القدر؛ كما في التقريب (۸٦۹)- و الهيثم بن حميد صدوق رمي بالقدر ايضاً- انظر: التقريب (ت ۷٤۱۳)- والحديث لم اجده عند غيره- والله اعلم-

مُحَمَّدُ بْنُ عَائِذٍ .وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَيْدِ الْحِنَّائِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَائِذٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنِىْ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلاً مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِىْ زُرَيْقٍ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ الْمُلَاعَنَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ السَّائِلُ قَدْ نَزَلَ مِنَ اللّٰهِ اَمْرٌ عَظِيْمٌ . فَاَبَى الرَّجُلُ اِلَّا اَنْ يُّلَاعِنَهَا وَاَبَتْ اِلَّا اَنْ تَدْرَاَ عَنْ نَفْسِهَا الْعَذَابَ قَالَ فَتَلَاعَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمَّا هِىَ تَجِىْءُ بِهٖ اُصَيْفِرَ اُخَيْنِسَ مَنْسُوْلَ الْعِظَامِ فَهُوَ لِلْمُلَاعِنِ وَاِمَّا تَجِىْءُ بِهٖ اَسْوَدَ كَالْجَمَلِ الْاَوْرَقِ فَهُوَ لِغَيْرِهٖ فَجَاءَتْ بِهٖ اَسْوَدَ كَالْجَمَلِ الْاَوْرَقِ فَدَعَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَهٗ لِعَصَبَةِ اُمِّهٖ وَقَالَ لَوْلَا الْاَيْمَانُ الَّتِىْ مَضَتْ لَكَانَ لِىْ فِيْهِ كَذَا وَكَذَا . لَفْظُهُمَا وَاحِدٌ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: بنوزریق سے تعلق رکھنے والے ایک انصاری نے اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگایا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ اُسے واپس کر دیا' پھر اللہ تعالیٰ نے لعان کے حکم سے متعلق آیت نازل کی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم حکم نازل ہوا ہے' پھر اُس شخص نے لعان کرنے پر اصرار کیا اور عورت نے بھی یہ طے کر لیا کہ اپنی ذات سے عذاب کو دور کر دے گی۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُن دونوں نے لعان کیا' (بعد میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ عورت زرد رنگ' چوڑے ناک اور کمزور جسم کے مالک بچے کو جنم دے' تو یہ لعان کرنے والے شخص کی اولاد ہوگا' اور اگر یہ عورت خاکستری اونٹ جیسے (مضبوط جسم کے مالک) سیاہ رنگ کے بچے کو جنم دے' تو یہ دوسرے شخص کی اولاد ہوگا۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) تو اُس عورت نے سیاہ فام بچے کو جنم دیا' جو خاکستری (یعنی گہرے رنگ) کے اونٹ جیسا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس بچے کو بلوایا اور اُسے اُس کی ماں کے رشتہ داروں کے سپرد کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس بارے میں قسم (یعنی لعان) نہ ہو چکا ہوتا' تو میرا رویہ اس بارے میں مختلف ہوتا۔

ان دونوں کے الفاظ ایک جیسے ہیں۔

3648- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَغَيْرُهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِىِّ قَالَ حَضَرْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْفَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَا صُنِعَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَّةً فَمَضَتِ السُّنَّةُ بَعْدُ فِى

۳۶۴۸- اخرجه احمد (۵/ ۳۳۰- ۳۳۱، ۳۳۴، ۳۳۷)، و عبد الرزاق (۱۲۴۴۵)، و البخاري في الطلاق (۵۳۰۹) باب: التلاعن في المسجد، و في الاحكام (۷۱۶۵، ۷۱۶۶) باب: من قضى و لاعن في المسجد، و في الاعتصام (۷۳۰۴)، ومسلم في اللعان (۱۴۹۲)، و ابو داود في الطلاق (۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۵۱) باب: في اللعان، و ابن ماجه في الطلاق (۲۰۶۶) باب: اللعان، و البيهقي في الكبرى (۷/ ۳۹۹- ۴۰۱) من طرق عن الزهري، بنحوه-

الْمُتَلَاعِنَيْنِ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ لَا يَجْتَمِعَانِ اَبَدًا.

☆☆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لعان کرنے والے (میاں بیوی) کے واقعہ میں موجود تھا' اُس مرد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اُس عورت کو تین طلاقیں دے دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں نافذ قرار دیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں جو کچھ بھی کیا جائے (اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کا انکار نہ کریں) تو وہ سنت ہوتا ہے۔

اُس کے بعد لعان کرنے والوں کے درمیان یہی سنت رائج ہوئی کہ میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کر دی جاتی ہے اور پھر وہ دونوں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

3649- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِیْ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ وَعُمَرُ - يَعْنِیْ ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ - قَالَا حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنِ الزُّبَيْدِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِیَّ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهٖ سَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَذَكَرَ قِصَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَقَالَ فِيْهِ فَتَلَاعَنَا فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ لَا يَجْتَمِعَانِ اَبَدًا .

☆☆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عویمر عجلانی نے اپنے قبیلے کے ایک فرد سے یہ کہا: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کرو جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور فرد کو پاتا ہے۔

اُس کے بعد اُنہوں نے لعان کرنے والوں کا واقعہ بیان کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''اُن دونوں نے لعان کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں میں علیحدگی کروا دی' اور ارشاد فرمایا: یہ دونوں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے''۔

3650- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِی الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

٣٦٤٩- اخرجه الدارمي (٢/١٥٠)' و البخاري في التفسير (٤٧٤٥) باب: (و الذين يرمون ازواجهم و لم يكن لهم شهداء الا انفسهم......) و ابو داود في الطلاق (٢٢٤٩) باب: في اللعان' و ابن الجارود (٧٥٦)' و ابن حبان (٤٢٨٥)' و الطبراني (٥٦٧٧)' و البيهقي (٧/٤٠٠) من طرق عن محمد بن يوسف عن الاوزاعي عن الزهري' بنحوه-و اخرجه مالك عن الزهري بنحوه- اخرجه مالك في الطلاق (٢/٥٦٦-٥٦٧) باب: ما جاء في اللعان' و من طريقه الشافعي في المسند (٢/٤٤)' و احمد (٥/٣٣٦-٣٣٧)' و الدارمي (٢/١٥٠)' و البخاري في الطلاق (٥٢٥٩) باب: من جوز الطلاق الثلاث' و (٥٣٠٨) باب: اللعان و من طلق بعد اللعان' و مسلم في اللعان (١٤٩٢)' و ابو داود في الطلاق (٢٢٤٥) باب: في اللعان' و النسائي في الطلاق (٦/١٤٣-١٤٤) باب: الرخصة في ذلك- اي: في الثلاث مجموعة- و الطبراني (٥٦٧٦)' و ابن حبان (٤٢٨٤)' و البيهقي (٧/٣٩٨' ٣٩٩) من طرق عن مالك' به-واخرجه فليح بن سليمان عن الزهري' بنحوه- اخرجه البخاري في التفسير (٤٧٤٦)' و ابو داود في الطلاق (٢٢٥٢) باب: في اللعان' و ابن حبان (٤٢٨٣)' و الطبراني (٥٦٨٣)' و البيهقي (٦/٢٥٨) (٧/٤٠١) من طرق عن ابي الربيع الزهراني' حدثنا فليح' به-

الْمُتَلَاعِنَانِ اِذَا تَفَرَّقَا لَا يَجْتَمِعَانِ اَبَدًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: لعان کرنے والے (میاں بیوی) جب ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں تو پھر وہ کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

3651- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ.

وَقَيْسٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَا مَضَتِ السُّنَّةُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ اَنْ لَّا يَجْتَمِعَانِ اَبَدًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (انہوں نے جو فرمایا ہے وہ اگلی روایت میں ہے)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ (اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' دونوں حضرات) فرماتے ہیں: لعان کرنے والوں کے بارے میں یہی سنت رائج ہے کہ وہ دونوں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

3652- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ قَالَا مَضَتِ السُّنَّةُ اَنْ لَّا يَجْتَمِعَ الْمُتَلَاعِنَانِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' دونوں حضرات فرماتے ہیں: یہی سنت رائج ہے کہ لعان کرنے والے (بعد میں کبھی) اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

3653- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُوْسَى بْنِ عِيْسٰى الْقَارِءُ حَدَّثَنَا قَعْنَبُ بْنُ الْمُحَرَّرِ اَبُوْ عَمْرٍو حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِىْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ لَاعَنَ بَيْنَ عُوَيْمِرٍ الْعَجْلَانِيِّ وَامْرَاَتِهٖ فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْكَ وَاَنْكَرَ حَمْلَهَا الَّذِىْ فِىْ بَطْنِهَا وَقَالَ هُوَ مِنِ ابْنِ السَّحْمَاءِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتِ امْرَاَتَكَ فَقَدْ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فِيْكُمَا . فَلَاعَنَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَلٰى حَمْلٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عویمر عجلانی اور اُس کی اہلیہ کے درمیان لعان کروایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تبوک سے واپس تشریف

۳۶۵۰-روی نحو هذا المعنی من حدیث سعید بن جبیر عن ابن عمر مرفوعاً و فیه قصة- کل من: البخاری فی الطلاق (۵۳۱۲) (۵۳۵۰) و مسلم فی اول اللعان (۱۴۹۳) و ابو داود فی الطلاق (۲۲۵۷) باب: فی اللعان' و الترمذی فی الطلاق (۱۲۰۲) باب: ما جاء فی اللعان' و النسائی فی الطلاق (۶/۱۷۷) باب: اجتماع المتلاعنین' و ابن الجارود (۷۵۲' ۷۵۳) و ابن حبان (۴۲۸۶- ۴۲۸۸) و البیهقی فی الکبری (۷/۴۰۴' ۴۰۵' ۴۰۹) من طرق عن سعید بن جبیر' بنحو معناه-

۳۶۵۱-اخرجه البیهقی فی السنن (۷/۴۱۰)' و ابن الجوزی فی التحقیق (۲/۳۰۲) من طریق الدارقطنی' به- واخرجه ابن ابی شیبة فی المصنف (۴/۱۹) رقم (۱۷۳۷۰): حدثنا وکیع عن قیس عن عاصم عن زر عن علی و عن ابی وائل عن عبد الله' قالا: لا یجتمعان المتلاعنان ابدًا-

۳۶۵۲-راجع الذی قبله-

۳۶۵۳-اخرجه البیهقی (۷/۲۹۸) کتاب: اللعان' باب: این یکون اللعان؟ من طریق الدارقطنی' به- و فی اسناده الواقدی و هو متروك؛ کما تقدم مرارًا-

لائے تو عویمر نے اُس عورت کے پیٹ میں موجود حمل (کا اپنی اولاد ہونے) سے انکار کر دیا' اور بولا: یہ ابن سحماء کی اولاد ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی بیوی کو لے کر آ ؤ! تم دونوں کے بارے میں (قرآن کا حکم) نازل ہو چکا ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد منبر کے قریب' اُس حمل کے بارے میں' اُن دونوں سے لعان کروایا۔

3654 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِیُّ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِیُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3655 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بِالْحَمْلِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کے حوالے سے لعان کروایا تھا۔

3656 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عِيسٰى يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الدُّوْرِیُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْكِ ابْنِ السَّحْمَآءِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ اَوْ حَدٌّ فِیْ ظَهْرِكَ . فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا الرَّجُلَ عَلٰى امْرَاَتِهِ يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ . قَالَ فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا فَحَدٌّ فِیْ ظَهْرِكَ . قَالَ فَقَالَ هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّیْ لَصَادِقٌ وَّلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ فِیْ اَمْرِیْ مَا يُبَرِّءُ بِهِ ظَهْرِیْ مِنَ الْحَدِّ قَالَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ - قَالَ - فَاُنْزِلَتْ عَلَيْهِ (وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ) حَتّٰى بَلَغَ (وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ) قَالَ فَانْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمَا قَالَ فَجَآءَ فَقَامَ هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ فَشَهِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا مِنْ تَائِبٍ . فَقَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْخَامِسَةِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِّفُوْهَا فَاِنَّهَا

٣٦٥٤-راجع الذي قبله-

٣٦٥٥-اخرجه البيهقي (٧/٤٠٥) كتاب: اللعان' باب: اللعان على الحمل من طريق الدارقطني به-و حديث ابن مسعود في الملاعنة مطولاً' و فيه قصة' اخرجه مسلم (٢/١١٣٣) كتاب: اللعان' الحديث (١٤٩٥)' و ابن ماجه (١/٦٦٩) كتاب: الطلاق' باب: اللعان' الحديث (٢٠٦٨) من طريق عبدة عن الاعمش' به- و اخرجه مسلم (١٤٩٥)' و ابو داود (٢٠٦٨)' و ابن حبان (٤٢٨١) من طريق جرير عن الاعمش' به- و اخرجه احمد ١٠/٤٢١) من طريق ابي عوانة عن الاعمش' به-واخرجه احمد (١/٢٥٥): حدثنا وكيع' حدثنا عباد بن منصور عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم لاعن بالحمل-

٣٦٥٦-اخرجه البخاري في الشهادات (٢٦٧١) باب: اذا ادعى او قذف فله ان يلتمس البينة' و ينطلق البينة' و اطرافه في (٤٧٤٧)' و (٥٣٠٧)' و ابو داود (٢٢٥٤)' و الترمذي (٣١٧٩)' و ابن ماجه (٢٠٦٧)' كلهم قالوا: حدثنا محمد بن بشار' قال: حدثنا ابن ابي عدي......به- و اخرجه ابو داود (٢٢٥٦)' و احمد (١/٢٣٨' ٢٤٥) من طريق عباد بنمنصور عن عكرمة......به-واخرجه احمد (١/٢٧٣)' و النسائي في فضائل الصحابة رقم (١٢٢) من طريق ايوب عن عكرمة' به-

مُوجِبَةٌ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّاَتْ وَنَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهَا سَتَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ . قَالَ فَمَضَتْ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَ تْ بِهٖ . قَالَ هِشَامٌ اَحْسَبُهٗ قَالَ مِثْلَ قَوْلِ مُحَمَّدٍ وَاِنْ جَاءَ تْ بِهٖ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ مُدَمْلَجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ ابْنِ سَحْمَاءَ . فَجَاءَ تْ بِهٖ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَاْنٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہلال بن اُمیہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بیوی پر یہ الزام لگایا کہ اُس کے شریک بن سحماء کے ساتھ ناجائز تعلقات ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ثبوت پیش کرو ورنہ تم پر (زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی) حد جاری ہوگی۔ ہلال نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو دیکھتا ہے' تو کیا وہ ثبوت (گواہ) تلاش کرنے چل پڑے گا؟ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے: تم ثبوت پیش کرو ورنہ تم پر (زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی) حد جاری ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہلال بن اُمیہ نے عرض کی: اُس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! میں سچ کہہ رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے بارے میں کوئی ایسا حکم ضرور نازل کرے گا' جس کی وجہ سے مجھ پر حد جاری نہیں ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

''وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام لگاتے ہیں''۔

یہ آیت یہاں تک ہے:

''پانچویں مرتبہ وہ یہ کہے گی: اُس پر اللہ کا غضب نازل ہو' اگر وہ مرد سچا ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں کو بلوایا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہلال بن اُمیہ آئے' اُنہوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے' تو کیا تم میں سے کوئی ایک توبہ کرے گا؟ پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اور اُس نے بھی گواہی دے دی' جب وہ پانچواں جملہ استعمال کرنے لگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رکوا دو! کیونکہ یہ (پانچویں گواہی اس کے لیے آخرت میں عذاب کو) لازم کردے گی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وہ عورت ہچکچائی' اُس نے اپنا سر جھکایا یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ اب وہ رجوع کرلے گی' لیکن پھر اُس نے کہا: میں اپنے قبیلے کو کبھی رسوا نہیں کروں گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُس نے (گواہی کو) پورا کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس عورت کا دھیان رکھنا اگر یہ ایسے بچے کو جنم دے۔

ہشام نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے کہ میرے استاد نے یہاں محمد نامی راوی کی مانند لفظ نقل کیے ہیں:

اور اگر اس عورت نے سرگیں آنکھوں، بھاری سرین اور مضبوط پنڈلی والے بچے کو جنم دیا تو وہ شریک بن سحماء کی اولاد ہوگا" تو اُس عورت نے ایسے ہی بچے کو جنم دیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حکم پہلے نہ آچکا ہوتا تو میرا اس عورت کے ساتھ سلوک مختلف ہوتا۔

3657- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُوْلُ قَالَ لِيْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ (الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ) قُلْتُ وَلِيُّ الْمَرْاَةِ . قَالَ لَا بَلْ هُوَ الزَّوْجُ.

☆☆ قاضی شریح بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"وہ شخص جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے"۔

میں نے پوچھا تھا: اس سے مراد عورت کا ولی ہے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! اس سے مراد شوہر ہے۔

3658- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ وَّاَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنْ بَنِيْ نَصْرٍ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا بِالصَّدَاقِ كَامِلًا وَّقَالَ اَنَا اَحَقُّ بِالْعَفْوِ مِنْهَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اِلَّا اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ) وَاَنَا اَحَقُّ بِالْعَفْوِ مِنْهَا .

☆☆ یحییٰ بن عبدالرحمٰن اور ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بنونصر سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی، اور پھر رخصتی سے پہلے اُسے طلاق دے دی۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو پورا مہر بھجوایا اور فرمایا: میں معاف کرنے کا، اُس عورت سے زیادہ حق رکھتا ہوں، (کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ماسوائے اس صورت کے، کہ وہ عورتیں معاف کر دیں یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے"۔

(حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) میں معاف کرنے کا، اُس عورت سے زیادہ حق رکھتا ہوں۔

3659- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يَّحْيٰى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بِهٰذَا نَحْوَهٗ.

۳۶۵۷- اخرجه ابن جرير في تفسيره (۱۵۱/۵) رقم (۵۳۱۵، ۵۳۱۶ - شاكر) و البيهقي (۲۵۱/۷) كتاب: الصداق، باب: من قال: الذي بيده عقدة النكاح...... من طريق عبيد الله بن عبد المجيد، ثنا جرير بن حازم...... به-

۳۶۵۸- اخرجه البيهقي في سننه (۲۵۱/۷) كتاب: الصداق، باب: من قال: الذي بيده عقدة النكاح...... من طريق محمد بن عمرو عن ابي سلمة ان جبير بن مطعم تزوج امراة...... به-وذكره السيوطي في الدر المنثور (۵۲۲/۱) و زاد نسبته الى الشافعي و عبد الرزاق و عبد بن حميد و ابن جرير و ابن المنذر-

۳۶۵۹- راجع الذي قبله-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3660- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ قَالَ تَزَوَّجَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ امْرَاَةً فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَرَاَ (اِلَّا اَنْ يَّعْفُونَ اَوْ يَعْفُوَ الَّذِىْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ) قَالَ اَنَا اَحَقُّ بِالْعَفْوِ مِنْهَا فَسَلَّمَ لَهَا الْمَهْرَ كَامِلاً فَاَعْطَاهَا اِيَّاهُ.

☆☆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی اور پھر رخصتی سے پہلے اُسے طلاق دے دی، اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''ماسوائے اس صورت کے، کہ وہ عورتیں معاف کر دیں یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے''۔

(حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) میں معاف کرنے کا، اُس عورت سے زیادہ حق رکھتا ہوں، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو پورا مہر بھجوایا اور اُسے ادا کر دیا۔

3661- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زَاذَانَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ الَّذِىْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ الزَّوْجُ .قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ ابْنُ شُبْرُمَةَ يَقُوْلُ هُوَ الزَّوْجُ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جس شخص کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے'' اس سے مراد شوہر ہے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: ابن شبرمہ فرماتے ہیں: اس سے مراد شوہر ہے۔

3662- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْجُرْجَانِيُّ مِنْ اَصْلِهٖ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِىُّ عُقْدَةِ النِّكَاحِ الزَّوْجُ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نکاح کی گرہ کے ولی سے مراد شوہر ہے۔

3663- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا

۳۶۶۰-راجع الذي قبله- ۳۶۶۱-تقدم اثر علي قريباً-

۳۶۶۲-اخرجه الطبراني في الاوسط (۶۳۵۹) من طريق ابن لهيعة...... به- و علقه البيهقي في السنن الكبرى (۲۵۱/۷) كتاب: الصداق، باب: من قال: الذي بيده عقدة النكاح...... فقال: وحدي عنابن لهيعة عن عمرو بن شعيب...... فذكره، ثم قال: (وهذا غير محفوظ و ابن لهيعة غير محتج به)- اه- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۳۲۰/۶): (فيه ابن لهيعة، و فيه ضعيف- اه-وذكره السيوطي في الدرالمنثور (۵۲۱/۱)، و زاد نسبته الى ابن جرير و ابن ابي حاتم-

۳۶۶۳-اخرجه البيهقي (۲۵۲/۷) كتاب: الصداق، باب: من قال: الذي بيده عقدة النكاح الولي؛ من طريق الدارقطني، به-

وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِى قَوْلِهِ (اِلَّا اَنْ يَّعْفُونَ) قَالَ اَنْ تَعْفُوَ الْمَرْاَةُ (اَوْ يَعْفُوَ الَّذِىْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ) الْوَلِىُّ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں کہتے ہیں:

''ماسوائے اس صورت کے کہ وہ عورتیں معاف کردیں''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یعنی وہ عورت معاف کردے۔

''یا وہ شخص معاف کردے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد ولی ہے۔

3664- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هُوَ الزَّوْجُ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد شوہر ہے۔

3665- حَدَّثَنَا ابْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هُوَ الزَّوْجُ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد شوہر ہے۔

3666- حَدَّثَنَا ابْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِىٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ وَاصِلِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ اَبَاهُ تَزَوَّجَ امْرَاَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا فَاَرْسَلَ بِالصَّدَاقِ وَقَالَ اَنَا اَحَقُّ بِالْعَفْوِ.

☆☆ محمد بن جبیر بیان کرتے ہیں: اُن کے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کی اور پھر رخصتی سے پہلے اُسے طلاق دے دی' اُنہوں نے (اُس عورت کو) مہر بھجوایا اور بولے: میں معاف کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔

3667- حَدَّثَنَا ابْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الَّذِىْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ الزَّوْجُ.

☆☆ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جس شخص کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے' اُس سے مراد شوہر ہے۔

3668- حَدَّثَنَا ابْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ

٣٦٦٤–اخرجه ابن جرير الطبري (٢/ ٥٦٠–٥٦١) رقم (٥٣٢٠): حدثنا ابو هشام الرفاعي' به- و ابو هشام الرفاعي ضعيف' تقدم قبل ذلك-

٣٦٦٥–اخرجه ابن جرير في تفسيره (٥٦١/٢) رقم (٥٣٣٣) قال: حدثنا ابو هشام' حدثنا عبيد الله...... به-

٣٦٦٦–تقدم تخريجه قريباً-

٣٦٦٧–اخرجه البيهقي (٢٥١/٧) من طريق عبد الوهاب' انبا سعيد عن قتادة' به-

٣٦٦٨–اخرجه البيهقي (٢٥١/٧) من طريق الدارقطني' به- و في اسناده ابو هشام الرفاعي (ضعيف)-

هُوَ الزَّوْجُ إِنْ شَاءَ اَتَمَّ لَهَا الصَّدَاقَ ۔ قَالَ الشَّيْخُ وَكَذٰلِكَ قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ وَّطَاوُسٌ وَّمُجَاهِدٌ وَّالشَّعْبِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ۔ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ وَعَلْقَمَةُ وَالْحَسَنُ هُوَ الْوَلِيُّ.

☆☆ قاضی شریح فرماتے ہیں: اس سے مراد شوہر ہے یعنی اگر وہ چاہے تو عورت کو مکمل مہر ادا کرے۔

شیخ فرماتے ہیں: نافع بن جبیر محمد بن کعب طاؤس مجاہد شعبی اور سعید بن جبیر نے اسی کی مانند بیان کیا ہے۔

ابراہیم علقمہ اور حسن بصری فرماتے ہیں: اس سے مراد ولی ہے۔

3669- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُرْشِدٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ سُئِلَ عَنِ الْاُخْتَيْنِ مِمَّا مَلَكَتِ الْيَمِينُ فَقَالَ لَا اٰمُرُكَ وَلَا اَنْهَاكَ اَحَلَّتْهُمَا اٰيَةٌ وَّحَرَّمَتْهُمَا اٰيَةٌ فَخَرَجَ السَّائِلُ فَلَقِيَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَعْمَرٌ اَحْسَبُهُ قَالَ عَلِيٌّ فَقَالَ مَا سَاَلْتَ عَنْهُ عُثْمَانَ فَاَخْبَرَهُ بِمَا سَاَلَهُ وَبِمَا اَفْتَاهُ فَقَالَ لَهُ لٰكِنِّي اَنْهَاكَ وَلَوْ كَانَ لِي عَلَيْكَ سَبِيلٌ ثُمَّ فَعَلْتَ لَجَعَلْتُكَ نَكَالًا.

☆☆ قبیصہ بن ذؤیب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ایسی دو بہنوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی کی ملکیت میں ہوں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں ہدایت بھی نہیں کروں گا اور تمہیں منع بھی نہیں کروں گا کیونکہ ایک آیت انہیں حلال قرار دیتی ہے اور ایک آیت انہیں حرام قرار دیتی ہے۔

وہ سائل وہاں سے باہر نکلا تو اُس کی ملاقات ایک صحابی سے ہوئی۔

معمر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میرا خیال ہے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ اُنہوں نے دریافت کیا: تم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کس چیز کے بارے میں سوال کیا تھا؟ اُس شخص نے اپنے سوال کے بارے میں بتایا اور اُن کے جواب کے بارے میں بھی بتایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: میں تمہیں منع کروں گا اگر میرا تم پر کوئی (سرکاری تسلط) ہو اور پھر تم اس کا ارتکاب کرو تو میں تمہیں سزا دوں گا۔

3670- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَّيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ وَابْنَتِهَا مِنْ مِلْكِ الْيَمِينِ هَلْ تُوطَاُ اِحْدَاهُمَا بَعْدَ الْاُخْرٰى فَقَالَ عُمَرُ لَا اُحِبُّ اَنْ تُجِيزَهُمَا جَمِيعًا ۔ وَنَهَاهُ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا گیا: اگر کوئی ماں اور بیٹی کسی شخص کی ملکیت میں آ جاتی ہیں تو کیا اُن میں سے ایک کے بعد دوسری سے صحبت کی جا سکتی ہے؟ تو

۳۶۶۹- اخرجه مالك في الموطا (۲/۵۳۸) و من طريقه الشافعي في مسنده (۲/رقم ۴۶- ترتيب) و من طريقهما معاً اخرجه البيهقي في السنن (۷/۱۶۳-۱۶۴) عن الزهري به- والرجل المبهم في الحديث: قال مالك: قال ابن شهاب: اراه علي بن ابي طالب-

۳۶۷۰- اخرجه مالك في الموطا (۲/۵۳۸) كتاب: النكاح باب: ما جاء في كراهية اصابة الاختين بملك اليمين و المراة و ابنتها رقم (۳۳) و من طريقه الشافعي في المسند (۲/رقم ۴۷- ترتيب)- ومن طريقهما اخرجه البيهقي (۷/۱۶۴) و اسناده صحيح- وذكره السيوطي في الدر (۲/۲۴۵) و زاد نسبته الى عبد الرزاق و ابن ابي شيبة و عبد بن حميد-

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ تم اُن دونوں کے ساتھ صحبت کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (سائل کو ایسا کرنے سے) منع کر دیا۔

3671- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَرِيْبٍ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ عِنْدِىْ جَارِيَةً وَّاُمَّهَا وَقَدْ وَلَدَتَا لِىْ كِلْتَاهُمَا فَمَا تَرٰى قَالَ اٰيَةٌ تُحِلُّ وَاٰيَةٌ تُحَرِّمُ وَلَمْ اَكُنْ اَفْعَلُهُ اَنَا وَلَا اَهْلُ بَيْتِىْ۔

☆☆ عریب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: ایک کنیز اور اُس کی ماں میری ملکیت میں ہیں' اُن دونوں نے میری اولاد کو جنم دیا ہے' آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آیت اسے حلال قرار دیتی ہے اور ایک آیت اسے حرام قرار دیتی ہے' میں ایسا نہیں کروں گا اور نہ ہی میرے خاندان کا کوئی فرد ایسا کرے گا۔

شرح:

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: دو بہنوں کو نکاح میں یا ملک یمین میں' صحبت کرنے میں جمع نہیں کیا جا سکتا۔

☆ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اور یہ کہ تم دو بہنوں کو جمع کرو''۔

☆ اس کی دلیل' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ اپنے نطفے کو دو بہنوں کے رحم میں جمع نہ کرے''۔

(ہدایہ' کتاب النکاح)

صاحب ہدایہ نے تو دو بہنوں کو نکاح یا ملک یمین میں جمع کرنے کو ممنوع قرار دیا ہے' تو ماں اور بیٹی تو بدرجہ اولیٰ ملک یمین میں جمع نہیں ہو سکیں گی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: میں ایسا نہیں کروں گا اور نہ ہی میرے خاندان کا کوئی فرد ایسا کرے گا۔

3672- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ طَارِقٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَيَقَعُ الرَّجُلُ عَلَى الْجَارِيَةِ وَابْنَتِهَا تَكُوْنَانِ مَمْلُوْكَيْنِ لَهٗ قَالَ حَرَّمَتْهُمَا اٰيَةٌ وَّاَحَلَّتْهُمَا اٰيَةٌ وَّلَمْ اَكُنْ لِاَفْعَلَهٗ ۔

☆☆ طارق بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص اپنی کنیز اور اُس کی بیٹی دونوں کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے' جبکہ وہ دونوں اُس کی ملکیت ہوں؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

۳۶۷۱-اخرجه البيهقي في السنن (۱۶۴/۷) من طريق عكرمة عن ابن عباس' نحوه- وذكره السيوطي في الدر (۲۴۵/۲) وزاد نسبته الى عبد الرزاق-

۳۶۷۲-ذكره السيوطي في الدر المنثور (۲۴۵/۲) وعزاه الى ابن ابي شيبة بهذا اللفظ-

ایک آیت نے ان دونوں کو حرام قرار دیا ہے اور ایک آیت نے انہیں حلال قرار دیا ہے' لیکن میں ایسا نہیں کروں گا۔

3673- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ فَلَهَا ثَلَاثٌ ثُمَّ يَقْسِمُ

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کسی ثیبہ عورت کے ساتھ شادی کرے' تو اُس عورت کے ساتھ تین دن رہے' اُس کے بعد (بیویوں کے درمیان) تقسیم شروع کرے۔

3674- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِلْبِكْرِ سَبْعَةُ اَيَّامٍ وَّلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ ثُمَّ يَعُوْدُ اِلٰى نِسَائِهِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کنواری کو سات دن ملیں گے اور ثیبہ کو تین دن ملیں گے' پھر آدمی اپنی بیویوں (کے درمیان برابری کی سطح پر وقت کی) تقسیم کرے گا۔

شرح: بیویوں کے درمیان تقسیم میں انصاف

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: جب کسی شخص کی دو آزاد بیویاں ہوں تو تقسیم کے اعتبار سے ان میں برابری کرنا اس شخص پر لازم ہے' خواہ وہ دونوں باکرہ ہوں یا دونوں ثیبہ ہوں' یا ان دونوں میں سے ایک باکرہ ہو اور دوسری ثیبہ ہو' اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ تقسیم میں ان میں سے کسی ایک کی طرف داری کرے' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کا ایک پہلو جھکا ہوا ہوگا''۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کے درمیان تقسیم کے معاملے میں انصاف سے کام لیتے تھے اور آپ یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! یہ میری تقسیم ہے اس کے بارے میں' میں مالک ہوں' تو اس چیز کے بارے میں مجھ سے مواخذہ نہ کرنا' جس کا میں مالک نہیں ہوں''۔

(صاحب ہدایہ فرماتے ہیں) یعنی کسی ایک کے ساتھ زیادہ محبت ہو' ہم نے جو روایت بیان کی ہے اس میں کوئی فصل نہیں ہے۔

۳۶۷۳-اخرجه احمد في مسنده (۲/۱۷۸): حدثنا ابن نمير عن حجاج عن عمرو بن شعيب......به- و ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۴/۳۲۶)' و قال: (اخرجه احمد' و فيه الحجاج بن ارطاة و هو مدلس: و بقية رجاله ثقات)- اه-

اس بارے میں پرانی اور نئی بیویوں کی حیثیت برابر ہوگی' کیونکہ ہم نے جو روایت نقل کی ہے وہ مطلق ہے۔
اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے: تقسیم نکاح کے حقوق سے تعلق رکھتی ہے اور اس بارے میں بیویوں کے درمیان کوئی تفاوت نہیں ہے۔

بیوی کے پاس آنے جانے کی مقدار کتنی ہوگی اس کا اختیار شوہر کو ہے' کیونکہ اصل لازم چیز ان کے درمیان برابری رکھنا ہے' اس کا کوئی مخصوص طریقہ لازم نہیں ہے' اور جو برابری لازم ہے وہ رات بسر کرنے کے اعتبار سے ہے۔ صحبت کرنے کے حوالے سے نہیں ہے' کیونکہ اس کا تعلق طبیعت کی آمادگی کا ساتھ ہوتا ہے۔

اگر (ان دو بیویوں میں سے) ایک آزاد ہو اور دوسری کنیز ہو' تو تقسیم میں آزاد عورت کا حصہ دو تہائی ہوگا اور کنیز کا ایک تہائی ہوگا اس بارے میں ایک روایت منقول ہے۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے: کنیز کی حلت آزاد عورت کی حلت سے کم ہوتی ہے' لہٰذا اس کے حقوق میں کمی ظاہر ہوگی۔

مکاتب کنیز' مدبر کنیز اور ام ولد کنیز عام کنیز کی مانند ہوں گی' کیونکہ ملکیت کا پہلو ان میں موجود ہے۔ (ہدایہ کتاب النکاح)

اگر بیویوں میں سے کوئی ایک' اپنے مخصوص حصے کو اپنی سوکن کے لئے ترک کرنے پر راضی ہو جائے تو ایسا کرنا جائز ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے: سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی تھی کہ آپ ان سے رجوع کرلیں اور وہ اپنی باری کا مخصوص دن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیتی ہیں۔

تاہم بیوی کو اس بات کا اختیار ہے: وہ اس بارے میں اپنے مؤقف سے رجوع کر لے' کیونکہ اس نے اپنے ایک ایسے حق کو ساقط کیا ہے' جو واجب نہیں ہے' لہٰذا وہ ساقط نہیں ہوگا' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

3675 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِى بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَتْ بِثَوْبِهٖ كُنْ عِنْدِى الْيَوْمَ قَالَ اِنْ شِئْتِ كُنْتُ عِنْدَكِ الْيَوْمَ وَقَاصَصْتُكِ بِهٖ . ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ وَّلِلْبِكْرِ سَبْعُ لَيَالٍ .

☆☆ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی' اُنہوں

۳٦٧٤- اخرجه الدارمي في النكاح (٢/ ١٤٤) باب: الاقامة عند الثيب و البكر اذا بنى بها ' و ابن ماجه في النكاح (١/ ٦١٧) باب: الاقامة على البكر و الثيب (١٩١٧) ' و ابو نعيم في الحلية (٢/ ٢٨٨) (٣/ ١٣) من طرق عن ابن اسحاق' به-واخرجه البخاري في النكاح (٩/ ٣١٣-٣١٤) باب: اذا تزوج البكر على الثيب (٥٢١٣) ' و (٥٢١٤) باب: اذا تزوج الثيب على البكر' و مسلم في الرضاع (٢/ ١٠٨٤) باب: قدر ما تستحقه البكر و الثيب من اقامة الزوج (١٤٦١) ' و ابو داود في النكاح (٢/ ٥٩٥) باب: في المقام عند البكر (٢١٢٢) ' و الترمذي في النكاح (٣/ ٤٤٥) باب: ما جاء في القسمة للبكر و الثيب (١١٣٩) ' و ابن ماجه في النكاح (١/ ٦١٧) باب: الاقامة على البكر و الثيب (١٩١٦) ' و ابن الجارود (٧٢٤) ' و الطحاوي في المعاني (٣/ ٢٧-٢٨) ' و ابن حبان (٤٢٠٨) ' و البيهقي في الكبرى (٧/ ٣٠١-٣٠٢) من طرق عن ابي قلابة' بنحوه- واخرجه مالك في النكاح (٢/ ٥٣٠) باب: المقام عند البكر و الايم' و من طريقه الطحاوي في المعاني (٣/ ٢٨) ' عن حميد عن انس موقوفاً- و اخرجه الطحاوي (٣/ ٢٨) ' و البيهقي (٧/ ٣٠٢) من طرق عن حميد' به موقوفاً- و رفعه سفيان عن حميد عن انس - اخرجه ابن حبان (٤٢٠٩)- ووقفه قتادة عن انس: اخرجه البيهقي (٧/ ٣٠٢) من طريق سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن انس موقوفاً عليه-

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھام کر (یہ کہا:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم آج کا دن میرے ہاں رہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں آج کا دن تمہارے پاس ٹھہر جاتا ہوں اور پھر تم سے اس کے بدلے میں (پھر کسی دن تقسیم میں سے تمہارا دن منہا کرلوں گا)۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثیبہ کو تین دن ملیں گے اور کنواری کو سات دن ملیں گے۔

3676- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالِجٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ سَلَمَةَ فِي شَوَّالٍ وَّجَمَعَهَا فِي شَوَّالٍ وَّقَالَ إِنْ شِئْتِ أَنْ أُسَبِّعَ عِنْدَكِ وَأُسَبِّعَ عِنْدَ صَوَاحِبَاتِكِ وَإِلَّا فَثَلَاثَتُكِ ثُمَّ أَدُورُ عَلَيْكِ فِي لَيْلَتِكِ . قَالَتْ بَلْ ثَلَاثٌ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ .

☆☆ عبدالملک بن ابوبکر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال کے مہینے میں سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی' شوال کے مہینے میں ہی اُن کی رخصتی ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں سات دن تمہارے ساتھ رہتا ہوں اور پھر سات' سات دن تمہاری ساتھی خواتین (سوکنوں) کے ساتھ رہوں گا' ورنہ (دوسری صورت یہ ہے:) میں تین دن تمہارے ساتھ رہتا ہوں اور پھر تمہاری باری کے دن تمہارے پاس آ جاؤں گا' سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! (ابھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن میرے ساتھ رہیں!

3677- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ.

قَالَ وَأَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا حِينَ دَخَلَ

۳۶۷۵- راجع الحديث التالي و الذي بعده-

۳۶۷۶- اخرجه مالك في النكاح (۵۲۹/۲) باب: المقام عند البكر و الايم' عن عبد الله بن ابي بكر' به- و من طريق مالك رواه الشافعي في المسند (۳۶/۲) و مسلم في الرضاع (۱۴۶۰) (۴۲) باب: قدر ما تستحقه البكر و الثيب من اقامة الزوج عندها عقب الزفاف' و ابن سعد في الطبقات الكبرى (۹۲/۸) و الطحاوي في المعاني (۲۹/۳) و البيهقي في الكبرى (۳۰۰/۷)- قال ابن عبد البر في التمهيد (۲۴۳/۱۷): (هذا حديث ظاهره الانقطاع' و هو متصل مسند صحيح' وقد سمعه ابو بكر من ام سلمة)- اه- ثم اخذ في سرد طرق الحديث-

۳۶۷۷- اخرجه عبد الرزاق (۱۰۶۴۶) من طريقه الطبراني (۲۳/رقم ۵۹۱) و ابن ابي شيبة (۲۷۷/۴) و احمد (۲۹۲/۶) و الدارمي (۱۴۴/۲) و مسلم في الرضاع (۴۱/۱۴۶۰) باب: قدر ما تستحقه البكر و الثيب من اقامة الزوج عندها عقب الزفاف' و ابو داود في النكاح (۲۱۲۲) باب: في المقام عند البكر' و النسائي في عشرة النساء (۳۹) و ابن ماجه في النكاح (۱۹۱۷) باب: الاقامة على البكر و الثيب' و ابن سعد (۹۴/۸) و الطحاوي في المعاني (۲۹/۳) و ابن حبان (۴۲۱۰) و الطبراني في الكبير (۲۳/رقم ۵۹۲) و البيهقي في الكبرى (۳۰۱/۷) من طريق ابي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام عن ام سلمة' به- و اخرجه عمر بن ابي سلمة عن ام سلمة' بنحوه- اخرجه احمد في مسند (۲۹۵/۶' ۳۱۴) و الطبراني في الكبير (۲۳/رقم ۵۰۶) و الطحاوي في المعاني (۲۹/۳) و ابن عبد البر في التمهيد (۲۴۴/۱۷)-

بِهَا لَيْسَ بِكِ هَوَانٌ عَلٰى اَهْلِكِ اِنْ شِئْتِ اَقَمْتُ مَعَكِ ثَلَاثًا خَالِصَةً لَكِ وَاِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ ثُمَّ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي . فَقَالَتْ تُقِيمُ مَعِي ثَلَاثًا خَالِصَةً .فَاَخَذَ مَالِكٌ وَّابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ بِسَبْعٍ لِلْبِكْرِ وَثَلَاثٍ لِلثَّيِّبِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

عبدالملک بن ابوبکر اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب اُن کی رخصتی ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم اپنے شوہر کے نزدیک کم حیثیت کی مالک نہیں ہو' اگر تم چاہو تو میں تمہارے ساتھ تین دن قیام کرتا ہوں جو صرف تمہارے لیے ہوں گے' (دیگر ازواج کو اپنی باری کے حساب سے ایک' ایک دن ملے گا) اور اگر تم چاہو' تو میں تمہارے ساتھ سات دن رہتا ہوں لیکن پھر اپنی تمام بیویوں (میں سے ہر ایک کے ساتھ) سات' سات دن رہوں گا' تو سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ تین دن رہیں!

امام مالک اور ابن ابی ذئب نے اس سے یہ حکم اخذ کیا ہے: کنواری کے ساتھ سات دن رہا جائے گا اور ثیبہ کے ساتھ تین دن رہا جائے گا۔

3678- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيْلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ رَيْطَةَ بِنْتِ هِشَامٍ وَّاُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح.

وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ الْمَكِّيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبِكْرُ اِذَا نَكَحَهَا رَجُلٌ وَّلَهُ نِسَاءٌ لَهَا ثَلَاثُ لَيَالٍ وَّلِلثَّيِّبِ لَيْلَتَانِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (حدیث کا متن اگلی سند کے بعد ہے)۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب آدمی کسی کنواری کے ساتھ شادی کرے اور آدمی کی پہلے سے بیویاں موجود ہوں' تو اُس کنواری کو تین دن ملیں گے اور اگر ثیبہ (کے ساتھ شادی کرے' تو اُسے) دو دن ملیں گے۔

3679- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَلَّمَا كَانَ يَوْمٌ - اَوْ قَالَتْ قَلَّ يَوْمٌ - اِلَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْ كُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ فِىْ مَجْلِسِهٖ فَيُقَبِّلُ وَيَمَسُّ مِنْ

۳۶۷۸-مدار الحديث على (محمد بن عمر الواقدي) و هو متروك- و الحديث لم اجده عند غير الدارقطني-

۳۶۷۹-اخرجه ابو داود في النكاح (۲۴۹/۲) باب: في القسم بين النساء (۲۱۳۵) عن احمد بن يونس' ثنا عبد الرحمن' يعني: ابن ابي الزناد...... به- و اخرجه احمد (۱۰۷/۶): حدثنا ابن سريج عن عبد الرحمن بن ابي الزناد...... به-

غَيْرِ مَسِيسٍ وَلَا مُبَاشَرَةٍ .قَالَتْ ثُمَّ يَبِيتُ عِنْدَ الَّتِي هُوَ يَوْمُهَا .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اکثر ایسا ہوتا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کو اپنے پاس بٹھاتے تھے' اُن کا بوسہ لیتے تھے' اُنہیں چھو لیتے تھے' البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے ساتھ صحبت یا مباشرت نہیں کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس اہلیہ کے ہاں رات بسر کرتے تھے جس کی باری کا دن ہوتا تھا۔

3680- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ اَخُو زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجَوَيْهِ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَيُقَبِّلُ وَيَلْمَسُ مِنْ غَيْرِ مَسِيسٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحبت نہیں کرتے تھے' صرف چھو لیتے تھے۔

3681- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ مِهْرَانَ الصَّوَّاقُ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ غَالِبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْاُمَوِيُّ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَتِ الْحُرَّةُ عَلَى الْاَمَةِ قَسَمَ لَهَا يَوْمَيْنِ وَلِلْاَمَةِ يَوْمًا اِنَّ الْاَمَةَ لَا يَنْبَغِي لَهَا اَنْ تَزَوَّجَ عَلَى الْحُرَّةِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم کسی آزاد عورت کے ساتھ شادی کرو اور تمہاری پہلی بیوی کنیز ہو' تو تم آزاد عورت کو دو دن دو گے اور کنیز کو ایک دن دو گے' البتہ اگر پہلی بیوی آزاد عورت ہو' تو کسی کنیز کے ساتھ شادی کرنا مناسب نہیں ہے۔

3682- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي لَيْلَى عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا تَزَوَّجَ الْحُرَّةَ عَلَى الْاَمَةِ قَسَمَ لِلْاَمَةِ الثُّلُثَ وَلِلْحُرَّةِ الثُّلُثَيْنِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب پہلی بیوی کنیز ہو اور پھر کوئی آزاد عورت کے ساتھ شادی کرلے' تو تقسیم میں کنیز کا حصہ ایک تہائی ہوگا اور آزاد عورت کا حصہ دو تہائی ہوگا۔

۳۶۸۰-راجع الذي قبله-

۳۶۸۱-اخرجه البيهقي في الكبرى (۱۷۵/۷) من طريق الدارقطني' به- و في اسناده الحجاج بن ارطاة' و هو ضعيف؛ كما تقدم- واخرجه سعيد بن منصور في سننه (۲۳۶/۱) رقم (۷۲۵)من طريق ان ابي ليلى عن المنهال بن عمرو ند و عباد بن عبد الله الاسدي عن علي ابن ابي طالب- رضي الله عنه- انه كان يقول اذا تزوج الحرة على الامة فقسم بينهما: (للامة الثلث و للحرة الثلثان)- وطريق عباد سياتي في الذي بعده-

۳۶۸۲-هو عند سعيد بن منصور في السنن رقم (۷۲۵) كما تقدم في الذي قبله- و اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۷۸/۳) عن الثوري عن ابن ابي ليلى' به-

3683- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُبَيْشُ بْنُ مُبَشِّرٍ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا اور اُن کی آزادی کو اُن کا مہر قرار دیا۔

3684- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّابْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُبَارَكِ يُعْرَفُ بِاَعْرَابِيٍّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے اُن کے ساتھ شادی کر لی اور اُن کی آزادی کو اُن کا مہر قرار دیا۔

3685- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ الدَّقِيقِيُّ اِمْلَاءً مِنْ كِتَابِهٖ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سَلَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے اُن کے ساتھ شادی کر لی اور اُن کی آزادی کو اُن کا مہر قرار دیا۔

3686- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ زَاجٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ مَهْرَهَا عِتْقَهَا.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے اُن کے ساتھ شادی کر لی اور اُن کا مہر اُن کی آزادی کو قرار دیا۔

3687- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قُرَادٌ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ .فَقَالَ لَهٗ ثَابِتٌ مَا اَصْدَقَهَا قَالَ اَصْدَقَهَا نَفْسَهَا اَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے

۳۶۸۳- تقدم- ۳۶۸۴- تقدم-

۳۶۸۵- تقدم- ۳۶۸۶- انظر السابق-

۳۶۸۷- انظر السابق-

ساتھ شادی کرلی۔

ثابت بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں کیا مہر ادا کیا تھا؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اُن کی ذات مہر کے طور پر ادا کی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں آزاد کرکے پھر اُن کے ساتھ شادی کی تھی۔

3688- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ السَّوَّاقُ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الرَّجُلِ يُعْتِقُ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا فَقَالَ أَلَمْ يُعْتِقْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَجُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ وَّجَعَلَ عِتْقَهُمَا مَهْرَهُمَا وَتَزَوَّجَهُمَا.

☆☆ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی کنیز کو آزاد کرکے' اُس کے ساتھ شادی کرلیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا اور سیّدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کو آزاد نہیں کیا تھا' اور اُن کی آزادی کو اُن کا مہر قرار دے کر اُن کے ساتھ شادی کرلی تھی۔

3689- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں' جو اپنی بیوی کے حیض کے دوران' اُس کے ساتھ صحبت کرلیتا ہے' اُس کے بارے میں یہ فرمایا ہے: وہ شخص ایک دینار (راوی کا شک ہے شاید) نصف دینار صدقہ کرے۔

3690- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنَانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَرَّرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَالِكٍ وَّخُصَيْفٍ وَّعَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کے حیض کے دوران' اُس کے ساتھ صحبت کرلیتا ہے' وہ ایک دینار (راوی کو شک ہے شاید) نصف دینار صدقہ کرے۔

3691- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الصَّلْتِ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ وَعَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ

۳۶۸۸- انظر السابق- ۳۶۸۹- تقدم-
۳۶۹۰- تقدم- ۳۶۹۱- تقدم-

وَخُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتَى امْرَاَتَهُ فِي الدَّمِ فَعَلَيْهِ دِيْنَارٌ وَّفِي الصُّفْرَةِ نِصْفُ دِيْنَارٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ اُس وقت صحبت کرے' جب اُس کا (حیض کا) خون (خارج ہو رہا ہو) اُس پر ایک دینار (صدقہ کرنا) لازم ہوگا اور (اگر) زرد (مواد خارج ہو رہا ہو) تو نصف دینار (صدقہ کرنا) لازم ہوگا۔

3692- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ الدَّمُ عَبِيطًا فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ وَّاِنْ كَانَ صُفْرَةً فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ اُس وقت صحبت کرے' جب اُس کا (حیض کا) عبیط (گہرے سرخ رنگ کا مواد خارج ہو رہا ہو) اُس پر ایک دینار (صدقہ کرنا) لازم ہوگا اور (اگر) زرد (مواد خارج ہو رہا ہو) تو نصف دینار (صدقہ کرنا) لازم ہوگا۔

3693- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْبَصْرِيِّ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ مِقْسَمًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ الْوَاطِءَ فِي الْعِرَاكِ بِصَدَقَةِ دِيْنَارٍ وَّاِنْ وَطِئَهَا بَعْدَ اَنْ تَطْهُرَ وَلَمْ تَغْتَسِلْ فَصَدَقَتُهُ نِصْفُ دِيْنَارٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (عورت کے) حیض کے دوران صحبت کرنے والے شخص (کیلئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار صدقہ کرنے کی ہدایت کی ہے اور کوئی شخص عورت کے پاک ہو جانے کے بعد اور غسل کرنے سے پہلے' عورت کے ساتھ صحبت کرلے' تو اُسے نصف دینار صدقہ کرنا ہوگا۔

3694- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَحْيُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ لَا يَحِلُّ مَاْتَاكَ النِّسَاءَ فِيْ حُشُوْشِهِنَّ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم حیاء کرتے رہو! بے

۳۶۹۲- تقدم-

۳۶۹۳- تقدم-

۳۶۹٤- ذکره الهيثمي في مجمع الزوائد (٤/٣٠٢) وقال: رواه احمد من حديث علي بن ابي طالب' ورجاله ثقات' وقد اخرجه اصحاب السنن من طريق علي بن طلق الحنفي)- اه- قلت: حديث علي بن طلق اخرجه ابو داود (٢٠٥) و الترمذي (١١٦٤) و احمد (١/٨٦)- و انظر: نصب الراية (٢/٦٣)-

شک اللہ تعالیٰ حق بات (بیان کرنے) سے حیاء نہیں کرتا' خواتین کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرنا جائز نہیں ہے۔

3695- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهٗ كَانَ لَهَا غُلَامٌ وَّجَارِيَةٌ فَاَرَادَتْ عِتْقَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْدَئِي بِالْغُلَامِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں منقول ہے: اُن کا ایک غلام اور ایک کنیز تھے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُنہیں آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا: پہلے غلام کو آزاد کرو۔

3696- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ . وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهٗ كَانَ لَهَا غُلَامٌ وَّجَارِيَةٌ زَوْجٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْتِقَهُمَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَعْتَقْتِيهِمَا فَابْدَئِي بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْاَةِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں منقول ہے: اُن کا ایک غلام اور ایک کنیز تھے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! میں انہیں آزاد کرنا چاہتی ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم ان دونوں کو آزاد کرنا چاہتی ہو' تو عورت سے پہلے مرد کو آزاد کرو۔

3697- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَرِيْرَةَ اِنْ شِئْتِ اَنْ تَسْتَقِرِّيْ تَحْتَ هٰذَا الْعَبْدِ وَاِنْ شِئْتِ فَارِقِيْهِ فَفَارَقَتْهُ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ سے فرمایا: اگر تم اس غلام کی بیوی رہنا چاہتی ہو' تو ٹھیک ہے اور اگر تم اس سے علیحدگی اختیار کرنا چاہتی ہو (تو بھی تمہاری مرضی ہے) تو بریرہ نے اُس سے علیحدگی اختیار کر لی۔

3698- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بِاِسْنَادِهٖ قَالَ وَكَانَتْ تَحْتَ

۳۶۹۵-اخرجه النسائي في الطلاق (۱۶/۱۶۱) باب: خيار المملوكين يعتقان (۳۴۴۶) و في الكبرى: كما في التحفة (۱۲/۲۸۰) و ابن ماجه (۲۵۳۲) من طريق حماد بن مسعدة' به- و راجع الذي بعده-

۳۶۹۶-اخرجه ابو داود في سننه (۲۲۳۷) كتاب: الطلاق' باب: في المملوكين يعتقان معاً' هل تخير امراته؟ و ابن ماجه (۲۵۳۲) كلاهما من طريق عبيد الله بن عبد المجيد عن ابن موهب' به- و انظر الحديث السابق-

۳۶۹۷-اخرجه احمد (۶/۱۸۰) قال: حدثنا عثمان بن عمر' حدثنا اسامة بن زيد' به- و من طريق عثمان بن عمر اخرجه البيهقي في السنن ايضاً (۷/۲۲۰) و اخرجه احمد (۶/۲۰۷' ۲۰۹) و ابنماجه في سننه (۱/۶۷۱) كتاب : الطلاق' باب: خيار الامة اذا اعتقت' الحديث (۲۰۷۶) من طريق وكيع عن اسامة بن زيد' به- و اخرجه ابن خزيمة في صحيحه (۲۴۴۹): حدثنا محمد بن العلاء بن كريب' حدثنا ابو اسامة عن هشام بن عروة عن عبد الرحمن بن القاسم' به-و قد تقدم تخريج حديث عائشة هنا من طرق-

عَبْدٍ فَلَمَّا اَعْتَقَتْهَا قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتِ اَنْ تَمْكُثِي تَحْتَ هٰذَا الْعَبْدِ وَاِنْ شِئْتِ اَنْ تُفَارِقِيهِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ (بریرہ) ایک غلام کی بیوی تھی' جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُسے آزاد کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: اگر تم چاہو' تو اس غلام کی بیوی رہو اور اگر چاہو' تو اس سے علیحدگی اختیار کر لو۔

3699- حَدَّثَنَا اَخُو زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى وَاَبُوْ اُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ نَحْوَهُ وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَارِي اِنْ رَضِيتِ اَنْ تَكُوْنِيْ تَحْتَ هٰذَا الْعَبْدِ وَاِنْ شِئْتِ فَارَقْتِيهِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اگر تم اس غلام کی بیوی رہنے پر راضی ہو' تو اسے اختیار کر لو اور اگر تم چاہو' تو اس سے علیحدگی اختیار کر لو۔

3700- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنْدَوَيْهِ حَبْشُوْنُ الْبُنْدَارُ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَلَوْ كَانَ زَوْجُهَا حُرًّا مَا خَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے (یعنی سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو) اختیار دیا تھا' اُس کا شوہر غلام تھا' (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) اگر اُس کا شوہر آزاد شخص ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُسے اختیار نہ دیتے۔

3701- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَالزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ بَرِيْرَةُ عِنْدَ عَبْدٍ فَاُعْتِقَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَهَا بِيَدِهَا.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ ایک غلام کی بیوی تھی' جب اُسے (سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو) آزاد کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس (بریرہ رضی اللہ عنہا) کی ذات کے بارے میں اُسے (سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا

۳۶۹۸-راجع الذي قبله- ۳۶۹۹-راجع الذي قبله-

۳۷۰۰-اخرجه البخاري في البيوع' باب: اذا اشترط شروطا في البيع لا تحل (۲۱۶۸)' ومسلم (۲/۱۱۴۲) كتاب: العتق' الحديث (۸/۱۵۰۴)' و ابو داود (۲۲۳۳)' و الترمذي (۱۱۵۴) و النسائي (۶/۱۶۴)' و ابن ماجه (۲۵۲۱)' و احمد (۶/۱۷۰' ۲۰۶' ۲۱۳)-و اخرجه البخاري في البيوع' باب: الشراء و البيع مع النساء (۲۱۵۵)' و مسلم (۲/۱۱۴۱) في العتق' الحديث (۶/۱۵۰۴) و ابو داود (۳۹۲۹)' و الترمذي (۲۱۲۴)' و النسائي (۷/۳۰۵)' و في عمل اليوم و الليلة (۲۳۳)' و في الكبرى' كما في التحفة (۱۶۴۶۶)' من طرق عن الزهري عن عروة بن الزبير' به- و اخرجه مسلم (۱۳/۱۵۰۴)' و النسائي (۶/۱۶۵) من طريق عبيد الله بن عمر عن يزيد بن رومان عن عروة بن الزبير' به-

۳۷۰۱-اخرجه احمد في المسند (۶/۲۶۹): حدثنا يعقوب' حدثنا ابي عن ابن اسحاق' به- و ابن اسحاق مدلس' لكن صرح بالتحديث عند احمد - و راجع الذي قبله-

کو) اختیار دیا۔

3702- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ صَاحِبُ اَبِىْ صَخْرَةَ وَغَيْرُهُمَا قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَيُّوْبَ الْمُخَرِّمِىُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِىُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ مَمْلُوْكًا لِآلِ اَبِىْ اَحْمَدَ .لَفْظُ ابْنِ مُجَاهِدٍ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ کا شوہر آل ابواحمد کا غلام تھا۔

3703- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ حُرًّا يَوْمَ اُعْتِقَتْ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب بریرہ کو آزاد کیا گیا' اُس وقت اُس کا شوہر آزاد شخص تھا۔

3704- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَصْبَغِ الْحَرَّانِىُّ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَرِيْرَةَ اذْهَبِىْ فَقَدْ عَتَقَ مَعَكِ بُضْعُكِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ سے یہ فرمایا: تم جاؤ! تمہارے ساتھ تمہاری شرمگاہ بھی آزاد ہوگئی ہے۔

3705- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الطُّوْسِىُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِىُّ وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ كِلَاهُمَا حَدَّثَنِىْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ بَرِيْرَةُ عِنْدَ عَبْدٍ فَعَتَقَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَهَا بِيَدِهَا .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ ایک غلام کی بیوی تھی' وہ آزاد ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی ذات کے بارے میں اُسے اختیار دیا۔

۳۷۰۲-في اسناده ابو جعفر الرازي و هو ضعيف؛ كما تقدم- و الحديث اخرجه الترمذي (۱۱۵۵)' و احمد (٦/ ٤٢) من طريق ابي معاوية' قال: حدثنا الاعمش...... به-واخرجه ابن ماجه (۲۰۷٤) من طريق حفص بن غياث عن الاعمش' به- و الحديث اخرجه البخاري في كتاب: الزكاة' باب: الصدقة على موالي ازواج النبي صلى الله عليه وسلم ' الحديث (۱٤۹۳)' و اخرجه في غير موضع من صحيحه' و مسلم (۲/ ۷۵۵) كتاب: الزكاة' باب: اباحة الهدية للنبي صلى الله عليه وسلم ...... الحديث (۱۰۷۵/ ۱۷۱)' و ابو داود (۲۲۳۵)' والترمذي (۱۲۵٦' ۳۱۲۵)' و النسائي (۵/ ۱۰۷)' (٦/ ۱٦۳)' (۷/ ۳۰۰) من طرق عن ابراهيم عن الاسود' به-

۳۷۰۳-راجع الذي قبله-

۳۷۰٤-اخرجه ابن سعد في الطبقات (۸/ ۱۸۹): اخبرنا عبد الوهاب بن عطاء عن داود بن ابي هند عن عامر الشعبي: ان النبي صلى الله عليه وسلم قال البريرة لما اعتقت: (قد عتق بضعك معك فاختاري)- اه-و اصل الحديث عند الشيخين و غيرهما؛ كما تقدم- و انظر: نصب الراية (۳/ ۲۰٤)-

۳۷۰۵-اخرجه البيهقي في السنن (۷/ ۲۲۱) من طريق الدارقطني' به- و ابن اسحاق و ان كان مدلسًا الا انه قد صرح بالتحديث' و قد تقدم قريبًا من طريق ابن اسحاق ايضا-

3706- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ وَرَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ کا شوہر غلام تھا۔

3707- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَبُوْ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ کا شوہر غلام تھا۔

3708- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَخُيِّرَتْ - يَعْنِىْ بَرِيْرَةَ - وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُسے (راوی کہتے ہیں: یعنی سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو) اختیار دیا گیا' اُس کا شوہر غلام تھا۔

3709- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبَّادٍ اَخُوْ حَمْدُوْنَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ مَمْلُوْكًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اُعْتِقَتِ اخْتَارِىْ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ کا شوہر غلام تھا' جب اُسے (سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو) آزاد کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس (سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا) سے فرمایا: تمہیں اختیار ہے۔

3710- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنِ بْنِ هِشَامِ بْنِ مَعْنٍ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ بْنُ مَاهَانَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا مَمْلُوْكًا.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اختیار دیا تھا' اُس کا شوہر غلام تھا۔

۳۷۰۶-عبد الله بن عمر العمري ضعيف- و قد تقدم تخريج الحديث من طرق عن القاسم-

۳۷۰۷-تقدم تخريجه قريباً-

۳۷۰۸-تقدم-

۳۷۰۹-تقدم تخريجه-

۳۷۱۰-اخرجه البخاري في صحيحه (۲/ ۱۳۲-۱۳۳) كتاب: الصلاة' باب: ذكر البيع و الشراء على المنبر في المسجد' الحديث (٤٥٦)' و النسائي في الكبرى' كما في تحفة الاشراف (۱۷۹۳۸)' و احمد (٦/ ۱۳٥)' و الحميدي (۲٤۱) من طريق يحيى بن سعيد' به- واخرجه مالك (۲/ ۷۸۱) كتاب: العتق و الولاء' باب: مصير الولاء لمن اعتق' الحديث (۱۹) عن يحيى بن سعيد' به- و من طريق مالك اخرجه البخاري (٥/ ٥۰٦) كتاب: المكاتب' باب: بيع المكاتب اذا رضي' الحديث (۲٥٦٤) قال: حدثنا عبد الله بن يوسف' اخبرنا مالك...... فذكره-

3711- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا ۔قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بریرہ کا شوہر غلام تھا۔

شیخ ابوبکر نیشاپوری فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

3712- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِى الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَازِنُ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَبَّارُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بریرہ کا شوہر غلام تھا۔

3713- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِىْ عُبَيْدٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا.

☆☆ نافع' سیّدہ صفیہ بنت ابوعبید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: بریرہ کا شوہر غلام تھا۔

3714- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَنِ النَّضْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ بَرِيْرَةَ قَضٰى فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ وَّكَانَتْ عِنْدَ عَبْدٍ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بریرہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا تھا: (اُس کی عدت) تین (حیض) ہوگی' وہ ایک غلام کی بیوی تھی۔

3715- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بریرہ کا شوہر غلام تھا۔

3716- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ

۳۷۱۱-اخرجه الشافعي في مسنده (۲/رقم ۱۳۳-ترتيب): اخبرنا القاسم...... به- وفي اسناده القاسم بن عبد الله بن عمر: و هو العمري متروك' رماه احمد بالكذب: كما في التقريب (۲/ ۱۱۳)-

۳۷۱۲-اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۷/ ۲۲۲) كتاب: النكاح' باب: الامة تعتق و زوجها عبد' من طريق الدارقطني' به- و اخرجه-ايضاً- من طريق سفيان الثوري عن ابن ابي ليلى عن عطاء قال: كان زوج بريرة عبدًا يقال له: مغيث-

۳۷۱۳-في اسناده محمد بن عبد الله المخزومي' و هو مجهول: كما في التقريب (۲/ ۱۷۷)- و لكن اخرجه البيهقي في السنن (۷/ ۲۲۲) من طريق عفان بن مسلم: ثنا وهيب: به- و قال البيهقي: (هذا اسناد صحيح)- اه-

۳۷۱٤-اسناده حسن' و متنه ثابت' له شواهد كثيرة' لكن في اسناده عبد الحميد بن عبد الرحمن الحماني صدوق لكنه يخطئ: كما في التقريب (۱/ ٤٦۹)-

۳۷۱۵-اسناده صحيح- و راجع الذي قبله-

۳۷۱٦-اخرجه البخاري في صحيحه (۵۲۸۳): حدثنا قتيبة بن سعيد' حدثنا عبد الوهاب عن ايوب عن عكرمة' به-

سَعِيدٍ عَنْ اَيُّوبَ وَقَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ لِبَنِي الْمُغِيرَةِ يَوْمَ اُعْتِقَتْ وَاللّٰهِ لَكَاَنِّيْ بِهٖ فِيْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَنَوَاحِيهَا وَاِنَّ دُمُوعَهُ لَتَنْحَدِرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ يَتْبَعُهَا يَتَرَضَّاهَا لِتَخْتَارَهُ فَلَمْ تَفْعَلْ۔

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بریرہ کا شوہر' بنو مغیرہ کا سیاہ فام غلام تھا' جس دن بریرہ کو آزاد کیا گیا' اللہ کی قسم! مجھے آج بھی وہ منظر اچھی طرح یاد ہے' کہ وہ مدینہ منورہ کے راستے اور گلیوں جا رہا تھا' اُس کے آنسو اُس کی داڑھی پر بہہ رہے تھے' وہ بریرہ کو راضی کرنے کیلئے اُس کے پیچھے جا رہا تھا' تا کہ بریرہ اُسے اختیار کر لے' لیکن اُس نے ایسا نہیں کیا۔

3717- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا خُيِّرَتْ بَرِيْرَةُ قَالَ رَاَيْتُ زَوْجَهَا يَتْبَعُهَا فِيْ اَزِقَّةِ الْمَدِيْنَةِ وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ- قَالَ- فَكُلِّمَ الْعَبَّاسُ لِيُكَلِّمَ فِيْهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَرِيْرَةَ اِنَّهُ زَوْجُكِ . قَالَتْ فَتَاْمُرُنِيْ بِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّمَا اَنَا شَافِعٌ . قَالَ فَخَيَّرَهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا- قَالَ- وَكَانَ عَبْدًا لِبَنِي الْمُغِيرَةِ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب بریرہ کو اختیار دیا گیا تو میں نے اُس کے شوہر کو دیکھا' وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں اُس کے پیچھے جا رہا تھا' اُس کے آنسو اُس کی داڑھی پر بہہ رہے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ اس بارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ سے فرمایا: یہ تمہارا شوہر ہے (تمہیں اس کے ساتھ رہنا چاہیے)' بریرہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے حکم دے رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نہیں! میں صرف) سفارش کر رہا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون کو اختیار دیا تو اُس نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: (اُس کا شوہر) بنو مغیرہ کا غلام تھا' اُس کا نام "مغیث" تھا۔

3718- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حُمْرَانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوبَةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ اِذْ خُيِّرَتْ كَانَ مَمْلُوكًا لِبَنِي الْمُغِيرَةِ لَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فِيْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ يَتْبَعُهَا يَتَرَضَّاهَا وَاِنَّ دُمُوعَهُ تَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ وَهِيَ تَقُوْلُ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيكَ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب بریرہ کو اختیار دیا گیا تو اُس کا شوہر بنو مغیرہ کا غلام تھا' مجھے یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ وہ مدینہ منورہ کے راستوں میں بریرہ کو راضی کرنے کیلئے اُس کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا' اُس کے آنسو اُس کی داڑھی پر گر رہے تھے' لیکن بریرہ یہی کہہ رہی تھی: مجھے تمہاری کوئی ضرورت نہیں ہے۔

۳۷۱۷- اخرجه البخاري (۵۲۸۳) و الدارمي (۲۲۹۷- ط: ھاشمی) من طریق خالد بن عبد الله' به-

۳۷۱۸- اسناده حسن' وقد تقدم هذا الطريق-

3719 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ اَبُوْ عَمْرٍو الشَّهْرُزُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ هِشَامٍ ح وَاَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الشَّامِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَرِيْرَةَ اِنْ وَطِئَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ . وَقَالَ ابْنُ مُجَاهِدٍ اِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ سے فرمایا تھا: اگر اس نے تمہارے (آزاد ہونے کے بعد تمہارے) ساتھ صحبت کر لی ہے' تو تمہیں اختیار نہیں ہوگا۔

ابن مجاہد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اگر اُس نے تمہارے ساتھ قربت کر لی ہے' تو تمہیں اختیار نہیں ہوگا۔

3720 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةَ بَرِيْرَةَ حِيْنَ فَارَقَهَا زَوْجُهَا عِدَّةَ الْمُطَلَّقَةِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب بریرہ نے اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کر لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی عدت' طلاق یافتہ عورت کی عدت (جتنی یعنی تین حیض) مقرر کی۔

3721 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَائِشَةَ اشْتَرَتْ بَرِيْرَةَ فَاَعْتَقَتْهَا وَاشْتَرَطَتِ الْوَلَاءَ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَخَيَّرَهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ عَلَيْهَا عِدَّةَ الْحُرَّةِ . قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ جَوَّدَ حَبَّانُ فِيْ قَوْلِهِ عِدَّةَ الْحُرَّةِ لِاَنَّ عَفَّانَ بْنَ مُسْلِمٍ وَّعَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ رَوَيَاهُ فَقَالَا وَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ وَلَمْ يَذْكُرَا عِدَّةَ الْحُرَّةِ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کو خرید کر اُسے آزاد کر دیا اور اُس کی ولاء کی شرط رکھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا: ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا' تو اُس نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی اور بریرہ (کی عدت) آزاد عورت کی عدت (جتنی) مقرر کی۔

بعض راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے عدت گزارنے کی ہدایت کی۔

۳۷۱۹- اخرجه البيهقي (۷/۲۲۵) من طريق شعيب بن اسحاق' به- و رواية مجاهد اخرجها- ايضاً- البيهقي (۷/۲۲۵)' و اسناده حسن-

۳۷۲۰- اخرجه البيهقي في السنن (۷/٤٥١) من طريق محمد بن اسحاق الصاغاني' نا محمد بن بكار...... به- قال البيهقي: و اخرجه ابو عامر العقدي عن ابي معشر' وقال: امرها رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تعتد عدة الحرة- و الله اعلم-

۳۷۲۱- اخرجه البيهقي في السنن (۷/٤٥١) من طريق الدارقطني' به-

ان راویوں نے ''آزاد عورت کی عدت'' کے الفاظ نقل نہیں کیے ہیں۔

3722- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ (وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا) قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَّامْرَأَةٌ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَأَمَرَهُمْ فَبَعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا وَقَالَ لِلْحَكَمَيْنِ هَلْ تَدْرِيَانِ مَا عَلَيْكُمَا إِنَّ عَلَيْكُمَا إِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تُفَرِّقَا أَنْ تُفَرِّقَا فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ رَضِيتُ بِكِتَابِ اللّٰهِ بِمَا عَلَيَّ فِيهِ وَلِي. وَقَالَ الرَّجُلُ أَمَّا الْفُرْقَةُ فَلَا. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَذَبْتَ وَاللّٰهِ حَتّٰى تُقِرَّ بِمِثْلِ الَّذِي أَقَرَّتْ بِهِ.

☆☆ عبیدہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں:

''اور اگر تمہیں آپس میں ناچاکی کا اندیشہ ہو تو ایک ثالث مرد کے گھر والوں میں سے اور ایک ثالث عورت کے گھر والوں میں سے بھیجو''۔

(عبیدہ بیان کرتے ہیں:) ایک شخص اور ایک عورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ لوگ تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُنہیں ہدایت کی کہ وہ مرد کے گھر والوں میں سے ایک ثالث اور عورت کے گھر والوں میں سے ایک ثالث مقرر کریں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں ثالثوں سے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو تم پر کیا بات لازم ہے؟ تم پر یہ لازم ہے کہ اگر تم یہ سمجھو کہ ان دونوں میں علیحدگی ہو جانی چاہیے' تو تم ان میں علیحدگی کروا دو۔ تو وہ عورت بولی: مجھ پر جو ادائیگی لازم ہے اور مجھے جو حق ملنا ہے' میں اس کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے فیصلے سے راضی ہوں (یعنی اُسے قبول کرنے کیلئے تیار ہوں)۔ وہ مرد بولا: میں علیحدگی کو تسلیم نہیں کروں گا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے غلط کہا ہے' اللہ کی قسم! تمہیں بھی وہی اعتراف کرنا ہوگا جو اس عورت نے کیا ہے۔

3723- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَّامْرَأَتُهُ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَلَمَّا بَعَثَ الْحَكَمَيْنِ قَالَ رُوَيْدَكُمَا حَتّٰى أُعْلِمَكُمَا مَاذَا عَلَيْكُمَا هَلْ تَدْرِيَانِ مَاذَا عَلَيْكُمَا إِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تَجْمَعَا جَمَعْتُمَا وَإِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تُفَرِّقَا فَرَّقْتُمَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَ أَقَدْ رَضِيتِ بِمَا حَكَمَا قَالَتْ نَعَمْ قَدْ رَضِيتُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَلَيَّ وَلِي. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الرَّجُلِ فَقَالَ قَدْ رَضِيتَ بِمَا حَكَمَا فَقَالَ لَا

۳۷۲۲- اخرجه الشافعي في الام (۵/۱۷۷- ط: الشعب): اخبرنا عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي عن ايوب' به- و من طريقه اخرجه البيهقي في الكبرى (۷/۳۰۵)- واخرجه عبد الرزاق في تفسيره (۱/۱۵۶) في تفسير الآية رقم (۳۵) من سورة النساء' الحديث (۵۷۷): انبانا معمر عن ايوب...... به- و اخرجه ابن جرير الطبري رقم (۹۴۰۷- ط: شاكر)- واخرجه سعيد بن منصور عن حماد بن زيد عن ايوب باسناده و معناه' و من طريقه اخرجه البيهقي (۷/۳۰۶)- قال الشافعي في الام: (حديث علي ثابت عندنا)- و الحديث ذكر السيوطي في الدر (۲/۲۷۹)' و زاد نسبته الى (سعيد بن منصور و عبد بن حميد و ابن المنذر و ابن ابي حاتم)- اه-

۳۷۲۳- اخرجه البيهقي في سننه (۷/۳۰۶) من طريق الدارقطني' به- و راجع الذي قبله-

وَلٰكِنْ اَرْضٰى اَنْ يَّجْمَعَا وَلَا اَرْضٰى اَنْ يُّفَرِّقَا . فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ كَذَبْتَ وَاللّٰهِ لَا تَبْرَحُ حَتّٰى تَرْضٰى بِمِثْلِ الَّذِىْ رَضِيَتْ بِهٖ .

☆☆ عبیدہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اور ایک عورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دولوگوں کو ثالث مقرر کیا تو فرمایا: ابھی ٹھہرو! میں تمہیں یہ بتادوں کہ تم پر لازم کیا ہے' کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ تم پر کیا بات لازم ہے؟ تم پر یہ لازم ہے کہ اگر تم دونوں یہ مناسب سمجھو کہ یہ دونوں میاں بیوی اکٹھے رہیں' تو تم ان کے اکٹھے رہنے کا فیصلہ دو' اور اگر تم یہ مناسب سمجھو کہ ان دونوں میں علیحدگی کروادی جائے' تو تم ان میں علیحدگی کروادینا' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ' عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ دونوں جو فیصلہ کریں گے تم اُس پر راضی ہو گی؟ اُس عورت نے جواب دیا: جی ہاں! مجھ پر جو عائد ہوتا ہے اور مجھے جو ملے گا میں اُس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے فیصلے پر راضی ہوں' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ مرد کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ دونوں ثالث جو فیصلہ کریں گے تم اُس پر راضی ہوگے؟ اُس نے جواب دیا: نہیں! اگر یہ دونوں اکٹھے رکھنے کا فیصلہ کریں گے تو میں راضی ہوں' اور اگر یہ علیحدگی کا فیصلہ دیں گے تو میں راضی نہیں ہوں گا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: تم نے غلط کہا ہے' اللہ کی قسم! تمہیں بھی اُسی طرح راضی ہونا پڑے گا جس طرح یہ عورت اس پر راضی ہے۔

3724- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ مُرَّةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ مِنْهَا عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ . قَالَ وَمَنْ اَعُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ امْرَاَتُكَ تَقُوْلُ اَطْعِمْنِىْ وَاِلَّا فَارِقْنِىْ خَادِمُكَ يَقُوْلُ اَطْعِمْنِىْ وَاسْتَعْمِلْنِىْ وَلَدُكَ يَقُوْلُ اِلٰى مَنْ تَتْرُكُنِىْ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سب سے بہترین صدقہ وہ ہے' جو خوشحالی کے عالم میں دیا جائے (یعنی صدقہ دینے کے بعد آدمی خود تنگدست نہ ہو) اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے' (تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے) اُس سے آغاز کرو جو تمہارے زیر کفالت ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے زیر کفالت کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری بیوی' جو یہ کہے گی: تم مجھے کھانے کے لیے دو' ورنہ مجھ سے علیحدگی اختیار کرلو' تمہارا غلام جو یہ کہے گا: پہلے مجھے کھانے کے لیے دو پھر مجھ سے کام لینا' اور تمہاری اولاد جو یہ کہے گی: تم مجھے کس کے آسرے پر چھوڑ کر جارہے ہو۔

3725- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

٣٧٢٤-كذا اخرجه المصنف عن ابن عجلان' و اخرجه النسائي في الزكاة (٥/٦٢) باب: الصدقة عن ظهر غنى' و ابن حبان في الرضاع (٤٢٤٣) عن قتيبة' حدثنا بكر بن مضر عن ابن عجلان عن ابيه عن ابي هريرة' بنحوه-و اخرجه احمد (٢/٤٧٦' ٥٢٤)' والبخاري في النفقات (٥٣٥٥) باب: وجوب النفقة على الاهل و العيال' و البيهقي في الكبرى (٧/٤٦٦' ٤٧١) من طرق عن الاعمش عن ابي صالح' به-

سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَةُ تَقُوْلُ لِزَوْجِهَا اَطْعِمْنِیْ اَوْ طَلِّقْنِیْ وَيَقُوْلُ عَبْدُهُ اَطْعِمْنِیْ وَاسْتَعْمِلْنِیْ وَيَقُوْلُ وَلَدُهُ اِلٰی مَنْ تَكِلُنَا.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: عورت اپنے شوہر سے یہ کہے گی: تم مجھے کھانے کے لیے دو، ورنہ مجھے طلاق دے دو' آدمی کا غلام یہ کہے گا: پہلے تم مجھے کھانے کے لیے دو' پھر مجھ سے کام لینا' اور اولاد یہ کہے گی: تم مجھے کس کے آسرے پر چھوڑ رہے ہو؟

3726- قَالَ وَاَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ قَالَ فِى الرَّجُلِ يَعْجِزُ عَنْ نَفَقَةِ امْرَاَتِهِ قَالَ اِنْ عَجَزَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

☆☆ سعید بن میتب ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں' جو اپنی بیوی کا خرچ ادا کرنے کے قابل نہ رہے' وہ فرماتے ہیں: اگر وہ شخص خرچ ادا کرنے کے قابل نہ رہے' تو اُن میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

3727- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ وَعَبْدُ الْبَاقِیْ بْنُ قَانِعٍ وَّاِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَلِیٍّ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَاوَرْدِیُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِى الرَّجُلِ لَا يَجِدُ مَا يُنْفِقُ عَلٰى امْرَاَتِهِ قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

☆☆ سعید بن میتب ایسے شخص' جو اپنی بیوی کا خرچ ادا کرنے کے قابل نہ رہے' اُس کے بارے میں فرماتے ہیں: اُن میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

۳۷۲۵-اخرجه ابن حبان في الزكاة (۳۳٦۳) باب: صدقة التطوع' عن عبد الواحد بن غياث' و البيهقي في الكبرى (۷/٤۷۰) عن اسحاق بن منصور' كلاهما -عبد الواحد و اسحاق- عن حماد بن سلمة' به- وقال ابن حجر في (الفتح) (۹/۵۰۱): (لا حجة فيه: لا في حفظ عاصم شيئاً)- اه-واخرجه سعيد بن المسيب عن ابي هريرة' بنحوه- اخرجه احمد (۲/۲۷۸'٤۰۲) و البخاري في الزكاة (۱٤۳٦)' والنفقات (۵۳۵٦) و النسائي في الزكاة (۵/٦۹) باب: اي الصدقة افضل؛ و البيهقي في الكبرى (٤/۱۸۰'٤۸۰) من طرق عن ابن المسيب' به- قال ابن حبان (۸/۱۵۰): (قوله صلى الله عليه وسلم : (اليد العليا خير من اليد السفلى) عندي ان اليد المتصدقة افضل من اليد السائلة' لا الآخذة دون السوال: اذا محال ان تكون اليد التي ابيح لها استعمال فعل باستعماله' احسن من آخر فرض عليه اتيان شيء فاتى به' او تقرب الى بارئه متنفلاً فيه- و ربما كان المعطي في اتيانه ذلك اقل تحصيلاً في الاسباب من الذي اتى بما ابيح له' و ربما كان هذا الآخذ بما ابيح له افضل و اورع من الذي يعطي- فلما استحال هذا على الاطلاق دون التحصيل بالتفصيل؛ صح ان معناه: ان المتصدق افضل من الذي يسالها)- اه-

۳۷۲٦-اخرجه البيهقي في السنن (۷/٤۷۰) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه الشافعي في مسنده (۲/رقم ۲۱۲-ترتيب): اخبرنا سفيان عن ابي الزناد' قال: سالت سعيد بن المسيب عن الرجل الذي لا يجد ما ينفق على امراته قال: يفرق بينهما - قال ابو الزناد: قلت: سنة؟ فقال سعيد: سنة- و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي (۷/٤٦۹)' و ذكره ابن حزم في المحلى (۱۱/۳۲۲) من طريق عبد الرزاق عن ابن عيينة' به- ثم قال: (ولم يقل سعيد انها سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم ' و حتى لو قاله لكان مرسلاً لا حجة فيه' فكيف و انما اراد- بلا شك- انه سنة من دونه- عليه الصلاة و السلام!!)- اه-و الاثر اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۷/۹٦) رقم (۱۲۳۵٦) عن الثوري عن يحيى بن سعيد عن ابن المسيب قال: (اذا لم يجد الرجل ما ينفق على امراته جبر على ان يفارقها)-قال الثوري: و نحن لا ناخذ بهذا القول؛ هو بلاء ابتليت به' فلتصبر-

۳۷۲۷-راجع الذي قبله-

3728- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

3729- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاوُدَ يُزَوِّجُ الرَّجُلُ كَرِيمَتَهُ مِمَّنْ ذِي الدِّينِ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْحَسَبِ مِثْلَهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَأَمْنَعَنَّ فُرُوجَ ذَوَاتِ الْأَحْسَابِ إِلَّا مِنَ الْأَكْفَاءِ .

☆☆ اسحاق بن بہلول فرماتے ہیں: عبداللہ بن داؤد سے کہا گیا: اگر آدمی کو اپنی زیر پرورش لڑکی کے لیے ہم پلہ خاندان کا رشتہ نہیں ملتا تو کیا وہ اس کی شادی (کم تر خاندان) کے دیندار شخص سے کروا دے؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اچھے خاندانوں کی خواتین کی صرف ہم پلہ خاندان میں شادی کی اجازت دوں گا"۔

3730- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي الرُّطَيْلِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَارُوا لِنُطَفِكُمُ الْمَوَاضِعَ الصَّالِحَةَ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے نطفے کیلئے صالح مقامات (یعنی نیک بیویاں) اختیار کرو۔

3731- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ مَاهَانَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ

۳۷۲۸-اخرجه البيهقي (۴۷۰/۷) من طريق الدارقطني به- قال ابن ابي حاتم في العلل (۴۳۰/۱): سالت ابي عن حديث اخرجه اسحاق بن منصور عن حماد بن سلمة عن عاصم عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل حديث يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب في الرجل لا يقدر ان ينفق على امراته قال: يفرق بينهما- قال ابي: وهم اسحاق في اختصار هذا الحديث' وذلك ان الحديث انما هو عن عاصم عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم (ابدا بمن تعول: تقول امراتك انفق علي او طلقني......) فتناول هذا الحديث- اه-

۳۷۲۹-اخرجه البيهقي في الكبرى (۱۳۳/۷) من طريق عبد الوهاب' انبا جعفر بن عون' انبا مسعر عن سعد بن ابراهيم' باسناده الى عمر قال: (لا ينبغي لذوات الاحساب تزوجهن الا من الاكفاء)-

۳۷۳۰-اخرجه ابن الجوزي في العلل المتناهية (۶۱۳/۲) رقم (۱۰۱۰) من طريق الدارقطني' به-واخرجه ابن ماجه (۶۳۳/۱) كتاب: النكاح' باب: الاكفاء' الحديث (۱۹۶۸)' والحاكم (۱۶۳/۲) والبيهقي (۱۳۳/۷)' وابن حبان في المجروحين (۳۲۵/۱)' والخطيب في التاريخ (۲۶۴/۱)' وابن الجوزي في العلل (۶۱۳/۲) رقم (۱۰۰۹) من طريق الحارث بن عمران به- واخرجه الحاكم (۱۶۳/۲) من طريق عكرمة بن ابراهيم عن هشام بن عروة' به مثله-وصحح الحاكم اسناده' وتعقبه الذهبي بقوله: (قلت: الحارث متهم' وعكرمة ضعفوه)- اه- وذكره ابن ابي حاتم في العلل (۴۰۳/۱-۴۰۴)' وقال: قال ابي: الحديث ليس له اصل' وقد اخرجه مندل ايضاً' ثم قال: قال ابي: الحارث ضعيف الحديث وهذا الحديث منكر- اه- وذكره الخطيب من طرق كثيرة عن هشام به- ثم قال: (وكل طرقه واهية- قال: واخرجه ابو المقدام هشام بن زياد عن هشام بن عروة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً' وهو اشبه بالصواب)- اه-قال الزيلعي في نصب الراية (۱۹۷/۳): (روي من حديث عائشة' ومن حديث انس' ومن حديث عمر بن الخطاب' من طرق عديدة كلها ضعيفة)- اه-

حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ بْنُ يَعْلٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْكِحُوا اِلَى الْاَكْفَاءِ وَانْكِحُوهُمْ وَاخْتَارُوا لِنُطَفِكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَالزَّنْجَ فَاِنَّهُ خَلْقٌ مُشَوَّهٌ . تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عِمْرَانَ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کفو میں نکاح کرواور ان کا نکاح کرواؤ' اپنے نطفے کے لیے (صالح بیویاں) اختیار کرو' اور حبشیوں سے اجتناب کرو' کیونکہ ان کی ظاہری ہیئت اچھی نہیں ہوتی۔

3732- حَدَّثَنَا الْقَاضِى اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُوْلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عِمْرَانَ الْجَعْفَرِىُّ . وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عِمْرَانَ الْجَعْفَرِىُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَيَّرُوْا لِنُطَفِكُمْ لَا تَضَعُوْهَا اِلَّا فِى الْاَكْفَاءِ . وَقَالَ الْاَشَجُّ تَخَيَّرُوْا لِنُطَفِكُمْ وَانْكِحُوا الْاَكْفَاءَ وَانْكِحُوا اِلَيْهِمْ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے نطفے کیلئے بہترین (یعنی نیک بیویاں) اختیار کرو' اور اُسے صرف کفو میں رکھو۔

اشج نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اپنے نطفے کیلئے بہترین (یعنی نیک بیویاں) اختیار کرو اور کفو میں نکاح کرو' اور ان (کفو والوں) کے ساتھ نکاح کرواؤ۔

3733- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّىُّ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الْكُفُؤُ فِى الْحَسَبِ وَالدِّيْنِ .

☆☆ سفیان کہتے ہیں: حسب اور دین میں کفو کا اعتبار کیا جائے گا۔

3734- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْبُهْلُوْلِ قَالَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ يُزَوِّجُ الرَّجُلُ كَرِيْمَتَهُ مِنْ ذِى الدِّيْنِ اِذَا لَمْ يَكُنِ الْمَنْصِبُ مِثْلَهُ فَقَالَ نَعَمْ.

☆☆ اسحاق بن بہلول بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان سے کہا: اگر منصب کے اعتبار سے کوئی شخص لڑکی کا ہم پلہ نہ ہو' تو کیا کوئی شخص کسی دیندار (کمتر مالی یا خاندانی حیثیت کے مالک) شخص کے ساتھ اپنی (بہن یا بیٹی) کی شادی کر سکتا ہے؟ اُنہوں

۳۷۳۱- اخرجه ابن الجوزي في العلل (۲/ ۶۱۴) رقم (۱۰۱۱) من طريق الدارقطني: به-

قال عبد الحق في (احكامه) كما في (تخريج احاديث الكشاف) للزيلعي (۱/ ۲۷۴): انه حديث لا اصل له- اخرجه الحارث بن عمران الجعفري و ابو امية الثقفي و مندل بن علي و عكرمة ابن ابراهيم و ايوب بن واقد' و كلهم ضعفاء- واخرجه ابو المقدام بن زياد عن هشام بن عروة عن ابيه مرسلاً' و هو اشبه بالصواب)- اه- و انظر الذي قبله-

۳۷۳۲- تقدم تخريجه-

۳۷۳۳- اسناده صحيح الى سفيان-

۳۷۳۴- اسناده صحيح-

نے جواب دیا: جی ہاں!

3735- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ سَأَلْتُ وَكِيعًا عَنِ الْكُفْؤِ قَالَ حَدَّثَنِى الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلَى قَالَ الْكُفْؤُ فِى الدِّينِ وَالْمَنْصِبِ .قَالَ وَكِيعٌ سَمِعْتُ اَبَا حَنِيفَةَ يَقُولُ الْكُفْؤُ فِى الدِّينِ وَالْمَنْصِبِ وَالْمَالِ .

☆☆ شیخ ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں: دین اور منصب میں کفو کا اعتبار کیا جائے گا۔

وکیع بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: دین' منصب اور مال میں کفو کا اعتبار کیا جائے گا۔

3736- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِىِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْتُ الْمِقْدَادَ وَزَيْدًا لِيَكُونَ اَشْرَفُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَحْسَنَكُمْ خُلُقًا .

☆☆ شعبی روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے مقداد اور زید (کے ساتھ تمہاری خواتین کی) شادی کروائی ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تم میں زیادہ معزز وہ ہو' جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔

3737- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِىُّ وَابْنِ سَمْعَانَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا هِنْدٍ مَوْلَى بَنِىْ بَيَاضَةَ كَانَ حَجَّامًا فَحَجَمَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى مَنْ صَوَّرَ اللّٰهُ الْاِيمَانَ فِىْ قَلْبِهِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى اَبِىْ هِنْدٍ . وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْكِحُوهُ وَاَنْكِحُوا اِلَيْهِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بنو بیاضہ کا غلام ابوہند' پچھنے لگانے کا کام کرتا تھا' اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص کسی ایسے فرد کو دیکھنا چاہتا ہو' جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو نقش کر دیا ہے' وہ ابوہند کو دیکھ لے۔

۳۷۳۵- اسناده ضعيف: لضعف ابن ابي ليلى- وقد تقدمت ترجمته مرارًا-

۳۷۳٦- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱۳۷/۷) من طريق الدارقطني' به- ثم قال: (هذا منقطع و فيما قبله كفاية- و المقداد: هو ابن عمرو بن ثعلبة بن مالك حليف الاسود' رجل من بني زهرة' فنسب اليه و لم يكن من صلبهم' وقد زوجت منه ضباعة بنت الزبير بن عبد المطلب ابن هاشم)- اه-

۳۷۳۷- اخرجه الطبراني في الاوسط (٦٥٤٤): حدثنا محمد بن رشيد بن جامع' ثنا عبد الواحد بن اسحاق الطبراني' نا ضمرة بن ربيعة' به- و قال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن الزهري الا الزبيدي)- اه- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۲۷۷/۹): (فيه عبد الواحد بن اسحاق الطبراني' و لم اعرفه' و بقية رجاله ثقات)- اه- و اخرجه ابن عدي في الكامل (۱٦۳٦/٤) من طريق خالد بن يزيد الرملي' قال: نا ضمرة...... به- و من طريقه اخرجه ابن الجوزي في العلل المتناهية (۲۹۹/۱) رقم (٤۸۰)- قال ابن الجوزي: (قال مالك: ابن سمعان كذاب' و كذلك قال يحيى- و قال ابن حبان: لما كبر اسماعيل تغير حفظه؛ فكثر الخطا في حديثه' و لا يعلم؛ فخرج عن حد الاحتجاج به)- اه-

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اس کے ساتھ (اپنی رشتہ دار خاتون) کا نکاح کرو اور اس سے رشتہ قائم کرو۔

3738- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَبَا هِنْدٍ حَجَمَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْيَافُوخِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِىْ بَيَاضَةَ اَنْكِحُوا اَبَا هِنْدٍ وَّاَنْكِحُوا اِلَيْهِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ابوہند نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں پچھنے لگائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنو بیاضہ! ابوہند کی شادی کروا دو اور (اپنی کسی لڑکی کے ساتھ) اس کی شادی کر دو۔

3739- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى الطَّيِّبِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِىِّ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى مَنْ نَوَّرَ الْاِيمَانُ قَلْبَهُ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى اَبِىْ هِنْدٍ . وَقَالَ اَنْكِحُوهُ وَاَنْكِحُوا اِلَيْهِ وَكَانَ حَجَّامًا.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جو شخص ایسے فرد کو دیکھنا چاہتا ہو جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے ایمان سے منور کر دیا ہو' وہ ابوہند کو دیکھ لے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی شادی کروا دو اور (اپنی کسی لڑکی کا) اس کے ساتھ رشتہ کر دو۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص پچھنے لگانے کا کام کرتا تھا۔

3740- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِىْ بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ جَابِرٍ الرَّمْلِىُّ بِالرَّمْلَةِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ اَبِى السَّرِىِّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَسَدِىُّ عَنِ الْكُمَيْتِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنِىْ مَذْكُورٌ مَوْلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ خَطَبَنِىْ عِدَّةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَاَرْسَلْتُ اُخْتِىْ حَمْنَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَشِيرُهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ هِىَ مِمَّنْ يُعَلِّمُهَا كِتَابَ رَبِّهَا وَسُنَّةَ نَبِيِّهَا قَالَتْ وَمَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ . فَغَضِبَتْ حَمْنَةُ غَضَبًا شَدِيْدًا وَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُزَوِّجُ ابْنَةَ عَمِّكَ مَوْلَاكَ قَالَتْ وَجَاءَ تْنِىْ فَاَخْبَرَتْنِىْ فَغَضِبْتُ اَشَدَّ مِنْ غَضَبِهَا وَقُلْتُ اَشَدَّ مِنْ قَوْلِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ

۳۷۳۸-اخرجه ابو داود في النكاح (۲/۲٤۰) باب: في الاكفاء (۲۱۰۲): حدثنا عبد الواحد بن غياث' ثنا حماد' به- و اخرجه الحاكم في النكاح (۲/۱٦٤) من طريق اسد بن موسى' ثنا حماد بن سلمة' به- و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي (۱۳٦/۷) و قال الحاكم: (هذا حديث صحيح على شرط مسلم و لم يخرجاه)- اه- و الحديث اخرجه ابن حبان في صحيحه (٤۰٦۷)-

۳۷۳۹-تقدم عند المصنف قريباً من هذا الوجه-

۳۷٤۰-تقدم-

وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ) فَأَرْسَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوِّجْنِي مَنْ شِئْتَ فَزَوَّجَنِي زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَأَخَذْتُهُ بِلِسَانِي فَشَكَانِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ . وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ .

☆☆ سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں: قریش سے تعلق رکھنے والے چند افراد نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا' تو میں نے اپنی بہن حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا' تا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں مشورہ لوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: وہ اُس شخص کے ساتھ شادی کیوں نہیں کرتی' جس نے اُسے' اُس کے پروردگار کی کتاب اور اُس کے نبی کی سنت کی تعلیم دی ہے' حمنہ نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ کون شخص ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زید بن حارثہ۔ تو حمنہ کو غصہ آ گیا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چچازاد کی شادی اپنے (آزادشدہ' سابقہ) غلام کے ساتھ کریں گے؟

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں: حمنہ میرے پاس آئی اور مجھے اس بارے میں بتایا' تو مجھے اُس سے زیادہ غصہ آیا اور میں نے اُس سے زیادہ سخت الفاظ استعمال کیے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''کسی بھی مؤمن مرد یا مؤمن عورت کو (اس بارے میں اختیار نہیں ہے کہ) جب اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول کسی معاملے میں فیصلہ دیں تو اُنہیں اپنے اُس معاملے میں (اُس فیصلے سے مختلف کام کرنے) کا اختیار ہو''۔

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس کے ساتھ چاہیں میری شادی کروا دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ میری شادی کروادی۔ میں نے اُن کے ساتھ تیز مزاجی کا مظاہرہ کیا تو اُنہوں نے میری شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی بیوی کو اپنے ساتھ رکھو (یعنی اُسے طلاق دینے کا نہ سوچو) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔

اس کے بعد اُنہوں نے باقی حدیث ذکر کی ہے۔

3741 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ رَأَيْتُ أُخْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ تَحْتَ بِلَالٍ .

☆☆ حنظلہ بن ابوسفیان اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھی۔

3742 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ

٣٧٤١- اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (١٣٧/٧) من طريق الدارقطني به- و اسناده حسن؛ الحسن بن عياش صدوق؛ كما قال الحافظ في التقريب (ت ١٢٨٤)-

سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
حسب' مال ہے اور کرم' تقویٰ ہے۔

3743- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مَعْدِىُّ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسب' مال ہے اور کرم' تقویٰ ہے۔

3744- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهٰذِهِ الْاٰيَةُ مُشْتَرَكَةٌ قَالَ اَىُّ اٰيَةٍ . قَالَ قُلْتُ (وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) الْمُطَلَّقَةُ وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا قَالَ نَعَمْ .

☆☆ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اس آیت کا حکم طلاق یافتہ عورت اور بیوہ عورت کیلئے مشترک طور پر ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون سی آیت؟ میں نے کہا: (یہ آیت:)

''اور حاملہ عورتوں کی عدت کا اختتام اُن کے ہاں بچے کی پیدائش پر ہوگا''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں!

3745- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِىُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

۳۷۴۲-اخرجه احمد (۱۰/۵)، و الترمذي في تفسير القرآن (۳٦۳/۵) باب: و من سورة الحجرات (۳۲۷۱)، و ابن ماجه في الزهد (۱۴۱۰/۲) باب: الورع و التقوى (۴۲۱۹)، و الحاكم في النكاح (۱٦۳/۲) و البيهقي (۱۳٦/۷)، و البغوي في شرح السنة (۳۴۳۹-بتحقيقنا)، و ابو نعيم في الحلية (۱۹۰/٦)، و صححه الحاكم على شرط البخاري، من طريق يونس بن محمد المؤدب عن سلام بن ابي مطيع به- وقال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث سلام بن ابي مطيع)- اه- وقال ابن عدي في الكامل (۳۲۰/۴) في ترجمة سلام: (ولسلام عن قتادة عن الحسن عن سمرة احاديث لا يتابع عليها، فمنها...... (الحسب المال، و الكرم التقوى)، و كذلك عن قتادة عن انس احاديث لا يتابع عليها غير ما ذكرت)- اه-

۳۷۴۳-راجع الذي قبله-

۳۷۴۴-اخرجه ابن جرير في تفسيره (۱۳۵/۱۲) رقم (۳۴۳۱۷): حدثنا ابو كريب قال: ثنا موسى بن داود عن ابن لهيعة......به- و في اسناده ابن لهيعة- و هو ضعيف، تقدم مرارًا-و اخرجه عبد الله بن احمد في زوائد المسند (۱۱٦/۵): حدثنا ابو بكر المقدمي، قال: اخبرنا عبد الوهاب الثقفي عن المثنى عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو عن ابي بن كعب قال: قلت للنبي صلى الله عليه وسلم: (واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن) للمطلقة ثلاثاً و للمتوفى عنها؟ قال: (هي للمطلقة ثلاثاً و للمتوفى عنها)- و الحديث من الطريق الاول ذكره السيوطي في الدر (۳۵۹/٦) وزاد نسبته الى ابن ابي حاتم و ابن مردويه، و ذكره من الطريق الثاني و نسبه الى عبد الله بن احمد و ابن مردويه-

۳۷۴۵-راجع الذي قبله-

الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ (وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) أَمُبْهَمَةٌ هِيَ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا أَوْ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا قَالَ هِيَ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَلِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا.

☆☆ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

''اور حاملہ عورتوں کی عدت کا اختتام اُن کے ہاں بچے کی پیدائش پر ہوگا''۔

یہ مبہم ہے کہ یہ تین طلاق یافتہ عورت کیلئے ہے؟ یا بیوہ کیلئے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تین طلاق یافتہ عورت اور بیوہ عورت دونوں کیلئے ہے۔

3746- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَحَسَبِهَا وَدِينِهَا وَجَمَالِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: عورت کے ساتھ چار وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے' اُس کا مال' اُس کا نسب' اُس کی دینداری اور اُس کی خوبصورتی' تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں! تم دیندار عورت (کو ترجیح دے کر) کامیابی حاصل کرو۔

3747- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمَّتِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ عَلَى مَالِهَا وَجَمَالِهَا وَدِينِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کے ساتھ تین وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے' اُس کا مال' اُس کی خوبصورتی اور اُس کا دین' تو تم دیندار عورت کو ترجیح دو' تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں!

3748- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا

۳۷۴۶- اخرجه البخاري في النكاح (۵۰۹۰) باب: الاكفاء في الدين' و مسلم في الرضاع (۱۴۶۶) باب: استحباب نكاح ذات الدين' و ابو داود في النكاح (۲۰۴۷) باب: ما يؤمر به من تزويج ذات الدين' و النسائي في النكاح (۶/۶۸) باب: كراهية تزويج الزناة' و ابن ماجه في النكاح (۱۸۵۸) باب: تزويج ذات الدين' و احمد (۲/۴۲۸)' و الدارمي (۲/۱۳۳-۱۳۴)' و البيهقي في الكبرى (۷/۷۹-۸۰) من طرق عن يحيى بن سعيد' به-

۳۷۴۷- اخرجه احمد (۳/۸۰)' و ابو يعلى (۱۰۱۲)' و ابن حبان (۴۰۳۷)' و الحاكم (۲/۱۶۱)' و البزار (۱۴۰۳) من طريق محمد بن موسى الفطري' به- وقال الهيثمي في المجمع (۴/۲۵۴): (ورجاله ثقات)- اهـ-

مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنِی الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَرَمُ الْمَرْءِ دِيْنُهٗ وَمُرُوْءَ تُهٗ عَقْلُهٗ وَحَسَبُهٗ خُلُقُهٗ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آدمی کی عزت اُس کا دین ہے اُس کی بزرگی اُس کی عقل ہے اور اُس کی خوبی اُس کا اخلاق ہے۔

3749- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَابُ اَهْلِ الدُّنْيَا هٰذَا الْمَالُ .

☆☆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اہلِ دنیا کے نزدیک فضیلت کا معیار مال ہوتا ہے۔

3750- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی السَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ حُدَيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ حَسَبُ الْمَرْءِ دِيْنُهٗ وَمُرُوْءَ تُهٗ خُلُقُهٗ وَاَصْلُهٗ عَقْلُهٗ.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی کی فضیلت اس کا دین' اسکی مروت اس کا اخلاق اور اس کی اصل (خوبی) اس کی عقل ہے۔

3751- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ فَائِدٍ الْعَبْسِیِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ اِنَّ الشَّجَاعَةَ وَالْجُبْنَ غَرَائِزُ فِی الرِّجَالِ وَالْكَرَمَ وَالْحَسَبَ فَكَرَمُ الرَّجُلِ دِيْنُهٗ وَحَسَبُهٗ خُلُقُهٗ وَاِنْ كَانَ فَارِسِيًّا اَوْ نَبَطِيًّا.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: بہادری اور بزدلی مردوں میں سمائی ہوتی ہے' جبکہ کرم اور حسب (کی بھی یہی صورت ہے) آدمی کا کرم اُس کا دین ہے اور آدمی کا حسب اُس کا اخلاق ہے' خواہ وہ کوئی ایرانی شخص ہو یا شامی ہو۔

3752- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمْدُوْنُ بْنُ عَبَّادٍ الْفَرْغَانِیُّ اَبُوْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ

۳۷۴۸- اخرجه احمد (۲/ ۳۶۵)' و ابن حبان (۴۸۲)' و الحاکم (۱/ ۱۲۳)' و البیهقی فی الکبری (۷/ ۱۳۶) (۱۰/ ۱۹۵)' و ابو الشیخ فی (اخلاق النبی صلی الله علیه وسلم)' منطرق عن مسلم بن خالد الزنجی' به- و صححه الحاکم علی شرط مسلم قال الذهبی: (قلت- بل مسلم -ای: الزنجی- ضعیف' و ما خرج له)- اه-

۳۷۴۹- اخرجه احمد (۵/ ۳۵۳' ۳۶۱)' و النسائی فی النکاح (۶/ ۶۴) باب: الحسب' و ابن حبان (۶۹۹' ۷۰۰)' و الحاکم (۲/ ۱۶۳)' و البیهقی فی الکبری (۷/ ۱۳۵)' و الخطیب فی التاریخ (۱/ ۳۱۸) من طریق الحسین بن واقد' به- و صححه الحاکم علی شرطهما-

۳۷۵۰- اخرجه البیهقی فی السنن الکبری (۱۰/ ۱۹۵) کتاب: الشهادات' باب: بیان مکارم الاخلاق...... اخبرنا ابو عبد الله الحافظ و ابو صادق محمد بن احمد العطار' قالا: ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب' ثنا محمد بن اسحاق' به- قال البیهقی: (هذا الموقف اسناده صحیح)- اه-

۳۷۵۱- اسناده حسن-

الْمُثَنّٰى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا كَانَ بَطْنِيْ لَهٗ وِعَاءً وَّحَجْرِيْ لَهٗ حِوَاءً وَّثَدْيِيْ لَهٗ سِقَاءً وَّاِنَّ اَبَاهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّنْزِعَهٗ مِنِّيْ قَالَ لَا اَنْتِ اَحَقُّ بِهٖ مَا لَمْ تَزَوَّجِيْ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: یہ میرا بیٹا ہے' میرا پیٹ اس کیلئے برتن تھا' میری گود اس کیلئے پناہ گاہ تھی' میری چھاتی اس کیلئے سیرابی کا ذریعہ تھی' اور اب اس کا باپ اسے مجھ سے جدا کرنا چاہتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہیں ہوسکتا' تم (اس کی پرورش) کی زیادہ حق دار ہو' جب تک تم (دوسری شادی) نہیں کر لیتی۔

3753- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِى الْعَوَّامِ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَاَةً خَاصَمَتْ زَوْجَهَا فِيْ وَلَدِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةُ اَحَقُّ بِوَلَدِهَا مَا لَمْ تَزَوَّجْ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون کا اپنے بچے کے بارے میں اپنے (سابقہ) شوہر سے جھگڑا ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت اپنی اولاد (کی پرورش کرنے) کی زیادہ حق دار ہوتی ہے' جب تک وہ (دوسری) شادی نہ کرے۔

3754- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَطْنِيْ كَانَ لَهٗ وِعَاءً وَّثَدْيِيْ كَانَ لَهٗ سِقَاءً وَّحَجْرِيْ كَانَ لَهٗ حِوَاءً وَّاِنَّ اَبَاهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّنْتَزِعَهٗ مِنِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتِ اَحَقُّ بِهٖ مَا لَمْ تَتَزَوَّجِيْ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یارسول اللہ! میرا پیٹ اس کیلئے برتن تھا' میری چھاتی اس کیلئے سیرابی کا ذریعہ تھا اور میری گود اس کیلئے پناہ گاہ تھی' اب اس کا باپ اسے مجھ سے الگ کرنا چاہتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس (کی پرورش) کی زیادہ حق دار ہو' جب تک تم (دوسری) شادی نہیں کر لیتی۔

3755- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَلْحَةَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

۳۷۵۲-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۷/ ۱۵۳) باب: اي الابويين احق بالولد (۱۲۵۹۶): اخبرنا المثنى بن الصباح' به-

۳۷۵۳-اخرجه ابو داود في الطلاق (۲/ ۲۹۲) باب: من احق بالولد (۲۲۷۶)' و الحاكم في الطلاق (۲/ ۲۰۷) من طريق الاوزاعي' حدثني عمرو بن شعيب' به- وقال الحاكم: (حديث صحيح الاسناد' و لم يخرجاه)- اه-

۳۷۵۴-اخرجه عبد الرزاق (۷/ ۱۵۳) باب: اي الابوين احق بالولد (۱۲۵۹۷): اخبرنا ابن جريج' به- و اخرجه احمد (۲/ ۱۸۲): ثنا روح' ثنا ابن جريج' به-

۳۷۵۵-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۶/ ۲۵۳) باب: اجل العنين (۱۰۷۲۰) عن معمر' به-واخرجه قتادة عن ابن المسيب' بنحوه- اخرجه ابن ابي شيبة (۱۶۵۰۲)' و البيهقي (۷/ ۲۲۶)-

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ قَالَ يُؤَجَّلُ الْعِنِّينُ سَنَةً.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''عنین'' شخص کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔

شرح: عنین کو دی جانے والے مہلت کا حکم

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: جب شوہر عنین (نامرد) ہو' تو قاضی اسے ایک سال کی مہلت دے گا اگر وہ مرد اس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو ٹھیک ہے ورنہ قاضی ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دے گا۔ جب عورت اس کا مطالبہ کرے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: صحبت کرنے میں عورت کا حق ثابت ہے اور اس بات کا احتمال موجود ہے کہ یہ رکاوٹ کسی عارضی علت کی وجہ سے ہو اور اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ یہ اصل آفت ہو اس لیے کوئی مدت ضروری ہوگی جس میں اس بات کا پتہ چل سکے تو وہ مدت ہم نے ایک سال مقرر کی ہے' کیونکہ وہ چاروں موسموں پر مشتمل ہوتی ہے۔

جب یہ مدت گزر جائے گی اور پھر بھی مرد عورت کے ساتھ صحبت نہیں کر سکے گا تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ اس کا عاجز ہونا اصل آفت کے اعتبار سے ہے اس لیے امساک بالمعروف کا پہلو فوت ہو جائے گا' اور تسریح بالاحسان اس پر لازم ہو جائے گا۔

اگر وہ اس سے انکار کرتا ہے' تو قاضی اس کا قائم مقام بن جائے گا اور ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دے گا' لیکن اس کے لئے عورت کا مطالبہ کرنا ضروری ہے' کیونکہ یہ عورت کا حق ہے۔

یہ علیحدگی ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی' اس کی وجہ یہ ہے: قاضی کے فعل کی نسبت شوہر کے فعل کی طرف کی جائے گی گویا کہ مرد نے بذات خود اسے طلاق دی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ فسخ شمار ہوگا' لیکن ہمارے نزدیک فسخ نہیں ہوگا۔

نیز قاضی کی تفریق اس لیے بھی بائنہ شمار ہوگی' کیونکہ اصل مقصد عورت کے ساتھ ہونے والی زیادتی کو ختم کرنا ہے اور یہ بائنہ طلاق کے ذریعے ہی پورا ہو سکتا ہے' کیونکہ اگر عورت بائنہ نہیں ہوگی' تو شوہر اس سے پھر رجوع کر لے گا' اور وہ پھر معلق ہو جائے گی۔

اگر عنین شخص' عورت کے ساتھ خلوت کر چکا ہو' تو عورت کو پورا مہر ملے گا' کیونکہ عنین شخص کی خلوت' خلوت صحیحہ شمار ہوگی اور (علیحدگی ہو جانے کے بعد) عورت پر عدت کی ادائیگی لازم ہوگی' جیسا کہ ہم یہ مسئلہ مہر کے باب میں بیان کر چکے ہیں۔

یہ سب کچھ اس وقت ہوگا جب شوہر یہ اقرار کرے کہ میں نے بیوی کے ساتھ صحبت نہیں کی ہے۔

اگر صحبت کرنے کے بارے میں مرد اور عورت کے بیان کے درمیان اختلاف ہو جائے' تو اگر عورت ثیبہ ہو' تو مرد سے قسم لے کر اس کی بات کو تسلیم کر لیا جائے گا' کیونکہ وہ علیحدگی کے حق کو ثابت کرنے سے انکار کر رہا ہے اور اس میں اصل یہی ہے: عضو سالم ہونا چاہئے۔

اگر شوہر نے قسم اٹھالی تو عورت کا حق باطل ہو جائے گا' اور اگر شوہر نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا تو اسے ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔

اگر عورت باکرہ ہو' تو دوسری عورتیں اس کا جائزہ لیں گی اگر وہ عورتیں اس کے باکرہ ہونے کی تصدیق کر دیتی ہیں' تو مرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی تاکہ اس کا جھوٹ ظاہر ہو جائے۔

اگر اس کا جائزہ لینے والی عورتیں کہیں: یہ ثیبہ ہے' تو اس کے شوہر سے قسم لی جائے گی' اگر وہ قسم اٹھالے تو عورت کا دعویٰ باطل ہو جائے گا' اگر وہ قسم اٹھانے سے انکار کر دے' تو پھر اسے ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔

اگر شوہر کا عضو مخصوص کٹا ہوا ہو' تو اسی وقت ان کے درمیان تفریق کر دی جائے گی' لیکن اس کے لئے یہ بات شرط ہے عورت نے مطالبہ کیا ہو' کیونکہ ایسی صورت میں مہلت دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

خصی مرد کو بھی نامرد کی طرح مہلت دی جائے گی' کیونکہ اس سے بھی یہ امید کی جاسکتی ہے: وہ صحبت کرنے کے قابل ہو جائے' نیز جب خصی مرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے اور پھر وہ عدالت میں آ کر یہ کہہ دے: میں نے صحبت کر لی ہے' لیکن بیوی اس بات کا انکار کر دے' تو عورتیں اس کا معائنہ کریں گی اگر وہ یہ کہہ دیں: یہ باکرہ ہے' تو عورت کو اختیار حاصل ہوگا' کیونکہ بکارت کی وجہ سے عورتوں کی شہادت مکمل ہو گئی۔

لیکن اگر عورتیں یہ کہہ دیں: یہ ثیبہ ہے' تو اس صورت میں خاوند سے قسم لی جائے گی اگر وہ قسم اٹھانے سے انکار کر دے' تو اس عورت کو (علیحدگی کا) اختیار ہوگا' کیونکہ شوہر نے قسم سے انکار کر کے عورت کے دعوے کی تائید کر دی ہے۔

اگر شوہر قسم اٹھالیتا ہے' تو بیوی کو اختیار نہیں رہے گا' اگرچہ وہ پہلے ہی سے ثیبہ ہو' صرف مرد سے قسم لے کر اس کا قول قبول کیا جائے گا۔ اس بات کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔

اگر بیوی ایک مرتبہ شوہر کو اختیار کر لے' تو اس کے بعد اسے کبھی بھی اختیار نہیں ہوگا' کیونکہ اس نے اپنے حق کو ختم کرنے پر خود رضامندی ظاہر کی ہے۔ (ہدایہ' کتاب الطلاق' عنین کا بیان)

3756- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3757- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الَّذِيْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّاْتِيَ امْرَاَتَهُ قَالَ يُؤَجَّلُ سَنَةً.

٣٧٥٦- راجع الذي قبله۔

٣٧٥٧- اخرجه مالك عن الزهري عن سعيد بن المسيب انه كان يقول: من تزوج امراة فلم يستطع ان يمسها: فانه يضرب له اجل سنة، فان مسها والا فرق بينهما- واخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (٥٠٢/٣) رقم (١٦٤٩٨): حدثنا وكيع عن هشام عن قتادة عن ابن المسيب، قال: يوجل العنين، و الذي يوخذ عن امراته سنة۔

☆☆ سعید بن میتب' ایسے شخص کے بارے میں' جو اپنی بیوی کے ساتھ صحبت نہ کرسکتا ہو' یہ فرماتے ہیں: اُسے ایک سال تک کی مہلت دی جائے گی۔

3758- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ وَحُصَيْنَ بْنَ قَبِيصَةَ يُحَدِّثَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يُؤَجَّلُ سَنَةً فَاِنْ اَتَاهَا وَاِلَّا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کو ایک سال تک مہلت دی جائے گی' اگر وہ صحبت کرنے پر قادر ہو جائے' تو ٹھیک ہے' ورنہ میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

3759- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِى النُّعْمَانِ قَالَ اَتَيْنَا الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ فِى الْعِنِّيْنِ فَقَالَ يُؤَجَّلُ سَنَةً.

☆☆ ابو نعمان بیان کرتے ہیں: ہم عنین شخص کے بارے میں دریافت کرنے کیلئے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے فرمایا: اُسے ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔

3760- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الرُّكَيْنِ عَنْ اَبِىْ طَلْقٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ الْعِنِّيْنُ يُؤَجَّلُ سَنَةً .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عنین شخص کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔

3761- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ نُعَيْمٍ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَجَّلَهُ سَنَةً مِنْ يَوْمِ رَافَعَتْهُ .قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَكَذٰلِكَ قَالَ سُفْيَانُ وَمَالِكٌ مِنْ يَوْمِ تُرَافِعُهُ.

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عنین شخص کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی اور یہ اُس دن کے حساب سے ہوگی جب عورت نے مقدمہ دائر کیا تھا۔

عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: سفیان ثوری اور امام مالک نے یہی فتویٰ دیا ہے (اس مہلت کا حساب اُس دن سے شروع ہوگا جس دن) عورت نے مقدمہ دائر کیا تھا۔

3762- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا تَمِيْمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ

۳۷۵۸—اخرجه البيهقي (۷/۲۲٦) كتاب: النكاح' باب: اجل العنين من طريق الدارقطني' به- واخرجه ابن ابي شيبة (۳/۵۰۲) رقم (۱٦٤۹۰): حدثنا وكيع عن سفيان عن الركين' به- و اخرجه عبد الرزاق (٦/۲۵۲) رقم (۱۰۷۲۳) عن الثوري عن الركين' به-

۳۷۵۹—اخرجه البيهقي (۷/۲۲٦) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۰۷۲٤) عن الثوري عن ابي النعمان' به- ووقع في المصنف (ابن النعمان) بدلاً من (ابي النعمان)' و هو خطا-واخرجه ابن ابي شيبة (۳/۵۰۲) رقم (۱٦٤۹۱): حدثنا وكيع عن سفيان عن الركين عن ابي حنظلة التيمي عن المغيرة بن شعبة انه اجل العنين سنة-

۳۷٦۰—راجع الذي قبله-

۳۷٦۱—الحجاج بن ارطاة ضعيف- و راجع الذي قبله-

اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ إِذَا أُجِيفَ الْبَابُ وَأُرْخِيَتِ السُّتُورُ فَقَدْ وَجَبَ الْمَهْرُ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب دروازہ بند کر دیا جائے اور پردہ گرا دیا جائے، تو مہر کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے۔

3763 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا أَغْلَقَ بَابًا وَأَرْخَى سِتْرًا أَوْ رَأَى عَوْرَةً فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الصَّدَاقُ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مرد دروازہ بند کر دے اور پردہ گرا دے یا عورت کے ستر کو دیکھ لے، تو اُس پر مہر کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے۔

3764 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ قَالَ مَنْ أَغْلَقَ بَابًا وَأَرْخَى سِتْرًا فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ.

قَالَ وَأَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ.

وَأَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مرد دروازہ بند کر دے اور پردہ گرا دے یا عورت کے ستر کو دیکھ لے، تو اُس پر مہر کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اسی کی مانند منقول ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں اسی کی مانند منقول ہے۔

3765 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا أَغْلَقَ بَابًا وَأَرْخَى سِتْرًا فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الصَّدَاقُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ .

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مرد دروازہ بند کر دے اور پردہ گرا دے یا عورت کے ستر کو دیکھ لے، تو اُس پر مہر کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے اور عورت پر عدت گزارنا لازم ہوتا ہے اور اُسے وراثت میں حصہ ملتا ہے۔

۳۷٦۲-اخرجه البيهقي في السنن (۷/۲۵۵) كتاب: الصداق' باب: من قال: من اغلق باباً او ارخى ستراً' فقد وجب الصداق...... من طريق الدارقطني' به-

۳۷٦۳-اخرجه البيهقي (۷/۲۵۵) من طريق سعيد بن سليمان' ثنا شريك عن ميسرة' به-من طريق سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن الحسن عن الاحنف بن قيس ان عمر و عليا- رضي الله عنهما- قال: اذا اغلق باباً و ارخى ستراً' فلها الصداق كاملاً و عليها العدة-

۳۷٦٤-اخرجه مالك في الموطا (۲/۵۲۸) كتاب: النكاح' باب: ارخاء الستور' الحديث (۱۲) عن يحيى بن سعيد' به- ومن طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۷/۲۵۵)-

۳۷٦٥-تقدم تخريجه من طريق الحسن عن الاحنف عن عمر و علي-

3766- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ خِمَارَ امْرَاَةٍ وَّنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ دَخَلَ بِهَا اَوْ لَمْ يَدْخُلْ.

☆☆ محمد بن عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص عورت کی چادر ہٹا کر اُسے دیکھ لے' اُس پر مہر کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے' خواہ اُس نے اُس عورت کے ساتھ صحبت کی ہو یا صحبت نہ کی ہو۔

3767- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَزَوَّجَ الْحَارِثُ بْنُ الْحَكَمِ امْرَاَةً وَّاَغْلَقَ عَلَيْهَا الْبَابَ ثُمَّ خَرَجَ فَطَلَّقَهَا وَقَالَ لَمْ اَطَاْهَا . وَقَالَتِ الْمَرْاَةُ قَدْ وَطِئَنِيْ . فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى مَرْوَانَ فَدَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ كَيْفَ تَرٰى فَاِنَّ الْحَارِثَ عِنْدَنَا مُصَدَّقٌ . قَالَ زَيْدٌ اَكُنْتَ رَاجِمَهَا لَوْ حَبِلَتْ قَالَ لَا . قَالَ فَكَذٰلِكَ تُصَدَّقُ الْمَرْاَةُ فِيْ مِثْلِ هٰذَا.

☆☆ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حارث بن حکم نے ایک عورت کے ساتھ شادی کر لی' اُنہوں نے دروازہ بند کر لیا' پھر وہ کمرے سے باہر نکلے اور اُس عورت کو طلاق دے دی۔ اُنہوں نے یہ بیان دیا: میں نے اس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی' اُس عورت کا یہ کہنا تھا: انہوں نے میرے ساتھ صحبت کی ہے۔ وہ لوگ مقدمہ لے کر مروان کے پاس گئے' مروان نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلایا اور دریافت کیا: آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ ہمارے نزدیک تو حارث کی تصدیق کی جانی چاہیے' حضرت زید رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اگر یہ عورت حاملہ ہو جاتی ہے' تو کیا تم اسے سنگسار کرو گے؟ مروان نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس طرح کی صورتِ حال میں عورت کی بات کی تصدیق کی جائے گی۔

3768- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اِذَا بَتَّ طَلَاقَ امْرَاَتِهٖ اَنْ يَّتَزَوَّجَ خَامِسَةً حَامِلًا كَانَتِ امْرَاَتُهٗ اَوْ غَيْرَ حَامِلٍ .

۳۷٦٦-اخرجه البيهقي (۲۵٦/۷) من طريق صفوان بن سليم عن عبد الله بن يزيد عن محمد بن ثوبان' به- قال البيهقي: و اخرجه ابن لهيعة عن ابي الاسود عن محمد بن عبد الرحمن ابن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً...... و هذا منقطع و بعض رواته غير محتج به' و الله اعلم)- اه- و اخرجه ابو داؤد في المراسيل (۲۱٤) من طريق صفوان بن سليم عن عبد الله بن يزيد عن محمد ابن ثوبان' به مرسلاً-

۳۷٦۷-اخرجه البيهقي في الكبرى (۲۵٦/۷) تعليقاً' و اخرجه موصولا من طريق سفيان الثوري عن ابي الزناد عن سليمان بن يسار' بمعناه-

۳۷٦۸-اخرجه عبد الرزاق (۱۰۵۷۲)' و سعيد بن منصور في سننه (۱۷٤۰)' كلاهما عن الثوري عن عبد الكريم الجزري عن ابن المسيب قال في الاربع: (اذا طلق منهن واحدة فلا يتزوج حتى تنقضي عدة الرابعة)- هذا لفظ عبد الرزاق' و لفظ سعيد: (عن عبد الكريم الجزري انه سال سعيد بن المسيب عن رجل له اربع نسوة فطلق واحدة؟ قال: لا ينكح حتى تنقضي عدة المطلقة- و بهذا اللفظ اخرجه عبد الرزاق ايضاً (۱۰۵۷۱) عن ابن جريج' حدثني عبد الكريم الجزري' به-

☆☆ سعید بن مسیب کے نزدیک اس بارے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی شخص اپنی (چوتھی) بیوی کو طلاقِ بتہ دینے کے بعد پانچویں شادی کر لے خواہ وہ (مطلقہ عورت) حاملہ ہو یا حاملہ نہ ہو۔

3769- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَسُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالاَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَخِلاَسِ بْنِ عَمْرٍو ح.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ اَنَّهُمْ قَالُوْا اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَامِلٌ اِنْ شَاءَ تَزَوَّجَ اُخْتَهَا فِيْ عِدَّتِهَا.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهُ.

☆☆ حسن بصری' سعید بن مسیب اور خلاس بن عمرو فرماتے ہیں' (جو فرماتے ہیں وہ اگلی روایت میں ہے)۔

یہ حضرات یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیدے' اور وہ عورت حاملہ بھی ہو' تو بھی اگر وہ شخص چاہے' تو اُس عورت کی عدت کے دوران اُس کی بہن کے ساتھ شادی کر سکتا ہے۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

3770- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَا يَقُوْلاَنِ فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ عِنْدَهُ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَيُطَلِّقُ اِحْدَاهُنَّ الْبَتَّةَ يَتَزَوَّجُ اِذَا شَاءَ وَلاَ يَنْتَظِرُ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا.

☆☆ قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر فرماتے ہیں: جس شخص کی چار بیویاں ہوں اور وہ اُن میں سے کسی ایک کو "طلاقِ بتہ" دیدے' وہ جب چاہے (چوتھی) شادی کر سکتا ہے' وہ اس بات کا انتظار نہیں کرے گا (کہ اُس کی سابقہ بیوی) کی عدت گزر جائے۔

3771- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عُمَرَ قَالَ يَنْكِحُ الْعَبْدُ امْرَاَتَيْنِ وَيُطَلِّقُ تَطْلِيْقَتَيْنِ وَتَعْتَدُّ الْاَمَةُ حَيْضَتَيْنِ فَاِنْ لَمْ تَحِضْ فَشَهْرَيْنِ اَوْ شَهْرًا وَنِصْفًا.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: غلام شخص (بیک وقت زیادہ سے زیادہ) دو شادیاں کر سکتا ہے اور وہ دو طلاقیں دے سکتا ہے' کنیز کی عدت دو حیض ہوگی اور اگر اُسے حیض نہ آتا ہو' تو دو ماہ ہوگی' (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ڈیڑھ ماہ ہوگی۔

۳۷۶۹- لم اجده عند غير الدارقطني' و اسناده حسن-

۳۷۷۰- اخرجه مالك في الموطا (۲/۵۴۸) كتاب: النكاح' باب: جامع النكاح' الحديث (۵۴)' و من طريقه المصنف هنا-

۳۷۷۱- اخرجه الشافعي في الام (۵/۴۱)' و من طريقه البيهقي في الكبرى (۷/۴۲۵) كتاب: العدد' باب: العدة من الموت...... و في المعرفة (۱۰/۹۲) باب: نكاح العبد (۱۳۷۹۰): اخبرنا ابن عيينة' به- و سياتي عند المصنف في كتاب الطلاق من طريق الشافعي عن مالك-

3772- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنَا عُقْبَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الْجَارِيَةَ فَيُصِيبُهَا ثُمَّ يَظْهَرُ عَلَى عَيْبٍ فِيهَا لَمْ يَكُنْ رَآهُ أَنَّ الْجَارِيَةَ تَلْزَمُهُ وَيُوضَعُ عَنْهُ قَدْرُ الْعَيْبِ وَقَالَ لَوْ كَانَ كَمَا يَقُولُ النَّاسُ يَرُدُّهَا وَيَرُدُّ الْعُقْرَ كَانَ ذَلِكَ شِبْهَ الْإِجَارَةِ فَكَانَ الرَّجُلُ يُصِيبُهَا وَهُوَ يَرَى الْعَيْبَ ثُمَّ يَرُدُّ الْعُقْرَ وَلَكِنَّهُ إِذَا أَصَابَهَا لَزِمَتْهُ الْجَارِيَةُ وَوُضِعَ عَنْهُ قَدْرُ الْعَيْبِ.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے اپنے دادا (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے امام حسین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں جس نے کوئی کنیز خریدی اُس کے ساتھ صحبت کی پھر اُسے کنیز میں موجود کسی عیب کا پتہ چلا یہ فرماتے ہیں: وہ کنیز اُس شخص کے پاس رہے گی اور اُس کی قیمت میں سے اُس عیب کے حساب سے کمی کر دی جائے گی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر حکم اُسی طرح ہو جیسے بعض لوگ کہتے ہیں تو وہ شخص اُس عورت کو واپس کرے گا اور اُس کے ساتھ عقر (شبہ کے طور پر وطی کرنے کی صورت میں ادا کیا جانے والا معاوضہ بھی ادا کرے گا) تو یہ اجارہ کے مشابہ ہو جائے گا تو یہ اس طرح ہوگا جیسے اُس نے جب اُس کنیز کے ساتھ صحبت کی اُس وقت وہ اُس عیب کو دیکھ چکا تھا اور پھر اُس نے (اُس کے معاوضے کے طور پر) عقر ادا کر دیا لیکن (حکم یہی ہے) جب وہ اُس کنیز کے ساتھ صحبت کرلے گا تو وہ کنیز اُس کی ہو جائے گی اور عیب کے حساب سے اُس کی قیمت کم کر دی جائے گی۔

3773- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ إِذَا ابْتَاعَ الْأَمَةَ ثُمَّ أَصَابَهَا ثُمَّ وَجَدَ بِهَا عَيْبًا بَعْدَ إِصَابَتِهِ أَخَذَ قِيمَةَ الْعَيْبِ .هَذَا مُرْسَلٌ.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کوئی کنیز خریدے پھر اُس کے ساتھ صحبت کرلے اُس کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد پھر اُس میں کوئی عیب پائے تو عیب کے حساب سے قیمت (کا حصہ) واپس لے گا۔

یہ روایت "مرسل" ہے۔

3774- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَا يَرُدُّهَا وَلَكِنَّهَا تُكْسَرُ فَيَرُدُّ

۳۷۷۲- في اسناده مسلم بن خالد الزنجي، و هو ضعيف، تقدمت ترجمته مرارًا-

۳۷۷۳- اسناده حسن: عبد العزيز بن محمد: هو الدراوردي صدوق، كان يحدث من كتب غيره فيخطئ- انظر التقريب (۴۱۱۹- عوامة)- وجعفر: هو ابن محمد، المعروف بجعفر الصادق امام ثقة- و محمد: هو ابو جعفر الصادق، و هو ابن علي بن حسين-

۳۷۷۴- اسناده صحيح: حفص بن غياث ثقة- و انظر اسناد الذي قبله-

عَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَيْبِ .وَهٰذَا اَيْضًا مُرْسَلٌ .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے' امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (خریدار' عیب والی اُس کنیز) کو واپس نہیں کرے گا' بلکہ اُس عیب کے اعتبار سے قیمت میں جو کمی ہوگی وہ اُسے واپس کر دی جائے گی۔

یہ روایت بھی ''مرسل'' ہے۔

3775- حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ اِنْ كَانَتْ ثَيِّبًا رَدَّ مَعَهَا نِصْفَ الْعُشْرِ وَاِنْ كَانَتْ بِكْرًا رَدَّ الْعُشْرَ .وَهٰذَا مُرْسَلٌ . عَامِرٌ لَمْ يُدْرِكْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر وہ کنیز ثیبہ ہو' تو خریدار اُس کے ساتھ نصف عشر (یعنی اصل قیمت کا بیسواں حصہ) واپس کرے گا اور اگر وہ کنواری ہو' تو عشر (یعنی اصل قیمت کا دسواں حصہ) واپس کرے گا۔

عامر نامی راوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

3776- حَدَّثَنَا دَعْلَجٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ جُوَيْبِرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ اِذَا وَطِئَهَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ وَاِنْ رَاٰى عَيْبًا قَبْلَ اَنْ يَّطَاَهَا فَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَ وَاِنْ شَاءَ رَدَّ .وَهٰذَا مُرْسَلٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مرد (خریدار)' کنیز کے ساتھ صحبت کر لے گا' تو اب یہ سودا طے ہو جائے گا' لیکن اگر اُس خریدار نے کنیز کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُس میں عیب پالیا تو اُسے اختیار ہو گا کہ اگر وہ چاہے' تو اُسے اپنے پاس رکھے اور اگر چاہے' تو واپس کر دے۔

یہ روایت ''مرسل'' ہے۔

3777- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ قَالَ سُئِلَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَنْ عِدَّةِ اُمِّ الْوَلَدِ فَقَالَ لَا تَلْبِسُوا عَلَيْنَا دِيْنَنَا اِنْ تَكُنْ اَمَةً فَاِنَّ عِدَّتَهَا عِدَّةُ حُرَّةٍ .وَرَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مَوْقُوْفًا اَيْضًا .وَرَفَعَهُ قَتَادَةُ وَمَطَرٌ الْوَرَّاقُ وَالْمَوْقُوْفُ اَصَحُّ .وَقَبِيْصَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَمْرٍو.

☆☆ رجاء بن حیوہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے اُم ولد کی عدت کے بارے میں دریافت

۳۷۷۵- مرسل ضعيف الاسناد؛ فيه جابر؛ و هو الجعفي ضعيف' تقدم مراراً- و عامر؛ هو الشعبي لم يدرك عمر بن الخطاب' وتقدمت ترجمته-

۳۷۷٦- مرسل ضعيف الاسناد؛ جويبر ضعيف؛ كما تقدم- و الضحاك لم يدرك علي بن ابي طالب؛ كما في تهذيب التهذيب (٤/٤٥٢)-

۳۷۷۷- هذه رواية مرسلة؛ رجاء بن حيوة لم يلق عمرو بن العاص- و رواية سليمان بن موسى التي اشار اليها الدارقطني' سوف يرويها باسناده قريباً-

کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم ہمارے سامنے دینی احکام خلط ملط نہ کرو' اگر یہ کنیز شمار ہوتی تو اس کی عدت تو آزاد عورت کی عدت جتنی ہوتی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ تک ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

قتادہ اور مطر نے اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' لیکن اس کا ''موقوف'' ہونا درست ہے۔

قبیصہ نامی راوی نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

3778- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ وَمَطَرٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ لَا تَلْبِسُوا عَلَيْنَا سُنَّةَ نَبِيِّنَا عِدَّتُهَا عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا.

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے سامنے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت (کا حکم) خلط ملط نہ کرو' اُس (اُم ولد) کی عدت بیوہ عورت کی عدت جتنی' یعنی چار ماہ دس دن ہوگی۔

3779- حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً. قَبِيصَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَمْرٍو وَالصَّوَابُ لَا تَلْبِسُوا عَلَيْنَا دِيْنَنَا مَوْقُوْفٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

قبیصہ نامی راوی نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

اس میں صحیح لفظ یہ ہے: ''تم ہمارے سامنے دین (کے احکام) کو خلط ملط نہ کرو''۔

یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

3780- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ مَّطَرٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهُ قَالَ لَا تَلْبِسُوا عَلَيْنَا سُنَّةَ نَبِيِّنَا عِدَّتُهَا عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِيْ عِدَّةِ اُمِّ الْوَلَدِ.

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم ہمارے سامنے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت (کا حکم) خلط ملط نہ کرو' اُس کی عدت' بیوہ عورت کی عدت جتنی' یعنی اُم ولد کی عدت (چار ماہ دس دن ہوگی)۔

3781- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُعَاذٍ التُّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ

۳۷۷۸- اخرجه البيهقي (۴۴۷/۷) كتاب: العدد' باب: استبراء ام الولد من طريق يزيد بن زريع' نا سعيد بن ابي عروبة...... به- و اخرجه ابو داود (۲۳۰۸)' و ابن ماجه رقم (۲۰۸۳)' و البيهقي (۴۴۷/۷) من طرق عن سعيد عن مطر' به- و اخرجه احمد (۲۰۳/۴) من طريق سعيد عن قتادة...... به- كلهم قالوا: (سنة نبينا......) فذكروه مرفوعاً- و الصواب موقوف بلفظ: (لا تفسدوا علينا ديننا......) موقوفاً على ابن عمرو' و هو ما رجحه الدارقطني هنا- لكن الموقوف و المرفوع مرسل؛ لان قبيصة لم يسمع من ابن عمرو؛ كما تقدم في كلام الدارقطني-

۳۷۷۹- راجع الذي قبله- ۳۷۸۰- السابق- ۳۷۸۱- السابق-

بْنُ اَبِیْ خُبْزَةَ وَهُوَ سَلَّامُ بْنُ مِسْكِيْنٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَبِيصَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3782- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْيَقْطِينِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْخَلَّالُ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَيْدٍ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى اَنَّ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ عِدَّةُ اُمِّ الْوَلَدِ اِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَاِذَا اُعْتِقَتْ فَعِدَّتُهَا ثَلَاثُ حِيَضٍ .مَوْقُوْفٌ وَّهُوَ الصَّوَابُ وَهُوَ مُرْسَلٌ .لِاَنَّ قَبِيصَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَمْرٍو.

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اُم ولد کا آقا انتقال کر جائے' تو اُس کی عدت چار ماہ دس دن ہوگی اور جب اُسے آزاد کر دیا جائے' تو اُس کی عدت تین حیض ہوگی۔

یہ روایت ''موقوف'' ہے اور یہی درست ہے۔ یہ روایت ''مرسل'' بھی ہے' کیونکہ قبیصہ نامی راوی نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

3783- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِیْ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اِنَّا لَا نَتَلَاعَبُ بِدِيْنِنَا الْحُرَّةُ حُرَّةٌ وَّالْاَمَةُ اَمَةٌ .يَعْنِیْ فِیْ اُمِّ الْوَلَدِ تَكُوْنُ عِدَّتُهَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ.

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اپنے دین کے احکام کے ساتھ کھیلیں گے نہیں (یعنی غلط احکام بیان نہیں کریں گے)' آزاد عورت آزاد ہوتی ہے اور کنیز' کنیز ہوتی ہے۔

اس سے مراد یہ ہے: اُم ولد کی عدت آزاد عورت کی عدت جتنی ہوتی ہے۔

3784- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ عِدَّةُ اُمِّ الْوَلَدِ عِدَّةُ الْحُرَّةِ قَالَ اَبِیْ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ عِدَّةُ اُمِّ الْوَلَدِ عِدَّةُ الْحُرَّةِ.

۳۷۸۲- اخرجه البيهقي (۴۴۸/۷) من طريق الدارقطني' به- و راجع الذي قبله-

۳۷۸۳- راجع الذي قبله-

۳۷۸۴- اخرجه البيهقي في السنن (۴۴۸/۷) من طريق الدارقطني' به- و راجع الذي قبله-

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُم ولد کی عدت' آزاد عورت کی عدت جتنی ہوتی ہے۔

(عبداللہ بن احمد نامی راوی کہتے ہیں:) میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت ''منکر'' ہے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُم ولد کی عدت' آزاد عورت کی عدت جتنی ہوتی ہے۔

3785- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيِّ الْمَالِكِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ مُعَتِّبٍ اَخْبَرَهُ اِنَّ اَبَا حَسَنٍ مَوْلٰى بَنِىْ نَوْفَلٍ اَخْبَرَهُ قَالَ اسْتَفْتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فِىْ عَبْدٍ تَحْتَهُ مَمْلُوْكَةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ ثُمَّ عَتَقَا جَمِيْعًا قَالَ يَخْطُبُهَا اِنْ شَاءَ قَضٰى بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

☆☆ ابوحسن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے غلام کے بارے میں دریافت کیا جس کی بیوی کنیز ہو اور پھر وہ اُسے دو طلاقیں دیدے' پھر وہ دونوں ایک ساتھ آزاد ہو جائیں۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اب اگر وہ مرد چاہے' تو اُس عورت کو نکاح کا پیغام دے سکتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے۔

3786- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ مُعَتِّبٍ اَنَّ اَبَا حَسَنٍ مَوْلٰى بَنِىْ نَوْفَلٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ اسْتَفْتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فِىْ مَمْلُوْكٍ كَانَ تَحْتَهُ مَمْلُوْكَةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ فَبَانَتْ مِنْهُ ثُمَّ اِنَّهُمَا عَتَقَا بَعْدَ ذٰلِكَ هَلْ يَصْلُحُ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّخْطُبَهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِذٰلِكَ.

☆☆ ابوحسن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے غلام کے بارے میں دریافت کیا جس کی بیوی کنیز ہو اور پھر وہ اُسے دو طلاقیں دیدے اور وہ عورت اُس سے بائنہ ہو جائے' پھر وہ دونوں ایک ساتھ آزاد ہو جائیں۔ تو کیا وہ مرد اُس عورت کو نکاح کا پیغام دے سکتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے۔

3787- حَدَّثَنَا الْقَاضِىْ اَبُوْ حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَمْدَانِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ

۳۷۸۵- اخرجه ابو داود (۲۱۸۷) (۲۱۸۸) و النسائي (۱۵٤/٦) و ابن ماجه (۲۰۸۲) و احمد (۲۲۹/۱) (۳۳٤/۱) من طريق يحيى بن ابي كثير به- قال ابو داود: سمعت احمد بن حنبل قال: قال عبد الرزاق' قال ابن المبارك لمعمر: من ابو الحسن هذا! لقد تحمل صخرة عظيمة- قال ابو داود: ابو الحسن هذا روى عنه الزهري- قال الزهري: وكان من الفقهاء- روى الزهري عن ابي الحسن احاديث- قال ابو داود: ابو الحسن معروف و ليس العمل على هذا الحديث)- اه- قال الشيخ احمد شاكر في تعليقه على المسند (۳۳٤/۳) رقم (۲۰۳۱): (اسناده حسن...... عمر بن معتب شبه المجهول' و ذكره ابن حبان في الثقات' و ترجمه ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (۱۲۲/۱/۳- ۱۲۳)- و روى باسناده عن احمد بن حنبل قال: (اما ابو الحسن فعندي معروف' و لكن لا اعرف عمر بن معتب) ثم روى عن ابيه ابي حاتم قال: (عمر بن معتب لا نعرفه)- و ذكره النسائي في الضعفاء (۲٤) و قال: (ليس بالقوي)- و في التهذيب عن ابن المديني قال: (منكر الحديث) فهنا راو فيه خلاف و ذكره ابن حبان في الثقات' و لم يذكره البخاري في الضعفاء؛ فنرى ان حديثه حسن)- اه-

۳۷۸٦- راجع الذي قبله-

۳۷۸۷- ذكره الزيلعي في نصب الراية (۲۲۷/۳) و قال: (قال الدارقطني: و سلم بن سالم كان ابن المبارك يكذبه- وقال يحيى بن معين: ليس حديثه بشيء: وقال السعدي: ليس بشيء- انتهى)-

الْمُنْكَدِرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ مُحَمَّدُ بْنُ رَبَاحِ بْنِ يُوسُفَ الْجَوْزَجَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَتِ الْأَمَةُ تَحْتَ الرَّجُلِ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ اشْتَرَاهَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی کنیز کسی شخص کی بیوی ہو اور وہ شخص اُسے دو طلاقیں دیدے' پھر وہ اُس کنیز کو خرید لے' تو وہ کنیز اُس شخص کیلئے اُس وقت تک حلال نہ ہوگی جب تک وہ دوسری شادی کر کے (بیوہ یا مطلقہ نہ ہو جائے)۔

3788- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَتِ اسْتَهْوَتِ الْجِنُّ زَوْجَهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَرَبَّصَ أَرْبَعَ سِنِينَ ثُمَّ أَمَرَ وَلِيَّ الَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الْجِنُّ أَنْ يُطَلِّقَهَا ثُمَّ أَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا .

☆☆ ابو عثمان بیان کرتے ہیں: ایک خاتون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: اُس کے شوہر کو جنون لاحق ہو گیا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے چار سال تک انتظار کرنے کا حکم دیا' اور پھر (چار سال گزرنے کے بعد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس جنون کا شکار شخص کے ولی کو حکم دیا کہ وہ اُس عورت کو طلاق دیدے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو یہ ہدایت کی: وہ چار ماہ دس دن تک عدت گزارے۔

3789- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةُ الْمَفْقُودِ امْرَأَتُهُ حَتَّى يَأْتِيَهَا الْخَبَرُ .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مفقود شخص کی اہلیہ اُس کی بیوی رہے گی' جب تک اُس عورت کے پاس (مفقود کی موت کی) اطلاع نہیں آ جاتی۔

3790- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَبُو عُبَيْدِ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ- وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْجَبَّارِ- قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ

۳۷۸۸- اخرجه سعيد بن منصور (۱۷۵٤): نا سفيان عن عمرو بن دينار عن يحيى بن جعدة ان رجلاً انتسفته الجن على عهد عمر بن الخطاب- رضي الله عنه- فلبث ما شاء الله ان يلبث' ثم ان امراته اتت عمر بن الخطاب' فامرها ان تربص اربع سنين؛ فلما لم يجئ امر وليه ان يطلقها' ثم امرها ان تعتد' فاذا انقضت عدتها وجاء زوجها خير بينها و بين الصداق- واخرجه ايضاً رقم (۱۷۵۵): نا هشيم' انا داود بن ابي هند عن ابي نضرة عن عبد الرحمن ابن ابي ليلى ان رجلاً من الانصار خرج ليلاً فانتسفته الجن...... بمعناه و فيه قصة-

۳۷۸۹- قال الزيلعي في نصب الراية (۲/۴۷۳): (حديث ضعيف' قال ابن ابي حاتم في كتاب العلل (۱/۴۳۱-۴۳۲/۱۲۹۸): سالت ابي عن حديث اخرجه سوار بن مصعب عن محمد بن شرجيل عن المغيرة بن شعبة' قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في امراة المفقود: (هي امراته حتى ياتيها البيان! فقال ابي: هذا حديث منكر- و محمد بن شرجيل متروك الحديث' يروي عن المغيرة مناكير اباطيل- انتهى- و ذكر عبد الحق في احكامه من جهة الدارقطني' و اعله بمحمد بن شرجيل' وقال: انه متروك- قال ابن القطان في كتابه: و سوار بن مصعب اشهر في المتروكين منه' و دونه صالح بن مالك' ولا يعرف' و دونه محمد بن الفضل' و لا يعرف حاله- انتهى)- اه- وروي نحوه عن علي وغيره موقوفاً- راجع: نصب الراية (۲/۴۷۳)-

اخْتَصَمَ سَعْدٌ وَّعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ اَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصَانِيْ اَخِيْ عُتْبَةُ فَقَالَ اِذَا دَخَلْتَ مَكَّةَ فَانْظُرِ ابْنَ اَمَةِ زَمْعَةَ فَاقْبِضْهُ فَاِنَّهُ ابْنِي .وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخِيْ ابْنُ اَمَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ .فَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ . تَابَعَهُ مَالِكٌ وَّصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَابْنُ اِسْحَاقَ وَشُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَّعُقَيْلٌ وَّابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ وَمَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ وَّيُوْنُسُ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَّسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ وَّغَيْرُهُمْ وَفِيْ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَّمَعْمَرٍ وَّلَيْثٍ وَّصَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ وَابْنِ اِسْحَاقَ وَغَيْرِهِمْ فَمَا رَاٰى سَوْدَةَ قَطُّ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے زمعہ کی کنیز کے بیٹے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے بھائی عتبہ نے مجھے (اُس بچے کو اپنی سرپرستی میں لینے) کی ہدایت کی تھی' اُس نے کہا تھا: جب تم مکہ میں داخل ہو' تو زمعہ کی کنیز کے بیٹے کو حاصل کر لینا' کیونکہ وہ میری (ناجائز) اولاد ہے۔ عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! (وہ لڑکا) میرا بھائی ہے' جو میرے والد کی کنیز کا بیٹا ہے اور میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اُس بچے کی) عتبہ کے ساتھ واضح مشابہت ملاحظہ کی' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبد بن زمعہ! یہ تمہیں ملے گا' کیونکہ اولاد صاحب فراش کی شمار ہوتی ہے اور اے سودہ (بنت زمعہ)! تم اس سے پردہ کرو!

امام مالک' صالح بن کیسان' ابن اسحاق' شعیب بن ابوحمزہ' ابن جریج' عقیل' زہری کا بھتیجا' معمر بن راشد' یونس' لیث بن سعد' سفیان بن حسین اور دیگر راویوں نے اس کی متابعت کی ہے۔

مالک' معمر' لیث' صالح بن کیسان' ابن اسحاق اور دیگر راویوں کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اُس کے بعد اُس بچے نے زندگی بھر' کبھی بھی سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا''۔

3791- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ الْحَافِظُ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى الصَّدَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ (ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ لَّا تَعُوْلُوْا) قَالَ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ لَّا يَكْثُرَ مَنْ تَعُوْلُوْنَهٗ .

۳۷۹۰- اخرجه البخاري في الخصومات (۹۰/۵) باب: دعوى الوصي للميت (۲۴۲۱) و مسلم في الرضاع (۱۴۵۷) باب: الولد للفراش و توقي الشبهات' و ابو داود في الطلاق (۲۲۷۳) باب: الولد للفراش' و النسائي في الطلاق (۱۸۰/۶) باب: الحاق الولد بالفراش اذا لم ينفه صاحب الفراش' و ابن ماجه في النكاح (۲۰۰۴) باب: الولد للفراش و للعاهر الحجر' من طريق سفيان بن عيينة' به- و اخرجه مالك في الاقضية (۷۳۹/۲) باب: القضاء بالحاق الولد بابيه' عن ابن شهاب' به- و من طريق مالك اخرجه احمد (۲۴۶/۲-۲۴۷) و البخاري في البيوع (۲۰۵۳) والوصايا (۲۷۴۵) و المغازي (۴۳۰۳) و الفرائض (۶۷۴۹) و الاحكام (۷۱۸۲) و ابن حبان (۴۱۰۵) و البيهقي (۴۱۲/۷)-

۳۷۹۱- اخرجه البيهقي في سننه (۴۶۶/۷) من طريق الدارقطني' به- و ذكره ايضاً السيوطي في الدر المنثور (۱۳۳/۲- ط الانوار المحمدية) و عزاه الى ابن ابي حاتم-

☆☆ زید بن اسلم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ لَّا تَعُوْلُوْا" کے بارے میں فرماتے ہیں:
یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگ زیادہ نہ ہوں' جو تمہارے زیر کفالت ہیں۔

3792- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ مُحْرِزِ التَّمِيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ النَّخَعِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِيْ غَيْرِ بَيْتِهَا اِنْ شَاءَتْ .
لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ اَبِيْ مَالِكٍ النَّخَعِيِّ وَهُوَ ضَعِيْفٌ وَّمَحْبُوْبٌ هٰذَا ضَعِيْفٌ اَيْضًا .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیوہ کو یہ ہدایت کی تھی: اگر وہ چاہے' تو اپنی عدت اپنے گھر کے علاوہ (کسی دوسری جگہ) بسر کر سکتی ہے۔
اس روایت کو صرف ابو مالک نخعی نے سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اور یہ راوی ضعیف ہے۔
محبوب نامی راوی بھی ضعیف ہے۔

3793- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْاَشْعَثِ بِدِمَشْقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ اَنَّهُ سَاَلَ قَتَادَةَ عَنِ الظِّهَارِ قَالَ فَحَدَّثَنِيْ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اِنَّ اَوْسَ بْنَ الصَّامِتِ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهِ خُوَيْلَةَ بِنْتِ ثَعْلَبَةَ فَشَكَتْ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ ظَاهَرَ مِنِّيْ حِيْنَ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَرَقَّ عَظْمِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ الظِّهَارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَوْسٍ اَعْتِقْ رَقَبَةً . قَالَ مَا لِيْ بِذٰلِكَ يَدَانِ . قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ . قَالَ اَمَا اِنِّيْ اِذَا اَخْطَاَنِيْ اَنْ اٰكُلَ فِي الْيَوْمِ يَكِلُّ بَصَرِيْ . قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا . قَالَ لَا اَجِدُ اِلَّا اَنْ تُعِيْنَنِيْ مِنْكَ بِعَوْنٍ وَّصِلَةٍ . قَالَ فَاَعَانَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ وَاللّٰهُ رَحِيْمٌ . قَالَ وَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ عِنْدَهُ مِثْلَهَا وَذٰلِكَ لِسِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا .

☆☆ سعید بن بشیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے قتادہ سے ظہار کے بارے میں دریافت کیا' تو قتادہ نے بتایا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے: حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ خویلہ بنت ثعلبہ کے ساتھ ظہار کر لیا' اُس خاتون نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی اور بولی: انہوں نے اُس وقت میرے ساتھ ظہار کر لیا ہے' جب میری عمر زیادہ ہوگئی ہے' ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے ظہار کے حکم سے متعلق آیت نازل کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اوس رضی اللہ عنہ کو حکم دیا: تم ایک غلام آزاد کرو! اُنہوں نے عرض کی: میرے پاس اس کی گنجائش نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لگاتار دو ماہ روزے رکھو! اُنہوں نے عرض کی: میری یہ حالت ہے کہ اگر میں ایک دن (کسی وقت) کھانا نہ کھا سکوں تو میری نظر متاثر ہوتی ہے (یعنی کمزوری بڑھ جاتی ہے)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم

۳۷۹۲-في اسناده ابو مالك النخعي' وهو (ضعيف)- و محبوب ايضاً ضعيف؛ كما قال الدارقطني رحمه الله-
۳۷۹۳-اخرجه ابو داود في الطلاق (۲/۲۷۳-۲۷۴) من حديث خويلة بنت ثعلبة نفسها؛ فراجعه-

ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ! اُنہوں نے عرض کی: میری یہ حیثیت بھی نہیں ہے' البتہ اگر آپ میری مدد کریں اور صلہ رحمی سے کام لیں (تو میں ایسا کرسکتا ہوں)۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پندرہ صاع مدد کے طور پر اُنہیں دیئے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جمع کردیا' اور اللہ نہایت رحم کرنے والا ہے' راوی کہتے ہیں: لوگ یہ سمجھتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یہ مقدار ہے' کیونکہ یہ اناج ساٹھ مسکینوں کے لیے تھا۔

شرح: ظہار کے الفاظ اور ان کا حکم

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے: تم میرے لئے میری والدہ کی پشت (کی طرح قابل احترام) ہو' تو وہ عورت اس مرد کے لئے حرام ہو جائے گی' اور اس مرد کے لئے اس عورت کے ساتھ صحبت کرنا جائز نہیں ہوگا' اسے چھونا' اس کا بوسہ لینا جائز نہیں ہوگا جب تک وہ اپنے ظہار کا کفارہ نہیں دیدیتا' اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''جو لوگ اپنی بیویوں کے ساتھ ظہار کرتے ہیں''۔

یہ آیت یہاں تک ہے۔

''ایک غلام آزاد کرنا' اس سے پہلے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ملاپ کریں''۔

زمانہ جاہلیت میں ظہار' طلاق شمار ہوتا تھا' تو شریعت نے اس کی اصل کو برقرار رکھا اور اس کے حکم کو وقتی حرمت کی طرف منتقل کردیا' جو کفارے کے ذریعے (ختم ہو جاتی ہے) البتہ اس کے ذریعے نکاح ختم نہیں ہوتا۔

اس کی وجہ یہ ہے: ظہار کرنا اس اعتبار سے جرم ہے کہ مرد کا قول قابل انکار اور غلط ہے اس لیے مناسب یہی ہے: مرد کو اس بات کی سزا دی جائے اور عورت کو اس کے لئے (عارضی طور پر) حرام قرار دیدیا جائے البتہ جب وہ مرد کفارہ ادا کردے' تو یہ حرمت ختم ہو جائے گی۔

پھر جب وطی کو حرام قرار دیا گیا تو اس کے محرکات (چھونے اور بوسہ دینے) کو بھی حرام قرار دیا جائے گا تاکہ وہ وطی کا ارتکاب نہ کرلے' جیسا کہ احرام کی حالت میں بھی (یہ ممنوع ہوتے ہیں)

جبکہ حیض والی عورت اور روزہ دار کا حکم اس سے مختلف ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: حیض اور روزہ دونوں کا وقوع بکثرت ہوتا ہے' اس لئے اگر ان محرکات کو بھی حرام قرار دیدیا جائے' تو اس کے نتیجے میں دقت پیدا ہوسکتی ہے البتہ ظہار اور احرام کی صورت مختلف ہے (کیونکہ یہ شاذ و نادر پیش آتے ہیں)۔

اگر شوہر کفارہ دینے سے پہلے عورت کے ساتھ صحبت کرلیتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں استغفار کرے گا' اور اس پر کفارے کی ادائیگی کے علاوہ اور کوئی مزید ادائیگی لازم نہیں ہوگی' اور وہ دوبارہ ایسا نہ کرے' جب تک کفارہ ادا نہیں کردیتا۔

اس کی دلیل' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص سے یہ فرمان ہے: جس نے ظہار کی حالت میں کفارہ دینے سے پہلے صحبت کرلی تھی۔

''تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور دوبارہ یہ عمل اس وقت تک نہ کرنا جب تک کفارہ نہیں دیدیتے''۔

اگر کوئی دوسری چیز لازم ہوتی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر متنبہ کر دیتے۔
مصنف فرماتے ہیں: یہ الفاظ صرف ظہار شمار ہوں گے' کیونکہ یہ اس بارے میں صریح ہیں۔
اگر شوہر اس کے ذریعے طلاق کی نیت کر لیتا ہے' تو یہ درست نہیں ہوگی' کیونکہ یہ حکم منسوخ ہے اس لیے اس پر عمل کرنا ممکن نہیں ہوگا۔

جب شوہر یہ کہے: تم میرے لیے میری ماں کے پیٹ' یا اس کے زانوں' یا اس کی شرمگاہ کی طرح (قابل احترام) ہو' تو مرد ظہار کرنے والا شمار ہوگا' کیونکہ ظہار اسی چیز کا نام ہے کہ حلال کو حرام کے ساتھ تشبیہ دی جائے اور یہ مفہوم اس عضو کے بارے میں متحقق ہوگا جس کی طرف (شہوت سے دیکھنا جائز نہ ہو)۔

اسی طرح جب مرد نے عورت کو ان خواتین کے ساتھ تشبیہ دی جن کی طرف (شہوت کے ساتھ) دیکھنا ہمیشہ کے لئے جائز نہیں ہے (یعنی ان کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں ہے) جیسے بہن یا پھوپھی یا رضاعی ماں (تو یہی حکم ہوگا) کیونکہ دائمی حرمت کے اعتبار سے یہ بھی ماں کی مانند ہیں۔

اسی طرح اگر اس مرد نے یہ کہا: تمہارا سر میرے لیے میری ماں کی پشت کی طرح ہے' یا تمہاری شرمگاہ' یا تمہارا چہرہ' یا تمہاری گردن' یا تمہارا نصف حصہ' یا تمہارا ایک تہائی حصہ' یا تمہارا جسم (میرے لئے میری ماں کی طرح قابل احترام ہے) تو یہی حکم ہوگا' کیونکہ ان الفاظ کے ذریعے پورا بدن مراد لیا جاتا ہے اور حکم ایسے جزء میں ثابت ہوتا ہے' جو پھیلا ہوا ہو' پھر وہ متعدی ہو جاتا ہے' جیسا کہ ہم طلاق میں یہ بات بیان کر چکے ہیں۔

اگر شوہر نے یہ کہا: تم میرے لیے میری ماں کی مثل ہو' یا میری ماں کی طرح ہو' تو مرد کی نیت کی طرف رجوع کیا جائے گا تاکہ اس کا حکم لگایا جا سکے۔

اگر مرد یہ کہتا ہے: میرا ارادہ قابل احترام ہونا تھا' تو یہ اس کے بیان کے مطابق ہوگا۔
اس کی وجہ یہ ہے: تشبیہ کے ذریعے کسی کی عزت افزائی کا اظہار کرنا عام محاورے کا حصہ ہے۔
اگر مرد نے یہ کہا: میں نے ظہار کا ارادہ کیا تھا' تو وہ ظہار ہی شمار ہوگا' کیونکہ یہ پورے جسم کے ساتھ تشبیہ دینے کی مانند ہے اور اس میں ایک عضو کے ساتھ بھی تشبیہ پائی جاتی ہے' لیکن کیونکہ یہ صریح نہیں ہے اس لیے یہ نیت کا محتاج ہوگا۔
اگر مرد نے یہ کہا: میں نے طلاق کی نیت کی تھی' تو یہ بائنہ طلاق ہوگی' کیونکہ حرمت میں ماں کے ساتھ تشبیہ دی ہے گویا اس شخص نے یہ کہا: تم میرے لیے حرام ہو اور اس نے اس کے ذریعے طلاق کی نیت کر لی۔
اگر مرد نے کوئی نیت نہ کی ہو' تو کچھ بھی نہیں ہوگا' یہ حکم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے' کیونکہ یہاں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ ان الفاظ کو عزت افزائی پر محمول کیا جائے۔
امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ ظہار کرنے والا شمار ہوگا' کیونکہ ایک عضو کے ساتھ تشبیہ دینا' جب ظہار شمار ہو سکتا ہے' تو

پورے وجود کے ساتھ تشبیہ دینا تو بدرجہ اولیٰ ظہار شمار ہوگا۔

اگر اس نے اس کے ذریعے تحریم مراد لی ہو اور اس کے علاوہ اور کچھ نہ ہو' تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس سے ایلاء ثابت ہوگا' کیونکہ اس کے ذریعے دو حرمتوں میں سے کمتر حیثیت کی حرمت ثابت ہوگی' جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس سے ظہار ثابت ہوگا' کیونکہ یہاں ''ک'' تشبیہ والا استعمال ہوا ہے' جو اسی کے ساتھ مخصوص ہے۔

ظہار صرف بیوی کے ساتھ ہوسکتا ہے' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص اپنی کنیز کے ساتھ ظہار کرے' تو وہ ظہار کرنے والا شمار نہیں ہوگا اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اپنی بیویوں کے ساتھ''

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے: کنیز میں حلت کا مفہوم تابع کی حیثیت رکھتا ہے' اس لیے وہ منکوحہ کے ساتھ شامل نہیں ہوگی۔

نیز ظہار کو طلاق سے نقل کیا گیا ہے اور مملوکہ (کنیز) کو طلاق نہیں دی جاتی۔

اگر کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ اس کی اجازت کے بغیر شادی کرلے اور پھر اس کے ساتھ ظہار کرلے۔ پھر وہ عورت اس نکاح کو برقرار رکھے تو ظہار باطل ہو جائے گا' کیونکہ اس وقت وہ بندہ تشبیہ میں سچا ہے جب تصرف کر رہا تھا لہٰذا اس کی یہ بات جھوٹ نہیں ہوگی۔

ظہار' شوہر کا کوئی حق نہیں ہے کہ اسے موقوف قرار دیا جائے۔

اس کے برخلاف جب خریدار ایسے غلام کو آزاد کردے' جسے اس نے کسی غاصب سے خریدا ہو (تو حکم مختلف ہوگا) کیونکہ آزاد کرنا ملکیت کے حقوق سے تعلق رکھتا ہے۔

جو شخص اپنی بیویوں سے یہ کہے: تم سب میرے لیے میری ماں کی پشت کی طرح ہو' تو وہ ان سب کے ساتھ ظہار کرنے والا شمار ہوگا' کیونکہ اس نے ظہار کی نسبت ان سب کی طرف کردی ہے' تو یہ اسی طرح ہوگا' جس طرح اس نے طلاق کی نسبت (ان سب کی طرف) کی ہو۔

اس مرد پر یہ لازم ہوگا: وہ ہر ایک بیوی کی طرف سے کفارہ دے' اس کی وجہ یہ ہے: ان میں سے ہر ایک کے حق میں حرمت اور کفارہ ثابت ہو گئے ہیں' لہٰذا حرمتوں کے متعدد ہونے کی وجہ سے کفارہ بھی متعدد ہو جائے گا' جبکہ ایلاء کا حکم اس کے برخلاف ہے' کیونکہ اس میں کفارہ اسم (یعنی اللہ تعالیٰ کا وہ نام جس کی قسم اٹھائی جاتی ہے) کی حرمت محفوظ کرنے کے لئے ہوتا ہے اور اسم کا ذکر کرنا متعدد نہیں ہوتا۔ (ہدایہ' کتاب الطلاق' باب ظہار کا بیان)

3794- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شِيرَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ النَّحْوِيُّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

۳۷۹٤- كذا وقع في هذا الاسناد عن يحيى بن ابي كثير عن سلمة بن صخر بلا واسطة؛ و اخرجه الترمذي في الطلاق (۲/۵۰۲-۵۰٤) باب: ما جاء في كفارة الظهار (۱۲۰۰) و حسنه، و الحاكم (۲/۲۰٤)، و البيهقي (۷/۳۹۰) من طريق يحيى بن ابي كثير: انبا ابو سلمة و محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان ان سليمان بن صخر الانصاري...... بنحوه، و صححه الحاكم على شرطهما-

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ مِكْتَلاً فِيْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا فَقَالَ اَطْعِمْهُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا . وَذٰلِكَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ مُدٌّ.

☆☆ حضرت سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں ایک برتن دیا' جس میں پندرہ صاع (اناج) تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اس طرح ہر مسکین کو ایک "مُد" ملا تھا۔

3795- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ رَاٰى بَيَاضَ الْخَلْخَالِ فِى السَّاقِ فِى الْقَمَرِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ يَقُوْلُ (مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاسَّا) اَمْسِكْ عَلَيْكَ امْرَاَتَكَ حَتّٰى تُكَفِّرَ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی اہلیہ کے ساتھ ظہار کیا' پھر اُنہوں نے چاندنی رات میں اُس عورت کی پنڈلی کی چمک دیکھی تو (خود پر قابو نہ پا سکے) اور اُس کے ساتھ صحبت کر لی' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا:

"اُن دونوں کے ایک دوسرے کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے (کفارہ ادا کرنا ہوگا)"۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اب جب تک تم کفارہ ادا نہیں کرتے' اپنی بیوی کے ساتھ صحبت نہ کرنا۔

شرح: ظہار کا کفارہ

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: ظہار کا کفارہ غلام آزاد کرنا ہے اگر (آدمی) اسے نہ پائے' تو دو مہینے کے لگاتار روزے رکھنا ہے' اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو' تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے' اس کی دلیل وہ نص ہے' جو اس بارے میں وارد ہوئی ہے' کیونکہ وہ اسی ترتیب کے مطابق کفارے کا فائدہ دیتی ہے۔

فرماتے ہیں: یہ سب کچھ صحبت کرنے سے پہلے ہوگا' یہ حکم غلام آزاد کرنے اور روزہ رکھنے کے بارے میں تو ظاہر ہے' کیونکہ اس پر نص موجود ہے اور کھانا کھلانے میں بھی اسی طرح ہے' کیونکہ اس بارے میں کفارہ ہی حرمت کو ختم کرے گا' لہٰذا

۳۷۹۵- اخرجه الحاكم في الطلاق (۲/ ۲۰٤) من طريق اسماعيل بن مسلم' به- وقال: (ولم يحتج الشيخان باسماعيل' ولا بالحكم بن ابان' الا ان الحكم بن ابان صدوق)- اه- و تعقبه الذهبي بقوله: (اسماعيل واه)- اه- وله طريق آخر عن ابن عباس عند الحاكم (۲/ ۲۰٤) من طريق حفص بن عمر العدني' ثنا الحكم بن ابان عن عكرمة عن ابن عباس' بنحوه- وقال الذهبي: (العدني غير ثقة)- اه- قلت: لكنه متابع: فاخرجه الترمذي في الطلاق (۲/ ۵۰۳) باب: ما جاء في المظاهر يواقع قبل ان يكفر (۱۱۹۹)' و ابن ماجه في الطلاق (۱/ ٦٦٦-٦٦٧) باب: المظاهر يجامع قبل ان يكفر (۲۰٦۵) من طريق معمر عن الحكم بن ابان' به- وقال الترمذي: (حسن صحيح غريب)- اه- وروى البزار (۲/ ۱۹۸-۱۹۹)' و الطبري في تفسيره (۲۸/ ۳-٤)' و البيهقي في الكبرى (۷/ ۳۹۲) من طريق عبيد الله بن موسى' ثنا ابو حمزة الثمالي عن عكرمة عن ابن عباس' بنحوه مطولا' و استنكره البزار' و اعله بضعف ابي حمزة و مخالفته للكتاب' و تناقض الراوي فيه و مخالفته للثقات في لفظه-

اسے صحبت سے پہلے ہونا چاہئے تا کہ وطی حلال ہو سکے۔

فرماتے ہیں: غلام آزاد کرنے میں' کافر غلام' یا مسلمان' یا مذکر' یا مؤنث' یا نابالغ' یا بالغ' (سب کو) آزاد کرنا جائز ہے' اس کی وجہ یہ ہے: لفظ ''رقبہ'' کا اطلاق ان سب پر ہوتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے: اس سے مراد وہ ذات ہے جس میں رقیق ہونے اور غلامی کا مفہوم کسی بھی اعتبار سے پایا جاتا ہو۔

کافر غلام کے بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ہم سے مختلف ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: کفارہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے' لہٰذا زکوٰۃ کی طرح اسے اللہ تعالیٰ کے دشمن کی طرف پھیرنا جائز نہیں ہوگا۔

ہم یہ کہتے ہیں: نص اس بارے میں یہ ہے: غلام آزاد کیا جائے اور وہ مفہوم یہاں پایا جا رہا ہے اور آدمی کا غلام آزاد کرنے سے ارادہ یہی ہے: حکم کی پیروی کرے' لیکن غلام کا معصیت (کفر) کو اختیار کرنا یہ اس غلام کے اپنے برے اختیار کی طرف منسوب ہوگا۔

(اس کفارے میں) اندھے' کٹے ہوئے ہاتھوں والے' کٹے ہوئے پاؤں والے غلام کو آزاد نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس نوعیت کے غلام میں منفعت کی جنس یعنی بینائی یا پکڑنے کی صلاحیت یا چلنے کی صلاحیت معدوم ہے اور یہ عیب اسے کفارے کے طور پر ادا کرنے میں رکاوٹ ہے۔

اگر اس کی منفعت میں تھوڑا سا خلل اور کمی پائی جاتی ہو تو اسے ادا کرنا منع نہیں ہوگا' جیسے وہ کانا ہو یا ایک پاؤں اور ایک ہاتھ مخالف سمت میں کٹے ہوئے ہوں اس کی وجہ یہ ہے: یہاں منفعت کی جنس فوت نہیں ہوئی ہے بلکہ اس میں خلل واقع ہو گیا ہے' لیکن اگر ایک ہاتھ اور ایک پاؤں' ایک ہی طرف سے کٹے ہوئے ہوں تو ایسا غلام کفارے میں آزاد کرنا جائز نہیں ہوگا کیونکہ یہاں منفعت کی جنس مکمل طور پر معدوم ہے اور وہ شخص چلنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

بہرے غلام کو کفارے میں آزاد کرنا جائز ہے قیاس کا تقاضا یہ تھا: اسے آزاد کرنا جائز نہ ہو' ''نوادر'' میں یہی مذکور ہے' کیونکہ اس میں منفعت کی جنس زائل ہو چکی ہے' لیکن استحسان کے پیش نظر ہم ایسے غلام کو آزاد کرنا جائز قرار دیں گے' کیونکہ اصل منفعت باقی ہے' کیونکہ جب بلند آواز میں بات کی جائے' تو وہ سن لیتا ہے۔

لیکن اگر غلام کی حالت ایسی ہو کہ اسے کچھ بھی سنائی نہ دیتا ہو' جیسا کہ وہ پیدائشی طور پر بہرہ ہو اور ساتھ میں گونگا بھی ہو' تو کفارے میں ایسے غلام کا آزاد کرنا درست نہیں ہوگا۔

جس غلام کے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے کٹے ہوئے ہوں اسے آزاد کرنا جائز نہیں ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے: انسان انگوٹھوں کی مدد سے ہی کسی چیز کو گرفت میں لے سکتا ہے' تو جب یہ معدوم ہوں گے تو منفعت ختم ہو جائے گی۔

اسی طرح پاگل غلام کو کفارے میں آزاد کرنا بھی جائز نہیں ہے' یعنی جس میں عقل کا شائبہ بھی نہ ہو۔

اس کی وجہ یہ ہے: انسان عقل کی وجہ سے ہی اپنے اعضاء سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور پاگل پن کے عالم میں یہ منفعت

زائل ہو جاتی ہے۔

جس غلام پر کبھی دیوانگی کا دورہ پڑتا ہو اور کبھی وہ ٹھیک ہو جاتا ہو' اسے کفارے میں آزاد کرنا جائز ہوگا' کیونکہ اس کی منفعت میں خلل پایا جاتا ہے اور یہ اس امر سے مانع نہیں ہے۔

مدبر غلام' یا ام ولد کنیز کو کفارے میں آزاد کرنا درست نہیں ہے' کیونکہ یہ ایک اعتبار سے پہلے ہی آزاد ہو چکے ہیں اور ان کا مملوک ہونا کامل طور پر نہیں ہے بلکہ ناقص طور پر ہے۔

اسی طرح جو مکاتب غلام اپنی قیمت ادا کر چکا ہو' اسے بھی آزاد کرنا کافی نہیں ہوگا' کیونکہ اس کا آزاد کرنا تو مال کے معاوضے میں سے ہو جائے گا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: مکاتب غلام کو آزاد کرنا جائز ہوگا' کیونکہ ابھی وہ مملوک ہے' اس کی وجہ یہ ہے: کتابت کے معاہدے کو منسوخ کیا جا سکتا ہے' جبکہ ام ولد اور مدبر غلام کا حکم اس سے مختلف ہے۔

کیونکہ یہ دونوں فسخ کیے جانے کا احتمال نہیں رکھتے ہیں۔ (ہدایہ کتاب الطلاق' باب ظہار کا بیان)

3796- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يَّاْتِىَ بَنِىْ فُلَانٍ فَيَاْخُذَ مِنْهُمْ وَسْقًا مِّنْ تَمْرٍ فَيُعْطِيَهُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا.

☆☆ حضرت سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی' وہ بنو فلاں کے پاس جا کر ان سے ایک وسق کھجوریں وصول کر لیں اور وہ (ایک وسق) ساٹھ مسکینوں کو دے دیں۔

3797- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَالْمَيْمُوْنِىُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ وَمَطَرٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فِى الْمُظَاهِرِ اِذَا وَطِءَ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ عَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ.

☆☆ ظہار کرنے والے شخص کے بارے میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: اگر وہ کفارہ ادا کرنے

۳۷۹۶- اخرجه احمد (۴۳۶/۵) و الدارمي في الطلاق (۲/۱۶۳-۱۶۴) و ابو داود في الطلاق (۲/۲۷۳، ۲۷۴) باب: الظهار (۲۲۱۳) و الترمذي في الطلاق (۲/۴۹۳) باب: ما جاء في المظاهر يواقع قبل ان يكفر (۱۱۹۸) و ابن ماجه في الطلاق (۱/۶۶۵) باب: الظهار (۲۰۶۲) و ابن الجارود (۷۴۴) و الحاكم (۲/۲۰۳) و البيهقي في الكبرى (۷/۳۸۵-۳۸۶) من طرق عن ابن اسحاق' به- وقال الترمذي: (حديث حسن غريب' و العمل على هذا عند اكثر اهل العلم' وهو قول سفيان ومالك و الشافعي واحمد واسحاق- و قال بعضهم: اذا واقعها قبل ان يكفر فعليه كفارتان' و هو قوله عبد الرحمن بن مهدي)- اه- و صححه الحاكم على شرط مسلم-

۳۷۹۷- لم اجده عند غير الدارقطني- و اسناده صحيح لو لا ان قبيصة لم يسمع من عمرو بن العاص- وروى سعيد بن منصور عن سعيد بن جبير في رجل ظاهر' ثم غشيها قبل ان يكفر قال: عليه كفارتان- و هذا يخالف ما جاء في حديث ابن عباس عند اصحاب السنن' و فيه: (فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم' و امره الا يقربها حتى يكفر)- و ما اخرجه الحاكم من حديث ابن عباس ايضاً و فيه: (اني ظاهرت من امراتي ثم و قعت عليها قبل ان اكفر' فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (الم يقل الله: (من قبل ان يتماسا) (المجادلة: ۳) قال: اعجبتني قال: (امسك حتى تكفر)- قال الزيلعي في نصب الراية (۳/۲۴۶): (وفيه من الفقه انه لم يامره الا بكفارة واحدة)- اه-

سے پہلے صحبت کر لیتا ہے' تو اُس پر دو کفاروں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

3798- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ عَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ.

☆☆ قبیصہ بن ذؤیب فرماتے ہیں: ایسے شخص پر دو کفاروں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

3799- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِىْ فَرْوَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ اَنَّهُ ظَاهَرَ فِىْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَعَ بِامْرَاَتِهِ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَاَمَرَهُ اَنْ يُّكَفِّرَ تَكْفِيْرًا وَّاحِدًا.

☆☆ حضرت سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اُنہوں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ ظہار کر لیا' پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے اُنہوں نے اُس خاتون کے ساتھ صحبت بھی کر لی' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس بات کا تذکرہ آپ سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی: وہ ایک ہی کفارہ ادا کریں۔

3800- حَدَّثَنَا الْقَاضِىْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ.

☆☆ حضرت سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ' ظہار کرنے والے شخص کے بارے میں' جو کفارہ ادا کرنے سے پہلے (عورت کے ساتھ) صحبت کر لیتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اُس کا کفارہ ایک ہی ہوگا۔

3801- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنِىْ جَدِّىْ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنَا اَبُوْ جُزَىٍّ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ شَاءَ بَاهَلْتُهُ اَنَّهُ لَيْسَ لِلْاَمَةِ ظِهَارٌ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص چاہے میں اُس کے ساتھ اس مسئلہ پر مباہلہ کرنے کیلئے تیار ہوں کہ کنیز کے ساتھ ظہار نہیں ہوتا۔

3802- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلًّى بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ

۳۷۹۸-اسنادہ حسن-

۳۷۹۹-اخرجه ابو داود في الطلاق (۲/۲۷٤) باب: في الظهار (۲۲۱۷)' و ابن الجارود في (المنتقى) (۷٤٥) من طريق ابن وهب' اخبرني ابن لهيعة و عمرو بن الحارث عن بكير بن الاشج' به- و سليمان بن يسار لم يسمع من سلمة بن صخر' قاله البخاري- راجع (جامع التحصيل) للعلائي ص (۱۹۰-۱۹۱)-

۳۸۰۰-سبق قريباً من وجه آخر عن ابن اسحاق- و تقدم تخريجه من طرق عن ابن اسحاق' به-

۳۸۰۱-اخرجه البيهقي (۷/۳۸۳) من طريق الدارقطني' به-

۳۸۰۲-اخرجه البيهقي (۷/۳۸۳) من طريق الدارقطني' به- و في اسناده ابن لهيعة و هو ضعيف-

عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ لَا ظِهَارَ مِنَ الْاَمَةِ .

وَاَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْاَمَةِ ظِهَارٌ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کنیز کے ساتھ ظہار نہیں ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کنیز کے ساتھ ظہار نہیں ہوتا۔

3803- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ ظَاهَرَ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ قَالَ كَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی چار بیویوں کے ساتھ ظہار کر لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اُس کا کفارہ ایک ہی ہوگا۔

3804- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ تَحْتَ الرَّجُلِ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَظَاهَرَ مِنْهُنَّ تُجْزِيهِ كَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کی چار بیویاں ہوں اور وہ اُن سب کے ساتھ ظہار کر لے' تو اُسے ایک ہی کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔

3805- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ- يَعْنِى الشَّيْبَانِيَّ- وَالْمُغِيْرَةُ وَحُصَيْنٌ قَالُوْا سَمِعْنَا الشَّعْبِيَّ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ اِنْ تَزَوَّجْتُ مُصْعَبَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَهُوَ عَلَيَّ كَظَهْرِ اَبِيْ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَاُمِرَتْ اَنْ تَعْتِقَ رَقَبَةً وَّتَزَوَّجَهُ.

☆☆ عائشہ بنت طلحہ بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: اگر میں مصعب بن زبیر کے ساتھ شادی کر لوں' تو وہ میرے لیے میرے والد کی پشت (کی طرح قابلِ احترام) ہوں' پھر انہوں نے اس کا حکم دریافت کیا تو انہیں ایک غلام آزاد کرنے کی ہدایت کی گئی' پھر انہوں نے مصعب بن زبیر کے ساتھ شادی کر لی۔

3806- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ حَدَّثَنِيْ قُثَمُ مَوْلٰى عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ بِنْتَ عَلِيٍّ وَامْرَاَةَ عَلِيٍّ النَّهْشَلِيَّةَ .

۳۸۰۳-اخرجه البيهقي في سننه (۷/ ۳۸٤) من طريق مطر الوراق و علي بن الحكم' سمعا عمرو بن شعيب به' لكن بلفظ: (ظاهر من ثلاث نسوة......)-و سعيد بن المسيب لم يسمع من عمر؛ مات عمر و هو ابن ثمان سنين؛ كما في تهذيب التهذيب (٤/ ٨٤)- لكن مراسيل سعيد صحيحه- و قد اخرجه مجاهد عن ابن عباس عن عمر؛ كما سياتي في الذي بعده-

۳۸۰٤-في اسناده جابر: و هو الجعفي ضعيف- لكن اخرجه البيهقي (۷/ ۳۸۳) من طريق منصور عن مجاهد...... به- و اسناده صحيح-

۳۸۰۵-اخرجه سعيد بن منصور (۱۸٤۸) من طريق مغيره عن ابراهيم ان عائشة بنت طلحة......به- و اخرجه عبد الرزاق (٤/ ۹) عن الثوري عن مغيرة عن ابراهيم ايضاً- و اخرجه سعيد (۱۸٤۹) من طريق حصين عن الشعبي' به-

☆☆ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی کے ساتھ' اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک اہلیہ جو نہشل قبیلہ سے تعلق رکھتی تھیں' کے ساتھ شادی کرلی تھی (یعنی اُنہوں نے ایک لڑکی اور اُس کی سوتیلی ماں کے ساتھ شادی کی تھی)۔

3807- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُّحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ مِصْرَ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ يُقَالُ لَهُ جَبَلَةُ جَمَعَ بَيْنَ امْرَاَةِ رَجُلٍ وَّابْنَتِهِ مِنْ غَيْرِهَا .قَالَ اَيُّوْبُ وَكَانَ الْحَسَنُ يَكْرَهُهُ.

☆☆ محمد نامی راوی بیان کرتے ہیں: مصر سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی' جن کا نام جبلہ تھا' اُنہوں نے ایک شخص کی بیوی اور اُس شخص کی' دوسری بیوی سے بیٹی' کے ساتھ شادی کرلی تھی۔

ایوب نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت حسن بصری نے اِسے مکروہ قرار دیا ہے۔

3808- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْخُلْعُ فُرْقَةٌ وَّلَيْسَ بِطَلَاقٍ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: خلع علیحدگی ہوتا ہے' یہ طلاق نہیں ہوتا۔

3809- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ رَجُلٍ وَّامْرَاَتِهِ بَعْدَ تَطْلِيْقَتَيْنِ وَخُلْعٍ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے' اُنہوں نے دو ایسے میاں بیوی کو اکٹھا کروادیا تھا' جن کے درمیان پہلے دو طلاقیں اور خلع ہو چکا تھا۔

۳۸۰۶-اخرجه سعيد بن منصور (۱۰۱۱) عن جرير بن عبد الحميد عن قثم مولى آل العباس' نحوه- و من طريقه اخرجه البيهقي في الكبرى (۱٦۷/۷)' و علقه البخاري في صحيحه (۵۷/۹) كتاب: النكاح' باب: ما يحل من النساء و ما يحرم-قال ابن حجر: (والاثر المذكور وصله البغوي في (الجعديات) من طريق عبد الرحمن بن مهران......)- اه-

۳۸۰۷-اخرجه سعيد بن منصور (۱۰۰٦): حدثنا اسماعيل بن ابراهيم' انا ايوب' قال: سئل الحسن و محمد بن سيرين عن الرجل يتزوج امراة الرجل و ابنته من غيرها؟ فكره ذلك الحسن' ولم ير به باساً محمد بن سيرين' فقال: قد فعله جبلة: رجل من اهل مصر-وعلقه البخاري في صحيحه (۵۷/۹) في النكاح' باب: ما يحل من النساء و ما يحرم' فقال: (وقال بن سيرين: لا باس به' و كرهه الحسن مرة' ثم قال: لا باس به)- اه-قال الحافظ ابن حجر في الكلام على اثر ابن سيرين: و صله سعيد بن منصور عنه بسند صحيح' و اخرجه ابن ابي شيبة مطولاً من طريق ايوب عن عكرمة بن خالد (ان عبد الله بن صفوان تزوج امراة رجل من ثقيف و ابنته- اي: من غيرها-قال ايوب: فسئل عن ذلك ابن سيرين فلم ير به باساً' وقال: نبئت ان رجلا كان بمصر اسمه: جبلة جمع بين امراة رجل و ابنته من غيرها)- وقال في اثر الحسن: (وصله الدارقطني...... واخرجه ابو عبيد في كتاب النكاح......)- اه-

۳۸۰۸-روى البيهقي في سننه (۳۱٦/۷) عن عمرو عن طاوس قال: سال ابراهيم بن سعد ابن عباس عن امراة طلقها زوجها تطليقتين' ثم اختلعت منه' ايتزوجها؟ قال ابن عباس: ذكر الله-عزوجل- الطلاق في اول الآية و آخرها و الخلع بين ذلك: فليس الخلع بطلاق: ينكحها-قال البيهقي: اخرجه ايضاً حبيب بن ابي ثابت و ليث بن ابي سليم عن طاوس عن ابن عباس' بمعناه مختصراً- و انظر التالي-

۳۸۰۹-اخرجه سعيد بن منصور (۱۴۵۳): حدثنا ابو عوانة عن ليث' به- و ليث ضعيف لكن تابعه حبيب بن ابي ثابت و عمرو بن دينار' و راجع الذي قبله-

3810- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو زَوْجَهَا .فَقَالَ رُدِّي عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ .قَالَتْ نَعَمْ وَزِيَادَةً .قَالَ أَمَّا الزِّيَادَةُ فَلاَ .خَالَفَهُ الْوَلِيدُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَسْنَدَهُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .وَالْمُرْسَلُ أَصَحُّ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے اپنے شوہر کی شکایت کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُس شخص کا باغ اُسے واپس کر دو (جو اُس نے تمہیں مہر کے طور پر دیا تھا اور خلع حاصل کرلو)۔ وہ عورت بولی: ٹھیک ہے! میں اس کے ساتھ مزید (ادائیگی کرنے کیلئے بھی تیار ہوں)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مزید (ادائیگی) کی ضرورت نہیں ہے۔

ولید نے ابن جریج کے حوالے سے مختلف سند نقل کی ہے' اُنہوں نے اسے عطاء کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ تاہم اس کا "مرسل" ہونا درست ہے۔

3811- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جُمْهَانَ مَوْلَى الأَسْلَمِيِّينَ عَنْ أُمِّ بَكْرَةَ الأَسْلَمِيَّةِ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا فِي زَمَانِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَالَ عُثْمَانُ هِيَ تَطْلِيقَةٌ إِلاَّ أَنْ يَكُونَا سَمَّيَا شَيْئًا فَهُوَ عَلَى مَا سَمَّيَا.

☆☆ جمہان بیان کرتے ہیں' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں' سیّدہ اُم بکرہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر سے خلع حاصل کرلیا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک طلاق شمار ہوگا' البتہ اگر اُن دونوں نے کچھ اور طے کیا ہو' تو وہ اُن کے طے کیے ہوئے کے مطابق (شمار ہوگا)۔

3812- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلاَلٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَطَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ فِي الْمُخْتَلِعَةِ تَخْتَلِعُ مَا دُونَ عِقَاصِ رَأْسِهَا.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خلع حاصل کرنے والی عورت' اپنے پراندے سے کم قیمت والی چیز کے عوض میں بھی خلع حاصل کرسکتی ہے۔

۳۸۱۰- اخرجه البيهقي (۷/-۳۱٤) من طريق عبد الوهاب بن عطاء' انا ابن جريج ......به- و اخرجه ابو داود في مراسيله (۲۲۷' ۲۲۸) من طريق سفيان عن ابن جريج' نحوه-

۳۸۱۱- اخرجه البيهقي في الكبرى (۳۱٦/۷) من طريق الشافعي' انا مالك عن هشام بن عروة عن ابيه عن جمهان مولى الاسلميين......به- و جمهان الاسلمي: قال فيه الحافظ في التقريب (ت:۹٦٥): (مقبول)- قلت: عند المتابعة' و الا فلين؛ كما قال الحافظ في مقدمة التقريب- واخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱٦/٤) عن ابن جريج عن هشام بن عروة عن ابيه عن جمهان- و اخرجه سعيد بن منصور في سننه (۱٤٤٦): حدثنا سفيان عن هشام بن عروة' به- واخرجه سعيد (۱٤٤۷): حدثنا ابو معاوية' نا هشام بن عروة' قال: خلع جمهان الاسلمي امراته' ثم ندم و ندمت؛ فاتيا عثمان بن عفان' فذكرا ذلك له' فقال: هي تطليقة الا ان تكون سميت شيئا فهو على ما سميت-

۳۸۱۲- اخرجه البيهقي في سننه (۳۱٥/۷) من طريق الدارقطني' به- و روى سعيد بن منصور (۱٤۳۲) عن الحكم بن عتيبة قال: جاءت امراة الى عمر بن الخطاب......فذكر قصة' و فيها ' فقال لزوجها: اخلعها بدون عقاص راسها؛ فلا خير لك فيها)-

3813- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا دَاوُدُ الْعَطَّارُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ جَمِيْلَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا تَزِيْدُ الْمَرْاَةُ فِى الْحَمْلِ عَلٰى سَنَتَيْنِ قَدْرَ مَا يَتَحَوَّلُ ظِلُّ عُوْدِ الْمِغْزَلِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کسی عورت کا حمل دو سال سے زیادہ پیٹ میں نہیں رہ سکتا' خواہ وہ کاتنے کی لکڑی کے سائے جتنا تبدیل ہو جائے۔

3814- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ جَمِيْلَةَ بِنْتِ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا يَكُوْنُ الْحَمْلُ اَكْثَرَ مِنْ سَنَتَيْنِ قَدْرَ مَا يَتَحَوَّلُ ظِلُّ الْمِغْزَلِ .وَجَمِيْلَةُ بِنْتُ سَعْدٍ اُخْتُ عُبَيْدِ بْنِ سَعْدٍ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کسی عورت کا حمل دو سال سے زیادہ پیٹ میں نہیں رہ سکتا' خواہ وہ کاتنے کی لکڑی جتنا تبدیل ہو جائے۔

جمیلہ بنت سعد نامی خاتون' عبید بن سعد کی بہن ہیں۔

3815- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوْحٍ الْجُنْدَيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَشْيَاخٌ مِنَّا قَالُوْا جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّىْ غِبْتُ عَنِ امْرَاَتِىْ سَنَتَيْنِ فَجِئْتُ وَهِىَ حُبْلٰى فَشَاوَرَ عُمَرُ النَّاسَ فِىْ رَجْمِهَا قَالَ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْ كَانَ لَكَ عَلَيْهَا سَبِيْلٌ فَلَيْسَ لَكَ عَلٰى مَا فِىْ بَطْنِهَا سَبِيْلٌ فَاتْرُكْهَا حَتّٰى تَضَعَ .فَتَرَكَهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا قَدْ خَرَجَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَعَرَفَ الرَّجُلُ الشَّبَهَ فِيْهِ فَقَالَ ابْنِىْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ .فَقَالَ عُمَرُ عَجَزَتِ النِّسَاءُ اَنْ يَّلِدْنَ مِثْلَ مُعَاذٍ لَوْلَا مُعَاذٌ هَلَكَ عُمَرُ.

☆☆ ابوسفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے کچھ بزرگوں نے یہ بات بیان کی ہے: ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے امیر المؤمنین! میں دو سال کے بعد اپنی بیوی کے پاس آیا' تو وہ حاملہ تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو سنگسار کرنے کے بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا' تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! آپ اُس عورت کو تو سزا دے سکتے ہیں' لیکن اُس کے پیٹ میں موجود بچے کو سزا نہیں دے سکتے' اس لیے آپ اسے اُس وقت تک چھوڑ دیں' جب تک وہ بچے کو جنم نہ دے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے چھوڑ دیا' اُس

۳۸۱۳- اخرجه البيهقي في سننه (۴۴۲/۷) من طريق سعيد بن منصور عن داود بن عبد الرحمن عن ابن جريج ...... به- و انظر: نصب الراية (۲۶۵/۳)-

۳۸۱۴- راجع الذي قبله-

۳۸۱۵- اخرجه البيهقي في سننه (۴۴۳/۷) من طريق الدارقطني' به- و الرواة له عن عمر مجاهيل- قال البيهقي: (وهذا ان ثبت ففيه دلالة على ان الحمل يبقى اكثر من سنتين' و قول عمر- رضي الله عنه- في امراة المفقود تربص اربع سنين' يشبه ان يكون انما قاله: لبقاء الحمل اربع سنين- و الله اعلم)- اه-

نے ایک لڑکے کو جنم دیا' جس کے سامنے کے دانت باہر کی طرف نکلے ہوئے تھے' جس کے نتیجے میں اُس شخص کو بچے کی اپنے ساتھ مشابہت کا پتہ چلا' وہ بولا: ربِ کعبہ کی قسم! یہ میرا بیٹا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورتیں اس بات سے عاجز آ گئی ہیں' وہ ''معاذ'' جیسے بچے کو جنم دیں' اگر ''معاذ'' نہ ہوتا' تو ''عمر'' ہلاکت کا شکار ہو جاتا۔

3816- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ قُلْتُ لِمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ اِنِّىْ حُدِّثْتُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لَا تَزِيْدُ الْمَرْاَةُ فِىْ حَمْلِهَا عَلٰى سَنَتَيْنِ قَدْرَ ظِلِّ الْمِغْزَلِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَنْ يَّقُوْلُ هٰذَا هٰذِهٖ جَارَتُنَا امْرَاَةُ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ امْرَاَةُ صِدْقٍ وَّزَوْجُهَا رَجُلُ صِدْقٍ حَمَلَتْ ثَلَاثَةَ اَبْطُنٍ فِىْ اثْنَىْ عَشَرَ سَنَةً تَحْمِلُ كُلَّ بَطْنٍ اَرْبَعَ سِنِيْنَ.

☆☆ ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک سے کہا: مجھے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بتائی گئی ہے' وہ یہ فرماتی ہیں: عورت کو زیادہ سے زیادہ دو سال تک حمل رہ سکتا ہے۔ جتنا چرخے کا سایہ ہوتا ہے۔

تو امام مالک نے فرمایا: سبحان اللہ! کوئی شخص یہ بات کیسے کہہ سکتا ہے؟ یہ ہماری لڑکی جو محمد بن عجلان کی بیوی ہے' یہ ایک نیک عورت ہے' اس کا شوہر بھی ایک نیک آدمی ہے' اس نے بارہ سال میں تین بچوں کو جنم دیا' جن میں سے ہر ایک بچہ چار سال تک ماں کے پیٹ میں رہا۔

3817- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ رِزْمَةَ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ شَدَّادِ بْنِ دَاوُدَ الْمَخْرَمِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِىْ رِزْمَةَ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ مُجَاهِدٍ قَالَ مَشْهُوْرٌ عِنْدَنَا امْرَاَةُ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ تَحْمِلُ وَتَضَعُ فِىْ اَرْبَعِ سِنِيْنَ وَكَانَتْ تُسَمّٰى حَامِلَةَ الْفِيْلِ.

☆☆ مبارک بن مجاہد بیان کرتے ہیں: ہمارے درمیان یہ بات مشہور ہے کہ محمد بن عجلان کی اہلیہ چار سال حاملہ رہنے کے بعد بچوں کو جنم دیتی تھیں' اُس عورت کا نام ''حاملة الفیل'' رکھا گیا تھا۔

3818- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ شُعَيْبٍ صَالِحُ بْنُ عِمْرَانَ الدَّعَّاءُ حَدَّثَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ غَسَّانَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ يَحْيَى الْفَرَّاءُ الْمُجَاشِعِىُّ قَالَ بَيْنَمَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ يَوْمًا جَالِسٌ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا يَحْيٰى ادْعُ لِامْرَاَةٍ حُبْلٰى مُنْذُ اَرْبَعِ سِنِيْنَ قَدْ اَصْبَحَتْ فِىْ كَرْبٍ شَدِيْدٍ فَغَضِبَ مَالِكٌ وَّاَطْبَقَ الْمُصْحَفَ قَالَ مَا يَرٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ اِلَّا اَنَّا اَنْبِيَاءُ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ اِنْ كَانَ فِىْ بَطْنِهَا رِيْحٌ فَاَخْرِجْهُ عَنْهَا السَّاعَةَ

۳۸۱۶- اخرجه البيهقي (۷/۴۴۳) من طريق الدارقطني' به- وروى عن الواقدي قال: سمعت مالك بن انس يقول: قد يكون الحمل سنين' و اعرف من حملت به امه اكثر من سنتين' يعني: نفسه- قلت: هذا ظن من الواقدي: انما قصد مالك امراة محمد بن عجلان-

۳۸۱۷- اخرجه البيهقي (۷/۴۴۳) من طريق الدارقطني' به- و راجع الذي قبله-

۳۸۱۸- اخرجه البيهقي في سننه (۷/۴۴۳) من طريق الدارقطني' به-

وَإِنْ كَانَ فِي بَطْنِهَا جَارِيَةٌ فَأَبْدِلْهَا بِهَا غُلَامًا فَإِنَّكَ تَمْحُو مَا تَشَاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَكَ أُمُّ الْكِتَابِ ثُمَّ رَفَعَ مَالِكٌ يَدَهُ وَرَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ وَجَاءَ الرَّسُولُ إِلَى الرَّجُلِ فَقَالَ أَدْرِكِ امْرَأَتَكَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَمَا حَطَّ مَالِكٌ يَدَهُ حَتَّى طَلَعَ الرَّجُلُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ عَلَى رَقَبَتِهِ غُلَامٌ جَعْدٌ قَطَطٌ ابْنُ أَرْبَعِ سِنِينَ قَدِ اسْتَوَتْ أَسْنَانُهُ مَا قُطِعَتْ سَرَارُهُ.

☆☆ ہاشم بن یحییٰ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مالک بن دینار بیٹھے ہوئے تھے' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: اے ابویحییٰ! اُس عورت کیلئے دعا کیجئے' جو چار سال سے حاملہ ہے اور شدید تکلیف میں مبتلا ہے۔ تو مالک بن دینار غصہ میں آ گئے' اُنہوں نے مصحف بند کیا اور بولے: یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم انبیاء ہیں' پھر اُنہوں نے کچھ تلاوت کی' پھر دعا کی اور بولے: اے اللہ! اگر اس عورت کے پیٹ میں ہوا ہے' تو اسے ابھی نکال دے' اور اگر اس کے پیٹ میں لڑکی ہے' تو اُسے لڑکے میں تبدیل کر دے' کیونکہ تو جسے چاہے مٹا سکتا ہے اور جسے چاہے برقرار رکھ سکتا ہے' ''اُم الکتاب'' تیرے پاس ہے۔

پھر مالک بن دینار نے ہاتھ اُٹھائے' لوگوں نے بھی ہاتھ اُٹھا لیے' اسی دوران ایک پیغام رساں اُس شخص کے پاس آیا اور بولا: تم اپنی بیوی کے پاس پہنچو' وہ شخص چلا گیا' ابھی مالک بن دینار نے ہاتھ نیچے نہیں کیے تھے کہ وہ شخص مسجد کے دروازے سے اندر آیا' اُس نے ایک بچے کو گود میں اُٹھا رکھا تھا' جو گھنگھریالے بالوں کا مالک تھا۔ وہ تقریباً چار سال کا تھا' اُس کے دانت پورے تھے لیکن اُس کی نال نہیں کاٹی گئی تھی۔

3819- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ عِنْدَنَا هَا هُنَا امْرَأَةٌ تَحِيضُ غُدْوَةً وَتَطْهُرُ عَشِيَّةً.

☆☆ اوزاعی فرماتے ہیں: ہمارے ہاں ایک عورت ہے' جسے صبح حیض آتا ہے اور شام کے وقت وہ پاک ہو جاتی ہے۔

3820- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَحْمُودٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى الضَّبِّيُّ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ قَالَ أَدْرَكْتُ فِينَا - يَعْنِي الْمَهَالِبَةَ - امْرَأَةً صَارَتْ جَدَّةً وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِ عَشْرَةَ وَلَدَتْ لِتِسْعِ سِنِينَ ابْنَةً فَوَلَدَتِ ابْنَتُهَا لِتِسْعِ سِنِينَ فَصَارَتْ هِيَ جَدَّةً وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِ عَشْرَةَ.

☆☆ عباد بن عباد مہلبی بیان کرتے ہیں: ہمارے مہلب قبیلے میں ایک عورت ہے' جو اٹھارہ سال کی عمر میں نانی بن گئی' اُس نے نو برس کی عمر میں بچی کو جنم دیا' اُس کی بیٹی نے بھی نو برس کی عمر میں اپنی بیٹی کو جنم دیا تو وہ عورت اٹھارہ برس کی عمر میں نانی بن گئی۔

3821- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ بَحْرِيَّةَ بِنْتِ هَانِئِ بْنِ قَبِيصَةَ قَالَتْ زَوَّجْتُ نَفْسِي الْقَعْقَاعَ بْنَ سَوْرٍ وَبَاتَ عِنْدِي لَيْلَةً وَجَاءَ أَبِي

۳۸۱۹- تقدم في الحيض- ۳۸۲۰- اسناده حسن-

۳۸۲۱- اسناده ضعيف: بحرية بنت هانئ مجهولة-

مِنَ الْاَعْرَابِ فَاسْتَعْدَى عَلِيًّا وَجَاءَتْ رُسُلُهُ فَانْطَلَقُوْا بِهٖ اِلَيْهِ فَقَالَ اَدَخَلْتَ بِهَا قَالَ نَعَمْ ۔ فَاَجَازَ النِّكَاحَ.

☆☆ بحریہ بنت ہانی بن قبیصہ بیان کرتی ہیں: میں نے قعقاع بن سور کے ساتھ شادی کر لی' وہ ایک رات میرے ساتھ رہے' پھر میرے والد آئے جو دیہاتی آدمی تھے' اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مقدمہ پیش کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قاصد آئے اور اُنہیں اپنے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم اُس عورت کے ساتھ صحبت کر چکے ہو' اُس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس نکاح کو برقرار رکھا۔

3822- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ بَحْرِيَّةَ بِنْتِ هَانِءٍ الْاَعْوَرِ اَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُوْلُ زَوَّجَهَا اَبُوْهَا رَجُلًا وَّهُوَ نَصْرَانِيٌّ وَّزَوَّجَتْ نَفْسَهَا الْقَعْقَاعَ بْنَ سَوْرٍ فَجَآءَ اَبُوْهَا اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَوَجَدَ الْقَعْقَاعَ قَدْ بَاتَ عِنْدَهَا وَقَدِ اغْتَسَلَ فَجِيْءَ بِهٖ اِلٰى عَلِيٍّ فَاِذَا عَلَيْهِ خَلُوْقٌ فَقَالَ اَبُوْهَا فَضَحْتَنِيْ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ هٰذَا ۔قَالَ اَتَرٰى بَنَاتِيْ كَانَ يَكُوْنُ سِرًّا فَارْتَفَعُوْا اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ دَخَلْتَ بِهَا قَالَ نَعَمْ ۔فَاَجَازَ نِكَاحَهَا نَفْسَهَا ۔بَحْرِيَّةُ مَجْهُوْلَةٌ ۔

☆☆ بحریہ بنت ہانی بن قبیصہ بیان کرتی ہیں: اُن کے والد نے اُن کی شادی ایک ایسے شخص کے ساتھ کر دی جو عیسائی تھا' تو اُس عورت نے خود قعقاع بن سور کے ساتھ شادی کر لی' اُس لڑکی کا والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قعقاع کو بلوایا' تو اُس وقت وہ اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد غسل بھی کر چکے تھے' اُنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لایا گیا تو اُن پر زرد رنگ کا نشان موجود تھا' لڑکی کے باپ نے کہا: تم نے مجھے رسوائی کا شکار کیا ہے' میں یہ نہیں چاہتا تھا۔ تو قعقاع بولے: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں نے چھپ کر شادی کی ہے؟ ان لوگوں نے اپنا مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم اُس عورت کے ساتھ صحبت کر چکے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کے اپنی شادی خود کر لینے کو درست قرار دیا۔

بحریہ نامی عورت مجہول ہے۔

3823- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا كَانَ وَلِيُّ الْمَرْاَةِ مُضَارًّا فَوَلَّتْ رَجُلًا فَاَنْكَحَهَا فَنِكَاحُهُ جَائِزٌ.

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کسی عورت کا ولی ضرر رساں ہو اور وہ عورت کسی دوسرے شخص کو اپنا ولی مقرر کر دے اور وہ اُس عورت کا نکاح کروا دے' تو اُس کا کروایا ہوا نکاح درست ہوگا۔

3824- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ

۳۸۲۲-راجع الذي قبله-

۳۸۲۳-اسناده ضعيف' فيه ابن لهيعة' تقدمت ترجمته مرارًا-

۳۸۲٤-اسناده حسن: ابو داود هو الطيالسي الحافظ المشهور ثقة ثبت-

كَانَ فِينَا امْرَاَةٌ يُقَالُ لَهَا بَحْرِيَّةُ زَوَّجَتْهَا اُمُّهَا وَاَبُوهَا غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ اَبُوهَا اَنْكَرَ ذٰلِكَ فَرَفَعَ ذٰلِكَ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ فَاَجَازَ النِّكَاحَ.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَبِىْ قَيْسٍ اَنَّ عَلِيًّا قَضٰى فِيْهَا بِذٰلِكَ.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِىْ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ سَمِعَا اَبَا قَيْسٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْهُزَيْلِ اَنَّ عَلِيًّا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَضٰى بِذٰلِكَ.

☆☆ شیبانی بیان کرتے ہیں: ہمارے (محلہ یا قبیلہ میں) ایک عورت تھی' جس کا نام بحریہ تھا' اُس کی ماں نے اُس کی شادی کر دی' اُس کا باپ اُس وقت وہاں موجود نہ تھا' جب اُس کا باپ آیا تو اُس نے اس رشتے سے انکار کر دیا' اُس نے یہ معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس نکاح کو برقرار رکھا۔

ابوقیس بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا:

ہزیل بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فیصلہ دیا تھا۔

شرح:

کسی دوسرے پر کوئی چیز نافذ کرنے کا اختیار ''ولایت'' کہلاتا ہے۔

مسئلہ یہ ہے: ولایت کا حق کن لوگوں کو حاصل ہوتا ہے؟ اور کن پر حاصل ہوتا ہے؟

احناف اس بات کے قائل ہیں: ہر ولی کو ولایت کا حق حاصل ہوتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک باپ کے علاوہ اور کسی کو ولایت کا حق حاصل نہیں ہوتا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک باپ اور دادا کے علاوہ اور کسی کو ولایت کا حق حاصل نہیں ہوتا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے:

کسی بھی آزاد لڑکی پر ولایت کا حق صرف ضرورت کے تحت ہوتا ہے اور نابالغ لڑکے یا نابالغ لڑکی میں کیونکہ شہوت نہیں پائی جاتی' اس لئے ان پر ولایت کا حق استعمال کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

اس پر یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے: اگر مسئلے کی صورت وہی ہے' جو آپ نے بیان کی ہے' تو پھر باپ کو بھی ولایت حاصل نہیں ہونی چاہئے' جبکہ باپ کی ولایت قائم ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس کا یہ جواب دیتے ہیں۔ باپ کی ولایت ''نص'' سے ثابت ہے' اس لئے قیاس کے مقابلے میں نص کے حکم پر عمل کیا جائے گا' اور باپ کو ولایت کا حق دیا جائے گا۔

اس پر یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے: دادا بھی باپ کی طرح ہوتا ہے' تو یہ حق آپ اسے بھی دیں'

وہ اس کا یہ جواب دیتے ہیں: وہ اس مفہوم میں شامل نہیں ہیں' یعنی دادا کے بارے میں کیونکہ کوئی نص منقول نہیں ہے' اس لئے اسے باپ کے ساتھ شامل نہیں کیا جائے گا' اور نص کا حکم اپنی اصل کے اعتبار سے باقی رہے گا۔

احناف یہ کہتے ہیں: نابالغ لڑکے اور نابالغ لڑکی کے بارے میں ولایت کا حق دینا قیاس کے خلاف نہیں ہے بلکہ قیاس کے مطابق ہے۔

کیونکہ نکاح میں بہت سے مصالح اور فوائد ہوتے ہیں' اور یہ فوائد عام طور پر ایسے فریقین کے درمیان عملی طور پر زیادہ پائے جاتے ہیں' جو ایک دوسرے کا کفو ہوں' لیکن کیونکہ ہر زمانے میں کفو کا ملنا مشکل ہوتا ہے۔ کفو کی حفاظت کے پیش نظر ہم نے کمسنی میں ہی' نابالغ لڑکے اور نابالغ لڑکی پر ولایت کو ثابت کر دیا ہے' تاکہ بعد میں کسی پریشانی سے بچا جا سکے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مؤقف یہ ہے: ولایت کا حق دینے کی بنیاد شفقت اور مہربانی کا جذبہ ہے' کیونکہ باپ اور دادا کے علاوہ دیگر رشتے داروں میں یہ جذبہ کم پایا جاتا ہے۔ اس لئے اس کی کمی کی وجہ سے' باپ اور دادا کے علاوہ دوسرے کسی رشتے دار میں یہ ولایت ثابت نہیں ہوگی۔

اپنے مؤقف کی تائید میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں: یہی وجہ ہے: باپ اور دادا کے علاوہ کوئی دوسرا ولی نابالغ لڑکے اور نابالغ لڑکی کے مال میں تصرف نہیں کر سکتا۔ حالانکہ مال کی حیثیت' ذات کے مقابلے میں' کم ہوتی ہے' تو پھر ذات کے بارے میں تصرف کرنے کا حق' باپ دادا کے علاوہ کسی اور کو کیسے دیا جا سکتا ہے۔

ہماری دلیل یہ ہے: نفسِ قرابت (رشتے داری) شفقت اور رحمت کا تقاضا کرتی ہے' اس لئے باپ اور دادا کی طرح دیگر رشتے داروں کو ولایت کا حق حاصل ہوگا' کیونکہ قرابت کا پہلو ان میں بھی موجود ہے' لیکن کیونکہ دوسرے رشتے داروں میں باپ اور دادا سے کم شفقت پائی جاتی ہے۔ اس لئے ہم باپ دادا کو ولایت الزام بھی دیتے ہیں' یعنی ان کا کیا ہوا عقد لازم ہوگا' جسے وہ نابالغ لڑکا یا لڑکی' بالغ ہونے کے بعد فسخ نہیں کر سکتے' اس کے برخلاف دیگر رشتے دار نابالغ لڑکے یا لڑکی کا نکاح کر سکتے ہیں' لیکن اس لڑکے یا لڑکی کو بالغ ہونے پر یہ اختیار حاصل ہوگا' اگر وہ چاہیں تو اس نکاح کو فسخ کر دیں۔

امام شافعی نے نکاح میں باپ اور دادا کے علاوہ دیگر رشتہ داروں کی نکاح میں ولایت کو مال میں ولایت پر قیاس کیا تھا۔
مصنف فرماتے ہیں: مال میں تصرف کرنے کی صورت اس سے مختلف ہے' کیونکہ اس تصرف میں تکرار پایا جاتا ہے اور تصرف کے نتیجے میں پیش آنے والے خلل کا تدارک ممکن نہیں ہوتا۔ اس لئے اس میں وہی ولایت مفید ثابت ہو سکتی ہے جس میں الزام (لازم) کرنے کا پہلو پایا جاتا ہو' تو کیونکہ باپ اور دادا کے علاوہ دیگر رشتے داروں کو ولایت الزام کا حق حاصل نہیں ہوتا اس لئے انہیں مال میں تصرف کا حال دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

اگر نابالغ لڑکی ثیبہ ہو' تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حکم مختلف ہوتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے: ہمارے نزدیک ولایت کا حق دینے کی وجہ بچی کا نابالغ ہونا ہے' جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس حق کی وجہ بچی کا باکرہ ہونا ہے۔

اللہ
رسول
محمد

فتوحاتِ جہانگیری

شرح

سُنن دارقطنی

جزو ہشتم

7-8

متن

امام ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

كِتَابُ الطَّلَاقِ وَالْخُلْعِ وَالْإِيلَاءِ وَغَيْرِهِ

طلاق، خلع، ایلاء وغیرہ کے بارے میں روایات

3825- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عَائِشَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ) فَلِمَ صَارَ ثَلَاثًا قَالَ (إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا:

''طلاق دومرتبہ ہوتی ہے''۔

پھر تیسری طلاق کا حکم کیوں ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے:)

''پھر معروف طریقے سے روکنا ہوگا یا احسان کے ساتھ آزاد کرنا ہوگا''۔

3826- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سُمَيْعٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَسْمَعُ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ (الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ) فَأَيْنَ الثَّالِثَةُ قَالَ (إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ) يَعْنِي الثَّالِثَةَ. كَذَا قَالَ عَنْ أَنَسٍ وَالصَّوَابُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ مُرْسَلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض

۳۸۲۵-اخرجه ابن مردويه في (تفسيره)- كما في (تفسير ابن كثير) (۱/۲۷۲)-من طريق عبيد الله بن جرير' بهذا الاسناد- و علقه البيهقي في (السنن الكبرى) (۷/۳۴۰) فقال: وروي عن قتادة عن انس رضي الله عنه' و ليس بشيء- و الحديث ذكره السيوطي في (الدر المنثور) (۱/۴۹۵)' و عزاه الى ابن مردويه و البيهقي- تنبيه: نقل ابن التركماني في (الجوهر النقي) (۷/۳۴۰) عن ابن القطان ان هذا الاثر صحيح- و نقل ذلك ايضاً الحافظ في التلخيص (۳/۲۱۱)-

۳۸۲۶-اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۷/۳۴۰) من طريق ادريس بن عبد الكريم المقرئ' بهذا الاسناد- وقال: كذا قال: (عن انس رضي الله عنه)- و الصواب: عن اسماعيل بن سميع عن ابي رزين عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا؛ كذلك اخرجه جماعة من الثقات عن اسماعيل- قلت: و الطريق المرسل اخرجه عبد الرزاق (۶/۳۳۷) رقم (۱۱۰۹۱)؛ و في (تفسيره) (۱/۱۰۶) رقم (۲۸۳)' و سعيد بن منصور رقم (۱۴۵۶' ۱۴۵۷)' و ابو داود في المراسيل رقم (۲۲۰)' و الطبري في (تفسيره) (۲/۴۷۲) رقم (۴۷۹۵' ۴۷۹۶' ۴۷۹۷)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۷/۳۴۰)' كلهم من طريق اسماعيل بن سميع عن ابي رزين مرسلا-وذكره السيوطي في (الدر المنثور) (۱/۴۹۵)' و زاد نسبته الى وكيع و عبد بن حميد و ابي داود في ناسخه و ابن المنذر و ابن ابي حاتم و النحاس و ابن مردويه-

کی: میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا ہے:

''طلاق دو مرتبہ ہوگی''۔

پھر تیسری طلاق کا حکم کہاں سے آ گیا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے:)

''پھر معروف طریقے سے روکنا ہوگا یا احسان کے ساتھ آزاد کرنا ہوگا''۔

(اس سے مراد تیسری طلاق ہے۔)

راوی نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم درست یہ ہے کہ یہ روایت اسماعیل بن سمیع کے حوالے سے' ابورزین کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3827- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي الثَّلْجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنِيْ عَمِّيْ وَهْبُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ الطَّلَاقُ عَلٰى اَرْبَعَةِ وُجُوْهٍ وَّجْهَانِ حَلَالٌ وَّوَجْهَانِ حَرَامٌ فَاَمَّا الْحَلَالُ فَاَنْ يُّطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِّنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَّاَنْ يُّطَلِّقَهَا حَامِلًا مُّسْتَبِيْنًا حَمْلُهَا وَاَمَّا الْحَرَامُ فَاَنْ يُّطَلِّقَهَا وَهِيَ حَائِضٌ اَوْ يُطَلِّقَهَا حِيْنَ يُجَامِعُهَا لَا يَدْرِيْ اشْتَمَلَ الرَّحِمُ عَلٰى وَلَدٍ اَمْ لَا

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: طلاق دینے کے چار طریقے ہیں' ان میں سے دو طریقے حلال ہیں اور دو حرام ہیں۔

ایک حلال طریقہ یہ ہے: آدمی' عورت کو اُس وقت طلاق دے جب وہ طہر کی حالت میں ہو (اور اُس طہر کے دوران اُس شخص نے) اُس عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو۔ (دوسرا طریقہ یہ ہے:) آدمی حاملہ عورت کو اُس وقت طلاق دے' جب اُس کا حمل ظاہر ہو چکا ہو۔ (ایک) حرام طریقہ یہ ہے کہ آدمی' عورت کو اُس وقت طلاق دے جب وہ حیض کی حالت میں ہو۔ (دوسرا حرام طریقہ یہ ہے:) آدمی' عورت کو (طہر کی حالت میں) اُس وقت طلاق دے جب وہ اُس کے ساتھ صحبت کر چکا ہو' اُسے یہ پتہ نہ چل سکے کہ رحم میں بچہ (آ گیا) ہے' یا نہیں ہے۔

3828- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ طَلَاقُ السُّنَّةِ اَنْ

۳۸۲۷- اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (٦/ ٣٠٤) كتاب: الطلاق' باب: وجه الطلاق...... الحديث (١٠٩٣٠)- و في باب طلاق الحائض رقم (١٠٩٥٠) عن وهب بن نافع' به-ومن طريق عبد الرزاق- ايضاً- : اخرجه البيهقي في الكبرى (٧/ ٣٢٥) باب: ما جاء في طلاق السنة و طلاق البدعة- ووهب بن نافع عم عبد الرزاق ترجمه البخاري في التاريخ في التاريخ الكبرى (٨/ ١٦٤) الترجمة (٢٥٦٦)' وفي (٨/ ١٧٠) الترجمة (٢٥٨٤) و ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (٩/ ٢٤)' ولم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلا-

۳۸۲۸- اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (٧:٣٣٢) كتاب: الطلاق' باب:الاختيار للزوج الا يطلق الا واحدة- من طريق الحسين و القاسم' ابنا اسماعيل المحاملي' نا ابو السائب عن حفص بن غياث' به- و النسائي في المجتبى (٦/ ١٤٠) كتاب: الطلاق' باب: طلاق السنة- عن محمد بن يحيى بن ايوب عن حفص بن غياث- و ابن ماجه في سننه (١/ ٦٥١)' (٢٠٢١) كتاب: الطلاق' باب: طلاق السنة عن علي بن ميمون الرقي عن حفص بن غياث- قال صاحب التعليق المغني: اسناده صحيح -قلت: لكن فيه تدليس الاعمش و ابي اسحاق السبعي' و كلاهما ثقة' لكن روياه معنعنا-

يُطَلِّقَهَا فِیْ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيقَةً فَإِذَا كَانَ اٰخِرُ ذٰلِكَ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طلاق دینے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ آدمی عورت کے ہر طہر کے دوران اُسے ایک طلاق دے جب یہ پورا ہو جائے گا' تو یہ وہ عدت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

3829- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَرَادَ السُّنَّةَ فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِّنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَّيُشْهِدُ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص سنت (کے مطابق) طلاق دینا چاہتا ہو' وہ عورت کو اُس وقت طلاق دے جب وہ طہر کی حالت میں ہو' اور اُس شخص نے اُس عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو۔ (اُس شخص کو یہ بھی چاہیے کہ وہ طلاق دینے پر کسی کو) گواہ بنالے۔

3830- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ قِلَابَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِينَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ طَلَّقْتُ امْرَاَتِیْ وَهِیَ حَائِضٌ فَاَتٰى عُمَرُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا اِنْ شَاءَ . قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَتُحْتَسَبُ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ نَعَمْ .

قَالَ وَاَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُّوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے اپنی اہلیہ کو طلاق دیدی' وہ عورت اُس وقت حیض کی حالت میں تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے (اُس مسئلہ کے بارے

٣٨٢٩—اخرجه النسائي (٦/١٤٠) باب: طلاق السنة، و ابن ماجه في سننه (١/٦٥١) باب: طلاق السنة (٢٠٢٠)، من طريق يحيى عن سفيان، باسناده- و اخرجه عبد الرزاق في المصنف (٦/٣٠٢) باب: وجه الطلاق، و هو طلاق العدة و السنة (١٠٩٢٩)، و البيهقي في الكبرى (٧/٣٣٢)- باب: الاختيار للزوج الا يطلق الا واحدة، عن سفيان: و هو الثوري به-وفيه-ايضا- تدليس ابي اسحاق السبيعي-

٣٨٣٠—اخرجه البيهقي في سننه (٧/٣٢٦) كتاب الخلع و الطلاق، باب الطلاق يقع على الحائض، و ان كان بدعيا- من طريق عبد الملك بن محمد الرقاشي— و هو ابو قلابة- نا بشر بن عمر، به-والحديث اخرجه البخاري (١٠/٤٤٢) كتاب: الطلاق، باب: اذا طلقت الحائض تعتد بذلك الطلاق، الحديث (٥٢٥٢)، و مسلم (٢/١٠٩٧) كتاب: الطلاق، باب: تحريم طلاق الحائض بغير رضاها...... الحديث (١٤٧١)—و احمد (٢/٦١، ٧٤، ٧٨) و البيهقي في الكبرى (٧/٣٢٦) كتاب: الطلاق، باب: الطلاق يقع على الحائض و ان كان بدعيا، و الطحاوي في شرح المعاني (٣/٥٢) من طرق عن شعبة، به-واخرجه مسلم (١٤٧١/١١)، و احمد (١/٤٣)، (٢/١٢٨)، و البيهقي (٧/٣٢٦) من طريق عبد الملك بن ابي سليمان عن انس بن سيرين، به-و رواية شعبة عن قتادة عن يونس...... الخ- اخرجها البخاري ايضا في صحيحه (١٠/٤٤٢) كتاب الطلاق، باب اذا طلقت الحائض تعتد بذلك الطلاق- عقب طريق انس بن سيرين السابق- و مسلم في صحيحه (٢/١٠٩٧) كتاب: الطلاق، باب: تحريم الطلاق بغير رضاها، الحديث (١٤٧١/١٠)- و النسائي (٦/٢١٢) كتاب: الطلاق، باب: الرجعة، و احمد (٢/٤٣، ٧٤، ٧٩)- من طريق قتادة عن يونس بن جبير، به- و تابع قتادة عليه ابن سيرين- اخرجه البخاري في صحيحه (١٠/٦٠٦) كتاب: الطلاق، باب: مراجعة الحائض، الحديث (٥٣٣٣)- ومسلم (٢/١٠٩٥-١٠٩٦) كتاب: الطلاق، باب: تحريم طلاق الحائض...... الحديث (٧، ٨، ٩/١٤٧١)- و ابو داود رقم (٢١٨٤)، و الترمذي رقم (١١٧٥)، و النسائي (٦/١٤١)، و ابن ماجه رقم (٢٠٢٢)، و احمد (٢/٥١) من طرق عن محمد بن سيرين عن يونس بن جبير، به-وقال الترمذي: (حديث يونس بن جبير عن ابن عمر حديث حسن صحيح)- اه-

میں) دریافت کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس سے کہو کہ وہ اُس عورت سے رجوع کر لے' جب وہ عورت پاک ہو جائے گی' اُس وقت اگر وہ چاہے' تو اُسے طلاق دیدے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا آپ اس طلاق کو واقع شمار کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں!

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' (اس کے بعد اُنہوں نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی)۔

شرح:

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: فرماتے ہیں: طلاق کی تین قسمیں ہیں۔ حسن' احسن' بدعی۔ احسن طلاق یہ ہے: آدمی اپنی بیوی کو ایک طلاق دے ایسے طہر میں' جس میں اس نے' اس عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو اور پھر اس عورت کو چھوڑ دے' یہاں تک کہ اس عورت کی عدت گزر جائے۔

اس کی دلیل یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس بات کو مستحب سمجھتے تھے: وہ ایک سے زیادہ طلاق نہ دیں' یہاں تک کہ عدت گزر جائے اور یہ بات ان کے نزدیک اس چیز سے زیادہ فضیلت رکھتی تھی کہ آدمی ہر طہر میں ایک طلاق دے کر تین طلاقیں دیدے۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے: اس صورت میں آدمی ندامت سے دور رہتا ہے اور اس کا ضرر بھی کم ہوتا ہے۔

تاہم اس کے مکروہ ہونے کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

حسن: اس سے مراد سنت طلاق ہے اور وہ یہ ہے: آدمی مدخول بہا (بیوی) کو تین طہروں میں تین طلاقیں دے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بدعت ہے اور صرف ایک ہی طلاق دینا مباح ہے' اس کی وجہ یہ ہے: طلاق میں اصل چیز ممنوعیت ہے اور اس کو چھٹکارے کے حصول کے لئے مباح قرار دیا گیا ہے اور وہ چیز ایک طلاق کے ذریعے بھی حاصل ہو سکتی ہے۔

ہماری دلیل حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''سنت یہ ہے: تم طہر آنے دو اور پھر ہر ایک طہر میں ایک طلاق دو''۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے: حکم کا مدار ضرورت کی بنیاد پر ہوتا ہے اور وہ (دلیل) ایسے زمانے میں طلاق کا اقدام کرنا ہے جس میں دوبارہ نئے سرے سے رغبت پیدا ہو چکی ہو اور یہ چیز ''طہر'' کے زمانے میں ہوتی ہے ایسا ''طہر'' جس میں صحبت نہ کی گئی ہو اس لیے ضرورت کی دلیل کی طرف دیکھتے ہوئے' دوبارہ حاجت ہونے کی صورت حال پیدا ہو جائے گی۔

پھر یہ بات بھی بیان کی گئی ہے: زیادہ بہتر یہ ہے: آدمی طلاق دینے کو طہر کے آخری حصے تک مؤخر کرے تاکہ عدت کو طول دینے سے بچ سکے' تاہم زیادہ مناسب یہ ہے: جیسے ہی عورت پاک ہو' مرد اسے طلاق دیدے کیونکہ وہ اگر اس کو مؤخر کرے گا' تو ہو سکتا ہے' اس عورت کے ساتھ صحبت کر لے۔

چونکہ وہ طلاق دینے کا ارادہ تو کر چکا ہے تو اس صورت میں وہ صحبت کرنے کے بعد طلاق واقع کرنے میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

بدعت طلاق یہ ہے: شوہر ایک ہی کلمے کے ذریعے تین طلاقیں دیدے یا ایک ہی طہر میں تین طلاقیں دیدے جب وہ ایسا کرے گا تو طلاق واقع ہو جائے گی اور وہ شخص گنہگار ہو گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کسی بھی طریقے کے ساتھ طلاق دینا مباح ہے کیونکہ یہ ایک ایسا تصرف ہے جو مشروع ہے تاکہ اس کے ذریعے حکم مستفاد ہو سکے لہٰذا مشروعیت ممانعت کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی جبکہ حیض کی حالت میں طلاق دینے کا حکم اس سے مختلف ہے کیونکہ وہاں عورت کی عدت کو طول دینا حرام ہے طلاق دینا منع نہیں ہے۔

ہماری دلیل یہ ہے: طلاق میں اصل چیز ممانعت ہے کیونکہ اس سے نکاح ختم ہو جاتا ہے جس کے ذریعے بہت سے دینی اور دنیاوی مصالح متعلق ہوتے ہیں اور علیحدگی کی ضرورت کے پیش نظر اسے مباح قرار دیا گیا ہے جبکہ تین طلاقیں ایک ساتھ دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور مختلف طہروں میں متفرق طور پر دینے کی ضرورت بھی ثابت ہو گی اس کی حاجت کی دلیل کو سامنے رکھتے ہوئے اور کیونکہ بذات خود اس کی ضرورت موجود ہے اس لیے اس پر دلیل کو متصور کرنا بھی ممکن ہو گا۔

اپنی ذات کے اعتبار سے یہ مشروع اس حیثیت سے ہے کہ اس کے ذریعے رقیت زائل ہو جاتی ہے اور یہ بات ممانعت کے منافی نہیں ہے کیونکہ اس میں "غیر" کا مفہوم پایا جا رہا ہے اور وہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

اسی طرح ایک طہر میں دو طلاقیں دینا بھی بدعت ہے جس کی دلیل ہم ذکر کر چکے ہیں۔

ایک بائنہ طلاق کے بارے میں روایات مختلف ہیں۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب المبسوط میں یہ بات بیان کی ہے: ایسا شخص سنت کی خلاف ورزی کرے گا کیونکہ علیحدگی اختیار کرنے میں کسی اضافی صفت کو ثابت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور وہ اضافی صفت "بینونہ" ہے۔

زیادات کی روایات میں یہ بات ہے: ایسا مکروہ نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں فوراً چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(ہدایہ کتاب الطلاق)

3831- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مَوْهِبُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَّاَبُوْ ثَوْرٍ عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۸۳۱-اخرجه احمد (۹/ ۸۲)؛ و البخاري في صحيحه (۷۱۶۰)؛ و ابو داؤد (۲۱۸۲) من طريق يونس عن ابن شهاب به- واخرجه البخاري (٤٩٠٨) كتاب: التفسير باب: سورة الطلاق؛ و البيهقي في سننه (۷/ ۳۲٤)؛ و الطحاوي (۳/ ۵۲) من طريق عقيل عن ابن شهاب الزهري به-و سياتي في الذي بعده من طريق ابن اخي الزهري عن عمه به-

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اپنی اہلیہ کو طلاق دیدی' جو اُس وقت حیض کی حالت میں تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شدید ناراضگی کا اظہار کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس سے کہو کہ وہ اُس عورت سے رجوع کر لے' اور اُس وقت تک اپنے ساتھ رکھے جب تک وہ پاک نہیں ہو جاتی اور اُس کے بعد ایک اور حیض آنے کے بعد پاک نہیں ہو جاتی' پھر اگر وہ چاہے' تو طہر کی حالت میں' اُس سے صحبت کیے بغیر' اُسے طلاق دیدے' یہ اُس طریقہ کے مطابق طلاق ہوگی جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

3832- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو الْاَزْهَرِ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِى الزُّهْرِىِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ اَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَاَتِىْ وَهِىَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً مُسْتَقْبَلَةً سِوٰى حَيْضَتِهَا الَّتِىْ طَلَّقَهَا فِيْهَا فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِّنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ . وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً فَحُسِبَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَرَاجَعَهَا عَبْدُ اللّٰهِ كَمَا اَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی' جو حیض کی حالت میں تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: وہ اُس عورت سے رجوع کر لے' پھر اُسے اُس وقت تک اپنے ساتھ رکھے جب تک اگلا حیض نہیں آ جاتا' جو اُس حیض کے علاوہ ہو جس میں اُس نے طلاق دی ہے' پھر اگر اُسے مناسب محسوس ہو' تو اُس عورت کو اُس وقت طلاق دے جب وہ اُس اگلے حیض سے پاک ہو جائے' اور یہ طلاق اُس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے دے' یہ طلاق اُس طریقہ کے مطابق ہوگی جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو ایک طلاق دی تھی' اُن کی یہ طلاق شمار کی گئی تھی' پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کے ساتھ رجوع کر لیا تھا' جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ حکم دیا تھا۔

3833- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ هُوَ الْاَيْلِىُّ حَدَّثَنِىْ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ .قَالَ وَاَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عُقَيْلٍ وَّاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ اَبِى الْاَخْضَرِ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِىِّ بِهٰذَا قَالَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۸۳۲-اخرجه البيهقي (۷/ ۳۲٤) من طريق الدارقطني' به-واخرجه مسلم في صحيحه (۲/ ۱۰۹۵) كتاب: الطلاق' باب: تحريم طلاق الحائض...... الحديث (٤/ ۱٤۷۱)' و احمد (۲/ ۱۳۰)' كلاهما من طريق يعقوب' قال اخبرني ابن اخي ابن شهاب' به-

۳۸۳۳-تقدم تخريج طريق عقيل عن ابن شهاب في الرواية قبل السابقة-و اما طريق صالح بن ابي الاخضر عن الزهري' فلم اجد من خرجها غير الدارقطني-والحديث اخرجه ايضا احمد (۲/ ٦۱' ۸۱) من طريق محمد بن ابي حفصة عن الزهري' به-واخرجه مسلم (٤/ ۱٤۷۱)' و النسائي (٦/ ۱۳۸)-من طريق محمد بن حرب' قال: حدثنا الزبيدي...... به-

فَتَغَيَّظَ فِيهِ .وَقَالَ صَالِحٌ فَتَغَيَّظَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں ناراضگی کا اظہار کیا۔

صالح نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ناراضگی کا اظہار کیا' (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

3834- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ الطَّلَاقُ لِلسُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِّنْ غَيْرِ جِمَاعٍ أَوْ عِنْدَ حَمْلٍ قَدْ تَبَيَّنَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طلاق دینے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ آدمی' عورت کو اُس وقت طلاق دے جب وہ طہر کی حالت میں ہو اور (اُس طہر کے دوران آدمی نے) اُس کے ساتھ صحبت نہ کی ہو' یا پھر اُس وقت طلاق دے جب عورت کا حمل ظاہر ہو چکا ہو۔

3835- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْجَرَائِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي الْحَيْضِ فَذَكَرَ عُمَرُ أَمْرَهُمْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لْيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ أَوْ حَامِلٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے' اُنہوں نے اپنی اہلیہ کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دیدی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مسئلہ کا ذکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس سے کہو کہ وہ اُس عورت سے رجوع کرلے پھر اُس عورت کو اُس وقت طلاق دے جب وہ طہر یا حمل کی حالت میں ہو۔

3836- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ

٣٨٣٤-اخرجه عبد الرزاق (١٠٩٢٧) عن الثوري' و البيهقي في السنن (٧/٣٢٥) من طريق ابن نمير' كلاهما- الثوري' و ابن نمير- عن الاعمش عن مالك بن الحارث عن عبد الرحمن ابن يزيد عن عبد الله بن مسعود في قوله: (فطلقوهن لعدتهن) قال: طاهرا من غير جماع- قال البيهقي: زاد فيه بعض الرواة: (او عند حمل قد تبين)- و لم اجده في الروايات المحفوظة)- اه-وقد تقدم تخريجه من طريق الاعمش عن ابي اسحاق عن ابي الاحوص عن عبد الله بمعناه-

٣٨٣٥-اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه (٥/٣) باب: ما قالوا في طلاق السنة ما ومتى يطلق؛ و مسلم في الطلاق (٢/١٠٩٥) باب: تحريم طلاق الحائض (١٤٧١)؛ و ابو داود في الطلاق (٢/٦٣٤) باب: في طلاق السنة (٢١٨١)؛ و النسائي في الطلاق (٦/١٤١) باب: ما يفعل اذا طلق تطليقة وهي حائض' و الترمذي في الطلاق (٢/٤٧٠) باب: ما جاء في طلاق السنة (١١٧٦)؛ و البيهقي في الكبرى (٧/٣٢٥) باب: ما جاء في طلاق السنة و طلاق البدعة' و الطحاوي في شرح المعاني (٢/٥١) باب: الرجل يطلق امراته و هي حائض' ثم يريد ان يطلقها للسنة متى يكون ذلك! جميعا من طرق عن وكيع' به-قال الترمذي: (قد روي هذا الحديث من غير وجه عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم ' و العمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم: ان طلاق السنة ان يطلقها طاهرا من غير جماع......)- اه-

٣٨٣٦-راجع الذي قبله-

اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ ۔قَالَ لِيُرَاجِعْهَا فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ اَوْ حَامِلٌ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دے دی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اُس عورت سے رجوع کرلے جب وہ پاک ہوجائے تو پھر اُس عورت کو طلاق دے جب وہ عورت طہر یا حمل کی حالت میں ہو۔

3837- حَدَّثَنَا دَعْلَجٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ بِهٰذَا۔

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3838- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ بُرَيْدٍ الْكُوْفِيُّ اَبُوْ بَكْرٍ بِبَغْدَادَ وَاَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ دَارِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صُبَيْحٍ الْاَسَدِيُّ حَدَّثَنَا طَرِيْفُ بْنُ نَاصِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ اَتَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ قُلْتُ نَعَمْ ۔قَالَ طَلَّقْتُ امْرَاَتِيْ ثَلَاثًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السُّنَّةِ ۔هٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ مِنَ الشِّيْعَةِ وَالْمَحْفُوْظُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَاحِدَةً فِي الْحَيْضِ۔

☆☆ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دے دیتا ہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم ابن عمر کو جانتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت کے مطابق طلاقیں دلوائی تھیں۔

اس روایت کے تمام راوی شیعہ ہیں محفوظ روایت یہ ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو اُس کے حیض

۳۸۳۷-راجع الذي قبله-

۳۸۳۸-اخرجه مسلم في صحيحه (۲/۱۰۹۸) كتاب: الطلاق' باب:تحريم طلاق الحائض بغير رضاها' الحديث (۱۴/۱۴۷۱)' و ابو داؤد رقم (۲۱۸۵)' و احمد في مسنده (۲/۱۳۹) من طريق عبد الرزاق عن ابن جريج' قال: اخبرني ابو الزبير انه سمع عبد الرحمن بن ايمن- مولى عزة- يسال ابن عمر...... فذكره- و اخرجه مسلم (۱۴/۱۴۷۱) و النسائي (۶/۱۳۹)' و احمد (۲/۱۳۹) من طريق حجاج بن محمد عن ابن جريج...... به-واخرجه احمد ۲۰/۲/۶۱' ۸۰) عن روح بن عبادة عن ابن جريج' به- و اخرجه مسلم (۱۴/۱۴۷۱) من طريق ابي عاصم عن ابن جريج' به-قال ابو داؤد: روى هذا الحديث عن ابن عمر يونس بن جبير و انس بن سيرين و سعيد بن جبير و زيد بن اسلم و ابو الزبير و منصور عن ابي وائل' كلهم ان النبي صلى الله عليه وسلم امره ان يراجعها حتى تطهر' ثم ان شاء طلق' و ان شاء امسك- و كذلك اخرجه محمد بن عبد الرحمن عن سالم عن ابن عمر- و اما رواية الزهري عن سالم' و نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم امره ان يراجعها حتى تطهر' ثم تحيض ثم تطهر' ثم ان شاء طلق' و ان شاء امسك- وروي عن عطاء الخراساني' عن الحسن عن ابن عمر' نحو رواية نافع والزهري- و الاحاديث كلها على خلاف ما قال ابو الزبير)- اه-

کے دوران ایک طلاق دی تھی۔

3839- حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْ عَبْدَ اللَّهِ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا اغْتَسَلَتْ فَلْيَتْرُكْهَا حَتَّى تَحِيضَ فَإِذَا اغْتَسَلَتْ مِنْ حَيْضَتِهَا الْأُخْرَى فَلَا يَمَسَّهَا حَتَّى يُطَلِّقَهَا فَإِنْ شَاءَ أَنْ يُمْسِكَهَا فَلْيُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ . قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَكَانَ تَطْلِيقُهُ إِيَّاهَا فِي الْحَيْضِ وَاحِدَةً غَيْرَ أَنَّهُ خَالَفَ السُّنَّةَ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو اُس کے حیض کے دوران ایک طلاق دے دی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم عبداللہ سے یہ کہو کہ وہ اُس عورت سے رجوع کر لے جب وہ عورت غسل کر لے (یعنی پاک ہو جائے) تو وہ اُسے یوں ہی رہنے دے یہاں تک کہ (اگلی مرتبہ) اُسے حیض آ جائے پھر جب وہ اگلے حیض سے غسل کر لے (یعنی پاک ہو جائے) تو وہ اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُسے طلاق دیدے اگر وہ اُسے اپنے ساتھ رکھنا چاہے تو اپنے ساتھ رکھے یہ وہ طریقہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے اس کے مطابق عورتوں کو طلاق دی جائے۔

عبیداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس خاتون کو اُس کے حیض کے دوران ایک طلاق دی تھی البتہ اُنہوں نے سنت طریقہ کے برعکس طلاق دی تھی۔

3840- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً فَاسْتَفْتَى عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ فَمُرْ عَبْدَ اللَّهِ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا هَذِهِ فَإِذَا حَاضَتْ أُخْرَى وَطَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَ وَإِنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ . وَكَذَلِكَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ وَلَيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَجَابِرٌ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ تَطْلِيقَةً

۳۸۳۹-اخرجه مسلم في صحيحه (۲/۱۰۹٤) كتاب الطلاق، باب تحريم طلاق الحائض...... الحديث (۲/۱٤۷۱) حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير، قال: حدثنا ابي عن عبيد الله بن عمر...... به- و اخرجه مسلم (۲/۱٤۷۱)، و النسائي (٦/۹۳۷، ۱٤۰)، و احمد (۲/٥٤، ۱۰۲)، و ابن الجارود (۷۳٤)، و البيهقي (۷/۳۲٤) من طرق عن عبيد الله بن عمر، به- وللحديث طرق عن نافع عن ابن عمر؛ كما ستاتي اشارة المصنف الى ذلك في الحديث التالي-

۳۸٤۰-اخرجه ابن حبان (۱۰/۷۷) (٤۲٦۳) من طريق عبيد الله بن عمر القواريري، حدثنا بشر بن المفضل و يحيى بن سعيد القطان عن عبيد الله بن عمر، به- و راجع الذي قبله-

وَّاحِدَةً ۔وَكَذَا قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ ۔وَيُوْنُسُ بْنُ جُبَيْرٍ وَّالشَّعْبِيُّ وَالْحَسَنُ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے اپنی اہلیہ کو ایک طلاق دیدی' وہ عورت اُس وقت حیض کی حالت میں تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم دریافت کیا' اُنہوں نے عرض کی: عبداللہ نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی ہے' وہ عورت حیض کی حالت میں تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبداللہ سے کہو کہ وہ اُس عورت سے رجوع کر لے اور جب تک وہ اس حیض سے پاک نہیں ہو جاتی اُسے اپنے ساتھ رکھے' جب اُسے اگلی مرتبہ حیض آئے اور اُس کے بعد وہ اُس سے پاک ہو جائے' اُس وقت اگر وہ چاہے' تو اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُسے طلاق دیدے' اور اگر چاہے' تو اُسے اپنے ساتھ رہنے دے' یہ وہ طریقہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے' اس کے مطابق عورتوں کو طلاق دی جائے۔

صالح بن کیسان' موسیٰ بن عقبہ' اسماعیل بن اُمیہ' لیث بن سعد' ابن ابی ذئب' ابن جریج' جابر' اسماعیل بن ابراہیم نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بات نقل کی ہے' اُنہوں نے ایک طلاق دی تھی۔

زہری نے سالم کے حوالے سے اُن کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے یہی بات نقل کی ہے۔

یونس بن جبیر' شعبی اور حسن بصری نے بھی یہی بات نقل کی ہے۔

3841- قُرِءَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّرْجُمَانِيُّ اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْقُهُسْتَانِيُّ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ التَّرْجُمَانِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلاً اَتٰى عُمَرَ فَقَالَ اِنِّىْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِىْ وَهِىَ حَائِضٌ – وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ اِنَّ رَجُلاً قَالَ لِعُمَرَ اِنِّىْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِى الْبَتَّةَ وَهِىَ حَائِضٌ ۔قَالاَ جَمِيْعًا فَقَالَ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَفَارَقْتَ امْرَاَتَكَ ۔فَقَالَ الرَّجُلُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ ابْنَ عُمَرَ حِيْنَ فَارَقَ امْرَاَتَهُ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ۔وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حِيْنَ فَارَقَ امْرَاَتَهُ وَهِىَ حَائِضٌ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّرْتَجِعَهَا ۔وَقَالاَ جَمِيْعًا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يُّرَاجِعَ امْرَاَتَهُ لِطَلَاقٍ بَقِىَ لَهُ ۔وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ اَنْ يَّرْتَجِعَهَا فِىْ طَلَاقٍ بَقِىَ لَهُ وَاَنْتَ لَمْ تُبْقِ مَا تَرْتَجِعُ امْرَاَتَكَ ۔وَقَالَ ابْنُ مَنِيْعٍ وَّاَنَّهُ لَمْ يَبْقَ لَكَ مَا تَرْتَجِعُ بِهِ امْرَاَتَكَ ۔قَالَ لَنَا اَبُو الْقَاسِمِ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ وَاحِدٍ لَمْ يَذْكُرُوا فِيْهِ كَلَامَ عُمَرَ وَلَا اَعْلَمُهُ رَوٰى هٰذَا الْكَلَامَ غَيْرُ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيِّ ۔

۳۸۴۱-اخرجه البيهقي (۷/۳۲٤) من طريق الدارقطني' به-و اخرجه الطبراني في الاوسط (۸۰۲۹): حدثنا موسى بن هارون' نا اسماعيل بن ابراهيم الترجماني به' و هو في مجمع البحرين رقم (۲۳۸۷)' و عزاه الالباني في الارواء (۷/۱۲۵) لابن النجاد في (مسند عمر) من طريق سعيد بن عبد الرحمن ايضا-و سعيد بن عبد الرحمن صدوق له اوهام؛ كما في التقريب (۲۳٦۳) قال ابن حجر: و افرط ابن حبان في تضعيفه-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں نے اپنی بیوی کو اُس وقت طلاق دے دی جب وہ حیض کی حالت میں تھی۔

ابن صاعد نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے اپنی بیوی کو اُس وقت طلاق ''بتہ'' دے دی، جب وہ حیض کی حالت میں تھی۔

اُس کے بعد دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی ہے اور تمہاری بیوی تم سے الگ ہو چکی ہے۔ وہ شخص بولا: جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کی تھی، اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اُنہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اپنی بیوی سے رجوع کر لیں۔

ابن صاعد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی سے، اُس کے حیض کے دوران، علیحدگی اختیار کی تھی (یعنی اُسے طلاق دی تھی)، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے یہ فرمایا تھا: وہ اُس عورت سے رجوع کر لیں۔

اُس کے بعد دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس شخص سے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے (یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو) اپنی بیوی کے ساتھ رجوع کرنے کی ہدایت اُس طلاق کی وجہ سے کی تھی، جو باقی رہ گئی تھی (یعنی جسے دینے کا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ابھی اختیار تھا)۔

ابن صاعد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اُس نے اُس طلاق کی بنیاد پر رجوع کیا تھا جس کا اُسے حق باقی تھا، اور تم نے اُس چیز کو باقی نہیں رہنے دیا، جس کی بنیاد پر تم اپنی بیوی سے رجوع کر سکتے۔

ابن منیع نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تمہارے لیے وہ چیز باقی نہیں رہی، جس کی بنیاد پر تم اپنی بیوی سے رجوع کر سکو۔

شیخ ابوالقاسم نے ہمارے سامنے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کو کئی راویوں نے نقل کیا ہے، لیکن اُنہوں نے اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ کا تذکرہ نہیں کیا۔ میرے علم کے مطابق سعید بن عبدالرحمٰن کے علاوہ اور کسی بھی راوی نے یہ کلام نقل نہیں کیا۔

3842- قُرِءَ عَلٰی اَبِی الْقَاسِمِ بْنِ مَنِیعٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَکُمْ سَعِیْدُ بْنُ یَحْیَی الْاُمَوِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ یُوْنُسَ اَبِیْ غَلَّابٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اعْتَدَدْتَّ بِتِلْکَ التَّطْلِیْقَةِ قَالَ

۳۸۴۲- اخرجه ابن ماجه (۱/۶۵۱) کتاب الطلاق، باب: طلاق السنة (۲۰۲۲) من طریق هشام عن محمد بن سیرین، به- واخرجه البخاري (۱۰/۶۰۶) کتاب الطلاق، باب: مراجعة الحائض، الحدیث (۵۳۳۳)، و مسلم (۱۴۷۱/۹)، و ابو داود (۲۱۸۴)، و الترمذي (۱۱۷۵)، و النسائي (۶/۱۴۱)، و احمد في المسند (۲/۵۱) من طرق عن محمد بن سیرین، به- و اخرجه- ایضا- البخاري (۱۰/۴۴۸) کتاب : الطلاق، باب: اذا طلقت الحائض تعتد بذلك الطلاق، الحدیث (۵۲۵۲) و في باب: من طلق، و هل یواجه الرجل امراته بالطلاق (۵۲۵۸)، و مسلم (۲/۱۰۹۷) کتاب : الطلاق، باب: تحریم طلاق الحائض بغیر رضاها...... الحدیث (۱۴۷۱/۱۰)، و النسائي (۶/۲۱۲)، و احمد (۲/۴۳، ۷۴، ۷۹) من طرق عن قتادة، به-

وَمَا لِيْ لَا اَعْتَدُّ بِهَا وَاِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ.

☆☆ ابوغلاب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا آپ نے اُس طلاق کو شمار کیا تھا؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اُسے شمار کیوں نہ کرتا' کیا میں عاجز تھا؟ یا احمق تھا؟

3843- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ مَكَثْتُ عِشْرِيْنَ سَنَةً يُحَدِّثُنِيْ مَنْ لَّا اَتَّهِمُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ثَلَاثًا فَاُمِرَ اَنْ يُّرَاجِعَهَا فَجَعَلْتُ لَا اَتَّهِمُهُمْ وَلَا اَعْرِفُ الْحَدِيْثَ حَتّٰى لَقِيْتُ اَبَا غَلَّابٍ يُوْنُسَ بْنَ جُبَيْرٍ الْبَاهِلِيَّ وَكَانَ ذَا ثَبَتٍ فَحَدَّثَنِيْ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ فَحَدَّثَهُ اَنَّهُ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَاُمِرَ اَنْ يُّرَاجِعَهَا. قَالَ فَقُلْتُ لَهُ اَفَحُسِبَتْ عَلَيْهِ قَالَ فَمَهْ وَاِنْ عَجَزَ.

☆☆ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: بیس سال پہلے مجھے ایک مستند راوی نے یہ حدیث سنائی: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو' اُس کے حیض کے دوران' تین طلاقیں دیدی تھیں تو اُنہیں اُس عورت سے رجوع کرنے کا حکم دیا گیا۔

میں اس روایت کو مستند سمجھتا رہا' لیکن مجھے اصل روایت کا علم نہیں تھا' یہاں تک کہ میری ملاقات ابوغلاب یونس بن جبیر باہلی سے ہوئی' جو ایک مستند راوی ہیں' اُنہوں نے مجھے یہ بات بتائی: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا تھا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بتایا تھا' اُنہوں نے اپنی بیوی کو' اُس کے حیض کے دوران' ایک طلاق دی تھی' تو اُنہیں اُس عورت سے ساتھ رجوع کرنے کا حکم دیا گیا۔ ابوغلاب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا اُس طلاق کو شمار کیا گیا تھا؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں! کیا وہ عاجز تھا؟

3844- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ كَمْ طَلَّقْتَ امْرَاَتَكَ قَالَ وَاحِدَةً.

☆☆ یونس بن جبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ نے اپنی اہلیہ کو کتنی طلاقیں دی تھیں؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک۔

3845- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ الْاَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا

۳۸۴۳- اخرجه مسلم (۷/۱۴۷۱): حدثني علي بن حجر السعدي' حدثنا اسماعيل بن ابراهيم عن ايوب' به۔

۳۸۴۴- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۲۰۹/۶) رقم (۱۰۹۵۹) عن معمر' به-و من طريق عبد الرزاق' اخرجه الدارقطني هنا' و ابو داود (۲۱۸۲)' و اسناده صحيح-

۳۸۴۵- كذا اخرجه الدارقطني هنا من طريق اسماعيل بن امية عن نافع مرسلا؛ لان نافعا لم يعاصر قصة طلاق ابن عمر لزوجته- و اخرجه البخاري (۵۳۳۲)' و مسلم (۲/۱۴۷۱)' و ابو داود رقم (۲۱۸۰)' و النسائي (۲۱۲/۶)' و احمد (۶۴/۲' ۱۲۴) من طرق عن نافع' به مرسلا ايضا-

اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً فَاسْتَفْتَى عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ اَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُجَامِعَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو جب وہ حیض کی حالت میں تھی ایک طلاق دے دی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عبداللہ کے بارے میں) انہیں یہ ہدایت کی: وہ اُس عورت سے رجوع کر لے اور اُس وقت تک اُسے روکے رکھیں جب تک وہ پاک ہونے کے بعد دوبارہ حائضہ نہیں ہو جاتی' پھر مزید انتظار کریں' جب وہ پاک ہو جائے' تو اُس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے (اُسے طلاق دیں) یہ وہ طریقہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے' اس کے مطابق عورتوں کو طلاق دی جائے۔

3846- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا صَالِحٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَهَبَ عُمَرُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَحِيضَ ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا. وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهَا لِلنِّسَاءِ اَنْ يُطَلَّقْنَ لَهَا.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی' وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے اُس عورت سے رجوع کر لینا چاہیے اور پھر اُسے یوں ہی رہنے دے' یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے' پھر ویسے ہی رہنے دے یہاں تک کہ اُسے پھر حیض آ جائے' پھر اُسے یوں ہی رہنے دے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے' جب وہ پاک ہو جائے' تو اُس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُسے طلاق دیدے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ طریقہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے' خواتین کو اس کے مطابق طلاق دی جائے۔

3847- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ اِنَّمَا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تِلْكَ وَاحِدَةً.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کو ایک طلاق دی تھی۔

3848- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ

٣٨٤٦- راجع الذي قبله-

٣٨٤٧- راجع الذي قبله-

حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَهِيَ وَاحِدَةٌ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يُّطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کوایک طلاق دیدی وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا (اس کے بعد اُنہوں نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

ابن ابی ذئب نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ ایک طلاق تھی (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) یہ وہ طریقہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے خواتین کواس کے مطابق طلاق دی جائے۔

3849- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطْلِيْقَةً وَّاحِدَةً وَّهِيَ حَائِضٌ فَاسْتَفْتٰى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کوایک طلاق دیدی وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا (اس کے بعد اُنہوں نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

3850- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُبْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَاحِدَةً فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ فَاِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَ .لَمْ يَذْكُرْ عُمَرَ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کوایک طلاق دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی: وہ اُس عورت کو اُس وقت تک اپنے پاس رکھیں جب تک وہ پاک نہ ہوجائے پھر اگر وہ چاہیں تو اُسے طلاق دے دیں اور اگر چاہے تو اپنے ساتھ رہنے دیں۔

راوی نے اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

۳۸۴۸-اخرجه ابو داود الطيالسي (٦٨): حدثنا ابن ابي ذئب عن نافع ...... به' و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (٧/٣٢٦)' و عزاه الحافظ في فتح الباري (٩/٣٠٨) الى ابن وهب في مسنده عن ابن ابي ذئب ان نافعا اخبره ان ابن عمر طلق امراته......-قال الالباني في الارواء (٧/١٣٦): (اسناده صحيح على شرط الشيخين)- اه-

۳۸۴۹-اخرجه الطحاوي (٣/٥٤) حدثنا فهد و حسين بن نصر قالا: ثنا احمد بن يونس...... به- و اخرجه النسائي (٦/٢١٣): اخبرنا زهير عن موسى بن عقبة' به-واخرجه النسائي (٦/٢١٣): حدثنا بشر بن خالد' انبانا يحيى بن آدم عن ابن ادريس عن (محمد بن اسحاق' و يحيى بن سعيد' و عبيد الله بن عمر) عن نافع ...... به- و اخرجه عبد الرزاق (٦/٣٢٤) رقم (١١٠٢٤) عن ابن جريج عن موسى بن عقبة عن نافع ان ابن عمر طلق امراته و هي في بيت حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم و كانت طريق عبد الله .. حجرتها' و كان يابي ان يسلك تلك الطريق حتى يتحول من دبر الدار؛ كراهية ان يدخل عليها بغير اذن-

۳۸۵۰-في اسناده جابر الجعفي' و هو ضعيف' لكن الحديث تقدم من طرق عن نافع' به-

3851- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هِيَ وَاحِدَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک (طلاق شمار) ہو گی۔

3852- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّرْخَسِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَّهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ الْحَذَّاءِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ حَائِضًا قَالَ اَتَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ فَاِنَّهُ طَلَّقَ حَائِضًا فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُلْ لَهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَاِذَا حَاضَتْ ثُمَّ طَهُرَتْ فَاِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَ . قُلْتُ اعْتَدَدْتَّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ نَعَمْ.

☆☆ جابر حذاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: ایک شخص حائضہ عورت کو طلاق دے دیتا ہے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم ابن عمر کو جانتے ہو؟ اُس نے حائضہ (بیوی) کو طلاق دیدی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس سے کہو کہ وہ اُس عورت سے رجوع کر لے پھر جب اُسے (اگلا) حیض آئے، پھر اُس کے بعد جب وہ پاک ہو، اُس وقت اگر وہ چاہے، تو اُسے طلاق دیدے اور اگر چاہے، تو اپنے ساتھ رکھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے) دریافت کیا: آپ نے اُس ایک طلاق کو شمار کیا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

3853- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ اَنَّ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ بِمَرَّةٍ مَكْرُوْهٌ فَقَالَ طَلَّقَ حَفْصُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْمُغِيرَةِ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ بِكَلِمَةٍ وَّاحِدَةٍ ثَلَاثًا فَلَمْ يَبْلُغْنَا

٢٨٥١- اخرجه عبد الرزاق (٣٠٩/٦) رقم (١٠٩٥٧) عن ابن جريج قال: ارسلنا الى نافع وهو يترجل في دار الندوة ذاهبا الى المدينة ونحن جلوس مع عطاء: احسبت تطليقة عبد الله امراته حائضا على عهد النبي صلى الله عليه وسلم واحدة؟ قال: نعم-

٢٨٥٢- تفرد به الدارقطني، فلم اجده عند غيره، ولم اجد من عزاه الى غيره- والله اعلم- وقد ضعف الالباني هذا الاسناد في الارواء (١٣١/٧) وقد صوب الاسم من (خالد الحذاء) الى (جابر الحذاء) قال: (والتصحيح من ثقات ابن حبان والانساب)- اه- قلت: ترجمة جابر الحذاء في الثقات (١٠٣/٤) والانساب (١٩٠/٢) وفيهما: (يروي عن ابن عمر رضي الله عنهما، روى عن ابن سيرين)- وترجمه البخاري في التاريخ (٢٠٣/٢) قال: سال ابن عمر قوله، قال عارم: حدثنا ابو هلال، قال: نا محمد، قال: نا جابر الحذاء: الحمد لله الذي لم يجعلني مولى ولا عربيا- وقال عارم: كان عبدا- قال الالباني: وجابر الحذاء، كانه لا يعرف الا بهذا الاسناد- قلت: خالد الحذاء وان كان من الرواة عن ابن سيرين الا ان ابن سيرين قد روى عنه كما في تهذيب الكمال (١٧٩/٨) وان لم يكن في شيوخه ابن عمر، الا انه من الممكن ان يكون قد ارسله عنه: فان الحافظ في التقريب (١٦٩٠) قال: ثقة يرسل-

٢٨٥٣- اخرجه البيهقي (٣٢٩/٧-٣٣٠) كتاب: الخلع، باب: الاختيار للزوج الا يطلق الا واحدة، من طريق الدارقطني به- قال ابن التركماني: اخرجه البيهقي بسند فيه محمد بن راشد، وسكت عنه، وضعفه فيما بعد في باب: اللعان على الحمل، وقال في باب: الدية ارباع: (ضعيف عن اهل العلم بالحديث)- وذكر صاحب الموطا بسند جيد انه طلقها البتة- ولم يذكر الثلاث......)- اه-

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَطَلَّقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۔

☆☆ سلمہ بن ابوسلمہ اپنے والد کے بارے میں بیان کرتے ہیں: اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ ایک ساتھ تین طلاقیں دینا مکروہ ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: حفص بن عمرو بن مغیرہ نے فاطمہ بنت قیس کو ایک ہی کلمہ کے ذریعہ تین طلاقیں دیدی تھیں' تو ہمیں ایسی کوئی اطلاع نہیں ملی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوالے سے اُن پر کوئی اعتراض کیا ہو' اسی طرح حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی اہلیہ کو (ایک ساتھ) تین طلاقیں دیدی تھیں' لیکن اُن پر بھی کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔

3854- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَاَتَهُ وَاحِدَةً وَّهِيَ حَائِضٌ فَانْطَلَقَ عُمَرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَاَمَرَهُ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يَسْتَقْبِلَ الطَّلَاقَ فِيْ عِدَّتِهَا وَتُحْتَسَبُ هٰذِهِ التَّطْلِيقَةُ الَّتِىْ طَلَّقَ اَوَّلَ مَرَّةٍ.

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو ایک طلاق دی' وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں ہدایت کی کہ وہ (یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) اُس عورت کے ساتھ رجوع کر لیں' پھر اُس کی عدت کے دوران اُسے اگلی طلاق دیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جو پہلی مرتبہ طلاق دی تھی' اُسے واقع شمار کیا گیا تھا۔

3855- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَاَتٰى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ فَمُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَاِذَا طَهُرَتْ ثُمَّ حَاضَتْ ثُمَّ طَهُرَتْ فَاِنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلَا يَغْشَاهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِىْ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهَا ۔

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو طلاق دیدی اور وہ اُس وقت حیض کی

۳۸۵۴- اخرجه البيهقي (۳۳٦/۷) من طريق احمد بن زهير بن حرب' نا محمد بن سابق ...... به- قال الالباني في الارواء (۱۳۱/۷): (هذا اسناده صحيح رجاله ثقات على شرط الشيخين)- اه-

۳۸۵۵- اخرجه مسلم في الطلاق (۱۰۹٤/۲) باب: تحريم طلاق الحائض (۱٤۷۱) عن عبد الله بن نمير' و النسائي في الطلاق (۱٤۷/٦) باب: ما يفعل اذا طلق تطليقة و هي حائض' عن المعتمر' و ابن ماجه في الطلاق (٦٥۱/۲) باب: طلاق السنة (۲۰۱۹) عن عبد الله بن ادريس' و ابن ابي شيبة في الطلاق (٥/٥) باب: ما قالوا في الرجل يطلق امراته و هي حائض' و ابن حبان في الطلاق (۷۷/۱۰) باب: الامر لمن اراد ان يطلق امراته ان يطلقها في طهرها لا في حيضها (٤۲٦۳) عن يحيى بن سعيد القطان' و البيهقي في الطلاق (۳۲٤/۷) باب: في طلاق السنة وطلاق البدعة' عن محمد بن عبيد الطنافسي' و هو عند احمد ايضا (۱۰۲/۲) عن محمد ابن عبيد' كلهم عن عبيد الله بن عمر' باسناده- و قد تقدم من هذا الطريق ايضا-

حالت میں تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: عبداللہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے، جبکہ وہ حیض کی حالت میں تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس سے کہو کہ وہ اُس عورت سے رجوع کر لے، پھر جب وہ عورت پاک ہو جائے، پھر اُسے حیض آئے، اُس کے بعد پھر جب پاک ہو، اُس وقت اگر وہ چاہے، تو اُسے اپنے ساتھ رہنے دے اور اگر اُسے طلاق دینا چاہے، تو اُس کے ساتھ صحبت نہ کرے (بلکہ طلاق دیدے)، یہ وہ طریقہ ہے، جس (کے مطابق طلاق دینے کا) اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

3856- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّاَبُوْ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَطَاءٌ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِىْ مَخْزُوْمٍ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّهُ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَخَرَجَ اِلٰى بَعْضِ الْمَغَازِىْ.

☆☆ سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا، جو حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں، بیان کرتی ہیں: وہ بنو مخزوم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی اہلیہ تھیں، اُس شخص نے اُنہیں تین طلاقیں دے دیں اور خود ایک جنگ میں شرکت کرنے کیلئے چلا گیا۔

3857- حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ مُجَاشِعٍ السَّخْتِيَانِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تُمَاضِرَ بِنْتَ الْاَصْبَغِ الْكَلْبِيَّةَ- وَهِىَ اُمُّ اَبِىْ سَلَمَةَ- ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ فِىْ كَلِمَةٍ وَّاحِدَةٍ فَلَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَابَ ذٰلِكَ.

☆☆ سلمہ بن ابوسلمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ تماضر بنت اصبغ کلبیہ، (ان کی کنیت) اُم سلمہ ہے، کو ایک ہی کلمہ کے ذریعہ تین طلاقیں دے دیں، تو ہمیں ایسی کوئی اطلاع نہیں ملی کہ کسی شخص نے اس حوالے سے اُن پر کوئی اعتراض کیا ہو۔

3858- قَالَ وَاَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ حَفْصَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ فِىْ كَلِمَةٍ وَّاحِدَةٍ فَاَبَانَهَا مِنْهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ.

☆☆ سلمہ بن ابوسلمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حفص بن مغیرہ نے اپنی اہلیہ فاطمہ بنت قیس کو، نبی اکرم صلی

۳۸۵۶- اخرجه عبد الرزاق، قال: اخبرنا ابن جريج به مطولا، و من طريق عبد الرزاق اخرجه احمد (۶/ ۴۱۴) و الطحاوي (۳/ ۶۶) و المزي في تهذيب الكمال (۱۷/ ۱۹۵) و اخرجه النسائي (۶/ ۲۰۷) من طريق مخلد بن يزيد عن ابن جريج به- تنبيه: وقع عند الطحاوي: (عبد الرحمن بن عاصم عن ثابت) وهو خطا- و الصواب: (عبد الرحمن بن عاصم بن ثابت)- و عبد الرحمن بن عاصم بن ثابت: قال الحافظ في التقريب (۳۹۳۲): مقبول من الثالثة-

۳۸۵۷- تقدم قبل ثلاثة احاديث من طريق ابن المبارك عن محمد بن راشد-

۳۸۵۸- اخرجه البيهقي (۷/ ۳۲۹) كتاب الخلع و الطلاق، باب الاختيار للزوج الا يطلق الا واحدة-

اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک ہی لفظ کے ذریعہ تین طلاقیں دے دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کو اُن سے الگ قرار دیا (یعنی اُن کے درمیان علیحدگی واقع ہوگئی) ہمیں یہ اطلاع نہیں ملی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوالے سے اُن پر کوئی اعتراض کیا ہو۔

3858م - حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ فِى الْقِصَّتَيْنِ جَمِيعًا.

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ دونوں واقعات ایک ساتھ منقول ہیں۔

3859 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ اَلْفًا فَقَالَ يَكْفِيكَ مِنْ ذٰلِكَ ثَلَاثٌ وَّتَدَعُ تِسْعَمِائَةٍ وَّسَبْعَةً وَّتِسْعِيْنَ.

☆☆ سعید بن جبیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دے دیں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُن میں سے تین تمہارے لیے کافی ہوں گی اور بقیہ نو سو ستانوے کو چھوڑ دو۔

3860 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُمَيْدٍ الْمِصِّيصِىُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ مَاهَانَ سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا فَقَالَ سَعِيْدٌ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ مِائَةً فَقَالَ ثَلَاثٌ تُحَرِّمُ عَلَيْكَ امْرَاَتَكَ وَسَائِرُهُنَّ وِزْرٌ اتَّخَذْتَ اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا .

☆☆ عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں: میں نے ماہان کو سعید بن جبیر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا' جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے' تو سعید نے بتایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو ایک سو طلاقیں دے دیتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ تمہاری بیوی تمہارے لیے حرام ہو جائے گی اور بقیہ (تمہارے لیے) بوجھ بن جائیں گی' کیونکہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اُڑایا ہے۔

3861 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ وَابْنِ اَبِىْ

۳۸۵۸- راجع الذي قبله-

۳۸۵۹- اخرجه عبد الرزاق (۶/۳۹۷) رقم (۱۱۳۵۰) عن ابن جريج' به- و اخرجه البيهقي (۷/۳۳۷) من طريق الشافعي' انا مسلم و عبد المجيد عن ابن جريج' قال: اخبرني عكرمة بن خالد...... به-واخرجه عبد الرزاق (۱۱۳۵۳) عن الثوري عن عمرو بن مرة عن سعيد بن جبير قال: جاء ابن عباس رجل' فقال: طلقت امراتي الفا' فقال ابن عباس: ثلاث تحرمها عليك و بقيتها عليك وزرا؛ اتخذت آيات الله هزوا- وسياتي من طريق عمرو بن مرة بلفظ آخر في الذي بعده-

۳۸۶۰- اخرجه الطحاوي (۳/۵۸) من طريق سفيان عن عمرو بن مرة' به- و اخرجه ابو داود (۲۱۹۷) من طريق عبد الله بن كثير عن مجاهد' به نحوه- و صحح اسناده الحافظ في الفتح (۹/۳۶۲)- و اخرجه الشافعي في مسنده (۲/رقم ۱۳۷- ترتيب): اخبرنا مسلم و عبد المجيد عن ابن جريج عن مجاهد عن ابن عباس' و من طريقه البيهقي في السنن (۷/۳۳۷)-

نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ مِائَةً قَالَ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَفَارَقْتَ امْرَاَتَكَ لَمْ تَتَّقِ اللّٰهَ فَيَجْعَلَ لَكَ مَخْرَجًا.

★★ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو ایک سو طلاقیں دے دیتا ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی ہے اور تم اپنی بیوی سے الگ ہو گئے ہو' تم اللہ تعالیٰ سے ڈرے نہیں' ورنہ وہ تمہارے لیے کوئی گنجائش پیدا کر دیتا۔

3862- حَدَّثَنَا دَعْلَجٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا سَيْفٌ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا اَبَا عَبَّاسٍ اِنِّي طَلَّقْتُ امْرَاَتِي ثَلَاثًا وَاَنَا غَضْبَانُ فَقَالَ اِنَّ اَبَا عَبَّاسٍ لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يُحِلَّ لَكَ مَا حَرُمَ عَلَيْكَ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَحَرُمَتْ عَلَيْكَ امْرَاَتُكَ اِنَّكَ لَمْ تَتَّقِ اللّٰهَ فَيَجْعَلَ لَكَ مَخْرَجًا ثُمَّ قَرَاَ (اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ) فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ . قَالَ سَيْفٌ وَلَيْسَ طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ فِي التِّلَاوَةِ وَلٰكِنَّهُ تَفْسِيرُهُ .

قَالَ وَاَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّي طَلَّقْتُ امْرَاَتِي اَلْفًا . فَقَالَ اَمَّا ثَلَاثٌ فَتَحْرُمُ عَلَيْكَ امْرَاَتُكَ وَبَقِيَّتُهُنَّ وِزْرٌ اتَّخَذْتَ اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا.

★★ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک قریشی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے ابوعباس! میں نے غصہ کے عالم میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں' تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو چیز تمہارے لیے حرام ہو گئی ہے' ابوعباس اُسے تمہارے لیے حلال نہیں کر سکتا' تم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی اور اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کر لیا' تم اللہ تعالیٰ سے ڈرے نہیں ورنہ وہ تمہارے لیے کوئی گنجائش پیدا کر دیتا۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور جب تم نے خواتین کو طلاق دینی ہو' تو انہیں طلاق دو''۔

یعنی اُن کی عدت سے پہلے' جب وہ طہر کی حالت میں ہوں اور اُن کے ساتھ صحبت نہ کی گئی ہو۔

سیف نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ (مذکورہ بالا جملہ) تلاوت کا حصہ نہیں ہے' بلکہ (قرآن کے الفاظ) کی وضاحت ہے۔

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں نے

۳۸۶۱-اخرجه البيهقي في الكبرى (۷/۳۳۷) باب: من جعل الثلاث واحدة' وما ورد في خلاف ذلك من وجه آخر عن شعبة' به- وراجع الذي قبله-

۳۸۶۲-اخرجه عبد الرزاق (۶/۳۹۷) رقم (۱۱۳۵۲) من طريق ابن جريج عن مجاهد عن ابن عباس...... نحوه' وقد تقدم اثر مجاهد عن ابن عباس' به-

اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دے دی ہیں' تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تین طلاقوں کی وجہ سے تمہاری بیوی تم پر حرام ہوگئی ہے اور بقیہ طلاقیں تمہارے لیے گناہ بن گئی ہیں' کیونکہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اُڑایا ہے۔

3863- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3864- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ وَلَا نَذْرَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شادی سے پہلے طلاق نہیں دی جاسکتی اور آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اُس کے بارے میں نذر نہیں مان سکتا۔

3865- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوزُ طَلَاقٌ وَلَا عِتَاقٌ وَلَا بَيْعٌ وَلَا وَفَاءُ نَذْرٍ فِيمَا لَا يَمْلِكُ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو' اُسے طلاق نہیں دے سکتا' آزاد نہیں کرسکتا' فروخت نہیں کرسکتا اور اس کی نذر پوری نہیں کرسکتا (یعنی نذر نہیں مان سکتا)۔

3866- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ صَاحِبُ اَبِي صَخْرَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۳۸۶۳- هكذا اخرجه الدارقطني عن سفيان بهذا الاسناد' و سبق قريبا عن سفيان باسناد آخر-

۳۸۶٤- اخرجه عبد الرزاق في الطلاق (٦/٤١٧) باب: الطلاق قبل النكاح (١١٤٥٥)' و الحاكم في التفسير (٢/٤١٩)' و البيهقي في الطلاق (٧/٣٢٠) باب: الطلاق قبل النكاح' عن ابن جريج' به- و اخرجه الطبراني في الاوسط (٨٩) من طريق روح بن صلاح' نا سعيد بن ابي ايوب عن صفوان بن سليم عن طاوس عن معاذ بن جبل' به- و قال: (لم يروه عن سعيد بن ابي ايوب الا روح بن صلاح)-قلت: و هو منقطع بين طاوس و معاذ؛ كما قال ابن حجر- راجع: التعليق المغني-وله شاهد من حديث جابر بن عبد الله' و ابن عمر' و المسور بن مخرمة و جميعها عند الطبراني في الاوسط (٣٩٠' ٤٥٩' ٣٦٧٦' ٧٠٢٨' ٨٢٢٤' ٨٢٩٦)-

۳۸٦٥- اخرجه ابو داود (٢/٢٥٨) كتاب: الطلاق' باب: في الطلاق قبل النكاح' الحديث (٢١٩٠)' و النسائي (٧/٢٨٨)' و احمد (٢/١٨٩)' (٢/١٩٠)- و البيهقي (٧/٣١٨) من طرق عن مطر الوراق...... به- و للحديث طرق عن عمرو بن شعيب' به- قال الترمذي: (حديث عبد الله بن عمرو حديث حسن صحيح' و هو احسن شيء روي في هذا الباب)- اه- قال ابن التركماني في (الجوهر النقي): (ذكر صاحب الاستذكار ان هذا الحديث روي من وجوه' الا انها عند اهل الحديث معلولة- وقال البخاري: اصح ما في هذا الباب حديث عمرو بن شعيب) اه-

۳۸٦٦- راجع الذي قبله-

الْاَعْلٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ طَلَاقٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا بَيْعٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی جس کا مالک نہ ہو اُسے طلاق نہیں دے سکتا' جس کا مالک نہ ہو اُسے فروخت نہیں کرسکتا' جس کا مالک نہ ہو اُسے آزاد نہیں کرسکتا۔

3867- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَيْرُوْزَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْاَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوْزُ عِتَاقٌ وَلَا طَلَاقٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ . وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْبَيْعَ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی جس کا مالک نہ ہو اُسے آزاد کرنا یا طلاق دینا جائز نہیں ہے۔

راوی نے اس میں فروخت کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

3868- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّطَلِّقُ مَا لَا يَمْلِكُ فَلَا طَلَاقَ لَهٗ وَمَنْ اَعْتَقَ مَا لَا يَمْلِكُ فَلَا عَتَاقَةَ لَهٗ وَمَنْ نَذَرَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ فَلَا نَذْرَ لَهٗ وَمَنْ حَلَفَ عَلٰى مَعْصِيَةٍ فَلَا يَمِيْنَ لَهٗ وَمَنْ حَلَفَ عَلٰى قَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَلَا يَمِيْنَ لَهٗ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ایسی طلاق دے جس کا وہ مالک نہ ہو تو وہ طلاق نہیں ہوگی' جو شخص اُسے آزاد کرے جس کا وہ مالک نہ ہو' تو وہ آزاد نہیں ہوگا' جو شخص اُس چیز کے بارے میں نذر مانے جس کا وہ مالک نہیں ہے' تو اُس کی نذر (معتبر) نہیں ہوگی' اور جو شخص کسی گناہ کے بارے میں قسم اُٹھائے' اُس کی قسم کا اعتبار نہیں ہوگا اور جو شخص قطع رحمی کے بارے میں قسم اُٹھائے' اُس کی قسم کا اعتبار نہیں ہوگا۔

3869- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ صَالِحٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ بِبَلْخَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ

۳۸٦۷- اخرجه الترمذي (۱۱۸۱)' و ابن ماجه (۲۰٤۷)' و احمد (۲/ ۱۹۰)' و الحاكم في المستدرك (۲/ ۲۰٤- ۲۰۵) من طريق هشيم عن عامر الاحول' به- واخرجه الطحاوي في مشكل الآثار (۱/ ۲۸)' و ابن الجارود في المنتقى (۷٤۳) من طريق عامر...... به- و انظر: الحديث السابق-

۳۸٦۸- اخرجه ابو داود في الطلاق (۲/ ٦٤۱) باب: في الطلاق قبل النكاح (۲۱۹۱' ۲۱۹۲)' و ابن ماجه في الطلاق (۱/ ٦٦۰) باب: لا طلاق قبل النكاح (۲۰٤۷)' و احمد (۲/ ۱۸۵) من طريق عبد الرحمن بن الحارث' به- و قد تقدم الحديث من طريق عامر الاحول عن عمرو بن شعيب' و من طريق مطر الوراق عن عمرو بن شعيب' به- و اخرجه احمد (۲/ ۲۰۷) من طريق محمد بن اسحاق عن عمرو بلفظ: (لا طلاق فيما لا تملكون' و لا عتاق فيما لا تملكون' و لا نذر فيما لا تملكون' و لا نذر في معصية الله)-

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ فَكَانَ فِيمَا عَهِدَ اِلَيْهِ اَنْ لَّا يُطَلِّقَ الرَّجُلُ مَا لَا يَتَزَوَّجُ وَلَا يَعْتِقَ مَا لَا يَمْلِكُ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کو بھیجا' اُنہیں یہ ہدایت کی: (یعنی حکم یہ ہے:) آدمی اُس وقت تک طلاق نہیں دے سکتا جب تک شادی نہ کرلے' اور اُس کو آزاد نہیں کرسکتا جس کا وہ مالک نہ ہو۔

3870- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ بَكَّارٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا سُفْيَانَ عَلٰى نَجْرَانَ الْيَمَنِ عَلٰى صَلَاتِهَا وَحَرْبِهَا وَصَدَقَاتِهَا وَبَعَثَ مَعَهُ رَاشِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَكَانَ اِذَا ذَكَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاشِدٌ خَيْرٌ مِنْ سُلَيْمٍ وَّاَبُوْ سُفْيَانَ خَيْرٌ مِنْ عُرَيْنَةَ . قَالَ وَكَانَ فِيْمَا عَهِدَ اِلٰى اَبِىْ سُفْيَانَ اَوْصَاهُ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَقَالَ لَا يُطَلِّقْ رَجُلٌ مَا لَمْ يَنْكِحْ وَلَا يَعْتِقْ مَا لَا يَمْلِكُ وَلَا نَذْرَ فِىْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کو یمن کے شہر نجران بھیجا' تاکہ وہ وہاں نماز پڑھائیں' جنگ کریں' صدقات وصول کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ راشد بن عبداللہ کو بھی بھیجا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اُن کا ذکر کرتے تھے تو یہ فرماتے تھے: راشد' پورے سلیم قبیلہ سے بہتر ہے اور ابوسفیان پورے عرینہ قبیلہ سے بہتر ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کو جو تلقین کی تھی' اُس میں اُنہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کی اور یہ ہدایت کی: کوئی شخص اُسے طلاق نہیں دے سکتا' جس کے ساتھ اُس کا نکاح نہ ہوا ہو' اور کوئی شخص اُسے آزاد نہیں کرسکتا جس کا وہ مالک نہ ہو' اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

3871- حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَوْزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ

۳۸۶۹- سياتي تخريجه في الحديث الذي بعده- و في اسناده الدارقطني هنا: الوليد بن سلمة، و هو قاضي الاردن، قال ابن حبان في المجروحين (۳/ ۸۰): (كان ممن يضع الحديث على الثقات؛ لا يجوز الاحتجاج به بحال)- وساق له ابن عدي في الكامل (۸/ ۲۵۸- ۲۶۰) عدة روايات، ثم قال: (وهذه الاحاديث للوليد مع ما لم اذكر من حديثه- عامتها غير محفوظة)- اه- و انظر نصب الراية (۳/ ۲۳۱)- و الحديث اخرجه الحاكم في المستدرك (۲/ ۴۱۹) من طريق حجاج بن منهال عن هشام الدستوائي عن هشام بن عروة عن عروة عن عائشة مرفوعا-

۳۸۷۰- اخرجه الطحاوي في مشكل الآثار (۱/ ۲۸۱) و البيهقي في السنن الكبرى (۷/ ۳۲۱) باب: الطلاق قبل النكاح، من طريق هشام بن سعد عن الزهري، بهذا الاسناد- وقال البيهقي: (كذا اتى به موقوفا، و قد روي بهذا الاسناد مرفوعا- وروى بشر عن السدي عن هشام بن سعد عن الزهري عن عروة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً- اه- قال ابو الطيب آبادي: (في اسناده معمر، قال الحافظ: ليس بحافظ) ينظر: التعليق المغني (۴/ ۱۶)-

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْقَرْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ اَبِىْ هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ يَوْمَ اَتَزَوَّجُ فُلَانَةً فَهِىَ طَالِقٌ قَالَ طَلَّقَ مَا لَا يَمْلِكُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں: آپ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو یہ کہتا ہے: جس دن میں فلاں عورت کے ساتھ شادی کروں گا' تو اُسے طلاق ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس نے وہ طلاق دی ہے جس کا وہ مالک نہیں ہے۔

3872- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ قَطَنٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ الزُّهْرِىِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ اِلَّا فِيْمَا اُطِيْعَ اللّٰهُ فِيْهِ وَلَا يَمِيْنَ فِىْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ وَّلَا عِتَاقَ وَلَا طَلَاقَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر صرف اُسی چیز کے بارے میں ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی جائے' قطع رحمی کے بارے میں قسم اُٹھانے کی کوئی حیثیت نہیں ہے' آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اُس کے بارے میں آزاد کرنے یا طلاق دینے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

3873- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرَّانِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ اَبُوْ اُمَيَّةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ اَبُوْ اِسْحَاقَ الضَّرِيْرُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَلَاقَ اِلَّا بَعْدَ نِكَاحٍ وَّاِنْ سُمِّيَتِ الْمَرْاَةُ

۲۸۷۱-قال الزيلعي في نصب الرية (۳/۲۳۱): قال صاحب التنقيح : حديث باطل- و ابو خالد الواسطي: هو عمرو بن خالد، و هو وضاع، قال احمد و يحيى: كذاب- الا-واخرجه الحاكم (۲/۴۱۹)، و ابن عدي في الكامل (۵/۲۳۲)- من طريق ابن صاعد، ثنا محمد بن يحيى القطيعي، ثنا عاصم، ثنا ايوب عن نافع عن ابن عمر -رضي الله عنهما- قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (لا طلاق الا بعد نكاح)- واخرجه الطبراني في الاوسط (۲۳۷۸- مجمع البحرين)، و الصغير (۱/۱۸۰) من طريق القطيعي، ثنا عاصم، به- مثل رواية الحاكم-

۲۸۷۲-قال الزيلعي في نصب الراية (۳/۲۳۲): (ذكره عبد الحق في (احكامه) من جهة الدارقطني، و قال: اسناده ضعيف- قال ابن القطان: و علته سليمان بن ابي سليمان: فانه شيخ ضعيف الحديث؛ قاله ابو حاتم الرازي- انتهى- وقال صاحب التنقيح : هذا حديث لا يصح: فان سليمان بن ابي سليمان: هو سليمان بن داود اليمامي، متفق على ضعفه- قال ابن معين: ليس بشيء- وقال البخاري: منكر الحديث، وقال ابن عدي: عامة ما يرويه لا يتابع عليه) - انتهى-و اخرجه الطبراني في الكبير (۱۱/۲۷) رقم (۱۰۹۳۲)، و الاوسط رقم (۲۰۲۹) من طريق احمد بن ابي خلف، ثنا عمر بن يونس...... به- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۴/۱۸۶): (رجال الكبير ثقات)- الا-واخرجه الحاكم في المستدرك (۲/۴۱۹) من طريق ايوب بن سليمان الجريري عن ربيعة بن ابي عبد الرحمن عن عطاء بن ابي رباح عن ابن عباس مرفوعاً-

۲۸۷۳-ذكره الحافظ في التلخيص (۳/۲۳۶)، وقال: (فيه يزيد بن عياض و هو متروك)- واخرجه الحاكم (۲/۴۱۹) من طريق سعيد بن ابي مريم، ثنا عبد المجيد بن عبد العزيز، ثنا ابن جريج عن عمرو بن دينار عن طاوس عن معاذ بن جبل- رضي الله عنه-قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (لا طلاق الا بعد نكاح، و لا عتق الا بعد ملك)- و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي في السنن (۷/۳۲۰)-قال الزيلعي في نصب الراية (۳/۲۳۱-۲۳۲): و اخرجه الدارقطني عن عمرو بن شعيب عن طاوس عن معاذ، نحوه- قال في (التنقيح): لا باس بروايته، غير ان طاوسا عن معاذ منقطع)-

بِعَيْنِهَا . يَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ ضَعِيْفٌ .

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طلاق صرف نکاح کے بعد ہی دی جاسکتی ہے' اگرچہ عورت کا متعین طور پر نام لیا گیا ہو۔

یزید بن عیاض نامی راوی' ضعیف ہے۔

3874- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَرْدَكَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ مَاهَكَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَّهَزْلُهُنَّ جِدٌّ الطَّلَاقُ وَالنِّكَاحُ وَالرَّجْعَةُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں سنجیدگی بھی سنجیدگی شمار ہوگی اور مذاق بھی سنجیدگی شمار ہوگا' طلاق' نکاح اور رجعت (یعنی رجوع کرنا)۔

3875- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ اَرْدَكَ اَنَّهٗ سَمِعَ عَطَاءً يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ مَاهَكَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3876- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ الْمَارِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيْدٍ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اٰبَائِهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ عَرَضَتْ عَلَيَّ قَرَابَةً لَّهَا اَتَزَوَّجُهَا فَقُلْتُ هِيَ طَالِقٌ ثَلَاثًا اِنْ تَزَوَّجْتُهَا .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ مِّلْكٍ قَالَ لَا .قَالَ لَا بَاْسَ . فَتَزَوَّجَهَا .

☆☆ امام زید بن علی رضی اللہ عنہ اپنے آباء واجداد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ نے میرے سامنے اپنی ایک رشتہ دار لڑکی کا ذکر کیا' کہ میں اُس کے ساتھ شادی کرلوں' تو میں نے کہا: اگر میں نے اُس عورت کے ساتھ شادی کرلی تو اُسے تین طلاقیں ہیں' (اب کیا حکم ہوگا؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ اس سے پہلے ملکیت میں تھی؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُس شخص نے اُس عورت کے ساتھ شادی کرلی۔

3877- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي الْاَذَنِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ

۳۸۷۴-تقدم تخريجه في باب: المهر-

۳۸۷۵-راجع الذي قبله-

۳۸۷۶-نقله الحافظ في التلخيص (۴۲۸/۳) عن الدارقطني وقال: (فيه علي بن قيس و هو متروك)- اه-

الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي الْاَذَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَلَاحٍ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْوَصَافِيِّ وَصَدَقَةَ بْنِ اَبِي عِمْرَانَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ طَلَّقَ بَعْضُ اٰبَائِي امْرَاَتَهُ اَلْفًا فَانْطَلَقَ بَنُوهُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَانَا طَلَّقَ اُمَّنَا اَلْفًا فَهَلْ لَهُ مِنْ مَّخْرَجٍ فَقَالَ اِنَّ اَبَاكُمْ لَمْ يَتَّقِ اللّٰهَ فَيَجْعَلَ لَهُ مَخْرَجًا بَانَتْ مِنْهُ بِثَلَاثٍ عَلٰى غَيْرِ السُّنَّةِ وَتِسْعُمِائَةٍ وَّسَبْعٌ وَّتِسْعُوْنَ اِثْمٌ فِي عُنُقِهِ . رُوَاتُهُ مَجْهُوْلُوْنَ وَضُعَفَاءُ اِلَّا شَيْخَنَا وَابْنَ عَبْدِ الْبَاقِي .

☆☆ ابراہیم بن عبیداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُن کے بزرگوں میں سے کسی شخص نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دے دیں' اُس کے بچے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے والد نے ہماری والدہ کو ایک ہزار طلاقیں دے دی ہیں' کیا اُن کے لیے کوئی گنجائش ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا باپ اللہ سے ڈرا نہیں ہے' ورنہ وہ اُس کیلئے کوئی گنجائش پیدا کر دیتا' وہ عورت اُس شخص سے تین طلاقوں کی وجہ سے جدا ہو جائے گی' جو طلاقیں سنت کے خلاف ہیں اور (بقیہ) نوسوستانوے طلاقیں اُس کی گردن میں گناہ کے طور پر ہوں گی۔

(امام دارقطنی بیان کرتے ہیں:) ہمارے استاد اور ابن عبدالباقی (ان دو حضرات کے علاوہ) اس روایت کے تمام راوی مجہول اور ضعیف ہیں۔

3878- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا اَبُو الصَّلْتِ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ الذَّارِعُ ح وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ مَنْ طَلَّقَ فِي بِدْعَةٍ وَّاحِدَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا اَلْزَمْنَاهُ بِدْعَتَهُ . اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ الْبَصْرِيُّ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے معاذ! جو شخص بدعت کے طور پر (یعنی سنت کے خلاف) ایک' دویا

۳۸۷۷- اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۳۹۳/٦) (۱۱۳۳۹) باب: المطلقة ثلاثا: اخبرنا يحيى بن العلاء عن عبيد الله بن الوليد العجلي عن ابراهيم عن داود بن عبادة بن الصامت، قال: طلق جدي امراة له الف تطليقة: فانطلق ابي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ...... فذكره نحوه- و الحديث اخرجه الطبراني في الكبير؛ كما في المجمع (۳٤۱/٤)، و قال الهيثمي: (اخرجه كله الطبراني، و فيه عبيد الله بن الوليد الوصافي العجلي، و هو ضعيف)- اه -وذكره عبد الحق في الاحكام الوسطى (۱۹۳/۳) باب ذكر طلاق السنة و من طلق ثلاثا، و ما جاء في التمليك و البتة- ثم قال عقبة: (في سنده تسعة رجال بين مجهول و ضعيف)- اه-

۳۸۷۸- اخرجه البيهقي في السنن (۳۲۷/۷) من طريق ابي جعفر محمد بن يوسف، ثنا ابو الصلت اسماعيل بن ابي امية......به، بلفظ: (من طلق للبدعة الزمناه بدعته)- ثم نقل عقبه قول الدارقطني في اسماعيل بن ابي امية- و قد تقدمت ترجمته، و قد ذكره عبد الحق في احكامه الوسطى (۱۹۳/۳) و ضعفه باسماعيل-

تین طلاقیں دیدے ہم اُس کی بدعت کو اُس پر لازم کر دیں گے۔

اسماعیل بن ابوامیہ بصری نامی راوی متروک الحدیث ہے۔

3879- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ اُمَيَّةَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ عَبْدِ الْغَفُوْرِ عَنْ اَبِىْ هَاشِمٍ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً طَلَّقَ الْبَتَّةَ فَغَضِبَ وَقَالَ تَتَّخِذُوْنَ اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا - اَوْ دِيْنَ اللّٰهِ هُزُوًا وَلَعِبًا - مَنْ طَلَّقَ الْبَتَّةَ اَلْزَمْنَاهُ ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ . اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ اُمَيَّةَ هٰذَا كُوْفِيٌّ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو (یا ایک شخص کے بارے میں) سنا' اُس نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دیدی ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں آ گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اُڑاتے ہو۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ کے دین (کے احکام) سے کھیل کود کرتے ہو' جو شخص طلاقِ بتہ دے گا' ہم اُس کی تین طلاقوں کو لازم قرار دیں گے اور وہ عورت اُس شخص کیلئے اُس وقت تک حلال نہ ہوگی جب تک دوسری شادی (کرنے کے بعد بیوہ یا مطلقہ) نہ ہو جائے۔

اسماعیل بن ابوامیہ نامی راوی کوفی ہیں اور ضعیف الحدیث ہیں۔

3880- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ فَقَالَ اِنِّىْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِىْ اَلْفًا . فَقَالَ عَلِيٌّ يُحَرِّمُهَا عَلَيْكَ ثَلَاثٌ وَّسَائِرُهُنَّ اَقْسِمْهُنَّ بَيْنَ نِسَائِكَ.

☆☆ حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دے دی ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین طلاقوں نے اُسے تم پر حرام کر دیا ہے اور باقی طلاقیں تم اپنی دوسری بیویوں میں تقسیم کر دو۔

3881- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِىُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِى الْاَسْوَدِ عَنْ مُّسْلِمٍ الْاَعْوَرِ الْمُلَائِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ

۳۸۷۹-ذكره صاحب الاحكام الوسطى (۱۹۶/۳) وقال: (في اسناده اسماعيل بن ابي امية الكوفي عن عثمان بن مطر عن عبد الغفور بن عبد العزيز الواسطي' و كلهم ضعفاء)- ونقل صاحب التعليق المغني عن ابن القيم قال: (في اسناده مجاهيل و ضعفاء)- اه-

۳۸۸۰-اخرجه ابن ابي شيبة (۶۲/۴) رقم (۱۷۸۰۲) حدثنا وكيع عن الاعمش' به-و اخرجه البيهقي في الكبرى (۳۳۵/۷) كتاب : الطلاق' باب: ما جاء في امضاء الطلاق الثلاث و ان كن مجموعات-من طريق ابي نعيم عن الاعمش عن حبيب بن ابي ثابت عن بعض اصحابه قال: جاء رجل الى علي ...... فذكره-

۳۸۸۱-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۳۹۶/۶) رقم (۱۱۳۴۷) عن معمر عن ايوب عن مجاهد قال: سئل ابن عباس عن رجل طلق امراته عدد النجوم قال: (انما يكفيه من ذلك راس الجوزاء)-واخرجه ابن ابي شيبة (۶۲/۴) رقم (۱۷۸۱۲): نا اسماعيل بن ابراهيم عن ايوب عن عمرو: سئل ابن عباس...... فذكره' نحو رواية عبد الرزاق- و اخرجه البيهقي (۳۳۷/۷) من طريق جرير ابن حازم عن ايوب عن عمرو بن دينار ...... به-

عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ عَدَدَ النُّجُومِ فَقَالَ اَخْطَاَ السُّنَّةَ وَحَرُمَتْ عَلَيْهِ امْرَاَتُهُ.

☆☆ سعید بن جبیر اور مجاہد' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو ستاروں کی تعداد میں اپنی بیوی کو طلاقیں دیتا ہے' تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُس شخص نے سنت کی خلاف ورزی کی اور اُس کی بیوی اُس کیلئے حرام ہوگئی۔

3882- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الصَّيْرَفِيُّ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ الْاَعْوَرُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً طَلَّقَ امْرَاَتَهُ عَدَدَ النُّجُومِ فَقَالَ اَخْطَاَ السُّنَّةَ وَحَرُمَتْ عَلَيْهِ امْرَاَتُهُ.

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کو ستاروں کی تعداد جتنی طلاقیں دے دیں' تو اس کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس شخص نے سنت کی خلاف ورزی کی اور اُس کی بیوی اُس پر حرام ہوگئی۔

3883- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ قِلَابَةَ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حاملہ' بیوہ کو خرچ نہیں ملے گا۔

3884- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبُوْشَنْجِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زِيَادٍ الْاُبُلِّيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ

۳۸۸۲-في اسناده مسلم بن كيسان الاعور: قال الفلاس: متروك الحديث- و قال احمد: لا يكتب حديثه- وقال يحيى: ليس بثقة- وقال البخاري: يتكلمون فيه- و قال الحافظ في التقريب (٦٦٨٥): ضعيف- و انظر ترجمته ايضا في الميزان (٤١٩/٦)- و قد تقدم عن سعيد عن ابن عباس بلفظ آخر قريبا-

۳۸۸۳-في اسناده حرب بن ابي العالية: روى له مسلم و النسائي- قال الذهبي في الميزان (٢١٢/٢): صدوق...... و ثقه ابن معين مرة' و ضعفه اخرى' و قد وهم في حديث او حديثين)- اه-وقال الحافظ في التقريب (١١٧٦): صدوق يهم- والحديث ذكره عبد الحق في (الاحكام الوسطى)' و قال: (انما يوخذ من حديث ابي الزبير عن جابر ما ذكر فيه السماع او كان عن الليث عن ابي الزبير و حرب بن ابي العالية لا يحتج بحديثه؛ ضعفه ابن معين' و ثقه عبيد الله بن عمر القواريري- اه-و نقل الزيلعي في نصب الراية (٢٧٤/٣) عبارة عبد الحق هذه' و فيها (ضعفه- كذا في المطبوع و الصواب و ثقه- يحيى بن معين في رواية الدوري عنه' و ضعفه في رواية ابن ابي خيثمة- و الاشبه وقفه على جابر)- اه-

قلت: و الموقوف الذي اشار اليه عبد الحق؛ كما نقله عنه الزيلعي في النصب اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (١٣٦/٤) (١٨٦٥٧) من طريق ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر-

۳۸۸٤-علقه البيهقي في السنن الكبرى (٤٣٠/٧-٤٣١) قال: وقد اخرجه محمد بن عبد الله الرقاشي...... فذكره- و اخرجه الشافعي في مسنده (٢/رقم ١٧١-ترتيب)- اخبرنا عبد المجيد عن ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر -رضي الله عنه- انه قال: ليس للمتوفي عنها زوجها نفقة؛ حسبها الميراث- و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي في السنن (٤٣٠/٧)' و قال: هذا هو المحفوظ- و الحديث المرفوع ذكره عبد الحق في الاحكام (٢٣٦/٣)' و اعله بما اعل به الحديث السابق؛ فراجعه-

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِلْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا نَفَقَةٌ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حاملہ بیوہ کو خرچ نہیں ملے گا۔

3885- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا نَفَقَةَ لَهَا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ بیوہ کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ اُسے خرچ نہیں ملے گا۔

3886- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْجَوَارِبِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَا سُكْنَى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ اِنَّمَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ لِمَنْ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ .

☆☆ سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس عورت کو تین طلاقیں دے دی گئی ہوں' اُسے رہائش اور خرچ نہیں ملیں گے۔ رہائش اور خرچ (مطلقہ کو اُس وقت ملے گا) جب شوہر کو رجوع کرنے کا اختیار باقی ہو۔

3887- حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ اِنَّمَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ لِمَنْ كَانَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا رَجْعَةٌ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ (بنت قیس) سے یہ فرمایا تھا: رہائش اور خرچ اُس عورت کو ملے گا جس کے شوہر کو اُس سے رجوع کرنے کا حق باقی ہو۔

3888- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ بُرْدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَقُلْنَا لَهَا حَدِّثِينَا فِي قَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكِ . قَالَتْ دَخَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي اَخُو زَوْجِي فَقُلْتُ اِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي وَاِنَّ هٰذَا يَزْعُمُ اَنْ لَيْسَ لِي سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ . فَقَالَ بَلْ لَكِ سُكْنَى وَلَكِ نَفَقَةٌ . قَالَ اِنَّ

۳۸۸۵-راجع الذي قبله-

۳۸۸۶-في اسناده جابر الجعفي و هو ضعيف جدا؛ كما تقدم مرارا- و قد تقدمت قصة فاطمة من طرق-

۳۸۸۷-اخرجه مسلم في كتاب: الطلاق (۲/۱۱۲۰) باب: المطلقة ثلاثا لا نفقه لها (۱۴۸۰)- و البيهقي في السنن الكبرى (۷/۴۷۴) كتاب النفقات' باب: المبتوتة لا نفقة لها الا ان تكون حاملا' من طريق يحيى بن آدم عن الحسن بن صالح عن السدي' بهذا الاسناد-

۳۸۸۸-تقدم تخريجه قبل حديثين من طريق شريك عن جابر مختصرا-

زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ عَلٰى مَنْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ . فَلَمَّا قَدِمْتُ الْكُوفَةَ طَلَبَنِى الْاَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ لِيَسْاَلَنِى عَنْ ذٰلِكَ وَاَنَّ اَصْحَابَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُوْنَ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ .

☆☆ عامر شعبی بیان کرتے ہیں: ہم سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے اُن سے کہا: آپ ہمیں وہ حدیث سنائیں جس میں آپ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کا ذکر ہے' تو سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے بتایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' میرے ساتھ میرا دیور بھی تھا' میں نے عرض کی: میرے شوہر نے مجھے طلاق دیدی ہے اور اس (یعنی میرے دیور) کا یہ کہنا ہے کہ مجھے رہائش اور خرچ نہیں ملے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں رہائش اور خرچ ملے گا' (اُس کے دیور نے) عرض کی: اس کے شوہر نے اسے تین طلاقیں دی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رہائش اور خرچ اُس عورت کو ملتا ہے جس کے شوہر کو اُس سے رجوع کرنے کا اختیار ہو۔

شعبی بیان کرتے ہیں: جب میں کوفہ آیا تو اسود بن یزید نے مجھے بلایا' تا کہ اس بارے میں مجھ سے دریافت کریں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد یہ فرماتے ہیں: ایسی عورت کو رہائش اور خرچ ملے گا۔

3889- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ وَلِيْدٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَمَّا بَلَغَهُ قَوْلُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ لَا نُجِيْزُ فِى الْمُسْلِمِيْنَ قَوْلَ امْرَاَةٍ فَكَانَ يَجْعَلُ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةَ.

☆☆ اسود بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے بیان کا پتہ لگا' تو اُنہوں نے فرمایا: ہم کسی عورت کے بیان کی وجہ سے مسلمانوں پر حکم عائد نہیں کریں گے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین طلاق یافتہ عورت کو رہائش اور خرچ کا حق دیا۔

3890- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ وَلِيْدٍ وَّاَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِىُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ دَاوُدَ الْاَوْدِىِّ الزَّعَافِرِىِّ عَنِ الشَّعْبِىِّ قَالَ لَقِيَنِى الْاَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ فَقَالَ يَا شَعْبِىُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَارْجِعْ عَنْ حَدِيْثِ

۳۸۸۹- اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه (۱۴۷/۵) كتاب: الطلاق' باب: من قال في المطلقة ثلاثا لها النفقة' و الدارمي (۲۱۹/۲) و البيهقي (۴۷۵/۷) و الطحاوي في شرح المعاني (۶۷/۳) من طريق حفص بن غياث' و محمد بن فضيل عن الاعمش عن ابراهيم' به- قال البيهقي: (و كذلك اخرجه اسباط بن محمد عن الاعمش موقوفا' و اخرجه اشعث عن الحاكم و حماد عن ابراهيم عن الاسود عن عمر- رضي الله عنه- و اشعث بن سوار ضعيف)- قال صاحب التعليق المغني: بهذا ادعى بعض الحنفية ان للمطلقة ثلاثا: السكنى' و النفقة- ورده ابن السمعاني بانه من قول بعض المجازفين' فلا تحل روايته- و قد انكر احمد ثبوت ذلك عن عمر اصلا؛ و لعله اراد الانقطاع: لان ابراهيم لم يلق عمر- رضي الله عنه- و قد بالغ الطحاوي في تقرير مذهبه' فقال: خالفت فاطمة سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم؛ لان عمر روى خلاف ما روت؛ فخرج المعنى الذي انكر عليها عمر' و بطل حديث فاطمة فلم يجب العمل به اصلا' و عمدته على ما ذكر من المخالفة ما روى عمر بن الخطاب؛ فانه اورده من طريق ابراهيم النخعي عن عمر قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (لها السكنى و النفقة)- و هذا منقطع لا تقوم به حجة: قاله الحافظ)- اه-

۳۸۹۰- اخرجه البيهقي في السنن (۴۷۵/۷) من طريق ابي اسحاق قال: كنت مع الاسود...... فذكره-

فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَإِنَّ عُمَرَ كَانَ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةَ فَقُلْتُ لَا اَرْجِعُ عَنْ شَيْءٍ حَدَّثَتْنِي بِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں: اسود بن یزید کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے شعبی! اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اور سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث نقل کرنے سے باز آ جاؤ' کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسی عورت کو رہائش اور خرچ کا حق دیا ہے۔ تو میں نے کہا: میں اس سے باز نہیں آؤں گا' کیونکہ سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث مجھے سنائی ہے۔

3891 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ وَّحُصَيْنٍ وَّمُغِيْرَةَ وَاَشْعَثَ وَدَاوُدَ وَمُجَالِدٍ وَّاِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَاَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ .قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ سُكْنٰى وَّلَا نَفَقَةً وَّقَالَ اِنَّمَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ لِمَنْ يَّمْلِكُ الرَّجْعَةَ .

خَالَفَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ جَعَلَ اٰخِرَ الْحَدِيْثِ عَنْ مُّجَالِدٍ وَّحْدَهٗ عَنِ الشَّعْبِيِّ .

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے' اُن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: اُن کے شوہر نے انہیں طلاق بتہ دے دی' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رہائش اور خرچ کا حق نہیں دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رہائش اور خرچ اُس عورت کو ملتے ہیں' جس کے شوہر کو (اُس سے) رجوع کرنے کا اختیار ہو۔

3892 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمَحَامِلِيِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَّعُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّرْبِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ هَارُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ وَحُصَيْنٌ وَّاَشْعَثُ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ وَّدَاوُدُ

٣٨٩١- اخرجه مسلم في كتاب الطلاق (١١١٧/٢) باب: المطلقة ثلاثا' لا نفقة لها (١٤٨٠/٤٢)' و الترمذي في كتاب الطلاق و اللعان (٤٧٥/٢) باب: ما جاء في المطلقة ثلاثا لا سكنى لها ولا نفقة (١١٨٠)' و النسائي (٢٠٨/٦)' و احمد (٤١٦/٦)' و البيهقي في السنن الكبرى كتاب النفقات (٤٧٣/٧) باب: المبتوتة لا نفقة لها الا ان تكون حاملا- و الطحاوي في شرح معاني الآثار كتاب الطلاق (٦٤/٢) باب: المطلقة طلاقا بائنا' ماذا لها على زوجها في عدتها؟ من طريق هشيم...... به- قال ابو عيسى - رحمه الله - : هذا حديث حسن صحيح' و هو قول بعض اهل العلم منهم الحسن البصري' و عطاء بن ابي رباح' و الشعبي' وبه يقول احمد واسحاق' و قالوا: ليس للمطلقة سكنى ولا نفقة اذا لم يملك زوجها النفقة- وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم - منهم: عمر و عبد الله -: ان المطلقة ثلاثا' لها السكنى و النفقه- و هو قول سفيان الثوري و اهل الكوفة- وقال بعض اهل العلم: لها السكنى ولا نفقة لها- و هو قول مالك بن انس و الليث بن سعد و الشافعي- وقال الشافعي: انما جعلنا لها السكنى بكتاب الله' قال تعالى: (لا تخرجوهن من بيوتهن ولا يخرجن الا ان يأتين بفاحشة مبينة)- قالوا: هو البذاء: ان تبذو على اهلها: و اعتل بان فاطمة بنت قيس لم يجعل لها النبي صلى الله عليه وسلم السكنى؛ لما كانت تبذو على اهلها- قال الشافعي: ولا نفقة لها؛ لحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم في قصة فاطمة بنت قيس-

٣٨٩٢- راجع الذي قبله-

وَسَيَّارٌ وَّمُجَالِدٌ كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ بِهٰذَا .قَالَ هُشَيْمٌ قَالَ مُجَالِدٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ اِنَّمَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ لِمَنْ كَانَ لَهَا عَلٰى زَوْجِهَا رَجْعَةٌ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے اور مجالد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''رہائش اور خرچ اُس عورت کو ملتے ہیں جس کا شوہر اُس سے رجوع کر سکے''۔

3893- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ لَمَّا بَلَغَهٗ قَوْلُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ لِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَعَلَّهَا نَسِيَتْ .

☆☆ اسود بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ' سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے بیان کا پتہ چلا تو اُنہوں نے فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کو ایک عورت کے بیان کی وجہ سے ترک نہیں کریں گے' ہوسکتا ہے کہ وہ بھول گئی ہو۔

3894- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِيُّ- وَهُوَ اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ- حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ مَعَ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْاَعْظَمِ وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ فَحَدَّثَ الشَّعْبِيُّ بِحَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰى وَلَانَفَقَةً فَاَخَذَ الْاَسْوَدُ كَفًّا مِّنْ حَصًى فَحَصَبَهٗ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ تُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا قَالَ عُمَرُ لَا نَتْرُكُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَا نَدْرِيْ حَفِظَتْ اَوْ نَسِيَتْ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَايَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ)

☆☆ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں اسود بن یزید کے ساتھ بڑی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا' ہمارے ساتھ شعبی بھی موجود تھے شعبی نے سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ حدیث سنائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں رہائش اور خرچ کا حق نہیں دیا تھا' تو اسود نے مٹھی میں کنکریاں پکڑ کر شعبی کے مارتے ہوئے کہا: تمہارا ستیاناس ہو! تم اس طرح کی روایتیں سنا رہے ہو' جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے حکم کو کسی عورت کے بیان کی وجہ سے ترک نہیں کریں گے' کیونکہ ہمیں یہ نہیں معلوم کہ اُس عورت کو (اصل بات) یاد بھی ہے' یا وہ بھول گئی ہے' ایسی (تین طلاق یافتہ) عورت کو رہائش اور خرچ ملے گا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

۳۸۹۳- اخرجه البيهقي في السنن (۷/۴۷۵) من طريق الدارقطني به- و سياتي قريبا من طريق حفص بن غياث عن الحكم و حماد عن ابراهيم عن الاسود' نحوه-

۳۸۹۴- اخرجه البيهقي في سننه (۷/۴۷۵) كتاب النفقات ' باب: المبتوتة لا نفقة لها الا ان تكون حاملا من طريق الدارقطني به- و اخرجه مسلم في صحيحه (۲/۱۱۱۸) كتاب: الطلاق' باب: المطلقة ثلاثا لا نفقة لها' الحديث (۴۶/۱۴۸۰)' و ابو داود (۲/۲۸۸) كتاب: الطلاق' باب: من انكر ذلك على فاطمة' الحديث (۲۲۹۱) من طريق ابي احمد الزبيري' به-

''تم اُن عورتوں کو اُن کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ ہی وہ خود نکلیں' ماسوائے اس صورت کے' کہ وہ واضح بُرائی کا ارتکاب کریں''۔

3895- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا فَأَرَدْتُ النَّفَقَةَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْتَقِلِي إِلَى بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ . قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ فَلَمَّا حَدَّثَ بِهِ الشَّعْبِيُّ حَصَبَهُ الْأَسْوَدُ فَقَالَ وَيْحَكَ تُحَدِّثُ أَوْ تُفْتِي بِمِثْلِ هَذَا قَدْ أَتَتْ عُمَرَ فَقَالَ إِنْ جِئْتِ بِشَاهِدَيْنِ يَشْهَدَانِ أَنَّهُمَا سَمِعَاهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَّا لَمْ نَتْرُكْ كِتَابَ اللَّهِ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ (لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ) لَمْ يَقُلْ فِيهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا . وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الَّذِي قَبْلَهُ لِأَنَّ هَذَا الْكَلَامَ لَا يَثْبُتُ وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ أَحْفَظُ مِنْ أَبِي أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ وَأَثْبَتُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ .
وَقَدْ تَابَعَهُ قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ

☆☆ سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دیدیں' میں نے خرچ حاصل کرنا چاہا' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر منتقل ہو جاؤ۔

ابواسحاق بیان کرتے ہیں: جب شعبی نے یہ روایت بیان کی تو اسود نے اُنہیں کنکریاں مارتے ہوئے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تم یہ روایت بیان کر رہے ہو' یا اس روایت کی بنیاد پر فتویٰ دیتے ہو' وہ خاتون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئی تھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: اگر تو تم دو ایسے گواہ لے کر آتی ہو' جو اس بات کی گواہی دیں کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' تو ٹھیک ہے' ورنہ ہم ایک عورت کے بیان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کو ترک نہیں کریں گے' (وہ حکم یہ ہے:)

''تم اُنہیں اُن کے گھر سے نہ نکالو اور وہ بھی نہ نکلیں' ماسوائے اس صورت کے' کہ وہ واضح بُرائی کا ارتکاب کریں''۔

اس روایت میں راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: ''اور اپنے نبی کی سنت (کا حکم) ترک نہیں کریں گے''۔

یہ روایت اس سے پہلے والی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے' کیونکہ یہ الفاظ ثابت نہیں ہیں۔

یحییٰ نامی راوی نے ابواحمد زبیری کے مقابلے میں بڑے حافظ اور زیادہ مستند ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

3896- حَدَّثَنَا بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا عَمَّارُ

۳۸۹۵- اخرجه احمد (٤١٦/٦): حدثنا يحيى بن آدم' به- و اخرجه مسلم في صحيحه (١١١٨/٢) كتاب: الطلاق' باب: المطلقة ثلاثا لا نفقة لها الحديث (٤٥/١٤٨٠) حدثني اسحاق بن ابراهيم الحنظلي' اخبرنا يحيى بن آدم...... به-

۳۸۹٦- نقل البيهقي في السنن (٤٧٦/٧) كلام الدارقطني السابق' و قال: (وقد تابعه قبيصة ابن عقبة فاخرجه عنعمد بن سذيق مثل قول يحيى بن آدم سواء- و اخرجه الحسن بن عمارة عن سلمة بن كهيل عن عبد الله بن الخليل عن عمر- رضي الله عنه- قال فيه: (وسنة نبينا)- و الحسن بن عمارة متروك' و الاشبه بما روينا عن عائشة- رضي الله عنها- و غيرها في الانكار على فاطمة بنت قيس' انها انما انكرت عليها النقلة من غير سبب دون النفقة' و هو الاشبه بما احتج به من الآية- قال الشافعي- رضي الله عنه-: ما نعلم في كتاب الله ذكر نفقة انما في كتاب الله ذكر السكنى- و الله اعلم)- اه- وهو اجمع الذي قبله-

بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ مِثْلَ قَوْلِ يَحْيٰى بْنِ اٰدَمَ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3897- حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُلْبُلٍ الزَّعْفَرَانِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِىُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْخَلِيْلِ الْحَضْرَمِىِّ قَالَ ذُكِرَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَوْلُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً فَقَالَ عُمَرُ لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ لِقَوْلِ امْرَاَةٍ . الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوْكٌ .

☆☆ عبداللہ بن خلیل حضرمی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے سیّدہ فاطمہ بن قیس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان ذکر کیا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں رہائش اور خرچ کا حق نہیں دیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اُس کے نبی کی سنت (کا حکم) کسی عورت کے بیان کی وجہ سے ترک نہیں کریں گے۔

حسن بن عمارہ نامی راوی متروک ہے۔

3898- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَا نَدَعُ كِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا لِقَوْلِ امْرَاَةٍ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ . اَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ.

وَرَوَاهُ الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَلَمْ يَقُلْ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا وَقَدْ كَتَبْنَاهُ قَبْلَ هٰذَا وَالْاَعْمَشُ اَثْبَتُ مِنْ اَشْعَثَ وَاَحْفَظُ مِنْهُ .

☆☆ اسود' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اُس کے نبی کی سنت (کا حکم) کسی عورت کے بیان کی وجہ سے ترک نہیں کریں گے' جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اُسے رہائش اور خرچ ملے گا۔

اشعث بن سوار نامی راوی ضعیف ہے۔

اعمش نے ابراہیم کے حوالے سے اسود سے یہ روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ نقل نہیں کیے: ''اور ہمارے نبی کی سنت'' لیکن ہم یہ روایت اس سے پہلے نوٹ کر چکے ہیں۔ اعمش' اشعث کے مقابلے میں زیادہ ثبت اور زیادہ بڑے حافظ الحدیث ہیں۔

3899- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ وَلِيْدٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَاَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ

۳۸۹۷- علقه البيهقي في الكبرى(۷/ ۴۷۶) وقال: في اسناده الحسن بن عمارة' و هو متروك' و راجع الذي قبله-

۳۸۹۸- اخرجه الدارمي في سننه (۲/ ۲۱۸) (۲۲۷۶) كتاب: الطلاق' باب: في المطلقة ثلاثا' لها السكنى و النفقة ام لا؟ من طريق حفص بن غياث...... به-

۳۸۹۹- تقدم قريباً-

الْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ .وَقَدْ کُتِبَ بِلَفْظِهٖ قَبْلَ هٰذَا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3900- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَهْمِ الْعَلَاءُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَةً لَهٗ وَهِیَ حَائِضٌ تَطْلِيْقَةً وَّاحِدَةً فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ عِنْدَهٗ حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا فَاِنْ اَرَادَ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِيْنَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّجَامِعَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهَا اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ .قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِذَا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ اَمَّا اَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَاَتَكَ تَطْلِيْقَةً اَوْ تَطْلِيْقَتَيْنِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِیْ بِهٰذَا وَاِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَعَصَيْتَ اللّٰهَ فِيْمَا اَمَرَكَ مِنْ طَلَاقِ امْرَاَتِكَ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو ایک طلاق دیدی' وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی: وہ اُس خاتون سے رجوع کر لیں' پھر اُسے یوں ہی رہنے دیں یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے' پھر جب اُسے اگلی مرتبہ حیض آئے' تو اُسے یوں ہی رہنے دیں یہاں تک کہ وہ اُس حیض سے پاک ہو جائے' پھر اگر اُسے طلاق دینا چاہیں تو جب وہ عورت پاک ہو اُس وقت' اُس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُسے طلاق دیدے' یہ وہ طریقہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ اس کے مطابق خواتین کو طلاق دی جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب اس بارے میں سوال کیا جاتا تھا تو وہ فرماتے تھے: اگر تم نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں (تو تمہیں رجوع کرنا چاہیے) کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات کا حکم دیا تھا' لیکن اگر تم اُس عورت کو تین طلاقیں دے چکے ہو تو اب وہ تمہارے لیے اُس وقت تک حرام رہے گی جب تک وہ کسی دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر کے (مطلقہ یا بیوہ) نہیں ہو جاتی' اللہ تعالیٰ نے تمہیں بیوی کو طلاق دینے کا جو حکم دیا تھا' تم نے اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے۔

3901- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِیَ حَائِضٌ .وَقَالَ ابْنُ عَرَفَةَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ تَطْلِيْقَةً وَّهِیَ حَائِضٌ وَّقَالَا فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى

۳۹۰۰- اخرجه مسلم (۱۰۹۳/۲) كتاب الطلاق' باب: تحريم طلاق الحائض بغير رضاها و انه لو خالف وقع الطلاق' و يومر برجعتها' الحديث (۱/۱۴۷۱) من طريق يحيى بن يحيى' وقتيبة' و ابن رمح' قال قتيبة: حدثنا ليث' وقال الآخران: اخبران: اخبرنا الليث بن سعد' به-واخرجه البخاري (۶۰۵/۱۰) كتاب: الطلاق' باب: (و بعولتهن احق بردهن)...... الحديث (۵۳۳۲): حدثنا قتيبة' حدثنا الليث...... به-وقد تقدم تخريج حديث ابن عمر من طرقه في اول الطلاق-

۳۹۰۱- تقدم تخريجه-

تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِىْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ . قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ وَهِىَ حَائِضٌ يَقُوْلُ اَمَّا اَنْتَ طَلَّقْتَهَا وَاحِدَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا وَاَمَّا اَنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْمَا اَمَرَكَ بِهٖ مِنْ طَلَاقِ امْرَاَتِكَ وَبَانَتْ مِنْكَ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو طلاق دیدی' وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں تھی۔

ابن عرفہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو ایک طلاق دیدی' وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں تھی۔

اس کے بعد دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو) یہ ہدایت کی کہ وہ اُس خاتون سے رجوع کر لیں' پھر اُسے یوں ہی رہنے دیں یہاں تک کہ اُسے اگلی مرتبہ حیض آ جائے' پھر بھی اُسے یوں ہی رہنے دیں یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے' پھر اُس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُسے طلاق دیدیں' یہ وہ طریقہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ اس کے مطابق خواتین کو طلاق دی جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جاتا' جس نے اپنی بیوی کو اُس کے حیض کے دوران' طلاق دی ہوتی' تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے: اگر تم نے ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں یہ ہدایت کی ہے کہ وہ اُس عورت سے رجوع کر لے' پھر اُسے یوں ہی رہنے دے یہاں تک کہ اُسے اگلی مرتبہ حیض آ جائے' پھر اُسے یوں ہی رہنے دے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے' پھر اُس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُسے طلاق دیدے' لیکن اگر تم نے اُس عورت کو تین طلاقیں دیدی ہیں تو اللہ تعالیٰ نے بیوی کو طلاق دینے کے بارے میں تمہیں جو حکم دیا تھا' تم نے اس بارے میں اُس کی نافرمانی کی ہے اور تمہاری بیوی تم سے بائنہ طور پر جدا ہو گئی ہے۔

3902- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِیُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اَبِىْ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِىَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطْلِيْقَةً فَاسْتَفْتٰى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا . فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَفِيْهِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اَمَّا طَلَّقْتَ امْرَاَتَكَ تَطْلِيْقَةً اَوْ تَطْلِيْقَتَيْنِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنِىْ بِهٰذَا وَاِنْ طَلَّقْتَ ثَلَاثًا فَلَا تَحِلُّ لَكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ .

۳۹۰۲- تقدم من طریق اسماعیل بن علیۃ عن نافع مثلہ' و ھو عند مسلم وغیرہ-

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اپنی اہلیہ کو ایک طلاق دیدی وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم دریافت کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس سے کہو کہ اُس عورت سے رجوع کرے (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسے شخص سے یہ فرماتے: اگر تم نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حکم دیا تھا اور اگر تم نے تین طلاقیں دیدی ہیں تو اب وہ عورت تمہارے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی کر کے (مطلقہ یا بیوہ) نہ ہو جائے، تم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی ہے۔

3903- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ رِجَالٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اِذَا سَاَلَهُ عَنْ طَلَاقِ الْحَائِضِ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَمَّا اَنْتَ فَطَلَّقْتَ امْرَاَتَكَ وَاحِدَةً اَوْ ثِنْتَيْنِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنِىْ بِهٰذَا وَاَمَّا اَنْتَ فَطَلَّقْتَ ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ لِمَا اَمَرَكَ بِهٖ مِنَ الطَّلَاقِ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دینے کا مسئلہ دریافت کرتا، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اُسے وہ بات بتاتے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی، پھر یہ کہتے: اگر تم نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حکم دیا تھا، لیکن اگر تم نے تین طلاقیں دی ہیں تو وہ عورت اُس وقت تک کے لیے تم پر حرام ہو گئی، جب تک وہ دوسری شادی کر کے (مطلقہ یا بیوہ) نہیں ہو جاتی، تم نے اپنے پروردگار کے اُس حکم کی نافرمانی کی ہے، جو حکم اُس نے طلاق دینے کے بارے میں تمہیں دیا تھا۔

3904- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَحَدَّثَنِىْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ اَبِىْ عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَطَلَّقَهَا اٰخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيْقَاتٍ فَزَعَمَتْ اَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۹۰۳- تقدم من طريق زهير نا موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر انه طلق امراته على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم تطليقة واحدة، وهي حائض فاستفتى عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم ...... فذكر القصة-

۳۹۰۴- اخرجه احمد (۶/۴۱۶): حدثنا روح، قال: حدثنا ابن جريج ...... به- و اخرجه مسلم في صحيحه (۲/۱۱۱۶) في الطلاق، باب: المطلقة ثلاثا لا نفقة لها، الحديث (۱۴۸۰/۴۰)، و ابو داود رقم (۲۲۸۹)، و النسائي (۶/۲۰۸)، و الطحاوي في شرح المعاني (۳/۶۶)، والبيهقي في السنن (۷/۴۷۲) من طرق عن الزهري...... به- و الحديث اخرجه مسلم في صحيحه (۱۴۸۰)، و ابو داود (۲۲۸۴)، (۲۲۸۵)، (۲۲۸۶)، (۲۲۸۷)، و النسائي (۶/۷۵، ۱۴۴)، و في الكبرى، كما في تحفة الاشراف (۱۸۰۳۸)، و احمد في المسند (۶/۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶)- من طرق عن ابي سلمة بن سلمة بن عبد الرحمن...... به-

وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْهُ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَأَبَى مَرْوَانُ إِلَّا أَنْ يَتَّهِمَ فَاطِمَةَ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا وَزَعَمَ عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ وَأَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَنْهَى الْمُطَلَّقَةَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا .

☆☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، وہ خاتون ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ کی بیوی تھی، اُنہوں نے اُسے تیسری طلاق بھی دیدی، وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا، کیا وہ اپنے گھر سے باہر نکل سکتی ہے (یعنی کسی دوسری جگہ منتقل ہوسکتی ہے)؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے یہ ہدایت کی: وہ ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں منتقل ہوجائے!

مروان نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا کہ مطلقہ عورت، اپنے گھر سے نکل سکتی ہے، اُس نے سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے بیان کو معتبر تسلیم نہیں کیا۔

عروہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے بیان کو تسلیم نہیں کیا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مطلقہ عورت کو اس بات سے منع کرتی تھیں کہ وہ اپنے گھر سے نکلے، جب تک اُس کی عدت پوری نہیں ہوجاتی۔

3905- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ وَسَأَلْتُهُ أَيُّ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ الْكِلَابِيَّةَ لَمَّا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَنَا مِنْهَا فَقَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ .فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِي بِأَهْلِكِ .

☆☆ اوزاعی بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی زوجہ محترمہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پناہ مانگی تھی؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: عروہ بن زبیر نے مجھے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بتائی ہے کہ اُس خاتون کا نام بنت جون کلابیہ تھا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے پاس تشریف لے گئے اور اُس سے قریب ہوئے، تو وہ بولی: میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ایک عظیم (ذات کی) پناہ لی ہے، تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلی جاؤ!

3906- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ صَاحِبُ الطَّعَامِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ كَانَتْ عَائِشَةُ الْخَثْعَمِيَّةُ عِنْدَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا أُصِيبَ عَلِيٌّ

۳۹۰۵- اخرجه البخاري (۹/ ۳۶۸) كتاب الطلاق؛ باب: من طلق، و هل يواجه الرجل امراته بالطلاق؛ الحديث (۵۲۵۴)- والنسائي في المجتبى (۶/ ۱۵۰) كتاب الطلاق، باب مواجهة الرجل المراة بالطلاق، و ابن ماجه (۱/ ۶۶۱) كتاب: الطلاق، باب: ما يقع به الطلاق من الكلام، الحديث (۲۰۵۰)- و ابن حبان في صحيحه (۱۰/ ۸۲) رقم (۴۲۶۶) و الطحاوي في مشكل الآثار (۱/ ۲۶۲-۲۶۳) و البيهقي في السنن (۷/ ۳۴۲) و ابن الجارود في المنتقى (۷۳۸) من طريق الاوزاعي ......به-

وَّبُويِعَ الْحَسَنُ بِالْخِلَافَةِ قَالَتْ لِيَهْنِكَ الْخِلَافَةُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ .فَقَالَ يُقْتَلُ عَلِيٌّ وَّتُظْهِرِيْنَ الشَّمَاتَةَ اذْهَبِىْ فَاَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا .قَالَ فَتَلَفَّعَتْ بِسَاجِهَا وَقَعَدَتْ حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا بَعَثَ اِلَيْهَا بِعَشَرَةِ الْاٰفٍ مُتْعَةً وَّبَقِيَّةٍ بَقِىَ لَهَا مِنْ صَدَاقِهَا فَقَالَتْ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ مِنْ حَبِيْبٍ مُفَارِقٍ فَلَمَّا بَلَغَهُ قَوْلُهَا بَكٰى وَقَالَ لَوْلَا اَنِّىْ سَمِعْتُ جَدِّىْ اَوْ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ اَنَّهُ سَمِعَ جَدِّىْ يَقُوْلُ اَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا مُّبْهَمَةً اَوْ ثَلَاثًا عِنْدَ الْاَقْرَاءِ لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ . لَرَاجَعْتُهَا .

☆☆ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: عائشہ خثعمیہ نامی ایک خاتون حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھی' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی گئی تو اُس خاتون نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کو خلافت مبارک ہو! تو امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے اور تم مبارک باد یں دے رہی ہو' جاؤ! تمہیں تین طلاقیں ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس عورت نے اپنی چادر لپیٹ لی یہاں تک کہ جب اُس کی عدت پوری ہوگئی تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو اُس کا بقیہ مہر اور اُس کے ساتھ دس ہزار (درہم یا دینار) متاع کے طور پر بھجوائے تو وہ عورت بولی: جدا ہو جانے والے محبوب کے مقابلے میں یہ سامان بہت تھوڑا ہے' جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا گیا تو وہ رو پڑے' اور فرمایا: اگر میں نے اپنے نانا کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا' (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میرے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے' اُنہوں نے میرے نانا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اپنی بیوی کو تین مبہم طلاقیں دے' (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جو شخص اپنی بیوی کو تین قروء (یعنی تین طہر) کے وقت تین طلاقیں دے' تو وہ عورت اُس کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی کر کے (مطلقہ یا بیوہ) نہ ہو جائے۔

(امام حسن فرماتے ہیں:) تو میں اُس سے رجوع کر لیتا۔

3907- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْجُرَيْرِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْجُرَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ وَّاِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى

۳۹۰۶- اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۳۳۶/۷) كتاب: الخلع و الطلاق' باب: ما جاء في امضاء الطلاق ثلاث و ان كن مجموعات من طريق ابراهيم من محمد الواسطي عن محمد بن حميد الرازي' بهذا الاسناد وقال- رحمه الله- روي عن عمرو بن شمر عن عمران بن مسلم و ابراهيم بن عبد الاعلى عن سويد بن غفلة- وعمرو بن ابي قيس- و ان ذكره ابن حبان في الثقات' وقال ابو بكر البزار في السنن: مستقيم الحديث- فقد روى الآجري عن ابي داود انه قال: في حديثه خطا- وقال في موضع آخر: لاباس به- و نقل ابن شاهين في الثقات قال عثمان بن ابي شيبة: لا باس به' كان يسهم في الحديث قليلا- انظر تهذيب التهذيب (۹۴/۸)- و سلمة بن الفضل- ايضا- قال الحافظ في التقريب (۳۱۹/۱): (صدوق كثير الخطا)- اه-

۳۹۰۷- اخرجه البيهقي في السنن الكبرى تعليقا (۳۳۶/۷) كتاب: الخلع و الطلاق' باب: ما جاء في امضاء الطلاق ثلاث و ان كن مجموعات- و قال: وكذلك روي عن عمرو بن شمر عن عمران بن مسلم' بهذا الاسناد- و ذكره عبد الحق في الحكام الوسطى (۱۹۴/۳)' و قال عقبه: (في اسناده عمرو بن شمر' و هو ضعيف)- و قد تقدمت ترجمة عمرو بن شمر مرارا- وراجع الذي قبله-

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ خَلِيفَةَ الْخَثْعَمِيَّةُ امْرَأَةُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَتْ لَهُ لِيَهْنِكَ الْإِمَارَةُ . فَقَالَ لَهَا تُهَنِّيْنِي بِمَوْتِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ انْطَلِقِي فَأَنْتِ طَالِقٌ فَتَقَنَّعَتْ بِثَوْبِهَا وَقَالَتِ اللّٰهُمَّ إِنِّي لَمْ أُرِدْ إِلَّا خَيْرًا فَبَعَثَ إِلَيْهَا بِمُتْعَةٍ عَشَرَةِ الْآفٍ وَبَقِيَّةِ صَدَاقِهَا فَلَمَّا وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهَا بَكَتْ وَقَالَتْ مَتَاعٌ قَلِيلٌ مِنْ حَبِيبٍ مُفَارِقٍ فَأَخْبَرَهُ الرَّسُولُ فَبَكَى وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي أَبَتُّ الطَّلَاقَ لَهَا لَرَاجَعْتُهَا وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيقَةً أَوْ عِنْدَ رَأْسِ كُلِّ شَهْرٍ تَطْلِيقَةً أَوْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا جَمِيعًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ .

☆☆ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو عائشہ بنت خلیفہ خثعمیہ جو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھی اُنہوں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کو امیر المؤمنین بننا مبارک ہو! تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے اُن سے فرمایا: تم امیر المؤمنین (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی شہادت پر مجھے مبارکباد دے رہی ہو تم چلی جاؤ! تمہیں طلاق ہے۔ اُس عورت نے (روتے ہوئے) اپنا کپڑا منہ پر رکھا اور بولی: اے اللہ! میرا مقصد تو صرف بھلائی تھا (یعنی میرا یہ ارادہ نہیں تھا)۔

بعد میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے متاع کے طور پر اُس خاتون کو دس ہزار (درہم یا دینار) اور مہر کا بقیہ حصہ بھجوائے جب یہ چیزیں اُس کے سامنے رکھی گئیں تو وہ رو پڑی اور بولی: جدا ہو جانے والے محبوب کے مقابلے میں یہ سب کچھ بہت تھوڑا ہے۔ جب قاصد نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر میں نے طلاق کو اُس عورت کیلئے ثابت نہ کیا ہوتا تو میں اُس سے رجوع کر لیتا لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے یوں کہ ہر طہر میں ایک طلاق دے یا ہر مہینے میں ایک طلاق دے یا تین طلاقیں ایک ساتھ دیدے تو وہ عورت اُس شخص کیلئے اُس وقت تک حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے شخص سے شادی کر کے (مطلقہ یا بیوہ) نہ ہو جائے۔

3908 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ رُزَيْقٍ أَنَّ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُتْبِعَهَا بِتَطْلِيقَتَيْنِ أُخْرَاوَيْنِ عِنْدَ الْقُرْءَيْنِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

۳۹۰۸- اخرجه البيهقي (۷/۳۳٤) من طريق ابي امية الرسوسي عن معلى بن منصور...... به- وذكره الحافظ في التلخيص (۳/۲۲۰-ط: هاشمي) ساكتا عليه، لكن اعله عبد الحق في الاحكام الوسطى (۳/۱۹۲) بمعلى بن منصور، قال: (رماه احمد بالكذب)- اه- قال الزيلعي في نصب الراية (۳/۲۲۰): قلت : لم يعله البيهقي في (المعرفة) الا بعطاء الخراساني، وقال انه اتى في هذا الحديث بزيادات لم يتابع عليها، وهو ضعيف في الحديث لا يقبل ما تفرد به- انتهى- قلت- اي: الزيلعي-: قد اخرجه الطبراني في (معجمه): حدثنا علي ابن سعيد الرازي، ثنا يحيى بن عثمان بن سعيد بن كثير بن دينار الحمصي، ثنا ابي ثنا شعيب بن رزيق به سندا و متنا- وقال صاحب (التنقيح): عطاء الخراساني: قال ابن حبان: كان صالحا، غير انه كان رديء الحفظ كثير الوهم؛ فبطل الاحتجاج به- وقد صرح الحسن بسماعه من ابن عمر، قال الامام احمد- فيما اخرجه عنه ابنه صالح-: الحسن سمع من ابن عمر؛ و كذلك قال ابو حاتم- و قيل لابي زرعة: الحسن لقي ابن عمر؟ قال: نعم- انتهى كلامه-

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ مَا هٰكَذَا اَمَرَكَ اللّٰهُ اِنَّكَ قَدْ اَخْطَاْتَ السُّنَّةَ وَالسُّنَّةُ اَنْ تَسْتَقْبِلَ الطُّهْرَ فَتُطَلِّقَ لِكُلِّ قُرْءٍ . قَالَ فَاَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاجَعْتُهَا ثُمَّ قَالَ اِذَا هِىَ طَهُرَتْ فَطَلِّقْ عِنْدَ ذٰلِكَ اَوْ اَمْسِكْ . فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ لَوْ اَنِّىْ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا اَكَانَ يَحِلُّ لِىْ اَنْ اُرَاجِعَهَا قَالَ لَا كَانَتْ تَبِيْنُ مِنْكَ وَتَكُوْنُ مَعْصِيَةٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے اپنی اہلیہ کو ایک طلاق دیدی' وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں تھی' پھر اُنہوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اُس خاتون کو بقیہ دو طلاقیں' آگے آنے والے طہروں کے دوران دیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں پتہ چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن عمر! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس طرح (طلاق دینے کا) حکم تو نہیں دیا' تم نے سنت کی خلاف ورزی کی ہے' سنت یہ ہے کہ تم پہلے اُسے طہر آ لینے دو' پھر ہر طہر میں طلاق دے دینا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی تو میں نے اُس خاتون سے رجوع کرلیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب یہ پاک ہو جائے' اُس وقت تم اسے طلاق دینا' یا اپنے ساتھ رکھنا (یعنی طلاق نہ دینا)۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کا کیا فرمانا ہے' اگر میں اُسے تین طلاقیں دیدوں تو کیا میرے لیے یہ بات جائز ہوگی کہ میں اُس سے رجوع کرلوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! (ایسی صورت میں) وہ تم سے بائنہ ہو جائے گی' اور (طلاق دینے کا یہ طریقہ) گناہ ہوگا۔

3909- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ مَنْ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ امْرَاَتُهُ وَعَصٰى رَبَّهُ تَعَالٰى وَخَالَفَ السُّنَّةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدے تو وہ عورت اس سے بائنہ ہو جاتی ہے اور وہ شخص اپنے پروردگار کی نافرمانی کرتا ہے اور اس نے سنت کی خلاف ورزی کی ہوتی ہے۔

3910- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَبَّارُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْخَلِيَّةُ وَالْبَرِيَّةُ وَالْبَتَّةُ وَالْبَائِنُ وَالْحَرَامُ ثَلَاثٌ لَا تَحِلُّ لَهُمْ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لفظ ''خلیہ''، ''بریہ''، ''بتہ''، ''بائن'' اور ''حرام'' کے ذریعے تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اور وہ عورت مرد کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک دوسری شادی کر کے (مطلقہ یا بیوہ نہیں ہو جاتی)

۳۹۰۹- في اسناده محمد بن اسحاق' و هو و ان كان صدوقا الا انه يدلس' وقد عنعن' و سوف يعيده المصنف من هذا الطريق مرة اخرى- و اخرجه ايضا من طريق عبد الرحيم بن سليمان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر' مثله-

۳۹۱۰- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۴/ ۹۳) كتاب: الطلاق' باب: ما قالوا في الخلية- من طريق عطاء بن السائب به مختصرا- و اخرجه البيهقي في الكبرى (۷/ ۳۴۴) كتاب: الخلع و الطلاق' باب: من قال في الكنايات: انها ثلاث' من طريق اسماعيل بن ابي خالد عن عامر- يعني: الشعبي- قال كان علي- رضي الله عنه- يجعل الخلية و البرية و البتة و الحرام ثلاثا- و اخرجه ايضا من طريق ابي سهل عن الشعبي عن علي- رضي الله عنه- نحوه و فيه: (اذا نوى' فهو بمنزلة الثلاث)- قال البيهقي: و الرواية الاولى اصح اسنادا-

3911- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَيَذُوقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عُسَيْلَةَ صَاحِبِهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدے تو وہ عورت اس شخص کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوتی جب تک وہ دوسری شادی نہیں کرلیتی اوران دونوں (میاں بیوی) میں سے ہرایک دوسرے فریق کا شہد نہیں چکھ لیتا۔''

3912- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرُكَانَةَ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتَ إِلَّا وَاحِدَةً . فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً . فَرَدَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

☆☆ نافع بن عجیر بیان کرتے ہیں: حضرت رکانہ بن عبد یزیدؓ نے اپنی بیوی ''سہیمہ'' کو طلاق بتہ دیدی، پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اپنی بیوی ''سہیمہ'' کوطلاق بتہ دیدی ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے اس کے ذریعے صرف ایک طلاق دینے کا ارادہ کیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا:

اللہ کی قسم! کیا تم نے صرف ایک ہی طلاق مراد لی تھی؟ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں نے صرف ایک ہی طلاق مراد لی تھی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو واپس بھجوادیا تھا۔

حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو دوسری طلاق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اور تیسری طلاق

۳۹۱۱-اخرجه الطبري في تفسيره (۲/ ۴۹۰) رقم (۴۹۰۱) في تفسير سورة البقرة عند الآية (۲۳۰) من طريق موسى بن عيسى الليثي عن زائدة عن علي بن زيد عن ام محمد' بهذا الاسناد- و علي بن زيد: هو ابن جدعان ضعيف' كما تقدم- و ام محمد: هي امينة بنت عبد الله' و هي ام محمد' امراة و الد علي بن زيد بن جدعان' و ليست بامه من الثالثة' لم يذكر فيها الحافظ جرحا و الا تعديلا- ينظر: التقريب ت (۸۵۳۹)-و حديث العسيلة: اخرجه البخاري وغيره من طرق عن عائشة غير طريق ام محمد هذه-

۳۹۱۲-اخرجه الشافعي في المسند (۲/رقم ۱۱۷-ترتيب) اخبرنا محمد بن علي بن شافع ......به' و من طريقه اخرجه ابو داود في سننه (۲/ ۲۶۳) كتاب: الطلاق' باب: في البتة' الحديث (۲۲۰۶)' و البيهقي في الكبرى (۷/ ۳۴۲) كتاب: الخلع و الطلاق' وباب: ما جاء في كنايات الطلاق...... مرسلا-واخرجه ابو داود في سننه (۲۲۰۷)' و من طريقه البيهقي (۷/ ۳۴۲) من طريق الشافعي قال: حدثني عمي ......فذكره موصولا- و اخرجه ابو داود (۲۲۰۸)' و الترمذي (۱۱۷۷)' و ابن ماجه (۲۰۵۱)' و ابن حبان في صحيحه (۱۰/ ۹۷) رقم (۴۲۷۴)' و ابو يعلى رقم (۱۵۲۸)' و الحاكم (۲/ ۱۹۹)' والبيهقي (۷/ ۳۴۲) من طرق عن جرير بن حازم......به-قال الترمذي: هذا حديث لا نعرفه الا من هذا الوجه' و سالت محمدا- يعني: ابن اسماعيل البخاري-عن هذا الحديث! فقال: فيه اضطراب-

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں دی تھی۔

3913- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَأَبُو ثَوْرٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ وَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ مَا أَرَدْتَ إِلَّا وَاحِدَةً . فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً . فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

☆☆ نافع بن عجیر بیان کرتے ہیں: حضرت رکانہ بن عبد یزیدؓ نے اپنی بیوی ''سہیمہ'' کو طلاق بتہ دیدی، انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اپنی بیوی ''سہیمہ'' کو طلاق بتہ دیدی ہے۔ اللہ کی قسم میں نے اس کے ذریعے صرف ایک طلاق دینے کا ارادہ کیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا:

اللہ کی قسم! کیا تم نے صرف ایک ہی طلاق مراد لی تھی؟ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں نے صرف ایک ہی طلاق مراد لی تھی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو واپس بھجوا دیا تھا۔

حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو دوسری طلاق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اور تیسری طلاق حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں دی تھی۔

امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

3914- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ عَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

3915- قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ أَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ح وَقُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ أَيْضًا وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَشَيْبَانُ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ

۳۹۱۳- راجع الذي قبله-

۳۹۱۴- راجع الذي قبله-

۳۹۱۵- اخرجه ابو داود و الترمذي و غيرهما- راجع تخريج الرواية قبل السابقة-

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَتَّةَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرَدْتَّ بِهَا . قَالَ وَاحِدَةً . فَقَالَ اللّٰهِ . قَالَ فَقَالَ اللّٰهِ . فَقَالَ هُوَ عَلٰى مَا اَرَدْتَّ . غَيْرَ اَنَّ اَبَا نَصْرٍ لَمْ يَقُلِ ابْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ .

☆☆ عبداللہ بن علی اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اپنی بیوی کو طلاقِ بتہ دیدی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم نے اس کے ذریعے کیا مراد لیا تھا؟ انہوں نے عرض کی: ایک (طلاق) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم! انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ تمہاری مراد کے مطابق (واقع شمار) ہوگی۔

اِس روایت میں ابونصر نامی راوی نے لفظ ''ابن یزید بن رکانہ'' نقل نہیں کیا۔

ابن مبارک نے زبیر بن سعید کے حوالے سے یہ روایت ''مرسل'' طور پر نقل کی ہے۔

3916- اَرْسَلَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ . حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ قَالَ كَانَ جَدِّىْ رُكَانَةُ بْنُ عَبْدِ يَزِيْدَ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِى الْبَتَّةَ فَقَالَ مَا اَرَدْتَّ . قَالَ وَاحِدَةً . قَالَ اللّٰهِ . قَالَ اللّٰهِ . قَالَ فَهِىَ وَاحِدَةٌ . خَالَفَهُ اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ .

☆☆ عبداللہ بن علی بیان کرتے ہیں: میرے دادا حضرت رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کو طلاق بتہ دیدی، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دیدی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: (ان الفاظ کے ذریعے) تم نے کیا مراد لیا تھا؟ انہوں نے عرض کی: میں نے ایک (طلاق) مراد لی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم! انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہ ایک (طلاق شمار) ہوگی۔

اسحاق بن اسرائیل نے اس کے برخلاف روایت نقل کی ہے۔ (جو درج ذیل ہے)

3917- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنِى الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ عَنْ جَدِّهِ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيْدَ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا اَرَدْتَّ بِذٰلِكَ . قَالَ وَاحِدَةً قَالَ اللّٰهِ مَا اَرَدْتَّ اِلَّا

۳۹۱۶-اخرجه الدارقطني هنا من طريق حبان' و هو ابن موسى- قال الحافظ في التقريب (ت۱۰۸۴): ثقة' وقد خالفه اسحاق بن ابي اسرائيل: فاخرجه عن ابن المبارك' اخبرني الزبير ابن سعيد عن عبد الله بن علي بن السائب عن جده: ركانة بن عبد يزيد' به- وقد تقدم من طريق جرير بن حازم عن الزبير بن سعيد عن عبد الله بن علي بن يزيد بن ركانة عن ابيه عن جده: فهذا اضطراب في اسناد الحديث-

۳۹۱۷-اسحاق بن ابي اسرائيل' اسمه: ابراهيم بن كامجرا صدوق' تكلم فيه لوقفه في القرآن- قلت: و هو جرح غير متجه' و قد خالفه حبان بن موسى: كما تقدم في الذي قبله-

وَاحِدَةً . قَالَ اللّٰهِ مَا اَرَدْتُ اِلَّا وَاحِدَةً . قَالَ فَهِيَ وَاحِدَةٌ.

☆☆ عبداللہ بن علی اپنے دادا حضرت رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے اپنی اہلیہ کو طلاق بتہ دیدی، پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اس کے ذریعے کیا مراد لیا تھا؟ انہوں نے عرض کی: ایک (طلاق)، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم! تم نے صرف ایک طلاق مراد لی تھی؟ انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں نے صرف ایک طلاق مراد لی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ ایک (طلاق شمار) ہوگی۔

3918- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ الدُّوْلَابِيِّ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَالِكِ اللَّخْمِيِّ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْعَتَاقِ وَلَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ فَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِمَمْلُوْكِهٖ اَنْتَ حُرٌّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَهُوَ حُرٌّ وَلَا اسْتِثْنَاءَ لَهٗ وَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِامْرَاَتِهٖ اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَهُ اسْتِثْنَاؤُهٗ وَلَا طَلَاقَ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر کوئی ایسی چیز پیدا نہیں کی، جو اس کے نزدیک غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہو، اور اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر کوئی ایسی چیز پیدا نہیں کی، جو اس کے نزدیک طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ ہو، تو جب کوئی شخص اپنے مملوک سے یہ کہے: اگر اللہ نے چاہا تو تم آزاد ہو، تو وہ (غلام) آزاد شمار ہوگا اور (قائل) کو استثناء کا حق حاصل نہیں ہوگا اور جب کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے: اگر اللہ نے چاہا تو تمہیں طلاق ہے، تو اس شخص کو استثناء کا حق حاصل ہوگا اور طلاق واقع نہیں ہوگی۔

3919- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ . قَالَ حُمَيْدٌ قَالَ لِيْ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَاَيُّ حَدِيْثٍ لَوْ كَانَ حُمَيْدُ بْنُ مَالِكٍ اللَّخْمِيُّ مَعْرُوْفًا . قُلْتُ هُوَ جَدِّيْ . قَالَ يَزِيْدُ سَرَرْتَنِيْ سَرَرْتَنِي الْاٰنَ صَارَ حَدِيْثًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

حمید بیان کرتے ہیں: یزید بن ہارون نے مجھ سے کہا: یہ کتنی عمدہ حدیث ہوتی اگر اس کے راوی حمید بن مالک لخمی معروف

۳۹۱۸-اخرجه عبد الرزاق (۳۹۰/۶) رقم (۱۱۳۳۱) عن اسماعيل بن عياش قال: اخبرني حميد بن مالك...... فذكره- و اخرجه ابو يعلى؛ كما في المطالب العالية (۵۹/۲) رقم (۱٦٤۲) و من طريقه البيهقي (۳٦۱/۷): نا داود بن رشيد؛ حدثنا اسماعيل بن عياش، به- و عزاه الحافظ في المطالب الى اسحاق بن راهويه في مسنده- و اخرجه البيهقي (۳٦۱/۷) من طريق ابن عدي، حدثنا اسماعيل بن ابراهيم، حدثنا الحسن بن شعيب، ثنا اسماعيل بن عياش...... به- و الحديث اعله الحافظ في المطالب بالانقطاع- قلت: يعني: الانقطاع بين مكحول و معاذ-

۳۹۱۹-اخرجه البيهقي في السنن (۳٦۱/۷) من طريق الدارقطني، به- قال البيهقي: ليس فيه كبير سرور؛ فحميد بن ربيع بن حميد بن مالك الكوفي الخزاز ضعيف جدا، نسبه يحيى بن معين وغيره الى الكذب، و حميد بن مالك مجهول، و مكحول عن معاذ بن جبل منقطع- و انظر ترجمة حميد في لسان الميزان (۴۲۰/۲)-

ہوتے، تو میں نے کہا: وہ میرے دادا ہیں، تو یزید نے کہا: تم نے مجھے خوش کر دیا۔ تم نے مجھے خوش کر دیا۔ اب یہ حدیث (مستند) ہوگئی ہے۔

3920- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سِنِيْنَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَالِكٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ شَيْئًا اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ فَمَنْ طَلَّقَ وَاسْتَثْنَى فَلَهُ ثُنْيَاهُ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے ایسی کسی چیز کو حلال قرار نہیں دیا، جو اس کے نزدیک طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ ہو، تو جو شخص طلاق دیتے ہوئے استثناء کر لے، اسے استثناء کا حق حاصل ہوگا۔''

3921- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَرِيْنٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَمٌّ لِي اعْمَلْ لِي عَمَلاً حَتّٰى اُزَوِّجَكَ ابْنَتِي. فَقُلْتُ اِنْ تُزَوِّجْنِيهَا فَهِيَ طَالِقٌ ثَلَاثًا ثُمَّ بَدَا لِي اَنْ اَتَزَوَّجَهَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ لِي تَزَوَّجْهَا فَاِنَّهُ لَا طَلَاقَ اِلَّا بَعْدَ نِكَاحٍ. فَتَزَوَّجْتُهَا فَوَلَدَتْ لِي سَعْدًا وَسَعِيْدًا.

☆☆ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے چچا نے مجھ سے کہا: تم میرے لئے کام کاج کرو تاکہ میں اپنی بیٹی کی شادی تمہارے ساتھ کر دوں، میں نے کہا: اگر آپ نے میری شادی اس کے ساتھ کی تو اسے تین طلاقیں ہیں۔ پھر بعد میں مجھے مناسب محسوس ہوا کہ میں اس خاتون کے ساتھ شادی کرلوں۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ سے (اس بارے میں) دریافت کیا: تو آپ نے مجھے فرمایا: ''تم اس عورت کے ساتھ شادی کرلو، کیونکہ طلاق، نکاح کے بعد ہی دی جاسکتی ہے۔'' تو میں نے اس عورت کے ساتھ شادی کر لی۔ تو میرے ہاں سعد اور سعید پیدا ہوئے۔

3922- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا

۳۹۲۰- علقه البيهقي في السنن (۳۶۱/۷) فقال: و قيل: عنه عن مكحول عن مالك بن يخامر عن معاذ، و ليس بمحفوظ- اه- و حميد بن عبد الرحمن بن مالك ضعيف؛ كذا سماه الدارقطني هنا، و نقله الحافظ في اللسان عن العقيلي و الساجي، و سماه البيهقي: حميد بن ربيع- و الله اعلم-

۳۹۲۱- في اسناده علي بن قرين، و هو ضعيف- و الحديث نقله الزيلعي في نصب الراية (۲۳۲/۳) و قال: (قال صاحب (التنقيح): و هذا ايضاً باطل، و علي بن قريب كذبه يحيى بن معين وغيره- وقال ابن عدي: يسرق الحديث)- اه-

۳۹۲۲- اخرجه ابو داود في الطلاق، باب: في الطلاق، الحديث (۲۱۹۳)، و ابن ماجه في الطلاق، باب: طلاق المكره، الحديث (۲۰٤٦)، واحمد (۱۷۱/۱)، و الحاكم (۱۹۸/۲)، و البيهقي (۳۵۷/۷)، و البخاري في التاريخ (۱۷۱/۱)، و ابو يعلى في مسنده (٤٤٤٤) من طرق عن ابن اسحاق، به - واخرجه الدارقطني من طريق قزعة بن سويد، حدثنا زكريا بن اسحاق و محمد بن عثمان، جميعاً عن صفية بنت شيبة- و سياتي بعد هذا- قال ابن ابي حاتم في علل الحديث (٤٣٠/۱) برقم (۱۲۹۲): (سالت ابي عن حديث اخرجه ابن اسحاق......) و ذكر الحديث ، وقال: و اخرجه عطاف بن خالد قال: حدثني محمد بن عبيد عن عطاء عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قلت: ايهما الصحيح ؟ قال: حديث صفية اشبه- اه-

عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَعَثَنِى عَدِىُّ بْنُ عَدِىٍّ الْكِنْدِىُّ اِلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ اَسْاَلُهَا عَنْ اَشْيَاءَ كَانَتْ تَرْوِيهَا عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَتْ حَدَّثَتْنِى عَائِشَةُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا عِتَاقَ وَلَا طَلَاقَ فِىْ اِغْلَاقٍ.

☆☆ محمد بن عبید بیان کرتے ہیں: عدی بن عدی کندی نے مجھے صفیہ بنت شیبہ کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے ان روایات کے بارے میں دریافت کروں، جو وہ خاتون سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتی ہے۔تو اس خاتون نے بتایا: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''زبردستی (کے ذریعے) عتاق (غلام آزاد کرنا) یہ طلاق واقع نہیں ہوتے۔''

3923- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَوْزِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ مَرْدَوَيْهِ حَدَّثَنَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ جَمِيعًا عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِىْ اِغْلَاقٍ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''زبردستی (کے ذریعے) عتاق (غلام آزاد کرنا) اور طلاق واقع نہیں ہوتے۔''

3924- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِى الثَّلْجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِىُّ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنِىْ عَمِّى وَهْبُ بْنُ نَافِعٍ اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الطَّلَاقُ عَلٰى اَرْبَعَةِ وُجُوْهٍ وَجْهَانِ حَلَالٌ وَوَجْهَانِ حَرَامٌ فَاَمَّا اللَّذَانِ هُمَا حَلَالٌ فَاَنْ يُطَلِّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ اَوْ يُطَلِّقَهَا حَامِلًا مُسْتَبِينًا حَمْلُهَا وَاَمَّا اللَّذَانِ هُمَا حَرَامٌ فَاَنْ يُطَلِّقَهَا حَائِضًا اَوْ يُطَلِّقَهَا عِنْدَ الْجِمَاعِ لَا يَدْرِى اَشْتَمَلَ الرَّحِمُ عَلٰى وَلَدٍ اَمْ لَا لَفْظُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں: طلاق کے چار طریقے ہیں، ان میں سے دو طریقے حلال ہیں اور دو طریقے حرام ہیں، جہاں تک دو حلال طریقوں کا تعلق ہے: تو وہ یہ کہ آدمی اپنی بیوی کو اس کے طہر کے عالم میں، اس کے ساتھ صحبت کئے بغیر طلاق دے، یا وہ اپنی بیوی کو اس وقت طلاق دے جب وہ عورت حاملہ ہو اور اس کا حمل واضح ہو، جہاں تک ان دو طریقوں کا تعلق ہے جو حرام ہیں: تو وہ یہ کہ آدمی اپنی بیوی کو اس کے حیض کے دوران طلاق دیدے، یا اس کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد اسے طلاق دیدے، جس میں یہ پتہ نہ چل سکے، (اس صحبت کے نتیجے میں) حمل قرار پایا ہے یا نہیں؟

3925- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِىُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ

۳۹۲۳- اخرجه البيهقي في الكبرى (۳۵۷/۷) من طريق كثير بن يحيى عن قزعة بن سويد به- وراجع الذي قبله-

۳۹۲۴- تقدم تخريجه في اول كتاب الطلاق-

الْفَرَجِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَجَّاجِ الْمَهْرِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ اَيُّوبَ الْغَافِقِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو اَنَّ مَوْلَاهُ زَوَّجَهُ وَهُوَ يُرِيدُ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُزَوِّجُونَ عَبِيْدَهُمْ اِمَاءَهُمْ ثُمَّ يُرِيدُونَ اَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ اَلَا اِنَّمَا يَمْلِكُ الطَّلَاقَ مَنْ اَخَذَ بِالسَّاقِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ شکایت کی: اس کے آقا نے اس کی شادی کروائی اور اب وہ آقا یہ چاہتا ہے: اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی: پھر آپ نے (خطبہ دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا:

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے وہ پہلے اپنے غلاموں کی شادیاں اپنی کنیزوں سے کروا دیتے ہیں، اور پھر وہ ان کے درمیان علیحدگی کروانا چاہتے ہیں، خبردار! طلاق دینے کا اختیار اس کو ہوتا ہے جو پنڈلی کو پکڑتا ہے۔''

3926- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ اَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ مَمْلُوكًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الطَّلَاقُ لِمَنْ اَخَذَ بِالسَّاقِ. لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ.

☆☆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک غلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''طلاق دینے کا حق اسے ہے جو پنڈلی پکڑتا ہے۔''

راوی نے (اس کی سند میں) حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

3927- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عِيسَى الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ الصَّدَفِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ مَمْلُوكٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ مَوْلَايَ زَوَّجَنِي وَهُوَ يُرِيدُ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَاَتِي قَالَ فَصَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا الطَّلَاقُ لِمَنْ اَخَذَ بِالسَّاقِ.

۳۹۲۵- اخرجه البيهقي (۷/۳۶۰) من طريق ابي عتبة احمد بن الفرج' حدثنا بقية بن الوليد' ثنا ابو الحجاج المهري' به- واسناده ضعيف: ابو الحجاج المهري: هو رشدين بن سعد و هو ضعيف' و كذلك احمد بن الفرج- و قد تابع المهري عليه ابن لهيعة' فاخرجه عن موسى بن ايوب' سياتي في الذي بعده- و للحديث شاهد من حديث عصمة بن مالك' سياتي قريباً-

۳۹۲۶- اخرجه البيهقي في السنن (۷/۳۶۰) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه ابن ماجه في سننه كتاب: الطلاق (۱/۶۷۲) باب طلاق العبيد (۲۰۸۱) من طريق ابن لهيعة عن موسى بن ايوب الغافقي' بهذا الاسناد مرسلا- وقال البوصيري في الزوائد: (وفي اسناده ابن لهيعة' و هو ضعيف)- اه-

۳۹۲۷- اخرجه ابن عدي في الكامل (۶/۱۴): حدثنا محمد بن احمد الوجواجي الانصاري' ثنا خالد بن عبد السلام المهري......به- و فيه الفضل بن المختار: قال ابو حاتم: احاديثه منكرة حديث بالاباطيل' و قال الازدي: منكر الحديث جداً- و قال ابن عدي: احاديثه منكرة عامتها لايتابع عليها- انظر: ميزان الاعتدال (۵/۴۳۵) (ت: ۶۷۵۶- بتحقيقنا)- و الحديث ذكره الهيثمي في المجمع (۴/۳۳۷) و اعلة بالفضل بن المختار-

☆☆ حضرت عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک غلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: میرے آقا نے پہلے میری شادی کروائی اب وہ میرے اور میری بیوی کے درمیان علیحدگی کروانا چاہتا ہے، راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے لوگو! طلاق دینے کا حق اسے ہے جو پنڈلی پکڑتا ہے۔''

3928- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ ح وَأَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ اللَّبَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبِيبٍ الْمُسْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَاقُ الْأَمَةِ اثْنَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کنیز (کو دی جانے والی) طلاقیں دو ہوں گی اور اس کی عدت دو حیض ہوگی۔''

3929- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبِيبٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. تَفَرَّدَ بِهِ عُمَرُ بْنُ شَبِيبٍ مَرْفُوعًا وَكَانَ ضَعِيفًا وَالصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وَرَوَاهُ سَالِمٌ وَنَافِعٌ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ عمر بن شبیب اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کرنے میں منفرد ہے۔ یہ راوی ''ضعیف'' ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مستند طور پر یہی منقول ہے جو سالم اور نافع نے اس روایت کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

3930- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ فِي الْعَبْدِ تَكُونُ تَحْتَهُ الْحُرَّةُ أَوِ الْحُرِّ تَكُونُ تَحْتَهُ الْأَمَةُ أَيُّهُمَا رَقَّ نَقَصَ الطَّلَاقُ بِرِقِّهِ وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ.

☆☆ سالم بیان کرتے ہیں: جو شخص غلام ہو اور اس کی بیوی آزاد عورت ہو، یا مرد آزاد ہو اور اس کی بیوی کنیز ہو، تو

۳۹۲۸- اخرجه ابن ماجه في كتاب الطلاق (۱/۶۷۲) باب: في طلاق الامة و عدتها، و البيهقي في السنن الكبرى، كتاب الرجعة (۷/۳۶۹) باب ما جاء في عدد العبد، و من قال: الطلاق بالرجال و العدة بالنساء، و من قال: هما جميعاً بالنساء- من طريق عمر بن شبيب المسلي، نا عبد الله بن عيسى بن عبد الرحمن بن ابي ليلى، بهذا الاسناد- وقال البيهقي -رحمه الله-: (منكر غير ثابت من وجهين: احدهما: ان عطية ضعيف و سالم و نافع اثبت منه و اصح)- ورواية الوجه الآخر ان عمر بن شبيب ضعيف لا يحتج بروايته- والله اعلم)- وقال: اخبرنا ابو عبد الله الحافظ، ان ابو العباس محمد بن يعقوب، قال: سمعت عباس الدوري، سمعت يحيى بن معين يقول: (عمر بن شبيب لم يكن بشيء- هذايته)- قال الحافظ في التلخيص (۳/۲۱۳): (في اسناده عمر بن شبيب و عطية العوفي، و هما ضعيفان، و صحح الدارقطني و البيهقي الموقوف)- اه- و انظر: نصب الراية (۳/۲۲۷)-

۳۹۲۹- راجع الذي قبله، و الموقوف اخرجه مالك في الموطا (۲/۵۷٤)-

۳۹۳۰- اسناده صحيح رجاله ثقات، و هو الصواب موقوفاً- انظر السابق-

میاں بیوی میں سے جو بھی مملوک ہو، تو طلاق میں اس مملوکیت کی وجہ سے کمی آ جائے گی، البتہ عدت میں عورت کی حیثیت کا اعتبار کیا جائے گا۔

3931- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَّنَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ طَلَاقُ الْعَبْدِ الْحُرَّةَ تَطْلِيقَتَانِ وَعِدَّتُهَا ثَلَاثَةُ قُرُوْءٍ وَّطَلَاقُ الْحُرِّ الْاَمَةَ تَطْلِيقَتَانِ وَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْاَمَةِ حَيْضَتَانِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غلام (شوہر) آزاد (بیوی) کو دو طلاقیں دے سکتا ہے اور عورت کی عدت تین قروء ہوگی۔ آزاد (شوہر) کنیز بیوی کو دو طلاقیں دے سکتا ہے اور اس عورت کی عدت، کنیز کی عدت یعنی دو حیض ہو گی۔

3932- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِيْ عِيْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سُفْيَانَ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا كَانَتِ الْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوْكِ فَطَلَاقُهَا تَطْلِيقَتَانِ وَعِدَّتُهَا ثَلَاثُ حِيَضٍ وَّاِذَا كَانَتِ الْمَمْلُوْكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ فَطَلَاقُهَا تَطْلِيقَتَانِ وَالْعِدَّةُ عَلَى النِّسَاءِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی آزاد عورت کسی غلام کی بیوی ہو۔ تو عورت کو دو طلاقیں دی جا سکتی ہیں اور اس کی عدت تین حیض ہوگی اور جب کوئی کنیز کسی آزاد شخص کی بیوی ہو، تو اسے دو طلاقیں دی جا سکتی ہیں اور اس کی عدت خاتون کی حیثیت کے اعتبار سے (یعنی کنیز کے طور پر دو حیض) ہوگی۔

3933- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَاَتَهُ ثِنْتَيْنِ فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ حُرَّةً كَانَتْ اَوْ اَمَةً عِدَّةُ الْحُرَّةِ ثَلَاثُ حِيَضٍ وَّعِدَّةُ الْاَمَةِ حَيْضَتَانِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب غلام اپنی بیوی کو دو طلاقیں دیدے تو وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے۔ جب تک وہ دوسری شادی کر کے (بیوہ یا مطلقہ نہ ہو جائے) خواہ وہ عورت آزاد ہو یا کنیز ہو، تاہم آزاد عورت کی عدت تین حیض جبکہ کنیز کی عدت دو حیض ہوگی۔

3934- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

۳۹۳۱—اسناده حسن: فان عبد الرحمن بن خالد هو ابن خالد بن مسافر الفهمي' امير مصر صدوق-

۳۹۳۲—اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه' كتاب: الطلاق (۸۲/۵) باب: من قال الطلاق بالرجال و العدة بالنساء' و البيهقي في السنن الكبرى كتاب: الرجعة (۳۶۹/۷) باب: ما جاء في عدد طلاق العبد' و من قال: الطلاق بالرجال و العدة بالنساء' و من قال: هما جميعاً بالنساء من طريق عبيد الله بن عمر عن نافع' بهذا الاسناد- وقال البيهقي -رحمه الله-: (وكذلك اخرجه سالم عن ابن عمر' فمذهبه في ذلك ان ايهما رق نقص الطلاق برقه' هذا هو مذهب ابن عمر- رضي الله عنه- في ذلك)- اه-

۳۹۳۳—تقدم تخريجه في كتاب النكاح-

عُمَرَ فِي الْأَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الْحُرِّ تَبِينُ بِتَطْلِيقَتَيْنِ وَتَعْتَدُّ حَيْضَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتِ الْحُرَّةُ تَحْتَ الْعَبْدِ بَانَتْ بِتَطْلِيقَتَيْنِ وَتَعْتَدُّ ثَلَاثَ حِيَضٍ .وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَّابْنُ جُرَيْجٍ وَّغَيْرُهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفٌ وَّهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ .وَحَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسٰى عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْكَرٌ غَيْرُ ثَابِتٍ مِّنْ وَجْهَيْنِ اَحَدُهُمَا اَنَّ عَطِيَّةَ ضَعِيفٌ وَّسَالِمٌ وَّنَافِعٌ اَثْبَتُ مِنْهُ وَاَصَحُّ رِوَايَةً .وَالْوَجْهُ الْاٰخَرُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ شَبِيبٍ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ لَا يُحْتَجُّ بِرِوَايَتِهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایسی کنیز، جو کسی آزاد شخص کی بیوی ہو، اس کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: وہ دو طلاقوں کے ذریعے بائنہ ہو جائے گی، اور دو حیض عدت بسر کرے گی اور جب کوئی آزاد عورت کسی غلام کی بیوی ہو تو وہ دو طلاقوں کے ذریعے بائنہ ہو جائے گی اور تین حیض تک عدت گزارے گی۔

یہ روایت دیگر راویوں نے بھی ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ اور یہی درست ہے ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی گئی ہے۔ یہ روایت منکر ہے اور دو حوالوں سے ثابت نہیں ہے۔

ایک یہ کہ عطیہ نامی راوی ضعیف ہے جبکہ سالم اور نافع زیادہ ''ثبت'' اور صحیح روایت نقل کرنے والے ہیں۔

دوسرا پہلو یہ ہے: عمرو بن شبیب ''ضعیف الحدیث'' ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جا سکتا، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3935- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنِي الْمُثَنّٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا اَوْ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا قَالَ هِيَ لِلْمُطَلَّقَةِ وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا .

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اور حاملہ عورتوں کی عدت (کا اختتام) یہ ہے کہ وہ حمل کو جنم دیدیں۔''

یہ حکم تین طلاق یافتہ عورت کے لئے ہے؟ یا بیوہ کے لئے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ طلاق یافتہ کے لئے بھی ہے اور بیوہ کے لئے بھی ہے۔

3936- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْمُقَوِّمُ

۳۹۳۴-اخرجه البيهقي في سننه (۳۶۹/۷) من طريق الدارقطني' به- وراجع السابق و الذي قبله-

۳۹۳۵-تقدم تخريجه في كتاب النكاح-

۳۹۳۶-اخرجه البيهقي في الكبرى (۳۶۹/۷-۳۷۰' ۴۳۶) من طريق الدارقطني' به- و في اسناده مظاهر بن اسلم المخزومي: قال الحافظ في التقريب (۶۷۶۷): ضعيف- و صغدي بن سنان ضعفه الذهبي في الميزان (۳۰/۲) و سياتي في الذي بعده عند الدارقطني من طريق ابن جريج عن مظاهر' نحوه-

حَدَّثَنَا صُغْدِيُّ بْنُ سِنَانٍ عَنْ مُظَاهِرِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَاقُ الْعَبْدِ اثْنَتَانِ وَلَاتَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَقَرْءُ الْاَمَةِ حَيْضَتَانِ وَتَتَزَوَّجُ الْحُرَّةُ عَلَى الْاَمَةِ وَلَاتَتَزَوَّجُ الْاَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''غلام کی دی ہوئی طلاقیں دو ہوں گی، اور پھر وہ عورت اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک دوسری شادی کرکے (بیوہ یا طلاق یافتہ) نہیں ہوجاتی اور کنیز کی عدت دو حیض ہوگی۔ کنیز پر آزاد عورت کے ساتھ شادی کی جاسکتی ہے، لیکن آزاد عورت پر کنیز کے ساتھ شادی نہیں کی جاسکتی۔

3937- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ وَجَمَاعَةٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُظَاهِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَقُرْؤُهَا حَيْضَتَانِ . قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ فَلَقِيتُ مُظَاهِرًا فَحَدَّثَنِيْ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُطَلَّقُ الْاَمَةُ تَطْلِيقَتَيْنِ وَتَعْتَدُّ حَيْضَتَيْنِ . قَالَ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنِيْ بِهِ كَمَا حَدَّثْتَ ابْنَ جُرَيْجٍ- قَالَ- فَحَدَّثَنِيْ كَمَا حَدَّثَهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''کنیز کو دو طلاقیں دی جاسکتی ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہوگی''۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ منقول ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''کنیز کو دو طلاقیں دی جاسکتی ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہوگی''۔

3938- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَاصِمٍ يَقُوْلُ لَيْسَ بِالْبَصْرَةِ حَدِيْثٌ اَنْكَرَ مِنْ حَدِيْثِ مُظَاهِرٍ هٰذَا .قَالَ لَنَا النَّيْسَابُوْرِيُّ وَالصَّحِيْحُ عَنِ الْقَاسِمِ خِلَافُ هٰذَا .

☆☆ ابوعاصم کہتے ہیں: بصرہ میں، مظاہر کی نقل کردہ اس روایت سے زیادہ ''منکر'' روایت اور کوئی نہیں ہے۔

ابوبکر نیشاپوری کہتے ہیں، قاسم سے مستند طور پر اس کے برخلاف منقول ہے۔

3939- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ

۳۹۳۷-اخرجه ابو داود (۲/ ۶۳۹) في الطلاق، باب: في سنة طلاق العبد (۲۱۸۹)، و الترمذي (۲/ ۴۷۹) كتاب الطلاق، باب ما جاء في طلاق الامة تطليقتان (۱۱۸۲)، وابن ماجه (۱/ ۶۷۲) كتاب الطلاق، باب في طلاق الامة و عدتها، الحديث (۲۰۸۰)، و الحاكم (۲/ ۲۰۵)، و البيهقي (۷/ ۳۶۹) من طريق ابن جريج عن مظاهر، به- و مظاهر ضعيف؛ كما تقدم في الذي قبله- و الحديث قال ابو داود: مجهول، و قال الترمذي: (لا نعرفه مرفوعاً الا من حديث مظاهر، و لا نعرف له غيره هذا الحديث)-والحديث صححه الحاكم ووافقه الذهبي، و هو وهم غريب من الذهبي؛ فانه اورد مظاهرًا في الميزان وضعفه-

۳۹۳۸-صحح الالباني اسناده في الارواء (۷/ ۱۴۹)- قلت: و الصحيح عن القاسم خلافه كما سياتي في الذي بعده-

۳۹۳۹-اخرجه البيهقي في السنن (۷/ ۳۷۰) من طريق الدارقطني، به- و قد حسنه الالباني في الارواء (۷/ ۱۴۹)-

حَدَّثَنِی هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِی زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ سُئِلَ الْقَاسِمُ عَنِ الْاَمَةِ كَمْ تُطَلَّقُ قَالَ طَلَاقُهَا اثْنَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ - قَالَ فَقِيلَ لَهُ اَبَلَغَكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی هٰذَا قَالَ لَا.

☆☆ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: قاسم سے کنیز کے بارے میں دریافت کیا گیا، اسے کتنی طلاقیں دی جاسکتی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اسے دوطلاقیں دی جاسکتی ہیں اور اس کی عدت دوحیض ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان سے دریافت کیا گیا: کیا اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث آپ تک پہنچی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

3940- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ سُئِلَ الْقَاسِمُ عَنْ عِدَّةِ الْاَمَةِ فَقَالَ النَّاسُ يَقُولُونَ حَيْضَتَانِ وَاِنَّا لَا نَعْلَمُ ذٰلِكَ فِی كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِی سُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ وَسَالِمٍ قَالَا لَيْسَ هٰذَا فِی كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِی سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ عَمِلَ بِهِ الْمُسْلِمُونَ.

☆☆ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: قاسم سے کنیز کی عدت کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں، یہ دوحیض ہوگی۔ ہمیں اس بارے میں علم نہیں ہے۔ (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ہمیں یہ حکم اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت میں نہیں ملتا ہے۔

ابن وہب نے اپنی سند کے ساتھ قاسم اور سالم کا یہی قول نقل کیا ہے: یہ حکم اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت میں نہیں ہے۔ تاہم مسلمان اس پر عمل کرتے ہیں۔

3941- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِیُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِیُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِیُّ قَالَ كَتَبَ اِلَیَّ يَحْيَى بْنُ اَبِی كَثِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْحَرَامُ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا.

قَالَ هِشَامٌ وَكَتَبَ اِلَیَّ يَحْيَى عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِی الْحَرَامِ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِی رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ يَعْنِی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ حَرَّمَ جَارِيَتَهُ فَقَالَ اللّٰهُ (لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ) اِلٰى قَوْلِهِ (قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ)

۳۹۴۰-اخرجه البيهقي في السنن (۷/ ۳۷۰) من طريق الدارقطني' به-و راجع الذي قبله' و انظر: نصب الراية (۳/ ۲۲۶)-

۳۹۴۱-اخرجه البيهقي (۷/ ۳۵۰) كتاب: الخلع و الطلاق' باب: من قال لامراته: انت علي حرام' من طريق الدارقطني به- و اثر عمر سياتي قريباً- و اما اثر ابن عباس: فقد اخرجه البخاري في صحيحه (۹/ ۶۵۴) كتاب: التفسير' باب: سورة التحريم' الحديث (۴۹۱۱): حدثنا معاذ بن فضالة' حدثنا هشام عن يحيى' باسناده الى ابن عباس قال: في الحرام يكفر- وقال ابن عباس: (لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة)- و اخرجه مسلم في صحيحه (۲/ ۱۱۰۰) كتاب: الطلاق' باب: وجوب الكفارة على من حرم امراته' و لم ينو الطلاق' الحديث (۱۸/۱۴۷۳)' حدثنا زهير بن حرب' حدثنا اسماعيل بن ابراهيم عن هشام' به-واخرجه البخاري (۵۲۶۶) و مسلم (۱۹/۱۴۷۳) من طريق معاوية- يعني: ابن سلام- عن يحيى بن ابي كثير.......به- و سياتي في الذي بعده- و قد ذكره السيوطي في الدر المنثور (۶/ ۳۶۹) و زاد نسبته الى عبد الرزاق و ابن مردويه-

فَكَفَّرَ يَمِينَهُ وَصَيَّرَ الْحَرَامَ يَمِينًا .

☆☆ عکرمہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: (بیوی کے لئے) لفظ ''حرام'' استعمال کرنا (طلاق نہیں) بلکہ قسم ہے، جس کا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ لفظ ''حرام'' استعمال کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ قسم ہے جس کا کفارہ ادا کیا جائے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں بہترین نمونہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کنیز کو حرام قرار دیا تھا، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''تم اسے کیوں حرام قرار دیتے ہو، جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال قرار دیا ہے۔''

یہ آیت یہاں تک ہے: ''قد فرض الله لكم''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا اور آپ نے لفظ ''حرام'' استعمال کرنے کو قسم قرار دیا۔

3942- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَرُّوذِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ يَعْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ فَإِنَّمَا هِيَ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے لئے حرام قرار دیدے تو یہ قسم شمار ہوگی اور وہ شخص قسم کا کفارہ ادا کرے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں بہترین نمونہ ہے۔

3943- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الْحَرَامِ كَفَّارَةُ يَمِينٍ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لفظ ''حرام'' استعمال کرنے پر قسم کا کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں بہترین نمونہ ہے۔

3944- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ

۳۹۴۲—اخرجه البخاري و مسلم- و راجع الذي قبله-

۳۹۴۳—راجع الذي قبله-

۳۹۴۴—في اسناده عبد الله بن محرر: قال الحافظ في التقريب (۳۵۹۸): (متروك)- و الحديث ضعفه الغساني في (تخريج الاحاديث الضعاف منسنن الدارقطني) ص (۲۹۶)- و قد تقدم قريباً عن يحيى بن ابي كثير عن عكرمة عن عمر -رضي الله عنه- موقوفاً- و اخرجه ابن ابي شيبة (۹۲/۴) رقم (۱۸۱۸۹): حدثنا عبد الله بن مبارك عن خالد عن عكرمة عن عمر قال: الحرام يمين، و اخرجه المصنف في الذي بعده من طريق سعيد عن قتادة عن عكرمة و جابر بن زيد عن ابن عباس موقوفاً-

الْمُحَارِبِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَرَّرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ وَّعِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَعَلَ الْحَرَامَ یَمِیْنًا ۔ابْنُ مُحَرَّرٍ ضَعِیْفٌ وَّلَمْ یَرْوِهٖ عَنْ قَتَادَةَ هٰکَذَا غَیْرُهٗ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ ''حرام'' استعمال کرنے کو قسم قرار دیا تھا۔

3945- حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَکْرٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِکْرِمَةَ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِی الْحَرَامِ یَمِیْنٌ یُکَفَّرُ ۔وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ مُحَرَّرٍ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لفظ ''حرام'' استعمال کرنا قسم ہے، جس کا کفارہ ادا کیا جائے گا۔

3946- حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِیْبٍ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِیْ اَبُو النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاُمِّ وَلَدِهٖ مَارِیَةَ فِیْ بَیْتِ حَفْصَةَ فَوَجَدَتْهُ حَفْصَةُ مَعَهَا فَقَالَتْ لَهٗ تُدْخِلُهَا بَیْتِیْ مَا صَنَعْتَ بِیْ هٰذَا مِنْ بَیْنِ نِسَائِكَ اِلَّا مِنْ هَوَانِیْ عَلَیْكَ ۔ فَقَالَ لَهَا لَا تَذْکُرِیْ هٰذَا لِعَائِشَةَ فَهِیَ عَلَیَّ حَرَامٌ اِنْ قَرِبْتُهَا ۔ قَالَتْ حَفْصَةُ فَکَیْفَ تَحْرُمُ عَلَیْكَ وَهِیَ جَارِیَتُكَ فَحَلَفَ لَهَا لَا یَقْرَبُهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِحَفْصَةَ لَا تَذْکُرِیْهِ لِاَحَدٍ ۔ فَذَکَرَتْهُ لِعَائِشَةَ فَاٰلٰی لَا یَدْخُلُ عَلٰی نِسَائِهٖ شَهْرًا فَاعْتَزَلَهُنَّ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ لَیْلَةً فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی (لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ) الْاٰیَةَ ۔قَالَ وَالْحَدِیْثُ طَوِیْلٌ ۔

☆☆ رت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ''اُمّ ولد'' سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آئے۔ جب سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس خاتون کو دیکھا، تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا:

٣٩٤٥-اخرجه ابن ابي شيبة (٩٦/٤) رقم (١٨١٩٢) : ثنا عبد الاعلى عن سعيد عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس انهم قالوا: الحرام يمين- و اخرجه البيهقي (٣٥١/٧) من طريق سفيان عن جابر عن عكرمة عن ابن عباس: ان عمر بن الخطاب – رضي الله عنه– كان يجعل الحرام يميناً- قال البيهقي: وباسناده عن سفين عن حبيب بن ابي ثابت عن ابراهيم عن عمر بن الخطاب –رضي الله عنه– انه اتاه رجل قد طلق امراته تطليقتين، فقال : (انت علي الحرام)- فقال عمر –رضي الله عنه–: لا اردها عليك- و روينا عن علي و زيد بن ثابت– رضي الله عنهما– في البرية و البتة و الحرام انها ثلاث ثلاث-

٣٩٤٦-اخرجه الطبري في تفسير سورة التحريم (١٥٢/١٢) رقم (٣٤٤١٢) من طريق ابن اشهب عن مالك عن ابي النضر...... به مختصراً- قال الحافظ في فتح الباري (٦٥٥/٩): (اخرج الضياء في (المختارة) من مسند الهيثم بن كليب، ثم من طريق جرير بن حازم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر عن عمر قال : (قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لحفصة: (لا تخبري احداً ان ام ابراهيم علي حرام)- قال: فلم يقربها حتى اخبرت عائشة : فانزل الله: (قدفرض الله لكم تحلة ايمانكم)-و نقل صاحب التعليق المغني(٤١/٤) عن ابن كثير تصحيح اسناده-

آپ اسے میرے گھر کے اندر لے آئے ہیں؟ آپ نے اپنی دیگر ازواج کو چھوڑ کر میرے ساتھ ایسا اس لئے کیا ہے کیونکہ آپ کے نزدیک میری کوئی حیثیت نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم عائشہ کے سامنے اس کا ذکر نہیں کرنا، یہ (کنیز) میرے لئے حرام ہے، جو میں اس کے قریب جاؤں۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یہ آپ کے لئے کیسے حرام ہو سکتی ہے؟ جبکہ یہ آپ کی کنیز ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حلف اٹھایا کہ آپ اس (کنیز) کے قریب نہیں جائیں گے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کا تذکرہ کسی سے نہیں کرنا، لیکن سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کر دیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی ازواج سے) ایلاء کیا کہ آپ ایک ماہ تک اپنی ازواج کے پاس تشریف نہیں لے جائیں گے، آپ نے 29 دن تک اپنی ازواج سے علیحدگی اختیار کئے رکھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"تم اس چیز کو کیوں حرام قرار دیتے ہو؟ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال قرار دی ہے۔"

راوی کہتے ہیں: اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

3947- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَجَدَتْ حَفْصَةُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ فِي يَوْمِ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَأُخْبِرَنَّهَا .فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ عَلَيَّ حَرَامٌ إِنْ قَرِبْتُهَا . فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةَ بِذَلِكَ فَأَعْلَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُولَهُ ذَلِكَ فَعَرَّفَ حَفْصَةَ بَعْضَ مَا قَالَتْ قَالَتْ لَهُ مَنْ أَخْبَرَكَ قَالَ (نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ) فَآلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ (إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا) الآيَةَ .قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عُمَرَ مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے مخصوص دن میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ام ابراہیم (یعنی سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا) کے ساتھ پایا، تو یہ کہا: میں (سیدہ عائشہ کو) اس بارے میں ضرور بتاؤں گی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (یعنی ام ابراہیم) میرے لئے حرام ہے کہ میں اس کے قریب جاؤں۔

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بارے میں بتا دیا، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اس بارے میں بتا دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو ان کی بات کے بارے میں بتایا تو انہوں نے دریافت کیا: آپ کو کس نے بتایا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے علم اور خبر رکھنے والی ذات نے اطلاع دی ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ کے لئے اپنی ازواج کے ساتھ ایلاء کر لیا۔

۳۹۴۷-اخرجه ابن جرير الطبراني في جامع البيان في تاويل القرآن (۱۴۹/۱۲) (۳۴۲۹۷)في بيان قوله تعالى: (يايها النبي لم تحرم ما احل الله لك)-من طريق محمد بن اسحاق عن الزهري' به- و اخرجه ابن سعد و ابن مردويه عن ابن عباس' بنحوه؛ كما في الدر المنثور للسيوطي (۳۶۷/۶)-

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اگر تم دونوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرلو (تو یہ مناسب ہوگا) کیونکہ تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہوگئے تھے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: وہ دو خواتین کون تھیں، جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (اس فعل کے حوالے سے) ایک دوسرے کا ساتھ دیا تھا؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عائشہ اور حفصہ۔

3948- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْقٍ عَنْ عَطَاءٍ- فِىْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ اَنْتِ عَلَىَّ حَرَامٌ اَوْ اَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ اَوْ اَنْتِ طَالِقٌ طَلَاقَ حَرَجٍ- قَالَ اَمَّا قَوْلُهٗ اَنْتِ عَلَىَّ حَرَامٌ فَيَمِيْنٌ يُكَفِّرُهَا وَاَمَّا قَوْلُهُ الْبَتَّةَ وَطَلَاقَ حَرَجٍ فَيُدَيَّنُ.

☆☆ عطاء فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی سے یہ کہے: تم مجھ پر حرام ہو، تمہیں طلاق بتہ ہے، تمہیں حرج والی طلاق ہے، عطاء کہتے ہیں: جہاں تک اس کے یہ کہنے کا تعلق ہے۔ ''تم مجھ پر حرام ہو'' تو یہ قسم ہے، جس کا وہ شخص کفارہ ادا کرے گا، (یہ طلاق نہیں ہے) جہاں تک لفظ ''طلاق بتہ'' یا ''طلاق حرج'' استعمال کرنے کا تعلق ہے، تو اس بارے میں اس کی نیت کا اعتبار ہو گا۔

3949- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنْ سَالِمٍ الْاَفْطَسِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّىْ جَعَلْتُ امْرَاَتِىْ عَلَىَّ حَرَامًا فَقَالَ كَذَبْتَ لَيْسَتْ عَلَيْكَ حَرَامًا ثُمَّ تَلَا (يَا اَيُّهَا النَّبِىُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ) عَلَيْكَ اَغْلَظُ الْكَفَّارَاتِ عِتْقُ رَقَبَةٍ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میں نے اپنی بیوی کو اپنے پر حرام قرار دیدیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے غلط کہا ہے، وہ تم پر حرام نہیں ہوئی، پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اے نبی! تم اس چیز کو کیوں حرام قرار دیتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال قرار دی ہے۔''

(پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا) تم پر سب سے زیادہ سخت کفارہ عائد ہوگا، یعنی غلام آزاد کرنا۔

3950- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِىُّ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ

۳۹۴۸-اسناده ضعيف: الزبير بن خريق قال ابن حجر في التقريب (۲۰۰۵): لين الحديث- اه- و قد روى ابن ابي شيبة (۹۶/۴) (۱۸۱۹۴) من طريق عبد الاعلى عن سعيد عن قتادة عن عطاء و طاوس قالا: يمين-

۳۹۴۹-اخرجه البيهقي في السنن الكبرى كتاب: الطلاق (۳۵۰/۷) باب: من قال لا مراته: انت علي حرام- من طريق الدارقطني به- و اخرجه النسائي في التفسير (۴۵۱/۲) سورة التحريم (۶۲۹) و في المجتبى (۱۵۱/۶) و الحاكم في المستدرك (۴۹۳/۲) كتاب: التفسير و الطبراني في معجمه الكبير (۴۴۰/۱۱) (۱۲۲۴۶) من طريق الثوري عن سالم......به- و قال الحاكم (وهذا حديث صحيح على شرط البخاري و لم يخرجاه)- اه -وقال الحافظ في الفتح (۳۷۶/۹): و كانه اشار عليه بالرقبة؛ لانه عرف انه موسر فاراد ان يكفر بالاغلظ من كفارة اليمين؛ لانه تعين عليه عتق الرقبة)- اه -و الحديث ذكره السيوطي في الدر المنثور (۲۴۱/۶) و زاد نسبته الى ابن المنذر و ابن مردويه-

غُرَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْاَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّ اَبِيهِ رَافِعِ بْنِ سِنَانٍ اَنَّهُ اَسْلَمَ وَاَبَتِ امْرَاَتُهُ اَنْ تُسْلِمَ وَكَانَ لَهُ مِنْهَا ابْنَةٌ شَبِيهَةٌ بِالْفَطِيمِ فَخَاصَمَهَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَعَاهَا بَيْنَكُمَا ثُمَّ ادْعُوَاهَا . فَفَعَلَا فَمَالَتْ اِلَى اُمِّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اهْدِهَا . فَمَالَتْ اِلَى اَبِيهَا فَاَخَذَهَا.

☆☆ حضرت رافع بن سنان رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے، انہوں نے اسلام قبول کرلیا، لیکن ان کی اہلیہ نے اسلام قبول کرنے سے انکار کردیا، ان کی ایک چھوٹی بچی تھی جو دودھ چھڑانے کی عمر تک پہنچ چکی تھی، وہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اپنے درمیان رکھو اور پھر تم دونوں اسے بلاؤ۔ انہوں نے ایسا ہی کیا تو وہ بچی اپنی والدہ کی طرف مائل ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! اسے ہدایت نصیب کر! تو وہ بچی اپنے والد کی طرف مائل ہوگئی۔ تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے اسے حاصل کرلیا۔

3951 - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الثَّلْجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي اَبِي اَنَّ جَدَّهُ رَافِعَ بْنَ سِنَانٍ اَسْلَمَ وَاَبَتِ امْرَاَتُهُ اَنْ تُسْلِمَ وَكَانَ بَيْنَهُمَا جَارِيَةٌ تُدْعَى عُمَيْرَةُ فَطَلَبَتِ ابْنَتَهَا فَمَنَعَهَا ذٰلِكَ فَاَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْعُدِي هَا هُنَا . وَقَالَ لَهُ اقْعُدْ هَا هُنَا . ثُمَّ قَالَ ادْعُوَاهَا . فَدَعَوَاهَا فَمَالَتْ نَحْوَ اُمِّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اهْدِهَا . فَمَالَتْ نَحْوَ اَبِيهَا فَاَخَذَهَا فَذَهَبَ بِهَا .

☆☆ حضرت رافع بن سنان رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے، انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔ ان کی بیوی نے اسلام قبول کرنے سے انکار کردیا، ان دونوں کی ایک بیٹی تھی، جس کا نام عمیرہ تھا۔ اس عورت نے اس بچی کا مطالبہ کیا تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے انکار کردیا، وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے فرمایا، تم یہاں بیٹھ جاؤ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم یہاں بیٹھ جاؤ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب تم دونوں اس (بچی کو) بلاؤ، ان دونوں نے اسے بلایا، وہ بچی اپنی والدہ کی طرف مائل ہونے لگی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! اسے ہدایت عطا کر! تو وہ بچی اپنے والد کی طرف مائل ہوگئی تو انہوں نے اسے حاصل کرلیا اور اپنے ساتھ لے گئے۔

3952 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا

۳۹۵۰- اخرجه احمد (۵/۴۴۶)، و ابو داود (۲/۶۷۹) كتاب: الطلاق، باب: اذا اسلم احد الابوين مع من يكون الولد، الحديث (۲۲۴۴)، و النسائي في الكبرى، كما في تحفة الاشراف (۳۵۹۴)، والحاكم (۲/۲۰۷) من طريق عبد الحميد بن سلمة...... به- واخرجه النسائي في الصغرى (۶/۱۸۵) كتاب: الطلاق، باب: اسلام احد الزوجين و تخيير الولد، من طريق سفيان عن عثمان البتي عن عبد الحميد بن سلمة الانصاري عن ابيه عن جده انه اسلم، و ابت امراته ان تسلم، فجاء ابن لهما صغير لم يبلغ الحلم، فاجلس النبي صلى الله عليه وسلم الاب ههنا والام ههنا ثم خيره، فقال: اللهم اهده، فذهب الى ابيه-

۳۹۵۱- راجع الذي قبله-

أَيُّوبُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ جَاءَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ هَاتِ مِنْ هُنَيَّاتِكَ وَمِنْ صَدْرِكَ وَمِمَّا جَمَعْتَ .قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الصَّهْبَاءِ هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ الثَّلَاثَةَ كَانَتْ تُرَدُّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْوَاحِدَةِ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ قَدْ كَانَتِ الثَّلَاثَةُ تُرَدُّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ إِلَى الْوَاحِدَةِ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ تَتَايَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ فَأَمْضَاهُنَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَلَاثًا.

☆☆ طاؤس بیان کرتے ہیں: ابوصہباء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اپنا مؤقف (یا سوال) اور جو کچھ تمہارے ذہن میں ہے اور جو کچھ تم نے اکٹھا کیا ہے، اسے پیش کرو۔ تو ابو صہباء نے ان سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دور میں تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھیں، لیکن جب (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں) طلاق کے مقدمات زیادہ آنے لگے، تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں تین قرار دینا (شروع کر دیا)

3953- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا أَبُو الصَّلْتِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ الذَّارِعُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا مُعَاذُ مَنْ طَلَّقَ لِلْبِدْعَةِ وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَلْزَمْنَاهُ بِدْعَتَهُ .

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اے معاذ! جو شخص بدعت (یعنی خلاف سنت) طریقے سے اپنی بیوی کو ایک، دو یا تین طلاقیں دے گا، ہم اس کی بدعت کو اس پر لازم کر دیں گے۔"

3954- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

۳۹۵۲- اخرجه مسلم في صحيحه (۱۰۹۹/۲) كتاب: الطلاق، باب: طلاق الثلاث، الحديث (۱۷/۱۴۷۲): حدثنا اسحاق بن ابراهيم، اخبرنا سليمان بن حرب عن حماد بن زيد، به- و اخرجه ابو داؤد (۲۱۹۹): حدثنا محمد بن عبد الملك بن مروان، حدثنا ابو النعمان، حدثنا حماد بن زيد عن ايوب عن غير واحد عن طاوس، به- واخرجه عبد الرزاق (۱۱۳۳۷) عن ابن جريج قال: اخبرني ابن طاوس عن ابيه: ان ابا الصهباء قال لابن عباس...... فذكره نحوه- و من طريق اخرجه مسلم (۱۶/۱۴۷۲)، و ابو داؤد (۲۲۰۰)، و اخرجه عبد الرزاق ايضاً (۱۱۳۳۶)، و من طريقه احمد (۳۱۴/۱)، و مسلم (۱۵/۱۴۷۲) من طريق معمر عن ابن طاوس...... به-

۳۹۵۳- في اسناده اسماعيل بن اميه، و هو متروك، و الحديث تقدم-

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ مَنْ طَلَّقَ لِلْبِدْعَةِ أَلْزَمْنَاهُ بِدْعَتَهُ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے معاذ! جو شخص بدعت (یعنی خلاف سنت) طریقے سے اپنی بیوی کو ایک' دو یا تین طلاقیں دے گا، ہم اس کی بدعت کو اس پر لازم کر دیں گے۔''

3955- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ اللَّبَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ نَذِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ وَعَصَى رَبَّهُ وَخَالَفَ السُّنَّةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کو، اس کے حیض کے دوران تین طلاقیں دیدے، تو وہ عورت اس سے بائنہ ہو جائے گی، تاہم اس شخص نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی اور سنت کی خلاف ورزی کی۔

3956- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ وَعُثْمَانُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

3957- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ عَنْ عَائِذِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَقَالَ بَانَتْ مِنْهُ وَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَقُلْتُ لَهُ أُفْتِي النَّاسَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ.

☆☆ ابان بن تغلب بیان کرتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا:

جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدیتا ہے۔ امام جعفر صادق نے فرمایا: وہ عورت اس شخص سے بائنہ ہو جائے گی اور اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی۔ جب تک دوسری شادی کر کے (بیوہ یا مطلقہ نہیں ہو جاتی) میں نے ان سے دریافت کیا: کیا میں لوگوں کو اس کے مطابق فتویٰ دیدوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

3958- حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وُهَيْبٍ الْغَزِّيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ حَدَّثَنَا رَوَّادٌ عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْخُلْعَ تَطْلِيقَةً بَائِنَةً.

۳۹۵٤-راجع الذي قبله-

۳۹۵۵-تقدم تخريجه-

۳۹۵٦-راجع الذي قبله-

۳۹۵۷-عائذ بن حبيب و ان رمي بالتشيع الا انه صدوق وكذا ابان بن تغلب ثقة و ان كان الذهبي قال فيه: (شيعي جلد)- قلت: صاحب البدعة ان كان صدوقاً فلنا صدقه و عليه بدعته- ينظر لذلك: التنكيل لليماني (۱/٤٤) و الاثر اخرجه البيهقي ايضاً (۳٤۰/۷) من طريق بسام الصيرفي عن جعفر بن محمد نحوه-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلع کو ایک بائنہ طلاق قرار دیا تھا۔

3959- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ يَزِيدَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے ان سے خلع لے لیا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو یہ ہدایت کی کہ وہ ایک حیض عدت گزارے۔

3960- وَاَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتٍ .مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ.

☆☆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ثابت کی اہلیہ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے) انہوں نے (اس کی سند میں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے۔

3961- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَّالْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَّسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ الثَّلَاثَةُ وَاحِدَةٌ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فِىْ اَمْرٍ كَانَتْ لَهُمْ فِيْهِ اَنَاةٌ فَلَوْ اَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَاَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس، حضرت ابوبکر

۳۹۵۸- اخرجه ابن عدي في الكامل (۳۳۵/٤) و البيهقي في السنن (۳۱٦/۷) من طريق سواد عن عباد بن كثير......به- قال البيهقي: تفرد به عباد بن كثير البصري' وقد ضعفه احمد بن حنبل و يحيى بن معين و البخاري' و تكلم فيه شعبة بن الحجاج' و كيف يصح ذلك و مذهب ابن عباس و عكرمة بخلافه! على انه يحتمل ان يكون المراد به اذا انوى به طلاقاً' او ذكره و المقصود منه قطع الرجعة- والله اعلم- اه- قلت:عباد ضعيف- وسواد بن الجراح: قال الحافظ في التقريب (۱۹٦۹): صدوق اختلط بآخره: فترك' و في حديثه عن الثوري ضعف شديد- اه-

۳۹۵۹- اخرجه ابو داود (۲/٦٦۹) في الطلاق' باب: في الخلع' الحديث (۲۲۲۹) و الترمذي (۲/٤۸۲) في الطلاق' باب: ما جاء في الخلع (۱۱۸۵) و الحاكم (۲/۲۰٦) و البيهقي (۷/٤۵۰) من طريق علي بن بحر القطان' حدثنا هشام بن يوسف......به- قال ابو داود: هذا الحديث اخرجه عبد الرزاق عن معمر عن عمرو بن مسلم عن عكرمة مرسلا- و قال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد' غير ان عبد الرزاق ارسله عن معمر- اه- و المرسل الذي اشار اليه ابو داود و الحاكم' سياتي عند المصنف بعد هذا- و الحديث قال الترمذي: حسن غريب' و نقل الزيلعي في نصب الراية (۲/۲٤٤) عن صاحب (التنقيح) انه قال: الحديث حجة لمن قال: الخلع ليس بطلاق؛ اذ لو كان طلاقاً لم تعتد فيه بحيضة- قال: و عمرو ابن مسلم هذا هو الجندي اليماني؛ روى له مسلم' و وثقه ابن حبان' و قال ابن حزم: ليس بشيء' ورد الحديث من اجله- انتهى-

۳۹٦۰- اخرجه عبد الرزاق في مصنفه من كتاب الطلاق (٦/۵۰٦) باب: عدة المختلعة (۱۱۸۵۸) و من طريقه الدارقطني هنا' و الحاكم في المستدرك (۲/۲۰٦)- و راجع الذي قبله-

۳۹٦۱- اخرجه عبد الرزاق (۱۱۳۳٦) و من طريقه المصنف -هنا- و مسلم و ابو داود' و قد تقدم قريباً-

رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں، تین (طلاقیں) ایک ہی شمار ہوتی تھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں کو جس بارے میں سہولت دی گئی تھی، انہوں نے اس معاملے میں جلد بازی کرنا شروع کر دی ہے، اگر ہم ان (تین طلاقوں کو تین کی صورت میں) جاری رہنے دیں، (تو یہی مناسب ہوگا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (تین طلاقوں کو تین کی شکل میں) جاری رہنے دیا۔

3962- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُمَيْدٍ الْمِصِّيْصِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَتَعْلَمُ اَنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّثَلَاثًا مِّنْ اِمَارَةِ عُمَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ .

☆☆ طاؤس بیان کرتے ہیں: ابوصہباء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ یہ بات جانتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے (ابتدائی) تین سالوں میں تین (طلاقیں) ایک شمار ہوتی تھیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں!

3963- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَّيَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَبَا الصَّهْبَاءِ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ تُرَدُّ اِلَى الْوَاحِدَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ .

☆☆ طاؤس بیان کرتے ہیں: ابوصہباء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں۔ کیا آپ یہ بات جانتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے (عہد خلافت) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دور میں، تین (طلاقیں) ایک شمار ہوتی تھیں؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں!

3964- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَتَعْلَمُ اَنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّثَلَاثًا مِّنْ اِمَارَةِ عُمَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ .

٣٩٦٢-تقدم تخريجه- و راجع الذي قبله-

٣٩٦٣-اخرجه النسائي (٦/١٤٥) كتاب: الطلاق، باب: طلاق الثلاث المتفرقة قبل الدخول بالزوجة، من طريق ابي عاصم عن ابن جريج، بهذا الاسناد-

٣٩٦٤-تقدم تخريج هذه الطريق قريباً-

☆☆ طاؤس بیان کرتے ہیں: ابوصہباء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں۔ کیا آپ یہ بات جانتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے (عہد خلافت) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دور میں، تین (طلاقیں) ایک شمار ہوتی تھیں؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں!

3965- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْجَوْزَاءِ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَتَعْلَمُ اَنَّ الثَّلَاثَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يُرْدَدْنَ اِلٰى وَاحِدَةٍ وَّصَدْرًا مِّنْ اِمَارَةِ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ .

☆☆ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ابوجوزاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ یہ بات جانتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دور میں، تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟ تو (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے) جواب دیا: جی ہاں!

3966- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ سَاَلَ اَبُو الْجَوْزَاءِ ابْنَ عَبَّاسٍ هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ تُرَدُّ اِلَى الْوَاحِدَةِ قَالَ نَعَمْ .عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ ضَعِيْفٌ وَّلَمْ يَرْوِهٖ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ غَيْرُهٗ.

☆☆ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ابوجوزاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ یہ بات جانتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دور میں، تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟ تو (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے) جواب دیا: جی ہاں!

3967- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَوْمًا فَاَتَاهُ رَجُلٌ

٣٩٦٥-عبد الله بن مومل: قال الحافظ في التقريب (٣٦٧٢) ضعيف الحديث- و قد تقدم الحديث من طرق عن طاوس ان ابا الصهباء سال ابن عباس......به-

٣٩٦٦-راجع الذي قبله-

٣٩٦٧-اخرجه ابو داود في كتاب الطلاق (٢/٦٤٧) باب: نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلاث (٢١٩٧) من طريق ايوب عن مجاهد...... به، و ابن جرير الطبري في جامع البيان في تاويل القرآن (١٢/١٢٢) (٣٤٢٢٥) من طريق اسماعيل بن امية، بهذا الاسناد مختصرًا- و قال ابو داود - رحمه الله -: روى هذا الحديث حميد الاعرج وغيره عن مجاهد عن ابن عباس- و اخرجه شعبة عن عمرو بن مرة عن سعيد بن جبير عن ابن عباس- و ايوب و ابن جريج جميعًا عن عكرمة بن خالد و سعيد بن جبير عن ابن عباس- و ابن جريج عن عبد الحميد بن رافع عن عطاء عن ابن عباس- و اخرجه الاعمش عن مالك بن الحارث عن ابن عباس- و ابن جريج عن عمرو بن دينار عن ابن عباس- كلهم قالوا في الطلاق الثلاث: انه اجازها، قال: (وبانت منك) نحو حديث اسماعيل بن كثير عن ايوب عن عبد الله بن كثير - اه- وقد تقدم تخريجه من طرق عن مجاهد-

فَقَالَ يَا اَبَا عَبَّاسٍ اِنِّىْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِىْ ثَلَاثًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَحُرِّمَتْ عَلَيْكَ امْرَاَتُكَ وَلَمْ تَتَّقِ اللّٰهَ فَيَجْعَلَ لَكَ مَخْرَجًا يُطَلِّقُ فَيَتَحَمَّقُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا اَبَا عَبَّاسٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (يَا اَيُّهَا النَّبِىُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ) فِىْ قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ .قَالَ وَاَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ يَزِيْدَ اَنَّهُ كَانَ فِى الْمَجْلِسِ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَمِعَ مِنْهُ مَا حَدَّثَ بِهٖ مُجَاهِدٌ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک دن میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعباس! میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدی ہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی اور تمہاری بیوی تمہارے لئے حرام ہوگئی، تم اللہ تعالیٰ سے ڈرے نہیں، ورنہ اس نے تمہارے لئے کوئی گنجائش بنادینی تھی۔ تم نے طلاق دیتے ہوئے حماقت کا مظاہرہ کیا، اور اب تم کہتے ہو: اے ابوعباس! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت (کے حساب سے) دو'' یعنی ان کی عدت سے پہلے دو!۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3968- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِى الثَّلْجِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا .ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: اس نے کہا: اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدی ہیں، (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

3969- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الْقَلَانِسِىُّ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3970- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ وَيَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِىِّ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِىٍّ فِى الْاِيْلَاءِ قَالَ يُوْقَفُ بَعْدَ الْاَرْبَعَةِ فَاِمَّا اَنْ يَفِىْءَ وَاِمَّا اَنْ يُطَلِّقَ.

۳۹۶۸-راجع الذي قبله-

۳۹۶۹-راجع الذي قبله-

۳۹۷۰-اخرجه البيهقي (۳۷۷/۷) كتاب: الايلاء، باب: من قال: يوقف المولي بعد تربص اربعة اشهر...... من طريق الدارقطني، به- و اخرجه رواية الشيباني عن بكير بن الاخنس قال: اخبرنا الفقيه ابو الفتح، انا الشريحي، انا ابو القاسم البغوي، نا علي بن الجعد، انا هشيم عن الشيباني...... به- ثم قال البيهقي: هذا اسناد صحيح موصول- و الرواية الاولى اخرجها -ايضاً- ابن ابي شيبة (۱۳۱/۵) و الطبري في تفسيره (۴۴۶/۲) رقم (۴۶۱۸، ۴۶۱۹) من طريق ابن عيينة عن الشيباني عن الشعبي، به- والرواية الثانية: اخرجها ابن ابي شيبة ايضاً (۱۳۱/۵) و الطبري في تفسيره رقم (۴۶۲۰، ۴۶۲۱) من طريق الشيباني عن بكير......به-

وَعَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يُوْقَفُ بَعْدَ الْاَرْبَعَةِ فَاِمَّا اَنْ يَّفِيْءَ وَاِمَّا اَنْ يُّطَلِّقَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ "ایلاء" کے بارے میں فرماتے ہیں: چار ماہ کے بعد یہ (مرد کی مرضی پر) موقوف ہوگا۔ یا تو وہ رجوع کر لے، یا طلاق دیدے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3971- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ سَاَلْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُوْلِيْ فَقَالُوْا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ حَتّٰى يُمْضِيَ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ فَيُوْقَفُ فَاِنْ فَاءَ وَاِلَّا طَلَّقَ.

☆☆ سہیل بن ابوصالح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے 12 صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ایلاء کر لیتا ہے، تو ان حضرات نے یہی جواب دیا: اس پر اس وقت تک کوئی چیز عائد نہیں ہوگی جب تک چار ماہ نہیں گزر جاتے، پھر (مرد کی مرضی پر) موقوف ہوگا، اگر وہ رجوع کر لے (تو ٹھیک ہے) ورنہ طلاق دیدے۔

3972- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ اَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يُوْقِفُ الْمُوْلِيَ.

☆☆ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں، میں نے دس سے زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو پایا، وہ سب ایلاء کرنے والے (کی مرضی پر) موقوف قرار دیتے ہیں۔

3973- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يُوْقِفُ الْمُوْلِيَ.

٣٩٧١- اخرجه البيهقي في الكبرى (٣٧٧/٧) من طريق الدارقطني به' و ابن جرير الطبري في تفسيره (٤٤٩/٢) رقم (٤٦٤٦): حدثنا عبد الله بن احمد بن شبوية قال: حدثنا ابن ابي مريم...... به- و اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (١٢٨/٤) (١٨٥٦٥): حدثنا ابن عيينة عن يحيى بن سعيد عن سليمان بن يسار عن بضعة عشر من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قالوا: يوقف- و اخرجه الشافعي في مسنده (٢/رقم ١٣٩- ترتيب): اخبرنا سفيان بن عيينة...... باسناده و لفظه: (ادركت بضعة عشر من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كلهم يقول: يوقف المولي)- قال الشافعي -رضي الله عنه-: فاقل بضعة عشر ان يكونوا ثلاثة عشر و هو يقول: من الانصار- و اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (٤٥٩/٦) (١١٦٦٥) عن مالك و معمر و ابن عيينة عن ايوب عن سليمان بن يسار ان مروان وقف رجلا آلى من امراته بعد ستة اشهر-

٣٩٧٢- راجع الذي قبله-

٣٩٧٣- اخرجه الشافعي في مسنده (٢/رقم ١٤٢- ترتيب): اخبرنا سفيان عن مسعر...... به' و من طريقه اخرجه البيهقي في الكبرى (٣٧٧/٧) و اخرجه عبد الرزاق (٤٥٨/٦-٤٥٩) رقم (١١٦٦٤) عن ابن عيينة عن مسعر عن حبيب بن ابي ثابت عن طاوس عن عثمان بن عفان قال: يوقف المولي عند انقضاء الاربعة: فاما ان يفيء' و اما ان يطلق- واخرجه ابن ابي شيبة ايضاً (١٢٨/٤) رقم (١٨٥٦٤): نا ابن علية و وكيع ......به- واخرجه ابن جرير الطبري في تفسيره (٤٦٢٥): حدثنا ابو هشام' حدثنا وكيع' به- و اما رواية القاسم ان عثمان...... الخ: فاخرجها البيهقي في سننه (٣٧٧/٧) من طريق الدارقطني' به-

قَالَ وَاَخْبَرَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ اَنَّ عُثْمَانَ كَانَ لَا يَرَى الْإِيلَاءَ شَيْئًا وَاِنْ مَّضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرِ حَتّٰى يُوقَفَ.

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ''ایلاء'' میں کوئی چیز نہیں سمجھتے تھے، (یعنی طلاق نہیں ہوتی) خواہ چار ماہ گزر جائیں، (طلاق کا معاملہ مرد کی مرضی پر) موقوف ہوگا۔

3974- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَا اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَهِىَ تَطْلِيقَةٌ.

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب چار ماہ گزر جائیں تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

3975- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِىُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ حَدَّثَنِىْ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِىُّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَهِىَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب چار ماہ گزر جائیں تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

3976- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْمَيْمُونِىُّ قَالَ ذَكَرْتُ لِاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدِيثَ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ فَقَالَ لَا اَدْرِى مَا هُوَ قَدْ رُوِىَ عَنْ عُثْمَانَ خِلَافُهُ. قِيلَ لَهُ مَنْ رَوَاهُ قَالَ حَبِيبُ بْنُ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عُثْمَانَ يُوقَفُ.

☆☆ میمونی بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کے سامنے عطاء خراسانی کی، ابوسلمہ کے حوالے سے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کا ذکر کیا، تو انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم، یہ کیا ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کے برخلاف نقل کیا گیا ہے۔

ان سے دریافت کیا گیا: کس نے اسے نقل کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، حبیب بن ابوثابت نے طاؤس کے حوالے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (کی یہ رائے نقل کی ہے) ایلاء کرنے والے (کی مرضی پر) موقوف ہوگا۔

۳۹۷۴-اخرجه عبد الرزاق (۱۱۶۳۸) عن معمر باسناده نحوه، و من طريقه اخرجه البيهقي (۳۷۸/۸)، و ابن جرير الطبري (۴۵۶۵)، و اخرجه ابن جرير (۴۵۶۴) من طريق يزيد بن زريع حدثنا معمر...... فذكره نحوه- و اخرجه ايضاً (۴۵۶۷) من طريق معمر عن عطاء......به- قال البيهقي: ليس ذلك بمحفوظ و عطاء الخراساني ليس بالقوي، و المشهور عن عثمان -رضي الله عنه- بخلافه- اه-

۳۹۷۵-علقه البيهقي في الكبرى (۳۷۸/۷)، فقال عقب طريق عبد الرزاق السابق: (و كذلك اخرجه الاوزاعي عن عطاء الخراساني، و ليس ذلك بمحفوظ......)-

۳۹۷۶-اخرجه البيهقي في الكبرى (۳۷۸/۷) من طريق الدارقطني، به-

3977- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَهِىَ تَطْلِيْقَةٌ وَّهُوَ اَمْلَكُ بِرَدِّهَا مَا دَامَتْ فِىْ عِدَّتِهَا.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ایلاء میں) جب چار ماہ گزر جائیں تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور جب تک عورت کی عدت پوری نہیں ہوتی، مرد کو اس سے رجوع کرنے کا اختیار ہوگا۔

3978- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَهِىَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا وَتَزَوَّجُ اِنْ شَاءَ تْ قَالَ نَعَمْ .

☆☆ ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے:

جب چار ماہ گزر جائیں تو یہ ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی، اور عورت پر عدت لازم نہیں ہوگی۔ اگر وہ چاہے تو (فوراً بعد دوسری) شادی کرسکتی ہے۔ تو سعید نے جواب دیا: جی ہاں!

3979- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ادَّعَتِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ زَوْجِهَا فَجَاءَ تْ عَلٰى ذٰلِكَ بِشَاهِدٍ عَدْلٍ اسْتُحْلِفَ زَوْجُهَا فَاِنْ حَلَفَ بَطَلَتْ شَهَادَةُ الشَّاهِدِ وَاِنْ نَكَلَ فَنُكُوْلُهٗ بِمَنْزِلَةِ شَاهِدٍ اٰخَرَ وَجَازَ طَلَاقُهٗ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب عورت یہ دعویٰ کرے کہ اس کے شوہر نے اسے طلاق دیدی ہے اور وہ اس پر ایک عادل گواہ بھی پیش کر

۳۹۷۷-اخرجه البيهقي في الكبرى (۳۷۸/۷) من طريق الدارقطني' به- قال البيهقي: هكذا اخرجه محمد بن اسحاق عن الزهري' و خالفه مالك بن انس- الامام- رحمه الله- فاخرجه عن الزهري عن سعيد و ابي بكر من قولهما غير مرفوع الى عمر' رضي الله عنه- اه- و الذي اشار اليه البيهقي اخرجه مالك في الموطا (۵۵۷/۲) كتاب: الطلاق' باب: الايلاء رقم (۱۸)' و من طريق ابن ابي شيبة في المصنف (۱۳۷/۴) رقم (۱۸۵۵۵)' و البيهقي في الكبرى (۳۷۸/۷) عن ابن شهاب ان سعيد بن المسيب و ابا بكر بن عبد الرحمن' كانا يقولان...... فذكره- قال البيهقي: هذا اصح من الرواية الاولى- و انظر نصب الراية (۲۴۲/۳)-

۳۹۷۸-علقه البيهقي في الكبرى (۳۷۹/۷)' و اخرجه منطريق ابن ابي نجيح عن عطاء عن ابن عباس- رضي الله عنهما- قال: اذا مضت اربعة اشهر فهي تطليقة بائنة- وروى ابن ابي شيبة (۱۳۷/۴) رقم (۱۸۵۵۰) من طريق مقسم عن ابن عباس و ابن الحنفية قالا: اذا مضت اربعة اشهر' فهي تطليقة بائنة- و اخرجه ابن ابي شيبة (۱۸۵۴۵) من طريق حبيب عن سعيد بن جبير عن ابن عمر و ابن عباس' نحوه- قال البيهقي في السنن (۳۷۹/۷): (هذا هو الصحيح عن عبد الله بن عباس' رضي الله عنهما- و قد روي عنه بخلافه)-

۳۹۷۹-اخرجه ابن ماجه في سننه (۶۵۷/۱) كتاب: الطلاق' باب: الرجل يجحد الطلاق' الحديث (۲۰۳۸): حدثنا محمد بن يحيى' حدثنا عمرو بن ابي سلمة......به- قال البوصيري في الزوائد (۱۲۸/۲): (هذا اسناد حسن رجاله ثقات)-

دے، تو شوہر سے حلف لیا جائے گا، اگر وہ حلف اٹھا لیتا ہے، تو گواہ کی گواہی کالعدم قرار دی جائے گی۔ اور اگر وہ (حلف اٹھانے سے) انکار کر دیتا ہے تو اس کا انکار دوسرے گواہ کا قائم مقام ہوگا اور طلاق جائز (یعنی واقع) شمار ہو گی۔"

3980- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ الْبَغَوِیُّ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ یَحْیَی الْاُمَوِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ عَنِ الرَّجُلِ یُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ فَیَبُتُّهَا ثُمَّ یَمُوْتُ فِیْ عِدَّتِهَا فَقَالَ ابْنُ الزُّبَیْرِ طَلَّقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ امْرَاَتَهٗ تُمَاضِرَ بِنْتَ الْاَصْبَغِ الْکَلْبِیِّ ثُمَّ مَاتَ وَهِیَ فِیْ عِدَّتِهَا فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ.

☆☆ عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنی بیوی کو طلاق بائنہ دیدیتا ہے۔ پھر اس عورت کی عدت کے دوران ہی اسی شخص کا انتقال ہو جاتا ہے۔

تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بتایا: حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ تماضر بنت اصبغ کلبی کو طلاق دیدی پھر اس خاتون کی عدت کے دوران ہی حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا، تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو وارث قرار دیا تھا۔

3981- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِیْسَی بْنِ السُّکَیْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ الْمُسْتَامِ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ یَزِیْدَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ لَقِیْتُ ابْنَ الزُّبَیْرِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ قُعَیْقِعَانَ عَلٰی بِرْذَوْنٍ فَقُلْتُ کَیْفَ تَرٰی فِیْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا قَالَ اَمَّا عُثْمَانُ فَوَرَّثَهَا.

☆☆ ابن ابوملیکہ کہتے ہیں: میری ملاقات حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے ہوئی وہ اس وقت قعیقعان سے خچر پر سوار ہو کر آ رہے تھے میں نے دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایسی عورت کو وارث قرار دیا ہے۔

3982- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شُرَحْبِیلَ عِیْسَی بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِیْرَةِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَرَّثَ تُمَاضِرَ بِنْتَ الْاَصْبَغِ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَکَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ طَلَّقَهَا وَهِیَ اٰخِرُ طَلَاقِهَا فِیْ مَرَضِهٖ.

۳۹۸۰- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۶۲/۶) رقم (۱۲۱۹۲) قال : اخبرنا ابن جریج ...... به- و اخرجه الشافعي في مسنده (۲/رقم ۱۹۹- ترتیب) و من طریقه البیهقي في السنن (۳۶۲/۷) عن ابن ابي رواد و مسلم بن خالد عن ابن جریج ...... به- و زاد فیه قال ابن الزبیر : (اما انا فلا اری ان ترث مبتوتة)- و هذه الزیادة عند عبد الرزاق (۱۲۱۹۴) عن ابن جریج اخبرني هشام بن عروة : ان عبد الرحمن بن عوف طلق امراته مریضاً ثم مات فورثها عثمان- و ذکره الحافظ في التلخیص (۲۱۷/۳) و قال : (هذا حدیث متصل)- اه-

۳۹۸۱- راجع الذي قبله-

۳۹۸۲- اخرجه مالك في الموطا (۵۷۱/۲) کتاب: الطلاق، باب: طلاق المریض، الحدیث (۴۰) عن ابن شهاب ...... به، و من طریقه اخرجه الشافعي في المسند (۲/رقم ۲۰۰- ترتیب)- و من طریقهما معاً اخرجه البیهقي في الکبری (۳۶۲/۷)- ثم اخرجه البیهقي من طریق ابن شهاب عن معاویة بن عبد الله بن جعفر- و فیه قصة، فیها قضاء عثمان هذا- قال البیهقي : (هذا اسناد متصل) و وافقه ابن الترکماني-

☆☆ طلحہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تماضر بنت اصبغ کو حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کا وارث قرار دیا تھا، حالانکہ حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو طلاق دیدی تھی، انہوں نے اپنی بیماری کے دوران اسے طلاق دی تھی۔

3983- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَبُوْ سُلَيْمَانَ الضَّرِيْرُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ وَجَدُوْا فِىْ كِتَابِ عُمَرَ اِذَا مَا عَبَثَ طَلَّقَ عَنْهُ وَلِيُّهُ يَعْنِى الْمَجْنُوْنَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مکتوب میں یہ بات پائی۔

''جب کوئی عبث کرے تو اس کا ولی اس کی طرف سے طلاق دیدے۔''

ان کی مراد یہ تھی: جب کوئی پاگل ہو جائے۔

3984- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ وَجَدْنَا فِىْ كِتَابِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اِذَا عَبَثَ الْمَجْنُوْنُ بِامْرَاَتِهٖ طَلَّقَ عَنْهُ وَلِيُّهُ.

☆☆ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے مکتوب میں یہ بات پائی ہے۔

''جب پاگل اپنی بیوی کے ساتھ عبث (حرکت کرنے لگے) تو اس کا ولی اس کی طرف سے طلاق دیدے۔''

3985- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ وَجَدْنَا فِىْ كِتَابِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِذَا عَبَثَ الْمَعْتُوْهُ بِامْرَاَتِهٖ اُمِرَ وَلِيُّهُ اَنْ يُّطَلِّقَ.

تَابَعَهُ اَبُوْ حُذَيْفَةَ عَنْ سُفْيَانَ مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی پاگل اپنی بیوی کے ساتھ عبث حرکت کرے۔ تو اس کے ولی کو یہ حکم دیا جائے گا کہ وہ طلاق دیدے۔''

3986- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ ح وَاَخْبَرَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ

۳۹۸۳- سياتي بعد بسنده عن طرسوس يزيد العدني عن سفيان' و فيه: و جدنا في كتاب عبد الله بن عمرو عن عمر بن الخطاب...... به-و قد اخرجه على هذا النحو عبد الرزاق في مصنفه (۷۹/۷) رقم (۱۲۲۸٦) عن الثوري' به- وقال سفيان: و لا ناخذ بذلك نرى انها بلية و قمت فان كان يخشى عليها عزلت' و انفق عليها من ماله- واخرجه ابن ابي شيبة (۷۲/٤) رقم (۱۷۹۲۹) عن عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان' به-

۳۹۸٤- راجع الذي قبله-

۳۹۸۵- راجع الذي قبله-

الْمُسَيَّبِ قَالَ اَبَقَتْ اَمَةٌ لِبَعْضِ الْعَرَبِ فَوَقَعَتْ بِوَادِى الْقُرٰى فَانْتَهَتْ اِلَى الْحَيِّ الَّذِى اَبَقَتْ فِيهِمْ فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ مِنْ بَنِى عُذْرَةَ فَنَثَرَتْ لَهُ ذَا بَطْنِهَا ثُمَّ عَثَرَ عَلَيْهَا سَيِّدُهَا بَعْدُ فَاسْتَاقَهَا وَوَلَدَهَا فَقَضٰى عُمَرُ لِلْعُذْرِيِّ بِغُرَرِ وَلَدِهِ الْغُرَّةُ لِكُلِّ وَصِيفٍ وَّصِيفٌ وَّلِكُلِّ وَصِيفَةٍ وَّصِيفَةٌ وَّجَعَلَ ثَمَنَ الْغُرَّةِ اِذَا لَمْ تُوجَدْ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى سِتِّينَ دِينَارًا اَوْ سَبْعَمِائَةِ دِرْهَمٍ وَّعَلٰى اَهْلِ الْبَادِيَةِ سِتَّ فَرَائِضَ .

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: کسی عرب کی کنیز مفرور ہوگئی۔ وہ وادی قریٰ پہنچ گئی، وہ اس قبیلے تک پہنچ گئی، جن سے بھاگی تھی، بنو عذرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اس کے ساتھ شادی کر لی۔ اس کے ہاں بہت سے بچے پیدا ہوئے، پھر اس کنیز کا آقا اس تک پہنچ گیا، اس نے اس کنیز اور اس کے بچوں کو اپنی تحویل میں لینا چاہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اس مقدمہ میں) یہ فیصلہ دیا۔ عذرہ قبیلے سے تعلق رکھنے والا شخص اپنی اولاد کے عوض میں تاوان کے طور پر غلام (یا کنیز) ادا کرے، لڑکے کے بدلے میں غلام اور لڑکی کے بدلے میں کنیز ادا کرے گا۔ اگر یہ دستیاب نہ ہوں۔ شہر کے رہنے والے ایک غلام کے عوض میں 60 دینار یا 700 درہم ادا کریں گے اور دیہاتیوں پر چھ فرائض عائد ہوں گے۔

3987- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِى عَرُوبَةَ عَنْ مَّطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ فِى الْحَرَامِ يَمِينٌ تُكَفَّرُ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ حرام (قرار دینے) کے بارے میں فرماتی ہیں: یہ قسم ہے، جس کا کفارہ دینا ہوگا۔

3988- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا السَّهْمِىُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءٍ وَّطَاوُسٍ وَّسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَّسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُمْ قَالُوا فِى الْحَرَامِ يَمِينٌ تُكَفَّرُ .

☆☆ سعید بن مسیب، عطاء، طاؤس، سلیمان بن یسار اور سعید بن جبیر فرماتے ہیں:

''حرام (قرار دینا) قسم ہے، جس کا کفارہ ادا کیا جائے گا''۔

۳۹۸۶- اخرجه البيهقي في الكبرى (۷۴/۹) كتاب: السير' باب: من يجري عليه الرق' من طريق الدارقطني' به-قال البيهقي: و هذا ورد في وطء الشبهة: فيكون الولد حرا' و عليه قيمته لصاحب الجارية' و كان عمر بن الخطاب- رضي الله عنه- راى القيمة بما نقل في هذا الاثر' ان ثبت- و الله اعلم- اه-

۳۹۸۷- اخرجه البيهقي في الكبرى (۳۵۱/۷) من طريق عبد الوهاب بن عطاء: انا سعيد عن مطر......به-قال البيهقي: و اخرجه عبد الله بن بكر عن سعيد بن ابي عروبة' فقال: يمين يكفرها- اه-ومطر و ان كان صدوقاً الا انه كثير الخطا' و حديثه عن عطاء ضعيف: كذا في التقريب (٦٧٤٤)- و اخرجه ايضاً ابن ابي شيبة (۹٦/٤) رقم (۱۸۱۹۱) من طريق عبد الاعلى عن سعيد' به-

۳۹۸۸- لم اجده هكذا مجملا في شيء من كتب السنة التي بين يدي' لكن اخرجه ابن ابي شيبة (۹٦/٤) رقم (۱۸۱۹٤): نا عبد الاعلى عن سعيد عن قتادة عن عطاء و طاوس قالا: يمين: و اخرجه البيهقي في سننه (۳۵۱/۷) من طريق داود بن ابي هند عن سعيد بن المسيب قال: الحرام يمين-و اما سليمان بن يسار: فقد تقدم تخريجه- و اما عن سعيد بن جبير: فاخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۹۷/٤) رقم (۱۸۲۰۲) من طريق خصيف عن سعيد بن جبير في الرجل يقول لامراته: (انت علي حرام) قال: يعتق رقبة- و ان قال ذلك لا ربع' فاربع رقاب-

كِتَابُ الْفَرَائِضِ وَالسِّيَر

کتاب وراثت' سیر وغیرہ سے متعلق روایات

3989- قُرِءَ عَلٰى اَبِى الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ فِىْ رَجَبٍ سَنَةَ اِحْدٰى وَثَلَاثِيْنَ وَمِائَتَيْنِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبِى الْعَطَّافِ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ فَاِنَّهُ نِصْفُ الْعِلْمِ وَهُوَ يُنْسٰى وَهُوَ اَوَّلُ شَىْءٍ يُنْتَزَعُ مِنْ اُمَّتِىْ.

✰✰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وراثت کا علم حاصل کرو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو کیونکہ یہ نصف علم ہے اور یہ وہ سب سے پہلی چیز ہے' جسے بھلادیا جائے گا۔ اور یہ وہ سب سے پہلی چیز ہے' جسے میری اُمت سے اٹھالیا جائے گا۔

شرح:

وراثت کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ شفیق الرحمٰن تحریر کرتے ہیں:

فرائض کا لغوی معنی

فرائض جمع ہے ''فریضۃ'' کی۔ فریضہ کا معنی ''فرض، زکوٰۃ اور مقرر کردہ حصہ'' ہے۔

فرائض کا اصطلاحی معنی

علم فرائض اس علم کو کہتے ہیں جس سے ورثاء کے شرعی طور پر مقررہ حصص کی کامل طور پر معرفت حاصل ہو۔ خواہ وہ حصہ بطور ''فرض'' ہو یا ''عصبہ'' ہو یا بطور ''رد''

موضوع

''ترکہ اور میت''

٣٩٨٩- اخرجه ابن ماجه (٩٠٨/٢) كتاب الفرائض، باب: الحث على تعليم الفرائض، الحديث (٢٧١٩)، و الحاكم في المستدرك (٣٣٢/٤)، و البيهقي في السنن (٢٠٩/٦)، و ابن عدي في الكامل (٣٨٥/٢)، و الخطيب في تاريخه (٩٠/١٢) من طريق حفص بن عمر...... به- قال البيهقي تفرد به حفص بن عمر، و ليس بالقوي- اه- و تعقبه ابن التركماني: (قلت: لم ار احدًا و افقه على هذه العبارة اللينة في حق هذا الرجل بل اساء و ا القول فيه: قال البخاري: منكر الحديث، رماه يحيى بن يحيى بالكذب- وقال النسائي: ضعيف- و قال ابن حبان لا يجوز الاحتجاج به بحال- و قد ذكره البيهقي - فيما مضى في باب: لا تفريط على من نام -: فقال: منكر الحديث)- اه- و الحديث ضعفه الحافظ في التلخيص ايضاً (١٧٢/٣)، فقال: مداره على حفص بن عمر بن ابي العطاف، و هو متروك- اه- و نقل البوصيري في الزوائد (٩٠٨/٢) تصحيح الحاكم له، و تعقبه بما قيل في حفص بن عمر-

غرض وغایت

ترکۂ میت کو میت کے ورثاء میں ان کے حقوق کے مطابق تقسیم کرنے کی قدرت حاصل کرنا۔

علم الفرائض کو ''نصف العلم'' کہنے وجہ

پہلی وجہ:

﴿انسانی حالت کا اعتبار﴾

انسان کی دو حالتیں ہیں:

نمبر1: حیات۔ نمبر2: ممات۔

علمِ فرائض کے علاوہ دیگر جتنے بھی علوم ہیں سب کا تعلق انسان کی ایک حالت (حیات) کے ساتھ ہے جبکہ دوسری حالت (ممات) کے ساتھ فقط علم فرائض ہی متعلق ہے۔ چونکہ فرائض کا تعلق ایک حالت کے ساتھ ہے اور ایک حالت دو حالتوں کا نصف ہے، اس لئے اس کو'' نصف العلم'' کہا گیا۔

دوسری وجہ

﴿سببِ ملک کا اعتبار﴾

ملکیت کے سبب 2 ہیں۔

نمبر1: اختیاری۔ نمبر2: اضطراری۔

''اختیاری ملکیت'' یہ ہے کہ انسان کسی چیز کا مالک بننا چاہے تو بن جائے اور نہ چاہے تو نہ بنے۔ جیسے زید نے کوئی چیز خریدی، تو خریدنے سے وہ اس چیز کا مالک بن گیا، اگر وہ مالک نہ بننا چاہتا تو چیز نہ خریدتا، تو وہ چیز اس کی ملکیت میں بھی نہ آتی۔ لہٰذا خریدنے سے، خریدی ہوئی چیز کی جو ملکیت حاصل ہوئی۔ یہ ملکیت ''اختیاری'' ہے۔ اسی طرح ہبہ (تحفہ) قبول کرنے اور اجارہ وغیرہ کے ذریعے سے بھی جو ملکیت حاصل ہوتی ہے وہ بھی ''اختیاری'' ہوتی ہے۔

''اضطراری ملکیت'' یہ ہے کہ انسان مالک بننا نہ بھی چاہتا ہو اس کے باوجود وہ چیز اس کی ملکیت میں آجائے۔ مثلاً باپ کی وفات سے بیٹے کو اس کی جائداد کی جو ملکیت حاصل ہوتی ہے وہ ''اضطراری'' ہے۔ وہ مالک بننا چاہے یا نہ چاہے، ترکہ اس کی ملکیت میں بہرحال آجائے گا اور وہ اس چیز کا مالک بن جائے گا۔ یہ ملکیت ''اضطراری'' ہے۔ چنانچہ تمام علوم کا تعلق ملکیت کے ''اختیاری سبب'' کے ساتھ ہے۔ جبکہ ملکیت کے ''اضطراری سبب'' کے ساتھ صرف ''علم فرائض'' متعلق ہے۔ یہاں پر بھی یہی کہیں گے کہ ملکیت کے کل سبب ''2'' ہیں، اور اس علم (فرائض) کا تعلق ایک سبب کے ساتھ ہے۔ اور ایک، دو کا نصف ہے۔ اس لئے اس علم کو'' نصف العلم'' کہا جاتا ہے۔

تیسری وجہ:

﴿ترغیب﴾ جیسا کہ وضو کے متعلق ارشاد پاک ہے: ''طہارت آدھا ایمان ہے''

اس حدیث شریف میں وضو کو "نصف ایمان" کہا گیا ہے۔ تو یہ بھی محض ترغیب دلانے کے لئے ہے۔ اسی طرح علم فرائض کو بھی ترغیب دلانے کے لئے "نصف العلم" قرار دیا گیا۔

وراثت کے ارکان

وراثت کے 3 ارکان ہیں۔

(1)......مورث

وہ شخص جو حقیقتاً یا حکماً فوت ہو گیا ہو اور مال یا حقوق چھوڑے ہوں جو اس مرنے والے سے منتقل ہو کر وارثوں تک پہنچیں۔

(2)......وارث

وہ شخص جو مورث کے چھوڑے ہوئے مال و حقوق وغیرہ کا خلیفہ بننے کا مستحق ہو۔

(3)......میراث

"وہ مال یا حقوق جو میت چھوڑ کر مرے جو بطور وراثت وارثوں تک پہنچے"

مثلاً مال و دولت زمین اور ثمن وصول کرنے کے لئے مبیع کو روکنے کا حق اور قرضہ جات کی وصولی کا حق وغیرہ"

وراثت کے اسباب

وراثت کے اسباب 3 ہیں۔

﴿پہلا سبب﴾......قرابت (رشتہ داری)

اس سے مراد "قرابتِ نسبی" (نسبی رشتہ داری) ہے جو کہ ولادت کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔ اس میں میت کے اصول (ماں، باپ، دادا پردادا وغیرہ) اور فروع (بیٹے، بیٹیاں، پوتے، پوتیاں وغیرہ) شامل ہیں۔

﴿دوسرا سبب﴾......زوجیت (شادی)

اس سے مراد وہ زوجیت ہے جو عقدِ صحیح کے ذریعے حقیقتاً یا حکماً حاصل ہو۔ خواہ خلوتِ صحیحہ و دخول ہو یا نہ ہو۔ چنانچہ اگر میاں بیوی کے درمیان "نکاح" صحیح ہو گیا اور ان میں سے کوئی ایک دخول یا خلوتِ صحیحہ سے قبل فوت ہو گیا تو نکاح صحیح ہو جانے کی وجہ سے دوسرا اس کا وارث بنے گا۔

نوٹ: جو شرائط، نکاح کے صحیح ہونے کے لئے ضروری ہیں اگر ان میں سے کوئی ایک مفقود ہو جائے مثلاً گواہوں کے بغیر نکاح ہوا ہو اور میاں بیوی میں سے کوئی ایک مر جائے تو دوسرا اس کا وارث نہیں بنے گا۔

جب تک ان میں نکاح برقرار رہے گا تب تک یہ ایک دوسرے کے وارث ہو سکیں گے۔ اس تعلق کی بناء پر جو سلسلہ وراثت شروع ہوتا ہے وہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک وہ تعلق بحال رہتا ہے۔ اگر یہ تعلق ٹوٹ جائے یعنی شوہر طلاق دیدے تو اب عورت کے وارث بننے یا نہ بننے میں تفصیل ہے۔ وہ یہ کہ

(i) اگر طلاق ہوئی (خواہ رجعی ہو یا بائن، ایک ہو یا زیادہ) اور عدت بھی گزر گئی تو ان میں سلسلہ وراثت ختم

ہوجاتا ہے۔

(ii) اگر عدت نہیں گزری بلکہ ابھی عدت چل رہی ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

نمبر: 1۔ طلاق رجعی دی تھی۔

نمبر: 2۔ طلاق بائن دی تھی۔

اگر طلاق رجعی تھی تو دونوں ایک دوسرے کے وراث ہونگے۔

اور اگر طلاق بائن تھی تو اس کی بھی دو صورتیں ہیں۔

(i) طلاق مرض الموت میں دی۔

(ii) طلاق مرض الموت میں نہیں دی۔

اگر طلاق بائن تھی اور مـــرض الـمـوت میں دی تھی تو اس طلاق سے عورت جب تک عدت میں ہے اس وقت تک وراثت سے محروم نہیں ہوگی۔ لیکن اگر اسی صورت میں عورت مرجائے تو شوہر اسکی وراثت سے محروم ہوگا۔

اور اگر مـــرض الـمـوت میں طلاق نہیں دی تو طلاق دیتے ہی، عدت گزرنے سے پہلے عورت کا اس شوہر سے سلسلہ ازدواج ختم ہوگیا، اگر اسی حالت میں شوہر فوت ہوگیا تو عورت اس کی وارث نہیں ہوگی۔

﴿تیسرا سبب﴾......ولاء (ملکیت)

اس کی دو قسمیں ہیں۔

(i) ولاء من جهة العتق (ii) ولاء من جهة الموالاة

ولاء من جهة العتق

اس سے مراد وہ قرابت حکمیہ (حکمی رشتہ داری) ہے جس کے سبب سے کوئی شخص کسی کو آزاد کرسکتا ہے اس ولاء کو عصوبت سببیہ بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ جب کوئی آقا اپنے غلام کو آزاد کردے اور وہ آزاد کردہ فوت ہوجائے، وفات کے وقت اس آزاد کردہ کوئی عصبہ (قریبی رشتہ دار) موجود نہ ہو تو اس کا آقا (جس نے اس کو آزاد کیا) اس کا وارث ہوگا۔

ولاء من جهة الموالات

اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی مـجـهـول النسب شخص کسی مـعـروف النسب کو کہے: جب میں مرجاؤں تو تُو میرا وارث ہوگا۔ اور اگر میں کوئی قتل وغیرہ کروں تو اس کا ذمہ دار بھی تو ہوگا۔ یعنی اس کا خون بہا بھی تو دے گا۔ اور دوسرا اس کے جواب میں کہے: مجھے قبول ہے۔ اس قول وقرار کی بناء پر بھی سلسلہ وراثت جاری ہوجاتا ہے۔ چنانچہ جب پہلا شخص مرے گا تو دوسرا اس کا وارث بنے گا۔

وراثت کی شرائط

وراثت کی شرائط 3 ہیں۔

(1) مورث کا مرنا۔
کسی انسان میں زندگی کے تحقق کے بعد زندگی کا ختم ہو جانا ''موت'' کہلاتا ہے۔
(2) مورث کی وفات کے وقت وارث کا زندہ ہونا۔
(3) کسی مانع ارث کا موجود نہ ہونا، بعض نے تیسری شرط ''جہت قرابت'' اور ''جہت ارث'' کا معلوم ہونا قرار دیا ہے۔

''ہمارے علماء کرام نے فرمایا: میت کے ترکہ کے ساتھ بالترتیب چار قسم کے حقوق متعلق ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے (میت کا ترکہ استعمال کرنے میں) اس کی تکفین و تجہیز کی جائے گی (لیکن اس معاملہ میں کسی قسم کی) فضول خرچی (کی جائے گی اور) نہ ہی کنجوسی۔ پھر (متوسط طریقے سے تجہیز و تکفین کے بعد) جو کچھ بچ رہے اس میں سے قرضے وغیرہ ادا کئے جائیں۔ (قرضوں کی ادائیگی کے بعد) پھر جو بچ رہے اس کے ایک تہائی (1/3) میں (اگر ممکن ہو تو) وصیت کو پورا کیا جائے (وصیت کو پورا کرنے کے بعد) پھر جو بچ رہے وہ ورثاء کے درمیان کتاب اللہ، سنت اور اجماع امت کے (مقرر کردہ حصص کے) مطابق تقسیم کیا جائے۔

﴿ترکہ میت سے متعلق چار قسم کے حقوق﴾

انسان جب مر جاتا ہے تو اس کے ترکہ کے ساتھ چار قسم کے حقوق متعلق ہوتے ہیں اور ان چار قسم کے حقوق کی ادائیگی میں ترتیب کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے یعنی کہ چاروں حقوق ادا کئے جائیں گے اور بالترتیب ادا کئے جائیں گے۔

میت کے ترکہ سے متعلق چار قسم کے حقوق

﴿i﴾...... تجہیز و تکفین۔ ﴿ii﴾...... قرضہ جات وغیرہ کی ادائیگی۔
﴿iii﴾...... نفاذ وصیت۔ ﴿iv﴾...... ورثہ کے درمیان تقسیم۔

امور اربعہ کی وجہ حصر

ترکہ میت دو حال سے خالی نہیں کہ اس میں میت کا بھی حصہ ہے یا نہیں، اگر میت کا بھی حصہ ہے تو یہ ''تجہیز'' ہے اور اگر میت کا حصہ نہیں ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ موت سے پہلے کا ثابت ہے یا نہیں، اگر موت سے پہلے کا ثابت ہے تو یہ دَین۔ اور اگر پہلے کا ثابت نہیں تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ اس کا ثبوت میت کی طرف سے ہے یا نہیں، اگر اس کا ثبوت میت کی جانب سے ہے تو یہ وصیت۔ اور اگر اس کا ثبوت میت کی جانب سے نہیں ہے تو یہ تقسیم بین الورثہ۔

ترکہ میت کے مستحقین

میت کے ترکہ کے مستحقین کی تعداد 10 ہے۔ جو کہ بالترتیب درج ذیل ہیں۔
(۱)...... اصحاب فرائض
(۲)...... عصبہ نسبیہ

(۳)......عصبہ سببیہ

(۴)......عصبہ سببیہ کے مذکر عصبات

(۵)......رد علیٰ ذوی الفروض النسبیہ

(۶)......ذوی الارحام

(۷)......مولیٰ الموالات

(۸)......مقرلہ بالنسب علیٰ الغیر

(۹)......موصیٰ لہ بجمیع مالہ

(۱۰)......بیت المال

(رفیق الوراثت: علامہ شفیق الرحمٰن)

3990- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ الْمَعَافِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوْخِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ وَّمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ اٰيَةٌ مُّحْكَمَةٌ اَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: علم تین قسم کا ہوتا ہے' اس کے علاوہ جو ہے وہ اضافی ہے' ایک محکم آیات کا علم' دوسرا قائم سنت کا علم اور تیسرا انصاف کے مطابق وراثت (تقسیم کرنے کے اصولوں) کا علم ہے۔

3991- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَعْدَ مَا اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ وَفُرِضَ فِيْهَا الْفَرَائِضُ يَقُوْلُ لَا حَبْسَ بَعْدَ سُوْرَةِ النِّسَاءِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ سورۂ نساء کے نازل ہو جانے اور اس میں وراثت کے احکام نازل ہو جانے کے بعد کی بات ہے' آپ صلی اللہ علیہ

۳۹۹۰- اخرجه ابو داود' كتاب الفرائض (۲۰۶/۲) باب: ما جاء في تعليم الفرائض (۲۸۸۵) و ابن ماجه في المقدمة (۲۱/۱) باب: اجتناب الراي و القياس (۵٤) و البيهقي في السنن الكبرى' كتاب: الفرائض (۲۰۸/٦) باب: الحث على تعليم الفرائض' و ابن عبد البر في التمهيد (۲٦٦/٤) و الحاكم في المستدرك كتاب: الفرائض (۳۳۲/٤)- كلهم من طريق عبد الرحمن بن زياد بن انعم عن عبد الرحمن بن رافع' بهذا الاسناد- و سكت عنه الحاكم' و ضعفه الذهبي في تلخيص المستدرك- قلت: علته عبد الرحمن بن زياد بن انعم الافريقي؛ فانه ضعيف في حفظه؛ كما قال الحافظ ابن حجر في التقريب (ت:۳۸۸۷)-

۳۹۹۱- اخرجه البيهقي (۱٦۲/٦) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه الطحاوي في (شرح المعاني) (۲۵۰/۲) و الطبراني (۳٦۵/۱۱) رقم (۱۲۰۳۳) و العقيلي في الضعفاء الكبير (۲۹۷/۳) من طريق عبد الله بن لهيعة' ثنا عيسى بن لهيعة...... به- وقد رمز السيوطي لحسنه' فتعقبه المناوي بقول الدارقطني الآتي بعد الطريق التالية- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۵/۷): (اخرجه الطبراني' وفيه عيسى بن لهيعة' و هو ضعيف)- اه-

وسلم نے فرمایا تھا: سورۂ نساء کے بعد اب کسی کو محبوس قرار نہیں دیا جاسکتا۔

3992- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِىْ بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ بْنِ مُوْسٰى الصَّدَفِيُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَخِيْهِ عِيْسَى بْنِ لَهِيعَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَبْسَ عَنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ اَخِيْهِ وَهُمَا ضَعِيْفَانِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ وراثت کے حصوں سے کسی کے محبوس قرار نہیں دیا جاسکتا۔

ابن لہیعہ کے علاوہ اور کسی نے اس کی سند بیان نہیں کی ہے' اس نے اپنے بھائی کے حوالے سے نقل کیا ہے یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔

3993- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ فِىْ ابْنَتَيْنِ وَاَبَوَيْنِ وَامْرَاَةٍ قَالَ صَارَ ثُمْنُهَا تُسْعًا .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (مرحوم کی) دو بیٹیوں' ماں باپ اور بیوی کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے: اس کی وراثت کے نو حصے ہوں گے۔

3994- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَكِيْلُ اَبِىْ صَخْرَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِىُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدِ بْنِ شَجَرَةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرِثُ مِلَّةٌ مِلَّةً وَّلَا يَجُوْزُ شَهَادَةُ اَهْلِ مِلَّةٍ عَلٰى مِلَّةٍ اِلَّا اُمَّتِىْ فَاِنَّهُمْ يَجُوْزُ شَهَادَتُهُمْ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ . لَفْظُ ابْنِ عَيَّاشٍ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِىْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَحْسِبُ شَكَّ عُمَرُ . وَعُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک

۳۹۹۲- اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۱۶۲/٦) من طريق الدارقطني' به- و راجع الذي قبله-

۳۹۹۳- اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۲۵۳/٦) كتاب: الفرائض' باب: العول في الفرائض من طريق الدارقطني' به- واخرجه ايضاً من طريق يحيى بن آدم' ثنا شريك...... به- و عزاه الحافظ ابن حجر في التلخيص (۱۹۲/۳) الى ابي عبيد قلت: سكت تحته الحافظ ابن حجر- و في اسناده الحارث الاعور تكلموا فيه- و الاثر اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۲۵۸/۹) (۳۱۳۰۲): حدثنا وكيع' حدثنا سفيان عن رجل لم يسمه قال: ما رايت رجلا كان احسب من علي !! سئل عن ابنتين و ابوين و امراة؛ فقال: (صار ثمنها تسعًا)-

۳۹۹٤- اخرجه الطبراني في الاوسط (٥٤٣٤) من طريق علي بن الجعد' حدثنا عمر بن راشد' به- و اخرجه البزار في مسنده (۱۳۸٤- كشف) من طريق عبد الرزاق' انبا عمر بن راشد...... به- قال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن يحيى بن ابي كثير الا عمر بن راشد- اه- قال الحافظ ابن حجر في التلخيص (۱۸٤/۳): (فيه عمر بن راشد قال: انه تفرد به' و هو لين الحديث)- اه- وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (۲۰٤/٤): (اخرجه الطبراني في الاوسط' وفيه عمر بن راشد و هو ضعيف)- اه-

مذہب دوسرے مذہب کا وارث نہیں بنتا اور ایک مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی گواہی دوسرے مذہب کے خلاف قبول نہیں کی جاسکتی' البتہ میری اُمت کا حکم مختلف ہے کیونکہ ان کی گواہی دوسرے سب لوگوں کے حق میں قبول کی جائے گی۔

روایت کے یہ الفاظ عیاش نامی راوی کے ہیں' تاہم انہوں نے اپنی رویت میں یہ بات نقل کی ہے: میرا خیال ہے کہ روایت کے الفاظ میں شک عمر نامی راوی کو ہے اور عمر نامی راوی عمر بن راشد ہے جو مستند نہیں ہے۔

3995- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلَايَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ .

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا اور کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بن سکتا۔

3996- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنِّيْ لَتَحْتَ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْلُ عَلَيَّ لُعَابُهَا فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَّالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ لَا يَدَّعِيَنَّ رَجُلٌ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَلَايَنْتَمِيْ اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ مُتَتَابِعَةً لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَيْئًا مِّنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِهٖ . فَقَالَ رَجُلٌ وَلَاالطَّعَامَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ذَاكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا . ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ الْعَارِيَةَ مُؤَدَّاةٌ وَّالدَّيْنَ مَقْضِيٌّ وَّالزَّعِيْمَ غَارِمٌ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے نیچے کھڑا ہوا تھا اور اس کی رال میرے اوپر بہہ رہی تھی۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا: اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کا حق مقرر کر دیا ہے' اس لیے کسی وارث کے لیے وصیت نہیں کی جاسکتی' اولاد صاحب فراش کی ہوگی اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی' کسی شخص کو اس کے باپ کی بجائے کسی اور حوالے سے نہ بلایا جائے گا اور کوئی بھی شخص اپنے آپ کو اپنے آزاد کرنے والے کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب نہ کرے جو شخص ایسا کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی لگا تار لعنت ہوگی۔ عورت اپنے شوہر کے

۳۹۹۵- اخرجه ابن ماجه (۲۷۳۰)' و النسائي في الكبرى؛ كما في تحفة الاشراف رقم (۱۱۳) من طريق ابن وهب عن يونس' به- و الحديث اخرجه الشافعي (۲/ ۱۹۰)' و سعيد بن منصور (۱۳۵)' و عبد الرزاق (۹۸۵۲)' والطيالسي (۶۳۱)' واحمد في مسنده (۵/ ۲۰۰' ۲۰۱' ۲۰۸' ۲۰۹)' و الدارمي (۲/ ۳۷۰' ۳۷۱)' و البخاري (۶۷۶۴)' ومسلم (۱۶۱۴)' و ابو داود (۲۹۰۹)' و الترمذي (۲۱۰۷)' و النسائي في الكبرى كما في التحفة (۱/ ۵۶)' و ابن الجارود (۹۵۴)' و البيهقي (۶/ ۲۱۷' ۲۱۸)' و الطبراني في الكبير (۳۹۱)' و البغوي في شرح السنة (۲۲۳۱) من طرق عن الزهري' به-

۳۹۹۶- اخرجه البيهقي (۶/ ۲۶۴) من طريق الدارقطني' به- و ابن ماجه (۲/ ۹۰۶) كتاب- الوصايا' باب: لا وصية لوارث' و الحديث (۲۷۱۴) من طريق محمد بن شعيب بن شابور عن عبد الرحمن بن يزيد' به مختصرًا- قال ابن التركماني: (وهذا سند جيد)- وقال البوصيري في الزوائد (۲/ ۳۶۸): (هذا اسناد صحيح رجاله ثقات)- اه- و تعقبهما الالباني في الارواء (۶/ ۸۹) بقوله: (وهذا منهم؛ بناء على ان سعيد بن ابي سعيد انما هو المقبري و صنيع البيهقي يدل على انه ليس به' و انظر بقية كلام الشيخ في الارواء (۶/ ۹۰-۹۱)-

گھر میں سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ نہ کرے۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اناج بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تو ہمارا سب سے زیادہ اہم مال ہے' پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عاریت کے طور پر دی گئی چیز واپس کرنا ہوتی ہے' قرض کو ادا کیا جائے گا اور جو شخص ذمے دار بنے گا وہ تاوان ادا کرنے کا بھی پابند ہوگا۔

3997- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِيْدٍ- شَيْخٌ بِالسَّاحِلِ- قَالَ حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ اِنِّیْ لَتَحْتَ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ.

☆☆ ایک اور روایت میں یہی الفاظ ہیں' حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے نیچے کھڑا ہوا تھا' اس کے بعد انہوں نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

3998- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الزَّعْفَرَانِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا تَرَكَتْ فَلِاَوْلٰى ذَكَرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وراثت کے فرض حصوں کے مطابق مال کی ادائیگی کرو اور جو مال بچ جائے تو وہ قریبی مرد رشتے دار کا ہوگا۔

3999- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُوْلٍ وَّحَدَّثَنَا اَبُوْ عِيْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ قَطَنٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْعَجَمِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمُوا الْمَالَ بَيْنَ اَهْلِ الْفَرَائِضِ فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ. وَقَالَ اَبُوْ شَيْبَةَ اقْسِمُوا الْمِيرَاثَ بَيْنَ اَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: فرض حصے داروں کے درمیان مال کو تقسیم کرو' فرض حصوں کے بعد جو مال بچ جائے وہ قریبی مرد رشتے دار کا ہوگا۔

ابوشیبہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے مطابق ذوی الفروض میں وراثت تقسیم کردو۔

4000- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۳۹۹۷-راجع الذي قبله-

۳۹۹۸-تفرد به الدارقطني من طريق زمعة بن صالح عن ابن طاوس......به' لكن سياتي من طرق عن ابن طاوس- و زمعة بن صالح ضعيف' و حديثه عند مسلم مقرون؛ كما قال الحافظ في التقريب (ت۲۰۴۶)-

۳۹۹۹-اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۱۰/۲۴۹) رقم (۱۹۰۰٤)' و من طريقه المصنف هنا' و مسلم (۱٦۱۵/٤)' و ابو داود في سننه (۲۸۹۸)' و الترمذي (۲۰۹۸)' و ابن ماجه (۲۷٤۰)' و ابن حبان في صحيحه (٦۰۲۹)' و الطبراني في الكبير (۱۰۹۰۲) عن معمر به- و انظر الذي يليه-

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوْا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتْ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: فرض حصے ان کے حصے داروں کو دے دو اور جو بچ جائے وہ قریبی مرد رشتے دار کو ملے گا۔

شرح:

علماء نے اس مسئلے میں اختلاف کیا ہے کہ وراثت کے مال میں سے جب زائد مقدار باقی رہ جائے جو ذوی الفروض کے حصے میں نہ آ سکی ہو اور میت کے عصبہ بھی موجود نہ ہوں تو وراثت کا مال ذوی الفروض کی طرف کیسے لوٹائے جائے گا۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں کہ وہ مال ذوی الفروض کو لوٹایا نہیں جائے گا' بلکہ بیت المال میں جمع کروا دیا جائے گا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔۔

اکثر صحابہ کرام کا یہ موقف ہے کہ میاں بیوی کے علاوہ دیگر تمام ذوی الفروض کی طرف اس اضافی مال کو لوٹا دیا جائے گا۔ تاہم اس کی تقسیم کی کیفیت کے بارے میں ان کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

فقہاءِ اہلِ عراق اسی بات کے قائل ہیں۔

4001- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي نُعَيْمٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوْا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: فرض حصے ان کے حقداروں کو دے دو جو باقی بچ جائے وہ قریبی مرد رشتے دار کو ملے گا۔

4002- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يُوْسُفَ السَّمْتِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ ابْنَ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوْا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا تَرَكَتْ فَلِاَوْلٰى ذَكَرٍ.

۴۰۰۰- اخرجه البخاري (۶۷۴۶) كتاب: الفرائض' باب: ابناء عم احدهما اخ للام و الآخر زوج' و مسلم (۳/۱۶۱۵) و ابن حبان في صحيحه (۲۸۷/۱۳) رقم (۶۰۲۸) و الطحاوي (۳۹۰/۴) والبيهقي (۲۳۹/۶) من طريق يزيد بن زريع' حدثنا روح...... به وسياتي من طرق عن ابن طاوس-

۴۰۰۱- اخرجه احمد (۱/ ۲۹۲' ۳۲۵) و البخاري (۶۷۳۲' ۶۷۳۵' ۶۷۳۷) و مسلم (۱۶۱۵/ ۲) و الترمذي (۲۰۹۸) والنسائي في الكبرى (۵/ ۹-۱۰) رقم (۵۷۰۵) و ابو يعلى (۲۳۷۱) والطحاوي (۳۹۰/۴) و ابن الجارود في المنتقى (۹۵۵) و الطبراني في الكبرى (۱۰۹۰۴) و البيهقي (۶/ ۲۳۴' ۲۳۹) و البغوي في شرح السنة (۲۲۱۶) من طرق عن وهيب' به- و راجع الذي قبله-

۴۰۰۲- اخرجه الطبراني في الكبير (۱۹/۱۱) رقم (۱۰۹۰۱): حدثنا محمد بن صالح بن الوليد النرسي' ثنا خالد بن يوسف السمتي...... به- و راجع الذي قبله-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
مال کو فرض حصوں کے مطابق تقسیم کرو جو بچ جائے' وہ قریبی مرد رشتے دار کو ملے گا۔

4003- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِى- ابْنَ مُحَمَّدٍ- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوْا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا اَبْقَتْ فَلِاَوْلٰى رَحِمٍ ذَكَرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
مال کو فرض حصوں کے مطابق تقسیم کرو اور جو باقی بچ جائے وہ قریبی مرد رشتے دار کو مل جائے گا۔

4004- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيْرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَخْبَرَنِى اَبِى عَنْ جَدِّىْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ وَالْمَرْاَةُ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا وَمَالِهِ وَهُوَ يَرِثُ مِنْ دِيَتِهَا وَمَالِهَا مَا لَمْ يَقْتُلْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ عَمْدًا فَاِنْ قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ عَمْدًا لَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَتِهِ وَمَالِهِ شَيْئًا وَاِنْ قَتَلَ صَاحِبَهُ خَطَأً وَرِثَ مِنْ مَالِهِ وَلَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَتِهِ. مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ الطَّائِفِيُّ ثِقَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے' عورت اپنے شوہر کی دیت اور اس کے مال میں سے وارث بنے گی اور وہ مرد بھی اس عورت کی دیت اور اس کے مال میں سے وارث بنے گا' لیکن شرط یہ ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک نے دوسرے کو جان بوجھ کر قتل نہ کیا ہو' اگر ان میں سے کسی ایک نے دوسرے کو جان بوجھ کر قتل کیا ہو' تو وہ عورت اس مرد کی دیت اور مال میں سے کسی چیز کی وارث نہیں بنے گی اور اگر ان میں سے کسی نے دوسرے کو خطاء کے طور پر قتل کیا ہو' تو وہ (اس دوسرے کے) مال میں سے وارث بنے گا لیکن دیت میں سے وارث نہیں بنے گا۔

اس روایت کے راوی محمد بن سعید طائفی ثقہ ہے۔

4005- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ.

۴۰۰۳- فيه هشام بن خالد الستي' و هو ضعيف؛ لكن اخرجه سعيد بن منصور في سننه (۱۸۹): حدثنا سفيان عن هشام بن حجير' باسناده موقوفاً على ابن عباس- و اخرجه الطحاوي (۳۹۰/۴) من طريق عبد الله بن المبارك عن معمر و سفيان الثوري عن ابن طاوس عن ابيه مرسلا' لكن اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۹۰۰۴) عن معمر موصولا' تقدم قريباً' و هو الصواب-

۴۰۰۴- اخرجه ابو داود كتاب الفرائض (۳۲۸/۲) باب: هل يرث المسلم الكافر (۲۹۱۱) و ابن ماجه في كتاب الفرائض (۹۱۲/۲) باب: ميراث اهل الاسلام من اهل الشرك (۲۷۳۱) و احمد في مسنده (۱۸۷/۲' ۱۹۵) و ابن الجارود في المنتقى (۹۶۷) و البيهقي في السنن الكبرى في كتاب: الفرائض (۲۱۸/۶) باب: لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم- كلهم من طرق عن عمرو بن شعيب عن ابيه' بهذا الاسناد- و انظر تلخيص الحبير (۸۴/۳) و الارواء (۱۲۱/۶)-

۴۰۰۵- راجع الذي قبله-

بْنُ صَالِحٍ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ الطَّائِفِيُّ ثِقَةٌ ۔

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4006- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنَّهٗ كَانَ لَا يُوَرِّثُ مَيِّتًا مِّنْ مَّيِّتٍ وَّيُوَرِّثُ الْاَحْيَاءَ مِنَ الْاَمْوَاتِ.

وَاَخْبَرَنِيْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ قُسِّمَتْ مَوَارِيْثُ اَصْحَابِ الْحَرَّةِ فَوُرِّثَ الْاَحْيَاءُ مِنَ الْاَمْوَاتِ وَلَمْ يُوَرَّثِ الْاَمْوَاتُ مِنَ الْاَمْوَاتِ .

☆☆ عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ کسی ایک مرحوم کو دوسرے مرحوم کا وارث قرار نہیں دیتے تھے وہ صرف زندہ افراد کو مرحومین کا وارث قرار دیتے تھے۔

شیخ ابوالزناد بیان کرتے ہیں: حرہ کے واقعہ میں مارے جانے والوں کی وراثت تقسیم کی گئی تھی تو زندہ لوگوں کو مرحومین کا وارث بنایا گیا تھا' مرحومین کو ایک دوسرے کا وارث نہیں بنایا گیا تھا۔

4007- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا بَحْرٌ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ اَنَّ اُمَّ كُلْثُوْمٍ وَّابْنَهَا زَيْدَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ هَلَكَا فِيْ سَاعَةٍ وَّاحِدَةٍ لَمْ يُدْرَ اَيُّهُمَا هَلَكَ قَبْلُ فَلَمْ يَتَوَارَثَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اُم کلثوم نامی خاتون اور ان کے صاحبزادے زید جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے' وہ دونوں ایک ہی موقع پر انتقال کر گئے' لیکن یہ پتا نہیں چل سکا کہ ان دونوں میں سے کس کا انتقال پہلے ہوا ہے؟ تو وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنے تھے۔

4008- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ

٤٠٠٦-اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (١٠/٢٩٧) (١٩١٦١) عن الثوري و معمر عن داود ابن ابي هند عن عمر بن عبد العزيز: انه ورث الاحياء من الاموات و لم يورث الاموات بعضهم من بعض- قال معمر: كتب بذلك - و اشار اليه البيهقي في السنن (٦/٢٢٢)- واخرجه سعيد بنمنصور (٢٤٢): حدثنا اسماعيل بن عياش عن ابن جريج عن عمر بن عبد العزيز في القوم يموتون جميعًا: غرقوا في سفينة، او وقع عليهم بيت، او قتلوا لا يدرى ايهم مات قبل الآخر- لا يورث بعضهم من بعض الا ان يعلم انه مات قبل صاحبه فيرث لا الاول الآخر، ويرث الآخر عصبته- فان لم يعلموا ايهم مات قبل صاحبه، فلا يورث بعضهم من بعض، و لكن يرثهم عصبتهم الاحياء- اه-واخرجه الدارمي في السنن (٢/٣٧٩) عن يحيى بن عتيق قال: قرات في بعض كتب عمر بن عبد العزيز في القوم يقع عليهم البيت لا يدرى ايهما مات قبل، قال: لا يورث الاموات بعضهم من بعض، ويورث الاحياء من الاموات-

٤٠٠٧-اخرجه البيهقي في السنن (٦/٢٢٢) كتاب: الفرائض باب: ميراث من عمي موته من طريق الدارقطني، ثنا محمد بن القاسم بن زكريا، ثنا هشام بن يونس، ثنا الدراوردي، عن جعفر بن محمد، عن ابيه- و اخرجه الدارمي (٢/٣٧٩) و سعيد بن منصور في سننه رقم (٢٤٠) والحاكم (٤/٣٤٥-٣٤٦) من طريق عبد العزيز بن محمد- و هو الدراوردي-حدثنا جعفر عن ابيه، به-

٤٠٠٨-اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (١٠/٢٩٧) (١٩١٥٩) قال: اخبرنا الثوري و ابن عيينة عن عمرو بن دينار......به- واخرجه سعيد بن منصور في سننه (٢٣٤) عن سفيان عن عمرو ...... به، و ابن ابي شيبة (٦/٢٧٤) (٣١٣٣٨) عن ابن عيينة......به- و اشار اليه البيهقي في الكبرى (٦/٢٢٣)- قال الامام احمد -رحمه الله- وروي عن اياس بن عبد المزني انه قال: (يورث بعضهم من بعض)- و قول الجماعة اولى- اه-قال ابو داود في مسائل الامام احمد (٥/٢١٨): قلت للامام احمد: الغرقى يورث بعضهم من بعض؟ قال اكثر الاحاديث عليه، و لا نعلم بين اهل الكوفة فيه اختلافاً حتى جاء ابو حنيفة فقاله- اه-

حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ وَّلَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ قَوْمًا وَقَعَ عَلَيْهِمْ بَيْتٌ فَوَرِثَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

☆☆ ایاس بن عبد کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے (وہ فرماتے ہیں:) کچھ لوگوں پر ان کا گھر گر گیا تو انہیں ایک دوسرے کا وارث بنایا گیا۔

4009- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ بَيْتٍ سَقَطَ عَلَى نَاسٍ فَمَاتُوا فَقَالَ يُوَرَّثُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

☆☆ ایاس بن عبد کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے ایسے گھر کے بارے میں دریافت کیا گیا جو لوگوں پر گر جاتا ہے اور وہ لوگ مر جاتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا۔ وہ لوگ ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

4010- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ النَّصْرَانِيَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَبْدَهُ أَوْ أَمَتَهُ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی مسلمان کسی عیسائی کا وارث نہیں بن سکتا' البتہ اگر وہ (عیسائی) اس (مسلمان) کا غلام یا کنیز ہوں (تو وارث بن جائے گا)۔

4011- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ وَّأَبُو الْأَزْهَرِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَا يَرِثُ الْيَهُودِيُّ وَلَا النَّصْرَانِيُّ الْمُسْلِمَ وَلَا يَرِثُهُمْ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَبْدَ الرَّجُلِ أَوْ أَمَتَهُ .مَوْقُوفٌ وَّهُوَ الْمَحْفُوظُ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کوئی یہودی یا کوئی عیسائی' کسی مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا اور مسلمان ان لوگوں کا وارث نہیں بنے گا' البتہ اگر وہ (یہودی یا عیسائی مسلمان کا) غلام ہو یا اس کی کنیز ہو (تو حکم مختلف ہوگا)۔

یہ روایت ''موقوف'' ہے اور یہی محفوظ ہے۔

4012- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ مِهْرَانَ السَّوَّاقُ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرٍ رَفَعَهُ قَالَ لَا نَرِثُ أَهْلَ

۴۰۰۹-راجع الذي قبله-

۴۰۱۰-اخرجه البيهقي في الكبرى (۲۱۸/٦) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه النسائي في الكبرى (٦۳۸۹) من طريق محمد بن عمرو اليافعي عن ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر موفوعاً- لكن خالفه عبد الرزاق' فاخرجه في المصنف (۱۹۳۱۰): اخبرنا ابن جريج' اخبرني ابو الزبير: انه سمع جابر بن عبد الله يقول...... فذكره موقوفاً على جابر' و من طريق عبد الرزاق اخرجه الدارقطني بعد هذا' و صوب الموقوف-

۴۰۱۱-اخرجه عبد الرزاق (۱۹۳۱۰)' و من طريقه الدارقطني هنا اخرجه البيهقي في السنن (۲۱۸/٦) و اخرجه الترمذي (۲۱۰۸) من طريق ابن ابي ليلى عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا يتوارث اهل ملتين- قال الترمذي: (هذا حديث لا نعرفه من حديث جابر الا من حديث ابن ابي ليلى)- اھ- و راجع الذي قبله-

الْكِتَابِ وَلَا يُوَرِّثُوا اِلَّا اَنْ يَّرِثَ الرَّجُلُ عَبْدَهُ اَوْ اَمَتَهُ وَتَحِلُّ لَنَا نِسَاؤُهُمْ وَلَا تَحِلُّ لَهُمْ نِسَاؤُنَا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں کہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:) ہم اہل کتاب کے وارث نہیں بن سکتے اور وہ ہمارے وارث نہیں بن سکتے' البتہ کوئی شخص اپنے (اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے) غلام یا کنیز کا وارث بن سکتا ہے' ہمارے لیے ان کی خواتین (سے نکاح کرنا) حلال ہے' البتہ ان کے لیے ہماری خواتین سے نکاح کرنا حلال نہیں ہے۔

شرح:

صحابہ کرام' تابعین عظام اور فقہاء کی بڑی اکثریت اس بات کی قائل ہے کہ کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بن سکتا' تاہم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں کہ کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا' لیکن مسلمان کافر کا وارث بن سکتا ہے۔ تابعین میں سے سعید بن میتب رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

مرتد شخص اگر مر جاتا ہے یا قتل ہو جاتا ہے تو حجاز کے اکثر فقہاء نے اس کے مال کو بیت المال میں شامل کرنے کا حکم دیا ہے' ان کے نزدیک مرتد کے ورثاء اس کے وارث نہیں بنیں گے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' کوفہ کے تمام فقہاء اور بصرہ کے علماء اس بات کے قائل ہیں کہ اگر مرتد کے ورثاء مسلمان نہ ہوں تو انہیں وراثت میں حصہ ملے گا۔

صحابہ کرام میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

4013- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْقَلَانِسِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتَّى مُخْتَلِفَتَيْنِ . قَالَ وَالْمَرْاَةُ تَرِثُ مِنْ عَقْلِ زَوْجِهَا وَمَالِهِ وَهُوَ يَرِثُ مِنْ عَقْلِهَا وَمَالِهَا اِلَّا اَنْ يَّقْتُلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَاِنْ هُوَ قَتَلَهُ عَمْدًا لَمْ يَرِثْ مِنْ مَّالِهِ وَلَا مِنْ دِيَتِهِ شَيْئًا فَاِنْ قُتِلَ خَطَاً وُرِّثَ مِنْ مَّالِهِ وَلَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَتِهِ شَيْئًا .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے ہیں۔

آپ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: عورت اپنے شوہر کی دیت اور اس کے مال میں سے وارث بنے گی اور وہ مرد بھی اس عورت کی دیت کے مال میں سے وارث بنے گا' البتہ اگر ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے' تو اگر اس نے اپنے

۴۰۱۲- اخرجه الدارمي في سننه كتاب: الفرائض (۲/۳۶۹) باب: ميراث اهل الشرك: حدثنا محمد بن عيسى' ثنا شريك عن الاشعث عن الحسن عن جابر' به- و شريك بن عبد الله القاضي ضعيف-

۴۰۱۳- تقدم تخريجه قريباً-

ساتھی کو جان بوجھ کر قتل کیا ہے تو اس کے مال میں سے وارث نہیں بنے گا اور دیت میں سے بھی وارث نہیں بنے گا لیکن اگر مقتول خطاء کے طور پر قتل ہوا تو (دوسرا فریق) اس کے مال میں سے وارث بنے گا لیکن دیت میں سے کسی چیز کا وارث نہیں بنے گا۔

شرح:

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ ایک مذہب کے ماننے والے ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

لیکن کیا (اسلام کے علاوہ) دو مختلف مذاہب کے ماننے والے ایک دوسرے کے وارث بنیں گے؟ اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ (اسلام کے علاوہ) دو مختلف مذاہب کے ماننے والے ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ تمام کفار ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

4014- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْقَلَانِسِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عمرو بن شعیب کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

4015- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشُّعَيْثِيُّ عَنْ زُفَرَ بْنِ وَثِيمَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَى الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ اَنْ يُوَرِّثَ امْرَاَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَتِهِ.

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ کو خط میں یہ لکھا تھا کہ وہ حضرت اشیم اضبابی کی اہلیہ کو ان صاحب کی دیت میں سے وارث قرار دیں۔

4016- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الصُّورِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشُّعَيْثِيُّ عَنْ زُفَرَ بْنِ وَثِيمَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ زُرَارَةَ بْنَ اَبِي جُزَيٍّ اَوْ

۴۰۱۴- راجع الذي قبله-

۴۰۱۵- اخرجه الدارقطني في الموتلف و المختلف (۱/۴۹۲) و ابن عبد البر في الاستيعاب (۲/۵۱۷) و عزاه ابن حجر في الاصابة (۱/۲۴۱) الى ابي يعلى، و لم اجده في المطبوع من مسنده ابي يعلى؛ فلعله في مسنده الكبير-قال الزيلعي في نصب الراية (۴/۳۵۲-۳۵۳): (وزفر بن وثيمة مجهول الحال......)-

۴۰۱۶- راجع الذي قبله-

حَزْنٍ- شَكَّ الصُّورِيُّ- قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَى الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ اَنْ يُوَرِّثَ مِثْلَهُ .رَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ هُنَيْدٍ الْبَصْرِيُّ عَنِ الشَّعْيَثِيِّ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ جُزَيٍّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ فَذَكَرَهُ .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: زرارہ بن جزئی یا شاید حزن نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ کہا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ضحاک بن سفیان کو خط میں یہ لکھا تھا کہ وہ وارث قرار دیں۔ اسکے بعد حسب سابق روایت ہے۔

اسی روایت کو دیگر راویوں نے بھی نقل کیا ہے۔

4017- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قَتْلُ اَشْيَمَ خَطَأً.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت اشیم کو خطاء کے طور پر قتل کر دیا گیا تھا۔

4018- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ اَخْبَرَهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ فَسَاَلَ هَلْ عِنْدَ اَحَدٍ عِلْمٌ بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِيرَاثِ الْمَرْاَةِ مِنْ عَقْلِ زَوْجِهَا فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ اَنَا عِنْدِيْ مِنْ ذٰلِكَ عِلْمٌ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَيْنَا اَنْ نُوَرِّثَ امْرَاَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ عَقْلِ زَوْجِهَا اَشْيَمَ.

☆☆ سعید بن میتب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' انہوں نے دریافت کیا: کیا آپ میں سے کسی کے پاس اس بارے میں علم ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل ہو جانے والے شوہر کی دیت میں سے عورت کی وراثت کے بارے میں کوئی فیصلہ دیا ہو؟ تو اس بات پر حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: میرے پاس اس بارے میں علم ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ خط لکھا تھا کہ ہم اشیم ضبابی کی اہلیہ کو ان کے شوہر اشیم کی دیت میں سے حصہ دیں۔

4019- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَّابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ قَالَ مَا اَرَى الدِّيَةَ اِلَّا لِلْعَصَبَةِ لِاَنَّهُمْ يَعْقِلُوْنَ عَنْهُ فَهَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ فَاَخَذَ بِذٰلِكَ عُمَرُ .زَادَ ابْنُ

۴۰۱۷- اسناده ضعيف فيه عبد الله بن عمر: وهو العمري ضعيف' تقدمت ترجمته مرارًا-

۴۰۱۸- اخرجه النسائي في الكبرى (تحفة الاشراف) (۴۹۷۳) عن سفيان عن يحيى بن سعيد' به- واخرجه احمد (۳/ ۴۵۲)' و ابو داود (۲۹۲۷)' و ابن ماجه (۲۶۴۲)' و الترمذي (۱۴۱۵' ۲۱۱۰)' و النسائي في الكبرى (تحفة الاشراف) (۴۹۷۳)' و البيهقي (۸/ ۵۷) من طريق سفيان بن عيينة عن الزهري' به- و اخرجه احمد (۳/ ۴۵۲)' و ابو داود (۲۹۲۷) من طريق عبد الرزاق عن معمر عن الزهري' به-

۴۰۱۹- اخرجه عبد الرزاق (۱۷۷۶۴' ۱۷۷۶۵) و من طريقه احمد و ابو داود- و راجع الذي قبله-

جُرَيْجٍ وَّكَانَ قَتْلُهُ خَطَأً.

☆☆ سعید بن میتب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ دیت صرف عصبہ رشتے داروں کو ملے گی کیونکہ یہی لوگ دیت ادا بھی کرتے ہیں' کیا آپ میں سے کسی نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے کچھ سنا ہے؟ اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فیصلہ دیا۔

ابن جریج نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں: وہ صاحب خطا کے طور پر قتل ہوئے تھے۔

4020- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ وَلَاتَرِثُ الْمَرْاَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتّٰى قَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ كَتَبَ اِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

☆☆ سعید بن میتب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: دیت خاندان کو ملے گی اور عورت اپنے شوہر کی دیت میں سے کسی چیز کی وارث نہیں بنے گی' یہاں تک کہ حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ خط میں لکھا تھا (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

4021- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ قَالَ الدِّيَةُ تُقَسَّمُ عَلٰى فَرَائِضِ اللّٰهِ فَيَرِثُ مِنْهَا كُلُّ وَارِثٍ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض کے مطابق دیت کو تقسیم کیا جائے گا اور وارث اس میں سے حصہ لے گا۔

4022- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۰۲۰-راجع الذي قبله-

۴۰۲۱-اخرجه البيهقي في سننه (۸/۵۸) كتاب: الجنايات' باب: ميراث الدم و العقل- قال: حدثنا ابو الحسين بن بشران انبا ابو الحسن المصري' ثنا مالك بن يحيى' به-واخرجه سعيد بن منصور (۱/۱۲۲) من طريق ليث عن ابي عمرو العبدي عن علي قال: تقسم الدية على ما يقسم عليه الميراث- و في الاسناد الاول عامر: و هو الشعبي ثقة' لكنه لم يسمع منعلي بن ابي طالب الا حرفاً و احداً نقل ذلك الحافظ في تهذيب التهذيب (۵/۶۷) عن الحافظ الدارقطني -وفي الاسناد الثاني ليث: و هو ابن ابي سليم' و هو ضعيف-

۴۰۲۲-اخرجه ابو داود (۳/۱۲۱) كتاب: الفرائض' باب: ما جاء في ميراث الصلب' الحديث (۲۸۹۱)' و البيهقي (۶/۲۲۹) من طريق بشر بن المفضل' به-قال ابو داود: اخطا بشر فيه' انما هما ابنتا سعد بنالربيع- و ثابت بن قيس قتل يوم اليمامة- اه- و الحديث اخرجه ابو داود (۲۸۹۲)' و من طريقه البيهقي (۶/۲۲۹) عن داود بن قيس وغيره من اهل العلم عن عبد الله بنمحمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله: ان امراة سعد بن الربيع قالت: يا رسول الله' ان سعداً هلك و ترك ابنتين...... و ساقه نحوه اي: نحو حديث بشر بن المفضل السابق- قال ابو داود: و هذا هو اصح -واخرجه الترمذي (۲۰۹۲)' واحمد (۳/۳۵۲) من طريق عبيد الله بن عمرو عن عبد الله بن محمد بن عقيل......به-وقال الترمذي: هذا حديث صحيح لا نعرفه الا من حديث عبد الله بن محمد بن عقيل' وقد اخرجه شريك-ايضاً- عن عبد الله بن محمد بن عقيل- اه-واخرجه-ايضا- ابن ماجه (۲۷۲۰) من طريق سفيان عبد الله بن محمد بن عقيل به-

وَسَلَّمَ حَتّٰى جِئْنَا امْرَاَةً بِالْاَسْوَافِ وَهِيَ جَدَّةُ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَزُرْنَاهَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَفَرَشَتْ لَنَا صَوْرًا فَقَعَدْنَا تَحْتَهُ بَيْنَ نَخْلٍ وَّذَبَحَتْ لَنَا شَاةً وَّعَلَّقَتْ لَنَا قِرْبَةً مِنْ مَّاءٍ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَتَحَدَّثُ جَاءَ تِ امْرَاَةٌ بِابْنَتَيْنِ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ - اَوْ قَالَتْ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ - قُتِلَ مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّقَدِ اسْتَفَاءَ عَمُّهُمَا مَالَهُمَا وَمِيرَاثَهُمَا فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا اِلَّا اَخَذَهُ فَمَا تَرٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا تُنْكَحَانِ اَبَدًا اِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ .قَالَ فَقَالَ يَقْضِي اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ . فَنَزَلَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ وَفِيْهَا (يُوْصِيكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوْا لِيَ الْمَرْاَةَ وَصَاحِبَهَا . فَقَالَ لِعَمِّهِمَا اَعْطِهِمَا الثُّلُثَيْنِ وَاَعْطِ اُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَلَكَ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر پر جا رہے تھے یہاں تک کہ ''اسواف'' کے مقام پر ہم ایک خاتون کے پاس پہنچے جو خارجہ بن زید کی دادی تھیں ہم اس دن ان کے پاس ٹھہر گئے انہوں نے ہمارے لیے کپڑا بچھایا اور ہم کھجور کے درخت کے نیچے اس پر بیٹھ گئے۔ اس خاتون نے ہمارے لیے بکری ذبح کروائی پانی کا مشکیزہ لا کر رکھا اس دوران ہم گفتگو بھی کرتے رہے اسی دوران ایک خاتون اپنی دو بچیوں کو لے کر حاضر خدمت ہوئی اور عرض کی: یارسول اللہ! یہ ثابت بن قیس کی صاحبزادیاں ہیں۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) سعید بن ربیع کی صاحبزادیاں ہیں جو آپ کے ساتھ غزوۂ اُحد میں شہید ہو گئے تھے ان کے چچا نے ان کا مال اور وراثت کا حصہ اپنے قبضے میں لے لیا ہے اس نے ان کے لیے کوئی مال نہیں چھوڑا سب حاصل کر لیا ہے یارسول اللہ! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ اللہ کی قسم! جب تک ان دونوں کے پاس مال موجود نہیں ہوگا ان دونوں کی شادی نہیں ہو سکتی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بارے میں فیصلہ دے گا تو سورۂ نساء کی آیت نازل ہوئی جس میں یہ حکم ہے:

''اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں یہ حکم دیا ہے کہ ایک مذکر کا حصہ دو مؤنث کے برابر ہوگا''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا: اس عورت کو میرے پاس بلا کر لاؤ اور اس کے دوسرے فریق کو بھی لاؤ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بچیوں کے وصی سے یہ کہا کہ تم ان بچیوں کو دو تہائی حصہ دو اور ان کی والدہ کو آٹھواں حصہ دو جو باقی بچ جائے گا وہ تمہیں ملے گا۔

4023- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ اَبُو الزِّنْبَاعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَعْوَرُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْمَرْاَةِ الثُّمُنَ وَلِلْابْنَتَيْنِ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْاَخِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی کے لیے آٹھواں حصہ دو بیٹیوں کے لیے دو تہائی حصہ اور باقی بچ جانے والا مال سگے بھائی کے لیے مقرر کیا تھا۔

۴۰۲۳- راجع الذي قبله-

4024- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَلَّامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ سَلْمَانَ عَنِ ابْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ تِ امْرَاَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ سَعْدًا قُتِلَ مَعَكَ شَهِيْدًا . فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَمِّهِمَا اَعْطِ هَاتَيْنِ الثُّلُثَيْنِ وَالْمَرْاَةَ الثُّمُنَ وَلَكَ مَا بَقِيَ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ شہید ہو گئے تھے (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بچیوں کے چچا کو بلوایا اور فرمایا: تم ان دونوں بچیوں کو دو تہائی حصہ دو (مرحوم کی) بیوی کو آٹھواں حصہ دو' جو باقی بچ جائے گا وہ تمہیں ملے گا۔

4025- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ وَيَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ امْرَاَةَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ سَعْدًا هَلَكَ وَتَرَكَ ابْنَتَيْنِ وَاَخَاهُ فَعَمَدَ اَخُوْهُ فَقَبَضَ مَا تَرَكَ سَعْدٌ وَاِنَّمَا تُنْكَحُ النِّسَاءُ عَلٰى اَمْوَالِهِنَّ . فَلَمْ يُجِبْهَا فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ ثُمَّ جَاءَ تْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنَتَا سَعْدٍ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ لِيْ اَخَاهُ . فَجَاءَ فَقَالَ ادْفَعْ اِلَى ابْنَتَيْهِ الثُّلُثَيْنِ وَاِلَى امْرَاَتِهِ الثُّمُنَ وَلَكَ مَا بَقِيَ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت سعد رضی اللہ عنہ انتقال کر گئے ہیں' انہوں نے (پس ماندگان میں) دو بیٹیاں اور ایک بھائی چھوڑا ہے' ان کے بھائی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا چھوڑا ہوا سارا مال اپنے قبضے میں لے لیا ہے' خواتین کے ساتھ ان کی مالی حیثیت کے حساب سے نکاح کیا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس محفل کے دوران اس خاتون کو کوئی جواب نہیں دیا' پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی دو صاحبزادیوں کا معاملہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بھائی کو میرے پاس بلا کر لاؤ' وہ شخص آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی بیٹیوں کو دو تہائی حصہ دو' اس کی اہلیہ کو آٹھواں حصہ دو اور جو باقی بچ جائے گا وہ تمہیں ملے گا۔

4026- قُرِئَ عَلَى ابْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ وَسَلْمَانَ بْنَ رَبِيْعَةَ فَسَاَلَهُمَا عَنْ بِنْتٍ وَّبِنْتِ ابْنٍ وَّاُخْتٍ لِاَبٍ وَّاُمٍّ فَقَالَا لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ مَا بَقِيَ وَقَالَا انْطَلِقْ اِلٰى

۴۰۲۴- فیه فرات بن سلیمان: ذکره المزی فی الاخرجه عن عبد الله بن محمد' لکن لم اظفر له بترجمة- و راجع تخریج السابق-

۴۰۲۵- فی اسناده یزید بن عیاض: و هو ابو الحکم المدنی' کذبه مالك وغیره: کما قال الحافظ فی التقریب (۷۸۱۳) و راجع الذی قبله-

۴۰۲۶- اخرجه البخاری (۶۷۴۲) و الترمذی (۲۰۹۳) و ابن ماجه (۲۷۲۱) و احمد (۱/ ۳۸۹' ۴۴۰) و الدارمی (۲۸۹۳- ط: هاشمی) و ابن الجارود فی المنتقی (۹۳۶) و الحاکم (۴/ ۳۳۴) و البیهقی (۶/ ۲۳۰) من طریق سفیان عن ابی قیس...... به-واخرجه البخاری (۶۷۳۶) و النسائی فی الکبری (تحفة ۹۵۹۷) من طریق شعبة عن ابی قیس الاودی...... به-

عَبْدِ اللّٰهِ فَاسْاَلْهُ فَإِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا ۔ فَاَتَى عَبْدَ اللّٰهِ فَسَاَلَهُ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَا قَالَ وَلٰكِنِّيْ اَقْضِيْ فِيهَا كَمَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّصْفُ لِلْبِنْتِ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَلِلْاُخْتِ مَا بَقِيَ ۔

☆☆ حضرت ہزیل بن شرحبیل بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' اس نے ان دونوں حضرات سے ایک بیٹی' ایک پوتی اور ایک سگی بہن کی وراثت کا حکم دریافت کیا تو ان دونوں حضرات نے یہ فرمایا: بیٹی کو نصف حصہ ملے گا اور باقی بچ جانے والا مال اس کی بہن کو مل جائے گا' پھر ان دونوں نے فرمایا: تم حضرت عبداللہ کے پاس جاؤ اور ان سے اس بارے میں دریافت کرو' وہ بھی ہماری رائے کے مطابق جواب دیں گے۔ وہ شخص حضرت عبداللہ کے پاس آیا' ان سے اس بارے میں دریافت کیا اور انہیں یہ بھی بتایا کہ ان دونوں حضرات نے یہ جواب دیا ہے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بارے میں وہ فیصلہ دوں گا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا: نصف حصہ بیٹی کو ملے گا' چھٹا حصہ پوتی کو ملے گا تاکہ دو تہائی حصے مکمل ہو جائیں اور باقی بچ جانے والا مال اس کی بہن کو ملے گا۔

4027- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْجَرَائِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ الْاَوْدِيِّ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4028- قُرِءَ عَلَى ابْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمُ ابْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4029- قُرِءَ عَلٰى اَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَرْوَانَ عَنِ الْهُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهُ وَبِنْتَ ابْنِهِ وَاُخْتَهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ فَقَالَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْاُخْتِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ وَقَالَ اِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ سَيَقُوْلُ مِثْلَ مَا قُلْتُ فَسَاَلُوْا ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَّاَخْبَرُوْهُ بِمَا قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ كَيْفَ اَقُوْلُ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِلْابْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْاُخْتِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ.

☆☆ ہزیل بن شرحبیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو پس ماندگان میں ایک بیٹی' ایک پوتی اور ایک سگی بہن چھوڑ کر جاتا ہے' تو حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا: اسکی بیٹی کو نصف

۴۰۲۷- اخرجه ابن ماجه (۲۷۲۱) و احمد (۳۸۹/۱) من طريق وكيع' به- و راجع الذي قبله-

۴۰۲۸- راجع الذي قبله-

۴۰۲۹- في اسناده الحجاج بن ارطاة' و هو ضعيف' وقد تقدم الكلام عليه مرارًا- لكن تابعه شعبة فاخرجه عن عبد الرحمن : اخرجه الطبراني في الكبير (۹۸۷۱) من طريق شعبة' اخبرني عبد الرحمن بن ثروان' به- وعبد الرحمن بن ثروان و ان كان قد خرج له البخاري واصحاب السنن الا انه ربما خالف مع صدقه- قال الحافظ في التقريب (۳۸۴۷): (صدوق ربما خالف)-

حصہ ملے گا اور جو مال باقی بچ جائے گا وہ اس کی بہن کو مل جائے گا' پھر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی اسی کے مطابق جواب دیں گے جو میں نے کہا ہے۔ لوگوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا اور انہیں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے جواب کے بارے میں بھی بتایا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ کیسے کہہ سکتا ہوں؟ جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (ایسی صورت حال میں) بیٹی کو نصف حصہ ملے گا' پوتی کو چھٹا حصہ ملے گا' اس طرح دو تہائی حصے مکمل ہو جائیں گے اور جو باقی بچ جائے گا وہ سگی بہن کو مل جائے گا۔

4030- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مِيرَاثِ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ فَسَكَتَ وَهُوَ رَاكِبٌ فَسَارَ هُنَيَّةً فَقَالَ حَدَّثَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَنْ لَا مِيرَاثَ لَهُمَا . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو .وَرَوَاهُ مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَوَهِمَ فِيهِ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ وَحَدِيثُ مَسْعَدَةَ يَاْتِي بَعْدَ هٰذَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن ابونمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھوپھی اور خالہ کی وراثت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ آپ اس وقت سواری پر سوار تھے' آپ نے اپنی رفتار کم کر دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل نے مجھے بتایا ہے کہ ان دونوں کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا۔ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4031- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ اُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ وَابْنَهَا زَيْدًا وَقَعَا فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ وَّالْتَقَتِ الصَّائِحَتَانِ فَلَمْ يُدْرَ اَيُّهُمَا هَلَكَ قَبْلُ فَلَمْ تَرِثْهُ وَلَمْ يَرِثْهَا وَاَنَّ اَهْلَ صِفِّينَ لَمْ يَتَوَارَثُوا وَاَنَّ اَهْلَ الْحَرَّةِ لَمْ يَتَوَارَثُوا.

☆☆ امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اُم کلثوم اور ان (خاتون) کے صاحبزادے زید (جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے) یہ دونوں ایک ہی دن انتقال کر گئے' ان کے انتقال کا وقت قریب قریب تھا' یہ پتہ نہیں چل سکا کہ ان دونوں میں سے کون پہلے انتقال کر گیا تھا؟ تو وہ خاتون اس بچے کی وارث نہیں بنی اور وہ بچہ اس خاتون کا وارث نہیں بنا۔ اسی طرح اہل صفین بھی ایک دوسرے کے وارث نہیں بنے تھے۔ اسی طرح واقعۂ حرہ (میں مارے جانے والے لوگ) ایک دوسرے کے وارث نہیں بنے تھے۔

۴۰۳۰- اخرجه هنا مرسلا' و اعاده مرة اخرى في آخر كتاب: الفرائض' من طريق عبد الوهاب الثقفي عن محمد بن عمرو...... به- وخرج هناك رواية ابي هريرة التي علقها هنا' و سياتي تخريجه هناك-

۴۰۳۱- تقدم تخريجه رقم (۴۰۰۷)-

شرح:

فقہاء کا اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ جب جنگ کے دوران' پانی میں ڈوبنے کی وجہ سے' کسی عمارت کے ملبے کے نیچے آ کر' کئی لوگ فوت ہو جائیں اور یہ پتہ نہ چل سکے کہ ان میں سے کون پہلے مرا تھا' اور وہ سب صاحبِ میراث ہوں تو ان کی وراثت کی تقسیم کا طریقہ کار کیا ہوگا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ مدینہ اس بات کے قائل ہیں: ایسے لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے' البتہ ان کے علاوہ ان کے دیگر ورثاء ان کے وارث بن جائیں گے۔ اور اگر ان کا کوئی وارث نہ ہو تو ان کا مال بیت المال میں جمع ہو جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں' امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے مطابق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی موقف ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ایک روایت کے مطابق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: ایسے لوگ ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

4032- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو هَانِءٍ عُمَرُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ سُئِلَ عَامِرٌ عَنْ مَوْلُودٍ لَيْسَ بِذَكَرٍ وَلَا أُنْثَى لَيْسَ لَهُ مَا لِلذَّكَرِ وَلَا مَا لِلْأُنْثَى يَخْرُجُ مِنْ سُرَّتِهِ كَهَيْئَةِ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ فَسُئِلَ عَامِرٌ عَنْ مِيرَاثِهِ فَقَالَ عَامِرٌ نِصْفُ حَظِّ الذَّكَرِ وَنِصْفُ حَظِّ الْأُنْثَى.

☆☆ شیخ ابوہانی عمر بن بشیر فرماتے ہیں: حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے ایسے بچے کے بارے میں دریافت کیا گیا جو نہ مذکر ہے نہ مؤنث ہے' نہ اس میں مرد کا کوئی علامتی نشان ہے' نہ مؤنث کا علامتی نشان ہے' بلکہ اس کی ناف کی جگہ سے پیشاب یا پاخانہ نکل آتا ہے۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے اس کی وراثت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اسے مرد کی وراثت کا نصف حصہ ملے گا اور عورت کی وراثت کا نصف حصہ ملے گا۔

4033- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا

٤٠٣٢- اخرجه الدارمي (٣٦٥/٢) حدثنا ابو نعيم ثنا ابو هاني ...... به' وابن ابي شيبة (٢٧٧/٦) رقم (٣١٣٦٧) حدثنا وكيع' ثنا عمر بن بشير الهمداني عن الشعبي' به-

٤٠٣٣- اخرجه الحاكم (٣٣٢/٤) من طريق النضر بن شميل عن عوف بن ابي جميلة عن سليمان بن جابر ...... به- و قال الحاكم: (صحيح الاسناد' و لم يخرجاه' و له علة)- اه- ثم اخرجه من طريق هوذة بن خليفة' ثنا عوف عن رجل عن سليمان بن جابر عن ابن مسعود' به- ثم قال: (واذا اختلف النضر بن شميل و هوذة' فالحكم للنضر)- و اخرجه الترمذي (٢٠٩١) و البيهقي (٢٠٨/٦) من طريق ابي اسامة عن عوف عن رجل عن سليمان' به فتابع هوذة عليه- واعله الحافظ في التلخيص (١٧١/٣) بالانقطاع- و اخرجه النسائي في الكبرى (٦٣٠٥) و الدارمي (٢٢٧ ط: هاشمي) من طريقين عن عوف الاعرابي عن سليمان بن جابر' به- و اخرجه النسائي في الكبرى (٦٣٠٦) من طريق ابن المبارك عن عوف قال: بلغني عن سليمان بن جابر ...... فذكره- قال الالباني في الارواء (١٠٣/٦): قال الترمذي: حديث فيه اضطراب- قلت- اي : الالباني -: و سليمان مجهول' و من الاضطراب فيه ما اخرجه المثنى بن بكر العطار' عن عوف' ثنا سليمان' عن ابي الاحوص' عن عبد الله ...... فذكره مرفوعاً' الا انه اخرجه البيهقي - اه- ورواية المثنى بن بكر التي اشار اليها الدارقطني هنا' اخرجها البيهقي في سننه (٢٠٨/٦) ورواية ابي هريرة التي ذكرها الدارقطني هنا' اخرجها الترمذي في سننه (٢٠٩١): حدثنا عبد الاعلى بن واصل' حدثنا محمد بن القاسم الاسدي' حدثنا الفضل بن دلهم ...... به- وقد تقدم الحديث من طريق اخرى عن ابي هريرة في اول كتاب: الفرائض-

عَمْرُو بْنُ حُمْرَانَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَابِرٍ الْهَجَرِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ وَتَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ وَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ فَاِنِّیْ امْرُؤٌ مَقْبُوضٌ وَّاِنَّ الْعِلْمَ سَيُقْبَضُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰی يَخْتَلِفَ الْاِثْنَانِ فِی الْفَرِيضَةِ لَا يَجِدَانِ مَنْ يَّفْصِلُ بَيْنَهُمَا . تَابَعَهُ جَمَاعَةٌ عَنْ عَوْفٍ .وَرَوَاهُ الْمُثَنّٰى بْنُ بَكْرٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ وَقَالَ الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: قرآن کا علم حاصل کرواور لوگوں کواس کی تعلیم دو،وراثت کا علم حاصل کرواور لوگوں کواس کی تعلیم دو،علم حاصل کرواور لوگوں کواسکی تعلیم دو کیونکہ میں انتقال کر جاؤں گا اور عنقریب علم کو بھی اٹھالیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گے یہاں تک کہ وراثت کے حصے کے بارے میں دو آدمیوں کے درمیان اختلاف ہوگا تو ان دونوں کو کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر سکے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

4034- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ بْنِ يُوْسُفَ الْبَلْخِيِّ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ شَرِيْكٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ وَتَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ وَتَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ فَاِنِّیْ امْرُؤٌ مَقْبُوضٌ وَّاِنَّ الْعِلْمَ سَيُقْبَضُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰی يَخْتَلِفَ الْاِثْنَانِ فِیْ فَرِيضَةٍ فَلَا يَجِدَانِ اَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: علم حاصل کرواور لوگوں کواس کی تعلیم دو،وراثت کا علم حاصل کرواور لوگوں کواس کی تعلیم دو،قرآن کا علم حاصل کرواور لوگوں کواس کی تعلیم دو،میں عنقریب انتقال کر جاؤں گا اور عنقریب علم کو بھی اٹھالیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے یہاں تک کہ دو آدمیوں کے درمیان وراثت کے حصے کے بارے میں اختلاف ہوگا تو ان دونوں کو ایسا کوئی شخص نہیں ملے گا جو ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر سکے۔

4035-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْحِنَّائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ عَتَّابٍ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِی الْعَبَّاسِ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ اَرَاَيْتَ لَوْ وُلِّيتَ

۴۰۳۴-هذا الحديث اسناده ضعيف؛ فيه المسيب بن شريك؛ قال يحيى: ليس بشيء،- وقال احمد: ترك الناس حديثه- وقال البخاري: سكتوا عنه- وقال مسلم و جماعة: متروك- وقال الدارقطني: ضعيف- انظر: ميزان الاعتدال (٦/ ٤٣٠)-

۴۰۳۵-اسناده حسن-

الْقَضَاءَ بِفَرَائِضِ مَنْ كُنْتَ تَأْخُذُ قَالَ بِفَرَائِضِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

☆☆ سعید بن حسن بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری سے کہا: اگر آپ وراثت کے بارے میں فیصلہ دینے کا عہدہ سنبھال لیں تو اس بارے میں کس سے رہنمائی حاصل کریں گے؟ تو سفیان نے جواب دیا: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے وراثت سے متعلق (فیصلوں سے رہنمائی حاصل کروں گا)۔

4036- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ حِيْنَ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ فِيْنَا فَاَعْطَى الْاِبْنَةَ النِّصْفَ وَالْاُخْتَ النِّصْفَ وَلَمْ يُوَرِّثِ الْعَصَبَةَ شَيْئًا .

☆☆ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے' یہ اس وقت کی بات ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھیجا تھا' انہوں نے ہمارے درمیان (وراثت) تقسیم کی تو انہوں نے بیٹی کو نصف حصہ دیا' بہن کو نصف حصہ دیا اور عصبہ رشتے داروں کو کچھ بھی نہیں دیا۔

4037- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا بَحْرٌ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَعْطَى الْبِنْتَ النِّصْفَ وَاَعْطَى الْاُخْتَ مَا بَقِيَ.

☆☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیٹی کو نصف حصہ دیا تھا اور باقی بچ جانے والا مال بہن کو دے دیا تھا۔

4038- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَسَّانَ الْاَعْرَجُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ الْكُوْفِيِّ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اُتِيَ بِالْيَمَنِ فِي مِيْرَاثِ رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهُ وَاُخْتَهُ فَاَعْطَى ابْنَتَهُ النِّصْفَ وَاُخْتَهُ النِّصْفَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ .

☆☆ اسود بن یزید کوفی بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یمن میں ایک شخص کی وراثت تقسیم کی' جس نے پس ماندگان میں ایک بیٹی اور ایک بہن چھوڑی تھی' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس کی بیٹی کو نصف حصہ دیا اور بہن کو نصف حصہ دیا' یہ اس وقت کی بات ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان موجود ہے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ

٤٠٣٦- اخرجه البخاري في صحيحه (٦٧٣٤) من طريق اشعث عن الاسود بن يزيد به- واخرجه في (٦٧٤١) من طريق ابراهيم عن الاسود قال: قضى فينا معاذ بن جبل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم : النصف للابنة' و النصف للاخت- ثم قال سليمان: قضى فينا- و لم يذكر (على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم) و اخرجه ابو داود (٢٨٩٣) من طريق ابي حسان عن الاسود بن يزيد ان معاذ بن جبل ورث اختاً و ابنة' فجعل لكل واحدة منهما النصف و هو باليمن و نبي الله صلى الله عليه وسلم يومئذ حي-

٤٠٣٧- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (٦/٢٤٢) رقم (٣١٠٧٢): حدثنا زيد بن الحباب' قال: حدثني يحيى بن ايوب المصري......به- و يحيى بن ايوب المصري الغافقي: قال الحافظ في التقريب (٧٥٦١): صدوق' ربما اخطا-

٤٠٣٨- اخرجه ابو داود (٢٨٩٣)- وقد تقدم من غير هذا الطريق قريباً-

وسلم کی ظاہری زندگی کی بات ہے)۔

4039- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مَوْلًى لِحَمْزَةَ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَابْنَةَ حَمْزَةَ فَاَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ النِّصْفَ وَلِابْنَةِ حَمْزَةَ النِّصْفَ .هٰكَذَا اَخْبَرَنَاهُ مِنْ اَصْلِهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا غلام فوت ہوگیا' اس نے ایک بیٹی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی (اپنے پس ماندگان میں) چھوڑی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کی بیٹی کو نصف حصہ دیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو بھی نصف حصہ دیا۔

4040- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِيْ مِنْ مِيرَاثِهِ قَالَ لَكَ السُّدُسُ .فَلَمَّا اَدْبَرَ دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ اٰخَرُ .فَلَمَّا اَدْبَرَ دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ اٰخَرُ طُعْمَةً .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: میرے بیٹے کا انتقال ہوگیا ہے مجھے اس کی وراثت میں سے کیا ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں چھٹا حصہ ملے گا جب وہ واپس چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا: تمہیں ایک اور چھٹا حصہ بھی ملے گا' جب وہ واپس چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا ور فرمایا: تمہیں ایک اور چھٹا حصہ بھی اضافی طور پر ملے گا۔

4041- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْجَرَائِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

٤٠٣٩-في اسناده سليمان بن داود المنقري الشاذكوني' ذكره الدارقطني في الضعفاء و المتروكين (ت٢٥٢)- وقال البخاري في التاريخ الصغير (٢/٣٦٤): فيه نظر' لكن و ثقه ابو زرعة الرازي؛ قال الترمذي في السنن (١/٢٧١): سمعت ابازرعة عبيد الله بن عبد الكريم يقول: لم ار بالبصرة احفظ من هؤلاء الثلاثة: علي بن المديني و ابن الشاذكوني و عمرو بن علي الفلاس- اه- و قد جاء من طريق آخر عن عبد الله بن شداد عن بنت حمزة قالت: مات مولاي' و ترك ابنة' فقسم رسول الله صلى الله عليه وسلم ماله بيني وبين ابنته' فجعل لي النصف' ولها النصف- اخرجه ابن ماجه (٢٧٣٤) والدارمي (٢/٣٧٣) و الحاكم (٤/٦٦)' و الطبراني في الكبير (٢٤/٣٥٣-٣٥٤) رقم (٨٧٤) و ما بعده- قال الحافظ في التلخيص (٣/١٧٣-١٧٤): في اسناده ابن ابي ليلى القاضي' و اعله النسائي بالارسال' و صحح هو والدارقطني الطريق المرسلة- اه-

٤٠٤٠-اخرجه ابو داود (٢٨٩٦) والترمذي (٢٠٩٩) والنسائي في الكبرى (٦٣٣٧) و احمد (٤/٤٢٨، ٤٣٦) والبيهقي في السنن (٦/٢٤٤) من طرق عن همام بن يحيى عن قتادة' به- قال الترمذي: (هذاحديث حسن صحيح)- اه-

٤٠٤١-اخرجه الترمذي (٢١٠٣) و النسائي في الكبرى كما في التحفة (٤/٨) و ابن ماجه (٢٧٣٧) و احمد (١/٣٨، ٤٦) و ابن حبان (٦٠٣٧) و ابن الجارود في المنتقى (٩٦٤) و الطحاوي في شرح المعاني (٤/٣٩٧) والبيهقي (٦/٢١٤) من طريق عبد الرحمن بن الحارث......به- قال الترمذي: (حسن صحيح)-و للحديث شواهد من حديث عائشة الآتي بعده وغيره-

عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِى اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ رَمٰى رَجُلٌ رَجُلاً بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ اِلَّا خَالٌ فَكَتَبَ فِى ذٰلِكَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ اِلٰى عُمَرَ وَكَتَبَ عُمَرُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلٰى مَنْ لَّا مَوْلٰى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهُ .

☆☆ حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے کو تیر مار کر اسے قتل کر دیا' اس شخص کا وارث صرف اس کا ایک ماموں تھا۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا کوئی مولیٰ نہ ہو' اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس کے مولیٰ ہیں اور جس شخص کا کوئی وارث نہ ہو' تو اس کا ماموں اس کا وارث بنے گا۔

4042- حَدَّثَنَا الْقَاضِىْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ اَبُوْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ مَوْلٰى مَنْ لَّا مَوْلٰى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بے شک جس شخص کا کوئی مولیٰ نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کا مولیٰ ہے اور جس کا کوئی وارث نہ ہو' اس کا ماموں اس کا وارث بنے گا۔

4043- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ فَارِسٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ وَّاَبُوْ اُمَيَّةَ الطَّرَسُوْسِىُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ مَوْلٰى مَنْ لَّا مَوْلٰى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهُ .

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَاَخْبَرَنَا بِهِ اَبُوْ عَاصِمٍ مَرَّةً اُخْرٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلٰى مَنْ لَّا مَوْلٰى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهُ .قَالَ فَقِيْلَ لِاَبِىْ عَاصِمٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ فَقَالَ لَهُ الشَّاذَكُوْنِىُّ حَدَّثَنَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَسَكَتَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا کوئی مولیٰ نہ ہو' اللہ تعالیٰ اس کا مولیٰ ہے اور جس شخص کا کوئی وارث نہ ہو' اس کا ماموں اس کا وارث بنے گا۔

٤٠٤٢- اخرجه الترمذي (٢١٠٤) و الطحاوي (٢٩٧/٤) عن ابي عاصم به مرفوعاً- و اخرجه الحاكم (٣٤٤/٤) من طريق مخلد بن يزيد عن ابن جريج ' به- قال الترمذي: وقد ارسله بعضهم ' و لم يذكر فيه عائشة' و صححه الحاكم على شرط الشيخين ' و وافقه الذهبي- قلت: اخرجه بعضهم عن ابي عاصم عن ابن جريج ' به مرسلا- اخرجه الدارمي (٣٦٥/٢) و البيهقي (٢١٥/٦)- قال البيهقي: كان ابو عاصم يرفعه في بعض الروايات عنه ثم شك فيه فالرفع غير محفوظ و الله اعلم- اه- قلت: و يظهر ان الرواية الموصولة ارجح ؛ لانه قد تابع ابا عاصم عليها مخلد بن يزيد فرواها عن ابن جريج ...... مرفوعًا كما هو عند الحاكم في المستدرك- واما ما يخشى من تدليس ابن جريج ' فانه قد صرح بالسماع من عمرو بن مسلم عند عبد الرزاق في المصنف (١٩١٢٤)-

٤٠٤٣- راجع الذي قبله-

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اس شخص کے مولیٰ ہوں گے جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو اور ماموں اس شخص کا وارث بنے گا جس کا کوئی وارث نہ ہو۔

شیخ ابوعاصم سے دریافت کیا گیا کہ یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول ہے؟ تو وہ خاموش رہے' تو شاذکونی نے ان سے کہا: آپ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث سنائیں' تو وہ پھر بھی خاموش رہے۔

4044- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ مَوْقُوْفًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

4045- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ حَمَّادٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهٖ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَاِلَىَّ اَقْضِىْ دَيْنَهٗ وَاَفُكُّ عَانِيَهٖ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ يَقْضِىْ دَيْنَهٗ وَيَفُكُّ عَانِيَهٖ .

☆☆ حضرت مقدام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں ہر مؤمن کے لیے اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا' وہ اس کے ورثاء کو ملے گا اور جو شخص قرض یا بال بچے چھوڑ کر جائے گا (ان کا کوئی پرسانِ حال نہ ہو) تو وہ میری طرف آئیں گے' میں اس شخص کا قرض بھی ادا کروں گا اور اس کی دیگر ذمہ داریاں بھی پوری کروں گا' ماموں اس شخص کا وارث بنتا ہے جس کا کوئی وارث نہیں ہوتا کیونکہ وہی اس کا قرض بھی اتارے گا اور اس کی ذمہ داریاں بھی پوری کرے گا۔

4046- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنَاهُ الْقَوَارِيْرِىُّ وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالاَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اِسْحَاقُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

4047- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اَللّٰهُ مَوْلٰى مَنْ لَّا مَوْلٰى لَهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ .مَوْقُوْفٌ.

۴۰۴۴-راجع الذي قبله-

۴۰۴۵-اخرجه ابو داود (۲۸۹۹، ۲۹۰۰) والنسائي في الفرائض كما في التحفة (۸/۵۱۰) و ابن ماجه (۲۷۳۸) و احمد (۴/۱۳۱، ۱۳۳) والطيالسي (۱۱۵۰) و ابن حبان (۶۰۳۵) والطحاوي (۴/۳۹۷-۳۹۸) و الحاكم (۴/۳۴۴) و البيهقي (۶/۲۱۵) و ابن الجارود في المنتقى (۹۶۵) من طريق بديل بن ميسرة...... به، قال الحافظ في التلخيص (۳/۱۷۵): و حكى ابن ابي حاتم عن ابي زرعة انه حديث حسن، و اعله البيهقي بالاضطراب، و نقل عن يحيى بن معين انه كان يقول: ليس فيه حديث قوي- اه-

۴۰۴۶-راجع الذي قبله-

۴۰۴۷-هذا هو حديث عائشة المتقدم قبل حديث المقدام، و هو في المصنف رقم (۱۹۱۲۴) فراجعه- و لعل موضع هذا الاسناد قبل روايتين-

حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِإِسْنَادِهِ مَوْقُوفًا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

4048- حَدَّثَنَا النَّيْسَابُورِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ .مِثْلَهُ . قَالَ النَّيْسَابُورِيُّ أَخْطَأَ فِيهِ رَوْحٌ وَّالصَّوَابُ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ جس میں یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (اس کے مولیٰ ہوتے ہیں)۔

4049- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاهِبِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَالُ وَارِثٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اسکا وارث بنتا ہے۔

4050- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ صُبَيْحٍ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَالُ وَارِثٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ماموں وارث بنتا ہے۔

4051- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي بِنْتِ بِنْتٍ وَّبِنْتِ أُخْتٍ الْمَالُ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ .الصَّوَابُ مِنْ قَوْلِ عَلْقَمَةَ.

☆☆ علقمہ نے عبدالملک کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب کسی شخص کی ایک نواسی ہو اور ایک بھانجی ہو تو ان دونوں کے درمیان مال نصف نصف تقسیم ہوگا' درست یہ ہے کہ یہ علقمہ کی اپنی رائے ہے۔

٤٠٤٨-قلت تقدم تخريجه من طرق عن ابن جريج عن عمرو بن مسلم على الصواب' و روح هو ابن عبادة ثقة فاضل له تصانيف- انظر التقريب (ت١٩٧٢)-

٤٠٤٩-اخرجه البيهقي في سننه (٢١٥/٦) من طريق يحيى بن ابي بكير عن شريك عن ليث' به- ثم اخرجه من طريق ابي نعيم' ثنا شريك عن ليث عن محمد بن المنكدر عن ابي هريرة' به-قال البيهقي: هذا مختلف فيه على شريك كما ترى' و ليث بن ابي سليم غير محتج به- و الله اعلم- اه-قلت: شريك هو ابن عبد الله القاضي ضعيف' كما تقدم مراراً- و ليث هو ابن ابي سليم ضعيف كذلك- لكن يشهد له حديث المقدام المتقدام قريباً-قال ابن التركماني في الجوهر النقي: الامر في ليث قريب قد اخرج له مسلم في صحيحه' و استشهد به البخاري في كتاب الطب' و يحتمل انه روى الحديث عنهما عن ابي هريرة' و اقل احواله ان يكون حديثه هذا شاهداً لحديث المقدام او غيره- اه-

٤٠٥٠-اخرجه البيهقي (٢١٥/٦) من طريق ابي نعيم' به- و راجع الذي قبله-

٤٠٥١-اسناده صحيح رجاله ثقات رجال مسلم-

4052- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ وَوَكِيعٌ وَّعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اَنْتُمْ تَقْرَءُ وْنَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الدَّيْنَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاَعْيَانُ بَنِى الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِى الْعَلَّاتِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگ قراءت کرتے ہوئے وصیت کا حکم قرض کی ادائیگی سے پہلے پڑھتے ہو لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے: (میت کی) وصیت پوری کیے جانے سے پہلے اس کا قرض ادا کیا جائے گا اور ماں کی طرف سے بہن بھائی ایک دوسرے کے وارث بنیں گے جب کہ باپ کی طرف سے شریک بہن بھائی ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔

4053- اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَرَاءِ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَلِيًّا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِىَ فِىْ بَنِىْ عَمٍّ اَحَدُهُمْ اَخٌ لِاُمٍّ فَقِيْلَ لِعَلِيٍّ اِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَعْطَى الْاَخَ مِنَ الْاُمِّ الْمَالَ كُلَّهُ دُوْنَهُمْ لِقَرَابَتِهِ فَقَالَ عَلِيٌّ يَرْحَمُ اللّٰهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اِنْ كَانَ لَفَقِيْهًا لَوْ كُنْتُ اَنَا لَاَعْطَيْتُهُ السُّدُسَ ثُمَّ اَشْرَكْتُ بَيْنَهُمْ فِيْمَا بَقِىَ .

☆☆ حارث بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مقدمہ آیا جو چچازاد بھائیوں کے بارے میں تھا' جن میں سے ایک ماں کی طرف سے شریک بھائی بھی تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ماں کی طرف سے شریک بھائی کو سارا مال ادا کرنے کا حکم دیا ہے' باقی قریبی رشتے داروں کو اس بارے میں کوئی ادائیگی کرنے کا حکم نہیں دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر رحم کرے' وہ سمجھدار آدمی ہیں' اگر میں ان کی جگہ پر ہوتا تو میں اسے چھٹا حصہ دیتا اور باقی رہ جانے والا مال ان (دوسرے چچازاد بھائیوں) میں تقسیم کر دیتا۔

4054- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِى الثَّلْجِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ الثَّقَفِيِّ قَالَ اُتِىَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِى امْرَاَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَاُمَّهَا وَاِخْوَتَهَا لِاُمِّهَا وَاِخْوَتَهَا لِاُمِّهَا وَاَبِيْهَا فَشَرَّكَ بَيْنَ الْاِخْوَةِ لِلْاُمِّ

۴۰۵۲- اخرجه الترمذي (۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۱۲۲)، و ابن ماجه (۲۷۱۵، ۲۷۳۹)، و احمد (۱/ ۱۳۱،۷۹)، و الحميدي (۵۵، ۵۶)، و البيهقي في السنن (۶/ ۲۳۲) من طريق سفيان...... به- قال الترمذي: هذا حديث لا نعرفه الا من حديث ابي اسحاق عن الحارث عن علي، وقد تكلم بعض اهل العلم في الحارث- و العمل على هذا الحديث عند عامة اهل العلم- اه-

۴۰۵۳- اخرجه البيهقي في الكبرى (۶/ ۲۴۰) من طريق يزيد بن هارون، انا سفيان...... به- و ابن ابي شيبة (۶/ ۲۴۵) رقم (۳۱۰۸۷) من طريق و كيع عن سفيان...... به- و روى ابن ابي شيبة (۶/ ۲۴۵-۲۴۶) رقم (۳۱۰۹۲) من طريق منصور عن ابراهيم في امراة تركت اخويها لامها: احدهما: ابن عمها، فقال علي و زيد الثلث بينهما و ما بقي فلابن عمها- و قال ابن مسعود: المال بينهما- وروى البيهقي في السنن (۶/ ۲۴۰) من طريق محمد بن سالم عن الشعبي امراة تركت ابني عمها: احدهما: زوجها، والآخر: اخوها لامها: في قول علي و زيد- رضي الله عنهما- للزوج و للاخ من الام السدس، و هما شريكان فيما بقي- و في قول عبد الله للزوج النصف، و للاخ من الام ما بقي- و اخرجه ابن ابي شيبة (۳۱۰۸۶) عن مغيرة عن الشعبي...... به-

وَبَيْنَ الْإِخْوَةِ لِلْأُمِّ وَالْأَبِ بِالثُّلُثِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّكَ لَمْ تُشَرِّكْ بَيْنَهُمْ عَامَ كَذَا وَكَذَا . قَالَ تِلْكَ عَلَى مَا قَضَيْنَا يَوْمَئِذٍ وَهَذِهِ عَلَى مَا قَضَيْنَا الْيَوْمَ . قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ لَوْ لَمْ أَسْتَفِدْ فِي سَفْرَتِي هَذِهِ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ لَظَنَنْتُ أَنِّي قَدِ اسْتَفَدْتُ فِيهِ خَيْرًا.

☆☆ مسعود بن حکم ثقفی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مقدمہ آیا' جو ایک خاتون کے بارے میں تھا جس نے پس ماندگان میں اپنا شوہر' اپنی والدہ' ماں کی طرف سے شریک بہن بھائی اور باپ کی طرف سے شریک بہن بھائی چھوڑے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ماں کی طرف سے شریک بہن بھائی اور سگے بہن بھائیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ برابر کا حصے دار بنایا جو ایک تہائی حصے کے بارے میں تھا' تو ایک شخص نے ان سے کہا: آپ نے فلاں سال تو انہیں ایک دوسرے کا حصہ دار نہیں بنایا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس وقت ہم نے جو فیصلہ دیا تھا وہ اس وقت کا تھا' آج کا ہمارا فیصلہ وہ ہے جو ہم نے اب دے دیا ہے۔

4055- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْكُوفِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ دِينَارٍ الْفَارِسِيُّ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَكَانُوا يَتَوَارَثُونَ بِذَلِكَ حَتَّى نَزَلَتْ (وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ) فَتَوَارَثُوا بِالنَّسَبِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا تو وہ لوگ ایک دوسرے کے وارث بھی بنا کرتے تھے' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

''صرف (نسبی) رشتے دار ایک دوسرے کے وارث ہوں گے''۔

اس کے بعد نسب کے اعتبار سے لوگ ایک دوسرے کے وارث بننے لگے۔

٤٠٥٤- اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (١٠/٢٤٩) رقم (١٩٠٠٥) و من طريقه الدارقطني هنا' و البيهقي في السنن (٦/٢٥٥)' و الذي عند عبد الرزاق: (الحكم بن مسعود)' لكن وقع عند الدارقطني و البيهقي: (مسعود بن الحكم)- و اخرجه سعيد بن منصور في سننه (٦٢) قال: نا سفيان عن معمر عن سماك بن الفضل عن مسعود بن الحكم' به' و لم يذكر: (وهب بن منبه)' لكن اخرجه من طريقه البيهقي في سننه (٦/٢٥٥)' و ذكر فيه (وهب بن منبه)؛ فلعله سقط من الناسخ - وانظر تعليق الشيخ حبيب الرحمن على سنن سعيد- و اخرجه البيهقي (٦/٢٥٥) من طريق ابن المبارك' و ابن ثور عن معمر...... به- و ذكرا ابن منبه و سميا الراوي عن عمر الحكم بن مسعود- قال البيهقي: (اخرجه سفيان بن عيينة و عبد الرزاق عن معمر' وقالا: في اسناده مسعود بن الحكم' قال يعقوب بن سفيان: هذا خطا انما هو الحكم بن مسعود' قال: و مسعود بن الحكم ثقفي' و الذي روى عنه و هب بن منبه انما هو الحكم بن مسعود ثقفي)- اه -ونقل الحافظ في التلخيص (٣/١٨٨) عن النسائي انه صوب (الحكم بن مسعود)-

٤٠٥٥- اخرجه ابو داود الطيالسي في مسنده (١٩٥٢- منحة)' و من طريقه اخرجه الدارقطني هنا -وذكره السيوطي في الدر المنثور (٣/٣٧٤) في تفسير سورة الانفال/ الآية ٧٥' ثم عزاه الى الطيالسي و الطبراني و ابي الشيخ و ابن مردويه- واخرجه ابو داود (٢٩٢١' ٢٩٢٤) من طريق يزيد النحوي عن عكرمة عن ابن عباس' قال: (والذين عقدت ايمانكم فآتوهم نصيبهم): كان الرجل يحالف الرجل ليس بينهما نسب' فيرث احدهما الآخر' فنسخ ذلك الانفال فقال: (واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض)- وروى البخاري (٤٥٨٠)' و ابو داود (٢٩٢٢)' و النسائي في الكبرى (٥٥٢٣) من طريق سعيد ابن جبير عن ابن عباس' نحوه-

4056- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخْبَرَنَا دَاوٗدُ بْنُ رُشَيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْخَوْلَانِیُّ الْحِمْصِیُّ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ رُؤْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِیِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْرِزُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيْثَ عَتِيْقَهَا وَوَلِيْدَهَا وَالْوَلَدَ الَّذِیْ لَاعَنَتْ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عورت تین لوگوں سے وراثت حاصل کرتی ہے اپنے آزاد کیے ہوئے (غلام یا کنیز) کی طرف سے اپنی اولاد کی طرف سے اور اپنے اس بچے کی طرف سے جس کی وجہ سے اس نے لعان کیا تھا۔

شرح:

زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے اور جس بچے کے باپ نے اس کی ماں کے ساتھ لعان کیا ہو اور بچے کے نسب کی نفی کی ہو اس کی وراثت کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور اہل مدینہ اس بات کے قائل ہیں کہ لعان والے بچے کی ماں کو وراثت میں ایک تہائی ملے گا اور اس کا بقیہ مال بیت المال میں جمع کروا دیا جائے گا۔ اور اگر اس کے اخیافی بھائی موجود ہوں تو انہیں ایک تہائی حصہ ملے گا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں کہ اس کے عصبہ اس کی ماں کے عصبہ شمار ہوں گے اور وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں کہ زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کی ماں کی عدم موجودگی میں اس کے عصبہ اس کے وارث ہوں گے۔

4057- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا اَبِیْ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ الْخَوْلَانِیِّ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِیُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِیِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْرِزُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيْثَ عَتِيْقَهَا وَلَقِيْطَهَا وَمُلَاعَنَهَا.

تَابَعَهٗ اَبُوْ سَلَمَةَ سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ رُؤْبَةَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۰۵۶- اخرجه ابو داود (۲۹۰۶) و الترمذي (۲۱۱۵) و النسائي في الكبرى (۶۳۶۱) و ابن ماجه (۲۷۴۲) و احمد (۳/۴۹۰) (۴/۱۶۰) و البيهقي في السنن (۶/۲۵۹) من طريق محمد بن حرب به- قال الترمذي: حديث حسن غريب، لا يعرف الا من هذا الوجه من حديث محمد بن حرب- قلت: و هذا و هم من الترمذي- رحمه الله - فقد اخرجه ايضاً ابو سلمة سليمان بن سليم عن عمر بن رؤبة به- و سياتي قريباً و عمر بن رؤبة صدوق، كما قال الحافظ في التقريب (۴۹۲۹)-

۴۰۵۷- راجع الذي قبله-

☆☆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
عورت تین اعتبار سے وراثت حاصل کرتی ہے' اپنے آزاد کیے ہوئے (غلام یا کنیز) کی وراثت' جس کو اس نے اٹھایا (یعنی لاوارث بچے کو پالا پوسا) اس کی وراثت اور جس کی وجہ سے اس نے لعان کیا۔
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4058- اَخْبَرَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسٰى اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرٍ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ اَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ رُؤْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ وَاثِلَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

4059- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ اَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عِيسَى بْنِ الْمُنْذِرِ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ اَخْبَرَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ جَدَّاتٍ السُّدُسَ ثِنْتَيْنِ مِنْ قِبَلِ الْاَبِ وَوَاحِدَةً مِنْ قِبَلِ الْاُمِّ .

☆☆ حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دادیوں اور نانیوں کو چھٹا حصہ ادا کرنے کا حکم دیا تھا' ان میں سے دو باپ کی طرف سے تھیں اور ایک ماں کی طرف سے تھی (یعنی دو دادیاں تھیں اور ایک نانی تھی)۔

4060- قُرِءَ عَلٰى اَبِىْ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّتَانِ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَعْطَى الْمِيرَاثَ اُمَّ الْاُمِّ دُوْنَ اُمِّ الْاَبِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلِ بْنِ حَارِثَةَ وَقَدْ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَقَالَ مَرَّةً رَجُلٌ مِنْ بَنِىْ حَارِثَةَ يَا اَبَا بَكْرٍ يَا خَلِيفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ الَّتِىْ لَوْ اَنَّهَا مَاتَتْ هِىَ لَمْ يَرِثْهَا فَجَعَلَهُ بَيْنَهُمَا .

☆☆ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ دو دادیاں (یا نانیاں یا دادی اور نانی) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دادی کی بجائے نانی کو وارث قرار دیا تو عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا' یہ غزوۂ بدر

۴۰۵۸- اخرجه النسائي في الكبرى كتاب: الفرائض (۸۷/۴) باب: ميراث ولد الملاعنة (۶۳۶۰)' و في باب ميراث اللقيط (۶۴۲۰)' و احمد في مسنده (۴۹۰/۳)' و الحاكم في المستدرك في كتاب الفرائض (۳۴۰/۴) من طريق بقية بن الوليد عن ابي سلمة الحمصي بهذا الاسناد' وقال: هذا حديث صحيح الاسناد' و لم يخرجاه' و وافقه الذهبي- و راجع الذي قبله-

۴۰۵۹- اخرجه البيهقي في سننه (۲۳۶/۶) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه عبد الرزاق (۱۹۰۷۹) عن الثوري عن منصور عن ابراهيم قال: حدثت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اطعم ثلاث جدات السدس- قال: قلت لابراهيم: ما هن ؟ قال: جدتا ابيه: ام امه و ام ابيه' و جدته: ام امه-واخرجه ابو داود في المراسيل (۳۵۵) من طريق شعبة' و في (۳۵۶) من طريق جرير' كلاهما: -شعبة' و جرير- عن منصور...... به- و اخرجه البيهقي (۲۳۶/۶) من طريق شعبة' وسفيان' و شريك عن منصور...... به- وقد حكم البيهقي عليه بالارسال من الطريقين- و انظر: تلخيص الحبير (۱۸۰/۲- ۱۸۱)-

۴۰۶۰- اخرجه مالك في الموطا (۵۱۳/۲-۵۱۴) عن يحيى بن سعيد عن القاسم بن محمد انه قال: اتت الجدتان الى ابي بكر...... فذكره' و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۲۳۵/۶)- واخرجه عبد الرزاق (۱۹۰۸۴) عن ابن عيينة عن يحيى بن سعيد...... به-

میں شریک ہو چکے ہیں (راوی نے ایک مرتبہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں) بنو حارثہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے یہ کہا: اے حضرت ابوبکر! اے خلیفۂ رسول! آپ نے وراثت اسے دے دی ہے کہ اگر یہ مر جاتی تو (مرحومہ عورت) اس کی وارث نہ بنتی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں (دادی اور نانی) کو (مرحومہ عورت کا) وارث قرار دیا۔

4061- وَقُرِءَ عَلٰى اَبِىْ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَكُمْ اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ جَدَّتَيْنِ اَتَتَا اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اُمَّ الْاُمِّ وَاُمَّ الْاَبِ فَاَعْطَى الْمِيرَاثَ اُمَّ الْاُمِّ دُوْنَ اُمِّ الْاَبِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ اَخُوْ بَنِىْ حَارِثَةَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ اَعْطَيْتَ الَّتِىْ لَوْ اَنَّهَا مَاتَتْ لَمْ يَرِثْهَا . فَجَعَلَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ بَيْنَهُمَا يَعْنِى السُّدُسَ.

☆☆ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ ایک دادی اور ایک نانی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئیں' ایک نانی تھی اور ایک دادی تھی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نانی کو وراثت ادا کرنے کا حکم دیا' دادی کے لیے حکم نہیں دیا تو عبدالرحمٰن بن سہل نے جو بنو حارثہ سے تعلق رکھتے تھے' ان سے کہا: اے خلیفۂ رسول! آپ نے اسے ادائیگی کرنے کا حکم دیا ہے کہ اگر یہ مر جاتی تو وہ مرحومہ اس کی وارث نہ بنتی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ادائیگی کرنے کا حکم دیا۔ (راوی کہتے ہیں:) یعنی چھٹے حصے کی ادائیگی کا حکم دیا۔

4062- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ اَخْبَرَنَا الرَّمَادِىُّ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُجَاهِدِ الْخُرَاسَانِىُّ اسْمُهٗ هِشَامٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَتَكِىُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَعْطَى الْجَدَّةَ اُمَّ الْاُمِّ اِذَا لَمْ يَكُنْ دُوْنَهَا اُمٌّ السُّدُسَ.

☆☆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ آپ نے نانی کو چھٹا حصہ ادا کرنے کا حکم دیا تھا جبکہ اس سے نیچے کے مرتبے میں کوئی ماں موجود نہ ہو۔

4063- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِىُّ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُخْتَارِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَى الْجَدَّةَ

۴۰۶۱- اخرجه البيهقي في سننه (۶/۲۳۵) من طريق الدارقطني' به- و انظر الذي قبله-

۴۰۶۲- اخرجه ابو داود في كتاب: الفرائض (۳/۳۱۷) باب: في الجدة (۲۸۹۵) و النسائي في الكبرى كتاب: الفرائض (۴۰/۷۳) باب: ذكر الجدات و الاجداد و مقادير نصيبهم (۶۳۳۸) و البيهقي (۶/۲۳۴- ۲۳۵) من طريق عبيد الله بن عبد الله العتكي عن عبد الله بن بريدة' بهذا الاسناد- و ذكره الحافظ في تلخيص الحبير (۳/۱۸۰) و قال: و في اسناده عبيد الله العتكي: مختلف فيه' و صححه ابن السكن-

۴۰۶۳- اخرجه الطبراني في الكبير (۲۰/۱۹۹) رقم (۴۴۸): حدثنا عبد الله بن احمد بن حنبل' ثنا محمد بن حميد' ثنا ابراهيم بن المختار...... به- و اخرجه البيهقي (۶/۲۳۵) من طريق محمد بن بشران- انا ابو خطاب- ثنا ابن حميد...... به- واخرجه البيهقي- ايضاً- من طريق يونس عن الحسن عن معقل بن يسار' به- قال البيهقي: اخرجه ابو القاسم البغوي عن محمد بن حميد' تفرد به محمد بن حميد' و ليس بالقوي- و المحفوظ حديث معقل في الجد- قلت حديث معقل في الجد اخرجه ابو داود (۲۸۹۷) و النسائي في الكبرى (۴/۷۳) رقم (۶۳۳۴' ۶۳۳۵) و ابن ماجه (۲۷۲۳) و احمد (۵/۲۷) من طريق عن يونس عن الحسن ان عمر قال: ايكم يعلم ما ورث رسول الله صلى الله عليه وسلم الجد؟ فقال معقل بن يسار: انا' ورثه رسول الله صلى الله عليه وسلم السدس- قال: مع من؟ قال: لا ادري- قال: لا دريت' فما تغني عنك اذن!!-

السُّدُسَ.

☆☆ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نانی (یا دادی) کو چھٹا حصہ عطاء کیا تھا۔

شرح: نانی اور دادی کی میراث

اس بات پر فقہا کا اتفاق ہے کہ میت کی ماں کی عدم موجودگی میں میت کی نانی کو ترکہ کا چھٹا حصہ ملے گا اور میت کے باپ کی غیر موجودگی میں میت کی دادی کو چھٹا حصہ ملے گا اور اگر دادی اور نانی دونوں جمع ہو جائیں تو چھٹا حصہ ان دونوں میں تقسیم ہو جائے گا۔

لیکن نانی اور دادی کے احکام میں بعض ذیلی مسائل میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ اور اہلِ مدینہ اس بات کے قائل ہیں کہ نانی کو چھٹا حصہ فرض حصے کے طور پر ملے گا۔ اور دادی اور نانی اکٹھی ہو جاتی ہیں تو وہ چھٹا حصہ ان دونوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ جبکہ میت کے ساتھ دونوں کی رشتہ داری یکساں حیثیت کی ہو یا دادی میت سے زیادہ قریب ہو لیکن اگر نانی میت سے زیادہ قریب ہو تو اس صورت میں چھٹا حصہ اسے ہی ملے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی موقف ہے۔

ان حضرات کے نزدیک یہ دونوں (میت کی سگی نانی اور سگی دادی) وارث بن سکتی ہیں۔ اس پر سب کا اتفاق ہے۔ تاہم پردادی یا پرنانی کے بارے میں دیگر صحابہ کرام اور فقہاء کی رائے مختلف ہے۔

4064- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَخْبَرَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَّثَ ثَلَاثَ جَدَّاتٍ اثْنَتَيْنِ مِنْ قِبَلِ الْاَبِ وَوَاحِدَةً مِنْ قِبَلِ الْاُمِّ.

☆☆ ابراہیم بن یزید بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین جدات کو وارث قرار دیا تھا' ان میں سے دو باپ کی طرف سے تھیں اور ایک ماں کی طرف سے تھی (یعنی دو دادیاں تھیں اور ایک نانی تھی)۔

4065- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَخْبَرَنَا بَحْرٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ كَانَ يُوَرِّثُ ثَلَاثَ جَدَّاتٍ اِذَا اسْتَوَيْنَ لِنَتَيْنِ مِنْ قِبَلِ الْاَبِ وَوَاحِدَةً مِنْ قِبَلِ الْاُمِّ .

☆☆ خارجہ بن زید اپنے والد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے تین

۴۰۶۴- تقدم تخریجه قریباً-

۴۰۶۵- اخرجه البیهقي في الکبری (۲۳۶/۶) من طریق محمد بن بکار' ثنا ابن ابي الزناد عن ابیه عن خارجه بن زید عن ابیه: ان معاني هذه الفرائض و اصولها عن زید' و اما التفسیر: فتفسیر ابي الزناد علی معاني زید' قال: فان ترك المتوفي ثلاث جدات بمنزلة واحدة لیس دونهن ام ولا اب' فالسدس بینهن ثلاثتهن-

دادیوں' نانیوں کو وارث قرار دیا تھا جبکہ وہ ایک ہی مرتبے کی تھیں' ان میں سے دو باپ کی طرف سے تھیں اور ایک ماں کی طرف سے تھی۔

4066- اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ ثَلَاثَ جَدَّاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْ قِبَلِ الْاُمِّ وَوَاحِدَةً مِنْ قِبَلِ الْاَبِ كَذَا قَالَ.

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے تین دادیوں اور نانیوں کو وارث قرار دیا تھا جن میں سے دو ماں کی طرف سے تھیں اور ایک باپ کی طرف سے تھی۔

4067- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ جَابِرٍ الْقَطَّانُ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ اَنَّهُ جَعَلَ الْجَدَّ اَبًا .

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات گواہی دے کر کہتا ہوں کہ انہوں نے دادا کو باپ کا درجہ دیا ہے۔

شرح: دادا کی میراث

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب میت کا باپ موجود ہو تو وہ میت کے دادا کو محجوب کر دے گا۔ اور جب میت کی صرف بیٹیاں موجود ہوں اور باپ موجود نہ ہو تو اس وقت دادا میت کے باپ کا قائم مقام شمار ہوگا۔ اختلاف اس صورت میں پایا جاتا ہے کہ جب میت کے حقیقی بہن بھائی یا علاتی بہن بھائی موجود ہوں تو انہیں محروم کرنے میں یہ باپ کا قائم مقام شمار ہوگا' یا نہیں ہوگا۔

حضرت ابوبکر' حضرت عبداللہ بن عباس اور ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ ایسی صورت میں میت کا دادا حاجب بن جائے گا۔ اور یہی موقف امام ابوحنیفہ کا بھی ہے۔

4068- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ اَخْبَرَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَاَذِنَ لَهُ وَرَاْسُهُ فِي يَدِ جَارِيَةٍ لَهُ تُرَجِّلُهُ فَنَزَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ عُمَرُ دَعْهَا

۴۰۶۶- اخرجه البيهقي في سننه (۲۳۶/۶) من طريق حميد و داود ان زيد بن ثابت قال: ترث ثلاث جدات جدتين من قبل الاب و واحدة من قبل الام-

۴۰۶۷- اخرجه الدارمي (۳۵۲/۲) من طريقين عن ابي بردة' به- و صحح العظيم آبادي اسناده في التعليق المغني-

۴۰۶۸- اخرجه البيهقي في الكبرى (۲۴۷/۶) من طريق الدارقطني' به- و اسناده حسن و رجاله ثقات' غير ان سليمان بن زيد قال فيه الحافظ في التقريب: مقبول- قلت: اي عند المتابعة والا فلين كما هو اصطلاح الحافظ في التقريب-

تُرَجِّلُكَ. فَقَالَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ اَرْسَلْتَ اِلَيَّ جِئْتُكَ. فَقَالَ عُمَرُ اِنَّمَا الْحَاجَةُ لِيْ اِنِّيْ جِئْتُكَ لِنَنْظُرَ فِيْ اَمْرِ الْجَدِّ. فَقَالَ زَيْدٌ لَا وَاللّٰهِ مَا نَقُولُ فِيْهِ. فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هُوَ بِوَحْيٍ حَتّٰى نَزِيْدَ فِيْهِ وَنَنْقُصَ فِيْهِ اِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ نَرَاهُ فَاِنْ رَاَيْتَهُ وَافَقْتَنِيْ تَبِعْتُهُ وَاِلَّا لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ فِيْهِ شَيْءٌ فَاَبٰى زَيْدٌ فَخَرَجَ مُغْضَبًا وَقَالَ قَدْ جِئْتُكَ وَاَنَا اَظُنُّكَ سَتَفْرُغُ مِنْ حَاجَتِيْ. ثُمَّ اَتَاهُ مَرَّةً اُخْرٰى فِي السَّاعَةِ الَّتِيْ اَتَاهُ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى فَلَمْ يَزَلْ بِهٖ حَتّٰى قَالَ فَسَاَكْتُبُ لَكَ فِيْهِ فَكَتَبَهُ فِيْ قِطْعَةِ قَتَبٍ وَّضَرَبَ لَهُ مَثَلًا اِنَّمَا مَثَلُهُ مَثَلُ شَجَرَةٍ نَبَتَتْ عَلٰى سَاقٍ وَّاحِدٍ فَخَرَجَ فِيْهَا غُصْنٌ ثُمَّ خَرَجَ فِيْ غُصْنٍ غُصْنٌ اٰخَرُ فَالسَّاقُ يَسْقِي الْغُصْنَ فَاِنْ قَطَعْتَ الْغُصْنَ الْاَوَّلَ رَجَعَ الْمَاءُ اِلَى الْغُصْنِ وَاِنْ قَطَعْتَ الثَّانِيْ رَجَعَ الْمَاءُ اِلَى الْاَوَّلِ فَاُتِيَ بِهٖ فَخَطَبَ النَّاسَ عُمَرُ ثُمَّ قَرَاَ قِطْعَةَ الْقَتَبِ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَدْ قَالَ فِي الْجَدِّ قَوْلًا وَّقَدْ اَمْضَيْتُهُ قَالَ وَكَانَ اَوَّلَ جَدٍّ كَانَ فَاَرَادَ اَنْ يَّاْخُذَ الْمَالَ كُلَّهُ مَالَ ابْنِ ابْنِهٖ دُوْنَ اِخْوَتِهٖ فَقَسَمَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

☆☆ عقیل بن خالد بیان کرتے ہیں: سعید بن سلیمان نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' انہیں اجازت مل گئی (وہ اندر آئے تو دیکھا) ان کا سر ایک کنیز کے ہاتھ میں ہے جو ان کے بالوں کو کنگھی کر رہی ہے' حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اپنا سر الگ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے کنگھی کرنے دو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! آپ مجھے پیغام بھجوا دیتے' میں آپ کے پاس آ جاتا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک کام سے آپ کے پاس آیا ہوں' میں دادا کے بارے میں حکم دریافت کرنے کے لیے آیا ہوں۔ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بارے میں کوئی وحی کا حکم تو ہے نہیں کہ ہم کسی اضافے یا کمی کے مرتکب ہوں' یہ تو ایک ایسا معاملہ ہے جس میں تم نے اپنی رائے دینی ہے' اگر میں اس کے بارے میں یہ سمجھوں گا کہ تمہاری رائے میری رائے کے مطابق ہے' تو میں اس کو مان لوں گا' ورنہ تم پر اس بارے میں کوئی الزام نہیں ہوگا' لیکن حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے کے عالم میں تشریف لے گئے' آپ نے فرمایا: میں تو یہاں اس لیے آیا تھا کہ تم میرا مسئلہ حل کر دو گے' اسکے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوبارہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے پاس اسی وقت آئے جس وقت میں وہ پہلے دن آئے تھے اور ان کے ساتھ اس بارے میں گفت وشنید کرتے رہے' تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس بارے میں آپ کو کچھ لکھ کے دے دیتا ہوں' تو انہوں نے پالان کے ٹکڑے کے اوپر تحریر کر کے دیا اور اسے ایک مثال کے ذریعے واضح کیا' اس کی مثال ایک درخت کی طرح ہے جو ایک ہی تنے کے اوپر اُگتا ہے' اس میں سے ایک ٹہنی نکلتی ہے' پھر اس میں سے ایک اور ٹہنی نکلتی ہے' وہ تنا اس ٹہنی تک پانی کو پہنچاتا ہے' اگر پہلی ٹہنی کو کاٹ دیا جائے تو پانی اس ٹہنی کی طرف آ جائے گا اور اگر دوسری کو کاٹ دیا جائے تو پانی پہلی والی ٹہنی کی طرف چلا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے لے کر آ گئے تو انہوں نے لوگوں سے خطاب کیا اور انہیں اس ٹکڑے پر لکھی ہوئی تحریر سنائی' پھر ارشاد فرمایا: زید نے دادا کے

بارے میں جو بات کہی ہے میں اسے لاگو کرتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ پہلے دادا تھے جن کے ساتھ یہ صورتِ حال پیش آئی' انہوں نے اس کا سارا مال لے لیا' یعنی اپنے پوتے کا مال لے لیا اور اس کی بہنوں کا (یعنی پوتیوں کا) مال نہیں لیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد اس مال کو تقسیم کروا دیا تھا۔

4069- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَخْبَرَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَقَبِيْصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ اَنَّ عُمَرَ قَضٰى اَنَّ الْجَدَّ يُقَاسِمُ الْاِخْوَةَ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ مَا كَانَتْ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے یہ فیصلہ دیا تھا (میت کے) سگے بہن بھائیوں کی موجودگی میں دادا بھی حصے دار ہوگا' خواہ سگے بہن بھائیوں کی تعداد کتنی ہی کیوں نہ ہو۔

4070- وَاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَمِّيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ اَخْبَرَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ الزُّهْرِيَّ عَنِ الْجَدِّ وَالْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَبِيْصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضٰى اَنَّ الْجَدَّ يُقَاسِمُ الْاِخْوَةَ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ اَوِ الْاِخْوَةَ لِلْاَبِ مَا كَانَتِ الْمُقَاسَمَةُ خَيْرًا لَهٗ مِنْ ثُلُثِ الْمَالِ فَاِنْ كَثُرَ الْاِخْوَةُ فَاَعْطَى الْجَدَّ الثُّلُثَ وَكَانَ لِلْاِخْوَةِ مَا بَقِيَ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ وَقَضٰى اَنَّ بَنِي الْاَبِ وَالْاُمِّ هُمْ اَوْلٰى بِذٰلِكَ مِنْ بَنِي الْاَبِ ذُكُوْرِهِمْ وَنِسَاءِهِمْ غَيْرَ اَنَّ بَنِي الْاَبِ يُقَاسِمُوْنَ الْجَدَّ بِبَنِي الْاَبِ وَالْاُمِّ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَلَا يَكُوْنُ لِبَنِي الْاَبِ شَيْءٌ مَعَ بَنِي الْاَبِ وَالْاُمِّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ بَنُو الْاَبِ يَرُدُّوْنَ عَلٰى بَنَاتِ الْاَبِ وَالْاُمِّ فَاِنْ بَقِيَ شَيْءٌ بَعْدَ فَرَائِضِ بَنَاتِ الْاَبِ وَالْاُمِّ فَهُوَ لِلْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ .

☆☆ یونس بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے ایسے شخص کی وراثت کے بارے میں دریافت کیا جس کے پس ماندگان میں ایک دادا اور سگے بہن بھائی ہوتے ہیں۔

زہری نے بتایا: سعید بن میتب' عبید اللہ بن عبد اللہ اور قبیصہ بن ذؤیب نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا' دادا سگے بہن بھائیوں اور باپ کی طرف سے شریک بہن بھائیوں کے ساتھ حصہ دار ہوگا جبکہ ایک تہائی مال میں سے مقاسمت کے اس کے حق میں بہتر ہو' اگر بہن بھائیوں کی تعداد زیادہ ہو' تو دادا کو ایک تہائی حصہ دے دیا جائے گا اور باقی سب بہن بھائیوں کو ایک مذکر کا حصہ دو مؤنث کے برابر کے حساب سے دیا جائے گا' انہوں نے یہ فیصلہ بھی دیا تھا' سگے بہن بھائی صرف باپ کی طرف سے شریک بہن بھائیوں سے زیادہ حق رکھتے ہیں' خواہ وہ مذکر ہوں یا مؤنث ہوں' البتہ اگر باپ کی طرف

۴۰۶۹- اخرجه البيهقي في الكبرى (۶/۲۴۸) من طريق ابن المبارك' انا يونس عن الزهري...... به مطولاً: كما سياتي في الذي يليه- و هذا اسناد رجاله ثقات الا ان يونس- و هو ابن يزيد الايلي- في روايته عن الزهري و هم قليل' و في غير الزهري خطا- و ايضاً سعيد بن المسيب' و عبيد الله بن عبد الله بن عتبة' و قبيصة بن ذويب- لم يسمع احد منهم من عمر بن الخطاب- رضي الله عنه- شيئاً-

۴۰۷۰- راجع الذي قبله-

سے شریک بہن بھائی، سگے بہن بھائیوں کے ساتھ موجود ہوں تو انہیں بھی ان کا حصہ ملے گا۔ البتہ باپ کی طرف سے شریک بہن بھائی سگے بہن بھائیوں کے ہمراہ کچھ حاصل نہیں کریں گے۔ ماسوائے اس صورت کے جب باپ کی طرف سے شریک بھائی سگی بہنوں کی طرف (وراثت کو) لوٹا دیں اور سگی بہنوں کے فرض حصے کے بعد اگر کچھ باقی رہ جائے گا تو وہ باپ کی طرف سے شریک بھائیوں کو ایک مذکر کے لئے دو مؤنث کے برابر حصے کے اصول کے تحت مل جائے گا۔

4071- اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَالِبٍ الْحَافِظُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ الْاَعْمٰى اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِىْ دَاوٗدَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيرَاثٌ.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قاتل کو وراثت نہیں ملے گی۔

4072- اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَزْهَرِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حُمَةَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ قُرَّةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِقَاتِلٍ شَیْءٌ.

وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قاتل کو (وراثت میں سے) کچھ نہیں ملے گا۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

4073- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الْعَرْزَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَافِرِيّ حَدَّثَنَا

۴۰۷۱- تفرد به الدارقطني من هذا الوجه، و من طريقه اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۲/۲۴۱)- و قال الزيلعي في نصب الراية (۴/۳۲۹): و اعله ابن القطان في كتابه بان سعيدًا لم يسمع من عمر الا نعيه النعمان بن مقرن- قال ابو حاتم الرازي: متروك الحديث، و اقره صاحب التنقيح عليه- اه- و اخرجه ابو داود في المراسيل رقم (۳۶۰) من حديث ابن ابي ذئب عن الزهري عن سعيد بن المسيب قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: لا يرث قاتل عمد و لا خطا شيئاً من الدية- و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۶/۲۱۹) و اخرجه ابن ابي شيبة (۱۱/۳۵۹)، والبيهقي (۶/۲۱۹)، من طريق ابن ابي ذئب عن الزهري عن سعيد، به مرسلا ايضاً- و انظر الذي بعده-

۴۰۷۲- تفرد به الدارقطني بهذا الاسناد- قال الزيلعي في نصب الراية (۴/۳۲۹-۳۳۰) بعد ذكر حديث ابن عباس: و اعله ابن القطان بابي رحمة و بالليث- قال: و ابو رحمة محمد بن يوسف، و كنيته: ابو يوسف، قال: ولا اعرف حاله، ولم ار من ذكره الا ابن الجارود في كتاب: الكنى، و لم يذكر له حالا- انتهى- و قال عبد الحق في احكامه: و ابو قرة هذا- اظنه موسى بن طارق، و كان لا باس به، و ليث: هو ابن ابي سليم، و هو ضعيف الحديث- اه- و اخرجه النسائي في الكبرى (۶۳۶۸) من طريق مالك عن يحيى، به مختصرًا: كما ذكره المصنف - و اخرجه مالك في الموطا (۲/۸۶۷) عن يحيى بن سعيد عن عمرو بن شعيب ان رجلا من بني مدلج يقال له: قتادة حذف ابنه بالسيف...... فذكر قصة- و فيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (ليس لقاتل شيء)- و من طريق مالك اخرجه الشافعي في مسنده (۲/ رقم ۳۶۶- ترتيب)، و الرسالة فقرة (۴۷۶- ط: شاكر)- و اخرجه البيهقي في السنن (۶/۲۱۹) من غير طريق مالك، و قال: هذا مراسيل جيدة، يقوى بعضها ببعض-

۴۰۷۳- في اسناده الواقدي، و هو متروك، تقدم مرارًا- و اسحاق بن عبد الله بن ابي فروة متروك ايضاً- و انظر الذي يليه-

مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ عَنْ اَبِىْ مَرْوَانَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِلْقَاتِلِ مِيرَاثٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ قاتل کو وراثت نہیں ملتی۔

4074- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِىْ فَرْوَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ . قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِسْحَاقُ مَتْرُوْكٌ وَّاِنَّمَا اَخْرَجْتُهُ فِيْ مَشَايِخِ اللَّيْثِ لِئَلَّا يُتْرَكَ مِنَ الْوَسَطِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قاتل (مقتول کا) وارث نہیں بنتا۔

شیخ ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں: اسحٰق نامی راوی متروک الحدیث ہے۔ میں نے لیث کے مشائخ میں سے اس سے روایات نقل کی ہیں تاکہ وہ درمیان میں سے متروک نہ ہو جائے۔

4075- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِلْقَاتِلِ مِنَ الْمِيرَاثِ شَىْءٌ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قاتل کو وراثت میں سے کچھ نہیں ملے گا۔

4076- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مِشْكَانَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

٤٠٧٤- اخرجه الترمذي (٢١٠٩)' و النسائي في الكبرى كما في التحفة (١٢٢٨٦)' و ابن ماجه في سننه (٢٦٤٥' ٢٧٣٥)' و ابن عدي في الكامل (١/ ٣٣٨)' و البيهقي في السنن (٦/ ٢٢٠) من طريق الليث بن سعد عن اسحاق' به- قال الترمذي: هذا حديث لا يصح: لا يعرف الا من هذا الوجه- واسحاق بن عبد الله بن ابي فروة قد تركه بعض اهل الحديث' منهم احمد بن حنبل...... اه- وقال النسائي: (اسحاق متروك و انما خرجته: لئلا يسقط من الوسط)- اه- و انظر: تلخيص الحبير (٣/ ١٨٥- ١٨٦)-

٤٠٧٥- اخرجه البيهقي في سننه (٦/ ٢٢٠) من طريق ابراهيم بن العلاء' ثنا اسماعيل بن عياش...... به- قال البيهقي: و اخرجه جماعة عن اسماعيل بن عياش- واخرجه النسائي في الكبرى (٦٣٦٧) من طريق اسماعيل بن عياش عن ابن جريج و يحيى بن سعيد' و ذكر آخر ثلاثتهم عن عمرو بن شعيب' به- و اسماعيل بن عياش ضعيف في روايته عن غير الشاميين و هذ منها' لكنه لم يتفرد به فقد اخرجه ابو داود (٤٥٦٤)' و البيهقي (٦/ ٢٢٠) من طريق محمد بن راشد ثنا سليمان بن موسى عن عمرو بن شعيب' به- قال الالباني في الارواء (٦/ ١١٨): و سليمان بن موسى هو الاموى الدمشقي صدوق فقيه' في حديثه بعض لين' و خلط قبل موته بقليل- و محمد بن راشد هو المكحول الدمشقي' و هو صدوق يهم؛ كما في التقريب- فهذا الاسناد الى عمرو بن شعيب ان لم يكن حسناً لذاته فلا اقل من ان يكون حسناً لغيره برواية اسماعيل بن عياش- و اما بقية الاسناد: فهو حسن فقط: للخلاف المعروف في رواية عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده- و اما الحديث نفسه: فهو صحيح لغيره: فان له شواهد يتقوى بها- اه-

٤٠٧٦- راجع الذي قبله-

مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَّابْنِ جُرَيْجٍ وَّالْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عمرو بن شعیب کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

4077- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ الْوَصِيَّةُ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْوَرَثَةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر دیگر ورثاء چاہیں (تو ایسا ہوسکتا ہے)۔

4078- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْاٰدَمِيُّ حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ . اَلصَّوَابُ مُرْسَلٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: وارث کے لیے وصیت نہیں ہوسکتی۔ اس روایت کا ''مرسل'' ہونا درست ہے۔

4079- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي شَبِيْبُ بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ اَبِي اُنَيْسَةَ الْجَزَرِيَّ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدَّيْنُ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَلَيْسَ لِوَارِثٍ وَّصِيَّةٌ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

۴۰۷۷-اخرجه البيهقي في الكبرى (٦/٢٦٣) من طريق الدارقطني' به- و سياتي قريباً من طريق يونس عن عطاء الخراساني- قال البيهقي: عطاء هذا: هو الخراساني' لم يدرك ابن عباس' لم يره' قاله ابو داود السجستاني وغيره- اه-و الحديث حسنه الحافظ في التلخيص (٣/١٩٩)- و انظر: نصب الراية (٤/٤٠٤)-

۴۰۷۸-اخرجه ابن عدي- كما في نصب الراية (٤/٤٠٤)- من طريق احمد بن محمد بن صاعد عن ابي موسى الهروي عن ابن عيينة......به- قال الزيلعي: (واعله- يعني: ابن عدي-باحمد هذا' و قال: هو اخو يحيى بن محمد بن صاعد و اكبر منه و اقدم موتاً' و هو ضعيف)-اه- قلت: قد تابعه عليه فضل بن سهل عند المصنف هنا- و اسحاق بن ابراهيم الهروي: قال الذهبي في الميزان (١/٣٢٨): (وثقه ابن معين وغيره- وقال عبد الله بن علي بن المديني: سمعت ابي يقول: ابو موسى الهروي روى عن سفيان عن عمرو عن جابر: (لاوصية لوارث)' حدثنا به سفيان عن عمرو مرسلا وغمزه)- اه-ورواية ابن المديني اخرجها الخطيب في تاريخه (٦/٣٣٧)- قال الالباني في الارواء (٦/٩٣): (قلت: و لعل هذا هو ......)-

۴۰۷۹-اخرجه البيهقي في السنن الكبرى كتاب: الوصايا (٦/٢٦٧) باب: تبدية الدين على الوصية' و الخطيب البغدادي في موضح اوهام الجمع و التفريق (٢/١٧١)' و ابن عدي في الكامل (٧/١٩٠) من طريق يحيى بن ابي انيسه عن ابي اسحاق' بهذا الاسناد- واخرجه ابن عدي في الكامل (٧/٤٧) من طريق ناصح بن عبد الله عن ابي اسحاق' بهذا الاسناد-وقد عزاه الزيلعي في نصب الراية (٤/٤٠٥) لابن عدي من الطريقين ثم قال: و اسند-يعني: ابن عدي- تضعيف يحيى بن ابي انيسه عن البخاري والنسائي و ابن المديني و ابن معين' ووافقهم)- اه-والحديث ضعفه الحافظ في التلخيص ايضا (٣/١٩٩)-

وصیت پوری کیے جانے سے پہلے قرض ادا کیا جائے گا اور وارث کے لیے وصیت نہیں کی جائے گی۔

4080- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبِيعَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وارث کے لیے وصیت نہیں کی جاسکتی۔

4081- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ الْغَازِي حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَبِيصَةَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ إِلَّا أَنْ يُجِيزَ الْوَرَثَةُ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن اپنے خطبے میں یہ بات ارشاد فرمائی تھی: وارث کے لیے وصیت نہیں کی جاسکتی البتہ اگر دیگر ورثاء اجازت دیں (تو ایسا ہوسکتا ہے)۔

4082- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوزُ وَصِيَّةٌ لِوَارِثٍ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرَثَةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر دیگر ورثاء چاہیں (تو ایسا ہوسکتا ہے)۔

4083- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَمَاهِرِ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ إِلَى قُبَاءَ يَسْتَخِيرُ فِي مِيرَاثِ الْعَمَّةِ

۴۰۸۰-تقدم حديث ابن عباس قريباً-

۴۰۸۱-في اسناده سهل بن عمار: كذبه الحاكم: كما قال الزيلعي في نصب الراية (۴۰۴/۴)- و الحديث اخرجه ابن عدي في الكامل (۴۱۰/۲) من طريق حبيب المعلم عن عمرو ابن شعيب: بهذا الاسناد في ترجمة حبيب، وقال: (ارجو انه مستقيم الرواية)- اه- قال الالباني في الارواء (۹۱/۶): قلت: و هو صدوق: كما في (التقريب)، و احتج به الشيخان، فالاسناد عندي حسن: للخلاف المعروف في رواية عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده- اه-

۴۰۸۲-اخرجه البيهقي في الكبرى (۶/۲۶۳-۲۶۴) من طريق الدارقطني، به- و قد تقدم تخريج حديث ابن عباس قريباً-

۴۰۸۳-اخرجه ابو داود في المراسيل (۳۶۱): حدثنا عبد الله بن مسلمة، حدثنا عبد العزيز الدراوردي عن زيد، به-ومن طريق ابي داود اخرجه البيهقي (۲۱۳/۶)- واخرجه سعيد بن منصور (۱۶۳) من طريق عبد العزيز بن محمد، به-قال البيهقي: (واخرجه ابو نعيم ضرار بن صرد عن عبد العزيز موصولا بذكر ابي سعيد الخدري- رضي الله عنه-فيه)- اه-و الطريق الموصول اخرجه الحاكم في المستدرك (۳۴۳/۴) من طريق ضرار، به- و قد ضعفه الذهبي في تلخيص المستدرك فقال: (فيه ضرار و هو هالك)- اه-وضعفه الحافظ في التلخيص (۸۱/۳)-

وَالْخَالَةِ فَانْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ لَّا مِيرَاثَ لَهُمَا .

☆☆ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر قبا تشریف لے گئے' تا کہ آپ پھوپھی اور خالہ کی وراثت کے بارے میں استخارہ کریں تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا کہ ان دونوں کو وراثت نہیں ملے گی۔

4084- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اَجِدُ لَهُمَا شَيْئًا . لَيْسَ فِيْهِ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ.

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: مجھے اس کے لیے کوئی چیز نہیں ملی (یعنی اسے وراثت میں دینے کے لیے کوئی حکم نہیں ملا)۔

4085- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ الْمُكْرَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ اَبُوْ جَعْفَرٍ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ عَنِ ابْنِ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ الزُّبَيْرُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا (وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ) كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اٰخٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ .فَلَمْ نَكُنْ نَشُكُّ اَنَّا نَتَوَارَثُ لَوْ هَلَكَ كَعْبٌ وَّلَيْسَ لَهُ مَنْ يَّرِثُهُ لَظَنَنْتُ اَنِّىْ اَرِثُهُ وَلَوْ هَلَكْتُ كَذٰلِكَ يَرِثُنِىْ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ.

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی:

''اور نسبی رشتے دار ایک دوسرے کے وارث بنیں گے (اللہ کی کتاب میں یہی حکم ہے)''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مہاجرین اور ایک انصاری کو ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا تھا تو ہمیں اس بارے میں کوئی شبہ نہیں تھا کہ ہم ایک دوسرے کے وارث بنیں گے' یعنی اگر حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو جاتا اور ان کا کوئی وارث نہ ہوتا تو میرا یہ خیال تھا کہ میں ان کا وارث بنتا اور اگر میں مر جاتا تو اسی طرح وہ میرے وارث بنتے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی۔

4086- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَلِيٍّ الْخُطَبِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ ثَعْلَبٍ حَدَّثَنَا مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعِ الْبَاهِلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مِيرَاثِ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ فَقَالَ لَا اَدْرِى حَتّٰى يَاْتِيَنِىْ جِبْرِيلُ . ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ مِيرَاثِ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ . قَالَ فَاَتَى الرَّجُلُ فَقَالَ سَارَّنِىْ جِبْرِيلُ اَنَّهُ لَا شَىْءَ لَهُمَا . لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ مَسْعَدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

٤٠٨٤- مرسل حسن الاسناد: فان حفص بن ميسرة ثقة، لكنه ربما وهم- و عبد الرحمن بن زيد بن اسلم ضعيف، لكن تابعه هشام بن سعد المدني، و هو صدوق له اوهام ايضاً- وانظر السابق-

٤٠٨٥- ذكره السيوطي في الدر المنثور (٣/ ٣٧٤)، و عزاه الى (ابي عبيد و ابن جرير و ابن المنذر و ابن مردويه)، و قد تقدم نحوه عن ابن عباس-

٤٠٨٦- خرجه هنا من طريق الواقدي موقوفاً، و الواقدي متروك؛ كما تقدم مراراً- و سياتي في الذي بعده مرسلا، و هو الصواب-

عَمْرٍو وَهُوَ ضَعِيفٌ وَّالصَّوَابُ مُرْسَلٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھوپھی اور خالہ کی وراثت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اس بارے میں علم نہیں ہے' جبرائیل مجھے آ کر (اس بارے میں بتا دیں گے)' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: پھوپھی اور خالہ کی وراثت کے بارے میں دریافت کرنے والے شخص کہاں ہے؟ اس شخص کو لایا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جبرائیل نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ان دونوں کو کوئی چیز نہیں ملے گی (یعنی یہ وارث نہیں بنیں گی)۔

اس روایت کو محمد بن عمرو کے حوالے سے صرف مسعدہ نامی راوی نے نقل کیا ہے اور یہ راوی ضعیف ہے' درست یہ ہے کہ یہ روایت ''مرسل'' ہے۔

4087- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ نَمِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

4088- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ زِيَادُ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ لِجَلِيسِهٖ هَلْ تَدْرِىْ كَيْفَ قَضٰى عُمَرُ فِى الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ قَالَ لَا .قَالَ اِنِّىْ لَاَعْلَمُ خَلْقِ اللّٰهِ كَيْفَ كَانَ قَضٰى فِيهِمَا عُمَرُ جَعَلَ الْخَالَةَ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ وَالْعَمَّةَ بِمَنْزِلَةِ الْاَبِ .

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں: زیاد بن ابوسفیان نے اپنے ساتھی سے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھوپھی اور خالہ کے بارے میں کیا فیصلہ دیا تھا؟ اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! تو زیاد نے کہا: میں اس بارے میں سب سے بہتر جانتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں کیا فیصلہ دیا تھا' انہوں نے خالہ کو ماں کی جگہ اور پھوپھی کو باپ کی جگہ قرار دیا تھا۔

٤٠٨٧-تقدم تخريجه-

٤٠٨٨-اخرجه الدارمي في سننه (٢/٤٦٢) من طريق سفيان عن فراس عن الشعبي' بهذا الاسناد-

كِتَابُ السِّيَرِ

کتاب سیر کا بیان

4089- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْاٰدَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ عَنْ اَبِي كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ كَانَ الزُّبَيْرُ عَلَى الْمَجْنَبَةِ الْيُسْرٰى وَكَانَ الْمِقْدَادُ عَلَى الْمَجْنَبَةِ الْيُمْنٰى فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَهَدَى النَّاسَ جَاءَ ا بِفَرَسَيْهِمَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ الْغُبَارَ عَنْهُمَا وَقَالَ اِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلْفَارِسِ سَهْمًا فَمَنْ نَقَصَهُمَا نَقَصَهُ اللّٰهُ.

☆☆ حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا (یعنی اس پر حملہ کیا) تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بائیں حصے کے نگران تھے جبکہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ دائیں حصے کے نگران تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے اور لوگوں کی رہنمائی کی تو اسی دوران یہ دونوں حضرات اپنے سواروں کو ساتھ لے کر آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے غبار ہٹایا اور فرمایا: میں گھوڑے کے دو حصے اور سوار کے لیے ایک حصہ مقرر کرتا ہوں' جو شخص ان میں کمی کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے کمی دے گا۔

شرح:

لفظ ''سیر'' لفظ ''سیرت'' کی جمع ہے جس کا مطلب طریقۂ کار ہے۔

اصطلاحِ فقہ میں اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ طریقۂ کار ہے جو غزوات سے متعلق ہو۔

غزوات سے مراد جنگیں ہیں اور ہمارے محاورے میں اس کے لیے لفظ ''جہاد'' استعمال ہوتا ہے۔ یعنی سیر سے متعلق باب میں وہ روایات نقل کی جاتی ہیں' جن میں جہاد سے متعلق احکام مذکور ہوں۔

جہاد فرضِ کفایہ ہے' جب مسلمانوں کا ایک گروہ اس کی انجام دہی میں مصروف ہو جائے تو دیگر لوگوں سے اس کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔

٤٠٨٩- اخرجه ابن سعد في الطبقات (٧٧/٣) قال : اخبرنا المعلى بن اسد...... فذكره- واخرجه الطبراني في الكبير (٣٤٢/٢٢) رقم (٨٥٦) و البيهقي في سننه الكبير (٣٢٧/٦) من طريق معلى بن اسد' به ايضاً- قال الزيلعي في نصب الراية (٤١٤/٣) بعد ان عزاه للطبراني و الدارقطني: (محمد بن حمران القيسي: قال النسائي: ليس بالقوي' و ذكره ابن حبان في الثقات' وقال: يخطيء' وقال ابن عدي: له افراد و غرائب ما ارى به باساً- و عبد الله بن بشر قال في (التنقيح): و عبد الله بن بشر: السكسكي تكلم فيه غير واحد من الائمة- قال النسائي: ليس بثقة- وقال يحيى القطان: لا شيء- و قال ابو حاتم و الدارقطني: ضعيف- و ذكره ابن حبان في الثقات- و الحديث ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٣٤٥/٥)' و قال: (اخرجه الطبراني' و فيه عبد الله بن بشر الحبراني: و ثقه ابن حبان' و ضعفه الجمهور)- اه-

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے' جو تمہیں ناپسند ہے' ہو سکتا ہے کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور وہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہو' اور ہو سکتا ہے کوئی چیز تمہیں پسند ہو اور وہ تمہارے حق میں بری ہو' اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے' تم لوگ علم نہیں رکھتے''۔ (البقرہ:۲۱۶)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث میں جہاد کے فضائل اور احکام منقول ہیں جن میں سے چند ایک روایات کو امام دارقطنی نے یہاں نقل کیا ہے۔

4090- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا اَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِي حَازِمٍ ح وَاَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ قَيْسِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَدَّادُ وَجَمَاعَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ بْنُ بُرْدٍ الْاَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ السُّلَمِيِّ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ مَوْلٰى اَبِي رُهْمٍ عَنْ اَبِي رُهْمٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَخِي وَمَعَنَا فَرَسَانِ فَاَعْطَانَا سِتَّةَ اَسْهُمٍ اَرْبَعَةً لِفَرَسَيْنَا وَسَهْمَيْنِ لَنَا فَبِعْنَا سَهْمَيْنَا بِبَكْرَتَيْنِ .

☆☆ حضرت ابورہم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک ہوا' میرے ساتھ میرا بھائی بھی تھا' ہمارے ساتھ دو گھوڑے تھے تو آپ نے ہمیں چھ حصے ادا کیے' چار حصے ہم دونوں کے گھوڑوں کے لیے تھے اور دو حصے ہم دونوں کے لیے تھے تو ہم نے دو جوان اونٹوں کے عوض میں اپنے حصے کو فروخت کر دیا۔

4091- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِي عِيسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْهَمَ لِلرَّجُلِ وَلِفَرَسِهِ ثَلَاثَةَ اَسْهُمٍ لِلرَّجُلِ سَهْمٌ وَلِفَرَسِهِ سَهْمَانِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار اور اسکے گھوڑے کے لیے تین حصے مقرر کیے' ایک حصہ آدمی کا تھا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے تھے۔

۴۰۹۰-اخرجه ابو يعلى في مسنده (۲۹۷/۱۲) رقم (۶۸۷۶) من طريق اسماعيل بن عياش عن اسحاق بن ابي فروة...... به- ولكن قال: عن ابي رهم وآخر-و اسناده ضعيف اسحاق بن ابي فروة ضعيف تقدمت ترجمته- قال ابن عدي في الكامل (۱/ ۳۳۳): (لا يتابعه احد على اسانيده ولا على متونه' و سائر اخباره مما لم اذكره تشبه هذه الاخبار التي ذكرتها' و هو بين الامر في الضعفاء)-وقال ابن حبان في المجروحين (۱۳۱/۱): (كان يقلب الاسانيد و يرفع المراسيل' و كان احمد ابن حنبل ينهى عن حديثه)-و الحديث ذكره الهيثمي في المجمع (۳۴۵/۵): فيه اسحاق بن ابي فروة و هو متروك- اه-و ذكره الحافظ ابن حجر في المطالب العالية (۱۶۱/۲) رقم (۱۹۴۰)' ونسبه الى ابي يعلى-

۴۰۹۱-اخرجه ابن حبان (۴۸۱۱) من طريق اسحاق بن ابراهيم' اخبرنا عبد الله بن الوليد......به-واخرجه احمد (۲/ ۸۰' ۱۵۲)' والدارمي (۲۲۶/۲)' و البيهقي (۳۲۵/۶) من طرق عن سفيان' به- و سياتي الحديث من طرق عن عبيد الله عن نافع' به-

شرح:

مالِ غنیمت کی تقسیم کا اصول یہ ہے: اسے پہلے پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا' جن میں سے خمس یعنی پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے مخصوص ہوگا اور باقی چار حصے مجاہدین میں تقسیم ہوں گے۔

جس کے بارے میں بنیادی اصول یہ ہے: گھڑ سوار کو تین حصے ملیں گے۔ دو حصے گھوڑے کے اور ایک حصہ آدمی کا۔ جبکہ پیادہ شخص کو ایک حصہ ملے گا۔

اس حکم کی ایک وجہ یہ ہے: گھڑ سوار شخص پیادہ شخص کے مقابلے میں جنگ پر زیادہ بہتر طور پر اثر انداز ہوسکتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے: اکثر صحابہ کرام اور اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔

سفیان ثوری' امام اوزاعی' امام مالک' امام شافعی' امام احمد' امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہم کا بھی یہی قول ہے۔

4092- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اللَّبَّانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَسْهَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهٖ سَهْمًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کے لیے دو حصے اور گھوڑے والے کے لیے ایک حصہ مقرر کیا۔

4093- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کرتے ہوئے گھوڑے کے لیے دو حصے اور سوار کے لیے ایک حصہ مقرر کیا۔

4094- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4095- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ

٤٠٩٢–اخرجه البخاري في صحيحه (٢٨٦٣): حدثنا عبيد بن اسماعيل عن ابي اسامة...... به–و الحديث اخرجه البخاري (٤٢٢٨)، و مسلم (١٧٦٢)، و ابو داود (٢٧٣٣)، و الترمذي (١٥٥٤)، و ابن ماجه (٢٨٥٤)، و ابن حبان (٤٨١٠، ٤٨١٢)، و احمد (٢/ ٢، ٤١، ٦٢، ٧٢، ١٤٣)، و سعيد بن منصور (٢٧٦٠) (٢٧٦٣)، و ابن الجارود في المنتقى (١٠٨٤)، و البيهقي في سننه (٦/ ٣٢٤–٣٢٥)، و البغوي في شرح السنة (٢٧٢٢) من طرق عن عبيد الله ابن عمر، به–

٤٠٩٣–راجع الحديثين السابقين–

٤٠٩٤–راجع الذي قبله–

٤٠٩٥–راجع الذي قبله–

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْهَمَ لِلرَّجُلِ وَلِفَرَسِهٖ ثَلَاثَةَ اَسْهُمٍ سَهْمًا لَهٗ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اور اس کے گھوڑے کو تین حصے دیئے' ایک حصہ آدمی کا تھا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے تھے۔

4096- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَتْنِيْ عَمَّتِيْ قُرَيْبَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اُمِّهَا بِنْتِ الْمِقْدَادِ عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ عَلٰى فَرَسٍ لِيْ اُنْثٰى فَاَسْهَمَ لِيْ سَهْمًا وَلِفَرَسِيْ سَهْمَيْنِ .

☆☆ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوا ہوں' میں گھوڑے پر سوار تھا جس کے ساتھ اس کی مؤنث بھی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک حصہ دیا اور میرے گھوڑے کو دو حصے دیئے۔

4097- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ هَانِءٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ عَمَّتِهٖ عَنْ اُمِّهَا كَرِيْمَةَ بِنْتِ الْمِقْدَادِ عَنْ اَبِيْهَا الْمِقْدَادِ قَالَ ضَرَبَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ بِسَهْمٍ وَلِفَرَسِيْ سَهْمَيْنِ.

☆☆ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر مجھے ایک حصہ دیا تھا اور میرے گھوڑے کو دو حصے دیئے تھے۔

4098- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيْلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ عَنْ عَمَّتِهٖ عَنْ اُمِّهَا عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ ضَرَبَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ بِسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ وَلَهٗ سَهْمًا.

☆☆ حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھوڑے کو دو حصے دیئے تھے اور انہیں ایک حصہ دیا تھا۔

4099- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا قَاسِمُ

٤٠٩٦-موسى بن يعقوب و شيخته فيهما لين: كما قال الزيلعي في نصب الراية (٣/ ٤١٤)- و قريبة بنت عبد الله مجهولة لم يرو عنها الا ابن اخيها موسى بن يعقوب- انظر الميزان (٧/ ٤٧٣)- و كريمة بنت المقدام ثقة' امها هي ضباعة بنت الزبير بن عبد المطلب' و هي صحابية-والحديث عزاه الزيلعي في (النصب) الى البزار و اعله بموسى و شيخته-و الحديث ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٥/ ٣٠٥)' و عزاه الى الطبراني' و قال: فيه الواقدي و هو ضعيف- و انظر نصب الراية (٤/ ٤١٧)-

٤٠٩٧-راجع الذي قبله-

٤٠٩٨-فيه-ايضا- محمد بن عمر الواقدي متروك' و قد تقدم- و راجع الذي قبله-

بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَاسِينُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما قَالُوْا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْهِمُ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب، حضرت طلحہ بن عبیداللہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کو دو حصے دیئے تھے اور آدمی کو ایک حصہ دیا تھا۔

4100- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ اَبُوْ مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

4101- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَقَالَ يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ لِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ كَثِيْرٍ مَوْلٰى بَنِيْ مَخْزُوْمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ لِمِائَتَيْ فَرَسٍ بِحُنَيْنٍ سَهْمَيْنِ سَهْمَيْنِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کے موقع پر دو سو گھوڑوں کو دو دو حصے دیئے تھے۔

4102- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ بِهٰذَا قَالَ لِكُلِّ فَرَسٍ سَهْمَيْنِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: ہر گھوڑے کے دو حصے تھے۔

4103- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

٤٠٩٩—في اسناده ياسين بن معاذ الزيات: قال ابن معين: ليس حديثه بشيء- و قال البخاري: منكر الحديث-وقال النسائي و ابن الجنيد: متروك- و قال ابن حبان: يروي الموضوعات- انظر ميزان الاعتدال (٧/ ١٥٥—بتحقيقنا)، و قد تابعه عليه سليمان ابو معاذ و هو سليمان بن ارقم و هو ضعيف؛ كما تقدم مرارًا-

٤١٠٠—راجع الذي قبله-

٤١٠١—اخرجه البيهقي في سننه (٦/٣٢٦) من طريق محمد بن عبد الحكم ' انا ابن وهب قال: قال لي يحيى بن ايوب...... فذكره- و اخرجه البخاري في التاريخ (٧/ ٢١٥)، قال: قال اسماعيل: حدثني ابن وهب...... فذكره-قلت: و كثير مولى بني مخزوم لم يروعنه- فيما اعلم- غير ابراهيم بن سعد، و قد سكت عنه البخاري في التاريخ، و ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (٧/ ١٦٠)- وقد اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه (٦/ ٤٨٨) في الجهاد، باب: في الفارس كم يقسم له؟ من قال: ثلاثة اسهم (٣٣١٧٠)، و اسحاق بن راهوية في مسنده-كما في نصب الراية (٣/ ٤١٤)—: حدثنا محمد بن فضيل- قال ابن ابي شيبة: ووكيع- عن حجاج عن ابي صالح عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قسم للفرس سهمين و للرجل سهماً، فكان للرجل و لفرسه ثلاثة اسهم- وهذا لفظ ابن ابي شيبة، و لفظ اسحاق نحوه- و اخرجه اسحاق- كما في نصب الراية (٣/ ٤١٥)—: اخبرنا عيسى بن يونس، ثنا ابن ابي ليلى عن الحكم عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اسهم للفارس ثلاثة اسهم: سهمان لفرسه، و لصاحبه سهم-

٤١٠٢—راجع الذي قبله-

٤١٠٣—اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (٦/ ٤٨٨) رقم (٣٣١٦٩): حدثنا ابو اسامة و عبد الله بن نمير قالا: ثنا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جعل للفارس سهمين، و للراجل سهماً- و سياتي من طريق ابن ابي شيبة عند الدارقطني قريباً-قال الزيلعي في نصب الراية (٣/ ٤١٧— ٤١٨): قال ابو بكر النيسابوري: هذا عندي و هم من ابن ابي شيبة-

مُوسَى الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْهَمَ لِلْفَارِسِ سَهْمًا وَلِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ .خَالَفَهُ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ عَنْ حَمَّادٍ فَقَالَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ سوار کو ایک حصہ دیا تھا اور گھوڑے کو دو حصے دیئے تھے۔ایک اور روایت میں اس کے برعکس روایت منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: گھڑ سوار کو دو حصے دیئے تھے اور پیادہ شخص کو ایک حصہ دیا تھا۔

4104- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَرْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ بَشِيرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مِحْصَنٍ قَالَ اَسْهَمَ لِىْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرَسِى اَرْبَعَةَ اَسْهُمٍ وَّلِىْ سَهْمًا فَاَخَذْتُ خَمْسَةَ اَسْهُمٍ .

☆☆ بشیر بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھوڑے کو چار حصے دیئے تھے اور مجھے ایک حصہ دیا تھا تو مجھے پانچ حصے ملے تھے۔

4105- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ - يَعْنِىْ اَبَاهُ - حَدَّثَنِىْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَاةً فَاَعْطَى الْفَارِسَ مِنَّا ثَلَاثَةَ اَسْهُمٍ وَّاَعْطَى لِلرَّاجِلِ سَهْمًا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ میں شریک ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں کو تین حصے دیئے اور پیادہ شخص کو ایک حصہ دیا۔

4106- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْاَنْصَارِيُّ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ قَالَ شَهِدْتُ

۴۱۰۴- قال الالباني في الارواء (۶۷/۵): هذا اسناد مظلم فيه جماعة من المجاهيل: ۱- عبد الله بن عبد الرحمن بن ابي عمرة: اورده ابن ابي حاتم (۹۶/۲/۲) و لم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً-

۳-۲- محمد بن صالح ' و محمد بن الحسن: لم اعرفهما-۴- حرب بن محمد والد علي بن حرب: اورده ابن ابي حاتم (۲۵۲/۲/۱) ' و لم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً- و اما ابن حبان فذكره في الثقات- انتهى كلام الالباني- و الحديث نقله الزيلعي في نصب الراية (۴۱۸/۳) عن الدارقطني ساكتاً عليه- و روى احمد (۱۳۸/۴) ' و من طريقه ابو داود (۲۷۳۴) عن المسعودي ' قال: حدثني ابو عمرة عن ابيه قال: اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم اربعة نفر و معنا فرس ' فاعطى كل انسان منا سهماً ' و اعطى للفرس سهمين ' و اخرجه ابو داود (۲۷۳۵) من طريق المسعودي عن رجل من آل ابي عمرة بمعناه ' الا انه قال: ثلاثة اسهم- و اعله الزيلعي في نصب الراية (۴۱۳/۳- ۴۱۴) بقوله: (المسعودي عبد الرحمن بن عبد الله بن عتبة بن عبد الله بن مسعود فيه مقال ' و قد استشهد به البخاري)- اه-

۴۱۰۵- في اسناده محمد بن يزيد بن سنان و ابوه ' و هما ضعيفان ' تقدمت ترجمتهما- و الحديث ذكره الزيلعي في نصب الراية (۴۱۵/۳): قال: (محمد بن يزيد بن سنان و ابوه يزيد ضعيفان)- اه- و سياتي من طريق اخرى رقم (۴۱۳۱) ' و فيه الواقدي ' و هو متروك-

الْحُدَیْبِیَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا عَنْھَا اِذَا النَّاسُ یُوْجِفُوْنَ الْاَبَاعِرَ - قَالَ - فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ مَا لِلنَّاسِ مَالُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجْنَا نُوْجِفُ مَعَ النَّاسِ حَتّٰی وَجَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عِنْدَ كُرَاعِ الْغَمِیْمِ فَلَمَّا اجْتَمَعَ اِلَیْہِ بَعْضُ مَا یُرِیْدُ مِنَ النَّاسِ قَرَاَ عَلَیْھِمْ (اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا) قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَفَتْحٌ ھُوَ قَالَ اِیْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّہٗ لَفَتْحٌ . قَالَ ثُمَّ قُسِمَتْ خَیْبَرُ عَلٰی اَھْلِ الْحُدَیْبِیَةِ عَلٰی ثَمَانِیَةَ عَشَرَ سَھْمًا وَكَانَ الْجَیْشُ اَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ فِیْھِمْ ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ فَكَانَ لِلْفَارِسِ سَھْمَانِ .

☆☆ حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ حدیبیہ کے موقع پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھا' جب ہم وہاں سے واپس ہوئے تو لوگ اپنے اونٹوں کو دوڑانے لگے۔ بعض لوگوں نے دوسروں سے دریافت کیا: ان لوگوں کو کیا ہوا ہے' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جا رہے ہیں؟ ہم نکلے' ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ''کراع الغمیم'' کے مقام پر ٹھہرے ہوئے پایا' آپ کی طرف جانے والے کچھ لوگ جب وہاں اکٹھے ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک ہم نے تمہیں واضح فتح عطاء کی ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے یہ دریافت کیا: کیا یہ فتح ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! یہ فتح ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر غزوۂ حدیبیہ میں شریک ہونے والوں میں غزوۂ خیبر کا مال تقسیم کیا گیا۔ اس کے اٹھارہ حصے کیے گئے' لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی' جن میں سے تین سو گھڑ سوار تھے تو گھڑ سواروں کو دو' دو حصے دیئے گئے اور پیادہ لوگوں کو ایک' ایک حصہ دیا گیا۔

4107- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ

۴۱۰۶-اخرجه ابو داود في كتاب: الجهاد (۳/ ۱۷٤) باب: فيمن اسهم له سهماً (۲۷۳٦) اخرجه في كتاب الخراج و الامارة (۳/ ٤۱۳) باب: ما جاء في حكم ارض خيبر (۳۰۱۵)' و احمد في مسنده (۳/ ٤۲۰)' و ابن ابي شيبة في كتاب: الجهاد (۱۲/ ٤۰۰) باب: من قال: للفارس سهمان (۱۵۰۳۱)' و البيهقي في السنن الكبرى (٦/ ۳۲۵) كتاب: الجهاد' باب: ما جاء في سهم الراجل و الفارس' و الحاكم في المستدرك كتاب: قسم الفيء (۳/ ۱۳۱) من طريق مجمع بن يعقوب بن مجمع بن يزيد الانصاري قال: سمعت ابي يعقوب بن مجمع' بهذا الاسناد- قال ابو داود: حديث ابي معاوية اصح' و العمل عليه' واری الوهم في حديث مجمع انه قال: ثلاثمائة فارس' و كانوا مائتي فارس- اه-وقال الحاكم- رحمه الله-: هذا حديث كبير صحيح الاسنا' و لم يخرجاه- اه-وقال الذهبي صحيح - اه-قال البيهقي: قال الشافعي في القديم: مجمع بن يعقوب شيخ لا يعرف- اه-وقال الزيلعي في نصب الراية (۳/ ٤۱٦): قال ابن القطان في كتاب و علة هذا الحديث الجهل بحال يعقوب بن مجمع' ولا يعرف' روى عنه غير ابنه' و ابنه مجمع ثقة- و عبد الرحمن بن يزيد اخرجه له البخاري- انتهى كلامه-قال ابن التركماني: هذا الحديث اخرجه الحاكم في المستدرك' و قال: حديث اكبره صحيح الاسناد- و مجمع بن يعقوب معروف' قال صاحب الكمال: روى عنه القعنبي و يحيى الوحاظي و اسماعيل بن ابي اويس' و يونس المودب' و ابو عامر العقدي و غيرهم -وقال ابن سعد توفي بالمدينة' وكان ثقة- وقال ابو حاتم و ابن معين: ليس به باس- وروى له ابو داود و النسائي- اه-

۴۱۰۷-اخرجه ابن ابي شيبة (٦/ ٤۸۸) رقم (۳۳۱٦۹)' ومن طريقه الدارقطني هنا' و قد تقدم تخريجه-

اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا .قَالَ الرَّمَادِيُّ كَذَا يَقُوْلُ ابْنُ نُمَيْرٍ .قَالَ لَنَا النَّيْسَابُوْرِيُّ هٰذَا عِنْدِىْ وَهَمٌ مِنِ ابْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ اَوْ مِنَ الرَّمَادِيِّ لِاَنَّ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَّعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ بِشْرٍ وَّغَيْرَهُمَا .رَوَوْهُ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ خِلَافَ هٰذَا وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ عَنْهُمَا وَرَوَاهُ ابْنُ كَرَامَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ خِلَافَ هٰذَا اَيْضًا وَقَدْ تَقَدَّمَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ سوار کے لیے دو حصے اور پیادہ شخص کے لیے ایک حصہ مقرر کیا ہے۔ رمادی بیان کرتے ہیں: ابن نمیر نامی راوی نے اسی طرح بیان کیا ہے' لیکن میرے نزدیک یہ ابن ابی شیبہ نامی راوی کی طرف سے وہم ہے' یا رمادی نامی راوی کی طرف سے وہم ہے۔ کیونکہ دیگر راویوں نے اسے ابن نمیر کے حوالے سے اس کے برخلاف نقل کیا ہے اور ان کے حوالے سے نقل کردہ روایت کو ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

4108- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَسْهَمَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا .قَالَ اَحْمَدُ كَذَا لَفْظُ نُعَيْمٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالنَّاسُ يُخَالِفُوْنَهُ .قَالَ النَّيْسَابُوْرِيُّ لَعَلَّ الْوَهَمَ مِنْ نُعَيْمٍ لِاَنَّ ابْنَ الْمُبَارَكِ مِنْ اَثْبَتِ النَّاسِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ سوار کو دو حصے دیئے تھے اور پیادہ شخص کو ایک حصہ دیا تھا۔

4109- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسْهِمُ لِلْخَيْلِ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا .تَابَعَهُ ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْعُمَرِيِّ.وَرَوَاهُ الْقَعْنَبِيُّ عَنِ الْعُمَرِيِّ بِالشَّكِّ فِى الْفَارِسِ اَوِ الْفَرَسِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ سوار کو دو حصے دیئے تھے اور پیادہ شخص کو ایک حصہ دیا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے کہ وہ لفظ گھوڑا ہے یا گھڑ سوار ہے۔

4110- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4111- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

۴۱۰۸- تقدم تخریجہ- ۴۱۰۹- تقدم-

۴۱۱۰- تقدم- ۴۱۱۱- تقدم تخریجہ-

سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا ۔ كَذَا قَالَ وَخَالَفَهُ النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادٍ وَّقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑسوار کو دو حصے دیئے تھے اور پیادہ کو ایک حصہ دیا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4112- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ لَا يُخْتَلَفُ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةُ اَسْهُمٍ وَّلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ.

☆☆ ایک اور سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: گھڑسوار کے لیے تین حصے ہوں گے اور پیادہ شخص کے لیے ایک حصہ ہوگا۔

4113- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ كَانَتْ سِهْمَانُهُمْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا جَمَعَ كُلَّ رَجُلٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مَعَهُ مِائَةَ رَجُلٍ يُضَمُّ اِلَيْهِ فَكَانُوْا اَلْفًا وَّثَمَانِمِائَةِ رَجُلٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا تو اس (مال غنیمت) کے اٹھارہ حصے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مہاجرین کو جمع کیا جن میں سے ہر ایک کے ساتھ سو آدمی تھے تو ان سب لوگوں کی مجموعی تعداد ایک ہزار آٹھ سو تھی۔

4114- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اَعْطَانِيْ

۴۱۱۲- اخرجه البيهقي (۶/۳۲۷) من طريق الدارقطني' به-

۴۱۱۳- اسناده حسن لو لا عاصم بن عمر؛ فانه ضعيف: كما قال الحافظ في التقريب (۳۰۸۵)- لكن للحديث شواهد تقويه' منها ما اخرجه ابو داود (۳۰۱۰): حدثنا الربيع بن سليمان المؤذن' حدثنا اسد بن موسى' حدثنا يحيى بن زكريا' حدثني سفيان عن يحيى بن سعيد عن بشير بن يسار عن سهل بن ابي حثمة' قال: قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر نصفين: نصفاً لنوائبه وحاجته و نصفاً بين المسلمين' قسمها بينهم على ثمانية عشر سهماً- و هذا اسناد رجاله ثقات غير اسد بن موسى؛ فانه صدوق يغرب: كما قال الحافظ في التقريب (۴۰۳): فالاسناد حسن-

۴۱۱۴- في اسناده اسماعيل بن عياش: ضعفوه في روايته عن غير اهل بلده- و محمد بن سنان ضعيف ايضاً' و كلاهما تقدمت ترجمته- و الحديث تابع اسماعيل عليه جمع: فاخرجه ابو الموزع محاضر بن المورع' وسعيد بن عبد الرحمن' كلاهما عن هشام كما اخرجه اسماعيل' به-لكن اخرجه ابن عيينة و محمد بن بشر عن هشام عن يحيى بن عباد من قوله دون ذكر عبد الله في اسناده- انظر سنن البيهقي (۶/۳۲۶)- و قد اخرجه ابن ابي شيبة (۳۳۱۷۶): حدثنا عيسى بن يونس' و في (۳۳۱۸۱): حدثنا عدي بن يونس كلاهما عن هشام بن عروة عن يحيى من قوله' و لم يذكرا عبد الله بن الزبير- و من هذا يتبين ترجيح المرسل؛ فان ابا المورع محاضر بن المورع و ان كان صدوقاً الا ان له اوهام: كما قال الحافظ في التقريب (۶۵۳۵)- و اسماعيل ضعيف في روايته عن غير الشاميين' و هذا منها-وقد جاء الموصول من طريق اخرى عند احمد (۱/۱۶۶) من طريق فليح بن محمد عن المنذر بن الزبير عن ابيه-قال الزيلعي في نصب الراية (۳/۴۱۵): (و فليح و المنذر ليسا بمشهورين)- اه-

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اَرْبَعَةَ اَسْهُمٍ سَهْمَيْنِ لِفَرَسِى وَسَهْمًا لِى وَسَهْمًا لِاُمِّى مِنْ ذَوِى الْقُرْبٰى .خَالَفَهُ هَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ فِى اِسْنَادِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے دن مجھے چار حصے عطاء کیے تھے' دو حصے میرے گھوڑے کے تھے ایک حصہ میرا تھا اور ایک حصہ میری والدہ کے لیے تھا جو ذوی القربیٰ میں شامل تھیں۔

4115- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِىُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ اَرْبَعَةَ اَسْهُمٍ سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ وَسَهْمًا لَهُ وَسَهْمًا لِاُمِّهِ سَهْمَ ذِى الْقُرْبٰى.

☆☆ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چار حصے دیئے تھے' دو حصے ان کے گھوڑے کے تھے' ایک حصہ ان کا تھا اور ایک حصہ ان کی والدہ کے لیے تھا جو ذوی القربیٰ میں شامل تھیں۔

4116- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بِاَرْبَعَةِ اَسْهُمٍ سَهْمًا لَهُ وَسَهْمًا لِذِى الْقُرْبٰى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اُمِّ الزُّبَيْرِ وَسَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دن حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو چار حصے دیئے تھے' ایک حصہ ان کا تھا ایک حصہ ذوی القربیٰ کا تھا جو صفیہ بنت عبدالمطلب تھیں (یعنی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں) اور دو حصے ان کے (یعنی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے) گھوڑے کے تھے۔

4117- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْهَمَ لِلزُّبَيْرِ اَرْبَعَةَ اَسْهُمٍ سَهْمًا لِاُمِّهِ فِى الْقُرْبٰى وَسَهْمًا لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو چار حصے دیئے تھے' ایک حصہ ان کی والدہ کے لیے ان کی قرابت داری کی وجہ سے تھا' ایک حصہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے تھا اور دو حصے ان کے گھوڑے کے لیے تھے۔

٤١١٥- راجع الذي قبله-

٤١١٦- علقه البيهقي في سننه (٣٢٦/٦) قال: اخرجه سعيد بن عبد الرحمن عن هشام موصولا' و راجع الذي قبله-

٤١١٧- اخرجه البيهقي في سننه (٣٢٦/٦) من طريق محمد بن يعقوب' ثنا محمد بن اسحاق......به- وراجع الذي قبله-

4118- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4119- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيْلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّهُ شَهِدَ حُنَيْنًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْهَمَ لِفَرَسِهِ سَهْمَيْنِ وَلَهُ سَهْمًا.

☆☆ محمد بن یحییٰ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ غزوۂ حنین میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھوڑے کو دو حصے دیئے تھے اور ان کو ایک حصہ دیا تھا۔

4120- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيْلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَحْمَدَ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَسْهَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ يَحْيَى بْنِ النَّضْرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَسْهَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کو دو حصے دیئے تھے اور گھوڑے والے شخص کو ایک حصہ دیا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کو دو حصے دیئے تھے اور گھوڑے والے کو ایک حصہ دیا تھا۔

4121- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا اِسْمَاعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ لَا يُؤْمِنُ اَنْ يُّسْبَقَ فَلَا بَاْسَ بِهِ وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ يُؤْمِنُ اَنْ يُّسْبَقَ فَاِنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْقِمَارُ.

۴۱۱۸- جاء هكذا مرسلا من طرق عن هشام...... به' و قد تقدم تخريجه قريباً-

۴۱۱۹- في اسناده الواقدي و هو متروك عند المحدثين' و به اعل الزيلعي الحديث في نصب الراية (۳/۴۱۵) - و محمد بن يحيى بن سهل ترجمه البخاري في التاريخ (۱/۲۶۵)' و ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (۸/۱۲۲) ابن ابي حاتم: روى عن ابيه و عمه ابي عفير' روى عنه محمد بن اسحاق' سمعت ابي يقول ذلك- و الحديث اخرجه الحارث بن ابي اسامة (۶۵۶- بغية الباحث) عن الواقدي' به' و عزاه له الحافظ ابن حجر في المطالب العالية (۲/۱۶۰) رقم (۱۹۲۷)-

۴۱۲۰- في اسناد الواقدي و هو متروك- و الحديث اخرجه الحارث (۶۵۵- بغية الباحث) من طريق الواقدي' به' وذكره الحافظ في المطالب العالية (۲/۱۶۰) رقم (۱۹۲۴)' و قد تقدم من طريق اخرى رقم (۴۱۰۶)- و حديث ابي هريرة اخرجه الحارث بن ابي اسامة (- بغية)' و ذكره الحافظ في المطالب العالية (۲/۱۶۰) رقم (۱۹۲۵)-

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص ایک گھوڑے کو دو گھوڑوں میں شامل کر دے گا اور اس کو اس بات کا یقین نہ ہو کہ وہ آگے نکل جائے گا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جو شخص ایک گھوڑے کو دو گھوڑوں میں شامل کر دے اور اسے اس بات کا یقین ہو کہ وہ آگے نکل جائے گا تو یہ جوا ہو گا۔

4122- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قَرِينٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ وَّمُجَالِدٍ عَنْ اَبِى الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِى سَعِيدٍ قَالَ اَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ اَوْطَاسٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطَاُ رَجُلٌ حَامِلاً حَتّٰى تَضَعَ حَمْلَهَا وَلَا غَيْرَ ذَاتِ حَمْلٍ حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ اوطاس کے موقع پر ہمیں کچھ قیدی عورتیں ملیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی شخص کسی حاملہ عورت کے ساتھ صحبت نہ کرے جب تک وہ اپنے حمل کو جنم نہیں دیتی اور جو عورت حاملہ نہیں ہے اس کے ساتھ اس وقت تک صحبت نہ کرے جب تک اسے ایک مرتبہ حیض نہ آ جائے۔

4123- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ دَاوُدَ الْخَفَّافُ اَبُو يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ الْعَبْدُ مِنْ دَارِ الشِّرْكِ قَبْلَ سَيِّدِهِ فَهُوَ حُرٌّ وَّاِذَا خَرَجَ مِنْ بَعْدِهِ رُدَّ اِلَيْهِ وَاِذَا خَرَجَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ دَارِ الشِّرْكِ قَبْلَ زَوْجِهَا تَزَوَّجَتْ مَنْ شَاءَتْ وَاِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَعْدِهِ رُدَّتْ اِلَيْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی غلام اپنے آقا سے پہلے مشرکین کی سلطنت چھوڑ کر نکل آئے تو وہ آزاد شمار ہوگا اور اگر وہ اپنے آقا کے بعد نکلتا ہے تو وہ

۴۱۲۱—اخرجه احمد (۲/ ۵۰۵)' و ابو داود (۲۵۷۹)' و ابن ماجه (۲۸۷۶)' و ابن ابي شيبة (۶/ ۵۲۷) (۳۳۵۵۳)' و البيهقي في الكبرى (۱۰/ ۲۰)' و الحاكم (۲/ ۱۱۴)' و ابو نعيم في الحلية (۲/ ۱۷۵)' و الطحاوي في مشكل آثار (۲/ ۳۶۵) من طريق سفيان بن حسين عن الزهري' به- و سفيان بن حسين ثقة في غير الزهري' و قد تقدمت ترجمته-لكن تابعه سعيد بن بشيري فقد اخرجه ابو داود (۲۵۸۰)' و الحاكم (۲/ ۱۱۴)' و البيهقي (۱۰/ ۲۰) من طريق سيع بن بشير عن الزهري' به-وقال الحاكم: هذا الحديث صحيح الاسناد: فان الشيخين و ان لم يخرجا حديث سعيد بن بشير' و سفيان بن حسين فهما امامان بالشام' و العراق' و ممن يجمع حديثهم' و الذي عندي انهما اعتمدا حديث معمر على الارسال: فانه لرسله عن الزهري- و قال ابو حاتم الرازي في العلل (۲/ ۳۱۹): ارى انه كلام سعيد بن المسيب- و قال الحافظ في تلخيص الحبير (۴/ ۳۰۰): و قال ابن ابي خيثمة: سالت ابن معين عنه؟ فقال: هذا باطل' وضرب على ابي هريرة- وقد غلط الشافعي سفيان بن حسين في روايته عن الزهري عن سعيد عن ابي هريرة حديث: (الرجل جبار)' و هو بهذا الاسناد ايضاً-

۴۱۲۲—اخرجه البيهقي (۹/ ۱۲۴) من طريق محمد بن سعيد' انبا شريك عن قيس بن وهب والمجالد' به- و اخرجه ابو داود (۲۱۵۷)' و الدارمي (۲۳۰۰—ط: هاشمي) عن عمرو بن عون' اخبرنا شريك عن قيس بن وهب' به- واخرجه الطحاوي في مشكل الآثار (۴/ ۱۵۸) من طريق شريك عن ابي اسحاق' به-والحديث حسن اسناده الحافظ في تلخيص الحبير (۱/ ۳۰۴)-

۴۱۲۳—اخرجه العقيلي (۳/ ۷۱) في ترجمة عبد السلام بن صالح' قال: حدثني عبد الله بن احمد بن حنبل' قال: حدثنا عبد السلام بن صالح ابو الصلت الهروي...... فذكره-قال العقيلي: قال عبد الله بن احمد: قال لنا عبد السلام بن صالح: قال لي علي بن حكيم: انا اسمعت من شريك هكذا- قال عبد الله بن احمد: ولم نر هذا عند علي بن حكيم ولا عند غيره' ولا يحفظ من حديث شريك- و ابو الصلت غير مستقيم- اه-

آ قا کو واپس کر دیا جائے گا' اسی طرح اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے پہلے مشرکین کی سلطنت سے نکل آتی ہے' تو وہ عورت جس کے ساتھ چاہے شادی کر سکتی ہے' لیکن اگر وہ اپنے شوہر کے بعد وہاں سے نکل کر آتی ہے' تو وہ اپنے شوہر کو واپس مل جائے گی۔

4124- حَدَّثَنَا زُرَيْقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ وَجَدَ مَالَهُ فِى الْفَىْءِ قَبْلَ اَنْ يُّقْسَمَ فَهُوَ لَهُ وَمَنْ وَجَدَهُ بَعْدَ مَا قُسِمَ فَلَيْسَ لَهُ شَىْءٌ .اِسْحَاقُ هُوَ ابْنُ اَبِىْ فَرْوَةَ مَتْرُوْكٌ .

☆☆ سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے مالِ غنیمت میں اپنے (سابقہ) مال کو پا لے تو وہ اسے ملے گا اور جو شخص مالِ غنیمت کی تقسیم کے بعد اسے پائے گا تو اسے کوئی چیز نہیں ملے گا۔

اسحٰق نامی راوی' اسحٰق بن ابوفروہ ہے اور یہ متروک ہے۔

4125- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِى الْجَهْمِ الشِّيْعِىُّ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا اَصَابَ الْمُشْرِكُوْنَ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَرَاٰى رَجُلٌ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ فَاِذَا قُسِمَ ثُمَّ ظَهَرُوْا عَلَيْهِ فَلَا شَىْءَ لَهُ اِنَّمَا هُوَ رَجُلٌ مِنْهُمْ وَقَالَ اَبُوْ سَهْلٍ هُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ بِالثَّمَنِ .هٰذَا مُرْسَلٌ .

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مشرک لوگ مسلمانوں کا جو مال حاصل کر لیتے ہیں اور پھر مسلمان ان لوگوں پر غالب آ جاتے ہیں' پھر ہم میں سے کوئی شخص اپنا مال بعینہ ان کے پاس پاتا ہے' تو وہ اس مال کا کسی بھی دوسرے شخص سے زیادہ حق دار ہوگا' لیکن جب اس مالِ غنیمت کو تقسیم کر لیا جائے اور پھر مسلمان اس پر قابو پائیں تو اب اس شخص کو کچھ نہیں ملے گا' وہ ان (مسلمانوں) کا ایک عام فرد تصور ہوگا۔

شیخ ابوسہل نے یہ بات بیان کی ہے کہ قیمت کے بدلے میں اس مال کو حاصل کرنے کا وہ زیادہ حقدار ہوگا۔ یہ روایت ''مرسل'' ہے۔

4126- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكَلْوَذَانِىُّ حَدَّثَنَا اَبُو السَّكَنِ

۴۱۲۴- في اسناده ابن ابي فروة و هو ضعيف كما ذكره المصنف' لكن اخرجه الطبراني في الاوسط (۸٤٤٤)' و ابن عدي في الكامل (۱۸٤/۷) من طريق ياسين الزيات عن الزهري' به' بلفظ(من ادرك ماله في الفيء قبل ان يقسم فهو له......)- و ياسين ضعيف' قال ابن معين: ليس حديثه بشيء' و قال البخاري: منكر الحديث ' وقال النسائي: متروك' انظر ميزان الاعتدال (۱٥٤/۷)' و الحديث ضعفه ايضاً الهيثمي في مجمع الزوائد (٥/٦)-

۴۱۲۵- اسناده منقطع حكم عليه الدارقطني بالارسال؛ لان قبيصة بن ذويب لم يسمع من عمر؛ كما تقدم ذلك مرارًا' و انظر جامع التحصيل ص (۲٥٤)' و الاثر اخرجه البيهقي (۱۱۲/۹)' و قال: هذا منقطع قبيصة لم يدرك عمر رضي الله عنه- اه- و ضعفه ايضاً الالباني في السلسلة الضعيفة (۲۰/۲)-

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ السَّكَنِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا رِشْدِينُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أَحْرَزَهُ الْعَدُوُّ وَأَخَذَهُ صَاحِبُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ فَهُوَ لَهُ . رِشْدِينُ ضَعِيفٌ.

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دشمن جو مال اپنے قبضے میں لے اور پھر (مالِ غنیمت میں) تقسیم ہونے سے پہلے اس مال کا مالک اس مال کو پالے تو وہ اسے ملے گا۔ اس روایت کا راوی ''رشدین'' ضعیف ہے۔

4127- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا أَحْرَزَ الْعَدُوُّ فَاسْتَنْقَذَهُ الْمُسْلِمُونَ مِنْهُمْ إِنْ وَجَدَهُ صَاحِبُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَإِنْ وَجَدَهُ قَدْ قُسِمَ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَهُ بِالثَّمَنِ . الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوكٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: دشمن جس مال کو قبضے میں لیتا ہے اور پھر مسلمان اس سے وہ مال حاصل کر لیتے ہیں تو تقسیم ہو جانے سے پہلے اس مال کا اصل مالک اسے لے سکتا ہے' وہ اس کا زیادہ حقدار ہوگا' لیکن اگر تقسیم ہو جانے کے بعد وہ اسے پاتا ہے' تو اگر وہ چاہے' تو اس کی قیمت کے عوض میں اسے حاصل کر سکتا ہے۔

اس روایت کا ایک راوی حسن بن عمارہ متروک ہے۔

4128- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ الْجُوزَجَانِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجِزْنِي وَلَمْ يَرَنِي بَلَغْتُ ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي فَأَخْبَرْتُ هَذَا الْخَبَرَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ لَا يَفْرِضُوا إِلَّا لِمَنْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ . وَكَانَ عُمَرُ لَا يَفْرِضُ لِأَحَدٍ إِلَّا مِائَةَ دِرْهَمٍ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ . تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَهُوَ

٤١٢٦- في اسناده رشدين بن سعد' و هو ضعيف' تقدمت ترجمته مرارًا- و الحديث تقدم من طريق اسحاق بن عبد الله بن ابي فروة- انظر رقم (٤١٢٥)' و راجع نصب الراية (٤٣٥/٣)-

٤١٢٧- في اسناده الحسن بن عمارة و هو متروك' و به اعل الزيلعي الحديث في نصب الراية (٤٣٤/٣)- و اخرجه البيهقي في معرفة السنن (٥٥/٧) كتاب: السير' باب: ما احرزه المشركون على المسلمين- عن الشافعي' قال: قال ابو يوسف: حدثنا الحسن بن عمارة عن الحكم بن عتيبة عن مقسم عن ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في عبد و بعير احرزهما العدو ثم ظفر بهما' فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لصاحبهما: (ان اصبتهما قبل القسمة' فهما لك بغير شيء؛ و ان اصبتهما بعد القسمة' فهما لك بالقيمة)- قال البيهقي: هكذا و جدته عن ابي يوسف عن الحسن بن عمارة' و اخرجه غيره عن الحسن ابن عمارة عن عبد الملك الزياد عن طاوس عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم في بعير واحد- و هذا الحديث يعرف بالحسن بن عمارة و هو متروك لا يحتج به- و اخرجه مسلمة بن علي عن عبد الملك و هو ايضاً ضعيف- و روي باسناد آخر مجهول عن عبد الملك؛ و لا يصح شيء من ذلك- اه-

٤١٢٨- اخرجه البخاري (٢٦٦٤' ٤٠٩٧)' و مسلم (٩١/١٨٦٨)' و الترمذي (١٧١١)' و ابو داود (٤٤٠٦)' (٤٤٠٧)' و النسائي (١٥٥/٦)' و ابن ماجه (٢٥٤٣)' و ابن حبان (٤٧٢٨)' و البيهقي (٨٣/٣)' (٥٤/٦-٥٥)' (٢٦٤/٨)' (٢٢٠/٩-٢١)' من طرق عن عبيد الله بن عمر' به-

صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے دن مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا' اس وقت میری عمر چودہ برس تھی' آپ نے مجھے شرکت کی اجازت نہیں دی' آپ نے مجھے بالغ نہیں سمجھا تھا' پھر غزوۂ خندق کے موقع پر مجھے آپ کے سامنے پیش کیا گیا' میری عمر اس وقت پندرہ سال تھی تو آپ نے مجھے شرکت کی اجازت دی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو اس بارے میں بتایا تو انہوں نے اپنے سرکاری اہلکاروں کو خط لکھا کہ وہ تنخواہ صرف اس شخص کو ادا کریں جو پندرہ سال کا ہو چکا ہو۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا یہ معمول تھا کہ انہوں نے پندرہ سال کے لڑکے کے لیے ایک سو درہم تنخواہ مقرر کی تھی۔ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

4129- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الضَّبِّيِّ - مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ - عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ مُرَّةَ يَقُولُ سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ فَمَا رَأَيْتُهُ يَمُرُّ بِجِيفَةِ إِنْسَانٍ فَيُجَاوِزُهَا حَتَّى يَأْمُرَ بِدَفْنِهَا لَا يَسْأَلُ مُسْلِمٌ هُوَ أَوْ كَافِرٌ.

☆☆ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی مرتبہ سفر کیا ہے' میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ جب بھی کسی انسان کی میت کے پاس سے گزرے تو آپ اس وقت تک آگے نہیں گزرے جب تک آپ نے اسے دفن کرنے کا حکم نہیں دیا۔ آپ یہ تحقیق نہیں کرتے تھے کہ یہ مسلمان ہے یا کافر ہے۔

4130- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنِي أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَمْزَةَ يَوْمَ أُحُدٍ فَهُيِّئَ لِلْقِبْلَةِ ثُمَّ كَبَّرَ عَلَيْهِ سَبْعًا ثُمَّ جَمَعَ إِلَيْهِ الشُّهَدَاءَ حَتَّى صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعِينَ صَلَاةً قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَى حَمْزَةَ قَدْ مُثِّلَ بِهِ قَالَ لَئِنْ ظَفِرْتُ بِقُرَيْشٍ

٤١٢٩- اسناده ضعيف جداً: عبد الله بن شبيب: ذاهب الحديث- و محمد بن مفضل بن محمد الضبي: قال ابو حاتم: متروك القراءة، والحديث، له ترجمة في الميزان- و عمر بن عبد الله بن يعلى: ضعفه الحافظ في التقريب -

٤١٣٠- هذا اسناد ضعيف: عبد الله بن شبيب: ذاهب الحديث: كما تقدم- و عبد العزيز بن عمران: متروك: كما في التقريب (٤١٤٢)- و قد اخرجه الدارقطني ايضاً رقم (٤١٣٦) من طريق اسماعيل بن عياش، و اعله بان روايته عن غير الشاميين مضطربة- و اخرجه الطبراني في الكبير (٢٩٣٤) من طريق يزيد بن ابي زياد عن مقسم عن ابن عباس: نحوه و ليس فيه: (حتى صلى عليه سبعين صلاة) ولا سبب نزول الآية-واخرجه البيهقي في الدلائل (٢٨٨/٣) من طريق ابن ابي ليلى عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم قتل حمزة و مثل به: (لئن ظفرت بقريش لامثلن بسبعين رجلا منهم) قال: فانزل الله- عزوجل-: (و ان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به) الآية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (بل نصبر يا رب)- و اخرجه ابن ماجه (١٥١٣) من طريق يزيد بن ابي زياد عن مقسم عن ابن عباس قال: اتي بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم احد فجعل يصلي على عشرة عشرة و حمزة هو كما هو يرفعون و هو كما هو موضوع-وصحح اسناده البوصيري في زوائد ابن ماجه (٤٩٥/١)-

لَاُمَثِّلَنَّ بِثَلَاثِيْنَ مِنْهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ) عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عِمْرَانَ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حکم دیا' ان کی میت کو قبلہ کی سمت میں رکھ دیا گیا' پھر ان پر سات تکبیریں کہی گئیں' پھر دیگر شہداء کو بھی ان کے آس پاس جمع کر دیا گیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ستر مرتبہ نماز ادا کی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ملاحظہ کیا کہ ان کی بے حرمتی کی گئی ہے' تو ارشاد فرمایا: اگر میں نے قریش پر قابو پالیا تو میں ان کے تیس آدمیوں کے اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اگر انہوں نے تمہیں سزا دی ہے' تو تم بھی ان کے ساتھ وہی سلوک کرو جو تمہارے ساتھ کیا گیا ہے''۔

اس روایت کا راوی عبدالعزیز بن عمران ضعیف ہے۔

4131- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَمْزَةَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّقَدْ جُدِعَ وَمُثِّلَ بِهٖ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ لَتَرَكْتُهُ حَتّٰى يَحْشُرَهُ اللّٰهُ مِنْ بُطُوْنِ الطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ . فَكَفَّنَهُ بِنَمِرَةٍ اِذَا خُمِّرَ رَاْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا خُمِّرَتْ رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُهُ فَخَمَّرَ رَاْسَهُ . وَلَمْ يُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرِهٖ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ . لَمْ يَقُلْ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ غَيْرُ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرِهٖ وَلَيْسَتْ بِمَحْفُوْظَةٍ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے' ان کے ہونٹ' ناک' کان وغیرہ کو کاٹ دیا گیا تھا اور مثلہ کر دیا گیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر صفیہ کی پریشانی نہ ہوتی تو میں ان کو ایسے ہی رہنے دیتا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) انہیں پرندوں اور درندوں کے پیٹ میں سے زندہ کرتا۔

پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ایک چادر کفن کے طور پر دی گئی' جب ان کا سر ڈھانپا جاتا تھا' تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے' جب پاؤں ڈھانپے جاتے تھے تو سر ظاہر ہو جاتا تھا تو ان کے سر کو ڈھانپ دیا گیا' ان کے علاوہ اور کسی شہید کی نماز جنازہ ادا

۴۱۳۱- اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/۱۰-۱۱) و الطحاوي (۱/۵۰۲-۵۰۳) من طريق عثمان بن عمر عن اسامة بن زيد' به- و اخرجه ابو داود (۳۱۳۷): حدثنا عباس العنبري' حدثنا عثمان بن عمر' حدثنا اسامة...... فذكره مختصرًا بلفظ: (ان النبي صلى الله عليه وسلم مر بحمزة و قد مثل به' و لم يصل على احد من الشهداء غيره)-واخرجه ابو داود (۳۱۳۵) و البيهقي (۴/۱۰) عن ابن وهب عن اسامة بن زيد به بلفظ: (ان شهداء احد لم يغسلوا' و دفنوا بدمائهم و لم يصل عليهم) و سياتي رقم (۴۱۳۳) و اخرجه ابو داود (۳۱۳۶) و الترمذي (۱۰۱۶) واحمد (۳/۱۲۸) من طرق عن اسامة بن زيد عن ابن شهاب' به- قال الترمذي: حديث حسن غريب' لا نعرفه من حديث انس الا من هذا الوجه' و قد خولف اسامة بن زيد في رواية هذا الحديث: فروى الليث بن سعد عن ابن شهاب عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك عن جابر بن عبد الله بن زيد' وروى معمر عن الزهري عن عبد الله ابن ثعلبة عن جابر- ولا نعلم احدًا ذكره عن الزهري عن انس الا اسامة بن زيد-وسالت محمدًا عن هذا الحديث! فقال: حديث الليث عن ابن شهاب عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك عن جابر-اصح - اه-

نہیں کی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں آج تم لوگوں کے بارے میں گواہ ہوں۔

روایت کے یہ الفاظ صرف عثمان نامی راوی نے نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے علاوہ اور کسی شہید کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔ یہ الفاظ محفوظ نہیں ہیں۔

4132- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَجَعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ الْاِذْخِرَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرِهٖ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ - وَكَانَ يَدْفِنُ الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِىْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں ان کے پاؤں پر اذخر (نامی گھاس) رکھ دی گئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے علاوہ اور کسی شہید کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں آج کے دن تم لوگوں کے بارے میں گواہ ہوں۔ ایک قبر میں دو دو اور تین تین شہداء کو دفن کیا گیا۔

4133- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ شُهَدَاءَ اُحُدٍ لَمْ يُغَسَّلُوْا وَدُفِنُوْا بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُحد میں شہید ہونے والے کو غسل نہیں دیا گیا انہیں ان کے خون سمیت دفن کر دیا گیا اور ان کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی گئی۔

4134- وَقَالَ اللَّيْثُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا - حَدَّثَنَاهُ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى وَاَبُو النَّضْرِ وَاَبُو الْوَلِيْدِ عَنِ اللَّيْثِ بِهٰذَا .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن ان لوگوں کا گواہ ہوں گا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت انہیں ان کے خون سمیت دفن کر دیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی ان لوگوں کو غسل نہیں دیا گیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۴۱۳۲-انظر الذي قبله-

۴۱۳۳-مدار الحديث على اسامة بن زيد و هو ضعيف- و انظر الحديث (۴۱۳۱)- و حديث جابر (۴۱۳۴)-

۴۱۳۴-اخرجه البخاري (۱۳۴۳)، (۱۳۴۶)، (۱۳۴۷)، (۱۳۵۳)، (۴۰۷۹)، و ابو داود (۳۱۳۸)، (۳۱۳۹)، و الترمذي (۱۰۳۶)، و النسائي (۴/۶۲)، و ابن ماجه (۱۵۱۴)، و ابن حبان (۳۱۹۷)، و ابن الجارود (۵۵۲)، و الطحاوي (۱/۵۰۱)، و البيهقي (۴/۳۴) من طرق عن الليث ابن سعد، به-

4135- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ غَنِيَّةَ اَوْ غَيْرِهٖ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُما قَالَ لَمَّا انْصَرَفَ الْمُشْرِكُوْنَ عَنْ قَتْلٰى اُحُدٍ انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰى مَنْظَرًا اَسَاءَهٗ رَاٰى حَمْزَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ شُقَّ بَطْنُهٗ وَاصْطُلِمَ اَنْفُهٗ وَجُدِعَتْ اُذُنَاهُ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَحْزَنَ النِّسَاءُ اَوْ تَكُوْنَ سُنَّةً بَعْدِىْ لَتَرَكْتُهٗ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ بُطُوْنِ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ لَاُمَثِّلَنَّ مَكَانَهٗ بِسَبْعِيْنَ رَجُلًا . ثُمَّ دَعَا بِبُرْدَةٍ فَغَطّٰى بِهَا وَجْهَهٗ فَخَرَجَتْ رِجْلَاهُ فَغَطّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْهَهٗ وَجَعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِّنَ الْاِذْخِرِ ثُمَّ قَدَّمَهٗ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ جَعَلَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ فَيُوضَعُ وَحَمْزَةُ مَكَانَهٗ حَتّٰى صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعِيْنَ صَلَاةً وَّكَانَ الْقَتْلٰى سَبْعِيْنَ فَلَمَّا دُفِنُوْا وَفَرَغَ مِنْهُمْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ) اِلٰى قَوْلِهٖ (وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ) فَصَبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُمَثِّلْ بِاَحَدٍ .لَمْ يَرْوِهٖ غَيْرُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ وَّهُوَ مُضْطَرِبُ الْحَدِيْثِ عَنْ غَيْرِ الشَّامِيِّيْنَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب مشرکین غزوۂ اُحد میں مارے جانے والوں کو چھوڑ کر واپس چلے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز ملاحظہ فرمائی جس سے آپ کو بہت تکلیف ہوئی' آپ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کا پیٹ چیر دیا گیا تھا' ناک کاٹ دی گئی تھی' دونوں کان الگ کر دیئے گئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر خواتین کے غمگین ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' یا یہ بات میرے بعد رواج نہ بن جاتی' تو میں انہیں یونہی چھوڑ دیتا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ درندوں اور پرندوں کے پیٹوں میں سے انہیں زندہ کرتا' میں ان کی جگہ ستر آدمیوں کا مثلہ کروں گا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی اور اس کے ذریعے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے چہرے کو ڈھانپ دیا تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاؤں ظاہر ہو گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے کو ڈھانپ دیا اور ان کے پاؤں پر گھاس رکھ دی' پھر آپ نے انہیں آگے کیا اور ان پر دس تکبیریں کہیں' اس کے بعد ایک' ایک شخص کو لایا جاتا رہا اور رکھا جاتا رہا' حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت وہیں پڑی رہی' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ستر مرتبہ نماز ادا کی کیونکہ غزوۂ اُحد کے شہداء کی تعداد ستر تھی' جب ان لوگوں کو دفن کر دیا گیا اور آپ اس سے فارغ ہو گئے تو یہ آیت نازل ہوئی:

''تم اپنے پروردگار کے راستے کی طرف حکمت اور اچھے وعظ کے ذریعے دعوت دو''۔

یہ آیت یہاں تک ہے: ''تم صبر سے کام لو' تمہارا صبر کرنا صرف اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی ہے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر سے کام لیا اور آپ نے کسی شخص کا مثلہ نہیں کیا۔

اس روایت کو صرف اسماعیل بن عیاش نامی راوی نے نقل کیا ہے اور اس نے شامیوں کے علاوہ دیگر راویوں سے جو روایات نقل کی ہیں' ان میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

۴۱۳۵- اسنادہ ضعیف' وقد تقدم (۴۱۳۰)-

بَقِيَّةُ الْفَرَائِضِ

وراثت کے بارے میں چند دیگر روایات

4136- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كُلُّ قَوْمٍ يَتَوَارَثُونَ اِلَّا مَنْ عُمِّىَ مَوْتُ بَعْضِهِمْ قَبْلَ بَعْضٍ فِى هَدْمٍ اَوْ حَرَقٍ اَوْ قِتَالٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ وُجُوهِ الْمَتَالِفِ فَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَا يَرِثُ بَعْضًا وَلٰكِنْ يُوَرَّثُ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ يَرِثُهُ اَوْلَى النَّاسِ بِهِ مِنَ الْاَحْيَاءِ كَاَنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَنْ عُمِّىَ مَوْتُهُ مَعَهُ قَرَابَةٌ.

☆☆ خارجہ بن زید اپنے والد (زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: پہلے ہر قوم کے لوگ ایک دوسرے کے وارث بن جایا کرتے تھے ماسوائے اس صورت کے کہ جب کوئی شخص کوئی مکان گرنے یا جل جانے یا جنگ یا کسی اور وجہ سے اندھی موت مر جاتا تو ان لوگوں کو ایک دوسرے کا وارث نہیں بنایا جاتا تھا' البتہ زندہ لوگوں میں سے ان اہم قریبی عزیز ان کا وارث بنا کرتا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس شخص کے اور اندھی موت مر جانے والے شخص کے درمیان کوئی رشتے داری نہیں ہے۔

4137- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ عِيسَى بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كَانَتْ اُمُّ وَلَدٍ لِاَخِى شُرَيْحِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَدَتْ لَهُ جَارِيَةً فَزُوِّجَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا ثُمَّ تُوُفِّيَتْ اُمُّ الْوَلَدِ- قَالَ- فَاخْتَصَمَ فِى مِيرَاثِهَا شُرَيْحُ بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ ابْنَتِهَا اِلٰى شُرَيْحٍ فَجَعَلَ شُرَيْحُ بْنُ الْحَارِثِ يَقُولُ لِشُرَيْحٍ اِنَّهُ لَيْسَ لَهُ مِيرَاثٌ فِى كِتَابِ اللّٰهِ اِنَّمَا هُوَ ابْنُ ابْنَتِهَا فَقَضٰى شُرَيْحٌ بِمِيرَاثِهَا لِابْنِ ابْنَتِهَا وَقَالَ (وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِى كِتَابِ اللّٰهِ) قَالَ فَرَكِبَ مَيْسَرَةُ بْنُ يَزِيدَ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فَاَخْبَرَهُ بِالَّذِى كَانَ مِنْ شُرَيْحٍ فَكَتَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِلٰى شُرَيْحٍ اِنَّ مَيْسَرَةَ بْنَ يَزِيدَ ذَكَرَ لِى كَذَا وَكَذَا وَاَنَّكَ قُلْتَ عِنْدَ ذٰلِكَ (وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِى كِتَابِ اللّٰهِ) وَاِنَّمَا كَانَتْ تِلْكَ الْاٰيَةُ فِى شَاْنِ الْعَصَبَةِ كَانَ الرَّجُلُ يُعَاقِدُ الرَّجُلَ فَيَقُولُ تَرِثُنِى وَاَرِثُكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ تُرِكَ ذَاكَ قَالَ فَجَاءَ مَيْسَرَةُ بْنُ يَزِيدَ بِالْكِتَابِ اِلٰى شُرَيْحٍ فَلَمَّا قَرَاَهُ اَبَى اَنْ يَرُدَّ قَضَاءَهُ وَقَالَ فَاِنَّهُ اِنَّمَا اَعْتَقَهَا حِيتَانُ بَطْنِهَا.

۴۱۳۶- اخرجه الدارمي كتاب: الفرائض (۲/ ۴۷۲) باب: ميراث الغرقى (۳۰۴۴)' و البيهقي في السنن الكبرى كتاب: الفرائض (۶/ ۲۲۲) باب: ميراث من عمي موته- من' طريق ابي الزناد عن خارجة' بهذا الاسناد-وفي اسناد اسماعيل بن عياش' و هو ضعيف في روايته عن غير الشاميين و هذا منها-

۴۱۳۷- اخرجه ابن جرير في تفسيره (۶/ ۳۰۰) (۱۶۳۶۹): حدثني يعقوب بن ابراهيم' حدثنا ابن عليه...... فذكره- و اخرجه- ايضا- برقم (۱۶۳۶۸) من طريق اخرى عن ابن عون' به و اسناده حسن-

☆☆ عیسیٰ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ شریح بن حارث کے بھائی کی ایک اُم ولد تھی' اس نے ایک بچی کو جنم دیا' پھر اس بچی کی شادی ہوگئی' اس نے ایک لڑکے کو جنم دیا پھر وہ اُم ولد فوت ہوگئی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس کی وراثت کے بارے میں شریح بن حارث اور اس اُم ولد کے نواسے نے اختلاف کیا' وہ اپنا مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس گئے۔ شریح بن حارث نے قاضی شریح سے کہا کہ اللہ کی کتاب میں اس لڑکے کی کوئی وراثت نہیں ہے' کیونکہ یہ اس عورت کا نواسہ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو قاضی شریح نے اس عورت کی وراثت اس نواسے کو دینے کا حکم دیا اور بولے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''نسبی رشتے دار اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے کے (وارث بنتے ہیں)''۔

تو میسرہ بن یزید سوار ہو کر حضرت عبداللہ بن زبیر کے پاس گئے اور انہیں اس بارے میں بتایا جو قاضی شریح نے فیصلہ دیا تھا تو حضرت عبداللہ بن زبیر نے قاضی شریح کو ایک خط لکھا' میسرہ بن یزید نے میرے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ تم نے ایسی صورتِ حال میں یہ آیت پڑھی ہے:

''نسبی رشتے دار اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے کے وارث بنتے ہیں''۔

یہ آیت عصبہ رشتے داروں کے بارے میں ہے اور اس زمانے سے تعلق رکھتی ہے کہ جب لوگ ایک دوسرے کے ساتھ معاہدہ کر لیتے تھے (یعنی منہ بولے بھائی بن جایا کرتے تھے) آدمی کہتا تھا: تم میرے وارث بن جانا اور میں تمہارا وارث بن جاؤں گا' جب یہ آیت نازل ہوئی تو اس طرزِ عمل کو ترک کر دیا گیا۔

پھر میسرہ بن یزید وہ خط لے کر قاضی شریح کے پاس آئے' انہوں نے اسے پڑھنے کے بعد اپنا فیصلہ واپس لینے سے انکار کر دیا اور بولے: اس شخص نے اس اُم ولد کو اس کے پیٹ میں موجود (بچے کی وجہ سے آزاد کیا تھا)۔

4138- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَرِثُ الْقَاتِلُ خَطَأً وَّلَا عَمْدًا ۔

☆☆ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: خطاء کے طور پر یا عمد کے طور پر قتل کرنے والا شخص (مقتول کا) وارث نہیں بنتا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۴۱۳۸- اخرجه الدارمي كتاب: الفرائض (۲/۴۷۴) باب: ميراث الغرقى (۳۰۴۷) من طريق ابن ابي ليلى عن الشعبي عن عمر' به- و البيهقي في السنن الكبرى تعليقاً في كتاب: الفرائض (۶/۲۲۲) باب: ميراث من عمي موته من طريق قتادة عن رجاء بن حيوة عن قبيصة بن ذويب عن عمر- وقال البيهقي - رحمه الله- : و هو -ايضاً- منقطع فما روينا عن عمر اشبه- و الله اعلم- اه-

كِتَابُ الْمُكَاتِبِ

مکاتب کے احکام

4139- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْجُرَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ كَاتَبَ عَلٰى مِائَةِ اُوقِيَّةٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشْرَ اَوَاقٍ فَهُوَ عَبْدٌ وَّاَيُّمَا عَبْدٍ كَاتَبَ عَلٰى مِائَةِ دِينَارٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشَرَةَ دَنَانِيرَ فَهُوَ عَبْدٌ . وَقَالَ الْمُقْرِءُ وَعَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص ایک سو اوقیہ کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کرتا ہے اور دس اوقیہ کے علاوہ باقی سب ادائیگی کر دیتا ہے تو وہ شخص غلام شمار ہوگا اور جو غلام ایک سو دینار کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کرتا ہے اور دس دینار کے علاوہ باقی سب ادائیگی کر دیتا ہے تو وہ بھی وہ غلام شمار ہوگا (یعنی پوری ادائیگی سے پہلے وہ آزاد نہیں ہوگا)۔

شرح:

پہلے زمانے میں یہ رواج تھا کہ مردوں کو غلام اور عورتوں کو کنیز بنا لیا جاتا تھا' غلاموں اور کنیزوں کے بارے میں مفصل احکام ہیں۔ جن میں سے ایک مسئلہ یہ ہے کہ کوئی غلام یا کنیز اپنے مالک کے ساتھ یہ معاہدہ کر لیتے ہیں کہ میں آپ کو اتنی رقم فراہم کر دوں گا تو آپ مجھے آزاد کر دیجئے گا۔ اس معاہدے کو "کتابت" کہتے ہیں۔ اور یہ معاہدہ کرنے والے غلام کو "مکاتب" کہتے ہیں۔

اہلِ ظاہر اس بات کے قائل ہیں کہ غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرنا واجب ہے' جبکہ جمہور فقہاء کے نزدیک ایسا کرنا مستحب ہے۔ کتابت کے بارے میں پہلا اصول یہ ہے کہ غلام کو اپنے آقا کے ساتھ یہ طے کر لینا چاہئے کہ اس نے اپنے آقا کو کتنا معاوضہ' کس شکل میں ادا کرنا ہے۔ دوسرا اصول یہ ہے کہ اسے اپنے آقا کے ساتھ یہ معاہدہ کتنی مدت کے لئے کرنا ہے۔

کتابت کا معاہدہ کرنے کے لئے یہ بات شرط ہے کہ آقا اس غلام پر صحیح ملکیت رکھتا ہو' اور وہ غلام جسمانی طور پر تندرست

۴۱۳۹- اخرجه ابو داود (۳۹۲۷)، و احمد (۲/ ۱۸۴)، و البيهقي (۱۰/ ۳۲٤) من طريق عبد الصمد عن همام عن عباس الجريري، به- و قال عبد الله بن احمد: كذا قال عبد الصمد: عباس الجزوري، كان في النسخة عباس الجريري، فاصلحه ابي كما قال عبد الصمد: الجزري- قال ابو داود: ليس هو عباس الجريري- قالوا: هو وهم و لكنه هو شيخ آخر- اه- و للحديث طرق اخرى عن عمرو بن شعيب، فاخرجه الترمذي (۱۲٦۰) من طريق يحيى بن ابي انيسة عن عمرو بن بلفظ: (من كاتب عبده على مائة اوقية فاداه الا عشرة اواق- او قال: عشرة دراهم- ثم عجز فهو ر[illegible])- و اخرجه [illegible] داود (۳۹۲٦)، و البيهقي (۱۰/ ۳۲٤) من طريق اسماعيل بن عياش، حدثني سليمان بن سليم عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده بلفظ: (المكاتب عبد ما بقي عليه من كتابته درهم)- و اخرجه ابن ماجه (۲۵۱۹)، و احمد (۲/ ۱۷۸، ۲۰٦، ۲۰۹)، و النسائي في الكبرى (۳/ ۱۹۷) (۵۰۲۵) عن حجاج عن عمرو بن شعيب، به- و الحديث حسنه الالباني في الارواء (۱٦۷٤)-

ہو (یعنی اس میں یہ صلاحیت موجود ہو کہ وہ کتابت کی رقم کما کر ادا کر سکتا ہو)

3 کیا کوئی بیمار شخص اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر سکتا ہے؟ اس سے مراد وہ بیمار شخص ہے کہ جس کے بارے میں غالب گمان یہ ہو کہ وہ اس بیماری کے دوران انتقال کر جائے گا۔ اس کے بارے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ یہ معاملہ موقوف ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ شخص تندرست ہو کر اس پر عمل درآمد کروائے یا اگر وہ شخص اس بیماری کے دوران فوت ہو جاتا ہے تو اس کے ترکے کے ایک تہائی حصے میں سے یہ معاہدہ باقی شمار ہوگا۔

کتابت سے متعلق اگلا حکم یہ ہے کہ مکاتب غلام سے غلامی کے احکام کب ختم ہوں گے؟

اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ جب وہ کتابت کا تمام معاوضہ ادا کر دے گا تو وہ غلامی سے نکل جائے گا' لیکن اگر اس نے کچھ حصہ ادا کیا ہو اور کچھ حصہ ادا نہ کیا ہو تو اس کا حکم کیا ہوگا؟

جمہور اس بات کے قائل ہیں جب تک وہ شخص کتابت کی پوری رقم ادا نہیں کرتا اس وقت تک وہ غلام شمار ہوگا۔

4140- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ مَذْعُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا اَوْ مِيرَاثًا وُرِّثَ بِحِسَابِ مَا عُتِقَ مِنْهُ وَاُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ بِحِسَابِ مَا عُتِقَ مِنْهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کتابت کا معاہدہ کرنے والا شخص کسی قابل حد جرم کا ارتکاب کرے یا وراثت میں حصہ دار بن رہا ہو' تو جتنا حصہ اس کا آزاد ہوا ہے' اسی حساب سے وہ وراثت کا حق دار بنے گا اور جتنا حصہ اس کا آزاد ہوا ہے' اسی حساب سے اس پر حد جاری کی جائے گی۔

4141- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنْبَاعِ رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اللَّيْثِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ اشْتَرَتْنِىْ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِىْ لَيْثٍ مِنْ سُوقِ ذِى الْمَجَازِ بِسَبْعِمِائَةِ دِرْهَمٍ ثُمَّ قَدِمْتُ فَكَاتَبَتْنِىْ عَلٰى اَرْبَعِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ فَاَدَّيْتُ اِلَيْهَا عَامَّةَ الْمَالِ ثُمَّ حَمَلْتُ مَا بَقِىَ اِلَيْهَا فَقُلْتُ هٰذَا مَالُكِ فَاقْبِضِيهِ .قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى اٰخُذَهُ مِنْكَ شَهْرًا بِشَهْرٍ وَّسَنَةً بِسَنَةٍ .فَخَرَجْتُ بِهٖ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ عُمَرُ ارْفَعْهُ اِلٰى بَيْتِ الْمَالِ .ثُمَّ بَعَثَ اِلَيْهَا فَقَالَ هٰذَا مَالُكِ فِىْ بَيْتِ الْمَالِ وَقَدْ عَتَقَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَاِنْ شِئْتِ فَخُذِىْ شَهْرًا بِشَهْرٍ اَوْ سَنَةً بِسَنَةٍ .قَالَ فَاَرْسَلَتْ فَاَخَذَتْهُ.

۴۱۴۰—اخرجه احمد (۱/۳۶۹)' و ابو داود (۴۵۸۲)' و الترمذي (۱۲۵۹)' و النسائي في الكبرى (۳/۱۹۶) (۵۰۲۱)' و الحاكم (۲/۲۱۸— ۲۱۹)' و البيهقي (۱۰/۳۲۵) من طريق حماد ابن سلمة عن ايوب به و اخرجه النسائي (۸/۴۶) من طريق حماد بن زيد عن ايوب' به- بلفظ: (ان مكاتباً قتل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر ان يودى ما ادى دية الحر و ما لا دية المملوك)- اخرجه احمد (۱/۳۶۳)' و ابو داود (۴۵۸۱)' و النسائي (۸/۴۶) من طريق حجاج الصواف عن يحيى بن ابي كثير عن عكرمة عن ابن عباس قال: قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في المكاتب يقتل يودي لما ادى من مكاتبته دية الحر' و ما بقي دية العبد-

۴۱۴۱—اسناده ضعيف: عبد الله بن عبد العزيز بن عامر الليثي: قال الحافظ في التقريب : ضعيف' و اختلط بلخره-

☆☆ سعید بن ابوسعید مقبری اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: بنولیث سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نے ذوالمجاز کے بازار سے مجھے سات سو درہم کے عوض میں خرید لیا' پھر جب میں آیا تو اس نے چالیس ہزار درہم کے عوض میں میرے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرلیا' میں نے اکثر ادائیگی اسے کر دی' جب کچھ ادائیگی باقی رہ گئی اور میں وہ لے کر اسکے پاس پہنچا اور اُس سے کہا: تم اپنی یہ رقم لے لو' تو وہ بولی: اللہ کی قسم! میں اسے یوں نہیں لوں گی بلکہ ہر مہینے لیا کروں گی یا ہر سال لیا کروں گی' میں اسے ساتھ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے بیت المال میں جمع کروا دو' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو بلوایا اور بولے: تمہارا مال بیت المال میں جمع ہے' ابوسعید آزاد ہو گیا ہے' اب تمہاری مرضی ہے' اگر تم چاہو تو ہر مہینے اور ہر سال کے حساب سے بیت المال میں سے وصولی کرلیا کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ اسے بھجوایا گیا تو وہ اس نے وصول کرلیا۔

4142- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِى اَبِى ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِىُّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُودَى الْمُكَاتَبُ بِقَدْرِ مَا عُتِقَ مِنْهُ دِيَةَ الْحُرِّ وَبِقَدْرِ مَا رَقَّ مِنْهُ دِيَةَ الْعَبْدِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کتابت کا معاہدہ کرنے والا شخص جتنا آزاد ہو چکا ہو' اسی حساب سے آزاد شخص کی دیت ادا کرے گا اور جتنا حصہ اس کا غلام ہے' اس حساب سے غلام کی دیت ادا کرے گا۔

4143- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا اَبُو فَرْوَةَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمُكَاتَبِ يُقْتَلُ يُودَى مَا اَدّٰى مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِيَةَ الْحُرِّ وَمَا بَقِىَ دِيَةَ الْعَبْدِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکاتب شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جسے قتل کر دیا گیا ہو کہ اس نے اپنی مکاتبت کے معاہدے میں سے جتنی ادائیگی کی تھی' اس حساب سے اس کی دیت آزاد شخص کی دیت ہوگی اور جو ادائیگی باقی رہ گئی تھی' اس کے حساب سے اس کی دیت غلام کی دیت ہوگی۔

4144- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ اَبُو نَشِيطٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيرَةِ

٤١٤٢- اخرجه ابو داود (٤٥٨١)' و احمد (١/٢٢٢' ٢٢٦' ٣٦٠)' و الحاكم (٢/٢١٨)' و البيهقي (١٠/٣٢٦) من طريق هشام الدستوائي عن يحيى بن ابي كثير عن عكرمة' به و صححه الحاكم على شرط البخاري ووافقه الذهبي- و قد تقدم من طريقين عن عكرمة انظر رقم (٤١٤٠)-

٤١٤٣- اخرجه ابو داود (٤٥٨١) و النسائي (٨/٤٦) و احمد (١/٢٢٦' ٣٦٣) وانظر الحديث (٤١٤٠)-

٤١٤٤- اخرجه ابن عدي في الكامل (٤/٢٩٣-٢٩٤) قال: اخبرنا القاسم بن الليث الرسعني' ثنا زكريا بن الحكم' ثنا ابو المغيرة...... فذكره- و اورده ابن طاهر في ذخيرة الحفاظ (٤/٢٣٧٧)' و قال: (عبد الرحمن ضعيف' متروك الحديث-)- اه- واخرجه ابن عدي في الكامل (٣/٣٨١) في ترجمة سعيد بن يوسف اليمامي من طريقه عن يحيى بن ابي كثير عن نافع عن ابن عمر' به- وقال ابن طاهر في الذخيرة (٤/٢٣٧٨): (و سعيد هذا ضعيف' لا اعلم روى عنه غير اسماعيل بن عياش)- و سياتي من طريق اخرى في الذي بعده-

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ تَمِيمٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيْكٌ فِيْ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ فَاَعْتَقَ نَصِيبَهُ فَاِنَّ عَلَيْهِ عِتْقَ مَا بَقِيَ فِي الْعَبْدِ وَالاَمَةِ مِنْ حِصَصِ شُرَكَائِهِ تَمَامَ قِيمَةِ عَدْلٍ وَّيُؤَدِّيْ اِلٰى شُرَكَائِهِ قِيمَةَ حِصَصِهِمْ وَيُعْتَقُ الْعَبْدُ وَالاَمَةُ اِنْ كَانَ فِيْ مَالِ الْمُعْتِقِ بِقِيمَةِ حِصَصِ شُرَكَائِهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا کسی غلام یا کنیز میں کوئی حصہ ہو اور وہ اپنے حصے کو آزاد کر دے تو اب اس پر لازم ہے کہ وہ غلام یا کنیز کے بقیہ مالکان کے حصوں میں سے بھی اسے آزاد کر دے انصاف کے مطابق اس کی قیمت لگائی جائے گی اور وہ اپنے شراکت داروں کی طرف سے اس کی ادائیگی کر دے گا جو ان کے حصوں کی قیمت کے مطابق ہوگی' وہ اس غلام یا کنیز کو آزاد کر دے گا لیکن یہ اس وقت ہے کہ جب آزاد کرنے والے شخص کے مال میں اتنا مال موجود ہو جو اس کے شراکت داروں کے حصے کی قیمت کے برابر ہو۔

4145- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْكَعْبِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ وَيَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ اُقِيْمَ عَلَيْهِ قِيمَةُ عَدْلٍ فَاَعْطٰى شُرَكَاءَهُ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ اِنْ كَانَ مُوْسِرًا وَاِلَّا عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ وَرَقَّ مَا بَقِيَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے. جو شخص کسی مشترکہ غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کر دیتا ہے' تو اس غلام کی انصاف کے مطابق قیمت کا اندازہ لگایا جائے گا اور پھر وہ شخص اپنے دیگر شراکت داروں کو ادائیگی کر دے گا اور غلام اس شخص کی طرف سے آزاد شمار ہوگا۔ اگر وہ شخص خوشحال ہو' ورنہ اس کی طرف سے وہ حصہ آزاد ہوگا جو آزاد کیا گیا تھا اور غلام کا بقیہ حصہ غلام رہے گا۔

4146- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَمْلُوْكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ يُعْتِقُ اَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ قَالَ يَضْمَنُ . وَافَقَهُ هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ فَلَمْ يَذْكُرْ

۴۱۴۵- اخرجه احمد (۲/ ۵۳، ۱۴۲) و البخاري (۲۵۲۳) و مسلم (۱/۱۵۰۱) و ابو داود (۳۹۴۳) من طريق عبيد الله عن نافع عن ابن عمر' به- واخرجه مسلم (۱/۱۵۰۱) من طريق اسماعيل بن امية عن نافع' به-واخرجه احمد (۲/ ۱۵، ۷۷) و مسلم (۱/۱۵۰۱) من طريق يحيى بن سعيد عن نافع' به-واخرجه البخاري (۲۴۹۱، ۲۵۲۴، ۲۵۲۵) و مسلم (۱۵۰۱) و ابو داود (۳۹۴۰، ۳۹۴۱، ۳۹۴۲، ۳۹۴۴، ۳۹۴۵) و الترمذي (۱۳۴۶) و ابنماجه (۲۵۲۸) و احمد (۱/ ۵۶) (۲/ ۲-۳/ ۱۵، ۱۰۵، ۱۴۲، ۱۵۶) و ابن حبان (۴۳۱۵) (۴۳۱۶) من طرق عن نافع عن ابن عمر-و اخرجه (۲/ ۳۴) و البخاري (۲۵۲۱) و مسلم رقم (۱۵۰۱/ ۵۰، ۵۱) و ابو داود (۳۹۴۶) (۳۹۴۷) و الترمذي (۱۳۴۷) و النسائي (۷/ ۳۱۹) و البيهقي (۱۰/ ۲۷۵) من طريق سالم عن ابيه-

۴۱۴۶- اخرجه مسلم في كتاب العتق (۲/۱۵۰۲) و في كتاب الايمان (۱۵۰۲/ ۵۲) و ابو داود (۳۹۳۵) و احمد (۲/ ۴۶۸) محمد بن جعفر عن شعبة عن قتادة' به-واخرجه ابو داود (۳۹۳۵) من طريق احمد بن علي بن سويد عن شعبة عن قتادة' به بلفظ: (من اعتق مملوكا بينه و بين آخر فعليه خلاصه)-وللحديث طرق اخرى عن قتادة سياتي تخريجها-

الْاِسْتِسْعَاءَ وَشُعْبَةُ وَهِشَامٌ اَحْفَظُ مَنْ رَوَاهُ عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَاهُ هَمَّامٌ فَجَعَلَ الْاِسْتِسْعَاءَ مِنْ قَوْلِ قَتَادَةَ وَفَصَلَهُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ ابْنُ اَبِي عَرُوبَةَ وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ فَجَعَلَ الْاِسْتِسْعَاءَ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَاَحْسَبُهُمَا وَهِمَا فِيهِ لِمُخَالَفَةِ شُعْبَةَ وَهِشَامٍ وَّهَمَّامٍ اِيَّاهُمَا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو غلام دو آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہو ان میں سے ایک اپنے حصے کو آزاد کر دیتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: وہ شخص ضامن ہوگا۔

ہشام نامی راوی نے اس کی موافقت کی ہے اور انہوں نے اس بات کا تذکرہ نہیں کیا کہ اس غلام سے مزدوری کروائی جائے گی۔ شعبہ اور ہشام قتادہ کے حوالے سے روایات نقل کرنے میں دیگر راویوں سے زیادہ حافظ ہیں۔ ہمام نامی راوی نے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ قتادہ نے یہ کہا ہے کہ ایسے غلام سے مزدوری کروائی جائے گی۔ انہوں نے قتادہ کے اس قول کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے الگ طور پر ذکر کیا ہے۔ جبکہ دیگر راویوں نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ مزدوری کروانے کا حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں ان راویوں کو وہم ہوا ہے کیونکہ یہ روایت شعبہ اور ہشام کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں مختلف ہے۔

4147- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ قَوْلِ شُعْبَةَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّضْرَ بْنَ اَنَسٍ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں کہ یہ وہی روایت ہے جس طرح شعبہ نے نقل کی ہے انہوں نے اس کی سند میں نضر بن انس کا تذکرہ نہیں کیا۔

4148- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِي عِيسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ

٤١٤٧—اخرجه ابو داود (٣٩٣٦)، و النسائي في الكبرى (١٨٦/٣) (٤٩٦٨) من طريق معاذ ابن هشام عن ابيه عن قتادة، به—واخرجه احمد (٥٣١/٢) من طريق ازهر بن القاسم عن هشام، به- و اخرجه النسائي في الكبرى (١٨٦/٣) (٤٩٦٧) من طريق ابي عامر العقدي عن هشام ، به—وقتادة لم يسمع من بشير بن نهيك—قلت: لم يذكر هشام في الاسناد (النضر بن انس) خلاف لشعبة وغيره- و هشام و ان كان اوثق من شعبة في قتادة بشهادة شعبة نفسه، كما في تهذيب الكمال (٣٣/٥١٤—٥١٥) الا انه قد وافق شعبة عليه جمع ، فذكروا فيه النضر بن انس مما يرجح رواية شعبة ولا تعد رواية هشام من المزيد في متصل الاسانيد: لان قتادة لم يسمع من بشير بن نهيك- والله اعلم-

٤١٤٨—اخرجه البيهقي (٢٨٢/١٠) من طريق الدارقطني، به- واخرجه ابو داود (٣٩٣٤)، احمد (٣٤٧/٢)، و البيهقي (٢٨٢/١٠) من طريق همام عن قتادة، به—ونقل البيهقي كلام الدارقطني عقبه ثم قال: (و فيما بلغني عن ابي سليمان الخطابي عن الحسن ابن يحيى عن ابن المنذر صاحب الخلافيات قال: هذا الكلام من فتيا قتادة ليس من متن الحديث، ثم ذكر حديث علي بن الحسن عن المقري عن همام، ثم قال: فقد اخبر همام ان ذكر السعاية من قول قتادة، و الحق سعيد بن ابي عروبة الذي ميزه همام من قول قتادة، فجعله متصلا بالحديث) ا-ه—ثم روى البيهقي عن عبد الرحمن بن مهدي قال: احاديث همام عن قتادة اصح من حديث غيره؛ لانه كتبها املاء- وروى ايضا عن يحيى بن سعيد قال: شعبة اعلم الناس بحديث قتادة ما سمع منه و ما لم يسمع و هشام احفظ، و سعيد اكثر- قال البيهقي: وقد اجتمع شعبة مع فضل حفظه و علمه بما سمع قتادة و ما لم يسمع، و هشام مع فضل حفظ و همام مع صحة كتابه و زيادة معرفته بما ليس من الحديث على خلاف ابن ابي عروبة و من وافقه في ادراج السعاية في الحديث و في هذا ما يشكل في ثبوت الاستسعاء في هذا الحديث) ا-ه-

الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلاً اَعْتَقَ شِقْصًا مِّنْ مَّمْلُوْكٍ فَاَجَازَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِتْقَهُ وَغَرَّمَهُ بَقِيَّةَ ثَمَنِهٖ .قَالَ قَتَادَةُ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِىَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ سَمِعْتُ النَّيْسَابُوْرِىَّ يَقُوْلُ مَا اَحْسَنَ مَا رَوَاهُ هَمَّامٌ ضَبَطَهُ وَفَصَلَ بَيْنَ قَوْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قَوْلِ قَتَادَةَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آزاد کرنے کو درست قرار دیا اور اسے اس غلام کی بقیہ قیمت بطور تاوان ادا کرنے کا حکم دیا۔

قتادہ کہتے ہیں: اگر شخص کے پاس مال موجود نہ ہو تو اس غلام سے مزدوری کروائی جائے گی' تاہم اس بارے میں اسے مشقت کا شکار نہیں کیا جائے گا۔

شیخ نیشاپوری نے یہ بات بیان کی ہے کہ بہترین روایت وہ ہے' جسے ہمام نے نقل کیا ہے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اور قتادہ کے قول کے درمیان فرق واضح کیا ہے۔

4149- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَارِثِ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِى النَّضْرُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْعَبْدِ يَكُوْنُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ يُعْتِقُ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ قَالَ قَدْ عَتَقَ الْعَبْدُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ فِىْ مَالِهٖ قِيْمَةَ عَدْلٍ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِىَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے غلام کے بارے میں دریافت کیا گیا جو دو آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہوتا ہے' ان میں سے ایک شخص اپنے حصے کو آزاد کر دیتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غلام کا وہ حصہ آزاد ہو جائے گا اور اسے آزاد کرنے والے کے مال میں سے مناسب قیمت لگا کر اس کی قیمت ادا کی جائے گی' اگر آزاد کرنے والے شخص کے پاس وہ مال موجود نہ ہو' تو غلام سے مزدوری کروائی جائے گی' تاہم اس بارے میں اسے مشقت کا شکار نہیں کیا جائے گا۔

4150- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قَحْطَبَةَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيْدٍ ح وَاَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِىُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا اَوْ شَقِيْصًا مِّنْ مَّمْلُوْكٍ فَخَلَاصُ مَا بَقِىَ مِنْهُ عَلَيْهِ فِىْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَّاِلَّا قُوِّمَ

۴۱۴۹- اخرجه البخاري (۵/۴۳۵) كتاب الشركة ' باب الشركة في الرقيق' الحديث (۲۵۰۴)' و في (۵/۴۵۸) كتاب العتق' باب: اذا اعتق نصيبا في عبد و ليس له مال استسعى العبد غير مشقوق عليه' الحديث (۲۵۲۶)' و مسلم (۲/۱۱۴۱) كتاب العتق' باب ذكر سعاية العبد' الحديث (۴/۱۵۰۳)' و البيهقي في السنن (۱۰/۲۸۰) كتاب العتق' باب: من قال في المعسر يستسعى العبد...... من طريق جرير بن حازم عن قتادةبه- و الحديث روى ايضا من طريق سعيد بن ابي عروبة ' و سياتي رقم (۴۱۵۲)-

الْمَمْلُوكُ قِيمَةَ عَدْلٍ فَاسْتُسْعِيَ فِيهَا غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کردے تو اس غلام کا باقی رہ جانے والا حصہ بھی اس شخص کے مال میں سے آزاد کیا جائے' اگر اس شخص کے پاس اتنا مال موجود ہوتا ہے' ورنہ اس غلام کی انصاف کے مطابق قیمت لگائی جائے گی اور پھر اس بارے میں اس سے مزدوری کروائی جائے گی' تاہم اسے مشقت کا شکار نہیں کیا جائے گا۔

4151- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ الرَّبِيعِ الزِّيَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْعَبْدِ وَالأَمَةِ إِذَا كَانَا بَيْنَ شُرَكَاءَ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ مِنْهُ فَإِنَّهُ يَجِبُ عَلَى الَّذِي أَعْتَقَهُ عِتْقُ نَصِيبِهِ مِنْهُ إِذَا كَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ دَفَعَ بِقِيَّةَ ثَمَنِهِ إِلَى شُرَكَائِهِ وَيُخَلَّى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ . قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ زَادَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَالأَمَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جو ایسے غلام یا کنیز کے بارے میں ہے جو مشترکہ طور پر کچھ لوگوں کی ملکیت ہیں اور ان میں سے کوئی ایک شخص اپنے حصے کو آزاد کر دیتا ہے' تو جس شخص نے اسے آزاد کیا ہے' اس پر لازم ہے کہ وہ بقیہ حصے کو بھی آزاد کرے' اگر اس شخص کے پاس اتنا مال موجود ہوتا ہے جو اس غلام کی قیمت کے برابر ہو' تو وہ اس کی قیمت کی بقیہ رقم اپنے دیگر حصے داروں کو دیدے گا اور وہ غلام اس شخص کی طرف سے آزاد شمار ہو گا۔

ایک راوی نے اس روایت میں کنیز کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

4152- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلاَنِسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ

۴۱۵۰-اخرجه البخاري (۴۳۹/۵) كتاب: الشركة' باب: تقويم الاشياء بين الشركاء بقيمة عدل' الحديث (۲۴۹۲)' و في (۴۵۹/۵) كتاب: العتق' باب: اذا اعتق نصيبا في عبد' و ليس له ما استسعى العبد غير مشقوق عليه...... الحديث (۲۵۲۷) ومسلم (۲/۱۱۴۰) كتاب: العتق' باب: ذكر سعاية العبد' الحديث (۳/۱۵۰۳)' و ابو داود (۲۵۵/۴) كتاب: العتق' باب: من ذكر السعاية في هذا' الحديث (۳۹۳۸)' (۳۹۳۹)' و الترمذي (۶۲۱/۳) كتاب الاحكام' باب ما جاء في العبد يكون بين الرجلين فيعتق احدهما نصيبه الحديث (۱۳۴۸)' و ابن ماجه (۸۴۴/۲) كتاب العتق' باب من اعتق شركا له في عبد الحديث (۲۵۲۷)' و النسائي في الكبرى (۱۸۵/۳) (۴۹۶۲' ۴۹۶۳' ۴۹۶۴)' و احمد (۲/۲۵۵' ۴۳۶' ۴۷۲)' و البيهقي (۲۸۰/۱۰) كتاب العتق' باب من قال في المعسر يستسعى العبد في نصيب صاحبه غير مشقوق عليه' من طرق عن سعيد ابن ابي عروبة عن قتادة' به-وقال البخاري: تابعه حجاج بن حجاج و ابان و موسى بن خلف عن قتادة...... اختصره شعبة-

۴۱۵۱-تقدم قريباً-

۴۱۵۲-في اسناده ليث بن ابي سليم: و هو ضعيف: كما تقدم مرارا- و الحديث اخرجه البزار في مسنده (۱۴۶/۲) (۱۳۹۵-كشف): حدثنا ابراهيم بن اسماعيل بن سلمة بن كهيل' حدثني ابي عن عمه' عن سلمة' عن الحسن العرني عن ابن عباس' قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (من اعتق نصيبة من مملوك ضمن لهم نصيبهم من ماله)-وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۲۵۱/۴-۲۵۲)' وقال: (اخرجه البزار عن ابراهيم عن اسماعيل بن يحيى عن ابيه' و هما ضعيفان)-

شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَقَدْ ضَمِنَ عِتْقَهُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ بِقِيمَةِ عَدْلٍ فَيَضْمَنُ لِشُرَكَائِهِ أَنْصِبَاءَهُمْ وَيُعْتِقُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی غلام میں اپنے حصے کو آزاد کرتا ہے' تو وہ اس کی آزادی کا ضامن ہوگا' انصاف کے مطابق اس غلام کی قیمت لگائی جائے گی اور وہ شخص دیگر حصے داروں کو تاوان کی رقم ادا کرے گا جو ان کے حصے کے مطابق ہوگی اور پھر اس غلام کو آزاد کردے گا۔

4153- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ عَطَّافٍ حَدَّثَنَا الْعَرْزَمِيُّ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ - يُقَالُ لَهُ صَالِحٌ - بِاَخِيهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اُرِيدُ اَنْ اُعْتِقَ اَخِي هٰذَا .فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَعْتَقَهُ حِينَ مَلَكْتَهُ . الْعَرْزَمِيُّ تَرَكَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَيَحْيَى الْقَطَّانُ وَابْنُ مَهْدِيٍّ وَاَبُو النَّضْرِ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ الْكَلْبِيُّ مَتْرُوكٌ اَيْضًا اِنَّهُ هُوَ الْقَائِلُ كُلُّ مَا حَدَّثْتُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ كَذِبٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا' اس کا نام صالح تھا' وہ اپنے بھائی کو لے کر آیا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے اس بھائی کو آزاد کردوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اس کے مالک ہوئے تھے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے اسے آزاد کردیا تھا۔

ایک راوی عزرمی کو عبداللہ بن مبارک' یحییٰ بن سعید القطان' ابن مہدی نے متروک قرار دیا ہے' جبکہ ابونضر نامی راوی محمد بن سائب کلبی متروک ہے' یہ وہی شخص ہے جس نے یہ کہا تھا کہ جب میں ابوصالح نامی راوی کے حوالے سے کوئی روایت نقل کروں تو وہ جھوٹ ہوگی۔

شرح:

پہلے زمانے میں یہ رواج تھا کہ غلاموں اور کنیزوں کی خرید وفروخت کی جاتی تھی۔ اس بارے میں شریعت کا بنیادی اصول یہ ہے: کہ جب کوئی شخص اپنے کسی بھی محرم رشتے دار یعنی ماں باپ' بہن بھائی' بیٹا بیٹی' دادا دادی وغیرہ کا مالک بن جائے تو وہ محرم رشتے دار خود بخود آزاد شمار ہوگا۔ اس کے لیے مالک کو لفظی طور پر آزاد کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

4154- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو مَسْعُودٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجَسْرِيِّ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ اِذَا اشْتَرَيْتَ مُحَرَّرًا فَلَا تَشْتَرِطْ لِاَحَدٍ فِيهِ عِتْقًا

۴۱۵۳- اخرجه البيهقي (۲۹۰/۱۰) من طريق الدارقطني' به' و نقل قول الدارقطني عقبه' ثم قال: وروي عن حفص بن ابي داود عن محمد بن ابي ليلى عن عطاء عن ابن عباس' بنحوه- و هذا اسناد ضعيف' و حفص هو ابن سليمان القاري' ضعفه شعبة و احمد بن حنبل و يحيى بن معين وغيرهم- و انظر نصب الراية للزيلعي (۲۸۰/۳)-

۴۱۵۴- عبد الاعلى بن حماد هو ابو يحيى النرسي قال الحافظ في التقريب (۳۷۵۴): لا باس به- ا-ه-ووهيب: هو ابن خالد ثقة' روى له الجماعة' ترجمته في تهذيب الكمال (۱۶۴/۳۱)-وابو مسعود ان كان هو عبد الاعلى بن ابي المساور الكوفي' فهو متروك- و ان كان هو الانصاري الزرقي فهو مجهول؛ كما في التعليق المغني (۱۳۰/۴)' و ابو عبد الله الجسري: اسمه: حميري بن بشير' و هو ثقة يرسل؛ كما في التقريب (۱۵۷۹)-

فَإِنَّهَا عُقْدَةٌ مِنَ الرِّقِّ.

☆☆ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم کسی ایسے غلام کو خریدتے ہو جسے آزاد کر دیا گیا ہے تو یہ شرط عائد نہ کرو کہ وہ اسے آزاد کر دے گا کیونکہ یہ غلامی کی گرہ ہے۔

4155- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَلَدَتْ مِنْهُ اَمَتُهُ فَهِيَ حُرَّةٌ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کی کنیز اسکے بچے کو جنم دے تو اس شخص کی موت کے بعد وہ کنیز آزاد شمار ہوگی۔

4156- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَدَتْ اَمَةُ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِّنْهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کی کنیز اس کے بچے کو جنم دے تو وہ اس شخص کے مرنے کے بعد آزاد شمار ہوگی۔

4157- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْبَغَوِيُّ الْمُعَدِّلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدِ بْنُ طَرِيْفٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى الْحَنَفِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمُّ الْوَلَدِ حُرَّةٌ وَّاِنْ كَانَ سَقْطًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بچے کو جنم دینے والی کنیز آزاد شمار ہوگی خواہ وہ بچہ نامکمل پیدا ہوا ہو۔

٤١٥٥- اخرجه ابن ماجه (٨٤٠/٢) كتاب: الفتن ' باب: امهات الاولاد ' الحديث (٢٥١٥) ' و الدارمي (٣٢٤/٢) ' و احمد (٣٠٣/١ ' ٣١٧ ' ٣٢٠) ' و الحاكم (١٩/٢) ' و البيهقي (٣٤٦/١٠) من طريق حسين بن عبد الله عن عكرمة ' به - وحسين هذا ضعفه الحافظ في التقريب (١٣٣٥) ؛ و لذلك قال البوصيري في زوائد ابن ماجه (٢٩١/٢) : هذا اسناد ضعيف ؛ حسين بن عبد الله بن عبيد الله بن عبد الله الهاشمي تركه علي ابن المديني و احمد بن حنبل و النسائي ' و ضعفه ابو حاتم و ابو زرعة - و قال البخاري : يقال انه كان متهما بالزندقة - و عزاه البوصيري لابن ابي عمر في مسنده باسناده و الذي عند ابن ماجه و متنه وقال ؛ و اخرجه ابو يعلي الموصلي في مسنده : حدثنا زهير ' حدثنا اسماعيل بن ابي اويس ' حدثنا ابي ' عن حسين بن عبد الله ...... فذكره بزيادة في آخره - ا - ه -

٤١٥٦- سبق تخريجه في الذي قبله -

٤١٥٧- اخرجه الطبراني في الكبير (٣٣٩/١١) (١١٦٠٩) قال حدثنا القاسم بن زكريا ' ثنا ابراهيم بن يوسف ...... فذكره - و علقه البيهقي في سننه (٣٤٦/١٠) عن الحكم بن ابان ' به ' و ضعف الحديث - قلت : و علته الحكم بن ابان : قال الحافظ في (التقريب) : صدوق عابد ' وله اوهام - و الحسن بن عيسى الحنفي : قال ابن ابي حاتم عن ابيه : هو شيخ مجهول - و انظر الجرح و التعديل (٣١/٣) - قال الالباني في الارواء (١٨٦/٦) : و هو مما فات على الذهبي ثم العسقلاني فلم يورداه في كتابيهما - قال البيهقي : و الصحيح حديث سعيد بن مسروق الثوري عن عكرمة ' عن عمر ' وحديث سفيان عن الحكم عن عكرمة عن عمر و الله اعلم - ا - ه -

4158- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ تَمِيمِ بْنِ عَبَّادٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا جَارِيَةٍ وَّلَدَتْ لِسَيِّدِهَا فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِّنْهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو کنیز اپنے آقا کے بچے کو جنم دیتی ہے وہ اس آقا کے (فوت ہو جانے کے) بعد خود بخود آزاد ہو جاتی ہے۔

4159- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْقَافِلَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ سَبْرَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ اُمُّ اِبْرَاهِيمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَهَا وَلَدُهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ نے انہیں جنم دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کے بچے نے اسے آزاد کر دیا ہے۔

4160- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمُّ اِبْرَاهِيمَ اَعْتَقَهَا وَلَدُهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: ابراہیم کی والدہ کو اس کے بچے نے آزاد کر دیا ہے۔

شرح:

پہلے زمانے میں یہ رواج تھا کہ عورتوں کو کنیز اور مردوں کو غلام بنالیا جاتا تھا' کنیز کے بارے میں حکم یہ تھا کہ اس کا مالک اس کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے' اب اگر کوئی شخص اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرے اور اس کے نتیجے میں اپنے مالک کے بچے کو جنم دے تو ایسی کنیز کو ''اُمّ ولد'' (یعنی بچے کی ماں) کہتے ہیں۔

کنیز اس وقت اُمّ ولد شمار ہوتی ہے جب وہ اپنے آقا کی ملکیت میں ہوتے ہوئے آقا سے حاملہ ہو جائے۔

۴۱۵۸-تقدم تخریجه رقم (۴۱۵۵)' و انظر ایضا (۴۱۵۶)-

۴۱۵۹-اخرجه ابن ماجه (۸۴۱/۲) کتاب العتق' باب: امهات الاولاد' الحدیث (۲۵۱۶)' و الحاکم (۱۹/۲)' و البیهقي (۳۴۶/۱۰) من طریق الحسین بن عبد الله' به-والحدیث في اسناده حسین بن عبد الله' و هو ضعیف کما تقدم في رقم (۴۱۵۵)' و قال البیهقي: و قد یحتمل ان یکون لروایة قصة ماریة اصل - والله اعلم-ا-ه-ثم اخرجه البیهقي (۳۴۷/۱۰) من طریق عبد الله بن وهب اخبرني ابن لهیعة عن عبید الله بن ابي جعفر: ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لام ابراهیم: (اعتقك ولدك)-وقال البیهقي: هذا منقطع-قال ابن حجر في تلخیص الحبیر (۴۰۲/۴): وقال ابن حزم: صح هذا مسندا: رواته ثقات عن ابن عباس' ثم ذکره من طریق قاسم بن اصبغ عن محمد بن مصعب عن عبید الله بن عمرو و هو الرقي عن عبد الکریم الجزري عن عکرمة عن ابن عباس' و تعقبه ابن القطان بان قوله: (عن محمد بن مصعب): خطا' و انما هو محمد: و هو ابن و ضاح عن مصعب: و هو ابن سعید المصیصي' و فیه ضعف)ا-ه-

۴۱۶۰-علقه البیهقي في السنن (۳۴۶/۱۰)- و راجع الذي قبله-

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: کنیز جس بھی چیز کو جنم دے اس کی وجہ سے وہ اُم ولد قرار پائے گی خواہ وہ نامکمل بچے کو جنم دے۔

اُمّ ولد کے بارے میں علماء کا اتفاق ہے کہ گواہی دینے' حدود قائم ہونے' دیت' زخموں کی دیت وغیرہ کے حوالے سے اُمّ ولد کا حکم عام کنیزوں کی مانند ہوگا۔

اُمّ ولد کے بارے میں اس بات پر اتفاق ہے کہ اپنے آقا کے مرنے پر وہ خود بخود آزاد ہو جائے گی۔

اُمّ ولد کے بارے میں فقہاء کے درمیان ایک مسئلے میں اختلاف پایا جاتا ہے اور وہ یہ کہ کیا اُمّ ولد کنیز کو فروخت کیا جاسکتا ہے؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے نزدیک اُمّ ولد کو فروخت کیا جاسکتا ہے۔

جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اُمّ ولد کو فروخت نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح کی ایک روایت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

اکثر تابعین اور جمہور فقہاء اسی بات کے قائل ہیں۔

4161- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمَدَائِنِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِىْ سَارَةَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ حُسَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ مَارِيَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَهَا وَلَدُهَا . تَفَرَّدَ بِحَدِيْثِ ابْنِ اَبِىْ حُسَيْنٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ وَزِيَادٌ ثِقَةٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب سیّدہ ماریہ رضی اللہ عنہا نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو) جنم دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے بچے نے اسے آزادی دلا دی ہے۔

شرح:

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مختلف حکمرانوں کو اپنے مکاتیب بھیجے تو آپ نے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے مصر کے حکمران ''مقوقس'' کو خط بھیجا اس نے بڑے اچھے طریقے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب وصول کیا۔ وہ مسلمان تو نہیں ہوا لیکن اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوبِ گرامی کی بہت تعظیم کی اور آپ کی خدمت میں دو خواتین کنیز کے طور پر بھیجیں' جن میں سے ایک خاتون کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے کنیز کے طور پر مخصوص کر لیا۔ یہ سیّدہ ماریہ قبطیہ ہیں'

٤١٦١- اخرجه البيهقي (١٠/٣٤٦) من طريق الدارقطني' به- وانظر تخريج الحديث (٤١٥٩)-

جن کے ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی تھی۔

مشہور مصنف علامہ نور بخش توکلی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولادِ امجاد کا تعارف کراتے ہوئے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا تعارف ان الفاظ میں تحریر کیا ہے:

''آنحضرت ﷺ کی سب سے آخری اولاد ہیں۔ ذی الحجہ ۸ھ میں مقام عالیہ میں جہاں ان کی والدہ حضرت ماریہ قبطیہ رہا کرتی تھیں پیدا ہوئے۔ اسی سبب سے عالیہ کو مشربۂ ابراہیم بھی کہنے لگے تھے۔ ابورافع کی بیوی سلمٰی نے جو آنحضرت ﷺ یا آپ کی پھوپھی صفیہ کی لونڈی تھیں دایہ گری کی خدمت انجام دی۔ جب ابورافع نے رسول اللہ ﷺ کو ان کی ولادت کی بشارت دی تو حضور نے ابورافع کو ایک غلام عطا فرمایا۔ ساتویں دن عقیقہ دیا اور سر کے بالوں کے برابر چاندی خیرات کی اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے نام پر ابراہیم نام رکھا۔

دودھ پلانے کے لیے آنحضرت ﷺ نے ابراہیم کو ام سیف کے حوالہ کیا۔ ام سیف کا شوہر ابوسیف لوہار تھا۔ حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ابراہیم کو دیکھنے کے لیے عوالی مدینہ میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ہم آپ کے ساتھ ہوا کرتے۔ حضور ابراہیم کو گود میں لے کر چوما کرتے۔ گھر دھوئیں سے پر ہوا کرتا۔ بعض دفعہ میں پیشتر پہنچ کر ابوسیف کو اطلاع کر دیتا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ دھواں نہ کرو۔ یہ سن کر ابوسیف اپنا کام بند کر دیتے۔

حضرت ابراہیم نے ام سیف ہی کے ہاں انتقال فرمایا۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کو خبر ہوئی کہ ابراہیم حالت نزع میں ہے۔ اس وقت عبدالرحمٰن بن عوف آپ کے پاس تھے۔ حضور ان کو ساتھ لے کر وہاں پہنچے۔ دیکھا کہ نزع کی حالت ہے۔ گود میں اٹھا لیا، آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ عبدالرحمٰن نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ آپ ایسا کرتے ہیں! فرمایا، ابن عوف! یہ رحمت وشفقت (میت پر) ہے۔ پھر فرمایا، ''ابراہیم! ہم تیری جدائی سے غمگین ہیں۔ آنکھیں اشکبار ہیں۔ دل غمگین ہے۔ ہم وہی کہتے ہیں جس سے ہمارا ربّ راضی ہو۔''

چھوٹی سی چارپائی پر جنازہ اٹھایا گیا۔ بقیع میں آنحضرت ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت عثمان بن مظعون کی قبر کے متصل دفن ہوئے فضل واسامہ نے قبر میں اتارا۔ رسول اللہ ﷺ قبر کے کنارے کھڑے تھے۔ آپ کے ارشاد سے ایک انصاری پانی کی مشک لایا اور قبر پر چھڑک دیا۔ اور شناخت کے لیے ایک نشان قائم کیا گیا۔ جیسا کہ حضرت عثمان کی قبر پر کیا گیا تھا۔

حضرت ابراہیم کی عمر حسب روایت صحاح ۱۷ یا ۱۸ ماہ تھی۔ (سیرت رسولِ عربی)

4162- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ الْبَلَدِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الرُّهَاوِيُّ اَبُو الْعَبَّاسِ الْمُخْتَارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ اَبِى اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِى اَبِى اَبُو اُوَيْسٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا اَمَةٍ وَّلَدَتْ مِنْ سَيِّدِهَا فَاِنَّهَا- اِذَا مَاتَ- حُرَّةٌ اِلَّا اَنْ يُّعْتِقَهَا قَبْلَ مَوْتِهِ.

۴۱۶۲- اخرجه البيهقي (۱۰/۳۴۶) من طريق اسماعيل بن ابي اويس، حدثني ابي عن حسين، به باللفظ المتقدم رقم (۴۱۵۹)، ثم قال: (كذا اخرجه ابو اويس عن حسين مرسلا، و قد قيل: عن ابي اويس موصولا بذكر ابن عباس فيه على معنى اللفظ الاول، وذلك فيما اخرجه عبد الحميد بن ابي اويس و ابو بكر بن ابي اويس عن ابيهما)-اه-

قَالَ وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ اَبِىْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ سَبْرَةَ الْقُرَشِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ مَارِيَةُ الْقِبْطِيَّةُ اِبْرَاهِيمَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَهَا وَلَدُهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی کنیز اپنے آقا کے بچے کو جنم دیتی ہے تو جب وہ آقا فوت ہو جائے تو وہ کنیز آزاد ہوتی ہے البتہ اگر آقا اپنے انتقال سے پہلے اسے آزاد کر دے (تو حکم مختلف ہوگا)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب سیّدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو جنم دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے بچے نے اسے آزاد کروا دیا ہے۔

4163- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَبِىْ سَبْرَةَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4164- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ سَبْرَةَ الْمَدَنِيُّ بِنَحْوِهٖ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4165- حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ زَنْجَوَيْهِ بْنِ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ اَبِىْ اُوَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

4166- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِيْنَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْعَسْقَلَانِىُّ قَالَ وَسَمِعَهٗ مِنِّىْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ الْمَهْرِىُّ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ خَوَّاتِ

٤١٦٣- تقدم رقم (٤١٥٩)-

٤١٦٤- تقدم رقم (٤١٥٩)-

٤١٦٥- انظر الحديث (٤١٦٠)-

٤١٦٦- اخرجه البيهقي (١٠/٣٤٥) من طريق الدارقطني به- و في اسناده رشدين بن سعد وهو ضعيف، و قد تقدمت ترجمته، و روايته عن ابن لهيعة تابعه عليها سعيد بن ابي مريم كما سياتي في الذي بعده، و هو ضعيف، لضعف ابن لهيعة-

بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ رَجُلاً اَوْصٰى اِلَيْهِ وَكَانَ فِيمَا تَرَكَ اُمُّ وَلَدٍ لَهُ وَامْرَاَةٌ حُرَّةٌ فَوَقَعَ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَبَيْنَ اُمِّ الْوَلَدِ بَعْضُ الشَّيْءِ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهَا الْحُرَّةُ لَتُبَاعَنَّ رَقَبَتُكِ يَا لُكَعُ فَرَفَعَ ذٰلِكَ خَوَّاتُ بْنُ جُبَيْرٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ - وَاَمَرَ بِهَا فَاُعْتِقَتْ.

قَالَ وَحَدَّثَنِي رِشْدِيْنُ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

☆☆ بشر بن سعید بیان کرتے ہیں کہ خوات بن جبیر نے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے انہیں کوئی وصیت کی اس شخص نے اپنے پس ماندگان میں ایک اُم ولد اور ایک آزاد بیوی چھوڑی تھی اس عورت اور اُم ولد کے درمیان اختلاف ہوگیا تو اس آزاد عورت نے اس اُم ولد کو پیغام بھیجا: تم عنقریب فروخت کر دی جاؤ گی اے نالائق لڑکی۔ حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے فروخت نہیں کیا جا سکتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے آزاد قرار دے دیا گیا۔

4167- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4168- حَدَّثَنَا الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْفَهْمِيُّ الْبَيْطَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ كَذَا قَالَ بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے بھی حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

4169- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الزُّبَيْرِيُّ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ

٤١٦٧-اخرجه البيهقي (١٠/٣٤٥) من طريق الدارقطني واخرجه الطبراني في الكبير (٤/٢٠٤) (٤١٤٧): حدثنا احمد بن حماد بن زغبة المصري حدثنا سعيد بن ابي مريم به- و اسناده ضعيف: كما تقدم في الذي قبله-وذكره الهيثمي في المجمع (٤/٢٥٢) وقال: فيه ابن لهيعة و حديثه حسن و فيه ضعف و بقية رجاله ثقات-و سياتي الحديث من طريق اخرى عن ابن لهيعة عن عبيد الله عن بكير بن عبد الله بن الاشج عن بشر به- انظر رقم (٤١٦٩) (٤١٧٠)-

٤١٦٨-تقدم من حديث ابن لهيعة عن عبيد الله بن ابي جعفر عن يعقوب بن الاشج عن بشر ابن عبد الله به- ويعقوب و اخوه بكير كلاهما ثقة- و الحديث علقه البيهقي في سننه (١٠/٣٤٥-٣٤٦) فقال: (وقد قيل عن ابن لهيعة عن عبيد الله عن بكير بدل يعقوب- و الله اعلم)- اه-

٤١٦٩-اخرجه ابو داود (٣/٢٧١) كتاب: العتق باب: فيمن اعتق عبدا و له مال الحديث (٣٩٦٢): حدثنا احمد بن صالح حدثنا ابن لهيعة به-واخرجه ابن ماجه (٢/٨٤٥) كتاب: العتق باب: من اعتق عبدا وله مال الحديث (٢٥٢٩) من طريق حرملة بن يحيى حدثنا عبد الله بن وهب اخبرني ابن لهيعة (ح): و حدثنا محمد بن يحيى حدثنا سعيد بن ابي مريم انبانا الليث بن سعد جميعا عن عبيد الله بن ابي جعفر به-واخرجه النسائي في الكبرى (٣/١٨٨) (٤٩٨١) اخبرنا محمد بن يعقوب حدثني ابن وهب عن الليث و ذكر آخر عن ابن ابي جعفر به-و لم يذكره ابن لهيعة: فان النسائي لم يخرج للابن لهيعة في سننه- و الحديث من رواية ابن وهب عن ابن لهيعة و روايته عن قبل تغيره و قد تابع ابن لهيعة عليه الليث بن سعد و هو من هو حفظا و علما وورعا-و الحديث اخرجه النسائي في الكبرى (٣/١٨٨) (٤٩٨٠) من طريق اشهب قال: اخبرنية الليث عن عبيد الله بن ابي جعفر عن نافع عن ابن عمر به-و لم يذكره فيه بكير بن عبد الله بن الاشج -

سَعْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لَهُ اِلَّا اَنْ يَّسْتَثْنِيَهُ السَّيِّدُ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کسی غلام کو آزاد کرتا ہے اور اس غلام کا کوئی مال بھی موجود ہو تو وہ مال غلام کے پاس رہے گا' البتہ اگر اس کا آقا استثناء کرے تو حکم مختلف ہوگا۔

4170- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِىْ بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَعْتَقَ الرَّجُلُ الْعَبْدَ تَبِعَهُ مَالُهُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ شَرَطَهُ الْمُعْتِقُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص کسی غلام کو آزاد کرتا ہے' تو اس کا مال بھی اس کے ساتھ رہتا ہے' البتہ اگر آزاد کرنے والے نے اس مال کی شرط عائد کر دی ہو (تو حکم مختلف ہوگا)۔

4171- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِىُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَضٰى اَنَّ اُمَّ الْوَلَدِ لَا تُبَاعُ وَلَا تُوْهَبُ وَلَا تُوْرَثُ يَسْتَمْتِعُ بِهَا صَاحِبُهَا مَا عَاشَ فَاِذَا مَاتَ فَهِىَ حُرَّةٌ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اُم ولد کو فروخت نہیں کیا جائے گا' اسے ہبہ نہیں کیا جائے گا' وہ وراثت میں منتقل نہیں کی جائے گی' اس کا آقا اس سے فائدہ اُٹھاتا رہے گا' جب تک وہ زندہ رہے گا' جب وہ آقا مرجائے گا تو اُم ولد آزاد شمار ہوگی۔

4172- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِىُّ حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِىُّ الْقَاضِىْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِّنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ وَقَالَ لَا يُبَعْنَ وَلَا يُوْهَبْنَ وَلَا يُوَرَّثْنَ يَسْتَمْتِعُ

۴۱۷۰-فيه ابن لهيعة ' و لكن لم يتفرد به' بل تابعه عليه الليث بن سعد' و اخرجه عنه ايضا ابن وهب' و روايته عنه قبل تغيره فقد تقدم في الذي قبله-

۴۱۷۱-اخرجه البيهقي (۱۰/۳۴۸) من طريق زكريا بن يحيى بن اسد' ثنا سفيان عن عبيد الله بن عمر عن نافع قال: لقي رجلان ابن عمر في بعض طرق المدينة' فقالا له: تركنا هذا الرجل-يعنون ابن الزبير- يبيع امهات الاولاد! فقال لهم لكن ابا حفص عمر اتعرفانه! قال: نعم- قال : قضى في امهات الاولاد الا يبعن و لا يوهبن ولا يورثن' يستمتع بها صاحبها ما عاش' فاذا مات فهي حرة-وآخرجه ايضا عن عبد الله بن دينار' قال: لقي ابن عمر- رضي الله عنه- ركبا...... فذكره نحوه-

۴۱۷۲-اخرجه البيهقي (۱۰/۳۴۲-۳۴۳) من طريق سليمان بن بلال عن عبد الله بن دينار' به' موقوفا-وروي نحوه من طريق سفيان عن عبد الله بن دينار' به موقوفا ايضا- و قال البيهقي: هكذا رواية الجماعة عن عبد الله بن دينار' و غلط فيه بعض الرواية عن عبد الله بن دينار فرفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم ' و هو وهم لا يحل ذكره- ا-ه- و انظر تخريج الذي قبله-

مِنْهَا سَيِّدُهَا مَا دَامَ حَيًّا فَإِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ .

قَالَ وَأَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ مَرْفُوعٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُم ولد کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' آپ نے ارشاد فرمایا ہے: انہیں فروخت نہیں کیا جائے گا' انہیں ہبہ نہیں کیا جائے گا وہ وراثت میں تقسیم نہیں ہوں گی' ان کا آقا جب تک زندہ رہے گا' ان سے نفع حاصل کرے گا اور جب وہ آقا فوت ہو جائے گا تو وہ اُم ولد آزاد شمار ہوں گی۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے۔

4173- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ لَا يُوهَبْنَ وَلَا يُورَّثْنَ يَسْتَمْتِعُ بِهَا سَيِّدُهَا حَيَاتَهُ فَإِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اُم ولد کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' اسے ہبہ نہیں کیا جا سکتا' وہ وراثت میں تقسیم نہیں ہوگی' اس کا آقا اپنی زندگی میں اس سے نفع حاصل کرتا رہے گا جب آقا فوت ہو جائے گا تو وہ اُم ولد آزاد شمار ہوگی۔

4174- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ لَا يُبَعْنَ وَلَا يُوهَبْنَ وَلَا يُورَّثْنَ يَسْتَمْتِعُ بِهَا سَيِّدُهَا مَا بَدَا لَهُ فَإِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُم ولد کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' انہیں فروخت نہیں کیا جا سکے گا' انہیں ہبہ نہیں کیا جا سکے گا' وہ وراثت میں تقسیم نہیں ہوں گی' ان کا آقا جب تک مناسب سمجھے گا (یعنی جب تک زندہ رہے گا) ان سے نفع حاصل کرتا رہے گا جب وہ آقا فوت ہو جائے گا تو وہ اُم ولد آزاد ہو جائے گی۔

4175- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا نَبِيعُ سَرَارِيَنَا أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

۴۱۷۳-فيه فليح بن سليمان' و هو و ان كان صدوقا الا انه كثير الخطا؛ كما في (التقريب)- و انظر تخريج الذي قبله-

۴۱۷۴-اخرجه ابن عدي في الكامل (۱۷۷/۴) اخبرنا القاسم بن يحيى' ثنا عبد الله بن مطيع' به-وقال الزيلعي في نصب (۲۸۸/۳-۲۸۹): (و هنا اعله ابن عدي بعبد الله بن جعفر بن نجيح المديني' و اسند تضعيفه عن النسائي' و السعدي' و الفلاس' و ابن معين' و لينه هو' و قال : عامة ما يرويه لا يتابع عليه' و مع ضعفه يكتب حديثه)- و بعد ان نقل الزيلعي الاختلاف في وقفه ورفعه قال: (و عندي ان الذي اسنده خير ممن وقفه)- انتهى-

۴۱۷۵-اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۲۸۸/۷) (۱۳۲۱۱)' و من طريقه احمد (۳۲۱/۳)' و ابن ماجه في العتق (۲۵۱۷) باب: امهات الاولاد' و المصنف هنا' و البيهقي (۳۴۸/۱۰)' و اخرجه ابو يعلي (۱۶۱/۴) (۲۲۲۹)' و من طريقه ابن حبان في صحيحه (۱۶۵/۱۰) (۴۳۲۳) من طريق روح بن عبادة' حدثنا ابن جريج' به-واخرجه ابو داود (۳۹۵۴)' و ابن حبان (۱۶۶/۱۰) (۴۳۲۴)' و الحاكم (۱۸/۲-۱۹)' و البيهقي (۳۴۷/۱۰)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم پہلے اپنی اُم ولد کنیزوں کو فروخت کر دیا کرتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حیات تھے، ہم اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہم ایسا کیا کرتے تھے)۔

4176- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ اَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ فِي اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ كُنَّا نَبْتَاعُهُنَّ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اُم ولد کے بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم اس کی خرید وفروخت کرلیا کرتے تھے۔

4177- اَخْبَرَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا قَالَ كُنَّا نَبِيعُ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اُم ولد کو فروخت کر دیا کرتے تھے۔

4178- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ النَّقَّاشُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاِفْرِيقِيِّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَعْتَقَ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ وَقَالَ عُمَرُ اَعْتَقَهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُم ولد کنیزوں کو آزاد قرار دیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی تھی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انہیں آزاد قرار دیا ہے۔

4179- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّالَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ اَبِي

۴۱۷۶- اخرجه الطيالسي في مسنده (۱/۲۴۵- منحة) قال: حدثنا شعبة...... فذكره- واخرجه النسائي في الكبرى (۳/۱۹۹) (۵۰۴۱)، و احمد ۳/۲۲، و الحاكم (۲/۱۹)، و البيهقي (۱۰/۳۴۸) و العقيلي في الضعفاء (۲/۷۴) من طرق من عن شعبة، به- وقال ابو عبد الرحمن النسائي: زيد العمي بالقوي- و مع ذلك فقد صححه الحاكم، ووافقه الذهبي-

۴۱۷۷- تقدم في الذي قبله-

۴۱۷۸- اخرجه البيهقي في سننه (۱۰/۳۴۴) قال اخبرنا: ابو عبد الله الحافظ، ثنا ابو الوليد الفقيه، انبا الحسن بن سفيان...... فذكره- و في اسناده الافريقي، و هو ضعيف و به اعله البيهقي فقال: تفرد الافريقي برفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم و هو ضعيف، و اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۷/۲۹۳) (۱۳۲۳۳) عن الثوري عن ابن انعم عن سليمان بن يسار- كذا في المطبوع و صوب المحقق انه مسلم بن يسار- قال: قلت لابن المسيب: اعمر اعتق امهات الاولاد؟ قال: لا، ولكن اعتقهن رسول الله صلى الله عليه وسلم - و علقه البيهقي في السنن (۱۰/۳۴۴) فقال: و اخرجه سفيان الثوري في الجامع ...... فذكره نحو رواية عبد الرزاق، و مدار طرقه على ابن انعم و هو ضعيف، كما تقدم-

شَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَّوَلَدِهَا فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَرَدَّ الْبَيْعَ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہوں نے ایک کنیز اور اسکے بچے کے درمیان علیحدگی کردی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس بات سے منع کیا تھا اور اس سودے کو ختم کر دیا تھا۔

4180- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَنْصَارِيُّ اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَاَتَاهُ فَتًى مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اِنَّ ابْنَةَ عَمٍّ لِىْ وَاَنَا وَلِيُّهَا اَعْتَقَتْ جَارِيَةً عَنْ دُبُرٍ لَيْسَ لَهَا مَالٌ غَيْرُهَا .فَقَالَ زَيْدٌ فَلْتَاْخُذْ مِنْ رَحِمِهَا مَا دَامَتْ حَيَّةً .قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

☆☆ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ان کے پاس انصار کا ایک نوجوان آیا اور اس نے بتایا: میری ایک چچازاد ہے جس کا میں ولی ہوں' اس نے مدبر کے طور پر اپنی کنیز کو آزاد کر دیا ہے' اس (چچازاد) کے پاس اس کنیز کے علاوہ اور کوئی مال نہیں ہے' تو حضرت زید نے فرمایا: جب تک (تمہارے وہ چچازاد) زندہ ہے اس وقت تک تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

ابوبکر نامی راوی نے یہ کہا ہے: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

4181- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَّالْمَيْمُوْنِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَلَدُ الْمُدَبَّرَةِ يُعْتَقُوْنَ بِعِتْقِهَا وَيَرِقُّوْنَ بِرِقِّهَا.

٤١٧٩-اخرجه ابو داود (٣/٦٣) كتاب: الجهاد' باب: في التفريق بين السبي' الحديث (٢٦٩٦)' قال: حدثنا عثمان بن ابي شيبة...... فذكره- و اخرجه الترمذي (٣/٥٧٢) كتاب: البيوع' باب: ما جاء في كراهية الفرق بين الاخوين او بين الوالدة وولدها في البيع' الحديث (١٢٨٤)' و ابن ماجه (٢/٧٥٥) في التجارات' باب: النهي عن التفريق بين السبي الحديث (٢٢٤٩)' و احمد (١/١٠٢)' و الحاكم (٢/٥٥) من طرق عن حماد بن سلمة' عن الحجاج' عن الحكم' عن ميمون' عن علي قال: و هب لي رسول الله صلى الله عليه وسلم غلامين اخوين فبعت احدهما فقال: (ما فعل الغلامان!) قلت بعت احدهما قال: (رده) و في الاسناد الاول يزيد بن عبد الرحمن' و هو ابو خالد الدالاني' و هو و ان كان صدوقا الا انه كثير الخطا' و كان يدلس كما في التقريب (٨١٣٢)' لكن تابعه الحجاج: و هو ابن ارطاة و هو ايضا ضعيف مدلس' تقدمت ترجمته' لكن لهما متابعة قوية عند الحاكم (٢/٥٤)' فقد اخرجه من طريق شعبة عن الحاكم' به- و ميمون بن ابي شبيب صدوق: كما في التقريب (٧٠٩٥)' لكنه كثير الارسال و قد ارسل هذا الحديث؛ فقد قال ابو داود عقب اخراجه للحديث: ميمون لم يدرك عليا- ا-ﻫ- و الحديث صححه الحاكم من الطريقين' ووافقه الذهبي-

٤١٨٠-اخرجه البيهقي (١٠/٣١٦) كتاب: المدبر' باب: ما جاء في ولد المدبرة من غير سيدها بعد تدبيرها - من طريقه ابن المبارك عن عثمان بن حكيم' به-و لم اجد ترجمة العثمان بن حكيم الذي يروى عنه عبد الله بن المبارك' و لم يذكر المزي في تهذيب الكمال (١٦/٥-٢٤) عثمان هذا في شيوخ ابن المبارك' و انما ذكر فيه عتبة بن ابي حكيم الهمداني' و هو صدوق يخطي كثيرا: كما في التقريب (٤٤٥٩)' و قال الذهبي في الميزان (٥/٣٧): هو متوسط حسن الحديث-

٤١٨١-اخرجه البيهقي في (١٠/٣١٥) من طريق ابن نمير عن عبيد الله بن عمر' به-واخرجه من طريق سفيان الثوري عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر بلفظ: (المدبرة ولدها بمنزلتها اذا ولدت و هي مدبرة- و اخرجه عبد الرزاق في مصنفه- كما في نصب الراية (٣/٢٨٦): اخبرنا معمر عن سعد بن عبد الرحمن الجحبي عن يزيد بن عبد الله بن قسيط عن ابن عمر قال: ولد المدبر بمنزلته- قال الزيلعي: و اخرج عن الزهري و ابن المسيب' نحوه-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: مدبرہ کنیزوں کی اولاد ان کی آزادی کے ساتھ آزاد شمار ہو گی اوران کی غلامی کے ساتھ غلام شمار ہوگی۔

4182- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَهُ الَّذِىْ كَانَ عَطَاءٌ وَّطَاوُسٌ يَقُوْلَانِ عَنْ جَابِرٍ فِى الَّذِىْ اَعْتَقَهُ مَوْلَاهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَعْتَقَهُ عَنْ دُبُرٍ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّبِيْعَهُ وَيَقْضِىَ دَيْنَهُ فَبَاعَهُ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ شَهِدْتُ الْحَدِيْثَ مِنْ جَابِرٍ اِنَّمَا اَذِنَ فِىْ بَيْعِ خِدْمَتِهِ . عَبْدُ الْغَفَّارِ ضَعِيْفٌ وَّرَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ مُرْسَلًا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص نے اپنے غلام کو آزاد کردیا' اس نے مدبر کے طور پر اسے آزاد کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس غلام کو فروخت کر کے اپنے قرض کو ادا کر لے' تو اس شخص نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں فروخت کیا تھا۔

ابوجعفر نامی راوی بیان کرتے ہیں: جس وقت حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی اس وقت میں بھی وہاں موجود تھا' انہوں نے اس بات کی اجازت دی تھی کہ اس کی خدمات کو فروخت کیا جا سکتا ہے۔

اس روایت کا راوی عبدالغفار ''ضعیف'' ہے' دیگر راویوں نے اسے ابوجعفر نامی راوی کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4183- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ قَالَ بَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِدْمَةَ الْمُدَبَّرِ.

☆☆ ابوجعفر نامی راوی (شاید یہ امام باقر رضی اللہ عنہ ہیں) بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبرہ کنیز

۴۱۸۲- اخرجه ابن عدي في الكامل (۵/۳۲۶): حدثنا محمد بن يوسف بن عاصم: ثنا يوسف بن موسى ...... فذكره-وقد نقل ابن عدي عن علي بن المديني انه قال: ابو مريم الحنفي اسمه عبد الغفار بن القاسم' و كان يضع الحديث-وقال الزيلعي في نصب الراية (۳/۲۸۶): قال عبد الحق في (احكامه) اخرجه ابن عدي...... قال عبد الحق: و عبد الغفار هذا يرمي بالكذاب و كان غاليا في التشيع' و سياتي الحديث عن ابي جعفر مرسلا-

۴۱۸۳- اخرجه البيهقي (۱۰/۳۱۲) من طريق يحيى عن هشيم عن عبد الملك' به ثم قال: و بمعناه اخرجه يزيد بن هارون عن عبد الملك- وهو و ان كان رجاله ثقات الا انه مرسل-وقد اخرجه ابو داود (۳۹۵۵) و من طريقه البيهقي (۱۰/۳۱۲) من طريق احمد بن حنبل عن هشيم عن عبد الملك عن عطاء عن جابر' فوصله-واخرجه-ايضا- محمد بن طريف عن ابن فضيل عن عبد الملك عن عطاء عن جابر موصولا' و خطاه الدارقطني' كما سياتي رقم (۴۱۸۵)-قال ابن التركماني في الجوهر النقي: (اعترض ابن القطان على هذا بما ملخصه انه ان كان فيه خطا فهو عن ابن فضيل؛ لانه الذي خولف فيه' ولا يبعد ان يكون عند عبد الملك حديثان: احدهما: عن ابي جعفر مرسلا ......)-و الآخر: عن عطاء عن جابر' قال- عليه السلام-: (لا باس ببيع خدمة المدبر) فاخرجه عبد الملك كذلك مرسلا و مسندا' و ليس من قصر به فلم يسنده حجة على من حفظه و اسنده اذا كان ثقة' و ابن طريف و ابن فضيل صدوقان مشهوران من اهل العلم' فلا ينبغي ان يخطا واحد منهما' ثم اخرجه البيهقي من وجهين-احدهما: من طريق عبد الملك- و الثاني: من طريق الحكم بن عتيبة' كلاهما عن ابي جعفر مرسلا -اه-

کی خدمات کو فروخت کیا تھا۔

4184- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَّهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ قَالَ اِنَّمَا بَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِدْمَةَ الْمُدَبَّرِ. قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَمْ اَجِدْ فِيْهِ حَدِيْثًا غَيْرَ هٰذَا وَاَبُوْ جَعْفَرٍ وَّاِنْ كَانَ مِنَ الثِّقَاتِ فَاِنَّ حَدِيْثَهُ هٰذَا مُرْسَلٌ.

☆☆ ابوجعفر نامی راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبرہ کنیز کی خدمات کو فروخت کیا تھا۔ ابوبکر نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے اس بارے میں صرف یہی حدیث مل سکی ہے اور ابوجعفر نامی راوی اگرچہ ثقہ ہیں، لیکن ان کی روایت "مرسل" ہے۔

4185- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَاْسَ بِبَيْعِ خِدْمَةِ الْمُدَبَّرِ اِذَا احْتَاجَ. هٰذَا خَطَاٌ مِنِ ابْنِ طَرِيْفٍ وَّالصَّوَابُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ مُرْسَلًا وَّقَدْ تَقَدَّمَ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مدبر کی خدمات فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، جبکہ وہ ضرورت مند ہو۔

ابن طریف نامی راوی کے حوالے سے منقول ہونے کے اعتبار سے یہ روایت غلط ہے، صحیح روایت یہ ہے کہ اسے عبدالملک نامی راوی نے ابوجعفر نامی راوی سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

4186- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْمُقَوِّمُ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعِ الْمُدَبَّرِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر کو فروخت کرنے کا حکم دیا ہے۔

4187- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَّيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَلِىٌّ

٤١٨٤- اخرجه البيهقي في سننه (١٠/٣١٢) من طريق شعبة عن الحكم عن ابي جعفر، به مرسلا، وقال: (واخرجه -ايضا- جابر الجعفي عن ابي جعفر هكذا مرسلا و ذكره الشافعي في القديم عن حجاج يعني ابن ارطاة عن ابي جعفر)- اه- قلت: و جابر الجعفي ضعيف وقد تقدمت ترجمته و الحجاج هو ابن ارطاة و هو ضعيف ايضا، و قد تقدمت ترجمته كذلك- لكن الحديث اخرجه الحكم- و هو ابن عتيبة- و هو ثقة، روى له الجماعة، وقد تقدمت رواية عبد الملك عن ابي جعفر قبل ذلك-

٤١٨٥- اخرجه البيهقي (١٠/٣١١) من طريق محمد بن نسيح: ثنا محمد بن طريف: ثنا محمد بن فضيل، به- قال البيهقي: (محمد بن طريف- رحمنا الله و اياه- دخل له حديث في حديث؛ لان الثقات انما رووا عن عبد الملك بن ابي سليمان عن عطاء عن جابر ان رجلا اعتق غلاما عن دبر منه، و لم يكن له مال غيره، فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم فبيع بتسعمائة او بسبعمائة- و عن عبد الملك بن ابي سليمان عن ابي جعفر قال: باع رسول الله صلى الله عليه وسلم خدمة المدبر)- اه-

٤١٨٦- اخرجه البيهقي (١٠/٣١٣) من طريق عقبة بن مكرم: ثنا سلم بن قتيبة: به- و اخرجه البخاري (٢٤١٥)، و النسائي في الكبرى: كما في تحفة الاشراف (٣٠٧٧)، و احمد (٣/٣٩٣) من طرقه عن ابن ابي ذئب عن محمد بن المنكدر: به-

بْنُ ظَبْيَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مدبر (کی آزادی کا فیصلہ میت کے) ایک تہائی مال میں سے ہوگا۔

4188- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ الْكَاتِبُ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ وَّجَمَاعَةٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الْجَزَرِيُّ عَنْ عَمِّهِ عَبِيْدَةَ بْنِ حَسَّانَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُدَبَّرُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ وَهُوَ حُرٌّ مِنَ الثُّلُثِ . لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ عَبِيْدَةَ بْنِ حَسَّانَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ وَّاِنَّمَا هُوَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفٌ مِنْ قَوْلِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مدبر غلام کو فروخت نہیں کیا جا سکتا' اسے ہبہ نہیں کیا جا سکتا' (میت کے) ایک تہائی مال میں سے وہ آزاد شمار ہوگا۔

اس روایت کو صرف عبیدہ بن حسان نامی راوی نے سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور یہ راوی ضعیف ہے۔ یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر یعنی ان کے اپنے قول کے طور پر منقول ہے۔

4189- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَرِهَ بَيْعَ الْمُدَبَّرِ .هٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ مَوْقُوْفٌ وَّمَا قَبْلَهٗ لَا يَثْبُتُ مَرْفُوْعًا وَرُوَاتُهٗ ضُعَفَاءُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ مدبر کو فروخت کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ یہی روایت مستند ہے اور یہ روایت ''موقوف'' ہے۔ اس سے پہلے کی روایت جو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے' وہ ثابت نہیں ہے اور اس کے راوی ضعیف ہیں۔

4190- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّاِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِئٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ وَّاَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مَاتَ

٤١٨٧- اخرجه ابن ماجه في سننه (٤/ ١٤٠-١٤١)(٢٥١٤): حدثنا عثمان بن ابي شيبة' حدثنا علي بن ظبيان...... فذكره' وقال ابن ماجه: سمعت عثمان - يعني - ابن ابي شيبة - يقول: هذا خطا - يعني: حديث: (المدبر من الثلث)- وقال ابن ماجه: ليس له اصل- روى ابن ابي حاتم في العلل (٢/ ٤٣٢) عن ابي زرعة قال: هذا حديث باطل' و امتنع من قراء ته-و صوب ابن ابي حاتم و قفه على ابن عمر' و كذا صنع البيهقي في سننه (١٠/ ٣١٣-٣١٤)- و له طريق آخر عن نافع' لكنه ضعيف: لضعف عبيدة بن حسن' كما سياتي عند المصنف (٤١٨٩)-

٤١٨٨- اخرجه البيهقي (١٠/ ٣١٤) من طريق الدارقطني' به و عبيدة بن حسان ضعيف: كما قال المصنف رحمه الله- و قال ايضا: متروك: كما في (سوالات البرقاني) (٣٢٨) و نقل الزيلعي في نصب الراية (٣/ ٢٨٥) عن الدارقطني انه قال في العلل: (هذا حديث يرويه عبيد الله بن عمر' و ايوب و اختلف عنهما' فاخرجه علي بن ظبيان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر مرفوعا' و غير ابن ظبيان يرويه موقوفا- واخرجه عبيدة بن حسان عن ايوب عن نافع عن ابن عمر مرفوعا' و غير عبيدة بن حسن يرويه موقوفا' و الموقوف اصح)- اه-

٤١٨٩- اخرجه البيهقي (١٠/ ٣١٣-٣١٤) من طريق يحيى بن يحيى' انبا حماد...... فذكره - و انظر رقم (٤١٨٧)(٤١٨٨)-

وَتَرَكَ مُدَبَّرًا وَدَيْنًا فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعُوْهُ فِيْ دَيْنِهٖ فَبَاعُوْهُ بِثَمَانِمِائَةٍ . قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قَوْلُ شَرِيْكٍ اَنَّ رَجُلًا مَاتَ خَطَأٌ مِنْهُ لِاَنَّ فِيْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَدَفَعَ ثَمَنَهُ اِلَيْهِ وَقَالَ اقْضِ دَيْنَكَ . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَّاَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ سَيِّدَ الْمُدَبَّرِ كَانَ حَيًّا يَوْمَ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص فوت ہو گیا' اس نے ایک مدبر غلام کو بھی چھوڑا اور کچھ قرض بھی چھوڑا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ورثاء کو یہ حکم دیا کہ وہ اس قرض کی ادائیگی کے لیے اس مدبر غلام کو فروخت کر دیں' تو ان لوگوں نے اس غلام کو آٹھ سو (درہم) کے عوض میں فروخت کیا۔

ابوبکر نامی محدث نے یہ بات بیان کی ہے کہ روایت کے یہ الفاظ: ایک شخص فوت ہو گیا' اس میں راوی کو غلطی ہوئی ہے کیونکہ دیگر راویوں نے یہ بات نقل کی ہے: (اس کے آقا نے خود اس غلام کو آزاد کیا تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کی قیمت اس کے آقا کو ادا کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اس کے ذریعے تم اپنا قرض ادا کرلو۔

اسی طرح دیگر راویوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جس دن اس غلام کو فروخت کیا گیا تھا' اس وقت اس کا آقا زندہ تھا۔

4191- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ عَمْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَارِثَةَ - وَهُوَ اَبُو الرِّجَالِ - عَنْ عَمْرَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَصَابَهَا مَرَضٌ وَّاَنَّ بَعْضَ بَنِيْ اَخِيْهَا ذَكَرُوْا شَكْوَاهَا لِرَجُلٍ مِّنَ الزُّطِّ يَتَطَبَّبُ وَاَنَّهٗ قَالَ لَهُمْ اِنَّكُمْ لَتَذْكُرُوْنَ امْرَاَةً مَّسْحُوْرَةً سَحَرَتْهَا جَارِيَةٌ لَهَا فِيْ حِجْرِ الْجَارِيَةِ الْاٰنَ صَبِيٌّ قَدْ بَالَ فِيْ حِجْرِهَا فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتِ ادْعُوْا لِيْ فُلَانَةَ . لِجَارِيَةٍ لَهَا فَقَالُوْا فِيْ حِجْرِهَا فُلَانٌ - صَبِيٌّ لَهُمْ - قَدْ بَالَ فِيْ حِجْرِهَا . فَقَالَتِ ائْتُوْنِيْ بِهَا فَاُتِيَتْ بِهَا فَقَالَتْ سَحَرْتِيْنِيْ قَالَتْ نَعَمْ . قَالَتْ لِمَهْ قَالَتْ اَرَدْتُ اَنْ اُعْتَقَ . وَكَانَتْ عَائِشَةُ اَعْتَقَتْهَا عَنْ دُبُرٍ مِّنْهَا . فَقَالَتْ اِنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ اَنْ لَّا تُعْتَقِيْ اَبَدًا انْظُرُوْا اَسْوَاَ الْعَرَبِ مَلَكَةً فَبِيْعُوْهَا مِنْهُمْ وَاشْتَرَتْ بِثَمَنِهَا جَارِيَةً فَاَعْتَقَتْهَا.

۴۱۹۰- اخرجه احمد (۳/۳۶۵): حدثنا الفضل بن دكين: حدثنا شريك...... فذكره- و شريك هو ابن عبد الله القاضي' و هو ضعيف' و قد خولف: كما اشار اليه المصنف رحمه الله-واما حديث الاعمش: فاخرجه النسائي في الصغرى (۸/۲۴۶) و في الكبرى- كما في تحفة الاشراف (۲۴۱۶)- من طريقين عن محاضر ابن المورع عن الاعمش' به-و اما رواية عمرو بن دينار: فاخرجها البخاري (۲۲۳۱) (۲۵۳۴) (۶۷۱۶) (۶۹۴۷) و مسلم (۳/۱۲۸۹) رقم (۹۹۷/۵۸' ۵۹) و الترمذي (۱۲۱۹) و ابن ماجه (۲۵۱۳) و ابن الجارود (۹۸۳) (۹۸۴) و ابن حبان (۴۹۳۰) و البيهقي (۱۰/۳۰۸' ۳۰۹) من طرق عن عمرو ابن دينار' به-واما رواية ابي الزبير عن جابر: فاخرجها مسلم (۳/۶۹۲-۶۹۳) رقم (۹۹۷/۴۱) و ابو داود (۳۹۵۷) و النسائي (۵/۶۹-۷۰) و ابن حبان (۴۹۳۱' ۴۹۳۲) من طرق عن ابي الزبير' به- واخرجه مسلم (۳/۱۲۹۰) رقم (۹۹۷/۵۹) من طريق مطر عن عطاء و ابي الزبير و عمرو' به-

۴۱۹۱- اخرجه الحاكم (۴/۲۲۰) من طريق قتيبة بن سعيد: حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد' قال: سمعت يحيى بن سعيد...... فذكره- و صححه الحاكم على شرط الشيخين' و سكت عنه الذهبي في تلخيصه-وعزاه الزيلعي في نصب الراية (۲/۲۸۶) لمالك في الموطا من رواية القعنبي-

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ وہ بیمار ہوگئیں تو ان کے کسی بھتیجے نے ان کی بیماری کا تذکرہ ''زط'' قبیلے سے تعلق رکھنے والے کسی شخص سے کیا جو طبیب تھا' تو وہ شخص بولا: تم جن کے بارے میں بتا رہے ہو اس خاتون پر جادو کیا گیا ہے اور یہ جادو اس کی کسی کنیز نے کیا ہے' جس کی گود میں اس وقت بچہ بھی موجود ہے۔ اور اس بچے نے اس عورت کی گود میں پیشاب کیا تھا۔ ان بھتیجوں نے اس بات کا تذکرہ سیدہ عائشہ سے کیا تو سیدہ عائشہ نے فرمایا کہ فلاں کنیز کو میرے پاس لے کے آؤ' انہوں نے اپنی ایک کنیز کے بارے میں کہا' تو ان لوگوں نے بتایا کہ اسکی گود میں اس کا ایک بچہ ہے' جس نے سیدہ عائشہ کی گود میں پیشاب کیا تھا تو سیدہ عائشہ نے کہا کہ اسے میرے پاس لے کے آؤ' اس کنیز کو لایا گیا تو سیدہ عائشہ نے دریافت کیا: تم نے مجھ پر جادو کیا تھا؟ تو اس نے جواب دیا: جی ہاں! سیدہ عائشہ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ اس نے جواب دیا: میں یہ چاہتی تھی کہ آپ مجھے آزاد کر دیں' تو سیدہ عائشہ نے مدبر کے طور پر اس کنیز کو آزاد کر دیا' پھر سیدہ عائشہ نے فرمایا: اب اللہ کے نام پر یہ بات مجھ پر لازم ہے کہ تم کبھی آزاد نہیں ہو سکو گی' (پھر انہوں نے لوگوں سے فرمایا:) کوئی ایسا شخص ڈھونڈو! جو بہت برا مالک ہو اور یہ کنیز اسے فروخت کر دو' پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی قیمت کے عوض میں ایک اور کنیز خرید لی اور اسے آزاد کر دیا۔

كِتَابُ النَّوَادِرِ

نادر طور پر پیش آنے والے مسائل

4192- حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَرَّاءُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يُّقَوِّمَ الرَّجُلُ جَارِيَةَ امْرَاَتِهِ عَلٰى نَفْسِهِ ـ

☆☆ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی اپنی بیوی کی کنیز کی قیمت خود ادا کردے۔

4193- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَوِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا بَاْسَ اَنْ تُفْطِرَ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعُ فِىْ رَمَضَانَ الْيَوْمَ بَيْنَ الْاَيَّامِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِمَا ـ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یا شاید حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ حاملہ عورت یا دودھ پلانے والی عورت رمضان کے مہینے میں ایک دن یا چند دن روزے نہ رکھے اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

4194- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ هَارُوْنَ بْنِ رُسْتُمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى اَحَدٍ بِيَمِيْنٍ وَّهُوَ يَرٰى اَنَّهُ سَيَبَرُّهُ فَلَمْ يَفْعَلْ فَاِنَّمَا اِثْمُهُ عَلَى الَّذِىْ لَمْ يَبَرَّهُ ـ

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی قسم کے بارے میں

۴۱۹۲- في اسناده عبد الواحد بن سليمان البراء خادم ابن عون قال الذهبي في الميزان (٤/٤٢٥-٤٢٦): مجهول- و انظر ترجمته في الجرح و التعديل (٦/٢١) و الكامل (٥/٢٩٩)-

۴۱۹۳- خرجه ابن جرير الطبري (٢٧٦٧) من طريق سعيد بن جبير عن ابن عباس نحوه- واخرجه - ايضا - رقم (٢٧٦٨) من طريق سعيد عن قتادة قال: ذكر لنا ان ابن عباس قال: لا ولد له حبلى او مرضع: انت بمنزلة الذين لا يطيقونه عليك الفداء ولا صوم عليك- واخرجه البيهقي (٤/٢٣٠) من طريق الشافعي عن مالك عن نافع عن ابن عمر نحوه و ليس فيه: انها لا تقضي-

۴۱۹۴- اخرجه البيهقي (١٠/٤١) من طريق الدارقطني و اخرجه ابو نعيم في الحلية (٣/٣٤٦) من طريق الحارث بن ابي اسامة ثنا يزيد بن هارون به- وقال ابو نعيم: هذا حديث غريب من حديث عكرمة تفرد به عنه اسحاق و عنه بقية- اه- قلت: اما رواية بقية له فلا شيء فيها: فانه ثقة و قد صرح بالتحديث: فزال ما يخشى من تدليسه- لكن اسحاق بن مالك الحضرمي اورده الذهبي في الميزان (١/٢٤٩) نقل تضعيف الازدي له- وقد اخرجه ابن ابي حاتم عن عكرمة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف على امرئ في شيء فاحنثه فالاثم على المحنث- قال علي بن مسهر: حدثت به ابا نعيم - يعني: الفضل بن دكين - فقال: لو كان عن عكرمة فقط و لم يرفعه كان احسن- اه-

حلف اُٹھائے اور وہ یہ سمجھتا ہو کہ وہ اسکو پورا کر دے گا اور پھر وہ ایسا نہ کر سکے تو اسکا گناہ اس شخص کے ذمے ہوگا جس نے اسے پورا نہ کرنے دیا ہو۔

4195- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ وَرَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ طَبَقًا فِيهِ تَمْرٌ فَأَكَلَتْ مِنْهُ عَائِشَةُ وَأَبْقَتْ مِنْهُ تَمَرَاتٍ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكِ إِلَّا أَكَلْتِيهِ كُلَّهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِرِّيهَا فَإِنَّ الْإِثْمَ عَلَى الْمُحْنِثِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نے انہیں تھال بھیجا جس میں کھجوریں تھیں٬ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس میں سے کچھ کھجوریں کھالیں اور کچھ کھجوریں رہنے دیں٬ اس عورت نے کہا کہ میں آپ کو یہ قسم دیتی ہوں کہ آپ یہ سب کھائیں گی٬ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو پورا کرو٬ کیونکہ قسم توڑنے والے کو گناہ ہوتا ہے۔

4196- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُوْلٍ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ أَنَّ حُذَيْفَةَ بَدَا لَهُ الصَّوْمُ بَعْدَ مَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَامَ .

☆☆ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سورج ڈھل جانے کے بعد حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ مناسب سمجھا کہ وہ روزہ رکھ لیں تو انہوں نے روزہ رکھ لیا۔

4197- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا أَبُو الْبَخْتَرِيِّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ ح وَأَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَزْرَقُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَدَا لَهُ بَعْدَ أَنْ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَامَ.

۴۱۹۵—اخرجه البيهقي (۴۱/۱۰) من طريق الدارقطني٬ به- و اخرجه احمد (۱۱۴/۶)٬ ثنا زيد بن الحباب قال: ثنا معاوية بن صالح: اخبرني ابو الزاهرية٬ عن عائشة...... فذكره-وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۸۶/۴)٬ و قال: اخرجه احمد٬ و رجاله رجال الصحيح - اه- و اخرجه ابو داود في المراسيل ص (۲۸۳) رقم (۳۸۸) من طريق حجاج عن ليث بن سعد عن معاوية بن صالح عن ابي الزاهرية و راشد بن سعد...... فذكره مرسلا- قال البيهقي بعد روايته لحديث عائشة هذا و حديث ابي هريرة السابق رقم (۴۱۹۷): (وحديث عائشة امثل- يعني: من حديث ابي هريرة- و هو مرسل اورده ابو داود في المراسيل من حديث ليث بن سعد عن معاوية بن صالح وله شاهد من حديث علي بن يزيد عن القاسم عن ابي امامة- و الله اعلم- اه- قلت: وحديث ابي امامة هذا اخرجه الطبراني في الكبير (۲۳۸/۸- ۲۳۹) رقم (۷۸۳۰)٬ و اورده الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۸۶/۴) وقال: فيه علي بن يزيد٬ و هو ضعيف)- اه- وقد ورد في ابرار القسم احاديث في الصحيحين و غيرهما-

۴۱۹۶—اخرجه عبد الرزاق (۲۷۴/۴) (۷۷۸۰)٬ و ابن ابي شيبة (۲۹۰/۲) (۹۰۹۱)٬ و البيهقي (۲۷۴/۴)٬ و الحافظ في تغليق التعليق (۱۴۷/۳) من طرق عن سفيان الثوري٬ به- ولفظ عبد الرزاق: (من بدا له الصيام بعدما تزول الشمس فليصم)٬ و قد تابع الاعمش عليه اسماعيل بن حماد بن ابي سليمان و هو صدوق؛ كما في التقريب (ت ۴۴۰)-

۴۱۹۷—تقدم تخريجه في الذي قبله-

☆☆ ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: سورج ڈھل جانے کے بعد حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھنے کا ارادہ کیا اور روزہ رکھ لیا۔

4198- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى الشُّونِيزِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْقَاضِيُّ وَجَمَاعَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلاً اطَّلَعَ عَلٰى جَارِهٖ فَخَذَفَ عَيْنَهُ بِحَصَاةٍ فَلَا دِيَةَ وَلَا قِصَاصَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر کوئی شخص اپنے پڑوس میں (یا کسی کے گھر میں) جھانک کر دیکھے اور دوسرا شخص کنکری مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دے تو اس کی کوئی دیت اور کوئی قصاص نہیں ہوگا۔

4199- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ اِمْلَاءً مِنْ كِتَابِهٖ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ بَزِيعٍ سَنَةَ تِسْعٍ وَّخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَاخْتُصِرَ لِيَ الْحَدِيثُ اخْتِصَارًا.

وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنُ ذَلُوْلٌ ذُو وُجُوهٍ فَاحْمِلُوْهُ عَلٰى اَحْسَنِ وُجُوهِهٖ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے جامع ترین کلمات عطاء کیے گئے ہیں' اس لیے میں مختصر الفاظ میں بات پوری کرتا ہوں۔

اسی سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: قرآن بہت نرم ہے' جس میں کئی پہلو پائے جاتے ہیں' تو اسے تم اسی صورتِ حال پر محمول کرو جو سب سے بہتر ہو۔

۴۱۹۸- اخرجه النسائي (۶۱/۸)' و احمد (۳۸۵/۲) من طريقين عن معاذ بن هشام' به-وقد اخرجه البخاري (۶۸۸۸)' (۶۹۰۲)' و مسلم (۴۴/۲۱۵۸)' و النسائي (۶۱/۸)' و البخاري في الادب (۱۰۶۸)' و احمد (۲/۲۴۳' ۴۲۸) من طريق الاعرج عن ابي هريرة' به- واخرجه مسلم (۴۳/۲۱۵۸)' و ابو داود (۵۱۷۲)' و احمد (۲/۲۶۶' ۴۱۴) من طريق ابي صالح عن ابي هريرة-

۴۱۹۹-لم اجده بهذا اللفظ من حديث ابن عباس' ولا بهذا الاسناد- لكن اخرجه احمد في مسنده (۱/۲۵۰' ۳۰۱) من طريق مقسم و مجاهد عن ابن عباس مرفوعا بلفظ: (اعطيت خمسا لم يعطهن احد قبلي – ولا اقوله فخرا –: بعثت الى كل احمر و اسود' فليس من احمر ولا اسود يدخل في امتي الا كان منهم' و جعلت لي الارض مسجدا)-واصل الحديث في الصحيحين و غيرهما من غير حديث ابن عباس-وقد اخرجه ابو يعلي (۳۰۹/۱۳) (۷۳۳۸) من حديث ابي موسى الاشعري بلفظ: (اعطيت فواتح الكلم و خواتمه)- وقال العجلوني في كشف الخفاء (۱۶۳/۱): (اخرجه ابو يعلي عن عمر)-والطرف الآخر ذكره المتقي الهندي في كنز العمال (۵۵۱/۱) (۲۴۶۹)' و عزاه لابي نعيم-

4200- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ اَبُو جَعْفَرٍ الْكَبِيرُ حَدَّثَنَا جَبْرُونُ بْنُ وَاقِدٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامِى لَا يَنْسَخُ كَلَامَ اللّٰهِ وَكَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ كَلَامِى وَكَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ بَعْضُهُ بَعْضًا .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میرا کلام' اللہ کے کلام کو نسخ نہیں کر سکتا' لیکن اللہ تعالیٰ کا کلام میرے کلام کو نسخ کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلام کا ایک حصہ دوسرے کو نسخ کر سکتا ہے۔

4201- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الرَّبِيعِ الْاَنْمَاطِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَادِيْثَنَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَنَسْخِ الْقُرْاٰنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قرآن کے منسوخ کرنے کی طرح ہماری احادیث بھی ایک دوسرے کو منسوخ کر دیتی ہیں۔

4202- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسٰى الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِى صَخْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِى يُحَدِّثُنِى اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ الْقَوْلَ ثُمَّ يَلْبَثُ حِيْنًا ثُمَّ يَنْسَخُهُ بِقَوْلٍ اٰخَرَ كَمَا يَنْسَخُ الْقُرْاٰنُ بَعْضُهُ بَعْضًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے بارے میں قسم اُٹھا کر یہ بات بیان کرتا ہوں' انہوں نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات فرما دیتے تھے' پھر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد اسے منسوخ کر دیا کرتے تھے' یہ بالکل اسی طرح تھا جیسے قرآن کا ایک حصہ دوسرے کو منسوخ کر دیتا ہے۔

۴۲۰۰-اخرجه ابن عدي في الكامل (۲/ ۱۸۰) في ترجمة جبرون بن واقد قال: حدثنا محمد بن احمد بن الحسن بن ميمون المودب: حدثنا محمد بن داود القنطري' حدثنا ابو عباد جبرون بن واقد الافريقي ببيت المقدس...... فذكره-وجبرون هذا قال الذهبي في الميزان (۲/ ۱۱۱): متهم' و اورد له حديثين منكرين' هذا احدهما' و حكم عليهما بالوضع- و انظر كلام الحافظ ابن حجر في لسان الميزان (۲/ ۱۱۷)-

۴۲۰۱-اخرجه ابن عدي في الكامل (۶/ ۱۸۰)- ترجمة محمد بن عبد الرحمن بن البيلماني- قال: حدثنا محمد بن هارون الهيثمي: ثنا عمر بن شبة...... فذكره-ومحمد بن عبد الرحمن بن البيلماني' قال البخاري و ابو حاتم: منكر الحديث- وقال ابن حبان: حديث عن ابيه نسخة شبيها بمائتي حديث كلها موضوعة- وانظر ميزان الاعتدال (۶/ ۲۲۴- ۲۲۵)- و الحديث اورده ابن طاهر في ذخيرة الحفاظ (۱/ ۲۳۷- ۲۳۸)' وقال: (محمد هذا متروك الحديث)- اه-

۴۲۰۲-اسناده ضعيف: لضعف ابن لهيعة' و قد تقدمت ترجمته مرارا- و عبد الله بن عطاء مولى آل الزبير: قال فيه ابن معين : ليس بشي' و انظر ترجمته في الميزان للحافظ ابي عبد الله الذهبي-

4203- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَرِيْكٍ حَدَّثَنِى اَبِى عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِيَّاكُمْ وَاَصْحَابَ الرَّاْىِ فَاِنَّهُمْ اَعْدَاءُ السُّنَنِ اَعْيَتْهُمُ الْاَحَادِيْثُ اَنْ يَّحْفَظُوهَا فَقَالُوْا بِالرَّاْىِ فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: تم اپنی رائے کی پیروی کرنے والوں سے بچنا' کیونکہ وہ لوگ سنت کے دشمن ہوں گے' وہ احادیث کو یاد نہیں رکھ سکیں گے اور اپنی رائے کے ذریعے حکم بیان کریں گے' وہ گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

4204- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْجَمَّالِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْجُنَيْدِ اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ اَبِى رَوَّادٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ حَدَثَ فِيْهِمُ الْمُوَلَّدُوْنَ اَبْنَاءُ سَبَايَا الْاُمَمِ فَوَضَعُوا الرَّاْىَ فَضَلُّوا.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بنی اسرائیل اس وقت ہلاکت کا شکار ہو گئے جب قیدی عورتوں کے بچوں نے ان میں نئی باتیں پیدا کرنی شروع کر دیں۔ ان لوگوں نے اپنی رائے پیش کرنا شروع کی اور وہ گمراہی کا شکار ہو گئے۔

4205- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ السَّهْمِيِّ عَنْ مَالِكٍ وَّقَالَ فِيْهِ اِنِّىْ لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ اِنَّمَا قَوْلِىْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ كَقَوْلِىْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ.

☆☆ سیدہ اُمیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتی ہیں' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں عورتوں کے ساتھ مصافحہ نہیں کرتا اور ایک عورت کے ساتھ بھی میں اس طرح بات کرتا ہوں جس طرح ایک سو

۴۲۰۳- اسنادہ ضعیف جدا: عبد الرحمن بن شریک و ان کان صدوقا فانہ یخطیء' و ابوہ شریک بن عبد اللہ القاضی ضعیف' تقدمت ترجمتہ مرارا- و مجالد: ہو ابن سعید ضعیف ایضا-

۴۲۰۴- اسنادہ ضعیف: فیہ الکلبی: و ہو محمد بن السائب' و ہو متروک- و عبد المجید صدوق' افرط فیہ ابن حبان' فقال: متروک- وقد اخرجہ ابن ماجہ رقم (۵۶) من حدیث عبد اللہ بن عمرو' و ضعفہ البوصیری فی (الزوائد) فقال: : ہذا اسناد ضعیف: لضعف ابن ابی الرجال و اسمہ: حارثۃ بن محمد بن عبد الرحمن-

۴۲۰۵- اخرجہ احمد (۳۵۷/۶) و النسائی (۱۴۹/۷) من طریق عبد الرحمن بن مہدی عن سفیان' بہ- واخرجہ احمد (۳۵۷/۶) و الحمیدی (۳۴۱) و عبد الرزاق (۷/۶) (۹۸۳۶) و الترمذی (۱۵۹۷) و ابن ماجہ (۲۸۷۴) من طرق عن سفیان عن محمد بن المنکدر' بہ- و سیاتی من طریق ورقاء عن محمد بن المنکدر رقم (۴۲۰۶) ومن طریق مالک عن محمد بن المنکدر رقم (۴۲۰۷)- وقال الترمذی: (ہذا حدیث حسن صحیح لا نعرفہ الا من حدیث محمد بن المنکدر' وروی سفیان الثوری' و مالک' و غیر واحد ہذا الحدیث عن محمد بن المنکدر' نحوہ- و سالت محمدا عن ہذا الحدیث؟ فقال: لا اعرف لامیمۃ بنت رقیۃ غیر ہذا الحدیث- و امیمۃ امراۃ اخری لہا حدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)- اہ-

خواتین کے ساتھ کرتا ہوں''۔

4206- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ- وَكَانَتْ خَالَةَ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَتْ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خالہ سیّدہ اُمیمہ بنت رقیقہ بیان کرتی ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر بیعت کی' اس کے بعد انہوں نے حسبِ سابق حدیث نقل کی ہے۔

4207- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ السَّهْمِيُّ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عن محمد بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُبَايِعُهُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُبَايِعُكَ عَلٰى اَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَانَسْرِقَ وَلَانَزْنِيَ وَلَانَقْتُلَ اَوْلَادَنَا وَلَانَاْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيْهِ بَيْنَ اَيْدِيْنَ وارجلنا وَلَانَعْصِيَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ .قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنْ اَنْفُسِنَا هَلُمَّ نُبَايِعْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ اِنَّ قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ .اَوْ مِثْلُ قَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ.

☆☆ سیدہ اُمیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ بیعت کرنے کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کے دستِ اقدس پر اس بات کی بیعت کرتی ہیں کہ ہم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہرائیں گی' ہم چوری نہیں کریں گی' ہم زنا نہیں کریں گی اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی اور اپنی طرف سے بنا کر کسی پر جھوٹا الزام نہیں لگائیں گی اور کسی بھی نیکی کے کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس حد تک جس کی تمہیں استطاعت ہو اور جس کی تمہیں طاقت ہو۔ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول ہمارے بارے میں ہماری اپنی ذات سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔ یارسول اللہ! اپنا دستِ اقدس آگے کیجئے تاکہ ہم آپ کی بیعت کر لیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں خواتین کے ساتھ مصافحہ نہیں کرتا' ایک سو خواتین کے ساتھ بھی میں اس طرح کلام کرتا ہوں جس طرح ایک عورت کے ساتھ کرتا ہوں۔ (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

4208- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ وَّاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَّعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَاءَهٗ اَمْرٌ يَسُرُّهٗ خَرَّ سَاجِدًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۴۲۰۶- اسناده حسن؛ ورقاء: هو ابن عمر اليشكري قال الحافظ في التقريب (۷۴۵۳): صدوق في حديثه عن منصور لين- قلت: والحديث تابع عليه ورقاء غير واحد من الائمة الحفاظ: مالك بن انس و السفيانان- و اخرجه احمد (۲۵۷/۶) من طريق ابن اسحاق عن ابن المنكدر- و انظر الحديث (۴۲۰۵) (۴۲۰۷)-

۴۲۰۷- اخرجه مالك في الموطا (۹۸۲/۲) و من طريقه المصنف هنا و احمد (۲۵۷/۶) و البيهقي في سننه (۱۴۸/۸) به- و انظر الحديث (۴۲۰۵) (۴۲۰۶)-

☆☆ بکار بن عبدالعزیز اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی خوشی کی خبر ملتی تھی تو آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدے میں چلے جاتے تھے (یعنی سجدۂ شکر کرتے تھے)۔

4209- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُقَاتِلَ عَنْ اَحَدٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِلَّا عَنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ .

☆☆ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم مشرکین کی طرف سے جنگ کریں' البتہ اہلِ ذمہ کی طرف سے ہم لڑائی کریں گے۔

۴۲۰۸-اخرجه ابو داود (۲۷۷٤): حدثنا مخلد بن خالد' و الترمذي (۱۵۷۸): حدثنا محمد بن المثنى' و ابن ماجه (۱۳۹٤): حدثنا عبدة بن عبد الله الخزاعي' و احمد بن يوسف السلمي' اربعتهم قالوا حدثنا ابو عاصم قال: حدثنا بكار بن عبد العزيز بن ابي بكرة عن ابيه عن جده الا ابن ماجه' فقد وقع في روايته: (بكار بن عبد العزيز بن عبد الله بن ابي بكرة)-و اسناده حسن فان بكارا' و ان كان صدوقا الا انه يهم: كما في التقريب (۷٤۲)-وقد ثبت سجود الشكر عن غير واحد من الصحابة قال الامام ابن القيم في زاد المعاد (۳ / ۵۸٤): (سجد ابو بكر الصديق لما جاءه قتل مسيلمة الكذاب و سجد علي بن ابي طالب لما و جد ذا الثدية مقتولا في الخوارج' و سجد رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بشره جبريل انه من صلى عليه مرة صلى الله عليه بها عشرا' و سجد حين شفع لامته' فشفعه الله فيهم ثلاث مرات' و اتاه بشير فبشره بظفر جند له على عدوهم و راسه في حجر عائشة' فقام فخر ساجدا- اه-

۴۲۰۹-اسناده ضعيف: فيه رشدين بن سعد' و هو ضعيف تقدمت ترجمته-

كِتَابُ الْوَصَايَا

کتاب وصیت کے احکام

4210- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِى الْعَنْبَسِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اثْنَتَانِ لَمْ تَكُنْ لَكَ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا جَعَلْتُ لَكَ نَصِيبًا مِّنْ مَّالِكَ حِيْنَ اَخَذْتُ بِكَظْمِكَ لِاُطَهِّرَكَ بِهٖ وَلِاُزَكِّيَكَ بِصَلَاةِ عِبَادِىْ عَلَيْكَ بَعْدَ انْقِضَاءِ اَجَلِكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اے آدم کے بیٹے! تمہارے اندر دو خصوصیات ہیں جو پہلے تم میں نہیں تھی' ایک یہ کہ جب تم اپنے غصے پر قابو پاؤ گے تو میں تمہارے مال میں اضافہ کردوں گا تا کہ اس طرح تمہیں پاک وصاف کروں اور دوسرا یہ کہ جب تمہاری زندگی پوری ہوجائے گی تو میرے بندے تمہارے لیے دعا کرتے رہیں گے (یا نمازِ جنازہ ادا کریں گے)۔

شرح:

لفظ ''وصایا'' لفظ ''وصیت'' کی جمع ہے۔

وصیت کا مطلب یہ ہے: کوئی شخص اپنی زندگی میں اپنے ورثاء کو یہ ہدایت کرے کہ میرے مرنے کے بعد میری طرف سے یہ یہ کام کرنا ہے۔

وصیت کے باب میں پہلا اصول یہ ہے: علماء کا اس بات پر اتفاق ہے وہ شخص وصیت کرسکتا ہے جو کسی مال میں صحیح ملکیت رکھتا ہو' اس اعتبار سے کسی دوسرے کے مال میں وصیت نہیں کی جاسکتی۔

دوسری شرط یہ ہے: وصیت کرنے والا شخص عاقل اور بالغ ہونا چاہیے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ جس شخص کی عقل کمزور ہو یا جو بچہ رشتہ داری کے حقوق وآداب کو سمجھتا ہو وہ بھی وصیت کرسکتا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے دونوں طرح کے اقوال مشہور ہیں۔

وصیت سے متعلق دوسرا اہم اصول یہ ہے: کس کے حق میں وصیت کی جاسکتی ہے؟

۴۲۱۰- اخرجه ابن ماجه (۲/ ۹۰۴) كتاب الوصايا' باب: الوصية بالثلث (۲۷۱۰)' و عبد ابن حميد (۷۷۱) من طريق عبيد الله بن موسى' به- وقال البوصيري في الزوائد (۲/ ۳۶۷): هذا اسناد فيه مقال: صالح بن محمد بن يحيى لم ار من جرحه ولا من وثقه' و مبارك بن حسان د ثقه ابن معين- وقال النسائي: ليس بالقوي' و قال ابو داود: منكر الحديث- وقال ابن حبان في الثقات: يخطيء و يخالف- و قال الازدي: متروك- و باقي رجال الاسناد على شرط الشيخين- اه-

علماء پر اس بات پر اتفاق ہے: کوئی شخص اپنے وارث کے حق میں وصیت نہیں کرسکتا۔ تاہم اگر ورثاء اجازت دے دیں تو پھر جمہور علماء کے نزدیک وارث کے حق میں بھی وصیت کی جاسکتی ہے۔ جبکہ اہلِ ظاہر کے نزدیک پھر بھی وارث کے حق میں وصیت نہیں کی جاسکتی۔

وصیت سے متعلق تیسرا اصول یہ ہے: جس چیز کے بارے میں وصیت کی گئی ہے اس کی جنس اور مقدار کے احکام کیا ہوں گے؟

جہاں تک وصیت کردہ چیز کی جنس کا تعلق ہے تو اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ جو چیز ملکیت والی ہو اس کے بارے میں وصیت کرنا جائز ہے۔

لیکن جو چیز منفعت والی ہو اور ملکیت نہ ہو تو اس کے بارے میں وصیت کرنے کے مسئلے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

جمہور علماء نے اسے جائز قرار دیا ہے' جبکہ ابن ابی لیلیٰ' ابن شبرمہ اور اہلِ ظاہر کے نزدیک ایسی وصیت باطل شمار ہوگی۔

وصیت کی مقدار کے بارے میں علماء کا اتفاق ہے کہ جس شخص کے ورثاء موجود ہوں وہ اپنے مال کے ایک تہائی حصے سے زیادہ کے بارے میں وصیت نہیں کرسکتا۔

لیکن جس شخص کے ورثاء موجود نہ ہوں' اس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

ایک اور اختلاف اس بارے میں بھی ہے کہ وصیت کی مستحب مقدار کیا ہے؟ ایک تہائی مال یا اس سے بھی کم۔

وصیت سے متعلق چوتھا بنیادی اصول وصیت کے الفاظ ہیں۔

وصیت اس چیز کا نام ہے کہ کوئی شخص کسی ایک شخص کو یا چند افراد کو اپنے مرنے کے بعد اپنی دولت ہبہ کردے یا اپنے غلاموں کو آزاد قرار دیدے۔ اس کے لئے لفظ وصیت استعمال کرنا شرط نہیں ہے۔

وصیت کرنے والا شخص اپنی کی ہوئی وصیت کو واپس بھی لے سکتا ہے۔ صرف اس کی ایک جزئی میں اختلاف ہے کہ جب اس نے کسی غلام کو مدبر کیا ہو تو کیا وہ اس وصیت کو واپس لے سکتا ہے؟

اس بات پر اتفاق ہے کہ وصیت کرنے والے کے مرنے کے بعد اس کی وصیت واجب ہوتی ہے۔

وصیت سے متعلق ایک اہم اصول اس کے احکام ہیں' جس کا تعلق حساب سے ہے اور کچھ احکام کا تعلق معنوی پہلو سے ہے۔ جیسے ایک شخص اپنے ایک تہائی مال کے بارے میں وصیت کردیتا ہے اور اسے متعین کردیتا ہے' لیکن پھر ورثاء یہ معاملہ اٹھاتے ہیں کہ مرحوم کا متعین کردہ مال ترکہ کے ایک تہائی حصہ سے زیادہ ہے۔ یہ اور اس جیسے دیگر جزوی مسائل ہیں۔

4211- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ اَبِىْ خُلَيْدٍ عَنْ اَبِىْ حَلْبَسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ فَاَوْصٰى فَكَانَتْ وَصِيَّتُهُ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا تَرَكَ مِنْ زَكَاتِهِ .

☆☆ حضرت معاویہ بن قرۃ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کی موت کا وقت قریب آ جائے اور وہ کوئی وصیت کرے تو اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے مطابق اگر اس کی وصیت ہو تو یہ اس چیز کے لیے کفارہ بن جائے گی جو وہ زکوٰۃ ادا نہیں کر سکا تھا۔

4212- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُورٍ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِنْتِ شُرَحْبِيلَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَصَدَّقَ عَلَيْكُمْ بِثُلُثِ اَمْوَالِكُمْ عِنْدَ وَفَاتِكُمْ زِيَادَةً فِىْ حَسَنَاتِكُمْ لِيَجْعَلَهَا لَكُمْ زَكَاةً فِىْ اَعْمَالِكُمْ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے موت کے قریب تمہیں تمہارے مال کا ایک تہائی حصہ صدقے کے طور پر عطاء کر دیا ہے، تاکہ تم اپنی نیکیوں میں اضافہ کر لو تاکہ وہ تمہارے اعمال میں پاکیزگی کا باعث بن جائے۔

4213- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى الشُّونِيزِىُّ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِءٍ اَنْ يَبِيتَ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ مَالٌ يُرِيدُ اَنْ يُوصِىَ فِيهِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کسی بھی شخص کو اس بات کا حق حاصل نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی ایسا مال موجود ہو جس میں اس نے وصیت کرنی ہو اور پھر دو راتیں ایسی گزر جائیں (کہ اس نے وہ وصیت تحریر نہ کی ہو) اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونی چاہیے۔

۴۲۱۱-اخرجه ابن ماجه (۲/ ۹۰۲) كتاب : الوصايا' باب: الحيف في الوصية (۲۷۰۵) و الدولابي في الكنى (۱/ ۱۵٦) من طريق بقية' به قال البوصيرى في الزوائد (۲/ ۳٦٤): هذا اسناد ضعيف: بقية مدلس' و شيخه مجهول- اه- واخرجه الطبراني في الكبير (۱۹/ ۳۲) رقم (٦۹)' و الخطيب في التاريخ (۸/ ۲٤۷)' و ابن الجوزي في الموضوعات (۱۷٤۸) من طريق بشر بن حكيم عن سالم بن كثير عن معاوية بن قرة' به: وقال ابن الجوزي: هذا حديث لا يصح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم -

۴۲۱۲-اخرجه الطبراني : كما في مجمع الزوائد (٤/ ۲۱۵)' و نصب الراية (٤/ ٤۰۰)- وقال الحافظ في التلخيص (۳/ ۱۹۵): اخرجه الدارقطني و البيهقي ...... و فيه اسماعيل بن عياش و شيخه عتبة بن حميد' و هما ضعيفان- اه- وقال الزيلعي في نصب الراية: و اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه موقوفاً (٦/ ۲۲٦) رقم (۳۰۹۱۷)' فقال: حدثنا عبد الاعلى عن برد عن مكحول عن معاذ بن جبل...... فذكره- اه-

۴۲۱۳-اخرجه مسلم (۳/ ۱۲٤۹) كتاب : الوصية (۳/ ۱٦۲۷)' و احمد (۲/ ۵۰) من طريق اسماعيل بن علية' به- وتابعه سفيان عند الحميدي (٦۹۷)' و حماد بن زيد عن الترمذي (٤/ ٤۳۲): كتاب : الوصايا' باب: ما جاء في الحث على الوصية (۲۱۱۸) كلاهما عن ايوب- واخرجه مالك (۱/ ۷٦۱) كتاب: الوصية' باب: الامر بالوصية (۱)' و من طريقه احمد (۲/ ۱۱۳)' و البخاري (٦/ ۲) كتاب: الوصايا' باب: الوصايا (۲۷۳۸)' و النسائي (٦/ ۲۳۹) كتاب: الوصايا' باب: الكراهية في تاخير الوصية- واخرجه احمد (۲/ ۵۷)' و مسلم (۳۱- ۱٦۲۷)' و ابو داود (۳/ ۱۱۲)' كتاب: الوصايا' باب: ما جاء فيما يومر به من الوصية (۲۸٦۲)' و الترمذي (۳/ ۲۹۵) كتاب: الجنائز باب: ما جاء في الحث على الوصية' (۹۷٤)' و ابن ماجه (۲/ ۹۰۱) كتاب: الوصايا باب: الحث على الوصية' (۲٦۹۹)' و النسائي (٦/ ۲۳۸) من طرق عن عبيد الله بن عمر عن نافع' به-

4214- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الدَّرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَهُ مَالٌ يُرِيدُ اَنْ يُّوْصِيَ فِيْهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کسی بھی مسلمان شخص کو اس بات کا حق حاصل نہیں ہے کہ اس کے پاس مال موجود ہو جس کے بارے میں اس نے وصیت کرنی ہو اور پھر دو راتیں ایسی گزر جائیں (کہ اس نے وصیت نہ کی ہو) اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونی چاہیے۔

4215- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ لَقْلُوقٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ تَمَّامٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِرَجُلٍ اَتَى عَلَيْهِ ثَلَاثَةٌ وَّلَهُ مَالٌ يُرِيدُ اَنْ يُّوْصِيَ فِيْهِ اِلَّا اَوْصٰى فِيْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کسی بھی شخص کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ اس پر تین دن ایسے گزر جائیں کہ اس کے پاس ایسا مال موجود ہو کہ جس کے بارے میں اس نے وصیت کرنی ہو (اور اس نے وصیت نہ کی ہو) اسے اس بارے میں وصیت کر دینی چاہیے۔

4216- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِيْ بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِضْرَارُ فِي الْوَصِيَّةِ مِنَ الْكَبَائِرِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: وصیت کرتے ہوئے کسی (وارث) کو نقصان پہنچانا کبیرہ گناہ ہے۔

4217- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ

۴۲۱۴-اخرجه الحميدي (۶۹۷)' عن سفيان' و الترمذي (۲۱۱۸) عن حماد بن زيد' كلاهما عن ايوب' به- و انظر: السابق-

۴۲۱۵-و اخرجه احمد (۲/ ۳' ۳۴' ۱۲۷)' و عبد بن حميد (۷۲۷)' ومسلم (۴/ ۱۶۲۷)' و النسائي (۶/ ۲۳۹) عن الزهري عن سالم عن ابن عمر' به-

۴۲۱۶-اخرجه الطبري في التفسير(۲/ ۶۳۱) رقم (۸۷۸۹)' و ابن ابي حاتم: كما في الدر المنثور (۲/ ۱۲۸)' و العقيلي في الضعفاء (۳/ ۱۸۹)' و ابن مردويه في تفسيره: كما في نصب الراية (۴/ ۴۰۲)' و البيهقي (۶/ ۲۷۱) من طريق عمر بن المغيرة عن داود بن ابي هند عن عكرمة عن ابن عباس مرفوعاً- و قال العقيلي: هذا رواه الناس عن داود موقوفاً' لا نعلم رفعه غير عمر ابن المغيرة- وقال الزيلعي: واخرجه الطبري عن جماعة رووه عن داود بن ابي هند فوقفوه منهم: يعقوب ابن ابراهيم' و ابن علية' و يزيد بن زريع' وبشر بن المفضل' و ابن ابي عدي و عبد الاعلى- اه- وقد اخرجه موقوفاً الطبري (۲/ ۶۳۰-۶۳۱)' و ابن ابي شيبة (۶/ ۲۲۷) رقم (۳۰۹۳۳)' و عبد الرزاق (۹/ ۸۸) رقم (۱۶۴۵۶)' و سعيد بن منصور (۱/ ۱۳۲) رقم (۳۴۳)' و النسائي (۶/ ۳۲۰) رقم (۱۱۰۹۲)' و البيهقي (۶/ ۲۷۱)' و قال البيهقي: هذا هو الصحيح موقوف-

۴۲۱۷-اخرجه البيهقي (۶/ ۲۸۱) من طريق الدارقطني' به- و اسناده صحيح رجاله ثقات' لولا ما يخشى من تدليس ابي اسحاق السبيعي- وقد تقدمت ترجمته-

اِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لِيَكْتُبِ الرَّجُلُ فِيْ وَصِيَّتِهِ اِنْ حَدَثَ بِيْ حَدَثُ مَوْتٍ قَبْلَ اَنْ اُغَيِّرَ وَصِيَّتِيْ هٰذِهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: آدمی کو اپنی وصیت میں یہ تحریر کرنا چاہیے کہ اگر میں اپنی وصیت کو تبدیل کیے بغیر فوت ہو گیا (تو یوں ہوگا)۔

4218- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ الْوَصِيَّةُ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْوَرَثَةُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر دیگر ورثاء چاہیں (تو حکم مختلف ہوگا)۔

4219- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عِيْسٰى حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَاسَرْجِسِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يُّجِيْزَ الْوَرَثَةُ .

☆☆ حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وصیت وارث کے لیے نہیں ہوتی البتہ اگر دیگر ورثاء چاہیں (تو ہو سکتی ہے)۔

4220- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِيْ بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجُوْزُ لِوَارِثٍ وَّصِيَّةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْوَرَثَةُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر دیگر ورثاء چاہیں (تو ایسا ہو سکتا ہے)۔

4221- حَدَّثَنَا الْقَاضِيْ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ دَرَّاجٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَصِيَّةَ

۴۲۱۸- تقدم (۴۰۷۷) بسنده و متنه-

۴۲۱۹- اخرجه البيهقي (۶/۲۶۴) من طريق اسماعيل بن عيسى، حدثنا زياد بن عبد الله، به- واسماعيل بن مسلم: هو المكي: سئل عنه يحيى القطان! فقال: لم يزل مختلطاً، كان يحدثنا بالحديث الواحد على ثلاثة ضروب، و ضعفه علي بن المديني، و عمرو بن علي الفلاس، و قال ابن عدي: احاديثه غير محفوظة عن اهل الحجاز، و البصرة و الكوفة، الا انه ممن يكتب حديثه- انظر تهذيب الكمال (۱/۲۵۶)، و للحديث طريق آخر ياتي رقم (۴۱۲۲)-

۴۲۲۰- تقدم رقم (۴۰۷۷)، من طريق ابن جريج عن عطاء، به-

۴۲۲۱- اخرجه ابو نعيم في اخبار اصبهان (۱/۲۲۷) من طريق نوح بن دراج عن ابان عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر مرفوعاً، به- وقال الالباني في الارواء (۶/۹۳): هذا اسناده واه جداً: ابن دراج هنا: قال الحافظ: (متروك و قد كذبه ابنمعين)- اه- و حديث جابر هذا له طريق اخرجه تقدمت رقم (۴۰۷۹)-

لِوَارِثٍ وَلَا اِقْرَارَ بِدَيْنٍ.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وارث کے لیے وصیت نہیں ہوگی اور نہ ہی (وراثت کے مال میں) قرض کا اقرار ہوگا۔

4222- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ اَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ لِكُلِّ اِنْسَانٍ نَصِيبَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ فَلَا يَجُوزُ لِوَارِثٍ وَّصِيَّةٌ اِلَّا مِنَ الثُّلُثِ.

وَاَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ مَّطَرٍ عَنْ شَهْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی: اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ہر ایک شخص کا وراثت میں حصہ مقرر کر دیا ہے اس لیے وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں ہے البتہ ایک تہائی مال میں (وصیت کی جا سکتی ہے)۔

4223- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ خَالِدٍ الْخُزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ يَنْتَظِرُونَ طُعَيِّمًا قَالَ فَسَبَقَتْهَا- قَالَ عِمْرَانُ اَكْبَرُ ظَنِّي اَنَّهُ قَالَ حَفْصَةَ- بِصَحْفَةٍ فِيهَا ثَرِيدٌ قَالَ فَوَضَعَتْهَا فَخَرَجَتْ عَائِشَةُ فَاَخَذَتِ الصَّحْفَةَ- قَالَ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّحْجَبْنَ- قَالَ فَضَرَبَتْ بِهَا فَانْكَسَرَتْ فَاَخَذَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ قَالَ فَضَمَّهَا وَقَالَ بِكَفِّهِ يَصِفُ ذٰلِكَ عِمْرَانُ وَقَالَ غَارَتْ اُمُّكُمْ. فَلَمَّا فَرَغَ اَرْسَلَ بِالصَّحْفَةِ اِلٰى حَفْصَةَ وَاَرْسَلَ بِالْمَكْسُورَةِ اِلٰى عَائِشَةَ فَصَارَتْ قَضِيَّةً مَنْ كَسَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ وَعَلَيْهِ مِثْلُهُ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اپنی بعض دیگر ازواج مطہرات کے ساتھ موجود تھے یہ سب لوگ کھانے کا انتظار کر رہے تھے سب سے پہلے وہ (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے سیدہ حفصہ کا ذکر کیا تھا) سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اپنے پیالے میں ثرید لے کے آئیں اور اسے وہاں رکھا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا باہر آئیں انہوں نے اس پیالے کو پکڑ کر (توڑ دیا)۔ راوی کہتے ہیں: یہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے

۴۲۲۲- اخرجه ابن ابي شيبة (۱۱/۱۴۹) (۱۰۷۶۶) و عبد الرزاق (۹/۷۰) (۱۶۳۷۶) و الترمذي (۲۱۲۱) و النسائي (۶/۲۴۷) والدارمي (۲/۴۱۹) و ابن ماجه (۲۷۱۲) و الطيالسي (۱۲۱۷) و احمد (۴/۱۸۶، ۱۸۷، ۲۲۸، ۲۳۹) و سعيد بن منصور (۴۲۸) من طرق عن قتادة به- واسناده ضعيف: لضعف شهر بن حوشب- لكن للحديث شواهد تقويه- و انظر نصب الراية (۴/۴۰۳-۴۰۵) و الارواء (۱۶۵۵)-

۴۲۲۳- اخرجه ابو يعلى (۶/۸۵) (۳۳۲۹): حدثنا العباس: حدثنا عمران بن خالد به- واخرجه الطبراني في الصغير (۱/۲۰۵-۲۰۶) من طريق علي بن محمد الانصاري المصري: حدثنا حرملة بن يحيى: حدثنا عبد الله بن وهب: حدثنا يحيى بن عبد الله بن سالم ابن عبد الله بن عمر بن الخطاب عن عبيد الله بن عمر عن ثابت به- واخرجه البخاري (۲۴۸۱) (۵۲۲۵) و ابو داود (۳۵۶۷) و الترمذي (۱۳۵۹) و النسائي (۷/۷۰) و ابن ماجه (۲۳۳۴) و الدارمي (۲/۲۶۴) و احمد (۳/۱۰۵، ۲۶۳) و ابو يعلى (۳۷۷۴) (۳۸۴۹) من طرق عن حميد عن انس-

پہلے کی بات ہے۔سیدہ عائشہ نے اسے پکڑ کر توڑ دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اسے پکڑا اور اسے ملاتے ہوئے فرمایا (یہاں عمران نامی راوی نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے یہ بات بتائی تھی کہ اس طرح ملایا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری امی کو غصہ آ گیا تھا' جب آپ کھا کر فارغ ہوئے تو آپ نے ایک صحیح پیالہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو بھجوایا اور ٹوٹا ہوا پیالہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیا۔گویا فیصلہ یہ ہوا کہ جو شخص کوئی چیز توڑ دے گا وہ اس کو ملے گی اور اس پر اسی کی مانند چیز کی ادائیگی لازم ہوگی۔

4224- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ (وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا) قَالَ اطَّلَعَتْ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اُمِّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَا تُخْبِرِىْ عَائِشَةَ . وَقَالَ لَهَا اِنَّ اَبَاكِ وَاَبَاهَا سَيَمْلِكَانِ . اَوْ سَيَلِيَانِ بَعْدِىْ فَلَا تُخْبِرِىْ عَائِشَةَ . فَانْطَلَقَتْ حَفْصَةُ فَاَخْبَرَتْ عَائِشَةَ فَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَعَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ . قَالَ اَعْرَضَ عَنْ قَوْلِهٖ وَاِنَّ اَبَاكِ وَاَبَاهَا يَكُوْنَانِ بَعْدِىْ . كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْتَشِرَ ذٰلِكَ فِى النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''اور جب نبی نے اپنی کسی بیوی سے سرگوشی میں کوئی بات کہی''۔

وہ فرماتے ہیں: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ اس وقت حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ (سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا) کے ساتھ موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس بارے میں عائشہ کو نہ بتانا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ بھی فرمایا: تمہارے والد اور اس کے والد عنقریب حکمران بن جائیں گے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میرے بعد حکومت کریں گے' تم عائشہ کو یہ بات نہ بتانا۔سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا گئیں اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات بتا دی تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں آگاہ کر دیا تو کچھ بات بتا دی اور کچھ بات بیان نہیں کی' انہوں نے اس بارے میں یہ بات بیان کی: تمہارے والد اور اس کے والد میرے بعد (حکومت کریں گے)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات اس لیے ناپسند ہوئی کہ یہ بات لوگوں میں پھیل نہ جائے' اسی لیے آپ نے یہ بات بیان نہیں کی۔

4225- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانُوْا يَكْتُبُوْنَ فِيْ صُدُوْرِ وَصَايَاهُمْ هٰذَا مَا اَوْصٰى فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اَوْصٰى اَنْ

۴۲۲۴- في اسناده الكلبي' و هو محمد بن السائب' و هو متروك عند المحدثين' و قد تقدمت ترجمته- و الحديث اخرجه الطبراني في الكبير (۱۲/۱۱۷) (۱۲۶۴۰): حدثنا ابراهيم بن نائلة الاصبهاني : ثنا اسماعيل بن عمرو البجلي: انا ابو عوانة عن ابي سنان عن الضحاك بن مزاحم عن ابن عباس' به- وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۵/۱۸۱): فيه اسماعيل بن عمرو البجلي و هو ضعيف' و قد وثقه ابن حبان - و الضحاك بن مزاحم لم يسمع من ابن عباس' و بقية رجاله ثقات- اه-

يَّشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاَوْصٰى مَنْ تَرَكَ بَعْدَهٗ مِنْ اَهْلِهٖ اَنْ يَّتَّقُوْا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَاَنْ يُّصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَيُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ وَاَوْصَاهُمْ بِمَا اَوْصٰى بِهٖ اِبْرَاهِيْمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ (يَا بَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ)

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ اپنی وصیت کے آغاز میں یہ لکھوایا کرتے تھے: یہ وہ وصیت ہے جو فلاں بن فلاں نے کی ہے' وہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور اس کے رسول ہیں' قیامت آنے والی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ قبروں میں موجود سب لوگوں کو زندہ کرے گا۔ پھر وہ اپنے پس ماندگان کو یہ تلقین کرتا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں اور آپس میں صلح سے کام لیں' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کریں' اگر وہ ایمان رکھتے ہیں اور وہ ان کو یہ وصیت کر رہا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو کی تھی کہ اے میرے بیٹو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایک دین کو اختیار کر لیا ہے' تو جب تم مرنے لگو' تو مسلمان ہونا۔

۴۲۲۵-اخرجه البيهقي (۲۸۷/٦) من طريق الدارقطني' به- و في اسناده محمد بن زنبور: قال ابن المديني: ثقة- وقال ابو زرعة: صالح و سط - وقال ابو حاتم: صالح الحديث صدوق- انظر تهذيب الكمال (۳۱۰/٦)- و قال الحافظ في (التقريب): صدوق له اوهام- قلت: فحديثه حسن-

كِتَابُ الْوَكَالَةِ

وکالت کے احکام

4226- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ - يَعْنِي وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَأَحْبَبْتُ التَّسْلِيمَ عَلَيْكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَكُونُ ذَلِكَ آخِرَ مَا أَصْنَعُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ فَقَالَ لِي إِذَا أَتَيْتَ وَكِيلِي بِخَيْبَرَ فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقًا . قَالَ فَلَمَّا وَلَّيْتُ دَعَانِي فَقَالَ خُذْ مِنْهُ ثَلَاثِينَ وَسْقًا فَوَاللَّهِ مَا لآلِ مُحَمَّدٍ بِخَيْبَرَ تَمْرَةٌ غَيْرُهَا فَإِنِ ابْتَغَى مِنْكَ آيَةً فَضَعْ يَدَكَ عَلَى تَرْقُوَتِهِ . وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میرا خیبر جانے کا ارادہ ہوا' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت مسجد میں موجود تھے' میں نے آپ کو سلام کیا' پھر میں نے عرض کی: میں خیبر جانا چاہ رہا ہوں' اس لیے میں نے چاہا کہ میں آپ کو سلام کر دوں اور یہ سلام مدینہ منورہ میں میرا آخری عمل ہو' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب تم خیبر میں میرے وکیل کے پاس جاؤ گے تو اس سے پندرہ وسق وصول کرنا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں وہاں سے مڑ کر جانے لگا تو آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا: تم اس سے تیس وسق لینا' اللہ کی قسم! محمد کے گھر والوں کے لیے خیبر میں صرف وہی کھجوریں ہیں' اگر وہ تم سے کوئی نشانی (یعنی ثبوت) مانگے تو تم اپنا ہاتھ اس کی ہنسلی پر رکھ دینا۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

شرح:

فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اپنے معاملات کا مالک وہ شخص جو خود پیش نہ ہوسکتا ہو' یا وہ بیمار یا کوئی عورت جو خود پیش نہ ہوسکتے ہوں ان کے لئے کسی دوسرے کو وکیل بنانا جائز ہے۔

وکیل بنانے کے لئے شرط یہ ہے: جس شخص کو وکیل بنایا گیا ہو' وہ شرعی طور پر تصرف کرسکتا ہو۔ اسی لئے بچے' پاگل کو وکیل

٤٢٢٦- اخرجه ابو داود (٣٦٣٢): حدثنا عبيد الله بن سعد بن ابراهيم ' به- و من طريقه اخرجه البيهقي في سننه (٦/٨٠)- و الحديث اخرجه الحافظ ابن حجر في تغليق التعليق (٣/٤٧٦) من طريق ابراهيم بن عبد الله الاصبهاني- ثنا الحسين بن اسماعيل المحاملي...... فذكره مطولا-

بنانا درست نہیں ہے۔

وکیل ان امور میں بنایا جاسکتا ہے جن میں کسی دوسرے کی نیابت کی جاسکتی ہو جیسے خرید وفروخت حوالہ ضمان معاہدہ فسخ شراکت مبادلہ نکاح طلاق خلع اور صلح۔

جسمانی عبادات میں کسی دوسرے کو وکیل مقرر نہیں کیا جاسکتا البتہ مالی عبادات میں کسی دوسرے کو وکیل مقرر کیا جاسکتا ہے۔

وکالت ایک ایسا معاہدہ ہے جو دیگر معاہدوں کی طرح ایجاب وقبول کے الفاظ کے ذریعے لازم ہو جاتا ہے۔ یہ کوئی واجب معاہدہ نہیں ہے بلکہ جائز معاہدہ ہے۔

وکالت سے متعلق احکام دو طرح کے ہوتے ہیں:

(1) وہ احکام جن کا تعلق وکالت کے معاہدے سے ہے۔

(2) وہ احکام جن کا تعلق وکیل کے احکام سے ہے۔

تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وکیل کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ کسی بھی وقت وکالت سے دستبردار ہو سکتا ہے۔ تاہم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وکیل کے دستبردار ہونے کے وقت مؤکل کی موجودگی شرط ہے۔ البتہ مؤکل جب چاہے وکیل کو معزول کر سکتا ہے۔

موت یا معزولی کی وجہ سے وکالت فسخ ہو جاتی ہے۔

كِتَابٌ: خَبَرُ الْوَاحِدِ يُوْجِبُ الْعَمَلَ

خبر واحد عمل کو لازم کر دیتی ہے

4227- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِىْ بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ غُلَيْبٍ الْاَزْدِىُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِىُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَاُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ وَّسُهَيْلُ ابْنُ بَيْضَاءَ عِنْدَ اَبِىْ طَلْحَةَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ شَرَابِ بُسْرٍ وَّتَمْرٍ اَوْ قَالَ رُطَبٍ وَّاَنَا اَسْقِيهِمْ مِنَ الشَّرَابِ حَتّٰى كَادَ يَاْخُذُ مِنْهُمْ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ اَلَا هَلْ عَلِمْتُمْ اَنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالُوْا يَا اَنَسُ اَكْفِءْ مَا فِىْ اِنَائِكَ وَمَا قَالُوْا حَتّٰى نَتَبَيَّنَ .قَالَ فَكَفَاْتُهُ .قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِىْ بِاللّٰهِ هٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ خَبَرَ الْوَاحِدِ يُوْجِبُ الْعَمَلَ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ حضرت ابی بن کعب اور حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہم حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ کر کھجور اور چھوہاروں کی بنی ہوئی شراب پی رہے تھے۔ میں ان حضرات کو شراب پلا رہا تھا انہوں نے وہ شراب لینا چاہی تو اسی دوران ایک مسلمان وہاں سے گزرا اور بولا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ شراب کو حرام قرار دے دیا گیا ہے تو ان سب نے کہا: اے انس! اپنے برتن میں موجود شراب کو بہا دو انہوں نے یہ بات اس وقت کہی جب ہمیں اس بات کا پتہ چل گیا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس شراب کو بہا دیا۔

شیخ ابوعبداللہ یعنی عبیداللہ بن عبدالصمد یہ فرماتے ہیں: یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ خبر واحد عمل کو لازم کر دیتی ہے۔

4228- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ السِّمْسَارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَظِيْمِ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ رَغْبَانَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

٤٢٢٧-اخرجه احمد في مسنده (٣/١٨١)؛ حدثنا يحيى، حدثنا حميد...... فذكره نحوه-اخرجه البخاري (٥٥٨٢)؛ و مسلم (١٩٨٠/٧) من طريق اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس، به-و اخرجه البخاري (٥٦٠٠)؛ و مسلم (١٩٨٠/٧)؛ و النسائي (٨/٢٨٧) من طريق قتادة عن انس، و فيه (ابو دجانة) بدلا من (ابي بن كعب)-و للحديث طرق اخرى عن انس، و فيه تسمية صحابة آخرين- و انظر فتح البارى (١١/١٥٨)-

٤٢٢٨-اخرجه ابو يعلي (٨/٢٠٠) (٤٧٦٠)، و من طريقه البيهقي في السنن (١٠/٢٣٩) من طريق عبد الرحمن بن ثابت عن هشام بن عروة، به مرفوعاً-وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٨/١٢٥)؛ و قال: (اخرجه ابو يعلي، و فيه عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان: ثقه دحيم و جماعة، و ضعفه ابن معين وغيره- و بقية رجاله رجال الصحيح - اه-قلت: فاسناده الدارقطني هذا، و ان كان فيه عبد العظيم بن حبيب بن رغبان و هو ضعيف- يفهم من الميزان (٢/٣٥٣)- الا ان متابعه عبد الرحمن بن ثابت قال فيه الحافظ في التقريب: صدوق يخطيء- اه- فحديثه يكون حسناً في المتابعات، لكن الحديث اخرجه البخاري في الادب المفرد (٨٦٦) من طريق عقيل عن ابن شهاب عن عروة...... فذكره موقوفاً على عائشة- و الحديث حسنه الالباني في الصحيحة رقم (٤٤٧)-

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهُ حَسَنٌ وَّقَبِيْحُهُ قَبِيْحٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شعر کا تذکرہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کلام کی طرح ہے اچھا شعر اچھا ہوتا ہے اور بُرا شعر بُرا ہوتا ہے۔

4229- حَدَّثَنَا ابْنُ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهٰذَا مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4230- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْرُ بِمَنْزِلَةِ الْكَلَامِ حَسَنُهُ كَحَسَنِ الْكَلَامِ وَقَبِيْحُهُ كَقَبِيْحِ الْكَلَامِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: شعر کلام کی طرح ہے اچھا شعر اچھے کلام کی طرح ہے اور بُرا شعر بُرے کلام کی طرح ہے۔

4231- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ الشَّامِيُّ مِنْ اَهْلِ الْجَزِيْرَةِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنُ الشِّعْرِ كَحَسَنِ الْكَلَامِ وَقَبِيْحُ الشِّعْرِ كَقَبِيْحِ الْكَلَامِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اچھا شعر اچھے کلام کی طرح ہے اور بُرا شعر بُرے کلام کی طرح ہے۔

4232- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَابِقٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَمَانٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ قَابُوْسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح.

وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْاٰدَمِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ

٤٢٢٩-تقدم تخريجه في الذي قبله-

٤٢٣٠-اخرجه البخاري في الادب المفرد (٨٦٥)، و الطبراني في الاوسط (٧٦٩٦) من طريق اسماعيل بن عياش، به-والحديث ذكره الهيثمي في لمجمع الزوائد (٨/ ١٢٥)، وقال: (اسناده حسن)- اه-قال الالباني في الصحيحة (١/ ٧٣١): هذا اسناد مسلسل بالضعفاء، و هم اسماعيل بن عياش و من فوقه؛ و لذلك جزم الحافظ بضعفه، فقال في الفتح (١٠/ ٤٤٣) بعد ما عزاه للادب المفرد: سنده ضعيف- و اخرجه الطبراني في الاوسط، و قال: لا يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم الا بهذا الاسناد- اه-

٤٢٣١-في اسناده عبد الرحمن بن معاوية-

٤٢٣٢-اخرجه ابو عبيد في الاموال (١٣١)، و ابن ابي شيبة (٣/ ١٩٧)، و احمد (١/ ٢٢٣، ٢٨٥)، و ابو داود (٣٠٣٢)، و (٣٠٥٣)، و الترمذي (٦٣٣)، (٦٣٤)، و ابن الجارود (١١٠٧)، و ابن عدي (٥/ ١٨٤٥)، (٦/ ٢٠٧٣)، و ابو نعيم في الحلية (٩/ ٢٣٢)، و البيهقي (٩/ ١٩٩) من طريق قابوس عن ابيه، به- وقابوس ضعيف؛ قال الزيلعي في نصب الراية (٣/ ٤٥٣) : (قال ابن القطان: و قابوس عندهم ضعيف، و ربما ترك بعضهم حديثه؛ و كان قد افترى على رجل فحد فترك لذلك)- اه-والحديث ورد مرسلا قال الترمذي: (حديث ابن عباس قد روي عن قابوس بن ابي ظبيان، عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً، و سياتي المرسال بعد هذا رقم (٤١٣٣)-

حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الْاَحْمَرُ وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُدَيْنَةَ جَمِيعًا عَنْ قَابُوسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلٰى مُسْلِمٍ جِزْيَةٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بیان کرتے ہیں: مسلمان پر جزیہ دینا لازم نہیں ہے۔

4233- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ جَمِيعًا عَنْ قَابُوسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلٰى مُسْلِمٍ جِزْيَةٌ .

☆☆ قابوس اپنے والد کے حوالے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مسلمان پر جزیہ دینا لازم نہیں ہے۔

4234- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِى يَزِيْدَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دعویٰ کرنے والے پر ثبوت پیش کرنا لازم ہے اور جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو اس پر قسم اُٹھانا لازم ہے۔

4235- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَّاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنِ الْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

٤٢٣٣- اخرجه ابي عبيد في الاموال (١٣١) و ابن زنجويه في الاموال (١٨٢) -وقد ذكره ابن ابي حاتم في العلل (٩٤٢) بالوجهين ثم نقل عن ابيه قوله: (هذا من قابوس؛ لم يكن قابوس بالقوي' فيحتمل ان يكون مرة قال هكذا ' و مرة قال هكذا)- اه-

٤٢٣٤- اخرجه عبد الرزاق (٨/٢٧١) (١٥١٨٤): اخبرنا ابن جريج عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال: قال: رسول الله صلى الله عليه وسلم : (المدعى عليه اولى باليمين اذا لم تكن بينة)-واخرجه البيهقي (١٠/٢٥٦) عن المثنى بن الصباح عن عمرو ' به نحو رواية ابن جريج - وقد اخرجه مسلم بن خالد الزنجي عن ابن جريج ايضا' و سياتي من هذه الطريق في باب: في المراة تقتل اذا ارتدت- و سياتي ايضاً في عين الباب من طريق حجاج عن عمرو بن شعيب' به-و الحديث اخرجه الترمذي (١٣٤١) من طريق محمد بن عبيد الله عن عمرو بن شعيب' به-وقال الترمذي : هذا حديث في اسناده مقال' و محمد بن عبيد الله العرزمي يضعف في الحديث من قبل حفظه ' ضعفه ابن المبارك وغيره- اه- وانظر نصب الراية (٤/٩٦، ٣٩٠- ٣٩١)-

٤٢٣٥- اخرجه عبد الرزاق (١٥١٩٣) و احمد (١/٣٤٢' ٣٥١' ٣٥٦' ٣٦٣) و البخاري (٢٥١٤) (٣٦٦٨) (٤٥٥٢) ومسلم (١٧١١) و ابو داود (٣٦١٩) و الترمذي (١٣٤٢) و النسائي (٨/٢٤٨) وابن ماجه (٢٣٢١) و ابو يعلي (٢٥٩٥) و ابن حبان (٥٠٨٢) و البيهقي (١٠/٢٥٢) و الطبراني (١١٢٢٣) (١١٢٢٤) (١١٢٢٥) من طرق عن ابن ابي مليكة' به-

اگر لوگوں کو ان کے دعوے کے مطابق دینا شروع کر دیا جائے تو لوگ دوسروں کی جانوں اور اموال کے بارے میں دعوے کرنے لگیں گے۔ جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو اس پر صرف قسم اٹھانا لازم ہے۔

4236- قُرِءَ عَلٰى اَبِى الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قسم سے وہ مفہوم مراد ہوتا ہے جس کی تمہارا ساتھی تصدیق کر دے۔

4237- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اِمْلَاءً مِنْ لَفْظِهٖ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4238- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4239- وَحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالُوْا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ صَالِحٍ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۴۲۳۶- اخرجه احمد (۲/ ۲۲۸)، و مسلم (۱۶۵۳)، و ابو داود (۳۲۵۵)، و الترمذي (۱۳۵٤)، و ابن ماجة (۲۱۲۰، ۲۱۲۱)، و الترمذي في العلل الكبير (۳٦٦)، و الحاكم (٤/ ۳۰۳)، و البيهقي (۱۰/ ٦٥)، و المزي في تهذيب الكمال (۱۵/ ۱۱۹) من طرق عن هشيم، به- وقال الترمذي: (هذا حديث حسن غريب- و عبد الله بن ابي صالح: هو اخو سهيل بن ابي صالح- لا نعرفه الا من حديث هشيم عن عبد الله بن ابي صالح، و ان روى له مسلم، فهو لين الحديث فيقبل عند المتابعة فقط، و لم يتابع- قال ابو داود: هما واحد عبد الله بن ابي صالح، و عباد بن ابي صالح - الا-و الحديث اسناده ضعيف؛ فان عبد الله بن ابي صالح، و ان روى له مسلم، فهو لين الحديث فيقبل عند المتابعة فقط، و لم يتابع-

۴۲۳۷- اخرجه احمد في المسند (۲/ ۲۲۸)، و من طريقه المصنف هنا- و راجع الذي قبله-

۴۲۳۸- راجع الذي قبله-

۴۲۳۹- راجع الذي قبله-

کِتَابُ النُّذُوْر

باب: نذر کے مسائل

4240- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لِلّٰهِ فَلْيَفِ بِهٖ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ.

☆☆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نذر دو طرح کی ہوتی ہے' تو جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے نذر مانتا ہے' وہ اس کو پورا کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے متعلق کوئی نذر مانتا ہے' تو اس کا کفارہ یہی ہے جو قسم توڑنے کا کفارہ ہوتا ہے۔

شرح:

نذر کی دو قسمیں ہیں:

(1) وہ نذر جو لفظی طور پر نذر ہو۔

(2) وہ نذر جو ان اشیاء کے حوالے سے ہو' جن کی نذر مانی جاتی ہے۔

لفظی اعتبار سے نذر کی دو قسمیں ہیں:

(1) مطلق نذر: یہ وہ نذر ہے جس میں خبر کے طور پر الفاظ استعمال کئے گئے ہوں۔

اس کی دو قسمیں ہیں: پہلی قسم یہ ہے: کہ آدمی نے نذر مانتے ہوئے اس چیز کی صراحت کرے جس کے بارے میں نذر مانی ہے۔ جیسے کوئی شخص یہ کہے: میں یہ نذر مانتا ہوں کہ میں حج کروں گا۔

دوسری قسم یہ ہے جس میں آدمی نذر مانتے ہوئے اس چیز کی صراحت نہ کرے جس کے بارے میں نذر مانی ہے۔ جیسے کوئی شخص یہ کہے: میں یہ نذر مانتا ہوں۔

(2) مشروط نذر: یہ وہ نذر ہے جس میں آدمی کوئی شرط بھی عائد کردے جیسے اگر ایسا ہو گیا تو میرے اوپر یہ کرنا لازم ہوگا۔

۴۲۴۰-في اسنـاده محمد بن الفضل بن عطية الخراساني المروزي؛ قال احمد: حديثه حديث اهل الكذب- و قال يحيى: لا يكتب حديثه- و قال غيره واحد: متروك- و انظر ميزان الاعتدال (۲۹۷/۶) و قال ابن حجر في التقريب (۲۰۱/۲): كذبوه- و الحديث' بهذا اللفظ اخرجه ابن الجارود (۹۲۵) و من طريقه البيهقي (۷۲/۱۰) من طريق عبد الكريم عن عطاء بن ابي رباح عن عطاء بن ابي رباح عن ابي عباس' به- و الحديث ياتي عن ابن عباس بلفظ آخر- راجعه في الذي بعد هذا-

فقہاء نے ایک اور حوالے سے نذر کی چار قسمیں بیان کی ہیں:

(1) وہ نذر جس کا تعلق عبادت سے ہو۔

(2) وہ نذر جس کا تعلق معصیت سے ہو۔

(3) وہ نذر جو مکروہ فعل سے تعلق رکھتی ہو۔

(4) وہ نذر جو مباح فعل سے تعلق رکھتی ہو۔

نذر کی ایک اور تقسیم یوں ہو گی:

(1) کسی کام کو کرنے کی نذر۔

(2) کسی کام کو نہ کرنے کی نذر۔

4241 - حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ الْإِمَامُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ الْبَيَاضِيُّ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ ح وَاَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ بُكَيْرٍ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجَوَيْهِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ وَعَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدِّيْلِيِّ اَوْ عَنْ خَالِهٖ مُوْسَى بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهٖ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَّمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَّمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُطِقْهُ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَّمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لِلّٰهِ يُطِيْقُهٗ فَلْيَفِ بِهٖ وَاللَّفْظُ لِلْمَحَامِلِيِّ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کوئی نذر مانتے ہوئے اس کا نام نہ لے' تو اس کا کفارہ قسم توڑنے کا کفارہ ہو گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے متعلق نذر مانے' تو اس کا کفارہ قسم توڑنے کا کفارہ ہو گا اور جو شخص کوئی نذر مانے اور وہ نذر اس کی طاقت میں نہ ہو (یعنی اسے پورا نہ کر سکتا ہو) تو اس کا کفارہ قسم توڑنے کا کفارہ ہو گا' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام کی ایسی نذر مانے جس کو وہ پورا کر سکتا ہو' تو پھر وہ اسے پورا کرے۔

۴۲۴۱- اخرجه ابو داود (۳۳۲۲) و من طريقه البيهقي في السنن (۱۰/ ٤٥) من طريق طلحة ابن يحيى الانصاري' عن عبد الله بن سعيد بن ابي هند عن بكير عن عبد الله بن الاشج' به- و قد اخرجه البيهقي من طريق الدارقطني' ثنا حمزة بن القاسم' ثنا محمد بن الخليل' ثنا محمد ابن عبد الله بن عمران البياضي' ثنا طلحة' به و اخرجه البيهقي (۱۰/ ۷۲) من طريق ابن جريج عن ابن ابي هند' به مرفوعا ايضا- الحديث' و ان اخرجه طلحة بن يحيى و الضحاك بن عثمان عن عبد الله بن سعيد بن ابي هند' به مرفوعا- و لكن قال ابن داود: (روى هذا الحديث وكيع وغيره' عن عبد الله بن سعيد بن ابي هند فوقفوه على ابن عباس)- اهـ-وقد تابع عبد الله بن سعيد بن ابي هند عليه خارجة بن مصعب عند ابن ماجه (۲۱۲۸)' و الحديث ضعفه الالباني في ضعيف ابن ماجه (٤٦٣)-

4242- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ اِلَّا فِيمَا اُطِيعَ اللّٰهُ وَلَا يَمِينَ فِي غَضَبٍ وَلَا طَلَاقَ وَلَا عَتَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نذر صرف اسی چیز کے بارے میں ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی گئی ہو' کوئی چیز غصب کرنے کے بارے میں یا جو طلاق دینا یا غلام آزاد کرنا آدمی کی ملکیت میں نہ ہو' تو اس کے بارے میں قسم کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

4243- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ كُزَالٍ اَبُو الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ هَارُونَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا غَالِبُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعُقَيْلِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَكَفَّارَةُ يَمِينٍ وَّمَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ نَذْرًا فِيمَا لَا يُطِيقُ فَكَفَّارَةُ يَمِينٍ وَّمَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ نَذْرًا فِيمَا لَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَةُ يَمِينٍ وَّمَنْ جَعَلَ مَالَهُ هَدْيًا اِلَى الْكَعْبَةِ فِي اَمْرٍ لَا يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ فَكَفَّارَةُ يَمِينٍ وَّمَنْ جَعَلَ مَالَهُ فِي الْمَسَاكِينِ صَدَقَةً فِي اَمْرٍ لَا يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ فَكَفَّارَةُ يَمِينٍ وَّمَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ الْمَشْيَ اِلَى بَيْتِ اللّٰهِ فِي اَمْرٍ لَا يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ فَكَفَّارَةُ يَمِينٍ وَّمَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ الْمَشْيَ اِلَى بَيْتِ اللّٰهِ فِي اَمْرٍ يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ فَلْيَرْكَبْ وَلَا يَمْشِي فَاِذَا اَتَى مَكَّةَ قَضَى نَذْرَهُ وَمَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ نَذْرًا لِلّٰهِ فِيمَا يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَفِ بِهِ مَا لَمْ يَجْهَدْهُ . غَالِبٌ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی کسی نافرمانی سے متعلق کسی چیز کی نذر مانے تو اس کا کفارہ وہی ہوگا جو قسم توڑنے کا کفارہ ہوتا ہے اور جو شخص اپنے اوپر ایسی نذر لازم کرے جس کی اس میں طاقت نہ ہو (یعنی اسے پورا ہی نہ کیا جا سکتا ہو) تو اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم توڑنے کا کفارہ ہے اور جو شخص اپنے اوپر کوئی ایسی نذر لازم کر لے جسے وہ متعین نہ کرے تو اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم توڑنے کا کفارہ ہے اور جو

۴۲۴۲- اخرجه الطبراني في الكبير (۲۷/۱۱) (۱۰۹۳۳): حدثنا الحسين بن اسحاق التستري ثنا محمد بن احمد بن ابي خلف ثنا عمر بن يونس' به-واخرجه في الاوسط (۲۰۳۹) من طريق احمد بن منصور' قال: نا عمر بن يونس...... فذكره- و الحديث ذكره الهيثمي في المجمع (۱۸۹/۴)' و قال: اخرجه الطبراني في الكبير و الاوسط...... ورجال الكبير ثقات)- اه-وقال الزيلعي في نصب الراية (۲۷۸/۳): (وذكره عبد الحق في احكامه من جهة الدارقطني' و قال: اسناد ضعيف' قال ابن القطان: و علته سليمان بن ابي سليمان : فانه شيخ ضعيف الحديث: قاله ابو حاتم الرازي- و قال صاحب التنقيح : هذا حديث لا يصح' و سليمان بن ابي سليمان: هو سليمان بن داود اليامي' متفق على ضعفه- قال ابن معين: ليس بشيء- و قال البخاري: منكر الحديث- و قال ابن عدي: عامة ما يرويه لا يتابع عليه)- اه-

۴۲۴۳-في اسناده غالب بن عبيد الله: قال ابن معين ليس بثقة- وقال الدارقطني: متروك-كذا في الميزان (۳۹۹/۵)- و قول الدارقطني هذا في غالب تقدم في باب: صفة ما ينقض الوضوء و ما روي في الملامسة و القبلة-و قال يعقوب الفسوي في (المعرفة والتاريخ) (۴۴۹/۲): (ضعيف متروك الحديث' لا يكتب حديث' و لا يروي عنه اهل العلم' انما يروي عنه اهل الغفلة' فاما عقلاء اهل العلم فلا يعبئون بحديثه)- اه-وله ترجمة ايضا في التاريخ الكبير للبخاري (۴۵۲/۷-۴۵۳)' قال فيه: منكر الحديث- و الحديث ضعفه الحافظ في تلخيص الحبير (۳۲۴/۴)' فقال: و غالب متروك- اه- و قال صاحب التنقيح - كما في (نصب الراية) (۲۹۵/۳)-: هو مجمع على تركه- وروي الحديث من طريق ابي سلمة عن عائشة مختصرا وله علة- و انظر تلخيص الحبير-

شخص اپنے مال کو کسی اور مقصد کے لیے تحفے کے طور پر خانہ کعبہ بھیجے' اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول نہ ہو' تو اس کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم توڑنے کا کفارہ ہے۔ اور جو شخص کسی ایسے مقصد کے لیے اپنے مال کو غریبوں میں صدقہ کرے کہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول نہ ہو' تو اس کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم توڑنے کا کفارہ ہوتا ہے اور جو شخص اپنے اوپر بیت اللہ تک پیدل چل کر جانا لازم کرے اور وہ کسی ایسی وجہ سے ہو کہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول نہ ہو' تو اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم توڑنے کا کفارہ ہے' جو شخص کسی ایسی چیز کے بارے میں بیت اللہ تک پیدل چل کر جانے کی نذر اپنے اوپر لازم کرلے کہ اس کا مقصد اللہ کی رضا کا حصول ہو' تو وہ سوار ہو کر جائے' وہ پیدل ہو کر نہ جائے جب وہ مکہ آ جائے گا تو وہ اپنی نذر کو پورا کرے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام کی کوئی ایسی نذر مانے جس کا مقصد اللہ کی رضا کا حصول ہو' تو اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور اسے پوری کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جب تک وہ نذر اسے تھکا نہ دے (یعنی وہ اسے پوری کرنے سے عاجز نہ ہو جائے)۔

4244- حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ الْإِمَامُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ الْبَيَاضِيُّ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ اَبِى هِنْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَّمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُطِقْهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَّمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فَاَطَاقَهُ فَلْيَفِ بِهٖ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کوئی ایسی نذر مانے' جسے متعین نہ کرے تو اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم توڑنے کا کفارہ ہے اور جو شخص کوئی ایسی نذر مانے جسے پوری کرنے کی اس میں طاقت نہ ہو' تو اس کا کفارہ وہی ہے' جو قسم توڑنے کا کفارہ ہے' اور جو شخص کوئی ایسی نذر مانے جسے وہ پوری کرسکتا ہو' تو اسے پوری کرنی چاہیے۔

4245- حَدَّثَنَا الْقَاضِى اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ الْخِرَقِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ اِنِّى قُلْتُ عَلَيَّ الْمَشْىُ اِلَى الْكَعْبَةِ . فَقَالَ سَعِيْدٌ اَقُلْتَ عَلَيَّ نَذْرٌ قَالَ الرَّجُلُ لَا . فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ شَىْءٌ.

☆☆ ابن حرملہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سعید بن مسیب سے سوال کیا' وہ بولا: میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں بیت اللہ تک پیدل چل کر جاؤں گا' تو سعید نے کہا: تم نے لفظ نذر ماننا استعمال کیا تھا؟ تو اس نے جواب دیا: نہیں! تو سعید نے کہا: تم پر کوئی چیز لازم نہیں ہے۔

٤٢٤٤-اخرجه البيهقي (١٠/٤٥) من طريق الدارقطني' به- و قد تقدم تخريجه رقم (٤١٤٢)-

٤٢٤٥-اسناده حسن؛ للكلام في زهير بن محمد؛ و هو التميمي العنبري' و ابن حرملة؛ و هو عبد الرحمن بن حرملة الاسلمي-وقد اخرجه عبد الرزاق (٨/٤٥٣) (١٥٨٨٠) عن ابراهيم بن ابي يحيى عن عبد الرحمن بن حرملة عن ابن المسيب قال: (علي مشي الى بيت الله)' ولم يقل: (علي نذر) فليس بشيء- و قد روى خلافه مالك في الموطا (٢/٤٧٣) عن عبد الله بن ابي حبيبة قال: قلت لرجل و انا حديث السن: ما على الرجل ان يقول: علي مشي الى بيت الله؟ قال' فقلت: نعم فقلته' و انا يومئذ حديث السن' ثم مكثت حيث عقلت' فقيل لي: ان عليك مشيا؛ فجئت سعيد بن المسيب فسالته عن ذلك؟ فقال لي: عليك مشي؛ فمشيت-

4246- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِي اِسْرَائِيلَ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا . قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَذَرَ اَنْ لَّا يَتَكَلَّمَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَقْعُدَ وَاَنْ يَّصُومَ . فَقَالَ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيَصُمْ . وَلَمْ يَاْمُرْهُ بِالْكَفَّارَةِ .

وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابواسرائیل نامی صاحب کے پاس سے گزرے جو دھوپ میں کھڑے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ اس نے یہ نذر مانی ہے کہ یہ کلام نہیں کرے گا اور سائے میں نہیں آئے گا اور بیٹھے گا نہیں اور روزہ رکھے گا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے کہو کہ وہ بات چیت کرے' سائے میں بھی آ جائے' بیٹھ بھی جائے اور روزہ بھی رکھ لے۔

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کفارہ دینے کی ہدایت نہیں کی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

4247- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مِدْرَارٍ حَدَّثَنَا عَمِّي طَاهِرُ بْنُ مِدْرَارٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

وَالزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِي اِسْرَائِيلَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً . وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' ابواسرائیل کے پاس سے گزرے (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے)۔

4248- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ زِيَادِ بْنِ اٰدَمَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا

٤٢٤٦- في اسناده الحسن بن عمارة' و هو متروك' تقدمت ترجمته كثيرا- و الحديث علقه البيهقي في السنن (١٠/ ٧٥)' قال: و اخرجه الحسن بن عمارة عن حبيب بن ابي ثابت...... فذكره- و الحديث اخرجه البخاري (٦٧٠٤)' و ابو داود (٣٣٠٠)' و ابن ماجه (٢١٣٦)' و ابن حبان (٤٣٨٥)' و ابن الجارود (٩٣٨)' و البيهقي (١٠/ ٧٥) من طريق وهيب عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس' و ليس فيه: (و لم يامره بالكفارة)' و سياتي من هذه الطريق رقم (٤١٤٩)- واخرجه ابن ماجه (٢١٣٦) من طريق اسحاق بن محمد الفروي: حدثنا عبد الله بن عمر عن عبيد الله بن عمر عن عطاء عن ابن عباس' به وليس فيه الزيادة-

٤٢٤٧- انظر الذي قبله-

وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذْ رَاٰى رَجُلاً قَائِمًا فِي الشَّمْسِ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا هٰذَا اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَّقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَيَصُوْمَ وَلَا يَتَكَلَّمَ. فَقَالَ مُرُوْهُ فَلْيَقْعُدْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَتَكَلَّمْ وَيَصُوْمُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ایک شخص کو دیکھا جو دھوپ میں کھڑا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابواسرائیل ہے' اس نے یہ نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا' بیٹھے گا نہیں' سائے میں نہیں آئے گا' روزہ رکھے گا اور کسی کے ساتھ بات چیت نہیں کرے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے کہو کہ یہ بیٹھ جائے' سائے میں بھی آ جائے' بات چیت بھی کرے' البتہ روزہ رکھ لے۔

4249- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْاَيْمَانُ اَرْبَعَةٌ يَمِيْنَانِ تُكَفَّرَانِ وَيَمِيْنَانِ لَا تُكَفَّرَانِ فَالرَّجُلُ يَحْلِفُ وَاللّٰهِ لَا يَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا فَيَفْعَلُ وَالرَّجُلُ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ اَفْعَلُ فَلَا يَفْعَلُ وَاَمَّا اللَّذَانِ لَا تُكَفَّرَانِ فَالرَّجُلُ يَحْلِفُ مَا فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ فَعَلَ وَالرَّجُلُ يَحْلِفُ لَقَدْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا وَلَمْ يَفْعَلْهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قسمیں چار طرح کی ہوتی ہیں' ان میں سے دو قسم کی قسموں کا کفارہ دینا پڑتا ہے اور دو قسم کی قسموں کا کفارہ ادا نہیں کیا جاتا۔ ایک وہ شخص جو یہ قسم اٹھاتا ہے: اللہ کی قسم! ہم ہرگز ایسا نہیں کریں گے اور پھر وہ ایسا کر لیتا ہے' ایک وہ شخص جو یہ کہتا ہے: اللہ کی قسم! میں ایسا کروں گا' پھر وہ ایسا نہیں کرتا' جہاں تک ان دو قسموں کا تعلق ہے جن میں کفارہ نہیں دیا جاتا' تو وہ یہ ہیں کہ آدمی یہ قسم اٹھائے کہ میں نے ایسا نہیں کیا اور حالانکہ اس نے ایسا کیا ہو' یا آدمی یہ قسم اٹھائے کہ اس نے ایسا کیا ہے لیکن اس نے ایسا نہ کیا ہو (تو اس کا کفارہ نہیں ہوگا)۔

4250- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُلُّ اسْتِثْنَاءٍ غَيْرِ مَوْصُوْلٍ فَصَاحِبُهُ حَانِثٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر وہ استثناء جو قسم کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو' تو ایسا کرنے والا شخص قسم توڑنے والا ہوگا۔

4251- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ

٤٢٤٨-تقدم في رقم (٤٢٤٦)-

٤٢٤٩-في اسناده ليث : و هو ابن ابي سليم' ضعيف' تقدمت ترجمته-

٤٢٥٠-اخرجه البيهقي (١٠/٤٧) من طريق احمد بن نجدة : ثنا سعيد بن منصور...... فذكره- و الحديث نقله الزيلعي في نصب الراية (٣/٣٠٣) عن الدارقطني' ثم قال: و عمر بن مدرك ضعيف- اه-قلت: عمر بن مدرك هذا: هو شيخ شيخ الدارقطني' ضعفه الذهبي في الميزان (٥/٣٦٩) و نقل عن ابن معين انه قال: كذاب' لكن لم ينفرد به فقد تابعه عليه احمد بن نجدة' فاخرجه عن سعيد بن منصور: كما تقدم عند البيهقي-واحمد بن نجدة هذا: هو العريان راوي السنن عن سعيد بن منصور: كما في تهذيب الكمال (٣/٢٠١) ترجمة سعيد بن منصور-

٤٢٥١-اخرجه احمد في مسنده (٢/١٨٣، ٢١١)- و عبد الرحمن بن الحارث ضعيف- و انظر تلخيص الحبير (٤/١٧٥)-

بِلاَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ تِ امْرَاَةُ اَبِىْ ذَرٍّ عَلٰى رَاحِلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْوَاءِ حِيْنَ اُغِيْرَ عَلٰى لِقَاحِهٖ حَتّٰى اَنَاخَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّىْ نَذَرْتُ اِنْ نَجَّانِى اللّٰهُ عَلَيْهَا لَاٰكُلَنَّ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِئْسَمَا جَزَيْتِيهَا لَيْسَ هٰذَا نَذْرًا اِنَّمَا النَّذْرُ مَا ابْتُغِىَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ .

☆☆ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصویٰ پر سوار ہو کر آئی۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ کی اونٹنی کو لوٹ لیا گیا تھا۔ اس نے وہ اونٹنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لا کر بٹھائی' پھر اس خاتون نے عرض کی: میں نے یہ نذر مانی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس اونٹنی پر سوار رہتے ہوئے مجھے نجات عطا کر دی تو میں اس کا جگر اور اس کے کوہان کا گوشت ضرور کھاؤں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے بڑا بُرا بدلہ دیا ہے' یہ نذر نہیں ہوتی' نذر وہ ہوتی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا کا ارادہ کیا گیا ہو۔

4252- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِىُّ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ اَنَّ مَوْلَاتَهُ اَرَادَتْ اَنْ تُفَرِّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ فَقَالَتْ هِىَ يَوْمًا يَهُوْدِيَّةٌ وَّيَوْمًا نَصْرَانِيَّةٌ . وَكُلُّ مَمْلُوْكٍ لَهَا حُرٌّ وَّكُلُّ مَالٍ لَهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلَيْهَا الْمَشْىُ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ اِنْ لَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا فَسَاَلَتْ عَائِشَةَ وَابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَّحَفْصَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ فَكُلُّهُمْ قَالَ لَهَا اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَكُوْنِىْ مِثْلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَاَمَرُوْهَا اَنْ تُكَفِّرَ يَمِيْنَهَا وَتُخَلِّىَ بَيْنَهُمَا .

☆☆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی آزاد کردہ کنیز نے یہ ارادہ کیا کہ وہ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ اور ان کی اہلیہ کے درمیان علیحدگی کروا دے' اس نے ایک دن یہ کہا کہ اگر وہ ایسا نہ کرے گی تو وہ یہودی ہوگی' اور ایک روایت کے مطابق یہ کہا کہ عیسائی ہوگی' اس کا ہر غلام آزاد ہوگا اور سارا مال اللہ کی راہ میں دیا جائے گا اور اس پر لازم ہو جائے گا کہ وہ بیت اللہ تک پیدل چل کے جائے' اگر وہ ان دونوں کے درمیان علیحدگی نہ کروا سکی۔

اس نے سیدہ عائشہ' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عبداللہ بن عباس' سیدہ حفصہ اور سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہم سے اس بارے میں دریافت کیا تو ان سب نے اس سے یہی کہا: کیا تم یہ چاہتی ہو کہ تم ہاروت اور ماروت کی طرح بن جاؤ! پھر ان سب نے اسے یہی ہدایت کی کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ دیدے اور ان دونوں کا پیچھا چھوڑ دے۔

4253- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ حَدَّثَنَا غَالِبٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِىِّ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ قَالَ قَالَتْ مَوْلَاتِىْ لَاُفَرِّقَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَ امْرَاَتِكَ

۴۲۵۲—اخرجه البيهقي في سننه (۱۰/۶۶) من طريق الدارقطني' به- و اسناده ضعيف: اشعث: هو ابن سوار ضعيف: كما في (التقريب)-

۴۲۵۳—في اسناده ابو هلال الراسبي: و هو محمد بن سليم' قال الحافظ في التقريب): صدوق فيه لين' لكن يشهد له طريق اشعث المتقدم في الذي قبله-

وَكُلُّ مَالٍ لَهَا فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ وَهِيَ يَوْمًا يَهُوْدِيَّةٌ وَّيَوْمًا نَصْرَانِيَّةٌ وَّيَوْمًا مَجُوْسِيَّةٌ اِنْ لَمْ تُفَرِّقْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ امْرَاَتِكَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ اِنَّ مَوْلَاتِيْ تُرِيْدُ اَنْ تُفَرِّقَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ امْرَاَتِيْ فَقَالَتِ انْطَلِقْ اِلٰى مَوْلَاتِكَ فَقُلْ لَهَا اِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ لَكِ .فَرَجَعْتُ اِلَيْهَا- قَالَ- ثُمَّ اَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهُ فَجَآءَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى الْبَابِ فَقَالَ هَا هُنَا هَارُوْتُ وَمَارُوْتُ فَقَالَتْ اِنِّيْ جَعَلْتُ كُلَّ مَالٍ لِيْ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ قَالَ فَمَا تَاْكُلِيْنَ قَالَتْ وَقُلْتُ وَاَنَا يَوْمًا يَهُوْدِيَّةٌ وَّيَوْمًا نَصْرَانِيَّةٌ وَّيَوْمًا مَجُوْسِيَّةٌ .فَقَالَ اِنْ تَهَوَّدْتِ قُتِلْتِ وَاِنْ تَنَصَّرْتِ قُتِلْتِ وَاِنْ تَمَجَّسْتِ قُتِلْتِ .فَقَالَتْ فَمَا تَاْمُرُنِيْ قَالَ تُكَفِّرِيْنَ يَمِيْنَكِ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ فَتَاكِ وَفَتَاتِكِ .

☆☆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری آزاد کردہ کنیز نے یہ کہا: میں آپ کے اور آپ کی اہلیہ کے درمیان علیحدگی ضرور کرواؤں گی' اگر میں ایسا نہ کرسکی تو اس کا تمام مال خانہ کعبہ کے نام ہوگا اور وہ اس دن یہودی ہوگی' عیسائی ہو گی یا مجوسی ہوگی' اگر وہ آپ کے اور آپ کی اہلیہ کے درمیان فرق نہ پیدا کرسکی۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اُم المؤمنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: میری آزاد کردہ کنیز یہ چاہتی ہے کہ میرے اور میری بیوی کے درمیان علیحدگی پیدا کردے' تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ تم اپنی کنیز کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ تمہارے لیے ایسا کرنا جائز نہیں ہے' میں اس کے بعد واپس چلا گیا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا' وہ تشریف لائے' یہاں تک کہ دروازے تک آئے اور فرمایا: یہاں ہاروت اور ماروت ہیں۔ اس کنیز نے کہا کہ میں نے اپنا سارا مال خانہ کعبہ کے خزانے کے نام کردیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: پھر تم کیا کھاؤ گی؟ اس نے کہا: میں نے یہ کہا ہے کہ میں اس دن یہودی ہوں گی یا عیسائی ہوں گی یا اس دن مجوسی ہوں گی (اگر میں نے ان کے درمیان جدائی نہ کی)۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم نے یہودیت اختیار کی تو تمہیں قتل کردیا جائے گا' اگر تم نے عیسائیت اختیار کی تو تمہیں قتل کردیا جائے گا اور اگر تم نے مجوسیت اختیار کی تو تمہیں قتل کردیا جائے گا۔ وہ کنیز بولی: پھر آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: تم اپنی قسم کا کفارہ دو اور اس شخص اور اس کی بیوی کے درمیان علیحدگی نہ کرواؤ۔

4254- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَبَّارُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ نَذَرَتْ فِيْ نَحْرِ ابْنِهَا فَاَمَرَهَا بِالْكَفَّارَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ كَفَّارَةٌ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى .فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ قَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ الظِّهَارَ وَاَمَرَ بِالْكَفَّارَةِ.

☆☆ قاسم بیان کرتے ہیں: ایک خاتون حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئی' اس نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کردے گی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے کفارہ دینے کا حکم دیا تو حاضرین میں سے ایک

۴۲۵۴- اخرجه مالك في الموطا (۴۷۶/۲) عن يحيى بن سعيد عن القاسم بن محمد' به نحوه- و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۷۳/۱۰)- و اخرجه البيهقي ايضاً من طريق جعفر ابن عون عن يحيى بن سعيد' به- و اسناده صحيح-

صاحب بولے: سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں کفارہ دیا جائے گا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں! اللہ تعالیٰ نے ظہار کا ذکر کیا ہے اور اس میں بھی کفارے کا حکم دیا ہے (تو ظہار بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے لیکن اس میں کفارہ دیا جاتا ہے)۔

4255- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قسم کا کفارہ یہ ہے کہ ہر مسکین کو ایک ''مد'' گندم دی جائے۔

4256- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ رَيْعُهُ اِدَامُهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر مسکین کو گندم کا ایک مُد دیا جائے گا جس کے ساتھ سالن بھی ہوگا۔

4257- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ قَالَ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ.

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قسم کے کفارے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ گندم کا ایک مُد ایک مسکین کو دیا جائے گا۔

4258- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسَلَّمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ يَقُوْلُ ثَلَاثَةُ اَشْيَاءَ فِيْهِنَّ مُدٌّ مُدٌّ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ وَكَفَّارَةِ الظِّهَارِ وَفِدْيَةِ طَعَامِ مِسْكِيْنٍ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے ایک مسجد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تین چیزوں میں ایک ایک ''مد'' دیا جائے گا' قسم توڑنے کے کفارے میں' ظہار کے کفارے میں اور مسکین کو کھانا کھلانے کے فدیے میں۔

۴۲۵۵-اخرجه مالك في الموطا (۲/۴۷۹) عن نافع عن عبد الله بن عمر: انه كانيكفر عن يمينهيا طعام عشرة مسكاين' لكل مسكينمد من حنطة' و كان يعتق المرار اذا وكد اليمين- و من طريقه البيهقي في السنن (۱۰/۵۵)-و اخرجه مالك من قول ابن عمر' نحوه-

۴۲۵۶-اخرجه البيهقي في سننه (۱۰/۵۵) من طريق زاهر بن احمد: ثنا ابو بكر النيسابوري' به- و اسناده صحيح -و اخرجه عبد الرزاق (۸/۵۰۷) (۱۶۰۷۲) عن الثوري عن داود' به-

۴۲۵۷-اخرجه البيهقي (۱۰/۵۵) كتاب: الايمان' باب: الاطعام في كفارة اليمين- من طريق ابي نعيم' ثنا هشام' به-و اخرجه عبد الرزاق (۸/۵۰۶) (۱۶۰۶۸): اخبرنا معمر عن يحيى بن ابي كثير عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن زيد بن ثابت في كفارة اليمن' قال: مدان من حنطة لكل مسكين-

۴۲۵۸-اخرجه البيهقي في السنن (۱۰/۵۵) من طريق الدارقطني' و اسناده ضعيف: لضعف حجاج: و هو ابن ارطاة و ابن لهيعة- ايضا- ضعيف' تقدمت ترجمتها-

4259 - حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ اللُّؤْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ فِيْهِ اِدَامُهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر ایک مسکین کو گندم کا ایک ''مُد'' دیا جائے گا' جس کے ساتھ سالن بھی ہوگا۔

4260 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِى الْجَهْمِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا عَجَزَ الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ عَنِ الصِّيَامِ اَطْعَمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مُدًّا مُدًّا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کوئی بوڑھا شخص روزے رکھنے کے قابل نہ رہے' تو وہ ایک دن کے عوض میں ایک ''مُد'' کھانا کھلائے گا۔

4261 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ - يَعْنِىْ ابْنَ مُحَمَّدٍ - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ادَّعَتِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ زَوْجِهَا فَجَآءَ تْ عَلٰى ذٰلِكَ بِشَاهِدٍ عَدْلٍ اسْتُحْلِفَ زَوْجُهَا فَاِنْ حَلَفَ بَطَلَتْ شَهَادَةُ الشَّاهِدِ وَاِنْ نَكَلَ فَنُكُوْلُهٗ بِمَنْزِلَةِ شَاهِدٍ اٰخَرَ وَجَازَ طَلَاقُهٗ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی عورت اپنے شوہر سے طلاق لینے کا دعویٰ کر دے اور وہ اس بارے میں عادل گواہ کو پیش کر دے تو اس کے شوہر سے حلف لیا جائے گا' اگر وہ حلف اُٹھا لیتا ہے' تو اس گواہ کی گواہی باطل قرار دی جائے گی اور اگر وہ حلف اُٹھانے سے انکار کر دیتا ہے' تو اس کا انکار کرنا دوسرے گواہ کا قائم مقام شمار ہوگا اور اس کی دی ہوئی طلاق تسلیم کی جائے گی۔

4262 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّرْقُفِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَامِعٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ شَهِدَ رَجُلَانِ مِنْ اَهْلِ دَقُوْقَاءَ نَصْرَانِيَّانِ عَلٰى وَصِيَّةِ مُسْلِمٍ مَاتَ عِنْدَهُمْ فَارْتَابَ اَهْلُ الْوَصِيَّةِ فَاَتَوْا بِهِمَا اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ فَاسْتَحْلَفَهُمَا بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَاللّٰهِ مَا اشْتَرَيْتُمَا بِهٖ ثَمَنًا وَلَا كَتَمْتُمَا شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّا اِذًا لَمِنَ الْاٰثِمِيْنَ . قَالَ عَامِرٌ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهٖ لَقَضِيَّةٌ مَا قُضِىَ بِهَا مُنْذُ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْيَوْمِ.

☆☆ عامر شعبی بیان کرتے ہیں: ''دقوقاء'' کے رہنے والے دو عیسائی لوگ ایک مسلمان کی وصیت کے گواہ بن گئے' اس

۴۲۵۹—تقدم تخريجه رقم (۴۲۵۶)-

۴۲۶۰—تقدم متنا و اسنادا في الصيام' باب: (الافطار في رمضان؛ لكبر او رضاع او عذر او غير ذلك)-

۴۲۶۱—تقدم متنا و اسنادا في كتاب: الطلاق' رقم (۳۹۷۹ / ۱۵۵)-

۴۲۶۲—اسناده صحيح؛ يحيى بن يعلى: هو ابن الحارث المحاربي ثقة- روى له البخاري و مسلم و غيرهما- و ابوه: يعلى بن الحارث من رجال مسلم ايضا' و كذا غيلان بن جامع من رجال مسلم- و الحديث اخرجه ابو داود (۳۶۰۵) عن زياد بن ايوب: ثنا هشيم' اخبرنا زكريا عن الشعبي' به- و من طريقه اخرجه البيهقي (۱۰/ ۱۶۵)' و اخرجه البيهقي ايضا من طريق ابن نمير عن زكريا عن الشعبي' به-

مسلمان کا وصال ان لوگوں کے پاس ہوا تھا' جن لوگوں کے بارے میں وصیت کی گئی تھی' انہیں اس بارے میں شک ہوا' وہ ان دونوں کو لے کر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز کے بعد ان دونوں سے قسم لی کہ اللہ کی قسم! ہم نے اس کے عوض میں کوئی قیمت حاصل نہیں کرنی اور ہم نے اللہ تعالیٰ کے نام پر کسی گواہی کو چھپایا نہیں ہے' اگر ہم ایسا کریں گے تو ہم گناہگار ہوں گے۔

تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ وہ فیصلہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آج سے پہلے ایسا فیصلہ نہیں ہوا۔

4263- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اَتٰى رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اَرْضٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا هِىَ لِىْ وَقَالَ الْاٰخَرُ هِىَ لِىْ حُزْتُهَا فَقَبَضْتُهَا .فَقَالَ فِيهَا الْيَمِيْنُ لِلَّذِىْ بِيَدِهِ الْاَرْضُ .فَلَمَّا تَقَدَّمَ لِيَحْلِفَ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ مَنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَقِىَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ .قَالَ فَمَنْ تَرَكَهَا قَالَ فَلَهُ الْجَنَّةُ.

☆☆ عدی بن عدی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: دو آدمی اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ مقدمہ ایک زمین کے بارے میں تھا' ان میں سے ایک نے کہا: یہ میری زمین ہے اور دوسرے نے کہا: یہ میری ہے' میں نے اسے گھیرا ہوا ہے اور اپنے قبضے میں رکھا ہے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں یہ فرمایا کہ جس شخص کے پاس زمین موجود ہے' وہ قسم اٹھائے گا' جب وہ قسم اٹھانے کے لیے تیار ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس شخص نے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کرنے کے لیے قسم اٹھائی تو جب یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اسے ترک کردے گا اسے جنت ملے گی۔

4264- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّهَيْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ

٤٢٦٣- اخرجه النسائي في الكبرى (٤٨٦/٣) (٥٩٩٥): اخبرنا احمد بن يحيى بن الوزير ابن سليمان قال: سمعت ابن وهب...... فذكره- و اخرجه البيهقي (٢٥٤/١٠) من طريق بحر بن نصر' ثنا ابن وهب' به- و اخرجه الطبراني في الكبير (١٠٩/١٧) (٢٦٧) من طريق اسماعيل بن ابي اويس' حدثني سليمان بن بلال' به مختصرا- و اخرجه - ايضا- (١٠٩/١٧) (٢٦٦) من طريقين عن يحيى بن سعيد' به نحوه مختصرا- و اخرجه احمد (١٩١/٤) حدثنا يحيى بن سعيد عن جرير بن حازم' قال: سمعت عدي بن عدي يحدث عن رجاء بن حيوة و العرس بن عميرة انهما حدثاه عن ابيه عدي بن عميرة...... فذكره- و اخرجه النسائي في الكبرى (٤٨٦/٣) (٥٩٩٦) من طريق يزيد- و الطبراني في الكبير (١٠٨/١٧) (٢٦٥) من طريق عارم ابي النعمان' كلاهما (يزيد- و هو ابن هارون- و عارم) عن جرير بن حازم' به نحو رواية احمد' و فيه نزول و قوله تعالى: (ان الذين يشترون بعهد الله و ايمانهم ثمنا قليلا)- و الحديث ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٢٠٦/٤)' و قال: (اخرجه الطبراني في الكبير ب سنادين و رجال احدهما رجال الصحيح)- اه-

٤٢٦٤- تقدم في الذي قبله-

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَخْبَرَنِى اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّ عَدِىَّ بْنَ عَدِيٍّ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4265- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اٰمَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ عَبْدَ الْعُزّٰى بْنَ خَطَلٍ وَّمِقْيَسَ بْنَ صُبَابَةَ الْكِنَانِيَّ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ سَرْحٍ وَّاُمَّ سَارَةَ فَاَمَّا عَبْدُ الْعُزّٰى فَقُتِلَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار افراد کے علاوہ سب کو امان دے دی تھی' وہ لوگ عبدالعزیٰ بن خطل' مقیس بن صبابہ' عبداللہ بن سعد اور اُم سارہ تھے' جہاں تک عبدالعزیٰ کا تعلق ہے' تو اسے قتل کر دیا گیا' وہ خانہ کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا تھا۔

4266- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغَلِّسِ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ زَعَمَ السُّدِّيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اٰمَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَّامْرَاَتَيْنِ وَقَالَ اقْتُلُوْهُمْ وَاِنْ وَجَدْتُمُوْهُمْ مُتَعَلِّقِيْنَ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ . عِكْرِمَةَ بْنَ اَبِىْ جَهْلٍ وَّعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ خَطَلٍ وَّمِقْيَسَ بْنَ صُبَابَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ سَرْحٍ وَّذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ .

☆☆ مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار افراد اور دو خواتین کے علاوہ سب لوگوں کو امان دے دی تھی' آپ نے ارشاد فرمایا تھا: ان (چھ افراد کو) قتل کر دینا ہے' اگرچہ تم انہیں کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا پاؤ: عکرمہ بن ابوجہل' عبداللہ بن خطل' مقیس بن صبابہ' عبداللہ بن سعد۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

4267- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

٤٢٦٥–اخرجه البيهقي في دلائل النبوة (٥/٦٠) من طريق ابي زرعة عبد الرحمن بن عمرو الدمشقي: حدثنا الحسن بن بشر الكوفي...... فذكره-و الحكم بن عبد الملك: هو القرشي' ضعيف: كما في التقريب (١/١٩١)' و يشهد له حديث سعد بن ابي وقاص التالي-

٤٢٦٦–اخرجه ابو داود (٢٦٨٣) قال : حدثنا عثمان بن ابي شيبة' و النسائي (٧/١٠٥)' قال : اخبرنا القاسم بن زكريا بن دينار' كلاهما (عثمان ' و القاسم) قالا: حدثني احمد بن المفضل...... فذكره- في اسناده السدي: هو اسماعيل بن عبد الرحمن' و هو ضعيف' تقدمت ترجمته-

٤٢٦٧–تقدم في الذي قبله-

4268- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اَرْبَعَةٌ لَا اُؤَمِّنُهُمْ فِيْ حِلٍّ وَّلَا حَرَمٍ الْحُوَيْرِثُ بْنُ نُقَيْدٍ وَّمِقْيَسُ بْنُ صُبَابَةَ وَهِلَالُ بْنُ خَطَلٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ . وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ.

☆☆ عمر بن عثمان اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: چار لوگ ایسے ہیں جنہیں میں ''حل'' اور ''حرم'' میں کسی بھی جگہ پر امان نہیں دوں گا۔ حویرث بن نقید' مقیس بن صبابہ' عبداللہ بن خطل اور عبداللہ بن سعد۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

4269- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ تَمِيْمٌ الدَّارِيُّ وَعَدِيُّ بْنُ بَدَّاءٍ وَّكَانَا يَخْتَلِفَانِ اِلٰى مَكَّةَ بِالتِّجَارَةِ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَهْمٍ فَتُوُفِّيَ بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَاَوْصٰى اِلَيْهِمَا فَدَفَعَا تَرِكَتَهُ اِلٰى اَهْلِهِ وَحَبَسَا جَامًا مِّنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَاسْتَحْلَفَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَتَمْتُمَا وَلَا اطَّلَعْتُمَا . ثُمَّ عُرِفَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوْا اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ وَّتَمِيْمٍ فَقَدِمَ رَجُلَانِ مِنْ اَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا بِاللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْجَامَ لِلسَّهْمِيِّ وَ (لَشَهَادَتُنَا اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا اِنَّا اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ) فَاَخَذُوا الْجَامَ وَفِيْهِمْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: تمیم داری اور عدی بن بداء تجارت کے لیے مکہ آیا جایا کرتے تھے' اسی دوران بنوسہم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جا رہا تھا' اس کا انتقال ایسی جگہ پر ہو گیا جہاں کوئی مسلمان نہیں رہتا تھا' اس نے مرتے وقت ان دونوں کو وصیت کی کہ وہ اس کا مال اس کے گھر والوں تک پہنچا دیں' ان لوگوں نے اس میں سے

۴۲۶۸-اخرجه البيهقي (۹/۲۱۲) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه ابو داود (۳۶۸۴)' قال : حدثنا محمد بن العلاء' حدثنا زيد بن حباب' به- ووقع في اسناده في اسناد ابي داود: (عمرو بن عثمان)' و قال ابو داود في كتاب (التفرد) له : الصواب: (عمر بن عثمان)- انظر تحفة الاشراف رقم (۴۴۷۴)-

۴۲۶۹-اخرجه الطبراني رقم (۱۲۵۰۹) (۱۷/۱۰۹) (۲۶۸) من طريق صالح بن عبد الله الترمذي' به- و اخرجه البخاري (۲۷۸۰) و ابو داود (۳۶۰۶)' و الترمذي (۳۰۶۰)' و البخاري في التاريخ (۱/الترجمة ۶۷۶)' و ابو يعلى (۲۴۵۳)' و النحاس في (الناسخ و المنسوخ) ص (۱۶۴-۱۶۵) و البيهقي (۱۰/۱۶۵)' و الواحدي في اسباب النزول ص (۲۱۵) من طرق عن يحيى بن زكريا بن ابي زائدة' به- و هو هنا من مسند ابن عباس' و سياتي في الذي بعده من حديث ابن عباس عن تميم و الحديث اخرجه الترمذي (۳۰۵۹) من طريق محمد بن اسحاق عن ابي النضر عن باذان مولى ام هانىء عن ابن عباس عن تميم الداري...... فذكره بمعناه-قال الترمذي: هذا حديث غريب' و ليس اسناده بصحيح- و ابو النضر الذي روى عنه محمد ابن اسحاق هذا الحديث هو عندي محمد بن السائب' الكلبي' يكنى: ابا النضر' وقد تركه اهل الحديث' و هو صاحب التفسير-سمعت محمد بن اسماعيل يقول: (محمد بن السائب الكلبي' يكنى: ابا النضر' و لا نعرف لسالم ابي النضر المديني رواية عن ابي صالح مولى ام هانىء' و قد روي عن ابن عباس شيء من هذا على الاختصار من غير هذا الوجه)- اه-

چاندی کا ایک پیالہ روک لیا' جس پر سونے کا کام کیا گیا تھا۔ جب یہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قسم اُٹھانے کے لیے کہا اور فرمایا: تم اللہ کے نام کی قسم اُٹھا کر یہ بات کہو کہ تم نے اس میں سے کچھ بھی نہیں چھپایا ہے اور تمہیں اس کے بارے میں کوئی علم بھی نہیں ہے۔

اس کے بعد مکہ میں وہ پیالہ مل گیا تو جس شخص کے پاس سے ملا' اس نے بتایا کہ میں نے یہ عدی بن بداء اور تمیم سے خریدا ہے' تو سہم قبیلے سے تعلق رکھنے والے اس شخص کے وارثوں میں سے دو آدمی آ گئے' انہوں نے یہ قسم اٹھائی کہ یہ پیالہ سہم قبیلے کے اس شخص کا ہے اور ہم دونوں کی گواہی ان کی گواہی کے مقابلے میں زیادہ سچی ہے' ہم نے کوئی زیادتی نہیں کی ہے' ورنہ ایسی صورت میں ہمیں ظالم شمار کیا جائے' چنانچہ ان وارثوں نے وہ پیالہ حاصل کر لیا اور ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

(لَشَهَادَتُنَا اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا اِنَّا اِذًا لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ)

4270- حَدَّثَنَا الْقَاضِي اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُوْلِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ مُسْلِمٍ الْوَشَّاءُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعُرَنِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُدَيْنَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عَدِيٌّ وَّتَمِيْمٌ الدَّارِيُّ يَخْتَلِفَانِ اِلَى مَكَّةَ فَخَرَجَ مَعَهُمَا فَتًى مِنْ بَنِي سَهْمٍ فَتُوُفِّيَ بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَاَوْصَى اِلَيْهِمَا فَدَفَعَا بِتَرِكَتِهِ اِلَى اَهْلِهِ وَحَبَسَا جَامًا مِّنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَاسْتَحْلَفَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَمِيْنِهِ مَا كَتَمْتُمَا وَلَا اطَّلَعْتُمَا ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوْا اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ عَدِيٍّ وَتَمِيْمٍ فَجَاءَ رَجُلَانِ مِنْ وَرَثَةِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا اِنَّ هٰذَا الْجَامَ لِلسَّهْمِيِّ وَ (لَشَهَادَتُنَا اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا) وَاَخَذُوا الْجَامَ وَفِيْهِمْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ تمیم داری اور عدی مکہ آیا جایا کرتے تھے' ایک مرتبہ ان کے ساتھ بنو سہم قبیلے کا ایک نوجوان جا رہا تھا' اس کا انتقال ایسی جگہ پر ہوا جہاں کوئی مسلمان موجود نہیں تھا' اس نے ان دونوں کو وصیت کی اور ان دونوں نے اس کا ترکہ اس کے گھر والوں تک پہنچا دیا' البتہ ان دونوں نے چاندی سے بنا ہوا ایک برتن رکھ لیا جس پر سونے کا کام ہوا تھا۔ (جب یہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے اللہ کے نام پر حلف لیا کہ ہم نے کسی چیز کو چھپایا نہیں ہے اور ہم ایسی کسی چیز سے واقف نہیں ہیں' پھر بعد میں وہ برتن مکہ میں مل گیا تو ان لوگوں نے بتایا: ہم نے تو یہ عدی اور تمیم سے خریدا ہے' تو اس سہم قبیلے سے تعلق رکھنے والے شخص کے ورثاء میں سے دو شخص آئے اور انہوں نے یہ قسم اٹھائی کہ یہ برتن اس شخص کا ہے جو سہم قبیلے سے تعلق رکھتا تھا۔ اور ان دونوں کی گواہی ان دوسرے دونوں کے مقابلے میں زیادہ حق دار ہے (یعنی سچی ہے) اور اگر ہم کوئی زیادتی کریں تو ہمارا شمار ظالموں میں ہو' پھر ان لوگوں نے اس برتن کو حاصل کر لیا' انہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:

(لَشَهَادَتُنَا اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا)

۴۲۷۰- راجع الذي قبله-

4271- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَاَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُوْدِيٍّ وَيَهُوْدِيَّةٍ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِ مَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تُقِيمُوْا عَلَيْهِمَا الْحَدَّ . فَقَالُوْا كُنَّا نَفْعَلُ اِذْ كَانَ الْمُلْكُ فِينَا فَلَمَّا ذَهَبَ مُلْكُنَا فَلَا نَجْتَرِءُ عَلَى الْفِعْلِ . فَقَالَ لَهُمُ ائْتُوْنِي بِاَعْلَمِ رَجُلَيْنِ فِيكُمْ . فَاَتَوْهُ بِابْنَيْ صُوْرِيَا فَقَالَ لَهُمَا اَنْتُمَا اَعْلَمُ مَنْ وَرَاءَكُمَا . قَالَا يَقُوْلُوْنَ . قَالَ فَاَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ الَّذِي اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى كَيْفَ تَجِدُوْنَ حَدَّهُمَا فِي التَّوْرَاةِ . فَقَالَا الرَّجُلُ مَعَ الْمَرْاَةِ زَنْيَةٌ وَّفِيهِ عُقُوْبَةٌ وَّالرَّجُلُ عَلٰى بَطْنِ الْمَرْاَةِ زَنْيَةٌ وَّفِيهِ عُقُوْبَةٌ فَاِذَا شَهِدَ اَرْبَعَةٌ اَنَّهُمْ رَاَوْهُ يُدْخِلُهُ فِيهِ كَمَا يَدْخُلُ الْمِيلُ فِي الْمُكْحُلَةِ رُجِمَ قَالَ ائْتُوْنِي بِالشُّهُوْدِ . فَشَهِدَ اَرْبَعَةٌ فَرَجَمَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . تَفَرَّدَ بِهِ مُجَالِدٌ وَّلَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو لایا گیا' ان دونوں نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے فرمایا: تم لوگوں نے ان دونوں پر حد جاری کیوں نہیں کی؟ یہودیوں نے کہا: ایسا ہم اس وقت کرتے کہ جب یہ ہماری ملکیت میں ہوتے' لیکن جب ہماری ملکیت ختم ہوگئی تو اب یہ ہمارے بس میں نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اپنے سب سے بڑے دو عالموں کو میرے پاس لے کر آؤ' تو وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ''صوریا'' کے دو بیٹوں کو لے کر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے دریافت کیا: باقی سب لوگوں کے مقابلے میں تم زیادہ بڑے عالم ہو؟ انہوں نے جواب دیا: لوگ یہی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میں تم دونوں کو اللہ کے نام کی قسم دے کر یہ دریافت کرتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ پر تورات نازل کی تھی' تم نے ان دونوں (مجرموں) کی سزا تورات میں کیا پائی ہے؟ تو ان دونوں نے کہا: جو شخص کسی عورت کے ساتھ ہوتا ہے' اس کو سزا دی جاتی ہے' جو شخص کسی عورت کے پیٹ پر نظر آتا ہے اس کو سزا دی جاتی ہے۔ لیکن جب چار آدمی یہ گواہی دے دیں گے کہ انہوں نے اس شخص کو اس عورت کے اندر اپنی شرمگاہ کو داخل کرتے ہوئے دیکھا ہے' جس طرح سرمہ دانی کے اندر سلائی کو داخل کیا جاتا ہے (تو اُن کو سنگسار کیا جائے گا)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گواہوں کو لے کر آؤ! پھر چار آدمیوں نے گواہی دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو سنگسار کروا دیا۔

4272- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَّاَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَمُوْسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قُرَيْنٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ الزَّرَّادُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِسْحَاقَ الْمِصْرِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِي عَنِ الْخَطَاِ وَالنِّسْيَانِ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

٤٢٧١- اخرجه ابو داؤد (٤٤٥٢) و الحميدي (١٢٩٤) من طريق مجالد عن الشعبي به و اخرجه ابن ماجه (٢٣٢٨) عن مجالد به مختصرا و اسناده ضعيف: لضعف مجالد بن سليمان-

اللہ تعالیٰ نے میری اُمت سے خطاء کے طور پر بھول کر اور زبردستی ہونے والے گناہوں سے درگزر کیا ہے۔

4273- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسَلَّمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِىْ مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا وَمَا اُكْرِهُوْا عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يَّتَكَلَّمُوْا بِهٖ اَوْ يَعْمَلُوْا بِهٖ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کی ان چیزوں سے درگزر کیا ہے جو وہ سوچتے ہیں یا جس پر انہیں مجبور کیا جاتا ہے' البتہ اگر وہ اس بارے میں کلام کرلیں یا خود جان بوجھ کر اس پر عمل کریں (تو انہیں سزا ملے گی)۔

4274- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْهَيَّاجِ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلٰى مَقْهُوْرٍ يَمِيْنٌ.

☆☆ حضرت واثلہ بن اسقع اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کے ساتھ زبردستی ہو اس پر یمین لازم نہیں ہوتی (یعنی اس پر قسم کا کفارہ لازم نہیں ہوتا)۔

۴۲۷۲- اخرجه ابن حبان (۱۶/۲۰۲) (۷۲۱۹)، و الطبراني في الصغير (۱/۲۷۰)، و الحاكم (۲/۱۹۸)، و من طريقه البيهقي (۱۰/۶۱)، و اخرجه في (۷/۳۵۶)، و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۳/۹۵) من طريق الربيع بن سليمان المرادي، بهذا الاسناد- وقال البيهقي في السنن (۱۰/۶۱): (اخرجه جماعة من المصريين و غيرهم عن الربيع، و به يعرف، و تابعه على ذلك البويطي و الحسين بن ابي معاوية، و اخرجه الوليد بن مسلم، عن الاوزاعي، فلم يذكر في اسناده عبيد بن عمير......)- اه- واخرجه ابن ماجه (۲۰۴۵)، و البيهقي (۷/۳۵۶-۳۵۷)، و العقيلي في الضعفاء (۴/۱۵۴) من طريق محمد بن المصفى: حدثن الوليد بن مسلم، حدثنا الاوزاعي عن عطاء عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم - قال ابن ابي حاتم في العلل (۱/۴۳۱): سالت ابي عن حديث اخرجه ابن المصفى عن الوليد بن مسلم عن الاوزاعي عن عطاء عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم ...... فذكره- وروى ابن المصفى عن الوليد بن مسلم عن الاوزاعي عن عطاء عن ابن عباس مثله، و عن الوليد عن مالك عن نافع عن ابن عمر مثله، و عن الوليد عن ان لهيعة عن موسى بن وردان عن عقبة بن عامر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل ذلك- قال ابي: هذا احاديث منكرة، كانها موضوعة- وقال ابي: (لم يسمع الاوزاعي هذا الحديث عن عطاء انه سمعه من رجل لم يسمه، اتوهم انه عبد الله بن عامر، او اسماعيل بن مسلم، ولا يصح هذا الحديث، و لا يثبت اسناده)- اه- واخرجه الطبراني في الكبير (۱۱/۱۳۳-۱۳۴) (۱۱۲۷۴) من طريق آخر- و للحديث شواهد ذكرها الزيلعي في نصب الراية (۲/۶۴-۶۶)، وابن رجب في جامع العلوم و الحكم ص (۳۵-۳۵۲)، و قد توسعنا في تخريجه في بداية المجتهد لابن رشد-

۴۲۷۳- اخرجه البيهقي (۱۰/۶۱) من طريق الدارقطني، و اخرجه النسائي (۶/۱۹۶)، و الطحاوي في مشكل الآثار (۲/۲۵۰) من طريق حجاج بن محمد عن ابن جريج عن عطاء عن ابي هريرة، به- و الحديث اخرجه البخاري (۲۵۲۸)، (۵۲۶۹)، (۶۶۶۴)، و ابو داود (۲۲۰۹)، و الترمذي (۱۱۸۳)، و ابن ماجه (۲۰۴۰)، (۲۰۴۴)، و النسائي (۶/۱۵۶-۱۵۷)، و ابو يعلى (۶۳۸۹)، و ابن حبان (۴۳۳۴)، (۴۳۳۵)، و البيهقي (۷/۲۹۸) من عن قتادة عن زرارة بن اوفى، به-

۴۲۷۴- تفرد به الدارقطني، و عنبسة ضعيف- قال ابن عبد الهادي في (التنقيح): كما في نصب الراية (۳/۲۹۴)-: حديث منكر، بل موضوع، و فيه جماعة ممن لا يجوز الاحتجاج بهم)- اه- وقال الحافظ في تلخيص الحبير (۴/۳۱۷): (فيه الهياج بن بسطام و هو متروك، و شيخه عنبسه متروك ايضا مكذب، ثم هو من رواية الدارقطني عن شيخه ابي بكر محمد بن الحسن النقاش المقري المفسر، و هو ضعيف عنده، و قد كذب ايضا)- اه-

كِتَابُ الرِّضَاعِ

باب: رضاعت کا بیان

4275- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ سَاَلَهُ تَرٰى تُحَرِّمُ الرَّضَاعَةُ مَرَّةً وَّاحِدَةً قَالَ نَعَمْ.

☆☆ ابوزبیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کیا سمجھتے ہیں کہ ایک مرتبہ رضاعت کے ذریعے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4276- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ قَلِيْلُهُ وَكَثِيْرُهُ.

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: رضاعت تھوڑی ہو یا زیادہ ہو وہ حرمت کو ثابت کر دیتی ہے۔

4277- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ السَّوَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَاَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَدُهُمَا لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ . وَقَالَ الْاٰخَرُ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَالْاِمْلَاجَتَانِ .

۴۲۷۵- اسناده ضعيف: لتدليس ابي الزبير محمد بن مسلم بن تدرس؛ فانه معروف بذلك و لم يصرح بالسماع في رواية اخرى، و اما ابن لهيعة: فانه ضعيف: لسوء حفظه لكن رواية العبادلة عنه صحيحة قبل الاختلاط؛ كما نبه عليه غير واحد من اهل العلم-

۴۲۷۶- اخرجه عبد الرزاق (۷/۴۶۹) (۱۳۹۲۴)، و من طريقه اخرجه المصنف هنا- و في اسناده ليث: و هو ابن ابي سليم، و هو ضعيف تقدمت ترجمته-لكن اخرجه البيهقي في الكبرى (۷/۴۵۸) من طريق عبد الوهاب بن عطاء عن سعيد عن قتادة قال: كتبنا الى ابراهيم بن يزيد شككنا هو النخعي او التيمي قال مطر هو النخعي في الرضاع، و كتب الينا ان شريحا حدث ان عليا و ابن مسعود -رضي الله عنهما- قال يحرم من الرضاع قليله، وكثيره-واسناده صحيح؛ فان عبد الوهاب بن عطاء هو الخفاف راوية سعيد بن ابي عروبة، روى له مسلم وغيره، و ثقه الدارقطني- وقال الذهبي في الميزان (۴/۴۲۵): صدوق-وسعيد هو ابن ابي عروبة ثقة حافظ من اثبت الناس في قتادة-

۴۲۷۷- اخرجه البيهقي في سننه (۷/۴۵۵) كتاب: الرضا، باب: من قال: لا يحرم من الرضاع الا خمس رضعات، من طريق العباس بن محمد الدوري، به-واسناده رجاله ثقات: سليمان بن داود هو الهاشمي فقيه ثقة جليل: قال احمد: يصلح للخلافة، روى له اصحاب السنن و البخاري في خلق افعال العباد، و عبد الوهاب: هو ابن عبد المجيد الثقفي ثقة، تغير قبل موته بثلاث سنين، روى له الجماعة- و انظر التقريب (ت ۴۲۸۹)- و ايوب هو ابن ابي تميمة، و ابن ابي مليكة، كلاهما من رجال الشيخين-والحديث اخرجه مسلم (۱۴۵۰)، و غيره من حديث ايوب عن ابن ابي مليكة عن ابن الزبير عن عائشة، و سياتي رقم (۴۲۰۴)، و حديث ابي هريرة سياتي من طريق اخرى رقم (۴۱۸۱)-

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' جبکہ سیدہ عائشہ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے' ان میں سے ایک کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک مرتبہ یا دو مرتبہ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی''۔

دوسرے راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ایک مرتبہ منہ میں لینے یا دو مرتبہ منہ میں لینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی''۔

4278- حَدَّثَنَا الْقَاضِيُ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى الْهِلَالِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلاً كَانَ فِیْ سَفَرٍ فَوَلَدَتِ امْرَاَتُهُ فَاحْتُبِسَ لَبَنُهَا فَخَشِيَ عَلَيْهَا فَجَعَلَ يَمُصُّهُ وَيَمُجُّهُ فَدَخَلَ فِیْ حَلْقِهِ فَسَاَلَ اَبَا مُوْسٰى فَقَالَ حَرُمَتْ عَلَيْكَ فَاَتَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَاَلَهُ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَا اَنْبَتَ اللَّحْمَ وَاَنْشَزَ الْعَظْمَ .

☆☆ ابوموسیٰ ہلالی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص سفر کر رہا تھا' اس کی بیوی نے ایک بچے کو جنم دیا' لیکن اس عورت کا دودھ جاری نہیں ہوا۔ اس شخص کو اس عورت کی طرف سے اندیشہ ہوا تو اس نے اس عورت کی چھاتی کو چوسنا شروع کیا جس کی وجہ سے دودھ اس کے حلق تک پہنچ گیا' اس نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ عورت تم پر حرام ہوگئی ہے' پھر وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وہی رضاعت حرمت کو ثابت کرتی ہے جو گوشت پیدا کرے اور ہڈیوں کی نشوونما کا باعث بنے (یعنی جو کم عمری میں ہو)۔

4279- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ تَمَّامٍ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ وَلَا الرَّضْعَتَان .

۴۲۷۸- اخرجه احمد (۱/ ۴۳۲)' و ابو داود (۲۰۶۰)' و من طريقه البيهقي (۷/ ۴۶۱) من طريق وكيع' به نحوه- و اسناده ضعيف' قال الحافظ في التلخيص (۴/ ۸): (ابو موسى و ابوه: قال ابو حاتم: مجهولان- وقال الالباني في الارواء (۷/ ۲۲۴): السند ضعيف: لتسلسله بالمجاهيل: ابن عبد الله بن مسعود: فانه لم يسم' و ابو موسى الهلالي و ابوه مجهولان: كما قال ابو حاتم-و اخرجه ابو داود (۲۰۵۹)' و من طريقه البيهقي (۷/ ۴۶۱) من طريق عبد السلام بن مطهر عن النضر بن شميل' كلاهما عن سليمان بن المغيرة عن ابي موسى الهلالي عن ابيه عن ابن لعبد الله ابن مسعود عن ابن مسعود قال: الارضاع الا ما شد العظم' و انبت اللحم- فقال ابو موسى: لا تسالونا و هذا الحبر فيكم: كذا موقوفا-سياتي عند الدارقطني رقم (۴۲۸۱)' و من طريقه البيهقي في سننه (۷/ ۴۶۰) من طريق النضر ابن شميل بن نا سليمان بن المغيرة' نا ابو موسى عن ابيه عن ابن لعبد الله بن مسعود عن ابن مسعود- و عبد السلام بن مطهر و النضر بن شميل' كلاهما ثقة-واخرجه المصنف رقم (۴۱۸۳)' و من طريقه البيهقي (۷/ ۴۶۱) من حديث ابي الحصين عن ابي عطية' قال جاء رجل الى ابي موسى...... فذكره بمعناه)- و في اسناده ابو هاشم الرفاعي و اسمه: محمد بن يزيد بن محمد بن كثير العجلي: قال الحافظ في التقريب : (ليس بالقوي)-

۴۲۷۹- اسناده ضعيف: عبيد الله بن تمام : قال ابن ابي حاتم في الجرح وا لتعديل (۵/ ۳۰۹): سالت ابي عنه؟ فقال: ليس بالقوي' ضعيف الحديث' روى احاديث منكرة- و سئل ابو زرعة عن عبيد الله بن تمام؟ فقال: ضعيف الحديث' و امر بان يضرب على حديثه-

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
ایک مرتبہ یا دو مرتبہ (ایک گھونٹ) پی لینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

4280- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْكَرْخِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ وَلَا يُحَرِّمُ اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ . قَالَ اِبْرَاهِيْمُ فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ اِذَا دَخَلَتْ قَطْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فِىْ جَوْفِ الصَّبِيِّ وَهُوَ صَغِيْرٌ حَرُمَتْ عَلَيْهِ .وَقَالَ عُثْمَانُ اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ مِنَ اللَّبَنِ . وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک مرتبہ یا دو مرتبہ چوس لینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ حرمت اس کے ذریعے ثابت ہوتی ہے جو انتڑیوں کو سیراب کر دے۔

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ روایت سعید بن مسیّب کے سامنے ذکر کی تو وہ بولے: جب دودھ کا ایک قطرہ بھی بچے کے پیٹ تک پہنچ جائے جبکہ وہ ابھی چھوٹا ہو تو اس کے لیے حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

جبکہ عثمان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ صرف اسی کے ذریعے حرمت ثابت ہوتی ہے جو دودھ انتڑیوں کو سیراب کر دے۔ انہوں نے اس کے علاوہ اور کوئی لفظ نقل نہیں کیا۔

4281- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنٍ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَهُ امْرَاَتُهُ وَهُوَ فِىْ سَفَرٍ .فَوَلَدَتْ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ لَا يَمُصُّ فَاَخَذَ زَوْجُهَا يَمُصُّ لَبَنَهَا وَيَمُجُّهُ- قَالَ- حَتّٰى وَجَدَ طَعْمَ لَبَنِهَا فِىْ حَلْقِهِ فَاَتٰى اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ حَرُمَتْ عَلَيْكَ امْرَاَتُكَ فَاَتَاهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَنْتَ الَّذِىْ تُفْتِىْ هٰذَا بِكَذَا وَكَذَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رِضَاعَ اِلَّا مَا شَدَّ الْعَظْمَ وَاَنْبَتَ اللَّحْمَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص کے ساتھ اس کی

۴۲۸۰- اخرجه البيهقي (۴۵۶/۷) من طريق الدارقطني' به- وقال: اخرجه الزهري و هشام عن عروة موقوفا على ابي هريرة ببعض معناه- و اخرجه النسائي في الكبرى (۳۰۰/۳) (۵۴۶۱): اخبرني محمد بن قدامة المصيصي عن جرير عن ابن اسحاق' به و البزار (۱۶۸/۲) (۱۴۴۴) حدثنا يوسف بن موسى' ثنا جرير' به كذلك- و اخرجه في (۵۴۶۰) من طريق ابراهيم بن سعد عن ابيه عن ابيه اسحاق: حدثني هشام عن ابيه عن عبد الله بن الزبير عن الحجاج عن ابي هريرة' به مرفوعا-وقد خالف الثقات سعد بن ابراهيم على هذا الحديث' فلم يذكروا (عبد الله بن الزبير) فيه- و اسناده حسن: فان الحجاج بن الحجاج: قال فيه الحافظ في التقريب مقبول- و ابن اسحاق صرح بالتحديث في رواية النسائي' فزال ما يخشى من تدليسه و قد اخرجه الشافعي (۲/رقم ۶۳-شفاء العي) و من طريقه البيهقي في السنن (۴۵۶/۷) عن سفيان عن هشام بن عروة' به موقوفا- و هذا لا يعل المرفوع به: فان الرفع زيادة ثقة و هي مقبولة عند الاصوليين و جمهور المحدثين-

۴۲۸۱- اخرجه البيهقي (۴۶۰/۷) من طريق الدارقطني به- و قد تقدم رقم (۴۱۷۸)-

بیوی سفر کر رہی تھی' اس عورت نے بچے کو جنم دیا۔ وہ بچہ دودھ نہیں چوس سکا تو اس عورت کے شوہر نے اس عورت کے دودھ کو چوسنا شروع کیا' یہاں تک کہ اسے اس دودھ کا ذائقہ اپنے حلق میں محسوس ہوا' وہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: تمہاری بیوی تمہارے لیے حرام ہوگئی ہے۔ پھر وہ شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: آپ نے یہ یہ فتویٰ دیا ہے' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رضاعت وہی ہوتی ہے جو ہڈی کو مضبوط کرتی ہے اور گوشت کو پیدا کرتی ہے۔

4282- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَرِمَ ثَدْيُهَا فَمَصَصْتُهُ فَدَخَلَ حَلْقِي شَيْءٌ سَبَقَنِي فَشَدَّدَ عَلَيْهِ أَبُو مُوسَى فَأَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ سَأَلْتَ أَحَدًا غَيْرِي قَالَ نَعَمْ أَبَا مُوسَى .فَشَدَّدَ عَلَيَّ .فَأَتَى أَبَا مُوسَى فَقَالَ أَرَضِيعٌ هَذَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْحَبْرُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ.

☆☆ ابوعطیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میری بیوی کی چھاتی میں ورم آ گیا تھا' میں نے اسے چوسا تو میرے حلق میں تھوڑا سا دودھ چلا گیا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اسے سخت ڈانٹا' پھر وہ شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے میرے علاوہ بھی کسی سے یہ مسئلہ دریافت کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے اور انہوں نے مجھے اس بارے میں سخت ڈانٹا ہے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: کیا یہ شخص دودھ پینے والا بچہ ہے؟ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک اتنے بڑے عالم تمہارے درمیان موجود ہیں تم لوگ مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھا کرو۔

4283- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ لَا رَضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو سال گزر جانے کے بعد رضاعت کا اعتبار نہیں ہوتا۔

4284- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دُبَيْسِ بْنِ أَحْمَدَ وَغَيْرُهُمَا قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ بْنُ

٤٢٨٢-اخرجه البيهقي في سننه (٤٦١/٧) من طريق الدارقطني' به- و انظر الحديث (٤١٧٨)-

٤٢٨٣-اخرجه البيهقي (٤٦٢/٧) من طريق الدارقطني' به- و اسناده صحيح رجاله ثقات رجال الصحيحين؛ يونس: هو ابن يزيد الايلي' و طلحة: هو ابن يحيى الزرقي روى له البخاري و مسلم 'وغيرهما-

٤٢٨٤-اخرجه ابن عدي في الكامل (١٠٣/٧)' و من طريقه البيهقي في السنن (٤٦٢/٧) قال: سمعت عمر بن محمد الوكيل' يقول: ثنا الوليد بن برد الانطاكي' به-وقال ابن عدي: هذا يعرف بالهيثم بن جميل عن ابن عيينة مسندا' و غير الهيثم يوقفه على ابن عباس' و الهيثم بن جميل يسكن انطاكية' و يقال: هو البغدادي و يغلط على الثقات كما يغلط غيره' و ارجو انه لا يتعمد الكذب- اه-و اخرجه البيهقي من طريق سعيد بن منصور عن سفيان عن عمرو بن دينار عن ابن عباس موقوفا' وقال: (هذا هو الصواب موقوف)- اه- و انظر: نصب الراية (٢١٨/٣- ٢١٩)-

بُرْدٍ الْاَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رَضَاعَ اِلَّا مَا كَانَ فِى الْحَوْلَيْنِ ۔ لَمْ يُسْنِدْهُ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ الْهَيْثَمِ بْنِ جَمِيْلٍ وَّهُوَ ثِقَةٌ حَافِظٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دو سال کے اندر جو ہو صرف وہی رضاعت معتبر ہوتی ہے۔

4285- حَدَّثَنَا اَبُوْ رَوْقٍ الْهِزَّانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ لَا رَضَاعَ اِلَّا فِى الْحَوْلَيْنِ فِى الصِّغَرِ ۔

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کم سنی میں رضاعت صرف وہی ہوتی ہے جو دو سال کے اندر ہو۔

4286- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ ح وَاَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُلْبُلٍ اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَصَّةِ الْوَاحِدَةِ اَتُحَرِّمُ قَالَ لَا ۔ وَقَالَ اَبُوْ حَامِدٍ اِنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِىْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ قَالَ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ اَتُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ الْوَاحِدَةُ قَالَ لَا ۔

☆☆ سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گھونٹ چوسنے کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا یہ حرمت کو ثابت کر دیتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں!

ابو حامد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: بنو عامر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا ایک مرتبہ چوسنے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں!

4287- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ

٤٢٨٥- اخرجه البيهقي في سننه (٧/٤٦٢) من طريق الدارقطني' به- واخرجه عبد الرزاق (٧/٤٦٥)(١٣٩٠٤) عن معمر عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال: (لا اعلم الرضاع الا ما كان في الصغر)- و اخرجه ايضا رقم (١٣٩٠٦) اخبرنا ابن جريج' اخبرني موسى بن عقبة عن نافع ان ابن عمر كان يقول: (لا نعلم الرضاع الا ما ارضع في الصغر)-

٤٢٨٦- اخرجه احمد (٦/٣٤٠)' و مسلم (١٤٥١)' و النسائي (٦/١٠٠)' و ابن ماجه (١٩٤٠)' و البيهقي (٧/٤٥٥)' و الطبراني في الكبير (٢٥/٣٢) (٢٨)' (٢٩) من طريق قتادة' به- و اخرجه عبد الرزاق (٧/٤٦٩) برقم (١٣٩٢٦)' و مسلم في صحيحه (١٤٥١)' و الدارمي (٢/١٥٧)' و الطبراني في الكبير (٢٥/٣٢) (٣٦) (٣٧)' و ابو يعلى (٧٠٧٣) من طريق ايوب' به- و سياتي رقم (٤٣٠١)' (٤٣٠٢)-

٤٢٨٧- اخرجه النسائي في الكبرى (٣/٣٠٠) (٥٤٥٩) قال: اخبرنا عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث' قال حدثني ابي...... فذكره موقوفا على عائشة- و عبد الوارث بن عبد الصمد: قال ابو حاتم: صدوق- وقال النسائي: لا باس به- و ذكره ابن حبان في الثقات: كما في تهذيب الكمال (٥/١٤)' و قال فيه الحافظ في (التقريب): صدوق- وقد خالف عبد الوارث بن عبد الصمد زيد بن اخزم في رفعه' و زيد ثبت حافظ- لكن الحديث اخرجه احمد ٦٠/٢٤٧)' و الدارمي (٢٢٥٦) من طريق يونس عن الزهري عن عروة عن عائشة' به مرفوعا- وقد تقدم من طريق ابن الزبير عنها مرفوعا- انظر رقم (٤٢٧٧)' و سياتي ايضا رقم (٤٣٠٣)-

الْمُعَلِّمِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ وَلٰكِنْ مَّا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ.

36

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ یا دو مرتبہ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی، حرمت اس کے ذریعے ثابت ہوتی ہے جو آنتوں کو سیراب کردے۔

4288- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدٍ اَبُو اُمَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقُطَامِيِّ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ فُلَانًا تَزَوَّجَ وَقَدْ اَرْضَعْتُهُمَا قَالَ كَيْفَ اَرْضَعْتِيهِمَا. قَالَتْ اَرْضَعْتُ الْجَارِيَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ وَنِصْفٍ وَّاَرْضَعْتُ الْغُلَامَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثِ سِنِيْنَ فَقَالَ اذْهَبِيْ فَقُوْلِيْ لَهُ فَلْيُضَاجِعْهَا هَنِيئًا مَرِيئًا لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ وَّاِنَّمَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا فِي الْمَهْدِ. ابْنُ الْقُطَامِيِّ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس نے عرض کی: فلاں شخص نے شادی کر لی ہے، جبکہ میں نے ان دونوں میاں بیوی کو دودھ پلایا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے ان دونوں کو کب دودھ پلایا تھا؟ تو اس خاتون نے جواب دیا: میں نے اس بچی کو اس وقت دودھ پلایا تھا جب وہ ساڑھے چھ سال کی تھی اور بچے کو اس وقت دودھ پلایا تھا جب وہ تین سال کا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم جاؤ اور اس سے کہہ دو کہ اپنی بیوی کے ساتھ خوشی خوشی رہے کیونکہ دودھ پلانے کی عمر کے بعد رضاعت کا حکم ثابت نہیں ہوتا، وہ رضاعت حرمت ثابت کرتی ہے جو اس وقت ہو جب بچہ گود میں ہوتا ہے۔

4289- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ- قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلٰكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ اَحْفَظُ- قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَجَاءَتْنَا امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا. فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّي تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اِنِّي قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ فَاَعْرَضَ عَنِّي فَاَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَقُلْتُ اِنَّهَا كَاذِبَةٌ فَقَالَ كَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ اَنَّهَا

٤٢٨٨- اخرجه ابن عدي في الكامل (٤/٣١٣) اخبرنا احمد بن يحيى بن زهير، ثنا عبد الرحمن بن سعيد...... فذكره-وقد ذكر في ترجمة عبد الرحمن احاديث منكرة يرويها عن علي بن زيد و ابي المهزم، ثم قال: (و ابو المهزم الذي يروي عنه عبد الرحمن و علي بن زيد و هما جميعا في عداد الضعفاء الذين ذكرتهم في كتابي هذا؛ و لعل انكار هذه الاحاديث بعضه منهما لا من عبد الرحمن- اه-قلت: و ابو المهزم هو يزيد بن سفيان المصري متروك؛ كما قال الحافظ في التقريب (٨٤٦٣)-

٤٢٨٩- اخرجه عبد الرزاق (٧/٤٨٣) (١٣٩٦٨) و في (٨/٣٣٤) (١٥٤٣٥) و البخاري (٥١٠٤) و ابو داود (٣٦٠٤) و الترمذي (١١٥١) و النسائي (٦/١٠٩) و في الكبرى (٣/٣٩٤) (٦٠٢٨) و الطبراني في الكبير (١٧/٣٥٢) (٩٧٥) و البيهقي (٧/٤٦٣) من طريق ايوب عن ابن ابي مليكة، به-واخرجه البخاري (٨٨) (٢٠٥٢) (٢٦٤٠) (٢٦٥٩) و النسائي في الكبرى (٣/٤٣٠) (٥٨٤٥) و في (٣/٤٩٣) (٦٠٢٧) و احمد (٤/٨،٧ ، ٣٨٤) من طرق عن عبد الله بن ابي مليكة انه سمع عقبة بن الحارث و لم يذكر فيه عبيد بن ابي مريم- و الصواب: انه سمعه من عبيد ابن ابي مريم، و سمعه من عقبة بن الحارث- و انظر الارواء (٢١٥٤)-

اَرْضَعْتُكُمَا دَعْهَا عَنْكَ .

☆☆ حضرت عقبہ بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی' ایک سیاہ فام عورت ہمارے پاس آئی اور بولی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: میں نے فلاں کی صاحبزادی' فلاں لڑکی سے شادی کی ہے' تو ایک سیاہ فام عورت ہمارے پاس آئی اور اس نے کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے' وہ عورت جھوٹ بولتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے منہ پھیر لیا' میں دوسری طرف سے آپ کے سامنے آیا تو میں نے عرض کی: وہ جھوٹ بولتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب کیا ہوسکتا ہے؟ جبکہ اس نے یہ بات بیان کر دی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے' تم اس عورت کو (یعنی اپنی بیوی کو) اپنے سے الگ کر دو۔

4290- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِىْ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ ثُمَّ قَالَ لَمْ يُحَدِّثْنِيْ وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ قَالَ تَزَوَّجْتُ بِنْتَ اَبِىْ اِهَابٍ فَجَاءَتِ امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اِنِّىْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ فَاَعْرَضَ عَنِّىْ ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْرَضَ عَنِّىْ ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْرَضَ عَنِّيْ وَقَالَ فَقَالَ فِى الرَّابِعَةِ اَوِ الثَّالِثَةِ كَيْفَ بِكَ وَقَدْ قِيْلَ . قَالَ وَنَهَاهُ عَنْهَا.

☆☆ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابواہاب کی صاحبزادی کے ساتھ شادی کر لی۔ ایک سیاہ فام عورت آئی اور بولی: میں نے تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ (حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے مجھ سے منہ پھیر لیا۔ میں نے دوبارہ آپ سے دریافت کیا تو آپ نے پھر منہ پھیر لیا۔ میں نے چوتھی مرتبہ یا شاید تیسری مرتبہ دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اب کیا ہوسکتا ہے؟ جبکہ یہ بات بیان کی جا چکی ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحب کو اس خاتون کے ساتھ تعلق قائم کرنے سے روک دیا۔

4291- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ وَّاَخْبَرَنِىْ عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّاَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ وَّاَخْبَرَنِىْ اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ- وَهٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ- قَالَ تَزَوَّجْتُ بِنْتَ اَبِىْ اِهَابٍ .وَسَاقَ الْحَدِيْثَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں: میں نے ابواہاب کی صاحبزادی کے ساتھ شادی کر لی۔

4292- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

۴۲۹۰-اخرجه الدارمي (۱۵۷/۲) عن ابي عاصم' به- و انظر الذي قبله-

۴۲۹۱-تقدم في (۴۲۸۹)-

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ جَاءَ تْ فَزَعَمَتْ اَنَّهَا اَرْضَعَتْهُمَا وَكَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ اَبِیْ اِهَابٍ التَّيْمِیِّ فَاَعْرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ.

☆☆ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک سیاہ فام عورت آئی اور اس نے یہ بیان کیا کہ میں نے ان دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ حضرت عقبہ کی اہلیہ ابواہاب کی صاحبزادی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منہ پھیر لیا' پھر آپ مسکرا دیئے اور ارشاد فرمایا: اب کیا ہو سکتا ہے جب کہ یہ بات بیان کی جا چکی ہے۔

4293- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَدَخَلَتْ عَلَيْنَا سَوْدَاءُ فَسَاَلَتْ فَاَبْطَاْنَا عَلَيْهَا فَقَالَتْ تَصَدَّقُوْا عَلَیَّ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْضَعْتُكُمَا جَمِيْعًا. فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ دَعْهَا عَنْكَ لَا خَيْرَ لَكَ فِيْهَا.

☆☆ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کی' ایک سیاہ فام عورت اس کے پاس آئی' اس نے کچھ مانگا ہم نے اسے دینے میں دیر کی تو وہ بولی: تم میری اس بات کی تصدیق کرو' اللہ کی قسم! میں نے تم دونوں میاں بیوی کو دودھ پلایا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی بیوی کو اپنے سے الگ کر دو' تمہارے لیے اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

4294- قُرِءَ عَلٰى اَبِیْ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَغَيْرِهِمَا عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَاْذَنَ عَلَیَّ عَمِّیْ اَفْلَحُ بْنُ اَبِی الْقُعَيْسِ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَلَمْ اٰذَنْ لَهُ فَاَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ ائْذَنِیْ لَهُ فَاِنَّهُ عَمُّكِ. قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِی الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِی الرَّجُلُ. قَالَ ائْذَنِیْ لَهُ فَاِنَّهُ عَمُّكِ.

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے چچا افلح بن ابوالقعیس نے حجاب کا حکم نازل ہو جانے کے بعد میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو میں نے انہیں اجازت نہیں دی۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (بعد میں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

۴۲۹۲-تقدم في (۴۲۸۹)-

۴۲۹۳-تقدم في (۴۲۸۹)-

۴۲۹۴-اخرجه الحميدي (۲۲۹) و احمد (۶/ ۳۸) و مسلم (۱۴۴۵/ ۴) و ابن ماجه (۱۹۴۸) من طريق سفيان عن الزهري به- والحديث اخرجه البخاري (۲۶۴۴) (۴۷۹۶) (۵۱۰۳) (۵۱۱۱) (۵۲۳۹) (۶۱۵۶) و مسلم (۱۴۴۵) و ابو داود (۲۰۵۷) و الترمذي (۱۱۴۸) و النسائي (۶/ ۹۹) (۶/ ۱۰۳) و ابن ماجه (۱۹۳۷) (۱۹۴۹) و احمد (۶/ ۳۳، ۳۸، ۱۷۷، ۱۹۴، ۲۰۱، ۲۷۱) من طرق عن عروة بن الزبير عن عائشة به- و انظر الحديث التالي (۴۲۹۵)-

فرمایا: تم نے اسے اجازت دے دینی تھی کیونکہ وہ تمہارا چچا ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے مجھے مرد نے دودھ نہیں پلایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے اجازت دے دینی تھی کیونکہ وہ تمہارا چچا ہے۔

4295- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَفْلَحَ اَخَا اَبِى الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ اَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْتُهُ بِالَّذِىْ صَنَعْتُ فَاَمَرَنِىْ اَنْ اٰذَنَ لَهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابوالقعیس کے بھائی افلح آئے اور ان کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی تھے یہ حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو میں نے آپ کو اپنے طرزِ عمل کے بارے میں بتایا تو آپ نے ہدایت کی کہ میں انہیں (گھر کے اندر آنے کی) اجازت دے دیا کروں۔

4296- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ نَزَلَتْ اٰيَةُ الرَّجْمِ وَرَضَاعَةُ الْكَبِيْرِ عَشْرًا فَلَقَدْ كَانَتْ فِىْ صَحِيْفَةٍ تَحْتَ سَرِيْرِىْ فَلَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغِلْنَا بِمَوْتِهِ فَدَخَلَ الدَّاجِنُ فَاَكَلَهَا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پہلے یہ آیت نازل ہوئی تھی جس میں سنگسار کا حکم تھا اور وہ آیت نازل ہوئی تھی جس میں یہ حکم تھا کہ بڑے بچے کو دس مرتبہ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔ میرے پاس صحیفے میں یہ بات موجود تھی جو میرے بستر کے نیچے تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور آپ کے وصال کی وجہ سے ہم مصروف رہے تو اسی دوران بکری اندر آئی اور اس نے اسے کھالیا۔

۴۲۹۵- تقدم في الذي قبله، و قد وقع في هذه الرواية (افلح اخا ابي القعيس)، و في رواية سفيان السابقة (افلح بن ابي القعيس)- قال الحافظ ابن حجر في فتح الباري (۱۰/ ۱۸۷): (والمحفوظ: افلح اخو ابي القعيس، و يحتمل ان يكون اسم ابيه: قعيسا، او اسم جده: فنسب اليه: فتكون كنية ابي القعيس و افقت اسم ابيه او اسم جده، و يؤيده ما وقع في الادب من طريق عقيل عن الزهري بلفظ: (فان اخا بني القعيس)، و كذا وقع عند النسائي من طريق وهب بن كيسان عن عروة وقد مضى في تفسير الاحزاب من طريق شعيب عن ابن شهاب بلفظ: (ان افلح اخا ابي القعيس)، و كذا لمسلم من طريق يونس و معمر عن الزهري، و هو المحفوظ عن اصحاب الزهري، لكن وقع عن مسلم من رواية ابن عيينة عن الزهري (افلح بن ابي القعيس)، و كذا لابي داود من طريق الثوري عن هشام بن عروة عن ابيه، و لمسلم من طريق ابن جريج عن عطاء)- اه-

۴۲۹۶- اخرجه ابن ماجه (۱۹۴۴)، و ابو يعلى (۴۵۸۷) من طريق عبد الاعلى، به- و فيه تدليس ابن اسحاق- لكن اخرجه احمد (۶/ ۲۶۹): قال: حدثنا يعقوب، قال: حدثنا ابي عن ابن اسحاق قال: حدثني عبد الله بن ابي بكر...... فذكره-و اخرجه ابن ماجه (۱۹۴۴)، و ابو يعلى (۴۵۸۸) من طريق محمد بن اسحاق عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة، به-

4297- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِيْنَارٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ حَرَّمَ الْاُخْتَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقِيلَ لَهُ فَاِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ وَلَا الرَّضْعَتَانِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَضَاءُ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ مِنْ قَضَائِكَ وَقَضَاءِ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

☆☆ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے رضاعت کے کسی مسئلے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: میرے علم کے مطابق اللہ تعالیٰ نے رضاعی بہن کو حرام قرار دیا ہے۔ ان سے کہا گیا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تو یہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ یا دو مرتبہ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا فیصلہ تمہارے فیصلے اور عبداللہ بن زبیر کے فیصلے سے بہتر ہے۔

4298- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُوْنُسَ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَمَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ لَهُ امْرَاَةٌ وَسُرِّيَّةٌ فَوَلَدَتْ اِحْدَاهُمَا غُلَامًا وَاَرْضَعَتِ الْاُخْرٰى جَارِيَةً هَلْ يَصْلُحُ لِلْغُلَامِ اَنْ يَّنْكِحَ الْجَارِيَةَ فَقَالَ لَا اللِّقَاحُ وَاحِدٌ.

☆☆ عمرو بن شرید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کی ایک بیوی ہو اور ایک کنیز ہو' ان دونوں میں سے ایک بچے کو جنم دیتی ہے اور دوسری بچی کو جنم دیتی ہے' تو کیا بچے کے لیے یہ بات جائز ہوگی کہ وہ اس کنیز کی لڑکی سے نکاح کر لے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ نطفہ ایک ہے۔

4299- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ اُمِّهِ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ اَرْضَعَتْنِيْ وَكَانَ الزُّبَيْرُ يَدْخُلُ عَلَيَّ وَاَنَا اَمْتَشِطُ فَيَاْخُذُ بِقَرْنٍ مِّنْ قُرُوْنِ رَاْسِيْ وَيَقُوْلُ اَقْبِلِيْ عَلَيَّ حَدِّثِيْنِيْ يَرٰى اَنَّهُ اَبِيْ وَاِنَّمَا وَلَدُهُ اِخْوَتِيْ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ الْحَرَّةِ اَرْسَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ ابْنَتِيْ عَلٰى حَمْزَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَحَمْزَةُ وَمُصْعَبٌ مِنَ الْكَلَابِيَّةِ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ وَهَلْ تَصْلُحُ لَهُ فَاَرْسَلَ اِلَيَّ اِنَّمَا تُرِيْدِيْنَ مَنْعَ

۴۲۹۷- اخرجه عبد الرزاق (۷/۴۶۸) (۱۳۹۳۰)' و البيهقي في السنن (۷/۴۵۸) من طريق سعيد بن منصور' كلاهما - عبد الرزاق' و سعيد - عن سفيان عن عمرو بن دينار' به نحوه- واخرجه عبد الرزاق (۷/۴۶۷) (۱۳۹۱۹): اخبرنا ابن جريج' قال: اخبرني عمرو بن دينار...... فذكره نحوه- واخرجه البيهقي (۷/۴۵۸) من طريق شعبة عن عمرو' نحوه-

۴۲۹۸- اخرجه مالك في الموطا (۲/۶۰۲)' و من طريقه عبد الرزاق (۷/۴۸۳) (۱۳۹۴۲)' و الترمذي (۱۱۴۹)' و سعيد بن منصور (۹۶۶)' و البيهقي (۷/۴۵۲)-

۴۲۹۹- اخرجه الشافعي في مسنده (۲/رقم ۷۷- شفاء العي)' و في الام (۳/۳۱۵)' و من طريقه البيهقي في المعرفة (۶/۸۳) رقم (۴۷۰۹) عن عبد العزيز بن محمد عن محمد بن عمرو' به- و عبد العزيز بن محمد الدراوردي: قال فيه الحافظ في (التقريب) صدوق كان يحدث من كتب غيره' فيخطىء- لكن تابعه عبد الله بن ادريس' و هو ثقة فقيه' روى له الجماعة' و ترجمته في التهذيب- و محمد بن عمرو ليس هو الواقدي' انما هو محمد بن عمرو بن علقمة بن وقاص الليثي: روى له الجماعة' و قال الحافظ في (التقريب): صدوق-

ابْنَتِكَ اَنَا اَخُوكِ وَمَا وَلَدَتْ اَسْمَاءُ فَهُمْ اِخْوَتُكِ .فَاَمَّا وَلَدُ الزُّبَيْرِ لِغَيْرِ اَسْمَاءَ فَلَيْسُوا لَكِ بِاِخْوَةٍ .قَالَتْ فَاَرْسَلْتُ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُوْنَ وَاُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالُوْا اِنَّ الرَّضَاعَةَ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ لَا تُحَرِّمُ شَيْئًا .

☆☆ سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما نے مجھے دودھ پلایا تھا اس لیے (سیدہ اسماء کے شوہر) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ میرے ہاں ایسے وقت میں بھی آ جایا کرتے تھے جب میں کنگھی کر رہی ہوتی تھی وہ میرے بال پکڑ کر مجھ سے کہا کرتے تھے: اِدھر میرے پاس آؤ اور میرے ساتھ بات کرو۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سمجھتی تھیں کہ وہ میرے والد ہیں اور سیدہ اسماء کے بچے میرے بھائی ہیں۔

اس کے بعد واقعۂ حرہ سے کچھ پہلے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے (جو میرے رضاعی بھائی تھے) اپنے بیٹے حمزہ کے لیے میری بیٹی کا رشتہ مانگا۔ حمزہ اور مصعب یہ دونوں فلاں عورت کے بیٹے تھے۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ کیا ایسا کرنا درست ہوگا' تو عبداللہ بن زبیر نے مجھے جواب میں پیغام بھیجا کہ کیا تم اپنی بیٹی کا رشتہ دینے سے انکار کرنا چاہتی ہو؟ میں تمہارا بھائی ہوں اور سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے بچے تمہارے بھائی ہیں' لیکن حضرت زبیر کی وہ اولاد جو سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے علاوہ دوسرے بچوں سے ہے وہ تمہارے بہن بھائی نہیں ہیں۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب انہوں نے یہ پیغام بھیجا تھا تو اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ کرام بھی موجود تھے اور اُمہات المؤمنین بھی موجود تھیں' انہوں نے یہ بات بیان کی کہ رضاعت مرد کی طرف سے کسی چیز کی حرمت کو ثابت نہیں کرتی۔

4300- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَالْاِمْلَاجَتَانِ .

☆☆ سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک یا دو گھونٹ پی لینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

4301- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَيْتِىْ فَاَتَاهُ اَعْرَابِىٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَتْ عِنْدِىْ امْرَاَةٌ فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا امْرَاَةً فَزَعَمَتِ امْرَاَتِى الْاُوْلٰى اَنَّهَا اَرْضَعَتِ امْرَاَتِى الْحُدْثٰى رَضْعَةً اَوْ رَضْعَتَيْنِ اَوْ قَالَ اِمْلَاجَةً اَوْ اِمْلَاجَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَلَا الْاِمْلَاجَتَانِ . اَوْ قَالَ الرَّضْعَةُ وَالرَّضْعَتَانِ .

☆☆ سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں موجود تھے' ایک دیہاتی آپ

۴۳۰۰- تقدم برقم (۴۲۸۶)-

۴۳۰۱- تقدم برقم (۴۲۸۶)- و انظر الذي قبله-

کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! میری ایک بیوی ہے میں نے اس کے بعد ایک اور عورت کے ساتھ شادی کی تو میری پہلی بیوی نے یہ بات بیان کی' اس نے میری بیوی کو دودھ پلایا ہوا ہے' جو ایک یا شاید دو مرتبہ پلایا تھا یا ایک یا دو گھونٹ پلایا تھا (یہاں پر شک راوی کو ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک یا دو گھونٹ بھرنے سے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: ایک یا دو مرتبہ پینے سے) حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

4302- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ وَاَيُّوْبَ عَنْ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَلَا الْاِمْلَاجَتَانِ . قَالَ قَتَادَةُ وَلَا الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ .

☆☆ سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک یا دو گھونٹ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

قتادہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ایک مرتبہ یا دو مرتبہ چوسنے سے (حرمت ثابت نہیں ہوتی)۔

4303- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الشِّيعِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَّعَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَا حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمایا ہے: ایک یا دو مرتبہ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

4304- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ نَزَلَ فِى الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ وَّهِىَ تُرِيْدُ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ ثُمَّ نَزَلَ بَعْدُ اَوْ خَمْسٌ مَعْلُوْمَاتٍ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: قرآن میں پہلے دس متعین مرتبہ چوسنے کا حکم نازل ہوا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ وہ رضاعت جس کے ذریعے حرمت ثابت ہوتی ہے' اس میں دس مرتبہ چوسنا لازم ہے' اس کے بعد پانچ متعین مرتبہ کا حکم نازل ہوا۔

4305- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ

۴۳۰۲- تقدم رقم (۴۲۸۶)-

۴۳۰۳- اخرجه مسلم (۱۴۵۰)' و ابو داود (۲۰۶۳)' و الترمذي (۱۱۵۰)' و النسائي (۱۰۱/۶)' و احمد (۳۱/۶' ۹۵' ۲۱۶)' و ابن حبان (۴۲۲۸)' و الطحاوي في شرح المعاني (۴۵۵۶)' و البيهقي (۴۵۴/۷' ۴۵۵) من طرق عن ايوب' به-

۴۳۰۴- اخرجه مسلم (۲۵/۱۴۵۲) من طريق سليمان بن بلال عن يحيى' به- و اخرجه مالك في الموطا (۶۰۸/۲)' و من طريقه مسلم في صحيحه (۱۴۵۲)' و الترمذي (۱۱۵۰)' و ابو داود (۲۰۶۲)' و النسائي (۱۰۰/۶)' و الدارمي (۲۲۵۸) عن عبد الله بن ابي بكر بن محمد ابن عمرو بن حزم عن عمرة' به-واخرجه ابن ماجه (۱۹۴۲) من طريق عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عمرة' به- والفاظه متقاربة-

الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ.

☆☆ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی دوسرے شخص کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص باقی سب لوگوں کے مقابلے میں اس کی زندگی اور موت میں زیادہ قریب شمار ہوگا۔

4306- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَذْعُورٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى الصَّدَفِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ الشَّامِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ رَجُلٌ فَلَهُ وَلَاؤُهُ . الصَّدَفِيُّ ضَعِيفٌ وَّالَّذِي قَبْلَهُ مُرْسَلٌ.

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کسی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتا ہے' تو وہ دوسرا شخص پہلے کے ولاء کا مالک ہوگا۔

4307- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

٤٣٠٥- اخرجه احمد (٤/١٠٢، ١٠٣)' و الترمذي (٢١١٢)' و النسائي في الكبرى (٤/٨٨، ٨٩) (٦٤١٢، ٦٤١٣)' و الدارمي (٢/٣٧٧)' و الحاكم (٢/٢١٩)' و الطبراني في الكبير (٢/٥٦) (١٢٧٣) و البيهقي (١٠/٢٩٦)' والخطيب في تاريخه (٧/٥٣) من طرق عن عبد العزيز بن عمر بن عبد العزيز عن عبد الله بن موهب' به- قال الترمذي: هذا حديث لا نعرفه الا من حديث عبد الله بن وهب- ويقال: ابن موهب- عن تميم الداري' وقد ادخل بعضهم بين عبد الله بن موهب و بين تميم الداري قبيصة بن ذويب- اخرجه يحيى بن حمزة عن عبد العزيز بن عمر' وزاد فيه: قبيصة بن ذويب- و العمل على هذا عند بعض اهل العلم' و هو عندي ليس بمتصل- اه-قلت: ورواية يحيى التي اشار اليها الترمذي: اخرجها ابو داود (٢٩١٨)' و الطحاوي في شرح المشكل (٢٨٥٣)' (٢٨٥٤)' (٢٨٥٥)' (٢٨٥٦)' و الطبراني في الكبير (٤/٥٦) (١٢٧٣)' و الحاكم (٢/٢١٩)' والبيهقي (١٠/٢٩٦) من طريق يحيى بن حمزة عن عبد الله بن موهب عن قبيصة بن ذويب عن تميم الداري' به- قال البخاري في تاريخه (٥/١٩٩): ولا يصح لقول النبي صلى الله عليه وسلم: (الولاء لمن اعتق)- و الحديث اخرجه النسائي في الكبرى (٤/٨٨) (٦٤١١)' و الحاكم (٢/٢١٩)' و الطبراني (٢/٥٧) (١٢٧٤)' و البيهقي (١٠/٢٩٧) من طريق يونس بن ابي اسحاق عن ابيه عن ابن موهب' به-قال ابن التركماني في (الجوهر النقي) ان ابا نعيم و وكيع- و هما ثقتان جليلان- قد روياه عن عبد العزيز بن عمر بن عبد العزيز' و قد صرح بسماع ابن موهب من تميم' ثم قال: (فان كان الامر على ما ذكر ابو نعيم و وكيع حمل على انه سمع منه بواسطة و بغيرها' و ان ثبت انه لم يسمع منه ولا لحقه' فالواسطة- و هو قبيصة- ثقة' ادرك زمان تميم بلا شك فعنعنته محمولة على الاتصال)- اه-وقال العلائي في جامع التحصيل ص (٢١٧): قال يعقوب الفسوي لم يدركه- يعني: تميما- وقال احمد بن حنبل في حديثه عن تميم' قلت: يا رسول الله' ارايت الرجل من اهل الكتاب يسلم على يدي الرجل...... الحديث-: انما هو ابن موهب عن قبيصة عن تميم)- اه-

٤٣٠٦- اخرجه الطبراني في الكبير (٨/٢٣٣) (٧٧٨١)' و ابن عدي في الكامل (٦/٤٠١)' و من طريقه البيهقي (١٠/٢٩٨)' من طريق عيسى بن يونس' به-واخرجه ابن عدي' و من طريقه البيهقي (١٠/٢٩٨)' وابن الجوزي في الموضوعات (٢/٥٣٨) (١٧٦٥) من طريق عيسى بن يونس عن جعفر بن الزبير عن القاسم عن ابي امامة' به- قال ابن الجوزي: هذا حديث لا يصح - قال ابن حبان: القاسم كان يروي عن الصحابة المعضلات- قال شعبة: جعفر بن الزبير كان يكذب-وقال البخاري و النسائي و الدارقطني: جعفر متروك- و قد اخرجه معاوية بن يحيى عن القاسم' و معاوية ليس بشيء- اه-

٤٣٠٧- تقدم تخريجه رقم (٤٣٠٥)-

مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَيِ الرَّجُلِ قَالَ هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ ـ

☆☆ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی دوسرے شخص کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتا ہے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ دیگر سب لوگوں کے مقابلے میں اس کی زندگی اور موت میں اس سے زیادہ قریب ہوگا۔

4308- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ وَعَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ الْكِلَابِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ رَجُلٌ مِنْ خَوْلَانَ- قَالَ سَمِعْتُ تَمِيمًا الدَّارِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آپ نے ایک شخص سے سوال کیا (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

4309- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ لَا تَحِلُّ اللُّقَطَةُ مَنِ الْتَقَطَ شَيْئًا فَلْيُعَرِّفْهُ سَنَةً فَإِنْ جَاءَهُ صَاحِبُهَا فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَأْتِ صَاحِبُهَا فَلْيَتَصَدَّقْ بِهَا وَاِنْ جَاءَ فَلْيُخَيِّرْهُ بَيْنَ الْاَجْرِ وَبَيْنَ الَّذِىْ لَهُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گری ہوئی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: گری ہوئی چیز کو استعمال کرنا جائز نہیں ہے' جو شخص اس کو اٹھالیتا ہے وہ ایک سال تک اُس کا اعلان کرے گا' اگر اس کا مالک آ جاتا ہے' تو وہ اسے لوٹا دے گا' اگر اس کا مالک نہیں آتا تو وہ اسے صدقہ کر دے گا۔ اور اگر پھر اس کا مالک آ جاتا ہے' تو وہ اسے اس کی چیز یا اس کی مانند دوسری چیز کے بارے میں اختیار دے گا۔

4310- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عِيسَى بْنِ

۴۳۰۸-اختلف في سماع ابن موهب من تميم' و صوبه ابو زرعة الدمشقي' فقال-كما في تهذيب الكمال (۲۹۹/٤)-: و جه مدخل قبيصة بن ذويب في حديثه هذا- فيما نرى' و الله اعلم- ان عبد العزيز بن عمر حدث يحيى بن حمزة' بهذا الحديث من كتابه' و حدثهم بالعراق حفظا- و هذا حديث متصل حسن المخرج' و الاتصال لم ار احدا مناهل العلم يدفعه)- اه-وقال المزي في تهذيب الكمال (۲۹۹/٤) : و في حديث وكيع وحده عن عبد العزيز' عن عبد الله بن موهب قال: سمعت تميما- وقال غيره: عن تميم الداري- وقد جوده يحيى بن حمزة عن عبد العزيز- اه-قلت: بل تابع وكيعا عليه: علي بن عابس' و عبد الرحمن بن سليمان و محمد بن ربيعة الكلابي هنا عند الدارقطني-و ينظر الكلام على الحديث رقم (۴۳۰۵)-

۴۳۰۹-اخرجه الطبراني في الاوسط (۲۲۰۸) و الصغير (۳۱/۱): حدثنا احمد بن سهل ابن الوليد السكرى الاهوازي' قال: نا خالد بن يوسف السمتي...... فذكره-وخالد بن يوسف السمتي ضعيف' تقدمت ترجمته-والحديث ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۷۱/٤)' وقال: (اخرجه الطبراني في الصغير و الاوسط' و فيه يوسف بن خالد السمتي' وهو كذاب)- اه-

الْمُسَيَّبِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فُرِغَ مِنْ اَرْبَعٍ الْخَلْقِ وَالْخُلُقِ وَالرِّزْقِ وَالاَجَلِ فَلَيْسَ اَحَدٌ اَكْسَبَ مِنْ اَحَدٍ وَّالصَّدَقَةُ جَائِزَةٌ قُبِضَتْ اَوْ لَمْ تُقْبَضْ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ چار چیزوں سے فارغ ہو چکا ہے: تخلیق' عادت واطوار' رزق اور عمر' تو کوئی شخص کسی دوسرے سے ان میں سے کسی بھی چیز کا اکتساب نہیں کر سکتا۔ صدقہ دینا جائز ہے' خواہ اسے قبضے میں لیا گیا ہو یا نہ لیا گیا ہو۔

4311- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْاٰدَمِيُّ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ عُقَيْلٍ اُسِرَ فَاُخِذَتِ الْعَضْبَاءُ مَعَهٗ فَاَتٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ عَلَامَ تَاْخُذُوْنِيْ وَتَاْخُذُوْنَ الْعَضْبَاءَ وَاَنَا مُسْلِمٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ . قَالَ وَمَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ جَائِعٌ فَاَطْعِمْنِيْ وَاِنِّيْ ظَمْاٰنُ فَاسْقِنِيْ فَقَالَ هٰذِهٖ حَاجَتُكَ . قَالَ فَفُوْدِيَ بِرَجُلَيْنِ وَحَبَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَضْبَاءَ لِرَحْلِهٖ وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ قَالَ فَاَغَارَ الْمُشْرِكُوْنَ عَلٰى سَرْحِ الْمَدِيْنَةِ وَاَسَرُوْا امْرَاَةً مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يُرِيْحُوْنَ اِبِلَهُمْ بِاَفْنِيَتِهِمْ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ نُوِّمُوْا وَعَمَدَتْ اِلَى الْاِبِلِ فَمَا كَانَتْ تَاْتِيْ عَلٰى نَاقَةٍ مِّنْهَا اِلَّا رَغَتْ حَتّٰى اَتَتْ عَلَى الْعَضْبَاءِ فَاَتَتْ عَلٰى نَاقَةٍ ذَلُوْلٍ فَرَكِبَتْهَا حَتّٰى اَتَتِ الْمَدِيْنَةَ وَنَذَرَتْ اِنِ اللّٰهُ تَعَالٰى نَجَّاهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَلَمَّا اَتَتِ الْمَدِيْنَةَ عَرَفَ النَّاسُ النَّاقَةَ وَقَالُوْا الْعَضْبَاءُ نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُخْبِرَ بِنَذْرِهَا فَقَالَ بِئْسَمَا جَزَتْهَا- اَوْ جَزَيْتِهَا- لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عضباء نامی اونٹنی بنو عقیل کے ایک شخص کی ملکیت تھی۔ اس شخص کو قیدی بنایا گیا۔ اس شخص کے ساتھ اس کی اونٹنی عضباء کو بھی قیدی بنا دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے' آپ اس وقت ایک گدھے پر سوار تھے جس پر کپڑا ڈالا ہوا تھا۔ اس نے عرض کی: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ لوگوں نے کس بنیاد پر مجھے پکڑا ہے اور کس وجہ سے عضباء کو پکڑا ہے' جبکہ میں مسلمان ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اگر تم یہ بات کہہ رہے ہو' تو تم اپنے معاملے کے مالک ہو (یعنی آزاد ہو) اور تمہیں مکمل فلاح نصیب ہو'

۴۳۱۰- اخرجه البيهقي (۶/۱۶۳) من طريق الدارقطني' و في اسناده عيسى بن المسيب: ترجم له ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (۶/ترجمة ۱۶۰۰)' و نقل تضعيفه عن ابن معين و ابي زرعة' و قال: سالت ابي عنه؛ فقال: محله الصدق' ليس بالقوي- وقال ابن حبان في المجروحين (۲/۱۱۹): كان ممن يقلب الاخبار' ولا يعلم و يخطىء في الآثار' و لا يفهم حتى خرج عن حد الاحتجاج- اه- و انظر ترجمته في الميزان (۵/۳۸۹)-

۴۳۱۱- اخرجه مسلم في النذر' باب: لا وفاء لنذر في معصية الله' ولا فيما لا يملك العبد' حديث (۱۶۴۱) من طريق اسماعيل بن ابراهيم عن ايوب' به-

گی۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو وہ شخص (پیچھے سے) بولا: حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بھوکا ہوں مجھے کچھ کھانے کے لیے دیں۔ میں پیاسا ہوں آپ مجھے کچھ پینے کے لیے دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری ضرورت کا سامان ہے۔

پھر اس شخص کو دو آدمیوں کے فدیے کے بدلے میں چھوڑ دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عضباء نامی اونٹنی کو اپنی سواری کے لیے رکھ دیا کیونکہ وہ تیز سفر کیا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے مدینہ منورہ کے ایک حصے پر رات کے وقت ڈاکہ ڈالا اور ایک مسلمان عورت کو قیدی کر لیا۔ مشرکین نے اپنی کھلی جگہ پر اپنے اونٹوں کو آرام کرنے کے لیے بٹھا دیا جب رات ہوئی اور وہ لوگ سو گئے تو وہ عورت جس اونٹ کے پاس گئی اس نے آواز نکالی وہ اس اونٹنی عضباء کے پاس آئی تو اس نے آواز نہیں نکالی۔ وہ بڑی فرمانبردار اونٹنی تھی وہ عورت اس اونٹنی پر سوار ہو کر مدینہ منورہ آ گئی۔ اس نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے نجات نصیب کر دی تو وہ اس اونٹنی کو قربان کر دے گی جب وہ مدینہ منورہ پہنچی اور لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو پہچان لیا تو بولے: یہ تو عضباء ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر اس عورت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اور اس کی نذر کے بارے میں آپ کو بتایا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے بہت بُرا بدلہ دیا ہے۔ معصیت کے کام میں کوئی نذر نہیں ہوتی اور آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس کے بارے میں کوئی نذر نہیں ہوتی۔

4312- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ تُحَرِّمُ مِنْهَا مَا قَلَّ وَمَا كَثُرَ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَمَّا بَلَغَهُ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ يَاْثُرُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي الرَّضَاعِ اَنَّهُ لَا يُحَرِّمُ مِنْهَا دُوْنَ سَبْعِ رَضَعَاتٍ قَالَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ مِنْ قَوْلِ عَائِشَةَ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَاَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ) وَلَمْ يَقُلْ رَضْعَةً وَّلَا رَضْعَتَيْنِ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: تھوڑی رضاعت بھی وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو حرمت زیادہ رضاعت سے ثابت ہوتی ہے ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اس بات کا پتہ چلا کہ عبداللہ بن زبیر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رضاعت کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: سات مرتبہ سے کم دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کا فرمان سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ کے قول سے زیادہ بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اور تمہاری رضاعی بہنیں''۔

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ایک مرتبہ یا دو مرتبہ کی رضاعت۔

۴۳۱۲- اخرجه عبد الرزاق (۷/۴۶۶) (۱۳۹۱۱) و من طريقه اخرجه المصنف هنا و رجال اسناده ثقات و ليس فيه الا ما يخشى من تدليس ابن جريج و سماع عطاء من ابن عمر فيه خلاف- قال العلائي في جامع التحصيل ص (۲۳۸): (قال احمد بن حنبل: راى ابن عمر و لم يسمع منه و لم يسمع من ابن عباس شيئا- وقال ابو حاتم لم يدرك ابن عمر- اه-

4313- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا يُحَرِّمُ دُونَ خَمْسِ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پانچ مرتبہ سے کم رضاعت کے ذریعے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

4314- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَتُحَرِّمُ رَضْعَةٌ أَوْ رَضْعَتَانِ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ الأُخْتَ مِنَ الرَّضَاعَةِ إِلَّا حَرَامًا فَقَالَ الرَّجُلُ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ- يُرِيدُ ابْنَ الزُّبَيْرِ- زَعَمَ أَنَّهُ لَا تُحَرِّمُ رَضْعَةٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَضَاءُ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ قَضَائِكَ وَقَضَاءِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ.

☆☆ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کیا ایک مرتبہ یا دو مرتبہ کی رضاعت کے ذریعے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ رضاعی بہن حرام ہوتی ہے۔ تو ایک شخص بولا: امیر المؤمنین نے تو یہ بات بیان کی ہے (اس شخص کی مراد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے) کہ ایک مرتبہ کی رضاعت کے ذریعے حرمت ثابت نہیں ہوتی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فیصلہ تمہارے فیصلے اور امیر المؤمنین کے فیصلے سے بہتر ہے۔

4315- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

4316- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الأَزْرَقُ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا وَحَدَّ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوا عَنْهَا . لَفْظُ يَعْقُوبَ .

۴۳۱۳- اخرجه عبد الرزاق (۴۶۶/۷) (۱۳۹۱۲) و من طريقه الدارقطني هنا، و من طريقهما البيهقي في السنن (۴۵۶/۷)- قال ابن التركماني في الجوهر النقي: (قد اضطرب مذهبها في ذلك كما تقدم- وقال ابن جرير: الرواية عنها في ذلك مضطربة: فروي انها كانت لا تحرم الا بعشر وروي بخمس- و المعروف عنها بنقل الثقات انها كانت لا تحرم الا بسبع مع اختلاف في ذلك عنها)- اه-

۴۳۱۴- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۴۶۸/۷) (۱۳۹۱۹) من طريقه المصنف هنا- و انظر رقم (۴۲۹۷)-

۴۳۱۵- اخرجه عبد الرزاق (۴۶۸/۷) (۱۳۹۲۰) و من طريقه المصنف هنا- و انظر رقم (۴۲۹۷)-

۴۳۱۶- اخرجه الحاكم (۱۱۵/۴) و من طريقه البيهقي (۱۰/۱۲-۱۳)- و اخرجه ابو نعيم في الحلية (۱۷/۹) من طريق داود بن ابي هند عن مكحول عن ابي ثعلبة الخشني به- و مكحول كثير الارسال و التدليس قال العلائي في (جامع التحصيل) ص (۲۸۵): روي عن ابي ثعلبة الخشني حديث: (ان الله فرض فرائض فلا تضيعوها) وهو معاصر له بالسن و البلد: فيحتمل انيكون ارسل كعادته و هو يدلس ايضا)- اه- و اخرجه الطبراني في الكبير كما في مجمع الزوائد (۱۷۶/۱) و مسدد كما في المطالب العالية (۷۳/۳) (۲۹۰۹) و قال الحافظ: رجاله ثقات الا انه منقطع- وقال الهيثمي: و رجاله رجال الصحيح- و اخرجه البيهقي في السنن (۱۲/۱۰) موقوفا-

☆☆ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کر دیئے ہیں' تم انہیں ضائع نہ کرو'اس نے کچھ چیزوں کو حرام قرار دے دیا ہے تم ان کا ارتکاب نہ کرو اور اس نے کچھ حدود متعین کر دی ہیں' تم ان کی خلاف ورزی نہ کرو'اس نے بھولے بغیر کچھ چیزوں کے بارے میں کچھ بیان نہیں کیا' تو تم ان کو کریدنے کی کوشش نہ کرو۔

كِتَابُ الْاَحْبَاسِ

کتاب: احباس (یعنی وقف) کے بارے میں روایات

4317- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِشْكَابَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ قَالَ لَمْ يَتْرُكْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفْرَاءَ وَلَابَيْضَاءَ اِلَّا اَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً وَبَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ.

☆☆ حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (وصال کے بعد) کوئی سونا یا چاندی نہیں چھوڑے تھے صرف ایک زمین چھوڑی تھی جسے آپ نے صدقہ قرار دیا تھا' اور ایک سفید خچر کو چھوڑا تھا۔

شرح:

وقف کا لغوی معنی ٹھہر جانا ہے اور اصطلاحِ شریعت میں اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی اپنی ملکیت کی کسی چیز کو اپنی ملک سے خارج کر کے اللہ تعالیٰ کے نام اس طرح کر دے کہ خدا کی مخلوق اس سے نفع حاصل کرتی رہے۔

وقف ایک ایسی نیکی ہے جسے مستحب قرار دیا گیا ہے' بہت سی احادیث و روایات میں اس کے فضائل منقول ہیں۔

وقف کرنے کے لئے یہ بات شرط ہے کہ وقف کرنے والا شخص اس چیز میں تصرف کر سکتا ہو یعنی وہ عاقل' بالغ اور آزاد ہو۔ اس لئے نابالغ بچے' کم عقل شخص اور غلام کا کیا ہوا وقف درست نہیں ہوگا۔

وقف صریح لفظ کے ساتھ بھی کیا جا سکتا ہے اور کنایہ کے ساتھ بھی کیا جا سکتا ہے۔

وقف کے درست ہونے کے لئے یہ چیز شرط ہے کہ وہ کوئی ایسی چیز ہو جس کی اصل برقرار رہے اور اس کے فوائد حاصل ہوتے رہیں۔ اس لئے کوئی چیز وقف نہیں کی جا سکتی جو فائدہ حاصل ہونے کے بعد باقی نہ رہے' جیسے کھانا وغیرہ۔

وقف کے درست ہونے کے لئے یہ بات بھی شرط ہے کہ جس چیز کو وقف کیا گیا ہو وہ کوئی متعین چیز ہونی چاہئے۔

ایک شرط یہ ہے کہ وقف نیکی کے کام میں ہو سکتا ہے' اس لئے غیر مسلموں کی عبادت گاہوں وغیرہ کے لئے وقف درست نہیں ہوگا۔

وقف کے لئے ایک شرط یہ ہے کہ وہ مطلق ہو' مشروط یا موقت وقف درست نہیں ہوتا۔

4318- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ

۴۳۱۷- اخرجه البخاري في صحيحه (۲۸۷۳) (۲۹۱۲) و النسائي (۶/۲۲۹) و احمد (۴/۲۷۹) من طريق سفيان عن ابي اسحاق...... فذكره- والحديث اخرجه زهير بن معاوية' و ابو الاحوص' و اسرائيل' و يونس عن ابي اسحاق' و في بعض هذه الطرق التصريح بسماع ابي اسحاق من عمرو بن الحارث: فزال ما يخشى من تدليسه- و ستاتي بعض هذا الطرق رقم في الاحاديث التالية-

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ يَقُوْلُ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً.

☆☆ حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترکے میں صرف اپنے ہتھیار' اپنا سفید خچر اور ایک زمین چھوڑی تھی جسے آپ نے صدقہ قرار دیا تھا۔

4319- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا اَمَةً اِلَّا بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ الَّتِيْ كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ وَاَرْضًا جَعَلَهَا فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ قُتَيْبَةُ مَرَّةً اُخْرٰى تَرَكَهَا صَدَقَةً.

☆☆ حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دینار یا کوئی درہم یا کوئی غلام یا کوئی کنیز (ترکے میں) نہیں چھوڑے تھے' صرف آپ کا سفید خچر تھا جس پر آپ سوار ہوا کرتے تھے۔ آپ کا اسلحہ تھا اور ایک زمین تھی جسے آپ نے اللہ کے نام پر (صدقے کے طور پر) کر دیا تھا۔

قتیبہ نامی راوی نے ایک مرتبہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں: آپ نے اسے صدقہ قرار دیا تھا۔

4320- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ خَتَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخِيْ امْرَاَتِهِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَلَا دِيْنَارًا وَلَا عَبْدًا وَلَا اَمَةً وَلَا شَيْئًا اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَاَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً.

☆☆ حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر نسبتی اور آپ کی اہلیہ محترمہ کے بھائی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت کوئی درہم و دینار' غلام' کنیز یا کوئی بھی چیز ترکے میں نہیں چھوڑی تھی' صرف آپ کا خچر تھا' آپ کے ہتھیار تھے اور ایک زمین تھی جسے آپ نے صدقے کے طور پر چھوڑا تھا۔

4321- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ

۴۳۱۸-تقدم في الذي قبله- ۴۳۱۹-اخرجه النسائي (۲۲۹/۶) و اخرجه البخاري في صحيحه (۴۴۶۱): قال: اخبرنا قتيبة بن سعيد' حدثنا ابو الاحوص' به- وانظر رقم (۴۳۱۹)-

۴۳۲۰-اخرجه البخاري في صحيحه (۲۷۳۹) و ابن خزيمة في صحيحه (۲۴۸۹) و البيهقي في الدلائل (۲۷۳/۷) من طريق زهير بن معاوية عن ابي اسحاق عن عمرو بن الحارث اخي جويرية' به- قال الدكتور بشار عواد في المسند الجامع (۱۱۱/۱۴): في رواية ابن خزيمة- المطبوع-: (زهير عن ابي اسحاق: عن عمرو بن الحارث عن جويرية-قالت: و الله ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم عند موته......) الحديث- ورواية زهير عند البخاري (۲/۴) ليس فيها: (عن جويرية)' و قد ذكر الدارقطني في العلل (۵/الورقة ۱۸۸) ان رواية زهير ليس فيها: (عن جويرية)- اه- و انظر الحديث (۴۳۱۸)-

۴۳۲۱-اخرجه النسائي (۲۲۹/۶)' ذ من طريقه الدارقطني هنا' و قد اخرجه الترمذي في الشمائل (۲۹۹) من طريق اسرائيل بن ابي اسحاق عن ابي اسحاق' به-و انظر الحديث رقم (۴۳۱۸)-

بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ يَقُولُ مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَرَكَ اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً .

☆☆ حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ نے ترکے میں صرف اپنا سفید خچر، اپنا اسلحہ اور ایک زمین چھوڑی تھی جسے آپ نے صدقہ قرار دیا تھا۔

4322- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَوَّلَ صَدَقَةٍ تُصُدِّقَ بِهَا فِي الْاِسْلَامِ صَدَقَةُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَشِرْ كَيْفَ اَصْنَعُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْبِسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اسلام میں کیا جانے والا پہلا صدقہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی تھی: یارسول اللہ! آپ مجھے مشورہ دیجئے کہ میں اس کے بارے میں کیا طرزِ عمل اختیار کروں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: تم اس زمین کو اپنے پاس رکھو اور اس کے پھل کو اللہ کی راہ میں دے دو۔

4323- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَزْدِيُّ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ بِنْتِ كَعْبٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح.

وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَصَبْتُ مَالًا بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ اِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهِ وَاَمْسَكْتَ اَصْلَهُ . قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهِ عُمَرُ عَلَى الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَاْكُلَ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مِنْهُ مَالًا اَوْ مُتَاَثِّلٍ مِنْهُ مَالًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے خیبر میں ایک زمین ملی ہے، مجھے اس سے زیادہ پسندیدہ زمین کبھی نہیں ملی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اس کے (پھل کو) صدقہ کر دو اور اصل زمین اپنے پاس رکھو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے (پھل کو) اپنے قریبی رشتے داروں، غریبوں اور مسافروں کے لیے صدقہ قرار دیا تھا اور اس کی نگرانی کرنے والے شخص کو بھی کوئی گناہ نہیں ہوگا، اگر وہ خود اس میں سے کھا لیتا ہے یا اپنے کسی دوست کو کھلا دیتا ہے، بشرطیکہ وہ مال جمع

۴۳۲۲-اخرجه احمد (۲/ ۱۱۴)، (۲/ ۱۵۶-۱۵۷)، و ابنماجه (۲۳۹۷)، و ابن خزيمة (۲۴۸۳) من طريق عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر، به-وعبد الله بن عمر هو العمري فيه كلام، وقد تقدمت ترجمته، وقد تابعه عليه غير واحد من الحفاظ منهم ايوب، و يحيى بن سعيد، و عبيد الله بن عمر، وسياتي تخريجها في مواضعها-وقد اخرجه الدارقطني رقم (۴۳۴۶) من هذه الطريق ايضا-

۴۳۲۳-اخرجه البيهقي (۷/ ۱۵۹) من طريق الهيثم عني سهل بن حماد بن زيد: نا ايوب، به- و اخرجه احمد في مسنده (۲/ ۱۲۵) من طريق يونس قال: حدثنا حماد-يعني ابن زيد- حدثنا ايوب، به- و اسناده صحيح، و سياتي عند الدارقطني رقم (۴۳۲۴)- و اما طريق ابن عون: فقد اخرجه عنه جمع كثير يزيد على العشرة، و الروايات مطولة و مختصرة-ولم اقف على رواية حماد بن زيد عن ابن عون عند احمد غير الدارقطني، و قد تابعه عليها غيره، منها: رواية البخاري (۲۷۷۲) من طريق يزيد بن زريع، حدثنا ابن عون، به- و سياتي رقم (۴۳۳۰)-

کرنے والا نہ ہو۔

4324 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَسَدٍ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ اَصَابَ اَرْضًا بِخَيْبَرَ يُقَالُ لَهَا ثَمْغٌ فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ احْبِسْ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْ بِثَمَرَتِهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں زمین ملی' جس کا نام ثمغ تھا' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ زمین تم اپنے پاس رہنے دو اور اس کے پھل کو صدقہ کر دو۔

4325 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمَالِهِ بِثَمْغٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِهِ تَقْسِمُ ثَمَرَهُ وَتَحْبِسُ اَصْلَهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْرَثُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''ثمغ'' میں موجود اپنی زمین صدقہ کرنے کے بارے میں اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسے صدقہ اس طرح کرو کہ تم اس کا پھل تقسیم کر دو اور زمین اپنے پاس رہنے دو' جسے فروخت بھی نہ کیا جا سکے اور وراثت میں منتقل بھی نہ کیا جا سکے۔

4326 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْهَيْثَمِ اَبُو الرَّبِيْعِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمَالِهِ بِثَمْغٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِثَمَرِهِ وَاحْبِسْ اَصْلَهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْرَثُ . وَقَالَ اَبُو الرَّبِيْعِ تَصَدَّقْ بِهِ تَقْسِمُ ثَمَرَهُ وَتَحْبِسُ اَصْلَهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْرَثُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں مشورہ لیا کہ وہ ثمغ میں موجود اپنی زمین کو صدقہ کر دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کے پھل کو صدقہ

٤٣٢٤-تقدم تخريجه في الذي قبله-

٤٣٢٥-اخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار (٤/٩٥)' و البيهقي (٦/١٦٠) من طريق ابراهيم بن سعد عن عبد العزيز بن المطلب- و اخرجه ابو داود في سننه (٢٨٧٨) عن مسدد: ثنا يحيى عن ابن عون' عن نافع به- و سياتي من هذه الطريق-ايضا-رقم (٤٣٢٦)-

٤٣٢٦-انظر الذي قبله-

کردو اور زمین اپنے پاس رہنے دو اس طرح کہ اسے فروخت نہ کیا جا سکے اور اسے وراثت میں بھی نہ دیا جا سکے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم اسے اس طرح صدقہ کرو کہ اس کا پھل تقسیم ہو جائے اور اصل زمین تمہارے پاس رہے کہ اسے فروخت نہ کیا جا سکے اور وراثت میں نہ دیا جا سکے۔

4327- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ الْكِنَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَاْمَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَدَقَتِهِ بِثَمْغٍ وَّقَالَ احْبِسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثمغ میں موجود زمین صدقہ کرنے کے بارے میں اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم زمین اپنے پاس رہنے دو اور اس کے پھل کو اللہ کی راہ میں دے دو۔

4328- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَهْرِيَارَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّكَّرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْمَعْمَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُصَفَّى قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَالِمِ الْمَكِّيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْضِيْ مِنْ ثَمْغٍ فَقَالَ حَبِّسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے ثمغ میں موجود اپنی زمین کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زمین اپنے پاس رہنے دو اور اس کے پھل کو صدقہ کر دو۔

4329- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوْحٍ الْجُنْدَيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِمَالِيْ قَالَ حَبِّسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں اپنے مال کو صدقہ کر دوں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم زمین کو اپنے پاس رہنے دو اور اس کے پھل کو صدقہ کر دو۔

۴۳۲۷- اخرجه النسائي (۶/۲۳۲)' و ابن ماجه (۲۳۹۷)' و ابن خزيمة (۲۴۸۶)' و ابن حبان (۴۸۹۹) من طريق عبيد الله بن عمر العمري عن نافع عن ابن عمر' و عبيد الله المصغر ثقة' و سياتي الحديث من طريقه في مواضع كثيرة عند المصنف- انظر رقم (۴۳۲۸)' (۴۳۲۹)' (۴۳۴۵)' (۴۳۴۸)' (۴۳۴۹)' (۴۳۵۰)' (۴۳۵۱)' (۴۳۵۲)' (۴۳۵۳)' (۴۳۵۴)' (۴۳۵۵)-

۴۳۲۸- اخرجه ابن خزيمة (۲۴۸۶): حدثنا محمد بن يحيى...... فذكره- و انظر رقم (۴۳۲۷)-

۴۳۲۹- تقدم رقم (۴۳۲۷)-

بَابُ كَيْفَ يُكْتَبُ الْحَبْسُ

باب: وقف نامہ کیسے تحریر کیا جائے؟

4330- حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ اَنْفَسُ عِنْدِيْ مِنْهُ فَكَيْفَ تَاْمُرُ فِيْهِ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا . قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنَّهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيْلِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مجھے ایسی زمین ملی ہے کہ اس سے پہلے مجھے اس سے زیادہ بہترین زمین نہیں ملی تو آپ اس بارے میں مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم چاہو تو وہ زمین اپنے پاس رہنے دو اور اس کے پھل کو صدقہ کر دو۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے پھل کو صدقہ کر دیا' اس طرح کہ اس زمین کو فروخت نہیں کی جا سکتا' ہبہ نہیں کی جا سکتا' وراثت میں تقسیم نہیں کی جا سکتا' (اس کا پھل) غریبوں' رشتے داروں' غلاموں' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں اور مسافروں کو ملے گا۔ جو شخص اس کا نگران ہوگا اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا' اگر وہ مناسب طور پر اس میں سے کھا لیتا ہے' یا اپنے کسی دوست کو کھلا دیتا ہے' لیکن شرط یہ ہے کہ وہ مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

4331- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ح وَاَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَصَابَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَصَبْتُ مَالًا قَطُّ هُوَ اَنْفَسُ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ قَالَ اِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا . فَجَعَلَهَا عُمَرُ صَدَقَةً عَلَى الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ.

۴۳۳۰-اخرجه البخاري (۲۷۷۴)' و ابو داود (۲۸۷۸)' و النسائي (۶/ ۲۳۰)' و ابن خزيمة (۲۴۸۵)' و البيهقي في سننه (۶/ ۱۵۹) من طريق يزيد بن زريع عن ابن عون' به- و انظر ايضا رقم رقم (۴۳۳۱)-

۴۳۳۱-تفرد به الدارقطني من طريق ابي اسامة عن ابن عون- و انظر رقم (۴۳۳۲)' و (۴۳۳۰)-

قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ذَكَرْتُ حَدِيْثَ نَافِعٍ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِينَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالاً ۔قَالَ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ اَنَّهٗ قَرَاَ تِلْكَ الرُّقْعَةَ فَكَانَ فِيْهَا غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالاً ۔هٰذَا حَدِيْثُ اَبِیْ اُسَامَةَ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں زمین ملی، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے ایسا کوئی مال نہیں ملا جو میرے نزدیک اس سے زیادہ بہتر ہو تو آپ مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اسے اللہ کے نام پر وقف کر دو کہ اصل زمین تمہارے پاس رہے گی اور تم اس کے پھل کو صدقہ کر دو۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے غریبوں، قریبی رشتے داروں، غلاموں، مسافروں اور مہمانوں کے لیے صدقہ کر دیا اور اس کے نگران پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ مناسب طریقے سے خود اس میں سے کھالیتا ہے یا اپنے کسی دوست کو کھلا دیتا ہے، جبکہ وہ مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

اس روایت کے ایک لفظ کے بارے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

4332- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَبُوْ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ وَيَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالاَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَقَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ لاَ يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلاَ يُوْهَبُ وَلاَ يُوْرَثُ ۔وَفِیْ اٰخِرِهٖ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَذَكَرْتُ هٰذَا لِمُحَمَّدٍ فَقَالَ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالاً ۔

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس طرح صدقہ کیا کہ اصل زمین کو فروخت نہیں کی جا سکے گا، اسے ہبہ نہیں کیا جا سکے گا، وہ وراثت میں تقسیم نہیں ہوگی۔

اس کے بعد راوی نے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''وہ شخص مال جمع کرنے والا نہ ہو''۔

4333- حَدَّثَنَا الْقَاضِی الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ زَاجٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَصَابَ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْمِرُهٗ فِيْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ مَا اَصَبْتُ مَالاً قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِیْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ بِهَا قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا ۔ قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا اَنَّهَا لاَ يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلاَ يُوْهَبُ وَلاَ يُوْرَثُ فَتَصَدَّقَ بِهَا فِی الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰی وَفِی الرِّقَابِ وَفِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ

۴۳۳۲-اخرجه مسلم (۱۶۳۲/۱۵)، و البيهقي في سننه (۱۵۹/۶) من طريق يحيى بن يحيى، انبا سليم بن اخضر عن ابن عون، به- وقد تقدم طريق يزيد بن زريع رقم (۴۳۳۰)-

۴۳۳۳-النضر بن شميل ثقة ثبت- انظر ترجمته في (التقريب)، و قد تابعه غير واحد عن ابن عون- انظر رقم (۴۳۳۲)-

وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ اس کے بارے میں آپ سے مشورہ کریں تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے خیبر میں زمین ملی ہے' میرے نزدیک مجھے اس سے زیادہ بہترین زمین کبھی نہیں ملی' آپ اس کے بارے میں مجھے کیا حکم کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو زمین کو اپنے پاس رہنے دو اور اس کے پھل کو صدقہ کر دو۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس طرح صدقہ کیا کہ اصل زمین کو نہ فروخت کیا جا سکتا ہے' نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے' نہ وراثت میں تقسیم کیا جا سکتا ہے اور اس کا پھل غریبوں' قریبی رشتے داروں' غلاموں' مجاہدین' مسافروں اور مہمانوں کے لیے صدقہ تھا۔ اور جو شخص اس کا نگران تھا اس کو کوئی گناہ نہ ہوتا اگر وہ خود اس میں سے مناسب طریقے سے کھا لیتا یا اپنے کسی دوست کو کھلا دیتا جبکہ وہ مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

4334- قُرِءَ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ قِيلَ لَهُ سَمِعْتَ الْعَبَّاسَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَّالْاَنْصَارِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُوْنَ الْاَصْبَهَانِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَصَبْتُ اَرْضًا مَا اَصَبْتُ مَالًا قَطُّ هُوَ اَنْفَسُ عِنْدِىْ مِنْهُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا وَحَبَسْتَ اَصْلَهَا . قَالَ فَجَعَلَهَا عُمَرُ لَا تُبَاعُ وَلَا تُوهَبُ وَلَا تُوْرَثُ وَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالْغُزَاةِ فِىْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَفِى الرِّقَابِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا وَيُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ مَالًا وَّاَوْصٰى بِهَا اِلٰى حَفْصَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا ثُمَّ اِلَى الْاَكَابِرِ مِنْ اٰلِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا لَفْظُ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ . قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ قَالُوْا هٰذَا اَجْوَدُ حَدِيْثٍ رَوَاهُ ابْنُ عَوْنٍ . زَادَا مَعًا وَاَوْصٰى بِهَا اِلٰى حَفْصَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ثُمَّ اِلَى الْاَكَابِرِ مِنْ اٰلِ عُمَرَ.

قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ سِيْرِيْنَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ مجھے خیبر میں ایک زمین ملی تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے ایسی زمین ملی ہے کہ میرے نزدیک اس سے بہترین زمین مجھے کبھی نہیں ملی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اس کو صدقہ کر دو اور اصل زمین اپنے پاس رہنے دو۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اس طرح کر دیا کہ اسے فروخت نہیں کیا جا سکتا تھا' ہبہ نہیں کیا جا سکتا تھا' وراثت میں

٤٣٣٤- اخرجه ابن خزيمة في صحيحه (٢٤٨٤) من طريق يزيد بن هارون' و معاذ بن معاذ' كلاهما عن ابن عون' به- و انظر رقم (٤٣٣٣)-

تقسیم نہیں کیا جاسکتا تھا اور اس کا پھل غریبوں' مسکینوں' مسافروں' مجاہدین' غلاموں اور مہمانوں کے لیے صدقہ تھا۔ جو شخص اس کا نگران تھے اسے کوئی گناہ نہ ہوتا' اگر وہ خود اس میں سے کچھ کھالیتا یا اپنے کسی دوست کو کھلا دیتا' جبکہ وہ مال جمع کرنے والا نہ ہوتا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ وصیت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو کی تھی اور پھر اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تعلق رکھنے والے بڑی عمر کے افراد کو کی تھی۔

روایت کے یہ الفاظ ابومسعود نامی راوی کے ہیں' تاہم دیگر راویوں نے اسے نقل کرنے میں کچھ لفظی اختلاف کیا ہے۔

4335- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَخْبَرَنَا بِشْرٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ .قَالَ وَاَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ بِهٰذَا نَحْوَهُ وَقَالَ لَا يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ .نَحْوَ حَدِيْثِ النَّضْرِ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

اصل زمین کو فروخت نہیں کیا جاسکے گا' ہبہ نہیں کیا جاسکے گا' یہ وراثت میں تقسیم نہیں ہوگی۔

4336- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا وَقَالَ فَحَبَسَ اَصْلَهَا لَا تُبَاعُ وَلَا تُوْهَبُ وَلَا تُوْرَثُ فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَفِى الْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ .وَرَوَاهُ دَاوُدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

تو انہوں نے اصل زمین کو اپنے پاس رہنے دیا' اس طرح کہ اسے فروخت نہ کیا جائے' اسے ہبہ نہ کیا جائے' اسے وراثت میں تقسیم نہ کیا جائے اور اس کے پھل کو غریبوں' قریبی رشتے داروں' غلاموں کے لیے' مسکینوں کے لیے' مسافروں کے لیے اور مہمانوں کے لیے صدقہ کر دیا۔

4337- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ رَوْحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا اَتٰى عُمَرُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّىْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ مَا اَصَبْتُ مَالًا قَطُّ هُوَ اَنْفَسُ عِنْدِىْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا . قَالَ فَحَبَسَ

٤٣٣٥- اخرجه النسائي (٦/ ٢٣٠)' و من طريق الدارقطني هنا- و اخرجه ابو داود (٢٨٧٨)' و ابن خزيمة (٢٤٨٤)' و ابن حبان (٤٩٠١) من طريق بشر بن المفضل' به-

٤٣٣٦- اخرجه مسلم (١٥/ ١٦٣٢) قال: حدثنا اسحاق بن ابراهيم' اخبرنا ازهر السمان عن ابن عون' به- وقد اخرجه مسلم (١٥/ ١٦٣٢)' و ابن خزيمة (٢٤٨٣) من طريق ابن ابي عدي عن ابن عون- و اخرجه البخاري (٢٧٣٧) من طريق محمد بن عبد الله الانصاري عن ابن عون' به- و انظر رقم (٤٣٣٣)-

٤٣٣٧- داود بن ابي هند ثقة متقن' و قد تابعه عليه غير واحد: فقد تقدم تخريجه من طريق عن ابن عون- و انظر رقم (٤٣٣٣)-

عُمَرُ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقَ بِهَا لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ فِى الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَفِى سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَنْ يُّطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ .

وَرَوَاهُ الثَّوْرِىُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: مجھے خیبر میں زمین ملی ہے' میرے نزدیک مجھے اس سے زیادہ بہترین زمین کبھی نہیں ملی' آپ مجھے اس بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو اصل زمین کو اپنے پاس رہنے دو اور اس کے پھل کو صدقہ کر دو۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصل زمین کو اپنے پاس رکھا اور اس کے پھل کو صدقہ کر دیا' اس طرح کہ اس زمین کو فروخت نہیں کیا جا سکے گا' ہبہ نہیں کیا جا سکے گا' وراثت میں تقسیم نہیں کیا جا سکے گا اور اس کا پھل غریبوں' قریبی رشتے داروں' غلاموں' مجاہدین' مسافروں' مہمانوں کے لیے ہو گا اور جو شخص اس کا نگران ہو گا' اس پر کوئی گناہ نہیں ہو گا' اگر وہ مناسب طریقے سے خود اس میں سے کچھ کھا لیتا ہے یا اپنے کسی دوست کو کھلا دیتا ہے' جبکہ وہ مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

4338- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ سَعْدَانَ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوبَ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا مِّنْ اَرْضِ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ اَرْضًا لَمْ اُصِبْ مَالاً اَحَبَّ اِلَىَّ مِنْهُ وَلَا اَنْفَسَ عِنْدِىْ مِنْهُ قَالَ اِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا وَاَمْسَكْتَ اَصْلَهَا . قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ عَلٰى اَنْ لَّا يُبَاعَ وَلَا يُوهَبَ فِى الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَالضَّيْفِ وَالرِّقَابِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ بِالْمَعْرُوْفِ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالاً .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ مجھے خیبر میں زمین ملی' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے ایسی زمین ملی ہے کہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ زمین مجھے کبھی نہیں ملی اور اس سے زیادہ نفیس زمین کوئی نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اسے اس طرح صدقہ کرو کہ اصل زمین تمہارے پاس رہے۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو اس طرح صدقہ کیا کہ اسے فروخت نہیں کی جا سکے گا' ہبہ بھی

۴۳۳۸- اخرجه مسلم في صحيحه (۱٦۳۳)' و النسائي (٦/۲۳۰) قال مسلم: حدثنا و قال النسائي: اخبرنا اسحاق بن ابراهيم' حدثنا ابو داود الحفري: عمر بن سعد بن سعد- عن سفيان' به-و اخرجه النسائي (٦/۲۳۰) من طريق ابي اسحاق الفزاري عن ابن عون' به- و سياتي بعد هذا من طريق محمد بن يوسف الفريابي عن سفيان'به- و فيه : (عن ابن عمر عن عمر): فهو من مسند عمر بن الخطاب' و قد تقدم روايته من طرق عن نافع عن ابن عمر بالقصة' فيحتمل ان يكون ابن عمر سمع القصة من ابيه ويحتمل ان يكون قد حضرها ثم سمعها من ابيه فكان يرويها هكذا و هكذا- و يحتمل ان يكون سمعها و لم يحضرها: فكان يرويها عن عمر مرة و يرسلها مرة اخرى' و هذا لا يطعن في الحديث: فان مراسيل الصحابة مقبولة-

نہیں کیا جاسکے گا' اس کا پھل غریبوں' قریبی رشتے داروں' غلاموں' مہمانوں' مسافروں کے لیے ہوگا جو شخص اس کا نگران ہوگا اس پر کچھ گناہ نہیں ہوگا' اگر وہ مناسب طریقے سے خود بھی اس میں سے کھالیتا ہے' جبکہ وہ مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

4339- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا مِّنْ خَيْبَرَ مَا اَصَبْتُ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَاْمِرُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَصَبْتُ اَرْضًا مِّنْ خَيْبَرَ مَا اَصَبْتُ مَالًا اَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ. قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا. فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ عَلٰى اَنْ لَّا تُبَاعَ وَلَا تُوْهَبَ وَلَا تُوْرَثَ فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْاَقْرَبِيْنَ وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفِي الرِّقَابِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَفِي الضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيُعْطِيَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ.

قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَذَكَرْتُهُ لِابْنِ سِيْرِيْنَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا. تَابَعَهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے خیبر میں ایک زمین ملی جو میرے نزدیک سب سے بہترین تھی' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ اس کے بارے میں آپ کی مرضی معلوم کروں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے خیبر میں زمین ملی ہے جو میرے نزدیک سب سے بہتر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو اصل زمین کو اپنے پاس رہنے دو اور اس کے پھل کو صدقہ کردو' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس طرح صدقہ کیا کہ اسے فروخت نہیں کیا جاسکتا تھا' اسے ہبہ نہیں کیا جاسکتا تھا' اسے وراثت میں تقسیم نہیں کیا جائے گا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے پھل کو غریبوں' قریبی رشتے داروں' مجاہدین' غلاموں' مسافروں اور مہمانوں کے لیے صدقہ کیا اور جو شخص اس کا نگران ہو' تو اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا' اگر وہ مناسب طریقے سے اس میں سے کچھ کھالیتا ہے یا مناسب طریقے سے اپنے کسی دوست کو کچھ دے دیتا ہے' جبکہ وہ مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

یہاں روایت کے ایک لفظ کے بارے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

4340- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ اَخْبَرَنِي هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت منقول ہے۔

4341- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا

٤٣٣٩- تقدم تخريجه في الذي قبله-

٤٣٤٠- انظر الحديث (٤٣٣٨)-

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) اَوْ (مَنْ ذَا الَّذِیْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا) قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَائِطِیْ فِیْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ تَعَالٰى وَلَوِ اسْتَطَعْتُ اَنْ اُسِرَّهُ لَمْ اُعْلِنْهُ قَالَ اجْعَلْهُ فِیْ فُقَرَاءِ اَهْلِ بَيْتِكَ وَاَقَارِبِكَ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

''تم لوگ اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اس چیز کو خرچ نہیں کرتے جو تمہیں پسند ہے''۔

(راوی کو شک ہے کہ شاید اس آیت کا تذکرہ ہے:)

''کون شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرضِ حسنہ دے''۔

تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں جگہ میں میرا ایک باغ ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے لیے صدقہ ہے۔ اگر میں اسے پوشیدہ طور پر دے سکتا ہوتا تو اس کا اعلان نہ کرتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے اپنے خاندان اور قریبی رشتے داروں میں سے غریب لوگوں کو دے دو۔

4342- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَبُوْ يَحْيٰى صَاعِقَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ فَجَعَلَهَا لِاُبَیٍّ- يَعْنِیْ ابْنَ كَعْبٍ- وَحَسَّانَ- يَعْنِیْ ابْنَ ثَابِتٍ- وَكَانَا اَقْرَبَ اِلَيْهِ مِنِّیْ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ حضرت ابی بن کعب' حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما کے نام کر دیا کیونکہ یہ دونوں حضرات میرے مقابلے میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے زیادہ قریبی عزیز تھے۔

4343- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَ حَدِيْثِ ثُمَامَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ .اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ قَالَ قَالَ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

٤٣٤١-اخرجه البخاري الترمذي (٢٩٩٧)؛ و ابن خزيمة (٢٤٥٨)؛ (٢٤٥٩)؛ و احمد ٣٠/١١٥، ١٧٤، ٣٦٢)؛ و الطحاوي في شرح المعاني (٢/٣٨٩) و ابو يعلى (٣٧٣٢)؛ و الطبري في تفسيره (٦/٥٨٩) من طرق عن حميد' به-وقال الترمذي : هذا حديث حسن صحيح - الاَ-و سياتي من طريق ثمامة عن انس (٤٣٤٢)؛ و من طريق ثابت عن انس رقم (٤٣٤٣)-

٤٣٤٢-اخرجه البخاري (٤٥٥٥): حدثنا محمد بن عبد الله الانصاري' به- و اخرجه مالك في الموطا (٢/٩٩٥)؛ و من طريقه البخاري (١٤٦١)؛ (٢٣١٨)؛ (٢٧٥٢)؛ (٢٧٦٩)؛ (٤٥٥٤)؛ (٥٦١١)؛ و مسلم (٤٢/٩٩٨)؛ و احمد (٣/١٤١)؛ و الدارمي (١/٣٩٠)؛ و البيهقي (٦/١٦٤)؛ و الطحاوي (٢/٣٨٩)؛ و البغوي في (شرح السنة) (١٦٨٣)؛ و ابو نعيم في الحلية (٦/٣٢٨) عن اسحاق بن ابي طلحة عن انس' به- و سياتي في الذي بعده من حديث ثابت عن انس-

٤٣٤٣-اخرجه احمد (٣/٢٨٥)؛ و مسلم (٩٩٨/ ٤٣)؛ و ابو داود (١٦٨٩)؛ و النسائي (٦/٢٣١)؛ و الطبري في التفسير (٧٣٩٥- شاكر)؛ و ابن خزيمة (٢٤٦٠)؛ و البيهقي (٦/١٦٥) من طريق ثابت عن انس' به-

4344- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ رَبَّنَا يَسْاَلُنَا مِنْ اَمْوَالِنَا وَاِنِّىْ اُشْهِدُكَ اَنِّىْ جَعَلْتُ اَرْضِىْ بَيْرُحَاءَ لِلّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا فِىْ قَرَابَتِكَ . فَقَسَمَهَا بَيْنَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَّاُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

''تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اس چیز کو خرچ نہیں کرتے جو تمہیں پسند ہے''۔

تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے پروردگار نے ہم سے ہمارے مال مانگے ہیں' میں آپ کو گواہ بنا کر یہ بات کہہ رہا ہوں کہ ''بیرحاء'' میں موجود اپنی زمین کو میں اللہ کے نام کرتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے اپنے قریبی رشتے داروں کو دے دو' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ زمین حضرت حسان بن ثابت اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما میں تقسیم کر دی۔

4345- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ وَّجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْوَاسِطِىُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِىُّ بِعَسْقَلَانَ حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنْ مَّالِىْ شَىْءٌ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنَ الْمِائَةِ الْوَسْقِ الَّتِىْ اَطْعَمْتَنِيْهَا مِنْ خَيْبَرَ .فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْبِسْ اَصْلَهَا وَاجْعَلْ ثَمَرَهَا صَدَقَةً . قَالَ فَكَتَبَ عُمَرُ هٰذَا كِتَابٌ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِىْ ثَمْغٍ وَّالْمِائَةِ وَسْقٍ الَّتِىْ اَطْعَمَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَرْضِ خَيْبَرَ اِنِّىْ حَبَسْتُ اَصْلَهَا وَجَعَلْتُ ثَمَرَهَا صَدَقَةً لِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَلِلْمُقِيْمِ عَلَيْهَا اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يُوْكِلَ صَدِيْقًا لَا جُنَاحَ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ حَبِيْسٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ جَعَلَ ذٰلِكَ اِلٰى ابْنَتِهٖ حَفْصَةَ فَاِذَا مَاتَتْ فَاِلٰى ذِى الرَّاْىِ مِنْ اَهْلِهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے نزدیک سب سے بہترین مال وہ زمین ہے جس کی پیداوار ایک سو وسق ہے' جو آپ نے مجھے خیبر میں عطاء کی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اصل زمین کو اپنے پاس رکھو اور اس کے پھل کو صدقہ کر دو۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ تحریر لکھوائی:

یہ ''عمر بن خطاب'' کی طرف سے ہے جو ''ثمغ'' کی زمین کے بارے میں ہے اور ان ایک سو وسق کے بارے میں ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطاء کیے تھے جو خیبر میں ہیں۔ میں اس کی اصل کو اپنے پاس رکھوں گا اور اس کے پھل کو صدقہ

٤٣٤٤-تقدم تخريجه في الذي قبله-

٤٣٤٥-تقدم رقم (٤٣٣٧)-

کردوں گا' جو قریبی رشتے داروں' یتیموں' مسکینوں' مسافروں اور اس کی نگرانی کرنے والے کو ملے گا تو نگرانی کرنے والا خود بھی اس میں سے کھا سکتا ہے اور اپنے کسی دوست کو بھی کھلا سکتا ہے' اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ البتہ اس زمین کو فروخت نہیں کیا جا سکے گا' ہبہ نہیں کی جا سکے گا' وراثت میں تقسیم نہیں ہوگی' جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو یہ وصیت کی تھی' پھر اگر ان کا انتقال ہو جاتا تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے خاندان میں سے کسی اور صاحب رائے شخص کی طرف یہ وصیت منتقل ہو جاتی۔

4346- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْعَلَّافُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِى مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ اَرَادَ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِمَالِهِ الَّذِىْ بِثَمْغٍ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَبِّسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی زمین صدقہ کرنے کا ارادہ کیا جو ثمغ میں موجود تھی' اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم اصل زمین اپنے پاس رہنے دو اور اس کے پھل کو اللہ کی راہ میں دے دو''۔

4347- قُرِءَ عَلٰى اَبِىْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ صَاعِدٍ قِيْلَ لَهُ وَفِىْ كِتَابِكَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ بِشْرٍ الْاَزْدِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اسْتَفَدْتُ مَالاً وَّهُوَ نَفِيسٌ فَاَرَدْتُ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِهِ قَالَ تَصَدَّقْ بِاَصْلِهَا لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُوْرَثُ وَلٰكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرَتُهُ . قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهِ فَصَدَقَتُهُ كُتِبَتْ عَلٰى ذٰلِكَ فِىْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَذِى الْقُرْبٰى لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهُ اَنْ يَّاْكُلَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيُوْكِلَ صَدِيقَهُ غَيْرَ مَاْثُومٍ فِيْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے ایک زمین ملی ہے جو بہترین ہے' میں یہ چاہتا ہوں کہ اسے صدقہ کردوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو اس طرح صدقہ کرو کہ اصل زمین کو فروخت نہ کیا جا سکے' ہبہ نہ کیا جا سکے' وراثت میں تقسیم نہ کیا جا سکے اور اس کے پھل کو (اللہ کی راہ میں) خرچ کردیا جائے۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اسی طرح صدقہ کیا اور انہوں نے اس کے صدقہ کرنے کی تحریر میں یہ بات لکھوائی کہ یہ اللہ کی راہ میں (یعنی مجاہدین کو) مہمانوں کو' مسافروں کو' غریبوں کو اور قریبی رشتے داروں کو دیا جا سکے گا۔ جو شخص اس زمین کا نگران ہوگا' اگر وہ مناسب طریقے سے اس میں سے کھالیتا ہے یا اپنے کسی دوست کو کھلا دیتا ہے' تو اس پر کوئی حرج اور کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

٤٣٤٦-تقدم رقم (٤٣٣٣)-

٤٣٤٧-اخرجه البخاري (٢٧٦٤)' و من طريقه البيهقي في السنن (١٥٩/٦) من طريق ابي سعيد مولى بني هاشم: ثنا صخر بن جويرية...... فذكره- و ابو سعيد مولى بني هاشم: هو عبد الرحمن بن عبد الله' لقبه: جردقة' و هو و ان كان صدوقا من رجال البخاري الا انه ربما اخطا- و انظر الحديث رقم (٤٣٢٠)-

باب فی حَبْسِ الْمَشَاعِ

باب: زمین کو اپنے پاس رکھنا (اور پیداوار کو وقف کر دینا)

4348- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمِائَةَ السَّهْمَ الَّتِىْ لِىْ بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالاً قَطُّ هُوَ اَعْجَبُ اِلَىَّ مِنْهَا وَقَدْ اَرَدْتُ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِهَا فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِّسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَهَا۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: مجھے خیبر میں سو حصے ملے تھے، مجھے اس سے زیادہ پسندیدہ مال کبھی نہیں ملا، میں یہ چاہتا ہوں کہ اسے صدقہ کر دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اصل زمین کو اپنے پاس رکھو اور اس کے پھل کو اللہ کی راہ میں دے دو۔

شرح:

یہاں ترجمۃ الباب میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے لفظ "مشاع" نقل کیا ہے۔ اس سے مراد ایک ایسی چیز ہے جو کئی آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہو اور اس کے کسی ایک غیر متعین حصے کا آدمی مالک ہو۔

اس کی دو قسمیں ہیں: اسے تقسیم کیا جاسکتا ہے، جو تقسیم ہونے کے بعد بھی قابلِ انتفاع رہے۔ جیسے گھر اور زمین۔

دوسری وہ قسم جو تقسیم ہونے کے بعد قابلِ انتفاع نہ رہے، جیسے حمام، چکی، چھوٹی سی کوٹھڑی جس کی تقسیم کے بعد وہ قابلِ انتفاع نہ رہے۔

اس بات پر اتفاق ہے کہ قابلِ تقسیم مشاع کو وقف کرنا جائز ہے۔

احناف میں سے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مشاع کو وقف کرنا جائز ہے۔ جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

4349- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

۴۳۴۸-الزبير بن بكار بن عبد الله بن مصعب ثقة، ضعفه السليماني، فاخطا في ذلك- و انظر ترجمته في التقريب- و الحديث تقدم تخريجه رقم (۴۳۳۷)-

۴۳۴۹-و بشر بن مطر: هو الواسطي صدوق- قال ابن ابي حاتم في الجرح والتعديل (۳۶۸/۲) ترجمة (۱۴۱۸): سئل ابي عنه؟ فقال: صدوق- و الحديث تقدم رقم (۴۳۳۷)-

عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ مَلَكَ مِائَةَ سَهْمٍ مِّنْ خَيْبَرَ وَاشْتَرَاهَا حَتّٰى اسْتَجْمَعَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ قَدْ اَصَبْتُ مَالاً لَمْ اُصِبْ مِثْلَهُ وَقَدْ اَرَدْتُ اَنْ اَتَقَرَّبَ بِهٖ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ احْبِسِ الْاَصْلَ وَسَبِّلِ الثَّمَرَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ خیبر میں سو حصوں کے مالک بنے تھے' انہوں نے کچھ اور زمین بھی خرید کر اسے اکٹھا کر لیا' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: مجھے ایسی زمین ملی ہے کہ اس طرح کی زمین پہلے کبھی نہیں ملی' میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کروں (یعنی اس کو صدقہ کر دوں)۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اصل اپنے پاس رکھو اور اس کے پھل کو اللہ کی راہ میں دو۔

4350- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَرْزُوْقٍ قَالاَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ قَوْلِ الزُّبَيْرِ بْنِ بَكَّارٍ سَوَاءً.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی' اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

4351- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ عُمَرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَصَبْتُ مَالاً لَمْ اُصِبْ مِثْلَهُ قَطُّ وَكَانَ لِىْ مِائَةُ رَاْسٍ فَاشْتَرَيْتُ بِهَا مِائَةَ سَهْمٍ مِّنْ خَيْبَرَ مِنْ اَهْلِهَا وَاِنِّىْ قَدْ اَرَدْتُ اَنْ اَتَقَرَّبَ بِهَا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَاحْبِسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلِ الثَّمَرَ . وَرَوَاهُ غَيْرُ شَيْخِنَا عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ .اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلَنْجِىُّ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے ایسی زمین ملی ہے کہ اس طرح کی زمین مجھے کبھی نہیں ملی۔ (راوی کہتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک سو حصے ملے تھے۔ وہ کہتے ہیں: میں نے اس کے ذریعے خیبر میں ایک سو حصے اس کے مالکان سے خریدے (یعنی اتنی زمین خرید لی)' میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اس کے ذریعے اللہ کی بارگاہ میں قرب حاصل کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اصل زمین کو روکے رہو' اس کے پھل کو اللہ کی راہ میں دو۔

۴۳۵۰- في اسناده ابن عبد الرحمن المخزومي ابو عبد الله' ذكره ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (٤٢/٤)- و انظر الحديث (٤٣٢٧)-

۴۳۵۱- محمد بن عبيد الله بن يزيد من رجال التهذيب' و ثقة النسائي' و الخليلي' و ذكره ابن حبان في الثقات (١١٨/٩)- و انظر تهذيب الكمال (٣٩١/٦) ترجمة (٥٩٧١)-و الحديث عند النسائي في الكبرى (٩٤/٤) (٦٤٣١) قال : اخبرنا محمد بن عبد الله الخلنجي' قال: حدثنا سفيان...... فذكره' و سياتي في الذي بعده-

4352- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى بْنِ بُهْلُوْلٍ اَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَالِمِ الْمَكِّيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْضٍ مِّنْ ثَمْغٍ فَقَالَ حَبِّسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثمغ میں موجود زمین کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم زمین اپنے پاس رکھو اور پھل اللہ کی راہ میں دو۔

4353- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْبَزَّازُ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْكُوْفِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَالاً بِثَمْغٍ اَكْرَهُ اَنْ يُّبَاعَ بَعْدِيْ. قَالَ فَاحْبِسْهُ وَسَبِّلْ ثَمَرَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے ثمغ میں زمین ملی ہے' میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ اسے میرے بعد فروخت کر دیا جائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے روکے رکھو اور اس کا پھل اللہ کی راہ میں دو۔

4354- اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْوَاسِطِيُّ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْاَثْرَمُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ دُبَيْسٍ الْكِنْدِيُّ اَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَصَابَ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ مَا اَصَبْتُ مَالاً هُوَ اَنْفَسُ عِنْدِيْ مِنْهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا. فَقَالَ فَحَبَسَ عُمَرُ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقَ بِهَا لَا تُبَاعُ وَلَا تُوْهَبُ وَلَا تُوْرَثُ فِي الْفُقَرَاءِ وَذِي الْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَالضَّيْفِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مِّنْهُ مَالاً قَالَ الْاَثْرَمُ اَفَادَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ هٰذَا الشَّيْخَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خیبر میں زمین ملی' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: مجھے خیبر میں زمین ملی ہے مجھے کبھی ایسی زمین نہیں ملی' جو میرے نزدیک اس زمین سے زیادہ بہترین ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو اصل زمین کو اپنے پاس رکھو اور اس کی پیداوار کو صدقہ کر دو۔

۴۳۵۲-الرواية الاولى عن النسائي في الكبرى (۶۴۳۱)' و من طريقه الدارقطني هنا- و رواية ابن مصفى اخرجها النسائي في الكبرى (۹۵/۴) (۶۴۳۳)' و من طريقه الدارقطني- و انظر الحديث (۴۳۲۸)-

۴۳۵۳-في اسناده عبد الرحمن بن عبد الله بن عمر العمري و هو متروك؛ كما في التقريب- و الحديث تقدم من طرقه- انظر الحديث (۴۳۲۸)-

۴۳۵۴-تقدم- انظر رقم (۴۳۲۸)-

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصل زمین کو اپنے پاس رکھا اور اس کی پیداوار کو صدقہ کر دیا' اس طرح کہ اس زمین کو فروخت نہیں کیا جا سکے گا' ہبہ نہیں کیا جا سکے گا' اسے وراثت میں تقسیم نہیں کیا جا سکے گا' اس کی پیداوار غریبوں' قریبی رشتے داروں' مہمانوں' مجاہدین اور مسافروں میں تقسیم ہوگی۔ جو شخص اس کا نگران ہوگا' اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ مناسب طریقے سے اس میں سے کھالیتا ہے' یا اپنے دوست کو کھلا دیتا ہے' جبکہ وہ مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

4355- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ الْمُسْتَمْلِيْ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الصَّبَّاحِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ مَلَكَ مِائَةَ سَهْمٍ مِّنْ خَيْبَرَ فَاشْتَرَاهَا حَتّٰى اسْتَخْلَصَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ اَصَبْتُ شَيْئًا لَمْ اُصِبْ مِثْلَهُ وَقَدْ اَرَدْتُ اَنْ اَتَقَرَّبَ بِهِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَاحْبِسِ الْاَصْلَ وَسَبِّلِ الثَّمَرَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہیں خیبر میں ایک سو حصے ملے تھے' انہوں نے اس کے ذریعے زمین خرید لی اور ان کو اکٹھا کر لیا' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: مجھے ایسی چیز ملی ہے کہ اس طرح کی چیز کبھی نہیں ملی' میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کروں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اصل زمین کو اپنے پاس رہنے دو اور اس کے پھل کو اللہ کی راہ میں دے دو۔

۴۳۵۵-انظر السابق-

بَابُ وَقْفِ الْمَسَاجِدِ وَالسِّقَايَاتِ

مساجد اور پینے کے پانی کو وقف کرنا

4356- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ اَبِي الْجَهْمِ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ ح وَقُرِءَ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ بِالْمَفْتَحِ وَاَنَا اَسْمَعُ قِيلَ لَهُ سَمِعْتَ الْعَبَّاسَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ الْمُسْعَدِيِّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ حُصَيْنٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ جَاوَانَ الْمَازِنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْاَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُو صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُو مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ اَخْبَرَنِي حُصَيْنٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ- رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ- وَذٰلِكَ اَنِّي قُلْتُ لَهُ اَرَاَيْتَ اعْتِزَالَ الْاَحْنَفِ مَا كَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَحْنَفَ يَقُولُ اَتَيْتُ الْمَدِينَةَ وَاَنَا حَاجٌّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا اِذْ اَتَانَا اٰتٍ فَقَالَ قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ وَاِذَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ نَفَرٌ قُعُودٌ وَاِذَا هُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فَلَمَّا قُمْتُ عَلَيْهِمْ قِيلَ هٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَدْ جَاءَ قَالَ فَجَاءَ وَعَلَيْهِ مُلَيَّةٌ صَفْرَاءُ فَقُلْتُ لِصَاحِبِي كَمَا اَنْتَ حَتّٰى اَنْظُرَ مَا جَاءَ بِهِ فَقَالَ

۴۳۵۶-اخرجه احمد في مسنده (۷۰/۱)، و النسائي (۲۳۳/۶)، و من طريقيهما اخرجه الدارقطني هنا- و اخرجه النسائي (۴۶/۶، ۲۳۴)، و ابن خزيمة في صحيحه (۲۴۸۷)، وابن حبان (۶۹۲۰)، و ابن ابي عاصم في السنة (۱۳۰۳)، و (۱۳۰۴)، و البيهقي (۱۶۷/۶) من طرق عن حصين ابن عبد الرحمن عن عمرو بن جاوان بن الاحنف، به-وقع في رواية النسائي (۴۶/۶، ۲۳۴): (عمر بن جاوان)، و قد نقل المزي في تهذيب الكمال (۳۹۸/۵) ترجمة (۴۹۲۵) عن يحيى بن معين قال: كلهم يقولون: عمر بن جاوان الا ابا عوانة: فانه يقول: عمرو بن جاوان- وقد ترجم له المزي في (عمرو)، وكذا ابن حجر في (التقريب)- و ثقه ابن حبان في الثقات (۱۶۸/۷)- وقال الحافظ في التقريب مقبول- و جهله الذهبي في الميزان (۳/ ت ۶۲۴۳)، فقال: لا يعرف-و حصين: هو ابن عبد الرحمن السلمي: قال الحافظ في (التقريب): ثقة تغير حفظه في الآخر-

عُثْمَانُ اَهَا هُنَا عَلِیٌّ اَهَا هُنَا الزُّبَيْرُ اَهَا هُنَا طَلْحَةُ اَهَا هُنَا سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالُوْا نَعَمْ ۔قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَّبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِیْ فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ۔ فَابْتَعْتُهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّیْ قَدِ ابْتَعْتُ مِرْبَدَ بَنِیْ فُلَانٍ قَالَ فَاجْعَلْهُ فِیْ مَسْجِدِنَا وَاَجْرُهُ لَكَ ۔ قَالُوْا نَعَمْ ۔قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَّبْتَاعُ بِئْرَ رُوْمَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ۔فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ ابْتَعْتُ بِئْرَ رُوْمَةَ قَالَ فَاجْعَلْهَا سِقَايَةً لِّلْمُسْلِمِيْنَ وَاَجْرُهَا لَكَ ۔ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّجَهِّزُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ۔ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰى مَا يَفْقِدُوْنَ عِقَالًا وَّلَا خِطَامًا قَالُوْا نَعَمْ ۔قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدِ اللّٰهُمَّ اشْهَدِ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ۔هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ مُعْتَمِرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُصَيْنٍ وَّقَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ فِیْ حَدِيْثِهٖ مَنْ يَّبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِیْ فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ۔ فَابْتَعْتُهُ بِعِشْرِيْنَ اَلْفًا اَوْ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ اَلْفًا وَقَالَ اَيْضًا فِیْ بِئْرِ رُوْمَةَ فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِّلْمُسْلِمِيْنَ وَاَجْرُهَا لَكَ ۔ وَقَالَ عَلِیُّ بْنُ عَاصِمٍ فِیْ حَدِيْثِهٖ فِیْ قِصَّةِ الْمِرْبَدِ فَابْتَعْتُهُ بِكَذَا وَكَذَا ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ ابْتَعْتُ مِرْبَدَ بَنِیْ فُلَانٍ تُوَسِّعُ بِهٖ فِیْ مَسْجِدِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ نَعَمْ وَقَدْ وَجَبَ اَجْرُهُ لَكَ ۔ وَقَالَ فِیْ بِئْرِ رُوْمَةَ فَابْتَعْتُهَا بِعِشْرِيْنَ اَلْفًا اَوْ خَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ اَلْفًا الشَّكُّ مِنْ حُصَيْنٍ وَّقَالَ اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ اَبِیْ عَوَانَةَ فِیْ قِصَّةِ الْمِرْبَدِ فَابْتَعْتُهُ بِبِضْعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ اَلْفًا اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ وَبَقِيَّةُ اَلْفَاظِهِمْ تَتَقَارَبُ وَالْمَعْنٰى وَاحِدٌ وَّفِیْ حَدِيْثِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فِیْ رُوْمَةَ فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا ۔

☆☆ حصین بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمرو بن جاوان جن کا تعلق بنوتمیم سے تھا' میں نے ان سے کہا: آپ کا کیا خیال ہے کہ احنف کس بنیاد پر الگ ہوئے تھے' تو انہوں نے بتایا: میں نے حضرت احنف رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں ایک مرتبہ مدینہ منورہ آیا' میں حج کے لیے جا رہا تھا۔ ابھی ہم اپنے پڑاؤ کی جگہ پر تھے اور اپنی سواریاں بٹھائی ہی تھیں کہ ایک شخص ہمارے پاس آیا اور بولا: لوگ مسجد میں اکٹھے ہو گئے ہیں' میں بھی وہاں گیا تو میں نے دیکھا کہ وہاں بہت سے لوگ مسجد میں اکٹھے ہو گئے ہیں اور ان کے سامنے کچھ افراد بیٹھے ہوئے ہیں' جن میں حضرت علی بن ابوطالب' حضرت زبیر' حضرت طلحہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم بھی تھے' جب میں ان کے قریب جا کر کھڑا ہوا تو یہ اعلان ہوا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف لا رہے ہیں' جب وہ تشریف لائے تو انہوں نے زرد رنگ کی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ یہیں ٹھہرو! ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں کیا ہوتا ہے؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا علی یہاں ہیں؟ کیا زبیر یہاں ہیں؟ کیا طلحہ یہاں ہیں؟ کیا سعد بن ابی وقاص یہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا: جی ہاں۔ پھر عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ لوگوں کو اللہ کے نام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں' جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں' کیا آپ لوگ یہ جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: جو شخص فلاں شخص کی کھجوروں کو سکھانے والی جگہ خرید کر اللہ

تعالیٰ کے نام کر دے گا' اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت کر دے گا' تو میں نے وہ جگہ خرید کر دی۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کو بتایا کہ میں نے وہ جگہ خرید لی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس جگہ کو ہماری مسجد میں شامل کر دو تمہیں اس کا اجر ملے گا۔

تو وہاں موجود تمام افراد نے کہا: یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔

اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر یہ دریافت کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' کیا آپ حضرات یہ بات جانتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: جو شخص رومہ کا کنواں خرید کر دے گا' اسے اس کا اجر ملے گا' تو یہ سننے کے بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: میں نے رومہ کا کنواں خرید لیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے چھوڑ دو' تمہیں اس کا اجر ملے گا۔

اس پر تمام حاضرین نے کہا کہ آپ نے یہ بات بالکل ٹھیک بیان کی ہے۔

اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ لوگوں کو اس اللہ کے نام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' کیا آپ کو یہ بات معلوم ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کون شخص ہے جو غزوۂ تبوک کے لیے سامان فراہم کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا۔

(حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) تو میں نے اس لشکر کو پورا سامان فراہم کیا' یہاں تک کہ اونٹ کو باندھنے والی رسّی اور مہار بھی انہیں فراہم کی تو سب لوگوں نے کہا: آپ نے یہ بات بھی ٹھیک بیان کی ہے۔

اس پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: اے اللہ! تو گواہ ہو جا! اے اللہ! تو گواہ ہو جا! اے اللہ! تو گواہ ہو جا!

یہاں روایت کے الفاظ نقل کرنے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

ابن ادریس نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

کون شخص بنوفلاں کی کھجوروں کو سکھانے والی جگہ کو خریدے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے تو میں نے بیس ہزار درہم کے عوض میں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) پچیس ہزار درہم کے عوض میں اسے خریدا۔

اسی طرح انہوں نے بئر رومہ کے بارے میں بھی یہ بات بیان کی کہ میں نے اسے اتنی' اتنی رقم کے عوض میں خریدا تھا' پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اسے مسلمانوں کے پینے کے لیے وقف کر دو' اس کا اجر تمہیں ملے گا۔

علی بن عاصم نامی راوی نے اپنی روایت میں کھجوروں کو سکھانے والی جگہ کے واقعے میں یہ بات نقل کی ہے۔ میں نے اتنی' اتنی رقم کے عوض میں اسے خریدا تھا' پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے بنوفلاں کی کھجوروں والی جگہ کو خرید لیا ہے' آپ اسے مسلمانوں کی مسجد میں توسیع کے لیے استعمال کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: ٹھیک ہے! تمہارا اجر واجب ہو گیا ہے۔

اسی طرح انہوں نے بئر رومہ کے بارے میں یہ فرمایا تھا' میں نے اسے بیس ہزار درہم کے عوض میں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) پچیس ہزار درہم کے عوض میں خریدا۔

جبکہ ابوعوانہ نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

میں نے کھجوروں کو سکھانے والی جگہ کو بیس ہزار سے کچھ زیادہ رقم کے عوض میں خریدا۔

ان تمام روایات کا مفہوم ایک دوسرے کے قریب ہے۔

شرح:

اور جب کسی نے مسجد بنائی تو اس کی ملکیت اس مسجد سے اس وقت ختم ہو جائے گی جب اس نے مسجد کا راستہ نکال کر اپنی ملکیت سے الگ کر دیا ہے اور لوگوں کو اس میں نماز پڑھنے کی اجازت دینے والا ہے۔اور جب اس میں ایک آدمی نے نماز پڑھ لی ہے تو امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس مسجد سے اس کی ملکیت ختم ہو جائے گی۔اور افراز اسی لئے لازمی ہے کہ اس کے بغیر وہ خاص اللہ کیلئے نہ ہوگا اور اس میں نماز پڑھنا اس لئے ضروری ہے کیونکہ طرف کے نزدیک وقف کے صحیح ہونے کیلئے حوالے کر دینا شرط ہے۔اور وقف میں جس طرح حوالے کرنا ضروری ہے اسی طرح اس میں تسلیم بھی شرط ہے اور مسجد کی تسلیم اس میں نماز پڑھنے کی اجازت دینا ہے۔یا اس طرح کہا جائے گا کہ جب مسجد پر بطور حقیقت قبضہ ناممکن ہے تو اس کے مقصد کو بجالانا یہ اس کے قبضہ کے قائم مقام ہو جائے گا۔

طرفین کی ایک روایت کے مطابق تسلیم کیلئے ایک شخص کا نماز پڑھنا بھی کافی ہے کیونکہ پوری جنس کا عمل ناممکن ہے پس جنس کا کم تر فرد کی شرط کافی ہوگی۔

حضرت امام محمد علیہ الرحمہ سے دوسری روایت یہ ہے کہ نماز باجماعت شرط ہے کیونکہ عام طور پر مسجد نماز کی جماعت کیلئے بنائی جاتی ہے۔

حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ بنانے والے جب یہ کہا کہ میں نے اس کو مسجد بنایا تو اس سے ہی اس کی ملکیت ختم ہو جائے گی کیونکہ ان کے نزدیک تسلیم کی شرط نہیں ہے کیونکہ بندے سے اس کے حق کا اسقاط ہے جو بندے سے ساقط ہوتے ہی اللہ کیلئے ہو جائے گا۔جس طرح اعتاق میں ہوتا ہے۔جس کو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

فرمایا: اور جب کسی بندے نے مسجد کو ایسی جگہ پر بنایا ہے جس کے نیچے تہہ خانہ ہے یا اس کے اوپر مکان ہے جبکہ مسجد کا دروازہ بڑے راستے کی جانب بنایا ہے۔اور اس کو اپنی ملکیت سے الگ کر دیا ہے تو وہ مسجد نہ ہوگی بلکہ اس کو بیچنے کا حق حاصل ہو گا اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کی میراث بن جائے گی کیونکہ یہ اللہ کے لئے خاص نہ ہوئی تھی کیونکہ اس کے ساتھ بندے کا حق متعلق ہے۔ہاں البتہ جب تہہ خانہ مسجد ہی کی مصلحت کیلئے بنا ہوا ہے تو پھر وقف جائز ہے۔جس طرح مسجد بیت المقدس ہے۔

حضرت حسن بن زیاد نے امام اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جب کسی نے نچلے حصے کو مسجد بنایا اور مسجد کے اوپر رہائش کیلئے مکان ہے تو بھی وہ مسجد ہے کیونکہ مسجد ہمیشہ کیلئے مسجد ہوا کرتی ہے اور یہ حکم نچلے حصے میں پایا جاتا ہے اوپر والے میں نہیں ہے۔

حضرت امام محمد علیہ الرحمہ سے اسی برعکس روایت کی گئی ہے اس لئے مسجد قابل ادب ہے اور جب اس کے اوپر رہائش کیلئے مکان ہو گا یا کرایہ لینے کی غرض کوئی چیز ہے تو اس کی تعظیم نہ ممکن ہو جائے گی۔

حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دونوں صورتوں کو جائز قرار ہے کیونکہ جب وہ بغداد گئے اور وہاں پر انہوں نے جگہ تنگ دیکھی تو انہوں کے ضرورت کا اعتبار کرتے ہوئے اس کو جائز قرار دیا ہے۔

حضرت امام محمد علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ جب وہ رے کے شہر میں گئے تو انہوں نے ضرورت کے تحت ان سب کو جائز قرار دیا ہے۔

اور فرمایا: جب کسی نے اپنے مکان کے درمیان میں مسجد بنائی اور لوگوں کو اس میں آنے کی اجازت دیدی تب بھی حکم اسی طرح ہو گا۔ یعنی اس کیلئے اس کو بیچنے کا حق ہے۔ اور اس کی موت کے بعد وارثوں کی ہو جائے گی کیونکہ وہ جگہ مسجد کہلانے والی ہے جس میں کسی کو روکنے کا حق حاصل نہیں ہے اور جب مسجد کی چاروں اطراف میں مالک کی ملکیت باقی ہو تو اس کو منع کرنے کا حق حاصل ہے کیونکہ وہ جگہ مسجد نہیں ہے کیونکہ مالک نے راستہ اپنے لئے باقی رکھ لیا ہے۔ پس وہ مسجد خاص اللہ کیلئے نہ ہوئی۔

حضرت امام محمد علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ اس کو نہ بیچ سکتا ہے اور نہ ہی وراثت میں دے سکتا ہے اور نہ ہی اس کو ہبہ کر سکتا ہے۔ پس آپ اس کو مسجد تسلیم کر لیا ہے۔

حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمہ سے بھی اسی طرح روایت کیا گیا ہے کہ وہ مسجد ہو جائے گی کیونکہ جب وقف کرنے والا اس کے مسجد ہونے پر راضی ہے تو راستہ بھی اس میں داخل ہو جائے گا۔ کیونکہ راستے کے بغیر مسجد کس طرح ہو سکتی ہے۔ پس وہ راستہ بھی مسجد کا بن جائے گا۔ جس طرح کرائے پر دینے سے راستے کی وضاحت کے بغیر وہ اس میں داخل سمجھا جاتا ہے۔

فرمایا: اور جب کسی شخص نے اپنی زمین میں مسجد بنائی تو اس کیلئے یہ حق نہیں ہے کہ وہ جگہ واپس لے یا اس کو بیچ دے اور وہ جگہ اس کیلئے میراث بھی نہ ہو گی۔ کیونکہ وہ جگہ بندوں کے حق سے نکل کر اللہ کے خاص ہو چکی ہے اور یہ حکم اسی دلیل کے سبب ہے کہ تمام چیزیں اللہ کیلئے ہیں اور جب بندے نے وہ حق ساقط کر دیا ہے جو اس کو ملا تھا تو وہ حق اپنی اصلیت کی جانب لوٹ کر آنے والا ہے۔ لہذا اس سے بندے کا تصرف ختم ہو جائے گا جس طرح آزاد کرنے میں ہوتا ہے۔ اور جب مسجد کے گرد ونواح کی جگہ ویران ہو جائے اور وہاں کی ضرورت ختم ہو جائے تب بھی امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کے نزدیک وہ جگہ مسجد ہی رہے گی۔ کیونکہ وہ جگہ بندے کی جانب سے ساقط ہو چکی ہے۔ پس وہ اس کی ملکیت میں دوبارہ نہ جائے گی۔

حضرت امام محمد علیہ الرحمہ کے نزدیک بنانے والے کی موت کے بعد وہ اس کے وارث کی ملکیت میں منتقل ہو جائے گی۔ کیونکہ بنانے والے نے اس کو عبادت کیلئے بنایا تھا اور اب وہ عبادت ختم ہو چکی ہے تو یہ اسی طرح ہو جائے گا جس طرح مسجد

کی چٹائی اور گھاس ہے جب ان کی ضرورت ختم ہو جائے جبکہ چٹائی اور گھاس کے بارے میں امام ابو یوسف علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ ان کو دوسرے مسجد میں منتقل کیا جا سکتا ہے۔ (ہدایہ کتاب الوقف فصل: مسجد کے وقف کا بیان ترجمہ: از علامہ لیاقت علی رضوی)

4357- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ ح وَاَخْبَرَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِى الْحَجَّاجِ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِى بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهُ فِيْهَا مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِى الْجَنَّةِ . فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِىْ فَجَعَلْتُ دَلْوِىْ فِيْهَا مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِىْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ .قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ .قَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّىْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ صُلْبِ مَالِىْ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِى بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِى الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِى الْجَنَّةِ . فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِىْ فَزِدْتُهَا فِى الْمَسْجِدِ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِىْ اَنْ اُصَلِّىَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ .قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ .قَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرٍ بِمَكَّةَ وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى سَقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيْضِ فَرَكَضَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اسْكُنْ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِىٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ .قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ .قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْا لِىْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اَنِّىْ شَهِيْدٌ .ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .يَتَقَارَبَانِ فِيْهِ.

☆☆ ثمامہ بن حزن قشیری بیان کرتے ہیں کہ میں اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس موجود تھا' جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی طرف جھانک کر ارشاد فرمایا: میں آپ لوگوں کو اللہ کے نام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس وقت وہاں پر میٹھے پانی کا کنواں صرف بئر رومہ تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون شخص بئر رومہ کو خرید کر اسے مسلمانوں کے لیے وقف کردے گا' اس کے بدلے میں اسے جنت مل جائے گی۔تو میں نے اپنے مال میں سے اسے خریدا تھا اور تمام مسلمانوں کو اس میں برابر کا حق دار قرار دیا تھا۔اور آج تم لوگ مجھے اسی کنوئیں کا پانی پینے سے روک رہے ہو اور مجھے سمندر کا (یعنی کھارا) پانی پینا پڑا ہے۔ان لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ لوگوں کو اللہ

۴۳۵۷- اخرجه الترمذي (۳۷۰۳)' والنسائي (۲۳۵/٦)' و ابن خزيمة (۲٤۹۲)' و ابن ابي عاصم في السنة (۱۳۰۵)' و البيهقي (١٦٨/٦) من طريق يحيى بن ابي بن ابي الحجاج' به-واسناده رجاله ثقات غير يحيى بن ابي الحجاج؛ قال فيه الحافظ في (التقريب): لين الحديث- لكن تابعه عليه هلال بن لاحق؛ قال فيه الحافظ في التقريب: مقبول' ووثقه ابن حبان في الثقات (٥٧٦/٧)- و اخرجه عبد الله بن احمد في زوائد المسند (٧٤/١)' و ابن ابي عاصم في (السنه) رقم (١٣٠٦) من طريق هلال عن ابي مسعود الجريري' به- قال الالباني في الارواء (٣٩/٦): هذه متابعة لا باس' بها- اه-

تعالیٰ کی اور اسلام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ میں نے اپنے ذاتی مال میں سے غزوۂ تبوک کے لیے سامان فراہم کیا تھا' تو لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دے کر یہ دریافت کرتا ہوں کہ آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ مسجد چھوٹی ہوگئی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا: کون شخص فلاں لوگوں کی زمین کو خرید کر اسے مسجد میں توسیع کے لیے دے گا' اس کے بدلے میں اسے جنت مل جائے گی تو میں نے اپنے مال میں سے اسے خریدا تھا اور اس کے ذریعے مسجد میں اضافہ کروایا تھا' آج تم لوگ مجھے اسی مسجد میں دو رکعت پڑھنے سے روک رہے ہو۔ ان لوگوں نے عرض کی: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کے نام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے پہاڑ "ثبیر" پر موجود تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور میں بھی تھے' اسی دوران وہ پہاڑ حرکت کرنے لگا اور اس کے کچھ پتھر نیچے گرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پاؤں مار کر ارشاد فرمایا تھا: تم اپنی جگہ پر ساکن رہو' تمہارے اوپر ایک نبی' ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اور بولے: تم لوگ میرے بارے میں گواہ ہو جاؤ! ربِ کعبہ کی قسم! میں شہید ہوں' یہ بات انہوں نے تین مرتبہ کہی۔

یہاں روایت کے الفاظ ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔

4358- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى - يَعْنِى ابْنَ اَبِى الْحَجَّاجِ - عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِهٰذَا وَزَادَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَنِىْ اِحْدَى ابْنَتَيْهِ بَعْدَ الْاُخْرٰى رَضِىَ بِىْ وَرَضِىَ عَنِّىْ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

میں تم لوگوں کو اللہ کے نام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک صاحبزادی کے انتقال کے بعد اپنی دوسری صاحبزادی کا نکاح میرے ساتھ کیا تھا۔ آپ مجھ سے راضی تھے اور مجھ سے خوش تھے۔ لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔

4359- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ ثُمَامَةَ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ حِقٍّ حَدَّثَنِى الْجُرَيْرِيُّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ يَوْمَ اُصِيبَ عُثْمَانُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاطَّلَعَ عَلَيْهِمُ اطِّلَاعًا فَقَالَ ادْعُوْا لِىْ صَاحِبَيْكُمُ اللَّذَيْنِ اَلَبَاكُمْ عَلَىَّ فَدُعِيَا فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ ضَاقَ الْمَسْجِدُ بِاَهْلِهِ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِىْ هٰذِهِ الْبُقْعَةَ مِنْ خَالِصِ مَالِهِ فَيَكُوْنُ فِيْهَا كَالْمُسْلِمِيْنَ وَلَهُ خَيْرٌ

۴۳۵۸- راجع الذي قبله-

۴۳۵۹- تقدم تخريجه رقم (۴۳۵۷)-

مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ . فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ خَالِصِ مَالِي وَجَعَلْتُهَا لِلْمُسْلِمِينَ . فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ . قَالَ فَأَنْتُمْ تَمْنَعُونِي أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّي صَاحِبُ جَيْشِ الْعُسْرَةِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ.

☆☆ ثمامہ بن حزن قشیری بیان کرتے ہیں کہ میں اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس موجود تھا' جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس گھر کی دیوار سے جھانک کر دیکھا اور بولے: تم اپنے دو ساتھیوں کو میرے سامنے لے کر آؤ جو فساد کی جڑ ہیں۔ ان دونوں کو سامنے لایا گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم دونوں کو اللہ کے نام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو مسجد نمازیوں کے لیے تنگ ہوگئی تھی' تو آپ نے ارشاد فرمایا تھا: کون شخص اپنے مال میں سے اس زمین کو خرید کر اسے مسلمانوں کے لیے وقف کر دے گا؟ اسے جنت میں اس سے بہتر جگہ ملے گی' تو میں نے اسے اپنے مال میں سے خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دی اتھا' تو لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب تم لوگ مجھے اسی مسجد سے دو رکعت نماز ادا کرنے سے بھی روک رہے ہو' میں تم لوگوں کو اللہ کے نام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں' تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ میں نے غزوۂ تبوک میں ساز و سامان فراہم کیا تھا تو ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! ایسا ہی ہے۔

4360- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ حِقٍّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِهٰذَا وَقَالَ الَّذَيْنِ أَلَّبَاكُمْ عَلَيَّ فَدُعِيَا . وَزَادَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ لَمْ يَكُنْ فِيهَا بِئْرٌ يُسْتَعْذَبُ مِنْهَا إِلَّا بِئْرَ رُومَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيهَا مِنْ خَالِصِ مَالِهِ فَيَكُونُ دَلْوُهُ فِيهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ . فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ خَالِصِ مَالِي فَأَنْتُمْ تَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ دو لوگ کہاں ہیں جنہوں نے تمہیں میرے خلاف بھڑکایا ہے' ان دونوں کو لایا گیا۔

اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کے نام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو وہاں کوئی میٹھا کنواں نہیں تھا' صرف بئر رومہ تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: کون شخص اپنے مال میں سے اسے خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دے؟ تو اسے جنت میں اس سے بہتر اجر ملے گا تو میں نے اپنے مال میں سے اسے خریدا تھا اور آج تم لوگ مجھے اسی کنوئیں سے پانی پینے سے روک رہے ہو۔

۴۳۶۰- تقدم برقم (۴۳۵۷)۔

4361- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ ابْنِ بِنْتِ أَزْهَرَ السَّمَّانُ حَدَّثَنَا جَدِّي أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ كَتَبَ ابْنُ عَامِرٍ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ كُتُبًا فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ وَقَدْ نَزَلَ بِهِ أُولَئِكَ فَعَمَدْتُ إِلَى الْكُتُبِ فَخِطْتُهَا فِي قُبَائِي ثُمَّ لَبِسْتُ لِبَاسَ الْمَرْأَةِ فَلَمْ أَزَلْ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلْتُ أَفْتِقُ قُبَائِي وَهُوَ يَنْظُرُ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ فَقَرَأَهَا ثُمَّ أَشْرَفَ عَلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا طَلْحَةُ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْمَشْرِقِ فَقَالَ يَا طَلْحَةُ .قَالَ يَا لَبَّيْكَ .قَالَ نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَشْتَرِي قِطْعَةً فَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ وَلَهُ بِهَا كَذَا وَكَذَا .فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِي .فَقَالَ طَلْحَةُ اللَّهُمَّ نَعَمْ .قَالَ فَأَنْتُمْ فِيهِ آمِنُونَ وَأَنَا خَائِفٌ ثُمَّ قَالَ يَا طَلْحَةُ .قَالَ يَا لَبَّيْكَ .قَالَ نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَشْتَرِي رُومَةَ- يَعْنِي بِكَذَا- فَيَجْعَلُهَا لِلْمُسْلِمِينَ وَلَهُ بِهَا كَذَا وَكَذَا .فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِي فَقَالَ طَلْحَةُ اللَّهُمَّ نَعَمْ .فَقَالَ يَا طَلْحَةُ .قَالَ يَا لَبَّيْكَ .قَالَ نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنِّي حَمَلْتُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ عَلَى مِائَةٍ قَالَ طَلْحَةُ اللَّهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ طَلْحَةُ اللَّهُمَّ لَا أَعْلَمُ عُثْمَانَ إِلَّا مَظْلُومًا .

☆☆ موسیٰ بن حکیم نامی راوی بیان کرتے ہیں کہ ابن عامر نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھا' میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت تک یہ لوگ ان کے گرد گھیرا ڈال چکے تھے' میں نے اس خط کو اپنے کپڑے میں سی لیا اور اسے اپنی قباء کے اندر رکھ لیا' پھر میں نے ایک عورت کا لباس پہنا اور اسی طرح گزرتا ہوا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہو گیا' میں ان کے سامنے آ کر بیٹھا' میں نے اپنی قباء کو پھاڑا' وہ دیکھتے رہے میں نے وہ خط ان کی طرف بڑھایا' انہوں نے اسے پڑھا اور پھر انہوں نے مسجد کی طرف منہ کر کے دیکھا تو وہاں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ مسجد کے مشرقی سمت میں بیٹھے ہوئے تھے' انہوں نے آواز دی: اے طلحہ! حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں حاضر ہوں! حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کو اللہ کے نام کی قسم دے کر یہ کہتا ہوں کہ کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کون شخص زمین کا یہ ٹکڑا خرید کر اس کے ذریعے مسجد میں توسیع کرے گا' اس کے بدلے میں اسے یہ اجر ملے گا تو میں نے اپنے مال میں سے اسے خریدا تھا' تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اب اس مسجد میں آپ لوگ امن کی حالت میں ہیں اور میں اس میں خوف کے عالم میں ہوں' پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے طلحہ! انہوں نے کہا: میں حاضر ہوں! پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کو اللہ کے نام کی قسم دے کر یہ کہتا ہوں کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: کون شخص رومہ کے کنوئیں کو خریدے گا اور اسے مسلمانوں کے لیے وقف کرے گا' اسے اس کے بدلے میں یہ یہ کچھ ملے گا' تو میں نے اپنے مال میں سے اسے خریدا تھا' تو انہوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے طلحہ! انہوں

٤٣٦١- اسنادہ حسن - و انظر السابق-

نے کہا: میں حاضر ہوں! تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کو اللہ کے نام کی قسم دے کر یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ میں نے غزوۂ تبوک کے لیے ایک سو اونٹ فراہم کیے تھے؟ تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ اس کے بعد حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: اے اللہ! میرے علم کے مطابق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مظلوم ہیں۔

4362- حَدَّثَنَا الْقَاضِي اَبُوْ عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الدَّارِ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَنَشَدَ النَّاسَ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِرَاءٍ فَتَحَرَّكَ فَقَالَ اثْبُتْ حِرَاءُ فَاِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ . قَالَ فَشَهِدَ لَهُ نَاسٌ ثُمَّ قَالَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُوَسِّعُ لَنَا بَيْتًا فِي الْمَسْجِدِ . فَاشْتَرَيْتُ بَيْتًا فَاَوْسَعْتُ بِهِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَشَهِدَ لَهُ نَاسٌ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رُوْمَةَ كَانَتْ تُبَاعُ بَيْعًا مِنِ ابْنِ السَّبِيلِ وَاَنِّي اشْتَرَيْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى وَابْنِ السَّبِيلِ قَالُوْا نَعَمْ فَشَهِدَ لَهُ نَاسٌ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنِّي جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَاَنْفَقْتُ عَلَيْهِ كَذَا وَكَذَا فَشَهِدَ لَهُ نَاسٌ ثُمَّ قَالَ وَلٰكِنَّهُ طَالَ عَلَيْكُمْ عُمْرِي وَاسْتَعْجَلْتُمْ قَدَرِي اَنْ اَنْزِعَ سِرْبَالًا سَرْبَلَنِيهِ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا وَاللّٰهِ لَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ اَبَدًا.

☆☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ان کے گھر میں محصور کر دیا گیا تو انہوں نے لوگوں کی طرف جھانک کر دیکھا اور لوگوں کو قسم دی وہ بولے: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ میں حرا پہاڑ کے اوپر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' وہ حرکت میں آنے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حرا اپنی جگہ پر رہو' تمہارے اوپر ایک نبی' ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے ان کی اس بات کی تصدیق کی' پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: کون شخص مسجد میں گھر کا اضافہ کرے گا' تو میں نے ایک گھر خریدا اور اس کے ذریعے مسجد میں توسیع کروا دی تو لوگوں نے ان کی بات کی تصدیق کی' پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کے نام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ رومہ کنوئیں کا پانی صرف مسافروں کو فروخت کیا جاتا تھا' میں نے اس کنوئیں کو خریدا اور اسے اللہ کے نام پر وقف کر دیا۔ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! لوگوں نے ان کی اس بات کی تصدیق کی' پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ لوگوں کو اللہ کے نام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں! کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ میں نے غزوۂ تبوک کے لیے سامان فراہم کیا تھا اور میں نے اس پر اتنی' اتنی رقم خرچ کی تھی تو لوگوں نے اس بات کی بھی تصدیق کی تھی' پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اتنا عرصہ تمہارے

۴۳۶۲- في اسناده ابو اسحاق السبيعي عمرو بن عبد الله' و هو مدلس- و انظر الحديث التالي-

درمیان رہا ہوں لیکن تم نے میرے بارے میں جلد بازی کا مظاہرہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو خلعت مجھے پہنائی ہے میں اسے اتار دوں۔ اللہ کی قسم! یہ کبھی نہیں ہوگا۔

4363- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنَا اَبُوْ قَطَنٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَشْرَفَ عُثْمَانُ مِنَ الْقَصْرِ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ نَشَدْتُ اللّٰهَ تَعَالٰى مَنْ شَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حِرَاءٍ اِذِ اهْتَزَّ الْجَبَلُ فَرَكَلَهُ بِقَدَمِهِ وَقَالَ اسْكُنْ حِرَاءُ لَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِىٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ . وَاَنَا مَعَهُ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ قَالَ نَشَدْتُ اللّٰهَ مَنْ شَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ اِذْ بَعَثَنِىْ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ اِلٰى اَهْلِهِ قَالَ هٰذِهِ يَدِىْ وَهٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ . فَبَايَعَ لِىْ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ فَقَالَ نَشَدْتُ اللّٰهَ مَنْ شَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُوَسِّعُ لَنَا هٰذَا الْبَيْتَ فِى الْمَسْجِدِ بِبَيْتٍ فِى الْجَنَّةِ . فَابْتَعْتُهُ مِنْ مَّالِىْ فَوَسَّعْتُ بِهِ فِى الْمَسْجِدِ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ قَالَ وَنَشَدْتُ اللّٰهَ مَنْ شَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ قَالَ مَنْ يُّنْفِقُ الْيَوْمَ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً . فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَّالِىْ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ قَالَ وَنَشَدْتُ اللّٰهَ مَنْ شَهِدَ رُوْمَةَ يُبَاعُ مَاؤُهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ فَابْتَعْتُهَا مِنْ مَّالِىْ وَاَبَحْتُهَا ابْنَ السَّبِيْلِ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ.

☆☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں سے جھانک کر باہر دیکھا وہ اس وقت محصور تھے اور بولے: میں اللہ کے نام کی قسم دے کر تم لوگوں سے یہ پوچھتا ہوں کہ کون شخص اس وقت وہاں موجود تھا؟ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر موجود تھے اور وہ پہاڑ حرکت کرنے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں کے ذریعے اسے مارا اور فرمایا: اے حرا! ساکن رہو تمہارے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ اس وقت میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو کچھ لوگوں نے اس بات کی گواہی دی (کہ یہ بات ٹھیک ہے) پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب آپ نے بیعت رضوان کی تھی اس کو میں اللہ کے نام کا واسطہ دے کر یہ پوچھتا ہوں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشرکین کی طرف بھیجا تھا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ یہ میرا ہاتھ ہے اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف سے بیعت لی تھی کچھ لوگوں نے ان کی اس بات کی بھی تصدیق کی پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں جو شخص اس وقت موجود تھا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: کون شخص اس گھر کو خرید کر اسے مسجد میں شامل کر دے گا اس کے عوض میں اسے جنت میں گھر ملے گا تو میں نے اپنے مال میں سے اس گھر کو خرید کر اس کے ذریعے اس مسجد میں توسیع کروادی تو کچھ لوگوں نے ان کی اس بات کی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

۴۳۶۳-اخرجه احمد (۵۹/۱) و من طريقه المصنف هنا- و اخرجه النسائي (۲۳۶/۶) من طريق عيسى بن يونس عن يونس و سياتي في الذي بعده من طريق النسائي -و يونس ' هو ابن ابي اسحاق السبيعي' صدوق الا انه يهم قليلا: كما في (التقريب)- و ابوه ثقة' لكنه يدلس' وقد عنعن-و يشهد لذلك رواية ابي عبد الرحمن السلمي في صحيح البخاري- و سياتي تخريجه رقم (۴۳۶۵)-

میں اس شخص کو اللہ کے نام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جو اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' جب آپ غزوۂ تبوک کے لیے تیاری کر رہے تھے' آپ نے ارشاد فرمایا تھا: کون شخص آج کے دن ایسا خرچ کرے گا جو قبول ہوگا؟ تو میں نے نصف لشکر کو اپنے مال میں سے ساز و سامان فراہم کیا تھا' کچھ لوگوں نے ان کی اس بات کی بھی تصدیق کی۔

پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کے نام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں' جو اس وقت موجود تھا جب رومہ کا پانی صرف مسافروں کو فروخت کیا جاتا تھا تو میں نے اپنے مال میں سے اس کو خرید کر اسے مسافروں کے لیے (اور تمام مسلمانوں کے لیے) وقف کر دیا تھا' تو کچھ لوگوں نے ان کی اس بات کی بھی تصدیق کی۔

4364- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ ـ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ اِلٰى اٰخِرِهٖ ـ

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4365- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - يَعْنِى النَّسَائِيَّ - اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنِيْ زَيْدٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ فِيْ دَارِهٖ اجْتَمَعَ النَّاسُ حَوْلَ دَارِهٖ فَاَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ ـ

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ان کے گھر میں محصور کر دیا گیا تو کچھ لوگ ان کے گھر کے آس پاس اکٹھے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف جھانک کر دیکھا۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

4366- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِ دَارِهٖ فَقَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ حِرَاءَ حِيْنَ انْتَفَضَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ حِرَاءُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ ـ قَالُوْا نَعَمْ ـ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ قَالَ مَنْ يُّنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً ـ وَالنَّاسُ مَجْهُوْدُوْنَ مُعْسِرُوْنَ فَجَهَّزْتُ ثُلُثَ ذٰلِكَ الْجَيْشِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ بِئْرَ رُوْمَةَ لَمْ يَكُنْ يُّشْرَبُ مِنْهَا اِلَّا بِثَمَنٍ

۴۳۶۴-اخرجه النسائي (٦/٢٣٦)' و من طريقه الدارقطني هنا- و انظر الذي قبله-

۴۳۶۵-اخرجه النسائي (٦/٢٣٦)' ومن طريق اخرجه الدارقطني هنا- و الحديث اخرجه الترمذي (٣٦٩٩)' و ابن خزيمة (٢٤٩١)' و ابن حبان (٦٩١٦)' و البيهقي (٦/١٦٧) من طريق زيد بن ابي انيسة عن ابي اسحاق' به-وعلقه البخاري في الوصايا (٢٧٧٨) من طريق شعبة عن ابي اسحاق' به- ووصله البيهقي (٦/١٦٧)' و المصنف كما سياتي رقم (٤٣٦٧)- و انظر الحديث التالي-

۴۳۶۶-تقدم في الذي قبله-

فَاشْتَرَيْتُهَا ثُمَّ جَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَابْنِ السَّبِيلِ قَالُوْا نَعَمْ .فِيْ اَشْيَاءَ عَدَّدَهَا .

☆☆ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو محصور کر دیا گیا تو انہوں نے اپنے گھر کی چھت سے لوگوں کی طرف جھانک کر دیکھا اور فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں' کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے ہو کہ جب حرا پہاڑ ہلنے لگا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: اے حرا! اپنی جگہ پر رہو! تمہارے اوپر ایک نبی' ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں' کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب غزوۂ تبوک کے لیے سامان فراہم کرنا شروع کیا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا تھا: کون شخص ایسا خرچ کرے گا جو قبول ہوگا' تو لوگ اس وقت تنگی کا شکار تھے تو میں نے اس لشکر کو ایک تہائی سامان فراہم کیا تھا' لوگوں نے جواب دیا: ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کو اللہ کی یاد دلا کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ لوگ یہ بات نہیں جانتے ہیں کہ رومہ کنوئیں سے پانی صرف قیمت کے عوض میں پیا جا سکتا تھا تو میں نے اسے خرید کر اسے ہر خوشحال' غریب اور مسافر کے لیے وقف کر دیا تھا تو ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں!

اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کچھ اور چیزوں کو بھی شمار کروایا۔

4367- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ عَنْ اَبِى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ اَنَّ عُثْمَانَ حِيْنَ حُصِرَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَلَا اَنْشُدُ اِلَّا اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفَرَ بِئْرَ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ . فَحَفَرْتُهَا اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ . فَجَهَّزْتُهُمْ فَصَدَّقُوْهُ بِمَا قَالَ وَقَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ .

☆☆ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو محصور کر دیا گیا تو انہوں نے لوگوں کی طرف جھانک کر دیکھا اور فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں اور میں صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو یہ واسطہ دیتا ہوں کہ کیا آپ لوگ یہ بات نہیں جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: جو شخص رومہ کنوئیں کو کھدوائے گا (یعنی اسے وقف کر دے گا) اسے جنت ملے گی' تو میں نے اسے کھدوایا تھا۔ کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: جو شخص غزوۂ تبوک کے لیے سامان فراہم کرے گا اسے جنت ملے گی' میں نے اس کے لیے سامان فراہم کیا تھا تو ان لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اس بات کی تصدیق کی۔

پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی:

جو شخص غزوۂ تبوک کے لیے سامان فراہم کرے گا۔

٤٣٦٧- علقه البخاري في صحيحه في الوصايا (٢٧٧٨) فقال: قال عبدان: اخبرني ابي ...... فذكره- و قد وصله الدارقطني هنا- والبيهقي في السنن (٦/١٦٧)- وانظر تخريج الحديث (٤٣٦٦)-

4368- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فُرِغَ مِنْ اَرْبَعٍ الْخَلْقِ وَالْخُلُقِ وَالرِّزْقِ وَالاَجَلِ فَلَيْسَ اَحَدٌ اَكْسَبَ مِنْ اَحَدٍ وَّالصَّدَقَةُ جَائِزَةٌ قُبِضَتْ اَوْ لَمْ تُقْبَضْ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ چار چیزوں سے فارغ ہو چکا: انسان کی تخلیق' اس کے اخلاق' اس کا رزق اور اس کی موت' اب کسی شخص کے لیے کسی چیز کو حاصل کرنا ممکن نہیں رہا' صدقہ کرنا جائز ہے' خواہ اسے قبضے میں لیا گیا ہو یا قبضے میں نہ لیا گیا ہو۔

4369- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ وَّيَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكَاتِبُ قَالاَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ تَصَدَّقَ بِحَائِطٍ لَهُ فَاَتٰى اَبَوَاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالاَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا كَانَتْ قِيَمَ وُجُوهِنَا وَلَمْ يَكُنْ لَنَا مَالٌ غَيْرُهُ. فَدَعَا عَبْدَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَبِلَ صَدَقَتَكَ وَرَدَّهَا عَلٰى اَبَوَيْكَ. قَالَ فَتَوَارَثْنَاهَا بَعْدَ ذٰلِكَ. هٰذَا مُرْسَلٌ. بَشِيرُ بْنُ مُحَمَّدٍ لَمْ يُدْرِكْ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ. وَرَوَاهُ يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَبَيَّنَ اِرْسَالَهُ فِيْ رِوَايَتِهِ اِيَّاهُ.

☆☆ بشیر بن محمد' حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنا باغ صدقہ کر دیا' ان کے والدین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اسی پر ہم لوگ گزارا کیا کرتے تھے' ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے صدقے کو قبول کر لیا ہے اور یہ تمہارے ماں باپ کو لوٹا دیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد ہم اس کے وارث بنے تھے۔

4370- حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ نَهْشَلُ بْنُ دَارِمٍ التَّمِيمِيُّ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ قَالاَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ

۴۳۶۸- تقدم بسنده و متنه رقم (۴۳۶۰)-

۴۳۶۹- اخرجه الحاكم في المستدرك (۳۴۸/۴) من طريق مسدد: ثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد ...... فذكره- واخرجه الطبراني؛ كما في مجمع الزوائد (۲۳۶/۴) و الديلمي؛ كما في كنز العمال (۸۴/۱۱) (۳۰۷۱۱)- و قال الحاكم: هذا الحديث' و ان كان اسناده صحيحا على شرط الشيخين فاني لا ارى بشير بن محمد بن عبد الله الانصاري سمع من جده عبد الله بن زيد' و انما ترك الشيخان حديث عبد بن زيد في الاذان و الرؤيا التي قصها على رسول الله صلى الله عليه وسلم ' بهذا الاسناد؛ لتقدم موت عبد الله بن زيد ' فقد قيل: انه استشهد باحد- و قيل: بعد ذلك بيسير- و الله اعلم- اه- قال الذهبي: فتعين ان حديث ابي بكر بن حزم عنه منقطع- اه- وقال الهيثمي في المجمع: بشير هذا لم اجد من ترجمه' و بقية رجاله رجال الصحيح- اه- و قد اخرجه سعيد بن منصور في سننه (۲۵۱) من طريق حميد الاعرج و عبد الله بن ابي بكر: ان عبد الله بن زيد اتى النبي صلى الله عليه وسلم ...... فذكره بمعناه وهو في كنز العمال رقم (۳۰۷۱۳)- و رواية ابي بكر عن عبد الله بن زيد منقطعة؛ كما قال الذهبي- وسياتي من هذه الطريق رقم (۴۳۷۲)- و اخرجه الحاكم في المستدرك (۳۴۷/۴- ۳۴۸) من طريق سعيد بن ابي هلال عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم' به مختصرا- و قال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين' ان كان ابو بكر بن عمرو بن حزم سمعه من عبد الله بن زيد' و لم يخرجاه- اه- قلت: تعقب الذهبي بان رواية ابي بكر عن عبد الله منقطعة-

۴۳۷۰- تقدم في الذي قبله-

ح وَاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ وَّيَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الدُّوْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ بَشِيْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ وَقَالَ ابْنُ شَبَّةَ بِمَالٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ غَيْرُهُ فَجَآءَ اَبَوَاهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ تَصَدَّقَ بِمَالِهِ وَكَانَ لَنَا وَلَهُ فِيْهِ كَفَافٌ وَّلَيْسَ لَنَا وَلَهُ .وَقَالَ ابْنُ شَبَّةَ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا وَلَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَبِلَ مِنْكَ صَدَقَتَكَ . وَقَالَ حَفْصٌ قَدْ قَبِلَ اللّٰهُ صَدَقَتَكَ وَرَدَّهُ عَلٰى اَبَوَيْكَ . فَوَرِثَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدُ مِنْ اَبَوَيْهِ .

☆☆ بشیر بن محمد بیان کرتے ہیں کہ ان کے دادا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنا مال صدقہ کر دیا' ان کے پاس اس مال کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے صدقے کو تمہاری طرف سے قبول کرلیا ہے۔

یہاں پر الفاظ نقل کرنے میں راوی نے کچھ مختلف الفاظ نقل کیے ہیں (اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اور اسے تمہارے والدین کو لوٹا دیا ہے۔

4371- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ تَصَدَّقَ بِمَالِهِ فَاَتٰى اَبَوَاهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنا مال صدقہ کر دیا تو ان کے والدین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

4372- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ حَائِطِيْ هٰذَا صَدَقَةٌ وَّهِيَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَسُوْلِهِ فَجَآءَ اَبَوَاهُ فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ قَوَامَ عَيْشِنَا فَرَدَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ مَاتَا فَوَرِثَهُ ابْنُهُمَا بَعْدَهُمَا . وَهٰذَا اَيْضًا مُّرْسَلٌ .لِاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ تُوُفِّيَ فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَزْمٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا یہ باغ صدقہ ہے' یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام ہے' تو ان کے والدین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

۴۳۷۱- تقدم برقم (۴۳۶۹)-

۴۳۷۲- تقدم برقم (۴۳۶۹)-

خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا گزر بسر اس باغ پر ہوتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ باغ ان دونوں کو واپس کر دیا' پھر جب ان دونوں کا انتقال ہوا تو ان کی اولاد ان کے بعد اس کی وارث بنی۔

یہ روایت ''مرسل'' ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوا تھا' ابوبکر بن حزم نامی راوی نے ان کا زمانہ نہیں پایا تھا۔

4373- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ اَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ يُحَدِّثُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الَّذِىْ اُرِىَ النِّدَاءَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: یہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ وہی ہیں جنہیں خواب میں اذان دینے کا طریقہ دکھایا گیا تھا اور پھر یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

4374- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ الْمُسْتَمْلِىْ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعَمْرٍو وَيَحْيٰى وَحُمَيْدٍ سَمِعُوْا اَبَا بَكْرٍ يُخْبِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الَّذِىْ اُرِىَ النِّدَاءَ جَعَلَ حَائِطًا لَهُ صَدَقَةً فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ جَعَلْتُ حَائِطِىْ صَدَقَةً وَّهُوَ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهِ فَجَآءَ اَبَوَاهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا لَمْ يَكُنْ لَنَا عَيْشٌ اِلَّا هٰذَا الْحَائِطَ فَرَدَّهُ عَلٰى اَبَوَيْهِ ثُمَّ مَاتَا فَوَرِثَهُمَا .هٰذَا اَيْضًا مُرْسَلٌ.

☆☆ عمرو بن سلیم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جنہیں خواب میں اذان دینے کا طریقہ سکھایا گیا تھا' انہوں نے اپنا ایک باغ صدقہ کر دیا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: میں نے اپنا یہ باغ صدقہ کر دیا ہے' یہ اللہ اور اس کے رسول کی نذر ہے' پھر ان کے والدین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ ان دونوں نے عرض کی کہ ہمارا گزر بسر صرف اسی باغ پر ہوتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ باغ ان کے والدین کو واپس کر دیا۔ پھر جب ان والدین کا انتقال ہوا تو ان کے ورثاء کو وہ مل گیا۔

4375- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعَمْرٌو وَحُمَيْدٌ وَّيَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعُوْا اَبَا بَكْرٍ يُخْبِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ جَعَلَ حَائِطَهُ صَدَقَةً فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ جَعَلْتُ حَائِطِىْ صَدَقَةً لِاٰلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ لِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

☆☆ عمرو بن سلیم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنا باغ صدقہ کر دیا' وہ نبی اکرم صلی اللہ

۴۳۷۳-انظر السابق-

۴۳۷۴-هذه الرواية ايضا مرسلة لان عمرو بن سليم' وان كان ثقة الا انه لم يسمع من عبد الله بن زيد-

۴۳۷۵-انظر الذي قبله-

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: میں اپنے اس باغ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر کرتا ہوں (راوی کو شک ہے کہ یہاں یہ لفظ نبی استعمال ہوا ہے یا شاید رسول استعمال ہوا ہے)۔

4376- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْوَكِيْعِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ بْنُ يَعْلٰى حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ فُلَانٍ - نَسِىَ شَيْبَانُ اسْمَهُ - اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّ شَىْءٍ هُوَ لِىْ صَدَقَةٌ اِلَّا فَرَسِىْ وَسِلَاحِىْ قَالَ وَكَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَقَبَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَهَا فِى الْاَوْفَاضِ اَوِ الْاَوْقَاصِ فَجَآءَ اَبَوَاهُ فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَطْعِمْنَا مِنْ صَدَقَةِ ابْنِنَا فَوَاللّٰهِ مَا لَنَا شَىْءٌ . وَاِنَّا لَنَطُوْفُ مَعَ الْاَوْفَاضِ فَاَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِمَا فَمَاتَا فَوَرِثَهُمَا ابْنُهُمَا الَّذِىْ كَانَ تَصَدَّقَ بِهَا فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَقَتِى الَّتِىْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ بِهَا فَدَفَعْتَهَا اِلٰى وَالِدَىَّ فَمَاتَا فَحَلَالٌ هِىَ لِىْ قَالَ نَعَمْ فَكُلْهَا هَنِيْئًا مَرِيْئًا . وَهٰذَا اَيْضًا مُرْسَلٌ . وَاِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يُدْرِكْ عُبَادَةَ وَاَبُوْ اُمَيَّةَ بْنُ يَعْلٰى مَتْرُوْكٌ .

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن فلاں نامی صاحب (شعبان نامی راوی کو یہاں یہ لفظ بھول گیا ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری ہر چیز صدقہ ہے سوائے میرے گھوڑے اور میرے ہتھیاروں کے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ان کی کچھ زمین بھی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ قبضے میں لے لی اور اسے اوفاض (یعنی مختلف لوگوں کے لیے مالی مدد کے طور پر) مقرر کر دیا۔ ان کے والدین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: ہمیں ہمارے بیٹے کے صدقہ کیے ہوئے مال میں سے کچھ کھانے کے لیے دیں' اللہ کی قسم! ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہے' ہم لوگ اوقاض کے چکر لگاتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باغ کو لیا اور اسے ان دونوں کے حوالے کر دیا۔ پھر جب وہ دونوں فوت ہوئے تو ان کے بیٹے اس کے وارث بنے' جنہوں نے اسے صدقہ کیا تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے جو چیز صدقہ کی تھی اور جو آپ نے میرے والدین کو واپس کر دی تھی تو اب ان دونوں کا انتقال ہو گیا ہے' کیا یہ میرے لیے حلال ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! تم خوش ہو کر اسے کھاؤ۔

اسحاق بن يحيى: ان كان ابن يحيى بن طلحة بن عبيد الله' فهو ضعيف: كما في (التقريب)- وان كان هو ابن يحيى بن الوليد بن عبادة بن الصامت: فانه مجهول الحال- و روايتهما عن عبادة مرسلة: كما في (جامع التحصيل) للعلائي ص (١٤٤)- و الحديث اخرجه الطبراني: كما في مجمع الزوائد (٤/٢٣٦)- وقال الهيثمي (و اسحاق بن يحيى لم يدرك عبادة)- اه-

كِتَابٌ فِي الْاَقْضِيَةِ وَالْاَحْكَامِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

کتاب: (عدالتی) فیصلوں اور احکام وغیرہ کا بیان

4377- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ فَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اقْضِ بَيْنَهُمَا . قَالَ وَاَنْتَ هَا هُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ . قَالَ عَلٰى مَا اَقْضِيْ قَالَ اِنِ اجْتَهَدْتَّ فَاَصَبْتَ فَلَكَ عَشَرَةُ اُجُوْرٍ وَّاِنِ اجْتَهَدْتَّ فَاَخْطَاْتَ فَلَكَ اَجْرٌ وَّاحِدٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا: تم ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرو! انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی موجودگی میں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! انہوں نے عرض کی: میں کیسے فیصلہ کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اجتہاد کرتے ہو اور صحیح فیصلہ کرتے ہو تو تمہیں دس اجر ملیں گے اور اگر تم اجتہاد کرنے کے بعد غلطی کر جاتے ہو تو تمہیں ایک اجر ملے گا۔

4378- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ اِلَّا اَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ الْاُجُوْرِ حَسَنَاتٍ.

٤٣٧٧-اخرجه الحاكم في المستدرك (٨٨/٤) من طريق عامر بن ابراهيم الانباري: ثنا فرج ابن فضالة...... فذكره، و صحح اسناده، فتعقبه الذهبي بقوله: فيه فرج بن فضالة ضعفوه- اه-واخرجه احمد (٢٠٥/٤)، و عبد بن حميد في المنتخب (٢٩٢) عن الفرج بن فضالة عن محمد بن عبد الاعلى عن ابيه عن عبد الله بن عمرو بن العاص عن عمرو، نحوه- و في اسناده فرج بن فضالة ضعيف: كما تقدم مرارا، و هو قد اضطرب في اسناده فيما يبدو- والحديث مخالف لما في الصحيحين من حديث عمرو بن العاص- رضي الله عنه- انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: اذا حكم الحاكم فاجتهد ثم اصاب، فله اجران، و اذا حكم فاجتهد ثم اخطا، فله اجر) اخرجه البخاري (٧٣٥٢)، و مسلم (١٧١٦)-و الحديث له طريق آخر عن ابن عمرو: اخرجه احمد (١٨٧/٢)- و قال الهيثمي في مجمع الزوائد (١٩٨/٤): اخرجه احمد و الطبراني في الاوسط، و فيه سلمة بن السوم و لم اجد من ترجمه بعلم)- اه-

٤٣٧٨-اخرجه احمد في مسنده (٢٠٥/٤): ثنا هاشم، قال: ثنا الفرج...... فذكره- و في اسناده الفرج بن فضالة و هو ضعيف ايضا: كما تقدم في الذي قبله، و اخرجه الطبراني في الصغير (٥١/١) من طريق حفص بن سليمان عن كثير بن شنظير عن ابي العالية الرياحي عن عقبة بن عامر الجهني، به مرفوعا-وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (١٩٨/٤) عن احمد، وقال: (روى الامام احمد باسناد رجاله رجال الصحيح الى عقبة بن عامر......)- وقال مرة اخرى بعد رواية الطبراني : (اخرجه الطبراني في الصغير و الاوسط، و فيه حفص بن سليمان الاسدي، وهو متروك- اه-تنبيه: و قع عند الطبراني في الاوسط: (ان اجتهدت فاصبت فلك حسنتان)، و عند احمد و في الصغير: (عشر حسنات)-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں لفظ اجر کی بجائے نیکی استعمال ہوا ہے۔

4379- حَدَّثَنِى اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ حَدَّثَنِىْ اَبِى الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ عُقْبَةَ- يَعْنِىْ ابْنَ عَامِرٍ- قَالَ جَاءَ خَصْمَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ لِىْ قُمْ يَا عُقْبَةُ اقْضِ بَيْنَهُمَا . قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ اَوْلٰى بِذٰلِكَ مِنِّى .قَالَ وَاِنْ كَانَ اقْضِ بَيْنَهُمَا فَاِنِ اجْتَهَدْتَّ فَاَصَبْتَ فَلَكَ عَشْرَةُ اُجُوْرٍ وَّاِنِ اجْتَهَدْتَّ فَاَخْطَاْتَ فَلَكَ اَجْرٌ وَّاحِدٌ .

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عقبہ! تم اُٹھو اور ان کے درمیان فیصلہ کرو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اس کے زیادہ حق دار ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے ان کے درمیان فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد سے کام لیا اور صحیح فیصلہ کیا تو تمہیں دس اجر ملیں گے اور اگر تم نے اجتہاد کرتے ہوئے غلطی کی تو تمہیں ایک اجر ملے گا۔

4380- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُطِيْعٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِى الْمُصْعَبِ الْمَعَافِرِيِّ عَنْ مُحَرَّزِ بْنِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَى الْقَاضِىْ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ كَانَتْ لَهٗ عَشْرَةُ اُجُوْرٍ وَّاِذَا قَضٰى فَاجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ كَانَ لَهٗ اَجْرَانِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کرے اور درست فیصلہ کر دے تو اسے دس اجر ملتے ہیں اور جب کوئی شخص فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کرے اور غلطی کر جائے تو اسے دو اجر ملتے ہیں۔

4381- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتُعْمِلَ عَلَى الْقَضَاءِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ .

٤٣٧٩- محمد بن الفرج بن فضالة: لم اقف على ترجمته' وقد تابعه يزيد بن هارون وغيره- انظر الذي قبله-

٤٣٨٠- في اسناده ابن لهيعة: وهو ضعيف- ومحرر بن ابي هريرة: ترجم له البخاري في التاريخ الكبير (٨/ الترجمة ٢٠١٠)' و ابن ابي حاتم في الجرح والتعديل ٨٠/ترجمة (١٨٦٨)' و ذكره ابن حبان في الثقات (٤٦٠/٥)- وسياتي الحديث من طريق ابي سلمة عن ابي هريرة رقم (٤٢٨٥)-

٤٣٨١- اخرجه وكيع في ادب القضاة (٨/١) من طريق المغيرة' اخبرنا عبد الله بن سعيد ابن ابي هند...... فذكره- واخرجه ابن ماجه (٢٣٠٨)' و احمد (٣٦٥/٢)' و الحاكم (٩١/٤) من طريق عبد الله بن جعفر' به- وسياتي من طريق عمرو بن ابي عمرو عن سعيد رقم (٤٢٨٢)- و سياتي -ايضا- رقم (٤٣٨٣) من طريق عبد الله بن جعفر بن عبد الرحمن بن المسور بن مخرمة عن عثمان بن محمد' عن الاعرج و المقبري عن ابي هريرة- واخرجه ابو يعلي (٢٦١/١٠) (٥٨٦٦)' و البيهقي (٩٦/١٠)' و ابن وكيع في (ادب القضاة) (٩/١) من طريق ابن ابي ذئب عن عثمان بن محمد عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة' به- و هو وهم' و الصواب سعيد بن ابي سعيد المقبري' كما سياتي-

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص قاضی بننا چاہتا ہوا سے چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔

4382- وَقُرِءَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اَبُوْ كَامِلٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَلِىَ الْقَضَاءَ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کو قاضی بنا دیا جائے اسے گویا چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔

4383- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ حَبِيْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْرَجِ وَالْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کو قاضی بنا دیا جائے' اسے چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔

4384- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَاَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَّاِسْمَاعِيْلُ الْوَرَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ كَانَ لَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا اجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ . هٰذَا لَفْظُ النَّيْسَابُوْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ اِذَا قَضَى الْقَاضِيْ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ فَاِذَا قَضٰى فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی فیصلہ کرنے والا شخص فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کرے اور درست فیصلہ کرے تو اسے دو اجر ملتے ہیں اور جب وہ اجتہاد کرتے ہوئے غلط فیصلہ کر دے تو اسے ایک اجر ملتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

۴۳۸۲-اخرجه ابو داود (۳۵۷۱)' و الترمذي (۱۳۲۵)' و البيهقي (۹٦/۱۰)' و وكيع (۱۲/۱)' و القضاعي في مسند الشهاب (۲۹٦) من طريق نصر بن علي الجهضمي' حدثنا الفضيل بن سليمان' عن عمرو بن ابي عمرو' به- و انظر الحديث (۴۳۸۱)' و انظر الحديث التالي-

۴۳۸۳-اخرجه ابو داود (۳۵۷۲)' و النسائي في الكبرى: كما في تحفة الاشراف (۹/رقم ۱۲۹۹۵)' و احمد (۳٦۵/۲)' و البيهقي (۹٦/۱۰) من طريق عبد الله بن جعفر عن عثمان بن محمد' به- وانظر الحديث (۴۳۸۱' ۴۳۸۲)-

۴۳۸۴-اخرجه الترمذي (۱۳۲٦)' والنسائي (۲۲۳/۸-۲۲۴)' و ابن حبان (۵۰٦۰)' و ابن الجارود في المنتقى (۹۹٦)' و ابو يعلي (۵۹۰۳)' و البيهقي (۱۱۹/۱۰) من طريق عبد الرزاق' به- و انظر رقم (۴۳۸۱)-

''جب کوئی قاضی فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کرے اور درست فیصلہ کر دے تو اسے دو اجر ملتے ہیں اور جب وہ فیصلہ کرتے ہوئے غلطی کر جائے تو اسے ایک اجر ملتا ہے''۔

4385- اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِيْ عَامِرٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ اِلَّا ابْتُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَلَكٌ اٰخِذٌ بِقَفَاهُ حَتّٰى يُوْقِفَهُ عَلٰى شَفِيْرِ جَهَنَّمَ ثُمَّ يَلْتَفِتُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مُغْضَبًا فَاِنْ قَالَ اَلْقِهِ. اَلْقَاهُ فِي الْمَهْوٰى اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا. وَقَالَ مَسْرُوْقٌ لَاَنْ اَقْضِيَ يَوْمًا بِحَقٍّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَغْزُوَ سَنَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو بھی حاکم لوگوں کے درمیان فیصلے کرتا ہے جب قیامت کے دن اسے زندہ کیا جائے گا تو اسے ایک فرشتہ گدی سے پکڑے گا اور اسے جہنم کے کنارے پر لے جا کر کھڑا کر دے گا، پھر جب وہ فرشتہ (اس شخص پر) غصے کے عالم میں اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اسے اس میں پھینک دو، تو وہ فرشتہ اسے جہنم میں پھینک دے گا جس کی گہرائی چالیس برس کی مسافت جتنی ہو گی۔

مسروق نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں اگر ایک دن حق کے مطابق فیصلے کرتا ہوں تو یہ میرے نزدیک ایک سو سال تک اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

4386- وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ بِالْقَضَاءِ بَيْنَ النَّاسِ فَلْيَعْدِلْ بَيْنَهُمْ فِيْ لَحْظِهِ وَاِشَارَتِهِ وَمَقْعَدِهِ.

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کو لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی آزمائش میں مبتلا کر دیا جائے تو وہ لوگوں کے درمیان انصاف سے کام لے، اپنے طرزِ عمل میں،

٤٣٨٥- اخرجه البيهقي (١٠/٨٩) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه احمد (١/٤٢٠)' و ابن ماجه (٢٣١١) من طريق يحيى بن سعيد' به- واسناده ضعيف: لضعف مجالد بن سعيد' و قد تقدمت ترجمته- و انظر مصباح الزجاجة (٢/٢١٣)-

٤٣٨٦- اخرجه البيهقي في سننه (١٠/١٣٥) من طريق الدارقطني' وقال: هذا اسناد فيه ضعيف- و اخرجه الطبراني في الكبير (٢٣/٢٨٤) (٦٢٢) من طريق احمد بن يونس: ثنا زهير' ثنا عباد ابن كثير...... فذكره- و اخرجه ابو يعلى في مسنده (١٠/٣٦٤) (٥٨٦٧)' (١٢/٣٥٦) (٦٩٢٤)- و ذكره الحافظ في المطالب العالية (٢/٢٤٧) (٢١٢٥)' و عزاه الى ابي يعلى من طريق اسماعيل بن عياش عن عباد ابن كثير' به- و اخرجه الخطيب في تاريخه (١٤/٩٦-٩٧) من طريق عبد الله بن صالح العجلي' حدثنا زهير عن عباد ...... فذكره و اسناده ضعيف: عباد بن كثير البصري متروك الحديث' اتهمه احمد' و قد تقدمت ترجمته- و ابو عبد الله: هو مولى اسماعيل بن عبيد' قال الذهبي: لا يعرف- و الحديث ضعفه الحافظ في التلخيص (٤/٢٥٤)- و ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٤/١٩٧)' وقال: اخرجه الطبراني في الكبير' و ابو يعلى' و فيه عباد بن كثير الثقفي' و هو متروك- اه- وذكره - ايضا- (٤/٢٠٠)' وقال : اخرجه ابو يعلى و الطبراني في الكبير باختصار' و فيه عباد بن كثير الثقفي' و هو ضعيف- اه-

اپنے اشارے میں' اپنے بیٹھنے کے طریقے میں (ہر اعتبار سے انصاف سے کام لے)۔

4387- وَبِاِسْنَادِهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ بِالْقَضَاءِ بَيْنَ النَّاسِ فَلَا يَرْفَعَنَّ صَوْتَهُ عَلٰى اَحَدِ الْخَصْمَيْنِ مَا لَا يَرْفَعُ عَلَى الْاٰخَرِ.

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی آزمائش میں مبتلا کر دیا جائے وہ مقدمے کے دونوں فریقوں میں سے کسی کے سامنے بھی اپنی آواز بلند نہ کرے' جب تک وہ دوسرے فریق کے سامنے بھی آواز بلند نہیں کرتا (یعنی دونوں کے ساتھ برابری کا برتاؤ کرے)۔

4388- وَبِاِسْنَادِهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ بِالْقَضَاءِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَا يَقْضِيَنَّ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ.

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کو مسلمانوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی آزمائش میں مبتلا کر دیا جائے' وہ غصے کے عالم میں دو فریقوں کے درمیان فیصلہ نہ دے۔

4389- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ الْبَحْرَانِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ صَدَقَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنِ ابْنِ جَوْشَنٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى ابْنِهٖ وَهُوَ قَاضِيْ سِجِسْتَانَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَقْضِي الْقَاضِيْ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا يَقْضِيْ فِيْ اَمْرٍ قَضَائَيْنِ.

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے بجستان میں موجود اپنے بیٹے کو' جو قاضی تھا' اسے خط میں یہ لکھا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی بھی قاضی دو آدمیوں کے درمیان غصے کے عالم میں فیصلہ نہ کرے اور کسی ایک معاملے میں دو فیصلے نہ دے۔

4390- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْضِي الْقَاضِيْ اِلَّا وَهُوَ شَبْعَانُ رَيَّانُ.

۴۳۸۷- اخرجه الطبراني في الكبير (۲۳/ ۲۸۵) (۶۲۴) من طريق احمد بن يونس' ثنا زهير' ثنا عباد- فذكره و انظر الذي قبله-

۴۳۸۸- اخرجه الطبراني في الكبير (۲۳/ ۲۸۴) (۶۲۰) من طريق اسماعيل بن عياش عن عباد بن كثير' به- وانظر الحديث (۴۳۸۶)' (۴۳۸۷)-

۴۳۸۹- اخرجه وكيع في اخبار القضاة (۱/ ۸۲) من طريق ابراهيم بن صدقة: نا سفيان بن حسين' به-و ابراهيم بن صدقة' قال عنه الحافظ في (التقريب): صدوق و قد خالفه عليه مبشر بن عبد الله' فاخرجه عن سفيان بن حسين عن جعفر بن اياس عن عبد الرحمن بن ابي بكرة' قال: كتب ابو بكرة الى ابنه...... فذكره- (و مبشر بن عبد الله) ثقة-و ابو بشر: هو جعفر بن اياس' و ابن الجوشن...... هو عبد الرحمن بن الجوشن' روى له البخاري في الادب المفرد و اصحاب السنن- و الحديث اخرجه البخاري (۷۱۵۸)' و مسلم (۱۷۱۷) و ابو داؤد (۳۵۸۹)' و الترمذي (۱۳۳۴)' و النسائي (۸/ ۲۳۷' ۲۳۸)' و ابن ماجه (۲۳۱۶)' وابن حبان (۵۰۶۳) من طريق عبد الملك بن عمير عن عبد الرحمن بن ابي بكرة' به-

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: فیصلہ کرنے والا شخص اس وقت فیصلہ دے جب وہ سیر ہو اور کھا پی چکا ہو (یعنی بے چینی اور بے قراری یا ذہنی انتشار کے عالم میں فیصلہ نہ دے)۔

۴۳۹۰-اخرجه الحارث بن ابي اسامة: كما في تلخيص الحبير (٢٤٧/٤) و الطبراني في الاوسط (٤٦٠٣) و البيهقي في سننه (١٠٥/١٠-١٠٦) و الخطيب في التاريخ (٢٧٧/٦) من طريق القاسم بن عبد الله بن عمر به-قال الطبراني: لا يروى هذا الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم الا بهذا الاسناد تفرد به القاسم بن عبد الله بن عمر-قال الحافظ ابن حجر في (تلخيص الحبير): فيه القاسم العمري وهو متهم بالوضع-وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (١٩٨/٤): اخرجه الطبراني في الاوسط و فيه القاسم بن عبد الله بن عمر و هو متروك كذاب- اه-و الحديث ذكره الحافظ في المطالب العالية (٢٤٨/٢) (٢١٢٧) و عزاه للحارث بن ابي اسامة-

کتاب عمر رضی اللہ عنہ الٰی ابی موسی الاشعری

باب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام مکتوب

4391- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ اَبِيْ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ الْهُذَلِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْقَضَاءَ فَرِيْضَةٌ مُحْكَمَةٌ وَسُنَّةٌ مُتَّبَعَةٌ فَافْهَمْ اِذَا اُدْلِيَ اِلَيْكَ بِحُجَّةٍ وَّاَنْفِذِ الْحَقَّ اِذَا وَضَحَ فَاِنَّهُ لَا يَنْفَعُ تَكَلُّمٌ بِحَقٍّ لَا نَفَاذَ لَهُ وَآسِ بَيْنَ النَّاسِ فِيْ وَجْهِكَ وَمَجْلِسِكَ وَعَدْلِكَ حَتّٰى لَا يَايَسَ الضَّعِيْفُ مِنْ عَدْلِكَ وَلَايَطْمَعَ الشَّرِيْفُ فِيْ حَيْفِكَ الْبَيِّنَةُ عَلٰى مَنِ ادَّعٰى وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ وَالصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا اَحَلَّ حَرَامًا اَوْ حَرَّمَ حَلَالًا لَا يَمْنَعَنَّكَ قَضَاءٌ قَضَيْتَهُ رَاجَعْتَ فِيْهِ نَفْسَكَ وَهُدِيْتَ فِيْهِ لِرُشْدِكَ اَنْ تُرَاجِعَ الْحَقَّ فَاِنَّ الْحَقَّ قَدِيْمٌ وَّمُرَاجَعَةُ الْحَقِّ خَيْرٌ مِنَ التَّمَادِيْ فِي الْبَاطِلِ الْفَهْمَ الْفَهْمَ فِيْمَا تَخَلَّجَ فِيْ صَدْرِكَ مِمَّا لَمْ يَبْلُغْكَ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ اعْرِفِ الْاَمْثَالَ وَالْاَشْبَاهَ ثُمَّ قِسِ الْاُمُوْرَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَاعْمَدْ اِلٰى اَحَبِّهَا اِلَى اللّٰهِ وَاَشْبَهِهَا بِالْحَقِّ فِيْمَا تَرٰى وَاجْعَلْ لِلْمُدَّعِيْ اَمَدًا يَنْتَهِيْ اِلَيْهِ فَاِنْ اَحْضَرَ بَيِّنَةً اَخَذَ بِحَقِّهِ وَاِلَّا وَجَّهْتَ الْقَضَاءَ عَلَيْهِ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَجْلٰى لِلْعَمٰى وَاَبْلَغُ فِي الْعُذْرِ الْمُسْلِمُوْنَ عُدُوْلٌ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا مَجْلُوْدٍ فِيْ حَدٍّ اَوْ مُجَرَّبٍ فِيْ شَهَادَةِ زُوْرٍ اَوْ ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَاءٍ اَوْ قَرَابَةٍ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَوَلّٰى مِنْكُمُ السَّرَائِرَ وَدَرَاَ عَنْكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ وَاِيَّاكَ وَالْقَلَقَ وَالضَّجَرَ وَالتَّاَذِّيَ بِالنَّاسِ وَالتَّنَكُّرَ لِلْخُصُوْمِ فِيْ مَوَاطِنِ الْحَقِّ الَّتِيْ يُوْجِبُ اللّٰهُ بِهَا الْاَجْرَ وَيُحْسِنُ بِهَا الذُّخْرَ فَاِنَّهُ مَنْ يُّصْلِحْ نِيَّتَهُ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ وَلَوْ عَلٰى نَفْسِهِ يَكْفِهِ اللّٰهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ تَزَيَّنَ لِلنَّاسِ بِمَا يَعْلَمُ اللّٰهُ مِنْهُ غَيْرَ ذٰلِكَ يُشِنْهُ اللّٰهُ فَمَا ظَنُّكَ بِثَوَابِ غَيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ عَاجِلِ رِزْقِهِ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ .

۴۳۹۱- في اسناده عبيد الله بن ابي حميد الهذلي' وهو متروك الحديث' له ترجمة في (التهذيب)-وقد اخرجه البيهقي في سننه (۱۵۰/۱۰)' و في المعرفة (۳٦٦/۷) منطريق معمر البصري عن ابي العوام البصري' قال: كتب عمر بن الخطاب الى ابي موسى الاشعرى رضي الله عنه...... فذكره-و اخرجه البيهقي (۱۳۵/۱۰) من طريق يحيى بن الربيع المكي ثنا سفيان بن عيينة عن ادريس الاودى' قال اخرج الينا سعيد بن ابي بردة كتابا' و قال: هذا كتاب عمر الى ابي موسى رضي الله عنهما...... فذكره مختصرا' و سياتي عند الدارقطني (۴۳۹۲) مطولا-و اسناده من هذا الطريق صحيح' رجاله ثقات رجال الشيخين' لكنه مرسل: لان سعيد بن ابي بردة تابعي صغير' روايته عن عمر مرسلة-وقال الالباني في الارواء (۲۴۲/۸) عقب رواية ابي العوام البصري: (اسناده الى ابي العوام صحيح' و اما ابو العوام البصري ففي الرواة ثلاثة كلهم يكنى' بهذا الكنية' و كلهم بصريون...... و لم يتعين عندي ايهم المراد هنا' و ثلاثتهم من اتباع التابعين' و كلهم ثقات الا الاول' فلم يرثقه غير ابن حبان' و لم يذكر في ترجمة احد منهم انه روى عنه معمر-و الله اعلم- اه-لكن يتقوى بمرسل سعيد بن ابي بردة' و سياتي بعد هذا-

☆☆ ابوالملیح ہذلی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس میں یہ تحریر تھا:

(امابعد!) قضا ایک ایسا فریضہ ہے جو انتہائی ضروری ہے اور ایک ایسا طریقہ ہے جسے برقرار رہنا چاہیے تو جب تمہارے سامنے ثبوت آجائے حق واضح ہو جائے تو تم اُسے نافذ کردو۔ اور ایسے حق کے بارے میں کلام کرنا کوئی فائدہ نہیں دیتا جسے نافذ نہ کیا جاسکے۔ تم لوگوں کے ساتھ برابری کی سطح پر بیٹھو اُنہیں برابر سمجھو یہاں تک کہ کوئی کمزور شخص تمہاری اُمید و انصاف سے نااُمید نہ ہو اور کوئی صاحب حیثیت شخص تم سے کسی زیادتی کی اُمید نہ رکھے۔ ثبوت پیش کرنا اُس شخص پر لازم ہوگا جو دعویٰ کرتا ہے اور قسم اٹھانا اُس پر لازم ہوگا جو اس کا انکار کرتا ہے مسلمانوں کے درمیان صلح کروا دینا جائز ہے سوائے ایسی صلح کے جو حرام چیز کو حلال کردے اور حلال چیز کو حرام قرار دیدے۔ اگلے دن فیصلہ کرتے ہوئے یہ چیز تمہارے لیے رکاوٹ نہ بنے کہ تم نے اُس کے بارے میں دوبارہ غور وفکر کیا اور تمہیں اُس مسئلے کا کوئی نیا حل سمجھ میں آ گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تم نے حق کی طرف رجوع کرنا ہے حق قدیم ہوتا ہے اور حق کی طرف واپس چلے جانا باطل کو مسلسل کرتے رہنے سے زیادہ بہتر ہے سمجھ سے کام لینا سمجھ سے کام لینا ہر اُس چیز کے بارے میں جس چیز کے بارے میں تمہارے ذہن میں کھٹکا ہوا ہو اور اُس بارے میں تم تک کتاب یا سنت کا کوئی حکم نہ پہنچ چکا ہو تو ایسی صورت میں اُس کی مانند دوسری صورتوں کو سامنے رکھنا اور احکام کو قیاس کرنا اور اُس کو ترجیح دینا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ محسوس ہو اور حق سے زیادہ مشابہت رکھتا ہو تمہاری رائے کے مطابق۔

جس شخص نے دعویٰ کیا ہوا ہو اگر وہ ثبوت پیش کرنے کے لیے مہلت مانگے تو اُسے ثبوت پیش کرنے کے لیے مہلت دو۔ اور اگر ثبوت پیش ہو جائے تو اُس کے حق کے مطابق فیصلہ دو اگر ایسا نہیں ہوتا تو اُس شخص کے خلاف فیصلہ دے دو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ صورتِ حال تو نابینا شخص کے لیے بھی واضح ہوگئی ہے۔ اور عذر کے حوالے سے زیادہ بلیغ ہے۔ ہر مسلمان عادل ہے وہ ایک دوسرے سے متعلق ہیں البتہ جس شخص کو حد کی سزا کے طور پر کوڑے لگائے گئے ہوں یا جس شخص کے بارے میں تجربہ یہ ہو کہ وہ جھوٹی گواہی دیتا ہے یا جس کے بارے میں یہ گمان ہو کہ وہ ولی ہونے کی وجہ سے یا رشتہ داری کی وجہ سے (جھوٹی گواہی دے رہا ہے) تو اس کا خیال رکھنا اس کی وجہ یہ ہے کہ باطن کی چیزوں کا ولی اللہ تعالیٰ ہے لیکن ثبوت کی بنیاد پر تم پر سزا کو تم سے دور کیا جائے گا اور ہاں لوگوں کو پریشان کرنے اور انہیں ستانے سے گریز کرنا اور ایسی جگہ کے بارے میں حق کے حوالے سے مخاصمت سے گریز کرنا اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اجر کو واجب کردے گا یہ چیز تمہارے لیے ذخیرۂ آخرت بن جائے گی اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان معاملے میں جس شخص کی نیت ٹھیک ہوگی اگرچہ وہ چیز انسان کے اپنے خلاف کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اُس شخص کو لوگوں کے حوالے سے ضرر پہنچنے سے محفوظ رکھے گا اور جو لوگوں کے بارے میں آراستہ ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ کا اس کے بارے میں علم مختلف ہوگا تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کو رسوا کردے گا تو تم نے اللہ تعالیٰ کے بجائے کسی دوسرے سے اجر کیوں حاصل کرنا ہے؟ جبکہ اللہ تعالیٰ فوری رزق بھی عطاء فرماتا ہے اور اپنے رحمت کے خزانے بھی عطاء فرماتا ہے اور تم پر سلام ہو۔

4392- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا اِدْرِيسُ الْاَوْدِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ وَاَخْرَجَ الْكِتَابَ فَقَالَ هٰذَا كِتَابُ عُمَرَ ثُمَّ قُرِءَ عَلٰى سُفْيَانَ مِنْ هَاهُنَا اِلٰى اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْقَضَاءَ فَرِيضَةٌ مُحْكَمَةٌ وَّسُنَّةٌ مُتَّبَعَةٌ فَافْهَمْ اِذَا اُدْلِيَ اِلَيْكَ فَاِنَّهُ لَا يَنْفَعُ تَكَلُّمٌ بِحَقٍّ لَا نَفَاذَ لَهُ اٰسِ بَيْنَ النَّاسِ فِي مَجْلِسِكَ وَوَجْهِكَ وَعَدْلِكَ حَتّٰى لَا يَطْمَعَ شَرِيفٌ فِي حَيْفِكَ وَلَا يَخَافَ ضَعِيفٌ جَوْرَكَ الْبَيِّنَةُ عَلٰى مَنِ ادَّعٰى وَالْيَمِينُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ وَالصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ اِلَّا صُلْحًا اَحَلَّ حَرَامًا اَوْ حَرَّمَ حَلَالًا لَا يَمْنَعَنَّكَ قَضَاءٌ قَضَيْتَهُ بِالْاَمْسِ رَاجَعْتَ فِيهِ نَفْسَكَ وَهُدِيتَ فِيهِ لِرُشْدِكَ اَنْ تُرَاجِعَ الْحَقَّ فَاِنَّ الْحَقَّ قَدِيمٌ وَّاِنَّ الْحَقَّ لَا يُبْطِلُهُ شَيْءٌ وَّمُرَاجَعَةُ الْحَقِّ خَيْرٌ مِنَ التَّمَادِي فِي الْبَاطِلِ الْفَهْمَ الْفَهْمَ فِيمَا تَخَلَّجَ فِي صَدْرِكَ مِمَّا لَمْ يَبْلُغْكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَالسُّنَّةِ اعْرِفِ الْاَمْثَالَ وَالْاَشْبَاهَ ثُمَّ قِسِ الْاُمُورَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَاعْمَدْ اِلٰى اَحَبِّهَا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَشْبَهِهَا بِالْحَقِّ فِيمَا تَرٰى وَاجْعَلْ لِلْمُدَّعِي اَمَدًا يَنْتَهِي اِلَيْهِ فَاِنْ اَحْضَرَ بَيِّنَتَهُ وَاِلَّا وَجَّهْتَ عَلَيْهِ الْقَضَاءَ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَجْلٰى لِلْعَمٰى وَاَبْلَغُ فِي الْعُذْرِ الْمُسْلِمُونَ عُدُولٌ بَيْنَهُمْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا مَجْلُودًا فِي حَدٍّ اَوْ مُجَرَّبًا فِي شَهَادَةِ زُورٍ اَوْ ظَنِينًا فِي وَلَاءٍ اَوْ فِي قَرَابَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ تَوَلّٰى مِنْكُمُ السَّرَائِرَ وَدَرَاَ عَنْكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اِيَّاكَ وَالضَّجَرَ وَالْقَلَقَ وَالتَّاَذِّيَ بِالنَّاسِ وَالتَّنَكُّرَ لِلْخُصُومِ فِي مَوَاطِنِ الْحَقِّ الَّتِي يُوجِبُ اللّٰهُ بِهَا الْاَجْرَ وَيُحْسِنُ الذُّخْرَ فَاِنَّهُ مَنْ يُخْلِصْ نِيَّتَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ يَكْفِهِ اللّٰهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ تَزَيَّنَ لِلنَّاسِ بِمَا يَعْلَمُ اللّٰهُ مِنْهُ غَيْرَ ذٰلِكَ شَانَهُ اللّٰهُ ۔

☆☆ سعید بن ابوبردہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط نکالا اور بولے: یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط ہے' پھر سفیان نامی راوی نے اُس خط کو میرے سامنے پڑھا جس میں یہ تحریر تھا:

امابعد! قضاء ایک ایسا فرض ہے جو ضروری ہے اور ایک ایسا طریقہ ہے' جسے برقرار رہنا چاہیے۔ تم یہ بات سمجھ لو کہ جب تمہارے سامنے کوئی مقدمہ آئے' تو ایسے حق کے بارے میں کلام کرنا فائدہ نہیں دیتا' جس حق کا نفاذ نہ ہو سکے' تم لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے ان کی طرف رُخ کرتے ہوئے اُن سے انصاف کے ساتھ کام لیتے ہوئے اس چیز کا خیال رکھو کہ کوئی صاحبِ حیثیت شخص تم سے کسی زیادتی کی اُمید نہ رکھے اور کسی کمزور شخص کو تم سے کسی ظلم کا اندیشہ نہ ہو' جو شخص دعویٰ کرتا ہے اس پر ثبوت پیش کرنا لازم ہے۔ اور جو شخص انکار کر دیتا ہے وہ قسم اُٹھائے گا' مسلمانوں کے درمیان صلح کروانا جائز ہے' ماسوائے ایسی صلح کے جو کسی حرام چیز کو حلال قرار دے یا جو کسی حلال چیز کو حرام قرار دے۔ گزشتہ دن تم نے جو فیصلہ کیا تھا وہ فیصلہ تمہیں روکے نہیں' جبکہ تم نے اُس کے بارے میں غور و فکر کیا ہو' پھر تمہاری درست چیز کی طرف رہنمائی کر دی گئی ہو' وہ تمہیں اس بات سے نہ روکے کہ تم حق کی طرف رجوع کر لو' اس کی وجہ یہ ہے کہ حق قدیم ہے اور حق کو کوئی بھی چیز باطل نہیں کر سکتی اور حق کی طرف لوٹ جانا' اس سے زیادہ بہتر ہے کہ انسان باطل پر گامزن رہے۔ جو معاملہ تمہارے ذہن میں کھٹک پیدا کرے' اُس کو سمجھنے کی کوشش کرنا'

۴۳۹۲- اخرجه البيهقي في سننه (۱۰/۱۳۵) من طريق يحيى بن الربيع ثنا سفيان بن عيينة عن ادريس...... فذكره مختصرا' وهو مرسل صحيح الاسناد' وراجع الذي قبله-

اس چیز کے حوالے سے جو قرآن اور سنت کے حوالے سے تم تک نہیں پہنچی ہے' اس صورت میں تم اس جیسی دوسری مشابہہ اور ہم مثل صورت کا اندازہ لگانا پھر معاملات کو قیاس کرنا اور اس میں سے جو صورتِ حال اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہو اور حق کے زیادہ قریب ہو' اُس کا ارادہ کر لینا جو تمہاری سمجھ میں آئے' تم دعویٰ کرنے والے شخص کو مہلت دینا کہ اس دوران وہ اپنا ثبوت پیش کر دے' اگر کر دیا' تو ٹھیک ہے' ورنہ اُس کے خلاف فیصلہ کر دینا۔ کیونکہ اب یہ صورتِ حال نابینا شخص کے لیے بھی روشن ہو جائے گی اور عذر کے حوالے سے زیادہ بلیغ ہوگی۔ سب مسلمان عادل ہیں' ایک دوسرے سے متعلق ہیں۔ البتہ جس شخص کو حد کی سزا کے طور پر کوڑے لگائے گئے ہوں یا جس شخص کے بارے میں تجربہ یہ ہو کہ وہ جھوٹی گواہی دیتا ہے' تو اس کا خیال رکھنا' اس کی وجہ یہ ہے کہ باطن کی چیزوں کا ولی اللہ تعالیٰ ہے' لیکن ثبوت کی بنیاد پر تم سیسزا کو دور کیا جائے گا۔ اور ہاں لوگوں کو پریشان کرنے' ان کو ستانے سے گریز کرنا اور ایسی جگہ سے حق کے بارے میں مخالفت سے گریز کرنا' اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اجر کو واجب کر دے گا' یہ چیز تمہارے لیے ذخیرۂ آخرت بن جائے گی' اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان جس کی نیت ٹھیک ہوگی اگر چہ وہ چیز اُس کے اپنے خلاف کیوں نہ ہو' اللہ تعالیٰ اس پر لوگوں کے حوالے سے ضرر پہنچانے سے محفوظ رکھے گا اور جو لوگوں کے بارے میں آراستہ ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ کے بارے میں اس کا علم مختلف ہوگا' اللہ تعالیٰ اس شخص کو رسوا کر دے گا' تو تم نے اللہ تعالیٰ کے بجائے کسی دوسرے سے اجر کیوں حاصل کرنا ہے۔ جس شخص کی اللہ تعالیٰ کے معاملے میں نیت ٹھیک ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ اُسے ہر معاملے میں محفوظ کر لیتا ہے' اور جو شخص لوگوں کے بارے میں اچھا بنتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسا نہیں ہوتا' اللہ تعالیٰ اُس شخص کو رسوا کرتا ہے۔

4393- حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَفْصٍ الْخَثْعَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَاْتِيكُمْ عَنِّي اَحَادِيثُ مُخْتَلِفَةٌ فَمَا جَاءَ كُمْ مُوَافِقًا لِكِتَابِ اللّٰهِ وَلِسُنَّتِي فَهُوَ مِنِّي وَمَا جَاءَ كُمْ مُخَالِفًا لِكِتَابِ اللّٰهِ وَلِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي . صَالِحُ بْنُ مُوسَى ضَعِيفٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ تم پر ایسی روایات آئیں گی جو ایک دوسرے سے مختلف ہوں گی تو جس شخص کے پاس کوئی ایسی روایات آئیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ موافقت رکھتی ہوں تو وہ میری طرف سے ہوں گی' جس کے پاس ایسی چیز آئے جو میری سنت کی مخالف ہو' تو وہ میری طرف سے نہیں ہوگی۔

4394- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَّالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۴۳۹۳- تفرد به الدارقطني' و في اسناده صالح بن موسى' و هو الطلحي: قال البخاري في التاريخ الكبير (٤/الترجمة ٢٨٦٤): منكر الحديث- وقال ابو حاتم في العلل (١/٣٢٠)(٩٥٩): ضعيف الحديث- و ضعفه الدارقطني هنا و في السنن في كتاب الزكاة' باب: في قدر الصدقة فيما اخرجت الارض و خرص الثمار- و انظر الحديث التالي-

اِذَا حُدِّثْتُمْ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ تَعْرِفُوْنَهُ وَلَاتُنْكِرُوْنَهُ فَصَدِّقُوْا بِهٖ وَمَا تُنْكِرُوْنَهُ فَكَذِّبُوْا بِهٖ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر تمہیں میرے حوالے سے کوئی حدیث سنائی جائے جوتمہاری سمجھ میں آ جائے' اورتم اُس کا انکار نہ کرسکو تو تم اس کی تصدیق کر دو' اور جس چیز کا تم انکار کر رہے ہو' جوتمہاری سمجھ میں نہ آئے اور تمہیں لگے کہ یہ میرا فرمان نہیں ہوگا (تو تم اس کا انکار کر دو)۔

4395- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ وَزَادَ فَاِنِّيْ اَقُوْلُ مَا يُعْرَفُ وَلَايُنْكَرُ وَلَااَقُوْلُ مَا يُنْكَرُ وَلَايُعْرَفُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ میں وہی بات کہوں گا جو معروف ہوگی اور جو ''منکر'' نہیں ہوگی۔ میں وہ بات نہیں کہوں گا جو ''منکر'' ہوگی اور معروف نہیں ہوگی۔

4396- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ مُغَلِّسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ رُوَاةٌ يَرْوُوْنَ عَنِّي الْحَدِيْثَ فَاعْرِضُوْا حَدِيْثَهُمْ عَلَى الْقُرْآنِ فَمَا وَافَقَ الْقُرْآنَ فَخُذُوْا بِهٖ وَمَا لَمْ يُوَافِقِ الْقُرْآنَ فَلَا تَاْخُذُوْا بِهٖ. هٰذَا وَهَمٌ. وَالصَّوَابُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میرے بعد کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو میرے حوالے سے روایات نقل کریں گے تو تم اُن روایات کو قرآن پر پیش کرنا اور جو قرآن کے مطابق ہوں گی' اُن کو حاصل کر لینا اور جو قرآن کے موافق نہیں ہوں گی ان کو حاصل نہ کرنا۔

٤٣٩٤- اخرجه المخلص في (الفوائد المنتقاة) و الهروي في (ذم الكلام) كما في الضعيفة (١٠٨٥)' و الخطيب في (تاريخ بغداد) (٣٩١/١١) من طريق يحيى بن آدم: ثنا ابن ابي ذئب فذكره- والحديث نقل الالباني عن البخاري اعلاله بالارسال: فان الثقات قد خالفوا يحيى بن آدم...... فذكروه عن سعيد المقبري مرسلا- و اخرجه العقيلي في الضعفاء (١/ ٣٢-٣٣)' و الهروي في (ذم الكلام) كما في الضعيفة للالباني' و ابن حزم في (الاحكام) (٢/ ٧٨)' و ابن الجوزي في الموضوعات (١/ ٤٢٠) (٥٠٠) من طريق اشعث بن براز عن قتادة عن عبد الله بن شقيق عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (اذا حدثتم عني بحديث يوافق الحق فخذوا به' حدثت به او لم احدث)- اه- قال العقيلي: ليس لهذا اللفظ عن النبي صلى الله عليه وسلم اسناده يصح' و للاشعث هذا غير حديث منكر- اه- قال ابن الجوزي: قال يحيى: اشعث ليس بشيء'. وذكره ابو سليمان الخطابي عن الساجي عن يحيى بن معين انه قال: ان هذا الحديث وضعته الزنادقة' قال الخطابي: هو باطل لا. اصل له' قال: و قد روي من حديث يزيد بن ربيعة عن ابي الاشعث عن ثوبان' و يزيد مجهول' و ابو الاشعث لا يروي عن ثوبان' انما يروي عن ابي اسماء الرحبي عن ثوبان)- اه- و انظر الكلام على الحديث في المقاصد الحسنة ص (٣٦)' و تنزيه الشريعة (١/ ٢٦٤)' والضعيفة للشيخ الالباني (١٠٨٣)' (١٠٨٥)-

٤٣٩٥- تقدم في الذي قبله-

٤٣٩٦- في اسناده ابو بكر بن عياش ثقة عابد الا انه لما كبر ساء حفظه' و كتابه صحيح- والحديث اخرجه ايضا الهروي في (ذم الكلام): كما في الضعيفة للالباني رقم (١٠٨٧)' و اعله الالباني بابي بكر بن عياش' فقال: (و ابو بكر بن عياش و ان كان من رجال البخاري ففي حفظه ضعف)-

(امام دار قطنی کہتے ہیں:) روایت وہم ہے' صحیح یہ ہے کہ عاصم کے حوالے سے' امام زید کے حوالے سے' امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

4397- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ وَاَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى الْخَوَّاصُ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ نُعَيْمٍ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيفَةَ عَنْ هَيْثَمٍ الصَّيْرَفِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَاقَةٍ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا نُتِجَتْ هٰذِهِ النَّاقَةُ عِنْدِيْ فَاَقَامَ بَيِّنَةً فَقَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِيْ هِيَ فِيْ يَدِهٖ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی ایک اونٹنی کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقدمہ لے کر حاضر ہوئے۔ دونوں میں سے ایک نے کہا: اس اونٹنی نے میرے ہاں بچے کو جنم دیا ہے' اُن میں سے ہر ایک نے ثبوت بھی پیش کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے حق میں فیصلہ دیا اس وقت اونٹنی جس شخص کے قبضے میں تھی۔

4398- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ وَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ وَّاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ.

قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهٖ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

☆☆ ابوقیس جو حضرت عمرو بن العاص کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ سنایا ہے کہ جب کوئی قاضی فیصلہ دیتے ہوئے اجتہاد کرے اور اس بارے میں غلطی کر جائے تو اُسے ایک اجر ملتا ہے' اور اگر وہ فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کرے اور درست فیصلہ دے تو اسے دو اجر ملتے ہیں۔

4599- حَدَّثَنَاهُ ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ وَقَالَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۳۹۷- اخرجه البيهقي في السنن (۲۵۶/۱۰) من طريق الدارقطني' و زيد بن نعيم' ترجم له الذهبي في الميزان (۱۵۷/۳) و قال: لا يعرف في غير هذا الحديث' ثم ذكر حديث جابر هذا' ثم قال: هذا حديث غريب- الاحوا انه زيد او يزيد بن نعيم الذي ترجم له صاحب التهذيب فهو آخر- و اخرجه الشافعي في مسنده (۲/رقم ۶۳۹- ترتيب) و من طريقه البيهقي في السنن (۲۵۶/۱۰) قال: اخبرنا ابن ابي يحيى عن اسحاق بن ابي فروة عن عمر بن الحكم' عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه' نحوه- و هذا الاسناد ضعيف جدا' ابن ابي يحيى متروك' وكذا اسحاق بن ابي فروة' وطريق الدارقطني افضل من هذا-

۴۳۹۸- اخرجه مسلم (۱۷۱۶) و ابو داود (۳۵۷۴) و ابن ماجه (۲۳۱۴) و ابن حبان (۵۰۶۱) و البغوي في شرح السنة (۲۵۰۲) من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردي عن يزيد ابن عبد الله بن اسامة بن الهاد- و سياتي رقم (۴۴۰۰) من طريق عبد العزيز بن ابي حازم عن يزيد بن الهاد' و سياتي رقم (۴۳۰۲) من طريق حيوة بن شريح عن ابن الهاد' به-

۴۳۹۹- تقدم في الذي قبله-

☆☆ ایک اور روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

4400- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ ثُمَّ إِنْ حَكَمَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ.

وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی قاضی فیصلہ دیتے ہوئے اجتہاد کرے اور غلط فیصلہ دیدے تو اسے اُس کا اجر ملتا ہے اور اگر وہ فیصلہ دیتے ہوئے صحیح فیصلہ دے تو اس کو دو اجر ملتے ہیں۔

4401- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَأَخْبَرَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَ قَوْلِ الْقَوَارِيرِيِّ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند میں منقول ہے۔

4402- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هٰذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ كَانَتْ لِأَبِي . فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي كَانَتْ فِي يَدِي أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ . قَالَ لَا . قَالَ يَمِينُهُ . فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذٰلِكَ . فَانْطَلَقَ بِهِ لِيَحْلِفَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَدْبَرَ أَمَا لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللَّهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ.

☆☆ علقمہ بن وائل اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: "حضرموت" سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اور

۴۴۰۰- عبد العزيز بن ابي حازم: قال فيه الحافظ في التقريب: صدوق فقيه- و قد تابعه غير واحد- انظر الحديث (۴۳۹۸) (۴۴۰۱)-

۴۴۰۱- اخرجه البخاري (۷۳۵۲) و احمد (۱۹۸/۷) من طريق حيوة بن شريح به- و انظر الحديث (۴۳۹۸) (۴۴۰۰)-

۴۴۰۲- اخرجه مسلم (۱۳۹) و ابو داود (۳۲۴۵) (۳۶۲۳) و الترمذي (۱۳۴۰) و النسائي في الكبرى كما في التحفة (۸۶/۹) و ابن حبان (۵۰۷۴) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۴۸/۴) و في (مشكل الآثار) (۲۴۸/۴) و البيهقي (۱۰/ ۱۴۴، ۲۵۴) من طرق عن ابي الاحوص عن سماك به-و اخرجه احمد (۳۱۷/۴) و مسلم (۱۳۹) و النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۸۶/۹) و ابن الجارود (۱۰۰۴) من طريق عبد الملك بن عمير و قال الترمذي: حسن صحيح-

کندہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرمی نے عرض کی: یارسول اللہ! اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کرلیا ہے' وہ زمین میرے والد کی تھی۔ اُس شخص نے کہا: وہ زمین میری ہے اور میرے پاس موجود ہے' میں اس میں زراعت کرتا ہوں' اس شخص کا اِس زمین میں کوئی حق نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حضرمی سے دریافت کیا: تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے؟ تو اس نے عرض کی کہ نہیں ہے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: پھر یہ دوسرا فریق قسم اُٹھائے گا۔ اس حضرمی نے دریافت کیا: یارسول اللہ! یہ اس چیز کی پروا نہیں کرے گا کہ یہ کیا قسم اُٹھا رہا ہے؟ کیونکہ یہ گناہوں کا ارتکاب کرنے سے بچتا نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے یہی صورت ہے۔ پھر اس شخص نے قسم اُٹھائی' جب وہ چلا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے دوسرے شخص کے مال کی اس لیے قسم اُٹھائی ہے' تاکہ اُسے ظلم کے طور پر ہڑپ کرے' تو جب یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لے گا۔

4403- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا دَابَّةً لَمْ يَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ فَاَمَرَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِيْنِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ایک جانور کی ملکیت کا دعویٰ کر دیا' دونوں کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو یہ حکم دیا کہ وہ دونوں قسم اُٹھا کر اس میں حصہ لیں۔

4404- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِيْهِ اَحَبَّا اَوْ كَرِهَا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''وہ دونوں راضی ہوں یا مجبوری کی حالت میں ایسا کریں''۔

4405- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ الْعَابِدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ وَقَضٰى بِهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ بِالْكُوْفَةِ.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان

٤٤٠٣- اخرجه ابو داود (٣٦١٨)' و من طريقه البيهقي (١٠/٢٥٥)' و النسائي في الكبرى: كما في تحفة الاشراف (١٠/رقم ١٤٦٦٢)' و ابن ماجه (٢٣٢٩) من طريق خالد بن الحارث عن سعيد' به- و خرجه ابن ماجه (٢٣٤٦) من طريق عبد الاعلى عن سعيد' به- واخرجه ابو داود (٣٦١٦) من طريق يزيد بن زريع عن سعيد' به- و اخرجه احمد (٢/٤٨٩): حدثنا محمد بن جعفر' و في (٢/٥٢٤): حدثنا محمد بن بكير' و ابو يعلى (٦٤٣٨) من طريق اسحاق بن يوسف' جميعهم (ابن جعفر' و ابن بكير' و اسحاق) عن سعيد' به-و اخرجه عبد الرزاق في المصنف (٨/٢٧٩) (١٥٢١٢): اخبرنا معمر عن همام انه سمع ابا هريرة يقول: عرض النبي صلى الله عليه وسلم على قوم اليمين' فاسرع الفريقان جميعا في اليمين' فامر النبي صلى الله عليه وسلم ان يسهم بينهم في اليمين ايهم يحلف-و من طريق عبد الرزاق اخرجه احمد (٢/٣١٧)' و البخاري في الصحيح (٢٦٧٤)' و ابو داود (٣٦١٧)' و البغوي في شرح السنة (١٠/١٠٩) (٢٥٠٥)-

٤٤٠٤- اخرجه احمد (٢/٥٢٤) حدثنا محمد بن بكير' به' و انظر الحديث السابق-

نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم اُٹھانے کے ذریعے ایک شخص کے حق میں فیصلہ دے دیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی کوفہ میں تم لوگوں کے سامنے ایسا ہی فیصلہ دیا تھا۔

4406- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ وَّجَعْفَرُ بْنُ نُصَيْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ سُمَيْعٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْلَفَ طَالِبَ الْحَقِّ مَعَ الشَّاهِدِ.

☆☆ امام جعفر بن صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق کے طلب گار شخص سے حلف لے لیا تھا' اس کے پاس ایک گواہ موجود تھا۔

4407- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ وَّاحِدٍ وَّيَمِيْنِ صَاحِبِ الْحَقِّ .وَقَضٰى بِهٖ عَلِيٌّ بِالْعِرَاقِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی گواہی اور حق دار شخص کے قسم اُٹھانے کے ذریعے فیصلہ دے دیا تھا۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی عراق میں اس طرح کا فیصلہ دیا تھا۔

4408- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى الرِّجَالِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْكِنَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

٤٤٠٥- اخرجه الترمذي (١٣٤٤)' و ابن ماجه (٢٣٦٩)' و احمد (٣٠٥/٣)' و ابن الجارود (١٠٠٨)' و البيهقي (١٧٠/١٠) من طريق عبد الوهاب الثقفي عن جعفر به-وقد اخرجه مالك (٧٢١/٢)' و من طريقه الطحاوي (١٤٥/٤) عن جعفر بن محمد بن ابيه مرسلا' و لم يذكر: (جابر بن عبد الله)' و كذلك اخرجه الترمذي (١٣٤٥) من طريق اسماعيل بن جعفر' قال: حدثنا جعفر عن ابيه...... فذكره مرسلا ايضاً-وكذلك اخرجه سفيان الثوري عن جعفر عن ابيه مرسلا' اخرجه عنه الطحاوي' و اخرجه البيهقي (١٧٠/١٠) عن سليمان بن بلال عن جعفر عن ابيه مرسلا' و نقل الزيلعي في نصب الراية (١٠٠/٤) عن الدارقطني انه قال في كتاب العلل له: و كان جعفر بن محمد ربما ارسل هذا الحديث' و ربما وصله عن جابر: لان جماعة من الثقات حفظوه عن ابيه عن جابر' و القول قولهم: لانهم زادوا' و هم ثقات' و زيادة الثقة مقبولة- اه-

٤٤٠٦- اخرجه الدارقطني هنا من طريق عبيد الله بن عمر - و هو العمري - عن جعفر بن محمد عن ابيه عن علي' و اخرجه من طريق عبد العزيز بن ابي سلمة عن جعفر كذلك مرسلا رقم (٤٢٠٨)- (وعبد العزيز' و عبيد الله) كلاهما ثقات-و اخرجه البيهقي (١٧٠/١٠) من طريق حسين بن زيد: حدثني جعفر بن محمد عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب' فذكر جده في الاسناد' و جد جعفر هو علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب-وقد توبع جعفر على ارساله تابعه خالد بن ابي كريمة و ربيعة' فروياه عن ابي جعفر محمد بن علي مرسلا-وقد ذكر الترمذي في سننه.(٢١/٣- ط : بشار) هذه الرواية المرسلة' فقال : وروى عبد العزيز بن ابي سلمة و يحيى بن سليم هذا الحديث عن جعفر بن محمد عن ابيه عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم -قال الزيلعي في نصب الراية (١٠٠/٤): و هذا اسناد منقطع: فان محمد بن علي بن الحسين لم يدرك جد ابيه علي بن ابي طالب و انظر الحديث السابق-

٤٤٠٧- اخرجه البيهقي (١٧٠/١٠) من طريق عباس بن محمد الدوري عن شبابة' به و هو مرسل: فان محمد ابا جعفر لم يدرك جده علي بن ابي طالب- و انظر الحديث السابق' و الحديث رقم (٤٤٠٥)-

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فِي الْحَقِّ بِشَاهِدَيْنِ فَاِنْ جَاءَ بِشَاهِدَيْنِ اَخَذَ حَقَّهٗ وَاِنْ جَاءَ بِشَاهِدٍ وَّاحِدٍ حَلَفَ مَعَ شَاهِدِهٖ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حق کے حوالے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے دو گواہوں کے حق میں فیصلہ دیا ہے' تو جو شخص دو گواہ لے آئے وہ اپنا حق وصول کرلے گا' اور اگر کوئی شخص ایک گواہ لے کر آتا ہے' تو وہ اپنے اس گواہ کے ساتھ قسم بھی اُٹھائے گا۔

4409 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا صَلْتُ بْنُ مَسْعُوْدٍ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ دے دیا تھا۔

4410 - حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْاَنْطَاكِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ الْفُرَاتِ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ الْيَمِيْنَ عَلٰى طَالِبِ الْحَقِّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق کے طلب گار شخص کی قسم کو

۴۴۰۸- محمد بن عبد الله الكناني: ترجم له البخاري في التاريخ (۱/۱۴۷) و جهله ابو حاتم في الجرح و التعديل (۷/۳۰۹) و انظر ترجمته في الميزان (۶/۲۰۷)- والحديث نقله الزيلعي في نصب الراية (۴/۹۹) و عزاه للدارقطني ساكتا عليه-واخرجه البيهقي (۱۰/۱۷۳) من طريق مطرف بن مازن' ثنا ابن جريج عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال: قضى النبي صلى الله عليه وسلم بشاهد و يمين في الحقوق-واخرجه من طريق محمد بن عبد الله بن عبيد الله بن عمير الليثي عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول لله صلى الله عليه وسلم قضى باليمين مع الشاهد- قال البيهقي: مطرف بن مازن و محمد ابن عبيد الله بن عمير ليسا بالقويين- اه-

۴۴۰۹- اخرجه ابو يعلى (۶۶۸۳): حدثنا الصلت بن مسعود الجحدري: حدثنا عبد العزيز ابن محمد...... فذكره-واخرجه ابو داود (۳۶۱۰) و الترمذي (۱۳۴۳) و ابن ماجه (۲۳۶۸) و ابن الجارود (۱۰۰۷) و الطحاوي في شرح المعاني (۴/۱۴۴) و ابن حبان (۵۰۷۳) والبيهقي (۱۰/۱۶۸) من طريق عبد العزيز بن محمد' به-قال الترمذي: حديث ابي هريرة- ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى باليمين مع الشاهد الواحد-حديث حسن غريب- اه-واخرجه ابو داود (۳۶۱۱) و البيهقي (۱۰/۱۶۸) و الطحاوي (۴/۱۴۴) من طريق سليمان ابن بلال عن ربيعة' به' و فيه (قال سليمان: فلقيت سهيلا فسالته عن هذا الحديث فقال: ما اعرفه' فقلت له ان ربيعة اخبرني' به عنك' قال: فان كان ربيعة اخبرك عني' فحدث' به عن ربيعة عني)-ثم اخرجه البيهقي من غير طريق ربيعة عن سهيل-قال ابن ابي حاتم في (علل الحديث) (۱/۴۶۳-۴۶۴): قلت: فليس نسيان سهيل دافعا لما حكي عن ربيعة' و ربيعة ثقة' و الرجل يحدث و ينسى ......)- اه-وانظر نصب الراية (۴/۹۹)-

۴۴۱۰- اخرجه الحاكم (۴/۱۰۰)' و البيهقي (۱۰/۱۸۴) من طريق سليمان بن عبد الرحمن ثنا محمد بن مسروق...... فذكره' وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد-وتعقبه الذهبي بقوله: (لا اعرف محمد بن مسروق المذكور في سنده' و اخشى ان يكون الاسناد باطلا)- اه-وقال الحافظ في تلخيص الحبير (۴/۲۸۴): فيه محمد بن مسروق لا يعرف' و اسحاق بن الفرات مختلف فيه' واخرجه تمام في فوائده من طريق اخرى عن نافع)- اه-

لوٹا دیا تھا۔

4411- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِىْ يَحْيٰى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ اَوْلٰى بِالْيَمِيْنِ فَاِنْ نَكَلَ اُحْلِفَ صَاحِبُ الْحَقِّ وَاَخَذَ.

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو وہ قسم اُٹھانے کا زیادہ حق دار ہوگا' لیکن اگر وہ شخص قسم اُٹھانے سے انکار کر دیتا ہے' تو دعویٰ کرنے والا شخص قسم اُٹھائے گا اور اُس حق کو وصول کرے گا۔

4412- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِىَ اِلٰى حَاكِمٍ مِّنْ حُكَّامِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَمْ يُجِبْ فَهُوَ ظَالِمٌ لَا حَقَّ لَهٗ.

★★ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کو کسی مسلمان (قاضی) کی بارگاہ میں بلایا جائے اور وہ وہاں نہ جائے تو وہ شخص ظالم ہوگا' اس کا کوئی حق نہیں ہوگا۔

4413- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَاضِىُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِىُّ ح وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا صَلْتُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنٍ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ وَجَدْنَا فِىْ كِتَابِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ .لَفْظُ صَلْتٍ.

★★ ربیعہ بن عبدالرحمٰن' حضرت سعد بن عبادہ کے صاحب زادے کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں:

ہم نے سعد بن عبادہ کی تحریر میں یہ بات پائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ دے دیا تھا۔

4414- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

۴۴۱۱- في اسناده ابراهيم بن ابي يحيى و هو متروك لكن تابعه ابن ابي ادريس' فاخرجه عن حسين بن عبد الله بن ضميرة عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب- رضي الله عنه- انه قال: اليمين مع الشاهد' فان لم يكن له بينة فاليمين على المدعى عليه' اذا كان قد خالطه فان نكل حلفه المدعي-

۴۴۱۲- في اسناده ابراهيم بن ابي يحيى و هو متروك' و ابو الاشهب: هو جعفر بن حيان السعدي العطاردي' قال الحافظ في التقريب: ثقة-واخرجه -ايضا- ابو داود في مراسيله (۹۴۳)' و من طريقه البيهقي في السنن (۱۴۰/۱۰) من طريق مسلم بن ابراهيم عن ابي الاشهب جعفر بن حيان' به-وهذا اسناد صحيح' رجاله ثقات' رجال الشيخين-

۴۴۱۳- اخرجه الترمذي في سننه (۱۳۴۳)' من طريق عبد العزيز بن محمد قال: حدثني ربيعة...... فذكره-وعزاه الزيلعي في نصب الراية (۱۰۰/۴) الى الطبراني في (معجمه)-

۴۴۱۴- في اسناده عبد الله بن محمد بن ربيعة هو المصيصي: ذكره الذهبي في الميزان (۱۸۰/۴)' و قال: احد الضعفاء' و انظر ترجمته في (الكشف الحثيث) ص (۲۴۲)' و محمد بن مسلم: هو الطائفي' و هو ثقة-وقد اخرجه عبد الرزاق و ابو حنيفة عن عمرو بن دينار' ولم يذكرا فيه طاوسا' اخرجه البيهقي (۱۶۸/۱۰)-والحديث اخرجه مسلم (۱۷۱۲)' و ابو داود (۳۶۰۸)' و ابن ماجه (۲۳۷۰)' و احمد (۲۴۸/۱' ۳۱۵' ۳۲۳)' و ابو يعلى (۲۵۱۱)' و الطحاوي (۱۴۴/۴)' و البيهقي (۱۶۷/۱۰' ۱۶۸) من طريق قيس بن سعد عن عمرو بن دينار عن ابن عباس' به-

رَبِيعَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ ۔ خَالَفَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَلَمْ يَذْكُرْ طَاوُسًا وَكَذٰلِكَ قَالَ سَيْفٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ دے دیا تھا۔

بعض راویوں نے اس کونقل کرنے میں اختلاف کیا ہے۔

4415- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَقْضُوْنَ بِشَهَادَةِ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ وَيَمِيْنِ الْمُدَّعِي ۔ قَالَ جَعْفَرٌ وَّالْقُضَاةُ يَقْضُوْنَ بِذٰلِكَ عِنْدَنَا الْيَوْمَ۔

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم یہ سب حضرات دعویٰ کرنے والے شخص سے قسم لے کر فیصلہ دے دیا کرتے تھے۔

جعفر بیان کرتے ہیں: ہمارے زمانے کے قاضی بھی آج کل اسی طرح فیصلہ دے دیتے ہیں۔

4416- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَسَدٍ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَبِىْ سَبْرَةَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ حَضَرْتُ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَقْضُوْنَ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھنے کا اتفاق ہوا، یہ لوگ ایک گواہ کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ دے دیا کرتے تھے۔

4417- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اَرْضِىْ هِىَ لِىْ وَقَالَ الْاٰخَرُ هِىَ

۴۴۱۵-هذا مرسل، و قد تقدم رقم (۴۴۰۶)، (۴۳۰۷)-

۴۴۱۶-في اسناده ابو بكر بن أبي سبرة: قال صاحب التعليق المغني: رماه احمد و ابن عدي بالوضع، و ضعفه آخرون، وقال مصعب الزبيري: كان عالما-

۴۴۱۷-اخرجه النسائي في الكبرى (۴۸۶/۳) (۵۹۹۵)، و البيهقي (۲۵۴/۱۰) من طريق سليمان بن بلال ان يحيى بن سعيد حدثه ان ابن الزبير...... فذكره-واخرجه النسائي في الكبرى (۴۸۶/۳) (۵۹۹۶)، واحمد (۱۹۱/۴، ۱۹۲)، و البيهقي (۲۵۴/۱۰) من طريق جرير بن حازم قال سمعت عدي بن عدي يحدث عن رجاء بن حيوة و العرس بن عميرة، انهما حدثاه عن ابيه عدي بن عميرة قال: خاصم رجل من كندة يقال له: امرؤ القيس بن عابس، رجلا من حضرموت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم في ارض؛ فقضى على الحضرمي بالبينة...... فذكره نحوه-و قد تقدم من حديث وائل بن حجر رقم (۴۴۰۲)-

اَرْضِيْ حَرَثْتُهَا وَزَرَعْتُهَا فَاَحْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْاَرْضُ.

☆☆ عدی الکندی بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' ان میں سے ایک شخص نے کہا: یہ زمین میری ہے' وہ میری ملکیت ہے۔ دوسرے شخص نے کہا: یہ زمین میری ہے' میں وہاں کھیتی باڑی اور زراعت کرتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے حلف لیا' جس کے پاس وہ زمین موجود تھی اور فیصلہ دے دیا۔

4418- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ قَبْلَ ذٰلِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص حکمت کا پیشہ اختیار کرتا ہے اور اُسے اس کے بارے میں پتا نہیں ہوتا تو اگر اس کے علاج کے نتیجے میں کسی شخص کو نقصان پہنچتا ہے' تو وہ تاوان دے گا۔

4419- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ اَخُوْ خَطَّابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يَكُنْ بِالطِّبِّ مَعْرُوْفًا فَاَصَابَ نَفْسًا فَمَا دُوْنَهَا فَهُوَ ضَامِنٌ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا بیان نقل کرتے ہیں: جو شخص حکمت اختیار کرتا ہے حالانکہ وہ شخص حکمت کے حوالے سے معروف نہیں ہے' تو اس کے نتیجے میں کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے' یا اس سے کم نقصان ہوتا ہے' تو وہ شخص تاوان ادا کرے گا۔

4420- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص طبیب بنتا ہے اور اس پیشے کے حوالے سے معروف نہ ہو' تو وہ تاوان ادا کرے گا۔

4421- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ سَهْلٍ الْبَرْبَهَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالِجٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۴۱۸- تقدم في الحدود و الديات وغيره برقم (۳۳۸۸)-

۴۴۱۹- تقدم في الحدود و الديات (۳۳۸۹)-

۴۴۲۰- تقدم برقم (۴۴۱۹)-

الْمُدَّعِي اَوْلٰى بِالْبَيِّنَةِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا بیان نقل کرتے ہیں: دعویٰ کرنے والا اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ وہ ثبوت پیش کرے۔

4422- حَدَّثَنَا رِضْوَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِسْحَاقَ الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنِ الْحُسَيْنِ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

۴۴۲۱- اسناده حسن: محمد بن معاوية بن صالح صدوق ربما وهم؛ كما قال الحافظ في التقريب' و الحديث تقدم من حديث عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده رقم (۳۱۵۲) بلفظ: (البينة على المدعي و اليمين على المدعى عليه' و سياتي ايضا رقم (۴۴۲۹)، (۴۴۳۰)؛ و اخرجه عبد الرزاق (۲۷۱/۸) (۱۵۱۸۴)، و البيهقي (۲۵۶/۱۰) من طريق عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده بلفظ: (المدعى عليه اولى باليمين اذا لم تكن بينة)-

۴۴۲۲- تقدم تخريجه في الذي قبله-

بَابٌ فِي الْمَرْاَةِ تُقْتَلُ اِذَا ارْتَدَّتْ

عورت کے مرتد ہونے پر اسے قتل کرنا

4423- اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي سَمِينَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَهُ امْرَاَةٌ وَلَدَتْ مِنْهُ وَلَدَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ تُؤْذِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ قَالَ فَذَكَرَتْهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَامَ اِلَيْهَا بِمِعْوَلٍ فَوَضَعَهُ فِي بَطْنِهَا ثُمَّ اتَّكَاَ عَلَيْهَا حَتّٰى اَنْفَذَهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اشْهَدُوا اَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کی بیوی جس نے اس شخص کے دو بچوں کو جنم دیا تھا' وہ عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء پہنچایا کرتی تھی' وہ شخص اس عورت کو منع کرتا تھا لیکن وہ عورت باز نہیں آتی تھی' اُس نے اس عورت کو ڈرانے دھمکانے کی کوشش کی' وہ ڈری بھی نہیں۔ ایک دن اس عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نامناسب بات کی تو اس کے شوہر نے کدال لی اور اُس کے پیٹ پر رکھ کر وزن ڈالا' یہاں تک کہ وہ کدال اس کے جسم سے پار ہوگئی (اور وہ عورت مرگئی)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ گواہ رہنا! اس عورت کا خون رائیگاں گیا ہے۔

4424- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ الدِّرْبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

4425- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِهٰذَا وَقَالَ فَلَمَّا كَانَ الْبَارِحَةُ جَعَلَتْ تَشْتِمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَقَتَلْتُهَا .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اشْهَدُوا اَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ . قَالَ الشَّيْخُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِيهِ سُنَّةٌ فِي الْاَصْلِ فِي اِشْهَادِ الْحَاكِمِ عَلٰى نَفْسِهِ بِاِنْفَاذِ الْاَقْضِيَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی بات منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اس شخص نے عرض کی: گزشتہ دن اُس عورت نے آپ کو بُرا کہنا شروع کیا اور آپ کی شان میں گستاخی کی تو میں نے اسے قتل کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ گواہ رہنا کہ اس عورت کا خون رائیگاں گیا ہے۔

۴۴۲۳-تقدم في الحدود و الديات رقم (۳۱۵۵)-

۴۴۲۴-تقدم في الحدود و الديات رقم (۳۱۵۵)-

۴۴۲۵-تقدم في الحدود و الديات رقم (۳۱۵۶)-

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس سے یہ سنت ثابت ہوتی ہے کوئی فیصلہ دیتے ہوئے حاکم لوگوں کو اپنی ذات کے بارے میں گواہ بنا سکتا ہے۔

4426- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عَلِيِّ الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نَاصِحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ زَمْعَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِلَادُ بِلَادُ اللّٰهِ وَالْعِبَادُ عِبَادُ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْيَا مِنْ مَّوَاتِ الْاَرْضِ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ تمام شہر اللہ کے شہر ہیں' تمام بندے اللہ کے بندے ہیں' جو شخص کسی بنجر زمین کو آباد کرتا ہے وہ اُسے مل جائے گی اور کوئی شخص ظلم کے طور پر اس پر قبضہ نہیں کر سکتا۔

4427- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَّاَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَاَبُوْ عَلِيِّ الصَّفَّارُ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّاْيِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّنَةُ عَلٰى مَنِ ادَّعٰى وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ اِلَّا فِى الْقَسَامَةِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ ثبوت پیش کرنا اس شخص پر لازم ہوگا جو دعویٰ کرتا ہے اور جو اس کا انکار کر دیتا ہے اُس پر قسم اُٹھانا لازم ہوگا' البتہ قسامت کا حکم مختلف ہے۔

4428- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الضَّحَّاكِ وَمُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَاَبُوْ عَلِيِّ الصَّفَّارُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ خَالِدٍ ح وَاَخْبَرَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيْقُ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنِ الزَّنْجِيِّ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّنَةُ عَلٰى مَنِ ادَّعٰى وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ اِلَّا فِى الْقَسَامَةِ. وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَّحَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرٍو مُرْسَلًا.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ

۴۴۲۶- اخرجه ابو داود الطيالسي في (مسنده) (۱۴۴۰)، و من طريقه اخرجه الدارقطني هنا، و البزار في (مسنده)؛ كما في نصب الراية (۴/۱۷۰-۱۷۱)، و البيهقي (۶/۱۴۲)، و ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۴/۶۰) دون اوله، ثم قال: اخرجه الطبراني في الاوسط باسنادين في احدهما عصام بن داود بن الجراح: قال الذهبي: لينه ابو احمد الحاكم، و بقية رجاله ثقات، و في اسناده الآخر راو كذاب- اه- واصل الحديث عند البخاري (۲۳۳۵) من طريق عروة عن عائشة بلفظ: (من اعمر ارضا ليست لاحد فهو احق......)-

۴۴۲۷- تقدم تخريجه في الحدود و الديات (۳۱۵۱)-

۴۴۲۸- تقدم تخريجه رقم (۳۱۵۲)-

بات ارشاد فرمائی ہے کہ دعویٰ کرنے والے شخص پر ثبوت پیش کرنا لازم ہے اور انکار کرنے والے شخص پر قسم اُٹھانا لازم ہوگا' البتہ قسامت کا حکم مختلف ہے۔

4429- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِىْ يَزِيْدَ الْهَمْدَانِىُّ ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْمَرُّوْذِىُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِىْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دعویٰ کرنے والے شخص پر ثبوت پیش کرنا لازم ہے' اور جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو' اس پر قسم اُٹھانا لازم ہے۔

4430- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ خَلْدُوْنَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِىْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جو شخص دعویٰ کرتا ہے اُس پر ثبوت پیش کرنا لازم ہے اور جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو' اس پر صرف قسم اُٹھانا لازم ہوگا۔

4431- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هَيَّاجٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَرْحَبِىُّ حَدَّثَنِىْ عُبَيْدَةُ بْنُ الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سِنَانِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ اَوْلٰى بِالْيَمِيْنِ اِلَّا اَنْ تَقُوْمَ بَيِّنَةٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو' وہ اس بات کا حق دار ہوگا کہ صرف قسم اُٹھالے' البتہ اگر ثبوت پیش ہو جائے (تو حکم مختلف ہوگا)۔

4432- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى الْمِصْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ خُرَيْقٍ بِنْتِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

۴۴۲۹-راجع الذي قبله-

۴۴۳۰-في اسناده ابو حنيفة النعمان بن ثابت الفقيه الجليل' لكنه ضعيف عند المحدثين من جهة حفظه' و قد تقدمت ترجمته' و حماد: هو ابن ابي سليمان' و ابراهيم: هو ابن يزيد النخعي' و الحديث تقدم له شواهد من حديث ابن عمرو وغيره-

۴۴۳۱-اخرجه ابن حبان في صحيحه (۱۳/۳۴۰) (۵۹۹۶) قال: اخبرنا الحسين بن محمد ابن مصعب بمرو' و بقرية سنج' حدثنا محمد بن عمرو بن الهياج...... فذكره مطولا جدا' و فيه: (و المدعى عليه اولى باليمين الا ان تقوم بينة)-واسناده حسن؛ فان سنان بن الحارث ذكره ابن حبان في الثقات (۶/۴۲۴)' وروى عنه جمع- و بقية رجاله من رجال التهذيب' و هم مابين صدوق و ثقة-

اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاهِدَيْنِ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ کرنے والے کو حکم دیا تھا کہ وہ دو گواہ پیش کرے اور جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا تھا اسے قسم اُٹھانے کی ہدایت کی تھی۔

4433- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ طَلَبَ عِنْدَ اَخِيْهِ طَلْبَةً بِغَيْرِ شُهَدَاءَ فَالْمَطْلُوْبُ اَوْلٰى بِالْيَمِيْنِ.

☆☆ حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص ثبوت کے بغیر اپنے بھائی سے کچھ حاصل کرتا ہے' تو جس شخص کے خلاف مقدمہ ہے' اُس شخص کے لیے قسم اُٹھانا ضروری ہوگا۔

4434- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبُوْشَنْجِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ صَلَاحٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلٰى صَاحِبِ قَرْيَةٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کسی بھی دیہاتی شخص کی گواہی شہر میں رہنے والے شخص کے خلاف درست نہیں ہوگی۔

4435- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَنَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ الْبَدَوِيِّ عَلَى الْقَرَوِيِّ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ شہری شخص کے خلاف کسی دیہاتی شخص کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔

4436- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ

٤٤٣٢- في اسناده يزيد بن عياض: قال البخاري وغيره: منكر الحديث- وقال ابن المديني: ضعيف- ورماه مالك بالكذب- وقال النسائي وغيره: متروك- وانظر الميزان (٧/٢٥٨- ٢٥٩)- والحديث اسناده ضعيف' لكن معناه صحيح-

٤٤٣٣- نعيم بن حماد: تكلموا في حفظه' وحميد بن هلال: لم اجد من ذكر له رواية عن زيد بن ثابت-

٤٤٣٤- اخرجه ابو داود (٣٦٠٢)' وابن ماجه (٢٣٦٧)' والطحاوي في شرح المعاني (٤/١٦٧)' والحاكم في المستدرك (٤/٩٩)' وابو يعلى (٦٤٤٤)' والبيهقي (١٠/٢٥٠)' والخطيب في التاريخ (٩/٤٥٧) من طريق يحيى بن ايوب' به- وسكت عنه الحاكم' وقال الذهبي: (وهو منكر على نظافة سنده)- اه- وقال الخطابي في معالم السنن (٤/١٧٠): يشبه ان يكون انما كره شهادة اهل البدو: لما فيهم من الجفاء في الدين' والجهالة باحكام الشريعة' ولا نهم في الغالب لا يضبطون الشهادة على وجهها' ولا يقيمونها على حقها: لقصور علمهم عما يحيلها ويغيرها على جهتها- وقال مالك: لا تجوز شهادة البدوي على القروي: لان في الحضارة من يغنيه عن البدوي الا ان يكون في بادية او قرية' والذي يشهد ببعريا ويدع جيرته من اهل الحضر- عندي- مريب- وقال عامة العلماء: (شهادة البدوي اذا كان عدلا يقيم الشهادة على وجهها جائزة)- اه-

٤٤٣٥- تقدم في الذي قبله-

اَخْبَرَنِىْ صُدَيْقُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَعْضِيَةَ عَلٰى اَهْلِ الْمِيرَاثِ اِلَّا مَا حَمَلَ الْقَسْمَ.

☆☆ محمد بن ابوبکر اپنے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اُسی وراثت کو تقسیم کیا جاتا ہے جسے تقسیم کیا جا سکتا ہو۔

4437- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَبِىْ سَبْرَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ صُدَيْقِ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ كَذَا قَالَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَعْضِيَةَ عَلٰى اَهْلِ الْمِيرَاثِ اِلَّا مَا حَمَلَ الْقَسْمَ.

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اسی طرح نقل کرتے ہیں جس میں یہ بات منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اسی وراثت کو تقسیم کیا جا سکتا ہے جسے تقسیم کیا جا سکے۔

4438- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَجَدَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَتِيلًا فِىْ دَالِيَةِ نَاسٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ فَاَخَذَ مِنْهُمْ خَمْسِيْنَ رَجُلًا مِنْ خِيَارِهِمْ فَاسْتَحْلَفَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ بِاللّٰهِ مَا قَتَلْتَ وَلَا عَلِمْتَ قَاتِلًا ثُمَّ جَعَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ فَقَالُوْا لَقَدْ قَضٰى بِمَا فِىْ نَامُوْسِ مُوْسٰى. الْكَلْبِيُّ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک انصاری خیبر میں یہودیوں کے کنویں کے پاس مقتول پایا گیا' ان لوگوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو پیغام بھجوایا کہ وہ لوگ ۵۰' افراد کو لیں' جن میں سے ہر ایک شخص اللہ کا نام لے کر قسم اُٹھائے کہ میں نے اسے قتل نہیں کیا' نہ ہی میں قاتل کے بارے میں کچھ جانتا ہوں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر دیت کی ادائیگی لازم قرار دی تو انہوں نے کہا: ان صاحب نے وہی فیصلہ دیا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں تھا۔

4439- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُلْبُلٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

۴۴۳۶-اخرجه البيهقي (۱۰/۱۳۳) من طريق محمد بن احمد الرياحي ثنا روح...... فذكره- و نقل البيهقي عن الشافعي قوله: مثلا يكون مثل هذا الحديث حجة؛ لانه ضعيف' وهو قول من لقينا من فقهائنا)' وقال: (انما ضعفه لانقطاعه)-

۴۴۳۷-تقدم في الذي قبله-

۴۴۳۸-سنده ضعيف فيه الكلبي' و هو متروك' تقدمت ترجمته مرارا-

۴۴۳۹-كذا اخرجه الدارقطني هنا من طريقين' و في الاول الحسن بن ابي جعفر: ضعفه احمد وغيره' وقال النسائي: منكر الحديث' و في الثاني محمد بن يوسف بن موسى المقري' و هو ضعيف جدا' اتهمه الخطيب و الدارقطني بالوضع -وقد اخرجه مرسلا ابو داود في مراسيله (۴۰۲)' و ابن ابي شيبة في المصنف (۶/۳۷۳- ۳۷۴)' و ابو عبيد في (الاموال) ص (۳۶۹-۳۷۰)' و يحيى بن آدم في الخراج (۳۳۷)' و الحاكم (۴/۹۷)' والبيهقي (۶/۱۵۵) من طرق عن الزهري' به-

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَاَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْدَلَانِيُّ وَهِبَةُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُقْرِءُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِى الْخَصِيبِ حَدَّثَنَا هَانِءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِىْ عَبْلَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرِيمُ الْبِئْرِ الْبَدِيِّ خَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ ذِرَاعًا وَحَرِيمُ الْبِئْرِ الْعَادِيَّةِ خَمْسُوْنَ ذِرَاعًا وَحَرِيمُ الْعَيْنِ السَّائِحَةِ ثَلَاثُمِائَةِ ذِرَاعٍ وَّحَرِيمُ عَيْنِ الزَّرْعِ سِتُّمِائَةِ ذِرَاعٍ . لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ وَّالصَّحِيْحُ مِنَ الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ مُرْسَلٌ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَمَنْ اَسْنَدَهٗ فَقَدْ وَهِمَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جنگل میں موجود کنوئیں کے آس پاس ۲۵ ہاتھ تک کی جگہ حفاظتی ہوتی ہے اور آبادی میں موجود کنویں کے آس پاس کے ۵۰ ہاتھ تک کی جگہ حفاظتی ہوتی ہے کھلی جگہ پر بہنے والے چشمے کے آس پاس تین سو ہاتھ تک کی جگہ حفاظتی ہوتی ہے جبکہ کھیتی باڑی کے پاس بہنے والے چشمے کی چھ سو ہاتھ کی جگہ حفاظتی ہوتی ہے۔

4440- حَدَّثَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ حَدَّثَنِىْ عَمِّىْ ثَابِتُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ اَنَّهُ اسْتَقْطَعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِلْحَ الَّذِىْ يُقَالُ لَهٗ مِلْحُ شَذَا بِمَارِبَ فَقَطَعَهٗ لَهٗ ثُمَّ اِنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ التَّمِيمِيَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ قَدْ وَرَدْتُ الْمِلْحَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مَاءٌ وَّمَنْ وَرَدَهٗ اَخَذَهٗ وَهُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعِدِّ فَاسْتَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْيَضَ بْنَ حَمَّالٍ فِىْ قَطِيعَتِهٖ مِنْهُ قَالَ اَبْيَضُ قَدْ اَقَلْتُكَ مِنْهُ عَلٰى اَنْ تَجْعَلَهٗ مِنِّىْ صَدَقَةً . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مِنْكَ صَدَقَةٌ وَّهُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعِدِّ وَمَنْ وَرَدَهٗ اَخَذَهٗ . قَالَ الْفَرَجُ وَهُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ذٰلِكَ مَنْ وَرَدَهٗ اَخَذَهٗ فَقَطَعَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضًا وَنَخِيلاً بِالْجُرْفِ جُرْفِ مُرَادٍ حِيْنَ اَقَالَهٗ مِنْهُ.

☆☆ حضرت ابیض بن حمال بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ''مآرب'' کے مقام پر موجود ''ملح شذا'' نام کا (قطعہ اراضی) انہیں عطاء کر دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جگہ انہیں عطاء کر دی' اس کے بعد اقرع بن حابس تمیمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! میں زمانۂ جاہلیت میں اُس مقام تک پہنچ گیا تھا' یہ وہ جگہ تھی جہاں پانی کا نام ونشان نہیں تھا جو شخص وہاں پہنچ جاتا تھا وہ وہاں قبضہ کر لیتا تھا' اس کی مثال بہتے ہوئے پانی کی تھی۔تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابیض بن حمال سے وہ جگہ واپس لے لی تو حضرت ابیض نے

٤٤٤٠- تقدم تخريجه في البيوع رقم (٣٠٤٤)-

عرض کی کہ میں یہ اس شرط پر واپس کر رہا ہوں کہ یہ میری طرف سے صدقہ شمار ہوگی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: یہ تمہاری طرف سے صدقہ شمار ہوگی لیکن اسکی مثال بہتے ہوئے پانی کی سی ہے' جو شخص اس تک پہنچ جائے گا وہ اسے حاصل کر لے گا۔

فرخ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ جگہ آج بھی اسی طرح ہے جو شخص وہاں پہنچ جاتا ہے وہ اسے حاصل کر لیتا ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابیض بن حمال کو ''جرف'' کے مقام پر جو ''جرف مراد'' ہے' وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کھجوروں کا باغ عنایت کیا' یہ اُس پہلی زمین کے بدلے میں تھا۔

4441- حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ اَبِي سَمِينَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ قَيْسٍ الْمَاْرِبِيُّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شُرَاحِيلَ عَنْ سُمَيِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ شُمَيْرِ بْنِ حَمْلٍ عَنْ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ قَالَ وَفَدْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعْتُهُ الْمِلْحَ فَقَطَعَهُ لِي فَلَمَّا وَلَّيْتُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَدْرِي مَا اَقْطَعْتَهُ اِنَّمَا اَقْطَعْتَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ .فَرَجَعَ فِيْهِ.

☆☆ حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: میں نے آپ سے ''ملح'' نامی جگہ مانگی' آپ نے وہ مجھے عطاء کر دی' جب میں وہاں سے اُٹھ کر واپس جانے لگا تو ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ کو پتا ہے کہ آپ نے اس کو کون سی جگہ دی ہے' آپ نے اسے بہتا ہوا پانی دے دیا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے وہ جگہ واپس لے لی۔)

4442- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَكَانَ مِنْ اَوْثَقِ اَعْمَالِي فِي نَفْسِي وَكَانَ لِي اَجِيرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا اِصْبَعَ صَاحِبِهِ فَلَقَدْ سَمّٰى لِي صَفْوَانُ اَيُّهُمَا عَضَّ فَنَسِيتُهُ قَالَ فَانْتَزَعَ اِصْبَعَهُ فَانْتَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرُفِعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ وَقَالَ يَدَعُ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا- اَحْسَبُهُ قَالَ- كَقَضْمِ الْفَحْلِ .

☆☆ حضرت صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شریک ہوا' میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ میری سب سے بڑی نیکی تھی' میرے ساتھ میرا ایک مزدور بھی تھا' اس کی ایک شخص کے ساتھ لڑائی ہوگئی' ان دونوں میں سے کسی ایک نے دوسرے شخص کی انگلی چبالی۔ (راوی کہتے ہیں:) حضرتِ سفیان رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ کیا تھا کہ کس نے کس کی انگلی چبائی تھی' مجھے یہ بات بھول گئی ہے' دوسرے شخص نے اپنا ہاتھ کھینچا تو چبانے

۴۴۴۱- سمي بن قيس: مجهول: كما في التقريب- و شمير بن محمد: لا يدرى من هو؟ ما روى عنه سوى سمي بن قيس' و هو يماني' ينظر ترجمته في الميزان- والحديث تقدم في الذي قبله-

۴۴۴۲- اخرجه البخاري في صحيحه (۲۲۶۵)' (۲۹۷۳) (۴۴۱۷)' و مسلم (۱۶۷۴)' و ابو داود (۴۵۸۴)'(۴۵۸۵)' و النسائي (۸/ ۳۰-۳۱' ۳۱)' و ابن حبان (۵۹۹۷)' و ابن الجارود في المنتقى (۷۹۲)' و الطبراني في الكبير (۲۲/رقم ۶۴۸' ۶۴۹' ۶۵۰' ۶۵۲) من طرق عن ابن جريج' به- وله طريق آخر عن ابن اسحاق سياتي في الذي بعده-

والے شخص کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے۔

یہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا تو آپ نے اُن دانتوں کو رائیگاں قرار دیا اور آپ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ شخص اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں رہنے دیتا تاکہ تم اُس کا ہاتھ چبا ڈالتے۔

(راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ روایت میں یہ مثال ہے) تم سانڈ کی طرح چبا لیتے۔

4443- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ عَمَّيْهِ يَعْلَى وَسَلَمَةَ ابْنَيْ أُمَيَّةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَجَذَبَهَا مِنْ فِيهِ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَذَهَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ الْعَقْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيَعَضُّهُ عَضِيضَ الْفَحْلِ ثُمَّ يَأْتِي يَسْأَلُ الْعَقْلَ لَا حَقَّ لَكَ. فَأَطَلَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ سفیان بن عبداللہ اپنے دو چچاؤں حضرت یعلی اور حضرت سلمہ کا بیان نقل کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شریک ہوئے' ہمارے ساتھ مکہ میں رہنے والا ایک شخص بھی تھا' اس کی ایک شخص کے ساتھ لڑائی ہوگئی' اس نے دوسرے کے بازو پر زور سے کاٹا' دوسرے شخص نے اس کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کے سامنے والے دو دانت ٹوٹ گئے۔

وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ وہ اس کی دیت دلوائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف جا کر اُسے سانڈ کی طرح کاٹ لیتا ہے اور پھر وہ آ جاتا ہے تاکہ اس بارے میں مطالبہ کرے' تمہیں کوئی حق نہیں ملے گا۔

راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے چھوڑ دیا۔

4444- حَدَّثَنَا الْفَارِسِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَقَالَ لَا عَقْلَ لَهَا فَأَطَلَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی کوئی دیت نہیں ہوگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایسے ہی چھوڑ دیا۔

4445- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّرِيكُ شَفِيعٌ وَالشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ. خَالَفَهُ شُعْبَةُ وَإِسْرَائِيلُ وَعَمْرُو بْنُ أَبِي

٤٤٤٣- اخرجه احمد (٤/٢٢٢-٢٢٣) و النسائي (٨/٣٠) و ابن ماجه (٢٦٥٦) من طرق عن ابن اسحاق' به- و انظر الذي قبله-

٤٤٤٤- انظر الذي قبله-

قَیْسٍ وَّاَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ رَوَوْهُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ مُرْسَلاً وَّهُوَ الصَّوَابُ وَوَهِمَ اَبُوْ حَمْزَةَ فِیْ اِسْنَادِهٖ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: شراکت دار کو شفع کرنے کا حق ہوتا ہے اور ہر چیز میں شفع کیا جاتا ہے۔

4446- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ وَّمُعَاوِیَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مَیْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ ۔

☆☆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پڑوسی اپنے قریبی جگہ میں شفع کرنے کا زیادہ حق دار ہوتا ہے۔

4447- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مَیْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ اَنَّ سَعْدًا سَاوَمَ اَبَا رَافِعٍ اَوْ اَبُوْ رَافِعٍ سَاوَمَ سَعْدًا فَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ ۔ مَا اَعْطَیْتُکَ۔

☆☆ عمرو بن شرید بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے ساتھ یا شاید حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوئی سودا کیا تو حضرت ابورافع نے کہا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پڑوسی اپنے پڑوس میں شفع کا زیادہ حق دار ہوتا ہے' اگر میں نے یہ نہ سنا ہوتا تو میں تمہیں یہ جگہ نہ دیتا۔

4448- حَدَّثَنَا الْقَاضِی الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَکِیْمٍ الْاَوْدِیُّ حَدَّثَنَا بَکْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا قَیْسُ بْنُ الرَّبِیْعِ عَنْ بَکْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مَیْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ قَالَ اَقْبَلْتُ

۴۴۴۵- اخرجه البیهقي (۶/۱۰۹) من طریق الدارقطني' به' و الترمذي (۱۳۷۱)' و الطحاوي في شرح المعاني (۴/۱۲۵)' و الطبراني في الکبیر (۱۱/۱۳۳) (۱۱۲۴۴) من طریق ابي حمزة السکري' به-وقال الترمذي: هذا حدیث لا نعرفه مثل هذا الا من حدیث ابي حمزة السکري' و قد اخرجه غیر واحد عن عبد العزیز بن رفیع عن ابن ابي ملیکة عن النبي صلی الله علیه وسلم مرسلا' و هذا اصح - اه-و اخرجه الترمذي من طریق ابي بکر بن عیاش' و ابي الاحوص عن عبد العزیز بن رفیع عن ابن ابي ملیکة مرسلا-وقال: هذا اصح من حدیث ابي حمزة' و ابو حمزة ثقة' یمکن ان یکون الخطا من غیر ابي حمزة-لکن صوب الدارقطني - رحمه الله - هنا ان الوهم من ابي حمزة- و الله اعلم-

۴۴۴۶- اخرجه عبد الرزاق (۱۴۳۸۲)' و الحمیدي (۵۵۲)' واحمد (۶/۳۹۰)' و الشافعي (۲/۱۶۵)' و البخاري (۶۹۷۷)' (۶۹۷۸)' (۶۹۸۰)' (۶۹۸۱)' و ابو داود (۳۵۱۶)' و النسائي (۷/۳۲۰)' و ابن ماجه (۲۴۹۸)' و ابن حبان (۱۱/۵۸۳) (۵۱۸۰)- و الطحاوي (۴/۱۲۳)' و البیهقي (۶/۱۰۵'۱۰۶)' و البغوي (۲۱۷۳) من طرق عن سفیان' بهذا الاسناد- و منهم من ذکر فیه قصة لسعد بن ابي وقاص و المسور بن مخرمة' و ستاتي عند المصنف دون ذکر المسور بن مخرمة-

۴۴۴۷- راجع الذي قبله-

۴۴۴۸- بکر بن وائل: قال فیه الحافظ في التقریب: صدوق- و قد اخرجه ابن حبان (۵۱۸۱) من طریق روح بن القاسم عن ابراهیم بن میسرة...... فذکره نحوه- و انظر الحدیث (۴۴۴۵)-

اَنَا وَاَبُوْ رَافِعٍ حَتّٰى اَتٰى سَعْدَ بْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ فَقَالَ اشْتَرِ نَصِيْبِىْ فِىْ دَارِكَ . فَقَالَ سَعْدٌ لَا اُرِيْدُهٗ . فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ اشْتَرِهٖ مِنْهُ فَقَالَ اٰخُذُهٗ بِاَرْبَعِمِائَةٍ مُعَجَّلَةً اَوْ مُؤَخَّرَةً . فَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ قَدْ اُعْطِيْتُ خَمْسَةَ اٰلَافٍ مُعَجَّلَةً . فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ مَا اَنَا بِزَائِدِكَ . فَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ لَوْلَا اَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ . اَوْ نَصِيْبِهٖ . مَا بِعْتُكَ بِاَرْبَعِمِائَةٍ وَّتَرَكْتُ خَمْسَةَ اٰلَافٍ.

☆☆ عمرو بن شرید بیان کرتے ہیں: میں اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ' حضرت سعد کے پاس آئے تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا: اپنے گھر میں موجود میرے حصے کو آپ خرید لیں' حضرت سعد نے کہا: میں اُسے خریدنا نہیں چاہتا' پھر کسی شخص نے مشورہ دیا کہ آپ اُن سے یہ خرید لیں' حضرت سعد رضی اللہ عنہ بولے: میں اسے چار سو درہم کے عوض میں خریدوں گا' خواہ جلدی ادائیگی کر دوں یا تاخیر سے کروں۔ تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اسے پانچ ہزار درہم کے عوض میں دوں گا جو فوراً ادا کرنے ہوں گے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا کہ میں آپ کو مزید ادائیگی نہیں کر سکتا۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا: پڑوسی اپنے پڑوس میں موجود جگہ کو خریدنے کا زیادہ حق رکھتا ہے' تو میں پانچ ہزار درہم چھوڑ کر چار سو درہم میں فروخت نہ کرتا۔

4449- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا مَكِّىُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّرِيْكُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ حَتّٰى يَاْخُذَ اَوْ يَتْرُكَ .

☆☆ شرید بن سوید بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: شراکت دار شخص شفع کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے' یہاں تک کہ وہ اُسے حاصل کر لے یا اُسے چھوڑ دے۔

4450- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ حِصْنٍ الْجُبَيْلِىُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ نَصِيْبًا لَهٗ مِنْ دَارٍ لَهٗ فِيْهَا شَرِيْكٌ فَقَالَ شَرِيْكُهٗ اَنَا اَحَقُّ بِالْبَيْعِ مِنْ غَيْرِىْ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ .

☆☆ عمرو بن شرید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے گھر کا ایک اور حصہ فروخت کر دیا' ان کے ساتھ ایک اور شراکت دار شریک تھا تو اس شراکت دار نے اُن سے کہا: کسی دوسرے کے مقابلے میں' میں اسے خریدنے کا زیادہ حق رکھتا ہوں' جب یہ معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پڑوسی اپنے قریب موجود جگہ (کو خریدنے) کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

۴۴۴۹- اخرجه ابن ماجه (۲۴۹۶)' و النسائي (۷/ ۳۲۰)' و الطحاوي (۴/ ۱۲۴)' وابن الجارود (۶۴۵)' و البيهقي (۶/ ۱۰۵) من طرق عمرو بن شعيب' به-و سياتي رقم (۴۴۵۰)' (۴۴۵۱)-

۴۴۵۰- تقدم رقم (۴۴۴۹)-

4451- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهِ .قِيْلَ مَا السَّقَبُ قَالَ الْجِوَارُ.

☆☆ عمرو بن شرید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پڑوسی اپنے ”سقب“ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

ان سے دریافت کیا کہ ”سقب“ سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: پڑوس (میں موجود جگہ)۔

4452- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَّآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الشُّفْعَةِ فِىْ كُلِّ شِرْكٍ لَمْ يُقْسَمْ رَبْعَةٌ اَوْ حَائِطٌ لَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَّبِيْعَهُ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ شَرِيْكَهُ وَقَالَ ابْنُ مَخْلَدٍ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهُ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ فَاِنْ بَاعَهُ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ .لَمْ يَقُلْ يُقْسَمْ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِلَّا ابْنُ اِدْرِيْسَ وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ الْحُفَّاظِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ ہر ایسی چیز میں شفع کیا جا سکتا ہے جو دو لوگوں کی مشترکہ ملکیت ہو اور اُسے تقسیم نہ کیا جا سکتا ہو جیسے کوئی زمین ہو یا کوئی باغ ہو آدمی کے لیے اس کو فروخت کرنا اس وقت تک جائز نہیں ہوگا جب تک وہ اپنے شراکت دار سے اس کی اجازت نہیں لیتا۔

ایک روایت میں یہ بات ہے کہ جب تک اُس کا شراکت دار اُسے اجازت نہیں دیتا' اگر وہ شراکت دار چاہے' تو اُسے لے 'اگر چاہے' تو اُسے ترک کر دے' اگر کوئی شخص ایسی جگہ کو فروخت کر دیتا ہے اور اپنے شراکت دار کو اطلاع نہیں دیتا تو شراکت دار اُس جگہ کا زیادہ حق دار ہوگا۔

اس روایت میں ”تقسیم کیا جا سکے“ کے الفاظ صرف عبداللہ بن ادریس نامی راوی نے نقل کیے ہیں اور یہ صاحب ثقہ اور حافظ ہیں۔

4453- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ السُّكَيْنِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ اَنَّ اَبَا رَافِعٍ سَامَهُ سَعْدٌ بِبَيْتٍ لَهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا اَنَا بِزَائِدِكَ عَلٰى اَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالٍ .فَقَالَ لَهُ اَبُوْ رَافِعٍ لَوْلَا اَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهِ .وَالصَّقَبُ الْقُرْبُ مَا اَعْطَيْتُكَ.

٤٤٥١-تقدم: انظر رقم (٤٤٤٩)-

٤٤٥٢-اخرجه عبد الرزاق (١٤٤٠٣)' و الشافعي (٢/١٦٥)' و احمد (٣/٣١٦)' و الحميدي (١٢٧٢)' و مسلم (١٦٠٨)' و ابو داود (٣٥١٣)' و النسائي (٧/٣٠١)' و ابن الجارود (٦٤٢)' و الطحاوي (٤/١٢٠)' والبيهقي (٦/١٠٤' ١٠٥' ١٠٩)' و البغوي (٢١٧٠) من طرق عن ابن جريج' به-

٤٤٥٣-تقدم تخريجه رقم (٤٤٤٧)-

☆☆ عمرو بن شرید بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے گھر کا سودا کیا' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں آپ کو چار سو درہم سے زیادہ ادائیگی نہیں کروں گا' حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حق دار ہوتا ہے (تو میں آپ کو یہ فروخت نہ کرتا)۔

''صقب'' کا مطلب کسی جگہ کا قریب ہونا ہے۔

4454- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمَوْصِلِيُّ وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ وَغَيْرُهُمَا قَالُوْا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز پیدا کرے گا' جس کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو تو وہ چیز مردود ہوگی۔

4455- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْفَارِقِيُّ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ صُقَيْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَنَعَ فِيْ مَالِهِ مَا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ مَرْدُوْدٌ . قَوْلُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ خَطَأٌ قَبِيْحٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے مال کے بارے میں ایسا کام کرے جس کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہ ہو' تو وہ کام مردود ہوگا۔

4456- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَعَلَ اَمْرًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کوئی ایسا کام کرتا ہے جس کے بارے میں ہمارا حکم نہ ہو' تو وہ کام مردود ہوگا۔

٤٤٥٤- اخرجه البخاري (٢٦٩٧)' ومسلم (١٧١٨)' وابو داود (٤٦٠٦)' و ابن ماجه (١٤)' و ابو يعلى (٤٥٩٤)' و ابن حبان (٢٦)' (٢٧)' و البيهقي (١٠/١١٩)' و القضاعي في (مسند الشهاب) (٣٥٩)' (٣٦٠)' (٣٦١)' و ابن ابي عاصم في شرح السنة (١٠٢) من طرق عن ابراهيم بن سعد' به- و انظر الحديث التالي-

٤٤٥٥- في اسناده سهل بن صقير: قال الحافظ في التقريب: منكر الحديث اتهمه الخطيب بالوضع -وقد خالف الثقات: فاخرجه عن ابراهيم بن سعد عن الزهري' عن القاسم بن محمد' و الصواب الذي اخرجه الحفاظ: انما هو عن ابراهيم بن سعد عن ابيه عن القاسم - وقد تابع ابراهيم بن سعد عليه عبد الله بن جعفر المخرمي الزهري' فاخرجه عن سعد بن ابراهيم' اخرجه البخاري في خلق افعال العباد ص (٢٩)' و مسلم (١٧١٨)' و ابو داود (٤٦٠٦)- و انظر تخريج الحديث السابق-

٤٤٥٦- اخرجه ابن ابي عاصم في (السنة) (٥٢) من طريق عبد الواحد بن ابي عون' به- و عبد الواحد صدوق يخطئ' لكن تابعه غيره- انظر الحديث (٤٤٥٤)' (٤٤٥٥)-

4457- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ - هُوَ الْمَخْرَمِيُّ - عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جو شخص ایسا کرم کرتا ہے' جس کے بارے میں ہمارا حکم نہ ہو' تو وہ مردود ہوگا۔

4458- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِى الرِّجَالِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زُفَرُ بْنُ عَقِيْلٍ الْفِهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اَمْرٍ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر وہ کام جس کے بارے میں ہمارا حکم نہ ہو' تو وہ مردود ہوگا۔

4459- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيْلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِى الرِّجَالِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: نہ کوئی نقصان اُٹھایا جائے گا نہ کسی کو نقصان پہنچایا جائے گا۔

4460- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

٤٤٥٧- تقدم تخريجه في رقم (٤٤٥٥)- وانظر السابق-

٤٤٥٨- لم اقف على ترجمة زفر بن عقيل الفهري هذا، لكن الحديث جاء من طرق اخرى عن القاسم- انظر رقم (٤٤٥٤) و (٤٤٥٥)-

٤٤٥٩- في اسناده الوقدي و هو متروك- و قد اخرجه الطبراني في الاوسط (١٠٣٣) من طريق ابي بكر بن ابي سبرة عن نافع بن مالك ابي سهيل عن القاسم بن محمد عن عائشة، به- قال الالباني في الارواء (٤١٢/٣): ابو بكر بن ابي سبرة: رموه بالوضع: كما في (التقريب) و قد فاتت الهيثمي في (المجمع) هذا الطريق، فلم يتكلم عليها البتة- واخرجه الطبراني في الاوسط- ايضا- رقم (٢٦٨): حدثنا احمد بن رشدين: ثنا روح بن صلاح قال: نا سعيد بن ابوب، عن ابي سهيل عن القاسم بن محمد عن عائشة، به: وقال الهيثمي في المجمع (١١٣/٤): فيه احمد بن رشدين و هو احمد بن محمد بن الحجاج بن رشدين، قال ابن عدي: كذبوه- اه- وضعفه الالباني في الارواء، و اعله بروح بن الصلاح و احمد بن رشدين و للحديث شواهد خرجها الالباني في الارواء (٨٩٦)-

٤٤٦٠- اخرجه الخطيب في موضح الاوهام (٥٢/٢- ٥٣) من طريق داود في الحصين عن عكرمة، به- و اخرجه ابن ماجه (٢٣٤١) و احمد (٣١٣/١) و الطبراني في الكبير (٣٠٢/١١) (١١٨٠٦)، و في الاوسط (٣٧٧٧) من طريق جابر الجعفي عن عكرمة عن ابن عباس، به- وجابر الجعفي ضعيف- و اخرجه ابن ابي شيبة: كما في نصب الراية (٢٨٤/٤- ٢٨٥) من طريق سماك عن عكرمة عن ابن عباس- و انظر نصب الراية، و راجع الحديث السابق ايضا-

وَسَلَّمَ قَالَ لِلْجَارِ اَنْ يَّضَعَ خَشَبَتَهٗ عَلٰى جِدَارِ جَارِهٖ وَاِنْ كَرِهَ وَالطَّرِيْقُ الْمِيتَاءُ سَبْعُ اَذْرُعٍ وَلَا ضَرَرَ وَلَا اِضْرَارَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پڑوسی کو اس بات کا حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ اپنے پڑوسی کی دیوار پر اپنا شہتیر لگا دے اگرچہ دوسرے پڑوسی کو یہ بات ناپسند ہو اور لوگوں کے گزرنے کا راستہ سات ذراع ہوتا ہے نہ خود نقصان اُٹھایا جائے گا نہ کسی کو نقصان پہنچایا جائے گا۔

4461- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ضَرَرَ وَلَا اِضْرَارَ.

☆☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نہ خود نقصان اُٹھایا جائے گا نہ کسی کو نقصان پہنچایا جائے گا۔

4462- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ التِّرْمِذِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ - قَالَ اُرَاهُ ابْنَ عَطَاءٍ - عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ضَرَرَ وَلَا ضَرُوْرَةَ وَلَا يَمْنَعَنَّ اَحَدُكُمْ جَارَهٗ اَنْ يَّضَعَ خَشَبَهٗ عَلٰى حَائِطِهٖ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نہ خود نقصان اُٹھایا جائے گا نہ کسی کو نقصان پہنچایا جائے گا اور کوئی بھی شخص اپنے پڑوسی کو اس بات سے منع نہ کرے کہ وہ پڑوسی اپنا شہتیر اُس شخص کی دیوار پر گاڑ دے۔

4463- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ اِذَا ادَّعَى الرَّجُلُ الْفَاجِرُ عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ الشَّىْءَ الَّذِىْ يَرَى النَّاسُ اَنَّهٗ كَاذِبٌ وَّاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا مُعَامَلَةٌ لَمْ يُسْتَحْلَفْ لَهٗ.

☆☆ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی گناہ گار شخص کسی نیک شخص کے خلاف دعویٰ کرے جس کے بارے میں لوگ یہ سمجھ رہے ہوں کہ وہ شخص جھوٹ بول رہا ہے ان دونوں کے درمیان کوئی معاملہ بھی نہ ہو تو اس نیک آدمی سے قسم نہیں لی جائے گی۔

4464- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا دَهْثَمُ بْنُ قُرَّانَ حَدَّثَنَا

٤٤٦١- تقدم في البيوع (٣٠٤٦)-

٤٤٦٢- تفرد به الدارقطني، وقال الزيلعي في نصب الراية (٤/٣٨٥): ابو بكر بن عياش مختلف فيه- اه- قال العلامة الالباني في الارواء (٣/٤١١) بعد نقل كلام الزيلعي: (قلت: هو حسن الحديث، و قد احتج به البخاري، و انما علة السند من شيخه ابن عطاء: و هو يعقوب بن عطاء بن ابي رباح، و هو ضعيف: كما في (التقريب)- اه-

٤٤٦٣- اسناده رجاله ثقات، رجال الشيخين، الا اياس بن معاوية؛ فانه و ان كان ثقة الا ان البخاري لم يخرج له الا تعليقا، و كذلك روى له مسلم في المقدمة-

عَقِيْلُ بْنُ دِيْنَارٍ مَوْلٰى جَارِيَةَ بْنِ ظَفَرٍ عَنْ جَارِيَةَ بْنِ ظَفَرٍ اَنَّ دَارًا كَانَتْ بَيْنَ اَخَوَيْنِ فَحَظَرَا فِيْ وَسَطِهَا حِظَارًا ثُمَّ هَلَكَا وَتَرَكَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَقِبًا فَادَّعٰى عَقِبُ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَنَّ الْحِظَارَ لَهٗ مِنْ دُوْنِ صَاحِبِهٖ فَاخْتَصَمَ عَقِبَاهُمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقْضِيْ بَيْنَهُمَا فَقَضٰى بِالْحِظَارِ لِمَنْ وَجَدَ مَعَاقِدَ الْقُمُطِ تَلِيْهِ ثُمَّ رَجَعَ فَاَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْتَ . قَالَ دَهْثَمٌ اَوْ قَالَ اَحْسَنْتَ . خَالَفَهٗ فِي الْاِسْنَادِ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ.

☆☆ حارثہ بن ظفر بیان کرتے ہیں کہ ایک گھر دو بھائیوں کی مشترکہ ملکیت تھا' ان دونوں نے درمیان میں ایک باڑ قائم کر دی' پھر اُن دونوں کا انتقال ہو گیا' ان دونوں نے پسماندگان میں اولاد چھوڑی' ان دونوں میں سے ہر ایک کے بچوں نے یہ دعویٰ کیا کہ زمین کی وہ باڑ ہمارے حصے میں ہے' دوسرے کے حصے میں نہیں' جب لوگوں نے یہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو ان کا فیصلہ کرنے کو بھیجا' انہوں نے اُس دیوار کا حساب لگایا کہ وہ کس کی زمین کے ساتھ ملتی ہے اور متعلقہ شخص کے حق میں فیصلہ دے دیا' وہ واپس آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ٹھیک فیصلہ دیا ہے۔

4465- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي الثَّلْجِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا دَهْثَمُ بْنُ قُرَّانَ عَنْ نِمْرَانَ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ قَوْمًا اخْتَصَمُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خُصٍّ كَانَ بَيْنَهُمْ فَبَعَثَ حُذَيْفَةَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ فَقَضٰى لِلَّذِيْنَ تَلِيْهِمُ الْقُمُطُ فَلَمَّا رَجَعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ فَقَالَ اَصَبْتَ . اَوْ اَحْسَنْتَ . لَمْ يَرْوِهٖ غَيْرُ دَهْثَمِ بْنِ قُرَّانَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ وَّقَدِ اخْتُلِفَ عَنْهُ فِيْ اِسْنَادِهٖ.

☆☆ نمران حارثہ بیان کرتے ہیں کہ اُن کے والد نے یہ بات بیان کی ہے کہ کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گھر کا مقدمہ لے کر آئے' جو ان کے درمیان مشترک تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اُس کے حق میں فیصلہ کر دیا جس کے حصے میں اس کی رسیاں بندھی ہوئی تھیں' جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ٹھیک فیصلہ دیا ہے۔

راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں (کہ تم نے اچھا فیصلہ دیا ہے)۔

٤٤٦٤—اسناده ضعيف جدا فان دهثم بن قران متروك؛ كما في (التقريب)- و الحديث اخرجه الطبراني في الكبير (٢/٣٦٠) (٢٠٨٨)؛ حدثنا المقدام بن داود' ثنا اسد بن موسى' ثنا مروان بن معاوية' ثنا دهثم...... فذكره-واخرجه ابو بكر بن عياش عن دهثم بن قران' ثنا نمران بن جارية الحنفي عن ابيه...... فذكره نحوه و هو ايضا ضعيف جدا سياتي في الذي بعده-

٤٤٦٥—اخرجه ابن ماجه (٢٣٤٣)؛ و الطبراني في الكبير (٢/٢٥٩-٢٦٠) (٢٠٨٧) من طريق ابي بكر بن عياش' ثنا دهثم' به- و دهثم متروك؛ كما تقدم في الحديث السابق- و نمران بن جارية مجهول- و انظر- ايضا- (مصباح الزجاجة (٢/٢٢٣)؛ و ضعيف ابنماجه للالباني رقم (٥١٣)-

4466- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِى الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الْبَائِعُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا مِنَ الْغُرَمَآءِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی مفلس ہو جائے اور فروخت کرنے والا شخص اپنے سامان کو اس کے پاس پائے' تو وہ فروخت کرنے والا شخص اُس چیز کا دیگر قرض خواہوں سے زیادہ حق دار ہوگا۔

4467- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ سِلْعَةً فَاَفْلَسَ صَاحِبُهَا فَوَجَدَهَا بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کوئی سامان فروخت کرتا ہے' اور اسے خریدنے والا شخص مفلس ہو جاتا ہے اور وہ شخص اپنے سامان کو بعینہ اس کے پاس پاتا ہے' تو وہ (فروخت کنندہ) اس سامان کا زیادہ حقدار ہوگا۔

4468- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ وَعِنْدَهُ مَالُ امْرِءٍ بِعَيْنِهٖ لَمْ يَقْتَضِ مِنْهُ شَيْئًا فَهُوَ اُسْوَةُ الْغُرَمَآءِ وَاَيُّمَا امْرِءٍ مَاتَ وَعِنْدَهُ مَالُ امْرِءٍ بِعَيْنِهٖ اقْتَضٰى مِنْهُ شَيْئًا اَوْ لَمْ يَقْتَضِ فَهُوَ اُسْوَةُ الْغُرَمَآءِ . خَالَفَهُ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ وَمُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ . وَالْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ضَعِيْفَانِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص مفلس قرار پائے اور اس کے پاس کسی شخص کا مال موجود ہو' اس شخص نے اس مال کی کوئی قیمت وصول نہ کی ہو' تو وہ دوسرے قرض خوہوں کے ساتھ وصولی کرے گا اور جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے پاس دوسرے شخص کا مال موجود ہو' تو خواہ اُس نے اس کی قیمت میں کچھ وصول کی ہو یا نہ کی ہو' وہ اس بارے میں دوسرے قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

4469- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ح وَاَخْبَرَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ

٤٤٦٦- تقدم بسنده و متنه في البيوع رقم (٢٨٧٠)-
٤٤٦٧- تقدم في البيوع رقم (٢٨٦٦)-
٤٤٦٨- تقدم في البيوع رقم (٢٨٦٩)-
٤٤٦٩- تقدم في البيوع (٢٨٦٧)-

الْجَبَّارِ الْخَبَائِرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً فَاَدْرَكَ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ اَفْلَسَ وَلَمْ يَقْبِضْ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهِيَ لَهُ وَاِنْ كَانَ قَضَاهُ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ اُسْوَةُ الْغُرَمَآءِ . وَاللَّفْظُ لِدَعْلَجٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر کوئی سامان فروخت کرنے والا اپنے سامان کو ایسے شخص کے پاس پاتا ہے جو مفلس قرار دیا جاچکا ہے اور اُس پہلے شخص نے اُس دوسرے شخص سے قیمت میں سے کوئی چیز وصول نہ کی ہو' تو وہ سامان (اس فروخت کرنے) والے کو مل جائے گا۔

لیکن اگر اس دوسرے شخص نے اس سامان کی کچھ قیمت ادا کردی ہو' تو جو رقم باقی رہ گئی تھی تو فروخت کرنے والا شخص اُس بارے میں دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

4470- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ . وَزَادَ فِيهِ وَاَيُّمَا امْرِءٍ هَلَكَ وَعِنْدَهُ مَالُ امْرِءٍ بِعَيْنِهِ اقْتَضٰى مِنْهُ شَيْئًا اَوْ لَمْ يَقْتَضِ فَهُوَ اُسْوَةُ الْغُرَمَآءِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے' تاہم اُس میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص انتقال کر جاتا ہے اور اُس کے پاس دوسرے شخص کا مال موجود ہو' خواہ اس نے اس مال کی کچھ قیمت وصول کی ہو یا نہیں کی ہو' وہ اس بارے میں دوسرے قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

4471- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ جُبَيْرٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْفُرَاتِ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنِىْ هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ قَاضِى الْيَمَنِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَرَ عَلٰى مُعَاذٍ مَالَهُ وَبَاعَهُ فِىْ دَيْنٍ كَانَ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اپنے مال میں تصرف کرنے سے روک دیا تھا' قرض کی ادائیگی کی وجہ سے جو اُن کے ذمے لازم تھا' اور اس مال کو فروخت کروا دیا تھا۔

۴۴۷۰-تقدم في البيوع (۲۸۶۷)-

۴۴۷۱-اخرجه الحاكم (۲/۵۸)' (۴/۱۰۰)' و من طريقه البيهقي في سننه (۶/۴۸) من طريق ابراهيم بن موسى' ثنا هشام بن يوسف' به- وصححه الحاكم على شرط الشيخين' و وافقه الذهبي -وقد صوب البيهقي ارسال هذا الحديث' فقال: (هكذا اخرجه هشام بن يوسف الصنعاني عن معمر' و خالفه عبد الرزاق في اسناده فرواه)- ثم اخرجه من طريق عبد الرزاق عن معمر عن الزهري' عن ابن كعب بن مالك قال: كان معاذ...... فذكره' و لم يذكر فيه كعبا- و هو عند عبد الرزاق في المصنف (۸/۲۶۸) (۱۵۱۷۷)-

4472- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ- هُوَ اَبُوْ يُوْسُفَ الْقَاضِيْ- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ اَتَى الزُّبَيْرَ فَقَالَ اِنِّيْ اشْتَرَيْتُ بَيْعَ كَذَا وَكَذَا وَاِنَّ عَلِيًّا يُرِيْدُ اَنْ يَّاْتِيَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيَسْاَلَهُ اَنْ يَّحْجُرَ عَلَيَّ فِيْهِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا شَرِيْكُكَ فِي الْبَيْعِ .فَاَتٰى عَلِيٌّ عُثْمَانَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ جَعْفَرٍ اشْتَرٰى بَيْعَ كَذَا وَكَذَا فَاحْجُرْ عَلَيْهِ .فَقَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا شَرِيْكُهُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ عُثْمَانُ كَيْفَ اَحْجُرُ عَلٰى رَجُلٍ فِيْ بَيْعٍ شَرِيْكُهُ فِيْهِ الزُّبَيْرُ .قَالَ يَعْقُوْبُ اَنَا اٰخُذُ بِالْحَجْرِ وَاَرَاهُ وَاَحْجُرُ وَاُبْطِلُ بَيْعَ الْمَحْجُوْرِ عَلَيْهِ وَشِرَاهُ وَاِذَا اشْتَرٰى اَوْ بَاعَ قَبْلَ الْحَجْرِ فَاِنْ كَانَ صَلَاحًا اَجَزْتُهُ وَاِنْ كَانَ مَعْنًى يَسْتَحِقُّ الْحَجْرَ حَجَرْتُ عَلَيْهِ وَرَدَدْتُ بَيْعَهُ وَاِنْ كَانَ مِمَّنْ لَّا يَسْتَحِقُّ الْحَجْرَ اَجَزْتُ بَيْعَهُ .قَالَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ لَا يَحْجُرُ وَلَا يَاْخُذُ بِالْحَجْرِ .

☆☆ ہشام بن عروہ یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: میں نے فلاں چیز اتنے عوض میں خریدی ہے' اب حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ چاہتے ہیں کہ وہ امیر المؤمنین کے پاس جا کر مجھے اس میں تصرف کرنے سے روک دیں' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس سودے میں آپ کے ساتھ حصے دار بن جاتا ہوں' پھر وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جعفر کے صاحبزادے نے فلاں چیز اتنے کے عوض میں خریدی ہے' میں انہیں تصرف سے روکنے لگا ہوں۔ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس سودے میں' میں بھی اُن کے ساتھ حصے دار ہوں' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کسی کو سودے کے بارے میں تصرف کرنے سے کیسے روک سکتا ہوں' جس میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اُس کے شراکت دار ہوں۔

اس روایت کے راوی یعقوب یعنی قاضی ابو یوسف یہ فرماتے ہیں: میں یہ مؤقف رکھتا ہوں کہ ایسی صورت میں متعلقہ شخص کو تصرف کرنے کے حوالے سے روکا جا سکتا ہے' میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسے شخص کو میں روک دوں گا اور اس کے کیے ہوئے سودے کو باطل قرار دوں گا' جب تک وہ تصرف کرنے سے روک دیا گیا ہے' خواہ اُس نے کچھ خریدا ہو یا فروخت کیا ہو۔

لیکن اگر کسی شخص کے تصرف کیے جانے سے پہلے کوئی چیز خریدی یا فروخت کی ہو' تو اگر وہ درست حالت میں ہو' تو میں اُس کو درست قرار دوں گا' لیکن اگر اس میں کوئی ایسی صورت پائی جا رہی ہو جس کی وجہ سے وہ اس بات کا مستحق ہو کر تصرف سے روک دیا جائے تو میں متعلقہ شخص کو تصرف سے روک دوں گا اور اُس کے سودے کو کالعدم قرار دے دوں گا لیکن اگر وہ ایسی چیز ہو

۴۴۷۲- اخرجه البيهقي (٦١/٦) من طريق عمرو الناقد' ثنا ابو يوسف...... فذكره- واخرجه عبد الرزاق في مصنفه (٣٦٧/٨) (١٥١٧٦)' قال: اخبرني رجل سمع هشام بن عروة يحدث عن ابيه...... فذكره- ولعل الذي ابهمه عبد الرزاق في هذا الاسناد هو الامام ابو يوسف رحمه الله- قال ابن عدي في الكامل (١٤٦/٧): ليس في اصحاب الحديث اكثر حديثا منه' الا انه يروي عن الضعفاء الكثير' مثل: الحسن بن عمارة وغيره' و هو كثيرا ما يخالف اصحابه' و يتبع الاثر اذا وجد فيه خبرا مسندا' و اذا روى عنه ثقة' وروى هو عن ثقة فلا باس' به و برواياته)- اه- وذكره ابن حبان في الثقات- قال الفلاس: صدوق كثير الغلط- و قال البخاري: تركوه- و انظر ترجمته في الميزان (٢٧٢/٧- بتحقيقنا)- و الاثر اخرجه البيهقي (٦١/٦) من طريق محمد بن القاسم الطلحي عن الزبير بن المديني قاضيهم عن هشام بن عروة عن ابيه...... فذكره نحوه-

جس میں تصرف سے روکنا ضروری نہیں ہے میں اُس کے سودے کو درست قرار دوں گا۔

قاضی ابو یوسف کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ نہ تو تصرف سے روکتے تھے اور نہ ہی انہوں نے تصرف سے روکنے کے بارے میں فتویٰ دیا ہے۔

4473- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيِّ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ الْيَدَ وَاللِّسَانَ.

☆☆ مکحول بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا حق ہو اس کا ہاتھ اور زبان ہوتی ہے۔

4474- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ اِلٰى اَجَلٍ وَّلَهُ دَيْنٌ اِلٰى اَجَلٍ فَالَّذِىْ عَلَيْهِ حَالٌّ وَّالَّذِىْ لَهُ اِلٰى اَجَلِهٖ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اُس کے ذمے قرض کی ادائیگی لازم ہو اور اس نے کسی سے قرض واپس بھی لینا ہو تو جو ادائیگی اس کے ذمے لازم ہے وہ فوری طور پر ادا کرنا ہو گی اور جو قرض اس نے لینا ہے وہ اپنے طے شدہ وقت پر وصول کیا جائے گا۔

4475- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ سَيَّارٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّمَا جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِىْ كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا قُسِمَ وَوَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ.

۴۴۷۳-تفرد به الدارقطني و هو مرسل و اخرجه ابن عدي في الكامل (۶/۲۷۸) من طريق محمد بن معاوية: ثنا بقية عن محمد بن زياد عن ابي عنبة الخولاني به مرفوعا-قال ابن طاهر في ذخيرة الحفاظ (۴/۱۹۳۷): هذا منكر- و محمد معاوية: متروك الحديث- اه- لكن للبخاري و مسلم من حديث ابي هريرة انه قال للاصحابه في حق الرجل الذي جاء يتقاضاه: (دعوه؛ فان لصاحب الحق مقالا)-

۴۴۷۴-ابو حمزة: هو السكري و اسمه: محمد بن ميمون و هو ثقة فاضل- لكن جابر: هو ابن يزيد الجعفي و هو ضعيف رافضي تقدمت ترجمته-

۴۴۷۵-اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۸/۷۹) (۱۴۳۹۱) و من طريقه البخاري في صحيحه (۲۲۱۳) و ابو داود (۳۵۱۴) و الترمذي (۱۳۷۰) و ابن ماجه (۲۴۹۹) و احمد (۳/۲۹۶) و عبد بن حميد (۱۰۸۰) و ابن الجارود (۶۴۳) و الطحاوي في (شرح المعاني) (۴/۱۲۲) و ابن حبان (۵۱۸۴) و البيهقي (۶/۱۰۲، ۱۰۳)-و اخرجه البخاري (۲۴۹۵) (۶۹۷۶) و النسائي (۷/۳۲۱) و البغوي في شرح السنة (۲۱۷۱) من طرق عن معمر به-و اخرجه بنحوه الطيالسي في مسنده (۱۶۹۱) و احمد (۳/۳۷۲) و البيهقي (۶/۱۰۳) من طريق صالح بن ابي الاخضر عن الزهري به-واخرجه البيهقي (۶/۱۰۳) من طريق يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة به-قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح و قد اخرجه بعضهم مرسلا عن ابي سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم - وهو كذلك عند مالك في الموطا (۲/۷۱۳) و النسائي (۷/۳۲۱) و اخرجه البيهقي (۶/۱۰۳) من طريق سعيد و ابي سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا ايضا-ووصله زيادة ثقة مقبولة- و الله اعلم-

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''شفعہ'' کا حق ہر اس چیز کے بارے میں مقرر کیا ہے' جو تقسیم نہ کی گئی ہو' جس کو تقسیم کر دیا گیا ہو اور اُس میں حدود کا تعین کر لیا گیا ہو' راستے الگ ہو چکے ہوں تو اس میں شفعہ نہ ہو گا۔

4476- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ وَعُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُسَاوِرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَعْمَرٍ - هُوَ اَخُو اَبِىْ مَعْمَرٍ الْقَطِيعِيِّ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَازَ شَهَادَةَ الْقَابِلَةِ .مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنَ الْاَعْمَشِ بَيْنَهُمَا رَجُلٌ مَجْهُولٌ .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بچے کی پیدائش کے وقت موجود) دائی کی گواہی کو برقرار رکھا تھا۔

4477- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْفَضْلِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَدَائِنِيِّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَازَ شَهَادَةَ الْقَابِلَةِ.

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بچے کی پیدائش کے وقت موجود) دائی کی گواہی کو برقرار رکھا تھا۔

4478- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَهَادَةُ الْقَابِلَةِ جَائِزَةٌ عَلَى الْاِسْتِهْلَالِ .

۴۴۷۶- اعله الدارقطني هنا بالانقطاع بين محمد بن عبد الملك و الاعمش' ثم اخرجه في الحديث التالي من طريق محمد بن عبد الملك عن ابي عبد الرحمن المدائني عن الاعمش عن ابي وائل عن حذيفة' به مرفوعا-وقال صاحب (التنقيح)- كما في نصب الراية (۸۰/۴-۸۱)-: (هو حديث باطل لا اصل له- انتهى)- ثم ثم قال الزيلعي: (واسند البيهقي في (المعرفة) الى الشافعي' قال: جرت بيني و بين محمد ابن الحسن مناظرة' عند هارون الرشيد' فقلت له: اي شيء اخذت في شهادة القابلة و حدها! قال : بقول علي بن ابي طالب' فقلت له: انما اخرجه عن علي رجل مجهول يقال له: عبد الله بن يحيى' و الذي اخرجه عن ابن يحيى جابر الجعفي' و كان يومن بالرجعة' قال البيهقي: و اخرجه سويد بن عبد العزيز بن غيلان بن جامع عن عطاء بن ابي مروان عن ابيه عن علي' وسويد هذا ضعيف- وروى محمد بن عبد الملك الواسطي عن ابي عبد الرحمن المدائني عن الاعمش عن ابي وائل عن حذيفة ان النبي صلى الله عليه وسلم اجاز شهادة القابلة- و هذا لا يصح' قال ابو الحسن الدارقطني فيما اخبرني ابو عبد الرحمن السلمي عنه: ابو عبد الرحمن المدائني مجهول- و قال اسحاق بن راهويه: لو صح حديث علي في القابلة لقلنا به' ولكن في سنده خلل- انتهى)- اه-

۴۴۷۷- راجع الذي قبله-

۴۴۷۸- ابان بن تغلب: شيعي جلد' لكنه ثقة تقدمت ترجمته- وقد اخرجه عبد الرزاق في مصنفه؛ كما في نصب الراية (۸۰/۴) قال: اخبرنا الثوري عن جابر الجعفي عن عبد الله بن نجي ان عليا اجاز شهادة المراة القابلة وحدها في الاستهلال-قال الزيلعي: و هذا سند ضعيف؛ فان الجعفي و ابن نجي فيهما مقال- اه-(تنبيه): وقع في نصب الراية (عبيد الله بن يحيى)؛ و هو خطا من الناسخ- و الله اعلم-

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: بچے کی پیدائش کے بارے میں دائی کی گواہی قبول کی جائے گی۔

4479- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَةَ رَجُلٍ وَّامْرَاَتَيْنِ فِي النِّكَاحِ.

★★ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح میں ایک مرد اور دو خواتین کی گواہی کو قبول کیا تھا۔

4480- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَحْرٍ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ فَرَضَ لِامْرَاَةٍ وَّخَادِمِهَا اثْنَىْ عَشَرَ دِرْهَمًا لِلْمَرْاَةِ ثَمَانِيَةٌ وَّلِلْخَادِمِ اَرْبَعَةٌ وَّدِرْهَمَانِ مِنَ الثَّمَانِيَةِ لِلْقُطْنِ وَالْكَتَّانِ.

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے بارہ درہم کی ادائیگی (شوہر پر) لازم قرار دی تھی۔ عورت کو (خرچ کے طور پر شوہر کی طرف سے) آٹھ درہم ملیں گے اور خادم کو چار درہم ملیں گے (عورت کے) آٹھ میں سے دو درہم روئی اور ریشم کے لیے ہوں گے۔

4481- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ. وَقَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ وَّسِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِيْنَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَاَقْرَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَرَدَّ اَرْبَعَةً فِي الرِّقِّ.

٤٤٧٩- في اسناده بقيه بن الوليد' و هو مدلس- و الحجاج بن ارطاة فيه مقال- و عطاء لم يصح سماعه من عمر- وقد اخرجه عبد الرزاق في (مصنفه)؛ كما في (نصب الراية) (٨١/٤): اخبرنا ابراهيم بن ابي يحيى الاسلمي' اخبرني اسحاق عن ابن شهاب ان عمر بن الخطاب اجاز شهادة امراة في الاستهلال-وابراهيم بن ابي يحيى متروك تقدمت ترجمته مرارا-

٤٤٨٠- في اسناده حجاج بن ارطاة' و هو ضعيف' و كذلك قتادة ثقة' لكنه مدلس معروف بالتدليس' و لم يسمع من علي- قال العلائي في جامع التحصيل ص (١٧٢-١٧٣): قال الامام احمد: كان يحيى بن سعيد لا يحدث عن قتادة عن خلاس (يعني: كانه لم يسمع منه) و كان يحدث عن قتادة عنه عن عمار وغيره- كانه يتوقي حديثه من علي فقط- و يقول ليس هي صحاحا او لم يسمع منه- و قال احمد في موضع آخر: رواية عن علي -رضي الله عنه- من كتاب' و كذا قال ابو حاتم يقال: وقعت عنده صحف عن علي- و قال ابو داود: لم يسمع من علي رضي الله عنه- اه-

٤٤٨١- اخرجه البيهقي في سننه (٢٨٦/١٠) من طريق عبد الاعلى بن حماد' به-واخرجه النسائي في الكبرى (١٨٧/٣) (٤٩٧٧) من طريق حماد بن سلمة عن ايوب عن محمد بن سيرين عن عمران بن حصين و قتادة و حميد و سماك بن حرب عن الحسن عن عمران' به- و اخرجه مسلم (١٦٦٨) من طريق هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن عمران بن حصين' به-واخرجه ابو داود (٣٩٦١) و احمد (٤٢٨/٤، ٤٤٥) و النسائي في الكبرى (٤٩٧٨) من طرق عن ابن سيرين' به-و اخرجه احمد (٤٢٨/٤، ٤٣٠، ٤٣٩، ٤٤٠، ٤٤٥، ٤٤٦) و النسائي (٦٤/٤) و البيهقي في الكبرى (٢٨٦/١٠) من طريق عن الحسن البصري عن عمران' به-و للحديث طريق آخر عن ابي المهلب عن عمران' سياتي في الحديث التالي-

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مرتے وقت چھ غلام آزاد کر دیئے' اُس شخص کے پاس اُن غلاموں کے علاوہ کوئی مال نہیں تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن غلاموں کی قرعہ اندازی کی' ان میں سے دو غلاموں کو آزاد کر دیا اور باقی چار کو غلامی میں برقرار رکھا۔

4482- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ اَبِي نَصْرٍ الْقُومِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

وَعَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَتَرَكَ سِتَّةَ اَعْبُدٍ لَيْسَ لَهُ غَيْرُهُمْ فَاَعْتَقَهُمْ جَمِيعًا عِنْدَ مَوْتِهِ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزَّاَهُمْ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ الثُّلُثَ وَاَرَقَّ الثُّلُثَيْنِ.

قَالَ وَاَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ الْحَسَنِ وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص فوت ہو گیا' اس نے ترکہ میں چھ غلام چھوڑے' اُس شخص کے پاس ان غلاموں کے علاوہ کوئی مال نہیں تھا' اس شخص نے مرتے وقت ان تمام غلاموں کو آزاد کر دیا' یہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تین حصوں میں تقسیم کیا' ان کے درمیان قرعہ اندازی کی' ایک تہائی حصے کو آزاد قرار دیا اور دو تہائی کو غلام رہنے دیا (یعنی دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام رہنے دیا)۔

4483- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَّادٍ الْاٰمُلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ تَوْبَةَ بْنِ نَمِرٍ عَنْ جَعْفَرٍ الدِّمَشْقِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ سِتَّةَ اَرْؤُسٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَسْهَمَ عَلَيْهِمْ فَاَخْرَجَ ثُلُثَهُمْ.

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے چھ غلام آزاد کر دیئے' اس کے پاس اُن غلاموں کے علاوہ کوئی مال نہیں تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں اطلاع ملی تو آپ اُس پر شدید ناراض ہوئے' پھر آپ نے ان کے حصے کر کے ان کو ایک تہائی دیا (یعنی دو غلاموں کو آزاد کر دیا)۔

4484- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ

٤٤٨٢- اخرجه مسلم (١٦٦٨)، و ابو داود (٣٩٥٨) و (٣٩٥٩)، و النسائي في الكبرى (٣/١٨٧) (٤٩٧٤)، و ابن ماجه (٢٣٤٥)، و احمد (٤/٤٣٦)، و ابن حبان (٤٥٤٢)، و البيهقي (١٠/ ٢٨٥) من طرق عن ابي قلابة عن ابي المهلب عن عمران بن حصين' به- وانظر الذي قبله-

٤٤٨٣- اسناده حسن؛ عمرو بن الحارث: هو المصري المعروف' روى له الجماعة- و توبة ابن نمير ترجمته في التاريخ الكبير (٢/١٥٦)، و الجرح و التعديل (٢/٤٤٦)، و لم يذكرا فيه جرحا و لا تعديلا- و قال الدارقطني في المؤتلف و المختلف (١/٣٠٧-٣٠٨): كان فاضلا عابدا- وجعفر الذي يروي عن القاسم هو جعفر بن محمد الصادق-

هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَاللَّفْظُ لِاَبِىْ مُعَاوِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ تْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ امْرَاَةُ اَبِىْ سُفْيَانَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَّاِنَّهُ لَا يُعْطِيْنِىْ مَا يَكْفِيْنِىْ وَيَكْفِىْ بَنِىَّ اِلَّا اَنْ اٰخُذَ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَهَلْ عَلَىَّ جُنَاحٌ فِىْ ذٰلِكَ قَالَ خُذِىْ مَا يَكْفِيكِ وَيَكْفِىْ بَنِيكِ بِالْمَعْرُوْفِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ جو ابوسفیان کی اہلیہ تھیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ابوسفیان ایک کنجوس آدمی ہیں' وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتے ہیں جو میرے یا میرے بچوں کے لیے کافی ہو' تو مجھے ان کی لاعلمی میں نکالنا پڑتا ہے' کیا اس بارے میں مجھ پر گناہ ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اتنا حاصل کرلیا کرو جو تمہارے اور تمہاری اولاد کے لیے مناسب طریقے سے کافی ہو۔

4485- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ حُرُمُ اللّٰهِ حَرَّمَهَا يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَوَضَعَ هٰذَيْنِ الْجَبَلَيْنِ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِىْ وَلَاتَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِىْ وَلَمْ تَحِلَّ لِىْ اِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ اَنْ لَّا يُخْضَدَ شَوْكُهَا وَلَايُنَفَّرَ صَيْدُهَا وَلَايُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَاتُرْفَعَ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ . فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَهْلَ مَكَّةَ لَا صَبْرَ لَهُمْ عَنِ الْاِذْخِرِ لِقَيْنِهِمْ وَاَبْدَانِهِمْ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ اللہ تعالیٰ کا "حرم" ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اُس دن قابل احترام قرار دیا تھا۔ جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ اُس نے یہاں یہ دو پہاڑ رکھے ہیں' مجھ سے پہلے کسی بھی شخص کے لیے یہاں (جنگ و جدال) کرنا حلال نہیں ہوا اور میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا۔ میرے لیے بھی یہ دن کے ایک مخصوص حصے میں حلال ہوا ہے۔ یہاں کے کانٹے کو توڑا نہیں جائے گا' یہاں کے شکار کو بھگایا نہیں جائے گا' یہاں کی گھاس کو کاٹا نہیں جائے گا' یہاں کی گری ہوئی چیز کو اُٹھایا نہیں جائے گا' البتہ اعلان کرنے کے لیے اٹھایا جاسکتا ہے۔

٤٤٨٤- اخرجه البخاري (٢٢١١)' (٢٤٦٠)' (٣٨٢٥)' (٥٣٥٩)' (٥٣٧٠)' (٦٦٤١)' (٧١٦١)' (٧١٨٠)' و مسلم (١٧١٤)' و ابو داود (٣٥٣٢' ٣٥٣٣)' و الترمذي (٢٢٩٣)' و النسائي (٢٤٦/٨)' و ابو يعلي (٤٦٣٦)' و ابن حبان (٤٢٥٥)' و البيهقي (١٤١/١٠' ٢٧٠)' و البغوي (٢١٤٩)' (٢٣٩٧) منطرق عن عروة بن الزبير عن عائشة ' به-

٤٤٨٥- اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه (٤٠٧/٧)(٣٦٩٢٤): حدثنا محمد بن فضيل عن يزيد...... فذكره-و يزيد: هو ابن ابي زياد' قال الحافظ في (التقريب): ضعيف' كبر فتغير' و صار يتلقن' و كان شيعيا-لكن تابعه منصور: و هو ابن المعتمر' اخرجه احمد في مسنده (٢٦٦/١) قال: حدثنا زياد بن عبد الله' حدثنا منصور عن مجاهد...... فذكره-واصل الحديث اخرجه البخاري (١٥٨٧)' (١٨٣٣)' (٣١٨٩)' و مسلم (١٣٥٣)' و ابو داود (٢٠١٨)' و النسائي (٢٠٣/٥)' و ابن حبان (٣٧٢٠)' و غيرهم من طرق عن منصور عن مجاهد عن طاوس عن ابن عباس مرفوعا' و هو الصواب الذي اخرجه الحفاظ عن منصور-

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مکہ کے رہنے والے لوگ اذخر استعمال کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اسے سنار بھی استعمال کرتے ہیں اور گھروں میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذخر کا حکم مختلف ہے (یعنی اسے کاٹنے کی اجازت ہے)۔

4486- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَرَبِيعَةُ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ قَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تَعْرِفْ فَاسْتَعِنْ بِهَا وَلْتَكُنْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ فَإِنْ جَاءَ لَهَا طَالِبٌ يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَأَدِّهَا إِلَيْهِ . وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَمَا لَهَا دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا . وَسَأَلَهُ عَنِ الشَّاةِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ .

☆☆ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گرے ہوئے (ملنے والے) سونے یا چاندی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس (تھیلی) کے منہ پر بندھے ہوئے دھاگے کے نشان کو یاد رکھو اور ایک سال تک اُس کا اعلان کرو اگر پتا نہ چل سکے تو اُس کو استعمال کرلو یہ تمہارے پاس ودیعت کے طور پر رہے گی' کسی بھی زمانے میں کسی بھی وقت اگر اس کا مالک آ گیا تو تم اس کو ادا کر دو گے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گم شدہ اونٹ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اس کے ساتھ کیا واسطہ ہے! اُسے وہیں پر رہنے دو اس کا پیٹ اُس کے پاؤں اُس کے ساتھ ہیں وہ خود پانی تک پہنچ جائے گا اور پتے کھالے گا' یہاں تک کہ اس کا مالک اُس کو پالے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (گم شدہ) بکری کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: یا وہ تمہیں ملے گی یا تمہارے کسی بھائی کو ملے گی یا پھر بھیڑیے کو مل جائے گی۔

4487- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَيَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَقَالَ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتُصِيبُ الشَّجَرَ فَلَا تَعْرِضْ لَهَا وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ فَخُذْهَا .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنا دادا کا یہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گم شدہ

۴۴۸۶- اخرجه البخاري في صحيحه (۹۱) (۲۳۷۲) (۲۴۲۸) (۲۴۲۹) (۲۴۳۶) (۲۴۳۸) (۵۲۹۲) (۶۱۱۲) و مسلم (۱۷۲۲) و ابو داود (۱۷۰۴) (۱۷۰۵) (۱۷۰۷) (۱۷۰۸) و الترمذي (۱۳۷۲) و ابن ماجه (۲۵۰۴) و احمد (۱۱۶/۴، ۱۱۷) من طريق عن يزيد مولى المنبعث...... فذكره' و اخرجه احمد (۱۱۶/۴) (۱۹۲/۵) و مسلم (۱۷۲۲) و ابو داود (۱۷۰۶) و الترمذي (۱۳۷۲) و ابن ماجه (۲۵۰۷) و النسائي في الكبرى؛ كما في (التحفة) (۲۲۰/۳- ۲۲۱) و ابن حبان (۴۸۹۵) و ابن الجارود (۶۶۹) و الطبراني في الكبير (۵۲۳۷) (۵۲۳۸) و البيهقي (۱۹۲/۶، ۱۹۳) من طريق بسر بن سعيد عن زيد بن خالد-

۴۴۸۷- تقدم في المصدر رقم (۳۳۸۶)-

اونٹ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس کا پیٹ اس کے پاؤں اُس کے ساتھ ہیں وہ خود ہی پانی تک پہنچ جائے گا۔ اور درخت کے (پتے) کھالے گا، تم اس کی فکر مت کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گم شدہ بکری کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہیں ملے گی یا تمہارے کسی بھائی کو ملے گی یا بھیڑیا لے جائے گا، تو تم اُسے پکڑ لو۔

4488- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ حِبَّانَ بْنِ اَبِىْ جَبَلَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اَحَدٍ اَحَقُّ بِمَالِهٖ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ .

☆☆ حضرت حبان بن ابوجبلہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر شخص اپنے مال کا، اپنے والدین، اپنی اولاد اور دیگر تمام لوگوں کے مقابلے میں زیادہ حق دار ہوتا ہے۔

4489- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ قَالَ سُفْيَانُ وَاَنَا لِحَدِيْثِ يَحْيٰى اَحْفَظُ قَالَ سُفْيَانُ فَذَكَرْتُهُ لِرَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَحَدَّثَنِىْ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُوْلُ فِىْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ فَغَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا الْحِذَاءُ وَالسِّقَاءُ تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَاْتِيَهَا رَبُّهَا . قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا هِىَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ .

☆☆ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کی: آپ گم شدہ اونٹ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں آگئے، آپ کے رخسار سرخ ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اُس کے ساتھ کیا واسطہ ہے! اس کے پاؤں اور اس کا پیٹ اس کے ساتھ ہے۔ وہ خود ہی پانی تک پہنچ جائے گا اور درختوں سے پتے کھالے گا، یہاں تک کہ اُس کا مالک اُس تک آجائے گا۔ اُس نے عرض کی: پھر آپ گم شدہ بکری کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُسے پکڑ لو، کیونکہ یا وہ تمہیں ملے گی یا تمہارے کسی بھائی کو ملے گی یا پھر بھیڑیے کو مل جائے گی۔

4490- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَجُلاً مِنْ

٤٤٨٨- اخرجه البيهقي (١٠/٣١٩) من طريق الدارقطني به- و قال البيهقي: هذا مرسل حبان بن ابي جبلة القرشي من التابعين- اه- ورمز السيوطي في الجامع الصغير (٦٢٧١) لصحته و تعقبه المناوي في الفيض (٥/٩) بقوله: و هو ذهول او قصور، فقد استدرك عليه الذهبي في المهذب فقال: قلت: لم يصح مع انقطاعه- اه- اخرجه البيهقي (٦/١٧٨) منطريق سعيد بن ابي ايوب عن بشير بن ابي سعيد عن عمر بن المنكدر مرفوعا مرسلا، دون قوله: (من والده...... الخ له الحديث ضعفه الالباني في الضعيفة رقم (٢٥٩)-

٤٤٨٩- تقدم تخريجه من هذا الطريق في رقم (٤٤٨٦)-

٤٤٩٠- تقدم في الحدود رقم (٣٣٨٦)، و انظر رقم (٤٤٨٧)-

مُزَيْنَةَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِي حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ قَالَ هِيَ وَمِثْلُهَا وَالنَّكَالُ لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْمَاشِيَةِ قَطْعٌ اِلَّا مَا اٰوَاهُ الْمُرَاحُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ قَطْعُ الْيَدِ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَتُهُ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ . قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِي الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ هُوَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ اِلَّا مَا اٰوَاهُ الْجَرِيْنُ فَمَا اُخِذَ مِنَ الْجَرِيْنِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَتُهُ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ . قَالَ فَكَيْفَ تَرٰى فِيْمَا يُوْجَدُ فِي الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ وَفِي الْقَرْيَةِ الْمَسْكُوْنَةِ قَالَ عَرِّفْهُ سَنَةً فَاِنْ جَاءَ بَاغِيْهِ فَادْفَعْهُ اِلَيْهِ وَاِلَّا فَشَاْنُكَ بِهٖ فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِّنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَيْهِ وَمَا كَانَ فِي الطَّرِيْقِ غَيْرِ الْمِيْتَاءِ وَالْقَرْيَةِ غَيْرِ الْمَسْكُوْنَةِ فَفِيْهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ . قَالَ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ قَالَ طَعَامٌ مَاْكُوْلٌ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ احْبِسْ عَلٰى اَخِيْكَ ضَالَّتَهُ . قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا وَلَا يُخَافُ عَلَيْهَا الذِّئْبُ تَاْكُلُ الْكَلَأَ وَتَرِدُ الْمَاءَ دَعْهَا حَتّٰى يَاْتِيَ طَالِبُهَا .

✯✯ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مزینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر کوئی شخص رسی چرا لیتا ہے' تو اس بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس اور اس طرح کی (دوسری چیزوں) میں سزا دی جائے گی۔ کسی جانور کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' البتہ جس جانور کو حفاظت کے ساتھ رکھا گیا ہو اس کو چرانے پر ہاتھ کاٹا جائے گا' جس کی قیمت ڈھال کی قیمت کی جتنی ہوگی' اس صورت میں ہاتھ کاٹا جائے گا' اگر اُس کی قیمت کم ہوگی تو اس صورت میں تاوان وصول کیا جائے گا اور ساتھ کوڑے لگائے جائیں گے۔ اس شخص نے دریافت کیا: درخت پر لگے ہوئے پھل کو چوری کرنے کا کیا حکم ہو گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس طرح کی چیز کی چوری پر کوڑے لگائے جائیں گے' درخت پر لگے پھل کو چوری کرنے پر ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔ اگر پھل کو کسی جگہ سکھانے کے لیے رکھا ہوا ور وہاں سے چوری ہو' تو پھر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

اس لیے وہاں سے چُرایا گیا پھل اگر ڈھال کی قیمت جتنا ہوگا تو ہاتھ کاٹا جائے گا' لیکن اگر اتنی قیمت نہ ہوگی تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اس نے عرض کی: جو چیز راستے میں یا کسی رہائشی علاقے میں سے چرائی جاتی ہے' تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ یا کوئی چیز گری ہوئی ملتی ہے؟ تو اس کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سال بھر اُس کا اعلان کرتے رہو' اگر اس کا مالک آ جائے تو اُسے ادا کر دو' ورنہ اسے استعمال کر لو' اُس کا مالک جس وقت بھی تمہارے پاس آئے گا' تم اُسے ادا کرو گے' اگر کوئی چیز غیر آباد بستی میں یا انجان راستے میں سے ملے' اس میں زمین سے نکلنے والے خزانے میں پانچویں حصے کی ادائیگی کا حکم ہے۔

اس شخص نے دریافت کیا: اگر گم شدہ بکری ملتی ہے' تو اُسے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تمہیں ملے گی یا تمہاری کسی بھائی کو ملے گی یا بھیڑیے کو مل جائے گی' اس لیے اُسے اپنے بھائی کی گم شدہ چیز کے طور

پر سنبھال لو۔ اس شخص نے عرض کی: گم شدہ اونٹ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو کوئی پروا نہیں ہے' اُس کا پیٹ اور اس کا پاؤں اُس کے ساتھ ہے' وہ خود کھالے گا' پانی پی لے گا' یہاں تک کہ اُس کا مالک اس تک پہنچ جائے گا۔

4491- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ الزَّرَّادُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِقَاتِلٍ وَّصِيَّةٌ . مُبَشِّرُ بْنُ عُبَيْدٍ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ يَضَعُ الْاَحَادِيْثَ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قاتل کے لیے وصیت نہیں کی جاسکتی۔

4492- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الْعَرْزَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَافِرِىْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ عَنْ اَبِىْ مَرْوَانَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيرَاثٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قاتل کو وراثت نہیں ملتی۔

4493- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ ح وَاَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ لِلْقَاتِلِ مِنَ الْمِيرَاثِ شَىْءٌ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قاتل کو وراثت میں سے کچھ نہیں ملتا۔

4494- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۴۴۹۱- اخرجه الطبراني في الاوسط (۸۳۷۱) و ابن عدي في الكامل (۴۱۸/۶) و البيهقي في السنن (۲۸۱/۶) من طريق بقية بن الوليد' به- نقل ابن عدي عن احمد قال: مبشر بن عبيد كان بحمص' و اصله كوفي' اذى روى عنه بقية' و ابو المغيرة' واحاديثه احاديث موضوعة كذب- وقال الحافظ (التقريب): كوفي الاصل متروك' و رماه احمد بالوضع- و بقية مدلس' و قد عنعن: و الحديث ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۲۱۷/۴) و قال: اخرجه الطبراني في الاوسط' و فيه بقيه و هو مدلس)- اه- قلت: هذا اعلال قاصر: فان مبشر بن عبيد متروك' كما تقدم-

۴۴۹۲- تقدم بمتنه و اسناده رقم (۴۰۷۳)-

۴۴۹۳- تقدم رقم (۴۰۷۵)-

۴۴۹۴- تقدم حديث عمر رقم (۴۰۷۴)-

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِقَاتِلٍ شَيْءٌ.

وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ قاتل کو کچھ نہیں ملتا (یعنی وراثت میں سے کچھ نہیں ملتا)۔

ایسی ہی روایت دیگر افراد سے منقول ہے۔

4495- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَهُ يُقَالُ لَهُ هُنَيٌّ عَلَى الْحِمَى فَقَالَ يَا هُنَيُّ اضْمُمْ جَنَاحَكَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا مُجَابَةٌ وَأَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَالْغُنَيْمَةِ وَإِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ وَابْنِ عَوْفٍ فَإِنَّهُمَا إِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَرْجِعَا إِلَى زَرْعٍ وَنَخْلٍ وَإِنَّ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَالْغُنَيْمَةِ إِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُ يَأْتِنِي بِبَنِيهِ فَيَقُولُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَتَارِكُهُمْ أَنَا لَا أَبَا لَكَ فَالْمَاءُ وَالْكَلَأُ أَهْوَنُ عَلَيَّ مِنَ الدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ وَايْمُ اللّٰهِ إِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ أَنْ قَدْ ظَلَمْنَاهُمْ إِنَّهَا لَبِلَادُهُمْ قَاتَلُوا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَسْلَمُوا عَلَيْهَا فِي الْإِسْلَامِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا الْمَالُ الَّذِي أَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا حَمَيْتُ عَلَى النَّاسِ مِنْ بِلَادِهِمْ شِبْرًا . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ .

☆☆ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو عامل مقرر کیا' اُسے چراگاہ کا نگران بنایا' اُس کا نام "ہنی" تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اے ہنی! تم مسلمانوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا' مظلوم کی بددعا سے بچنا' کیونکہ وہ مستجاب ہوتی ہے' تم تھوڑی سی بھیڑ' بکریوں کے مالک کو چراگاہ میں داخل ہونے دینا' البتہ عثمان بن عفان اور عبدالرحمٰن بن عوف کے جانوروں کو اندر نہ آنے دینا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں کے جانور اگر مر بھی گئے تو یہ لوگ اپنے کھجوروں کے باغات کی طرف چلے جائیں گے' لیکن تھوڑی سی بکریوں کے مالکان کے جانور گر مر گئے تو وہ اپنے بچوں کو لے کر میرے پاس آ جائیں گے اور کہیں گے: اے امیر المؤمنین! (ہماری مدد کیجئے!) کیا میں انہیں ترک کر دوں گا؟ ان لوگوں کو پانی اور پارہ فراہم کرنا میرے نزدیک دینار اور درہم فراہم کرنے سے زیادہ آسان کام ہے۔ اللہ کی قسم! یہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے ان کے ساتھ زیادتی کی ہے حالانکہ یہ ان ہی کا علاقہ ہے' جس کے بارے میں زمانۂ جاہلیت میں وہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ جنگ کیا کرتے تھے۔

اور اسی علاقے میں رہتے ہوئے انہوں نے اسلام قبول کیا ہے' اُس ذات کی قسم! جس کی قدرت میں میری جان ہے! میں نے اگر اللہ کی راہ میں مجاہدین کو مال فراہم نہ کرنا ہوتا تو میں ایک بالشت کے برابر جگہ کو لوگوں کے داخلے سے نہ روکتا (یعنی اُسے

۴۴۹۵- اخرجه الشافعي في مسنده (۲/رقم ۴۳۵- ترتيب): اخبرنا عبد العزيز بن محمد الدراوردي' به' و الدراوردي ضعيف' لكنه تابعه عليه غيره: فاخرجه مالك في الموطا ۲/۱۰۰۳/۲۰' و من طريقه البخاري في صحيحه (۳۰۵۹)' و البغوي في شرح السنة (۲۱۹۱) عن زيد ابن اسلم' به- و اخرجه عبد الرزاق (۱۱/۸-۹)' و ابو عبيد في الاموال (۷۴۱)' طريقين عن زيد ابن اسلم به-

سرکاری چراگاہ قرار نہ دیتا)۔

4496- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِمٰی اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: چراگاہ صرف اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی ہوتی ہے۔

4497- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَکَرِیَّا النَّیْسَابُوْرِیُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبٍ النَّسَائِیُّ اَخْبَرَنِی الْمُغِیْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ شُعَیْبٍ اَخْبَرَنَا مُوْسَی بْنُ اَعْیَنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ هِلَالٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعُشُوْرِ نَحْلٍ لَهٗ وَسَاَلَهٗ اَنْ یَّحْمِیَ وَادِیًا یُّقَالُ لَهٗ سَلَبَةُ فَحَمٰی لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ الْوَادِیَ فَلَمَّا وَلِیَ عُمَرُ کَتَبَ سُفْیَانُ بْنُ وَهْبٍ اِلٰی عُمَرَ یَسْاَلُهٗ فَکَتَبَ عُمَرُ اِنْ اَدّٰی اِلَیْکَ مَا کَانَ یُؤَدِّیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُشْرِ نَحْلِهٖ فَاحْمِ لَهٗ سَلَبَةَ ذٰلِکَ وَاِلَّا فَهُوَ ذُبَابُ غَیْثٍ یَاْکُلُهٗ مَنْ شَاءَ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن کے ساتھ ان کی زمین کا عشر تھا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ اُسے ایک وادی چراگاہ کے طور پر عطاء کر دیں جس کا نام "سلبہ" تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جگہ اُس کو چراگاہ کے طور پر دے دی' پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو سفیان بن وہب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تمہیں وہی ادائیگی کریں گے جو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادائیگی کرتا تھا' یعنی اس جگہ کی پیداوار کا دسواں حصہ' تو ٹھیک ہے وہ چراگاہ اُس کے پاس رہنے دو' جس کا نام سلبہ ہے' اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ اس طرح ہوگی جسے جو چاہے گا وہ کھالے گا۔

4498- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

٤٤٩٦- اخرجه البخاري (٢٣٧٠)' (٣٠١٣)' و ابو داود (٣٠٨٣)' (٣٠٨٤)' و احمد في مسنده (٤٠/٣٧' ٣٨' ٧١)' و عبد الله بن احمد في زوائد المسند (٤٠/٧١' ٧٣) من طريق عن الزهري' به-

٤٤٩٧- اخرجه ابو داود (١٦٠٠)' و من طريقه البيهقي (٤/١٢٦)' و النسائي (١/٣٤٦) من طريق عمرو بن الحارث المصري عن عمرو بن شعيب' به- قال الالباني في الارواء (٣/٢٨٤): و هذا سند صحيح: فان عمرو بن الحارث المصري ثقة فقيه حافظ: كما في (التقريب)- واخرجه ابو داود (١٦٠١)' و من طريقه البيهقي من طريق المغيرة' و نسبه الى عبد الرحمن بن الحارث المخزومي' حدثني عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده' به- وانظر تخريج الحديث في تلخيص الحبير (٢/٣٣٥)' و الارواء رقم (٨١٠)-

٤٤٩٨- اسناده حسن: لاجل الاختلاف في رواية عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده-

وَسَلَّمَ لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: چراگاہ صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہوتی ہے۔

4499- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ جَالِسَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوَارِيْثَ فِيْ اَشْيَاءَ قَدْ دَرَسَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اِنَّمَا اَقْضِيْ بَيْنَكُمَا بِرَاْيِيْ فِيْمَا لَمْ يُنَزَّلْ عَلَيَّ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِقَضِيَّةٍ اُرَاهَا فَقَطَعَ بِهَا قِطْعَةً ظُلْمًا فَاِنَّمَا يَقْطَعُ بِهَا قِطْعَةً مِنْ نَارٍ اِسْطَامًا يَاْتِيْ بِهَا فِيْ عُنُقِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . قَالَ فَبَكَى الرَّجُلَانِ وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا حَقِّيْ هٰذَا الَّذِيْ اَطْلُبُ لِصَاحِبِيْ قَالَ لَا وَلٰكِنِ اذْهَبَا فَتَوَخَّيَا ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لِيَحْلِلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْكُمَا صَاحِبَهٗ .

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی، دو آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ان دونوں کے درمیان وراثت سے متعلق جھگڑا چل رہا تھا جو کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں تھا جو پرانی ہو چکی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ دوں گا جس بارے میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی تو جس شخص کے حق میں' میں فیصلہ دے دوں اور ظلم کے طور پر اُسے وہ چیز مل جائے تو اُسے جہنم کا ٹکڑا ملے گا' جسے وہ قیامت کے دن اپنی گردن میں ڈال کر لے کر آئے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ دونوں افراد رونے لگے۔ ان میں سے ایک نے کہا: وہ حق جس کا میں مطالبہ کر رہا تھا' اصل میں وہ میرے ساتھی کا حق ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! تم دونوں جاؤ اور اُس کی جانچ پڑتال کر کے اُس کے حصے کر لو۔ پھر تم دونوں میں سے ہر ایک اپنی ساتھی کے لیے اُسے حلال قرار دیدے۔

4500- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحُجَّةٍ اُرَاهَا فَقَطَعَ بِهَا قِطْعَةً ظُلْمًا . وَالْبَاقِيْ نَحْوَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے فرمایا: تم میں سے جسے میں اپنی رائے کے مطابق' ثبوت کی بنیاد پر فیصلہ دے دوں اور اُسے ظلم کے طور پر وہ حصہ مل جائے۔

4501- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَاَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ جَالِسَةً عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۴۹۹- اخرجه ابو داود (۳۵۸٤)، (۳۵۸۵) و احمد (۳۲۰/۶) من طرق عن اسامة بن زيد عن عبد الله بن رافع، به- واسامة بن زيد: هو الليثي، و هو ضعيف، تقدمت ترجمته-

۴۵۰۰- راجع الذي قبله-

۴۵۰۱- انظر الحديث (۴۴۹۹)-

وَسَلَّمَ وَبَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ سِتْرٌ فَجَآءَ اِلَيْهِ قَوْمٌ فِي مَوَارِيثَ وَاَشْيَاءَ قَدْ دَرَسَتْ وَذَهَبَ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ.

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی' میرے اور لوگوں کے درمیان پردہ موجود تھا' کچھ لوگ وراثت اور دیگر چیزوں کے بارے میں مقدمہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو ضائع ہو چکی تھی۔ اور اسے پہچاننے والا باقی نہیں رہا تھا۔

4502- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِي سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَمِعَ صَوْتَ خُصُومٍ بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّهُ يَاْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ اَنْ يَّكُونَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبَ اَنَّهُ صَادِقٌ فَاَقْضِيَ لَهُ بِذٰلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَاْخُذْهَا اَوْ لِيَتْرُكْهَا . تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَّيُونُسُ وَعُقَيْلٌ وَّشُعَيْبٌ وَّاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

☆☆ سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیّدہ اُمّ سلمہ نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بتائی ہے کہ آپ نے اپنے حجرے کے دروازے پر کچھ لوگوں کی جھگڑے کی آواز سنی' آپ اُن کے پاس تشریف لے کر گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھی ایک انسان ہوں' میرے پاس کوئی فریق مقدمہ لے کر آتا ہے' ہوسکتا ہے کہ وہ دوسرے فریق کے مقابلے میں زیادہ تیز گفتگو کرتا ہو' میں اُسے سچا سمجھتے ہوئے اُس کے حق میں فیصلہ دے دوں' تو میں جس شخص کے حق میں کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ دوں گا تو یہ ایک جہنم کا ٹکڑا ہوگا' اس کی مرضی ہے کہ اسے حاصل کر لے یا اُسے چھوڑ دے۔

4503- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُونَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَّاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَقْضِي عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِيهِ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنْ نَارٍ . قَالَ اَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِ

۴۵۰۲- اخرجه احمد (۶/۳۰۸)' و البخاري (۲۴۵۸)' و مسلم (۶/۱۷۱۳) من طريق ابراهيم بن سعد' به- و الحديث اخرجه البخاري ((۲۶۸۰)' (۶۹۶۷)' (۷۱۶۹)' (۷۱۸۱)' (۷۱۸۵)' و مسلم (۱۷۱۳)' و ابو داؤد (۳۵۸۳)' و النسائي (۸/۲۳۳' ۲۴۷)' و ابن ماجه (۲۳۱۷)' و ابو يعلى (۶۸۸۰)' و ابن الجارود (۹۹۹)' و ابن حبان (۵۰۷۰)' و الطبراني في الكبير (۲۳/رقم (۸۰۲)' (۹۰۲)' (۹۰۳)' و البيهقي (۱۰/۱۴۳' ۱۴۹- ۱۵۰)' و البغوي (۲۵۰۶) من طريق لهشام بن عروة' به- واخرجه احمد (۶/۳۲۰)' و ابو داؤد (۳۵۸۴)' (۳۵۸۵) من طريق عبد الله بن رافع عن ام سلمة' نحوه-

۴۵۰۳- راجع الذي قبله-

الزُّهْرِيِّ فَلْيَاْخُذْهَا اَوْ لِيَتْرُكْهَا . وَفِي حَدِيْثِ هِشَامٍ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا . وَهِشَامٌ وَّاِنْ كَانَ ثِقَةً فَاِنَّ الزُّهْرِيَّ اَحْفَظُ مِنْهُ . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

☆☆ سیدہ زینب بنت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا اپنی والدہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم لوگ میرے پاس مقدمہ لے کر آتے ہو سکتا ہے تم میں سے کوئی ایک شخص اپنی دلیل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز ہو میں بھی ایک انسان ہوں اس طرح کی صورت میں میں جو فیصلہ کروں گا وہ اس کے مطابق ہوگا جو میں نے سنی ہے۔ تو جس شخص کے حق میں میں اُس کے بھائی کے حق کا فیصلہ دے دوں وہ اُسے وصول نہ کرے کیونکہ میں نے اُس کے لیے جہنم کا ٹکڑا کاٹ کر دیا ہوگا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اب اس کی مرضی ہے کہ وہ اسے حاصل کر لے یا اُسے ترک کر دے۔

4504- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَاَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ- وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْجَبَّارِ- قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُوْرًا فَقَالَ اَلَمْ تَرَىْ يَا عَائِشَةُ اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَرَاٰى اُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُ وْسَهُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار میرے پاس تشریف لائے تو آپ بہت خوش تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں پتا ہے کہ مجزز مدلجی میرے پاس آیا اُس نے اسامہ اور زید کو دیکھا (وہ دونوں سوئے ہوئے تھے) ان دونوں کے اوپر چادر تھی جس نے ان کے سر کے حصے کو ڈھانپا ہوا تھا لیکن ان کے پاؤں ظاہر تھے تو وہ بولا: یہ دونوں باپ بیٹا ہیں۔

4505- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ وَاللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْرُوْرًا فَرِحًا فَقَالَ اَلَمْ تَرَىْ اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ وَنَظَرَ اِلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ مُضْطَجِعًا مَعَ اَبِيْهِ فَقَالَ هٰذِهِ الْاَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ . وَكَانَ مُجَزِّزٌ قَائِفًا .

٤٥٠٤- اخرجه الحميدي (٢٣٩) و البخاري (٦٧٧١) و مسلم (١٤٥٩) و ابو داود (٢٢٦٧) و الترمذي (٢١٢٩) و النسائي (٦/١٨٤-١٨٥) و ابن ماجه (٢٣٤٩) و ابن حبان (٥٣٣/١٥) (٧٠٥٧) و البيهقي (٢٦٢/١٠) و البغوي في شرح السنة (٢٣٨١) من طريق سفيان- و هو ابن عيينة عن الزهري' به-واخرجه عبد الرزاق (١٣٨٣٥) عن سفيان الثوري عن الزهري' به- و سياتي في الذي بعده من طريق الليث' و هو ابن سعد' و يونس: و هو ابن يزيد الايلي-

٤٥٠٥- اخرجه مسلم (٤٠/١٤٥٩) قال: حدثني حرملة بن يحيى' اخبرنا ابن وهب' اخبرني يونس' به-واخرجه احمد (٦/٨٢) و البخاري (٦٧٧٠) و مسلم (١٤٥٩) و ابو داود (٢٢٦٨) و الترمذي (٢١٢٩) 'والنسائي (٦/١٨٤) من طرق عن الليث بن سعد' به- و انظر الحديث السابق-

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس خوش تشریف لائے آپ نے فرمایا: کیا تمہیں پتا ہے کہ مجزز مدلجی کی نظر اسامہ بن زید پر پڑی جو اپنے والد کے ساتھ لیٹے ہوئے تھے تو اس نے کہا: یہ دونوں باپ بیٹا ہیں۔

(راوی کہتے ہیں:) مجزز قیافہ شناس تھے۔

4506- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ قَائِفٌ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ وَّاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ هٰذِهِ الْاَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ .قَالَتْ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْجَبَهُ فَاَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ قَالَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَّكَانَ زَيْدٌ اَحْمَرَ اَشْقَرَ اَبْيَضَ وَّكَانَ اُسَامَةُ مِثْلَ اللَّيْلِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک قیافہ شناس آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں موجود تھے' حضرت اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ دونوں لیٹے ہوئے تھے' وہ شخص بولا: یہ پاؤں باپ بیٹے کے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور آپ کو یہ بات پسند آئی' آپ نے یہ بات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتائی۔

ابراہیم بن سعد نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت زید رضی اللہ عنہ سرخ وسفید رنگ کے مالک تھے جبکہ حضرت اُسامہ کا رنگ رات کی طرح (سیاہ) تھا۔

4507- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهِ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ مُجَزِّزٌ الْمُدْلِجِيُّ لِزَيْدٍ وَّاُسَامَةَ وَرَاَى اَقْدَامَهُمَا اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے تو آپ بہت خوش تھے اور خوشی کی وجہ سے آپ کا چہرہ مبارک چمک رہا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے سنا ہے؟ مجزز مدلجی نے زید اور اُسامہ کے بارے میں کیا کہا ہے' اس نے ان کے صرف پاؤں دیکھے اور کہا: یہ پاؤں باپ بیٹے کے ہیں۔

4508- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ

۴۵۰۶- اخرجه البخاري (۶۷۷۱) و مسلم (۱۴۵۹/ ۴۰) من طريق ابراهيم بن سعد عن الزهري' به- و انظر الحديث (۴۵۰۴) (۴۵۰۵)-

۴۵۰۷- اخرجه الحميدي (۲۴۰) و عبد الرزاق (۷/ ۴۴۷) (۱۳۸۳۳) و احمد (۶/ ۲۲۶) و مسلم (۱۴۵۹/ ۴۰) من طريق ابن جريج' به- و اخرجه عبد الرزاق (۷/ ۴۴۸) (۱۳۸۳۶) و احمد (۶/ ۲۲۶) و مسلم (۱۴۵۹/ ۴۰) من طريق معمر' به- و انظر رقم (۴۵۰۴) (۴۵۰۵) (۴۴۰۶)-

۴۵۰۸- اخرجه النسائي (۶/ ۱۸۰) و الحاكم (۴/ ۹۶) و البيهقي (۶/ ۸۷) من طريق جرير عن منصور' به- و قد خالفه سفيان' فاخرجه عن منصور' به- لكن لم يذكر فيه يوسف بن الزبير- و مجاهد لم يسمع من ابن الزبير- قال العلائي في جامع التحصيل ص (۷۳۷)- قال البرديجي: الذي صح لمجاهد من الصحابة- رضي الله عنهم- ابن عباس و ابن عمر و ابو هريرة على خلاف فيه' قال بعضهم: لم يسمع منه يدخل بينه و بين ابي هريرة عبد الرحمن ابن ابي ذباب' و قد صار مجاهد الى باب عائشة فحجبه' و لم يدخل عليها: لانهكان حرا' و اختلف في روايته عن عبد الله بن عمرو' فقيل: لم يسمع منه- الخ-

مُجَاهِدٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ الزُّبَيْرِ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَتْ لِزَمْعَةَ جَارِيَةٌ يَتَّطِئُهَا وَكَانَتْ تُظَنُّ بِرَجُلٍ اٰخَرَ اَنَّهُ يَقَعُ عَلَيْهَا فَمَاتَ زَمْعَةُ وَهِيَ حُبْلٰى فَوَلَدَتْ غُلَامًا يُشْبِهُ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَتْ تُظَنُّ بِهِ فَذَكَرَتْهُ سَوْدَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَّا الْمِيرَاثُ فَلَهُ وَاَمَّا اَنْتِ فَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ فَلَيْسَ لَكِ بِاَخٍ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ زمعہ کی ایک کنیز تھی جس کے ساتھ وہ صحبت کیا کرتا تھا' اُس کنیز کا یہ کہنا ہے کہ ایک اور شخص نے اس کے ساتھ صحبت کی' اسی دوران زمعہ انتقال کر گیا اور وہ کنیز حاملہ ہوگئی' اس نے ایک بچے کو جنم دیا' جو اس شخص کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا جس کے بارے میں کنیز نے بات بیان کی تھی۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک وراثت کا تعلق ہے' وہ اُسے مل جائے گی لیکن جہاں تک تمہارا معاملہ ہے تو تم اس سے پردہ کرو کیونکہ وہ تمہارا بھائی نہیں ہے۔

4509- قُرِءَ عَلٰى اَبِيْ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَاَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْجَبَّارِ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدٌ وَّعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ اَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصَانِيْ اَخِيْ عُتْبَةُ فَقَالَ اِذَا دَخَلْتَ مَكَّةَ فَانْظُرِ ابْنَ اَمَةِ زَمْعَةَ فَاقْبِضْهُ فَاِنَّهُ ابْنِيْ . فَقَالَ لَهُ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخِي ابْنُ اَمَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ . فَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ۔

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سعد اور عبد بن زمعہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ کر بحث کرنے لگے' سعد: یارسول اللہ! میرے بھائی عتبہ نے مجھے یہ وصیت کی تھی' اس نے کہا تھا کہ جب تم مکہ میں جاؤ گے تو زمعہ کی کنیز کے بیٹے کو دیکھنا اور اُسے گود میں لے لینا' کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے' عبد بن زمعہ نے کہا: یارسول اللہ! وہ میرے باپ کی کنیز کا بیٹا اور میرا بھائی ہے' جو میرے والد کے بستر پر پیدا ہوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کی عتبہ کے ساتھ واضح مشابہت ملاحظہ کی تو آپ نے فرمایا: اے عبد بن زمعہ! یہ تمہیں ملے گا' کیونکہ بچہ بستر والے کا ہوتا ہے' اے سودہ! تم اُس لڑکے سے پردہ کرو۔

4510- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ السُّكَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْتَامِ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي ابْنِ اَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِيْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّهُ ابْنُهُ وَانْظُرْ اِلٰى شَبَهِهِ . فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هٰذَا اَخِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ مِنْ وَلِيْدَتِهِ . قَالَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۵۰۹- تقدم في باب المهر (۳۷۹۰)-

۴۵۱۰- اخرجه احمد (۲۰۰/۶): حدثنا محمد بن بكر' قال: اخبرنا ابن جريج ...... فذكره- و انظر السابق-

وَسَلَّمَ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِرَبِّ الْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ . فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ' زمعہ کی کنیز کے بیٹے کے بارے میں مقدمہ لے کر آئے' سعد نے کہا: یارسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے' میرے بھائی نے اس کے بارے میں مجھ سے عہد لیا تھا کہ یہ اُس کا بیٹا ہے' آپ اس کو عتبہ کے ساتھ مشابہت کر لیں' عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے جو میرے والد کے فرش پر اس کی کنیز کے ہاں پیدا ہوا ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی عتبہ کے ساتھ مشابہت کر لی کہ وہ واضح طور پر عتبہ کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ بچہ تمہیں ملے گا کیونکہ بچہ بستر والے کو ملتا ہے اور زنا کرنے والے کو محرومی ملتی ہے' اے سودہ! تم اس لڑکے سے پردہ کرنا۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو اس بچے نے کبھی نہیں دیکھا۔

4511- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

4512- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي وَقَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ . فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ . فَتَسَاوَقَاهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ . وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ . وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ . ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ . قَالَتْ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی زید بن ابی وقاص سے عہد لیا کہ زمعہ کو کنیز کا بیٹا مجھ سے ہے' تم اسے اپنے قبضے میں لے لینا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے موقع پر حضرت سعد نے اُسے حاصل کر لیا اور بولے: یہ میرا بھتیجا ہے جس کے بارے میں میرے بھائی نے مجھ سے عہد لیا تھا اور عبد بن زمعہ اُن کے سامنے کھڑے ہوئے اور بولے: یہ میرا بھائی ہے' یہ میرے والد کی کنیز کا بیٹا ہے جو میرے والد کے بستر پر پیدا ہوا

۴۵۱۱- اخرجه احمد في مسنده(۱۳۹/۶)؛ قال حدثنا روح فذكره و انظر الذي قبله-

۴۵۱۲- اخرجه مالك في الموطا (۷۳۹/۲)؛ و من طريقه البخاري في صحيحه (2052)؛ و في (۴۳۰۳)؛ (۶۷۴۹)؛ (۷۱۸۲)؛ و احمد في مسنده (۲۴۶/۶)؛ و الدارمي (۲۲۴۲)- و انظر الحديث (۴۵۰۹)؛ (۴۵۱۰)؛ (۴۵۱۱)-

ہے۔ یہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' حضرت سعد نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے جس کے بارے میں میرے بھائی نے مجھ سے عہد لیا تھا۔ عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے' میرے والد کی کنیز کا بیٹا ہے' جو میرے والد کے فراش پر پیدا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبد بن زمعہ! یہ تمہیں ملے گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچہ اُس کا سمجھا جائے گا جس کا فراش ہو اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم اس سے پردہ کرلو۔

اس کی وجہ یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عتبہ کے ساتھ مشابہت ملاحظہ کرلی تھی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس لڑکے نے مرتے دم تک کبھی سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا۔

4513- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ وَّابْنِ اِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِءٍ وَّعَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيْقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ- وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ- عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

☆☆ یہ روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4514- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَبَيْنَ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ دَعْوٰى فِيْ شَيْءٍ فَحَكَّمَا اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَصَّ عَلَيْهِ عُمَرُ فَقَالَ اُبَيٌّ اعْفُ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ .فَقَالَ لَا لَا تُعْفِنِيْ مِنْهَا اِنْ كَانَتْ عَلَيَّ .قَالَ قَالَ اُبَيٌّ فَاِنَّهَا عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ .قَالَ فَحَلَفَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ اَتُرَانِيْ قَدِ اسْتَحْقَقْتُهَا بِيَمِيْنِيْ اذْهَبِ الْاٰنَ فَهِيَ لَكَ.

☆☆ محمد نامی راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت معاذ بن عفراء کے بارے میں کسی چیز کے درمیان اختلاف ہوگیا' ان دونوں حضرات نے حضرت ابی بن کعب کو ثالث مقرر کیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں پورا واقعہ سنایا' حضرت ابی بولے: تم امیر المؤمنین کو معاف کردو' انہوں نے کہا: اگر یہ ادائیگی مجھ پر لازم ہے' تو آپ مجھے ہرگز معاف نہ کریں' تو حضرت ابی بن کعب بولے: اے امیر المؤمنین! یہ ادائیگی آپ پر لازم ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قسم اُٹھائی اور

۴۵۱۳- انظر الحديث (۴۵۰۹) وما بعده-

۴۵۱۴- ابن عون: هو عبد الله بن عون' و شيخه: هو محمد بن سيرين' روى لهما الشيخان- و الاثر علقه البيهقي بصيغة التمريض في سننه (۱۷۹/۱۰)' قال ويذكر عن عمر بن الخطاب -رضي الله عنه- في خصومة كانت بينه و بين معاذ بن عفراء في شيء قال: فحلف عمر -رضي الله عنه- ثم قال: اتراني اني قد استحققتها بيميني' اذهب الآن فهي لك-لكن القصة معروفة ان الخصومة كانت بين ابي و عمر -رضي الله عنهما- و الذي قضى بينهما زيد بن ثابت' رواها البيهقي وغيره-

بولے: میرے قسم اُٹھانے کی وجہ سے میں اس سے بری الذمہ ہوگیا ہوں' تم یہ چیز لے جاؤ' یہ تمہاری ہوئی۔

4515- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ وَاَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ حَسَّانَ بْنِ ثُمَامَةَ قَالَ زَعَمُوْا اَنَّ حُذَيْفَةَ عَرَفَ جَمَلًا لَهُ سُرِقَ فَخَاصَمَ فِيْهِ اِلٰى قَاضِي الْمُسْلِمِيْنَ فَصَارَتْ عَلٰى حُذَيْفَةَ يَمِيْنٌ فِي الْقَضَاءِ فَاَرَادَ اَنْ يَّشْتَرِيَ يَمِيْنَهُ فَقَالَ لَكَ عَشَرَةُ الدَّرَاهِمِ فَاَبٰى فَقَالَ لَكَ عِشْرُوْنَ . فَاَبٰى فَقَالَ فَلَكَ ثَلَاثُوْنَ . فَاَبٰى فَقَالَ لَكَ اَرْبَعُوْنَ . فَاَبٰى فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَتْرُكُ جَمَلِي . فَحَلَفَ اَنَّهُ جَمَلُهُ مَا بَاعَهُ وَلَا وَهَبَهُ.

☆☆ حسان بن ثمامہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنا اونٹ پہچان لیا جو چوری ہوگیا تھا' وہ اس بارے میں مقدمہ لے کر مسلمانوں کے قاضی کے پاس پہنچے تو عدالتی فیصلے کے تحت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو قسم اُٹھانی تھی' تو انہوں نے اپنی قسم کا معاوضہ دینے کا اعلان کیا: میں تمہیں دس درہم دیتا ہوں' اس نے انکار کیا' انہوں نے کہا: میں تمہیں بیس درہم دیتا ہوں' اس نے انکار کیا' انہوں نے کہا: میں تمہیں تیس درہم دیتا ہوں' اس نے انکار کیا' انہوں نے کہا: میں تمہیں چالیس درہم دیتا ہوں' اس نے انکار کیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بولے: تم میرے اونٹ کو چھوڑ دو' پھر انہوں نے قسم اٹھائی کہ یہ ان کا اونٹ ہے' جسے انہوں نے نہ تو فروخت کیا ہے اور نہ ہی کسی کو ہبہ کیا ہے۔

4516- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ فَدٰى يَمِيْنَهُ بِعَشَرَةِ الَافِ دِرْهَمٍ ثُمَّ قَالَ وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ وَرَبِّ هٰذَا الْقَبْرِ لَوْ حَلَفْتُ لَحَلَفْتُ صَادِقًا وَذٰلِكَ اَنَّهُ شَيْءٌ افْتَدَيْتُ بِهٖ يَمِيْنِي .

☆☆ محمد بن جبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی قسم کے عوض میں دس ہزار درہم ادا کیے تھے' اور پھر انہوں نے کہا تھا: اس مسجد کے پروردگار کی قسم! اور اس قبر کے پروردگار کی قسم! اگر میں قسم اُٹھالیتا تو میں قسم اُٹھانے میں سچا ہوتا' لیکن یہ ایسی چیز ہے کہ میں نے اپنی قسم کے بدلے میں فدیہ دے دیا ہے۔

4517- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُبَشِّرٍ وَّعَمْرُو بْنُ عَوْنٍ

۴۵۱۵- اخرجه البيهقي (۱۷۹/۱۰) من طريق الدارقطني' به' و اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۵۰۲/۸) (۱۶۰۵۵) من طريق شريك بن عبد الله القاضي عن الاسود بن قيس عن رجل من قومه' قال: عرف حذيفة بعيرا له مع رجل فخاصمه' فقضى لحذيفة بالبعير' و قضى عليه باليمين' فقال حذيفة: افتدي يمينك بعشرة دراهم فابي الرجل' فقال له حذيفة: بعشرين' فابى' قال : فبثلاثين' قال: فابى' قال: فباربعين' فابى الرجل' فقال حذيفة! اتظن اني لا احلف على مالي' فحلف عليه حذيفة-

۴۵۱۶- علقمه البيهقي في سننه (۱۷۹/۱۰) بصيغة التمريض' فقال : ويذكر عن جبير بن مطعم انه في يمينه بعشرة آلاف درهم-وقد وصله الطبراني في الاوسط: كما في مجمع البحرين (۲۱۱۴) عن سعيد بن سليمان عن اسحاق بن سليمان' به-و قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۸۴/۴): رجاله ثقات-

۴۵۱۷- اخرجه البخاري في تاريخه في ترجمة اسماعيل بن جستاس (۳۴۹/۱) عن قتيبة عن هشيم' به مختصرا- وقال البخاري: هذا حديث لم يتابع عليه- و اسماعيل هذا: ضعفه الازدي ايضا انظر ميزان الاعتدال (۲۸۱/۱)-

قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ جَسَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُ قَضَى فِي كَلْبِ الصَّيْدِ اَرْبَعُونَ دِرْهَمًا وَفِي كَلْبِ الْغَنَمِ شَاةٌ وَفِي كَلْبِ الزَّرْعِ فَرَقٌ مِنْ طَعَامٍ وَفِي كَلْبِ الدَّارِ فَرَقٌ مِنْ تُرَابٍ حَقٌّ عَلَى الَّذِي قَتَلَهُ اَنْ يُعْطِيَ وَحَقٌّ عَلَى صَاحِبِ الْكَلْبِ اَنْ يَاْخُذَ مَعَ مَا نَقَصَ مِنَ الْاَجْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے شکار کرنے والے کتے کے بارے میں چالیس درہم دینے کا فیصلہ دیا ہے۔ بکریوں کے رکھوالے کتے کے بارے میں ایک بکری کی ادائیگی' کھیت کے رکھوالے کتے کے بارے میں' اناج کے فرق (بڑے برتن) کا حکم دیا ہے' جبکہ گھر کی حفاظت والے کتے میں مٹی کے ایک بڑے برتن کا حکم دیا ہے۔ یہ اس شخص پر لازم ہوگا جو ایک کتے کو مار دیتا ہے' وہ اسے یہ ادا کرے گا۔ تاہم کتے کے مالک کے لیے یہ بات لازم ہے کہ وہ اس بدلے کو وصول کرتے ہوئے اس میں کوئی کمی کر دے۔

4518- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قُرَيْنٍ الْعُثْمَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ اَبِي صَابِرٍ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنَى فِي رِبَاعِ قَوْمٍ بِاِذْنِهِمْ فَلَهُ الْقِيمَةُ وَمَنْ بَنَى بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَلَهُ النَّقْضُ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کسی دوسرے شخص کی جگہ پر عمارت بنالیتا ہے' اور اس کی اجازت کے ساتھ بناتا ہے' تو اب قیمت کی ادائیگی اس پر لازم ہوگی اور جو شخص اس مالک کی اجازت کے بغیر وہاں عمارت بنالیتا ہے' تو اب اُس عمارت کو توڑ دیا جائے گا۔

4519- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ شَهَادَةَ الْخَائِنِ وَالْخَائِنَةِ وَذِي الْغِمْرِ عَلَى اَخِيهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ وَاَجَازَهَا عَلَى غَيْرِهِمْ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیانت کرنے والے مرد' خیانت کرنے والی عورت' اپنے بھائی سے کینہ رکھنے والے شخص اور گھر میں ملازم کی گواہی کو مسترد کر دیا تھا' البتہ وہ اپنے گھر والوں کے علاوہ دوسروں کے حق میں گواہی دے سکتے ہیں۔

4520- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ اَبِي حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ آدَمَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَحْدُودٍ فِي الْاِسْلَامِ وَلَا مَحْدُودَةٍ وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى اَخِيهِ.

۴۵۱۸- اخرجه ابن عدي في الكامل (۸/۵)؛ و عنه البيهقي في سننه (۹۱/۶) قال حدثنا ميمون بن مسلمة، ثنا كثير بن ابي صابر...... فذكره- وقال البيهقي: عمر بن قيا المكي ضعيف، لا يحتج به، و من دونه- ايضا- ضعيف- اه-

۴۵۱۹- اخرجه ابو داود (۳٦۰۰) (۳٦۰۱)، و احمد (۲/۲۰۴، ۲۲۵، ۲۲٦)، و البيهقي (۱۰/۲۰۰) من طريق سليمان بن موسى عن عمرو بن شعيب، به- وقال الحافظ في تلخيص الحبير (۴/۲٦۴): و سنده قوي- و حسنه- ايضا- الالباني في ارواء الغليل (۲٦٦۹)، و سياتي في الذي بعده من طريق آدم بن فائد عن عمرو بن شعيب، نحوه-

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خیانت کرنے والے مرد خیانت کرنے والی عورت حد میں سزا یافتہ مرد حد میں سزا یافتہ عورت اپنے بھائی کے خلاف کینہ رکھنے والے کی گواہی کو قبول نہیں کیا جائے گا۔

4521- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ :عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ الْقُرَشِىُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِىُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا تَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَّلَا خَائِنَةٍ وَّلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَّلَا ذِىْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَلَا الْقَانِعِ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ لَهُمْ . يَزِيْدُ هٰذَا ضَعِيْفٌ لَا يُحْتَجُّ بِهٖ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہ روایت نقل کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خیانت کرنے والے مرد خیانت کرنے والی عورت حد میں سزا یافتہ مرد اپنے بھائی کے خلاف کینہ رکھنے والے شخص اور گھر کے ملازم کی گھر والوں کے خلاف گواہی درست نہیں ہے۔

4522- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِىِّ بْنِ خَلَفٍ الدِّمَشْقِىُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِىُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ اَلَا لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْخَائِنِ وَلَا الْخَائِنَةِ وَلَا ذِىْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَلَا الْمَوْقُوْفِ عَلٰى حَدٍّ . يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ الْفَارِسِىُّ مَتْرُوْكٌ وَّعَبْدُ الْاَعْلٰى ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: یاد رکھنا کہ خیانت کرنے والے مرد خیانت کرنے والی عورت اپنے بھائی کے خلاف کینہ رکھنے والے شخص اور جس شخص پر حد جاری ہوئی ہو ان کی گواہی درست نہیں ہے۔

4523- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ الضُّرَيْسِ اَخْبَرَنِى الْمُثَنّٰى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوْزُ

٤٥٢٠- اخرجه البيهقي (١٠/ ١٥٥) عن العباس بن محمد الدوري، ثنا يحيى بن ابي بكير...... فذكره- وابو جعفر الرازي: سيء الحفظ- و آدم بن فائد: مجهول ذكره ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (٢/ ٢٦٨) و لم يذكر فيه جرحا و لا تعديلا- وقد اخرجه ابن ماجه (٢٣٦٦) و احمد (٢/ ٢٠٨) من طريق الحجاج بن ارطاة عن عمرو بن شعيب، به- و الحجاج مدلس و قد عنعن- واخرجه البيهقي (١٠/ ١٥٥) من طريق المثنى بن الصباح عن عمرو، به- وقال: (آدم بن فائد، و المثنى بن الصباح لا يحتج بهما)- اه- و سياتي طريق المثنى هذا رقم (٤٥٢٣)-

٤٥٢١- اخرجه الترمذي (٢٢٩٨) و الطحاوي في شرح مشكل الآثار (٤٨٦٦) و البيهقي (١٠/ ١٥٥) و البغوي (٢٥١٠) من طريق يزيد بن زياد الدمشقي، به- قال ابو زرعة الرازي- كما في العلل لابن ابي حاتم (١/ ٤٧٦)-: هذا حديث منكر، و لم يقرا علينا- وقال الحافظ في التلخيص (٤/ ٣٦٤): فيه يزيد بن زياد الشامي، و هو ضعيف- و قال الترمذي: لا يعرف هذا من حديث الزهري الا من هذا الوجه، و لا يصح عندنا اسناده- وقال ابو زرعة في العلل: منكر، و ضعفه عبد الحق و ابن حزم و ابن الجوزي- اه- وضعفه- ايضا الالباني في ضعيف الترمذي (٣٩٨)-

شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَوْقُوفٍ عَلٰى حَدٍّ وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلٰى أَخِيهِ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خیانت کرنے والے مرد خیانت کرنے والی عورت' جس شخص پر حد جاری ہوئی ہواور جو شخص اپنے بھائی کے خلاف کینہ رکھتے ہوئے اس کے خلاف گواہی دے' ان کی گواہی درست نہیں ہے۔

4524- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَالِدًا ذَكَرَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ شُرَيْحٌ يُجِيزُ شَهَادَةَ كُلِّ مِلَّةٍ عَلٰى مِلَّتِهَا وَلَا يُجِيزُ شَهَادَةَ الْيَهُودِيِّ عَلَى النَّصْرَانِيِّ وَلَا النَّصْرَانِيِّ عَلَى الْيَهُودِيِّ إِلَّا الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَتَهُمْ عَلَى الْمِلَلِ كُلِّهَا.

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں کہ قاضی شریح کسی مذہب سے تعلق رکھنے والے شخص کی گواہی اُسی مذہب سے تعلق رکھنے والے شخص کے خلاف قبول کر لیتے تھے' وہ عیسائی کے خلاف یہودی کی' یا یہودی کے خلاف عیسائی کی گواہی کو قبول نہیں کرتے تھے۔ البتہ مسلمانوں کا مسئلہ مختلف تھا' کیونکہ وہ کسی بھی مسلمان کی گواہی دوسرے تمام مذاہب کے خلاف قبول کر لیتے تھے۔

4525- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قَبِيصَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسٰى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّفْتُ فِيكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں' تم ان کے (مل جانے کے) بعد گمراہ نہیں ہو گے: اللہ کی کتاب اور میری سنت' یہ دونوں الگ نہیں ہوں گے' یہاں تک کہ یہ حوض پر مجھ تک پہنچ جائیں گے۔

4526- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا جُنَادَةُ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ

۴۵۲۲-اخرجه البيهقي في سننه (۱۰/۱۵۵) من طريق الدارقطني' به- ونقل كلامه عقبه' ثم قال: (ولا يصح في هذا عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء يعتمد عليه)' و ضعفه الحافظ في تلخيص الحبير (۴/۳۶۵)-

۴۵۲۳-اخرجه البيهقي (۱۰/۱۵۵) من طريق قزعة بن سويد عن المثنى بن الصباح' به و المثنى بن الصباح لا يحتج به- و انظر الحديث (۴۵۲۰)-

۴۵۲۴-اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۶/۱۲۹) (۱۰۲۲۹) من طرق عن الشعبي' به مختصرا-

۴۵۲۵-اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۹۳)' و البيهقي (۱۰/۱۱۴)' و الخطيب في الفقيه و المتفقه (۲۷۵) من طريق صالح بن موسى الطلحي' به- و له شواهد' ينظر تخريجها في الصحيحة للالباني رقم (۱۷۶۱)-

۴۵۲۶-جنادة بن مروان الحمصي قال ابو حاتم الرازي في الجرح و التعديل (۲/۵۱۶): (ليس بالقوي اخشى ان يكون كذب في حديث عبد الله بن بسر انه راى في شارب النبي صلى الله عليه وسلم بياضه بحيال شفتيه)- الاسود بن عبد الرحمن: ترجم له ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (۲۹۰/۴) و لم يذكر فيه جرحا و لا تعديلا وذكره ابن حبان في الثقات (۶/۴۵۱)- و قاعدة ابن حبان معروفة في توثيق المجاهيل- والحديث اخرجه ابو داود (۴۲۵۳) من طريق ضمضم عن شريح عن ابي مالك الاشعري' به- وقال الحافظ في تلخيص الحبير (۳/۲۹۵): و في اسناده انقطاع- ۴۵۲۷-تقدم رقم (۴۴۴۱)-

الْحَكَمِ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا شَعْوَذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ خَالِدٍ - يَعْنِىْ ابْنَ مَعْدَانَ - قَالَ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَشْعَرِىُّ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَجَارَنِىْ عَلٰى اُمَّتِىْ مِنْ ثَلَاثٍ لَا يَجُوْعُوْا وَلَا يُسْتَجْمَعُوْا عَلٰى ضَلَالَةٍ وَلَا تُسْتَبَاحُ بَيْضَةُ الْمُسْلِمِيْنَ .

☆☆ حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے حوالے سے مجھے تین چیزوں کی پناہ عطاء کر دی ہے: وہ لوگ بھوکے نہیں رہیں گے وہ لوگ گمراہی پر متفق نہیں ہوں گے اور وہ لوگ سرے سے ختم نہیں ہوں گے۔

4527- حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ سَمِيْنَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ قَيْسٍ الْمَارِبِىُّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ عَنْ سُمَىِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ شُمَيْرٍ عَنْ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُحْمٰى مِنَ الْاَرَاكِ قَالَ مَا لَا تَنَالُهُ اَخْفَافُ الْاِبِلِ .

☆☆ حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں پیلو کے درخت میں سے کیا چیز چنوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ چیز جہاں اونٹ کے پاؤں نہ پہنچ سکیں۔

4528- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ الْمُحْرِمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ السَّمُرِىُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ السَّمُرِىُّ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ وَمَصْقَلَةَ بْنَ هُبَيْرَةَ الشَّيْبَانِىَّ تَنَازَعَا بِالْكُوْفَةِ فَفَخَرَ الْمُغِيْرَةُ بِمَكَانِهٖ مِنْ مُّعَاوِيَةَ عَلٰى مَصْقَلَةَ فَقَالَ لَهٗ مَصْقَلَةُ وَاللّٰهِ لَاَنَا اَعْظَمُ عَلَيْهِ حَقًّا مِّنْكَ قَالَ لَهُ الْمُغِيْرَةُ وَلِمَ قَالَ لَهٗ مَصْقَلَةُ لِاَنِّىْ فَارَقْتُ عَلِىَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِى الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَوُجُوْهِ اَهْلِ الْعِرَاقِ وَلَحِقْتُ بِمُعَاوِيَةَ فَضَرَبْتُ مَعَهٗ بِسَيْفِىْ وَاسْتَعْمَلَنِىْ عَلِىٌّ عَلَى الْبَحْرَيْنِ فَاَعْتَقْتُ لَهٗ بَنِىْ سَامَةَ بْنِ لُؤَىِّ بْنِ غَالِبٍ بَعْدَ مَا مُلِكَتْ رِقَابُهُمْ وَاُبِيْحَتْ حُرْمَتُهُمْ وَاَنْتَ مُقِيْمٌ بِالطَّائِفِ تُنَاغِىْ نِسَاءَكَ وَتُرَشِّحُ اَطْفَالَكَ طَوِيْلُ اللِّسَانِ قَصِيْرُ الْيَدِ تُلْقِىْ بِالْمَوَدَّةِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ حَتّٰى اِذَا اسْتَقَامَتِ الْاُمُوْرُ غَلَبْتَنَا عَلَيْهِ .فَقَالَ لَهُ الْمُغِيْرَةُ وَاللّٰهِ يَا مَصْقَلَةُ مَا زِلْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ تُكْثِرُ الْحَزَّ وَتُخْطِءُ الْمَفَاصِلَ اَمَّا تَرْكُكَ عَلِيًّا فَقَدْ فَعَلْتَ فَلَمْ تُؤْنِسْ اَهْلَ الشَّامِ وَلَمْ تُوحِشْ اَهْلَ الْعِرَاقِ وَاَمَّا قَوْلُكَ فِىْ عِتْقِ بَنِىْ سَامَةَ بْنِ لُؤَىٍّ فَاِنَّمَا اَعْتَقَهُمْ ثِقَةُ عَلِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ بِكَ وَاللّٰهِ مَا صَبَرْتَ لَهُمْ نَفْسَكَ وَلَا اَعْتَقْتَهُمْ مِنْ مَّالِكَ وَاَمَّا مَقَامِىْ بِالطَّائِفِ فَقَدْ اَبْلَانِى اللّٰهُ تَعَالٰى فِى الْخَفْضِ مَا لَمْ يَبْلُكَ فِى الطَّعْنِ وَلِلّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْنَا نِعَمٌ فَاِنْ اَنْتَ عَادَيْتَنَا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ وَرَائِكَ .

☆☆ مروان بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ کوفہ میں حضرت مغیرہ بن شعبہ اور مصقلہ بن ہبیرہ کے درمیان اختلاف ہو گیا تو مغیرہ نے مصقلہ کے سامنے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے قریب ہونے کے حوالے سے فخر کا اظہار کیا تو مصقلہ نے ان سے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہوں کہ وہ مجھ سے زیادہ

۴۵۲۸- اسنادہ حسن-

قریب ہوں۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: وہ کیوں؟ مصقلہ نے ان سے کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو مہاجرین اور انصار اور عراق کے بڑے لوگوں کے درمیان چھوڑ کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مل گیا تھا اور اُن کے ساتھ تلوار چلاتا رہا تھا اور انہوں نے مجھے گورنر مقرر کیا تھا تو میں نے ان کے لیے بنوسامہ بن لوئی کو آزاد کیا تھا' حالانکہ میں اُن کی گردنوں کا مالک بن چکا تھا اور ان کی عزتیں میرے لیے حلال ہو چکی تھیں' جبکہ تم طائف میں ٹھہرے ہوئے تھے اور اپنی بیویوں کے ساتھ خوش ہو رہے تھے اور اپنے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے' تمہاری زبان دراز تھی' تم کنجوس تھے' تمہیں رشتے داری کی پروانہیں تھی لیکن جب معاملہ ٹھیک ہو گیا تو اس وقت تم ہم پر غالب آ گئے۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! اے مصقلہ! تم آج یہی باتیں کیے جا رہے ہو' جہاں تک تمہارا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑنے کا تعلق ہے' تو تم نے ایسا کیا ہے' تو تم نے یہ عمل اہل شام سے محبت کی وجہ سے نہیں کیا بلکہ اہل عراق کے ساتھ نفرت کی وجہ سے کیا ہے' جہاں تک تم نے یہ کہا ہے کہ تم نے بنوسامہ بن لوئی کو آزاد کیا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک قابل اعتماد ساتھی نے تم پر اعتماد کرتے ہوئے انہیں آزاد کیا ہے' اللہ کی قسم! تم نے اپنے آپ کو ان کے ساتھ متعلق نہیں کیا اور نہ ہی اُنہیں اپنے مال میں سے آزاد کیا تھا' جہاں تک میرا طائف میں رہنے کا معاملہ ہے' تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے گھربار کی آزمائش میں مبتلا کیا' جس میں تمہیں مبتلا نہیں کیا' جو بیویوں کے بارے میں ہوتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے' اگر تم نے ہمارے ساتھ دشمنی کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ وَغَيْرِهَا

مشروبات وغیرہ کے بارے میں روایات

4529- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَاَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِيْ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِشْكَابَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نُعْمٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَمْرُ اُمُّ الْخَبَائِثِ وَمَنْ شَرِبَهَا لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَاِنْ مَّاتَ وَهِيَ فِيْ بَطْنِهٖ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً ۔ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ عُمَرَ الْقَاضِيْ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''شراب ام الخبائث'' (تمام خرابیوں کی جڑ) ہے، جو شخص اسے پیئے گا، اللہ تعالیٰ 40 دن تک اس کی نماز قبول نہیں کرے گا، اور اگر وہ ایسی حالت میں مر جائے کہ یہ اس کے پیٹ کے اندر موجود ہو، تو وہ شخص زمانہ جاہلیت کی موت مرا۔''

شرح:

انسان کی زندگی کی بقا کے لئے کھانا اور پینا ضروری ہے۔ اور انسانی معاشرے میں پینے کے لئے دودھ اور پانی جیسی قدرتی چیزوں کے ہمراہ کچھ مشروبات استعمال کیے جاتے ہیں۔ دنیا کے اکثر علاقوں میں ایسے مشروبات استعمال کرنے کا رواج ہے' جس کی وجہ سے انسان کا ذہنی توازن خراب ہو جاتا ہے۔ ایسے مشروبات کو ہمارے عرف میں شراب کہا جاتا ہے۔ دنیا کے ہر مذہب میں شراب نوشی کو معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اسلام نے بھی شدت کے ساتھ اس سے منع کیا ہے' جن میں سے چند ایک روایات اس باب میں امام دارقطنی نے نقل کی ہیں۔

4530- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ

۴۵۲۹- اخرجه الطبراني في الاوسط (۳۶۶۷) من طريق محمد بن حرب النشائي' قال: نا محمد بن ربيعة الكلابي عن الحكم بن عبد الرحمن' به- وعزاه الالباني في الصحيحة (۱۸۵٤) الى الواحدي في (الوسيط)' و القضاعي (الجملة الاولى منه) عن الحكم بن عبد الرحمن' به- و ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۷۵/۵): اخرجه الطبراني في الاوسط' عن شيخه شباب ابن صالح' و لم اعرفه- و بقية رجاله ثقات' و في بعضهم كلام لا يضر- اهـ- و له شاهد من حديث ابن عباس سياتي رقم (۴۵۳۱)-

۴۵۳۰- اسناده ضعيف' قال الذهبي في الميزان (۲۰۱/٤): (عبد الله بن مصعب بن خالد الجهني' عن ابيه' عن جده' فرفع خطبة منكرة' و فيهم جهالة)- و الحديث نقله المنذري في الترغيب و الترهيب (۲۱۲/۳) عن حذيفة- رضي الله عنه- قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (الخمر جماع الاثم' و النساء حبائل الشيطان' و حب الدنيا راس كل خطيئة)- اهـ- وقال: ذكره رزين' و لم اره في شيء من اصوله-

حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُصْعَبِ بْنِ خَالِدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِىُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ تَلَقَّفْتُ هٰذِهِ الْخُطْبَةَ مِنْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوْكَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ وَالْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ.

☆☆ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ''تبوک'' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبے کے دوران یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''شراب گناہوں کا مجموعہ ہے۔''

4531- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قَرِيْنٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَخْرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِىْ اُمَيَّةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَمْرُ اُمُّ الْفَوَاحِشِ وَاَكْبَرُ الْكَبَائِرِ مَنْ شَرِبَهَا وَقَعَ عَلٰى اُمِّهٖ وَعَمَّتِهٖ وَخَالَتِهٖ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''شراب برائیوں کی جڑ اور سب سے بڑا گناہ ہے جو اسے پی لے، وہ (نشہ کے عالم میں) اپنی ماں، اپنی پھوپھی اپنی خالہ کی عزت پر حملہ کرسکتا ہے۔''

4532- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِىْ ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِىْ قَبِيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ اُمُّ الْخَبَائِثِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''شراب ام الخبائث'' (تمام برائیوں کی جڑ) ہے۔''

4533- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِىُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ زَكَرِيَّا وَاَبِىْ حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيْمُهَا وَهِىَ مِنْ خَمْسَةٍ مِّنَ الْعِنَبِ وَالْحِنْطَةِ .وَالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ.

٤٥٣١- اخرجه الطبراني في الاوسط (٣١٣٤) قال: حدثنا بكر، قال: نا عبد الله بن يوسف...... فذكره- و اخرجه الطبراني في الكبير (١١٣٧٢)، (١١٤٩٨) عن رشدين بن سعد عن ابي صخر عن عبد الكريم ابي امية، به- و اسناده ضعيف؛ عبد الكريم ابو امية، و رشدين بن سعد، و ابن لهيعة: ثلاثتهم ضعفاء- والحديث ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٧٠/٥) و قال: اخرجه الطبراني في الاوسط، و الكبير، و فيه عبد الكريم ابو امية و هو ضعيف، اه- و انظر رقم (٤٥٢٩)-

٤٥٣٢- ابن لهيعة ضعيف، و ابو قبيل: هو حيي بن هاني، صدوق، لكنه يهم، كما في (التقريب)- و قد تقدم الحديث رقم (٤٥٢٩) من طريق اخرى عن ابن عمرو-

٤٥٣٣- اخرجه النسائي (٢٩٥/٨): اخبرنا محمد بن العلاء، قال: انبانا ابن ادريس...... فذكره - و محمد بن العلاء: هو ابو كريب، و هو ثقة- واخرجه البخاري (٤٦١٩)، (٥٥٨١)، (٥٥٨٨)، (٧٣٣٧)، و مسلم (٣٠٣٢)، وابو داود (٣٦٦٩)، و النسائي (٢٩٥/٨) من طريق ابي حيان عن الشعبي، به-

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی، انگور، گندم، جو، کھجور اور شہد''۔

4534- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اِنِّىْ وَجَدْتُ مِنْ فُلَانٍ رِيْحَ الشَّرَابِ فَسَاَلْتُهُ مَاذَا شَرِبَ فَزَعَمَ اَنَّهُ شَرِبَ الطِّلَاءَ وَاَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبَ فَاِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ .فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ تَامًّا.

☆☆ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے پاس تشریف لائے، انہوں نے فرمایا: مجھے فلاں شخص سے شراب کی بو محسوس ہوئی، میں نے اس سے دریافت کیا کہ اس نے کیا پیا ہے؟ تو اس نے بتایا: اس نے طلا پیا ہے، میں شراب کے بارے دریافت کر رہا ہوں، اگر اسے نشہ ہو گیا تو میں اسے کوڑے لگاؤں گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے مکمل حد کے کوڑے لگوائے۔

4555- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ .قَالَ حَمَّادٌ وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَّكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ .قَالَ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِى الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِى الْاٰخِرَةِ.

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان) نقل کرتے ہیں:

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر نشہ آور چیز ''خمر'' ہے، جو شخص دنیا میں شراب پیتا ہو اور اسے باقاعدگی سے پیتے ہوئے مر جائے، وہ آخرت میں اسے نہیں پیئے گا''

4536- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ وَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَشُكَّ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

4537- حَدَّثَنَاهُ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ مُجَشِّرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ مَرْفُوْعًا .وَكَذٰلِكَ

٤٥٣٤–اخرجه مالك في الموطا (٢/٨٤٢)، و منطريقه النسائي : كما في تغليق التعليق (٥/٣٦)، و البيهقي (٨/٢٩٥)–و علقه البخاري في صحيحه (١١/١٨٩) في الاشربة، باب الباذق و من نهى عن كل مسكر من الاشربة، فقال: وقال عمر: (وجدت من عبيدالله ريح شراب، و انا سائل عنه فان كان يسكر جلدته)–قال ابن حجر في التغليق: و اخرجه سعيد بن منصور عن ابن عيينة عن الزهري سمع السائب ابن يزيد يقول: قال عمر على المنبر: (ذكر...... لي ان عبيد الله بن عمر و اصحابه شربوا شرابا، و انا سائل عنه، فان كان يسكر حددتهم)- قال سفيان: فاخبرني معمر عن الزهري عن السائب قال: فرايت عمر يحدهم-

٤٥٣٥–اخرجه احمد (٢/٩٨)، و مسلم (٢٠٠٣)، و ابو داود (٣٦٧٩)، و الترمذي (١٨٦١) من طرق عن حماد بن زيد، به–واخرجه البخاري (٥٥٧٥)، و مسلم (٢٠٠٣)، و النسائي (٨/٣١٧، ٣١٨)، و ابن ماجه (٣٣٧٣)، و الدارمي (٢٠٩٦)، و احمد (٢/١٩، ٢١، ٢٨، ٣٥، ١٠٦، ١٢٣، ١٤٢) من طرق عن نافع، به-

٤٥٣٦–راجع الذي قبله- ٤٥٣٧–تقدم في الذي قبله-

رَوَاهُ يُوْنُس الْمُؤَدِّبُ عَنْ حَمَّادٍ كَذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَيْرِ شَكٍّ وَقَالَ لُوَيْنٌ عَنْ حَمَّادٍ رَفَعَهُ وَلَمْ يَشُكَّ.وَرَوَاهُ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُو النُّعْمَانِ الْبَصْرِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَيُّوْبَ كَذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَيْرِ شَكٍّ ۔

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

4538- حَدَّثَنَاهُ دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ الْبَصْرِيُّ جَارُ ابْنِ حِسَابٍ عَنْهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

4539- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوْحٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الضَّيْفِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

4540- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ زَاجٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

4541- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هِلَالِ بْنِ عُمَرَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ السُّكَّرِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ وَالاَجْلَحِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

4542- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُجَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ

٤٥٣٨- انظر الحديث (٤٥٣٦)-

٤٥٣٩- اخرجه النسائي (٨/٢٩٧) عن ابن ابي رواد: حدثنا ابن جريج - عن ايوب به- واخرجه احمد (٢/١٦، ٢٩، ٩٨، ١٣٤، ١٣٧) و مسلم (٣٠٠٢)، و النسائي (٨/٢٩٦) من طرق عن نافع به-

٤٥٤٠- انظر السابق-

٤٥٤١- انظر السابق-

٤٥٤٢- انظر السابق-

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَّكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر نشہ آور چیز خمر ہے۔''

4543- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر خمر حرام ہے۔''

4544- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا رِزْقُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

4545- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

4546- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُلَاثَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

۴۵۴۳- انظر السابق-

۴۵۴۴- اخرجه احمد (۲/ ۲۹) قال: حدثنا معاذ بن معاذ، به- و اخرجه احمد (۲/ ۱۶، ۳۱، ۱۰۴)، و الترمذي (۱۸۶٤)، و النسائي (۸/ ۲۹۷، ۳۲٤)، و ابن ماجه (۳۳۹۰)، و ابن الجارود (۸۵۹)، و ابن حبان (۵۳٦۹)، و الطحاوي (٤/ ۲۱۵) من طرق عن محمد بن عمرو ابن علقمة، به-

۴۵۴۵- اخرجه احمد (۲/ ۱٦)، و مسلم (۲۰۰۳)، و ابن الجارود (۸۵۷)، و الطبراني في الصغير (۱٤۳)، و البيهقي (۸/ ۲۹۳) من طرق عن عبيد الله بن عمر، به- وقد تقدم من طرق عن نافع-

۴۵۴٦- تقدم في الذي قبله-

4547- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ النَّشَائِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَارِسِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر نشہ آور چیز خمر ہے۔''

4548- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قُرَادٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے۔''

4549- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ حَدَّثَنِى اَبِى عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا اَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ . وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ اُحِلُّ مُسْكِرًا .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نشہ آور چیز کو حلال قرار نہیں دیتا۔''

4550- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا سَهْمُ بْنُ اِسْحَاقَ اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ اَبَانَ

٤٥٤٧- اخرجه الطبراني في الاوسط (١٦٣٤) ' و ابن عدي في الكامل (٥/١٩٣) من طريق علي بن عاصم' به- و قال الطبراني: لم يرو هذا الحديث عن عبيد الله الا علي- وعلي: هو ابن عاصم بن صهيب' قال الحافظ في (التقريب) صدوق يخطيء و يصر' و رمي بالتشيع- قلت: اما التشيع فلا يضره' فقد خرج البخاري و مسلم و غيرهما من اصحاب الكتب الذين اشترطوا فيها الصحة احاديثه جمع من الشيعة' لكن نص غير و احد على ان عليا كان يخطيء و يصر' و لا يرجع -وقد اخرجه عدي بن الفضل عن عبيد الله بن عمر عن القاسم عن عائشة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (ما اسكر الفرق' فالاوقية منه حرام) و سياتي رقم (٤٥٧٨)' و قال الدارقطني عقبه: قال ابن صاعد: هذا انما يروى عن ابي عثمان عن القاسم- الا -وسرواية ابي عثمان ستاتي - ايضا - رقم (٤٥٧٤)- و اصل الحديث عند البخاري و مسلم و غيرهما من طريق ابي سلمة عن عائشة' و سياتي رقم (٤٥٥٥)' و للحديث طرق اخرى' ستاتي عند المصنف-

٤٥٤٨- تقدم حديث ابن عمر من طرق-

٤٥٤٩- عيسى بن عبد الله تقدمت ترجمته عند الدارقطني في باب المواقيت رقم (١٣١) فقال: يقال له: مبارك' و هو متروك الحديث- انظر ترجمته في الميزان (٥/٣٨٠)-

٤٥٥٠- اسناده ضعيف عمران بن ابان ضعفه الحافظ في (التقريب)' و ايوب بن سيار هو السحيمي' و هو ضعيف' روى له ابو داود و الترمذي- و انظر الحديث (٤٥٤٧)-

حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سَيَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَّمَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ وَّمَا اَسْكَرَ الْفَرَقُ فَالْمَجَّةُ مِنْهُ حَرَامٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں۔

"ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے، جس کا پیالہ نشہ کر دے اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔"

4551- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الرُّهَاوِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هِيَ الشَّرْبَةُ الَّتِيْ اَسْكَرَتْكَ.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَوْلَهٗ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ هِيَ الشَّرْبَةُ الَّتِيْ اَسْكَرَتْكَ. هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الَّذِيْ قَبْلَهٗ. وَلَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ الْحَجَّاجِ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ. وَعَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ ضَعِيْفٌ وَّحَجَّاجٌ ضَعِيْفٌ. وَاِنَّمَا هُوَ مِنْ قَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ وہ گھونٹ ہے جو تمہیں نشہ کر دے۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت ابراہیم نخعی کے قول کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

4552- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مِشْكَانَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. هِيَ الشَّرْبَةُ الَّتِيْ تُسْكِرُكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔" اس سے مراد وہ مشروب ہے جو تمہیں نشہ کر دے۔

4553- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ اَنَّهٗ ذُكِرَ عِنْدَهٗ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ هِيَ الشَّرْبَةُ الَّتِيْ تُسْكِرُكَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هٰذَا حَدِيْثٌ بَاطِلٌ.

٤٥٥١- اخرجه البيهقي في سننه (٨/٢٩٨)، و نقل عقبه قول الدارقطني في تصويب وقفه على ابراهيم، ثم قال: وقد روي عن ابراهيم خلاف ذلك، فيما اخرجه الحسن بن عمرو عن فضيل بن عمرو عن ابراهيم قال: كانوا يرون ان من شرب شرابا فسكر منه، لم يصلح له ان يعود فيه- قلت: في اسناده الحجاج بن ارطاة و هو ضعيف، تقدمت ترجمته مرارا-

٤٥٥٢- اخرجه البيهقي (٨/٢٩٨) من طريق الدارقطني، به- و حجاج ضعيف- و انظر الذي قبله-

٤٥٥٣- اخرجه البيهقي في سننه (٨/٢٩٨) من طريق يحيى بن شاهويه: ثنا عبد الكريم، به نحوه-

☆☆ سفیان بن عبدالملک کے سامنے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول یہ روایت ذکر کی گئی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ وہ گھونٹ ہے جو تمہیں نشہ کر دے۔

تو عبداللہ بن مبارک نے کہا: یہ جھوٹی روایت ہے۔

4554- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ مَاهَانَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِىْ جَاءَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ . هُوَ الْقَدَحُ الَّذِىْ يُسْكِرُ مِنْهُ هٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ عَنْ حَمَّادٍ اَنَّهُ مِنْ قَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ

☆☆ حماد کے حوالے سے یہ جو روایت منقول ہے۔

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اس سے مراد وہ پیالہ ہے جس کی وجہ سے نشہ ہو جائے''۔

درست یہ ہے کہ یہ ابراہیم نخعی کا قول ہے۔

4555- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ حَرَامٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''بتع'' (مخصوص قسم کی شراب) کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر وہ مشروب جو نشہ کر دے، وہ حرام ہے''۔

4556- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''بتع'' (مخصوص قسم کی شراب) کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر وہ مشروب جو نشہ کر دے، وہ حرام ہے''۔

4557- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا

۴۵۵۴- اسناده حسن: عيسى بن ابراهيم: هو البركي' قال الحافظ في (التقريب): صدوق ربما وهم - و بقية رجاله ثقات-

۴۵۵۵- اخرجه مالك في الموطا (۲/۸۴۵) كتاب الاشربة: باب تحريم الخمر حديث (۹)' و من طريقه احمد (۶/۱۹۰)' و البخاري (۵۵۸۵)' و مسلم (۲۰۰۱)' و ابو داود (۳۶۸۲)' و الترمذي (۱۸۶۳)' و النسائي (۸/۲۹۸)' و الدارمي (۲۱۰۳) عن ابن شهاب' به- و سياتي رقم (۴۴۵۷) من طريق معمر عن ابن شهاب- واخرجه الحميدي (۲۸۱)' و احمد (۶/۳۶)' و البخاري (۲۴۲) (۵۵۸۶)' و مسلم (۲۰۰۱)' و ابو داود (۳۶۸۲)' و النسائي (۸/۲۹۸)' و ابن ماجه (۳۳۸۶) من طرق عن ابن شهاب' به-

۴۵۵۶- راجع الذي قبله-

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ - وَالْبِتْعُ نَبِيْذُ الْعَسَلِ - وَكَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُوْنَهُ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "بتع" (راوی کہتے ہیں: بتع شہد کی نبیذ کو کہتے ہیں) کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ہر وہ مشروب جو نشہ کر دے، وہ حرام ہے۔"

4558- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيْلِ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ.

☆☆ عامر بن سعد اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کر دے میں اس کی تھوڑی مقدار سے بھی تمہیں منع کرتا ہوں۔"

4559- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْمَدِيْنِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيْلِ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ.

☆☆ عامر بن سعد اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کر دے میں اس کی تھوڑی مقدار سے بھی تمہیں منع کرتا ہوں۔"

4560- قُرِءَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ ح وَاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَمَّادٍ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اِسْرَائِيْلَ اَبُوْ عُثْمَانَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَزَعَةُ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ انْتَبَذْتُ نَبِيْذًا فِيْ دُبَّاءٍ تُحْفَةً اُتْحِفُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ كَانَ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ فِطْرِهٖ جِئْتُهُ بِهَا اَحْمِلُهَا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ . قُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَبِيْذٌ انْتَبَذْتُهُ لَكَ عَرَفْتُ اَنَّكَ تَصُوْمُ يَوْمَكَ هٰذَا فَاَحْبَبْتُ اَنْ تُصِيْبَ مِنْهُ .فَقَالَ اَدْنِهَا مِنِّيْ . فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهِ يَنِشُّ قَالَ اضْرِبْ بِهٰذَا الْحَائِطَ فَاِنَّمَا يَشْرَبُ هٰذَا مَنْ

۴۵۵۷- اخرجه احمد (۹۶/۶، ۲۲۵) و مسلم (۲۰۰۱) و النسائي (۲۹۸/۸) من طريق معمر عن ابن شهاب به- و انظر الحديث (۴۵۵۵، ۴۵۵۶)-

۴۵۵۸- اخرجه ابن ابي شيبة (۱۰۹/۸-۱۱۰) و النسائي (۳۰۱/۸) و ابن حبان (۱۹۲/۱۲) (۵۳۷۰) و ابن الجارود (۸۶۲) و الدارمي (۳۹/۲) و ابو يعلى (۵۵/۲) (۶۹۴، ۶۹۵) و الطحاوي (۲۱۶/۴) و البيهقي (۲۹۶/۸) من طرق عن الضحاك بن عثمان به- و عزاه الحافظ في تلخيص الحبير (۲۰۱/۴- بتحقيقنا) للبزار ايضا- و رجال الاسناد رجال الصحيح-

۴۵۵۹- تقدم في الذي قبله-

۴۵۶۰- اخرجه ابو داود (۳۷۱۶) و النسائي (۳۰۱/۸، ۳۲۵) و ابن ماجه (۳۴۰۹) و البخاري في التاريخ الكبير (۱۵۷/۳) و ابو يعلى (۷۳۶۰) من طريق خالد بن عبد الله بن حسين مولى عثمان بن عفان عن ابي هريرة، نحوه-

لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے (شراب بنانے کے مخصوص برتن) دُباء میں نبیذ تیار کی' تاکہ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر اس دن پیش کروں' جب آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ جب افطاری کا وقت ہوا تو میں اسے اٹھا کر آپ کی خدمت میں لایا۔ آپ نے دریافت کیا: اے ابوہریرہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' یہ نبیذ ہے' جو میں نے آپ کے لیے تیار کی۔ مجھے پتہ تھا آپ آج روزہ رکھیں گے تو میری یہ خواہش ہے کہ آپ اسے استعمال کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے میرے قریب کرو' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جائزہ لیا تو اس میں جوش آ چکا تھا۔ آپ نے فرمایا: اسے اس دیوار پہ مار دو' کیونکہ اسے وہ پیئے گا جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان نہ رکھتا ہو۔

4561- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ الْمُبَارَكِ التُّرْكِيُّ حَدَّثَنَا اَصْرَمُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ اَبُوْ مُعَاذٍ عَنْ اَبِىْ حَرِيْزٍ اَنَّ عَامِرًا الشَّعْبِىَّ حَدَّثَهُ اَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْخَمْرُ مِنَ الْعَصِيْرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالذُّرَةِ وَاِنِّىْ اَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ.

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''خمر انگور' کھجور' کشمش' گندم' جو اور ذُرّہ سے تیار کی جاتی ہے۔ اور میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں''۔

4562- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِىُّ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِىَ مِنْ خَمْسَةٍ مِّنَ الْعِنَبِ وَالْعَسَلِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ اَيُّهَا النَّاسُ وَدِدْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا فِيْهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِىْ اِلَيْهِ الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَاَبْوَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

٤٥٦١- اخرجه ابو داود في سننه (٣٦٧٧)، و العقيلي في الضعفاء (٢/٢٤١)، و البيهقي (٨/٢٨٩) من طريق فضيل بن ميسرة عن ابي حريز، به- و اخرجه العقيلي- ايضا- من طريق عثمان بن مطر عن ابي حريز، باسناده نحوه، و سياتي من هذا الوجه عند الدارقطني رقم (٤٥٦٨)- وقال العقيلي: (وقد روي هذا بغير هذا الاسناد منوجه اصلح من هذا)- قلت: ابو حريز: هو عبد الله بن حسين، قال احمد: حديثه منكر، وضعفه يحيى بن معين، ووثقه في رواية اخرى- وقال ابو داود: ليس حديثه بشيء- انظر الميزان (٤/٨١)- والحديث اخرجه احمد (٤/٢٦٧)، و ابو داود (٣٦٧٦)، و الترمذي (١٨٧٢)، و النسائي في الكبرى (٤/١٨١) (٦٧٨٧) من طريق ابراهيم بن مهاجر عن الشعبي، به- و سياتي رقم (٤٥٦٦)، و سياتي برقم (٤٥٦٤) من طريق مجالد عن الشعبي و في رقم (٤٥٦٥) من طريق سلمة بن كهيل عن الشعبي، و في رقم (٤٥٦٩) من طريق السري بن اسماعيل عن الشعبي-

٤٥٦٢- تقدم رقم (٤٥٣٢)-

منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اما بعد! اے لوگو! جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی: انگور' شہد' کھجور' گندم اور جو' ہر وہ چیز جو عقل کو ڈھانپ لے (یعنی نشہ پیدا کردے) وہ خمر ہے۔

اے لوگو! تین چیزوں کے بارے میں میری یہ خواہش تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں ہمیں وضاحت کردیتے: دادا (کا وراثت میں حصہ) کلالہ اور سود (کی کچھ صورتیں)''۔

4563- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ زَكَرِيَّا وَاَبِىْ حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا وَهِىَ مِنْ خَمْسٍ مِّنَ الْعِنَبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اما بعد! اے لوگو! جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی: انگور' گندم' جو' کھجور اور شہد''۔

4564- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سِرَاجٍ الْكِنْدِىُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ - يَعْنِىْ مِنْبَرَ الْكُوفَةِ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ خَمْرًا .

☆☆ امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو اس منبر (راوی کہتے ہیں:) یعنی کوفہ کے منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک کھجور' کشمش' گندم' جو اور شہد سے شراب بنائی جاتی ہے''۔

4565- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيٰى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَشْرِبَةُ مِنْ خَمْسٍ مِّنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالْعَسَلِ وَمَا خَمَّرْتَهُ فَهُوَ خَمْرٌ .

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

٤٥٦٣- انظر الحديث السابق-

٤٥٦٤- في اسناده مجالد بن سعيد' و هو ضعيف- و انظر رقم (٤٥٦١)-

٤٥٦٥- تقدم من طرق عن الشعبي رقم (٤٥٦١)-

نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: شراب پانچ چیزوں سے بنائی جاتی ہے: گندم جَو، کھجور، کشمش اور شہد اور ہر وہ چیز جس کے ذریعے عقل پر پردہ پڑ جائے وہ "خمر" ہوتی ہے۔

4566- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ الزَّبِيْبِ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ الْبُرِّ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ الشَّعِيْرِ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا.

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کھجور سے شراب بنتی ہے، کشمش سے شراب بنتی ہے، گندم سے شراب بنتی ہے، جَو سے شراب بنتی ہے اور شہد سے شراب بنتی ہے۔

4567- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ بِهٰذَا .وَرَوَاهُ قَاسِمٌ الْجُوعِيُّ عَنِ الْفِرْيَابِيِّ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّوَهِمَ فِيْهِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے، تاہم اس میں راوی کو نقل کرنے میں وہم ہوا ہے۔

4568- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ اَبِيْ حَرِيْزٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ الْخَمْرَ مِنَ الْعَصِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ.

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: یاد رکھنا کہ انگور، کشمش، کھجور، گندم اور جَو سے شراب بنتی ہے۔

4569- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيْلِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ كَثِيْرٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ السَّرِيَّ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ الْكُوْفِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيْرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِيْبِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا وَاَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ.

٤٥٦٦- تقدم رقم (٤٤٦١)-

٤٥٦٧- رواية ابراهيم بن المهاجر تقدم تخريجها: انظر السابق- و رواية اسرائيل عن ابي اسحاق خطا: كما نبه عليه الحافظ الدارقطني هنا-

٤٥٦٨- تقدم رقم (٤٤٦١)-

٤٥٦٩- اخرجه احمد (٤/٢٧٣) و ابن ماجه (٣٣٧٩) من طريق الليث بن سعد عن يزيد به- و السري بن اسماعيل ضعيف- و الحديث تقدم من طرق عن الشعبي- انظر رقم (٤٤٦١)-

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: گندم سے شراب بنتی ہے جَو سے شراب بنتی ہے کشمش سے شراب بنتی ہے کھجور سے شراب بنتی ہے اور شہد سے شراب بنتی ہے اور میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔

4570- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ لُؤْلُؤٌ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى الْهُذَيْلِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ اِنَّ الَّتِى اَمَرَ بِهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ اَنْ تُكْسَرَ دِنَانُهُ وَاَنْ تُكْفَا لَمِنَ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ .

☆☆ عبداللہ بن ابوہذیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے قسم اُٹھا کر یہ بات بیان کی تھی کہ جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت شراب بنانے کے مٹکے توڑ دیئے گئے تھے اور کھجور اور کشمش کا وہ پھل (جو شراب کے لیے استعمال ہوتا تھا) اسے ضائع کر دیا گیا تھا۔

4571- حَدَّثَنَا الْقَاضِىُ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ . قَالَ اَبُو الْحَسَنِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هٰذَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الدَّانِىُّ كُوْفِىٌّ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شے کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کر دے اُس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

4572- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَذَا نَسَبُهٗ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ الْاَنْصَارِىِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ الْاَنْصَارِىِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ .

☆☆ حضرت خوات بن جبیر انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کر دے اُس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

4573- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الطِّيْنِىُّ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ اَبِىْ

۴۵۷۰- تفرد به الدارقطني-

۴۵۷۱- اخرجه احمد (۲/۱۷۹)، و النسائي (۸/۳۰۰)، و ابن ماجه (۳۳۹٤)، و الطحاوي في شرح معاني الآثار (٤/۲۱۷)، و البيهقي (۸/۲۹۶) من طريق عبيد الله بن عمر عن عمرو بن شعيب به-واخرجه احمد (۲/۱۶۷) عن عبد الله بن عمر عن عمرو بن شعيب، به-

۴۵۷۲- اخرجه الحاكم (۳/٤۱۳)، و العقيلي (۲/۳۳۲)، و الطبراني في الكبير (٤/۲۰۵) (٤۱٤۹)، و في الاوسط (۱۶۱۶) من طريق عبد الله بن اسحاق بن الفضل، به-قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۵/۶۰): فيه عبد الله بن اسحاق الهاشمي: قال العقيلي: له احاديث لا يتابع منها على شيء، و ذكر له الذهبي هذا الحديث)- اه- و انظر نصب الراية (٤/۳۰۵)-

يُونُسَ الْعِجْلِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَّمَا اَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کردے اُس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

4574- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ ح وَاَخْبَرَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِي سُلَيْمٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْكَرَ الْفَرَقُ فَالْاُوقِيَّةُ مِنْهُ حَرَامٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس چیز کا ایک فرق (یعنی پیالہ) نشہ پیدا کردے اُس کا اوقیہ (یعنی تھوڑی مقدار) بھی حرام ہے۔

4575- حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ جَمِيعًا عَنْ لَيْثٍ بِاِسْنَادِهِ قَالَ فَالْحُسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اُس میں یہ الفاظ ہیں:

''اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے''۔

4576- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي عَفَّانُ حَدَّثَنِي مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ح وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ اَخْبَرَنَا اَبُو عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْكَرَ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ. قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ اسْمُ اَبِي عُثْمَانَ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ وَّكَانَ قَاضِيَ اَهْلِ مَرْوٍ رَوَى عَنْهُ مُطَرِّفٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس چیز کا ایک فرق (یعنی پیالہ) نشہ پیدا کردے اُس کا ایک چلو بھی حرام ہے۔

٤٥٧٣- تقدم في رقم (٤٥٧١) من طريق عبيد الله بن عمر، و عبد الله بن عمر-

٤٥٧٤- اخرجه البيهقي (٢٩٦/٨) من طريق اسماعيل بن علية و عبد الرحمن بن محمد المحاربي عن ليث، به-وقد تقدم برقم (٤٥٥٠) من طريق عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه وسياتي برقم (٤٥٧٦) من طريق مهدي بن ميمون عن ابي عثمان الانصاري-وبرقم (٤٥٧٧) من طريق الربيع بن صبيح عن ابي عثمان- وقد تقدم الحديث برقم (٤٥٥٥) من طريق ابي سلمة عن عائشة-

٤٥٧٥- انظر الحديث السابق-

٤٥٧٦- اخرجه ابو داود (٣٦٨٧)، و الترمذي (١٨٦٧)، و احمد (٧٢/٦)، و ابو يعلى (٣٢٢/٧) (٤٣٦٠)، و ابن حبان (٢٠٢/١٢) (٥٣٨٣)، و ابن الجارود (٨٦١)، و الطحاوي (٢١٦/٤)، و البيهقي (٢٩٦/٨) من طريق مهدي بن ميمون، به- و انظر الحديث (٤٥٧٤)-

4577- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَالْحُسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس چیز کا ایک فرق (پیالہ) نشہ پیدا کر دے اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

4578- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَرْدِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَدِيِّ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ فَالْأُوقِيَّةُ مِنْهُ حَرَامٌ. قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ هَذَا إِنَّمَا يُرْوَى عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ الْقَاسِمِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس چیز کا ایک فرق نشہ پیدا کر دے اس کا اوقیہ بھی حرام ہے۔

4579- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ فَالْحُسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس چیز کا ایک فرق نشہ پیدا کر دے اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

4580- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبٍ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ فَالْحُسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ. مَوْقُوفٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جس چیز کا فرق نشہ پیدا کر دے اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔ یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

4581- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَرْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ فَالْجُرْعَةُ مِنْهُ حَرَامٌ.

۴۵۷۷- اخرجه احمد (۶/۷۱) قال: حدثنا خلف بن الوليد' قال: حدثنا الربيع ...... فذكره- و الربيع بن صبيح قال الحافظ في (التقريب): صدوق سيء الحفظ' و كان عابدا مجاهدا' قال الرامهرمزي: هو اول من صنف الكتب بالبصرة- و انظر الحديث (۴۵۴۶)-

۴۵۷۸- تقدم رقم (۴۴۴۷)-

۴۵۷۹- اسناده ضعيف: لضعف ابي جعفر الرازي' و قد تقدمت ترجمته- و قد تقدم الحديث' بهذا اللفظ من طريق آخر' انظر رقم (۴۵۷۸)-

۴۵۸۰- اسناه ضعيف: ابو جعفر الرازي ضعيف' و شيخه: هو ليث بن ابي سليم' و هو ضعيف ايضا- و انظر الحديث السابق-

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس چیز کا ایک فرق نشہ پیدا کر دے اُس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

4582- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ سَمِعَا الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْكَرَ الْفَرَقُ فَالْحُسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس چیز کا ایک فرق نشہ پیدا کر دے اُس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

4583- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْكَرَ الْفَرَقُ فَالْحُسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس چیز کا ایک فرق نشہ پیدا کر دے اُس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

4584- حَدَّثَنِيْ دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا وَالْمُسْكِرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ .

۴۵۸۱-يحيى بن الورد ترجمه ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (۹/ ۱۹٤) فقال: يحيى بن الورد الفرغاني: روىعن حجاج بن محمد الاعور - و محمد بن مصعب القرقساني: كتب عنه ابي بدمشق' و وثقه الخطيب في تاريخه(۱٤/ ۲۱٤)-و ابوه: هو ورد بن عبد الله التيمي' ذكره المزي في تهذيب الكمال في الرواة عن محمد بن طلحة بن مصرف' و ترجم له ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (۹/ ۵۱)' و لم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا - و وثقه الجوزجاني: كما في تاريخ بغداد (۱۳/ ٤۹۰)- و محمد بن طلحة بن مصرف: قال الحافظ في (التقريب): صدوق له اوهام-قلت: و هذا قد تفرد به محمد بن طلحة: فلم يروه غيره عن حميد عن انس عن عائشة- و الحديث محفوظ من رواية غيره عن ابي سلمة عن عائشة- و الله اعلم-

۴۵۸۲-اسناده ضعيف' فيه الواقدي و هو متروك-

۴۵۸۳-محمد بن عبد الرحيم: هو البزار ابو يحيى' المعروف بصاعقة' ثقة حافظ- و الحديث تقدم من طرق عن الزهري عن ابي سلمة' به- انظر رقم (٤۵۵۵' ٤۵۵٦' ٤۵۵۷)-

۴۵۸٤-اخرجه النسائي في سننه (۸/ ۳۲۱): انبانا الحسين بن منصور' قال: حدثنا احمد ابن حنبل...... فذكره-واخرجه البيهقي في سننه (۸/ ۲۹۷) من طريق ابي سعيد احمد بن ابراهيم الصوفي' ثنا عبد الله بن احمد بن حنبل' حدثني ابي...... فذكره' بهذا الاسناد- و لفظه عن ابن عباس قال: حرمت الخمر بعينها قليلها و كثيرها و المسكر من كل شراب-و اخرجه من طريق عبد الله بن محمد البغوي' ثنا احمد بن حنبل...... فذكره الا انهلم يقل: (قليلها و كثيرها)- قال البيهقي: و كذلك اخرجه عن احمد بن حنبل موسى بن هارون- و كذلك روي عن عياش العامري عن عبد الله بن شداد عن ابن عباس: (والمسكر من كل شراب)' و على هذا يدل سائر الروايات عن ابن عباس-واخرجه البيهقي - ايضا- من طريق جعفر بن عون عن مسعر عن ابي عون' به- و اخرجه منطريق سفيان عن ابي عون كذلك- ورواية مجاهد و طاوس و عطاء ستاتي في الحديث التالي-

قَالَ مُوسٰى وَاَخْبَرَنَا بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنْ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ بِنْتِ السُّدِّيِّ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ سَوَاءً وَّالْمُسْكِرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ .قَالَ مُوسٰى وَهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِاَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ . وَرَوَاهُ عَنْهُ طَاوُسٌ وَّعَطَاءٌ وَّمُجَاهِدٌ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ .رَوٰى عَنْهُ قَيْسُ بْنُ حَبْتَرٍ كَذٰلِكَ فُتْيَا ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُسْكِرِ .

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: خمر اور ہر نشہ آور مشروب کو حرام قرار دیا گیا ہے۔
یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)
''ہر نشہ آور چیز حرام ہے''۔
جبکہ بعض راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
''جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کردے' اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے''۔
بعض راویوں نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ بھی نقل کیا ہے جو نشہ آور چیز کے بارے میں ہے۔(جو درج ذیل ہے)۔

4585- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَطَاءٍ وَّطَاوُسٍ وَّمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَلِيْلُ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ حَرَامٌ.

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کردے' اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

4586- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَطَاءٍ وَّطَاوُسٍ وَّمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَلِيْلُ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ حَرَامٌ.

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کردے' اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

4587- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ السَّمِيْعِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْبُسْتَنْبَانِ

٤٥٨٥- اخرجه هنا من طريق يعقوب بن اسحاق عن ابي عوانة- و سياتي في الذي بعده من طريق عبد الرحمن بن مهدي عن ابي عوانة' و اسناده صحيح- و من طريق الدارقطني الثاني اخرجه البيهقي في سننه (٢٩٨/٨)-
٤٥٨٦- اخرجه البيهقي في سننه (٢٩٨/٨) من طريق الدارقطني- و انظر الذي قبله-
٤٥٨٧- الاثر ذكره الزيلعي في نصب الراية (٢٩٦/٤)' و قال : فيه مجهول-قلت: و عمر بن سعيد ابو حفص الدمشقي: ترجم له ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (١١١/٦) فقال: روى عن سعيد بن عبد العزيز- سمعت ابي يقول ذلك- وروى عن عبد الله ابن احمد بن حنبل' قال-فيما كتب الي قال-: سالت ابي عن عمر بن سعيد ابي حفص الدمشقي؟ فقال: كتبت عنه' و تركت حديثه: و ذاك اني ذهبت اليه انا و ابو خيثمة' فاخرجه الينا كتابا عن سعيد بن بشير' و اذا هي احاديث سعيد بن ابي عروبة؛ فتركناه- وقال ابن ابي حاتم: سمعت ابي يقول: اتيت عمر بن سعيد الدمشقي' و كتبت عنه' و طرحت حديثه-وسعيد بن بشير: هو الازدي الشامي' قال ابن حجر في التقريب: ضعيف-

حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الدِّمَشْقِيُّ عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ- مِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ- عَنْ بَعْضِ اَهْلِ بَيْتِهِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيْذِ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمِ الْخَمْرَ لِاِسْمِهَا وَاِنَّمَا حُرِّمَتْ لِعَاقِبَتِهَا وَكُلُّ شَرَابٍ يَكُوْنُ عَاقِبَتُهُ كَعَاقِبَةِ الْخَمْرِ فَهُوَ حَرَامٌ كَتَحْرِيْمِ الْخَمْرِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جعفر اپنے خاندان کے کسی شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ نے خمر کو اس کے نام کی وجہ سے حرام قرار نہیں دیا بلکہ اس کے نتیجے کی وجہ سے حرام قرار دیا ہے' تو ہر وہ مشروب جس کا نتیجہ اسی طرح کا ہو' جو شراب کا ہوتا ہے' تو وہ حرام ہوگا' جس طرح شراب حرام ہے۔

4588- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاهُ قَوْمٌ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَنْبِذُ النَّبِيْذَ فَنَشْرَبُهُ عَلٰى غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا .قَالَ اشْرَبُوْا وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ .قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَكْسِرُهُ بِالْمَاءِ .فَقَالَ حَرَامٌ قَلِيْلُ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نبیذ تیار کرتے ہیں اور صبح شام اسے پیتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے پی لیا کرو لیکن (یہ یاد رکھنا) ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم پانی کے ذریعے (اس کے نشے کی تیزی کو) توڑ دیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کر رہی ہو' اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

4589- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ قَوْمٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَنْبِذُ نَبِيْذًا نَشْرَبُهُ عَلٰى طَعَامِنَا .قَالَ اشْرَبُوْا وَاجْتَنِبُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ .فَاَعَادُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيْلِ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نبیذ تیار کرتے ہیں اور اسے کھانے کے ساتھ پیتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے پی لیا کرو لیکن ہر نشہ آور چیز سے اجتناب کرو' انہوں نے اپنی بات دُہرائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں اُس چیز کی تھوڑی مقدار استعمال کرنے سے بھی منع کیا ہے' جس کی

٤٥٨٨- في اسناده سعيد بن سلمة بن هشام بن عبد الملك' و هو ضعيف؛ كما في (التقريب- وقد تقدم الحديث برقم (٤٥٧١) من طريق عبيد الله بن عمر عن عمرو بن شعيب' به مختصرا-

٤٥٨٩- تقدم في الذي قبله-

زیادہ مقدار نشہ پیدا کر دیتی ہے۔

4590- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّرْخَسِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى الثَّعْلَبِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبِىْ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ بِعَشَاءٍ فَتَعَشّٰى ثُمَّ سَقَانَا ثُمَّ خَرَجْنَا فِى الظُّلْمَةِ فَلَمْ نَهْتَدِ فَاَرْسَلَ مَعَنَا بِشُعْلَةٍ مِّنْ نَارٍ وَّخَرَجْنَا.

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: میں اور میرے والد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے ہمیں رات کا کھانا کھلایا' پھر انہوں نے ہمیں مشروب پلایا' پھر ہم تاریکی میں وہاں سے نکلے تو ہمیں راستے کا پتہ نہیں چل رہا تھا تو انہوں نے ہمارے ساتھ آگ کا شعلہ بھی دیا تو ہم وہاں سے روانہ ہوئے۔

4591- قُرِءَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ عَنْ اَبِىْ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ذُكِرَتِ الْاَوْعِيَةُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْرَابِىٌّ لَا ظُرُوْفَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ وَّلَا تَسْكَرُوْا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میں نے چند برتنوں کا تذکرہ کیا تو ایک دیہاتی بولا: برتنوں میں تو کوئی حرج نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز سے اجتناب کرو اور نشے کا شکار نہ ہو۔

4592- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَابْنُ صَاعِدٍ وَّالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ لَا تَشْرَبُوْا فِىْ نَقِيْرٍ وَّلَا مُقَيَّرٍ وَّلَا دُبَّاءٍ وَّلَا حَنْتَمٍ وَّلَا مَزَادَةٍ وَّلٰكِنِ اشْرَبُوْا فِىْ سِقَاءٍ اَحَدِكُمْ غَيْرَ مُسْكِرٍ فَاِنْ خَشِىَ شِدَّتَهٗ فَلْيَصُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ . لَفْظُ ابْنِ مَنِيْعٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

٤٥٩٠- اسناده ضعيف: فيه عبد الاعلى الثعلبي' و هو ضعيف' و قد تقدمت ترجمته-

٤٥٩١- في اسناده شريك بن عبد الله القاضي' و هو ضعيف تقدمت ترجمته- و الحديث اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (٢٠٩/٩) (١٦٩٦١)' و البخاري (٥٥٩٣)' و مسلم (٢٠٠٠)' و النسائي (٣١٠/٨)' و الحميدي (٥٨٢)' و احمد (١٦٠/٢) من طريق سفيان عن سليمان الاحول عن مجاهد عن ابي عياض عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال: لما نهى النبى صلى الله عليه وسلم عن الاوعية' قالوا: ليس كل الناس يجد سقاء! فارخص في الجر غير المزفت-

٤٥٩٢- اخرجه البيهقي في سننه (٣٠٢/٨) من طريق الدارقطني -و الحديث اخرجه مسلم في صحيحه (٣٣/١٩٩٣) من طريق نصر بن على الجهضمي اخبرنا نوح بن قيس...... فذكره' بهذا الاسناد بلفظ: (قال لوفد عبد القيس: (انهاكم عن الدباء و الحنتم و النقير' و المقير- و الحنتم: المزادة المجبوبة- و لكن اشرب في سقائك و اوكه- واخرجه - ايضا- ابو داود (٣٦٩٣)' و النسائي (٣٠٩/٨)' و احمد (٤٩١/٢) من طريقين عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة- وقوله (ولكن اشربوا...... الخ)' قال البيهقي في سننه: (اخرجه جماعة عن نوح بن قيس لم يذكروا فيه هذه اللفظة: فيشبه ان تكون من قول بعض الرواة- وروي في الكسر بالماء من وجه آخر عن ابي هريرة' و اسناده ضعيف- اه-

نے عبدالقیس قبیلے کے وفد سے فرمایا: تم لوگ نقیر، مقیر، دباء، حنتم، مزادہ (یہ سب شراب تیار کرنے کے مختلف برتن ہیں) تماس میں کچھ نہ پیو بلکہ مشکیزے میں پی لو اور وہ چیز پیو جو نشہ آور نہ ہو اگر اس کے تیز ہونے کا اندیشہ ہو تو اس پر پانی ڈال لو۔

4593- قُرِءَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا الزَّنْجِيُّ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَاَطْعَمَهُ فَلْيَاْكُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَلَا يَسْاَلْهُ وَاِنْ سَقَاهُ شَرَابًا فَلْيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا يَسْاَلْهُ عَنْهُ وَاِنْ خَشِيَ مِنْهُ فَلْيَكْسِرْهُ بِالْمَآءِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے تو وہ اسے کھلائے، تو آدمی کو چاہیے کہ وہ کھانا کھائے اور اُس سے کوئی فرمائش نہ کرے اگر وہ اُسے کوئی مشروب پلائے تو وہ اس مشروب کو پی لے اور اس سے مزید کوئی فرمائش نہ کرے اور اگر اسے اس مشروب کے بارے میں اندیشہ ہو تو اس میں پانی ڈال کر اس کا زور توڑ دے۔

4594- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اشْرَبُوْا فِي الْمُزَفَّتِ وَلَا تَسْكَرُوْا . وَهِمَ فِيْهِ اَبُو الْاَحْوَصِ فِيْ اِسْنَادِهٖ وَمَتْنِهٖ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا .

۴۵۹۳- اخرجه احمد في مسنده (۳۹۹/۲) و الحاكم في المستدرك (۱۳۶/۴) و البيهقي (۳۰۲/۸) و ابو يعلي في مسنده (۲۳۹/۱۱) و الخطيب في تاريخه (۸۷/۳) من طريق مسلم بن خالد' به-وقال الحاكم: صحيح الاسناد' و وافقه الذهبي -وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۸۳/۸): اخرجه احمد' و ابو يعلي' و فيه مسلم بن خالد الزنجي: وثقه ابن معين وغيره' و ضعفه احمد وغيره' و بقية رجالهما رجال الصحيح - اه-

۴۵۹۴- اخرجه النسائي (۳۱۹/۸) قال: اخبرنا هناد بن السري عن ابي الاحوص...... فذكره-وقال النسائي: وهذا حديث منكر' غلط فيه ابو الاحوص: سلام بن سليم' و لا نعلم احدا تابعه عليه من اصحاب سماك بن حرب- و سماك ليس بالقوي' و كان يقبل التلقين- قال احمد بن حنبل: كان ابو الاحوص يخطيء في هذا الحديث: خالفه شريك في اسناده و لفظه)-ثم اخرجه منطريق شريك عن سماك بن حرب عن ابن بريدة عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الدباء و الحنتم و النقير و المزفت- و قال ابو زرعة الرازي-كما في العلل لابن ابي حاتم (۲۴/۲) (۱۵۴۹)-: و هم ابو الاحوص' فقال: عن سماك عن القاسم عن ابيه عن ابي بردة' قلت من الاسناد موضعا' و صحف في موضع: اما القلب: فقوله: (عن ابي بردة) اراد: (عن ابن بريدة) ثم احتاج ان يقول: (ابن بريدة عن ابيه)' فقلب الاسناد بأسره' و افحش في الخطا' و افحش من ذلك و اشنع تصحيفه في متنه: (اشربوا في الظروف' و لا تسكروا)' و قد روي هذا الحديث عن ابن بريدة عن ابيه- ابو سنان: ضرار بن مرة و زبيد اليامي عن محارب بن دثار و سماك بن حرب و المغيرة بن سبيع و علقمة بن مرثد و الزبير بن عدي و عطاء الخراساني و سلمة بن كهيل' كلهم عن ابن بريدة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم (نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها' و نهيتكم عن لحوم الاضاحي فوق ثلاث' فامسكوا ما بدا لكم' و نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها' و نهيتكم عن لحوم الاضاحي فوق ثلاث' فامسكوا ما بدا لكم' و نهيتكم عن النبيذ الا في سقاء فاشربوا في الاسقية' ولا تشربوا مسكرا- و في حديث بعضهم قال: (و اجتنبوا كل مسكر)' و لم يقل احد منهم: (ولا تسكروا)' و قد بان و هم حديث ابي الاحوص من اتفاق هؤلاء المسلمين على ما ذكرنا من خلافه- اه-قلت: و الحديث اخرجه مسلم في صحيحه (۹۷۷) من غير طريق ابي الاحوص على الوجه الصحيح-

☆☆ حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم لوگ ''مزفت'' (مخصوص برتن) میں (عام مشروب) پی لیا کرو لیکن نشہ آور مشروب نہ پینا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم نشہ آور مشروب نہ پینا۔

4595- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي حَدَّثَنَا لُوَيْنٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ فَاشْرَبُوْا فِيمَا شِئْتُمْ وَلَاتَسْكَرُوا . رَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ فَقَالَ وَلَاتَشْرَبُوْا مُسْكِرًا . قَالَ ذٰلِكَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ- وَهُوَ اِمَامٌ- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ.

☆☆ ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میں نے تمہیں مخصوص برتنوں سے منع کیا تھا' تو تم جس برتن میں چاہو مشروب پی لو' لیکن نشے والی چیز نہ پینا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نشے والی چیز نہ پینا''۔

4596- حَدَّثَنَا بِهِ عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْقُوهُسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْاَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوْا فِيْ اَيِّ سِقَاءٍ شِئْتُمْ وَلَاتَشْرَبُوْا مُسْكِرًا . وَهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ ہم نے پہلے تمہیں مخصوص برتنوں میں پینے سے منع کیا تھا' تو اب تم جس برتن میں چاہو پی لو' لیکن نشہ آور چیز نہ پینا۔

4597- قُرِءَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اَبُوْ كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا فَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ

۴۵۹۵-ومحمد بن جابر: هو الحنفي' قال ابن معين: كان اعمى' و اختلط عليه حديثه' و كان كوفيا فانتقل الى اليمامة' و هو ضعيف- و قال عمرو بن علي الفلاس: صدوق كثير الوهم: كذا في الجرح و التعديل (۲۱۹/۷)- و قال ابن ابي حاتم: سالت ابي عن محمد بن جابر فقال ذهب كتبه في آخر عمر و ساء حفظه و كان يلقن و كان عبد الرحمن بن مهدي يحديث عنه ثم تركه بعد' و كان يروي احاديث مناكير' و هو معروف بالسماع جيد اللقاء' راوا في كتبه لحقا' و حديثه عن حماد فيه اضطراب-وقال -ايضا-: سئل ابي عن محمد بن جابر و ابن لهيعة؟ فقال: محلهما الصدق' و محمد بن جابر احب الي من ابن لهيعة- و الحديث تقدم في الذي قبله-

۴۵۹۶-تقدم في الذي قبله- و انظر الحديث (۴۵۹۴)-

۴۵۹۷-اخرجه احمد (۴۵۲/۱)' و ابن ابي شيبة (۱۶۱/۷)' و ابو يعلي (۲۰۲/۹) (۵۲۹۹) من طريق حماد بن زيد عن فرقد' به- وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۲۹/۴-۳۰)' و قال: و فيه فرقد السبخي' وهو ضعيف-قلت: تابعه ابن جريج: فقد اخرجه ابن ماجه (۳۳۸۸)' و ابن حبان (۵۴۰۹)' و الطبراني في الكبير (۱۰۳۰۴)' و الطحاوي في شرح المعاني (۱۸۵/۴)' والبيهقي (۷۷/۴)' و في (۳۱۱/۸) من طريق ابن جريج عن ايوب بن هاني' عن مسروق بن الاجدع عن ابن مسعود' به' و هذه متابعة جيدة' لولا ان ابن جريج مدلس' وقد عنعن-

نُزُولٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ . وَقَالَ فِيْهِ اَلَا اِنِّیْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا تُذَكِّرْكُمْ اٰخِرَتَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لَحْمِ الْاَضَاحِیِّ اَنْ تَاْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَوْعِيَةِ وَاِنَّ الْاَوْعِيَةَ لَا تُحَرِّمُ شَيْئًا فَاشْرَبُوْا وَلَاتَسْكَرُوْا . فَرْقَدٌ وَّجَابِرٌ ضَعِيْفَانِ وَلَايَصِحُّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وادیٔ بطحا میں پڑاؤ کیا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے جس کے یہ الفاظ ہیں:)

''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا' اب تم اُن کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ تمہیں تمہاری آخرت کی یاد دلائیں گی' میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت استعمال کرنے سے منع کیا تھا تو اب تم اسے کھا بھی لیا کرو اور ذخیرہ بھی کیا کرو اور میں نے تمہیں مخصوص برتنوں سے منع کیا تھا تو برتن کسی چیز کو حرام نہیں کرتے ہیں' تم ان میں پی لیا کرو لیکن نشے والی چیز نہ پینا''۔

4598- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَنْبِذُ النَّبِيْذَ لِعُمَرَ بِالْغَدَاةِ وَيَشْرَبُهُ عَشِيَّةً وَّاَنْبِذُ لَهُ عَشِيَّةً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً وَّلَايَجْعَلُ فِيْهِ عَكَرًا.

☆☆ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے صبح کے وقت نبیذ تیار کرتا تھا' جسے وہ شام کے وقت پی لیا کرتے تھے اور شام کے وقت نبیذ تیار کرتا تھا جسے وہ صبح پی لیا کرتے تھے' لیکن اس میں جوش نہیں آنے دیتے تھے۔

4599- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنِّیْ لَاشْرَبُ هٰذَا النَّبِيْذَ الشَّدِيْدَ يَقْطَعُ مَا فِیْ بُطُوْنِنَا مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ .

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں یہ تیز نبیذ پیتا ہوں جو ہمارے پیٹ میں موجود اونٹوں کے گوشت کو ہضم کر دیتی ہے۔

4600- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ نُبِذَ لِعُمَرَ لِقُدُوْمِهٖ فَتَاَخَّرَ يَوْمًا فَاُتِیَ بِنَبِيْذٍ قَدِ اشْتَدَّ قَالَ فَدَعَا بِجِفَانٍ فَصَبَّهُ ثُمَّ صَبَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ.

۴۵۹۸- اخرجه البيهقي في سننه (۸/۳۰۱-۳۰۲) من طريق ابي خيثمة عن عبد الرحمن بن مهدي' به- وفي اسناده عبد الله بن عمر العمري المكبر' وهو ضعيف-

۴۵۹۹- اخرجه البيهقي (۸/۲۹۹) من طريق ابي خيثمة' ثنا ابو اسحاق عن عمرو بن ميمون...... فذكره- واخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه (۵/۷۹) من طريق ابي الاحوص عن ابي اسحاق' به- و سياتي في رقم (۴۶۰۲) من طريق اسرائيل عن ابي اسحاق-

۴۶۰۰- في اسناده علي بن زيد بن جدعان' وهو ضعيف' و قد تقدمت ترجمته- و سعيد بن المسيب لم يلق عمر' ولم يسمع منه' و قد تقدم هذا-

☆☆ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے نبیذ تیار کی گئی' اس موقع پر جب انہوں نے آنا تھا لیکن وہ تاخیر سے آئے' ان کی خدمت میں نبیذ پیش کی گئی جو تیز ہو چکی تھی تو انہوں نے ایک پیالہ منگوا کر اسے اس میں ڈال دیا اور پھر اس پر پانی بھی ڈال دیا اور یوں اس کی شدت کو کم کیا۔

4601- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا خَلَفٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ تَلَقَّتْ ثَقِيفٌ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِنَبِيْذٍ فَوَجَدَهُ شَدِيْدًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا.

☆☆ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں کہ ثقیف قبیلے کے لوگ نبیذ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو پایا کہ وہ تیز ہو چکی تھی تو انہوں نے پانی منگوا کر اس میں دو یا تین مرتبہ ملا دیا۔

4602- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ حَجَّتَيْنِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّا نَشْرَبُ النَّبِيْذَ لِيَقْطَعَ مَا فِيْ بُطُوْنِنَا مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ اَنْ تُؤْذِيَنَا.

☆☆ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو مرتبہ حج کیا ہے' میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ہم لوگ نبیذ پیتے ہیں تا کہ ہمارے پیٹ میں موجود گوشت ہمیں اذیت نہ پہنچائے (یعنی وہ صحیح طرح سے ہضم ہو جائے)۔

4603- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَنْصُوْرٍ الْمَشْرِقِيِّ عَنْ عَامِرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ ذِيْ لَعْوَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا شَرِبَ مِنْ اِدَاوَةِ عُمَرَ نَبِيْذًا فَسَكِرَ فَضَرَبَهُ عُمَرُ الْحَدَّ .لَا يَثْبُتُ هٰذَا.

☆☆ سعید نامی راوی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک دیہاتی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے برتن میں سے نبیذ پی لی' اسے نشہ ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی۔

4604- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّ عُمَرَ مَرَّ عَلٰى اِدَاوَةٍ لِرَجُلٍ مِّنْ ثَقِيفٍ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِهٰذَا النَّبِيْذِ . فَاُتِيَ بِهِ فَاَخَذَهُ فَوَجَدَهُ شَدِيْدًا فَقَالَ مَنْ رَابَهُ مِنْ هٰذَا النَّبِيْذِ شَيْءٌ فَلْيَكْسِرْ مَتْنَهُ بِالْمَاءِ.

٤٦٠١—اخرجه البيهقي (٣٠٥/٨) من طريق الدارقطني' به- واخرجه ابن ابي شيبة في مصنفة (٨٠/٥) (٢٣٨٧٨) من طريق عبدة بن سليمان عن يحيى بن سعيد' به- و سعيد بن المسيب لم يسمع من عمر- و انظر الذي قبله-

٤٦٠٢—تقدم رقم (٤٥٩٩)-

٤٦٠٣—اخرجه العقيلي في ترجمة سعيد بن ذي لعوة في الضعفاء الكبير (١٠٤/٢) من طريق يونس بن ابي اسحاق عن ابي اسحاق و ابن ابي السفر عن سعيد بن ذي لعوة' به-وروى العقيلي عن ابن معين قال: سعيد بن ذي لعوة بمرة يضعف' و ترجم له البخاري في تاريخه (٤٧١/٣)' فقال: يخالف الناس في حديثه لا يعرف- و انظر نصب الراية (٣٥٠/٣)-

٤٦٠٤—في اسناده علي بن زيد بن جدعان' و هو ضعيف- و انظر رقم (٤٦٠٠' ٤٦٠١)-

☆☆ عثمان بن ابوالعاص بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ثقیف قبیلے کے ایک شخص کے برتن کے پاس سے گزرے تو فرمایا: یہ نبیذ مجھے لا کر دو، وہ اُن کی خدمت میں لائی گئی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے لیا تو پایا کہ وہ تیز تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کو اس نبیذ میں تیزی محسوس ہو وہ پانی کے ذریعے اس کی شدت کو کم کر دے۔

4605- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ حَمَلْتُ سِلَالًا مِنْ خَبِيصٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمَّا وَضَعْتُهُنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَحَ بَعْضَهُنَّ فَقَالَ يَا عُتْبَةُ كُلُّ الْمُسْلِمِينَ يَجِدُ مِثْلَ هٰذَا .قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هٰذَا شَيْءٌ يُخْتَصُّ بِهِ الْأُمَرَاءُ .قَالَ ارْفَعْهُ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ دَعَا بِغَدَائِهِ فَأُتِيَ بِلَحْمٍ غَلِيظٍ وَبِخُبْزٍ خَشِنٍ فَجَعَلْتُ أَهْوِي إِلَى الْبَضْعَةِ أَحْسِبُهَا سَنَامًا فَإِذَا هِيَ عِلْبَاءُ الْعُنُقِ فَأَلُوكُهَا فَإِذَا غَفَلَ عَنِّي جَعَلْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ الْخِوَانِ ثُمَّ دَعَا بِنَبِيذٍ لَهُ قَدْ كَادَ أَنْ يَصِيرَ خَلًّا فَمَزَجَهُ حَتّٰى إِذَا أَمْكَنَ شَرِبَ وَسَقَانِي ثُمَّ قَالَ يَا عُتْبَةُ إِنَّا نَنْحَرُ كُلَّ يَوْمٍ جَزُورًا فَأَمَّا وَرِكُهَا وَأَطَايِبُهَا فَلِمَنْ حَضَرَنَا مِنْ أَهْلِ الْآفَاقِ وَالْمُسْلِمِينَ وَأَمَّا عُنُقُهَا فَلَنَا نَأْكُلُ هٰذَا اللَّحْمَ الْغَلِيظَ الَّذِي رَأَيْتَ وَنَشْرَبُ عَلَيْهِ مِنْ هٰذَا النَّبِيذِ يَقْطَعُهُ فِي بُطُونِنَا .

☆☆ عتبہ بن فرقد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مٹھائی کے تھال لے کر آیا' وہ میں نے اُن کے سامنے رکھے' انہوں نے اُن میں سے کسی ایک کو کھول کر دیکھا تو دریافت کیا: اے عتبہ! تمام مسلمانوں کو یہ چیز نصیب ہو جاتی ہے۔ میں نے عرض کی: جی نہیں! یہ چیز صرف امیر لوگوں کو ملتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے اٹھا لو' مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران میری موجودگی میں انہوں نے کھانا منگوالیا تو اُن کے لیے موٹا گوشت اور سخت روٹی لائے گئے' میں نے اُس گوشت کو کھانے کا ارادہ کیا' میں اُسے کوہان کا گوشت سمجھا تھا لیکن وہ گردن کا گوشت تھا' پس اُسے منہ میں چباتا رہا' جب وہ میری طرف سے غافل ہوئے تو میں نے اس گوشت کو اپنے اور دسترخوان کے درمیان میں رکھ دیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبیذ منگوائی جو سرکہ بننے والی تھی' انہوں نے اس میں تھوڑا سا پانی ملایا' پھر اُسے تھوڑی دیر ویسے ہی رہنے دیا' پھر وہ مجھے بھی پلایا اور خود بھی پیا' پھر بولے: اے عتبہ! ہم روزانہ اونٹ کا گوشت پکاتے ہیں اور اس کا سُرین کا اچھا گوشت مہمان کو یا عام مسلمانوں کو کھلا دیتے ہیں اور گردن کا وہ گوشت جو گلتا نہیں ہے اُسے خود کھاتے ہیں' جو تم نے ابھی دیکھا بھی ہے' اس کے بعد یہ نبیذ پی لیتے ہیں تاکہ ہمارے پیٹ میں وہ گوشت ہضم ہو جائے۔

4606- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مِشْكَانَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى

٤٦٠٥- اخرجه ابن ابي شيبة (٥/٧٩) (٢٣٨٧٦)، قال: حدثنا وكيع، قال: حدثنا اسماعيل ابن ابي خالد...... فذكره مختصرا، و اسناده صحيح، رجاله ثقات- و عتبة بن فرقد: صحابي هو الذي فتح الموصل في زمن عمر-

٤٦٠٦- اخرجه البيهقي في السنن (٨/٣٠٦) من طريق علي الباشاني قال: قال عبدالله بن المبارك، به- ووقع فيه عند البيهقي: (عبيد الله) بدلا من : (عبد الله بن عمر)- و الله اعلم-

السَّرْخَسِيُّ الْقَاضِيُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ سَأَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ اَبَا حَنِيْفَةَ عَنِ الشَّرَابِ فَقَالَ حَدَّثُوْنَا مِنْ قِبَلِ اَبِيكَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ اِنْ رَابَكُمْ فَاكْسِرُوْهُ بِالْمَاءِ . فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا تَيَقَّنْتَ وَلَمْ تَرْتَبْ .

☆☆ عبداللہ بن مبارک بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر عمری نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے مشروب کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ آپ کے والد کے حوالے سے لوگوں نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا تھا: اگر تمہیں اس بارے میں اندیشہ ہو تو تم پانی کے ذریعے اس کے زور کو توڑ دو تو عبداللہ بن عمر عمری نے اُن سے کہا: جب آپ کو اس بات کا یقین ہے تو پھر آپ اس میں اوپر نیچے نہ کریں۔

4607- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ جَلَدَ رَجُلاً وَّجَدَ مِنْهُ رِيْحَ شَرَابٍ الْحَدَّ تَامًّا.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو حد کے طور پر پورے کوڑے لگائے تھے جس کے منہ سے شراب کی بو پائی گئی تھی۔

4608- حَدَّثَنَا ابْنُ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ رَجُلاً شَرِبَ مِنْ اِدَاوَةِ عَلِيٍّ نَبِيْذًا بِصِفِّيْنَ فَسَكِرَ فَضَرَبَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْحَدَّ.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَامِرٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا شَرِبَ مِنْ اِدَاوَةِ عُمَرَ نَبِيْذًا فَسَكِرَ فَضَرَبَهُ عُمَرُ الْحَدَّ . هٰذَا مُرْسَلٌ وَلَايَثْبُتُ.

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے برتن میں سے نبیذ پی لی' یہ صفین کے مقام کی بات ہے' اُسے نشہ ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی۔

عامر بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے برتن میں سے نبیذ پی لی' اُسے نشہ ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے حد لگوائی۔

4609- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عِيْسٰى الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ فِيْ يَوْمٍ قَائِظٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ فَاسْتَسْقٰى رَهْطًا مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ مِنْ

۴۶۰۷-تقدم في الحدود (۳۲۹۹)-

۴۶۰۸-ضعيف في اسناده شريك القاضي' و هو ضعيف- و اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه- كما في نصب الراية (۳۵۱/۳)- قال: حدثنا عبد الرحيم بن سليمان عن مجالد عن الشعبي عن علي بنحوه' وقال: (فضربه ثمانين؛ و مجالد هو ابن سعيد ضعيف؛ كما تقدم' و الصواب سعايته عن عمر: كما ذكره المصنف-

شَرَابٍ فَيُرْسِلُ اِلَيْهِ . فَاَرْسَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَجَآءَتْ جَارِيَةٌ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيْهِ نَبِيْذُ زَبِيْبٍ فَلَمَّا رَآهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا خَمَّرْتِيْهِ وَلَوْ بِعُوْدٍ تَعْرِضُوْنَهٗ عَلَيْهِ . فَلَمَّا اَدْنَى الْاِنَاءَ مِنْهُ وَجَدَ لَهٗ رَائِحَةً شَدِيْدَةً فَقَطَّبَ وَرَدَّ الْاِنَاءَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ يَّكُنْ حَرَامًا لَّمْ نَشْرَبْهُ وَاسْتَعَادَ الْاِنَاءَ وَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَ الرَّجُلُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَدَعَا بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءِ زَمْزَمَ فَصَبَّهٗ عَلَى الْاِنَاءِ وَقَالَ اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْكُمْ شَرَابُكُمْ فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا . الْكَلْبِيُّ مَتْرُوْكٌ وَّاَبُوْ صَالِحٍ ضَعِيْفٌ وَّاسْمُهٗ بَاذَانُ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ .

☆☆ حضرت مطلب بن ابووداعہ سہمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک سخت گرمی کے دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا' آپ نے قریش کے کچھ لوگوں سے پینے کے لیے پانی مانگا' آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی مشروب ہے' اگر ہے' تو وہ میرے گھر بھجوا دیں؟ تو اُن میں سے ایک شخص نے آپ کے گھر اُسے بھجوایا' ایک کنیز آئی' اُس کے پاس برتن تھا' جس میں کشمش کی بنی ہوئی نبیذ موجود تھی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ملاحظہ فرمایا تو دریافت کیا: تم نے اسے ڈھانپا کیوں نہیں! خواہ کسی لکڑی کے ذریعے ہی اس کو ڈھانپ دیتی' جب اُس نے اس برتن کو آپ کے قریب کیا تو آپ کو اس میں سے تیز بُو محسوس ہوئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے واپس کر دیا' اُس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر یہ حرام ہے' تو آپ اسے نہ پئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن کو دوبارہ منگوایا اور اس کے ساتھ یہی طرزِ عمل اختیار کیا' اس شخص نے پھر یہی عرض کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آبِ زم زم کا ایک ڈول منگوایا اور اس برتن میں ڈال دیا اور ارشاد فرمایا:

"جب تمہارا مشروب تیز ہو جائے تو تم اس کے ساتھ یہ کرلو"۔

4610- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوْحٍ الْجُنْدَيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ بَاذَانَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَقَالَ اسْقُوْنِيْ . فَاُتِيَ بِنَبِيْذِ زَبِيْبٍ فَشَرِبَ فَقَطَّبَ فَرَدَّهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ هُوَ فَوَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَشَرَابٌ فَسَكَتَ فَاَعَادَ عَلَيْهِ فَسَكَتَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَحَرَامٌ هُوَ فَوَاللّٰهِ اِنَّهٗ

٤٦٠٩-اخرجه البيهقي في سننه (٨/٣٠٤) من طريق الدارقطني' به-و في اسناده الكلبي' و هو متروك؛ كما تقدم- و ابو صالح: مولى ام هاني بنت ابي طالب المعروف ب (باذام) او (باذان): قال الحافظ في التقريب: ضعيف مدلس- قال يحيى بن معين: ليس به باس' و اذا روى عنه الكلبي فليس بشيء-وقد اخرجه المصنف في الذي بعده من طريق شعيب بنخالد عن الكلبي' به- و اخرجه الطبراني في الكبير (٢٠/٢٩١-٢٩٢) (٦٩٠) من طريق سفيان الثوري عن الكلبي' به-وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٥/٧٠): فيه محمد بن السائب الكلبي' و هو ضعيف-واخرجه الطبراني في الكبير (٢٠/٢٩١) (٦٨٩) من طريق الاعمش عن ابي صالح عن المطلب بن ابي وداعة عن المطلب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتي باناء نبيذ فصب عليه الماء حتى توقف' ثم شرب منه-وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٥/٦٩) و قال: اخرجه الطبراني عن شيخه: العباس بن الفضل الاسقاطي' و لم اعرفه' و بقيه رجاله رجال الصحيح - اه-قلت: شيخ الطبراني هذا: روى عنه-ايضا- العقيلي وغيره' و له ترجمة في تاريخ و دمشق لابن عساكر' و قوله: (بقية رجاله رجال الصحيح) و هم فاحش؛ فان ابا صالح: هو باذام لم يخرج له الشيخان؛ انما روى له اصحاب السنن-وقد اخرجه يحيى بن يمان العجلي عن سفيان عن منصور عن خالد بن سعد عن ابي مسعود الانصاري' و قد خطا ذلك ابن عدي في الكامل (٧/٢٣٥)- و سياتي من هذه الطريق رقم (٤٦١٢' ٤٦١٣)-

٤٦١٠-تقدم في الذي قبله-

لَشَرَابُ اَهْلِ مَكَّةَ مِنْ اٰخِرِهِمْ قَالَ رُدَّهُ . وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّصُبُّوا عَلَيْهِ مِنَ الْمَآءِ فَجَعَلَ يَمُصُّهُ وَيَقُوْلُ صُبَّ . ثُمَّ عَادَ حَتّٰى اَمْكَنَ شُرْبُهُ فَقَالَ اصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا .

☆☆ حضرت مطلب بن ابووداعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: مجھے کچھ پینے کے لیے دو! تو آپ کی خدمت میں کشمش کی نبیذ لائی گئی' آپ نے اُسے کچھ پیا اور پھر اُسے واپس کر دیا' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا یہ حرام ہے؟ اللہ کی قسم! یہ تو ایک مشروب ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' انہوں نے دوبارہ آپ سے یہ سوال کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ اللہ کی قسم! یہ تو اہل مکہ کا مخصوص مشروب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے واپس میرے پاس لے آؤ! پھر آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس میں پانی ملا دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے گھونٹ گھونٹ بھر کے پینے لگے۔ آپ یہ ارشاد فرماتے رہے: تھوڑا سا پانی اور ڈال دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہی ارشاد فرماتے رہے' یہاں تک کہ وہ پینے کے قابل ہو گیا' آپ نے ارشاد فرمایا: تم اس کے ساتھ اس طرح کر لیا کرو۔

4611- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيْذِ الشَّدِيْدِ فَقَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مَجْلِسٍ فَوَجَدَ مِنْ رَجُلٍ رِيْحَ نَبِيْذٍ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الرِّيَاحُ . قَالَ رِيْحُ نَبِيْذٍ . قَالَ فَاَرْسِلْ فَلْيُؤْتَ مِنْهُ . فَاَرْسَلَ فَاُتِىَ بِهٖ فَوَضَعَ فِيْهِ رَاْسَهُ فَشَمَّهُ ثُمَّ رَجَعَ فَرَدَّهُ- قَالَ- حَتّٰى اِذَا قَطَعَ الرَّجُلُ الْبَطْحَاءَ رَجَعَ فَقَالَ اَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ حَلَالٌ قَالَ فَوَضَعَ رَاْسَهُ فِيْهِ فَوَجَدَهُ شَدِيْدًا فَصَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ شَرِبَ ثُمَّ قَالَ اِذَا اغْتَلَمَتْ اَسْقِيَتُكُمْ فَاكْسِرُوْهَا بِالْمَآءِ . كَذَا قَالَ مَالِكُ بْنُ الْقَعْقَاعِ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعِ ابْنِ اَخِى الْقَعْقَاعِ وَهُوَ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ ضَعِيْفٌ وَّالصَّحِيْحُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ . وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ .

☆☆ مالک بن ثقفی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے تیز نبیذ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک محفل میں بیٹھے ہوئے تھے' آپ کو ایک شخص سے نبیذ کی بُو محسوس ہوئی' آپ نے دریافت کیا: یہ کس چیز کی بُو ہے' اس نے عرض کی: یہ نبیذ کی بو ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت وہ نبیذ منگوائی گئی' اس شخص نے وہ نبیذ بھجوائی' وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی گئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا چہرہ مبارک اُس کے پاس لے گئے اور اسے سونگھا' پھر آپ چہرہ واپس لے آئے اور اُس کو واپس کر دیا۔ جب وہ شخص بطحا سے جا چکا تھا تو وہ شخص پھر واپس آیا اور اس نے دریافت کیا: کیا یہ حرام ہے یا حلال ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک پھر اس کے قریب کیا اور اس کی تیز بو کو محسوس کر کے اُس میں پانی ملا دیا' پھر اُسے پی لیا' آپ نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے مشکیزوں میں جوش پیدا ہو جائے تو اسے پانی کے ذریعے ختم کرو۔

یہ روایت اسی طرح منقول ہے' تاہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر یہ بات منقول ہے: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے' اُس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہوتی ہے۔
یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

4612- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِى الْمُجَالِدِ الْمِصِّيْصِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَحْرٍ الْعَطَّارُ جَمِيْعًا بِالْبَصْرَةِ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ عَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ فَاسْتَسْقَى فَاُتِيَ بِنَبِيْذٍ مِّنَ السِّقَايَةِ فَشَمَّهُ فَقَطَّبَ فَقَالَ عَلَيَّ بِذَنُوْبٍ مِّنْ زَمْزَمَ . فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقَالَ رَجُلٌ حَرَامٌ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا . لَفْظُ اَبِىْ حَامِدٍ وَّالشَّهِيْدِيِّ وَقَالَ الْمَحَامِلِيُّ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَلَمْ يُتِمَّهُ .

☆☆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ کے پاس پیاس محسوس ہوئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کے لیے کچھ مانگا تو آپ کی خدمت میں مشکیزے میں سے نبیذ لائی گئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے سونگھا' پھر آپ نے فرمایا: میرے پاس زم زم کا ایک ڈول لے کے آؤ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی اُس میں ملا دیا' پھر اُسے پی لیا' ایک شخص ؓ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں!

٤٦١١- اخرجه النسائي في سننه (٨/ ٣٢٤): اخبرنا زياد بن ايوب عن ابي معاوية قال: حدثنا ابو اسحاق الشيباني عن عبد الملك بن نافع عن ابن عمر' به- و اخرجه النسائي (٨/ ٣٢٤) من طريق هشيم' قال : انبانا العوام عن عبد الملك بن نافع عن ابن عمر' به- وقال النسائي : عبد الملك بن نافع ليس بالمشهور' و لا يحتج بحديثه' و المشهور عن ابن عمر خلافه- قلت: و قد خالف جرير ايوب في هذا الحديث' فقال: (عن مالك بن القعقاع)' و الصواب عبد الملك بن نافع بن القعقاع' كما اخرجه النسائي -و عبد الملك بن نافع: قال الحافظ في التقريب: ابن اخي القعقاع' و يقال له: ابن القعقاع- مجهول -وقد ثبت عن ابن عمر من طرق صحيحة انه روى مرفوعا: (كل مسكر خمر' و كل خمر حرام)' و قد تقدم تخريجه- و انظر نصب الراية (٤/ ٣٠٨)-

٤٦١٢- اخرجه النسائي (٨/ ٣٢٥)' و العقيلي في الضعفاء (٤/ ٤٣٤)' و ابن عدي في الكامل (٧/ ٢٣٥) من طرق عن يحيى بن يمان' به- وقال النسائي: هذا خبر ضعيف: لان يحيى بن يمان انفرد به دون اصحاب سفيان- ويحيى ابن يمان لا يحتج بحديثه: لسوء حفظه' و كثرة خطئه -وروى ابن عدي عن ابن نمير قال: ابن يمان سريع النسيان' و حديثه خطا عن الثوري' عن منصور' عن خالد بن سعد عن ابي مسعود' انما هو عن الكلبي عن ابي صالح عن المطلب بن ابي وداعة -قال الزيلعي في نصب الراية (٤/ ٣٠٨): قال في (التنقيح): حديث ضعيف: لان يحيى بن يمان انفرد به دون اصحاب سفيان' و هو سيء الحفظ كثير الخطا' اخرجه الاشجعي' و غيره عن سفيان عن الكلبي عن ابي صالح عن المطلب بن ابي و داعة السهمي قال: (اتي النبي صلى الله عليه وسلم بنبيذ......) نحو هذا مرسلا- و رواه يحيى بن سعيد عن سفيان عن منصور عن ابراهيم عن خالد بن سعد عن ابي مسعود -فعله- و قال ابن عدي: قال البخاري: حديث يحيى بن يمان هذا لا يصح' و قال ابو حاتم و ابو زرعة: اخطا ابن يمان في اسناد هذا الحديث' و انما ذاكرهم سفيان عن الكلبي عن ابي صالح عن المطلب بن ابي و داعة مرسلا' فادخل ابن اليمان حديثا في حديث' والكلبي لا يحل الا حتجاج به)- اه -قلت: و حديث المطلب تقدم رقم (٤٦٠٩)-

4613- حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ الْعِجْلِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطِشَ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَاُتِيَ بِنَبِيْذٍ مِّنَ السِّقَايَةِ فَقَطَّبَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا عَلَيَّ بِذَنُوْبٍ مِّنْ مَّاءِ زَمْزَمَ . فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ .

☆☆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس محسوس ہوئی' آپ اُس وقت خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے' تو آپ کی خدمت میں نبیذ کا مشکیزہ لایا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول نہیں کیا۔ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! تم میرے پاس آبِ زم زم کا ڈول لے کے آؤ' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی اس میں ملا دیا اور اُسے پی لیا اور پھر آپ طواف کرنے لگے۔

4614- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا الْيَسَعُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِاِنَاءٍ فِيْهِ نَبِيْذٌ فَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَّبَ ثُمَّ رَدَّهُ فَتَبِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ هُوَ فَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَا بِذَنُوْبٍ مِّنْ مَّاءِ زَمْزَمَ فَصَبَّهُ فِيْهِ وَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ اِذَا اغْتَلَمَتْ عَلَيْكُمُ الْاَنْبِذَةُ فَاكْسِرُوْهَا بِالْمَآءِ . لَا يَصِحُّ هٰذَا عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ عَنِ الثَّوْرِيِّ .وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْهُ غَيْرُ الْيَسَعِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ مَعْرُوْفٌ بِيَحْيَى بْنِ يَمَانٍ وَّيُقَالُ اِنَّهُ انْقَلَبَ عَلَيْهِ الْاِسْنَادُ وَاخْتَلَطَ عَلَيْهِ بِحَدِيْثِ الْكَلْبِيِّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یاد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا' جس میں نبیذ موجود تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑا اور ناراضگی کا اظہار کر کے اُسے واپس کر دیا' ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آیا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس برتن کو پکڑا' پھر آپ نے آبِ زم زم کا ایک ڈول منگوایا اور اس میں وہ پانی ملا دیا' پھر اس مشروب کو پی لیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جب تمہاری نبیذ تیز ہو جائے تو اس کی تیزی کو پانی کے ذریعے ختم کر دو۔

4615- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ الْاَثْرَمِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْمُقْرِئِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مِهْرَانَ الْمُؤَدِّبُ وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى الثَّلْجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُنْتَوفُ قَالَا حَدَّثَنَا

٤٦١٣- تقدم في الذي قبله-

٤٦١٤- اسناده ضعيف؛ اليسع بن اسماعيل ضعفه الدارقطني هنا' و ذكره الذهبي في الميزان و ابن حجر في اللسان' و نقلا تضعيف الدارقطني' به-و هو حديث ضعيف- و الحديث اخرجه البيهقي في السنن (٨/ ٣٠٤) من طريق ابن يمان وقال: وقد سرقه عبد العزيز بن ابان' فاخرجه عن سفيان' و سرقه اليسع بن اسماعيل' فاخرجه عن زيد بن الحباب عن سفيان- و عبد العزيز بن ابان: متروك- و اليسع بن اسماعيل: ضعيف الحديث- اه- قلت: وانظر الحديث رقم (٤٦١٣)' و الحديث التالي رقم (٤٦١٥)-

عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبَانَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيْذِ حَلَالٌ اَوْ حَرَامٌ قَالَ حَلَالٌ . عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبَانَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ .

☆☆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا گیا: کیا یہ حلال ہے یا حرام ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حلال ہے۔

4616- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوْبَ الصَّنْدَلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ دَاوَرَ عَنْ خَالِدِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بِرَجُلٍ قَدْ سَكِرَ مِنْ نَبِيْذٍ فَجَلَدَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص کو (آپ کے پاس) لایا گیا جسے کھجور کی نبیذ پینے کی وجہ سے نشہ ہو گیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کوڑے لگوائے۔

4617- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَوَّامِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بِرَجُلٍ قَدْ سَكِرَ مِنْ نَبِيْذٍ فَجَلَدَهُ . كَذَا قَالَ الْبُسْرِيُّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا' جسے نبیذ پینے کی وجہ سے نشہ ہو گیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوڑے لگوائے۔

4618- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ طَوْقٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ مَا فِىْ شَرْبَةِ نَبِيْذٍ مَا يَنْبَغِى لِمُؤْمِنٍ اَنْ يُّغَرَّرَ فِيْهَا بِدِيْنِهِ . قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ اَبَا النَّضْرِ هَاشِمَ بْنَ الْقَاسِمِ فَاَعْجَبَهُ وَاسْتَعَادَنِيْهِ بَعْدَ سَنَةٍ .

☆☆ سلیمان تیمی کہتے ہیں: نبیذ پینے میں کوئی حرج نہیں ہے' مسلمان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اس حوالے سے اپنے دین (کے حکم) میں کسی غلط فہمی کا شکار ہو۔

۴٦١٥-في اسناده عبد العزيز بن ابان و هو احد المتروكين- ترجمته في الميزان (۲۵۷/۴) و قد تقدم رقم (۴٦١٣) و انظر ايضا رقم (۴٦١۴)-

۴٦١٦-اسناده ضعيف عمران بن داود فيه مقال و هو ابو العوام القطان' و ابو اسحاق السبيعي ثقة لكنه يدلس وقد عنعن- قال صاحب التعليق المغنى على الدارقطني: فيه عمران بن داود بفتح الدال و الواو' وفيه مقال' و اخرجه اسحاق بن راهويه في مسنده اخبرنا وكيع ثنا سفيان عن ابي اسحاق عن النجراني' عن ابن عمر قال: اتى النبي صلى الله عليه وسلم بسكران' فضربه الحد' وقال له: ما شرابك' قال: تمر' و زبيب' فقال: لا تخلطوهما جميعاً-يكفي احدهما من صاحبه' و النجراني الراوي عن ابن عمر قال ابن معين: انه مجهول- اه-

۴٦١٧-في اسناده ابو العوام القطان: و هو عمران بن داود' فيه مقال؛ كما تقدم في الحديث السابق' و قد تفرد' بهذا محمد بن الوليد البسري' و هو ثقة: كذا قال الحافظ في التقريب- و انظر الحديث السابق-

۴٦١٨-اخرجه البيهقي في سننه (۳۰٦/۸) من طريق محمد بن ابي سمينة قال: ثنا يحيى ابن سعيد...... فذكره- و اسناده صحيح-

بَابُ اتِّخَاذِ الْخَلِّ مِنَ الْخَمْرِ

باب: شراب سے سرکہ بنانا

4619- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي اشْتَرَيْتُ لِاَيْتَامٍ فِي حِجْرِي خَمْرًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْرِقِ الْخَمْرَ وَكَسِّرِ الدِّنَانَ . فَاَعَادَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: میں نے اپنے زیر پرورش یتیم بچوں کے لیے کچھ شراب خریدی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب کو بہادو اور اُس کے برتن کو توڑ دو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ دُہرائی۔

4620- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّرِيِّ بْنِ عُثْمَانَ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَكٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا دَاءٌ وَّلَيْسَتْ بِدَوَاءٍ.

٤٦١٩- اخرجه الترمذي (١٢٩٣) و الطبراني في الكبير (٩٩/٥) (٤٧١٤) من طريق معتمر ابن سليمان عن ليث' به- و قال الترمذي: روي هذا الحديث عن السدي' عن يحيى بن عباد عن انس' ان ابا طلحة كان عنده' و هذا اصح من حديث الليث- و سياتي من طريق موسى بن اعين عن ليث عن يحيى بن عباد' به- و اخرجه الطبراني في الكبير (٤٧١٣) من طريق سفيان الثوري عن السدي عن ابي هبيرة يحيى بن عباد عن انس عن ابي طلحة عن النبي صلى الله عليه وسلم ' نحوه- و سياتي برقم (٤٦٢١) من طريق سفيان عن السدي عن يحيى عن انس' و برقم (٤٦٢٢) من طريق اسرائيل عن السدي عن يحيى بن عباد عن انس ايضا-

٤٦٢٠- سماك بن حرب: اختلط بآخرة لكنه صدوق' و قد اضطرب في الحديث؛ كما سياتي بيانه- و علقمة بن وائل: في سماعه من ابيه اختلاف' و قد صرح البخاري وغيره انه سمع من ابيه- اما الاضطراب: فان الحديث اخرجه مسلم (١٩٨٤) و الترمذي (٢٠٤٦) و الدارمي (٢١٠١) و احمد (٣١١/٤' ٣١٧' ٣٩٩) من طريق سماك بن حرب عن علقمة بن وائل عن ابيه وائل الحضرمي ان طارق بن سويد الجعفي سال النبي صلى الله عليه وسلم عن الخمر...... فذكره- و اخرجه احمد (٣١١/٤) (٢٩٢/٥) و ابن ماجه (٣٥٠٠) من طريق حماد بن سلمة عن سماك بن حرب عن علقمة بن وائل عن طارق بن سويد الحضرمي' به- اخرجه ابو داود (٣٨٧٣) من طريق شعبة عن سماك عن علقمة بن وائل عن ابيه قال: ذكر طارق بن سويد' او سويد بن طارق...... فذكره- قلت: و هذا الاضطراب مما لا يضعف به الحديث؛ لانه يحتمل ان يكون وائل حضر القصة' ثم سمعها منه مرة اخرى؛ فكان يرويه مرة هكذا و مرة هكذا-

☆☆ علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص جس کا نام سوید بن طارق تھا' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو اس شراب سے منع کر دیا وہ شخص بولا: میں اسے دوا کے لیے تیار کرتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بیماری ہے' یہ دوا نہیں ہے۔

4621- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ اَتُتَّخَذُ خَلًّا قَالَ لَا .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بارے میں دریافت کیا گیا: کیا اسے سرکہ بنالیا جائے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں!

4622- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ يَتِيمًا كَانَ فِى حِجْرِ اَبِى طَلْحَةَ فَاشْتَرٰى لَهُ خَمْرًا فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُتَّخَذُ خَلًّا قَالَ لَا .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی زیر پرورش ایک یتیم لڑکا تھا' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے شراب خریدی۔ جب شراب کو حرام قرار دے دیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کیا اُسے سرکہ بنایا جا سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں!

4623- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبِى اَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِى اَبُو طَلْحَةَ عَمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ مَالٌ لِيَتَامٰى فَاشْتَرٰى بِهِ خَمْرًا فَنَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ قَالَ وَمَا خَمْرُنَا يَوْمَئِذٍ اِلَّا مِنَ التَّمْرِ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ اِنَّهُ كَانَ عِنْدِى مَالُ يَتِيمٍ فَاشْتَرَيْتُ بِهِ خَمْرًا قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَاَمَرَنِى اَنْ اَكْسِرَ الدِّنَانَ وَاُهْرِيقَهُ فَاَتَيْتُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يَاْمُرُنِى اَنْ اَكْسِرَ الدِّنَانَ وَاُهْرِيقَهُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: اُن کے پاس یتیموں کا کچھ مال تھا' انہوں نے اس کے ذریعے شراب خرید لی' پھر شراب کی حرمت کا حکم نازل ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں: اُن دنوں ہماری شراب صرف کھجور کے ذریعے بنائی جاتی تھی۔ راوی کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: میرے پاس یتیموں کا کچھ مال ہے' میں نے اس کے ذریعے شراب خرید لی ہے'

٤٦٢١- اخرجه مسلم (١٩٨٣) من طريقين عن عبد الرحمن بن مهدي' به- واخرجه احمد (٣/١١٩' ١٨٠)' و ابو داود (٣٦٧٥) من طريق وكيع عن سفيان' به- و اخرجه الترمذي (١٣٩٤) من طريق يحيى بن سعيد عن سفيان' به- وسياتي رقم (٤٦٢٢) من طريق اسرائيل عن السدي' به- و انظر الحديث رقم (٤٦١٩)-

٤٦٢٢- اخرجه احمد (٣/٢٦٠)' و الدارمي (٢/٤٣) من طريق اسرائيل' به- و انظر الحديث السابق-

٤٦٢٣- موسى بن اعين ثقة عابد' كما قال الحافظ في التقريب - وقد تقدم الحديث من طرقه عن ليث' انظر رقم (٤٦١٩)-

یہ شراب کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں وہ برتن توڑ دوں اور شراب کو بہا دوں' میں تین مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' ہر مرتبہ آپ نے مجھے یہی ہدایت کی کہ میں برتن توڑ دوں اور شراب کو بہا دوں۔

4624- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ لَنَا شَاةٌ فَمَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَتْ شَاتُكُمْ . قُلْنَا مَاتَتْ . قَالَ اَفَلَا انْتَفَعْتُمْ بِاِهَابِهَا . قُلْنَا اِنَّهَا مَيْتَةٌ . قَالَ يَحِلُّ دِبَاغُهَا كَمَا يَحِلُّ خَلُّ الْخَمْرِ . تَفَرَّدَ بِهِ فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ يَرْوِي عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ اَحَادِيثَ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا.

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہماری ایک بکری تھی وہ مرگئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہاری بکری کو کیا ہوا؟ ہم نے بتایا کہ وہ مرگئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی کھال کے ذریعے فائدہ کیوں نہیں حاصل کرتے؟ ہم نے عرض کی: وہ تو مردار ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی دباغت اسے حلال کر دیتی ہے' جس طرح شراب سے بنایا ہوا سرکہ حلال ہوتا ہے۔

٤٦٢٤- اسناده ضعيف: فرج بن فضالة ضعيف يتفرد عن يحيى بمناكير' كما ذكره المصنف- و انظر نصب الراية (٤/٢١١)-

باب الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَالاَطْعِمَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ.

باب: شکار، ذبیحہ، کھانوں وغیرہ کا بیان

4625- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ غَزَوْنَا فَجُعْنَا حَتّٰى اِنَّا نَقْسِمُ التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَيْنِ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى شَطِّ الْبَحْرِ اِذْ رَمَى الْبَحْرُ بِحُوْتٍ مَيِّتٍ فَاقْتَطَعَ النَّاسُ مِنْهُ مَا شَاءُوْا مِنْ شَحْمٍ وَّلَحْمٍ وَّهُوَ مِثْلُ الظَّرِبِ فَبَلَغَنِيْ اَنَّ النَّاسَ لَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرُوْهُ فَقَالَ لَهُمْ اَمَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ.

قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرُوْهُ فَقَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ. قَالُوْا نَعَمْ. فَاَعْطَوْهُ مِنْهُ فَاَكَلَهٗ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم جنگ میں شریک تھے، ہمیں بھوک محسوس ہوئی، یہاں تک کہ ہم نے ایک اور دو کھجوریں تقسیم کی، پھر ہم سمندر کے کنارے پہنچ گئے، سمندر نے ایک بڑی مردار مچھلی کو باہر پھینک دیا، لوگوں نے اپنی اپنی پسند کے حصے کے گوشت اور چربی کو لیا، وہ ایک مثال تھی۔ (راوی کہتے ہیں:) مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ جب وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس کے بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اس کا کچھ حصہ ہے؟

نافع بیان کرتے ہیں کہ جب وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اس کا کچھ حصہ ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کھا لیا۔

4626- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ

٤٦٢٥--اخرجه البيهقي (٩/٢٥٣) من طريق محمد بن عبد الحكم انبا ابن وهب، به- و عمر بن محمد: هو ابن محمد بن زيد العمري ثقة: كما قال الحافظ في (التقريب)- و الرواية الثانية من طريق مخرمة عن ابيه، و روايته عنه وجادة، و هو مرسل ايضا- و الحديث اخرجه البخاري (٤٣٦٠)، و مسلم (١٩٣٥)، من حديث جابر بن عبد الله، نحوه-

٤٦٢٦--اسناده ضعيف جدا: ابراهيم بن يزيد الخوزي: متروك الحديث: كما في (التقريب)- وعبد الرحمن بن ابي هريرة لم اجد من ترجمة الا ان ابن حبان ذكره في الثقات (٥/٨٢)، وقال: يروي عن ابيه، روى عنه الحجازيون-وقا عدة ابن حبان في توثيق المجاهيل معروفة- والله اعلم-واخرجه ابن جرير الطبري في تفسيره (٥/٦٧) (١٢٧٠٣): (١٢٧٠٤): (١٢٧٠٥)، (١٢٧٠٧)، و عبد الرزاق في المصنف (٤/٥٠٨) (٨٦٦٩) من طرق عن نافع عن ابن عمران عبد الرحمن بن ابي هريرة سال ابن عمر عن حيتان كثيرة القاها البحر، اميتة هي؟ قال: نعم، فنهاه عنها، ثم دخل البيت فدعا بالمصحف، فقرا تلك الآية.(احل لكم صيد البحر و طعامه متاعا لكم) قال: طعامه كل شيء اخرج منه، فكله: فليس به باس- و كل شيء فيه يو كل ميت او بساحلة)، وذكره السيوطي في الدر المنثور (٢/٥٨٦)،

عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ اٰكُلُ مَا طَفَا عَلَى الْمَآءِ قَالَ اِنَّ طَافِيَهُ مَيْتَتُهُ وَقَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَاءَهُ طَهُوْرٌ وَّمَيْتَتَهُ حِلٌّ.

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابوہریرہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا میں اُس مچھلی کو کھالوں جو (مرنے کے بعد) پانی پر تیرنے لگتی ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پانی میں تیرنے والی مچھلی تو مردار ہوتی ہے' انہوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''اس کا (سمندر کا) پانی پاک ہے اور اُس کا مردار حلال ہے''۔

4627- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا فُهَيْرُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ الْخُوزِىِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ - وَكَانَ شَيْخًا قَدِيمًا - قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ ذَبَحَ كُلَّ نُوْنٍ فِى الْبَحْرِ لِبَنِىْ اٰدَمَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ جو ایک عمر رسیدہ بزرگ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو سمندر میں ہی اولادِ آدم کے لیے ذبح کر دیا ہے۔

4628- حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَابَّةٍ فِى الْبَحْرِ اِلَّا قَدْ ذَكَّاهَا اللّٰهُ تَعَالٰى لِبَنِىْ اٰدَمَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سمندر میں موجود ہر جانور کو اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم کے لیے پاک قرار دیا ہے۔

4629- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ بَلَغَنِىْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى ذَبَحَ مَا فِى الْبَحْرِ لِبَنِىْ اٰدَمَ.

☆☆ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ بات پتہ چلی ہے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:) اللہ تعالیٰ نے سمندر میں موجود ہر چیز کو اولادِ آدم کے لیے ذبح کر دیا ہے۔

4630- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ وَيُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْاَزْرَقُ وَابْنُ الرَّبِيْعِ وَابْنُ مَخْلَدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُوْا مَا حَسَرَ عَنْهُ الْبَحْرُ وَمَا اَلْقَاهُ وَمَا وَجَدْتُمُوْهُ مَيْتًا

٤٦٢٧- اسناده ضعيف: فيه ابراهيم بن يزيد الخوزي و هو متروك: كما في الحديث السابق- والحديث ذكره المتقي الهندي في كنز العمال (١٥/٢٧٦) (٤٠٩٦٨) و ذكره مرة اخرى في (١٥/٢٧٨) (٤٠٩٨١) و عزاه للدارقطني في الافراد-

٤٦٢٨- اسناده ضعيف: فيه حمزة: و هو ابن ابي حمزة النصيبي: قال الحافظ في التقريب: و الحديث ذكره المتقي الهندي في كنز العمال (١٥/٢٧٧) (٤٠٩٧٠) و عزاه للدارقطني-

٤٦٢٩- في اسناده طلحة بن عمرو الحضرمي' و هو متروك-

اَوْ طَافِيًا فَوْقَ الْمَاءِ فَلَا تَاكُلُوْهُ . تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ وَهْبٍ وَّعَبْدُ الْعَزِيْزِ ضَعِيْفٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سمندر جس جانور کو نمودار کرتا ہے اور جسے باہر پھینک دیتا ہے اسے تم کھالو لیکن جسے تم مردار پاؤ (راوی کو شک ہے یہ الفاظ یہاں) جو پانی کے اوپر تیر رہا ہوا سے نہ کھاؤ۔

4631- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ الْكُوْفِيُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا طَفَا فَلَا تَاكُلْهُ وَاِذَا جَزَرَ عَنْهُ فَكُلْهُ وَمَا كَانَ عَلٰى حَافَتَيْهِ فَكُلْهُ . لَمْ يُسْنِدْهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ غَيْرُ اَبِيْ اَحْمَدَ . وَخَالَفَهُ وَكِيعٌ وَّالْعَدَنِيَّانِ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَمُؤَمَّلٌ وَّاَبُوْ عَاصِمٍ وَّغَيْرُهُمْ رَوَوْهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ مَوْقُوْفًا وَهُوَ الصَّوَابُ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَّزُهَيْرٌ وَّحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَيْرُهُمْ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ مَوْقُوْفًا وَرُوِيَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ وَابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ مَرْفُوْعًا وَلَا يَصِحُّ رَفْعُهُ رَفَعَهُ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ وَوَقَفَهُ غَيْرُهُ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب وہ جانور پانی پر تیرنے لگے تو اسے نہ کھاؤ اور جب وہ پانی پیچھے ہٹنے پر مل جائے تو اسے کھالو اور جو کنارے پر مل جائے تم اسے بھی کھالو۔

اس روایت کی سند نقل کرنے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے بعض حضرات نے اسے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4632- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

٤٦٣٠- اخرجه الطحاوي في (احكام القرآن): كما في نصب الراية (٤/٢٠٢) من طريق عبد العزيز بن عبيد الله، به- واسناده ضعيف: عبد العزيز: هو ابن عبيد الله بن حمزة بن صهيب- ضعفه الحافظ في التقريب- والحديث اخرجه ابن عدي في الكامل (٥/٢٨٥)، وابن الجوزي في العلل المتناهية (٢/٦٦٤) من طريق اسماعيل بن عياش، عن عبد العزيز، عن وهب بن كيسان، و نعيم بن عبد الله، عن جابر، به- والحديث سئل عنه ابو زرعة في العلل (٢/٤٦)! فقال هذا خطاء: انما هو موقوف عن جابر فقط: و عبد العزيز بن عبد الله واهي الحديث)- اه- وقال البيهقي في سننه (٩/٢٥٦): اخرجه عبد العزيز بن عبيد الله عن وهب بن كيسان عن جابر مرفوعا: و عبد العزيز ضعيف لا يحتج به- وقد روي الحديث عن ابي الزبير عن جابر موقوفا، و هو ما صوبه الدارقطني في الحديث التالي رقم (٤٦٣١) و سياتي هذا الموقوف رقم (٤٦٣٣، ٤٦٣٤، ٤٦٣٥)-

٤٦٣١- اخرجه البيهقي في سننه (٩/٢٥٥) من طريق نصر بن علي، قال: ثنا ابو احمد الزبيري، به- تفرد به ابو احمد الزبيري، و هو ثقة- قال الحافظ في التقريب: (ثقة ثبت الا انه قد يخطيء في حديث الثوري)- و قد خالفه الثقات فرووه موقوفا: كما ذكره الدارقطني رحمه الله- ورواية ابن ابي ذئب التي اشار اليها المصنف اخرجها الترمذي في العلل (٤٣٩) و قال: سالت محمدا عن هذا الحديث؟ فقال: (ليس هذا بمحفوظ، و يروى عن جابر خلاف هذا، و لا اعرف لابن ابي ذئب عن ابي الزبير شيئا)-

٤٦٣٢- اخرجه ابو داود (٣٨١٥)، و ابن ماجه (٣٢٤٧)، و البيهقي (٩/٢٥٥-٢٥٦) من طريق احمد بن عبدة قال: ثنا يحيى بن سليم، به- وقد اخرجه اسماعيل بن عياش: نا اسماعيل بن ابي امية عن ابي الزبير عن جابر موقوفا، و سياتي رقم (٤٦٣٣)، و هو الصواب، و لا يصح هذا الحديث مرفوعا- و انظر نصب الراية (٤/٢٠٢-٢٠٣)-

سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَلْقَى الْبَحْرُ اَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوْا وَمَا مَاتَ فِيْهِ وَطَفَا فَلَا تَاْكُلُوْهُ . رَوَاهُ غَيْرُهُ مَوْقُوْفًا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سمندر جسے باہر نکال دے یا جسے اوپر لے آئے اُسے کھالو اور جو سمندر میں مرجائے اور پانی میں تیرنے لگے تو اُسے نہ کھاؤ۔

دیگر راویوں نے اسے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4633- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ حَدَّثَنَا مَزْدَادُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ مَا اَلْقَى الْبَحْرُ اَوْ حَسَرَ عَنْهُ مِنَ الْحِيتَانِ فَكُلْهُ وَمَا وَجَدْتَهُ طَافِيًا فَلَا تَاْكُلْهُ . مَوْقُوْفٌ هُوَ الصَّحِيْحُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سمندر جس مچھلی کو باہر پھینک دے یا جسے نمودار کردے اُسے کھالو اور جسے تم پانی پر تیرتا ہوا پاؤ اسے نہ کھاؤ۔ یہ روایت ''موقوف'' ہے اور اسی حوالے سے درست ہے۔

4634- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَيْرُوْزَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَا ضَرَبَ بِهِ الْبَحْرُ اَوْ جَزَرَ عَنْهُ اَوْ صِيْدَ فِيْهِ فَكُلْ وَمَا مَاتَ فِيْهِ ثُمَّ طَفَا فَلَا تَاْكُلْ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: سمندر جسے باہر پھینک دے یا جسے چھوڑ کے پیچھے ہٹ جائے یا جسے شکار کرلیا جائے تو اسے کھالو اور جو اس میں مرجائے اور پھر پانی پر تیرنے لگے اُسے نہ کھاؤ۔

4635- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ حَدَّثَنَا مَزْدَادُ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَهُ مَوْقُوْفًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

4636- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا يُكْنَى اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ يَقُوْلُ مَا فِي الْبَحْرِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا قَدْ ذَكَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكُمْ.

٤٦٣٣—اخرجه يحيى بن سليم عن اسماعيل بن امية باسناده عن جابر مرفوعا و الصواب الموقوف: كما ذكره المصنف-

٤٦٣٤—اخرجه البيهقي (٩/٢٥٥) من طريق الدارقطني به-وقد تابع عبيد الله بن عمر عليه ايوب السختياني و ابن جريج و زهير و حماد بن سلمة و غيرهم: كما تقدم برقم (٤٦٣١)- و قد تابع المعافي بن عمران ابن نمير على هذا الحديث و سياتي في الحديث التالي-

٤٦٣٥—راجع الذي قبله-

٤٦٣٦—اخرجه ابو عبيد في الطهور رقم (٢٣٩): حدثنا محمد المروذي قال: ثنا خلف ابن هشام ثنا خالد بن عبد الله الواسطي عن واصل مولى ابي عيينة عن ابي الزبير عن عبد الرحمن مولى بني مخزوم ان ابا بكر -رضي الله عنه- قال: ما في البحر شيء الا وقد ذكاه الله عزوجل لكم -واسناده الدارقطني حسن لولا جهالة شيخ عمرو بن دينار: فانه لا يعرف-واسناد ابي عبيد-ايضا- حسن لو لا ان عبد الرحمن مولى بني مخزوم هذا لا يعرف- و سياتي له طريق آخر عن ابن عباس عن ابي بكر برقم (٤٦٣٨)- و انظر رقم (٤٦٤٠)-

☆☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سمندر میں موجود ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لیے ذبح کر دیا ہے (یعنی حلال قرار دیا ہے)۔

4637- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْقَاسِمِ الْكَوْكَبِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصَّدَفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ شُرَيْحٍ وَّكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى ذَبَحَ مَا فِى الْبَحْرِ لِبَنِىْ اٰدَمَ.

☆☆ حضرت شریح رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ نے سمندر میں موجود سب چیزوں کو اولادِ آدم کے لیے ذبح کر دیا ہے۔

4638- حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ قَالَ وَحَدَّثَنِىْ يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ بَشِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ اَنَّهٗ قَالَ السَّمَكَةُ الطَّافِيَةُ حَلَالٌ لِّمَنْ اَرَادَ اَكْلَهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے: پانی پر تیرنے والی (یعنی مردار) مچھلی حلال ہے' اس شخص کے لیے جو اِسے کھانا چاہتا ہو۔

4639- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوْحٍ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا قَالَ السَّمَكَةُ الطَّافِيَةُ عَلَى الْمَآءِ حَلَالٌ.

☆☆ اسی سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے: (مرنے کے بعد) پانی پر تیرنے والی مچھلی حلال ہے۔

4640- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِىُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ ابْنِ اَبِىْ بَشِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى ذَبَحَ لَكُمْ مَا فِى الْبَحْرِ فَكُلُوْهُ كُلَّهٗ فَاِنَّهٗ ذَكِىٌّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے

٤٦٣٧–علقه البخاري في صحيحه (١١/ ٢٨) كتاب: الذبائح و الصيد' باب: قول الله تعالى (احل لكم صيد البحر) فقال: و قال شريح صاحب النبي صلى الله عليه وسلم : كل شيء في البحر مذبوح–وقد وصله البخاري في التاريخ (٤/ ٢٢٨)' و ابن منده في معرفة الصحابة: كما في فتح الباري (١١/ ٤٠)' و ابن حجر في تغليق التعليق (٤/ ٥٠٨–٥٠٩) من طريق ابن جريج عن عمرو بن دينار و ابي الزبير انهما سمعا شريحا– رجلا ادرك النبي صلى الله عليه وسلم – قال: كل شيء في البحر مذبوح–

٤٦٣٨–اخرجه البيهقي (٩/ ٢٥٢)' و ابن حجر في تغليق التعليق (٤/ ٥٠٦–٥٠٧) من طريق الدارقطني' به–واسناده صحيح' رجاله ثقات' و سياتي برقم (٤٦٣٩) من طريق وكيع عن سفيان' به– و سياتي برقم (٤٦٤٠) من طريق شريك عن ابن ابي بشير–وقال الحافظ في تغليق التعليق: (اخرجه عبد بن حميد عن عمرو بن عون عن هشيم عن التيمي عن عكرمة نحوه' و له طرق كثيرة)– اه–

٤٦٣٩–اخرجه البيهقي (٩/ ٢٥٢) من طريق الدارقطني' به– و اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه (٤/ ٢٤٨) (١٩٧٥٦)' قال: نا وكيع عن سفيان...... فذكره–ومن طريق اخرجه الحافظ في التعليق (٤/ ٥٠٧)– وانظر الحديث السابق و الحديث التالي–

٤٦٤٠–اخرجه البيهقي (٩/ ٢٥٢) من طريق الدارقطني' به– و انظر السابق–

ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے سمندر میں موجود سب چیزوں کو تمہارے لیے ذبح کر دیا ہے تو تم اُن سب کو کھالو کیونکہ وہ ذبح ہو چکی ہیں۔

4641- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ بَشِيرٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى عِكْرِمَةَ اَنَّهُ شَهِدَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ اَنَّهُ اَكَلَ السَّمَكَ الطَّافِيَ عَلَى الْمَاءِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے پانی پر تیرنے والی مچھلی کھائی ہے۔

4642- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ لَاحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ وَّعِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَالَ السَّمَكُ ذَكِيٌّ كُلُّهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر طرح کی مچھلی ذبح کی ہوئی ہوتی ہے۔

4643- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحُوتُ ذَكِيٌّ كُلُّهُ وَالْجَرَادُ ذَكِيٌّ كُلُّهُ.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر طرح کی مچھلی ذبح کی ہوئی ہوتی ہے اور ہر طرح کی ٹڈی ذبح کی ہوئی ہوتی ہے۔

4644- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ) وَطَعَامُهُ مَا لَفَظَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے لیے سمندر کے شکار کو اور اس کے کھانے کو حلال قرار دیا گیا ہے یہ تمہارے لیے اور سفر کرنے والوں کے لیے

٤٦٤١-اسناده صحيح' و قد تقدم من طريق وكيع عن سفيان عن عبد الملك' به من قول ابي بكير' و ليس من فعله- انظر رقم (٤٦٣٩)-

٤٦٤٢-اخرجه البيهقي في سننه (٩-٢٢٥) من طريق الدارقطني' به- و انظر رقم (٤٦٥٠)-

٤٦٤٣-اخرجه البيهقي (٩/٢٥٤) من طريق مسلم بن ابراهيم قال : ثنا هشام......فذكره' و اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه (٤/٢٤٧) (١٩٧٤١) من طريق ابن ابي زائدة عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة' به-و اسناده صحيح' رجاله ثقات- و زكريا بن ابي زائدة و ان كان مدلسا فقد تابعه معاذ بن هشام عند الدارقطني و عند البيهقي-

٤٦٤٤-اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه (٤/٢٤٩) (١٩٧٦٦)' و ابنجرير في تفسيره (٥/٧٠) (١٢٧٢٤) من طرق عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة' به موقوفا-وعزاه السيوطي في الدر المنثور (٢/٥٨٥) الى ابن ابي حاتم ايضا- و اخرجه ابن جرير الطبري (١٢٧٢٣) من طريق عبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو' به مرفوعا- و الصواب و قفه على ابي هريرة؛ فانه لم يرفعه عن عبدة غير هناد بن السري عن ابن جرير الطبري' و خالفه ابو بكر بن ابي شيبة' فاخرجه عن عبدة موقوفا' و تابعه عليه يحيى الاموي عند الدارقطني هنا-

زادِراہ ہے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے کھانے سے مراد وہ چیز ہے جو وہ باہر پھینک دے۔

4645- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ) الْاٰيَةَ قَالَ صَيْدُهُ مَا صِيدَ وَطَعَامُهُ مَا لَفَظَ الْبَحْرُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں کہتے ہیں:

''تمہارے لیے سمندر کے شکار اور اس کے کھانے کو حلال قرار دیا گیا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: شکار سے مراد وہ چیز ہے' جسے شکار کیا جائے اور کھانے سے مراد وہ چیز ہے جسے سمندر باہر پھینک دے۔

4646- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ اَنَّهُ رَكِبَ فِى الْبَحْرِ فِىْ رَهْطٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَوَجَدُوْا سَمَكَةً طَافِيَةً عَلَى الْمَآءِ فَسَاَلُوْهُ عَنْهَا فَقَالَ اَطَيِّبَةٌ هِىَ لَمْ تُغَيَّرْ قَالُوْا نَعَمْ .قَالَ فَكُلُوْهَا وَارْفَعُوْا نَصِيبِىْ مِنْهَا .وَكَانَ صَائِمًا .

☆☆ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کے ہمراہ سمندری سفر پر جا رہے تھے' انہوں نے ایک مردہ مچھلی پائی جو پانی پر تیر رہی تھی' لوگوں نے اُن سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے دریافت کیا: کیا یہ پاک ہے؟ اس میں کوئی تبدیلی تو نہیں آئی (یعنی بُو تو نہیں آنے لگی)؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! (پاک ہے)' تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے کھالو' اور اس میں سے میرا حصہ بھی اُٹھالو (یعنی سنبھال کر رکھ لو)۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس وقت انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔

4647- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ ح قَالَ وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِىُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ اَنَّ اَصْحَابَ اَبِىْ طَلْحَةَ اَصَابُوْا سَمَكَةً طَافِيَةً فَسَاَلُوْا عَنْهَا اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اهْدُوْهَا اِلَىَّ.

٤٦٤٥—اخرجه سعيد بن منصور في تفسيره (١٦٢٨/٤) رقم (٨٣٦)' و من طريقه البيهقي في سننه (٢٥٥/٩) قال: حدثنا خلف بن خليفة: ثنا حصين' به—واخرجه ابن جرير الطبراني في تفسيره' فقطعه في موضعين (٦٤/٥) (١٢٦٧٣)' (٦٦/٥) (١٢٦٩٢) من طريق هشيم' قال: اخبرنا حصين' به—وذكره السيوطي في الدر المنثور (٥٨٦/٢)' و زاد نسبته الى عبد بن حميد و ابن المنذر و ابن ابي حاتم۔

٤٦٤٦—اخرجه البيهقي في سننه (٢٥٤/٩) منطريق ابي علي ناهر بن احمد قال: حدثنا ابو بكر بن زياد النيسابوري...... فذكره' و لكن قال: (عن ثمامة عن انس عن ابي ايوب) قال البيهقي: و اخرجه الدارقطني عن ابي بكر' فقال: عن ثمامة بن انس عن ابي ايوب' هو ثمامة ابن عبد الله بن انس' فيشبه ان تكون رواية ناهر اصح - و الله اعلم -و عبد الله بن المثنى: هو ابن المثنى بن عبد الله بن انس بن مالك' قال الحافظ في (التقريب): صدوق كثير الغلط- ثمامة بن عبد الله بن انس قال الحافظ في التقريب: صدوق۔

٤٦٤٧—جبلة بن عطية الفلسطيني ثقة من السادسة لم يدرك احدا من الصحابة: فالاثر منقطع -وقد علقه البيهقي في سننه (٢٥٤/٩) عن جبلة بن عطية عن ابي ايوب۔

☆☆ جبلہ بن عطیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے کچھ ساتھیوں نے (مرنے کے بعد) پانی پر تیرتی ہوئی مچھلی پائی' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ مجھے بھی تحفے کے طور پر دو۔

4648- حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَمَّرٍ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنِيْنِ ذَكَاتُهُ ذَكَاةُ اُمِّهِ اَشْعَرَ اَوْ لَمْ يُشْعِرْ . قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَلٰكِنَّهُ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَطْنِ اُمِّهِ يُؤْمَرُ بِذَبْحِهِ حَتّٰى يَخْرُجَ الدَّمُ مِنْ جَوْفِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جانور کے پیٹ میں موجود بچے کی ماں کو ذبح کرنا' اُسے ذبح کرنا شمار ہوگا' خواہ اس کے بال نکلے ہوں یا نہ نکلے ہوں۔

عبیداللہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: لیکن اگر وہ ماں کے پیٹ سے باہر آ جاتا ہے' تو پھر اُسے ذبح کرنے کا حکم دیا جائے گا' یہاں تک کہ اس کے پیٹ میں سے بھی خون نکل آئے۔

4649- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح

وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيْقُ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحِلَّ لَنَا مِنَ الدَّمِ دَمَانِ وَمِنَ الْمَيْتَةِ مَيْتَتَانِ مِنَ الْمَيْتَةِ الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَمِنَ الدَّمِ الْكَبِدُ وَالطُّحَالُ لَفْظُ مُطَرِّفٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہمارے لیے دو طرح کے خون کو حلال قرار دیا گیا ہے اور دو طرح کے مردار کو حلال قرار دیا گیا ہے' مردار (چیزیں) مچھلی اور ٹڈی ہیں' جبکہ خون (سے مراد) جگر اور تلی ہیں۔

4650- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ يَاسِيْنَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ

٤٦٤٨-اخرجه البيهقي في السنن (٩/٣٣٥) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه عن ابي الحسن محمد بن الحسين بن داود العلوي' انبا محمد بن حمدويه عن معمر' به-وقال الزيلعي في نصب الراية (٤/١٩٠): قال ابن القطان: و عصام رجل لا يعرف له حال- و قال في (التنقيح): مبارك بن مجاهد ضعفه غير واحد-واخرجه الحاكم في المستدرك (٤/١١٤)' و ابن حبان في المجروحين (٢/٢٧٥)-

٤٦٤٩-اخرجه الشافعي في المسند حديث (٦٠٧)' و احمد (٢/٩٧)' و ابن ماجه (٢/١١٠٢)' وعبد بن حميد (٨٠٢)' و البيهقي (١/٢٥٤) و فيه عبد الرحمن بن زيد ضعفه جماعة-

٤٦٥٠-اخرجه الترمذي (١٤٧٦)' و احمد (٣/٥٢) من طريق يحيى بن سعيد عن مجالد' به-واخرجه ابو داود (٢٧٢٧)' و ابن ماجه (٣١٩٩)' و احمد (٣/٣١)' و ابن الجارود (٩٠٠)' و البغوي في شرح السنة (٢٧٨٩)' و البيهقي (٩/٣٣٥) من طرق عن مجالد' به- وسياتي - ايضا- من طريق ابي يوسف القاضي عن مجالد برقم (٤٦٥٢)' قال ابن حزم في المحلي (٧/٤١٩): مجالد' و ابو الوداك ضعيفان-قلت: مجالد بن سعيد ضعيف' تقدمت ترجمته مرارا' لكن تابعه عليه يونس بن ابي اسحاق عن ابي الوداك- و سياتي من هذه الطريق برقم (٤٦٥٤)'

اَبِی الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْجَنِیْنِ یَخْرُجُ مَیِّتًا قَالَ اِنْ شِئْتُمْ فَكُلُوْهُ ۔

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جانور کے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو مردہ باہر آتا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو اُسے کھالو۔

4651- حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی وَمُوْسٰی بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قُرَیْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِبَرِیُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا صَبَّاحُ بْنُ یَحْیَی الْمُزَنِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلِ الْجَنِیْنَ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ ۔ وَقَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ فِیْ بَطْنِ النَّاقَةِ ۔

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم ماں (مادہ جانور) کے پیٹ میں (سے نکلنے والے) بچے کو کھالو۔

ابواسود نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے کہ اونٹنی کے پیٹ میں موجود بچے کو کھالو۔

4652- حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ یُوْسُفَ الْقَاضِیْ حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِی الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْجَزُوْرِ وَالْبَقَرَةِ یُوْجَدُ فِیْ بَطْنِهَا الْجَنِیْنُ فَقَالَ اِذَا سَمَّیْتُمْ عَلَی الذَّبِیْحَةِ فَذَكَاتُهٗ ذَكَاةُ اُمِّهٖ ۔

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹنی یا گائے کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کے پیٹ میں اُس کا بچہ ہوتا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اسے ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لے لو' تو پھر اُس پیٹ میں موجود بچے کی ماں کو ذبح کرنا' اُس بچے کا ذبح کرنا شمار ہوگا۔

4653- حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَیْنِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الدَّقَّاقُ وَالْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْمَحَامِلِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنْ اَبِی الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَحَدُنَا یَنْحَرُ النَّاقَةَ اَوْ یَذْبَحُ الْبَقَرَةَ اَوِ الشَّاةَ فَیَجِدُ فِیْ بَطْنِهَا جَنِیْنًا اَفَیَاْكُلُهٗ اَوْ یُلْقِیْهِ قَالَ فَقَالَ كُلُوْهُ اِنْ شِئْتُمْ اِنَّ ذَكَاتَهٗ ذَكَاةُ اُمِّهٖ ۔

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' ہم نے عرض کی: کوئی شخص کسی اونٹنی کو یا کسی گائے کو یا کسی بکری کو ذبح کرتا ہے اور اس کے پیٹ میں بھی ایک بچے کو پاتا ہے' تو کیا وہ اسے کھالے یا اُسے پھینک دے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو اُسے کھالو کیونکہ اس کی ماں کو ذبح کرنا اس کا ذبح کرنا شمار ہوگا۔

٤٦٥١- اخرجه ابو داود (٢٨٢٨)' و الدارمي (٢/١١-١٢)' و الحاكم (٤/١١٤)' و ابو يعلى (١٨٠٨)' و البيهقي (٩/٣٣٤-٣٣٥)' و ابو نعيم في الحلية (٧/٩٢)' (٩/٢٣٦) من طرق عن ابي الزبير عن جابر-

٤٦٥٢- اخرجه البيهقي في سننه (٩-٣٣٥) من طريق الدارقطني' به- و انظر رقم (٤٦٥٠)-

٤٦٥٣- اخرجه ابو داود في سننه (٢٨٢٧) من طريق هشيم عن مجالد' به- و انظر رقم (٤٦٥٠)-

4654- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ الْإِمَامُ الْهَاشِمِيُّ مِنْ اَصْلِهِ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ- هُوَ الْحَدَّادُ- عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِى الْوَدَّاكِ جَبْرِ بْنِ نَوْفٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جانور کے پیٹ میں موجود بچے کی ماں کو ذبح کرنا اُسے ذبح کرنا شمار ہوگا۔

4655- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ- قَالَ اُرَاهُ رَفَعَهُ- قَالَ ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: پیٹ میں موجود بچے کی ماں کو ذبح کرنا اُسے ذبح کرنا شمار ہوگا۔

4656- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ نِزَارٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنِىْ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فِى الْجَنِيْنِ ذَكَاتُهُ ذَكَاةُ اُمِّهِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو جانور کے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں ہے کہ اس کی ماں کو ذبح کرنا اُسے ذبح کرنا شمار ہوگا۔

4657- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُثْمَانَ الْكِنْدِىُّ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهِ .

وَعَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ

٤٦٥٤- اخرجه احمد (٣/٣٩) و ابن حبان (٢٠٦/١٣) (٥٨٨٩) و البيهقي (٣٣٥/٩) و الخطيب في الموضح (٢٤٩/٢) من طريق يونس بن ابي اسحاق عن ابي الوداك' به- و انظر الحديث (٤٦٥٠)-

٤٦٥٥- فيه احمد بن الحجاج بن الصلت ضعيف' له ترجمة في الميزان' و به ضعف الحديث الحافظان جمال الدين الزيلعي في نصب الراية (١٩٠/٤) و شهاب الدين ابن حجر في تلخيص الحبير (٢٨٧/٤- بتحقيقنا)-

٤٦٥٦- في اسناده عمر بن قيس' و هو ضعيف' قال الزيلعي في نصب الراية (١٩٠/٤): قال عبد الحق: لا يحتج باسناده- قال ابن القطان: و علته عمر بن قيس' و هو المعروف بسندل! فانه متروك- واخرجه الحاكم (١١٤/٤) من طريق عبد الله بن سعيد المقبري عن جده عن ابي هريرة' به- و صحح اسناده الحاكم فتعقبه الذهبي بقوله: عبد الله هالك- وقال الزيلعي ايضا: (ليس كما قال- يعني: الحاكم- فعبد الله بن سعيد المقبري متفق على ضعفه)- وبه اعل الحافظ ابن حجر الحديث في تلخيص الحبير (٢٨٧/٤- بتحقيقنا)-

٤٦٥٧- اسناده ضعيف: الحارث بن عبد الله الاعور ضعيف تقدمت ترجمته- و موسى بن عثمان الكندى ترجمته في الجرح و التعديل (٨/الترجمة ٦٨٧) قال ابن ابي حاتم: سالت ابي عن موسى بن عثمان الحضرمي! فقال: متروك الحديث- وقال الزيلعي في نصب الراية (١٩١/٤-١٩٢): (قال ابن القطان: مجهول' قال عبد الحق في (احكامه): هذا حديث لا يحتج باسانيده كلها' و اقره ابن القطان عليه)-

ذَكَاةُ اُمِّهٖ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (جانور کے) پیٹ میں موجود بچے کی ماں کو ذبح کرنا' اسے ذبح کرنا شمار ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''(جانور کے) پیٹ میں موجود بچے کی ماں کو ذبح کرنا اُسے ذبح کرنا شمار ہوگا''۔

4658- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّهٗ بَلَغَهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الضَّحَايَا اِلٰى اٰخِرِ الشَّهْرِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْتَاْنِىَ ذٰلِكَ .

☆☆ ابوسلمہ اور سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے کہ جو شخص تاخیر کرنا چاہے وہ مہینے کے آخر تک قربانی کرسکتا ہے۔

4659- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ فَرْوَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّا فِىْ مَسْجِدِنَا .

قَالَ عِيْسٰى وَاَخْبَرَنِىْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَالْاٰخَرُ عَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِهٖ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جس شخص کے پاس گنجائش ہو اور وہ پھر بھی قربانی نہ کرے تو وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے دو مینڈھوں کی قربانی کی تھی؛

٤٦٥٨-اخرجه البيهقي في سننه (٢٩٧/٩) منطريق الدارقطني' به- و اخرجه ابو داود في مراسيله رقم (٣٧٧) قال: حدثنا موسى بن اسماعيل' حدثنا ابان...... فذكره- و الحديث رجاله ثقات' رجال الشيخين؛ فان ابان؛ هو ابن يزيد العطار- و محمد : هو ابن ابراهيم بن الحارث التيمي' لكن الحديث مرسل-

٤٦٥٩-اخرجه البيهقي (٢٦٠/٩) من طريق الدارقطني' به-واخرجه -ايضا- ابن ماجه (٣١٢٣)' و احمد (٣٢١/٢)' والحاكم (٣٨٩/٢)' و البيهقي (٢٦٠/٩) من طريق عبد الله بن عياش عن عبد الرحمن الاعرج عن ابي هريرة-قال الزيلعي في نصب الراية (٢٠٧/٤): قال في التنقيح : حديث ابن ماجه رجاله كلهم رجال الصحيحين الا عبد الله بن عياش القتباني' فانه من افراد مسلم قال: و كذلك اخرجه حيوة بن شريح وغيره عن عبد الله بن عياش' به مرفوعا- و اخرجه ابن وهب عن عبد الله بن عياش' به موقوفا- وكذلك اخرجه جعفر بن ربيعة و عبيد الله بن ابي جعفر عن الاعرج عن ابي هريرة موقوفا' و هو اشبه بالصواب- انتهى- و ذهل شيخنا علاء الدين مقلدا لغيره فعزا هذا الحديث للدارقطني فقط- قال ابن الجوزي في (التحقيق): و هذا الحديث لا يدل على الوجوب' كما في حديث (من اكل الثوم فلا يقربن مصلانا)- الا-و اللفظ الثاني اخرجه ابن ماجه (٣١٢٢)' و احمد (٢١٩/٦' ٢٩٢)' و الحاكم (٢٢٧/٤) من طريق الثوري عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن ابي سلمة عن عائشة و عن ابي هريرة' به مرفوعا-وقال البوصيري في الزوائد (٤٩/٢): هذا اسناده حسن؛ عبد الله بن محمد مختلف فيه-

اُن میں سے ایک جانور آپ نے اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ذبح کیا تھا اور دوسرا اپنی اُمت کے اُن افراد کی طرف سے ذبح کیا تھا جو قربانی نہ کر سکیں۔

4660- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَاَبُوْ رَوْقٍ الْهِزَّانِيُّ قَالَا اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرِ بْنِ دِرْهَمٍ الْعَنْبَرِيُّ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ عَشْرُ ذِى الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ۔

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب ذوالحج کا پہلا عشرہ شروع ہو جائے اور کوئی شخص قربانی کرنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے۔

4661- حَدَّثَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ يَقْظَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحَا الْاَضَاحِيُّ كُلَّ ذَبْحٍ كَانَ قَبْلَهٗ ۔ وَذَكَرَ صَوْمَ رَمَضَانَ وَالزَّكَاةَ وَالْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قربانی کے حکم نے ہر ذبیحہ کو ختم کر دیا ہے جو اس سے پہلے تھا' پھر آپ نے رمضان کے روزے' زکوٰۃ دینے اور غسل جنابت کا ذکر کرتے ہوئے بھی یہی بات ارشاد فرمائی۔

4662- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ شَرِيْكٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدٌ الْمُكْتِبُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَخَ الْاَضْحَى كُلَّ ذَبْحٍ وَّصَوْمُ رَمَضَانَ كُلَّ صَوْمٍ وَّالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ كُلَّ غُسْلٍ وَّالزَّكَاةُ كُلَّ صَدَقَةٍ ۔ خَالَفَهُ الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ- هُوَ ابْنُ شَرِيْكٍ- وَكِلَاهُمَا ضَعِيْفَانِ وَالْمُسَيَّبُ بْنُ شَرِيْكٍ مَتْرُوْكٌ ۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قربانی نے اس

٤٦٦٠-اخرجه احمد (٣١١/٦)' و مسلم (٤٧/١٩٧٧)' والترمذي (١٥٢٣)' و النسائي (٢١١/٧)' و ابن ماجه (٣١٥٠) من طريق مالك عن عمرو بن مسلم' به-واخرجه احمد (٣٠١/٦)' ومسلم (٤٢/١٩٧٧)' و النسائي (٢١٢/٧)' و الدارمي (١٩٥٣- هاشمي) من طريق سعيد بن ابي هلال عن عمرو بن مسلم' به- و اخرجه احمد (٣١١/٦)' و مسلم (٤٢/١٩٧٧)' و ابو داود (٢٧٩١) من طريق محمد بن عمرو عن عمرو بن مسلم' به-واخرجه مسلم (٣٩/١٩٧٧' ٤٠)' و احمد (٢٨٩/٦)' والدارمي (١٩٥٤-هاشمي)' و النسائي (٢١٢/٧)' و ابن ماجه (٣١٤٩) منطريق عبد الرحمن بن حميد بن عبد الرحمن بن عوف عن سعيد بن المسيب' به-

٤٦٦١-اسناده ضعيف جدا: عتبة بن يقظان: قال الحافظ في التقريب- و الحارث بن نبهان متروك ايضا- و سياتي برقم (٤٦٦٢)' (٤٦٦٣) من طريق الشعبي عن مسروق عن علي مرفوعا و لا يصح كما سياتي بيانه-والحديث ضعفه الالباني في السلسلة الضعيفة رقم (٩٠٤)-

٤٦٦٢-اخرجه البيهقي (٢٦١/٩-٢٦٢) من طريق الدارقطني' به- و نقل كلام الدارقطني عقبه' و اقره' و قال الزيلعي في نصب الراية (٢٠٨/٤): قال البيهقي: اسناده ضعيف بمرة- و المسيب بن شريك متروك- و قال في (التنقيح): قال الفلاس: اجمعوا على ترك حديث المسيب ابن شريك-

سے پہلے کے ہر ذبیحے کو منسوخ کر دیا ہے' رمضان کے روزوں نے (پہلے کے) ہر روزے کو منسوخ کر دیا ہے' غسل جنابت نے (پہلے کے) ہر غسل کو منسوخ کر دیا ہے اور زکوٰۃ نے (پہلے کے) ہر صدقے کو منسوخ کر دیا ہے۔

4663- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَمَّامِ بْنِ صَالِحٍ الْبَهْرَانِيُّ بِحِمْصَ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ شَرِيكٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ الْيَقْظَانِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَخَتِ الزَّكَاةُ كُلَّ صَدَقَةٍ فِي الْقُرْآنِ وَنَسَخَ صَوْمُ رَمَضَانَ كُلَّ صَوْمٍ وَنَسَخَ غُسْلُ الْجَنَابَةِ كُلَّ غُسْلٍ وَنَسَخَتِ الْأَضَاحِيُّ كُلَّ ذَبْحٍ . عُتْبَةُ بْنُ يَقْظَانَ مَتْرُوكٌ أَيْضًا .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: زکوٰۃ نے قرآن میں موجود ہر صدقے کو منسوخ کر دیا ہے' رمضان کے روزے نے ہر روزے کو منسوخ کر دیا ہے' غسلِ جنابت نے ہر غسل کو منسوخ کر دیا ہے اور عید الاضحیٰ کی قربانی نے ہر ذبیحے کو منسوخ کر دیا ہے۔

4664- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ عَيَّاشَ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحَى عِيدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالَى لِهَذِهِ الْأُمَّةِ . فَقَالَ الرَّجُلُ فَإِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَنِيحَةَ ابْنِي أَوْ شَاةَ أَبِي وَأَهْلِي وَمَنِيحَتَهُمْ أَذْبَحُهَا فَقَالَ لَا وَلَكِنْ قَلِّمْ أَظْفَارَكَ وَقُصَّ شَارِبَكَ وَاحْلِقْ عَانَتَكَ فَذَلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ عید الاضحیٰ کا دن عید ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے لیے مقرر کیا ہے' اس شخص نے عرض کی: اگر میرے پاس صرف وہی جانور ہو' جو میرے والد نے مجھے عطیہ کے طور پر دیا ہو' یا میرے والد کی یا میری بیوی کی بکری ہو' جو ان لوگوں نے عطیہ کے طور پر کوئی جانور دیا ہو تو کیا میں اُسے ذبح کر سکتا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! البتہ تم اپنے ناخن تراش لینا' مونچھیں چھوٹی کر لینا' ناف کے نیچے کے بال صاف کر لینا' تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہاری قربانی مکمل ہو جائے گی۔

٤٦٦٣- اخرجه ابن عدي في الكامل (٦/٢٨٦)- ترجمة المسيب بن شريك' و من طريقه البيهقي في سننه (٩/٢٦٢) من طريق الحسن بن سفيان عن المسيب بن واضح' به- و المسيب بن واضح ضعيف- و المسيب بن شريك متروك' و راجع الذي قبله-

٤٦٦٤- اخرجه البيهقي (٩/٢٦٣- ٢٦٤) من طريق الدارقطني' به- واخرجه النسائي (٧/٢١٢-٢١٣) و الحاكم (٤/٢٢٣) و البيهقي (٩/٢٦٤) من طريق ابن وهب' به- و اخرجه ابن حبان في صحيحه (١٣/٢٣٥-٢٣٦) (٥٩١٤) من طريق ابن وهب : حدثنا سعيد ابن ابي ايوب عن عياش بن عباس...... فذكره- و اسناده صحيح ؛ عيسى بن هلال الصدفي؛ ذكره ابن حبان في الثقات' وروى عنه جمع- وباقي رجاله ثقات' رجال مسلم-

4665- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ اُنَيْسَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِالنَّحْرِ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''مجھے قربانی دینے کا حکم دیا گیا ہے' لیکن یہ واجب نہیں ہے''۔

4666- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا الْحُنَيْنِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَ عَلَىَّ النَّحْرُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ وَاُمِرْتُ بِصَلَاةِ الضُّحٰى وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِهَا.

قَالَ وَحَدَّثَنَا الْحُنَيْنِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهُ كُتِبَ عَلَىَّ الضُّحٰى.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''مجھ پر قربانی کرنا لازم قرار دیا گیا ہے' لیکن تم لوگوں پر لازم قرار نہیں دیا گیا' مجھے عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے' تمہیں اس کا حکم نہیں دیا گیا''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4667- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُنْفِقَتِ الْوَرِقُ فِىْ شَىْءٍ اَفْضَلَ مِنْ نَحِيْرَةٍ فِىْ يَوْمِ عِيْدٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''تم چاندی (یعنی رقم) جس چیز میں بھی خرچ کرتے ہو' اس میں سب سے زیادہ فضیلت والی چیز عیدالاضحیٰ کے دن قربانی کرنا ہے''۔

۴٦٦٥-اسناده ضعيف: يحيى بن ابي انيسة: ضعفه الحافظ في التقريب - و جابر: هو ابن يزيد الجعفي' و هو ضعيف ايضا- وروي من طريق ابي خباب الكلبي عن عكرمة عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (ثلاث هن علي فرائض' و هن لكم تطوع: النحر' و الوتر' و ركعتا الفجر) وقد تقدم في اول كتاب: الوتر-

٤٦٦٦-اخرجه عبد بن حميد (٥٨٨): حدثنا ابو نعيم: ثنا الحسن بن صالح عن جابر عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (كتب علي الاضحى ......) فذكره- و اخرجه احمد (١/٢٣٢' ٣١٧) من طريق جابر باسناده' بلفظ: (امرت بركعتي الضحى' و بالوتر و لم يكتب)- و جابر الجعفي ضعيف: كما تقدم- و انظر تلخيص الحبير (٢/٢٨)' و انظر الحديث السابق-

٤٦٦٧-اخرجه الطبراني في الكبير (١١/١٧) (١٠٨٩٤)' وابن حبان في المجروحين (١/١٠١)' و ابن عدي في الكامل (١/٢٢٧)' و البيهقي (٩/٢٦١) من طريق ابراهيم بن يزيد الخوزي' به- و ابراهيم بن يزيد الخوزي ضعيف جدا' قال ابن حبان: (روى عن عمرو بن دينار' و ابي الزبير و محمد بن عباد بن جعفر مناكير كثيرة و اوهاما غليظة: حتى يسبق الى القلب انه المتعمد لها' و كان احمد بن حنبل- رحمه الله- سيء الراي فيه)- والحديث ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٤/٢٠)' و قال: اخرجه الطبراني في الكبير' و فيه ابراهيم بن يزيد الخوزي' و هو ضعيف-

4668- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِبِلِ الْجَلَّالَةِ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا وَلَا يُشْرَبَ أَلْبَانُهَا وَلَا يُحْمَلَ عَلَيْهَا إِلَّا الْأُدُمُ وَلَا يَرْكَبُهَا النَّاسُ حَتَّى تُعْلَفَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گندگی کھانے والے اونٹ کا گوشت کھانے اور اس کا دودھ پینے سے منع کیا ہے اس پر صرف سامان کو لادا جا سکتا ہے لوگ اُسے ذبح نہیں کریں گے جب تک وہ چالیس دن تک چارہ نہیں کھاتا۔

4669- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَّامٍ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُدَيْلٍ الْخُزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدَيْلَ بْنَ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيَّ عَلَى جَمَلٍ أَوْرَقَ يَصِيحُ فِي فِجَاجِ مِنًى أَلَا إِنَّ الذَّكَاةَ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ أَلَا وَلَا تَعْجَلُوا الْأَنْفُسَ أَنْ تَزْهَقَ وَأَيَّامُ مِنًى أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَبِعَالٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم نے بدیل بن ورقاء خزاعی رضی اللہ عنہ کو اونٹ پر بٹھا کر بھیجا تا کہ وہ منیٰ کے راستوں میں یہ اعلان کر دیں کہ حلق اور لبہ میں ذبح کیا جائے گا اور جان نکالنے میں جلدی نہ کرو اور منیٰ کے دن کھانے پینے اور بیویوں کے ساتھ گزارنے کے دن ہیں۔

4670- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ هُرَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْتَدِينُ وَأُضَحِّي قَالَ نَعَمْ فَإِنَّهُ دَيْنٌ مَقْضِيٌّ . هَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ . وَهُرَيْرٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يُدْرِكْهَا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں قرض لے کر قربانی کر سکتی ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! یہ ایسا قرض ہے جسے ادا کیا جائے گا۔

٤٦٦٨-اخرجه البيهقي في سننه (٩/٣٣٢) من طريق اسماعيل بن ابراهيم بن مهاجر عن ابيه' به-وقال البيهقي: ليس هذا بالقوي' وقد اشار اليه الشافعي' وزعم انه اراد تغيرها من الطباع المكروهة الى الطباع غير المكروهة التي هي فطرة الدواب التي توجد ارواح العذرة في عروقها و جررها- اه-وقال الحافظ في الفتح (٩/٥٥٨): اخرجه البيهقي باسناده فيه نظر-والحديث اخرجه ابو داود في سننه (٣٨١١) من طريق عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده رضي الله عنه- ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى يوم خيبر عن لحوم الحمر الاهلية و عن الجلالة من ركوبها واكل لحومها-

٤٦٦٩-اسناده ضعيف جدا: سعيد بن سلام العطار ضعيف- و الحديث ذكره الزيلعي في نصب الراية (١٨٥/٤) و قال: (قال في (التنقيح): هذا اسناده ضعيف بمرة' و سعيد بن سلام: جمع الائمة على ترك الاحتجاج به' و كذبه ابن نمير- و قال البخاري: يذكر بوضع الحديث - وقال الدارقطني: يحدث بالاباطيل متروك- انتهى-

٤٦٧٠-اخرجه البيهقي في سننه (٩/٢٦٢) من طريق الدارقطني' به- و نقل كلام الدارقطني هذا عقبه-و هرير قال ابن حجر في التقريب: مقبول- قلت: بل هو ثقة' نقل ابن ابي حاتم توثيقه عن ابن معين' و لم يخالفه في ذلك احد- و انظر الجرح و التعديل (٩/١٢١)- و رفاعة بن هرير: ترجم له الذهبي في الميزان (٢/٨٠)' و قال: وهاه ابن حبان وغيره- وقال البخاري: فيه نظر-

4671- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ التَّنُوْخِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ كُلُّهَا ذَبْحٌ .

☆☆ نافع بن جبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایامِ تشریق سارے کے سارے ذبح کے دن ہیں (یعنی ان دنوں میں قربانی ہوسکتی ہے)۔

4672- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ رِشْدِيْنَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مِثْلَهُ

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4673- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى الْخَشَّابُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى اَنَّ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ حَدَّثَهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ ذَبْحٌ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تمام ایامِ تشریق ذبح کے دن ہیں (یعنی ان میں قربانی ہوسکتی ہے)۔

4674- حَدَّثَنَا الْقَاضِىْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُوْنُسَ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِكَبْشٍ اَقْرَنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّىْ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِىْ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے مینڈھے کی

٤٦٧١—اخرجه البيهقي في السنن (٩/٢٩٦) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه الطبراني في الكبير (٢/١٣٨) (١٥٨٣) من طريق زهير بن عباد الرواسي: ثنا سويد بن عبد العزيز' به مطولا- و سويد بن عبد العزيز ضعيف' تقدمت ترجمته- و الحديث اخرجه ابن حبان في صحيحه (٩/١٦٦) (٣٨٥٤)' و ابن عدي في الكامل ص (١١١٨)' و من طريقه البيهقي (٩/٢٩٥-٢٩٦)' والبزار (١١٢٦- كشف) من طريق عبد الملك بن عبد العزيز القشيري' حدثنا سعيد بن عبد العزيز عن سليمن بن موسى عن عبد الرحمن بن ابي الحسين عن جبير بن مطعم' به مطولا-واخرجه احمد (٤/٨٢)' و البيهقي (٥/٢٩٥) من طريقين عن سعيد بن عبد العزيز عن سليمان بن موسى عن جبير بن مطعم' و هو منقطع: فان سليمان لم يدرك جبير بن مطعم-

٤٦٧٢—اسناده ضعيف- و راجع الحديث السابق-

٤٦٧٣—اخرجه البيهقي (٩/٢٩٦) من طريق الدارقطني' به- و في اسناده احمد بن عيسى الخشاب و هو ضعيف' قال ابن طاهر: يضع الحديث' و قد ترجمه الذهبي في الميزان- و الصواب في هذا الحديث انه من رواية سليمان بن موسى عن جبير بن مطعم' و سليمان لم يدرك جبير بن مطعم: فالحديث مرسل- و انظر الحديث رقم (٤٦٧١' ٤٦٧٢)-

٤٦٧٤—اخرجه ابن عدي في الكامل (٣/١٧٣-١٧٤) من طريق عبد الرحمن بن يونس السراج: نا عبد العزيز بن محمد الدراوردي' به- و في اسناده ربيح بن عبد الرحمن: قال احمد: ليس بمعروف- و قال الترمذي: قال البخاري: منكر الحديث-والحديث اخرجه ابو داود (٢٧٩٦)' و الترمذي (١٤٩٦)' و النسائي (٧/٢٢١)' و ابن ماجه (٣١٢٨)' و ابن حبان (١٣/٢٢٢) (٥٩٠٢)' و الحاكم (٤/٢٢٨)' و البيهقي (٩/٢٧٣)' و البغوي (١١٣٠) من طرق عن حفص بن غياث عن جعفر بن محمد عن ابيه عن ابي سعيد الخدري' به مرفوعا-وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين' و وافقه الذهبي-

قربانی کی' پھر یہ دعا کی:

''اے اللہ! یہ میری طرف سے اور میری اُمت کے ہر اس فرد کی طرف سے ہے جو قربانی نہ کر سکے''۔

4675- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ يَعْنِيْ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَضْحٰى بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا صَلّٰى وَقَضٰى خُطْبَتَهُ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهٖ فَاُتِيَ بِكَبْشِهٖ فَذَبَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا عَنِّيْ وَعَنْ مَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عیدالاضحیٰ میں عیدگاہ میں موجود تھا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ لی اور خطبہ مکمل کر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منبر سے نیچے اترے' آپ ایک مینڈھے کے پاس تشریف لے گئے' آپ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اُسے ذبح کیا اور آپ نے ''بسم اللہ واللہ اکبر'' پڑھا۔ (اور یہ کہا:)

''یہ میری طرف سے اور میری اُمت کے ہر اس شخص کی طرف سے ہے جو قربانی نہ کر سکے''۔

4676- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُحَيْمٍ الْمُبَارَكُ بْنُ سُحَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ اُمَّتِهٖ وَالْآخَرُ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے دو سفید و سیاہ رنگ کے مینڈھوں کو ذبح کیا تھا' اُن میں سے ایک آپ کی اُمت کی طرف سے تھا اور دوسرا آپ کی طرف سے اور آپ کے اہل خانہ کی طرف سے تھا۔

4677- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُبَّانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

٤٦٧٥- اخرجه احمد (٣٦٣/٣)' و ابو داود (٢٨١٠)' و الترمذي (١٥٢٠)' و الحاكم (٢٢٩/٤)' و البيهقي (٢٤٦/٩) من طريق يعقوب بن عبد الرحمن' به-وقال الترمذي: هذا حديث غريب من هذا الوجه' و العمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم: ان يقول الرجل اذا ذبح: باسم الله و الله اكبر' و هو قول ابن المبارك' و المطلب بن حنطب: يقال: انه لم يسمع من جابر)- قال ابن ابي حاتم في المراسيل ص (٢١٠): سمعت ابي يقول: المطلب بن عبد الله بن حنطب عامة حديثه مراسيل' لم يدرك احدا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الا سهل بن سعد' و انسا' و سلمة بن الاكوع و من كان قريبا منهم' و لم يسمع من جابر ولا من زيد بن ثابت و لا من عمران ابن حصين)-واخرجه ابو داود (٢٧٩٥)' و ابن ماجه (٣١٢١)' والدارمي (٧٥/٢) من طرقه عن ابن اسحاق عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي عياش- و عند ابن ماجه: الزرقي عن جابر' به-واخرجه احمد (٣٧٥/٣)' و ابن خزيمة (٢٨٩٩) من طريق ابن اسحاق عن يزيد بن ابي حبيب عن خالد بن ابي عمران حدثنا ابو عياش عن جابر' به-وقد صرح ابن اسحاق بالتحديث عند ابن خزيمة-

٤٦٧٦-في اسناده ابو سحيم المبارك بن سحيم قال عنه الحافظ في التقريب: متروك-لكن الحديث اخرجه البخاري (٥٥٥٢)' و النسائي (٢١٩/٧) من طريقين عن عبد العزيز عن انس قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يضحي بكبشين' قال انس: و انا اضحي بكبشين......

٤٦٧٧-تقدم تخريجه في رقم (٤٦٥٩)-

الْحُصَيْنِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلاثَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ سَعَةً فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کے پاس گنجائش ہو اور وہ پھر بھی قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔

4678- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ جَنَازَةٍ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ قَالَ فَرَاَيْتُهُ يُوْصِى الْحَافِرَ اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ وَاَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ . فَلَمَّا انْصَرَفَ تَلَقَّاهُ دَاعِى امْرَاَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ اِنَّ فُلَانَةَ تَدْعُوْكَ وَاَصْحَابَكَ قَالَ فَاَتَاهَا فَلَمَّا جَلَسَ الْقَوْمُ اُتِىَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ وَوَضَعَ الْقَوْمُ فَبَيْنَا هُوَ يَاْكُلُ اِذْ كَفَّ يَدَهٗ- قَالَ- وَقَدْ كُنَّا جَلَسْنَا مَجَالِسَ الْغِلْمَانِ مِنْ اٰبَائِهِمْ- قَالَ- فَنَظَرَ اٰبَاؤُنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْكُ اُكْلَتَهٗ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَضْرِبُ يَدَ ابْنِهٖ حَتّٰى يَرْمِىَ الْعِرْقَ مِنْ يَّدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ اُخِذَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ رَبِّهَا . قَالَ فَاَرْسَلَتِ الْمَرْاَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ كُنْتُ اَرْسَلْتُ اِلَى الْبَقِيْعِ اَطْلُبُ شَاةً فَلَمْ اُصِبْ فَبَلَغَنِىْ اَنَّ جَارًا لِّىْ اشْتَرٰى شَاةً فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ فِيْهَا فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ فَبَعَثَتْ بِهَا امْرَاَتُهٗ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوْهَا الْاُسَارٰى .

☆☆ عاصم بن کلیب انصار سے تعلق رکھنے والے ایک فرد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں شریک ہوئے' ہم قبر تک آ گئے' میں نے توجہ کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبر کھودنے والے کو یہ ہدایت کر رہے تھے: سر اور پاؤں کی طرف سے قبر کو کھلا کر دو' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس تشریف لا رہے تھے تو قریش سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کی طرف سے دعوت دینے والا فرد آپ کے سامنے آیا۔ اس نے عرض کی: فلاں خاتون نے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو دعوت دی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس خاتون کے ہاں تشریف لے گئے' جب سب لوگ بیٹھ گئے اور کھانا لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کی طرف بڑھایا' لوگوں نے بھی اپنے ہاتھ بڑھا دیئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا شروع کیا' اس دوران آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ راوی کہتے ہیں: ہم اُس جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے جہاں بچے اپنے والد کے ساتھ بیٹھتے ہیں' ہمارے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کھائے ہوئے کو الٹ دیا ہے' تو اُن سب افراد نے اپنے بچوں کے ہاتھ پر مار کے اُن کے ہاتھ میں موجود بوٹیوں کو گرا

٤٦٧٨-في اسناده حميد بن الربيع: وهو الخزاز' كذبه ابن الجوزي- لكن اخرجه ابو داود في البيوع' باب: في اجتناب الشبهات' الحديث (٣٣٣٢) 'و من طريقه البيهقي في الدلائل (٦/٣١٠) من طريق محمد بن العلاء عن عبد الله بن ادريس' به-واخرجه احمد (٥/٢٩٣'٤٠٨) من طريقين عن عاصم بن كليب' به- و اخرجه الطحاوي في شرح المعاني (٤/٢٠٨) عن زهير بن معاوية عن عاصم' به مختصرا- و عاصم بن كليب و ابوه صدوقان: كما التقريب- و الانصاري صحابي' و جهالته لا تضر؛ فالاسناد حسن- و الله اعلم- و انظر نصب الراية (٤/١٦٨-١٦٩)-

دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یوں لگا ہے کہ اس بکری کا گوشت اس کے مالک کی اجازت کے بغیر لیا گیا ہے تو اس خاتون نے پیغام بھجوایا: یارسول اللہ! میں نے اپنی بکری تلاش کرنے کے لیے کسی شخص کو بقیع کی طرف بھیجا تھا' لیکن اُسے وہ بکری نہیں مل سکی' مجھے پتہ چلا کہ میرے ہمسائے نے بھی ایک بکری خریدی ہے' تو میں نے اُسے پیغام بھیجا لیکن اس نے انکار کر دیا' ہم اسے حاصل نہیں کر سکے' پھر اس بکری کو اُس شخص کی بیوی نے بھجوایا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ قیدیوں کو کھلا دو۔

4679- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالاَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ مُّزَيْنَةَ قَالَ صَنَعَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قُرَيْشٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَتْهُ وَاَصْحَابَهُ- قَالَ- فَذَهَبَ بِي اَبِي مَعَهُ- قَالَ- فَجَلَسْنَا بَيْنَ يَدَيْ اٰبَائِنَا مَجَالِسَ الْاَبْنَاءِ مِنْ اٰبَائِهِمْ- قَالَ- فَلَمْ يَاْكُلُوا حَتّٰى رَاَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَكَلَ فَلَمَّا اَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُقْمَتَهُ رَمٰى بِهَا ثُمَّ قَالَ اِنِّي لَاَجِدُ طَعْمَ لَحْمِ شَاةٍ ذُبِحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ صَاحِبِهَا . فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَخِي وَاَنَا مِنْ اَعَزِّ النَّاسِ عَلَيْهِ وَلَوْ كَانَ خَيْرًا مِّنْهَا لَمْ يُغَيِّرْ عَلَيَّ وَعَلَيَّ اَنْ اُرْضِيَهُ بِاَفْضَلَ مِنْهَا فَاَبٰى اَنْ يَاْكُلَ مِنْهَا وَاَمَرَ بِالطَّعَامِ لِلْاُسَارٰى .

☆☆ عاصم بن کلیب اپنے والد کے حوالے سے مزینہ قبیلے کے ایک صاحب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: قریش سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا' آپ کو اور آپ کے اصحاب کو دعوت دی' میرے والد بھی نبی اکریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مجھے بھی ساتھ لے کر چلے گئے' ہم لوگ اپنے' اپنے والد کے سامنے اسی طرح بیٹھ گئے جیسے بچے اپنے والد کے سامنے بیٹھتے ہیں' لوگوں نے اس وقت تک کھانا نہیں شروع کیا جب تک انہوں نے یہ نہیں دیکھ لیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا شروع کر چکے ہیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لقمہ لیا تو پھر آپ نے اس کو پرے رکھ دیا اور ارشاد فرمایا: مجھے اس بکری کے گوشت میں ایسا ذائقہ محسوس ہوا ہے جیسے یہ اپنے مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کی گئی ہے۔ اُس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میرے بھائی کی ہے اور میرا بھائی مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہے' اگر اس سے زیادہ بہتر بکری موجود ہوتی تو اُسے بھی ذبح کرنا ہمارے لیے دشوار نہ ہوتا' اب مجھ پر یہ بات لازم ہے کہ میں اس سے بہتر بکری اُسے دے کر اسے راضی کر لوں گی۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کھانے سے انکار کر دیا اور آپ کے حکم کے تحت وہ کھانا قیدیوں کو کھلا دیا گیا۔

4680- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ اَبِي وَاَنَا غُلَامٌ مَعَ

٤٦٧٩- اخرجه البيهقي في السنن (٦/٩٧) من طريق الدارقطني' به- و جرير: هو ابن عبد الحميد' و هو ثقة' و قد تابعه عليه غير واحد- انظر الحديث السابق-

٤٦٨٠- انظر الحديث (٤٦٧٨' ٤٦٧٩)-

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيْهِ فَبَعَثْتُ اِلٰى اَخِىْ عَامِرِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ وَقَدِ اشْتَرٰى شَاةً مِنَ الْبَقِيْعِ فَلَمْ يَكُنْ اَخِىْ ثَمَّ فَدَفَعَ اَهْلُهُ الشَّاةَ اِلَىَّ .

☆☆ عاصم بن کلیب اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے: میں جب کم سن بچہ تھا تو میں اپنے والد کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا' اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: اس خاتون نے کہا: میں نے اپنے بھائی عامر بن ابووقاص کی طرف پیغام بھیجا کیونکہ بقیع میں سے ایک بکری خریدی ہوئی تھی' لیکن میرا بھائی وہاں موجود نہیں تھا تو اس کی بیوی نے یہ بکری مجھے بھجوا دی۔

4681- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِىْ حَنِيْفَةَ مِنْ اَيْنَ اَخَذْتَ هٰذَا الرَّجُلُ يَعْمَلُ فِىْ مَالِ الرَّجُلِ بِغَيْرِ اِذْنِهِ اَنَّهُ يَتَصَدَّقُ بِالرِّبْحِ قَالَ اَخَذْتُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ يَعْنِىْ هٰذَا الْحَدِيْثَ .

☆☆ عبدالواحد بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: آپ نے یہ مسئلہ کہاں سے حاصل کیا ہے کہ ایک شخص دوسرے کے مال میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف کر لیتا ہے' تو وہ منافع کو صدقہ کر دے گا؟ تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: میں نے اُسے عاصم بن کلیب کی نقل کردہ حدیث سے حاصل کیا ہے۔

4682- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ الْحَضْرَمِىُّ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِى الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْيَاءَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ رَجُلٌ مُتَّكِءٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهِ يُحَدِّثُ بِحَدِيْثِىْ فَيَقُوْلُ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالاً اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا كَانَ فِيْهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ .

☆☆ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دن کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب وہ وقت آئے گا جب کوئی شخص اپنے تکیے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے گا اور میری حدیث بیان کرے گا اور کہے گا: میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کا حکم کافی ہے' ہمیں اس میں جو چیز حلال ملے گی ہم اسے حلال سمجھیں گے اور اس میں جو چیز حرام ملے گی ہم اسے حرام قرار دیں گے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

''اللہ کا رسول جس چیز کو حرام قرار دے وہ اُسی طرح ہے جیسے وہ چیز ہوتی ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو''۔

٤٦٨١- اسناده حسن' وقد نقله الزيلعي في نصب الراية (٤/١٦٩) ساكتا عليه-

٤٦٨٢- اخرجه الترمذي (٢٦٦٤)' و ابن ماجه (١٢)' و الدارمي (٥٩٢- هاشمي)' و احمد (٤/١٣٢)' و الطحاوي في شرح المعاني (٤/٢٠٩)' و الطبراني في الكبير (٢٠/الحديث ٦٤٩)' و البيهقي (٧/٧٦)' (٩/٣٣١)' و الحاكم (١/١٠٩) من طرق عن معاوية بن صالح' به-قال الترمذي: حديث حسن غريب من هذا الوجه-وسياتي في الذي بعده من طريق آخر عن المقدام-

4683- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ رُؤْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَوْفٍ الْجُرَشِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ قَدْ اُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمَا يَعْدِلُهُ يُوْشِكُ شَبْعَانُ عَلٰى اَرِيكَتِهِ يَقُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ هٰذَا الْكِتَابُ فَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ اَحْلَلْنَاهُ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ وَاِنَّهُ لَيْسَ كَذٰلِكَ لَاَنَّهُ لَا يَحِلُّ اَكْلُ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَلَا الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ وَلَا اللُّقَطَةِ مِنْ مَّالِ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ يَّسْتَغْنِیَ عَنْهَا وَاَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوْهُ فَاِنَّ لَهُ اَنْ يَّغْصِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ.

☆☆ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے کتاب بھی عطاء کی گئی اور وہ چیز بھی عطاء کی گئی ہے جو اس کی مانند ہے (یعنی سنت عطا کی گئی ہے) عنقریب وہ وقت آئے گا جب کوئی بھرے ہوئے پیٹ والا شخص اپنے بستر کے ساتھ ٹیک لگا کر یہ کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب موجود ہے اس میں جو چیز حلال ہوگی ہم اسے حلال سمجھیں گے اور جو چیز اس میں حرام ہوگی ہم اُسے حرام قرار دیں گے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یا راوی نے کہا:)

ایسا نہیں ہے' کسی بھی نوکیلے دانت والے درندے کو کھانا یا پالتو گدھے کو کھانا' معاہد شخص کی گری ہوئی چیز کو اُٹھانا جائز نہیں ہے' البتہ اگر وہ کوئی ایسی چیز ہو جس کی ضرورت نہ ہو' تو حکم مختلف ہوگا۔ جو شخص کسی قوم کا مہمان بنا ہو اور وہ لوگ اس کی مہمان نوازی نہیں کرتے تو اُسے اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنی ضرورت کے مطابق اُن سے خوراک زبردستی حاصل کرے۔

4684- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ وَعَنْ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ اَوْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ.

☆☆ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دن گھوڑے' خچر

٤٦٨٣–اخرجه احمد (١٣٠/٤)، و ابو داود (٣٨٠٤)، (٤٦٠٤)، و الطحاوي في شرح المعاني (٢٠٩/٤)، و ابن حبان (١٢)، و الطبراني في الكبير (٢٠/الحديث ٦٦٩)، و البيهقي (٣٣٢/٩)، و في الدلائل (٥٤٩/٦) من طريق عبد الرحمن بن ابي عوف، به- و انظر الحديث السابق-

٤٦٨٤–اخرجه البيهقي في سننه (٣٢٨/٩) من طريق الدارقطني، به- و في اسناده محمد بن عمر الواقدي و هو متروك- و قد اخرجه جمع عن بقية حدثني ثور بن يزيد عن صالح بن يحيى بن المقدام عن ابيه عن جده عن خالد بن الوليد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن اكل لحوم الخيل و البغال و الحمير، و كلم ذي ناب من السباع-اخرجه ابو داود (٣٧٩٠)، والنسائي (٢٠٢/٧)، و ابن ماجه (٣١٩٨)، واحمد (٨٩/٤)، و الطبراني في الكبير (٣٨٢٦)، و الطحاوي في شرح المعاني (٢١٠/٤)، و البيهقي (٣٢٨/٩)، و سياتي من هذا الطريق في الحديث التالي -واسناده ضعيف؛ لان مداره على صالح بن يحيى عن ابيه عن جده، عن صالح بن يحيى؛ قال عنه الحافظ في التقريب: لين- وقال في ابيه يحيى بن المقدام: مستور-والحديث ضعفه الالباني في ضعيف ابن ماجه رقم (٦٨٧)- و انظر نصب الراية (١٩٦/٤)- و قال البيهقي عقب رواية الواقدي: اخرجه محمد بن حمير عن ثور عن صالح انه سمع جده المقدام- و اخرجه عمر بن هارون البلخي عن ثور عن يحيى بن المقدام عن ابيه عن خالد، فهذا اسناده مضطرب، و مع اضطرابه مخالف لحديث الثقات)- اه-

گدھے' نوکیلے دانت والے درندے (راوی کو پھر شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نوکیلے پنجوں والے پرندے کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا۔

4685- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ وَعَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ .

☆☆ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دن گھوڑے' خچر' گدھے' نوکیلے دانت والے درندے کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا۔

4686- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ هَارُونَ يَقُولُ لَا يُعْرَفُ صَالِحُ بْنُ يَحْيَى وَلَا أَبُوهُ إِلَّا بِجَدِّهِ .وَهَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ وَزَعَمَ الْوَاقِدِيُّ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَسْلَمَ بَعْدَ فَتْحِ خَيْبَرَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ تاہم یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ واقدی نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فتح خیبر کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

4687- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ الْكِنْدِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ الْمِقْدَامَ يَقُولُ أَقَمْتُ أَنَا وَبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً لَمْ نَذُقْ طَعَامًا وَقَدْ رَبَطُوا بِرْذَوْنَةً لِيَذْبَحُوهَا فَأَتَيْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَأَعْلَمْتُهُ الَّذِي كَانَ مِنَّا فِي أَمْرِ الْبِرْذَوْنَةِ فَقَالَ لَوْ ذَبَحُوهَا لَسُؤْتُكَ ثُمَّ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ أَمْوَالَ الْمُعَاهِدِينَ وَحُمُرَ الْإِنْسِ وَخَيْلَهَا وَبِغَالَهَا ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِمُدٍّ أَوْ مُدَّيْنِ مِنْ طَعَامٍ .الشَّكُّ مِنْ يَحْيَى قَالَ إِذَا أَتَتْنَا سَرِيَّةٌ فَاطَّلَعْنَا لَمْ يَذْكُرْ أَبَاهُ .

☆☆ یحییٰ بن مقدام بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے دادا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ میں اور میرے قبیلے کے دس یا شاید اس سے کچھ زیادہ افراد دو یا تین دن تک کھانا نہیں کھا سکے تھے' انہوں نے ذبح کرنے کے لیے گھوڑا باندھا ہوا تھا' میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں بتایا کہ گھوڑے کے بارے میں ہمارا کیا ارادہ ہے' تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ لوگ اسے ذبح کر دیتے تو برا کرتے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر ذمیوں کے اموال' گدھوں' گھوڑوں اور خچروں کے گوشت کو حرام قرار دے دیا تھا۔

پھر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو اناج کے دو یا شاید ایک مُد دینے کا حکم دیا' اور فرمایا کہ جب ہمیں کوئی مہم درپیش ہوئی' تو ہم اطلاع کر دیں گے۔

٤٦٨٥- تقدم تخريجه في الذي قبله-

٤٦٨٦- اخرجه البيهقي (٩/٣٢٨) من طريق الدارقطني به- وانظر رقم (٤٦٨٤)-

٤٦٨٧- تقدم تخريجه رقم (٤٦٨٣)-

4688- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْحِمَارِ الْاِنْسِيِّ وَعَنْ خَيْلِهَا وَبِغَالِهَا .لَمْ يَذْكُرْ فِي اِسْنَادِهِ صَالِحًا وَهٰذَا اِسْنَادٌ مُضْطَرِبٌ .وَقَالَ الْوَاقِدِيُّ لَا يَصِحُّ هٰذَا لِاَنَّ خَالِدًا اَسْلَمَ بَعْدَ فَتْحِ خَيْبَرَ.

☆☆ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں، گھوڑوں اور خچروں (کا گوشت کھانے) سے منع کر دیا تھا۔

راوی کہتے ہیں: اس کی سند مستند نہیں ہے کیونکہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے غزوۂ خیبر کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

4689- حَدَّثَنَا اَبُو طَلْحَةَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ مَجْزَاَةَ بْنِ زَاهِرٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ وَكَانَ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اَنَّهُ اشْتَكٰى فَبَعَثَ لَهُ اَنْ يَسْتَنْقِعَ فِي اَلْبَانِ الْاِبِلِ وَمَرَقِهَا فَكَرِهَ ذٰلِكَ.

☆☆ مجزاۃ بن زاہر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جنہوں نے درخت کے نیچے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ انہیں کوئی بیماری لاحق ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ پیغام بھیجا کہ وہ گدھی کے دودھ کو اور شوربے کو (دوا کے طور پر) استعمال کریں، لیکن انہیں یہ کھانا (یا دوا) پسند نہیں آیا۔

4690- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ . قُلْتُ الْبَغْلِ قَالَ لَا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ گھوڑوں کا گوشت کھالیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے دریافت کیا: اور خچروں کا؟ انہوں نے جواب دیا: وہ نہیں۔

4691- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ اَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُمْ كَانُوا يَاْكُلُونَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَزَعَمَ اَنَّ عَطَاءً نَهٰى عَنِ الْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں گھوڑے کا

٤٦٨٨—تقدم تخريجه' انظر رقم (٤٦٨٣) (٤٥٨٤)-

٤٦٨٩—اخرجه البيهقي (٩/٣٣٢) من طريق الدارقطني' به- و اسناده رجاله ثقات الا احمد ابن محمد بن عبد الكريم شيخ الدارقطني: وهو ابو طلحة الفزاري ترجمته في الميزان (١/٢٨٩) قال الذهبي: ضعفه الدارقطني' و قال: تكلموا فيه' ووثقه البرقاني-

٤٦٩٠—اخرجه عبد الرزاق في المصنف (٨٧٣٣)' والنسائي (٧/٢٠١'٢٠٢) ' و ابن ماجه (٣١٩٧)' و الطحاوي في شرح معاني الآثار (٤/٢١١)' والبيهقي (٩/٣٢٧) من طرق عن عبد الكريم الجزري' به-واسناده صحيح؛ عبد الكريم الجزري ثقة' روى له الشيخان-

٤٦٩١—اخرجه البيهقي (٩/٣٢٧) من طريق الدارقطني' به- وقد تقدم تخريجه في الذي قبله' لكن تفرد فرات بن سلمان بقوله: (وزعم ان عطاء نهى عن البغال و الحمر)- و فرات هذا لا ادرى من هو؟ و لعله يكون فرات بن سلمان الرقي' له ترجمة في التاريخ الكبير للبخاري (٧/١٢٩)' و الجرح او التعديل (٧/٨٠)' و الذهبي في الميزان (٥/٤١٣)' و ثقه احمد وابو حاتم-

گوشت کھالیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: عطاء نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خچروں اور گدھوں کے گوشت سے منع کیا ہے۔

4692- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَهُ يَعْنِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نَاْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَشْرَبُ اَلْبَانَهَا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم سفر کررہے تھے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو ہم نے گھوڑوں کا گوشت کھایا اور (گھوڑیوں کا) دودھ پیا۔

4693- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَكَلْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ وَلَمْ يَنْهَنَا عَنِ الْخَيْلِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خیبر کے دن ہم نے گھوڑوں خچروں اور گدھوں کا گوشت کھایا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خچروں اور گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا' تاہم آپ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھانے سے منع نہیں کیا۔

4694- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا تھا تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت سے ہمیں منع کر دیا تھا۔

4695- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ سَلَّامِ بْنِ كِرْكِرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ اَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَاَذِنَ لَنَا فِيْ لَحْمِ الْفَرَسِ.

٤٦٩٢- اخرجه البيهقي (٩/ ٣٢٧) من طريق الدارقطني' به- و انظر الحديث (٤٦٩٠)-

٤٦٩٣- اخرجه احمد (٣/ ٣٥٦، ٣٦٢)' و ابو داود (٣٧٨٩)' و ابو يعلى (٣/ ٣٢٢) (١٧٨٧)' و البيهقي (٩/ ٣٢٧) من طرقه عن حماد بن سلمة' به- و اخرجه عبد الرزاق (٨٧٣٧)' و مسلم (١٩٤١/ ٣٧)' والنسائي (٧/ ٢٠٥)' و ابن ماجه (٣١٩١)' والطحاوي في شرح معاني الآثار (٤/ ٢٠٤) من طرق عن ابن جريج عن ابي الزبير' به-واخرجه البخاري (٤٢١٩)' (٥٥٢٠)' (٥٥٢٤)' و مسلم (١٩٤١)' و ابو داود (٣٧٨٨)' و الدارمي (٢/ ٨٧)' و البيهقي (٩/ ٣٢٧) من طرق عن حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن محمد بن علي عن جابر' به-و سياتي برقم (٤٦٩٤)' (٤٦٩٥) من طريق سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن جابر-

٤٦٩٤- اخرجه عبد الرزاق (٨٧٣٤)' و الحميدي (١٢٥٤)' و الطيالسي (١٦٤٤)' و الترمذي (١٧٩٤)' و ابو يعلى (١٨٣٢)' و الطحاوي (٤/ ٢٠٤) من طرق عن سفيان عيينة' به-

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خیبر کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا' تاہم آپ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دے دی تھی۔

4696- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّىْ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَاْكُلَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم گھوڑوں کا گوشت کھالیا کریں' البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا۔

4697- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِىُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُحُومِ الْخَيْلِ اَنْ تُؤْكَلَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے گوشت کے بارے میں یہ ہدایت کی تھی کہ اُسے کھایا جا سکتا ہے۔

4698- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ حَدَّثَتْنِىْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ ذَبَحْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلْنَا مِنْهُ .

☆☆ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا اور اس کا گوشت کھالیا۔

٤٦٩٥- في اسناده محمد بن اسحاق، و هو صدوق، لكنه مدلس، و قد عنعن- وسلام بن كركرة: ذكره البخاري في التاريخ (٤/ ١٣٤)، و ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (٤/ ٢٦١)، ولم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلا، وذكره ابن حبان في الثقات (٦/ ٤١٦)- وقد تقدم الحديث رقم (٤٦٩٤) من طريق آخر عن عمرو بن دينار- و انظر ايضا رقم (٤٥٩٤)-

٤٦٩٦- المغيرة بن مسلم: هو الازدي القسملي صدوق؛ كما قال الحافظ في التقريب و الحديث تقدم برقم (٤٦٩٤، ٤٦٩٥)- وانظر رقم (٤٦٩٣)-

٤٦٩٧- اخرجه الطبراني في الكبير (١٢/ ١٨٠) (١٢٨٢٠)، و في الاوسط (٥٧٦٠) قال: حدثنا محمد بن عبد الله الحضرمي، به- وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٥/ ٥٠)، وقال : (اخرجه الطبراني في الكبير والاوسط ورجالهما رجال الصحيح خلا محمد بن عبيد المحاربي، و هو ثقة)-

٤٦٩٨- اخرجه احمد (٦/ ٣٤٦، ٣٥٣) قال: حدثنا يحيى بن سعيد...... فذكره- و اسناده صحيح- وقد اخرجه عبد الرزاق (٨٧٣١)، و الشافعي (٢/ ١٧٢)، و البخاري (٥٥١٠)، (٥٥١٩)، و مسلم (١٩٤٢)، وابن ماجه (٣١٩٠)، والطحاوي (٤/ ٢١١)، و ابن حبان (٥٢٧١)، و ابن الجارود (٨٨٦)، و البيهقي (٩/ ٣٢٧) من طرق عن هشام بن عروة، به- واخرجه الدارقطني من طريق سفيان ووهيب بن خالد عن هشام بن عروة به، ياتي رقم (٤٦٩٩)- و انظر ايضا رقمي (٤٧٠٠، ٤٧٠١)-

4699- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَوُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَتْ كَانَ لَنَا فَرَسٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرَادَتْ اَنْ تَمُوْتَ فَذَبَحْنَاهَا فَاَكَلْنَاهَا .

☆☆ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہمارا ایک گھوڑا تھا' وہ مرنے لگا تو ہم نے اُسے ذبح کر کے اس کا گوشت کھالیا۔

4700- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ وَعَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتِ انْتَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلْنَاهُ.

☆☆ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم نے گھوڑا رکھا ہوا تھا' ہم نے اس کو (ذبح کر کے) اس کا گوشت کھالیا۔

4701- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِىْ حَسَّانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خُلَيْدٍ عُتْبَةُ بْنُ حَمَّادٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ ذَبَحْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلْنَا نَحْنُ وَاَهْلُ بَيْتِهِ .

☆☆ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا' ہم نے بھی اس کا گوشت کھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ نے بھی اسے کھایا۔

4702- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَاضِىْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ مِّنْ اَهْلِ صَنْعَاءَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْهِرَّةِ وَاَكْلِ ثَمَنِهَا .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کا گوشت کھانے اور اس کی قیمت استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

4703- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ

٤٦٩٩- اسناده حسن' و الحديث صحيح حاجب بن سليمان: روى له النسائي' و قال الحافظ في التقريب: صدوق' يهم- و انظر الحديث (٤٦٩٨)-

٤٧٠٠- اسناده صحيح' و قد تقدم برقم (٤٦٩٨)-

٤٧٠١- و ابن ثوبان: هو عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان العنسي و هو صدوق يخطيء و قد تغير بآخره- وقد تقدم الحديث من طريق هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر عن اسماء-

٤٧٠٢- اخرجه عبد ابن حميد (١٠٤٤)' و ابو داود (٣٤٨٠)' (٣٨٠٧)' و الترمذي (١٢٨٠)' و ابن ماجه (٣٢٥٠)' و عبد الله بن احمد (٢٩٧/٣) من طرق عن عبد الرزاق' به-واسناده ضعيف: لضعف عمر بن زيد الصنعاني- و الحديث ضعفه الالباني في ضعيف ابن ماجه (٧٠٠)-

الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُهْدِىَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْنَبٌ وَّاَنَا نَائِمَةٌ فَخَبَاَ لِىْ مِنْهَا الْعَجُزَ فَلَمَّا قُمْتُ اَطْعَمَنِى۔

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خرگوش پیش کیا گیا' میں اُس وقت سوئی ہوئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پچھلے حصے کو میرے لیے سنبھال کر رکھا' جب میں بیدار ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مجھے کھانے کے لیے دیا۔

4704- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِىْ بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَارَةِ تَقَعُ فِى السَّمْنِ وَالْوَدَكِ قَالَ اطْرَحُوْهَا وَاطْرَحُوْا مَا حَوْلَهَا اِنْ كَانَ جَامِدًا وَّاِنْ كَانَ مَائِعًا فَانْتَفِعُوْا بِهٖ وَلَا تَاْكُلُوْهُ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا جو گھی میں گر جاتا ہے یا چربی میں گر جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ گھی جما ہوا ہو' تو اس کے چوہے آس پاس کے گھی کو نکال کر پھینک دو اور اگر وہ مائع کی شکل میں ہو' تو تم اُسے کسی اور استعمال میں لے آؤ' لیکن اُسے کھاؤ نہیں۔

4705- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ رَاشِدٍ الْاَصْبَهَانِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِىُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ اَبِىْ هَارُوْنَ عَنْ اَبِىْ

٤٧٠٣–في اسناده يزيد بن عياض: قال ابن حجر في التقريب: كذبه مالك وغيره- ونقله الزيلعي في نصب الراية (٢٠١/٤) و اعله بيزيد بن عياض-

٤٧٠٤–اخرجه البيهقي في سننه (٩/٣٤٤) من طريق علي بن محمد المصري' قال: ثنا بكر بن سهل......فذكره–وبكر بن سهل: هو الدمياطي المحدث' ذكره الذهبي في التذكرة (٢/٦٨٠) و ابن العماد في الشذرات (٢/٢٠١) فيمن توفي سنه- ٢٨٩و شعيب بن يحيى بن السائب: قال الحافظ في التقريب: صدوق عابد- و يحيى: هو ابن ايوب المصري الغافقي: قال الحافظ في التقريب: صدوق ربما اخطا- واخرجه الطبراني في الاوسط (٣٠٧٧)' و هو في مجمع البحرين رقم (٥٢٠) قال: حدثنا بكر ابن سهل قال: نا شعيب بن يحيى قال: نا عبد الجبار بن عمر عن ابن جريج' به–واخرجه العقيلي في الضعفاء (٣/٨٧) من طريق ابن ابي مريم' و البيهقي (٩/٣٥٤) من طريق ابن وهب عن عبد الجبار بن عمر عن ابن شهاب' به' لم يذكر فيه ابن جريج –و عبد الجبار ضعيف قال البيهقي: عبد الجبار غير محتج' به' وروى عن ابن جريج عن ابن شهاب هكذا' و الطريق اليه غير قوي–قال الهيثمي في مجمع الزوائد (١/٢٩٢): اخرجه الطبراني في الاوسط' و فيه عبد الجبار بن عمر: قال محمد بن سعد كان بافريقية' و كان ثقة' و ضعفه جماعة- اه–وسئل ابو حاتم عن هذا الحديث و حديث ابي هريرة؛ فقال: كلاهما و هم' و الصحيح (الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس عن ميمونة عن النبي صلى الله عليه وسلم - اه- قلت: وقد صوب البيهقي في حديث ابن عمر الوقف' و اخرجه من طريق سفيان الثوري عن ايوب عن نافع عن ابن عمر –رضي الله عنهما– في فارة وقعت في زيت قال: (استصبحوا به و ادهنوا به ادمكم)- وانظر تلخيص الحبير (٢/١٨٦)-

٤٧٠٥–اخرجه البيهقي في سننه (٩/٣٥٤) من طريق الدارقطني- و ابو هارون العبدي متروك' و قد تقدمت ترجمته- و الحديث ضعفه الحافظ في تلخيص الحبير (٢/١٨٧– بتحقيقنا)' و قد اخرجه الدارقطني – ايضا– موقوفا على ابي سعيد' و صوبه البيهقي في سننه- و انظر الحديث التالي-

سَعِيدٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ وَالزَّيْتِ قَالَ اسْتَصْبِحُوا بِهِ وَلَاتَاْكُلُوْهُ ۔ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ۔وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِىْ هَارُوْنَ مَوْقُوْفًا عَلٰى اَبِىْ سَعِيْدٍ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا جو گھی یا زیتون کے تیل میں گر جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا تم کوئی اور استعمال کرلو' اسے کھاؤ نہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

4706- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ حَبِيْبٍ وَّاُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِىْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ اَوِ الزَّيْتِ اسْتَنْفِعُوْا بِهٖ وَلَاتَاْكُلُوْهُ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر چوہا گھی میں یا زیتون کے تیل میں گر جاتا ہے' تو تم اس سے نفع حاصل کرلو لیکن اُسے کھاؤ نہیں۔

4707- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَالنَّاسُ يَجُبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ وَيَقْطَعُوْنَ اَلْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ .

☆☆ حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ اونٹوں کی کوہان کا گوشت اور دُنبے کی چکی کا گوشت کاٹ کر کھالیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زندہ جانور کے جس حصے کو کاٹ دیا جائے وہ مردار شمار ہوگا۔

٤٧٠٦- اخرجه البيهقي (٩/٣٥٤) من طريق الدارقطني وهو الصواب' و ان كان اسناده ضعيفا ايضا: فان مداره -موقوفا و مرفوعا- على ابي هارون العبدي' و هو متروك- و انظر الحديث السابق-

٤٧٠٧- اخرجه ابو داود (٢٨٥٨)' والترمذي (١٤٨٠)' و احمد (٥/٢١٨)' و الحاكم (٤/٢٣٩)' و البيهقي (١/٢٣)' (٩/٢٤٥) منطرق عن عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار' به-واخرجه الدارمي (٢٠٢٤-هاشمي) من طريق عبيد الله بن عبد المجيد عن عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار عن زيد بن اسلم' قال عبد الرحمن: احسبه عن عطاء بن يسار- وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب' لا نعرفه الا من حديث زيد بن اسلم-وقد حسن اسناده الالباني في غاية المرام (٤١) فوهم-فقد خالف عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار فيه هشام بن سعد: كما سياتي في الحديث التالي-قال الزيلعي في نصب الراية (٤/٣١٨): قال البزار: (وهذا حديث قد اختلف فيه على زيد' فقال عبد الرحمن بن دينار: عن زيد بن اسلم عن عطاء عن ابي واقد- وقال المسور بن الصلت: عن زيد بن اسلم عن عطاء عن ابي سعيد- وقال سليمان بن بلال: عن زيد عن عطاء عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا- و المسور لين الحديث' و قد روى عنه جماعة من اهل العلم- و عبد الرحمن بن دينار ليس بالقوي في الحديث)- اه-قلت: عبد الرحمن ضعفه ابن معين و ابن مهدي و ابو حاتم الرازي و ابو زرعة و ابن حبان' وقال الدارقطني: غيره اثبت منه' لكن خرج له البخاري' و حسن ابن المديني القول فيه' فقال: صدوق- و على ذلك فاحسن درجاته انه ضعيف يعتبر به' وقد خولف في هذا الحديث-

4708- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: زندہ جانور کے جس حصے کو کاٹ دیا جائے وہ مردار شمار ہوگا۔

4709- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيفَةَ عَنْ اَبِىْ فَرْوَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوْسُفَ الْمَرْوَرُّوْذِيُّ يُعْرَفُ بِابْنِ الْهَرْشِ قَالَ وَجَدْتُ فِىْ كِتَابِ جَدِّىْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيفَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ نَزَلْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ عَلٰى دِهْقَانٍ فَاَتَانَا بِطَعَامٍ فَطَعِمْنَا فَدَعَا حُذَيْفَةُ بِشَرَابٍ فَاَتَاهُ بِشَرَابٍ فِىْ اِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَاَخَذَ الْاِنَاءَ فَضَرَبَ بِهٖ وَجْهَهٗ فَسَاءَ نَا الَّذِىْ صَنَعَ بِهٖ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ صَنَعْتُ هٰذَا قُلْنَا لَا .قَالَ نَزَلْتُ بِهٖ فِى الْعَامِ الْمَاضِىْ فَاَتَانِىْ بِشَرَابٍ فِيْهِ فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَاْكُلَ فِىْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَنْ نَشْرَبَ فِيْهِمَا وَلَا نَلْبَسَ الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيبَاجَ فَاِنَّهُمَا لِلْمُشْرِكِيْنَ فِى الدُّنْيَا وَهُمَا لَنَا فِى الْاٰخِرَةِ .

☆☆ امام محمد بن حسن شیبانی' امام ابوحنیفہ کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن لیلیٰ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک کسان کے پاس گیا' وہ ہمارے پاس کھانا لے کر آیا' ہم نے اُسے کھالیا' پھر حضرت حذیفہ نے پانی منگوایا تو وہ شخص چاندی کے برتن میں اُن کے پاس مشروب لے کر آیا' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن پکڑا اور وہ اس کے منہ پر مار دیا' انہیں اس کی یہ حرکت بُری لگی۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ میں نے ایسا کس لیے کیا ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: ہم گزشتہ سال بھی اس کے ہاں آئے تھے تو یہ اسی برتن میں میرے پاس مشروب لے کر آیا تھا' میں نے اسے بتایا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم سونے یا چاندی کے برتنوں میں کچھ کھائیں یا ان میں کچھ پئیں یا ہم ریشمی لباس یا دیباج کا لباس پہنیں۔ (نبی اکرم

۴۷۰۸- اخرجه ابن ماجه (۳۳۱٦) و الحاكم (۱۲٤/٤) و البزار في مسنده كما في نصب الراية (۳۱۷/٤) من طريق هشام بن سعد' به- قال البزار: لا نعلمه يروى عن ابن عمر الا من هذا الوجه- قال الزيلعي: قلت: اخرجه الطبراني في معجمه الوسط: حدثنا محمود بن علي المروزي ثنا يحيى بن المغيرة: حدثنا ابننافع عن عاصم بن عمر عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر مرفوعاً نحوه- و انظر مصباح الزجاجة (۳/ ٦٣)-

۴۷۰۹- في اسناده يزيد بن سنان ابو فروة الرهاوي: قال الحافظ في التقريب: ضعيف- وقد اخرجه مسلم في صحيحه (۲۰٦۷/٤) من طريق سفيان عن ابي فروة انه سمع عبد الله ابن عكيم قال: كنا مع حذيفة بالمدائن...... فذكره نحوه- و هذا هو الصواب عن ابي فروة انه يرويه عن ابن عكيم' و قد خالفه مجاهد' و الحكم بن عتيبة' و يزيد بن ابي زياد' فرووه عن عبد الرحمن بن ابي ليلى' به- اخرجه البخاري (٥٤٢٦)' (٥٦٣٣)' (٥٨٣١)' (٥٨٣٧)' ومسلم (۲۰٦۷)' و النسائي (۱۹۸/۸)' و ابن ماجه (۳٤۱٤)' واحمد (٥/ ۳۹۷' ٤۰٤) من طرق عن مجاهد' به- و سياتي من هذا الطريق رقم (٤۷۱۰' ٤۷۱۱)- واخرجه احمد (٥/ ۳۸٥' ۳۹٦' ۳۹۸' ٤۰۰)' و البخاري (٥٦۳۳)' و مسلم (۲۰٦۷)' و ابو داود (۳۷۲۳)' و الترمذي (۱۸۷۸)' و ابن ماجه (۳٥۹۰) من طريق الحكم بن عتيبة عن ابن ابي ليلى' به- واخرجه احمد (٥/ ٤۰۸)' و مسلم (۲۰٦۷) من طريق يزيد بن بن ابي زياد' به-

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:)

''یہ دونوں چیزیں دنیا میں مشرکین کے لیے ہیں' البتہ آخرت میں یہ ہمارے لیے ہوں گی''۔

4710- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيْدَرَةَ حَيْدُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ حُذَيْفَةَ.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ حُذَيْفَةَ- وَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا قَدْ دَخَلَ فِيْ حَدِيْثِ صَاحِبِهِ- قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِيْهَا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ الفاظ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سونے اور چاندی کے برتنوں میں پیؤ نہیں اور ان میں کھاؤ نہیں''۔

4711- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِي الرَّبِيْعِ الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ نَجِيحٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰى فَاَتَاهُ دِهْقَانٌ بِاِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَاَخَذَهُ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَشْرَبَ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَنْ نَاْكُلَ فِيْهِمَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَاَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے پینے کے لیے پانی مانگا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں اُن کے لیے پانی لے کر آیا' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے پکڑا اور اسے پھینک دیا اور پھر ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم سونے یا چاندی کے برتن میں کچھ پئیں یا ان میں کچھ کھائیں اور آپ نے ہمیں ریشم اور دیباج پہننے سے اور اُن پر بیٹھنے سے بھی منع کیا ہے۔

4712- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ ثَعْلَبَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ كِلَابًا مُّكَلَّبَةً فَاَفْتِنِيْ فِيْ صَيْدِهَا فَقَالَ اِنْ كَانَتْ كِلَابًا مُّكَلَّبَةً فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ . قَالَ ذَكِيٌّ وَّغَيْرُ ذَكِيٍّ قَالَ ذَكِيٌّ وَّغَيْرُ ذَكِيٍّ . قَالَ وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ قَالَ وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ . قَالَ

٤٧١٠-اخرجه البخاري (٥٨٣٧)، و مسلم (٢٠٦٧) من طريق ابن ابي نجيح ' به- وانظر الحديث (٤٧١١)-

٤٧١١-انظر السابق-

٤٧١٢-اخرجه احمد (٢ / ١٨٤)' و ابو داود (٢٨٥٧) من طريق حبيب المعلم ' به-و حبيب المعلم روى له الجماعة' و قال فيه الحافظ في التقريب: صدوق و صحح اسناده العلامة احمد شاكر في تعليقه على المسند رقم (٦٧٢٥)' وقد جاء الحديث بنحوه من طريق ابي ادريس الخولاني عن ابي ثعلبة الخشني- اخرجه ابو داود (٢٨٥٢)' و اصله في الصحيحين عند البخاري رقم (٥٤٧٨)' (٥٤٨٨)' (٥٤٩٦)' و مسلم (١٩٣٠)-

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْتِنِيْ فِيْ قَوْسِيْ قَالَ كُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ . قَالَ ذَكِيًّا وَغَيْرَ ذَكِيٍّ قَالَ ذَكِيًّا وَغَيْرَ ذَكِيٍّ . قَالَ وَاِنْ تَغَيَّبَ عَنِّيْ قَالَ وَاِنْ تَغَيَّبَ عَنْكَ مَا لَمْ يَصِلَّ اَوْ تَجِدْ فِيْهِ اَثَرَ غَيْرِ اَثَرِ سَهْمِكَ . قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْتِنِيْ فِيْ اٰنِيَةِ الْمَجُوْسِ اِذَا اضْطُرِرْنَا اِلَيْهَا . قَالَ اغْسِلْهَا ثُمَّ كُلْ فِيْهَا .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس کا نام ابوثعلبہ تھا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس کچھ تربیت یافتہ کتے ہیں' آپ اُن کے ذریعے شکار کرنے کے بارے میں مجھے بتائیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو تمہارے کتے تربیت یافتہ ہیں تو جس شکار کو وہ تمہارے لیے روک لیتے ہیں تم اُسے کھالو خواہ اسے ذبح کرنے کا موقع ملے یا ذبح کرنے کا موقع نہ ملے۔ اُس شخص نے دریافت کیا: اگر وہ کتا خود اس میں سے کچھ کھالیتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ وہ خود اس میں سے کچھ کھالے (تو بھی تم اسے کھاسکتے ہو)۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے میری کمان کے بارے میں بتائیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری کمان (یعنی تیر) جس چیز کو روک دیتا ہے اُسے تم کھالو انہوں نے دریافت کیا: خواہ اُسے ذبح کیا گیا ہو یا ذبح نہ کیا گیا ہو' نبی اکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواہ اسے ذبح کیا گیا ہو یا ذبح نہ کیا گیا ہو' اس شخص نے دریافت کیا: اگر وہ شکار مجھ سے روپوش ہو جاتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ تم سے روپوش ہو جاتا ہے' تو جب تک وہ گم نہیں ہوتا' جب تک تم اس میں اپنے تیر کے علاوہ کوئی اور نشان نہیں پاتے (تو تم اسے کھاسکتے ہو)۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے مجوسیوں کے برتنوں کے بارے میں بتائیں کہ جب ہم مجبوری کے تحت انہیں استعمال کریں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم انہیں دھو کر پھر اُن میں کھاسکتے ہو۔

4713- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ هَارُوْنَ الْعَسْكَرِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْمَاطِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْمِيْ بِسَهْمِيْ فَاُصِيْبُ فَلَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ اِلَّا بَعْدَ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ فَقَالَ اِذَا قَدَرْتَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ فِيْهِ اَثَرٌ وَلَا خَدْشٌ اِلَّا رَمْيَتُكَ فَكُلْ وَاِنْ وَجَدْتَ فِيْهِ اَثَرَ غَيْرِ رَمْيَتِكَ فَلَا تَاْكُلْهُ - اَوْ قَالَ لَا تَطْعَمْهُ - فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَنْتَ قَتَلْتَهٗ اَوْ غَيْرُكَ وَاِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاَخَذَ فَاَدْرَكْتَهٗ فَذَكِّهٖ وَاِنْ وَجَدْتَهٗ قَدْ اَخَذَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَكُلْهُ وَاِنْ وَجَدْتَهٗ قَدْ قَتَلَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَاْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا - اَوْ قَالَ لَا تَاْكُلْهُ - فَاِنَّهٗ اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ . قَالَ عَدِيٌّ فَاِنِّيْ اُرْسِلُ كِلَابِيْ وَاَذْكُرُ اسْمَ اللّٰهِ فَتَخْتَلِطُ بِكِلَابٍ اُخْرٰى فَيَاْخُذْنَ الصَّيْدَ فَيَقْتُلْنَهٗ قَالَ لَا تَاْكُلْهُ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَكِلَابُكَ قَتَلَتْهُ اَوْ كِلَابُ غَيْرِكَ .

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: میں اپنا

۴۷۱۳-اخرجه البخاري في صحيحه (۵۴۸۴) و مسلم (۶/۱۹۲۹) و ابو داود (۲۸۴۹) (۲۸۵۰) و الترمذي (۱۴۶۹) و ابن ماجه (۳۲۱۳) و النسائي (۷/ ۱۸۰، ۱۹۳) و احمد (۴/ ۲۵۷، ۳۷۹) من طريق عاصم عن الشعبي به- و للحديث طرق كثيرة في الصحيحين و غيرهما عن الشعبي-

تیر چلا کر شکار کر لیتا ہوں لیکن شکار تک ایک یا دو دن کے بعد پہنچتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اس شکار پر قابو پالو اور اس پر تمہارے تیر کے علاوہ کوئی اور نشان یا خراش نہ ہو' تو تم اُسے کھالو لیکن اگر تمہیں اپنے تیر کے علاوہ کوئی دوسرا زخم یا نشان ملتا ہے' تو تم اسے نہ کھاؤ۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ تم نے اسے شکار کیا ہے یا کسی دوسرے نے شکار کیا ہے۔ اسی طرح جب تم اپنے کتے کو چھوڑتے ہو اور پھر وہ شکار کو پکڑ لیتا ہے اور تم شکار تک پہنچ جاتے ہو' تو تم اسے ذبح کر لو۔ اگر تم اُسے ایسی حالت میں پاتے ہو کہ کتے نے شکار پکڑ لیا تھا اور خود اُس میں سے کچھ نہیں کھایا تھا تو تم اُسے کھالو لیکن اگر تم اسے ایسی حالت میں پاتے ہو کہ کتے نے اُسے مار دیا اور اس میں سے کچھ کھا بھی لیا تھا تو تم شکار کو نہ کھاؤ۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اس کی وجہ یہ ہے کہ اس جانور نے وہ شکار اپنے لیے روکا ہے۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں کتے کو چھوڑتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا نام لے لیتا ہوں' پھر میرے کتے کے ساتھ دوسرا کتا بھی مل جاتا ہے' اور وہ سب شکار کر لیتے ہیں اور اُسے مار دیتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اُسے نہ کھاؤ! کیونکہ تمہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ تمہارے کتے نے اُسے مارا ہے یا دوسرے کتے نے اُسے مارا ہے؟

4714- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَّيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قَتَلَ فَكُلْهُ اِلَّا اَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِيْ مَاءٍ فَمَاتَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِى الْمَاءُ قَتَلَهُ اَمْ سَهْمُكَ.

☆☆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنا تیر مارنے لگو تو اس پر اللہ کا نام لے لو' اگر تم شکار کو ایسی حالت میں پاؤ کہ وہ مر چکا ہے' تو اُسے کھالو لیکن اگر وہ پانی میں گر کر مرا ہے' تو تم یہ نہیں جانتے کہ وہ تمہارے تیر کی وجہ سے مرا ہے یا پانی کی وجہ سے مرا ہے۔

4715- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ اَعْرَابِيٌّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِيْ بَزَّةَ وَاَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نُهِيَ عَنْ ذَبِيْحَةِ الْمَجُوْسِيِّ وَصَيْدِ كَلْبِهٖ وَطَائِرِهٖ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) مجوسی شخص کے ذبح کیے ہوئے جانور'

۴۷۱۴- انظر الحديث السابق-

۴۷۱۵- اخرجه البيهقي في سننه (۲۴۵/۹) منطريق احمد بن علي المودب: ثنا شريك......فذكره' و لم يذكر فيه ابا الزبير- وقال البيهقي: و اخرجه- ايضا- وكيع عن شريك غير ان الحجاج بن ارطاة لا يحتج به- والله اعلم- و اخرجه يحيى بن ابي بكير عن شريك عن الحجاج بن ارطاة عن القاسم بن ابي برزة و ابي الزبير عن سليمان اليشكري عن جابر- رضي الله عنه- قال: نهى عن ذبيحة المجوسي و صيد كلبه و طائره- و في هذا الاسناد من لا يحتج به- و الله اعلم-

اس کے کتے کے شکار یا اس کے پرندے کے شکار (کا گوشت کھانے) سے منع کیا ہے۔

4716- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ اَبِى اِدْرِيسَ عَنِ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا نُخَالِطُ الْمُشْرِكِينَ وَلَيْسَ لَنَا قُدُورٌ وَلَا اٰنِيَةٌ غَيْرُ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ فَقَالَ اسْتَغْنُوا عَنْهَا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوا فَارْحَضُوهَا بِالْمَآءِ فَاِنَّ الْمَاءَ طَهُورُهَا ثُمَّ اطْبُخُوا فِيهَا.

☆☆ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم لوگ مشرکین کے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں، ہماری الگ سے ہنڈیا نہیں ہے اور الگ سے برتن نہیں ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہو سکے تو اُن سے بچنے کی کوشش کرو، لیکن اگر کوئی گنجائش نہ ہو، تو اُسے پانی کے ساتھ دھو لو، پانی اُس کو پاک کر دے گا پھر اس میں (کھانا) پکالو۔

4717- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِى ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ ثَلَاثًا فَاَدْرَكْتَهُ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ.

☆☆ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ جب تم اپنا تیر پھینکو اور وہ شکار تین دن تک تم سے غائب رہے، پھر تم اس تک پہنچ جاؤ تو اُسے کھالو، جبکہ وہ بدبودار نہ ہوا ہو۔

4718- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِى بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ الْاَهْوَازِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو هَمَّامٍ الْاَهْوَازِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَارِثِ وَيَحْيَى بْنُ يَزِيدَ الْاَهْوَازِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو هَمَّامٍ الْاَهْوَازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ مِنَّا يَذْبَحُ وَيَنْسَى اَنْ يُسَمِّيَ اللّٰهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

۴۷۱۶- الحديث اخرجه احمد (۱۹۳/٤) و الترمذي (۱٤٦٤) من طريق يزيد بن هارون عن حجاج عن مكحول عن ابي ثعلبة الخشني -واخرجه مسلم في صحيحه (۱۱/۱۹۳۱) من طريق العلاء عن مكحول عن ابي ثعلبة، و لم يذكر فيه ابا ادريس الخولاني - و مكحول لا يصح سماعه من ابي ثعلبة -ولم يروه عن مكحول عن ابي ادريس عن ابي ثعلبة غير حجاج بن ارطاة، و هو ضعيف - لكن ورد الحديث من طرق عن ابي ادريس، به-

۴۷۱۷- اخرجه مسلم (۹/۱۹۳۱)، و ابو داود (۲۸٦۱)، و احمد (۱۹٤/٤) من طريق حماد ابن خالدعن معاوية بن صالح، به- و اخرجه مسلم (۱۰/۱۹۳۱)، و النسائي (۱۹۳/۷) من طريق معن بن عيسى عن معاوية بن صالح، به-واخرجه مسلم (۱۱/۱۹۳۱) من طريق عبد الرحمن بن جبير، و ابي الزاهرية عن جبير بن نفير، به-

۴۷۱۸- اخرجه الطبراني في الاوسط (٤۷٦۹)، و ابن عدي في الكامل (۲۸۵/٦)، و البيهقي (۲٤۰/۹) من طريق مروان بن سالم الغفاري، به- و مروان: قال الحافظ في التقريب: متروك، رماه الساجي و غيره بالوضع -والحديث ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۳۳/٤): اخرجه الطبراني في الاوسط، وفيه مروان ابن سالم الغفاري، و هو متروك- و انظر نصب الراية (۱۸۳/٤)-

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمُ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ۔ مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ ضَعِيْفٌ ۔ وَقَالَ ابْنُ قَانِعٍ اسْمُ اللّٰهِ عَلٰى فَمِ كُلِّ مُسْلِمٍ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: یارسول اللہ! آپ کا ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھنی بھول جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام ہر مسلمان کی زبان پر موجود ہوتا ہے۔

یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی نے اختلاف کیا ہے۔

4719- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَالْقَاضِي اَبُوْ عُمَرَ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي مَسَرَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَابِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْمُسْلِمِ يَذْبَحُ وَيَنْسَى التَّسْمِيَةَ قَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ حَدَّثَنِي عَيْنٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ لَمْ يَرَ بِهٖ بَاْسًا ۔ قَوْلُهٗ عَيْنٌ يَعْنِي بِهٖ عِكْرِمَةَ.

☆☆ ابراہیم ایسے مسلمان کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھنی بھول جاتا ہے' ابراہیم فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

4720- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ عَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا ذَبَحَ الْمُسْلِمُ فَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَاْكُلْ فَاِنَّ الْمُسْلِمَ فِيْهِ اسْمٌ مِنْ اَسْمَآءِ اللّٰهِ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب مسلمان کوئی جانور ذبح کرے اور اس پر اللہ کا نام نہ لے تو وہ اُسے کھا سکتا ہے' کیونکہ لفظ مسلم میں بھی اللہ تعالیٰ کا ایک اسم موجود ہے۔

4721- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ صَاعِقَةُ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ

۴۷۱۹- اسناده ضعيف جدا؛ ابو جابر: هو محمد بن عبد الرحمن البياضي: قال احمد: منكر الحديث جدا- و قال مالك: كنا نتهمه بالكذب- وقال ابن معين: ليس بثقة- وقال النسائي: متروك- وانظر الميزان (٦/ ٢٢٤)-والاسناد الآخر اخرجه البيهقي (٩/ ٢٣٩) من طريق سعيد بن منصور عن سفيان عن عكرمة عن ابن عباس- رضي الله عنهما- به-و اخرجه ايضا من طريق الحميدي عن سفيان' به-

۴۷۲۰- تقدم في الذي قبله-

۴۷۲۱- اخرجه البيهقي في سننه (٩/ ٢٨٥) من طريق ابن نمير عن يحيى بن سلمة بن كهيل' به- وقال البيهقي: (يحيى بن سلمة فيه ضعف' وقد قيل: عنه عن ابيه عن عبد الله بن خليل عن ابيه عن علي - رضي الله عنه- وروى عن قيس بن الربيع عن سلمة بن كهيل عن عبد الله بن ابي الخليل الحضرمي عن علي رضي الله عنه)-قلت: و يحيى بن سلمة متروك؛ كما في التقريب-

حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْخَلِيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا بَاْسَ بِاَكْلِ خُبْزِ الْمَجُوْسِ اِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذَبَائِحِهِمْ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: مجوسی کی پکائی ہوئی روٹی کھانے میں کوئی حرج نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذبیحہ کھانے سے منع کیا ہے۔

4722- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ يَكْفِيْهِ اسْمُهُ فَاِنْ نَسِيَ اَنْ يُّسَمِّيَ حِيْنَ يَذْبَحُ فَلْيُسَمِّ وَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ لِيَاْكُلْ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مسلمان کے لیے اُس کا نام ہی کافی ہے' اگر وہ بسم اللہ پڑھنی بھول جاتا ہے' تو بسم اللہ پڑھ کر اللہ کا نام لے کر اُس کو کھالے۔

4723- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ قَوْمًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قَوْمًا يَاْتُوْنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي اَذَكَرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَمْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا عَلَيْهِ وَكُلُوْا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کچھ لوگ ہمارے پاس ذبح کر کے گوشت لاتے ہیں' ہمیں اُس وقت یہ پتا نہیں چلتا کہ انہوں نے اسے ذبح کرتے ہوئے اللہ کا نام لیا تھا یا نہیں لیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اللہ کا نام لے کر اُسے کھالیا کرو۔

4724- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْجَشَّاشُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ ثُمَّ اَقْبَلَ رَاجِعًا مِّنْ عِنْدِهِ فَمَرَّ عَلٰى قَوْمٍ وَّجَدَ عِنْدَهُمْ رَجُلًا مَّجْنُوْنًا فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ فَاُعْطِيَ مِائَةَ شَاةٍ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ هَلْ قُلْتَ اِلَّا هٰذَا . قُلْتُ لَا . قَالَ خُذْهَا فَلَعَمْرِيْ مَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ فَلَقَدْ اَكَلْتَ

۴۷۲۲- اخرجه البيهقي في سننه (۹/۲۳۹) من طريق الحسين بن الحسن بن ايوب الطوسي: ثنا ابو حاتم' به- قال البيهقي: (كذا اخرجه مرفوعا' و اخرجه غيره عن عمرو بن دينار عن جابر بن زيد عن عين -و هو عكرمة- عن ابن عباس موقوفا)-قلت: المرفوع في اسناده محمد بن يزيد بن سنان: قال الحافظ في التقريب: ليس بالقوي- و الموقوف تقدم تخريجه رقم (۴۷۲۰)- وانظر نصب الراية (۴/۱۸۲)-

۴۷۲۳- اخرجه البخاري (۲۰۵۷)' (۵۵۰۷) (۷۳۹۸)' و ابو داود (۲۸۲۹)' و النسائي (۷/۲۳۷)' وابن ماجه (۳۱۷۴)' والدارمي (۱۹۸۲-هاشمي) من طرق عن هشام بن عروة عن ابيه' به-

۴۷۲۴- اخرجه احمد (۵/۲۱۰)' و ابو داود (۳۸۹۶)' و الطبراني في الكبير (۱۷/۱۹۰) (۵۰۹) من طريق زكريا بن ابي زائدة' به-واخرجه احمد (۵/۲۱۱)' و ابو داود (۳۴۲۰)' (۳۸۹۷)' (۳۹۰۱)' والنسائي في عمل اليوم و الليلة (۱۰۳۲) من طريق عبد الله بن ابي السفر عن الشعبي' به-وسياتي برقم (۴۷۲۶)' و مدار الحديث على الشعبي عن خارجة بن الصلت عن عمه'به-وخارجه بن الصلت مقبول' اى: عند المتابعة' و الا فلين: كما هو مصطلح الحافظ في التقريب' ولا متابع له هنا؛ فالحديث اسناده ضعيف- و الله اعلم-

بِرُقْيَةِ حَقٍّ .

☆☆ خارجہ بن صلت اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے واپس جا رہے تھے تو ان کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا انہوں نے ان لوگوں کے پاس ایک دیوانے شخص کو دیکھا انہوں نے اس پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیا وہ شخص ٹھیک ہو گیا انہیں ایک سو بکریاں دی گئیں۔ وہ کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے یہی سورہ (فاتحہ) پڑھی تھی؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اُسے وصول کر لو میری زندگی کی قسم! جو شخص کوئی باطل دم کر کے کچھ کھائے گا (وہ غلط ہو گا) تم نے تو اسے حق دم کر کے کھایا ہے۔

4725- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِىْ خَارِجَةُ بْنُ الصَّلْتِ التَّمِيمِيُّ اَنَّ عَمَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيْهِ فَقَالَ كُلْهَا بِسْمِ اللّٰهِ فَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ فَلَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ .

☆☆ خارجہ بن صلت اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: تم اللہ کا نام لے کر اُسے کھا لو کیونکہ جو شخص باطل دم کر کے کھاتا ہے وہ غلط کرتا ہے تم نے تو اسے "حق" دم کر کے کھانا ہے۔

4725- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا يَعْنِىْ ابْنَ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ نَحْوَهُ ذٰلِكَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4727- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ اَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فَاَعْطَوْنَا جُعْلًا فَقُلْتُ حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ كُلْ . ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

☆☆ خارجہ بن صلت اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے روانہ ہوئے تو اس کے بعد حسب سابق حدیث تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں کہ انہوں نے کہا: تم لوگ ہمیں اس کا معاوضہ دو گے تو میں نے کہا: میں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے پوچھوں گا میں نے آپ سے دریافت کیا: تو آپ نے کہا: تم اسے کھا لو۔

٤٧٢٥- راجع الحديث السابق-

٤٧٢٦- تقدم رقم (٤٧٢٤)-

٤٧٢٧- تقدم تخريجه رقم (٤٧٢٤)-

4728- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الصَّيْدَلَانِيُّ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ حَمَّادٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ اَبِى عَمْرٍو الْبَصْرِيِّ عَنْ نَهْشَلٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ اَنَّهُ اجْتَمَعَ هُوَ وَالْحَسَنُ بْنُ اَبِى الْحَسَنِ وَمَكْحُولٌ الشَّامِيُّ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ الْمَكِّيُّ وَطَاوُسٌ الْيَمَانِيُّ فَاجْتَمَعُوْا فِىْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمْ وَكَثُرَ لَغَطُهُمْ فِى الْقَدَرِ فَقَالَ طَاوُسٌ وَّكَانَ فِيْهِمْ رِضًا اَنْصِتُوا اُخْبِرْكُمْ مَا سَمِعْتُ مِنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا وَحَدَّ لَكُمْ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَنَهَاكُمْ عَنْ اَشْيَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَكَلَّفُوْهَا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكُمْ فَاقْبَلُوْهَا . نَقُوْلُ مَا قَالَ رَبُّنَا وَنَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاُمُوْرُ بِيَدِ اللّٰهِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ مَصْدَرُهَا وَاِلَيْهِ مَرْجِعُهَا لَيْسَ اِلَى الْعِبَادِ فِيْهَا تَفْوِيْضٌ وَّلَا مَشِيئَةٌ . فَقَامُوْا وَهُمْ رَاضُوْنَ بِقَوْلِ طَاوُسٍ . اٰخِرُ

☆☆ ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: میں حسن بن ابوالحسن' مکحول' عمرو بن دینار اور طاؤس ''مسجدِ خیف'' میں اکٹھے ہوئے' یہ لوگ بلند آواز میں بحث کرنے لگے' یہ لوگ تعزیر کے بارے میں بحث کرنے لگے' اس پر طاؤس بولے جو سب کے نزدیک پسندیدہ شخصیت تھے: تم خاموش ہو جاؤ! میں تمہیں وہ حدیث سناتا ہوں جو میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی زبانی سنی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزیں تم پر لازم قرار دی ہیں تو تم انہیں ضائع نہ کرو اور اُس نے تمہارے لیے کچھ حدود مقرر کی ہیں ان کی خلاف ورزی نہ کرو' اُس نے تمہیں کچھ چیزوں سے روک دیا ہے' تم ان کا ارتکاب کرنے کی کوشش نہ کرو اور کچھ معاملات ایسے ہیں' جن کے بارے میں اس نے بتایا نہیں وہ انہیں بھولا نہیں ہے' تم خود کو اس کا پابند نہ کرو' کیونکہ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے رحمت ہے' اسے قبول کرلو!

(اس کے بعد طاؤس نے یہ کہا:) ہم وہی کہتے ہیں جو ہمارے پروردگار اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمام کام اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں' وہی ہر چیز کا حکم دیتا ہے' وہی ہر چیز کا اجر بھی دے گا' بندے کے بس میں کوئی بھی بات نہیں ہے' اس بارے میں بندے کی کوئی مرضی نہیں چلتی ہے۔

اس پر سب لوگ اُٹھ کھڑے ہوئے اور ان لوگوں نے طاؤس کے قول کو پسند کیا (یعنی اس کو اختیار کیا)۔

شرح:

اس روایت کا بنیادی موضوع تقدیر ہے۔ تقدیر سے مراد کیا ہے؟ اس بارے میں چند جلیل القدر تابعین کے درمیان ہونے والی بحث کا ذکر کیا گیا ہے' جس کے آخر میں طاؤس کا یہ قولِ فیصل ہے:

''(اس کے بعد طاؤس نے یہ کہا:) ہم وہی کہتے ہیں جو ہمارے پروردگار اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمام کام اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں' وہی ہر چیز کا حکم دیتا ہے' وہی ہر چیز کا اجر بھی دے گا' بندے کے بس

٤٧٢٨—اسناده ضعيف: فيه نهشل الخراساني' وهو متروك' كذبه اسحاق بن راهويه: كما في التقريب-

میں کوئی بھی بات نہیں ہے'اس بارے میں بندے کی کوئی مرضی نہیں چلتی ہے''۔

اس میں طاؤس نے یہ بات بیان کی ہے کہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی مشیت اور حکم کے تابع ہے۔اس لئے انسان محض اپنی مرضی کے ساتھ صرف وہی کام کرسکتا ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اسے اختیار دیا ہے' لیکن ان امور میں سے نیک امور کے بارے میں ہمیشہ توفیق کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی جائے گی۔ کیونکہ اس کی عطا کردہ توفیق کے بغیر کوئی بھی شخص کوئی نیکی نہیں کرسکتا۔ اگرچہ انسان سے صادر ہونے والے ناپسندیدہ امور بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر نہیں ہوتے ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات کی عظمت کے پیش نظر کسی منفی چیز کی نسبت اس کی مشیت کی طرف نہیں کی جاتی۔

ان تمام چیزوں سے ہٹ کر ایک پہلو یہ بھی ہے کہ انسان کا علم اور اس کی سوچ کا دائرہ کار انتہائی محدود ہے' اس لئے اسے ایسے کسی بھی موضوع کے بارے میں لب کشائی نہیں کرنی چاہئے' جس کے نتیجے میں انسان کے ذہن میں اللہ تعالیٰ کی ذات' اس کی مشیت' اس کے مقرر کردہ فیصلے (یعنی تقدیر) کے بارے میں کسی بھی منفی سوچ کو راہ ملے۔

كتاب السبق بين الخيل
وما روى فيه عن النبى صلى الله عليه وسلم
وهو زيادة فى الكتاب

کتاب: گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ

اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایات منقول ہیں وہ یہاں ذکر کی گئی ہیں (یہ اصل کتاب میں اضافہ ہے)

4729- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِیُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّقَ بَيْنَ الْخَيْلِ وَفَضَّلَ الْقُرَّحَ فِی الْغَايَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ لگوائی تھی اور مقررہ حد تک پہلے پہنچنے والے کو کامیاب قرار دیا تھا۔

4730- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ح وَاَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَمَّرَ الْخَيْلَ وَسَابَقَ بَيْنَهَا وَقَالَ الْمُعْتَمِرُ كَانَ يُضَمِّرُ وَيُسَابِقُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم گھوڑوں کو تربیت دلوایا کرتے تھے اور ان کے درمیان مقابلہ کروایا کرتے تھے۔ یہاں پر راوی نے روایت کے الفاظ نقل کرنے میں اختلاف کیا ہے۔

4731- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنِی يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ ح

٤٧٢٩-اخرجه احمد (٢/١٥٧)، و من طريقه المصنف هنا، و ابو داود في السنن (٢/٢٩) كتاب: الجهاد، باب: في السبق، الحديث (٢٥٧٧)، و اخرجه ابن حبان (١٠/٥٤٣) رقم (٤٦٨٨) من طريق ابي خيثمة حدثنا عقبة بن خالد...... به-واخرجه احمد (٢/٦٧): حدثنا عتاب: اخبرنا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله سبق بالخيل و راهن-واخرجه ابن حبان (١٠/٥٤٢) رقم (٤٦٨٩) من طريق عبد الله بن نافع عن عاصم بن عمر عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم سابق بين الخيل...... وقال: (لا سبق الا في حافر او نصل)- و ذكره الحافظ في التلخيص (٤/٣٠١)، و عزاهما ايضا الى ابن ابي عاصم و قال في رواية عتاب: (اقوى من الذي قبله)- اه-اى: رواية (عاصم بن عمر)، و هو العمرى: قال ابن حبان في المجروحين (٢/١٢٧): كان سيىء الحفظ، كثير الوهم، فاحش الخطا، فترك من اجل كثرة خطئه- وقال في الثقات (٧/٢٥٩): يخطىء و يخالف-

٤٧٣٠-اخرجه ابو داود في سننه (٢/٢٩) كتاب الجهاد، باب في السبق، الحديث (٢٥٧٦): حدثنا مسدد: ثنا معتمر عن عبيد الله، به- و اخرجه احمد (٢/٨٦)- حدثنا هشيم، اخبرنا ابن ابي ليلى عن نافع...... به و لم يذكر ابن ابي ليلى (يسابق بها)، و اسناده ابي داود صحيح، رجاله كلهم ثقات-

وَاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ وَّيَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالاَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الْمُضَمَّرَةِ مِنْهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَالَّتِيْ لَمْ تُضَمَّرْ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان ''حفیاء'' سے لے کر ''ثنیۃ الوداع'' تک دوڑ لگوائی تھی اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان ''ثنیۃ الوداع'' سے لے کر مسجد بنوزریق تک دوڑ لگوائی تھی۔

4732- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ ح وَاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا تَمِيْمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ضَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلَ وَكَانَ يُرْسِلُ الَّتِيْ ضُمِّرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَالَّتِيْ لَمْ تُضَمَّرْ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم گھوڑوں کو تربیت دلوایا کرتے تھے آپ تربیت یافتہ گھوڑوں کا مقابلہ حفیاء سے لے کر ثنیۃ الوداع تک کرواتے تھے اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کا مقابلہ ثنیۃ الوداع سے لے کر مسجد بنوزریق تک کرواتے تھے۔

4733- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْمَخْزُوْمِيُّ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْعَدَنِيُّ عَنِ الثَّوْرِيِّ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ ح وَاَخْبَرَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ وَّاَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَجْرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُضَمَّرَةَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَاَجْرٰى مَا لَمْ تُضَمَّرْ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ

٤٧٣١-اخرجه احمد في المسند (٣٧/٤، ٣٨)، و الترمذي (١٦٩٩)، و البيهقي (١٩/١٠) من طريق سفيان عن عبيد الله، به-وقد تحرف (عبيد الله) في المطبوع من سنن الترمذي الى (عبد الله)، و التصويب من تحفة الاشراف (٦/ رقم ٧٨٩٥)، و سياتي بعد هذا من طريق عبد الله بن نمير عن عبيد الله، به- و الحديث اخرجه الحميدي (٦٨٤)، و احمد (٥/٢، ١١، ٥٥)، و البخاري (٧٧/٢) كتاب: الصلاة، باب: هل يقال: مسجد بني فلان! الحديث (٤٢٠)، واطرافه في (٢٨٦٨، ٢٨٦٩، ٢٨٧٠، ٧٣٣٦)، و مسلم (١٨٧٠)، و ابو داود (٢٥٧٥) من طرق عن نافع...... به- و ستاتي هذا الطرق فيما بعد-

٤٧٣٢-اخرجه مسلم في صحيحه (١٨٧٠): حدثنا ابن نمير، به- وابن ماجه (٩٦٠/٢) كتاب الجهاد، باب السبق و الرهان، الحديث (٢٨٧٧): حدثنا علي بن محمد: ثنا عبد الله بن نمير......، به و راجع الذي قبله-

٤٧٣٣-تقدم تخريجه قبل حديث-

زُرَيْقٍ قَالَ فَوَثَبَ بِيَ الْجِدَارَ - قَالَ سُفْيَانُ - مَا بَيْنَ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى الْحَفْيَاءِ خَمْسَةُ أَمْيَالٍ أَوْ سِتَّةٌ وَمَا بَيْنَ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ مِيلٌ هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيِّ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ فِي حَدِيثِهِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَذَكَرُوا أَنَّهَا سِتَّةُ أَمْيَالٍ وَقَالَ الرَّمَادِيُّ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ قَالَ سُفْيَانُ مَا بَيْنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ سِتَّةُ أَمْيَالٍ وَمَا بَيْنَ مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ مِيلٌ وَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فِي حَدِيثِهِ وَأَجْرَى مَا لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكُنْتُ فِيمَنْ أَجْرَى.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان ثنیۃ الوداع سے لے کر مسجد بنوزریق تک دوڑ کا مقابلہ کروایا تھا۔ میرا گھوڑا مجھے لے کر دیوار پر چڑھ گیا تھا۔

سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ ثنیۃ الوداع سے لے کر حفیاء تک پانچ یا چھ میل کا راستہ ہے' جبکہ ثنیۃ الوداع سے لے کر مسجد بنوزریق تک کا فاصلہ ایک میل تک کا ہے۔ سفیان نامی راوی نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ حفیاء سے لے کر ثنیۃ الوداع تک چھ میل کا فاصلہ ہے اور مسجد بنوزریق تک ایک میل کا فاصلہ ہے۔

ابومسعود نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان مقابلہ ثنیۃ الوداع سے لے کر مسجد بنوزریق تک کروایا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں بھی اس دوڑ میں حصہ لینے والوں میں شامل تھا۔

4734- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَبَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَأَرْسَلَ مَا ضُمِّرَ مِنْهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَأَرْسَلَ مَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنْهَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَكُنْتُ فَارِسًا يَوْمَئِذٍ فَسَبَقْتُ النَّاسَ وَطَفَّفَتْ بِيَ الْفَرَسُ مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ. تَفَرَّدَ بِهِ إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے درمیان مقابلہ کروایا' آپ نے تربیت یافتہ گھوڑوں کا مقابلہ حفیاء سے لے کر ثنیۃ الوداع تک کروایا اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کا مقابلہ مسجد بنوزریق سے لے کر ثنیۃ الوداع تک کروایا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں بھی اُن سواروں میں شامل تھا' میں لوگوں سے آگے نکل گیا تھا اور میرا گھوڑا مجھے لے کر مسجد بنوزریق تک پہنچ گیا تھا۔

4735- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّقَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَجَعَلَ غَايَةَ

٤٧٣٤- اخرجه احمد (٢/١١)' و مسلم (١٨٧٠) من طريق اسماعيل بن علية عن ايوب' به- واخرجه البيهقي (١٠/١٩) من طريق حماد بن زيد عن ايوب.......به-

الْمُضَمَّرَةِ مِنْ مَكَانِ كَذَا إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَجَعَلَ غَايَةَ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَجِئْتُ سَابِقًا فَطَفَّفَتْ بِيَ الْفَرَسُ حَائِطَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ قَصِيرًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کروایا تھا' آپ نے تربیت یافتہ گھوڑوں کی حد حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک مقرر کی تھی اور جو غیر تربیت یافتہ گھوڑے تھے ان کی حد ثنیۃ الوداع سے لے کر مسجد بنوزریق تک کی تھی۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آگے نکل گیا تھا اور قریب تھا کہ میرا گھوڑا مجھے لے کر مسجد کی دیوار پر چڑھ جاتا' جو بہت چھوٹی سی تھی۔

4736- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ عَنْ مَالِكٍ ح وَأَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو رَوْقٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَأَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ. وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا. أَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ إِلَّا أَنَّ بِشْرَ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَبَّقَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم نے تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان حفیاء سے لے کر ثنیۃ الوداع تک مقابلہ کروایا' جبکہ غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان ثنیۃ الوداع سے لے کر مسجد بنوزریق کے درمیان مقابلہ کروایا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اُن لوگوں میں شامل تھے جو یہ مقابلہ جیت گئے تھے' روایت کے الفاظ ایک دوسرے کے قریب ہیں۔

4737- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مَسْمُولٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَبَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ وَكُنْتُ عَلَى فَرَسٍ مِنْهَا فَقَالَ لَا تَزَالُ تَبْضَعُهُ. أَيْ لَا تَزَالُ تَضْرِبُهُ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے درمیان مقابلہ

٤٧٣٥- راجع الذي قبله-

٤٧٣٦- اخرجه مالك في الموطا (٢/٤٦٧) كتاب الجهاد' باب ما جاء في الخيل و المسابقة و النفقة في الغزو' الحديث (٤٥) ' و من طريق ابي داود (٢٥٧٥)' و الحديث تقدم من طرقه عن نافع' به-

کروایا تھا' میں بھی ان میں سے ایک گھوڑے پر سوار تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مسلسل اس پر غصہ کرتے رہنا یعنی اسے مسلسل چھڑی مارتے رہنا۔

4738- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيْتٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ لَبِيْدٍ لِمَازَةُ بْنُ زَبَّارٍ قَالَ اُرْسِلَتِ الْخَيْلُ زَمَنَ الْحَجَّاجِ وَالْحَكَمُ بْنُ اَيُّوْبَ عَلَى الْبَصْرَةِ فَاَتَيْنَا الرِّهَانَ فَلَمَّا جَاءَتِ الْخَيْلُ قُلْنَا لَوْ مِلْنَا اِلَى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَسَاَلْنَاهُ اَكَانُوْا يُرَاهِنُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمِلْنَا اِلَيْهِ وَهُوَ فِيْ قَصْرِهٖ بِالزَّاوِيَةِ فَقُلْنَا يَا اَبَا حَمْزَةَ اَكُنْتُمْ تُرَاهِنُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَاهِنُ قَالَ نَعَمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاهَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ لَهٗ يُقَالُ لَهٗ سَبْحَةُ فَجَاءَتْ سَابِقَةً فَبَهَشَ لِذٰلِكَ وَاَعْجَبَهٗ.

☆☆ ابولبید المازہ بن زبید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حاجیوں کے گھوڑوں کے درمیان مقابلہ کروایا' حاکم بن ایوب اُن دنوں بصرہ کے گورنر تھے' جب ہم لوگ اس دوڑ کے میدان میں پہنچے اور گھوڑے وہاں آ گئے تو ہم نے سوچا کہ اگر ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان سے اس بارے میں دریافت کر لیتے ہیں' کیا وہ لوگ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسی طرح دوڑ لگوایا کرتے تھے' تو یہ مناسب ہوتا' تو ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ اپنے محل میں موجود تھے' ہم نے کہا: اے حضرت انس! کیا آپ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گھوڑوں کا مقابلہ کروایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھوڑے کو مقابلے میں شامل کیا تھا' جس کا نام ''سبحہ'' تھا تو وہ سب سے آگے نکل گیا تھا۔ اس بات پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے تھے اور آپ کو یہ بات بہت پسند آئی تھی۔

4739- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيْتٍ عَنْ اَبِيْ لَبِيْدٍ فَذَكَرَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ .

☆☆ یہی روایت ابن مبشر نے ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

٤٧٣٧- اخرجه الطبراني في الاوسط (٩٤٧٦)' و هو في مجمع البحرين رقم (٣٦٨٥): حدثنا يعقوب بن اسحاق: حدثني ابي ...... به- قلت: و اسحاق هذا: هو ابن ابي اسرائيل- واخرجه ابن عدي في الكامل (٢٠٨/٦) في ترجمة محمد بن سليمان بن مشمول- قال: اخبرنا ابو يعلى: ثنا اسحاق بن ابي اسرائيل: ثنا محمد ......فذكره- و محمد بن سليمان بن مشمول: قال ابن عدي: (عامة ما يرويه لا يتابع عليه في اسناده و لا متنه)- اه- و ضعفه النسائي و ابو حاتم' كما في الميزان (١٧٣/٦)- و الحديث ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٢٦٧/٥)' و قال: (فيه محمد بن سليمان بن مشمول و هو ضعيف)- اه-

٤٧٣٨- اخرجه الدارمي (٢/٢١٢-٢١٣)' و احمد في المسند (١٦٠/٣)' و الطبراني في الاوسط (٨٨٥٠)' و البيهقي (٢١/١٠) من طريق سعيد بن زيد...... به- وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٢٦٦/٥-٢٦٧)' و قال: (اخرجه احمد و الطبراني في الاوسط...... ورجال احمد ثقات)- اه-

٤٧٣٩- اخرجه احمد في المسند (١٦٠/٣): حدثنا عفان' به- و راجع الذي قبله-

سے نقل کی ہے جو یزید کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

4740- حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُوْرِيُّ وَاَبُوْ بَكْرٍ الْاَزْرَقُ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُوْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْوٰى لَا تُدْفَعُ فِيْ سِبَاقٍ اِلَّا سَبَقَتْ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَجَآءَ رَجُلٌ فَسَابَقَهَا فَسَبَقَهَا فَوَجَدَ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ اَنْ سُبِقَتْ نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَغَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ لَمْ يَرْفَعُوْا شَيْئًا مِّنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

4780: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصواء جب بھی دوڑ میں شامل ہوتی تھی تو وہ آگے نکل جایا کرتی تھی۔

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص آیا تو اس کی اونٹنی قصواء سے آگے نکل گئی' لوگوں کو اس بات پر بہت افسوس ہوا کہ کوئی اونٹنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی سے آگے نکل گئی ہے' جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں جس شخص کو بھی سربلندی حاصل ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ اُسے کبھی پستی کی طرف بھی لے جاتا ہے۔

4741- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ وَاَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ وَّاَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتِ الْقَصْوٰى نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُدْفَعُ فِيْ سِبَاقٍ اِلَّا سَبَقَتْ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصواء سے دوڑ میں کوئی نہیں جیت سکتا تھا' وہ ہمیشہ آگے نکل جایا کرتی تھی۔

4742- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْوَاثِقِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى الْبَرْمَكِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتِ الْقَصْوٰى لَا تُسْبَقُ فَجَآءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى بَكْرٍ فَسَابَقَهُ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ ۔فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ ۔فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يَرْفَعَ شَيْئًا مِّنَ الْاَرْضِ اِلَّا وَضَعَهُ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قصواء سے آگے کوئی نہیں نکل سکتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک دیہاتی ایک جوان اونٹ لایا' اُس نے قصواء کے ساتھ مقابلہ کیا اور وہ اس سے آگے نکل گیا' تو یہ بات مسلمانوں کے لیے بہت تکلیف کا

۴۷۴۰- اسناده صحيح؛ معن بن عيسى: هو ابن يحيى الاشجعي، قال الحافظ ابن حجر في التقريب (ت ٦٨٦٨): (ثقة ثبت، قال ابو حاتم: هو اثبت اصحاب مالك)- اه-

۴۷۴۱- راجع الذي قبله-

۴۷۴۲- راجع الذي قبله-

باعث بنی انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص قصواء سے آگے نکل گیا ہے' تو آپ نے فرمایا: دنیا میں اللہ جسے بلندی عطاء کرتا ہے' اُسے کبھی نیچے بھی کر دیتا ہے۔

4743- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ وَاَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ وَّاَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ اِنَّ الْعَضْبَاءَ نَاقَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَا تُسْبَقُ كُلَّمَا دُفِعَتْ فِيْ سِبَاقٍ فَدُفِعَتْ يَوْمًا فِيْ اِبِلٍ فَسُبِقَتْ فَكَانَتْ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ كَآبَةٌ اَنْ سُبِقَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَفَعُوْا شَيْئًا- اَوْ اَرَادُوْا رَفْعَ شَيْءٍ- وَضَعَهُ اللّٰهُ .

☆☆ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں کہ قصواء نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی تھی' وہ جس دوڑ میں بھی شامل ہوتی تھی' آگے نکل جایا کرتی تھی' کوئی اس سے آگے نہیں نکل سکتا تھا' ایک مرتبہ ایک دوڑ کے دوران وہ پیچھے رہ گئی تو صحابہ کرام کو بہت تکلیف ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر ایک بات ارشاد فرمائی: لوگ جب بلندی حاصل کرتے ہیں تو بعض اوقات اللہ تعالیٰ اُن کو پستی کی طرف بھی لے جاتا ہے۔ (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) جب کسی کو بلند دیکھنا چاہتے ہیں۔

4744- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِيْ شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَابَقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَسَبَقَهُ فَكَاَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ مِنْ ذٰلِكَ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يَرْفَعَ شَيْءٌ نَفْسَهٗ فِي الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهٗ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقابلہ کیا تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نکل گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو اس سے بہت تکلیف ہوئی' اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں جسے ترقی نصیب کرتا ہے اسے کبھی پست بھی کر دیتا ہے۔

4745- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْعَسْكَرِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ السَّرَّاجُ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الصَّفَّارُ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ

٤٧٤٣—اخرجه البيهقي في شعب الايمان (١٠٥١١): اخبرنا عبد الخالق بن علي: نا ابو بكر بن خنب— انا ابو اسماعيل الترمذي: ثنا ايوب بن سليمان: حدثني ابو بكر بن ابي اويس عن سليمان بن بلال قال: قال: يحيى: اخبرني ابن شهاب...... فذكره—و رمز السيوطي لضعفه في الجامع الصغير' فتعقبه المناوي بقوله: اسناده صحيح - قلت: تقدم في الذي قبله موصولا من حديث ابي هريرة-

٤٧٤٤—اخرجه النسائي (٢٢٨/٦) قال: اخبرني عمرو بن عثمان...... به- و اخرجه احمد (١٠٣/٣)' و البخاري (٢٨٧٢)' (٦٥٠١)' و ابو داود (٤٨٠٣)' و النسائي (٢٢٧/٦)' و البيهقي (٢٥/١٠)' و البغوي في شرح السنة (٣٩٢/١٠) رقم (٣٦٥٢) من طرق عن حميد عن انس' به-واخرجه احمد (٢٥٣/٣)' و عبد بن حميد (١٣١٥)' (١٣٤٤)' و ابو داود (٤٨٠٢)' و ابو يعلي (٣٣٤٥' ٣٣٤٦) من طريق ثابت عن انس' به- و علقه البخاري في الجهاد بعد الحديث (٢٨٧٢) بقوله: (طوله موسى عن حماد عن ثابت عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم)-

مِهْرَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ السَّرَّاجُ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَنِ اسْتَعْمَلَهُ فَلَيْسَ مِنَّا .

وَقَالَ ابْنُ مِهْرَانَ وَمَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا . تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَلَمْ يَكْتُبْهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيمَ السَّرَّاجِ عَنْهُ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اسلام میں جلب، جنب اور شغار کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور جو شخص ان میں سے کسی پر عمل کرے گا' اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

ابن مہران نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: ''جو شخص کوئی چیز اچک لے' اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں''۔

4746- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الرَّاسِبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي اُوَيْسٍ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ الْمُزَنِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ . قَالَ ابْنُ الْفَضْلِ فَسَّرَ لَنَا ابْنُ اَبِي اُوَيْسٍ قَالَ الْجَلَبُ يُجْلَبُ حَوْلَ الْفَرَسِ مِنْ خَلْفِهِ فِي الْمَيْدَانِ لِيُحْرِزَ السُّبْقَةَ وَالْجَنَبُ اَنْ يَكُوْنَ الْفَرَسُ بِهِ اعْتِرَاضُ جُنُوْبٍ فَيَعْتَرِضَ لَهُ الرَّجُلُ بِفَرَسِهِ يُقَوِّمُهُ فَيَحُوْزَ الْغَايَةَ .

☆☆ بسر مزنی اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جلب اور جنب کی کوئی حقیقت نہیں ہے' کوئی شخص کسی دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے۔

ابن ابواویس نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ جلب سے مراد یہ ہے کہ آدمی گھوڑے سے آگے نکلنے کے لیے پیچھے سے اُسے کھینچے اور جنب سے مراد یہ ہے کہ دوسرے گھوڑے کے سامنے رکاوٹ پیدا کرے تا کہ وہ جیت نہ جائے۔

4747- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَكْرٍ وَدَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قَالَ اَبُو عُبَيْدٍ فِي حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ . قَالَ الْجَلَبُ فِي شَيْئَيْنِ يَكُوْنُ فِي سِبَاقِ الْخَيْلِ وَهُوَ اَنْ يَتْبَعَ الرَّجُلُ فَرَسَهُ فَيَرْكَبَ خَلْفَهُ وَيَزْجُرَهُ وَيُجْلِبَ عَلَيْهِ فَفِي ذٰلِكَ مَعُوْنَةٌ لِلْفَرَسِ عَلَى الْجَرْيِ فَنُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ . وَالْوَجْهُ الْاٰخَرُ فِي الصَّدَقَةِ اَنْ يَقْدَمَ الْمُصَدِّقُ فَيَنْزِلَ مَوْضِعًا ثُمَّ يُرْسِلَ اِلَى الْمِيَاهِ فَيَجْلِبَ

۴۷۴۵- اخرجه احمد (۴۲۹/۴، ۴۲۸، ۴۳۹، ۴۴۳، ۴۴۵) و ابو داود (۲۵۸۱) و من طريقه البيهقي (۲۱/۱۰)- و اخرجه الترمذي (۱۱۲۳) و النسائي (۱۱۱/۶، ۲۲۷، ۲۲۸) و ابن ماجه (۳۹۳۷) وا بن حبان (۳۲۶۷) و الطيالسي (۸۳۸) و ابن ابي شيبة (۲۸۱/۴) من طرق عن الحسن، به-و هو حديث صحيح، رجاله ثقات، رجال الصحيح، الا ان الحسن مع جلالته و فضله، وفهو معروف بالتدليس، و انما صححناه لشواهده-

۴۷۴۶- تقدم تخريجه في آخر كتاب البيوع-

۴۷۴۷- معنى هذا الكلام في كتاب الاموال لابي عبيد ص (۳۶۶) قال: (قوله: (لا جلب) يفسر تفسيرين، يقال: انه في رهان الخيل: الا يجلب عليها- و يقال: هو في الماشية يقول: لا ينبغي للمصدق ان يقيم بموضع، ثم يرسل الى اهل المياه: ليجلبوا اليه مواشيهم فيصدقها، و لكن ليأتيهم على مياههم حتى يصدقها هناك؛ و هو تاويل قوله: (على مياههم و بافنيتهم)-

اَغْنَامَ تِلْكَ الْمِيَاهِ عَلَيْهِ فَيُصَدِّقُهَا هُنَاكَ فَنُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ .وَلٰكِنْ يَّقْدَمُ عَلَيْهِمْ عَلٰى مِيَاهِهِمْ وَبِاَفْنِيَتِهِمْ فَيُصَدِّقُهُمْ .وَاَمَّا الْجَنَبُ فَاَنْ يَّجْنُبَ الرَّجُلُ خَلْفَ فَرَسِهِ الَّذِىْ سَابَقَ عَلَيْهِ فَرَسًا عُرْيًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَحَدٌ فَاِذَا بَلَغَ قَرِيْبًا مِّنَ الْغَايَةِ رَكِبَ فَرَسَهُ الْعُرْىَ فَسَبَقَ عَلَيْهِ لاَ نَّهُ اَقَلُّ اِعْيَاءً وَّ كَلاَلاً مِنَ الَّذِىْ عَلَيْهِ الرَّاكِبُ.

☆☆ ابوعبید نامی راوی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جلب اور جنب کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: جلب صرف دو چیزوں میں ہوتا ہے ایک گھوڑوں کی دوڑ میں اور اس کا یہ طریقہ ہے کہ آدمی گھوڑے کی پچھلی طرف سوار ہو کر گھوڑے کو کھینچے تو اس سے گھوڑے کو تکلیف ہوتی ہے اس لیے اس سے منع کیا گیا ہے دوسرا رکعات میں جنب ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ صدقہ لینے والا ٹھہر جائے اور پھر کسی کو بھیج کر لوگوں سے مختلف قسم کے پھل خرید لے اور اس کا صدقہ وصول کر لے اس سے منع کیا گیا ہے بلکہ حکم یہ دیا ہے کہ لوگوں کے پاس جائے اور ان کے گھروں میں جا کر ان سے صدقہ وصول کریں۔ جہاں تک جنب کا تعلق ہے تو اس سے مراد یہ ہے: آدمی اپنے اس گھوڑے کو جس پر سوار ہو کر اس نے مقابلے میں حصہ لینا ہے دوسرے گھوڑے کے ساتھ رکھے جس پر کوئی شخص موجود نہ ہو اور جب وہ دوڑ کی آخری حد کے قریب پہنچے تو اس گھوڑے پر سوار ہو جائے جو خالی بھاگ رہا تھا اور اس طرح وہ دوڑ جیت جائے کیونکہ وہ گھوڑا اس گھوڑے کی بہ نسبت کم تھکا ہوا ہوگا جس پر کوئی سوار موجود ہو۔

4748- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ عَتِيْرَةَ وَلاَفَرَعَ فِى الْاِسْلاَمِ وَلاَجَلَبَ وَلاَجَنَبَ .

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْعَتِيْرَةُ ذَبْحٌ كَانَ لِمُضَرَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ اسلام میں عتیرہ اور فرع کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور جلب اور جنب کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

راوی کہتے ہیں: عتیرہ اس جانور کو کہا جاتا ہے جس کو زمانۂ جاہلیت میں مضر قبیلے کے لوگ ذبح کرتے تھے۔

4749- وَحَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ لاَ يُؤْمِنُ اَنْ يَّسْبِقَ فَلاَ بَاْسَ بِهٖ وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ يُؤْمِنُ

٤٧٤٨-اخرجه احمد (٢/ ٢٣٩): حدثنا هشيم' قال: ان لم اكن سمعته منه- يعني: الزهري- فحدثني سفيان بن حسين عن الزهري' به- و اخرجه عبد الرزاق (٧٩٩٨)' و ابن ابي شيبة (٨/ ٢٥٢)' و احمد (٢/ ٢٧٩'٤٠٩)' و البخاري (٥٤٧٣)' و مسلم في صحيحه (١٩٧٦)' و الترمذي (١٥١٢)' و النسائي (٧/ ١٦٧)' و البيهقي (٩/ ٣١٣) من طرق عن معمر عن الزهري' به-و اخرجه الطيالسي (٢٢٩٨)' (٢٣٠٧)' و ابن ابي شيبة (٨/ ٢٥٢)' و الدارمي (٢/ ٨٠)' و البخاري (٥٤٧٤)' و مسلم (١٩٧٦)' و ابو داود (٢٨٣١)' و النسائي (٧/ ١٦٧)' و ابن ماجه (٣١٦٨)' و ابن الجارود (٩١٣)' و البيهقي (٩/ ٣١٣) من طرق عن الزهري' به-

٤٧٤٩-اخرجه البيهقي في اوائل كتاب السير من هذا الكتاب-

اَنْ يَّسْبِقَ فَاِنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْقِمَارُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے گھوڑے کو دوسرے گھوڑوں کے درمیان اس طرح داخل کرتا ہے کہ اس کے آگے نکل جانے کا یقین نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن جو شخص اپنے گھوڑے کو دوسرے گھوڑوں کے درمیان اس طرح داخل کرتا ہے اُسے اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ وہ آگے نکل جائے گا تو یہ جوا ہے۔

4750- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيْبٍ الْمَعْمَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ صُدْرَانَ السَّلِيْمِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْمَرَائِى حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ اَوْ خِلَاسٍ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ- شَكَّ ابْنُ مَيْمُوْنٍ- اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ قَدْ جُعِلَتْ اِلَيْكَ هٰذِهِ السُّبْقَةُ بَيْنَ النَّاسِ . فَخَرَجَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَعَا سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ اِنِّىْ قَدْ جَعَلْتُ اِلَيْكَ مَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ عُنُقِىْ مِنْ هٰذِهِ السُّبْقَةِ فِىْ عُنُقِكَ .فَاِذَا اَتَيْتَ الْمِيْطَانَ- قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالْمِيْطَانُ مُرْسَلُهَا مِنَ الْغَايَةِ- فَصُفَّ الْخَيْلَ ثُمَّ نَادِ ثَلَاثًا هَلْ مِنْ مُّصْلِحٍ لِلِجَامٍ اَوْ حَامِلٍ لِغُلَامٍ اَوْ طَارِحٍ لِجُلٍّ فَاِذَا لَمْ يُجِبْكَ اَحَدٌ فَكَبِّرْ ثَلَاثًا ثُمَّ خَلِّهَا عِنْدَ الثَّالِثَةِ يُسْعِدُ اللّٰهُ بِسَبْقِهِ مَنْ شَاءَ مِنْ خَلْقِهِ فَكَانَ عَلِيٌّ يَقْعُدُ عِنْدَ مُنْتَهَى الْغَايَةِ وَيَخُطُّ خَطًّا يُقِيْمُ رَجُلَيْنِ مُتَقَابِلَيْنِ عِنْدَ طَرَفِ الْخَطِّ طَرَفُهُ بَيْنَ اِبْهَامَىْ اَرْجُلِهِمَا وَتَمُرُّ الْخَيْلُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ وَيَقُوْلُ لَهُمَا اِذَا خَرَجَ اَحَدُ الْفَرَسَيْنِ عَلٰى صَاحِبِهِ بِطَرَفِ اُذُنَيْهِ اَوْ اُذُنٍ اَوْ عِذَارٍ فَاجْعَلُوا السُّبْقَةَ لَهُ فَاِنْ شَكَكْتُمَا فَاجْعَلَا سَبْقَهُمَا نِصْفَيْنِ فَاِذَا قَرَنْتُمْ ثِنْتَيْنِ فَاجْعَلُوا الْغَايَةَ مِنْ غَايَةِ اَصْغَرِ الثِّنْتَيْنِ وَلَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِى الْاِسْلَامِ .

☆☆ حسن نامی راوی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: میں تمہیں گھوڑوں کی دوڑ کا نگران مقرر کرتا ہوں' حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور انہوں نے حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کو بلا کر کہا کہ اے سراقہ! دوڑ میں شامل ہونے والوں کی ذمہ داری میں تمہیں سونپ رہا ہوں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذمہ داری مجھے عطا کی ہے' اس لیے جب تم میطان پہنچو (ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں: اس سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے دوڑ کا آغاز ہونا تھا) تو گھوڑوں کی قطار بنانا اور تین مرتبہ یہ اعلان کرنا: کوئی لگام کو ٹھیک کرنے والا ہے' کوئی لڑکے کو اٹھانے والا ہے' کوئی گھوڑے کے سر پر (لگام کا سرا) ڈالنے والا ہے۔ (یعنی اگر نہیں ہے تو دوڑ شروع کی جائے) اگر تمہیں کوئی جواب نہ دے تو تم تین مرتبہ اللہ اکبر کا نعرہ لگانا اور اُسے چھوڑ دینا' تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جس کے بارے میں چاہے گا جیت کے لئے اس کی مدد کرے گا۔

حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ دوڑ کے آخری نشان کے پاس تشریف فرما ہو جاتے۔ آپ ایک لکیر لگوا دیتے اور اس لکیر کے

۴۷۵۰- اخرجه البيهقي (۱۰/۲۲) اخبرنا ابو الحسين بن الفضل القطان: انبا ابو سهل بن زياد القطان: ثنا الحسن بن علي بن شبيب......به- و قال البيهقي: (هذا اسناد ضعيف)- اهـ-

دونوں کناروں پر دو آدمیوں کو آمنے سامنے کھڑا کر دیتے۔ اس لکیر کا کنارہ ان آدمیوں کے پاؤں کے انگوٹھوں کے درمیان ہوتا اور گھوڑا ان دونوں کے درمیان میں سے گزرتا' حضرت علی رضی اللہ عنہ ان دونوں آدمیوں سے فرماتے تھے: جب دو گھوڑوں میں سے کوئی ایک گھوڑا دوسرے کے مقابلے میں کانوں کے کنارے جتنا یا کان جتنا یا گال جتنا آگے ہو تو تم اسے کامیاب قرار دینا اور اگر تمہیں اس بارے میں شک ہو تو تم دونوں کو کامیاب قرار دینا۔ اور جب تم دو کو برابر قرار دو تو آخری حد اسے بنانا جو دونوں میں سے چھوٹی ہو۔ اسلام میں جلب' جنب اور شغار کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

شرح:

گھوڑوں کے درمیان دوڑ کے مقابلے کے بارے میں روایات کا یہ مختصر مجموعہ سنن دارقطنی کے ہمراہ شائع ہوتا ہے۔ اس لئے ہم نے بھی اسے یہاں شامل کرلیا ہے۔

اس باب میں گھوڑوں کے درمیان دوڑ کے بارے میں جو روایات ذکر کی گئی ہیں' ان کا بنیادی موضوع معاشرے میں مثبت سرگرمیوں کے فروغ کی ترغیب ہے۔ اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اس زمانے میں گھوڑا جنگی ساز و سامان میں اہم حیثیت رکھتا تھا' تو یہ مقابلے اس لیے کروائے جاتے تھے تاکہ گھڑسواروں کی مشق ہوتی رہے۔

اسلام مثبت سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے' جس کی ایک مثال گھوڑوں کی دوڑ کے بارے میں روایات ہیں' دوسری مثال وہ روایت ہے جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے' جس میں یہ مذکور ہے کہ کچھ حبشی عید کے دن کرتب دکھا رہے تھے' اسی طرح ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو کچھ انصاری نوجوان تیراندازی کا مقابلہ کر رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ تیراندازی کرو' تمہارے جد امجد (حضرت اسماعیل علیہ السلام) بھی تیرانداز تھے۔ یہ اور اس جیسی دیگر روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مسلم معاشرے کے افراد کو اپنی جسمانی صلاحیتوں کو بہتر بنانے کے لئے بھرپور کوشش کرنی چاہیے تاکہ وہ معاشرے کے صحت مند فرد کا کردار ادا کرسکیں۔

تاہم اسلام سختی کے ساتھ یہ شرط عائد کرتا ہے کہ اس نوعیت کی سرگرمیوں کو صرف مثبت حد تک جاری رکھا جائے' اس میں کوئی منفی چیز نہ آنے پائے' جیسے جوا اور ایسا لہو ولعب جو انسان کو غافل کردے اور فرائض یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں رکاوٹ بن جائے۔

اٰخِرُ الْكِتَابِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ.

یہ کتاب کا اختتام ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہی مخصوص ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول اور ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' ان کی آل اور ان کے اصحاب پر درود نازل کرے اور ایسا سلام نازل کرے جو زیادہ ہو' پاکیزہ ہو اور اس میں برکت رکھی گئی ہو۔